ساٹھ ہزار سے زیادہ عربی الفاظ کے معانی و تشریح

محاورات و ضرب الامثال بمعہ ضمیمہ جدید عربی الفاظ

المنجد عربی اُردو

خزینۂ علم و ادب

الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور ۷۳۱۴۱۶۹

نام کتاب — المنجد عربی اردو

تصنیف — لویس معلوف

ترجمہ — مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی

طابع — نذیر محمد

مطبع — افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 7224228 7221395

اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور 7223506 7230718

مکتبۃ العلم ۱۸۔ اردو بازار، لاہور 7211788 7231788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد! تقریباً دس سال ہوئے میں مدرسہ مصباح العلوم بریلی میں طلبہ کی خدمت پر مامور تھا کہ بعض بزرگوں اور عزیز طلبہ نے اصرار کے ساتھ خواہش کی کہ ''المنجد'' کے طرز پر ایک لغت کی کتاب ترتیب دی جائے جس میں ترجمہ اُردو میں ہو۔

مولانا بلیاویؒ کے بھی وہ الفاظ ہیں جنہوں نے ہمیں اس چیز پر آمادہ کیا کہ مولانا کی ''مصباح اللغات'' جو اس سے پہلے ''خزینۂ علم وادب'' شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے کا موازنہ المنجد سے کیا جائے تا کہ اس چیز کا پتہ چل سکے کہ دونوں کتابوں میں کتنا فرق ہے؟ اس کام کیلئے درسِ نظامی کے ایک طالب علم ''حافظ قاری قاسم صاحب'' کی مدد لی گئی جنہوں نے بے شمار ایسے الفاظ کی نشاندہی کی جو مولانا نے ''مصباح اللغات'' لکھتے وقت حذف کر دیئے گئے لیکن المنجد کے عربی نسخے میں موجود تھے۔ انہی بھائی نے عربی نسخے شائع کردہ ''دارالمشرق بیروت'' پر نہ صرف یہ کہ ان الفاظ کی نشاندہی کی جو مولانا نے حذف کر دیئے تھے بلکہ ساتھ ساتھ ''مصباح اللغات'' شائع کردہ ''خزینہ علم وادب'' پر ایسے الفاظ بھی نشان زد کر دیئے جو مولانا نے دیگر لغت کی کتابوں سے لئے تھے اور المنجد میں موجود نہیں تھے انہیں ہم نے حذف کر دیا۔

اس کام پر تقریباً ایک سال کا عرصہ لگ گیا۔ اور ان حصوں کا ترجمہ کروانے کا مرحلہ آیا تو پتہ چلا کہ اکثر حصے جو مولانا نے ''المنجد'' سے حذف کیے تھے وہ یا تو '' سائنسی اصطلاحات'' تھیں یا پھر نباتات و جمادات کے نام اور بہت کم ایسا حصہ پایا گیا جو عام عربی میں مستعمل تھا اور ایسی اصطلاحات کا اُردو میں ترجمہ کرنا فقط عربی زبان سے واقفیت کی بناء پر بے حد مشکل تھا۔

اللہ عزوجل کے بے حد شکر گزار ہیں کہ اسی عرصے میں اللہ عزوجل نے مولانا عبدالصمد صارم الازہری (فاضل دارالعلوم دیوبند) جیسی نابغہ روزگار ہستی سے (اُن کی کتابوں کی پبلشنگ کے سلسلے میں) رابطہ کروا دیا۔ مولانا نے دو چار دفعہ کے انکار کرنے کے بعد المنجد کی تکمیل کے سلسلے میں حامی بھر لی۔ یقین جانئے کہ ۸۰ سال کی لگ بھگ عمر میں مولانا نے جب بھی حافظ صاحب گئے (صبح، دوپہر، شام) مولانا چاہے آرام فرما رہے ہوں یا بیمار ہوں اُنہوں نے کبھی انکار نہیں کیا اور فوراً عربی الفاظ کا ترجمہ لکھوانا شروع کر دیتے۔

اللہ عزوجل مولانا (مرحومؒ) کو اَجر عطا کرے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم مولانا کے اہل خانہ کے بھی بے حد شکر گزار ہیں کہ وہ کبھی بھی ماتھے پہ شکن تک نہیں لاتے تھے کہ اس عمر میں والد محترم سے کافی مشقت کا کام لیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے اہل وعیال کو دُنیا و آخرت میں بلند درجے عطا فرمائے بالخصوص اُن کی صاحبزادی پروفیسر عاصمہ فرحت صاحبہ کو کہ اپنی تدریسی مصروفیات کے باوجود مولانا کی کتابوں اور تحقیقی کاموں میں آخر وقت تک اُن کی مددگار رہیں۔

اسکے علاوہ اس کتاب کی تکمیل میں چوہدری خورشید صاحب (سابق کمشنر انکم ٹیکس وانچارج باغ جناح ہارٹی کلچرل سوسائٹی) کے بھی بے حد شکر گزار ہیں کہ اُن سے جب بھی رابطہ کیا گیا انہوں نے پودوں کے اُردو یا انگریزی میں مستعمل نام بتانے میں ہر ممکن راہنمائی فرمائی۔

''خزینہ علم وادب'' نے اپنے آغاز ۱۹۹۵/۱/۲۵ء سے ہی یہ مصمم ارادہ کر رکھا ہے کہ کتابوں کو اعلیٰ معیار پر شائع کیا جائے گا۔ اس کتاب کو بھی حتیٰ الامکان اغلاط سے مبرا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر کسی صاحب علم کو غلطی معلوم ہو تو ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

المنجد کی تیاری میں جن حضرات نے بھی دامے، درمے سخنے مدد فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

حاجی نذیر محمد ولد سعد اللہ

---

۱ کتاب کی طباعت کے دوران ہی مولانا کی رحلت کی اطلاع ملی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

نام کتاب	المنجد عربی اُردو
تصنیف	لویس معلوف
ترجمہ	مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی
طابع	نذیر محمد
مطبع	افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

مکتبۂ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 7224228 7221395

اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور 7223506 7230718

مکتبۃ العلم ۱۸۔ اردو بازار، لاہور 7211788 7231788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

المنجد کے رموزِ واِشارت

فا	سے مراد	اسم فاعل	مص	سے مراد	مصدر	(س)	سے مراد	باب سمع یسمع
مفع	سے مراد	اسم مفعول	(ض)	سے مراد	باب ضرب یضرب	(ک)	سے مراد	باب کرم یکرم
ج	سے مراد	جمع	(ن)	سے مراد	باب نصر ینصر	(ح)	سے مراد	باب حسب یحسب
جج	سے مراد	جمع الجمع	(ف)	سے مراد	باب فتح یفتح			

اگر کسی کلمہ کی تلاش ہواور وہ مجرد نہ ہو یا اگر مزید ہوتو مجرد بنا کر یا پہلا حرف بدلا ہوا ہوتو اصل کی طرف لوٹا کر پہلے حرف کے باب میں تلاش کرو۔

بعض قیاسی اَحکام

لغت عربی کے متعلم کو فن صَرف کے قواعد سے اچھی طرح واقف ہونا چاہئے تا کہ جن قیاسی چیزوں کے ذکر کو چھوڑنے کی عام عادت ہے ان کے استعمال میں غلطی نہ ہونے پائے۔لیکن پھر بھی بعض قواعد فائدہ کے لئے یہاں لکھ دیئے جاتے ہیں مجرد کو مزید بنا دینے سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(۱) تعدیہ: لازم سے متعدی ہونا یا اگر فعل متعدی ہوتو ایک اور مفعول کو اضافہ ہونا۔

(۲) تصییر: صاحب ماخذ بنا دینا۔

(۳) تعریض: مفعول کو ماخذ کے محل اور موقع میں لے جانا۔

(۴) وجدان: کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا پایا جانا۔

(۵) ابتداء: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد سے آیا ہو اور اگر وہ مادہ مجرد سے آیا ہوتو وہاں وہ معنی نہ ہوں جو ثلاثی مزید میں ہیں۔

(۶) اتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا۔

(۷) اشتراک: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا اس طرح کہ ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو۔

(۸) اقتضاب: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً کسی باب سے نہ آنا۔

(۹) الباس ماخذ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔

(۱۰) بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا۔

(۱۱) تجنب: ماخذ سے بچنا۔

(۱۲) تحول: کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا۔

(۱۳) تحویل: کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنا دینا۔

(۱۴) تحلیہ: کسی چیز کو ماخذ سے آراستہ کرنا۔

(۱۵) تخییر: فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لئے کرنا۔

(۱۶) تخییل: فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا یا جتانا جس سے صرف دکھاوا یا بناوٹ مقصود ہو۔

(۱۷) تدریج: کسی فعل کو آہستہ آہستہ کرنا۔

(۱۸) تصرف: ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا۔

(۱۹) تعمل: ماخذ کو کام میں لانا یا ماخذ سے کام لینا۔

(۲۰) تکلف: ماخذ میں تصنع یا بناوٹ ظاہر کرنا۔

فائدہ۔ تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں جو تصنع ہے وہ مرغوب فعل ہوتا ہے مگر تخییل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جعل ہوتا ہے۔

(۲۱) حسبان: کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معنی سے موصوف ہے۔

فائدہ۔ حسبان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے اور حسبان میں شک وگمان۔

(۲۲) حینونت: کسی امر کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا یا اس وقت میں پہنچنا۔

(۲۳) سلب: کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔

(۲۴) صیرورت: صاحب ماخذ ہونا۔

(۲۵) طلب: ماخذ کو طلب کرنا' چاہنا۔

(۲۶) قصر: اختصار کے لئے کسی کلمہ کا مرکب سے اشتقاق کے طور پر بنانا۔

(۲۷) لزوم وعلاج: فعل میں جوارح یعنی اعضاء کے کام کا اثر پایا جانا۔

(۲۹) لیاقت: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔

(۲۹) مبالغہ: کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا۔

(۳۰) مطاوعت: ایک فعل کے دوسرے فعل کو لانا۔جس سے ظاہر ہو کہ

مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا۔

(٣١) موافقت: کسی فعل کا ہم معنی ہونا۔

(٣٢) نسبت بماخذ: کسی چیز کا ماخذ سے منسوب ہونا۔

(٣٣) اعطاء ماخذ: ماخذ دینا۔

(٣٤) تشارک: دو چیزوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا۔

باب افعال

(تعریف کے لئے سامنے لکھے ہوئے نمبر کو دیکھو)

(١) ابتداء: جیسے اَشْفَقَ وہ ڈر گیا (مجرد شفق = مہربانی کرنا) (٥)

(٢) بلوغ: جیسے اَعْرَقَ.. عراق میں پہنچا (١٠)

(٣) تصبیر: جیسے اَشْرَکَ النَّعْلَ = اُس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔ (ماخذ شراک بمعنی تسمہ) (٢)

(٤) تعدیہ: جیسے اَخْرَجَ = نکالا۔ (١)

(٥) تعریض: جیسے اَبْعَثُ الحِمار = میں گدھے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔ (٣)

(٦) صیرورت: جیسے اَحْصَدَ الزرعُ = کھیتی کے کٹنے کا وقت آ گیا۔ (٢٢)

(٧) لیاقت: جیسے اَلامَ الفَرعُ = سردار قابل ملامت ہوا (٢٨)

(٨) سلب: جیسے اَشْکَیْتُہٗ = میں نے اس کی شکایت دُور کی۔ (٢٣)

(٩) صیرورت: جیسے اَلْبَنَ البَقَرُ = گائے دودھ والی ہو گئی۔ (٢٤)

(١٠) مبالغہ: جیسے اَثْمَرَ النخلُ = کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ (٢٩)

(١١) نسبت بماخذ: جیسے اَکْفَرْتُہٗ = میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔ (٣٢)

(١٢) وجدان: جیسے اَبْخَلْتُہٗ = میں نے اسے بخیل پایا۔ (٤)

(١٣) موافقت: مجرد جیسے اَقَلْتُ البیعَ بمعنی قلتہ یعنی فسختہ (٣١)

باب تفعیل

(١) ابتداء: جیسے کَلَّمَ۔ اس نے کلام کیا (مجرد کلم۔ زخمی کرنا) (٥)

(٢) الباس ماخذ: جیسے جلّل الفرس = اس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔ (٩)

(٣) بلوغ: جیسے خَیَّمَ = وہ خیمہ میں آیا۔ (١٠)

(٤) تحویل: جیسے نَصَّرَ = اس نے نصرانی بنایا۔ (١٣)

(٥) تخلیط: جیسے ذَهَّبَ = اس نے سنہری بنایا۔ (١٤)

(٦) تصییر: جیسے وَتَّرَ القَوْسَ = اس نے کمان کو زہ دار بنایا۔ (٢)

(٧) تعدیہ: جیسے فَرَّحَنِیْ = اس نے مجھے خوش کیا۔

(٨) سلب: جیسے قَرَّدَ الْاِبِلَ اس نے اونٹ سے چیچڑی کو دور کیا۔ (٢٣)

(٩) صیرورت: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ = درخت شگوفہ دار ہو گیا۔ (٢٤)

(١٠) قصر: جیسے هَلَّلَ اس نے لا الہ الا اللہ کہا۔ (٢٦)

(١١) مبالغہ: جیسے جَوَّلَ = وہ بہت گھوما۔ (٢٩)

(١٢) نسبت بماخذ: جیسے فَسَّقَنِیْ = اس نے مجھے بدکار کہا۔ (٣٢)

باب مفاعلة

(١) اشتراک: جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عمروًا = زید نے عمرو سے مقاتلہ کیا اور عمرو نے زید سے (٧)

(٢) موافقت مجرد: جیسے سَافَرَ: بمعنی سفر۔
موافقت اَفْعَلَ: جیسے بَاعَدْتُہٗ: بمعنی اَبْعَدْتُہٗ
موافقت فَعَّلَ: جیسے ضَاعَفَ: بمعنی ضَعَّفَ: (٣١)

باب تفعّل

(١) ابتداء: جیسے تَکَلَّمَ = اس نے کلام کیا۔ (٥)

(٢) اتخاذ: جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ = اس نے پتھر کو تکیہ بنایا (٦)

(٣) تجنب: جیسے تَاَثَّمَ = اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔ (١١)

(٤) تحول: جیسے تَنَصَّرَ = وہ نصرانی ہو گیا۔ (١٢)

(٥) تعمل: جیسے تَخَتَّمَ = اس نے انگوٹھی پہنی۔ (١٩)

(٦) تدریج: جیسے تَجَرَّعَ = اس نے گھونٹ کر کے پیا۔ (١٧)

(٧) تکلف: جیسے تَشَجَّعَ = وہ بہادر بنا۔ (٢٠)

(٨) صیرورت: جیسے تَمَوَّلَ = وہ مالدار ہو گیا۔ (٢٤)

(٩) مطاوعت فَعَّلَ: جیسے عَلَّمتہ فتَعَلَّمَ میں نے اسے سکھایا اور وہ سیکھ گیا۔ (٣٠)

باب تفاعل

(١) ابتداء: جیسے تَبَارَکَ اللّٰہُ = اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد برک = اونٹ کا بیٹھنا) (٥)

(٢) تشارک: جیسے تشاتما = دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔ (٣٤)

(٣) تخییل: جیسے تَمَارَضَ = اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔ (١٦)

(٤) مطاوعت فَاعَلَ: جیسے بَاعَدْتُہٗ فتَبَاعَدَ = میں نے اُسے دور کیا وہ دُور ہو گیا۔ (٣٠)

باب انفعال

(١) ابتداء: جیسے اِنْطَلَقَ = وہ گیا۔ (مجرد طَلَقَ) (٥)

(۲) لزوم وعلاج: جیسے اِنْکَسَرَ = وہ ٹوٹ گیا۔

(۳) مطاوعت فعل: جیسے کَسَرْتُہ فَانْکَسَرَ = میں نے اسے توڑا وہ ٹوٹ گیا۔

مطاوعت اَفْعَلَ: جیسے اَغْلَقَ الباب فَانْغَلَقَ = اس نے دروازہ بند کیا اور وہ بند ہوگیا۔(۳۰)

فائدہ = باب اِنْفِعَال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں اور ہمیشہ ایسے معانی کے لئے آتا ہے جن کا تعلق اعضاءِ ظاہری سے ہو۔

باب افتعال

(۱) اتخاذ: جیسے اِجْتَحَرَ الفارُ = چوہے نے بل بنایا۔(۶)

(۲) تخییر: جیسے اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ = اُس نے اپنے لئے جَو ناپے (۱۵)

(۳) تصرف: جیسے اکتسب الفضل = اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔(۱۸)

(۴) مطاوعت فعل: جیسے غممنه فاغتمّ = میں نے اسے غمگین کیا اور وہ غمگین ہوا۔(۳۰)

(۵) طلب: جیسے اِکْتَدَّ فُلَانًا = اس نے فلاں سے مشقت طلب کی۔(۲۵)

(۶) موافقت فعل: جیسے اجتذب بمعنی جذب۔

موافقت تفاعل: جیسے اِخْتَصَمَ بمعنی تَخَاصَمَ (۳۱)

باب استفعال

(۱) طلب جیسے استطعمته = میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔(۲۵)

(۲) لیاقت جیسے استرقع الثوب = کپڑا قابل پیوند ہوا۔(۲۸)

(۳) وجدان: جیسے استکرمته = میں نے اس کو کرم سے متصف پایا۔(۴)

(۴) حسبان: جیسے اِسْتَحْسَنْتُهُ = میں نے اس کو اچھا گمان کیا (۲۱)

(۵) تحول: جیسے اِسْتَحْجَرَ الطین = مٹی پتھر بن گئی (۱۲)

(۶) اتخاذ: جیسے استوطن القریٰ. اس نے دیہاتوں کو وطن بنالیا۔(۶)

(۷) تکلف: جیسے اِسْتَجْرَأَ = اُس نے جرأت دکھلائی۔(۲۰)

(۸) قصر: جیسے اِسْتَرْجَعَ = اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا۔(۲۶)

(۹) مطاوعت اَفعل: جیسے اَقَمْتُہ فَاسْتَقَامَ = میں نے اُسے سیدھا کیا وہ سیدھا ہوگیا۔(۳۰)

(۱۰) موافقت مجرد: جیسے قَرَّ و اسْتَقَرَّ (۳۱)

موافقت اَفعل: جیسے اَجَابَ و اِسْتَجَابَ (۳۱)

(۱۱) ابتداء: جیسے اِسْتَعَانَ = زیر ناف کے بال کاٹے۔(۵)

باب افعلال

(۱) مبالغہ: جیسے اِسْوَدَّ اللیلُ = رات بہت تاریک ہوگئی۔(۲۹)

فائدہ: اکثر یہ باب الوان وعیوب کے لئے آتا ہے جیسے اِحْمَرَّ، ابیضّ، اِحْوَلَّ اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

باب اِفْعِیْعَال

(۱) مبالغہ: جیسے اِحْدَوْدَبَ = بہت کبڑا ہوگیا۔(۲۹)

(۲) موافقت مجرد: جیسے اِحْلَوْلَى الثَّمَرُ بمعنی حَلَا (۳۱)

باب اِفْعِوَّال

(۲) مبالغہ: جیسے اِجْلَوَّذَ = وہ بہت تیز دوڑا۔(۲۹)

باب افعیلال

(۱) مبالغہ: جیسے اِحْمَارَّ بہت سرخ ہوا۔(۲۹)

یہ باب الوان وعیوب کے لئے مخصوص ہے۔

باب تفعلل

(۱) مطاوعت: جیسے دَحْرَجْتُہ فَتَدَحْرَجَ میں نے اسے لڑھکایا وہ لڑھک گیا۔(۳۰)

علماء صرف کے نزدیک ان کے علاوہ اور بھی فوائد ہیں جن کو تطویل کے خوف سے نظر انداز کردیا گیا۔

اور ان ابواب مزید فیہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر مجرد سے بنالیا جائے بلکہ اس کا مدار سماع اور کتب لغت پر ہے۔

مشتقات

فعل سے جو اسماء مشتق ہوتے ہیں وہ دس ہیں، (۱) مصدر، (۲) اسم مرة (۳) اسم نوع، (۴) ظرف مکان وظرف زمان، (۵) اسم آلہ، (۶) اسم فاعل، (۷) اسم مفعول، (۸) صفت مُشبہ، (۹) اسم تفضیل، (۱۰) مبالغہ۔

ثلاثی مجرد کے مصادر قیاسی نہیں ان کے بہت سے اوزان ہیں اور ان کا مدار سماع پر ہے لیکن یوں ضبط میں لایا جاسکتا ہے کہ عموماً:

(۱) جو پیشہ کے معنی پر دلالت کرتے ہوں ان کا وزن فِعالة ہے جیسے زراعة، تجارة، حیاکة.

(۲) جو امتناع کے معنی پر دلالت کرتے ہوں ان کا وزن فِعال ہے۔ جیسے آباء، شراد، جماع.

(۳) جو اضطراب کے معنی پر دلالت کرتے ہوں ان کا وزن فَعْلاَن ہے جیسے غَلَیان' جَولاَن' خفقان.

(۴) جن کی دلالت امراض پر ہوان کا وزن فعال ہے جیسے صُداع' زکام' دوار.

(۵) جن کی دلالت سیر پر ہوان کا وزن فَعَال اور فَعِیل ہے جیسے رَحِیْل' و ذمیل

(۶) جن کی دلالت آواز پر ہوان کا وزن فُعَال اور فَعِیل ہے جیسے صُراخ' خُوار' زَئِیر' بَئِیم۔

(۷) جن کا مدلول رنگ ہوان کا وزن فُعْلَة ہے جیسے حُمْرَةٌ' زُرْقَة' خُضْرة.

اور اگر ان معانی پر دلالت نہ ہو تو عموماً

(۱) فَعُلَ کا مصدر فُعُوْلَة اور فَعَالة کے وزن پر آتا ہے جیسے سُهُوْلَة' نَبَاهَة' فَصَاحَةٌ.

(۲) فَعِلَ لازمی کا مصدر فَعَلٌ کے وزن پر ہے جیسے فَرَحٌ' عَطَشٌ' بَلَجٌ.

(۳) فَعَلَ لازمی کے مصدر فُعُوْلٌ کے وزن پر جیسے قُعُوْدٌ' خُرُوْجٌ' نُهُوْضٌ.

(۴) فَعِلَ اور فَعَلَ کے وزن پر جیسے فَهْم' نَصْر.

غیر ثلاثی کے مصادر

ثلاثی کے علاوہ سارے مصادر قیاسی ہیں۔ فَعَّلَ کا مصدر عموماً تفعیل ہے جیسے قَبَّلَ تقبیلا اور تَفْعِلَة کے وزن پر بھی آتا ہے مگر کم جیسے وَسَّعَ توسعة' قَدَّمَ تقدمة اگر مہموز اللام ہو تو تفعلة کا وزن زیادہ اور تفعیل کا کم آتا ہے جیسے نَبَّأ تَنْبِئَة وطَّأ توطِئَة' هنَّأ تهنئة اور اگر ناقص ہو تو صرف تفعلة ہی کا وزن آتا ہے۔ جیسے حلّٰی تحلیه' زکّی تزکیة اور اگر اجوف ہو تو صرف تفعیل کا وزن آتا ہے جیسے قوَّمَ' تقویمًا' سَوَّدَ تسویدا.

فَاعَلَ کا مصدر فعال ومفاعَلَة ہے جیسے قَاتَلَ قِتَالاً و مُقَاتَلَةً ہے لیکن جن مواد میں فاء کلمہ یاء ہو وہاں مُفَاعَلَة کا وزن متعین ہے جیسے يَاسَرَ' مُيَاسَرَةً' يَامَنَ مُيَامَنَةً اور يَاوَمَ مُيَاوَمَةً وَ يَوامًا شاذ ہے۔

أفْعَلَ کا مصدر إفْعَالٌ ہے جیسے أكْرَمَ إكْرَامًا اور اگر عین کلمہ میں حرف علت ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو نقل کر کے الف سے بدل دیتے ہیں' دو الف کے جمع ہونے کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے عوض میں آخر میں تاء بڑھا دیتے ہیں جیسے اماتَ' اماتَة' اغاث اغاثَة' اشار اشارة

تَفَعَّلَ کا مصدر تَفَعُّلٌ اور تَفَاعَلَ کا تَفَاعُلٌ ہے لیکن ان دونوں میں جب لام کلمہ حرف علت ہو تو یا سے بدل کر ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں جیسے تَأنّٰی' تَأنِّيًا' تغاضی تَغَاضِيًا.

اِفْتَعَلَ کا مصدر اِفْتِعَالٌ' اِنْفَعَلَ کا اِنْفِعَال' اِفْعَوْعَلَ کا افعیعال اور اِفْعَلَّ کا افعلال ہے جیسے اشترک اشتراکًا. انطلق اِنْطِلاَقًا' اِحْدَوْدَبَ اِحْدِيْدَابًا اور اِسْوَدَّ اِسْوِدَادًا

اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اِسْتِفْعَال ہے لیکن عین کلمہ حرف علت ہو تو الف سے بدل کر حذف کر دیتے ہیں اور آخر میں تا بڑھا دیتے ہیں جیسے اِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَةً

فَعْلَلَ کا مصدر فَعْلَلَةٌ اور فِعْلاَل ہے جیسے دَحْرَجَ دَحْرَجَةً وَدِحْرَاجًا دوسرا وزن صرف مضاعف ہونے کی صورت میں قیاسی ہے ورنہ سماعی جیسے وَسْوَسَ وَسْوَسَةً اور وِسْوَاسًا

تَفَعْلَلَ کا تَفَعْلُلٌ. اِفْعَنْلَلَ کا اِفْعِنْلاَلًا اِفْعَلَلَّ کا اِفْعِلاَّل جیسے تدحرج تدحرجًا. احرنجم احرنجامًا. اِقْشَعَرَّ اِقْشِعْرَارًا

فعل مجہول کے لئے مصدر کا کوئی خاص وزن مقرر نہیں۔ فعل معروف کا مصدر ہی اس کا کام بھی دیتے ہیں جیسے ضُرِبَ ضَرْبًا جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ ضَرَبَ ضَرْبًا

مصدر میمی

ثلاثی مجرد سے مصدر میمی مفعل کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْظَر' مَضْرَب' مَرمی اس قاعدہ سے سات الفاظ مَجِيءٌ' مَرْجِعٌ' مَبِيْتٌ' مَصِيْرٌ' مَشِيْبٌ' مَرْفِق' مَقِيْلٌ مستثنٰی ہیں۔

مثال واوی سے مفعل کے وزن پر خواہ مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو یا مفتوح جیسے مَوردٌ' مَوْعِدٌ' مَوْجِلٌ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے مضارع مجہول کے وزن پر بجائے علامت مضارع کے میم مضموم لگا کر جیسے مُنْحَدَر' مصطَبَر' مزدحم.

اسم مرة واسم نوع

اسم مرة وہ مصدر ہے جو ایک مرتبہ فعل کے واقع ہونے کو ظاہر کرے اور اسم نوع وہ ہے جو فعل کی ہیئت اور نوع کو بتلائے۔ ثلاثی مجرد سے اسم مرة کا وزن فعلة کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبَةً' جَلَسْتُ جَلْسَةً

ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے جس باب کا اسم مرة بنانا مقصود ہو اسی باب کے مصدر کے وزن پر تاء کی زیادتی کے ساتھ لاتے ہیں جیسے اَلْتَفْتُ اِلْتِفَاتَةً' انطلقتُ انطلاقَةً اور اگر ثلاثی وغیرہ کے مصادر کے آخر میں تاء ہو تو اسم مرة لانے کی صورت میں کسی ایسی چیز کا لانا ضروری ہے جس سے وحدت ظاہر ہو جیسے ضربته ضرة واحدة' قاتلته

مقاتلة' لا غیر وما التفت الیه الا التفاتة وَاجِبَةً اجابة فقط.

اسم نوع کا وزن ثلاثی مجرد سے فِعْلَة کے وزن پر جیسے وقف وقفة الاسد و مشی مِشْيَةَ المُخْتَالِ.

ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے اسم مرۃ کے وزن پر جیسے حَسَنُ الانطلاقة' قبیح المعاشرة.

ظرفِ مکان وظرفِ زمان

ظرفِ مکان وہ ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ کو بتلائے اور ظرفِ زمان وہ ہے جو فعل کے واقع ہونے کے زمانہ کو ظاہر کرے۔

ثلاثی مجرد سے ظرف خواہ زمانی ہو یا مکانی مَفْعَل کے وزن پر آتا ہے جبکہ مضارع کا عین مضموم ہو یا مفتوح جیسے مَنْصَر' مَفْتَح مَسْمَع اور اگر مضارع کا عین مکسور ہو تو مَفْعِل کے وزن پر جیسے مَجْلِس' مَنْزِل.

اس قاعدہ سے الفاظ مندرجہ ذیل مستثنیٰ ہیں' ان سب کا وزن مفعل ہے باوجودیکہ ان کے مضارع کا عین مضموم ہے مَسْجِدٌ' مَشْرِقٌ' مَغْرِبٌ' مَطْلِعٌ' مَجْزِرٌ' مَرْفِقٌ' مَفْرِقٌ' مَسْكِنٌ' مَنْسِكٌ' مَنْبِتٌ' مَسْقِطٌ.

مثال سے ظرف زمان ومکان ہمیشہ مَفْعِل کے وزن پر اور ناقص سے ہمیشہ مَفْعَل کے وزن پر جیسے مَوْعِد' مَوْجِل' مَطْوٰی' مَومٰی.

اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے مصدر میمی کی مانند جیسے اَدْخَلَ سے مُدْخَل. اَخْرَجَ سے مُخْرَج. اَخْدَعَ سے مُخْدَع

کسی جگہ میں کسی چیز کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے مفعلة کا وزن مقرر ہے' جیسے مقبرہ جہاں قبریں زیادہ ہوں۔ مابلہ = جہاں اونٹ زیادہ ہوں۔ مفعاة = جہاں سانپ زیادہ ہوں۔ مسبعة = جہاں درندے زیادہ ہوں۔ کہا گیا ہے کہ یہ وزن ثلاثی مجرد و مزید سے قیاسی ہے اور بعض کا قول ہے کہ کثرت سے آتا ہے مگر قیاسی نہیں۔

اسمِ آلہ

کام کرنے کے آلے اور اوزار کا نام اسمِ آلہ ہے یہ صرف ثلاثی مجرد متعدی سے بنتا ہے اس کے تین وزن ہیں۔ مِفْعَلٌ جیسے مِبْرَد. مِفْعَالٌ جیسے مفتاح . مِفْعَلَةٌ جیسے مِكْنَسَةٌ اور یہ اوزان بھی قیاسی نہیں۔ مُنْخُلٌ' مُدْهُن' مكحلة' مدق' مُسْعُط' مَنَارَةٌ' مُشْطٌ وغیرہ الفاظ اسماء جامدہ کے مانند ہیں۔ ان کا فعل اسے اشتقاق نہیں اور اسم آلہ جو فعل سے مشتق نہ ہو اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں۔ بہت سے مختلف اوزان پر آتے ہیں جیسے قَدُوْم' سِكِّيْن' فاس وغیرہ۔

اسم فاعل واسم مفعول

اسم فاعل وہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل واقع ہو ثلاثی مجرد سے فاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَارِبٌ' قَاتِلٌ' نَاصِرٌ.

ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے مضارع معروف کے وزن پر علامت مضارع کے بجائے میم مضموم لگانے سے بنتا ہے اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے جیسے مُجْتَنِبٌ' مُسْتَخْرِجٌ' مُصَرِّفٌ.

اسم مفعول وہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو ثلاثی مجرد سے مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْصُوْرٌ' مَضْرُوْبٌ' مَفْتُوْحٌ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے مضارع مجہول کے وزن پر علامت مضارع کے بجائے میم مضموم لگانے اور ماقبل آخر کو مفتوح کر دینے سے بنتا ہے جیسے مُقْبَلٌ. مُكْرَمٌ. مُدَحْرَجٌ

تنبیہ (۱) قیاس کا تقاضا ہے کہ اسم فاعل اور اسم مفعول کا اشتقاق اپنے ہی فعل سے ہو خواہ مجرد ہو خواہ مزید۔ لیکن کچھ الفاظ بطور شذوذ کے دوسرے سے مشتق ہیں۔ مثلاً اَمْحَلَ سے مَاحِلٌ. اَمْلَحَ سے مَالِحٌ. اَیْفَعَ سے یَافِعٌ. اَعْشَبَ سے عَاشِبٌ. اَحَبَّهُ سے مَحْبُوْبٌ۔ اَجَنَّهُ سے مَجْنُوْنٌ. حَمَّهُ سے مَحْمُوْمٌ. اَزْكَمَهُ سے مَزْكُوْمٌ. اَسَلَّهُ سے مَسْلُوْلٌ.

(۲) اسم مفعول مصدر میمی ظرف زمان ومکان ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے سب ایک ہی وزن پر آتے ہیں۔ امتیاز قرائن کی بناء پر ہوتی ہے۔

صفت مُشبہ

صفت مُشبہ وہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں صفت بطور ثبوت کے ہو۔ ثلاثی سے اس کے اوزان سماعی ہیں مثلاً حَسَنٌ' كَرِيْمٌ' لَيِّنٌ' سهل' صَعْبٌ' لقیان' غضبان' کسول' عطشی' رؤف اگر مادہ کی دلالت لون یا عیب یا حلیہ پر ہو تو اس کے لئے وزن افعل کا ہے جیسے اَسْوَدُ' اعرج' اهلَجُ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے اور صفت مُشبہ صرف ابواب لازمہ سے آتا ہے جیسے مطمئن. مستقیم.

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہے جو بہ نسبت دوسرے کے موصوف کی صفت کی زیادتی پر دلالت کرے اس کو افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔ مذکر کا وزن افعل کا اور مؤنث کا وزن فُعْلٰی کا مقرر ہے اور صرف ثلاثی مجرد کے ابواب سے بنتا ہے اور وہ مادے جو رنگ' عیب یا حلیہ پر دلالت کرتے

ہوں ان سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا بلکہ اسی وزن پر صفت کا صیغہ آتا ہے۔ وہ ابواب یا وہ مادے جن سے اسم تفضیل کا صیغہ افعل کے وزن پر نہیں آ سکتا ان سے اسم تفضیل کے معنی کو ظاہر کرنا ہو تو اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اشد یا اکثر یا انہی جیسے الفاظ کے بعد اس باب کا مصدر منصوب استعمال کرتے ہیں اشد سواداً. اشد استحمراراً

اسم تفضیل کا صیغہ معروف سے اور ثلاثی مجرد سے بنا کرتا ہے لیکن بعض الفاظ بطور شذوذ کے مجہول اور ابواب غیر ثلاثی سے آتے ہیں مثلاً "العود احمد" میں احمد' حُمِدَ سے اور "حاتم اعطى من عمرو" میں اعطى سے اور "هذا اسفر اَخْصَرُ مِن ذَاكَ" میں اَخْصَرُ' اِخْتَصَرَ سے ماخوذ ہے اور کبھی اسم تفضیل اسم جامد سے بھی آتا ہے جیسے "مابها لبادية انواً منه" میں انواء' نوء سے ماخوذ ہے جس کے معنی پچھتر کے ہیں۔

خیر و شر اصل میں اَخْیَر اور اَشَرّ تھے۔ کثرتِ استعمال کی بنا پر دونوں سے ہمزے ساقط ہو گئے کبھی اصل کے لحاظ سے مع ہمزہ کے بھی آتے ہیں۔

اوازنِ مبالغہ

مبالغہ وہ ہے جو موصوف کی زیادتی صفت پر دلالت کرے اس کے مشہور وزن یہ ہیں

فَعَّالٌ جیسے عَلَّامٌ. نَصَّار. فَعَّالَةٌ جیسے عَلَّامَةٌ وَفهامة. فِعِّيل جیسے صِدِّيق وسكّير. مفعيل جیسے مِسْكِيْنٌ وَ مِعْطِيْرٌ. مِفْعَالٌ جیسے مكسال و مقدام. فعلة جیسے ضحكة و ضُجْعَةٌ. فَعِلٌ جیسے شَرِهٌ وَ حَذِرٌ. فَعِيْلٌ جیسے رَحِيْمٌ وَ عَظِيْمٌ. فَعُوْلٌ جیسے كَذُوْبٌ. وَدُوْدٌ. فَاعِلَةٌ جیسے رَاوِيَةٌ. فُعَلٌ جیسے غُفَلٌ. فَعُوْلَةٌ جیسے فَرُوْقَةٌ. مَفْعَلٌ جیسے مِحْرَبٌ. فَاعُوْلٌ جیسے فَارُوْقٌ. فُعَّالٌ جیسے كُبَّارٌ...... مبالغہ اوزان سماعی ہیں اور صرف ثلاثی مجرد سے آتے ہیں لیکن دَرَّاكٌ' اَدْرَكَ سے۔ معطاء اعطى سے۔ مهوان اهان سے مِحْسَانٌ احسن سے۔ مِتْلَافٌ اَتْلَفَ سے مِمْلَاقٌ. اَمْلَقَ سے مِخْلَافٌ اَخْلَفَ سے اور سَمِيْعٌ اَسْمَعَ سے۔ نَذِيْرٌ اَنْذَرَ سے۔ زَهُوْقٌ. اَزْهَقَ سے شاذ ہیں۔

تنبیہ

(۱) بعض الفاظ مبالغہ میں تا تانیث کے لئے نہیں بلکہ تاکید مبالغہ کے لئے ہے جیسے علامہ' فہامة

(۲) فعیل اگر فاعل کے معنی میں ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق کیا جائے گا۔ خواہ موصوف کا ذکر ہو یا نہ ہو جیسے "رجل نصير' امراة نصيرة". جاء نصير و نصيرة".

(۳) فعیل اگر مفعول کے معنی میں ہو تو موصوف کے ساتھ مذکر و مؤنث میں ایک ہی حالت ہوگی جیسے "زيد قتيل. و انت المراة جريحا اور بغیر موصوف کے فرق کیا جائے گا جیسے جاء حبيب و حبيبة.

(۴) فعول اگر فاعل کے معنی میں ہو تو موصوف کے ساتھ مذکر و مؤنث دونوں میں ایک ہی جیسے یحيیٰ القتول' مریم القتول اور موصوف نہ ہو تو فرق کیا جائے گا۔ جیسے جاء بتول و بتولة اور اگر مفعول کے معنی میں ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق کیا جائے گا خواہ موصوف ہو یا نہ ہو جیسے "هذا رسول و تلك رسولة. و جاء رسل و رسولة.

مذکر و مؤنث

اسم مذکر میں کسی علامت کی ضرورت نہیں۔ مؤنث کی تین علامتیں ہیں۔ تا جیسے ظلمة' قوة' نعمة' قدرة الف مقصورہ جیسے عذرى' فضلى' كبرى' عُظمى الف ممدودہ جیسے حمراء' سوداء' بيضاء' زرقاء.

یہ تینوں علامتیں اسم کے آخر میں زائد ہوتی ہیں ہر وہ اسم جس کے آخر میں ان تینوں علامتوں میں سے کوئی ایک ہو وہ مؤنث ہے لیکن وہ اسماء جو مردوں کے نام ہوں مذکر ہی رہتے ہیں اگرچہ ان کے آخر میں ان علامات میں سے کوئی علامت ہو جیسے طلحة' نخلة' ارطى وغیرہ۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں مؤنث لفظی' مؤنث معنوی' مؤنث لفظی وہ ہے جس میں علامت تانیث پائی جائے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

مؤنث معنوی وہ ہے کہ جس میں کوئی علامت تانیث نہ ہو اور اسے اہلِ زبان مؤنث مانتے ہوں۔

وہ سارے اسماء جو مؤنث کے اعلام ہوں جیسے مریم زینب وغیرہ یا وہ اسماء جو طبقۂ اناث کے ساتھ مختص ہوں جیسے اُخت' اُم وغیرہ یا وہ سارے اسماء جو شہر اور قبیلہ کے نام ہوں جیسے شام' مصر' قریش وغیرہ۔ یا اعضاءِ انسانی میں سے تمام وہ اعضاء جو دو دو ہوں سب مؤنث معنوی ہیں لیکن اخیر کا حکم اکثری ہے' اس لئے کہ صدغ' مرفق' حاجب' خد' مؤنث نہیں۔

ان کے علاوہ کچھ اور بھی الفاظ مؤنث ہیں جن کو ائمہ لغت نے جمع کیا ہے۔ (مولانا ذوالفقار احمد صاحب بھوپالی مرحوم و مغفور کی کتاب المبتكر فى ما يتعلق بالمؤنث والمذكر اس سلسلہ میں بہت جامع کتاب ہے) یہاں پر سارے کا استقصاء تو بہت دشوار ہے' مشہور اسماء درج ذیل ہیں

اتان' اذن' ارض' ارنب' اروى' است' اصبع' افعى' افق' بئر' باع' بنصر' ثعلب' جحيم' جهنم' حرب' خنصر' دار' دبر' ذراع' رجل' رحى' ريح' سعير' سقر' سن' ساق' شمس' شمال' ضبع' عروض' عصا' عقب' عين' غول' فاس' فخذ' فلك' قدم' قدوم'

قوس، کاس، کتف، کرش، کف، نار، نعل، ناب، ورک، ید، یمین، ینبوع.

ہوا کے لئے جو اسماء ہیں (مثلاً صبا، قبول، جنوب، دبور، شمال، ہیف، حرور، سموم، صرصر، مکیاء) وہ بھی مؤنث سماعی ہیں، ابن الانباری فرماتے ہیں **الریح مُؤنثة لاعلامة فیها وکذلک سائر اسمائها الاالاعصار فانه مذکر.**

ان کے علاوہ کچھ اسماء ہیں جن میں تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں ان میں سے مشہور یہ ہیں ابط، ابہام، ازار، بلد، جراد، حال، حانوت، خمر، درع، دلو، روح، زقاق، سبیل، سری، سراویل، سلاح، سکین، سلم، سلم، سماء، سوق، صاع، ضحی، طرس، طریق، عجز، عضد، عقاب، عقرب، عنق، عنکبوت، فردوس، فرس، فہر، قدر، قفا، قمیص، کبد، لسان، مسک، ملح، منجنیق، موسیٰ، نفس، وراء

انہی کے ساتھ حروف تہجی کے اسماء بھی لاحق ہیں۔

مثنیٰ

مثنیٰ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔

کسی اسم کو مثنیٰ بنانا ہو تو اس کے آخر میں حالت رفعی میں الف اور حالت نصبی وجری میں یاء ماقبل مفتوح اور دونوں حالتوں میں نون مکسور لائیں گے۔ جیسے "جاء الرجلان". رایت الرجلین و مررت بالرجلین.

اگر کوئی علم مرکب اضافی ہو تو جزء اول یعنی مضاف کو مثنیٰ لائیں گے جیسے "عبدالاحد، عبدالرحمٰن"

اور اگر مرکب بنائی یا مرکب اسنادی ہو تو اپنی حالت پر رہیں گے اور ان سے پہلے مذکر میں ذوا اور مؤنث میں ذواتا لائیں گے۔ جیسے ذوامعدی کرب، ذواتابعلبک.

اسم منقوص (یعنی وہ اسم معرب جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے القاضی) میں اگر یاء حذف ہوگئی ہو تو مثنیہ کی حالت میں پھر لوٹ آئے گی جیسے رام رامیان، داع داعیان.

اسم مقصور (یعنی وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے عصا۔ رحی) میں اگر الف تیسری جگہ ہو اور کسی سے بدل کر آیا ہو تو مثنیہ بنانے کی حالت میں تو اصل کی طرف لوٹ جائے گا جیسے عصاء سے عصوان. فتی سے فتیان.

اور اگر چوتھی جگہ یا اس سے زائد ہو تو یاء سے بدل جائے گا جیسے ذکریان، قہقرآن، خوزلان شاذ ہیں، قیاس کا تقاضا تھا کہ قہقریان، خوزلیان ہوتے۔

اسم ممدود (یعنی وہ اسم معرب جس کے آخر میں ہمزہ ہو اور اس سے پہلے الف زائدہ ہو جیسے صفراء خضراء) میں الف اگر تانیث کے لئے ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدل لیں گے جیسے خضراء سے خضراوان بشرطیکہ الف سے پہلے واؤ نہ ہو، اور اگر ہو تو ہمزہ کا باقی رکھنا ضروری ہے تاکہ دو واؤ جمع نہ ہو جائیں۔ جیسے عشواء سے عشواءان

اور اگر ہمزہ اصلی ہو تو اس وقت بھی باقی رکھنا ضروری ہے جیسے لالاء سے لالاءان. قُرّاء سے قُرّاءان

اور اگر ہمزہ نہ تو اصلی ہو اور نہ تانیث کے لئے تو دونوں صورتیں جائز ہیں، ہمزہ کو واؤ سے بدلنا بھی اور باقی رکھنا بھی جیسے سماء سے سماءان اور سماوان

ایسے اسماء جن کا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض میں کچھ نہ ہو تو مثنیہ بنانے میں لام کلمہ واپس آئے گا جیسے "اب" کہ اصل میں ابو تھا مثنیہ کی حالت میں ابوان ہوگا ایسے ہی اخوان، حموان، غدوان لیکن فم اور ید میں واپس نہیں آئے گا۔ فمان اور یدان ہی کہا جائے گا۔

اور ایسے اسماء جن کے محذوف کے عوض میں کچھ ہو تو مثنیہ اپنی حالت پر بنایا جائے گا مثلاً سنة، ابن، اسم سے سنتان، ابنان، اسمان کہیں گے۔ کچھ ایسے اسماء ہیں جن کا مثنیہ نہیں آتا۔ مثلاً بعض، اجمع، جمعاء، کل اور عریب، دیار، اور اسماء عدد اور اسم تفضیل جس کا استعمال مِن سے ہو جیسے الیدان افضل من الرجلین

جمع

جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے زیادتی جو کچھ ہو وہ آخر میں اور جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے کچھ نہ کچھ تغیر ہو جائے جمع سالم کی دو قسمیں ہیں جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم

جمع مذکر سالم وہ ہے جس میں کلمہ کے آخر میں حالت رفعی میں واو ماقبل مضموم اور حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مکسور اور ان دونوں کے بعد نون ہو جیسے "جاء مسلمون رایت مسلمین و مررت بمسلمین"

اس وزن پر جمع بنانے کے لئے شرط یہ ہے کہ اگر اسم محض ہو صفت کے معنی ملحوظ نہ ہوں تو تاء تانیث سے خالی ہو اور مرکب نہ ہو۔ اس لئے طلحہ باوجودیکہ مذکر کا علم ہے مگر واؤ نون سے جمع نہیں آئے گا اسی طرح معدیکرب اور بعلبک وغیرہ میں یہ وزن نہیں آئے گا بلکہ جمع بنانا ہو تو لفظ ذو کی جمع بنا کر اس کلمہ کی طرف اضافت کریں گے مثلاً ذو معدی کرب،

ذو وبعلبک۔

اور اگر صفت ہو تو شرط یہ ہے کہ مذکر ہو' ذوی العقول میں سے ہو اور افعل فعلاء یا فعلان فعلی کے وزن پر نہ ہو اور ایسا اسم بھی نہ ہو جس میں مذکر ومؤنث دونوں برابر ہوں جیسے جریح و صبور اور ایسا بھی نہ ہو کہ تاء تانیث سے التباس کا خوف ہو جیسے علامة کچھ ایسے اسماء ہیں کہ ان میں شرطیں نہیں پائی جاتیں مگر جمع مذکر سالم کے وزن پر ان کی جمع آتی ہے۔ مثلاً ارضون' عالمون' علیّون' اهلون' بنون' سنون اور اسی طرح ہر وہ کلمہ ثلاثی جس کا لام کلمہ حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے عوض میں تاء لایا گیا ہو اس کی جمع بھی واؤ نون سے آتی ہے جیسے عضون' سبون' مئون۔

جمع مؤنث سالم

جمع مؤنث سالم وہ ہے کہ جس کے آخر میں الف وتاء کی زیادتی ہو جیسے ثمرات وشجرات۔ اگر مفرد کے آخر میں پہلے ہی سے تاء ہو تو جمع بناتے ہوئے اس کو حذف کر دیتے ہیں جیسے طالبة سے طالبات' مسلمة سے مسلمات۔

اس وزن پر مندرجہ ذیل اسماء کی جمع آتی ہے۔

(۱) ہر وہ اسم جس کے آخر میں تاء ہو جیسے ثمرة سے ثمرات' شجرة سے شجرات' امرأة' شاة' قلة' امة' ملة' شفة اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۲) ہر وہ اسم جو مؤنث کا علم ہو جیسے زینب سے زینبات مریم سے مریمات

(۳) ہر وہ اسم جو مصدر ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے تعریفات اختیارات' امتیازات۔

(۴) ہر وہ اسم جس کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا ممدودہ ہو۔ جیسے صحراء سے صحراوات' حمی سے حمیات۔

اور ان اسماء مقصورہ یا ممدودہ میں الف کی تبدیلی یا بقا کے متعلق وہی صورتیں اختیار کی جائیں گی جن کا ذکر تثنیٰ میں ہو چکا ہے۔ اسماء مذکورہ بالا کے علاوہ میں اس وزن پر جمع کا آنا سماعی ہے' جیسے سماوات' ارضات' سجلات' حمامات' سرادقات' شمالات' امہات' سراویلات وغیرہ۔

الفاظ اعجمیہ میں سے بعض کی جمع اسی وزن پر آتی ہے جیسے تلغرافات اور بعض کی جمع جمع مکسر آتی ہے جیسے اساکل' قناصل' بطارکة' کراولة

تنبیہ: اگر کلمہ ثلاثی ہو اور اس کا عین کلمہ صحیح ہو اور فَعْلٌ اور فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو جمع بناتے ہوئے عین کلمہ کو فتح دینا ضروری ہے۔ جیسے تمرة تمرات. رَحْمَةٌ رَحَمَاتٌ.

اور اگر فِعْلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر ہو تو فتح دینا ساکن رکھنا اور فا کلمہ کی حرکت جیسی حرکت دینا بھی جائز ہے جیسے کِسرةٌ سے کِسَرات' کِسْرات' کِسِرات' حُجرةٌ سے حُجَرات' حُجْرات' حُجُرات.

اور اگر کلمہ اجوف ہو تو عین کلمہ جمع میں ہمیشہ ساکن رہے گا خواہ فا کی حرکت کیسی ہی ہو جیسے جوزةٌ سے جوزات' بیعة سے بیعات.

اور اگر ناقص ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو صحیح کا ہے جیسے رمیة سے رَمَیات اور رُقوة سے رُقُوات' رُقْوات۔ لیکن اگر فا کلمہ مکسور اور لام کلمہ واوی ہو تو صرف فتحہ دینا اور ساکن رکھنا جائز ہے اور ہم شکل فا بنانا جائز نہیں جروات شاذ ہے۔ اسی طرح اگر فا مضموم ہو اور لام یائی ہو تو بھی دونوں صورتیں ہوں گی اتباع جائز نہیں۔

اور اگر کلمہ مدغم ہو تو جمع بناتے وقت فک ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے ضمة سے ضمات. عزة سے عزات

جمع مکسر

اوپر بتلایا جا چکا ہے کہ جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کا وزن اپنی حالت پر باقی نہ رہے کچھ نہ کچھ تغیر ہو جائے۔ اس تغیر کی تین صورتیں ہیں کبھی تو زیادتی سے جیسے رَجُل سے رجال۔ کبھی حذف سے جیسے رسول سے رُسُل. کتاب سے کتب اور کبھی محض حرکت کی تبدیلی سے جیسے اَسَد سے اُسْد. بَعْث سے بُعُث.

جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں جمع قلت' جمع کثرت۔

جمع قلة وہ ہے جس سے تین سے دس تک کی تعداد معلوم ہوتی ہے اس کے چار وزن ہیں

اَفْعَال جیسے طِفلٌ سے اَطْفَالٌ. اَفْعُل جیسے نہر سے انھر. اَفْعِلَة' جیسے رغیف سے اَرْغِفَةٌ. فِعْلَةٌ سے فعلة جیسے فتی سے فتیة

افعال کی دوبارہ جمع افاعیل کے وزن پر ہے جیسے انعام کی جمع اناعیم اور افعل کی جمع افاعل کے وزن پر جیسے اکلب کی جمع اکالب آتی ہے اس کو جمع منتہی الجموع کہتے ہیں اور اس سے مراد تمام وہ اوزان ہیں جن میں الف جمع کے بعد دو حرف متحرک یا تین حرف ہوں اور درمیان میں یاء ساکن ہو جیسے مساجد' منابر' اناعیم' قنادیل

(تنبیہ) جمع قلت پر الف لام استغراق داخل ہو اور یا ایسی چیز کی طرف اضافت ہو جس کی دلالت کثرت پر ہو تو کثرت کا فائدہ دیتی ہے جیسے ایها الشیوخ لا تکونوا کالفتیة. احفظوا انفسکم.

جمع کثرت وہ ہے جو تین سے زیادہ الی غیر النهایة کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے اوزان بہت ہیں' صرف چند قیاسی ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔ جمع سالم کی دونوں قسمیں بعض کے نزدیک جمع قلة کا فائدہ دیتی ہیں اور بعض کے نزدیک مطلق جمع کا بغیر قلت وکثرت کا لحاظ کئے ہوئے جس کا مآل یہ ہے کہ قلت وکثرت دونوں کا فائدہ دیتی ہیں۔

جمع کثرت کے قیاسی اوزان

(۱) فُعَل فُعْلَةٌ کی جمع جیسے غُلْبَۃٌ کی جمع غُلَب ۔ صورت کی جمع صور صُرَّۃ کی جمع صُرَر.

(۲) فِعَل فِعْلَةٌ کی جمع جیسے قِطعَۃ کی جمع قِطَع. لیکن فِعلۃ کی جمع کبھی فُعَل بھی آتی ہے جیسے حلیۃ کی جمع حلی. لحیۃ کی جمع لحی.

(۳) فعالل ہر رباعی مجرد کی جمع جیسے بلبل کی جمع بلابل' حدس کی جمع حادس' اور خماسی مجرد و مزید کی جمع بھی جیسے سفرجل کی جمع سفارج' اور خندریس کی جمع خدارس۔

(۴) فواعِل ہر ثلاثی کی جمع جس کے فا کلمہ کے بعد واؤ یا الف کی زیادتی ہو جیسے جوہر کی جمع جواہر۔ خاتم کی جمع خواتم۔

(۵) فعائل مؤنث کی جمع جس کا تیسرا حرف مدہ ہو جیسے صحیفہ کی جمع صحائف' رسالہ کی جمع رسائل۔

(۶) افاعِل افعل (بتشکیل الہمزہ) کی جمع افاعِل. اِصبَع کی جمع لجیسے اصَابع اُنملة کی جمع اَنامِل' اجدل کی جمع اجادل

(۷) افاعیل افعول اور افعولۃ کی جمع جیسے اسلوب کی جمع سالیب اجوزۃ کی جمع اراجیز۔

(۸) فعالیل ہر اس رباعی کی جمع جس کے حرف آخر سے پہلے مدہ ہو جیسے قرطاس کی جمع قراطیس۔ عصفور کی جمع عصافیر۔

(۹) مَفاعِل مِفْعَل اور مِفعَلۃ کی جمع جیسے مبضع کی جمع مباضع. مکنسۃ کی جمع مکانس

(۱۰) مفاعیل مَفاعیل اور مَفعیل مفْعُول کی جمع مفتاح کی جمع مفاتیح۔ مسکین کی جمع مساکین' مقدور کی جمع مقادیر۔

اسم جمع و شبہ جمع

اسم جمع وہ ہے جس سے جمع کے معنی ظاہر ہوں اور اس کے لئے اسی مادہ سے مفرد نہ ہو جیسے خیل' قوم' رہط' جیش۔

شبہ جمع وہ ہے جو جمع کے معنی کو ظاہر کرے اور واحد جمع میں تاء کی وجہ سے امتیاز ہو مثلاً: ورق کہ اس کا مفرد ورقۃ" ہے' ثمر کہ اس کا واحد ثمرۃ ہے اور اسی قبیل سے ہے وہ کہ واحد اور جمع میں یاء نسبتی کی وجہ سے فرق ہو جیسے الروم ۔ رومیوں میں کا ایک ۔ المجوسی ۔ مجوسیوں میں سے ایک ۔ لیکن اس کا لحاظ رہے کہ پہلا غیر ذوی العقول کے لئے اور دوسرا ذوی العقول کے لئے۔

ہر اسم جمع اور شبہ جمع کی مفردات کے طرز پر آتی ہے جیسے قوم کی جمع اقوام' رفقۃ کی جمع رفق' نجم کی جمع انجم اور روم کی جمع ارواح۔

صفت

صفت ہر وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی وصف ہو اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) اسم فاعل' (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ' (۴) اسم تفضیل' (۵) اوزان مبالغہ۔

صفت کی تانیث

صیغۂ صفت کو اگر مؤنث بنانا ہو تو آخر میں تا لگا دو' جیسے صادق صادقۃ' عالم' عالمۃ' لیکن وہ صفت جو فعلان یا افعل کے وزن پر یا اسم تفضیل ہو اس کے احکام جداگانہ ہیں۔

(۱) جو صیغہ صفت کا فعلان کے وزن پر ہو اس کے لئے مؤنث فعلی کے وزن پر آتی ہے جیسے عطشان سے عطشی سکران سے سکری' ظمان سے ظمای لیکن بعض کلمات ایسے ہیں کہ ان کی تانیث تاء کے ساتھ آتی ہے اور وہ یہ ہیں الیان' حبلان' خمصان' سخنان' صوجان' ضوجان' قشوان' مصّان' نلمان' نصران اور بعض کلمات کی تانیث فعلی کے وزن پر بھی اور تاء کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے عطشان سے عطشی اور عطشانۃ' غضبان سے غضبیٰ اور غضبانۃ

(۲) صفت کا صیغہ جو افعل کے وزن پر ہو اس کی تانیث فعلاء کے وزن پر ہو جیسے ابیض سے بیضاء' اسمر سے سمراء۔

(۳) اسم تفضیل کے لئے مؤنث کا صیغہ فعلی ہے جیسے اکرم سے کرمی. اصغر سے صغریٰ لیکن اگر کلمہ ناقص واوی ہو تو واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے احلیٰ سے حُلیاء. ادنیٰ سے دنیا۔

کچھ صفات کے صیغے ایسے ہیں جن میں تذکیر و تانیث برابر ہے اور وہ یہ ہیں

(۱) فَعَّالَۃٌ جیسے رَجُلٌ' فَہّامَۃٌ' اِمْرَاۃٌ' فَہّامَۃٌ

(۲) مِفعَالٌ جیسے رَجُلٌ مِفْضَالٌ' امراۃٌ مِفضَالٌ اور میقانۃ شاذ ہے۔

(۳) مِفعِیل جیسے رجل مِعطِیرٌ امراۃٌ مِعطِیرٌ اور مسکینہ شاذ ہے۔

(۴) مِفْعِیلٌ جیسے رَجُلٌ مِغْشَمٌ' اِمْرَاۃٌ مِغْشَمٌ.

(۵) فُعَلَۃٌ اور فُعْلَۃٌ جیسے رجل ضُحَکَۃٌ امراۃ ضحکۃ اور اگر عین کو فتحہ دے دیا جائے تو فاعلیت کے معنی ہوں گے جیسے ضحکۃ = بہت ہنسنے والا ۔ ہمزۃ = بہت عیب لگانے والا ہُزَاۃٌ = بہت ٹھٹھا کرنے والا۔

(۶) فعول جو فاعل کے معنی میں اور فعیل جو مفعول کے معنی میں ہو جیسے رجل صبور' غلامٌ قتیل' امراۃ قتیلٌ لیکن یہ اس وقت ہے

جبکہ موصوف معروف ہو ورنہ تاء کے ساتھ فرق کرنا ضروری ہے ہاں عدوۃ شاذ ہے۔

کبھی فعیل جو مفعول کے معنی میں ہو باوجود معروف ہونے کے مؤنث کو تاء کے ساتھ لاتے ہیں خاتمة سعيدة، عاقبة حميدة اور کبھی فعیل فاعل کے معنی میں مؤنث بغیر تاء کے جیسے امراة عقيم، يُحيي العِظام وهي رَمِيْمٌ.

جو صفات کہ طبقۂ اُناث ہی کے ساتھ مخصوص ہیں جب معنی حدوث کا لحاظ نہ ہو تو عموماً آخر میں تاء نہیں آتی جیسے طالق، مرضع، حامل اور حدوث کے معنی کا لحاظ ہو تو تاء آتی ہے جیسے ارضعت فهِيَ مُرضِعَةٌ.

صفت کی جمع

اگر صفت کا صیغہ ذوی العقول کے لئے ہو خواہ مذکر خواہ مؤنث۔ اس کی جمع جمع سالم لاتے ہیں جیسے رجال صادقون، نساء صادقات جو صفت افعل فعلاء یا فعلان فعلى کے وزن پر یا اسم فاعل ناقص کا یا فعیل بمعنی مفعول ہو ان کے احکام جداگانہ ہیں۔

(۱) جو صیغہ صفت کا افعل فعلاء کے وزن پر ہو اس کی جمع فعل کے وزن پر آتی ہے جیسے احمر کی حمر۔ ازرق کی زُرْق، اعرج کی عُرج، اعمٰی کی عمی لیکن اگر کلمہ اجوف یائی ہو تو فاء کو کسرہ دے دیتے ہیں۔ غِيد، بِيض، هِيف، اغيد، ابيض، اهيف کی جمع۔

(۲) جب صفت فعلان فعلى کے وزن پر ہو تو اس کی جمع فعالى یا فِعالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے سکارىٰ و حيارىٰ سكران و حيران کی جمع اور جياع و غضاب جوعان اور غضبان کی جمع۔

(۳) اسم فاعل ناقص کی جمع فُعَلَةٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے دعاة، رماة، غزاة کہ اصل ان کی دُعَوَةٌ رُمَيَةٌ غزية ہے۔

(۴) ایسے مادہ سے جو ہلاکت، درد یا تشتُّت کے معنی پر دلالت کرے اس سے فعیل بمعنی مفعول کی جمع فعلى کے وزن پر آتی ہے جیسے جريح کی جمع جرحىٰ، صريع کی جمع صرعىٰ، شتيت کی جمع شتىٰ اور اسی پر حمل کیا گیا ہے اس کو بھی جو معنی میں اس سے مشابہت رکھتا ہو اور فعیل بمعنی فاعل ہو جیسے مریض کی جمع مرضىٰ ...... یا فعل کے وزن پر ہو جیسے زمن کی جمع زمنىٰ یا فاعل کے وزن پر ہو جیسے ہالک کی جمع هلكى

صفات کی جمع کے بقیہ قیاسی اوزان چھ ہیں۔ فُعّالٌ، فَعَلَةٌ، فُعُلٌ، فَوَاعِلُ، فُعَلاءُ اور اِفعلاء.

(۱) فُعّال اور فَعَلَةَ ہر اس اسم کی جمع ہے جو فاعل کے وزن پر ہو اور اس کا لام کلمہ صحیح ہو جیسے زائر کی جمع زُوّار۔ صائم کی جمع صُوّام اور کاتب کی جمع كتبة، ظالم کی جمع ظَلَمَةٌ۔

فَعَلَةٌ کا وزن عموماً اس فاعل کی جمع کے لئے ہے جو اجوف سے ہو اور کسی پیشے پر دلالت کرتا ہو جیسے ساقة، باعة، حاكة، صاغة کہ اصل میں سوقة، بيعة، حيكة، صوغة تھے۔

(۲) فُعُل بھی فاعل کی جمع جیسے سُجُدٌ ساجد کی جمع، نُوَّمٌ نائم کی جمع جُوَّعٌ جائع کی جمع۔

(۳) فَوَاعِل فاعلة کی جمع جیسے صواحب صاحبة کی جمع عواذل عاذلة کی جمع اور فاعل کے وزن پر اس فاعل کی جمع بھی آتی ہے۔ جو طبقۂ اُناث کے صفات کے لئے ہو جیسے عواقر، عاقر کی جمع حوامل حامل کی جمع طوالق طالق کی جمع۔

(۴) فعلاء فعیل کی جمع جو معنی میں فاعل کے ہو جیسے کرماء کریم کی جمع۔ عُلَمَاءُ علیم کی جمع۔

(۵) افعلاء فعیل کی جمع جو مضاعف یا معتل اللام ہو جیسے اغنیاء غنی کی جمع اقویاء قوی کی جمع۔

مذکر اسم تفضیل کی جمع جمع سالم افعلون کے وزن پر آتی ہے جیسے اعظمون اکرمون اور جمع مکسر افاعل کے وزن پر جیسے اصاغر۔ اکابر

مؤنث اسم تفضیل کی جمع سالم فعليات کے وزن پر جیسے عظميات، کرميات اور جمع مکسر فُعَل کے وزن پر جیسے صُغر، کُبر۔ صیغہ منتہی الجموع کی جمع مکسر تو نہیں آتی لیکن جمع سالم آتی ہے جیسے ضوارب کی جمع ضواربات۔ افاضل کی جمع افاضلون

نسبة

کسی چیز کی طرف نسبت ظاہر کرنے کے لئے اسم کے آخر میں یاء مشدد لاحق کرنے کا نام نسبت ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ماقبل یاء کو مناسبت کی وجہ سے کسرہ دیا جائے جیسے رجل مِصْرِيٌّ.

اگر اسم ثلاثی مکسور العین ہو تو نسبت کرتے وقت عین کو فتحہ دیا جائے گا۔ مثلاً فخذ میں فَخَذِيٌّ اور مَلِكٌ میں مَلَكِيٌّ کہا جائے گا اور اگر رباعی ہو تو افصح یہ ہے کہ عین پر کسرہ باقی رہے گا۔ جیسے مشرق میں مشرقي مغرب میں مغربي يثرب میں يثربي.

اگر کسی ایسے اسم کی طرف نسبت ہو جس کے آخر میں تاء ہو تو اس کا حذف کرنا ضروری ہے جیسے قاہرہ سے قاہری۔

اگر اسم کے آخر میں تیسرا حرف الف مقصورہ ہو تو واؤ سے بدل دیا جائے گا جیسے عصا سے عَصَوِيٌّ. فتى سے فَتَوِيٌّ.

اور اگر چوتھا حرف ہو اور اصلی ہو تو واؤ سے تبدیلی زیادہ ہے جیسا کہ مَرْمِيٌّ سے مرموي اور حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے مَرمِيٌّ اور اگر اصلی

نہ ہو بلکہ زائد ہو تو خواہ تانیث کے لئے ہو خواہ الحاق کے لئے تو وہاں پر حذف مختار ہے جبلی اور ذِفری کہا جائے گا اور واؤ سے بدل دیں تو یہ بھی جائز ہے اس صورت میں حبلوی' ذفروی کہا جائے گا لیکن الف تانیث کو جب واؤ سے بدلتے ہیں تو اکثر اس سے پہلے ایک الف بڑھا دیتے ہیں جیسے طوباوِیٌ. دُنیاوِی

اور اگر الف مقصورہ ایسے اسم میں واقع ہو جس کا دوسرا حرف متحرک ہو تو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے مصطفیٰ سے مُصْطَفِیٌ اور بعض واؤ سے بدلنا بھی جائز کہتے ہیں اس صورت میں کہا جائے گا مُصطفوِیٌ اگر اسم کے آخر میں الف ممدودہ تانیث کے لئے ہو تو واؤ سے بدل دیا جائے گا جیسے صفراء سے صفراوی۔ بیضاء سے بیضاوِی اور اگر اصلی ہو تو اس کا باقی رکھنا ضروری ہے جیسے قراء سے قرائی۔ ابتداء سے ابتداء۔ انتہاء سے انتہائی۔

اور اگر اصلی نہ ہو تو باقی رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہے جیسے رداء سے ردائی یا رداوی' سماء سے سمائی یا سماوی۔

اور اگر اسم منقوص ہو اور یاء تیسری جگہ میں ہو تو اس کو واؤ سے بدل دیتے ہیں اور اس کے ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں جیسے عمی سے عموی۔ اور اگر چوتھی جگہ یا اس سے زائد ہو تو حذف کرنا جائز ہے جیسے قاضِ سے قاضِیٌ. ماضِ سے ماضِی اور واؤ سے بدلنا بھی جائز ہے اور اس صورت میں ماقبل کو فتح دیا جائے گا کہا جائے گا قاضَوِیٌ' ماضوِیٌ اور اگر پانچویں جگہ یا اس سے زائد ہو تو حذف کرنا ضروری ہے جیسے مستعلی سے مستعلِیٌ' معتدی سے معتدِیٌ.

اور اگر کلمہ فعیل کے وزن پر ہو اور آخر میں حرف صحیح ہو تو وزن اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ جیسے حنیف سے حنفِی خلیل سے خلیلی اور اگر ناقص ہو تو ایک یاء کو حذف کر دیا جائے گا اور دوسرے کو واؤ سے بدل دیا جائے گا اور ماقبل کو فتحہ دیا جائے گا جیسے غَنِیٌ سے غَنَوِیٌ. عَلِیٌ سے عَلَوِیٌ.

اور اگر فعیلہ کے وزن پر ہو مضاعف اور معتل نہ ہونے کی صورت میں یاء کو حذف کر دیا جائے گا اور ماقبل مفتوح ہو گا جیسے مدینہ سے مدنی' فریضہ سے فرضی۔ بعض الفاظ میں یاء کا باقی رہنا شاذ ہے جیسے طبیعی' سلیقی۔

اور اگر مضاعف یا معتل عین ہو تو کچھ حذف نہیں ہو گا طویلہ کی نسبت میں کہا جائے گا طویلی اور عزیزہ میں عزیزی۔

جو حکم فعیل و فعیلة کا بیان کیا گیا ہے یہی فعیل و فعیلة میں بھی جاری ہو گا جیسے عقیل سے عُقَیْلِیٌ. قصی سے قُصَوِیٌ. قُلَیْلَةٌ سے قُلَیْلِیٌ. اُمَیْمَةٌ سے اُمَیْمِیٌ.

اگر اسم کے آخر میں واؤ چوتھی جگہ یا اس سے زائد پر ہو اور اس کے ماقبل ضمہ ہو تو نسبت کرتے ہوئے واؤ کو حذف کر دیا جائے گا۔

قلنسوة سے قَلَنْسِیٌ اور ترقوة سے ترقی کہا جائے گا اور نہیں تو واؤ باقی رہے گا جیسے عدو سے عدوی دلو سے دلوی۔

اگر اسم کے آخر میں یا مشدد ہو اور اس سے پہلے دو حرف ہوں تو یاء کا حذف کرنا ضروری ہے جیسے شافعی کی طرف نسبت کرتے ہوئے شافعی ہی کہا جائے گا اور اسکندریہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسکندری۔

اور اگر یاء سے پہلے ایک ہی حرف ہو جیسے حیی تو دوسرے حرف کو فتحہ دینا اور تیسرے کو واؤ سے بدل دینا واجب ہے جیسے کہ حیی سے حَیَوِیٌ.

اور اگر دوسری یاء واؤ سے بدل کر آئی ہو تو نسبت کرتے ہوئے پھر واؤ ہو جائے گی جیسے طی سے طَوَوِیٌ اگر کسی کلمہ سے آخر حرف کا حرف حذف ہو گیا ہو اور محذوف منہ میں دو حرف باقی ہوں تو نسبت کرتے ہوئے اس محذوف حرف کو واپس لایا جائے گا جیسے اب سے ابوی' اخ سے اخوی۔

لفظ اخت اور بنت کی طرف نسبت تاء کے ساتھ ہوتے ہوئے کہا جاتا ہے اختی و بنتی اور بعض حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اخوی بنوی اور لفظ ابنة کی نسبت میں ابنی اور بنوی کہا جاتا ہے۔ ید اور دم جیسے الفاظ میں محذوف کو لوٹا دینا افصح ہے کہا جائے گا یَدَوِیٌ دَمَوِیٌ اور بغیر واؤ کے لائے ہوئے بھی نسبت کرنا جائز ہے جیسے یدیٌ. دمیٌ.

اور اگر کسی کلمہ میں محذوف کے عوض میں ہمزہ وصل لایا گیا ہو جیسا کہ ابن اور اسم میں تو عوض کو حذف کر دینا اور محذوف کو لوٹانا جائز ہے۔ اسم اور ابن کی نسبت میں سمویٌ اور بنویٌ کہنا جائز ہے اور ابنیٌ و اسمی بھی کہنا جائز ہے۔

اور اگر محذوف کے بدلے میں تاء تانیث ہو تو تاء کو حذف کر دیا جائے گا اور محذوف کو دوبارہ لایا جائے گا جیسے سنة سے سنوی' لغة سے لغوی اور زِنَةٌ سے وَزْنِیٌ اور صِلَةٌ سے وصلی۔

تثنیہ اور جمع کی طرف نسبت کرنا ہو تو مفرد کی طرف لوٹا دیا جائے گا جیسے عراقین سے عراقی' مسلمین سے مسلمی۔

یہی حکم ہے کہ ان کا جو تثنیہ اور جمع کے ساتھ لاحق ہیں جیسے اثنین سے اثنی اور مثنوی. عشرین سے عشری' اربعین سے اربعی.

ایسے جمع جن کے لئے مفرد نہیں جیسے ابابیل و عنادید اور یا مفرد تو ہیں لیکن اسی لفظ سے نہیں جیسے مخاطر' مناجذ' نساء' نسبت کرتے ہوئے اپنے حال پر باقی رہیں گے جیسے مخاطری' مناجذی' نسائی۔

بعض علماء صرف کے نزدیک جمع مکسر نسبت کی حالت میں اپنی وضع پر رہے گا جیسے ملائکة سے ملائکی. ملوک سے ملوکی اور جو جمع مکسر علم ہو گیا ہو وہ بھی نسبت کی حالت میں مفرد کی طرف لوٹایا نہیں جائے

انف کبیر	سے	أنافيٌّ	حرمین	"	حِرْمِيٌّ	رباب	"	رُبِّيٌّ
اُمَيّه	"	أُمَوِيٌّ	حضرموت	"	حَضْرَمِيٌّ	سهل	"	سهليٌّ
باديه	"	بَدَوِيٌّ	خُزينة	"	خُزَنِيٌّ	سليقة	"	سَلِيقِيٌّ
بحرين		بحرانيٌّ	دهر	"	دُهْرِيٌّ	سليمة الازد	"	سُلَيمِيٌّ
بهراء	"	بَهْرانِيٌّ	دَير	"	دَيْرانِيٌّ	سُلَيْم	"	سُلَمِيٌّ
تهامة	"	تهاميٌّ يا تهَام	داريًّا	"	دَارَانِيٌّ	شام		شآم
تيم اللات	"	تيمليٌّ	رب	"	رَبّانِيٌّ	شعر كثير	"	شعرانيٌّ
ثقيف	"	ثَقَفِيٌّ	رقبة عظيمة	"	رقبانيٌّ	صدر كبير	"	صدرانيٌّ
جمة عظيمة	"	جُمّانِي	رامهرمز	"	رامِيٌّ	صنعاء	"	صنعانيٌّ
جذيمة	"	جذميٌّ	ردينه	"	رُدِيْنِيٌّ	طبيعة		طبيعيٌّ
جلولاء	"	جَلُوَلِيٌّ	روح	"	رُوحانِيٌّ	مرو الشاهجهاني		مَرْوَزِيٌّ
بنى الحبلى	"	حُبَلِيٌّ	فُقيم كنانه	"	فُقَمِيٌّ	امرؤ القيس	"	مَرْقِسِيٌّ
طيٌ	سے	طائيٌّ	فراهيد		فُرهُودِيٌّ	هجر	"	هَاجرِيٌّ
عميرة كلب	"	عُمَبْرِيٌّ	قويم	"	قُوَمِيٌّ	هُذَيْل	"	هُذَلِيٌّ
بنى عبيدة	"	عَبَدِيٌّ	قريش	"	قُرَشِيٌّ	انباط	"	نُبَاطِيٌّ يا
عبدشمس	"	عَبْشَمِيٌّ	كنت	"	كُنْتِيٌّ			نباطِ
عبدالدار	"	عَبْدَرِيٌّ	لحية عظيمة	"	لُحيانيٌّ	ناصره	"	نَصْرَانِيٌّ
عبدقيس	"	عَبْقَسِيٌّ	مليح خزاعة	"	مُلَحِيٌّ	يمن	"	يَمَانٍ
عبدالله	"	عبدليٌّ	رَوحاء	سے	رَوْحانِيٌّ			
صرواء	"	حَرُوْرِيٌّ	رے	"	رَازِيٌّ			

گا۔ جیسے انبار سے انباری' انصار سے انصاری' اہواز سے اہوازی۔

اور مرکب بنائی میں نسبت کرتے ہوئے آخر کا جزء حذف کر دیا جائے گا اور اوّل جزء کی طرف نسبت کریں گے جیسے بعلی و معدی جبکہ بعلبک اور معدی کرب کی طرف نسبت کرنا ہو اور کبھی مجموعہ کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے بعلبکی و معدی کربی۔

اور مرکب اضافی کی صورت میں کسی جزءِ اوّل کی طرف نسبت کرتے ہیں اور کسی میں جزء ثانی میں جیسے امراء القیس سے امرئی دیر القمر سے دیرانی' عبدالاشہل سے اشہلی' ابوبکر سے بکری عبد مناف سے منافی۔ کبھی مرکبات اضافیہ میں پورے کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے عین ابل سے عین' ابلی وادی آش سے وادی آشی' عین حور سے عین حوری۔

اور مرکب اسنادی میں صدر یعنی جزءِ اوّل کی طرف نسبت ہوتی ہے اور عجز یعنی جزء ثانی کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے تابط شرا سے تابطی' ذرحبًا سے ذری۔

تصغیر

قلت یا حقارت ظاہر کرنے کے لئے اسم میں کچھ تغیر کرنے کا نام تصغیر ہے۔ ثلاثی مجرد سے فُعَیل کے وزن پر آتا ہے جیسے کلب سے کلیب. عبد سے عُبَید. رُجَل سے رجیل. ثلاثی مزید رباعی اور خماسی سے اگر چوتھا حرف مدہ نہ ہو تو فُعَیلِل کے وزن پر جیسے جَعْفَر سے جُعَیْفَر. سفرجل سے سفیرج اور اگر مدہ ہو تو فُعَیلِیلٌ کے وزن پر جیسے قرطاس سے قُرَیطِسٌ مضراب سے مُضَیرِبٌ اگر اسم کے آخر میں علامت تانیث کا یا الف نون زائدتان ہو تو علامت تانیث یا الف نون سے متصل ہو تو حرف ہوگا وہ اسی حالت پر رہے گا جس پر تصغیر سے پہلے تھا۔ جیسے ثمرۃ کی تصغیر ثُمَیرۃ' بشریٰ کی بشیری. سمراء کی سمیراء. سکران. سکیران. غضبان کی غضیبان اگر کلمہ مؤنث معنوی کا ہو تو تصغیر بنانے میں تاء۔

اگر کلمہ مؤنث معنوی کا ہو تو تصغیر بنانے میں تاء مقدرہ کا ظاہر ہونا ضروری ہے جیسے ارض سے اریضۃ. شمس سے شمیسۃ لیکن شرط یہ

ہے کہ التباس سے امن ہو ورنہ جہاں التباس کا خوف ہوگا ظاہر نہیں کریں گے' مثلاً خمس جبکہ معدود مؤنث ہو تو تصغیر میں خمیس کہیں گے خمیسۃ نہیں تا کہ معدود مذکر کے لفظ خمسۃ کی تصغیر سے التباس نہ ہو۔

اگر کلمہ میں حرف علت ہو اور تعلیل ہو چکی ہو تو تصغیر بنانے میں اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ مثلاً باب کی تصغیر بُوَیب اور ناب کی تصغیر نییب ہوگی۔ اس لئے کہ باب کا الف واؤ اور ناب کا الف یاء تھا اس وجہ سے کہ ان کی جمع ابواب اور انیاب آتی ہے اور قاعدہ ہے کہ جمع تکسیر اسماء کو اصل کی جانب لوٹا دیتی ہے۔

اور اگر کلمہ ایسا ہو کہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہے یا یاء سے تو وہاں پر ماقبل کے ضمہ کا لحاظ کرتے ہوئے تصغیر میں واؤ لایا جائے گا۔ جیسے عاج سے عویج کہا جائے گا۔

لفظ عید کی تصغیر عیید شاذ ہے۔ قیاس کے لحاظ سے عوید ہونا چاہئے تھا اور اگر واؤ' یاء بدلے ہوئے نہ ہوں تو اپنی حالت پر رہیں گے مثلاً سور سے سویر۔ بیت سے بییت۔

اگر اسم کا دوسرا حرف الف زائدہ ہو تو واؤ سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے خالد سے خویلد. ضارب سے ضویرب.

اور اگر تیسرا حرف الف یا واؤ ہو تو یاء سے بدل کر یاء تصغیر میں مدغم ہو جائے گا جیسے عصا سے عُصَیّ دلو سے دُلَیّ. عجوز سے عُجَیِّز. کتاب سے کُتَیِّب.

اور اگر واؤ متحرک ہو اور لام کلمہ نہ ہو تو یاء سے بدلنا اور باقی رہنا دونوں جائز ہے جیسے جدول سے جُدَیِّل یا جُدَیوِل' ادور سے اُدیر یا اُدیور.

اگر تیسرا حرف یاء ہو تو یاء تصغیر میں ادغام کر دیا جائے گا جیسے نَصیر سے نُصَیِّر. جمیل سے جُمَیِّل.

اور اگر چوتھا حرف واؤ یا الف ہو تو یاء سے بدل دیا جائے گا جیسے عصفور سے عصیفیر اور سلطان سے سُلَیطِین.

اسم تفضیل اگر ناقص ہو تو تصغیر میں تو یاء تصغیر کا مابعد فعل تعجب کی مانند مفتوح رہے گا جیسے ہو احیلی من العسل.

اسماء محذوفۃ الاعجاز کی تصغیر اس طرح پر ہوگی۔ اُبَیٌّ' اُخَیٌّ' دُمَیٌّ اور اگر ایسا اسم ہو کہ اخیر کا حرف حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا گیا ہو تو تصغیر بنانے میں ہمزہ وصل حذف کر دیا جائے گا اور محذوف حرف واپس آجائے گا جیسے ابن کہ اس کی تصغیر بُنَیّ ہوگی۔

اور اگر محذوف کے عوض میں تاء ہو تو صرف محذوف کو واپس لائیں گے اور عوض کو حذف نہیں کریں گے جیسے زنۃ عدۃ کی تصغیر وزینۃ وُعَیدۃ ہوگی اور اخت اور بنت کی تصغیر اُخَیّۃ بُنَیّۃ آئے گی۔

مثنی اور جمع سالم کی تصغیر اس طرح پر آئے گی مؤمنان کی مویمنان' مومنون کی مویمنون' مومنات کی مویمنات.

اسی طرح جمع قلت کی تصغیر ارغفۃ کی اریغفۃ ہوگی۔

اور جمع کثرت کی تصغیر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد کی تصغیر بنا کر واؤ نون لگا دیا جائے گا جیسے غلام کی جمع غلمان کی تصغیر کی صورت یہ ہوگی کہ غلام کی تصغیر غُلَیِّم بنا کر واؤ نون لگا کر غلیمون کہا جائے گا۔ اسی طرح شاعر کی جمع شعراء کی تصغیر شویعرون ہوگی اور اگر مذکر لایعقل یا مؤنث ہو تو آخر میں اسی طرح الف تاء لگائیں گے جیسے جاریۃ کی جمع جوار کی تصغیر جویریات درہم کی جمع دراہم کی دریہمات اور مرکب اضافی کی تصغیر اس طرح پر ہوگی کہ پہلے جزء کی تصغیر بنا کر دوسرے جزء کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں گے مثلاً عبداللہ کی تصغیر عبیداللہ ہوگی اور یہی حالت مرکب بنائی کی ہوگی جیسے معدیکرب کی تصغیر معیدیکرب۔ حضرموت کی تصغیر حضیرموت' نفطویہ کی تصغیر نفیطویہ' خمسۃ عشر کی خمیسۃ عشر' بعلبک کی بعیلبک.

اور مرکب اسنادی مثلاً تابط شرا کی تصغیر نہیں آتی۔

تنبیہ

کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کی تصغیر خلاف قیاس آتی ہے۔ ابیحر' بحر کی. انیسیان' انسان کی۔ رویجل' رجل کی۔ اصیلال' اصیل کی۔ عشیشیۃ' عشیۃ کی۔ اُصَیبِیَۃ. صبیۃ. اغیلمۃ' غلمۃ کی۔ اسی طرح قویس. ذُرَیع. حریب. نعیل. عریس. ذوید کی ان سب میں قیاس کے مطابق آخر میں تاء ہونی چاہئے تھی۔

ہمزہ کی کتابت کے قواعد

ہمزہ اگر ابتداء میں واقع ہو تو ہمیشہ الف کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے اسماء' ابناء' اکرام' اسی طرح اگر ابتداء میں ہو مگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا حرف مُتّصِل ہو جیسے باجمل' لافضل لیکن لئلا اور لئن اور یومئذ اور حینئذ میں تخفیف کے لئے کثرت استعمال کی بنا پر اپنی حرکت کے موافق لکھا جائے گا۔

اور اگر ہمزہ وصل ہو اور فاء یا واؤ کے بعد واقع ہو تو حذف کر دیا جائے گا بشرطیکہ اس کے بعد ہمزہ ہو جیسے فاتنی' واذن لی.

اور اگر ہمزہ درمیان میں واقع ہو اور ساکن ہو تو اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کی صورت میں لکھا جائے گا۔ جیسے باس بوئس بئس لیکن ہمزہ وصل کے بعد ہو اور بدلا ہوا ہو تو اثناء کلام میں اصل کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اسی حرف کی صورت میں لکھا جائے گا

جس سے تبدیلی ہوئی تھی جیسے "یارجل الذن" اور "ھذا الذی اؤتمنت علیہ" اور ہمزہ متوسط متحرک اپنی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جائے گا خواہ اس سے پہلے ساکن ہو یا متحرک۔ جیسے لـــؤم رؤف سال.

اور اگر مفتوح ہو اور بعد ضمہ و کسرہ کے ہو تو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے سؤال' رءال' مؤنث اور اگر ہمزہ الف اور یاء کے درمیان واقع ہو تو ہمزہ اور یاء دونوں کی صورت میں لکھنا جائز ہے جیسے بقاءی یا بقائی.

اور اگر ہمزہ الف اور ضمائر میں سے یاء کے علاوہ کسی اور کے درمیان واقع ہو اور مکسور یا مضموم ہو تو اپنی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں اور مفتوح ہو تو ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے بـقاؤہ بقائہ بقاءہ.

ہمزہ اگر کلمہ کے آخر میں واقع ہو اور اس کے ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے جُزءٌ شيءٌ فَيْءٌ.

اور اگر ماقبل متحرک ہو تو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے هَنُؤٌ' لَكَأٌ' ظَمِئٌ.

اگر ہمزہ طرف میں واقع ہو اور تاء تانیث لاحق ہو اور ہمزہ سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو تو ہمزہ کو الف کی صورت میں لکھا جائے گا۔ مثلاً نـشاۃ اور اگر متحرک ہو تو ماقبل کی حرکت کے مشابہ حرف سے لکھا جائے گا جیسے فئۃ لؤلؤۃ.

اور اگر ماقبل معتل ہو تو یاء کے بعد یاء کی صورت میں اور الف اور واؤ کے بعد ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے خطیئۃ بریئۃ قراءۃ' صلاءۃ' مُروءۃ' سُوءۃ.

ابدال کے قواعد

ایک حرف کی جگہ میں دوسرے حرف کے رکھنے کا نام ابدال ہے کثیر الوقوع قواعد حسب ذیل ہیں۔

اگر الف ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ سے بدل جائے گا۔ جیسے ضارب سے ماضی مجہول کا صیغہ ضورب اور قاتل سے قوتل.

اگر یاء ساکن ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ سے بدل جائے گی جیسے ایقن سے مُوقِنٌ. ایسر. مُوْسِرٌ.

اسی طرح اگر واؤ ساکن کسرہ کے بعد واقع ہو تو یاء سے بدل جائے گا جیسے موزان سے میزان. موعاد سے میعاد.

واؤ یا یاء متحرک ہوں اور ماقبل مفتوح ہو تو الف سے بدل جاتے ہیں جیسے قال' باع' بابٌ' نابٌ.

لیکن اس قاعدے کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ یہ واؤ یا ءفا کلمہ کی جگہ میں نہ ہوں مدہ زائد سے پہلے الف تثنیہ سے پہلے اور یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں۔ ناقص کے عین کلمہ کی جگہ میں نہ ہوں۔ جس کلمہ میں یہ واقع ہوں وہ فعلان و فعلی کے وزن پر نہ ہو اور ایسے لفظ کے ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی۔

اگر کسی کلمہ میں واؤ' یاء جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یاء کر کے یاء میں ادغام کر دیتے ہیں' جیسے طی' میت مری کہ اصل میں طوی' میوت. مرموی تھے۔

واؤ یا یاء اگر الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے کساء سماء بناء طباء.

جو مدہ زائدہ مفرد میں ہو جب جمع بنایا جائے اور الف فعالل کے بعد واقع ہو تو ہمزہ سے بدل جاتا ہے جیسے عجوز سے عجائز. قلادہ سے قلائد' صحیفۃ سے صحائف.

باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر واؤ یا یاء واقع ہو تو تاء سے بدل جاتے ہیں جیسے اتقی' اتسر.

افتعال کے فاء کلمہ میں اگر دال یا ذال یا زاء واقع ہو تو تاء کو دال سے بدل لیتے ہیں' جیسے اذّان' اذدکر' ازدان کہ اصل میں ادتان' ادتکر' ازتان. تھے اذدکر میں دال کو ذال اور ذال کو دال کرنا دونوں جائز ہے۔ اذّکر اور ادّکر دونوں کہہ سکتے ہیں۔

افتعال کے فاء کلمہ میں اگر صاد ضاد طاء ظاء۔ واقع ہوں تو تاء کو طاء سے بدل دیتے ہیں' جیسے اصطبر' اضطرب' اطّرد' اظطلم' اظّلم جیسے میں ظاء کو طاء اور طاء کو ظاء کرنا دونوں جائز ہے۔ اطّلم اور اظّلم دونوں کہہ سکتے ہیں۔

ا

اَلْاَلِفُ :الف کی دو قسمیں ہیں ساکنہ و متحرکہ۔ ساکنہ کو حرف لین بھی کہتے ہیں جیسے قَالَ' قَامَ' بَاعَ مُتحرِکہ اور اس کا نام ہمزہ بھی ہے اور یہ کئی معانی میں مستعمل ہے۔

(١) استفہام جیسے اَقَرَأْتَ؟ اَمَا قَرَأْتَ؟ اَفَلَمْ؟ تَقْرَأ؟ اَفِي الْبَيْتِ اَخُوكَ؟

(٢) ندا قریب: جیسے اَزَيْدُ اَقْبِلْ (اى زيداً)

(٣) تسویہ :جیسے لَا اُبَالِي اَقُمْتَ اَمْ قَعَدْتَ مجھے تیرے کھڑے ہونے یا بیٹھنے کی کوئی پرواہ نہیں یعنی دونوں میرے نزدیک برابر ہیں۔

آ :حرف ندا ہے بعید کے لئے یا جو بعید کی مانند ہو جیسے غافل اور سونے والا۔

آب :اگست کا مہینہ (رومی مہینے کا نام)

اَبَّ (ن) اَبًّا و اَبَابًا وَ اَبَابَةً و اِبَابَةً اِلَيْهِ: مشتاق ہونا

اَبَّ (ض،ن) اَبِيبًا و اَبًّا و اَبَابًا و اَبَابَةً آمادہ و تیار ہونا۔ و اَبَّ اَبَّهٗ: کسی کے قصد کی مانند قصد کرنا۔ کسی کی روش اختیار کرنا

يَدَهٗ اِلَى السَّيْفِ :سونتنے کے لئے ہاتھ بڑھانا۔

اَبَّ :چیخنا۔ چلانا۔

تَاَبَّبَ بِهٖ :تعجب کرنا اور خوش ہونا۔ اِئْتَبَّ :تیار ہونا۔ مشتاق ہونا۔

اَبَاهٗ يَابَاهٗ بِالسَّهْمِ :تیر سے مارنا۔

اَبَتَ (ن،ض) و اَبِتَ (س) اَبْتًا و اُبُوتًا النَّهارُ :سخت گرم ہوا۔ صفت اَبِتٌ وَ اَبِتٌ و آبِتٌ

تَاَبَّتَ الجمرُ :بھڑکنا۔

اَبْتَةُ الْغَضَبِ :غصہ کی تیزی۔

اَبَثَهٗ وَ اَبَثَ (ض) اَبْثًا عَلَيْهِ :بادشاہ کے سامنے برا بھلا کہنا۔ غیبت کرنا۔

اَبِثَ (س) اَبَثًا۔ اونٹ کے دودھ پینے سے پیٹ نکل آنا اور مدہوش سا ہونا۔

اَلْاَبِثُ: نشاط سے اکڑتے ہوئے چلنے والا۔

اَبْجَدُ :حروف تہجی کے مجموعوں کا پہلا کلمہ اور وہ مجموعے یہ ہیں : ابجدْ' ہوزْ' حُطّی' کلمنْ' سعفصْ' قرشتْ' ثخذْ' ضظغْ' حروف کی یہ ترتیب جمل کے حساب کی رعایت سے ہے اور یہ تاریخ نکالنے کے لئے مستعمل ہے۔ ان حرفوں کی ترتیب اکائی' دہائی' سینکڑہ' ہزار پر ہے۔

اَبَدَ (ض) اُبُوْدًا بالمكان: اقامت کرنا۔ الشَّاعِرُ :غریب لغت استعمال کرنا۔

اَبَدَ (ن) اُبُوْدًا. الحَيَوانُ :جنگلی ہونا۔

اَبِدَ (س) اَبَدًا :جنگلی ہونا عَلَيْهِ :غضبناک ہونا۔

تَاَبَّدَ :ابدی ہونا' جنگلی ہونا الْمَكَانُ :مکان کا ویران ہونا اور جنگلی جانوروں کا مسکن بننا۔

اَلْاَبَدُ :زمانہ جمع آباد و اُبود :ازلی۔ قدیم ہمیشہ رہنے والا' کہا جاتا ہے "لا آتيه اَبَدَ الْاَبَدِيْنَ وَ الْاَبِدِيْنَ و اَبَدَ الاَبَدِ و اَبَدَ الآباد و اَبَدَ الدهر الخ" میں اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

اَبَدًا :ظرف زمان ہے۔ مستقبل میں نفی و اثبات کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لا افعلهٗ اَبَدًا: میں اس کو ہرگز نہیں کروں گا [افعلهٗ اَبَدًا] :میں اس کو یقیناً کروں گا۔

اَلْاٰبِدَةُ : وہ بڑا معاملہ یا بڑی مصیبت جس سے آدمی گھبرائے۔ مصیبت کہ جس کا چرچا ہمیشہ رہے۔ وحشی' عجیب و نادر چیز۔ ج اَبِدٌ و اَوَابِدُ.

اَلْاَوَابِدُ :وہ پرندے جو جاڑے اور گرمی دونوں موسموں میں ایک ہی جگہ رہیں۔ اَوَابِدُ الشِّعْرِ :بے مثال شعر۔ اوابدُ الْكَلَامِ: نادر کلام۔

اَلْاِبِدُ والْاَبِدُ. من امة او اتان : ہر سال جننے والی باندی یا گدھی۔

اَلْاَبَدِيُّ: جس کی انتہا نہ ہو۔

اَلْاَبَدِيَّةُ :دوام جس کے لئے انتہا نہ ہو۔

اَبَرَ (ن،ض) اَبْرًا و اِبَارًا : الْعَقْرَبُ فُلَانًا : بچھو کا ڈسنا ـــهٗ: غیبت کرنا' خوراک میں سوئی کھلانا۔ ہلاک کرنا۔ الـــزَّرْعَ :اصلاح کرنا اور گا بھا دینا۔

اِئْتَبَرَ. الْبِئْرَ :کنواں کھودنا۔

اَلْاِبْرَةُ :سوئی' ڈنک' چغلی اِبْرَةُ الْقَرْنِ : سینگ کا سرا۔ ج اِبَرٌ و اِبَارٌ. اِبَرَاتٌ.

اَلْـمِئْبَرُ وَالْمِئْبَارُ : سوئی دان...... اَلْمِئْبَرُ : چغل خوری۔ فساد انگیزی۔ باریک ریت۔

اَلْاَبَّارُ :سوئی بنانے والا۔ پیو۔ درخت خرما کو گا بھا دینے والا۔

اَلْاِبَرِيُّ :سوئی بیچنے والا۔

اَلْمَاْبُوْرُ: متہم۔

اَلْمِئْبَرَةُ: چغلی' فساد انگیزی۔ ج مَآبِرُ۔

اَلْمُؤْتَبِرُ :کھیت والا۔

اَلْاِبْرِيْزُ وَالْاِبْرِيْزِيُّ. مِنَ الذَّهَبِ :

خالص سونا۔

اَلْاِبْرِیْسَمُ وَالْاَبْرِیْسَمُ :ریشم۔

اَلْاَبْرِیْشَةُ :بشپ کا مذہبی حلقہ انتظام۔

اَلْاِبْرِیْقُ :لوٹا۔ج اَبَارِیْق :چھاگل (معرب)

اَبَزَ (ض) اَبْزًا وَاُبُوْزًا. اَلظَّبْیُ :اُچھلنا۔ کودنا۔صفت آبِزٌ وَاَبَّازٌ و اَبُوْزٌ بِصَاحِبِه

اَبَزَ :ظلم کرنا۔

اَلْاِبْزِیْمُ وَالْاِبْزَامُ :بکسوا۔ج اَبَازِیْمُ

اَبَسَهُ (ض) اَبْسًا: ملامت کرنا۔ڈرانا...... بِـه : تابعدار بنانا۔فلانًا: قید کرنا بدسلوکی سے پیش آنا۔حقیر وذلیل سمجھنا۔

اَبَّسَه :قید کرنا۔بدسلوکی سے پیش آنا' شرم دلانا۔الاَبْسُ :قحط' خشک سالی۔سخت جگہ۔ نرکھوا۔

اَلْاُبُسُ :اصل بد۔سخت جگہ۔

اِمْرَأَةٌ اَبَاسٌ :بدخوعورت۔

اَبَشَهُ (ن) اَبْشًا وَاَبَشَةً :جمع کرنا

تَاَبَّشَ الْقَوْمُ :اکٹھا ہونا۔

اَلْاَبَاشَةُ مِنَ النَّاسِ :مخلوط جماعت۔

الاَبَّاشُ :کسی کے صحن اور دروازہ کو کھانے پینے کی چیزوں سے سجانے والا۔

رَجُلٌ اَبَّاشٌ :کمانے والا مرد۔

اَبِضَ (س) اَبَضًا۔خوش ہونا۔صفت اَبِضٌ آبِضٌ وَاَبُوْضٌ

اَبَضَ (ن) اَبْضًا. اَلْبَعِیْرَ :اونٹ کے اگلے پاؤں کو بازو سے باندھنا۔

تَـاَبَّضَ الْبَعِیْرَ :اباض :نامی رسی سے باندھنا (دیکھئے الاِبَاضُ) اَلْبَعِیْرُ :اباض :نامی رسی سے بندھا ہوا ہونا۔

الاَبْضُ :ج آبَاض. وَالْمَاْبِضُ ج مَاٰبِضُ :زانو کا اندرونی حصہ۔بندوست۔

الاِبَـاضُ :اونٹ کے پاؤں کو بازو سے باندھنے کی رسی۔

تَاَبَّطَ الشَّیْئَ :بغل میں لینا۔

اِسْتَاْبَطَ الرَّجُلُ :اوپر سے تنگ اور اندر سے چوڑا گڑھا کھودنا۔

الاِبْطُ :بغل (مذکر ومؤنث) ج آباط۔اِبِطُ الْجَبَلِ :دامن کوہ

الاِبَاطُ :بغل میں لی ہوئی چیز۔

اَبِقَ (س) وَاَبَقَ (ن ض) اِبَاقًا وَاَبْقًا وَاَبَقًا. اَلْعَبْدُ :بھاگنا۔صفت۔اٰبِقٌ ج اُبَّقٌ وَاُبَّاقٌ

تَـاَبَّقَ :چھپنا۔الشَّیْءَ :انکار کرنا۔اوپرا سمجھنا۔

الاَبَقُ :بھنگ۔بھنگا کا چھلکا۔کتان۔

اَبِلَ (س) اَبَلًا وَاَبَلَ (ن) اَبَالَةً. اونٹوں کا اچھی طرح انتظام کرنا۔صفت اَبِلٌ وآبِلٌ ج اُبَّالٌ

اَبَلَ (ن) اَبَالَةً :راہب بننا۔

اَبَّلَ :بہت اونٹوں کا مالک ہونا

الاَبَلَ :چھانٹ کر جمع کرنا۔

تَاَبَّلَ الاِبِلَ :چھانٹ کر جمع کرنا۔

الاِبِلُ وَالاِبْلُ :اونٹ (مفرد کے لئے اس کا استعمال نہیں ہوتا) ج آبال

اَلْاُبُلَّةُ :قبیلہ۔کہا جاتا ہے [جَاءَ فِیْ اُبُلَّتِهِ] وہ اپنے قبیلہ میں آیا۔

اَلْاَبِیْلُ :ج آبَال واُبُل وَالْاَبِیْلِیُّ و اَلْاَیْبُلِیُّ :راہب۔

اَلْاِبَـالَةُ :جماعت۔مال کا بہترین انتظام۔ حسن سیاست......وَالاَبِیْلَةُ وَالْاِیْبَالَةُ وَالْاِبَالَةُ۔گھاس یا لکڑی کا گٹھا۔کہا جاتا ہے "ضِغْثٌ عَلٰی اِبَالَةٍ" یعنی معیبت بالائے مصیبت۔

اَلْاَبَـابِیْلُ :فرقے۔ابابیل جمع ہے اس کا واحد نہیں طَیْرٌ اَبَابِیْلُ :غول کے غول پرندے۔

اَلْمَابَلَةُ :بہت اونٹوں والی زمین۔

اِبْلِیْسُ :شیطان کا علم جنس ج ابالس و ابالسة

اَبَنَه (ن ض) اَبْنًا. بِشَیْءٍ :عیب لگانا۔ تہمت رکھنا الدَّمُ فِی الْجُرْحِ :کالا ہوجانا۔

اَلْاُبْنَةُ :عیب' کینہ' لکڑی کی گانٹھ ج اُبَن'

ابن القدم :پاؤں کی گٹھیں۔

اَبَّـنَـهُ :عیب لگانا۔شرم دلانا۔مردہ کے اوصاف ومحاسن شمار کرنا وَتَاَبَّنَهُ :پیچھے پڑنا۔ انتظار کرنا۔

اِبَّانُ الشَّیْءِ :کسی چیز کی ابتداء۔کسی چیز کا وقت۔

اَلْاُبْنَةُ :عیب' کینہ' لکڑی کی گانٹھ ج اُبَن

اِبَانَةُ الرَّجُلِ :سارے ساتھی۔

اَلْاِبْنُ :بیٹا۔

اَلاَبْنُوْسُ وَالاَبنوس :ایک قیمتی سخت کالی لکڑی کا درخت جو گرم شہروں میں پیدا ہوتا ہے۔(یونانی لفظ)

اَلْاَبْنُوْسُ وَالْآبَنُوْس :ایک قسم کی سخت اور کالی لکڑی۔

اَبَهَ (ف) اَبْهًا. لَهُ :تاڑ جانا۔لَایُؤْبَهُ لَهُ :اس کی طرف التفات نہیں کی جاتی۔

اَبَّهَهُ :خبردار کرنا۔سمجھانا۔

تَـاَبَّهَ. عَلَيْهِ :تکبر کرنا' بڑا بننا۔عَنْ كَذَا : اپنے آپ کو بالا وبرتر سمجھنا۔

اَلْاُبَّهَةُ وَالاُبْهَةُ :بڑائی۔غرور۔نخوت۔

اَبَا (ن) اِبَاوَةً و اُبُوَّةً وَاُبُوًّا :باپ ہونا۔

اَلْيَتِيْمَ :پرورش کرنا۔کہا جاتا ہے [ابوته وامّمته] :میں اُس کے لئے ماں باپ بن گیا۔

اَبَّی. فُلَانًا :کسی سے یہ کہنا کہ میں تمہارے اوپر اپنے باپ کو فدا کرتا ہوں۔

تَاَبَّی. فُلَانًا :باپ بنانا۔

اِلاَبُ :عیسائیوں کے نزدیک تین معبودان میں سے اوّل اقنوم جس کو باپ کہتے ہیں۔

اَلْاَبُ :باپ۔وہ شخص جو کسی چیز کے لئے باعث ایجاد یا باعث اصلاح ہو' اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ سے اور حالت نصبی میں الف سے اور حالت جری میں یا سے آتا ہے۔تم کہتے ہو۔[جَاءَ اَبُوْكَ رَاَيْتُ اَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ اور منادی کی صورت میں یَااَبِیْ اور یَااَبَتِ ج آباء و اُبُوْن

اَبُـوْاَيَاس :ہاتھ منہ دھونے کی چیز جیسے خطمی

وغیرہ۔
اَبُو اَیُّوب :اونٹ۔اَبُوالاَبْرَد :
گدھ۔اَبُوالاَسْوَد :چیتا۔اَبُوالاَصْبَع :
گدھ۔اَبُوالاَضْیَافِ :میزبان۔ابُوبریص
:چھپکلی۔اَبُوالبَشَر :کنیت سیدنا آدم علیہ
السلام۔ابوثقیف :سرکہ۔اَبُوجَامِع :دستر
خوان۔اَبُوحُجَادہ :ٹڈی۔اَبُوجَحَار :
بجو۔اَبُوجعران :گبریلا۔اَبُوجَمِیل :
ترکاری۔اَبُوحَبِیب :بھنا ہوا بکری کا بچہ۔
اَبُوخَدِیج :لقلق. ابو حَذِر :گرگٹ۔
اَبُوالحُصَین :لومڑی۔ابوخالد :کتا۔ ابو
خصیب :گوشت۔اَبُودَغْفَاء :بے
وقوف۔اَبُورَزِین :ایک قسم کا حلوا۔ابو
رعلة :بھیڑیا۔اَبُوزَجرا :کوا۔اَبُوزُهْرَة :
گیدڑ۔اَبُوسُلَیمان :مرغ۔ابوالسَّرو :
بجو۔اَبُوغُذْرِ المرأة :شوہر۔ابوعِسْلَة :
بھیڑیا۔اَبُوالعَفَاء: گدھا۔اَبُوعَقَبة :
سور۔اَبُوالعَلاء :فالودہ۔اَبُوعَمْرہ :افلاس
بھوک۔اَبُوعَوْف :ٹڈی۔ اَبُوعَوْن :
نمک۔اَبُوغَزْوَانْ :بلی۔اَبُوقترہ :کنیت
ابلیس۔اَبُوقِرَّہ :گرگٹ۔اَبُوکَلاثَة :
نربجو۔اَبُولاحِق :باز۔اَبُولُبَد :
شیر۔اَبُومَالِک :بھوک' بڑھاپا' گدھ۔
اَبُومَثوی :میزبان۔اَبُومَذْقَة :بھیڑیا۔ابو
مُرّة :شیطان۔اَبُومَرْیَم :قاضی کا پیادہ۔اَبُو
المِنْهَال :گدھ۔اَبُومَشْغُول :نر
چیونٹی۔اَبُومُرِینا :مچھلی۔اَبُومُعَاوِیہ :
چیتا۔اَبُوالمُنْذِرْ :مرغ۔اَبُونُعَیم :
روٹی۔اَبُوالوَثَاب :عقاب اور بقول بعض
نر ہرن۔اَبُوهُبَیرة :نرمینڈک۔اَبُو
الهِنْبِر :نربجو۔اَبُویَحْیَی :ملک الموت۔
اَبُوالیَقظان :مرغ۔کہا جاتا ہے "لا اَبَ
لَکَ ولا اباک ولا اباکَ" یہ جملے خبریہ
ہیں مگر معنی میں جملہ انشائیہ دعائیہ کے ہیں۔
مدح وذم دونوں موقعوں پر استعمال کیا جاتا
ہے اور کبھی گالی کے موقع پر بھی اور "بِابِی
اَنْتَ" کا مقصد یہ ہے کہ میرا باپ تیرے
اوپر فدا ہو۔

اَبَی (ف ض) اِبَاءً و اِبَاءَةً و تَابّی.
الشَّیْءُ :ناپسند کرنا۔انکار کرنا۔صفت ابٍ ج
آبون و اُباة و اُبّاءٌ .
اَبی عَلَیْهِ و تَابّی :باز رہنا۔خوددار رہنا۔
اَباہ اِیْبَاءً . الشَّیْءَ :خوددار بنانا۔
الاَبِیّ :نفرت کرنے والا۔رذائل سے اپنے
آپ کو بلند رکھنے والا۔
رَجُلٌ اَبّاء :خوددار مرد۔
تَأتَّبَ وَائْتَتَبَ :بےآستین والی قمیص
پہننا۔الاِتْب :بےآستین والی قمیص ج
اُتُوبٌ و اُتُب واِتَاب و آتاب. واِتْبُ
الشَّعِیْرِ :جو کا چھلکا۔
اَتَابِک :امیر' سردار۔اس لفظ کا اطلاق
اولاد سلاطین کے اتالیق پر ہوتا تھا۔
الاِتَاد. :دوہنے کے وقت گائے کی ٹانگوں
میں باندھنے کی رسی۔ج آتِدَہ واُتُد.
الاُتْرُجُّ والاُتْرُنْج :لیموں۔لیموں کا
درخت۔
اَتَل (ض) اَتْلاً و اَتَلاناً و اَتَلاَلاً :غصہ کی
وجہ سے آہستہ آہستہ چلنا......مِنَ الطَّعَامِ :
شکم سیر ہونا۔
اَتَمَ (ن) اُتُمًا :دو چیزوں کو جمع کرنا۔
بِالْمَکَانِ :اقامت کرنا۔تاخیر کرنا۔
المَأتَم :لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔عموماً
اس کا استعمال اس مجمع کے لئے ہوتا ہے جو
اظہار غم کے لئے ہو۔ج مآتم.
الاَتَان :گدھی۔ج اُتُن و اُتْن و آتُن و
اِسْتَاتَن :گدھی خریدنا اور "کانَ حِمَارًا
فَاسْتَاتَن" کا مقصد یہ ہے کہ وہ صاحب
عزت تھا' ذلیل ہوگیا۔
الاَتُون :حمام کا آتش دان۔چونا بنانے کی
بھٹی۔ج اُتُن و اَتَاتِین.
اَتَا (ن) اَتْوًا و اِتَاءً. الشَّجَرُ :پھل ظاہر
ہونا۔بنخلت :بہت پھل دار ہونا......بہ و
عَلَیْهِ :چغل خوری کرنا۔
اَتَوتُهُ اِتَاوةً :رشوت دینا۔

اِتَاءُ الاَرْضِ :زمین کی پیداوار۔
الاِتَاوَةُ :خراج۔رشوت۔ج اَتَاوَی.
اَتَی (ض) اِتْیَانًا و اَتْیًا اِتْیَانَةً و مَأتَاةً :
آنا۔المَکَانَ :حاضر ہونا۔الشَّیْءَ :کرنا......
عَلَی الشَّیْءِ :پورا کرنا۔نافذ کرنا۔الرَّجُلَ :
مرد کے پاس سے گزرنا.........عَلَیْهِ
الدَّهْرُ :ہلاک کرنا۔
اَتّی تَاتِیَةً و تَاتِیًا. الماءَ :پانی بہنے کے لئے
راستہ نکال دینا۔
آتَاہُ مُؤَاتَاةً. عَلَی الشَّیْءِ :موافقت کرنا۔
آتَی اِیْتَاءً. فُلانًا الشَّیْءَ :دینا۔اِلَیْهِ الشَّیْءَ :
بھیجنا......الرَّجُلَ :بدلہ دینا۔
تَاتَّی. الاَمْرُ :تیار ہونا آسان ہونا......
لِلاَمْرِ :نرمی برتنا اور میانہ روی اختیار کرنا۔
مَعْرُوفَه :درپے ہونا۔
اِسْتَاتَی. الرَّجُلَ :آنے کی درخواست کرنا۔
سست سمجھنا۔
اَلاَتِیّ والاَتَاوِیّ :اجنبی۔مسافر۔سیل۔
اَتِیّ و اَتَاوِیّ :اچانک آنے والا سیلاب۔
المَاتَی و المَاتَاةُ :جہت۔سمت۔کہا جاتا ہے
"اَتَی الاَمْرَ مِن مَاتَاة اَو مَاتَاتِه :اس نے
معاملہ کو ٹھیک طریقہ سے انجام دیا۔
اثَّ (س ن ض) اَثَاثًا و اُثُوثًا و اَثَاثَةً.
النَّبَاتُ والشَّعْرُ :گنجان ہونا۔صفت (اثٌّ
وَاَثِیثٌ ج اِثَاث .
اَثَّثَ. الفِرَاشَ :بچھانا۔
تَاثَّثَ :مال پانا۔
الاَثَاث :سامان خانہ۔مال۔
اَثَرَ (ن ض) اَثْرًا و اَثَارَةً واُثْرَةً.
الحَدِیْثَ :نقل کرنا۔صفت مفعول
(مَاثُوْر)......ہٗ :اکرام وتعظیم کرنا۔
اَثِرَ (س) اَثَرًا. یَفْعَلُ کَذَا :کرنے
لگا۔لِلاَمْرِ :پورے انہماک سے مشغول
ہونا۔عَلَیْهِ :پکا ارادہ کرنا......عَلَیْهِمْ :اپنے
لئے بہتر چیزوں کو چھانٹ لینا۔
اَثَّرَ فِیْهِ :اثر کرنا۔
آثَرَہٗ اِیْثَارًا :اکرام کرنا۔چننا۔فضیلت

دینا۔ اَثَرَ کذا بِکذا: پیچھے لگانا۔
تَـأثَّـرَ و اِئْتَثَرَ فلانًا: نقش قدم کی پیروی کرنا ..... مِنْـهُ وبِهٖ: اثر قبول کرنا۔ تم کہتے ہو "مَا تَأثَّرَ اِلَیَّ اَثَرًا" اس نے میرے ساتھ کچھ بھی احسان نہیں کیا۔
اِسْتَاثَرَ بِالشَّیْءِ عَلَی الْغَیْرِ: اپنے لئے مخصوص کر لینا۔
اَللّٰهُ بِهٖ: وفات دینا۔
اَلْاَثَرُ: نشان۔ حدیث۔ سنت۔ مدت ج آثار و اُثُورٌ۔ عِلْمُ الْآثَارِ: پرانی یادگار چیزوں کا علم۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ فِی (اَثَرِہٖ) وَ فِی (اِثْرِہٖ): وہ اس کے بعد نکلا" وَ عَلَی الْاَثَرِ: یعنی فوراً۔
الاَثَرِیّ: ماہر آثار قدیمہ۔
اَلْاُثْرُ والاَثْرُ: زخم کا نشان۔ آثار و اُثُور۔
اَلْاَثْرُ: تلوار کا جوہر۔ ج اُثُور۔
اَلْاُثْرَۃُ۔ ج اُثَرٌ والاَثَارَۃُ: بقیہ علم۔ خاندانی و موروثی شرافت۔
الاَثَرَۃُ: پسندیدگی۔ ترجیح۔ خودغرضی۔
الاَثِیْرُ: تلوار کا جوہر۔ معزز۔ ج اُثَـرَاء۔
فَرَسٌ اَثِیْرٌ: کھروں کے بڑے نشان والا گھوڑا۔
الاَثِیْر: قدماء کے نزدیک بمعنی نواں آسمان اور علماء طبیعیات کی اصطلاح میں ایتھر کو کہتے ہیں اور یہ وہ مادہ ہے جس کے تموج سے گرمی بڑھتی ہے اور آواز دور تک جاتی ہے۔
حَدِیْثٌ مَأثُوْرٌ: وہ بات جو قرناً بعد قرن نقل ہوتی چلی آئے اور اسی سے ہے "اَلسَّیْفُ المَأثُوْرُ" خاندانی تلوار۔
اَلْـمَـأثُرَۃُ المَأثَرَۃُ: عمدہ فعل۔ خاندانی و موروثی عزت۔ ج مَآثِرُ۔
اَثَفَہٗ (ن) اَثْفًا: پیچھے جانا، طلب کرنا۔
اَثَّفَ تَاثِیْفًا۔ القدرَ: پائے پر رکھنا۔
تَاثَّفَ۔ الرَّجُلُ المَکَانَ: جم کے رہنا۔
القَومُ الاَمْرَ وَ عَلَیْهِ: اکٹھا ہونا۔
اَلْاُثْـفِیَّۃُ: دیگ رکھنے کا پایہ۔ جماعت۔ ج اَثَافِی۔ ثَالِثَۃُ الاَثَافِی: پہاڑ کے ایک حصہ کو جس کے سامنے دو پتھر رکھ کر اس پر ہانڈی رکھتے ہیں کہا جاتا ہے "رَمَاهُ اللّٰهُ بِثَالِثَةِ الاَثَافِی" اللہ اس کو بدترین مصیبت میں مبتلا کرے۔
اَثَلَ (ن) اُثُوْلًا و اَثُلَ (ک) اَثَالَةً: جڑ پکڑنا۔ صفت اَثِیْلٌ و مُؤَثَّلٌ۔
اَثَّـلَ۔ اَلْـمَـالَ: زکوۃ دینا۔ اصل ٹھہرانا۔ المَرْءَ: تعظیم کرنا ...... المَجْدَ: مجد و بزرگی کی بنیاد رکھنا۔
تَأثَّلَ: جڑ پکڑنا۔ اکٹھا ہونا ..... المَالَ: کما کر بڑھانا۔ البِئْرَ: کھودنا۔
اَلْاَثْـــلُ: جھاؤ کا درخت جو کہ ریت والے علاقے کے قریب زیادہ پیدا ہوتا ہے عام طور پر زینت کے لئے بویا جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس سے چھوٹے بڑے پیالے بنائے جاتے ہیں۔ واحد اَثْلَۃٌ ج آثال و اَثَلَاثٌ و آثال و اُثُولٌ: کہا جاتا ہے "نَحَتَ اَثْلَتَهٗ": اس نے اسے عیب لگایا اور اس کا مرتبہ گھٹایا۔
الاَثَـــلَۃُ والاُثـــلَۃُ: گھریلو سامان۔ اصل سامان۔
اَلْاُثْـلَۃُ والاَثَـالُ والاُثَـالُ: موروثی مال یا شرافت یا بزرگی۔
اَثِمَ (س) اِثْـمًا و اَثَـمًا و آثامًا و مَاثَمًا: گناہ کرنا۔ صفت۔ اَثِیْمٌ ج اُثَـمَاء و آثِمٌ ج اَثَمَۃٌ۔
اَثَمَ (ن ض) اَثْمًا۔ اللّٰهُ فلانًا کذا: گنہگار قرار دینا اور سزا دینا۔
اَثَّمَہٗ: گناہ کی طرف منسوب کرنا۔
آثَمَہٗ: مبتلائے گناہ کرنا۔
تَاثَّمَ: گناہ سے بچنا۔
اَلْاِثْمُ ج آثَام والـمَـاثَـمَۃُ والمَاثَم: ناجائز فعل۔ گناہ۔ جرم۔
الاَثَـامُ: بھیڑیا۔ جوا۔ شراب (آخری معنی کا ابوبکر نے انکار کیا ہے)
اَثَا (ن) اَثْوًا و اَثَاوَۃً و اَثَی (ض) اَثْیًا و اِثَایَۃً بِهٖ: چغل خوری کرنا۔
تَـاثَـوا و تَـأثَوا: بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جانا۔
المَاثِیَۃُ و المَاثَاۃُ: چغل خوری۔
اَجَّ (ن) اَجِیْجًا: بھڑکنا۔ صفت۔ اَجَّاجٌ و اَجُوْجٌ۔ اُجُوْجًا۔ اَلْمَاءُ: کھاری ہونا۔
اَجَّجَ۔ النَّارَ: بھڑکانا ..... عَلَی الْعَدُوِّ: دشمن پر حملہ کرنا۔
آجَّ۔ المَاءُ: کھاری ہونا۔
تَاجَّجَ و تَآجَّ و ائْتَجَّ: بھڑکنا۔ اِئْتَجَّ الحَرُّ: تیز گرم ہونا۔
الاُجَاجُ: بہت کھاری پانی
الاَجَّۃُ: گرمی کی شدت ج اِجَاج والاَجِیْجُ: شور۔ چلنے کی آہٹ
اَجَدَہٗ و آجَدَہٗ و اَجَّدَہٗ: قوی کرنا۔ مضبوط کرنا۔ نَاقَۃٌ اُجُدٌ: مضبوط اونٹنی۔
الاِجَادُ: چھوٹا طوق۔
اَلْمُؤَجَّدُ: مضبوط کیا ہوا۔ بِنَاءٌ مُؤَجَّدٌ: مضبوط عمارت۔ ثَوبٌ مُؤَجَّدُ النَّسِیْجِ: مضبوط بنا ہوا کپڑا۔
اَجَـرَ (ض ن) اَجْـرًا و اِجَارَۃً و آجَرَ اِیْجَارًا۔ الرَّجُلَ عَلَی کذا: بدلہ دینا۔ مزدوری دینا۔
اَجَرَ (ن ض) اَجْرًا و آجارًا و اُجُوْرًا۔ العَظْمُ: جڑ جانا ..... العَظْمَ: جوڑنا۔
اَجَّرَ۔ الطِّیْنَ: پکانا۔
آجَرَ مُؤَاجَرَۃً۔ الرَّجُلَ: مزدور بنانا۔
اِیْجَارًا۔ الدَّارَ فلانًا و مِنْ فلانٍ: کرایہ پر دینا۔ صفت کا صیغہ مُؤْجِرٌ بکسر الجیم ہے مُؤَاجِر نہیں۔
اِئْتَجَرَ: صدقہ کرنا۔ مزدوری طلب کرنا۔ عَلَیْهِ بِکذا: اُجرت پر مزدور ہونا۔
اِسْتَاْجَرَ۔ الدَّارَ: کرایہ پر لینا ..... الرَّجُلَ: مزدور رکھنا۔
اَلْاَجْرُ: ثواب۔ ج اُجُوْرٌ و آجار۔
الاَجُرَّۃُ: اینٹ۔ ج الاَجُرُّ۔
اَلْاُجْـرَۃُ: ج اُجَـرٌ والاِجَارَۃُ: کرایہ۔ مزدوری۔
اَلْاَجِیْرُ: مزدور۔ نوکر۔ ج اُجَرَاءُ۔

اجّاص : آلو بخارا۔ زرد آلو۔

اجَل (ن) اَجلاً ۔ عَلَیہِ شرًّا : کسی کے خلاف شر اٹھانا۔

اجِل (س) اجلاً : پیچھے رہنا۔ دیر کرنا۔ گردن میں درد والا ہونا۔ صفت اَجِل واجِیل۔

اجّل الشّئ : مدت مقرر کرنا۔ مہلت دینا۔

الرّجل : درد گردن کا علاج کرنا۔

تاجّل : پیچھے رہنا۔ مدت معین کرانا۔

استاجل : مدت معین کرانا۔

اجَل : ہاں۔

الاَجل : مدت۔ وقت۔ موت۔ ج آجال۔

الاَجل : سبب۔ کہا جاتا ہے " مِنْ اجلک فعلتُ ھذا" تمہاری وجہ سے میں نے ایسا کیا۔

الاِجل : گردن کا درد۔ الاجل : نیل گایوں کا گلہ۔ ج آجال۔

الآجِلُ والآجِلۃُ : دیر سے ہونے والا۔ آخرت۔

اجم (ض) اجمًا : اجیمًا وتاجّم۔ النّھار : سخت گرم ہونا۔ تاجّم علیہ : غضبناک ہونا۔ تاجّم الاسدُ : جھاڑی میں داخل ہونا۔

الاجمۃ : گنجان درخت۔ جھاڑی۔ شیر کے رہنے کی جگہ۔ ج اجم و اُجم و اَجمات و جج آجام۔

اجن (ن ض) اَجنا و اُجونًا و اجِن (س) اَجنا الماءُ : رنگ اور مزہ بدلنا۔ صفت۔ آجن واَجِنٌ۔

اَجن (ن) اَجنًا الثّوبَ : کپڑے کو دھونے کے لئے کوٹنا۔

الاِجّانۃُ : کپڑے دھونے کا ٹب...... ج اجاجین تھالہ

المیجنۃ والمیجنُ دھوبی کی موگری ج مآجن

اَحّ (ن) اَحّا : کھانسنا۔

الاُحاح : پیاس۔ والاحیح والاحیحۃ : غصہ۔

اَحّد ووَحّد۔ المُتعدّد : ایک کردینا۔

العَدد : ایک بڑھادینا۔

اتّحد : بہ : کٹھا ہونا۔ متفق ہونا۔ واتّحد : اکیلا ہونا۔

استاحد : اکیلا ہونا۔

الاَحد : ایک اکیلا یکتا۔ مؤنث اِحدیٰ کہا جاتا ہے " فلانٌ احدُ الاحدینِ " فلاں بے مثل ہے۔ اِحدی الاحد : بڑا عجیب معاملہ۔

اُحاد : ایک ایک۔ کہا جاتا ہے " جاؤا اُحادا و اُحادَ اُحادَ " یعنی وہ لوگ ایک ایک کرکے آئے

الاَحد : اتوار کا دن۔ یک شنبہ۔ ج آحاد۔

اُحُد : مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

الاَحدیۃُ : یکتائی۔

احِن (س) اَحنًا : پوشیدہ دشمنی اور کینہ رکھنا۔ آحن مُؤاحنۃً الرّجلَ : کسی سے دشمنی رکھنا۔

الاِحنۃ : کینہ ج اِحن۔

الاخیخۃ : دودھ یا گھی ملا ہوا آٹا۔

الاُخبوطُ والاُخطبوط : جگنو کی قسم کا ایک کیڑا۔

اَخذ (ن) اَخذًا و تخاذًا : لینا۔ ہ و بہ : پکڑنا۔ ہ بذنبہ : سزا دینا۔ مواخذہ کرنا۔ علی یدہ : کرنے سے روک دینا۔ مِنْ شاربہ : چھانٹنا۔ کرنا۔ عنہ : نقل کرنا۔ سیکھنا۔ علی نفسہ : نگرانی کرنا۔ فیہ الخمرُ : اثر کرنا۔ یفعلُ : کرنے لگنا۔ فی کذا : شروع کرنا۔ اخذہ وباخذہ : طریقہ اختیار کرنا۔ کسی کے اخلاق کو اپنانا۔

اخّذہ : جادو کرنا۔

آخذہ مؤاخذۃ : ملامت کرنا۔ عتاب کرنا۔

ہ علی ذنبہ و بذنبہ : سزا دینا۔

اتّخذ : کر دینا بنا دینا عاجز ہونا

اِتّخذہ وتخذہ (س) تخذا۔ صدیقا : دوست بنالینا۔

استاخذ : درد کی وجہ سے سر جھکانا۔

الاُخذ : آشوب چشم۔

الاُخذۃ : افسوں منتر درندوں کے شکار کے لئے گڑھا۔

الآخذۃ : بے حسی یا اعضاء کی پیوست۔

الاخاذۃ : پانی جمع ہونے کی تالاب جیسی جگہ ج اِخاذات واخاذ اِخاذ کی جمع اُخذو اُخذ۔

الاَخیذ : قیدی۔ ج اَخذیٰ۔

الاَخیذۃ : لڑائی میں دشمن سے چھینا ہوا مال غصب کیا ہوا مال۔

المَاخذ : راستہ لینے کا طریقہ یا وقت یا وہ جگہ جہاں سے کوئی چیز لی جائے ج مآخذ۔

المآخذ : پھندے جال۔

اَخّر تاخیرًا ہ عنہ : پیچھے کرنا۔

تاخّر واستاخر : پیچھے رہنا۔

الآخر : غیر۔ ج آخرون مؤنث اُخریٰ و اُخرۃ ج اُخر و اُخریات : بطور کنایہ بولتے ہیں " ابعد اللہ الآخر " یعنی اللہ اس شخص کو دور کرے جو ہم میں سے نہیں ہے۔

الاُخُر : پچھلا حصہ۔ کہا جاتا ہے " شقّ الثّوب اُخرا ومن اُخر " اس نے کپڑے کو پیچھے سے پھاڑ دیا۔

الاَخرۃ : دیری۔ کہا جاتا ہے " جاء اَخرۃ وباَخرۃ " وہ آخر میں آیا۔

الآخِر : پچھلا۔ ج آخرون۔ مؤنث اُخریٰ ج اُخریات : کہا جاتا ہے " لا افعلہ آخر الدھر و اُخری اللّیالی " یعنی میں اس کو کبھی نہیں کروں گا۔

اُخریاتُ الجنینۃ : باغ کا آخری حصہ۔

الآخرۃ والاُخریٰ : دار البقا اور نسبت کے لئے اُخرویٌ۔

المُؤخر والمُؤخرۃُ۔ ج مآخر و الآخرۃ۔ مِن العین : کنپٹی کی طرف آنکھ کا گوشہ۔

مُؤخرۃ الرّحلِ ومُؤخرتہ و آخرتہ : کجاوہ کا پچھلا حصہ۔

المِئخارُ مِن النّخلِ : کھجور کا درخت جس کا

پھل جاڑے کے آخیر تک باقی رہے۔ ج مَآخِیر۔

مُؤَخَّرُ الشَّیْ : چیز کا پچھلا حصہ۔

اَخَا (ن) اُخُوَّۃً۔ ہٗ : بھائی یا دوست بننا۔

اَخـیٌ لِلـدَّابَّۃِ : اخیـہ : بنانا (دیکھئے لفظ آخِیہ)

آخی اِخاءً و مُؤَاخاۃً و اِخَاوَۃً۔ ہٗ : بھائی یا دوست بننا۔

تــآخَــي۔ ہٗ : بھائی بنانا۔ یا بھائی کہہ کے پکارنا۔ تَوَخّی : قصد کرنا۔

تَآخَیا : باہم بھائی بھائی ہونا۔

اَلْاَخُ والاَخّ والاَخــو والاَخــوُ : بھائی۔ ساتھی۔ دوست۔ تثنیہ۔ اَخــوان ج اِخْوَۃٌ و اُخــوَۃ و اِخْوَانٌ و اُخْوَانٌ و اَخُوْن و آخاء : اور بقول بعض الاخوان اس اَخ کی جمع ہے جو دوستی کے لحاظ سے بھائی کے معنی میں ہے اور الاخــوۃ اس اَخ کی جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے اور نسبت کے لئے اَخــوِیٌ و اَخِيٌ۔

اَلْاُخْتُ : بہن۔ ج اَخَوَات۔

اَلْآخِیَّۃُ و الآخِیَۃ : رسّی جس کے دونوں سرے زمین میں گاڑ دیتے ہیں اور اوپر کو حلقہ سا نکلا ہوا ہوتا ہے جس میں جانوروں کو باندھتے ہیں۔ ج اَوَاخِيّ و اَخَایا و اَوَاخ کہا جاتا ہے شَدَّ اللّٰہُ بَیْنَکُمَا اَوَاخِي الْاِخَاء : اللہ تعالیٰ تم دونوں کے درمیان بھائی بندی کے علاقے کو مضبوط کرے۔

اَخِیُون : ناگ پھنی۔

اَدَّ (ض ن) اَدًّا۔ ہٗ الــوَیْــلُ : مصیبت کا اچانک آنا۔ اَلْاَمْرُ : بھاری اور دشوار ہونا۔

اَلرَّجُلُ فِی الْاَرْضِ : سفر کرنا۔

تــآدَّ۔ اَلْاَمْرُ : سخت و ہولناک ہونا۔ صفت اَدِید۔

اَلْاَدِیْدُ : شور۔

اَلـاِدُّ وَالاِدَّۃ : سخت و دشوار کام۔ مصیبت ج اِدَادٌ و اِدَدٌ۔

اَدُبَ (ک) اَدَبًا : زیرک و دانش مند ہونا۔

صاحب ادب ہونا۔ صفت اَدِیب ج اُدَبَاءُ۔

اَدَبَ (ض) اَدْبًا و آدَبَ اِیْدَابًا : دعوت کا کھانا تیار کرنا۔ اَدَبَــہٗ وَ آدَبَــہٗ دعوت میں بلانا۔ کہا جاتا ہے " اَدَبَهُمْ عَلَى الْاَمْرِ " اس نے ان سب لوگوں کو کام پر جمع کر دیا۔

اَدَّبَ : مہذب بنانا۔ شائستہ بنانا۔ ادب سکھلانا۔ جرم پر سزا دینا۔

تــاَدَّبَ : مہذب و شائستہ بننا۔ ادب سیکھنا۔ عَنْ فُلَانٍ : کسی کے اخلاق پر اٹھنا۔ بِہٖ : اقتدا کرنا۔

اِسْتَادَبَ : ادب سیکھنا۔

اَلْاَدَبُ : اخلاقی ملکہ جو نا شائستہ باتوں سے روکتا ہو۔ زیرکی۔ خوش طبعی۔ ج آداب : نیز آداب کا اطلاق ہر قسم کے علوم و معارف پر ہوتا ہے یا ان کے صرف دلچسپ حصے پر۔ کسی چیز یا کسی شخص کے مخصوص قوانین جیسے آداب مجلس۔ آداب درس وغیرہ، علم ادب۔ وہ علم جس کے ذریعہ بول چال اور تحریری غلطیوں سے محفوظ رہے۔

اَلْاُدْبَۃُ والـمَادَبۃ و المَادُبَۃُ : کھانا جو دعوت کے لئے تیار کیا جائے۔ ج مَآدِب۔

اَدِرَ (س) اَدَرًا۔ الــرَّجُلُ : آماس خصیہ والا ہونا۔ صفت آدَرُ۔

اَلْاُدْرَۃ و الْاَدَرَۃ : آماس خصیہ۔

الاُذاف : آلہ تناسل۔ کان۔

اَدَلَ (ض) اَدْلًا۔ الــجُــرْحُ : کھرنڈ اترنا۔ اللَّبَنَ : بلونا۔ الباب : بند کرنا۔ (اقرب)۔

اَلْاِدْل : گردن کا درد۔ گاڑھا کھٹا دودھ۔

اَدَمَ (ض) اَدْمًــا۔ الــخُبْــزَ : سالن لگانا۔ صفت مفعولی مَادُوْمٌ۔ اَدِیْمٌ۔

...... وَ آدَمَ اِیْدَامًا۔ بَیْنَ مُتَخَاصِمَیْنِ : صلح کرنا۔ الفت و اتفاق پیدا کرنا۔

اَدَمَ (ن) اَدْمًــا۔ اَھْــلَہٗ : اپنے لوگوں کے لئے نمونہ بننا۔

اَدِمَ (س) اَدَمًا و اَدُمَ (ک) اُدْمَۃً : گندم گوں ہونا۔

اِئْتَدَمَ : سالن سے روٹی کھانا۔

اَلْاِدَام : ہر موافق و مناسب چیز۔ سالن۔ ج آدام و اُدُم۔

اَلْاُدْمُ : ہر وہ چیز جس کو سالن بنایا جا سکے۔

اَلْاَدَمَۃ و الْاَدَم : چمڑے کا ظاہری یا اندرونی حصہ۔ کہا جاتا ہے " فُلَانٌ اِدَامُ قَوْمِــہٖ و اَدَمُ بَنِیْ اَبِیْــہِ و اَدَمَۃُ قَوْمِــہٖ " فلاں اپنی قوم کا سردار ہے۔

آدم : سیدنا ابوالبشر آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اسم گرامی۔ افراد جنس پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ج اَوَادِم : نسبت کے لئے آدمیٌ۔

الآدَم : گندم گوں۔ مؤنث اَدْمَاء ج اُدْم۔

اَلْاَدَّام : چمڑے کی تجارت کرنے والا۔

اَلْاَدِیْم : پکایا ہوا چمڑا۔ اَدِیْمُ النَّھَارِ : دن کی روشنی۔ کہا جاتا ہے : " ظَــلَّ اَدِیْــمَ النَّــھَــارِ صَــائِــمًا " : وہ پورے دن روزہ سے رہا۔ اَدِیْمُ الضُّحٰی : چاشت کی ابتداء۔ اَدِیْمُ اللَّیْلِ : رات کی تاریکی۔ والاَدِیْــمُ مِنَ السَّمَاءِ اَوِ الْاَرْضِ : آسمان یا زمین کا ظاہری حصہ۔ ج اُدُم و اُدْم و آدِمَۃٌ و آدَام۔

اَلْاُدْمَۃ : قرابت۔ وسیلہ۔

اَدَا (ن) اُدُوًّا۔ الثَّمَرُ : پکنا۔ اللَّبَنُ : گاڑھا ہونا ...... اَدَوًا۔ اللَّبَنَ : بلونا۔ الرَّجُلَ : دھوکا و فریب دینا۔

تــاَدّٰی و تــآدٰی : آلہ بنانا۔ تیاری کرنا۔ زمانہ کے حوادث کے دفعیہ کے لئے اسباب مہیا کرنا۔

اَلْاَدَاۃ : آلہ۔ ج اَدَوَات۔

الاِدَاوَۃ : چمڑہ کا چھوٹا برتن۔ ج اَدَاوٰی۔

اَدّٰی : (ض) اَدْیًــا و اَدّٰی تــادِیَۃً۔ الشَّیْ : پہنچانا۔ ادا کرنا۔

آدٰی اِیْدَاءً : تیاری کرنا۔ قوی ہونا۔ عَلَیْــہِ : مدد کرنا۔

تــاَدّٰی۔ لَــہٗ مِنْ حَقِّــہٖ : ادا کرنا۔ اِلَیْــہِ الْخَبَرُ : پہنچنا۔

اِسْتَادٰی۔ فُلَانًا الـمَالَ : لینا۔ عَلَیْہِ : مدد چاہنا۔ اَلْاَدَاءُ : ادائیگی۔ پہنچانا۔

اِذْ : زمانہ ماضی کے لئے ظرف ہے اور اس کے

بعد ہمیشہ جملہ واقع ہوتا ہے اور کبھی جملہ کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے عوض تنوین لاتے ہیں۔ جیسے "مَتٰی جَاءَ کُمُ الْمَوْتُ فَحِیْنَئِذٍ تَعْلَمُوْنَ" یہ اصل میں یوں ہے فَحِیْنَ اِذْ یَجِیءُ تَعْلَمُوْنَ :اور کبھی مفاجاۃ کے لئے آتا ہے جیسے "بَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ اِذْ جَاءَ زَیْدٌ" اور کبھی لام تعلیل کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے "ضَرَبْتُ اِبْنِیْ اِذْ سَاءَ" میں نے اپنے بیٹے کو مارا اس وجہ سے کہ اس نے گستاخی کی تھی۔

اِذَا :زمانہ مستقبل کے لئے ظرف ہے اور معنی شرط کو متضمن ہوتا ہے جیسے "اِذَا اجْتَہَدْتَ نَجَحْتَ" جب تم کوشش کرو گے تو کامیاب ہو گے اور حرف مفاجاۃ بھی ہے جیسے "خَرَجْتُ فَاِذَا اَسَدٌ بِالْبَابِ" میں نکلا تو اچانک دروازہ پر شیر تھا۔

آذار و اذار :ماہ مارچ۔ (رومی مہینے کا نام)

الآذریون :سورج مکھی۔

اِذْمَا :حرف شرط ہے بمعنی اِن اور دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جیسے اِذْ مَا تَقُمْ اَقُمْ۔

اِذَنْ و اِذًا :حرف جواب و جزا ہے۔ مثلاً تم سے کوئی کہے کہ "اَزُوْرُکَ غَدًا" تو اس کے جواب میں تم کہو گے "اِذَنْ اُکْرِمُکَ"۔

اَذِنَ (س) اَذَنًا۔ اِلَیْہِ و لَہٗ :کان لگانا۔ سننا۔ کہا جاتا ہے "حَدَّثْتُہٗ فَاَذِنَ لِیْ اَحْسَنَ الْاَذَنِ" :میں نے بات چیت کی تو اس نے اچھی طرح کان لگا کر بات سنی۔

...... اِذْنًا و اَذِیْنًا۔ لَہٗ فِی الشَّیْءِ :اجازت دینا۔ مباح کرنا...... اِذْنًا و اَذَنًا و اَذَانًا و اَذَانَۃً بِالشَّیْءِ :جاننا۔

اَذَنَہٗ (ن) اَذْنًا :کان پر مارنا۔ گوشمالی کرنا۔

اُذِنَ :کسی کے کان میں درد ہونا۔

آذَنَ اِیْذَانًا۔ فُلَانًا الْاَمْرَ و بِالْاَمْرِ :جتلانا۔ آگاہ کرنا ...... الرَّجُلَ :کان پر مارنا ...... العُشْبُ :خشک ہونے لگنا

واَذَّنَ تَاذِیْنًا۔ بِالصَّلٰوۃِ :اذان دینا۔

اَذَّنَ الْوَلَدَ :کان گرم کرنا۔

تَاَذَّنَ :قسم کھانا ...... لِاَمْرٍ :آگاہ کرنا۔ جتلانا۔ بِالشَّرِّ :ڈرانا۔ الْاَمِیْرُ فِی النَّاسِ :امیر کا اعلان کرنا اور دھمکانا۔

اِسْتَاذَنَہٗ :اجازت طلب کرنا۔ عَلَیْہِ :اندر آنے کی اجازت مانگنا۔

الْاِذْنُ :اجازت علم کہا جاتا ہے "فَعَلَہٗ بِاِذْنِیْ" اس نے اس کو میری دانستگی میں کیا۔

الْاُذْنُ و الْاُذُنُ :کان (مؤنث) ج آذَانٌ تصغیر اُذَیْنَۃٌ۔ آذَانُ الْفَارِ و ...... الجدی و الْاَرْنَبِ و ...... الْفِیْلِ :مختلف حیوانات کے کان اُذُنُ الْکُوْزِ :ٹونٹی۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ اُذُنٌ مِنَ الْاُذُنِ" فلاں ہر ایک کی بات سن کر مان لیتا ہے اور یہ لفظ واحد ہی تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب میں استعمال ہوتا ہے جیسے "ھِیَ اُذُنٌ ھُمَا اُذُنٌ ھُمْ اُذُنٌ" اور کہا جاتا ہے "جَاءَ نَاشِرًا اُذُنَیْہِ" وہ لالچ کرتا ہوا آیا و جَاءَ لَابِسًا اُذُنَیْہِ" وہ غافل ہو کر آیا۔

الْاِذْنَۃُ :خواہش۔

الْاَذَانُ :خبردار کرنا۔

الْآذَنُ و الْاُذَانِیُّ :بڑے کان والا۔

الْاَذِیْنُ و الْمُؤَذِّنُ :اذان دینے والا۔

الْاَذِیْنُ :سردار۔ لیڈر۔ کفیل۔

الْمِئْذَنَۃُ :اذان دینے کی جگہ۔ منارہ۔ ج مَآذِنُ۔

اَذِیَ (س) اَذًی و آذَاۃً :تکلیف پانا۔ صفت آذٍ۔

آذَی اِیْذَاءً۔ الرَّجُلَ :تکلیف پہنچانا۔

تَاَذّٰی :تکلیف اٹھانا۔

الْاَذٰی و الْاَذِیَّۃُ و الْاَذَاۃُ :تکلیف رنجش۔

الْاَذِیُّ :تکلیف زدہ۔

الْاَذِیُّ :سخت تکلیف پہنچانے والا۔ سخت تکلیف پانے والا۔

الْآذِیُّ :موج دریا۔ ج اَوَاذِیُّ۔

اَرِبَ (س) اَرَبًا :ماہر ہونا۔ صفت اَرِیْبٌ

اَرِیْبٌ :مؤنث اَرِیْبَۃٌ۔ اَرِبَ بِالشَّیْءِ :مشتاق ہونا۔ ماہر و دانا ہونا ...... اِلَیْہِ محتاج ہونا۔ الرَّجُلُ :کسی کے اعضاء کا گر جانا۔ عَلَیْہِ :قوی ہونا۔

اَرَبَ (ض) اَرْبًا۔ الْعُقْدَ :مضبوط گرہ لگانا۔ الرَّجُلَ :عضو پر مارنا۔

اَرُبَ (ک) اَرَابَۃً و اَرْبًا :عقل مند و دانا ہونا صفت اَرِیْبٌ و اَرِبٌ۔

اَرَّبَ الشَّیْءَ :مضبوط کرنا ...... الشَّاۃَ :ٹکڑے ٹکڑے کاٹنا۔

آرَبَہٗ مُؤَارَبَۃً :فریب دینا، دھوکا دینا۔ آرَبَ اِیْرَابًا۔ عَلَیْہِمْ :کامیاب ہونا۔

تَاَرَّبَ :بے تکلف زیرک بننا ...... الْاَمْرُ :دشوار ہونا۔

اِسْتَارَبَ :مغالطہ دینا۔ دشمنی چھپاتے ہوئے مدارات کرنا۔ قرض لینا۔

الْاَرَبُ :حاجت، ضرورت، انتہاء۔ ج آرَابٌ۔

الْاِرْبُ :عضو۔ کہا جاتا ہے "قَطَّعْتُ الذَّبِیْحَۃَ اِرْبًا اِرْبًا" یعنی میں نے ذبیحہ کے عضو عضو کو کاٹا۔ ضرورت۔ ج آرَابٌ۔

...... والْاِرْبَۃُ :چالاکی، حیلہ۔

الْاَرْبُ :انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان کا فاصلہ۔

الْاُرْبُ :چالاکی۔ پیدائش کے وقت کے گائے بکری کے بچے۔

الْاُرْبَۃُ :گرہ۔ کتے کے گلے کا پٹہ۔ ج اُرَبٌ۔

الْاُرْبِیَّۃُ :ران کی جڑ۔

الْاِرْبِیَانُ :جھینگا مچھلی۔

الْمَارَبُ و الْمَارَبَۃُ بتثلیث راء مَآرِبَۃٌ :حاجت ج مَآرِبُ۔

الْاُرْثَۃُ :گرگٹ کے سر کے بال۔

اِرْثٌ :دیکھئے مادہ ورث۔

اَرَّثَ :بھڑکانا۔ بَیْنَہُمْ :فساد کی آگ بھڑکانا۔ تَاَرَّثَتْ :النَّارُ :بھڑکنا۔

الْاُرْثَۃُ و الْاِرَاثُ :ایندھن۔

الْاِرَاثُ و الْاِرَاثَۃُ و الْاَرِیْثُ :آگ۔

اَرِجَ (س) اَرَجًا و اَرِیْجًا و تَاَرَّجَ :خوشبو دینا، مہکنا۔ صفت اَرِجٌ۔ اَرِجَ النَّاسُ :رونے میں آواز بلند کرنا۔

اَرَجَ (ض) اَرْجًا۔ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ :حق میں

باطل کی آمیزش کرنا۔

اَرَّجَ۔ القَوْمَ و بَیْنَهُمْ: اُکسانا۔ ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکانا۔ صفت اَرَّاجٌ ...... النَّارَ: روشن کرنا۔

الْاَرَّاجُ: بڑا جھوٹا۔

الْمُؤَرَّجُ: شیر۔

الْاُرْجُوَان: ایک پھولدار درخت کا نام۔ سرخ رنگ۔ سرخ رنگ کے کپڑے۔

اَرَّخَ تَارِیْخًا و آرَخَ مُؤَارَخَةً۔ الْکِتَابَ: تاریخ نکالنا۔

التَّارِیْخُ: وقت کا بیان۔ تَارِیْخُ الشَّیْءِ: کسی چیز کے واقع ہونے کا وقت ج تَوَارِیْخ۔

عِلْمُ التَّارِیْخ: ایسا علم جس میں حوادث و واقعات مع تاریخ کے بیان کئے جائیں۔

الْاَرْخُ: بیل۔ ج اُرُوْخ۔

الْاَرْخُ: نیل گائے۔ واحد ارخة۔ آرَاخ و اِرَاخ۔

الْاَرْخِیَّةُ: پہاڑی بکری کا بچہ۔

الْاِرْدَبُّ: ایک بڑا پیمانہ جس میں چوبیس (۲۴) صاع غلہ آتا ہے۔

اَرَّ (ن) اَرًّا۔ الدَّابَّةَ: جانور کو ہانکنا۔ دھتکارنا۔ دور کرنا۔ الْمَرْأَةَ: عورت سے جماع کرنا ...... النَّارَ: آگ سلگانا۔ السَّلْحَ: پاخانہ کرنا۔

اَرِزَ (ف) اَرِیْرًا۔ الْمَاجِنُ: جوئے میں غلبہ کے وقت ارے رے کہنا۔

الْاِرَّةُ: آگ۔

اَرَزَ (ن ض ف) اَرْزًا و اُرُوْزًا: سمٹنا سکڑنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یَارِزُ اِلٰی وَطَنِهٖ" فلاں ہر پھر کے اپنے وطن ہی کی طرف آتا ہے۔ اللَّیْلُ: ٹھنڈی ہونا۔ صفت اَرِیْزٌ و آرِزٌ و اَرُوْزٌ اور کہتے ہیں "بِتْنَا لَیْلَةً آرِزَةً یَارِزُ مَنْ فِیْهَا لِشِدَّةِ بَرْدِهَا" ہم نے ایسی ٹھنڈی رات گزاری جس میں ہر شخص سردی کی شدت کی وجہ سے سکڑا جارہا تھا۔" وَ اَرَزَتْ اَصَابِعُهٗ مِنَ الْبَرْدِ" اس کی انگلیاں سردی کی وجہ سے سکڑ گئیں" "وَشَجَرَةٌ آرِزَةٌ" وہ درخت جو جڑ پکڑے۔

اَرِیْزُ الْقَوْمِ: قوم کا سردار۔

الْاَرْزُ: صنوبر کا درخت۔

الْاَرُزّ و الْآرُزّ و الْاُرُزّ و الرُّزّ: چاول۔ دھان۔

الْاَرُوْز: بخیل

اَرَسَ (ض) اَرْسًا و اَرِسَ: کاشتکار ہونا۔

الْاَرِیْسُ: کاشتکار۔ ج اَرِیْسُوْن۔

الْاِرِّیْس: کاشتکار بڑا کاشتکار ج اَرَارِسَةٌ و اَرَارِیْس و اَرَارِس۔

الْاَرْسُ: پاکیزہ نسب۔

اَرَشَ (ن) اَرْشًا۔ ہ بھڑکانا۔ دیت دینا۔

اَرَّشَ۔ بَیْنَهُمْ: فساد ڈالنا۔ ایک کو دوسرے کے خلاف اکسانا۔ الْحَرْبَ اَوِ النَّارَ: بھڑکانا۔

الْاَرْشُ: دیت۔ رشوت۔ ج اُرُوْش

اَرُضَ (ن) اَرْضًا و اَرُضَ (ک) اَرَاضَةً الْمَکَانُ: سرسبز اور خوش منظر ہونا۔ صفت اَرِیْضٌ۔

اُرِضَتْ (س) اَرْضًا و اُرِضَتِ۔ الْخَشَبَةُ: دیمک خوردہ ہونا۔

اَرَّضَ۔ الْکَلَامَ وَغَیْرَهٗ: آراستہ کرنا۔ تیار کرنا۔

تَاَرَّضَ۔ بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا۔ زمین میں جم کے رہنا ...... لِکَذَا: درپے ہونا۔

اِسْتَارَضَ۔ السَّحَابُ: زمین سے قریب فضا میں پھیل جانا۔

الْاَرْضُ: زمین۔ ج اَرَضُوْنَ و اُرُوْض و اَرَاضٍ و آرَاض: زکام۔ جوڑی بخار۔ کہا جاتا ہے "اَتَانَا اِبْنُ اَرْضٍ" ہمارے پاس غیر معروف النسب مسافر آیا" اَرْضُ النَّعْلِ" جوتہ کی تلی۔

الْاَرَضَةُ: ایک قسم کا کیڑا جو لکڑی کھاتا ہے ...... دیمک۔ ج اَرَض۔

الْمَارُوْضُ: دیمک کھائی ہوئی لکڑی۔

الْاَرْضِیُّ شَوْکِیٌّ: زمین پر پھیلنے والا ایک خاردار پودا۔

الْاَرْطٰی: ایک درخت جس کا پھل عناب کی مانند سرخ ہوتا ہے۔

الْاُرْغُنُ والْاُرْغُنُوْنُ: آرگن۔ ایک قسم کا باجہ

اَرَّفَ تَارِیْفًا: حد بندی کرنا۔ الْحَبْلَ: گرہ لگانا

اُرِّفَ۔ عَلَی الْاَرْضِ: محدود کیا جانا۔

الْاُرْفَةُ: دو زمینوں کے درمیان حد فاصل علامت گرہ ج اُرَف۔

الْاَرْفِیُّ: زمین کی پیمائش کرنے والا۔ خالص دودھ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مُؤَارِفِی" یعنی اس کے مکان کی حد میرے مکان کی حد کے متصل ہے۔

اَرِقَ (س) اَرَقًا و اِئْتَرَقَ: رات میں نیند نہ آنا۔ صفت اَرِقٌ و آرِقٌ و اَرُقٌ و اُرُقٌ: آخر کا کلمہ اس شخص کے لئے جس کی عادت ہی بے خوابی کی ہو۔

اَرَّقَهٗ تَارِیْقًا و آرَقَهٗ اِیْرَاقًا: بیدار رکھنا۔

الْیَرَقَانُ و الْاُرَقَانُ و الْاِرْقَانُ الْاِرَقَانُ والْاَرْقَانُ و الْاُرَاقُ: یرقان۔ بیماری جس میں آدمی کا رنگ سیاہ یا زرد ہوجاتا ہے اور یہ عارضہ کھیت کو بھی ہوجاتا ہے۔

اَرَکَ (ن ض) اُرُوْکًا۔ الْجَمَلُ: پیلو کے پتے کھانا۔

اَرِکَ (س) اَرَکًا و اُرِکَ۔ الْجَمَلُ: پیلو کے پتے کھانے سے پیٹ میں درد ہونا۔

اَرَکَ و اَرِکَ الْجُرْحُ: زخم کا اچھا ہوجانا۔

الْاَرَاکُ: درخت پیلو۔ واحد اَرَاکَةٌ ج اُرُک و ارائک۔

الْاَرِیْکَةُ: آراستہ و مزین تخت۔ ج اَرَائِک و اَرِیْک۔ کہا جاتا ہے "هُوَ کَرِیْمُ الْمَارُوْکِ" وہ کریم الاصل ہے۔ اَرِیْکَة: زخم کا کچا ہونا۔

الْاُرْلَةُ: وہ چمڑا جس کو ختنہ کے وقت کاٹتے ہیں۔

اَرَمَ (ض) اَرْمًا۔ مَا عَلَی الْمَائِدَةِ: سب کچھ چٹ کر جانا ...... الْاَرْضَ: زمین میں جڑ و شاخ کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ صفت مفعول اَرُوْم و مَارُوْمَة ...... الشَّیْءَ: جڑ سے ختم کر

دینا...... الرَّجُلَ: نرم مزاج بنانا۔ الحَبْلَ: مضبوط بٹنا۔

الأَرْم: داڑھیں۔ کہا جاتا ہے یَحْرِقُ عَلَيْهِ الأُرَّم: وہ اس کے اوپر غصہ کی وجہ سے دانت پیستا ہے۔ پتھر۔ انگلیوں کے کنارے۔ کنکریاں۔

الإِرَم والأَرِم: میدان میں رہنمائی کیلئے نصب کئے ہوئے پتھر۔ کہا جاتا ہے "مَا بِهَا إِرَمٌ أَوْ أَرِمٌ" اس میں کوئی نہیں۔ اس کا استعمال ہمیشہ نفی میں ہوتا ہے۔ ج آرام و أُرُوم۔

الأَرُومَة والأُرُومة والأَرُوم: درخت کی جڑ۔ ج أُرُوم اور حسب کے لئے استعارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "نَفْسٌ ذَاتُ أَكْرُومَةٍ مِنْ أَطْيَبِ أَرُومَةٍ" یعنی کریم النفس وکریم الاصل۔

الأُرْمَة: نشانِ راہ۔ ج أُرَم۔

أَرِنَ (س) أَرَنًا و أَرِينًا و إِرَانًا. البَعِيرُ: نشاط میں آنا۔ صفت أَرِنٌ و أَرُونٌ۔

أَرَنَهُ (ن) أَرْنًا: دانت سے کاٹنا۔

آرَنَهُ مُوَارَنَةً وإِرَانًا: مفاخرت کرنا۔

الإِرَانُ: تابوت۔ ج أُرُن۔ الإِرَان: تلوار۔

الإِرَان والمِئْرَان: وحشی جانوروں کے رہنے کی جگہ۔ ج مَآرِين۔

شَاةُ إِرَانٍ: جنگلی بیل۔

الأَرْنَة: تر پنیر اور بقول بعض ایک دانہ کا نام ہے جس کو دودھ میں پنیر بنانے کے لئے ڈالتے ہیں۔

الأَرِين والأَرَانی والأَرْنی: ایک قسم کا دانہ جو دودھ کو پنیر بنا دیتا ہے۔

الأَرُونُ: زہر اور بقول بعض ہاتھی کا بھیجا۔

الأُرْوِيَّة والإِرْوِيَّة: پہاڑی بکرا (مذکر و مونث دونوں کے لئے مستعمل ہے)۔ ج أَرَاوِيّ و أَرَاوٍ و أَرْوَى۔

أَرَى (ض) أَرْيًا. النَّحْلُ: شہد بنانا۔

أَرِيَ (س) أَرْيًا. صَدْرُهُ عَلَيَّ: غضب ناک ہونا۔

أَرَّى. الدَّابَّةَ: جانور کے لئے تھان بنانا۔

...... النَّارَ: سلگانا۔ بھڑکانا۔

تَأَرَّى. بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا...... عَنْهُ: پیچھے رہ جانا۔

الأَرْيُ: شہد۔ کھانا جو دیگ کی تلی میں جل کر چپک جائے۔

الآرِيَة: جانور کا تھان۔

الأَزَة: کوہان کی چربی۔

أَزَّتْ (ن ض) أَزًّا و أَزَازًا و أَزِيزًا. القِدْرُ: جوش مارنا۔ سنسنانا...... القِدْرَ وبِهَا: جوش دینے کے لئے آگ جلانا۔ أَزَّ عَلَى كَذَا: بھڑکانا برانگیختہ کرنا۔ الشَّيْءَ: جمع کرنا۔

تَأَزَّزَ. المَجْلِسُ: اہل مجلس کا مضطرب ہونا۔ اسم الأَزَّة ہے۔

الأَزُّ: پھوڑے وغیرہ کا درد۔

الأَزِيزُ: بادل گرج۔ دیگ کی سنسناہٹ۔ سردی۔

أَزَبَ (ض ن) أَزْبًا. المَاءُ: جاری ہونا۔

الإِزْبُ: لئیم۔ پست قد۔ چالاک۔

الأَزَبُ والأَزِيبُ: لمبا۔

المِئْزَابُ: پرنالہ۔ بدرو۔ پانی بہنے کی جگہ۔ نابدان۔ ج مَآزِيب۔

الأَزْبَة: شدت وقحط۔

أَزَجَ (ض) أُزُوجًا. فِي مِشْيَتِهِ: تیز چلنا۔

أَزِجَ (س) أَزَجًا. العُشْبُ: گھاس کا طویل ہونا۔

أَزَجَ (ن) أَزْجًا۔ عَنِّي: مدد طلب کرنے کے وقت کاہلی کرنا۔

أَزَّجَ. البَيْتَ: لمبا بنانا۔

الأَزَجُ: لمبا مکان۔ ج آزُجٌ و آزَاجٌ و إِزَجَة۔

الأَزِجُ: ناز و انداز سے چلنے والا۔

فَرَسٌ أَزُوجٌ: تیز رفتار گھوڑا۔

أَزَحَ (ض) أُزُوحًا و تَأَزَّحَ: دیر لگانا اور پیچھے رہ جانا۔ صفت أَزُوح۔ أَزَحَتْ قَدَمُهُ: پھسلنا۔

الأَزْدَرَخْت والآزَادِرَخْت: ایک درخت کا نام ہے۔

الأَزَاذ: ایک قسم کی کھجور۔

أَزَرَ (ض) أَزْرًا. بِالشَّيْءِ: احاطہ کرنا۔ النَّبَاتُ: گتھ جانا۔

وَآزَرَ. فُلَانًا: قوی کرنا۔ أَزَّرَهُ: ڈھانپنا۔

آزَرَهُ مُوَازَرَةً: مدد دینا۔ غم خواری کرنا۔

تَأَزَّرَ وَاتَّزَرَ وَائْتَزَرَ: ازار پہننا۔ تہ بند باندھنا۔

الأَزْرُ: قوت۔ پیٹھ۔ کہا جاتا ہے "شَدَّ بِهِ أَزْرَهُ" اس کو اس کے ذریعہ قوت حاصل ہوئی اور اسی سے قرآن میں ہے "اُشْدُدْ بِهِ أَزْرِي" یعنی اس کے ذریعے مجھے قوت دے۔

الإِزْرُ: جڑ۔ تہبند۔

الأُزْرُ: تہ بند باندھنے کی جگہ۔

الإِزْرَة: تہ بند باندھنے کی ہیئت۔ کہا جاتا ہے "لِكُلِّ قَوْمٍ إِزْرَةٌ يَأْتَزِرُونَهَا" یعنی ہر ملکے و ہر رسے۔

الإِزَار: ہر وہ چیز جو تم کو چھپا لے۔ چادر۔ پاکدامنی۔ تہبند۔ پشتہ دیوار۔ ج آزِرَة و أُزُر۔

الإِزَارَة: تہبند۔

المِئْزَرُ والمِئْزَرَة: تہبند۔ ج مَآزِر۔ کہا جاتا ہے "شَدَّ لِلأَمْرِ مِئْزَرَهُ" جب کہ مستعدی ظاہر کرے۔ "نَصْرٌ مُؤَزَّرٌ" پوری مدد۔

أَزِفَ (س) أَزَفًا و أُزُوفًا: قریب ہونا۔

الرَّجُلُ: جلدی کرنا۔ الجُرْحُ: زخم بھر جانا۔

آزَفَهُ إِيزَافًا: جلدی کرانا۔

تَأَزَّفَ. الرَّجُلُ: پست قد ہونا۔ بدخلق ہونا۔

تَآزَفَ: قریب قریب قدم رکھنا...... القَوْمُ: بعض کا بعض سے قریب ہونا۔

الأَزَفُ: تنگی وبدحالی اور اسی سے ہے۔ "فِي عَيْشِهِ أَزَفٌ" اس کی زندگی تنگ ہے۔

الآزِفَة: قیامت کا دن۔

الأَزَفَى: تیز قدمی وچستی "يَمْشِي الأَزَفَى" وہ تیز چلتا ہے۔

أَزَقَ: (ن ض) أَزْقًا و أَزِقَ: (س) أَزَقًا

وتازّق: تنگ ہونا۔
المَازِقَة: پاخانہ۔ ج مَآزِق۔
اَلْـمَـزَاوِقَةُ وَالْمُتَـازِقَة: چھوٹا توشہ دان۔ مَكَانٌ مُتَـازِقٌ: تنگ جگہ۔ رَجُلٌ مُتَازِقٌ: پست قد مرد۔
اَلْمُتَازِق: تنگ دل و بدخو مرد۔
اَزِقَ (ن ض) اَزْقًا و آزِقَ (س) اَزَقًا و تَازّق: تنگ ہونا۔
اَلْمَـازِق: تنگ جگہ۔ مرادی معنی کے طور پر میدان جنگ کو بھی کہا جاتا ہے۔ ج مَآزِق۔
الأزون: (علم کیمیا) ایک قسم کی گیس جو تین آکسیجن سے بنتی ہے۔ اس کی علامت O^3 ہے۔
اَزَلَ (ض) اَزْلًا و تَـاَزّل: تنگی وسختی میں پڑنا۔ صفت اَزِلٌ۔ اَزَلَهُ: روکنا۔ باز رکھنا۔
اَلأَزْل: بلا و مصیبت۔ جھوٹ۔
الأزَل: ہمیشگی۔ وہ زمانہ جس کے لئے ابتداء نہ ہو۔
الأزَلِيّ: قدیمی۔ وہ ذات جس کے وجود کی ابتداء نہ ہو۔
المَازِل: تنگ جگہ۔
اَزَمَهُ (ض) اَزْمًا و اُزُوْمًا: دانت سے کاٹنا۔ الْحَبْلَ: رسی کو مضبوط بٹنا۔ ...... الدَّهْرُ عَلَيْهِ: سخت ہونا۔ بِصَاحِبِه: ہمیشہ ساتھ ساتھ رہنا۔ عَنِ الشَّيْءِ: رکنا۔ عَلَيْهِ ......: محافظت کرنا۔ الْبَابَ: دروازہ بند کرنا۔
تَـأَزَّمَ الْقَوْمُ: تنگی اور قحط سالی لاحق ہونا۔ زمانہ کی سختی سے دردمند ہونا۔
الآزِمُ وَالآزِمَةُ وَالأَزُوْمُ: کچلی۔ نوکدار دانت ج اَوَازِم و اَزْم۔ الآزِم: پرہیز کرنے والا۔
الأزْم: پرہیز۔ کہتے ہیں "اَصْـلُ كُلِّ دَوَاءٍ الأزْم: ہر دوا کی جڑ پرہیز ہے۔ الأزْم: قوت۔
الأزْمَة والآزِمَة: سختی و تنگی۔ قحط۔ ج اِزَم و اُزَم و اَزْمَـات و اَوَازِم۔ الأزْمَة: دن میں ایک ہی مرتبہ کھانا۔

المَأْزِم: تنگ جگہ۔ میدان جنگ۔ ج مَآزِم۔
الأزُوْمَة: سخت قحط کا سال۔
آزَى مُوَازَاةً الرَّجُلَ: ایک دوسرے کے مقابل اور قریب ہونا۔
تَآزَى تَآزِيًا الْقَوْمُ: باہم قریب ہونا۔
تَأَزَّى عَنْهُ: مڑنا۔
اِزَاءٌ: مقابل۔ سامنے۔ کہا جاتا ہے "جَلَـسَ اِزَاءَهُ وَ بِإِزَائِهِ: وہ اس کے مقابل بیٹھا۔ اِزَاءُ الأَمْرِ: کام کا منتظم اور کہا جاتا ہے "هُمْ اِزَاؤُهُمْ" وہ لوگ ان کے مماثل ہیں۔
اَسَّ (ن) اَسًّا الدَّارَ: بنیاد رکھنا۔
...... بَيْنَ النَّاسِ: فساد پھیلانا۔
اَسَّسَ الْبَيْتَ: بنیاد رکھنا۔
الأُسّ والإِسّ والأَسُّ: ج اِسَاس والأَسَاس والأَسَس ج اُسُس و آسَاس: بنیاد۔ کسی چیز کی ابتداء۔ الأسُّ: چولہے میں تھوڑی راکھ۔
الأسّاس: چغل خور۔
اَسَاس: (کیمسٹری) کا ایک قاعدہ جس کی جذر O.H کے تحت نمکین پودے سے پانی اور نمک الگ کیا جاتا ہے۔
اِسْبِيْدَاج واِسْفِيْدَاج: سفیدہ کاشغری۔
مُـؤَسَّسَةٌ: کارپوریشن، ادارہ، کارخانہ، ایجنسی، انسٹی ٹیوشن، فرم کہا جاتا ہے مُؤَسَّسَةٌ عِلْـمِيَّةٌ: علمی ادارہ مُـؤَسَّسَةٌ صِنَاعِيَّةٌ: کارخانہ۔
الإِسْتُ: جڑ۔ بنیاد۔ سرین۔
الاست: اصل بنیاد، سرین۔
اِسْبَانِخ: (نبات) ایک مزیدار سبزی۔
اِسْبِيْدَاج یا اِسْفِيْدَاج: سفید چہرے۔
الأسْبِرِيْن: ایک دوائی جو کہ سر درد اور بخار کے لئے استعمال کرائی جاتی ہے۔ اردو میں اسپرین کے نام سے مشہور ہے۔
الإِسْـب: زانو کے بال۔ اندام نہانی کے بال۔ دُبر کے بال۔ ج آسَاب۔
اِسْبَانَاخ و اِسْفَانَاخ: پالک۔
اِسْبِيْدَاج و اِسْفِيْدَاج: سفید کاشغری۔

الإسْت: جڑ۔ بنیاد۔ سرین۔
الأُسْتَاذ: معلم۔ مدبر۔ عالم۔ ج اَسَاتِذَة و اَسَـاتِيْـذ۔ اور تاجروں کی اصطلاح میں حسابات کا جنرل رجسٹر۔
الإِسْتَارُ: فِي الْعَدَدِ: چار ...... فِي الْوَزْنِ: ساڑھے چار مثقال۔ ج اَسَاتِيْر۔ (جدید)
الإِسْتَبْرَق: موٹا ریشمی کپڑا۔ ریشم اور سونے کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا۔
الإِسْتِرَاتِيْجِيَّةُ: یونانی لفظ ہے اور فوجی کے اگلے دستے میں لشکر کو چلانے کا ایک خاص آرٹ ہے۔
الإسْتِيْخَارَةُ: مشرقی بادشاہی کاہنوں کا مخصوص لباس۔
اِسْتِيْدِيُو یا اُسْتُوْدِيُو: فلموں کے بنانے کا یا تصاویر اتارنے کا مقام۔ (اسٹوڈیو)
الإسْتِيْلِيْن: ایک بے رنگ اور بے بو گیس خطرناک قسم کی ہے۔ قدرتی ذخائر کے کھوج میں بے حد کام آتی ہے۔
اَسَدَ (ض) اَسْدًا و اَسَدًا و آسَدَ اِيْسَادًا الْكَلْبَ بِالصَّيْدِ: اکسانا۔ برانگیختہ کرنا۔
اَسَدَ بَيْنَ الْقَوْمِ: فساد انگیزی کرنا۔
اَسِدَ (س) اَسَدًا: شیر کو دیکھ کر دہشت کھانا۔ اخلاق میں شیر کی طرح ہونا۔ ...... عَلَيْهِ: جرأت کرنا۔
تَأَسَّدَ و اِسْتَأْسَدَ: شیر کی مانند ہونا۔
...... عَلَيْهِ: جرأت کرنا۔ وَاسْتَأْسَدَ النَّبْتُ: انتہائی لمبا ہونا۔
الأَسَد: شیر۔ نر و مادہ دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "هُـوَ الأَسَدُ. هِيَ الأَسَدُ" ج اُسُد و اُسُوْدٌ و اُسْد و آسُد و آسَاد: جنگل کے شیر اور شیرنی کو لَبُوَة کہتے ہیں۔
دَاءُ الأَسَد: کوڑھ۔
المَأْسَدَة: شیر کے رہنے کی جگہ یا وہ جگہ جہاں شیر بہت ہوں۔ ج مَآسِد۔
الأَسَادَة: تکیہ۔
اَسَرَهُ (ض) اَسْرًا و اِسَارَةً: تسمے

باندھنا۔
اَسَرَہ اَسْرًا و اِسَارًا واِسْتَاسَرَہٗ: قید کرنا۔
تَاَسَّرَ: عَلَیْہِ۔۔۔۔۔۔دیر لگانا۔
اِسْتَاسَرَ: قیدی بننے کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کرنا۔
اَلْاَسْرُ: کہا جاتا ہے "ھٰذالَکَ بِاَسْرِہٖ" یہ کل تمہارے لئے ہے۔
اَلْاَسَارُ: تسمہ، بایاں۔
اَلْاُسْرُ: پیشاب کا رکنا۔
اَلْاُسْرَۃُ: خاندان۔مضبوط زرہ۔ج اُسَرٌ۔
اَلْاَسِیْرُ: قیدی۔ج اَسْرٰی و اُسَرَاءُ و اُسَارٰی و اَسَارٰی۔
مَاْسُوْرَۃٌ: ج مواسیر ہر پوری والا گول چاہے کانا ہو یا لوہا یا سیسہ ہو۔
اَلْاَسْرُبُ والْاَسْرُوْبُ والْاُسْرُبُ: سیسہ۔
اَلْاِسْطَبْلُ: اصطبل ج اِسْتَطْبَلَاتٌ
اَلْاِسْطَاطِیْقِیْ: علم الجمال وہ علم جس میں خوبصورتی کے بارے میں عموماً بحث کرے یا اس شعور کے بارے میں بحث ہو جو جمال دلوں میں ابھارے۔(یونانی لفظ ہے)۔
اِسْطِرُ الْعَیْنِ: ایک پودا جس کے پھول سفید یا گلابی یا بینجنی ہوتے ہیں۔
اَلْاِسْطِرُ الْغَائِس: ایک درخت جس سے گوند پیدا ہوتی ہے اور طب میں بطور دوا استعمال کی جاتی ہے۔
اَلْاُسَرُ: شیشہ۔
اَلْاُسْرَابُ والْاَسْرُوْبُ والْاُسْرُبُ: سیسہ۔
اَلْاِسْطَبْلُ: اصطبل۔ج اِسْطَبْلَاتٌ۔
اَلْاُسْطُرْلَابُ: ایک قسم کا آلہ جس سے نجومی ستاروں کی بلندی کا اندازہ کرتے ہیں۔
اَلْاُسْطُقُسُ وَالْاِسْطُقِسُ: اصل وعنصر مادہ۔
ج اسطقسات: قدماء فلاسفہ کے نزدیک عناصر اربعہ کو کہتے ہیں۔
اَلْاُسْطُوْرَۃُ: قصہ۔کہانی۔ج اَسَاطِیْر۔
اَلْاُسْطُوْلُ: جنگی جہازوں کا بیڑہ۔ج اَسَاطِیْل۔
اَلْاُسْطُوَانَۃُ: ستون۔کھمبا۔جانور کی ٹانگ۔

ج اَسَاطِیْنُ: کہا جاتا ہے "ھُمْ اَسَاطِیْنُ الزَّمَانِ" وہ لوگ زمانے کے حکماء اور مخصوص افراد ہیں۔
اَسِفَ (س) اَسَفًا۔ عَلَیْہِ: غمگین ہونا۔ افسوس کرنا۔صفت۔آسِفٌ۔
آسَفَہٗ اِیْسَافًا: غضبناک کرنا۔غمگین کرنا۔
تَاَسَّفَ: افسوس کرنا۔تَاَسَّفَتْ یَدُہٗ: پھٹ جانا۔کہتے ہیں "یَا اَسَفِیْ وَیَا اَسَفَا عَلٰی کَذَا" مجھے اس پر کس قدر افسوس ہے۔
اَلْاَسُوْفُ: جلدی غمگین ہونے والا۔نرم دل۔
اَلْاَسِیْفُ: غمگین۔وہ شخص جو موٹا نہ ہوتا ہو۔ج اُسَفَاءُ مؤنث اَسِیْفَۃٌ۔ اَلْاَسِیْفُ: قیدی۔حدیث میں ہے "لَا تَقْتُلُوْا عَسِیْفًا وَلَا اَسِیْفًا" مزدور اور قیدی کو قتل مت کرو۔
اَرْضٌ اَسِیْفَۃٌ و اَسَافَۃٌ: وہ زمین جس میں اچھی طرح پیداوار نہ ہو۔
اَلْاَسَافَۃُ: افسوس۔زمین کی نرمی۔
اَلْاَسِیْفَۃُ: باندی۔
اَلْاِسْفَنْجُ: اسفنج۔واحد اسفنجۃ۔
اَلْاِسْفِنْدُ: سفید رائی۔اسپند۔
اَلْاِسْقَنْقُوْرُ وَالسَّقَنْقُوْرُ: ایک قسم کا دریائی جانور ہے جو گرم ممالک میں ہوتا ہے اور سے بڑا اور موٹا ہوتا ہے اور دم چھوٹی ہوتی ہے۔
اسقمری: سمندری لمبی مچھلی جس کا گوشت لذیذ ہوتا ہے۔
اَلْاِسْکِلَۃُ: بحر روم کی ہر بندرگاہ۔ج اَسَاکِل۔
اَسُلَ (ک) اَسَالَۃً واَسِلَ (س) اَسَلًا: نرم ہموار لمبا و ملائم ہونا۔صفت اَسِیْلٌ مؤنث اَسِیْلَۃٌ۔
اَسَّلَ۔ الرُّمْحَ: تیز کرنا۔انی کی مانند بنانا۔
تَاَسَّلَ۔ ہٗ: اخلاق وعادات میں مشابہ ہونا۔کہا جاتا ہے "ھُوَ عَلٰی آسَالٍ مِنْ اَبِیْہِ" وہ اپنے باپ کے مشابہ ہے۔آسَال: کا مفرد نہیں آتا۔
اَلْاَسَلُ: پتلی اور لمبی شاخوں والی ایک قسم کی نباتات واحد اَسَلَۃٌ: تیزی اور ہر تیز اور پتلی

تلوار اور چھری۔
اَلْاَسَلَۃُ: زبان کی نوک۔ذراع کا باریک حصہ۔
اَلْاِسْمُ: دیکھئے مادہ س م و۔
اُسَامَۃُ: شیر کا علم جنس۔
اَسَنَ (ن ض) اَسْنًا و اُسُوْنًا و اَسِنَ (س) اَسَنًا و تَاَسَّنَ۔ اَلْمَاءُ: متغیر ہونا۔بدبودار ہونا۔صفت اٰسِنٌ۔ تَاَسَّنَ وُدُّہٗ: بدل جانا۔ تَاَسَّنَ اَبَاہُ: باپ کے اخلاق اختیار کرنا۔
اَسِنَ (س) اَسَنًا۔ اَلرَّجُلُ: سڑے ہوئے پانی والے کنوئیں میں داخل ہونے سے بے ہوش ہونا یا سر چکرانا۔صفت اَسِنٌ۔
اَلْاُسُنُ: چوبی کا بقیہ۔ج آسان۔الاسان: آثار قدیمہ۔آسَانُ الثِّیَابِ: کپڑے کے بوسیدہ اور پھٹے ہوئے حصے۔
اَلْاِسْنُ: رسی کی لڑی۔ج اُسُوْنٌ۔
اَسَا (ن) اَسْوًا و اَسًا۔ اَلْجُرْحَ: علاج کرنا۔
۔۔۔۔۔اَلرَّجُلَ: تسلی دینا۔صفت مفعول اَسِیٌّ۔
وَمَا سُوْ۔۔۔۔ بَیْنَھُمْ: صلح کرانا۔ہٗ بِفُلَانٍ: کسی کو کسی کے لئے نمونہ قرار دینا۔
اَسّٰی تَاسِیَۃً۔ اَلرَّجُلَ: علاج کرنا۔تسلی دینا۔مدد کرنا۔
آسٰی مُوَاسَاۃً۔ اَلرَّجُلَ فِیْ مَالِہٖ: مالی ہمدردی کرنا۔ آسَیْتُہٗ۔ بِنَفْسِیْ: اپنے برابر سمجھنا۔
تَاَسّٰی: صبر کرنا۔تسلی پانا۔۔۔۔۔ وَائْتَسٰی۔ بِہٖ: اقتداء کرنا۔پیروی کرنا۔
تَآسٰی۔ اَلْقَوْمُ: ایک دوسرے کو تسلی دینا۔
اَلْاُسْوَۃُ وَالْاِسْوَۃُ: اقتداء۔نمونہ وہ چیز جس سے تسلی حاصل ہو۔ج اُسًی و اِسًی۔
اَلْاِسَاءُ: دوا۔ج آسِیَۃٌ۔
اَلْاَسُوُّ: دوا۔
اَلْآسِیْ: معالج۔طبیب۔ج اُسَاۃٌ و اِسَاءٌ: مؤنث آسِیَۃٌ: ج آسِیَاتٌ و اَوَاسٍ۔
اَلْاَسْوَانُ: غمگین۔
اَلتَّاسَاءُ: تسلی دینا۔

الْاَسَا: صبر۔
اَسٰی (ض) اَسْیًا. لَہٗ مِنَ الشَّیْئِ: کسی کے لئے باقی چھوڑنا۔
اَسِیَ (س) اَسًی: غمگین ہونا۔ صفت آسٍ و اَسْیَان ج اَسْیَانُوْن: مؤنث آسِیَۃٌ: اَسْیَانَۃ ج اَسْیَانَاتٌ و آسِیَاتٌ و اَسَایَا۔
اَلْمَاْسَاۃُ: تکلیف دہ حادثہ جو غمگین کر دے۔ ایسا خوفناک ایکٹ (ڈرامہ) جو لوگوں کو سراسیمہ کر دے۔
الآسِیَۃ: ستون ج اَوَاسٍ: کہا جاتا ہے "مُلْکٌ ثَابِتُ الْاَوَاسِی" مضبوط سلطنت۔
الْاَشُّ: سوکھی روٹی۔
اَشِبَ (س) اَشَبًا و تَاَشَّبَ. الشَّجَرُ: گنجان ہونا۔ گتھ جانا۔ صفت اَشِبٌ۔
اَشَبَہٗ (ن ض) اَشْبًا: ملامت کرنا۔ عیب گیری کرنا۔۔۔۔ الْقَوْمُ: مختلف لوگوں کو ملا کر گروہ بنانا۔
اَشَّبَ. الشَّجَرَ: گنجان کرنا۔۔۔۔ الْقَوْمَ: اکسانا۔
تَاَشَّبَ و اِئْتَشَبَ۔ الْقَوْمُ: مل جل جانا۔
الْاَشَبُ: درختوں کا اس طرح گنجان ہونا کہ جس سے گزرنا دشوار ہو۔
الْاُشَابَۃُ: لوگوں کا مخلوط گروہ۔ کمائی جس میں حرام ملا ہوا ہو۔ نسبٌ مَاشُوْبٌ۔
مُؤْتَشِبٌ: مخلوط غیر خالص نسب۔
اَشِحَ (س) اَشَحًا: غضبناک ہونا۔ صفت اَشْحَان: مؤنث اَشْحٰی (صاحب تاج العروس کا بیان ہے کہ اس کی اصلی جگہ باب الواو ہے اس لئے کہ ہمزہ اس میں اصلی نہیں)
اَشِرَ (س) اَشَرًا: تکبر کرنا۔ اکڑنا صفت اَشِرٌ و اَشُرٌ و اَشْرَان: ج اَشِرُوْنَ و اُشُرُوْنَ و اَشَارٰی و اُشَارٰی۔
اَشَرَ (ض) اَشْرًا. الْخَشَبَۃَ: چیرنا۔۔۔۔ وَاَشَّرَ. الْاَسْنَانَ: کناروں کو تیز کرنا۔
اُشُر و اُشَر. الْمِنْشَارِ: آرے کے دندانے واحد اُشْرَۃ۔

الْاَشَرُ: ٹڈی کے پاؤں کا خار۔ ٹڈی کے دم کے سرے پر کی گرہ۔ ج اَوَاشِر۔
التَّاشِیْرُ: ٹڈی کے منہ کا وہ حصہ جس سے وہ کسی چیز کو کاٹتی ہے۔ ٹڈی کے پاؤں کا خار۔ ج تَآشِیر۔
اَشَّر علٰی. وَرَقَۃٍ: کسی کام کیلئے تحریراً اجازت نامہ لکھنا۔
اَلْمِئْشَارُ: آرہ۔ ج مَآشِیْر و مَوَاشِیْر۔
الْاِشْفٰی: ستالی۔ ج اَشَافِی، اَشَافِیُّ۔
الْاِشْقِیْل: ایک قسم کی نباتات۔
الْاُشْنَۃُ: ایک قسم کی نباتاتی چیز جو درختوں پر پھیلتی ہے۔
الْاُشْنَانُ و الْاِشْنَان: ایک قسم کی نباتات جس کو ہاتھ دھونے میں استعمال کرتے تھے۔
اَصَّ. الشَّیْئَ: توڑنا۔ نرم کرنا۔
اَصَّصَ. الشَّیْئَ: مضبوط کرنا۔
تَاَصَّصُوا و ائْتَصُّوا: جمع ہونا اور بھیڑ کرنا۔
الْاِصِّیْصُ: شکستہ برتن۔ گملہ۔ پیشاب کرنے کا برتن۔ مضبوط عمارت۔ کچکی۔
الْاَصِیْصَۃ: قریب قریب کے گھر۔
اَصَدَ و آصَدَ. الْبَابَ: بند کرنا۔ و آصَدَہٗ: چھوٹی قمیص پہنانا۔
الْاَصَدَۃ: چھوٹی قمیص۔ کرتی۔ ج اُصُد و اِصَادٌ۔
الْاَصَدَۃ: قوم کے جمع ہونے کی جگہ۔ ج اِصَد۔
الْاَصِیْدُ: صحن خانہ۔
الْاَصِیْدَۃ: باڑہ۔ چھوٹی قمیص۔ کرتی۔
الْاِصَادُ و الْاَصِیْدَۃُ: طبق۔ الْاِصَادُ: چوکھٹ۔ پہاڑوں کے درمیان گڑھا۔ جس میں پانی جمع ہو۔
الْمُؤْصَدُ: چھوٹی قمیص۔ کرتی۔
اَصَرَ (ض) اَصْرًا. الشَّیْئَ: توڑنا۔ الْخَیْمَۃَ: خیمہ کے لئے میخ بنانا۔۔۔۔ فُلَانًا عَلَیْہِ: متوجہ کرانا۔ مہربان بنانا۔
آصَرَہٗ مُؤَاصَرَۃً: پڑوسی ہونا۔
تَآصَرُوْا: باہم پڑوسی ہونا۔

اِئْتَصَرَ. الْقَوْمُ: کثیر التعداد ہونا۔۔۔۔ النَّبْتُ: لمبی اور گنجان ہونا۔
الْاِصْرُ و الْاُصْرُ و الْاَصْرُ: عہد۔ پیمان۔ بوجھ۔ گناہ۔ ج آصار کان کا سوراخ۔
الْآصَار ج اُصُر و الْاَیْصَر ج ایاصر۔
الْاِصَارَۃ: خیمہ کی رسیوں کا کھونٹا۔
الْآصِرَۃ: تعلق۔ رشتہ داری۔ ج اَوَاصِر۔
اِصْطَبْل: اصطبل۔
اَصْطُرُک: ایک خوبصورت درخت تین سے چھ میٹر لمبا ہوتا ہے اس کے پتے سفید ہوتے ہیں پھول مالٹے کے پھول جیسے ہوتے ہیں۔ دودھ والے درخت کے نام سے مشہور ہے۔ صحت کے لئے بڑا فائدہ مند ہے۔
الْاِصْطَفْلِیْن: گاجر۔ واحد اِصْطَفْلِیْنَۃ
الْاِصْطَکْمَۃ: راکھ میں پکی ہوئی روٹی۔
الْاُصْطُوَانَۃُ: ستون۔ کھمبا۔ جانور کی ٹانگ۔ ج اَصَاطِیْن و اَصَاطِنَۃ۔
الاصف: ایک قسم کا درخت۔
اَصُلَ (ک) اَصَالَۃً: جڑ والا ہونا۔ جڑ پکڑنا۔ شریف الاصل ہونا۔۔۔۔ رَأْیُہٗ: عمدہ ہونا۔ صفت اَصِیْلٌ۔
اَصِلَ (س) اَصَلًا. الْمَاءُ: کیچڑ کی وجہ سے متغیر ہونا۔۔۔۔ اللَّحْمُ: بودار ہونا۔
اَصَلَ فُلَانٌ یَفْعَلُ کَذَا بمعنی طَفِقَ یعنی فلاں ایسا کرنے لگا۔
اَصَّلَہٗ: جڑ والا بنانا۔ اصل بیان کرنا۔ شرافت بیان کرنا۔
آصَلَ اِیْصَالًا: شام کے وقت میں داخل ہونا۔ شام کے وقت آنا۔ اسی سے ہے "اَتَیْنَا مُؤْصِلِیْنَ" ہم شام کے وقت آئے۔
تَاَصَّلَ: جڑ والا ہونا۔
اِسْتَاْصَلَ. الشَّیْئَ: جڑ سے اکھیڑنا۔
اِسْتَاْصَلَتِ الشَّجَرَۃُ: جڑ پکڑنا۔
الْاَصْلُ: جڑ۔ وہ چیز جو فرع کے مقابل ہو۔ والدمصدر و منبع۔ "مَا فَعَلْتُہٗ اَصْلًا" میں نے اس کام کو یقیناً نہیں کیا۔ ج اُصُوْلٌ

والاُصول وہ قوانین جن پر کسی علم یا فن کی بنیاد ہوتی ہے۔
الاَصِیل: عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ج اُصُل و اصائل و اُصُلٌ و اُصْلان۔
والاَصِیل: بغیر وکیل کے خود لین دین کرنے والا۔
الاَصِیلة: جڑ والی۔ " جاؤوا باَصِیلَتِھِم" وہ سب کے سب آئے۔
الاَصَلة: ایک قسم کا چھوٹا یا بڑا سانپ۔ ج اَصَل
اَضَّ (ن ض) اَضًّا۔ ہٗ اِلَیہ: مجبور کرنا۔ مضطر کرنا۔ فلانًا: تھکانا۔
اِئتَضَّ۔ اِلَیہ: پناہ لینا۔ مضطر ہونا۔
الإِضّ: جڑ۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ کریمُ الاِضّ" فلاں شریف الاصل ہے۔
الاِضاض: پناہ لینے کی جگہ۔ جلن، سوزش۔
الاَضَاة: تالاب۔ جوہڑ۔ ج اَضًی و اَضَیات۔
الاَضاءة: خربوزہ کی فالیز۔ بید کا جنگل۔
اَضِم (س) اَضَمًا۔ عَلَیہ: غضبناک ہونا۔ بہ تکلیف پہنچانے لگنا۔
الاَضَم: کینہ۔ حسد۔ غصہ۔ ج اَضَمات۔
اَطَّ (ض) اَطِیطًا: آواز نکالنا۔ چرچرانا...... الابلُ: بلبلانا۔ کہا جاتا ہے "ھُم اَبِلُ اَطِیطٍ و صَھِیلٍ" وہ اونٹ اور گھوڑے والے ہیں۔
اَطَرَہ (ض ن) اَطْرًا و اَطْرۃً: موڑنا۔
اِنأطَرَ: مڑنا۔
تأطَّرَ: دوہرانا۔
الاُطُر: کمان کا خم۔
الاَطِیر: گناہ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَہٗ بِاَطِیرِ غَیرِہٖ" اس نے اس کو دوسرے کے جرم میں پکڑ لیا۔
الاِطار: چوکھٹا۔ گھیرا۔ ہر احاطہ کرنے والے چیز ج اُطُر۔
الاُطْرة: ناخنوں پر چڑھا ہوا گوشت۔
الإِطْل و الاِطِل ج آطال: الاَیطل ج اَیاطِل: پہلو۔ کوکھ۔
اَطَمَ۔ الاِطّام: قلعوں کو بلند کرنا۔
تأطَّمَ۔ السَّیلُ: سیلاب کا بلند ہونا...... النارُ: آگ سے لپٹ اٹھنا...... عَلَیہ بڑا بننا۔ غضبناک ہونا۔
الاُطُم: قلعہ۔ ج آطام۔
الاَطُوم: سمندری کچھوا۔ ایک قسم کی موٹی کھال کی مچھلی۔ زرافہ۔ گائے۔
الاَطِیمة: آگ جلانے کی جگہ۔ چولہا۔ ج اطائم۔
اَفَّ (ن ض) اَفًّا و تأفَّفَ و اَفَّفَ: غم اور بے قراری کی وجہ سے اُف اُف کہنا۔
الاَفَف: بے قراری۔ دقت۔
الاُفّ: ناخن کا تراشہ۔ کان کا میل۔
اُفٍّ اسم فعل بمعنی الضجر والکرہ (میں ناپسند کرتا ہوں میں بے قرار ہوں)
الاَفّاف: بہت اُف اُف کرنے والا۔
الیافُوف: تیتر کا بچہ۔ کڑوا کھانا۔ تیز رفتار۔ ج یآفِیف: الیافُوفة: پروانہ۔
اَفَخَہ: تالو پر مارنا۔
الیافُوخ: تالو۔ بچے کے سر کا وہ نرم حصہ جو حرکت کرتا رہتا ہے۔ ج یآفیخ کہا جاتا ہے "ضَرَبَ یافُوخَ اللَّیل" رات کے اول حصہ میں چلا" وَرَکِبَ یافُوخَ فلانٍ" وہ اس پر غالب اور فائق ہو گیا۔
الاَفخارِستِیا: عیسائیوں کے نزدیک قربان مقدس کا راز۔
اَفِدَ (س) اَفَدًا: جلدی کرنا۔ صفت آفِد...... واستَأفَدَ۔ التَّرحُّلُ: کوچ قریب ہونا۔
الاَفُود: بنی اسرائیل کے بڑے پادریوں کا مخصوص لباس۔ (عبرانی لفظ ہے)۔
الاَفَد: مدت۔ غایت۔
الاَفَدة: دیر۔ تاخیر۔
اَفَرَ (ض) اَفرًا و اُفُورًا: خدمت کرنے میں چستی دکھلانا...... القَومَ: دھتکارنا۔ دفع کرنا۔
اَفِرَ (س) اَفَرًا۔ البَعِیرُ: لاغری کے بعد موٹا ہونا۔
الاُفُرَّة: جماعت۔ بلا۔ سختی۔
المِئْفَر: خادم۔ خدمت میں تیز لڑکا۔
الاِفرَنج و الاِفرَنجة: فرنگی۔ رومیوں اور ترکوں کے علاوہ یورپین۔
اَفَزَ (ض) اَفزًا: کودنا۔ اچھلنا۔
الاَفسِنتِین: ایک قسم کی دوا کا نام۔
اَفَقَ (ض) اَفْقًا: آفاق میں جانا...... الجِلدَ: دباغت دینا۔ صفت مفعولی اَفِیق ج آفِقة و اُفُق
اَفِقَ (س) اَفَقًا: کرم اور علم میں انتہا تک پہنچنا صفت اَفِق و اَفِیق۔
اُفُقُ الطَّرِیق: راستہ کا درمیانی حصہ۔
الاُفُق و الاُفْق: کنارہ۔ کنارہ آسمان۔ ہواؤں کے چلنے کی جگہ۔ ج آفاق۔
الاَفِیقة: دباغت میں دی ہوئی کھال۔ سخت مصیبت۔
الاُفُق: دائرۃ الافق۔ یعنی کشتی کے اطراف جو زمین کے ساتھ آ کر ملیں۔
الاَفَّاق: کمانے کے لئے آفاق میں پھرنے والا۔
الاُفْقة و الاَفَقة: پہلو۔ کوکھ۔
الاِفِیق: چمڑے کا بڑا ڈول۔
الاُفُقی: وہ خط جس پر خط عمودی واقع ہو۔
اَفَکَ (ض) اَفْکًا و اُفُوکًا و اَفِکَ (س) اَفْکًا و اَفَکًا: جھوٹ بولنا۔ صفت اَفِیک ج اُفَکاء و اَفُوک ج اُفُک و اَفّاک ج اَفّاکون و اَفَکَہ اَفْکًا عن رأیہ: رائے سے پھیر دینا۔
اُفِکَ۔ المکانُ: بے بارش والی ہونا۔ اُفِکَ الرَّجُلُ: ضعیف العقل ہونا۔
اِئتَفَکَ۔ البَلَدُ بِاَھلِہٖ: الٹ جانا...... الاَرضُ: خشک سالی سے جل جانا۔
الاِفْک و الاَفِکة و الاَفِیکة: جھوٹ۔ گناہ۔ اَفِیکہ کی جمع اَفائِک۔

الْاَفِيكُ والمَافُوكُ: خیر سے محروم، عاجز رائے والا۔
الْاَفِكَةُ مِنَ السِّنِيْنَ: خشک سال ج اَوَافِكُ. المُؤْتَفِكَاتُ: ہوائیں جو مختلف سمت سے چلیں۔ وہ بستیاں جن کو اللہ تعالیٰ نے اُلٹ کر تباہ کر دیا۔
اَفَلَ (ض ن) و اَفِلَ (س) اُفُوْلاً. القَمَرُ: غائب ہونا۔ غروب ہونا۔ صفت آفِلٌ۔ ج اُفَّلٌ و اُفُوْلٌ کہا جاتا ہے "فُلانٌ كَعْبُهُ سَافِلٌ و نَجْمُهُ افِلٌ" یعنی وہ بدنصیب اور برگشتہ قسمت ہے۔
اَفَلَ (ض ن) اُفُوْلا و اَفِلَ (س) اَفَلا. الرَّجُلُ: شادماں ہونا...... المُرْضِعُ: دودھ کا ختم ہو جانا۔
اَفَّلَهُ: تعظیم کرنا۔
تَاَفَّلَ: تکبر کرنا۔
الْاَفِيلُ: اونٹ کا بچہ۔ ج اِفَالٌ و افائل مؤنث افيلة.
اَفَنَ (ض) اَفْنًا. النَّاقَةَ: بے وقت دوہنا...... اللّٰهُ فُلانًا: ضعیف العقل بنا دینا۔
اَفِنَ (س) اَفَنًا و اُفِنَ: ضعیف العقل ہونا۔ صفت اَفِيْنٌ و مَافُوْنٌ.
تَاَفَّنَ: تکلفاً کسی عادت کو اختیار کرنا۔ گھٹنا۔ ...... اواخر الامور: انجام کی فکر کرنا۔
الْاِفَّانُ: وقت۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِي اِفَّانِ ذٰلِكَ" وہ اس کے دوران میں آیا۔
الْاَفْيُونُ: افیم۔
الْافَاقِيَا: دوا کا نام۔
الْاُقَّةُ: نصف رطل کا وزن۔
الْاُقْحُوَانُ والقُحْوَانُ: بابونہ۔ واحد اُقْحُوَانَة و قُحْوَانَة ج اَقَاحِيُّ و اقاح.
اقاحي الأمر: امر کا آغاز۔
الْاَقْطُ والْاِقْطُ والْاُقْطُ والْاَقِطُ والْاَقُطُ. اِقِطٌ: پنیر۔
الْاِقْطَاتُ: پنیر کا ٹکڑا۔
الْاُقْصِيصُ: ایک قسم کی گھاس جس کے پتے کانسی کے پتے کی مانند ہوتے ہیں۔ ترش اور کڑوی ہوتی ہے۔ (لیمن گراس)
الْاَقْنَشْا والاقنتوس: ایک قسم کی خوبصورت پتوں والی گھاس۔
اَكَدَهُ وَ كَدَا. العهد والسَّرَاجَ: مضبوط کرنا۔ مضبوط باندھنا۔ الشَّيْءَ: ثابت کرنا۔
تَاكَدَ و تَوَكَّدَ: مضبوط ہونا ثابت ہونا۔
الْاَكِيدُ: مضبوط، موثق، ثابت۔
الْاَكَائِدُ والتَّاكِيْدُ: وہ تسمے جس سے زین کے اگلے حصہ کو باندھیں۔
الْاَكْتِنِيُوم: شعاعوں والا جسم بسیط جس کی رمز (A.C) ہے۔
الْاَكِيْدِيَّةُ: پھولوں کی قسم کا ایک پودا جس کے پھل مالٹا رنگ، مزیدار ذائقے والے ہیں۔
اَكَرَ (ن) اَكْرًا و تَاَكَّرَ. الْاَرْضَ: جوتنا اور کاشت کرنا۔
الْاَكَّارُ: کاشتکار۔ ج اَكَرَةٌ و اكَّارون.
الْاُكْرَةُ: گیند۔ گڑھا۔ ج اُكَرٌ.
الْاَكَّارُ: کاشتکار۔ ج اَكَرَةٌ و اكَّارون.
الْاِكَارَاتُ: فقہاء کے نزدیک وہ زمین جو زمینداری کو دی تاکہ وہ اس پر کاشت کریں اور آباد کریں۔
الْاَكَارِيْنَا: گانا بجانے کا ایک آلہ۔
الْاَكُورْدِيُون: گانے بجانے کا آلہ۔
اَكَاسِيَا: ایک درخت کا نام جو امریکہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے پھول اچھی ہوا والا سفید یا گلابی رنگ پھول ہوتے ہیں۔
الْاَكْسَدَةُ: (کیمیا) جسم کا آکسیجن کے ساتھ متحد ہو جانا۔ اس کی کئی اقسام ہیں ان میں سے ایک لوہے کا زنگ آلود ہونا اور جسم کا گرم ہونا۔
الْاُكْسِيدُ: وہ جسم جو دو بسیط چیزوں سے مرکب ہو ان دو میں سے ایک آکسیجن ہے۔
الْمُؤَكْسَدُ: جس کی آکسیجن نکل جائے۔
الْاَكْسَرْخُوس: مشرقی لوگوں کے نزدیک گرجا کا ایک عہدہ۔
الْاُكْسِجِين: ایک گیس جس میں رنگ و بو نہیں ہوتی سانس لینے کے لئے ضروری ہے اور ایسے ہی جسموں کو گرم کرنے کے لئے اس کی ہوا میں ۱/۵ کی نسبت ہے۔ اس کی تعبیر (O) کے ساتھ ہوتی ہے۔
الْحَجَرُ الْاَكْسِجِين: وہ گرم جسم شعلے جس کی ہیئت NA(O) اور اس میں نمک پیٹیل والا ملایا جاتا ہے اور جب وہ پانی میں رکھا جاتا ہے تو پگھل جاتا ہے اور اس سے آکسیجن ظاہر ہوتا ہے۔
الْمَاءُ الْاَكْسِجِينِي: چھنے والا سیل عام طور پر محلول شکل میں فروخت ہوتا ہے۔
اَكَفَ و آكَفَ اِيكَافًا. الحِمَارَ: گدھے پر پالان باندھنا...... الْاُكَافُ: پالان بنانا۔
الْاُكَافُ: پالان۔ ج اُكُفٌ و آكِفَةٌ.
الْاَكَّافُ: پالان بنانے والا۔ پالان بیچنے والا۔
اَكَلَ (ن) اَكْلا و مَاكَلا. الطَّعَامَ: کھانا...... الشَّيْءَ: فنا کرنا۔
اَكَلَهُ (ن) اِكْلا و اُكَالا و اَكَالا. رَاْسُهُ: سر کھجلانا۔
اَكِلَ (س) اَكَلا و تَاَكَّلَ. السِّنُّ او العُوْدُ: دانت یا لکڑی کا کھوکھلا ہو کر گر جانا۔
اَكَلَهُ و آكَلَهُ اِيكَالا. الشَّيْءَ: کچھ کھلانا۔
آكَلَهُ مُوَاكَلَةً: ساتھ کھانا کھلانا۔
اِئْتَكَلَ: بعض کا بعض کو کھانا۔ مِنَ الْغَضَبِ: غصہ سے جل اٹھنا۔ غصہ سے تمتما جانا۔
اِئْتَكَلَتِ النَّارُ: آگ کا سخت لپٹ والی ہونا۔
اِسْتَاكَلَهُ. الشَّيْءَ: کھانا تیار کرنے کو کہنا "فُلانٌ يَسْتَاكِلُ الضُّعَفَاءَ" فلاں غریبوں کا مال کھا رہا ہے۔
الْاُكُلُ والْاُكْلُ: پھل۔ خوراک۔ کشادہ رزق۔
الْاُكْلَةُ: لقمہ۔ غیبت
الْاَكْلَةُ: اکل کا اسم مرۃ۔
الْاِكْلَةُ: خارش۔ کھانے کی ہیئت۔ غیبت۔
الْاَكِلَةُ: خارش۔
الْاَكِلَةُ: وہ بیماری جو عضو کو سڑا دے۔

الْاَكَال: کھانا۔ اسی سے ہے "مَا ذُقْتُ اَكَالًا" میں نے کچھ نہیں چکھا۔
الْاُكَال: خارش۔
الْاَكَّال والْاَكِيل والْاَكُول والْاُكَلَة: بہت کھانے والا۔
الْاَكُولَة: بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی جائے۔
الْاَكُولَة والْاَكِيل: بکری جو بھیڑیئے وغیرہ کے شکار کے لئے کھڑی کی جائے۔
الْمَاْكَل: خوراک۔ ج مَآكِل۔
الْمَاْكُلَة: خوراک۔ جو چیز کھائی جائے۔
الْمِئْكَلَة: چھوٹا پیالہ۔
الْمِئْكَال: چمچہ۔ ج مَآكِيل۔
الْمَاْكُول: خوراک۔ جو چیز کھائی جائے۔ ج مَآكِيل۔
اَكِلُ النَّمْل: ایک جانور ریڑھ والا پستان والا۔
الْاَكِلَة: عضو میں بیماری کا کیڑا۔
اِسْتَاْكَمَ: الْمَوْضِعُ: ٹیلہ بن جانا۔
الْاَكَمَة: ٹیلہ۔ چھوٹی پہاڑی۔ ج اَكَم واَكَمَاتٌ جج اِكَام و اُكُم واٰكَام۔
الْمَاْكَمُ والْمَاْكَمَة: سرین کا گوشت۔
الْمَاْكُوم: غمگین۔
الْاُكْنَة: آشیانہ۔ گھونسلا۔
الْاِكَاء: مشک وغیرہ کا سر بند۔
اَكَى (ض) اَكْيًا: دستاویز لینا۔
اَلْ: حرف تعریف ہے کبھی عہدی ہوتا ہے جیسے "اِشْتَرَيْتُ عَبْدًا ثُمَّ بِعْتُ الْعَبْدَ" میں نے غلام کو خریدا اور پھر اسی غلام کو بیچ دیا اور کبھی جنسی جیسے "خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا" انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے اور کبھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جب کہ اسم فاعل و اسم مفعول پر داخل ہو جیسے "جَاءَنِي الضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ" اور صفت مشبہ پر جو داخل ہوتا ہے اس میں صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ حرف تعریف ہے۔
اَلَّ (ن) اَلًّا: نیزے سے مارنا۔ دھتکارنا۔

...... الرَّجُلُ: دوڑنا...... اللَّوْنُ: رنگ صاف ہونا۔ چمکنا۔
اَلَّ (ض) اَلًّا واَلَلًا واَلِيْلًا۔ الْمَرِيْضُ: کراہنا...... الرَّجُلُ فِي دُعَائِهِ: گڑگڑانا۔
اَلِلَتْ (س) اَلَلًا۔ الْاَسْنَانُ: دانتوں کا خراب ہونا۔
اَلَّلَ۔ الشَّيْءَ: کسی چیز کو نوک دار بنانا۔
الْاِلُّ: عہد۔ پڑوس۔ عمدہ اصل۔ عداوت و کینہ۔
الْاُلُّ: پہلا۔
الْاَلُّ
الْاَلَّة: چھوٹا نیزہ۔ جنگ کا سارا سامان۔
الْاِلَّة: نالہ و زاری کرنے کی ہیئت۔ قرابت ج اِلَلٌ۔ نالا وزاری۔
الْاَلَّة: مویشی جس کی چراگاہ دور ہو۔ ج اُلَلٌ۔
الْاَلِيْلَة: مویشی جس کی چراگاہ دور ہو۔
فَرَسٌ مِئَلٌّ: تیز رفتار گھوڑا۔
اَلَا: ایک لفظ ہے جو کلام کے شروع میں مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے اور مابعد کی چیز دل پر زور دینے کے لئے مستعمل ہے جیسے "اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ" خبردار رہو یقیناً یہی بے وقوف ہیں۔ حرف تنبیہ جیسے "اَلَا يَا صَاحِ قُمْ" خبردار اے ساتھی کھڑا ہو جا۔ حرف عرض جیسے "اَلَا تَنْزِلُ بِنَا" یعنی براہ کرم ہمارے پاس آیئے۔ حرف تحضیض جیسے "اَلَا تَتُوْبُ وَ تَرْتَدِعُ عَنْ غَيِّكَ" تمہیں توبہ کر لینی چاہئے اور اپنی شرارت سے باز آ جانا چاہئے۔
اَلَّا: حرف تحضیض جیسے "اَلَّا تُكْرِمُ اَبَوَيْكَ" تو تم کو اپنے والدین کی عزت کرنی چاہئے۔
اِلَّا: حرف استثناء جیسے "جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا" زید کے علاوہ سب لوگ آئے اور کبھی صفت کے لئے غیر کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے "لِي رِجَالٌ اِلَّا رِجَالُكَ" میرے آدمی تمہارے آدمیوں کے علاوہ ہیں اور کبھی نفی کے بعد حصر کے لئے آتا ہے جیسے "مَا ضَرَبَ اِلَّا زَيْدٌ" یعنی زید ہی نے مارا۔

اَلَبَ (ن ض) اَلْبًا و تَاَلَّبَ: جمع ہونا۔ اَلَبَتِ السَّمَاءُ: پیہم برسنا۔
اَلَبَ (ن ض) اَلْبًا واَلْبَ: جمع کرنا۔ اَلَبَ بَيْنَهُمْ: فساد انگیزی کرنا۔
الْاِلْب: کسی شخص کی عداوت پر اکٹھا ہونے والی قوم کہا جاتا ہے "هُمْ عَلَيَّ اِلْبٌ وَاحِدٌ" وہ سب میری عداوت پر ایک ہیں۔ انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کا فاصلہ۔
الْاَلْبكة: جنگل کا جانور جو لاطینی امریکہ میں پایا جاتا ہے۔
الْاَلْب: بکری کے بچے کی کھال۔ زہر۔ بخار کی شدت۔ گرمی کی شدت۔ پیاس۔ پھوڑے کے اچھے ہونے کی ابتداء۔
الْاَلْبَة: بھوک۔
الْاَلُوْب: سرد ہوا جو خاک کو اڑائے۔ رَجُلٌ اَلُوْبٌ: ڈول کو جلدی نکالنے والا مرد۔
الْمِئْلَب: تیز رفتار۔
اَلَتَ (ض) اَلْتًا و اَلَتَ اِيْلَاتًا۔ الرَّجُلَ حَقَّهُ: حق میں سے گھٹانا۔ اَلَتَ الشَّيْءُ: گھٹنا (لازم و متعدی) اَلَّتَهُ يَمِيْنًا: قسم دلانا۔ الرَّجُلَ: کسی کو اس کے ارادے سے باز رکھنا۔
الْاَلْتَة: تھوڑا عطیہ۔ گزرے ہوئے واقعہ پر جھوٹی قسم۔
اَلَّذِي: اسم موصول۔ تثنیہ۔ اَلَّذَانِ ج اَلَّذُوْنَ تصغیر اللَّذَيَّا واللَّذَيَّانِ واللَّذَيُّوْنَ مؤنث اَلَّتِي ج اللَّوَاتِي واللَّاتِ واللَّائِي تثنیہ اللَّتَانِ واللَّتَانُ تصغیر اللَّتَيَّا واللُّتَيَّا۔
اَلِزَ و بِهِ (ض) اَلْزًا: لازم ہونا۔ چمٹ جانا۔
اَلِزَ: (س) اَلَزًا بے قرار ہونا۔
اَلَسَهُ (ض) اَلْسًا: خیانت کرنا۔ دھوکا دینا۔
اُلِسَ: دیوانہ ہونا۔ صفت مَاْلُوْسٌ۔
آلَسَهُ مُؤَالَسَةً: عذر کرنا۔ خیانت کرنا۔
الْاَلْس: دیوانگی۔ خیانت۔
الْاُلَاس: دیوانگی۔

المَالُوس: دیوانہ۔ خلل دماغ والا۔
الْاَوْلَع: دیوانگی۔
المَالُوع: دیوانہ۔
اَلِفَہُ (س) اَلْفًا: مانوس ہونا۔ محبت کرنا۔
صفت اِلْف ج الَاف وَ الِیْف ج الالف و آلف ج الّاف اور اسم الْاُلْفَۃ. اَلِفَ المَکَان و آلفہ اِیْلافًا: کسی جگہ سے مانوس ہونا۔
اَلَفَہُ (ن ض) اَلْفًا: ایک ہزار دینار دینا۔
آلفہ اِلافًا و مُؤَالفۃ: باہم اُنس ومحبت کے ساتھ رہنا و الفہ المکان ایلافًا: کسی جگہ سے کسی کو مانوس بنا دینا۔ اَلْفَهُمْ: ہزار بنانا۔
آلفو: ہزار ہونا۔
اَلَّفَ الکتاب: مسائل کو جمع کرنا .... الشَیْئَ: ایک کو دوسرے سے ملانا بَیْنَهُمْ: محبت و الفت محبت واقع کرنا .... الالف: پورے ہزار کرنا۔
تَاَلَّفَ: اکٹھا ہونا۔ تَاَلَّفَ الشَیْئُ: اجزاء کا مرتب طور سے اکٹھا ہونا۔
تَاَلَفَہُ: اوپرے دل سے محبت کرنا۔
اِئْتَلَفُوا و تَاَلَّفُوا: اکٹھا ہونا۔
اِسْتَاْلَفَ: دوست وساتھی ڈھونڈھنا۔
الْاِلف و الْاُلْفَۃ: دوستی۔
الْاَلف: ہزار۔ ج اُلُوف و آلاف.
الْاَلِف: حروف تہجی کا پہلا حرف۔ ہر چیز میں کا ایک۔ مرد جس کی بیوی نہ ہو۔ بازو کے اندرونی حصہ کی ایک رگ کا نام۔
اَوالِفُ الطَّیر: گھروں میں رہنے والے پرندے۔
الْاَلْفِیَّۃ: الف کی طرف نسبت اور اصطلاحاً اس قصیدہ کو کہتے ہیں جس میں کسی فن کے قواعد بیان کئے گئے ہوں۔ جس کے اشعار کی تعداد ہزار ہو اور ان میں مشہور تر "الفیہ ابن مالک" ہے۔
الْاِیْلاف: عہد۔ پروانہ راہداری۔
التَّالِیْف: مصدر۔ کتاب۔
الْاَلُوف: بہت محبت کرنے والا۔ ج اُلُف.

المَاْلَف: مرغوب و مانوس چیز۔ ج مَآلِف.
المُؤَلِّف: مصنف۔ ہزار کا مالک۔
اَلَقَ (ض) اَلْقًا و تَاَلَّقَ و ائْتَلَقَ. البرقُ: بجلی چمکنا۔ کوندنا۔
اَلِقَ: الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔
اُلِقَ اَلْقًا: دیوانہ ہونا۔ صفت مَـاْلُوق و مَمَالُوق.
الْاِلْقُ: بھیڑیا۔ ج الَق: بدخلق۔ الْاِلْقَۃُ: بندریا۔
الْاَوْلَق: دیوانگی۔ جنون۔
الْاَلاق: بغیر بارش کے بجلی۔
الْاَلّاق: جھوٹا۔
المَاْلُوق: دیوانہ۔
المِیْلَق: بے وقوف۔
اَلَکَ (ض) الَکًا و الُوکَۃ و اُلُوکًا و مَـالَکًا و الک الْاَکَۃ: پیغام پہنچانا۔
الْفَرَسُ اللِّجَام: گھوڑے کا لگام کو چبانا۔
اِسْتَاْلَکَ: اَلُوکَۃ: کسی کا پیغام لے جانا۔
المَلَکُ. والمَلاک: فرشتہ۔ ج مَلائِک و مَلائِکۃ.
الاَلُوک و الْاَلُوکۃ و المَاْلَکُ و المَاْلَکَۃُ: پیغام۔ ج الَائِک و مَآلِک.
المَاْلُوک: دیوانہ۔
اللالکٹرون: بہت باریک عنصر جس کا وجود نظر نہ آئے انتہائی خطرناک منفی چارج والا۔
اَلِمَ (س) اَلَمًا: دکھی ہونا۔ صفت اَلِم
اَلِم تالیمًا و آلَمَہُ ایلامًا: دکھ دینا۔
تَاَلَّمَ: دکھی ہونا۔
الْاَلَم: دکھ۔ ج آلام.
الْاَلِیْم: دردناک۔
الْاَلْمَاس: ہیرا۔
الْاَلُومِینیُوم: ایک سفید سا کان خفیف موصل حرارت اور بجلی کے لئے بہت فائدہ مند ہے گھریلو برتنوں میں عام استعمال ہوتی ہے۔ بسیط جسم جس کی رمز A.L ہے۔
اَلَہَ (ف) اُلُوهَۃ و اِلاهَۃ اُلُوهِیَّۃ: پرستش کرنا۔ بندگی کرنا۔

اَلِہَ (س) اَلَهًا: متحیر ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَلِهْتُ عَلَیْہِ" میں نے اس پر بہت زیادہ جزع فزع کیا۔
اَلَّـہَ. ہٗ: غلام بنانا۔ خدا کا مرتبہ دینا۔ پرستش کرنا۔
تَاَلَّہَ: معبود بن جانا۔ باخدا ہونا۔
اِسْتَاْلَہَ: معبود سے مشابہ ہونا۔
الْاِلٰہ: معبود۔ ج آلِہَۃ.
اَللّٰهُمَّ یعنی یا اللہ حرف شدہ یا کے بدلے میم لگا دی۔ یا اور میم کو جمع کر کے یا اللہم بولنا ناجائز ہے۔
اَللّٰہ: ذات واجب الوجود کا نام۔ اَللّٰهُمَّ: اے اللہ۔
الْاُلُوهَۃ و الْاِلاهَۃ و الْاِلٰهِیَّۃ و الْاُلُوهِیَّۃ و الْاُلْهَانِیَّۃ: معبودیت۔
الْاِلاهَۃ: بڑا سانپ۔ نیا چاند۔
الْاِلٰہَۃ و الْاِلاهَۃ: آفتاب۔
عِلْمُ الْاِلٰهِیَّات: وہ علم جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے بحث کی جائے۔
اَلَا (ن) اَلْوًا و اُلُوًّا و اُلِیًّا و اِلِیًّا و اَلّٰی تَالِیَۃ و ائْتَلٰی اِیتلاءً. فی الْاَمْرِ: کوتاہی کرنا۔ سستی دکھلانا۔ کہا جاتا ہے "لَمْ یَأْلُ جُهْدًا" اس نے اپنی کوشش میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کی۔
آلٰی اِیلاءً و تَاَلّٰی و ائْتَلٰی: قسم کھانا۔
الْاَلْوُ: عطیہ۔ بکری کی مینگنی۔
الْاُلُوّ. و الْاَلُوَّۃ و الْاُلُوَّۃ و الْاِلِیَّۃ: اگر کی لکڑی ج اَلاوِیَہ.
الْاَلُوَّۃ و الْاُلُوۃ و الْاِلِیَّۃ: قسم۔ اَلِیَّۃ کی جمع الایا.
الْاَلِیُّ: بہت قسمیں کھانے والا۔
المِئْلاۃ: وہ کپڑے کا ٹکڑا جس کو نوحہ کرنے والی عورت اپنے ہاتھ میں لے کر ہلاتی جاتی ہے ج مَآلٍ
اَلِیَ (س) اَلْیًا. الکَبْشُ: مینڈھے کا بڑی چکی والا ہونا۔ صفت الْیَان و آلی مؤنث اَلْیاء و اَلْیانۃ ج اُلٰی.

الْأَلْيَة: دنبہ کی چکی۔ مثنی اَلْيَان بغیر تاء کے۔ ج اَلَايَا و اَلْيَات۔

الْأَلَى و الْإِلَى و الْأَلِي: نعمت ج آلاء۔

الْأَلاء و الْأَلَى: ایک قسم کا درخت جو ہمیشہ سبز رہتا ہے اور اس کا پھل کڑوا ہوتا ہے۔ واحد الْأَلاءَةُ۔

الْأَلاي: فوج کا دستہ ج الایات: ترکی کلمہ ہے۔ اس کے لئے عربی "فیلق" ہے۔

إِلَى: حرف جر ہے۔ معانی ذیل میں مستعمل ہے انتہاء زمانہ کے لئے جیسے "دَرَس إِلَى الْمَسَاءِ" اس نے شام تک پڑھا۔ انتہاء مکان کے لئے جیسے "سَارَ إِلَى الْبَيْتِ" وہ گھر تک چلا۔ بمعنی عند جیسے "كَلَامُهُ أَشْهَى إِلَيَّ مِنَ الرَّحِيقِ" اس کی گفتگو میرے نزدیک شراب سے زیادہ مرغوب ہے۔ بمعنی لام جیسے "اَلْأَمْرُ إِلَيْكَ" معاملہ تیرے اختیار میں ہے۔ بمعنی مع جیسے "ضُمَّ هٰذَا إِلَى ذَاكَ" اس کو اس کے ساتھ ملالو۔

إِلَيْكَ: اسم فعل بمعنی دور رہو۔ ہٹو جیسے "إِلَيْكَ عَنِّي" یعنی تو مجھ سے دور ہو جا اور بمعنی خذ جیسے "إِلَيْكَ الْكِتَابَ" یعنی کتاب کو لے لو۔

أُلَى۔ أُولَى: کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسے "اَلْعَرَبُ الْأُلَى" قدماء عرب۔ أُولَى اسم اشارہ جمع قریب کے لئے ہے۔

أَمْ: حرف عطف ہمزہ استفہام کے بعد تسویہ اور برابری کے مفہوم کے لئے آتا ہے۔ جیسے "أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ" اور کبھی بل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ"۔

أَمَّ (ن) أَمًّا و أَمَمٍ و تَأَمَّمَ و ائْتَمَّ: قصد کرنا وأَمَّهُ: چندیا پر مارنا۔ دماغ پر صدمہ پہنچانا۔ .... إِمَامَةً و أَمًّا و إِمَامًا۔ الْقَوْمَ و بالْقَوْمِ: امام بننا۔

أَمَّتْ أُمُومَةً: ماں ہونا۔

تَأَمَّمَ الْمَرْأَةَ: ماں بنانا۔

ائْتَمَّ بہ: اقتدا کرنا........ واسْتَأَمَّ ہ: امام بنانا۔ اسْتَأَمَّ الْمَرْأَةَ: ماں بنانا۔

الْأُمُّ: ماں۔ کسی چیز کی اصل ج أُمَّهَات و أُمَّات اور بقول بعض أُمَّهَات: انسان کے لئے اور أُمَّات: بہائم کے لئے۔ أُمُّ أَرْبَعٍ و أَرْبَعِينَ: کن کھجورا۔ أُمُّ أَوْرَاص: تختی۔ جنگلی چوہا۔ أُمُّ الْبَيْض: شتر مرغ۔ أُمُّ التَّنَائِف: دور کا جنگل۔ أُمُّ تَوْلَب: گدھی۔ أُمُّ جَابِر: ہریسہ۔ أُمُّ جُنْدَب: ظلم و بے انصافی۔ لُغ الجراف: ڈول۔ ڈھال۔ أُمُّ جَعَار: بجو۔ أُمُّ جَعْرَان: گدھ۔ أُمُّ الْجَيْش: جھنڈا۔ أُمُّ حُبَاب: دنیا۔ أُمُّ حبیب: گرگٹ۔ أُمُّ حَرْب: جھنڈا۔ أُمُّ حَفْصَة: مرغی۔ أُمُّ حِلْس: گدھی۔ أُمُّ الْخَبَائِث: شراب۔ أُمُّ خِنَاف: تختی۔ أُمُّ خَنُّور: بجو۔ أُمُّ دَرْن: دنیا۔ أُمُّ درین: قحط زدہ سرزمین۔ أُمُّ وَرْزَة: دنیا۔ أُمُّ دفر و أُمُّ دَفَار: دنیا۔ أُمُّ الدِّمَاغ: دماغ کی جھلی۔ أُمُّ الرَّأْس: دماغ یا دماغ کی جھلی۔ أُمُّ راشد: چوہا۔ أُمُّ الرُّبَيْق: تختی و بلا۔ أُمُّ الرُّمْح: جھنڈی۔ أُمُّ سَمْحَة: بکرا۔ أُمُّ سُوَيْد: دبر۔ أُمُّ صَبَّار و أُمُّ صَبُور: بلا و سخت لڑائی۔ أُمُّ الصِّبْيَان: ایک قسم کی بیماری جو بچوں کو لاحق ہوتی ہے اور جس سے بچے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ أُمُّ طَبَق: تختی و بلا۔ سانپ۔ أُمُّ الطَّرِيق: شارع عام۔ أُمُّ الطَّعَام: معدہ۔ گیہوں۔ أُمُّ عَامِر: بجو۔ أُمُّ عِرْيَط: بچھو۔ أُمُّ عَزْم: دبر۔ أُمُّ فَرْوَة: بھیڑ۔ أُمُّ الْفَرَج: ایک قسم کا کھانا جو گوشت چاول شکر سے تیار کرتے ہیں اور بقول بعض ایک قسم کی روٹی جس میں پرند اور بکری کا گوشت بھر کر تنور میں پکاتے ہیں۔ أُمُّ الْقُرَى: مکہ معظمہ۔ أُمُّ الْقُرْآن: سورۃ فاتحہ۔ أُمُّ قَشْعَم: تختی۔ جنگ۔ موت۔ بجو۔ مکڑی۔ أُمُّ الْقَوْم: سردار قوم أُمُّ الْكِتَاب: لوح محفوظ۔ سورۃ فاتحہ یا کل قرآن پاک۔ أُمُّ كَلْب: ایک پہاڑی درخت کا نام۔ أُمُّ كَلْبَة: بخار۔ أُمُّ مَازِن: چیونٹی۔ أُمُّ الْمَثْوَى: بیوی۔ أُمُّ ملدم: بخار۔ أُمُّ النُّجُوم: کہکشاں۔ أُمُّ الْوَلِيد: مرغی۔ أُمُّ هُبَيْرَة: مینڈکی۔ لَا أُمَّ لَكَ: کلمہ ذم ہے اور کبھی مدح و استحسان کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔

الْأَمَام: آگے۔ وَ أَمَامَكَ: کلمہ تحذیر ہے۔ بمعنی بچو۔

الْإِمَام: (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے) پیش امام۔ جس کی اقتداء کی جائے۔ پیشوا۔ ڈوری جس سے معمار عمارت کی سیدھ قائم کرتے ہیں۔ نمونہ۔ واضح راستہ۔ سبق جتنا ہر روز لڑکے پڑھیں۔ قرآن۔ خلیفہ۔ امیر لشکر۔ مصلح اور منتظم۔

الْإِمَامَة: خلافت و پیشوائی۔

الْأُمَّة: جماعت۔ لوگوں کا گروہ۔ طریقہ۔ وقت۔ قد و قامت۔

الْأُمِّيّ: ان پڑھ۔

أُمِّيَّة: پڑھنا لکھنا نہ جاننے والے لوگ۔

أَمَّة: وقت۔

الْأُمِّيَّة و الْأُمُومَة: ماں ہونا۔ مادریت۔

الْأَمِيم و الْمَأْمُوم: جس کی گدی پر مارا گیا ہو۔

الْأُمَيْمَة: لفظ أُمّ کی تصغیر۔ ہتھوڑا۔ ج أَمَائِم۔

الْأَمِيمَة: پتھر جس سے سر کچلا جائے۔

أَمَا: حرف تنبیہ ہے اس کے بعد اکثر قسم آتی ہے جیسے أَمَا وَاللّٰهِ: حرف عرض جیسے "أَمَا تَنْزِلُ بِنَا"۔

أَمَّا: حرف شرط و تاکید جیسے "أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ" جو لوگ ایمان لائے وہ اس کے حق ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ حرف تفصیل جیسے "أَمَّا زَيْدٌ فَرَبِحَ" اس کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہے۔

إِمَّا: حرف تفصیل ہے جیسے إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَ إِمَّا كَفُورًا" ہم نے انسان کو راستہ دکھلا دیا اس کے بعد وہ شکر گزار بندہ بنے یا ناشکرا بن کر جیئے اور اس کے مواقع استعمال میں سے موضع شک و ابہام و اباحت و تخییر ہے جیسے "جَاءَ إِمَّا زَيْدٌ وَ إِمَّا عَمْرٌو"

یعنی یا زید آیا یا عمرو۔ جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ ان دونوں میں سے کون آیا اور جیسے تَعَلَّمْ اِمَّا الفِقْهَ و اِمَّا اللُّغَةَ: یعنی یا فقہ یا لغت سیکھو۔

الاَمْبِیر: بجلی کا سخت کرنٹ۔

اَلاَمْبِیر السَّاعِی: ۳۶۰۰ میگاواٹ بجلی کا کرنٹ۔

اَلامْبِریُولُوجِیا: عِلْمُ الاَجِنَّة: زچہ بچہ کا علم۔ (پیڈیاٹرک وگائنا کالوجسٹ)

اَمَتَهٗ (ض) اَمْتاً و اَمَتَہ: اندازہ کرنا۔ قصد کرنا۔

اَلاَمْت: کمزوری۔ بلند جگہ۔ شک۔ خالی ہونا۔ نشیب و فراز۔ ج اِمَات و اُمُوت۔

اَمِجَ (س) اَمَجاً: گرم ہونا۔ پیاسا ہونا۔ (ض) اُمُجاً: تیز چلنا۔

صَیْفٌ اَمِجٌ: سخت گرمی۔

اَمَحَ (ض) اُمُحاناً. الجُرْحُ: درد کرنا۔

اَمِدَ (س) اَمَداً. عَلَیْهِ غضبناک ہونا۔

اَمَّدَ: مدت بیان کرنا ...... السِّقَاءَ: ایک قطرہ نہ چھوڑنا۔

اَلاَمَد: غایت۔ آخری حد۔ غصہ۔ ج آماد: کہا جاتا ہے "طَالَ عَلَیْهِمُ الاَمَدُ" ان کے اوپر مدت طویل ہوگئی۔

اَلآمِدُ و الآمِدَة: بھری ہوئی کشتی۔

اَمَرَهٗ (ن) اَمْراً و آمِرَةً و اِمَاراً: حکم دینا۔ صفت آمِر اور صفت مفعولی مَامُوْر: کہا جاتا ہے "اَمَرَهُ الشَّیْءَ و بِالشَّیْءِ وَ اَمَرَهُ اَنْ یَفْعَلَ وَ بِاَنْ یَفْعَلَ" اس نے اس کو کسی کام کے کرنے یا بنانے کا حکم دیا۔

اَمُرَ (س) اَمْراً و اَمُرَ (ک) اِمْرَةً و اَمَارَةً: امیر و حاکم ہونا ...... عَلَیْهِ: والی ہونا۔

اَمِرَ (س) اَمَراً و اَمَرَةً الشَّیْءُ: بہت ہونا۔ الرَّجُلُ: بہت مویشی کا مالک ہونا۔ صفت آمِر۔

اَمَّرَهٗ: امیر و حاکم بنانا۔

آمَرَهٗ مُؤَامَرَةً. فِی اَمْرٍ: مشورہ کرنا۔

آمَرَهٗ اِیمَاراً: حکم دینا ...... هُ اللّٰهُ: مال یا نسل بڑھانا۔

تَآمَرَ وائْتَمَرَ و اِسْتَامَرَهٗ: مشورہ کرنا۔ تَاَمَّرَ عَلَیْهِ: تسلط ہونا۔ زبردستی کرنا۔ اِئْتَمَرَ الاَمْرَ وَ بِهٖ: فرماں برداری کرنا۔

اِئْتَمَرُوا و تَآمَرُوا: باہم مشورہ کرنا۔ اِئْتَمَرُوا بِفُلانٍ: کسی کے قتل کی سازش کرنا۔

اَلاَمْر ج اَوامِر: حکم۔ فرمان۔ ج اُمور۔ کام واقعہ۔ چیز جیسے "لاَمْرٍ مَا کَانَ کَذا" کسی چیز کی وجہ سے ایسا ہوا۔ "اُولُوا الاَمْرِ" اسلامی حکومت کے حکام و علماء۔

الاَمْرَة: امر کا اسم مرۃ۔

الاِمْرَة: امر کا اسم نوع۔ حکومت۔ ولایت۔

الاَمَرَة: بیابان میں پتھر کا چھوٹا نشان۔ چھوٹا ٹیلہ ج اَمَر۔

الاَمَارَة: علامت۔ ج اَمَارات۔

الاِمْر: عجیب۔ خلاف شرع وخلاف عقل سلیم بات۔

اَلاِمَر و الاِمَّرَة: کمزور رائے والا۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ اِمَرٌ وَ لا اِمَّرَةٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔

الاَمَّار: بہت حکم دینے والا۔ برائی پر اُکسانے والا۔ مونث اَمَّارَة۔

التَّامُور: برتن۔ دل۔ بادشاہ کا وزیر۔

التَّامُورَة: راہب کا صومعہ۔ شیر کا کچھار۔

التَّامُرِیُّ و التَّامُورِیُّ والتُّومُرِیُّ: انسان۔

الاَمِیر: حکم دینے والا۔ والی قوم۔ شریف آدمی۔ اس کلمہ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو شریف الاصل ہو اگرچہ صاحب اَمر نہ ہو۔ پڑوسی۔ وہ شخص جس سے مشورہ کیا جائے۔

اَمِیرُ البَحْر: بحری کمانڈر۔

اَمِیر اَلای: فوج کے ایک دستہ کا افسر یا بحری بیڑے کا کپتان۔ ج اُمَراء۔

المالُ الاَمِیرِیُّ: شاہی ٹیکس۔

المُؤْتَمَر: کانفرنس۔

المُؤْتَمَر: ج مُؤْتَمَرات: کانفرنس۔

مُؤْتَمَر دُوَلِیّ: نیشنل کانفرنس۔ مُؤْتَمَر ثَقَافِیّ: ادبی کانفرنس۔ مُؤْتَمَر عِلْمِیّ: علمی کانفرنس۔ مُؤْتَمَر سِیَاسِیّ: سیاسی کانفرنس۔

اَمِیرُ المُؤْمِنِین: حضرت عمرؓ بن الخطاب اور بعد والے خلفاء کا لقب جو ایک صحابیؓ نے حضرت عمر فاروق کے لیے دیگر بادشاہوں کے خطوط لکھتے وقت تحریر کیا۔

المُؤْتَمِر: فا۔ خود رائے۔ ایام عجوز کا آخری دن۔

المُسْتَمَر: مشورہ۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ بَعِیْدٌ مِنَ المُسْتَمَرِ قَرِیْبٌ مِنَ المُغْبَرِ" وہ مشورہ سے بعید اور چغلی سے قریب ہے۔

اَمْسِ. مبنی علی الکسر: کل گزشتہ۔

الاَمْسُ: (اعرابی حالت میں) گزشتہ ایام میں سے کوئی دن۔ ج آمُس و اُمُوس و آمَاس: نسبت کے لئے اَمْسِیّ: خلاف قیاس۔

الآمِص و الاَمِیص: وہ گوشت جس کو باریک کر کے کچا کھاتے ہیں اور کبھی ذرا آگ دکھلا لیتے ہیں۔

اَمِضَ (س) اَمَضاً. الرَّجُلُ: کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا اور کسی کی ناراضی کو خاطر میں نہ لانا۔ مافی الضمیر کے خلاف بے باکانہ بولنا۔

الاِمَّع و الاِمَّعَة: ہر ایک کی رائے کی پیروی کرنے والا۔ لوگوں کے ساتھ بغیر بلائے ہوئے دعوت میں شریک ہونے والا۔ ج اِمَّعُون: اور اِمَّع: کی اصل وَاِنِّی مَعَکَ ہے۔

اِمَّعَة: کی تاء: تانیث کی نہیں مبالغہ کے لئے ہے۔

تَاَمَّعَ و اسْتَامَعَ: ہر ایک کی رائے کا تابع بننا۔

اَمَق. العَیْن: ناک کی طرف کا آنکھ کا گوشہ ج آماق۔

اَمَلَهٗ (ن) اَمْلاً و اَمَّلَهٗ تَامِیلاً: اُمید کرنا۔

تَاَمَّلَ. الاَمْرَ وَ فِیْهِ: غور کرنا۔ دیر تک سوچنا۔

الاَمَل و الاُمْل: اُمید ج آمال۔

الاِمْلَة: اُمید۔

الْاَمَلَة: وہ لوگ جن کی مدد کی اُمید رکھی جائے واحد آمِل۔

اَلاَمِیل: جذر (علم کیمیا) C-S-H-B

المَاْمَل: اُمید۔ جس کی اُمید رکھی جائے۔

المُؤَمَّل: گھوڑ دوڑ میں آٹھویں نمبر کا گھوڑا۔

اَمُنَ (ک) اَمَانَةً: امین ہونا۔ امانت دار ہونا۔ معتمد علیہ ہونا۔ صفت امین۔ ج اُمناء۔

اَمَنَ (ض) اَمْنًا: اعتماد کرنا۔ بھروسہ کرنا۔ مائل ہونا۔ صفت آمن۔

اَمِنَ (س) اَمْنًا و اَمَنًا و اَمَانًا و اَمَنَةً: مطمئن ہونا۔ صفت آمِن و اَمِین و آمِن۔

...... الاَسَدَ وَ مِنْهُ: محفوظ رہنا۔

اَمَّنَ: آمین کہنا۔ ...... ہُ: امن و اطمینان میں کرنا۔

اَمَّنَ و اِئْتَمَنَ. فُلانًا عَلٰی كَذَا: کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔ اِئْتَمَنَهُ: امین سمجھنا۔

آمَنَہ اِیمَانًا: امن دینا۔ ...... بِہٖ: تصدیق کرنا۔ اعتماد و بھروسہ کرنا۔ ...... لَہٗ: تابعدار و مطیع ہونا۔

اِسْتَامَنَہٗ: امن طلب کرنا۔ امین سمجھنا ...... عَلٰی كَذَا: امین بنانا۔

الْاَمْنَة: اطمینان۔ دل کا سکون۔ امانت۔ ہر ایک پر بھروسہ کرنے والا۔

الْاُمَنَة: معتمد علیہ۔

الْاُمْنِیَّة: آرزو ج اَمَانِیّ و اَمَان۔

الْاَمَانَة: امانت۔ ودیعت۔ ج اَمَانات: فریضۂ خداوندی۔

الْاِیْمَان: مان لینا۔ تصدیق کرنا۔

الْاَمُوْن: سواری جس کے ٹھوکر کھانے کا خوف نہ ہو۔ ج اُمُن۔

الْاَمِیْن: امانت دار۔ وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی جائے۔ ج اُمناء۔

البَلَدُ الامِین: مکہ معظمہ۔

الْاُمَّان: امانت دار۔ معتمد علیہ۔ کاشتکار۔ وہ شخص جو لکھنا نہ جانتا ہو۔

آمین و اَمِین: اسم فعل بمعنی قبول کر۔

المُؤمِن: مان لینے والا۔ تصدیق کرنے والا نیز اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔

المَاْمُوْن: معتمد علیہ۔

المَاْمَن: امن و بے خوفی کی جگہ۔

اَمِهَ (س) اَمَهًا و اَمْهًا. الشَّیْءَ: بھولنا۔

اَمَهَ (ن) اَمْهًا. اِلَیْهِ فِی الْاَمْرِ: عہد و پیمان کرنا۔

تَاَمَّهَ. الْمَرْاَةَ: ماں بنانا۔

الْاَمِیْهَة: بکری کی چیچک یا پھنسیاں جو بکری کو ہوتی ہیں۔

اَمَا (ن) و اَمِیَ (س) واَمَی: (ض) اُمُوَّةً.

اَمَتِ الجَارِیَةُ: باندی ہونا۔

اَمَتْ: (ن) اُمْوَةً. السِّنَّوْرُ: میاؤں میاؤں کرنا۔

اَمّیٰ. الجَارِیَةَ: باندی بنانا۔

تَاَمَّیٰ و اِسْتَاْمَیٰ. الجَارِیَةَ: باندی بنانا۔

الْاَمَة: لونڈی۔ باندی۔ ج اِماء و اموات و آم: نسبت کے لئے اُمَوِیّ تصغیر اُمَیَّة.

اُمَیَّة: قریش کا ایک قبیلہ۔ نسبت کے لئے اُمَوِیّ اور بسا اوقات اَمَوِیّ بھی کہتے ہیں۔

اَنْ: (۱) حرف مصدری ہے فعل مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے "اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ" یہ کہ تم روزہ رکھو تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۲) مخففہ ہے اَنَّ مشقلہ سے اور افعال یقین یا ان کے مشابہ کے بعد آتا ہے جیسے "عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى" اللہ نے جان لیا کہ تم میں سے بیمار ہوں گے۔ "حَسِبُوْا اَنْ لَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ" لوگوں نے گمان کرلیا کہ آزمائش نہیں ہوگی۔

(۳) مفسرہ بمعنی اَیْ جیسے "فَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ" پس وحی بھیجی ہم نے طرف اس کی یہ کہ بنا کشتی کو۔

(۴) زائدہ تاکید کے لئے جیسے "لَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ" جب آیا خوشخبری لانے والا۔

اِنْ حرف شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جیسے "اِنْ تَضْرِبْ تُضْرَبْ" اگر تو مارے گا مارا جائے گا۔

حرف نفی ہے۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک لَیْسَ کا عمل کرتا ہے جیسے "اِنْ اَحَدٌ خَیْرًا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِالْعَافِیَةِ" یعنی عافیت کے بغیر کوئی کسی سے بہتر نہیں۔

اور کبھی جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے "اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ" میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید۔

مخففہ ہے اِنَّ مشقلہ سے اور اس صورت میں زائدہ ہوتا ہے جیسے "ما اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ"۔

اِنَّ: حرف تاکید ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے "اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ"۔

حرف جواب ہے جیسے کوئی کہے "لَعَنَ اللّٰهُ نَاقَةً حَمَلَتْنِیْ اِلَیْكَ" یعنی اللہ اس اونٹنی پر لعنت کرے جو مجھ کو تیرے پاس لائی ہے۔ اس کے جواب میں کہا جائے "اِنَّ وَرَاكِبَهَا" یعنی ہاں اور اس کے سوار پر بھی۔

اَنَّ حرف تاکید ہے جو خبر کو رفع اور اسم کو نصب دیتا ہے اور جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے جیسے "بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ" مجھ کو زید کے قیام کی خبر پہنچی۔

اَنَّ (ض) اَنِیْنًا و اَنًّا و اُنَانًا و تَاْنَانًا: کراہنا۔ آہ آہ کرنا۔

اَنَّنَهُ و تَاَنَّنَهُ: منانا۔

الْاَنَّان و الْاُنَان و الْاُنَنَة: بہت کراہنے والا۔

الْاَنَّة و الْاَنَانَة: کراہنا (حاصل مصدر)

اَنَا: میں (واحد متکلم کی ضمیر مرفوع منفصل)

الْاَنَانَت: نانا کہنا۔

الْاَنَانِیَّة: ڈینگ۔ خود غرضی۔ اِدّعا۔

اَنَّبَهُ: جھڑکنا۔ ملامت کرنا۔

اَنَانَاس: ایک مشہور لذیذ خوشبودار پھل کا نام ہے اکثر ممالک خط استوائی میں بویا جاتا ہے اور اس کا شربت اور پھل دونوں ہی بے حد لذیذ ہوتے ہیں۔ انگریزی زبان میں "پائن ایپل" کے نام سے معروف ہے۔

اَلْاَنْبَج: آم کا درخت جس کے پھول کو مانجا یعنی آم بولا جاتا ہے۔ اس کا پھل سخت گٹھلی والا اور مزیدار ہوتا ہے۔

اَلْاَنْب: بیگن۔

اَلْمُوْتَنِب: وہ شخص جس کو کھانے کی خواہش نہ ہو۔

اَلْاَنَاب: مشک یا ایک قسم کا عطر۔

اَلْاِنْبِیْق: عرق کشید کرنے والا آلہ۔ ج انابیق: (جدید)

اَنْتَ و اَنْتِ: تو (واحد حاضر مذکر و مؤنث کی ضمیر مرفوع منفصل) ج انتم و انتنّ۔

اَلْاَنْتْرُوْپُوْلُوْجِیَا: وہ علم (آرکیالوجی) جس میں انسانی طبائع اس کی معیشت، فنون، اوزار اور ایجادات پر بحث ہو۔

اَلْاَنْتِیْمُوَان: سفید شفاف جوہر جو طبع شدہ حروف پر لگایا جاتا ہے جس کی رمز S.B ہے۔

اَنَثَ (ض) اَنِیْثًا. اَلْمَرِیْضُ: بیمار کا کراہنا۔ آہ آہ کرنا ...... فُلَانًا: حسد کرنا ...... الشَّیْءَ: اندازہ کرنا۔

اَنُثَ (ک) اَنَاثَۃً. الحَدِیْدُ: لوہے کا کچا ہونا۔ نرم ہونا۔ مخنث ہونا۔ صفت (اَنِیْث)

مَکَانٌ اَنِیْثٌ: جس زمین میں گھاس وغیرہ جلدی اُگے۔ سَیْفٌ اَنِیْثٌ: کند تلوار۔

اَنَّثَہٗ: مؤنث بنانا۔ مؤنث سمجھنا۔ مخنث بنانا۔

اَنَّثَ لَہٗ: نرم ہونا۔ نرمی برتنا۔

آنَثَتْ اِیْنَاثًا. اَلْمَرْاَۃُ: مادہ جننا۔ صفت (مؤنث)

تَاَنَّثَ: مادہ ہونا ...... لَہٗ: نرم ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔

اَلْاُنْثٰی: مادہ ...... ج اِنَاث و اَنَاثٰی و جج اُنُث۔

اَلْمُؤَنَّث: مادہ۔ ہیجڑا۔

اَلْمِئْنَاث: وہ عورت جس کی عادت لڑکیاں جننے کی ہو۔ مرد کے لئے بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے کہ مفعال کا وزن دونوں کے لئے یکساں ہے اور اس کے مقابلے میں مذکار ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی عادت لڑکے جننے کی ہو۔

اَلْاَنَاث: چھوٹے چھوٹے ستارے۔

اَلْاَنْجَر: جہاز کا لنگر۔

اَلْاِنْجِیْل: وہ آسمانی کتاب جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ ج اناجیل: (کلمہ یونانی ہے جس کے معنی بشارت کے ہیں)

اَنَحَ (ض) اَنْحًا و اَنِیْحًا و اُنُوْحًا کانکھنا۔

اَلْاٰنِح و اَلْاَنُح و اَلْاَنُوْح: سوال کرنے پر بخل کی وجہ سے کھنکھنے والا۔

اَلْاَنِحَۃ: پست قد عورت۔

اَنِسَ: (س) و اَنُسَ: (ک) اَنَسًا و اَنَسَۃً و اَنَسَ: (ض) اَنْسًا: مانوس ہونا ...... بِہٖ وَ اِلَیْہِ: محبت کرنا۔ سکون قلب پانا۔

اَنَّسَہٗ: مانوس کرنا۔ اَنَّسَ الشَّیْءَ: دیکھنا اور جاننا۔

آنَسَہٗ یُؤَانِسُہٗ مُؤَانَسَۃً: لطف و مہربانی کرنا۔ محبت کرنا۔ تسلی دینا۔

آنَسَہٗ یُؤْنِسُہٗ اِیْنَاسًا: مانوس کرنا۔ آنَسَ الصَّوْتَ: سننا ...... الشَّیْءَ: دیکھنا اور اسی سے ہے "آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا" موسیٰ علیہ السلام نے طور کی جانب آگ کو دیکھا۔

تَاَنَّسَ: انسان ہونا۔ مانوس ہونا السبع: دور سے شکار کی آہٹ معلوم کر لینا ...... بِہٖ: مانوس ہونا۔

اِسْتَاْنَسَ: وحشت کا دور ہونا ...... بِہٖ وَ اِلَیْہِ: مانوس ہونا ...... لَہٗ: کان لگانا۔ دیکھنا۔

اَلْاَنَس: وہ شخص جس سے تم انس حاصل کرو۔ بڑی جماعت ج آناس۔

اَلْاِنْس: آدمی۔ واحد (اِنْسِیٌّ و اَنَسِیٌّ) ج اَنَاس و اَنَاسِیّ۔ اِنْسُکَ و اِبْنُ اِنْسِکَ و اِبْنُ اِنْسِکَ: تمہارا دوست اور حلیف۔

اَلْاُنْس و اَلْاُنْسَۃ: انسیت۔

اَلْاَنِسَۃ: پاکیزہ طبیعت والی لڑکی۔ ج اَوَانِس۔

اَلْاِنْسَان: آدمی۔ جنس بشری کے افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور مولدین کے اشعار میں انسانۃ بھی آیا ہے غیر مزروعہ زمین۔ انسان العین: آنکھ کی پتلی ج اناسیّ و اناسیۃ و آناس: پہاڑ کا سایہ۔

اَلْاِنْسَانِیَّۃ: انسان کی خصوصیات۔ اکثر اس کا استعمال اخلاق محمودہ کے لئے ہوتا ہے۔

اَلْاَنُوْس: بہت اُنس کرنے والا ...... مِنَ الْکِلَابِ: نہ کاٹنے والا کتا۔ ج اُنُس۔

اَلْاَنِیْس: اُنس کرنے والا۔ وہ شخص جس سے انس حاصل ہو کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ مِنْ اَنِیْسٍ" یعنی گھر میں کوئی نہیں ......

اَلْاُنَیْس: ایک آبی پرندہ جس کی آواز گائے کی آواز سے مشابہ ہے۔ مرغ

اَلْاَنِیْسَۃ و اَلْمَاْنُوْسَۃ: آگ۔

اَلْمُؤْنِس: اُنس دینے والا۔ پنج شنبہ کے دن کا نام۔ ابو مونس: شمع۔

اَلْمُؤْنِسَات: ہتھیار۔

اَنْسُوْلِیْن: شوگر کی بیماری کی دواء۔ جو تمام دوائیں آزمانے کے بعد آخری حربے کے طور پر دی جاتی ہے۔

اَلْاَنِیْسُوْن. انیسون: (ایک دوا کا نام)

اَنَضَ: (ض) اَنِیْضًا. اَللَّحْمُ: خراب ہونا۔ بگڑ جانا۔

اَنِضَ: (ض) اَنِیْضًا: خوف کی وجہ سے آنتوں کا حرکت کرنا۔

آنَضَ اِیْنَاضًا. اَللَّحْمَ: نیم بریاں کرنا۔

اَنِفَ: (س) اَنَفًا. مِنَ الْعَارِ: خوددار ہونا۔ ناپسند کرنا۔ صفت (اَنُوْف) اور اسم (الانفۃ) ...... البَعِیْرُ: ناک میں درد ہونا۔ صفت (آنِف)

اَنَفَہٗ: (ن ض) اَنْفًا: ناک پر مارنا۔

اِئْتَنَفَ و اِسْتَاْنَفَ. الشَّیْءَ: از سرِ نو کرنا اور اسی سے ہے "اِسْتَاْنَفَ الدَّعْوٰی" یعنی اس نے اپیل کی۔

اَلْاَنْف: ناک۔ اَنْفُ الْجَبَلِ: پہاڑ کا نکلا ہوا گوشہ۔ "اَنْفُ کُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کی ابتداء۔ کہا جاتا ہے "مَاتَ حَتْفَ اَنْفِہٖ" وہ اپنی طبعی موت مرا۔

رَغِمَ اَنْفُہٗ: وہ ذلیل ہوا۔ حَمِیَ اَنْفُہٗ: وہ

غالب وزبردست ہوا۔ ج آناف و اُنوف و آنُف۔

آنِفًا: ابھی۔ کہا جاتا ہے "ذَکَرتُه آنِفًا" میں نے اس کو ابھی یاد کیا۔ یہ ہمیشہ بربنائے ظرفیت منصوب ہوتا ہے۔

آنِفَة الشَّباب: آغازِ جوانی۔ کہا جاتا ہے "مَضَتْ آنِفَةُ الشَّبابِ" جوانی کی مستی ختم ہو گئی۔

الْأُنُف: مِنَ الرِّياضِ: وہ سرسبز و شاداب حصہ زمین جس کو کسی جانور نے چرا نہ ہو۔ کَاْسٌ

اُنُف: وہ پیالہ جس سے کسی نے پیا نہ ہو۔

الْأَنِيْف: نرم لوہا۔ تمام زمینوں سے پہلے پیداوار اگانے والا پہاڑ۔

اَنْفُ الْعِجْلِ: زیب و زینت کا ایک پودا اس کے پھول بعض جانوروں کے سر کے مانند ہوتے ہیں اس کے متعدد رنگ ہیں۔

رَجُلٌ اُنَافِيٌّ: بڑی ناک والا مرد۔

الْمُسْتَانَف۔ مِنَ الْأَمْرِ: وہ کام جس کو ابھی کسی نے نہ کیا ہو۔

اَنِقَ (س) اَنَقًا: خوش ہونا۔ الشَّيَ: پسند کرنا ...... بِہٖ: پسند کرنا اور ماسوا پر ترجیح دینا ...... الشَّئُ: خوبصورت و تعجب انگیز ہونا۔ صفت اَنِقٌ و اَنِيْقٌ و مُوْنِقٌ: کہا جاتا ہے "رَوْضَةٌ اَنِقٌ و اَنِيْقَةٌ" خوبصورت باغ۔

اَنَقَهٗ: تعجب میں ڈالنا۔

آنَقَهٗ اِيْنَاقًا و نِيْقًا: تعجب میں ڈالنا۔ نِيْقًا: مصدر خلافِ قیاس ہے۔

تَاَنَّقَ: نفاست پسند ہونا ...... فِي الْكَلَامِ اَو الْعَمَلِ: اچھی طرح کرنا ...... الْمَكَانَ: پسند آنے کی وجہ سے جدا نہ ہونا۔

الْاَنَاقَة و الْاِنَاقَة: حسن پسندیدہ۔

الْاَنُوق: عقاب۔ "هُوَ اَعَزُّ مِنْ بَيْضِ الْاَنُوْقِ" وہ عقاب کے انڈے سے زیادہ کمیاب ہے۔ بطور مثل کے اس چیز کے لئے بولتے ہیں جس کا حصول محال ہو۔

اَنَكَ: (ن) اَنْكًا۔ الشَّئُ: بڑا اور موٹا ہونا۔

الْاُنُک: سیسہ۔ ایک ٹکڑے کو انکۃ کہتے ہیں۔

الْاَنْكَلِيْس: مارماہی۔

الْاَنَام و الْاَنَام و الْاَنِيْم: مخلوق۔ انیم کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے۔

اَنَى: (ض) اَنْيًا و اِنًى و آنَاءً و اَنًى و آنِيَةً: قریب ہونا۔ آنا ...... النَّبَاتُ: پک جانا۔

اَنَى يَاْنِي و اَنِيَ: (س) اَنْيًا و اِنًى: دیر کرنا۔ پیچھے رہنا۔ صفت اَنِيٌّ۔

آنَى اِيْنَاءً۔ فُلَانًا: دیر کرنا پیچھے ڈالنا۔

تَاَنَّى و اِسْتَاْنَى۔ فِي الْاَمْرِ و بِهٖ: اچھی طرح غور و فکر کرنا ...... الرَّجُلَ: مہلت دینا۔

الْاَنَاة: وقار۔ بردباری۔ انتظار و مہلت۔

الْاَنَاء و الْاَنَى و الْاِنَى: وقت کا آ پہنچنا۔ پختگی۔

الْاِنَى: بردباری۔ نرمی۔ پورا دن یا اس کا ایک جزو۔ ج آناء و اُنِيٌّ: کہا جاتا ہے "آنَاءَ اللَّيْلِ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ" یعنی رات اور دن۔

رَجُلٌ آنٍ: بردبار اور سنجیدہ مرد۔

الْاِنَاء: برتن۔ ج آنِيَةٌ و: جج اَوَانٍ

اَنّٰى: (۱) ظرفِ مکان ہے اور دو فعلوں کو مجزوم کرتا ہے جیسے "اَنّٰى تَجْلِسْ اَجْلِسْ" جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

(۲) بمعنی کہاں سے جیسے "اَنّٰى لَكَ هٰذَا" یعنی تمہیں یہ کہاں سے حاصل ہوا؟

(۳) ظرف زمان بمعنی کب جیسے "اَنّٰى جِئْتَ" تم کب آئے؟

(۴) استفہامیہ بمعنی کیف جیسے "اَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا" اللہ اس بستی کو کیونکر زندہ کرے گا اور اسی سے ہے "فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ"۔

اَنُوفِيْلِس (بعوضة الاجمية): ملیریا بخار پھیلانے والا مچھر۔

اَهْ و اَهٍ و اَهٍ و آهِ و آهٍ و آهِ و آهَا: آہ آہ۔

اَهَّ (ن) اَهًّا و اَهَّةً و اِهَّةً و اَهَّةً و تَاَهَّهَ: آہ آہ کرنا۔

اَهَبَ و تَاَهَّبَ۔ لِلْاَمْرِ: تیار و آمادہ ہونا۔

الْاُهْبَة: سامان۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ لِلسَّفَرِ اُهْبَةً" اس نے سامانِ سفر لیا۔

الْاِهَاب: کھال۔ کچی کھال۔ ج اُهُبٌ و اَهَبٌ و آهِبَةٌ۔

الْاَهَرَة: گھریلو سامان۔ اچھی حالت۔ بیت۔ ج اُهُرٌ و اَهَرَات۔

اَهَلَ: (ن ض) اَهْلًا و اُهُوْلًا۔ الرَّجُلُ: شادی شدہ ہونا ...... اِمْرَاَةً: نکاح کرنا۔ صفت مفعولی (مَاْهُوْلَةٌ)۔

اَهِلَ (س) اَهَلًا۔ بِهٖ: انس حاصل کرنا۔

اُهِلَ۔ الْمَكَانُ اَوِ الْبَلَدُ: آباد ہونا۔ صفت آهِلٌ و مَاْهُوْلٌ۔

آهَلَهٗ اِيْهَالًا: شادی کر دینا (...... و اَهَّلَهٗ) لِلْاَمْرِ: لائق بنانا یا سمجھنا۔ اَهَّلَ بِهٖ: کسی سے اَهْلًا وَ سَهْلًا کہنا۔

تَاَهَّلَ و اِتَّهَلَ: شادی شدہ ہونا۔ تَاَهَّلَ لِلْاَمْرِ: لائق ہونا۔

اِسْتَاْهَلَ الشَّيَ: کسی چیز کا اہل ہونا۔ ...... الرَّجُلَ: لائق سمجھنا۔ اِسْتَاْهَلَ: پگھلی ہوئی چربی لینا یا کھانا۔

اَهْلًا وَ سَهْلًا: خوش آمدید۔ تقدیر عبارت کی یوں ہے "صَادَفْتَ اَهْلًا لَا غُرَبَاءَ وَوَطِئْتَ سَهْلًا لَا وَعْرًا" تو نے اپنے لوگوں کو پایا اجنبیوں کو نہیں اور نرم زمین میں آیا سخت میں نہیں۔"

الْاَهْل: کنبہ۔ رشتہ دار۔ ج اَهْلُوْنَ و اَهَالٍ و آهَال و اَهَلَات و اَهْلَات۔ اَهْلُ الرَّجُلِ: بیوی۔ اَهْلُ الْاَمْرِ: حکام۔ اَهْلُ الْمَذْهَبِ: متبعین مذہب۔ اَهْلُ الْوَبَرِ: بدو۔ اَهْلُ الْمَدَرِ وَ الْحَضَرِ: عرب کے شہری۔

الْاَهْلِيَّة: قابلیت۔

الْاَهْل و الْاَهْلِي: پالتو جانور وغیرہ۔

الْآهِل: بال بچوں والا۔

الْمُؤَهِّلَات: طبعی استعداد جو آدمی کو کسی کام کے قابل بنا دیتی ہے۔

الْاِهَالَة: پگھلی ہوئی چربی۔ ہر وہ روغن جس کو

بطور سالن کے استعمال کیا جائے۔
الماهُول: آباد مکان۔
أوْ: حرف عطف میں سے ہے اور اس کے مواقع استعمال حسب ذیل ہیں۔
(۱) شک جیسے "لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ" ہم ایک دن یا دن کے کچھ حصہ میں ٹھہرے۔"
(۲) ابہام جیسے "نَحْنُ أَوْ أَنْتُمْ عَلَى الْحَقِّ" ہم یا تم حق پر ہیں۔
(۳) اباحت جیسے "جَالِسِ الْحَسَنَ أَوِ ابْنَ سِيْرِيْنَ" حسن کے پاس بیٹھو یا ابن سیرین کے پاس۔
(۴) تخییر جیسے "سِرْ رَاكِبًا أَوْ مَاشِيًا" سوار چلو یا پیدل چلو۔
(۵) تقسیم جیسے الْكَلِمَةُ اِسْمٌ أَوْ فِعْلٌ أَوْ حَرْفٌ: (کلمہ یا اسم ہے یا فعل یا حرف) کبھی الی کے معنی میں آتا ہے جیسے "لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تَقْضِيَنِيْ حَقِّيْ" میں تمہارے ساتھ لازم رہوں گا یہاں تک کہ تم میرا حق پورا کردو اور کبھی الَّا کے معنی میں آتا ہے جیسے "لَأَقْتُلَنَّ الْعَدُوَّ أَوْ يَخْضَعَ" میں دشمن کو یقیناً قتل کروں گا مگر یہ کہ وہ تابع ہو جائے۔
آبَ (ن) أَوْبًا و مَآبًا. مِنَ السَّفَرِ: لوٹنا۔ واپس ہونا۔ صفت (آئِبٌ) ج أَوْبٌ و أُيَّابٌ و أُوَّابٌ ...... السَّمَاءَ: رات میں کسی چشمہ پر اترنا...... الشَّمْسُ: آفتاب کا غائب ہونا۔ غروب ہونا...... اِلَى اللّٰهِ: توبہ کرنا۔
آبَهُ (ن) أَوْبًا: قصد کرنا۔ آبَ اِلَيْهِ: کسی کے پاس رات کے وقت جانا۔
أَوِبَ (س) أَوَبًا: غضبناک ہونا۔
أَوَّبَ و أَيَّبَ. عَنْهُ: لوٹنا۔ أَوَّبَ الْأَدِيْمَ: بیچ میں سے گول کاٹنا۔
أَوَّبَ و آوَبَ مُؤَاوَبَةً. الْقَوْمُ: سارے دن چلنا اور رات میں قیام کرنا۔
تَأَوَّبَ و تَأَيَّبَ و اِئْتَابَ: لوٹنا...... السَّمَاءَ: رات میں کسی چشمہ پر اترنا۔
الْأَوْبُ و الْأَوْبَةُ الْإِيَابُ: واپسی و الْأَوْبُ: قصد۔ عادت۔ راستہ۔ جہت۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا مِنْ كُلِّ أَوْبٍ" وہ لوگ ہر جہت سے آئے۔ "وَ كُنْتُ عَلَى صَوْبِ فُلَانٍ وَ أَوْبِهِ" میں فلاں کی روش اور طریقے پر تھا۔
الْأَوْبَةُ: جانور کی ٹانگ۔ ج أَوَبَاتٌ۔
الْأَوَّابُ: توبہ کرنے والا۔ ج أَوَّابُوْنَ۔
الْمَآبُ: لوٹنے کی جگہ۔ ج مَآوِبُ: کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ مَآوِبَ" ان دونوں کے درمیان تین منزل کا فاصلہ ہے۔
أُوتُوبَانِكْس: ایک پودا جس کے زرد پھول ہوتے ہیں اس سے گوند نکال کر بعض سبز انگوریوں میں ملا کر دوائی دی جاتی ہے۔
أُتُوبِيس: بڑی گاڑی سواریوں کو منتقل کرنے کے لئے چلائی جاتی ہے۔ اس کو سوزوکی یا بوسٹر یا بس بولتے ہیں۔
أُوتُوسْتْرَاد: خصوصی شارع خاص گاڑیوں کے لئے جو ہر قسم کی اچھی ڈیزائننگ سے مزین ہوتی ہے اس کے دونوں اطراف درخت اور فٹ پاتھ بنائے جاتے ہیں۔ (لاطینی)
الْأُوتُوقْرَاطِي: مطلق العنان حاکم۔ (یونانی لفظ)
أُوتُومَاتِيك: ہر مشین جو خود چل کر بند ہو یا کم ہو بغیر کسی کے چلائے۔ (آٹومیٹک)
الْأَبِنَةُ: وہ پانی جس کو دوپہر کے وقت پییں۔
الْأَوْجُ: بلندی۔ فن موسیقی کا ایک سُر۔
الْآحُ: انڈے کی سفیدی۔
آدَهُ: (ن) أَوْدًا و أُوُوْدًا. الْأَمْرُ: گرانبار کرنا۔ تھکا دینا...... الْحِمْلُ: بوجھل کرنا۔ صفت (آئِدٌ) اور صفت مفعولی (مَؤُوْدٌ).
(أَوْدًا) الْفَيْءُ: لوٹنا۔ الْعَشِيُّ: مائل ہونا۔
(...... أَوْدًا و أُوُوْدًا) الْعُوْدَ: جھکانا۔ ٹیڑھا کرنا۔
أَوِدَ: (س) أَوَدًا و تَأَوَّدَ: ٹیڑھا ہونا۔ مڑنا۔ صفت (أَوَدُ) مؤنث (أَوْدَاءُ) و تَأَوَّدَهُ الْأَمْرُ: شاق گزرنا۔ گراں ہونا۔
اِنْآدَ اِنْيِيَادًا: مڑنا۔ جھکنا۔ ٹیڑھا ہونا۔
الْأَوَدُ: مشقت۔ ٹیڑھا پن۔
الْأَوْدَةُ: بوجھ۔
الْمَآوِدُ: مصیبتیں۔
الْأُوَارُ: گرمی۔ پیاس۔ دھواں۔ ج أُوُرٌ۔
الْآرَةُ: چولہا۔ آگ جلانے کی جگہ۔
الْأُوْرَانِيُوْم: شعاع والا جسم جو ایٹم بم میں داخل کیا جاتا ہے۔
الْأُوْرِيُوْمِيْسِن: جدید قسم کی دوائی جو کہ پیچش جیسے امراض میں استعمال ہوتی ہے۔
الْأَوَزَّةُ: بط۔ مرغابی۔ ج اوز۔
الْمَأْوَزَةُ: وہ جگہ جہاں بطین زیادہ ہوں۔
آسَ يَؤُوْسُ أَوْسًا و إِيَاسًا: دینا۔ بدلہ دینا۔
اِسْتَآسَهُ: عطیہ مانگنا۔ مدد طلب کرنا۔ ساتھ رہنے کو کہنا۔
الْأَوْسُ: عطیہ۔ بھیڑیا۔
الْآسُ: ایک درخت کا نام ہے جو ریحان کے نام سے مشہور ہے۔ واحد آسة ہے۔
الْآسُ: چولہے کی بقیہ راکھ۔ شہد۔ چھتہ میں باقی ماندہ شہد۔ قبر۔
الْأُوسْمِيُوْم: سفید کان سخت سب اجسام میں زیادہ ثقیل جسم بسیط جس کا رمز O.S ہے۔
أُوَيْس: بھیڑیا۔
أَفَهُ (ن) أَوْفًا: نقصان پہنچانا۔ فاسد کرنا" آفت أَوْفًا و آفَةً أُوُوْفًا الْبِلَادُ: آفت زدہ ہونا۔
الْآفَةُ: آفت۔ مصیبت۔ ہر وہ عارضہ جو کسی چیز کو فاسد کر دے۔ ج آفات۔
آقَ (ن) أَوْقًا. عَلَيْهِ: اوپر سے جھانکنا۔ جھکنا۔ مبتلائے مصیبت کرنا۔ نحوست لانا۔
أَوَّقَ. هُ: کسی پر مشقت ڈالنا۔ کھانا کم کرنا۔
تَأَوَّقَ: رُکنا۔
الْأَوْقُ: بوجھ۔ نحوست۔ بدبختی۔ کہا جاتا ہے "أَلْقَى عَلَيَّ أَوْقَهُ" اس نے اپنا بوجھ مجھ پر ڈال دیا۔ "وَ بِهِ أَوْقٌ" وہ منحوس ہے۔
الْأَوْقَةُ: جماعت۔ اس سے ہے "جَاءَ الْقَوْمُ بِأَوْقَتِهِمْ" قوم پوری کی پوری آئی۔
الْأُوْقَةُ: گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے ج أُوْقَاتٌ و أُوَقٌ۔

الْاُوْقِيَه: نصف رطل کا چھٹا حصہ۔ ج اَوَاقٍ و اَوَاقِي. الْاَوَاقِي: ڈھرکی۔
المووق: منحوس۔ المُوَوَّق: کھانے میں دیر کرنے والا۔
الْاُوْقِيَانُوس: بحراٹلانٹک۔ بحر محیط۔
اُوکَالِيْپْتُوس: جس کو لغت میں کینا بھی بولتے ہیں۔ معنی: کو مین۔ بہت تیزی سے پھیلتا ہے اس کی لمبائی سو میٹر تک چلی جاتی ہے۔ زمین کو خشک کرنے میں فائدہ مند ہے۔ (سفیدہ کا درخت)
الْاَوْكَةُ: غصہ۔ بدی۔
الْاُوكْسِيجِن: آکسیجن۔
الْآلُ: سراب۔ یا وہ سرابی کیفیت جو چلچلاتی دھوپ میں زوال سے پہلے محسوس ہوتی ہے۔
آلُ الرَّجُلِ: اہل وعیال۔ اس کا استعمال صرف اشراف ہی میں ہوتا ہے خواہ شرافت دینی ہو یا دنیوی جیسے "آلُ النَّبِيِّ و آلُ فِرعونَ" اور آل الحجام و آل الاِسْكَافِ نہیں کہا جاتا۔
آلُ الجَبَلِ: پہاڑ کے اطراف۔
الآلَةُ: اوزار۔ ج آل و آلات. الآلَةُ الحَدْبَاءُ: تابوت۔ الآلَةُ الخِيَاطَةِ: سینے کی مشین۔ الآلَةُ الكِتَابِيَة: ٹائپ رائٹر۔ الآلَة: حالت شدت۔ چوب خیمہ۔
الآلاتِي: سازندہ۔ اوزار کے کارخانہ کا منتظم۔
الْاَوَّلُ: پہلا۔ ج اَوَائِل و اَوَالٍ و اَوَّلُوْن: مؤنث اُوْلىٰ: ج اُوَل و اُوْلَيَات. اوّل: جب صفت واقع ہوتا ہے تو غیر منصرف ہوتا ہے جیسے "لَقِيْتُهُ عَامًا اَوَّلَ" اور اس کے ماسوا صورتوں میں منصرف ہوتا ہے۔ جیسے مَا رَأَيْتُ لَهُ اَوَّلًا وَلَا آخِرًا: اور کہا جاتا ہے: لَقِيْتُهُ اَوَّلَ ذِي يَدَيْنِ" یعنی صبح کو سب سے پہلے میں اس سے ملا اور بولتے ہیں" اَعْمَلُ كَذَا اَوَّلَ ذِي يَدَيْنِ" یعنی یہ کام میں سب سے پہلے کروں گا۔
آلَ (ن) "اَوْلًا و مَآلًا. اِلَيْهِ: لوٹنا۔
(..... اِيَالًا و اَوْلًا) الرَّعِيَّةَ: انتظام کرنا۔
(..... اَوْلًا و اِيَالًا و اِيَالَةً عَلَى القَوْمِ: حاکم ہونا۔
اَوَّلَهُ اِلَيْهِ: واپس کرنا (..... وتَاَوَّلَ) الكَلَامَ: تفسیر کرنا۔ وتَاَوَّلَ فِيهِ الخَيْرَ: خیر و صلاح محسوس کرنا۔
اِئْتَالَ: المالَ: انتظام کرنا۔
المَآلُ: لوٹنے کی جگہ۔ نتیجہ۔ مَآلُ الكَلَامِ: مفاد۔
الْاِيَالَةُ: حکومت۔ سیاست۔ صوبہ۔ ج ایالات۔
اُولَاءِ و اُولىٰ: جمع قریب کے لئے اسم اشارہ ہیں مذکر و مؤنث دونوں کے لئے اور اولاء پر ھا تنبیہ میں داخل ہوتا ہے اور ھولاء کہا جاتا ہے اور آخر میں ک خطاب بھی لاحق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے اُولٰئِكَ اور اُولَاءِ و اُولِي الَّذِينَ: کے معنی میں بھی مستعمل ہیں۔
اُولُوْ: ذو کی جمع۔ مؤنث اُولَات: اس کی واحد ذات ہے۔ تم کہتے ہو جاءَنِي اُولُو العِلْمِ و اُولَاتُ الفَضْلِ"۔
آمَ (ن) اَوْمًا: سخت پیاسا ہونا۔ (آم (ک) اَوْمًا و اُيَامًا و اِيَامًا) النحلَ و عَلَيْهَا: شہد نکالنے کے لئے چھتہ کے نیچے دھواں کرنا۔
اَوَّمَهُ: پیاسا کرنا۔
الْاُوَام: پیاس۔ دوران سر (..... والايام) دھواں۔ ج اُيُم.
آنَ: (ن) اَوْنًا. عَلَى نَفْسِهِ: نرمی برتنا۔
اَوَّنَ: (ن) و تَاَوَّنَ. الرَّجُلُ: سنجیدہ و پُروقار ہونا۔
الْاَوْنُ: نرمی۔ آرام۔ سکون۔ وقار کے ساتھ چلنا۔
الآنَ و الْاَوَان: وقت۔ ج آوِنَة.
الآنَ: ابھی۔
الْاِيْوَان: محل۔ ج ایوانات و اَوَاوِين.
الْاَوَان: پچھوے (اس کے لئے واحد نہیں)
آهَ (ن) اَوْهًا و اَوْهَ و تَاَوَّهَ: دردمند ہونا۔
آہ آہ کرنا۔
الْاَوَّاه: بہت آہیں کرنے والا۔
الآهَة: آہ۔ کراہ۔ کسرہ۔
اَوَى: (ض) اُوِيًّا و اِوَاءً. البَيْتَ و اِلَى البَيْتِ: ٹھکانا لینا۔ پناہ دینا۔ اترنا۔ (و آوى و اَوَّى) هُ البَيْتَ وَ اِلَى البَيْتِ: ٹھکانا دینا۔ پناہ دینا۔ اتارنا۔
اَوَى (ض) اَوْيَةً و اِيَّةً و مَاوِيَةً و مَاوَاةً. لَهُ: رحم کھانا۔ نرم دل ہونا۔ ترس کھانا۔
تَاَوَّى و تَآوَى. الطُّيُورُ: اکٹھا ہونا۔
اِئْتَوَى و اِتَّوَى: پناہ لینا ..... لَهُ: ترس کھانا۔
المَاوَى و المَاوَاة: ٹھکانا۔ جائے پناہ۔
اِبْنُ آوَى: گیدڑ۔ بعض اس کی کنیت ابوزُهْرَه کہتے ہیں۔ ج بنات آوى.
الآيَةُ: علامت ..... مِنَ الكِتَابِ: آیت
الآيَةُ: عبرت۔ آی و آيَات.
آيَةُ الرَّجُلِ: وجود۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ القَوْمُ بِآيَتِهِمْ" قوم پوری جماعت کے ساتھ نکلی۔
اَيْ: حرف نداء ہے جیسے "اَيْ زَيْدُ" حرفِ تفسیر جیسے "رَاَيْتُ غَضَنْفَرًا اَيْ اَسَدًا"
اِيْ: ہاں۔ ہمیشہ قسم سے پہلے واقع ہوتا ہے جیسے "اِيْ وَاللهِ.
اَيُّ: اس کے مختلف مواقع استعمال ہیں۔
(۱) شرط کے لئے اس صورت میں دو فعلوں کو مجزوم کرتا ہے۔ جیسے "اَيًّا تَضْرِبْ اَضْرِبْ" جس کو تو مارے گا میں ماروں گا۔
(۲) استفہام کے لئے جیسے "اَيُّكُمْ اَتَى" تم میں سے کون آیا؟
(۳) اسم موصول جیسے "سَلِّمْ عَلَى اَيِّهِمْ اَفْضَلُ" ان میں سے جو افضل ہے اس کو سلام کر۔
(۴) مال کے معنی پر دلالت کرنے کے لئے اس صورت میں نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے۔ جیسے "زَيْدٌ رَجُلٌ اَيُّ رَجُلٍ" زید بہت کامل آدمی ہے اور کبھی موصوف باللام منادی پر یا کے بعد مخاطب کو متنبہ کرنے کے

لئے آتا ہے۔ جیسے یٰاَیُّھَا الرَّجُلُ

اِیَّا: وہ حرف جو ضمائر منصوبہ منفصلیہ کے شروع میں لگایا جاتا ہے جس سے مقصد تخصیص پیدا کرنا ہوتا ہے جیسے "اِیَّاکَ اَعْنِیْ"

اَیَا: بعید کے لئے حرف ندا ہے اور کبھی ہمزہ کو ہ سے بدل کر ھَیَا بولتے ہیں۔

آدَ یَئِیْدُ اَیْدًا و آدًا: مضبوط وسخت ہونا۔

اَیَّدَہٗ تَاْیِیْدًا و آیَدَہٗ مُؤَایَدَۃً: قوی کرنا۔ ثابت کرنا۔ صفت (مُؤَیِّد و مُؤیِد) صفت مفعولی مُؤَیَّد و مُؤیَد (تَاَیَّدَ): قوی ہونا۔

الآدُ و الاَیْدُ: قوت۔

اَلْآیَاد: ہر وہ چیز جو کسی چیز کے لئے باعث تقویت ہو۔ پردہ۔ پناہ۔ فضاء آسمانی۔ مضبوط پہاڑ۔

اِیَادُ الْجَیْشِ: فوج کا دایاں و بایاں بازو۔

الاَیِّدُ: قوی

الـمُؤیِدُ: بڑا معاملہ۔ مصیبت۔ ج مـآوِدُ مُوَایِد۔

اَیَّار: ماہ مئی رومی مہینے کا نام)

اِیْپِیْکَا: پیٹ کی صفائی کے لئے دوائی استعمال کی جاتی ہے۔

اِیْدِیُولُوجیَا: تصورات اور افکار میں بحث کرنے والا فن۔ ایک خاص مذہب جو افکار کو ہی بنیاد تصور کرتا ہے۔

اَیِسَ: (س) اِیَاسًا. مِنْہ: ناامید ہونا۔ صفت (آیِس)

یَئَّسَہٗ و آیَسَہٗ اِیْئَاسًا: ناامید کر دینا۔

الآئِسَۃ: پچاس یا اس سے زائد عمر والی عورت۔

آضَ یَئِیْضُ اَیْضًا: لوٹنا۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَہٗ اَیْضًا" اس نے اس کو بھی کیا۔ ایضاً پر نصب مصدریت یا حالیت کی بنا پر ہے۔ ایک حالت سے دوسری حالت پر ہونا۔ کہا جاتا ہے "آضَ سَوَادُ شَعْرِہٖ بَیَاضًا" اس کے بالوں کی سیاہی سفیدی سے بدل گئی۔

الْاَیْقُوْنَۃُ: مجسمہ۔ اسکیچ۔ اس کے مقابل میں عربی لفظ اَلصَّنَمَۃُ ہے۔

اَیِکَ (س) اَیَکًا و اِسْتَایَکَ. الشجرُ: گنجان ہونا۔

اَلْاَیْکُ: گنجان درخت۔ واحد (اَیْکَۃ)

الاَیِکُ: پھل دار۔

اِیْل: عبرانی میں اللہ تعالیٰ کا نام۔ معنی قوی قدیر۔

الاَیِّل والاِیَّل والاُیَّلُ: بارہ سنگھا ج اَیَائِل۔

اَیْلُول: ماہ ستمبر (رومی مہینے کا نام)

آمَ یَئِیْمُ اَیْمَۃً اُیُوْمًا و اَیْمًا. الرَّجُلُ مِنْ زَوْجَتِہٖ اَوِالْمَرْاَۃُ مِنْ زَوْجِھَا: رانڈ و بیوہ ہونا۔ صفت مذکر ومونث (اَیِّم) ج اَیَائِم و اَیَامٰی و اَیِّمُوْن و اَیِّمَات۔

اَیَّمَہ: رانڈ بیوہ کرنا۔

تَاَیَّمَ: عرصہ تک بے نکاح کے رہنا۔

الاَیْمُ: سانپ۔ نر اژدہا۔ ج اُیُوم۔

اَیْمُ اللّٰہِ: اللہ کی قسم

الاَمَۃ: عیب ونقص۔ کہا جاتا ہے "اَلْحَرْبُ مَاْیَمَۃٌ مَیْتَمَۃٌ: لڑائی عورتوں کو رانڈ کرنے والی اور بچوں کو یتیم بنانے والی ہے"

آنَ یَئِیْنُ اَیْنًا: وقت آنا۔ کہا جاتا ہے آنَ لَکَ اَنْ تَفْعَلَ کَذَا" تمہارے لئے ایسا کرنے کا وقت آ گیا۔

الاَیْنُ: تھکن۔ ماندگی

الآن و الاَوَان: مادہ اون دیکھو۔

اَیَّانَ: اسم شرط ہے۔ دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جیسے "اَیَّانَ تَضْرِبْ اَضْرِبْ" جب تم مارو گے میں ماروں گا۔ اسم استفہام جیسے "اَیَّانَ تَرْجِعُ" تو واپس ہوگا؟ اور مَتٰی کے معنی میں بھی آتا ہے بمعنی کب۔

اَیْنَ: اسم ظرف ہے بمعنی کہاں..... جیسے "اَیْنَ یُوْسُفُ" یوسف کہاں ہے؟ اور معنی شرط کو متضمن ہو کر دو فعلوں کو جزم دیتا ہے خواہ ما اس کے ساتھ لاحق ہو یا نہ ہو جیسے اَیْنَ اَوْ اَیْنَمَا تَقِفْ اَقِفْ" تو جہاں کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا۔

اَیُون: بجلی کے مجموعات میں سے ایک ذرہ جب اس بجلی میں کمی ہو جائے تو مثبت ہوتا ہے اور جب زیادتی ہو جائے تو منفی ہوتا ہے۔

اِیْہ: کچھ اور کہو۔ یا کرو۔ یا سناؤ۔

اَیَا و اَیَاءُ و اَیَاۃُ و اِیَاۃُ. الشَّمْسِ: آفتاب کی روشنی۔ اور ایسا ہی نباتات کی رونق کے معنی میں بھی آتا ہے۔ والاِیَاۃ: آفتاب کے گرد کا دائرہ۔

ب

ب: حروف جر میں سے ہے۔ معانی ذیل کے لئے مستعمل ہے۔

اَلْبَاءُ: دوسرا حرف ابتدائی حروف میں سے۔ اس کا مخرج دونوں ہونٹوں کا ملنا ہے۔ حساب جمل میں اس کا نمبر (۲) ہے۔

(۱) اِلْصَاق: جیسے "اَمْسَكْتُ بِالْغُلَامِ" میں نے غلام کو پکڑ لیا۔

(۲) اِسْتِعَانَة: جیسے "كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ": میں نے قلم سے لکھا۔

(۳) مُصَاحبت: "اِذْهَبْ بِسَلَامٍ": سلامتی کے ساتھ جاؤ۔

(۴) ظَرْفِیت: جیسے "سَارَ بِاللَّيْلِ": وہ رات میں چلا۔

(۵) بَدَلْ: جیسے "بَاعَ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ": اس نے ایمان کے بدلے کفر لیا۔

(۶) تعدیہ: جیسے "ذَهَبْتُ بِهِ اِلَى الْبَيْتِ" میں اس کو گھر تک لے گیا۔

(۷) قَسَمْ: جیسے "بِاللّٰهِ": اللہ کی قسم۔

(۸) سببیت: "لَقِيْتُ بِزَيْدٍ الْاَهْوَالَ" میں زید کی وجہ سے خطرات میں پڑ گیا۔

(۹) تاکید: اور یہ زائدہ ہوتا ہے اور زیادتی کے مواقع حسب ذیل ہیں۔

کَانَ: منفی کی خبر میں جیسے "وَ مَا كَانَ بِمُنْكَرٍ" یہ منکر نہیں۔ لیس: کی خبر میں جیسے "لَيْسَ زَيْدٌ بِقَائِمٍ": زید کھڑا نہیں ہے۔ ما: مشابہ بلیس کی خبر میں جیسے "مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ" اللہ غافل نہیں ہے۔

اور افعل صیغہ تعجب کے فاعل پر جیسے "اَكْرِمْ بِهٖ اَحْسِنْ بِهٖ"۔ اور نفس و عین کے تاکید لانے میں جیسے "جَاءَ الْوَزِيْرُ بِنَفْسِهٖ": وزیر خود آیا۔

اور کفی: کے فاعل پر جیسے "كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا"۔

اور مفعول پر جبکہ اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہو جیسے "كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ": اور مبتدا پر سماعی حیثیت سے جیسے بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ": بجائے "حَسْبُكَ دِرْهَمٌ": کے۔

اور اذا: فجائیہ کے بعد قیاسی حیثیت سے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا بِزَيْدٍ فِي الطَّرِيْقِ"۔

اور اس حال پر جس کا عامل منفی ہو جیسے "فَمَا رَجَعْتُ بِخَائِبَةٍ رِكَابٌ"۔

اور کبھی عن و علی و الی: کے معنی میں آتا ہے۔

اَلْبَابَا: باپ ج بابوات: نسبت کے لئے (بابوی)

بَابَا: ہُ و بِہٖ: کسی سے بابی و انت و امی کہنا۔

الوَلَدُ: بابا کہنا۔

اَلْبُوْبُوْ: اصل درمیانی حصہ۔ آنکھ کی پتلی۔ عالم۔ خوش طرح سردار

بَابِل: فرات کے کنارے کا وہ مشہور شہر جو کلدانیوں کا دار السلطنت تھا۔ جس کو نمرود نے بسایا تھا۔

البابلی: جادوگر۔ شراب۔ زہر۔

اَلْبَابُوْج و البابوش: جوتے کی ایک قسم۔ ج بوابیج۔

البابور: اسٹیمر۔ اس کی عربی باخرہ ہے۔

البَابُوْنَج و البابونیج: بابونہ۔

بَاتُوْلُوْجِيَا: علم طب کی ایک قسم جس میں بیماریوں کی تشخیص، علامات اور اسباب کی بحث ہوتی۔

بَاجَ (ف) بَاجًا و بَاجَ: چلانا

اَلْبَاج و البَاجُ: قسم۔ شکل۔ کہا جاتا ہے۔ "اَلنَّاسُ بَاجٌ وَاحِدٌ" لوگ ایک روش طریقہ پر ہیں۔ والباج: ٹیکس جو بھیڑ بکری کے مالک سے لیا جائے۔

اَلْبَاجُوْج ج بَوَابِيْج: جوتیوں کی ایک قسم (فارسی لفظ فرانسیسی لفظ)۔

البَاذِزهر: زہر باد (ایک بیماری کا نام)

البَادِل: ہنسلی اور گردن کے درمیان کا فاصلہ۔

اَلْبَادِلَةُ: بغل اور پستان کے درمیان کا گوشت۔

البَاذُنْجَان و البَاذِنْجَان: بینگن۔

بَأَرَ: (ف) بَأْرًا و ابْتَأَرَ: کھودنا ...... الشَّیْءَ: چھپانا۔ ذخیرہ کرنا ...... الخیر: پوشیدہ طور پر کرنا۔

اَبْأَرَ هُ: کسی کے لئے کنواں بنانا۔

البِئْرُ: کنواں۔ ج آبارٌ و آبَارٌ و بِئَارٌ و اَبْؤُرٌ: (کلمہ مؤنث ہے)

البَأَّار: کنواں کھودنے والا۔

البُؤْرَة: گڑھا۔ آتشدان۔ ذخیرہ۔

اَلْبَارَامُوْن. اَلْبَيْرَمُوْن: عیسائیوں کا یوم عید (یونانی)۔

البُؤْرَة البَئِيْرَة: ذخیرہ۔

البَارَة: قرش کا چالیسواں حصہ۔ ج بارات۔

البَارِنامج و البَرْنامَج: بجٹ۔ فہرست حدیث کے راویوں اور اسنادِ کتب کی فہرست۔

البَارُوْد: بارود۔

البَارُوْدَة: بندوق۔ ج بَوَارِيْد۔

بَـــارُوْنَة: کسی ممتاز شخصیت کا لقب جس کو یورپ میں زمین حکومت وقت تحفتاً دیا کرتی تھی۔

البَازُ: ج بِـــزَان و بُزُوز و اَبْوُز و (البَازُ و البَازِی): ج اَبْـوَاز و بِوَازِ و بِيْزَان و بُزَاة: باز۔

البَازْدَار: باز وغیرہ شکاری پرندہ رکھنے والا۔ ج بَزَادِرَة۔

البَازَار: بازار۔

البَازَرْكَان: سوداگر۔

البَـــارَقْلِيْط: عیسائیوں کے نزدیک روح مقدس اقنوم ثالث جس کا ترجمہ فریاد طلب کیا گیا۔ (یونانی)۔

بـــاریوم: سفید دھات جس کی علامت Ba ہے۔

البَازَهْر: دیکھئے۔ بادزہر۔

بَـؤُسَ: (ک) بَـــاسًـــا: مضبوط و بہادر ہونا۔ صفت (بَئِیس و بَئِیس)۔

بَئِسَ: (س) بُـؤْسًا و بَـئِيْسًا و بُؤُوسًا و بُـــؤْسَـــى: سخت حاجت مند ہونا۔ صفت۔ (بائِس) ج بُؤْس۔

بِـئْـسَ: فعل ماضی جامد ہے۔ مذمت کے لئے مستعمل ہے اور بِئْسَ الرَّجُلُ: سے بنا ہے۔

اَبْـاَسَ: مصیبتیں پڑنا......ہٗ: مصیبتوں اور سختیوں میں مبتلا کرنا۔

تَـبَـاْءَسَ: بتکلف مفلس بننا

اِبْتَأسَ: ناپسند کرنا۔ غمگین ہونا۔ اور اسی سے ہے "لا تَبْتَئِسْ بِـمَـا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ": جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر غم نہ کیجئے۔

البَـــــاسُ: بہادری۔ قوت۔ خوف۔ عذاب۔ لا بَـــاسَ بِـهٖ: اس پر کوئی اعتراض نہیں لا بَـــاسَ عَلَيْكَ: تمہارے اوپر کوئی خوف نہیں۔ لا بَاسَ فِيْهِ: اس میں کوئی حرج نہیں۔ لَابَاسَ اَنْ تَعْرِفُوْا: تمہارے جاننے میں کوئی دشواری نہیں۔

البُؤْس: ج اَبْـؤُس و (البَاسَاء و البُؤْسَى) شدت محتاجی۔ والبَاسَاء: لڑائی۔ بھوک۔

بَنَاتُ بِئْسٍ: مصیبتیں۔

بِئْسَ. و بَئِيْسُ العَذَابِ: سخت عذاب۔

اَلْبَـــاسَلِيْق: کہنی کے قریب ایک رگ کا نام۔

بَاشْ: رئیس۔ باش کاتب۔ ہیڈ کلرک۔

البَـاشَـا: پاشا کا معرب۔ جو ایک معزز لقب ہے جس کو سلطان ترکی مخصوص مراتب کے لحاظ سے دیا کرتا تھا۔ ج بَـــاشَـــادات و بَاشَات۔

البَاشَق: ایک شکاری پرندہ۔

تَبَاْطَ: لیٹنا۔ فارغ البال ہونا۔ مطمئن ہونا۔ عَنْهُ: اعراض کرنا۔

بَـاقَهُ (ن) بُـؤُوْقًا و اِنْبَـاق. عَلَيْهِ الْوَيْلُ: اچانک آنا۔

البَاقَة: گلدستہ۔

بَـؤُلَ: (ک) بَـــؤُوْلَة و بَـــالَة: کمزور اور ذلیل ہونا۔ صفت (بَئِيْل)

بَالْطُو: گاؤن اس کی عربی معطف ہے۔

بَـــايُوتُولُوجِيَا: جنگلی جانوروں کی ریسرچ کا علم۔

بَان: لمبے پتوں والا درخت سفید پھولوں والا جس سے تیل نکالا جاتا ہے۔

البَالُ: ویل مچھلی۔

البَالَة: عِنْدَ التُّجَارِ: کپڑوں کا بنڈل۔ اس کی فصیح عربی اَمَالَة ہے۔

البَـــالُو: ناچ گھر۔ اس کی فصیح عربی مرقص ہے (جدید)

البَـــالُوْن: غبارہ۔ اس کی فصیح عربی مُنْطَاد ہے۔ (جدید)

بَـــانْطَلُوْن: پتلون شلوار کی طرح انگریزی پاجامہ۔

البَامِيَا: بھنڈی ترکاری۔ (جدید)

بَاهَ: (ف) بَاهًا: سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "مَابَاهَ لِلْاَمْـــرِ اَوْبِـــالْاَمْرِ": اس نے معاملہ کو نہیں سمجھا۔

اَلْبَـــاوبَـــاب: موٹا درخت جو افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ (Baobab)

بَاَىَ: (ف) بَـاْوًا. عَلَيْهِمْ: فخر کرنا۔ تکبر کرنا۔

بَـــاى: مالدار یا صاحب گھر۔ ایشیاء کے علاقہ میں صاحب قیادۃ کو بولتے ہیں۔

البَبُّ: طریقہ۔

البَبْرُ و البَبَر: شیر۔ ببر۔ ج بُبُوْر

البَبْغَـــاء و البَبَّغَـــاء و البَبَغَـــاء: طوطا۔ ج بَبْغَاوَات

بَتَاَ (ف) بَتْأً. بِالْمَكَان: اقامت کرنا۔

بَتَّهُ: (ن ض) بَتًّـا و اَبَتَّـهُ اِبْتَاتًا: کاٹنا...... الْاَمْرَ: نافذ کرنا...... النِّيَّةَ: پختہ ارادہ کرنا۔ الرَّجُلَ: مشقت میں ڈالنا۔

بَتَّتَــــهُ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ توشہ دینا۔ الوَعْدَ: پختہ وعدہ کرنا۔

تَبَتَّتَ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ توشہ لینا۔

اِنْبَتَّ: کٹ جانا۔

البَاتُّ: کاٹنے والا۔ ذبلابَيْعٌ بَاتٌّ: لازمی بیع۔

البَتُّ: موٹا کپڑا۔ ج بُتُوْت.

البَتَاتُ. : توشہ۔ سامان۔ گھریلو سامان۔ ج اَبْتَّه: کہا جاتا ہے۔ هُوَ عَلَى بَتَاتِ اَمْرٍ: وہ کام کے قریب جا لگا۔

اَلْبَتَّة: بَتٌّ: کا اسم مرۃ۔ اَلْبَتَّةَ وَ بَتَّةً و بَتَاتًا: یقیناً کہا جاتا ہے "لا اَفْعَلُهُ اَلْبَتَّةَ": میں اس کو یقیناً نہیں کروں گا۔

البَتَّـات و البَتِّى: موٹا کپڑا بننے والا یا بیچنے والا۔

البَتِيَّة: لکڑی کا بڑا پیپا۔ ج بَتَاتِيّ.

البَتِّى: اونی رومال۔

بَتَرَهُ: (ن) بَتْرًا: کاٹنا۔

بَتِرَ (س) بَتَرًا و اِنْبَتَرَ: کٹ جانا

اَبْتَرَهُ. اللّٰهُ: بے اولاد کر دینا۔

الَبَتر و البَتّار و البَتّار : شمشیر براں ۔ ج بُتر۔

اَلاَبتَر : کٹا ہوا۔ دُم کٹا...... مِنَ الْحَیَّاتِ : چھوٹا زہریلا سانپ۔ لاولد۔ اَلْاَبتَران : غلام و جنگلی گدھا۔ مؤنث بَتراء ۔ والبَتراءُ مِنَ الخُطَبِ : وہ خطبہ جو حمد الٰہی سے خالی ہو۔

اَلبَترول : زمین کی معدنیات میں سے ایک اعلیٰ قسم کا پٹرول جو کافی صفائی کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

بَتِعَ : (س) بَتَعا : مضبوط گردن یا مضبوط جوڑوں والا ہونا۔ صفت (اَبْتَع) : مؤنث بَتعاءُ ج بَتع۔

بَتَعَ : (ن) بُتُوعا. مِنهُ : پیچھے رہ جانا۔ کہا جاتا ہے "بَتَعَ فِی الاَرْضِ" : وہ دُور تک چلا گیا۔

بَتَعَ : (ض) بَتعًا. النَبیذَ : شراب بنانا۔

اَلاَبتَع : پُر گوشت گٹھا ہوا۔ کہا جاتا ہے "جاءُوا کُلُّھُم اَبتَعُونَ" : وہ سب کے سب آئے۔

البِتع و البِتَع : شراب۔ شہد یا عصارہ۔ کھجور کی تیز نبیذ۔ البتع : مرد دراز قامت۔

بَتَکَہ : (ن ض) بَتکا و بَتَّکَہُ : کاٹنا۔

تَبَتَّکَ و اِنْبَتَکَ : کٹنا۔

البِتکَة : ٹکڑا۔ ج بِتَک۔

البَاتِکُ و البَتُوکُ : کاٹنے والا۔ تلوار۔

بَتَل : (ن ض) بَتلاً و بَتَّلَ. الشَیْءَ : کاٹ کر جدا کرنا۔

بَتَّلَ و تَبَتَّلَ : دنیا سے بے تعلق ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہونا۔ شادی نہ کرنا۔

اِنْبَتَلَ : کٹنا۔

عَطاءٌ (بَتْلٌ) : بے مثل عطیہ۔ آخری عطیہ۔

البَتُولُ : غیر شادی شدہ عورت جو شادی کی طرف رغبت نہ کرے۔

البُتُولَة و البَتُولِیَّة : تجرد کی حالت۔

البَتِیلُ : دنیا سے بے تعلق۔ وادی کے نچلے حصے کی نالی۔ "خَصرٌ بَتِیلٌ" : پتلی کمر۔ ج بُتُل۔

اَبْتُولاَ : خوبصورت عمدہ لکڑی والے درخت جو کہ زیادہ تر روس میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑی انتہائی قیمتی شمار ہوتی ہے۔

البَتِیلَة : بمعنی بتول (...... والبَتلاءُ) : کھجور کا چھوٹا پودہ جو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لگایا گیا ہو۔

المُبْتَلُ : وہ کھجور جس کی شاخیں کاٹ کر دوسری جگہ لگائی گئی ہوں۔

بَثَّ : (ن ض) بَثًّا و بَثَّثَ. الخَبَرَ : خبر پھیلانا...... الشَیْءَ : بکھیرنا...... الغُبارَ : غبار اُڑانا۔

بَثَّ و باثَّ و اَبَثَّ. فُلاَنًا الخَبَرَ : آگاہ کرنا۔ بتانا۔

تَباثَّ. القَومُ الاَسرارَ : ایک دوسرے کو راز بتانا۔

اِنْبَثَّ : پھیلنا۔ متفرق ہونا۔ غبار وغیرہ کا اُڑنا۔

اِستَبَثَّهُ الخَبَرَ : کسی سے خبر پوچھنا۔

البَثُّ : پراگندگی حال۔ سخت غم۔

بَثْبَثَ : الخَبَرَ : پھیلانا...... الغُبارَ : اُڑانا۔

بَثَرَ : (ض) و بَثِرَ (س) و بَثُرَ : (ک) بَثْرًا و بَثَرًا و بُثُورًا و تَبَثَّرَ. وَجهُه : چہرے پر پھنسیاں نکلنا۔ صفت (بَثِرٌ و بَثِیرٌ)

البَاثِر : فا۔ بغیر کھودے ہوئے نکلنے والا پانی۔ حاسد۔

البَثْر : پھنسی واحد (بَثرة) ج بُثُور۔

البَثِیر : بہت۔ کہا جاتا ہے "کَثِیرٌ بَثِیرٌ"۔

المَبثُور : بہت مالدار۔ وہ شخص جس پر حسد کیا جائے۔

بَثِعَتْ (س) بَثَعًا. الشَفَةُ خاصَّةً : کثرت خون سے سرخ ہونا۔

الاَبْثَع : وہ شخص جس کے ہونٹ کثرت خون سے سرخ ہو گئے ہوں۔ مؤنث بَثعاءُ ج بُثْع۔

بَثَقَ (ن) بَثقًا و تَبثاقًا و بَثَّقَ. السَّیلُ المَوضِعَ : سیلاب کا جگہ کو پھاڑ دینا۔ بَثَقَ النَّهرَ : پانی اچھی طرح بہنے کے لئے دریا کے بند کو توڑ دینا۔

اِنْبَثَقَ : الماءُ : بہہ پڑنا...... بِالکَلامِ : تیز بولنا۔

البَثْق و البِثْق : دریا کے کنارے کی ٹوٹی ہوئی جگہ۔ ج بُثُوق۔

البَجّ : پرندے کا بچہ۔

بَجَّه (ن) بَجًّا : پھاڑنا۔ نیزہ مارنا۔ بَجَّ الکَلاءُ النَاقَةَ : موٹا کرنا۔

اِنْبَجَّ : پھٹنا۔

الاَبَجّ : کشادہ آنکھ والا۔ مؤنث بَجّاء...... کہا جاتا ہے "عَینٌ بَجّاءُ" کشادہ آنکھ۔

البَجَّة : پھنسی جو آنکھ میں نکلتی ہے۔

بَجْبَجَ : الصَبِیَّ : بچے کو بہلانا۔

تَبَجْبَجَ : اللَّحمُ : ڈھیلا ہونا۔

بَجِحَ (س) بَجَحًا : بِہ : خوش ہونا۔

البَجْباجُ : موٹا گوشت سے بھرا ہوا۔

رَمْلٌ بَجْباجٌ : جمع شدہ ریت۔

تَبَجَّحَ : فخر کرنا۔ بڑا بننا۔

البَجّاحُ : بہت فخر کرنے والا۔

بَجَدَ (ن) بُجُودًا و بَجَّدَ. بِالمَکانِ : اقامت کرنا۔

البَجْد. مِنَ النّاسِ : جماعت...... مِنَ الخَیلِ : سو اور سو سے زائد گھوڑے۔

بُجْدَةُ الاَمرِ و بَجدَتُه و بُجُدَتُهُ : حقیقت۔ اصلیت۔ کہا جاتا ہے "عِندَهُ بُجْدَةُ الاَمرِ" وہ حقیقت شناس ہے۔ "وَهُوَ اِبنُ بُجْدَةِ الاَمرِ" وہ معاملہ کی حقیقت کا جاننے والا ہے۔

البِجاد : دھاری دار کپڑا۔ ج بُجُد۔

بَجِرَ (س) بَجَرًا. الرَّجُلُ : موٹی جڑ والی اور باہر کو نکلی ہوئی ناف والا ہونا۔ بڑے پیٹ والا ہونا۔ دودھ اور پانی سے پیٹ بھرنے کے باوجود سیراب نہ ہونا۔ صفت (بَجِر و اَبجَر)

تَبَجَّرَ : النَبیذَ : پینے میں زیادتی کرنا۔

البَاجِر : فا۔ پھولے ہوئے پیٹ والا۔ ج بَجَرة. البُجْرَة : ناف۔ چہرہ۔ عیب ج بُجَر۔

کہا جاتا ہے "ذكر عُجَرهُ و بُجَرهُ": اس نے اس کے عیوب ظاہری و باطنی سب بیان کر دیئے۔

البُجرِ ج اباجر و اباجير و (البُجری) ج بجاریٰ: بُرائی۔ مصیبت۔ بڑا معاملہ۔ کہا جاتا ہے "لقيتُ منهُ البَجارِیٰ": اس سے مجھے مصیبتیں حاصل ہوئیں۔

اَلبُجرُ ج بُجُور: علماء عروض کی اصطلاح میں شعروں کا وزن۔

البجراء: سخت اور بلند زمین۔ زمین جس میں گھاس نہ اُگے۔

البجارِم: مصیبتیں۔

بَجَس: (ن ض) بَجْسًا و بَجّس۔ الْمَاءَ: پانی جاری کرنا...... الجُرحَ: زخم چیرنا......

بَجّس فلانًا: گالی دینا۔

بَجَس و انْبَجَس و تَبَجّس۔ الماءُ: پانی جاری ہونا۔ بہنا۔

البَجس والبَجِيس: بہنے والا۔ عَيْنٌ

بَجِيسٌ: بہت پانی والا چشمہ۔ ماء بَجِيس: بہتا ہوا پانی۔

بَجعهُ (ف) بَجْعًا: تلوار سے کاٹنا۔

البَجع: ایک قسم کا پرندہ جس کی چونچ لمبی اور چوڑی ہوتی ہے اور اس کی چونچ کے نیچے بڑا سا پوٹا ہوتا ہے۔ واحد بجعة.

بَجَل (ن) و بجِل (س) بَجَلًا و بُجُولًا: خوش ہونا۔ خوش حال ہونا۔ صفت (باجل)

بَجُل (ک) بَجَالَةً و بُجُولًا: معزز ہونا۔ صفت (بَجِيل)

اَبْجَلَهُ الشَّیُٔ: کافی ہونا۔

بَجّلَهُ: تعظیم کرنا۔

البُجْل: بہتان۔ تعجب۔ دناءت۔ دون ہمتی۔

بَجَل: حرفِ جواب مثل نعم کے۔ اسم فعل بمعنی حَسْبُ تم کہتے ہوئے۔ "بَجَلكَ" یعنی تمہارے لئے کافی ہے۔

البُجْل: بڑا بہتان۔

البَجِيل: وسیع و فراخ

الاَبْجَل: ہاتھ یا پاؤں کی ایک موٹی رگ کا نام۔ ج۔ اَبَاجِل

بَجَم (ض) بَجْمًا و بُجُومًا: گھبراہٹ یا عاجزی سے خاموش ہو جانا۔

بَجّم: بمعنی مجرد۔ دیر کرنا۔ تیز نظر ڈالنا۔ منقبض ہونا۔

البَجم: جھاؤ کا پھل۔ واحد بَجَمَةٌ

اَلبُجْم: بڑی جماعت۔

بَحّ (س) بَحًّا و بَحَحًا و بُحُوحًا و بَحَاحًا و بُحُوحَةً و بَحَاحَةً: گلوگرفتہ ہونا۔ بیٹھی ہوئی آواز والا ہونا۔ صفت (اَبَحّ) مؤنث بَحّاء: ج بُحّ

اَبَحّهُ و بَحْبَحَهُ: کسی کی آواز کو بھاری کر دینا۔

البُحّة: آواز میں بھاری پن اور خشونت۔

بَحْبَح و تَبَحْبَح: اچھی طرح ٹھہرنا۔

تَبَحْبَحَ الدار: گھر کے وسط میں ٹھہرنا۔

"تَبَحْبَحَتِ الْعَرَبُ فِی لُغَاتِهَا" توسع کرنا۔

بُحْبُوحَةُ: الدار: وسط۔ درمیان۔

اَلْعَيْش: فراخی زندگانی۔

البَحْبَحَة: جماعت

اَلبَحَاحَة: بدخو عورت۔

بَحُت (ک) بُحُوتَةً: خالص ہونا۔

بَاحَتَه۔ الوُدّ: خالص دوستی کرنا...... فلانًا: بتانا۔

اَلبَحْت: محض خالص۔ شَرَابٌ بَحْتٌ: سادہ بغیر کسی چیز سے ملا ہوا۔ مِسْكٌ بَحْتٌ: خالص مشک۔ عَرَبِیٌّ بَحْتٌ: خالص نسب والا اعرابی مؤنث بَحْتَةٌ: بحت کا لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔ اگر چاہو تو مؤنث تثنیہ جمع لا سکتے ہو۔

اَلبُحْتُر و البُحْتُرِی: پست قد گٹھے بدن والا۔

بَحَث (ف) بَحْثًا۔ فِی الْاَرْضِ: کھودنا اور اسی سے مثل ہے "كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ" یعنی وہ اپنی ہلاکت و بربادی کا سامان خود پیدا کرتا ہے...... عَنْهُ: تفتیش کرنا۔

بَاحَثَهُ: خطاب کرنا۔ گفتگو کرنا۔

تَبَاحَثُوا: باہم گفتگو کرنا۔

تَبَحّث و اِبْتَحَث و اِسْتَبْحَث۔ عَنْهُ: تفتیش کرنا۔

اَلبَحْث: مص۔ مٹی کے نیچے کسی چیز کا تلاش کرنا۔ تفتیش۔ تحقیق۔ سونے وغیرہ کی کان۔ ج اَبْحَاث ...... ج بُحُوث: بڑا سانپ۔

البَحِيث: بھید۔ کہا جاتا ہے "بَدَا بَحِيثُهُم" ان کا بھید ظاہر ہو گیا۔

اَلبَحّاث: بہت بحث کرنے والا۔

المَبْحَث: بمعنی بحث۔ یا کھود کرید۔ ج مَبَاحِث...... مَبَاحِثُ الْبَقَرِ: غیر معلوم جگہ۔ بے آب و گیاہ زمین۔

اَلمَبْحَثَة: بحث و تدقیق

بَحْثَرَ الشَّیَٔ بَحْثَرَةً: متفرق کرنا۔ بکھیرنا۔ کھولنا۔

تَبَحْثَر (ف): بکھرنا۔ جدا جدا کرنا۔ ظاہر ہونا۔

بَحِر (س) بَحَرًا: سمندر دیکھ کر ڈر سے حیران یا مبہوت ہونا۔ سخت پیاسا ہونے کی وجہ سے سیراب نہ ہونا۔ صفت (بَحِرٌ)

بَحَر (ف) بَحْرًا۔ الْاَرْضَ: شق کرنا...... النَّاقَةَ: کان چیرنا۔ صفت مفعولی (بَحِيرَة) بَحَائِر و بُحُر

اَبْحَر: سمندر میں سفر کرنا...... الْمَاءُ: کھاری ہونا...... اَلْاَرْضُ: زمین میں متعدد پانی کے گڑھے ہونا۔

تَبَحّرَ۔ فِی الْعِلْمِ: بہت وسیع علم والا ہونا۔

اِسْتَبْحَرَ۔ فِی الْعِلْمِ وَالْمَالِ: وسیع العلم یا کثیر المال ہونا۔

اَلبَحْر: سمندر۔ کھاری پانی۔ بڑا دریا۔ تصغیر اُبَيْحِر ج اَبْحُر: بُحُور و بِحَار۔ اَلْبَحْرُ الْمُتَوَسِّط او بَحْرُ الرُّوم: یورپ ایشیا اور افریقہ کے درمیان کا سمندر۔ اَلْبَحْرُ الْمُحِيط: پانچ براعظموں کو گھیرنے والا سمندر۔ بَحْرُ الظُّلُمَاتِ: بحر اٹلانٹک جو یورپ افریقہ اور امریکہ کے درمیان ہے۔

البَحْرَة: پانی کے جمع ہونے کی جگہ۔ پست علاقہ۔ بڑا باغ۔ حوض۔ ج بِحار و بُحُر
البَحْرِيّ: بحر کی جانب منسوب (......
والبَحَّار: ملاح۔
البُحَيْرَة: جھیل۔
الباحِر: مبہوت۔ بے وقوف۔ فضولی۔
الباحُور و الباحُوراء: ماہ جولائی کی سخت گرمی۔ الباحُور: چاند۔
البُحْران: فی عرف الاطباء: امراض حادہ کا وہ تغیر جو اچانک پیدا ہوتا ہے۔ نیز شدت مرض سے قوت مدرکہ میں خلل پیدا ہونا۔
البَحْرَيْن: ایک شہر کا نام نسبت کے لئے (بحرانی) خلاف قیاس۔
بَخَّ (ن) بَخًّا. فِي النَّوْمِ: خراٹے لینا۔ غصہ ٹھنڈا کرنا۔
بَخْ: اسم فعل ہے تعریف اور اظہار خوشنودی کے لئے مستعمل ہے اور تاکید کے لئے مکرر بولتے ہیں۔ کہتے ہیں بَخٍ بَخٍ کسرہ سے۔ یا تنوین سے بمعنی واہ واہ۔ آفریں شاباش۔
بَخْبَخَ. فِي النَّوْمِ: خراٹے لینا...... البَعِيْرُ: اونٹ کا بلبلانا اور منہ کا جھاگ سے بھر جانا۔
الرَّجُلَ: کسی کو شاباش دینا۔
بَخْبَخَ و تَبَخْبَخَ. الحَرُّ: کم ہو جانا۔
بَخَتَه (ن) بَخْتًا: مارنا۔
بَخَّتَهُ: لاجواب کر دینا۔
بُخِتَ: بزدل ہونا۔
البَخْتُ: نصیب (فارسی کلمہ ہے جس کے لئے فصیح لفظ الحظ ہے)
البَخِيْت وَالمَبْخُوْت: نصیبہ ور۔
بَخْتَرَ بَخْتَرَةً و تَبَخْتَرَ: خوش رفتاری سے چلنا۔ متکبرانہ چال چلنا۔
البَخْتَرِيَّة والتَّبَخْتُرِيَّة: متکبرانہ چال۔
بَخَرَتِ (ف) بَخْرًا. القِدْرُ: بھاپ نکلنا۔
بَخِرَ (س) بَخَرًا. الفَمُ: گندہ ذہن ہونا۔ صفت (أبْخَر)
بَخَّرَ: بھاپ نکالنا۔ بَخَّرَه و بَخَّرَ عَلَيْهِ: دھونی دینا۔ دھونی دے کے خوشبودار بنانا۔

تَبَخَّرَ: دھونی لینا۔ دھونی سے خوشبودار ہونا۔
البُخار: بھاپ ج أبْخِرَة
الباخِرَة: اسٹیمر
البَخُور: ہر وہ چیز جس سے دھونی دی جائے ج أبْخِرَة و بَخُورات
بَخُوْرُ مَرْيَمَ و بَخُوْرُ الاَكْرَادِ و بَخُوْرُ البَرِّ و بَخُوْرُ السُّوْدَانِ و بَخُوْرُ البَرْبَرِ: مختلف قسم کے نباتات کے نام۔
المِبْخَرَة: عود سوز۔
المَبْخَرَة: باعث گندہ ذہنی۔ اسی سے وہ روایت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے "إيَّاكُمْ و نَوْمَةَ الغَدَاةِ فَإِنَّهَا مَبْخَرَةٌ مَجْفَرَةٌ مَجْعَرَةٌ" صبح کو سونے سے پرہیز کرو اس لئے کہ اس سے گندہ ذہنی پیدا ہوتی ہے۔ (مجفرۃ) بدن کے فساد کا سبب اور (مجعرۃ) طبیعت کی خشکی
بَخَزَ (ن) بَخْزًا. عَيْنَهُ: آنکھ پھوڑنا۔
بَخَسَه (ف) بَخْسًا: گھٹانا اور اسی سے ہے "لَا تَبْخَسْ أخَاكَ حَقَّهُ" اپنے بھائی کا حق مت گھٹاؤ۔ ظلم کرنا۔ بَخَسَ عَلَيْهِ: آنکھ پھوڑنا۔
تَبَاخَسَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔
البَخْسُ، مص: ناقص۔ قرآن عزیز میں ہے "وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ" ان کو بہت ہی کم قیمت کو بیچ ڈالا۔
البَخْسُ: وہ زمین جو بغیر سیراب کئے ہوئے پیداوار اگائے۔
البَخْسِيُّ. مِنَ الزَّرْعِ: وہ کھیتی جو بغیر آبپاشی کے پیدا ہو۔
الأبَاخِس: انگلیاں۔
بَخَشَ يَبْخَشُ: سوراخ کرنا۔
البُخْش: سوراخ۔ البَخْشِيْش: مٹھائی عطیہ رشوت کی صورت میں یا عزت کی صورت میں۔ عام عربی میں یہ الفاظ بہت شاذ ہیں۔
البَخْشِيْش: بخشش۔ انعام (اس کے لئے فصیح لفظ الراشن اور الحلوان ہیں)

بَخَصَ (ف) بَخْصًا. عَيْنَهُ: آنکھ نکال لینا۔
بَخِصَ (س) بَخَصًا. الرَّجُلُ: کسی کی آنکھ کے اوپر یا نیچے غدہ ہونا۔ صفت (أبْخَص) مؤنث بَخْصَاء ج بُخْص
تَبَخَّصَ: تیز نظر سے دیکھنا۔ پلکوں کا الٹ جانا۔
البَخَص: قدم کا گوشت۔ انگلیوں کی جڑ کا گوشت۔
مَبْخُوْصُ. القَدَمَيْنِ: وہ شخص جس کے قدموں میں گوشت کم ہو۔
بَخَعَ (ف) بَخْعًا. نَفْسَه: غم یا غصہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا۔ الشَّاةَ: ذبح کرنے میں گدی تک کاٹ دینا...... لَهُ نُصْحَه: خالص خیر خواہی کرنا...... الرَّكِيَّةَ: کنواں پانی نکلنے تک کھودنا...... "فُلَانًا خَبَرَهُ" تصدیق کرنا۔
بَخِعَ (س) بُخُوْعًا و بَخَاعَةً. بِالحَقِّ: اقرار کرنا۔ حق کے سامنے جھک جانا۔
بَخَقَ (ف) بَخْقًا و أبْخَقَ. عَيْنَهُ: کانی کرنا۔ پھوڑنا۔
رَجُلٌ (أبْخَقُ و بَاخِقٌ و بَخِيْقٌ و مَبْخُوْقٌ): کانا مرد۔
عَيْنٌ (بَخْقَاءُ و بَاخِقَةٌ و بَخِيْقَةٌ و مَبْخُوْقَةٌ): کانی آنکھ۔
البُخَاق: نر بھیڑیا۔
بَخِقَتْ (س) بَخَقًا. عَيْنُهُ: بری طرح کانی ہونا۔
بَخِلَ (س) بَخَلًا و بَخُلَ (ک) بُخْلًا: بخیل ہونا۔ کنجوس ہونا۔ صفت بَخِيْل ج بُخَلاء عَلَيْهِ و عَنْهُ: کسی سے بخل کرنا۔ صفت بَاخِل ج بُخَّل
بَخَّلَه: بخل کی جانب منسوب کرنا۔
أبْخَلَه: بخیل پانا۔
البَخَال و البَخَّال و المُبَخَّل و البَخِل: بہت کنجوس۔
المَبْخَلَة: باعث بخل اور اسی سے ہے "

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ"
لڑکا باعث بخل اور باعث بزدلی ہوتا ہے۔
اَلْبَخْنَق: کنٹوپ۔ایک قسم کا زنانہ سر بند۔
بَخَا (ن) بَخْوًا. غَضَبُه: غصہ سے تھمنا۔
بَدَّ (ن) بَدًّا. رِجْلَيْه: ٹانگیں پھیلانا...... الرَّجُلَ عَنِ الشَّئْ: دور کرنا۔روکنا۔
بَدَّ (س) بَدَدًا: زیادتی گوشت کی وجہ سے دونوں رانوں میں فاصلہ ہونا۔
بَدَّدَ. الشَّئْ: متفرق کرنا۔بکھیرنا۔الرجلُ: تھکنا۔
بَادَّ مُبَادَّةً و بِدَادًا: مبادلہ کے طور پر بیچنا۔
...... القومُ فِي السَّفَرِ: ہر ایک کا اپنا اپنا زادِ سفر لانا اور پھر مل کر خرچ کرنا۔
اَبَدَّ. الشَّئْ بَيْنَهُم: ہر ایک کا حصہ دینا......
بَدَّهُ: زمین کی طرف ہاتھ بڑھانا۔
تَبَدَّدَ: متفرق ہونا...... القومُ الشَّئْ: آپس میں حصے تقسیم کرنا۔
اِبْتَدَّ. الرَّجُلَانِ فُلَانًا بِالضَّرْبِ: دو آدمیوں کا کسی کو دونوں جانب سے مارنا۔
تَبَادَّ. اَلْقَوْمُ: باہم مقابلہ کے لئے نکلنا اور اپنے اپنے حریف کو پکڑنا۔دو دو آدمیوں کا فاصلہ سے گزرنا۔
اِسْتَبَدَّ. بِکَذَا: اپنے آپ کو ترجیح دینا۔
...... اَلْاَمْرُ بِفُلَانٍ: کسی معاملہ کا بے قابو ہو جانا۔
البِدُّ و البَدِيد: مثل و نظیر
البُدُّ: چارہ کار۔بھاگنے کی جگہ۔تم کہتے ہو" لَابُدَّ مِنْ هٰذَا" یہ لازمی ہے۔بدلہ
...... والبُدَّة و البُدَاد: حصہ۔
البَدَاد: مقابلے کے لئے نکلنا۔ہمسر لوگ۔ کہا جاتا ہے" لَقُوا بَدَادَهم" وہ لوگ اپنے حریفوں سے ملے۔" وبَدَادِ اوبَدَادِ بَدَادِ" یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ کہنا مقصود ہو کہ ہر شخص اپنے اپنے قرین کو پکڑے۔" وَ جَاءَتْ اَلْخَيْلُ بَدَادِ" گھوڑے متفرق متفرق آئے۔
البَدّ و البُدَّة: طاقت۔حاجت۔الَابَدُّ: وہ شخص جس کے ہاتھ یا رانوں میں فاصلہ ہو۔ بڑے جسم والا۔مؤنث بَدَّاء: کہا جاتا ہے" ذَهَبُوْا (اَبَادِيْد تَبَادِيْد)" یعنی وہ لوگ متفرق ہو گئے۔" و طَيْرًا اَبَادِيْد و تَبَادِيْد" متفرق پرندے۔
اَلْمُسْتَبِدّ: کام شروع کر کے خاتمہ ہی پر دم لینے والا۔
بَدَأ: (ف) بَدْئًا و اِبْتَدَ و تَبَدَّأ. الشَّئْ وَبِه: شروع کرنا۔پہلے کرنا۔بَدَأ بِفُلَانٍ: آگے بڑھانا۔بَدَأ الشَّئْ: شروع کرنا۔پیدا کرنا۔
بَدَأ و اَبْدَأ. اللّٰه الخلقَ: پیدا کرنا۔
صفت (بَادِئ و مُبْدِئ) اَبْدَأ الرجلُ: عجیب چیز لانا۔تعجب انگیز کام کرنا اور کہا جاتا ہے" فُلَانٌ مَايُبْدِئُ و مَا يُعِيْد" یعنی فلاں کچھ بھی نہیں بولتا۔
بَدَّأهُ: شروع کرانا۔فضیلت دینا۔
البَدْء و البَدْأة و البَدَائَة و البَدِءَة: شروع۔ابتداء۔کہا جاتا ہے" اَفْعَلُهُ بَدْئًاو بَدْءَ بَدْءٍ و اَوَّلَ بَدْءٍ و بَادِئَ بَدْءٍ و بَدَاءَة ذِی بَدْءٍ" یعنی میں اس کو ساری چیزوں سے پہلے کروں گا۔
و البَدَائَة: کسی جگہ کے لئے سفر کی ابتداء۔تم کہتے ہو" اِكْتَرَيْتُ الفَرَسَ لِلْبَدَاءَةِ و الرَّجْعَة" میں نے گھوڑے کو آمد و رفت کے لئے کرایہ پر لیا۔بَدُوْ کی جمع اَبْدَاء و بُدُوْءَة
اَلْمَبْدَاءُ: اصل۔سبب ج مَبَادِئ
اَلْمُبْتَدَاءُ: پہلا۔وہ اسم مسند الیہ جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو۔
اَلْاِبْتِدَائِی: پہلا کہا جاتا ہے۔اَلْمَحْكَمَةُ الْاِبْتِدَائِيَّة: وہ محکمہ جو فیصلہ کرنے کا زیادہ اختیار رکھتا ہے۔اَلتَّعْلِيْمُ الْاِبْتِدَائِی: ابتدائی تعلیم۔سیکنڈری ایجوکیشن کا لفظ اب اردو میں بھی مستعمل ہے۔
اَلشَّهَادَةُ الْاِبْتِدَائِيَّة: پرائمری سند۔
اَبْدَأ الرَّجُل: عمدہ کلام لانا۔کہا جاتا ہے۔فُلَانٌ مَا يُبْدِئُ وَمَا يُعِيْد: یعنی فلاں آدمی نہ تو عمدہ پیش کر سکتا ہے اور نہ اس کو اعادہ کر سکتا ہے۔
بَدَخَ (ف) بَدْخًا. هُ بِالعَصَاء: لاٹھی سے مارنا...... بِالسِّرِّ: ظاہر کرنا۔
تَبَادَخُوْا. بِالشَّئْ: باہم مل کر پھینکنا
البِدْح ج بُدُوْح و بِدَاح و (البَدَاح) ج بُدْح و (البُدْحَة): وسیع زمین۔
بَدَخَ (ف ض) و بَدُخَ (ک) بَدْخًا و بَدَاخَة: عالی مرتبہ ہونا۔صفت (بَدِيخ) ج بُدَخَاء
تَبَدَّخَ. عَلَيْهِ: بڑا بننا۔
بَدَر (ن) بُدُوْرًا. اِلَى الشَّئْ: جلدی کرنا۔
...... ہ الی الشَّئْ: کسی چیز کے لئے کسی سے سبقت کرنا۔
بَادَرَ مُبَادَرَةً و بِدَارًا. اِلَى الشَّئْ: جلدی کرنا...... الشَّئْ: وقوع سے پہلے کرنا۔" بَادَرَ فُلَانًا الشَّئْ و اِلَيْهِ": کسی چیز کے لئے کسی سے سبقت کرنا۔آگے بڑھ جانا۔
تَبَادَرَ. القَوْمُ: جلدی کرنا۔
تَبَادَرَ و اِبْتَدَرَ. اَلْقَوْمُ اَمْرًا: بعض کا بعض سے سبقت کرنے کے لئے بڑھنا۔
اَبْدَرَ: ماہ کامل طلوع ہونا۔چودھویں رات میں چلنا۔
اَلْبَدْر: ماہِ کامل۔چودھویں رات کا چاند طبق ج بُدُور
اَلْبَادِر: جلدی کرنے والا۔سبقت کرنے والا ج بَوَادِر
اَلْبَدْرِیّ: جاڑے سے کچھ پہلے کی بارش
اَلْبِدْرٰی: مسابقت۔کہا جاتا ہے۔" اِسْتَبَقْنَا الْبِدْرٰی": ہم نے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی لئے دوڑ کی۔
البَدْرَة: دس ہزار درہم...... مِنَ الْمَالِ: بڑی مالیت۔دس ہزار درہم کی تھیلی۔ج بِدَر و بُدُوْر کہتے ہیں" فُلَانٌ يَهَبُ الْبُدُوْر" فلاں دس ہزار کی تھیلیاں ہبہ کرتا ہے۔
اَلْمَبْدَرَة: بکری کے بچہ کی کھال۔
اَلْبَادِرَة: تیزی یا تیزی کے وقت کی خفیف الحرکتی۔ج بَوَادِر: کہا جاتا ہے" بَدَرَتْ منه

بوادرُ غضبٍ" اس سے غصہ کی حرکتیں صادر ہوئیں۔ البَادِرَۃ: تیر کی نوک۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَتْہُ بَادِرَۃُ السَّھْمِ" اس کو تیر کی نوک لگی۔ مونڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔

بَدَارِ: اسم فعل بمعنی اسرع۔ یعنی جلدی کرنا۔

البَیدر: کھلیان۔ ج بَیَادِر۔

بدع (ف) بَدْعًا. الشَّیْءَ: گھڑنا۔ بغیر نمونہ کے کوئی چیز بنانا۔ ابتداء کرنا۔ ایجاد کرنا۔

بدع (ک) بَدْعًا و بَدَاعَۃ و بُدُوْعًا: بے مثال ہونا۔ انوکھا ہونا۔

بدع (س) بَدَعًا: موٹا ہونا۔ صفت (بَدِیع)

بَدَّعَہٗ: بدعت کی نسبت کرنا۔

اَبْدَعَ: کسی کام کو خوش اسلوبی سے کرنا ...... بہٖ: چھوڑ دینا (...... وابتدع) الشَّیْءَ: ایجاد کرنا ...... الرَّجُلُ: بدعت نکالنا۔

تَبَدَّعَ: بدعتی ہونا۔

اِسْتَبْدَعَ. الشَّیْءَ: عجیب و نادر سمجھنا۔

البِدْع: انوکھا۔ ناتجربہ کار مرد۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ بِدْعٌ فِی الْاَمْرِ" فلاں نے اس کام کو پہلی مرتبہ کیا۔ ج اَبْدَاع و بُدُوْع

البِدْعَۃ: بغیر نمونہ کے بنائی ہوئی چیز۔ دین میں نئی رسم۔ وہ عقیدہ یا عمل جس کی کوئی اصل قرونِ ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ ملے۔ ج بِدَع

البَدِیْع: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ کہا جاتا ہے "اللّٰہُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ": اللہ نے آسمان و زمین کو بغیر کسی نمونہ کے پیدا کیا ہے۔ انوکھی چیز۔ انوکھی چیز بنانے والا۔ موٹا نئی مشک۔

عِلْمُ الْبَدِیْع: وہ علم جس سے کلام کی محسنات لفظیہ و معنویہ معلوم ہوں۔

اَلْمُبْتَدِعُوْنَ: بدعتی لوگ۔

بَدِغَ (س) بَدَغًا: زمین پر گھسٹنا۔ بالشَّرِّ و بالاَقْذَارِ: آلودہ ہونا۔

بَدَغَ (ف) بَدْغًا. الجَوْزَ والَّلوْزَ: اخروٹ یا بادام توڑنا۔

بَدُغَ (ک) بَدَاغَۃً: پاخانہ میں پاخانہ کرنا۔ صفت (بَدِغ)

بَدَلَ (ن) بَدْلًا و اَبْدَلَ و بَدَّلَ. الشَّیْءَ: بدلنا۔ بدلہ میں لینا۔

بَدِلَ (س) بَدَلًا: ہڈیوں یا جوڑوں میں درد والا ہونا۔

بَدَّلَ و اَبْدَلَ. الشَّیْءَ مِنْہُ: بدلہ میں لینا و بَدَّلَ الشَّیْءَ شَیْئًا: اٰخر۔ بدل دینا۔ کہا جاتا ہے "بَدَّلَ اللّٰہُ الخوفَ اَمْنًا": اللہ نے خوف کو امن سے بدل دیا۔

بَادَلَہٗ. بکذا: بدلہ دینا۔

تَبَدُّلًا و تَبَادُلًا. ثَوْبَیْھِمَا: ایک دوسرے سے بدل لینا۔ تَبَدَّلَ: بدل جانا۔ متغیر ہونا۔

تَبَدَّلَہٗ و اِسْتَبْدَلَہٗ. بکذا: بدلہ میں لینا جیسے "تَبَدَّلَتِ الدَّارُ بِاُنْسِھَا وَحْشًا": مکان کی انسیت وحشت سے بدل گئی۔

اَلْبِدْلُ والبَدَلُ والبَدِیْلُ: بدلہ۔ جانشین۔ سخی۔ فیاض۔ شریف۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ بِدْلٌ و بَدَلٌ" ج اَبْدَال و بُدَلاء البَدَلُ: جوڑوں یا ہاتھ پیروں یا ہڈیوں کا درد اور اسی سے ہے "رُبَّ بَدَلٍ شَرٌّ مِنْ بَدَلٍ" بہت سے عوض ہڈی کے درد سے بدتر ہیں۔

اَلْاَبْدَال: صالحین کی وہ جماعت جن سے دنیا کبھی خالی نہیں رہی۔ کہتے ہیں کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو فوراً دوسرا اس کا قائم مقام ہوجاتا ہے۔

البَدَّال: کھانے پینے کی چیزوں کا بیچنے والا۔ بنیا۔ عوام۔ بقال کہتے ہیں۔

البَادِلَۃ: بغل اور پستان کے درمیان کا گوشت۔

بَدَنَ (ن) بَدْنًا و بُدْنًا و بُدُوْنًا و بَدُنَ (ک) بَدَانَۃً و بَدَانًا: موٹے بدن والا ہونا۔ صفت (بَادِن) مؤنث (بَادِن بَادِنَۃ) ج بُدْن و (بَدِین) ج بُدُن

بَدَّنَہٗ: زرہ پہنانا۔ و بَدَّنَ: بڑی عمر کا ہونا۔

البَدَن: جسم۔ ج ابدان: چھوٹی زرہ ج بُدُوْن

البَدَنَۃ: وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی مکہ میں حج کے موقع پر کی جائے۔ عورتوں کی بغیر آستین والی قمیص۔ ج بَدَنَات. و بُدْن

المِبْدَان و المُبَدَّن: موٹے جسم والا۔ تناور۔

بَدَہَ (ف) بَدْھًا و بَادَہَ. الرَّجُلَ: کسی کے پاس اچانک آنا۔ صفت (بَادِہ) مؤنث (بَادِھَۃ) ج بَوَادِہ

تَبَادَھُوْا. الشِّعْرَ والخُطَبَ: باہم بے فکر و تامل کے شعر پڑھنا یا تقریر کرنا۔

اِبْتَدَہَ. الخُطْبَۃَ: بے فکر و تامل کے تقریر کرنا۔ صفت (مُبْتَدِہ و مِبْدَہ)

البُدَاھَۃ و البَدَاھَۃ: ہر چیز کا آغاز۔ کہا جاتا ہے "لَحِقَہٗ فِی بَدَاھَۃِ جَزْیِہٖ": دوڑ کے آغاز ہی میں اس سے جا ملا۔ اچانک۔

بَدِیْھًا و علی البَدِیْھَۃِ: فی البدیہہ۔

البَدِیْھَۃ: اچانک۔ فوری۔ بے غور و فکر۔ کہا جاتا ہے "اَجَابَ عَلَی الْبَدِیْھَۃِ": اس نے بے غور و فکر جواب دیا۔ ج بَدَایِہ کہا جاتا ہے "ھٰذَا مَعْلُوْمٌ فِی بَدَائِہِ الْعُقُوْلِ" یہ بدیہی طور پر معلوم ہے۔ "ولفلانٍ بَدَائِہُ فِی الْکَلَامِ" یعنی فلاں کی گفتگو بہت عجیب و غریب ہے۔

البَدِیْھِی: بدیہی۔ (وہ چیز جس کے جاننے کے لئے غور و فکر کی ضرورت نہ ہو)

المِبْدَہ: فی البدیہہ بولنے والا۔ اچانک آنے والا۔

بَدَا (ن) بُدُوًّا و بَدَاءً و بُدُوًّا و بَدَاءَۃً: ظاہر ہونا۔ صفت (بَادٍ) ج بَادُوْن و بُدًّی و بُدَّی ...... لہ فی اَمْرٍ: خیال سوجھنا۔

بَدَا (ن) بَدَاوَۃً و بِدَاوَۃً و تَبَدّٰی: بادیہ کی طرف جانا۔ بادیہ میں اقامت اختیار کرنا۔ صفت (البَدَوِیّ و تَبَدّٰی) ظاہر ہونا۔

اَبْدٰی. الْاَمْرَ: ظاہر کرنا ...... فی کَلَامِہٖ: جرأت دکھلانا۔ اسی سے ہے "السُّلْطَانُ ذُوْعَدَوَانٍ وَ ذُوْبَدَوَانٍ": بادشاہ جرأت و دلیری والا ہے۔

بَادٰی: بِالْعَدَاوَۃِ: کھلم کھلا دشمنی ظاہر کرنا ...... ہٗ: کوئی بات کسی سے صفائی سے کہنا۔ کھلم

کھلا مقابلہ کرنا۔
تَبادی: بدوی صفت ہونا۔
البدو والبادیۃ والبداوۃ: صحراء، جنگل۔ ج بادیات وبوادی۔ البدو: خانہ بدوش...... عربی قبائل اور بدو کی طرف نسبت کے لئے (بدوی و بدوی) مؤنث بدویۃ ج بداوی۔
البذوۃ: وادی کا کنارہ۔
البذاۃ: کمینی۔ خاک۔ قائم کردہ رائے۔ ج بذوات
بذاوۃ الامر: آغاز معاملہ۔ والبداوات: مختلف رائیں۔
بذّ (س) بذذا و بذاذا و بذاذۃ و بذوذۃ: بدحال ہونا۔ شکستہ حال ہونا۔ صفت (بذّ و باذّ) مؤنث (بذّۃ و باذّۃ)
بذّہ: (ن) بذّا: غالب ہونا۔ فائق ہونا۔
باذّہ: سبقت کرنا۔
ابتذّ۔ منہ حقّہ: لینا۔
البذ والبذیذ: مثل...... اور کہا جاتا ہے "رجل بذیذ": یگانہ روزگار مرد۔
بذأ: (ف) بذأ۔ الشئ: ناپسند کرنا...... الشخص و علی الشخص: حقارت کرنا۔ مذمت کرنا۔
بذا (ف) وبذی (س) وبذو (ک) بذاءۃ: فحش گو ہونا۔ بے وقوف ہونا۔ صفت (بذی)
ارض بذیئۃ: وہ زمین جس میں گھاس نہ ہو۔
ابذأ: فحش گوئی کرنا۔
باذأہ: جھگڑا کرنا۔ فحش گوئی کرنا۔
البذج: بکری کا بچہ۔ ج بذجان
بذحہ (ف) بذحا: چیرنا...... الجلد عن العرق: کھال ہٹانا۔
تبذّح۔ السحاب: برسنا۔
البذح: پھٹن۔ ج بذوح: کہا جاتا ہے۔ "فی رجلہ بذوح" اس کے پاؤں میں بوائی ہے۔
البذح: رانوں کی خراش

بذخ (س) بذخا و بذخ (ف) بذخا و بذخ (ک) بذاخۃ و تبذّخ: بلند ہونا۔ تکبر کرنا۔ بڑی شان والا ہونا۔ صفت (باذخ) ج بواذخ و (بذیخ) ج بذخاء
باذخہ: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔
البذّاخ: تکبر کرنے والا...... من الابل: بہت بلبلانے والا اونٹ۔
البذاخی: بڑا۔
البیذخ: موٹے جسم والی عورت
بذر: (ن) بذرا۔ الحبّ: بونا...... المال: فضول خرچی میں اڑانا...... العلم: پھیلانا۔ اشاعت کرنا۔
...... الارض: اگانا
"ذھبوا شذر و بذر و شذر بذر" وہ لوگ ہرطرف بکھر گئے۔
بذّر۔ المال: فضول خرچی میں بکھیرنا۔ صفت (بذر و تبذار و تبذارۃ)
تبذّر و انبذر: متفرق ہونا۔ تبذّر الماء: رنگ بدل کر پیلا پڑ جانا۔
البذر: تخم ریزی کے لئے بیج۔ نسل۔ کہا جاتا ہے "انّہ بذر سوء": وہ بری نسل کا ہے۔ ج بذور و بذار
البذر والبذار والبذارۃ والتبذار: بہت بک بک کرنے والا۔ فضول خرچی کرنے والا۔
البذور والبذیر: چغل خور۔ وہ شخص جو اپنے راز کو چھپا نہ سکے۔ ج بذر۔
المبذور: فضول خرچی کرنے والا۔
البذری: باطل۔ بہت فضول خرچ۔
المبذور: بہت
بذرق۔ المال: بکھیرنا۔ فضول خرچی کرنا۔ نگہبانی کرنا۔
المبذرق: راہبر۔ دیدبان۔ رہنما
بذعہ: (ف) بذعا: گھبراہٹ میں ڈالنا۔ ڈرانا۔
بذع الاناء: برتن کا ٹپکنا۔
البذع: برتن سے ٹپکا ہوا پانی۔

البذع: خوف۔ ڈر
المبذوع: خوفزدہ
ابذعرّ: متفرق ہونا۔ ابذعرّت الخیل: کسی چیز کی طلب میں دوڑنا
الباذق والباذق: انگور کا شیرہ تھوڑا سا پکایا ہوا۔
البیاذقۃ: پیادے
البیذق: سفر کا رہنما۔ پیادہ ج بیاذق
المبذقۃ: وہ شخص جس کا قول عمل سے بہتر ہو۔
ابذقرّ: متفرق ہونا۔ بھاگنا۔ کہا جاتا ہے "ما ابذقرّ الدم فی الماء": یعنی خون پانی میں نہیں ملا۔
بذل: (ن ض) بذلا۔ الشئ: دینا۔ سخاوت کرنا۔ کہا جاتا ہے "بذل نفسہ دون او عن فلان": اس نے فلاں کی حمایت میں اپنی جان لڑا دی۔ صفت (باذل و بذول) اور صفت مفعولی (مبذول) بذل جھدہ: پوری کوشش کرنا (...... وابتذل الثوب: کام کے وقت پہننا یا روزانہ استعمال کرنا۔ کلام مبتذل: گھٹیا بات کثیر الاستعمال۔ سیف صدق المبتذل: تیز دھار والی تلوار۔
تبذّل وابتذل: چھچھورا ہونا۔ وقار کے خلاف کرنا۔ ابتذل: روزانہ پہننے کے کپڑے استعمال کرنا۔ پرانے بوسیدہ کپڑے پہننا۔
البذل: عطا۔ بخشش۔ رجل بذل: فیاض مرد۔
البذلۃ من الثیاب: روزانہ استعمالی کپڑے۔
البذّال والمبذال: بہت فیاضی کرنے والا۔
المبذل والمبذلۃ: روزانہ استعمالی کپڑے۔ پرانا بوسیدہ کپڑا۔ ج مباذل
بذلخ بذلخۃ وبذلاخا: قول کے مطابق عمل نہ کرنا۔ صفت مبذلخ وبذلاخ
بذم: (ک) بذامۃ: کسی رائے پر پختگی کے ساتھ ڈٹ جانا۔ صفت بذیم
البذم: دوراندیشی۔ قوت۔ طاقت۔ رائے

کی عمدگی۔ مروت
اَلْمِبْذَمُ: مضبوط اونٹنی
بَذَأَ (ن) بَذْواً وَابْتَذَى اِبْذَاءً ...... عَلَيْهِ: فحش بکنا۔
بَذُوَ (ک) بَذَاءً و بَذَاءَةً: فحش گو ہونا۔ صفت (بَذِيّ) ج اَبْذِيَاء مؤنث (بَذِيَّة)
اَلْبَذَاءُ: بے ہودہ کلام۔
بَرَّ (ن) بِرًّا و مَبَرَّةً. وَالِدَهُ: اطاعت کرنا۔ حسن سلوک کرنا۔ خدمت کرنا۔ صفت (بَرّ) ج اَبْرَار و (بَارّ) ج بَرَرَة
بَرَّ (س ض) بِرًّا و بَرَارَةً و بُرُوْرَةً. فِي قَوْلِهِ: سچ بولنا ...... خَالِقَهُ: اطاعت کرنا ...... بَرَّتِ الْيَمِيْنُ: قسم پوری ہونا۔ بَرَّتِ الصَّلَاةُ: نماز کا مقبول ہونا۔ بَرَّ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ: نماز کو قبول کرنا۔
بَرَّرَهُ: نیک چلن قرار دینا۔ وجہ جواز پیدا کرنا۔
بَارَّهُ: حسن سلوک کرنا۔ مہربانی کا برتاؤ کرنا۔
اَبَرَّ: خشکی کا سفر کرنا۔ ...... عَلَيْهِ: غالب ہونا۔ فائق ہونا ...... اللّٰهُ حَجَّهُ: قبول کرنا ......
اَلْيَمِيْنَ تَبَرَّرَ: نیک ہونا۔ نیکی کے اظہار کا ارادہ کرنا۔ تَبَرَّرَهُ: اطاعت کرنا۔
تَبَارَّ. الْقَوْمُ: ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ نیکی کرنا۔
اِبْتَرَّ: ساتھیوں سے کنارہ کش ہونا۔
اَلْبَرُّ: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ نیکوکار۔ خشک زمین۔ ج بُرُوْر: کہا جاتا ہے "جَلَسْتُ بَرًّا" میں گھر سے باہر بیٹھا۔ "خَرَجَ بَرًّا" وہ بیابان کی طرف نکلا۔ "و اُرِيْدُ جَوًّا و يُرِيْدُ بَرًّا": میں پوشیدگی چاہتا ہوں اور وہ اعلانیہ (یہ قدیم محاورہ نہیں ہے)
اَلْبِرُّ: علیہ۔ طاعت۔ صلاحیت۔ سچائی۔ نیک دل۔ لومڑی کا بچہ۔ چوہا۔ بڑا چوہا۔
اَلْبُرُّ: گیہوں۔ واحد (بُرَّة)
اَلْبَرُّ و الْبَارُّ: نیکوکار۔ بھلائی کرنے والا۔ بہت نیکی کرنے والا۔ سچا ج اَبْرَار و بَرَرَة
اَلْبَرِّيُّ: ضد بحری ...... مِنَ النَّبَاتِ: جنگلی ...... مِنَ الْحَيَوَانِ: وحشی
اَلْبَرِّيَّةُ: جنگل بیابان۔ ج بَرَارِيّ
اَلْبَرَّانِيُّ: ظاہر۔ کہا جاتا ہے "مَنْ اَصْلَحَ جَوَّانِيَّهُ اَصْلَحَ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهُ": جو شخص اپنے باطن کو درست کرے گا اللہ اس کے ظاہر کو درست کر دے گا۔
اَلْبَرِّيَّتُ: جنگل۔ بیابان۔ ج بَرَارِيْت
اَبَرُّ: اسم تفضیل۔ عرب کا قول "اَصْلَحُ الْعَرَبِ اَبَرُّهُمْ" کا مقصد یہ ہے کہ عرب کا سب سے زیادہ فصیح وہ بدوی ہے جو شہر سے بہت دور ہو۔
اَلْبُرَّى: اچھی بات۔
اَلْمَبَرَّةُ: جو نیکی پر ابھارے۔ علیہ۔ ج مَبَرَّات و مَبَار
اَلْمَبْرُوْرُ. مِنَ الْاَفْعَالِ: شبہ۔ جھوٹ خیانت سے خالی۔
اَلْبَرِيْرُ: درخت پیلو کا پہلا پھل۔ واحد بَرِيْرَة
بَرَأَهُ (ف) بَرْءً او بُرُوْءً ا: نیست سے ہست کرنا۔
بَرِئَ (س) بُرُوْءً اوبَرَاءً او بَرَاءَةً. مِنَ الْعَيْبِ وَالدَّيْنِ: خلاصی پانا۔ نجات پانا۔
بَرِئَ (س) و بَرَأَ (ف) وبَرُؤَ (ک) بَرْءً ا و بُرُوْءً ا. مِنَ الْمَرَضِ: شفایاب ہونا۔ چنگا ہونا۔
بَرَّأَهُ تَبْرِئَةً: بری کرنا۔ پاک کرنا ...... مِنَ التُّهْمَةِ: دور کرنا۔
اَبْرَأَ. الْمَرِيْضَ: شفا دینا ...... هُ مِنَ الدَّيْنِ: بری کر دینا ...... اَلرَّجُلُ: مہینے کی پہلی رات میں داخل ہونا۔
بَارَأَ. شَرِيْكَهُ: شریک سے جدائی اختیار کر لینا۔
تَبَرَّأَ. مِنَ الذَّنْبِ: گناہ سے بیزار ہونا۔
تَبَارَأَ. الزَّوْجَانِ: شوہر بیوی کا ایک دوسرے سے جدا ہونا۔
اِسْتَبْرَأَ: قرض یا گناہ سے برأت طلب کرنا۔
اَلْبَرِئُ و الْبَرِيُّ: خالص۔ خالی۔ گناہ و تہمت سے پاک۔ ج بَرِيْئُوْن و بُرَآء و بِرَاء و اَبْرَاء و اَبْرِيَاء۔ مؤنث بَرِيْئَةٌ و بَرِيَّةٌ ج بَرِيْئَات و بَرِيَّات و بَرَايَا
اَلْبَرَاءُ: مہینے کی پہلی رات۔ "اِبْنُ الْبَرَاءِ" مہینے کی آخری رات۔ کہا جاتا ہے "اَنَا بَرَاءٌ مِنْ كَذَا" میں اس سے بری ہوں۔ (اس کا تثنیہ جمع نہیں اور نہ اس کے لئے مؤنث ہے)
اَلْبُرْأَةُ: شکاری کی جھونپڑی۔ ج بُرَآء
اَلْبَرَاءَةُ: بَرِئَ کا مصدر۔ فرمان۔ پروانہ۔ ج بَرَاءَات
اَلْبَارِئُ: پیدا کرنے والا۔ صحت یاب جس کی لاغری باقی ہو۔
اَلْبَرِيَّةُ: مخلوق۔ ج بَرَايَا
اَلْبُرَائِلُ و الْبُرَائِلَى: پرندہ کی گردن کے پر۔
اَلْبُرَائِلَى: مرغ
بَرْأَلَ و تَبَرْأَلَ و اِبْرَأَلَّ. الطَّائِرُ: پرندہ کا لڑنے کے لئے گردن کے پر کھڑے کرنا۔
اَلْبَرْبَخُ: مٹی کا پرنالہ۔ ج بَرَابِخ
بَرْبَرَ: بک بک کرنا۔ بڑبڑانا۔ صفت (بَرْبَار)
تَبَرْبَرَ: وحشی ہونا۔
اَلْبَرْبَرِيُّ: قوم بربر کا ایک فرد۔
اَلْبَرْبَرُ: مغربی افریقہ کی ایک قوم اور بسا اوقات اس لفظ کا اطلاق زنگیوں اور حبشیوں پر بھی ہوتا ہے۔ ج بَرَابِر و بَرَابِرَة
اَلْمُبَرْبِرُ: شیر۔
بَرْبَسَهُ: طلب کرنا۔
تَبَرْبَسَ: کتے کی مانند چلنا۔
اَلْبِرْبَاس: گہرا کنواں۔
بَرْبَصَ. الْاَرْضَ: سینچنا۔
اَلْبَرْبَطُ: بربط (باجہ)
بَرَتَ (ض) بَرْتًا. الشَّيْءَ: کاٹنا۔
بَرِتَ (س) بَرَتًا: حیران ہونا۔
اَلْبُرْتُ و الْمِبْرَتُ: چینی۔ شکر سفید۔
اَلْبَرْتُ: کلہاڑا۔
اَلْبُرْتُ و الْبِرِّيْتُ: ماہر راہبر۔ ج اَبْرَات
اَلْبُرْتُقَان: نارنگی۔ نارنگی کا درخت۔ واحد

(بُرتقانه)

بَـرْتَکَ بَـرْتَکَةً. الثَّوْبَ: پھاڑنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا...... الشَّيْئَ: چیونٹی کی مانند کاٹنا۔

اَلْبَـــرَاتِکُ: چھوٹے ٹیلے (جمع ہے اس کا واحد نہیں)

بَرِثَ (س) بَرَثًا: خوش حالی میں زندگی بسر کرنا۔

اَلبَرْثُ: نرم و ہموار زمین ج بِرَاث و اَبْرَاث و بُرُوث

اَلْبُرْثُن: مِنَ السِّبَاعِ و الطَّيْرِ: پنجہ۔ چنگل ج بَرَاثِن

اَلبُرْثُنَة: شوکت و قوت۔

بَرِجَ (س) بَرَجًا: کھاتا پیتا ہونا۔ بَرِجَت عَيْنُه: آنکھ کا سیاہ اور کشادہ ہونا۔ خوبصورت ہونا۔ صفت (اَبْـــرَج) اور آنکھ کی صفت (بَرْجَاء) ج بُرج

بَرَجَ. الشَّيْئُ: ظاہر ہونا۔ بلند ہونا۔

بَرَّجَ و اَبْرَجَ: برج بنانا۔

تَـبَـرَّجَتْ. الْمَرْأَةُ: اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا۔

اَلْبَـــرِج: خوبصورت۔ نمایاں۔ روشن۔ ج اَبْرَاج

اَلبُـرج: ستون۔ قلعہ۔ محل۔ منار۔ گنبد۔ ج بُرُوج و اَبْرَاج و اَبْرِجَة. اَلْبُرج: آسمانی برجوں میں سے ایک۔ آسمانی برج بارہ ہیں جن کے نام یہ ہیں: حمل' ثور' جوزاء' سرطان' اسد' سنبلہ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو اور حوت۔

فَـلَـکُ الْبُـرُوْج: وہ دائرہ جس کو سورج آسمان میں بناتا ہے اور یہ دائرہ بارہ حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر ایک کے ۳۰ درجے ہیں۔ ماہر فن اس کا نام دائرہ گربن رکھتے ہیں۔

اَلبَارِج: ماہر کشتی بان۔

اَلبَارِجَة: بڑی جنگی کشتی۔ ج بـوارِج: کہتے ہیں "مَا فُلَانٌ اِلَّا بَارِجَةٌ قَدْ جُمِعَ فِيْهِ كُلُّ الشَّرِ" یعنی فلاں بڑا شریر ہے۔ "سَفِيْنَةٌ بَارِجَة": کھلی ہوئی کشتی۔

تَبَارِيْجُ النَّبَات: نباتات کے پھول۔

اَلاِبْرِيْج: دودھ بلونے کا آلہ۔

اَلْبَــرْجَــاس: چراغ کی ایک قسم جو مسافر سواریوں کے ساتھ لٹکاتے تھے۔

اَلبُرجُد: موٹا دھاری دار کمبل۔

اَلْبِـرْجِيْس: ایک ستارہ کا نام جس کو مشتری کہتے ہیں۔ بہت دودھ والی اونٹنی۔

اَلبُرْجُمَة ج بَرَاجِم: انگلیوں کے جوڑ۔ ہاتھ پیر کی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں۔ انگلیوں کے جوڑ کی پشت۔

اَلْبَـــرَاجِــم: قبیلہ تمیم کی ایک شاخ۔ "اِنَّ الشَّقِيَّ وَافِدُ الْبَرَاجِم" امثال عرب میں سے ہے اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو لالچ کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے۔ اس کا واقعہ یوں ہوا کہ جب سوید بن ربیعہ نے عمرو بن ہند کے بھائی کو مار ڈالا تو عمرو بن ہند نے بنو تمیم کے سو آدمیوں کو جلانے کی قسم کھائی اور بنو دارم (قبیلہ بنی تمیم کی ایک شاخ) کے ننانوے آدمیوں کو قتل کر کے جلانے لگا تو ایک شخص جو براجم میں سے تھا گوشت کے جلنے کی بو پا کر وہاں آ موجود ہوا۔ عمرو بن ہند نے اس کو بھی قتل کر کے اپنی قسم پوری کر لی۔

بَرِحَ (س) بَرَاحًا و بَرَحًا. المَكَانَ وَ مِنْهُ: ہٹنا۔ جدا ہونا۔ زائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا بَرِحَ وَلَا بَرِحْتُ غَنِيًّا" بمعنی مَازَالَ وَلَا زِلْتُ. بَرِحَ الخفاءُ: ظاہر ہونا۔

بَرَحَ (ن) بَرْحًا. الرَّجُلُ: غضبناک ہونا ...... (...... بُرُوْحًا) الصَّيْدُ: داہنی جانب سے گزرنا۔ صفت (بَـارِح و بَـرُوح و بَرِيْح)

بَرَّحَ. بِهِ الاَمْرُ: تھکانا۔ سخت تکلیف دینا۔ ...... اللّٰهُ عَنْكَ: تکلیف دور کرنا۔

اَبْرَحَهُ: ہٹانا۔ تعظیم کرنا۔ تعجب میں ڈالنا۔

بَارَحَ. المَكَانَ: چھوڑ دینا۔

اَلْبَرْح ج اَبْرَاح و (التَّبْرِيح و البُرَحَاء): سختی۔ تکلیف۔ برائی۔

اَلبَرَح: وحشت انگیز معاملہ۔

اَمْرٌ (بَرَح): تکلیف دہ معاملہ۔

اَلبَـــرَاح: کشادہ زمین جس میں درخت اور عمارت نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "لَا بَــرَاح" کوئی چارہ کار نہیں۔ "وَجَاءَ نَا الاَمْرُ بَـرَاحًا" معاملہ نمایاں طور پر سامنے آ گیا۔ "وَجَاءَ بِـالْكُفْرِ بَرَاحًا" اس نے کھلم کھلا کفر کا اظہار کیا۔

بَرَاحِ: بـروزن قطام: آفتاب کیلئے عَلَم ہے۔

اَلْبَارِحُ و البَارِحَة: گزشتہ رات۔ اَلْبَارِحَةُ الْاُوْلٰى: گزشتہ رات سے پہلی رات۔ کہا جاتا ہے "هـذه فَعْلَةٌ بَارِحَةٌ" یہ فعل غلط اور غیر ارادی ہے۔

بَــرْحٰى: ایک کلمہ جس کو نشانہ میں غلطی کے وقت بولتے ہیں اور مَـرْحٰى اس کے خلاف ہے۔

البَارِحُ: گرم ہوا۔ ج بَوَارِح

ابن بُرَيْح: کوا۔

اَلتَّبَـــارِيْح: مشقت ہائے زندگانی۔ کہا جاتا ہے "تَبَارِيْحُ الشَّوق" سوزشہائے عشق۔

بَرَدَ (ن) بَرْدًا و بَرُدَ (ک) بُرُوْدَةً: ٹھنڈا ہونا۔ صفت (بَـرْدٌ و بَارِدٌ و بَرُوْدٌ و بُرَادٌ)

بُـرِدَتِ الْاَرْضُ: اولے پڑنا۔ بُـرِدَ الـقَوْمُ: سردی لگنا یا اولے پڑنا۔ بَـرَدَ الْحَقُّ عَلَيْهِ اَوْلَهٗ: ثابت ہونا۔ بَـرَدَ فُلَانٌ: سونا۔ سست ہونا۔ کہا جاتا ہے "جَدَّ فِي الْاَمْرِ ثُمَّ بَرَدَ" اس نے معاملہ میں کوشش کی پھر ٹھنڈا پڑ گیا۔

بَـرَدَ: (ن) بَـرْدًا: الْـحَدِيْدَ: ریتی سے رگڑنا۔ الْـخُبْزَ...... : روٹی پر پانی ڈالنا...... العَيْنَ: ٹھنڈا سرمہ لگانا۔

بَرَّدَهُ (ن) بَـرْدًا اَوْ بَرَّدَهُ: ٹھنڈا کرنا...... الْـوَجَـعَ: تکلیف کو ہلکا کرنا۔ سکون دینا۔ الْـحَقَّ: ثابت کرنا۔ واجب کرنا...... بَـرَدَنَا اللّٰهُ و بَرَدَ عَلَيْنَا: رات کو ٹھنڈک لگنا۔

اَبْـرَدَ: موسم سرما یا اولوں میں داخل ہونا...... اِلَيْـهِ الْبَـرِيْدَ: قاصد بھیجنا...... الشَّيْئَ: ٹھنڈا

کرنا۔ اَبْرَدَهُ المرضُ: کمزور کردینا۔

تَبَرَّدَ: ٹھنڈک چاہنا۔ کہا جاتا ہے "نَزَلَ فی الماءِ یتبرد" وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے پانی میں اُترا۔

تَبارَدَ: کسی کام میں سست ہو جانا۔ ٹھنڈک ظاہر کرنا۔

اِبْتَرَدَ: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا۔

اِسْتَبْرَدَهُ: ٹھنڈا پانا۔ اِسْتَبْرَدَ علیه لِسانَه: اس نے اس پر زبان درازی کی۔

البَرْدُ: سردی۔ نیند۔

البَرْدانِ و الاَبْرَدانِ: صبح شام

البَرَدُ: اولہ۔

البَرَدَةُ: ایک اولہ۔ بدہضمی۔

البَرُودُ: سرمہ جس سے آنکھ کو ٹھنڈک پہنچے۔

ثَوبٌ بَرُودٌ: وہ کپڑا جس کی درز ابھری ہوئی ہو۔

البَرُودُ: پانی میں ترکی ہوئی روٹی۔

البُرْدُ: دھاری دار کپڑا۔ ج بُرُودٌ و اَبْرادٌ و اَبْرُدٌ: کہا جاتا ہے "وَقَعَ بَیْنَهُمْ قُلْنا بُرود یمانیة" یعنی چادریں ان کے درمیان پھٹیں یعنی سب آپس میں جھگڑے۔

البُرْدُ: کالا کمبل۔ واحد بُرْدَة ج بُرَد.

البَرْدِیُّ: ایک قسم کا پودہ جس کی چھال کو قدماء مصر کتابت کے لئے استعمال کرتے تھے۔

البَرْدِیُّ: ایک قسم کی عمدہ کھجور۔

البُرادَةُ: ریتی کرتے ہوئے لوہے وغیرہ سے جو کچھ گرے۔

الْبُرَداءُ: جاڑا بخار۔

البَرّادَةُ: پانی ٹھنڈا کرنے کا برتن۔

البَرِیدُ: قاصد۔ ج بُرُدٌ: تقریباً بارہ میل کی مسافت۔ ڈاک خانہ۔

البارِدُ: فا۔ عَیْشٌ بارِدٌ: خوشگوار زندگی۔ "غَنِیمَةٌ بارِدَةٌ" بغیر جنگ اور مشقت کے حاصل کی ہوئی غنیمت۔ حُجَّةٌ بارِدَةٌ: کمزور دلیل۔ المُرْهَفاتُ البَوارِدُ: تیز کاٹنے والی تلوار۔

الأبْرَدُ: چیتا۔ ج اَبارِد مؤنث الاَبْرَدَة

المِبْرَدُ: ریتی۔

المَبْرَدَةُ: وہ چیز جو ٹھنڈک پیدا کرنے والی ہو۔ کہا جاتا ہے "هذا مَبْرَدَةٌ لِلْبَدَنِ" یہ بدن کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہے۔

البَرْذَعَة و البَرْدَعَة: پالان کے نیچے ڈالنے کا کمبل۔

البِرْذَوْنُ: ٹٹو۔ گھوڑا۔ ترکی گھوڑا۔ ج بَراذِین

بَرْذَنَ الفَرَسُ: ترکی گھوڑے کی طرح چلنا۔ ٹٹو کی طرح چلنا...... الرَّجُلَ: مغلوب کرنا۔

بَرَزَ (ن) بُرُوزًا: میدان کی طرف نکلنا۔

بَرَزَ (ن) و بَرِزَ (س) بَرَزًا: گمنامی کے بعد مشہور ہونا۔ صفت (بارِزٌ)

بَرُزَ: (ک) بَرازَةً: فضل یا شجاعت میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جانا۔ صفت (بَرْزٌ): مؤنث (بَرْزَةٌ)

اَبْرَزَهُ: نکالنا۔ الکتابَ: شائع کرنا۔ الرجلُ: ارادۂ سفر کرنا۔

بَرَّزَ: پاخانہ کرنا۔ الشَّیْئَ: نکالنا۔ ظاہر کرنا۔ الفَرَسُ: گھوڑ دوڑ کے میدان میں آگے بڑھ جانا۔ الرَّجُلُ فِی العِلْمِ: ہمسروں سے فائق ہونا۔

بارَزَ مُبارَزَةً و بِرازًا: لڑائی کے لئے مقابلہ پر نکلنا۔

تَبَرَّزَ: قضائے حاجت کے لئے میدان میں جانا۔

تَبارَزَا: مقابلہ پر نکل کر لڑنا۔

اِسْتَبْرَزَهُ: نکالنا۔

البِرازُ: بارز کا مصدر۔ آدمی کا پاخانہ۔

البَرازُ: درختوں سے خالی کشادہ میدان۔ (اس کو قضائے حاجت کے لئے بطور کنایہ کے استعمال کرتے ہیں)

المَبْرَزُ و المُتَبَرَّزُ: قضائے حاجت کی جگہ۔

ذَهَبٌ (اِبْرِیزٌ): خالص سونا۔

البَرْزَخُ: دو چیزوں کے درمیان کی روک۔ مرنے کے وقت سے دوبارہ اٹھنے تک کا زمانہ۔ ج بَرازِخ۔ بَرازِخُ الإیمانِ: ایمان کی ابتداء اور آخر کے درمیان کی حالت۔ یا شک و یقین کے درمیان کی حالت۔

البُرْزُغُ و البُرْزاغ و البُرْزُوغ: نشاط۔ جوانی۔ کڑیل جوان۔

تَبَرْزَقَ القَوْمُ: بغیر گھوڑوں اور اونٹوں کے جمع ہونا۔

البَرازِیق: لوگوں کی جماعتیں۔ بڑے راستے کے ارد گرد چھوٹے راستے۔ واحد بِرْزِیق

بَرِسَ (س) بَرَسًا: مقروض پر سختی کرنا۔

بَرَّسَ الارضَ: نرم بنانا۔

البِرْسُ و البُرْسُ: روئی۔

البُرْسِیان: ایک قسم کی کھجور۔

البِرِسْکُوب: ایسا شیشہ جس کے ذریعے رکاوٹوں کے باوجود کافی حد تک دکھائی دیتا ہے۔

بَرْسَمَهُ: برسام میں مبتلا کر دینا۔

البِرسامُ: ایک ہذیانی بیماری۔

بُرْسِمَ: برسام میں مبتلا ہونا۔ صفت (مُبَرْسَم)

بَرِشَ (س) بَرَشًا و اِبْرَشَّ: سفید داغوں والا ہونا۔ صفت (اَبْرَش و مُبْرِش): مکان۔ ابرش: مختلف رنگوں کی بہت نباتات والی زمین۔ سَنَةٌ بَرْشاءُ: سال جس میں گھاس کی پیداوار بہت ہو۔

البُرْشَة و البَرَش: سفید داغ۔

البَرِیش: سفید داغوں والا۔

بَرْشَطَ اللَّحْمَ: کاٹنا۔

البِرْشِعُ و البِرْشاعُ: بدخلق۔

بَرْشَقَ اللَّحْمَ: کاٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ فُلانًا بالسَّوْطِ: کوڑے سے مارنا۔

اِبْرَنْشَقَ: شادماں ہونا۔ صفت (مُبْرَنْشِق) ...... الشَّجَرُ: کلی نکلنا...... النَّوْرُ: کھلنا۔

بَرْشَکَ الجَزُوْرَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بَرْشَمَ بَرْشَمَةً و بِرْشامًا۔ الرَّجُلُ: غم کی وجہ سے خاموش ہونا۔ اِلَیهِ: گھورنا۔ تیز نظر سے دیکھنا۔

البُرْشُمُ: برقع۔

البَراشِم: تیز نظر والا۔

بَرْشَنَ الرسالةَ: گوند سے چپکانا۔

البَرْشان: گوند۔ لیٹی۔

بَرِصَ: (س) بَرَصًا: برص کی بیماری والا ہونا۔ صفت (اَبْرَص): مؤنث بَرْصَاء: ج بُرْص۔

اَرْضٌ بَرْصَاء: مختلف جگہوں سے چری ہوئی زمین۔ حَیَّۃٌ بَرْصَاء: سفید داغوں والا سانپ۔

اَبْرَصَہٗ: برص کی بیماری میں مبتلا کر دینا۔

تَبَرَّصَ. الاَرْضَ: چرا کر بالکل صاف کر دینا۔

البَرَص: ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے جلد سفید ہو جاتی ہے اور سخت تکلیف دہ خارش پیدا ہو جاتی ہے۔

سَامّ اَبْرَصَ: چھپکلی۔ تثنیہ کی صورت میں "ھٰذان سَامَّا اَبْرَصَ" اور جمع کی صورت میں "ھٰؤُلاءِ سَوَامُّ اَبْرَصَ وَاَبَارِصُ": بولتے ہیں۔

اَبُوْبُرَیْص: چھپکلی۔

الاَبْرَص: چاند۔

البُرْصُوْم: کپڑے کا وہ ٹکڑا جس سے شیشی بوتل وغیرہ کے سر کو باندھیں۔

بَرَضَ (ن) بَرْضًا. الْمَاءُ مِنَ الْعَیْنِ: تھوڑا نکلنا۔

بَرَضَ (ن) بُرُوْضًا. النَّبَاتُ: اکھوا نکلنا۔

بَرَّضَ و اَبْرَضَ. المَکَانُ: بہت اکھوا والی ہونا۔

تَبَرَّضَ: تھوڑی چیز پر زندگی گزارنا۔ الشَّیْءَ: تھوڑا تھوڑا لینا...... الْمَاءَ: چوسنا......

الاَرْض: روئیدگی ظاہر ہونا۔

البَرْضُ: تھوڑا ج بِرَاض و بُرُوْض و اَبْرَاض......: کہا جاتا ہے "ھٰذا بَرْضٌ مِنْ عِدَّۃٍ" یہ بہت میں سے تھوڑا ہے۔

البُرْضَۃ: زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔

البَارِض: اکھوا۔

عَیْنٌ (بَرُوْضٌ): تھوڑے پانی والا چشمہ۔

البُرَاض و البُرَاضَۃ: تھوڑا۔

المَبْرُوْض: کثرت داد و دہش کی وجہ سے تنگ دست۔

المُبَرْطِس و المُبَرْطِش: بائع اور خریدار کے درمیان دلال۔ المُبَرْطِس: کرایہ پر گھوڑوں اور گدھوں کو چلانے والا۔

البِرْطَاش: پتھر کی چوکھٹ۔ فصیح عربی الاُسْکُفَّۃ ہے۔

بَرْطَلَہٗ بَرْطَلَۃً: رشوت دینا۔

تَبَرْطَلَ: رشوت لینا۔

البُرْطُل: ٹوپی۔

البِرْطِیْل: رشوت۔ لمبا پتھر ج بَرَاطِیْل

بَرْطَمَ: اللَّیْلُ: تاریک ہونا۔ الرَّجُلُ: غصہ کی وجہ سے ہونٹ لٹکانا (...... و تَبَرْطَمَ) غصہ سے پھولنا۔

البِرْطَام و البُرَاطِم: موٹے ہونٹ والا۔

بَرَعَ (ن) و بَرِعَ (س) و بَرُعَ (ک) بَرَاعَۃً و بُرُوْعًا: علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا۔ صفت (بارع)

بَرَّعَہٗ: علم یا فضیلت یا جمال میں غالب ہونا۔

بَرَّعَ الْجَبَلَ: پہاڑ پر چڑھنا۔

تَبَرَّعَ بِالْعَطَاءِ: صدقہ کرنا۔ تبرع کرنا۔

اَلْبَرِیْع: عقل و جمال میں کامل۔ بَرْقٌ بَرِیْعٌ: دور سے چمکنے والی بجلی۔

البُرْعُث: حلقہ دبر۔

البِرْعِس و البِرْعِیْس: بہت دودھ دینے والی اُونٹنی۔ البِرْعِیْس: سختیوں پر صبر کرنے والا۔

تَبَرْعَصَ الرَّجُلُ: کسی کے نیچے تلملانا۔

تَبَرْعَصَتِ الْحَیَّۃُ: کنڈلی مارنا۔

البُرْعُل: بجو کا بچہ۔

بَرْعَمَ بَرْعَمَۃً و تَبَرْعَمَ. الشَّجَرُ: شگوفہ نکلنا۔

البُرْعُم و البُرْعُمَۃ ج بَرَاعِم و (البُرْعُوْم و البُرْعُوْمَۃ) ج بَرَاعِیْم: شگوفہ ناشگفتہ۔ پھل کا غلاف۔

بَرِغَ (س) بَرَغًا: ناز و نعمت سے زندگی بسر کرنا۔

البَرَغ: لعاب۔

بَرْغَثَ. المَکَانُ: بہت پسوؤں والا ہونا۔

البُرْغُوْث: پسو۔ ج بَرَاغِیْث

بُرْغُوْثُ الْبَحْرِ: جھینگا۔

البُرْغُل و البَرْغَل: سخت چھنی ہوئی گندم۔

البُرْغُز و البُرْغُوْز و البُرْغَاز: گائے یا نیل کا بچہ۔ ج بَرَاغِز و بَرَاغِیْز۔

البُرْغُش: مچھر۔ واحد (بُرْغُشَۃٌ)

البرغی و البُرْغِیُّ: پیچ والی کیل۔ ج براغی: فصیح عربی لولب ہے۔

البِرْفِیْر: ارغوانی رنگ۔ ارغوانی رنگ سے رنگا ہوا کپڑا۔

بَرَقَ (ن) بَرْقًا و بُرُوْقًا و بَرَقَانًا و بَرِیْقًا. البَرْقُ: ظاہر ہونا...... الشَّیْءُ: چمکنا۔ روشن ہونا...... السَّمَاءُ: چمکتی ہوئی بجلی والا ہونا۔

الرَّجُلَ: دھمکانا۔

بَرَقَتْ (ن) بَرْقًا و بَرْقَتْ و اَبْرَقَتْ. الْمَرْأَۃُ: آراستہ ہونا۔

بَرِقَ (س) بَرَقًا: متحیر ہونا۔ چندھیا جانا۔ خیرہ چشم ہونا۔

بَرَّقَہٗ: آراستہ کرنا۔ بَرَّقَ عَیْنَیْہِ و بِعَیْنَیْہِ: آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔

اَبْرَقَ: برق زدہ ہونا۔ دھمکانا۔ دور کا سفر کرنا...... بِسَیْفِہٖ: چمکانا...... عَنْ وَجْہِہٖ: ہٹانا۔

اَبْرَقَتِ السَّمَاءُ: چمکتی ہوئی بجلی والا ہونا۔

اَلْبَرْق: بجلی ج بُرُوْق......: کہا جاتا ہے "بَرْقُ خُلَّبٍ و بَرْقٌ خُلَّبٌ و بَرْقُ الْخُلَّبِ" بے بارش کی بجلی۔

البَارِقَۃُ: بجلی والا بادل۔ تلواریں۔ سَحَابَۃٌ (بَرَّاقَۃٌ): بجلی والی بدلی۔

البَرْقَۃ: دہشت۔ خوف۔

البَرَق: گھبراہٹ۔ دہشت۔ بھیڑ کا بچہ۔ ج اَبْرَاق و بُرْقَان۔

البَرَق: گوہ۔

رَجُلٌ (بَرُوْق): بزدل۔

البُرْقَۃ ج بُرَق و (الاَبْرَق) ج اَبَارِق: سخت ترین زمین جس میں ریت گارا پتھر ہو۔ اس کی تصغیر (اُبَیْرِق) ہے۔ الاَبْرَق: سیاہ سفید

رنگ والا۔
البُراق: اس جانور کا نام ہے جس پر نبی کریم علیہ السلام شب معراج میں سوار ہوئے تھے۔ اس جانور کا قد گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔
التَّبارِیق: تھوڑا سا تیل یا گھی جو کھانے میں ڈالا جائے۔
الثَّوبُ: آلودہ ہونا۔
مَبْرَق. الصُّبح: صبح طلوع ہونے کی جگہ۔ ج مَبارِق و مَبارِیق۔
الثَّوبُ: آلودہ ہونا۔
بَرْقَشَهُ بَرْقَشَةً: مختلف رنگوں سے آراستہ کرنا۔
بَرْقَحَ بَرْقَحَةً و تَبَرْقَحَ. وَجْهُهُ: بدصورت ہونا...... فِی الْکَلام: بے سر پیر کی باتیں کرنا۔
تَبَرْقَشَ: مختلف رنگوں سے آراستہ ہونا۔
البِرْقِش: ایک لطیف آواز اور رنگین پروں والا پرندہ۔
اَبُوبُراقِش: ایک چھوٹا سا پرندہ جس کے پر کا بالائی حصہ خاکی اور بیچ کا حصہ سرخ اور نیچے کا سیاہ ہوتا ہے اور جب وہ پر نکالتا ہے تو مختلف رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ مجازاً متلون المزاج کو کہتے ہیں۔
البُرْقُوش: پرانا جوتا۔
بَرْقَطَ: قریب قریب قدم سے چلنا۔ مڑ مڑ کر دیکھنا...... الْکَلامَ: بے ترتیب بولنا۔
بَرْقَعَها: برقع اُوڑھنا۔
تَبَرْقَعَتْ: برقع اُوڑھنا۔
البُرْقُع: برقع۔
بَرْقَلَ: جھوٹ بولنا۔
البَرْقَلة: قول جو عمل سے خالی ہو۔
البِرْقِیل: ایک قدیم قلعہ شکن آلہ۔
البَرْوق: لمبے تنے والا زیادہ پھولوں والا پودا زینت کے لئے استعمال ہوتا ہے بکری اس کو نہیں کھاتی۔
البُرْقُوق: شفتالو۔
بَرَکَ: (ن) بُرُوکًا و تَبْراکًا و بَرَکَ و اِسْتَبْرَکَ. البَعِیرُ: بیٹھنا۔ بَرَکَ بِالْمَکانِ: اقامت کرنا۔
بَرَّکَ فِیهِ: برکت کی دعا کرنا۔
بَارَکَ. الرَّجُلُ: برکت کی دعا کرنا۔ راضی ہونا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ فِیکَ وَ عَلَیکَ وَ بَارَکَکَ: برکت دینا۔ بولتے ہیں "بَارَکَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَ آلِهِمْ" یعنی ان کی عزت و عظمت جو تو نے انہیں بخشی ہے برقرار رکھ اور بُورِکَ فِیکَ اس سائل سے کہتے ہیں جس کو دفع کرنا منظور ہوتا ہے۔
اَبْرَکَهُ: اُونٹ کو بٹھانا۔
تَبَرَّکَ. بِهِ: برکت حاصل کرنا۔
تَبَارَکَ. بِهِ: نیک شگون لینا...... اللّٰهُ: مقدس ہونا۔
اِبْتَرَکَ. القَوْمُ: گھٹنوں کے بل بیٹھ کر جنگ کرنا۔ اِبْتَرَکُوا فِی الْعَدْوِ: تیز دوڑنے کی کوشش کرنا...... فُلانًا: پچھاڑنا اور اپنے سینہ کے نیچے دبالینا...... فِی عِرْضِهِ وَ عَلَیْهِ: گالی دینا۔ اہانت کرنا۔
اِسْتَبْرَکَ: برکت کی فال لینا۔
البَرْکُ: سینہ۔ اونٹوں کا گلہ۔ واحد (بارک) مؤنث (بارِکَة) ج بُرُوک۔
البَرَکَة: زیادتی۔ بہتات۔ نیک بختی۔ نمو
البِرْکَة: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت۔ پانی جمع ہونے کی جگہ۔ حوض۔ ج بِرَک: دودھ دینے والی بکری۔ ج بِرْکات۔
البُرْکَة: ایک چھوٹا سفید آبی پرندہ۔ پیسنے والے کی اجرت۔ ج بُرَک و اَبْراک و بُرْکان۔
البَرِیک: اُونٹ۔
البَارُوک: بزدل۔ کابوس۔
البَرّاک: پسائی لینے والا۔ پیسنے والا۔
المَبْرَک: اُونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "لَیْسَ بِفُلانٍ مَبْرَکُ جَمَلٍ" یعنی فلاں کے پاس کچھ نہیں۔
البَرُوکَة: مادہ سیہی۔
بَرْکِیَّة: لمبے پتوں، سیدھے تنے والا پودا۔
البِرْکار و البِیکار: پرکار (جدید)
البُرْکان: آتش فشاں پہاڑ۔ جوالامکھی (جدید) بَرْکَعَهُ: کاٹنا۔ پچھاڑنا۔ بَرْکَعَ الفَرَسُ: چاروں پیروں پر کھڑا ہونا اور گھٹنوں کے بل گر پڑنا۔
بَرْکَعَ و تَبَرْکَعَ. الرَّجُلُ: چوتڑ کے بل گرنا۔
البُرْکُع: پست قد مرد۔
البَرْلَمان: پارلیمانی نظام۔
جُوعٌ (بُرْکُوعٌ): سخت بھوک۔
بَرَمَ (ن) بَرْمًا و بَرَمَ. الحَبْلَ: دولڑیوں کو بٹنا۔ صفت مفعولی (مَبْرُوم و بَرِیم). الْاَمْرَ: مضبوط کرنا۔
بَرِمَ (س) بَرَمًا: تنگ دل ہونا۔ زچ ہونا۔
...... بِحُجَّتِهِ: دلیل کا نہ ملنا۔
اَبْرَمَ. الحَبْلَ: بمعنی بَرَمَ الحَبْلَ...... ہ: زچ کرنا...... عَلَیْهِ فِی الْجِدالِ: خاموش کرنے کے ارادے سے بحث کئے جانا۔
تَبَرَّمَ: زچ ہونا۔
اِنْبَرَمَ. الحَبْلُ: رسی کا بٹ جانا۔
البَرَم: درخت غضاہ کا پھل (دیکھئے غضاہ)
بَخِیل لَئِیم: وہ شخص جو بخل کی وجہ سے جوئے میں شریک نہ ہو۔ ج ابرام۔
البُرْمَة: پتھر کی ہانڈی۔ ج بُرَم و بِرام
البَرَم: بداخلاق لوگ۔
البُرام: چیچڑی۔ ج اَبْرِمَه
البَرّام: رسی بٹنے والا۔
البَرِیم و البِرام: دھاگا۔ ہر وہ چیز جو بٹی جائے۔ بٹی ہوئی رسی۔ البریم: لشکر۔
البَرِیمَة: سوراخ کرنے کا اوزار۔ برما۔
المِبْرَم: تکلا۔ ج مَبارِم۔
السِّوارُ مِنَ الذَّهَبِ المَبْرُوم: اصل سونے (۲۴ قیراط تک) کے کنگن۔
المُبْرَم: مقع قضاء۔ مُبْرَم: اٹل فیصلہ۔
البُرْما: حلوہ کی ایک قسم۔ (ترکی لفظ)۔
البِرْمِیل: پیپا۔ ج بَرامِیل۔ (جدید)
البَرْنامَج: میزانیہ۔ بجٹ (جدید)

اَلْبَرْنَاسِیَّة: ان شعراء کا مسلک جنہوں نے رومانی گانوں کو اپنایا اور لفظی صفت کا پورا اہتمام کیا۔

بَرْنَسَة: بُرنس پہنانا۔

تَبَرْنُس: برنس پہننا۔

اَلْبُرْنُس: وہ لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی۔ وہ لباس جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دے۔

اَلْبُرْنَیْطَة: ایک خاص علاقے کی ٹوپی۔ (ہیٹ)

اَلْبُرْنَیْطَة: انگریزی ٹوپی۔ ہیٹ (پی کیپ)

اَلْبَرْنِیَّة: مٹی کا برتن۔ ج بَرانِیُّ۔

بَرِهَ (س) بَرَهًا: بیماری کے بعد جسم کا اصلی حالت پر آنا۔ صفت (اَبْرَہ) مؤنث (بَرْهاء)؛ ج بُرْہ.

اَبْرَہ: دلیل لانا۔

اَلْبُرْهَة و اَلْبَرْهَة: عرصہ۔ زمانے کا ایک حصہ۔ ج بُرَہ و بُرُھات۔

اَلْبَراهِمَة: ہندوؤں کی ایک ذات...... مفرد (برہمن)

بَرْهَنَ. الشَّیْءَ وَ عَلَیْهِ وَ عَنْهُ: دلیل قائم کرنا۔

تَبَرْهَنَ: دلیل سے ثابت ہونا۔

اَلْبُرْهَان: دلیل۔ ج بَراهِین۔

اَلْبُرْوَاز: چوکھٹا (جدید) اس کے لئے فصیح لفظ کفاف اور اِطار ہے۔

اَلْبُرُوتِسْتُو: دعویٰ قائم باوجود بیکاری اور نقصان کے ادراک کے۔

اَلْبُرُوتِسْتَانِی: معروف عیسائی مذہب پروٹسٹ کو ماننے والا۔

اَلْبُرُوتُوْن: ہیدروجن کا ذرہ۔

اَلْبُرُولِتَارِیَا: کام کرنے والا طبقہ (لاطینی لفظ)

اَلْبُرُوم: بدبودار جسم سمندری پانیوں سے نکالا جاتا ہے سرخ بہنے والے مادے کی شکل میں علامت BR۔

اَمْبُرُومِز (الصِّفر): پیتل۔

اَبْرُومِیز: ہواء کی پیمائش کا آلہ۔

اَلْبَرْوَاق و اَلْبَرْوَق: ایک قسم کی گھاس جو محض بادل ہی سے سرسبز ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے مثل ہے " اَشْكَرُ مِنْ بَرْوَقَة" یعنی وہ تھوڑی چیز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔

بَرا (ن) بَرْوًا و اَبْرىٰ اِبْراءً. النَّاقَةَ: اونٹنی کی ناک میں حلقہ ڈالنا۔

اَلْبُرَة: حلقہ (خواہ کنگن ہو یا بالی یا پازیب ج بُرىٰ و بُرات و بُرِیْن و بِرِیْن: کہا جاتا ہے " اَعْطَتْهُ الدُّنْیَا بُرَتَها" یعنی دنیا اس کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔

بَرىٰ: (ض) بَرْیًا و اِبْتَرىٰ. السَّهْمَ اَوِ الْقَلَمَ: تیر یا قلم تراشنا۔ صفت مفعولی (بَرِیٌّ و مَبْرِیٌّ)

...... الشَّخْصَ: دُبلا کرنا۔ کمزور کرنا۔

بَارىٰ. الرَّجُلَ: آگے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ ...... اِمْرَأَةً: فراق کی شرط پر صلح کرنا۔

اَبْرىٰ: مٹی لگنا۔

تَبَارَیَا: باہم آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔

تَبَرّىٰ. لِمَعْرُوْفِهٖ: بھلائی کے درپے ہونا۔

اِنْبَرىٰ: تراشا جانا ...... لَهٗ: پیش آنا۔

اَلْبَرىٰ: مٹی۔

اَلْبَارِی: فا۔ پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے تیر کا تراشنے والا۔ امثال عرب میں سے " اَعْطِ الْقَوْسَ بَارِیَهَا": کمان تراشنے والے کو دو۔ یعنی کام اس شخص کے سپرد کرو جو اس کی اہلیت رکھتا ہو۔

اَلْبُرَایَة و اَلْبُرَاء: تراشہ۔ چھیلن۔

اَلْبَرِیَّة: مخلوق۔ ج بَرَایَا

اَلْاِبْرِیَة و اَلتِّبْرِیَة: سر کی بھوسی جو کنگھی کرتے وقت گرے۔

اَلْبَرَّاءَة و الْمِبْرَاء و الْمِبْرَاة: چاقو۔ تراشنے کا اوزار۔

بَزَّهٗ (ن) بَزًّا و بِزِّیْزىٰ: چھیننا۔ غالب ہونا ...... الشَّیْءَ مِنْهُ: زبردستی لے لینا۔

اِبْتَزَّ. مِنْهُ الشَّیْءَ: زبردستی چھین لینا۔

اَلْبَزُّ: کتاں یا روئی کے کپڑے۔ ہتھیار۔ ج بُزُوْز۔

اَلْبِزَّة: کپڑے۔ ہتھیار۔ ہیئت۔

اَلْبَزَّاز: پارچہ فروش۔

اَلْبِزَازَة: پارچہ فروشی۔

اَلْبَزَابُوْرْط: پاسپورٹ (جدید) پروانہ راہداری۔ اس کے لئے فصیح لفظ الجواز ہے۔

بَزْبَزَ: تیز چلنا۔ سخت ہانکنا۔ بھاگنا۔ بہت حرکت کرنا۔

اَلْبَزْبَاز: بھٹی کے سرے پر لوہے کی جوفدار سلاخ۔

بَزَجَ (ن) بَزْجًا: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا ...... عَلَیَّ فُلَانًا: بھڑکانا۔ اُکسانا۔ برانگیختہ کرنا۔

بَزَّجَهٗ: آراستہ کرنا۔ خوبصورت بنانا۔

بَازَجَهٗ: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

تَبَازَجَا: باہم فخر کرنا۔

بَزِخَ (س) بَزَخًا: نکلے ہوئے سینہ اور دھنسی ہوئی پیٹھ والا ہونا۔ صفت (اَبْزَخ) مؤنث (بَزْخاء) ج بُزْخ.

بَزَخَ (ف) بَزْخًا. ظَهْرَهٗ بِالْعَصَا: لاٹھی سے پشت پر مارنا ...... فُلَانًا: رسوا کرنا۔

تَبَازَخَ. عَنِ الْاَمْرِ: پیچھے ہٹنا۔ نکلے ہوئے سینہ اور دھنسی ہوئی پیٹھ والے کی طرح چلنا یا بیٹھنا۔

تَبَازَخَتِ الْمَرْأَةُ: بڑے سرین والی ہونا۔

بَزَّخَ. لَهٗ: فروتنی کرنا۔

بَزَرَ (ض) بَزْرًا. الْحُبُوْبَ: بونا۔ بیج چھینٹنا (...... وَبَزَّرَ) الْقِدْرَ: مسالہ ڈالنا۔ بَزَرَ الْاِنَاءَ: بھرنا۔ کہتے ہیں " فُلَانٌ بَزَرَ كَلَامَهٗ وَ تَوْبَلَهٗ" فلاں نے اپنی گفتگو میں نمک مرچ ملایا

اَلْبِزْر: بیج۔ تخم۔ واحد (بِزْرَة) ج بُزُوْر: مسالہ۔ ج اَبْزَار جج اَبَازِیْر کہتے ہیں۔ " مِثْلِی لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ اَبَازِیْرُكَ" یعنی مجھ جیسے پر تمہاری گپیں پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ البزر:

ریشہ

الْمَرْأَةُ (الْبَزْوَاءُ): بہت اولاد والی عورت۔

الْبَزَّازُ: بیج اور مسالہ کا بیچنے والا۔

الْبِیْزَر: سیل کا بٹہ۔ دھوبی کا تختہ (...... والمِبْزَر): دھوبی کی موگری۔

الْبَیْزَار: باز پالنے والا۔ کاشتکار۔ ج بیازرۃ (معرب)

بَزُعَ (ک) بَزَاعَةً۔ الْغُلَامُ: خوش طبع ذکی اور چست ہونا۔ صفت (بَزِیْع) مؤنث (بَزِیْعَةٌ)

تَبَزَّعَ۔ الْغُلَامُ: چست و پھرتیلا ہونا۔ الشَّرُّ: شر و فتنہ کا بھڑکنا۔

البَزَّاع: بغیر جھجک کے گفتگو کرنے والا لڑکا (...... والبَزِیْعُ) مِنَ الْغِلْمَانِ: تیز خاطر۔ چرب زبان لڑکا۔ البَزِیْعُ: شریف آدمی۔

بَزَغَتْ (ن) بَزْغًا و بُزُوغًا۔ الشَّمْسُ: طلوع ہونا۔ بَزَغَ الْحَاجِمُ: نشتر لگانا دَمَهُ: خون بہانا۔

اِبْتَزَغَ۔ الرَّبِیْعُ: فصل بہار کا شروع ہونا۔

نُجُوْمٌ (بَوَازِغُ): طلوع ہونے والے ستارے۔

الْمِبْزَغُ: نشتر۔

بَزَقَ (ن) بَزْقًا: تھوکنا...... الْأَرْضَ: بونا۔

الْبُزَاق: تھوک۔

الْبَزَّاق: ایک قسم کا گھونگا۔ واحد۔ بَزَّاقَة

بَزَلَ (ن) بَزْلًا و بَزَّلَ۔ الشَّیْءَ: سوراخ کرنا۔ الشَّرَابَ: صاف کرنا۔ بَزَلَ الْأَمْرَ: کسی کام کو کر گزرنا۔ رَایَهُ: کوئی نئی رائے پیش کرنا، کسی رائے پر جم جانا۔

بَزَلَ (ن) بُزُوْلًا۔ الْبَعِیْرُ: اونٹ کا جوان ہونا...... نَابُ الْبَعِیْرِ: کچلی کا نکلنا۔ صفت مذکر و مؤنث (بَازِلٌ) ج بَوَازِل و بُزَّل و بُزُل۔

تَبَزَّلَ و اِنْبَزَلَ: سوراخ ہونا۔

تَبَزَّلَ و اِبْتَزَلَ: الْخَمْرَ: شراب کے برتن میں سوراخ کرنا...... الْجَسَدُ: جسم سے خون ٹپکنا۔

...... السِّقَاءُ: مشک کا ٹپکنا......

اِسْتَبْزَلَ۔ الشَّیْءَ: کھولنا...... الْخَمْرَ: صاف کرنا۔

الْبَزْل: سختی۔

الْبُزْل: ایک قسم کا پہاڑی بکرا۔

الْبِزَال: برما۔ سوراخ کرنے والا اوزار۔

الْبَزَال: شراب کے مٹکے کا سوراخ۔

الْبَازِل: اونٹ کی کچلیوں کا دانت۔ تجربہ کار مرد۔ کہتے ہیں "رُمِیَ بِأَشْهَبَ بَازِلٍ": وہ دشوار معاملہ میں پھنس گیا۔

الْبَزْلَاءُ: بڑی مصیبت۔ عمدہ رائے۔ کہا جاتا ہے "اِمْرَأَةٌ بَزْلَاءُ الرَّأْیِ": عمدہ رائے والی عورت۔ "وَخُطَّةٌ بَزْلَاءُ": صاف و واضح طریق کار۔

الْمِبْزَل: شراب صاف کرنے کا آلہ۔ سوراخ کرنے والا اوزار۔

رَجُلٌ (تِبْزَلَةٌ و تِبْزِیْلَةٌ): مرد کوتاہ قامت۔

بَزَمَ: (ن ض) بَزْمًا: عَلَیْهِ: اگلے دانتوں سے کاٹنا...... بِالشَّیْءِ: اٹھانا...... فُلَانًا ثَوْبَهُ: چھین لینا...... النَّاقَةَ: انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے دوہنا...... وَتَرَ الْقَوْسِ: کمان کے تانت کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر تیر چلانا۔

الْبَزِیْم: ساگ یا ترکاری وغیرہ کا مٹھا باندھنے کے لئے پتے یا چھلکا۔

الْمِبْزَم: دانت۔

بَزْمَخَ بَزْمَخَةً: تکبر کرنا۔

بَزَا (ن) بَزْوًا۔ عَلَیْهِ: دراز دستی کرنا (بَزَاهُ و اَبْزَاهُ و اَبْزَیٰ بِهِ) غالب آنا (بَزَا و بَزِیَ یَبْزَیٰ بَزًا و اَبْزَیٰ اِبْزَاءً) نکلے ہوئے سینے اور دھنسی ہوئی پیٹھ والا ہونا صفت (اَبْزَیٰ) مؤنث بَزْوَاءُ

تَبَازَیٰ: باز کے مشابہ ہونا۔ سرین اٹھا کر بلاتے ہوئے چلنا۔

الْبَزْو: مثل و نظیر۔

الْبَزِیُّ: دودھ پیتا بچہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ بَزِیِّیْ": وہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔

الْبَزَّاءُ: ڈینگ۔

الْبَازُ و الْبَازِیُ: باز۔

بَسَّ (ن) بَسًّا و اَبَسَّ۔ الْإِبِلَ: آہستہ آہستہ ہانکنا اور بس بس کہنا۔ "بَسَّ الْمَالَ فِی الْبِلَادِ": ملک میں مال کا پھیلا دینا۔ "بَسَّ السَّوِیْقَ": گھی یا زیتون کے تیل میں ستو ملانا...... الْقَوْمَ عَنْهُ دھتکارنا۔ "وَاَبَسَّ بِالنَّاقَةِ": دوہنے کے لئے چمکارنا۔

اِنْبَسَّ: زمین پر پانی کا بہنا۔ الگ ہونا۔

الْبَسُّ و الْبِسُّ: بلا۔ کوشش۔ ج بِسَاس

الْبَسِیْس: تھوڑا کھانا۔

الْبَسِیْسَةُ: گھی یا زیتون کے تیل میں ملا ہوا ستو یا آٹا۔

الْبَسُوْس: اونٹنی جو بغیر بس بس کہے ہوئے دودھ نہ دے۔ ج بُسُس

بَسْ بَسْ و بُسْ بُسْ: بکریوں، اونٹوں، بلیوں کے بلانے یا ہانکنے کے لئے کلمہ۔

اَلْبَسُوْس: جساس بن مرہ البکری کی خالہ جس کی وجہ سے بنی بکر اور بنی تغلب کے درمیان مشہور جنگیں ہوئیں اور اس کا نام منحوس سمجھا جاتا ہے۔

بَسْبَسَ: بِالْغَنَمِ اَوِ الْإِبِلِ: بس بس کہہ کے بلانا...... بِهِ: کسی سے بس کہنا۔

الْبَسْبَس: بیابان، بے گھاس پانی والی زمین۔ ج بَسَابِس۔ تُرَّهَاتُ الْبَسَابِسِ و التُّرَّهَاتُ الْبَسَابِسُ: جھوٹی اور باطل باتیں۔

الْبُسْتَان: باغ۔ ج بَسَاتِیْن (جدید)

الْبُسْتَانِیُّ: باغ والا۔ باغبان۔ الْبُسْتَانِیُّ مِنَ النَّبَاتِ: لگائے ہوئے پودے۔

بَسْعَرِیْنَةٌ: سال کے آخر میں نصاریٰ کے ہاں جو تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔

بَسَتَ (ن) بَسْتًا: چلنا۔ کشادہ قدم رکھنا۔ دوڑنے میں سبقت کرنا۔

الْبُسْتُق: خادم۔

الْبُسْتُوقَةُ: مٹی کا مرتبان۔

بَسَرَهُ (ن) بَسْرًا: جلدی کرانا۔ مغلوب کرنا (...... وَابْتَسَرَ) الْقَرْحَةَ: نچوڑ کر باندھنا......

الحاجةَ: بے وقت طلب کرنا...... النخلةَ: درخت خرما میں قبل از وقت پیوند لگانا......
النباتَ: تر گھاس چرانا۔ وَابسَرَ النخلُ: گدر کھجور والا ہونا۔
بَسَرَ (ن) بَسرًا و بُسُورًا: ترش رو ہونا۔ صفت (بَاسِرٌ) اور اسی وجہ سے شیر کو (البَسُور) کہا جاتا ہے۔
تَبَسَّرَ و اِبتَسَرَ. الحاجةَ: بے وقت طلب کرنا۔ اِبتَسَرَ بالامرِ: شروع کرنا...... الشئَ: تازہ لینا۔ اُبتُسِرَ لَونُه: بدل جانا۔
البَسر: ٹھنڈا پانی۔ کہا جاتا ہے "وَجهٌ بَسرٌ": تیوری چڑھا ہوا چہرہ۔
البُسر: تازہ چیز۔ گدر کھجور۔ واحد بُسرة ج بِسَارٌ. البُسرة: طلوع کے وقت کا آفتاب
البَاسُور ج بَوَاسِیر: بواسیر کی بیماری
المَبسُور: بواسیر کی بیماری والا۔
المُبَسِّرات: ہوائیں جن کا چلنا بارش کی علامت ہو۔
بَسَطَ (ن) بَسطًا. الثوبَ: پھیلانا...... الرجلَ: کسی کا دل بڑھانا...... الیدَ: ہاتھ کشادہ کرنا...... العُذرَ: عذر ظاہر کرنا یا قبول کرنا...... المکانُ القومَ: وسیع ہونا...... فلانًا علیه: فضیلت دینا...... السیفَ: تلوار سونتنا۔
بَسُطَ (ک) بَسَاطَةً: بسیط ہونا۔ پر مذاق ہونا۔
بَسَّطَ. الثوبَ: پھیلانا۔
بَاسَطَهُ: کسی سے کھل کر باتیں کرنا۔
تَبَسَّطَ و اِنبَسَطَ: پھیلنا۔ دراز ہونا۔ بے تکلف ہوجانا۔ سیر و تفریح کرنا۔
البَاسِطُ: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
البَاسِطَةُ: دور کی مسافت۔
یَدٌ (بَسطٌ و بُسُطٌ): کھلا ہوا ہاتھ۔
البَسطَةُ: وسعت۔ دسترس۔ کمال۔
بَسطَةُ العَیشِ: فراخی زندگانی۔
البِسَاطُ: بچھونا۔ فرش۔ ج بُسُط۔
البَسَاطُ: کشادہ زمین۔

البَسِیطُ: مفرد۔ کشادہ زمین۔ پر مذاق۔ بسیط الوجه۔ کشادہ رو۔ ہنس مکھ۔
البَسِیطُ: خلاف مرکب۔ شعروں کا ایک وزن، جس کے الفاظ یہ ہیں۔ مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فعلن۔
بَسِیطُ الیَدَینِ: فیاض۔ سخی ج بُسَطاء
البَسِیطَةُ: زمین۔ زمین کا ہموار حصہ۔
بَسَقَ (ن) بَسقًا: تھوکنا۔
بَسَقَ: (ن) بُسُوقًا. النخلُ: لمبے تنے اور لمبی ٹہنیوں والا ہونا۔ صفت (بَاسِق)...... اَصحَابَهُ و علی اَصحابه: فضیلت میں بڑھ جانا...... فی علمه: ماہر ہونا۔
بَسَّقَهُ: لمبا کرنا۔
تَبَسَّقَ: لمبا ہونا۔
البَاسِقَةُ: مؤنث۔ سفید صاف رنگ کا بادل۔ مصیبت ج بَوَاسِق...... و بَوَاسِقُ السحاب: ابتدائی بادل۔
البِسکُوِیتُ: خشک روٹی یا خشک حلوہ۔
البِسِیکُولُوجِیا: علم النفس یا علم فلسفہ۔
بَسُلَ (ک) بَسَالاً و بَسَالَةً: بہادر ہونا صفت (بَسُولٌ و بَاسِلٌ) ج بُسَّلٌ و بُسَلاء و بُسُلٌ.
بَسَلَ (ن) بُسُولاً. الرجلُ: غصہ یا بہادری سے تیوری چڑھانا۔ صفت (بَسلٌ و بَسِیلٌ)...... النبیذُ: نبیذ کا تیز ہونا...... اللحمُ: گوشت کا بدبودار ہونا۔
بَسَلَهُ (ن) بَسلاً: ملامت کرنا۔ حلال کرنا۔ جائز کرنا...... عن حاجته: منع کرنا۔ روکنا۔
اَبسَلَهُ: ہلاکت کے لئے چھوڑ دینا۔ رہن رکھنا...... اللہُ الشئَ: حرام کرنا...... هُ لکذا: پیش کرنا اَبسَلَ نفسَهُ للمَوتِ: مرنے کے لئے تیار ہوجانا۔
بَسَّلَهُ: ناپسندیدہ بنا دینا (بَسَّلَ و اِبتَسَلَ) نفسَهُ للمَوتِ: اپنے آپ کو موت کے لئے پیش کر دینا۔
بَاسَلَهُ: لڑائی میں حملہ کرنا۔
تَبَسَّلَ: غصہ یا بہادری سے تیوری چڑھانا۔

اِستَبسَلَ: مرنے یا مارنے کے لئے جنگ میں کود پڑنا۔
البَسلُ: سختی۔ حلال۔ حرام (واحد جمع مذکر و مؤنث مساوی ہیں) کہا جاتا ہے۔ "هذا بسلٌ علیکَ" یہ تمہارے اوپر حرام ہے اور کہا جاتا ہے "بَسلاً لَهُ" اس کے لئے خرابی ہو۔
البَاسِلُ: شیر۔ ج بَوَاسِل اور کہا جاتا ہے "یَومٌ بَاسِلٌ" سخت دن۔ "وغَضَبٌ بَاسِلٌ" تیز غصہ۔
البَسُولُ: شیر۔
البَسَالَةُ: دلیری۔ بہادری۔ کراہت۔
البِسلی: ایک قسم کی نباتات۔
البَسِیلُ: حرام۔ مکروہ چہرہ والا۔ برتن میں شراب کا بقیہ۔
البَسِیلَةُ: تلخی۔ کسی چیز کا بقیہ۔
البُسلَةُ: افسوں کرنے والے کی اجرت۔
بَسَمَ (ض) بَسمًا و تَبَسَّمَ و اِبتَسَمَ: مسکرانا۔ صفت (بَاسِم و مُبتَسِم)
المَبسِم: دانت۔ ج مَبَاسِم۔
البَسَّام و المِبسَام: بہت مسکرانے والا۔
بَسمَلَ: بسم اللہ کہنا۔
بَسمَلَة: عیسائیوں کے نزدیک اقانیم: باپ، بیٹا اور روح مقدس کے نام سے ابتداء کرنا اور مسلمانوں کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔
اَبسَنَ: خوش رنگ و خوش وضع ہونا۔
البَاسِنَةُ: کاریگروں کے آلات۔ ہل کا پھار۔ ج بَوَاسِن
بَشَّ (س) بَشًّا و بَشَاشَةً: ہنس مکھ ہونا۔ کشادہ رو ہونا...... لِلشئِ: کسی چیز کو دیکھ کر بشاشت ظاہر کرنا...... بالصدیقِ: دوست کو دیکھ کر خوش ہونا۔ صفت (بَشٌّ و بَاشٌّ و بَشُوشٌ و بَشَاشٌ)
اَبَشَّتِ. الارضُ: نباتات کا آپس میں گتھ جانا۔
بَشبَشَ. الرجلَ: بشاشت ظاہر کرنا۔

تَبَشْبَشَ. بِهٖ: کسی سے کشادہ روئی سے پیش آنا۔

البُشْخُتَۃ: چھوٹا صندوق۔

بَشَرَ (ن) بَشْرًا. الجِلْدَ: چمڑا چھیل دینا ...... الشَّارِبَ: مونچھ مونڈ کر کھال ظاہر کر دینا...... الجَرَادُ الْاَرْضَ: ٹڈی کا سب کچھ کھا جانا۔

بَشَرَ (ض) و بَشِرَ (س) و اَبْشَرَ و اِسْتَبْشَرَ بِهٖ: خوش ہونا۔ اَبْشَرَتِ الْاَرْضُ: اکھوا نکالنا۔ کہا جاتا ہے "بَشَرَنِی بِوَجْهٍ حَسَنٍ": وہ مجھ سے کشادہ روئی سے ملا۔

بَشَّرَہٗ: خوش کرنا۔ خوشخبری دینا۔

اَبْشَرَ: فُلَانًا: خوشخبری دینا۔ خوش ہونا قرآن میں ہے ﴿وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ ...... الْاَمْرُ وَجْهَهٗ: حسین پُر رونق بنا دینا ...... الشَّيْءُ: پھیلنا۔

بَاشَرَ. الْاَمْرَ: کسی کام کو خود کرنا۔ بَاشَرَہٗ النَّعِیْمُ: نعمتوں میں پلنا ...... الْمَرْاَۃَ: جماع کرنا۔

تَبَاشَرُوا. بِالْاَمْرِ: ایک دوسرے کو خوش خبری دینا۔

البِشْرُ: چہرہ کی رونق۔ کشادہ روئی۔

البَشِیْرُ: خوشخبری دینے والا۔ ج بُشَرَاء

البَشَارَۃ: حسن و جمال

البُشَارَۃ: کھال کا تراشہ۔ ہدیہ جو خوشخبری دینے والے کو دیا جائے۔

البِشَارَۃ: خوشخبری۔ ج بِشَارَات و بَشَائِر

بَشَائِرُ الْوَجْهِ: چہرہ کی خوبیاں۔ بَشَائِرُ الصُّبْحِ: آغاز صبح

البُشَارُ: کمینہ آدمی۔

البَشَرُ: انسان (مذکر، مؤنث، واحد، جمع)

اَبُو الْبَشَرِ: حضرت آدم نبینا علیہ والصلوۃ والسلام کی کنیت۔

اِبْنُ الْبَشَرِ: عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب۔

البَشَرَۃ: کھال کا اوپر کا حصہ۔ ساگ گھاس۔ ج بَشَر

التَّبَاشِیْرُ: خوشخبری۔ ہر چیز کی ابتداء۔

البَشَرَۃ: کھال کا اوپر کا حصہ۔ ساگ گھاس۔ ج بَشَر۔

البُشْرٰی: خوش خبری۔

المُبَشِّرَات: بارش کی اُمید دلانے والی ہوائیں۔

بَشِعَ (س) بَشَعًا و بَشَاعَۃً. الشَّيْءُ: بدمزہ ہونا...... الْمَرْءُ: زشت رو ہونا...... فُلَانٌ بِالْاَمْرِ: ضیق میں ہونا۔

تَبَشَّعَ: بے مزہ ہونا۔ بدصورت ہونا۔ ناپسندیدگی ظاہر کرنا۔

اِسْتَبْشَعَہٗ: بے مزہ سمجھنا۔

بَشَقَہٗ (ض) وَبَشِقَہٗ (س) بَشْقًا بِالْعَصَاءِ: لاٹھی سے مارنا۔

البَاشِق: ایک شکاری پرندہ۔ ج بَوَاشِق

بَشَكَ (ن ض) بَشْكًا: جلدی کرنا۔ الخَبَرَ: گھڑنا ...... الثَّوْبَ: دور دور سینا...... فِي عَمَلِهٖ: بُرے طریقہ سے کرنا۔

اِبْتَشَكَ: جھوٹ بولنا...... الکلام: گھڑ لینا۔

البَشَّاكُ: بڑا جھوٹا۔

بَشِمَ (س) بَشَمًا. مِنَ الطَّعَامِ: بدہضمی ہونا ...... مِنَ الشَّيْءِ: اُکتا جانا۔ صفت (بَشِمٌ)

البَشَامُ: ایک خوشبودار درخت کا نام جس کی لکڑی سے خلال بناتے ہیں۔ واحد اس کا بَشَامَۃ ہے اور دوا فروش اس کے بیج کو حَبُّ الْبَلَسَان کہتے ہیں۔

بَصَّ: (ض) بَصِیْصًا و بَصًّا: چمکنا۔ روشن ہونا...... الْمَاءُ: رسنا۔ کہا جاتا ہے "بَصَّ لِيْ بِيَسِيْرٍ": اس نے مجھے تھوڑا دیا۔

بَصَّصَ: الجروُ: پلے کا آنکھیں کھولنا۔
...... الْاَرْضُ: اکھوا نکلنا...... الشَّجَرَۃُ: کونپل نکلنا۔

البَصَّاصَۃ: آنکھ۔

البَصِیْصُ: چمک۔ کپکپی اور اسی سے ہے "اَفْلَتَ وله بَصِیْصٌ"

بَصْبَصَ بَصْبَصَۃً: بمعنی بَصَّصَ. (و تَبَصْبَصَ) الْكَلْبُ: دُم ہلانا۔ فُلَانٌ: چاپلوسی کرنا۔

بَصُرَ (ک) بَصِرَ (س) بَصَرًا و بَصَارَۃً وَبِهٖ: جاننا۔ دیکھنا۔

بَصَرَ (ن) بَصْرًا الشَّيْءَ: کاٹنا۔

بَصَّرَہٗ الْاَمْرَ: پہنچوانا۔ معلوم کرانا۔ وبَصَّرَ: بصرہ میں آنا ...... الجروُ: پلے کا آنکھیں کھولنا۔

بَاصَرَ. الشَّيْءَ: دور سے جھانک کر دیکھنا۔ دیکھنے میں مقابلہ کرنا۔

اَبْصَرَہٗ: دیکھنا۔ بینا بنانا...... الرَّجُلُ: بصرہ میں آنا۔ اَبْصَرَ الطَّرِيْقُ: واضح و نمایاں ہونا۔

تَبَصَّرَ: الشَّيْءَ: غور سے دیکھنا...... فِي الشَّيْءِ: سوچنا، غور کرنا۔

تَبَاصَرُوا: کسی چیز کو پہلے دیکھ لینے میں مقابلہ کرنا۔

اِسْتَبْصَرَ. الْاَمْرُ: ظاہر ہونا...... الْاَمْرَ: ظاہر کرنا۔ اچھی طرح دیکھنا...... فِيْهِ: سوچنا۔ غور کرنا۔

البَصَرُ: دیکھنے کی قوت۔ آنکھ۔ علم۔ ج اَبْصَار. کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهٗ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَ بَصَرِهَا" میں اس کے پاس اس وقت پہنچا جبکہ کوئی نہیں تھا صرف زمین ہی دیکھنے والی سننے والی تھی۔

البَصْرَۃ: ایک شہر کا نام جو باہم ملے جلے دریائے دجلہ و فرات کے مغربی کنارہ پر واقع ہے۔

البَصْرَتَان: بصرہ و کوفہ۔ والبَصْرَۃ: سخت زمین۔ لیس دار مٹی جس میں کنکریاں بھی ہوں۔ ج بِصَار.

البَصِیْرُ: دانا۔ بینا۔ ج بُصَرَاء

البَصِیْرَۃ: عقل۔ زیرکی۔ دانائی۔ عبرت۔ شاہد۔ حجت۔ کہا جاتا ہے "جَوَارِحُهٗ بَصِيْرَةٌ عَلَيْهِ" اس کے اعضاء اس کے اوپر گواہ ہیں۔ "و فَرَاسَةٌ ذَاتُ بَصِيْرَةٍ" سچی فراست۔

البَاصِرَۃ: آنکھ۔ ج بَوَاصِر: کہتے ہیں "خَبِیْرٌ"

الْعَشَاءِ بَوَاصِرُهٗ": بہترین کھانا وہ ہے جو تاریکی سے پہلے کھالیا جائے۔

الْبَاصِرُ: چھوٹا گول پالان۔ ج بَوَاصِر

الْبُصْرُ: کنارہ۔ روئی۔ چھال۔ بُصْرُ كُلِّ شَيْءٍ: حدیث میں ہے "بُصْرُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ": آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کی مسافت کے برابر ہے۔

الْبِصْرُ: نرم سفید پتھر۔

الْمَبْصَرُ وَ الْمَبْصَرَةُ: واضح روشن دلیل۔

الْمُبْصِرُ: نگہبان۔ کہا جاتا ہے "رَتَّبْتُ عَلٰى بُسْتَانِي مُبْصِرًا" میں نے اپنے باغ کے لئے ایک نگہبان مقرر کیا۔

بَصَعَهٗ (ف) بَصْعًا: جمع کرنا...... الْمَاءُ: پانی بہنا یا رسنا۔

الْبِصْعُ: رات کا کچھ حصہ۔

الْبُصْعُ: بے وقوف۔ انگشت شہادت اور بیچ والی انگلی کے درمیان کا فاصلہ۔

الْبَصِيْعُ: پسینہ جو جسم سے ٹپک رہا ہو۔ ج بُصْعٌ

الْأَبْصَعُ: بے وقوف۔ اس کو تاکید کے موقعہ پر بھی استعمال کرتے ہیں کہتے ہیں "أَخَذْتُ حَقِّيْ أَجْمَعَ أَبْصَعَ" مؤنث (بَصْعَاءُ) ج أَبْصَعُوْنَ و بُصَعُ...... اور اس کو اجمع پر مقدم نہیں کرتے۔

بَصَقَ (ن) بَصْقًا: تھوکنا...... الشَّاةُ: حاملہ بکری کو دوہنا۔

الْبُصَاقُ: تھوک اور جب تک منہ میں ہو اس کو ریق کہتے ہیں۔

بَاصِقَةٌ: آگ برسانے والے جنگی ہتھیار۔

الْبَصْقَةُ: بلند سنگلاخ زمین۔ ج بِصَاق

بَصَلَهٗ وَتَبَصَّلَهٗ. مِنْ ثِيَابِهٖ: ننگا کرنا۔

تَبَصَّلَ. الْقِشْرُ: چھلکے کا موٹا ہونا۔

الْبَصَلُ: پیاز۔ واحد بَصَلَةٌ. الْبَصَلَةُ: لوہے کا خود اور اسی سے ہے "خَرَجُوْا كَأَنَّهُمُ الْأَصَلُ وَ عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الْبَصَلُ" وہ لوگ نکلے گویا کہ ڈسنے والے سانپ ہیں اور ان کے سروں پر خود ہیں۔ اس قول میں اصل: جمع اَصَلَة کی ہے جو ایک قسم کا زہریلا سانپ ہے۔

بَصَلُ الْفَارِ: جنگلی پیاز۔ عوام اس کو بُصَيْلَة کہتے ہیں۔

بَضَمَ (ن) بَضْمًا. الْقُمَاشَ: سامان پر علامت لگانا۔

الْبُضْمُ: خنصر اور بنصر کے درمیان کا فاصلہ۔

ثَوْبٌ ذُوْبُضْمٍ: موٹا غف کپڑا۔

رَجُلٌ ذُوْبُضْمٍ: موٹا مرد۔

الْبُضْمَةُ: علامت۔

الْبَضْمَا: حلوا کی ایک قسم۔

الْبُضَّانُ و الْبُضَّانُ: ماہ ربیع الآخر...... ج بُصَّانَات و أَبْصِنَة

بَضَا (ن) بَضْوًا. غَرِيْمَهٗ: قرضدار سے سب کچھ لے لینا۔

الْبَضْوَةُ: چنگاری۔ انگارہ۔

بَضَّ (ض۔ س) بَضَاضَةً و بُضُوْضَةً: موٹاپے کے ساتھ پتلے اور نرم چمڑے والا ہونا۔ صفت (بَضٌّ و بَاضٌّ و بَضِيْضٌ) مؤنث بَضَّةٌ وَ بَاضَّةٌ و بَضِيْضَةٌ.

بَضَّ (ض) بَضًّا و بُضُوْضًا و بَضِيْضًا. الْمَاءُ: تھوڑا تھوڑا بہنا...... الْحَجَرُ: پانی رسنا بخیل کے لئے کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَا يَبِضُّ حَجَرُهٗ" یعنی فلاں کے خیر کو حاصل نہیں کیا جا سکتا...... الْعَيْنُ: آنسو نکلنا...... کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَا تَبِضُّ عَيْنُهٗ" فلاں کی آنکھوں سے آنسو نہیں نکلتا۔ یعنی وہ مصیبتوں پر صبر کرنے والا ہے...... "أَوْتَارَ الْعُوْدِ" بجانے کے لئے چھیڑنا

...... لَهٗ: دینا۔

بَضْضًا و بُضَاضَةً: تھوڑا دینا یا تھوڑا پانی دینا۔

أَبَضَّ. لَهٗ: تھوڑی سی چیز دینا۔

بَضْبَضَ تَبَضِيْضًا: ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنا۔

اِبْتَضَّ. الْقَوْمَ: ساری قوم کو تباہ کر دینا۔

تَبَضَّضَ. فُلَانًا: سب کچھ لے لینا۔ حَقَّهٗ مِنْ فُلَانٍ: تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرنا۔

بِئْرٌ (بَضُوْضٌ): کم پانی والا کنواں۔ ج بِضَاضٌ

الْبَضِيْضُ و الْبُضَاضَةُ: تھوڑا پانی۔

الْبَضُّ: موٹائی کے ساتھ نرم جسم اور پتلی کھال والا۔ مؤنث بَضَّةٌ. الْبَضُّ و الْبَضَّةُ: کھٹا دودھ۔

الْبَضِيْضَةُ: جو کچھ کسی کے قبضہ میں ہو...... کہا جاتا ہے "أَخْرَجْتُ لَهٗ بَضِيْضَتِيْ" میں نے اپنی تمام مملوکہ چیزیں اسے دے دیں۔

الْبَضْرَةُ: رائیگاں۔ اور اسی سے ہے۔ "ذَهَبَ دَمُهٗ بِضْرًا مِضْرًا" اس کا خون رائیگاں گیا۔

بَضَعَ (ف) بَضْعًا وَبَضَّعَ. الشَّيْءَ: کاٹنا چیرنا۔ نشتر لگانا۔

بَضَعَ (ف) بُضُوْعًا. الْكَلَامَ: سمجھنا...... الْكَلَامُ: واضح ہونا...... مِنْ فُلَانٍ: اکتا جانا۔ تنگ دل ہونا۔

أَبْضَعَهٗ. الْكَلَامَ: واضح طور سے بیان کرنا۔

أَبْضَعَ الشَّيْءَ: سرمایہ بنانا...... الْمَرْأَةَ: نکاح کرنا۔ الْمَاءُ فُلَانًا: سیراب کرنا۔

تَبَضَّعَ وَ اِسْتَبْضَعَ: سرمایہ لینا...... الشَّيْءَ: سرمایہ بنانا۔ تَبَضَّعَ الْعَرَقُ: پسینہ کا تھوڑا تھوڑا بہنا۔ اِسْتَبْضَعَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ: کسی کے لئے سرمایہ بنانا۔

اِنْبَضَعَ: کٹنا۔ چیرا جانا۔ شگاف دیا جانا۔

بَاضَعَ مُبَاضَعَةً و بِضَاعًا. الْمَرْأَةَ: جماع کرنا۔

الْبَاضِعُ: لوگوں کے سامان کو اٹھانے والا شمشیر براں۔

الْمِبْضَعُ: نشتر۔ ج مَبَاضِع.

اَلْهٗ بُضَعٌ مِنَ الرِّجَالِ: لاغر۔

الْبِضْعَةُ والْبَضْعَةُ: گوشت کا ٹکڑا۔ ج بِضَعٌ و بَضْعٌ و بِضَاعٌ و بَضَعَات

الْبِضْعُ و الْبَضْعُ: رات کا کچھ حصہ۔ تین سے نو تک کی تعداد۔ کہا جاتا ہے "بِضْعُ سِنِيْنَ وَ بِضْعَ عَشْرَةَ مِنَ النِّسَاءِ وَ بِضْعٌ

وَ عِشْرُوْنَ امْرَأَةً" اور مذکر کے لئے بِضْعَةَ عَشَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَ بِضْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ" اور بضع کی تقدیم واجب ہے اس لئے عِشْرُوْنَ وَ بِضْعٌ : کہنا جائز ہوں۔

البَضِيْعُ : گوشت۔ جزیرہ۔

البِضَاعَة : سرمایہ۔ پونجی۔ ج بَضَائِع

بَضَم (ن) بَضْمًا. الزَّرْعُ : موٹے دانہ والا ہونا۔

البَضْم : خوش نفس۔ کہا جاتا ہے "هُوَ كَرِيْمُ الْبَضْمِ" وہ کریم النفس ہے۔

بَطَّ (ن) بَطًّا. الْجُرْحَ : زخم کو چیرنا۔ شگاف کرنا۔

بَطِطَ : عاجز ہونا۔ تھکنا۔

البَطُّ : واحد (البَطَّة) بطخ (نر و مادہ دونوں کے لئے) ج بُطُوط و بِطَاط

البَطَّة : بطخ کے شکل کی شیشی۔

المِبَطُّ (ج) مَبَاطٌ و (المِبَطَّة) : نشتر۔ شگاف دینے والا اوزار۔

البطاطا : آلو (جدید)

بَطْبَطَ. البَطُّ : آواز کرنا۔ پانی میں غوطہ لگانا ...... الرَّجُلُ : کمزور رائے والا ہونا۔

بَطُؤَ (ک) بُطْأً و بِطَاءً و بُطُوْنًا و اَبْطَأَ : دیر کرنا۔ صفت (بَطِيْءٌ) مؤنث بَطِيْئَة : ج بِطَاء اَبْطَأَ و بَطَّأَ. عَلَيْهِ وَ بِالْاَمْرِ : دیر کرنا۔ مؤخر کرنا۔

بَاطَأَهُ : ٹال مٹول کرنا۔

تَبَطَّأَ و تَبَاطَأَ. فِي سَيْرِهِ : پیچھے رہنا۔

اِسْتَبْطَأَهُ : دیر کرنے والا پانا۔ یا سمجھنا۔

اَلْمَبْطَأَة : باعث دیری

بَطَحَهُ (ف) بَطْحًا : بچھانا۔ منہ کے بل گرانا۔

بَطَّحَ. الْبَيْتَ : سنگریزی بچھا کر ہموار کرنا۔

تَبَطَّحَ و اِنْبَطَحَ و اِسْتَبْطَحَ. الْوَادِي پھیلنا۔ کشادہ ہونا۔ اِنْبَطَحَ الرَّجُلُ : منہ کے بل گرنا۔

البَاطِح : فا۔ منہ کے بل گرنے والا۔

البَطْحَاء ج بِطَاح و بَطَائِح و بَطْحَاوَات و (الاَبْطَح ج اَبَاطِح. والبَطِيْحَة) ج بَطَائِح و (البِطْح) : کشادہ نالہ جس میں ریت اور چھوٹی کنکریاں ہوں۔

البُطْحَة : قد و قامت۔ مسافت

البُطْحَة : خصلت۔ عادت۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهِ بُطْحَة صِدْقٍ"

البُطَاح : ایک بیماری جو بخار سے پیدا ہوتی ہے اور برسام کے مشابہ ہوتی ہے اور اسی سے ہے (البَطَاحِيّ)

بَطَخَه (ف) بَطْخًا : چاٹنا

اَبْطَخَ : بہت خربوزے والا ہونا۔

البِطِّيْخ : خربوزہ۔ خربوزہ کی بیل۔ واحد بِطِّيْخَة

اَلْبِطِّيْخُ الاَصْفَرُ : زردا/گرما۔ ایک لذیذ پھل جو تربوز جتنے حجم کا ہوتا ہے۔

المَبْطَخَة : خربوزوں کی فالیز۔ ج مَبَاطِخ

بَطَرَهُ (ن ض) بَطْرًا : چیرنا۔ شگاف دینا صفت مفعولی (مَبْطُوْر و بَطِيْر)

بَطِرَ (س) بَطَرًا : زیادتی نعمت کی وجہ سے حیران ہونا۔ اترانا ...... اَلْحَقَّ : تکبر سے قبول نہ کرنا ...... الشَّيْءَ : ناپسند کرنا حالانکہ وہ چیز ناپسندیدگی کے قابل نہ ہو ...... النِّعْمَةَ : جہالت یا تکبر سے حقیر سمجھنا اور ناشکری کرنا۔ صفت (بَطِر)

اَبْطَرَهُ : دہشت میں ڈالنا۔ ناشکر گزار بنانا کہتے ہیں "اَبْطَرَهُ ذَرْعَه" : اس پر اس کی طاقت سے زیادہ لاد دیا۔ ذَرْعَه اَبْطَرَهُ کی ضمیر مفعولی سے بدل اشتمال ہے۔

بِطْرًا : رائیگاں۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ دَمُهُ بِطْرًا" : اس کا خون رائیگاں گیا۔

بَيْطَرَ. الدَّابَّةَ : جانور کا علاج کرنا۔ نعل بندی کرنا۔ صفت (مُبَيْطِر و بَيْطَر و بِيْطَار) ج بَيَاطِرَة

البَيْطَرَة : سالوتری کا پیشہ۔

اَلْبَطَّارِيَة : توپوں کا مجموعہ جو کہ دشمن پر گولہ باری کرنے کے لئے نصب کیا جاتا ہے۔

البِطْرِيْر : زبان دراز۔ بہت چیخنے والا۔ مؤنث بطریرة

البَطْرَشِيْل و البَطْرَشِيْن : ایک قسم کا لمبا کپڑا جس کو کاہن ڈیوٹی کے وقت استعمال کرتا ہے۔

البِطْرِيْق : رومیوں کا جرنیل۔ ج بَطَارِق و بَطَارِيْق و بَطَارِقَة

اَلْبَطْرِيْق : پرندوں کی ایک قسم جو کہ شمالی علاقوں میں رہائش پذیر ہیں جس کے پیٹھ کے پر سیاہ اور سینے کے پر سفید ہوتے ہیں۔

البُطَارِق : لمبا۔

البَطْرَك و البَطْرِيَرْك و البَطْرِيْك : پادریوں کا سردار۔ عیسائیوں کے کسی گروہ کا مذہبی سردار۔ ج بَطَارِكَة و بَطَارِيْك

بَطَشَ (ن ض) بَطْشًا. بِهِ : سختی سے پکڑنا ...... عَلَيْهِ : حملہ کرنا۔ ٹوٹ پڑنا۔ صفت (بَاطِش و بَطَّاش و بَطِيْش) : کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَبْطِشُ فِي الْعِلْمِ بِبَاعٍ بَسِيْطٍ" : یعنی فلاں علم کو بہت جلدی حاصل کر لیتا ہے۔

بَاطَشَهُ : ایک دوسرے کو سختی سے پکڑنا یا حملہ کرنا۔

اَلْاَبْطَع : وہ شخص جس کے نیچے کے سامنے والے دانت گر گئے ہوں۔

البِطَاقَة : خط پرچہ پرزہ۔ بِطَاقَةُ الثَّوْبِ : کاغذ کی وہ چٹ جس میں کپڑے کی قیمت لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ ج بَطَائِق

بَطَلَ (ن) بُطْلًا و بُطُوْلًا و بُطْلَانًا : فاسد ہونا۔ بیکار ہونا۔ باطل ہونا۔ صفت (بَاطِل) (...... بَطَالَةً فِي كَلَامِهِ : تمسخر کرنا۔ ...... الفَاعِلُ مِنَ الْعَمَلِ : بیکار ہونا۔ صفت (بَطَّال)

بَطُلَ (ک) بَطَالَةً و بُطُوْلَةً : دلیر ہونا بہادر ہونا۔ صفت (بَطَل) ج اَبْطَال : مؤنث بَطَلَة ج بَطَلَات

بَطَّلَهُ : باطل کرنا۔ بیکار کرنا۔

اَبْطَلَ : لغو کام کرنا۔ صفت (مُبْطِل) ...... الشَّيْءَ : ضائع کر دینا۔ باطل کرنا۔ ...... الرَّجُلَ : تمسخر کرنا۔

تَبطّل: بہادر بننا۔ بیکار رہنا۔ کہا جاتا ہے "تبطّلوا بينهم": انہوں نے اپنے درمیان لغو اور باطل اُمور کیے۔
البِطالة: بیکاری۔ کام سے فراغت۔
البَطالة: بہادری۔
الباطِل: فا۔ ناحق۔ ج اباطيل: شیطان۔ جادوگر۔ ج بَطَلة
البُطل: باطل۔ جھوٹ اور کہا جاتا ہے" ذهب دمُه بُطلًا" اس کا خون رائیگاں گیا۔
البُطلات: لغویات۔ فضولیات۔
الاُبطالة و الاُبطُولة: باطل۔
البُطم و البُطُم: بن۔ بن کا پھل۔
بَطَن (ف) بُطُونًا و بطنًا: پوشیدہ ہونا صفت (باطن)
بطَن (ن) بطنًا. الوادِيَ: داخل ہونا ...... هُ و لَهُ: پیٹ پر مارنا۔ بطن الامر: کسی معاملہ کی تہ کو پہنچنا۔ (...... بُطُونًا و بطانة) بفلان و منه: کسی کے خواص میں سے ہونا۔
بطِن (س) بطنًا و بطُن (ک) بطانة: بڑے پیٹ والا ہونا۔ صفت (بطن و بطين و مبطان)
بُطِن. بطنًا: مبتلائے درد شکم ہونا۔ صفت مبطون
بطّن و ابطن. الثوبَ: استر لگانا۔ الدابةَ: تنگ کسنا۔ ابطن الشيءَ: پوشیدہ کرنا۔
باطنَه: سرگوشی کرنا۔ دوستی کرنا۔
تباطن. المكانُ: دور ہونا۔
تبطّن واستبطن. الشيءَ: اندر داخل ہونا ...... الامرَ: معاملہ کی تہ معلوم کرنا۔
البطن: پیٹ۔ ہر چیز کا اندرونی حصہ۔ بطنُ الارض: زمین کا پست حصہ ...... من القوم: گروہ جو قبیلہ سے کم اور عمارۃ سے زائد ہو۔ ج بُطون و ابطن و بُطنان: کہا جاتا ہے" القت الدجاجة ذا بطنها" یعنی مرغی نے انڈے دیئے۔" وضاحت عصافير بطنه" یعنی وہ بھوکا ہوا۔
البطن: پیٹ کی بیماری۔

البطِن: حریص جس کا نصب العین صرف پیٹ ہو۔
البِطنة: دُبر۔
البِطنة: زیادتی خوراک کی وجہ سے بہت زیادہ شکم پُری۔
البِطان ج ابطنة و بُطُن: تنگ جس کو جانور کے پیٹ کے نیچے سے باندھتے ہیں۔ کپڑے کا ایک ٹکڑا جس کو گھوڑے پر مکھیوں سے بچانے کے لئے ڈالتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔" فلانٌ عريض البطان": فلاں غنی یا آسودہ حال ہے۔" والتقت حلقتا البطان": معاملہ سنگین ہوگیا اور مصیبت سخت ہوگئی۔
بطانة. الثوب: کپڑے کا استر۔ الرجل: اہل و عیال خاص لوگ۔ بھید۔ ج بطائن: رازدار۔
الباطن: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ ہر چیز کا اندرونی حصہ۔ پوشیدہ۔ من الارض: پست حصہ ...... من القدم: تلوا۔ ج ابطنة و بُطنان
الباطنة: بھید۔
البطين: دور۔ کہا جاتا ہے" شأوٌ بطين" مسافت بعید" كيس بطين" بھری ہوئی تھیلی۔ البطين: بڑے پیٹ والا۔
البُطين: چاند کی منازل میں سے ایک منزل کا نام۔
المُبطّن: پتلے پیٹ والا۔
المُبطنة: ایک قسم کی کشتی۔
الباطية: بڑا پیالہ۔ شراب کے لئے شیشہ کا برتن۔ ج بواط
بظّ (ن) بظًّا. العودَ: بجانے کے لئے چھیڑنا۔ درست کرنا۔
ابظّ. الرجلُ: موٹا ہونا۔ صفت (بظيظ)
البظّ. فظّ کا تابع ہے۔ کہا جاتا ہے "هو فظٌّ بظٌّ" وہ سخت مزاج ہے۔
بظِر (س) بظرًا. الرجلُ: غیر مختون ہونا صفت ابظر: مؤنث بظراء: ج بُظر۔

البظر: انگوٹھی۔
البظر: رائیگاں۔ کہا جاتا ہے" ذهب دمه بظرًا" اس کا خون رائیگاں گیا۔
المُبظر: ختنہ کرنے والا۔ مؤنث مُبظرة۔
البطين: دور۔ کہا جاتا ہے" شأوٌ بطين" مسافت بعید" كيس بطين" بھری ہوئی تھیلی۔ البطين: بڑے پیٹ والا۔
البُطين: چاند کی منازل میں سے ایک منزل کا نام۔
المُبطّن: پتلے پیٹ والا۔
المُبطنة: ایک قسم کی کشتی۔
الباطية: بڑا پیالہ۔ شراب کے لئے شیشہ کا برتن۔ ج بواط
بظّ (ن) بظًّا. العودَ: بجانے کے لئے چھیڑنا۔ درست کرنا۔
ابظّ. الرجلُ: موٹا ہونا۔ صفت (بظيظ)
البظّ. فظّ کا تابع ہے۔ کہا جاتا ہے "هو فظٌّ بظٌّ" وہ سخت مزاج ہے۔
بظِر (س) بظرًا. الرجلُ: غیر مختون ہونا صفت ابظر: مؤنث بظراء: ج بُظر۔
البظر: انگوٹھی۔
البظر: رائیگاں۔ کہا جاتا ہے" ذهب دمه بظرًا" اس کا خون رائیگاں گیا۔
المُبظر: ختنہ کرنے والا۔ مؤنث مُبظرة۔
بعّ (ن ض) بعًّا. الماءَ: کثرت سے بہانا۔
البعاع: سامان۔ بادل کا پانی جو ابھی نہ برسا ہو۔ کہا جاتا ہے" القى السحاب بعاعه" بادل نے سارا پانی برسادیا۔" القى بعاعه عليه" اس نے اپنا بوجھ اس پر ڈال دیا۔
البعبعة: جلدی جلدی بولے جانا۔
البعابعة: فقراء جن کے پاس کچھ بھی مال و جائیداد نہ ہو۔
بعثه (ف) بعثًا و تبعاثًا: تنہا بھیجنا ...... به: دوسرے کے ساتھ بھیجنا ...... هُ: برانگیختہ کرنا۔ جوش دلانا۔ کہا جاتا ہے" بعثه من نومه" اس نے اس کو نیند سے بیدار کیا۔" وبعثه على الشيء: اس نے اس کو فلاں

کام کرنے پر اُکسایا۔۔۔۔۔۔المیّت : دوبارہ زندہ کرنا اور اسی سے "یَومُ البَعث" ہے بمعنی روزِ قیامت۔

بَعِثَ (س) بَعَثًا : نیند سے بیدار ہونا۔

تَبَعَّثَ. الشَّیْءُ : کسی چیز کا تیزی سے ظاہر ہونا ۔۔۔۔۔۔الشِّعرُ مِنہُ : شعر کی آمد ہونا۔

تَباعَثُوا. عَلَی الشَّیءِ : ایک دوسرے کو کرنے پر برانگیختہ کرنا۔

اِنبَعَثَ : بھیجا جانا۔ کسی چیز کا تیزی سے ظاہر ہونا۔۔۔۔۔۔فِی السَّیرِ : جلدی کرنا۔

اِبتَعَثَہُ : بھیجنا۔

البَعثُ والبَعَثُ : فوج۔ ہروہ جماعت جو کہیں بھیجی جائے۔ ج بُعُث و بُعُوث.

البَعِثُ و البَعِث : جس کو غم بیدار رکھے اور نیند سے اٹھا دے۔

البَاعُوثُ ج بَوَاعِیث : عیسائیوں کی عید فصح کے دوسرے دن نماز۔

البَاعُوث : عیسائیوں کی اصطلاح میں استسقاء کی نماز (کلمہ سریانیہ ہے)

البَاعِثُ و البَاعِثَۃ : سبب ج بَوَاعِث

البَعِیثُ و المَبعُوثُ : بھیجا ہوا۔ اٹھایا ہوا۔

یَومُ بُعَاث : ایک جنگ کا نام جو اوس وخزرج کے درمیان زمانۂ جاہلیت میں ہوئی تھی۔

بَعثَرَہُ بَعثَرَۃً : بکھیرنا۔۔۔۔۔۔المَتاعَ : اُلٹنا پلٹنا۔

تَبَعثَرَ : اُلٹا پلٹا جانا۔ کہا جاتا ہے "تَبَعثَرَت نَفسِی" : یعنی میرا نفس مضطرب ہوگیا اور متلی ہونے لگی۔

بَعَجَ (ف) بَعجًا. البَطنَ : پھاڑنا۔ صفت (بَاعِجٌ) صفت مفعولی (مَبعُوجٌ و بَعِیجٌ)

بعیج ۔۔۔۔۔۔ : مذکر ومؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے ج بَعجَی ...... الأرضَ آبارًا : بہت کنوئیں کھودنا ...... المَطرُ الأرضَ بَعجَ فِیہَا : شدت وقوع کی وجہ سے پتھروں کو ظاہر کردینا ...... بطنہ لہ : خیر خواہی میں مبالغہ کرنا۔

تَبَعَّجَ و انبَعَجَ. السَّحابُ : برس کر کھل جانا ۔۔۔۔۔۔السَّیلُ : سیلاب کا تیزی کے ساتھ بڑھنا ...... عَلَیَّ بالکلام : بہت زیادہ باتیں کرنا۔

البَاعِجَۃ : وادی کا کشادہ حصہ۔ ج بَوَاعِج

بَعُدَ (ک) بُعدًا و بَعِدَ (س) بَعَدًا : دور ہونا۔ ہلاک ہونا۔ مرنا۔ صفت (بَاعِد) ج بُعَد و (بَعِد) : مفرد وجمع دونوں کے لئے و (بعید) ج بُعَداء و بُعُدو بُعدان

اَبعَدَ : دور ہونا۔ (اَبعَدَہُ و بَعَّدَہُ و باعَدَہُ : دور کرنا۔

تَبَاعَدُوا : ایک دوسرے سے دور ہونا۔

تَبَعَّدَ : دور ہونا۔

تَبَاعَدَ و ابتَعَدَ و اِستَبعَدَ. عَنہُ : دور ہونا۔

اِستَبعَدَ. الشَّیءَ : دور پانا یا سمجھنا۔

البُعدُ و البَعَدُ و البُعدَۃ : دوری۔ رائے و دور اندیشی۔ بُعدًا لَہُ : بددعا ہے۔ یعنی اللہ اس کو ہلاک کرے یا خیر سے محروم کرے۔

البُعَاد : بعید کی مانند صفت ہے۔ دور۔

بَعدُ : ظرف زماں ہے بمعنی پیچھے اور اس کے لئے اضافت لازم ہے اور اگر اضافت نہ ہو تو ارادہ اضافت کی صورت میں مبنی بر ضمہ ہوتا ہے اور اگر اضافت نیت میں بھی نہ ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "بَعدُ و بَعدًا و مِن بَعدُ

الأبعَدُ : بہت دور۔ خیانت کرنے والا۔ ج اَبَاعِد.

بُعدُ نُقطَتَینِ عَلَی کُرۃ : دونوں نقطوں کے پاس سے گزرنے بڑے دائرے کے دو قوسوں میں سے چھوٹا۔

رَجُلٌ (مِبعَدٌ) : بہت دور دور کا سفر کرنے والا۔

بَعِرَ (س) بَعَرًا. الجَمَلُ : نو (۹) سالہ یا چہار (۴) سالہ اُونٹ ہونا۔

بَعَرَ (ف) بَعرًا : مینگنی کرنا۔

بَعَّرَ المِعَی و اَبعَرَہُ و تَبَعَّرَہُ : ساری مینگنی نکال دینا۔

البَعرُ و البَعَرُ ج اَبعَار : مینگنی۔ واحد (بَعرَۃ) ج بَعَرات.

البَعِیرُ : نو (۹) سالہ یا چہار (۴) سالہ اونٹ یا اونٹنی ج بُعرَان و اَبعِرَہ و جج اَبَاعِر و اَبَاعِیر

المَبعَرُ و المِبعَرُ : مینگنی نکلنے کا عضو۔ آنت کی چربی۔

بَعزَقَہُ بَعزَقَۃً : پراگندہ کرنا۔ بکھیرنا۔

بُعِضَ. الرَّجُلُ : مچھروں سے تکلیف اُٹھانا۔ صفت (مَبعُوض)

بَعَّضَہُ : حصے بنانا۔ جزء جزء کرنا۔

تَبَعَّضَ : جزء جزء ہونا۔

اَبعَضَ. المَکانُ : مچھروالی ہونا، بہت مچھروں والی ہونا۔ صفت (بَعِض و مَبعُوض)

بَعضُ. الشَّیءِ : کسی چیز کا ایک جزء اور کبھی ایک فرد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے "بَعضُ اللیالی" : یعنی راتوں میں سے ایک رات۔ ج اَبعَاض

البَعُوض : مچھر۔ واحد (بَعُوضَۃ)

بَعَطَ (ف) بَعطًا. فِی الجَهلِ و الشُّومِ : مبالغہ کرنا۔ زیادتی کرنا ...... الحَیوانَ : ذبح کرنا۔

اَبعَطَ. فُلانٌ : حد سے بڑھ جانا ...... الرَّجُلَ : طاقت سے زیادہ کی تکلیف دینا ...... فِی الجَهلِ : زیادتی کرنا۔

بَعَقَ (ف ن) بَعاقًا. المَطرُ الأرضَ : تریڑے سے پڑکر دراڑ ڈال دینا۔

(...... بَعقًا) الجَمَلَ : اونٹ ذبح کرنا ...... البِئرَ : کنواں کھودنا۔

بَعَّقَ. الزِّقَّ : مشک پھاڑ دینا۔

تَبَعَّقَ و انبَعَقَ و اِنبَعَقَ. فِی الکَلامِ : تیزی کے ساتھ بہت گفتگو کرنا ...... السَّحابُ : زور سے برسنا۔

البَاعِق : مؤذن۔

البُعَاق : زور سے برسنے والا بادل۔ چیخ۔

مَبعَق. المَفازَۃِ : بیابان میں کشادہ جگہ۔

البُعقُط و البُعقُوط : پست قد۔

البُعْقُوطة : گبریا کی گوٹی۔
بعک (س) بَعَکًا. الجِسْمُ :بدن کا خشک اور کھردرا ہونا۔
الباعِک :بے وقوف۔
بُعْکُوکَۃُ. النَّاسِ :لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ......الصَّیْفِ :گرمی......اَلْبُعْکُوکَۃُ : کسی چیز کا درمیانی حصہ۔
بعل (ن) بَعالۃً و بُعُولۃً. اَلرَّجُلُ لِلْمَرْأَۃِ : شوہر ہونا۔بَعَلَتِ الْمَرْأَۃُ :شوہر والی ہونا۔
بَعِلَ (س) بَعَلاً. بِاَمْرِہٖ :متحیر ہونا۔صفت (بَعِل) مؤنث بعِلَۃ
تَبَعَّلَتِ. الْمَرْأَۃُ :شوہر کی اطاعت کرنا۔
بَاعَلَ. القَوْمُ قوماً :آپس میں شادی بیاہ کرنا۔
اِسْتَبْعَلَ: المَکانُ :بارانی ہونا۔الرَّجُلُ لِلْمَرْأَۃِ :شوہر ہونا۔
البَعْل ج بُعُول و بِعال و بُعُولۃ :شوہر۔بیوی کو بعل اور بعلۃ بھی کہتے ہیں۔البعل: مالک۔سردار۔کہتے ہیں "مَنْ بَعْلُ ھٰذِہِ النَّاقَۃِ" :اس اونٹنی کا مالک کون ہے۔اسی کے لحاظ سے کنعانی وغیرہ بت پرست اپنے معبودوں پر لفظ بعل کا استعمال کرتے تھے۔
البَعْلُ مِنَ الْاَرْضِ :بارانی زمین۔
بَعْلَبَکّ :ملک شام کے ایک شہر کا نام۔نسبت کے لئے بَعْلَبَکِّی و بَعْلِیٌّ۔
البَعِیم :ایک بت کا نام۔لکڑی کی بنی ہوئی مورت۔موم کی گڑیا۔رَجُلٌ بَعِیْمٌ :شعر نہ کہہ سکنے والا مرد۔
بَغَا یَبْغِی و یَبْغُو بَغْوًا و بَغی یَبْغی بَغْیًا :گناہ کرنا۔خطا کرنا......ہٗ بالعَیْنِ :نظر بد لگانا...... عَلَیْھِمُ الشَّرَّ :کسی کے ساتھ برائی کرنا......الشَّیْئَ :منگنی لینا۔
بَغَّ (ن) بَغًّا. الدَّمُ :خون کا جوش میں آنا۔
بَغْبَغَ بَغْبَغَۃً. البِسَاطَ :بچھونا روندنا۔
المُبَغْبِغ :گفتگو میں گڑبڑ کرنے والا۔بہت جلد باز۔
بَغَتَ (ف) بَغْتًا و بَاغِتَۃً :اچانک آنا۔کہا جاتا ہے "لَسْتُ آمَنُ مِنْ بَغَتَاتِ الْعَدُوِّ" : میں دشمن کے اچانک آجانے سے مامون نہیں ہوں۔
بَغِثَ (س) بَغَثًا :سبزی مائل سفید ہونا۔گرد آلود ہونا۔صفت (اَبْغَث) :مؤنث بغثاء۔
الاَبْغَثُ :ایک آبی پرندہ۔ج بُغْثٌ و اَبَاغِث. الاَبْغَث :شیر۔
البُغْثَہ :سبزی مائل سفیدی۔
البَغْثَاء. مِنَ النَّاسِ :لوگوں کا مخلوط گروہ۔کہا جاتا ہے۔"دَخَلْنَا فِي الْبَغْثَاءِ" ہم لوگوں کی جماعت میں داخل ہوگئے۔
البُغَاث: بتثلیث الباء :سبزی مائل سفید رنگ کا ایک پرندہ۔ جو گدھ سے چھوٹا اور اڑنے میں سست ہوتا ہے۔ج بِغْثَان' عرب کے قول "اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا یَسْتَنْسِرُ" کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمارے پڑوس میں رہتا ہے وہ ہماری وجہ سے معزز بن جاتا ہے۔
اَلْبَغِیْث :گیہوں۔
بَغْثَرَ. اَلْقَوْمُ :جوش میں آنا۔آپس میں مخلوط ہونا۔بَغْثَرَہٗ :جدا جدا کرنا۔متفرق کرنا۔
بُغْثِرَتْ نَفْسُہٗ و تَبَغْثَرَتْ :جی متلانا۔
البَغْثَر :بے وقوف۔بڑے ڈیل ڈول کا اونٹ۔
بَغْدَاد :عراق کے ایک شہر کا نام جس کو مدینۃ السّلام اور زوراء اور دارالسّلام بھی کہتے ہیں۔
تَبَغْدَدَ :بغداد کی جانب منسوب ہونا۔بغداد والوں کی مشابہت اختیار کرنا۔
بَغِرَ (س) بَغَرًا و بَغْرًا :پانی پینا اور سیراب نہ ہونا۔صفت (بَغِر و بَغِیر) ج بَغَارَیٰ و بُغَارَیٰ بَغَرَتْ (ن) بُغُورًا. السَّمَاءُ :برسانا......النَّجْمُ :ستارہ گرنا۔
بُغِرَتِ. الاَرْضُ :بارش ہونا۔
البَغَر :پیاس جس میں سیرابی نہ ہو۔ (والبَغَر) :سخت بوچھار۔کہا جاتا ہے" تَفَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ"وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے۔
البُغْرہ :پانی کی قوت۔
بَغَزَہٗ (ف) بَغْزًا :لاٹھی سے مارنا۔
البَغْز :سرعت حرکت۔چستی۔
البَاغِز :چست۔فسق و فجور میں منہمک۔
البَاغِزِیَّۃ :حریر کی مانند ایک قسم کا کپڑا۔
البُوْغَاز :آبنائے۔ج بَوَاغِز
بَغَشَتْ (ف) بَغْشًا. السَّمَاءُ :ہلکی بارش برسانا......الصَّبِيُّ اِلٰی اُمِّہٖ :روانسا ہوکر متوجہ ہونا۔
بُغِشَتِ. الاَرْضُ :ہلکی بارش پڑنا۔
البَغْشَۃُ :ہلکی بارش۔
بَغَضَ و بَغُضَ (ن ک) و بَغِضَ (س) بَغَاضَۃً :دشمنی کرنا۔نفرت کرنا۔(مَا اَبْغَضَنِي لَہٗ وَمَا اَبْغَضَہٗ اِلَيَّ) سیبویہ نے کہا کہ جب تم "مَا اَبْغَضَنِي لَہٗ" کہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کے نزدیک بہت زیادہ مبغوض ہوں اور جب مَا اَبْغَضَہٗ اِلَيَّ :کہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میرے نزدیک بہت زیادہ مبغوض ہے۔
بَغَّضَہٗ. اِلَیْہِ :نفرت دلانا۔دشمنی دلانا۔
اَبْغَضَہٗ :دشمنی کرنا۔نفرت کرنا۔
تَبَغَّضَ. اِلَیْہِ :دشمنی کرنا۔
تَبَاغَضُوْا :ایک دوسرے سے دشمنی کرنا۔
البُغْض :نفرت۔دشمنی۔
البِغْضَۃُ و البَغْضَاءُ و البَغَاضَۃ :سخت دشمنی۔البِغَضَۃ :دشمنی کرنے والے لوگ۔
البَغِیض :سخت دشمنی رکھنے والا۔
بَغَلَھُمْ (ف) بَغْلاً : باپ کی طرف سے کسی کی اولاد کو دوغلا قرار دینا۔
بَغَّلَ :بمعنی بَغَلَ......فِي الْمَشْيِ :تھک جانا۔عاجز ہونا۔
البَغْل :خچر۔ج بِغَال و اَبْغَال :مؤنث بَغْلَۃ ج بَغَلات و بِغَال۔
البَغَّال :خچر والا۔یا خچر ہانکنے والا۔
بَغَمَتْ (ف ن ض) بُغُوْمًا و بُغَامًا و تَبَغَّمَتْ. الظَّبْیَۃُ :بہت نرم آواز نکالنا۔

صفت (بَاغِمَة و بَغُوم) بَغَم الرَّجُلُ صَاحِبَه :مبہم گفتگو کرنا۔
بَاغَمَهٗ :نرم آواز سے گفتگو کرنا۔
الْبُغَام :ہرن کی آواز۔
الْبُغْمَة :عورتوں کا ہار (کلمہ ترکی ہے) ج بُغَم۔
بَغَا (ن) بَغْوًا. الشَّيْئَ :غور سے دیکھنا...... عَلَيْهِ :تعدی کرنا۔زیادتی کرنا۔صفت (بَغُوٌّ)
الْبَغْوَة :کچا پھل...... مِنَ النَّبَاتِ :شگوفہ جو سفید نکلا ہو۔
بَغَى (ض) بُغَاءً و بَغْيًا و بُغًى و بُغْيَةً و بِغْيَةً. الشَّيْئَ :طلب کرنا......الرَّجُلُ :حق سے ہٹ جانا۔نافرمانی کرنا...... عَلَيْهِ :دراز دستی کرنا۔ظلم کرنا۔صفت (بَاغٍ) ج بُغَاة و بغيان ...... السَّمَاءُ :سخت برسانا......الْاَمَةُ: زنا کرنا......الْجُرْحُ :سوجنا۔خراب ہونا ...... پیپ سے بھرنا۔
اِبْتَغَى و تَبَغَّى. الشَّيْئَ :طلب کرنا۔
اَبْغَاهُ الشَّيْئَ :طالب بنانا۔طلب کرنے میں مدد دینا۔کہاجاتا ہے "اَبْغِنِيْ ضَالَّتِي" : میری گم شدہ چیز کی تلاش میں مدد کرو۔
بَاغَتِ الْاَمَةُ بِغَاءً و مُبَاغَاةً :زنا کرنا۔
تَبَاغَى. الْقَوْمُ :بعض کا بعض پر ظلم کرنا۔
اِنْبَغَى :سہل ہونا۔آسان ہونا۔کہاجاتا ہے "لَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ" : تمہارے لئے مناسب نہیں کہ ایسا کرو۔ (اس فعل کا ماضی مستعمل نہیں)
اِسْتَبْغَى : الشَّيْئَ :طلب کرنا......الْقَوْمَ : طلب کرنے میں مدد چاہنا۔
الْبَغْيُ :ظلم۔جنایت۔گناہ۔بہت بارش۔فساد۔کہاجاتا ہے "بَرِئَ جُرْحُه عَلٰى بَغْيٍ" :یعنی اس کا زخم مندمل تو ہوا لیکن اندر فاسد مادہ باقی رہ گیا ہے۔
الْبُغْيَةُ و الْبِغْيَة و الْبُغَاء :مرغوب و مطلوب۔الْبِغْيَة :حاجت۔
الْبَغِيُّ :بدکار وزناکار عورت۔ج بَغَايَا. بَغَايَا الْجَيْش :فوج کے ہراول دستے۔

الْمَبْغَى و الْمَبْغَاة :طلب کرنے کی نوعیت یا جگہ۔کہاجاتا ہے "بَغَيْتُ الْمَالَ مِنْ مَبْغَاته" :میں نے مال کو اس کے موقع سے تلاش کیا۔جیسے کہتے ہیں "اَتَيْتُ الْاَمْرَ مِنْ مَأتَاتِه" :میں نے کام کو اس طرح انجام دیا جیسا دینا چاہئے۔
الْمُبْتَغِي :شیر۔
فِئَة (بَاغِيَة) :امام عادل کی اطاعت سے نکلنے والی جماعت۔
بَقَّ (ن) بَقًّا. السماءَ مِنْ فِيْهِ :پانی کو منہ میں سے زور سے پھینکنا......لَنَا الْعَطَاءَ : بخشش وسیع کرنا......مَالَهٗ :بکھیرنا۔متفرق کرنا......الْجِرَابَ :پھاڑنا (...... بَقًّا و بُقُوقًا) النَّبْتُ :اُگنا......السَّمَاءُ :لگاتار کثرت سے بارش ہونا......الْمَرْاَةُ :بہت اولاد والی ہونا......الْبَيْتُ :بہت کھٹمل والا ہونا۔(...... بَقَاقًا و بَقًّا و اَبَقَّ) عَلَى الْقَوْمِ :بہت بک بک کرنا۔
بَقْبَقَ. مَالَه :متفرق کرنا۔(وَابَقَّ) الْبَيْتُ : بہت کھٹمل ہونا۔وَابَقَّ وَلَدُ فُلَانٍ :بہت ہونا۔اَبَقَّتِ الْمَرْاَةُ :بہت اولاد والی ہونا ...... السَّمَاءُ :لگاتار بہت بارش ہونا۔
الْبَقُّ :کھٹمل۔پسو۔
الْبَقَاق :گھر کا ردی سامان۔رَجُلٌ بَقَّاقٌ وَ بقاقة :بہت بولنے والا امرد۔
بَقْبَقَ بَقْبَقَةً. الْكُوْزُ فِي الْمَاءِ :بق بق کی آواز نکلنا......الْقِدْرُ :اُبلنا......الرَّجُلُ: بہت بک بک کرنا۔
الْبَقْبَاق :بہت بولنے والا۔کہاجاتا ہے" رَجُلٌ لَقْلَاقٌ بَقْبَاقٌ" :بہت بکواس کرنے والا۔
الْبُقْجَة :کپڑے وغیرہ کی گٹھری۔(جدید)
الْبَقْدُوْنَس :ایک قسم کی نباتات۔
بَقَرَه (ف) بَقْرًا :پھاڑنا۔کھولنا۔وسیع کرنا۔
بَقِرَ (س) بَقَرًا :نگاہ کا پتھرا جانا۔
اَبْقَرَ. الْمَرْاَةَ عَنْ جَنِيْنِهَا :پیٹ چیر کر بچہ نکالنا۔
اِبْتَقَرَ :پھٹنا۔کھل جانا۔وسیع ہونا۔
تَبَقَّرَ. الرَّجُلُ :علم یا مال میں زیادتی والا ہونا۔
الْبَقَر :گائے۔بیل (اسم جنس) واحد (بَقَرَة) ج بَقَرَات و بَقَر و بُقُر و اَبْقُر و اَبْقَار و اَبَاقِر و اَبَاقِير. بَقَرُ الْوَحْشِ اَو الْبَقَر الْوَحْشِي :نیل گائے۔جُوْعُ الْبَقَر :سخت بھوک۔عُيُوْنُ الْبَقَر :ایک قسم کا انگور۔بَقَرُ الْمَاءِ :گائے کے مشابہ ایک قسم کی مچھلی۔
الْبُقَر و الْبُقَارَى :جھوٹ۔مصیبت۔کہا جاتا ہے "جَاءَ فُلَانٌ بِالصُّقَرِ و الْبُقَر اَوِ الصُّقَّارَى و الْبُقَّارَى" :فلاں شخص جھوٹ اور مصیبت لایا۔یعنی مصیبت کا سبب بنا۔
الْبُقَيْرَى :بچوں کا ایک کھیل۔
الْبَقَّار :گائے والا۔گائے کا چرواہا۔
الْبَاقِر و الْبَاقُوْر و الْبَقُوْر :گایوں کا ریوڑ۔یہ اسماء جمع ہیں۔
فِتْنَة (بَاقِرَة) :محبت کو ختم کردینے والا بڑا فتنہ۔
الْبَقِيْرَة و الْبَقِيْر :بغیر آستینوں والی عورتوں کی قمیص۔نَاقَةٌ بَقِيْرَةٌ :اونٹنی جس کا پیٹ چاک کرکے بچہ نکالا گیا ہو۔
الْبَقْس :ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے اور اس سے چمچے بنائے جاتے ہیں۔واحد (بقسه)
الْبُقْسُمَاط :کیک کی ایک قسم (فارسی لفظ)
بَقَطَ (ن) بَقْطًا. مَتَاعَهٗ :سفر کے لئے جمع کرنا۔متفرق کرنا...... فُلَانًا بُسْتَانَه :تہائی یا چوتھائی پیداوار کی شرط پر دینا۔
بَقَطَ. فِي الْجَبَلِ :چڑھنا۔
الشَّيْئَ :متفرق کرنا۔
تَبَقَّطَ. الشَّيْئَ :تھوڑا تھوڑا لینا......الْخَبَرَ : تھوڑا تھوڑا حاصل کرنا۔
الْبَقَط :توڑنے کے وقت کی گری ہوئی کھجوریں۔متفرق جماعت۔

اَبُقَاط : پنیر کا ٹکڑا۔ البُقطَة: زمین کا ایک حصہ۔

بَقِعَ (س) بَقَعًا۔ الطَّيرُ: مختلف رنگ والا ہونا۔ صفت (اَبْقَع) : مؤنث بقعاء ج بُقع ...... فُلَانٌ بِالشَّیْءِ : اکتفا کرنا ...... الْاَرْضَ مِنْهُ : خالی ہونا۔

بَقَعَ (ف) بَقْعًا و بَقَعَ : جانا۔ تم کہتے ہو " مَا اَدْرِی اَیْنَ بَقَعَ " : میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔ بَقَّعَ الثَّوبَ : رنگتے ہوئے سفید داغ چھوڑنا۔

تَبَقَّعَ : داغدار ہونا۔ تَبَقَّعَتِ الثِّيَابُ : کپڑوں پر پانی کے چھینٹے اس طرح ڈالے گئے کہ باقی رہے ہوئے بے رنگ خشک حصے بھی تر ہو گئے۔

اِنْبَقَعَ : تیز جانا۔

اُبْتُقِعَ۔ لَوْنُهُ : خوف یا غم سے بدلے ہوئے رنگ والا ہونا۔ (اُمْتُقِعَ میم سے زیادہ افصح ہے)

البُقْعَة و البَقْعَة : زمین کا ٹکڑا۔ ج بِقَاع و بُقَع کہا جاتا ہے " فُلَانٌ حَسَنُ البُقْعَةِ عِنْدَ الْاَمِيْرِ " : فلاں امیر کے پاس اچھے رتبہ والا ہے۔ وَالبَقْعَةُ : پانی جمع ہونے کی جگہ۔

البَقِيع : وہ جگہ جہاں مختلف قسم کے درختوں کی جڑیں ہوں۔ اِبْنُ بَقِيع : کتا۔

البَاقِعَة : البَاقِع کا مؤنث۔ ہوشیار وزیرک مرد جس کو فریب نہ دیا جا سکے۔ ج بَوَاقِع کہا جاتا ہے " مَا فُلَانٌ اِلَّا بَاقِعَةٌ مِنَ البَوَاقِعِ " یعنی فلاں بڑا چالاک ہے۔

الْاَبْقَع : سیاہ سفید داغوں والا۔ مؤنث بقعاء ج بُقْع : کوا جس میں سیاہی سفیدی ہو۔ ج بُقْعَان۔ سَنَةٌ بَقْعَاء : سال جس میں سرسبزی و خشک سالی دونوں ہوں۔

الْاُبَيْقِع : کم بارش والا سال۔

بَقَلَ (ن) بَقْلًا و بُقُولًا و اَبْقَلَ : ظاہر ہونا ...... نَابُ الْبَعِيرِ : نکلنا ...... المَكَانُ : سبزی اُگنا۔ صفت (بَاقِل و بَقِل و بَقِيل) وَجْهُ الغُلَامِ : سبزہ آغاز ہونا۔ بَقَلَ لِبَعِيرِهِ بَقْلًا : ساگ پات جمع کرنا۔ وَاَبْقَلَ القَوْمُ : سبزی پانا، قوم کے مویشی کا سبزی کو چرنا۔

بَقَّلَ : وَجهُ الغُلَامِ : سبزہ آغاز ہونا۔

تَبَقَّلَ و ابْتَقَلَ : سبزے کی تلاش میں جانا ...... المَاشِيَةُ : سبزہ چرنا۔

البَقْل : سبزی۔ ترکاری۔ ج بُقُول و اَبْقَال۔

البَقْلَة : البَقْل کا واحد (بَقْلَةُ الحَمْقَاء و بَقْلَةُ الزَّهْرَاء و بَقْلَةُ اللَّيِّنَة) خرفہ کا ساگ۔

البَقْلَة البَارِدَة : عشق پیچہ۔

بَقْلَةُ الْاَنْصَار : کرم کلا۔

البَاقِلَاء و البَاقِلِیّ و البَاقِلِّی : لوبیا۔ اَرْضٌ (بَقِلَة و بَقِيلَة و بَقَّالَة و مَبْقَلَة) : سبزی والی زمین۔

البَقَّال : سبزی فروش۔

المَبْقَلَة : سبزی کی جگہ۔

البُوْقَال و البَاقُوْل : بویام۔ مٹی کی دوات۔ ج بَوَاقِيل

البَقْلَاوِیّ : حلوی کی ایک قسم۔

بَقَّمَ۔ الثَّوْبَ : کپڑے کو بقم سے رنگنا۔

البَقَّم : ایک قسم کی لکڑی جو کپڑے رنگنے میں کام آتی ہے۔

البُقَّم : دھتورا۔

البُقَامَة: مِنَ الصُّوْف : اون جو دھننے میں گر جائے اور کاتنے کے قابل نہ ہو۔ کمزور بے عقل مرد۔

بَقَا (ن) بَقَاوَةً و بَقْيًا (ض) بَقْيًا۔ فُلَانًا بِعَيْنِهِ : دیکھنا۔ نظر ڈالنا ...... ہٗ : انتظار کرنا۔

بَقِيَ (س) بَقَاءً و بَقْيًا (ض) بَقْيًا : ہمیشہ رہنا۔ ثابت رہنا۔

اَبْقَى۔ عَلَيْهِ : رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ (...... وبَقَّى و تَبَقَّى و اِسْتَبْقَى)ہٗ : ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ اِسْتَبْقَى مِنْهُ : کچھ باقی رکھنا۔ تَبَقَّى : باقی رہنا۔

البَاقِي : قا اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

البَاقِيَة : البَاقِي کا مؤنث۔ ج البَاقِيَات و البَوَاقِي۔

البَقْوَى و البُقْوَى و البُقْيَا و البَقِيَّة : باقی ماندہ۔ ج بَقَايَا کہا جاتا ہے " فُلَانٌ بَقِيَّةُ قَوْمِهِ " فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔

المَبْقَى : بقا۔ زندگانی۔ ج المَبَاقِي

بَكَّهُ (ن) بَكًّا : مزاحمت کرنا۔ الشَّيْءُ : پھاڑنا۔ فسخ کرنا ...... الدَّابَّة : چلا کر تھکانا۔

بَكَّ الرَّجُلُ : محتاج ہونا۔

تَبَاكَّ۔ القَوْمُ : ہجوم کرنا ...... الشَّيْءُ : تو بر تو ہونا۔

البَاكُّ : قا۔ بے وقوف۔

بَكَّة : مکہ مکرمہ۔

بَكْبَكَ و تَبَكْبَكَ۔ القَوْمُ عَلَيْهِ : ہجوم کرنا۔ جمع (بَكْبَاك) : بہت بڑی جماعت۔ رَجُلٌ بَكْبَاكٌ : سخت مزاج مرد۔

بَكَأَتْ (ف) و بَكُؤَتْ (ک) بُكُوْءًا و بَكَاءَةً و بَكْأً و بُكَاءً۔ النَّاقَةُ : کم دودھ والی ہونا ...... البِئْرُ : کم پانی والا ہونا ...... العَيْنُ : کم آنسو والی ہونا۔ صفت (بَكِيءٌ و بَكِيئَةٌ و بَكِيءٌ و بَكِيئَةٌ) ج بِكَاء و بَكَايَا۔ اَيْدٍ بِكَاءٌ : کم داد و دہش والے ہاتھ۔

بَكِئَ (س) بَكْأً : اپنی حاجت سے محروم رہنا۔

اَبْكَأَ۔ الدَّرُّ : کم پانا۔

البَكْءُ و البَكَأُ : ایک قسم کی نباتات۔ واحد بَكْأَة۔

بَكَتَهُ (ن) بَكْتًا : تلوار یا لاٹھی سے مارنا۔ حجت میں غالب ہونا۔ کہا جاتا ہے " بَكَتَهُ حَتَّى اَسْكَتَهُ " : وہ اس پر حجت میں غالب رہا یہاں تک کہ اس کو خاموش کر دیا۔

بَكَّتَهُ : بمعنی بَكَتَهُ : زجر کرنا۔ سرزنش کرنا۔ جھڑکنا اور اسی سے ہے تَبْكِيْتُ الضَّمِيْرِ۔

بَكْتِرِيَا : انتہائی باریک جراثیم اس کو فقط دوربین کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔ (بکٹیریا)

اَلْبَكْتَرِيُوْلُوجِيَا : جراثیم کا علم اس علم کا طب

میں بیماریوں کی تحقیق میں بڑا فائدہ ہے۔

بَكِرَ (س) بَكَرًا. إِلَى الشَّيْءِ: جلدی کرنا۔

بَكَرَ (ن) بُكُورًا: آگے بڑھنا...... عَلَيْهِ و إِلَيْهِ: صبح کے وقت آنا..... فِي الشَّيْءِ: صبح سویرے کرنا۔

أَبْكَرَ و بَكَّرَ: آگے بڑھنا۔ جلدی کرنا...... فُلَانًا: صبح کے وقت آنا۔ بَكَّرَهُ عَلَيْهِمْ: کسی کو صبح سویرے بھیجنا۔ بَكَّرَ الْمُصَلِّي: اوّل وقت میں نماز کے لئے آنا۔

بَاكَرَهُ: صبح کے وقت آنا۔

تَبَكَّرَ: آگے بڑھنا۔

اِبْتَكَرَ: کسی چیز کے ابتدائی حصہ پر قابض ہونا ...... فُلَانًا: صبح کے وقت آنا۔

الْبَاكِرُ: قا: أَتَاهُ بَاكِرًا: وہ اس کے پاس صبح کے وقت آیا۔

الْبِكْرُ: والدین کا پہلا بچہ۔ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ہے) جوان گائے: کنواری۔ ہر چیز کا اوّل۔ ج أَبْكَار. الْبِكْرُ: ہر فعل کہ اس جیسا اس سے پہلے نہ ہوا ہو۔ الضَّرْبَةُ الْبِكْرُ: تلوار کا وار جو قاتل ہو۔ كَرْمٌ بِكْرٌ: پہلا دانہ انگور کا۔ نَارٌ بِكْرٌ: آگ جس میں سے ابھی کچھ لیا نہ گیا ہو۔ خَلٌّ بِكْرٌ: تیز سرکہ۔ الدُّرَّةُ الْبِكْرُ: دُرِ ناسفتہ۔

الْبَكْرُ: جوان اونٹ۔ ج أَبْكُر و بُكْرَان و بِكَارٌ و بِكَارَة مؤنث بَكْرَة ج بِكَار.

الْبُكْرَةُ: صبح۔ تم کہتے ہو "أَتَيْتُهُ بُكْرَةً" میں اس کے پاس صبح کے وقت آیا۔

الْبَكَرَةُ و الْبَكْرَةُ: وزنی سامان اُتارنے چڑھانے کی چرخی۔ ج بَكَر و بَكَرَات کہا جاتا ہے "وَالْبَكَرَاتُ شَرُّهُنَّ الصَّائِمَةُ" چرخیوں میں سے بُری وہ ہے جو گھومے نہیں۔ الْبَكْرَةُ: جماعت اور اسی سے ہے "جَاءُوا عَلَى بَكْرَةِ أَبِيهِمْ" وہ سب کے سب آئے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔

الْبِكَارَةُ: دوشیزگی۔ کنوارا پن۔

الْبِكْرِيَّةُ و الْبُكُورِيَّةُ. الْبِكْر: کا اسم۔

الْبَاكُورَةُ: پہلا میوہ۔ ہر چیز کا پہلا۔ ج بَوَاكِير و بَاكُورَات۔

الْبَكِيرُ و الْبَاكُورُ و الْبَكُورُ: ہر چیز میں سے پہلے تیار ہونے والا۔ موسم بہار کی ابتداء کی بارش۔

الْبَكِيرَةُ: پھل یا درخت خرما جو پہلے تیار ہو جائے۔ ج بَكَائِر.

الْمُبْكِرُ: قا: موسم بہار کی پہلی بارش۔

الْمِبْكَارُ: پھل یا درخت خرما جو پہلے تیار ہو جائے۔ أَرْضٌ مِبْكَارٌ: جلدی اُگانے والی زمین۔ ج مَبَاكِير.

بَكَسَهُ (ن) بَكْسًا: مغلوب کرنا۔

بَكَعَهُ (ف) بَكْعًا: بدن کے مختلف حصّوں پر سخت مارنا۔ حجت سے مغلوب کرنا۔ بدسلوکی سے پیش آنا۔ کہا جاتا ہے "مَا أَدْرِي أَيْنَ بُكِعَ" میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں گیا۔ و بَكَعَ الشَّيْءَ: بخش دینا۔

بَكَّعَهُ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حجت سے مغلوب کرنا۔ رَجُلٌ (أَبْكَعُ): ہاتھ کٹا مرد۔

بَكَلَ (ن) بَكْلًا و بَكَّلَ. الشَّيْءَ: ملانا ...... الرَّجُلُ: آٹا، ستو، گھی ملا کر کھانا تیار کرنا۔

تَبَكَّلَ فِي الْكَلَامِ: گڑبڑ گفتگو کرنا...... هُ و عَلَيْهِ: گالی گلوچ مار پیٹ سے غالب آنا۔ ...... الشَّيْءَ: غنیمت سمجھ کر لینا...... الرَّجُلُ: خوش عیشی کی زندگی بسر کرنا...... فِي مِشْيَتِهِ: ناز سے چلنا۔

اِبْتَكَلَ. الشَّيْءَ: غنیمت سمجھ کر لینا۔

الْبِكْلَةُ: حال۔ ہیئت۔ شکل و صورت۔ طبیعت۔ ج بِكَل

الْبَكَالَةُ و الْبَكِيلَةُ: ایک قسم کا کھانا جو آٹا، ستو، گھی یا روغن زیتون ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ الْبَكِيلَةُ: غنیمت۔

بَكَالُورِيَا: ثانوی کی آخری کلاس کی سند۔

الْبِكْلِيك: حکومت کے لئے خاص سامان اور زمین۔ (یونانی)

بَكِمَ (س) بَكَمًا و بَكَامَةً: گونگا ہونا۔ صفت (أَبْكَم) ج بُكْم و (بَكِيم) ج بُكْمَان.

بَكُمَ (ک) بَكَامَةً: جان بوجھ کر خاموش ہونا۔

تَبَكَّمَ. الْكَلَامُ عَلَيْهِ: گفتگو کا بند ہو جانا۔

بَكَى (ض) بُكَاءً و بُكًى: رونا۔ صفت (بَاكٍ) ج بُكَاة: مؤنث بَاكِيَة ج بَاكِيَات و بَوَاكٍ.

بَكَى و بَكَّى. الْمَيِّتَ: میت پر رونا۔

بَكَّى و أَبْكَى و اِسْتَبْكَى. الرَّجُلَ: رُلانا۔

تَبَاكَى: رونے کی صورت بنانا۔ بتکلف رونا۔

الْبَكَّاءُ و الْبَكِيُّ: بہت رونے والا۔

التَّبْكَاءُ و التِّبْكَاء: گریہ یا کثرت گریہ۔

الْمَبْكَى: رونے کی جگہ ج مَبَاكٍ.

بَلْ: حرف عطف ہے۔ سابق سے اضراب کے لئے آتا ہے جیسے "مَا ذَهَبَ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو" میں حکم عمر کے لئے ہے اور زید سکوت عنہ کے حکم میں ہے۔

بَلَّهُ (ن) بَلًّا و بِلَّةً و بَلَلًا. بِالْمَاءِ: تر کرنا۔ بَلَّ يَدَهُ: دینا۔

بَلَّ (س) بَلَلًا و بَلَالًا. بِكَذَا: فتح مند ہونا۔ کامیاب ہونا۔ پالینا۔ جیسے "إِذَا بَلَّتْ بِقَائِمِهِ يَدِي" یعنی جبکہ اس کے قبضہ پر میرا ہاتھ پہنچے۔

بَلَّ (ض) بَلًّا و بَلًّا و بُلُولًا. مِنْ مَرَضِهِ: صحت یاب ہونا۔ چنگا ہونا (...... بَلًّا فِي الْأَرْضِ) جانا (...... بُلُولًا) الرِّيحُ: سرد ہوا کا چلنا۔

أَبَلَّ. الشَّجَرُ: پھلدار ہونا...... الْعُودُ: لکڑی میں تری کا ہونا۔ مِنْ مَرَضِهِ: صحت یاب ہونا۔ أَبَلَّهُ فِي الْأَرْضِ: لے جانا۔

بَلَّلَ. الثَّوْبَ: تر کرنا۔

تَبَلَّلَ و اِبْتَلَّ: تر ہونا...... و اِسْتَبَلَّ مِنْ مَرَضِهِ: صحت یاب ہونا۔

الْبِلُّ: صحت و شفاء۔ مباح اور اسی سے عباس

رضی اللہ عنہ کا قول ہے "لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَهِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَبِلٌّ" میں اس کو نہانے والے کے لئے حلال قرار نہیں دیتا اور وہ پینے والے کے لئے حلال و مباح ہے۔ چالاک۔ کہا جاتا ہے "هُوَ بِلُّ اَبْلَالٍ" وہ بڑا چالاک ہے۔

البِلَّة : جوانی کی تر و تازگی۔

البِلَّة : تری۔ رزق۔ خیر۔

البَلَال وَ البِلَال وَ البُلَال : تری، پانی، دودھ یا پانی کا اتنا حصہ جو حلق کو تر کر دے۔

البُلَالَة : اتنی مقدار جس سے کوئی چیز تر کی جا سکے۔ تھوڑی سی چیز۔ تری۔

البُلَل : ج

البَلِيْلُ و البَلِيْلَة : نمی کے ساتھ ٹھنڈی ہوا۔

البَلِيْلَة : بحث۔

ذُو بِلِّيٍّ و بِلِّيٍّ و بِلِّيَان : دور کی غیر معلوم جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ بِذِي بِلِّيٍّ" وہ دور کی غیر معلوم جگہ میں ہے۔

الاَبَلُّ : بدکار۔ بڑا جھگڑالو۔ سخت بخیل۔ مؤنث۔ بَلَّاء ج بُلٌّ اور کہا جاتا ہے "لَا شَيْءَ اَبَلُّ لِلْجِسْمِ مِنْ كَذَا" جسم کے لئے اس سے زیادہ کوئی چیز موافق نہیں۔ صَفَاةٌ بَلَّاءُ : چکنا پتھر۔

البَلَّان : حمام میں نہلانے والا۔ مؤنث بَلَّانَة. والبَلَّان ج بَلَّانَات : حمام۔

البُلَّة : ہیئت و حال۔ کہا جاتا ہے "طَوَيْتُ السِّقَاءَ عَلَى بُلَّتِهِ وَ بَلَلَتِهِ" مشک کو باوجود اس کی تری کے میں نے لپیٹ لیا۔ وَطَوَيْتُ فُلَانًا عَلَى بَلَلَتِهِ وَ بُلُلَتِهِ وَ بُلَّتِهِ وَ بُلَّتِهِ و بُلَالَتِهِ : باوجود عیب کے میں نے فلاں کو برداشت کیا۔

المِبَلُّ : بروزن مِفْعَل : مستقل۔ کہا جاتا ہے "خَصْمٌ مِبَلٌّ" یعنی مستقل جھگڑالو۔

اَلبُلَّان : وہ کانٹے دار پودا جو زمین میں پھیل کر زمین کو نا قابل کاشت بنا دیتا ہے۔

البَالُوْل : تھوڑا پانی۔

البَلَال وَ المُبَلَّل : بہت شور کرنے والا مور۔

مُتَبَلِّل : شیر۔

بَلْبَلَ بَلْبَلَةً وَ بَلْبَالًا. القَوْمَ : بھڑکا دینا۔ جوش دلانا۔ غم میں مبتلا کر دینا...... الاَلْسِنَةَ : مخلوط کرنا...... الاَمْتِعَةَ : متفرق کرنا۔ بکھیرنا ...... الاِزَاءَ : خراب کرنا، بگاڑنا۔

تَبَلْبَلَ : بھڑکنا۔ غم میں مبتلا ہونا۔

البُلْبُل : بلبل۔ ج بَلَابِل. بُلْبُلُ الاِبْرِيْقِ : لوٹے کی ٹونٹی۔ عوام کے نزدیک بلبل بچوں کا ایک کھیل بھی ہے جس کے لئے فصیح لفظ "دُوَّامَةٌ" (لٹو) ہے۔

البَلْبَال : شدت غم۔ بھیڑیا۔

بَلَتَ (ض) بَلْتًا. الشَّيْءَ : کاٹنا۔

بَلَتَ (ن) بُلُوْتًا وَ بَلِتَ (س) بَلَتًا و اِنْبَلَتَ کٹنا۔ بَلُتَ (ک) بَلَاتَةً : فصیح ہونا۔

اَبْلَتَهُ. يَمِيْنًا : قسم دلانا۔ اَبْلَتَ الرَّجُلُ : گفتگو سے رک جانا۔

البَلِيْت وَ البِلِّيْت : مختصر کلام کرنے والا۔ فصیح۔ خوش بیان۔ عقلمند۔

المُبَلَّت : آراستہ کلام۔

البَلْتَع : ماہر۔ ہر چیز کا جاننے والا۔

البَلْتَعِيُّ : زبان آور۔ فصیح۔

البَلِيْث : دو سالہ پرانا چارہ جو سیاہ ہو گیا ہو۔

بَلَجَ (ن) بُلُوْجًا و اَبْلَجَ و تَبَلَّجَ و اِنْبَلَجَ وَ اِبْتَلَجَ. الصُّبْحُ : روشن ہونا۔

بَلِجَ (س) بَلَجًا. صَدْرُهُ : مطمئن ہونا...... الحَقُّ : واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ صفت (ابلج) مؤنث بَلْجَاءُ و الاَبْلَج : علیحدہ علیحدہ ابروؤں والا۔

تَبَلَّجَ. اِلَيْهِ : ہنسنا۔ خوش ہونا۔

اِبْلَاجٌ و اِبْلَاجٌ اِبْلِيْجَاجًا : ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔

البُلْجَةُ و البَلْجَة : سپیدۂ صبح (...... والبَلَج) : ابروؤں کے درمیان کشادگی۔

البُلْجَة : دبر۔ اور بُلْحَة بالحاء افصح ہے۔

البَلِجُ و البَلِيج : کشادہ رو۔

بَلَحَ (ف) بَلْحًا. الثَّرَى : خشک ہونا۔

...... البِئْرُ : پانی ختم ہونا۔ صفت (بَلُوْح) ...... الرَّجُلُ بِالاَمْرِ : انکار کرنا...... الغَرِيْمُ : مفلس ہونا...... الرَّجُلُ بِشَهَادَتِهِ...... : چھپانا۔ (...... بُلُوْحًا و بَلَّحَ و تَبَلَّحَ) : تھکنا۔ عاجز ہونا۔ کہا جاتا ہے "بَلَحَ وَ بَلَّحَ عَلَيَّ" یعنی میں نے اس کے پاس کچھ نہیں پایا۔

اَبْلَحَ. النَّخْلُ : کچی کھجوروں والا ہونا۔

بَالَحَ. القَوْمُ : حق نہ ہوتے ہوئے جھگڑنا اور غالب ہو جانا۔

تَبَالَحَا : باہم انکار کرنا۔

البَالِح : زمین جس میں کچھ نہ اگے۔ ج بَوَالِح.

اَلبَلَح : کچی کھجور۔ کھجور کی ابتدائی حالت کو طلع کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد خلال پھر بلح پھر بُسْر، پھر رُطَب، پھر تَمْر.

البُلَح : ایک پرندہ جو گدھ سے بڑا ہوتا ہے ج بلحان.

بَلَنْخَاء : پھولوں کی پیداوار اور عطر والا پودا جو کہ زیادہ تر مصر میں بویا جاتا ہے۔

البَلُوْح : اندھا کنواں۔ قطع رحمی کرنے والا۔

بَلِخَ (س) بَلَخًا و تَبَلَّخَ : تکبر کرنا۔ بے وقوف ہونا۔ صفت (اَبْلَخ) مؤنث بَلْخَاء و (بَلِخ و بَلْخ)

البَلَخ و البَلَاخ : ایک قسم کا درخت جس کو شاہ بلوط کہتے ہیں۔

البَلَخْش : ایک قسم کا قیمتی جوہر۔

بَلَدَ (ن) بُلُوْدًا. بِالْمَكَانِ : اقامت کرنا۔ شہر بنانا۔ صفت (بَالِد) ج بَلَدَة.

بَلِدَ (س) بَلَدًا : کشادہ ابرو ہونا۔ صفت (ابلد)

بَلُدَ (ک) بَلَادَةً : سست و کند خاطر ہونا۔ صفت (بَلِيْد و اَبْلَد)

بَلَّدَ : کمزور رائے والا ہونا۔ کم ہمت ہونا۔ ...... الفَرَسُ : آگے نہ بڑھنا...... السَّحَابَةُ : نہ برسنا۔ ...... الرَّجُلُ : بخل کرنا...... ہٗ فِي اِصْطِلَاحِ

اَلبَـغْـضِ :مسکونہ جگہ کی آب وہوا کا عادی بنانا۔اوراسی سے ہے "حَـدِیـقَة التَّلْبِیْدِ" : وہ باغ جس میں غیر جگہ کے حیوان یا نباتات کوآب وہوا کا عادی بنایا جائے۔

اَبْـلَـدَ: الـقَـومُ :شہر میں ہمیشہ رہنا۔اَبْـلَـدَهٗ البلد :شہر میں ہمیشہ رکھنا۔

بَالَدَ :تلوار یا ڈنڈوں سے جنگ کرنا۔

تَـبَـلَّـدَ :ست وکند خاطر ہونا۔کند ذہنی ظاہر کرنا۔افسوس کرنا...... الـرَّجُـلُ :دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا......الـصُّـبْـحُ :روشن ہونا۔

......القَومُ :غیر آباد شہر میں آباد ہونا۔

المَبْلُود :متحیر۔

البَـلْـدَة والبَلَد ج بلاد و بُلْدَان :ہر ایک جگہ آباد یا غیر آباد۔البَـلَد :قبر۔والبَـلْـدَة : سینہ۔کہا جاتا ہے "هُـوَ وَاسِـعُ البَـلْـدَة" وہ کشادہ سینہ والا ہے۔شہر۔ہتھیلی۔کہا جاتا ہے "ضَـرَبَ بَلْدَته عَلَى بَلْدَته" یعنی اپنی ہتھیلی کواپنے سینہ پر مارا۔

البُلْدَان :بصرہ وکوفہ۔

البَـلُّور وَ البِلَّور :ایک قسم کا شیشہ۔ایک قسم کا سفید وشفاف جوہر۔

تَبَلَّرَ و تَبَلْوَرَ :بلور کے مشابہ ہونا۔

اَلْاِبْلِیْز وَ طِیْنُ الْاِبْلِیْز :مصر کی وہ مٹی جو دریائے نیل زمین سے بہا لا کر چھوڑ جاتا ہے۔

اَبْـلَـسَ :بے خیر ہونا۔شکستہ دل ہونا۔غمگین ہونا......مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ :مایوس ہونا......فِيْ اَمْرِهٖ :متحیر ہونا۔صفت (بَلِسٌ و مُبْلِسٌ)

...... فُلَانٌ :غم کی وجہ سے خاموش ہونا۔

اَبْلَسَهٗ :متحیر کر دینا۔

البَلِسُ :بے خبر آدمی۔

البَـلَاسُ :ٹاٹ۔بالوں سے بنا ہوا فرش ج بُلُس۔

البَلَاسُ :ٹاٹ بیچنے والا۔

مَـاذُقْتُ عَلُوْسًا وَ لَا بَلُوْسًا :یعنی میں نے کچھ نہیں چکھا۔

اِبْلِیْس :شیطان کا علم جنس۔ج اَبَـالِیْس و اَبَالِسَة۔

اَلْبِلَاسْتِیْک :لکڑی یا کاغذ یا لوہے پر اشخاص یا مقامات کو تصاویر بنانا' پلاسٹک جس سے ڈھال کر اوزار اور برتن بنائے جاتے ہیں۔

بُلْسِمَ :مکروہ چہرہ والا ہونا۔مبتلائے برسام ہونا۔

بَـلْـسَـمَ و تَـبَـلْـسَـمَ :گھبراہٹ کی وجہ سے خاموش ہونا۔وبَـلْـسَـمَ :مکروہ چہرہ والا بنا دینا۔

البَلْسَم :گوند کی قسم کا ایک مادہ ہے۔جس کا زخم پر لیپ لگا دیا جاتا ہے۔

البِلْسَام :برسام (ایک بیماری کا نام)

البُـلْـسُـن :مسور۔مسور کے مشابہ ایک قسم کا دانہ۔

البَـلَـسَـانُ :ایک درخت ہے جس کے پھول چھوٹے سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور پتے تتلی کے مانند اور اس سے خوشبودار تیل نکلتا ہے۔

البَلَشُوْن :بگلا۔

بَلَّصَ. فُلَانًا مِنْ مَالِهٖ :لے لینا۔

بَالَصَهٗ :کسی پر کود پڑنا۔حملہ کر بیٹھنا۔

تَبَلَّصَ. الشَّیْ :پوشیدہ طور سے طلب کرنا۔

تَبَلَّصَتِ الغَنَمُ :کم دودھ والی ہونا۔

البَلَصُوْص :ایک قسم کا پرندہ۔ج بَلَنْصَی۔

بَلَطَ (ن) بَـلْـطًا و بَلَّطَ و اَبْلَطَ. الدَّار : پتھروں کا فرش لگانا۔ "وبَـلَـطَ الـرَّجُلُ" : چلنے میں تھکنا۔بَـلَـطَ اُذُنَـه :گوشمالی کرنا۔کہا جاتا ہے "اِذَاهفاصَیُکَ فَبَلِّطْ لَهٗ" :جب تمہارا بچہ بکے تو اس کی گوشمالی کرو۔

اَبْـلَـطَ. اللِّصُّ الرَّجُلَ :سب کچھ چرا لینا۔

(...... واُبْلِطَ) محتاج وفقیر ہونا۔

بَـالَـطَ و تَـبَـالَـطَ. القَوْمُ :تلوار سے لڑنا۔

وَبَـالَطَهٗ :چھوڑ کر بھاگ جانا۔بَـالَطَ فِيْ اُمُوْرِهٖ :مبالغہ کرنا......السَّابِحُ :تیراکی میں کوشش کرنا۔

البَلَاط :ہموار زمین۔پتھر کے چوکے جو فرش لگانے کے کام میں آتے ہیں اور اسی سے بَلَاطُ الـمَـلِـک ہے بمعنی محل شاہی اور مجازاً بمعنی مجلس شاہی۔

البُلُطُ :لشکر سے بھاگنے والا۔

البَـلُّوْط :ایک بڑا درخت ہے جس کا تنہ موٹا اور لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور اس کی چھال سے دباغت دیتے ہیں اور اس کا پھل کھایا جاتا ہے۔بلوط کا پھل۔

بَـلُّـوْطُ الْاَرْضِ :ایک قسم کی گھاس ہے جس کے پتے کاسنی کے مانند ہوتے ہیں۔

بَـلُّـوْطُ الْمَلِک :اخروٹ' وشاہ بلوط :ایک قسم کا جنگلی درخت جس کی لکڑی سخت اور مضبوط' پھل گول اور پتوں کے کنارے کنادَہ دار ہوتے ہیں۔

البُلْطِيّ :ایک قسم کی مچھلی۔

بَلْطَحَ :اپنے آپ کو زمین پر پھینکنا۔

...... الشَّیْ :چوڑا کرنا۔

اَلْبَطْلَة :کلہاڑیوں کی ایک قسم۔

تَبَلْطَحَ :چوڑا ہونا۔

بَلَعَ (ف) بَلْعًا و اِبْتَلَعَ. الشَّیْ :نگلنا۔

بَـلَّعَهٗ و اَبْلَعَهٗ :نگلوانا اور کہا جاتا ہے "بَلِّعْهُ رِیْقَهٗ" :اس نے اس کو تھوک نگلنے کی مدت کی مہلت دی۔(بَلَّعَ و تَبَلَّعَ)

الشَّیْبُ فِيْ رَاْسِهٖ :بڑھاپا ظاہر ہونا۔

وَتَبَلَّعَه :گھونٹ لینا۔

البُلْعَة :چکی کا سوراخ۔ج بُلَع۔

البُلَعَة :بہت کھانے والا مرد۔

البَلُوْع :بہت نگلنے والا۔

المَبْلَع :حلق۔

المِبْلَع :بہت کھانے والا۔

البَالُوْعَة و البَلَاعَة و البُلُّوْعَة ج بَوَالِیْع و بَلَالِیْع :موری۔بدرو۔

بَلْعَمَ : اللُّقْمَةَ :نگلنا۔

البُلْعُم. البُلْعُوْم. حلق۔ج بَلَاعِم۔

البَلْعَم :بہت کھانے والا۔تیز نگلنے والا۔

بَـلَغَهٗ (ن) بُـلُوْغًا :پہنچنا......الثَّمَرُ :پکنا

...... الْغُلَامُ : بالغ ہونا۔ صفت (بَالِغٌ) مؤنث (بَالِغَةٌ و بالغ) ...... العِلَّة : تیز ہونا اور کہا جاتا ہے "بَلَغَ مِنِّی کَلَامُکَ" تمہاری گفتگو سے میں بہت متاثر ہوا۔

بُلِغَ. الرَّجُلُ : مبتلائے مشقت ہونا۔

بَلُغَ (ک) بَلَاغَةً : بلیغ ہونا۔ صفت (بَلِیغٌ): بُلَغَاء۔

بَلَّغَهُ و اَبْلَغَهُ. اِلَیْهِ : پہنچانا۔ بَلَّغَ عَنْهُ الرِّسَالَةَ اِلَی الْقَوْمِ : پیغام رسانی کرنا۔ بَلَّغَ الْفَارِسُ : تیز دوڑنے کے لئے لگام کو بڑھانا۔

بَالَغَ. فِی الْاَمْرِ : مبالغہ کرنا۔

تَبَلَّغَ. بِالشَّیْءِ : اکتفا کرنا۔ قناعت کرنا۔

...... بِهِ الْعِلَّةُ : تیز ہونا۔

تَبَالَغَ. فِیْهِ الْمَرَضُ : سخت ہونا اور انتہا کو پہنچنا...... الرَّجُلُ فِی الْکَلَامِ : بتکلف بلاغت سے کام لینا...... الدِّبَاغُ فِی الْجِلْدِ : دباغت کا کھال میں اچھی طرح سے ہونا۔

البِلْغُ و البَلْغ : بلیغ۔ خوش بیان۔ انتہا کو پہنچنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَحْمَقُ بِلْغٌ" : وہ انتہائی بے وقوف ہے۔ ایسا ہی "هِیَ حَمْقَاءُ بِلْغَةٌ" اور کہا جاتا ہے "اَمْرُ اللّٰهِ بَلْغٌ" اللہ تعالٰی کا حکم نافذ ہے۔ وجَیْشٌ بَلْغٌ" ہر جگہ کو پہنچنے والا لشکر۔

رَجُلٌ (بِلْغٌ مِلْغٌ) : خبیث مرد۔

البِلْغَة : انتہائی بے وقوفی۔

البُلْغَة و البَلَاغ و التَّبَلُّغ : گزارہ کی مقدار۔

البَلَاغ : پیغام ...... کسی چیز تک پہنچنا۔ کفایت۔ کتاب جس میں کسی مسئلہ کا حکم بیان کیا جائے۔ ج بَلَاغَات. البَلَاغَات : چغل خوریاں۔

البَالِغ : سن بلوغ کو پہنچنے والا۔ کہا جاتا ہے "غُلَامٌ بَالِغٌ و جَارِیَةٌ بَالِغٌ وَ بَالِغَةٌ. وَاَمْرٌ بَالِغٌ" نافذ حکم۔

البَالغَاء : جانور کے پائے۔

البَلَاغِی و البُلَاغِی : مافی الضمیر کو فصیح و بلیغ عبارت میں ادا کرنے والا۔

الْاَبْلَغ : ہر وہ چیز جس کو انتہا درجہ تک پہنچا دیا گیا ہو۔

المَبْلَغ : روپے پیسے کی مقدار۔ کسی چیز کی حد و انتہا۔ ج مَبَالِغ

التَّبْلِیغ و التَّبْلِغَة : چھوٹی رسّی جس کو بڑی رسّی میں باندھیں تاکہ پانی تک پہنچ جائے۔

البَلْغَم : قدماء اطباء کی اصطلاح میں اخلاط اربعہ میں سے ایک خلط کا نام۔

بَلَقَ (ن) بُلُوقًا : جلدی کرنا (...... و اَبْلَقَ) البَابَ : چوپٹ کھول دینا یا جلدی سے بند کر دینا۔ بَلَقَ الجَارِیَةَ : بکارت زائل کرنا۔

بَلِقَ (س) وَبَلُقَ (ک) بَلَقًا وَ اَبْلَقَ و اِبْلَقَّ و اِبْلَاقَّ و اِبْلَوْلَقَ : سیاہ اور سفید داغوں والا ہونا۔ صفت (اَبْلَق) مؤنث بَلْقَاء ج بُلْق.

بَلِقَ (س) بَلَقًا. : متحیر ہونا۔ ششدر ہونا۔

اِنْبَلَقَ: البَابُ : بالکل کھلنا۔

اِبْتَلَقَ : چمکنا۔

البَلَق : سنگ مرمر۔ بڑا خیمہ۔ بالوں کا خیمہ (...... والبُلْقَة) : سیاہی و سفیدی۔

الْاَبْلَقُ الفَرْد : سموال بن عادیا کا قلعہ جو سفید سیاہ پتھروں سے بنا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے "طلب الابلق العقوق" یعنی اُس نے غیر ممکن چیز کو طلب کیا۔ اس لئے کہ ابلق نر کو اور عقوق حاملہ کو کہتے ہیں۔

البَلُّوق و البَلُّوقَة : جنگل۔ زمین کا وہ حصہ جہاں کچھ نہ اُگے۔ ج بَلَالِیق.

البَالُوقَة : موری۔ بدرو (بالوعہ میں ایک لغت ہے)

المُبَلَّق : سیاہ سفید داغوں والا۔

بَلْقَعَ: المَکَانُ : خالی ہونا۔ صفت (بَلْقَع) کہا جاتا ہے "دَارٌ بلقع" خالی مکان۔

البَلْقَع و البَلْقَعَة : خالی زمین۔ ج بَلَاقِع (البلقع والمرأة البَلْقَعَة) : ہر خیر سے خالی عورت۔

البَلْقَعِیّ : صاف۔ کہا جاتا ہے "سهم او سنان بلقعی" یعنی صاف پھل والا تیر یا نیزہ۔

بَلَّمَ : الرَّجُلَ : برائی بیان کرنا۔

اُبْلِمَتْ : شَفَتُهُ : سوجے ہوئے ہونٹ والا ہونا۔ صفت (اَبْلَم) البَلَمَة : ہونٹ کی سوجن۔

البَلَم : ایک قسم کی چھوٹی مچھلی۔

البَلْمَاء : پورے چاند کی رات۔

بَلِهَ (س) بَلَهًا و بَلَاهَةً : ضعیف العقل ہونا۔ کمزور رائے والا ہونا۔ صفت (اَبْلَه) مؤنث بَلْهَاء ج بُلْه.

اَبْلَهَ. الرَّجُلَ : بے وقوف پانا۔

تَبَلَّهَ : بے وقوف ہونا۔ حجت میں عاجز ہونا۔ ...... الطَّرِیقَ : بغیر رہنمائی اور پوچھ پاچھ کے چلنا۔ گم شدہ چیز کو ڈھونڈنا۔

بَالَهَهُ : فریب دینا۔

تَبَالَهَ بتکلف بے وقوف بننا

بَلْهَ : چھوڑ دے (اسم فعل ہے)

بُلَهْنِیَة : العَیْش : زندگی کی فراخی و آسودگی۔

بَلْهَسَ : تیز چلنا۔

بَلْهَصَ : خوف سے بھاگنا۔

بَلَا (ن) بَلْوًا و بَلَاءً. الرَّجُلَ : آزمانا۔ تجربہ کرنا۔ امتحان لینا۔

بَلِیَ (س) بِلًی و بَلَاءً. الثَّوبُ : بوسیدہ ہونا۔ صفت (بَالٍ و بَلِیٌّ)

بَلّٰی تَبْلِیَة و اَبْلٰی اِبْلَاءً. الثَّوْبَ : بوسیدہ کرنا۔

بَالٰی مُبَالَاةً و بلاءً و بَالَةً و بَالًا. الامرَ وَ بِالْاَمْرِ : پروا کرنا۔

بَالَاه : مقابلہ پر فخر کرنا۔ ایک دوسرے کو گھٹانا۔

اَبْلٰی. فُلَانًا عُذْرَه : کسی کے سامنے عذر پیش کرنا اور اس کا قبول کرنا۔ ملامت زائل کرنے کے لئے عذر بیان کرنا...... فِی الْحَرْبِ بَلَاءً حَسَنًا : میدانِ جنگ میں شجاعت ظاہر کرنا۔

...... ہٗ یَمِیْنًا: قابلِ اطمینان قسم کھانا۔
تَبَالَاہٗ: آزمائش کرنا۔
اِبْتَلٰی: قسم کھلانا ...... ہٗ: آزمائش کرنا۔
...... الشَّیْئَ: پہچاننا۔
اِسْتَبْلٰی. ہٗ: آزمائش کرنا۔
اِبْلَوْلٰی. العُشْبُ: دراز ہونا۔
اَلْـبَـلْوٰی و البَلْوَۃ و البَلِیَّۃ: مصیبت۔ آزمائش۔ ج بَلَایَا۔
البَـلاء: غم جو جسم کو گھلا دے۔ آزمائش خواہ خیر سے ہو یا شر سے۔
البِلْوُ و البِلْیُ: پرانا بوسیدہ۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ بِلْوُ اَسْفَارٍ وَبِلْیُھَا" "وہ سفر اور تجربہ میں پرانا ہوا ہے۔ یعنی بڑا تجربہ کار ہے۔" "وَ بِلْوُ شَـرٍّ وَبِلْیُہٗ" "وہ شر میں مبتلا ہے اور اس پر غالب ہے۔ ج اَبْلاء۔
البَلِیَّۃ: وہ اونٹنی جس کو اس کے مالک کی قبر پر زمانۂ جاہلیت میں باندھ دیا کرتے تھے اور چارہ پانی کچھ نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مرجاتی تھی۔
المُبَلِّیَات: میت کے تابوت کے ارد گرد نوحہ کرنے والی عورتیں۔
بَـلٰـی: حرف تصدیق ہے۔ بمعنی ہاں۔ اکثر استفہام کے جواب میں واقع ہوتا ہے اور ایجاب کے لئے مختص ہے خواہ اس سے پہلے مثبت ہو یا منفی۔ جیسے "اَقَامَ زَیْدٌ" : کیا زید کھڑا ہوا۔ اس کے جواب میں "بَـلٰی" کا مطلب ہے کہ ہاں کھڑا ہوا۔ "اَمَا قَامَ زَیْدٌ": کیا زید نہیں کھڑا ہوا۔ اس کے جواب میں "بَلٰی" : کا مطلب یہ ہے کہ ہاں کھڑا ہوا۔
البَمُّ. مِنَ العُود: بربط کا موٹا تار۔ بربط کی موٹی آواز۔ ج بُمُوم (جدید)
بَنَّ (ض) بَـنًّا و اَبَنَّ. بالمَکَان: اقامت کرنا۔ اَبَنَّتِ السَّحَابَۃُ: کئی روز تک برسنا۔
بَـنَّـنَ. الشَّـاۃَ: بکری کو موٹا کرنے کے لئے باندھنا۔ تَبَنَّنَ: جلدی نہ کرنا۔
البَـنَـان: پورے۔ انگلیوں کے اطراف انگلیاں۔

البَـنَانَۃ. البنان کا واحد۔ انگلی۔ اوپر کا پورا۔ ج بَنَانَات.
البُنَانَۃ: سرسبز باغ۔
اَلْبُنّ: ایک درخت کا دانہ ہے جس سے قہوہ بنایا جاتا ہے۔
مَـکَـانٌ (بِنٌّ): بدبودار جگہ۔ البِنُّ: چربی۔ فربہی۔
البِنَّۃ: خواہ اچھی ہو یا بری۔
البَبِیْن: موٹا۔ دور اندیش عاقل۔
بَـنَّتَ. عَنْہُ: خبر دریافت کرنا ...... ہٗ بِکَذَا: خاموش کر دینا۔
اَلْبَلاغِیات: چغل خوریاں۔
اَلْفَرَسُ الاَبْلَق: چتکبرا گھوڑا۔
البنتوغراف: فوٹوگراف مشین۔
بَنَجَ (ن) بَنْجًا: اصل کی طرف لوٹنا۔
بَنَّجَہٗ: بھنگ پلا کر سلا دینا۔
البَنْج: بھنگ۔
البِنْج: اصل۔ جڑ۔
البَنْجَکُشْت: لونگ۔ (جدید)
الـبَـنْـجَرَۃ: توپ کا دہانہ۔ ج بَنَاجِر (جدید)
البَـنْـد: بڑا جھنڈا۔ جھیل۔ کتاب کی فصل یا فقرہ۔ قید۔ حیلہ۔ ج بُـنُـود کہا جاتا ہے "فُلَانٌ کَثِیْـرُ البُنُود" فلاں بہت حیلوں والا ہے۔ (جدید)
البَنْدَر: بندرگاہ۔ سمندر کے کنارے کا شہر۔ شہر میں تاجروں کے قیام کی جگہ ج بَنَادِر (جدید) (اَلشَّاہ بَنْدَر) سوداگروں کا رئیس۔
بَنْدَقَ. اِلَیْہِ: تیز نظر ڈالنا۔
البُـنْـدُق: بندوق کی گولی۔ ایک درخت کا نام۔ واحد بُنْدُقَۃ: بندوق درخت کا پھل۔
البُنْدُقِیَّۃ: بارود۔
البندیرۃ: بڑا ڈھول۔
اَلْبُنْدَیْرَۃ: جھنڈا۔
اَلْبِنْزِین: تیل کی ایک قسم جو تیز جلتا ہے جلدی دھواں دیتا ہے پٹرول سے نکالا جاتا ہے گاڑیوں میں بطور ایندھن اور دھوبی حضرات کپڑوں کی صفائی میں استعمال کرتے ہیں۔

البُنْدُقِیَّۃ: بارود۔ اٹلی کے ایک شہر کا نام۔
بَنِسَ (س) بَنَسًا و اَبْنَسَ: برائی سے گریز کرنا۔
بَنَّسَ: عَنْہُ: پیچھے ہٹنا۔
البِنْصِر: چھنگلیا اور بیچ کی انگلی کے درمیان کی انگلی۔ ج بَنَاصِر (مؤنث) خِنْصِر۔
البَنَفْسَج: بنفشہ (البَنَفْش)
بَنْـطَلُوْن: پتلون جو کہ شلوار کی طرح انگریز لوگ پہنتے ہیں۔
بَنَقَ (ن) بَـنْقًا و اَبْنَقَ و بَنَّقَ. اِلَیْہِ: پہنچنا۔
بَنَّقَ الکَلَام: جمع کرنا۔ درست کرنا۔
...... الکَذِب: گھڑنا ...... بِـالْـمَـکَان: اقامت کرنا ...... الشَّـیْئَ: کسی چیز کا قلادہ ڈالنا ...... ظَہْـرَہٗ بِالسَّوطِ: زخمی کرنا ......
القَمِیْصَ: گریبان لگانا۔
البَنِیْقَۃُ و البَنِقَۃُ: گریبان۔
طَرِیْقٌ (مُبَنَّق): کشادہ راستہ۔
البُنْقُوس: خربوزہ کا شگوفہ۔ ج ذ بَنَاقِیس۔
بَـنَّـکَـتِ الجَارِیَتَان: قبیلہ سے باہر ہو کر دونوں کا ایک دوسرے کو اپنے اپنے قبیلہ کی خبر بتانا۔
تَبَنَّکَ. بالمَکَان وَ فِیْہِ: اقامت کرنا۔
...... فِیْ عِزِّہٖ: جاگزیں ہونا۔
البُـنْـک: جڑ۔ رات کا حصہ۔ کہا جاتا ہے "مَضٰی بُنْکٌ مِنَ اللَّیْلِ" رات کا حصہ گزر گیا۔
البَنْک: بینک۔ ج بُنُوک (اس کی عربی مصرف ہے)
بَنْکِرِیَاس یا لَوْزَۃُ المِعْدَۃ: معدہ کے پیچھے ایک غدہ جو کہ غذا کو جوس بنا کر زندگی کا سامان مہیا کرتا ہے۔
البَنَام: پورا (بنان کے نون کو میم سے بدل لیا گیا ہے۔)
بَنَی (ض) بَـنْیًا و بِـنَاءً و بُنْیَانًا و بِنْیَۃً و بِنَایَۃً. البَیْتَ: تعمیر کرنا ...... الاَرْضَ: آباد

کرنا۔ مکانات بنانا...... عَلٰی اَهْلِهٖ و بِهَا : پہلی رات میں بیوی کے پاس جانا ...... الرَّجُلَ : بہتر سلوک کرنا...... الطَّعَامُ بَدَنَه : موٹا کرنا...... الْكَلِمَةَ : بنی بنانا...... عَلٰی كَلَامِهٖ : کسی کے کلام کی نقل کرنا۔

بَنَّاهُ تَبْنِيَةً : بنانا۔ تشدید کثرت کے لئے ہے۔

اَبْنَاهُ : عمارت بخشنا۔ یا سامان تعمیر دینا۔ مکان بنوانا۔

بَانَاهُ : تعمیر میں مقابلہ کرنا۔

تَبَنّٰی. هُ : بیٹا بنانا...... الرَّجُلُ : بنے ہوئے گھر کی مانند ہونا۔ اسی سے ہے " اِذَا جَلَسَتْ تَبَنَّتْ " یعنی جب بیٹھتی ہے تو گھر کے مانند معلوم ہوتی ہے۔

اِبْتَنٰى. بَيْتًا : بنانا...... الرَّجُلُ : بیٹوں والا ہونا...... الرَّجُلَ : احسان وسلوک کرنا۔ ...... عَلٰی اَهْلِهٖ وَبِهَا : پہلی رات میں بیوی کے پاس جانا۔

اِسْتَبْنٰى. الْمَنْزِلَ : گرا کر بنانا...... الرَّجُلُ : دلہن لانا۔

الْبِنَاء : عمارت۔ ج اَبْنِيَة و جج اَبْنِيَات. اور کہا جاتا ہے " بِنَاءُ عَلَيْهِ " : نصب کے ساتھ اس وجہ سے کہ مفعول لہ ہے۔

الْبِنَايَة : مص : شرف۔

الْبُنْيَة و الْبِنْيَة : عمارت۔ ج بُنًى و بِنًى و الْبِنْيَة : ڈھانچہ۔ شکل۔ فطرت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ صَحِيْحُ الْبِنْيَة" فلاں صحیح الفطرت ہے۔ بِنْيَةُ الْكَلِمَة : صیغہ اور مادہ۔

الْبُنْيَان : مص۔ عمارت۔ کہا جاتا ہے " كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْص " گویا وہ لوگ مضبوط عمارت کی مانند ہیں۔

الْبَانِي : فا۔ ج بُنَاة مؤنث بَانِيَةٌ ج بَوَانِي.

الْبَوَانِي : سینہ کی پسلیاں۔ اونٹنی کی ٹانگیں اور اسی سے ہے " بَنَى الْبَيْتَ عَلٰی بَوَانِيهِ " : اس نے گھر کو اس کی بنیاد پر بنایا۔

الْبَنَّا معمار ج بَنَّاؤُون

الْاِبْن : بیٹا۔ ج بَنُوْن و اَبْنَاء ۔ تصغیر بُنَيّ اور نسبت کے لئے اِبْنِيّ اور بَنَوِيّ (اصل کے لحاظ سے اور ہمزہ وصل کو ساقط کر کے) مؤنث ابنة. اِبْنُ السَّبِيْلِ : مسافر۔ اِبْنُ جَلَا : مشہور آدمی۔ اِبْنُ لَيْلِهَا : بڑے کام والا۔ اِبْنُ ذُكَاء : صبح اِبْنُ الطَّوْد : آواز بازگشت۔ " هُوَ ابْنُ يَوْمِهٖ " وہ ایسا شخص ہے جو کل آئندہ کی فکر نہیں کرتا۔ " هُوَ ابْنُ بَطْنِهٖ " وہ ایسا شخص ہے جس کو ہمیشہ اپنے پیٹ ہی کی فکر رہتی ہے۔

الْاِبْنَم : بیٹا۔ میم زائد ہے اور اعراب میں نون میم کے تابع رہتا ہے۔

الْبِنْت : جمع بَنَات : بیٹی اور نسبت کے لئے بِنْتِي و بَنَوِيّ. بِنْتُ الشَّفَة : کلمہ...... الْاَرْض : کنکری...... الْيَمَن : قہوہ...... الْعَيْن : آنسو...... الْعُنْقُوْد اَو الْكَرْم : شراب۔ بَنَاتُ الدَّهْر : وَبَنَاتُ طَبَق : سختیاں۔ بَنَاتُ اللَّيْلِ وَ بَنَاتُ الصَّدْر : افکار۔ بَنَاتُ اَخْدَر : جنگلی گدھے۔ بَنَاتُ الْمِثَال : عورتیں۔ بَنَاتُ الْاَرْض : چھوٹی چھوٹی ندیاں۔

بَنَاتُ نَعْشِ الْكُبْرٰى : سات ستارے جو قطب شمالی کی جانب دکھائی دیتے ہیں اور اسی کے مانند بَنَاتُ نَعْشِ الصُّغْرٰى ہیں۔

بَنَاتُ الْقُنْصُل : لمبے پتوں والے ایک پودے کا نام۔ بِنْت وَرْدَان : گبریلا۔

الْبَنِيَّة : عمارت۔ خانہ کعبہ۔ (الْبَنِيَّةُ الْخَضْرَاء) آسمان۔

بُنَيَّات الطَّرِيْق : چھوٹے چھوٹے راستے جو بڑے راستے سے نکلے ہوں اور اسی سے ہے "دَعْ بُنَيَّاتِ الطَّرِيْق" یعنی اپنے اوپر بڑے بڑے امور کو لازم سمجھو اور مکر و فریب کو چھوڑ دو۔

الْمَبَانِي : شرافتیں۔ حُرُوْفُ الْمَبَانِي : حروف ہجی۔

الْبُنُوَّة : فرزندی۔

بَهَا (ف) وَبَهِيَ (س) وبَهُوَ (ک) بَهَا وَ بَهَاء و بُهُوًا. بِهٖ : مانوس ہونا...... لَهٗ : سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "مَابَهَاتُ لَهٗ وَمَا بَاهَتُ لَهٗ" میں نے اس کو نہیں سمجھا۔

بَهَا (ف) بَهْوًا و اَبْهَا . الْبَيْت : سامان سے خالی کرنا۔

اِبْتَهَا. بِهٖ : مانوس ہونا۔

بَهِتَ (س) وبَهُتَ (ک) وبُهِتَ بَهْتًا و بَهَتًا : ہکا بکا رہنا۔ متحیر ہو کر خاموش ہونا (مجہول افصح اور مشہور ہے۔)

بَهَتَهٗ (ف) بَهْتًا : اچانک پکڑنا (...... ہ بَهْتًا و بُهْتَانًا : تہمت لگانا۔ صفت (بَهَّات) و (بَهُوت) ج بُهُت.

بَاهَتَهٗ و بَاهَتَهٗ : جھوٹی تہمت لگا کر ہکا بکا کر دینا۔ بَاهَتَ الرَّجُلَ : بہتان لگانا۔

الْبَهِيتَة : حیرانی (...... والْبُهْت و الْبُهْتَان) : جھوٹ، تہمت۔

الْبَهُوْت : جھوٹی تہمت لگا کر ہکا بکا کر دینے والا۔ ج بُهُت.

الْبُهْت و الْبُهْتَان : جھوٹ۔

الْبُهْتُر : پست قد۔ ج بَهَاتِير.

الْبَهْتَرَة : جھوٹ۔

الْبُهْثَة : جنگلی گائے۔

بَهَثَ (ف) بَهْثًا. اِلَيْهِ : کشادہ روئی سے پیش آنا۔

بَهَجَهٗ (ف) بَهْجًا و اَبْهَجَهٗ : خوش کرنا۔

بَهِجَ (س) بَهَجًا. بِهٖ : خوش ہونا۔ صفت (بَهِجٌ و بَهِيْجٌ)

بَهُجَ (ک) بَهَاجَةً و بَهْجَانًا : خوبصورت ہونا۔ صفت مذکر (بَهِيْج) وصفت مؤنث (مِبْهَاج)

بَهَّجَهٗ : خوبصورت بنانا۔

بَاهَجَهٗ : خوبصورتی میں مقابلہ کرنا اور فخر کرنا۔

اَبْهَجَ و تَبَاهَجَ. الْمَكَانُ : سرسبز ہونا۔

اِبْتَهَجَ و تَبَهَّجَ و تَبَاهَجَ و اِسْتَبْهَجَ بِهٖ : خوش ہونا۔ تَبَهَّجَ : خوبصورت ہونا۔

الْبَهْجَة : خوبصورتی۔ تروتازگی۔ خوشی یا ظہور خوشی۔

الْبَهِج : خوش۔

البَوَاهِد : بلائیں۔ سختیاں۔

البَهْدَلُ : بجو کا بچہ۔ البَهْدَلَة : پستان کی جڑ۔

بَهَرَه (ف) بَهْرًا : غالب ہونا۔ فضیلت میں بڑھ جانا...... فُلانًا : بہتان لگانا

الحمل فُلانًا : بوجھ کی وجہ سے ہانپنے لگنا۔

...... الرَّجُلُ : ہمسروں سے فائق ہونا (...... القَمَرُ) ستاروں کی روشنی پر غالب ہونا (...... بَهْرًا و بُهُوْرًا) الشَّمْسُ روشن ہونا۔

بُهِرَ و انْبَهَرَ : سخت دوڑنے سے ہانپنا۔ صفت (بَهِيْر و مَبْهُوْر) و انْبَهَرَ : پوری کوشش کرنا۔

بَاهَرَهُ مُبَاهَرَةً و بِهَارًا : فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

أَبْهَرَ : عجیب کام کرنا۔ فقیری کے بعد مالدار ہونا۔ دوپہر کی گرمی میں داخل ہونا۔ متلون الاخلاق ہونا۔

اِبْتَهَرَ : پوری پوری کوشش کرنا۔ جھوٹا دعوٰی کرنا...... ہ : واقعی عیب لگانا...... السَّيْفُ : تلوار کے دو ٹکڑے ہونا۔

اِبْهَارَّ اللَّيْلُ اَوِ النَّهَارُ : آدھا ہونا (...... عَلَيْنَا اللَّيْلُ : رات کا دراز ہونا (...... وَ اِسْتَبْهَرَ) اللَّيْلُ : رات کا بہت تاریک ہونا۔

تَبَهَّرَ الإِنَاءُ : برتن کا بھر جانا...... السَّحَابَةُ : بادل کا چمکنا۔

البُهْـــر : تھکن سے ہانپنا۔ کہا جاتا ہے "بُهْرًا لَهُ" اس کے لئے ہلاکت ہو۔ لَيْلَةُ البُهْـــر : مہینے کی ساتویں، آٹھویں، نویں رات۔

البُهْرَةُ : مِنَ المَكَانِ وَ الزَّمَانِ : وسط، درمیان۔

البَهَار : خوبصورتی۔ ایک قسم کا خوشبودار پھول جس کو "عَيْنُ البَقَر" : (گاؤ چشم) بھی کہتے ہیں۔

البُهَار : بُت۔ ابابیل۔ دھنی ہوئی روئی۔ ایک قسم کی سفید مچھلی۔

البَهِيْرَة : موٹے سرینوں والی شریف عورت

ج بَهَائِر۔

الأَبْهَر : پیٹھ۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ شَدِيْدُ الأَبْهَر" : فلاں مضبوط پیٹھ والا ہے۔ گردن کی شہ رگ۔ و (الابهران) : دو رگیں ہیں جو قلب سے نکلتی ہیں اور انہی سے ساری شریان جسم میں پھیلی ہوئی ہیں اور اسی سے ہے "مَازَالَ يُرَاجِعُهُ الأَلَمُ حَتّٰى قَطَعَ أَبْهَرَهُ" اس کو تکلیف بار بار ہوتی رہی یہاں تک کہ اُسے ہلاک کر دیا۔

البَاهِرَة : بڑے پتوں والے نرگس کی قسم کا پودہ جو کہ گلدستہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ایک ہی دفعہ پھول نکالتا ہے۔

البَهُوْر : شیر۔

الأَبَاهِر : پرندوں کے پر جو خوافی اور کلی کے درمیان ہوتے ہیں۔ پہلے پروں کو قَوَادِم کہتے ہیں پھر اس کے بعد والوں کو مناکب اس کے بعد والوں کو اَبَاهِر اور بالکل اخیر والوں کو کُلی کہتے ہیں۔

بَهْرَجَ الدِّمَاءَ : رائیگاں کرنا...... المَكَانَ : جگہ کو رفاہ عام کے لئے کر دینا...... بِهِمُ الدَّلِيْلُ : رہنما کا سیدھے راستے سے ہٹ جانا۔

تَبَهْرَجَ : تکبر کرنا...... المَرْأَةُ : آراستہ ہونا۔

...... المَكَانُ : رفاہ عام کے لئے ہونا۔

البَهْرَج : باطل۔ ردی۔ کہا جاتا ہے "لُؤْلُؤٌ بَهْرَجٌ" : ردی موتی۔ کھوٹا درہم۔ مکان۔

بَهْرَجٌ : رفاہ عام جگہ۔

تَبَهْرَسَ : تکبر سے اکڑتے ہوئے چلنا۔

بَهْرَمَ بَهْرَمَةً. شَعْرَه : مہندی کا خضاب لگانا۔

تَبَهْرَمَ : مہندی لگانے سے سرخ ہونا۔

البَهْرَمَة : مص۔ برہمنوں کی عبادت۔

البَهْرَم : مہندی۔

البَهْرَمَان : زرد رنگ کی ایک قسم۔

البَهْيَشَة : ایک درخت کا نام جو کہ اوزار بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

بَهَزَه (ف) بَهْزًا و اَبْهَزَهُ : سختی سے دھکیلنا۔ غلبہ کرنا۔

المِبْهَز : سختی سے بہت دھکیلنے والا۔

بَهَسَ (ف) بَهْسًا. عَلَيْهِ : دلیری کرنا۔

بَهَشَ اِلَيْهِ (ف) بَهْشًا : خوشی سے متوجہ ہونا۔ مشتاق ہونا...... بِيَدِهِ اِلَيْهِ : لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا...... لِلْبُكَاءِ : رونے کے لئے آمادہ و تیارہ ہونا...... عَنْهُ : کھود کرید کرنا۔

بَهَّشَ و تَبَهَّشَ. القَوْمُ : اکٹھا ہونا۔

البَهْـــش : تر گوگل (گوگل ایک دوا کا نام ہے)

رَجُلٌ بَهِشٌ : ہشاش بشاش مرد۔

اَلْبُوَاءُ : ایک بڑے سانپ کی قسم۔

بَهِصَ (س) بَهَصًا : پیاسا ہونا۔

البَهَص : پیاس

بَهْصَلَ و تَبَهْصَلَ : کپڑے اتار کر جوئے کی بازی پر لگانا۔ بَهْصَلَ القَوْمُ مِنْ مَالِهِم : علیحدہ کر دینا۔ نکال دینا۔

البُهْصُم : بہت سخت۔

بَهَظَهُ (ف) بَهْظًا و اَبْهَظَهُ. الحَمْلُ اَوِ الأَمْرُ : بوجھل کرنا۔ باعث مشقت ہونا۔

اَبْهَظَ حَوْضَه : بھر دینا۔

البَاهِظَة : مؤنث۔ باعث مشقت و تکلیف۔ مصیبت۔

المَبْهُوْظ : طاقت سے زیادہ تکلیف دیا ہوا۔

القِرْنُ المَبْهُوْظ : مغلوب۔

بَهَغَ (ف) بُهُوْغًا. الرَّجُلُ : سونا۔ صفت (بَاهِغ)

البَهَق : برص کی بیماری کے علاوہ جسم پر سفید داغ۔

بَهَقُ الحَجَرِ : پتھر پر اُگی ہوئی ایک قسم کی گھاس جو کائی کی مانند ہوتی ہے۔

بَهْكَثَ بَهْكَثَةً. فِي العَمَلِ : جلدی کرنا۔

البَهْكَل : نازک اندام پر گوشت جوان۔

مؤنث بَهْكَلَة. شَبَابٌ بَهْكَلٌ : نئی جوانی۔

البَهْكَن : نازک اندام پر گوشت جوان۔

مؤنث بَهْكَنَة ج بهاكِن. شَبَابٌ بَهْكَن : نئی تروتازہ جوانی۔
بَهَلَهٗ (ف) بَهْلاً. اللّٰهُ :لعنت کرنا۔
...... وَاَبْهَلَهٗ :چھوڑنا۔ (...... وَاسْتَبْهَل) الْوَالِيْ رَعِيَّتَهٗ : بلاروک ٹوک چھوڑ دینا۔
بَهَلَتِ. النَّاقَةُ :اونٹنی کے تھن سے بندش کھول دینا اور بچہ کو دودھ پینے دینا۔
اِبْتَهَلَ. اِلَى اللّٰهِ :گڑگڑا کر دعا کرنا۔
بَاهَلَ. بَعْضُهُمْ بَعْضًا :ایک دوسرے پر لعنت کرنا۔
تَبَهَّلُوْا و تَبَاهَلُوْا :باہم لعنت کرنا۔
اِبْتِهَالاً :ایک دوسرے پر لعنت کرنا۔
البُهْلَه و البُهْلَة :لعنت۔
البَاهِل: بغیر کسی کام کے آنے جانے والا۔ بغیر ڈنڈے کے چرانے والا۔ بے ہتھیار۔
نَاقَةٌ بَاهِلَه :وہ اونٹنی جس کے تھنوں پر بندش نہ ہو۔ ج بُهْل و بُهَّل :مؤنث بَاهِلَة.
البَاهِلَة بیوہ عورت۔
البُهْلُوْل :بہت ہنسنے والا۔ ہنسوڑ۔ جامع فضائل سردار۔ ج بَهَالِيْل.
البَهْلَوَان :مداری۔ رسی پر چلنے والا۔
بَهْلَقَ بَهْلَقَةً :تکبر کرنا۔ ڈینگ مارنا۔ روبرو گفتگو کرنا۔ جھوٹ بولنا۔
تَبَهْلَقَ :جھوٹ بولنا۔
البَهَالِيْق :جھوٹی باتیں۔
البَهْلَق :سختی وبلا۔
بَهَمَ . بِالْمَكَانِ :مستقل اقامت کرنا۔
...... البَهْمَ :ماں سے علیحدہ کر کے چرانا۔
اَبْهَمَ. الْبَابَ :بند کرنا (...... الْمَكَانَ:
بَهِمَى :گھاس والی ہونا۔ (...... وتَبَهَّمَ و اِسْتَبْهَمَ) الْاَمْرُ عَلَيْهِ :مشتبہ ہونا۔ دشوار ہونا۔
اُسْتُبْهِمَ عَلَيْهِ :شور مچادینے کی وجہ سے گفتگو پر قادر نہ ہونا۔
البَهْم والبَهَم وَ الْبِهَام :گائے، بھیڑ، بکری کے بچے۔ واحد (البَهْمَة و البَهَمَة)
البُهْمَة :دلیر جس پر کوئی قابو نہ پاسکے۔ پتھر کی چٹان۔ سخت ومشکل کام۔ ج بُهَم۔
البُهَم :مشکل اُمور۔
البُهْمَى : جو کی مانند ایک قسم کی نباتات۔
البَهِيْم :کالا۔ فَرَسٌ بَهِيْم :ایک ہی قسم کا گھوڑا۔ لَيْلٌ بَهِيْمٌ :پوری تاریک رات۔ ج بُهُم و بُهْم.
البَهِيْمَة :چارپایہ۔ ج بَهَائِم. البَهِيْمَة :ہر وہ جس میں قوت گویائی نہ ہو۔
الاَبْهَم :گونگا۔ ج بُهْم :خاموش۔
الاِبْهَام :مص۔ انگوٹھا (مؤنث) کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے۔ ج اَبَاهِم و اَبَاهِيْم.
المُبْهَم. مفع. اَمْرٌ مُبْهَمٌ :غیر معروف معاملہ. كَلَامٌ مُبْهَمٌ :غیر معروف کلام۔ طَرِيْقٌ مُبْهَمٌ :غیر واضح راستہ۔ حَائِطٌ مُبْهَمٌ :دیوار جس میں دروازہ نہ ہو۔
بَهِنَ (س) بَهْنًا :بہت خوش ہونا۔
البَهْنَانَة :اچھی طبیعت کی عورت جو گفتگو وغیرہ میں نرم ہو۔ ج بَهْنَانَات.
البَيْهَن :نسترن۔
تَبَهْنَس :ناز سے چلنا۔
البَهْنَس :شیر۔
بَهَا (ن) وبَهِيَ (س) وبَهُوَ (ک) بَهَاءً :حسین وخوبصورت ہونا۔ ظریف ہونا صفت (بَهِيٌّ) :مؤنث بَهِيَّة. بَهَاهُ : خوبصورتی میں غالب ہونا۔
بَهِيَ (س) بَهِيَ. البَيْتُ :ویران ہونا۔ خالی ہونا۔
بَهَّى. البَيْتَ :کشادہ کرنا۔
بَاهَاهُ. فِي الْحُسْنِ :حسن وخوبی میں مقابلہ پر فخر کرنا۔
اَبْهَى :خوبصورت چہرہ والا ہونا (...... الاِنَاءَ :خالی کرنا۔ الخَيْلَ :جنگ کے لئے کام نہ لینا۔
اِبْتَهَى. بِهٖ :فخر کرنا۔
تَبَاهَوْا :باہم فخر کرنا۔
البَهْو :مکان یا خیمہ کے آگے کا کمرہ جو مہمان وغیرہ کے قیام گاہ کا کام دے۔ ملاقات کا کمرہ ج اَبْهَاء و بُهُوّ و بُهِيّ ۔
بَاءَ يَبُوْءُ بَوْءًا . اِلَيْهِ :لوٹنا۔ بَاءَهٗ و بَاءَ بِهٖ : لوٹانا...... بِالْحَقِّ او بِالذَّنْبِ :اقرار کرنا ...... فُلَانٌ بِفُلَانٍ بَوَاءً :بدلے میں قتل کیا جانا۔ کہا جاتا ہے " دَمٌ بَوَاءُ دَمٍ" خون خون کے برابر۔ بوءِ بِهٖ :یعنی ان لوگوں میں سے ہو جا جن کو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے اور اسی سے مہلہل کا قول بجیر کے لئے ہے۔ " بُؤْبِشِسْعِ نَعلِ كُلَيْبٍ" یعنی کلیب کے جوتے کے تسمے کے برابر ہوجا۔
بَوَّاء. المَكَانَ :اُترنا۔ نازل ہونا...... الرُّمْحَ نَحْوَهٗ :کسی کی طرف سیدھا کرنا۔
بَوَّاهٗ و بَوَّا لَهٗ مَنْزِلاً :کسی کے لئے تیار کرنا۔
اَبَاءَ. مِنْهُ :بھاگنا...... بِالْمَكَانِ :اقامت کرنا۔ الشَّيْءَ و بِالشَّيْءِ اِلَيْهِ و عَلَيْهِ :لوٹانا ...... وَمَنْزِلاً وَ فِي الْمَنْزِلِ :اتارنا ...... القَاتِلَ بِالْقَتِيْلِ :مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا۔
تَبَوَّاَ. الْمَكَانَ وَ بِهٖ:اقامت کرنا۔
تَبَاوَاَ. الشَّيْئَانِ :مساوی ہونا۔
البَاءَة و البِيْئَة و المَبْوَا و المَبَاءَة : منزل۔ والبِيْئَة :حالت۔ کہا جاتا ہے" اِنَّهٗ حَسَنُ الْبِيْئَةِ" وہ اچھی حالت والا ہے۔
حَاجَةٌ (مُبِيْئَة) :شدید حاجت۔
بَابَ (ن) بَوْبًا. لَهٗ :دربان ہونا۔
بَوَّبَ. الْكِتَابَ :ابواب میں تقسیم کرنا۔
تَبَوَّبَ. الرَّجُلَ :دربان بنانا
البَابُ :دروازہ...... مِنَ الْكِتَابِ :کتاب کا باب۔ ج اَبْوَاب و بِيْبَان.
البَابَة: فِي الْحِسَابِ وَ الْحُدُوْدِ :غایت انتہا۔ شرط۔ قسم۔ عادت۔ کہا جاتا ہے" هٰذَا شَيْءٌ مِنْ بَابَتِكَ" یہ چیز ایسی ہے جو تمہارے لئے مناسب ہے۔ ج بَابَات.
بَابَاتُ الْكِتَابِ :سطریں۔
البَوَّابُ :دربان۔ ج بَوَّابُوْن.
البِوَابَة :دربانی۔ دربانی کی اُجرت۔
البُوْت :ایک پہاڑی گھاس کا نام۔

البُوْتقة و البُودَقة : کٹھالی۔

اَلْبُوْتَاس: پوٹاشیم۔ اس کی علامت K ہے۔

اَلْبُوْتَاسیُوم : پوٹاشیم کاربونیٹ۔ ایک سفید چمکتا مادہ زندہ مادوں کے جوڑنے اور کھاد میں کام آتا ہے۔

اَلْبُوتَان : زیادہ استعمال والا گیس جو کہ گھروں میں جلایا جاتا ہے اس کا رمز CH اس میں پروٹان C-8 تیز دھواں کی خاطر داخل ہوتا ہے۔

بَاثَ (ن) بَوْثًا و اَبَاثَ اِبَاثَۃً. الشَّیْءَ وَ عَنِ الشَّیْءِ : کھود کرید کرنا۔ بَاثَ الْمَکَانَ : کھود کر مٹی ملانا۔ بَاثَ التُّرَابَ : متفرق کرنا۔ بَاثَ الرَّمَادَ: بکھیرنا۔

اِسْتَبَاثَ. التُّرَابَ : مٹی نکالنا۔ کہا جاتا ہے "تَرَکَ دَارَهُمْ حُوْثَ" (بُوْثَ) : یعنی ان کے گھروں میں ہل چلا دیا اور ویران کر دیا۔

بَاجَ (ن) بَوْجًا. الشَّرُّ فُلَانًا وَ عَلَیْهِ : نازل ہونا۔ پہنچنا۔ آ پڑنا۔ اَلْبَرْقُ : چمکنا...... البَعِیْرُ: تھکنا۔

اِنْبَاجَ وَ تَبَوَّجَ : اَلْبَرْقُ : زور سے چمکنا۔

اِنْبَاجَت : عَلَیْهِم الدَّوَاهِی : مصیبتوں کا آ پڑنا۔

البَاج : دیکھئے لفظ باج۔

البَاجَة : اختلاط۔

البَائِج : ران کی ایک رگ کا نام۔ ج بوائج۔

البَائِجَة : مصیبت۔ ج بَوَائِج. البَائِجَة: کشادہ ریگستان۔

بَاحَ (ن) بَوْحًا و بُوُوْحًا و بُؤُوحَةً. الشَّیْءُ : ظاہر ہونا۔ مشہور ہونا...... اِلَیْهِ بِالسِّرِّ : ظاہر کرنا۔

اَبَاحَ. السِّرَّ: ظاہر کرنا...... شَیْئًا : جائز کرنا۔ مباح کرنا۔

اِسْتَبَاحَ. الشَّیْءَ : جائز و مباح ٹھہرانا یا سمجھنا۔ کسی چیز پر اقدام کرنا۔ الْقَوْمَ: تباہ و برباد کر دینا۔

اَلْاِبَاحِیُّ : ممنوعات کو کرنے اور ماموارت کو چھوڑنے کی اجازت دینے والا۔

البَاحَة : پانی یا اس کا بڑا حصہ۔ بہت سے کھجور کے درخت۔ صحن۔ بَاحَةُ الطَّرِیْقِ : وسط راستہ۔

البَوَاح : کھلم کھلا۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ بَوَاحًا": اس نے اس کو کھلم کھلا کیا۔

بُوْحَکَ : کلمہ ترحم ہے مانند وَیْحَکَ کے۔

البُؤُوْح : دل کی بات ظاہر کرنے والا۔

البُوْحی : پچھاڑا ہوا۔ کہا جاتا ہے "تَرَکَهُمْ بُوْحَی"

بُوْح : آفتاب کے لئے علم ہے۔

البِیَاحَة : مچھلی کا جال۔

المُبِیْح : جائز ٹھہرانے والا۔ شیر۔

المُبَاح : جائز۔ روا۔

بَاخَ (ن) بَوْخًا : تھکنا۔ کہا جاتا ہے "عَدَا حَتّٰی بَاخَ": وہ دوڑا یہاں تک کہ تھک گیا ...... الحَرُّ وَ الغَضَبُ وَ النَّارُ : ٹھنڈا پڑنا۔ دھیما ہونا۔ بجھنا (...... بُؤُوْخًا) اللَّحْمُ: بگڑنا۔ خراب ہونا۔

اَبَاخَ. النَّارَ : بجھانا اور اسی سے ہے "اَبِخْ عَنْکَ الظَّهِیْرَةَ" ٹھہرو یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی کم ہو جائے۔

بَادَ (ن) بَوَادًا : ظاہر ہونا۔

البَوْد : کنواں۔

بَاذَ یَبُوْذُ بَوْذًا محتاج ہونا۔ فروتنی کرنا۔ لوگوں پر ظلم کرنا۔

بَارَ (ن) بَوْرًا و بَوَارًا : ہلاک ہونا...... السُّوْقُ اَوِ السِّلْعَةُ : کساد بازاری ہونا...... العَمَلُ : باطل ہونا...... الاَرْضُ: غیر مزروعہ ہونا (...... و اِبْتَارَ) الرَّجُلَ: تجربہ کرنا۔ آزمائش کرنا۔

بَوَّرَ. الاَرْضَ : زمین کو بغیر کھیتی کے چھوڑ دینا۔

اَبَارَهُ : ہلاک کرنا۔

تَبَوَّرَ. نَفْسَهُ : اپنے آپ پر ہلاکت کی وجہ سے نوحہ کرنا۔

البَائِر : غیر مزروعہ زمین۔ ج بُوْر کہا جاتا ہے "حَائِرٌ بَائِرٌ" یعنی کسی رہنما کی اطاعت نہیں کرتا اور نہ کسی چیز کی طرف توجہ کرتا ہے۔

البُوْر : تباہ و ہلاک ہونے والا۔ بے خبر۔ کہا جاتا ہے "اِمْرَأَةٌ بُوْرٌ وَ قَوْمٌ بُوْرٌ" ہلاک ہونے والی عورت یا قوم (مذکر مؤنث واحد جمع سب کے لئے یکساں) البُوْرُ مِنَ الاَرْضِ : غیر مزروعہ زمین۔ البَوْر : غیر مزروعہ۔ خراب۔ زمین۔ آزمائش ہلاکی۔ کساد بازاری۔

البَوَار : ہلاکت۔ کساد بازاری۔ دَارُ البَوَارِ : دوزخ۔

البُوْرَق : بورک۔ سہاگا۔ سوڈا۔

البُوْرِیُّ : ایک قسم کی دریائی مچھلی۔ ج بَوَارِیُّ۔

البُوْرِیَّة و البُوْرِیَاء : چٹائی۔

البَوَّارِیُّ : چٹائی بیچنے والا۔

البَاز : ایک قسم کا شکاری پرندہ۔ ج بِیْزَان و اَبْوَاز.

البُوْز و البُوْزَة : دودھ شکر کی جمائی ہوئی برف۔

اَلْبُوْجُوَازِیَة : ملازمین اور چھوٹے عہدہ داروں کا طبقہ اور بڑے مالدار جو کہ آرام و عیش کی زندگی گزارتے ہیں۔

بَاسَهُ (ن) بَوْسًا: بوسہ لینا۔

البُوْسِیْر : بواسیر۔

البُوْسَطَة : ڈاک خانہ (جدید)

بَاشَ (ن) بَوْشًا و بَوَشًا و تَبَوَّشَ. القَوْمُ : مل جل کر شور مچانا۔

البَوْش و البُوْش : لوگوں کی ملی جلی جماعت۔ کہا جاتا ہے "تَرَکَهُمْ هَوْشًا بَوْشًا" : اس نے ان لوگوں کو ملا جلا چھوڑا۔ اَوْبَاش اس کی جمع مقلوب ہے۔

البُوْشِیُّ و البَوْشِیُّ : محتاج جس کے بہت بال بچے ہوں۔

بَاصَهُ (ن) بَوْصًا : سابق ہونا۔ آگے بڑھنا ...... مِنْهُ : بھاگ کر چھپنا ...... فِی الاَمْرِ : اصرار کرنا۔

بَوِصَ : میدان میں آگے بڑھنا...... الشَّیُٔ : صاف رنگ والا ہونا۔
اِنباصَ : منقبض ہونا۔
البَوْص : دوری (...... البُوْص) : رنگ۔ صورت، شکل۔ چوتڑ۔ ریشم یا کتاں۔ ج اَبْوَاص اَلْبُوْصِیُّ : ایک قسم کی کشتی۔
طَرِیْقٌ (بَائِصٌ) : دور کا راستہ۔
بَاضَ (ن) بَوْضًا : جھائیں پڑنے کے بعد خوبصورت چہرہ والا ہونا...... بِالْمَکَانِ : اقامت کرنا۔
بَاطَ (ن) بَوْطًا : دولت مندی کے بعد محتاج یا معزز ہونے کے بعد ذلیل ہونا۔
البَوْطَه : کٹھالی۔ کپڑے وغیرہ میں گول نقشہ۔ ج بُوَط۔
بَاظَ (ن) بَوْظًا : لاغری کے بعد موٹا ہونا۔
بَاعَ (ن) بَوْعًا : عطیہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھانا...... الفَرَسُ : دور دور قدم ڈالنا۔
(...... وتَبَوَّعَ) الحَبْلَ : باع سے اندازہ کرنا۔ دیکھئے لفظ بَاعَ و تَبَوَّع لِلْمَسَاعِی : باع پھیلانا۔
اِنْبَاعَ. العِرْقُ : بہنا...... الحَیَّةُ : اُچھلنے کے لئے لمبا ہونا۔ الشُّجَاعُ مِنَ الصَّفِّ : بہادر کا صف سے نکلنا...... الرَّجُلُ اِلَیْهِ : کشادہ روئی سے بڑھنا۔ اِنْبَاعَ لَهُ فِی بِضَاعَةٍ : بیچنے میں سہولت برتنا۔
البَاع : دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار۔ کہا جاتا ہے "طَوِیْلُ البَاعِ وَرَحْبُ البَاعِ" یعنی فیاض۔ "وَقَصِیْرُ البَاعِ وَضَیِّقُ البَاعِ" یعنی بخیل عاجز۔ ج اَبْوَاع و بَاعَات و بِیْعَان.
البَوْع : مص دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار اور اسی سے مثل ہے "لاَ یَعْرِفُ کُوْعَهُ مِنْ بُوْعِهِ" : وہ کوع اور بوع کو نہیں پہچانتا۔ پوری جہالت کے لئے ضرب المثل ہے۔
بَاعَةُ الدَّارِ : گھر کا صحن۔
البَیِّع : دور دور قدم رکھنے والا۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ بَیِّعٌ" : دور دور قدم رکھنے والا گھوڑا۔
بَوْغَاءُ الطِّیْبِ : خوشبو کی مہک۔
اَلْبُوْغَنْفِیْلِیَّة : چھتنے والے انگوری جو بنفشی اور سرخ رنگ کے پتوں والی امریکی انگوری بطور زینت استعمال ہوتی ہے۔
بَاغَه (ن) بَوْغًا : غلبہ کرنا۔ برابر ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّکَ لَعَالِمٌ لاَ تُبَاغُ" یعنی تو ایسا عالم ہے جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔
تَبَوَّغَ. الدَّمُ بِهِ : جوش مارنا...... فُلاَنٌ عَلَیْهِ : غالب ہونا۔
البَوْغَاء : خاک۔ غبار۔ بَوْغَاءُ الطِّیْبِ : خوشبو کی مہک۔
بَاقَ (ن) بَوْقًا و بُؤُوْقًا : لڑائی جھگڑا برپا کرنا...... القَوْمَ : بے وفائی کرنا۔ چوری کرنا۔ بَاقَتِ البَائِقَةُ القَوْمَ : مصیبت پہنچنا۔
بَاقَ القَوْمُ عَلَیْهِ : اکٹھے ہو کر ظلماً قتل کرنا۔
بَاقَتِ السَّفِیْنَةُ : ڈوبنا۔ بَاقَ الشَّیُٔ : غالب ہونا۔ ظاہر ہونا۔ خراب ہونا۔
بَوَّقَ. فِی البُوْقِ : بگل بجانا۔
تَبَوَّقَ : جھوٹ بولنا...... الوَبَاءُ فِی الْمَاشِیَةِ : جانوروں میں وبا پھیلنا۔
اِنْبَاقَ. عَلَیْهِمُ الشَّرُّ : برائی اور مصیبت پہنچنا ...... بِهِ : ظلم کرنا۔
البُوْق : بگل۔ ترہی۔ نرسنگھا۔ ج اَبْوَاق وبِیْقَان و بُوْقَات : اور کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالْبُوْقِ وَ نَفَخَ فِی الْبُوْقِ" اس نے ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا۔ نیز اس معنی میں آتا ہے کہ بے ہودہ بکا اور لایعنی گفتگو کی۔
البُوْقَة : بارش کی سخت بوچھار۔ ج بُوَق.
البَاقَة : گلدستہ۔ ساگ پات کا مٹھا۔ ج بَاقَات۔
البَائِق. مِنَ الْمَتَاعِ : بے قیمت۔ کہا جاتا ہے "مَتَاعٌ بَائِقٌ" : بے قیمت سامان۔
البَائِقَة : مصیبت۔ شر و فساد۔ کہا جاتا ہے "رُفِعَتْ عَنْکَ بَائِقَةُ فُلاَنٍ" : یعنی میں نے تجھ سے فلاں کی لائی ہوئی مصیبت کو اٹھا دیا ج بَوَائِق.
البَوَّاق : بگل بجانے والا۔
المُبَوَّق : کلام باطل۔
البُوْقِیْصَاء : ایک قسم کے درخت کا نام۔
بَاکَ (ن) بَوْکًا. المَتَاعَ : بیچنا یا خریدنا ...... الاَمْرُ : مخلوط ہونا...... القَوْمُ رَأْیَهُمْ : رائے میں گڑبڑ ہو جانے کی وجہ سے کوئی راستہ نہ پانا۔ الرَّجُلَ : مزاحم ہونا۔
اِنْبَاکَ. عَلَیْهِ الاَمْرُ : گڑبڑ ہو جانا۔
بَالَ (ن) بَوْلاً و مَبَالاً : پیشاب کرنا۔
بَوَّلَهُ و اَبَالَهُ : پیشاب کرانا۔
البَال : دل۔ کہا جاتا ہے "مَا خَطَرَ الاَمْرُ بِبَالِی" : یہ معاملہ میرے دل میں نہیں گزرا۔ حال و شان۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ رَخِیُّ البَالِ" : فلاں آسودہ حال ہے۔ خیال۔ کہا جاتا ہے "کَاسِفُ البَالِ" : جس چیز کا اہتمام کیا جائے۔ کہا جاتا ہے "لَیْسَ هٰذَا مِنْ بَالِی" : یعنی یہ ان چیزوں میں سے نہیں جن کی میں پروا کرتا ہوں۔ "وَاَمْرٌ ذُوْبَالٍ" : یعنی ایسا کام جو قابل اہتمام ہو۔ "وَمَا بَالُکَ" : یعنی تمہاری کیا حالت ہے۔
البَال : سمندر کی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی۔ ویل مچھلی۔
البَالَة : شیشی۔ خوشبو کی ڈبیہ۔
البَوْل : پیشاب۔ البول : لڑکا۔ عدد کثیر......
بَوْلُ العَجُوْزِ : شراب۔
البَوْلَة : لڑکی۔
البُوَال : ایک بیماری جس میں پیشاب کثرت سے آتا ہے۔
البَوُوْلَة : بہت پیشاب کرنے والا۔
المُبْوِلَة : وہ چیز جو پیشاب لانے کا سبب ہو۔
المِبْوَلَة : پیشاب کرنے کا برتن۔
البُوْلِیْصَة اَوِ البُوْلِصَة : رسید۔ ہنڈی۔ ج بَوَالِص.
بولغار : موٹر وے وسیع اور کھلا روڈ جس کے دونوں اطراف فٹ پاتھ اور کشادہ سرسبز علاقہ ہو۔

البُوْلِیس : پولیس۔ اس کی عربی شُرطِی اور جلواز ہے۔

البُوم و البُومَة : اُلو۔ ج اَبْوَام (دونوں لفظ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہیں)

بَانَهُ (ن) بَوْنًا : فضل و زیادتی میں غالب ہونا۔

البُوْن و البَوْن : دوری۔ فصل۔ دو چیزوں کے درمیان فرق۔

البُوْنَة : چھوٹی بچی۔

البَان : ایک قسم کا درخت جس کے پتے بید کے پتے کی طرح ہوتے ہیں اور اس کے پھل سے خوشبودار تیل نکلتا ہے اور بوجہ طویل ہونے کے اس سے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔

البَوَان و البُوَان : خیمہ کھڑا کرنے کا ستون ج اَبْوِنَه و بُوْن و بُوُن.

بُونسیانَة : اٹھارہ میٹر لمبا درخت جس کے لمبے پتے اور انگوری طرز کے خوبصورت پھول ہوتے ہیں زینت کیلئے بویا جاتا ہے۔ (نباتاتی نام Ponciana اور اردو میں "گلِ مہر" کہتے ہیں)۔

بَاهَ (ف ن) بَوْهًا. لِلشَّیْءِ : سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "مَابِهْتُ وما بُهْتُ الأمْرَ": میں نے معاملہ کو نہیں سمجھا۔

بَاحَةُ : الدَّار : گھر کا صحن۔

البُوْه : اُلو یا اُلو کی مانند ایک پرندہ۔

البُوْهَة : البُوْه کا مؤنث۔ بے وقوف مرد۔ دوات میں ڈالنے کے لئے دھنکی ہوئی خشک اون اور اگر دوات میں ڈال دیں تو اس کو "لِیْقَة" کہتے ہیں۔

البَوّ : اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مُردہ بچہ کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔

بَوَی یَبْوِی بَیًّا : دوسرے کے فعل کی نقل کرنا۔

البَوِی : تقلید۔ نقالی۔ آرزو۔ طبیعت۔ الم۔

البِیب : نابدان۔ حوض کی نالی۔

البَیَّاب : سقہ جو لوگوں کو پانی پلاتا پھرے۔

بَاتَ : (ض س) بَیْتًا و بَیَاتًا و بَیْتُوتَةً و مَبِیْتًا و مَبَاتًا. فِی المَكَان : شب باشی کرنا ...... فُلَانًا وَ بِهِ و عِنْدَهُ : کسی کے پاس رات میں آنا۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ یَفْعَلُ كَذَا" جبکہ کسی کام کو رات میں کرے جیسا کہ جب دن میں کرے تو کہا جاتا ہے "ظَلَّ یَفْعَلُه كَذَا"۔

بَاتَ یَبِیْتُ بَیْتًا. الرَّجُلُ : نکاح کرنا ...... الرَّجُلَ : نکاح کرانا۔

بَیَّتَ. الشَّیْءَ : رات میں کرنا ...... العَدُوَّ : شب خون ڈالنا ...... البَیْتَ : گھر بنانا ...... رَایَهُ : رات میں سوچ بچار کرنا۔

بُیِّتَ. الشَّیْءُ : اندازہ کیا جانا۔

اَبَاتَهُ : شب باشی کرانا۔ کہتے ہیں۔ اَبَاتَهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ اَبِیْتَةٍ: بمعنی اَبَاتَهُ.

اِسْتَبَاتَ : رات کی خوراک مہیا کرنا۔

البَیْت ج بُیُوت و اَبْیَات و جج بُیُوتَات و اَبَابِیْت : اور بقول بعض بُیوتات اور اَبَابِیْت اشراف کے لئے مختص ہیں۔ تصغیر بُیَیْت : گھر، مکان، شرافت۔ بَیْتُ الرَّجُلِ : اہل وعیال بَیْتُ الشِّعْرِ : وہ منظوم کلام جو دو مصرعوں پر شامل ہو۔ بَیْتُ القَصِیْدَةِ : قصیدہ کے بہترین اشعار یا وہ شعر جو شاعر کی غرض کو متضمن ہو۔

بَیْتُ المَقْدِسِ اَو البَیْتُ المُقَدَّسُ : ملک شام کے ایک شہر کا نام۔ بَیْتُ المَالِ : حکومت اسلامی کا خزانہ۔ بَیْتُ العَنْكَبُوتِ : مکڑی کا جالا۔ البَیْتُ العَتِیْقُ اَو البَیْتُ الحَرَام : کعبہ معظمہ۔ اور کہا جاتا ہے "هُوَ جَارِی بَیْتَ بَیْتَ": وہ میرا پڑوسی ہے جس کا گھر میرے گھر سے ملا ہوا ہے۔

البَیَات : شب خون ڈالنا۔

البِیْت وَ البِیْتَة : رات کی خوراک۔ کہا جاتا ہے "لَهُ بِیْتُ لَیْلَةٍ": اس کے پاس ایک رات کی خوراک ہے۔

البَائِت وَ البَیُوْت : باسی۔ ہر وہ چیز جس پر رات گزر چکی ہو اور وہ ٹھنڈی ہو چکی ہو۔ کہا جاتا ہے "اِسْقِنِی مِنْ بَیُوتِ السِّقَاءِ" یعنی مجھ کو اس دودھ میں سے پلاؤ جو رات کو دوہا گیا ہو اور مشکیزہ میں رکھا گیا ہو یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا ہو۔

البَیُوْت : ایسا معاملہ جس کی وجہ سے صاحب معاملہ رات سوچ بچار میں گزارے۔ سِنٌّ بَیُوتَةٌ : مضبوط دانت۔

المَبِیْت : رہنے کی جگہ۔ شب باشی کی جگہ۔

المُبَیِّتَة. مِنَ النِّسَاءِ : گھر اور شوہر والی عورت۔

المُسْتَبِیْت : فقیر۔

بَیَّحَ تَبْیِیحًا. بِهِ: چپکے سے بھید بتلانا۔ ...... اللَّحْمَ : کاٹنا اور تقسیم کرنا۔

البِیَاح و البَیَّاح : ایک قسم کی چھوٹی مچھلی۔

البَیَّاحَة : مچھلی کا جال۔

البَیْحَان : راز ظاہر کرنے والا۔

بَادَ یَبِیْدُ بَیْدًا و بَیَادًا و بُیُودًا و بَیْدُوْدَةً : ہلاک ہونا۔ بَادَتِ الشَّمْسُ بیودًا : غروب ہونا۔

اَبَادَهُ : ہلاک کرنا۔

بَیْدَ : بمعنی غیر۔ اس کی ہمیشہ اضافت اس جملہ کی طرف ہوتی ہے جس پر اَنَّ داخل ہوتا ہے جیسے "فُلَانٌ كَثِیْرُ المَالِ بَیْدَ اَنَّهُ بَخِیْلٌ" بمعنی غَیْرَ اَنَّهُ بَخِیْلٌ

البَیْدَاء : بیابان۔ ج بِیْد و بَیْدَاوَات.

البَیَادَة : فوج کے پیادے۔ واحد (بَیَادی)

البَیْدَانَة : گدھی۔ جنگلی گدھی۔

بَیْدَرَ. الحِنْطَةَ : ڈھیر لگانا۔

البَیْدَر : کھلیان۔ خرمن۔

البَیْذَق : ایک شکاری پرندہ۔

بَیْدَاغُوجِیَا : بچوں کی تعلیم وتربیت کا فن۔

البَیْذَق : سفر کا رہنما۔ پیدل چلنے والا اور اسی سے بیذق الشطرنج ہے۔ یعنی شطرنج کا مہرہ جس کو پیادہ کہتے ہیں ج بَیَاذِق.

البَیْرَق : جھنڈا۔ ج بَیَارِق. و (البَیْرَقدَار): جھنڈا بردار۔

البَیْرَمُون وَ البَارَامُون : عیسائیوں کی عبادت

کے لئے ایک خاص عید۔ (یونانی لفظ)
البَیْزَار : باز رکھنے والا۔ کاشکار۔ ج بَیَازِرَۃ۔
البزدرۃ : کاشکاری۔ باز کی رکھوالی۔
بَیَّش. اللّٰہُ وَجْھَہ : خوبصورت بنانا۔
اَبَاشَ: الشَّجَرَۃَ : جڑ بیٹھنے دینا۔
البِیْش : ایک قسم کی زہریلی گھاس۔
البِیُش : تھالہ۔ گڑھا جس میں پودہ لگایا جاتا ہے۔ ج اَبیاش
البَیْص و البِیص : تنگی۔ سختی۔ کہا جاتا ہے "وَقَعُوا فِیْ حَیْصَ بَیْصَ" وہ لوگ تنگی اور سختی میں پڑ گئے۔
بَاضَ (ض) بَیْضًا. الطَّائِرُ : انڈے دینا۔ صفت مذکر (بَائِض) مؤنث بَائِضَۃ۔ ج بَوَائِض اور اسم مبالغہ (بَیُوض): ج بُیُض و بُیْض ...... بَاضَ الحَرُّ : گرمی سخت ہونا ...... فُلَانًا ...... : سفیدی میں غالب ہونا ...... السَّحَابُ : بارش ہونا ...... بِالمَکَانِ : اقامت کرنا۔
بَیَّضَہٗ : سفید کرنا اور اسی سے ہے تَبْیِیْضُ الکِتَابَۃ" ہے۔ بمعنی مسودہ کو صاف کر کے لکھنا اور "تبییضُ الانیۃ" بمعنی قلعی کرنا اور کہتے ہیں "بَیَّضَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ" اللہ اس کے چہرہ کو روشن کرے۔
اَبَاضَتِ : المَرْأۃُ : سفید بچے جننا۔
بَائَضَہٗ : سفیدی میں غالب ہونے پر مقابلہ کرنا۔
اِبْتَاضَ : خود پہننا ...... القَوْمُ : فنا کر دینا قوم کے میدان میں داخل ہونا۔
اِبْیَضَّ و اِبْیَاضَّ : سفید ہونا۔
البَیَاض : سفیدی۔ دودھ۔ بَیَاضُ العَیْنِ: آنکھ کی سفیدی۔ بَیَاضُ البَیْضَۃ : انڈے کی سفیدی۔ بَیَاضُ الجِلْدِ : بے بال چمڑا۔ بَیَاضُ الوَجْہِ : شہرت و نیک نامی۔ بَیَاضُ النَّھَار : دن کی روشنی ...... الیَوم : تمام دن ...... الاَرْض : عمارت سے خالی زمین ......
البَطْن : گردہ کی چربی اور کہتے ہیں " فُلَانٌ یلبس السَّوَادَ وَ البَیَاضَ : وہ سیاہ و سفید پہنتا ہے اور کبھی سواد کو فساد کے لئے اور بیاض کو صلاح کے لئے بے مثال قرار دیتے ہیں۔
البَیْضَۃ: البیض کا واحد۔ انڈا۔ ج بیضات اور بَیْض کی جمع بُیُوض ہے۔ خصیہ۔ خود۔ بَیْضَۃُ القَوم : چوپال۔ بَیْضَۃُ البَلَد : شہر کا سب سے بڑا آدمی۔ گمنام نسب والا۔ بَیْضَۃُ الدِّیک : مرغ کا انڈا (جو چیز ناممکن الحصول ہو یا ایک ہی مرتبہ پائی جائے اس کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے جیسے اردو میں بھینس کا انڈا)
...... الحَرّ : گرمی کی شدت ...... الخِدر : لڑکی۔
...... العُقر : آخری اولاد۔
الاَبْیَض : مؤنث بَیْضَاء : ج بِیْض : سفید۔ تلوار۔ المَوتُ الاَبْیَض : ناگہانی موت۔ والخَیْطُ الاَبْیَض : کنایہ ہے سفیدہ صبح سے۔ الیَدُ البَیْضَاء : نعمت و احسان۔ کہا جاتا ہے "اَتَیْتُہٗ فِی بَیْضَاءِ القَیْظ" میں اس کے پاس سخت گرمی میں آیا و کَلَّمْتُہٗ فَمَا رَدَّ عَلَیَّ بَیْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ : میں نے اس سے گفتگو کی اس نے اچھا یا برا کوئی جواب نہیں دیا۔ اللَّیَالِی البِیض : چاندنی راتیں۔ قمری مہینے کی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں راتیں۔ وَاَیَّامُ البِیضِ : انہی راتوں کے دن۔ الاَبْیَضَان : دودھ اور پانی یا دودھ اور چربی یا روٹی اور پانی اور کہا جاتا ہے "مَا رَاَیْتُہٗ مُنْذُ اَبْیَضَان" میں نے اس کو دو مہینے یا دو دن سے نہیں دیکھا اور ھٰذا ابیض مِنْ ذاک شاذ ہے۔ قیاس اَشَدُّ بَیَاضًا ہے۔
البَیْضَاء : چاندی۔ گیہوں۔
البَیَّاضَۃ : بہت انڈوں والی۔
البِیضَان. مِنَ النَّاسِ : سفید فام لوگ۔
بَاظَ (ض) بَیْظًا : لاغری کے بعد موٹا ہونا۔
البَیْظ : چیونٹی کے انڈے۔
بَاعَ (ض) بَیْعًا و مَبِیْعًا. فُلَانًا کِتَابًا اَوْ مِنْ فُلَانٍ کِتَابًا : بیچنا۔ خریدنا۔ صفت (بائع) جمع باعۃ صفت مفعولی (مَبِیْع)۔
بَایَعَہٗ مُبَایَعَۃً : باہم عقد بیع کرنا۔ باہم معاہدہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "بَایَعُوْہُ بِالخِلَافَۃِ وَ بُوْیِعَ لَہٗ بِالخِلَافَۃِ" : لوگوں نے اس کی خلافت کی بیعت کی۔
اَبَاعَ : الشَّیْئَ : بیچنے کے لئے پیش کرنا۔
تَبَایَعَا : باہم خرید و فروخت کرنا۔
اِبْتَاعَ : الشَّیْئَ : خریدنا۔
اِنْبَاعَ : الشَّیْئُ : رائج ہونا۔
البَیْع : فروختگی۔ خرید۔
البَیْعَۃ: عہد و پیمان۔
البِیْعَۃ : کلیسا۔ گرجا۔ یہودیوں کا عبادت خانہ۔ ج بِیَع و بِیْعَات و بِیَعَات۔
البِیَاعَۃ : سامان فروختگی۔ ج بِیَاعَات۔
البَیِّع و البَیَّاع : بیچنے والا۔ خریدار۔
بَاغَ یَبِیْغُ بَیْغًا وَ تَبَیَّغَ. الدَّمُ : جوش میں آنا۔
البِیْقَۃ : ایک قسم کی گھاس کا نام ہے۔
بَیْقَرَ : تھکنا۔ ہلاک ہونا۔ سر جھکائے ہوئے تیز چلنا۔ غیر معلوم جگہ میں جانا ...... فِی مَالِہٖ : جلدی سے تباہ و برباد کر دینا ...... الدَّارَ : اترنا۔
الاَبَیْقِر : بے خیر و بے فیض آدمی۔
البِیْکَار : پرکار۔
البَیْلَسَان و البَلَسَان : ایک قسم کا درخت ہے جس سے خوشبودار تیل نکلتا ہے۔
البِیْمَارِسْتَان والمَارِسْتَان : شفاخانہ۔ اس کے لئے عربی لفظ "مُسْتَشْفٰی" ہے۔
بَانَ (ض) بَیْنًا و بُیُوْنًا و بَیْنُوْنَۃً عَنْہُ : جدا ہونا۔
بَانَ (ض) بَیَانًا و تَبْیَانًا و تِبْیَانًا : ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔ صفت (بَیِّن و بَائِن) ج اَبْیِنَاء و بِیْنَاء و اَبْیَان۔
اَبَانَ. الشَّیْئَ : ظاہر کرنا۔ واضح کرنا۔ کاٹنا۔ جدا کرنا ...... الشَّیْئُ : ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔ صفت (مُبِین) کہا جاتا ہے "ضَرَبَہٗ فَاَبَانَ رَاْسَہٗ مِنْ جَسَدِہٖ" اس نے اس کو مارا اور

اس کے سر کو دھڑ سے جدا کر دیا۔
بَیَّنَ الشَّیُٔ: واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔
...... الشَّجَرُ: پتے نکلنا...... الشَّیَٔ: واضح کرنا۔
...... البِنْتَ: نکاح کر دینا۔
بَایَنَہٗ: چھوڑ کر جدا ہونا۔
تَبَیَّنَ. الشَّیُٔ: واضح ہونا...... الشَّیَٔ: واضح کرنا۔ غور و تامل کرنا۔
تَبَایَنَا: ایک دوسرے کو چھوڑنا۔ ایک دوسرے سے دور ہونا۔ تَبَایَنَ و الشَّیْئَانِ: باہم متفاوت ہونا۔
اِسْتَبَانَ. الشَّیُٔ: واضح ہونا...... الشَّیَٔ: کسی چیز کی وضاحت طلب کرنا۔
بَیْنَ: درمیان (ظرف ہے)
بَیْنَ بَیْنَ (دونوں کلمے مبنی برفتحہ ہیں) بمعنی درمیانہ۔ متوسط اور کہا جاتا ہے "بَیْنَا اَوْبَیْنَمَا نَحْنُ نَضْرِبُ"۔

البَیْنُ: جدائی۔ وصل۔ کہا جاتا ہے "تقطع بَیْنَھُما" یعنی ان کے میل ملاپ میں فصل واقع ہو گیا۔
ذَاتُ البَیْنِ: نسب۔ رشتہ داری۔ دوستی۔ عداوت۔ فساد۔ کہا جاتا ہے "سَعٰی فِیْ اِصْلَاحِ ذَاتِ بَیْنِھِمْ" یعنی ان کے اصلاحِ حال میں کوشش کی۔
البِیْنُ: گوشہ۔ دو زمینوں کے درمیان کا فاصلہ۔ حدِ نظر تک کی زمین کا ٹکڑا۔ ج بُیُوْن: لفظ بین کے معنی ترکی زبان میں ہزار کے ہیں۔ بین باشی کے معنی ہزار سردار کا ہیں۔
اَلْبِیَانُو: ہاتھی دانت سے بنایا آلہ موسیقی (پیانو) جو ایک صندوق کی طرز کا ہوتا ہے اور اس میں تاریں لگی ہوتی ہیں گانے والا تاروں پر یا تاروں پر لگائے گئے بٹنوں پر انگلیاں لگاتا ہے تو اس سے مخصوص آواز نکلتی ہے۔

البَیَانُ: مص۔ فصیح گفتگو جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔
البَائِنَۃُ. البَائِنِ کا مؤنث۔ دلہن کا جہیز (مولدۃ)
البَائِنَۃ: گہرا کنواں۔
البَیِّنَۃ: البَیِّن کا مؤنث۔ دلیل و حجت ج بَیِّنَات۔
بَاہَ یَبَاہُ بَیْھًا. لَہٗ: مطیع ہونا، واقف ہونا۔ جاننا۔
بَیَّاکَ اللّٰہُ: بمعنی بَوَّاکَ اللّٰہُ: خدا تم کو مالک بنائے، تمہارے رتبے کو بلند کرے اور کہا جاتا ہے "ھَیَّ بن بَیَّ" یا "ھَیَّان، بَیَّان" یعنی وہ مجہول النسب ہے نہ وہ معلوم ہے نہ اس کا باپ "وَلَسْتُ اَدْرِیْ اَیُّ ھَیَّ بن بَیَّ ھُوَ" میں نہیں جانتا وہ کون آدمی ہے۔
اَلْبُزُوْرْدِی: بادشاہ، وزیر یا ان دونوں کا منشور۔ (ترکی)

ت

التّاء: حروفِ مبانی کا تیسرا حرف (مؤنث) ج تاء ات: نسبت کے لئے تائی و تاوِیٌ و تَیوِیٌ کہا جاتا ہے "قَصِیدَةٌ تائِیَةٌ و تاوِیَّةٌ و تَیَوِیَّةٌ" اس کا استعمال کئی طرح سے ہوتا ہے۔ فعل کے آخر میں متکلم اور مخاطب کی ضمیر ہو کر جیسے قُمتُ قُمتَ و قُمتِ و قُمتُما و قمتم و قُمتُنَّ اور کبھی تانیث کی علامت جیسے قائِمَةٌ و ذَهَبَتْ اور کبھی جنس میں سے واحد پر دلالت کے لئے جیسے شَجَرَةٌ.

اور کبھی مبالغہ کے لئے جیسے فَهّامَةٌ. علاَّمَة اور کبھی یہ حرف جر ہوتا ہے اور قسم کے لئے آتا ہے اور لفظ اللہ کو جر دیتا ہے۔ جیسے تَا اللّٰهِ.

اور کبھی اس لفظ کے علاوہ دوسرے کو بھی جر دیتا ہے جیسے تَرَبّی۔

اور کبھی کبھی صیغہ منتہی الجموع کے آخر میں نسبت پر دلالت کے لئے جیسے مهالبة۔

اور کبھی حرف محذوف کے بدلہ میں جیسے زَنادِقه زندیق کی جمع۔

اور افعال کے اوائل اور وسط میں بھی زیادہ کیا جاتا ہے جیسے تَقاتَلَ وَ اقْتَتَل.

اور کبھی اسماء کے آخر میں جیسے ملکوت کی تاء

اور کبھی اوّل کلمہ کے حرف محذوف کے بدلہ میں جیسے عِظَةٌ.

اور کبھی آخر کلمہ سے جیسے شَفَةٌ.

تـا: مؤنث مفرد کے لئے اسم اشارہ ہے۔ اس کا مثنیٰ تـان ج اُولَاءِ اور اس پر "هـاء تنبیہ" بھی داخل ہوتا ہے جیسے ھاتا" ھاتانِ و ھؤلاء.

خطاب کی حالت میں کاف لاحق کرتے ہیں۔ جیسے تـاک و تـلک و تیکَ و تلک (تلک میں تاء کا فتحہ لغت ردیہ ہے) مثنیٰ کے لئے تـانک و تـانک اور جمع کے لئے اولٰـئک و اُولاکَ و اولالکَ اور تـلک کے علاوہ ان سب پر ان سارے احوال میں ھاء تنبیہ بھی داخل ہے۔

التّـابُوت: لکڑی کا صندوق اور اسی سے تابوت میت ہے۔ کشتی۔ ج توابیت.

تـأتـأتأتأةً و تأتاءً: بولتے ہوئی تتلانا۔ صفت تَـأتـاء...... الطِفلُ: چلنا...... المحارِبُ: لڑائی میں اظہار شجاعت کے لئے اکڑتے ہوئے چلنا۔

تَأَرَهُ (ف) تَأرًا: جھڑکنا۔

اتـأرَ اِتارًا: دیکھنا۔ ٹکٹکی لگانا...... بـالعَصـاء: لاٹھی سے مارنا۔

الـتّـارَة: ایک مرتبہ۔ ہمزہ کا ترک کثرت استعمال کی وجہ سے ہے۔ کہا جاتا ہے "فَعَلْتُ تارَةً هٰذا وَ تـارَةً ذاکَ" وَ "تارَةً بَعْدَ تارَةٍ" ج تارات و تِیَر و تِئَر.

تَأزَ (ف) تـأزًا. الجُرْحُ: زخم کا بھر جانا۔ مندمل ہونا...... القَومُ فِی الحَرْبِ: لڑائی میں ایک دوسرے سے قریب ہونا۔

تَئِقَ (س) تـأقًا. الاَناءُ: برتن کا بھر جانا۔ الـرَّجُلُ: غصہ سے بھر جانا۔ صفت (تَئِق و مِتآق)

اَتأق. الاَناءَ: برتن بھرنا۔

التّـأقة: غصہ کی تیزی اور برائی کی طرف تیز قدمی۔

اَتْـأمَت. الـمَرْأةُ: جڑواں جننا۔ صفت (مُتْئِم): اور اگر یہی عادت ہو تو ایسی عورت کو (مِتْآم) کہتے ہیں ج مَتائِیم.

تـاءَمَ. اَخاهُ: جڑواں پیدا ہونا۔ صفت (تِئم و تُؤْم و تَئِمٌ) الثَّوبَ: تانا بانا دونوں میں دو سوتی بننا۔ صفت مفعولی (مُتَأَم)

التَّوْأم: جڑواں۔ ج تَـوائِم و تُؤَام مؤنث تَوْأمَة کہا جاتا ہے "هـٰذا تَوْأَمُ هٰذا وَ هٰذِهِ تَـوْأمَةُ هٰذِهِ" اور جب دونوں جمع ہوں تو ان کو تَـوْامانِ و تَوْأم کہتے ہیں جیسے زَوجانِ وَ زَوج. التّـوأم: جوئے کے تیروں میں سے ایک تیر۔ تـوائِمُ الـنُّجوم اَوِاللُّؤلُؤ: ستارے یا موتی جو آپس میں گھتے ہوئے ہوں۔

تَبَّ (ن) تَبًّـا. الشَّیْ: کاٹنا...... فُلانًا: ہلاک کرنا۔

تَبًّا و تَبَبًا و تَبابًا و تَبِیبًا: ہلاک کرنا اور کہا جاتا ہے "تَبًّـا لَـهُ": یعنی اللہ اس کے لئے خسران و ہلاکت لازم کرے۔ "وَتَبَّـتْ یَداہُ" اس کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

تَـبَّبَ. فُلانًا: کسی سے تبالک کہنا۔ ہلاک کرنا۔

اَتَبَّهُ: کمزور و ضعیف کرنا۔

اِسْتَتَـبَّ. الاَمـرُ: درست ہونا۔ درست طریقے سے جاری رہنا۔ الـرَّجُلُ: کمزور و عاجز ہونا...... الطَّرِیقُ: چلتا ہوا ہونا۔

التَّباب: کمی۔ نقصان۔ ہلاکت۔

التَّبَّة: سخت حالت۔
التَّاب: بوڑھا اور کمزور مرد۔ کہا جاتا ہے "كُنْتُ شَابًا فَصِرْتُ تَابًّا" میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوگیا۔ ج اَتْباب.
تَبَّبَ. الرَّجُلُ: بوڑھا ہونا۔
تَبِرَ (س) تَبَرًا: ہلاک ہونا۔
تَبَرَهُ (ض) تَبْرًا: ہلاک کرنا۔ توڑنا۔
اَتْبَرَ. عَنِ الْاَمْرِ: پیچھے ہٹنا، باز رہنا۔
تَبَّرَهُ: ہلاک کرنا۔
التَّابُور: فوجی جماعت۔ ج تَوَابِير.
التَّبَار: ہلاکت۔
التِّبْرُ: سونے کا بغیر ڈھلا ہوا ڈھیلا۔ واحد تِبْرة.
التِّبْرِيَة: سر کی بھوسی (هِبْرِيَة میں ایک لغت ہے)
الْمُتَبَّوْر: ہلاکت شدہ۔ ناقص۔
تَبِعَهُ (س) تَبَعًا و تَبَاعًا و تَبَاعَةً و اِتَّبَعَهُ: پیچھے چلنا۔ ساتھ چلنا۔ فرمانبردار ہونا۔ صفت (تَبَع): واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔ ج اَتْبَاع و (تَابِع) ج تَبَع و تَبَعَة و تَوَابِع و تُبَّاع. التَّابِعُ: نوکر۔ خادم۔ جن۔ تَبِعَ و اتَّبَعَ الشَّيْئَ: پیروی کرنا۔ نشانِ قدم پر چلنا۔
تَبَّعَهُ: پیروی کرنا۔ تَبَّعَ بِهِ كَذَا: لاحق کرنا۔
تَابَعَ. بَيْنَ الْاَعْمَالِ: لگاتار کرنا...... الْحَدِيثَ: اچھی طرح بیان کرنا...... الْعَمَلَ: محکم کرنا۔ مضبوط کرنا...... فُلَانًا عَلَى الْاَمْرِ: موافقت کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَابَعَنِي بِمَا لَهُ عِنْدِي" یعنی اس کا جو کچھ میرے پاس تھا اس کا اس نے مجھ سے مطالبہ کیا۔
اَتْبَعَهُ: پیروی کرنا۔ لاحق ہونا۔ اَتْبَعَهُ كَذَا: لاحق کرنا۔
التَّابِع (ع ج): تناسب رات ایک مقدار کے زائد ہونے سے دوسری مقدار زائد ہو جائے اور اس کے کم ہونے سے دوسری کم ہو جائے۔
تَتَبَّعَ. الْاَمْرَ: دیر تک تلاش و جستجو کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَتَبَّعْتُ اَحْوَالَهُ" میں اس کے احوال کو ٹٹولتا رہا۔
تَتَابَعَتِ الْاَخْبَارُ: ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔
اِسْتَتْبَعَهُ: پیچھے چلنے کو کہنا۔
التَّابِع من مذكر اتابعة من مؤنث.
التَّبِيع: تابع۔ عاشق۔ کہا جاتا ہے "هُوَ تَبِيعُ الْكَرَمِ" وہ فیاضی کا عاشق ہے۔
التِّبِّيع: بہت تابعداری کرنے والا۔
التَّبِعَة ج تَبِعَات و (التَّبَاعَة) ج تَبَاعَات: تاوان۔ ڈانڈ۔ کہا جاتا ہے "لِهٰذَا الْفِعْلِ تَبِعَةٌ" یعنی اس فعل سے ضرر لاحق ہونے والا ہے۔
تُبَّع: یمن کے بادشاہوں کا لقب۔ ج التَّبَابِعَة و التُّبَّع: سایہ۔ شہد کی بڑی مکھی ج تَبَابِيع.
التَّبِيع: مددگار۔ پیروی کرنے والا۔ ج تِبَاع و تَبَائِع.
التَّابِعَة: تابع کا مؤنث۔ نوکرانی۔ خادمہ۔ جنیہ۔
التَّابِعِي: تابع اور تابعہ کی جانب نسبت۔ وہ شخص جس نے بحالتِ ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور حالتِ ایمان ہی پر انتقال ہوا ہو۔
التِّبَاع: تابع کا مصدر اور کبھی صفت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جیسے "شهد ناهن ايامًا تباعًا"۔
الاتْبَاع: مص کسی ایسے کلمہ کا لانا جو ما قبل کے کلمہ کے ہم وزن ہو۔ جیسے كَثِير بَثِير. خَبِيث. نَبِيث.
التِّبْغ: تمباکو۔
تَبِيصَة: بینگن کی قسم سے مختلف رنگوں کے پھولوں والا پودا جو کہ زینت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
تَبَلَهُ (ن) تَبْلًا و اَتْبَلَهُ. الْحُبُّ اَوِ الدَّهْرُ: بیمار کر دینا۔ عقل کو ضائع کر دینا۔ صفت مفعولی (مَتْبُول و تَبِيل) ہے۔
تَبَّلَ و تَابَلَ و تَوْبَلَ. الطَّعَامَ: مسالہ ڈالنا۔
التَّبْل: مص۔ کینہ۔ دشمنی۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا تَبْلٌ" ان دونوں کے درمیان عداوت ہے ج اَتْبَال و تُبُول.
التَّابَل و التَّابِل و التَّأْبَل: مسالہ۔
التَّبَّال: مسالہ والا۔ مسالہ بیچنے والا۔
التُّوبَال. مِنَ النُّحَاسِ وَ الْحَدِيدِ: ذرات جو کوٹنے میں گریں۔
تَبَنَ (ض) تَبْنًا. الدَّابَّةَ: بھوسہ کا چارہ دینا۔
تَبِنَ (س) تَبَنًا و تَبَانَةً: سمجھدار وذکی ہونا۔ صفت (تَبِن)۔
تَبَّنَ: بھوسے کے ذخیرہ میں بھوسہ رکھنا۔ الرَّجُلُ: باریک بین ہونا۔
اِتَّبَنَ: جانگھیا پہننا۔ لنگوٹ باندھنا۔
التِّبْن: بھوسہ واحد (تِبْنَة) ج اَتْبَان و تُبُون: بڑا پیالہ۔
التِّبْنِيّ: بھوسہ کے رنگ کا۔
التَّبَّان: بھوسہ بیچنے والا۔
التُّبَّان: لنگوٹ۔ جانگھیا۔ نیکر۔
تَبَا (ض) تَبْوًا: غزوہ کرنا اور مالِ غنیمت حاصل کرنا۔
التَّتَر: قوم تاتار۔ واحد (تَتَرِي) کہا جاتا ہے "جَاءَ الْقَوْمُ (تَتْرَى وَ تَتْرًى)" لوگ پے در پے آئے اس کی اصل وَتْرَى ہے
التُّتُن: تمباکو (یہ لفظ ترکی الاصل ہے اس کے معنی دھوئیں کے ہیں)۔
تَجَرَ (ن) تَجْرًا و تِجَارَةً و تَاجَرَ و اِتَّجَرَ: سوداگری کرنا۔
التِّجَارَة: سوداگری۔ سرمایہ۔
التَّاجِر: سوداگر۔ عرب شراب بیچنے والے کو تاجر کہا کرتے تھے۔ ج تِجَار و تُجَّار و تَجْر اور کہا جاتا ہے "بِضَاعَةٌ تَاجِرَةٌ" رائج سامان۔ ج تَوَاجِر۔
الْمَتْجَر: سوداگری۔ سرمایہ اور اسی سے ہے "صَنْعَتُهُ فِي مَتْجَرِ الْحَمْدِ رَائِجَة"۔
الْمَتْجَرَة: منڈی۔ کہا جاتا ہے "اَرْضُ

مَتجرۃ" تجارتی ملک۔

تــحــت :نیچے۔ اس لفظ کے لئے اضافت لازم ہے اور جب اضافت سے علیحدہ کرتے ہیں تو مبنی بر ضمہ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں " جَاءَ مِن تَحتُ" ج تحوت.

التُحُوت : کمینے۔ ادنیٰ درجہ کے لوگ۔

التحتانی :تحت کی جانب منسوب۔ نیچے کی چیز۔

تَخَتخَ. مِن مَکانہ :حرکت دینا۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ لا یَتَخَتخُ مِن مَکانِہ" فلاں جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔

التخَتخَۃ :حرکت۔ تسمہ کی حرکت کی آواز۔

اَتحَفَہٗ. الشَّیْ وبالشَّیْ و (اِتَّحَفَہٗ) بہٖ : ہدیہ کرنا۔ تحفہ دینا۔

التُحفَۃ و التُحَفۃ :ہدیہ۔ نفیس قیمتی چیز۔ ہر وہ چیز جو کسی کے سامنے لطف ومہربانی کے طور پر پیش کی جائے۔ ج تُحَف.

تَحَم (ن) تَحْمًا. الثَوبَ: نقش ونگار کرنا۔

اِتحَمَّ اِتحِمَامًا :سخت سیاہ ہونا۔

التَاحِمُ :جولاہہ۔

الاَتحَم :سخت سیاہ۔

التاجی :باغبان۔

تَخَّ (ن) تُخُوخَۃَ. العَجِینُ :گندھے ہوئے آٹے کا ترش ہونا...... (تَخًا) العَجِینَ اوِ الطِیْنَ :گندھے آٹے یا مٹی کو نرم ہونے کے لئے پانی بڑھانا۔

اَتَخَّ. العَجِینَ :کھٹا کرنا۔ نرم ہونے کے لئے زیادہ پانی ڈالنا۔

التَخُّ :کھٹا خمیر۔ تل کا عصارہ۔

التَخت :تخت۔ تَختُ المَلِک :تخت شاہی۔ تَختُ المَملَکۃِ :دارالسلطنت۔ جامہ دان۔ ج تُخُوت.

التَختَخَۃ :لکنت۔ ہکلا پن۔

التَختَاخ والتَختَانی :ہکلا۔

تَخِذَہٗ (س) تَخذًا :لینا۔

تَخَمَہٗ (ض) تَخمًا :حد مقرر کرنا۔

تَخِمَ (س) تَخمًا و اِتَّخَمَ :بدہضمی ہونا۔

اَتخَمَہٗ. الطَعَامُ :مبتلائے بدہضمی کرنا۔

تَاخَمَ: مُلکِی مُلکَکَ :سرحدیں متصل ہونا۔

التُخُم و التَخم :سرحد۔ ج تُخُوم۔

التَدرُج والتَدَرُّج :ایک خوبصورت پرندہ جس کی دُم لمبی ہوتی ہے۔ ج تَدَارِج.

تَرَّ (ن ض) تَرًّا و تُرُورًا. العَظمُ :کٹ کر گرنا...... عَنْ قَومِہٖ :الگ ہونا۔ دُور ہونا (...... تَرَارَۃً) الرَّجُلُ :موٹا اور ڈھیلا ہونا۔ صفت (تارٌ)

اَترَّہٗ: دور کرنا۔ اَترَّیَدَہٗ :ہاتھ کاٹ دینا۔

التُرُّ :اصل۔ جڑ۔ معمار کی ڈوری۔

التَرّیٰ. مِنَ الاَیدِی :کٹا ہوا ہاتھ۔

تَرِبَ (س) تَرَبًا. المَکانُ :بہت مٹی والا ہونا...... الشَّیُٔ :مٹی لگ جانا۔

تَرِبَ (س) تَرَبًا و مَترَبًا. الرَّجُلُ :محتاج ہونا۔ صفت (تَرِبٌ و تَرُوبٌ) ج تِراب اور اسی سے ہے "تَرِبَ بَعدَ اَنْ اَترَبَ" وہ مالدار ہونے کے بعد محتاج ہو گیا۔

تَــرَّبَ واَتــرَبَ :مالدار ہونا۔ کم مال والا ہونا۔ تَرَّبَ و اَترَبَ الشَّیَٔ :خاک ڈالنا۔

تَارَبَہٗ :ہمعصر ہونا۔ دوست ہونا۔

تَتَرَّبَ :مٹی ہونا۔ خاک آلود ہونا۔

التُرَاب: مٹی۔ ج اَترِبہ و تُربان.

التِرَاب :بکری کا دست۔

التِــرْب: ہم عمر۔ اکثر اس کا استعمال عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے " ھذہ تِرب فلانۃ" یہ عورت فلانی کی ہم عمر ہے۔

التَربَاء :مٹی۔ زمین۔ کہتے ہیں " بَینَھُمَا مَا بَیـنَ الـجَربَاءِ وَ التَربَاءِ" ان دونوں کے درمیان آسمان وزمین جیسا فرق ہے۔

الــتُربَۃ :مٹی۔ قبرستان۔ ج تُــرَب. تُــربَۃ الاِنْسَان :انسان کی قبر۔

التَرِب :فقیر۔ " رِیحٌ تَرِبَۃ" خاک اڑانے والی ہوا۔ " لَــحْــمٌ تَــرِبٌ" خاک آلود گوشت۔ " مَــکَــانٌ تَــرِبٌ" بہت مٹی والی جگہ۔

التَربَۃ ج تــرب :ایک قسم کی گھاس...... ج تَرِبات :انگلیوں کے کنارے۔ سرانگشت۔

التَّــرِیبَۃ :سینہ کی ہڈی۔ سینہ کا بالائی حصہ۔ تَرِیبَۃُ البَعِیرِ :اونٹ کے نحر کرنے کی جگہ۔ ج تَرَائِب.

المَترَبَۃ :فقر وفاقہ۔ کہا جاتا ہے " مِسکِینٌ ذُومَترَبَۃ" یعنی خاک آلود مسکین۔

تَــرتَــرَ تَرتَرَۃً :جلدی جلدی بولنا اور بہت بولنا۔ گفتگو میں نرم ہونا۔ بدن کے لحاظ سے ڈھیلا ہونا...... الشَّیَٔ :خوب ہلانا۔

تَتَرتَرَ :ہل جانا۔

التَرَاتِر :سختیاں۔

تَرِجَ (س) تَــرَجًا : الرَّجُلُ :دشوار پانا، مشکل ومشتبہ پانا۔

تَرَجَ (ن) تَرجًا. :چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔

التَــرِیج :مضبوط پھلوں والا۔ مؤنث تَــرِیجَۃ اور کہا جاتا ہے "رِیحٌ تَرِیجَۃ" تیز ہوا۔

تَــرجَــمَ. الــکَلامَ :ترجمہ کرنا۔ صفت (تَرجُمَــان وتُرجُمَان) ج تَــرَاجِمَۃ وَ تَــرَاجِــم. الرَّجُلَ عادات واخلاق بیان کرنا۔ عَنہُ :کسی کے معاملہ کو واضح کرنا۔ کہا جاتا ہے " تَرجَمَہ بِالتُرکِیَۃِ" اس نے ترکی زبان میں ترجمہ کیا۔

تُرجِمَ. الکَلامُ :مشتبہ ہونا۔

التَرجَمَۃ :ترجمہ۔ سوانح عمری۔ ج تَــرَاجِم وَ تَرجَمَۃُ الکِتَاب: کتاب کا دیباچہ۔

تَرِحَ (ف) تَرَحًا و تَتَرَّحَ :غمگین کرنا۔

تَرَّحَہٗ و اَترَحَہٗ :غمگین کرنا۔

التَرَح :غم۔ محتاجی۔ فقیری۔ ج اَترَاح

التَرِح :کم خیر والا۔ بہت غم والا۔

الـمِترَاح. مِنَ النُوقِ :اونٹنی جس کا دودھ جلدی سے ختم ہو جائے۔ ج مَتَارِیح.

تَرَزَ (ض) وتَرِزَ (س) تَــرزًا و تَرَزًا و تُــرُوزًا: الشَّــیُٔ :خشک ہونا۔ مضبوط ہونا۔ سخت ہونا...... المَاءُ :پانی کا جم جانا۔

تَرَزَہٗ (ض) تَرزًا :پچھاڑنا۔

أتْرَزَ. الشَّئَ :سخت کرنا۔خشک کرنا۔کہاجاتا ہے" اَلْجَرْیُ یُتْرِزُ لَحْمَ الدَّابَةِ" دوڑ جانور کے گوشت کوسخت کر دیتی ہے۔

التَّارِزُ :سخت وقوی اوراسی سے ہے" اِنَّ عَجِیْنَکُمْ لَتَارِزٌ" تمہاراخمیرسخت ہے۔خشک چیز جس میں روح نہ ہو۔مردہ۔

التُّرَاز :اچانک موت۔

تَرَّسَهٗ :ڈھال پہنانا یا دینا۔(......تَتَرَّس) : ڈھال لگانا یا ڈھال سے اپنے آپ کو چھپانا صفت(تَارِس) کہاجاتا ہے" لَا یَسْتَوِی الرَّاجِلُ وَالْفَارِسُ وَالْاَکْشَفُ وَالتَّارِسُ" پیدل اورسواراور بے ڈھال والا اور ڈھال والا برابرنہیں۔

أتْرَسَ البَابَ :دروازہ بندکرنا۔

اِتَّرَسَ. بِـالتُّرْسِ اَوْ غَیْرِہ :ڈھال وغیرہ سے اپنی حفاظت کرنا۔

التُّرس :ڈھال۔ج أتْرَاس وتِرَاس و تُرُوْس وتِرَسَة. تُرْسُ الشَّمْسِ :آفتاب کی ٹکیا۔کہاجاتا ہے" غَــابَ تُــرْسُ الشَّمْسِ"۔

المِتْرَاس و المِتْرَسَة ج مَتَارِس و (المِتْرَاس) ج مَتَارِیْس :دروازے کے پیچھے لگانے کا ڈنڈا۔دیوار وغیرہ جس کے پیچھے چھپ کر دشمن سے بچیں۔

التَّرَّاس :ڈھال بنانے والا۔ڈھال والا۔

التِّرَاسَة :ڈھال سازی۔

التُّرْسَانَة والتَّرْسَخَانَة :اسلحہ خانہ۔جہاز سازی کا کارخانہ۔

تَرِشَ (س) تَرَشًا :بدخلق ہونا۔صفت (تَرِش)۔

تَرُصَ (ک) تَرَاصَةً. الشَّئُ :سیدھا ہونا۔مضبوط ہونا۔صفت(تریص)۔

تَرَّصَ واَتْرَصَ. المِیْزَانَ :سیدھا کرنا۔ صفت مفعولی(تریص ومُتْرَص) کہاجاتا ہے " اَتْرِصْ مِیْزَانَکَ فَاِنَّهٗ شَائِلٌ " اپنی ترازو درست کرواس لئے کہ وہ اٹھی ہوئی ہے۔

المُتْرَصَات :سیدھے کئے ہوئے نیزے۔

تَرِعَ(ع) تَرَعًا :برائی کی طرف سبقت کرنا۔ صفت(تَــرِع و تَــرِیــع) ...... الكُوْزُوَالحَوْضُ :بھرجانا۔صفت(تَرِعٌ)

تَرَعَهٗ (ف) تَرْعًا. عَنِ الْاَمْرِ :کسی کام سے پھیرنا۔بازرکھنا۔

تَرَّعَ. البَابَ :دروازہ بندکرنا۔

أتْرَعَ. الْاِنَاءَ :برتن بھرنا۔

تَتَرَّعَ. اِلَیْهِ بِالشَّرِّ :کسی کوجلدی سے برائی پہنچانا۔

اِتْرَعَ. الْاِنَاءُ :برتن کا بھرجانا۔

التُّرعَة :دروازہ۔کہاجاتا ہے" فَتَحَ تُرْعَةَ الدَّارِ" اس نے گھر کا دروازہ کھولا۔باغ کی طرف جانے والی نالی۔سیڑھی کا پایہ'منبر کے درجے۔حوض کا دہانہ' دو دریاؤں یا دو سمندروں کے درمیان گہری نہر۔ج تُرَع.

التَّرَّاع :دربان(......والأتْرَع)مِنَ السَّیْلِ :وہ سیلاب جو وادی کو بھردے۔

التُّرْغُلَّة :جنگلی کبوتر۔

تَرِفَ (س) تَرَفًا و تَتَرَّفَ :خوشحال ہونا۔ آسائش سے زندگی بسر کرنا۔صفت(تَرِفٌ و تَرِیْفٌ)۔

تَرَّفَـهٗ و اَتْرَفَـهٗ. الْـمَالُ :سرکش بنادینا۔ خراب کردینا۔اَتْـرَفَ الـرَّجُـلُ :سرکشی و بغاوت پراصرار کرنا۔

اِسْتَتْرَفَ :سرکشی کرنا۔تکبر کرنا۔

التُّرْفَة :نعمت وآسائش۔خوش ذائقہ کھانا۔ پیدائشی طور پر اوپر کے ہونٹ کے درمیان میں اُبھار۔

الأتْـرَفُ :وہ شخص جس کے اُوپر کے ہونٹ میں پیدائشی کچھ اُبھرا ہوا ہو۔

المُتْرَف والمُتَرَّف :ظالم۔خوش حال نعمت میں پلا ہوا۔وہ شخص جو بطور خود جو چاہے کرے اورکوئی روکنے والا نہ ہو۔

التِّـرْفَاس :زمین کے اندر پیدا ہونے والے انگوری جو کہ سانپ شکل کی ہوتی ہے اورلذیذ کھانا سمجھا جاتا ہے عام طور پر جنگل میں پیدا ہوتی ہے۔

التَّـرْقُوَة :ہنسلی کی ہڈی۔ج" التَّرَاقِی و التَّرَائِق" کہاجاتا ہے"تَرْقَاہ تَرْقَاةً"یعنی اس نے اس کی ہنسلی کی ہڈی پر مارا۔ "وَبَلَغَتْ رُوْحُه التَّرَاقِی" وہ قریب الموت ہوا۔

تَرَکَهٗ (ن) تَرْکًا و تِرکَانًا و اِتَّرَکَهٗ : چھوڑنا۔

تَارَکه مُتَارَکَةً وتِرَاکًا :چھوڑنا......الرَّجُلَ :مصالحت کرنا۔

تَتَارَکُوْا. الْاَمْرَ بَیْنَهُمْ :چھوڑنا۔

التَّـرِیْکَة والتَّـرِیْکَة :شترمرغ کا چھوڑا ہوا انڈا۔انڈے کا خول جس میں سے بچہ نکل چکا ہو۔خود۔وہ عورت جس سے کوئی شادی نہ کرے۔

التِّرْکَة والتَّرِکَة :چھوڑی ہوئی چیزاوراسی سے"تَرِکَةُ الْمَیِّتِ"۔

التَّرِیْک :چھوڑا ہوا......مِنَ الکَرْمِ اَوِ النَّخْلِ :خوشہ یا گچھا۔جس میں سے کھا کر تھوڑا چھوڑ دیا گیا ہو۔

التَّرَّاک :بہت چھوڑنے والا۔

ترم:بجلی سے چلنے والی ریل گاڑی۔

تَرَمَّسَ :جنگ سے غائب رہنا۔

تَـرَمَّسَتِ الدَّابَّةُ :جانور کے جبڑے کے اندرونی حصہ میں ترمس کے مشابہ پھنسیاں نکلنا۔

التُّرْمُس :ایک قسم کا غلہ جو کڑوا ہوتا ہے اور چند دن پانی میں بھگو کر استعمال کیا جاتا ہے۔

التَّرْمُوْس:تھرموس فلاسک۔

التَّرْمُوْمِتْر:تھرمامیٹر۔جسم کی حرارت چیک کرنے کا آلہ۔

التُّرُنْج:لیمو۔لیمو کا درخت۔

التِّـرِنْجَان :خوشبودار پھل جس کا خوشبودار شربت استعمال ہوتا ہے۔

التَّـرَانْـزِیْت :کسی شہر یا ملک سے سامان تجارت گزارنے پر جو اجازت نامہ فری دیا جاتا ہے۔

التُّرْمُسَة :سرنگ۔تہ خانہ۔

التّرامِس : چاندی کے مہرے۔
التُّرامِس : گدھا۔
التُّرُنج : لیمو۔ لیمو کا درخت۔
تَرِهَ (س) تَرَهًا : باطل چیزوں میں پھنسنا۔
التُّرَهَة : باطل۔ مصیبت۔ ج تُرَهات
التُّرَهات : چھوٹے راستے۔
التُّرَّة : باطل۔ ج تَرارِیہ۔
تَرِیَ (ض) تَرْیًا. فِی الْاَمْرِ : دیر کرنا۔
التِّریَاق : دوا جو دافع زہر ہو (والتریاقة): شراب۔
تَسَعَ (ف ض) تَسْعًا. القومَ : نواں ہونا۔ اپنے کو ملا کر نواں بنا دینا۔ قوم کے مال کا نواں حصہ لینا...... المالَ: نواں حصہ لینا۔
اَتْسَعَ. الْقَوْمُ ہونا۔ التِّسْعَة : نو (۹) مؤنث۔ تِسْعٌ کہا جاتا ہے تِسْعَةُ رِجالٍ وتِسْعُ نِساءٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا وتِسْعَ عَشْرَةَ اِمْرَاَةً۔ ج تِسْعات۔
التُّسْعُ وَ التَّسِیْعُ : نواں حصہ۔ تِسْع : کی جمع اَتْسَاع۔
التّاسِع : نواں۔
تِسْعُوْن : نوے (۹۰)
التُّسَع : مہینہ کی ساتویں آٹھویں نویں راتیں۔
تُساع : نو نو : کہا جاتا ہے" جاءَ القومُ تُسَاعَ" قوم کے لوگ۔ نو نو آئے (یہ غیر منصرف ہے)
التُّساعِیّ : نو والا۔
التُّساعِیَّة : عیسائیوں کی نماز جو نو دن ادا کی جاتی ہے مقررہ عیدوں سے پہلے۔
التّاسُوعاء : مہینہ کا نواں دن حبل (مَتْسُوع) : نو لڑی کی بٹی ہوئی رسّی۔
تِشْرِیْنُ الاَوّل : ماہ اکتوبر (ترکی مہینے کا نام)
تِشْرِیْنُ الثّانی : ماہ نومبر۔ ج تَشارِیْن: تشارین کو فصل خریف پر دلالت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

التَّشارِیْن : موسم خزاں پر آگاہی کے لئے جو کلمہ استعمال کیا جاتا ہے۔ عام لوگوں کے نزدیک اس کا معنی توت کے پتے جو کہ جانوروں کو ان ستمبر' اکتوبر میں استعمال کرائے جاتے ہیں۔
تَعَّ (ن) تَعَّةً وتَعًّا : ڈھیلا ہونا۔ قے کرنا۔
تَعِبَ (س) تَعَبًا : مشقت میں پڑنا۔ تھکنا۔ صفت (تَعِبٌ)۔
اَتْعَبَهٗ : تھکانا۔ اَتْعَبَ الاناءَ : بھرنا۔ القومُ : تھکے ہوئے جانوروں والے ہونا۔
التَّعَب : مشقت۔ تھکن۔ ج اَتْعاب۔
المَتْعَب والمَتْعَبَة : تھکن۔ تھکانا۔ تھکن کی جگہ۔ باعث تھکن۔ کہا جاتا ہے" استخراج المعمیٰ مَتْعَبة لِلْخواطر" معمہ کا حل کرنا طبیعت کی تھکن کا باعث ہوتا ہے۔ ج مَتاعِب۔
تَعْتَعَهٗ : جھنجوڑنا۔ حرکت دینا۔ تَعْتَعَ فی الکلام: ہکلانا۔
التّعاتِع : خوفناک جھوٹی خبریں۔
تَعَسَ (ف) وتَعِسَ (س) تَعْسًا و تَعَسًا : ہلاک ہونا۔ پھسلنا اور منہ کے بل گرنا۔ صفت (تَعِسٌ و تاعِسٌ و تَعِیْسٌ)
تَعَسَهٗ واَتْعَسَهٗ. اللّٰہ : بدنصیب بنانا۔ ہلاک کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَعْسًا لَهٗ" یعنی اللہ اس کو ہلاک کرے۔
التَّعْس : مص ہلاکت۔ بدی۔ تنزل۔
التَّعْسَة : بختی سے گرنا۔
المَتْعَسَة : سبب ہلاکت۔ کہا جاتا ہے" ھٰذَا الاَمْرُ مَنْحَسَةٌ مَتْعَسَةٌ" یہ معاملہ باعث نحوست وہلاکت ہے۔
تَعِصَ (س) تَعَصًا : زیادہ چلنے سے پٹھوں میں درد ہونا۔
تَغِبَ (س) تَغَبًا : ہلاک ہونا۔
اَتْغَبَهٗ : ہلاک کرنا۔
التَّغْب : ہلاکت۔ میل کچیل۔ بھوک۔ عیب و فساد۔

التَّغَب والتَّغَبَة : گناہ۔ قبیح۔ کہا جاتا ہے" مَافِیْهِ تَغَبَة" یعنی اس میں کوئی ایسا عیب نہیں جس کی وجہ سے اس کی شہادت روکی جائے۔
تَغَرَت (ف) تَغْرًا وتُغُوْرًا. السَّحابَةُ : پانی بہہ پڑنا۔ تَغَرَ العِرْقُ : کثرت سے خون جاری ہونا۔
تَغَرانًا. القِدْرُ : جوش مارنا۔ ابلنا۔ جُرْحٌ (تَغّارٌ) کثرت سے خون بہانے والا زخم۔
تَفْتَفَ : کسی سے تھو تھو کہنا۔
التُّفُّ : ناخن کا میل۔ ج تِفَفَة۔
التِّفّان : وقت۔ کہا جاتا ہے" اَتَیْتُکَ بِتِفّانِهٖ وَعَلٰی تِفّانِهٖ" میں مناسب وقت میں تمہارے پاس آیا۔
التُّفّاف : دودھ والی نبات جس کا تنا خول دار اور اس کے پتے دوہرے ہوتے ہیں پتے توڑنے پر دودھ نکلتا ہے۔
التُّفَّة : حقیر و ذلیل عورت۔
التُّفَفَة : ایک قسم کا چھوٹا کیڑا جو چمڑے کو خراب کر دیتا ہے۔
تَفِیَ (س) تَفًا : سخت غضبناک ہونا۔
تَفِیْئَة و تَفِیَّة. الشَّیْءِ : وقت۔
تَفِثَ (س) تَفَثًا : میل کچیل غالب ہونا۔ صفت (تَفِثٌ) کہا جاتا ہے" قَضٰی تَفَثَهٗ" اس نے میل کچیل کو دور کیا۔
تَفَّثَتِ. الدِّماءُ مکانَهٗ : آلودہ کرنا۔
التُّفّاح : سیب۔ سیب کا درخت۔ واحد تُفّاحة ج تَفافِیْح۔
التُّفّاحَتان : دونوں ران کے سرے۔
المَتْفَحَة : سیب کی پیداوار کی جگہ۔
اَتْفَرَ. الشَّجَرُ : کونپلیں نکلنا...... الرَّجُلُ: ناک کے بالوں کا ہونٹ کے گڑھے تک لمبا ہونا۔
الرَّجُلُ (التّافِر والتَّفِر والتَّفِران) : میلا۔ گندا۔
التِّفِرَة والتُّفْرَة والتَّفِرَة : اوپر کے ہونٹ کا گڑھا۔
تَفِرَة. الشَّجَرِ : کونپل۔ والتَّفِرَة : درخت

کے نیچے اُگنے والی گھاس۔ یا وہ گھاس جس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے جانور چر نہ سکے۔

التُّفْرُوق :غلاف خرما۔

تَفَلَ (ن ض) تفلاً :تھوکنا۔

تَفِلَ :(س) تَفَلاً. الرَّجُلُ :تیل وخوشبو نہ لگانے کی وجہ سے بدبودار ہونا۔صفت (تَفِل) مؤنث (تَفِلة و مِتْفَال)۔

اَتْفَلَهُ :بدبودار کر دینا۔

التَّـفُل والتِّتْفَل والتُّتْفُل :لومڑی۔مؤنث تَتْفُلَةٌ۔

تَفِهَ (س) تَفَهًا و تُفُوهًا. الشَّئُ :کم ہونا۔گھٹیا ہونا۔حقیر ہونا۔کہا جاتا ہے "تَفِهَ عَطَاءُ فُلَانٍ" فلاں کی داد و دہش کم ہے (...... تَفَاهَةً) الطَّعَامُ :بے مزہ ہونا۔صفت (تَفِه وَ تَـافِـه (...... تـفُوهًا) الرَّجُلُ :کم عقل ہونا۔صفت (تَـافِـه) اَتْفَهَ. الشَّئَ :کم کرنا۔کہا جاتا ہے۔ "اَعْـطَـيْـتَ فَاَتْفَهْتَ" تم نے دیا اور کم دیا۔

اَتْقَنَ. الاَمْرَ :مضبوطی سے کرنا۔

تَـقَّـنَ. الارض :پیداوار زیادہ ہونے کے لئے سینچنا۔

التِّقْنُ :طبیعت۔کہا جاتا ہے "اَلفَصَاحَةُ مِنْ تِقْنِـهٖ" فصاحت اس کی طبعی چیز ہے۔گارا جو خشک ہو کر پھٹ جائے۔حوض کا بقیہ گدلا پانی رَجُـلٌ (تِقْنٌ و تَـقِـن) کام کا اچھی طرح کرنے والا۔کام میں ماہر۔ج اَتْقَان.

التِّقْنَةُ :حوض کا بقیہ گدلا پانی۔

تَقْتَعَ :چھپانا۔اٹکا م بولنا اور واضح نہ کرنا۔

التَّقْتَضَةُ :زبان ہکلانا۔

التَّقْنِيَةُ :تکنیک۔

تقی :(دیکھئے مادہ وق ی)

تَـكَّـهُ (ن) تَـكًّـا :روند کر کچل دینا۔تَـكَّـهُ النَّبِيذُ :مدہوش کر دینا۔

تَكَّ (ن) تُـكُـوكًا. الرَّجُلُ :لاغر ہونا۔بے وقوف ہونا۔صفت (تَاكّ) ج تَاكُّون و تَكَكَةٌ. و تُكَّاك و تُكَّـك۔

اِسْتَتَكَّ. الـتِّـكَّةَ :پائجامہ میں ازار بند ڈالنا۔

التِّكَّةُ :ازار بند۔ج تِكَك.

الـمِـتَكُّ :پائجامہ میں ازار بند ڈالنے کی سلائی۔

تَكَا :(دیکھئے مادہ وک ا)

تَـكْـتَـكَـهُ تَكْتَكَةً :روند کر کچل دینا۔ٹکڑے ٹکڑے کر دینا......السَّاعَة :ٹک ٹک کرنا۔

تَكِلَ :(دیکھئے مادہ۔وک ل)

اَلتَّـكْـنِيكُ وَالتَّكْنِيَةُ :کسی کام میں کامیابی کے لئے ذرائع استعمال کرنا۔

تَلَّهُ (ن) تَلًّا :پچھاڑنا...... الشَّئَ اِلَيْهِ :دفع کرنا۔الْـحَـبْـلَ فِـى الْـبِئْرِ :کنوئیں میں رسّی لٹکانا۔الشَّـئَ فِى يَـدِهٖ :رکھنا۔کہا جاتا ہے "تَلَّه (بِتَلَّة) سُوءٍ" اس نے اسے بُرے فعل کی تہمت لگائی۔الیـــہ :عاجزی کرنا۔گڑگڑانا۔

اَتَلَّ. الدَّابَّةَ :باندھنا۔کھینچنا......الـمَـائِعَ :ٹپکانا۔

التَّلَال و التَّلَالَة :گمراہی۔

الـتَّـلُّ. مِنَ الاَرْضِ :چھوٹا ٹیلہ۔ج تِلَال و تُلُول. واحد تَلَّة.

الـتِّـلَّةُ :حالت۔(...... والـتَّـلَّة) :لیٹنے کی حالت۔گرنے کی حالت اور کہا جاتا ہے "فِـى خُـلُـقِهٖ تَـلَّـةٌ" اس کی عادت میں کاہلی ہے۔

التَّلِيلُ ج اَتِلَّه و تُلُلٌ و تَلَائِل :گردن...... ج تَلْىٰ :پچھاڑا ہوا۔

المِتَلُّ :وہ چیز جس سے کسی کو پچھاڑا جائے۔کہا جاتا ہے "رُمْـحٌ مِتَـلٌّ" سیدھا اور سخت نیزہ قوی و مضبوط آدمی یا اونٹ۔

اِتْـلَابَّ اِتْـلِـنْـبَـابًا. الاَمْرُ :درست ہونا...... الْـحِـمَـارُ :سر و سینہ اٹھانا۔کہا جاتا ہے "قِيَاسٌ مُتْلَئِبٌّ" یعنی قیاس مطرود "طَرِيقٌ مُتْلَئِبٌّ" سیدھا لمبا راستہ۔

التَّلَبُ :نقصان۔کہا جاتا ہے "تَبًّالَهُ و تَلَبًا" یعنی اللہ اس کے لئے نقصان و ہلاکت کو لازم کرے۔

المَتَالِب :ہلاکت کی جگہیں۔

تَـلَدَ (ض ن) تُـلُـوْدًا. الْـمَـالُ كَـالابِلِ والْـغَـنَم :خاندان میں پرانے زمانے سے مال کا ہونا۔صفت (تَـالِـدٌ وتَلْدٌ و تُلْدٌ وتَلَدٌ وتِلَادٌ وتَلِيدٌ) :اور اس کے خلاف طَارِفٌ وَ طَـرِيْفٌ ہے۔(...... ن وَ تَـلِـدَ) (س) فِـى القَومِ وبِالمَكَان :اقامت کرنا۔کہتے ہیں "تَـلَـدَ فُلَانٌ عِنْدَنَا" یعنی فلاں کے ماں باپ ہمارے ہی یہاں پیدا ہوئے۔

اَتْـلَـدَ. الـرَّجُلُ :موروثی مال والا ہوا۔مال حاصل کرنا۔

تَلَّدَ :مال جمع کرنا۔

التِّـلِـسْـكُـوب :دوربین (جدید) اس کے لئے عربی معرب ہے۔

تَلَعَ (ف) تَـلْـعًـا و تُـلُوْعًا. النَّهَارُ :دن چڑھنا۔الضُّحَى :چاشت کا وقت ہونا۔

...... الرَّجُلُ اَوِ الظَّبْيُ :سر باہر نکالنا۔

تَلِعَ (س) تَـلَـعًا. الاِنَاءُ :بھر جانا۔(تَـلَعًا وتَلَاعَةً) عُنُقُهُ :گردن لمبی ہونا......الرَّجُلُ :لمبی گردن یا لمبے قد والا ہونا۔صفت (اَتْلَع و تَلِيع)

اَتْـلَـعَ وتَتَالَعَ وتَتَلَّعَ. فِى مِشْيَتِهٖ :چلنے میں گردن لمبی کرنا۔

التَّـلِع :ادرگرد بہت دیکھنے والا۔اِنَاءٌ تَـلِعٌ :بھرا ہوا برتن۔

التَّلْعَةُ :بلند زمین۔پست زمین۔ج تَلَعَات و تِلَاعٌ و تِلَعٌ.

التِّلعة :کشتی کا بادبان۔ج تِلعات.

اَلتِّلِغْرَاف :ٹیلی گراف۔تار۔

تَلِفَ (س) تَلَفًا :ہلاک ہونا۔برباد ہونا۔

اَتْلَفَهُ :ہلاک کرنا۔برباد کرنا۔فنا کرنا۔

التَّلِيفَةُ :ہلاک ہونے والی چیز۔

الــمِـتْلَاف و التَّلَّاف :بہت تلف کرنے والا۔

المَتْلَف والمَتْلَفَةُ :ہلاکت کی جگہ۔ہلاکت کا سبب۔چٹیل میدان۔

التلفزیون: ٹیلی ویژن
التلفزة: دور سے دیکھنا۔
تلک: مؤنث بعید کے لئے اسم اشارہ۔
التلم: زمین میں ہل کی بنائی ہوئی لیک ج اتلام۔
التلم: سبز خط لڑکا۔ کاشتکار۔ سنار۔ سنار کی لمبی دھونکنی ج تلام۔
التلمود: یہودیوں کے احکام کی کتاب۔
"تلمذ و تلمذ لفلان" شاگرد ہونا۔
تلمذ و تلمذ الولد: شاگرد بنانا۔
التلمیذ: شاگرد۔ ج تلامیذ و تلامذہ۔
التلنة و التلونة: حاجت۔
تلان: ابھی۔
تله (س) تلھا: حیران ہونا...... الشیٔ: تلف ہونا۔ تلھه و تله عنه: بھولنا اور کہا جاتا ہے "رجل تاله العقل و متلوه العقل" مرد عقل۔ زائل شدہ۔
اتله الشیٔ: برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔
تلا (ن) تلوا ہٗ: پیچھے چلنا...... عنه: چھوڑ دینا۔ کہا جاتا ہے "تلا بعد قومه" اس نے اپنی قوم کا ساتھ چھوڑ دیا اور پیچھے رہ گیا۔
(...... تلاوة) الکتاب: پڑھنا۔
تلی (س) تلی من الشھر یوم: ایک دن باقی رہنا۔
اتلاہ: آگے بڑھنا۔ پیچھے کرنا۔ اتلاہ فلانا: پیچھے چلانا۔ اتلاہ علی فلان: حوالہ کرنا۔ تم کہتے ہو "اتلیت فلانا ذمة" یعنی میں نے فلاں کے ذمہ کر دیا۔ "اتلیت حقی عندہ" یعنی میں نے اس کے پاس اپنے حق میں سے کچھ باقی نہ رکھا۔
تلاہ تتلیة: پیچھے چلنا۔ تلی الرجل: نذر پوری کرنا۔ آخری سانس میں ہونا۔
تتلی ہٗ: پیچھے چلنا۔ پیچھے پڑنا۔ کہا جاتا ہے "تتلیت حقی" میں اپنے حق کے پیچھے ہوا۔ یہاں تک کہ پورا وصول کر لیا...... الرجل: بہت مال جمع کرنا...... حقه عندہ: کچھ چھوڑ دینا۔

تتالت: الامور او الخیل: ایک دوسرے کے پیچھے ہونا۔ کہا جاتا ہے "جاءت الخیل تتالیا" یعنی پے در پے آئے۔
تالاہٗ: موافقت کرنا۔ تابعداری کرنا۔
استتلاہ الشیٔ: پیچھے کرنے کو کہنا۔
...... ہٗ: انتظار کرنا۔
التالی: پیچھے چلنے والا۔ میدان گھوڑ دوڑ کا چوتھا گھوڑا۔ ج تالیات۔
التالیة: التالی کا مؤنث۔ ج التوالی۔
التوالی: سرین۔ توالی الخیل: گھوڑے کے پچھلے حصے۔ یعنی دم اور ٹانگ۔
التلاء: ذمہ۔
التلو: وہ چیز جو کسی چیز کے پیچھے ہو۔ اونٹنی کا بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا جائے اور وہ اپنی ماں کے پیچھے چلے۔ ج اتلاء۔ مؤنث تلوة۔
التلو: ہمیشہ پیچھے چلنے والا۔
التلی: بہت مال والا۔ بہت قسمیں کھانے والا۔
التلاوة و التلیة: بقیہ جیسے "تلاوة الدین" یعنی قرض کا بقیہ۔ کہا جاتا ہے "ذھبت تلیة الشباب" جوانی کا بقیہ جاتا رہا اور کہا جاتا ہے "فلان بقیة الکرام و تلیة الاحرار" فلاں بزرگوں کا اور شرفاء کا بقیہ ہے۔
المتالی: تابع۔ گویے کے سر میں سر ملانے والا۔
تم (ض) تما و تما و تماما و تماما و تماما و تمامة و تمامة: پورا ہونا...... بالشیٔ و علیه: پورا کرنا...... علی امرہ: جاری و نافذ کرنا...... الی موضع کذا: پہنچانا۔ عنه العین: تعویذ لگا کر نظر بد دور کرنا۔
تممہ و اتمہ: پورا کرنا۔ مدت تک پہنچا دینا۔ کہا جاتا ہے "تمم علی الجریح" یعنی اس نے زخمی کو مار ڈالا۔ "تمم المولود" تعویذ لگانا۔ اتم علی المحل: ارادہ کرنا اور جانا۔ اتمت الحبلی: ولادت کا زمانہ قریب ہونا...... القمر: بدر کامل ہونا۔

تتام القوم: سب کا آنا۔
استتم الشیٔ: پورا کرنا...... الشیٔ: پورا کرنے کو کہنا۔
التم: بط کی ایک قسم جس کی گردن لمبی ہوتی ہے۔
التم: کلہاڑا۔ البدر التم: ماہ کامل۔
التمام بتثلیث التاء والاغلب الفتح: کمال۔ وہ چیز جس سے کسی چیز کو پورا کیا جائے اور اسی معنی میں (تم و تم و تم و تمامة و تمامة) چاند کے پورا ہونے کی رات اور کہا جاتا ہے "بدر تمام و بدر تمام" "لیلة التمام" جاڑے کی لمبی رات۔
التمامة: بقیہ۔
التتمة: جس سے کسی چیز کو پورا کیا جائے۔
التمیم: مضبوط۔ پورے قد و قامت والا۔
التمیمة: تعویذ۔ ج تمائم و تمیمات اور "اماطة التمائم" کنایہ ہے بڑے ہونے سے۔
تمتم تمتمة. فی الکلام: جلدی جلدی بولنا اور واضح نہ کرنا۔ صفت (تمتام) مؤنث تمتامة۔
تمرہٗ (ن) تمرا و تمرہ: کھجور کھلانا۔
...... اللحم: چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا اور خشک کرنا۔
اتمر و تمر: الرطب: خشک کھجور ہونا۔
...... النخلة: پھل دار ہونا۔ اتمر القوم: بہت کھجوروں والا ہونا۔
تتمر. اللحم: خشک ہونا۔
التمر: خرما۔ واحد تمرة. ج تمرات و تمور و تمران. التمرة: چابک کے سرے کی گرہ۔
التمر الھندی: املی۔
التمار: خرما فروش۔
التامر: بہت کھجور والا۔ کھجور والا۔
المتمور: کھجور کا توشہ دیا ہوا۔
التمری: کھجوروں کا شائق۔

التّامُرِی و التّامُورِی : انسان۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ تَامُورًا و تُؤمُور" گھر میں کوئی نہیں یا کچھ نہیں۔
تَـمُّـوز و تَـمُّـوْز : ترکی مہینہ۔ مطابق ماہ جولائی۔
التِّمْسَاح : گھڑیال۔ ج تَمَاسِیح۔
تِمْسَاخ ج تَمَاسِیخ: مگرمچھ
تَمِه (س) تَـمَهًـا و تَمَاهَةً. الطَّعَامُ: بُو یا مزہ خراب ہونا۔ صفت (تَمِه)
تَانَّ. بَيْنَهُمَا: مقابلہ کرنا۔ اندازہ کرنا۔
اتَنَّ. الْمَرَضُ الصَّبِيَّ: بڑھنے سے روکنا۔ صفت مفعولی (تَنٌّ). الرَّجُلُ: دور ہونا۔
التِّنُّ: شخص۔ مثل۔ ہمسر۔ ج اَتْنَان.
التِّنِّيْنُ: مچھلی۔ اژدھا۔ آسمان میں ایک جگہ کا نام۔ ج تَنَانِين.
تَنَا (ف) تُنُوًّا. بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔ صفت (تَانِی) ج تُنَّاء.
اَلتَّـنُّـوْبُ: واحد التَّنُّوبَةُ: صنوبر کی قسم کے مشہور درخت جس کا تنا سیدھا لمبا ہوتا ہے عام باغوں میں زینت کے لئے بویا جاتا ہے۔
التَّنْبَک و التُّنْبَاک: تمباکو۔
التِّنْبَل و التِّنْبَال و التُّنْبُول و التِّنْبَالَة: پست قد۔ کندذہن۔ سست ج تَـنَـابِـل و تَنابِلَة.
التَّنْبُل و التَّانْبُول: پان۔
التَّنْجرة: ہانڈی۔ دیگ (جدید)
اَلتَّـنْـجِسْـتِـن: تنگسٹن ایک دھات جو بجلی کی تاروں میں استعمال ہوتی ہے۔ اور فولاد جوڑا جاتا ہے۔ علامت "W"۔
تَنَخَ (ن) تُـنُـوخًا و تَـنَـخَ و تَتَنَّخَ. بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔
تَنِخَ (س) تَنَخًا: بدہضمی ہونا۔
اَتْنَخَهُ: مبتلاء بدہضمی کرنا۔
التَّنُّوب: صنوبر کی مانند ایک درخت کا نام۔ واحد تَنُّوبَة.
التَّنُّور: تنور۔ ج تَنَانِير.

التَّنَّار: تنور بنانے والا۔
التَّنَضُّبُ: (دیکھئے مادہ نضب)
التَّـنُـوفَةُ و التَّـنُـوفِيَةُ: بے پانی کا جنگل ج تَنَائِف.
التَّنَک: ٹین (جدید)
التَّنَكجِی: ٹین بنانے والا۔ (جدید)
تَهْته: لغویات میں مشغول ہونا۔
التُّهَاته: لغویات باطل باتیں۔
تَهِمَ (س) تَهَمًا. اللَّحْمُ: خراب ہونا۔ صفت (تَهِم)
اَتْهَم و تَاهَمَ و تَتَهَّمَ: سرزمین۔ تہامہ میں آنا یا نازل ہونا۔
التَّهَمَة: بدبو۔
تِهَـــامَة: مکہ معظمہ۔ ملک حجاز کے جنوبی علاقے۔ نسبت کے لئے تہامی و تہام ج تَهَامِيُّون و تَهَامُون.
اِتَّهَمَ و تُهَمَة: (دیکھئے مادہ وہم)
تَهِنَ (س) تَهْنًا: صفت (تَهِن)
تَهَا (ن) تَهْوًا: غافل ہونا۔
التِّيهْـــوَاء: رات کا ایک حصہ۔ کہا جاتا ہے "مَضَى تِهْوَاءٌ مِنَ اللَّيْلِ" رات کا ایک حصہ گزر گیا۔
التَّـوُّ: اکیلا۔ ایک لڑی کی بٹی ہوئی رسّی۔ ج اَتْوَاء کہا جاتا ہے "جَاءَ تَوًّا" وہ قصد کرکے آیا۔ کوئی چیز اس کو باز نہیں رکھ سکتی۔
تَابَ (ن) تَـوْبًـا و تَوْبَةً و تَابَةً و مَتَابًا و تَـتْـوِبَةً. اِلَـى اللّٰهِ: گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ نادم و پشیمان ہونا۔ صفت (تَـائِـب)...... اللّٰهُ عَلَيْهِ: بخش دینا اور دوبارہ مہربان ہونا۔ صفت (تَوَّاب)
اِسْتَتَابَهُ: توبہ کرنے کی ترغیب دینا۔
التُّوت: توت کا درخت۔ توت کا پھل۔
اَلتُّوتِيَا: یہ ایک قسم کا پتھر ہے جو بطور سرمہ کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک قسم کی سمندری سیپی جس پر کانٹے ہوتے ہیں اور اس کے اندر سے انڈے کی زردی کی مانند ایک چیز نکلتی ہے جو کھائی جاتی ہے۔

تَاجَ (ن) تَوْجًا: تاج پہننا۔
تَوَّجَهُ: تاج پہنانا۔
تَتَوَّجَ: تاج پہننا۔
التَّائِج: تاج والا۔
التَّـاج: شاہی ٹوپی۔ ج تِـيـجَـان. تَـاجُ الْـجَبَّار: ستارے۔ تَـاجُ الْعَمُودِ: ستون کے بالائی حصہ کے نقش و نگار۔
التَّوِيْجِيَّة: پانچ قسم کے پھولوں کا گلدستہ۔
تَاحَ يَتُوحُ تَوْحًا. لَهُ الشَّيْءُ: تیار ہونا۔
تَاخَتْ (ن) تَـوْخًا و تَوَخًا. الْاِصْبَعُ فِي الْجِسْمِ الْوَارِمِ اَوِ الرَّخْوِ: انگلی کا سوجے ہوئے یا نرم حصہ بدن میں دھنس جانا۔
التَّوْذَرِی و التَّوْذَرِی: ایک دوا کا نام۔
تَارَ (ن) تَوْرًا. الماءُ: جاری ہونا۔
اتاره اِتَارَة: بار بار لوٹانا۔
التَّوْر: چھوٹا برتن۔ قاصد۔
التَّارَة: (دیکھئے تار)
التَّـوْرَاة و التَّوْرِيَة: آسمانی کتاب جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ ج تَوْرَات و تَوْرِيَات
تَازَ (ن) تَوْزًا. الشَّيْءُ: سخت ہونا۔
تَـافَ (ن) تَـوْفًـا. الْبَصَرُ: نگاہ کا چندھیا جانا۔
التَّـافَةُ و التَّوُوفَةُ و التُّوفَة: عیب۔ کہا جاتا ہے "مَافِيهِ تُوفَة" اس میں کوئی عیب نہیں۔ گناہ۔
تَاقَ (ن) تَوْقًا و تُؤُوقًا و تَوَقَانًا و تِيَاقَةً. هُ وَاِلَيْهِ: شائق ہونا۔ اِلَى الْغَايَةِ: جلدی کرنا۔ صفت (تَـائِق و تَوَّاق). عينهُ بِالدُّمُوعِ: بہنا۔ تَاقَ مِنْهُ: ڈرنا...... بنفسه: جان دینا۔
تَتَوَّقَ. اِلَى الشَّيْءِ: آرزومند ہونا۔ شائق ہونا۔
تَـالَ يَتُـولُ تَوْلًا: جادو کرنا۔ جادو کا علاج کرنا۔
التُّوَلَة و التِّوَلَة: مصیبت ج تُوَلَات

التِوَلة و التُوَلة: جادو وغیرہ۔

التُّــومَة :موتی کے مشابہ چاندی کا دانہ۔ بالی۔شتر مرغ کا انڈا۔ج تُوم و تُوَم :توم کو عوام ثوم (لہسن) کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔

المُتَــوَّم :مالا پہنا ہوا۔کان میں بالی پہننے والا۔

تَــاوَن و تَــاءَ نَ الصَّيدَ :کبھی دائیں کبھی بائیں سے حملہ کرنا۔

اَتُّونُ الحَمَّام :حمام کی بھٹی۔

تَـاهَ (ن) تَـوْهًا :ہلاک ہونا۔ضائع ہونا۔ راستہ گم کرنا۔فاسد العقل ہونا۔

التَّوْه و التُّوْه :ہلاکت۔فَلاةٌ تَوْهٌ :گمراہ کر دینے والا بیابان۔ج اَتْوَاه و جمع اَتَاوِيه.

تَوَّهَهُ و اَتَاهَهُ :ہلاک کرنا۔

تَـوِيَ (س) تَـوًى. المَـالُ :برباد ہونا۔ ہلاک ہونا۔صفت(تَــوٍ و تَــاوٍ) کہا جاتا ہے "لاتَوى عَلَيهِ" اسے کوئی نقصان نہیں۔

اَتْوَاهُ اِتْوَاءً. اللّٰهُ :ہلاک کرنا۔

الـمَتْوَاة :باعث ہلاکت۔باعث نقصان کہتے ہیں" الشُّحُّ مَتْوَاة" بخل باعث نقصان ہے۔ج مَتَاوٍ و مَتْوِيَات.

التِّياتِرُو :تھیٹر۔اس کی عربی مُمَثَّل ہے اور مولدین کے نزدیک مَسْرَح

التَّياحُ :فن کار۔

تَاحَ (ض) تَيحًا. لَه :مقدر ہونا۔تیار ہونا ......فِي مَشْيِه :جھکنا۔

اَتَـاحَـهُ اِتَاحَةً :تیار کرنا۔مقدر کرنا۔کہا جاتا ہے اَتَاحَ اللّٰـهُ لَـهُ الشَّرَّ" اللہ نے اس کے لئے شر کو مقدر کر دیا۔

المُتَاح و المِتْيَاح :امر مقدر۔فیصل شدہ۔

التَّيَّاح و التِّيِحَان و التَّيِّحَان و التَّيَّحَان والـمِتْيَـح :لایعنی امور میں مشغول ہونے والا اور کہا جاتا ہے" رَجُـلٌ تَيِّـحٌ" ہمیشہ بلا میں مبتلا رہنے والا مرد۔

تَـاخَهُ (ض) تَيـخًـا :کھجور کی چھڑی سے مارنا۔

المِتْيَخة :کھجور کی چھڑی۔

التَّيـد :نرمی' کہا جاتا ہے" تَيـدَكَ زَيـدًا" زید سے نرمی کر۔

تَارَ (س) تَيَرَانًا. البَحْرُ :جوش میں آنا۔

التَّيَّــار :جوش مارنے والے سمندر کی لہر۔ مغرور۔کہا جاتا ہے" قَطَعَ عِرقًا تَيَّارًا" اس نے تیز بہنے والی رگ کو کاٹا۔و "فَـرَسٌ تَيَّارٌ" دوڑنے میں موج کی طرح چلنے والا گھوڑا۔

التِّيَر :تکبر و غرور۔

تَارَةً :(دیکھئے تَارَ)

تَـارَهُ (ض) تَيـرًا و تَـايَرَهُ :غلبہ کرنا۔کہا جاتا ہے" تَـارَ السَّهْمُ فِي الرَّمِيَّة" شکار میں تیر نے حرکت کی۔

التَّيَّاز :پست قد سخت جوڑوں والا۔

تَاسَ بَيَّسَ. الجَدْيُ :بکرا بن جانا۔

تَيَّسَ. فَرَسَه :سدھانا......هُ عَنْ كَذَا :باز رکھنا۔

تَايَسَ :مدافعت کرنا۔

تَـتَايَـسَ. الْمَـاءُ :موجوں کا ٹکرانا۔

(او اسْتَتْيَسَ) العَنز :بکری کی طرح ہو جانا۔

التَّيْــس :بکرا۔جنگلی بکرا۔نر ہرن۔ج تُيُوس و اتياس و تِيَسَة. لِحيَةُ التيس : ایک قسم کی نباتات۔

التَّيْسِيَّةُ التُّيُوسِيَّة :بکرے جیسی طبیعت کہتے ہیں۔فِي فُلَانٍ تَيْسِيَّة و تُيُوسِيَّة

التَّيَّاس :بکری والا۔

الاتْيَس :بکری جیسا۔

تَاعَ (ض) تَيْعًا و تَيَعًا و تَيَعَانًا. القَيْءُ :نکلنا ......المَاءُ :بہنا اور زمین پر پھیلنا۔

...... اليــه :جلدی کرنا اور مشتاق ہونا۔

(......تَيْعًا) الطَّرِيقَ :طے کرنا......السَّمْنَ : روٹی کے ٹکڑے سے گھی اٹھانا۔

اَتَاعَ. مَا اَكَلَهُ :الٹی کر دینا......الشَّيْءَ :لوٹانا۔

تَتَيَّعَ. اِلَى الشُّرُورِ (تَتَايَعَ) فِي الشَّرِّ :برائی کی طرف سبقت کرنا۔صفت(تَيِّع و تَيْعَان)

......الرِّيحُ بِالوَرَقِ :اڑا لے جانا۔تَتَيَّعَ في الامر :اصرار کرنا۔کہا جاتا ہے" اِنَّهُ يَتَتَايَعُ فِي الْاُمُورِ :وہ اپنے آپ کو معاملات میں بغیر سوچے سمجھے ڈال دیتا ہے۔

تَاكَ (ض) تَيُوكًا :بے وقوف ہونا۔صفت (تائك) اَحْمَقُ تَائِكٌ :بہت بیوقوف۔

اتاكَ. الشَّعْرَ :اکھیڑنا۔

تِيكَ :مؤنث کے لئے اسم اشارہ۔اس کی تصغیر(تَيَّاكَ) ہے اور اس پر ھاء :تنبیہ میں داخل ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے(ھاتیک)

تَامَهُ (ض) تَيمًا و تَيَّمَهُ. الحُبُّ :غلام بنا دینا۔ذلیل کر دینا۔

التيم :مص۔عشق کی وجہ سے عقل کی خرابی۔غلام کہا جاتا ہے" هُوَ تَيْمُ اللّٰهِ" وہ اللہ کا بندہ ہے۔

التِّيمَة و التِّـيَمة :بکری جو گھر میں چارہ دے کر دوہی جائے۔بکری جو بھوک کے وقت ذبح کی جائے۔

التَّيمَاء :بیابان۔نام ایک مقام کا۔

التِّين :انجیر۔انجیر کا درخت۔واحد(تينة)

المَـتْـنَـانَة :وہ زمین جہاں انجیر کے درخت بہت بوئے ہوں۔کہا جاتا ہے" اَرْضٌ مَتَانَةٌ" بہت انجیر والی سرزمین۔

التَّيَّان :انجیر بیچنے والا۔انجیر خشک کرنے والا۔

تَاهَ (ض) تَيْهًا :تکبر کرنا......(تَيهًا و تَيهَانًا): سرگشتہ پھرنا۔گمراہ ہونا۔صفت (تَيَّاه و تَيْهان)

التَّنْبُـوع :ہر تر کاری جس کا دودھ نکلے جب اس کو کاٹا جائے۔

اَلتِّيُوقراطِيَّةُ :وہ حکومت جس کے قائم ہونے سے متعلق نظریہ ہو کہ اللہ کی قائم کردہ اور اس کو چلانے والے اللہ کے فرستادہ ہیں۔

تَيَّهَ و اَتَاهَ :گمراہ کرنا۔ضائع کرنا۔

التائه و التَّيهان و التَّيَّاه و التَّيهان :متکبر۔ مغرور۔

التِّيه :ڈینگ۔غرور۔گمراہی۔چٹیل میدان جس میں انسان بھٹک جائے۔ج اَتْيَــاه و اَتَاوِيه و اتاوِهَة

اَرضٌ تَيهَاء و مُتِيهَة و مَتِيهَة و مَتْيَهَة و تِيهٌ : راستہ بھٹکانے والی سرزمین۔

ث

ث : الثاء بنیادی حروف میں سے چوتھا حرف ہے۔

ثَئِبَ (س) ثَأَبًا و ثُئِبَ و تَثَاءَبَ : جمائی لینا۔ صفت (مَثْئُوب) و تَثَاءَبَ الْاَخْبَارَ : جستجو کرنا۔ الثُّأَب و الثُّؤَبَاء و التَّثَاؤُب : جمائی۔

ثَأْثَأ : پیاسا رکھنا۔ سیراب کرنا...... النَّارَ : آگ بجھانا...... الغَضَبَ : غصہ ٹھنڈا کرنا ...... ہٗ عَنِ الْاَمْرِ : کسی کام سے روکنا۔

ثَأَجَتْ : (ف) ثَأْجًا. الْغَنَمُ : ممیانا۔

الثُّوَاج : بھیڑ بکری کی آواز۔

ثَئِدَ (س) ثَأَدًا. النَّبْتُ : شاداب ہونا۔ ...... الرَّجُلُ اَوِ الْمَكَانُ : ٹھنڈا ہونا۔ صفت (ثَئِدٌ و ثَئِدٌ)

الثَّأْد و الثَّأَد : نمناک مٹی۔ تری۔ سردی۔ بُرا کام۔ نرم و سرسبز نباتات۔

الثَّأْدَة : موٹی عورت۔

الثَّأْدَاء : لونڈی۔ "مَا اَنَا ابْنُ ثَأْدَاءَ" : میں عاجز اور کمزور رائے والا نہیں ہوں۔

الثَّأَدَة : موٹاپا۔

ثَأَرَ (ف) ثَأْرًا. الْقَتِيلَ و بِالْقَتِيلِ : خون کا مطالبہ کرنا۔ قاتل کو قتل کرنا۔ صفت (ثَائِر) کہا جاتا ہے "ثَأَرَهٗ بِكَذَا" یعنی اس نے فلاں کے ذریعہ خون کا بدلہ لیا "وَثُئِرَ زَيْدٌ" زید سے خون کا بدلہ لیا گیا۔

اَثْأَرَ و اِثَّأَرَ. مِنْهُ : خون کا بدلہ لینا۔

اِسْتَثْأَرَ : خون کا بدلہ لینے کے لئے فریاد کرنا۔

الثَّأْر و الثُّؤْرَة : خون کا بدلہ۔ جرم کا بدلہ۔ ج اَثْآر و آثَار و ثَآئِر : کہا جاتا ہے "هُوَ ثَأْرُكَ" وہ تمہارے رشتہ دار کا قاتل ہے۔ "وَيَا ثَارَاتِ فُلَانٍ" : اے فلاں کے قاتلو! "وَالثَّأْرُ الْمُنِيمُ" : خون کا کامل بدلہ جس کے بعد طالب آرام سے سو رہے۔

ثَأَطَ (ف) ثَأْطًا. اللَّحْمُ : خراب ہونا۔ بگڑنا۔

ثُئِطَ. الرَّجُلُ : زکام ہونا صفت (مَثْئُوط)

الثُّؤَاط : زکام۔

الثَّأْطَة : بدبودار کیچڑ اور اسی سے مثل ہے "ثَأْطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ" : اس وقت بولتے ہیں جبکہ ایک خرابی کے ساتھ اسی جیسی دوسری خرابی ہو جائے۔ جیسے اردو میں "مفلسی میں آٹا گیلا" ج ثَأْط.

الثَّأْطَاء : بے وقوف عورت۔

تُؤْلِلَ و تَثَأْلَلَ. جَسَدُهٗ : مسے والا ہونا۔

الثُّؤْلُول : مسہ۔ پستان کا سرا۔ گھنڈی ج ثَآلِيل.

ثَأَى (ف) ثَأْيًا و اَثْأَى. الشَّيْءَ : چیرنا۔ پھاڑنا۔ کمزور کرنا۔ فاسد کرنا۔ و اَثْأَى فِي الْقَوْمِ : کشت و خون کرنا۔

ثَئِيَ (س) ثَأًى. الشَّيْءُ : چھد جانا۔

الثَّأَى : زخم کے نشان۔

الثَّأْى : مس۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَرْاَبُ الثَّأْى" فلاں فساد کی اصلاح کرتا ہے۔

ثَبَّ (ن) ثَبًّا : جم کر بیٹھنا۔ وقار سے بیٹھنا ...... الْاَمْرُ : پورا کرنا۔

ثَبُتَ (ک) ثَبَاتَةً و ثُبُوتَةً : بہادر ہونا۔ صاحب عزم ہونا۔

ثَبَتَ (ن) ثَبَاتًا و ثُبُوتًا. فِي الْمَكَانِ : ٹھہرنا۔ قیام کرنا...... عَلَى الامر : مداومت کرنا صفت (ثَابِتٌ و ثَبِيتٌ و ثَبْتٌ) ...... الامرُ عنده : ثابت ہونا۔ موکد ہونا۔

ثَبَّتَهٗ و اَثْبَتَهٗ : ثابت کرنا...... الحق : دلائل سے موکد کرنا۔ نام درج رجسٹر کرنا۔ لکھنا اور کہا جاتا ہے "طَعَنَهٗ فَاَثْبَتَ فِيهِ الرُّمْحَ" اس نے اس کو نیزہ مارا اور گھسا دیا۔

اَثْبَتَ و ثَابَتَ. الامرَ : پوری طرح سے پہچاننا۔

اِسْتَثْبَتَ و تَثَبَّتَ. فِي الْاَمْرِ وَالرَّاْيِ : جلدی نہ کرنا۔ مہلت سے کام لینا۔ مشورہ کرنا اور حقیقت کی جستجو کرنا۔

الثَّبَت : ثابت ہونا۔ حجت۔ دلیل۔ کہا جاتا ہے "لَا اَحْكُمُ اِلَّا بِثَبَتٍ" میں بغیر حجت و برہان کے فیصلہ نہیں کرتا۔

الثِّبَات : برقع کے بند۔ کجاوہ باندھنے کے تسمے۔

الثُّبَات : ایسی بیماری جو حرکت سے عاجز کر دینے والی ہو۔ بہادر شہسوار جس کا حملہ بھرپور ہو۔

الْاِثْبَات : ایجاب۔ نفی کی ضد۔

الْاَثْبَات : قوم کے معتبر لوگ۔ مفرد ثَبْتٌ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ ثَبْتٌ مِنَ الْاَثْبَاتِ" یہ مجاز ہے جیسے کہ "فُلَانٌ حُجَّةٌ" جبکہ روایت میں ثقہ ہو۔

الثَّوَابِت مِنَ النُّجُوْمِ : سیاروں کے علاوہ ستارے۔ واحد ثَابِتَة

المُثَبَّت: مقفع۔ تسموں سے بندھا ہوا۔
مَرِيضٌ مُثْبَت: زیادتی مرض کی وجہ سے بچھونے سے جدا نہ ہونے والا۔
الثَّبِيْتُ: عیسائیوں کے نزدیک سات رازوں میں سے ایک راز۔
ثَبَجَ (ن) ثَبْجًا و ثَبَّجَ. الْكَلامَ: ٹھیک طریقے سے گفتگو نہ کرنا...... الْخَطَّ: تحریر میں غیر معروف طریقہ استعمال کرنا۔
ثَبَجَ (ض) ثَبْجًا و ثُبُوْجًا: پاؤں کی انگلیوں پر بیٹھنا۔
ثَبَّجَ و تَثَبَّجَ الرَّاعِي بالعَصَا: لاٹھی کو پیٹھ پر رکھ کر اس کے پیچھے ہاتھ رکھنا۔
اِثْبَاجَّ. السِّقَاءُ: بھر جانا...... الرَّجُلُ: موٹا اور ڈھیلا ہونا۔
الثَّبَجُ: کاندھے اور پیٹھ کا درمیانی حصہ "الثَّبَجُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" درمیانی حصہ۔ بڑا حصہ بلند حصہ۔ ج "اَثْبَاج وثُبُوج" کہا جاتا ہے "يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا البَحْرِ" وہ لوگ اس سمندر کے بڑے حصے پر سوار رہ گئے۔ "وتَسَنَّمَتِ الحُمُرُ اَثْبَاجَ الآكَامِ" گدھے ٹیلوں کی بلندیوں پر چڑھ گئے۔
الأَثْبَجُ: چوڑی پیٹھ والا۔ کبڑا۔
رَجُلٌ مُثَبَّجٌ: لمبا بے ڈول مرد۔
ثَبَرَهٗ (ن) ثَبْرًا: لعنت کرنا۔ دھتکارنا۔ محروم کرنا۔ ہلاک کرنا...... عَنْ كَذَا: روکنا' ہٹانا۔ (...... ثُبُوْرًا): ہلاک ہونا۔
ثَبِرَت (س) ثَبْرًا. القَرْحَةُ: پھٹنا اور بہنا۔
ثَابَرَ ثِبَارًا و مُثَابَرَةً. عَلَى الْاَمْرِ: مداومت کرنا۔ ہمیشگی کرنا۔
ثَبَّرَ. فُلَانًا بالشَّيْءِ: کسی کو کسی چیز پر روک دینا ...... اللّٰهُ فُلَانًا: ہلاک کرنا۔
تَثَابَرُوْا: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔
الثَّبْرَة: نرم زمین۔ زمین یا پہاڑ کا گڑھا۔
المَثْبَر: بوچڑ خانہ۔ عورت یا اونٹنی کے جننے کی جگہ۔
المُثْبَر: روکا ہوا۔ محروم۔

ثَبَطَهٗ (ن) ثَبْطًا و ثَبَّطَهٗ. عَنِ الْاَمْرِ: روکنا باز رکھنا...... عَلَى الْاَمْرِ: کسی کو کسی کام پر موقوف رکھنا۔
اَثْبَطَهٗ. المرضُ: بیماری کا جدا نہ ہونا۔
تَثَبَّطَ. عَنِ الْاَمْرِ: دیر لگانا۔ رکنا۔
الثَّبِطُ: کمزور۔ بے وقوف۔ ج اَثْبَاط و ثِبَاط مؤنث ثَبِطَة.
ثَبَقَ (ض) ثَبْقًا و ثَبَاقًا. النَّهرُ: پانی کا زیادتی سے تیز بہنا...... العَيْنُ: جلدی آنسو بہانا۔
الثُّبْل و الثَّبَل: برتن کی تلی کا باقی ماندہ۔
ثَبَنَ (ض) ثَبْنًا. وثِبَانًا. الثوبَ: کنارہ موڑ کر سینا۔ (...... وتَثَبَّنَ) الشَّيْءَ: چادر میں لینا۔ پائجامہ کے نیفہ میں رکھ لینا۔
الثُّبْنَة ج ثُبَن و (الثِّبَان) ج ثُبُن: چادر۔
الثِّبَيْن: چادر کا کنارہ جبکہ اس کو موڑ لیں۔
المَثْبَنَة: تھیلی جس میں عورت اپنا آئینہ وغیرہ رکھتی ہے۔ ج مَثَابِن.
ثَبَى (ض) ثَبْيًا. الشَّيْءَ: جمع کرنا۔
ثَبَّى. الشَّيْءَ: جمع کرنا۔ تعظیم کرنا۔ درست کرنا۔ پورا کرنا۔ کہا جاتا ہے "ثَبَّى اللّٰهُ لَهُ النِّعَمَ" اللہ تعالیٰ نے اسے نعمتوں کے انبار دیئے...... عَلَى الْاَمْرِ: ہمیشہ رہنا...... عَلَى فُلَانٍ: کسی کے خلاف مدد طلب کرنا۔
الثُّبَة: حوض کا درمیان۔ جماعت۔ شہسواروں کی جماعت۔ ج ثُبَات و ثُبُون.
الأُثْبِيَّة: بڑی جماعت۔ ج اَثَابِيُّ.
الثَّبِيُّ: لوگوں کی بہت تعریف کرنے والا۔
ثَتِنَ (س) ثَتَنًا. اللَّحْمُ: بدبودار ہونا۔
اللثةُ: ڈھیلا ہونا۔ صفت ثَتِنَة.
ثَجَّ (ن) ثُجُوْجًا. الماءُ: بہنا (...... ثَجًّا) الماءَ: بہانا۔
اِنْثَجَّ. الماءُ: بہنا۔
الثَّجَّة: باغ جس میں حوض ہو۔ ج ثَجَّات
مَطَرٌ (ثَجَّاجٌ): بہت برسنے والی بارش۔ عَيْنٌ (ثَجُوْجٌ): بہت پانی والا چشمہ۔
الثَّجِيج: زبردست سیلاب۔ الثَّجِيْجَة: دودھ کا جھاگ جو ہاتھ یا برتن میں چپک جائے۔
المِثَجّ: زبان آور خطیب۔
ثَجْثَجَ. الماءَ: بہانا۔ تَثَجْثَجَ: بہانا۔
ثَجَرَ (ن) ثَجْرًا. التمرَ: کھجور کو بسر کی کھل کے ساتھ ملانا۔
ثَجَّرَهٗ: کشادہ کرنا۔ چوڑا کرنا۔
الثُّجْرَة: درمیان۔ وسط۔ کہا جاتا ہے "اَقَامُوا فِي ثُجْرَةِ الوَادِي" انہوں نے وادی کے درمیان اقامت کی۔ ہنسلی کی ہڈیوں کے درمیانی حصہ کا اردگرد۔ ج ثُجَر کہا جاتا ہے "طَعَنُوْهُمْ فِي الثُّغَرِ والثُّجَرِ"
الثَّجْرُ والثَّجِرُ والأَثْجَرُ. مِنَ الوَرَقِ وَنَحْوِه: موٹا اور چوڑا۔
ثَجِلَ (س) ثَجَلًا: بڑے پیٹ والا ہونا صفت (اَثْجَل) مؤنث ثَجْلَاء ج ثُجْل کہا جاتا ہے "مَزَادَةٌ ثَجْلَاءُ" کشادہ توشہ دان۔
ثَجَمَتْ (ض) ثَجْمًا و اَثْجَمَتْ. السَّمَاءُ: جلدی سے برسنا۔ ثَجَمَه عَنْهُ: جلدی سے باز رکھنا۔
ثَجَا (ن) ثَجْوًا: خاموش رہنا۔
اَثْجَاه: خاموش کرنا۔
ثَخُنَ (ک) ثِخَنًا و ثَخَانَةً و ثُخُوْنَةً: موٹا ہونا۔ سخت ہونا۔ صفت (ثَخِيْنٌ) ج ثُخَنَاء.
اَثْخَنَ. فِي الْاَمْرِ: مبالغہ کرنا...... فِي العَدُوِّ: خونریزی میں مبالغہ کرنا...... فِي الاَرْضِ: سخت خون ریزی کرنا۔ اَثْخَنَتْهُ الجراحُ: سست و کمزور کرنا۔
اِثَّخَنَ: سست و کمزور ہونا۔
اِسْتَثْخَنَ. مِنْهُ المرضُ اوالنومُ: غالب آنا۔
ثَدَغَ (ف) ثَدْغًا. رَاسَهٗ: کچلنا۔ پھوڑنا۔
اِنْثَدَغَ: کچلا جانا۔
ثَدَقَ (ن) ثَدْقًا. المطرُ: بارش ہونا...... السحابُ: برسانا۔ صفت ثادق.
اِنْثَدَقَ. الناسُ عليه: حملہ کرنا۔
ثَدَمَ. الابريقَ: چھننا لگانا۔

الثَدِم: گفتگو اور حجت میں عاجز۔ بیوقوف۔ سست۔ مؤنث ثَدِمة.
الثِدام: چھلنا۔
ثَدِنَ (س) ثَدَنًا. اللحم: بد بودار ہونا۔ (..... وثدُن) الرجلُ: پُر گوشت اور بھاری ہونا صفت (ثَدِن ومُثدَّن)
اَثْدَن. الشَّیُ: چھوٹا کرنا۔
ثَدَاه (ف) ثَدْوًا: تر کرنا۔
ثَدِی (س) ثَدًی: تر ہونا۔
الثَدی والثَدْی: پستان (مذکر ومؤنث) ج ثُدِیٌّ و ثِدِی واَثْدٍ.
الثَدْیاء: بڑی پستان والی عورت۔
ثَرَّ (ن ض) ثَرًّا و ثُرُوْرًا وثَرُوْرَةً وثَرَارَةً. الشَّیُ: کشادہ ہونا...... السَّحابَةُ او العَیْنُ: بہت پانی والا ہونا۔ صفت مؤنث (ثَرَّة وثَرُوْر) صفت مذکر (ثَرٌّ) ج ثِرَار کہا جاتا ہے۔ "مَطَرٌ ثَرٌّ" بڑی بوندوں کی کثیر بارش "وفرسٌ ثَرٌّ" کشادہ قدم رکھنے والا گھوڑا۔ "شاةٌ ثَرَّةٌ" کشادہ سوراخ۔ پستان اور زیادہ دودھ والی بکری۔
ثَرَّهُ (ن) ثَرًّا: متفرق کرنا...... السَّحابَةُ غُماها: برسانا۔
ثَرَّرَ. المَکانَ: تر کرنا۔
الثَرُّ: بہت بولنے والا۔
الثَارَّة: بہت بولنے والی۔
الثَرَارَة. مِنَ العُیُون: بہت پانی والا چشمہ۔
ثَرَبَه (ض) ثَرْبًا و ثَرْبَةً و ثَرَّبَ عَلَیْهِ واَثْرَبَهُ: ملامت کرنا۔ فعل کی مذمت کرنا۔ "اَثْرَبَ الکَبْشُ": زیادہ پردے کی چربی والا ہونا۔ صفت (اَثْرَب) مؤنث ثَرْبَاء.
الثَرْب: پردے کی چربی۔ ج ثُرُوْب واَثْرُب جج اَثَارِب.
ثَرْثَرَ ثَرْثَرَةً. الشَّیُ: بکھیرنا۔ متفرق کرنا..... الکَلامَ: واہی تباہی بک بک کرنا۔ صفت (ثَرْثَار)
ثَرَدَ (ن) ثَرْدًا واَثْرَدَ واثَّرَدَ. الخُبْزَ: روٹی توڑ کر شوربے میں تر کرنا۔ صفت مفعولی (ثَرِیْد و مَثْرُوْد) ثرید تیار کرنا۔ ثَرَّدَ الثوبَ: کپڑا رنگ میں بھگونا۔
ثُرِدَ وثُرِّدَ. مِنَ المَعْرَکةِ: میدانِ جنگ سے زخمی اٹھایا جانا۔
الثَرْد: ہلکی بارش۔
الثَرَد: ہونٹوں کی پھٹن۔
الاَثْرَد: پھٹے ہوئے ہونٹوں والا۔
الثَرِیْد والثَرِیْدَة: شوربے میں تر کی ہوئی روٹی۔ ج ثَرَائِد و ثُرُود.
اَرْضٌ (مَثْرُوْدَةٌ ومُثَرَّدَةٌ): زمین جس میں ہلکی بارش ہوئی ہو۔
ثَرِعَ (س) ثَرَعًا. الرَّجُلُ: طفیلی ہونا۔
الثُرْعُلَة: مرغ کی گردن کے پر۔
الثُرْعُل: مادہ لومڑی۔
الثُرْعُوْل: ایک قسم کی گھاس۔
ثَرَمَهُ (ض) ثَرْمًا و اَثْرَمَهُ: جڑ سے دانت توڑنا۔
ثَرِمَ (س) ثَرَمًا وانْثَرَمَ: ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا۔ صفت اَثْرَم۔ مؤنث ثَرْمَاء: ج ثُرْم.
الثَرْمَان: ایک درخت ہے اشنان کی مانند جس کو اونٹ اور بکری کھاتے ہیں۔
الاَثْرَمَان: شب و روز۔ زمانہ و موت۔
ثَرَا (ن) ثَرَاءً وثَرِیَ (س) ثَرًی. الرَّجُلُ: بہت مال والا ہونا۔ ثراہٗ: مالداری میں بڑھ جانا۔ ثَرَ اللّٰہُ القَوْمَ: زیادہ کرنا۔
اَثْرٰی اِثْرَاءً: بہت مال والا ہونا۔ صفت (ثَرِیٌّ وَ مُثْرٍ واَثْرٰی) مؤنث ثَرْوَاء.
الثَرَاء والثَرْوَة: مال یا قوم کی کثرت۔
الثُرَیَّا: مالدار عورت (ثَرْوَاء کی تصغیر) ستاروں کے مجموعے کا نام۔ جھاڑ۔
الثَرْوَان: بہت مال والا۔
ثَرِیَ (س) ثَرًی واَثْرٰی. التُرَابُ: خشک ہونے کے بعد تر و نرم ہونا۔ صفت (ثَرِیٌّ واَثْرٰی) مؤنث ثَرِیَّة وثَرْیَاء. اَثْرَتِ الاَرْضُ: زمین کا نمناک ہونا۔
ثَرّٰی. هٗ: تر کرنا...... المکانَ: چھڑکنا۔
الثَرٰی: تری۔ (..... والثَرَاء): نمناک مٹی۔ خیر ج اَثْرَاء کہا جاتا ہے "یَبِسَ الثَرٰی بَیْنَهُمْ" یعنی وہ لوگ آپس میں دوست ہونے کے بعد دشمن ہوگئے۔ و"فُلانٌ قَرِیْبُ الثَرٰی": یعنی فلاں خیر سے قریب ہے۔
الثَرِیُّ والثَرِیُ. مِنَ المَالِ: بہت مال۔
رِمَاحٌ ثَرِیَة: بہت تیز۔
ثَعَّ (ض) ثَعًّا: کھایا ہوا قے کر دینا۔
اِنْثَعَّ. الاَکْلُ مِنْ فَمِهٖ والدَّمُ مِنْ اَنْفِهٖ اَوْ جُرْحِهٖ: قے ہونا۔ نکلنا۔ بہنا۔
ثَعَبَ (ف) ثَعْبًا. الماءَ: جاری کرنا۔ عَلَیْهِمُ الغَارَةَ: لوٹ ڈالنا۔
اِنْثَعَبَ. المَاءُ: نالی یا پرنالہ میں پانی جاری ہونا۔
الثَعْب: وادی میں پانی بہنے کی جگہ۔ ج ثُعْبَان. مَاءٌ اَوْ دَمٌ ثَعْبٌ وثَعِبٌ و اُثْعُوْبٌ: بہتا ہوا پانی یا خون۔
الثُعُوْب: پت۔
الثُعْبَة والثعبة: خبیث قسم کا گرگٹ۔
المَثْعَب: نالی یا پرنالہ۔
الثُعْبَان: نر سانپ۔ اژدہا۔ ج ثَعَابِیْن.
ثَعِطَ (س) ثَعَطًا. اللَّحْمُ اَوِ المَاءُ: بد بودار ہونا...... الشَفَةُ: سوجنا اور پھٹنا۔
الثَعْطَة: گندہ انڈا۔
ثَعِلَتْ (س) ثَعَلًا. اَسْنَانُهٗ: ایک دوسرے کے اوپر دانتوں والا ہونا۔ صفت (اَثْعَل) مؤنث ثَعْلَاء ج ثُعْل.
اَثْعَلَ. الاَمْرُ: دشوار ہونا اس طرح پر کہ یہ معلوم نہ ہو کہ کس طرح انجام دیا جائے...... الضُیُوفُ: بہت ہونا۔
الثُعْل: اونٹنی یا بکری یا گائے کے تھن میں باکھ کی زیادتی۔ ج ثُعُوْل.
الثُعَل: ایک قسم کا کیڑا جو مشک میں بد بو ہونے پر پیدا ہو جاتا ہے۔
الثُعْلُوْل: غضبناک۔
ثُعَالَة: مادہ لومڑی کا علم (غیر منصرف)
اَرْضٌ (مُثَعْلَة): بہت لومڑیوں والی زمین۔

ثَعلَبَ وتَثَعلَبَ: لومڑی کی طرح مکروفریب کرنا۔

الثَعلَبُ: لومڑی۔ جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے بال ہر سال گر جاتے ہیں اور اسی سے ہے "داءُ الثعلب" اس بیماری کا نام ہے جس میں بال گرتے ہیں۔ مادہ کو ثَعلَبة اور نر کو ثُعلُبان کہتے ہیں اور ثَعلَبُ کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے۔ ج ثَعالِب وَ ثَعالِ. الثعلَبُ: بھالے کا سر جو پھل کے اندر داخل ہو۔

الثَعلَبة: دم کی ہڈی۔ سرین۔

عِنَبُ الثعلَب: مکوے۔ کہا جاتا ہے "مَكانٌ (مُثَعلِبٌ) وَاَرضٌ (مُثَعلِبَةٌ) بہت لومڑیوں والی جگہ یا زمین۔

ثَعثَعَ كَلامَهُ: خلط ملط ہونا۔

هُوَ تَثَعثُع وتَثَعثاع کہا جاتا ہے فلاں اپنی کلام میں خلط ملط کرتا ہے۔

ثَعَبَ (ف) ثَعبًا. الجمدُ: پگھلنا۔ الدَّمُ: بہنا۔

تَثَعَّبَ. لِثَتُهُ بِالدَّمِ: مسوڑھے سے خون بہنا۔

الثَعب ج ثِعاب واَثعاب و (الثَعَبُ) ج ثُعبان وثُعبان: پہاڑ کے سایہ میں تالاب جہاں دھوپ نہ پہنچے اور اس وجہ سے پانی ٹھنڈا ہو۔

ثَغَرَ (ف) ثَغرًا. الاناءَ: سوراخ کرنا یا توڑنا ...... سِنَّهُ: اکھیڑنا ...... الثُلمَةَ: بند کرنا ...... الجدار: گرا دینا ...... الرَّجُلَ: دانت توڑنا۔ کہا جاتا ہے "ثَغَرَهُم وثَغَرَ عَلَيهِم" اس نے ان پر پہاڑ کے درے کو بند کر دیا۔

ثُغِرَ واَثغَرَ: منہ چلا جانا ...... الصبيُّ: دانت ٹوٹنا یا نکلنا۔

اِثَّغَرَ واتَّغَرَ. الصبيُّ: دانت ٹوٹنا یا نکلنا۔

الثَّغرُ: اگلے دانت۔ منہ۔ سرحد۔ پہاڑ یا وادی کی کشادگی۔ ج ثُغور کہا جاتا ہے "اَمسَوا ثُغورًا" یعنی وہ لوگ متفرق ہو گئے۔

الثُغرَة: رخنہ۔ ہنسلی کی ہڈیوں کے درمیان کا گڑھا۔ آسان راستہ اور اسی سے ہے "هُوَ يَختَرِقُ ثُغرَ المَجدِ": وہ بزرگی کے راستوں پر چلتا ہے۔

الثُغرُور: ملک کی سرحدوں پر خوف کی جگہ۔

المَثغَر: منفذ۔

الثَغِب: زرد دانت۔

اَثغَمَ. الوادي: درخت ثغامه والی ہونا ...... الرأسُ: سفید ہونا ...... الرَّجُلَ: غضب ناک بنانا۔ مبتلاء بدہضمی کرنا۔

ثاغَمَهُ: بوسہ دینا۔

الثَغِم: کاٹنے والا کتا۔

الثَغام: ایک قسم کا سفید پھولوں والا درخت واحد ثغامة.

الثاغِم: سفید۔

الثَقَلانِ: جن وانس۔

ثَغَتْ (ن) ثُغاءً. الشاةُ: ممیانا کہا جاتا ہے "مالَه ثاغِيَةٌ ولا راغِيَةٌ" اس کے پاس نہ بکری ہے نہ اونٹنی۔ "وما بِالدّارِ ثاغٍ ولا راغٍ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔

اَثغى اِثغاءً. الشاةَ: ممیانے پر اکسانا۔ کہا جاتا ہے "اَتَيتُهُ فَما اَثغى ولا اَرغى" میں اس کے پاس آیا تو اس نے نہ بکری دی نہ اونٹنی۔

الثَغيَة: بھوک اور قبیلہ کا خالی ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَصابَ الحَيَّ ثَغيَةٌ" قبیلہ بھوک میں مبتلاء ہے۔

ثَفَأَ (ف) ثَفأً. القدرَ: جوش ٹھنڈا کرنا۔

الثُفّاء: رائی۔ واحد (ثُفّاءة)

ثَفَدَ. الدرعَ: زرہ کو لباس کے نیچے پہننا۔

الثَفافِيد: اوپر تلے سفید بادل (...... و المَثافِيد) کپڑے کے استر۔ واحد مِثفَد.

اَثفَرَ وثَفَرَ. الحمارَ: پیچھے سے ہانکنا۔

اِستَثفَرَ. الكلبُ بذنبه: دُم دبانا۔

المُصارِعُ بِثَوبِهِ: لنگوٹ کسنا۔

الثَفَرُ والثَفَر: زین کے پچھلے حصہ کا تسمہ ج اَثفار.

ثَفَلَ (ن) ثَفلًا وثُفلًا. الرَّحى: چکی کے نیچے چمڑہ بچھانا ...... الشيءَ: یکبارگی بکھیر دینا۔

اَثفَلَ. الخَمرُ: نتھرنا ...... الشَّرابُ: تلچھٹ والا ہونا۔

ثافَلَهُ: ہم نشینی کرنا۔

تَثَفَّلَ: مجد و بزرگی سے کوتاہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَثَفَّلَهُ عِرقُ سُوءٍ": اس کو بداصلی نے مجد و بزرگی سے کوتاہ بنا دیا ...... اِستَهُ: بیٹھنا۔

الثَفال: ست رفتار اونٹ وغیرہ۔

الثِفال: چکی کے نیچے بچھانے کا چمڑا۔ (...... والثُفال) چکی کا نچلا پاٹ۔

الثُفل و الثافِل: تلچھٹ۔

ثَفِنَتْ (ض) ثَفنًا. الناقةُ: گھٹنے سے مارنا۔

ثَفَنَهُ: دفع کرنا۔ مارنا۔ ثَفِنَ الشيءُ: لازم ہونا۔

ثَفِنَت (س) ثَفَنًا. يَدُهُ: کام کرنے سے سخت ہونا۔ اَثفَنَ العَمَلُ يَدَهُ: سخت کر دینا۔

ثافَنَهُ: ہم زانو ہو کر بیٹھنا۔ کسی کے ساتھ لگے رہنا یہاں تک کہ اس کا بھید معلوم کر لینا ...... عَلى كَذا: مدد کرنا۔

الثَفِنَةُ. مِنَ البَعيرِ: اونٹ کا وہ حصہ جو بیٹھتے ہوئے زمین پر لگے اور سخت ہو گیا ہو کہا جاتا ہے "خَوى البَعيرُ عَلى ثَفِناتِه" یعنی اونٹ بیٹھ گیا۔ مِنَ الانسان: زانو ...... مِنَ الخَيلِ: گھوڑے کے زانو کا اندرونی حصہ۔ ج ثَفِنات السَّفِينَة: لوگوں کی جماعت۔

ثَفا (ن) ثَفوًا. ہ: تابع ہونا ...... پیروی کرنا۔ پیچھے جانا۔

اَثفى. الرَّجُلُ: تین عورتوں سے نکاح کرنا (...... وَثَفّى) القدرَ: ہانڈی کو چولہے کے پایہ پر رکھنا۔

المُثفي: وہ شخص جو تین یا زیادہ بیویوں کو دفن کر چکا ہو۔

المُثفاة: وہ عورت جس کے تین یا زیادہ شوہر مر چکے ہوں۔

ثَقَبَ (ن) ثَقبًا. الشيءَ: سوراخ کرنا۔ چھیدنا (...... ثُقوبًا) النارُ: روشن ہونا۔

النَّجْمُ: چمکنا......الطَّائِرُ: اونچا اڑنا......
النَّاقَةُ: بہت دودھ والی ہونا......رَايُهٗ: نافذ ہونا......الرَّائِحَةُ: پھیلنا۔
ثَقُبَ (ک) ثَقَابَةً: سرخی میں آگ کے مشابہ ہونا۔ صفت (ثَقِيب) مؤنث ثَقِيبَةٌ۔
ثَقَّبَ و تَثَقَّبَ. الشَّيْئَ: سوراخ کرنا۔ چھیدنا۔ ثَقَّبَهُ الشَّيْبُ وَثَقَّبَ فِيْهِ الشَّيْبُ: بڑھاپا ظاہر ہونا۔ (ثَقَّبَ واَثْقَبَ) النَّارَ: روشن کرنا (تَثَقَّبَ وانْثَقَبَ) سوراخ ہونا۔
الثَّقْبُ: سوراخ۔ ج اَثْقُب و ثُقُوب۔
الثُّقْبَةُ: چھوٹا سوراخ۔ ج ثُقَب و ثُقَب۔
الثِّقَابُ و الثُّقُوبُ: چھپٹی۔ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جن سے آگ سلگائی جاتی ہے اور جس کو عوام شخط یا نفط کہتے ہیں۔
الثَّاقِبُ. رَايٌ ثَاقِبٌ: عمدہ رائے۔ "عَقْلٌ ثَاقِبٌ" عقل کامل۔ حَسَبٌ ثَاقِبٌ: مشہور حسب کہا جاتا ہے "نَحْنُ اَثْقَبُ النَّاسِ اَحْسَابًا": ہم لوگوں میں حسب کے لحاظ سے مشہور ہیں۔
الْاَثْقُوبُ: اُمور میں بہت زیادہ دخل دینے والا۔
الْمِثْقَبُ: برما۔ سوراخ کرنے کا اوزار۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مِثْقَبٌ" یعنی سمجھدار تجربہ کار عمدہ رائے والا۔
المِثْقَبُ والمَثْقَبُ: بڑا راستہ۔ سخت ودشوار راستہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ طَلَّاعُ الْمَثَاقِبِ": یعنی وہ بہادر ہے
الْمُثَقَّبُ: سوراخ کیا ہوا۔
ثَقِفَ (س) وثَقُفَ (ک) ثَقْفًا وثَقَفًا وثَقَافَةً: زیرک وسبک وچالاک ہونا۔ صفت (ثَقْفٌ وثَقِفٌ وثَقُفٌ و ثَقِيفٌ)
ثَقِفَهٗ (س) ثَقْفًا: کامیاب ہونا۔ فتح مند ہونا۔ پالینا (......ثَقْفًا وثَقَافَةً وثُقُوفَةً) الكَلَامَ: جلدی سے سمجھ لینا۔
ثَقَفَهٗ (ن) ثَقْفًا: دانائی میں غالب ہونا۔
......بالرمح: نیزہ مارنا۔
ثَقَّفَ. الرُّمْحَ: سیدھا کرنا......الوَلَدَ: مہذب بنانا۔ تعلیم دینا۔
ثَاقَفَهٗ: ہتھیاروں سے باہم کھیلنا۔ دانائی میں غالب ہونے کی کوشش کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ کہا جاتا ہے "ثَاقَفْتُهٗ فَثَقَفْتُهٗ": یعنی میں نے اس پر غالب آنے کی کوشش کی اور غالب ہوگیا۔
تَثَاقَفَا: باہم جھگڑا کرنا۔ دانائی میں ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرنا۔
الثِّقَافُ: جھگڑا نیزوں کے سیدھا کرنے کا اوزار۔
اِمْرَأَةٌ (ثَقَافٌ) ذکی وذہین عورت۔
الثَّقِيفُ: بہت زیرک وچالاک......خَلٌّ ثَقِيفٌ: بہت کھٹا سرکہ۔
الْمُثَقَّفُ: شعراء کے عرف میں بمعنی نیزہ۔
ثَقُلَ (ک) ثِقَلًا و ثَقَالَةً: بھاری ہونا۔ صفت (ثَقِيلٌ وثُقَالٌ و ثِقَالٌ) ج ثُقَلَاءُ وثِقَالٌ وثِقْلٌ...... السمعُ: کچھ بہرا ہونا...... القولُ: سننا ناگوار ہونا......الْمَرْأَةُ: حمل ظاہر ہونا۔
ثَقَلَهٗ (ن) ثَقْلًا: وزن معلوم کرنے کے لئے ہاتھ میں اٹھانا۔
ثَقُلَ (ک) ثَقَلًا. الْمَرِيْضُ: سخت بیمار ہونا۔
ثَقَّلَهٗ: بوجھل کرنا......الحَرْفَ: تشدید دینا......عَلَيْهِ: بھاری بوجھ لادنا......هٗ الْمَرَضُ: سخت ہونا۔ "اَثْقَلَتِ الْمَرْأَةُ" حمل کا بھاری ہونا اور ولادت کا وقت قریب ہونا۔
تَثَاقَلَ: بتکلف ثقل ظاہر کرنا......عَنْهُ: دیر لگانا......القَوْمُ: باوجود مدد طلب کئے جانے کے مدد کے لئے نہ اٹھنا۔
اِثَّاقَلَ. اِلَى الدُّنْيَا: مائل ہونا۔
اِسْتَثْقَلَ. الشَّيْئُ: بوجھل ہونا......الشيئَ: بوجھل پانا......بِفُلَانٍ: بوجھ کو محسوس کرنا۔
الثَّاقِلُ: بوجھل۔ مرض ثاقل: سخت مرض۔
دِيْنَارٌ ثَاقِلٌ: پورا دینار۔ ج ثَوَاقِل کہا جاتا ہے "اَصْبَحَ ثَاقِلًا" یعنی اس کو مرض نے بوجھل کردیا۔
الثَّقَلُ: مسافر کا سامان اور اس کے نوکر چاکر۔ کہا جاتا ہے "اَعْطِهٖ ثَقَلَهٗ" اس کو اس کے برابر دیدو ج اَثْقَالٌ. والْاَثْقَال: زمین کے خزانے اور دفینے۔ مُردے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا﴾ اور زمین اپنا بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔
الثِّقْلُ: گرانباری۔
الثَّالُوثُ الْاَقْدَسُ: معبود ذات کے تین اقانیم میں سے تیسرا۔ اقنوم ثالثہ۔
الثَّقْلَةُ والثِّقْلَةُ والثَّقَلَةُ والثِّقَلَةُ والثَّقِلَةُ: کل ساز وسامان۔ کہا جاتا ہے "وَارْتَحَلُوْا بِثَقَلَتِهِمْ" وہ لوگ مع اپنے پورے ساز و سامان کے چلے گئے۔
الثَّقْلَةُ: پیٹ میں خوراک کی گرانی۔ اونگھ۔ کہا جاتا ہے "وَجَدْتُ ثَقْلَةً فِي جَسَدِيْ" میں نے اپنے بدن میں سستی محسوس کی۔
الْمِثْقَالُ: تولنے کے اوزان۔ مِثْقَالُ الشَّيْئِ: چیز کا وزن یا چیز کی ترازو۔ ج مَثَاقِيلُ اور مثقال: عرف میں ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے اور کبھی کم اور کبھی زیادہ۔
ثَكِلَ (س) ثُكْلًا و ثَكَلًا. اِبْنَهٗ: گم کرنا۔ صفت (ثَاكِلٌ وثَكْلَانُ) مؤنث ثَاكِل وثَاكِلَة وثَكْلَى ج ثَوَاكِل وثَكَالَى۔
اَثْكَلَ. الْاُمَّ وَلَدَهَا واَثْكَلَ الْوَلَدُ اُمَّهٗ: بچے سے ماں کو گم کرادینا اور ماں کے سامنے بچے کا مرجانا۔
الثَّكُوْلُ والمِثْكَالُ: بچے کو بہت گم کرنے والی عورت۔ جمع مَثَاكِيْلُ کہا جاتا ہے "نِسَاءُ الْغُزَاةِ مَثَاكِيْلُ" غازیوں کی عورتیں بچے کو گم کرنے والی ہیں۔
الْمَثْكَلَةُ: سبب گمشدگی فرزند۔ کہا جاتا ہے "رُمْحُهٗ لِلْوَالِدَاتِ مَثْكَلَةٌ" اس کا نیزہ ماؤں کے لئے بچوں کے گم کرنے کا سبب ہے۔
ثَكَمَ (ن) ثَكْمًا. الْاَمْرَ والطريقَ: کسی امر یا

کی راستے کے لئے لازم ہونا۔
الآثارَ: پیروی کرنا...... لـه الامْـرَ: واضح طریقہ سے بیان کرنا۔
وثَکِمَ (س) ثَکَمًا۔ بِالمَکان: اقامت کرنا۔
ثکمُ. الطَّرِیْقِ وثُکْمَتَهٗ: راستہ کا درمیان۔
ثَلَّ (ن) ثَلًّا. البِئْـرَ: کنوئیں سے مٹی نکالنا ...... الـوِعَـاءَ: برتن سے سب کچھ نکال لینا (...... ثَلًّا وثَـلَلًا) الـقـومَ: ہلاک کرنا ...... البَیْتَ: گرادینا۔ ڈھادینا۔ کہا جاتا ہے ثَلَّ اللّٰـهُ عرشَهُم" یعنی اللہ نے ان کے ملک کو برباد کردیا۔ وثَـلَّ عـرشُهم: اُن کی عزت ضائع ہوگئی ...... التُـرابَ: گرانا۔ ڈالنا ......
ثَل ذِیْ حَافِرٍ: لید کرنا۔
اَثَـلَّـهٗ اِثْلَالًا: مرمت کرنے کا حکم دینا۔
الـرَّجُلُ: بہت بھیڑوں والا ہونا۔ فَـمُهٗ: بے دانت والا ہونا۔
تَثَلَّل. البیتُ: آہستہ آہستہ گرنا۔
اِنْثَلَّ: ڈھے جانا۔ گرجانا۔
الثَّلَلُ: ہلاکت۔ دانتوں کا گرنا۔
الثِّلَّه: ہلاکت۔ ج ثِلَل.
الثَـلَّة: بھیڑوں کا ریوڑ۔ اُون۔ کہا جاتا ہے "کِسَـاء جَیِّد الثَـلَّة" عمدہ اُون کا کمبل۔ کنوئیں کی نکالی ہوئی مٹی۔ ج ثِـلَـل وثِـلَال: اون بال اور اُونٹوں کے بال کا مجموعہ۔
الثُّلَّة: لوگوں کی جماعت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الثَّلَّة والثُّلَّة" فلاں بھیڑوں اور آدمیوں کی جماعت میں کوئی فرق نہیں کرتا۔
الثِّلَّة: نیستی وہلاکی۔ جمع ثِلَل.
المَثَلَّة: بیابان میں سائبان۔
ثَـلَبَه (ض) ثَـلْبًا: عیب لگانا۔ ملامت کرنا۔ غیبت کرنا۔ گالی دینا۔ دھتکارنا ...... الشَّیْءَ: رخنہ ڈالنا۔
ثَـلُبَ. الرَّجُلُ: بہت بوڑھا ہونا اور دانتوں کا گرجانا۔

ثَلِبَ (س) ثَلَبًا. الشَّیْءُ: رخنہ دار ہونا۔ ...... الجِلْدُ: سکڑنا۔
الثِّـلْب: بوڑھا اونٹ جس کے دانت گرگئے ہوں۔ ج ثِلَبَة واَثْلَاب.
والثَّـلِـب: عیب دار۔ ذلیل۔ رُمْـح ثَلِب: رخنہ دار نیزہ۔
الاِثْـلِب والاَثْـلَبُ: مٹی یا پتھر کا چورہ۔ ج اَثَالِب.
المِثْلَبُ: وہ شخص جس کی عادت عیب لگانے کی ہو۔
المَثْلَبَة: عیب۔ گالی۔ کہا جاتا ہے "مَاعَرَفْتُ فِیْـهِ مَثْلَبَةً" میں اس کے اندر کوئی عیب نہیں جانتا۔ ج مثالِب. مَثَالِبُ الاَمْرِ: کسی امر کے عیوب۔
ثَلَثَ (ن) ثَلْثًا. الشَّیَ: تہائی لینا۔ ...... القَومَ: تہائی مال لے لینا۔ تیسرا ہونا۔
ثَـلَّـثَ. الاِثْـنَیـن: اپنے کو ملاکر تین کردینا ...... الشَّیَ: مثلث بنانا ...... الشَّرَابَ: تہائی باقی رہنے تک پکانا ...... الشَّـیْءَ: تین مرتبہ کرنا۔
اَثْـلَـثَ. الـقـومُ: تین ہونا۔ تیس ہونا۔ مثلاً "کَـانُـوْا تِسْعَةً وعِشْرِیْنَ فَاَثْلَثُوْا" وہ لوگ انتیس تھے تیس ہوگئے۔
الثَّلاثَة: تین۔ مؤنث ثَلاث.
ذُوالثَّلَاثِ: تین لٹ والی رسّی اور تم کہتے ہو "فَعَله ثَلَاثًا" اس نے اس کو تین مرتبہ کیا۔
الثِّلْث: اُونٹنی کا تیسرا بچہ۔ کہا جاتا ہے "سَقَی زَرْعَه الثِّلْثَ" اس نے اپنے کھیت کو تین دن میں ایک مرتبہ پانی دیا۔
الثُّلْثُ والثُّلُث: تہائی۔ ج اَثْلَاث اور اسی معنی میں (الثلیث) ہے۔
الثَّلاثَـاء والثُّلاثَـاء ویَـوْمُ الثَّلَثَاء: منگل۔ اس کا تثنیہ ثُـلاثَـاءَ ان اور جمع ثـلاثـات وثلاثَاء ات واثالِث.
الخطُّ الثُّلُثِیُّ: موٹے حرفوں والا خط۔
اتَوا ثُلَاثَ اَوْمَثْلَثَ: وہ تین تین آئے۔ یہ غیر منصرف ہے اور مذکر ومؤنث دونوں کے لئے یکساں ہے۔

الثِّلِثَّان والثِّلِثَّان: مکوئے کا پودہ۔
الثَّلاثُون: تیس (مذکرومؤنث)
الثَّالُوث: تین سے مرکب۔
المِثْلَث: جوتانت کہ تین لٹ کا ہو۔ بربط۔ باجہ کا تیسرا تانت۔ ج مثالث.
المُثَلِّث والمُثْلِث: بادشاہ کے پاس چغل خوری کرنے والا۔
المُثَلَّث: مِنَ الاَحْرُفِ: تین نقطوں والا یا تین حرکتوں والا۔ والمُثَلَّـث فِی الهَنْدَسَةِ: تین ضلعوں والی شکل۔
المَثْلُوث: تین سے مرکب۔ وہ چیز جس کی تہائی لے لی گئی ہو ...... مِـنَ الحِبَالِ: تین لٹوں کی بٹی ہوئی رسّی۔ کِسَاء مَثْلُوث: اون بال اور اونٹوں کے بال کا بنا ہوا کمبل۔
اَلْمَثْلُوْثَة: تین چمڑے کا بنا ہوا توشہ دان۔
ثَـلَجَتْ (ن) ثَـلْـجًـا واَثْلَجَتِ السَّمَاءُ: برف گرانا۔ تم کہتے ہو ثَـلَجَتْنَا السَّمَاءُ" یعنی ہمارے اوپر برف پڑی۔
ثَلَجَتْ (ن) ثُـلُـوجًا. نَفْسِی بِـهٖ وَاِلَیْهِ: خوش ہونا مطمئن ہونا۔
ثَلِجَتْ (س) ثَـلَجًا واَثْلَجَتْ. نَفْسِی بِهٖ: مطمئن ہونا۔ خوش ہونا۔
ثُلِجَ. فُؤَادُه: بلیدالطبع ہونا۔ صفت (مَثْلُوْجُ) الـفُؤَاد. ثُلِجَتِ الاَرْضُ وَاُثْلِجَت: برف پڑنا۔
اَثْـلَجَهٗ: خوش کرنا۔ اَثْـلَجَ القَومُ: برف میں داخل ہونا۔ اَثْـلَجَـتْ عَنْهُ الحُمّٰی: زائل ہونا۔ اَثْلَجَ مَاءُ البِئْرِ: ختم ہونا۔
الثَّـلْج: برف۔ ج ثُلُوج، واحد ثَـلْجَة. مَاءٌ ثَلِجٌ: ٹھنڈا پانی۔
الثُّلَج: عقاب کا چوزہ۔
الثَّلَّاج: برف بیچنے والا۔
الثُّلَاجِیُّ: بہت سفید۔ کہا جاتا ہے "فِضَّةٌ ثلاجِیٌّ"
المَثْلَجَة: برف کی حفاظت کی جگہ۔
الـمَثْـلُوْج: برف پڑی ہوئی چیز۔ رجُـلٌ

مَثْلُوجُ الْفُؤَادِ: بلید الطبع مرد۔ ماءٌ مَثْلُوج: برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی۔

ثَلَطَ (ض) ثَلْطًا. الثَّوْرُ وَالْبَعِيْرُ: پتلا پاخانہ کرنا۔

ثَلَغَ (ف) ثَلْغًا. رَاسَهٗ: کچلنا۔توڑنا۔

ثَلَغَ (ف) ثَلْغًا. رَاسَهٗ: کچلنا۔توڑنا۔

الْمُثَلَّغ. مِنَ التَّمْرِ: پھٹ کر زمین پر گری ہوئی کھجور۔تم کہتے ہو "تَنَاثَرَتِ الثِّمَارُ فَثُلِغَتْ" پھل بکھر گئے اور پھٹ گئے۔

ثَلَمَ (ض) ثَلْمًا وثَلَّمَ. الْحَائِطَ: رخنہ ڈال دینا۔۔۔۔۔الاِنَاءَ: کنارے سے توڑنا۔

ثَلِمَ (س) ثَلَمًا وتَثَلَّمَ وانْثَلَمَ: رخنہ پڑنا۔

ثَلِمَ ثَلْمَةً فِي مَالِه: کچھ ضائع ہونا۔

الثَّلْم ج الثلام و (الثُّلْمَة) فِي الْحَائِطِ وَنَحْوِهٖ: شگاف۔رخنہ۔خلل۔ٹوٹی ہوئی جگہ۔

الاَثْلَم: ہر وہ چیز جس کا رخنہ ظاہر ہو۔مٹی پتھر۔

ثَمَّ (ن) ثَمًّا. الشَّيْءَ: درست کرنا۔تم کہتے ہو "ثَمَمْتُ اُمُوْرِي" میں نے اپنے امور کو درست کرلیا۔ثَمَّتِ الشَّاةُ النَّبْتَ بِفِيْهَا: بکری نے گھاس کو اپنے منہ سے صاف کرلیا۔

اِنْثَمَّ: الْجِسْمُ: گھلنا۔کمزور ہونا۔۔۔۔۔الشَّيْخُ: بوڑھا ہونا۔صفت (ثَمَّة)

ثَمَّ وثَمَّةَ: وہاں۔اسم ہے جس سے بعد کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

الثَّم. ثم کا مصدر بمعنی درست کرنا اور اسی سے ہے "كُنَّا اَهْلَ ثَمِّهٖ ورَمِّهٖ" ہم اصلاح و مرمت کے اہل تھے اور کہا جاتا ہے "هُوَ ثُمُّهٗ ورُمُّهٗ اوثُمَّهٗ ورُمَّهٗ اوثَمَّهٗ ورَمَّهٗ" وہ اس کا جید و ردی قلیل و کثیر ہے اور کہا جاتا ہے "مَالَه ثُمٌّ وَلَا رُمٌّ" یعنی وہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

ثُمَّ: حرف عطف ہے۔ترتیب اور تراخی کے لئے مستعمل ہے اور اس پر تا بھی آتا ہے کہا جاتا ہے ثُمَّتَ۔

الثُّمَّة: سوکھی گھاس کا مٹھا۔

الثُّمَام: ایک قسم کی گھاس جو لانبی نہیں ہوتی واحد ثُمَامَة۔

الْجَشَم. مِنَ النَّاسِ: اچھا برا ہر قسم کا کھانا کھانے والا۔

ثَمَأَه (ف) ثَمْأً: چربی کھلانا۔۔۔۔۔الرَّاسَ: کچلنا توڑنا۔۔۔۔۔الاَنْفَ: کنارہ توڑ دینے سے خون بہنا۔

اِنْثَمَأَ. الرَّاسُ: کچلا جانا۔ٹوٹنا۔

الثَّمُوْت: وہ شخص جو جماع کے وقت پاخانہ کردے۔

ثَمَجَهٗ (ض) ثَمْجًا: باہم ملانا۔

الْمُثَمِّج: مختلف رنگوں سے رنگنے والا۔مؤنث مُثَمِّجَة۔

ثَمَدَ (ن ض) ثَمْدًا واَثْمَدَا واسْتَثْمَدَ. الْمَاءَ: پانی جمع ہونے کے لئے حوض کی مانند بنانا۔ثَمَدَ الشَّيْءُ فُلَانًا: کسی کے پاس کسی چیز کا اس طرح ہونا کہ اس کا سارا مال ضائع ہو جائے۔

۔۔۔۔۔النَّاقَةَ بِالْحَلْبِ: دوہنے میں اونٹنی کا دودھ کو سنک لینا۔

اِثَّمَدَ واتَّمَدَ واثْتَمَدَ: تھوڑے پانی کی طرف جانا۔

اِسْتَثْمَدَه: بخشش طلب کرنا۔

الثَّمْد والثَّمَد: تھوڑا پانی جو جاڑوں میں جمع رہے اور گرمیوں میں خشک ہو جائے گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہو۔ج ثماد۔

الاِثْمِد والاُثْمُد: ایک قسم کا پتھر جس سے سرمہ تیار کیا جاتا ہے اور جس کو علماء کیمیا انتیمون کہتے ہیں۔

رَجُلٌ (مَثْمُوْد) وہ شخص جس کو سائلین کی کثرت مفلس بنائے۔

ثَمَرَ (ن) ثُمُوْرًا واَثْمَرَ. الشَّجَرُ: پھلدار ہونا۔صفت (ثَامِر ومُثْمِر). اَثْمَرَ الشَّجَرُ.

الثَّمر: پھل لانا۔اثمر القومَ: پھل کھلانا۔

ثَمَّرَ: مَالَه: بڑھانا۔زیادہ کرنا۔

اِسْتَثْمَرَ: الشَّيْءَ: نتیجہ خیز بنانا۔۔۔۔۔

الرَّجُلُ: پھل پانا۔

الثَّمَر: پھل واحد ثَمَرَة ج ثِمَار ج اَثْمَار وثُمُر. الثمرة: نسل۔اولاد۔ثمرة اللِّسَان: زبان کا کنارہ۔۔۔۔۔السَّوْط: چابک کے سرے کی گرہ اور اسی سے ہے "اَمَرَ الْجَلَّادَ اَنْ يَدُقَّ ثَمَرَةَ سَوْطِه" اس نے جلاد کو حکم دیا کہ کوڑے کے سرے کی گرہ کو کچل لے۔ثمرة القلب: دوستی۔محبت اور اسی سے ہے "خَصَّنِيْ بِثَمْرَةِ قَلْبِهٖ" اس نے مجھ کو اپنی دوستی کے لئے خاص کیا۔

الثامر: لوبیا۔

شَجَرَةٌ (ثَمْرَاء) پھل دار درخت۔اَرْضٌ ثَمْرَاء: بہت پھلوں والی زمین۔

ثَمِلَ (س) ثَمَلًا: مست ہونا۔صفت (ثَمِلٌ)

ثَمَلَهٗ (ن ض) ثَمْلًا: فریادرسی کرنا۔کھلانا پلانا۔غم خواری کرنا۔

اَثْمَلَهٗ: مدہوش کرنا۔اَثْمَلَ اللَّبَنُ: بہت جھاگ والا ہونا۔

(۔۔۔۔۔ وثَمَّلَ) اللَّبَنَ: جھاگ اٹھنے کے لئے اچھالنا۔

تَثَمَّلَ. ما في الاناء: پینا۔

الثَّمَلَة ج ثُمُوْل و (الثملة) ج ثُمَل (الثَّمِيْلَة) ج ثَمِيْل وثَمَائِل و (الثُّمَالَة) ج ثُمَال: حوض یا برتن میں باقی ماندہ پانی وغیرہ۔الثُّمَالَة: جھاگ۔

الثِّمَال والمِثْمَل: زہر قاتل۔

ثِمَالُ. القَوْمِ: قوم کا فریادرس۔

الثَّمِيْل: کھٹا دودھ۔

المَثْمَلَة: حوض۔تالاب۔

المِثْمَلَة: حوض کی تلی کی کیچڑ۔چرواہے کا تھیلا۔جس کو وہ اپنے کندھے پر رکھتا ہے۔

ثَمَنَ (ن ض) ثَمْنًا. الرَّجُلَ: کسی شخص کے مال کا آٹھواں حصہ لینا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ: آٹھواں حصہ لینا۔۔۔۔۔القَوْمَ: آٹھواں ہونا۔

ثَمُنَ (ک) ثَمَانَةً. الشَّيْءُ: قیمتی ہونا۔

ثَمَّنَ. الشَّيْءَ: قیمت کا اندازہ کرنا۔آٹھ ضلعوں والی بنانا۔

اَثْمَنَ. القومُ: آٹھ ہونا۔ اَثْمَنْتُ المالَ زَيْدً اولزَيْدٍ: قیمت دینا۔

الثَّمَن: بیع شدہ چیز کا بدلہ۔ قیمت ج اَثْمَان واَثْمِنَه واَثْمُن.

الثُّمْن والثُّمُن: آٹھواں حصہ۔ ج اَثْمَان اسی معنی میں ثَمِيْنٌ: ہے اور الثَّمِيْن: قیمتی۔

اَتَوْا (ثُمَان ومَثْمَن) وہ لوگ آٹھ آٹھ آئے (غیر منصرف ہے)

الثَّمَانِيَة: آٹھ۔ مؤنث ثَمَان: اور تم کہو گے "ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلاً وَثَمَانِيَ عَشْرَةَ اِمْرَاَةً"

الثَّامِن: آٹھواں۔

الثَّمَانُون: اسّی (٨٠)

المُثَمَّن: وہ چیز جس کی قیمت کا اندازہ کیا گیا ہو۔ ہشت پہل۔ آٹھ ضلعوں والی چیز۔

الثُّنَّة: گھوڑے کے پاؤں کے پچھلے حصہ کے بال ج ثُنَن.

الثُّنْدُوَة والثَّنْدُوة: مرد کا وہ حصہ جو عورت کے پستان کا ہے۔ ج ثَنَاد.

الثَّنْطَب: پنجرا بنانے والوں کی چھری۔

ثَنَى (ض) ثَنْيًا. الشَّيْءَ: موڑنا۔ لپیٹنا۔ بعض کو بعض پر تہہ کر دینا ...... روکنا ...... زَيْدًا: حاجت سے باز رکھنا۔ دوسرا ہونا۔ تم کہتے ہو "هٰذَا وَاحِدٌ فَاثْنِه" یہ ایک ہے تم دوسرے بن جاؤ کہا جاتا ہے "ثَنَى عَلَيْهِ بِضَرْبَةٍ ثَانِيَةٍ" اس نے اس کو دوبارہ مارا۔ "وَفُلَانٌ لَا يَثْنِي وَلَا يَثْلِثُ" یعنی فلاں چلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ "وَثَنَى صَدْرَهُ" یعنی اس نے اپنے دل میں دشمنی کو پوشیدہ کیا۔

ثَنَّى الشَّيْءَ تَثْنِيَةً: دوہرا کرنا ...... بِالْاَمْرِ: ایک کام کے ساتھ دوسرا کام ملا دینا۔ الكَلِمَةَ: تثنیہ کی علامت لگانا۔ ایک حرف پر دو نقطے لگانا۔

اَثْنَى. الرَّجُلُ: دوسرا ہونا ...... عَلَيْهِ: تعریف کرنا ...... عَلَيْهِ بِالضَّرْبِ: دوبارہ مارنا۔

تَثَانَوْا. عَلَيْهِ: مہربانیاں ظاہر کرنا۔

اِسْتَثْنَى. الشَّيْءَ: حکم عام سابق سے نکالنا ...... فُلَانًا وَ عَلَى فُلَانٍ: کسی کو غیر کے حکم سے خارج کرنا۔

اِثْنَوْنَى. صَدْرُهُ عَلَى البَغْضَاءِ: بغض و عداوت پر مشتمل رہنا۔

الثِّنْيُ. مِنَ الثَّوْبِ: پیچ۔ لپیٹ۔ تم کہتے ہو "اَرْسَلْتُه ثِنْيَ كِتَابِي" میں نے اس کو اپنے خط میں ملفوف کر کے بھیجا ...... مِنَ الوَادِي: موڑ ...... مِنَ اللَّيْلِ: وقت ...... مِنَ الحَيَّةِ: کنڈلی ج اَثْنَاء. اَثْنَاءُ الكَلَامِ: دوران گفتگو۔ تم کہتے ہو "جَاءُوا فِي اَثْنَاءِ الاَمْرِ" یعنی وہ لوگ کام کے درمیان میں آئے۔

الثُّنْيُ: دہرائی ہوئی بات۔ ج ثُنْيَة (...... والثُّنْيَان) سردار سے دوسرے درجہ کا آدمی۔

الثَّنَاء: تعریف۔ ج اَثْنِيَة.

الثِّنَاء: اونٹ کے زانو باندھنے کی دہری رسّی۔

اَتَوْا (ثُنَاء ومَثْنَى) وہ لوگ دو دو آئے (غیر منصرف ہے اور مذکر و مؤنث کے لئے یکساں ہے)۔

الثَّنِي: ج ثِنَاء وثُنْيَان: وہ جانور جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں۔

الثَّنِيَّة: سامنے کے اوپر کے نیچے کے دو دو دانت۔ ج ثَنَايَا استثناء: کہا جاتا ہے "حَلَفَ يَمِيْنًا لَيْسَ فِيْهَا ثَنِيَّةٌ" اس نے بغیر استثناء کے قسم کھائی۔ گھاٹی کا راستہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ طَلَّاعُ الثَّنَايَا" یعنی فلاں مشقتوں کا برداشت کرنے والا ہے۔

تَثْنِيَةُ الاِشْتِرَاعِ: موسیٰ علیہ السلام کی کتابوں میں سے پانچویں کتاب۔

الثُّنَائِي. مِنَ الاَلْفَاظِ: دو حرفوں والا۔

اِثْنَان: مؤنث ثِنْتَان واِثْنَتَانِ: دو۔

الاِثْنَان ويَوْمُ الاِثْنَيْنِ: پیر کا دن۔ سوموار۔

الثَّانِي: مؤنث الثَّانِيَة: دوسرا۔

الثَّانِيَة: سیکنڈ۔ ج الثَّوَانِي.

الثُّنْوَى والثُّنْيَا. مِنَ الجَزُوْرِ: ذبح کئے ہوئے جانور کا سر و پاؤں مستثنیٰ کیا ہوا۔

المَثْنَى: بربط باجہ کے پہلے تار کے بعد والا تار "مَثْنَى الوَادِي" وادی کا موڑ۔ ج المَثَانِي.

المَثَانِي: قرآن کی آیتیں۔ مَثَانِيُّ الشَّيْءِ: کسی چیز کی لڑی وغیرہ۔ وَالمَثَانِي مِنَ الدَّابَّةِ: زانو اور کہنیاں۔

المَثْنَاة: اون اور بال وغیرہ کی رسّی۔ کجی لپیٹ ج مَثَانِيَة.

ثَابَ (ن) ثَوْبًا و ثُؤُوْبًا: لوٹنا ...... النَّاسُ: اکٹھا ہونا ...... المَاءُ: حوض میں جمع ہونا (...... ثَوَبَانًا واَثْوَبَ اِثْوَابًا) المَرِيْضُ: چنگا ہونا۔

ثَوَّبَهُ. مِنْ كَذَا: بدلہ دینا ...... الرَّجُلُ: جانے کے بعد واپس ہونا۔ (...... وَتَثَوَّبَ) المُصَلِّي: فرض کے بعد نفل نماز پڑھنا۔

اَثَابَ اِثَابَةً. الرَّجُلُ: چنگا ہونا ...... الرَّجُلَ: بدلہ دینا ...... ہ جزاءہ: دینا۔ ...... الحوضَ: بھرنا۔

تَثَوَّبَ: ثواب حاصل کرنا۔

اِسْتَثَابَ. المالَ: لوٹانا ...... الرَّجُلَ: بدلہ مانگنا۔

الثَّائِب: فا۔ بارش سے پہلے کی تیز ہوا ...... مِنَ البَحْرِ: سمندر کا بڑھتا ہوا پانی بھاٹا کے بعد۔

الثَّوْب کپڑا ج ثِيَاب واَثْوَاب واَثْوُب کہا جاتا ہے "طَاهِرٌ او دَنِسُ الثِّيَابِ" پاک نفس یا خبیث النفس۔

الثَّوَاب والمَثُوْبَة والمَثْوَبَة: اعمال کا بدلہ۔ خیر ہو یا شر عموماً خیر کے لئے مستعمل ہے۔

الثَّوَاب: شہد۔ شہد کی مکھی۔

الثَّوَّاب: بزاز۔ کپڑے کا سوداگر۔ کپڑے والا۔

الثِّيَابِي: کپڑوں کا محافظ۔

المَثَاب والمَثَابَة: جمع ہونے کی جگہ۔ "مَثَابُ البِئْرِ ومَثَابَتُهَا" کنوئیں کے اردگرد کے اونچے پتھر۔

الثَّوْج: مٹی چونا اٹھانے کی ٹوکری۔

ثَاخَت (ن ض) ثَوْخًا وثَيْخًا. الْاِصْبَعُ فِي الْوَرَمِ والرِّجْلُ فِي الْوَحلِ: انگلی کا ورم میں یا پیر کا کیچڑ میں دھنسنا۔

ثَارَ (ن) ثَوْرًا وثَوَرَانًا وثُؤُوْرًا: جوش میں آنا۔ بھڑکنا اور اسی سے ہے "ثَارَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَهُمْ" ان کے درمیان فتنہ وفساد بھڑک اٹھا۔

...... الْغُبَارُ اَوِالدُّخَانُ: بلند ہونا......

الْجَرَادُ: ٹڈیوں کا ظاہر ہونا ......

...... نَفْسُهٗ: جی کا متلانا...... اليه وَبِه: حملہ کرنا۔ کود پڑنا۔

ثَاوَرَهٗ مُثَاوَرَةً وثِوَارًا: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

ثَوَّرَهٗ واَثَارَهٗ واسْتَثَارَهٗ: جوش دلانا۔ ثَوَّرَ الْاَمْرَ: کھود کرید کرنا۔ ثَوَّرَ الْكِتَابَ: معانی میں بحث کرنا۔

تَثَوَّرَ: جوش میں آنا۔

ثَوَرَانُ. الشفق وثَوْرَةُ: شفق کی سرخی۔

الثَّوْرُ: بیل۔ آسمان کے ایک برج کا نام ج ثِيران. وَاَثْـوارٌ وثِيارٌ وثِيَرة وثِوَرة.

الثَّوْرُ: پنیر کا بڑا ٹکڑا۔ ج اَثْوار وثِوَرة.

الثَّوْرُ: ناخن کی جڑ کی سفیدی۔

الثَّوْرَةُ: گائے۔ کثرت۔ کہا جاتا ہے ثورة رجالٍ او رمالٍ " :لوگوں کی یا ریت کی کثرت۔ جوش وہیجان۔ بغاوت۔

الثَّائِرُ: فا۔ کہا جاتا ہے "ثَارَ ثَائِرُهٗ فَارَ فَائِرُهٗ" یعنی وہ غضبناک ہوا۔ "وَرَاَيْتُهٗ ثَائِرَ الرَّاْسِ" میں نے اس کو پراگندہ بال دیکھا۔

الثَّائِرَةُ: شور۔ چیخ۔ ج ثَوَائِر.

الْمَثْوَرَةُ: بہت بیلوں والی زمین۔

ثَاعَ (ن) ثَوْعًا. الماءُ: بہنا۔

ثَوِلَتْ (س) ثَوَلًا وثَالَتْ (ن) ثَوْلًا. الشَّاةُ خَاصَّةً: دیوانی ہونا...... الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔ صفت (اَثْوَل) مؤنث ثَوْلَاءُ: ج ثُوْل: جج اَثَاوِلَة.

تَثَوَّلَ. النحلُ: اکٹھا ہونا...... عليه القوم: برا بھلا کہنے اور مارنے پیٹنے لگنا۔

اِنْثَالَ اِنْثِيَالًا: عَلَيْهِ التُّرَابُ: گرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْثَالَ عَلَيْهِ النَّاسُ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ" لوگ اس پر ہر طرح سے ٹوٹ پڑے ...... عَلَيْهِ الْقَوْلُ: زبان پر خود بخود آ جانا۔

الثَّوْلُ: شہد کی مکھیوں کا جھنڈ۔

الثَّوِيْلَةُ: قبیلہ کے جمع ہونے کی جگہ۔ متفرق گھروں کے لوگوں کا جتھا۔ کہا جاتا ہے "اتی ثَوِيْلَةٌ مِنَ النَّاسِ" لوگوں کی جماعت آئی۔

الثُّوْمُ: لہسن۔

الثُّوْمَةُ: ایک لہسن۔ تلوار کے دستہ کے کنارے کی آرائش۔ تم کہتے ہو "سَيْفِي ثُوْمَتُهٗ مِنْ فِضَّةٍ" میری تلوار کے دستہ کا کنارہ چاندی کا ہے۔

تثاون: مکروفریب کرنا۔

الثُّوَيْثَى: آٹے میں لگانے کی خشکی۔ پلیتھن۔

ثَوَى (ض) ثَوَاءً وثُوِيًّا. الْمَكَانَ وفيه وبه: اقامت کرنا...... الرَّجُلُ: مرنا۔

ثُوِيَ: دفن کیا جانا۔

ثَوَّاهُ تَثْوِيَةً. فِي الْمَكَانِ: ٹھہرانا۔ قیام کرانا۔

اَثْوَى: اقامت کرنا۔ اَثْوَاهُ: مہمانی کرنا۔

اثواه فِي الْمَكَانِ: ٹھہرانا۔ قیام کرانا۔

تَثَوَّاهُ: مہمان بننا۔

الثُّوَّةُ: گھر کا سامان، راستہ کے نشان کے پتھر۔ ج ثُوًى.

الثَّاوَةُ والثَّايَةُ: اونٹوں کا باڑہ۔

الثَّوِيُّ: مہمان۔ مہمان خانہ، قیدی۔ ج اَثْوِيَاءُ: مؤنث ثَوِيَّةٌ. الثَّوِيَّةُ: بھیڑ بکری گائے اونٹ کا باڑہ۔ عورت۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهٖ ثَوِيَّةُ فُلَانٍ" یہ فلاں کی بیوی ہے۔

الثَّوِيَّةُ: پتھر جو راستہ میں نصب کر دیا جائے تا کہ چرواہے کے لئے علامت رہے جبکہ وہ رات میں واپس ہو۔

الْمَثْوَى: منزل۔ ج مَثَاوٍ. ابو الْمَثْوَى: مہمان۔ اَبُو مَثْوَاهُ: میزبان۔ اُمّ مَثْوَاهُ: میزبان کی بیوی۔

ثَيِّبَتْ وثُيِّبَتْ. الْمَرْاَةُ زوجها: موت یا طلاق کی وجہ سے شوہر سے جدا ہونا۔ صفت (ثَيِّبٌ) والثَّيِّبُ: باکرہ کی ضد۔ شادی شدہ مرد یا عورت۔ (مذکر ومؤنث) دونوں کے لئے یکساں ہے۔ تم کہتے ہو "رجل ثَيِّبٌ" شادی شدہ مرد "اِمْرَاَةٌ ثَيِّبٌ" شوہر سے جدا شدہ عورت۔ طلاق یافتہ۔ ثیب: جو عورتوں کے لئے ہے اس کی جمع ثیبات ہے اور کہا جاتا ہے "بِئْرٌ ثَيِّبٌ" کنواں جس میں پانی جمع ہو۔

الْمُثَيِّبُ: خاوند سے جدا شدہ عورت۔

الثَّيْتَلُ: پہاڑی بکری۔ نامرد۔ عورتوں کے پاس بیٹھنے والا۔

ثَيْتَلَ وتَثَيْتَلَ. الرَّجُلُ: عقل مندی کے بعد بے وقوف بننا۔

الثَّيْلُ والثِّيْلُ: ایک قسم کی گرہ دار نباتات جو زمین پر پھیلتی ہے۔

الثَّيْنُ: موتی نکالنے کی جگہ، موتی میں سوراخ کرنے والا۔ موتی میں سوراخ کرنے کا آلہ۔

(الثِّيَةُ) بکریوں کا باڑہ۔

ج

الجیم: بنیادی حروف میں پانچواں حرف ہے۔ (مذکر و مؤنث) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

جأب (ف) جأبًا: مال کمانا۔ گیرو مٹی بیچنا۔

الجأب: گیرو مٹی۔ سخت اور اجڈ آدمی۔ شیر ج جُؤُوب: کہا جاتا ہے "فُلانٌ جأبُ الصّبر" فلاں اُمور میں بڑا صابر ہے۔

الجأب: موٹا گورخر

جأبَةُ البَطن: ناف۔

جَئِثَ (س) جأثًا. الرجلُ: اٹھنے یا بوجھ اٹھانے میں سست ہونا۔

جُئِثَ جأثًا و جُؤُوثًا: گھبرانا۔ صفت (مجؤوث)

اجأثَه الحِملُ: گرانبار کرنا۔

الجأاث: بدخو۔ سست رفتار۔

جأج (ف) جأجأ: بزدلی سے کھڑا ہونا۔

جأجأجأجاة. بالابل: جی جی کہہ کر پانی پلانے کے لئے بلانا۔

تجأجأ: عن كذا: رکنا۔ باز رہنا۔

الجُؤجُؤُ. من الطائر: پرند کا سینہ ...... من السفینة: جہاز کا اگلا حصہ۔ ج جآجی.

جأر (ف) جأرًا. وَجُؤَارًا الى الله: دعا کرنے میں آواز بلند کرنا۔ گڑگڑانا ...... الثورُ: ڈکارنا ...... النبات: بلند ہونا۔ الارضُ: لمبی گھاس والی ہونا۔

الجأرُ: مص ...... من النبت: لمبی اور تر و تازہ نباتات (...... والجئیر والجأر): موٹا مرد۔ من الغیث: بہت بارش۔

جأش (ف) جأشًا. قلبُه: غم یا گھبراہٹ سے مضطرب ہونا ...... الیه: متوجہ ہونا۔

الجأش: قلب۔ سینہ۔ کہا جاتا ہے "رَابِطُ الجأش" یعنی بہادر۔ ج جُؤُوش.

الجائشة: نفس۔

جأفَه (ف) جأفًا و جأفَه تجئیفًا: پچھاڑنا۔ گھبراہٹ میں ڈالنا۔ جأف الشجرة: جڑ سے اُکھیڑنا۔

إنجأفت. الشجرةُ: جڑ سے اُکھڑنا۔

جَئِلَ (س) جألًا: لنگڑا ہونا۔

جأل (ف) جألًا. الصوفَ: اکٹھا کرنا۔

الصوف: اکٹھا ہونا۔

جَیأل وجَیألة: بجو (یہ دونوں علم اور غیر منصرف ہیں)۔

الجاورس: باجرہ۔

جأى (ف) جُؤْوةً وجُؤُوةً. الفرسُ: سرخ سیاہی مائل ہونا۔ صفت (أجْوَأ) مؤنث جأواء

جأى (ف) جأیًا. الشیءَ: روکنا۔ چھپانا ...... الثوبَ: سینا ...... علیه: دانتوں سے کاٹنا۔

جَبّهُ (ن) جَبًّا: کاٹنا۔ غالب ہونا (جِبَابًا) النخلةَ: گابھا دینا۔

جُبِّبَ. الفرسُ: زانو اور ایڑی تک سفیدی کا پہنچنا۔ صفت (مُجَبَّب): تیز چلنا۔

جابّه مُجابّةً وجِبابًا: غالب آنا۔ فخر میں مقابلہ کرنا۔

تجابّ. الرجلان: ایک دوسرے کی بہن سے شادی کرنا۔

إجْتَبّ: جبہ پہننا ...... الشیءَ: کاٹنا۔

الـجُبّ: گہرا کنواں۔ کچا کنواں۔ گڑھا ج أجْباب وجِباب. وجِبَبَة.

الجُبّة: جبہ۔ زرہ ...... من السنان: چھڑ کا بالائی حصہ جس میں نیزہ پیوست ہو۔ آنکھ کے گرد کی ہڈی۔ پنڈلی کی ہڈی کا زیریں حصہ جو سم سے متصل ہو۔ ج جُبَب و جِباب.

الجَباب والجُباب: قحط۔

بعیرٌ (أجَبّ): کوہان کٹا ہوا اونٹ۔

جَبَأ (ف) جَبْأً وجَباءً او جُبُوءً او جُبُوءةً: البصرُ: نگاہ کا کمزور ہونا ...... السیفُ: اُچٹ جانا ...... الرجلُ: خوف کی وجہ سے باز رہنا اور واپس آنا۔ صفت (جَبَأ و جُبَّأ): بمعنی بزدل جبأت علیه الحیّةُ: دوراخ سے نکل کر گھبرا دینا۔ جبأ علی القوم: اچانک نمودار ہونا۔

جَبِیَ (س) جَبَأً: چھپنا ...... عنه: باز رہنا اور ڈرنا۔

أجْبَأ. الشیءَ: چھپانا۔ أجْبأت الارض: سرخ سانپ کی چھتری والی ہونا۔ أجْبأ علی القوم: بلند جگہ سے اچانک نمودار ہونا۔

الـجَبْء: سرخ رنگ کی سانپ کی چھتری ج أجْبُؤ وجِبَأة: گیرو: پہاڑ کا گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہو۔ تیل۔

ارض (مَجْبَأة): بکثرت سرخ رنگ کی سانپ کی چھتری والی زمین۔

جَبْجَبَ الرجلُ: سفر کرنا۔ موٹا ہونا۔

الجُبْجُبة: چمڑے کا تھیلا۔ ڈھول۔ موٹی اونٹنی ج جباجب۔
ماء (جُبْجاب وجُباجب): بہت پانی۔
الجِبْت: بت۔ جادو۔ جادوگر بے برکت۔
جَبَخ (ف) جَبْخا: تکبر کرنا۔ جبخ القِداح والكِعاب في القمار: پانسہ پھینکنا۔
الجَبْخانة: میگزین (جدید) اس کے لئے عربی لفظ مَسْلحه: بے بارود کارتوس۔
جَبَذ (ض) جَبْذًا او اِجْتبذه: کھینچنا۔
جبذ العنبُ: چھوٹا اور خشک ہونا۔
جَباذِ. مبني على الكسر: موت۔
جبر (ن) جبرًا وجُبورًا وجِبارة وجبّر العظمَ: ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرنا۔
جَبَرتُ جبرًا او جُبورًا وجِبارةً: نقصان شدہ واپس کرنا یا اس کا عوض دینا۔
جبر (ن) جُبورًا وجبرًا وانجبر وتجبّر واجتبر: ٹوٹی ہوئی ہڈی درست ہونا ...... الفقیرَ: غنی بنانا۔ جبره على الامر: مجبور کرنا۔
اجبره على الامر: مجبور کرنا۔ مذہب جبریہ کی طرف منسوب کرنا۔
اجتبر واستجبر: فقر کے بعد مستغنی ہونا۔
تجبّر: تکبر کرنا۔ سرکش ہونا۔ صفت (جبّیر): حالت گزشتہ کا واپس آنا۔ النبتُ: چرے جانے کے بعد پھر اُگنا۔ تجبّر المريضُ: درست حالت والا ہونا۔
الجَبْر: مص۔ ٹوٹے ہوئے کی درستی۔ غرور۔ مجبوری۔ قضاء الٰہی کے وقوع کا کلی طور پر مجبورانہ اعتقاد کرنا۔ الجبراء: بہادر مرد۔
الجَبّارة: صنوبر کی اقسام میں سے بہت بڑا درخت جس کی لمبائی بہت جلد کئی میٹروں تک پہنچ جاتی ہے۔
الجِبارة: ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرنے کا پیشہ (...... والجبيرة): ٹوٹی ہوئی ہڈی کے باندھنے کی لکڑی یا پٹی۔ ج جبائر
الجبائر: کنگن و بازوبند۔

الجَبَرُوْت والجَبُرُوْت
الجبروت: قدرت۔ طاقت۔ عظمت۔
الجَبْر: علوم ریاضیہ میں سے ایک علم جو کہ علامات اور حروف کی مدد سے حساب کا علوم شناخت کرتا ہے۔
جابر: فا...... ابوجابر: روٹی۔ اُمّ جابر: ہریسہ۔
الجُبار: بے کار۔ بے قیمت۔ کہا جاتا ہے "ذهب دمه جُبارًا" اس کا خون رائیگاں گیا۔ یعنی اس کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا۔ "وانا منه خلاوة و جُبارٌ" میں اس سے پاک و بری ہوں۔
جُبارٌ: منگل کا دن۔
الجَبّار: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ قابض۔ تسلط والا۔ قاہر مغرور و سرکش۔ برج جوزا: کہا جاتا ہے "طلع الجبّار" برج جوزا طلوع ہوا۔ نخلة جبّارة: لمبا کھجور کا درخت جس پر ہاتھ نہ پہنچ سکے۔
الجبرية والمُجبِّرة: فرق اسلامیہ میں سے ایک فرقہ جس کے ماننے والے انسان کے مجبور محض ہونے کے قائل تھے۔
جَبَزه (ن) جَبْزًا: کاٹنا۔
جَبُز (ن) جَبازةً. الخبزُ: خشک ہونا۔ صفت (جبیز)
الجِبْز: بخیل۔
الجِبْزة: ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "جبزله من ماله جبزة" یعنی اس نے اس کو اپنے مال کا ایک حصہ دیا۔
الجبيز: خشک روٹی۔
تجبّس. في مشيه: ناز و تکبر سے چلنا۔
الجِبْس: بزدلی۔ کمینہ۔ کند خاطر۔ فاسق۔ گچ۔ ریچھ کا بچہ۔ ج اجباس۔
الجِبِّيس: ریچھ کا بچہ ...... والجبوس و الاجبس): کمینہ۔ ناکارہ۔
الاجبس: کمزور۔ بزدل۔
جَبَله: (ض ن) جَبَلَ اللّٰهُ: پیدا کرنا۔ کہا جاتا ہے "جبله الله على الكرم" اللہ نے شرافت و کرم اس کی فطرت میں رکھ دی۔
جَبَل التراب: پانی ڈال کر گارہ بنانا۔
جَبَّله: مختلف ٹکڑے کرنا۔
اَجْبَله: بخیل پانا۔
اَجْبَلَ وَتجبَّلَ وَجابَلَ. المسافرُ: پہاڑ کی طرف جانا۔ پہاڑ میں داخل ہونا۔ پہاڑ میں رہنا۔ کہا جاتا ہے "طلب حاجة فاجبل" اس نے اپنے مقصد میں کوشش کی اور محروم رہا۔
وتجبّل ماعنده: اس نے اس کا سب کچھ لے لیا۔
الجَبْلة والجُبْلة والجَبَلة والجِبِلّة: چہرہ۔ جسم کا سامنے کا حصہ۔ فطرت۔ طبیعت۔ اصل۔ قوت۔ زمین کی سختی۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ ذُوجبلة": فلاں سخت طبیعت ہے "وجبلته على الخير" اس کی طبیعت میں نیکی ہے۔
الجُبْل والجُبْلة: لوگوں کی جماعت۔
الجُبْلة: کوہان۔
الجِبْل: مکان کا صحن۔ بہت بڑا۔ کہا جاتا ہے "حیٌّ جِبْل" بڑا قبیلہ۔
الجِبْل: بڑا پیالہ۔
الجَبَل: پہاڑ۔ ج جبال واجبال واجْبُل اور کہا جاتا ہے "رجلٌ جَبَل" یعنی بخیل مرد۔ "وهو جَبْلُ الوَجْه": وہ بھدے چہرہ والا ہے۔ "وفلانٌ جبلُ قومه" فلاں اپنی قوم کا سردار و عالم ہے۔ ابنة الجَبَل: سانپ۔ مصیبت۔ آواز بازگشت۔
الجَبَلي: طبعی۔
الجِبال: بدن۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ خطيرُ الجِبال" فلاں تومند ہے۔
الجَبْل والمِجْبال: بدصورت۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ جبيلُ الوجه" بدصورت مرد۔ "وامرأة مِجْبال" بدصورت عورت۔ سيفٌ مِجْبالٌ: موٹی دھار کی تلوار۔
الجُبْلة: خشک سال۔ ہر چیز کی کثرت۔

اصل۔ المَجْبُوْل: بڑے ڈیل ڈول والا۔
جبن (ن) جُبْنًا وجُبُنًا وجَبَانَةً: بزدل
ہونا۔ صفت (جَبَان) ج جُبَناء مؤنث جَبَانَة
وجَبان ج جَبَانات۔
جَبَّنَ۔ اللبنَ: پنیر بنانا......الرجلَ: بزدلی پر
اکسانا۔ (......واَجْبَنَ واِجْتَبَنَ)
الرجلَ: بزدلی کی طرف منسوب کرنا۔ بزدل
پانا اور اسی سے ہے فَقَاتَلْنَاكُم
فَمَا اَجْبَنَّاكُم" ہم نے تم سے جنگ کی تو تم کو
بزدل نہیں پایا۔
تَجَبَّنَ۔ اللبنُ: پنیر بننا یا پنیر کی طرح جم جانا
......الرجلُ: موٹا ہونا۔
الجُبْن والجُبُن والجُبُنّ: پنیر۔
الجُبْنَة: پنیر کا ٹکڑا۔
الجَبِين: پیشانی۔ پیشانی کا کنارہ۔ ج اَجْبُن
وجُبُن واَجْبِنَة۔ الجَبِين: بزدل (مذکر و
مؤنث)
الجَبَّان: پنیر بیچنے والا۔ یا پنیر والا۔ بہت
بزدل۔ مؤنث جَبَّانة (...... والجَبَّانَة):
ہموار زمین۔ قبرستان۔ صحراج جبابین۔
المَجْبَنة: باعث بزدلی۔ پنیر بنانے کی جگہ یا
وہ جگہ جہاں پنیر بہت ہو۔ عوام کی زبان میں
بکری کے بچے کی اوجھ کو کہتے ہیں جو دودھ کو
پنیر بنادیا کرتا ہے۔
جَبَهَ (ف) جَبْهًا۔ الرجلَ: پیشانی پر مارنا۔
اچانک آنا۔ حاجت سے باز رکھنا۔ جبهه
بالمكروه: برائی سے پیش آنا......الشتاءُ
القومَ: اسباب سرما تیار کرنے سے پہلے سرما
کا آنا۔ الرجلُ: بغیر رسی ڈول وغیرہ کے
پانی پر آنا۔
جَبَّهَه: سرنگوں کردینا۔
اِجْتَبَهَ الماءَ وغیرہ: پانی وغیرہ کو ناگوار
سمجھنا۔
الجَبَه: پیشانی کی چوڑائی اور خوبصورتی۔
الجَبْهَة: پیشانی۔ ج جِبَاه وجَبَهَات۔
جَبْهَة القوم: سردار قوم۔ جبهة من
الناس: لوگوں کی جماعت۔ ذلت۔ تم کہتے
ہو "لقيتُ منه جَبْهَةً" مجھے اس سے ذلت
حاصل ہوئی۔ الجبهة: گھوڑے۔ اس کے
لئے واحد نہیں اور اسی سے ہے "ليس في
الجبهة صدقة" یعنی گھوڑوں میں زکوٰۃ
نہیں۔
الاَجْبَه: خوبصورت پیشانی والا۔ شیر۔
مؤنث جَبْهَاء۔
جَبَا (ن) جَبًا وجَبْوًا وجِبْيًا وجِبْوَةً
وجِبَاوَةً وجَبَى (ض) جِبَايَةً۔
الخراجَ: جمع کرنا......الماءَ في
الحوض: جمع کرنا۔
جَبَّى تَجْبِيَةً: سجدہ کے وقت ہاتھوں کو گھٹنے یا
زمین پر رکھنا۔
اَجْبَى۔ زرعه: پکنے سے پہلے بیچنا اور اسی سے
ہے "من اَجْبَى فقد اَرْبَى" جس نے پکنے
سے پہلے (کھیتی کو) بیچا اس نے ربو کا معاملہ
کیا۔
اِجْتَبَى۔ ہ: پسند کرنا۔ چن لینا۔
الجَبَاء: ج اَجْبَاء و (الجَابِيَة): ج
جَوَابٍ: اونٹوں کے پانی پینے کا حوض۔
الجَبَا: کنوئیں کی من۔
المَجْبَى: خراج۔ ٹیکس۔
جَثَّهُ (ن) جَثًّا واِجْتَثَّه: جڑ سے اکھیڑنا۔
الجَثّ والجُثّ: مردہ ٹڈی۔ یا شہد کی مردہ
مکھی۔ کھجور کا غلاف۔ شہد میں ملا ہوا شہد کی
مکھیوں کا پر وغیرہ۔ الجَثّ: موم۔
الجُثَّة: جسم انسانی۔ لاش۔ ج جُثَث۔
الجَثِيثُ۔ من النخل: کھجور کا پودہ۔ واحد
(جثيثة)
المِجَثَّة والمِجْثَات: کھرپی۔ گھاس
کھودنے کا اوزار۔
اِجْثَالَّ۔ الطيرُ: پر جھاڑنا۔ النبتُ: لمبا اور
پیچیدہ ہونا۔
جَثَلَتْه (ض) جَثْلًا۔ الريحُ: اڑا لے جانا۔
بکھیر دینا۔
جَثِلَ (س) وجَثُلَ (ک) جَثَالَةً وجُثُولَةً۔
الشجرُ والشعرُ: گنجان وکالا ہونا۔ صفت
(جَثْل وجَثِيل)
الجَثْلَة: چیونٹی۔ ج جَثْل۔
الجُثَال: چنڈول۔
الجُثَالَة: بکھرے ہوئے پتے۔
الجَثْلِيق والجَاثَلِيق: لاٹ پادری۔ ج
جثالقة (جدید)
جَثَمَ (ن ض) جَثْمًا وجُثُومًا۔ الليلُ: آدھی
رات ہونا......الرجلُ او الطائر
والحيوانُ: سینہ کو زمین سے لگانا۔ صفت
(جاثِم) ج جُثَّم۔
الجَاثُوم والجُثَام: کابوس۔
رجل (جُثَمَة وجُثَّامَة وجُثَم
وجَثُوم): بہت بیٹھنے والا یا بہت سونے والا۔
الجُثْمَة: ٹیلہ۔ پشتہ۔
الجُثْمَة: راکھ وغیرہ کا تودہ۔
الجُثْمان: بدن۔ شخص۔
المَجْثَم: بیٹھنے کی جگہ۔ ج مَجَاثِم۔
المُجَثَّمَة: وہ پرندہ یا خرگوش جس کو باندھ کر
تیر وغیرہ مارا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔
جَثَا (ن) جُثُوًّا وجُثِيًّا (ض) جُثِيًّا
وجِثِيًّا: زانو پر بیٹھنا یا انگلیوں کے بل کھڑا
ہونا۔ صفت (جَاثٍ) ج جُثِيّ
وجِثِيّ: مؤنث جاثية۔
جَاثَى۔ ہ: گھٹنے سے گھٹنا ملا کر بیٹھنا۔
اَجْثَى۔ ہ: زانو کے بل بٹھانا۔
تَجَاثَوا: باہم زانو پر بیٹھنا۔
الجَثْوَة والجُثْوَة والجِثْوَة: پتھروں کا
ڈھیر۔ مٹی کا ڈھیر۔ قبر۔ ج جُثًى
وجِثًى: شعلہ۔
جُثْوَة۔ الرجل: بدن۔
جَحْجَحَ۔ الشيءَ: پورا جائزہ لے کر اقدام
کرنا۔
عن الامر: ہٹ جانا۔ رک جانا۔
الجَحْجَح والجَحْجَاح: فیاضی کی طرف
سبقت کرنے والا سردار۔ ج جَحَاجِح
وجَحَاجِيح وجَحَاجِحَة۔
جَحَدَه (ف) جَحْدًا وجُحُودًا: کفر کرنا۔

جھٹلانا...... ہ حَقَّہ وجَحَدَ بِحَقِّهِ: باوجود علم کے انکار کرنا۔ صفت (جَاحِد).
جَحِدَ (س) جَحَدًا. الشَّيْئُ: کم ہونا...... النبتُ: چھوٹا رہ جانا...... الارضُ: خشک ہونا ...... الرجلُ: بے خبر ہونا۔ صفت (جَحِد وجَحْد واَجْحَد) کہا جاتا ہے "عَامٌ جَحِدٌ" کم بارش والا سال۔ "ارض جَحِدة" خشک زمین۔ (لام الجحود عند النحاة: لام جو مانافیہ اور کان کے بعد تاکید نفی کے لئے آئے جیسے "وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى" خدا کا یہ کام نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کرے۔
الجَحْدَب: پست قد۔
جَحْدَرَهُ: پچھاڑنا۔ لڑھکانا۔
تَجَحْدَرَ الطائرُ: پر تول کر اڑنا۔
الجَحْدَر: پست قد۔
جَحْدَلَهُ: پچھاڑنا...... الاناءَ: بھرنا...... المالَ: جمع کرنا۔
تَجَحْدَلَ: لڑھکنا۔
جَحْدَم جَحْدَمَةً: تیز دوڑنا۔
جَحَرَ (ف) جَحْرًا وتَجَحَّرَ وانْجَحَرَ. الضبُّ او السبعُ: سوراخ میں داخل ہونا۔
جَحَرت العينُ: اندر کو دھنس جانا۔ تم کہتے ہو "جَحَرَ الخيرُ عنّا" خیر ہم تک نہ پہنچی۔
اَجْحَرَ وجَحَّرَ. السبعَ: سوراخ میں داخل ہونے پر مجبور کرنا۔ واَجْحَرَتِ السماءُ: بارش نہ ہونا۔ اجْحَرَ القومُ: قحط و تنگی میں پڑنا...... ہ: تنگی ڈالنا...... ہ الی کذا: مجبور کرنا۔
اِجْتَحَرَ: سوراخ بنانا۔
تَجَحَّرَتِ العينُ: اندر کو دھنسنا اور اسی سے ہے عین (جَحْراء): گڑھے میں دھنسی ہوئی آنکھ۔
الجَحَر: گہرا گڑھا۔
الجَحْرة والجَحَرة: خشک سال۔
الجُحْر: سوراخ۔ بل۔ ج اَجْحار و جِحَرة واَجْحِرة.

الجَاحِر: پیچھے رہ جانے والا جو قافلہ کو نہ پا سکے۔
الجَوَاحِر: وہ جانور جو اپنے ریوڑ سے پیچھے رہ جائیں۔
المَجْحَر: چھپنے کی جگہ۔ جائے پناہ۔ ج مَجَاحِر.
جَحَسَ وجَحَشَ (ف) جَحْسًا وجَحْشًا. الجلد: چھیلنا۔ کھرچنا۔
جَاحَسَ وجَاحَشَ. عن نفسه وعن غيره: مدافعت کرنا...... ہ: مزاحم ہونا۔ مقاتلہ کرنا۔
الجَحْش: گدھے کا بچہ۔ تشبیھًا: گھوڑے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ ج جِحَاش وجِحْشَان وجِحَشَة.
الجَحْشَة: گدھے کا مادہ بچہ۔ اون جو ہاتھ پر لپیٹ کر کاتی جائے۔
الجَحُوش: چھوٹا بچہ۔
المَجْحُوش: وہ شخص جس کا آدھا بدن ماؤف ہو گیا ہو۔
جَحِظَت (س) جُحُوظًا. عينه: اُبھرے ڈھیلے والی ہونا۔ کہا جاتا ہے رجل (جَاحِظ) العينين: اُبھری ہوئی آنکھ والا مرد۔
جَحَّظَ. اليه: گھورنا۔ تیز نظر سے دیکھنا۔
الجَاحِظَتَان: دونوں آنکھوں کے ڈھیلے۔
جَحَفَهُ (ف) جَحْفًا: چھیلنا۔ بہا لے جانا۔ برباد کر دینا...... ہ بِرِجْلِه: لات مارنا۔
جَحَفَ معه وله على غيره: مائل ہونا...... له الطعامَ: کھانا نکالنا۔
جُحِفَ. الرجلُ: مبتلائے ہیضہ ہونا۔
اَجْحَفَ. السَّيلُ: بہا لے جانا...... الدهرُ بالناس: ہلاک کرنا۔ جڑ سے مٹانا...... فلانٌ بِعَبْدِه: طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف دینا اِجْحَاف: کا استعمال بطور استعارہ کے نقص فاحش میں بھی ہوتا ہے۔
جَاحَفَهُ: مزاحمت کرنا۔ جَاحَفَ عنه: مدافعت کرنا۔
تَجَاحَفُوا: لاٹھی اور تلواروں سے لڑنا۔

...... بالكرة: ملے سے باہم دگر گیند چھیننا۔
اِجْتَحَفَهُ: چھیننا۔ جڑ سے اکھیڑنا۔ ہلاک کرنا ...... ماءَ البئر: تمام پانی نکال دینا...... السيلُ الوادىَ: کھود کر بہا لے جانا۔
الجَحْفَة والجُحْفَة: حوض کے اطراف میں پانی کا بقیہ۔ السيلُ والموت (الجُحَاف): ہمہ گیر و تباہ کن۔
الجُحَاف: ہیضہ کے اسہال۔
المَجْحُوف: مبتلائے ہیضہ۔
الجِحَاف: جنگ۔ لڑائی۔
المُجْحِفَة: مصیبت۔
جَحْفَلَهُ جَحْفَلَةً: پچھاڑنا۔ پھینکنا۔ سرزنش کرنا۔
تَجَحْفَلُوا: جمع ہونا۔
الجَحْفَل: بڑا لشکر۔ ج جَحَافِل. رجل جَحْفَلٌ: بڑے مرتبہ کا مرد۔
الجَحْفَلَة: کھر دار جانور کا ہونٹ۔
جَحَلَهُ (ف) جَحْلًا وجَحَّلَهُ: پچھاڑنا۔
الجَحَل ج جُحُول وجِحْلان: گرگٹ۔ گوہ کا بچہ۔ گبریلا۔ شہد کی مکھیوں کی ملکہ...... ج جِحَال: بڑی مشک اور کہا جاتا ہے "رجل جَحْل" موٹا کشادہ پیشانی والا مرد۔
الجُحَال: زہر۔
الجَيْحَل: بڑی چٹان۔ پہاڑ۔ ہر بڑی چیز۔
جَحَمَ (ف) جَحْمًا. النارَ: بھڑکانا...... العينَ: کھولنا...... ہ عن الامر: روکنا۔
جَحِمَت (س) جَحَمًا وجُحْمًا وجَحُمَتْ (ک) جُحُومًا. النارُ: بھڑکنا۔
جَحَّمَهُ بعينيه: گھورنا۔ تیز نظر سے دیکھنا۔
اَجْحَمَ. عن الامر: رکنا۔ باز رہنا۔
اَجْحَمَتِ النارُ: تیز بھڑکنا۔
تَجَحَّمَ: تنگ ہونا۔ جلنا......
الجَاحِم: آگ۔ بھڑکتی ہوئی چنگاری۔ من الحرب: سخت اور گھمسان کی جنگ اور کہا جاتا ہے "نارٌ جاحمةٌ" تیز آگ۔ "عينٌ جاحمةٌ" اٹھی کی اٹھی رہ جانے والی آنکھ۔

الجحیم: دوزخ۔ گڑھے میں سخت بھڑکتی ہوئی آگ۔ سخت گرم جگہ۔
جُحمةُ النار: آگ کی بھڑک۔ ج جُحم۔
الجحام: آنکھوں کی سوجن۔
الأجحم: بہت سرخ آنکھوں والا۔ سوجی ہوئی آنکھوں والا۔ مؤنث جحماء: ج جُحم و جُحُم و جحمی۔
الجحام: بخیل۔
الجحمرش: بہت بوڑھی عورت۔ بدصورت موٹا خرگوش۔ ج جحامر۔ تصغیر جحیمر۔
الجحمش و الجحموش: بہت بوڑھی عورت۔
جحن (س) جحنا۔ الصبیُّ: خوراک کی خرابی سے کمزور ہونا۔ صفت (جحن)
جحن (ف) جحنا و اجحن و جحّن: فقر یا بخل کی وجہ سے اہل وعیال پر تنگی ڈالنا۔
اجحنة: بری خوراک دینا۔
الجحن: دیر میں جوان ہونے والا...... من النبات: کمزور اور چھوٹا پودہ۔
جحا (ن) جحوًا: چلنا...... بالمکان: اقامت کرنا۔
اجتحاه: جڑ سے اکھیڑنا۔
الجحوة: ایک قدم۔
جخ (ض) جخا: ہاتھ پیر چھوڑ کر لیٹنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا...... برجله: خاک اڑانا۔
ابو جخاوة: ٹڈی۔
جخر (ف) جخرًا۔ البئر: کشادہ کرنا۔
جخر (س) جخرا۔ جوف البئر: کشادہ ہونا۔
اجخر و جخّر۔ البئر: کشادہ کرنا۔
تجخر۔ الحوض: پانی کے خشک ہو جانے کے بعد مٹی کا پھٹ جانا۔
الجخر: بہت کھانے والا۔ بزدل۔
جخف (ن ض) و جخف (س) جخفا و جخیفا: اپنی حد سے زیادہ فخر کرنا۔ صفت (جخاف)
الجخیف: مص۔ بھاری لشکر۔ بہت مغرور انسان کے پیٹ کی آواز۔ نفس و روح۔ تم کہتے ہو "وقع ذلک فی جخیفی: میرے دل میں یہ واقع ہوا۔
جخا (ن) جخوًا۔ الکوز: سرنگوں کرنا۔ اوندھا کرنا۔
جُخّی و تجخّی۔ الکوزُ: سرنگوں ہونا۔ اوندھا ہونا...... الشیخ: خمیدہ کمر ہونا۔
جخّی اللیلُ: گزر جانا۔
جدّ (ض) جدًّا۔ فی اعین القوم: عالی مرتبہ ہونا۔
جدّ (ض) جدّةً۔ الثوبُ: نیا ہونا۔ (جدًّا) الشیئ: کاٹنا (ض ن) جدًّا) کوشش کرنا...... فی الامر: تحقیق کرنا۔ اہتمام کرنا۔ جلدی کرنا...... به الامرُ: سخت ہونا۔
جدّ (س) جددًا۔ الثدی او الضرعُ: خشک ہونا۔ صفت (اجدّ) اور ناقہ کی صفت (جدّاء) ہے اور کہا جاتا ہے "سنةٌ جدّاء" قحط کا سال۔
جدّ (س) جدًّا و جُدًّا: نصیب والا ہونا۔ صفت (مجدود) کہا جاتا ہے "جُددت یافلان" تم خوش قسمت ہو۔
جدّد و اجدّ۔ الشیئَ: نیا کرنا۔ اجدّ ثوبًا: نیا پہننا۔ اجدّ الامر: اچھی طرح تحقیق کرنا...... فی الامر: سنجیدگی اختیار کرنا۔ کوشش کرنا۔
اجدّ الطریقُ: سخت و ہموار ہونا...... الرجلُ: سخت و ہموار زمین پر چلنا۔
جادّهٗ مُجادّةً۔ فی الامر: کسی سے تحقیق کرنا۔
استجدّ۔ الشیئُ: نیا ہونا...... الشیئَ: نیا کرنا یا نیا پانا...... الثوبَ: نیا پہننا۔
تجدّد: نیا ہونا۔
الجدّ: مص۔ دادا۔ نانا۔ ج اجداد و جدود و جدودة: مؤنث جدّة ج جدّات۔ الجدّ: نصیبہ۔ بزرگی۔ عظمت۔ روزی۔ نہر کا کنارہ۔ کہا جاتا ہے "عثر جدّهٗ او تعس جدّهٗ" وہ نقصان میں رہا یا وہ ہلاک ہوا۔
الجدُّ: مص۔ کوشش۔ سنجیدگی۔ جلدی۔ اچھی طرح ثابت شدہ۔ و "فلانٌ عالمٌ جدُّ عالم" فلاں انتہائی درجہ کا عالم ہے۔ و "عظیمٌ جدًّا" بہت ہی بڑا۔ جدًّا: کا نصب مصدریت کی وجہ سے ہے۔
الجُدُّ: حصہ کہا جاتا ہے "فلان ذوجُد فی کذا" فلاں اس بارے میں خوش نصیب ہے۔ بہت پانی والا کنواں۔ کم پانی والا کنواں۔ چٹیل میدان کے اطراف میں تھوڑا پانی۔ سمندر کا کنارہ۔ ہر چیز کا کنارہ (والجُدّی): بڑے حصہ والا۔ بہت نصیبہ والا۔
الجدد: ہموار سخت زمین۔ اسی سے مثل ہے "مَن سلک الجدد امِنَ العثار" جو ہموار سخت زمین پر چلتا ہے وہ لغزش سے محفوظ رہتا ہے۔ باریک ریت۔ ج اجداد۔
الجدّة: دریا کا کنارہ۔ کتے کے گلے کا پٹکا۔ کپڑے کا ٹکڑا۔ و جِدّةُ الثوبِ: کپڑے کا نیا ہونا۔
الجُدّة: علامت۔ طریقہ۔ کہا جاتا ہے "رکب جُدّةَ الأمر او جُدّة مِن الأمرِ" اس نے رائے قائم کی۔ ج جُدد۔
ناقة (جدّاء): خشک تھن والی اونٹنی۔ سنة جدّاء: قحط کا سال۔
الجادّ: کوشش کرنے والا۔ سرگرمی سے کام کرنے والا۔ سنجیدگی سے کام کرنے والا۔
الجادّة۔ الجادّ: کا مؤنث۔ سڑک کا درمیان۔ ج جوادّ۔
الجَداد و الجِداد: کھجور توڑنا۔
جُدادة۔ النخل وغیرہ: کھجور وغیرہ کا کٹا ہوا درخت۔
الجُداد: الجھا ہوا دھاگا یا آپس میں لپٹی ہوئی ٹہنی۔
الجدید: نیا۔ ایک قسم کا پرانا سکہ۔ ج جُدد۔

الجدید والمجدود: نصیبہ ور۔ کٹا ہوا۔
الجدیدان والاجدان: دن رات تثنیہ ہی مستعمل ہے۔ صرف دن یا رات کو جدید یا اجد نہیں کہتے۔
المجدہ: مص ...... من الاکسیۃ: مختلف دھاریوں والا۔
جدب (ن ض) جدبا وجدب (ک) جدوبۃ وتجدب. المکان: بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہونا۔ صفت (جدب واجدب وجدیب وجدوب ومجدوب)
جدب فلانا: عیب لگانا۔
اجدب. المکان: بارش نہ ہونے سے خشک ہونا ...... القوم: قحط زدہ ہونا ...... الارض: خشک پانا ...... فلانا: مہمان داری نہ پانا۔
جدبہ: کمزور کرنا۔
تجدب: عیب دار ہونا۔
الجدب: مص۔ خشک سالی۔ عیب۔ کہا جاتا ہے "مکان جدب" قحط زدہ مقام۔ مؤنث جدبۃ ج جدوب. کہا جاتا ہے "ارضون جدوب وارضون جدب" قحط زدہ زمینیں۔
الجدوب والجدیب: قحط زدہ۔ ارض (جدباء): قحط زدہ زمین۔
المجداب. من الاراضی: بنجر زمین۔ ج مجادب
الاجادب: وہ زمینیں جس میں پیداوار نہ ہو۔ مکان (مجدوب): قحط زدہ۔
الجدث: قبر۔ ج اجداث واجدث.
الجدثۃ: گھوڑے کے کھر کی آواز۔ گوشت چبانے کی آواز۔
اجتدث: قبر بنانا۔
الجدجد: سخت ہموار زمین۔ جھینگر۔ ٹڈی کی مانند ایک سیاہ رنگ کا کیڑا جو رات میں آواز کرتا ہے۔ ج جداجد.
جدح (ف) جدحا واجدح واجتدح. السویق: گھولنا۔ جدح السویق فی اللبن: ملانا۔ کہتے ہیں "جدح جوین من سویق غیرہ" (دوسرے کے ستو کو جوین نے گھولا) حلوائی کی دوکان اور دادا جی کی فاتحہ" کے طور پر ضرب المثل ہے۔
جدحہ: ملانا۔
المجدح: ستو وغیرہ گھولنے کا سامان۔ ایک ستارہ کا نام۔
المجداح: سمندر کا کنارہ۔ ج مجادح.
مجادیح. السماء: نچھتر۔ واحد۔ مجدح کہا جاتا ہے "ارسلت السماء مجادیح الغیث" آسمان نے بارش کے لئے نچھتروں کو آزاد چھوڑ دیا۔
جدر (ن) جدرا وجدرا وجدر: چیچک نکلنا۔ صفت (مجدور ومجدر)
جدرہ (ن) جدرا: لائق و مناسب بنانا ...... الجدار: دیواروں سے گھیرنا ...... الرجل: دیوار کی اوٹ میں ہو جانا۔
جدر وجدر (ک ن) جدارۃ واجدر. النبت: کونپل نکلنا۔
جدر (ک) جدارۃ. بکذا: لائق ہونا۔ صفت (جدیر) کہا جاتا ہے "ھو جدیر بکذا ولکذا" ج جدیرون وجدراء مؤنث جدیرۃ ج جدیرات وجدائر.
جدر واجتدر. الحائط: دیوار بنانا اور پلاسٹر کرنا۔
الجدر والجدر: پھنسیاں۔ مار کا نشان۔ زخم کا نشان۔
الجدر. بالشئی ولہ: لائق۔ مناسب ج جدرون.
الجدر: ج جدران و(الجدار) ج جدر وجدر: دیوار۔
الجدر والجدر: ایک قسم کی ریگستانی نباتات ج جدور: واحد (جدرۃ وجدرۃ)
الجدری والجدری: چیچک۔
المجدار: دھوکا (یعنی وہ چیز جو جانوروں اور چڑیوں کو بھگانے کے لئے کھیت میں کھڑی کی جاتی ہے۔
المجدرۃ: لائق۔ کہا جاتا ہے "انہ مجدرۃ لان یفعل کذا" وہ ایسا کرنے کے لائق ہے۔ (مذکر مؤنث واحد جمع سب کے لئے یکساں ہے) ارض مجدرۃ: بہت چیچک والی سرزمین۔
المجدور: چیچک زدہ۔ کم گوشت والا اور کہا جاتا ہے "انہ مجدور ان یفعل کذا" وہ ایسا کرنے کے لائق ہے۔
جدع (ف) جدعا. الانف وما شاکلہ: کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "لامر ما جدع قصیر انفہ" کسی خاص مصلحت سے قصیر نے اپنی ناک کاٹی۔ جدع فلانا: قید کرنا۔ باز رکھنا۔
...... الرجل عیالہ: نان نفقہ روک لینا۔
(...... وجدع واجدع) الولد: بری خوراک دینا۔
جدع (س) جدعا: بری خوراک والا ہونا۔ صفت (جدع) ...... الرجل: کان ناک کا کٹ جانا۔ صفت (اجدع) مؤنث جدعاء ج جدع.
جدعہ: کسی سے "جدعالک" کہنا یعنی اللہ تجھ کو عیب دار کرے اور تجھ سے خیر کو منقطع کر دے۔
جادعہ ومجادعۃ وجداعا: گالی دینا۔ جھگڑا کرنا۔
تجادعا: باہم جھگڑنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ اسی سے عرب کا قول ہے "ترکت البلاد تجادع افاعیھا" میں نے ملک کو اس حال میں چھوڑا کہ وہاں کے اشرار ایک دوسرے کو کھائے جا رہے تھے۔
الجدعۃ: کاٹنے کے بعد عضو کا بقیہ حصہ۔ کاٹنے کی جگہ۔
جداع بروزن قطام: سخت سال۔ کہا جاتا ہے "واجحفت بھم جداع" ان کو قحط کے سال نے برباد کر دیا۔
المجدع: عضو کاٹنے کا اوزار۔
الجداع: موت۔

جذف (ض) جذفًا. الطیرُ: کٹے ہوئے پروں سے اڑنا ...... الظبیُ: چھوٹے قدم سے چلنا ...... الرجلُ: تیز چلنے میں ہاتھوں کو ہلانا۔

جذف (ض) جذفًا. الشیءُ: کاٹنا۔ الملاحُ السفینۃَ: چپو سے چلانا۔ السماءُ بالثلج: برف گرانا۔

جدّف: نعمت کی ناشکری کرنا۔ کہا جاتا ہے "لاتجدّفوا بنعم اللّٰہ" اللہ کی نعمتوں کی ناشکری مت کرو ...... الملاحُ: چپو سے ڈونگی چلانا ...... علی اللّٰہ: کفر اور اہانت آمیز باتیں کرنا۔

جُدِّف. علیہ: تنگی میں مبتلا کیا جانا اور اسی سے ہے "وانہ لمُجدَّف علیہ العیش" وہ تنگ دست ہے۔

اجذف. القومُ: چلانا۔ شور مچانا۔

الجَدَفَۃ: شور وشغب۔

رجلٌ (مجذوف) الید: چھوٹے ہاتھ والا۔ کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ "مجذوف الازار والقمیص: چھوٹا تہبند اور چھوٹی قمیص پہننے والا۔

المِجذاف: چپو۔ مجداف الطیرِ: پرندہ کے دونوں بازو۔ ج مجادیف.

التجدیف: کلمہ کفر۔ ج تجادیف.

الجُدافی والجُدافاء: غنیمت۔

الجَدَف: قبر۔ ج اجداف.

جدل (ن ض) جدلًا. الحبلَ: بٹنا۔

جدِل (س) جدلًا. الرجلُ: سخت جھگڑالو ہونا۔

(...... وجدل) (ن) جدولًا. الحبُّ: خوشہ میں سخت ہونا۔ الولدُ: مضبوط اور سخت ہڈیوں والا ہونا۔

جدّلہ (ض ن) جدلًا وجدّلۃً: زمین پر پٹک دینا۔ جدّل الشعرَ: گوندھنا۔ چوٹی بنانا۔

جادلہٗ مجادلۃً وجدالًا: جھگڑا کرنا۔

تجادلا: ایک دوسرے سے جھگڑنا۔

تجدّل وانجدل: زمین پر پٹکا جانا۔

الجَدْل: مص۔ سخت ٹھوس۔ عضو ج جُدول قبر۔

جدلاء ج جُدل: محکم۔

الجدلُ عند المنطقیین: ایسا قیاس جس میں شہرت کی وجہ سے کسی رائے کو حتمی تصور کر لیا گیا ہو۔ مثلاً فلاں بات بہ بات قسم کھاتا ہے لہٰذا جھوٹا ہے۔

الجَدَل: جھگڑا۔ جھگڑے کی مہارت۔

الجَدلۃ: ہاون کا دستہ۔

المجدالۃ: زمین۔ جدالۃ الخلق: گٹھے ہوئے بدن والا۔

الجدیل: بٹی ہوئی رسی۔ ج جُدُل. جُدُل الانسان: انسان کے ہاتھ پیروں کی جوڑدار ہڈی۔

الجدیلۃ: طریقہ۔ کہا جاتا ہے "عملی علی جدیلتہ" اس نے اپنے طریقہ پر کام کیا۔ قبیلہ گوشہ۔ کنارہ رائے کی پختگی۔ کبوتر وغیرہ کا کابک۔

الاجدلیّ والاجدل: شکرا۔ ج اجادل.

درعٌ جدلاء: مضبوط زرہ۔ ج جُدل.

المجدال والجدل والمجدل والمجدال: بہت جھگڑالو۔ المجدال: کابک بیچنے والا۔

المَجدل: محل۔ ج مجادل.

المَجدل: لوگوں کی جماعت۔

المجدول: بٹا ہوا یا مضبوط بٹا ہوا۔

الجدول: فہرست۔ لسٹ۔

الجَدْوَل والجِدْوَل: نالہ۔

جذمہ (ن) جذمًا: کاٹنا۔ جذمت النخلۃُ: پھلدار ہو کر خشک ہونا۔ صفت (جاذم)

انجذم: کٹ جانا۔

الجذمۃ: پست قد۔

...... والجذامۃ: وہ بالیاں جو پہلی مرتبہ گاہنے میں نہ ٹوٹیں۔

الجذم: پست طبقہ کے لوگ۔

جدا (ن) جدوًا. علیہ: عطیہ دینا۔

واجتدی استجدی. فلانًا: حاجت کا سوال کرنا۔ عطیہ مانگنا۔

اجدی اجداءً: عطیہ پانا۔ فلانًا: عطیہ دینا ...... الامرُ: نفع دینا۔ کہتے ہیں "ما یجدی عنک ھذا" تم کو یہ فائدہ نہیں دے گا۔

اجتداہ: عطیہ دینا۔

الجدا: عام بارش (...... والجداءُ): نفع عطیہ۔

الجادی: مانگنے والا۔ عطیہ دینے والا۔

الجادی: زعفران۔

الجدویٰ: عطیہ۔

الاجدیٰ: زیادہ نافع۔

الجدی: سخی۔

الجدوۃ: گلہ۔ ریوڑ۔

جدی (ض) جدیًا: عطیہ طلب کرنا۔

اجدیٰ اجداءً. الجرحُ: بہنا۔

الجدی: پہلے سال کا بکری کا بچہ۔ ج اجدٍ وجداء وجدیان: قطب کے پہلو کے ایک ستارے کا نام جس کو "جدی الفرقد" بھی کہتے ہیں آسمان کے ایک برج کا نام۔

الجدیۃ: زین یا پالان کے نیچے کی گدی ج جدی وجدیات.

الجادیاء: زعفران۔

جذّہ (ن) جذًّا: کاٹنا۔ توڑنا۔ جذ فی سیرہ: تیز چلنا۔

جذّذ: قوم سے اپنی پیروی چاہنا اور اس کا نہ ماننا۔

انجذ: کٹنا۔ ٹوٹنا۔

تجذّذ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

الجُذاذ والجِذاذ والجَذاذ: توڑا ہوا۔ ٹکڑا۔ سونے کے ڈلے۔

الجذاذۃ: ہر چیز کی زیادتی۔ کہا جاتا ہے "جذاذتہ علیہ کذا" وہ اس سے اتنا زیادہ۔

الجذاذات: ریزہ۔ برادہ۔ کہا جاتا ہے "عندی جذاذات من الفضۃ" میرے

پاس چاندی کے ریزے ہیں۔

الجذ: کٹی ہوئی چیز کا چھوٹا ٹکڑا۔ تم کہتے ہو "ثُرتُ اِلی الصنم فکسّرته اجذاذا" میں بت پر ٹوٹ پڑا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

الجُذة: ٹکڑا۔

الاجذ: ٹوٹا ہوا۔ مؤنث جذاء۔

جذبَهُ (ض) جذبًا واجتذبَهُ. اليه: کھینچنا۔

جذبَ الشهرُ: اکثر حصہ گزر جانا۔ جذبتِ الناقةُ: کم دودھ والی ہونا ...... المُهرَ عن امه: دودھ چھڑانا۔

جاذبَهُ. الشیءَ: کسی چیز کے بارے میں کشمکش کرنا۔

تجاذبا. الشیءَ: کسی چیز کے بارے میں باہم کشمکش کرنا۔

تجذّبَ. اللبنَ: پینا۔

اِنجذبَ: کھنچ جانا۔ انجذب فی السیر: تیز چلنا یا دور تک جانا اور کہا جاتا ہے "انجذب بهم السیرُ" وہ لوگ دور تک چلے۔

الجاذب: فا۔ کم دودھ والی اونٹنی۔ ج جواذب وجذاب۔

الجذبة: دور کی مسافت۔ کہا جاتا ہے "بينه وبين المنزل جذبة" اس کے اور منزل کے درمیان مسافت بعیدہ ہے۔

جذاب: موت کے لئے علم۔

الجاذبيّة: کھینچنے کی قوت۔

الجذّابة: چھوٹی چڑیوں کے شکار کرنے کا کمپا۔

جذرَهُ (ن) جذرًا: کاٹنا۔ جڑ سے اکھیڑنا۔

جذّرَ. العددَ: عدد کا جذر حاصل کرنا۔

جذّرَهُ واجذرَهُ: جڑ سے اکھیڑنا۔

الجذر: جڑ سے اکھڑنا۔

الجذر والجِذر: جڑ۔ جذرُ النبات: نباتات کی جڑیں جو زمین میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ج جُذور: مربع کا جذر۔ جذر البقرة: گائے کے سینگ۔

الجذريّة: وہ دانت جو رباعیہ کے بعد ہو۔

المَجذور: عدد کا مربع۔

الجذر: عدد اپنے آپ میں ضرب دینا مثلاً 10x10=100 حاصل ہوتے ہیں۔ 100 (سو) 10 کا مجذور ہے۔

الجوذر والجُوذر والجَوذر: نیل گائے کا بچہ۔ ج جواذر وجآذر.

المُجذَر: بہت پست قد۔

جذعَ (ف) جذعًا. الدابةَ: بغیر چارہ کے روک رکھنا ...... بين البعيرين: ایک رسی میں باندھنا۔

الجذع. من البهائم: چھوٹا بچہ۔ ج جذاع وجذعان اور اسی سے ہے "جذعان الجبال" چھوٹے پہاڑ۔ نوجوان اور کہا جاتا ہے "فلانٌ فی هٰذا الامرِ جذعٌ" فلاں اس معاملہ میں نوآموز ہے۔

"واعدتُ الامرَ جذعًا" میں نے اس کام کو از سر نو کیا۔ کہا جاتا ہے "ذهبوا (جذع مذع)": مبنی برفتحہ یعنی متفرق گئے۔

الجِذع: درخت کا تنہ۔ ج جُذوع واجذاع. جذعُ الانسانِ: دھڑ۔ سر اور ہاتھوں اور ٹانگوں کے علاوہ انسان کا باقی جسم۔

المُجذع والمُجذّع: بے اصل وبے ثبات۔

جذفَ (ف) جذفًا واجذفَ. الطائرُ: تیز اڑنا۔ "جذفتْ واجذفتِ المرأةُ": چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا۔

جذّفَ وجذفَ. القاربَ: چپو سے چلانا۔ الشیءَ: کاٹنا۔

تجذّفَ. فی مشيه: تیز چلنا۔

المجذاف: کشتی چلانے کا چپو۔

المجذوف: کٹی ہوئی ٹانگ والا۔

جذلَ (س) جذلًا واجتذلَ: خوش ہونا۔ صفت (جذل وجذلان) ج جُذلان: مؤنث جذلة وجذلی.

جذلَ (ن) جُزولًا واستجذلَ: سیدھا کھڑا ہونا۔

اَجذلَهُ: خوش کرنا۔

تجاذلَ. القومُ: باہم کینہ رکھنا۔ باہم دشمنی کرنا۔

الجِذل. من الشجرة: بغیر شاخوں کے درخت کا تنہ۔ ٹھنٹھ۔ کہا جاتا ہے "عادَ الشيءُ الی جذلِهِ" چیز اپنی اصل پر لوٹ آئی۔ لکڑی کا کندہ جو خارش والے اونٹ کے بدن پر رگڑنے کے لئے کھڑا کیا جائے۔

جُذَیل اس کی تصغیر ہے اور اسی سے ہے "انا جذیلها المُحکّک" میں تجربہ کار وواقف کار ہوں اور کہا جاتا ہے "هو جذلُ مالٍ" وہ مال کا بہتر منتظم ہے۔ ج اجذال واجذُل وجُذول وجُذولة.

الجاذل: فا۔ شادماں۔ ستون کی مانند ایک جگہ پر کھڑا رہنے والا۔ "سقاءٌ جاذلٌ" دودھ کو بدمزہ کر دینے والی مشک۔

جذمَ (ض) جذمًا وجذمةً: جلدی سے کاٹنا۔

جُذِم جذمًا: کٹے ہوئے ہاتھ یا کٹی ہوئی انگلیوں والا ہونا۔

جذِمَ: کوڑھی ہونا۔ صفت (اجذم ومجذوم ومُجذّم)

اَجذمَ. عن الشیءِ: باز رہنا ...... علیه: پختہ ارادہ کرنا ..... فی سيره: تیز چلنا ..... يده: کاٹنا۔

اِنجذمَ وتجذّمَ: کٹ جانا۔

الجِذم والجَذم: اصل۔ جڑ۔ ج جُذوم واجذام.

الجذمة والجذمة: ہاتھ میں کٹنے کی جگہ۔

الجُذمة: ٹکڑا۔ چابک۔ کوڑا۔

الجُذمة: ٹنڈاپن۔

الاجذم: ہتھ کٹا۔ یا کٹی ہوئی انگلیوں والا۔ مؤنث جذمی وجذماء اور کہا جاتا ہے "هو اجذمُ الحجة" وہ شخص ایسا ہے جس کے پاس نہ دلیل ہے نہ زور بیان۔

الجُذامة: کٹی ہوئی کھیتی کا باقی ماندہ۔

المجذام والمجذامة: امور میں جلدی

فیصلہ کرنے والا۔ جلدی سے دوستی کو ختم کر دینے والا۔
جذا (ن) جذوًا وجُذوًا واجذی. علی الشي: اچھی طرح کھڑا ہونا۔
تجاذی. الحجر: اٹھانا۔
الجذاۃ: بڑے درختوں کی جڑیں۔ ج جذاء.
الجِذوۃ والجَذوۃ والجُذوۃ: بھڑکتا ہوا انگارہ۔ ج جُذی وجذی وجذاء: کہا جاتا ہے "فلان جُذوۃُ شر" فلاں شر کا بانی اور اسے ہوا دینے والا ہے۔
جذی (ض) جذیًا واجذی. فلانا عنه: منع کرنا۔
تجاذی تجاذیًا: کھسک جانا۔
الجذی والجذیۃ. من الشجرۃ: جڑ۔
جرّہٗ (ن) جرًّا وجرّیه: کھینچنا۔ جرّ الابل: آہستہ ہانکنا۔۔۔۔ الکلمۃ: زیر لگانا۔۔۔۔ علی نفسه جریرۃً: گناہ کا ارتکاب کرنا۔
جرّرہٗ وجرّربه: سختی سے کھینچنا۔
جارّہٗ رسنه: بالکل آزاد چھوڑ دینا۔ ٹال مٹول کرنا۔ کہا جاتا ہے "جارّہ الدّین" اس نے قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کی۔
انجرّ: کھینچنا۔
جرّواجترّ. البعیرُ: جگالی کرنا۔
اجرّ. البعیرُ: جگالی کرنا۔۔۔۔ الفصیل: دودھ پینے سے روکنے کے لئے زبان چیر دینا۔۔۔۔ لسانه: گفتگو کرنے سے منع کرنا۔ اجرّہٗ رسنه: بالکل آزاد چھوڑ دینا۔ اجرّہ الرمح: نیزہ گھسا کر چھوڑ دینا۔ اجرّہٗ الدّین: مہلت دینا۔
اجترّ واجدرّ. الشي: کھینچنا۔
استجرّ. الشي: کھینچنا۔۔۔۔ المال: تھوڑا تھوڑا لینا۔۔۔۔ لفلان: مطیع وفرمانبردار ہونا۔
الجرّ: مس اور اسی سے ہے "کان ذلک عام کذا وهلمّ جرًّا الی الیوم" یہ واقعہ فلاں سال میں ہوا اور آج تک ایسا ہی ہے۔ جرّ الجبل: دامن کوہ۔ بجو وغیرہ کا سوراخ۔ اعراب کی ایک قسم خواہ حرکت سے ہو یا حرف سے۔
الجِرّۃ: کھینچنے کی ہیئت۔ خانہ بدوش لوگ۔
(۔۔۔۔ والجِرّۃ): جگالی۔
الجَرّۃ: جرّ کا اسم مرۃ۔ گھڑا۔ ج جرّ وجرار.
الجرّۃ: بھوبھل کی پکی ہوئی روٹی۔
الجُرّۃ: گلہ بونے کے لئے سوراخ دار برتن۔ ہرن کے شکار کے لئے لکڑی کا پھندا ج جُرَر کہا جاتا ہے فعلت. ذلک من (جرّاک وجرّائک وجرّاک وجرائک): میں نے یہ تمہاری وجہ سے کیا۔
الجِرّی: ایک قسم کی مچھلی جس کو بام کہتے ہیں۔
الجِرّیّۃ والجِرّیئۃ: پرندے کا پوٹا۔
الجارور: پانی بہنے کی جگہ۔ سیلاب کا بنایا ہوا نالہ۔۔۔۔ فی اصطلاح المولدین: صندوقچی جو کھینچنے سے کھلے۔
بئر (جَرور): گہرا کنواں۔۔۔۔ فرس جرور: قابو میں نہ آنے والا گھوڑا۔ امرأۃ جرور: بانجھ عورت۔
الجریرۃ: گناہ۔ کہا جاتا ہے "فعلت ذلک من جریرتک" میں نے اس کو تمہاری وجہ سے کیا۔
الجرّار: بہت کھینچنے والا۔ گھڑا بنانے والا۔ گھڑا بیچنے والا۔ جیش جرار: بہت بڑا لشکر۔۔۔۔ عوام چھوٹی صندوقچی کے لئے لفظ جرّار کو استعمال کرتے ہیں جو کھینچنے سے کھلتی ہو۔
الجرّارۃ: زرد رنگ کا بچھو جو دم کو گھسیٹتا چلتا ہے۔
المَجرّ: پانی بہنے کی جگہ۔ شہتیر۔
المَجرّۃ: کہکشاں۔ عوام اس کو "درب التبانه" کہتے ہیں۔
جرُؤ (ک) جراءۃ وجُرأۃ وجرۃ وجرائیۃ علیه: دلیری کرنا۔ صفت (جری): ج اجراء واجرئاء.
جرّأہ تجریئًا: جرأت دلانا۔ دلیر بنانا۔
اجترأ: دلیر ہو جانا۔
استجرأ:۔۔۔۔ بتکلف جرأت دکھلانا۔
الجرئیۃ: درندوں کے شکار کرنے کا مکان۔ ج الجرائی.
الجرائیۃ: پوٹا۔ حلق۔
جرب (س) جربًا: خارش والا ہونا۔ صفت (جرب وجربان واجرب) ج جراب وجربی واجارب وجُرب. جرب السیف: زنگ آلودہ ہونا۔
جرّبہٗ تجریبًا وتجربۃً: آزمانا۔
اجرب. القومُ: قوم کے اونٹوں میں خارش پھیلنا۔ کھجلی میں مبتلا کرنا۔
الجرب: عیب۔ برائی۔ تلوار کا زنگ۔
الجرباء: اجرب کا مؤنث۔ قحط زدہ زمین۔ ستاروں بھرا آسمان۔
الجراب: تلوار کا میان۔ چمڑے کا برتن۔ کنوئیں کا جوف۔ خصیتین کی تھیلی۔ ج اجربۃ وجُرُب وجُرْب.
الجُراب: خالی کشتی۔
الجِربّۃ: سخت وقوی افراد (انسان ہو یا حیوان) کھاؤ اور نکمے اہل وعیال۔
الجِربیاء: شمالی ہوا یا اس کی ٹھنڈک۔
الجِربّان والجُربّان. من السیف: میان پر تلہ دھار۔۔۔۔ من القمیص: گریبان۔
المُجرّب: آزمودہ۔ دراهم مجرّبۃ: کھرے درہم۔
الجَرَبّۃ: ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کرنے والی قوم۔
جربارۃ: پھولوں کی ایک قسم۔ (جربرہ)
جربیۃ: پھولوں کی ایک قسم۔ (Gerbra)
الجورب: پائتابہ (فارسیة) ج جوارب وجواربۃ.
جوربہ: پائتابہ پہنانا۔
تجورب: پائتابہ پہننا۔
الجوربۃ: ایک قسم کی مچھلی۔ مارماہی۔
تجرنثم واجرنثم: اوپر سے نیچے گرنا اور سکڑ کر زمین پر آ رہنا۔ اجرنثم: چمٹ کے رہ جانا۔

الجُرثُوم والجُرثُومَة من الشیئ : جڑ ۔ یا درخت کی جڑ میں جمع شدہ مٹی ۔ ج جَرَاثِیم. جرثومة النمل : چیونٹیوں کی بستی اور مصری زبان میں "جراثیم" (Germs) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جرج (س) جَرَجًا الخاتمُ فی اصبعه : ڈھیلی ہونے سے حرکت کرنا۔ صفت (جرج)

الرجل : سخت زمین میں چلنا۔

الجرج : سخت زمین۔

الجُرجة : توشہ رکھنے کا تھیلا۔ خرجی۔ ج جرج

جرجر الجملُ : بلبلانا۔ الماء فی حلقه : گڑ گڑ کرنا۔ (...... وتجرجر) الماء : غٹ غٹ پینا۔

الجرجر : نلد کی دائیں کرنے کا آہنی آلہ۔ حلق۔ جراجر۔

الجِرجِر والجرجر : لوبیا۔ چنا۔

الجرجارة : چکی۔

الجرجیر : ایک قسم کی ترکاری جو پانی میں پیدا ہوتی ہے۔

جرحہ (ف) جرحًا : زخمی کرنا۔ ...... ہ بلسانه : عیب لگانا۔ مرتبہ گھٹانا۔ کہا جاتا ہے "جرح الشهادة" اس نے گواہی کو باطل کر دیا۔ ...... الرجلُ : کمانا۔ صفت (جارح) اور اسی سے ہے "مالهُ جارحة" اس کے لئے کوئی کمانے والا نہیں۔

جرح (س) جرحًا : زخمی ہونا۔

جرّحهٗ : بہت زخمی کرنا۔ جرّح الشهادةَ : رد کرنا۔

اِجترح الشیئَ : کمانا۔ الاثمَ : ارتکاب کرنا۔

استجرح الشیئُ : فاسد ہونا۔

الجُرح : زخم۔ ج جُروح واَجراح۔

الجُرحة : جس چیز سے مخالف کی گواہی یا دلیل مجروح کی جائے۔

الجِراحة : زخم۔ ج جِراح وجِراحات۔ جراح کا پیشہ۔ گناہ۔

الجرّاح والجِرَاحِیّ : زخموں کا علاج کرنے والا۔ سرجن۔

الجارحة : جارح کا مؤنث۔ چھری۔ شکاری درندہ یا پرندہ یا کتا۔ عضو انسانی خصوصاً ہاتھ ج جوارح۔ جوارح النهار : کنایہ ہے مصائب سے اور اسی سے ہے "نعوذ باللّٰه من طوارق اللیل وجوارح النهار" ہم دن اور رات کے مصائب سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ "الجوارح من الطیر" شکاری پرندے۔

المجروح : ج مجاریح و(الجریح) : ج جرحی : زخمی۔

جرد (ن) جرْدًا وجرّد العودَ : چھیلنا ...... الجلد : بال اتارنا ...... السیف : ننگی کرنا ...... القحط الارض : چٹیل کر دینا۔ جرّده من ثوبه وجرّده ثوبهٗ : ننگا کرنا۔ جرّد الکتاب : اعراب نہ لگانا۔ جرّد الجریدة : چھیٹک دینا۔

جرد (س) جرَدًا : چٹیل ہونا۔ ننگا ہونا ...... المکانُ : ٹڈی زدہ ہونا ...... الفرسُ : چھوٹے بال والا ہونا۔

جُرِدَتِ الارضُ : ٹڈیوں کے کھانے سے صاف ہو جانا۔

تجرّد : ننگا ہونا ...... الامر : تمام کاموں سے فارغ ہو کر مشغول ہونا اور کوشش کرنا ...... الفرسُ : گھوڑ دوڑ میں آگے بڑھ جانا۔

انجرد : ننگا ہونا ...... بنا السیر : بغیر دوسری طرف التفات کئے ہوئے چلتے رہنا۔ ...... الثوبُ : گھسنا اور بوسیدہ ہونا۔

اجترد النطن : دُھنا۔

الجرد : مص ۔ مکان جرد : بغیر نباتات والی جگہ۔ الثوب الجرد : پرانا بوسیدہ کپڑا۔ وحال ۔ مال کا بقیہ ج جرود۔

الجرد والجرد : بغیر نباتات والی جگہ۔

الجرد : بال کا چھوٹا ہونا۔

الجُردة : برہنگی۔

الجَرْدة : پرانا بوسیدہ کپڑا۔

الجَراد : ٹڈی ۔ واحد ۔ (جرادة)

الجُرادة : لکڑی کا چھلکا۔

الجرید : کھجور کی ٹہنی جو پتوں سے صاف کر لی گئی ہو ۔ واحد (جریدة)

الجریدة : سواروں کا رسالہ جس میں پیادے نہ ہوں۔ مال کا بقیہ۔ رجسٹر۔ اخبار۔ ج جرائد۔

الاجرد : بغیر نباتات والی زمین۔ بے بال۔ چھوٹے بالوں والا۔ مؤنث جرداء۔ ج۔ جُرد. الاجرد من الخیل : گھڑ دوڑ میں آگے رہنے والا گھوڑا۔ لبن اجرد : بے جھاگ کا دودھ۔ صخرة جرداء : صاف چکنی چٹان۔ خمرة جرداء : شراب۔ صافی۔ والجرد : سواروں کا رسالہ جس میں پیادے نہ ہوں اور کہا جاتا ہے "مارایته مُذ اجردین" میں نے اس کو پورے دو دن یا دو مہینے یا دو سال سے نہیں دیکھا "شهر اجرد" پورا مہینہ۔

سَنَةٌ (جارُود وجارُودة) : سخت قحط والا سال۔

التجرید : نحویوں کے نزدیک کلمات کو لفظی عامل سے خالی کرنا جیسے زید قائم اور صرفیوں کے نزدیک زائد حروف سے خالی کرنا جیسے قام زید۔

التجریدة : فوج کا دستہ۔

المجرد : دانتوں کے صاف کرنے کا برش۔ روئی دھننے والا آلہ۔

المجراد : تانبے وغیرہ کے برتنوں کی کھچائی کرنے والا۔ قلعی گر۔

المنجرد : چھوٹے بالوں والا۔

الجرذق والجرذقة : روٹی ۔ ج جرادق.

الجرذم : سبز سر والی سیاہ ٹڈی بہت بولنے والا۔

جرذ (ن) جرذًا. الجرحُ : وہاں زخم کا بستہ ہو کر سوجنا۔

جرّذ الشجرة : گانٹھیں اتارنا۔

اجرذهٗ : نکالنا۔ علیحدہ کرنا ...... ہ الیہ : مجبور

کرنا۔

الجرذ: جانور کے کوچ کا ورم۔

الجُرَذ: ایک قسم کا چوہا۔ ج جِرذان: کہا جاتا ہے "تفرّقت جرذانُ بیتہٖ" اس کے گھر میں چوہے قلابازی کھا رہے ہیں۔

ارض (جرِذة): بہت چوہوں والی زمین۔

المُجرَّذ: آزمودہ کار۔

الاجرَذ: وہ شخص جو چلنے میں قدم کا اگلا حصہ قریب قریب رکھے اور ایڑی دُور دُور۔

اُمّ جرذان: ایک قسم کی کھجور۔

جرزَ (ن) جرزًا: کاٹنا۔ جڑ سے اُکھیڑنا ...... ہ الزمانُ: ہلاک کرنا ...... ہ بالشتم: گالی دینا۔ کہا جاتا ہے "جرزما علی المائدة" دسترخوان کا سب کچھ صاف کر گیا۔

جرُزَ (ک) جرازةً: پیٹو ہونا۔

جرِزت (س) جرزًا۔ الارضُ: بنجر ہونا۔ صفت (جارزة) ج جوارز۔

جارزَہٗ جرازًا و مُجارزةً: گالی کے مشابہ خوش طبعی کرنا۔

اَجرزَ۔ البعیرُ: لاغر ہونا ...... المکانُ: قحط زدہ ہونا۔ صفت (مجراز)

تجارزَ۔ القومُ: باہم گالی گلوچ کرنا۔

الارض (الجرزو الجرزو الجرُز): بنجر زمین۔ زمین جس کی گھاس چر لی گئی ہو۔ ج اَجراز: کہا جاتا ہے "ارضٌ جرزٌ وارضٌ اجرازٌ وارضون اجرازٌ"۔

الجرز: عورتوں کا ایک لباس۔

الجُرز: لوہے یا چاندی کا ستون۔ ج اجراز وجرزة: کہا جاتا ہے "طوت الحیّة اجرازھا" سانپ کنڈلی مار کے بیٹھ گیا۔ "وطوی فلانٌ اجرازہٗ" فلاں نے سستی کی۔

الجرز: خشک سال۔ جسم۔ انسان کا سینہ۔ اونٹ کی پیٹھ کا گوشت۔

الجرزة: ہلاکت۔ کہا جاتا ہے "رماہُ اللّٰہُ بجرزةٍ" اللہ اس کو ہلاک کرے۔

اُجرزة: گٹھا۔ بنڈل۔ ج جُرز۔

الجُراز: شمشیر براں۔

الجروز: بہت کھانے والا جو دسترخوان کو صاف کر دے۔

المجروز۔ من الامکنة: نبات بریدہ جگہ۔

الجرزم: بے سالن کی خشک روٹی۔

جرس (ض) جرسًا: بولنا۔ آواز سنانا ...... الکلام: ترنم سے پڑھنا ...... الشیَٔ: زبان سے چاٹنا۔

اَجرس: الطائرُ: اڑنے میں سرسراہٹ کی آواز سنائی دینا ...... الحادی: حدی گانا ......

الجرس: بجانا ...... والجرسُ الحلیُ: جھنکار ہونا۔ بجنا۔

جرّسَہٗ۔ الدھرُ: تجربہ کار بنانا۔ جرّس بھم: بدنام کرنا۔

تجرّس: بولنا۔ گفتگو کرنا۔ نغمہ سرائی کرنا۔

اِجترس۔ المالَ: کمانا۔

الجرْس والجِرس: آواز۔ آہستہ آواز۔

الجرس: اصل۔ کہا جاتا ہے "ھو من خیر جرسٍ" وہ شریف خاندان سے ہے۔ ج اَجراس۔

الجرس: گھنٹہ۔ گھڑیال۔ ج اجراس۔

ذات الاجراس: ایک قسم کا سانپ جس کی آواز گھنٹہ کی مانند ہوتی ہے۔

الجارسة: گھاس کھانے والا کیڑا۔ ج جوارس۔

الجوارس: شہد کی مکھیاں۔

الجُرسة: آزمودہ کاری۔

المُجرّس: تجربہ کار۔ کہا جاتا ہے "ناقة مجرّسة" سدھائی ہوئی اُونٹنی۔

جراسیش: سفید یا بنفشی پھولوں والا پودا زیادہ تر آرائش و زیبائش کے لیے اُگایا جاتا ہے۔

جرش (ن) جرشًا۔ الحبَّ والقمحَ: دلنا۔ (...... وجرّش) الراسَ: کھجلا کر بھوسی نکالنا۔

اِجترش۔ لعیالہ: کمائی کرنا ...... الشیَٔ: اُچک لینا۔

الجاروش والجاروشة: غلہ دلنے کی چکی۔ ج جواریش۔

الجرش: مص۔ سانپ کے کینچلی سے نکلنے کی آواز۔

والجرش والجُرش والجُرَش۔ من اللیل: رات کا ایک حصہ۔ کہا جاتا ہے "مضی جرشٌ من اللیل" رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ ج اَجراش وجُروش۔

جُراشة۔ الحبّ: دلا ہوا غلہ۔ سر کی بھوسی۔

الجوارش: جوارش۔ (دوا)

الجریش والمجروش: دلا ہوا۔

جرِض (س) جرَضًا۔ بریقه: فکر یا غم کی وجہ سے مشکل سے تھوک نگلنا ...... ویُقہ: یکبارگی نگل لینا۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ یجرض علیک ریقہ غیظًا" یعنی فلاں تمہارے اوپر دانت پیس رہا ہے۔

جرضَہٗ (ن) جرضًا: گلا گھونٹنا۔ کہا جاتا ہے "ھو یجرض نفسہ" وہ مرنے والا ہے۔

اَجرضَہٗ۔ بریقه: اچھو لگوانا۔

الجرض والجریض: تھوک جس سے پھندا لگ جائے اور اسی سے مثل ہے "حال الجریضُ دون القریض" شعر کہنے سے شدید غم نے روک دیا۔

الجرِیض: غمگین۔ ج جرضی اور کہا جاتا ہے "فلت فلانٌ جریضًا" فلاں مرنے ہی والا ہے۔

الجِراض والجِریاض والجِرْآض: بہت غمگین۔

الجُرضم والجُراضم والجِرْضَم: بہت کھانے والا۔ ناقة (جرِضمٌ وجرضمٌ): موٹی تازی اونٹنی۔

جرَعَ (ف) جرعًا وجرِع (س) جرعًا واجترع اجتراعًا۔ الماءَ: یکبارگی پی لینا۔

جرّعہ۔ الماء: ایک ایک گھونٹ کر کے پلانا۔

تجرّع۔ الماء: تھوڑا تھوڑا پینا ...... الغیظ: غصہ پی جانا۔

أَجْرَعَتِ. النَّاقَةُ: کم دودھ والی ہونا۔ صفت
(مُجْرِع) ج مَجَارِع ومَجَارِيْع)
الجُرْعَةُ والجَرْعَةُ والجُرَعَةُ: گھونٹ۔
الجُرْعَةُ ج جُرَع وجِرْعَان و(الجَرْعَاء)
ج جَرْعَاوَات و(الأَجْرَع) ج أَجَارِع:
ہموار ریتلا میدان جس میں کچھ نہ اگے۔
جَرَفَ (ف) جَرْفًا وجُرْفًا وتَجَرَّفَ
واجْتَرَفَ. الشَّيْءَ: کل یا اکثر حصہ کو لے جانا
...... الطِّينَ: کھرچ لے جانا۔
أَجْرَفَ: الرَّاعِيُ إِبِلَهُ: اونٹ چرانا۔
الْجُرْف: چارہ
أَجْرَفَ. المكانُ: سیلاب زدہ ہونا۔
الجَرْف: مص۔ بہت مال (مویشی چاندی
سونا وغیرہ۔ سرسبزی۔ وہ داغ جو اونٹ کی ران
یا بدن پر لگایا جاتا ہے۔
الجُرْف ج جِرَفَة و(الجُرُف) ج أَجْرَاف:
دریا کے کنارے کا وہ حصہ جس کو پانی نے کھوکھلا
کردیا ہو اور اسی سے ہے "فلان يَبْنِي على
جُرُفِ هَارٍ لا يَدْرِيْ ما لَيْلٌ مِنْ نَهَارٍ"
فلاں دریا کے گرتے ہوئے کنارے پر گھر بناتا
ہے اور اسے لیل ونہار کی تمیز نہیں۔
الجُرَف. من السيل: تمام چیزوں کو بہالے
جانے والا سیلاب اور کہا جاتا ہے "رجلٌ
جُرَافٌ" تمام کھانا کھا جانے والا امرد۔
(...... والجِرَاب): ایک قسم کا پیمانہ۔
الجَارِف. ق۔ طاعون۔ عام تباہ کن موت
(چاہے انسان کی ہو یا مویشی کی)
الجَارُوْف: بہت کھانے والا۔ تیز بہالے
جانے والا۔ منحوس۔ مؤنث جَارُوْفَة۔
الجُرَّاف: بہت تیز بہالے جانے والا۔
المُجْرَف والمُجْتَرَف: وہ شخص جس کا تمام
مال برباد ہو گیا ہو۔
المِجْرَف والمِجْرَفَة: بیلچہ۔ پھاوڑہ۔
جَرْفَسَهُ: پچھاڑنا ...... الشَّيْءَ: بہت حرص سے
کھانا۔
جَرِلَ (س) جَرَلًا. المكانُ: سخت اور پتھریلی
ہونا۔

الجَرَل: سخت اور پتھریلی زمین ج أَجْرَال۔
الجَرْوَل: پتھریلی زمین۔ ج جَرَاوِل۔
الجِرْيَال والجِرْيَالَة: شراب یا اس کا رنگ۔
جَرَمَ (ض) جَرْمًا. الشَّيْءَ: کاٹنا۔ پورا کرنا
...... النَّاقَةُ: اون کترنا (...... جَرْمًا وجَرَامًا
وجِرَامًا) النخلَ: کھجوریں کاٹنا۔
جَرَمَ (ن) جَرْمًا واجْتَرَمَ. لأهله: کمانا۔
جَرَمَ (ض) جَرِيْمَةً وأَجْرَمَ واجْتَرَمَ. إليه
وعليه: گناہ کرنا۔
جَرِمَ (س) جَرَمًا: گری ہوئی کھجوریں کھانا
...... لونُه: صاف ہونا۔
جَرُمَ (ک) جَرِيْمَةً: عظیم الجرم ہونا۔ بڑا
گناہ کرنا۔
جَرَّمَهُ: کاٹنا۔
جَرَّمَهُ وتَجَرَّمَ عليه: گناہ کی تہمت لگانا۔
تَجَرَّمَ الزمانُ أو الشتاءُ: ختم ہوجانا۔ کہا جاتا
ہے "عامٌ مُجَرَّمٌ" پورا سال۔
الجَرْم: مص (...... والجُرْم): گناہ۔ ج
جُرُوْم وأَجْرَام اور کہا جاتا ہے "لا جَرَمَ ولا
جُرْمَ" یعنی ضروری یقیناً اور کبھی قسم کے معنی میں
آتا ہے۔ جیسے "لا جَرَمَ لأَفْعَلَنَّ كَذَا" میں
بخدا ایسا کروں گا۔
الجَرْم: مص ڈونگی۔ گرم ملک۔ ج جُرُوْم۔
الجُرُوْم: گرم ممالک۔ اس کے مقابلہ میں
"الصُّرُوْد" ہے یعنی سرد ممالک۔
الجِرْم: جسم۔ رنگ۔ باصطلاح فلسفہ ستارہ و
آسمان۔ ج أَجْرَام وجُرُم وجُرُوْم۔
الجَرَام والجُرَام والجَرِيْم: خشک کھجور۔
چھوہارہ۔
الجَرِيْم: بڑے جسم والا۔ گنہگار۔ مؤنث
جَرِيْمَة ج جِرَام۔
الجَرِيْمَة: جرم۔ گناہ۔ گٹھلی۔ شجر جَرِيْمَة:
کٹا ہوا درخت۔ الجَرِيْمَة: آخری بچہ۔ کہا
جاتا ہے "هُوَ جَرِيْمَةُ أَهْلِهِ" وہ اپنے اہل کے
لئے کمانے والا ہے۔ "والعُقَابُ جَرِيْمَةُ
فَرْخِهَا" عقاب اپنے بچوں کی خوراک لانے
والا ہے۔

جَرْمَزَ واجْرَمَّزَ. الرَّجُلُ: سمٹنا۔ لوٹنا۔
بھاگنا۔ جواب میں غلطی کرنا۔
الجَرَامِيْز من الحيوان: جانور کی ٹانگیں۔ کہا
جاتا ہے "ضَمَّ الثورُ جَرَامِيْزَهُ" بیل نے اپنی
ٹانگیں سمیٹ لیں "وأخذه بجراميزه" اس
نے سب لے لیا۔
الجُرْمُوْق: موزہ۔ وہ چیز جو موزہ کے اوپر اس
کی حفاظت کے لئے پہنی جاتی ہے۔ عوام اس
کو "کالوش" کہتے ہیں۔
جَرَنَ (ن) جُرُوْنًا. الثوبُ: بوسیدہ و نرم ہونا
...... على الأمر: خوگر ہونا۔ عادی ہونا۔ کہا
جاتا ہے "جَرَنَتْ يدُه على العَمَلِ" اس کا
ہاتھ کام میں مشاق ہو گیا۔
...... جَرْنًا. الحبَّ: پیسنا۔
أَجْرَنَ. الحبَّ: کھلیان میں جمع کرنا۔
اِجْتَرَنَ: کھلیان بنانا۔
الجَارِن: سانپ کا بچہ۔ مٹے ہوئے نشان والا
راستہ ...... من المتاع: استعمال شدہ بوسیدہ
سامان۔ سِقَاءٌ جَارِنٌ: سخت چمڑے والی
مشک۔ دِرْعٌ جَارِنَةٌ: نرم زرہ۔ ج جَوَارِن
وجَارِنَات۔
الجُرْن: پانی وغیرہ کے لئے کھدا ہوا پتھر۔ ج
أَجْرَان وجُرَان (...... والجَرِيْن) ج جُرُن:
کھلیان کھجور وغیرہ خشک کرنے کی جگہ۔
الجِرَان. من البعير: اونٹ کی گردن کا اگلا
حصہ۔ ج جُرُن وأَجْرِنَة اور کہا جاتا ہے
"أَلْقَى البعيرُ جِرَانَهُ" یعنی اونٹ بیٹھ گیا۔
"وألقى فلانٌ على هذا الأمر جرانه" یعنی
فلاں نے اس مقصد پر اپنی نظر جما دی۔
"وضَرَبَ الإسلامُ بجِرَانِهِ" اسلام نے جڑ
پکڑلی۔ "وضَرَبَ الليلُ بجِرَانِهِ" رات آ
گئی "وألقى عليه جرانه" اس نے اپنا بوجھ
اس پر ڈال دیا۔
المِجْرَن: کھلیان۔ رجل مِجْرَن: بہت
کھانے والا امرد۔
المُجَرَّن. من السياط: نرم اور چکنا کوڑا۔
جَرَّهُ تَجْرِيْهًا. الأمر: ظاہر آشکارا کرنا۔

تجرّہ. الامرُ: ظاہروآشکارا ہونا۔

الــجـــراهية: ظاہروآشکارا۔ کہا جاتا ہے "سمعتُ جراهيةَ القوم" میں نے قوم کی چیخ پکار سنی۔

جرْهد واجرهدّ. في السير: تیز چلنا۔

الجرْهد والجُرْهُد: پھرتیلا چلنے والا۔

الجرْهاس: بڑا وقوی شیر۔

الــجرْهام والجُراهِم: شیر۔ الــجُراهم: بڑا پہاڑ۔ بڑا اُونٹ۔

اجرتْ إجراءً. الكلبةُ: پلوں والی ہونا۔

الــجَرْوُ. بتثليث الجيم: ہر چھوٹی چیز یہاں تک کہ انار اور خربوزہ بھی اور عموماً کتے اور شیر کے بچے کے لئے مستعمل ہے۔ ج جـــراء واجرو جج اجرية.

الــجَروة: بتثليث الجيم: جرو کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "ضرب على الأمرِ جروتَه" اس نے اس کام میں صبر واستقلال سے کام لیا۔ "وضرب جروته عنه" اس نے صبر کر لیا۔

كلبةٌ (مُجرومُجرية): پلوں والی کتیا۔

جرٰی (ض) جـريا وجريانا وجِرية. الــمـاءُ: جاری ہونا۔ بہنا۔ کہا جاتا ہے "نهرٌ ســرِيـعُ الـجــرية" تیز بہنے والی ندی...... الفرسُ: دوڑنا...... الامرُ: واقع ہونا...... الى الشئ: قصد وارادہ کرنا۔

اجرى الكلمةَ: کلمہ کو منصرف بنانا۔

جرّی واجـرى. المـاءَ: جاری کرنا۔ بہانا۔

اجْـرىٰ لـه الحسـاب: کسی کا حساب درج رجسٹر کرنا...... علـيه الحسـاب: کسی کے ذمہ بقایا نکالنا۔

جرّى فلانا: وکیل بنا کر بھیجنا۔ اجرى الامرَ: نافذ کرنا۔ جاری کرنا۔ اجـرى الامــر الى فـلان: سپرد کرنا یا نسبت کرنا۔ اجـرى الــى الشي: قصد وارادہ کرنا۔ اجرى عليه الرزق: جاری کرنا۔ معین کرنا۔

اجْـرىٰ الـقـصـاصَ: قصاص لینا۔ اجرى الكلمةَ: منصرف کر دینا۔

جاراه: کسی کے ساتھ چلنا (تـجـارَيا): ساتھ ساتھ دوڑنا۔ چلنا۔ کہا جاتا ہے "الــديـــنُ والرهْنُ يتجاريان" قرض اور رہن ایک ہی طرح کے ہیں۔ جـارى في الامر: موافقت کرنا۔

اِسـتـجرى. فلانًا: کسی سے دوڑنے یا چلنے کے لئے کہنا۔ وکیل بنانا۔

الــجَرِي: وکیل۔ پیغامبر۔ مزدور۔ ضامن۔ کہا جاتا ہے "هُـو جـريّ لهٗ" وہ اس کا ضامن ہے ج اَجْرِياء: کہا جاتا ہے "من جَراك اومن جرائك" یعنی تمہاری وجہ سے۔

الجَرَاية: وظیفہ۔ فوجی کا روزینہ...... والجَراء والــجِراء: جوانی۔ کہا جاتا ہے "جـارِية بيِّنة الجَراية" اچھی جوان لڑکی۔

الجِراية والجَراية: وکالت۔

الاجْـريّا والاجـرِياء: کام کا طریقہ۔ خلق۔ طبیعت۔ کہا جاتا ہے "جـرى على اجْرياه واجْرِيائه" وہ اپنی فطرت پر چلا۔

الــجِـرّيّ والــجِـرّيث: ایک قسم کی مچھلی۔ مار ماہی۔ بام۔

الجِرْيَة: پونا۔

الْــجَـاري: ترکی رسم الخط کی ایک قسم جو کہ خط نسخی، دیوانی اور نستعلیق سے لیا گیا۔

الجَاري: ف۔ "نهرجارٍ" وہ دریا جو خشک نہ ہو۔

الـجـــارِيةُ. الجـاري: کا مؤنث۔ بچی۔ باندی۔ آفتاب۔ کشتی۔ سانپ۔ ج جارِيات و جوارٍ.

الــمَـجْـرى: پانی بہنے کی جگہ۔ گزرگاہ۔ ج مَجارٍ.

الـمَـاجـ ـريات: واقعات و حوادث۔ جـرى ماجرى ـــ... ہے۔ کہا جاتا ہے۔ "كانت بَيْنَهُمْ مُـنـاظـرات ومَـاجَـريـات يطول شرحها"

جزّ (ن) جزًّا وجِزّزًا واجتزّ. الصوفَ او العشبَ او النخلَ: کاٹنا۔

جـزّ واجـزّ واسْتـجزّ. الغنمُ او البُرُّ او النخلةُ: کترنے یا کاٹنے کا وقت قریب آنا۔

اَجزّ الـثـمرُ: خشک ہونا۔ اجزّ القومُ: کتری ہوئی بھیڑوں والی یا کٹی ہوئی کھیتی والی ہونا۔

الجِزّة: کتری ہوئی اُون۔ ج جِزَزٌ وجزائز.

الجِزز: غیر مستعمل اُون۔

الــجُزاز والجُزازة: اُون کا وہ حصہ جو کاٹتے وقت زمین پر گرے۔ جُزازٌ من الليل: رات کا ایک حصہ۔

الــجَزاز والجِزاز: کھیت کی کٹائی۔ کترنے یا کاٹنے کا وقت۔

الــجَزُوزة. من الغنم: بھیڑ جو کتری جائے ج جُزُزٌ.

الجَزِيز: کترا ہوا۔ کاٹا ہوا۔

الجَزِيزة: اُون کا گچھا۔

الجَزّاز: کترنے یا کاٹنے والا۔

المِجَزّ: کترنی۔ قینچی۔

جـزَأ (ف) جـزْءًا. الشئ: اجزاء میں تقسیم کرنا۔ ایک جزء لینا۔ (...... وتـجزّأ واجتزأ) بالشئ: اکتفاء کرنا۔

جـزّأتـجـزئةً تـجـزيـئًا. الشئ: تقسیم کرنا۔

(جـزأه واجـزأه) بالشئ: قانع بنانا۔ کہا جاتا ہے "جزأ الـمـاشية بـالـرطب عن الماء" جانور کو تر گھاس کھلائی اور پانی پلانے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ اجزأ عنه: مستغنی ہونا۔

تجزّأ: تقسیم ہونا۔

الجُزْء: بعض۔ کفایت۔ کہا جاتا ہے لک في هــذا غـنـاءٌ وجزءٌ" تمہارے لئے اتنا بس ہے۔

الجُزْء: چیز کا ایک حصہ۔ ج اَجْزاء اور اسی معنی میں جزء وجزاء بھی ہے۔

الجُزْئي: جز کی جانب منسوب۔ کلی کی ضد۔

الجُزْئية: ضد کلیت۔ ج جزئیات۔

الجُزْأة: چھری۔ ستالی وغیرہ کا دستہ۔

المَجْزأو المَجْزأة والمُجْزأو لمُجزأة: کسی چیز کا اتنا حصہ جو کافی ہو۔ کہا جاتا ہے "اجزأمُجزأ فلان ومَـجزاه ومَجزأتـه ومُجزأته" وہ فلاں کا قائم مقام ہوا۔

الـجَزِئ والــمُـجْزِئ. من الطعام: آسودہ

کرنے والا۔

الجوازی: نیل گائے جوصرف گھاس چرتی ہے اورزیادہ پانی کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

جَزَخَ (ف) جَزْخا . لهُ من المال: حصہ دینا...... الرَّجُلُ: اپنے کام کے لئے جانا...... الظّباءُ: اپنی جھاڑی میں داخل ہونا۔

الجَزْخ: مص۔عطیہ۔

الجُزْدان: جزو دان۔بستہ۔تھیلی۔

جَزَرَ (ن ض) جَزْرًا وجَزَرًا وجِزَارًا واجْتَزَرَ. الشاةَ: ذبح کرنا۔جَزَرَ النخلةَ جَزْرًا: کاٹنا۔

جَزَرَ (ن ض) جَزْرًا . البحرُ: سمندر کا پیچھے ہٹنا...... الماءُ: خشک یا کم ہوجانا۔

اَجْزَرَ. النخلُ: کاٹنے کاوقت آنا۔الشیخ: مرنے کاوقت آنا...... فلانًا: ذبح کرنے کے لئے بکری دینا۔

تجازرا: باہم گالی گلوچ کرنا۔

تَجَزَّرُوْهم واجْتَزَرُوْهم. فی القتال: میدان جنگ میں دشمن کو درندوں کی خوراک بنا دینا۔

الجَزْر: مص۔ذبح کرنا۔بھاٹا۔سمندر کے پانی کا اُتار۔

الجَزَر: ہروہ جانور جس کا ذبح کرنا جائز ہو۔ واحد جَزَرة: ذبیحہ۔جزر السباع: وہ گوشت جس کو درندے کھائیں۔کہا جاتا ہے "تركوهم جَزَرًا" یعنی انہوں نے ان کو صحرا میں قتل کردیا۔الجَزَر: وہ زمین جہاں سے مد (جوار) لوٹے۔و (الجزر): گاجر۔

الجَزّار والجزير: ذبح کرنے والا۔

الجَزُوْر: ذبح کے لئے اُونٹنی یا بکری۔ج جُزُر وجزُورات: جزائر۔

الجُزارة: ذبح کئے ہوئے جانور کے اطراف (یعنی سری پائے) اس لئے کہ ذبح کرنے والا ان کو ذبح کرنے کی اُجرت میں لیتا ہے۔وہ چیز جس کو ذبح کرنے والا ذبح کی اجرت میں لے۔

الجِزارة: ذبح کرنے کا پیشہ۔

الجَزِيْرة ج جزائر وجُزُر وجُزْر: زمین کا وہ حصہ جس کے چاروں طرف پانی ہو۔دوآبہ کے ممالک جزيرة العرب: ملک عرب (اور یہ فی الحقیقت جزیرہ نما ہے۔الجزائر: شمالی افریقہ میں ایک ملک کا نام۔الجزائر الخالدات: بحرمحیط (اٹلانٹک) کے مغربی حصہ میں چھ جزیرے۔

المَجْزِر: مذبح۔بوچڑ خانہ۔عوام اس کو مسلخ کہتے ہیں۔

جَزَعَ (ف) جَزْعًا. الوادی: پارکرنا...... لهُ مِنْ ماله جَزْعة: ایک حصہ دینا۔

جَزِعَ (س) جَزَعًا وجُزُوْعًا. منه: بے صبری کرنا...... علیه: ڈرنا۔صفت (جَزِعٌ وجَازِعٌ وجَزُوْعٌ وجَزَّاعٌ وجُزُوْع)

جَزَّعَهُ: تسلی دینا۔بے صبری زائل کرنا۔جَزَّعَ الشئَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا...... الحوضُ: تھوڑے پانی والا ہونا۔

اَجْزَعَهُ: گھبرادینا۔(اجزع منه جزعة): ایک حصہ باقی چھوڑ دینا۔

انْجَزَعَ وتجزّعَ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ٹوٹنا۔

اِجْتَزَعَهُ: کاٹنا۔توڑنا۔

الجَازِع: فا۔ہروہ لکڑی جس کو دو چیزوں کے درمیان عرض میں نصب کرکے اس پر کوئی چیز رکھیں۔مؤنث جازعة.

الجَزْع: مص۔مہرہ جس میں سفیدی وسیاہی ہوتی ہے۔واحد جزعة.

الجِزْع: لوگوں کے رہنے کی جگہ۔شہد کی مکھیوں کا چھتہ۔جِزْعُ الوادی: وادی کا موڑ ج اَجْزَاع.

الجُزْع والجِزْع: رہٹ کا دُھرا۔

الجِزعة والجُزْعة: تھوڑی چیز۔بقیہ۔ج جِزَع. الجُزْعة: چھری کا دستہ۔

الجُزَيْعة: بھیڑوں کے ریوڑ کا ایک حصہ۔ج جزائع.

المِجْزاع: بہت بے صبر۔ج مَجازيع.

المُجَزَّع والمُجَزِّع. من الرُّطَب: نیم پختہ کھجور۔وہ چیز جس میں سفیدی وسیاہی ہو۔

حوض مجزّع: تھوڑے پانی والا حوض۔

جَزَفَ (ن) جَزْفًا واجْتَزَفَ. الشئ: اٹکل سے بیچنا یا خریدنا۔و (المجزاف): بتثليث الجيم (الجزيف): اٹکل کی بیع۔کہا جاتا ہے "بیع جزیف وبیع جُزاف"۔

جازفه مُجازفة: اٹکل سے خرید وفروخت کرنا اور اسی سے ہے "جازف فی کلامه" اس نے بے تکی باتیں کیں۔جازف بنفسه: اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دینا۔

الجُزْفة: چوپایوں کا گلہ۔

الجَزّاف: شکاری۔

الجَزُوْف. من الحوامل: حد ولادت سے گزرنے والی۔

المِجْزَفة: مچھلی کا جال۔

جَزُلَ (ک) جَزَالةً. الشئُ: بڑا ہونا۔موٹا ہونا...... المنطقُ: فصیح ہونا۔صفت (جَزْل) ج جِزال و(جَزِيل): ج اَجْزال وجِزال...... الرَّجُلُ: صائب الرائے ہونا۔

جَزَلَ (ض) جَزْلًا. الشئَ: دو ٹکڑے کرنا...... القَتَبُ غارِبَ البعيرِ: کاٹ دینا۔زخمی کردینا۔

اَجْزَلَ. العطاءَ وفی العطاء ومن العطاء لفلان وعلیه: بہت دینا۔

اِسْتَجْزَلَهُ: کسی چیز کو بڑا یا موٹا یا کسی کلام کو فصیح پانا۔اِسْتَجْزَلَ رایه: کسی کو صائب الرائے پانا۔

الجَزْل: مص۔موٹا۔بڑا۔بہت۔فیاض۔بہت دینے والا۔عمدہ رائے والا۔عمدہ الفاظ۔

الجِزْل: خشک لکڑی۔

الجَزال والجِزال: کھجور کے پھل اُتارنے کا وقت۔کہا جاتا ہے "هذا زمن الجزال" یہ کھجور کے پھل اُتارنے کا زمانہ ہے۔

الجُزّال والجُزيل: بہت بڑی۔

الجَوْزَل: کبوتر کا بچہ۔ج جوازل۔

جزمه (ض) جَزْمًا: کاٹنا۔جزم الحرف: ساکن کرنا...... الفعلَ: جزم دینا یا حرف علت یا تثنیہ وجمع سے نون گرا دینا......

کرنا۔تم کہتے ہو "حلف یمیناً جزمًا ...... الامـــر: کسی امر کا قطعی فیصلہ کرنا۔تم کہتے ہو "امرته امراً جزمًا" میں نے اس کو لازمی حکم دیا۔"وهذا حكم جزمٌ" یہ لازمی و قطعی حکم ہے۔جزم الی الامر: پختہ ارادہ کرنا۔جزَم علیـه الشیٔ: واجب کرنا...... الـرَّجلُ: دن رات میں ایک ہی مرتبہ کھانا۔...... (واجتزَم) الـنَّخلَة: پھلوں کا اندازہ کرنا۔(...... وجزَم) عنه: بزدل ہونا، عاجز ہونا۔...... علیه: خاموش ہونا۔...... القربة: بھرنا۔

تَجزَّم. العودُ: پھٹنا۔

اِنجزَم. العظمُ: ٹوٹنا...... الحرف: ساکن ہونا۔

الجَزمُ: مص۔کہاجاتا ہے "قلم جزم" برابر قط والا۔و "امر جزم" وقت سے پہلے آنے والا معاملہ۔

الجِزم: حصہ۔

الـجَازم: فا۔جزم کا عمل کرنے والا۔جیسے لَم۔

سِقاءٌ جازِم: بھری ہوئی مشک۔بعیر جازم: سیراب اونٹ۔ج جوازِم۔

الجَزمة: دن رات میں ایک مرتبہ کھانا۔

الـجِـزمَة: بھیڑوں کے ریوڑ کا ایک حصہ۔

سِقـاءٌ اواناءٌ (مجزوم): بھری ہوئی مشک یا برتن۔

جزَی (ن) جزاءً. الـرجلَ بكذا وعلى كذا: بدلہ دینا۔جزی فلانًا حقه: ادا کرنا۔ جزاه الشیٔ: کافی ہونا (...... واَجزی) الامرُ مـنـه اوعـنـه: قائم مقام ہونا۔تم کہتے ہو "يُجزِی هذا من اوعن ذاک" یہ اس کے قائم مقام ہے۔

جازاه مُجازاةً وجزاءً: بدلہ دینا۔

تـجازَی تجازِيًا. دينه وبدينه على فلان: طلب کرنا۔تقاضا کرنا۔

اِجتزَاه: بدلہ مانگنا۔

الـجزاء والـجَزاء والجَازية والمُجازاة: کسی چیز کا بدلہ۔الـجَازية: کی جمع الجوازی۔ کہاجاتا ہے "جـزتک الـجـوازی" یعنی تم

نے اپنے فعل کا بدلہ پالیا۔

الـجِزيَة: زمین کا محصول۔ٹیکس جو ذمی سے لیا جائے۔ج جِزی وجزَیٌ وجزاء۔

الاَجزَی: بہت کافی۔تم کہتے ہو "اللـحـم السمین اجزی من المهزُول" موٹا گوشت دبلے سے زیادہ بہتر ہے۔

جَسَّهٗ (ن) جَسًّا واجتَسَّهٗ: معلوم کرنے کے لئے ہاتھ سے چھونا۔...... الارض: روندنا۔

...... ہ بعینیه: گھورنا۔تیز نظر ڈالنا۔

جَـسَّ وتَـجَـسَّـسَ واجتَـسَّ. الاخبارَ اوالامورَ: تفتیش کرنا۔

الـجَسِیس: ج اَجِسَّة و (الـجاسوس): ج جواسیس والجَسَّاس): جاسوس۔برائی کی نیت سے خبروں کی تفتیش کرنے والا۔

جَـوَاسُّ. الانـسـان: انسان کے حواس خمسہ واحد (جاسَّة)

اَلـجَـاسُوسِيَّةُ: پولیس یا فوج کا ایک خفیہ محکمہ۔(سی۔آئی۔ڈی)

المَجَسّ والمُجَسَّة: چھونے کی جگہ۔سینہ۔ کہاجاتا ہے "فلان ضيق الـمَـجَـسّ او الـمجَسَّة" فلاں تنگ دل ہے۔المجَسَّة: نبض۔کہاجاتا ہے "مَـجَـسَّـه حارة" اس کی نبض گرم ہے ج مَجاسّ۔

الـمِـجَسَّة: چھونے کا آلہ۔ج مَـجَـاسّ ومِجَسَّات۔

جَسَأَ (ف) جَسْـئًا وجُسُوْءًا او جُسَاءَةً. اليدُمن العمل: کام کرنے کی وجہ سے سخت ہونا۔صفت (جَاسِئة وجَسْئاء)

الجَسْءُ: سخت کھال۔جما ہوا پانی۔

الجَاسِية. من النبات ونحوه: خشک۔

جَسِدَ (س) جَسَـدًا. الـدمُ بـه: چپکنا۔ (جَسِد وجاسِد)

جَسَّدَهٗ: زعفران سے رنگنا۔

تَجسَّد: تن آور ہونا۔

الجَسَد: بدن انسانی۔زعفران۔خشک خون ج اَجْسَـــاد: نسبت کے لئے (جَسَـدی وجُسُدانِی)

تَجَسَّد: جسم والا ہونا۔

الجَسَاد: زعفران۔

الجُسَاد: پیٹ کا درد۔

الجَسِید: خشک خون۔

المِجْسَد: کرتہ جو بدن سے متصل ہو۔بنیان۔

جَـسَـرَ (ن) جَسَارَةً وجُسُورًا. علی الامر: اقدام کرنا۔(...... وتَجاسَر): فخر کرنا۔ جری ہونا۔

جَسَــــرَ (ن) جَسْــــرًا: پل بنانا واجتَسَر المفازة: عبور کرنا۔

جَسَّرَهٗ: بہادر بنانا۔

الـجَسْـر والـجِسْـر: پل۔ج جُسُور واَجْسُر. الـجَسْـر من الابل: بڑا اونٹ ...... مـن الـرجـال: بڑے ڈیل ڈول کا مرد مؤنث جَسْرة۔

الـجَـاسِـر ج جُسَّارٍ وجَـاسِـرُون و(الـجَسُور) ج جُسُر وجُسْر: دلیر۔پیش قدمی کرنے والا۔مؤنث جَاسِرَة وجَسُوْر: ج جَواسِر۔

الجَسَرة: دلیری۔بہادری۔

الجَسَّار: بہت دلیری کرنے والا۔

جَسَع (ف) جُسُوْعًا. عن العطاء: باز رہنا۔رُک جانا۔

الجَاسِع. من السفر: لمبا سفر۔

جَسُم (ک) جَسَـامَةً: تناور ہونا۔صفت (جُسَـام وجَسِيْم) ج جِسَـام: مؤنث (جَسِيْمَة وجُسَامَة)

جَسَّمَهٗ: تن آور و موٹا کرنا۔

تَجَسَّم: تناور و موٹا ہونا۔

تَـجَـسَّـم فی عينی كذا: خیال میں آنا...... الامـر: کسی بڑے کام کی طرف اقدام کرنا...... الـرمـلَ: ریگستان کے بڑے حصے کو طے کرلینا ...... فلانًا من بين القوم: انتخاب کرنا...... الارضَ: ارادہ کرنا۔کہاجاتا ہے "تـجـسَّـم فُلانٌ مِنَ الكَرَم" فلاں بڑا فیاض ہے گویا کہ وہ کرم کا مجسمہ ہے۔

السجسم: بدن۔ وہ چیز جس میں طول وعرض عمق ہو۔ ج اَجْسَام واَجْسُم وجُسُوم: نسبت کے لئے (جِسْمِیّ وجِسْمَانِیّ)
الجُسْمان: بدن۔
الجُسْم: بڑے بڑے اُمور۔
الاَجْسَم: تناور اور بڑا۔
المُجَسَّم: وہ عدد جو کسی جسم کی لمبائی کو عرض و عمق میں ضرب دینے سے حاصل ہو۔ ہر وہ چیز جس میں طول، عرض، عمق ہو۔
جَسَا (ن) جَسْوًا وجُسُوًّا: بمعنی جَسَأَ۔
جَاسَاہ مُجَاسَاۃً: دشمنی کرنا۔
جَشَّہ (ن) جَشًّا: کوٹنا۔ توڑنا۔ جَشَّ المکانَ: جھاڑو دینا۔ صاف کرنا...... ہ بالعصاء: لاٹھی سے مارنا...... دَمْغَہ: بہانا...... القومُ: کوچ کرنا۔ اکٹھا ہونا۔
اَجَشَّ۔ الشیءَ: کوٹنا۔ توڑنا...... البُرَّ: موٹا پیسنا۔ صفت مفعول (جَشِیْش ومَجْشُوْش)
اَجَشَّ واجْتَشَّ۔ المکان: گنجان گھاس والی ہونا۔
الجَشّ: مص۔ مَوْضَعٌ جَشٌّ: سخت پتھریلی جگہ۔
الجُشّ: پہاڑ۔ ج جشاش۔
الجَشَّۃ والجُشَّۃ: لوگوں کا ایک ساتھ آنے والا گروہ۔ بھدی آواز۔
الاَجَشّ: بھدی آواز والا آدمی۔ مؤنث جَشَّاء۔
المِجَش والمِجَشَّۃ: چکی۔
جَشَأَ نفسُہ (ف) جُشُوْءًا وجُشْأً وجَشْأً: غم یا گھبراہٹ کی وجہ سے جی متلانا ...... المکانُ: خوب پیداوار ہونا ...... من المکان: نکلنا...... البحرُ: جوش میں آنا۔
جَشَّأَ تَجْشِئَۃً وتَجَشَّأَ تَجَشُّؤًا: ڈکار لینا۔
اِجْتَشَأَ۔ البلادَ واجْتَشَأَتْہ البلادُ: ناموافق ہونا۔
الجُشَاء: ڈکار۔ واحد جُشَأَۃ وجُشْأَۃ۔
جَشَبَ (ف) وجَشِبَ (س) جَشْبًا وجَشُبَ (ک) جَشَابَۃً۔ الطعامُ: موٹا وبدمزہ ہونا۔ صفت (جَشْبٌ وجَشِبٌ وجَشِیْبٌ ومِجْشَابٌ ومَجْشُوْبٌ)
وجَشُبَ الرَّجُلُ: بدغذا ہونا۔
المِجْشَب: موٹے جسم والا بہادر۔
جَشَر (ن) جَشْرًا وجَشَرًا۔ المواشی: چرانے کیلئے لے جانا۔ وجَشَرَ الاناءَ: خالی کرنا۔
جَشَرَ (ن) جُشُوْرًا۔ الصبحُ: پو پھٹنا...... الرَّجُلُ: سفر کرنا۔
جَشِرَ (س) جَشَرًا وجُشِرَ: کھانسنا۔ آواز بیٹھنا۔ صفت (اَجْشَر) مؤنث جشراء: ج جُشْر۔
الجَشَر والجُشَار: مویشی جو چراگاہ سے لوٹ کر شام کو گھر پر نہ آئیں۔ وہ لوگ جو چراگاہ ہی میں رات گزاریں اور گھر پر واپس نہ آئیں۔
الجُشَارِیّ: چرواہا۔
المَجْشَر: حوض۔ ج مَجَاشِر۔
الجَشِیْر: چمڑے کا تیردان۔
الجُشَار: کھانسی۔
الجُشْرَۃ: سینہ کی تختی۔ خشک کھانسی۔
جَشِعَ (س) جَشَعًا وتَجَشَّعَ: بدترین قسم کا لالچی ہونا۔ صفت (جَشِع) ج جَشِعُوْن وجَشَاعَی وجُشَعَاء وجِشَاع۔
تَجَاشَعَا۔ الماءَ: باہم تنگی کرنا اور پیاسا رہنا۔
جَشِمَ (س) جَشْمًا وجَشَامَۃً وتَجَشَّمَ الامرَ: مشقت سے کام کرنا۔ کہا جاتا ہے "جَشِمْتُ الیک عرق القربۃ" تمہاری وجہ سے بڑی مصیبت جھیلی۔ وتَجَشَّم الرملَ: ریگستان کے بڑے حصہ کو طے کیا۔ "وتَجَشَّمَ فلانًا من بین القوم: اس نے قوم سے فلاں کا انتخاب کیا اور اسی کی روش پر چلا۔
جَشَّمَہ واَجْشَمَہ۔ الامرَ: کوئی کام کرنے کی تکلیف دینا۔ "مہما تجشمنی فانی جاشم" جس کا تو مجھ کو حکم دے گا میں کروں گا۔
الجَشَم والجُشَم: بوجھ۔ بھاری کام۔ کہا جاتا ہے "القی علی جشمہ" اس نے میرے اوپر اپنا بوجھ ڈال دیا...... من البعیر: سینہ۔
الجَشِم والجَشِیْم: موٹا۔ بھاری۔
الجَوْشَن: سینہ۔ زرہ۔ جوشن اللیل: آدھی رات۔
جَصَّ (ض) جَصًّا وجَصِیْصًا: سخت بندھ جانے کی وجہ سے کراہنا۔
جَصَّصَ۔ البناءَ: گچ کرنا...... الجروُ: آنکھیں کھولنا...... العنقودُ: پھوٹنا...... علی العدو: حملہ کرنا۔
اِجْتَصَّ وتَجَاصَّ۔ القومُ: قریب قریب اکٹھا ہونا۔
الجِصّ والجَصّ: گچ۔ چونہ۔
الجَصَّاص: گچ والا یا گچ بیچنے والا۔
الجَصَّاصَۃ: گچ بنانے کا کارخانہ۔
الجَصِیْص: فریاد و نالہ۔
الجَصِیْصَۃُ: پاس پاس رہنے والا گروہ۔
جَضَّ (ن) جَضًّا۔ علیہ بالسیف: حملہ کرنا۔
جَعَبَہ (ف ض) جَعْبًا وجَعَّبَہ تَجْعِیْبًا وجَعْبَاہُ جَعْبَاۃً وجَعْبَاءً: اُلٹ دینا۔ پچھاڑ دینا۔ جَعَبَ (الجعبۃ): ترکش بنانا۔
تَجَعَّبَ وانْجَعَبَ وتَجَعْبَی: پچھڑ جانا۔
تَجَعْبَی الجیشُ: کثرت کے ساتھ جمع ہونا۔
الجَعْبَۃ: ترکش۔ ج جِعَاب۔
الاَجْعَب: بڑے پیٹ والا جو کام کرنے میں سست ہو۔ مؤنث جَعْبَاء ج جُعْب۔ الجَعْبَاء: دُبر۔
الجَعَّاب: ترکش بنانے والا۔
الجِعَابَۃ: ترکش بنانے کا پیشہ۔
الجُعْبُوْب: پست قد بدشکل۔ ج جعابیب۔
الجَعْبِیّ والجَعْبَاۃ: حلقہ دُبر۔
المِجْعَب: ہر ایک کو پچھاڑ دینے والا۔
جَعْجَعَ۔ البعیرَ: بٹھانے یا اُٹھانے کے لئے حرکت دینا۔ بٹھانا...... البعیرُ: بیٹھنا...... بالغریم: سختی سے مطالبہ کرنا...... فی المکان: غیر مطمئن حالت میں بیٹھنا۔

تجعجع: درد کی وجہ سے زمین پر گر پڑنا۔

الجعجعة: مص۔ اکٹھے ہونے والے اونٹوں کی آواز۔ چکی کی آواز اور اسی سے مثل ہے "اَسْمَعُ جَعْجَعَةً ولااَرىٰ طِحْنًا" چکی کی آواز سنتا ہوں اور آٹا دکھائی نہیں دیتا۔ اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو دھمکی تو دے اور کچھ کر کے نہ دکھلائے یا اس بخیل کے حق میں جو وعدہ تو کرے اور پورا نہ کرے۔

الجعجاع: تنگ اور سخت جگہ۔ معرکہ جنگ۔ قحط زدہ زمین۔

جَعُدَ (ک) جَعَادَةً وجُعُوْدَةً. الشعرُ: گھنگھریالے ہونا۔

جَعَّدَ الشعرَ: گھنگھریالے بنانا۔

تَجَعَّدَ. الشعرُ: گھنگھریالے ہونا۔ وتَجَعَّدَ الشيْءُ: سکڑنا۔

الجَعْدُ. من الشعر: گھنگھریالا۔ کہا جاتا ہے "هوجَعْدُ اليد" وہ بخیل ہے۔ "وجَعْدُ القَفَا" جس کے حسب میں کھوٹ ہو۔ ج جِعَاد. تُرابٌ جَعْدٌ: نمناک مٹی۔ وَجْهٌ جَعْدٌ: کم ملاحت والا گول چہرہ۔ زُبْدٌ جَعْدٌ: تہ بہ تہ مکھن۔ (ابوجعده وابوجعادة ابو جُعَادَة): بھیڑیے کی کنیت۔

الجَعْدَةُ: موسم بہار کی خوشبودار انگوری جو کہ جلدی خشک ہو جاتی ہے۔

جَعَرَ (ف) جَعْرًا وانْجَعَرَ. السبعُ: پاخانہ کرنا۔

تَجَعَّرَ: کنوئیں میں گرنے کے خوف سے کمر میں رسّی باندھنا۔

الجَعْرُ: مص۔ درندے کا پاخانہ۔ ج جُعُور.

الجِعَار: رسّی جس کو کنوئیں میں اترنے کے وقت کمر سے باندھ لیں اور اس کا دوسرا کنارہ کسی کھونٹے سے تاکہ گرنے سے محفوظ رہیں۔ جانور کی رانوں کے داغ۔

جَعَارِ: بروزن قطام و (ابوجعار و اُم جعار): بجو۔

اَبُو جِعْران: گبریلا۔

اُم جعران: بڑا گدھ۔

الجاعرتان: دونوں ران کے وہ حصے جہاں پر دُم ہلانے میں پہنچتی ہے۔

الجَعْراء والمَجْعَر: دُبر۔

جَعَسَ (ف) جَعْسًا. الرَّجُلُ: پاخانہ کرنا۔

تَجَعَّسَ: گھن کھانا۔ فحش بکنا۔

جَعِظَ (س) جَعَظًا: غضب ناک و بد خلق ہونا۔ صفت جَعِظ وجَعِظ.

جَعَظَهُ (ف) جَعْظًا واَجْعَظَهُ: دفع کرنا۔ ہٹانا۔ جَعَفَهُ (ن) جَعْفًا واَجْعَفَهُ: پچھاڑنا۔

جَعَفَ واجْتَعَفَ. الشجرةَ: جڑ سے اکھیڑنا۔

اِنْجَعَفَتْ. الشجرةُ: جڑ سے اکھڑ جانا۔

سَيْلٌ (جَاعِفٌ وجُعَاف): تمام چیزوں کو بہا لے جانے والا سیلاب۔

الجَعْف: مص۔ تھوڑی روزی جس سے کچھ نہ بچ سکے۔

الجَعْفَر: نالہ۔ ندی۔ بہت دودھ والی اونٹنی۔

جَعْفَلَ جَعْفَلَةً: زین سے زمین پر گرا دینا۔

جَعَلَ (ف) جَعْلاً: بنانا۔ پیدا کرنا۔ جیسے "جعل الله الظلمات" رکھنا۔ تبدیل کرنا۔ جیسے "جعل الحسن قبيحا" گمان کرنا جیسے "جعل الحقّ باطلا" اس نے حق کو باطل گمان کیا۔ مقرر کرنا جیسے "جعله حاكمًا" اس نے اسے حاکم مقرر کیا..... له كذا على كذا: شرط باندھنا۔ شروع کرنا۔ جیسے "جعل يكتب" وہ لکھنے لگا اور دینے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے "اِجْعَلْ لِىْ لِسَانَ صِدْقٍ" مجھ کو نیک نامی دے۔

جَعِلَ (س) جَعَلاً. الماءُ: پانی میں کیڑوں کی کثرت ہو جانا..... الغلامُ: موٹاپے کے ساتھ پست قد ہونا..... الرَّجُلُ: جھگڑالو ہونا۔

جَاعَلَهُ مُجَاعَلَةً: رشوت دینا۔

اَجْعَلَ. له: مزدوری مقرر کرنا..... الماءُ: پانی میں کیڑوں کی کثرت ہونا..... اَجْعَلَه جُعْلاً: مزدوری دینا۔

تَجَاعَلُوْا. الشيْءَ: آپس میں کر لینا۔

اِجْتَعَلَهُ: گھڑنا..... الشيْءَ: بنانا۔ لینا۔ تم کہتے ہو "جعله الشيْءَ فاجتعله" اس نے اس کو ایک چیز دی اور اس نے لے لی۔

الجُعَل: گبریلا کی ایک قسم۔ ج جِعْلان.

الجُعَل: سیاہ فام بدصورت مرد۔ یا جھگڑالو۔ نگہبان۔ مَاءٌ (جَعِل وجَعِل): وہ پانی جس میں کیڑے بہت ہوں۔

الجَعَال ج جُعُل و (الجُعْل) ج اَجْعَال و(الجعالة) بتثليث الجيم و(الجعيلة): ج جعائل: اُجرت۔ مزدوری۔ جنگ کرنے والے کا وظیفہ۔

الجِعَال: چولہے سے دیگ اتارنے کا چیتھڑا۔ صافی۔

الجَعُوْل: شتر مرغ کا بچہ۔

جَعَمَهُ (ف) جَعْمًا: جانور کے منہ پر تھوتھنی چڑھانا۔

جَعِمَ وجَعَمَ (س ف) جَعَمًا: کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ کھانے کی خواہش کرنا۔ کہا جاتا ہے "جَعِمَ الى اللحم" وہ گوشت کھانے کا بہت خواہش مند ہے۔ جَعِمَ وتَجَعَّمَ في الشيْءِ: طمع کرنا۔ صفت (جَعِمٌ وجَعِم)

اَجْعَمَ. الشجرَ: درخت کے سارے پتے چر لینا..... الشيْءَ: جڑ سے اکھیڑنا۔

الجُعْم: بھوک۔

الجَيْعَم: بھوکا جو ہر چیز کو دیکھ کر کھانے کی خواہش کرے۔

المَجْعَم: جائے پناہ۔

الجُعْمُوْس: گوبر۔

جَعَا (ن) جَعْوًا. البعرونحوه: ڈھیر لگانا۔

الجِعَة: جو کی شراب۔

الجَعْو: مص۔ ہاتھوں سے جمع کیا ہوا ڈھیر۔ کیچڑ۔ چوتڑ۔

الجُغْرافِية: جغرافیہ۔

جَفَّ (ض) جَفَافًا وجُفُوْفًا: خشک ہونا۔ صفت (جَافّ وجَفِيف) کہا جاتا ہے "جفّ لبده" یعنی اس نے اقامت اختیار کر لی اور سفر کرنا چھوڑ دیا۔

جَفَّ (ن) جَفًّا. المالَ: جمع کر کے لے کے چل دینا۔

جَفَّفه تجفِيفًا و تجفافًا: خشک کرنا۔ جفّفَ
الفرسَ: پاکھر پہنانا۔
تجفّفَ: خشک ہونا۔
اِجْتفّ ما فی الاناء: برتن کا سب کچھ کھا
جانا۔
الجَفُّ والجفّةُ والجُفُّ والجُفَّةُ: لوگوں کی
جماعت۔ بڑی تعداد۔ کہا جاتا ہے "جَاء
القومُ جُفَّةً" ساری قوم آئی۔ الجُفُّ: کھوکھلی
نالی والی چیز۔ بوڑھا۔ کہا جاتا ہے "هو جُفُّ
مالٍ" وہ مال کا منتظم ہے۔ الجُفَّةُ: بڑا ڈول۔
الجَفَف: سخت وخشک زمین۔
الجَفِيف: خشک گھاس۔
الجُفاف: سوکھی ہوئی چیز۔
التِجْفاف والتَجفاف: برگستوان۔ پاکھر۔ ج
تجافِيف۔
جفأ (ف) جَفْأ. النهرُ: جھاگ پھینکنا......
القدرُ: ابلنا...... القدرَ: انڈیل دینا۔ جفأ
الرجلَ وجفأ بہ الارضَ: پٹک دینا۔
اَجفأ بہ: پٹک دینا۔ پچھاڑ دینا...... الناقة: چلا
کر تھکا دینا...... الباب: بند کر دینا۔
اَجْفاف وتجفأت البلادُ: بے برکت ہونا۔
جفت: (ترکی لفظ) جوڑا یا دو والی دو
(بور) نالی بندوق کا نام۔
اِجتفأ الشیئَ: اکھیڑ کر پھینکنا۔
جفتلک: (ترکی لفظ) جس کا معنی زرعی زمین
یا مزارعین کا سامان۔
الجُفاء: سیلاب کی خس وخاشاک۔ بے کار۔
بے فائدہ۔ کہا جاتا ہے "ذهب جُفاءً"
رائیگاں گیا۔
جَفْجَفَ. الابلَ: تیزی سے ہانکنا کہ ایک
دوسرے کے اوپر چڑھنے لگیں۔
تجفْجَفَ. الطائرُ: انڈے سینا۔
...... الثوبُ: خشک ہونا اور کچھ نمی باقی رہ جانا۔
الجَفْجَف: بلند زمین۔ پست زمین۔ بہت
بے ہودہ بکنے والا۔
الجَفْجَفَة: نئے کپڑے کی آواز۔ جفجفة
الموکب: سواروں یا پیادوں کے چلنے کی
آواز۔
الجَفاجِف: ہیئت ولباس۔
جَفَخَ (ف ض) جَفْخًا: تکبر کرنا۔ فخر کرنا۔
صفت (جَفّاخ)
جافَخَهُ: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔
جفر (ن) جَفْرًا وتجفّرَ واستجفرَ۔
ولدُ الشاة: بڑا ہونا اور بڑے پیٹ والا ہونا
...... الشیئُ: کشادہ ہونا۔ جفر من المرض:
صحت یاب ہونا۔ جفر ما کان فیه: چھوڑنا۔
جفر صاحبه: قطع تعلق کرنا۔
الجَفر: مص۔ کشادہ کنواں۔ ج جِفاء: کہا جاتا
ہے "فلان مُنهدمُ الجَفْرِ" فلاں بے عقل
ہے "وفعلتُ ذلک مِنْ جَفْرِ او جفر
کذا" میں نے اس کواں کی وجہ سے کیا۔ علم
الجَفر: علم جفر ایک علم ہے جس میں اسرار
حروف سے بحث کی جاتی ہے۔
الجُفرة. من الشیئِ: وسط۔ درمیان...... من
الارض: گول کشادہ زمین۔
الجَفير: لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا نہ ہو یا
چمڑے کا جس میں لکڑی نہ ہو۔
الجُفَرِی: شگوفہ خرما کا غلاف۔
المَجْفرة: بے تعلقی کا سبب۔
جفس (س) جَفَسًا وجفاسة: بد ہضمی
ہونا۔
الجِفْس والجَفْس والجَفِيس: کمزور۔
لئیم۔ کمینہ۔
جفظ (ن) جَفْظًا. الاناءَ: بھرنا۔
اِجفاظ واجْفاظّ اجفِئظاظًا. المقتولُ:
پھول جانا۔ صفت (جَفِيظ)
جفعه (ف) جَفعًا: پچھاڑنا۔
جَفَلَ (ن) جَفْلًا. الطائرَ: ہشکانا۔ کہا جاتا
ہے۔ جفل القَنّاصُ الوحشَ عن مراعیها
: شکاری نے وحشی جانوروں کو ان کی
چراگاہوں سے ہشکا دیا...... البحرُ
السمکَ: کنارہ پر ڈال دینا...... الریحُ
السحابَ: اُڑا لے جانا...... ہ: پچھاڑ دینا
...... الطینَ: بیلچے سے کھرچ لینا...... المتاعَ:
بعض کو بعض پر رکھنا...... الفیلُ: لید کرنا۔
جَفَلَ (ن ض) جُفُولًا
وجَفَلًا واجفلَ...... البعیرُ: بدکنا، بھاگنا،
صفت جافِل وجَفّال...... النعامةُ: بھاگنا
...... الریحُ: تیز چلنا۔ (...... وانجفلَ
وتجفّلَ) القومُ: تیز بھاگنا۔
جَفَّلَهُ: بدکانا۔ بھگانا۔
تجفّلَ. الدیکُ: کلغی کو پھڑکانا۔
الجَفْل: مص۔ بادل جو پانی برسا کر کھل
جائے۔ شتر مرغ جو ہر چیز سے بدکے۔ ہاتھی
کی لید۔ کشتی ج جفول۔
الجَفْلة. من الشجر: بہت پتوں والا
درخت۔
الجُفْلة: اُون کا ٹکڑا۔
الجُفال: دودھ کی جھاگ۔ بہت اُون۔
سیلاب کا خس وخاشاک۔
الجُفالة. من القدر: ہانڈی کی جھاگ۔
ریح (جَفول) ج جُفل و (مُجْفِل ومِجْفال
ومِجْفالة: تیز ہوا جو بادل کو اڑا لے جائے۔
الجَفَلَى: دعوت عامہ۔ کہا جاتا ہے "دُعِیَ
فلان فی النقری لافی الجَفَلَى" وہ
دعوت خصوصی میں بلایا گیا نہ دعوت عمومی
میں۔
الجَفِيل: بہت۔ زراعت کا اتنا بڑھا ہوا حصہ
جو کاٹ دیا جائے۔
الاجفِيل: بزدل۔
الجَفلَق: بہت موٹی بڑھیا۔
جَفَنَ (ن) جَفْنًا. الناقةَ: ذبح کر کے
بڑے پیالوں میں کھلانا...... نفسه:
برائیوں سے روکنا۔ (...... وتجفّنَ) الکرمُ:
جڑ پکڑنا۔
الجَفْن: مص۔ اوپر نیچے کا پپوٹا۔ نیام ج
اَجفان وجُفون واَجْفُن. الجَفْنُ: انگور کی
جڑ یا ٹہنیاں۔ واحد جفنة۔
الجَفْنة: بڑا پیالہ۔ وہ برتن جس میں شراب
بنائی جائے۔ چھوٹا کنواں ج جِفن وجِفان
وجَفَنات۔

جَفَا يَجْفُوا جَفَاءً وجَفَاوَةً: ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا..... عَلَيْهِ كَذَا: گراں ہونا...... الثوبُ: موٹا ہونا۔ جنبهُ عن الفراش: قرار نہ پانا۔

جَفَا (ن) جَفْوًا وجَفَاءً وجَفًا. صاحبه: اعراض کرنا۔ بدسلوکی سے پیش آنا۔

تجافي. عن مكانه: قرار نہ پانا۔

جَفّاهُ: بداخلاق بنا دینا۔

جَافَي. الرجلَ: بدسلوکی سے پیش آنا۔ دور رکھنا۔

اَجْفَي. الخيلَ: سخت محنت لینا اور کھانے کو نہ دینا...... فلانًا: نہ دور کرنا۔

تَجَافَي: علیحدہ ہونا۔ الگ ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَجَافَي السَّرجُ عن ظَهْرِ الفرسِ": زین گھوڑے کی پیٹھ سے ہٹ گئی۔ "وتجافي جَنْبُهٗ عِنِ الفِراشِ": اس کا پہلو بچھونے سے دور رہا۔

اِجْتَفَي. الشيئُ: جگہ سے ہٹانا۔ دور کرنا۔

اِسْتَجْفَي. اِسْتِجْفَاءَ. الشّيئُ: بدسلوک سمجھنا ...... ہ: دوری چاہنا۔

الجَفْوَة والجِفْوَة: اجڈپن۔ بدسلوکی۔

الجَافِي: موٹا۔ جَافِي الخلق: اجڈ بداخلاق ج جُفَاة: مؤنث۔ جافية ج جافيات وجَوافٍ.

جَفَي (ض) جَفْيًا. الرَّجلَ: پچھاڑ دینا۔ (......واجْتَفَي) النباتَ: جڑ سے اکھیڑنا۔

جَقَّ (ن) جَقًّا. الطائرُ: بیٹ کرنا۔

الجِقَّة: بڑھیا اُونٹنی۔

جَكِرَ (س) جَكَرًا واَجْكَرَ: بیچنے میں اصرار کرنا۔

الجَكْرَة: حاجت۔

الجَكْجَكَة: لوہے پر لوہا گرنے کی جھنکار۔

جَلَّ (ض) جَلالًا وجَلالَةً: بڑے مرتبہ والا ہونا۔ تم کہتے ہو "جَلَّ فلان في عيني": فلاں میری نظر میں عظیم المرتبہ ہو گیا۔ جسم میں بڑا ہونا۔ عمر میں بڑا ہونا۔ صفت (جَلِيل) ج اَجِلّاء. واَجِلَّة وجِلَّة و(جِلّ وجَلّ وجَلال وجُلال)

جَلَّ وتَجَالَّ. عن كذا: اپنے کو بالا و برتر سمجھنا۔ تَجَالَّ عَلَيْهِ: بڑا بننا۔ (جَالٌّ ج جُلّا وجُلَّل)

الفرسَ: جھول ڈالنا۔

جَلَّ (ن ض) جُلُولًا وجَلًّا: اپنے وطن سے دوسرے شہر کو چلا جانا۔ صفت (جَالٌّ) ج جَالَّة.

جَلَّ (ن ض) جَلًّا وجِلَّةً واجْتَلَّ. البعرَ: مینگنی چننا...... الشيئُ: بڑے حصہ کو لینا۔

جَلَّلَ. الشيئُ: عام ہونا...... الشيئَ: ڈھانپ لینا اور اسی سے ہے "جَلَّلَ المَطَرُ الارضَ" بارش نے زمین کو ڈھانپ لیا۔ الرجلَ: تعظیم کرنا۔

اَجَلَّهٗ اِجلالًا: تعظیم کرنا۔ عن العيب: پاک کرنا...... الرَّجُلُ: قومی ہونا۔ کمزور ہونا۔

عَمْرًا وزَيْدًا: بہت دینا۔ کہا جاتا ہے "اتيت فلانًا فما اجلّني وما اَدَقَّني": میں فلاں کے پاس آیا تو اس نے مجھے زیادہ دیا نہ تھوڑا۔

تَجَلَّلَ: بڑا ہونا...... بالثوب: اوڑھنا۔

تجلّله: غالب ہونا۔

الجَلُّ: مص۔ چنبیلی۔ سفید۔ سرخ۔ زرد۔ گلاب کا پھول۔ واحد جَلَّة: بادبان۔ ج جُلول.

الجُلّ والجَلّ: جھول۔ ج جِلال واَجلال.

جُلُّ الشيئُ: چیز کا بڑا حصہ۔ جُلُّ البيتِ: وہ جگہ جہاں خیمہ نصب کیا جائے۔ والجُلُّ: موٹا۔ بھاری۔ کہا جاتا ہے "فعلته من جُلّك": اس نے اس کو تیری وجہ سے کیا۔

الجِلُّ: بہت۔ کہا جاتا ہے "ماله دِقٌّ ولاجِلٌّ": اس کے پاس نہ کم ہے نہ بہت...... من المتاع: فرش بچھونا۔ چادر وغیرہ۔ رجل جِلٌّ: مرد بزرگ۔

اَمرٌ (جَلَلٌ): بڑا معاملہ۔ آسان معاملہ۔ کہا جاتا ہے "فعلته من جَلَلِك ومن اَجلالِك ومن تجلّتك": میں نے تمہاری وجہ یا تمہاری تعظیم کی وجہ سے یہ کیا۔

الجُلّة: بتثليث الجيم: مینگنی اور کہا جاتا ہے "قوم جِلّة": بڑے لوگ۔ یہ جليل کی جمع ہے۔

الجُلّة: بڑا ٹوکرا۔ ج جِلال وجُلَل.

الجَالَّة: وہ لوگ جو اپنے وطن سے چلے گئے ہوں۔

الجُلّى. الاجلُّ کا مؤنث۔ بڑا معاملہ۔ امر عظیم الشان۔ ج جُلَل.

التجِلّة: عظمت و بزرگی۔

المَجَلّة: رسالہ۔ کاپی۔

الجَلّالة: پلیدی کھانے والی گائے۔

المُجَلِّل. فا. سحاب مُجلِّل: عام بارش والا بادل۔ امرٌ مُجلِّل: عام معاملہ۔

جَلاه (ف) جَلاوجَلاوجَلاءَةً: پچھاڑ دینا۔ پٹک دینا۔ جَلاه بالثوب: پھینکنا۔

جَلَبَه (ن ض) جَلْبًا وجَلَبًا: ہانک کر لانا۔

الرَّجُلَ: جانا۔ الجُرحُ: اچھا ہونا۔

(......واَجْلَبَ) القومَ: جمع کرنا۔ جَلَبَهٗ واَجْلَبَهٗ: دھمکانا۔ جَلَبَ واَجْلَبَ لاهله: کمانا۔ جَلَبَ واَجْلَبَ على الفرس: چلا کر آگے بڑھنے پر اُکسانا۔ جَلَبَ واَجْلَبَ الدمُ: خشک ہونا۔ جَلَبَ واَجْلَبَ القومُ: شور وغوغا کرنا۔

جَلِبَ (س) جَلَبًا: اکٹھا ہونا۔

جَلَبَ (ن) جَلْبًا. عَلَيْهِ: گناہ کرنا۔

جَلَّبَ. القومُ: چیخنا چلانا۔ على الفرسِ: ڈانٹنا (...... واَجْلَبَ) القومُ: ہر طرف سے جنگ کے لئے اکٹھا ہونا۔

اِنْجَلَبَ: جانا۔

اِجْتَلَبَهٗ: لانا۔

الجُلْبَة: کسی انگوری کا تنا جو کہ دست آور ہوتا ہے۔

اِسْتَجْلَبَهٗ: کسی چیز کو حاصل کرنا۔ یا سبب بن جانا۔

الجَلْب: مص۔ گناہ۔ جرم۔

الجَلَب: مص۔ مال جو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائیں۔ ج اَجْلاب (والجَلَبة)

:شور وغوغا۔

الجُلب: بے پانی کا بادل۔ بادل جو پہاڑ کی طرح دکھائی دے۔ رات کی تاریکی۔ جُلبُ الرَّحل وجلبهُ: کجاوہ کی لکڑیاں۔

الجُلبَة: کھرنڈ۔ پتھر جو تہ بتہ ہوں جس میں جانوروں کے لئے راستہ باقی نہ رہے۔ گھاس کے متفرق قطعے۔ سبز کانٹے دار درخت۔ بادل کا ٹکڑا۔ چمڑا جو پالان پر لگایا جائے۔ جُلبَةُ الشتاء: سردی کی شدت۔ ج جُلب.

الجلیب: لایا ہوا۔ کھینچا ہوا۔ کہا جاتا ہے "عَبدٌ جَلیبٌ": زرخرید غلام۔ ج "جَلبٰی وجُلبَاء وامرأۃٌ جَلِیبٌ وجَلِیبَةٌ" کہیں سے لائی ہوئی عورت۔ ج جَلبٰی وجَلائب.

الجَلُوبَة: اونٹ جس پر سامان کولادا جائے۔

الجَلّاب: غلاموں کو تجارت کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانے والا۔

الجُلاب والجُلّاب: گلاب اور شکر یا شہد کا بنا ہوا شربت۔ گلاب کا عرق۔

الجُلُبّان: مٹر۔ چمڑے کا تھیلا اور کہا جاتا ہے "رجل جُلُبّان وجَلَبّان": شور مچانے والا مرد۔

الجَلّاب والمُجلِب: بدخلق بے ہودہ گو۔ شور مچانے والا۔

اَلجُلُبّانُ: گھاس کی طرح انگوری اس کی کئی اقسام دانے اور چارہ کے لئے ہوتی ہیں اور کچھ پھولوں کے لئے ہوتی ہیں۔

المَجلَبَة: کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب۔ باعث۔

جَلبَبَهٗ: چادر یا قمیص پہنانا۔

تَجَلبَبَ: چادر یا قمیص پہننا۔

الجلبَاب والجِلبَاب: چادر یا قمیص ج۔ جَلابِیب.

جلتَه (ض) جلتًا واجتَلتَهٗ: مارنا۔

جَلجَلَ الرجلُ: زور سے بولنا...... السحابُ: گرجنا۔ جَلجَلَةً: حرکت دینا۔

جَلجَلَ الوتر: مضبوط بٹنا۔ البعیرَ: جانچ لٹکانا۔

تَجَلجَلَت قواعدُ البیت: ہل جانا۔

تَجَلجَلَ فی الارض: گھسنا...... الامرُ فی نفسہ: دل میں کسی خیال کا آنا۔

الجَلاجِل: گھونگھرو۔ واحد (جُلجُل)

جَلاجِل النفس: وہ خیالات جو دل میں آئیں۔ تم کہتے ہو "بَثَثتُه جَلاجِلَ نفسی" میں نے اس سے اپنے دل کی بات کہہ دی۔

الجُلجُل والجُلاجِل: پھرتیلا۔ چابک دست۔

الجَلجَلَة: مص۔ بادل کی گرج۔ گھنٹی کی آواز۔

الجُلجُلان: دھنیے کے دانے۔ تل کا دانہ۔

جُلجُلانُ الشیٔ: بڑی چیز۔ جُلجُلانُ القلب: سویداء قلب۔ کہتے ہیں "خرج من جُلجُلانِ القلب الی قمع الاذن" یعنی دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

المُجَلجِل: بڑا سردار یا وہ شخص جس کی آواز دور تک جائے۔ گرجنے والا بادل۔ بے عیب ظریف۔ وعددٌ مُجلجِل: بڑی تعداد۔

جَلَحَتْ (ف) جَلحًا الماشیة الشجر: اوپر کے حصے کو چر جانا۔

جَلِحَ (س) جَلَحًا: سر کے دونوں جانب سے گرے ہوئے بالوں والا ہونا۔ صفت (اَجلَح) ج جُلح واجلاح وجُلحان مؤنث جَلحَاء...... الثورُ: بے سینگ والا ہونا...... الارضُ: زمین کی گھاس کا چر لیا جانا۔

القرٰی: حفاظتی قلعوں کا باقی نہ رہنا۔

جُلِحَت الشجرةُ: اوپر سے کھایا جانا...... الارضُ: گھاس کا چر جانا۔

جَلَّحَ علی الشیٔ: سخت پیش قدمی کرنا...... فی الامر: پختہ ارادہ کرنا۔ السبع علی القوم: حملہ کرنا۔ جَلَّحَتِ الماشیةُ الشجرَ: اوپر سے چرنا۔

جَالَحَهٗ: کھلم کھلا دشمنی کرنا۔ جالح بالشیٔ: کھلم کھلا کرنا۔

الجَلَحَة: سر کے دونوں جانب بال گرنے کی جگہ۔

الجُلاح: سخت سیلاب۔

اَرضٌ (جَلحَاء): بغیر درخت والی زمین۔ بقرة جَلحَاء: بے سینگ والی گائے۔ قریة جلحاء: بے قلعہ والی آبادی۔ سُطُوح جَلحَاء: بغیر پردہ کی دیوار والی چھتیں۔

سَنَةٌ (جَالِحَة): خشک سال۔ ج جَوَالِح.

الجَوَالِح: وہ چیز جو بانس کے اندر سے روئی کی مانند نکل کر اڑتی ہے۔ برف کے ٹکڑے جو ایک دوسرے پر گریں۔

المُجَالِح: فا۔ شیرہ...... والمِجلاح والمُجَلِحَة: جاڑے میں دودھ دینے والی اونٹنی۔ ج المَجَالیح: قحط جس میں مویشی وغیرہ برباد ہو جائیں۔

المُجَلِّخ: بہت کھانے والا۔

جَلَخَ (ف) جَلخًا السیلُ الوادی: بھر دینا۔ دونوں طرف کے کناروں کو کاٹ دینا ...... الشیٔ: کھینچنا۔ دراز کرنا...... بہ: پچھاڑنا ...... جلخه بالسیف: گوشت میں سے کچھ کاٹ لینا...... وجَلَّخَ الموسٰی: تیز کرنا۔ صیقل کرنا۔ (مولد)

اِجلَخَ الشیخ: کمزور ہونا اور اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا۔

مَجلَخ: چھری کو تیز اور پیتل چمکدار بنانے کا آلہ۔

الجُلاخ: بڑا سیلاب۔ گہری وادی۔

جَلدَه (ض) جَلدًا بالسیاط: کوڑے مارنا ...... ہ علی الامر: مجبور کرنا...... بالارض: پچھاڑنا۔ جلدت الحیة: ڈسنا۔

جَلُدَ (ک) جَلَدًا وجَلَادَةً وجُلُودَةً ومَجلُودًا: صبر واستقلال وقوت دکھلانا۔

جَلِدَ (س) جَلَدًا وجُلِد وأُجلِد المکانُ: پالا پڑنا۔ صفت مفعولی (مَجلُود)

جَلَّدَ الکتابَ: جلد باندھنا...... الجزورَ: کھال اتارنا۔

جَالَدَهٗ بالسیف: تلوار سے مارنا۔

اجلدَہ الیہ: محتاج بنانا۔ مجبور کرنا۔

تجلّد: صبر واستقلال ظاہر کرنا۔

تجالدُوا واجتلدُوا بالسیوف: تلوار سے مارنا۔ اجتلد الاناء: سارا پی جانا۔

الــجلْد: مص۔ مضبوط۔ قوی ج اجلاد: مؤنث جــلْدۃ۔ وَاَجلادُ الانسان و (تجالیدہ): جسم واعضاء تم کہتے ہو "ماأشبہ اجلادُ فلان باجلادابیہ": فلاں کے اعضاء اس کے باپ کے اعضاء سے کس قدر مشابہ ہیں۔

الــجـلــد: مص۔ آسمان یا نیلا گنبد۔ کھال (…… والجلدۃ): سخت زمین۔

الــجــلْــد: کھال۔ ج اجلاد وجُــلــود و (الــجـلْدۃ): کھال کا ٹکڑا یا کھال کی قسم۔ ج جلَد۔ کہا جاتا ہے "ھم من جلدتنا": وہ لوگ اپنے ہی مشابہ ہیں۔

الــجــلـیــد: قوت والا۔ صابر۔ چالاک ج جُلداء جلاد وجلد. الجلید: پالا۔

الجِلادُ: بڑے بڑے سخت کھجور کے درخت۔ بہت دودھ والی اونٹنیاں۔

الجلاد: کوڑے سے مارنے والا۔ تلوار سے مارنے والا۔ سزا دینے والا۔ کھال بیچنے والا۔

الــمِجلد والمِجلاد: چمڑے کا ٹکڑا جس کو نوحہ کرنے والی عورت اپنے منہ پر مارا کرتی ہے۔ کوڑا۔ ج مَجالد ومَجالید.

المِجلَدۃ: کوڑا۔

اعــظــم (مُـجـلّـد): صرف کھال لگی ہڈی۔

فرس مجلد: کوڑا مارنے سے نہ چونکنے والا گھوڑا۔

اجلَوَّذ اجلوّاذا: تیز جانا …… اللیلُ: لمبی ہونا یا ختم ہونا …… بھم السیرُ: تیزی کے ساتھ چلنا …… المطرُ: زمانہ بارش کے اختتام کے بعد تک برستا رہنا۔

الــخُلْد: چھچھوندر۔ ج مــنــاجــذ۔ من غیر لفظھا

الــجُــلــذیُّ والــجلاذیّ: گرجا کا خادم۔ راہب۔ کاریگر۔ ج جلاذِیَۃ. الــجُــلــذِیّ والجلْوَذ: قوی موٹا اونٹ۔

جلَز (ض) جلْزا. الراس: پٹی باندھنا …… الشــیَ الــی الــشــیِ: ملانا (…… وجـــلّـــز) السکین: دستہ باندھنا۔ وجلَز الرجُلُ: تیز جانا۔

تجلّز. الامر: آمادہ ہونا۔ مستعد ہونا۔

جــلــوز. بین یدی الامیر: امیر کے سامنے آنے جانے میں چستی دکھلانا۔

جِلْز. السنان: بھالے کے پیچھے کا گول حلقہ۔

الـــجلاز: کوڑے کے کنارے پر بندھا ہوا تسمہ۔ ج جلائز

الجلوزۃ: آمدورفت میں چستی۔

الــجـلْـواز: سپاہی۔ بادشاہ کے سامنے تیز تیز چلنے والا۔ ج جلاوزۃ.

الجِلّوز: بڑے جسم والا بہادر۔ چلغوزہ۔

الـــمُــجـلّــوز: مضبوط۔ کہا جاتا ہے "فلان مجلوز العمل": فلاں کام میں مشاق ہے۔

جلس (ض) جُــلــوْسا ومَجلِسا: بیٹھنا۔ صفت جالس ج جُلوس وجُلّاس.

جالسہ مُجالسۃ: ساتھ بیٹھنا۔

جلّسہ واجلسہ: بٹھانا۔

تــجــالــسُــوا. فی المحاکم: عدالتوں میں بیٹھنا اور بحث کرنا۔

استجلسہ: بیٹھنے کو کہنا۔

الــجـلْـسۃ: الــجـلـوس کا اسم مرۃ۔ ایک بیٹھک۔

الجِلْسۃ: بیٹھنے والے کی ہیئت۔

الــجَــلْــس: بڑی اور سخت چٹان۔ بلند زمین

جــمل جلْس: مضبوط اونٹ۔ ناقۃ جلْس: مضبوط اونٹنی۔ شھد جلْسٌ: گاڑھا شہد۔

الجلیس ج جُلساء وجُلّاس. (الجِلْس) والجلّیس): ہم نشین۔

الجُلَسۃ: بہت بیٹھنے والا۔

الــمَـجْلِس: بیٹھنے کی جگہ۔ بیٹھنے والے لوگ کچہری۔

مَجلِسُ النّوّاب: پارلیمینٹ۔ مجلس شوریٰ۔ مشورہ کمیٹی۔ مجلس الشُّیوخ: ایوان بالا۔

المَجلس البَلدی: کارپوریشن کی یونین۔

المَجلِسۃ: بیٹھنے کی جگہ۔

جلط (ض) جلْطا: قسم کھانا اور جھوٹ بولنا …… الراسَ: مونڈنا …… السیفَ: سونتنا ……

الجلدَ: کھال اُتارنا۔ بسلحہ: بیٹ کرنا۔

انجلط. البعیرُ: تیز چلنا …… الشیُ: پرانا ہونا گھس ہونا۔

جالطہ: باہم مکر کرنا۔

اجتلطہ: اُچک لینا …… مافی الاناء: سب پی جانا۔

الجلْطۃ: خون بستہ یا دہی کی تھوڑی مقدار۔

امراۃ (جلْوط): بےحیاء عورت۔

جلِع (س) جلَعا: لبوں کے نہ ملنے کی وجہ سے کھلے ہوئے دانتوں والا ہونا۔ صفت (جلِع واجلع) مؤنث جلِعۃ جلعاء.

جلعت (ف) جُلُوْعا. المراۃُ: بےحیاء ہونا۔ صفت (جالع وجالعۃ)

جالع. القومُ: جھگڑا کرنا۔ فحش باتیں کرنا۔

انجلع. الشیُ: کھلنا۔

الــجــالــع: کھلے ہوئے چہرے والی عورت بےحیاء۔

الــجـلـعۃ: ہنسنے کے وقت دانت کھلنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ لطیفُ الجلعۃ"

الجلعَم: بےحیاء۔

اجلعبّ واجلعدّ: بستر پر دراز ہوجانا۔

الجلعَد: سخت ومضبوط۔

الــجُلاعِد. من الابل: مضبوط اونٹ۔ ج جلاعد.

جلَغہ (ف) جــلْـغا. بالسیف: ٹکڑے کر دینا۔

جالَغ: تلوار سے مقابلہ کرنا۔

جلَفہ (ن) جــلْــفا: کھرچنا۔ کہا جاتا ہے "جلف الطین عن الحجر": اس نے مٹی کو پتھر سے کھرچ دیا۔ الــظــفــر: جڑ سے اکھیڑنا …… ہ بــالــسیف: گوشت میں سے ٹکڑا کاٹ لینا …… ہ الدھرُ: تباہ کر دینا۔

جلف (س) جلفا وجلافة: اجڈ ہونا۔
جلَف. الويلُ اموالهُم: تباہ کرنا۔
تجلّف: لاغر وکمزور ہونا۔
اجتلفه: جڑ سے اکھیڑنا...... ہ الدھرُ: تباہ کرنا۔
الجلف: اکھڑ اور اجڈ۔ بے وقوف۔ خالی مٹکا۔ برتن بغیر سر کے دھڑ۔ روٹی کا کنارہ۔ ج اجلاف و جُلوف.
الجليف: کھرچا ہوا۔ اکھڑ اور اجڈ۔ ظالم۔ مؤنث جليفة: کہا جاتا ہے "اصابتهُم جليفة عظيمة" ان کو سخت قحط سالی لاحق ہوئی جس نے ان کے مال کو تباہ کر دیا۔ ج جلائف وجُلف وجُلَف. الجلائف: طغیانیاں۔
الجُلفة: چمڑے وغیرہ کا تراشہ۔
الجِلفة: خشک روٹی کا ٹکڑا۔ ج جِلَف.
الجُلفة والجلفة. من القلم: زبان قلم۔
الجُلاف: گارا۔ کیچڑ۔
المجلافيّ: بڑا ڈول۔
المُجلَف: وہ شخص جس کا مال قحط سالی میں تباہ ہوا ہو۔ وہ چیز جس کا کچھ حصہ باقی ہو۔
جلفط وجلفظ. السفينة: کشتی کے درز بند کرنا۔ عوام قلفط استعمال کرتے ہیں۔
الجلفاط والجلفاظ: کشتی کے درز بند کرنے والا۔
جلق (ض) جلقا. الرأس: مونڈنا...... القوم بالمنجنيق: آلہ سنگ انداز سے دشمن پر حملہ کرنا۔
تجلّق: ہنسنے میں دانت نکالنا۔
الجُلاقة: گوشت کا ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "رجل جلاقة" دبلا مرد۔
الجُوالِق والجَوالِق: اون یا بالوں کی گون۔ ج جَوالِيق (معرب)
جِلّق وجِلَّق: دمشق یا اس کے حوالی کے مرغزار۔
الجِلكي والجُلكي: ایک قسم کی مچھلی مار ماہی کے مشابہ۔

جلمه (ض) جلما واجتلمه: کاٹنا۔ الصوف: کترنا...... الجزورَ: ہڈیوں پر سے گوشت اتارنا۔
الجلم والجلمان: اون کترنے کی قینچی۔ جلمان پر تثنیہ اور مفرد دونوں کا اعراب آتا ہے۔ جیسے شريتُ الجلمين وشريت الجلمان.
الجَلَم: بکرا۔ بکری کا بچہ۔ ج جلام.
الجلم: ایک قسم کا شکاری پرندہ۔
الجُلمة والجُلمة والجَلمة: سب پوری چیز۔ تم کہتے ہو "اخذتُ الشيءَ بجلمته": میں نے پوری چیز لے لی۔ "وهذه جلمةُ الجزور" یہ ذبح کئے ہوئے جانور کا سارا گوشت ہے۔
الجُلامة: کتری ہوئی اون۔
الجَيلم: چودھویں رات کا چاند۔
الجُلمُد والجُلمود: اونٹوں کا بڑا گلہ۔
جلمق. القوسَ: کمان پر تانت چڑھانا۔
الجلماق: پٹھا جس سے تانت بنائی جاتی ہے۔
الجلمق: قباج جلامق.
الجُلنار: گل انار۔
الجلنجبين: گل قند۔
جله (ف) جلها. الشيءَ: ظاہر کرنا۔ دور کرنا...... المرءَ: باز رکھنا...... العمامة: پیشانی سے بلند کرنا۔
جلهَ (س) جلَها: سر کے اگلے حصہ کے بال کا اڑ جانا۔ صفت (اجله)
الجلهة. من الوادي: وادی کا کنارہ۔ وادی کے سامنے والی جہت۔ ج جلاه.
بيت (مجلوه): بغیر دروازہ اور پردہ کے مکان۔
الجلاهق: غلہ۔ گولی اور بقول بعض غلیل (فارسیہ)
جلا (ن) جلاءً: ظاہر ہونا۔ واضح ہونا...... عن بلده ومنه: نکلنا...... الشيءُ: بلند ہونا۔
جلا (ن) جلوًا وجلاءً. الامرَ: واضح کرنا۔ ظاہر کرنا الرجلَ عن بلده: جلاوطن کرنا...... النحلَ: شہد نکالنے کے لئے دھواں کرنا...... عنه الهمَّ: زائل کرنا۔ دور کرنا...... السيفَ: صیقل کرنا...... البصرَ بالكحل: روشن کرنا۔ (جلوة بتثليث الجيم وجلاءً واجتلى) العروسَ على زوجها: بناؤ سنگھار کر کے پیش کرنا۔
جلا (ن) وجلّى. الزوجُ عروسهُ هدية: شب زفاف میں ہدیہ دینا۔
جلِي (س) جلًى: سر کے اگلے حصہ کے بالوں کا اڑ جانا۔ صفت (اجلى) مؤنث جلواء. جبهة. جلواء: کشادہ پیشانی۔
جلّى. فلانا وعن فلان الامرَ: کسی کی مصیبت کو دور کر دینا۔ جلّى بنظره: نظر ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "جلّى البازي": باز نے سر اٹھا کر شکار کو دیکھا...... عن ضميره: ما فی الضمیر ظاہر کرنا۔
جالى. فلانا بامر: دوسرے کے سامنے ظاہر کرنا۔ کھلم کھلا کرنا۔
اجلى عن بلده: نکلنا۔ اجلاه عن بلده: نکالنا...... الرجلُ منزله: خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا۔ تم کہتے ہو "اجلوا عن القتيل" مقتول کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔
تجلّى تجلّيًا. الشيءُ: اچھی طرح ظاہر ہونا...... المكانَ: چڑھنا...... الشيءَ: گردن بلند کر کے دیکھنا۔
تجالى. القومُ: ہر ایک کا حال دوسرے پر ظاہر ہونا۔
انجلى: ظاہر ہونا۔ تم کہتے ہو "انجلى الهمُّ عن قلبي" غم میرے دل سے دور ہو گیا۔
اجتلى. الشيءَ: دیکھنا...... العمامةَ: عمامہ کو پیشانی سے بلند کرنا...... النحلَ: شہد نکالنے کے لئے دھواں کرنا۔
استجلى. الشيءَ: ظاہر کرنے کو کہنا...... العروسُ: آراستہ ہو کر خاوند کے سامنے ظاہر ہونا۔
اجلولى اجليلاءً. الرجلُ: ایک شہر سے

دوسرے شہر کو جانا۔
الجَلا: سر کے بالوں کے گرنے کی ابتداء۔ ایک قسم کا سرمہ۔ ظہور وضوح۔
ابنُ جَلا: کھلی ہوئی چیز۔ صبح۔ چاند۔
الجلاء: مص۔ کھلا ہوا معاملہ۔ کہا جاتا ہے "اقمت جلاءَ یومی": میں نے پورے دن اقامت کی۔
الجِلاء: سرمہ۔
الجِلوة: شب زفاف کا ہدیہ جو شوہر دے۔
الجَالِیَة: الجالی کا مؤنث۔ مسافر لوگ جنہوں نے اپنے وطن کو چھوڑ دیا ہو۔ ذمی۔ جزیہ جو ذمیوں سے وصول کیا جائے۔ پھر اس کا استعمال ہر قسم کے خراج پر ہونے لگا۔ ج جوالٍ مفرد جال.
الجَلِي: واضح۔ روشن۔ صیقل کیا ہوا۔ مؤنث جَلِیَّة۔ عینٌ جَلِیَّة: دیدہ بینا۔
جَلِیَّة۔ الامر: کھلا ہوا معاملہ۔ یقینی خبر۔
الاَجلٰی: روشن۔ واضح۔ نمایاں۔ خوبصورت چہرہ والا۔ وہ شخص جس کے سر کے اگلے بال اڑ گئے ہوں۔ مؤنث جَلْوَاء. جَبْهة جَلْوَاء" کشادہ پیشانی وسَمَاءٌ جَلْوَاء: آسمان بے ابر۔ تم کہتے ہو "فعلته من اَجلاک" میں نے اُس کو تمہاری وجہ سے کیا۔ ابن اَجلٰی: صبح۔
المَجلٰی: سر کا اگلا حصہ جس سے بال گر گئے ہوں۔ ج مَجَال.
المَجلُوّ: جس کی طرف دیکھا جائے۔
جَلّٰی (ض) جَلْیًا. السیفَ: صیقل کرنا۔
جَلّٰی. الامرَ: ظاہر کرنا...... الفرسُ: میدان میں آگے بڑھنا۔
الجَلّٰی: چھت کا روشن دان۔
المُجلِّی: میدان میں آگے رہنے والا۔
اَلجَلابیز: ایک قسم کا کھانا جو کہ بچھڑے کے گوشت مع پوست کے تیار کیا جاتا ہے۔
اَلجِلْیانُ: خواب یوحنا کا سفر۔
الجِلْیان: کشف واظہار۔
جَمَّ (ن ض) جُمُومًا. الماءُ: کثرت سے جمع ہونا...... العظمُ: زیادہ گوشت والی ہونا۔
البئرُ: زیادہ پانی والا ہونا۔ صفت (جَمُوم)
...... الفراقُ: قریب ہونا...... القومُ: آرام پانا اور زیادہ ہونا۔ (...... جَمًّا وجَمامًا وجُمَامًا وجِمَامًا. الکیلَ): لبالب بھر کر ناپنا...... الماءَ: جمع ہونے دینا......
المِکْیالَ: چوٹی تک بھرنا۔
(...... واَجَمَّ واُجِمَّ) الفرس: کوتل چھوڑ دینا۔
جَمَّمَ. المکیالَ: چوٹی تک بھرنا (...... وتَجَمَّمَ) النبتُ: گنجان ہونا۔ بکثرت بڑھنا۔ صفت (جَمِیْم) ج اَجِمَّاء.
اَجَمَّ. الامرُ: قریب ہونا...... الفراقُ: وقت آنا...... الماءَ: جمع ہونے دینا۔ الفرسَ: کوتل چھوڑ دینا اور اسی سے ہے "اَجْمِم نفسک یومًا اویومین" اپنے آپ کو دو ایک روز آرام پہنچاؤ اور کام نہ کرو۔
اِستَجَمَّ. الماءُ: بکثرت جمع ہونا...... الارضُ: اُگنا...... البئرَ: بھر جانے کے لئے چھوڑ دینا اور کہا جاتا ہے "اِنّی لاَستَجِمّ قَلْبِی بشیٔ من اللّهو": میں اپنے دل کو کھیل کود سے بہلاؤں گا۔
الجَمّ: مص۔ بڑی تعداد۔ کہا جاتا ہے "جاؤوا جَمًّا غفیرًا وجَمَّ الغفیر وجَمَّ الغفیرة. والجَمُّ الغفیرة": یعنی پوری جماعت۔ شریف و رذیل سبھی بکثرت آئے۔ الجَمُّ من الماء: پانی کا بڑا حصہ۔ ج جِمام وجُموم.
الجَمَام. بتثلیث الجیم و (الجَمَم): وہ حصہ جو پیمانے کے بھرنے کے بعد سرے پر ہو۔ کہا جاتا ہے "جمام القدح ماءً": یعنی پانی سے بھرا ہوا پیالہ۔ الجمم: بڑی تعداد۔
الجَمَام: تھکن کے بعد گھوڑے کا آرام لینا۔
الجَمَّة: بہت پانی والا کنواں۔ پانی جمع ہونے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "استقِ من جَمَّة البئر" زیادہ پانی والے کنوئیں سے پانی نکال۔ ج جِمام.
الجَمَّة والجُمَّة: اکثر حصہ۔ کہا جاتا ہے "جاؤوا فی جَمَّة کثیرة" وہ لوگ بڑی تعداد میں آئے۔ والجُمَّة: سر کے بالوں کی کثرت۔ لو سے نیچے تک کے بال۔ ج جُمَم.
الجَمَام والجُمَّان: لبالب بھرا ہوا پیمانہ۔
الاَجَمّ: بے سینگ والا مینڈھا۔ مؤنث جَمَّاء ج جُمّ: بغیر نیزہ کے لڑنے والا۔ الحصن الاجمّ: بغیر کنگرہ والا قلعہ۔ بنیان الاجَمّ: بغیر کنگرہ والی عمارت۔
الجَمَّاء: بھرا ہوا۔ کہا جاتا ہے "اِمرأة جَمَّاء العظام" بہت فربہ عورت۔ اَرض جمّاء: ہموار زمین۔ کہتے ہیں جاءُ وا الجمّاء الغفیر وجَمَّاءُ الغفیرة والجَمّاء الغفیرة وجَمَّاءَ غفیرةً وبجَمّاء الغفیرة الجمه" یعنی سب لوگ آئے۔
المَجَمّ والجَمَم: سینہ۔ کہا جاتا ہے "هو رَحْبُ الجَمَم" وہ فراخ دل ہے۔
الجُمّانی والمُجمَّم: وہ شخص جس کے سر میں بال بہت ہوں۔
الجُمّی: باقلی۔
جَمِیَ (س) جَمًا. عَلَیْهِ: غضبناک ہونا۔
تَجَمَّا. فی ثیابه: لپٹنا. القومُ: اکٹھا ہونا۔
الجَمَا والجَمَاء: شخص۔
جَمْجَم جَمْجَمة وتَجَمْجَم. الکلامَ: غیر واضح گفتگو کرنا۔ کہا جاتا ہے تَجَمْجَم عن الامر: یعنی پیچھے ہٹ گیا۔ وجَمْجَم شیئًا فی صَدْرِه: اس نے اپنے سینہ میں پوشیدہ رکھا۔
الجُمْجُمة: کھوپڑی۔ لکڑی کا پیالہ۔ کنواں جو زمین شور میں کھودا جائے۔ ج جَمَاجِم.
الجَماجِم: سردار لوگ۔
جَمَحَ (ف) جَمْحًا وجِمَاحًا وجُمُوحًا. الفرس: سرکشی کرنا۔ سوار کے قابو میں نہ آنا۔ صفت مذکر و مؤنث (جامح) ج جوامح اور اسی سے ہے "جَمَحَتِ المراۃُ زوجها" جبکہ شوہر کو چھوڑ

دے اور اپنے میکہ چلی جائے۔ وجَمَحَ الرَّجُلُ: خودسر ہونا۔ خودرائے ہونا۔ کہا جاتا ہے "جَمَحَتِ المَفَازَةُ بالقوم": بیابان نے قوم کو ہلاک کر دیا و"جَمَحَ بِفُلانٍ مُرادُہُ": یعنی اس نے اپنی مراد کو نہیں پایا۔

الجُمَّاح: جنگ کے شکست خوردہ لوگ۔ بے پھل کا تیر۔ ج جمامح وجماميح.

فرس (جَمُوحٌ): سرکش گھوڑا۔ رَجُلٌ جَمُوحٌ: خودسر مرد۔

جَمَخَ (ن) جَمْخًا: تکبر کرنا۔ صفت (جَامِخ) ج جُمَّخ و(جَمُوخ وجَمِيخ)

جَامَخَهُ: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

جَمَدَ (ن) جَمْدًا وجُمُودًا. الماءُ: جم جانا...... الدمُ: خشک ہونا...... جَمَدَتْ يَدُهُ: بخیل ہونا۔ عَيْنُهُ: آنسو کا بند ہو جانا۔ صفت (جَمَادٌ وجَمُودٌ وجَمِيدٌ) العين: مؤنث (جَمُود)

اَجْمَدَ: بخیل ہونا۔ بے فیض ہونا۔ ماہ جمادی میں داخل ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَجْمَدَ حَقَّهُ عَلَيْهِ" اس نے اپنا حق اس پر ثابت کیا۔

اَجْمَدَهُ وجَمَّدَهُ: جمانا۔

جَامَدَهُ مُجَامَدَةً: پڑوسی ہونا۔ کہا جاتا ہے "هو مجامدی": اس کے گھر کی دیوار میرے گھر سے متصل ہے۔

الجَمْدُ والجَمَدُ: جما ہوا پانی۔ برف (...... والجُمْدُ والجُمُدُ): سخت اور بلند زمین۔

الجَمَادُ ج جُمُدٌ: زمین۔ سَنَةٌ جَمَادٌ: بے بارش کا سال۔ اَرْضٌ جَمَادٌ: زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو۔ نَاقَةٌ جَمَادٌ: سست رفتار اونٹنی۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ جَمَادُ الكَفِّ" فلاں بخیل ہے۔ "والجَمَادُ ج جَمَادَاتٌ و(الجَامِدُ) ج جَوَامِدُ: وہ چیز جس میں زندگی نہ ہو جیسے پتھر وغیرہ والفِعْلُ الجَامِدُ: وہ فعل جس کی گردان نہ آتی ہو۔ جیسے لَيْسَ وعسٰی و"جَمَادِ لَهُ" مبنی برکسرہ بخیل کے لئے بد دعا ہے یعنی ہمیشہ اسی حال پر رہے۔

جُمَادَی. الاولٰی والآخرة: ہجری سال کا پانچواں و چھٹا مہینہ۔ ج جُمَادَيَاتٌ. عين جُمَادَی: وہ آنکھ جس سے آنسو نکلتے ہی نہ ہوں۔

الجَمَّادُ: برف بیچنے والا۔ سَيْفٌ جَمَادٌ: شمشیر براں۔

المُجْمِد: بہت بخیل۔ جوئے کا امین۔ قوم کا امین۔

جَمَرَ (ض) جَمْرًا وجَمَّرَ واَجْمَرَ واسْتَجْمَرَ. القوم علی امر: اکٹھا ہونا۔ جمرہٗ: چنگاری دینا۔ جمر القوم علی امر: جمع کرنا۔ جَمَّرَ النخلة: درخت خرما کا جُمَّار: کاٹنا (دیکھو جُمَّار)...... اللحمَ: انگارے پر رکھنا...... الامرُ القومَ: اکٹھے ہونے پر مجبور کرنا...... المرأة شعرها: چوٹی گوندھ کر پیچھے ڈالنا۔

اَجْمَرَ: تیز چلنا اور اسی سے ہے "اَجْمَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ": وہ اس کے سامنے تیز چلا...... الثوبَ: دھونی دینا...... النارَ: تیار کرنا۔ الامرُ القومَ: کسی امر کا عام ہونا۔ المرأةُ: چوٹی گوندھ کر پیچھے ڈالنا۔

تَجَمَّرَ. الجيشُ: دشمن کے ملک میں گھر جانا اور نہ لوٹنا۔ بالمِجْمَرَة: دھونی دینا۔ القبائل: اکٹھا ہونا۔

اِجْتَمَر واسْتَجْمَر. بالمِجْمَرَةِ: دھونی دینا۔

الجَمْرَة. الجمر کا واحد۔ انگارہ۔ کنکری۔ تمام وہ لوگ جو آپس میں بالکل متحد ہو گئے ہوں۔ کہا جاتا ہے "بنو فلان جمرة": فلاں کی اولاد متحد ہے۔

الجمار: جماعت۔ متفق لوگ۔

جَمَارَی وجماریٰ بالتنوين وبدونه: بمعنی کل۔ کہا جاتا ہے "جاء القومُ جماریٰ": سب لوگ آئے۔ جاء القومُ (جَمَارًا): سب لوگ آئے۔

الجُمَّار والجَامُور: درخت خرما کا گوند جو چربی کی طرح سفید ہوتا ہے۔

الجَمِير: قوم کے جمع ہونے کی جگہ۔ اِبْنُ جَمِير: تاریک رات۔ جَمِيرُ الشَّعْرِ: بالوں کی گندھی ہوئی چوٹی۔

الجَمِيرَة: بالوں کی گندھی ہوئی چوٹی۔

المِجْمَرَةُ والمِجْمَرُ: انگیٹھی۔ عودسوز۔ ج مَجَامِر.

حافر. (مُجمِر ومُجَمَّر): سخت کھر۔

جَمَزَ (ض) جَمْزًا: تیز دوڑنا۔ صفت (جَمَّاز) جمزة: ٹھٹھا کرنا۔

الجَمَزَی: تیز رفتاری۔ کہا جاتا ہے "يَعْدُو الجَمَزَی": وہ تیز دوڑتا ہے۔ "حِمَارٌ جَمَزَی": تیز رفتار گدھا۔

الجُمْزَة: پھلی جس میں دانہ ہوتا ہے۔

الجُمَّيز والجُمَّيزَی: گولر کا درخت۔

جَمُسَ وجَمَسَ (ک ن) جموسًا السمنُ: جم جانا۔

الجَامِسُ۔ فَنَبَاتٌ جَامِسٌ: پژمردہ گھاس۔ دم (جَمِيس): خشک خون۔

الجَمَسْت: ایک قسم کا قیمتی پتھر۔

الجَامُوس: بھینس۔ ج جوامیس.

جَمَشَ (ن ض) جَمْشًا. الراسَ: مونڈنا اور اسی سے ہے مکان (جميش) نباتات سے خالی جگہ۔ جَمَشَ الناقة: انگلیوں سے دوہنا۔

جَمَّشَهُ: محبت سے چٹکی لینا۔ پیار و محبت کا کھیل کھیلنا۔

الجَمْش: مص۔ آہستہ آواز۔

الجَمُوش والجَمِيش: بال صاف کرنے کی مرکب دوا۔

جَمَعَ (ف) جَمْعًا. المتفرق: اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ کہا جاتا ہے "جُمِعَتِ الجُمُعَة": جمعہ کی نماز قائم کی گئی۔

جَمَّعَ: جمع کرنا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے) ...... المسلمُ: جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا۔

جَامَعَهُ مُجَامَعَةً وجِمَاعًا. علی کذا: اتفاق کرنا۔ موافقت کرنا۔ جَامَعَهَا: ہم بستری کرنا۔

جمع. القومُ علی كذا: اتفاق کرنا ما کان متفرقا: اکٹھا کرنا۔ الامرَ وعلی الامر: پختہ ارادہ کرنا...... الابلَ: اکٹھے ہانکنا۔

اجتمع. الغلامُ: جوان وقوی ہونا۔ (اس کا استعمال عورتوں کے لئے نہیں ہے (......وتجمع) القومُ: اکٹھا ہونا...... الشَّیُ المتفرق: متفرق چیز کا اکٹھا ہو جانا۔

انجمع. الشیُ: اکٹھا ہونا۔

استجمع. له الامرُ: منشا کے مطابق ہونا۔ القومُ: سب کا چلا جانا۔ البقلُ: خشک ہونا...... الفرسُ جریًا: پوری طاقت سے دوڑنا۔

الجمع: مص۔ لوگوں کی جماعت۔ ج جُمُوْع. یوم الجمع: قیامت کا دن۔

جُمع. الكفِّ: مٹھی۔ کہا جاتا ہے "ضربتُه بجُمع كفّی": میں نے اس کو گھونسے سے مارا۔ مٹھی بھر چیز۔ ج اَجْمَاع۔

الجُمُعَة: ہفتہ۔ کہتے ہیں "استاجر الاجیرَ مُجَامَعَةً" اس نے مزدور کو ہفتہ واری پر رکھا۔ اجتماع۔ دوستی۔ جُمعة من تمرٍ: مٹھی بھر کھجور۔ (...... والجُمُعَة): ہفتہ کا ساتواں دن۔ ج جُمَعٌ وجُمُعات۔

الجماعة: آدمیوں کا گروہ۔ ج جماعات

الجماعات والجماعات: چنگی وغیرہ کا رجسٹر۔

الجِمَاع: مص۔ جماع الشیُ: کسی چیز کو جمع کہا جاتا ہے "جماع الخباء الاخبیة" خباء کی جمع اخبیة ہے۔ "والخمر جماع الاثم": شراب ہر قسم کے گناہوں کا جامع ہے۔ قِدرٌ جماع: بڑی ہانڈی، بڑی دیگ۔

الجامع۔ فا۔ جامع مسجد۔ ج جوامع (الكلام الجامع) کلام جس کے الفاظ کم اور معنی بہت ہوں۔ ج جوامع۔ الیوم الجامع: روز جمعہ۔ قِدرٌ جامع: دیگ۔

ابُو جامع: دسترخوان کی کنیت۔

الجامعة. الجامع کا مؤنث۔ تعلق۔ طوق۔ قدر جامعة: بڑی دیگ۔

الجامعة: یونیورسٹی جو کہ اپنے ماتحت کئی ذیلی شعبے رکھتی ہو جن میں مختلف علوم وفنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔

الجمیع: لوگوں کی جماعت۔ جمع شدہ لشکر۔ اور تاکید کے موقع پر بولا جاتا ہے "جاؤوا جمیعهم": سب لوگ آئے اور کہا جاتا ہے "رأی جمیع": ٹھیک رائے۔

الجمیعة: اجتماع۔ ج جمایع۔

ابعامعة: کتاب مقدس کے اسفار میں سے ایک۔

اجمع: الفاظ تاکید میں سے ہے۔ اس لفظ سے ہر اس چیز کی تاکید لاتے ہیں جس کا افتراق حسی یا حکمی طور پر جائز ہو۔ کہا جاتا ہے "جاؤا اجمعهم وباجمعهم": سب لوگ آئے۔ مؤنث جمعاء ج اجمعون۔

المجتمع: فا۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ مجتمع" جوان "ومشی مجتمعًا" ہاتھ پیر ہلاتے ہوئے وہ تیز تیز چلا۔

المَجْمَع: جمع کرنے یا جمع ہونے کی جگہ۔ اکیڈمی۔ کہا جاتا ہے "اخذت محبته بمجامع قلبی" اس کی محبت میرے دل پر چھا گئی۔

ارض (مَجْمَعة ومُجْمِعه ومُجَمِّعَة): وہ زمین جس میں قافلہ اکٹھا ہو جائے اور بھٹکنے کے خوف سے علیحدہ نہ ہو۔

اَلْمَجْمَعُ: وہ تالیف جس کو علماء نصاریٰ نے دینی امور کے لئے منظور کیا۔

اَلْمَجْمَعُ العِلْمِی: علمی ادبی اور فنی جماعتیں جس کو اکادمی ادبیات وغیرہ جیسے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

امرٌ (مُجْمَعٌ): قطعی معاملہ۔

المَجْمُوْع: مفع۔ ہر کتاب جس میں مختلف چیزیں جمع کی گئی ہوں۔ جیسے اشعار قصص وغیرہ۔ ج مجامیع اور نحویوں کے نزدیک جمع پر اطلاق کیا جاتا ہے۔

اَلْجَمَاعِیَّةُ: اجتماعی نظریہ جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ قومی مشکلات کا حل یہ ہے کہ آمدن کے تمام وسائل قوم کے درمیان مشترکہ ہوں۔

الجامكية: ج جامكيات و(الجوامك)

ج جوامک: شاہی نوکروفوجیوں کی تنخواہ۔

جمل (ن) جملًا. الشیُ: جمع کرنا (...... واجتمل) الشحمَ: پگھلانا۔

جَمُل (ک) جمالًا: خوبصورت ہونا۔ خوش خلق ہونا۔ صفت (جمیل) مؤنث (جمیلة)

جَمَّلَهُ: خوبصورت بنانا۔ جَمَّل الشحمَ: پگھلانا...... الجیشَ: دیر تک روکے رکھنا۔

جاملہ: اچھا معاملہ کرنا۔ تواضع سرقندی کرنا۔

اجمل. الشیُ: جمع کرنا یا مجملًا ذکر کرنا۔ کہا جاتا ہے "اجمل الحساب والكلام ثم فصّله وبیّنه": اس نے حساب اور کلام کو مجملًا کہا پھر اس کی تفصیل کی...... الشیَ: خوبصورت بنانا۔ زیادہ کرنا...... الشحمَ: پگھلانا۔ فی العمل: عمدگی سے کام کرنا۔ فی الطلب: تلاش میں اعتدال اختیار کرنا...... القومُ: لوگوں کے پاس اونٹوں کی کثرت ہونا۔

تجمّل: آراستہ ہونا۔ خوبصورت ہونا۔ مصائب زمانہ پر صبر کرنا اور ذلت ظاہر نہ ہونے دینا۔ حیاء کی وجہ سے مصیبت میں پگھلی ہوئی چربی کھانا۔ فی الكلام: لطف و مہربانی سے باتیں کرنا۔

استجمل. البعیرُ: اونٹ کا جوان ہونا...... الشیَ: خوبصورت سمجھنا۔

الجمل: اونٹ۔ ج جمال واجمال وجُمْل وجمالة. بتثلیث الجیم و ج جمالات. بتثلیث الجیم وجمائل...... اور جمل کا اطلاق اونٹنی پر شاذ ہے۔ کہا جاتا ہے "شربت لبن جملی" میں نے اپنی اونٹنی کا دودھ پیا۔ جمل الیهود: گرگٹ۔ جمل الماء: ایک آبی پرندہ جس کی چونچ لمبی ہوتی ہے۔ جمل البحر: وہیل مچھلی۔ کہا

جاتا ہے "اتخذ اللیل جملا" وہ ساری رات چلا۔

الجمل والجمل والجمل والجمل والجمل والجمالۃ: موٹی رسّی۔ حساب الجمل: حروف ابجد کا حساب جو تاریخ ولادت یا وفات وغیرہ نکالنے میں کام آتا ہے اور اس کو حساب الابجد بھی کہتے ہیں۔

الجامل (فا) اونٹوں کا ریوڑ مع چرواہوں کے۔ اونٹوں کا مالک۔

الجمّال: اونٹوں کا مالک یا ساربان ج جمّالۃ۔

الجُمّال: خوبصورت۔ یا زیادہ خوبصورت۔

الجمال (مص): خوبصورتی۔ کہتے ہیں "جمالک ان لا تفعل کذا" تمہارے لئے مناسب ہے تم ایسا نہ کرو۔

الجُملۃ. مجموعۃ: جو مسند اور مسند الیہ سے مرکب ہو۔ ج جُمَل۔

الجُمَل: لوگوں کی جماعت۔

الجمیل: احسان۔ نیکی پگھلی ہوئی چربی۔

الجملاء: خوبصورت عورت (اس لفظ کے لئے أفعل کا صیغہ نہیں (جیسے دیمۃ هطلاء میں أهطل کا صیغہ نہیں)

الجُمان: موتی۔ واحد جُمانۃ۔

الجمناسٹک: ہر قسم کی جسمانی ورزش (جمناسٹک) جو کہ جسم کو طاقتور اور لچکدار بنا دے۔

ذوات الجناحین: کیڑوں کی اقسام۔ ان میں سے ایک پروں کی سیدھی بناوٹ والے اور دوسرے ٹیڑھی بناوٹ والے۔ سیدھے پروں والے ان کے آرام کے وقت قریب قریب ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے پاؤں ہوتے ہیں جن کے ذریعے دوڑ سکتے ہیں۔ جیسے مکڑی۔ کچھ ان میں سے چھپے ہوئے پروں والے ہوتے ہیں رات کے بعد صبح کو اڑنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کچھ حشرات چار پروں والے ہوتے ہیں۔

جمهر جمهرة الشیء: جمع کرنا۔ اکثر حصہ لینا۔۔۔۔ علیہ الخبر: تھوڑی سی خبر دینا اور مراد کو چھپا لینا (۔۔۔۔ وتجمهر) القوم: اکٹھا ہونا۔ کہا جاتا ہے "تجمهر علینا" اس نے ہمارے اوپر دست درازی کی اور حقارت کی۔

الجُمهور: ریت کا تودہ۔ قوم کے بڑے اور اشراف لوگ۔ قوم کی جماعت۔ ہر چیز کا بڑا حصہ۔ ج جماهیر۔

الجمهوری: جمهور کی جانب منسوب نشہ آور شراب۔

الجمهوریۃ: ری پبلک۔ وہ سلطنت یا قوم جو اپنا صدر ایک معین مدت کے لئے بناتی ہے۔

المجمهرات: زمانہ جاہلیت کے طبقہ ثانیہ کے سات قصیدے جن کا مرتبہ سبع معلقات کے بعد ہے۔

الجمّا والجُمّا: ابھرا ہوا پتھر۔ جسم کا ابھرا ہوا حصہ جیسے پستان۔

جمی (ض) جمیا الماء: بہت ہونا۔

تجمّی القوم: اکٹھا ہونا۔

جماء وجُماء وجماءۃ الشیء: چیز کی دبازت۔

جنّ (ن) جنّا وجنونا: دیوانہ ہونا۔ پاگل ہونا صفت (مجنون) ج مجانین ۔۔۔۔ عنہ: چھپنا ۔۔۔۔ الارض: پھول اُگانا۔ النبت: لمبا ہونا اور گھنا جانا ۔۔۔۔ الذباب: بہت بھنبھنانا۔ کہا جاتا ہے "جنّ الذباب بالروض": ہریالی کو دیکھ کر مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں۔

اجنّ. عنہ: چھپنا۔ اجنّہ اللیل: چھپانا۔ ڈھانپ لینا۔ اجنّ المیّت: کفن دینا، دفن کرنا۔ (اجنّہ وجنّنہ): دیوانہ بنا دینا۔

تجنّن واستجنّ: دیوانہ ہونا۔

تجانّ وتجانن: تکلف دیوانہ بننا۔

اجتنّ. الشیء: چھپانا۔۔۔۔ واستجنّ: چھپنا۔ واستجنّ فلانا: کسی کو طرب کی طرف بلانا۔ (ما اجنّہ): وہ کتنا مجنوں ہے فعل تعجب ہے اور شاذ ہے اس لئے کہ یہ مفعول کے معنی میں ہے اور فعل تعجب فاعلی معنی میں ہوتا ہے۔

الجِنّۃ والجِنّ من الشباب: آغاز جوانی ۔۔۔۔ من النبت: کلی۔ پھول جنّ اللیل: رات کی تاریکی۔ جنّ الناس: لوگوں کی بڑی جماعت۔ کہا جاتا ہے "لاجنّ بهذا الامر": یعنی اس معاملہ میں کوئی پوشیدگی نہیں۔

الجانّ: (فا) جن کا اسم جمع۔ ج جِنّان۔

الجان: ایک قسم کا سفید سانپ۔

الجَنّۃ: باغ بہشت۔ ج جِنان وجنّات۔

الجُنّۃ: پردہ ج جُنَن (۔۔۔۔ والمجنّ والمِجنّۃ): ہتھیاروں سے بچاؤ کی چیز۔ ڈھال۔ ج مجانّ اور کہتے ہیں "قلب مجنۃ": یعنی وہ بے حیاء وخودرائے ہو گیا۔ "وقلب لہ ظهر المجنّ": یعنی وہ اس کی دوستی سے دشمنی کی طرف پلٹ گیا۔

الجَنَن: قبر میت۔ کفن۔ ج اجنان۔

الجنان والجنانۃ: ڈھال۔

الجَنان: دل۔ رات یا اس کی شدت تاریکی۔ پوشیدہ معاملہ ۔۔۔۔ من کل شیء: ہر چیز کا جوف۔ ج اجنان۔

الجُنون والجُنن والجِنّۃ: دیوانگی۔

الجنین: ہر پوشیدہ چیز۔ قبر۔ مدفون۔ بچہ جو ابھی رحم مادر میں ہو۔ ج اجنّۃ واجنُن۔

المَجنّۃ: جنوں والی زمین۔ دیوانگی۔ کہا جاتا ہے "بہ مجنّۃ" وہ دیوانہ ہے۔ چھپنے کی جگہ۔

جنِئ (س) جنأ: کبڑا ہونا۔ صفت (اجنأ) مؤنث جنآء۔

جنأ (ف) جنوءا واجنأ اجناءً وجانأ مجانأۃ واجتنأ وتجانأ تجانئوا علیہ: کسی کو مار سے بچانے کے لئے اس پر جھکا جانا۔

جنبہ (ن) جنبا: دفع کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ دور کرنا۔ پہلو پر مارنا۔ تم کہتے ہو "ضربہ فجنبہ" اس نے اسے مارا اور پہلو پر مارا۔ "وجنّبہ الشیء": کسی سے کوئی چیز دور کرنا (۔۔۔۔ جنبا ومجنبا) البعیر: کوتل ہانکنا۔ صفت مفعولی (جنیب ومجنّب ومجنوب) مؤنث جنیبۃ: کہا جاتا ہے "فرس جنیب

وخیل جنائب" (...... جُنوبًا) الریحُ : جنوبی ہوا چلنا۔
جَنَبَ (ن) جَنبًا وجَنِبَ (س) جَنَبًا. الیہ: مائل ہونا۔ مشتاق مضطرب ہونا۔
جَنُبَ (ن س ض) جَنابۃً. الرَّجُلُ : ناپاک ہونا۔
جُنِبَ : پہلو میں درد والا ہونا۔ نمونیا لاحق ہونا صفت (مَجنُوب) (. واجنَبَ وأُجنِبَ) القومُ: جنوبی ہوا لگنا۔
جَنَّبَہ وتَجنَّبَہ وتَجانَبَہ واجتَنَبَہ: دور ہونا۔
جَنَّبَہ الشیئَ: کسی سے کوئی چیز دور کرنا۔
جانَبَہ: پہلو میں چلنا۔
اَجنَبَہ: دور کرنا۔ اَجنَبَ الرَّجُلُ: دور ہونا۔
اِستَجنَبَ: ناپاک ہونا۔
الجَنب: مص ...... ج اَجناب وجُنُوب : پہلو۔ جہت۔ جانب۔ تم کہتے ہو "قَعَدتُ الی جَنبِ فلانٍ والی جانبہ وجَنابہ" میں فلاں کے پہلو میں یا اس کی جانب میں بیٹھا۔
جارُ الجنب : ہمسایہ جو پہلو ہی میں ہو۔
ذات الجَنب: نمونیہ۔
الجَنب: مص۔ کچھ لنگڑا پن۔
الجُنُب: غیر فرماں بردار۔ اجنبی۔ مسافر۔ دور۔ ناپاک (واحد تثنیہ جمع مذکر ومؤنث سب کے لئے مستعمل ہے) الجار الجُنب : ہمسایہ جو غیر قوم کا ہو)
الجَنِب : گوشہ نشین۔ اجنبی۔ مسافر۔ بھیڑیا۔ رجلٌ جَنِبٌ: مہمانوں کے ڈر سے راستہ میں کترا کر چلنے والا۔
الجَنَبۃ: گوشہ نشینی۔ جانب۔ الجَنَبۃ من النبات: ہر وہ جو درخت سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہو ج جَنَب. جَنَبَتا الانف وجَنبَتاہ وجَنابَتاہ: ناک کے دونوں طرف۔
الجُنبۃ: وہ چیز جس سے پرہیز کیا جائے۔
الجانِب : فا۔ غیر فرمانبردار۔ مسافر۔ گھوڑا۔ جس کے دونوں قدم کا فاصلہ دور ہو ج جُنّاب انسان کا پہلو۔ گوشہ۔ جانب۔ ج جوانب کہا جاتا ہے "ھو لَیِّن الجانِب" : وہ معیشت کے لحاظ سے نرم ہے۔ "ھُوَ رقیقُ الجانِب": وہ لطیف ہے۔
الجَناب : صحن۔ گوشہ۔ قوم کے محلہ سے جو قریب ہو۔ کہا جاتا ہے "اَخصَبَ جَنابُ القومِ": قوم کا مقام سرسبز وشاداب ہے۔ و "فُلان خصیبُ الجَنابِ اَوجَدِیبُہ": فلاں سرسبز ہے یا قحط زدہ ہے۔ ج اَجنِبَۃ.
الجِناب: جانَبَ : کا مصدر۔ کہا جاتا ہے "فرسٌ طول الجِناب" آسانی سے تابع ہونے والا گھوڑا۔
الجُناب: نمونیہ کی بیماری۔
الجَنُوب: دکھن۔ دکھنی ہوا۔ ج جَنائِب.
الجَنِیب : نمونیہ کی بیماری میں مبتلا۔ فرمانبردار۔ ایک قسم کی عمدہ کھجور۔
الجَنِیبۃ: کوتل گھوڑا۔
الجَناب: پہلو میں چلنے والا ساتھی۔
الاَجنَب ج اَجانِب: غیر فرمانبردار۔ (الاَجنَبُ والاَجنبیُّ): مسافر۔
المُجنَب: بہت خیر ہو یا شر۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ عندنا خیرًا مُجنَبًا وشرًا مُجنَبًا": ہمارے نزدیک بہت خیر اور بہت شر ہے۔
المِجنَب: پردہ۔ ڈھال۔
المُجَنِّبۃ: فوج کا ہراول۔
المُجَنِّبَتان. مِن الجیش: فوج کا میمنہ ومیسرہ۔
الجُنبُذ: انار کی کلی۔ غنچہ نا شگفتہ۔
الجُنبُل: لکڑی کا پیالہ۔
تَجَنَّثَ. الرَّجُلُ: غیر قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرنا ...... عَلَیہ: محبت کرنا۔ مہربانی کرنا ...... الطائرُ: پر پھیلا کر بیٹھنا۔
الجُنثِی: عمدہ لوہا۔ تلوار۔ ج جُنثِیّۃ: زرہ ساز۔
جَنَحَ (ف ن ض) جُنُوحًا. الیہ: مائل ہونا ...... السفینۃ: کم پانی میں پہنچ کر زمین سے لگ جانا ...... اللیلُ: آنا ...... (ض) جَنحًا الطائرُ: بازو پر مارنا۔
جَنَحَہ : بازو بنانا ...... الرجلَ: گناہ کی نسبت کرنا۔
اَجنَحَ واجتَنَحَ واستَجنَحَ. الیہ: مائل ہونا۔ جھکنا۔
اَجنَحَہ واستَجنَحَہ: جھکانا۔
تَجَنَّحَ واجتَنَحَ: ایک پہلو پر جھکنا۔
الجِنح: جانب۔ پناہ۔ کنارہ۔
الجِنح والجُنح. من اللیل : رات کا ایک حصہ۔ جِنح الطریق: راستہ کا کنارہ۔
الجَناح : پرندے کا بازو ...... من الانسان : ہاتھ اور بغل اور بازو اور پہلو۔ پناہ اور اسی سے ہے "انا فی جَناح فلان": میں فلاں کی پناہ میں ہوں۔ کنارہ۔ ہر چیز کا ایک حصہ۔ ج اَجنِحۃ واَجنُح: کہتے ہیں "رَکِبُوا جَناحَی الطائر" لوگ اپنے وطن سے جدا ہو گئے "ورَکِبَ جناحَی النعامۃ": اس نے معاملہ میں کوشش کی اور جلدی کی "وھو مَقصُوصُ الجَناح": وہ عاجز ہے۔
الجُناح : گناہ اور اسی سے ہے "لا جُناحَ علیک" تمہارا کوئی گناہ نہیں۔ چیز کا ایک حصہ۔
الجانح: فا۔ جانب۔ ج جَوانِح.
الجَوانح: پسلیاں۔ واحد (الجانِحۃ)
جَنَّدَ. الجنودَ : فوج جمع کرنا۔ کہا جاتا ہے "جُنُودٌ مُجَنَّدۃ": جمع شدہ لشکر ......
تَجَنَّدَ : فوجی سپاہی بننا۔ فوج تیار کرنا ...... للامر: فارغ ہونا۔
الجُند : لشکر۔ ج اَجناد وجُنُود : واحد (جُندِی) الجُند: شہر۔ ج اَجناد. الشام : دمشق، حمص، قنسرین، اردن اور فلسطین۔
الجَنَد: سخت زمین۔ پتھر جو مٹی کے مشابہ ہو۔
الجَندار : باڈی گارڈ۔ محافظ فوج۔ ج جَنادِرۃ (جدید)
جَندَرَ. الکتابَ : مٹے ہوئے پر قلم پھیر کر روشن کرنا۔
الجُندُب والجُندَب : ایک قسم کی ٹڈی۔ عوام اسے قُبُّوط: کہتے ہیں۔ ج جَنادِب.
جَندَلَہ: پچھاڑنا۔

الجَندَل: بڑی چٹان۔ واحد جَندَلَة: ج جَنادِل.

جَنَزَهُ (ض) جَنزًا: چھپانا۔ جمع کرنا۔

جُنِزَ: مرنا اور تابوت میں رکھا جانا۔

جَنَّزَ. المیّتَ: تابوت میں رکھنا۔

الجَنْز: مٹی کا چھوٹا سا گھر۔

الجَنازَة والجِنازَة: میت۔ میت کا تابوت۔ میت کے دفن میں جانے والے۔ مجلس ماتم۔ شراب کی مشک۔ ج جَنائِز.

الجَنائِزی: مُردوں کے آگے آگے پڑھنے والا۔

الجِنزار والجِنزِیر: تانبے کا زنگار۔ (جدید)

الجِنزِیر: زنجیر۔

جَنَسَ (ن) جَنسًا. التمرُ: بالکل پک جانا۔

جَنِسَ (س) جَنَسًا. الماءُ ونحوه: جم جانا۔

جَنَّسَهُ. بِهِ: مشابہ ہونا۔

جانَسَهُ جِناسًا ومُجانَسَةً: مشابہ ہونا۔ ہم جنس ہونا اور اسی سے ہے "فلان یُجانِسُ البهائم" فلاں چوپاؤں کے مشابہ ہے۔ یعنی اسے عقل وتمیز نہیں۔

تَجانَسَا: ہم جنس ہونا اور اسی سے ہے "ومع التَّجانُس التَّأنُّس": ہم جنس کے ساتھ انسیت ہے۔

الجِنس: ماہیت جو انواع متعددہ کو شامل ہو جیسے انسان اور گھوڑے کے لئے حیوانیت۔ قسم۔ ج اَجناس.

الجَنَس: جما ہوا پانی۔

الجَنِیس: اپنے جنس کے اندر اصل۔

الجِنسیَّة: جنس کی حالت یا ماہیت۔

الجِناس. فی البدیع: علم بدیع کی اصطلاح میں دو کلموں کا کلًا یا بعضًا: مشابہ ہونا۔

جَنَشَ (ن) جَنشًا. الیه: کودنا۔ متوجہ ہونا ......مِنهُ: گھبرانا۔

جَنَّصَ: خوف سے بھاگنا۔ بَصَرَہ: گھورنا۔ تیز نظر ڈالنا۔ جَنَّصَ الطریقُ بالناسِ: تنگ ہونا۔ جَنَّصَ: مرنا۔

جَنَفَ (ض) جُنُوفًا وجَنِفَ (س) جَنَفًا. عن الطریق: راستہ سے علیحدہ ہونا۔ (واَجنَفَ) فی وصیته: ظلم کرنا۔ صفت (جَنِفٌ واَجنَفُ)

جانَفَ جِنافًا. اَهلَه: غصہ کی وجہ سے علیحدہ ہونا۔

تَجانَفَ. للاثم: مائل ہونا...... عن الطریق: الگ ہونا۔

الجَنَف: ظلم۔ حق وانصاف سے تجاوز۔

الاَجنَف: خمیدہ پشت۔ مؤنث جَنفاء: ج جُنف.

المِجنَف: طبعًا حق سے اعراض کرنے والا۔

جَنَقَ (ض) جَنقًا وجَنَّقَ. الحجر: گوپھن سے پھینکنا۔

المَنجَنِیق: گوپھن۔ فلاخن۔ لڑائی کا ایک آلہ جس سے پتھر پھینکا کرتے تھے۔ ج مَجانِق ومَجانِیق ومَنجَنیقات.

الجُنک: ایک قسم کا باجا۔ ج جُنُوک.

جَنی (ض) جَنیًا وجَنَّی. الثمر: درخت سے پھل توڑنا۔ کہا جاتا ہے "جَنَی الثمرةَ له وجَناهُ اِیّاها". (جَنیًا) الذهب: کان سے نکالنا۔ (جِنایة): گناہ کرنا۔ صفت (جانٍ) ج جُناة واَجناء وجُنّاء: مؤنث جانِیة ج جَوانٍ وجانِیات.

اَجنَی. الشجر: پکنا۔ اَجنَتِ الارضُ: زیادہ پھل یا زیادہ پیداوار والی ہونا۔

جانَی مُجاناةً وتَجَنَّی. علیه: ناکردہ گناہ کی نسبت کرنا۔ (تَجَنَّی واجتَنَی) الثمرَ: چننا۔ توڑنا۔ "اجتَنَی ماءَ المطر": گھاٹ پر آکر پانی پینا۔

الجَنَی: چنا ہوا (پھل ہو یا سونا یا شہد وغیرہ) ج اَجناء واَجنٍ: ثمر (جَنیٌّ): تازہ چنا ہوا پھل۔

الجَناة: ہر وہ چیز جو چنی جائے۔

الجَنیَّة: گناہ۔ ریشم کا کیڑا۔

المَجنَی: مصدر میمی بمعنی چننا۔ چننے کی جگہ جس سے پھل وغیرہ چنا جائے جیسے درخت ج مَجانٍ.

الجَهبَذ: پرکھنے والا۔ دانا۔ ج جَهابِذَة.

الجَهبَر: شیرنی۔

الجَهَب: بدصورت چہرہ۔

المِجهَب: بے حیاء۔

الجَهبُوق: چوہے کی مینگنی۔

جَهجَهَ. بالسبع: روکنے کے لئے چیخنا چلانا۔

تجهجَهَ. عنه: باز رہنا۔

المُجَهجِه: شیر۔

جَهَدَ (ف) جَهدًا. فی الامر: بہت کوشش کرنا...... بالرجل: امتحان کرنا۔ جَهَدَهُ المرضُ: لاغر کرنا۔ جَهَدَ اللبنَ: سارا مکھن نکال لینا۔ (...... واَجهَدَ) الطعامَ: خواہش کرنا۔ جَهَدَ واَجهَدَ الدابة: طاقت سے زیادہ لادنا۔ اَجهَدَ المالَ: بکھیرنا۔ فنا کرنا۔ اَجهَدَ الحقُّ: ظاہر ہونا۔ اَجهَدَ فیه الشیبُ: اچھی طرح بڑھاپا ظاہر ہونا۔ اَجهَدَ فی الامر: احتیاط کرنا۔ اَجهَدَ علینا العدوُّ: دشمنی میں پوری کوشش کرنا۔ اَجهَدَ الامرُ لزید: ممکن ہونا۔

جُهِدَ: پوری کوشش کرنا۔ غمگین ہونا۔ لاغر ہونا۔

جَهِدَ (س) جَهدًا. عیشُهُ: زندگی کا مکدر ہونا۔

جاهَدَ مُجاهَدَةً وجِهادًا: پوری طاقت صرف کرنا۔ کہا جاتا ہے "جاهِدُوا فی الله حقَّ جِهادِهِ": اللہ کے راستہ میں پوری طرح کوشش کرو جیسا کہ کوشش کا حق ہے...... العَدُوَّ: جنگ کرنا۔

تَجاهَدَ واجتَهَدَ. فی الامر: کوشش کرنا اور پوری طاقت صرف کرنا۔

اِستَجهَدَ. فی الامر: غور کرنا۔

الجُهد والجَهد والمَجهُود: طاقت۔ استطاعت۔ کہا جاتا ہے "بَذَلَ جُهدَه

ومجھوُدَہٗ": اس نے اپنی طاقت صرف کی۔ مشقت۔ قرآن میں ہے "اَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ" انہوں نے بہت زور لگا کر قسم کھائی۔

الجاھد: فا۔ بے خوابی والا۔ کہا جاتا ہے "جَھْدٌ جَاھِدٌ": جیسے "لَیْلٌ لَائِلٌ" و"شعر شاعر"۔

الجَھَاد: سخت زمین جس میں پیداوار نہ ہو ج جُھُد۔

الجِھَاد: مص۔ دین کی حفاظت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے جنگ۔

الجُھْدَان: وہ شخص جس کو مشقت لاحق ہو۔

الجَھِیْد: جانوروں کی پسندیدہ چراگاہ۔ کہا جاتا ہے "مَرْعیً جَھِیْدٌ"۔

الجُھَادَی: انتہائی۔ کہا جاتا ہے "جُھَادَاکَ ان تفعل کذا": تمہاری انتہائی کوشش ہے کہ تم ایسا کرو۔

الجُھَیْدَی: کوشش۔ پوری کوشش۔ کہا جاتا ہے "لابلغن جُھَیْدَی فی الامر": میں معاملہ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا۔

جَھَرَ (ف) جَھْرًا وجِھَارًا وجَھْرَۃً۔ الامرَ وبالامرِ: اعلان کرنا ۔۔۔ بالقول: آواز بلند کرنا ۔۔۔ الصوتَ: بلند کرنا ۔۔۔ الرجلَ: بے پردہ دیکھنا۔ دیکھنا اور آنکھوں میں بڑا معلوم ہونا۔ تعظیم کرنا ۔۔۔ القومَ: دیکھ کر زیادہ سمجھنا ۔۔۔ الشیءَ: کسی چیز کو کھول کر اندازہ کرنا ۔۔۔ الارضَ: بغیر جانے بوجھے چلنا ۔۔۔ الشیءُ فلانًا: ہیبت وجمال سے حیرت میں ڈال دینا ۔۔۔ الامرُ: ظاہر و آشکار ہونا ۔۔۔ السقاءَ: مشکیزہ میں بلو کر مکھن نکالنا۔

جَھِرَت (س) جَھْرًا۔ العَیْنُ: سورج سے چندھیا جانا۔

جَھُرَ (ک) جَھَارَۃً۔ الصوتُ: بلند ہونا۔ صفت (جَھِیر وجَھِر)۔ الرجلُ: دیکھنے والے کی آنکھ میں بڑا معلوم ہونا۔

جَاھَرَہٗ مُجَاھَرَۃً وجِھَارًا۔ بالشیءِ: کھلم کھلا ظاہر کرنا ۔۔۔ بالقراءۃ: بلند آواز سے پڑھنا ۔۔۔ القومَ بالامر: غلبہ کی کوشش کرنا۔

اَجْھَرَ۔ الامرَ وبہ: اعلان کرنا ۔۔۔ بالقراءۃ: بلند آواز سے پڑھنا ۔۔۔ الرجلُ: بھینگے بچے یا صاحب جمال بچوں کا باپ ہونا۔

تَجَاھَرَ۔ بالامر: ظاہر کرنا۔

اِجْتَھَرَ۔ القومَ: تعداد میں بہت سمجھنا۔ الرجلَ: کھلم کھلا دیکھنا اور بڑا سمجھنا ۔۔۔ البئرَ: صاف کرنا ۔۔۔ الشیءُ فلانًا: ہیبت وجمال سے حیرت میں ڈال دینا۔

الجَھْر: مص۔ چوڑا ٹیلہ۔ زمانہ کا ایک حصہ۔ تم کہتے ہو "کلمتہ جَھْرًا وبالجھر": میں نے اس سے کھلم کھلا گفتگو کی۔ "ولَقِیْتُہٗ جَھْرًا": میں نے اس سے رودررو ملاقات کی۔

الجُھْر: ہیئت۔ حسین منظر۔

الجِھَار: مص۔ تم کہتے ہو "لَقِیْتُہٗ جِھَارًا" میں نے اس سے رودررو ملاقات کی۔

الاَجْھَرُ: سورج کی روشنی سے چندھیانے والا۔ خوبصورت ہیئت والا۔ مؤنث (جَھْرَاءُ)۔ ج جُھْر۔

جَھْوَرٌ۔ الصوت: بلند وقوی آواز والا۔ ج جُھْر۔

الجَھِیْر: خوبصورت۔ بھلائی اور نیکی کے لائق۔ من اللبن: بے پانی کا دودھ۔ کلامٌ جَھِیْر: بلند گفتگو۔ اِمْرَاۃٌ جَھِیْرَۃٌ: بلند آواز والی عورت۔ کہا جاتا ہے "ھو عفیفُ السَّرِیْرَۃِ والجَھِیْرَۃِ" وہ ظاہر و باطن کے لحاظ سے پاک دامن ہے۔

الجَھْوَرِیُّ: بلند آواز کی صفت میں واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "صَوْتٌ جَھْوَرِیٌّ": بلند آواز اور بلند آواز والے کو کہتے ہیں۔ "رجلٌ جَھْوَرِیٌّ"۔

المِجْھَر والمِجْھَار: وہ شخص جس کی عادت بلند آواز سے گفتگو کرنے کی ہو۔

المُجْھِر: خوردبین (Microscope)

جَھَزَ (ف) جَھْزًا واَجْھَزَ۔ علی الجریح: مار ڈالنا۔

جَھَّزَہٗ: تیار کرنا۔ مہیا کرنا ۔۔۔ المیتَ: کفن دفن کا سامان کرنا ۔۔۔ العروسَ: جہیز کا سامان تیار کرنا۔

تَجَھَّزَ۔ للسفر: سامان مہیا کرنا۔

(واِجْھَازَّ) للامر: آمادہ ہونا

الجَھَاز والجِھَاز۔ للبیت اوللمسافر اوللعروس: ضروری سامان ۔۔۔ من جسم الانسان: اعضائے انسانی جن کی کوئی خاص غرض ہو۔ جیسے اعضائے تنفس۔ یا آلاتِ ہضم۔ ج اَجْھِزَۃ واَجْھِزَات۔

الجَھْزَاء: بلند زمین۔

الجَھِیْز۔ من الخیل: ہلکا پھلکا۔ موتٌ (جَھِیز ومُجْھِز): ناگہانی موت۔

جُھَیْزَہ: ایک عورت کا نام ہے۔ ایک مثل ہے "قطعت جھیزۃ قول کل خطیب" اس کا واقعہ یوں ہے کہ کچھ لوگ دو قبیلوں کے درمیان ایک خون کے معاملہ میں صلح کرانے کے لئے تقریر کر رہے تھے تاکہ اولیاء مقتول کو دیت لینے پر راضی کر دیں کہ اتنے میں جہیزہ نے کہا کہ مقتول کے ولی نے قاتل کو پکڑ لیا اور قتل کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ "قطعت جھیزہ قول کل خطیب" یعنی اب دیت اور مقدار دیت کے بارے میں گفتگو کی ضرورت نہیں کہ قاتل کے قتل کے بعد دیت نہیں۔

جَھِشَ وجَھَشَ (س) جَھْشًا وجُھُوْشًا وجَھَشَانًا۔ الیہ: روتے ہوئے یا روانسا ہو کر کسی سے فریاد کرنا۔

جَھِشَ (س) جَھَشَانًا۔ منہ: ڈرنا اور بھاگنا۔

اَجْھَشَ۔ الیہ: روتے ہوئے یا روانسا ہو کر فریاد کرنا۔ "اَجْھَشَتِ النفسُ" الخ۔

اَجْھَشَہٗ: جلدی کرانا۔

الجَھْشَۃ: آنسو ۔۔۔ (والجاھشۃ): لوگوں کی جماعت۔

الجَهُوْش: تیز رفتار۔
جَهَضَهُ (ف) جَهْضًا: غالب ہونا۔ عن کذا: دور کرنا۔ منع کرنا۔
اَجْهَضَهُ عن الامر: دور کرنا۔ علیحدہ کرنا ...... ہ عن مکانه: اٹھانا ...... فلانًا: پھسلانا۔
اَجْهَضَتِ المرأة: حمل گرا دینا۔
جاهَضَه: باز رکھنا۔ جلدی کرانا۔
الجاهض: تیز طبیعت۔ مؤنث (جاهِضَة) ج جَوَاهِض.
الجاهِضَة: گدھے کا ایک سالہ مادہ بچہ۔
الجُهُوْضَة والجَهَاضَة: تیز طبیعت۔
الجِهْض والمُجْهَض والجَهِيْض: ساقط شدہ بچہ۔
الجُهَّاضَة: عمر رسیدہ مادہ حیوانات۔
المِجْهَاض من الاناث: اسقاط کی عادت والی عورت۔ ج مَجَاهِيْض.
جَهِل (س) جَهْلاً وجَهَالَةً: نہ جاننا۔ اَن پڑھ ہونا ...... علیه: بے وقوف بننا۔ بے وقوف ہونا۔ اجڈ پن کرنا۔ صفت (جاهل) ج جُهَّل وجُهَّال وجُهَلاء وجُهْل وجُهَل وجَهَلَة. جَهِل الحقّ: ضائع کرنا۔ جَهِلَتِ القِدْرُ: بہت اُبلنا۔
جَهَّلَهُ: جہل کی نسبت کرنا۔
جاهَلَهُ: نادانی میں مقابلہ کرنا۔ بد سلوکی کرنا اور اسی سے ہے "رأيتُ منهما مُجاملَةً ثُمَّ انقلبتْ مُجاهَلَةً" میں نے ان دونوں سے خوش معاملگی دیکھی پھر وہ بد معاملگی ہو گئی۔
تجاهَلَ: بتکلف نادانی ظاہر کرنا۔
اِسْتَجْهَلَهُ: جاہل سمجھنا۔ حقیر سمجھنا۔ "اِسْتَجْهَلَتِ الريحُ الغصنَ" ہلانا۔
الجَهْلَة: نادانی۔
الجاهِلِيَّة: نادانی کی حالت۔ ملک عرب میں اسلام سے پہلے کی بت پرستی۔ جاہلیت کا اطلاق عرب کے اُن احوال پر ہے جو اسلام سے پہلے تھے۔
الجَهُوْل: ناتجربہ کار جاہل۔ ج جُهَلاء.
المَجْهَل والمَجْهَلَة: انگاری ہلانے کی لکڑی۔ کریلنی۔
المَجْهَلَة: سبب نادانی۔
المَجْهَل: بغیر نشان کا جنگل۔ ج مَجَاهِل.
المَجَاهِل: نادانیاں۔ واحد جَهْل اور اسی سے ہے "اِنّا لَنَصْفَحُ عَنْ مَجَاهِلِ قومِنا" ہم اپنی قوم کی نادانیوں سے درگزر کرتے ہیں (الفعل المجهول): فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ ناقة (مُجْهُولَة): بے داغ والی اونٹنی۔
جَهُم (ک) جَهَامَةً وجُهُوْمَةً: ترش رو ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ صفت (جَهم)
جَهَمَه وجَهِمَه (ف س) جَهْمًا وتَجَهَّمَهُ وتَجَهَّمَ لَهُ: ترش روئی سے پیش آنا۔ کہا جاتا ہے "تَجَهَّمَهُ اَمَلُهُ": جبکہ اپنی آرزو میں کامیاب نہ ہو۔
اَجْهَمَ الجَوُّ: بے بارش کے بادل والا ہونا۔
اِجْتَهَمَ: رات کی آخری چوتھائی کی ابتداء میں داخل ہونا یا چلنا۔
الجُهْمَة والجَهْمَة: رات کے آخری حصوں کی ابتداء۔ الجُهْمَة: بڑی دیگ۔
الجَهْم والجَهُوْم: عاجز و ضعیف۔ الجَهْم: شیر۔
الجَهَام: بے بارش کا بادل۔
الجَيْهُمَان: زعفران۔
جَهَن (ن) جُهُوْنًا: قریب ہونا۔
الجَهْن: ترش روئی۔
جارية (جُهَانَة): نوجوان لڑکی۔
جَهَنَّم: دوزخ (غیر منصرف)
جَهِيَ (س) جَهًا۔ البيتُ: اُجاڑ ہونا۔ ویران ہونا۔ صفت (جاهٍ)
جَهّى الجُرْحَ: کشادہ کرنا۔
جاهى مُجاهاةً فلانًا: فخر میں مقابلہ کرنا۔
اَجْهى اِجْهاءً۔ الطريقُ: واضح ہونا ...... السماءُ: بادل کھل جانا ...... علیه: بخل کرنا ...... الطريقَ: واضح کرنا۔ البيتَ: بے پردہ بنانا۔ المرأةُ علی زوجها: حاملہ نہ ہونا۔

الاَجْهى: گنجا (...... والمَجْهِيُّ) من البيوت: بغیر چھت والا مکان۔ مؤنث جَهْوَاء. خِبَاءٌ مُجْهٍ: بغیر پردے کا خیمہ۔
سَمَاءٌ جَهْوَاء: کھلا ہوا آسمان۔
جَابَ (ن) جَوْبًا وتَجْوَابًا۔ البلادَ: طے کرنا۔ جابَ الثوبَ جَوْبًا: کاٹنا۔ الصخرة: چٹان کو تراشنا۔
جَابَ (ن) جَوْبًا وجَوَّبَ۔ الثوبَ: گریبان بنانا۔ جَوَّبَ الشیءَ: بیچ سے کاٹنا۔
جاوَبَهُ مُجَاوَبَةً: گفتگو کرنا۔ جواب دینا۔
اَجَابَهُ اِجَابَةً واِجَابًا واَجَابَ سؤاله وعن سؤاله والی سؤاله: جواب دینا۔ کہا جاتا ہے "اَجَابَه الی حاجته": اس کی حاجت پوری کرنے کے لئے خوشی سے آگے بڑھا۔ واَجَابَتِ الارضُ: اُگانا۔
تَجَاوَبُوْا: ایک دوسرے کو جواب دینا۔ باہم گفتگو کرنا۔
اِنْجَابَ۔ الثوبُ: پھٹنا ...... السحابةُ: کھل جانا۔
اِجْتَابَ۔ البلادَ: طے کرنا ...... الصَّخْرَةَ: چٹان کو تراشنا ...... البئرَ: کھودنا ...... القميصَ: پہننا۔
اِسْتَجَابَهُ واسْتَجَابَ لَهُ اِسْتِجَابَةً واسْتَجْوَبَهُ واسْتَجْوَبَ لَهُ اِسْتِجْوَابًا: جواب دینا ...... اللّٰهُ فلانًا ولفلان ومن فلان: دعا قبول کرنا۔
الجَوْب: مص۔ عورت کی قمیص۔ بڑا ڈول۔ انگیٹھی۔ ج اَجْوَاب (والمِجْوَب): ڈھال۔
الجَوْبَة: گڑھا۔ گھروں کے درمیان خالی جگہ۔ ج جُوَب.
الجَوَاب: جواب۔ ج اَجْوِبَة وجوابات.
الجَابَة: قبولیت۔ کہا جاتا ہے "اَسَاءَ سمعًا فَاَسَاءَ جَابَةً" اس نے برے طریقے سے سنا اور برے طریقے سے قبول کیا۔
الجَوَّاب: بہت طے کرنے والا۔ حریری کا قول ہے "جَوّابُ آفاقٍ تَرَامَتْ بِهِ [illegible]

آفاق کو طے کرنے والا ہے اس کا سفر اس کو پھیکنار رہتا ہے۔

الجِبَة : جواب کی کیفیت۔

الجَائِب قا. جَائِبُ العین : شیر۔

الجَائِبَة : پھیلنے والی خبر۔ کہا جاتا ہے "هَل عندک من جائبة خبر" : کیا تمہارے نزدیک کوئی ایسی خبر ہے جو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل ہوتے ہوئے تمہارے پاس پہنچی ہو۔

المَجُوبَة : جواب۔

جُوت اَو قُنَب کَلکُوتَا او قُنَب هِندِی : جنوبی ایشیاء میں پائی جانے والی پٹ سن جس سے بوریاں بنائی جاتی ہیں اور رسیاں بٹی جاتی ہیں۔

المِجْوَب : ڈھال۔

المِجْوَاب : پھاڑنے والا آلہ۔

جَوِثَ (س) جَوَثًا : اوپر سے بڑے اور نیچے سے لٹکے ہوئے پیٹ والا ہونا۔ صفت (اَجْوَث) مؤنث جَوْثَاء ج جُوْث.

الجَوْث والجَوْثَاء : بکری کا اوجھ۔

جَاحَ (ن) جَوْحًا : راہ راست سے ہٹ جانا۔ (جَاحَه جَوْحًا وجِيَاحَةً واَجَاحَه واجْتَاحَه) : جڑ سے اُکھیڑنا۔ ہلاک کرنا۔

الجَائِحَة : بلا۔ ہلاکت۔ بڑی مصیبت۔

سنة جائحة : خشک سال۔ ج جَائِحَات وجَوَائِح.

الأجْوَح : کشادہ۔ مؤنث جَوْحَاء ج جُوْح

الجَوْح : تربوز۔

الجَوْحَة : سختی ومصیبت۔

جَاخَ (ن) جَوْخًا وجَوَخَ. السیل الوادیَ : کناروں کو بہا لے جانا۔ جَوَّخَه : پچھاڑنا۔ اُکھیڑنا۔

تَجَوَّخَ : پچھاڑا جانا۔ اُکھیڑنا۔ تَجَوَّخَتِ البئرُ : گر جانا...... القرحةُ : زخم کا پھٹنا اور بہہ پڑنا۔

الجُوْخ : اُون کا بُنا ہوا کپڑا۔ ج اَجْوَاخ.

الجُوْخَة : اُونی کپڑے کا ٹکڑا۔ گڑھا۔

جَادَ (ن) جَوْدَةً وجُوْدَةً : عمدہ ہونا۔ اچھا بنانا۔ (...... وجَوْدًا واَجْوَدَ) الفرسُ : تیز رفتار ہونا۔

جَادَهُ (ن) جَوْدًا. : بخشش میں غالب ہونا ......ہ الھوٰی : غالب ہونا۔ (...... جُوْدًا) علیه : بخشش کرنا۔ صفت جَوَاد ...... بالمال : خرچ کرنا ...... بنفسه : جان دینا۔ کہا جاتا ہے "اِنّی لَاُجاد الی لقائک" میں تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں۔ (...... جُوْدًا وجُؤُوْدًا) العینُ : بہت آنسوؤں والی ہونا ...... المطرُ : بہت بارش ہونا۔ صفت (جَائِدٌ) ج جَوْد.

جِيْدَت. الارضُ : زمین پر کثیر بارش ہونا۔

جِيْدَ الرَّجُلُ : ہلاکت کے قریب ہونا۔ پیاسا ہونا۔

جَوَّدَ. الشیئَ : خوبصورت بنانا۔ عمدہ بنانا ...... فی عدوہ : تیز دوڑنا ...... القاریُٔ : فن تجوید کے لحاظ سے پڑھنا۔

جَاوَدَهٗ مُجَاوَدَةً : بخشش کرنے پر فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

اَجَادَ : اچھا بنانا ...... بالولد : فیاض بچہ کا باپ ہونا۔ اَجَادَهُ النقدَ : کھرے سکے دینا۔ (واَجْوَدَ) الشیَ : عمدہ بنانا۔ اَجَادَ الرجلَ : قتل کرنا۔ اُجِيْدَتِ الارضُ : زمین پر کثیر بارش ہونا۔

تَجَوَّدَ : عمدہ چیز کا انتخاب کرنا ...... فی صنعته : صنعت میں عمدگی سے کام کرنا۔

تَجَاوَدَ. القومُ : یہ دیکھنا کہ حجت کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔ کہا جاتا ہے "هم يَتَجَاوَدُوْن الحَدِيث" : وہ دیکھتے ہیں کہ حدیث کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔

اِسْتَجَادَه : عمدہ سمجھنا۔ اِسْتَجَادَ الامیرَ : بخشش طلب کرنا۔

الجَاد : باطل۔ کہا جاتا ہے "وقعوا فی ابی جاد" وہ لوگ باطل میں مبتلا ہو گئے۔

الجُوْد : بھوک۔

الجَوْد : مص۔ الجَوْد والمطر الجَوْد : بہت بارش۔

الجُوْدَة الجُوَادَة : پیاس۔

الجُوَاد : پیاس کا انتہائی مرتبہ جو باعث ہلاکت ہو۔

الجَيِّد : عمدہ۔ ج جِيَاد. و جج جِيَادَات وجَيَائِد. (جَيَائِد اصل میں جَيَاوِد ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل لیا گیا ہے اور یہ شاذ ہے)

الجَوَاد : سخی (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے رجلٌ جَوَادٌ وامرأةٌ جوادٌ. ج اَجْوَاد واَجَاوِدُ واَجَاوِيْد وجُوْد وجُوْدَة وجُوَدَاء. فرس جَوَاد : تیز رفتار گھوڑا۔ ج جِيَاد واَجْيَاد واَجَاوِيْد : کہا جاتا ہے "سِرْتُ اِلَيْهِ جَوَادًا" میں اس کی طرف دوڑتا ہوا چلا۔ "وسِرْنا عقبة جوادًا وعقبَتَيْن جوادَيْن وعِقَابًا جِيَادًا" : ہم دور کی گھاٹی یا دو گھاٹی یا گھاٹیوں پر چلے۔

الجَوَّاد : بڑا فیاض۔

الاَجْوَد : اسم تفضیل۔ مؤنث جَوْدَاء : (خلاف قیاس) ج جُوْد واَجَاوِيد.

الجَادِیّ : زعفران۔

التَجْوِيْد. فی القرآة : قواعد فن قرأت کے مطابق پڑھنا۔

التَجَاوِيْد : مفید بارشیں (جمع ہے اس کا واحد نہیں)

رجلٌ او شاعر (مُجِيْد ومِجْوَاد) : عمدہ کام کرنے والا مرد۔ جیدا شعار کہنے والا شاعر۔

المَجُوْد : پیاسا۔ قریب بہلاکت۔

جَارَ (ن) جَوْرًا. عن الشیٔ : ہٹ جانا۔ کہا جاتا ہے "جَارَ عن الطريق" وہ راستے سے ہٹ گیا ...... علیه : ظلم کرنا۔ صفت (جَائِر) ج جَوَرَة وجُوْرَة وجَارَة (جَوْرًا) : فریاد رسی چاہنا۔

جَوَّرَهٗ : ظلم کی طرف منسوب کرنا۔ پچھاڑنا۔

جَوَّرَ البناءَ : گرا دینا۔

جَاوَرَ مُجَاوَرَةً وجِوَارًا وجُوَارًا : پڑوس میں رہنا ...... المَسْجِدَ : اعتکاف کرنا۔

اجارهٔ اِجارَةً. من العذاب :بچانا۔
چھڑانا۔پناہ دینا......فلانًا :فریادرسی کرنا۔
ہ عن کذا :ہٹادینا......المتاعَ: حفاظت
کے لئے برتن میں رکھنا۔
تجَوَّرَ. الرَّجُلُ :پچھاڑا جانا......علی
الفراش: پہلو پر لیٹنا......البناء :گر جانا۔کہا
جاتا ہے "تجوّر خباءُ اللیل" یعنی تاریکی
چھٹ گئی۔
تجاوَرَ واجْتَوَرَ. القومُ :ایک دوسرے کے
پڑوس میں رہنا۔
اِسْتجار. فلانًا وبه :فریادرسی چاہنا۔پناہ
لینا۔اِستِجاره مِنْ فُلانٍ :پناہ چاہنا۔
اِسْتجْوَرَهٗ :ظالم پانا۔
الجَوّار :بہت گہرا پانی۔
الجَوّار :کسان۔
الجِوار :پڑوس۔کہا جاتا ہے "اَقام فی
جواره" اس نے اس کے پڑوس میں
اقامت کی۔امان وذمہ داری۔کہا جاتا ہے
"ھو فی جواری" :وہ میرے امن اور ذمہ
داری میں ہے۔
الجار :پڑوسی۔پناہ دینے والا۔پناہ لینے
والا۔جیران. وجِیرۃ و جوار واَجْوار و
(جارُ النھر) :نیلوفر کے مشابہ ایک قسم کی
نباتات۔
الجارَۃ :پڑوسن۔بیوی۔سوکن۔ج
جارات الجائر :ظالم۔بڑا ڈول۔
الجَور :مص۔ظلم۔
الجوْرُ. من الغیث :بہت کڑک والی
بارش۔مال جوْرٌ :بہت مال۔بازلٌ جِوَرٌ :
زور سے بلبلانے والا اُونٹ۔
المُجَوَّر :گہرا۔
جارُ النَّھر :پانی میں پیدا ہوئی بوٹی۔
جوْرَبَهٗ :پاتابہ پہنانا۔
تجَوْرَبَ :پاتابہ پہننا۔
الجَوْرَب :پاتابہ۔ج جَوارِب
وجَوارِبَۃ :عوام الکلسۃ اور القلشیۃ کہتے
ہیں۔

الجاوَرْس :باجرہ۔
جازَ (ن) جَوْزًا وجُؤُوْزًا وجَوازًا
ومَجازًا. المکانَ وبالمکان :چلنا......
المکانَ :گزر جانا......البیع :بیع کا پورا ہونا
(......جَوازًا) الامرُ :جائز ہونا۔کہا جاتا ہے
"جازله ان یفعل کذا" اس کے لئے ایسا
کرنا ممکن ہے......الدرھمُ :رائج ہونا......
السھمُ الی الصَّیْدِ :شکار سے ہٹ کر نکل
جانا......عن الصَّیْدِ :شکار کو چھید کر نکل
جانا۔
جَوَّزَ. الامرَ :جائز ٹھہرانا۔الحکمَ :جائز
سمجھنا۔رایَهٗ :جاری کرنا......الابلَ :آگے
سے ہانکنا یہاں تک کہ سب گزر جائیں۔
الدراھمَ :رائج کرنا۔
جاوَزَ. المکانَ :آگے بڑھ جانا......عن
الذنب :درگزر کرنا......الرجلَ :اجازت
دینا۔
اَجازَ اِجازَۃً. الشئَ :جائز کرنا......الرایَ:
نافذ کرنا......الرَّجُلَ :اجازت دینا۔اَجازَهٗ
بالف درھم :انعام دینا......علی اسمه :
نام کاٹھپا بنانا۔الموضعَ :آگے بڑھ جانا۔
القاضی البَیْعَ :نافذ کر دینا۔اَجازَۃُ العقبۃ :
گھاٹی سے گزار دینا۔
تجَوَّزَ. فی الامر :برداشت کرنا۔چشم پوشی
کرنا۔فی الصلاۃ :اختصار کرنا۔فی کذا :
تھوڑی چیز پر اکتفاء کرنا۔عنه :چشم پوشی
کرنا۔معاف کرنا۔فی الکلام :مجاز بولنا
......الدراھمَ :کھوٹے قبول کر لینا۔
تجاوَزَ. عنه :چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا۔
فی الشئ :افراط کرنا۔
اِجتازَ :چلنا۔بالمکان :گزرنا۔من مکان
الی آخر :عبور کرنا۔
اِسْتجازَ اِسْتجازَۃً :اجازت طلب کرنا......
الامرَ :جائز سمجھنا۔
الجائز :فا۔نافذ۔روا۔مباح۔دو
دیواروں کے اوپر رکھی ہوئی لکڑی۔ج
جوائز وجُوزان وجِیزان

واَجْوُز واَجْوِزَۃ.
الجائِزَۃ. الجائز :کا مؤنث۔عطیہ۔
انعام۔پانی کا ایک گھونٹ۔ج جوائز.
جوائز الاشعار والامثال :وہ اشعار یا
کہاوت جو ایک شہر سے دوسرے شہر تک پھیل
جائیں۔
الجَوْز :مص۔اخروٹ کا درخت۔
اخروٹ۔واحد جوزۃ. الجَوزۃ :پانی کی
ایک مرتبہ پینے کی مقدار۔
جَوزھندی :ناریل۔
جَوْزُ. الشئ :چیز کا وسط اور اکثر حصہ۔کہا
جاتا ہے "قطعوا جوزَ الفلاۃ" انہوں نے
جنگل کا بڑا حصہ طے کر لیا۔"مضی
جَوزُ اللَّیْلِ" رات کا بڑا حصہ گزر گیا۔ج
اَجْواز.
الجَوزاء :آسمان کے ایک برج کا نام کالی
بکری جس کے وسط میں سفیدی ہو۔
الجَواز :مص۔پروانہ راہداری۔عوام اس
کو تذکرۃ السفر یا الباسابورط کہتے
ہیں۔ج اَجْوِزَۃ :پانی کی اتنی مقدار جس
کو مسافر اپنے ساتھ لے اور دو چشموں کے
درمیان کافی ہو۔
الجُواز :پیاس۔
الجِیزَۃ :کنارہ۔گوشہ۔وادی کا کنارہ۔
پانی کی ایک مرتبہ پینے کی مقدار۔ج
جِیَز وجِیَز.
الاجازۃ :اذن۔اجازت......عند
المحدثین :روایت کی اجازت لفظاً یا
کتابتاً۔
الاجازۃ :اللّیسانس :سند۔بی اے
(گریجویشن) کی سند۔محدثین کے نزدیک
حدیث کو زبانی یا تحریری روایت کرنے کی
اجازت۔
التَّجْواز :ایک قسم کی منقش چادر۔ج
تجاویز.
المَجاز :لفظ جو اپنے موضوع له کے علاوہ کسی
دوسرے معنی میں کسی مناسبت سے استعمال کیا

جائے۔(...... والمَجازَة): راستہ۔مَجازَة النهر: پل۔المَجازَة: بہت اخروٹ والی زمین۔کہا جاتا ہے "اَرض مجازة".
جَوْزُ القَوْعَل: مندی کھجور کی ایک قسم۔
جَوْزَةُ العُنُق: گردن کے شروع میں ایک زخم ابھرا ہوا۔
المُجِيْز: فا۔ولی۔اُمور یتیم کا منتظم۔غلام جس کو تجارت کی اجازت دی گئی ہو۔
مِجْوَز: دو کانوں والا آلہ موسیقی۔
جَاسَ (ن) جَوْسًا واجْتَاسَ اِجْتِيَاسًا. الشَّيْئَ: بہت انہماک سے تلاش کرنا۔
(...... جَوْسًا وجَوَسَانًا) القومُ بين البيوت والدور: گھروں کے درمیان فساد مچا دینا اور ان کے اندر مال متاع کو ڈھونڈنا۔
جَاسَاه: دشمنی کرنا۔
الجَوَّاس: قوم کے درمیان فساد مچانے والا شیر۔
جَوْسَة. الناظر: ٹکٹکی۔
الجَوْسَق: محل۔ج جَوَاسق وجَوَاسِيْق.
جَاشَ (ن) جَوْشًا: پوری رات چلنا۔
تَجَوَّش. الليلُ: کچھ حصہ گزر جانا...... في الارض: داخل ہونا۔
الجَوْش: مص۔سینہ۔کہا جاتا ہے "مضى جوش من الليل": رات کا اگلا حصہ یا کچھ حصہ گزر گیا۔
الجَوْشَن: سینہ۔زرہ...... من الليل: رات کا وسط یا ابتدائی حصہ۔ج جَوَاشِن.
جَاظَ (ن) جَوْظًا وجَوَظَانًا: تکبر سے چلنا۔
جَوَّظَ: زچ ہونا بے صبر ہونا۔(وتَجَوَّظ): کوشش کرنا۔
الجُوَاظ: تنگ دلی۔بے صبری۔
الجَوَّاظ: تکبر سے چلنے والا۔اجڈ۔بہت کھانے والا۔
الجَوَّاظَة: بمعنی جَوَّاظ: تا مبالغہ کے لئے ہے۔
جَاعَ (ن) جَوْعًا ومَجَاعَةً: بھوکا ہونا۔
صفت (جَائِع وجَوْعَان) مؤنث جَائِعَة وجَوْعَى ج جِيَاع وجُوَّع...... اليه: مشتاق ہونا۔
جَوَّعَه تَجْوِيْعًا واَجَاعَه اِجَاعَةً: بھوکا رکھنا۔خوراک روکنا۔کہا جاتا ہے "اَجَاعَ قِدْرَه" اس نے اس کی ہانڈی کو نہیں بھرا۔
تَجَوَّعَ: بتکلف بھوکا بننا۔
اِسْتَجَاعَ اِسْتِجَاعَةً: ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتے رہنا۔کسی چیز کو کھانا اور سیر نہ ہونا۔
الجُوْع والمَجَاعَة: بھوک۔الجُوْعُ الكَلْبِي او الجُوْعُ البَقَرِي: معدہ کی ایک بیماری کا نام جس میں آدمی شکم سیر نہیں ہوتا اور اگر ہو جاتا ہے تو جلدی بھوک لگ جاتی ہے اور کہا جاتا ہے "عَامُ مَجَاعَةٍ او مَجْوَعَةٍ": بھوک کا سال۔ج مَجَاوِع.
الجَوْعَة: اسم مرۃ۔قبیلہ کا خالی ہونا۔
جَوِفَ جَوَفًا: کھوکھلا ہونا۔
جَافَه (ن) جَوْفًا: گہرا کرنا...... ہ بالطعنة: جوف میں نیزہ مارنا۔
اَجَافَه. الطَعْنَة وبالطَعْنَة: جوف میں نیزہ مارنا...... الباب: بھیڑ دینا۔
جَوَّفَه: کھوکھلا کرنا۔گہرا کرنا۔جوف میں سے سب کچھ نکال لینا۔
تَجَوَّفَ: کھوکھلا کرنا۔(تَجَوَّفَه واجْتَافَه): جوف میں داخل ہونا۔کہا جاتا ہے "اِجْتَافَ الوحشى كناسَه وتَجَوَّفَه" وحشی جانور اپنے بھٹ میں داخل ہو گیا۔
اِسْتَجَافَ واسْتَجْوَفَ اِسْتَجَافَةً. الشَّيْئُ: کشادہ ہونا۔الشَّيْئَ: کھوکھلا پانا۔
الجَوْف: مص۔پیٹ...... من البيت: اندرونی حصہ۔ج اَجْوَاف.
الجَوَف: مص۔کشادگی۔
الجَائِف: فا۔جوف تک پہنچنے والی چیز۔مؤنث جَائِفَه. الجَائِفَة: نیزہ کی مار جو جوف تک پہنچے۔ج جَوَائِف.
الاَجْوَف: کھوکھلا۔کشادہ جوف والا۔مؤنث جَوْفَاء ج جُوْف. "الجَوْفَاء مِن الدلاء": کشادہ ڈول...... من القضاء او المشجر: اندر سے کھوکھلا۔الفعل الاَجْوَف: وہ فعل جس کا عین کلمہ حرف علت ہو۔جیسے قال، باع،
خاف اَجْوَف: بڑا شیر۔
المَجْوَف: بڑے جوف والا۔
المُجَوَّف: کھوکھلا۔رجل (مُجَوَّف واَجْوَف ومَجْوُف): بزدل۔
المُسْتَجَاف: کشادہ جوف والا۔
الجُوَاف: ایک قسم کی مچھلی۔
جَوْفَل: اشخاص یا اشیاء کو بذریعہ طیارہ منتقل کرنا۔
جَوِقَ (س) جَوَقًا. الوجهُ: ٹیڑھے منہ والا ہونا۔صفت (اَجْوَق وجَوِق) مؤنث جَوْقَا ج جُوْق.
جَوَّقَ. القوم: جمع کرنا...... عليه: شور مچانا۔
تَجَوَّقُوا: اکٹھا ہونا۔
الجَوْق ج اَجْوَاق و(الجَوْقَة): لوگوں کی جماعت۔
الاَجْوَق: موٹی گردن والا۔اَجْوَق الفكُ: جھکے ہوئے جبڑے والا۔
المُجَوَّق: ٹیڑھے جبڑوں والا۔
جَالَ (ن) جَوْلًا وجُوْلًا وجُؤُوْلًا وجَوَلَانًا وجِيَلَانًا وجَوَّلَ تَجْوَالًا. في المكان: چکر لگانا۔گھومنا۔جَالَ الشَّيْئُ: پسند کرنا۔جَالَ القومُ جَوْلَةً: شکست کھانے کے بعد حملہ کرنا۔جَوَّلَ الاَرْضَ: زمین میں بہت چکر لگانا۔
جَاوَلَه مُجَاوَلَةً: ایک دوسرے کو دھتکارنا۔ایک دوسرے کو ہٹانا۔
اَجَالَ. الشَّيْئَ وبِالشَّيْئِ: گھمانا۔السيفَ: تلوار سے کھیلنا اور اِدھر اُدھر گھمانا۔
تَجَاوَلَ. القومُ في الحربِ: ایک دوسرے کے مقابلہ میں چکر لگانا۔
اِجْتَالَ اِجْتِيَالًا: گھومنا...... القومَ: ارادہ سے پھیر دینا...... مِنْهُم جَوْلًا: پسند کرنا...... اَموَالَهُم: لے جانا۔

اِنجال. الغبارُ: بلند ہونا اور پھیلنا۔

اِسْتَجال اِسْتِجَالَۃً. امواَلھم: لے جانا۔

اَلْجَوْل: مص۔ گھوڑوں یا چوپایوں کا گلہ۔ رتی ج اَجْوَال (...... والجُول): مٹی جس کو ہوا سطح زمین پر ادھر اُدھر کرے۔

الجَال والجُول: قبر یا کنوئیں کی دیوار پہاڑ کا پہلو۔ جُولُ القبر: قبر کا اردگرد۔ کہا جاتا ہے "مالہ جَالٌ او جُولٌ" اس کا پختہ ارادہ نہیں ج جِوَال وجُوَال وجِوَالَۃ وجُوَالَۃ واَجْوَال.

الجَوَالَۃ. من الشیٔ: چیز کا بہتر حصہ۔

الجَوْلَان والجُولَان: مٹی جس کو ہوا اِدھر اُدھر کرے۔

الجَوْلَان: مص۔ مال کا چھوٹا اور ردی حصہ

جَوْلَانُ الْھُمُوم: غم کی ابتداء۔

الجَوَّال والجَوَّالَۃ: بہت چکر لگانے والا۔ کہا جاتا ہے "ھو جَوَّالَۃ جَوَّابَۃ" وہ بہت زیادہ چکر لگانے والا ہے اور مقامات کو طے کرنے والا ہے۔

الاَجْوَل: اسم تفضیل۔ یوم اَجْوَل: بہت غبار کا دن۔

الاَجْوَلِیّ: بہت چکر لگانے والا گھوڑا۔

المَجَال: چکر لگانے کی جگہ۔

المِجْوَل: ڈھال۔ پازیب۔ تعویذ۔ ہار میں چاندی کا ہلال۔ کرتی۔ گورخر۔ چاندی۔ لکڑی کا بڑا پیالہ۔ تالاب۔

المُسْتَجِیل: بے وقوف۔

جَامَ (ن) جَوْمًا: اچھی یا بری چیز کا طلب کرنا۔

الجَام: پیالہ۔ ج جَامَات و اَجْوَام واَجْوُم وجُوْم.

الجُوَیْمَۃ: جام کی تصغیر۔

جَانَ (ن) جَوْنًا: کالا ہونا۔

تَجَوَّن. باب العروس: دلہن کے دروازہ پر سفیدی پھیرنا۔ باب المیت: سیاہ کرنا۔

الجَوْن: مص۔ سفید۔ سیاہ۔ سرخ خالص سبزی جس کی سبزی سیاہی مائل ہو۔ دن من الخیل والابل: بہت کالا۔ ج جُوْن.

الجَوْنَۃ: غروب کے وقت کا آفتاب۔ تارکول ملا ہوا مٹکا۔ کوئلہ۔

الجُوْنَۃ: چمڑے سے منڈھی ہوئی ٹوکری۔ ج جُوَن.

الجَوْنَاء: آفتاب۔ ہانڈی۔ سیاہ اُونٹنی۔

الجَوْنِیّ: قطا پرندہ کی ایک قسم جس کا سینہ اور بازو کالا ہوتا ہے۔

جَاہَ (ن) جَوْھًا. الرجل بالمکروہ: ناپسند طریقہ سے پیش آنا۔

جَوَّھَہٗ تَجْوِیْھًا واَجَاھَہٗ اِجَاھَۃً: صاحب مرتبہ بنانا۔

تَجَوَّہَ: بڑا ہونا۔ بتکلف بڑا بننا۔

الجَاہ والجَاھَۃ: قدر۔ شرف۔ بلندی۔ مرتبہ۔

الجَوْھَر: وہ چیز جو قائم بالذات ہو اور محل کا محتاج نہ ہو۔ اس معنی میں یہ عرض کا مقابل ہے۔ ہر وہ پتھر جس سے مفید چیز نکالی جائے۔ واحد (جَوْھَرَۃ) ج جَوَاھِر.

جوھر الشیٔ: چیز کی اصلیت۔ جوھر السیف: تلوار کا جوہر۔ الجوھر الفرد: وہ چیز جو قابل انقسام نہ ہو۔ الجواھر العلویۃ: افلاک۔ ستارے۔ ارواح۔

الجَوْھَرِیّ: جوہر کی جانب منسوب۔ لازم و ضروری۔ اس معنی کے لحاظ سے اس کا مقابل عرضی ہے۔ جوہر کا بنانے والا اور بیچنے والا۔

جَوَّیٰ تَجْوِیَۃً. السِقَاءَ: مشک میں پیوند لگانا۔

الجَوّ: آسمان و زمین کا درمیانی حصہ۔ کشادہ وادی۔ کشادہ میدان۔ جَوُّ البَیْتِ: گھر کا اندرونی حصہ۔ جَوُّ الماء: زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لئے کھودا جائے۔ جَوُّ کلِ شیٔ: اندرونی حصہ۔ ج جِوَاء واَجْوَاء.

الجَوَّانِیّ: جَوّ کی جانب منسوب۔ اس کا نقیض بَرَّانی ہے۔ دیکھئے لفظ بَرَّانی.

الجُوَّۃ: مشک کا پیوند۔ زمین کا سخت ٹکڑا۔ پہاڑ وغیرہ کا گڑھا۔ لوہے کا زنگ۔ گندم گوں رنگ۔

جَوِیَ (س) جَوًی: عشق یا غم کی وجہ سے جلن لاحق ہونا...... الماءُ: بدبودار ہونا۔ الشیٔ: ناپسند کرنا۔ جَوِیَتْ نفسہ من البلد وعن البلد: ناموافق ہونا۔

جَاوَیٰ مُجَاوَاۃً. بالابل: پانی پر بلانا۔

اِجْتَوَیٰ. البلدَ: اقامت ناپسند کرنا۔ (واِسْتَجْوَیٰ) الطعامَ: ناپسند کرنا۔

الجَوَیٰ: مص۔ غم یا عشق کی وجہ سے سوزش سینہ کا ایک مرض۔ مرض کی طوالت۔ مبتلائے سوزشِ عشق۔

الجِوَاء: کشادہ وادی۔ زمین کا اندرونی حصہ۔ چرواہے کا تھیلا۔ وہ چیز جس پر ہانڈی رکھی جائے۔

الجَوِی: بدبودار۔ عاشق۔ مبتلائے سوزشِ عشق۔

الجَوِیّ: تنگ دل...... مؤنث جَوِیَّۃ.

الجِیَّۃ: پانی وغیرہ جبکہ بدبودار ہو جائے۔ پانی جمع ہونے کی جگہ۔ ج جِیّ.

جَاءَ یَجِیءُ ویَجُوْءُ مَجِیْئًا ومَجِیْئَۃً وجَیْئًا وجَیْئَۃً: آنا۔ بہ: لانا۔ جَاءَہٗ وجَاءَ الیہ: آنا۔ الشیٔ: کرنا۔ صفت (جَاءٍ) مؤنث جَائِیَۃ.

جَاءَنِی وجَایَأنِی فَجِئتُہٗ: کثرت آمد میں مقابلہ کرنا۔

اَجَاءَہٗ: لانا۔ آنے کو لازم وضروری ٹھہرانا۔

الجَیْئَۃ: مص۔ ایک مرتبہ کی آمد۔ پیپ و خون۔ ٹکڑا جس سے جوتہ میں پیوند لگایا جائے۔

الجِیْئَۃ: آنا۔ ج جِیْآت.

جَابَ (ض) جَیْبًا. البلادَ: طے کرنا۔ القمیصَ: گریبان بنانا۔

جَیَّبَ. القمیصَ: گریبان بنانا۔

الجَیْب. من القمیص: گریبان۔ دل و سینہ۔ کہا جاتا ہے "نَاصِحُ الجَیْبِ" امین و صادق جَیْبُ الارض: زمین میں داخل ہونے کی جگہ۔ ج جُیُوْب.

الجَیْبُ والجَیْبَة. عندالعوام: تھیلی۔ پاکٹ۔ ج جِیَاب.

جَاخَ یَجِیْخُ جَیْخًا. السیلُ الوادی: کناروں کو بہالے جانا۔

جَادَو جَیِدَیَجَادُ جَیَدًا: خوبصورت اور لمبی گردن والا ہونا۔ صفت (أَجْیَد) مؤنث جَیْداء وجَیْدَانة. ج جُوْد اور کبھی جَیِد: گردن کی صفت میں بھی واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "عنق أُجید".

الجِید: گردن۔ ج أَجْیَاد وجُیُود.

جَیَّر: الحوض: گچ کرنا۔

جَیْرِ: حرفِ ایجاب بمعنی نعم: یعنی ہاں۔

الجیِر: گچ۔

الجَیَّار: بے بجھا چونہ۔ (...... والجائر): غصہ یا بھوک کی وجہ سے سینہ کی سوزش۔ حوض (مُجَیَّر): گچ کیا ہوا حوض۔ گہرا حوض۔

جَاشَ (ض) جَیْشًا وجَیْشَانًا وجُیُوْشًا. القِدرُ: اُبلنا...... البحرُ: جوش مارنا...... الصدرُ: غصہ سے جوش میں آنا۔

الحربُ بَیْنَهُمْ: گھسان کی جنگ شروع ہونا۔ العینُ: آنسو بہانا۔ الوادی: موج مارنا۔ المیزابُ: پرنالہ کا خوب اچھی طرح بہہ پڑنا۔ النفسُ: جی متلانا۔ نفسُ الجبان: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

جَیَّشَ. الجُیُوش: فوجوں کو جمع کرنا۔

تَجَیَّشَ. القومَ: اکٹھا ہونا۔ تَجَیَّشَتْ نفسهٔ: جی متلانا۔

اِسْتَجَاشَ. الجَیْشَ: جمع کرنا۔ الامیرَ: امیر سے مدد اور لشکر طلب کرنا۔ القومُ: مدد دینے پر برانگیختہ کرنا۔

الجَائِشَة: نفس۔

الجَیْشَة. جَاشَ: کا اسم مرۃ۔ ج جَیْشَات.

الجَیْش: مص۔ لشکر۔ ج جُیُوش

الجَیْش: ایک قسم کی لمبی نباتات کا نام ہے۔

الجَیَّاش: متحرک ومضطرب۔

جَاضَ (ض) جَیْضًا وجَیَضَ تَجْیِیْضًا عنه: منحرف ہونا۔ ہٹ جانا۔

جَائِضَة: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

الجَیْضَةُ: دائیں بائیں جھکاؤ۔

الجَیَضُ والجِیَضَّی: تکبر وغرور کی چال۔

جَاظَ (ض) جَیَظَانًا: چلنے میں تکبر کرنا۔ صفت (جَیَّاظ) بحملة: بوجھل چلنا۔

الجَیْعَر: بجو۔

الجَیْعَم: بھوکا۔

جَافَت (ض) جَیْفًا وجَیَّفت وتَجَیَّفَت واجْتَافَت وانْجَافَت. الجثّة: بدبودار ہونا۔

الجِیْفَة: میت کا بدبودار جثہ۔ ج جِیَف وأَجْیَاف.

الجَیْفَر: قوی شیر۔

جَیْقَل: نام ماہ ذی القعدہ۔

الجِیْل: لوگوں کا ایک گروہ۔ صدی۔ ایک زمانہ کے لوگ۔ ج أَجْیَال وجِیْلان.

الجَیْلَم: چاند۔

الجَیْهَر: ایک قسم کی مکھی۔

الجَیْهَل والجَیْهَلَة: انگارہ ہلانے کی لکڑی۔ کریلنی۔ صَفَاة جَیْهَل: بڑا پتھر۔

الجِیُوْدِیْزِیَة: (یونانی لفظ) زمین کی پیائش کا علم۔ الجِیُولُوجِیَا: زمین کے طبقات اس کی طبعی ماہیت کے اسباب کا علم۔ (جیالوجی)

ح

ح : الحا : بنیادی حروف میں سے چھٹا حرف ہے۔ یہ حروف حلق میں سے ہے۔

حَبَّهٗ (ض) حُبًّا وحِبًّا ...... الشَّئَ: رغبت کرنا۔

حَبَّ (س) حَبُبَ (ک) الیہ: محبوب ہونا۔

حَبَّبَهٗ۔ الشئَ: محبوب بنانا اور کہا جاتا ہے "حَبَّبَنِی اِیَّاہ" اس نے مجھ کو اس کا محبوب بنایا۔ حَبَّبَ اَلْقِربَةَ: بھرنا (حَبَّبَ واَحَبَّ) الزرعُ: دانے دار ہونا۔

حَابَّهٗ مُحَابَّةً وحِبَابًا: باہم محبت کرنا۔ محبت ظاہر کرنا۔

اَحَبَّهٗ: محبت کرنا۔ یہ سب سے زیادہ مستعمل ہے۔ صفت فاعلی۔ (مُحِبّ) اور صفت مفعولی (مَحْبُوْب ومُحَبّ)

تَحَبَّبَ۔ الیہ: محبت ودوستی ظاہر کرنا۔ تَحَبَّبَ مِنَ الشَّرَابِ: بھرنے سے مٹکے کی مانند پھول جانا۔

تَحَابَّ۔ القومُ: ایک دوسرے سے محبت کرنا۔

اِسْتَحَبَّهٗ: محبت کرنا۔ اچھا سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَحَبَّ الکفرَ علی الایمان" اس نے کفر کو ایمان پر فضیلت دی۔

الحَبّ ج حُبُوْب وحُبَّان: دانہ۔ واحد (حَبَّة) ج حَبَّات۔ حَبُّ الغَمَامِ: اولہ۔ حبة القلب: دل کا دانہ یا روح۔ الحَبَّة: دو (۲) جَو کے برابر ایک وزن کا نام۔ دینار کا سولہواں حصہ۔

الحَبَّةُ الخَضْرَاء: بُن: (ایک دوا کا نام)

الحَبَّةُ السَّوْدَاء: کلونجی۔

المَحَبَّة: مرغوب چیز کی طرف طبیعت کا میلان۔

الحِبُّ: مص۔ دوست۔ عاشق۔ محبوب۔ ج اَحْبَاب وحِبَّان وحَبَبَةٌ وحُبٌّ وحُبُوْبٌ۔

الحُبُّ: مص۔ بڑا گھڑا یا مٹکا۔ ج حِبَاب وحِبَبَة واَحْبَاب۔

الحُبَّة: انگور کا بیج۔ معشوق۔ معشوقہ۔ ج حُبَب: کہا جاتا ہے "هذا حُبَّتک" یہ وہ چیز ہے جس کا مل جانا تمھیں محبوب ہے۔ "و نعم وحُبَّة وکَرَامَة" جیسا کہ کہا جاتا ہے "حُبًّا وکَرَامَة"۔

الحَبَب: دانتوں کی ہمواری۔ (...... والحَبَاب) بلبلہ۔ حَبَبُ الماءِ اوالرمل وحِبَبُهٗ: پانی یا ریت کا بڑا حصہ۔

الحَبَاب: انتہا۔ کہا جاتا ہے "حَبَابک ان تفعل کذا" تمہاری انتہائی کوشش یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔

الحُبَاب: دوستی۔ محبت۔ محبوب۔ سانپ۔ اُمُّ حباب: دنیا۔

الحُبَابَة: ایک قسم کا سیاہ آبی کیڑا۔ ج حُبَاب۔

الحَبِیْب: عاشق۔ معشوق۔ ج اَحِبَّة۔

الحَبَّاب۔ حب: کا اسم مبالغہ: گھڑوں اور مٹکوں کا بنانے والا۔ یا بیچنے والا۔

المُحِبّ: فا۔ کہا جاتا ہے "اِمرأة محبة لزوجها ومُحِب لهٗ"۔

حَبَجَهٗ (ض) حَبْجًا۔ بالعصاء: لاٹھی سے مارنا۔ (...... واَحْبَجَ) الامرُ: اچانک ظاہر ہونا۔ قریب ہونا۔ ظاہر ہونا۔

حَبِجَ (س) حَبَجًا وحَبَجَ (ف) حُبَاجًا: سوجے ہوئے پیٹ والا ہونا۔ صفت (حَبِجٌ)

الحَبَج: مص۔ مینگنیاں جو سدہ کی شکل میں ہو جائیں۔ اُونٹ کی کمر کا داغ۔

الحَبْج: لوگوں کا گروہ۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔

حَبْحَبَ حَبْحَبَةً۔ الماءُ: پانی کا آہستہ بہنا ...... النارُ: آگ جھڑکنا۔

اَلحَبْحَاب: پست قد۔ بدنما۔ بدشکل۔ حَبَاحِب۔

الحُبَاحِب واُمُّ حُبَاحِب: جگنو۔ وہ چیز جو جگنو کی دم میں آگ کی مانند دکھائی دے اور اسی سے نَارُ الحُبَاحِب ہے جس کو ضعف و کمزوری میں بطور مثل کے استعمال کرتے ہیں۔ نَارُ الحُبَاحِب: چنگاری جو گھوڑے کے سم سے پتھر وغیرہ پر ٹھوکر لگنے سے نکلے۔

المُحَبْحَب: بدغذا۔

الحَبْحَبَة: تربوز۔ ج حَبْحَب۔

حَبَّذَا۔ حَبَّ: اور ذَا: اسم اشارہ سے مرکب کلمہ ہے جو مدح کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور ہر صورت میں یہی صیغہ بولا جاتا ہے۔ (حَبَّذَهٗ) کسی سے "حبذا" کہنا۔

حَبَّبَ: بیج بطور دوا حکماء کا چھوٹی سی گولی بنانا۔

حب الضمام: او لا الحبة السودا: شو نیز یعنی کلونجی۔ الحبة الخضراء: بن کا پھل۔

حَبَرَ (ن) حَبْرًا۔ الشَّئَ: مزین کرنا۔ منقش کرنا۔

حَبَرَهٗ (ن) حَبْرًا وحَبْرَةً وأحْبَرَهٗ: خوش کرنا۔ اَحْبَرَتِ الارضُ: پیداوار کا زیادہ ہونا۔

حَبِرَ (س) حُبُوْرًا وحَبَرًا: خوش ہونا۔
(...... حَبَرًا) الجرحُ: زخم کا اچھا ہونا اور کچھ اثر باقی رہنا...... الاسنانُ: زرد ہونا...... الارضُ: پیداوار کا زیادہ ہونا۔

حَبَّرَ: الدواۃَ: روشنائی ڈالنا...... الکلامَ او الخط او الشعرَ: عمدہ بنانا۔

حُبِّرَ: پسوؤں کے کاٹے کا نشان والا ہونا۔

تَحَبَّرَ: مزین ہونا۔ عمدہ ہونا۔ السحابُ: ظاہر ہونا اور پھیلنا۔

الحَبْرُ والحِبْرُ: نیک عالم۔ خوش ونعمت۔

الحَبْرُ الاعظم: پوپ۔ یہودیوں کے نزدیک کاہنوں کا سردار۔ ج اَحْبَار وحُبُور۔ الحِبْرُ: روشنائی، خوبصورتی۔ نقش ونگار۔ دانتوں کی زردی ج حُبُور کہا جاتا ہے "فلان حسنُ الحِبْرِ والسِّبْرِ" یعنی فلاں خوبصورت اچھی ہیئت والا ہے۔ "وفلان لیس له حِبْرٌ" یعنی فلاں کا کوئی مثیل ونظیر نہیں "وذهب حِبْرُهٗ وسِبْرُهٗ" یعنی اس کی رونق وہیئت جاتی رہی۔

الحِبْر: مص۔ اثر۔

الحِبْرَة. مثلثة الحاء: دانتوں کی زردی۔

الحَبْرَة والحِبَرَة: ایک قسم کی یمنی چادر۔ ج حَبَرات وحِبَرات وحِبَر۔

الحَبْرَة: خوشی۔ نعمت۔ ہر عمدہ راگ۔

الحِبَر والحَبِیر. من الثیاب: نیا ونرم منقش چادر۔ حَبِیر کی جمع حُبُر ہے۔

الحَبَار ج حَبَارَات و(الحِبَر) ج حُبُوْر: داغ۔ نشان۔ اثر۔ کہا جاتا ہے "بِجِلْدِهٖ حَبَارُ الضَّرْبِ" اس کی کھال میں مار کا اثر ہے۔ "وفی یَدِهٖ حَبَارُ العَمَلِ" اس کے ہاتھ میں کام کرنے کا اثر ہے۔

المَحْبَرَة والمَحْبُرَة والمِحْبَرَة: دوات۔ ج مَحَابِر۔

الحُبُوْرَة: امامت۔

الحَابُوْر: بدکاروں کی مجلس۔

الحُبَارٰی: سرخاب۔ ج حُبَارَات۔

الحُبُوْر والحُبُرُوْر والحِبْرِیْر: سرخاب کا بچہ۔ ج حَبَارِیْر۔ کذب (حبریت) خالص جھوٹ۔

حَبَسَهٗ (ض) حَبْسًا ومَحْبَسًا: قید کرنا ...... عن الشیءِ: روکنا...... الشیءَ: پورے طریقے سے حفاظت کرنا...... الشیءَ بالشیءِ: ڈھانپنا یا احاطہ کرنا۔ المالَ علی کذا: وقف کرنا۔

اَحْبَسَ وحَبَّسَ. المالَ: اللہ کے راستہ میں وقف کرنا۔

حَابَسَهٗ مُحَابَسَةً: روک رکھنا۔

تَحَبَّسَ واحْتَبَسَ. فی الکلام: رک جانا ...... علی کذا: محدود رکھنا۔ واحْتَبَسَهٗ: روک رکھنا (لازم ومتعدی) اِحْتَبَسَ الرجلَ: قیدی بنانا۔

الحَبْس ج حُبُوس و(المَحْبَس) ج مَحَابِس: قید خانہ۔

الحِبْس: پلنگ پوش۔ وہ لکڑی یا پتھر جو پانی کے بہاؤ کے روکنے کے لئے رکھا جائے ج اَحْبَاس۔

الحُبْس: واحد حَابِس (والحُبُس) واحد حَبُوْس: یا حَبِیْس: پیادے۔ وقف شدہ چیز۔

الحُبْسَة: گفتگو کرنے میں دشواری۔

الحَابِسَة. الحَابِس: کا مؤنث۔ اونٹ جو شریف النسل ہونے کی وجہ سے گھر ہی میں باندھ کر رکھے جائیں۔

الحَبَائِس: اونٹ جو شریف النسل ہونے کی وجہ سے گھر ہی میں باندھ کر رکھے جائیں۔ امور خیر میں وقف شدہ چیز (حَبِیسَة) کی جمع ہے۔

الحَبِیْس: قیدی...... من الخیل: جہاد کے لئے وقف شدہ گھوڑا۔ ج حُبُس: دنیا سے بے تعلق آدمی۔ ج حُبَسَاء۔

المَحْبَسَة: قید خانہ۔ عابدوں زاہدوں کے رہنے کی جگہ۔ ج مَحَابِس۔

حَبَشَ (ن) حَبْشًا وحُبَاشَةً حَبَّشَ واحْتَبَشَ. الشیءَ: جمع کرنا۔

اَحْبَشَتْ. المرأۃُ: حبشی بچہ جننا۔

تَحَبَّشَ. القومُ: اکٹھا ہونا۔

الحُبَاشَة ج حُبَاشَات و(الاُحْبُوش) والاُحْبُوشَة ج اَحَابِیش: مختلف قبیلوں کے لوگ۔

الحَبَش والحَبَشَة: ملک حبش کا باشندہ واحد (حَبَشِی) ج حُبْشَان. الحَبَشَة: ملک حبش جس کو آج کل ابی سینیا کہتے ہیں۔

الحُبْشِیَّة: سخت کالا اونٹ۔ سیاہ رنگ کی بڑی چیونٹی۔

الحُبَاشِیَة: عقاب۔

الاَحْبَش: حبشی۔ ج اَحَابِش۔

الحُبْشَان: ٹڈی کی ایک قسم۔

حَبَضَ (ض) حَبْضًا وحَبِضَ (س) حَبَضًا. القلبُ: دل کا سخت دھڑکنے کے بعد ساکن ہونا...... الرجلُ: مرنا...... السَّهْمُ: تیر۔ تیر کا پھینکنے والے کے سامنے ہی گرنا اور سیدھا نہ جانا۔ "فلانٌ بالوتر" آواز نکلنے کے لئے حرکت دینا۔

حَبَضَ (ن ض) حُبُوْضًا. ماء البئر: کم ہونا ...... حقهٗ: باطل ہونا...... السهمُ: تیر کا پھینکنے والے کے سامنے ہی گرنا اور سیدھا نہ جانا ...... الغلامُ: لوگوں کے نیک گمان کے خلاف ہونا۔

اَحْبَضَ. حقهٗ: باطل کرنا...... البئر: پانی ختم کرنا۔

الحَبَض: مص۔ رگ کی تیز حرکت۔ کہا جاتا ہے "مابه حبضٌ ولا نبضٌ" یعنی اس کے اندر حرکت نہیں۔

المِحْبَض: دھنیا کی کمان۔ شہد نکالنے کی لکڑی ج مَحَابِض ومَحَابِیض۔

رجلٌ (حَابِض وحَبَّاض) کنجوس۔ بخیل۔

حَبِطَ (س) حَبْطًا وحُبُوْطًا. عملهٗ: بیکار ہونا۔ خراب ہونا۔ برباد ہونا (واَحْبَطَ) ماءٌ

البئر: ہمیشہ کے لئے گم ہو جانا۔
حَبِطَ دمُ القتیل: بیکار جانا۔ حَبِطَ البَعِیرُ حَبَطًا: خندقوق نامی ایک قسم کی نباتات کے کھانے سے پیٹ پھولنا۔ صفت (حَبِط) ج حَباطٰی اور اس بیماری کا نام حُباط ہے۔
اَحْبَطَ عملَه: بےکار و باطل کرنا۔ اَحْبَطَ الضَّربُ زیدًا: نشان چھوڑنا۔ اَحْبَطَ عنه: روگردانی کرنا۔ کہا جاتا ہے "تعلق بہ ثم اَحْبَطَ عنه" اس کا تعلق اس سے ہوا پھر اس نے روگردانی کی۔
الحَبَطُ: مص۔ زخم کا نشان۔ مار کی وجہ سے بدھی۔ مار کی وجہ سے آماس۔
الحَبَنْطی: موٹا و پست قد۔ غصے میں بھرا ہوا۔
حَبَقَهُ (ض) حبقا: مارنا۔
حَبَقَ (ض) حَبْقًا و حَبِقًا و حُباقًا. العَنزُ: گوز کرنا۔ (اس کا اکثر استعمال بکری اور اونٹ کے لئے ہے۔)
حَبَّقَ. المتاعَ: جمع کرنا۔
اَحْبَقَ: تابعدار ہونا۔
حَبِقُوا و تَحابَقُوا. عَلَیْهِ: جہالت سے کام لینا۔
الحَبَقُ: پودینہ۔ واحد حَبَقة. حَبَقُ الماءِ. نهری نعنع. حبق البقر: بابونہ۔ حَبَقُ الفتی او الفیل: دونا مروا۔
الحُبُقُ والحُبُقَة: کم عقل۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ حَبِقَة" جاہل مرد۔
الحَبِقُ: بےکار و بے فائدہ مرد۔
الحَبَقُرُ: اولہ۔
حَبَكَهُ (ن ض) حَبْكًا: باندھنا۔ مضبوط کرنا ...... الحائکُ الثوبَ: عمدہ بننا۔
حَبَّکَهُ: مضبوط کرنا۔
اَحْبَکَهُ: مضبوط کرنا۔ عمدہ طریقہ سے کرنا۔
تَحَبَّکَ: کمر باندھنا۔ کپڑے میں لپٹنا۔
اِحْتَبَکَ. الثوبَ: عمدہ بننا ...... بالازار: ازار باندھنا۔
الحُبْکَة والحِباک: ازار باندھنے کی جگہ یا کمر بند۔ الحِباک: ریت کے ٹیلہ کا راستہ۔ ج حُبُک۔
الحَبَک والحَبَکَة: انگور کی جڑ۔
الحَبِیکُ: کمینہ۔
الحُبُک: سخت۔
الحَبِیک: مضبوط کیا ہوا۔
الحَبِیکَة. الحَبِیک: کا مؤنث۔ ریت کے ٹیلے کا راستہ۔ ستاروں کے درمیان کا راستہ۔ بالوں کے گچھے کی ایک لٹ۔ لوہے کی زرہ ج حَبائک و حَبِیک و حُبُک. : قرآن مجید میں ہے ﴿والسماءِ ذاتِ الحُبُکِ﴾ قسم ہے آسمان راستوں والے کی۔
اَلْمَحْبِک: ازار باندھنے کی جگہ۔
حَبْکَرَ. الشَّیْءَ: جمع کرنا۔
تَحَبْکَرَ. فی طریقه: متحیر ہونا۔
حَبَلَهُ (ن) حَبْلاً: رسّی سے باندھنا...... الصیدَ: پھندے سے پکڑنا۔ صفت (حابل)
حَبِلَتْ (س) حَبَلاً. المرأةُ: حاملہ ہونا۔ صفت (حابلة) ج حَبَلَة و (حُبلی) ج حُبالٰی و حُبْلیات و (حَبلانة)...... من الماء: بھر جانا۔ صفت (حَبلان)
حَبَّلَها و اَحْبَلَها: حاملہ کرنا۔ اَحْبَلَ النَّخلَ: گابھا دینا۔
اِحْتَبَلَ. الصیدَ: پھندے سے پکڑنا۔ کہا جاتا ہے "اِحْتَبَلَه الموتُ بحبائِلِه" موت نے اسے اپنے پھندے میں پھانس لیا۔
(...... و تَحَبَّلَ) الصیدُ: پھندے میں پھنسنا ...... الدابةُ: جانور کی ٹانگوں کا رسّی میں پھنس جانا۔
الحَبْل: رسّی۔ باندھنے کی چیز۔ ج حِبال و اَحْبُل و حُبُول و احبال: ملاپ۔ عہد و ذمہ۔ ریت کا لمبا ٹکڑا۔ بدن کی رگ جیسے حَبْل الذِّراع و حَبْل الوَرِید" کہا جاتا ہے "هو علی حَبْلِ ذِراعِک" وہ تم سے قریب ہے۔ "وَصَلَ زیدٌ حَبْلَ عمرو" زید نے اپنی لڑکی کی شادی عمرو سے کر دی۔ "وهو یَحْطُبُ فی حَبْل فلان" یعنی وہ اس کی اعانت اور مدد کرتا ہے۔ "وَحَرَمَ حِبالَه" یعنی اس نے تعلقات منقطع کر لئے۔
الحَبَل: مص۔ انگور کی بیل یا اس کی شاخیں واحد حَبَلَة ج اَحْبال: بھر جانا۔ غم و غصہ۔ حمل۔
الحِبْل: دانشمند و زیرک۔ چالاک۔ ج حُبُول.
الحابِل: پھندے سے شکار کرنے والا جادوگر۔ کپڑے کا تانا۔ "اختلط الحابلُ بالنابل" بطور ضرب المثل کے اس وقت بولتے ہیں جب یہ کہنا ہوتا ہے کہ فلاں معاملہ آپس میں گتھ گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس مثال میں حابل سے تانا اور نابل سے بانا مراد ہے اور بعضوں کے نزدیک حابل: سے مراد پھندے سے شکار کرنے والا اور نابل: سے مراد تیر سے شکار کرنے والا ہے۔ نیز کہتے ہیں "دار حابلة علی نابله" یعنی اس کا اوّل آخر پر گھوم گیا۔ "وثار حابلهم علی نابلهم" یعنی انہوں نے آپس میں شر و فساد برپا کر لیا۔ "وحول حابله علی نابله" یعنی اس نے اوپر کا نیچے کر دیا۔
الحابُول: درخت خرما وغیرہ پر چڑھنے کے لئے چھال کی رسّی۔ پاسی۔
الحُبال: بھر جانا۔ کہا جاتا ہے "به حُبال من الشَّراب".
الحِبالَة: پھندا۔ ج حَبائل.
الاُحْبول والاُحْبُولَة: پھندا۔
الحَبالَة: کسی چیز کا مناسب وقت۔ بوجھ۔
الحَبّال: رسّی بنانے والا یا بیچنے والا۔
الحَبْلان: غصہ اور کینہ سے بھرا ہوا۔ مؤنث حُبْلانة.
المَحْبَل: حمل کی مدت۔
المُحَبَّل: رسّی۔ شعر محبّل: بٹے ہوئے بال۔
مُحْتَبَلُ. الفرس: گھوڑے کی ٹانگ اور کھر کا جوڑ۔

حَبِنَ (س) حَبَنًا وحُبِنَ حَبْنًا: سوجے ہوئے پیٹ والا ہونا۔ صفت (حَابِن ومَحبُون واَحْبَن) ...... عَلَیْہِ: غصہ سے بھرنا۔

اَحْبَنَہُ. الداءُ: سوجے ہوئے پیٹ والا کر دینا۔

الحَبْن والحَبِین: کبیر کا درخت۔

اُمّ حُبَیْن والحُبَیْنَة: گرگٹ کے مشابہ ایک جانور۔

الحِبْن: بندر۔ پیپ سے بھرا ہوا پھوڑا۔ ج حُبُون.

حَبَا (ن) حَبْوًا: قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "حَبَوْتُ الی الخمسین" میں پچاس سال کے قریب ہوگیا...... الولدُ: چوتڑوں کے بل گھسنا...... السفینةُ: جاری ہونا۔ حَبَاما حَوْلَه: حفاظت کرنا اور منع کرنا...... الشیُٔ لَه: پیش آنا۔ السھمُ: نشانہ خطا کرنا...... ہ کَذَا وبِکَذَا: بغیر کسی بدلہ کے دینا...... ہ عن کَذَا: منع کرنا۔

حَبَّاه: حفاظت کرنا اور منع کرنا۔

حَابَی مُحَابَاةً وحِبَاءً. الرجلَ: مدد کرنا۔ دوسروں کے علاوہ مخصوص کرنا...... ہ فی البیع: سہولت برتنا...... القاضی زیدًا فی الحکم: انصاف سے ہٹ کر مائل ہونا۔

اَحْبَی. الرامی: نشانہ سے خطا کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَمٰی فَاَحْبٰی" اس نے تیر پھینکا اور نشانہ سے خطا کی۔

اِحْتَبَی اِحْتِبَاءً. بالثوب: کسی کپڑے میں لپٹ جانا۔ پیٹھ اور پنڈلیوں کو کسی کپڑے سے باندھ لینا۔

الحِبَاء والحِبْوَة والحَبْوَة والحُبْوَة: عطیہ۔ الحِبَاءُ: عورت کا مہر۔

الحِبْوَة والحُبْوَة: وہ کپڑا جس سے پیٹھ اور پنڈلیوں کو ملا کر باندھ لیا جائے۔ ج حُبًی وحِبًی.

الحَبِیّ والحَبَا: گہرا بادل جو زمین سے قریب ہو۔

الحَابِی: فا۔ گردن تک بلند کندھوں والا۔

حَتَّ (ن) حَتًّا. الشجر: پتے جھاڑنا۔ چھال اتارنا...... الشیَٔ عن الثوب: رگڑ کر دور کرنا...... عن الشیِٔ: ہٹا دینا...... الورق او القشرَ عن الشجر: پتے جھڑنا یا چھال گرنا۔

تَحَاتَّ تَحَاتًّا وانْحَتَّ وانْحِتَاتًا. الورق من الشجر: جھڑ جانا...... شعرُهُ عن راسِه: گرنا...... الاَسْنَانُ: کھوکھلا ہو کر گرنا۔

الحَتُّ: مص۔ مردہ ٹڈی۔ الفرس الحت: تیز رفتار گھوڑا۔ ج اَحْتَات کہا جاتا ہے "تَرَکُوْهُمْ حَتًّا بَتًّا اَوْحَتَافَتًا" یعنی انہوں نے ان کو ہلاک کر دیا۔ "وما فِیْ یَدَیَّ منه حَتٌّ او حُتَاتَه" یعنی اس میں سے میرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔

الحَتَت: درختوں کی خرابی جس سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

الحُتَات: بکھری ہوئی چیز۔ چورہ۔ ریزہ۔

الحَتَات: شور و غوغا۔

الحَتُوت والمِحْتَات. من النخل: کھجور کا درخت جس سے کچی ہی کھجوریں گر جائیں۔

حَتّٰی: حرف جار ہے۔ انتہا پر دلالت کرتا ہے جیسے "اکلتُ السمکة حتی راسِهَا" یعنی میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھا لیا اور "ان" مصدریہ کی تقدیر سے فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور غایت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے "سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ المَدِیْنَةَ" یعنی میں چلا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوگیا اور یا بیان علت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے "تَرَهَّبْتُ حتی اتوبَ" یعنی میں نے توبہ کرنے کے لئے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور کبھی حرف عطف بمعنی واؤ ہوتا ہے جیسے "اکلتُ السمکةَ حتی راسَها" میں نے مچھلی کو اور اس کے سر کو کھا لیا اور کبھی حرف ابتداء ہوتا ہے۔ جیسے "فَوَاعَجَبًا حتی کُلَیْبٌ تَسُبُّنِیْ" بڑا تعجب ہے کہ کلیب مجھے گالی دینے لگیں۔

حَتَّامَ: کب تک۔ اس کی اصل حتی ما ہے۔ "ما" استفہامیہ کا الف حذف کر دیا گیا ہے۔

حَتَأَ (ف) حَتْأً واَحْتَأَ. العقدةَ: گرہ باندھنا...... الثوبَ: کپڑا سینا...... الجدارَ: دیوار مضبوط کرنا...... الشیَٔ: لگاتار دیکھنا...... الحِمْلَ عن الدابة: بوجھ اتارنا...... المراَةَ: جماع کرنا...... الرجلَ: مارنا۔

حَتْحَتَ: جلدی کرنا۔

تَحَتْحَتَ. الورقُ: جھڑنا۔

حَتِدَ (س) حَتَدًا: خالص الاصل ہونا۔ صفت (حَتِد)

حَتَدَ (ض) حُتُودًا. بِالمَکَانِ: اقامت کرنا۔

حَتَّدَ. الشیَٔ: خالص اور نفیس ہونے کی وجہ سے چننا۔

المَحْتِدُ والحَتِد. من الشیِٔ: اصل جوہر کہا جاتا ہے "عین حَتِد" پانی ختم نہ ہونے والا چشمہ۔

المَحْتِد: اصل۔ کہا جاتا ہے "فلان کریم المَحْتِد" فلاں کریم الاصل ہے۔

حَتَرَه (ن ض) حَتْرًا وحُتُورًا: باندھنا۔ مضبوط کرنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا۔ تھوڑا دینا۔ تھوڑی خوراک دینا۔ حتر لہ شیئًا: تھوڑا دینا...... اَهْلَه: نان ونفقہ میں تنگی کرنا۔ کہا جاتا ہے "ماحَتَرْتُ الیَوْمَ شیئًا" میں نے آج کچھ نہیں کھایا۔ یا مجھے آج کچھ حاصل نہیں ہوا۔

اَحْتَرَ. الشیَٔ: مضبوط کرنا...... الرَّجُلُ: تھوڑی بھلائی یا تھوڑی بخشش والا ہونا...... علینا الرزقَ: کم کرنا یا روک لینا۔

حَتَّرَ: نان نفقہ میں کمی کرنا...... البیتَ: گھر کے گرد گھیرا بنانا۔

الحَتْر والحِتْر والحَتْرَة: تھوڑی چیز یا تھوڑی بخشش۔

حِتَار. الشیِٔ: کنارہ۔ گھیرا۔ جیسے "حِتَارُ الاُذُن" کان کا کنارہ۔ "حِتَارُ الظفر" ناخن کے ارد گرد کا گوشت۔ "حِتَارُ المُنْخُل

والغربالَ" چھلنی کا گھیرا۔ ج حُتُر۔
الحَترَۃ: ایک بار بچہ کا دودھ چوسنا۔
الحَتِیرۃ. عند البعض الحَتِیرَۃ: کھانا جو عمارت کی تیاری پر کھلایا جائے۔
المُحتِر: اہل وعیال پر نان نفقہ میں تنگی کرنے والا۔
حَترَشَ حَترَشَۃً. الجرادُ: کھانے میں آواز نکالنا۔
تَحترَشَ. القومُ: اکٹھا ہونا۔
الحُترُوش: ہلکا پھلکا چست لڑکا۔
الحَتارِش: بچے کی حرکتیں۔ کہا جاتا ہے "ما احسن حتارش ھٰذا الصبی" اس بچے کی حرکتیں کس قدر اچھی ہیں۔
تَحترَفَ. الشَّیُٔ: بکھر جانا۔ کہا جاتا ہے "تَحترَفَ الشیُٔ من یدی" چیز میرے ہاتھ سے بکھر گئی۔
الحَترَفَۃ: آنکھ کی سرخی۔ تختی۔
حَتَشَ (ن) حَتشًا: آمادگی کے ساتھ جمع ہونا۔
الحَتفُ: موت۔ کہا جاتا ہے "ماتَ حَتفَ اَنفِہٖ اَوحَتفَ فیہ" وہ اپنی موت سے مرا۔ ج حتوف۔
حَتَکَ (ض) حَتکًا وحَتکانًا وتَحتَّکَ: چھوٹے قدموں سے تیز چلنا۔
الحَتَکُ والحَوَاتِک: شتر مرغ کے بچے۔
حَتَلَہٗ (ن) حَتلاً: دینا۔
الحِتلُ والحَاتِل: مثل ومشابہ۔ الحِتل: عطیہ۔ گھٹیا چیز۔
حَتَمَ (ض) حَتمًا. الشَّیَٔ: مضبوط کرنا۔ الشَّیَٔ عَلَیہِ: واجب کرنا...... بِالشَّیٔ: کسی چیز کا حکم لگانا۔
تَحتَّمَ: خوش ہونا۔ اظہار شادمانی کرنا۔ دسترخوان کے بقیہ کو کھانا۔ الزُّجاجُ بَعضُہٗ علٰی بَعضٍ: شیشہ کا بعض بعض پر گر کر ٹوٹنا۔ (......واِنحَتَمَ) الامرُ: واجب ہونا۔
تَحتَّمَ الشَّیُٔ علٰی نفسہ: لازم کر لینا۔ واجب کر لینا۔
الحَاتِم: فا۔ حاکم۔ کہا جاتا ہے "حَتَمَ الحَاتِم بکذا" حاکم نے فلاں چیز کا فیصلہ کیا۔ کالا کوا۔
الحَتم: محض۔ خالص۔ کہا جاتا ہے "ھوالاخ الحتم" وہ حقیقی بھائی ہے۔ "وھذا ولد حتم" یہ حقیقی لڑکا ہے جس کے نسب میں کوئی شبہ نہیں۔ فیصلہ۔ ج حُتُوم۔
الحَتُومَۃ: ترشی۔
الحُتمۃ: سیاہی۔
الاَحتَم: سیاہ۔
الحُتَامَۃ: دسترخوان کا چورہ۔
حَتِنَ (س) حَتنًا. الحَرُّ: تیز ہونا۔
اَحتَنَ. الرَّجُلُ: سارے تیر ایک ہی جگہ پڑنا۔
تَحَاتَنَ. القومُ فی الامر: برابر ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَحَاتَنَ الدَّمعُ" دو دو قطرے آنسو کے گرے۔ "وتَحَاتَنَتِ الرِّیَاحُ" ہوائیں پے در پے چلیں۔
اِحتَتَنَ: بالکل برابر ہونا۔
الحَتنُ والحِتنُ: برابر۔ ہمسر۔ کہا جاتا ہے "ھُمَا حِتنَان" وہ دونوں برابر ہیں۔ الحِتَن: باطل۔ یومٌ (حَاتِنٌ) گرمی میں اول آخر برابر دن۔
الحَتن: پہاڑ کے کنارے۔
حَتَا یَحتُو حَتوًا: تیز دوڑنا۔
حَتَاہُ (ض) حَتیًا واَحتَاہُ: سینا۔ مضبوط کرنا۔ ...... الحبلَ: بٹنا۔
فرس (مُحتَاۃ) الخلق: مضبوط بدن کا گھوڑا۔
حَثَّ (ن) حَثًّا وحَثَّثَ تَحثِیثًا واَحَثَّ اِحثَاثًا واحتَثَّ اِحتِثَاثًا واستَحَثَّ اِستِحثَاثًا. الرجلَ علی الامرِ: برانگیختہ کرنا۔ اُکسانا۔
حاثّہٗ: برانگیختہ کرنا۔ اُکسانا۔
تَحَاثَّ. القومُ: ایک دوسرے کو برانگیختہ کرنا۔
اِحتَثَّ: برانگیختہ ہونا (لازم ومتعدی)
حَثَّثَ تَحثِیثًا: سونا۔
الحُثُّ: بھوسے کے ریزے۔ خشک روٹی۔ چمکتا ہوا ریت۔
الحَثِیثُ والحَثُوثُ: تیز۔ کہا جاتا ہے "وَلّٰی حَثِیثًا" وہ تیز بھاگا۔
الحَثَاثُ والحِثَاثُ: جلدی۔ تھوڑی نیند۔ کہا جاتا ہے "ما اکتحل فلان حَثَاثًا" یعنی وہ ذرا بھی نہیں سویا۔
حَثحَثَ. البرقُ: بادل میں کوندنا۔
فلانًا: کسی چیز پر برانگیختہ کرنا...... المیلَ فی العین: سرمہ کی سلائی کو آنکھ میں حرکت دینا۔
تَحَثحَثَ. القومُ: آمادہ ہونا۔
الحَثحَاثُ والحُثحُوثُ: تیز جس میں کسی قسم کی سستی نہ ہو۔
حَثِرَ (س) حَثَرًا. الجلدُ: پھنسی والا ہونا ...... العَینُ: آشوب چشم کی وجہ سے موٹے چوٹے والی ہونا...... العَسَلُ: خراب ہونے کی وجہ سے دانہ دار ہونا۔ صفت (حَاثِر وحَثِر)...... الشَّیُٔ: کشادہ ہونا۔ صفت (حَثِرٌ وحَثرٌ)
حَثَرَ. الدواءَ: گولی بنانا۔
اَحثَرَ وتَحثَّرَ. النخلُ: دانہ ظاہر ہونا۔
الحَثر: محض۔ تلچھٹ۔
الحَثِر: پھنسی والا۔ طعام حَثِر: بکھرا ہوا کھانا۔ جس میں کوئی برکت نہ ہو۔ فُؤادٌ حَثِرٌ: دل جو کچھ محفوظ نہ رکھ سکے۔ لسانٌ حَثِرٌ: زبان جس کو کچھ مزہ معلوم نہ ہو۔
حَثرَبَ. الماءُ: گدلا ہونا...... البئرُ: گدلے پانی والا ہونا۔
الحُثرُبُ: گدلا پانی۔ نرم زمین میں اُگنے والی ایک قسم کی گھاس۔ ہانڈی کی تلی کی چکنائی۔
حَثِلَ (س) حَثَلاً: بڑے پیٹ والا ہونا۔
اَحثَلَت. الامُّ ولدَھا: خراب غذا دینا۔ صفت مفعولی (حَثِیل) ...... الدھرُ فلانًا: برا حال کر دینا۔ تباہ حال کر دینا۔

الحَثْل: برے طریقہ سے دودھ پلانا۔ تباہ حالی۔

الحَثْل: لاغر۔ کمزور۔

الحَثْلَة: حوض کا بقیہ پانی۔

الحُثَال والحُثَالَة: چاول جَو وغیرہ کا چھلکا۔ حُثَالة الدهن: تیل کا تلچھٹ...... الناسِ: ادنیٰ درجہ کے لوگ۔

الحَثْمَة والحَثَمة: چھوٹا ٹیلہ۔ والحَثْمة: ناک کا بانسہ۔ ج حِثام۔

الحُثْمَة: بند کے نزدیک پانی کے گرنے کی جگہ۔

حَثا (ن) حَثْوًا وحَثَى (ض) حَثْيًا وتَحْثاءً التراب: گرانا۔ ڈالنا۔ التراب: گرنا...... له: تھوڑا سا دینا۔ کہا جاتا ہے "حَثَا فِىْ وَجْهِهِ الرماد" یعنی اس نے اسے شرمندہ کردیا۔ "وحثا في وجه التراب" یعنی وہ اس سے سبقت لے گیا۔

اِسْتَحْثَوا: ایک دوسرے کے چہرے پر مٹی ڈالنا۔

الحَثا والحَثَى: بھوسہ کے ریزے۔ ڈالی ہوئی مٹی۔

الحَثْواء: بہت مٹی والی زمین۔

الحَثْى: مص۔ لپ ج حَثَيات۔

الحُثْوة: مٹی کا ایک حصہ۔ ج حُثَى۔

حَجَّهُ (ن) حَجًّا: دلیل میں غالب ہونا۔ الجُرْحَ: سلائی لگا کر دیکھنا...... ہ: قصد کرنا۔ کہا جاتا ہے "حَجَّ بنو فلانٍ فُلانًا" یعنی فلاں کے پاس بنو فلاں نے بہت آمدورفت کی "وحَجَجْتُ فلانًا" یعنی میں فلاں کے پاس بار بار آیا گیا۔ حَجَّ الاماكنَ المقدسة: زیارت کرنا۔ صفت (حاجٌّ) ج حُجّاج وحَجِيج وحُجٌّ: مؤنث حاجّة ج حَواجُّ۔ حجَّ عَلَيْهِ: آنا...... عن الامر: باز رہنا۔

حاجَّهُ حِجاجًا ومُحاجَّة: جھگڑا کرنا۔

حَجَّجَهُ تَحْجِيجًا وأحَجَّهُ واحْجاجًا: حج کرنے کے لئے بھیجنا۔

تَحاجُّوا تَحاجًّا: باہم جھگڑا کرنا۔

اِحْتَجَّ: دعویٰ کرنا اور دلیل پیش کرنا...... بِالشَّئِ: دلیل یا عذر بنانا...... البيتَ: زیارت کرنا۔

اِسْتَحَجَّ: حجت طلب کرنا۔

الحاجّ: فا۔ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنے والا۔ اسم جمع بمعنی حُجّاج۔ کہتے ہیں "قَدِمَ الحاجُّ حتى المُشاة" حاجی صاحبان آگئے یہاں تک کہ پیدل چل کر آنے والے بھی۔

الحِجَّة: حج کا اسم۔ سال۔

ذُوالحِجَّة: قمری سال کا بارہواں مہینہ ج ذوات الحِجّة. الحِجّة: کان کی لو۔

الحَجَّة: بالی۔ کان کی لو۔

الحُجَّة: دلیل۔ برہان۔ ج حُجَج وحِجاج۔

الحَجاج: ابرو کی ہڈی۔ ج حُجُج واحِجَّة وحِجاج. حَجاجُ الشمس: آفتاب کا کنارہ۔

الحَجِيج: دلیل میں غالب آنے والا۔ وہ شخص جس کے زخم کو سلائی میں ڈال کر معلوم کیا جائے۔

المَحَجُّ: حج کرنے کی جگہ۔

المَحَجَّة: راستہ کا درمیان۔ ج مَحاجّ۔

المِحْجاج: بڑا جھگڑالو۔ زخم معلوم کرنے کی سلائی۔

المَحْجُوج: دلیل میں مغلوب۔ مطلوب و مقصود۔ حج کرنے کی جگہ۔

حَجَأ (ف) حَجْأً. بالشَّئِ: خوش ہونا۔ عنه الشَّئَ: روکنا۔

حَجِئَ (س) حَجْأً وحَجَأً وتَحَجُّأً. بِالشَّئِ: بخل کرنا۔ فریفتہ ہونا۔

الحَجِئ: سزاوار۔ لائق۔ تم کہتے ہو "حَجِئٌ بكذا" وہ فلاں چیز کے لائق ہے۔ پناہ لینے والا۔ تم کہتے "هو حَجِئٌ اليهم" وہ ان لوگوں کے پاس پناہ لینے والا ہے۔

المَحْجَأ: پناہ لینے کی جگہ۔

حَجَبَهُ (ن) حَجْبًا وحِجابًا وحَجَّبَهُ: چھپانا۔ اندر آنے سے روکنا۔ حَجَبَ بَيْنَهُما: حائل ہونا۔ حَجَبَ صدرُه: تنگ ہونا۔ کہا جاتا ہے۔ "فلان يَحْجُبُ للامير" فلاں امیر کا دربان ہے۔

تَحَجَّبَ واحْتَجَبَ: چھپنا۔

اِسْتَحْجَبَهُ: حاجب بنانا۔ دربان بنانا۔

الحِجاب: مص...... ج حُجُب: پردہ۔ ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ تعویذ۔ حجاب الشمس: آفتاب کی روشنی۔ حِجابُ القلب: پردہ جو دل اور پیٹ کے درمیان حائل ہے۔

الحاجِب ج حَواجِبُ وحَواجِيبُ: ابرو...... حَواجِبُ الشمس: آفتاب کی شعاعیں...... الشَّئِ: چیز کا کنارہ۔ حاجِبُ الشمس: آفتاب کا کنارہ جو طلوع ہونے کے وقت ابتداءً ظاہر ہو۔ الحاجب ج حُجّاب وحَجَبَة: دربان۔

الحِجابَة: دربانی۔

حَبَّذَا: اس کا اعراب یعنی ترکیب۔ حبّ: فعل ماضی ذا: اسم اشارہ اس کا فاعل فعل فاعل مل کر خبر مقدم ضمیر یا بعد والا اسم اس کا مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

الحاجبية: معتدل علاقوں کی ایک پھولدار انگوری۔

المَحْجُوب: اندھا۔

حَجْحَجَ: گفتگو سے رکنا...... بالمكان: اقامت کرنا...... الرَّجُلُ: پچھلے پاؤں واپس ہونا۔

حَجَرَهُ (ن) حَجْرًا وحُجْرانًا. بتثليث الحاءِ فى المصدرين: منع کرنا۔ حَجَرَ عَلَيْهِ القاضِي: مالی معاملات کے کرنے سے روکنا۔ (...... حَجْرًا ومَحْجَرًا) عَلَيْهِ الامرَ: محروم کرنا۔

حَجَّرَ. القمرُ: ہالہ والا ہونا۔...... الطينُ: پتھر کی مانند سخت ہونا۔

اَحْجَرَهُ: ڈھانپنا۔ چھپانا۔
تَحَجَّرَ واسْتَحْجَرَ: پتھر کی مانند ہونا۔
الرَّجُلُ: حجرہ بنانا۔ تَحَجَّرَ علی فلان: تنگی ڈالنا۔ کہاجاتا ہے "تَحَجَّرَ مَاوَسَّعَهُ اللّٰه" اللہ نے جس چیز میں اس کے لئے وسعت کی تھی اس کو اس نے اپنے لئے تنگ بنا لیا۔ محروم کرنا۔ اِسْتَحْجَرَ علیه: جرأت و دلیری کرنا۔
اِحْتَجَرَ: حجرہ بنانا۔ اِحْتَجَرَ الشیَ: اپنی گود میں لینا...... بِهٖ: پناہ لینا۔
الحَجْرُ: مص۔ منع۔ روک...... من العین: آنکھ کا خانہ (...... والحُجْر والحِجْر) گود۔ کہاجاتا ہے "نشأفُلانٌ فی حِجْرِ فُلانٍ" فلاں کی پرورش فلاں کی گود میں ہوئی۔ حرام۔ کہاجاتا ہے "هذا حَجر عَلَیکَ" یہ تمہارے اوپر حرام ہے۔ وحُجْراً له: یعنی دفع ہو۔ عرب اس کو اس وقت بولا کرتے ہیں جبکہ کسی چیز کو مکروہ سمجھیں۔
الحِجْرُ: عقل۔ گھوڑی۔ ج "حُجُور وحُجُورة واَحْجار".
الحَجَرُ: پتھر۔ ج اَحْجَار وحِجَار وحِجَارة واَحْجُرٌ: کہاجاتا ہے "القمه الحَجَر" یعنی اس نے اسے لاجواب کردیا اور کہاجاتا ہے "اهلُ الحَجَرِ والمَدَرِ" یعنی دیہات کے رہنے والے لوگ۔ الحَجَرَان: سونا چاندی۔ اَحْجَارُ الخَیلِ: وہ عمدہ گھوڑے جو نسل بڑھانے کے لئے پالے جائیں۔ (مفرد استعمال نہیں کرتے)
الحُجْرُ: ناخن کے اردگرد کا گوشت۔
الحَجْرَةُ: کنارہ۔ ج حَجْر وحَجَرات وحَوَاجِر: کہاجاتا ہے "اِنْتَشَرَتْ حَجْرَتُه" اس کا مال زیادہ ہوگیا۔
الحُجْرَةُ: چھوٹا کمرہ۔ قبر۔ باڑہ۔ کنارہ۔ ج حُجَر وحُجْرات وحُجَرات وحُجُرات.
حَجْرتا العسکر: لشکر کے دونوں بازو میمنہ، میسرہ۔
الحَجِر والحَجِیرَة: بہت پتھروں والی جگہ۔
الحَاجِر: فا...... ج حُجْران: بلند زمین جس کے درمیان میں پست جگہ ہو۔ صحرا میں حاجیوں کے اترنے کی جگہ۔ (والحَاجُور) نہر کے کنارے کا وہ حصہ جو پانی کو روک لے۔
المَحْجِر والمِحْجَر. من العین: آنکھ کا خانہ۔ باغ۔ ج مَحَاجِر.
المَحْجَر: گاؤں کا گرداگرد۔ حفاظت کی جگہ اور اسی سے ہے "المَحْجَر الصحیّ" وہ مقام جہاں پر وبازدہ لوگ رکھے جائیں تاکہ وبا دوسری جگہ نہ پھیلنے پائے۔
حَجَزَه (ن ض) حَجْزاً وحِجَازَةً: منع کرنا۔ روکنا۔ دفع کرنا...... بَینَهُمَا: فاصل کرنا...... عَلَیهِ المَالَ اوالعِقَارَ: مال یا جائیداد کو دعوی کی بنا پر روک لینا۔
اَحْجَزَ وانْحَجَزَ: ملک حجاز میں آنا۔
انحَجَزَ: رک جانا۔
حَاجَزَه: ایک دوسرے کو منع کرنا۔
تَحَاجَزُوا: بعض کا بعض کو منع کرنا اور دفع کرنا۔
اِحْتَجَزَ. الشیءُ: اکٹھا ہونا...... بِهٖ: باز رہنا...... بالازار: کمر پر باندھنا...... الشیءَ: گود میں اٹھانا...... الرَّجُلُ: حجاز میں آنا۔
الحِجْز والحُجْز: جڑ۔ قبیلہ۔ کنارہ۔
الحِجْز: پاک دامن۔ پاک۔
الحِجَاز: ملک عرب کا ایک حصہ۔ کمر بند۔ اونٹ کے باندھنے کی رسّی۔ گانے کا ایک سُر۔
الحُجْزَة ج حُجَز وحُجُزات وحُجَزات وحُجْزات: ازار باندھنے کی جگہ۔ نیفہ۔ کہاجاتا ہے "فلان طَیِّبُ الحُجزة" فلاں پاکدامن ہے "وشدید الحجزة" یعنی بڑا صابر۔ "وهذا کلامٌ آخذٌ بَعْضُه بِحُجْزَةِ بَعْضٍ" یعنی یہ کلام ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہے۔
الحَاجِزُ. ج حَجَزَة: روک۔ فاصل۔ ظالم۔ الحَاجِز ج حَوَاجِز: تلوار کی دھار۔ برزخ: فاصل و روک۔
اَلحَاجِزُ: "النّارِی": توپخانہ سے مسلسل گولہ باری کہ دشمن کے سامنے آگ کی دیوار بن جائے۔
اَلحَاجِزُ: (الحراری) ایک علمی اصطلاح اس سے مراد وہ حرارت جو کہ طیاروں کے فضاء میں ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے۔
المُحْتَجَز: ازار باندھنے کی جگہ۔
حَاجَفَه مُحَاجَفَةً: مقابلہ کرنا۔ مدافعت کرنا۔
اِنْحَجَفَ: زاری کرنا۔ گڑگڑانا۔
اِحْتَجَفَ. الشیءَ: اپنے لئے خاص کرلینا۔ نفسه عن کذا: باز رکھنا۔
الحَجَفَة: بغیر لکڑی کے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال۔ سینہ۔ ج حَجَف.
الحَجِیفُ: جوف سے نکلنے والی آواز۔
المَحْجُوف: وہ شخص جس کے نیچے کے جبڑے میں درد ہو۔
حَجَلَ (ن ض) حَجْلاً وحَجَلَاناً: ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر اٹھا کر آہستہ آہستہ چلنا۔ المقیدُ. دونوں پاؤں سے کودنا...... البعیرَ: باندھنا۔
حُجِلَ حَجْلاً. بَینَهُمَا: حائل کیا جانا۔
حَجَلَت (ن) حُجُولاً وحَوْجَلَتْ. العینُ: اندر کو دھنس جانا۔
حَجَّلَ. العروسَ: دلہن کے لئے کمرہ آراستہ کرنا۔ دلہن کو آراستہ کمرہ میں داخل کرنا۔ حَجَّلَت المرأة بنانها: مہندی لگانا۔ العینُ: اندر کو دھنس جانا۔ الرَّجُلُ اَمْرَه: مشہور کرنا۔ المقیَّدُ: دونوں پاؤں سے کودنا۔
حَجَّلَ وتَحَجَّلَ. الفرسُ: ٹانگوں میں سفیدی والا ہونا۔ صفت (مُحَجَّل ومَحْجُول) اور اگر تین ٹانگوں میں سفیدی ہو تو اس کو حجیل: کہتے ہیں۔ حُجِّلَت المرأة: پازیب پہنایا جانا۔

الحَجل واحد حَجلة ج حَجلان وحَجلى: چکور۔
الحَجل والحِجل والحِجِل: پازیب۔ بیڑی۔ گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔ ج اَحجال وحُجول.
الحَجلة: پردہ جو دلہن کے لئے مکان کے اندر لگایا جائے۔ کمرہ جو دلہن کے لئے آراستہ کیا جائے۔ ج حِجال وحَجل: عربوں کے قول "الحُجول لِربّات الحِجال" کے معنی یہ ہیں کہ پازیب عورتوں کے لئے ہے۔
الحُجَيلا: پانی جس کو دھوپ نہ لگے۔
الحَوجلة والحَوجَلة: شیشی۔ ج حَواجل وحَواجِيل.
المُحَجَّل. من الخيل: ٹانگوں میں سفیدی والا گھوڑا۔ یومٌ مُحجّل: خوشی کا دن اور کہا جاتا ہے "اَمرٌ اَغرٌ مُحجّل" بہت مشہور معاملہ۔
حَجَمَ (ن ض) حَجْمًا. البعيرَ: منہ پر جالی لگانا...... الحَجّامُ المريضَ: پچھنا لگانا...... الحيّةُ: ڈسنا...... الصبيُّ ثدي امه: چوسنا۔ حجمه عن الشيءِ: منع کرنا۔ حجم طرفه عنه: نگاہ پھیرنا۔
حَجَمَ (ن) حَجْمًا واَحجَمَ. الثديُ: اُبھرنا۔ بلند ہونا۔ اَحجَمَتِ المرأةُ للمولود: پہلی دفعہ دودھ پلانا۔ اَحجم عن الشيءِ: ڈر کر باز رہنا یا پیچھے ہٹنا۔
اِحتَجَمَ: پچھنا لگوانا۔
الحِجامة: پچھنا لگانے کا پیشہ۔
الحَجم: مص۔ جسم کی مقدار۔ اُبھار جو ہاتھ کے گزارنے سے محسوس ہو۔ ج حُجوم.
الحِجام: اُونٹ کے منہ میں لگانے کی جالی۔
الحاجم ج حَجّام وحَجمة و(الحَجّام) پچھنے لگانے والا۔
المَحجَم: پچھنا لگانے کی جگہ۔ ج مَحاجم
المِحجَم والمِحجَمة: پچھنے لگانے کا اوزار۔ سینگی۔ ج مَحاجم.

المِحجام: خوف کی وجہ سے بہت پیچھے ہٹنے والا۔
حَجَنَ (ن) حَجْنًا وحَجَّنَ. العودَ: موڑنا۔ ٹیڑھا کرنا۔ (...... واحتجنَ) الشيءَ: ٹیڑھے سر کے ڈنڈے سے کھینچنا۔ کہا جاتا ہے "اِحتَجَنَ المالَ" اس نے مال کو جمع کیا۔ نیز اس نے منتشر مال کو اکٹھا کیا اور اس کی اصلاح کی۔ اِحتَجَنَ عَلَيه: روک دینا۔
حَجِنَ (س) حَجَنًا. بالدار: اقامت کرنا...... عَلَيه وبه: بخل کرنا۔
تَحَجَّنَ: مڑ جانا۔ ٹیڑھا ہو جانا۔
الحَجَن والحُجنة: کجی۔ ٹیڑھا پن۔
الحُجنَةُ: اپنے لئے مخصوص طریقہ سے جمع کی ہوئی چیز۔ الحَجَنُ: چیچڑی۔
الاَحجَن: ٹیڑھا۔ کہا جاتا ہے "صقر اَحجَنُ المخالِب" شکرا ٹیڑھے چنگل والا۔ مؤنث حَجناء ج حُجن.
الحَجُون: کاہل۔ کہتے ہیں "سِرْنا عَقَبَةً حَجُونا" ہم لمبی اور دور دراز گھاٹی پر چلے۔
المِحجَن والمِحجَنة: ٹیڑھے سر والا ڈنڈا۔ ٹیڑھے سر والا۔ کہا جاتا ہے "هو محجنُ مال" وہ مال کا یعنی اُونٹوں کا بہترین منتظم ہے۔ مَحجَنُ الطائر: چونچ۔
حَجَا (ن) حَجْوًا: ٹھہرنا...... بالمکان: اقامت کرنا...... بالشيءِ: بخل کرنا...... به خيرًا: گمان کرنا...... السرَّ: حفاظت کرنا...... حَجّاه: قصد کرنا۔ بھروسہ کرنا۔ منع کرنا...... القومَ: بدلہ دینا...... الامرَ: گمان کر کے دعویٰ کرنا۔
حَجِيَ (س) حَجًى. به: فریفتہ ہو کر لازم ہونا۔
اَحجاه اِحجاءً. بكذا: لائق بنانا۔ کہا جاتا ہے "ما اَحجاه بكذا" وہ اس کے کس قدر لائق ہے۔
حاجاهُ مُحاجاةً: پہیلی پیش کرنا۔ یا عقل وزیرکی میں مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "حاجيته فحجوته" میں نے زیرکی میں اس کا مقابلہ کیا اور میں غالب رہا۔
تَحَجّى. بالشيءِ: فریفتہ ہو کر لازم ہونا...... بالمكان: اقامت کرنا۔ کہا جاتا ہے "تحجّيكم لي هذا المكان" میں تم سے پہلے اس جگہ میں پہنچ گیا اور وہاں پر جم گیا ...... الشيءَ: قصد کرنا۔
اِحتَجى. الشيءَ: چھپانا۔
تَحاجَوا: آپس میں پہیلی پیش کرنا۔
الحِجى: عقل وزیرکی جمع اَحجاء.
الحِجا: کنارہ۔ گوشہ۔ ج اَحجاء: پردہ۔
الحَجا: وادی کا موڑ۔ زمین کا بلند حصہ۔ ج اَحجاء وحَجا. الشيءُ: کنارہ۔
الحَجاة: بارش کا پانی پڑنے کی وجہ سے بلبلہ۔ ج حَجا.
الحَجِي والحَجيُّ: لائق۔
الاُحجِيّة: چیستاں۔ پہیلی۔ ج اَحاجي واَحاجٍ كلمة (مُحجية ومُحجيّة) پہیلی دار کلمہ کہ جس کے الفاظ بظاہر معنی کے مخالف ہوں۔ کہا جاتا ہے "انه (المَحجاة) ان يفعل كذا" یعنی وہ یقیناً اس لائق ہے کہ ایسا کرے۔
حَدَّ (ن) حَدًّا وحَدَدًا. الدارَ: حد مقرر کرنا ...... المذنبَ: حد جاری کرنا...... الشيءَ عن الشيءِ: جدا کرنا...... اللّٰه عنّا الشر: روکنا۔ باز رکھنا۔ پھیرنا۔
حَدَّتْ (ن ض) حَدًّا وحِدادًا. المرأةُ: سوگ منانا۔ صفت (حادّ) ج حوادّ.
حَدَّ حَدًّا وحَدَّدَ واحَدَّ. السِّكّينَ: تیز کرنا۔
حَدَّتْ (ض) حِدّةً واحتَدَّت. السكينُ: تیز ہونا...... باریک دھار ہونا۔
حَدَّ (ض) حَدًّا وحَدَدًا وحِدّةً. عليه: غضب ناک ہونا۔
حَدَّدَ. الارضَ: حدود قائم کرنا...... اِلَيه وله: قصد کرنا...... الامرَ: معلوم کرانا...... عَلَيه: غضب ناک ہونا...... الزرعُ: بارش مؤخر ہونے کی وجہ سے پیچھے اُگنا۔
حادّهُ: دشمنی کرنا۔ باہم غضب ناک ہونا۔

حادّت ارضه ارضي: پڑوس میں ہونا۔
اَحَدَّ. اِلَيهِ النظر: گھورنا۔ تیز نظر کرنا۔
اَحَدَّتِ المرأةُ: شوہر کے مرنے پر سوگ کرنا۔ صفت (مُحِدٌّ و مُحِدَّةٌ)
تَحَدَّدَ. بِهِمْ: درپے ہونا۔
تَحادًّا: باہم غضب ناک ہونا۔
اِحْتَدَّ: قوی ہونا...... عَلَيهِ: غضب ناک ہونا۔
اِسْتَحَدَّ: دھار تیز کرنا۔ شرم گاہ کے بال مونڈنا۔
الحَدُّ: مص۔ دو چیزوں کے درمیان کی روک۔ تم کہتے ہو "دارُهُ حَدَّ داري" اس کا گھر میرے گھر کے پڑوس میں ہے۔
والحدُّ: کسی چیز کی انتہا۔ الحَدُّ مِنَ السَّيفِ: تلوار کی دھار...... مِنَ الشَّراب: شراب کی تیزی مِنَ الانسان: دبدبہ اور غضب کی بنا پر جو کیفیت پیدا ہو۔ مِن کل شیٍ: تیزی۔
حَدُّ الشَّيءِ: جامع مانع تعریف۔ سزا۔ ج حُدُوْدٌ. وحُدُوْدُ اللّٰه: اطاعت الٰہی واحکامِ شرعیہ۔
الحَدَد: مص۔ ممنوع۔ کہا جاتا ہے "هذا امر حَدَدٌ" یعنی یہ امر ممنوع ہے اس کا کرنا جائز نہیں "وهذا خبرٌ حَدَدٌ" یہ خبر باطل و جھوٹ ہے "وَدُوْنَ هذا حَدَدٌ" اس کے ورے ممانعت ہے "وحَدَدًا ان يكون هذا" اللہ کی پناہ کہ ایسا ہو۔
الحِداد. حَدَّت المرأة: کا مصدر۔ سیاہ ماتمی لباس۔
الحُدَاد: تیزی والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ حُدادٌ" تیزی والا مرد۔ سكين حُدادٌ: تیز چھری۔ ج اَحِدَّة اور کہا جاتا ہے "حُدادُكَ اَنْ تفعل كذا" تمہاری انتہائی کوشش یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔
الحَدّادة: بیوی۔
الحِدادة: لوہاری۔
الحَدِيد: لوہا۔ مضبوط اور سخت لوہے کو "ذکر" اور نرم کو "اُنثی" اور "اَنِيث" سے تعبیر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "هو حديدي" وہ میرا پڑوسی ہے۔ "وداري دِيدةُ داره" میرا گھر اس کے گھر کے پڑوس میں ہے۔
الحَدِيد: ج اَحِدَّاء و حِداد: کاٹنے والا۔ کہا جاتا ہے "سَيفٌ حَدِيدٌ" کاٹنے والی تلوار۔ رجلٌ حَدِيدٌ: تیز فہم یا سریع الغضب۔
الحَدِيدَة: لوہے کا ٹکڑا۔ ج حَدائِد وحَدِيدات و جج حَدائِدات حَدِيدَةٌ
الحَرْث: ہل کی پھار۔ الحَدِيدَة: چمچہ۔
الحَدَّاد: لوہار۔ لوہا بیچنے والا۔ دربان۔ جیلر۔ زرہ ساز۔ شراب فروش۔ سمندر۔
المَحْدُوْد: حد بندی کیا ہوا۔
حَدَأَ (ف) حَدْأً. الشَّيءُ عنه: پھیرنا۔ ہٹانا۔
حَدِئَ (س) حَدَأً. بالمَكان: کسی جگہ میں جم کے رہ جانا...... اِلَيهِ: پناہ لینا...... اِلَيهِ وعليه: مہربانی کرنا۔ مدد کرنا۔ ظلم سے بچانا...... عَلَيهِ: غضب ناک ہونا۔
الحَدَأة: دوسری کدال۔ ج حَدَأ و حِداء.
الحِدَأة: چیل۔ عوام حُدَيَّة کہتے ہیں۔ ج حِدَأ و حِداءٌ و حِدْآنٌ.
حَدِبَ (س) حَدَبًا و اَحْدَبَ. الرجلُ: کبڑا ہونا...... صفت (حَدِب و اَحْدَاب) مؤنث حَدِبَة و حَدْبَاء: ج حُدْب و اَحْدَاب. و حَدِبات. حَدِبَ عَلَيهِ: مہربان ہونا۔
حَدَّبَ و اَحْدَبَ: کبڑا بنانا۔ حَدَّبَ الشَّيءَ: کسی چیز کو ابھرا ہوا بنانا۔
تَحَدَّبَ: کبڑا ہونا...... عَلَيهِ: مہربان...... بِهٖ: تعلق رکھنا۔ المرأةُ: بچوں پر مہربانی کی وجہ سے دوسرا نکاح نہ کرنا۔
اِحْدَوْدَبَ و تَحادَبَ: کبڑا ہونا۔
اِحْدَوْدَبَ الرملُ: لمبا اور ٹیڑھا ہونا۔
الحَدَب: مص۔ کبڑا پن۔ موج۔ لہر۔ کھال کے اندر نشان۔ زمین کی اونچی جگہ۔ ایک قسم کی گھاس۔
الحَدْبَاء: قحط کا سال۔ دشوار امور۔ لاش۔
الحَدَبَة: کبڑا پن۔ پیٹھ میں کبڑا ہونے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "في ظهره حَدَبَة" اس کی پیٹھ میں کبڑا پن ہے۔ مِنَ الارض: بلند و سخت جگہ۔
الاَحْدَب: تلوار۔ ہاتھ کی ایک رگ کا نام۔
امرٌ اَحْدَب: دشوار کام۔
المُحَدَّب: کبڑا۔ مِن الخطوط: ابھری ہوئی لکیریں۔ لبن (حُدَبِدٌ) جما ہوا دودھ۔
حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا. الامرُ: واقع ہونا۔ (...... حَداثَةً وحُدُوْثًا) نو پید ہونا اور جب قَدُمَ کے مقابلے میں بولتے ہیں تو عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جیسے "اَخَذَنِي مَا قَدُمَ وما حَدُثَ" یعنی مجھ کو نئے پرانے غموں نے گھیر لیا۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ ضمہ نہیں دیتے۔
حَدَّثَ. عن فلان: روایت کرنا۔ ه كذا وبكذا: خبر دینا۔ بیان کرنا۔
حادَثَهُ: گفتگو کرنا۔ حادَثَ السيفَ: تلوار کو جلا دینا اور اسی سے ہے "كنصل السيفِ حُودِثَ بالصِقال" مانند تلوار کی پھل کے کہ صیقل کرنے سے جلا دیا گیا ہو۔
اَحْدَثَهُ: ایجاد کرنا۔ پیدا کرنا۔ اَحْدَثَ الرجلُ: پاخانہ کرنا۔ السيفَ: تلوار کو جلا دینا۔
تَحَدَّثَ. بالشي عن الشيءِ: گفتگو کرنا۔ خبر دینا۔
تَحادَثُوا: باہم گفتگو کرنا۔
اِسْتَحْدَثَهُ: پیدا کرنا۔ الخبرَ: نیا پانا۔ رجل (حِدْث) ملوك: بادشاہوں کا قصہ گو۔
الحِدث والحَدِث: اچھی گفتگو کرنے والا۔
الحَدَث: نئی چیز۔ خلاف سنت۔ نئی بات۔ دین میں نئی بات۔ پاخانہ۔ ج اَحْداث واَحْداث الدهر: زمانہ کے مصائب۔
الحَدَث: جوان۔ ج اَحْداث و حُدْثان.
الحَداثة: مص۔ حَداثَةُ الاَمرِ: آغاز

وابتداء۔
الحُدثی: نئی۔
الحُدُوثَة: آغاز وابتداء۔
الحِدْثان: آغاز وابتداء حدثانُ الدهر وحَدَثانه: زمانہ کی سختیاں۔
الاُحْــــدُوثَة: بات۔ افسانہ۔ کہانی۔ ج اَحادِیْث۔
حُدُوثُ العَالَم: فلاسفہ کے نزدیک دنیا کا حادث ہونا۔ اس کے صانع نے اس کو نیا بنایا ہے وہ ازل سے نہیں۔
الــحَــادِث: نو پید چیز۔ قدیم کی ضد۔ ج حَوادث. وحَادثَات. حَوادِثُ الدهر: زمانہ کے مصائب۔
الــحَدِیْث ج حِدَاث وحُدَثَــاء: نیا۔
الحَدِیْث ج اَحادِیْث وحِدْثان وحُدْثان: خبر۔ کہا جاتا ہے "صارُوْا اَحادِیْث" یعنی وہ لوگ ختم ہو گئے صرف ان کی بات ہی بات باقی رہ گئی۔ وعلم الحدیث: نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال واحوال بتانے والا علم۔
الحِدِّیث: بہت گفتگو کرنے والا۔
الحُدَّاث: گفتگو کرنے والی جماعت۔
الحِدِّیثَی: خبر حدیث۔
الــمُحْدَث: مفع کتاب وسنت واجماع کے خلاف نئی بات۔ ج مُحْدَثات: نیا۔
مُتَحدَّث. القوم: قوم کے گفتگو کرنے کی جگہ۔
حَدَجَ (ض) حَــدْجًــا. البعیرَ: اُونٹ پر کجاوہ باندھنا...... الاحــمــالَ: باندھنا...... الابــلَ: داغ لگانا...... ہ: مارنا۔ حَــدَجَــهٗ بالسهم: تیراندازی کرنا...... ہ بالــذنب: تہمت لگانا۔ کہا جاتا ہے "حَــدَجَــهٗ ببیع ســوء" اس نے ایسی بیع اس پر لازم کر دی جس میں گھاٹا ہے۔
حَدَجَ وحَدَّجَ. ببصره: گھورنا۔ تیز دیکھنا۔
اَحْدَجَ. البعیرَ: اُونٹ پر بوجھ لادنا۔ اُونٹ پر کجاوہ کسنا۔
الــحِدْج: بوجھ۔ ج حُــدُج وحُــدُوج واَحْـدَاج. (...... والحِدَاجَة) محافہ کی مانند عورتوں کی ایک سواری۔ ج حَدائج.
الحَدَج: کچا اور سخت اندرائن۔ کچا خربوزہ۔
اَبُوْ حُدَیْج: لقلق پرندہ کی کنیت۔
الــمِــحْدَج: اُونٹوں کے داغ لگانے کا اوزار۔
حَدَرَ وحَدُرَ (ن وک) حَــدْرًا وحُــدُوْرًا وحَدَارَةً. الرجلُ: مضبوط وموٹا ہونا۔
...... الجلدُ: سوجنا۔ حَــدَرُوْا وحَوْلَهٗ وبه: گھیر لینا۔
حَــدَرَ (ن وض) حَــدْرًا وحُــدُوْرًا: نیچے اُترنا۔ الشَّــیْءَ: نیچے اُتارنا...... اللثــامَ عن حَنَكه: جھکانا...... العَیْنُ الدمعَ: آنسو بہانا۔ القرآةَ فی القراءةِ: تیزی سے پڑھنا۔
...... الدواءُ بطنَه: اسہال لانا۔
تَحَدَّرَ وتَحادَرَ: اُترنا۔ کہا جاتا ہے "رَایتُ الــدمْعَ یَتحادَرُ علی لِحْیَتِه" میں نے دیکھا کہ آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہا تھا۔
اِنْحَدَرَ: نیچے۔ کہا جاتا ہے "اِنْــحَدَرْتُ مِنَ الــجَبَلِ الی الــمَدِیْنَة" میں پہاڑ سے شہر کی طرف اترا۔ الجلدُ: سوجنا۔
الحَدَر: ڈھلوان جگہ۔ وہ جگہ جہاں سے اُترا جائے۔ آنکھ کا بھینگا پن۔
الــحُدُوْر والــحَدْرَاء والحَادُوْر: وہ جگہ جہاں سے اُترا جائے۔ الــحَادُوْر: اسہال لانے والی دوا۔ ج حَوادِیر.
الــحَدْرَة: پھوڑے کے اندر کا زخم۔ عَیْنٌ حَدْرَةٌ: پُر گوشت آنکھ۔
الحُدْرَة: اُونٹوں کا ریوڑ۔
الــحَادِر: فا۔ موٹا خوبصورت جَبَلٌ حَــادِرٌ: بلند پہاڑ۔ حَبْــلٌ حَــادِرٌ: مضبوط بٹی ہوئی رسّی۔ حَیٌّ حَادِرٌ: جمع شدہ قبیلہ۔ الــحَادِر: شیر۔ کہا جاتا ہے "نَاقَةٌ حَادِرَةُ العَیْنَیْنِ" پُر گوشت خوبصورت آنکھوں والی اُونٹنی۔
الاَحْــدَر. مِنَ الخیل: پُر گوشت گھوڑا۔ مِنَ الــرجــال: ایک چیز کو دو (۲) دیکھنے والا۔ مؤنث حَدْرَاء.
الحَدُوْرَة والحُدُوْرَة والحَادُوْرَة: نسوؤں کا بہاؤ۔
الــحُــنْدُر والــحُــنْدُوْر والــحُــنْدُوْرَة والــحِنْدَارَة: آنکھ کی سیاہی۔ ج حَنَادِر کہا جاتا ہے "جَعَلْتُــه علــی حُنْدُوْرَةِ عَیْنِی وحِــنْدِیْرَةِ عَیْنِی" میں نے اس کو اپنا نصب العین بنایا۔
الحَیْدَر: شیر۔ پست قد۔
الحَیْدَرَة: شیر۔ ہلاکت۔ کہا جاتا ہے "رَمَاهُ اللّٰهُ بالحَیْدَرَة" اللہ اس کو مصیبت وہلاکت میں مبتلا کرے۔
حَدَسَ (ن ض) حَــدْسًــا. فی الامر: گمان کرنا۔ تخمینہ کرنا۔ وہم کرنا۔ الشَّیْءَ بِــرِجْلِه: روندنا۔ زَیْدًا: پچھاڑنا۔ الشــاةَ وبالشــاةِ: ذبح کرنے کے لئے لٹانا۔ فـــی الارضِ: اٹکل سے چلنا۔ فی السیر: تیز چلنا۔ حَدَسَ به الارضَ: پٹک دینا۔
تَحَدَّسَ. الاخبارَ وعن الاخبار: چھپ کر دریافت کرنے کی کوشش کرنا۔
الــحَدِیْــس والمَحْدُوْس: زمین پر پچھاڑا ہوا۔
الــحَدُوْس: اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا۔
الحَدْس: مص۔ دانائی۔ زیرکی۔
الــحَدْسِیَّات: دانائی اور زیرکی سے معلوم کی ہوئی باتیں۔
الــحِــدَاس: غایت۔ انتہاء۔ کہا جاتا ہے "بَلَغْتُ بِه الحِدَاسَ" میں اس کی انتہا کو پہنچ گیا۔
الــمَــحْدِس: مطلب۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ بَعِیْدُ المَحْدِس" فلاں کا مطلب بڑا ہے۔
حَــدَقَ (ض) حَــدْقًــا. القــومُ: گھیر لینا۔ حَدَقَهٗ بِعَیْنِه: کسی کی طرف دیکھنا...... ہ: آنکھ کی سیاہی پر مارنا۔ المریضُ حُدُوْقًا: بیمار کا آنکھ کھولنا اور دیکھنا۔
اَحْــدَقَ. القــومُ بِــه: گھیر لینا۔ اَحْــدَقَتِ الرَّوْضَةُ: باغ میں چار دیواری ہونا۔

حَدَّق. الیہ: گھورنا۔ تیز نظر سے دیکھنا۔
حَدَّق بہ: چاروں طرف سے گھیر لینا۔
تَحَادَقُوا: ایک دوسرے کو گھیر لینا۔
اِحْدَوْدَق. القومُ بہ: گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔
الحَدَقَة: آنکھ کی سیاہی۔ ج حَدَق وحَدَقات واَحْداق وحِداق: کہا جاتا ہے "هُمْ فِي مِثْلِ حَدَقَةِ البَعِيْر" وہ لوگ فراخی میں ہیں اور ان کے پاس پانی بہت ہے۔ "وهم رُماةُ الحَدَقِ" یعنی وہ لوگ تیر اندازی میں بڑے ماہر ہیں۔ وتکلَّمتُ علی حَدَقِ القَوْمِ: میں نے قوم کی نگاہ کے سامنے گفتگو کی۔
الحَدَق: بینگن۔
الحَدِيْقَة: باغ جس کی چاردیواری ہو۔ ج حَدائق۔
حَدَلَ (ض) حَدْلاً وحُدُولاً. عَلَيْه: کسی پر ظلم کرنے کے لئے مائل ہونا۔
حَدِلَ (س) حَدَلاً: بہ نسبت دوسرے کندھے کے ایک بلند کندھے والا ہونا۔
الرجلُ: کنکھیوں سے دیکھنا۔ صفت اَحْدَل مؤنث حَدْلاء ج حُدْل (شاذ) و(حِدَل) ج حَدالی۔ حَدِل عَلَيْه: ظلم کرنا۔
حادَلَه: پھسلانا۔
تَحادَلَ: کمان پر جھکنا۔
الحِدْل: ازار باندھنے کی جگہ۔ گردن کا درد۔
الحَدَل: مص۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ لَحَدَلٌ" وہ غیر عادل ہے۔
الحُدال: چکنا وہموار۔
مُحَدِّلَةُ الطُرُق: شارع کو درست کرنے والی گاڑی۔
الحَوْدَلَة: پشتہ۔ ٹیلہ۔
حَدَمَهٗ (ض) حَدْمًا: تیز گرم کرنا۔ الدمَ: گہرا سرخ کرنا۔
اِحْتَدَمَ. النهارُ: سخت گرمی والا ہونا۔
الشرابُ: تیزی بڑھ جانا۔ اِحْتَدَمَتْ القِدرُ: سخت جوش والی ہونا۔

اِحْتَدَمَ وتَحَدَّمَ. الرجلُ: غصہ سے بھڑک اٹھنا۔ سخت غضبناک ہونا۔ اِحْتَدَمَ الدمُ: گہرا سرخ ہونا۔ عَلَيْهِ غَيْظًا: غصہ سے دانت پیسنا۔
الحَدَمَة: آگ کے بھڑکنے کی آواز۔
الحِدام: غصہ۔ غضب۔
حَدَا (ن) حَدْوًا وحِداءً وحُداءً: حدی پڑھنے میں آواز بلند کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَفْلَحَ حُدَاءَهٗ" اس کا حدی پڑھنا کس قدر عمدہ ہے۔ الابلَ وبالابلِ: گا کر ہانکنا۔ صفت (حَادٍ) ج حُداة ...... الريحُ السحابَ: ہانکنا۔ چلانا۔ حَداه علی کَذَا: برانگیختہ کرنا (واحْتَدیٰ) اللیلُ النهارَ: پیچھے آنا۔
الحَادِي وحَادِي النَجْم: دو ستاروں کے نام اور حادی عشر میں حادی واحد کا مقلوب ہے۔
الحَدَّاء: حادی کا مبالغہ اور حادی اس کو کہتے ہیں جو اونٹوں کو گا کر ہانکے۔
الحَدْوَاء: شمالی ہوا۔
الحَوادِي: ہر چیز کے آخری حصے۔ ٹانگیں۔
الأُحْدُوَّة والاُحْدِيَّة: اونٹوں کے ہانکنے کا گیت۔
حَدِيَ (س) حَدًى. بالمکان: کسی جگہ میں جم کے رہنا۔
تَحَدّٰی. الرجلَ: مقابلہ کرنا۔
(...... وحَدَّیٰ) الشَّیْءَ: کرنے کا ارادہ کرنا۔
الحُدَيَّا: جھگڑا۔ مقابلہ۔ کہا جاتا ہے "هو حُدَيَّا الناس" وہ لوگوں سے مقابلہ کرنے والا ہے "وانا حُدَيَّاکَ فی هذا الامر" میں اس معاملہ میں تیرا مقابلہ کرنے والا ہوں۔
حَذَّهٗ (ن) حَذًّا: جلدی سے کاٹنا۔
الحَذَذ: ہاتھ یا دُم کا ہلکا پن۔ وحَذَذُ القَلْب: تیزی خاطر۔ تیز فہمی۔
الاَحَذّ: ہلکے ہاتھ یا دم والا۔ تیز۔ دبلا۔ امر اَحَذّ: امر منکر۔ سخت امر۔ بے مثل۔ قلبٌ اَحَذّ: ذکی۔ مؤنث حَذّاء کہا جاتا ہے "ناقَةٌ حَذّاء" تیز رفتار "وقَصِيدَةٌ حَذّاءُ" مشہور قصیدہ۔ "وحاجَةٌ حَذّاءُ" جلدی پوری اور کامیاب ہونے والی حاجت۔ "وعَزِيْمَةٌ حَذّاء" پختہ ارادہ۔ ج حُذّ۔
الحُذَّة: گوشت کا ٹکڑا۔
حَذِرَ (س) حَذَرًا وحِذْرًا ومَحْذُرَةً الرجلَ ومن الرجل: بچنا۔ پرہیز کرنا۔ چوکنا رہنا۔ صفت (حَذِرٌ وحَذُرٌ) ج حَذِرُوْن وحَذارَی۔
حَذَّرَہٗ: خوف دلانا۔ متنبہ کرنا۔ چوکنا کرنا۔
حاذَرَہٗ: ایک دوسرے سے پرہیز کرنا۔ ڈرتے رہنا۔ (...... وتَحَذَّرَ مِنْه (اِحْتَذَرَه) پرہیز کرنا۔ بچتے رہنا۔
اِحْذَأَرَّ: غضبناک و منقبض ہونا۔
الحَاذِر: فا۔ مستعد و تیار۔
الحَاذُوْرَة: بہت چوکنا۔
حَذَارِ: اسم فعل بمعنی بچو۔ کہا جاتا ہے "حَذارِیکَ زَیدًا" یعنی زید سے بار بار بچو۔
الحُذارِیّات: ڈرانے والے۔
الحِذْرِيان: چوکنا رہنے والا۔
الحُذْرِیّ: باطل۔
الحَذِیْر: ڈرانے والا۔ کہا جاتا ہے "انا حَذِیْرُکَ مِنْه" میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔
المَحْذُوْر: وہ چیز جس سے پرہیز کیا جائے۔
المَحْذُوْرَة: گھبراہٹ۔ بلا و مصیبت کہ جس سے پرہیز کیا جائے۔ جنگ۔
حَذَفَهٗ (ض) حَذْفًا: گرانا۔ کاٹنا۔ بالعَصاء او الحَجَر: لاٹھی یا پتھر سے مارنا۔ حذف فی مَشْيَتِه: قریب قریب قدم رکھنا۔
حَذَّف. الشَّیْءَ: اچھی طرح سے کرنا۔ (گویا کہ جن چیزوں کا علیحدہ کرنا ضروری ہے ان کو علیحدہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے سارے عیوب سے پاک صاف ہو گیا) ...... شَعْرَه: زلف نکالنا۔ ہموار کرنا۔
تَحَذَّفَه. بالعصاء: مارنا یا پھینک کر مارنا۔

اَلحَذَف : مص۔ چھوٹی بھیڑیں۔ حَذَفُ الزَّرع: کھیتی کے پتے۔
اَلحَذَف: ایک قسم کی بط۔ واحد حَذَفة.
اَلحُذَفَة: پست قد عورت۔
اَلحُذَافَة. مِنَ الشَّئ: تھوڑا۔ تراشہ۔
اَلحِذْفَار و الحُذْفُور ج حَذَافِير: جانب۔ جماعت کثیر۔ آمادۂ جنگ لوگ۔ کہا جاتا ہے "اُشدُدْ حَذَافِيرَک" یعنی آمادہ ہو جاؤ۔ و "اَخَذَهٗ او نَالَهٗ بِحِذْفَارِهٖ وبِحُذْفُورِهٖ وبِحَذَافِيرِهٖ" اس نے اس کو بتمامہ لے لیا۔
حَذَقَ (ض) حَذِقَ (س) حَذْقًا وحِذْقًا وحِذَاقًا وحَذَاقَة وحِذَاقَة: ماہر ہونا۔ صفت (حَاذِق) ج حُذَّاق وحِذَاق.
الكتابَ: پوری پڑھ لینا۔ العملَ: ماہر ہونا۔
حَذَقَ (ض) حُذُوقًا. الخلُّ: بہت کھٹا ہونا۔
حذَق (ض) حَذْقًا. الشَّئَ: کاٹنا...... الخلُّ فاه: چرپراہٹ لگنا۔
حَذَّقه: ماہر بنانا۔
تَحَذَّقَ: ماہر ہونا۔ وتَحَذَّقَ عَلَيْه: مہارت ظاہر کرنا۔
اِنحَذَقَ: کٹ جانا۔ کہا جاتا ہے "حَذَقْتُ الحَبلَ فَانحَذَقَ" میں نے رسّی کو کاٹا پس وہ کٹ گئی۔
الحِذْقَة: ٹکڑا۔ ج حِذَق وحُذَاق: (آخری جمع شاذ ہے۔)
الحَاذِق: فا۔ ج حُذَّاق وحِذَاق...... من الخل: بہت تیز سرکہ۔
الحَذِيق: کٹا ہوا۔
الاَحْذَاق: ٹکڑے۔ کہا جاتا ہے "حبلٌ اَحْذَاق" کٹی ہوئی رسّی (جمع کے ساتھ صفت ہے جیسے ثوبٌ اَخلاق میں)
الحِذَاق: بچے کا ختم قرآن۔ ختم قرآن کی دعوت۔
الحُذَاقَة: تھوڑا کھانا۔
الحُذَاقِيّ: فصیح زبان والا۔ تیز چھری۔ گدھے کا بچہ۔

حَذِلَتْ (س) حَذَلًا. العينُ: گری ہوئی پلکوں والا ہونا۔ صفت (حَذْلَاء)
اَحْذَلَ. العينَ: پلک گرا دینا۔
تَحَذَّلَ. عَلَيْه: مہربان ہونا۔
الحُذْل: میلان (...... والحَذَل والحُذُل) کپڑے کے دامن کی گولائی۔
الحُذَالَة: ایک قسم کی سرخ گوند۔ چاول وغیرہ کی بھوسی۔ کرتے کے دامن کی گولائی۔
حَذْلَقَ وتَحَذْلَقَ: حذاقت ظاہر کرنا یا حذاقت کی ڈینگ مارنا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ يَتَحَذْلَقُ فی كَلامِهٖ" وہ اپنی گفتگو میں ظریف اور ہوشیار بنتا ہے۔
حُذْلِقَ. الشَّئُ: تیز کیا جانا۔
رجل (حِذْلِق) بے فائدہ ڈینگ مارنے والا گپی۔
حَذْلَمَ: جلدی کرنا۔ العودَ: چھیل کر تیز کرنا ...... السقاءَ: بھرنا۔
تحَذْلَمَ: جلدی کرنا' باادب ہونا۔
الحُذْلُوم: ہلکا پھلکا' جلد باز۔
حَذَمَه (ض) حَذْمًا: کاٹنا...... (حَذَمَانًا) فی مشيته: تیز چلنا۔ دیر کرنا۔
الحَذِم والحَذِيم والمِحْذَم. مِنَ السيوف: شمشیر براں۔
الحَذَم: بازو کٹے ہوئے پرندہ کی اڑان۔
حَذَام: ایک عورت کا نام جس کا لقب زرقاء یمامہ تھا اور جو تیزیٔ نظر میں ضرب المثل تھی۔
الحُذَام: سست و کاہل۔ کہا جاتا ہے "اشترى عَبْدًا حُذَامَ المشی" اس نے سست رفتار غلام خریدا۔
حَذَا (ن) حَذْوًا وحِذَاءَ النَّعْل: نمونہ پر کاٹنا۔ حَذَا النَّعْلَ بالنَّعْل: ایک برابر قطع کرنا۔ حَذَاهُ وحَذَا حَذْوَهٗ: پیروی کرنا۔ نقل کرنا (حَذَاهُ وحَذَاهُ واَحْذَاه) نَعْلًا: جوتہ پہنانا۔ جوتہ دینا۔ جوتہ بنانا۔ حَذَا الشرابُ لِسَانَه: زبان کو چھیل دینا...... الشرابَ فی وجوههم: خاک ڈالنا۔ زيدًا شيئًا: کسی کو کچھ دینا۔

حَذَاهُ وحَاذَاهُ مُحَاذَاةً وحِذَاءً: مقابل میں ہونا۔ مقابل میں بیٹھنا۔
تَحَاذَيَا: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ کہا جاتا ہے "بنو فلان يَتَحَاذَوْنَ المَاءَ" فلاں کی اولاد پانی آپس میں برابر تقسیم کرتی ہے۔
اِحْتَذَى: جوتہ پہنانا...... مثال فلان وعلى مثاله: پیروی کرنا۔ مشابہت کرنا۔
اِسْتَحْذَاهُ: جوتہ طلب کرنا۔
الحِذَاء والحِذَة والحَذو والحُذْوَة والحِذْوَة: مقابل و برابر۔ کہا جاتا ہے "دارى حِذَاءَ دارِهٖ" میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے "وجَلَسَ حِذَاءَهٗ وبِحِذَائِهٖ" وہ اس کے مقابل بیٹھا۔
الحِذْوَة والحُذْوَة: عطیہ۔ گوشت کا ٹکڑا۔
الحُذَاوَة: بیٹ۔
الحِذَاء: جوتہ۔ اونٹ یا گھوڑے کا سم جس پر پڑے۔ ج اَحْذِيَة.
الحَذَّاء: جوتہ بنانے والا۔ ج حَذَّاؤُون کہا جاتا ہے۔ هُوَ (مُحَاذَاكَ) وہ تمہارے مقابل ہے۔
حَذِىَ (ض) حَذْيًا. الخلُّ لِسَانَه: زبان کو چھیل دینا...... يده: کاٹنا...... ه بلسانه: گالی دینا۔ غیبت کرنا۔
اَحْذَاه اِحْذَاءً: مال غنیمت کا حصہ دینا۔ اَحْذَاهُ طَعْنَةً: نیزہ مارنا۔
الحُذْيَا والحِذْيَا والحُذَايَة والحَذِيَّة: مال غنیمت کا حصہ۔ والحُذَيَّا: ہدیہ جو بشارت دینے والے کو دیا جائے۔
الحِذْيَة: ہیرا۔ گوشت کا ٹکڑا جو لمبا کاٹا جائے۔
المِحْذَاء: لوگوں کی بہت غیبت کرنے والا۔

حَرَّ (س) حَرَارًا. العَبْدُ: آزاد ہونا (حُرِّيَة) شریف الاصل ہونا۔ (...... حَرَّة) پیاسا ہونا۔
حَرَّ (س ن ض) حَرًّا وحَرَّةً وحُرُورًا حَرَارَةً: گرم ہونا۔
حَرَّ (ن ض) حَرًّا. الماءَ: گرم کرنا۔

الارض: ہموار کرنا۔
حَرَّرَ. العبد: آزاد کرنا۔ الولدَ و الشئَ: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف کرنا۔
الکتاب: خوبصورت و درست لکھنا۔
الوزنَ: غور کر کے ضبط کرنا۔ المعنی: حشو وزوائد سے پاک کرنا۔
اَحَرَّ. النهارُ: گرم ہونا۔۔۔۔۔۔اَحَرَّ صَدرَہ: پیاسا کرنا۔
تَحَرَّرَ. العبدُ: آزاد ہونا۔
اِستَحَرَّ. القتالُ: سخت جنگ ہونا۔
الحَرُّ: گرمی۔ ج حُرُور واَحارِر: (خلافِ قیاس) الحَرُور: گرم ہوا جو رات میں چلے۔ دھوپ کی گرمی۔ آگ۔ لاغری۔
الحَرارۃ: گرمی۔
الحُرِّیَّۃ والحَرُورۃ والحَرُورِیَّۃ. وتُضَمُّ الحاء فیھما: آزادی۔
الحُرِّیَّۃ: خالص ہونا۔ حُرِّیَّۃ القوم: قوم کے اشراف۔ کہا جاتا ہے "هو مِنْ حُرِّیَّۃ قومِہ" وہ اپنی قوم کے اشراف میں سے ہے۔
الحَرِیر: ریشم۔ ریشم کا بنا ہوا۔ ریشم کا کپڑا (۔۔۔۔۔۔ والمَحرُور: غصہ کی وجہ سے گرم۔
الحَرِیرۃ: ریشم کا ٹکڑا۔ ایک قسم کا کھانا جو آٹا دودھ اور روغن ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ غصہ کی وجہ سے گرمی والا۔
الحُرُّ: آزاد شریف۔۔۔۔۔۔مِن کلِّ شیٍٔ: عمدہ حصہ۔ کہا جاتا ہے "فرسٌ حرٌّ" اصیل گھوڑا۔ "وطینٌ حرٌّ" بغیر ریت کے خالص مٹی۔ حُرُّ الدار: گھر کا درمیان۔ حُرُّ الارض: زمین کا اچھا حصہ۔ حُرُّ الوجہِ: رخسار کہا جاتا ہے "لَطَمَہٗ علی حُرِّ وجہِہ" اس نے اس کے رخسار پر طمانچہ مارا۔ ج اَحرار وحِرار۔
اَحرارُ البُقول: وہ ترکاریاں جو کچی کھائی جائیں۔ الحُرُّ: کبوتر کا بچہ۔ شکرا۔ باز۔ ساقُ حُرٍّ: نر قمری۔ عَینُ حُرٍّ: ایک پرندہ کا نام۔
الحُرَّۃ. حرٌّ کا مؤنث۔ آزاد عورت۔ شریف عورت۔ ج حَرائر وحُرّات۔

اَرضٌ حُرَّۃٌ: بغیر ریت والی زمین۔ رَملَۃٌ حُرَّۃٌ: ریت جس میں گارا نہ ہو۔ لَیلَۃٌ حُرَّۃٌ اولَیلۃُ حُرَّۃ: ہر مہینے کی پہلی رات۔
الحَرَّۃ: سیاہ پتھروں والی زمین۔ ج حَرّات وحِرار واَحَرُّون وحَرُّون۔
الحِرَّۃ: پیاس۔ کہتے ہیں "رَماہُ اللہ بالحِرَّۃ تحت القِرَّۃ" اللہ اس کو سردی کے زمانہ میں پیاس میں مبتلا کر دے۔
الحارُّ: گرم۔۔۔۔۔۔مِنَ الاعمال: دشوار کام۔
الحَرّان: بہت پیاسا۔ مؤنث حَرّیٰ ج حِرار وحَراریٰ۔
الحَرِیرِیُّ: ریشم بنانے والا۔ ریشم بیچنے والا۔
المَحرُور: وہ شخص جس کو گرمی لاحق ہوگئی ہو۔
حَرَبَ (ن) حَرَبًا. الرجلَ: سب کچھ چھین لینا۔ صفت مفعولی (حَرِیب) ج حَربیٰ وحُرَباء و(محروب)
حُرِبَ. الرجلُ مالَہٗ: چھینا جانا۔
حَرِبَ (س) حَرَبًا: کتے کے کاٹنے کی دیوانگی والا ہونا۔ سخت غضب ناک ہونا۔ صفت (حَرِب) یعنی سخت غضب ناک۔ ج حَربیٰ وحَرِب الرجلُ: ویل وہلاکت کو پکارنا اور واحَرَباہُ کہنا۔
حَرَّبَہٗ: غضب ناک بنانا۔ حَرَّبَ السنانَ: تیز کرنا۔
حارَبَہٗ حِرابًا ومُحارَبَۃً: لڑائی کرنا۔
اَحرَبَ. الحَربَ: جنگ بھڑکانا۔ فلانًا: دشمن کے مال کے لوٹنے کے لئے رہنمائی کرنا۔
النحلُ: شگوفہ لگنا۔
تَحارَبَ واحتَرَبَ. القومُ: جنگ کی آگ بھڑکانا۔
اِحرَنبیٰ اِحرِنباءً: آمادۂ غضب ہونا۔ آمادۂ شرارت ہونا۔ چت لیٹ کر آسمان کی طرف ٹانگیں اٹھانا۔ المکانُ: کشادہ ہونا۔
الحَرب: لڑائی۔ تم کہتے ہو "وقعتْ بینھم حَربٌ" ان کے درمیان لڑائی واقع ہوئی کلمہ مؤنث ہے کبھی مذکر استعمال کرتے ہیں اس کی تصغیر حُرَیب: ج حُرُوب۔ رجل حَربٌ: بہادر جنگجو۔ کہا جاتا ہے "انا حَربٌ لمن یُحارِبُنی" میں اس کا دشمن ہوں جو مجھ سے جنگ کرے۔ دارُ الحَرب: مشرکین کا ملک اور وہاں کے رہنے والوں کو "الحربیون" کہتے ہیں۔
الحَربَۃ: چھوٹا نیزہ۔ ج حِراب۔ الحَربۃ: نیزہ مارنا۔ مال چھیننا۔ فساد دین۔ جمعہ کا دن۔ ج حَرَبات وحَربات۔
الحَرّاب: چھوٹے نیزے کو اٹھانے والا، چھوٹا نیزہ بنانے والا۔
الحِربَۃ: ہیئت جنگ۔
الحُربَۃ: گون یا بورے کی مانند ایک برتن، چمڑے کا تھیلا۔
الحِرباء والحِربائۃ: گرگٹ۔ اس کو تلون مزاج کے لئے بطور مثال کے بولا جاتا ہے۔ ج حَرابیُّ۔
الحِرباء: زرہ کا حلقہ۔ پشت کا گوشت۔
الحَرَب: مص۔ ہلاکت وویل۔
واَحَرَباہ: میت پر افسوس اور نوحہ کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔
المِحرَب والمِحراب: جنگجو۔ بہادر۔
المِحراب: گھر کی صدر کی جگہ۔ گھر کی اچھی جگہ۔ صدر مجلس۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ کچھار۔ ومِحرابُ المسجد: امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ قبلہ۔ ج مَحارِیب: کہا جاتا ہے "انہٗ یکرہ المحاریب" وہ صدر مجلس میں لوگوں سے ممتاز ہو کر بیٹھنے کو مکروہ سمجھتا ہے۔
الحِربِش والحِربِیش: بڑا سانپ، اژدھا۔
حَرَتَ (ن) حَرتًا. الشئَ: سخت ملنا۔
حَرِتَ (س) حَرَتًا. الرجلُ: بدخلق ہونا۔
الحَرت: مص۔ جانوروں کے چارہ کھانے کی آواز۔
الحِرت: ایک قسم کی مچھلی۔

حَرَثَ (ن ض) حَرْثًا. الارضَ: ہل چلانا' کھیتی کرنا۔ صفت (حَارِث) ج حُرَّاث. حَرَثَ المالَ: کمائی کرنا۔ جمع کرنا...... النارَ: کریدنا۔ الشَّیْئَ: اچھی طرح مطالعہ کرنا۔ الامرَ: یاد کر کے بھڑک اُٹھنا...... الخُبْزَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا (وأَحْرَثَ واِحْتَرَثَ) الدَّابَةَ: تھکانا۔ دبلا کرنا۔ صفت مفعولی (حَرِيْثَة) ج حَرَائِث۔

اِحْتَرَثَ. الارضَ: کھیتی کرنا۔ المالَ: کمائی کرنا۔

الحَرْث: مص۔ کھیتی۔

الحَارِث: فا۔ ج حُرَّاث. الحَارِث. وابو الحَارِث: شیر کی کنیت۔

الحَرِيْثَة: کمائی۔ ج حَرَائِث.

الحِرَاثَة: کھیتی۔ کاشتکاری۔

المِحْرَث. ج مَحَارِث و (المِحْرَاث) ج مَحَارِيْث: ہل۔ کریلی۔

حَرِجَ (س) حَرَجًا. الشَّیْئُ: تنگ ہونا...... الرجلُ: گنہگار ہونا...... العينُ: اندر دھنس جانے کی وجہ سے بینائی کم ہونا۔ عَلَيْهِ الشَّیْئُ: حرام ہونا۔ اليه: پناہ لینا...... الغبارُ: تنگ جگہ میں گھُٹنا۔

حَرَجَ (ن) حَرْجًا. النابه: غصہ سے دانت پیسنا۔

حَرَّجَه: تنگ کرنا۔ حَرَّجَ عَلَيْه: کسی سے یہ کہنا کہ تو تنگی میں ہے۔

اَحْرَجَهٗ: گناہ میں مبتلا کرنا۔ تنگی میں ڈالنا۔ تنگ جگہ کے لئے مجبور کرنا۔ فلانًا اليه: مضطر کرنا۔ اَحْرَجَ عَلَيْهِ الامرَ: حرام کرنا۔

تَحَرَّجَ: گناہ سے بچنا۔

الحَرَج: گناہ۔ بہت درختوں والی تنگ جگہ۔ مردہ لے جانے کا تختہ۔ حرمت۔ کہا جاتا ہے "لا حَرَجَ عَلَيْكَ" تمہارا کوئی قصور نہیں یا تمہارے اوپر کوئی اعتراض نہیں۔ وَحَدِّثْ عَنِ البَحْرِ ولا حَرَجَ: سمندر کے متعلق بیان کرو اور تمہارے اوپر مبالغہ وغیرہ کا کوئی اعتراض نہیں۔

الحَرْج: گناہ۔ کوڑی۔ شکار میں سے کتے کا حصہ۔ درندوں کے شکار کے لئے پھندا۔ بکریوں کا ریوڑ۔ ج اَحْرَاج وحِرَاج.

الحَرِج: تنگ۔ وہ شخص جو لڑائی سے منہ نہ پھیرے۔ بہت درختوں والی تنگ جگہ۔ وہ شخص جو کسی معاملہ میں پیش قدمی کرنے سے خوف کھائے۔

الحَرَجَة: درختوں کا جھنڈ۔ بکریوں کا' اُونٹوں کا گلہ۔ ج حَرَج وحَرَجَات.

الحُرْجَة: ڈولچی۔

الحَرِيْج: تنگ۔

المِحْرَاج. مِنَ الليالی: بہت سرد رات۔

المُحَرِّج: تنگ کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "حَلَفَ بالمُحَرِّجَات" اس نے تنگی میں مبتلا کرنے والی قسمیں کھائیں۔

حَرْجَلَ حَرْجَلَة: لمبا ہونا۔ دائیں بائیں دوڑنا۔

الحَرْجَلَة: مص۔ لنگڑا پن۔ (...... والحَرْجَل) گھوڑوں کا گلہ۔ کہا جاتا ہے "جاءُوا حَرَاجِلَة" وہ اپنے گھوڑوں پر آئے۔

الحُرْجُل والحُرَاجِل: لمبا۔

حَرْجَمَ. الابلَ: اُونٹوں کو ایک دوسرے پر گرتے ہوئے واپس کرنا۔

اِحْرَنْجَمَ. القومُ او الابلُ: اکٹھا ہونا۔ عن الامر: ارادہ کے بعد ہٹ جانا۔

حَرِدَ (س) حَرَدًا وحَرْدًا. عَلَيْه: غضبناک ہونا۔ صفت (حَارِد وحَرِد وحَرْدَان) ...... الوترُ: کمان کی تاروں میں سے بعض کا بعض سے لمبا ہونا۔ صفت (حَرِد)

حَرَدَه (ض) حَرْدًا: منع کرنا۔ ارادہ کرنا ...... الخشبَ: سوراخ کرنا۔ (حُرُوْدًا) قوم سے علیحدہ و اکیلا ہونا۔ صفت (حَرْدٌ وحَرِدٌ) ج حِرَادٌ و (حَرِيْد) ج حُرَدَاء.

حَرَّدَ: جھونپڑی میں پناہ لینا۔ الشَّعْرُ: ایک بال کا تنہا اُگنا...... ہ: روکنا۔ حَرَّدَ الحَبلَ: بٹنے سے گول ہو جانا۔ الشیئ: ٹیڑھا کر دینا۔

اَحْرَدَهٗ: الگ کر دینا۔ اکیلا کر دینا۔ اَحْرَدَ فی المشی: تیز چلنا۔

تَحَرَّدَ. الادیمُ: بالوں سے پاک صاف ہونا۔

حَارَدَتِ. الناقةُ: کم دودھ والی ہونا۔ صفت (حَرُوْد مُحَارِد) ...... السنةُ: کم بارش والا ہونا۔ حَارَدَ الرجلُ: دیتے رہنے کے بعد بند کر دینا۔

اِنْحَرَدَ: اکیلا ہونا...... النجمُ: ٹوٹنا۔

الحَرَد: مص۔ اُونٹ کی اگلی ٹانگ کے پٹھے کا ڈھیلا پن۔

الحَرُوْد: کم دودھ والی اُونٹنی۔

الحَرِيْد: دور۔ خشک کی ہوئی مچھلی۔ بہت میں سے تھوڑی چیز۔

الاَحْرَد: اگلی ٹانگ کے پٹھے کے ڈھیلا پن والا ہونا۔ بخیل کنجوس۔ زرہ کے بوجھ سے اچھی طرح نہ چل سکنے والا۔ ج حُرْد.

المِحْرَاد: بے بارش کا سال۔ جمع مَحَارِد.

الحَرْدَبَة: بکی بے عقلی۔

الحِرْذَوْن: نرلوہ۔ یا گرگٹ کے مشابہ ایک جانور۔

حَرَزَ (ن) حَرْزًا. المالَ: حفاظت کرنا' اکٹھا کرنا۔

حَرِزَ (س) حَرَزًا: پرہیزگار ہونا۔

حَرُزَ (ک) حَرَازَةً وحَرَازًا. المكانُ: مضبوط ہونا۔

حَارَزَ. الشَّیْئَ: حفاظت میں مقابلہ کرنا۔ (...... واَحْرَزَ) المكانُ الرجلَ: جائے پناہ ہونا۔ اَحْرَزَ الشَّیْئَ: جمع کرنا۔ حفاظت کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔

تَحَرَّزَ واِحْتَرَزَ. منه: بچنا۔

اِسْتَحْرَزَ: محفوظ جگہ میں آ جانا۔

الحِرْز: مضبوط جگہ۔ کہا جاتا ہے "حِرْزٌ حَرِيْزٌ وحَارِزٌ" بہت محفوظ مقام۔ حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ حِرْزَه" اس نے اپنا حصہ لے لیا۔ ہر وہ چیز جس میں اشیاء کی حفاظت ہو سکے جیسے صندوق وغیرہ۔ ہر وہ چیز جو ضائع

اورتلف ہونے سے بچائے۔فی اصطلاح المعوذین: تعویذ۔ج اَحْرَاز۔

الحِرْز: مص۔بچوں کا ایک قسم کا کھیل جو اخروٹ سے کھیلتے ہیں۔ہر وہ چیز جو محفوظ کی گئی ہو۔ج اَحْرَاز۔

الحَرِیْز: جمع کی ہوئی چیز۔کہا جاتا ہے "لاحَرِیْزَ مِنْ بَیْعٍ" یعنی اگر اس نے خواہش کے مطابق قیمت دے دی تو میں بیچ دوں گا۔

الحَرِیْزَة. مِنَ الابل: اُونٹ جن کو خوبی کی وجہ سے فروخت نہ کیا جائے۔ج حَرَائِز.

حَرَسَهٗ (ن ض) حَرْسًا: حفاظت کرنا۔صفت (حارِس) ج حُرَّاس وحَرَسَة وحَرَس واَحْرَاس. حارِسُ السماء وحارِسُ السماک: دوستاروں کے نام۔

حَرَسَ (ض) حَرْسًا واحْتَرَسَ. الشَّیْءَ: رات میں چوری کرنا۔

حَرِسَ (س) حَرَسًا: زمانہ دراز تک زندہ رہنا۔

اَحْرَسَ. بالمکان: حفاظت کے لئے قیام کرنا۔

تَحَرَّسَ واحْتَرَسَ. منه: محفوظ رہنا، بچ کر رہنا۔

الحَرْس: مص۔زمانہ۔کہا جاتا ہے "مضی علیه حَرْسٌ" اس پر ایک زمانہ گزر گیا۔ج اَحْرَاس.

الحرس: حفاظت کرنے والے۔وحَرَسُ الملک: شاہی محافظ۔فوج۔واحد (حَرَسِیٌّ)

الحَرَسَان: رات دن۔

الحِرَاسَة: حفاظت۔

الحَرِیْسَة: بکریوں کا باڑہ۔رات میں چوری کی ہوئی بکری۔چوری۔ج حَرَائِس.

الاحْرَس: پرانا۔جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہو۔

الحِرْسَان: ٹڈی کی ایک قسم۔

الحُرْسُم: گوشہ۔

الحُرْسِم: زہر موت۔

الحَرَاسِن: ایک قسم کی مچھلی۔

الحَرَاسِیْن: دُبلے اُونٹ (اس کا واحد نہیں) قحط والے سال۔

حَرَشَ (ض) حَرْشًا وتَحْرَاشًا. الضبَّ: شکار کرنا......البعیرَ: تیز چلنے کے لئے رسّی سے پیٹھ کو رگڑنا......الرجُلَ: خراش لگانا۔

حَرِشَ (س) حَرَشًا: سخت ہونا۔صفت (اَحْرَش)......الرجلَ: دھکا دینا۔

حَرَّشَ. بین القوم وبین الکلاب والسباع: ایک کو دوسرے کے خلاف برانگیختہ کرنا۔

تَحَرَّشَ. به: درپے ہونا۔تَحَرَّشَ الضبَّ وبالضبِّ: شکار کرنا۔

اِحْتَرَشَ. الشَّیْءَ: جمع کرنا......القومُ: اکٹھا ہونا......الرجلُ: دھکا دینا......اعیاله: کمائی کرنا......الضبَّ: شکار کرنا۔

التحریش: مص۔اثر۔دھوکا، فریب۔جماعت۔ج حِرَاش.

الحَرِش: کھردرا۔وہ شخص جس کو نیند نہ آئے۔

الحُرْشَة والحَرَش: کھردراپن۔

الحُرَیْش: کنسلائی۔ج حُرُوش: کن کھجورا۔

الحَرِیْش: ایک دریائی جانور۔گینڈا۔ایک قسم کا چتی دار سانپ۔

الحَرِیْشَة: ایک قسم کی نباتات۔کہا جاتا ہے "اَخْرَجْتُ له حَرِیْشَتِی" میں نے اس کے لئے اپنا سب کچھ جو میرے قبضے میں تھا نکال دیا۔

الحَرَّاش. مِنَ الحیات: پرانا سیاہ سانپ۔

الاحْرَش: کھردری گوہ۔دینار احرش: نئے ہونے کی وجہ سے کھردرا دینار ج حُرْش.

الحَرْشَف: مچھلی کا سفنا۔چھوٹے پرندے۔ٹڈی کہ ابھی پر نہ نکلے ہوں۔زرہ کی کڑیاں۔کمزور بوڑھے۔کہا جاتا ہے "لَیْسَ ثَمَّه غیر حَرْشَفِ رِجَالٍ" وہاں پر سوائے کمزور بوڑھے لوگوں کے کوئی نہیں۔پیادوں کی جماعت۔سمندر کے کنارے کے پتھر۔ج حَرَاشِف.

الحُرْشُف: سخت زمین۔

حَرَصَ (ن) حَرْصًا. الجلدَ: چھیلنا۔القصَّارُ الثوبَ: دھونے یا کوٹنے میں پھاڑنا۔

حَرِصَ (ض) وحَرِصَ (س) حِرْصًا واحْتَرَصَ. علی الشَّیْءِ: لالچ کرنا صفت (حریص) ج حُرَصَاء وحِرَاص وحُرَّاص: مؤنث حریصة ج حِرَاص وحَرَائِص.

حُرِصَ. المرعی: چرنے کے بالکل صاف کیا جانا۔حَرَّصَه. علی الشَّیْءِ: لالچ دلانا۔

تَحَرَّصَ: بتکلف لالچ کرنا۔وقت کا انتظار کرنا اور اسی سے ہے هو یتحرّص غداهم وعشائهم: وہ ان لوگوں کے صبح شام کے کھانے کے وقت کا انتظار کرتا ہے۔

الحِرْص: مص۔لالچ۔

الحَرْصَة والحارِصَة والحَرِیْصَة: زخم جو کچھ کھال کو پھاڑ دے۔الحارِصَة والحَرِیْصَة: سخت بارش جو زمین کو صاف کر دے۔

حَرَضَ (ن ض) حُرُوْضًا وحَرِضَ (س) حَرَضًا وحَرُضَ (ک) حَرَاضَةً: مرض فاسد میں مبتلا ہو کر دُبلا ہونا۔صفت (حَرَض وحَرِض وحارِض وحارِضَة) کہا جاتا ہے "ناقة حَرَضٌ" دبلی اُونٹنی۔

حَرَضَ (ض) حَرْضًا. نفسه: خراب کرنا، بگاڑنا۔

حَرَّضَه. علی الامر: برانگیختہ کرنا۔فلانًا: کسی کے بدن یا عقل کی خرابی کو دور کرنا۔الشَّیْءَ: خراب کرنا، بگاڑنا۔

اَحْرَضَه: گرانا......ه الحزنُ او المرضُ: بدن کو گھلا دینا......ه علی الشَّیْءِ: برانگیختہ کرنا......الرجلُ: نا خلف اولاد کا باپ ہونا۔

حارَضَ. علی العمل: مداومت کرنا۔فلانًا: تیر کی چھڑ سے ایک دوسرے کو مارنا۔

تَحَارَضُوْا. علی العمل: ایک دوسرے کو

برانگیختہ کرنا۔

الحَرَض: مص۔ بدن یا مذہب یا عقل کی خرابی...... حَرَضُ الثوب: کپڑے کا کنارہ۔

الحَرَض: قریب بہلاکت۔ بے فیض آدمی۔ وہ شخص جس کو غم یا عشق گھلا دے۔ گرا ہوا جو اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ بُری گفتگو۔ ج اَحراض و حُرضان و حِرَضة.

الحُرُض والحُرْض: اشنان جس سے کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تھے۔

الحِرْضَة: گھٹیا قسم کا آدمی جس کو کوئی منہ نہ لگائے۔ ج حِرَض.

حَرَفَ (ض) حَرْفًا. الشیئَ عن وجهه: پھیرنا' جھکانا...... عن الشیئ: مائل ہونا۔ لعیاله: ادھر ادھر سے کمائی کرنا۔

حَرَفَ. فی ماله حَرْفة: کچھ ضائع ہو جانا۔

حَرَّفَ. القول: قول کو اس کے موقع سے پھیر دینا...... القلم: ترچھا قط لگانا۔

...... الشیئ: کنارہ بنانا۔ جھکانا۔

حَارَفَهُ: معاملہ کرنا اور اسی سے ہے "فَقَدْ عَلِمُوا فی الغزو کیف نُحارِفُ" انہوں نے یقیناً جان لیا کہ ہم جنگ میں ان کے ساتھ کیسا معاملہ کرتے ہیں...... الرجل: شر یا خیر کا بدلہ دینا...... الجرح: سلائی سے اندازہ کرنا۔

اَحْرَفَ: فقیری کے بعد مستغنی ہونا۔ اہل و عیال کے لئے مشقت برداشت کرنا۔

الناقة: لاغر کرنا...... الرجل: خیر و شر کا بدلہ دینا۔

تَحَرَّفَ عنه وانْحَرَفَ واحْرَوْرَفَ: ایک جانب کو جھکنا۔ تَحَرَّفَ لعیاله: ہر پیشہ سے کمائی کرنا۔

اِحْتَرَفَ: پیشہ اختیار کرنا۔ تلاش کرنا۔ حیلہ کرنا...... لاهله: کمائی کرنا۔

الحَرْفُ ج حِرَف: کنارہ' دھار۔ جانب "حَرْفُ الجبل" پہاڑ کا تیز سرا۔ کہا جاتا ہے "فلان علی حَرْفٍ مِنْ اَمْرِهِ" فلاں شخص معاملہ کے ایسے موقع پر ہے کہ اگر پسند خاطر نہ ہو تو ہٹ جائے۔

الحَرْف: پانی بہنے کی جگہ۔ حرف السفینة والنهر: کشتی یا دریا کا کنارہ۔ الحَرْف: ج حُرُوف واَحْرُف: حروف تہجی میں سے ایک اور اس کا نام "حروف المبنی" ہے...... فی النحو: وہ کلمہ جو بغیر دوسرے سے ملے ہوئے معنی نہ دے اور اس کا نام "حرف المعنی" ہے۔ کلمہ جیسے یہ حرف قاموس میں نہیں یعنی یہ کلمہ نہیں۔

الحُرْف: رائی۔ واحد (حُرْفه)

الحُرْف: محرومی۔ بدبختی۔

الحِرْفَة: پیشہ۔

حَرِیْفُ. الرَّجُل: ہم پیشہ۔ ج حُرَفاء.

الحُرْفَة: محرومی۔ کم نصیبی۔ بدبختی۔

الحَرَافة: چرپراہٹ۔

الحِرِّیف: چرپراہٹ والی چیز۔ کہا جاتا ہے "هذا بصل حِرِّیف" یہ تیز پیاز ہے۔

المُحْتَرِف: پیشہ ور۔

المِحْرَف والمِحْرَاف: زخم کی گہرائی معلوم کرنے کی سلائی۔

المُحَرَّف: وہ شخص جس کا مال ضائع ہو گیا ہو۔

المُحَارَف: محروم۔ کم نصیب۔

حَرَقَهُ (ن) حَرْقًا. بالنار: جلانا۔

بالمبرد: ریتی سے رگڑنا...... الشیئ: بعض کو بعض سے رگڑنا۔

حَرَقَ (ن ض) حَرْقًا وحَرِیْقًا وحُرُوقًا. نابه علیه: دانت پیسنا۔ کہا جاتا ہے "فلان یَحْرُقُ ویَحْرِقُ عَلَیَّ الاُرَّمَ" یعنی وہ میرے اوپر دانت پیستا ہے۔ شدتِ غضب کے لئے بطور کنایہ کے بولتے ہیں۔

حَرِقَ (س) حَرَقًا. شعرهُ: کٹ جانا یا گر جانا۔ صفت (حَرِقُ الشعر).

حَرِقَ وحُرِقَ: پیر کی کٹی ہوئی رگ یا پٹھے والا ہونا۔

حَرَّقَهُ واَحْرَقَهُ. بالنار: جلانا۔

حَرَّقَ المرعی الابلَ: پیاس لگانا۔

تَحَرَّقَ واحْتَرَقَ: جلنا۔

حَارَقَ مُحَارَقَةً. المرأة: پہلو پر لٹا کر جماع کرنا۔

الحَرْق والحَرَق: مص۔ جلن۔ الحَرَق: دھوبی کے ٹھپکنے سے کپڑے کی پھٹن۔

الحُرُوق: کپڑے میں جلنے کی وجہ سے سوراخ۔

الحَرِق: سخت چمک والا بادل۔ بال جو دراز نہ ہوں۔

الحُرْقَة والحَرْقَة: گرمی۔ کہا جاتا ہے "فی حَوْفِه حَرْقَةٌ" اس کے جوف کے اندر گرمی ہے۔

المُحْرِقَة والحَارُوقَة والحُرَّاقَة: شمشیر بُراں۔

الحُرَاق والحَرَّاق: ہر چیز کو بگاڑنے والا۔

الحُرَاق: بہت کھاری پانی۔ بہت تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

الحَرِیق: آگ کی بھڑک۔ آگ کا شعلہ۔ جلا ہوا۔ سردی یا گرمی سے جلی ہوئی نباتات۔ ج حَرْقَی.

الحَرِیْقَة: عامة الناس کے نزدیک۔ کسی جگہ پر آگ بھڑک اٹھنا' حرارت۔

الحُرَاق: بہت کھاری پانی۔

حَرَّاق: عوام کے نزدیک لقمہ طعام۔

الحَرَّاقَة: کشتی جس پر سے دشمنوں پر آگ پھینکی جائے۔ ج حَرَّاقَات: عوام کے نزدیک حَرَّاقة: اس کو کہتے ہیں جو کھال پر رکھ دیا جائے تو آبلہ اٹھ آئے۔

الحُرُوْق والحُرُّوْق: چقماق کا سوختہ۔

الحَرِیْقَة: گرمی (...... والحُرُوْقَة) ایک قسم کی خوراک جس کو پانی جوش دے کر آٹا ڈال کر تیار کرتے ہیں۔

المِحْرَق: ریتی۔

المُحْرَقَة: ذبیحہ جس کو اظہار عبودیت کے لئے جلا دیا کرتے تھے۔ ج مُحْرَقات.

الحَارِق: پیر کی رگ یا پٹھا۔

عمامة (حُرْقانية) خاکستری رنگ کا عمامہ۔

الحُرْقد: زبان کی جڑ۔ ج حَرَاقِد.

الحُرْقدة: نرخرہ کی گرہ۔

حَرْقَصَ. فی المشی: قریب قریب قدم رکھنا۔ الکلام: جلدی جلدی بولنا۔

الحُرْقوص: پسو کی مانند ایک کیڑا۔

الْحُرْقوص: بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔

الحُرْقفة: سرین کی ہڈی کا سرا۔ ج حَرَاقف وحراقیف.

الحُرْقُوف: دبلا جانور۔

حَرَکَ (ن) حَرْکًا: حق ادا کرنے سے باز رہنا۔ حَـرَکَـهُ: دونوں کندھوں کے درمیان میں مارنا۔ حَرَکَ حارِکَهُ: دونوں کندھوں کے درمیان کاٹ دینا ...... ہ بالسیف: تلوار سے مارنا۔

حَرِکَ (س) حَرَکًا: کمر یا دونوں کندھوں کے درمیان کمزوری والا ہونا۔ نامرد ہونا۔ صفت (حَرِیک) مؤنث حَرِیکة.

حَرُکَ (ک) حَرْکًا وحَرَکةً: ہلنا۔

حَرَّکَهُ: ہلانا۔ کہا جاتا ہے "حَـرَّکَ مِنّی الأمرُ" مجھے معاملہ نے مضطرب کر دیا۔

الـحارِک: قا۔ دونوں کندھوں کے درمیان کا بالائی حصہ۔

الْـحَرَکةُ الْیَوْمِیَة: (فلکیات) آسمانی گیند کی گردش کا تصور جہان کے محور کے اردگرد جس کا سبب زمین کی گردش اپنے محور کے گرد۔

الحَرَاک: حرکت۔

الـــحَـــرِک: سبک وتیز خاطر رفتار۔ کہا جاتا ہے "غـلامٌ حَـرِک" سبک وتیز خاطر لڑکا۔

الـــمِـحْـرَاک: حرکت دینے والا آلہ۔ کریلنی۔

الْـمُحَرِّک ج مُـحَرِّکـات: مختلف جہازوں' گاڑیوں کے انجن۔

المَحْرَک: گردن اور سر میں جوڑ کی جگہ۔

حَرْکَشَتْ حَرْکَشَةً. الریحُ الاشجارَ: ہلانا۔

الحَرْکَلَة: سرین کا وہ حصہ جو بیٹھنے میں زمین سے لگے۔ ج حَرَاکِک وحَرَاکِیک.

الحُرْکُوک: کندھوں کے درمیان کا حصہ۔

حَـرْکَـلَ. الـصَّـائدُ: شکار سے محروم واپس آنا۔

الحَرْکَلَة: ایک قسم کی رفتار۔ پیادے۔

حَـــرَمَـــهُ (ض) وحَـــرِمَـــهُ (س) حِرْمًا وحَرِیمًا وحِرْمانًا وحَرِمًا وحِرْمَةً وحَـرِیـمَةً الشیءَ: منع کرنا۔ روکنا۔ محروم کرنا۔ صفت مفعولی (محروم)

حَرِمَ (س) حَـرَمًا وحَرَامًا وحَرُمَ (ک) حُرْمًا وحُرُمًا وحُرْمَةً وحُرُمَةً وحَرَامًا. علَیْه الامرُ: حرام ہونا۔

حَرِمَ (س) حَـرَمًا وحَرَامًا. فی القمار: جوئے میں ہارنا۔

حَرَّمَ. الشیءَ: حرام کرنا۔ حَـرَّمَ الـصلوٰة: نماز کا تحریمہ باندھنا (...... واَحْرَمَ) ماہ حرام میں داخل ہونا۔ حَرَمَه واحرمه في القمار: غالب ہونا۔ واَحْـرَمَ: حرم میں داخل ہونا۔

اَحْرَمَ الشیءَ: حرام کرنا۔ اَحْرَم عن الشیٔ: رکنا' باز رہنا۔

تَـحَرَّمَ. منه بِحُرْمَةٍ: کسی کے ذمہ میں آ کر محفوظ ہونا۔ تـحَرَّمَ بِه: ایک ساتھ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے دونوں کے درمیان حرمت قائم ہو جانا۔ کہا جاتا ہے "تَـحَرَّمْتُ بِطَعَامِکَ ومَجَالِـسِکَ" یعنی ایک ساتھ کھانا کھانے اور بیٹھنے' اٹھنے کی وجہ سے مجھ سے جس چیز کا لینا تمہارے لئے جائز تھا وہ ممنوع ہو گیا۔

اِحْتَـرَمَـهُ: ڈرنا۔ حرمت وعزت کی رعایت کرنا۔ احترم الشیٔ: محروم ہونا۔ "لاتحترِم فـتـحتـرِم" میں دونوں معنی جمع ہو گئے ہیں۔ یعنی ذرومت ورنہ خیر سے محروم رہو گے۔

اِسْتَحْرَمَ. الشیٔ: حرام سمجھنا۔

الحِرْم: مص۔ حرام ایسا واجب جس کا ترک کرنا جائز نہ ہو۔ ج حُرُم: احرام کا زمانہ۔

الحُرْم: مص۔ حج کا احرام۔

الـحَـرَم: مص۔ ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے اور جس کی طرف سے مدافعت کی جائے۔ مقدس ج اَحْـرَام. الـحَـرَم الاقصیٰ: بیت المقدس۔

الحَرَمان: مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ۔

الحِرْمان: محرومی۔

الحُرْمَة والحُرُمَة الحُرَمَة: ذمہ' ہیبت' ہر وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو۔ حصہ۔ قابل حفاظت چیز جس کی پردہ دری حرام ہو۔ حُـرْمَةُ الرجل: بیوی۔ ج حُرَم وحُرَمات وحُرُمات.

الحَرْمَة: حفاظت۔

الـحَـرِیم: مص۔ ہر وہ چیز جو حرام ہونے کی وجہ سے چھوئی نہ جائے۔ محرم کا کپڑا۔ حَـرِیم الـرجل: جس کی طرف سے مدافعت اور اس کی حفاظت کی جائے اور اسی وجہ سے بیوی کو حریم کہتے ہیں۔ قصر شاہی کے اردگرد وسیع جگہ۔ ہر وہ جگہ جس کی حفاظت واجب ہو۔ ج حُرُم واَحْرِم واَحارِیم.

الـحُـرُم: ایک شخص کی بیویاں۔ الاشْهُـرُ الـحُـرُم اربـعة: ذوالقعدہ وذوالحجہ ومحرم ورجب کہ ان مہینوں میں عرب قتل وقتال حرام سمجھتے تھے۔

الـحَرِیمَة: مص۔ ہر مرغوب چیز سے جو فوت ہو جائے۔

الـحَرام: مص۔ ضد حلال۔ ج حُرُم کہا جاتا ہے "حـرامُ اللّٰه لا افعل هذا" قسم کے لئے جیسے "یمینُ اللّٰه لاافعل" احرام باندھنے والا۔ کہا جاتا ہے "رجـل حـرامٌ وقـومٌ حــــرامٌ" احرام باندھنے والا مرد' احرام باندھنے والی قوم۔ دونوں صورتوں میں واحد ہی مستعمل ہے اس وجہ سے کہ یہ مصدر ہے۔

الشهرُ الحَرَام: ماہ محرم۔ البلد الحرام: مکہ مکرمہ۔ المسجدُ الحَرَام: مسجد کعبہ۔

الحَرَامی: حرام کام کرنے والا۔

مُـحَرَّم: قمری سال کا پہلا مہینہ۔ الـمُحرَّم: جس کے لئے ذمہ ہو۔ جِلْـد مُـحَرَّم: بے

کمائی ہوئی کھال سَوْطٌ محرَّمٌ: کوڑا جو نرم نہ کیا گیا ہو۔ اَعْرابی مُحرَّمٌ: اُجڈ دیہاتی۔
المُحْرَم: حرام۔ ج مَحارِم۔ مَحارِمِ اللیل: رات کے خطرات۔
المُحْرِم: احرام باندھنے والا۔ صلح کرنے والا۔ ہر وہ شخص جو تمہاری حفاظت میں ہو۔ کہا جاتا ہے "انہ لمُحْرم عنک" یعنی اس کی تکلیف تمہارے اوپر حرام ہے۔
المَحْرُوْم: خیر سے رکا ہوا۔ وہ شخص جس کے مال میں زیادتی نہ ہو۔ وہ بدنصیب جو کمائی نہ کر سکتا ہو۔
المَحْرَمة والمَحْرُمة: ہر وہ چیز جس کی پردہ دری جائز نہ ہو۔ ج مَحارِم۔
حَرْمَدَ۔ فی الامر: اصرار کرنا۔
الحِرْمِد والحِرْمَد: رنگ و بو بدلا ہوا اور بقول بعض سیاہ کیچڑ۔
حَرْمَزَةٌ: لعنت کرنا۔
الحَرْمَل: کالا دانہ۔
حَرَن وحَرُن (ن وک) حُرُوْنًا وحِرَانًا وحِرانًا۔ البَغْلُ: اڑ جانا۔ صفت مذکر و مؤنث (حَرُون) ج حُرُن۔ وحَرَن فی البیع: ٹھیک قیمت پر بیچنا۔ حَرُن (ک) حَرُونة۔ بالمکان: جگہ سے نہ ہٹنا ...... العسلُ فی الخلِیّة: شہد کا چھتہ میں چپکنے کی وجہ سے نکالنے میں دشواری ہونا۔ وحَرَن القطن: دھنا۔
المِحْرَن: دُھننے کی کمان۔
الحَرا: گھر کا صحن۔ کہا جاتا ہے "نزلت بحَراهُ" میں اس کے صحن میں اُترا۔ آواز۔ گرہ۔ ہرن کے چھپنے کی جگہ۔ ج اَحْراء۔
الحَرا: لائق۔ کہا جاتا ہے "بالحَرا اَنْ یکون ذاک"۔
الحَراوة: رائی وغیرہ کی تیزی۔
الحَرْوة: گلے یا سینے میں یا سر میں غصہ یا درد کی وجہ سے جلن۔ بدبو کے ساتھ چرپراہٹ۔
حَرِیَ (ض) حَرْیًا۔ الشئُ: گھٹنا۔ کم ہونا۔

اَحْرَیٰ۔ الشئَ: گھٹانا۔ کم کرنا۔
تَحَرّیٰ: قابل استعمال کو طلب کرنا۔ دو چیزوں میں سے اولیٰ کو طلب کرنا ...... الامْرَ: قصد کرنا اور فضیلت دینا ...... بالمکان: ٹھہرنا۔
المَحْرٰی والمَحْراة: لائق سزاوار۔ کہا جاتا ہے "ھذا الامر محری او محراة لذلک او بذالک" یعنی یہ کام اس کے لائق ہے۔
الحَرِی ج حَرِیون واَحْرِیاء: مؤنث حَرِیّة: ج حَرِیّات وحَرایا (الحَرِی) ج اَحْراء (الحَرِیٰ) لائق سزاوار۔ مناسب۔ کہا جاتا ہے "اِنّہٗ لحَرِیٌّ او حَرٍ او حَرًی بکذا بانْ یَّفعل کذا" یعنی وہ فلاں چیز کے لائق ہے اور فلاں کام کرنے کے لائق ہے۔
(اخیر کلمہ کے تثنیہ و جمع نہیں آتے)
الحَارِیَة: بہت زہریلا سانپ جو پرانے ہونے کی وجہ سے چھوٹا ہو گیا ہو۔
اَحْرِ بِہ: فعل تعجب ہے بمعنی کس قدر لائق۔ اس کی ترکیب احرِ فعل امر بمعنی تعجب اس کے آخر میں ی حرف علت گرا دیا گیا ہے۔ بہ: با حرف زائد ہے اور ھا حالت رفع میں فاعل احرِ کا۔
الاَحْرٰی: زیادہ لائق، زیادہ مناسب، زیادہ بہتر۔
رِجالُ التَّحَرِّی: پولیس کی تفتیشی پارٹی جو کہ جرائم اور مجرمین کے متعلق تفتیش کرتے ہیں۔
حَزَّہٗ (ن) حَزًّا واحتَزَّہٗ: کاٹنا۔ حَزَّ العودَ: شگاف ڈالنا۔
تحزَّزَ: شگاف پڑنا۔
حَزَّ واَحَزَّ۔ علی کرم فلان: بڑھ جانا۔
حَزَّزَ۔ اَسنانَہ: کناروں کو تیز کرنا۔
حازَّہٗ مُحازَّةً وحِزازًا: پوری کوشش کرنا۔ اچھی طرح سے تلاش و جستجو کرنا۔
الحَزُّ: مس۔ وقت۔ سخت گفتگو والا۔ لکڑی وغیرہ میں شگاف۔ واحد (حَزَّة)
الحَزَّة: درد دل۔ وقت۔ کہا جاتا ہے "اِنّی حَزَّةَ اَتَیْتَنِی قَضَیْتُ حاجَتَکَ" میں نے اس وقت تیری حاجت پوری کی جب تم میرے پاس آئے۔ دشوار حالت۔
الحَزاز والحَزازة: سر کی بھوسی۔ عوام حزاز کو داد کے معنی میں استعمال کرتے ہیں مگر فصیح لفظ اس کے لئے قوباء: ہے۔
الحَزازَة: غصہ وغیرہ کی وجہ سے دل کا درد۔ گفتگو میں بے راہ روی۔ ج حَزازات۔
الحَزّاز والحُزّاز: ہر وہ چیز جو دل یا سینہ میں باعث تکلیف ہو۔
حُوازُّ۔ القَلْب: دل کو الم پہنچانے والے امور۔ واحد (حازَّة)
الحَزِیز: سخت عمل کرنے والا ج حُزُز وحُزّان وحِزّان واَحِزَّة۔
الحُزاز: بھوسا جو کہ چھلنی کے بعد گرتا ہے۔ ایک بیماری کا نام۔
الحَزازِیّ: سخت عمل کرنے والا۔ تیز ہانکنے والا۔
الحُزاز: سفید یا سبز پودا جو کہ پتھروں یا باغوں میں پیدا ہوتا ہے۔
المَحَزُّ: کاٹنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "قطع فاصاب المَحَزَّ" اس نے قطع کیا اور درست قطع کیا۔
المِحَزُّ: کاٹنے کا آلہ۔ ج مَحازُّ: سخت گفتگو والا۔
الحزز: سختی۔
الحُزَّة: نیفہ۔
الغزات: سرخ یا زرد پھول کا نام۔
حَزَأ (ف) حَزْأً۔ الابلَ: جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا ...... السرابُ الشخصَ: نمایاں کرنا ...... المرأةَ: جماع کرنا۔
اِحْزَوْزَأَ۔ الطائرُ: پروں کو سمیٹ کر انڈوں سے علیحدہ ہونا ...... الابلُ: اکٹھا ہونا۔
حَزَبَہٗ (ن) حَزْبًا۔ الویلُ الغمُّ: پہنچنا لاحق ہونا سخت ہونا۔ حَزَبَ القرآنَ: ایک حصہ مقرر کر کے پڑھنا۔
حَزَّبَ۔ القومَ: پارٹی پارٹی کر کے جمع کرنا۔

حازبه: کسی کی پارٹی میں داخل ہونا۔ مدد کرنا۔ قوت پہنچانا۔

تحزب. القوم: اکٹھا ہونا۔ پارٹی پارٹی ہونا۔

الحازب۔ ج حوازب و(الحزیب) ج حزب وحزب: امر شدید۔ تم کہتے ہو "نزلت به حوازب الخطوب" اس پر سخت حادثے واقع ہوئے۔ "وهذا امر حزیب" یہ دشوار امر ہے۔

الحزب: لوگوں کی جماعت۔ ہتھیار۔ پارٹی۔ حصہ۔ ورد۔ وظیفہ۔ ج احزاب: ہر وہ قوم جس کے خیالات و افکار ایک ہوں اگرچہ آپس میں ملاقات نہ ہو۔

الحزابی والحزابیة. من الرجال: گھٹے بدن والا۔ پست قد۔

الحزبون والحیزبون: کھوسٹ بڑھیا۔

حزر (ن ض) حزرا ومحزرة. الشیٔ: اندازہ کرنا۔ تخمینہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "حزر قدومه یوم کذا" اس نے اپنے آنے کا فلاں دن اندازہ کیا۔ (...... وحزر (ک) حزرا وحزورا) النبیذ او اللبن: کھٹا ہونا۔ صفت (حازر)

الحزرة. ج حزرات و(الحزیرة) من کل شیٔ: عمدہ حصہ۔

الحازرة: حازر کا مؤنث: مضبوط قوی اونٹنی۔

الحزور والحزور: طاقتور لڑکا۔ ج حزاورة: کمزور مرد۔ طاقتور مرد۔

الحزورة: معمہ۔ چیستاں۔ پہیلی (عوام کی لغت ہے) فصیح لفظ "الاحجیة" ہے۔

المحزور: غضب ناک۔

حزیران: ماہ جون۔ شمسی سال کا چھٹا مہینہ۔

حزقر. القوم للقوم: جنگ کے لئے آمادہ ہونا۔

حزقر الاناء: بھرنا...... المتاع: باندھنا۔

حزق (ض) حزقا. الوتر او الرباط: خوب کھینچ کر باندھنا...... الشیٔ: دبا کر نچوڑنا۔ الحمار: گوز کرنا...... بالحبل: رسی سے باندھنا۔

احزقة: منع کرنا۔ روکنا۔

تحزق: سکڑنا۔

الحزق والحزقة والحازقة والحزاقة والحزیقة: آدمی وغیرہ کی جماعت۔ حزیقة کی جمع حزائق وحزیق وحزق. الحزقة: ہر چیز کا ٹکڑا۔

الحازوقة: ہچکی۔ (لغت عوام ہے فصیح لفظ الفواق ہے)

الحزق والحزق والحزقة والحزقة والاحزقة: پست قد۔ جو چھوٹے چھوٹے قدم سے چلے۔ (...... والمتحزق) بد خلق۔ بخیل۔

المحزوق. من ابریق ونحوه: تنگ گردن والا لوٹا وغیرہ۔

حزکه (ض) حزکا: لپیٹنا اور دبانا۔

ہ بالحبل: گٹھا بنانا اور باندھنا۔

احتزک. بالثوب: کپڑے سے کمر کسنا۔

احزأل. الشیٔ: اکٹھا ہونا۔ القلب: خوف کی وجہ سے دل کا سکڑ جانا...... الجبل: پہاڑ کا سراب سے بلند ہونا...... البعیر فی السیر: چلنے میں بلند ہونا۔

الحوزل الحوزلة: پست قد۔

حزمه (ض) حزما وحزمة: باندھنا۔

حزم (س) حزما: سینہ میں کسی چیز کا پھنس جانا۔

حزم (ک) حزما وحزامة: ہوشیاری اور دوراندیشی سے کام لینا۔ صفت (حازم) ج حزمة وحزم واحزام و(حزیم) ج حزماء. (احزم) الفرس: تنگ بنانا۔

تحزم واحتزم: رسی وغیرہ سے کمر کسنا۔ کہا جاتا ہے "تحزم فی الامر" یعنی اس نے معاملہ میں دانائی اور ہوشیاری سے کام لیا۔

احزوزم احزیزاما. الشیٔ: اکٹھا ہونا ...... المکان: سخت وبلند ہونا۔

الحزام ج حزم و(الحزامة) ج حزائم و(المحزم والمحزمة) جانور کا تنگ۔ کہا جاتا ہے۔ "اخذ حزام الطریق" وہ وسط راستہ پر چلا۔

الحزم: مص۔ سخت وبلند زمین ...... ج حزوم.

الحزم: کھانے کا دشواری سے ہضم ہونا' سینہ میں پھندا لگنا۔

الحزمة: لکڑی وغیرہ کا گٹھا۔

الحزمة: پست قد۔

الحزیم: جانور کے تنگ باندھنے کی جگہ' کہا جاتا ہے "شددت لهذا الامر حزیمی" میں نے اس معاملہ کے لئے کمر کو کسا یعنی پوری طرح سے آمادگی ظاہر کی۔ سینہ کا وسط۔ ج حزوم واحزمة.

الاحزم: چوڑے سینہ والا۔ بڑے پیٹ اور موٹی کمر والا۔

الاحزام: پاریاں۔

الحیزوم: سینہ کا وسط۔ سخت وبلند زمین۔ ج حیازم وحیازیم. "شد الحیازم": کنایہ ہے صبر کرنے سے۔

المحزم. من الدابة: تنگ باندھنے کی جگہ۔

حزنه (ن) حزنا: غمگین کرنا۔

حزن (س) حزنا. له وعلیه: غمگین ہونا صفت حزین ج حزناء وحزان وحزانی و(حزن وحزن ومحزون ومحزن ومحزان وحزنان)

حزن (ک) حزونة. المکان: سخت ہونا۔

احزن: سخت زمین میں چلنا۔ (...... وحزن) الرجل: غمگین بنانا حزن القاریٔ: باریک آواز سے پڑھنا۔

تحزن وتحازن واحتزن: غمگین ہونا۔

تحزن علیه ولامره: دردمند ہونا۔

الحزن والحزن: غم۔ ج احزان.

الحزن: سخت وبلند زمین۔ ج حزن وحزون.

الحزنة. من الارض: سخت زمین۔

الحزنة: سخت پہاڑ۔ ج حزن. الحزن:

تختیاں۔

الحُزَانَة: اہل وعیال جن کی وجہ سے آدمی فکر مند رہتا ہے۔

العزین: بگلا۔

الحُزُونَة: زمین کی سختی۔

حزا (ن) حزْوًا وحزی (ض) حزْیًا وتحزّی الشّیءَ: اندازہ کرنا۔ تخمینہ کرنا۔

الطیرَ: شگون معلوم کرنے کے لئے اُڑانا۔

حزا (ن) وحزی. السرابُ الشّیءَ: نمایاں کردینا۔

احزوی احزواء. الشّیءُ: بلند ونمایاں ہونا...... بالشّیءِ: جاننا۔

الحَازِی: فا۔ وہ شخص جو ہتھیلی وغیرہ دیکھ کر پیشین گوئی کرے اور اسی سے ہے "عَلَی الحَازِی هَبَطْتُ": یعنی میں دانا اور واقف کار کے پاس پہنچا۔

الحَزْی والحَزاءُ: واحد حَزاءَۃٌ و خزاہ: اجوائن کی طرح پودا۔

الحَزّاءُ: نجومی وستارہ شناس۔

حَسَّہُ (ن) حَسًّا: قتل کرنا۔ جڑ سے اُکھیڑنا۔ حَسَّ الدابۃَ: کھریرا کرنا البردُ الزروعَ: جلانا۔

اللحمَ: چنگاری پر ڈالنا النارَ: پختہ ہونے کے لئے کباب وغیرہ پر آگ ڈالنا۔

حَسَّ (ض) حَسًّا واحَسَّ. الشّیءَ وبالشّیءِ: معلوم کرنا۔ کہا جاتا ہے "حَسَّ واَحَسَّ منہ خبرًا": اس نے اس سے خبر معلوم کی۔

حَسَّ (س ض) حَسًّا وحِسًّا. بالخبر: یقین کرنا لفلان: نرم دل ہونا۔

حَسَّہُ: معلوم کرانا۔

تحسّس: سننا و دیکھنا الخبرَ: معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔ الشّیءَ: حواس سے پہچاننا۔

تحسّس منہ: حقیقت حال معلوم کرنا۔

انحسَّتْ. اسنانہ: اکھڑ جانا۔ ٹوٹ جانا۔

اِحتسّ الشّیءَ: چھونا۔ جڑ سے اُکھیڑنا۔

الحِسُّ: مص۔ حرکت۔ آہستہ آواز۔ کہا جاتا ہے "ما سمعتُ له حِسًّا": میں نے اس کی آہستہ آواز نہیں سنی۔ آہٹ۔ بچہ کی پیدائش کے بعد کا درد۔ حِسُّ الحُمّی: بخار کے شروع ہونے کا احساس۔

الحَسُّ: مص۔ حیلہ۔ شور۔

الحِسَّۃ والحِسَّۃ: حالت۔ کہا جاتا ہے "هو فی حِسَّۃ سوء": وہ بری حالت میں ہے۔

الحَاسَّۃ. الحاسُّ: کا مونث۔ معلوم کرنے کی قوت۔ ج حواسُّ الحَواسُّ الخمس: معلوم کرنے کی پانچ قوتیں۔ (سننا، دیکھنا، سونگھنا، چکھنا، چھونا) "حَواسُّ الارض خمس": زمین کے لئے پانچ آفتیں۔ سردی، اولے، ہوا، ٹڈی، مویشی۔ کہا جاتا ہے "مرّت بالقوم حَواسُّ": لوگوں پر سخت سال گزرے۔

الحَسِیس: آہستہ آواز۔ حرکت۔ مقتول۔

حُساس ...... الحُمّی: بخار کے شروع ہونے کا احساس۔

الحِسِّیُّ: وہ چیز جس کا ادراک قوت حاسہ سے ہو اور اس کا ضد عقلی ہے۔

الحُسَاس: ایک قسم کی چھوٹی مچھلی جو خشک کی جاتی ہے۔ پتھر کے چھوٹے ٹکڑے۔ واحد (حُسَاسَۃ) بدبختی۔ بدخلقی۔

حَسّاس: گاڑی کی ریس۔

الحَسُوس: سخت قحط کا سال۔

المَذهبُ الحِسّی: ان لوگوں کا نظریہ جن کا عقیدہ ہے کہ تمام عقلی ملکیات احساس کے ساتھ وجود پذیر ہوتے ہیں۔

حُسَاسَاتُ. الحیا: کنایہ ہے شرمندگی کی چیزوں کی وجہ سے انقباض کے احساس سے۔

المَحْسُوس: حس ظاہری سے معلوم کیا ہوا۔ بدبخت۔ اَرْضٌ مَحْسُوسَۃٌ: ٹڈی یا اولے سے تباہ شدہ زمین۔

المِحَسَّۃ: کھریرا۔

الحَاسُوس: جاسوس۔

حَسَبَہُ (ن) حَسْبًا وحِسَابًا وحُسْبَانًا وحُسْبَانًا وحِسْبَۃً وحِسَابَۃً: شمار کرنا۔

حَسِبَہُ (س ح) حِسْبًا ومَحْسَبَۃً ومَحْسِبَۃً: گمان کرنا۔

حَسُبَ (ک) حَسَبًا وحَسَابَۃً: شریف الاصل ہونا۔ صفت (حَسِیب) ج حُسَباء.

حَسَّبَ: تکیہ دینا...... المیتَ: کفنا کر دفن کرنا یا پتھروں میں دفن کرنا۔

(...... واَحْسَبَہ) کسی کو اتنا کھلانا یا دینا کہ وہ بول اٹھے کہ بس۔ کہا جاتا ہے "اَعطی فاَحْسَبَ": یعنی اس نے دیا اور بہت دیا۔

حَاسَبَہ مُحَاسَبَۃً وحِسَابًا: حسابات کی جانچ کرنا۔

تَحَسَّبَ: قناعت کرنا۔ تکیہ لگانا...... الخبرَ: دریافت کرنا...... ہ: پہچاننا۔ قصد کرنا۔

تَحَاسَبَا: ایک دوسرے کے حساب کی جانچ کرنا۔

اِحْتَسَبَ. الامرَ: گمان کرنا۔ شمار کرنا...... ماعندفلان: آزمائش کرنا۔ اِحتسب علیہ الامرَ: امر منکر سے منع کرنا...... بہ: قناعت کرنا...... عنہ: رک جانا۔ باز رہنا۔

احتسب وَلَدَالَہُ: بڑی عمر کے بچہ کو کھو دینا (اور اگر چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کے لئے افترطہ آتا ہے...... عند اللہ خیرًا: ثواب کی امید رکھنا۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ لایُحْتَسَبُ بہ": یعنی فلاں اس کے مقابلہ میں کسی شمار میں نہیں۔ و "فلانٌ استعطانی فاَحْتَسَبْتُہ": فلاں نے مجھ سے عطیہ مانگا اور میں نے اس کو کافی دیا۔

الحَاسِب: فا۔ حساب داں۔ ج حَسَبَۃ.

الحَسْبُ: مص۔ کافی ہونا۔ کہا جاتا ہے "حَسْبُکَ درهمٌ" اور باء کی زیادتی سے "بِحَسْبِکَ درهمٌ": کبھی کہا جاتا ہے یعنی تمہارے لئے ایک درہم کافی ہے۔ و هذا رجلٌ حَسْبُکَ مِن رجلٍ": یہ مرد تمہارے لئے اس مرد سے کافی ہے۔ و "زید صدیقی فحسبی او فحسبُ": زید میرا دوست ہے

اور میرے لئے کافی ہے۔

الحَسْبُ. حسب : کا مصدر۔عدد۔اندازہ کہا جاتا ہے "هذا بحسبِ ذاک" :یہ اس کے موافق ہے۔واعمل علی حَسْبِ مَا أَمَرْتُک" یعنی کر و اس کے موافق جیسا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔"وحَسْبَمَا ذُکِرَ" : موافق اس کے جو ذکر کیا گیا۔ خاندانی شرافت' آباء واجداد کے مفاخر۔الحَسَبُ: شمار کیا ہوا۔

الحِسَاب :مص۔شمار۔کافی۔کہا جاتا ہے "اَعْطَاه عَطَاءً حِسَابًا" :اس نے اس کو کافی دیا۔لوگوں کی بڑی جماعت۔کہا جاتا ہے "اتانی حِسَابٌ مِنَ النَّاس" : جیسا کہ کہا جاتا ہے "جاءنی عَدَدٌ مِنهُم ویَرْزُقُ اللّٰه مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ" : اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر کسی تنگی کے رزق دیتا ہے۔حِسَابُ الجُمَّل :حروف ابجد کا حساب۔یَوْمُ الحِسَاب: قیامت کا دن۔

الحِسَابِیُّ: حساب داں۔

الحِسْبَة: مص۔میت کو پتھروں میں یا کفنا کر دفن کرنا۔ثواب۔جزاج حِسَب۔

الحَسِیْب :خاندانی شرف والا۔حساب جانچ کر کرنے والا۔کہا جاتا ہے "کَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا"

الحُسْبَان: حساب۔چھوٹے تیر۔واحد (حُسْبَانَة)

کَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا :اللہ کافی حساب کرنے والا ہے۔کفی فعل ماضی' باحرف جارہ زائدہ ہے۔ لفظ اللہ فاعل محلا مرفوع ہے۔ حَسِیْبًا: تمیز ہے۔

الحُسْبَانَة :کڑک۔بادل۔اولے۔چیونٹی (......والمِحْسَبَة) چھوٹا تکیہ۔

مُحْتَسِبُ. البَلَدِ :شہر میں حاکم کی طرف سے اوزان وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے جو مقرر ہو۔

حَسْبَلَ. حسبی اللّٰه :کہنا۔

حَسْحَسَ. لَهُ :دردمند ہونا......اللَحْمَ: گوشت کو انگاروں پر ڈال کر الٹنا پلٹنا۔

تَحَسْحَسَ. لِلقِیَام :حرکت کرنا...... اوبارُ الابلِ: متفرق و پراگندہ ہونا۔گرجانا۔

حَسَدَتْ (ن ض) حَسَدًا وحَسَادَةً وحَسَدَتْ. فلانا نعمته وعلی نعمته : زوال نعمت کی تمنا کرنا یا دوسرے سے نعمت کے زوال اور اپنے لئے حصول کی تمنا کرنا۔ صفت (حَاسِدٌ) ج حُسَّادٌ و حَسَدَة وحُسَّد.

اَحْسَدَ :حاسد پانا۔

تَحَاسَدَا :ایک دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرنا۔

الحَسُوْد :وہ شخص جو طبعاً حاسد ہو (مذکر و مؤنث) ج حُسُد.

الحَسَّاد :بہت حسد کرنے والا۔

المَحْسَدَة : باعث حسد۔

حَسَرَ (ن ض) حُسُوْرًا. البصرُ :نگاہ کا تھک جانا۔الشَّیُّ :کھل جانا......الماءُ : نیچے اُتر جانا (......حَسْرًا) الرجلُ او الدابةُ: تھکنا۔

حَسَرَ (ن ض) حَسْرًا. الشَّیُّ :کھولنا۔کہا جاتا ہے "حَسَرَ کُمَّه عن ذِرَاعِه": یعنی اس نے آستین چڑھائی۔"وحَسَرَتِ الجاریَةُ خِمَارَها عن وجهها": یعنی لڑکی نے اپنی اوڑھنی اپنے چہرہ سے ہٹا دی۔ صفت مؤنث (حَاسِرٌ) ج حُسَّرٌ و حَوَاسِرُ.

الحُسَّر :میدان جنگ کے پیادے جن کے سر اور چہرے کھلے ہوئے ہوں یا جن کے جسم پر زرہ اور سر پر خود نہ ہوں...... الغُصْنَ : چھیلنا......البیتَ: جھاڑو دینا......الدابة: چلا کر تھکا دینا۔

حَسِرَ (س) حَسَرًا :تھکنا۔ (......حَسَرًا وحَسْرَةً) افسوس کرنا۔

حَسَّرَ. الطیرُ :پروں کا گرنا۔

حَسَّرَهٗ: افسوس کرانا۔افسوس کرنے پر برانگیختہ کرنا۔تکلیف دینا۔حقارت کرنا۔

اَحْسَرَ. الدابةَ :چلا کر تھکانا۔

تَحَسَّرَ. علیه :افسوس کرنا......الشعرُ او الریشُ :گرنا۔جھڑنا۔تَحَسَّرَ الطائرُ: پروں کا گرنا۔تَحَسَّرَتِ المرأةُ: برہنہ رو ہو کر بیٹھنا۔

اِنْحَسَرَ. الشَّیُّ :کھلنا......الطیرُ: پرانے پر گر کر نئے نکلنا۔

اِسْتَحْسَرَ :تھکنا۔

الحَاسِر :فا۔بغیر عمامہ یا بغیر زرہ یا بغیر خود والا۔عورت جس نے اپنے چہرہ سے اوڑھنی کو ہٹا دیا ہو۔

الحَسِر :تھکانے والا۔افسوس کرنے والا۔

الحَسِیْر :تھکا ہوا۔کمزور۔افسوس کرنے والا۔تھکانے والا۔ج حَسْرٰی.

الحَسْرَان :فوت شدہ چیز پر زیادہ افسوس و حسرت کرنے والا۔

التَّحَاسِیْر :مصیبتیں۔بلائیں۔واحد (تَحْسِیْر)

المَحْسِر والمَحْسَر :چہرہ۔کہا جاتا ہے "فُلانٌ مَلِیْحُ المَنْظَرِ وکَرِیْمُ المَحْسَرِ": فلاں دیکھنے میں خوبصورت اور باطن کے لحاظ سے کریم ہے۔طبیعت۔ج مَحَاسِر کہا جاتا ہے "اَرْضٌ عَارِیَةُ المَحَاسِرِ: بغیر نباتات والی زمین۔

المِحْسَرَة :جھاڑو۔

المَحْسُوْرُ. البصرِ :تھکی ہوئی نگاہ والا۔

حَسَفَتْ (ض) حَسْفًا وحَسِیْفًا الحیَّةُ: پھنکارنا (حَسَفَ (ض) حَسْفًا) السحابُ: چلنا......الغنمَ :ہانکنا التمرَ: صاف کرنا القرحةَ: چھیلنا۔ (حَسْفًا وحُسَافًا) الزرعَ: کاٹنا۔

حَسِفَ (س) حَسَفًا. لَهُ :کینہ رکھنا۔غضبناک ہونا۔

اَحْسَفَ. التمرَ :عمدہ کھجوروں میں ردی کھجوریں ملا دینا۔

حَسَّفَ. التمرَ :عمدہ کھجوروں میں ردی کھجوریں ملا دینا۔

حسّف. التمر: ردی کھجوروں سے صاف کرنا۔
تحسّف. الجلد: چھلنا...... ادبارُ الابل: اُونٹ کے بالوں کا جھڑ جانا۔
اِنحسف. الشئُ فی یدی: ریزہ ریزہ ہونا۔
الحُساف: کھائی ہوئی چیز کا تھوڑا بقیہ۔
الحُسافة: ردی کھجوریں یا کھجور کے چھلکے۔ کہا جاتا ہے "فلان لایعطی من البُر الانسافته ومن التمر الاحُسافته" فلاں گیہوں کی صرف چھلکن اور کھجوروں میں سے صرف ردی کھجوریں دیتا ہے۔ تھوڑا پانی۔
حُسافةُ الناس: رذیل لوگ۔ (الحُسافة والحسِیفة) دشمنی۔ غصہ۔ کہتے ہیں "رجَع بحسِیفةِ نفسِه": بغیر اپنی حاجت پوری کئے ہوئے واپس ہوا۔
حسِک (س) حسکًا. علیه: غضب ناک ہونا۔ صفت (حسِک) الدابةُ: چارہ کھانا، دانہ چبانا۔
اَحسک. الدابة: چارہ دینا۔
النباتُ: کانٹے دار ہونا۔
الحسک: مص۔ کانٹے دار پودہ۔ باریک ہڈی واحد (حسکة)
الحسَکة: جانور کا دانہ۔ تیہی۔
(والحسکة والحُساکة) دشمنی۔ کینہ۔
الحسِیک: پست قد۔
حسَل (ن) حسلًا. الشئَ: ذلیل کرنا۔
الدابة: تیز ہانکنا۔
حسِل. به: ذلیل کیا جانا۔
حسّل. بنفسه: اپنے آپ کو ذلیل کرنا۔ دنائت اختیار کرنا۔
تحسّل واحتسل: گوہ کے بچہ کا شکار کرنا۔
الحسْل: گوہ کا بچہ۔ ج حِسلة واَحسال وحُسول وحِسلان: کہا جاتا ہے "لا آتیک سنّ الحِسْل" یعنی میں تمہارے پاس کبھی نہیں آؤں گا چونکہ گوہ کے دانت موت تک نہیں گرتے اس لئے دوام

سے کنایہ کیا گیا اور لفظ سن منصوب بنزع الخافض ہے اور اس وجہ سے کہ تقدیر مدة بقاء سن الحسِل ہے۔ ابوحِسْل وابوحُسَیل: گوہ۔
الحُسالة: چاندی۔ چاندی کے ذرات، جو وغیرہ کی بھوسی۔ (والحسِیلة: قوم کے ادنیٰ درجہ کے لوگ۔
الحسِیل: گائے کے بچے۔ واحد۔
(حسِیلة) گھٹیا چیز۔ ج حُسُل۔
المحسُول: گھٹیا۔ ردی۔
حسَمهٗ (ض) حسمًا: جڑ سے کاٹنا۔
حسَم العِرْق: رگ کاٹ کر خون روکنے کے لئے داغ دینا الداء: مرض کو دوا سے دور کرنا۔
حسَمهٗ الشئَ: روکنا، منع کرنا۔
اِنحسَم: جڑ سے کٹنا۔
الاَحسَم: باخبر فیصلہ کن مرد۔
الحُسُوم: نامبارک۔ منحوس۔ کہا جاتا ہے "ایامٌ حُسُومٌ" (علی الوصف) "ایامُ حُسُومٍ" (علی الاضافة) یعنی نامبارک و منحوس دن۔
الحُسام: شمشیر بُران۔ حُسام السیف: تلوار کی دھار۔
المِحسَمة: کاٹنے کا ذریعہ۔ کہا جاتا ہے "هذا مَحسَمةٌ للداء": یہ مرض کے دور کرنے کا ذریعہ ہے۔
حسُنَ وحسَنَ (ک۔ن) حُسنًا: خوبصورت ہونا۔ صفت (حسَن) ج حِسان و(حُسّان) ج حُسّانون و(حَاسِن وحَسِین) مؤنث حسَنة وحسناء ج حِسان وحسَنات اور مبالغہ کے لئے (حُسّان) مؤنث حُسّانة۔
حسّنهٗ: آراستہ کرنا۔ خوبصورت بنانا۔
حاسنهٗ مُحاسنةً: خوبصورتی میں مقابلہ کرنا۔ نرمی برتنا۔ نیک سلوک کرنا۔ کہا جاتا ہے "انی لاُحاسِنُ بکَ النّاسَ" میں تمہاری خوبیوں کی وجہ سے لوگوں پر فخر کرتا

ہوں۔
اَحسَنَ: نیکی کرنا۔ اچھی طرح سے کرنا۔
...... الشئَ: اچھی طرح بنانا۔ اچھی طرح جاننا۔ کہا جاتا ہے "فلان یُحسِن القراءة" فلاں اچھی طرح پڑھتا ہے...... الیه وبه: نیک سلوک کرنا۔ نیکی کرنا۔
تحسّنَ: خوبصورت ہونا۔ اچھا ہونا۔
بکذا: آراستہ ہونا۔ مونڈنا۔ کہا جاتا ہے "دخلَ الحمّامَ فتحسّنَ": وہ حمام میں داخل ہوا اور حجامت بنائی۔
اِستحسَنهٗ: اچھا جاننا۔
حُسن: جمال و خوبصورتی۔ ج مَحاسن: (خلاف قیاس) المحاسن: بدن کے خوبصورت مواقع حُسنُ ساعةٍ: ایک قسم کی نباتات ہے، جو طلوع آفتاب سے پہلے کھلتی اور طلوع آفتاب کے بعد مرجھا جاتی ہے چونکہ اس کی خوشنمائی تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے اس لئے اس کا یہ نام ہے۔ ست الحُسن: ایک قسم کی نباتات جو درختوں پر لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور اس کا پھول عمدہ خوبصورت ہوتا ہے۔ الحُسن: کہنی کے پاس ایک ہڈی کا نام۔
الحَسَن: مص۔ کہنی کے پاس کی ہڈی۔ بلند ٹیلہ۔ الحسَنان: سیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ عنہما۔
الحسنة: نیکی۔ بھلائی۔ ج حسَنات۔
الاَحسَن: حسن کا اسم تفضیل۔ ج اَحاسن مؤنث حُسنٰی: اور کبھی شاذ طریقہ سے اس کی تصغیر اُحَیسِن: لاتے ہیں اور کہتے ہیں "ما اُحَیسِنَ زیدًا"...... احاسِنُ القوم: قوم کے خوبصورت لوگ۔
الحُسنٰی: اچھا کام۔ اچھا انجام۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا۔ کامیابی۔ شہادت۔ ج حُسنیات وحُسن...... الاسماء الحُسنٰی: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام۔
الحُسنیان: فتح مندی وشہادت۔ کہا جاتا ہے "حُسیناه وحُسَیناؤهٗ اَن یفعَلَ

كَذا" : اس کے لئے انتہا یہ ہے اور جن کاموں کے کرنے کی طاقت رکھتا ہے ان میں بہتر یہ ہے کہ ایسا کرے۔

الحُسُّون : ایک خوبصورت خوش آواز چھوٹا سا پرندہ۔

المِحسَان : بہت بھلائی کرنے والا۔

التَحاسِين : اچھی چیزیں۔ کہا جاتا ہے "ما أبدعَ تَحاسِينَ الطاؤوسِ وتَزايِينَه" : مور کی خوبی اور زینت کس قدر نادار اور عجیب ہے۔

المَحسَنة : سبب حسن۔ کہا جاتا ہے "هذا طعامٌ مَحسَنةٌ للجسم" : یہ خوراک جسم کے لئے باعث حسن ہے۔

الحِسنة : پہاڑ کا نکلا ہوا گوشہ۔

حَسا (ن) حَسوًا وتَحسّى واحتسى المرقَ : تھوڑا تھوڑا پینا۔۔۔۔ الطائرُ الماءَ : چونچ سے پانی پینا۔

حَسّى وأحسى وحاسى. الرجلَ المرقَ : تھوڑا تھوڑا پلانا۔

تَحاسيا : ایک دوسرے کو شوربا پلانا۔

الحَسو والحَسا والحَساء والحَسُوّ : ہر رقیق چیز جو پی جاسکے اور اسی سے ہے "يومٌ كحَسوِ الطير" یعنی بہت چھوٹا دن۔ ایک قسم کا کھانا جو آٹا اور پانی ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

الحَسُوّ : بہت گھونٹ گھونٹ پینے والا۔

الحَسوة. حسا : کا اسم مرۃ۔ گھونٹ۔ ج حَسَوات.

الحُسوة : ایک مرتبہ گھونٹ لگانے کا اندازہ۔ کہا جاتا ہے "في الإناء حُسوة" برتن میں ایک گھونٹ کی مقدار ہے۔ ج أحسِية وأحسُوة وجج أحاسٍ.

الحَسِيّة : وہ چیز جو پی جاسکے۔

حَسى (ض) حَسيًا واحتسى : نرم دلدلی زمین۔

المِحساة : پانی کھینچنے کا بیل۔

حَشّ (ن) حَشًّا. العشبَ : کاٹنا۔۔۔۔ النارَ : سلگانا اور کریدنا۔۔۔۔ الحربَ : بھڑکانا۔۔۔۔ الفرسَ : گھاس ڈالنا اور اسی سے مثل ہے۔۔۔۔ "أحُشُّك وتروثني" میں تیرے لئے گھاس ڈالتا ہوں اور تو میرے اوپر لید ڈالتا ہے یعنی میں تیرے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور تو میرے ساتھ برائی سے پیش آتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔ المالَ : بڑھانا۔ زیادہ کرنا۔۔۔۔

۔۔۔۔ الصيدَ : دونوں جانب سے گھیرنا۔ حشّتِ اليدُ : شل ہونا۔۔۔۔ الولدُ في بطن الناقة : پیٹ میں خشک ہونا۔

۔۔۔۔ الفرسُ : تیز دوڑنا۔

أحشّ. الكلأُ : کاٹنے کا وقت قریب آنا۔۔۔۔ الأرضُ : گھاس والی یا بہت گھاس والی ہونا۔ أحشّه : گھاس کاٹنے میں مدد دینا

أحشّتِ الناقةُ أو المرأةُ : پیٹ میں بچہ خشک ہونا۔ صفت (مُحِشّ) أحشّه عن حاجته : جلدی کرانا۔

احتشّ. الحشيشَ : گھاس جمع کرنے کی کوشش کرنا۔

استحشّ. الرجلُ : پیاسا ہونا۔۔۔۔ الغصنُ : لمبی ہونا۔۔۔۔ اليدُ : شل ہونا۔

۔۔۔۔ العظمُ : باریک ہونا۔

الحشيش : خشک گھاس۔ واحد (حشيشة)

الحشيشة : بھنگ۔

حشيشةُ الملاك : یورپ کا پودا جو کہ اب ایشیا میں بھی اگایا جاتا ہے۔ اکثر نشہ آور اشیاء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

الحُشاشة والحُشاش : مریض یا زخمی کی بقیہ روح۔ کہا جاتا ہے "حُشاشاك أن تفعل كذا" : تمہاری انتہائی کوشش یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔

الحَشّ والحُشّ والحِشّ : باغ۔ کھجوروں کا جھنڈ۔ پاخانہ۔ ج حشوش وحشّان.

الحُش بالضم : ماں کے پیٹ میں مردہ بچہ۔

الحِش بالكسر : کچھ۔ الحَش بالفتح : چھوٹا مرجھایا ہوا کھجور کا پودہ۔ ج حِشان.

الحُشّة : بڑا قبہ۔

الحُشاش : گھاس کی گون۔ ہر چیز کا کنارہ۔ ج أحِشّة.

الحشّاش : گھاس کا جمع کرنے والا یا بیچنے والا۔ بھنگ پینے والا۔ ج حشّاشون وحشّاشه.

الأُحشوش والمَحشوش : ماں کے پیٹ میں خشک بچہ۔

المَحَش والمَحَشّة : بہت گھاس والی جگہ۔ ج مَحاش. المَحَشّة : دبر۔

المِحَشّ : گھاس کاٹنے کی درانتی۔

(۔۔۔۔ والمِحَشّة) آگ ہلانے کی لوہے کی کریدنی۔ المِحَشّ : دلاور۔

حشأ (ف) حشأ. النارَ : روشن کرنا۔

۔۔۔۔ ہ بسهم : کسی کے جوف میں تیر مارنا

۔۔۔۔ ہ بسوط : پیٹ یا پہلو پر کوڑا مارنا۔

۔۔۔۔ المرأةَ : جماع کرنا۔

المِحشأ : موٹا کمبل۔ ج مَحاشئ.

أحشبه : غضب ناک کرنا۔

احتشبوا : اکٹھا ہونا۔

الحوشبة : لوگوں کی جماعت۔

الحوشب : خرگوش۔ بچھڑا۔ نرلومڑی۔ دبلا۔ پھولے ہوئے پہلوؤں والا (ضد)

حشحشوا وتحشحشوا : اٹھنے کے لئے حرکت کرنا۔ حشحشةُ النار : جلانا۔

تحشحش القومُ : متفرق ہونا۔

حشد (ن ض) حشدًا. الشيءَ : جمع کرنا۔

(حشودًا) الزرعُ : پوری طرح اگنا۔۔۔۔ الناقةُ : تھن میں دودھ جمع کرنا۔۔۔۔ القومُ : پکار کا جلدی جواب دینا۔

حشّد. الشيءَ : جمع کرنا۔

أحشد وتحشّد وتحاشد واحتشد القومُ : ایک مقصد کے لئے جمع ہونا۔ کہا جاتا ہے "احتشد لنا في الضيافة" : اس نے مہمانی میں دریا دلی سے کام لیا۔ "واحتشد لفلان في كذا" اس نے فلاں کے لئے تیار کیا۔

الحَشَد : مص ۔(......والحَشَد)
جماعت۔ کہا جاتا ہے "عندی حَشَد مِنَ
النَّاسِ": میرے پاس لوگوں کی جماعت
ہے۔ ج حُشُود۔
الحَاشِد : فا۔ بغیر کوتاہی کے اونٹنی کا دودھ
دوہنے والا۔ بہت دانتوں والا کھجور کا گچھا۔
مستعد وتیار۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ حَافِدٌ
حَاشِدٌ": فلاں خدمت میں پوری کوشش
کرنے والا ہے۔
الحَشِدُ : وہ شخص جو مدد کرنے اور مال خرچ
کرنے اور کوشش کرنے میں دریغ نہ
کرے۔ ج حُشُد۔ عین حُشُدٌ : چشمہ جس
کا پانی خشک نہ ہو۔
الحَشُود : تھن میں جلدی دودھ جمع کرنے
والی اونٹنی۔
المَحشُود : وہ شخص جس کی خدمت کرنے
میں لوگ چست ہوں۔
المحاشِد : محفلیں مجلسیں۔
حَشَر (ن ض) حَشْرًا۔ الناسَ : جمع کرنا
......ہ عن وطنہ : جلاوطن کرنا۔ حَشَر
الجمعَ : ایک جگہ سے دوسری جگہ نکالنا......
العودَ : چھیلنا اور باریک کرنا...... السنةُ
الشديدةُ المالَ : مال یعنی اونٹوں کو لاغر کر
دینا اور ہلاک کر دینا۔
حُشِر واُحتُشِر۔ فی راسہ : بڑے سر والا
ہونا۔ علی ہذا القیاس۔ حُشِر فی بَطنہ :
بڑے پیٹ والا ہونا اور جسم کے ہر حصہ کے
ساتھ مستعمل ہے۔ حُشِرتِ الوُحُوش : مرنا
وہلاک ہونا۔
الحَشْر : مص ...... مِنَ الاذان : باریک
کان۔ کہا جاتا ہے "اُذُنٌ حَشْرٌ" "واُذُنان
حَشْرٌ واٰذان حَشْرٌ": ساری صورتوں میں
واحد ہی مستعمل ہے۔ اس وجہ سے کہ مصدر
ہے۔ الحشر مِنَ الاسنّة : باریک نیزہ۔ ج
حُشُر۔ یوم الحشر : قیامت کا دن۔
الحُشَارَة : معمولی درجہ کے لوگ (بعضوں
کے نزدیک "الحُشارة" کی تصحیف ہے۔)

الحَاشِر : فا۔ ج حاشِرون وحُشَّار۔
الحَشَرة : چھلکا جو دانہ سے ملا ہوا ہو۔ ج
حَشَر۔
الحَشَرة۔ ج حَشَرات : کیڑا مکوڑا یا
چھوٹے چھوٹے جانور۔
الحُشُر : بھوسی۔
الحَشْوَر : بڑے پیٹ والا۔ پھولے ہوئے
پہلوؤں والا۔ لطیف قد وقامت والا۔ کہا
جاتا ہے "فرس حَشْوَر" اچھے ڈیل ڈول کا
گھوڑا۔
المَحْشَر والمَحْشِر : لوگوں کے جمع
ہونے کی جگہ۔
حَشْرَجَ حَشْرَجَةً : جاں کندنی کے وقت
گھنگھرو کا بولنا۔
الحَشْرَج : آب خورہ جس میں پانی ٹھنڈا
کیا جاتا ہے۔ پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
صاف ہو۔
حَشَفَ (ض) حَشْفًا۔ الضرعُ : دودھ
خشک ہو جانا۔
اَحْشَفَتِ۔ النخلةُ : ردی کھجور والا ہونا......
ضرعُ الناقة : سکڑنا۔ سمٹنا۔
حَشَّفَ۔ عینَہ : آنکھیں بھینچ کر دیکھنا۔
تَحَشَّفَ : پرانا کپڑا پہننا۔
اِسْتَحْشَفَ۔ اُذنُ الانسان : خشک ہو کر سمٹنا
......ضَرعُ الاُنثی : سکڑنا۔ سمٹنا۔
الحَشَف : ردی کھجور "اَحَشَفًا وسُوْءَ
کِیلَة": (ردی کھجور اور پھر کم ناپ) اس شخص
کے حق میں بطور ضرب المثل کے بولتے ہیں
جس کے اندر دو بُری عادتیں جمع ہوں۔ جیسے
اردو میں "کریلا اور نیم چڑھا"۔ خشک
پستان۔
الحَشَفَة : ڈھیل جو کھیت کٹنے کے بعد باقی
رہ جائے۔ خشک خمیر۔ گول چھوٹا جزیرہ جس
پر پانی نہ چڑھ سکے۔ ج حِشَاف۔
حَشَکَ (ض) حَشْکًا
وحُشُوکًا۔ الضرعُ : دودھ سے پر ہونا......
السحابُ : بہت پانی والا ہونا...... النخلةُ :
بہت پھلدار ہونا۔ صفت (حَاشِک)......
الوادی : پانی کو باہر پھینک دینا۔
......القومُ : جمع ہونا...... الریحُ : مختلف
جہات سے چلنا...... الناقةُ لبنَها : تھن میں
دودھ جمع کرنا۔ صفت (حَشُوک)......
الناقةَ : دودھ جمع ہونے کے لئے تھن میں چھوڑ
دینا۔ صفت مفعولی (مَحْشُوکَة)
حَشِکَتْ (س) حَشَکًا۔ الدابةُ جو وغیرہ
چبانا۔ حَشِکَ اللبنُ فی الضرع : جلدی
سے تھن میں دودھ جمع ہونا۔
اَحْشَکَ۔ الدابةَ : جو وغیرہ کھلانا۔
تَحَشَّکَ۔ الضرعُ : دودھ سے پر ہونا۔
الحَشْکَة : بارش کی بوچھار۔
الحَشْکَة : جماعت۔ کہا جاتا ہے "جاءُ
وا بِحَشْکَتِهِمْ": لوگ اپنی جماعت کے
ساتھ آئے۔
الحَشِیکَة : جانوروں کے کھانے کے لئے
جو وغیرہ (الریاح الحَواشِک) مختلف
جہات سے چلنے والی ہوائیں۔ واحد
(حاشکة)
الحُشَاکَة والحُشَاک : لکڑی جو جانور کے
بچے کے منہ میں لگا دی جائے تاکہ دودھ نہ
پی سکے۔
حَشَلَ (ن) حَشْلًا۔ الشیٔ : حقیر وذلیل
کرنا۔
الحَشْل : حقیر وذلیل چیز۔
حَشَمَہ (ن ض) حَشْمًا : ناپسند بات سنا
کر غضبناک کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔ شرمندہ
کرنا۔
......الشیٔ : طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے ماحَشَمَ
الصیدَ : اس نے شکار کو نہیں پایا و "ماحَشَمَ
مِن طعامِنا" اس نے ہمارے کھانے سے
نہیں کھایا۔
حَشَمَ (ض) حُشُومًا : جھکنا۔ لاغری کے
بعد فربہ ہونا...... منہ : منقبض ہونا۔
حَشِمَ (س) حَشَمًا : غضبناک ہونا۔
حَشْمًا : غضبناک کرنا۔

حَشَمَهُ و اَحشَمَهُ :غضبناک کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ وحَشَمَهُ: تکلیف پہنچانا۔
حاشَمَهُ :غضبناکی پر برانگیختہ کرنا۔
تَحَشَّمَ. مِن فلان :شرم کرنا۔ مذمت سے بچنا۔
اِحتَشَمَ. منه وعنه :غضبناک ہونا۔ منقبض ہونا۔ شرم کرنا۔
حَشَمُ. الرجل :نوکر چاکر۔ کسی شخص کے وہ قرابت دار یا غلام یا ہمسائے وغیرہ جو اس کے لئے دوسروں پر غضبناک ہوں یا جن کی وجہ سے یہ غضبناک ہو۔ اہل وعیال۔ قرابت ج اَحشام.
الحَشَمَة: غضب۔
الحِشمَة :شرم وحیاء۔ انقباض۔ غصہ و غضب۔
الحُشمَة :عورت' قرابت' ذمہ داری۔
الحَشِيم :کامل حیاء دار۔ پڑوسی۔ مہمان ج حُشَماء.
حَشِنَ (س) حَشَناً. السقاءُ: دیر تک دودھ رہنے کی وجہ سے بدبودار ہونا۔
اَحشَنَ. السقاءَ :بدبودار کرنا۔
حاشَنَهُ :باہم گالی گلوچ کرنا۔
تَحَشَّنَ :میلا ہونا۔ کمائی کرنا۔
الحَشَن :مص۔ دودھ کی چکناہٹ کی وجہ سے میل کچیل۔
الحِشنَة :کینہ۔
حَشَا (ن) حَشواً. الوِسادَةَ بالقُطن :تکیہ میں روئی بھرنا...... الرجلَ :کسی کے حشا پر مارنا۔ (دیکھئے لفظ الحشا.
حاشاه :تھوڑی چیز دینا۔
اِحتَشى اِحتِشاءً :بھر جانا۔ کہا جاتا ہے "اِحتَشَتِ الرُّمّانَةُ بالحَبِّ": انار دانوں سے بھر گیا۔ واحتَشى مِنَ الطَّعام :وہ کھانے سے آسودہ ہو گیا۔ "اِحتَشَتِ المرأةُ الحَشِيَّةَ وبها": عورت نے حَشِيَّة کا استعمال کیا۔ (دیکھئے لفظ الحَشِيَّة)
الحاشِيَة. مِنَ الناسِ والابل :چھوٹے چھوٹے جن میں بڑے نہ ہوں۔
الحَشا :پسلیوں کے اندر کی چیزیں۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ ج اَحشاء: کہا جاتا ہے "انا في حَشا. فُلانٍ": میں فلاں کی پناہ میں ہوں۔ "وفلانٌ خيرهم حَشاً": فلاں ان میں سے حفاظت کے لحاظ سے بہتر ہے۔
الحَشو :مص۔ چھوٹے چھوٹے آدمی یا اونٹ کلام کی زیادتی۔ رذیل لوگ وہ چیز جس سے کوئی چیز بھری جائے۔ مسالہ جو بکری کے بچے کے پیٹ میں بھرا جائے۔ ج المَحاشي: (خلاف قیاس)
الحِشوَة والحُشوَة. مِنَ البَطن :آنتیں ردی چیز۔ کہا جاتا ہے "هومِن حُشوَةِ بني فُلانٍ": وہ بنو فلاں کے رذیل لوگوں میں سے ہے۔
الحَشِيَّة. توشک :گدی جس کو عورتیں بدن کے کسی حصہ کو نمایاں ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔ ج حَشايا.
الحَشوِيُّ: بک بک کرنے والا۔
المَحشى :پیٹ میں کھانے کی جگہ۔
المِحشى :گدی جس کو عورتیں بدن کے کسی حصہ کو نمایاں ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔ ج مَحاشِيُّ.
المُحشاة. مِنَ البطن :پیٹ کا وہ نچلا حصہ جس میں کھانا رہتا ہے اور جو مخرج تک پہنچتا ہے۔
حَشِيَ (س) حَشىً. الرجلُ :ضیق النفس کی بیماری میں مبتلا ہونا...... السقاءُ :مشک کے اندرونی حصہ میں دودھ کی تہ جم جانا۔
حَشّى. الثوبَ: گوٹ لگانا۔ الكتابَ: حاشیہ لکھنا۔ صفت فاعلی (مُحَشٍّ) اور مفعولی (مُحَشّى)
حاشا مُحاشاةً. زيداً مِنَ القوم :استثناء کرنا۔
تَحَشّى. فلاناً :استثناء کرنا۔ تَحَشّى مِنَ الشَّيءِ: و(تَحاشى) عن الشَّيءِ :بچنا' دور رہنا۔ وتحشّى فلانٌ :مذمت سے بچنا۔
الحَشى. ضيق النفس :کی بیماری۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں جیسے کلیجی' تلی' اوجھڑی وغیرہ ج اَحشاء.
حاشا :کلمہ استثناء جس کے ذریعہ مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کے حکم سے تنزیہاً خارج کیا جاتا ہے جیسے ضربتُ القومَ حاشا زيداً: یہی وجہ ہے کہ صلى النَّاسُ حاشا زيداً :کہنا مستحسن نہیں' اس لئے کہ تنزیہ کے معنی نہیں بنتے۔ اگر حاشا :فعل ہو تو نصب ہوگا اور اگر حرف جر ہو تو مابعد حاشا پر جر آئے گا۔
الحاشِيَة :گوٹ۔ کنارہ۔ اہل وعیال اور خاص اپنے لوگ۔ کتاب کا حاشیہ۔ ج حَواشٍ :کہا جاتا ہے "رجلٌ رقيقُ الحواشي": اچھی صحبت کا مرد۔ "وكلامٌ رقيقُ الحواشي": نرم گفتگو۔
الحَشي :مؤنث حَشِيَة و(الحَشيان) مؤنث حَشياء :ضیق النفس کی بیماری میں مبتلا ہونے والا۔
حَصَّ (ن) حَصّاً. الشعرَ :مونڈنا۔ ...... الجليدُ النبتَ :پالے کا نباتات کو جلا دینا۔ حَصَّني مِن المال كذا :مال میں سے حصہ مقرر کرنا...... الشَّيءَ :گھٹانا۔ کاٹ لینا۔
حَصَّ (س) حَصَصاً :گرتے ہوئے سر کے بال یا کم بال والا ہونا۔ صفت (احصّ)
حَصحَصَ. الامرُ: ظاہر ہونا۔
اَحصَّهُ :حصہ دینا۔ اَحصّه المكانَ :جگہ میں اتارنا۔
حاصَّ مُحاصَّةً. الغُرماءُ :حصے تقسیم کرنا۔
تَحاصَّ. القومُ الشَّيءَ :آپس میں حصے تقسیم کرنا۔
اِنحَصَّ. الشعرُ :جھڑنا' گرنا...... اللِّحيةُ: ٹوٹے ہوئے بالوں والی ہونا...... الذَّنَبُ: کٹ جانا۔
الحَصَص :سر کے بالوں کی کمی۔ سر کے بالوں کا چھوٹا ہونا۔
الحِصَّة :حصہ۔ ج حِصَص.

الحُصُّ: زعفران۔ موتی۔ ج حُصُوص واحْصَاص۔

الحُصَاص: دوڑنے کی تیزی۔ خارش۔ گوز۔

الحُصَاصَة: انگور کاٹنے کے بعد ٹہنی میں جو باقی رہ جائے۔

الحُصَاصَاء: خاک۔

الحَاصَّة: ایک بیماری جس سے سر کے بال گر جاتے ہیں۔

الأحَصُّ: سر میں کم بالوں والا۔ وہ شخص جس کے سینہ میں بال نہ ہوں ...... مِنَ الطُّیُور: پرندہ جس کے بازو کے پر گر گئے ہوں۔ مؤنث حَصَّاء۔ یَوْمٌ أحَصُّ: بغیر بدلی کے سخت سردی کا دن۔ سَیْفٌ أحَصُّ: بغیر جوہر کے تلوار۔ سَنَةٌ حَصَّاء: خشک سال جس میں پیداوار نہ ہو۔ رِیحٌ حَصَّاء: بغیر غبار کے صاف ہوا۔

الحَصِیصُ: عدد۔ کہا جاتا ہے "حَصِیصُهُمْ کَذَا": ان کی تعداد اتنی ہے۔ گدھے اُونٹ کے کُترے ہوئے بال۔

الحَصِیصَة: مونڈ کر یا اُکھیڑ کر حصے کئے ہوئے بال۔ کان کے بال۔

حَصَأ وحَصِیَ (س) حَصْأً: الرضیعُ: شکم سیر ہو کر دودھ پینا ...... مِنَ الماء: سیراب ہونا۔

أحْصَأهُ: سیراب کرنا۔

حَصَبَهُ (ن ض) حَصْبًا: کنکری سے مارنا (وحَصَّبَ) المکانَ: کنکر بچھانا۔

حَصَبَ فی الارض: جانا ...... عنه: تیز بھاگنا حَصَبَه عن کذا: دور کرنا۔

حَصِبَ (س) حَصَبًا وحَصْبًا: خسرا کی بیماری میں مبتلا ہونا۔ صفت (مَحْصُوب) حَصِبَ الوترُ: تانت کا کمان سے اُلٹ جانا۔

أحْصَبَ الفرسُ فی عدوه: کنکری اُڑانا ...... عنه: اعراض و روگردانی کرنا ...... ہ عن کذا: دور کرنا۔

تَحَصَّبَ الحَمامُ: دانہ کی تلاش میں جنگل کی طرف اُڑنا۔

تَحَاصَبُوا: ایک دوسرے پر کنکری پھینکنا۔

الحَصَب: پتھر۔ سنگریزہ۔ ایندھن۔

الحَصِب: دودھ جس کا مکھن سرد ہونے کی وجہ سے نہ نکلا ہو۔

الحَصْبَة والحَصَبَة والحَصِبَة: (ایک بیماری کا نام) الحَصِبَة: کنکری کو اُڑانے والی تیز ہوا۔ ارضٌ حَصِبَةٌ: بہت کنکری والی زمین۔ لَیْلَةُ الحَصْبَة: ایام تشریق کے بعد والی رات۔

الحَصْبَاء: سنگریزہ کنکری۔ واحد (حَصْبَة)

الحَاصِب: فا۔ کنکری کو اڑانے والی تیز ہوا۔ اولہ۔ اولہ برسانے والا بادل ۔ ج حَوَاصِب۔

المَحْصَبَة: بہت کنکریوں والی زمین۔

حَصْحَصَ حَصْحَصَةً الحقُّ: پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا ...... الرجلُ: پیر میں بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا ...... الشیءَ فی الشیءِ: مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے حرکت دینا ...... التراب وغیرہ: دائیں بائیں ہلانا۔

تَحَصْحَصَ: زمین سے چمٹنا اور برابر ہونا۔ ...... الوبرُ والزئبرُ: اون یا روئیں کا جھڑ جانا۔

الحَصْحَاص والحِصْحِصُ: مٹی والحِصْحِصُ: پتھر۔ رجل (حُصْحُصٌ وحُصْحُوص) معاملات کے پیچھے پڑ کر تہ تک پہنچنے والا۔

حَصَدَ (ن ض) حَصْدًا وحِصَادًا وحَصَادًا واحْتَصَدَ الزرعَ: درانتی سے کاٹنا۔ اسی سے ہے "مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَة": جو برائی بوئے گا پشیمانی کاٹے گا۔ صفت (حاصد) ج حَصَدَة وحُصَّاد۔

...... القومَ بالسیف: قتل کرنا۔

حَصِدَ (س) حَصَدًا الحبلُ: مضبوط بٹی ہوئی ہونا ...... الدرعُ: مضبوط بناوٹ کا ہونا۔

أحْصَدَ الزرعُ: کاٹنے کا وقت قریب ہونا ...... الحبلَ: بٹنا۔

اِسْتَحْصَدَ القومُ: جتھا بننا ...... الزرعُ: کاٹنے کا وقت قریب آنا ...... الحبلُ: مضبوط بٹی ہوئی ہونا ...... الرجلُ: غضبناک ہونا۔

الحَصَّاد: کھیت کاٹنے والا۔

الحِصَاد والحَصَاد: مص۔ کھیت کاٹنے کا وقت۔ الحَصَاد: کٹی ہوئی کھیتی۔ حَصَادُ الشجرة: درخت کا پھل۔ کہا جاتا ہے "اَخَذُوا حَصَادَ الشجر": انہوں نے درخت کا پھل لیا۔ حَصَادُ البُقُولِ البَرِّیَّة: دانے جو حرکت کرنے کی وجہ سے گر جائیں۔

الحَصَدُ والحَصِیدُ والحَصِیدَة: کھیت کا کٹا ہوا حصہ۔ الحَصِیدَة: کھیتی کا وہ نچلا حصہ جو درانتی سے کٹنے کے بعد رہ جائے۔ کھیتی۔ ج حَصَائِد۔ وحَصَائِدُ الألْسِنَة: جو باتیں دوسروں کے حق میں کہی جائیں۔

الأحْصَد: مضبوط بٹی ہوئی رسی۔ درخت جو خشک ہو گیا ہو مگر کھڑا ہو۔ مؤنث حَصْدَاء۔ دِرْعٌ حَصْدَاءُ: تنگ حلقوں والی مضبوط زرہ۔ شَجَرَةٌ حَصْدَاءُ: بہت پتوں والا درخت۔

المِحْصَد: درانتی۔

حَصَرَهُ (ن ض) حَصْرًا: تنگی ڈالنا۔ گھیرنا ...... الشیءَ: پورا لے لینا ...... القومُ: بفلان تنگی ڈالنا ...... البعیرَ: اونٹ کی پیٹھ پر گدیلا باندھنا۔

حُصِرَ: قبض ہونا۔

حَصِرَ (س) حَصَرًا: بخل کرنا۔ گفتگو کرنے میں عاجز ہونا ...... بالسِّرِّ: چھپانا ...... الرجلُ: تنگ دل ہونا ...... عن الشیءِ: شرم کر کے چھوڑ دینا۔ صفت (حَصِرٌ وحَصُور وحَصِیر)

حَاصَرَهُ حِصَارًا ومُحَاصَرَةً۔ العدوَّ: محاصرہ کرنا۔ گھیرا ڈال کر امداد کو روک دینا۔

أحْصَرَهُ عن السفر: روکنا ...... ہ المرضُ:

او البولُ: مرض یا پیشاب کا کسی کو روک دینا۔
اُحْصِرَ: قبض ہو جانا۔
اِنْحَصَرَ: تنگ ہونا۔
اِحْتَصَرَ. البعیرَ: گدیلا باندھنا۔
الْحِصَار: گدیلا جو اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ محاصرہ کی جگہ۔
الحُصْر والحُصُر: قبض۔
الحَصِیْر: بوریا۔ چٹائی۔ آدمیوں کی قطار۔ مجلس۔ پہلو۔ کہا جاتا ہے "دابة عریضة الحصیرین": چوڑے پہلوؤں والا جانور۔ مونڈھے سے کمر تک کا گوشت۔ تنگ جگہ۔ قید۔ قید خانہ۔ قیدی۔ راستہ۔ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل بادشاہ اور اسی سے ہے "اَثَّرَ حَصِیْرُ الحَصِیْرِ فی حَصِیْرِ الحَصِیْرِ": یعنی قید خانہ کی چٹائی نے بادشاہ کے پہلو میں نشان ڈال دیا۔ ج حُصُر واَحْصِرة.
اَلْحَصِیْرَة: بوریا۔ چٹائی۔ گھوڑے کے مونڈھے اور پہلو تک کا گوشت۔ ج حَصَائِر.
المِحْصَرة. للجمل: گدیلا۔
المُحْتَصِر: شیر۔
الحَصِیْرِیُّ: چٹائی بیچنے والا۔
الحَصُوْر: تنگ دل۔ بخیل۔ خوفزدہ۔ کسی کام سے رکنے والا۔ راز کا پوشیدہ رکھنے والا۔ باوجود طاقت کے عورتوں کی طرف رغبت نہ رکھنے والا۔
الحَصْرِیَة: تنگی۔ بخل۔
حَصْرَمَ. القوسَ: مضبوطی سے تانت کسنا۔ ...الحبلَ: مضبوط بٹنا ...القربةَ: بھرنا ...القلمَ: تراشنا۔
تحَصْرَمَ: بخیل وتنگ دل ہونا۔
الحِصْرِم: کچا سبز انگور۔ کچا پھل واحد (الحصرمة) سخت بخیل۔ پست قد۔ ہر چیز کا گھٹیا۔ الحِصْرِم: کنوئیں سے ڈول نکالنے کا کانٹا۔
حَصُفَ (ک) حَصَافَةً: عمدہ رائے اور پختہ عقل والا ہونا۔ صفت (حَصِف وحَصِیْف)
حَصِفَ (س) حَصَفًا: خشک خارش والا ہونا۔
حَصَفَهُ (ن) حَصْفًا: دور کرنا۔
اَحْصَفَ: تیز دوڑنا۔ صفت (مُحْصِف ومِحْصَف ومِحْصَاف) اَحْصَفَهُ: دور کرنا۔ ...الامرَ: مضبوطی سے کرنا ...النسیجَ: گف بُننا ...الحبلَ: مضبوط بٹنا۔ الحرُّ فلانًا: خشک خارش میں مبتلا کر دینا۔
اِسْتَحْصَفَ. الشئُ: مضبوط ہونا۔ ...القومُ: اکٹھا ہونا ...الدهر علیه: سخت ہونا ...الحبل: مضبوط بٹنا۔
الحَصِیْف: ہر بے عیب مضبوط چیز۔
الحَصَف: خشک خارش۔
حَصَلَ (ن) حُصُولاً ومَحْصُولاً. الشئُ: حاصل ہونا۔ ثابت ہونا۔ باقی رہنا۔ کہا جاتا ہے "حَصَلَ عَلَیْهِ مِنْ حَقِّی کَذَا": اس کے اوپر میرے حق میں سے اتنا باقی رہا ...لَهُ کَذَا: واقع ہونا ...عنده کَذَا: پایا جانا ...علی الشئِ: جمع کرنا اور مالک ہونا ...لی علیک کذا: ثابت ہونا۔ واجب ہونا۔
حَصِلَتْ (س) حَصَلاً. الدابةُ: جانور کا مٹی یا کنکری کھانے کی وجہ سے پیٹ کے درد میں مبتلا ہونا۔
حَصَّلَ. الشئَ اوالعلمَ: حاصل کرنا۔ ...الکلامَ: نتیجہ اور مفاد کی جانب پھیر دینا۔ ...الدَّینَ: جمع کرنا۔
تَحَصَّلَ. الشئُ: اکٹھا ہونا۔ ثابت ہونا۔ ...مِنَ المَسْئَلةِ کذا: کسی مسئلہ سے دوسرا مسئلہ نکالا جانا۔
الحَاصِل: فا۔ کان سے نکالی ہوئی خالص چاندی ...مِن کل شئ: بقیہ ...عند المُحاسِبِیْنَ: حاصل ضرب۔ مخزن (مولّدة) اور اسی سے ہے "حاصلُ عَیْنِ الماءِ": پانی کی ٹینکی۔ ج حَواصِل.
الحَصِیْل: حاصل کیا ہوا مال۔ ایک قسم کی نباتات۔
الحَصِیْلَة: تحصیل کا اسم۔ حاصل کردہ بقیہ۔ ج حَصَائِل: کہا جاتا ہے "ما حَصِیْلَتُکَ وما حَصَائِلُکَ": تمہارا حاصل کردہ کیا ہے۔
المَحْصُوْل: حاصل۔ کہا جاتا ہے "هذا مَحْصُوْلُ کلامِه": یہ اس کے کلام کا نتیجہ ہے "وما لِفُلانٍ مَحْصُوْلٌ ولا مَعْقُوْلٌ": یعنی فلاں کے لئے رائے وتمیز نہیں ہے۔
حَصُنَ (ک) حَصَانَةً: مضبوط واستوار ہونا۔ صفت (حَصِیْن)
حَصُنَتْ حُصْنًا وحِصْنًا وحَصَانَةً المرأةُ: پاکدامن ہونا۔ صفت (حَصَان) ج حُصُن وحَصَانات و(حاصِن وحاصِنة) ج حَواصِن وحاصِنات. و(حَصْناء)
حَصَنَهُ (ن ض) حَصْنًا: مضبوط جگہ میں محفوظ کرنا۔
حَصَّنَ واَحْصَنَ. المکانَ: مضبوط بنانا۔
اَحْصَنَ: المرأةَ: شادی کرنا۔ اَحْصَنَتِ المرأةُ: شادی شدہ ہونا۔ پاکدامن ہونا۔ صفت (مُحْصَنة بفتح الصاد). اَحْصَنَ الرَّجُلُ: شادی شدہ ہونا۔ صفت (مُحْصَن)
تَحَصَّنَ: اپنے لئے قلعہ بنانا۔ تَحَصَّنَتِ المرأةُ: عفیفہ و پاکدامن ہونا ...الفرسُ: اصیل ہونا۔
الحِصْن: محفوظ وبلند جگہ۔ قلعہ۔ ہتھیار ج حُصُوْن. واَحْصَان وحِصَنَة.
الحَاصِن والحَاصِنة: پاکدامن یا شادی شدہ عورتیں۔ ج حَواصِن وحَاصِنات.
الحَواصِن: حاملہ عورتیں۔
الحَصَان: موتی۔
الحِصَان: اصیل گھوڑا۔ ہر نر گھوڑا۔ ج اَحْصِنة وحُصُن.
الحَصِیْن. مِنَ الاماکن: مضبوط۔ کہا جاتا

ہے "دِرْعٌ حَصِيْنٌ" مضبوط زرہ۔ و "حِصْنٌ حَصِيْنٌ" مضبوط قلعہ۔

اَبُو الْحُصَيْن. مُصَغَّرًا: لومڑی۔

الْمِحْصَن: زنبیل۔ تالا۔ محل۔

حَصَا (ن) حَصْوًا. ہ: روکنا۔ منع کرنا۔

الْحَصْو: پیٹ کا درد۔

حَصَى (ض) حَصْيًا. الرجلَ: کنکری سے مارنا۔

حُصِيَ: مثانہ میں پتھری کی بیماری والا ہونا۔ صفت (مَحْصِيٌّ)

حَصِيَت (س) حَصًا. الارض: بہت کنکری والی ہونا۔ صفت (مَحْصَاة)

حَصَّاهُ تَحْصِيَةً: بچانا۔

اَحْصَى. الشئَ: شمار کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا الامر لَااُحْصِيْه" یہ ایسا امر ہے جس کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

تَحَصَّى: بچنا۔

الحَصَى: کنکری۔ واحد (حَصَاة) ج حَصَيَات وحُصِيٌّ وحِصِيٌّ وطَرْق

الحَصَى: کہانت اور جادو کے اعمال میں سے ایک عمل۔ والحَصَاة: عدد۔ عقل و رائے۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ ثَابِتُ الحَصَاة" فلاں عاقل ہے۔

الحَصِيُّ: بڑا عقلمند۔

اَرْضٌ (حَصِيَةٌ) بہت کنکریوں والی زمین۔

نہر (حَصْوِيٌّ) بہت کنکری والی ندی۔

حَضَّهُ (ن) حَضًّا وحَضَّضَهُ. علی الامر: اُکسانا۔ برانگیختہ کرنا۔

تَحَاضَّ. القومُ: ایک دوسرے کو برانگیختہ کرنا۔

اِحْتَضَّ. نفسَه: اپنے آپ سے زیادتی کا طالب ہونا۔

الحَضْحَض: چیز (اس کا استعمال ہمیشہ نفی کے تحت میں ہوتا ہے) جیسے کہا جاتا ہے "ماعنده حَضْحَضٌ ولابَضْبَضٌ": اس کے پاس کچھ نہیں۔

الحُضُّ والحِضِّيْضَى والحُضَيْضَى حَضَّ کا اسم مصدر۔

الحُضَيُّ: دامن کوہ کا پتھر۔

الحَضِيْض: دامن کوہ۔ ج اَحِضَّة و حضض پست زمین اور علم ہیئت کی اصطلاح میں اس نقطہ کو کہتے ہیں جو اوج کے مقابل ہے۔

الحَضِيْضَة: شئے مملوکہ۔ تم کہتے ہو۔ "اَخْرَجْتُ اِلَيْهِ حَضِيْضَتِي وَبَضِيْضَتِي" میں نے اپنی ساری ملکیت اس کے سامنے کر دی۔

الحُضُوْضَى: دوری۔ آگ۔

حَضَبَ (ض) حَضْبًا واَحْضَبَ النارَ: ایندھن ڈالنا۔

تَحَضَّبَ: دشوار گزار قریب کا راستہ اختیار کرنا۔

الحَضْب والحُضْب: کمان کی آواز۔ دامن کوہ۔ ج اَحْضَاب۔

حَضَجَ (ن) حَضْجًا. النارَ: جلانا۔ ...... الشئَ في الماء: ڈبانا۔ ...... بفلانٍ: پچھاڑنا۔

...... به الارضَ: پٹک دینا۔

حَضَّجَ. الكلامَ: کوتاہی کرنا۔

اِنْحَضَجَ. الرجلُ: غصہ سے بھڑک اٹھنا۔

الحُضَاج: وہ شخص جس کی پیٹھ جھکی ہوئی اور پیٹ نکلا ہوا ہو۔

الحِضَاج: بھری ہوئی بڑی مشک جس کو ٹیک لگا دی گئی ہو۔

المِحْضَج والمِحْضَاج: آگ جلانے کی کریلتی۔ المِحْضَاج: کپڑا دھونے کی موگری۔

اِمراۃ مِحْضَاج: کشادہ پیٹ والی عورت۔

حُضَاجِر. حَضَاجِر: بجو کا علم جنس ہے۔

حَضَرَ (ن) حُضُوْرًا وحَضَارَةً: موجود ہونا۔ ...... حَضَارَةً: شہر میں مقیم ہونا۔

حَضِرَ (س) وحَضَرَ (ن) حُضُوْرًا. المجلسَ: حاضر ہونا ...... عن المکان: منتقل ہونا۔ حَضَرَه الامرُ: دل میں گزرنا ...... ہ الموتُ: موت کا وقت آنا ...... الیه: آنا۔ کہا جاتا ہے "حَضَرَتْ الامرَ بخير" یعنی میں نے درست رائے کا خیال کیا۔ و "حَضَرَتِ الصلوة" نماز کا وقت آ گیا۔

حُضِرَ: موت واقع ہونا۔ صفت (مَحْضُوْرٌ)

حَضَّرَهُ وحَضَّرَهُ واَحْضَرَهُ: حاضر کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَحْضَرَهُ الشئَ" اس کے پاس چیز کو لایا۔ "اَحْضَرَ الفرسُ" تیز دوڑنا۔

حَاضَرَهُ مُحَاضَرَةً وحِضَارًا: ساتھ دوڑنا۔ مقابلہ کرنا۔ جو جواب سمجھ میں آئے دینا۔

حَاضِرُ الجَوَاب: حاضر جواب ہونا۔

تَحَضَّرَ واحْتَضَرَ: حاضر ہونا۔ تَحَضَّرَ واحْتَضَرَ الرجلَ: حاضر کرنا۔ اِحْتَضَرَ الفرسُ: دوڑنا۔ تَحَضَّرَ البَدَوِيُّ: شہری جیسا بننا۔

تَحَضَّرَهُ الهَمُّ: غم لاحق ہونا۔

اُحْتُضِرَ: قریب المرگ ہونا۔

اِسْتَحْضَرَ. الشئَ: حاضر کرنا۔ حاضر ہونے کو کہنا۔ ...... الفرسَ: دوڑانا۔

الحَضَر والحَضَارة والحَاضِرَة: شہر اور مقامات مسکونہ۔ یہ البَدْو والبَدَاوة والبَادِية کے خلاف ہے۔ کہا جاتا ہے "هٰذا مِن كلامِ الحَاضِرَةِ ولَمْ اَرَ البَوادِي لَفَظُوْا بِه ولا عَرَفُوْه": یہ شہر کے رہنے والوں کی گفتگو ہے دیہات کے رہنے والوں کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس کا تلفظ کیا ہو اور نہ وہ اسے جانتے ہیں۔

الحَضَارة والحِضَارة: شہری اقامت۔

الحَضَر والحَضْرَة: موجودگی۔ پہلو۔ نزدیکی۔ مکان کے سامنے کا صحن۔

حضرت کا اطلاق ہر ایسے بڑے آدمی پر ہوتا ہے جس کے پاس لوگ حاضر ہوتے ہوں جیسے الحضرة العالیه تامر بکذا: جناب عالی فلاں کام کا حکم دیتے ہیں اور کہا جاتا ہے "کلمته بحضرة فلان": میں نے فلاں کی موجودگی میں اس سے گفتگو کی۔

الـحُضْر : تیز دوڑ۔ احضر الفرسُ کا اسم ہے۔

الـحَضِر والحَضُر : لوگوں کے کھانے کے وقت کا انتظار کر کے حاضر ہونے والا۔

الـحَضْر : حاضر جواب۔ الـحَضِر : وہ شخص جو سفر کا ارادہ نہ کرے یا سفر کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

الـــحُضْرَة والحِضْرَة والحَضْرَة : پہلو، نزدیکی۔ مکان کے سامنے کا صحن۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ حَسَنُ الحَضْرَة": جبکہ بھلائی کے ساتھ حاضر ہو۔ "وجَمَعَ الحَضْرَةَ" یعنی وہ عمارت بنانا چاہتا ہے اینٹ چونہ گچ وغیرہ کرلیا ہے۔

الحَضَار : سفید۔

الحَضَرِيُّ : شہری۔

الـحَاضِر : فا۔ شہر کا رہنے والا۔ ج حُضَّر و حُضَّار و حُضُور وحضرة. الحاضر : بڑا قبیلہ (یہ جمع ہے جیسے "حاج" حاجیوں کے لئے کہا جاتا ہے۔)

الحَاضِرَة : حاضر کا مؤنث۔ ہاتھی کا کان ج حَوَاضِر.

الـــحَضِيرَة : لوگوں کی جماعت۔ فوج کا ہراول۔ زخم کا مواد۔ کھجور خشک کرنے کی جگہ۔ ج حَضائر وحَضِير.

الـمَحْضَر : حاضر ہونے کی جگہ۔ دستاویز ج مَحَاضِر. المَحْضَر : حاضر ہونے والے لوگ۔ کہا جاتا ہے "فُـــلان حَســـن الـمَحْضَر" جبکہ غائب آدمی کا ذکر بھلائی سے کرے۔ "وكان ذلك بمحضر من فلان" فلاں کی موجودگی میں یہ ہوا۔

الـمَحْضُور : مفع۔ لَبَنٌ مَحْضُورٌ : بہت آفت والا دودھ۔

المِحْضَار والمِحْضِير. من الخيل وغيرها : تیز دوڑنے والا۔ ج مَحَاضِير.

المُحْتَضِر : شہری شہر میں آنے والا۔

المُحْتَضَر : قریب المرگ۔ کہتے ہیں "اللبن مُحْتَضَر فغطِّ اناءك": دودھ کے لئے بہت آفت ہے اس لئے اپنے برتن کو چھپا لو۔

حَضْرَمَ. في الكلام : اعرابی غلطی کرنا۔

...... الشَّيْءَ : ملانا ...... لِحَاء الشجرِ : چھال اُتارنا۔

...... القوسَ : کمان کو مضبوط کسنا۔

الحَضْرَمِيَّة : گفتگو میں لکنت۔ حضرموت کی جانب منسوب۔

المُحَضْرَم : بمعنی المُخَضْرَم : (دیکھئے لفظ المخضرم)

حَضِلَت (س) حَضَلاً. النخلةُ : درخت خرما کے ڈنٹھل کے جڑ کا خراب ہونا۔

حَضَنَ (ن) حَضْنًا وحِضَانَةً واحْتَضَنَ. الصبيَّ : گود میں لینا۔ پرورش کرنا۔ سینہ سے لگانا۔ حَضَنَه عن كذا : علیحدہ کرنا۔ دور کرنا۔

حَضَنَ (ن) حَضْنًا وحِضَانَةً وحِضَانًا وحُضُونًا واحْتَضَنَ. الطيرُ بَيْضَهُ وعلى بَيْضِه : انڈے سینا۔

حَضُنَتْ (ک) حِضَانًا. المرأةُ او الشّاةُ او النَّاقَةُ : ایک چھوٹے اور ایک بڑے پستان یا تھن والی ہونا۔ صفت (حَضُون)

اَحْضَنَ. الرجلَ وبالرجل : حقارت کرنا

اَحْضَنَ بحَقِّه : حق مار لینا۔

الحِضْن : گود۔ اتنی مقدار جو گود میں آسکے۔ کہا جاتا ہے "اَعْطَاه حِضْنًا مِنَ التمر": اس نے اسے گود بھر کر کھجوریں دیں۔ کسی چیز کا کنارہ۔ پہاڑ کی جڑ۔ کہا جاتا ہے "عَشَّشَ الطائرُ فِي حِضْنِ الجَبَل": پرندے نے پہاڑ کی جڑ میں گھونسلا بنایا۔ ج اَحْضَان وحُضُون. الحِضْن والحُضْن : بجوکا بھٹ۔

الحَضْنَة. حَضَنَ الطائر : کا اسم مصدر۔

الحَاضِنَة : بچہ کو پرورش کرنے والی دایہ۔ ج حَوَاضِن : کہا جاتا ہے "حَمَامَةٌ حَاضِنٌ وحَمَامٌ حَوَاضِن".

الحِضَانَة : دایہ گری۔ پرورش۔

الحِضَان : وہ شخص جس کا ایک خصیہ دوسرے سے بڑا ہو۔

المِحْضَنَة : پیالہ کی مانند مٹی کا ایک برتن۔

المُحْتَضَن : گود۔

حَضَا (ن) حَضْوًا. النارَ : کریلنی سے ہلانا۔

الـمِحْضَا والـمِحْضَاء : آگ ہلانے کی کریلنی۔

المِحْضَى : مٹی کی بنی ہوئی انگیٹھی۔

حَطَّ (ن) حَطًّا : اُترنا۔ نازل ہونا۔

...... حَطًّا وحُطُوطًا) السعرُ : سستا ہونا

(حَطَّ (ن) حَطَاطًا) البعيرُ : ایک جانب نکیل کو دبانا (...... واَحَطَّ) الوجهُ : مہاسا نکلنا (حَطَّ (ن) حَطًّا واحْتَطَّ احْتِطَاطًا) الشَّيْءَ : چھوڑنا۔ رکھنا ...... الحِمْلَ : جانور کی پیٹھ سے اُتارنا۔ کہا جاتا ہے "حَطَّ رَحْلَه" اس نے اقامت کی ...... الجلدَ : پالش کرنا۔ لوہے سے چمڑے پر نقش کرنا۔

اِنْحَطَّ : اُترنا ...... النّاقةُ في سَيْرِها : تیز دوڑنا ...... السعرُ : سستا ہونا۔ کہا جاتا ہے "الاسعار حَاطَّةٌ ومُنْحَطَّةٌ" بھاؤ سستا ہے۔

اِسْتَحَطَّ : نیچے اُترنے کو کہنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَحَطَّ فُلانًا وِزْرَهُ" اس نے فلاں سے اپنا بوجھ گھٹا دینے کو کہا ...... من الثمن شيئًا : کچھ گھٹانے کو کہنا۔

الحِطَّة والحِطِّيطى. اِسْتَحَطَّهُ وِزْرَه : کا اسم ہے۔

الحُطَيْط : چھوٹا۔

الحَطِيطَة : قیمت کی کمی۔

الحُطَيْطَة : کھانسی۔

الحُطَاط : مہاسہ۔ دودھ کے جھاگ۔ واحد (حُطَاطَة)

الحُطَاط : بدبو۔

الحُطُط : نرم ونازک اجسام۔

الحِطَّان : بکرا۔

الحُطُوط : اصیل تیز رفتار اونٹنی۔

الحطُّ :نرم و چکنی پیٹھ والا۔
المَحَطُّ والمَحَطَّة :اُترنے کی جگہ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ ج مَحَاطُّ ومَحَطَّات.
المَحَطَّة: ریلوے اسٹیشن۔ (جدید)
المِحَطُّ والمِحَطَّة :لکڑی یا لوہا جو چمڑے پر نقش کرنے کے لئے بنایا گیا ہو۔
المَحْطُوط :منع ادیم محطوط: پالش کیا ہوا چمڑہ۔ سَیْفٌ مَحْطُوط :تیز کی ہوئی تلوار۔
حطأ (ف) حَطأ. الارضَ بہ :پچھاڑنا۔
...... بہ عن کذا :دفع کرنا۔ ہٹانا۔ جھکانا۔
...... بالشَّیْءِ :پھینکنا۔
الحُطَیْئَة :بدصورت پست قد مرد۔
الحِطْء :برتن کا بقیہ پانی۔ کہا جاتا ہے "حطء مِنْ تمر": پیٹھ پر اُٹھانے کے لائق کھجوریں۔
الحَطِیُّ مِنَ الناس :ذلیل آدمی۔ کہا جاتا ہے "ہو حَطِیٌّ بطِیٌّ" وہ ذلیل ہے۔ بطی کا لفظ تابع ہے۔
حَطَبَ (ض) حَطْبًا واحْطَبَ واحْتَطَبَ : لکڑی چننا۔ صفت (حَاطِبٌ) کہا جاتا ہے "ہو حَاطِبُ لَیْلٍ" وہ گفتگو میں رطب و یابس ملانے والا ہے۔
حطبة :لکڑی لانا۔
حَطِبَ واحطَبَ. المکانُ :بہت لکڑیوں والی جگہ ہونا۔ صفت (حَطِیْب) مؤنث (حَطِیْبَة)
حَطَبَ. بہ وعلیہ :چغلی کھانا۔ تہمت لگانا۔ کہا جاتا ہے "حَطَبَ فی حبلہ" اس نے اس کی مدد واعانت کی۔ و "حَطَبَ عَلَیْہِ بخیرٍ" یعنی وہ اس کے پاس بھلائی کو لایا۔
اُحْطِبَ واسْتَحْطَبَ. الکرمُ :انگور کی بیل سے شاخیں تراشنے کا وقت آنا۔
الحَطَب :ایندھن ج اَحْطَاب :ایک ٹکڑے کو حَطَبَة : کہتے ہیں۔
الحَطِب مؤنث حَطِبَة و(الاحطب) مؤنث حَطْباء :ج حُطْب :بہت دبلا۔
الحَطَّاب :لکڑی چننے والا۔ لکڑہارا۔
الحَطُوبَة :لکڑی کا گٹھا۔
الحَطَّابَة. الحَطَّاب :کا مؤنث۔ لکڑی چننے والی۔
المِحْطَب :ہنسیا۔
...... القوسَ :تانت چڑھانا۔
حَطَمَهُ (ض) حَطْمًا وحَطَمَةً: توڑنا۔
حَطِمَ (س) حَطَمًا: بڑی عمر والا ہونا۔
تَحَطَّمَ وانْحَطَمَ :ٹوٹنا۔ کہا جاتا ہے "تحطَّمَ الرَّجلُ غَیْظًا": وہ غصہ سے چور ہو گیا۔ "وانْحَطَمَ الناسُ علیہ" :لوگوں نے اس پر بھیڑ کی۔
الحُطَم :بے رحم چرواہا (...... والحُطَم) بہت کھانے۔ سب کچھ چٹ کر جانے والا۔
الحِطْمَة والحُطَامَة والحُطَام :سوکھی چیز کے ٹکڑے۔ حُطَامُ الدنیا :دنیاوی ساز وسامان۔ حُطَامُ البَیْضِ :انڈے کا چھلکا۔
الحُطَام والحَطُوم والمِحْطَم :شیر۔ کہا جاتا ہے "ریحٌ حَطُوْمٌ": بہت تیز ہوا۔
الحَاطُوْم :ہضم کرنے والی دوا (والحَطْمَة والحُطْمَة) سخت سال۔
الحُطَمَة :تیز آگ۔ دوزخ۔ بہت اونٹ وبکریاں۔
الحَطِیْم :کعبہ کے کنارے کی دیوار۔ وہ جگہ جو رکن اور زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے۔
الحُطَمِیَّات :زرہیں جو ایک شخص حُطَمَة : نامی کی جانب منسوب ہیں اور بقول بعض تلواروں کو توڑ دینے والی زرہیں اور بعضوں کے نزدیک ایسی زرہیں جو بھاری اور چوڑی ہوں۔
حَظَّ (س) حَظًّا وحُظَّ واُحِظَّ :نصیب والا ہونا۔ صفت (حَظِیٌّ وحَظِیْظ ومحظُوْظ)
الحَظُّ :حصہ۔ بہرہ۔ نصیب۔ حصہ خیر وفضل۔ کبھی حصہ شر کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ دولت مندی ونیک بختی۔ ج حُظُوظ وحِظَاظ واَحُظّ.
حَظَبَ (ن) حُظُوبًا وحَظِبَ (س) حَظَبًا. الرجلُ :موٹا ہونا۔ پست قد اور بڑے پیٹ والا ہونا۔ صفت (حَظِب) مؤنث حَظِبَة.
الحُظُبُّ :بڑے پیٹ والا پست قد سخت اُجڈ۔ بخیل۔ تنگ خو۔
حَظَرَهُ (ض) حَظْرًا الشَّیْءَ وحظر علیہ الشَّیْءَ :منع کرنا۔ روکنا ...... الشَّیْءَ :محفوظ کرنا۔ (اس وجہ سے کہ گویا غیر سے روک دیا) المواشی :باڑہ میں بند کرنا۔ (واحتظر) اپنے لئے باڑہ بنانا۔ احتظر بہ : بچنا۔
اَحْظَرَ :دوسرے کے لئے باڑہ بنانا۔
حَظَّرَ :بمعنی حَظَرَ :تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔
الحَظِر :درخت کی شاخ کہ جس سے باڑہ بنائیں۔ تر کانٹا۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ فِی الحَظِر الرطب" یعنی وہ ایسی چیز میں پھنس گیا جس کی اسے طاقت نہیں۔ "واوقد فی الحظر الرطب" اس نے چغل خوری کی۔ "وجاءَ بالحَظِر الرَّطب" وہ بہت مال لایا بہت جھوٹ بولا۔
الحَظِیْرَة ج حَظَائِر (والحظار والحِظار) ہر وہ چیز جو تمہارے اور دوسرے کے درمیان میں حائل ہو۔ باڑہ۔ "وانّہ لنکد الحَظِیْرَة" :وہ بخیل و بے فیض ہے۔ حَظِیْرَةُ القُدس: جنت۔
المَحْظُوْر :روکا ہوا۔ حرام۔ ناجائز۔ کہا جاتا ہے "الضَّرُوْرَات تُبِیْح المَحْظُوْرَات."
حَظْرَبَ. القوسَ :سختی سے تانت چڑھانا ...... الحبلَ :مضبوط بٹنا ...... السقاءَ: بھرنا۔
تَحَظْرَبَ :بھر جانا۔
حَظَلَ (ن ض) حَظْلاً وحَظَلانًا وحِظْلانًا. علیہ :حرکت اور تصرف سے

روکنا۔(حَظَلاناً) المشی :ٹھہر ٹھہر کر چلنا
اور کہا جاتا ہے "ھو یحظل حظلاناً" وہ
غضبناک کی چال چلتا ہے۔
حَظِلَ (س) حَظَلاً. البعیرُ :بہت اندراین
کھانا۔صفت حَظِل :جمع حظالیٰ.
اَحظَل. المکانُ :بہت اندراین والی جگہ
ہونا۔
الحَظِل والحَظّال والحَظُول :بخل کی وجہ
سے اپنے اہل وعیال پر تنگی کرنے والا۔
حظا (ن) حَظْواً: آہستہ چلنا۔
حَظِیَ (س) حُظْوۃً وحِظْوۃً وحِظَۃً
بالرزق :حصہ پانا۔(..... واحتظی) رتبہ والا
ہونا۔نصیب والا ہونا۔
اَحظاہُ :صاحب رتبہ بنانا۔اَحظاہُ بالمال :
مال کا حصہ دینا۔اَحظاہُ علی فلان :
فضیلت دینا۔
الحَظْو :مص۔حصہ۔
الحَظِی :صاحب رتبہ۔
الحَظْوۃ :چھوٹا تیر۔درخت کی جڑ کی شاخ
جو ابھی سخت نہ ہوئی ہو۔ج حِظاءٌ
وحَظَوات.
الحِظَۃ :حصہ۔مرتبہ۔ج حِظاً وحِظاء.
الحُظْوۃ والحِظْوۃ :مص۔مرتبہ۔
الحَظِیُّ :وہ شخص جس سے لوگ محبت کریں
اور اس کے مرتبہ کو بلند کریں۔
الحَظِیَّۃ. الحَظِیّ :کا مؤنث۔امیر یا بادشاہ
کی پیاری لونڈی۔ج حظایا.
الحُظَیّا :آہستہ چال۔کہا جاتا ہے "مشی
الحُظَیّا" :وہ آہستہ چال چلا۔
الحُظَیَّۃ :بے پھل کا چھوٹا تیر۔
الحَظی :جوں۔واحد(حظاۃ)
الحِظی :حصہ ج اَحْظ وجج اَحاظ.
حَفَّ (ن) حَفّاً وحِفافاً. الشیءُ :چھلکا
اُتارنا.....اللحیۃ :مونڈنا یا کترنا۔
الوجہ:بال دور کرنا۔
حَفَّ (ن) حَفّاً. القومُ الرجلَ وبہ
وحولہ: گھیرنا۔حَفَّہُ. بکذا : احاطہ کرلینا.

حَفَّتہُ الحاجۃُ : ضرورت لاحق ہونا۔
حَفَّ (ن) حَفیفاً. الشجرۃُ اوالحیۃُ :
سرسراہٹ ہونا۔حَفَّتِ الارضُ حُفوفاً :
خشک ہونا.....سمعہ :بہرا ہونا.....اللحیۃ:
پراگندہ ہونا۔حَفَّ الرجلُ :تیز نظر بدلگانے
والا ہونا۔
اَحَفَّ اِحفافاً. راسہ :مدت تک تیل نہ لگانا
.....الرجلَ :برائی سے یاد کرنا۔
حَفَّفَ. القومُ حولہ وحَفَّفُوہُ :احاطہ کرنا۔
گھیرنا.....الرجلُ :مبتلائے مصیبت وکم مال
والا ہونا.....ہُ بکذا :احاطہ کرنا۔
اِحتَفَّ. القومُ بہ :احاطہ کرنا۔
النبتَ :کاٹنا.....الشیءُ :چھلکا اُتارنا۔کہا
جاتا ہے "اِحتَفَّ جمیع ما فی القدر" :
اس نے ہانڈی میں کا سب کچھ کھالیا۔
اِستَحَفَّ. المالَ :سارا لے لینا۔
الحافُّ :فا۔تیز نظر بدلگانے والا۔سویق
حافٌّ :خشک ستو۔خبز حافٌّ :سوکھی روٹی
۔بغیر سالن کے روٹی۔کہا جاتا ہے "ماله
حافٌّ ولاراف" :اس کے لئے کوئی نہیں جو
اس کے امور کی دیکھ بھال کرے اور اس کی
خدمت کرے۔
الحِفاف :مص۔جانب۔نشان قدم۔کہا
جاتا ہے "جاءَ علی حِفافہ" :وہ اس کے
نشان قدم پر آیا۔گنجے کے سر کے گرداگرد
کے بال۔ج اَحِفَّۃ":کہا جاتا ہے "کان
الطعامُ حِفافَ ما اَکلوا" :کھانا اتنا ہی تھا
جتنا انہوں نے کھایا۔
الحَفُّ :مص۔(.....والحَفَفُ) گوشہ۔
نشان قدم۔کہا جاتا ہے "جاءَ علی حَفِّہ او
علی حَفَفِہ) وہ اس کے نشان قدم پر آیا۔
"وفلان حَفَّ علی نفسہ".
الحَفَف :مال کی کمی۔کہا جاتا ہے "طعام
حَفَفٌ" :تھوڑا کھانا۔"ومعیشۃٌ حَفَفٌ"
تنگ زندگی۔
الحَفُّ :رانچھ۔دھڑکی۔
الحُفافۃ :گرے ہوئے بال وغیرہ۔بھوسہ کا

بقیہ۔
الحَفّان :شترمرغ کے چوزے۔واحد
(حَفّانۃ) نوکر چاکر۔بھرا ہوا برتن۔کہا جاتا
ہے "اِناءٌ حَفّان" بھرا ہوا برتن۔وحَفّان
النعام :شترمرغ کے پر۔
الحَفّۃ :پوری فیاضی۔بنتے وقت کپڑا لپیٹنے
کی لکڑی۔اونٹ کی مقدار خوراک۔الحَفّۃ
:گڑھے کے کنارے کی زمین(مولدہ)
المِحَفّۃ:عورتوں کی پالکی۔تخت رواں۔
اسٹریچر۔
المَحفوف. :مفع۔محتاج۔
الحَفیف :سانپ کے چلنے کی سرسراہٹ۔
حَفاہُ (ف)حَفّاً :بچھاڑنا۔
الحَفأ :ایک قسم کا پودہ جس کی چھال کو قدماء
مصر کتابت کے لئے استعمال کرتے تھے۔
واحد حَفاۃ.
حَفَتہُ (ن) حَفْتاً: ہلاک کرنا۔گردن توڑ
دینا۔حَفَتَ الشیءُ :کوٹنا۔
الحِفث والحَفِث ۔ج اَحفاث.
و(الحُفاث) ج حَفافیث :ایک قسم کا بڑا
سانپ جس میں زہر نہیں ہوتا(الحِفث
الحَفِث. الحَفِثۃ) آنت کا ایک حصہ جس
میں بہت خانے ہوتے ہیں۔
الشیءُ :پرندے کے اڑتے یا تیر کے پھینکنے یا
آگ کی بھڑک میں آواز ہونا۔
حَفَدَ (ض) حَفْداً وحُفوداً وحَفَداناً
واحتَفَدَ. فی العمل :جلدی کرنا۔وحَفَدَہُ:
خدمت کرنا۔
اَحفَدَ. الظلیمُ :تیز دوڑنا۔دوڑنے پر
براَنگیختہ کرنا۔
الحَفید :پوتا۔ج حُفَداء.
الحافِد :خادم۔تابع۔مددگار۔پوتا۔ج
حَفَدو حَفَدۃ. الحَفَدۃ :نقش ونگار کرنے
والا۔
المَحفِد :اصل۔کوہان کی جڑ۔کپڑے کا
نقش ونگار۔ج مَحافِد(..... والمِحفَد)
جانوروں کو بھوسہ کھلانے کا برتن۔المِحفَد:

پیمانہ کرنے کا پیالہ۔ کپڑے کا کنارہ۔
المَحفُود : مجذوم۔
المُحتَفِد. من السیوف : جلدی کاٹنے والی تلوار۔
حَفَرَ (ض) حَفرًا واحتَفَرَ : گڑھا کھودنا۔ حَفَرَ الطَّرِیقَ : چل کر نشان ڈالنا۔ حَفَرَ الشَّیئَ : تہ تک معلوم کرنا...... العَنزَ : دُبلی کرنا۔
حَفَر (ض) حَفرًا وحَفِر (س) حَفَرًا وحُفِرَ : زردی کی وجہ سے دانتوں کی جڑوں کا خراب ہونا۔
اَحفَرَ. الصبیُّ : دودھ کے دانت گرانا۔
...... ہ بئرًا : کھودنے میں مدد دینا۔
حَافَرَ. الیَربُوعُ : جنگلی چوہے کا اپنے ڈھونڈنے والوں پر سوراخ کو ملتبس کر دینا اوراسی سے مثل ہے "فُلانٌ اَروَغُ مِن یَربُوعٍ مُحافِرٍ"۔
تَحفَّرَ. السیلُ : گڑھے ڈالنا۔
اِستَحفَرَ. النہرُ : کھودنے کا وقت قریب پہنچنا۔
الحَفَر والحَفر : کشادہ کنواں۔ دانتوں کی زردی۔ الحَفَر : مٹی جو کھودی ہوئی جگہ سے نکالی جائے۔ ج اَحفَار و جج اَحافیر۔
الحُفرَۃ ج حُفَر و (الحَفِیرَۃ) ج حَفَائِر و (الحَفِیر) گڑھا۔ قبر۔
الحَافِر : فا۔ جانور کا کھر۔ ج حَوافِر اور "النَّقدُ عِندَ الحافِرِ" کا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی جانور کو خریدو تو بغیر دام ادا کئے ہوئے وہاں سے جدا مت ہو۔
الحَافِرَۃ. الحافر : کا مؤنث۔ کھودی ہوئی زمین۔ ابتدائی حالت۔ کہا جاتا ہے "الآنَ قَدْ تَعَسَّفَ وقَدْ کانَ نَجِیًّا فی الحافِرَۃ": اب وہ راہ راست سے ہٹ گیا ہے ابتداء میں شریف تھا۔ کسی چیز کی طرف لوٹنا اوراسی سے ہے "رَجَعَ عَلَی حَافِرَتِہِ اوفی حَافِرَتِہ": یعنی وہ اسی راستہ سے لوٹا جدھر سے آیا تھا۔ یا ایک کام میں تھا پھر اس سے علیحدہ ہو گیا اور پھر دوبارہ اسی میں مبتلا ہو گیا۔ "رَجَعَ فی حَافِرَتِہ" یعنی بوڑھا ہو گیا۔ "والتقی القَومُ فَاقتَتَلُوا عِندَ الحَافِرَۃِ" یعنی قوم نے مڈبھیڑ ہوتے ہی جنگ کی۔
الحِفرَیٰ : ایک قسم کی ریگستانی نباتات جو ہمیشہ سبز رہتی ہے۔
الحَفّار : کھودنے والا۔ عموماً گورکن کے لئے مستعمل ہے۔
المِحفَر والمِحفَرۃ والمِحفَار : کدال۔
المَحفُور : مفع۔ زرد دانتوں والا۔
حَفَزَہٗ (ض) حَفزًا : پیچھے سے دھکا دینا۔ کہا جاتا ہے "حَفَزَ اللیلُ النہارَ": یعنی رات نے دن کو ہٹایا۔ "وحَفَزوا علَینا الخَیلَ والرِّکابَ": انہوں نے ہمارے اوپر گھوڑوں اور سواروں کو جمع کر دیا...... ہٗ : بالرمح : نیزہ مارنا...... ہ عن کذا : دور کرانا اور جلدی کرانا...... المرأۃَ : جماع کرنا۔
حَافَزَہٗ : زانو بزانو بیٹھنا اور قریب ہونا۔
تَحَفَّزَ و اِحتَفَزَ : زانو پر یا سرین کے بل بیٹھنا۔ کودنے کے لئے آمادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِحتَفَزَ فی مَشیِہ": اس نے چلنے میں کوشش کی۔
الحَفزُ : مدت۔ کہا جاتا ہے "جَعَلتُ بینی وبَینَکَ حَفزًا": میں نے اپنے اور تمہارے درمیان مدت مقرر کی۔
الحَفُوزُ. مِنَ القِسِیِّ : تیر کو بہت تیزی سے پھینکنے والی کمان۔
حَفَسَ (ض) حَفسًا : کھانا۔
تَحَیفَسَ : بستر پر تلملانا۔
الحِیفَس والحَیفَس : موٹا جس سے کسی چیز کی اُمید نہ ہو۔ بے وجہ غصہ اور راضی ہونے والا۔ الحَیفَس : غضبناک۔
حَفَشَہٗ (ض) حَفشًا : چھلکا اُتارنا۔
حَفَشَ السیلُ الوادیَ : بھر دینا۔ المَطَرُ الارضَ : روئیدگی ظاہر کرنا...... فلانًا : دھکا دینا۔
...... السیلُ : ایک جگہ میں سارا پانی جمع ہونا۔
...... القومُ علیہ : اکٹھا ہونا۔ حَفَشَ فی الامر : کوشش کرنا...... الفرسُ : بار بار دوڑنا اور ہر مرتبہ اچھی طرح سے دوڑنا۔
حَفِشَ (س) حَفَشًا. السحابۃُ : یکبارگی زور کی بوچھار برسا کر رک جانا۔
حَفَّشَ وتَحَفَّشَ. الرجلُ : جھونپڑے میں رہنا۔
الحَافِشَۃ : پانی بہنے کی جگہ۔ ج حَافِشَات وحَوَافِش۔
الحِفش : ٹوکری۔ جھونپڑا۔ بالوں کا بنا ہوا خیمہ۔ کوہان۔ بوسیدہ چیز۔ ج اَحفَاش وحِفَاش. اَحفاش البَیتِ : گھر کی معمولی چیزیں۔ اَحفاش الارض یہی۔ جنگلی چوہا۔ گوہ وغیرہ۔ الحفش : اندام نہانی۔
حَفَصَ (ض) حَفصًا. الشَّیئَ : جمع کرنا۔
...... الشَّیئَ من یدہ : ڈال دینا۔ گرا دینا۔
الحُفاصَۃ : جمع کی ہوئی چیز۔
الحَفص : مص۔ چمڑے کا تھیلا۔ چھوٹا گھر۔ شیر کا بچہ۔ ج اَحفَاص وحُفُوص۔
الحَفص : بیر وغیرہ کی گٹھلی۔
المِحفَصَۃ : چمڑے کا تھیلا۔
الحَفصَۃ : بجو۔ (الحَفصَۃ واُمّ حَفصَۃ) ایک قسم کا گدھ۔ (اُمّ حفصۃ) مرغی۔
حَفَضَ (ن) حَفضًا. العودَ : موڑنا (وحَفَّضَ) الشَّیئَ : ہاتھ سے گرانا...... الارضَ : خشک کرنا...... القومُ : اپنے پیچھے چھوڑ دینا...... اللّٰہُ عنہ : تخفیف کرنا۔
الحَفَض : گھر کا سامان جو بار کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ گھر کا سامان اٹھانے والا اونٹ۔ بورا۔ جس میں قوم کا سامان ہو۔ خیمہ کا ستون۔ بالوں کا خیمہ۔ کمزور اونٹ۔ کہا جاتا ہے "اِنہ لَحَفَضُ عِلمٍ": وہ کم علم ہے (اس قول میں علم کو حَفَض سے قلت کی بنا پر تشبیہ دی گئی ہے) اور کہا جاتا ہے "نِعمَ حَفَضُ العِلمِ ھذا" یہ علم کا جاننے

والا اچھا ہے۔ ج اَحْفاض وحِفاض.

حَفِظَ (س) حِفْظًا. الشَّیْءَ: ضائع ہونے سے بچانا۔ خراب وخستہ ہونے سے بچانا۔ ...... الکتابَ: زبانی یاد کرنا...... السِّرَّ: چھپانا۔ ...... المالَ: حفاظت کرنا۔ نگہبانی کرنا۔

حَفَّظَهُ. الکتابَ: یاد کرانا۔

حافَظَهُ حِفاظًا ومُحافَظَةً. علی الامر: مداومت کرنا۔ نگہبانی کرنا...... عنه: مدافعت کرنا۔ ہٹانا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ لَذُوْ حِفاظ وذُو مُحافَظَة": اس شخص کے حق میں جس کے اندر خودداری ہو۔

اَحْفَظَهُ: غصہ دلانا۔

اِحْتَفَظَ: غضبناک ہونا...... بِهِ: یاد کرنا۔ ...... الشَّیْءَ وبہ لنفسه: اپنے لئے خاص کرنا۔

تَحَفَّظَ. عنه ومنه: بچنا...... به الکتابَ: تھوڑا تھوڑا یاد کرنا۔

اِسْتَحْفَظَهُ. مالاً او سِرًّا: محفوظ رکھنے کو کہنا۔

الحِفْظ: مص۔ یاد۔ ہوشیاری۔

الحَفِیْظَة: نگہبانی۔ تعویذ۔ جس کو بچہ کے گلے وغیرہ میں ڈالتے ہیں۔ ج حَفائِظ.

اهل الحَفائِظ: محارم کی نگہبانی کرنے والے۔

الحَفِیْظَة والحِفْظَة: قابل حفاظت چیز کے لئے غضب وحمیت۔

الحافِظ: فا۔ کسی چیز پر مقرر۔ الطریق الحافظ: واضح سیدھا راستہ جو ختم نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ حافِظُ العَیْنِ": مرد بیدار چشم جس پر نیند کا غلبہ نہ ہو۔ ج حُفّاظ وحَفَظَة وحافِظون.

الحافِظ والحَفِیْظ. من الملائکة: نیکی بدی لکھنے والا فرشتہ۔ الحفیظ: محفوظ نیز اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

الحافِظَة. الحافظ: کا مؤنث۔ یادداشت کی قوت۔

المُحْفِظَة: غصہ دلانے والا معاملہ۔ ج مُحْفِظات. المُحْفِظات: مصیبتیں۔

حَفَلَ (ض) حَفْلاً وحُفُولاً وحَفِیْلاً الماءُ: کثرت سے جمع ہونا...... القومُ: اکٹھا ہونا...... الدمعُ: بہت ہونا...... الوادی بالسیل: لبالب بھرنا...... السماءُ: بہت برسانا۔ الشَّیْءَ: صیقل کرنا۔ کہا جاتا ہے "ماحَفَلَهُ وما حَفَلَ بِهِ" اس نے اس کی پروا نہیں کی۔

حَفَّلَهُ: اچھی طرح جمع کرنا۔ زینت دینا ...... الشَّیْءَ: صیقل کرنا...... الناقة: تھن میں دودھ جمع ہونے کے لئے چھوڑ دینا۔

تَحَفَّلَ. اللبنُ: اکٹھا ہونا...... فلانٌ: آراستہ ہونا...... المَجْلِس: مجلس کا بھر جانا۔

اِحْتَفَلَ. القومُ: جمع ہونا...... المَجْلِسُ بالنَّاس: بھرنا...... الوادی بالسَّیْل: لبالب بھرنا...... الطریقُ: واضح ہونا...... الشَّیْءُ: روشن ہونا...... بالامر: اچھی طرح انتظام کرنا...... فی الامر: مبالغہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "مااحْتَفَل بِهِ" اس نے اس کی پروا نہیں کی۔

الحافِل: فا۔ ضَرْعٌ حافِلٌ: بھرا ہوا تھن۔ وَادٍ حافِلٌ: سیلاب سے بھری ہوئی وادی۔ جَمْعٌ حافِلٌ: بڑی جماعت۔ ناقَةٌ او شاةٌ حافِلٌ: بہت دودھ والی اونٹنی یا بکری۔ ج حُفَّلٌ وحَوافِل.

الحافِلَة. الحافِل: کا مؤنث۔ دارٌ حافِلَةٌ: ہرا بھرا گھر۔ سُوْقٌ حافلة: بھرا ہوا بازار۔

الحَفْل: مص۔ جماعت۔ کہا جاتا ہے "عنده حَفْلٌ مِنَ النَّاسِ": اس کے پاس لوگوں کی جماعت ہے۔ جمع حُفُول: بڑی جماعت۔

الحَفِیْل: بہت۔ جیسے جمع "حَفِیْلٌ" بہت جماعت "مکانٌ حَفِیْلٌ": بھری ہوئی جگہ۔ "رَجُلٌ حَفِیْلٌ": ہر چیز میں مبالغہ کرنے والا۔

الحَفُوْل: خوبصورت عورت۔ ج حَفائِل.

الحُفال: بڑی جماعت۔ جمع شدہ بہت دودھ۔ ردی کھجور۔

الحُفالَة: ہر گھٹیا چیز۔ فرومایہ لوگ۔

حُفالة الطعام: کھانے میں سے جو نکلے اور پھینک دیا جائے۔ حُفالَةُ اللبن: جھاگ۔

الحَفْلَة. اسم المرّة اور کہا جاتا ہے "اخذ للامر حَفْلته": اس نے معاملہ میں کوشش کی۔ "وَجائوا بحفلَتِهم وبِحَفِيلَتِهم" وہ سب کے سب آئے۔

الحَفْلَی: عام دعوت۔

المَحْفِل: مجلس۔ ج مَحافِل (والمحتَفَل) جمع ہونے کی جگہ۔ مُحْتَفَلُ الامْرِ: معاملہ کا بڑا حصہ۔

الحَفْلَق: کمزور۔ بے وقوف۔

حَفَنَ (ن) حَفْنًا. الشَّیْءَ: لپ بھر لینا ...... لَهُ: لپ بھر دینا۔

اِحْتَفَنَ. الشجرة: جڑ سے اکھیڑنا۔ الشَّیْءَ لنفسه: لینا...... من الشَّیْءِ: بہت لینا...... الرجلَ: دونوں ہاتھ زانو کے نیچے ڈال کر اٹھانا۔

الحَفْنَة والحُفْنَة: لپ بھر۔ والحُفْنَةُ: گڑھا۔ ج حُفَن.

حَفَا (ن) حَفْوًا. فلانًا: دینا۔ حَفاه من الشَّیْءِ: روکنا۔ منع کرنا۔ حَفاهُ اللّٰهُ بِهِ: عزت دینا۔ حَفا البَرقُ: آہستہ آہستہ بادل کے اطراف میں چمکنا...... شارِبَه: خوب اچھی طرح مونڈنا۔

حَفِیَ (س) حَفًا: زیادہ چلنے سے پاؤں گھسنا۔ ننگے پاؤں چلنا۔ صفت (حَفٍ وحافٍ) ج حُفاة...... الفرسُ: گھسے ہوئے کھر والا ہونا ...... حِفاوة وحَفاوة وحِفایة وتَحْفایة واحتفی به: عزت واکرام کرنے میں مبالغہ کرنا۔ کسی کے ساتھ خوشی ظاہر کرنے میں مبالغہ کرنا۔ حَفِیَ عنه: حالت بہت پوچھنا۔

حافاهُ. مُحافاة: گفتگو کرنے میں جھگڑا کرنا۔

اَحْفَی اِحْفاءً: گھسے ہوئے کھر والے جانور کا مالک ہونا...... السُّؤالَ: بار بار دہرانا...... ہ:

اصرار کرنا۔ خبر کی تفتیش پر برانگیختہ کرنا...... إلَيه فِي الوَصِيَّة: مبالغہ کرنا...... بِهٖ: عیب لگانا...... شَارِبَه: کترنے میں مبالغہ کرنا۔

تحفیٰ. فی الشَّیْ: کوشش کرنا...... لَهُ: بہت اکرام کرنا۔

تـحـافـیـا. الی السُّلطان: فیصلہ کے لئے جانا۔

إحتَـفـی: ننگے پاؤں چلنا۔ جوتا اُتارنا...... البَقلَ: چھوٹی ہونے کی وجہ سے انگلیوں سے اُکھیڑنا...... القوم المرعی: چراگاہ میں کچھ نہ چھوڑنا۔

إستَحفی. ہ عن کَذا: کسی شخص سے کسی چیز کے متعلق مبالغہ سے دریافت کرنا۔

الحَفاء: کھر یا پاؤں کی گھسائی۔

الحَفایَة والحُفوَة والحِفیَة: بمعنی الحَفاء.

الـحَفِیُّ: کسی چیز کے متعلق پوری طرح علم رکھنے والا۔ عزت واکرام واظہار خوشی میں مبالغہ کرنے والا۔ کسی شخص کے حالات کے متعلق بہت سوال کرنے والا۔ سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا۔ ج حُفَواء.

حَقَّهٗ (ن) حَقًّا: حق میں غالب ہونا۔

حق الامرَ: ثابت کرنا...... الـخبرَ: حقیقت پر مطلع ہونا...... العقدةَ: باندھنا...... الرجلَ: وسط سر یا مونڈھے کے گڑھے پر مارنا...... الطریقَ: وسط راستہ چلنا۔

حَقَّ (ض) حَـقًّـا. عـلیـه ان یفعل کَذا: واجب ہونا۔ کہا جاتا ہے "حَـقَّ لَکَ ان تفعل کَـذا وحُقِقْتَ اَنْ تَفْعَلَ کَذا" یعنی اس کا کرنا تمہارے لائق ہے اور تم اس کے کرنے کے لائق ہو۔

حَقَّ (ن ض) حَقًّا وحُقَّةً. الامرُ: ثابت و واجب ہونا...... الحاجة: سخت پیش آنا۔

حَقَّ (س) حَـقَـقًا. الفرسُ: دوڑنے میں اگلی ٹانگوں کی جگہ پچھلے پاؤں رکھنا۔ صفت (اَحَقُّ)

حَـقَّـقَـهٗ: تاکید کرنا۔ واجب کرنا۔ حـقـق القول او الظَّن: تصدیق کرنا۔

حَـاقَّـهٗ مُـحَاقَّةً وحِقاقًا. فی الامر: جھگڑا کرنا۔ اپنے حق دار ہونے کا دعویٰ کرنا۔ کہا جاتا ہے "إنَّ لَـهٗ کَـذَا وکَـذا لا یُـحاقُّه فیه اَحَدٌ" یعنی اس کے لئے ایسا ہے اور ایسا ہے کوئی اس بارے میں اس سے جھگڑا نہیں کر سکتا۔

اَحَقَّ: حق کہنا۔ اَحَقَّـهٗ: حق میں غالب آنا

اَحَقَّ الامرَ: ضروری وواجب ٹھہرانا۔ کہا جاتا ہے "اَحَقَّ عَـلَیـهِ القَضَـاءَ" یعنی قضاء کو اس کے ذمہ واجب کیا۔ احـق الـرمْیة: تیر اندازی کے وقت ہی مار ڈالنا۔

تَـحَـقَّـقَ. الخبَرُ: ثابت ہونا...... الـرجلُ الامرَ: یقین کرنا۔

تَحاقًّا: باہم جھگڑنا اور فیصلہ کے لئے جانا۔

اِنْحَقَّ. الرباطُ: بندھ جانا۔

اِحْتَقَّ. الفرسُ: دُبلا ہونا۔ اِحْتَقَّتِ الطعنةُ بِهٖ: فوراً مار ڈالنا۔ احتَقَّ القومُ: ہر ایک کا یہ کہنا کہ حق میرے پاس ہے۔

...... الناقةُ: موٹی ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِحْتَـقَّهٗ اِلَـی کَـذا" یعنی اسے مؤخر کیا اور اس پر تنگی ڈالی۔

اِسْتَحَقَّهٗ: ضروری وواجب ٹھہرانا۔ الدینُ: ادائگی کا وقت قریب آنا۔

الـنـاقةُ: موٹی ہونا...... الـرجلُ: مستحق سزا ہونا۔

الـــحَـــقُّ: مص۔ سچائی۔ راستی یقین۔ انصاف۔ ثابت شدہ حصہ۔ مال اور ملک۔ ہوشیاری۔ فیصل شدہ معاملہ۔ موت۔ ج حـقوق اور کہا جاتا ہے "هـو حـق بکَذا" وہ اس کے لائق ہے "ولَـحَقُّ لا آتِیک" بغیر تنوین کے یعنی قسم ہے حق اللہ کی میں تیرے پاس نہیں آؤں گا۔ "وحـقًـا لا آتیـک" تنوین کے ساتھ بغیر لام کے حقوق الدار۔ گھر کے منافع۔

الحَقَّة: مص۔ حق۔ یہ لفظ حق سے خاص ہے اس وجہ سے کہ حصہ معینہ پر دلالت کرتا ہے۔ تم کہتے ہو "هـذه حَقَّتي" یہ میرا خاص حصہ ہے۔ حقیقت امر۔ تم کہتے ہو "وقـفتُ علی حِقَّةِ ذٰلِکَ الْاَمْرِ" میں اس امر کی حقیقت پر مطلع ہوگیا۔ مصیبت۔

الحُقُّ: مونڈھے کے سرے کا گڑھا۔ سُرین کا سرا۔ بازو کا سرا۔ گول زمین۔ یا پست زمین۔ مکڑی کا جالا۔ حُقُّ الطیب: خوشبو کی ڈبیہ۔ ج حِقاق.

الـحُقَّة: چھوٹا برتن۔ مصیبت۔ عورت۔ ج حُقٌّ وحُقَق وحِقاق.

الـحِقُّ. من الابل: چوتھے سال والا اونٹ نر ہو یا مادہ اور یہ اس لئے کہ اب وہ بار برداری کے قابل ہو گیا۔ اُونٹنی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے گر گئے ہوں۔

الحِقَّة: حق وواجب۔

الحَقِیق: لائق سزاوار کہا جاتا ہے۔ "هو حَقِیقٌ اَنْ یَفْعَلَ کَذا" وہ فلاں کام کرنے کے لائق ہے۔ "هو حقیق بکذا" وہ اس کے لائق ہے۔ والـحَقِـیقُ علی الشَّیْ: حریص۔ لالچی۔ ج اَحِقَّاء.

الـحَقِیقَة: وہ چیز جس کی حمایت واجب ہو کہا جاتا ہے "هـوَ حَامِي الـحَقِیقَة" وهو مِنْ حـمـاةِ الحَقائِق" یعنی وہ اس چیز کی حفاظت کرتا ہے جس کا دفاع اس کے ذمہ لازم ہے۔

حـق: وہ لفظ جو اپنے موضوع لہ میں مستعمل ہو۔ حَقِیقَةُ الشَّیْ: چیز کا منتہیٰ اور اصل۔ ج حقائق.

الحَاقُّ: فا۔ وسط۔ کہا جاتا ہے "سَقَطَ علی حَاقِّ رَاسِه" اس کے وسط سر پر گرا۔ "وجئته فـي حَـاقِّ الشِّتَـاء" میں اس کے پاس جاڑے کے وسط میں آیا۔ و "رَکِبَ حَاقَّ الـطَّـرِیقِ" وہ وسط راستہ پر چلا۔ کسی چیز میں کامل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ شُجَاع حَاقُّ الـشُّجَـاع" وہ شجاعت وبہادری میں کامل ہے۔ و "اَخَذَنِي حَاقُّ الجُوْعِ" مجھے خالص بھوک لگی۔

الـحَـاقَّة. الـحاق: کا مؤنث۔ مصیبت۔

قیامت۔ کہا جاتا ہے "هو رجل حاقة الرجل" وہ مردانگی میں کامل ہے۔ "وهو شجاع حاقة الشجاع" وہ بہادری میں کامل ہے۔

الاحق: اسم تفضیل۔ "هو احق من فلان" کا مطلب یہ ہے کہ وہ فلاں سے زیادہ حق دار ہے اور کبھی بغیر شرکت کے صرف خصوصیت کے معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے "زید احق بماله" زید اپنے مال کا حق دار ہے کسی دوسرے کا اس میں حق نہیں۔

المُحقّق: مفع۔ کلام مُحقّق: منظم کلام۔ ثوب محقق: مضبوط بنا ہوا کپڑا۔

المحقوق: مفع۔ لائق۔ سزاوار۔ کہا جاتا ہے "هو محقوق بكذا" وہ اس کے لائق ہے۔ "هو محقوق ان يفعل كذا" وہ ایسا کرنے کے لائق ہے۔

الحقّانی: حق کی جانب منسوب۔ جیسے ربانی رب کی جانب منسوب۔

حقب (س) حقبًا واحقب. المطرُ: رکنا ...... العامُ: بارش نہ ہونے سے خشک سالی ہونا ...... المعدن: ختم ہونا ...... نائل فلان: کم اور منقطع ہونا ...... الامرُ: خراب ہونا۔

احقبهُ: پیچھے سوار کرنا۔

احتقب. الاثم: مرتکب گناہ ہونا۔ زیدًا علی ناقته: پیچھے سوار کرنا (واستحقب) الشیءَ: ذخیرہ کرنا۔ کجاوہ یا پالان کے پیچھے باندھنا۔

الحُقب ج حِقاب و(الحُقُب) ج احقاب واحقُب: اسی سال یا اس سے زائد کا عرصہ۔ زمانہ ایک سال یا بہت سے سال۔

الحقب: اونٹ کا تنگ۔ وہ چیز جس کو عورت اپنی کمر پر باندھتی ہے اور اس میں زیور کو لٹکاتی ہے۔

الحِقبة: مدت۔ سال۔ ج حِقب وحُقوب.

الحُقبة: ہوا۔

الحِقاب: عورت کے لئے کمر پر باندھ کر زیور لٹکانے کی چیز۔ ناخن کے جڑ کی سفیدی ج حُقُب.

الحقيبة: وہ چیز جس کو سوار گھوڑے پر اپنے پیچھے رکھے۔ مسافر کے لئے خوراک وغیرہ کا بیگ یا تھیلا۔ ج حقائب.

الحاقب: وہ شخص جو پاخانہ روکے ہوئے ہو۔

الاحقب: گورخر۔ مؤنث حقباء.

المُحقب: لومڑی۔

حقد (ض) حِقدًا وحقدًا وحقيدة.

وحقد (س) حقدًا وتحقّد. عليه: کینہ رکھنا۔ صفت (حاقد) ج حقدة. حقد المطرُ: رکنا ...... المعدنُ: کان کا ختم ہونا اور کچھ نہ ملنا ...... الناقةُ: چربی سے بھر جانا۔

احقدهُ: کینہ ور بنانا ...... القومُ: ...... کان میں تلاش کرنا اور کچھ نہ پانا۔

تحاقد. القومُ: ایک دوسرے سے کینہ رکھنا۔

احتقد. المطرُ: رکنا ...... علی فلان: کینہ رکھنا۔

الحِقد ج احقاد وحقود و(الحقيدة) ج حقائد: کینہ۔

الحقود: بہت کینہ ور۔

حقر (ض) حقرًا وحقرية. ہ: چھوٹا و ذلیل سمجھنا۔ حقر الشیءُ والرجلُ: ذلیل ہونا۔ بے قدر ہونا۔

حقر (س) حقرًا وحقُر (ک) حقارة: ذلیل ہونا۔ صفت (حقير وحيقر وحيقُر)

حقّرهُ: ذلیل کرنا۔

احقرهُ واحتقرهُ واستحقرهُ: چھوٹا و ذلیل سمجھنا۔

تحاقر: اپنے آپ کو ذلیل کرنا۔ کہا جاتا ہے "تحاقرت اليه نفسه" یعنی ذلیل ہو گیا۔

الحَقارة والحِقارة والحُقارة والمَحقرة: ذلت و بے قدری۔ کہا جاتا ہے "هذا الامر محقرة لك" یہ امر تمہارے لئے باعث ذلت ہے۔

المُحقّرات: چھوٹے چھوٹے۔

الحقطة: پست قد یا سبک جسم والی عورت۔

الحيقط والحيقطان: تیتر اور بقول بعض نر تیتر۔ مؤنث الحيقطانة.

حقف (ن) حُقوفًا. الظبيُ: ہرن کا ریگ کے تودہ میں بیٹھنا یا سونے کی حالت میں مڑ کر ریگ کے تودہ کی مانند ہونا ...... الشیءُ: ٹیڑھا ہونا۔ صفت (حاقف)

احقوقف: لمبا و ٹیڑھا ہونا۔

الحِقف: دراز و پیچیدہ تودہ ریت۔ ج احقاف وحقوف وحقاف وحقفة و جج حقائف.

المحقف: وہ شخص جو نہ کھائے نہ پئے۔

حقِل (س) حقلًا وحقلة. البعيرُ والفرسُ: مٹی کھانے سے درد شکم میں مبتلا ہونا۔

حاقلهُ مُحاقلة: کھیتی کو خوشہ ہی میں بیچنا۔

احقلت. الارضُ: قابل زراعت ہونا۔

احقل الزرعُ: پتے پھوٹنا ...... الرجلُ في الركوب: سواری کی پیٹھ پر جم کر بیٹھنا۔

الحقل: عمدہ قابل کاشت زمین۔ کھیتی جب تک سبز رہے۔ ج حُقول: واحد حقلة.

الحقل: ہودج ...... (والحقلة) گھوڑے یا اونٹ کے پیٹ میں مٹی کھانے کی وجہ سے درد۔

الحُقلة. مثلثة. الحاء: دودھ یا پانی کا بقیہ۔ ردی کھجور۔ کھجور کا بچا کچھا۔

الحَقلة: بالفتح: حوض کا باقی ماندہ صاف پانی۔

الحِقلة: بالکسر: پیالہ بھر سے کم۔

الحاقل. فا: کاشتکار۔

المحقلة: کھیتی۔ ج محاقل.

الحقيلة والحُقال: ردی کھجور۔

الحقيمان: کنپٹی کی طرف کے دونوں گوشہ چشم۔

حقنه (ن ض) حقنًا: روک لینا اور اسی سے ہے "حقن بوله" اس نے پیشاب کو روک

لیا۔ ...... دمه: گرانے سے بچانا...... ماء وجهه: آبرو کی حفاظت کرنا...... اللبن: مکھن نکالنے کے لئے مشکیزہ میں جمع کرنا ...... المریض: حقنہ سے علاج کرنا۔

اَحقن: مزیدار ہونے کے لئے مختلف قسم کے دودھ جمع کرنا۔

اِحتقن. المریض: پیشاب رکنا۔ حقنه: استعمال کرنا...... الدمُ: بدن کے اندرونی حصہ میں نیزہ مارنے سے خون جمع ہونا۔

الحُقنة: ہر دوا جو مریض کی مقعد سے پیٹ صاف کرنے کیلئے چڑھائی جائے۔ ج حقن۔

الحُقنة: پیٹ کا درد۔ ج اَحقان.

الحاقن: فا۔ پیشاب روکنے والا اور اسی سے مثل ہے "لارای لِحاقن" یعنی پیشاب روکنے والے کی رائے کا اعتبار نہیں۔ اس لئے کہ وہ اس وقت اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ یہ مثل مضطر کے لئے بولتے ہیں۔

الحاقنة: ہنسلی کی دونوں ہڈیوں کے درمیان کا حصہ اور اسی سے مثل ہے "لالحقن حواقنک بذواقنک" اس مثل کو تہدید کے موقع پر بولتے ہیں۔

الحقین: روکا ہوا۔ کہا جاتا ہے "سقاہ اللبن الحقین" اس نے اس کو مشکیزہ میں جمع کیا ہوا دودھ پلایا۔ ج حقنی.

المحقن والمحقنة: حقنہ کی پچکاری

المحقن: وہ مشکیزہ جس میں دودھ جمع کیا جائے۔

المحقان: پیشاب روکنے والا۔ عوام المِحقن: اور المحقان: کو پانی کی ٹینکی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

حقاۃ (ن) حقوًا: کوکھ پر مارنا۔

حُقِیَ: درد کمر والا ہونا۔ گوشت کھانے سے درد شکم والا ہونا۔ صفت (مَحقُوّ و مَحقِیّ)

تَحقّی: درد کمر والا ہونا۔

الحقو: کوکھ۔ ازار۔ پہاڑ کا کنارہ۔ ج حقاء واَحقٍ واَحقاء وحُقِیّ: کہا جاتا ہے "لاذ بحقویه" اس نے اس سے فریاد رسی کی۔

الحِقاء والحَقوۃ: ازار یا ازار باندھنے کی جگہ۔ گوشت کھانے سے پیٹ کا درد۔

حکّ (ن) حَکًّا. الشیٔ بالشیٔ او علیه: رگڑنا۔ گھسنا...... الشیٔ: چھلکا اُتارنا۔

(...... واَحکّ واحتکّ) الکلام فی صدرہ: دل میں اثر کرنا اور کہا جاتا ہے "ماحکّ فی صدری کذا" میرے دل میں یہ بات نہیں اُتری۔

حکّه واَحکّه اِحکاکًا واحتکّه واستحکّه راسه: کھجلانا۔ واحتک بالشیٔ: کسی چیز کے ساتھ لازم ہونا۔

حاکّ مُحاکّةً وحکاکًا. الرجل: برابری کرنا۔ مقابلہ کرنا۔

تحکّک. به: درپے برائی ہونا۔ امثلہ عرب میں سے ہے "تحککت العقرب بالحیة" اس کے حق میں بولتے ہیں جو اپنے قوی سے جھگڑا کرے۔

تحاکّا: ایک دوسرے کو کھجلانا۔ باہم مقابلہ کرنا۔

الحِکّ: شک۔ (...... والحکاک) خارشتی اُونٹ کے کھجلانے کے لئے درخت کا تنہ۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ حِکُّ او حِکاکُ شرٍّ" فلاں شر کے اوپر غالب ہے وہ بہت اس سے مقابلہ کرتا ہے۔

الحُکّ: جہاز رانوں کا قطب نما (مولدة)

الحُکاکات: وسوسے۔ واحد (حُکاکة)

الحَکَک: رخام کی مانند سفید پتھر۔ مونڈھے ہلاتے ہوئے چلنے والی عورت کی مانند رفتار۔

الحِکّة: نرم پتھروں والی زمین۔

الحُکُک: برائی والے۔ حاجات کے طلب کرنے میں اصرار کرنے والے۔ واحد (حاکّ)

الحِکّة. حک کا اسم۔ خارش۔ کھجلی۔

حکة الانف: ایک قسم کی سوزش جو ناک میں ٹھنڈی ہوا کے پہنچنے سے ہوتی ہے اور اسکا اثر دماغ تک ہوتا ہے اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ شک۔

الحاکّة: دانت۔ کہا جاتا ہے "مابقی فی فمه حاکّة" اس کے منہ میں دانت نہیں۔

الحُکاک: سوڈا۔ ایک قسم کا مرض جس میں کھجلی ہوتی ہے۔

الحُکاکة: وہ جو کسی چیز کے رگڑنے سے گرے۔

الاَحکاک: ہم کفو لوگ۔ کہا جاتا ہے "لست من اَحکاکه" یعنی تو اس کے مردوں میں سے نہیں۔

الاَحکّ: دانتوں سے خالی منہ والا۔ ترشا ہوا کھر۔

الحکّاک: بہت رگڑنے والا۔ امتحان کے لئے سونے کو رگڑنے والا۔

المِحکّ: کسوٹی۔

المُحکّک: مفع۔ الجذلُ المُحکّک: خارشتی اُونٹ کے کھجلانے کے لئے درخت کا تنہ۔ کہا جاتا ہے "اناجذیلها المحکک وعذیقها المرجّب" یعنی میری رائے سے شفا حاصل کی جاتی ہے جیسے اُونٹ تنہ سے شفا حاصل کرتا ہے۔

حکأ (ف) حکأ و اَحکأ واحتکأ. العقدة: باندھنا۔ احتکأت العقدة: سخت ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِحتکأ الشیٔ فی صدری" میرے دل میں جا گزیں ہوگیا۔ پس مجھے شک نہیں۔

الحُکأة والحُکّأة: بڑا گرگٹ۔

حکرہ (ض) حکرًا: گھٹانا۔ ظلم کرنا۔ بری معاشرت اختیار کرنا۔ زندگی بسر کرنے میں تنگی ومشقت ڈالنا۔

حکِر (س) حکرًا: اصرار کرنا۔ صفت (حکِر) ...... بالامر: خودسر ہونا۔

حاکرہ مُحاکرة: جھگڑا کرنا۔

تحکّر واحتکر. الشیٔ: مہنگا بیچنے کے لئے روک رکھنا۔ وتحکّر علیه: افسوس کرنا۔

الحُكْر : مص ۔ (والحُكُر) تھوڑا پانی یا کھانا ۔ چھوٹا پیالہ ۔

الحَكَر والحُكَر : گراں بیچنے کے لئے روکی ہوئی چیز ۔ تھوڑا کھانا یا دودھ ۔

الحُكْرَةُ : غلہ کی بندش ۔

الحَاكُورَة : پائیں باغ ۔ (عامیہ)

حَكَشَ (ض) حَكْشًا ۔ الرجلَ : سمٹنا ۔

حَشِيشَةُ الدِّينَار : امریکہ اور یورپ میں بکثرت پیدا ہونے والا پودہ جس کو شراب بیئر کی تیاری میں استعمال کرتے ہیں ۔

...... الشَّيْءَ : جمع کرنا ...... الرجلَ : ظلم کرنا ۔

حَكَفَ (ض) حُكُوفًا ۔ الرجلُ : کام میں سست ہونا ۔

حَكِلَ (ن) حَكْلاً و اُحْكِلَ واحْتَكَلَ ۔ الامرُ عليه : دشوار و مشتبہ ہونا ۔

تَحَكَّلَ : جہالت سے اصرار کرنا ۔

الحُكْل : وہ جس کی آواز سنائی نہ دے ۔ کہا جاتا ہے "تَكَلَّمَ كَلَامَ الحُكْل" اس نے غیر مفہوم گفتگو کی ۔

الحُكَل ۔ في الفرس : گھوڑے کے ٹخنوں کا ڈھیلا پن ۔

الحُكْلَة : جہالت کی وجہ سے اصرار ۔

حَكَمَ (ن) حَكْمًا : لوٹنا ۔ واپس ہونا ۔ کہا جاتا ہے "احكمه فحكم" اس نے اس کو واپس کیا اور وہ واپس ہو گیا ...... الفَرَسَ : گھوڑے کے منہ میں حکمہ لگانا (دیکھئے لفظ حكمه) ...... ہ عن كذا : منع کرنا ۔ باز رکھنا ۔

حَكُمَ (ک) حِكْمَةً : دانا ہونا ۔

حَكَّمَهُ : حاکم بنانا ۔ حكمه في الامر : فیصلہ کرنے کے لئے سپرد کرنا ...... عن كذا : لوٹانا اور منع کرنا ۔

حَاكَمَهُ : جھگڑا کرنا ۔ حاكمه الى الحَاكِم : جھگڑے کو حاکم کے سامنے لے جانا ۔

اَحْكَمَ ۔ الشَّيْءَ : مضبوطی سے کرنا ۔ اَحْكَمَتْهُ التَّجَارِبُ : دانا و عقلمند بنا دینا ۔ اَحْكَمَ السَّفِيهَ : کسی برے کام کے کرنے سے ہاتھ پکڑ لینا یا برے انجام کو جتا دینا ...... ہ عن الامر : رد کرنا، منع کرنا ...... الفَرَسَ : گھوڑے کے منہ میں حکمہ لگانا ۔ (دیکھئے الحكمه)

تَحَكَّمَ ۔ في الامر : بغیر وجہ ظاہر ہوئے اپنی رائے سے فیصلہ کرنا ۔ حکم جاری کرنا ۔ خواہش کے مطابق تصرف کرنا ۔

اِحْتَكَمَ ۔ في الامر : پنچ منظور کرنا ...... الناس الى الحاكم : مقدمہ لے جانا ...... على فلان : ارادہ کے موافق طلب کرنا ...... في الشَّيْءِ : خواہش کے مطابق تصرف کرنا ...... الامرُ : مضبوط ہونا ۔

تَحَاكَمُوا ۔ الى الحاكم : مقدمہ لے جانا ۔

اِسْتَحْكَمَ ۔ الامرُ : مضبوط ہونا ...... عليه الكلامُ : مشتبہ ہونا ۔

الحُكْم : مص ۔ فیصلہ ۔ ج اَحْكَام ۔

الحَكَم : حکم جاری کرنے والا ۔ حاکم ۔ فیصلہ کرنے والا ۔ سرپنچ (مفرد و جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے) رجلٌ حَكَمٌ : عمر رسیدہ مرد ۔

الحِكْمَة : انصاف ۔ علم ۔ بردباری ۔ فلسفہ ۔ حق کے موافق گفتگو ۔ کام کی درستی ۔ ج حِكَم ۔

الحَكَمَة : لگام کا وہ حصہ جو گھوڑے کے دونوں جبڑوں کی جانب ہو ...... من الانسان : چہرے کے سامنے کا حصہ ۔ قدر و منزلت ۔

الحُكُومَة : مص ۔ گورنمنٹ ۔

الحَاكِم : قاضی ۔ حکم نافذ کرنے والا ۔ ج حُكَّام و حَاكِمُون ۔

الحَكِيم : دانا ۔ عالم ۔ ج حُكَمَاء ۔ مؤنث حَكِيمَة ۔ قصيدة حكيمة : دانائی آمیز قصیدہ ۔ الحكيم : اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے ۔

الاُحْكُومَة ۔ تحكم في الامر : کا اسم ۔

المَحْكَمَة : کچہری ۔ ج مَحَاكِم ۔

المُحْكَم : منع ۔ آزمودہ (...... والمُحْكِم) اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنے والا ۔

حَكَى (ض) حِكَايَةً ۔ عنه الكلامَ : نقل کرنا ...... الخبرَ : بیان کرنا ...... فلانًا : مشابہ ہونا ...... الشَّيْءَ : مشابہ بنانا ۔ حكى عليه : چغل خوری کرنا ...... العقدةَ : باندھنا ۔

اَحْكَى اِحْكَاءً ۔ العقدةَ : باندھنا ۔

حَاكَى مُحَاكَاةً ۔ ہ : مشابہ ہونا ۔

اِحْتَكَى اِحْتِكَاءً ۔ الامرُ : مضبوط ہونا ۔

الحَكِيُّ : چغل خور ۔ (مذکر و مؤنث)

حَلَّ (ن) حَلًّا ۔ العقدةَ : کھولنا ۔

اِنْحَلَّتْ ۔ العقدةُ : کھل جانا ۔

حَلَّ (ن ض) حُلُولاً ۔ عليه امرُ اللّٰه : واجب ہونا ۔

حَلَّ (ن ض) حَلًّا و حَلَلاً و حُلُولاً ۔ المكانَ وبالمكان : نازل ہونا ...... بہ في المكان : اُتارنا ۔

حَلَّ (ض) حِلًّا ۔ الشَّيْءُ : حلال ہونا ۔ ...... الدَّيْنُ : ادائیگی کا وقت پہنچنا ۔ ...... اليمينُ : قسم پوری ہونا ...... الرجلُ : احرام سے نکلنا ۔

حُلَّ ۔ الجامدُ : پگھلایا جانا ...... المكانُ : آباد ہونا ۔

حَلَّ (س) حَلَلاً : پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا ۔ صفت (اَحَلُّ) ج حُلٌّ ۔

حَلَّلَ تَحْلِيلاً وتَحِلَّةً وتَحِلًّا ۔ الشَّيْءَ : حلال ٹھہرانا ...... اليمينَ : کفارہ ادا کرنا ۔

حَلَّلَهُ بالمكان : اُتارنا ۔

تَحْلِيلُ الْكَهْرَبَائِي : مرکب اجسام کو بجلی والی لہروں کے ساتھ ان کے عناصر کی طرف لوٹانا ۔ جیسے پانی کو آکسیجن اور ہائیڈروجن کی طرف لوٹانا ۔

اَحَلَّ اِحْلَالاً : عہد و میثاق سے آزاد ہونا ...... المُحْرِمُ : احرام سے نکل جانا ۔ اشہر حرم کے علاوہ مہینوں میں داخل ہونا ...... بنفسه : مستحق سزا ہونا ۔ اَحَلَّهُ بالمكان او المكانَ : اتارنا ...... الشَّيْءَ : حلال کرنا ...... عليه الامرَ : واجب کرنا ...... الناقةُ على ولدها :

دودھ جاری ہونا۔
اِنْحَلَّ: کھل جانا۔
تَحَلَّلَ. فی یمینه: شرطیہ قسم کھانا۔ جیسے واللّٰہ لافعلن ذلک ان شاء اللّٰہ' یا الا ان یکون کذا ...... من یمینه: کفارہ ادا کر کے آزاد ہو جانا۔ تَحَلَّلَهُ: حلال کر دینے کو چاہنا۔
اِحْتَلَّ. المکان وبالمکان: اُترنا او ایسا ہی کہا جاتا ہے "اِحْتَلَّ القومَ وبالقومِ" وہ قوم کے پاس اُترا۔
اِسْتَحَلَّ. الشَّیْءُ: حلال سمجھنا یا حلال کر لینا۔
اِسْتَحَلَّهُ الشَّیْءُ: حلال ٹھہرانے کی اجازت چاہنا۔
الحَالُّ: فا۔ ج حُلَّل وحُلُوْل وحُلَّال. و (الحَلَّال) حَالٌّ: کا اسم مبالغہ۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ حَلَّالٌ للعُقَدِ کافٍ للمُهِمَّات" فلاں گرہوں کا بڑا کھولنے والا اور مشکلات کے لئے کافی ہے۔
الحَلُّ: تل کا تیل۔
الحِلُّ: مص۔ حلال مکہ مکرمہ کے اردگرد حرم محترم کے علاوہ جگہ۔ کسی جگہ میں اُترنے والا۔ جیسے "مازلتُ حِلاًّ بهذا البلد" میں ہمیشہ اس شہر میں اُترنے والا ہوں۔
والاشهرُ الحِلُّ: اشہر حرم کے علاوہ مہینے۔
الحِلُّ: نشانہ۔ جس پر تیر اندازی کی جائے۔ قسم سے بری ہونا۔
اَلحُلُوْلُ: اس سے مراد دو جسموں کا اس طرح متحد ہونا کہ ان میں سے ایک کی طرف اشارہ دوسرے کی طرف اشارہ ہو گیا۔ اسی سے مذہب حلول ہے۔ اس مذہب والوں کا عقیدۂ فاسدہ ہے کہ اللہ عز و جل ہر شے میں حلول کر گیا ہے اس لیے ہر شے پر اللہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔
حُلُوْلُ حَیِّزِی: اجسام کا حلول مقامات میں۔
حُلُوْلُ وَصْفِی: سیاہی کا حلول جسم میں۔
حُلُوْلُ سَرَیَانِی: صورت کا حلول ہیولی میں یا اعراض نفسانیہ کا حلول نفس میں۔
حلول ابعواری: دو جسموں میں سے ایک دوسرے کا ظرف ہو جیسے پانی آبخورے میں۔ حلولیه فرقة: صوفیاء کرام کا ایک فرقہ جو کہ مذہب حلول کے قائل ہیں۔
الحِلُّ والحُلُّ: احرام سے نکلنے کا وقت۔ کہا جاتا ہے "فعله فی حُلِّه وحُرْمِه" اس نے اس کو احرام میں اور احرام سے نکلنے کے وقت کیا۔
الحَلَّةُ: حلول کا اسم مرہ۔ نرکل کا بنا ہوا بڑا ٹوکرا۔ (ہ...... والحِلَّةُ) اُترنے کی جگہ۔ مجلس۔ جمع ہونے کی جگہ۔ ...... من الشَّیْءِ: جہت و جانب۔ ج حِلَل وحِلَال اور کہا جاتا ہے "فیه حَلَّةٌ اَوْحِلَّةٌ" اس میں کمزوری ہے۔ الحِلَّةُ: اترنے کی ہیئت۔ نازل ہونے والی قوم جو بہت زیادہ ہو۔ کہا جاتا ہے "حَیٌّ حَلَالٌ" اترنے والا قبیلہ جن کے اندر بہت کثرت ہے۔
الحُلَّةُ: نیا کپڑا۔ کپڑوں کا جوڑا۔ ہتھیار۔ کہا جاتا ہے "لَبِسَ المحاربُ حُلَّته وبَزَّته" جنگ کرنے والے نے اپنا لباس اور ہتھیار استعمال کیا۔ ج حُلَل وحِلَال.
الحَلَالَةُ: چرخہ (مولدة)
الحَلَال: ضد حرام۔ احرام سے نکلنے والا۔ والسحر الحلال: تعجب انگیز امور جن سے عقل حیران ہو جائے۔ الحلو الحلال: کلام جس میں شک نہ ہو۔
الحِلَال: ضد حرام۔ کجاوہ کا سامان۔ عورتوں کی ایک سواری۔
الحَلِیْل: حلال۔ شوہر (...... والحَلِیْلَة) بیوی۔ الحَلِیْل: گھر میں ایک ساتھ رہنے والا۔ ج اَحِلَّاء مؤنث حَلِیْل وحَلِیْلَة ج حَلَائِل.
الاِحْلَال: افعال حج سے فراغت۔
الاِحْلِیْل: پیشاب نکلنے کا سوراخ۔ پستان میں دودھ نکلنے کا سوراخ۔ ج اَحَالِیْل.
التَّحِلَّة: قسم کا کفارہ یا قسم میں استثناء۔
التَّحْلِیْل: بمعنی الاحلیل.
المَحَلُّ: اُترنا۔ اُترنے کی جگہ۔ ج مَحَالٌّ.
مِحَلُّ. الدَّین: ادائیگی قرض کا وقت۔
المُحِلُّ. فا۔ رجل مُحِلٌّ: حرم کی پردہ دری کرنے والا۔
المَحَلَّة: اُترنے کی جگہ۔ (المَحَلَّتَان) ہانڈی۔
المُحَلَّل: مفع۔ ماء مُحَلَّل: اُونٹوں کے اُترنے سے گدلا پانی۔ مکان مُحَلَّل: وہ جگہ جہاں کثرت سے لوگ اُتریں۔ روضة او مکان مِحلال: باغ یا مکان جہاں کثرت سے لوگ اتریں۔
حَلَاهُ (ف) حَلًا. بالسیف: تلوار سے مارنا ...... ہ بالسوط: کوڑے سے مارنا ...... بِهِ الارض: پچھاڑ دینا۔ حَلَاهُ الشَّیْءُ: دینا۔
حَلَا الجلد: کھال اُتارنا (حَلَاه واَحْلَاه) کسی کو سرمہ یا انجن لگانا۔ حَلَالَهُ حَلُوءًا: کسی کے لئے سرمہ یا انجن رگڑنا۔
حَلِیَ (س) حلا. الادیمُ: کھال اُتارتے ہوئے چھری لگ کر خراب ہونا۔ حَلِیَتِ الشفةُ: ہونٹ پر چھالہ پڑ جانا۔
حَلَاهُ تَحْلِیْئًا وتَحْلِئَةً. عن الماء: دھتکارنا۔ پانی پر اترنے سے روکنا ...... ہ الشَّیْءُ: دینا۔
الحُلُوْءُ والحُلَاءَةُ: سرمہ۔ چمڑے پر کی جھلی جس کو دباغ اُتارتا ہے۔ ہر وہ چیز جس کو رگڑ کر آنکھ میں لگایا جائے۔
الحَلَا والحَلِیءُ والتحْلِئَة: چمڑے کے بال۔ یا چمڑے کا میل و سیاہی۔ الحَلِیءُ: چھری لگا ہوا چمڑہ۔ الحَلَاءُ: بخار کے بعد ہونٹوں پر بننے والا چھالہ۔
الحَالِئَة: بہت زہریلا سانپ۔
التَّحْلِئَة: مص۔ بوجھل۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ تحْلِئَة" بوجھل مرد۔
المِحْلَأُ والمِحْلَاة: چمڑا صاف کرنے کی چھری۔
حَلَبَ (ن ض) حَلْبًا وحَلَبًا وحِلَابًا

الشاۃ: دوہنا۔ کہا جاتا ہے "حَلَبَ الدھرَ اشطُرَہٗ" اس نے زمانے کے اُمور خیر وشر کو آزمایا (اشطر: اُونٹنی کے تھن کے باکھ کو کہتے ہیں) و "حَلَبْتَ بالساعد الاشد" جبکہ تم ایسے آدمی سے مدد لو جو تمہارے کام کو اچھی طرح انجام دے۔

"وَمالہ حلبٌ ولاجَلَبٌ" اس کے لئے نہ اُونٹنیاں ہیں نہ اُونٹ۔ حَلَبَ الرجلُ: زانو کے بل بیٹھنا۔

حَلَبْتُ واَحلَبْتُ. الرجلَ: دوسرے کے لئے دوہنا۔ حَلَبْتُہٗ واَحْلَبْتُہٗ ناقتی: دوہنے کے لئے دینا۔ حَلَبَ القومُ حَلْبًا وحُلُوبًا واَحْلَبُوْا: ہرطرف سے مدد کے لئے جمع ہونا۔

حَلِبَ (س) حَلَبًا. الشعرُ: کالا ہونا۔

حَالَبہ: ساتھ مل کر دوھنا (..... واَحْلَبَہ) مدد کرنا۔

تَحَلَّبَ وانْحَلَبَ. العرق او الدمعُ: بہنا ..... عینُہ: آنسو بہانا ..... فمہ: تھوک ٹپکانا۔

اِحتَلَبَ واسْتَحْلَبَ: دودھ نکالنا۔ اِحْتَلَبَ الناقۃَ: دوھنا۔ اِسْتَحْلَبَ القومُ: مدد کے لئے جمع ہونا۔

الحَلَبُ: مص (..... والحَلِیْبُ) دوھا ہوا دودھ۔ کہا جاتا ہے "شَرِبْتُ حَلَبًا" میں نے تازہ دودھ پیا۔ کھجور کی شراب۔ حَلَبُ الکَرْمِ وحَلَبُ العصِیر: شراب۔ کہا جاتا ہے "ذاقوا حَلَبَ امرھم" یعنی انہوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھا۔ و "دَمٌ حَلِیْبٌ" تازہ خون۔ کہا جاتا ہے "نَاقَۃٌ (حَلْبَی) رَکْبَی او (حَلْبَانَۃٌ) رَکْبَانَۃٌ" دودھ دینے والی اور سواری کے قابل اُونٹنی۔

الحَلْبَۃُ: ایک بار دوھنا۔ ایک دفعہ کی گھوڑوں کی دوڑ۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ یرکض فی کلِّ حَلْبَۃٍ من حَلَبَاتِ المَجْد" وہ مجد و بزرگی کی ہر دوڑ میں دوڑتا ہے۔ الحَلْبَۃُ: گھوڑے جو دوڑانے کے لئے جمع کئے جائیں۔ ج حَلَبَات وحَلائب.

الحَلَبَان: صبح شام۔ (چونکہ یہ دونوں اوقات دودھ دوہنے کے ہیں۔)

اَلحَلَب: ایک درخت جس کے دانے خوشبودار ہوتے ہیں۔

الحُلْبَۃ: میتھی۔ زچہ کی خوراک۔

الحُلْبَۃ: زچہ کی خوراک۔ بکریوں کا ایک حصہ جو ریوڑ سے علیحدہ ہو جائے۔

الحَالِب: فا۔ ج حَلَبہ.

الحَالِبَۃ: تھن کے اردگرد کی رگیں۔ ج حَوَالِب حَوَالِبُ البئر: کنوئیں کا سوت۔ حَوَالِبُ العَیْن: آنکھ کی وہ رگیں جن سے آنسو نکلتے ہیں۔

الحَالِبَان: دو رگوں کا نام جن سے پیشاب گردے سے مثانہ کی طرف آتا ہے۔

الحِلاب: دودھ دوہنے کا برتن۔

الحَلَّاب: بہت دوہنے والا۔ "یَوْمٌ حَلَّابٌ" نمناک دن۔

الحَلُوْب والحَلُوْبَۃ. من الابل او الغنم: دودھ دینے والی اُونٹنی یا بکری۔ دوہی ہوئی۔ ج حُلُب وحَلائب.

الحَلائب: جماعتیں۔ کسی شخص کے مددگار لوگ جو چچا کی اولاد سے ہوں۔

الحُلْبُوب: کالا رنگ۔ کہا جاتا ہے "اسودُ حلبوب" بہت کالا۔

الحِلْبَاب: عشق پیچہ کی بیل۔

الحُلَّبُ والحُلَّبَان والحِلْبَاب والحُلْبُوْبُ: مختلف نباتات کے نام۔

شَاۃ (تِحْلَابَۃ وتُحْلُبَۃ وتِحْلِبَۃ وتُحْلَبَۃ وتَحْلَبَۃ) حاملہ ہونے سے پہلے دودھ دینے والی بکری۔

المِحْلَب: دودھ دوہنے کا برتن۔ ج مَحَالِب.

المَحْلَب: دودھ دوہنے کی جگہ۔ ج مَحَالِب: ایک قسم کا درخت جس کے بیج سے خوشبو حاصل کی جاتی ہے۔

المُحْلِب: فا۔ کہا جاتا ہے "فلان مُحْلِبٌ مُحْلَبٌ" یعنی فلاں شخص کے اُونٹ بیچے ہوئے جن میں سے وہ مادہ سے دودھ دوھتا ہے اور نر کو بیچنے کے لئے لے جاتا ہے۔

المُحْلِب: مددگار اور بقول بعض مددگار جو اپنی قوم کا نہ ہو۔

الحِلْبِد: چھوٹا اُونٹ۔ مؤنث حلبدۃ.

الحَلْبَس: بہادر۔

الحَبَلْبَس: بہادر۔ کسی شے کو لازم ہو کر رہنے والا۔ شیر۔

الحِلْبِیس: شیر۔

حَلَتَ (ض) حَلْتًا. الراسَ: مونڈنا۔ ..... الصوف: نمک لگائے ہوئے چمڑے سے بال اُکھیڑنا ..... الدَّیْنَ: ادا کرنا۔ ..... ظھر الخَیْل: چمٹ کے رہنا۔ ..... بسَلْحِہ: پاخانہ کرنا۔

الحُلاتَۃ: اون کا اکھیڑتے وقت گرا ہوا۔

الاَحلَت: وہ جس کا بال یا اُون اُکھیڑ دیا گیا ہو۔

الحَلِیْت: یخ' اولہ' پالا۔

الحَلِیْت والحِلْتِیْت: ہینگ۔

الحِلْتِیْت: ہینگ۔

حَلَجَ (ن ض) حَلْجًا. الخبزۃ: بیلن سے بڑھانا اور گول کرنا ..... فی المشی: آہستہ آہستہ چلنا' دوڑتے میں قدم کشادہ رکھنا ..... القومُ لَیْلَتَہُم: چلنا۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ القوم یَحْلِجُوْنَ لَیْلَتَھُم" قوم ساری رات چلتی رہی۔ حَلَجَ القُطْنَ: دھن کر بنولے نکالنا۔ صفت (حلاج) اور صفت مفعول (حَلِیْج ومَحْلُوْج) ..... الحَبْلَ: بٹنا ..... الرجلَ بالعصا: لاٹھی سے مارنا۔

تَحَلَّجَ. الحَلُوْجُ: بادل کا چمکنا ..... فی صدرہ: کھٹکنا۔

اِحْتَلَجَ. حقَّہ: لینا۔

الحَلْجَۃ والحَلَجَۃ: مسافت۔

الحِلاجَۃ: دُھنے کا پیشہ۔

الحَلُوْج: چمکنے والا بادل۔

الحُلُج: بہت کھانے والے۔

الحَلِیْجَۃ: دودھ جس میں کھجور تر کی گئی ہو۔

ج حُلُج.
المحلج والمحلاج: روئی دھننے کا آلہ۔ بیلن۔ ج مَحالِج ومَحالیج. المَحْلَج: لکڑی جس پر چرخی گھومتی ہے۔
المَحْلَج والمِحْلجة: وہ چیز جس پر روئی دھنی جائے۔
حَلْحَلَ. الشيءَ: حرکت دینا۔ ہٹانا۔۔۔۔ القومَ: قوم کو ان کی جگہ سے علیحدہ کر دینا۔
تَحَلْحَلَ. عن مكانه: حرکت کرنا۔ دور ہونا۔ ہٹ جانا۔
الحُلاحِل: سردار۔ بہادر۔ کامل۔ ج حَلاحِل: (انہی معانی میں مُحَلْحَل ومُلَحْلَح بھی ہیں۔)
حَلَزَ (ن) حَلْزًا. الجلدَ او العودَ: چھیلنا۔
تَحَلَّزَ. الشيءُ: باقی رہنا۔۔۔۔ القلبُ: درد مند ہونا۔۔۔۔ للامر: تیار ہونا۔۔۔۔ بالمكان: اقامت کرنا۔
اِحْتَلَزَ. منه حقه: لینا۔
الحِلِزّ: بخیل۔ بدخلق۔ پست قد۔ اُلو۔ ایک قسم کا غلہ۔ واحد (حِلِزَّة)
الحَلَزُون: ایک قسم کا آبی جانور جو سیپی میں ہوتا ہے۔ سنکھ۔
الحَلَزُونة. في عرف الحدادين والنجارين: لوہاروں اور بڑھیوں کے عرف میں پیچ دار کیل کو کہتے ہیں۔ شكل او خط (حَلَزُوني) گھونگھے کی ہیئت کی شکل۔
حَلَسَ (ض) حَلْسًا. البعيرَ: ٹاٹ سے ڈھانپنا۔۔۔۔ الرجلُ بالشيءِ: بہت حریص ہونا۔۔۔۔ السماءُ: لگاتار نرم برسنا۔
حَلِسَ (س) حَلَسًا وتَحَلَّسَ. بالمكان: کسی جگہ میں جم کے رہنا۔۔۔۔ للامر: کسی کام کے لئے چکر لگانا۔ کہا جاتا ہے "ما تَحَلَّسَ منه بشيء وما تَحَلَّسَ شيئًا" اس نے اس میں سے کچھ نہیں پایا۔
اَحْلَسَ. الرجلُ: مفلس ہونا۔۔۔۔ فلانًا في البيع: نقصان پہنچانا۔۔۔۔ ہ: عہد و میثاق کرنا۔
اَحْلَسَتِ السماءُ: لگاتار ہلکی بارش ہونا۔۔۔۔ الارض: سرسبز ہونا۔ اَحْلَسَهُ الخوفَ: خوف لازم کرنا۔
حالَسَهُ: لازم ہونا۔ حالَسَ البعيرَ: ٹاٹ سے ڈھانپنا۔
اِحْلَسَّ: سرخ مائل بسیاہی ہونا۔ صفت (احلس) مؤنث (حَلْساء)
اِسْتَحْلَسَتِ. الارضُ: سرسبز ہونا۔ ۔۔۔۔ النبتُ: زمین کو ڈھانپ لینا۔۔۔۔ الليلُ: سخت تاریک ہونا۔۔۔۔ الخوفُ فلانًا: خوف کا لازم رہنا۔
الحِلْس والحَلَس: ٹاٹ۔ زین یا کجاوہ کے نیچے بچھانے کا کپڑا۔ قیمتی فرش کے نیچے بچھانے کا کپڑا۔ ج اَحْلاس وحُلُوس وحِلَسَة. اَحْلاسُ الخيل: گھوڑوں پر ہی سوار ہونے والے اور کہا جاتا ہے "فلان حلس بيته" فلاں ہمیشہ اپنے گھر ہی میں رہتا ہے اور یہ عربوں کے نزدیک قابل مذمت ہے۔ "وهو حِلْسٌ من اَحْلاسِ البلادِ" یعنی وہ صاحب عزت وقوت ہے (اور یہ قابل مدح ہے) و"كونوا اَحْلاسَ بُيُوتِكُم" تم ہمیشہ خانہ نشین رہو و"هذا لَيس من اَحْلاس فلان" یہ فلاں کا کفو نہیں ہے۔ و"رَفَضْتُ كذا ونقضتُ احلاسه" یعنی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ الحِلْس: عہد و پیمان۔ جوئے کا چوتھا تیر۔ سردار۔ بہادر۔ اُم حِلْس: گدھی۔
الحَلَس: مص۔ عہد و پیمان۔
الحَلِس: بہادر۔ حریص جو اپنی جگہ سے جدا نہ ہو۔ سرخ سیاہی مائل۔
حَلَطَ (ن) حَلْطًا: قسم کھانا۔۔۔۔ في الامر: اصرار کرنا اور جلدی کرنا۔ غضب ناک ہونا۔
حَلِطَ (س) حَلَطًا واحْتَلَطَ. عليه: غضب ناک ہونا۔۔۔۔ منه: زچ ہونا۔
اَحْلَطَ: بمعنی حَلَطَ۔۔۔۔ ہ: غضب ناک کرنا۔۔۔۔ بالمكان: اقامت۔۔۔۔ في اليمين: کوشش کرنا۔
حَلَفَ (ض) حَلْفًا وحِلْفًا وحَلِفًا ومَحْلُوفًا ومَحْلُوفَةً ومَحْلُوفَاءَ. بالله: قسم کھانا۔
اَحْلَفَهُ وحَلَّفَهُ واسْتَحْلَفَهُ: قسم کھلانا۔
حالَفَهُ مُحالَفَةً: معاہدہ کرنا۔ حالف فلانا حزنُهُ: غم کا لازم ہونا۔
تَحالَفُوا: باہم عہد و پیمان کرنا۔
الحَلْف والحِلْفُ والاُحْلُوفَة: قسم۔
الحِلْف: مص۔ عہد و پیمان۔ دوستی۔ دوست جو بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائے۔ ج اَحْلاف کہا جاتا ہے "فلان حِلْف كذا" یعنی فلاں اس سے جدا نہیں ہوتا۔
الحَلْفاء: ایک بوٹی نوکیلی جیسے کھجور کی شاخ پانی بہنے کی جگہ اُگتی ہے۔ واحد حَلَفَة وحَلْفاء.
الحَلْفاء: بہت چیخنے والی لونڈی۔ ج حُلُف وحُلُف.
ارض (حَلِفَة ومَحْلَفَة) حلفاء: گھاس والی زمین۔
الحَلافِيُّ: وہ جگہ جس میں حلفاء گھاس بہت اُگے۔
الحَلّاف والحَلّافة: بہت قسمیں کھانے والا۔
الحَلِيف: عہد و پیمان کرنے والا۔ لازم۔ ساتھی۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ حَلِيفُ الجُودِ" فلاں جود و بخشش کا حلیف ہے یعنی بڑا فیاض۔ "فلانٌ حَلِيفُ اللِسانِ" فلاں چرب زبان فصیح ہے۔ ج حُلَفاء.
المُحْلِف: شک کی چیز جس کے ثابت کرنے کے لئے قسم کی ضرورت ہو۔ کہا جاتا ہے "هذا غلامٌ مُحْلِف" یہ ایسا لڑکا جس کے احتلام میں شک ہے۔
حَلَقَ (ض) حَلْقًا وتَحْلاقًا. الراسَ: مونڈنا۔
حَلَقَ (ن) حَلْقًا. الرجلَ: حلق پر مارنا۔۔۔۔ الحوضَ: بھرنا۔۔۔۔ الشيءَ: چھیلنا۔ السَنَةُ القومَ: مصیبت میں ڈالنا۔ صفت

(حَلْقَى)...... القومُ بَعْضُهُمْ بعضًا : ایک دوسرے کو قتل کرنا۔

حَلِقَ (س) حَلَقًا : حلق کے درد والا ہونا۔

حَلَّقَ. الراسَ : مونڈنا (تشدید کثرت کے لئے ہے)...... الطائرُ : اُڑنے میں چکر لگانا ...... القمرُ : ہالہ پڑنا...... الشَّیْئُ : حلقہ کی مانند بنانا۔

...... الاناءَ مِن الشراب : بھرنا۔

الحوضُ : خشک ہونا...... عَیْنُ الحیوان : دھنس جانا...... النجمُ : بلند ہونا...... ضرعُ الناقة : دودھ کا خشک ہو جانا۔

اَحْلَقَ. الاناءَ او الحوضَ : بھرنا۔

تَحَلَّقَ. القومُ : حلقہ بنا کر بیٹھنا...... القمرُ : ہالہ پڑنا۔

اِحْتَلَقَ. الراسَ : مونڈنا۔

الحَلْق : مص۔ گلا۔ ج اَحْلاق و حُلُوق و حُلُق. حُلُوق. الارض : نالیاں۔ وادیاں۔ کہا جاتا ہے "اَخَذُوا فِي حُلُوْقِ الطَّرِیق" انہوں نے تنگ راستے اختیار کئے۔ الحَلْقُ : بدبختی۔

الحَلْقَة : ہر گول چیز۔ زرہ۔ رسّی۔ ج حَلَق و حَلَقات. وحلقة القوم : قوم کا دائرہ...... کہا جاتا ہے "سَالَهُ فِيْ حَلْقَتِهٖ" اس نے اس سے مانگا جبکہ وہ مانگنے والوں کے حلقہ میں تھا۔

حلقة الحوض : حوض کا بھرنا۔

حَلَقَةُ. الباب او القوم : دروازہ کا حلقہ یا قوم کا دائرہ۔

الحِلْق : بادشاہ کی انگوٹھی بغیر نگینہ کی انگوٹھی۔ بہت مویشی۔

الحَلِق : بے بال کا۔ راسٌ حَلِقٌ : بے بال کا سر۔

الحَلاقِ و حَلاقِ : بروزنِ قطام مبنی علی الکسر معدول از حَالِقَة: موت۔

الحِلاق : گلا۔

الحُلاق والحَوْلَق : گلے کا درد۔

الحَلّاق : نائی حجام۔

الحُلاقَة : مونڈے ہوئے بال۔

الحِلاقَة : نائی کا پیشہ۔

الحَالِق : فا۔ ج حَلَقَة...... مِن الجِبال : بلند پہاڑ جس میں پیداوار نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "جاء مِن حَالِق" وہ بلند جگہ سے آیا۔ و "هوى مِن حَالِق" وہ اُونچی جگہ سے گرا یعنی ہلاک ہو گیا۔ "ضرع حَالِق" بھرا ہوا تھن۔ پیٹ سے سٹا ہوا تھن (ضد) ج حُلَّق و حَوَالِق.

الحَالِقَة. الحالق : کا مؤنث۔ موت۔ برا قول۔ سخت سال۔ ج حَوَالِق.

الحَالُوق : موت۔

الحَالُوقة. مِنَ السیوف او الرجال : تیز۔

الحَوْلَق والحَیْلَق : بلا و مصیبت۔

الحَوْلَقَة "لا حول ولا قوة الا بالله" کہنا۔

الحَلِیق : مونڈا ہوا۔ کہا جاتا ہے "شعر حَلِیق ولحیة حَلِیق" مونڈا ہوا بال مونڈی ہوئی داڑھی۔ ج حَلْقى.

المِحْلَق : اُسترہ۔ سخت کمبل۔

الحِلْقد : بدخو۔

حَلْقَمه : گلا کاٹنا۔

الحُلْقُوم : گلا۔ ج حَلاقِیم.

حَلِکَ (س) حُلُوکَةً و حَلَکًا و حُلُوکًا واحْلَوْلَکَ واسْتَحْلَکَ : سخت سیاہ ہونا۔ صفت (حَالِک و حَلِک)

الحَلَک والحُلْکَة: سخت سیاہی۔

الحَلَکَةُ والحَلَکَاءُ والحُلُکَاءُ والحَلْکَاء والحُلَکَاءُ والحُلَکَیٰ.

الحُلْکُوک والحُلْکُلِک : سخت سیاہ۔

الحَلْکَم : سیاہ۔

الحَلْکَمه : سیاہی۔

حَلَمَ (ن) حُلْمًا و حُلُمًا. فی نومه: خواب دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "حَلَمَهٗ وحَلَمَ بِهٖ" اس نے اس کو خواب میں دیکھا۔ حَلَمَ الصبیُّ و (احْتَلَم) بالغ ہونا۔ (...... حَلْمًا) الجلد کیڑے نکالنا۔

حَلُمَ (ک) حِلْمًا : درگزر کرنا۔ بردبار ہونا۔ صفت (حلیم) ج حُلَمَاء و اَحْلام : مؤنث حَلِیْمَة.

حَلِمَ (س) حَلَمًا. الجلدُ : خراب ہونا اور کیڑے پڑنا۔ صفت (حَلِم و حَلِیم)

اَحْلَمَتِ. المَرأةُ: حلیم و بردبار بچے جننا۔

حَلَّمَهٗ تَحْلِیمًا و حِلَّامًا : بردبار بنانا۔ حَلَّمَ الجلدَ: کیڑے نکالنا...... القِرْبَة: بھرنا۔

تَحَلَّمَ : بردبار بننا...... الحِلْم : بردباری سے کام لینا...... الرجلُ: موٹا ہونا۔ تحلّمت القِرْبَةُ : پانی سے بھر جانا۔

تَحَالَمَ : تکلف سے بردباری ظاہر کرنا۔

اِنْحَلَمَ و اِحْتَلَمَ. فی نومه: خواب دیکھنا۔

الحِلْم : صبر و آہستگی۔ بردباری اور کبھی جہل و بے وقوفی کے مقابلہ میں آتا ہے جیسے "وَاِنَّ سَفَاهَ الشیخِ لاحِلْمَ بَعْدَهٗ" عقل۔ ج اَحْلام و حُلُوم : کہا جاتا ہے "تَاْمُرُهُمْ اَحْلامُهُمْ بِهٰذا" ان کی عقلیں اس کا حکم دیتی ہیں۔

الحُلْم : مص۔ خواب۔ ج اَحْلام اور کہا جاتا ہے "هٰذِهٖ اَحْلامُ نائم" یہ جھوٹی آرزوئیں ہیں۔

الحَلَمَة : سرپستان۔ ایک قسم کا کیڑا جو چمڑے میں لگ جاتا ہے اور اس کو خراب کر دیتا ہے۔ ج حَلَم.

الحَلِیْم : اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ موٹائی کی چربی۔

حَلا (ن) و حَلُوَ (ک) و حَلِیَ (س) حَلاوَةً و حُلْوانًا : میٹھا ہونا...... الفاکهة: پختہ ہونا حَلالَهُ الشَّیْئُ : لذیذ ہونا۔ صفت (حُلْو) اور کہا جاتا ہے "حَلِیَ فی عینی وبعینی" وہ میری آنکھوں میں بھلا معلوم ہوا۔ حَلامِنْهُ بخیر : خیر و منفعت حاصل کرنا۔

حَلاهٗ (ن) وحَلْوًا او حُلْوانًا : تھوڑا یا پورا مہر وصول کرنے کی شرط پر لڑکی یا بہن کی شادی کرنا و حَلاه کذا او بکذا" دینا کہا

جاتا ہے "حلاہ حلوانہ" اس نے اسے بدلہ دیا۔
(.....وحلّیَ) الشّیءُ (تَحْلِیَة) میٹھا بنانا۔
(حالی مُحالاۃ الرجلَ: خوش طبعی کرنا۔
اَحْلاہُ اِحْلاءً : میٹھا پانا یا میٹھا بنانا۔ کہا جاتا ہے "مایُمِرُّ ولایُحْلی" یعنی وہ نہ کڑوی باتیں کرتا ہے نہ میٹھی باتیں نہ اچھا کام کرتا ہے نہ برا۔
تحلّت۔ المرأۃُ : زیور پہننا۔ کہا جاتا ہے "تحلیٰ فلانٌ بما لَیسَ فِیْہ" فلاں نے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ کیا جو اس کے اندر نہیں ہیں۔
تحلّی واحلَولٰی واستحلٰی۔ الشّیءُ : میٹھا پانا۔ واحلولی الشّیءُ: میٹھا ہونا۔
تحالی: حلاوت ظاہر کرنا۔
الحُلْوُ : میٹھا۔ لذیذ۔ خوشگوار۔ خوبصورت۔
الحلوان : دلال وہ بہن کی اجرت۔ مہر۔ بدل۔
ـــــ حلاءہ و الحلاوۃ والحلاواء والحلاوی۔ مِنَ القفاء : گدی کا درمیانی حصہ۔ ج حلاوی۔
الحَلْواء والحلوٰی : حلوا۔ میٹھا میوہ۔ ج حلاوی۔
الحَلْوَانی: حلوا فروش۔ حلوا بنانے والا۔
الحُلْوُ مِنَ الرجال : دیکھنے میں اچھا معلوم ہونے والا۔
الحلیُ : لذیذ اور میٹھا۔ ناقۃٌ حلیۃ۔
حَلِی (ض) حَلْیًا۔ المرأۃ: عورت کے لئے زیور بنانا۔ آراستہ کرنا۔
حَلِیتُ (س) حَلْیًا۔ المرأۃُ : زیور پہننا۔ صفت (حالٍ وحالیۃ) ج حَوالٍ۔ کہا جاتا ہے "شجرۃ حالیۃ" پتے والا اپھل دار درخت۔ حلی منہ بخیر : خیر ومنفعت پہنچانا۔
حَلّی تَحْلِیۃ۔ المرأۃَ : زیور پہنانا یا زیور بنانا۔
وحلّی الشّیءَ : آراستہ کرنا۔

تَحلّی : آراستہ ہونا یا زیور پہننا۔
الحلی : پھنسیاں جو بچوں کے منہ میں نکلتی ہیں۔
الحَلْیُ ج حُلِیٌّ وحِلِیٌّ و (الحِلْیَة) ج حلی وحُلی (خلاف قیاس) زیور۔ حِلیۃ الانسان : انسان سے جو رنگ اور ہیئت دکھلائی دے۔
الحَلیُّ : خشک۔
حَمَّ (ن) حَمًّا۔ التنورَ : گرم کرنا۔
الشحمۃ : پگھلانا ..... الماءَ: گرم کرنا ..... الارتحال : جلدی کرانا۔ حَمَّ اللہُ لہ کذا: مقدر کرنا ..... الامرُ فلانًا : غم میں ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "حَمَّ حَمَّہ" اس نے اس کے ساتھ اس جیسا قصد کیا۔
حُمَّ۔ الامرُ : فیصلہ کیا جانا ..... الشّیءُ: قریب ہونا ..... الرجلُ: بخار زدہ ہونا ..... لہٗ کذا : مقدر کیا جانا۔
حَمَّ (س) حَمَمًا: کالا ہونا ..... الماءُ: گرم ہونا۔
حمّم۔ الغلامُ : سبزہ آغاز ہونا ..... الرأسُ : مونڈنے کے بعد بال نکلنا ..... المکانُ: روئیدگی ظاہر ہونا ..... الشّیءُ: کالا کرنا ..... الماءَ: گرم کرنا ..... الرجلَ: کوئلے سے منہ کالا کرنا۔
..... المرأۃَ : طلاق کے بعد متعہ کے کپڑے دینا۔
اَحَمَّہُ۔ اللّٰہُ : بخار میں مبتلا کرنا۔ اَحَمَّ الشّیءُ: قریب ہونا ..... المکانُ : بہت بخار والی جگہ ہونا ..... الماءَ: گرم کرنا ..... اللّٰہ لہ کذا : مقدر کرنا ..... الشّیءَ : کالا کرنا ..... الامرُ فلانًا: غم میں ڈالنا۔
تحمَّمَ : کالا ہونا۔
اِحْتَمَّ : غمگین ہونا۔ غم کی وجہ سے نہ سونا ..... العینُ: بغیر درد کے بیدار رہنا۔
استحمّ : پانی سے غسل کرنا۔ حمام میں داخل ہونا۔ پسینہ والا۔
الحَمُّ : مص۔ حَمُّ الظَّهِيرة : دوپہر کی سخت گرمی۔ کہا جاتا ہے "مالَہٗ حَمٌّ عن ذلک اومنہ" اس کے لئے اس سے کوئی چارہ نہیں۔ حُمُّ الشّیءِ و (حُمَّہ) چیز کا بڑا حصہ۔
الحُمّیٰ : بخار۔ ج حُمَّیات۔
الحَمَّة: گرم پانی کا چشمہ۔
الحُمَّة : سیاہی۔ سبزی اور سیاہی کے درمیان رنگ۔ بخار۔ ہر مقدور و فیصل شدہ چیز اور اسی سے ہے "حُمَّۃ الفِراق" کہا جاتا ہے "عجلت بنادیکم حُمَّةُ الفِراق" مقدر شدہ فراق نے تمہاری مجلس کے ساتھ جلدی کی۔ ج حُمَم وحمام۔
الحُمَم۔ حُمَّة : کی جمع۔ کوئلہ۔ راکھ۔ ہر وہ چیز جو آگ میں جل جائے۔ واحد (حُمَمَة)
الحِمَّة: موت۔ پسینہ۔
الحَمام : کبوتر۔ واحد (حمامة) اور کہا گیا ہے کہ حمامۃ کا اطلاق نر و مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں "تا" تانیث کے لئے نہیں بلکہ تائے وحدت ہے اور بسا اوقات حمام مفرد کے لئے بھی بولتے ہیں۔ ج حمائم وحمامات حَمَامُ الزّاجل اوالزجّال : پیغام وخطوط لے جانے والے کبوتر۔
ساقُ الحمام و رعیُ الحمام : دو قسم کے گھاس کے نام۔ بیضُ الحمام : انگور کی ایک قسم جس کے دانے بڑے ہوتے ہیں۔
عنقُ الحمام : ایک قسم کا رنگ جو سرخ اور نیلے کے درمیان ہوتا ہے۔
الحِمام : موت۔
الحُمام : جانوروں خصوصاً گھوڑوں کا بخار۔ سردار شریف۔
الحُمّامی : ایک قسم کی گھاس۔ کھال کی سرخی۔
الحَمَّام : غسل کرنے کی جگہ۔ یہ بکثرت مؤنث مستعمل ہوتا ہے اور کبھی مذکر بھی۔ ج حمّامات۔
الحَمّامی : حمام والا۔ حمام کا نگہبان۔
الحامّة : اپنے خاص لوگ۔ عمدہ اونٹ۔

الحَمِيْم: قریبی رشتہ دار۔ دوست۔ ج اَحِمَّاء: گرم پانی۔ ٹھنڈا پانی۔ چنگاری جس سے دھونی دی جائے۔ ج حَمائِم. الحَمِيْم: گرمی۔ پسینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔ کہا جاتا ہے "هو حَمِيْمٌ بالحَاجَةِ" وہ حاجت پر فریفتہ ہے۔

الحَمِيْمَة. حميم: کا مؤنث۔ گرم پانی۔ گرم کیا ہوا دودھ۔ عمدہ نسل کا اُونٹ۔ ج حَمائِم.

الأحَمُّ: بہت خاص و بہت قریبی۔ کالا۔ سفید (ضد) بے پھل کا تیر۔ ج حُمٌّ.

المِحَمُّ: پانی گرم کرنے کا برتن۔

المُحِمُّ: قریب۔

المُحَامُّ: ثابت۔

المَحْمُوم: بخار والا۔ مقدر۔ کہا جاتا ہے "نزل به القضاءُ المَحْمُوْمُ" اس پر قضاء مقدر کا نزول ہوا۔

المُسْتَحَمُّ: غسل کرنے کی جگہ۔

حَمَأَ (ف) حَمْأً. البئر: کنوئیں سے کیچڑ نکالنا۔

حَمِئَ (س) حَمْأً وحَمَأً. الماءُ: پانی میں کیچڑ ملی ہوئی ہونا۔ صفت۔ حَمِئٌ.

اَحْمَأَ. البئر: کنوئیں میں کیچڑ ڈالنا۔

الحَمْء والحَمَأ. والحمو والحما بلاهمزة: عورت کا خسر۔ شوہر کی جانب سے عورت کا رشتہ دار جیسے دیور۔ جیٹھ۔ خسر۔

الحَمَأ والحَمْأَة: کیچڑ۔

حَمَتَهُ (ض) حَمْتًا. اللّٰه عليه.

حَمِتَ (س) حَمَتًا. الجوزُ وغیرہ: اخروٹ وغیرہ کا خراب ہونا۔

حَمُتَ (ک) حُمُوْتَةً. اليومُ: دن کا سخت گرم ہونا۔

تَحَمَّتَ. اللونُ او الطَعْمُ: رنگ یا مزہ صاف اور خالص ہونا۔

الحَمْت: مص۔ يَوْمٌ حَمْتٌ: سخت گرم دن۔ تمر (حَمْت وحَامِتٌ) بہت میٹھی کھجور۔

الحَمِيْت. مِن اللون او الطعم: خالص و صاف رنگ یا مزہ۔ کہا جاتا ہے "تمر حميت وعسَلٌ حَمِيْت" اچھے رنگ والی کھجور۔ خالص شہد۔ غَضَبٌ حَمِيْتٌ: سخت غصہ۔

حَمْحَت. العينُ: آنکھ کا اندر کو دھنس جانا۔

حَمَّج الوَجْهُ: چہرہ کا غصہ وغیرہ سے بدلنا۔

حَمَّج اِلَيْه: تیز نظر سے دیکھنا...... عينه: گھور کر دیکھنا۔

الحُمُّوْج: ہرن وغیرہ کا چھوٹا بچہ۔

حَمْحَم وتَحَمْحَمَ. البرذونُ او الفرسُ: ہنہنانا۔ تَحَمْحَمَ: کالا ہونا۔

الحَمَاحِم: چوڑے پتے کا پودینہ۔ واحد (حَمَاحِمَة)

الحِمْحِم والحُمْحُم: ایک قسم کا پرندہ گاؤ زبان۔ واحد (حِمْحِمة وحُمْحُمة).

حَمِدَهُ (س) حَمْدًا ومَحْمَدًا ومَحْمِدًا ومَحْمَدَةً ومَحْمِدَةً: فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا...... ه على امر: بدلہ دینا...... الشَّيْئَ: قابل تعریف پانا اور کہا جاتا ہے "حَمِدْتُ اِلَيْکَ اللّٰه" یعنی تیرے ساتھ اللہ کی تعریف کرتا ہوں یا تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ اللہ کی نعمتوں کا بھی۔

حَمَّدَ. اللّٰهَ: بار بار تعریف کرنا اور الحمد للہ کہنا۔

اَحْمَدَ: قابل تعریف کام کرنا...... الشَّيْئُ: قابل تعریف ہونا...... الشَّيْئَ: قابل تعریف پانا...... ه: فعل پر راضی ہونا۔ تعریف کا حقدار ظاہر ہونا۔

تَحَمَّدَ. بالشَّيْئِ على فلان: احسان جتانا اور کہا جاتا ہے "يَتَحَمَّدُ الناسَ بِفَضْلِه" یعنی ان کے سامنے ظاہر کرتا ہے کہ وہ محمود ہے۔

اِسْتَحْمَدَ. اللّٰه الى خلقه: مخلوق کو انعام و احسان کرکے اپنی حمد کی جانب بلانا۔

الحَمْدُ: مص۔ تعریف۔ تعریف کیا ہوا۔ کہا جاتا ہے "رجل حَمْدٌ وامْرَأة حَمْدَة" تعریف کیا ہوا مرد۔ تعریف کی ہوئی عورت۔

حَمَادِ. له: بمعنی حمدًا له.

الحَمَاد: غایت۔ انتہائی کوشش۔ کہا جاتا ہے "حُمَادُکَ اَوْ حُمَادَاکَ اَنْ تفعلَ کذا" تمہاری انتہائی کوشش یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔

الحَمَّادُ والحُمَدَة: بہت تعریف کرنے والا۔

المَحْمَدَة: قابل تعریف کام۔ ج مَحَامِد.

المُحَمَّد: بہت عمدہ خصلتوں والا۔ نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی۔

الحَمِيْد والحَمُوْد: تعریف کرنے والا۔ تعریف کیا ہوا۔ مؤنث حَمِيْدَة.

الحُمَدَة: بہت تعریف کرنے والا۔

حَمَدَةُ. النار: آگ کے شعلہ کی آواز۔

حَمِرَ (س) حَمَرًا. الفرسُ: بدہضمی والا ہونا یا بدبودار منہ والا ہونا۔ صفت (حَمِرٌ)...... الرجلُ: غصہ سے بھڑک اُٹھنا۔

حَمَرَ. الجلد: بُری دباغت دینا۔ الشَّيْئَ: سرخ رنگنا...... ه: کسی کو اے گدھے کہنا۔

اَحْمَرَ: سرخ بچہ والا ہونا...... الدابة: چارہ دینا یہاں تک کہ منہ بدبودار ہو جائے۔

اِحْمَرَّ اِحْمِرَارًا: سرخ ہونا۔

اِحْمَارَّ اِحْمِيْرَارًا: بتدریج بہت سرخ ہونا۔

اِنْحَمَرَ. ما على الجلد: کھرچا جانا۔

الحُمَر: ایک قسم کی رال جس کو عوام الحُمَر: کہتے ہیں (...... والحُمَّر) ایک سرخ رنگ کا پرندہ واحد (حُمَرة وحُمَّرة)

الحُمْرَة: سرخ رنگ۔ ایک قسم کی وبائی بیماری جس کی وجہ سے بخار آتا ہے اور بدن پر سرخ رنگ کے دانے پڑ جاتے ہیں۔

حَشِيْشَةُ الحُمْرة: ایک قسم کا زہریلا پودہ۔

الحِمار: گدھا۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اہلی اور جنگلی۔ اسی وجہ سے جنگلی کو حمار وحش وحمار الوحش والحمار الوحشی کہتے ہیں۔ ج حَمِيْر واَحْمِ...ة وحُمُر وحُمُور وحُمُرات" ...مَارَة ج حَمَائِر.

حِمَارةُ القدم : پشت قدم ۔ اُذُن الحِمار
وقِثّاء الحمار : دو پودوں کے نام ۔ حِمَارُ
الزَّرَدِ : ایک قسم کا جنگلی سفید گدھا جس پر سیاہ
دھاریاں ہوتی ہیں ۔
الحَمَارّةُ : گرمی کی شدت ۔ ج حمارّ ۔
الحَمَّارَةُ : گدھے والے ۔ واحد حمّار : جیسے
جمّال وبغّال : دوغلا گھوڑا ۔
الاَحْمَر : جس کا رنگ سرخ ہو ۔ ج اَحَامِر :
سرخ رنگ سے رنگا ہوا ۔ ج حُمْر
وحُمْران : سونا ، زعفران ، گوشت ۔
شراب ۔ کہتے ہیں "نحن من اهل
الاسودين لا من اهل الاحمرين" ہم کھجور
اور پانی والے ہیں ۔ گوشت اور شراب
والے نہیں ۔ الموت الاحمر : قتل ۔ کنایہ
ہے خون بہنے یا سخت موت سے ۔
الحمراء . الاحمر : کا مؤنث ۔ سخت
سال ۔ گرمی کی شدت ۔ الحمراء او القلعة
الحمراء : غرناطہ کا ایک مشہور قلعہ جو
مسلمانوں کے دور حکومت کی یادگار ہے اور
جس کے اندر ایک عجیب نادرۂ روزگار محل
ہے ۔ الحمراء : تین لکڑیاں جن کو آپس میں
باندھ کر دودھ کا مشکیزہ یا پانی کی صراحی
وغیرہ رکھ دیتے ہیں اور اس کو الحمائر بھی
کہتے ہیں ۔
الاَحْمَرِيُّ : سخت سرخ ۔
الحِمِرُّ : گرمی کی سخت شدت ۔ برا آدمی ۔
غَيْثٌ حَمِرٌ : تیز بارش ۔
الحُمَّرَة : ایک قسم کا پرندہ ۔
المِحْمَر : کھال صاف کرنے کا آلہ ۔ کنجوس
ج محَامِر . المِحْمَر : دوغلا گھوڑا ۔
اليَحْمُور : سرخ ۔ ایک قسم کا پرندہ اور بقول
بعض گورخر ۔
حمز (ض) حَمْزًا . الخردلُ اللسانَ :
چرپراہٹ ڈالنا ۔ الشفرة : تیز کرنا ۔
حَمُز (ک) حَمَازَةً : سخت ہونا ۔
الشرابُ : چرپراہٹ ڈالنے والی ہونا ۔
الحَامِز : فلا ۔ حامز الفؤاد : تیز فہم عقلمند ۔

الحَمِيْز : سخت ۔ ذکی ۔ تیز فہم ۔
حَمِسَهُ (ض ن) حَمْسًا : غضب ناک
کرنا ...... اللحمَ : بھونا ۔
حَمِسَ (س) حَمَسًا : دین یا جنگ میں
سخت ہونا ۔ دلیر ہونا ۔ صفت (حَمِسٌ)
حَمِسَ الوغى : گھمسان کی جنگ ہونا ......
الامرُ : سخت ہونا ۔
حَمُسَ (ن) حَمَاسَةً وحَمَسَ (ض)
حَمْسًا : دلیر ہونا ۔
حَمَّسَهُ واَحْمَسَهُ : جوش دلانا ۔ غضب
ناک کرنا ...... الدواء ونحوه : نیم گرم
ہونا ۔
تَحَمَّسَ : جوش میں آنا ۔ غضب ناک ہونا ۔
سخت ہونا ۔ نافرمانی کرنا ۔
اِحْتَمَسَ : جوش میں آنا ۔ اِحْتَمَسَ
القِرنان : باہم جنگ کرنا ۔
تَحَامَسَ . القومُ : ایک دوسرے پر حملہ کرنا
اور جنگ کرنا ۔
الحماس : سختی ۔ منع ۔ جنگ کرنا ۔
الحماسة : معاملہ میں سختی ۔ دلیری ۔
الاَحْمَسُ : دین یا جنگ میں سخت دلیر ۔
مؤنث حَمْسَا ۔ ج حُمس واَحَامِس ۔
سَنَةٌ حَمْسَاء : سخت سال ۔ سِنُون اَحَامِسُ
حُمْسٌ : بہت سے سخت سال ۔ الحُمس :
سخت جگہیں ۔
الحمسة : بھونا ہوا ۔
الحَمِيْس : دلیر ۔ سخت ۔ تنور ۔
الحَمَس : آواز ۔ کجاوہ کا گھنٹہ ۔
الحُمْسَة : عزت ۔
الحَمَسَة : ایک قسم کا دریائی جانور ۔
کچھوا ۔ ج حمس ۔
حَمَشَهُ (ن) حَمْشًا : غضبناک کرنا ۔ جوش
دلانا ۔ حَمَشَ الشَّيْءَ : جمع کرنا ...... القومَ :
غصہ سے چلانا ۔
حَمِشَتْ (ض) وحَمُشَتْ (ک)
حُمُوْشَةً . الساقُ : باریک ہونا ۔
حَمَشَ (ض) حَمْشًا وحَمْشَةً وتحمّش

واَحْتَمَشَ واسْتَحْمَشَ : غضبناک ہونا ۔
حَمِشَ (س) حَمَشًا وحَمْشًا . الرَّجُلُ :
باریک پنڈلیوں والا ہونا ۔ صفت (حَمْشٌ
وحَمِشٌ واَحْمَشُ) ج حِمَاشٌ وحُمْش :
کہا جاتا ہے "رِجَالٌ حِمَاشُ السُّوْقِ"
باریک پنڈلیوں والے مرد ۔ "وسُوْقٌ
حِمَاش" باریک پنڈلیاں ۔
حَمَّشَهُ : غضبناک کرنا ۔ جوش دلانا ۔
حَمَّشَ . الشَّيْءَ : جمع کرنا ...... الشحمَ :
پگھلاتے ہوئے جلانے کے قریب کرنا ۔
اَحْمَشَه : غضبناک کرنا ۔ اَحْمَشَ النارَ :
ایندھن ڈال کر بھڑکانا ...... القدرَ : ہانڈی
کے نیچے بہت ایندھن لگانا ...... الحربَ : تیز
کرنا ۔
الحَمِيْش : پگھلائی ہوئی چربی ۔
حَمَصَ (ن) حَمْصًا وحُمُوْصًا .
الجرحُ : زخم سے سوجن ختم ہونا ۔ صفت
(حميص)
الورمُ : ورم کا ختم ہونا ...... الارجوحة :
جھولے کا ٹھہر جانا ...... الدابة : پسینہ خشک ہو
جانا ۔
حَمَّصَ . الحَبَّ : بھونا ۔
تَحَمَّصَ . الرجلُ : سمٹنا ...... اللحمُ : خشک
ہونا ۔
اِنْحَمَصَ . الورمُ : کم ہونا ...... منه : سکڑنا ۔
لاغر ہونا ۔
الحِمَّص . والحِمِّص : چنا ۔ واحد (حِمَّصة
وحِمِّصة)
الحَمِيْص : بھونا ہوا ۔
الحَمِيْصَة والمَحْمُوْصَة : چوری کی ہوئی
بکری ۔ حَمِيْصَة کی جمع حَمَائِص ۔
المِحْمَصَة : غلہ بھوننے کا آلہ ۔ (لغت
عوام)
حَمَضَ (ن) حَمْضًا وحَمِضَ (س)
حَمَضًا وحَمُضَ (ک) حُمُوْضَةً : کھٹا
ہونا ۔
حَمَضَ (ن) حَمْضًا . عنه : ناپسند کرنا ......

بــہ :خواہش کرنا۔(...... واَحْــمَـض وحَمَّضَ) الجملُ :نمکین وکڑوے پودے چرنا۔حَـمَّضَ واَحـمَضَ الابـلَ :نمکین و کڑوے پودے چرانا اور کہا جاتا ہے "حَـمَّضَ لَـنَـا فی القِرَی" اس نے ہماری مہمانی میں کمی کی'حَـمَّضَ واَحمَضَ الشَّیْءُ: کھٹا کرنا......الشَّـیْءُ عَـنْــہ :پھیردینا۔

اَحْـمَـضَ الـمـكـانُ :بہت نمکین وکڑوے پودے والی جگہ ہونا۔صفت(مُحْمِض)

تَحَمَّضَ الرجلُ :ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف منتقل ہونا۔

الـحَامِض :فا۔کہا جاتا ہے"هو حَامِضُ الفؤاد" وہ بگڑے دل کا ہے۔"وحَـامِض الرئتين" کڑوے سانس والا۔

اَلْحَامِض :(ک) ہائیڈروجن والی مرکب یہ نمک سے تبدیل ہوجاتا جب ہیڈروجن کسی کان کے ساتھ ملایا جائے۔حوامض کا ذائقہ سرکہ یا پھٹکوی کی طرح ہوتا ہے۔

الـحَامِضَة. الحامِض :کا مؤنث۔کسی چیز کی خواہش۔کسی چیز کا معدہ میں فساد کی جانب منتقل ہونا۔

الـــحَـــمْــــض :کڑوا ونمکین پودہ۔واحد (حَمْضَة) ج حُمُوض.

اَلْـــحَـــمـــض الاَسِيْتِيک :اسٹیک ایسڈ (سرکہ میں)Ch3cooH

زَيْـتُ زَاج :پھٹکوی تیل۔الـحــمــض النتريک :NO3Hنائٹروجن پراکسائیڈ' ڈائنامیٹ کے جوڑنے میں استعمال ہوتی ہے۔

الـكبـريت: گندھک۔الحمض الكوريدريک: ہائیڈروکلورک ایسڈ H . C . L الحمض استرايک :سٹرک ایسڈC.H.O۔

الـحَمْضَة :کھانے کی خواہش۔کہا جاتا ہے "فؤاد حمض' ونفس حَمِضَة" کسی چیز کو سنتے ہی بدکنے والا نفس۔

الـحُمَّاض :ایک قسم کی گھاس جس کے پتے کاسنی کے پتے کی مانند ہوتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں۔ترش اور کڑوی اور اس کو حُـمَّيْضَـہ بھی کہتے ہیں۔واحد(حُـمَّاضَة) ترنج۔حُـمَّـاض الكُبَاد :ترنج کا اندرونی حصہ۔

الاِحْمَاض :مص۔دلچسپ گفتگو میں مشغول ہونا۔سنجیدگی سے مذاق کی طرف منتقل ہونا۔

الـحَمِيْضَة ج حُـمُـض و(الـمَـحْـمَض والمُحْمِض) کثرت سے نمکین اور کڑوے پودوں والی زمین۔

الْمُسْتَحْمِض. مِنَ اللبن :دیر میں جمنے والا دودھ۔

حَمَطَهُ (ض)حَمْطًا: چھلکا اُتارنا۔

حَمَط الكرمَ :انگور پر درخت کا سایہ کرنا۔

...... الشَّیْءُ :چھوٹا کرنا......الرجلَ: ہلکا مارنا اور اسی سے مثل ہے"اذا ضَــرَبْــتَ فلا تُحَمِّط" جب مارو تو ہلکا مت مارو۔

الـحَماطَة :گلے کی سوزش۔انجیر کے مشابہ ایک درخت اور بقول بعض گولر۔دل کا نقطہ۔دل کا خون۔ج حَمَاطٌ وحَمَائِط.

حَـمَـطَرَ. الـقِرْبَةَ :بھرنا......القوسَ :چلہ کھینچنا۔

حَمَظَهُ (ن) حَمْظًا: نچوڑنا۔

حَمْظَلَ :اندرائن چننا۔

الحَمْظَل :اندرائن۔

حَـمِقَ (س) وحَـمُقَ (ک) حُـمْـقًا وحُـمُـقًا وحَمَاقَةً :بے وقوف ہونا۔صفت (اَحمَق) مؤنث حَـمْقَاء. ج حُمْق وحُمُق وحَـمْـقَی وحِمَاق وحَمَاقَی وحُمَاقَی.

(ک حماقة) السوقُ :مندا پڑنا۔

حَمَّقَهُ :بے وقوف کہنا۔

اَحْمَقَهُ :بے وقوف پانا۔اَحْـمَقَتِ المرأة: بے وقوف بچے جننا۔صفت(مُـحْـمِــق ومُحْمِقَة)

حَامَقَهُ: بے وقوفی میں مدد دینا۔

تَحَامَقَ وتَحَمَّقَ :بتکلف بے وقوف بننا۔

اِنْحَمَقَ :بے وقوف ہونا......السوقُ: مندا پڑنا......الثوبُ :بوسیدہ ہونا۔

اِسْتَـحْـمَـقَ :بے وقوف ہونا......ہ :بیوقوف سمجھنا۔

الــحُـمْــق :مص۔کم عقلی۔بے وقوفی۔شراب۔نَوْمَةُ الحُمَق: ظہر کے بعد کی نیند۔

الحَمِق :بے وقوف۔کم داڑھی والا۔

الحُماق والحَماق والحَمِيْق والحُمَيْقَی والحُمَيْقَاء :ایک بیماری جو چیچک کے مشابہ ہوتی ہے۔

البَـقْـلَة الـحَمْقَاء وبَقْلَةُ الحَمْقَاء :خرفہ کا ساگ۔

الـحَـمُـوْقَة والحُمَيْقَة والاُحْمُوْقَة :بہت بے وقوفی والا۔

الـمُـحْمِقَات :وہ راتیں جن میں اوّل سے آخر تک چاندنی رہے۔

حَمَلَ (ض)حَملاً وحُمْلاَنًا. الشَّیْءُ علی ظهره اٹھانا......الـغَـضَـبَ:غصہ ظاہر کرنا ......عَـلَـی نَفسِهٖ فی السَّيْر :چلنے میں مشقت اٹھانا۔حَـمَلَهٗ علی الاَمر :اکسانا۔براہیختہ کرنا۔حَـمَـل عَنـہ :بردبار ہونا...... الشَّیْءُ عـلـی الآخر :ایک کا حکم دوسرے پر لگانا......الـمـرأةُ: حاملہ ہونا......الـشجرةُ پھل دار درخت ہونا......الـقـرآنَ :یاد کرنا ......الــعــلــمَ :روایت کرنا۔نقل کرنا۔

(......حملةً) فی الحرب عليهم :حملہ کرنا

(......حَمَالة) بہ: ضامن ہونا۔

حَمَلَهٗ واَحْمَلَهٗ. الحِمْلَ :بوجھ اُٹھانے میں مدد کرنا۔

حَمَّلَهٗ تَحْمِيلاً وحِمَّالاً. الشَّیْءُ :اُٹھوانا۔

تَـحَـمَّـلَـهٗ تَـحَمُّلاً وتِحِمَّالا :اٹھانا...... الامرَ :برداشت کرنا......الـقـومُ: کوچ کرنا ......الرجلُ :بہادر بننا۔

تَحَامَلَ. فی الامر وبالامر :باوجود مشقت کے اپنے ذمہ لینا......علی فلان :ظلم کرنا۔ طاقت سے زیادہ کام کو کہنا......عنہ :اعراض کرنا۔

اَلَيْهِ :متوجہ ہونا......الشيخ فی مَشْيِهٖ :چلنے میں گرانبار ہونا......عـلـی نَـفـسِـهٖ :باوجود

مشقت کے برداشت کرنا۔

اِنْحَمَلَ. علیه : اُکسایا جانا۔

اِحْتَمَلَ. الشَّیْ : اُٹھانا......الامرَ: کسی امر کی طاقت رکھنا اور اس پر صبر کرنا......ما کانَ مِنْهُ : چشم پوشی کرنا......معاف کرنا ......الصَّنِیْعَة: شکر ادا کرنا۔

اُحْتُمِلَ : غضب ناک ہونا......لونُهُ: رنگ بدلنا۔

اِسْتَحْمَلَ : اٹھانے کی طاقت رکھنا۔ ......فلانًا : اٹھانے کو کہنا۔

الحَمْل : مص ۔ پیٹ کا بچہ ۔ پھل ۔ ج حِمَال واَحْمَال وحُمُول.

الحِمْل : بوجھ ۔ ج اَحْمَال وحُمُوْلَة.

الحِمْل : ہودج یا ہودہ والے اونٹ ۔ ج حُمُول.

الحَمَل : بکری کا بچہ ۔ ج حُمْلان واَحمال. بہت پانی والا بادل ۔ آسمان کے برجوں میں سے ایک برج ۔ لسان الحَمَل : بارتنگ (ایک دوا کا نام)

الحَمْلَة : مص ۔ ایک مرتبہ کا بوجھ ۔ لڑائی کا حملہ۔

الحُمْلَة والحِمْلَة : ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔

الْحَامِلَةُ: ٹوکرا جولاہے کا تانا ۔ بحری بیڑہ ۔ جسے جنگی جہاز عرشے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

الحَامِل : فا ۔ ج حَمَلَة. حَمَلَةُ القرآن : قرآن کے یاد کرنے والے ۔ قرآن کی روایت کرنے والے ۔ مؤنث حَامِلَةٌ: اِمْرأَةٌ حَامِلٌ وحَامِلَةٌ: پیٹ والی عورت ۔ ج حَوَامِل. الحَامِلَة : انگور وغیرہ اٹھانے کی ٹوکری۔

الحَوَامِل : قدم ۔ ہاتھ اور قدم کے پٹھے۔

الحَمَال : دیت ۔ تاوان ۔ ج حُمُل.

الحَمَالَة: ضمانت ۔ دیت ۔ تاوان ۔

الحِمَالة والحَمِيْلَة : ج حَمَائِل و(المِحْمَل) ج مَحَامِل : تلوار کا پرتلہ ۔ کہا جاتا ہے "هو حَمِيْلَة عَلَيْنَا" وہ ہمارے ذمہ بار ہے ۔ الحِمَالَة: مزدور کا پیشہ۔

الحَمَّال : قلی مزدور ۔ بوجھ اٹھانے والا ۔ عوام اس کو عتَّال: کہتے ہیں ۔ الحمَّال: جزو دان ۔ فصیح لفظ القِمَطْر : ہے۔

الحَمُوْل : صابر ۔ بُردبار ۔ حَمُولُ البَحْر : دریائی نباتات ۔

الحَمُوْلَة : باربرداری کا جانور ۔ ج حَمُوْلات الحُمْلان : باربرداری کا جانور جو کسی کو ہبہ کیا جائے ۔ مزدور کی اجرت ۔

الحَمِيْل : اٹھایا ہوا ۔ اجنبی ۔ ضامن ۔ پیٹ کا بچہ ۔ تسمہ ۔ سیلاب کا کوڑا کرکٹ ۔ اٹھایا ہوا بچہ جس کی کوئی پرورش کرے ۔ منہ بولا بیٹا۔

الحَامُوْلَة : تیز بارش کے وقت نالے میں اچھلنے والا پانی (مولد) ج حَوَامِيْل.

المَحْمِل : وہ چیز جس میں کوئی چیز اٹھائی جائے ۔ ہودہ ۔ ج مَحَامِل.

المَحْمُوْل : مفع ۔ المَحْمُول والموضوع عند المنطقيين : اصطلاح علم منطق میں قضیہ حملیہ کے دونوں اجزاء جو نحویوں کے نزدیک بمنزلہ مسند و مسند الیہ کے ہیں ۔ جیسے زیدٌ کریمٌ میں زید موضوع ہے اور کریم محمول ہے۔

حَمْلَقَ : آنکھیں پھاڑ کر تیز نظر سے دیکھنا۔

حُمْلاقُ العَيْن وحِمْلاقُها وحُمْلُوْقُها : پپوٹوں کا اندرونی حصہ ۔ ج حَمَالِيْق.

الحَمُود والحَمَاء والحَمُو والحَمْءُ : خسر ۔ خاوند کی جانب سے عورت کا قریبی رشتہ دار یہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ اور حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یا سے آتا ہے اور یہ ہمیشہ مضاف مستعمل ہوتا ہے ۔ تثنیہ حموان وحمآن ج احماء.

حَمَاة. الرجل : خوش دامن ۔ حَمَاة المرأة : ساس ۔ ج حَمَوات. الحَمَاة : پنڈلی کا عضلہ۔

حَمْوُ. الشمس : آفتاب کی گرمی ۔

حُمْوَة. الالم : درد کی شدت وتیزی ۔

حَمَى (ض) حَمْيًا وحِمْيَةً وحِمَايَةً ومَحْمِيَةً الشَّیْ مِنَ الناس : روکنا ۔ بچانا ۔ (...... حِمْيَةً) المريضَ مايَضُرُّهُ وعما يَضُرُّهُ: پرہیز کرانا ۔

حَمِيَ (س) حَمِيَّةً ومَحْمِيَّةً. مِنَ الشَّیْ : کسی کام کے کرنے سے ناک چڑھانا ۔

حَمِيَ (س) حَمْيًا وحُمِيًّا وحُمُوًّا. النارُ : تیز گرم ہونا......عليه : غضب ناک ہونا۔

حَامَى مُحَامَاةً وحِمَاءً. عنه : حمایت کرنا ۔ مدافعت کرنا ۔ على الضيف : اچھی طرح میزبانی کرنا ۔

اَحْمَى اِحْمَاءً. المكانَ : حمی بنانا...... الحَدِيْدَ: بہت گرم کرنا ۔

تَحَمَّى واحْتَمَى. المريضُ : رکنا ، پرہیز کرنا ۔ احتمى منه : بچنا ۔

تحَامَى. ہ : بچنا ۔ پرہیز کرنا ۔

اِحْمَوْمَى اِحْمِيْمَاءً : کالا ہونا ۔

الحِمَى : چراگاہ کہ جس میں دوسروں کے جانور کو چرانے کی ممانعت ہو ۔ ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے ۔

حَمْي. الشمس : آفتاب کی گرمی ۔

الحِمَاء : بچائی ہوئی چیز ۔ کہا جاتا ہے "هو حِمَاءٌ لک" وہ تمہاری طرف سے فدیہ ہے۔

الحِمْيَة : بچائی ہوئی چیز ۔ پرہیز ۔ کہا جاتا ہے "المِعْدَة بيت الداءِ والحِمْيَة راسُ الدّواء" معدہ بیماریوں کا گھر ہے اور پرہیز دوا کی اصل ہے۔

الحَمِيَّة : نفرت ۔ مروت ۔ نخوت ۔

الحُمَّى : بخار ۔ ج حُمَّيَات.

الحُمَيَّا : غصہ کا ابتدائی جوش ۔ کہا جاتا ہے "لا تكلمه فی حُمَيَّا غضبه" اس سے غصہ کے ابتدائی جوش کی حالت میں گفتگو مت کرو ۔ شراب کی تیزی ۔ شراب ۔ مِن

كـل شي :شدت وتیزی۔کہا جاتا ہے"هُوَ شَدِيْدُ الحُمَيَّا" وہ بہت خوددار ہے۔
الحُمَة :زہر۔ڈنک۔ج حُمَات وحُمًى.
حُمَةُ البرد: سردی کی شدت۔
الحَامِي :قا۔شیر۔کتا۔ج حُمَاة وحَامِية: نر اُونٹ کہ جس کے بہت سے بچے ہو گئے ہوں تو اُس کو آزاد چھوڑ دیتے تھے کہ جہاں چاہے چرے اور اُس کے اوپر سوار نہیں ہوتے تھے اور نہ اس کے بال کترتے تھے۔
الحَمِيُّ :وہ شخص جو ظلم برداشت نہ کر سکے۔ ہر محفوظ کی ہوئی چیز۔مریض جو مضر چیزوں سے روک دیا گیا ہو۔
الحَامِيَة. الحَامِي :کا مؤنث۔حمایت کرنے والا (اس صورت میں تا مبالغہ کے لئے ہے)جماعت جو حمایت کرنے والی ہو۔ ج الحَوَامِي.
الحَامِيَة:پایہ دیگدان۔پتھر جس سے کوئیں کا من بنایا جائے۔
حَنَّ (ض) حَنِيْنًا:خوشی یا غم سے آواز نکالنا ......القوسُ کمان سے آواز نکلنا......اِلَيه : مشتاق ہونا(...... حَنَّة وحَنَانًا) عليه : مہربان ہونا۔صفت(حَنُوْن)
حَنَّهُ (ن) حَنًّا: پھیرنا۔باز رکھنا۔تم کہتے ہو"حُنَّ عَنِّي شرّك" مجھ سے اپنے شر کو روک لو۔حَنَّ الشجرُ:شگوفہ دار ہونا۔
أَحَنَّ. القوسَ :کمان سے آواز نکالنا...... الرجلُ:غلطی کرنا۔
تَحَنَّنَ. عليه :رحم کرنا۔
تَحَانَّ واِسْتَحَنَّ. اِلَيْه :مشتاق ہونا۔
اِسْتَحَنَّ الشوقُ فلانًا :طرب کو بڑھا دینا۔
الحَانُّ :قا۔بہت خوش ہونے والا۔کہا جاتا ہے"مَالَهُ حَانَّة ولا آنّة"اس کے پاس نہ اُونٹنی ہے نہ بکری۔
التَّحْنَان :رحمت و مہربانی۔
الحِنُّ:جنوں کا ایک گروہ۔
الحَنَان :روزی۔برکت۔دل کی نرمی۔کہا جاتا ہے"حَنَانيك وحَنَانك يا ربّ" یعنی اے پروردگار تیرے رحم کی التجا کرتا ہوں۔"وحَنَانَ اللّٰه"اللہ کی پناہ۔
الحَنَّان :مہربان۔رحیم۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک۔کسی چیز کا مشتاق۔سهم حَنَّان: آواز نکالنے والی کمان۔طَرِيْقٌ حَنَّان:واضح راستہ۔
الحِنَّان :مہندی۔
حَنَأ (ف) حَنَأً. المكانُ:سرسبز ہونا۔ صفت(حَانِئ)اور حَانِئ: کا کلمہ أخضر کے لئے بطور تاکید کے لئے مستعمل ہے۔کہا جاتا ہے"أخضر حَانِئ" جیسے أسْوَد حَالِك. أصْفَر فَاقِع. أبيض نَاصِع. أحْمَر قانٍ.
حَنَّأَه تَحْنِيْئًا وتَحْنِئَةً :مہندی سے رنگنا۔
تَحَنَّأ بالحناء:مہندی سے رنگا جانا۔
الحِنَّاء :مہندی۔واحد حِنَّاءة. ج حُنَّان.
ابو الحِنَّاء:ایک سرخ سینے والا چھوٹا پرندہ۔
حَنِبَ (س) حَنَبًا وحَنَبٌ وتَحَنَّبَ الشيخ: کبڑا ہونا۔حَنَبَه الكِبَرُ :جھکا دینا۔
تَحَنَّبَ عَلَيه :مہربان ہونا۔
حَنْبَرَ حَنْبَرَةً. البردُ :سخت ہونا۔
الحَنْبَر :پست قد۔
حَنْبَلَ :لوبیا کھانا۔موزہ یا پرانی پوستین پہننا۔
تَحَنْبَلَ :سر جھکانا۔
الحُنْبُلُ :لوبیا۔
الحَنَابِل. مِنَ الاوتار :مضبوط اور موٹی تانت۔
الحَنْبَل :موزہ یا پرانی پوستین۔بڑے پیٹ والا پست قد۔
الحِنْبَال :فربہ پُر گوشت۔بہت بولنے والا۔
الحِنْبَالَة :سمندر۔بہت بولنے والا۔
الحَانُوْت :دکان۔شراب بیچنے والے کی دکان۔(مذکر و مؤنث) ج حَوَانِيْت. نسبت کے لئے(حَانِيّ وحَانُوِيّ)
حَنِثَ (س) حِنْثًا:باطل کی طرف مائل ہونا ......في يمينه :قسم توڑنا۔
أحْنَثَه :قسم تڑوانا۔
تَحَنَّثَ :گناہ سے نفرت کرنا۔عبادت کرنا۔ بتوں سے علیحدہ ہونا اور ان کی پرستش چھوڑنا ...... مِن كَذا :توبہ کرنا۔
الحِنْث :معصیت۔گناہ۔ج أحْنَاث۔کہا جاتا ہے"بَلَغَ الغلامُ الحِنْثَ"لڑکا بالغ ہو گیا۔
المَحَانِث :گناہ کے مواقع۔
حَنَجَهُ (ض) حَنْجًا:جھکانا......الحبلَ: مضبوط بٹنا۔حَنَجَتْ حَاجَةٌ:پیش آنا۔
أحْنَجَ. الشيءَ :جھکانا......الخبرَ: پوشیدہ کرنا......الكلامَ:رخ پھیر دینا......الشيءُ :جھکنا......الرجلُ: تیز چلتے ہوئے پیچھے کی طرف نظر ڈالنا۔
اِحْتَنَجَ. الشيءُ :جھکنا۔
حَنْجَرَتِ. العينُ : اندر کو دھنسنا۔حَنْجَرة : ذبح کرنا۔
الحَنْجَرَة الحُنْجُوْر :نرخرہ۔
الحُنْجُوْر: شیشے کا ایک برتن جس میں مرہم یا دوا رکھی جاتی ہے۔
حَنْحَنَ. عليه :خوف کھانا۔عوام بولتے ہیں حَنْحَنَ البُنْدق اوالجوز ونحوهما :جبکہ گری خراب ہو جائے۔فصیح لفظ حَمِتَ ہے۔
الحِنْدِس :سخت تاریک رات۔تاریکی۔ج حَنَادِس. الحَنَادِس :مہینے کی بائیسویں تئیسویں چوبیسویں راتیں۔
الحِنْدَقُوْق والحَنْدَقُوْق والحَنْدَقُوقَى والحِنْدَقُوْقَى :ایک قسم کی نباتات کا نام۔ لمبا تڑنگا مرد جو دیوانہ کے مشابہ ہو۔
حَنَذَ (ض) حَنْذًا وتَحْنَاذًا. اللحمَ: بھوننا۔صفت مفعولی(حَنِيْذ)
(...... حَنْذًا وحِنَاذًا) الفرسَ :پسینہ لانے کے لئے دوڑانا۔صفت مفعولی(مَحْنُوْذ وحَنِيْذ) حَنَذَتْهُ الشمسُ:جھلس دینا۔
أحْنَذَ :شراب میں زیادہ پانی ملانا یا کم ملانا ......اللحمَ :پکانا۔

اِستَحنَذَ: دھوپ میں لیٹ کر پسینہ لانا۔
الحُنذَۃ: سخت گرمی۔
الحَنِیذ: بھونا ہوا گوشت۔ گرم پانی۔ سر دھونے کی خوشبودار چیز۔
الحِنذِیذ: بہت پسینہ والا۔
حَنَرَ (ض) حَنرًا. الحَنِیرَۃ: محراب بنانا، طاق میں خمدار جگہ بنانا۔
الحَنِیرَۃ: طاق میں خمدار جگہ، کمان، دھنے کی کمان۔ ہر وہ چیز جو خمدار ہو۔ ج حَنِیر وحَنائِر.
حَنِسَ (س) حَنسًا: دلیری سے وسط معرکہ میں ڈٹے رہنا۔
الحُنَس: پرہیزگار لوگ۔
حَنَشَہ (ض) حَنشًا: ہٹانا۔ علیحدہ کرنا۔ غضبناک کرنا...... الصیدَ: شکار کرنا۔
حَنَشَتِ الحَیَّۃُ فلانًا: ڈسنا۔
اَحنَشَہ: شکار کرنا۔ عن الامرِ: جلدی کرانا۔
الحَنَش: سانپ کی ایک قسم۔ ہر وہ جانور جس کا سر سانپ کی مانند ہو جیسے گرگٹ۔ چھپکلی وغیرہ ج اَحناش وحُنشان.
حَنَطَ (ن) حُنُوطًا. اَحنَطَ. الزرعُ: کٹائی کے قابل ہونا...... الشجرُ: پھل پکنا۔
حَنَطَ (ض) حَنطًا. الجلدُ: سرخ ہونا۔ صفت (حَانِط)
حَنَّطَ واَحنَطَ. المیتَ: مردہ پر حنوط ملنا۔
تَحَنَّطَ: حنوط استعمال کرنا۔
اِستَحنَطَ: جان دینے کے لئے دلیری کرنا۔
الحَانِط: فا۔ بہت گیہوں والا۔ گیہوں والا۔ پکے ہوئے پھلوں والا درخت۔ اَحمَر حَانِط: بہت سرخ۔
الحِنطَۃ: گیہوں۔ ج حِنَط.
حِنطَۃ سَودَاء: سیاہ گندم جانوروں کی غذا میں استعمال ہوتی ہے اور انسانوں کے لئے اس سے بعض کشتہ جات تیار کیے جاتے ہیں۔
الحِنطِیُّ: بہت گیہوں کھانے والا۔ پھولا ہوا۔

الاَحنَط: بڑی اور گھنی داڑھی والا۔
الحِنَاطَۃ: گندم فروشی۔ مردوں پر حنوط لگانے کا پیشہ۔
الحَنَّاط: مُردوں پر حنوط لگانے والا...... (والحَنَّاطِیُّ) گیہوں بیچنے والا۔
الحِناط والحُنُوط: ایک قسم کی مرکب خوشبو جو مُردوں کے جسم اور کفن پر لگاتے تھے۔
الحِنطِی: وہ شخص جس کی خوراک گیہوں ہو۔
الحِنطِی: پست قد۔
الحِنطَأ والحِنطَاوَۃ: بڑے پیٹ والا۔ پست قد۔
الحَنطَرِیرَۃ: بادل۔
الحُنظُبَاء والحُنظَبَاء: نرنڈی۔ نرگبریلا۔
الحُنظُوب: بڑے ڈیل ڈول کی ناکارہ عورت۔
الحِنظَاب: پست قد، بدخو۔
الحَنظَل: اندرائن جو کڑوا ہونے میں ضرب المثل ہے۔
حَنظَلَتِ الشجرۃُ: کڑوے پھل والا ہونا۔
حَنَفَ (ض) حَنفًا: جھکنا...... رجلَہ: پاؤں ٹیڑھا کر دینا۔
حَنِفَ (س) حَنَفًا وحَنُفَ (ک) حَنَافَۃً: ٹیڑھے پاؤں والا ہونا۔ صفت (اَحنَف)
حَنَّفَہ: ٹیڑھے پاؤں والا کر دینا۔
تَحَنَّفَ: حنفی ہونا۔ حنفی ہونا۔ کہا جاتا ہے "شافعی تحنّفَ" شافعی حنفی ہو گیا...... الیہ: مائل ہونا۔
الحَنفَاء: ٹیڑھا پاؤں۔ کمان۔ اُسترا۔ گرگٹ۔ کچھوا۔
الحَنِیف: سیدھا۔ اسلام کے احکام پر چلنے والا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین کا متبع۔ موحد۔ کلیات میں ہے کہ قرآن پاک میں جہاں کہیں لفظ ﴿حنیف﴾ کے ساتھ ﴿مسلم﴾ ہے وہاں حاجی مراد ہے جیسے ﴿ولکن کان حنیفًا مسلمًا﴾ اور جہاں بغیر لفظ ﴿مسلم﴾ کے تنہا ﴿حنیف﴾ ہے وہاں ﴿مسلم﴾ مراد ہے جیسے ﴿حنیفًا للّٰہ﴾ ج حُنَفَاء: ادیان باطلہ کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔
الحَنَفِی: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا تابع۔ ج اَحناف وحَنَفِیَّۃ.
الحَنَفِیَّۃ: پیچ دار ٹونٹی جس کو پانی کی ضرورت کے وقت استعمال کیا جاسکے۔
الحَنِیفِیَّۃ. فی الاسلام او الدین: اسلام کی طرف میلان اور دین کے ساتھ تمسک۔
الحِنفِس: بے حیاء، بدزبان عورت۔
الحُنفُش والحِنفِیش: ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کا سر بڑا اور گردن باریک ہوتی ہے اور جب غضبناک ہوتا ہے تو اس کی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ ج حَنَافِش وحَنَافِیش.
الحنفص: دبلا پتلا۔
حَنِقَ (س) حَنَقًا. منہ وعلیہ: سخت غضبناک ہونا۔ صفت (حَنِق وحَنِیق) ج حُنُق ابل حُنُق ومَحَانِیق: موٹے اونٹ۔
اَحنَقَہُ: غضبناک بنانا۔ اَحنَقَ الدابۃ: دبلا کرنا۔ اَحنَقَ الرجلُ: سخت کینہ رکھنا۔
اِحتَنَقَ: موٹا ہونا۔
الحَنَق والحَنِق: سخت غصہ۔
الحَنقَط: ایک قسم کا پرندیا تیتر۔
حَنَکَ (ن ض) حَنکًا. الشئَ: سمجھنا (...... واحتَنَکَ. الفرسَ) گھوڑے کے منہ میں رسی لگانا)
حَنَکَ وحَنَّکَ: چبا کر نرم بنانا۔
حَنَکَ (ن ض) حنکا وحنکا وحَنَّکَ واَحنَکَ واحتَنَکَ. الدھرُ الرجلَ: ناتجربہ کار بنا دینا۔ صفت (حَنِیک) ج حُنُک. حَنَّکَ الصبیَّ: مہذب بنانا۔
تَحَنَّکَ: پگڑی کو ٹھوڑی کے نیچے سے لا کر باندھنا۔
اِحتَنَکَ. الجرادُ الارضَ: کھا کر صاف کر دینا۔ اِحتَنَکَہُ: غالب ہونا۔
اِستَحنَکَ: کم خوراک کے بعد زیادہ

خوراک والا ہونا۔
الحَانِک: فا۔ اَسْوَدُ حَانِک: سخت سیاہ۔
الحُنک والحِنک والحُنکة: تجربہ۔
الحَنک: تالو۔ ٹھوڑی۔ حَنکُ الغُراب: کوے کی چونچ یا اس کی سیاہی۔ کہا جاتا ہے "اَسْوَدُ مِنْ حَنکِ الغُرَابِ" کوے کی چونچ سے کالا۔ ج اَحْنَاک۔ الحَنک: وہ لوگ جو کسی دوسری جگہ چارہ کی تلاش میں جائیں۔ چھوٹے ٹیلے جہاں کے پتھر سفید اور نرم ہوں۔ واحد (حَنکَة)
الـحُـنک: عقل مند تجربہ کار مرد۔ مؤنث حُنکَة.
الحِنَّاک. ج حُنک و (المحنک)
المُحنِک: تجربہ کار۔
حَنکَل. فی الشئ: گرانباری سے چلنا۔ آہستہ چلنا۔
الـحَـنکَـلِیس: ایک قسم کی مچھلی۔ فصیح عربی الجری ہے۔
حَنا (ن) حَنوًا وحَنی (ض) حِنایَة.
الشئ موڑنا۔ حَنا الحَنیَة ای القوسَ: کمان بنانا۔
حَنا (ن) حُنوًا واَحنی. علیه: مائل ہونا۔
حَنیَ تَحنِیَةً. الشئُ: موڑنا۔
تَحنَی: ٹیڑھا ہونا۔ ...علیه: مہربانی کرنا۔
اِنحَنی: ٹیڑھا ہونا۔ مڑنا۔
الحَانِیَة: ج الحَوانِی و (الحَانَاة والحَانُوت) دکان۔ مالک دکان۔ الحَانِیَة: بکری جس کی گردن بغیر کسی علت کے مڑی ہوئی ہو۔
الحَانوی والحَانِی: سب سے لمبی پسلی۔
الحَانِیَّة: شراب۔ الحَانِی: کا مؤنث۔ شراب بیچنے والے۔
الحِنو والحَنو: بدن کا ہر وہ حصہ جس میں کجی ہو جیسے پسلی۔ ہر ٹیڑھی لکڑی۔ حِنو الشئ: چیز کا پہلو۔ وحِنوُ السَّرج: زین کا اگلا اور پچھلا حصہ ج اَحنَاء وحُنِی وحِنِی واَحنَاءُ الاُمُور: متشابہات امور۔

الحَنِیَّة: کمان ... مِنَ البناء: کمان کی مانند خم دار۔ ج حَنَایا وحَنِیّ.
الاَحنی: کبڑا۔ مؤنث حَنوَاء: کہا جاتا ہے "فلان احنی الناس ضلوعًا علیک" فلاں تمہارے اوپر لوگوں میں بہت مہربان ہے۔
المَحنِیَة والمَحنُوَة والمَحنَاة ج محانٍ: وادی کا موڑ۔
المُنحَنی: وادی کا موڑ۔
حَابَ (ن) حَوبًا وحُوبًا حُوبَةً وحَابًا وحِیَابَةً. بکذا: گنہگار ہونا۔
اَحوَبَ اِحوَابًا: گناہ کی طرف مائل ہونا۔
تَحَوَّب: گناہ سے بچنا۔ ...منه: دردمند ہونا ...فی دُعائه: گڑگڑا کر دعا کرنا۔
اِستَحوَبَ: دردمند ہونا۔
الحَوب والحُوب: غم، وحشت (الحَوب والحُوب والحُوبَة والحاب والحابَة) گناہ۔ الحُوبَة: ماں باپ۔ بہن بیٹی۔
الحَوبَة والحِیبَة والحُوبَة: ماں کی جانب سے قرابت۔ کہا جاتا ہے "لی فیهم حَوبَة" میری ان سے ننھیالی رشتہ داری ہے۔ حاجت۔ حالت۔ کہا جاتا ہے "باتَ بحُوبَةِ سُوءٍ" اس نے بری حالت میں رات گزاری۔ الحَوبَة: ماں کی مامتا۔ بیوی۔ باندی۔
الحُوبَة: کمزور مرد۔ کہا جاتا ہے "اِنَّما فُلانٌ حُوبَةٌ" فلاں شخص کمزور ہے نہ اس سے خیر کی امید ہے نہ شر کا خوف۔ و "اِنَّ لی حُوبَةً اَعُولُها" میرے عیال ہیں جن کی میں کفالت کرتا ہوں۔
الاَحوَب: گنہگار۔ مؤنث حَوبَاء.
الحَوبَاء: نفس۔ ج حَوبَاءَات.
المُتَحَوِّب والمُحَوِّبُ: وہ شخص جس کا مال ضائع ہو جائے پھر مل جائے۔
حَاتَ (ن) حَوتًا حَوَتَانًا. الطیر او الوحش علی الشئ: منڈلانا۔
حَاوَتَهُ: مکر و فریب سے کام لینا۔ دھوکا دینا

...ہ عن کذا: مدافعت کرنا۔
الحُوت: مچھلی۔ عمومًا بڑی مچھلی پر اطلاق ہوتا ہے۔ ج حِیتَان و اَحوَات وحِوَتَة: آسمان کے ایک برج کا نام۔
الحَوتَاء: موٹی کمر والی عورت۔
اَحَاثَ اِحَاثَةً. الارضَ: زمین کھود کر الٹنا پلٹنا۔ ...الشئَ: کالنا۔ کہا جاتا ہے "ترکهم (حَوثَ بَوثَ او حِیثَ بِیثَ اَوحَاثِ باثِ اوحَوثًا بَوثًا) یعنی اس نے ان کو متفرق چھوڑا۔
الحَوثَاء: جگر اور اس کے آس پاس کے حصے۔ موٹی عورت۔
الحُوث: جگر کی رگ۔
حَاجَ (ن) حَوجًا: محتاج ہونا۔
حَوَّجَ. بِهِ عن الشئِ: کسی چیز کی وجہ سے ہٹ جانا۔
اَحوَجَ. اِلَیهِ: محتاج ہونا ...ہ: محتاج بنانا۔
تَحَوَّجَ: حاجت طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "خرج فلانٌ یتحوّج" فلاں حاجت طلب کرنے کے لئے نکلا۔
اِحتَاجَ. اِلَیهِ: محتاج ہونا۔
الحَاج: ایک قسم کا کانٹا۔ ایک قسم کا ترش پودہ۔
الحَوج: مص۔ سلامتی۔ کہا جاتا ہے "حَوجًا لک" یعنی تمہارے لئے سلامتی ہو۔
الحُوج: فقر و فاقہ۔
الحَوجَاء: حاجت، ضرورت اور اسی سے ہے۔ ماکان فی نفسه حَوجَاء ولا لَوجَاء وبالتصغیر حُوَیجَاء ولا لُوَیجَاء" یعنی اسے کوئی حاجت نہیں۔ "وکلمتُهُ فَمَا رَدَّ حَوجَاءَ ولا لَوجَاءَ" میں نے اس سے گفتگو کی اس نے اچھا یا برا کوئی جواب نہیں دیا۔
الحَاجَة: ضرورت۔ سوال۔ ج حَاج و حِوَج وحَاجَات وحَوَائِج: اخیری جمع حَائِجَه کی تقدیر پر ہے۔ مبالغہ کی غرض سے حاجَةٌ حَائِجَةٌ کہا جاتا ہے۔
المَحَاوِیج: محتاج لوگ۔

حَاذَ (ن) حَوْذًا. عنه: ہٹ جانا۔

حَاوَذَتْه. الحُمّیٰ: بخار کا بار بار آنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ یحَاوِذُنَا بِالزِیَارَةِ" وہ ہم لوگوں کے پاس ملاقات کے لئے بار بار آتا ہے۔

حَاذَهٗ (ن) حَوْذًا: حفاظت کرنا۔ علی الشّیٔ: نگہبانی کرنا(...... وَاَحْوَذَ) الدابة: تیز ہانکنا۔ اَحْوَذَ ثوبه: کپڑے سمیٹنا۔ اَحْوَذَ السَّیْرَ: تیز چلنا۔ اَحْوَذَ الشَّاعِرُ قصیدة: عمدہ قصیدہ کہنا۔

اِسْتَحْوَذَ. علیه: غالب ہونا۔

الحَاذُ: ایک قسم کا درخت۔ واحد (الحاذة) ج آحاذ: پیٹھ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خَفِیْفُ الحاذ" وہ تھوڑے مال والا ہے۔

الحِوَاذُ: دوری۔ جدائی۔

الحَوْذَان: ایک خوش مزہ نباتات کا نام جس کا پھول سرخ رنگ کا اور اس کی جڑ میں زردی ہوتی ہے۔

الاَحْوَذِیُّ: ماہر۔ ہر کام میں چست و پھرتیلا۔

الحُوذِیُّ: کوچوان۔ گاڑی بان۔ عوام العربحی: کہتے ہیں۔

حَارَ (ن) حَوْرًا وحُؤُوْرًا ومَحَارًا ومَحَارَةً: لوٹنا۔ متحیر ہونا(...... حَوِرا) الثوب: دھونا۔ سفید کرنا۔ حَارَ الشّیٔ: مندا پڑنا۔ کہا جاتا ہے "حَارَ بَعْدَ مَا كَارَ" زیادہ ہونے کے بعد گھٹ گیا۔ (نعوذ باللّٰه من الحَوْرِ بَعْدَ الكَوْرِ) ہم زیادتی کے بعد نقصان سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔

حَوِرَتْ (س) حَوَرًا. العینُ سفیدی اور سیاہی کا بہت سفید و سیاہ ہونا۔ صفت (حَوْرَاء)

حَوَّرَ. القرصَ: بیلن سے بیلنا...... الثوب: سفید کرنا...... ہ اللّٰهُ: محروم کرنا۔

حَاوَرَهٗ مُحَاوَرَةً وحِوَارًا وحَوَارًا: گفتگو کرنا۔ جواب دینا۔ اَحَارَ اِحَارَةً. الجواب: جواب دینا اور اسی سے ہے "لَمْ یُحِرْ جَوَابًا" اس نے جواب نہیں دیا۔ اور کہا جاتا ہے "طَحَنَتِ الطاحنةُ فَمَا اَحَارَتْ شیئًا" چکی پیسنے والی چکی نے پیسا اور آٹا کچھ بھی نہیں دیا۔

اَحَارَتِ النَاقَةُ: بچہ والی ہونا۔ اَحَارَ البعیرَ: ذبح کرنا۔

تَحَاوَرَ. القومُ: ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔ ایک دوسرے کو جواب دینا۔

اِحْوَرَّ اِحْوِرَارًا: سفید ہونا۔ اِحْوَرَّتِ العَیْنُ: بہت سیاہی اور سفیدی والی ہونا۔

اِسْتَحَارَهٗ: گفتگو کرنا۔

الحَوْرُ: ہلاکت۔ کمی۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ فِیْ حَوْرٍ وبَوْرٍ" یعنی وہ نہ تو کسی صنعت میں ہے اور نہ کسی قسم کی آمدنی میں۔

الحَوْرُ: گہرائی۔ کہا جاتا ہے "بَعِیْدُ الحَوْرِ" یعنی عقلمند۔ وما اَصَبْتُ حَوْرًا: میں نے کچھ نہیں پایا۔

الحَوَرُ: مس۔ سفید پتلے چمڑے۔ سرخ رنگا ہوا چمڑہ۔ گائے۔ ایک مشہور درخت جس کے گوند سے کہربا تیار ہوتا ہے۔ ج اَحْوَار.

الحُوَار والحِوَار: اونٹنی کا بچہ جس کا دودھ ابھی نہ چھڑایا گیا ہو۔ ج اَحْوِرَة وحِیْرَان.

الحَارَة: گول چوک۔ محلہ۔ کہا جاتا ہے "نَزَلْنَا فِیْ حَارَةِ بَنِیْ فلانٍ" ہم لوگ بنو فلاں کے محلے میں اترے۔

الحَائِرُ: فا۔ لاغر۔ دبلا پتلا۔

الحَائِرَة. الحَائِر: کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "ما هُوَ الاحَائِرة مِنَ الحَوَائِر" یعنی اس کے اندر کوئی خیر و برکت نہیں۔

الاَحْوَرِیُّ: سپید۔ نازک۔

الحُوَّارِیٰ: میدہ۔ کھریا مٹی۔ ہر وہ چیز جس سے سفیدی کی جائے۔

الحَوَارِیُّ: نصیحت کرنے والا۔ خیرخواہ۔ دھوبی۔ رشتہ دار۔ مددگار اور بقول بعض انبیاء (علیہم السلام) کے مددگار اور اسی سے ہے (الحَوَارِیُّون) سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے انصار و اعوان۔

الحَوَارِیَّة. الحَوَارِیُّ: کا مؤنث۔ شہری عورت ج حَوَارِیَّات.

المِحْوَرُ: وہ لکڑی یا لوہا جس پر چرخی گھومتی ہے۔ المحور فی الهندسة: علم ہندسہ کی اصطلاح میں وہ سیدھا خط جو کرہ کے دونوں قطبین کے درمیان ہوتا ہے۔

المِحْوَرُ: روٹی پکانے والے کا بیلن۔ وہ ٹکڑا جس پر کوئی چیز گھومے۔ ج مَحَاوِر. کہا جاتا ہے "قَلِقَتْ مَحَاوِرُهٗ" یعنی اس کا معاملہ بگڑ گیا۔

المَحَارَة: واپسی۔ کمی۔ لوٹنے کی جگہ۔ اونٹ کا کھر۔ تالو۔ ہر وہ ہڈی جو سیپی کی مانند ہو۔ محارة الاذن: کان کا گڑھا۔

المَحُوْرَة والمَحْوُرَة: جواب۔ خُفٌّ (مُحَوَّرٌ) موزہ جس کا استر سرخ چمڑے کا ہو۔

حَازَ (ن) حَوْزًا وحِیَازَةً واحْتَازَ اِحْتِیَازًا. الشّیٔ: اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ الابلَ: نرمی سے ہانکنا (حَازَ حَوْزًا) الرجلُ: نرم چلنا۔

حَوَّزَ تَحْوِیْزًا. الابلَ: پانی کی طرف لیلة الحوز: میں اونٹوں کو ہانکنا (دیکھئے لیلة الحوز)

حَاوَزَهٗ مُحَاوَزَةً: باہم زندگی بسر کرنا۔ میل ملاپ کرنا۔ روندنا۔ ایک دوسرے کو دھتکارنا۔

تَحَوَّزَ: علیحدہ ہونا...... الحیة: کنڈلی مارنا۔ کہا جاتا ہے "دَخَلَ علیه فَمَا تَحَوَّزَ لَهٗ" وہ اس کے پاس آیا اور اس کے لئے علیحدہ نہیں ہوا۔

تَحَاوَزَ. الفریقَانِ: ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا۔

اِنْحَازَ اِنْحِیَازًا. عنه: ہٹ جانا...... الیه: مائل ہونا...... القومُ: مرکز کو چھوڑ دینا۔ شکست کھانا۔

الحَوْزَةُ: گوشہ۔ کنارہ۔ طبیعت۔ حَوْزَةُ المملكة: ایک مملکت کی سرحدوں کا درمیانی حصہ۔

الحَوز: وہ جگہ جس کے اردگرد دیوار وغیرہ کھڑی ہو۔ حَوزُ الدار: مکان کے منافع جو اس کے ساتھ وابستہ ہوں۔ لیلةُ الحوز: پانی کی طرف اُونٹوں کے جانے کی پہلی رات۔

الحَوزی: اُونٹ کا ہانکنے والا۔ قوم سے علیحدہ ہو کر تنہا اترنے والا۔ کالا۔

الحَیز والحَیِّز: جگہ۔ کہا جاتا ہے "هذا فی حیز التواتر" یعنی یہ چیز تواتر سے ثابت ہے۔

الحَوزاء: لڑائی۔

الحُوَیزاء: ساتھیوں سے پوشیدہ رکھا ہوا ذخیرہ۔

الاَحوَزی: ماہر۔ ہر کام میں پھرتیلا۔ بہتر کار گزار۔

الحَوّاز. الحائز: کا مبالغہ اور اسی سے ہے "الاثم حَوّازُ القلوب" گناہ دلوں پر غالب آنے والا ہے یہاں تک کہ آدم غیر پسندیدہ کام کر بیٹھتا ہے۔

الحَوّاز: بڑے بڑے گبریلے۔

حاسَ (ن) حَوسًا. القومَ: میل ملاپ کرنا۔ روندنا۔ ذلیل کرنا...... الذئبُ الغنمَ: درمیان میں آ کر پراگندہ کرنا۔ حاسَتِ المرأةُ ذیلها: دامن کھینچتے ہوئے چلنا......

الحزازُ الاهابَ: قصائی کا کھال کو اُتارنا۔

حَوِسَ (ن) حَوَسًا: دلیر و بہادر ہونا۔ صفت (اَحوَس)

تحوّسَ: دلیری دکھلانا...... فی الکلام: گفتگو کے لئے تیار رہنا...... للشیٔ: دردمند ہونا۔

اِستَحوَسَ اِستِحوَاسًا: رکنا۔ دیر کرنا۔

الاَحوَس: دلیر و بہادر۔ وہ شخص جو اپنی جگہ سے جدا نہ ہو جب تک اپنی حاجت پوری نہ کر لے۔ بھیڑیا۔ ج حُوس۔

الحَوُوس: لوگوں کو بہت قتل کرنے والا۔ بہادر۔

الحُوَاسَة: غنیمت۔ حاجت (...... والحُوَیساء) قرابت۔ رشتہ داری۔

حاشَ (ن) حَوشًا. الابلَ: جمع کر کے ہانکنا (واَحاشَ) اِحاشةً واَحوَشَ اِحوَاشًا واستَحوَشَ استِحوَاشًا) الصیدَ: گھیر کر پھندے کی طرف لانا۔ حاشَ واَحوَشَ واَحاشَ علیه الصیدَ واَحوَشَهٗ اِیاهُ: شکار کرنے میں مدد کرنا۔

حَوشَة: بہت جمع کرنا۔ حَوَّشَ الرجلُ: دلیری دکھانا۔ تیاری کرنا۔

حاوَشَه. علی الامر: اُکسانا۔ برانگیختہ کرنا۔

تَحوَّشَ. عنه: علیحدہ ہونا...... منه: شرم کرنا ...... المرأةُ مِن زوجها: بیوہ ہونا۔

اِنحاشَ: اکٹھا ہونا...... عنه: بھاگنا۔ بدکنا ...... له الصیدُ: شکار کا خود آنا۔

تَحاوَشُوا. علیه: اپنے درمیان میں کر لینا۔

اِحتَوشَ القومُ الصیدَ: قوم کا شکار کو ایک دوسرے کی طرف بدکانا۔ اِحتَوشَ القومُ الرجلَ وعلیه: گھیر لینا اور اپنے درمیان میں کر لینا۔

الحَوش: باڑہ کے مشابہ گھر کے اردگرد۔

الحُوَاشَة: باعث شرم۔ رشتہ داری۔ ایسا کام جس میں گناہ و قطع رحمی ہو۔

الحائش: فا۔ حائشُ الشجر: درخت کا گنجان حصہ۔ رجل (حُوشُ) الفؤاد: ذکی و تیز فہم مرد۔

الحُوشِیُّ: مِنَ الکلام: نادر و غریب کلام رجلٌ حُوشِیٌّ: لوگوں سے نہ ملنے والا۔ لیلٌ حُوشِیٌّ: تاریک رات۔

حاصَ (ن) حَوصًا. وحِیاصةً. الثوبَ: دور دور سینا۔ حَوَّلَه: منڈلانا ...... بینهما: تنگ کرنا۔

حَوِصَ (س) حَوَصًا: تنگ گوشہ چشم والا ہونا۔ صفت (اَحوَص) مؤنث حَوصاء ج حُوص واَحاوِص۔

حاوَصَه: چپکے سے گوشۂ چشم سے دیکھنا۔

اِحتاصَ اِحتِیاصًا. فی امره: احتیاط کرنا۔

الحُوص: مص۔ پیٹ کا مروڑ۔ کہا جاتا ہے "لاَطعَنَنَّ فی حَوصِک" جو تم نے سیا ہے اُس کو میں ادھیڑ دوں گا اور جس کو تم نے درست کیا ہے اس کو بگاڑ دوں گا۔ "وما طعَنتَ فی حَوصِه" تو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔ و "دخل فی حَوصِ الناسِ" وہ لوگوں کے باطن اُمور میں داخل ہوا۔

الحِیاصة: جانور کا تنگ۔

الحِوَاص: لکڑی کی سوئی۔

الحَوَص: چھوٹی آنکھیں۔

حَوصَلَ. الطائرُ: پوٹا بھرنا ...... الحِنطةَ: اکٹھا کرنا۔

الحَوصَل والحَوصَلَة والحَوصَلّة والحَوصَلاء: پرندہ کا پوٹا۔

حاضَ (ن) حَوضًا: حوض بنانا ...... الماءَ: جمع کرنا۔

حَوَّضَ: حوض بنانا ...... حولَ الامر: گھومنا۔ چکر لگانا۔

اِحتاضَ وتَحوَّضَ: حوض بنانا۔

اِستَحوَضَ. الماءُ: حوض کے مشابہ گڑھے میں جمع ہونا۔

الحَوض: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ ج اَحوَاض وحِیاض وحِیضان. حَوضُ الاُذُن: کان کا گڑھا۔

المُحَوَّض: درخت کے اردگرد پانی کا گڑھا۔ تھالا۔

حاطَه (ن) حَوطًا وحَیطَةً وحِیاطَةً: حفاظت کرنا۔ نگہبانی کرنا ...... به: گھیر لینا۔ احاطہ کرنا۔

حَوَّطَه: حفاظت کرنا۔ نگہبانی کرنا۔

الساحة: گرداگرد دیوار بنانا...... الحائطَ: دیوار بنانا ...... حَوَّلَ الامرِ: گھومنا۔ چکر لگانا۔

حاوَطَه: کسی سے کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے کہ جس کے دینے سے وہ انکار کر رہا ہو پیچھے پڑنا اور اس کے گرد چکر لگانا۔

اَحاطَ واحتاطَ. به: گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔ کہا

جاتا ہے "اَحَاطَ بِہٖ علمًا" اس نے پورے طریقے سے علم حاصل کیا۔ اِحْتَاطَ الرَّجُلُ: ہوش وحواس سے کام کرنا۔ اِحْتَاطَ عَلٰی الشَّیْئِ: محافظت کرنا۔ اِحْتَاطَ لِنَفْسِہٖ: بھروسہ کے ساتھ لینا۔

تَحَوَّطَہٗ: حفاظت کرنا۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ یَتَحَوَّطُ اَخَاہُ حِیْطَۃً حَسَنَۃً" فلاں اپنے بھائی کی بہت اچھے طریقے سے حفاظت کرتا ہے۔

اِسْتَحَاطَ. فِی اَمْرِہٖ اوتجارتِہٖ: احتیاط کرنے میں مبالغہ کرنا۔

الحَوْطَۃ والحِیْطَۃ والحَیْطَۃ: احتاط کا اسم۔

الحِیْطَۃ: پاکدامن شریف عورت۔

الحَوْط: مص۔ چاندی وغیرہ کا بنا ہوا چاند ہلالی شکل کا۔ سیاہ وسفید دو رنگوں کا دھاگا کہ جس میں مہرے یا کوڑی وغیرہ پرو کر نظر بد سے بچنے کے لئے عورتیں کمر پر باندھتی ہیں۔

الحِوَط: وہ چیز جس سے دراہم کے نقصان کو پورا کریں۔

الاَحْوَط: بہت احتیاط کرنے والا۔ قابل اعتماد۔ (اور یہ شاذ ہے اس لئے کہ احتیاط سے ماخوذ ہے۔)

الحَائِط: فا۔ دیوار۔ باغ۔ ج حِیْطَان وحِیَاط.

الحُوَّاط. حائط: اسم فاعل کا مبالغہ۔

حُوَّاطُ الْاَمْرِ: کسی کام کا مدار۔

الحُوَاطَۃ: غلہ کی حفاظت کے لئے بنی ہوئی جگہ۔

المَحَاط: وہ جگہ جو قوم کے یا جانوروں کے پیچھے ہو اور جہاں ان کی حفاظت ہو۔

المُحِیْط: فا۔ وہ خط جو دائرہ کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔ البَحْرِ المُحِیْط: بحر اوقیانوس جو ہر طرف سے خشکی میں گھرا ہوا ہے۔

حَافَ (ن) حَوْفًا وحَوَّفَ. الشَّیْئَ: کنارہ پر کرنا۔ حَوْفُ المَکَانِ.

تَحَوَّفَ. الشَّیْئَ: کناروں سے کم کرنا۔ کنارہ کو پکڑنا۔

الحَوْف: مص۔ ازار کی مانند چمڑے کی ایک چیز جس کو بچے پہنتے ہیں۔ جانب۔ کنارہ۔ گوشہ۔

الحَافَان: زبان کے نیچے سبز رنگ کی دو رگیں۔

الحَافَۃ: جانب۔ کنارہ۔ شدت۔ حاجت۔ ج حَافَات وحِیَف. حافتاالوادی ونحوہ: وادی کے دونوں کنارے۔

حَاقَ (ن) حَوْقًا. البیتَ: جھاڑو دینا...... الشَّیْئَ: رگڑ کر چکنا کرنا...... بِہٖ: احاطہ کرنا۔

حَوَّق. علیہ: گڑبڑ گفتگو کرنا۔

الحَوْق والحَوْقَۃ: بڑی جماعت۔

الحُوْق: گھیرا۔ چوکھٹا۔

الحُوَاقَۃ: کوڑا کرکٹ۔ سامان۔

المِحْوَقَۃ: جھاڑو۔ ج مَحَاوِق.

حَوْقَلَ حَوْقَلَۃً وحِیْقَالاً: چلنے سے تھکنا۔ کمزور بڈھا ہونا...... الشیخُ: چلنے میں کمر پر ٹیک لگانا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم: کہنا۔

الحَوْقَل: عمر رسیدہ بڈھا۔

الحَوْقَلَۃ: مص۔ لمبی گردن کی شیشی۔

حَاکَ (ن) حَوْکًا وحِیَاکًا وحِیَاکَۃً الثوبَ: بننا۔ صفت (حَائِک) ج حَاکَۃ وحَوَکَۃ: مؤنث حَائِکَۃ وحَائِک. ج حَائِکَات وحَوَائِک: کہا جاتا ہے "حَاکَ الشَّاعِرُ القَصِیْدَۃَ" شاعر نے قصیدہ بنایا۔ "وحَاکَ الشَّیْئُ فِی صَدْرِی" فلاں چیز میرے دل میں جم گئی۔

مَا (اَحَاکَ) سیفُہٗ: نہ کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَہٗ فَمَا اَحَاکَ فِیْہِ سَیْفُہٗ" اس نے اسے مارا تلوار نے کوئی اثر نہیں کیا۔ (یہ ہمیشہ نفی ہی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے)

الحَوْک: جنگلی تلسی۔ کہا جاتا ہے "ھذا عَلٰی حوک ھذا" یہ ہیئت وشکل وعمر میں اس کی مانند ہے۔

المَحَاکَۃ: کارگہ۔ کھڈی۔

المَحْوَکَۃ: لڑائی۔ جنگ۔

حَالَ (ن) حَوْلاً وحُؤُوْلاً. الشَّیْئُ: ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا...... الحَوْلُ: گزرنا اور پورا ہونا۔ کہا جاتا ہے "حالتِ الدّارُ وحِیْلَ بھا" گھر پر بہت سے سال گزرے...... علیہ الحولُ: پورا سال گزرنا۔ القوسُ: کج ہونا...... العھدُ: پلٹ جانا...... الی مکان آخر: منتقل ہونا...... فی ظَھْرِ الدَّابَّۃ: جانور کی پیٹھ پر کود کر چڑھنا...... الشخصُ: متحرک ہونا۔ (...... حِیْلَۃً ومَحَالاً) حیلہ کرنا۔

(...... حُؤُوْلاً وحِیَالاً) الانثٰی: حاملہ نہ ہونا...... النخلۃُ: ناغہ سے پھلدار ہونا۔

(...... حَوْلاً وحُؤُوْلاً وحَیْلُوْلَۃً) درمیان میں حائل ہونا۔

حَوِلَتْ (س) حَوَلاً عینُہٗ: بھینگی ہونا۔

حَوَّلَہٗ تَحْوِیْلاً: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔ زائل کرنا۔ حَوَّلَہٗ اِلَیْہِ: پلٹ دینا۔

حَوَّلَ الرَّجُلُ: منتقل ہونا۔ حَوَّلَ الارضَ: ایک سال کے ناغہ سے کاشت کرنا...... الشَّیْئَ: محال بنانا (...... واَحَالَ) العینَ: بھینگا کرنا۔

حَاوَلَہٗ مُحَاوَلَۃً وحِوَالاً: حیلہ سے طلب کرنا...... لہ البصرَ: تیز کرنا...... الشَّیْئَ: ارادہ کرنا اور حیلہ سے طلب کرنا۔

اَحَالَ. اللہُ الحولَ: پورا کرنا...... بالمکان: ایک سال قیام کرنا...... الرَّجُلُ: محال بات کہنا...... الشَّیْئُ: چند سال گزرنا۔ اَحَالَ الغَرِیْمَ بِدَیْنِہٖ عَلٰی آخر: قرض کو دوسرے کے حوالہ کرنا۔ صفت فاعلی (مُحِیْل) صفت مفعولی (مُحَال) اور دوسرے غریم کو (مُحَال علیہ) مال کو (مُحَال بہ) اور اس فعل کو (الحوالۃ) کہتے ہیں۔ اَحَالَ عَیْنَہٗ: بھینگی کر دینا۔ اَحَالَ عَلَیْہِ المَاءَ مِنَ الدَّلْوِ: انڈیلنا۔ کہا جاتا ہے "اَحَالَ عَلَیْہِ بِالسَّوْطِ یَضْرِبُہٗ" وہ اس کو کوڑے سے مارنے پر متوجہ ہوا۔ اَحَالَ فِی ظَھْرِ الدَّابَّۃِ: کود کر سوار ہونا۔ اَحَالَ الامرَ عَلٰی فلانٍ: کسی پر کسی

کام کو مختصر کر دینا۔

اَحْوَلَ. الصبیُّ: یک سالہ ہونا اور کہا جاتا ہے "مَا اَحْوَلَهٗ وما اَحْیَلَه" وہ کتنا بڑا حیلہ ساز ہے۔ "وھُوَ اَحْوَلُ مِنْکَ واَحْیَلُ مِنْکَ" وہ تم سے زیادہ حیلہ گر ہے۔

تَحَوَّلَ. عنه: پھر جانا...... الرَّجُلُ: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا...... فی الامر: حیلہ و مکر سے کام کرنا۔

اِحْتَالَ اِحْتِیَالاً: حیلہ کرنا...... الشیُٔ: ایک سال کا ہونا...... عَلَیْهِ بالدَّیْنِ: دوسرے کے ذمہ ڈالنا۔

اِحْتَوَلَه. القومُ: گھیر لینا۔

اِحْوَلَّتْ. عینُهٗ: بھینگی ہونا۔

اِحْوَالَّتِ. الارضُ: سرسبز ہونا اور ہموار اُگنا۔

اِسْتَحَالَ اِسْتِحَالَةً: ایک حال سے دوسری حالت کی طرف بدلنا۔ محال ہونا...... القوسُ: درستی کے بعد کج ہونا...... فلانٌ الشیَٔ: کسی چیز کی طرف دیکھنا کہ آیا اس میں حرکت ہے یا نہیں۔

اَلْحَوَالِی: سب سے زیادہ طویل پسلیاں اس واسطے کہ ان میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔

اَلْحَوْضِیَّةُ: پھول کا نام جو کہ بڑے جسم والا متعدد رنگوں والا ایک ستارہ کی شکل پر ہوتا ہے۔

اَلْحَوَالَةُ: ایک شخص کی طرف سے دوسرا قرض کی ادائیگی کرے۔ اس کی کئی اقسام ہیں: (۱) حَوَالَةٌ بَرِیْدِیَّةٌ: منی آرڈر۔ (۲) حَوَالَةٌ مَصْرِفِیَّةٌ: بنک ڈرافٹ۔ (۳) حَوَالَةٌ بَرْقِیَّةٌ: ٹیلی گراف منی آرڈر۔ (۴) اَلْحَوَالَةُ الْمُسَطَّرَةُ: کراس چیک۔ (۵) اَلْحَوَالَةُ الْمُعْتَمِدَةُ: ایل سی۔ طرفین کے اعتماد کے بغیر رقم نہ ملے۔ (۶) اَلْمُوَقَّعَةُ علی بَیَاض: بلینک چیک۔

الحَال: کیفیت۔ ہیئت۔ صفت (مذکر و مؤنث) گرم راکھ۔ کالی مٹی۔ حَالُ مَتْنِ الفرسِ: گھوڑے کی پشت کا درمیان۔ ج اَحْوَال واَحْوِلَة.

حَالَةُ. الشیٔ: کیفیت۔ حالت ج حالات.

حَالَاتُ الدَّھْرِ: زمانہ کی گردشیں۔

الحَوْلُ: مس۔ قدرت۔ کہا جاتا ہے "لاَحَوْلَ ولاَ قوۃَ اِلاَّ باللّٰه" یعنی نہ تو حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے۔ ہوشیاری۔ دوربینی۔ سال۔ ج حُؤُول واَحْوَال.

الحَوْلِیُّ: ایک سالہ بچہ۔ ج حَوْلِیَّات اور اسی سے ہے "حَوْلِیَّات زُهَیْر" یعنی زہیر کے وہ قصائد جن کی نظم و ترتیب و تہذیب اور لوگوں کے سامنے پیش کرنے میں ایک سال کی مدت لگتی تھی۔

الحِوَل: ہوشیاری۔ دوربینی۔ قدرت۔ تصرف۔ زوال۔ انتقال۔ کہا جاتا ہے "لاحِوَلَ عَنْه".

الحَوَلُ: بھینگا پن۔

حَوْلَ وحَوْلَیْ وحَوَال وحَوَالَیْ. الشیٔ او الشخص: گرداگرد۔ کہا جاتا ہے "قَعَدَ حَوْلَه وحَوْلَیه وحَوَالَه وحَوَالَیه".

الحَوَال والحُوُول والحَوَلان: تغیر و انقلاب۔

الحَوَالِیُّ والحُوَّل والحُوَلِیُّ: حیلہ ساز۔ بہت سخت حیلہ گر۔

الحِوَال: ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔

حِیَالُ. الشیٔ: مقابل۔ سامنے اور کہا جاتا ہے "قَعَدَ کل علی حِیَالِهٖ" ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیٹھا۔

الحِیْلَة والحُوْلَة: ہوشیاری۔ دوربینی۔ تصرف کی قوت۔ ج حِیَل وحِوَل.

الحُوْلَة: تعجب امر منکر۔ مصیبت۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ حُوْلَة" یعنی بہت حیلہ گر مرد۔ "وھذا من حُوْلَةِ الدھر" یہ عجائبات زمانہ سے ہے۔

الحِوَلُ: بھینگا۔ بہت حیلہ گر۔

الحُوَیْل: گواہ۔ ضامن۔

الاَحْوَل: بھینگا۔ مؤنث حَوْلاء ج حُوْل.

الحَائِل: فا۔ رنگ بدلا ہوا۔ یکسالہ۔ ہر وہ مادہ جو حاملہ نہ ہوتی ہو۔ کہا جاتا ہے "اِمْرَأَة حَائِلٌ ونَخْلَة حَائِل" ج حُوْل وحُوَّل وحِیَال و حَوَائِل.

الحَائِلَة. الحائل: کا مؤنث۔ حیلہ۔ کہا جاتا ہے "ما فِیْهِ حَائِلَة" اس میں کوئی حیلہ نہیں۔

المُحَال: مشکل۔ باطل۔ ٹیڑھا۔ غیر ممکن۔

المُحْوِل: ایک سالہ بچہ۔

المُحِیْل. مِنَ النساء: لڑکی کے بعد لڑکا یا لڑکے کے بعد لڑکی جننے والی عورت۔

المَحَالَة: ہوشیاری۔ تصرف کی قدرت۔ رہٹ۔ پیٹھ کا درمیان۔ ج مَحَال ومَحَاوِل کہا جاتا ہے "لامَحَالَةَ من الامر" ضروری۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ المَحَالَة: رہٹ۔ بڑی چرخی۔

المِحْوَال: بہت محال باتیں کہنے والا۔

المُسْتَحِیْل: بے ہودہ و لغویات۔ بھرا ہوا۔

المُسْتَحِیْلَة والمُسْتَحَالة مِنَ القِسِیِّ: ٹیڑھی کمان...... مِنَ الارض: ایک سال یا چند سال چھوڑی ہوئی زمین۔

حَامَ (ن) حَوْمًا وحَوَمَانًا. علی الشیٔ وحوله: منڈلانا...... الرَّجُلُ: پیاسا ہونا۔ صفت (حَائِم) ج حُوَّم مؤنث حَائِمَة ج حَوَائِم وحُوَّم (...... حَوْمًا وحِیَامًا وحُؤُوْمًا) حَوْلَ غرضِهٖ وعلیه: طلب کرنا۔

حَوَّمَ. فِی الامرِ: کام میں لگا رہا۔

الحَوْم: اونٹوں کا بڑا گلہ۔

الحُوْم: شراب جو سر کو چکرا دے۔

حَوْمَة. القتالِ اوالبحرِ اوالرملِ وغیر ذٰلک: بڑا حصہ۔ حَوْمَةُ الموت: موت کا ہجوم۔

الحُوْمَة: بلور۔

حَوْمَلَ حَوْمَلَةً: پانی اٹھانا۔

الحَوْمَل: صاف سیلاب۔ کالا بادل۔

تَحَوَّنَ. الرَّجُلُ: ذلیل ہونا۔ ہلاک ہونا۔

خوِیَ (س) حَوًی واحْوَوَی اِحْوِوَاءً و اِحْوَاوَی اِحْوِیْوَاءً: سبزی مائل یا سرخی مائل سیاہ ہونا۔ صفت (اَحْوٰی) مؤنث حَوَّاء ج حُوٌّ۔

حَوٰی (ض) حَوَایَۃً وحَیًّا۔ الشَّیْئَ: جمع کرنا۔ حَوَّاہُ تَحْوِیَۃً: قبضہ کرنا۔

تَحَوّٰی: سمٹنا۔ گول ہونا۔ الحیّۃُ: کنڈلی مارنا۔ الشَّیْئَ: قبضہ کرنا۔

اِحْتَوٰی اِحْتِوَاءً۔ الشیئ وعلیہ: جمع کرنا۔

الحَاوِی: فا۔ سانپ کا منتر کرنے والا۔ مؤنث حاوِیَۃ ج حَاوِیَات وحَوَاوٍ۔

الحَاوِیَاء: سمٹی ہوئی آنتیں ج حَاوِیَاءَ ات وحَوَاوٍ۔

الحَوَاء والحِوَاءُ: آواز۔

الحُوِیُّ: استحقاق کے بعد مالک ہونے والا چھوٹا حوض۔

الحِوَاء: قریب قریب گھروں کا مجموعہ۔ ج اَحْوِیَۃ۔

الحَوِیَّۃ۔ الحوِیّ: کا مؤنث۔ سمٹی ہوئی آنتیں۔ چھوٹا حوض۔ کمبل کہ جس میں گھاس بھوسہ وغیرہ بھر کر اونٹوں کے کوہان کے اردگرد رکھتے ہیں۔ ج حَوَایَا اور اسی سے مثل ہے "المَنَایا علی الحَوَایَا" اس شخص کے لئے ہے جو موت کو خود ہی تلاش کرے۔

الحَوَّاء: سانپوں کا جمع کرنے والا۔

حَیْثُ: ظرف مکان۔ مبنی بر ضمہ اور کہا جاتا ہے مِن ھٰذہ (الحَیْثِیَّۃ) یعنی اس اعتبار سے اور کبھی حیث زمان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

حَاجَ (ض) حَیْجًا محتاج ہونا۔

اَحَاجَ واَحْیَجَ۔ المکانُ: کانٹے اگانا۔

الحَاجُ: کانٹا۔ ایک قسم کا ترش پودہ۔

حَادَ (ض) حَیْدًا وحَیَدَانًا ومَحِیْدًا وحَیْدَۃً وحُیُوْدًا وحَیْدُوْدَۃً۔ عَنِ الطَّرِیقِ: الگ ہونا۔ ہٹ جانا۔

حَیَّدَہٗ: گرہ پر کردینا۔ حَیَّدَ السَّیْرَ: تسمہ میں گرہ لگانا۔

حَایَدَ مُحَایَدَۃً وحِیَادًا: علیحدہ ہونا۔

الحَیْدُ: چیز کا ابھرا ہوا حصہ۔ پہاڑ کا نکلا ہوا کنارہ۔ پہاڑی بکرے کے سینگ کی گرہ۔ ج حُیُوْدٌ و حِیَدٌ و اَحْیَاد (...... والحِیَد) مثل ونظیر۔

الحَیْدَۃ: پہاڑی بکرے کے سینگ کی گرہ۔

الحَیَدٰی: متکبر کی چال۔

الحَیْدَان: کنکری جو جانور کے چلنے سے اڑے۔

المَحِیْدُ: حاد کا اسم ظرف۔

حَارَ (س) حَیْرًا وحَیْرَۃً وحَیَرَانًا وحَیْرًا الماءُ: پانی کا اس طرح آ نا جانا کہ یہ نہ معلوم ہو کہ کیسے جاری ہے۔ الرَّجُلُ: چکا چوند ہونا۔ راستہ گم کرنا۔ فی امرہ: حیران ہونا۔ صفت (حَیْرَان) مؤنث حَیْرٰی ج حَیَارٰی وحُیَارٰی۔

حَیَّرَہٗ: حیرانی میں ڈالنا۔

تَحَیَّرَ۔ الماءُ: بمعنی حَارَ الماءُ۔

...... المکانُ بالماءِ: بھر جانا (واستحار) حیرانی میں پڑنا۔ اِسْتَحَارَ المَکَانَ وبالمکانِ: چند دن کے لئے اترنا......

السحابُ: کسی جانب میں متوجہ نہ ہونا۔

الحَیْرُ۔ جمعی: باغ۔

الحَیْرُ والحِیْرُ: بہت اہل ومال۔ کہا جاتا ہے "لا آتیہ حَیْرَ دَھْرٍ" میں اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

الحَارَۃ: محلہ۔

الحَائِر: فا۔ پانی جمع ہونے کی جگہ۔ بلند کناروں والی نشیبی جگہ۔ ج حُوْرَان وحِیْرَان۔

المَحَارَۃ: سیپی۔ ج مَحَارٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ المَحَارَتَان: سرین کے دونوں گول سرے جن سے ران کے سرے ملے ہوئے ہیں۔

المِحْیَار: بہت حیران۔

المُتَحَیِّرَات: کواکب۔ سیارہ۔ واحد (متحیرہ)

المُسْتَحِیْر: فا۔ وہ راستہ جو جنگل کے عرض میں ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں نکلا ہے۔ بھاری بادل جس کے لئے ہوا نہ ہو جو کہیں لے جائے۔

حَازَ (ض) حَیْزًا۔ الابلَ: ہانکنا۔

تَحَیَّزَ۔ الشیئ: کسی ایک ہی جگہ میں منحصر ہونا۔ ...... الحیّۃُ: کنڈلی مارنا۔

الحَیِّز: دیکھئے مادہ حوز۔

حَاسَ (ض) حَیْسًا۔ الشَّیْئَ: ملانا۔

الحَبْلَ: بٹنا (...... وحَیَّس) الحَیْسَ: حیس بنانا۔ کہا جاتا ہے "حِیْسَ حَیْسُھُم" ان کی ہلاکت قریب ہوئی۔

الحَیْس: مص۔ ایک قسم کا کھانا جو کھجور، گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا ہے۔ کچا کام۔ ردی کام۔

المَحْیُوس: وہ جس کے ماں باپ دونوں غلام ہوں۔

حَاشَہٗ (ض) حَیْشًا: گھبراہٹ میں ڈالنا۔

حَاشَ مِنْہُ: گھبرانا۔ ...... الرَّجُلُ: جلدی کرنا۔

الوادی: دراز ہونا۔

تَحَیَّشَ: گھبرانا۔

الحَیْشَان: بہت گھبرانے والا۔

حَاصَ (ض) حَیْصًا وحَیْصَۃً وحُیُوْصًا ومَحِیْصًا وحَیَصَانًا وانْحَاصَ وتحایَصَ عن کَذَا: الگ ہونا۔ ہٹ جانا۔ کہتے ہیں "مَنْ حَاصَ عَنِ الشَّرِّ سَلِمَ" جو برائی سے الگ رہا محفوظ رہا۔ "وَقَعَ فِی حَیْصَ بَیْصَ اَوْفی حِیْصَ بِیْصَ" وہ ایسی گڑبڑی میں پڑ گیا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔

حَالَصَہٗ: فریب دینا اور غلبہ کرنا۔

الاَخْیَص: وہ شخص جس کی ایک آنکھ دوسری سے چھوٹی ہو۔

دابّۃٌ (حَیُوص) بدکنے والا جانور۔

المَحِیْص: علیحدہ ہونے کی جگہ۔ بھاگنے کی جگہ۔

الحَیْصَاء والمِحْیَاص: وہ عورت جس کی اندام نہانی تنگ ہو۔

حَاضَتْ (ض) حَيْضًا ومَحِيْضًا ومَحَاضًا
وتَحَيَّضَتْ. المرأةُ: ماہواری خون جاری
ہونا۔ صفت (حائِض وحائِضَة) ج حُيَّض
وحَوائِض۔
حَيَّضَ. الماءَ: پانی بہانا۔
الحِيَاض: حیض کا خون۔
الحِيْضَة والمَحِيْضَة: حیض کا چیتھڑا۔
حَيْعَلَ. المؤذنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة حَيَّ
عَلَى الفَلاَح: کہنا۔
حَافَ (ض) حَيْفًا. عليه: ظلم کرنا۔ صفت
(حائِف) ج حُيَّف وحُيُف وحَافَة.
تَحَيَّفَ. الشَّيْءَ: کم کرنا۔ اطراف سے
گھٹانا۔
الخائِف: فا۔ خائِفُ الجَبَل: پہاڑ کا
کنارہ۔
الحِيْفَةُ: گوشہ۔ کپڑے کا ٹکڑا جو قمیص کے
دامن میں پیوند لگایا جائے۔ شکار کے واسطے
ہنکایا ہوا جانور۔ ج حِيَف۔
الأَحْيَف. مِنَ الأَمْكِنَة: وہ جگہ جہاں بارش
نہ ہو۔ مؤنث حَيْفَاء۔
حَاقَ (ض) حَيْقًا وحُيُوقًا وحَيَقَانًا
وأَحَاقَ إحَاقَةً. بِه: احاطہ کرنا۔ گھیرنا۔ حَاقَ
بِهِم الأمرُ: لازم ہونا۔ واجب ہونا...... بِهِمُ
العذابُ: نازل ہونا...... فيه السيفُ: اثر
کرنا۔ نشان ڈالنا۔ أحَاقَ الشَّيءَ بِكَذا:
گھیرا کرنا۔
حَايَقَهُ مُحَايَقَةً: حسد کرنا۔ دشمنی کرنا۔ بغض
رکھنا۔
إحْتَاقَ. على الشيء: احتیاط کرنا۔
الحَيْق: برے فعل کی وجہ سے جو کچھ انسان کو
لازم ہو جائے۔
الحَيْقَل: بے فیض آدمی۔
حَاكَ (ض) حَيْكًا وحَيَكَانًا: متکبرانہ
چال چلنا۔ صفت (حَائِك وحَيَّاك)
مؤنث حَيَّاكَة وحَيْكَانَة وحَيْكَى
(وأَحْيَاك) السيفُ: کاٹنا۔ السيفُ
او الكلامُ فيه: اثر کرنا۔

إحْتَاكَ إحْتِيَاكًا. بثوبه: لپٹنا۔ مِشْيَةٌ
(حِيَكَى) متکبرانہ چال۔
حَالَ (ض) حَيْلاً. الشيءُ: بدلنا۔ الماءُ:
وادی میں جمع ہونا۔
الحَيْل. قوة: وادی میں جمع شدہ پانی۔ ج
أحْيَال وحُيُول.
الأحْيَل والأحْوَل: بہت حیلہ کرنے والا۔
الحِيْلَة: ہوشیاری۔ دور بینی۔ تصرف کی
قوت۔ ج حِيَل۔
الحَيْلَة: بکریوں یا بھیڑوں کا ریوڑ۔ حیلہ
گری۔
الحَيْلاَن: غلہ گاہنے کا اوزار۔
حَانَ (ض) حَيْنًا وحَيْنُونَةً. الشيءُ: وقت
قریب ہونا...... فلان: ہلاک ہونا۔ رنج
وتکلیف میں پڑنا۔ توفیق سے محروم ہونا۔
حَانَ لَهُ أنْ يَفْعَلَ كَذَا: وقت قریب آنا۔
السُّنْبُلُ: خشک ہو کر کٹائی کا وقت قریب آنا۔
حَيَّنَهُ: وقت و میعاد مقرر کرنا...... اللّٰهُ فلانًا:
ہدایت کے لئے توفیق نہ دینا۔
حَايَنَهُ: وقت معین کے لئے معاملہ کرنا۔
أحْيَنَ إحْيَانًا. الرَّجُلُ او الشيءُ: وقت آنا
...... بالمكان: کچھ وقت کے لئے قیام کرنا۔
أحَانَهُ. اللهُ: ہلاک کرنا۔
تَحَيَّنَ. منه غَفْلَةً: انتظار کرنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ
يَتَحَيَّنُ طَعَامَ النَّاسِ" وہ لوگوں کے کھانے کے
وقت کا انتظار کرتا ہے۔ توفیق و ہدایت سے محروم
رہنا۔
إسْتَحْيَنَ: وقت مناسب کی آرزو رکھنا۔
الحَان والحَانَة: شراب فروشی کی دکان۔
الحَيْن: ہلاکت۔ رنج ومحنت۔
الحِيْن: وقت۔ ج أحْيَان. جج أحَايِين.
الحِيْنَة والمَحْيَان: وقت۔
الحَائِن: فا۔ بے وقوف۔
الحَائِنَة: مصیبت۔ ج حَوَائِن.
حَيِيَ (س) حَيَاةً: زندہ رہنا۔ اس میں
ایک لغت ادغام سے بھی ہے۔ کہا جاتا ہے
حَيَّ يَحْيَى...... حَيَاءً منه: منقبض ہونا۔

الطريقُ: ظاہر ہونا۔
حَيَّاه وتَحِيَّةً. حَيَّاكَ اللّٰهُ: کہنا (یعنی اللہ
عزوجل تمہاری عمر دراز کرے) سلام کرنا۔ حَيَّاهُ
اللّٰهُ: باقی رکھنا۔
کہا جاتا ہے: "حَيَّا الخَمْسِينَ مِنْ عُمْرِه"
وہ اپنی عمر کے پچاسویں سال کے قریب
پہنچا۔
حَايَا مُحَايَاةً. الصبيَّ: غذا دینا...... زيدًا:
شرم دلانا...... النارَ: بھڑکانا۔
أحْيَاهُ: زندہ کرنا...... النارَ: پھونک کر سلگانا
...... الارضَ: سرسبز بنانا۔
الرائِدُ الارضَ: گھاس پانی طلب
کرنے والے کا زمین کو سرسبز پانا...... اللَّيْلَ:
بیدار رہنا۔ (أحْيَاه واسْتَحْيَاه) زندہ
چھوڑنا۔
إسْتَحْيَا واسْتَحَى منه: شرم کرنا۔ إسْتَحْيَاهُ
واسْتَحْيَا مِنْه: منقبض ہونا۔ باز رہنا۔
حَيَّ وحَيَّ هَلاً وحَيَّهَلْ: اسم فعل بمعنی أقْبِل
وعَجِّل: کہا جاتا ہے "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة"
یعنی نماز کیلئے آؤ۔ (حَيَّ هَلْ) بفلان: فلاں
کو بلاؤ۔
الحَيَا والحَيَاء: بارش۔ تروتازگی۔
نباتات۔
الحَيَا: شرم وحیاء۔ کسی چیز سے منقبض ہونا
اور ملامت کے خوف سے چھوڑنا۔ بارش،
تروتازگی۔ توبہ۔
الحَيَاة: زندگی۔
الحَيُّ: زندہ۔ نسبت کے لئے (حَيَوِيٌّ)
مؤنث حَيَّة. أرْضٌ حَيَّةٌ: سرسبز زمین۔ کہا
جاتا ہے "لايَعْرِفُ الحَيَّ مِنَ اللَّيِّ" یعنی وہ
بے وقوف ہے۔ الحَيُّ: محلہ۔ عرب کے
قبیلوں میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج أحْيَاء۔
الحَيِيّ والحَيِي: شرم دلانا۔
الحَيَوَان: جاندار۔ ج حَيَوَانَات.
المَحْيَا: وہ موقع جہاں شرم کی جائے۔ ج
مَحَايٍ. زندگی۔
المُحَيَّا: چہرہ۔

خ

خ : الخاء : بنیادی حروف میں سے ساتواں حرف ہے۔

خَبَّ (ن) خَبًا. النباتُ : بلند ہونا۔ بڑھنا ...... الرَّجُلُ : اپنی چیز کو روکنا۔ بخل کی وجہ سے بے نشان ہونے کے لئے پست زمین میں اُتر آنا ...... خَبًا وخَبِیْبًا وخَبِیْبًا واخْتَبَّ) الفرسُ فی عَدْوِہٖ : گھوڑے کا دوڑنے میں کبھی اگلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا اور کبھی پچھلی پر۔

(...... خَبًا وخَبَابًا) البَحْرُ : جوش مارنا۔

خَبَّ (س) خَبًا وخِبًا : مکار ہونا۔

خَبَّبَہٗ : دھوکا دینا۔ خراب کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَبَّبَ علٰی فلانٍ صَدِیْقَہٗ" اس نے فلاں کے دوست کو بگاڑ دیا۔ خَبَّبَ لَحْمُہٗ "گوشت کے جاتے رہنے سے جھریاں پڑنا۔

اَخَبَّ. الفرسَ : گھوڑے کو خَبَب : چال چلانا (دیکھئے مصدر خَبَب)

الخَبُّ : مص۔ دغاباز۔ فریبی۔ فساد۔ ریت کی دھاری۔ نرم زمین جو دو سخت زمینوں کے درمیان ہو۔ ج خُبُوب کہتے ہیں "اَصَابَهُم الخَبُّ" یعنی ہوائیں ان پر پیچیدہ ہو گئیں اور موجوں میں اضطراب ہو گیا۔

الخُبُّ : پست زمین۔ درخت کی چھال۔ ج خُبُوب واَخْبَاب.

الخُبَّة. مُثلثة الخاء : ریت یا بدلی کی دھاری۔ پٹی کی طرح دھجی۔ الخُبَّة : پانی کے جمع ہونے کی جگہ۔ وادی کا درمیانی حصہ۔ گوشت کا پارچہ۔

ثوبٌ (خِبَبٌ وخَبَائِب واَخْبَاب) پھٹے پرانے کپڑے (تعداد ... کی وجہ سے صفت میں جمع لانا جائز ہے۔)

الخَبِیب : زمین میں لمبا ...

الخَبِیْبَة : ریت یا بدلی کی دھاری۔ گوشت کا پارچہ۔ وادی کا درمیانی حصہ۔ ج خَبَائِب.

المَخْبَة : وادی کا درمیانی حصہ۔

خَبَأَ (ف) خَبْأً ز نَبَأً. الشَّیْئَ : چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

خَابَأَہٗ : کسی سے چیستاں و پہیلی کہنا۔

اِخْتَبَأَ منه : چھپنا ...... الشئ : چھپانا۔ کہا جاتا ہے "اِخْتَبَأَ لَهٗ خَبْأً" اس نے اس سے ایک چیز پوشیدہ کی اور پھر اس سے دریافت کیا۔

اَلْخَبْءُ والخَبِیُّ : پوشیدہ۔ خَبْءُ الارض : نباتات۔ خَبْءُ السماء : بارش۔ کہتے ہیں "اَخْرَجَ خَبْءُ السَّمَاءِ خَبْءَ الارضِ" بارش نے نباتات کو اُگایا۔

الخِبَاء : اُون یا بالوں کا خیمہ۔ ج اَخْبِیَة.

الخَبِیْئَة : پوشیدہ رکھی ہوئی چیز۔ ج خَبَایَا.

الخَابِئَة والخَابِیَة : مٹکا۔ ج الخَوَابِی والخَوَابِی. بِنْتُ الخَابِیَة : شراب۔

الخُبَأَة : بہت پوشیدہ رہنے والی عورت۔

المَخْبَأ : چھپنے کی جگہ۔ ج مخابی.

خَبَتَ (ض) خَبْتًا. ذِکْرُہٗ : پوشیدہ ہونا۔ مخفی ہونا۔

اَخْبَتَ. القومُ : کشادہ و پست زمین میں آنا ...... الی اللّٰہ : عاجزی و فروتنی کرنا۔

الخَبْت : کشادہ و پست زمین۔ ج اَخْبَات وخُبُوت.

الخِبْتَة والخُبْتَة : تواضع۔ عاجزی۔ فروتنی۔

الخَبِیْت : حقیر و فرومایہ و خبیث۔ کہا جاتا ہے "هو خَبِیْتُ النفس" وہ شکستہ دل ہے۔

خَبُثَ (ن) خُبْثًا وخَبَاثَة وخَبَاثِیَة : پلید و ناپاک ہونا۔ صفت (خَبِیْث) ج خُبُث وخُبَثَاء واَخْبَاث وخَبَثَة. خَبُثَتْ نَفْسُہٗ : جی متلانا ...... بالمراۃ : زنا کرنا۔

خَبُثَ (ک) خُبْثًا : ردی ہونا۔ مکار ہونا۔

(...... واَخْبَثَ) برے لوگوں کے ساتھ رہنا۔

واَخْبَثَہٗ : برائی سکھلانا۔ خراب کرنا۔ برائی کی طرف منسوب کرنا۔

خَبَّثَہٗ : خبیث بنانا ...... الطعامَ : کھانے کو ناگوار کر دینا۔

تَخَابَثَ : برائی ظاہر کرنا اور اس پر عمل کرنا۔

تَخَبَّثَ : بتکلف شرارت کرنا۔

اِسْتَخْبَثَ : برائی کرنا۔ شرارت کرنا ...... ہ : برا پانا۔

الخَبَث. مِنَ الحدید ونحوہ : لوہے کا میل سونے یا لوہے کا کھوٹ۔ بے فائدہ چیز۔

خَبَاثِ : بروزن قطام. خبیثة : سے معدول ہے اور صرف ندا کی صورت میں عورت کو گالی دینے کے لئے آتا ہے جیسے "یا خَبَاثِ" اے بدکار عورت۔

خُبَثُ : خبیث سے معدول ہے اور یہ بھی صرف ندا ہی کے موقع پر مرد کو گالی دینے کے لئے آتا ہے۔ جیسے "یا خُبَثُ" یعنی اے بدکار مرد۔

الخَبِيْث : ناپاک۔ گھٹیا۔ ناپسندیدہ چیز۔ ہر حرام چیز۔ ہر خراب چیز۔ ج خُبُث و خُبثاء واَخباث و خَبَثَة: مؤنث خَبِيْثَة: ج خَبِيْثات و خَبائث.

الخَبائث: بُرے افعال۔ وہ چیزیں جن کو عرب گندی سمجھتے تھے اور کھاتے نہیں تھے۔ جیسے سانپ و گبریلا وغیرہ۔

الاَخْبَثان: پیشاب پاخانہ۔

الخِبِّيْث : بڑا بدکار۔ بڑا شریر۔

الخِبِّيثى : برائی۔ پلیدی۔

المَخْبَثَة : سبب فساد۔ کہا جاتا ہے "الكفر مَخْبَثَةٌ لِنَفْسِ المُنْعم" ناشکری منعم کی طبیعت کے لئے باعث فساد ہے۔

خَبَجَهٗ (ن) خَبْجًا. بالعصاء: لاٹھی سے مارنا...... الرَّجُلُ: گوز کرنا۔

الخَبِج والخَبَاجَاء : بے وقوف۔

الخَبج والخُباج : گوز۔

خَبْخَبَ. الرَّجُلُ : ڈھیلے پیٹ والا ہونا...... ہ : بے وفائی کرنا۔

تَخَبْخَبَ. الشيْءُ المضطربُ : ڈھیلا ہونا ...... بَدَنُهٗ : موٹائی کے بعد دبلا ہونا۔

الحرُّ: گرمی کی تیزی کا کم ہونا۔

خَبَرَ (ن) خُبْرًا وخِبْرَةً. الشَّيْءَ : آزمانا۔ تجربہ سے جاننا۔

خَبَرَ (ن) خُبْرًا. الارضَ: کھیتی کے لئے جوتنا...... الطعامَ: مرغن کرنا۔

خَبُرَ (ک) وخَبَرَ (ف) خُبْرًا وخِبْرًا وخُبْرَةً وخِبْرَةً ومَخْبُرَةً ومَخْبَرَةً. الشيْءَ وبه: حقیقت حال سے واقف ہونا۔

خَبَّرَهٗ واَخْبَرَهٗ. الشيْءَ وبالشيْءِ : آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَخْبَرَهٗ خُبُوْرَهٗ" یعنی اس نے اطلاع دی ہر اس چیز کی جو اس کے پاس تھی۔

خَابَرَهٗ : بٹائی پر کھیت جوتنا۔ پروا کرنا۔ بعضوں نے گفتگو کرنے اور بحث کرنے کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

تخابَرَ : ایک دوسرے کو خبر دینا۔

تَخَبَّرَ. الامرَ : حقیقت حال سے واقف ہونا۔

تَخَبَّرَهٗ واستَخْبَرَهٗ : خبر دریافت کرنا۔ تَخَبَّرَ القومُ: بکری کو خرید کر ذبح کرنا اور اس کے گوشت کو آپس میں تقسیم کرنا۔

اِخْتَبَرَ. الشَّيْءَ : آزمانا۔ حقیقت حال سے واقف ہونا...... لاَهْلِهٖ: اپنے گھر والوں کے لئے کھانا لینا۔

اَلْمُخْتَبَرُ: لیبارٹری (سائنس روم)

الخَبْر : بڑا توشہ دان۔ زیادہ دودھ والی اونٹنی۔ کھیتی۔ پہاڑ میں پانی جمع ہونے کی جگہ۔ بیری یا اراک کا درخت اور اس کے ارد گرد کی گھاس۔ واحد (خَبْرة) ج خُبُور.

الخِبْر :مص۔ بڑا توشہ دان۔ زیادہ دودھ والی اونٹنی۔

الخُبْر :مص۔ علم۔ تجربہ۔ آزمائش۔ کہا جاتا ہے "صَدَّقَ الخبرَ الخُبْرُ" آزمائش نے خبر کی تصدیق کر دی۔ رَجُلٌ خُبْرٌ وخَبِرٌ" خبر کا جاننے والا۔

الخَبَر :خبر۔ ج اَخبار واَخابِيْر.

الاَخْبارِي: تاریخ کی تدوین کرنے والا مؤرخ۔

الخَبْرَاء : بڑا توشہ دان۔ بیری کے درختوں کو اگانے والی زمین۔ ج خَبارِيٰ وخَبارِ وخَبْراوات.

الخُبْرَة :مص۔ بکری جس کو لوگ مختلف قیمت دے کر خریدیں اور پھر آپس میں تقسیم کر لیں اور ہر ایک کو اس کی قیمت کے لحاظ سے ملے۔ زیادہ ثرید۔ خوراک وغیرہ جو اہل وعیال کے لئے خریدی جائے۔ کہا جاتا ہے "اِجْتَمَعُوْا علی خُبْرَتِهٖ" وہ لوگ اس کے کھانے پر جمع ہو گئے۔ سالن۔

الخَبار :نرم زمین۔ جڑیں۔ واحد (خَبارَة)

الخَبِيْر: واقف۔ آگاہ۔ دانا۔ کسان۔ ج خُبَراء: کھیتی۔ اونٹ کے بال۔ گرے ہوئے بال۔ واحد (خَبِيْرة) ج خبائر. الخَبِيْر: اونٹ کے منہ کی جھاگ۔

الخَابُوْر : ایک درخت کا نام۔ راس العین اور فرات کے درمیان ایک ندی کا نام۔

المَخْبَر والمَخْبُرة والمَخْبَرَة : آگاہی جو خبر یا آزمائش سے حاصل ہو۔

خَبَزَ (ض) خَبْزًا. الخُبْزَ: روٹی پکانا۔ القومَ :روٹی کھلانا۔ کہا جاتا ہے "خَبَزْتُهُمْ وتَمَرْتُهم" میں نے ان کو روٹی کھجور کھلائی۔

خَبَزَهٗ وتَخَبَّزَهٗ : مارنا۔ کہا جاتا ہے "خَبَطَنِيْ بِرِجْلِهٖ وخَبَزَنِي" اس نے مجھ کو اپنے پیر سے مارا۔

اِنْخَبَزَ. المكانُ: پست ہونا۔

اِخْتَبَزَ. الخُبْزَ :روٹی پکانا۔

الخُبْز :روٹی۔ خُبْزُ الغُراب :ایک قسم کی نباتات جس میں روٹی کی مانند گول گول ٹکیاں نکلتی ہیں۔

الخَبْز : پست جگہ۔

الخَابِز :فا۔ روٹی والا۔

الخَبِيْز : پکی ہوئی روٹی۔ ثرید۔

الخِبازَة :نانبائی کا پیشہ۔

الخَبَّاز :نانبائی۔

الخُبَّازِى والخُبَّاز والخُبَيْزَة والخُبَّازَة. خُبازى :(ایک دوا کا نام)

خَبَسَ (ن) خَبْسًا واخْتَبَسَ وتَخَبَّسَ. الشَّيْءَ: لے لینا۔ غنیمت حاصل کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَبَسَ فلانًا حَقَّهٗ" فلاں نے اس کے حق کو مار لیا۔ اِخْتَبَسَ مالَهٗ: جاتا رہنا۔

الخَابِس والخَبَّاس والمُخْتَبِس :شیر۔

الخَبُوْس :شیر۔ ظلم کرنے والا۔

الخُبَاسَة :وہ چیز جو ظلماً لے لی جائے۔ (...... والخُبَاسَاء) غنیمت۔

خَبَشَ (ن) خَبْشًا وتَخَبَّشَ. الاشياءَ من هٰهُنا وهٰهُنا: اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔

الخَبَّاش :کمائی کرنے والا۔

خُباشات. العَيْش :زندگی بسر کرنے کی چیزیں جیسے کھانا، کپڑا وغیرہ۔ خُباشات النَّاس: مختلف قوموں کی جماعت۔

خَبَصَ (ض) خَبْصًا. الشيْءَ بالشيْءِ: ملانا

(...... خَبَّصَ وتَخَبَّصَ واخْتَبَصَ) کھجور اور گھی کا حلوا بنانا۔ اِخْتَبَصَ الرَّجُلُ: اپنے لئے کھجور اور گھی کا حلواہ بنانا۔ کھجور گھی کا حلوا کھانا۔

الخَبِيْصُ والخَبِيْصَةُ: کھجور اور گھی کا حلوا۔

المِخْبَصَةُ: کڑھائی میں حلوے کو اُلٹنے پلٹنے کا چمچہ۔

خَبَطَهُ (ض) خَبْطًا: زور سے مارنا۔ ...... الشیئَ: سخت روندنا ...... اللیلَ: ٹیڑھا ٹیڑھا چلنا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ" وہ رتوندی والی اُونٹنی کی طرح ٹیڑھا ٹیڑھا چلتا ہے۔ یعنی امور میں بغیر بصیرت کے تصرف کرتا ہے۔ "وماأدری ایُّ خابط لیلٍ هُوَ" میں نہیں جانتا کہ گمنام رات میں آنے والا کون ہے۔

...... الشَّیطانُ زیدًا: دیوانہ کردینا ...... ه بخیر: بغیر جان پہچان کے دینا۔ البعیرَ: منہ کی چوڑائی میں لمبا داغ لگانا ...... الشجرةَ: پتے جھاڑنا۔

خُبِطَ: زکام ہونا۔ صفت (مخبوط)

تَخَبَّطَهُ: زور سے مارنا ...... الشیطانُ زیدًا: دیوانہ کردینا ...... البلادَ: فتنہ وفساد ولوٹ مار واقع ہونا۔ تخبّط الشیئَ: روندنا۔

اِخْتَبَطَهُ: زور سے مارنا ...... زیدًا: بغیر کسی وسیلہ کے مانگنا۔ اِخْتَبَطَتِ البلادُ: فتنہ وفساد واقع ہونا۔

الخَبَطُ: درخت کے پتے جو ڈنڈے سے مار کر گرائے جائیں۔

الخِبْطَةُ: تالاب یا برتن کا بقیہ پانی۔ مشک میں بقیہ دودھ۔ حقیر چیز دیوانگی۔ ج خِبَط وخُبَط: کہا جاتا ہے "عَلَيْهِ خِبْطَةٌ مِنَ الجَمَالِ" اس کے اوپر جمال وخوبصورتی کا کچھ اثر ہے۔

الخُبْطَةُ: ہر چیز کا کچھ حصہ۔ کہا جاتا ہے "كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ خُبْطَةٍ مِنَ اللَّيْلِ" یہ رات کے کچھ حصہ کے بعد ہوا۔ الخُبْطَةُ مِنَ الماءِ: پانی کا گھونٹ۔ ج خُبَط.

الخُبَاطُ: غبار۔

الخِبَاطُ: چہرے کی چوڑائی میں لمبا داغ۔ ج خُبُط.

الخُبَاطُ: دیوانگی۔

الخَبُوْطُ والخَبِيْطُ والاَخْبَطُ. مِن الخَيْلِ: زمین پر پاؤں مارنے والا گھوڑا۔

الخَبِيْطُ: حوض جس کو اُونٹوں نے پاؤں مار کر گرادیا ہو۔ دہی جس میں تازہ دودھ ڈال کر ملا جلا دیا گیا ہو۔

المِخْبَطُ والمِخْبَطَةُ والمِخْبَاطُ: پتے جھاڑنے کا ڈنڈا۔ دھوبی کی موگری۔

خَبَعَ (ف) خَبْعًا. في المكان: داخل ہونا ...... الشیئَ: چھپانا۔ کہا جاتا ہے "جَارِيَةٌ خُبَعَةٌ طُلَعَةٌ" کبھی اپنے آپ کو چھپانے والی اور کبھی ظاہر کرنے والی لڑکی۔

(...... خُبُوْعًا) الصبیُّ: روتے روتے سانس رکنا۔

خَبَقَ (ض) خَبْقًا: گوز کرنا ...... ه: اپنے سے حقیر جاننا۔

تَخَبَّقَ. الشیئُ: بلند ہونا۔

الخِبِقُّ: بہت کودنے والا مرد۔ تیز رفتار گھوڑا۔

خَبَلَهُ (ن) خَبْلًا وخَبَلَةً: خراب کرنا۔ بگاڑنا ...... ه الحزنُ: عقل کو تباہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَبَلَ الحُبُّ قَلْبَهُ" محبت نے اس کے دل کو تباہ کردیا ...... یدہ: لنجا کرنا ...... ه عن کذا: روکنا۔ منع کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَبَلَ عن فِعْلِ اَبِيْهِ" اس نے اپنے باپ کے رویے سے کوتاہی کی۔

خَبِلَ (س) خَبَلًا وخَبَالًا: جنون لاحق ہونا۔ صفت (خَبِلٌ واَخْبَلُ) خَبِلَتِ اليَدُ: لنجا ہونا۔

اَخْبَلَهُ. ناقةً: عاریت پر دینا۔

اِخْتَبَلَهُ: عقل کو خراب کرنا۔ اِخْتَبَلَتِ الدَّابَّةُ: جانور کا اپنی جگہ میں نہ ٹھہرنا۔

تَخَبَّلَتِ. الیدُ: لنجا ہونا۔

اِسْتَخْبَلَهُ. الاہلَ: عاریت پر مانگنا۔

الخَبْلُ: مس۔ قرض۔ مُتلَف۔ فتنہ

(...... والخَبَلُ): ہاتھ پاؤں کی تباہی ج خُبُوْل.

الخَبَلُ: ایک پرندہ جس کی آواز اُلو کی آواز کے مشابہ ہے۔ دَهْرٌ (خَبِلٌ) بگڑا ہوا زمانہ۔

الخَبَالُ: فساد۔ نقصان۔ ہلاکت۔ زہر قاتل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خَبَالٌ عَلٰی اهلِهِ" وہ اپنے لوگوں کے لئے بوجھ ہے۔

الخَابِلُ: فسادی۔ شیطان۔ جن۔ کہا جاتا ہے "مَسَّهُ الخابلُ" اس کو جن نے دیوانہ بنا دیا۔ الخابلان: رات دن۔

المُخَبَّلُ. فالمُخَبَّلُ: بغیر الف لام کے زمانہ کے ناموں میں سے ہے۔

المُخَبَّلُ: دیوانہ۔ تھڑدلا۔ وہ شخص جو درد کی وجہ سے اچھی طرح چل نہ سکتا ہو۔

خَبَنَ (ض) خَبْنًا وخِبَانًا. الثوبَ: موڑ کر سینا ...... الشاعرُ: شعر میں خَبْن واقع کرنا (دیکھئے الخَبْن) (...... واخْتَبَنَ) الطعامَ: کپڑے کی تہ میں چھپانا۔

اِخْتَبَنَ. الشیئَ: کپڑے کی تہ میں چھپانا۔

الخُبْنَةُ: کپڑے کی تہ۔ خوراک جو دامن کی تہہ میں لے جائے۔ ج خُبَن.

الخَبْنُ. فی العروض: علم عروض کی اصطلاح میں سبب خفیف سے ساکن کو حذف کردینا۔ جیسے فَاعِلُنْ سے فَعِلُنْ. رجلٌ (خُبُنٌّ): مرد کہ جس کے اعضاء سمٹے ہوئے ہوں۔

خَبَا (ن) خَبْوًا وخُبُوًّا. خبت النارُ اوالحِدَّةُ: بجھنا۔ دھیما پڑنا۔ کہا جاتا ہے "خَبَا لَهَبُهُ" اس کے غصہ کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔

اَخْبَی. النارَ: آگ بجھانا۔

خَبَی. الشیئَ: چھپانا۔

اَخْبَی وخَبَّی وتَخَبَّی واسْتَخْبَی. الخباءَ: خیمہ لگانا۔ اِسْتَخْبَی الخباءَ: خیمہ میں داخل ہونا۔

الخِبَاءُ: اُون یا اُونٹ کے بالوں کا خیمہ۔ بالی میں جو یا گیہوں کا چھلکا۔ کلی کا غلاف ج

أَخْبِيَة.

خَتَّ (ن) خَتًّا. السِّنانَ اليه: پیاپے نیزہ مارنا۔

أَخَتَّه: حصہ کم کرنا۔ أَخَتَّ الرَّجُلُ: باپ کے ذکر پر شرمندہ ہونا۔

الخَتَت: بدن کی سستی۔

الخَتِيت: گھٹیا، ناقص۔

خَتَأَهُ (ف) خَتْأً. عن كذا: روکنا، منع کرنا۔

إِخْتَتَأَ: خوف وغیرہ سے رنگ بدل جانا...... مِنْ فُلانٍ: شرم، ڈر یا ذلت کی وجہ سے چھپنا ...... لَهُ: فریب دینا ...... الشَّيْءَ: اُچک لینا۔

مفازة (مُخْتَتَئَة) بیابان جس میں راستہ نہ ملتا ہو۔

خَتَرَه (ض) خَتْرًا: بری طرح سے بے وفائی کرنا۔ صفت (خاتِرٌ وخَتَّارٌ وخَتِيرٌ وخَتُورٌ وخِتِّيرٌ) ...... (ن ض) خَتْرًا وخُتُورًا. نفسُهُ: جی بگڑنا۔

خَتِرَ (س) خَتَرًا: زہر یا دوا وغیرہ پینے کی وجہ سے بے حس ہونا۔

تَخَتَّرَ: سست وڈھیلا ہونا۔ مرض وغیرہ کی وجہ سے سست ہونا۔

خَتَّرَهُ. الشرابُ: بے حس کر دینا۔

خَتْرَبَهُ: کاٹنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

خَتْرَمَ خَتْرَمَةً: عاجزی یا گھبراہٹ کی وجہ سے چپ رہنا۔

خَتَعَ (ف) خَتْعًا وخُتُوعًا. الدليلُ بالقوم: اندھیرے میں راہبری کرنا...... علی القوم: اچانک آ جانا (...... وانْخَتَعَ) فی الارض: دور تک نکل جانا۔

الخَوْتَع والخَتَع والخُتَع: ماہر راہبر۔

الخَوْتَع: خرگوش کا بچہ۔ الخُتَع بجو۔ الخُتَعَة: مادہ چیتا۔

الخِتاع: چمڑے کا دستانہ جو باز پالنے والے باز کے پنجوں کے خوف سے ہاتھ میں پہنتے ہیں۔

خَتَلَهُ (ن ض) خَتْلاً وخَتَلانًا وخاتَلَهُ مُخاتَلَةً: فریب دینا۔ کہا جاتا ہے "خاتَلَ الصَّيَّادُ" یعنی آہستہ آہستہ چلا تاکہ شکار کو احساس نہ ہو۔ صفت (خاتِلٌ وخَتُولٌ)

تَخاتَلُوا: باہم ایک دوسرے کو فریب دینا۔

إِخْتَتَلَ لأَسْرارِ القَوْمِ: چوری سے سننا۔

إِخْتَتَلَ الرجلَ: فریب دینا۔

الخَتَل: چھپنے کی جگہ۔ خرگوش کا سوراخ۔

الخَوْتَل: خوش طبع ودانا مرد۔

الخَتَّال: بڑا فریبی۔ مؤنث خَتَّالَة.

خَتَمَ (ض) خَتْمًا وخِتامًا. الشيءَ وعليه: مہر لگانا...... العملَ: ختم کرنا...... الكتابَ: پوری پڑھ لینا...... الاناءَ: مٹی وغیرہ سے بند کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَتَمَ عَلَيْكَ بابَهُ" یعنی اس نے تم سے اعراض کیا...... اللّٰهُ لَهُ بالخير: اچھا انجام کرنا...... علی قلبه: بے سمجھ کر دینا...... الزَّرْعَ وعليه: پہلی مرتبہ سیراب کرنا۔

خَتَّمَ: اچھی طرح ختم کرنا۔ خَتَّمَهُ: انگوٹھی پہنانا۔

أَخْتَمَ: خاتمہ پر پہنچنا۔

تَخَتَّمَ. الخاتَمَ بِهِ: انگوٹھی پہننا۔ کہا جاتا ہے "تَخَتَّمَ بالعَقِيقِ" اس نے عقیق کی انگوٹھی پہنی...... بامره: چھپانا...... عنه: غفلت برتنا اور چپ رہنا۔ عمامہ باندھنا۔ کہا جاتا ہے "تَخَتَّمَ بِعَمامَتِهِ" اس نے اپنا عمامہ باندھا۔

إِخْتَتَمَهُ: پورا کرنا۔

الخَتْم: مہر۔ شہد۔

الخاتام: انگوٹھی۔ مہر۔ ج خَواتِيم.

الخاتَم والخاتِم ج خَواتِم وخُتُم: انگوٹھی۔ مہر۔ انجام۔ گدی کا گڑھا۔ ٹانگوں کی تھوڑی سی سفیدی۔

الخاتِمَة. الخاتِم: کا مؤنث۔ انجام۔ نتیجہ۔ ج خَواتِم وخاتِمات.

الخَتَم: انگوٹھی۔

الخِتام: مہر لگانے کی مٹی یا ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے۔ ج خُتُم.

المُخَتَّم. مِنَ الخيل: گھوڑا جس کی ٹانگوں میں تھوڑی سی سفیدی ہو۔

خَتَنَ (ن ض) خَتْنًا. الشيءَ: کاٹنا۔ ...... الصَّبِيَّ: ختنہ کرنا۔ صفت مفعولی۔ (خَتِينٌ ومَخْتُونٌ) عامٌ مَخْتُونٌ: خشک سال۔ وخَتَنَ الرجلَ: فریب دینا۔

خَتَنَهُ (ن) خُتُونًا وخُتُونَةً وخاتَنَهُ: داماد بننا۔ خاتَنَ الرجلَ: فریب دینا۔

إِخْتَتَنَ. الصبيُّ: ختنہ شدہ ہونا۔

الخِتان والخِتانَة: ختنہ۔ الخِتانَة: ختنہ کرنے کا پیشہ۔

الخَتَن: عورت کی طرف سے رشتہ جیسے سسر، سالہ، داماد۔ ج أَخْتان.

الخَتَنَة. الخَتَن: کا مؤنث۔ ساس۔

الخاتُون: بیگم۔ معزز عورت کا لقب۔ ج خَواتِين: (کلمہ عجمی ہے)

خَتا يَخْتُو خَتْوًا: غم یا بیماری سے شکستہ دل ہونا۔ خَتاه: روکنا۔

أَخْتَى. المتاعَ: ایک ایک کرکے بیچنا۔

إِخْتَتَى إِخْتِتاءً: مرض یا غم کی وجہ سے شکستہ دل ہونا۔

خَثَّ. الشيءَ: جمع کرنا اور درست کرنا۔

إِخْتَثَّ: شرم کرنا۔

الخُثُّ: سیلاب کا کوڑا کرکٹ۔ یا خشک شدہ کائی۔

الخَثَّة والخُثَّة: آگ سلگانے کے لئے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کا مٹھا۔

خَثَرَ (ن) خَثْرًا وخُثُورًا وخَثَرانًا وخَثِرَ (س) خَثَرًا وخَثُرَ (ک) وتَخَثَّرَ اللبنُ: گاڑھا ہونا۔ دہی بننا۔ صفت (خاثِر)

خَثَرَت (ض) خَثْرًا. نفسُ الرجل: جی متلانا۔ مضطرب ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَيْقَظَ فلانٌ خاثِرَ النفس" فلاں شخص بیدار رہا اس حال میں کہ وہ سست تھا۔

خَثِرَ (س) خَثَرًا: شرم کرنا۔

خَثَّرَ وأَخْثَرَ. اللبنَ: گاڑھا کرنا۔

أَخْثَرَ الزُّبْدَ: مکھن کو بغیر پگھلائے ہوئے چھوڑ دینا اور امثلہ عرب میں سے ہے

"مايدري أيَخثرام يُذيبُ" اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو متردد و متحیر ہو۔

الخاثِرَة: جماعت۔

الخُثار: دسترخوان کا باقی ماندہ۔

الخُثارَة: چیز کا باقی ماندہ حصہ۔ دودھ کا گاڑھا گاڑھا حصہ جو باقی رہ جائے۔ کہا جاتا ہے "ذَهبَ صَفوُهُ وبَقِيت خُثارَتُه" اس کا خالص حصہ ختم ہو گیا اور تلچھٹ باقی رہ گیا۔

تَخثعَم: خون سے آلودہ ہونا۔

الخَثعَم والمُخثعَم: شیر۔

الخَثعَمَة: جانور کو ذبح کرنا اور اکٹھے ہو کر کھانا پھر اسی جانور کے خون میں خوشبو ملا کر ہاتھ ڈال کر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا معاہدہ کرنا۔

الخَثلَة والخَثَلَة. مِنَ البطن: پیڑو۔ کہا جاتا ہے "طَعَنَه فی خَثلَة بَطنِه" اس نے اس کے پیڑو پر نیزہ مارا۔ ج خَثَلات و خَثَلات.

الخَثلة: موٹی عورت۔

خَثِمَ (س) خَثمًا: موٹی یا چوڑی ناک والا ہونا۔ صفت (خَثِم و اَخثَم) خَثِمت اَخلافُ النَاقَة: اونٹنی کے تھن کا بند ہونا۔

خَثَم (ن) خَثمًا. اَنفَه: کچل دینا۔

خَثَم. الشَئَ: چوڑا کرنا۔

الخُثمَة: ناک کی چوڑائی یا موٹائی۔

خَثَی (ض) خَثیًا. البقرُ: گوبر کرنا۔

خَجَّهُ (ن) خَجًّا: ہٹانا۔ دفع کرنا ...... الحَطبَ: پھاڑنا۔ چیرنا ...... برجله: پاؤں سے خاک اڑانا ...... بسَلحِه: پاخانہ کرنا۔ ساعِدہ: گتھا ہوا ہونا ...... المرأةَ: جماع کرنا۔

اِختَجَّ. الجملُ: پیچ کھاتے ہوئے تیز دوڑنا۔ ریح (خَجُوج) تیز ہوا۔

خَجأ (ف) خَجأ. الرجُلُ: چھپ کے گھر میں داخل ہونا ...... اللَیلُ ...... ہ: مارنا۔ المرأةَ: جماع کرنا۔

خَجِیَ (س) خَجأ: شرم کرنا۔ بے ہودہ بکنا۔

اَخجَاه: سوال میں اصرار کرنا۔

تَخاجأ: دیر لگانا۔

الخُجأة: موٹا وست بے وقوف۔

الخَجِف والخَجیف: اوچھا پن۔

خَجِلَ (س) خَجَلاً: شرم سے سرگشتہ و بے خود ہونا۔ صفت (خَجِل و خَجلان) ...... الثوبُ کپڑے کے نیچے کا حصہ پھٹنا اور کشادہ ہونا۔ ...... النَباتُ: بہت اور گنجان ہونا۔ صفت (خَجِل) ...... البعیرُ بالحِمل: بوجھل ہونا ...... بِامرِہ: مشتبہ ہونا ...... مِن کَذا: زچ ہونا ...... فی طلب الرزق: ...... سست ہونا۔

خَجَّلَهُ واَخجَلَهُ: شرمندہ کرنا۔ واَخجَلَ النَباتُ: لمبا و گنجان ہونا۔

الخَجَل: مص۔ شرم۔

خَجی (ض) خَجیًا. الترابَ برجله: پاؤں سے خاک اڑانا۔

خَجیَ (س) خَجًا: شرم کرنا۔

خَدَّ (ن) خَدًّا. فیه الضربُ: بدھی پڑنا ...... الارضَ: کھودنا۔

خَدَّدَ تَخدِیدًا. لَحمُه: دُبلا ہو کر جھری پڑنا ...... لحمَه: دبلا کرنا۔

خادَّهُ مُخادَّةً: کام میں مزاحم ہونا۔

تَخادّا: ایک دوسرے کی مزاحمت کرنا۔

تَخَدَّدَ. لحمُه: لاغری سے جھری دار ہونا ...... القومُ: فرقے فرقے ہونا۔

الخَدُّ: چھوٹی ندی۔ طریقہ۔ لمبا گڑھا۔ لوگوں کی جماعت۔ ج اَخِدَّة و خِداد و خُدّان. الخَدُّ مِنَ الوجه: رخسارہ۔ ج خُدُوْد.

الخُدَّة: لمبا گڑھا۔ ج خُدَد.

الاُخدُوْد: لمبا گڑھا۔ ج اَخادِیْد.

الاَخادِیْد: کوڑے کے مارنے کے نشانات اور اسی سے ہے اَخادِیْد الاَرشِیَة فی البِئر: کنویں میں رسی کھینچنے کے نشانات۔

المِخَدَّة: چھوٹا تکیہ جس پر سوتے ہوئے رخسارہ رکھتے ہیں۔ سرہانہ۔ ہل کا پھار۔

المِخَدّان: دونوں کلّیاں۔

خَدَبَ (ن) خَدبًا: جھوٹ بولنا ...... ہ بالسیف: تلوار سے مارنا۔ ...... ہ الحَیَّةُ: ڈسنا۔

تَخدَّبَ: درمیانی چال چلنا۔

الخَدَب: لمبائی۔ کہا جاتا ہے "فی لسانِه خَدَب" اس کی زبان میں اوچھا پن اور حماقت ہے۔

الخَدِب والاَخدَب: بے وقوف۔ لمبا۔ جلد باز۔ سیفٌ خَدِبٌ: تلوار قاطع۔

طَعنَةٌ او ضَربَةٌ خَدِبَةٌ و خَدباءُ: سخت یا کشادہ زخم والی نیزہ کی مار۔

الخُدَبَة: لمبائی۔

الخَدّاب: بڑا جھوٹا۔ دِرع (خَدباءُ) کشادہ زرہ۔ الخَدباءُ: ہر وہ جانور جو کٹ کھنا ہو۔

خَدَجَت (ن ض) خِداجًا واَخدَجَت الدابةُ: ناتمام بچہ گرا دینا۔ صفت (خادِج و مُخدِج): وصفت مفعولی خَدِیج و خَدُوج و مُخدَج) اور خَدُوج کی جمع خُدُوج و خِداج و خَدائِج. اَخدَجَ الشئُ: گھٹنا ...... صلوتَه: نماز میں کچھ کمی کر دینا۔

خَدَّجَت الناقةُ: ناتمام بچہ گرانا۔

الخِداج: نقصان۔

خَدِرَ (س) خَدَرًا. العضوُ: سن ہونا ...... العینُ: خارش یا تنکا پڑ جانے کی وجہ سے آنکھ کا بھاری ہونا ...... الحَرُّ او البَردُ: سخت ہونا ...... النهارُ: ہوا بند اور تیز گرمی ہونا۔

خَدَرَ (ن) خَدرًا: متحیر ہونا ...... الظبیُ: ریوڑ سے پیچھے رہ جانا ...... الاَسَدُ فی عرینه: ماند میں رہنا ...... بالمکان: اقامت کرنا ...... وخَدَّرَ واَخدَرَ البنتَ: پردہ میں رکھنا خَدَّرَ واَخدَرَ العُضوَ: سن و بے حس کر دینا۔ اَخدَرَ بالمکان: اقامت کرنا ...... مع اهله: اپنے لوگوں کے ساتھ قیام کرنا ...... الاسدُ: جھاڑی میں رہنا ...... الاسدَ عرینُه: کچھار کا شیر کو چھپا لینا۔

تَخَدَّرَ واختَدَرَ: چھپنا۔

الخادِر :ست کاہل۔حیران۔
الـمِـخـدَر :پردہ جو لڑکی کے لئے مکان کے گوشہ میں لگا دیا جائے۔لڑکی کے لئے مکان کا مخصوص حصہ۔شیر کی جھاڑی۔رات کی تاریکی ج اَخدار و خُدُوْر. جج اَخادِیر.
الـخَـدَر :عضو کی بے حسی۔کاہلی،سستی۔تاریکی۔اندھیری جگہ۔
الـخَـدِر :بے حس عضو والا۔لَیلٌ خَدِرٌ :تاریک رات۔مَـکـانٌ خَـدِرٌ :پوشیدہ اندھیری جگہ۔نہارٌ خَدِرٌ :نمناک دن۔
الخِدار :شیر کی جھاڑی۔
الخُدرَة :سخت تاریکی۔
الاَخـدَر والـخُـدارِیُّ :تاریک رات
الخُدارِیُّ: کالا بادل۔
الخُدارِیَّة :عقاب۔
الاَخدَر والخُدرِیّ والاَخدَرِیّ :ایک قسم کا جنگلی گدھا۔
هَودَجٌ (مَخدُور) پردہ پڑا ہوا ہودہ۔
الخَدَرنَی :مکڑی۔
الـخَـدَرنَـق :نرمکڑی اور بقول بعض بڑی مکڑی۔ج خَدارِن.
خَـدَشَهٗ (ض) خَـدشًـا وخَدَّشَـه :خراش لگانا۔ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔عیب لگانا۔
الـخَـدش :مص۔خراش۔ج خُـدُوش وخِداش واخداش.
الـخَـدُوش :بہت خراش لگانے والا۔پسو۔مکھی۔
المُخادِش والمُخدِش :بلی۔
الـمَـخـدَش :انسان کی گردن میں کٹنے کی جگہ۔
خَدَعَه (ف) خِدعًا وخَدعًا :دھوکا دینا۔فریب دینا......الضَّبُّ فی جُحرِه :داخل ہونا......المطرُ :کم ہونا......الرَّجُلُ :کم مال والا ہونا۔داد و دہش سے رُکنا......السوق: بازار کا ماند پڑنا۔رائج ہونا (ضد) ......الامورُ :مختلف ہوجانا......الشمسُ :غائب ہونا......الطریقُ :غیر معلوم ہونا۔

......الشیُٔ :خراب ہونا......الثوبَ :موڑنا۔......الرجلَ :اخدع رگ کاٹ دینا۔
اَخـدَعَـه :دغابازی پر اُکسانا......الشَّیْٔ: چھپانا پوشیدہ کرنا۔
خـادَعَـهٗ مُـخـادَعَـةً وخِـداعًا واختَدَعَـهٗ وتَـخَدَّعَهٗ :دھوکا دینا۔خـادَعَ العینَ :دیکھی ہوئی چیز میں شک ڈالنا۔تَخَدَّعَ لَهٗ :متکلف مدد کرنا۔
تَـخادَعَ :فریب خوردہ ظاہر کرنا......القومُ: ایک دوسرے کو فریب دینا۔
اِنـخَـدَعَ :فریب خوردہ ہونا۔دھوکے پر راضی ہونا......بِهٖ :دھوکا کھاجانا......السوقُ: بازار کا ماند پڑجانا۔
الـخَدِیعَة :ج خَـدائِـع و(الـخُـدعَة والخِداع): فریب۔دھوکا۔مکروحیلہ۔
الخُدَعَة :لوگوں کو دھوکا دینے والا۔
الخُدَعَة والخَدّاع والخَیدَع :بہت دھوکا دینے والا۔سَـنَةٌ خَـدّاعَة :کم پیداوار والا سال۔
الـخادِع فا۔ طَرِیقٌ خادِعٌ :راستہ جو کبھی ظاہر ہو اور کبھی پوشیدہ ہوجائے۔دیـنـار خادِعٌ :کھوٹا دینا۔
الخادِعَة :مؤنث۔بڑے دروازہ میں چھوٹا دروازہ۔مکان کے اندر کوٹھری۔
الاَخدَع :اسم تفضیل۔الاَخـدَعان: گردن کی دونوں پہلوؤں پر دو پوشیدہ رگوں کا نام اور کہا جاتا ہے "لاُقِیمَنَّ اَخدَعَیکَ" میں تمہارے تکبر کو دور کردوں گا۔و "فُـلانٌ شَدِیدُ الاَخدَع" فلاں بڑا گردن کش ہے۔ج اَخادِع.
الخَیدَع :وہ شخص جس کی دوستی پر بھروسہ نہ کیا جائے۔راستہ جو مقصد کے مخالف ہو۔چمکتی ہوئی ریت۔فریب دینے والا بھیڑیا۔
الخَدُوع :بہت فریب دینے والا۔
طَـرِیقٌ خَـدُوعٌ :راستہ جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوجائے۔ج خُدُعٌ.
المِخدَع والمُخدَع والمَخدَع :کوٹھری جو بڑے کمرے کے اندر ہو۔ج مَخادِع.
الـمُـخَـدَّع :تجربہ کار جو بار بار دھوکا کھاچکا ہو۔
الخَدعُونَة :کدو کا ٹکڑا۔
خَدَفَ (ض) خَدفًا :تیز چلنا۔
خَـدَفَـت الـسَّـمـاءُ بـالثلج :برف گرانا
(......واختَدَفَ) الشّیْٔ :اُچک لینا۔
الخَدف :مص۔کشتی کا چپوار۔
خَـدِلَتْ (س) خَـدَلاً وخَـدالَةً وخُدُولَةً الساقُ: پُرگوشت ہونا۔
ساقٌ خَدلَة :پُرگوشت پنڈلی۔
خَدَمَه (ض ن) خِدمَةً وخَدمَةً :خدمت کرنا۔صفت (خادم) ج خُـدّام وخَـدَم: مؤنث خادِم وخادِمَة.
اَخدَمَهٗ :خادم دینا۔
خَدَّمَ الرَّجُلُ اِمرأتَهٗ :پازیب پہنانا۔
تَخَدَّمَهٗ :خدمت لینا۔خادم بنانا۔
اِختَدَمَ :اپنی خدمت کرنا......ہ :خادم مانگنا۔خادم بنانا۔
اِستَخدَمَهٗ :خادم بنانا......الرجلَ: خادم مانگنا۔
الخَدمَة :وقت خواہ دن کا ہو یا رات کا۔
الـخَدَمَة :پازیب۔پنڈلی۔لوگوں کا حلقہ۔کہا جاتا ہے "فَضَّ اللّٰهُ خَدَمَتَهُم" اللہ ان کی جماعت کو متفرق کردے۔
(......والخِدمَة): حلقہ کی مانند مضبوط چمڑے کا موٹا تسمہ جس کو اُونٹ کے گلے پر باندھا جاتا ہے۔ج خَدَم وخِدام وخَدَمات.
الخادِمِیَّة :نوکری۔
المَخدُومِیَّة :آقائی۔
الخَدّام :نوکر۔
الخَدِیم :نوکر۔غلام۔
الاَخـدَم :گھوڑا جس کے پیر کی سفیدی کم ہو کر کھر کے کچھ اُوپر گول سا ہو۔مؤنث خَدماء. الخدماء :بکری جس کی ایک ٹانگ سفید اور باقی سیاہ ہوں۔
الـمَـخـدُوم :مفع۔آقا۔مولیٰ۔کِـتـاب

مُخَذُوم: وہ کتاب جس کی بکثرت شروح و حواشی ہوں۔
المُخذَم والمُخذَمة: پازیب پہننے کی جگہ۔ تسمہ۔ عورت کے پاجامہ میں نیچے باندھنے کا دھاگا۔ قوم مُخَذَّمُوْن: بہت نوکر چاکر والے لوگ۔
خَاذَنَهٗ مُخَاذَنَةً: دوستی کرنا۔ ساتھی بننا۔
الخِذْن: دوست، یار، ساتھی (مذکر ومؤنث) ج اَخذان۔
الخَذِین: دوست، یار، ساتھی۔
الخُذَنَة: لوگوں سے بہت دوستی کرنے والا۔
خَذی (ض) خَذْیًا وخَذَیَانًا. الفرسُ ام البعیرُ: تیز دوڑنا۔
اَخْذی اِخذاءً: آہستہ آہستہ چلنا۔
الخذا: کیڑا جو گوبر میں سے نکلتا ہے۔ واحد (خذاۃ)
الخُدَیوِیُّ: عزیز مصر کا لقب۔ فارسی لفظ ہے بمعنی بادشاہ۔ وزیر۔ سردار۔
خذا وخَذِیَ (س) خَذًا وخُذُوءً او خَذاءً واستخذأ. لَهٗ: فروتنی کرنا۔ تابعدار ہونا۔
اَخْذَاہ: ذلیل کرنا۔ تابع بنانا۔
الخَذا: نفس کی کمزوری۔
خذَّ (ن) خَذِیذًا. الجرحُ: پیپ بہنا۔
الخُذْرۃ: پھرکی۔
خذرف: جلدی چلنا...... ہ بالسیف: جسم کے اطراف کاٹنا...... الاناءَ: بھرنا۔
تَخَذْرَفَه. النوی: پھینک دینا۔ تخذرف الثوبُ: پھٹنا۔
الخُذْرُوف: تیز چلنے والا۔ پھرکی۔
اس کو خَرَّارَہ بھی کہتے ہیں۔ اونٹوں کا گلہ۔ اونٹ جو گلہ سے علیحدہ ہو گیا ہو۔ "ترکت السیوف راسه خذاریف" تلواروں نے اس کے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
رجلٌ (مُتخذرف) اچھے اخلاق والا مرد۔
خذع (ف) خذعًا وخذّع. اللحم والقرعَ: بغیر جدا کئے ہوئے قاشیں تراشنا۔
تَخذّع: کٹنا۔ کہا جاتا ہے "ذهبوا خذع مذع" لوگ متفرق ہو کر چلے گئے۔
الخَذْعة: زمین وغیرہ کا ٹکڑا۔
الخَذِیعة: ایک قسم کا کھانا جو قیمہ سے تیار کیا جاتا ہے۔
المِخْذَعة: چھری۔
الخَیْذَع: عیب۔
خَذعب وخذعل. البطیخ ونحوہ: پھانکیں کرنا۔
الخُذْعُوبَة والخُذْعُولة: پھانک۔ قاش۔
خذف (ض) خذفًا. بالحصاۃ ونحوها: انگلیوں سے پھینکنا۔ گوپھن سے پھینکنا۔
تخاذفت. عیناہ بالدموع: جلدی آنسو بہانا۔
الخُذافة: دُبر۔
المِخذَفة: گوپھن۔ غلیل۔
الخذوف. من الدوابّ: تیز رفتار جانور جو دوڑنے میں کنکری اڑائے جو چلنے میں پیروں کو پیٹ تک اٹھائے۔ ج خُذُف۔
الخَذَفان: تیز رفتاری۔
خذق (ن ض) خذقًا. الدابۃَ: تیز چلنے کے لئے چبھونا...... البازی: بیٹ کرنا۔
الخُذَاق: گوبر۔ لید۔
خذل (ن) خذلاً وخذلانًا وخِذلانًا. فلانًا وعنه: مدد چھوڑنا۔ صفت (خاذل) ج خُذّال: صفت مفعولی (مخذول) ج مخاذیل۔ خذلت الظبیة: ریوڑ سے علیحدہ ہو جانا۔ صفت (خاذل وخذول)
(خذّل عنه اصحابه): مدد چھوڑنے پر اکسانا۔
...... ہ: پسپائی اور ترک جنگ پر آمادہ کرنا۔
خاذله مخاذلة: مدد چھوڑنا۔
تخاذل. القومُ: باہم مدد چھوڑنا۔ رِجلاہ: ٹانگوں کا کمزور ہونا۔
الخَذّال: زیادہ مدد چھوڑنے والا۔
الخُذَلة: وہ شخص جس کی مدد ہمیشہ چھوڑ دی جائے۔
الخَذُول: بہت مدد چھوڑنے والا۔
رجلٌ خَذُولُ الرجل: وہ مرد جس کی ٹانگوں نے کمزوری یا کسی آفت یا نشہ کی وجہ سے جواب دے دیا ہو۔
خذم (ض) خذمًا وخذّم. الشیءَ: جلدی سے کاٹنا۔
خَذِمَ (س) خَذَمًا: نشہ میں ہونا۔ صفت (خَذِیم): کٹنا۔
خذِم (س) خَذَمًا: تیز چلنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
اَخذم: ذلت کا اقرار کرنا...... ہ الشرابُ: مست کر دینا۔
تخذّم. الشیءُ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ الشیءَ: تکلف سے کاٹنا۔
اِختذم: قاطع ہونا...... الشیءَ: کاٹنا۔
الخذوم ج خُذُم و (الخِذم والمِخذم والمُخذّم) ...... من السیوف: کاٹنے والی تلوار۔
الخُذامة: چیز کا ٹکڑا۔
المِخذم: کاٹنے کا اوزار۔
خذا (ن) خذوًا وخذی (س) خذًی: ڈھیلا ہونا...... لحمه: گٹھا ہونا...... الاذنُ: لٹکتا ہوا ہونا۔
استخذی: تابعدار ہونا۔ فرمانبردار ہونا۔
الاخذی: ڈھیلے کان والا۔ اذن (خذواء) لٹکے ہوئے کان۔
خرّ (ن ض) خریرًا. الماءُ اوالریحُ: پانی کے بہنے اور ہوا کے چلنے میں آواز ہونا۔ صفت (خرّار) النائمُ: خراٹے لینا۔
خرّ (ن ض) خرًّا وخُرُورًا: اوپر سے نیچے گرنا۔ خرّ للّٰہ ساجدًا: سجدہ میں گر پڑنا...... لوجهه: گرنا...... الرجلُ: مرنا...... علیه: غیر معلوم جگہ سے اچانک آ پڑنا۔
اَخرّہ اخرارًا: گرانا۔ کہا جاتا ہے "ضربه بالسیف فاخرّہ" اس نے اسے تلوار مار کر گرا دیا۔
انخرّ: ڈھیلا ہونا۔
الخُرّ: کان کی جڑ۔ زمین کا وہ حصہ جس میں

سیلاب شگاف ڈال دے۔ ج خِرَرۃ.

(...... والخَرْئُ): چکی کا سوراخ۔

الخَرْوَز: بلی کی آواز۔ جگہ جس میں پانی اور گڑھے ہوں۔

الخَرِیْر: مص۔ سونے والے کا خراٹا۔ دو ٹیلوں کے درمیان پست جگہ۔ ج اَخِرَّۃ.

الخَرَّار: بہت خراٹے لینے والا۔ مؤنث خَرَّارَۃ. الخَرَّارَۃ: پھرکی۔

خَرِئَ (س) خَرْأً وخِرَاءَۃً و خُرُوْءاً: پاخانہ کرنا۔ بیٹ کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَرِئَتْ بَیْنَہُم الضبعُ" یعنی ان کے درمیان دشمنی ہو گئی۔

الخُرْءُ ج خُرُوْءٌ و (الخِراء): پلیدی۔ پاخانہ۔ بیٹ۔

المَخْرَاۃُ والمَخْرَاۃُ والمِخْرَاۃُ: پاخانہ کی جگہ۔ ج مَخَارِی.

خَرِبَ (س) خَرَبًا وخَرَابًا. البیتُ: اجاڑ ہونا۔ صفت (خَرِب) مؤنث خَرِبَۃ.

(...... خَرَبًا) الرَّجُلُ: پھٹے ہوئے یا چھدے ہوئے کان والا ہونا۔ صفت (اَخْرَب) مؤنث خَرْبَاءُ ج خُرْب.

خَرَبَہٗ (ض) خَرْبًا: ڈھانا۔ ہلاک کرنا۔ پھاڑنا۔ سوراخ کرنا۔

خَرَبَ (ض) خِرَابَۃً وخَرَابَۃً وخَرْبًا وخُرُوْبًا: چور ہونا۔ صفت (خَارِب) ج خُرَّاب.

خَرَّبَ. البَیْتَ: ویران کرنا۔ ڈھانا ...... المزادۃَ: سوراخ کرنا۔

اَخْرَبَ. البیتَ: غیر آباد کرنا ...... المکانُ: خالی ہونا۔

تَخَرَّبَ. الدُّوْدَۃُ الشجرۃَ: سوراخ کرنا۔

اِسْتَخْرَبَ. الرَّجُلُ: مصیبت سے شکستہ دل ہونا ...... اِلَیْہِ: مشتاق ہونا ...... السِّقَاءُ: سوراخ دار ہونا۔

الخَرِب: ویران جگہ۔ پہاڑ کا باہر کو نکلا ہوا کنارہ۔ بزدل۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ خَرِبُ العِظَامِ" یعنی اس کی ہڈیوں میں گودا نہیں ہے۔ "وھُوَ خَرِبُ الجَوْفِ" یعنی وہ خالی پیٹ بھوکا ہے۔ "وھُوَ خَرِبُ الاَمَانَۃِ" یعنی وہ امانت دار نہیں ہے۔ رجلٌ (خَرِبَان) بزدل مرد۔

الخُرْب والخُرَّابَۃ والخُرْبَۃ: سرین کا گڑھا۔ سوئی کا ناکہ اور بقول بعض ہر گول سوراخ جیسے کان کا سوراخ۔ ج خُرَب واَخْرَاب وخُرُوْب.

الخُرْب والخَرْبَۃ والخُرْبَۃ: چمڑے کا تھیلا۔ دین کی خرابی۔

الخَرْبَۃ: چھلنی۔ عیب۔ لغزش۔ باعث شرم چیز۔ دینی خرابی۔ کہا جاتا ہے "ھو صاحبُ خَرْبَۃ" یعنی اس کے دین میں خرابی ہے اور اسی سے ہے "لحی اللّٰہ ادنانا الی کل خَرْبَۃ" اللہ تعالیٰ لعنت کرے کہ اس نے ہم کو دین کی ہر خرابی کے قریب کر دیا۔ "وما رَاَیْنَا مِنْ فلانٍ خَرْبَۃً فی دِیْنِہٖ" ہم نے فلاں کے دین میں کوئی خرابی نہیں دیکھی۔ ج خَرَبات.

الخَرْبَۃ والخَرِبَۃ: ویران جگہ۔ ج خَرِبات وخَرَب وخَرِب وخَرَائِب الخَرْبَۃ: چور کی بیت۔

الخَرَاب: ویران۔ ج اَخْرِبَۃ وخِرَاب.

خُرَّابَۃ وخُرَابَۃ. الاِبْرَۃِ: سوئی کا ناکہ۔

الخَرُّوْب والخَرْنُوْب: ایک درخت کا نام واحد خَرُّوْبَۃ وخُرْنُوْبَۃ.

التَّخَارِیْب: بھڑوں کے چھتے کے سوراخ۔ شہد کے چھتے کے سوراخ جس میں مکھیاں شہد جمع کرتی ہیں۔ اس کا مفرد تَخْرُوْب ہے (صحیح نخاریب بالنون ہے)

الخُرْبُد: کھٹا جما ہوا دودھ۔

الخِرْبِز: خربوزہ۔

خَرْبَشَ خَرْبَشَۃً الکتابَ او العملَ: بگاڑنا۔

خَرَابِیْش. الخطِّ: تحریر جو بگاڑ دی گئی ہو۔

خَرْبَصَ. الاشیاءَ: الگ الگ کرنا ...... المالَ: لے کر چمپت ہو جانا۔

الخَرْبَصَۃ: جوان و پُر گوشت عورت۔

خَرْبَقَ: چلنے میں جلدی کرنا ...... الشَّیْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا ...... العملَ: بگاڑنا۔ الثوبَ: پھاڑنا ...... النبتُ: ایک دوسرے سے متصل ہونا۔

الخَرْبَق: ایک قسم کی گھاس جس کی پتیاں بار تنگ کے مشابہ ہوتی ہے اور دو قسم کی ہوتی ہیں سیاہ و سفید۔

اِخْرَنْبَقَ: سر جھکانا۔ زمین سے چمٹنا۔

خَرَتَ (ن) خَرْتًا. الاُذُنَ: سوراخ کرنا ...... الارضَ: راستوں سے واقف ہونا۔

خَرِتَ (س) خَرَتًا: ہوشیار راہبر ہونا۔

الخَرْت والخُرْت: سوئی وغیرہ کا سوراخ۔ کہا جاتا ہے "اَضْیَقُ مِن خَرْتِ الاِبْرَۃِ" و "اِجْعَلِ الفَوْدَ فِي خَرْتِ الفَاسِ" سینہ کے نزدیک ایک چھوٹی ہڈی۔ ج اَخْرَات وخُرُوت ذئبٌ خُرُت: تیز بھیڑیا۔

الخِرِّیْت: ماہر راہبر جو جنگل و بیابان کے مخفی راستوں سے بھی واقف ہو۔ ج خَرَارِیْت وخَرَارِت.

المَخْرَت: واضح راستہ۔

المَخْرُوْت: مفع۔ پھٹے ہوئے کان یا ناک یا ہونٹ والا۔

الخَرْثَاء: بڑی کوکھ والی اور ڈھیلے گوشت والی عورت۔

الخِرْثَاء: سرخ چیونٹی۔

الخُرْثِیُّ: ردی و گھٹیا سامان۔ خُرْثِیُّ الکلام: بے فائدہ گفتگو۔

خَرَجَ (ن) خُرُوْجًا ومَخْرَجًا. مِن موضعہٖ: نکلنا ...... فی العلم: فائق ہونا ...... بہٖ: نکالنا ...... علیہ: جنگ کے لئے نکلنا ...... الرَّعِیَّۃُ علی المَلِکِ: سرکشی و بغاوت کرنا ...... الی فلان مِن دَیْنِہٖ: ادا کر دینا۔

خَرَّجَہٗ مِنَ المکان: نکالنا ...... الارضَ: خراج مقرر کرنا ...... المسئلۃَ: مسئلہ کی توجیہ کرنا۔

...... الولدَ فِی الاَدَبِ: مہذب و تجربہ کار بنانا

......العملَ : ایک دوسرے کے مخالف مختلف قسم کے کر دینا۔ الغلامُ اللوحَ : کچھ لکھنا اور کچھ چھوڑ دینا۔..... الرّاعِيَةُ المرتَعَ : کچھ چرنا کچھ چھوڑ دینا۔

اَخْرَجَ. الشَّیْئَ : نکالنا..... الرجلَ: خراج ادا کرنا..... الـرّاعِيَةُ الـمـرتَعَ : کچھ چرنا کچھ چھوڑ دینا۔

خَارَجَ. السَّيِّدُ عَبْدَہ : ہر مہینہ رقم معین کی ادائیگی کا معاملہ کرنا۔

تَخارَجَ. الشُّرکاءُ : آپس میں تقسیم کرنا۔

تَـخَـرَّجَ. الـوَلَـدُ فی الاَدَبِ : تربیت یافتہ ہونا۔ صفت مُتَخَرِّج.

اِخْتَرَجَ. الشَّیْئَ: نکالنا۔ استنباط کرنا۔ ایجاد کرنا..... فلانًا: نکلنے کو کہنا۔

اِخْـرَجَّ واخْـرَاجَّ. الحیوانُ : سیاہ وسفید رنگ والا ہونا۔ صفت (اَخْـــرَج) مؤنث خَرْجَاءُ.

اِسْـتَخْرَجَ. الشَّیْئَ: استنباط کرنا..... ہ: نکلوانا ..... الـمـسـئلۃَ: حل کرنا..... اُسْـتُـخْـرِجَتِ الارضُ: کھیتی کے قابل ہونا۔

الخَرْج : خراج۔ بعضوں کے نزدیک خَرْج اور خِراج میں فرق ہے۔ خَرج: وہ ہے جو انسان کے عوض میں ہو اور خَراج عام ہے۔ خَــرج : اوّل اوّل گھرتے وقت کا بادل۔ ج اَخْراج.

الخَرْجَة. خروج : کا اسم مرۃ۔ جھروکا۔

الخُرْج. خرجی. ج خِرَجَة.

الـخَـرَاج. مثلثۃ الـخـاء : زمین کا محصول۔ جزیہ۔ ج اَخْراج واَخْرِجَة وج آخاریج.

الـخُرَاج : پھوڑا پھنسی۔ واحد (خُرَاجَة) ج خُرَاجات.

خَـرَّاج ولاّج وخُرَجَةٌ وُلَجَة : بہت نکلنے والا۔ بہت داخل ہونے والا۔ بڑا ہوشیار۔ حیلہ گر۔

الخَارِج : ہر چیز کا ظاہر۔ نکلنے والا۔

الـخَـارِجَة. الـخـارج : کا مؤنث۔ ج خَـارِجَـات وخَـوَارِج. الـخَوَارِج: باغی لوگ۔ جماعت سے نکلے ہوئے لوگ۔

الـخَـارِجِيّ : بیرونی۔ وہ شخص جو بذات خود سرداری حاصل کرے بغیر اس کے کہ پہلے سے اس کے خاندان میں سرداری ہو یا ایسا شخص جو دلیر اور باپ اس کا بزدل ہو اور اسی طرح اس گھوڑے کو بھی کہا جاتا ہے جو سابق ہو جائے اور اس کے ماں باپ ایسے نہ ہوں۔ بادشاہ کا باغی۔ جماعت کا مخالف۔ مذہب خوارج کا معتقد۔

الـخَـارِجِيَّة. الخارجی : کا مؤنث۔ وہ منصب جس کے تعلقات دوسری حکومتوں سے ہوں۔

الـمُخَرَّج والخِرِّيج والمُتَخَرِّج : تربیت یافتہ۔

الـخُـرُوج : مص۔ یوم الـخـروج : عید کا دن۔ قیامت کا دن۔

الـمَـخْـرَج : مص۔ نکلنے کی جگہ۔ پائخانہ کا مقام۔ ج مَخارِج. والمَخرج عند القُراء والصرفیین: منہ سے حروف نکلنے کی جگہ۔

المُخْرَج : مفع۔ نکلنے کی جگہ۔

خَرْخَرَ. الـنَّـائمُ : خراٹے لینا..... الـنـمِرُ اَوالسِنَّوْرُ: آواز کرنا۔

تَـخَرْخَرَ. بطنُہٗ : بڑے ہونے کی وجہ سے پیٹ کا ہلنا۔

الخَرْخَر : پانی بہنے یا ہوا چلنے کی آواز۔

الخُرْخَار : کثرت سے بہتا ہوا پانی۔

خَـرِدَت (س) خَـرَدًا وتَـخَـرَّدَت. الجَارِيَةُ: باکرہ ہونا۔ دوشیزہ ہونا۔

خَـرِدَ واَخْـرَدَ. الـرَّجُـلُ : زیادہ خاموش رہنے والا ہونا۔ کم گفتگو کرنا۔ ذلت کی وجہ سے شرم کرنا۔ اَخْرَدَ الی اللَّھْوِ : مائل ہونا۔

الـخَرِيْد والـخَـرِيْـدَة والخَرُوْد : باکرہ دوشیزہ۔ شرمیلی۔ زیادہ خاموش رہنے والی لڑکی۔ ج خَرائِد وخُرُد وخُرَّد. صوت خَـرِيْـدٌ : نرم آواز جس میں شرم وحیاء کی آمیزش ہو۔ لؤلؤۃ خریدۃ: ناسفتہ موتی۔

الخَرِيْدَة : ناسفتہ موتی۔ ج خَرائِد وخُرُد وخُرُد.

الخُرْدَة: معمولی اسباب تجارت۔

الـخُـرْدِجی : خردہ بیچنے والا۔ معمولی تاجر۔ بساطی۔

خَرْدَق. العمل : بگاڑنا۔ کلمہ عامیہ ہے۔ فصیح خَوبَق ہے۔

الخُرْدُق : چربہ ج خَرادِق (دخیل)

خَرْدَل. الطعامَ : اچھا حصہ کھانا..... اللحمَ: چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا۔

الخَرادِل : گوشت کے ٹکڑے۔

لـحـمٌ (خَـرادِيـلُ) ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا گوشت۔ الخَرْدَل: رائی۔ واحد (خردلة)

خَرَزَ (ن ض) خَـرْزًا. الـجلدَ: ستالی سے سینا۔

خَرِزَ (س) خَرَزًا: کمزوری کے بعد مضبوط کرنا۔

الـخَـرَز : پوتھ جس کو لڑی میں پرو لیا جائے۔ شیشہ کے چھدے ہوئے دانے، پتھر کے نگ واحد (خَـــرَزَة) خَرَزَۃ الظهر : ریڑھ کی ہڈی کے منکے۔ خَـرَزات الـملک: شاہی تاج کے جواہر۔

الـخُـرْزَة : سوراخ اور اس کا دھاگا۔ ج۔ خُرَز.

الخِرَازَة : موچی کا پیشہ۔

الخَرّاز : موچی۔

طائر (مُخَرَّز) پرندہ جس کے بازوؤں پر نقطے ہوں۔

المِخْرَز : ستالی۔ ج مَخَارِز.

خَرِسَ (س) خَرَسًا: گونگا ہونا۔ خَـرَسًا : منکے سے پینا۔

اَخرَسَہُ اللّٰہُ : گونگا کرنا۔ اَخْرَسَتِ الارضُ واِسْتَخْرَسَت : ناقابل زراعت ہونا۔

خَـرَّسَ. عـلـی الـنـفـساء : زچہ کو اس کی خوراک کھلانا۔

تَخارَسَ : گونگا بننا۔

تَـخَرَّسَت. النفساءُ : زچہ کو اپنے لئے کھانا

تیار کرنا اور اسی سے مثل ہے "تَخَرَّسِی یا نفس لامُخَرِّسَةَ لکِ" یعنی تو اپنا کام خود ہی کر کوئی اور کرنے والا نہیں۔

الخُرس والخِرَاس: بچہ کی پیدائش کا کھانا۔

الـخُرْسَة والـتَّخْرِسَة: زچہ کا کھانا۔ اچھوانی۔

الـخَرس والـخِرس: مٹکا۔ ج خُرُوس

الخِرس: نا قابل زراعت زمین۔

الخَرّاس: مٹکا بنانے والا یا بیچنے والا۔

الخَرُوس: زچہ کہ جس کے لئے اچھوانی تیار کی جائے۔

الاَخرَس: گونگا۔ ج خُرس وخُرسان واَخارِس مؤنث خرساء. لَبَن اَخرس: جما ہوا دودھ کہا جاتا ہے۔ "ولاّنی عُرْضًا اَخرَسَ اَمرَس" یعنی اُس نے مجھ سے منہ پھیر لیا اور گفتگو نہیں کی۔

الخَرْساء: مصیبت۔ بغیر گرج وچمک کے بادل۔ رَجُلٌ (خَرِس): رات کو نہ سونے والا مرد۔

خَرَشَهُ (ض) خَرْشًا وخَرَّشَهُ وخارَشَهُ مُخارَشَةً وخِراشًا واختَرَشَهُ: خراش لگانا ...... ه الـذبابُ: کاٹنا۔ خَرَش وخَرَّش الغصنَ: ٹہنی کو ڈنڈے سے کھینچنا۔

خَارَشَ الکلبُ: برانگیختہ کرنا۔ خَرَش واختَرَشَ لِعِیالِه: بال بچوں کے لئے کمائی کرنا۔

اِختَرَشَتِ الجِرَاءُ: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ خارَشَه الشئَ واختَرَش منه الشئَ: زبردستی لے لینا۔

تَخارَشَت. الکلابُ: ایک دوسرے پر حملہ کرنا اور نوچنا۔

الخَرش: مکھی۔ واحد (خَرْشَة): گھر کا ردی سامان۔ ج خُرُوش۔

الخُراشَة: برادہ۔

الخِرْشاء: سانپ کی کینچلی۔ انڈے کا چھلکا۔ غبار۔ خِرشاءُ العَسَلِ: موم۔ شہد کہ جس میں مُردہ مکھیاں پڑی ہوں۔ ج خَراشِیّ۔

المِخرَش والمِخرَاش: مڑے ہوئے سر کا ڈنڈا۔ عوام اس کو بَعْکُوزَة کہتے ہیں۔

خَرْشَبَ. العملَ: کام کو اچھی طرح نہ کرنا۔

الخُرْشَعَة: پہاڑ کی چھوٹی چوٹی۔ ج خَرْشَع وخَراشِع.

الخَرْشَفَة: گفتگو کی گڑبڑی۔ حرکت۔ ...... (والخِرشاف) سخت زمین کہ جس میں چلنا دشوار ہو۔

الخَرْشُوف: ایک قسم کی نباتات۔

الـخُرْشُوم: وادی یا ہموار زمین پر نکلی ہوئی پہاڑ کی نوک۔ بڑا پہاڑ۔ ج خَراشِیم.

خَرَصَ (ن ض) خَرْصًا: جھوٹ بولنا۔ فی الامر: انکل سے کہنا۔ قیاس کرنا۔ اندازہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَرَصَ النخلَة" اس نے درخت خرما کے پھلوں کا انکل سے اندازہ کیا۔

خَرُصَ (ن) خِراصَةً. الشئُ: درست کرنا۔

خَرِصَ (س) خَرَصًا: بھوک وسردی والا ہونا۔ صفت (خَرِصٌ وخارِص)

تَـخَرَّصَ واختَرَصَ: تہمت لگانا۔ جھوٹ بولنا۔ توشہ دان میں رکھنا۔

الخَرْص: اندازہ۔ تم کہتے ہو "کم خرص ارضک" تمہاری زمین کا کیا اندازہ ہے۔ توشہ دان۔ چھوٹا نیزہ۔ بھالا۔ مٹکا۔ ٹوکری۔

الـخِرص والـخُرص ج خِرصان وخُرصان: سونے چاندی وغیرہ کا حلقہ ...... ج خِراص واَخراص: درخت خرما کی شاخ۔

الـخُرص والـخُرص والخُرص: شہد نکالنے کی لکڑی۔ جا خراص.

الخُرصَة: حصہ۔ زچہ کا کھانا۔

الـخَرِیص: ٹھنڈا پانی۔ درختوں کی جڑوں میں جمع شدہ پانی۔ نہر کی ایک جانب۔

الخَرّاص: جھوٹا۔

المِخرَص: نیزہ۔ ج مَخارِص.

خَرَطَ (ن ض) خَرْطًا. الوَرَقَ: ہاتھ سے مار کر پتے جھاڑنا ...... العنقودَ: انگور کے گچھے کو منہ میں رکھ کر بغیر دانہ کے نکالنا ...... الشجرةَ: کھینچ کر پتے جھاڑنا ...... العُودَ: خراد سے ہموار کرنا ...... الحدیدَ: عمود کی مانند لمبا کرنا۔ الجواهرَ: تھیلے میں جمع کرنا ...... البازیَ: شکار پر چھوڑنا ...... الرجلَ فی الامرِ: کسی کام میں لگانا ...... الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا ...... الدلوَ فی البئر: لٹکانا ...... الابلَ فی الرعی: چرنے کے لئے چھوڑنا ...... جاریتَهُ: جماع کرنا ...... باستِه: گوز کرنا ...... عبدَه علی الناس: ایذا رسانی کے لئے مقرر کرنا۔

خَرَطَهُ (ن) وخَرَّطَهُ. الدواءُ: اسہال لانا۔

خَرِطَت (س) خَرَطًا واَخرَطَت. الشاةُ او الناقةُ: بکری یا اونٹنی کو خرط کی بیماری لاحق ہونا ...... خَرِطَ بالطعام: پھندا لگنا۔

تَخَرَّطَ. فی الامور: دلیری وخودسری کرنا۔

اِنخَرَطَ. الجسمُ: لاغر ہونا۔ اِنخَرَطَت الخَرَزَةُ فی السِّلکِ: پرویا جانا۔ انخرط فی المکان: جلدی سے داخل ہونا ...... من: نکلنا ...... الصقر: شکار پر ٹوٹ پڑنا۔ بطنُ الانسان: پیٹ چلنا۔ کہا جاتا ہے "اِنخَرَطَ علینا بالقبیح" وہ ہمارے اوپر فحش گوئی کے ساتھ متوجہ ہوا۔

اِختَرَطَ. السیفَ: سونتنا ...... العنقودَ: انگور کے گچھے کو منہ میں رکھ کر بغیر دانہ کے نکالنا۔

اِستَخرَطَ فی البکاء: پھوٹ پھوٹ کے رونا۔

الخَرّاط: خراد کا کام کرنے والا۔ بڑا جھوٹا۔

الخَرَط: سارے جسم کی کمزوری۔ جانوروں کی ایک بیماری جو ان کے تھن میں ہوتی ہے اور اس سے جما ہوا دودھ نکلتا ہے۔

الخَرُوط: منہ زور جانور۔ ج خُرُط: بے عقلی و نادانی سے کاموں میں دخل دینے والا۔

الخِراطة: خراد کے کام کا پیشہ۔
الخُراطة: برادہ۔
الـخـريطة: تھیلا۔ ملک کا نقشہ۔ اٹلس۔ خريطه: کو خارطه: بھی کہتے ہیں اور عربی مصوّر یا مخطط ہے۔
الـخـرطانُ: انگوری جس کو جانور کھاتے ہیں اور امریکی لوگ اس کا مشروب پیتے ہیں۔
المُخرِط: وہ بکری یا اونٹنی جس کو خرط کی بیماری لاحق ہو۔ ج مَخارِيط.
الـمـخـرطة: خراد کرنے کا اوزار۔ ج مَخارط.
الـمخرُوط: مثق۔ کم داڑھی والا۔ لمبا چہرہ جس میں عرض کم ہو۔
بئر مخروطة: تنگ منہ کا کنواں۔
الـخِرطِيط: منقش پروں والا پروانہ۔ ج خراطِيط.
الخُرطُوم و الـخِرطِم: سونڈ۔ جلدی نشہ لانے والی شراب۔ انگور کا پانی جو ملنے سے پہلے نکلے۔ خراطيم القوم: سرداران قوم۔
خرطمه: سونڈ پر مارنا۔
اِخـرنطم: ناک بلند کرنا۔ غضبناک ہونا۔ تکبر کرنا۔
الـخرطُون: زمین کے اندر بسنے والا کیڑا جو کہ زمین کو زراعت والی بنانے میں فائدہ مند ہے۔
خرعهٗ (ف) خرعًا: پھاڑنا۔
خرِع (س) خرعًا. الشیُ: ٹوٹنا۔
وانخرع وتخرّع الرَّجلُ: سست ہونا۔ ناقص رائے ہونا۔ کمزور جسم ہونا۔ انخرعت القناة: پھٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
خرُع (ک) خـراعة وخرعًا وخُروعًا: ڈھیلے جوڑوں والا ہونا۔ صفت خـرِعٌ وخرِيعٌ.
خرّع. الثوب: عصفر (کسم) سے رنگنا۔
اِختـرع. الشیُ: پھاڑنا۔ پیدا کرنا۔ ایجاد کرنا اور اس سے (الخرعة) ہے۔
...... فلانا: خیانت کرنا۔ دھوکا دینا۔

...... الـدابة: دوسرے کے جانور کو چند دن کام میں لانا اور پھر واپس کر دینا۔
الخَراعة: مس۔ بے باکی۔
الـخِروع: ارنڈی کا پودہ جس سے کسٹرائل تیار ہوتا ہے...... ہر وہ پودہ جو نرمی سے دہرا ہو جائے۔ واحد خِروعة.
الـخُـراع: اونٹنی کی دیوانگی۔ اونٹنی کی پیٹھ کی شکستگی۔
الـخُـروع والـخـريع والخِروَع. مِن النساء: نزاکت سے جھک جھک جانے والی عورت۔ ج خـرائـع وخُروع. عَيش خرُوع: آسودہ زندگی۔ رجل خـريع: کمزور مرد۔ ناقة خريع ومَخرُوعة: اونٹنی جس کو دیوانگی لاحق ہو۔
خرِف (س) وخرُف (ک) خـرفًا: بڑھاپے کی وجہ سے فاسد العقل ہونا۔ صفت (خرِف) مؤنث (خرِفة)
خرَف (ن) خرفًا وخِرافًا وخَرافًا ومَخرفًا. الثمرَ: چننا۔
خُـرِفت. الارض: موسم خریف کی بارش ہونا۔ صفت (مَخرُوفة)...... البهائمُ: موسم خریف کا آنا یا ان کے چرنے کے لائق گھاس اُگانا۔
خـرّفـه. خـرّف: (فساد عقل) کی جانب نسبت کرنا۔
خـارفه مُخارفة وخِرافًا: موسم خریف میں معاملہ کرنا۔
اَخرفهٗ: بگاڑنا۔ فاسد کرنا۔ اَخرفتِ الشاةُ: موسم خریف میں بچہ دینا۔ اَخرف الرجلُ: موسم خریف میں داخل ہونا...... الشمرَ: پھل توڑنے کا وقت آ پہنچا۔
اِختـرف. الثمرَ: چننا...... فی المكان: موسم خریف میں اقامت کرنا۔
الـخـراف والخِراف: پھلوں کے چننے کا زمانہ۔
الخُرافة: بے عقلی کی ہنسی لانے والی باتیں۔
الخَروف: بکری کا بچہ۔ ج خِراف واَخرِفة وخِرفان.
الخَرُوفَة: بکری کا مادہ بچہ۔ درخت خرما جس کا پھل توڑا جائے۔
الخُرفة: چنا ہوا میوہ۔
الـخـريف: موسم خریف۔ گرمی اور جاڑے کے درمیان کا زمانہ۔ موسم خریف کی بارش اور نسبت کے لئے (خـريـفـيٌّ وخـرفـيٌّ وخَرَفيٌّ): چنی ہوئی کھجور۔
الـخـرِيفة: درخت خرما جس سے تر کھجوریں چنی جائیں۔
الخُرافة: باطل بات۔ ج خُرافات: چنا ہوا پھل۔
الـمـخرف: چھوٹی ٹوکری۔ جس میں عمدہ کھجوریں چن کے رکھی جائیں۔
الـمَخرَفة: درخت خرما کی دو قطاروں کے درمیان کا راستہ۔ ج مَخارِف: بڑھاپے کی وجہ سے عقل کی خرابی۔
المُخارِف. مِن الرجال: محروم۔
خرفش. الشیَ: ملانا۔ خلط ملط کرنا۔
خرَق (ن ض) خرقًا. الثوبَ: پھاڑنا...... فـلانًـا بالرمح: نیزہ مارنا...... الـكذب: جھوٹ گھڑنا...... الـمـفـازة: طے کر کے انتہا تک پہنچنا...... العادةَ: عادت کے خلاف کرنا ...... البناء وفی البناء: روشن دان کھولنا...... الريحُ: تیز چلنا...... الرَّجلُ: جھوٹ بولنا۔
خرَق (ن) خرُوقًا. فی البيت: لگاتار قیام کرنا۔
خـرِق (س) خـرقًـا: خوف یا شرم سے دہشت زدہ ہونا۔ صفت (خـرِق)...... فی البيـت: لگاتار قیام کرنا...... الـغـزال او الطائر: اٹھنے یا اڑنے سے عاجز ہونا۔
خرِق (س) خرُق (ک) خراقةً: بے وقوف ہونا۔ ادھورا کام کرنا۔ صفت (اَخرق) مؤنث خرقاء.
خرّقهٗ: پھاڑنا۔ خرّق الرَّجلُ: بہت جھوٹ بولنا۔
اَخرقهٗ: دہشت زدہ کرنا۔

تَخَرَّقَ وانْخَرَقَ واخْرَوْرَقَ : پھٹنا۔ وتَخَرَّقَ الکذب : جھوٹ گھڑنا۔
تَخَرَّقَ فِی الکَرَم : بے حد فیاضی کرنا۔
تخرّقت وانخرقت الریحُ: تیز چلنا۔
اِخْتَرَقَ. الارضَ : زمین میں ایک طرف کو بغیر راستہ کے چلنا...... القومَ: قوم کے درمیان سے چلنا...... الکذبَ: جھوٹ گھڑنا۔
الخَرْق : مص۔ سوراخ۔ کشادگی۔ بغیر گھاس پانی کا بیابان۔ کشادہ زمین جس میں ہوائیں تیز چلیں۔ ج خُرُوق.
الخِرْق ج اَخْراق و خُرّاق و خُرُوق و(الخِرِّیق): فیاض۔ سخی۔
الخُرْق والخُرُق والخُرْقَة : رائے کی کمزوری۔ نادانی و بےوقوفی۔ سختی۔ نومۃُ
الخُرَق : چاشت کے وقت کی نیند۔ اس کو نومۃ الخرق : اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس وقت سونے سے عبادت رہ جاتی ہے۔
الخِرْقَة : کپڑے کا ایک ٹکڑا۔ ج خِرَق: چیتھڑا۔ دھجی۔
الخارق : فا۔ وہ چیز جو مقتضائے عادت کے خلاف ہو۔ ج خوارق.
الخَرِیق والخَرُوق: ٹھنڈی تیز ہوا۔
الخَرِیق : نرم ہوا۔ ج خُرُق: وادی کا کشادہ حصہ۔ پانی بہنے کی جگہ۔
الخَرْقاء. اخرق کا مؤنث۔ کشادہ زمین۔ تیز ہوا۔
المَخْرَق : بےگھاس پانی کا بیابان۔ ج مَخارِق. مَخارِق کا استعمال عام طور پر بدن کے منافذ جیسے منہ ناک وغیرہ پر ہوتا ہے۔
المَخْرَقَة : جھوٹ۔
المِخْراق : خوبصورت بدن والا۔ فیاض۔ تجربہ کار۔ ج مَخارِیق. المخارِیق : وہ کپڑا جس کو بٹ کر بچے کھیلا کرتے ہیں۔
المُنْخَرِق : تیز رفتار۔
المُخْتَرَق : گزرگاہ۔ مُخْتَرَقُ الریاح : ہوا کے چلنے کی جگہ اور کہا گیا ہے "مکانٌ خاوِیُ المُخْتَرَق" یعنی ایسی جگہ جہاں کوئی چلنے والا نہ ہو۔
خَرَمَهٗ (ن) خَرْمًا : شگاف ڈالنا۔ سوراخ کرنا۔ خرم الخرزة : توڑنا...... ہ : ناک کی درمیانی ہڈی پھاڑنا...... الابرةَ: ناکہ توڑ دینا...... عن الطریق : ہٹ جانا۔ کہا جاتا ہے "خَرَمَتہ الخَوارِمُ" یعنی وہ مرگیا۔ و"ماخَرَمْتُ منہُ شیئًا" میں نے اس میں سے کچھ کم نہیں کیا۔
خَرِمَ (س) خَرَمًا : نتھنوں کے بیچ کی چھدی ہوئی ہڈی والا ہونا۔ صفت(اَخْرَم)
خَرُمَ (ک) خَرامَةً : شوخ و بےباک ہونا۔ صفت(خارم وخَرِیم)
خَرَّمَ. الخَرَزَةَ : سوراخ کرنا۔
تَخَرَّمَ : ٹوٹنا۔
تَخَرَّمَهٗ واخْتَرَمَهٗ : ہلاک کرنا۔ جڑ سے اکھیڑنا۔ اِخْتَرَمَهُ المرضُ : لاغر کرنا۔
تخرّمتہ واخترمتہ المنیّةُ : اس کو موت نے لے لیا۔
اَخْرَمَ. عنّا : مرنا۔
اِنْخَرَمَ. انفُہ : نتھنوں کے بیچ کی ہڈی کا چھدنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْخَرَمَ ذٰلکَ القَرْن" یہ زمانہ ختم ہوگیا۔
الخَرْم : مص۔ پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔ ج خُرُوم.
الخُرْمان: جھوٹ۔
الخَرَمَة : ناک میں چھدنے کی جگہ۔
الخَرْماء : چھدا ہوا کان۔ عنزة خرماء : بکری جس کا کان عرض میں پھاڑ دیا گیا ہو۔
الخَوْرَمَة : انسان کی ناک کا بانسہ یا دونوں نتھنوں کا درمیانی حصہ۔
الاَخْرَم : مونڈھے کا کنارہ۔ شاہ روم کا لقب۔
الاَخْرَمان : اوپر کے جبڑے میں دو سوراخ دار ہڈیاں۔
المَخْرِم : پہاڑ کی نوک کا آخری سرا۔ ج مَخارِم. مخارِمُ اللیل : رات کے ابتدائی حصے۔
خَرْمَشَ. الکتابَ : مٹانا۔ بگاڑنا۔
خَرْنَفَهٗ. بالسیف : تلوار سے مارنا۔
الخِرْنِق : جوان خرگوش۔ ج خَرانِق.
الخَوَرْنَق: بادشاہ کے کھانے پینے کی مجلس۔ ایک نباتات۔
خَزَّ (ن) خَزًّا. الحائطَ : دیوار پر کانٹے رکھنا...... خَزَّ التمرُ یَخِزُّ: کچھ کھٹا ہونا۔ صفت(خازّ) (...... واختزّہ) بالرمح: نیزہ مارنا...... کہا جاتا ہے "خزّہٗ واختزّہٗ ببصرہ" اس نے اس کو اپنی نگاہ میں رکھا۔
الخَزّ : ریشم۔ ریشم اور اون کا بنا ہوا کپڑا۔ ج خُزُوز.
الخُزَز: نر خرگوش۔ ج خِزّان واخِزّة.
الخَزِیز : بہت ہی خشک عوسج (عوسج ایک کانٹے کا نام ہے)
الخَزّاز : ریشم فروش۔
المَخَزَّة : خرگوشوں کی جگہ۔
خَزِبَ (س) خَزَبًا وتَخَزَّبَ. الجلدُ : بغیر درد کے سوجنا۔ صفت(خَزِب) ......الشاةُ: سوجے ہوئے تھنوں والی ہونا۔ صفت(خَزِبة وخَزْباء)
الخَیْزَب والخَیْزَبان : نرم گوشت۔ ایک ٹکڑے کو(خَیْزَبة وخَیْزَبانة) کہتے ہیں۔
الخَیْزَبان : شتر مرغ کا نر بچہ۔
الخُزَیْبَة : سونے کی کان۔
الخَزْباز والخازِباز. مبنی علی الکسرة : ایک قسم کی مکھیاں جو باغوں میں ہوتی ہیں۔ باغ کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔
خَزَرَ (ن) خَزْرًا : کنکھیوں سے دیکھنا۔ چالاک ہونا۔ صفت(خازِر)
خَزِرَتْ (س) خَزَرًا. عینُہ : تنگ آنکھ والا ہونا۔ صفت(اَخْزَر) مؤنث خَزْراء ج خُزْر. خَزَرَ الرجلُ : بھاگنا۔
خَزَّرَ. الشیٔ : تنگ کرنا۔
تَخازَرَ : نگاہ تیز کرنے کے لئے پلکوں کو

سمیٹنا۔

الخَزَز: آنکھ کی تنگی۔ ایک قوم جن کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں اور اسی سے ہے "بَحر الخَزَز" یعنی بحر کیپیین۔

الخَزَرة والخُزَرة: پیٹھ کا درد۔

الخُزَرة: بدترین قسم کا بھینگا پن جس میں آنکھ کا ڈھیلا کنپٹی والے گوشے کی جانب اُلٹ جاتا ہے

الخَیزُران: بانس۔ نیزے۔ نرکل۔ ہر نرم لکڑی۔ لکڑی جس سے ملاح کشتی کو چلاتا ہے۔ واحد (خَیزُرَانَة) ج خَیازِر.

الخَیزُور: نرکل۔

الخَوزَرَیٰ والخَیزَرَیٰ: ایک قسم کی چال ناز و انداز کے ساتھ۔

خَزرَف. فی مشیته: ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے چلنا۔

خَزَع (ف) خَزْعاً وتَخَزَّع. الشئ: کاٹنا...... عن القوم: پیچھے رہ جانا۔ خَزَع مِنه شیئاً: لینا۔ تَخزّعوا الشئ: باہم تقسیم کرنا۔

خَزَّع الشئ: کاٹنا...... الشئ بینهم: تقسیم کرنا۔

انخزَعَ الحبلُ: نصف سے کٹ جانا۔ الرجُلُ: بڑھاپے یا کمزوری کی وجہ سے جھکنا۔

اختَزَعه: لینا...... ہ عن القوم: جدا کر لینا۔

الخزاع: موت۔

الخزعة: ایک پاؤں سے لنگڑا پن۔

الخِزعَة: گوشت کا ٹکڑا۔

الخُزاعة: ٹکڑا جو کسی چیز سے کاٹا جائے۔

الخَوزَع: بڑھیا۔

الخَوزَعة: ریگ کا تودہ جو بڑے تودہ سے جدا ہو۔

الخَزُوع: وہ شخص جو لوگوں کے مال کو اُڑا لے۔

الخَزعَبل والخُزَعبل والخُزَعبِیل: خوش طبعی کی باتیں۔ باطل باتیں۔

الخُزَعبِلَة: خوش طبعی و مذاق۔

خَزعَلَ. فی مشیه: لنگڑانا...... طماشی: پاؤں کو جھاڑنا۔

الخَزعَل: بجو۔

الخُزعالَة: خوش طبعی و کھیل کود۔

خَزَف (ض) خَزْفاً. فی مشیه: ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا...... الثوبَ: پھاڑنا...... الشئ: چیرنا۔

الخَزَف: واحد (خزفة): ٹھیکری۔ مٹی کے پکے ہوئے برتن۔

الخَزّاف والخَزَفیّ: مٹی کے برتن بنانے والا یا بیچنے والا۔

خَزَقَهُ (ض) خَزْقاً: آہستہ نیزہ مارنا۔

خَزَقه بالسهم: تیر مارنا۔ خَزَق الطائرُ: بیٹ کرنا...... الشئ فی الارض: گاڑنا۔

تخزّق وانخَزَق: چھدنا۔

اِنخَزَق. السیفُ: ننگی ہونا۔ میان سے نکل پڑنا۔

الخَازِق: ف۔ نیزے کا پھل۔

الخَازُوق: تیز سرے کا ایک لمبا ڈنڈا جس کو مجرم کی دبر میں داخل کرتے تھے اور وہ اس پر مر جایا کرتا تھا۔ ج خَوازِیق: مولدین نے اسی سے فعل "خَوزَق" بنایا ہے۔

المِخزَقة: چھوٹا نیزہ۔

خزک (س) خزکاً: اصرار کرنا۔

خَزِل (س) خزلاً: شکستہ پشت ہونا۔ صفت (أخزَل ومَخزُول)

خزَل (ض) خزلاً. الشئ: کاٹنا...... ہ عن حاجته: روکنا۔

تخزّل: کٹنا۔ بوجھل چلنا...... السّحابُ:

الاختِزالُ: علم حساب میں حذف کرنا اور کثیر کو قلیل کی طرف لانا۔ کسر اور اختصار

اِنخَزَل: گرانباری سے چلنا...... فی کلامِهِ: رک جانا...... عن الجواب: لاپروائی کرنا...... مِنَ المکان: علیحدہ ہونا۔

اِختَزَل. الشئ: کسی چیز کو کاٹ لینا۔ ...... ہ: عیب لگانا...... برایه: علیحدہ رائے رکھنا...... ہ عن قومِهِ: علیحدہ کرنا...... الوَدِیعَة: واپسی سے روک کر خیانت کرنا۔

الخُزلَة: شکستگی پشت۔

الخُزَلَة: مراد سے روکنے والا۔

الخَوزَلیٰ والخَیزَلیٰ: ایک قسم کی چال جس میں ناز و انداز ہو۔

خَزَم (ض) خزماً. اللآلی: پرونا۔ (...... وخَزَّم) البعیرَ: ناک میں حلقہ ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "خزمَ انف فلان" یا "جعَل فی أنفِهِ الخِزامَة" فلاں کی ناک میں ناتھ ڈال دی۔ یعنی تابع و مسخر کر لیا۔

خَازَمَهُ مُخَازَمَةً. الطریقَ: دو مختلف راستوں سے چل کر ایک جگہ ملنا۔

تَخزّم. الشوکُ فی رجله: چبھنا۔

تَخازَم. الجیشانِ: دو فوجوں کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

الخَزَم: ایک درخت جس کی چھال سے رسی بناتے ہیں۔

الخُزامیٰ والخَزام: ایک قسم کی نباتات جس کا پھول بہت خوشبودار ہوتا ہے۔

الخِزامَة: باریک چمڑا جس سے دو تسموں کو باندھا جائے۔ ج خَزائم.

الخَزُومَة: گائے۔ یا چھوٹے قد اور زیادہ عمر والی گائے۔

الأخزَم: نر سانپ۔

شراک (مَخزُوم): کٹا ہوا تسمہ۔

خَزَن (س) خَزناً واختَزَن. المالَ: ذخیرہ کرنا۔ جمع کرنا...... السرَّ: چھپانا۔ ...... اللسانَ: زبان روکنا۔ اِختَزَنَ الطَّرِیقَ: قریب ترین راستہ اختیار کرنا۔

خَزَن (ن) خَزناً وخُزُوناً وخَزِن (س) خَزَناً وخَزُن (ک) خَزَانَةً. اللحمُ: بدبودار ہونا۔ صفت (خَزِینٌ)

أخزَن: محتاجی کے بعد مالدار ہوا۔

اِستَخزَن. المالَ: ذخیرہ کرنے کو کہنا۔

اِستَخزَن المالَ: ذخیرہ کرنا۔

الخِزانة والخَزِينة :ذخیرہ رکھنے کی جگہ۔ج خَزائِن. الخِزانة:خزانچی کا پیشہ۔
الـخَازِن :فا۔ذخیرہ کرنے والا۔خـازن الآمِيـر :خزانچی۔ج خَـزَنة وخـزّان.
الخازن:زبان۔
الـخَزْنَة والـخَزِينَة :خزانہ۔ذخیرہ کیا ہوا مال۔
الخَزّان :زبان۔
المَخْزَن :ذخیرہ کرنے کی جگہ۔ج مَخازِن. مَخازِنُ الطريق:مقصود کی طرف قریب ترین راستہ۔
خَـزاه (ن) خَـزْوًا:غالب آنا۔سیاست کرنا۔خواہش نفسانی سے روکنا۔دشمنی کرنا۔
خَزَ الدابة:سدھانا۔
خَزِى (س) خِزْيًا وخَزًى :ذلیل ہونا۔مصیبت میں مبتلا ہونا۔خَـزِيَة وخَزِىَ مِنه خَـزايَةً وخَزًى :شرم کرنا۔صفت(خَزٍ): مؤنث خَـزِيَةٌ و(خَزْيان) مؤنث خَزْياء ج خَزايا.
خَزَىٰ (ض) خَزْيًا.ہ:شرمندگی میں ڈالنا۔رسوا کرنا۔بہت زیادہ رسوا ہونا۔
خَازاہُ مُخازاۃً :شرمندگی میں ڈالنا۔
اَخْـزاه إخْـزاءً :شرمندگی میں ڈالنا۔ذلیل کرنا۔اہانت کرنا اور جب کوئی شخص کوئی پسندیدہ فعل کرے تو کہا کرتے ہیں"اَخْـزَاهُ اللّٰهُ مَا اَشعَره" جیسے کہ کہتے ہیں"قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَـا اَشْجَعَـهُ" ان جیسی دعاؤں میں معنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔
اِسْتَخْزَىٰ :شرم محسوس کرنا۔
الخِزْى :ذلت۔رسوائی۔عذاب۔دوری۔
الـخِزْيَة والـخَزْيَة :بلاء۔مصیبت۔ذلیل کن عادت۔
المَخْزَاۃ :باعث رسوائی وشرمندگی۔
خَسَّ (س) خَسَاسَةً وخُسُوسَةً وخِسَّةً : رذیل ہونا۔وزن یا اندازہ میں کم ہونا۔صفت(خَسِيس) ج خِسَاس واَخِسَّة.
خَسَّ (ن) خَسًّا وخَسَسًا.
نَصِيبَه:حصہ کم کرنا۔
اَخَـسَّ :گھٹیا کام کرنا......ہ :رذیل پانا۔حقارت کرنا۔اَخَسَّ حَظَّهُ:حصہ کم کرنا۔
تَـخَـاسُّوا الشَّئَ :کسی چیز کو آپس میں لینا دینا اور اس کی طرف سبقت کرنا۔
اِسْتَخَسَّهُ :رذیل پانا۔حقارت کرنا۔
الـخَسُّ :خس۔خَـسُّ الحِمَارِ وخَسُّ البَقَرِ :دو جنگلی گھاس کے نام۔
الـخِسَاس :ہروہ چیز جس کو لوگ آپس میں دیں لیں۔
الخُسَاسَة :تھوڑا مال۔
الـخَسِيسَة الـخَسِيس کا مؤنث۔ج خَسَائِس وخَسَائِسُ الاُمُور :حقیر باتیں۔شَئٌ (خُسَاسٌ ومَخْسُوس) معمولی گھٹیا چیز۔
الـخُنَّسَان :ستارے جو غائب نہ ہوں۔جیسے نباتُ النعش۔
خَسَأَ (ف)خَسْـأً. الكلبَ:دھتکارنا۔(......خَسْأً وخُسُوئًا)البصرُ:چندھیا جانا۔نگاہ کا تھک جانا(......وخَسِئَ (س) خَسْأً وانْخَسَأَ) الكلبُ:دور ہونا۔دھتکارا جانا۔
خَاسَأَ مُخَاسَأَةً وتَخَاسَأَ وتَخَاسَئُوا. القومُ: آپس میں ایک دوسرے کو پتھر مارنا۔
الخَسِئُ :گھٹیا اُون وغیرہ۔
الخَاسِئ :فا......مِنَ الخَنَازِير والكِلَاب: دھتکارے ہوئے کتے وسور جو لوگوں کے قریب نہ آنے دیے جائیں۔
الخَسِيج :خیمہ۔اُون کا بنا ہوا کمبل۔
خَسِرَ (س) خَسْرًا وخُسْرًا وخُسُرًا وخَسَارًا وخَسَارَةً وخُسْرَانًا :نقصان اٹھانا۔گمراہ ہونا۔ہلاک ہونا۔صفت (خَاسِرٌ وخَسِيرٌ وخَيْسَرى)
خَسَرَ (ض) خَسْرًا وخُسْرَانًا.
المِيزَانَ :کم کرنا۔گھٹانا......المالَ:ضائع کرنا۔
خَسَّرَهُ واَخْسَـرَهُ :نقصان کرانا۔گمراہ کرنا۔ہلاک کرنا۔اَخْسَرَ الرجلُ :نقصان میں پڑنا۔اَخْسَرَ المِيزَان :گھٹانا۔کم کرنا۔
الخَاسِر :فا۔كَرّة خَاسِرَةٌ :غیر مفید حملہ۔
الـخَنْسَر والخَنْسَرِيُّ :وہ شخص جو نقصان میں ہو۔ج خَنَاسِرة.
خَسِعَ خَسْعًا. عنه كذا :کسی سے کسی چیز کو دور کیا جانا۔
خَاسِعُ القَوْمِ وخَسِيعَتُهُم :قوم کا خسیس ترین فرد۔
خَسَفَ (ض) خُسُوفًا. المكانُ :دھنس جانا......القمرُ :گہن لگنا......العَيْنُ :آنکھ کا جاتا رہنا یا اندر کو دھنس جانا......السَّقْفُ: گرنا......الشَّئُ:کم ہونا......الرَّجُلُ:دبلا ہونا۔خَسَفَ فِي الْاَرْضِ وَخُسِفَ بِه : زمین میں دھنسنا(......خَسْفًا) الشَّئَ : کاٹنا......العينَ :پھوڑنا......اللّٰهُ الارضَ : مع ساری چیزوں کے دھنسا دینا......اللّٰهُ الْاَرْضَ بِفُلَانٍ: زمین میں دھنسا دینا۔البئر : پتھریلی زمین میں کنواں کھودنا جو ہمیشہ جاری رہے......فلانًا:ذلیل کرنا۔ناپسندیدہ امر پر مجبور کرنا۔خَسَفَ الشَّئَ فَخَسَفَ هُوَ :پھاڑنا اور پھٹنا۔(لازمی ومتعدی)
اَنْخَسَفَ وانْخَسَفَت. عينُهُ :اندھی ہونا......الارضُ :مع ساری چیزوں کے دھنس جانا......البئرُ:گر جانا۔
الـخَسْف :مص۔عیب۔ذلت۔کہا جاتا ہے"سَامَه خَسْفًا وخُسْفًا"اس نے اس کو ذلیل کیا اور اس کو مشقت کی تکلیف دی۔
الخَسْف :کنوئیں کا سوت۔
الـخَاسِف :فا۔دھنسی ہوئی آنکھ۔بیماری کی وجہ سے لاغر۔بھوکا۔ج خُسُف.
الـخَسْف والـخُسْف :اخروٹ واحد (خَسْفَة) :کہا جاتا ہے"بَـاتُـوا عَلَـى الـخَسْف"انہوں نے فاقہ سے رات گزاری۔و"شَرِبْنَا عَلَى الخَسْف"بغیر کچھ کھائے ہوئے ہم نے پیا۔
الـخَسِيفُ ج اَخْسِـفَة وخُسُف و(الـخُسُوف) ج خُسُف. مِنَ الابار :

کنواں جو چٹان میں کھودا جائے اور اس کا
پانی ختم نہ ہو۔ والخسیف من العیون:
دھنسی ہوئی آنکھ۔ من النوق: بہت دودھ والی
اونٹنی جس کا دودھ جاڑے میں جلدی ختم ہو
جائے۔ من السحاب: بہت پانی کو لے کر
اٹھنے والا بادل۔
خسق (ض) خسقًا و خسوقًا السھمُ:
اچھی طرح نافذ نہ ہونا۔
الخساق: بڑا جھوٹا۔ کہا جاتا ہے "ھو
ذوخسقاتٍ فی البیع" وہ کبھی بیع کو جاری
کرتا ہے۔ کبھی فسخ کرتا ہے۔
خسلة (ن) خسلاً: رذیل کرنا۔ دور کرنا۔
الخسالة والخُسالة: ہر چیز کا ردی حصہ۔
الخسیل: فرومایہ۔ رذیل۔ ج خِسال
و خسائل
الخسل والخُسال: کمینے و کمزور لوگ۔
المُخسل والمخسول: رذیل۔ حقیر۔
خاسی مُخاساۃً و اخسی اخساءً خسّی
تخسیۃً ..... ہ: اخروٹ سے باہم طاق و
جفت کھیلنا۔
الخسا: طاق۔ ج الاخاسی: (خلاف
قیاس) کہا جاتا ہے "خسا اوزکا" یعنی
طاق یا جفت۔
الخسیّ: اون یا کپڑا یا خیمہ۔
خشّ (ن) خشًّا۔ فیہ: داخل ہونا .....
السحابُ: تھوڑی بارش برسنا ..... زیدًا:
نیزہ مارنا ..... البعیر: اونٹ کی خشاش ڈالنا۔
(دیکھئے لفظ "خشاش")
انخشّ۔ فیہ: داخل ہونا ..... بین القوم: گھل
مل جانا۔
الخشّ: مص۔ تھوڑی بارش۔ شگاف۔
کھردری چیز۔ پیادے۔
الخُشّ: ٹیلہ۔
الخاش: فا۔ الخشّ: کا واحد بمعنی پیادہ۔
الخِشاش: کیڑے مکوڑے۔ پہاڑی سانپ
ایک قسم کی لکڑی جس کو اونٹ کی ناک میں
ڈالتے ہیں۔ واحد (خشاشة) غضب۔ کہا
جاتا ہے "حرک خشاشه" یعنی وہ
غضبناک ہوا۔ خشاشا الشیءِ: چیز کے
دونوں کنارے۔ ج اخشة۔
الخُشاش: ردی۔ گھٹیا۔ بہادر۔
الخشّاء: گارے اور کنکر والی زمین۔ ج
خشاوات و خشاشیّ۔
الخُشّاء: کان کے پیچھے ابھری ہوئی ہڈی۔
المِخشّ: دلیر مرد جو رات کی ہولناکیوں
میں کام کرے۔ دلیر گھوڑا۔
الخشش والخُشیش: ہرن کا بچہ جو چلنے
لگے۔
خشب (ض) خشبًا۔ الشیءَ بالشیءِ: ملانا
..... الشیءَ: چھانٹنا۔ صاف کرنا۔
السیفَ: صیقل کرنا ..... واختشب)
الشعرَ: آمد کے مطابق بغیر تنقیح کے اشعار
کہنا۔
اختشب السیف: تلوار کو لکڑی جیسا بنانا۔
خشب۔ الشیءُ: موٹائی میں لکڑی کی مانند
ہونا۔
تخشّب: چراگاہ سے سوکھی گھاس چرنا۔
السیف: تلوار کو لکڑی جیسا بنانا۔
اخشوشب: لکڑی کی مانند سخت ہونا۔
فی عیشه: مشقت پر صبر کرنا۔
الخشب: موٹی لکڑی۔ ج خشب
و خُشب و خشبان۔
الخشب والاخشب: موٹا کھردرا۔ عیش
خشب: ناپسندیدہ زندگی۔
الخشّاب: لکڑی بیچنے والا۔ ج خشّابة۔
الخشباء: سخت زمین جس میں پتھر، کنکر اور
گارہ ہو۔
الخشیب من السیوف: تلوار جو ابھی
ڈھالی گئی ہو۔ صیقل کی ہوئی تلوار۔ ردی
گھٹیا۔ صاف کی ہوئی چیز ..... من القسیّ:
تراشی ہوئی کمان۔ ج خشب و خشائب۔
المخشوب: مخلوط نسب والا۔ وہ شخص جس
کی تعلیم و تربیت اچھی نہ ہوئی ہو۔ وہ شخص جو
اچھے طریقے سے کام نہ کرتا ہو۔
المخشاب: موٹا۔ پست قد۔
الخشبل: سخت ٹیلہ۔
الخشتق: کتان۔ ریشم۔ چوبخلہ۔
خشخش خشخشةً و تخشخش
السلاح او الحلی: جھنکار ہونا .....
فلان بین الشجر و بین القوم: داخل
ہو کر غائب ہو جانا۔
الخشخاش: پوست کا پودہ۔ واحد
(خشخاشة)
خشر (ض) خشرًا: دسترخوان پر ردی چیز
چھوڑنا ..... الشیءَ: کسی چیز سے اس کے ردی
حصہ کو دور کرنا۔
خشر (س) خشرًا: بزدلی سے بھاگنا۔
حریص ہونا۔
الخُشار والخُشارة: ہر چیز کا ردی حصہ۔
دسترخوان کا بچا کھچا۔ جو کا دانہ جس میں گودا
نہ ہو۔ رذیل لوگ۔
خاشرة الناس: رذیل لوگ۔ واحد
(الخاشر)
خشرب خشربة: ادھورا کام کرنا۔
خشرمت الضبع: کھانے میں چپڑ چپڑ
کرنا۔
الخشرم: شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کی
جماعت۔ شہد کی مکھیوں کی ملکہ۔ شہد کی مکھیوں
کا چھتہ۔ نرم پتھر جس سے چونہ بناتے
ہیں۔ ج خشارمة۔
الخُشارم: موٹی آواز۔ بڑی ناک۔
خشع (ف) خشوعًا۔ له: فروتنی کرنا۔
عاجزی کا اظہار کرنا۔ صفت (خاشع) ج
خشّع و خشعة و خاشعون ..... ببصره:
پست کرنا ..... بصره: نگاہ کا پست
ہونا ..... الصوتُ: آواز کا پست ہونا .....
الشمس: ڈوبنے کے قریب ہونا .....
الورق: پتے مرجھانا ..... الارض: بارش نہ
ہونے سے خشک ہونا۔
اخشعة: کسی کو فروتنی کرنے پر برانگیختہ کرنا۔
تخشّع: فروتنی کرنا۔ (..... و تخاشع):

فروتنی دکھانا۔

إختشع :کسی کے سامنے سر جھکاتے ہوئے فروتنی کرنا۔

الخاشع فامکانٌ خاشعٌ :وہ جگہ جس کا راستہ نہ ملے۔بلدۃٌ خاشعۃٌ :وہ شہر جس میں اُترنے کی کوئی جگہ نہ ہو۔جدارٌ خاشعٌ دیوار جو گر کر زمین کے ہموار ہوگئی ہو۔

الخشعۃ :بچہ جو مردہ ماں کے پیٹ کو پھاڑ کر نکالا گیا ہو۔

الخُشعۃ :پست ٹیلہ۔ج خُشع۔

خشف (ن ض) خُشُوفًا وخشفانًا : ملک میں جانا اور غائب ہو جانا۔رات میں چلنا۔السماءُ :جمنا۔.....البردُ :تیز ہونا۔.....وانخشف فی الشیٔ :داخل ہونا۔

خشف (ض) خشافۃ بالقوم :ساتھ چلنا اور راہبری کرنا(.....خشفًا وخشفۃ).....الجلیدُ :برف پر چلنے سے آواز نکلنا.....فی السیر :تیز چلنا۔

خشف (س) خشفًا البعیرُ :پورے بدن پر خارش والا ہونا۔صفت (اخشف) :مؤنث خشفاء۔ج خُشف۔

خشّف :راستہ بتلانا۔

خاشف الی الشرّ :برائی کی طرف سبقت کرنا۔کہا جاتا ہے "خاشف فی ذمّتہ" اس نے بدعہدی کرنے میں جلدی کی۔

خاشف السّھمُ :سنسناہٹ سنائی دینا۔

أخشفت الظبیۃ :بچہ والی ہونا۔

الخاشف فا سیفٌ خاشفٌ :تیز تلوار۔ماءٌ (خاشفٌ وخشفٌ) :جما ہوا پانی۔

الخشف بتثلیث الخاء :ہرن کا نوزائیدہ بچہ۔ج خشفۃ (.....والخُشف) :سبز رنگ کی مکھی۔واحد (خُشفۃ)

الخشف والخشفۃ والخشَفۃ :آواز۔حرکت۔آہٹ۔الخُشف :ذلت۔

الخِشف والخُشف :گھٹیا قسم کا اُون۔

الخشُوف :معاملات میں دخل دینے والا

.....مِنَ الرّجال :رات کے وقت چلنے میں دلیر۔تیز.....مِنَ السّیُوف :تیز تلوار۔

الخُشّاف :چمگادڑ۔

المخشف :وہ جگہ جہاں پانی جم گیا ہو۔

المِخشف :راہبر۔معاملات میں دخل دینے والا۔رات کے وقت چلنے میں دلیر۔تیز۔

خشلہ (ن) خشلاً وخشلۃ :حقیر بنانا۔

خشل الشراب :صاف کرنا۔

خشل (س) خشلًا الثوبُ :بوسیدہ ہونا۔

تخشّل :ذلیل ہونا۔سر جھکانا۔ردی چیز لانا۔

الخشل والخشل :ردی۔الخشل :ہر جوفدار چیز۔خالی کیا ہوا انڈا۔واحد (خشلۃ)۔کہا جاتا ہے رجلٌ (خشلٌ فشلٌ وخشِلٌ فشِلٌ) :کمزور مرد۔

خشمہ (ض) خشمًا :ناک کی جڑ توڑنا۔

خشم (س) خشمًا وخُشُومًا :چوڑی ناک والا ہونا۔.....الانفُ :بدبودار ہونا۔

خشم (س) خشمًا وخشّم واخشم وتخشّم اللحمُ :بدبودار ہونا۔خشّمہ الشرابُ :ناک کی جڑ میں شراب کی بو پہنچ کر مست کر دینا۔

الأخشم :چوڑی ناک والا۔بو محسوس نہ کرنے والا۔أنفٌ أخشم :بدبودار ناک۔مؤنث خشماء ج خُشم۔

الخیشُوم :ناک کی جڑ۔ج خیاشیم۔

الخیاشیم :ناک کے اندر کی رگیں۔

خیاشیم الجبال :پہاڑوں کی چوٹیاں۔کہا جاتا ہے "أشرفت خیاشیم الجبال"۔

الخشّام :شیر۔بڑی ناک والا۔بڑا پہاڑ جس کی بڑی چوٹی نکلی ہوئی ہو۔

رجلٌ (مخشومٌ) مست مرد۔

خشُن (ک) خُشنۃ خشانۃً وخُشُونۃ ومخشنۃ :سخت و کھردرا ہونا.....صفت (خشِن) ج خِشان۔

خشّنہ :سخت و کھردرا بنانا۔کہا جاتا ہے۔"خشّن صدرہٗ" اس نے اس کو غصہ دلا کر بھڑکا دیا۔

خاشنہ :سختی کا برتاؤ کرنا۔

تخشّن :سخت کھردرا ہونا۔سخت زندگی بسر کرنا۔موٹا کھردرا پہننا۔

تخاشن :بتکلف سختی برتنا۔

استخشن الشیٔ :کھردرا پانا۔

إخشوشن :سخت کھردرا ہونا۔علیہ صدرہٗ :غضبناک ہونا۔

الخشین :سخت طبیعت والا۔

الأخشن :سخت و کھردرا۔مؤنث خشناء ج خشن :کہا جاتا ہے "رجلٌ أخشن" برے حال والا۔و"ھو اخشن الجانب" وہ دشوار طاقت سے زیادہ ہے۔"کتیبۃ خشناء" بہت ہتھیار والی فوج۔

خشیہ (س) خشیًا وخِشیًا وخشیۃ وخشاۃ وخشاۃ وخشیانًا ومخشیۃ ومخشاۃ :ڈرنا۔

خشّاہ تخشیۃ وخشّاءٗ :ڈرانا۔خشّاہ فلانًا :کسی سے خوف دلانا۔

الخشی والخاشی والخشیان والخشیُّ :ڈرنے والا۔مؤنث خاشیۃ وخشیۃ وخشیانۃ وخشیا ج خشایا۔الخشی والخشیُّ من النبات :خشک گھاس۔کہا جاتا ہے "ھذا المکان أخشی من ذاک" یہ جگہ اس سے زیادہ خوفناک ہے۔

خصّ (ن) خصًّا وخُصُوصًا وخصُوصۃ وخُصُوصیۃ وتخصّۃ وخصّیۃ وخصّیصی وخِصّیصاء فلانًا بالشیٔ :خاص کرنا۔خصوصیت دینا۔کہا جاتا ہے خصّہ بالوُدّ :یعنی اس نے اسی کے ساتھ محبت کی(.....خصُوصًا)الشیٔ :خاص ہونا.....الشیٔ لنفسہ :اپنے لئے چھانٹ لینا۔

خصّ (س) خصاصۃ وخصاصًا وخصاصاءٗ :محتاج ہونا۔

خصّص الشیٔ :خاص کرنا.....وبالشیٔ

کسی کو کسی چیز کے ساتھ خاص کرنا ...... الــغــلامُ: لکڑی کے سرے پر آگ لے کر گھمانا۔ بنیٹھی گھمانا۔

اِخْتَصَّ: محتاج ہونا ...... بِالشَّیْئِ: خاص ہونا ...... ہ بالشَّیْئِ: خاص کرنا اور اسی سے ہے۔ "اَللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ" اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے۔

تَـخَصَّصَ. بِالشَّیْئِ: خاص ہونا۔ تَخَصَّصَ الرَّجُلُ: خاص لوگوں میں سے ہونا۔

اِسْتَـخَـصَّ. الشَّـیْئَ: مخصوص ہونے کی درخواست کرنا۔

الـخُصُّ: بانس یا لکڑی کا جھونپڑا۔ شراب بیچنے والے کی دکان۔ ج اَخْـصَـاص وخُـصُـوص وخِـصَـاص. شہر (خَصٌّ) ناقص مہینہ۔

الخَاصُّ: فا۔ عام کی ضد۔ یکتا۔

الـخَـاصَّة. عَامَّة: کی ضد۔ وہ چیز جس کو تم اپنے لئے خاص کر لو۔ خَـاصَّـةُ الـمَلِـک: بادشاہ کے مقرب لوگ۔ خَـاصَّـةُ الـنَّبَاتِ: نباتات کی قوت واثر۔ ج خَـوَاصّ (...... والـخَواصُّ والخُصَّان والخِصَّان) مـن القوم: بڑے بڑے لوگ۔ کہا جاتا ہے "انما یَفْعَلُ هذا خُصَّانُ النَّاسِ" اس کو بڑے بڑے لوگ ہی کرتے ہیں۔

الـخَـاصِّيَّة: خاصہ کی جانب نسبت۔ ج خَاصِّیَّات وخَصَائِص.

الاَخَصُّ: افضل۔ کہا جاتا ہے "لَمْ یَکُنْ فِی اَطِبَّائِہٖ اَخَصُّ مِنْ هٰذَیْنِ".

الـخُـصَاصَة: انگور توڑنے کے بعد بیل میں چھوٹے ہوئے دانے۔ تھوڑا۔ قلیل۔ ج خُصَاص.

الـخَـصُوص والخُصُوص: علیحدگی۔ اس کے مقابلہ میں عموم ہے۔ انحصار۔ اس کے مقابلہ میں اطلاق ہے اور کہا جاتا ہے "عَلَی الـخُـصُوصِ وخُـصُوصًا" یعنی خاص طور پر جیسے حریری کا قول ہے۔ لَنْ یَّصْقُلَ الخَاطِر وَیُـنَشِّـطُ الـفَـاتِر کَـقَـائِـلَـةِ الْهَوَاجِر وخُصُوصًا فِی شَهْرَیْ نَاجِر.

الـخَصَاص: مص۔ دروازہ کی جھری۔ برقع وغیرہ کا سوراخ۔ کہا جاتا ہے "بَدَرَ الْقَمَرُ مِنْ خَصَاصِ الغَیْمِ" چاند بادل کے درمیان سے ظاہر ہو گیا۔ "وَلَـمَحْتُـهٗ مِنْ خَصَاصِ الـبَاب" میں نے اس کو دروازہ کی جھری سے دیکھا۔ مکان وغیرہ میں شگاف۔ واحد (خَـصَـاصَة) اور کہا جاتا ہے "سَـدَدْتُ خَصَاصَةَ فُلَانٍ" میں نے فلاں کی محتاجی دور کر دی۔

خُـوَیْـصَّةُ. الانـسـان: وہ شخص جو خدمت کرنے کے لئے مخصوص ہو۔

خَصَبَ (ض) وخَصِبَ (س) خِصْبًا الـمـکـانُ: سرسبز ہونا۔ زرخیز ہونا۔ صفت (خَـصِـب وخَـصِـیْـب ومُـخْـصِـب ومِخْصَاب)

اَخْصَبَ. الـمـکـانُ: سرسبز ہونا ...... اللّٰـهُ المکانَ: سرسبز کرنا ...... الشاةُ: سرسبزی میں پہنچنا ...... القومُ: سرسبزی پانا۔ کہا جاتا ہے "اَخْصَبَ جَنَابُ القَومِ" قوم کا مقام سرسبز و شاداب ہے۔

الخَصَب. شگوفہ خرما۔ بہت پھل دار درخت خرما۔ واحد (خَصَبَة)

الـخِـصْـب: سبز گھاس کی کثرت۔ فراخی زندگانی۔ ج اَخْـصَـاب: کہا جاتا ہے "بَلَد خِصْبٌ واَخْصَاب" (جمع کا صیغہ مبالغہ کے لئے) یعنی سرسبز شہر اور کہا جاتا ہے "اَرْض خَـصِـیْـبٌ واَرْضُـوْنَ خِـصْـبٌ واَرْضٌ خِصْبَةٌ وخَصْبَةٌ".

الخِصَاب: بہت پھل دار درخت خرما۔ واحد (خِصَابَة)

(رجل خَصِیب) بہت فیض والا مرد۔

خَصِرَ (س) خَصَرًا. الیومُ: ٹھنڈا ہونا ...... الـرَّجُلُ: ٹھنڈک کی وجہ سے اطراف اعضاء میں تکلیف پہنچنا۔

اَخْصَرَ. القُرُّ اَنَامِلَہٗ: سردی کا انگلیوں کو ٹھنڈا کر دینا۔

خَاصَرَہٗ مُخَاصَرَةً: ہاتھ پکڑ کر چلنا۔ کسی کے پہلو میں چلنا یا کسی کے کمر پر ہاتھ رکھ کر چلنا۔

اِخْتَصَرَ: اپنے پہلو پر ہاتھ رکھنا۔ الکلامَ: مختصر کرنا ...... الطَّرِیْقَ: قریب کا راستہ چلنا۔ فـی الشَّـیْئِ: زائد چیزیں حذف کرنا ...... الرَّجُلُ: ہاتھ میں لاٹھی وغیرہ لینا۔ بِالعَصَا: ٹیک لگانا۔

تَـخَاصَـرَ: اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا ...... القومُ: ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اکٹھے چلنا۔

تَخَصَّرَ: اپنے پہلو پر ہاتھ رکھنا۔ بِالمِخْصَرَةِ: لاٹھی کو ہاتھ میں لینا۔

الـخَصْر: کمر۔ خَصْر القَدَمِ: تلوے کا گہرا حصہ جو زمین سے نہ لگے۔ ج خُصُوْرٌ.

الخَصَر: سردی۔

الخَصِر: ٹھنڈا۔

الخِصَار: ازار۔

الخَاصِرَة من الانسان: پہلو۔ ج خَوَاصِر: پہلو کا درد۔

الـمِـخْـصَـرَة: ٹیک لگانے کی چیز جیسے لاٹھی چھڑی وغیرہ۔ عصائے شاہی جس کو بادشاہ تقریر کے وقت اپنے ہاتھ میں لے۔ ج مَـخَـاصِـر. مَخَاصِرُ الطَّرِیْق: اقرب ترین راستہ۔

الـمُـخَـصَّـر: باریک کمر والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مُخَصَّرُ الْقَدَمَیْنِ" وہ ایسا شخص ہے جس کا تلوا زمین سے نہیں لگتا۔

رَجُلٌ (مَخْصُوْرٌ) کمر یا پہلو میں درد والا۔

اَخْصَرَ: مختصر۔ اِخْتَصَرَ: کا اسم تفضیل ہے اور شاذ ہے۔

خَصَفَ (ض) خَـصْـفًـا واَخْصَفَ واِخْتَصَفَ. النعلَ: جوتا سینا۔ جوتے پر ایک اور چمڑا چڑھانا۔ الـشَّـیْئَ عَـلَـی الشَّیْئِ: چپکانا۔ کہا جاتا ہے "هُمْ یَـخْصِفُوْنَ اَقْدَامَ الْقَوْمِ بِاَقْدَامِهِمْ" وہ لوگ قوم کی قدم بقدم پیروی کرتے ہیں۔

خصِف. بہ: پیچھے کیا جانا۔ لاحق کیا جانا۔
خَصَّف: بدخلق ہونا۔ جو کچھ اپنے پاس نہ ہو اس کے تکلف میں کوشش کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَصَّفَهُ الشَّيْبُ" بڑھاپے نے اس کے نصف بال سفید کردیئے۔
الخَصف: مص۔ جوتا۔
الخَصَف: سیاہ اور سفید سے مرکب رنگ۔
الخَصَفة: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی ٹوکری۔ موٹا کپڑا۔ ج خَصَف وخِصَاف.
الخَصف والخَصَفة: چمڑے کا ٹکڑا جس سے جوتے کو سیا جائے۔
الخُصفة: جوتے وغیرہ کا سوراخ۔
الخَصَّاف: بڑا جھوٹا۔ موچی۔
الخصِيف: راکھ ملا ہوا جوتہ۔ تازہ دودھ جو دہی پر ڈالا جائے (...... والاَخْصَف) سفید وسیاہ۔ سفید پہلوؤں والا گھوڑا یا بکری۔
الاَخْصَف: شترمرغ۔ مؤنث خَصْفاء.
شَاة (مَخْصُوفَة) سفید وسیاہ رنگوں والی بکری۔
خَصَل (ن) خَصْلاً الشَّئَ: کاٹنا۔ جدا کرنا
(خَصَل (ن) خَصْلاً وخِصَالاً) القومَ: فائق ہونا۔ مرتبہ میں بڑھ جانا۔
خَصَّلَهُ: ٹکڑے کرنا...... الشَّجرَ: چھانٹنا۔
خَاصَلَهُ خِصالاً ومُخَاصَلَةً: تیراندازی میں شرط لگانا۔
اَخصَل. الرَّامی: نشانہ پر ٹھیک لگانا۔
تَخَاصَل. القومُ: تیراندازی میں باہم شرط لگانا۔
الخَصْل: مص۔ تیر کا نشانہ پر لگنا۔ شرط جو تیراندازی میں مقرر ہو۔ جس پر جوا کھیلا جائے۔ کہا جاتا ہے "اَحْرَزَ خَصْلَهُ واَصَابَ خَصْلَه" یعنی وہ غالب رہا۔ ج خُصُول.
الخَصْلَة: عادت (حسنہ یا قبیحہ) غالب استعمال حسنہ کے لئے ہے) تیر کا نشانہ پر لگنا۔ ج خِصَال (والخُصْلَة) گچھا۔ کانٹے دار لکڑی۔ تر لکڑی کا کنارہ۔ ج خُصَل

الخُصَل: لٹکے ہوئے درخت کا کنارہ۔
الخُصْلَة: بالوں کا گچھا' گوشت کا عضو۔
الخَصِيْلَة: بالوں کا گچھا۔ گوشت جس میں پٹھا بھی ہو۔ ج خَصِيْل وخَصَائِل: کہا جاتا ہے "اِرْتَعَدَتْ فَرَائِصُه واضْطَرَبَتْ خَصَائِلُه" اس کے شانہ کا گوشت کانپنے لگا اور پٹھے والا گوشت تھرتھرانے لگا۔
المِخْصَل: شمشیر بُراں۔ (مفصل میں ایک ضعیف لغت)
المِخْصَال: درانتی۔
خَصَمَهُ (ض) خَصْمًا: جھگڑے میں غالب آنا۔
خَاصَمَهُ خِصَامًا ومُخَاصَمَةً: جھگڑا کرنا۔ اسم (الخُصُوْمَة) ہے۔
اَخْصَمَهُ: جھگڑا کرنے کے لئے دلیل سمجھانا۔
تَخَاصَم واخْتَصَم. القومُ: ایک دوسرے سے جھگڑنا۔
الخَصْم: مص۔ مدِ مقابل۔ مخالف۔ جھگڑا کرنے والا۔ تثنیہ جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "هُمَا وهُمْ وهِيَ خَصْمِيْ". ج خُصُوْم وخِصَام واَخْصَام".
الخُصْم: جانب۔ گوشہ۔ ج اَخْصَام وخُصُوْم.
الخَصِيْم: جھگڑالو۔ ج اَخْصَام وخُصَمَاء وخُصْمَان.
الخَصِم ج اَخْصَام وخَصِمُوْن و(الخَصُوْم) جھگڑالو۔ مخالف۔ مدِ مقابل۔
خَصَى (ض) خِصَاءً. ہ: خصی کرنا۔
الخَصِي: فوطوں میں درد والا۔
الخَصِيّ: وہ شخص جس کے فوطے نکال لئے گئے ہوں۔ آختہ۔ ج خِصْيَةٌ وخِصْيَان.
الخُصْيَة: فوطہ۔ ج خُصًى. خُصْيَةُ البَحْرِ وخُصَى الثَّعْلَبِ وخُصْيَةُ الدِّيْكِ وخُصْيَةُ الكَلْبِ: مختلف نباتات کے نام۔
خَضَّض. الجَارِيَةَ: سفید مہرے پہنا کر

سنوارنا۔
خَاضَّهُ مُخَاضَّةً: بیع بالعوض کرنا۔
الخَضَض: سفید مہرے۔ رنگ برنگ کے کھانے۔ بے ہودہ گفتگو۔ کہا جاتا ہے "منطق خضض".
الخَضَاض: کم حیثیت زیور۔ روشنائی۔ قیدی کی بیڑی۔ کتے یا بلی وغیرہ کے گلے کا پٹا۔ رجلٌ
خَضَاض وخَضَاضَةٌ: بے وقوف مرد۔ مکان (خَضِيض) پانی سے ترجگہ۔
خَضَب (ض) خَضْبًا وخَضَّب. الشَّئَ: رنگین کرنا۔
خَضَب (ض) وخَضِب (س) خُضُوْبًا وخُضِب واَخْضَب الشجرُ اوالمكانُ: سرسبز ہونا۔
تَخَضَّب واخْتَضَب. بالحِنَاء: رنگین ہونا۔ صفت (خَضِيْب) ج خُضُب و(مَخْضُوْب ومُخَضَّب)
اِخْضَوْضَب واخْضِيْضَابًا. الشجرُ: سرسبز ہونا۔
الخَاضِب: شترمرغ جس کے بیخ پر اور جس کی ٹانگیں موسم ربیع کی گھاس کھانے سے سرخ ہوگئی ہوں۔
اَلخَضَبُ: پودوں میں سبز مادہ جو کہ کلورین کے نام سے مشہور ہے وہ پتوں اور دانوں میں ہوا کے اندر کاربن کے آنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس کی مدد سورج کی شعاعیں بھی کرتی ہیں۔ (کلوروفل بھی کہتے ہیں)۔
الخَضْب: مص۔ درخت کی سبزی۔ بارش کے بعد نئی اُگی ہوئی سبزی۔ ج خُضُوْب.
الخِضَاب: رنگ۔ رنگ کرنے کی چیز۔
الخُضَبَة: بہت خضاب لگانے والی عورت۔
الخُضُوْب: بارش کے بعد نئی اُگی ہوئی سبزی۔
الخَضِيْب: رنگا ہوا۔ کہا جاتا ہے "كَفٌّ خَضِيْبٌ وامْرَاَةٌ خَضِيْبٌ" رنگی ہوئی

ہتھیلی۔ خضاب لگائی ہوئی عورت۔ ج خُضْب. الكَفُّ الخضِيْب: ایک ستارے کا نام۔

المِخْضَب: کپڑے دھونے یا رنگنے کا برتن۔ لگن۔

خَضْخَضَ خَضْخَضَةً. الماءَ ونحوه: ہلانا۔

تَخَضْخَضَ: ہلنا۔

الخَضَاخِض. مِنَ الاَمَاكِن: جگہ جس میں پانی و درخت زیادہ ہوں۔ بڑے پیٹ والا موٹا مرد (...... والخَضْخَضُ) پچھوائی اور پروائی کے درمیان کی ہوا۔

خَضَد (ض) خَضْدًا. العودَ: بغیر جدا کئے ہوئے توڑنا۔ موڑنا...... الشجرَ: کانٹے کاٹنا ...... الرَّجُلُ: ککڑی گاجر وغیرہ کی مانند تر چیز کھانا۔

خَضَدَة: کاٹنا۔

تَخَضَّد وانْخَضَد. العودُ: ٹوٹنا۔

اِنْخَضَدَت الثمارُ: پھلوں کا پارہ پارہ ہونا۔

الخَضَد: کاٹی ہوئی یا ٹوٹی ہوئی لکڑی۔ پھلوں کی پژمردگی۔ نباتات کی کمزوری۔

خَضَدُالبَدن: کاہلی کے ساتھ بدن کا درد اور ٹوٹنا۔ خَضَد السَّفَر: تکان سفر (...... والخُضَاد) اعضاء کا درد۔

الخَضِد والمَخْضُوْد: اُٹھنے سے عاجز کمزور۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَخْضُوْدٌ" ذلیل سے عاجز مرد۔

الاَخْضَدوالمُتَخَضِّد: دوہرا ہونے والا۔

المِخْضَد: بہت کھانے والا۔

خَضِرَ (س) خَضَرًا: سبز ہونا...... الزَّرْعُ: سرسبز وشاداب ہونا۔

خَضَرَ (ن) خَضْرًا. النخلَ: کاٹنا۔

اَخْضَرَ. الرِّيُّ النباتَ: سرسبز وشاداب کرنا۔ خَضَّر. الشئَ: سبز کرنا۔

خَاضَرَهُ مُخَاضَرَةً: درخت کے اوپر ہی کچا پھل بیچ دینا۔

اِخْضَرَّ واخْضَوْضَر: سبز ہونا۔ واخْضَرَّ اللَّيلُ: سیاہ ہونا۔

اِخْتَضَرَ. الفاكِهَةَ: وقت سے پہلے کچا کھانا ...... العُشْبَ: سبز رہتے ہوئے کاٹنا ...... الجَارِيَةَ: بلوغ سے پہلے بکارت زائل کرنا۔

اُخْتُضِرَ: جوان مرنا۔

الخَضْر والخَضِر: اس ذات گرامی کا نام جن سے سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات ہوئی تھی اور اس کی کچھ تفصیل سورۃ کہف میں ہے۔

الخَضِر: سبز۔ ٹہنی۔ کھیتی۔ سبز ترکاری۔ سبزہ زار۔

الخُضَار: نئی سبزی۔ زیادہ پانی ملا ہوا دودھ۔

الخَضِيْر: سبز۔ سبز ترکاری۔

الخُضْرَة: سبز رنگ۔ ترکاری۔ نرمی و نازکی۔ کہا جاتا ہے "غُصْنٌ فِيْهِ خُضْرَةٌ" ٹہنی جس میں نرمی ہو۔ ج خُضَر وخُضَرو "خُضْرَةُ الدِّمَنِ" کوڑے کی سبزی (ایسی چیز جس کا ظاہر اچھا ہو اور باطن خراب ہو اس کے لئے بطور کنایہ استعمال کرتے ہیں) والخُضْرَةُ فِي اَلْوَانِ الابِلِ والخَيْلِ خیالا جس میں سیاہی ملی ہوئی ہو ...... فِي اَلْوَانِ النَّاسِ: گندم گونی۔

الخَضَّار: سبزی فروش۔

الخُضَارة: سبز ترکاریاں۔ خَضَارَة: سمندر کے لئے علم ہے اور تانیث اور معرفہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

الخُضَارِيُّ والخُضَيْرِيُّ: ایک قسم کا پرندہ جس کا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے اور اس کو اخیل بھی کہتے ہیں۔ ج خَضَارِيُّ.

الخَضْرَاء. اَخْضَر: کا مؤنث۔ القُبَّة الخَضْرَاء: آسمان۔ وخَضْرَاءُ القَوْمِ: قوم کا بڑا حصہ۔ ج خَضْرَاوَات.

الخَضْرَاوَات: ترکاریاں۔ میوے۔

الاَخْضَرَان: گھاس و درخت۔

الاَخَاضِر: سونا۔ گوشت وشراب۔

الاُخَيْضِر: مکھی۔ آنکھ کی ایک بیماری۔

المَخْضَرَة: سبزہ زار۔

خَضْرَمَ. الاُذُنَ: کان کا کچھ حصہ کاٹ لینا۔

الخِضْرِم: بہت پانی والا کنواں۔ بہت بڑا سمندر۔ کہا جاتا ہے "بَحْرٌ خِضْرِمٌ" بہت پانی والا سمندر۔ و "رَجُلٌ خِضْرِمٌ" بہت فیاض مرد۔ (...... والخَضَارِم) ج خِضْرِمُوْن وخَضَارِم وخَضَارِمَة.

الخُضْرِم: میٹھے اور کھاری کے درمیان کا پانی، گوہ کا بچہ۔

المُخَضْرَم: غیر مختون۔ وہ شخص جو خود کالا ہو اور اس کا باپ سفید رنگ کا ہو۔ وہ شخص جو حسب کے لحاظ سے ناقص ہو۔ وہ شخص جس نے جاہلیت و اسلام کے زمانوں کو دیکھا ہو۔ "مَاءٌ مُخَضْرَمٌ" میٹھے اور کھاری کے درمیان کا پانی۔

خَضَعَ (ف) خُضُوْعًا وخَضَعًا وخُضْعَانًا: عاجزی کرنا۔ فروتنی کرنا۔ سرفگندہ ہونا۔ صفت (خَاضِع) ج خُضَّع و (خُضُوْع) ج خُضُع ...... لَهُ: تابع و فرمانبردار ہونا ...... النجمُ: مائل بغروب ہونا ...... الرجلَ: ساکن کردینا۔

خَضِعَ (س) خَضَعًا. الرَّجُلُ: جھکا ہوا ہونا۔ صفت (اَخْضَع) مؤنث خَضْعَاء.

خَضْعَعَة: عاجز کرنا ...... اللحمَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

اَخْضَعَ: عاجز ہونا ...... ہ: عاجز کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَخْضَعَتْنِي اِلَيْكَ الحَاجَةُ" تمہارے سامنے حاجت نے مجھ کو عاجز بنا دیا۔ الكِبَرُ فلانًا: بڑھاپے کا کسی کو پست گردن بنا دینا۔

خَاضَعَهُ: نرمی سے گفتگو کرنا۔

تَخَضَّعَ واخْضَوْضَعَ: بتکلف عاجزی ظاہر کرنا۔

اِخْتَضَعَ: عاجز ہونا ...... الصَّقْرُ: ٹوٹ پڑنے کے لئے سر جھکانا ...... فِي سَيْرِهِ: تیز چلنا۔

الخَضَع: مص۔ پیدائشی گردن کی پستی۔

الأخضَع :ذلت پر راضی ۔ دبی ہوئی گردن والا ۔
الخُضَعَة :ہر ایک سے عاجزی ظاہر کرنے والا ۔ اپنے ہمسر پر غالب آنے والا ۔ ج خُضَع.
الخَضَعَة والخَضْعَة :تلواریں ۔ کوڑے ۔ تلواروں اور کوڑوں کی آواز ۔ کہا جاتا ہے "سَمِعْتُ لِلسِّيَاطِ خَضْعَةً" میں نے کوڑوں کے پڑنے کی آواز سنی ۔
الخَضِيعَة :آواز جو جانور کے پیٹ سے سنائی دے ۔ سیلاب کی آواز ۔
الخَيْضَعَة :لڑائی کا شور ۔ میدانِ جنگ اور اس کا غبار ۔
الخَيْضَع مِنَ الرِّجَالِ :ذلت پر راضی ہونے والا ۔
خَضَف (ض) خُضَافًا و خَضْفًا گوز کرنا ۔ صفت (خَضِيف و خَضُوف و خَضَّاف)
الخَضَف :چھوٹا کدو یا ککڑی یا خربوزہ ۔
خَضِل (س) خَضَلاً واخْضَلَّ واخْضَالَّ واخضوضل :تر ہونا ۔ نمناک ہونا ۔ صفت (خَضِل وخَاضِل) کہا جاتا ہے "عَيْشٌ خَضِلٌ" شاداب زندگی ۔ وشِوَاءٌ خَضِلٌ" اچھی طرح سے بھنا ہوا گوشت ۔ و "سِنَانٌ خَضِلٌ" خون سے تر نیزہ ۔
خَضَّلَ واَخْضَلَ الشيءَ :تر کرنا ۔
إخْضَالَّ واخْضَنْضَلَ :تر ہونا ۔
...... الشَّجَرُ :بہت ٹہنی اور بکثرت پتے ہونا ۔
الخَضْل والخَضَل :صاف موتی ۔ ایک قسم کے مہرے ۔ واحد (خَضَلَة)
الخُضْلَة :تروتازگی ۔ آسودگی ۔ نعمت ۔ زندگی کا آرام و آسودگی ۔
الخَضِيلَة :سرسبز و شاداب باغ ۔
المُخْضَل والمُخْضَلّ :آسودہ زندگی والا ۔
خَضَمَ (ض) وخَضِمَ (س) خَضْمًا الطعام :انتہائی داڑھ سے کھانا ۔ منہ بھر کے کھانا ۔
أخضَم لهُ في العَطاء :زیادہ دینا ۔
الخِضَمّ :بڑا سمندر ۔ سردار ۔ بڑا فیاض (عورت کی صفت میں یہ نہیں آتا) بڑی جماعت ۔ سامان رکھنے کا پتھر ۔ سَيْفٌ خِضَمٌّ :شمشیر براں ۔
الخُضَام والخُضَامَة :وہ چیز جو انتہائی داڑھ سے کھائی جائے ۔
الخَضِيمَة :سبز نباتات ۔ بہت نباتات والی زمین ۔ ابلا ہوا گیہوں ۔
الخُضُمَّة :درمیان ۔ چیز کا بڑا حصہ ۔
المُخْضَم والمُخَضَّم :آسودہ زندگی والا ۔
خَطَّ (ن) خَطًّا بالقلم :لکھنا ۔
...... الخُطَّةَ لِنَفْسِهِ :نشان لگا کر اپنے لئے مخصوص کرنا ۔
...... الشيءَ :قلم وغیرہ سے لکھنا ...... عَلَى الشيءِ :نشان لگانا ۔ علامت لگانا ...... الغلامُ :سبزہ آغاز ہونا ...... عِذَارُهُ :رخسار پر بال نکلنا ۔ القبرَ :کھودنا ۔ الرِّيَاحُ الرَّمْلَ :دھاری ڈالنا ...... في الأرضِ :لکیر کھینچنا ۔ کہا جاتا ہے "جَارَاهُ فَمَا خَطَّ غُبَارَهُ" اس نے اس کا مقابلہ کیا اور گرد کو بھی نہ پہنچا اور کہا جاتا ہے "فلانٌ يَخُطُّ في الأرضِ" فلاں اپنے معاملہ میں غور و فکر کر رہا ہے ۔ خَطَّ الطعامَ و في الطعام" تھوڑا کھانا ...... في نَوْمِهِ :خراٹے لینا ۔
خَطَّطَ :لکیریں کھینچنا ...... الخُطُوطَ :نقش کرنا ...... البلادَ :حدود مقرر کرنا ۔
إخْتَطَّ الوجهُ اوغیرهُ :دھاری دار ہونا ...... الغلامُ :سبزہ آغاز ہونا ...... الارضَ او الدارَ :اپنا معلوم ہونے کے لئے حد بندی کرنا ...... خُطَّةً :معین کرنا ۔ علامت لگانا ۔
الخاطُّ :فا ۔ جادوگر ۔
الخَطُّ :تحریر ۔ کتابت ۔ لمبا راستہ ۔ خَطُّ الاِسْتِوَاءِ :وہ فرضی خط جو کرۂ زمین کو دو حصوں شمالی و جنوبی میں تقسیم کرتا ہے ۔ ج خُطُوط. وخُطُوطُ الكَفِّ :ہاتھ کی لکیریں ۔
الخَطُّ والخُطُّ :راستہ ۔ سڑک ۔ محلہ ۔
الخِطُّ والخِطَّةُ :وہ زمین کہ جس پر سب سے پہلے تم آئے اور تم سے پہلے کوئی نہیں آیا ۔ زمین کا وہ حصہ جو کوئی اپنے لئے خاص کر لے ۔ ج خِطَط.
الخُطَّةُ :کام ۔ کہا جاتا ہے "تِلْكَ خُطَّةٌ لَيْسَتْ مِنْ بَالِي" یہ کام میری شان کا نہیں ہے ۔ "وَفِي رَأْسِهِ خُطَّةٌ" اس کے سر میں کوئی خیال ہے ۔ خصلت ۔ جہالت ۔ مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے ۔ ج خُطَط :کہا جاتا ہے "فلانٌ يَبْنِي خُطَطَ المَكَارِمِ" فلاں شرافت اور بزرگی کے مقامات کی بنیاد رکھتا ہے ۔
الخَطِّيُّ :نیزہ جو خط کی جانب منسوب ہے اور بحرین کی ایک بندرگاہ کا نام ہے جہاں نیزے بکتے تھے ۔ خَطِّيَّة.
الخَطُوط :زمین پر پاؤں کا نشان چھوڑنے والا ۔ عورت کے ابرو رنگنے کی چیز ۔ جنگلی گائے ۔
الخَطَّاط :بہت لکھنے والا ۔
المِخَطّ :کپڑے پر دھاری ڈالنے کی لکڑی ۔
المُخَطَّط :دھاری دار ۔ خوبصورت ۔
خَطِئَ (س) خَطَأً :غلطی کرنا ...... في دِينِهِ :قصداً یا بلا قصد غلطی کے راستہ پر چلنا ۔ (...... خِطْأً وخِطْأَةً) گناہ کرنا ۔ صفت (خَاطِئ) ج خُطَاة :مؤنث خَاطِئَة ج خَوَاطِئ.
خَطَأَتِ (ف) خَطْأً القِدْرُ بِزَبَدِهَا :جھاگ پھینکنا ۔
خَطَّأَهُ تَخْطِيئًا وتَخْطِئَةً :غلطی کی طرف نسبت کرنا ۔
أَخْطَأَ إخْطَاءً وخَاطِئَةً :غلطی کرنا ...... الطريقَ :چوک جانا ...... الرجلَ :غلطی میں ڈالنا ...... الرامي الغرضَ :نشانہ پر نہ لگنا

......فِي عَمَلِه :راہ راست سے ہٹ جانا۔
تَخَطَّأَ وتَخَاطَأَ :غلطی کرنا۔تَخَطَّأَ وتَخَاطَأَه :غلطی میں ڈالنا......السهمُ الرَّمِيَّةَ :نشانہ سے ہٹ جانا۔تَخَطَّأَ لَهُ فِي المَسْئَلةِ وبِها :کسی کی غلطی ڈھونڈھنے کے درپے ہونا۔

الخِطْء :گناہ۔

الخِطْء والخَطَأ والخَطَاء :گناہ اور بقول بعض غیرارادی گناہ۔غلطی۔

الخَطَّاء :بہت غلطی کرنے والا۔بہت گناہ کرنے والا۔

الخَطِيئَة :گناہ اور بقول بعض ارادی گناہ۔ج خَطَايا وخَطِيئَات۔

خَطَبَ (ن) خُطْبَةً وخَطْبًا وخَطَابَةً :وعظ کہنا۔تقریر کرنا۔لیکچر دینا۔حاضرین کے سامنے خطبہ پڑھنا۔کہا جاتا ہے "خَطَبَ القومَ وفي القوم" اس نے قوم کے سامنے تقریر کی۔

خَطُبَ (ک) خَطَابَةً :واعظ ہونا۔مقرر ہونا۔لیکچرار ہونا۔

خَطَبَ (ن) خَطْبًا وخِطْبَةً وخِطِّيبَى الفَتَاةَ :منگنی کرنا۔صفت (خَاطِب) کہا جاتا ہے "خَطَبَ الفَتَاةَ عَلَى فلان" اس نے فلاں کے لئے لڑکی کی منگنی کی۔

خَطِبَ (س) خَطَبًا. الشَّئُ :تیرہ مائل سرخ زرد ہونا۔

خَاطَبَهُ خِطَابًا ومُخَاطَبَةً وتَخَاطَبَا :باہم گفتگو کرنا۔کہا جاتا ہے "خَاطَبَهُ فِي فُلان" اس نے اس سے فلاں کے بارے میں گفتگو کی۔

اَخْطَبَ. الصيدُ فلانًا :قریب ہونا......
الحنظلةُ :رنگین ہونا......الحنظلُ :زرد ہونا اور سبز دھاریاں پڑنا۔

اِخْتَطَبَ. الفَتَاةَ :منگنی کرنا......القومُ فلانًا :قوم کی لڑکیوں میں سے کسی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے کسی کو بلانا۔عَلَى المِنْبَر :خطبہ دینا۔

الخَطْب :مص۔حالت۔کہا جاتا ہے "ما خَطْبُك" تمہاری کیا حالت ہے اور کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا ہے۔معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے مستعمل ہے۔ج خُطُوب۔

الخِطَاب :گفتگو۔فَصْلُ الخِطَاب :فصاحت۔حکم جو دلیل یا قسم کے ساتھ دیا جائے۔خطیب کا الحمدللہ کے بعد اَمَّابَعْد کہنا۔

الخُطْبَة :تقریر۔گفتگو۔خُطْبَةُ الكتاب :کتاب کا دیباچہ۔الخُطْبَة :تیرہ رنگ جس میں سرخی زردی ملی ہوئی ہو۔

الخِطْب :منگنی کرنے والا مرد۔عورت جس سے منگنی کی جائے۔کہا جاتا ہے "هُوَ خِطْبُهَا وهِيَ خِطْبَتُهُ" ج اَخْطَاب۔

الخِطْبَة :مص۔منگنی کرنا۔عورت جس سے منگنی کی جائے۔

الخَطَّاب :منگنی کرنے والا۔بہت تقریر کرنے والا۔

الخَطَّابَة :بہت تقریر کرنے والا (مذکر مؤنث) الخَطَّاب :کا مؤنث۔

الخَطَّابِيَّةُ :شیعۃ رافضۃ :میں سے ایک فرقہ جو کہ اپنے امیر ابوالخطاب کی طرف منسوب ہیں۔وہ ان کو اپنے مخالفین کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا حکم کرتا تھا۔

الخَاطِب :منگنی کرنے والا۔خطبہ پڑھنے والا۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ خَطِيبٌ" خوش بیان مرد۔ج خُطَبَاء۔

الخِطِّيب :عورت کو پیغام نکاح دینے والا۔ج خِطِّيبُون۔

الخِطِّيبَى :عورت جس کو کوئی پیغام نکاح دے۔

الاَخْطَبُ :شِكْرَا۔مِنَ الحَنْظَلِ :سبز دھاریوں والا اندرائن۔الاَخْطَبُ :خطابت کا اسم تفضیل ہے جیسے کتابت سے اَكْتَبُ اور شعر سے اَشْعَر کہا جاتا ہے "كَانَ اَخْطَبَ اَهْلِ زَمَانِه" وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں بڑا مقرر تھا۔

خَطَرَ (ض) خَطَرَانًا وخَطِيرًا. فِي مِشْيَتِه :ہاتھوں کو اوپر نیچے کرتے ہوئے چلنا۔الرُّمْحُ :ہلنا......بِسَيْفِه اور رُمْحِه :فخر و غرور سے ہلانا......بِيَدِه :چلنے میں آگے پیچھے کرنا (......خَطْرًا وخَطَرَانًا وخَطِيرًا) الجَمَلُ بِذَنَبِه :بار بار اٹھانا اور رانوں پر مارنا۔

خَطَر (ن ض) خُطُورًا. الامرُ لَهُ :سوجھنا خَطَرَتِ الحَوَادِث :پیش آنا۔خَطَرَ الامرُ بِبَالِه وعَلَى وفِي بَالِه :بھولنے کے بعد یاد آنا۔

خَطُر (ک) خَطَرًا وخُطُورَةً :عالی مرتبہ ہونا۔صفت (خَطِيرٌ) ج خُطَرٌ.

خَاطَرَ مُخَاطَرَةً. بِنَفْسِه :خطرہ میں ڈالنا ......ہ على كذا :شرط لگانا۔

اَخْطَرَ. الشئَ في اوعلى اوبِبَالِه :یاد دلانا ......ہ :بلند مرتبہ میں ہم مثل ہونا......المالَ :مال کو شرط پر رکھنا......المَرِيضُ :خطرہ میں ہونا۔صفت (مُخْطِر)

تَخَطْرَى :پھاندنا۔تجاوز کرنا۔کہا جاتا ہے "تَخَطْرَ اِلَيَّ شَرُّ فُلان" فلاں کا شر مجھ سے تجاوز کر گیا۔

تَخَاطَر. القومُ عَلَى الشَّئ :شرط لگانا۔

الخَطْر :غلہ کا ایک بڑا پیمانہ (......والخطر) اونٹ کے سرینوں پر مینگنی اور پیشاب مل کر جما ہوا۔بادل جو سامنے ظاہر ہو۔

الخِطْر :بہت پانی ملا ہوا دودھ۔بہت سے اونٹ۔شاخ۔ایک قسم کی گھاس جس کو بطور خضاب کے استعمال کرتے ہیں۔ج اَخْطَار.

الخَطَر :قریب بہلاکت ج اَخْطَار کہا جاتا ہے "رَكِبُوا الاَخْطَار" وہ لوگ خطروں میں پڑ گئے۔شرافت۔بلندی۔رتبہ۔مثل۔ہم پلہ (اور ذی مرتبہ چیز ہی میں استعمال ہوتا ہے) جیسے فِي ظِلِّ عَيْشٍ خَطِيرٍ مَالَهُ خَطَر :شرط جو گھوڑ دوڑ میں لگائی جائے۔ج خِطَار. جج خُطُر.

الخَطْرَة :ایک بار۔تم کہتے ہو "مَالَقِيتُه اِلّا

خَطْرَةً" میں اس سے ایک بار ملا۔

الخاطِر: فا۔ امر یا تدبیر جو دل میں گزرے خیال اور کبھی دل اور نفس پر بھی مجازاً اطلاق کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے "وَقَعَ فِی خَاطِرِیْ" میرے دل میں واقع ہوا۔ و "فُلَانٌ سَرِیْعُ الخاطِرِ" فلاں تیز طبیعت ہے۔ و "جَاشَ الشِّعْرُ فِی خَاطِرِیْ" میرے دل میں شعر کی آمد ہوئی۔ ج خَوَاطِر.

الخَطَّار. الخاطِر: کا اسم مبالغہ۔ عطر فروش۔ نیزہ مارنے والا۔ نیزہ۔ گوپھن۔ زیتون کا خوشبودار تیل۔ شیر۔

الخَطَّارَة: اونٹوں کا باڑہ۔

الخَطِر: عالی مرتبہ۔ شریف۔ مہار۔ رسّی۔ ترمرے۔ رات کی تاریکی۔ دھمکی۔ شادمانی۔ بلند رتبہ چیز کا مثل۔ کہا جاتا ہے "لَیْسَ لَهُ خَطِیْرٌ" اس کا کوئی ہم پلہ نہیں۔

المَخَاطِر: خطرے (اس کے لئے مفرد نہیں)

الخَطْرُب والخَطَارِب: افترا پرداز۔ جھوٹا۔

خَطْرَفَ وتَخَطْرَفَ: چلنے میں جلدی کرنا۔ صفت (خِطْرِیْف وخُطْرُف)

خَطْرَفَهُ بالسَّیْفِ: تلوار سے مارنا۔

خَطِفَ (س) خَطْفًا. الشَّیْءَ: اُچک لینا ...... البَرْقُ البَصَرَ: چندھیا کر دینا ...... السَّمْعَ: چوری سے سننا۔

خَطِفَ (س) وخَطَفَ (ض) خَطَفَانًا: تیز چلنا۔ صفت (خَطِیْف وخَیْطَف)

خَطَّفَ: اُچک لینا۔ (تشدید مبالغہ اور تکثیر کے لئے ہے)

اَخْطَفَهُ: خطا کرنا ...... ہ المرضُ: بیماری کا ہلکا ہونا یا بالکل زائل ہونا ...... الرجلُ: کچھ بیمار ہونا اور جلدی سے ٹھیک ہونا۔

تَخَطَّفَ واخْتَطَفَ. الشَّیْءَ: چھین لینا۔ کھینچنا۔ نکال لینا۔ اُچک لینا۔

الخَطَف والخُطْف: لاغری اور پہلوؤں کا پچن۔

الخَطْفَة: جھپٹا۔ عضو جس کو درندہ جھپٹا مار کر اتار لے یا انسان کسی زندہ جانور سے کاٹ لے۔

الخَاطِف: فا۔ بھیڑیا۔ تیر جو زمین پر پڑ کر نشانہ پر لگے۔ ج خَوَاطِف.

اَخْطَفُ. الحَشَی: دُبلا۔

الخَاطُوف: درانتی کی مانند جس کو جال میں باندھ کر ہرن وغیرہ کا شکار کرتے ہیں۔

الخَطَّاف. الخَاطِف: کا اسم مبالغہ۔ چور۔ شیطان۔ ابابیل کی مانند ایک پرندہ۔

الخُطَّاف: آنکس کی مانند ایک قسم کا ٹیڑھا لوہا جس سے کسی چیز کو اُچک لیا جائے۔ ج خَطَاطِیْف وخَطَاطِیْفُ السِّبَاعِ: درندوں کے چنگل۔

الخَطَفَی والخَیْطَفَی: تیز رفتاری۔ کہا جاتا ہے "هُوَ یَمْشِی الخَطَفَی" وہ تیز چلتا ہے۔

الخَطِیْفَة: ایک قسم کا کھانا جو آٹے میں دودھ ملا کر پکاتے ہیں اور پھر چمچہ سے جلدی جلدی کھاتے ہیں۔

خَطِلَ (س) خَطَلاً واَخْطَلَ. فِی کَلَامِهِ: بہت بولنا اور فحش بولنا۔ فِی مَنْطِقِهِ اَوْرَأْیِهِ: غلطی کرنا۔ جیسے "اِصَالَةُ الرَّاٰیِ صَانَتْنِیْ مِنَ الخَطَلِ" رائے کی اصالت نے مجھ کو غلطی سے بچایا۔

تَخَطَّلَ. فِی المَشْیِ: ناز انداز سے چلنا۔

الخَاطِل: باطل۔

الخَطَل: مص۔ بے وقوفی۔ تیکی۔ سرعت۔ بہت ردی گفتگو۔ کہا جاتا ہے "اَرٰی فِی مِشْیَتِهِ خَطَلاً" میں اس کی چال میں ضعف محسوس کرتا ہوں۔ گفتگوئے پریشان۔

الخَطِل: بے ہودہ گفتگو والا۔ بے وقوف۔ سَهْمٌ خَطِلٌ: نشانہ سے خطا کرنے والا تیر۔ ثَوْبٌ خَطِلٌ: موٹا کھردرا کپڑا جو لمبائی کی وجہ سے زمین پر کھنچے۔ ج اَخْطَال اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ خَطِلُ الیَدَیْنِ" سخت ہاتھوں والا مرد و "رُمْحٌ خَطِلٌ" بے ڈول لمبا نیزہ۔

الخَطِل: تیز اور جلدی نیزہ مارنے والا۔ جیسے "اَحْوَسُ فِی الْهَیْجَاءِ بِالرُّمْحِ خَطِلٌ" شجاع و بہادر لڑائی میں تیز اور جلدی نیزہ مارنے والا ہوتا ہے۔ "خَطِلٌ بالمعروف" داد و دہش میں جلدی کرنے والا۔

الاَخْطَل: لمبے اور لٹکے ہوئے کانوں والا۔ بے ہودہ گفتگو والا۔ مؤنث خَطْلَاءُ ج خُطْل.

الخَیْطَل: کتا۔ بلی۔ مصیبت۔ عطر فروش۔ ٹڈی دل۔

خَطَمَهُ (ض) خَطْمًا وخَطَمَهُ. بالخِطَامِ: نکیل لگانا۔ خَطَمَهُ بالکَلَامِ: خاموش کرنا۔ مغلوب کرنا۔ خَطَمَ الرَّجُلَ: ناک پر مارنا۔ (...... خَطْمًا وخِطَامًا) القَوْسَ بالوَتَرِ: کمان پر تانت چڑھانا۔

اِخْتَطَمَ. الخِطَام: نکیل لگانا۔

المَخْطِم والمِخْطَم: ناک۔

الخَطْم: مص۔ ناک کا اگلا حصہ۔ چونچ ...... مِنَ الدَّابَّةِ: چوپایہ کی ناک اور منہ کے سامنے کا حصہ۔ اَمْرٌ عَظِیْمٌ: پہاڑ کی چوٹی۔

الخِطَام: مہار۔ نکیل۔ کمان کی تانت۔ ج خُطُم.

الخَاطِم: فا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ خَاطِمُ اَمْرِ بَنِیْ فُلَانٍ" فلاں بنو فلاں کا قائد ہے اور ان کے معاملات کا منتظم ہے۔

الخَطَّام: اسم مبالغہ۔ مِسْکٌ خَطَّامٌ: ناک کو خوشبو سے بھر دینے والی کستوری۔

الاَخْطَم: لمبی ناک والا۔ کالا۔ مؤنث خَطْمَاء. ج خُطْم.

الخِطْمِیُّ: ایک قسم کی نباتات جو دواؤں میں کام آتی ہے۔ واحد (خِطْمِیَّة)

خَطَا (ن) خَطْوًا: قدموں کے درمیان کشادہ کر کے چلنا۔

خَطَّا واَخْطَی. الرجلَ: قدموں کو کشادہ کر کے چلانا۔ خُطِّیَ عَنْهُ الشَّیْءُ: زائل کیا جانا۔

تَخَطَّی تَخَطِّیًا واخْتَطَی اِخْتِطَاءً. ہ اِلٰی

كَذَا: پھاندنا۔ تجاوز کرنا۔ آگے بڑھ جانا۔
الـخُطْوَة: چلنے کے وقت دوقدموں کے درمیان کا فاصلہ۔ عوام اسے فشخہ کہتے ہیں۔ مسافت۔ کہا جاتا ہے "قَرَّبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الـخُطْوَةَ: اللہ تعالیٰ مسافت کو تمہارے لئے قریب کردیں۔ ج خُطًى وخُطْوَات وخُطَوَات وخُطُوَات.
الخَطْوَة: بمعنی خُطْوَة: خطا کا اسم مرۃ...... فِي المَسَافَةِ: چھ قدم۔
الخَطِيَّة: گناہ۔
خَظَا يَخْظُوا خُظُوًّا. لَحْمُه: گٹھا ہونا۔
اَخْظَى. الرَّجُلُ: موٹا ہونا۔ اَخْظَاه: موٹا کرنا۔
الخَظِي: گٹھے بدن والا۔ کہا جاتا ہے
خَفَّ (ض) خَفًّا وخِفَّةً وخَفَّةً: ہلکا ہونا۔ خفیف العقل ہونا۔ کم مال والا ہونا۔
...... المطرُ: کم ہونا(...... خَفًّا وخِفَّةً وخُفُوفًا) إلَى العَدُوِّ: جلدی کرنا...... القومُ: جلدی کوچ کرکے کم ہونا۔
خَفَّفَ. الشَّئَ: ہلکا کرنا...... الحرف: مشدد نہ کرنا...... الثوبَ: باریک بنانا۔
اَخَفَّ: کم سامان والا ہونا۔ سبک حال ہونا ...... الرجل: جہالت پر اُکسانا۔ عیب لگانا۔
تَخَفَّفَ: چرمی موزہ پہننا۔ جلدی کرنا۔
تَخَافَّ: ہلکا پھلکا ہونا۔
إِسْتَخَفَّهُ: ہلکا سمجھنا۔ جاہل سمجھنا۔ حق و صواب سے ہٹانا...... ہ الغناءُ: طرب ونشاط میں ڈالنا...... ہ الطَّرَبُ:......
إِسْتَخَفَّ بِه: حقیر جاننا۔
اَلْـخَفُّ: ہلکا۔ تھوڑی جماعت۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ فِي خَفٍّ مِنْ اَصْحَابِه" وہ اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کے ساتھ نکلا۔
الـخُفُّ. لِلْبَعِيرِ والنَّعَامِ: اُونٹ اور شتر مرغ کی ٹاپ۔ چرمی موزہ۔ ج اَخْفَاف وخِفَاف کہا جاتا ہے "خُفٌّ ضَاحِكٌ" پھٹا ہوا موزہ۔ الـخُفُّ: قدم کا وہ حصہ جو زمین سے لگے۔ سخت زمین۔

الـخِفَّة: ہلکاپن (جسم میں ہو یا عقل میں یا عمل میں)
الـخَفِيْف: ہلکا پھرتیلا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خَفِيْفُ الرُّوْحِ" وہ لطیف اچھی صحبت والا ہے۔ و"خَفِيْفُ القَلْبِ" ذکی "وخَفِيْفُ العَقْلِ" بے وقوف "وخَفِيْفُ الظَّهْرِ" کم اولاد والا و"خَفِيْفُ اليَدِ" پھرتیلا و"خَفِيْفُ العَارِضَيْنِ" داڑھی میں کم بال والا۔ ج اَخِفَّاء وخِفَاف واَخْفَاف.
الـخَفِيْفُ: علم عروض کی اصطلاح میں ایک بحر کا نام۔
الخُفَاف: ذکی، تیز فہم۔
الخَفَّاف: چرمی موزوں کا بیچنے والا۔
الخَفُّوف: بجو۔
خَفَأَ (ف) خَفْأً. الشَّئَ: اُکھیڑ کر زمین پر پٹکنا...... البيتَ: ڈھا کر گرادینا...... القِرْبَةَ: مشک کو پھاڑ کر زمین پر بچھا دینا تاکہ پانی جذب نہ ہو۔
خَفَتَ (ن) خُفُوْتًا. الصوتُ: پست ہونا۔ صفت (خَافِتٌ وخَفِيْتٌ) (...... خُفَاتًا) اچانک مرنا۔ (...... وخَفْتًا وخَافَتَ وتَخَافَتَ. بِكَلامِه وبِصَوْتِه) پوشیدہ رکھنا۔ پست کرنا۔ آہستہ کرنا...... بِالقِرَاءَةِ: آہستہ پڑھنا۔ خَافَتَهُ: پست گفتگو کرنا۔ تَخَافَتَ: بتکلف ضعف وسکون ظاہر کرنا۔
الخُفْت: ایک قسم کی نباتات۔
الـخَفْتَان: چلتہ (جنگ میں پہننے کا ایک لباس) (دخیل)
الخَافِتُ: بے پانی کا بادل۔ زرع خافت: کمزور پودا جو ابھی لمبا نہ ہوا ہو۔
خَفِجَ (س) خَفَجًا. البعيرُ: خفج کی بیماری لاحق ہونا۔
الخَفِيْج: کمزور۔ سست۔
الأخْفَج. خفج کی بیماری والا۔ ٹیڑھے پاؤں والا۔ عمود اخفج: ٹیڑھا ستون۔
الخَفَج: ٹانگوں میں لڑکھڑاہٹ ہونا۔
خَفْخَفَ خَفْخَفَةً. الخِنْزِيْرُ او الضَّبُعُ: آواز کرنا...... الرَّجُلُ قَمِيْصَهُ الجَدِيْدَ اَوِ القِرْطَاسَ: حرکت دینے سے آواز نکلنا۔
الخَفْخَاف: وہ شخص جس کی آواز ناک سے نکلتی ہوئی معلوم ہو۔
خَفَدَ (ن) خَفْدًا وخَفَدَانًا وخَفِدَ (س) خَفَدًا: تیز چلنا۔
الـخُفْدُدو الـخُفْدُوْد: چمگادڑ یا چمگادڑ کی مانند ایک دوسرا پرندہ۔
الـخَفَيْدَد: تیز چلنے والا۔ شتر مرغ۔ ج خَفَادِد وخَفَادِيْد وخَفَيْدَدَات.
خَفَرَ (ن ض) خَفْرًا وخَفَرًا. ہ وبِه وعَلَيْهِ: پناہ دینا۔ حفاظت کرنا۔ امن دینا ...... ہ: پناہ دینے کی اُجرت لینا۔ خَفَرَ بِالعَهْدِ: وفا کرنا۔ عہد پورا کرنا۔ (...... خَفْرًا وخُفُوْرًا) فلانًا: عہد توڑنا۔ بے وفائی کرنا۔
خَفِرَتْ (س) خَفَرًا وخَفَارَةً الجَارِيَةُ: بہت شرمیلی ہونا۔ صفت (خَفِرٌ وخَفِرَةٌ ومِخْفَار)
خَفَّرَه: امن دینا۔ حفاظت کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ کسی کے ساتھ رہبر بھیجنا۔
تَخَفَّرَ. بِه: پناہ دینا۔ پناہ لینا۔ رہبر بننے کو کہنا۔
تَخَفَّرَتِ الجَارِيَةُ: بہت شرمیلی ہونا۔
الـخَفَارَة. (بتثليث الخاء) رہبری۔ عہد۔ الخُفَارَة: راہبر کی اُجرت۔
اَلْمَخْفَرُ: پولیس اسٹیشن۔
الـخُفْرَة. خفارة: کے معنی میں اسم ہے۔ کہا جاتا ہے "هو في خفرة اللّٰه" وہ اللہ کے ذمہ ہے "هٰذَا خُفْرَتِيْ" یہ میرا رہبر ہے۔
الخَفِيْر: پناہ دیا ہوا۔ پناہ دینے والا۔ حمایت وحفاظت کرنے والا۔ ج خُفَرَاء.
الخُفَرَة: پناہ دینے والا۔
خَفَسَهُ (ن) خَفْسًا: ٹھٹھا کرنا۔
خَفَسَ الطَّعَامَ والشَّرَابَ: تھوڑا کھانا یا پینا۔
البناءَ: عمارت ڈھانا۔
خَفَسَ (ض) خَفْسًا واَخْفَسَ: بہت

بدزبانی کرنا۔
اِنْخَفَسَ. الماءُ : پانی کا متغیر ہونا۔
تَخَفَّسَ. الرَّجُلُ :لیٹنا۔
شرابٌ (مُخْفِسٌ) جلد مست کرنے والی شراب۔
خَفَشَ (ن) خَفْشًا بہ: پھینکنا۔ البناء ڈھانا۔ خَفِشَ (س) خَفَشًا: کمزور ہونا۔ پیدائشی کمزور نظر والا ہونا۔ تنگ آنکھ والا ہونا۔ رتوندوالا ہونا۔ صفت (خَفِشٌ واَخْفَش)
خَفُشَ. البدنُ: بدن کا کمزور ہونا۔ ......البناءَ : عمارت ڈھانا......الرجلَ: پچھاڑ کر کچل دینا......بالارض: زمین سے چمٹنا۔
الخُفّاش : چمگادڑ۔ ج خَفافِیش.
خَفَضَهُ (ض) خَفْضًا: پست کرنا۔ الصوتَ : آہستہ کہنا......الکلمةَ: زیر دینا۔ خفضَ الصَّوْتُ : آہستہ ہونا......بالمکان: اقامت کرنا......الرَّجُلُ: مرنا......الابلُ: آہستہ چلنا......الجاریةَ :ختنہ کرنا۔
خَفُضَ (ک) خَفْضًا. العیشُ : آسودہ و خوشحالی ہونا۔ صفت (خَفِیضٌ وخَفْضٌ وخافِضٌ ومخفوضٌ)
خَفَّضَ. الشَّئَ : آسان کرنا۔ نرم کرنا اور اسی سے ہے "خَفِّضْ عَنْکَ" یعنی اپنے اوپر نرمی کرو۔
تَخَفَّضَ. الامرُ: آسان ہونا۔
اِنْخَفَضَ :بلندی کے بعد پست ہونا...... الصوتُ: پست ہونا۔
اِختفضَ. السعرُ : بھاؤ گرنا۔
الخَافِضُ : فا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اور کہا جاتا ہے "هُوَ خافِضُ الطَّیرِ وخافِضُ الجَناحِ" وہ باوقار اور متحمل المزاج ہے۔ مؤنث خافِضَة. الخَافِضَة : لڑکیوں کی ختنہ کرنے والی۔
الخَفْضُ :مص۔ (...... والخَفِیضَة) آسودگی۔ فراخی کی زندگی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فی خَفْضٍ مِنَ العَیْشِ" وہ آسودہ زندگی میں ہے

خَفَعَ (ف) خَفْعًا: بھوک وغیرہ سے چکرا کر گرنا۔ خَفَعَهُ بالسَّیفِ: تلوار سے مارنا۔ (خَفْعًا وخَفَعانًا) السترُ: ہلنا۔
اَخْفَعَهُ. الجُوعُ : چکرا کر گرادینا۔
اِنْخَفَعَ : بے ہوشی کے قریب ہونا۔
المَخْفُوعُ : دیوانہ۔
خَفَقَه (ن ض) خَفْقًا. بالسَّیفِ : آہستہ تلوار سے مارنا......النَّعْلُ: جوتے سے آواز نکلنا(......خَفقًا وخُفُوقًا وخَفَقانًا) الفؤادُ : دھڑکنا......الرَّایَةُ: پھڑپھڑانا......البَرْقُ: کوندنا(......خُفُوقًا) النجمُ :غروب ہونا......اللیلُ: اکثر حصہ گزر جانا......الطائرُ: اڑنا......الرَّجُلُ فی البِلادِ : سفر کرنا...... المکانَ: خالی ہونا۔
اَخْفَقَ : مضطرب ہونا۔ حاجت میں ناکام رہنا۔ محروم ہونا......القومُ :قوم کے توشہ کا ختم ہو جانا......براسِهِ: اونگھ سے سر ہلانا......بِثَوبِهِ : کپڑے کو حرکت دے کر اشارہ کرنا......النجمُ:غروب ہونا......الطائرُ :بازو پھڑپھڑانا......ہ : پچھاڑنا۔
اِختفقَ. العَلَمُ او السرابُ: جھنڈے کا یا سراب کا ہلنا۔
الخَفْقَةُ. خَفَقَ : کا اسم مرۃ۔
الخِفْقَةُ : کوئی چیز جس سے مارا جائے۔ جیسے تسمہ وغیرہ۔
الخَفِق والخَفِقَةُ والخُفَق والخُفَقَةُ : پتلی کمر کا گھوڑا (خَفِقَة اور خُفَقَة) میں تا تانیث کی نہیں مبالغہ کی ہے۔ ج خِفَاق وخَفِقات وخفقات.
الخَافِقُ : فا۔ مکانٌ خافِقٌ: انیس سے خالی جگہ۔ رَجُلٌ خافِقُ العَیْنِ: دھنسی ہوئی آنکھ والا۔
الخَفّاق : اسم مبالغہ۔ خَفّاقُ القَدَمِ: وہ شخص جس کے قدم کا اگلا حصہ چوڑا ہو۔
الخَفّاقَةُ : دُبر۔ اِمرأةٌ خَفّاقَةُ الحَشَا: پتلی کمر والی عورت۔

الخَافِقان : پورب وپچھم۔
الخَوافِق والخافِقات. خافِقَه : کی جمع۔ جھنڈے۔ خَوافِقُ السَّماءِ :ہوا چلنے کی چاروں سمتیں۔
الخَیْفَق : مصیبت۔ بہت تیز رفتار گھوڑا یا اونٹنی۔ وسیع بیابان جس میں سراب چمکتا ہوا معلوم ہو۔
المُخْفَق : ہموار زمین جس میں سیراب حرکت کرتا ہوا ہو۔
المِخْفَق : چوڑی تلوار۔
المِخْفَقَة :کوڑا جس سے مارا جائے اور بقول بعض لکڑی کا کوڑا۔
مَخافِق. النجم : ستاروں کے غروب ہونے کی جگہیں۔
المَخْفُوق :مفع۔ پاگل۔ دیوانہ۔
الخَافِل : بھاگنے والا۔
الخَفَن : پیٹ کا ڈھیلا ہونا۔
الخَیْفان: ٹڈی۔ واحد (خیفانة)
الخَفّان: شترمرغ کے چوزے۔
الخَفّان :ایک قسم کا نرم پتھر۔ یہ استعمال عوام سے ہے فصیح لفظ "الرخفة" ہے۔
خَفا (ن) خَفْوًا وخُفُوًّا. البرقُ: چمکنا...... الشئ: ظاہر ہونا۔
خَفَی (ض) خَفْیًا وخُفِیًّا. الشَّئَ : ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَفَی المَطَرُ الفارَ" بارش نے چوہے کو بل سے نکال دیا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔ (ضد)
خَفِیَ (س) خَفاءً وخُفْیَةً وخِفْیَةً : پوشیدہ ہونا۔ صفت (خافٍ وخَفِیٌّ)
خفّی واَخْفَی. الشَّئَ: پوشیدہ کرنا۔ چھپانا۔ کہا جاتا ہے "اَخْفِ عَنّا" ہمارے متعلق جو تم سے دریافت کرے اس سے ہماری حالت چھپاؤ۔ واَخْفَی الرَّجُلُ : چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔ اَخفَی الشَّئُ: سرپوش ہٹانا۔
تَخَفَّی واِسْتَخْفَی: چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔
اِختفَی. الشَّئَ : ظاہر کرنا۔ نکالنا...... مِنْ فُلانٍ: چھپنا......البئرَ: کھودنا۔

الخَفَاء :مص ـ پوشیدگی ـ کہا جاتا ہے "بَرِحَ الـخَفَـاءُ" یعنی معاملہ واضح ہوگیا ـ پردہ ـ چادر جو لباس کو چھپا لے ـ پوشیدہ چیز ـ ج اَخفِیَةٌ. اَخفِیَةُ الکَرٰی : آنکھیں ـ اَخفِیَةُ الزَّھرَةِ: کلی کے غلاف ـ

الخَفِیُّ :لوگوں سے علیحدہ ـ مخفی جگہ میں رہنے والا ـ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ خَفِیُّ البَطنِ" پچکے ہوئے پیٹ کا مرد ـ

الخَافِی والخَافِیَاء :جن ـ

الـخَافِیَة. الخَافِی کا مؤنث ـ پوشیدہ چیز ـ پوشیدگی ـ جن ـ ج خَـوَافٍ اور کہا جاتا ہے "اَرضٌ خَافِیَةٌ" جنوں کی سرزمین ـ

الـخَوَافِیُ :پرندے کے بازوؤں کے نیچے چھپے ہوئے پر اور امثال عرب سے ہے "لَیسَ القَوَادِمُ کالخَوَافِیُ" تیغ پر چھوٹے پروں کی مانند نہیں ـ

الـخَـفِیَّة. الـخَفِیُّ :کا مؤنث ـ گنجان جھاڑی ـ کنواں جس میں پانی ہو ـ ج خَفَایَا وخَفِیَّات کہا جاتا ہے "بِہٖ خَفِیَّةٌ" اس پر کچھ جنون و دیوانگی کا اثر ہے ـ

المُختَفِی :قبر کفن چور ـ

خَقَّ (ض) خَقًّا وخَقَقًا وخَقِیقًا. القِدرُ: جوش سے سنسانا ـ خَقَّ السَّیلُ فِی الاَرضِ: گہرا گڑھا کردینا ...... واَخَقَّتِ البَکرَةُ: چرخی کے سوراخ کا چوڑ ہونا ـ

الخَقُّ ج اَخقَاق وخُقُوق و(الاُخقُوق والاُخقِیق) زمین کا شگاف ـ تالاب جبکہ خشک ہوجائے ـ

خَاقَان :ترکوں کے بادشاہ کا لقب ـ ج خَوَاقِین کہا جاتا ہے (خَقَّنَہٗ) القَومُ علی اَنفُسِھِم: لوگوں نے اس کو اپنا بادشاہ بنالیا ـ

خَلَّ (ن ض) خَلًّا وخُلُولًا. لَحمُہٗ: دبلا ہونا ـ کم گوشت ہونا (خَلَّ) الشَّیءَ: سوراخ کرنا ـ

...... الـفَصِیـلَ :زبان کو چیر کر دودھ سے روکنے کے لئے لکڑی ڈالنا ...... فِی دُعَائِہٖ : خاص کرنا ـ

خَلَّ اِلَیہِ :محتاج وفقیر ہونا ـ

خَـلَّلَ العَصِیـرُ :کھٹا ہونا ـ سرکہ بننا ...... العَصِیرَ :سرکہ بنانا ...... الاَسنَانَ: خلال کرنا ـ خَلَّلَ فِی دُعَائِہٖ :خاص کرنا ـ

خَـالَّہٗ مُخَالَّةً وخِلَالًا وخُلَالًا :دوستی کرنا ـ بھائی بندی کرنا ـ

اَخَلَّ :محتاج ہونا ...... بالشَّیءِ :کوتاہی کرنا ـ چھوڑ دینا ...... الوالی بالثُّغُورِ :لشکر کم کردینا ...... بِمَرکَزِہٖ :مرکز کو چھوڑ دینا ...... بِقَومِہٖ :غائب ہوجانا ...... بالرَّجُلِ :پورا حق نہ دینا ـ بالاَمرِ: برے طریقے سے انجام دینا ـ بگاڑ دینا ـ اَخَلَّہُ اللّٰہُ :محتاج کردینا ـ

اُخِلَّ بالرَّجُلِ محتاج ہونا ـ

تَـخَلَّلَ القَومَ :قوم میں مل جانا ...... ہ بالرُّمحِ :پیاپے نیزے مارنا ...... الشَّیءُ فیہ: نفوذ کرنا ...... المَطَرُ :مخصوص جگہ میں برسنا ...... الرَّجُلُ: خلال کرنا ـ

اِختَلَّ. الاَمرُ :کمزور و فاسد ہونا ...... عَقلُہٗ : خراب ہونا ...... اِلَیہِ محتاج ہونا ...... العَصِیرُ :سرکہ بنانا ...... لَحمُہٗ: لاغری کی وجہ سے کم ہونا ...... الرَّجُلُ :اپنے لئے سرکہ بنانا ـ

تَخَالُّوا تَخَالًّا :باہم دوستی کرنا ـ

الخَلُّ :مص ـ سرکہ ـ ریگستانی راستہ ـ دبلے جسم والا ـ لاغر ـ موٹا ـ بوسیدہ کپڑا ـ کپڑے کی پھٹن ـ ج اَخُـلُّ وخِلَالٌ :کہا جاتا ہے "مَالَہٗ خَلٌّ ولَا خَمرٌ" اس کے پاس نہ جید ہے نہ ردی "ولَستُ مِن ھٰذَا الاَمرِ فِی خَلٍّ ولَا خَـمـرٍ" مجھ کو اس معاملہ کے نہ خیر سے مطلب نہ شر سے کام ـ اُمُّ الخَلِّ :شراب ـ

الـخِـلُّ والـخُـلُّ :دوست ـ مؤنث خِلَّةٌ وخُلَّةٌ: ج اَخلَالٌ.

الخَلَلُ :سستی ـ فساد ـ رائے میں انتشار و پراگندگی ـ شگاف ـ دراڑ ـ ج خِلَالٌ.

الخِلَلُ :دانتوں کے درمیان خوراک کا بقیہ واحد (خِلَّةٌ) کہا جاتا ہے "ھو خِلَلَ القَومِ" وہ قوم کے درمیان ہے ـ

الـخَـلَّةُ :عادت ـ سوراخ ـ تھوڑا سرکہ ـ تھوڑی سی کھٹی شراب ـ حاجت ـ محتاجی ـ ج خِلَالٌ وخَلَلٌ. الخَلَّةُ: ہلکی پھلکی عورت ـ

الخُلَّةُ :گھاس جس میں مٹھاس ہو ـ ج خُلَلٌ: دوستی ـ عادت ـ بیوی ـ محبوبہ ـ دوست (واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے) تم کہتے ہو "ھُوَ وَھِیَ وَھُنَّ خُلَّتِی".

الـخِلَّةُ :دوستی ـ بھائی بندی ـ تلوار کی میان جس پر چمڑا منڈھا ہوا ہو ـ چمڑا جو منقش ہو ـ ج خِلَلٌ وخِلَالٌ الخِلَالُ: سوراخ کرنے کا آلہ ـ لکڑی جو اونٹ کے بچے کی زبان میں لگادی جاتی ہے تاکہ دودھ نہ پی سکے ـ ج اَخِـلَّةٌ (...... والـخِلَالَةُ) دانت صاف کرنے کا تنکا ـ

الـخِلَالُ والـخُلَالَةُ :دانتوں کے درمیان خوراک کا بقیہ ـ وخِلَالُ الـدِّیـارِ :شہروں کا اردگرد ـ گھروں کے درمیان ـ کہا جاتا ہے ھو خِلَالَھُم: وہ ان کے درمیان ہے ـ

الـخَلَالَةُ والـخِلَالَةُ والـخُلَالَةُ :پکی دوستی ـ

الـخَـلِیـلُ :خالص دوست ـ ج اَخِلَّاءُ وخُلَّانٌ :لاغر بدن ـ فقیر ـ مؤنث خَلِیلَةٌ ج خَلِیلَات وخَلَائِل. شیءٌ خَلِیلٌ :چھدی ہوئی چیز ـ

الخَلَّالُ :سرکہ بیچنے والا ـ سرکہ بنانے والا ـ

الاَخَـلُّ محتاج ـ دوسرے سے زیادہ محتاج ـ رَجُلٌ (مُخَلٌّ) محتاج مرد ـ

خَلَا (ف) خُلُوءًا :جگہ سے نہ ہلنا ـ خَلَاتِ النَّاقَةُ: اڑجانا ـ

خَـالَا مُـخَـالَاةً. القَومُ :ایک چیز کو چھوڑ کر دوسری میں مشغول ہوجانا ـ

خَلَبَہٗ (ن ض) خَلبًا. بِظُفرِہٖ :خراش لگانا ـ زخمی کرنا ...... السَّبُعُ الفَرِیسَةَ :چنگل سے پکڑنا ...... الفَتٰی :جوان کے دل کو چھین لینا اور فتنہ میں مبتلا کرنا ـ

خَـلَبَہٗ (ن) خَلبًا وخِلَابًا وخِلَابَةً وخَالَبَہٗ مُـخَالَبَةً وخَـلَّبَہٗ واختَلَبَہٗ :نرم کلامی سے

فریفتہ کرنا۔صفت (خالبٌ وخلوبٌ وخلّابٌ وخلبُوت) مؤنث خالبۃٌ وخلبۃٌ وخلوبٌ وخلّابۃٌ وخلبُوت۔

خلبت (س) خلبًا۔ المراۃ: بے وقوف ہونا۔صفت خلباء۔

اخلب۔ الماءُ: کیچڑ والا ہونا۔صفت (مُخلِب)

استخلبہ بظفرہ: خراش لگانا۔

الخلب: جگر کے اوپر کی جھلی۔انگور کے پتے۔ج اخلاب (۔۔۔والمخلب) چنگل۔ج مخالب۔ المِخلب: درانتی۔

الخلب والخلب: کیچڑ۔کھجور کے درخت کا گودا۔کھجور کے درخت کی چھال اور اس کی بنی ہوئی رسی۔

الخُلّب: بے بارش کا بادل۔والبرق الخلّب وبرقُ الخُلّب: بے بارش کے بادل کی بجلی۔"انما انت کبرقِ خُلّب" اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔

الخلیبی: فریب۔

المُخلّب۔ من الثیاب: بہت نقش ونگار والا کپڑا۔

خلبسہ۔ او خلبس قلبہ: فریفتہ کرنا۔

الخلابس: نرم بات۔

الخُلابس والخَلابیس والخلابیس: باطل وجھوٹی باتیں۔الخلابیس: کمینے و فرومایہ لوگ۔

خلبص: بھاگنا۔

خلجہ (ن ض) خلجًا: کھینچنا۔کھینچ کر نکالنا ۔۔۔۔ہ بعینہ: آنکھ سے اشارہ کرنا الشیءَ: حرکت دینا۔۔۔۔ہ بالسیف: تلوار سے مارنا۔۔۔۔الولد: دودھ چھڑانا۔۔۔۔ہ الامرُ: مشغول کرنا۔کہا جاتا ہے "خلجتہ امورُ الدنیا" اس کو دنیا کے دھندوں نے پھنسالیا۔

خلجت (ن ض) خلجًا وخلوجًا وخلجانًا۔ العین: پھڑکنا۔

خلج (س) خلجًا: چلنے یا تھکنے کی وجہ سے ہڈیوں کا درد کرنا۔۔۔۔الشیُ: بگڑنا۔خراب ہونا۔

خالج۔ قلبہ امرٌ: کسی معاملہ کا دل کو سوچ بچار میں ڈال دینا۔

اخلج۔ حاجبیہ: مٹکانا۔

تخلّج: لڑکھڑانا۔ہلنا۔جھکنا۔۔۔۔الشیءَ: کھینچنا۔

تخالجتہ الھمومُ کہا جاتا ہے "تخالج فی صدری شیٔ" یعنی میرے دل میں کچھ خلجان ہوا۔

اختلج: جھڑ جانا۔۔۔۔العینُ: پپوٹوں کا غیر ارادی طور پر پھڑکنا۔۔۔۔الشیءُ فی صدرہ: خلجان ہونا۔۔۔۔الشیءَ: کھینچ کر نکالنا۔۔۔۔الولد: دودھ چھڑانا۔

اختلج۔ من بینھم: مرنا۔

الخالج: قا۔موت۔

الخُلُج: کانپنے والے بدن کے لوگ۔مشکوک نسب کے لوگ۔

الاخلج: رسی۔

الخلیج۔ من البحر: کھاڑی۔ندی۔چھوٹی کشتی۔رسی۔ج خُلجان وخُلُج۔ خلیجا النھر: دریا کے دونوں جانب۔

الخِلاج: ایک قسم کی دھاری دار چادر۔

الخلوج: اونٹنی جس کا دودھ بچہ جدا کرنے کی وجہ سے کم ہو گیا ہو۔تیز رو اونٹنی۔پراگندہ بادل۔بہت پانی والا بادل۔

الاخلیج: ایک قسم کی گھاس۔۔۔۔من الخیل: تیز رفتار گھوڑا۔

خلخل۔ العظمَ: گوشت چھڑا کر صاف کرنا ۔۔۔۔المراۃ: پازیب پہنانا۔

تخلخل۔ الشیءُ: کسی چیز کے اجزاء کا ملا ہوا نہ ہونا۔بیچ بیچ میں خالی ہونا۔۔۔۔من مکانہ: جگہ سے ہلنا۔۔۔۔المراۃ: پازیب پہننا ۔۔۔۔الثوبُ: بوسیدہ ہونا۔

الخلخال ج خلاخیل و(الخلخل والخُلخُل) ج خلاخل: پازیب۔

ثوب (خلخال وخلخل) باریک کپڑا۔

المُخلخل: پنڈلی پازیب پہننے کی جگہ۔

عسکر (مُتخلخل) بکھری ہوئی فوج۔

خلد (ن) خلودًا: ہمیشہ رہنا۔(۔۔۔خلدًا وخلودًا) باوجود زیادتی عمر کے کمزوری و بڑھاپا نہ آنا۔صفت (خالد ومُخلد ومُخلِد ومُخلَّد)۔۔۔۔الی المکان وبالمکان: اقامت کرنا۔۔۔۔الی الارض: چمٹنا۔

خلّد واخلد۔ الی المکان وبالمکان: اقامت کرنا۔۔۔۔ہ: ہمیشہ کے لئے رکھنا۔

اخلد بصاحبہ: ہمیشہ ساتھ رہنا۔اخلد الیہ: مائل ہونا۔جھکنا۔

الخُلد: ہمیشگی۔دوام۔بقا۔الخلد: چھچھوندر۔مناجذ الخلد: کنگن۔بالی۔ج خلدۃ۔

الخلد: دل۔ہمیشہ رہنے والا۔

الخلدۃ: بالی۔کنگن۔

الخالد: قا۔ابو خالد: کتا۔

الجزائر الخالدات: جزائر کناری۔

الخوالد: دیگ دان کے پائے۔پہاڑ۔پتھر۔

الخُلّر: ایک قسم کی نباتات۔بقول بعض لوبیا یا ماش۔

خلس (ض) خلسًا وخلیسی۔ الشیءَ: فریب سے جھپٹا مار لینا۔

اخلس۔ النبتُ: سبز اور خشک ملا جلا ہونا۔۔۔۔الراسُ: بالوں کا کھچڑی ہونا۔صفت خلسٌ وخلیسٌ ومخلس اخلستِ الارضُ: کچھ ہریالی ہونا۔

خالسہ مخالسۃ: جلدی کرنا۔

تخالس۔ القوم الشیءَ: ایک دوسرے سے چھیننا۔کہا جاتا ہے "ھما یتخالسان انفسھما" وہ دونوں ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ کرتے ہیں۔

اختلس۔ الشیءَ: فریب سے جھپٹا مار لینا ۔۔۔۔القاری الحرکۃ: ہڑبڑا کر پڑھنا۔اس کے

مقابلہ میں اشباع ہے جس کے معنی پر پڑھنے کے ہیں کہ جس سے بجائے حرکت کے حرف علت پیدا ہو جائے۔

الخُلسَة: جھپٹ۔ جھپٹی ہوئی چیز۔ مناسب فرصت اور اسی سے ہے "الخُلسَةُ سَرِيعَةُ الفوتِ بَطِيئَةُ العَوْدِ" فرصت جلد ختم ہو جانے والی اور دیر میں آنے والی ہے۔

الخَلِيس والخَلاس: چوکنا، بہادر۔

الخَلِيسَة: درندے کے منہ سے چھڑایا ہوا جانور جو ذبح کرنے سے پہلے مرجائے۔

الخِلاسِيُّ: وہ بچہ کہ جس کے ماں باپ میں سے ایک گورا ایک کالا ہو۔

خَلَص (ن) خُلُوصًا وخَلاصًا: خالص ہونا ......مِنَ الهلاكِ: نجات پانا۔ محفوظ رہنا ......الماءُ مِنَ الكَدِرِ: صاف ہونا ......الى المكانِ وبالمكانِ: پہنچنا ......مِنَ القَوْمِ: جدا ہونا۔

خَلِص (س) خَلَصًا. اللحمُ: گوشت میں ہڈی کا چورا ہونا۔

خَلَّصَه. من كذا: نجات دینا۔ خَلَّصَ الشَّئَ: صاف کرنا۔ خالص کرنا۔ خلاصہ لینا۔ خَلَّصَ الرَّجُلُ: مثل شی دینا۔

خالَصَه مُخالَصَة. فى العِشْرَة او المَوَدَّة: خلوص برتنا۔ خالَصَهُ الودَّ: خالص دوستی کرنا۔

تَخالَصَا: باہم خالص دوستی کرنا۔

اَخلَصَ. الشَّئَ: خلاصہ لینا۔ چن لینا۔ ......ہ اللّٰهُ: عیوب سے خالی کرنا ......الطاعة وفى الطَّاعَةِ: بے نام و نمود کے کرنا ......له الحبَّ او القول: کھوٹ سے خالی کرنا۔

تَخَلَّصَ. منه: نجات پانا۔ جدا ہونا ......من كذا الى كذا: منتقل ہونا۔

اِستَخلَصَه: چن لینا۔ الشئ منه: اپنے لئے حاصل کرنا۔

الخَلاص: مص (......والخِلاص) کھوٹ سے خالی کیا ہوا۔ (سونا چاندی وغیرہ)

الخُلاصَة والخِلاصَة: خالص گھی۔ پھر اس کا عام طریقہ سے استعمال ہر اس چیز پر ہونے لگا جو دوسرے سے خالص کر لیا گیا ہو اور اسی سے ہے "خُلاصَةُ الكَلامِ"۔

الاِخلاص والاِخلاصَة: مکھن جو تلچھٹ سے جدا کر لیا جائے۔ "كَلِمَةُ الاِخلاصِ"۔ لا اله الا الله

الخَلَص: ہر سفید چیز۔

الخِلص: ج خُلَصاء و (الخُلصان) یار یا خالص دوست۔ خُلصان: مفرد و جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خُلصَانِي وهم خُلصَانِي"۔

الخَالِص: فا۔ بے کھوٹ۔ صاف رنگ۔ کہا جاتا ہے "هذا ثَوبٌ خَالِصٌ" یہ صاف رنگ کا کپڑا ہے۔ ج خُلَّص۔

الخالِصَة: خالص کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خَالِصَتِي" وہ میرا دوست ہے و "هذا الشَّئُ خالِصَةٌ لكَ" یہ تمہارے لئے مخصوص ہے۔

الخُلُوص: رُبّ جو کھجور سے تیار کی جائے۔ تلچھٹ جو خالص گھی کی تہ میں بیٹھ جائے۔ بالائی۔

المُخلِّص: فا۔ نجات دہندہ۔

خَلَطَ (ض) خَلطًا وخَلَّطَ. الشَّئَ بالشئ: ملانا۔ کہا جاتا ہے "خَلَطَ المَرِيضُ" بیمار نے مضر چیزیں کھائیں۔ و "خَلَطَ فى الكَلامِ" اس نے بکواس کی۔ خَلَطَ فى الشَّئ: خراب و فاسد کرنا۔

اَخلَطَ. الفرسُ: دوڑنے میں کوتاہی کرنا۔

خالَطَه مُخالَطَةً وخِلاطًا: ملنا۔ میل ملاپ کرنا۔ ساتھ رہنا ......الداءُ فُلانًا: بیماری لاحق ہونا۔

خُولِطَ. فى عَقلِهِ: مخبوط الحواس ہونا۔

اِختَلَطَ: ملنا ......الظَّلامُ: تاریکی کا چھا جانا ......الرَّجُلُ: خراب عقل والا ہونا۔ ......الفرسُ: دوڑنے میں کوتاہی کرنا۔

تَخالَطُوا: باہم ایک دوسرے کے ساتھ گتھ جانا۔

الخَلَط: مص۔ لوگوں سے ملنے والا اور چاپلوسی کرنے والا۔

الخِلط: ٹیڑھا تیر۔ ٹیڑھی کمان۔ بے وقوف۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خِلطٌ بَيِّنُ الخَلاطَةِ" وہ بے وقوف ہے جس کی بے وقوفی ظاہر ہے۔ ہر وہ چیز جو دوسری چیز سے ملے۔ ج اَخلاط: حرامی اور کہا جاتا ہے "رجل خِلط مِلط" مخلوط نسب کا مرد۔

الاَخلاط: ملی جلی قسمیں۔ اَخلاطُ الجَسَدِ فى عُرفِ الاَقدَمِين: خون۔ بلغم۔ سودا۔ صفرا۔ و اَخلاطُ القَوْمِ: قوم کے معمولی اور گھٹیا درجہ کے لوگ۔

الخَلِط: بے وقوف۔

الخُلطَة: شرکت۔

الخِلاط: آدمیوں اور جانوروں کا ملا جلا ہونا۔

الخَلاطَة: عقل کی خرابی۔ بے وقوفی۔

الخَلِيط: ج خُلُط وخُلَطاء: خلط ملط رکھنے والا۔ شریک۔ وہ لوگ جن کا معاملہ ایک ہو۔ شوہر۔ پڑوسی۔ ساتھی۔ بھوسہ ملی ہوئی مٹی۔

خَلِيطُ الرَّجُل: میل جول رکھنے والا۔ کہا جاتا ہے "خَلِيطٌ مِنَ النَّاسِ" معمولی اور گھٹیا درجہ کے لوگ۔

الخُلَّيطى والخُلَيطى: معمولی اور گھٹیا درجہ کے لوگ۔ کہا جاتا ہے "وَقَعُوا فى خُلَّيطى" وہ لوگ گڑبڑی میں پڑ گئے۔

المِخلاط والمِخلَط: بہت میل جول رکھنے والا۔ جمل (مُختَلِطٌ) موٹا اونٹ کہ جس کی چربی گوشت کے ساتھ مل گئی ہو۔

خَلَعَ (ف) خَلعًا. الشَّئَ: اُتارنا ......كَتِفَه او وَرِكَه: عضو کو جگہ سے ہٹا دینا ......القائدَ: معزول کر دینا ......الدابةَ: بندش سے آزاد کر دینا ......العِذارَ: اپنے مرتبہ کو گرا دینا (کنایہ ہے بے حیائی سے) ......عَلَيهِ ثَوبًا: خلعت دینا۔ خَلَعَ الشَّجَرُ: پتے جھڑنا، نئے پتے نکلنا۔

خَلُعَ (ف) خَلعًا وخُلعًا. ابنه: عاق کرنا۔

صفت مفعول (خلیع) زمانۂ جاہلیت میں ایسا کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے بیٹا باپ کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوتا تھا۔
......اِمْرَتَہ :مال کے عوض میں طلاق دینا صفت مفعول (خالِعٌ) اسم (الخُلْعَة)

خُلِعَ. المیِّتُ :کفن جدا کیا جانا۔

خَلُعَ (ک) خَلاعَةً :خواہشاتِ نفسانی کا تابع ہونا۔ بے حیاء ہونا۔

خالَعَ مُخالَعَةً. الرَّجُلُ زَوْجَتَہ اوَالمَرأةُ زَوْجَها :مال کے شرط پر جدائی اختیار کرنا۔

خالَعَ الرجلَ :جوا کھیلنا۔

خَلَّعَهٗ :جدا جدا۔ خالص کرنا۔

اَخْلَعَ. السنبل :خوشہ میں دانے بیٹھنا...... الشجرُ :نئے پتے نکلنا۔

تَخَلَّعَ. فی المَشْیِ :چلنے میں پیروں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا......فی الشَّراب :منہمک ہونا......القومُ :چپکے سے کھسک کر چلا جانا۔

تَخالَعَ. الزَّوْج والزَّوْجَةُ :مال پر جدائی اختیار کرنا......القومُ :باہم عہد توڑنا۔

اِنْخَلَعَ :ہٹ جانا۔ اُکھڑ جانا۔ زائل ہو جانا۔

اِخْتَلَعَ. الشیٔ :نکال لینا۔ کھینچ لینا۔

اِخْتَلَعُوا الرجُلَ :مال لے لینا۔ اِخْتَلَعَتِ المراءَۃُ مِنْ زَوْجِها :مال دے کر جدائی اختیار کرنا۔ اسم (الخُلْع)

الخِلْعَة :کپڑے جو عزت کے طور پر ملیں۔ اتارا ہوا کپڑا۔ عمدہ مال۔

الخُلْعَة :عمدہ مال۔ کمزوری۔ کہا جاتا ہے "فیه خُلعة" اس میں کمزوری ہے۔

الخُلاع :ایک قسم کی دیوانگی جو انسان کو لاحق ہوتی ہے۔ الخَلِیع :بے حیائی کا کام کر کے اپنے مرتبہ کو گرا دینے والا۔ معزول شدہ۔ خبیث۔ جوئے باز۔ ج خُلَعَاء :بھیڑیا۔ بھوت۔ ثوبٌ خَلِیعٌ :بوسیدہ کپڑا۔

الخَلِیعَة :بے حیائی۔ الخلیع :کا مؤنث۔ من مانی عورت۔

الخَزْلَع :بے وقوف۔ ایک قسم کا کھانا جو آٹے سے تیار کیا جاتا ہے۔ سرکہ میں جوش دیا ہوا گوشت۔ بھیڑیا (......والخَیْلَع) خوف جو دل پر طاری ہو۔ الخَیْلَع :بے آستینوں کی قمیص۔ رَجُلٌ خَیْلَع :کمزور مرد۔

المُخَلَّع :مثل......من الرجال :کمزور ست۔ اکھڑے ہوئے جوڑوں والا۔ وہ شخص جس کا سارا بدن یا کچھ بدن بے حس ہو۔

الخَلْعاء والخَلَعْلَع :بجو۔

خَلَفَه (ن) خِلافَةً وخِلِّیفَی :جانشین ہونا ......رَبُّه فی قَوْمِہٖ :جانشین بنانا۔ الرجلَ: قائم مقام ہونا (......خَلْفًا وخِلْفَةً) الفاكهةُ بَعضُها بَعْضًا :ایک دوسرے کے قائم مقام ہونا (......خَلافَةً وخُلُوفًا) الغلامُ :بے وقوف ہونا۔ صفت (خالِف خالِفَة)......عن خُلُقِ اَبِیْہِ :باپ کے عادات واخلاق سے بدل جانا (......خُلُوفًا وخُلُوفَةً) فم الصَّائم :منہ کی بو کا متغیر ہونا (خَلَفَ (ض) خَلْفًا) الرجلُ لِاَهْلِہٖ :اپنے گھر والوں کے لئے پانی لانا۔ البیتَ :پچھلے حصہ میں ستون لگانا ......اَبَاہ :باپ کے قائم مقام ہونا۔ کہا جاتا ہے "خَلَفَ اللّٰہُ لَکَ وعَلَیْکَ" اللہ تعالیٰ تم کو بدلہ دیں......الثوبَ :مرمت کرنا...... عَنْ اَصْحَابِہٖ :پیچھے رہ جانا......فُلانًا :پیچھے سے پکڑنا۔ جانشین ہونا اور کہا جاتا ہے "خَلَفَ لَہٗ بالسَّیْفِ" اس کے پیچھے سے آ کر اس نے اسے تلوار ماری۔ و"خَلَفَ لَہٗ بِخَیْرٍ اوشَرٍّ" اس کی غیر موجودگی میں اس نے اس کا بھلا یا برا ذکر کیا۔

خَلِفَ (س) خَلَفًا :بائیں ہتھا ہونا۔ بھینگا ہونا۔ بے وقوف ہونا۔ خَلِفَتِ النَّاقَةُ : حاملہ ہونا۔ صفت (خَلِفَة)

خَلَّفَ. الشیٔ :پیچھے چھوڑنا۔ مؤخر کرنا...... ہ: جانشین بنانا۔

خالَفَهٗ خِلافًا ومُخالَفَةً :ناموافقت کرنا۔

خالَفَ عَنْ کَذا :پیچھے رہنا......بَیْنَ رِجْلَیْہِ : آگے پیچھے کرنا اور تم کہتے ہو "خالَفَنی عَنْ کَذا" جبکہ وہ اعراض کر رہا ہو اور تم قصد کر رہے ہو اور "خالَفَنی اِلٰی کَذا" جبکہ وہ قصد کر رہا ہو اور تم اعراض کرتے ہو۔

اَخْلَفَ :بو کا بدلنا یا خراب ہونا......الثوبَ: مرمت کرنا......لِاَهْلِہٖ :اپنے لوگوں کے لئے پانی کھینچنا......وَعْدَهٗ وبِوَعْدِہٖ :پورا نہ کرنا ......ہ :وعدہ خلاف پانا......الغَیْثُ :اُمید کے بعد نہ برسنا......الشجرةُ :کٹی ہوئی شاخ کے بدلے دوسری شاخ نکلنا......الطَّائرُ: پہلے پروں کے بعد دوسرے پر نکلنا ...... الغلامُ :قریب البلوغ ہونا......لنفسه :ایک چیز ضائع ہونے کے بعد دوسری کو اس کے قائم مقام کرنا......ہ :پیچھے ڈالنا......الدَّوَاءُ فُلانًا :کمزور کرنا......اللّٰہُ علیه :ضائع شدہ کا بدلہ دینا۔

تَخَلَّفَ. عنهم :پیچھے رہنا......القومَ :پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ جانا۔

تَخالَفُوْا واخْتَلَفُوا :اختلاف کرنا۔ ناموافق ہونا۔ اِخْتَلَفَه :جانشین ہونا۔ پیچھے کرنا۔ پیچھے سے پکڑنا۔ واخْتَلَفَ اِلَی المکان :بار بار جانا۔

اِسْتَخْلَفَهٗ :اپنا جانشین بنانا......فلانًا من فلان :قائم مقام کرنا۔ اِسْتَخْلَفَتِ الْاَرضُ: گرمی کی گھاس کو اگانا۔ اِسْتَخْلَفَ الرَّجُلُ لِاَهْلِہٖ :اپنے لوگوں کے لئے پانی یا میٹھا پانی لانا۔ پانی پلانا۔

الخَلْف :مص۔ ایک گروہ جو ایک گروہ کے بعد ہو اور اسی سے ہے "هٰؤُلاءِ خَلْفُ سُوْءٍ: ان لوگوں کے حق میں بولا جاتا ہے جو اپنے سے زیادہ کے ساتھ لاحق ہوں۔ ردی قول اور امثالِ عرب میں ہے "سَکَتَ اَلْفًا ونَطَقَ خَلْفًا" وہ ہزاروں باتوں سے خاموش رہا اور بولا تو ردی بات۔ کلہاڑی کی دھار۔ بڑا کلہاڑا۔ بے نفع شخص۔ پہلو کی سب سے چھوٹی پسلی۔ ج خلوف اور خلف قدام: کی نقیض ہے۔ بمعنی پیچھے وبعد ازاں۔

الخُلْف :وعدہ پورا نہ کرنا۔ خلاف مفروض

خلیف : کی جمع ۔ قِیاسُ الخُلف : منطقیوں کی اصطلاح میں ایک نقیض کے امتناع سے دوسرے کے ثبوت پر استدلال کرنا ۔

الخِلف : مختلف ۔ اونٹنی کے تھن کا سرا ۔ موسم بہار کی گھاس ۔ ج اخلاف و خِلفَة

الخِلفان : دو مختلف صفات والے ۔ کہا جاتا ہے "لهٗ ولدان خلفان" اس کے دو بچے ہیں جن میں سے ایک زیرک اور دوسرا بے وقوف یا ایک لمبا اور دوسرا پست قد ہے اور کہا جاتا ہے "ولدتِ النّاقةُ خِلفَین" اونٹنی نے ایک سال نر اور دوسرے سال مادہ بچے دیئے ۔ ذاتُ الخِلفَین : کلہاڑا جس کے دو سرے ہوں ۔ ج ذوات الخِلفَین

الخَلَف : ولد یا ولد صالح ۔ بدلہ ۔ کہا جاتا ہے "فی هٰؤلاءِ القومِ خَلَفٌ مِمَّنْ مَضٰی" یعنی اس قوم میں گزشتہ لوگوں کے جانشین ہیں ۔ وہ چیز جو کسی کے بعد حاصل ہو ۔ کہا جاتا ہے "اَعطاکَ اللّٰهُ خَلَفًا مِنْ تَلَفٍ" اللہ تعالیٰ تم کو تلف شدہ چیز کا بدلہ دیں ۔ نسل ۔ اولاد ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ کِرامٌ خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ" یعنی وہ لوگ اپنے باپ دادا سے کریم ہیں ۔ و "هُوَ خَلَفُ صِدقٍ عن اَبیهِ" یعنی وہ اپنے باپ کا عادات و اخلاق میں سچا جانشین ہے ۔

الخالِف : فا ۔ بے وقوف ۔ وہ شخص جو تمہارے جانے کے بعد بیٹھا رہے ۔ نبیذٌ خالِفٌ : بگڑی ہوئی شراب ۔ الخالِف : گوشت جس میں کچھ بو پیدا ہو گئی ہو اور کھانے کے قابل نہ ہو ۔

الخالِفة . الخالف : کا مؤنث ۔ گزری ہوئی جماعت کے بعد باقی ماندہ جماعت ۔ مکان کے پچھلے حصہ کا ستون ۔ رَجُلٌ خالِفَةٌ : بے وقوف ۔ جھگڑالو ۔ بہت اختلاف کرنے والا ۔ کہا جاتا ہے "ما اَدری ایُّ خالِفَةٍ هُوَ وَایُّ الخالِفِ هُوَ" میں نہیں جانتا وہ کون شخص ہے ۔

الخَوالِف : عورتیں ۔ وہ زمینیں جن کی پیداوار بعد میں اُگے ۔

الخِلاف : ناموافقت ۔ بید کی ایک قسم ۔ آستین ۔ المَسائِلُ الخِلافِیة : مختلف فیہ مسائل ۔

الخِلافة : امارت ۔ قائم مقامی ۔ امامت ۔

الخُلفَة : مرض کی وجہ سے بھوک کا زائل ہونا ۔ ج خُلَف

الخِلفَة : آنا جانا ۔ مخالفہ مختلف کپڑے کا پیوند ۔ گھاس جو گرمی کے زمانہ میں اگے وہ چیز جو سوار کے پیچھے لٹکائی جائے ۔ باقی ماندہ چیز ۔ کہا جاتا ہے "هُنَّ یَمشِینَ خِلفَةً" وہ سب آگے پیچھے آ جا رہی ہیں و "جَعَلَ اللَّیلَ وَالنَّهارَ خِلفَةً" اس نے دن رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا ۔ و "قَومٌ خِلفَةٌ" یعنی اختلاف کرنے والے لوگ ۔ و "فی البِئرِ خِلفَةٌ مِنَ الماءِ" : کنوئیں میں بقیہ پانی ہے ۔

الخُلْفَة : مخالفت ۔ بے وقوفی ۔ عیب ۔ کھانے کا آخری مزہ ۔

اِختلافُ المَنظَر : زاویہ (ستارے اور زمین کے درمیان) وہ زاویہ جس کا سر "ک" ہو اور اس کا قاعدہ زمین کے قطر کا نصب اور ب ہو ۔ اس اختلاف کو اختلاف افقی بولتے ہیں ۔

الخَلِیف : دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ یا پہاڑی راستہ ۔ وعدہ سے پیچھے رہنے والا ۔ وعدہ خلاف کرنے والا ۔ ج خُلُف و خُلَف و خَلف . الخَلِیف : وہ عورت جو بالوں کو پیچھے لٹکا لے ۔

الخَلِیفَة : جانشین ۔ قائم مقام ۔ بڑا بادشاہ کہ اس سے اوپر کوئی بادشاہ نہ ہو ۔ یہ مذکر ہے ۔ کہا جاتا ہے "هٰذا خَلِیفَةٌ آخر" اور کبھی لفظ کی رعایت سے مؤنث استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں "خَلِیفَةٌ اُخرٰی" ج خلفاء و خَلائِف : پہلے کے لحاظ سے عدد مذکر لاتے ہیں اور کہتے ہیں "ثَلٰثَةُ خُلَفاء" اور دوسرے کے لحاظ سے مذکر و مؤنث دونوں لانا جائز ہے ۔ تم کہو گے "ثَلاثَةَ اَوْ ثَلاثُ خَلائِفَ" ۔

الاَخلَف : بائیں ہتھا ۔ بھینگا ۔ کم عقل ۔ سیلاب ۔ نر سانپ ۔

المِخلاف : بہت وعدہ خلاف ۔ ج مَخالِیف . المِخلاف : پرواا ور اسی سے مَخالِیفُ الیمن : ہے ۔

المَخلَفَة : بید اگنے کی جگہ ۔ راستہ ۔ مرحلہ ۔ منزل ۔

خَلَقَهٗ (ن) خَلقًا و خِلقَةً : پیدا کرنا ۔ عدم سے وجود میں لانا ...... الکذبَ : جھوٹ گھڑنا ...... الادیمَ : کاٹنے سے پہلے اندازہ کرنا ...... الشیءَ : ہموار کرنا ۔ چکنا کرنا ۔ ملائم کرنا ۔

خَلِقَ (س) خَلَقًا و خَلُقَ (ک) خُلُوقًا و خُلُوقَةً و خَلاقَةً : چکنا و نرم ہونا ۔

خَلَقَ (ن) و خَلِقَ (س) و خَلُقَ (ک) خُلُوقَةً و خَلَقًا . الثوبُ : بوسیدہ ہونا ۔

خَلُقَ الشیءُ لَهٗ : لائق ہونا ۔ سزاوار ہونا ۔

خَلُقَ الغُلامُ : اچھے اخلاق والا ہونا ۔

خَلَّقَهٗ : خلوق (ایک قسم کی خوشبو) لگانا ...... العودَ : ہموار کرنا ...... القِدحَ : نرم کرنا ۔

خالَقَهُم مُخالَقَةً : خوش خوئی کے ساتھ معاشرت کرنا ۔

الخَلَنج : ایک درخت جس کے پھول گلابی اور پتے باریک چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں زینت کے لئے بویا جاتا ہے ۔

اَخلَقَ . الثوبُ : بوسیدہ ہونا ...... الشبابُ : جوانی کا ختم ہونا ...... الثوبَ : بوسیدہ کرنا ...... ہ الثوبَ : بوسیدہ کپڑا پہنانا ۔ کہا جاتا ہے "اَخلَقتُ لَهٗ دِیبَاجَتِی" میں نے اس کو اپنے ایسے راز پر مطلع کر دیا جس کے ظاہر ہونے سے عار ہو ۔

تَخَلَّقَ : خلوق سے خوشبودار ہونا ۔ ...... بغیرِ خُلُقِهٖ : بناوٹ سے اخلاق ظاہر کرنا اور اسی سے ہے "لَیسَ التَّخَلُّقُ

بِالاَخلاقِ کَالخُلقِ: بناوٹی اخلاق طبعی عادات جیسے نہیں۔

(...... واختَلَق) الکذبَ: جھوٹ گھڑنا۔ افتراء کرنا۔

اِخلَولَقَ. الثوبُ: بوسیدہ ہونا...... الرسمُ: زمین کے برابر ہو جانا...... مَتنُ الفَرسِ: چکنی ہونا...... الدّارُ: ویران ہونا اور عسیٰ کے معنی میں اُمید کے لئے بھی مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "اِخلَولَقتِ السّماءُ اَن تُمطِرَ" اُمید ہے کہ بارش ہو۔

الخَلق: مص۔ فطرت۔ لوگ۔ ہر چکنی چیز۔

الخِلقَة: فطرت۔ ہیئت۔ ج خِلَق۔

الخُلْق والخُلُق: طبعی خصلت۔ طبیعت۔ مروّت۔ عادت۔ ج اَخلاق. علم الاخلاق: حکمت عملیہ کی ایک قسم جس کا نام حکمت خلقیہ ہے۔

الخَلَق: مص۔ بوسیدہ (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے "ثَوبٌ خَلَقٌ وجُبّةٌ خَلَقٌ" ج "اَخلاق وخُلقان اور کہا جاتا ہے "ثَوبٌ اَخلاقٌ وثِیابٌ اَخلاقٌ"۔

الخَلق: بادل جس میں بارش کا اثر ہو۔

الخَلاق: بھلائی کا وافر حصہ۔

الخُلاق: چکنا۔

الخَلاق والخَلُوق: ایک قسم کی خوشبو جس کا جزءِ اعظم زعفران ہے۔

الخَلِیق: لائق مناسب ہے۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ خَلِیقٌ بہ" وہ اس کے لائق ہے۔ کامل و معتدل اخلاق والا۔ ج خُلُق و خُلَقاء۔

الخَلِیقة: طبیعت۔ مخلوق۔ کنواں جو کھودا جا رہا ہو۔ ج خلائق۔

الاَخلَق: زیادہ لائق۔ چکنا۔ فقیر۔ مؤنث خَلقاء۔

المُخَلَّق: کامل و معتدل اخلاق والا۔

المُختَلَق: اخلاق کریمانہ رکھنے والا۔ کہا جاتا ہے "ھو (مُختَلَقة) بِذالک ولِذلک" وہ اس کے لائق ہے۔

الخَلَقِین: بڑا دیگ۔ ج خلاقین۔

ابل (خَلِفة) چرنے والے اُونٹ۔

خلا (ن) خُلُوًّا وخَلاءً. الاناءُ: خالی ہونا ...... المکانُ: رہنے والوں سے خالی ہونا ...... الرّجلُ: مکان میں اکیلا ہونا ...... علیٰ الشّیٔ: اقتصار کرنا۔ بس کرنا ...... علیٰ فلان: اعتماد کرنا۔ ...... بہ: فریب کرنا ...... الشّیٔ: گزرنا۔ کہا جاتا ہے "فَعَلتُہ لِخَمسٍ خَلَونَ مِنَ الشّھرِ" میں نے اس کو پانچویں تاریخ کو کیا ...... عنِ الاَمرِ ومِنہُ: بیزار ہونا۔ عنِ الشّیٔ: بھیجنا ...... بِالشّیٔ: منفرد ہونا۔

خَلا (ن) خَلوَةً وخُلُوًّا وخَلاءً. بہ ومَعَہُ والیہِ: تنہائی میں ملنا۔ کہا جاتا ہے "خَلا الرّجُلُ بِنفسِہ: منفرد ہونا ...... للاَمرِ: کسی کام کے لئے فارغ ہونا ...... بالمکانِ: لازم رہنا ...... بالہٖ: مطمئن ہونا ...... الحُزنُ: غم سے جدا ہونا۔ صفت (خَال) ج خُلُوٌّ اور کہا جاتا ہے "اِفعَل کَذا وخَلاکَ ذَمٌّ" یعنی تمہیں اس کام کے کرنے پر مذمت نہیں۔

خَلّٰی تَخلِیَةً. الامرَ وعَنہ: چھوڑنا ...... مَکانَہٗ: مرنا ...... سَبِیلَہٗ: چھوڑنا آزاد کرنا ...... بَینَ المُشتَری والمَبِیعِ: سپرد کرنا ...... بینھما: دونوں کو اکٹھا ہونے کی حالت میں چھوڑنا۔

خالاہٗ مُخالاۃً: چھوڑ دینا۔

اَخلٰی اِخلاءً. المکان: خالی کرنا یا پانا ...... المکانُ: خالی ہونا ...... ہ وبہ ومَعَہٗ: تنہائی میں ملنا ...... فُلانًا مَعَہٗ: کسی کو کسی کے ساتھ تنہائی میں ملنے دینا ...... عَنہُ: چھوڑنا۔

تَخَلّٰی: تنہائی میں رہنا ...... مِنہ وعَنہُ: چھوڑنا ...... لَہٗ: کسی کام کے لئے فارغ ہونا ...... خَلِیَّةً: اپنے لئے شہد کا چھتہ تیار کرنا۔

اِختَلٰی: تنہائی میں رہنا۔

اِستَخلٰی. ہ: تنہائی میں ملاقات چاہنا ...... بالملکِ: تنہائی میں ملنا ...... المکانُ: خالی ہونا۔

الخَلاءُ: مص۔ خالی مکان۔ پاخانہ۔

مکانٌ خَلاءٌ: خالی جگہ جہاں کوئی نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "باتَ فی البَلدِ الخَلاءِ" اس نے تنہا شہر میں شب باشی کی۔ و "خَلاؤکَ اَقنٰی لِحَیائِکَ" یعنی تمہارا مکان میں تنہا ہونا تمہاری حیاء کا نگہبان ہے "واَنا مِنہُ خَلاءٌ" میں اس سے بری ہوں۔ مفرد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے۔

الخِلو: خالی (مذکر و مؤنث) ج اَخلاء اور کبھی مؤنث کے لئے خِلوة استعمال کرتے ہیں۔

خَلا وما خَلا. اِلّا: کے معنی میں کلمہ استثناء ہے۔ اگر فعلیت کا اعتبار ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے "جاءَ اَتباعُ الاَمیرِ خَلا او ما خَلا زَیدًا" اور حرف جر ہونے کی صورت میں مجرور ہوگا جیسے "خَلا زَیدٍ" اور خلا سے پہلے اگر ما مصدریہ ہو تو اس کا فعل ہونا متعین ہے۔

الخَلوَة: تنہائی کی جگہ۔ ج خَلَوات۔

الخَلِیَّة: شہد کی مکھیوں کا چھتہ۔ بڑی کشتی۔ شیر کی جھاڑی۔ ج خَلایا۔

اَلخُلِیَّة: ج خلایا تمام زندہ کائنات کا بنیادی مادہ۔ کائنات بسیطہ ایک خلیہ سے بنتی ہے اور کائنات مرکب مجموعہ خلیہ ہوتا ہے۔

الخَلِیُّ: فارغ۔ غم سے خالی۔ وہ شخص جس کی بیوی نہ ہو اور کہا جاتا ہے "اَنا خَلِیٌّ مِنہُ" میں اس سے بری ہوں۔ ج اَخلِیاء وخَلِیُّون. الخِلیُّ: شہد کی مکھیوں کا چھتہ۔

الخَالِی: فا۔ کنوارا۔ کنواری۔ ج اَخلاء۔

خَلٰی (ض) خَلیًا. النباتَ: کاٹنا۔

الماشیَةَ: جانوروں کے لئے گھاس کاٹنا۔

...... الفرسَ: منہ میں لگام دینا ...... اللِّجامَ مِنَ الفرسِ: اتارنا ...... الشّعیرَ فی المِخلاةِ: توبرا میں جو ڈالنا ...... القِدرَ: ہانڈی کے نیچے ایندھن لگانا ...... ہانڈی میں گوشت ڈالنا۔

خالٰی مُخالاۃً. ہ: پچھاڑنا۔ فریب دینا۔

اَخلٰی. المکانُ: زیادہ گھاس والی جگہ ہونا

...... الدابّةَ: گھاس کا چارہ دینا۔
اِختَلٰی. العشبَ: کاٹنا۔
اِنخَلٰی. الخَلٰی: کٹنا۔
اِخلَولٰی اِخلِیلاءً الرَّجُلُ: دودھ پینے پر مداومت کرنا۔
اَلْخَلْبُوْزُ: لکڑی اور روئی وغیرہ کی پیدائش میں بنیادی مادہ۔
الخَلٰی: تر گھاس۔ ج اخلاء واحد (خَلاۃ)
المِخلٰی: گھاس کاٹنے کا اوزار۔ کھرپا۔
المِخلاۃَ: توبرہ۔ ج مَخَالٍ.
المُختَلٰی: شیر۔
خَمَّ: (ن ض) خَمًّا. البیتَ: جھاڑو دینا ...... البِئرَ: کنواں صاف کرنا ...... الناقۃَ: دوہنا ...... فلانًا: تعریف کرنا اور کہا جاتا ہے "هُوَ یَخُمُّ ثِیَابَ فُلَانٍ" یعنی وہ فلاں کی تعریف کرتا ہے (خَمًّا وَخُمُوْمًا وَاَخَمَّ)
اللحمُ: بدبودار ہونا۔ صفت (خَامٌّ وخَمٌّ ومُخِمٌّ) ...... اللبنُ: بگڑنا۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ لَایَخُمُّ" فلاں اپنے افعال کریمانہ سے جدا نہیں ہوتا۔
خُمَّ. الدجاجُ: دڑبہ میں بند کیا جانا۔
تَخَمَّمَ. مَاعَلَی الخُوانِ: دسترخوان کا باقی ماندہ کھانا کھانا۔
اِختَمَّ. البیتَ: جھاڑو دینا ...... الشیئَ: کاٹنا۔
الخُمَامَۃ: کوڑا کرکٹ۔ کنوئیں کی صفائی میں جو نکلے۔ کھانے کا چورا جو بکھر جائے۔
الخُمُّ: دڑبہ۔ ج خِمَمَۃ.
الخَم: خالی باغ۔
الخُمَّانُ. مثلثۃ الخاء: ادنٰی درجہ کے لوگ۔ گھٹیا سامان۔ ناکارہ درخت۔
المِخَمَّۃ: جھاڑو۔
الخَمِیم: تازہ دودھ۔ تعریف کیا ہوا۔ ست قلب (مخموم) حسد وکینہ سے پاک صاف دل۔
الخَمِیتُ: موٹا۔
خَمِجَ (س) خَمَجًا: بیماری یا تھکن کی وجہ سے ست ہونا ...... اللحمُ: بدبودار ہونا ...... دِینُهُ او خُلُقُهُ: فاسد ہونا۔ خراب ہونا ...... فلانًا: برائی سے ذکر کرنا۔
خَمخَمَ: گنگنانا۔
الخُمخُم: ایک سمندری چھوٹا جانور۔
الخِمخِم: ایک قسم کی کانٹے دار گھاس۔
خَمَدَت (ن) وخَمِدَت (س) خَمْدًا وخُمُوْدًا. النارُ: آگ باقی رہتے ہوئے لپٹ کر ختم ہوجانا ...... الحمّیٰ: بخار کی تیزی کا کم ہونا۔
المَرِیضُ: بے ہوشی طاری ہونا۔ مرنا۔
اَخمَدَ. الرَّجُلُ: بے حرکت ہونا۔ خاموش ہونا ...... اَنفَاسَهُ: مار ڈالنا یا ذلیل کرنا ...... النارَ: لپٹ کو بجھانا۔
الخَمُودُ: آگ بجھنے کے لئے دبانے کی جگہ۔
خَمَرَہ (ن ض) خَمْرًا: چھپانا ...... الشهادۃَ: پوشیدہ کرنا ...... الرجلَ: شراب پلانا ...... العَجِینَ: خمیر ڈالنا ...... فُلانًا: شرم کرنا۔
خَمِرَ (س) خَمَرًا. عَنهُ: پوشیدہ ہونا' چھپنا ...... عَنهُ الخبرُ: پوشیدہ رہنا ...... الشیئُ: سابقہ حالات سے بدل جانا۔
خَمَّرَ. العَجِینَ: خمیر ڈالنا ...... وَجهَهُ: ڈھانپ لینا ...... بَیتَهُ: گھر میں جمے رہنا ......
خَامَرَ مُخَامَرَۃً: بیع میں دھوکا دینا۔ ...... القلبَ: داخل ہونا ...... الشیئُ الآخرَ: باہم ملنا ...... ہ الداءُ: بیماری کا اندر تک اثر کرنا ...... بَیتَهُ: گھر میں جمے رہنا ...... بہ: چھپنا۔
اَخمَرَ: چھپنا ...... لہ: کینہ رکھنا ...... الشیئَ: چھپانا ...... غافل کرنا ...... العَجِینَ: خمیر ڈالنا ...... الامرَ: پوشیدہ کرنا ...... الارضُ: زمین میں گھنی جھاڑی بہت ہونا ...... ہ الشیئَ: تحفہ دینا۔
تَخَمَّرَت واختَمَرَت. المرأۃُ: اوڑھنی ڈالنا۔ واختَمَرَ العَجِینُ: خمیر ہوجانا۔
اِختَمَرَ العَصِیرُ: شراب بن جانا۔
الخَمْرُ والخَمْرَۃ: انگوری شراب۔ ہر نشلی چیز۔
الخِمْر: کینہ۔
الخَمَر: لوگوں کی جماعت وبھیڑ۔ گھنی جھاڑی۔ تم کہتے ہو "تَوَارٰی الصَّیدُ عَنِّی فِی خَمَرِ الوَادِی" شکار مجھ سے وادی کی گھنی جھاڑی میں چھپ گیا۔
الخَمِر: وہ جگہ جہاں گھنی جھاڑی زیادہ ہو۔
رَجُلٌ خَمِرٌ: وہ شخص جس کو نشہ کا خمار لاحق ہو۔
الخُمَار: شراب کی وجہ سے دردسر۔ (...... والخُمَار والخُمَرَۃ) لوگوں کی کثرت وہجوم۔
الخِمَار: اوڑھنی۔ دوپٹہ۔ پردہ۔ ج اَخمِرَۃ وخُمُر وخُمْر: کہا جاتا ہے "مَاشَمَّ خِمَارَکِ؟" یعنی کیا چیز تجھ کو لاحق ہوئی جس نے تجھ کو تیری حالت سے بدل دیا۔
اَلاِختِمَارُ: کیمیائی تبدیلی یعنی بنیادی مادہ دوسرے مادہ میں تبدیل کرنا مثلاً چینی کے شیرہ سے الکحل بنانا۔
الخَمِیرُ والخَمِیرَۃ: خمیر۔ الخَمِیر: خمیری روٹی۔
الخُمْرَۃ: خمیر کرنے کا برتن۔ شراب کی تلچھٹ۔ شراب کی تکلیف ودوران سر۔ کھجور کی چھوٹی چٹائی۔ خُمرۃُ اللَّبَن: وہ چیز جس کو دودھ میں ڈالنے سے جلدی جم جائے۔ ج الخُمَر (...... والخُمرۃ والخِمرۃ) بُو جو تمہیں پہنچے۔
الخُمرِیُّ. مِن الالوان: سیاہ رنگ جو سرخی مائل ہو۔
الخَمَّار: شراب فروش و (الخَمَّارَۃ) شراب بیچنے کی جگہ۔
الخِمِّیر والمُستَخمِر: بہت شراب پینے والا۔
المَخمُور: شراب کی وجہ سے مست۔
خَمَسَ (ن ض) خَمسًا. القومَ: پانچواں

ہونا۔ قوم کے مال کا پانچواں حصہ لینا۔
المالَ: پانچواں حصہ لینا...... الحَبْلَ: پانچ لڑیوں سے بٹنا۔
خَمَّسَ. الشئَ: پانچ رکن والا بنانا اور اسی سے شعراء کے نزدیک تخمیس ہے۔ جس کے معنی کسی شعر میں تین مصرعے بڑھا کر پانچ مصرعوں کا کر دینا ہے۔
اَخمَسَ. القومُ: پانچ ہونا۔
الخُمْس والخُمُس: پانچواں حصہ۔ ج اَخمَاس: کہاجاتا ہے "ضَرَبَ اَخمَاسًا لِاَسْدَاسٍ" یعنی اس نے مکر وفریب میں کوشش کی۔
خُمَاس ومَخمَس: پانچ پانچ (یہ خمسہ خمسہ سے معدول ہے) کہا جاتا ہے "جَائُوْا خُمَاسَ ومَخمَسَ" وہ پانچ پانچ آئے۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہیں اور غیر منصرف ہیں۔
الخُمَاسِیُّ: پانچ حرفوں والا۔ کہاجاتا ہے "جَارِیَۃٌ خُمَاسِیَّۃٌ" پنج سالہ لڑکی۔
الخَمسَۃ: پانچ۔ مؤنث کے لئے خمس۔
خَمسُوْن: پچاس۔
الخَمِیس. وَیَوْمُ الخَمِیس: جمعرات۔ ج اَخمِسَۃ واَخمِسَاء. الخَمِیس: لشکر۔ اس لئے کہ اس میں پانچ جماعتیں۔ میمنہ۔ میسرہ. قلب. ساقہ. مقدمۃ الجیش ہوتی ہیں۔ رُمح (خَمِیسٌ ومَخمُوْسٌ) پانچ گز کا نیزہ۔
المُخَمَّس: پانچ ارکان والا۔ بھاری بوجھ اٹھانے کے لئے لوہے کا ایک آلہ۔
اَلمُخَمَّسُ: وہ شکل جس کو پانچ برابر کے اضلاع گھیر لیں۔
اَلتَّخمِیْسُ: شعراء کے نزدیک تین شطر کو شعر سے دو شطر کی طرف ملانا۔
خَمَشَ (ن ض) خَمشًا وخُمُوْشًا. الوجہَ: خراش لگانا۔ تھپڑ مارنا۔
خَمَّشَہ: زیادہ خراش لگانا۔
الخَمش: مص۔ خراش۔ ج خُمُوش۔

الخُمَاشَۃ: خفیف زخم۔ ایسا زخم جس پر بدلہ مقرر نہ ہو۔ ج خُمَاشَات: یا وہ زخم جو پوری دیت یا واجب ہونے سے کم درجہ کا ہو۔ جیسے ہاتھ، کان یا ناک وغیرہ کا نشا۔
الخَمُوْش: مچھر۔
خَمَصَ (ن) خَمصًا وخُمُوْصًا وانْخَمَصَ. الجرحُ: ورم کا جاتا رہنا۔
خَمَصَہٗ خَمصًا وخُمُوْصًا ومَخمَصَۃً الجوعُ: دبلے پیٹ والا کر دینا (...... وخَمِصَ (س) خَمَصًا وخَمُصَ (ک) خَمصًا وخُمُوصًا ومَخمَصَۃً) البطنُ: پیٹ کا خالی ہونا۔ ہونا۔
تَخَامَصَ. اللیلُ: صبح کے قریب رات کی تاریکی کا کم ہونا...... عَنْہ: یکسو ہونا۔
الخَمْصَۃ: بھوک۔
خَمَطَ (ن) خَمطًا وخُمُوْطًا وخَمِطَ (س) خَمَطًا. الخمرُ او اللبنُ: اچھی بو کا ہونا۔ بو میں تغیر پیدا ہو جانا۔ صفت (خَامِط وخَمِط) خَمِطَ الرجلُ: تکبر کرنا۔ غضبناک ہونا۔ (خَمَطَ (ض) خَمطًا) اللحمَ: بھونا۔ صفت مفعولی خَمِیط۔
خَمطًا (ن ض) خَمَطَ اللَّبَنَ: دودھ کو برتن میں ڈالنا۔
تَخَمَّطَ: تکبر کرنا۔ غضبناک ہونا۔ البحرُ: موج مارنا۔ الفحل: بڑبڑانا۔
الخَمط: مص۔ ہر کھٹی یا کڑوی چیز۔ ہر درخت کا تھوڑا پھل۔ ہر بے کانٹے والا درخت۔ پیلو کا پھل۔
ایک قسم کی سانپ کی چھتری۔
الخَمْطَۃ والخَمَطَۃ. مِنَ اللبنِ: دودھ کی بو۔
خَمِعَتْ (ف) خَمعًا وخُمُوْعًا وخَمَعَانًا. الضبُعُ: لنگڑاتے ہوئے چلنا۔
الخَامِعَۃ: بجو۔ ج خَوَامِع۔
الخُمَاع: لنگڑاہٹ۔
الخِمْع: بھیڑیا۔ چور۔ ج اَخمَاع۔

الخَیْمَعُ والخَمُوْع: بدکار عورت۔
خَمَلَ (ن) خُمُوْلًا. ذِکْرُہٗ اَوْ صَوْتُہٗ: پوشیدہ و کمزور ہونا (خَمَلَ (ن) خَملًا) البُسْرَ: نرم ہونے کے لئے گھڑے وغیرہ میں ڈالنا۔ کہاجاتا ہے "خَمَلَہ اللّٰہُ" اللہ اس کو ہلاکت میں ڈال دے۔
خَمِل: جوڑوں کی بیماری والا ہونا۔
اَخْمَلَہٗ: گمنام و بے قدر کرنا۔ اَخْمَلَتِ الارضُ: بہت گنجان درختوں والی ہونا۔
اَخْمَلَ القَطِیْفَۃ: روئیں دار بنانا۔
اِخْتَمَلَتِ. المَاشِیَۃُ: جانوروں کا اچھی گھاس والی زمین میں چرنا۔
الخَامِل: فا...... مِنَ الرِّجَال: گمنام و بے قدر۔ ج خَمَل۔
الخَمْل: کپڑے کا رُواں۔
(...... والخَمَالَۃ والخَمِیْلَۃ) شتر مرغ کے پر۔
الخَمْلَۃ: چادر۔ روئیں دار کپڑا۔
الخُمْلَۃ: راز۔ اندرونی کیفیتیں۔ ج خُمَلات۔
الخُمَال: جوڑوں کا درد (...... والخُمَالِیُّ والخِمْل والخُمْل) خالص دوست۔
الخَمِیْل: روئیں دار کپڑے۔ نرم خوراک۔ گہرا بادل۔ واحد خَمِیْلَۃ۔
الخَمِیْلَۃ: چادر۔ بہت گھنا درخت۔ بہت درختوں والی پست زمین۔ ج خَمَائِل۔
المُخْمَل: روئیں دار کپڑا۔
خَمَنَ (ن ض) خَمنًا وخَمَّنَ الشئَ: تخمینہ کرنا۔ قیمت لگانا۔ اندازہ کرنا۔
الخَامِنُ: گمنام و بے قدر۔
الخَمن: بدبو۔
الخَمَّان: کمزور نیزہ۔ گھٹیا درجہ کا آدمی۔ کہاجاتا ہے "ھُمْ خَمَّانُ النَّاسِ" وہ گھٹیا درجہ کے لوگ ہیں۔
الخَمَّانَۃ: کمزور نیزہ کا چھڑ۔
خَنَّ (ض) خَنِیْنًا: ناک میں رونا یا بولنا یا ہنسنا۔ صفت (اَخَنّ)

خَنَّ (ن) خَنًّا. المالَ: لینا۔
القومَ: قوم کے حریم میں داخل ہونا۔
اَخَنَّهٗ: عقل چھین لینا۔ صفت (مَخْنُوْن) قیاس کے مطابق (مُخَنٌّ) ہونا چاہئے۔
اِسْتَخَنَّ. البئرُ: بدبودار ہونا۔
الخن: خالی کشتی۔
الخُنَّة: گنگناہٹ۔ ناک کی آواز۔
الخنان: آسودگی۔ آرام۔
الخُنَان والخِنَان: اُونٹوں کا زکام۔ ناک کی ایک بیماری۔ پرندوں کے گلے کی ایک بیماری۔
المِخَنُّ: لمبا مرد۔
المَخَنَّة: گنگناہٹ و ناک کی آواز۔ ناک۔ گھر کا درمیان۔ صحن۔ واضح راستہ۔ راستہ میں داخل ہونے کی جگہ۔ وادی کی تنگ جگہ۔ کہا جاتا ہے "فلان مَخَنَّة لِفُلانٍ" فلاں چیز فلاں کے کھانے کی ہے۔
خَنَأ (ف) خَنْأً. الجذعَ: کاٹنا۔
خَنِبَ (س) خَنَبًا: زکام والا ہونا۔ لنگڑا ہونا۔ ہلاک ہونا۔ کمزور ہونا۔
اَخْنَبَ واخْتَنَبَ: ہلاک ہونا۔ اخْنَبَ: ہلاک کرنا۔ کمزور کرنا۔
تَخَنَّبَ: تکبر کرنا اور ناک کے دونوں نتھنے بلند کرنا۔
الخَنَبُ: ایک قسم کی بیماری جو ناک میں ہوتی ہے۔
الخِنْبُ: زانو کا باطنی حصہ۔ پسلیوں یا انگلیوں کے درمیان کی کشادگی۔ ج اَخْنَاب.
الخِنَّاب: لمبا۔ بےوقوف۔
الخِنَابَة: بڑا شان۔ برائی۔
الخُنَابَة والخِنَّابَة: تکبر۔ غرور۔
الخِنَّابَتَانِ والخُنَابَتَانِ: ناک کے نتھنے۔
خَنِثَ (س) خَنَثًا الرجلُ: ہیجڑا ہونا۔ صفت خَنِثٌ خَنِثَه (ض) خَنْثًا: ٹھٹھا کرنا ...... السقاءَ: مشکیزہ کے سرے کو پھاڑ کر باہر کی طرف موڑ دینا۔
خنثه: موڑنا۔ نرم کرنا۔ ہیجڑا بنانا۔
اَخْنَثَ: دوہرا ہونا۔ لچکنا۔
تَخَنَّثَ وانْخَنَثَ: ہیجڑا ہونا۔
خَنَاثِ: مؤنث کے لئے وصف ہے اور صرف ندا ہی کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "یا خَنَاثِ" یعنی اے لچکنے والی۔
خِنَاثُ. الثوبِ والخِنَاثَة: کپڑے کی تہیں، کہا جاتا ہے "اِطْوِ الثوبَ علٰی خِنَاثِهٖ" کپڑے کو اس کی تہ پر لپیٹو۔ واحد (خِنْث)
الخُنْث: لچک۔
الخُنثٰی: ہیجڑا۔ ج خَنَاثی و خِناث.
المِخْنَاث: وہ شخص جس میں بہت زیادہ لچک ہو۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مِخْنَاث وامْرَأةٌ" مِخْنَاث. ج مَخَانِيث.
المُخَنَّث: ہیجڑا۔ وہ شخص جس میں لچک ہو۔
الخَنْجَر. والخِنْجَر: بڑی چھری۔ ج خَنَاجِر.
خَنْخَنَ خَنْخَنَةً: ناک میں بولنا ...... فی کلامِهٖ: گنگنانا۔
الخُنْذُب: بدخلق۔
الخَنْدَرِيس: پرانی شراب۔
الخُنْدُع: خسیس۔ لئیم۔
الخندق: کھدائی۔ ج خَنَادِق و (خَنْدَق خَنْدَقَةً) کھائی کھودنا۔
تَخَنْذَذَ: بےشرم دلیر ہونا۔
الخِنْذِيذ: لمبا۔ تخت۔ پہاڑ کی بلند چوٹی۔ بلیغ شاعر۔ بہادر۔ سخی۔ بگولہ۔ بدزبان۔ خصی گھوڑا۔ ج خَنَاذِيذ.
الخُنْذُع: خسیس۔ لئیم۔
خَنِزَ (س) خَنَزًا وخُنُوزًا. اللحمُ: بدبودار ہونا۔ صفت (خَنِزٌ وخَنَزٌ)
الخُنْزُوَان والخُنْزُوَانَة: تکبر۔ غرور۔
الخُنْزُوان: بندر۔ نر سور۔
الخِنْزِير: سور۔ ج خَنَازِير. الخنازير: کنٹھ مالا۔ خِنْزِيرُ البحر: مچھلی کی ایک قسم۔ خِنْزِيرُ الهند: خرگوش کی مانند اس سے چھوٹا ایک جانور جس کی کھال پر مختلف رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ خِنْزِيرَةُ البئر: کنوئیں کی چرخی جس پر پانی نکالتے ہوئے رسی لپیٹتے ہیں۔
الخَنْزَرَة: موٹائی۔ پتھروں کے توڑنے کی بڑی کدال۔
خَنَسَ (ن ض) خَنْسًا وخُنُوسًا وخِنَاسًا عنه: پیچھے ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ سکڑنا۔ کہتے ہیں "خَنَسَ الطريقُ عنا" یعنی ہم راستہ سے گزر گئے اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔
بَيْنَ اَصْحَابِهٖ: چھپنا۔
خَنَسَهٗ (ن ض) خَنْسًا: پیچھے کرنا ...... اِبْهَامَهٗ: سمیٹنا۔ کہا جاتا ہے "اَشَارَ بِاَرْبَعٍ وخَنَسَ اِبْهَامَهٗ" اس نے چار انگلیوں سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کو سمیٹ لیا ...... القولَ: بری بات کہنا ...... الشیءَ عنه: چھپانا ...... فلانًا وبه: غائب کر دینا۔ چھپا دینا۔ صفت خَانِس. ج خُنَّس.
خَنِسَ (س) خَنَسًا: ناک کا چپٹا ہونا اور اس کے سرے کا اُٹھا ہوا ہونا۔ صفت (اَخْنَس) مؤنث خَنْسَاء ج خُنْس اسم الخَنَس.
اَخْنَسَهٗ. عَنْهُ: روکنا۔ پیچھے کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَخْنَسْتُ عنه بعضَ حَقِّهٖ" میں نے اس کے کچھ حصہ کو روک لیا ...... اَوْعَارَ الطريقِ: دشوار راستوں سے آگے بڑھ جانا۔
تَخَنَّسَ. بِهٖ: غائب کر دینا۔
انْخَنَسَ. عنه: پیچھے ہونا۔ سکڑنا۔
الخُنَّس: ہرنیوں کے رہنے کی جگہ۔ ہرنیاں۔ جنگلی گائے۔
الخُنَّس: ستارے یا صرف سیارے۔ یا بقول بعض چند سیارے جن کے نام یہ ہیں۔ زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد۔
الخَنْسَاء: نیل گائے۔ ایک مشہور شاعرہ کا لقب۔
الاَخْنَس والخَنُوس: شیر۔ الاَخْنَس: چیچڑی۔

الخنّاس : شیطان۔

الخِنّیس : فریبی۔ حیلہ گر۔

الخِنْبر : لئیم۔ کمینہ۔

الخنسر والخنسری : وہ شخص جو نقصان کے موقع میں ہو ج خناسرۃ۔

الخناسیرُ : مصیبتیں۔

الخُنشار : ایک قسم کی نباتات۔

الخِنّوص مؤنث الخِنّوصۃ : سور کا بچہ۔ ج خنانیص۔

الخِنصِر والخِنصَر : چھنگلیا۔ ج خناصر : کہا جاتا ہے "ھٰذا اَمرٌ تُعقَدُ عَلَیْہِ الخَناصِرُ" یعنی یہ ایسا معاملہ ہے جس کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

خنطہ (ض) خنطًا : رنج و غم پہنچانا۔

خنطث : تکبر و غرور کے ساتھ چلنا۔

الخِنْطیر : بہت بڑھیا۔ جس کی پلکیں لٹک آئی ہوں۔

الخَنْظَل : بلی۔ مصیبت۔ قطار۔ ٹڈی دل۔

خنع (ف) خنوعًا لہ والیہ : انکساری و فروتنی کرنا ...... الی اللّٰہِ : بغیر عمل کے گڑگڑانا ...... بفلان : بے وفائی کرنا ...... الی الامر الشئِ : مائل ہونا۔

خنعہ : کلہاڑی سے کاٹنا۔

اِخْتنعہ الحاجۃُ لہ والیہ : ذلیل و پست ہو کر دینا۔

الخنع : ذلت۔

الخنعۃ : عار۔ تہمت۔

الخانع والخنوع : متہم۔ بدکار۔ بدگمانی میں ڈالنے والا۔ ج خنعۃ و خُنُع۔

الخِنْعابۃ : کمینہ۔

شعر (خنعب) لمبا بال۔

الخُنْعُبۃ : چھوٹا گڑھا۔ مونچھوں کے درمیان کا گڑھا۔

خنف (ض) خنافًا البعیرُ : دوڑنے میں سر کو سوار کی طرف پھیرنا۔ صفت (مذکر و مؤنث) (خنوف) ج خُنُف۔ (...... خنوفًا) غضبناک ہونا ...... الرجلُ بانفہ : تکبر کرنا۔ صفت (خائف) ...... المراۃُ : سینہ پر دو ہتڑ مارنا۔

خنِف (س) خنفًا صدرُہُ او ظھرُہُ : ایک جانب دوسری کے مخالف پیٹھ یا سینہ والا ہونا۔ صفت (اخنف) ج خُنْف۔

الخُنُف : نشانات۔

خنفس عن القوم : نفرت کرنا۔ علیحدہ ہو جانا۔

الخُنفُس والخُنفَس والخُنفَس والخُنفَسا والخُنفَسائۃ : گبریلا۔ ج خنافس۔ والخُنافِس : شیر۔

خُنفَساءُ البطاطس : آلو کو نقصان دہ امریکی سنڈی۔

خنقہ (ن) خنقًا و خنِقًا و خنّقہ تخنیقًا : گلا گھونٹنا۔ کہا جاتا ہے "خَنَقَتْہُ العَبْرَۃُ" یعنی اُسے روتے روتے پھندا لگ گیا۔ خنّق الاناءَ : بھرنا۔ خَنَّقَ السَّرابُ الجَبَلَ : پہاڑ کی چوٹی کو قریب قریب چھپالینا۔ خنّق زیدٌ الاربعینَ : قریب قریب ہونا۔

اِختنق : گلا گھونٹنا۔

اِنخنق : اپنا گلا گھونٹنا۔

الخنِق والخنیق : گلا گھونٹا ہوا۔

الخُناق : ایک بیماری کا نام جس میں سانس لینا مشکل ہوتا ہے۔

الخُناقیۃ : پرندوں اور گھوڑوں کے حلق کی بیماری کا نام۔

الخِناق : رسی وغیرہ جو گلا گھونٹنے کے کام میں آئے۔ گردن۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ بِخِناقِہِ" اس نے اس کی گردن پکڑ لی۔

الخانِق : فا۔ تنگ راستہ۔ گلی۔ خانقُ الذئب وخانقُ النمر وخانقُ الکلب : گھاسوں کے نام۔

الخنّاق : جس کی عادت گلا گھونٹنے کی ہو۔

المِخنقۃ : گلوبند (ایک زیور) وہ چیز جس سے گلا گھونٹا جائے۔ ج مخانق و مخانیق۔

المَخنَق : مفع۔ گلا گھونٹنے میں رسی کی جگہ گردن۔ کہا جاتا ہے "غُلامٌ مُخْتَنَقُ الخَصرِ" پتلی کمر کا لڑکا۔

المُختَنَق : تنگ جگہ۔

المُخْتَنِق : گھوڑا جس کی پیشانی کی سفیدی رخساروں تک ہو۔

خنا (ن) خنوًا و خنِی (س) خنی واخنی علیہ فی الکلامِ : بدزبانی کرنا ...... اخنی الجرادُ : بہت انڈے دینا ...... المرعی : بہت گھاس والی ہونا۔ اخنی علیہ الدھرُ : طویل ہونا۔ ہلاک کرنا۔ ظلم کرنا۔ بے وفائی کرنا اور کہا جاتا ہے "اخنی بہ" اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ بدعہدی کی۔

الخنی : بدزبانی۔ خنی الدھر : مصیبتیں واحد (خناۃ)

خاب (ن) خوبًا : محتاج ہونا۔

الخوبۃ : بھوک۔ بغیر چارہ والی زمین یا وہ زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو۔

خات (ن) خوتًا و خوتانًا الرجلُ : عمر رسیدہ ہونا۔ عہد توڑنا۔ خلاف وعدگی کرنا ...... المالَ : کم کرنا ...... وانخات واختات) البازی علی الصید : ٹوٹ پڑنا۔

خات (ن) خوتًا العقابُ : عقاب کے بازوؤں کی سرسراہٹ ہونا۔

تخوّت واختات المالَ : کم کرنا ...... الشئَ : اُچک لینا ...... حدیث القوم : سن کر یاد رکھنا ...... الشاۃَ : فریب دے کر چرانا۔ کہا جاتا ہے "ھُم یَختاتونَ اللیلَ" وہ رات میں رہزنی کرتے ہیں۔

الخوّات : دلیر مرد۔

خوِث (س) خوثًا البطنُ : ڈھیلا ہونا۔ کھانے سے بھرا ہوا ہونا۔ صفت (اخوث) مؤنث (خوثاء)

اخاخ اخاخۃ العشبُ : پوشیدہ ہونا۔ کم ہونا۔

الخوخ : شفتالو۔ واحد (خوخۃ)

الـخَوْخَـه :روشن دان ۔ پھاٹک میں چھوٹا دروازہ۔

الـخَوْخَاء والـخَوْخَاة والخَوْخَاءَ ة :بے وقوف۔

خَوَّدَ. الرَّجُلُ :تیز چلنا......مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا :کچھ حاصل کرنا۔

تَخَوَّدَ. الغُصْنُ :جھکنا۔

الـخَـوْد :نازک بدن ۔ جوان عورت ۔ ج خَوْدَات وخُوْد.

خَـاوَدَهُ مُـخَـاوَدَـةً. الى الشيئ :ایک کا دوسرے کے بعد آنا ۔ کہا جاتا ہے "خَاوَدُوْنَا اِلَى المَاءِ" یعنی ہم واپس آرہے تھے اور وہ لوگ جارہے تھے۔

خَـــاوَدَهُ :بار بار زیارت کے لئے آنا۔

خَاوَدَتْـه الـحُمیٰ :غیر متعین وقت پر آنا۔

خَاوَدَ عَنْهُ :علیحدہ ہونا۔

تَخَاوَدَ. القَوْمُ :باہم عہد وپیمان کرنا۔

تَـخَوَّدَ :نگہبانی کرنا ۔ تم کہتے ہو "تـخـوّدنا بـالـزيـارة :اس نے ہم سے بار بار ملاقات کی۔

الخُوْدَة :خود ۔ ج خُوَذ.

خُوْذَانُ. النَّاسِ :لوگوں کے خادم۔

خِوَاذُ. الـحُمّٰى :غیر معین وقت میں بخار آنا۔

خَارَ (ن) خُوَارًا. البقرةُ :آواز کرنا۔

(......خُـؤُوْرًا وخَـوِر (س) خَوَرًا) سست و کمزور ہونا ۔ ٹوٹنا......قـوةُ المريض :کم ہونا۔

خَـوَّرَ : کمزور ہونا ۔ ڈھیلا ہونا ۔ الاَرْضُ : کثرت بارش کی وجہ سے نرم ہو جانا۔ الرجلَ :کمزوری کی طرف نسبت کرنا۔

اَخَارَه :مائل کرنا ۔ موڑنا ۔ پھیرنا ۔ تم کہتے ہو "اَخَرْنَـا الِابـلَ الٰى مَوْضع كَذَا" ہم نے اُونٹوں کو فلاں مقام کی طرف پھیر دیا۔

تَـخَـاوَرَت. الثِيـران :بیلوں کا باہم آواز نکالنا۔

اِسْتَـخَارَهُ :مہربانی چاہنا......الـمَـنْـزِلَ: صاف کرنا۔

الـخَـوْر :مص ۔ دو بلندیوں کے درمیان پست زمین۔

الـخُـوَار :مص ۔ گائے کی آواز ۔ بکریوں ہرنوں اور تیر کی آواز کے لئے بھی مستعمل ہے۔

الـخَوَّار :بزدل ۔ کمزور ۔ سست ۔ فَـرسٌ خَـوَّارُ الـعِـنَـانِ :تابعدار تیز رفتار گھوڑا۔

الخَوَّار مِنَ الزِّنَادِ :چقماق۔

الخُوْرِى :کاہن ۔ ج خَوَارِنَة (دَخِيْل)

الخُوْرُس :گرجا میں خادموں کے قیام کی جگہ (جدید)

خَازَه (ن) خَوْزًا :دشمنی کرنا۔

خَاسَتْ (ن) خَوْسًا. الجِيْفَةُ :بدبودار ہونا ......البِضَاعةُ :مندا ہونا......خَاسَ العَهْدَ وبِالعَهْدِ :بدعہدی کرنا......بِالوَعْدِ :خلافِ وعدہ کرنا......بِفُلَانٍ :بے وفائی کرنا۔

خَوَّسَ. الشيئَ :کم کرنا ۔ گھٹانا......الابِلَ: ایک ایک کر کے پانی پر بھیجنا۔

خَاشَهُ (ن) خَـوْشًـا. بِالرُّمحِ :نیزہ مارنا ......الشيئَ :لینا......الرَّجُلُ :ہجوم میں داخل ہونا۔

خَوَّشَ وتَـخَوَّشَ. الشي :کم کرنا ۔ گھٹانا۔ وتَخَوَّشَ الرَّجل :موٹائی کے بعد لاغر ہونا۔

الخَوْش :پہلو۔

الـخَوْشَان :ایک قسم کی گھاس جس میں ترشی ہوتی ہے ۔ واحد (خَوْشَانَةٌ)

خَوِصَ يَخْوَصُ خَوَصًا :دھنسی ہوئی آنکھ والا ہونا ۔ صفت (اَخْوَص) مؤنث خَـوْصَـاء ج خُوْص......الشَاةُ :تمام جسم میں سفیدی کے ساتھ ایک سفید اور ایک سیاہ آنکھ والی ہونا۔

خَوَّصَ :پہلے شرفا کا پھر کمینوں کا اکرام کرنا ......التَـاجَ :سونے کے پتروں سے مزین کرنا......ہ الشَيْبُ :بڑھاپا شروع ہونا ۔ کہا جاتا ہے "خَوِّصْ مَا اَعْطَاكَ" یعنی جو کچھ وہ دے اس کو لے لو اگرچہ تھوڑا ہو۔

خَاوَصَ وتَـخَاوَصَ :آنکھوں کو بھینچ کر تیز دیکھنا......الـنـجـومُ :مائل بغروب ہونا۔

خَاوَصَهُ مُـخَاوَصَةً وخَاوَصَهُ البيعَ :بیچنے میں مقابلہ کرنا۔

اَخْوَصَ. النخلُ :پتے والا ہونا۔

تَـخَـوَّصَ. الشـيئَ :تھوڑے ہونے کے باوجود لے لینا......الـعَطِيَّةَ :تھوڑا تھوڑا کر کے لینا۔

الخَوَّاص :کھجور کے پتوں کا بیچنے والا اور اس کے عمل کو (الخِيَاصَة) کہتے ہیں۔

الخُوْص :کھجور کے پتے ۔ واحد (خُوْصَة)

الـخَوْصَاء :گرم ہوا جو آنکھوں کو چندھا کر دے ۔ کہا جاتا ہے "خَرَجُوا فِي الظَهِيْرَةِ الخَوْصَاءِ" وہ دوپہر کی سخت گرمی میں نکلے۔

خَاضَ (ن) خَوْضًا وخِيَاضًا. الماءَ: داخل ہونا ۔ گھسنا......الشـرابَ :ملانا...... الـغَـمَـراتِ :سختیوں میں کود پڑنا......فِـي الـحَدِيْث :مشغول ہونا......الـجَـوَادُ فِي المَيْدَانِ :کلیلیں کرنا ۔ بِالفَرسِ :پانی پر لے جانا......بِـالسَّيْفِ :زخم میں تلوار ہلانا ۔ کہا جاتا ہے "اِنَّـهُ يَـخـوض الـمَنَايَا" وہ اپنے آپ کو ہلاکتوں میں ڈالتا ہے ۔ وَهُـوَ يَخُوْضُ اللَّيْلَ :وہ رات کو ہولناکیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے گھس پڑتا ہے۔

خَوَّضَ. المَاءَ :داخل ہونا ۔ گھسنا۔

خَاوَضَ مُخَاوَضَةً واَخَاضَ

اِخَاضَةَ الفرسَ :پانی میں داخل کرنا۔

اَخَاضُوْا المَاءَ :جانوروں کو پانی میں ڈال دینا۔

تَخَوَّضَ :بتکلف گھسنا۔

اِخْتَاضَ المَاءَ :داخل ہونا ۔ گھسنا۔

تَـخَاوَضَ. القومُ فی الحَدِيْثِ :باہم مشغول ہونا۔

الخَوْضَة :خاض :کا اسم مرۃ ۔ موتی۔

الخَوَّاض :بہت گھسنے والا۔

الـمَـخَـاضَة :پانی میں گھسنے کی جگہ ۔ ج مَخَاوِض ومَخَاض ومَخَاضَات.

تَخَوَّطَهُ :وقتاً فوقتاً آنا۔

الخُوط :نرم ٹہنی یا ہری شاخ۔ج خِیْطان
خَافَ (س) خَوْفًا وخِیفًا ومَخَافَةً وخِیفَةً وتَخْوَفًا :گھبرانا۔احتیاط کرنا۔ڈرنا۔کہا جاتا ہے "خَافَهُ وخَافَ مِنْهُ وخَافَ عَلَیْهِ"۔
صفت(خائِف) ج خُوَّف وخُیَّف وخِیَّف وخَائِفُون. وتخوَّف الحقَّ :حق کو مار لینا۔وتخوَّف الشیئَ :تھوڑا تھوڑا کم کرنا۔
تخوَّف علیه شیئًا :خوف کھانا۔
خوَّفه :ڈرانا۔۔۔۔۔الطریقَ :ایسا کر دینا کہ لوگ ڈرنے لگیں۔
أخافهُ إخافةً :ڈرانا۔أخاف الطریقُ : گھبراہٹ میں ڈالنا۔
خَاوَفَهُ :ڈرنے میں مقابلہ کرنا۔کہا جاتا ہے "خاوفته فخفته أخوفه" میں نے اس سے ڈرنے میں مقابلہ کیا تو میں غالب رہا یعنی میں اس سے زیادہ ڈرنے والا نکلا۔
الخَوَاف :شور۔
الخَاف :بہت ڈرنے والا۔
الخَافَة :چمڑے کا جبہ جس کو شہد نکالنے والا پہنتا ہے۔جس کے ذریعے سے پھلوں کو چنا جائے۔
الخِیفَة :ڈرنے والے کی حالت۔ج خِیَف.
المَخُوف :خوفناک۔کہا جاتا ہے "طریقٌ مَخُوفٌ" خوفناک راستہ۔
خَوِقَ (س) خَوَقًا وانخَاقَ وتَخَوَّقَ : کشادہ ہونا۔صفت(أخْوَق) مؤنث خَوْقَاء ج خُوق.
أخاق إخاقةً :ملک میں جانا۔
خوَّقَهُ :کشادہ کرنا۔
تخوَّق. عنه :دور ہونا۔
الخُوق :بالی کا حلقہ۔
الخَوَق :کشادگی۔خارش۔
الأخْوَق :خارش والا۔کانا۔
مکان (مُنخاق) کشادہ جگہ۔
خَالَ یَخُول خَوْلاً وخِیالاً. المَوَاشِیَ : نگہبانی کرنا۔۔۔۔۔فلانٌ علی أهْلِه :تدبیر امور کرنا۔انتظام کے لئے کافی ہونا۔
خَالَ یَخَالُ خَوْلاً :تنہائی کے بعد غلاموں والا ہونا۔
خوَّلَهُ الشیئَ :عطا کرنا۔بخشش کرنا یا مالک بنانا۔
أخْوَلَ وأُخْوِلَ :ماموں والا ہونا۔
أخَالَ. فیه خالاً مِنَ الخَیْر وأخَالَهُ : فراست سے بھلائی معلوم کرنا۔
تَخَوَّلَ فِیهِ خالاً مِنَ الخَیْرِ وتَخَیَّلَ. تخوُّلاً وتخیُّلاً :بھلائی معلوم کرنا۔تخوَّل خالاً :ماموں بنانا۔۔۔۔۔فلانًا:نگہبانی کرنا۔
اِستَخْوَلَهُمْ :خادم بنانا۔اِستَخْوَلَ واستخال فیهم :ماموں بنانا۔
الخَوَل. خولی کی جمع۔غلام۔لونڈیاں۔لفظ واحد ہی جمع کے لئے مستعمل ہے اور کبھی واحد کے لئے (خائل) بولتے ہیں۔
الخَال :ماموں۔ج أخْوَال وأخْوِلَة وخُؤُول وخُؤُولَة.
الخَالَة :ماں کی بہن۔موسی۔ج خالات:تم کہتے ہو "هما ابناء خالة" یہ دونوں ایک دوسرے کے خالہ کے بیٹے ہیں۔الخال: خیر کا نشان۔فوج کا جھنڈا۔چیز کا مالک۔تم کہتے ہو "انا خال هذا الفرس" میں اس گھوڑے کا مالک ہوں۔
الخَوَلِیّ :مال کا بہتر منتظم۔ج خول.
الخائل :فا۔الخول کا واحد۔کہا جاتا ہے "هو خائلُ مالٍ" وہ مال کا منتظم ونگہبان ہے اور کبھی حذف ہمزہ سے "خالُ مالٍ" کہتے ہیں۔
الخَوْلَة :ہرنی۔
الأخْوَل :ہر وہ شخص جس کے بہت سے ماموں ہوں۔رجلٌ (مُخْوِلٌ ومُخْوَلٌ ومُخَال) شریف ماموں والا۔
خَامَت (ن) خَوَمَانًا. الأرضُ :ناموافق آب وہوا والی ہونا۔
أخام. إخامة. الفرسُ :تین ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔
الخَام :روئی کا کپڑا۔ج أخْوَام. أرْض (خَامَة) ناموافق آب وہوا والی زمین۔
خَانَهُ (ن) خَوْنًا وخِیانَةً ومَخَانَةً وخَانَة فی کذا :امانت میں خیانت کرنا۔خَانَهُ سَیْفُه :اچٹ جانا۔خانه الدهرُ :آسودگی کو سختی سے بدل دینا۔خَانَتْهُ رِجلاه: چلنے پر قادر نہ ہونا۔خان الدلوَ الرِشاءُ :ٹوٹ جانا۔العهدَ:توڑ دینا۔کہا جاتا ہے "خانه العهدَ والأمانةَ" یعنی اس نے عہد یا امانت میں خیانت کی۔صفت(خائِن) ج خُوَّان وخَانَة وخَوَنَة (۔۔۔۔۔خَوْنًا) جسم میں کمزوری اور نظر میں ضعف ہونا۔
خوَّنَه :خیانت کی نسبت کرنا۔
خوَّنَهُ وخوَّن مِنْهُ تخوِینًا :تھوڑا تھوڑا کر کے کم کرنا۔تخوَّنَهُ وتخوَّنَهُ :نگہبانی کرنا اور اسی سے ہے "کانت الحمی تتخوَّنُه" اس کو وقت پر بخار آتا ہے۔تخوَّنه الدهرُ : آسودگی کو سختی سے بدل دینا۔
اِختانه :خیانت کرنا۔۔۔۔۔المالَ:چرانا۔
اِستَخانه :خیانت کرنے کا ارادہ کرنا۔
الخَان :دکان۔سرائے۔ج خانات (دخیل) اور خان ترکوں کے بادشاہ کا لقب تھا۔
الخَائنة. الخائن :کا مؤنث۔الخائنة : بہت خیانت کرنے والا۔"تا" مبالغہ کے لئے ہے۔جیسے راویة: بہت روایت کرنے والا۔
الخُوَان والخِوَان :دسترخوان۔عوام اس کو سفرہ کہتے ہیں۔ج أخْوِنَة وخُون.
الخَوُون والخَوَّان :بہت خیانت کرنے والا۔
الخوَّانة :بہت خیانت کرنے والا۔"تا" مبالغہ کے لئے ہے۔دبر۔
خَوَّتِ الدارُ تخویًا :گر جانا۔۔۔۔۔النجومُ :بغیر بارش ہوئے غروب ہونا۔
الخَوُّ :بھوک۔کشادہ وادی(۔۔۔۔۔والخَوُّ)

شہد۔

الخَوۃ: کشادہ زمین۔

خَوِیَ (ض) خَواءً۔ البَیْتُ: گرنا۔ خالی ہونا ...... رأسُہ: کثرتِ نکسیر سے خون سے خالی ہونا (...... خَوِیَ وخَواءً) بھوکا ہونا ...... الزَّنْدُ: آگ نہ دینا (...... خَیًّا) النجومُ: بے بارش کے ہونا۔ مائل بغروب ہونا (...... خَوِیَ وخَوایَۃً) الشیَ: اُچک لینا۔

خَوِیَ (س) خَیًّا وخُوِیًّا وخَوایَۃً۔ المکان: خالی ہونا۔

خَوّٰی تَخْوِیَۃً۔ البعیرُ: بیٹھنے میں پیٹ کو زمین سے اونچا رکھنا ...... الطائرُ: اڑنے میں بازو لٹکانا۔

اَخْوٰی اِخْواءً۔ الزَّنْدُ: آگ نہ دینا ...... النجومُ: بے بارش کے ہونا ...... الرجلُ: بھوکا ہونا ...... ماعندَ فُلانٍ: سب کچھ لے لینا (وخَوّت) الماشیۃُ: بہت موٹا ہونا۔

اِخْتَوٰی اِخْتِواءً: بے عقل ہونا ...... البلدَ: عبور کرنا ...... ماعندفلانٍ: سب کچھ لے لینا ...... الفرسَ: اگلی پچھلی ٹانگوں کے درمیان نیزہ مارنا۔

الاَخْـــوٰی: عقل وہوش رفتہ۔ مؤنث خَیّا وخَوْیاء۔

الخَوٰی والخَواء: کھانے سے پیٹ کا خالی ہونا۔ دو چیزوں کے درمیان کا خلاء۔ خَواءُ الفرسِ: گھوڑے کے اگلے پچھلے پیروں کے درمیان کا فاصلہ۔

الخَوِیُّ: خالی پیٹ والا۔

الخَوِیُّ: نرم وپست زمین۔

خابَ (ض) خَیْبَۃً وتَخَیَّبَ: محروم ہونا۔ نا اُمید ہونا۔ کہا جاتا ہے "خابَ سَعْیُہ" یعنی وہ نا کامیاب ہوا۔

خَیَّبَہ واَخابَہ: محروم کرنا۔

قدحٌ (خیّابٌ) آگ نہ دینے والا چقماق۔

المَخْیَبَۃ: باعثِ محرومی۔

خاتَ (ض) خَیْتًا وخُیُوتًا: آواز کرنا۔

خارَ (ض) خَیْرًا: صاحبِ خیر ہونا۔ اللّٰہُ لکَ فی الاَمْرِ: بہتری کرنا۔

خارَ (ض) خِـــیَرَۃً وخِیَرَۃً وخَیْرًا وخَیَّرَ۔ الشیَ علٰی غَیْرِہٖ: فضیلت دینا۔ خارَہٗ: انتخاب کرنا اور اسی سے ہے "اَللّٰھُمَّ خِرْلِی" اے اللہ میرے لئے دو امر میں سے بہتر کا انتخاب کر۔

خَیَّرَہٗ وخایَرَہٗ۔ فی الاَمْرِ وبَیْنَ الاَمْرَیْنِ: پسند کرنے کے لئے اختیار دینا۔ وخایَرَہٗ فی العِلْمِ فخارَہٗ: علم میں مسابقت کرنا اور غالب رہنا۔

تَخَیَّرَہٗ واخْتارَہٗ: چن لینا۔ انتخاب کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔

اِسْتَخارَ اِسْتِخارَۃً: طلب خیر کرنا۔ اللّٰہَ: طلب خیر کی دعا کرنا۔

الــخَیْــرُ ج خُیُور: بھلائی نیکی۔ کسی چیز کا اپنے کمال کو پہنچنا مال ...... ج اَخْیار وخِیار: بہت نیکی والا اور خیر اسم تفضیل کا صیغہ (اَخْیَــرُ) کا مخفف ہے اور اس کی مؤنث (خَیْرَۃٌ) ہے۔ کہا جاتا ہے "فُلانَـۃُ خَیْرَۃُ النّاسِ وخَیْرُھُم"۔

الــخِیْــرُ: شرف۔ بزرگی۔ کرم۔ اصل۔ ہیئت۔

الخَیِّرَۃ: بہت خیر والی۔ ہر چیز سے بہتر۔ ج خَیِّرات۔

الــخِیَرَۃ والخِیْرَۃ۔ مِنَ الشیِ اوالقومِ: افضل۔

الــخِیـــار: پسندیدگی۔ کہا جاتا ہے "اَنْتَ بِـالــخِیار" یعنی جو چاہو پسند کرو۔ خِیارُ الشیِ: چیز میں کا افضل۔ الــخِیـار: ککڑی۔ واحد (خِیارۃ)

خِیارْشَنْبَر: املتاس۔

الخَیْرِیُّ: ایک قسم کی پھولوں والی نباتات۔

الــخَیْــرِیَّۃ: عمدگی۔ فضل۔ عثمانی سلطنت کا ایک پرانا سکہ۔

الخَیِّر: فیاض۔ مؤنث خَیِّرَۃ۔

الاَخْیَـــرُ: زیادہ اچھا۔ مؤنث خُیْــرٰی وخُوْرٰی ج اَخایِر۔

الــخِیْــرٰی والــخُوْرٰی والــخُوْرٰی والــخِیْــرٰی: بہت زیادہ اچھا۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ خیرٰی۔ الخ" یعنی بہت خیر والا۔

الــمُــخْــتــار: منتخب۔ کہا جاتا ہے "اَنْــتَ بالمُخْتارِ" یعنی تم جو چاہو پسند کرو۔

خاسَ (ض) خَیْـسًـا۔ اللَّحْمُ: بدبودار ہونا ...... البَیْعُ: سردبازاری ہونا۔ مندا ہونا ...... الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔ ذلیل ہونا ...... الرَّجُلَ اوالدابّۃَ: مطیع کرنا۔

خاسَ (ض) خَیْسًـا وخَیَسـانًا۔ بالعھدِ: بدعہدی کرنا ...... بــالــوَعْــدِ: خلاف وعدگی کرنا۔

خَیَّسَــــہٗ: سدھانا۔ ذلیل کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَیَّسَ الجَمَلَ" یعنی اس نے اونٹ کو سوار ہو کر سدھایا۔ روکنا۔

الخَیْس: غم۔ گمراہی۔ جھوٹ۔ خیر۔

الخِیْس: گنجان درخت۔ شیر کی جھاڑی۔ ج اَخْیاس: دودھ۔

الخِیْسَــۃ: شیر کے رہنے کی جگہ۔ ج خِیَس۔

الــمُــخَیَّس۔ والــمُــخَیِّس: جانور کے سدھانے کی جگہ۔ قید خانہ۔

خاشَ (ض) خَیْشًـا۔ مـافی الوعاء: نکالنا۔

الخَیْش: کتاں کا کھردرا کپڑا۔ ج خُیُوش واَخْیاش: واحد (خَیْشَۃ) کمینہ آدمی۔

الخَیّاش: کتاں کا کھردرا کپڑا بیچنے والا۔

خـاصَ (ض) خَـیْـصًـا: کم ہونا۔ صفت (خائِص)

خَیِصَ (س) خَیَصًا: ایک بڑی ایک چھوٹی آنکھ والا ہونا۔ صفت (اَخْیَــــص) مؤنث (خَیْصاء)

الخَیْص: تھوڑی چیز۔ کہا جاتا ہے "نِلْتُ مِنْہُ خَیْصًا خائِصًا" میں نے اس سے تھوڑی چیز حاصل کی۔

الــخِیْصٰی: تھوڑی چیز۔ کہا جاتا ہے "فی المَرْعٰی خِیْصٰی مِنَ العُشْبِ" چراگاہ میں تھوڑی سی گھاس ہے۔

الخَيصَان :تھوڑا مال۔
خَاطَ (ض) خَيطًا. الثوبَ :سینا۔ صفت فاعلی (خَـائِط وخَـاط وخَيَّـاط) اور صفت مفعولی (مَخِيط ومَخيُوط)...... الحَيَّةُ : زمین پر رینگنا اور اسی سے ہے "هذا مَخِيطُ الـحَيَّة" یہ سانپ کے رینگنے کی جگہ ہے۔
خاطَ اِلَيهِ خَيطَةً :ایک ہی دفعہ یا جلدی سے گزر جانا۔
خَيَّطَ الشَّيبُ فِي رَاسِه :بڑھاپا شروع ہونا۔
تَـخَيَّطَ. رَاسُـهُ بـالشَّيبِ :بڑھاپا شروع ہونا۔
اِخْتَـاطَ واخْتَطى. اِلَـيهِ :ایک ہی دفعہ یا جلدی سے گزر جانا۔
الـخَيـطُ :مص۔ دھاگہ۔ ج خُيُـوط وخُيُوطَة واَخْيَاط...... مِنَ النَّعَامِ :شتر مرغ کا ریوڑ۔
مِنَ الجَرَادِ :ٹڈیوں کا دل۔ ج خِيطَان.
الـخَيطُ الْاَبيَضُ :صبح کی سفیدی۔ الـخيطُ الاسوَدُ :رات کی سیاہی۔ الـخَيـطُ مِنَ الرَّقَبَة :حرام مغز۔ کہا جاتا ہے "جَـاحَـشَ عَنْ خَيطِ رَقَبَتِه" اس نے اپنے خون سے مدافعت کی۔ خَيطُ بَاطِلٍ :ترمرے یعنی وہ چیز جو گرمی کے زمانہ میں دوپہر میں مکڑی کے جالے کی مانند فضا میں اُترتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔
الـخِيطُ والخَيطَى. مِنَ النَّعامِ او الجَرَادِ : شتر مرغ کا ریوڑ۔ ٹڈیوں کا دل۔
الخِيَاطَة :درزی کا پیشہ۔
الخَيَّاط :درزی۔
الخِيَاط والمِخيَطُ :سوئی۔
خَيِفَ (س) خَيَـفًا :ایک نیلگوں اور ایک سرگیں آنکھ والا ہونا۔ صفت (اَخيَف) مؤنث خَيفَاء ج خِيف.
خَيَّفَ. عَنِ القِتَالِ :روگردانی کرنا۔
...... الـقَومُ :کسی جگہ میں اُترنا۔ خَـيَّفَـتِ الـمرأةُ باَولَادِها :اخیافی بھائیوں کی ماں ہونا۔
تَخَيَّفَ. الوانًا :مختلف رنگوں والا ہونا۔
الخَيف :دامن کوہ میں ہر بلند و پست زمین۔ پانی بہنے کی جگہ سے بلند جگہ۔ تھن کی کھال۔
الخَيفَة :چھری۔ شیر کی جھاڑی۔
الخَيفَاء :کشادہ تھنوں والی۔ ج خَيفَاوَات وخِيف.
الاَخْيَـاف :مختلف لوگ۔ کہا جاتا ہے "هـم اِخـوَةُ اَخيَاف اَوبَنُو اَخيَاف" یعنی ان کی ماں ایک ہے اور باپ مختلف ہیں۔
الـخَيـفَان :لوگوں کی کثرت۔ مختلف رنگوں والی ٹڈی۔ ایک قسم کی پہاڑی گھاس۔ واحد (خَيفَانَة)
خَـالَ يَـخَـالُ خَيلاً وخِيلاً وخَـالًا وخَيلَةً وخِيـلَةً وخَيلَانًـا وخَيـلُولَةً ومَـخِيلَةً ومَـخَالَةً. الشئُ :خیال کرنا۔ گمان کرنا اور واحد متکلم مضارع کا صیغہ اِخَال واَخَال :اور بکسر ہمزہ زیادہ فصیح ہے۔
خَيَّلَ تَـخيِيلاً وتَخَيُّلاً. عليه :تہمت لگانا اور (خَيَّلَ تَخيِيلاً) السحابُ :گرجنا چمکنا اور برسنے کے لئے تیار ہونا...... فِيهِ الخَيرَ : معلوم کرنا...... عَـنِ الـقَـومِ :کمزور و بزدل ہونا۔
خُيِّلَ. اِلَيهِ ولَهُ اَنَّهُ كَذَا :توہم ہونا کہ وہ ایسا ہے۔
خَايَلَهُ :فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔
خَايَلَتِ السَّحَابَةُ :بارش کی اُمید دلانا۔
اَخْيَـلَـتِ. السـماءُ :برسنے کے لئے تیار ہونا۔
...... النَّاقَةُ :تھنوں میں دودھ والی ہونا۔
(...... واَخَـالَ) الـقومُ :ایسے بادل کو دیکھنا جس کے متعلق خیال ہو کہ برسے گا۔ (اَخْيَـلَ واَخْتَـالَ) المَكَانُ بالنَّبَاتِ :ہرا بھرا ہونا۔
اَخَالَ عَلَيهِ الشئُ :دشوار و مشتبہ ہونا۔
تَخَيَّلَتِ. السَّحَابَةُ :بارش کی علامتیں معلوم ہونا...... الرَّجُلُ :تکبر کرنا...... لَهُ اَنَّهُ كَذَا : توہم ہونا کہ وہ ایسا ہے...... فِيـهِ الـخَيـرَ: معلوم کرنا...... ه : فراست سے معلوم کرنا...... عليه :پسند کرنا اور فراست سے خیر معلوم کرنا۔
تَـخَايَلَ تَخَايُلاً واخْتَالَ واخْتِيَالاً :تکبر کرنا اور اکڑ کر چلنا۔
اِسْتَخَالَ. السَّحَابَةَ :برستا ہوا خیال کرنا۔
الخَال :مص۔ بادل جس سے بارش ضروری ہو۔ بے بارش کا بادل۔ بجلی۔ غرور۔ بڑا پہاڑ۔ جھنڈا۔ نرم کپڑا۔ سخی و فیاض آدمی۔ مغرور۔ گمان و توہم۔ بے بیوی والا۔ کمزور دل یا کمزور جسم والا۔ چھوٹا ٹیلہ۔ گھوڑے کی لگام۔ کفن۔ بدن کا تل۔ ج خِيلَان.
الـخَيل :مص۔ گھوڑوں کا گروہ۔ ج خُيُول واَخيَال اور مجازاً خَيل کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "اتی بِـخَيلِـه ورَجِلِه" وہ اپنے سوار اور پیادوں کے ساتھ آیا۔
الخِيل :ہینگ۔
الـخَيلَان :ایک دریائی جانور ہے جس کا نصف حصہ انسان جیسا اور نصف حصہ مچھلی کا سا ہوتا ہے۔
الـخَيَـال :گمان و وہم۔ ج اَخْيِـلَة (...... والخَيَالَة) وہ صورت جو خواب میں نظر آئے۔ انسانی شکل۔ ڈراوا۔ یعنی وہ (کپڑے اور لکڑی کی انسان نما) چیز جس کو کھیتوں میں کھڑا کر دیتے ہیں چوپائے اور پرندے اس کو انسان خیال کرتے ہیں۔
الخَائِل :مغرور۔ ج خَالَة.
المُخَيِّلَة والخَيَالِيَّة :قوت خیالیہ۔
الاَخْيَل مؤنث خَيلَاءُ. ج خِيل واَخَائِل. و(المَخِيل والمَخيُول) بدن میں تل والا۔
الاَخْيَل :ایک منحوس پرندہ کا نام۔
الْاَخَـائِل :مغرور۔ کہا جاتا ہے "رِجَـالٌ اَخَائِل".
الخَيَّال :شہسوار۔ گھوڑے والا۔ ج خَيَّالَة.
الـخُيَلَاءُ. والخِيَلَاءُ والخَيلَة :تکبر و غرور۔
السحابة (المُخِيلَة والمَخِيلَة والمُخَيِّلَة

والـمُـخْتَـالَة) بادل جس کے برسنے کی امید ہو۔ الـمُـخِيْل: خیر سے ڈرانے والا۔ كَلامٌ مُخِيْلٌ: دشوار کلام۔

الـمَخَـايِل. مِنَ السُّحُب: بارش سے ڈرانے والا بادل اور اسی سے ہے "ظَهَـرَتْ فِيـه مَـخَايِلُ النَجَابَةِ" اس کے اندر شرافت کی علامتیں ظاہر ہوئیں۔

أَرْضٌ (مُخْيِلَةٌ ومُتَخَايِلَةٌ)

خَـامَ يَـخِيْـمُ خَيْـمًـا وخَيَـمَـانًـا وخُيُوْمًـا وخُيُوْمَةً وخِيَامًا وخَيْمُوْمَةً: اقامت کرنا ......عنـه: بزدل ہونا۔ روگردانی کرنا...... القومُ فِي القِتَالِ: جنگ میں کامیاب نہ ہونا ......رجله: پاؤں اٹھانا۔

خَيَّـمَ: خیمہ لگانا۔ خیمہ میں اقامت کرنا...... بالمكان: اقامت کرنا۔ خَيَّمَتِ الكَرْمَةُ: خیمہ کی مانند ہونا۔ خَيَّمَتِ البَقر: اپنے تھان پر کھڑے رہنا...... الـرِيـحَ فِى الثَوْب: کپڑے میں خوشبو کو بسانا۔

أَخَامَ إِخَامَةً وأَخْيَمَ إِخْيَامًا. الخيمةَ: نصب کرنا...... الفرسُ: تین ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔

تَـخَيَّـمَ. المَكَانَ وبالْمَكَان وفِيْه: جگہ میں اپنا خیمہ نصب کرنا۔ تَـخَيَّمَتِ الرِيْحُ الطَّيِّبَةُ بالثَّوْبِ وفِيْهِ: بھڑک اٹھنا۔

الخِيْم: طبیعت۔ خصلت۔ تلوار کا جوہر۔

الـخَام: ہر وہ چیز جس میں ابھی ہاتھ نہ لگا ہو جیسے ہیرا جو ابھی صاف نہ کیا گیا ہو۔ پتھر جو تراشا نہ گیا ہو۔ چمڑا جس کی دباغت نہ ہوئی ہو۔ کپڑا جو ابھی دھویا نہ گیا ہو۔ روئی کا بنایا ہوا۔ ج أَخْوَام. الخَام: مولی۔

الخَامَة: تروتازہ گھاس۔ ج خَام وخامات.

الخَيْمة: ڈیرہ۔ ہر وہ مکان جو اینٹ، پتھر اور مٹی وغیرہ سے نہ بنا ہو۔ ج خِيَـم وخِيَـام وخَيْمَات وخَيْم. الخِيَام: ہودے۔

الخَيَّام: خیمہ میں رہنے والا (......الخَيْمِى) خیمہ بنانے والا یا بیچنے والا۔

المُخَيَّم: وہ جگہ جہاں خیمے نصب ہوں۔

د

د: الدال: بنیادی حروف میں سے آٹھواں حرف ہے۔
دَأَبَ (ف) دَأْبًا ودَأَبًا ودُؤُوبًا. فی العَمَل: لگاتار جانفشانی سے کرنا۔ صفت (دَائِبٌ ودَؤُوبٌ). (دَأْبًا ودَأَبًا) الدابةَ تیز ہانکنا...... ہ دھتکارنا۔
اَدْأَبَهُ اِدْآبًا: تھکانا۔ لگاتار کوشش کرنے کا حاجت مند بنانا۔
الدَّأْبِ والدَّأَب: مص۔ عادت۔ حالت۔
الدَّائِبَان: رات دن۔
الدائِب: تھکا ماندہ۔
دَأَثَ (ف) دَأْثًا: بوجھل ہونا...... الثوبُ: میلا ہونا...... الثوبَ: میلا کرنا...... الطَّعَامَ: کھانا۔
الدِّئْث: سخت کمینہ۔
الـدَّأْثَـاء: باندی۔ لونڈی۔ ج دِآث اِبْنُ دَأْثَاء: بے وقوف۔
دَأْدَأَ دَأْدَأَةً ودِئْدَاءً: تیز دوڑنا...... فِي اَثَرِه: کھوج لگانے کے لئے پیچھے جانا...... الشَّيْئَ: ڈھانپنا۔ حرکت دینا۔ ٹھہرانا...... القومُ: باہم ہجوم کرنا۔
تَدَأْدَأَ: ہلنا۔ ٹھہرنا...... فِي مَشْيِه: لڑکھڑانا۔ ...... عَنْ فَرَسِه: گرنا۔
الـدَّأْدَأُ والدَّأْدَاء والدَّأْدَاةُ والدُّأْدُأَةُ. مِنَ اللَّيَالِي: سخت تاریک رات۔ ج الدَّآدِئ.
الدَّارَ صِيْنِيْ: دار چینی۔
دَئِصَ (س) دَأَصًا: اترنا...... البَعِيْرُ: موٹا و پُر گوشت ہونا۔

الدَّاص: موٹا پا۔
دَأَظَ (ف) دَأْظًا. الإنَاءَ: بھرنا...... الرجلَ: باوجود شکم سیری کے کھانے پر مجبور کرنا۔ غصہ دلانا۔ گلا گھونٹنا...... القَرْحَةَ: دبا کر نچوڑنا۔
دَأَظَ (ف) دَأَظًا: موٹا ہونا۔
دَأَلَ (ف) دَأْلًا ودَأَلًا ودَأَلَى: سست چلنا۔ (...... له دَأْلًا ودَأَلَانًا): فریب دینا۔
دَاءَ لَـهُ مُدَاءَ لَةً: دھوکا دینا۔ تیز چلنے میں مقابلہ کرنا۔
دُؤَالَة: لومڑی کے لئے علم جنس ہے۔
الـدَّأَل والدَّئِل والدُّؤَل والدَّأَلَان: گیدڑ۔ بھیڑیا۔ نیولے کی مانند ایک جانور۔
الـدُّؤْلُوْل: مصیبت۔ ج دَآلِيْل کہا جاتا ہے "وَقَعَ القَوْمُ فِي دُؤْلُوْل": لوگ مصیبت میں پڑ گئے۔
دَأَمَ (ف) دَأْمًا. الـحَائِطَ: سہارا دینا...... الرجلَ: کود کر سوار ہونا۔ تَـدَأَّمَـهُ المَاءُ: ڈھانپ لینا۔ تَـدَأَّمَتِ السَّمَاء: لگاتار برسنا۔
تَدَاءَ تَـمَتْ. عَلَيْهِ الهُمُوْمُ والأمُوْرُ: ہجوم کرنا۔
الدَّأْم: مص۔ ہر وہ چیز جو تمہیں چھپالے۔
الدَّأْمَاء: سمندر۔
دَأَى يَـدْأُوْ ويَدْأَى دَأْوًا ودَأْيًا. الـذِّئْبُ للصَّيْد: دھوکے سے شکار کرنا۔
الـدَّأْي: سینے کی پسلیوں کے ملنے کی جگہ۔ ج دَأْيَات.

(اِبْنُ دَايَة): کوا۔
الدَّايَة: دائی جنائی۔ ج دَايَات.
دَبَّ (ض) دَبًّا ودَبِيْبًا: رینگنا۔ ہاتھوں یا پیروں کے بل چلنا۔ کہتے ہیں "هُوَ اَكْذَبُ مِـنْ دَبَّ ودَرَجَ": وہ زندوں اور مردوں سے زیادہ جھوٹا ہے...... السُّقْمُ فِي الجِسْمِ اوالبِلٰى فِي الثوبِ: بیماری کا جسم میں اور کہنگی کا کپڑے میں سرایت کرنا، اثر کرنا ...... الـجَدْوَلُ: نہر کا جاری ہونا اور کہا جاتا ہے "دَبت عَقَارِبُهُ": اس نے تفرقہ اندازی کے لئے چغل خوری کی۔ دَبَّ الشَّيْـخُ: آہستہ چلنا۔
اَدَبَّ. الـصَّبِيَّ: ہاتھ پیروں پر چلانا...... اِلٰى اَرْضِـهِ جَـدْوَلًا: نہر جاری کرنا کہا جاتا ہے "اَدَبَّ البِلَادَ": اس نے ملک کو عدل و انصاف سے بھر دیا۔ و "هُـوَ يُدِبُّ عَلَيْنَا عَقَارِبَهُ ويُحَرِّشُ عَلَيْنَا اَقَارِبَه": یعنی وہ ہم سے دشمنی کرتا ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے۔
الـدُّبُّ: ریچھ۔ ج اَدْبَـاب ودِبَبَة: مؤنث دُبَّة. الـدُّبُّ الاكْبَرُ والـدُّبُّ لاَصْغَرُ. بنات النعش: کے ستاروں کا مجموعہ۔ کہا جاتا ہے "رَكِبَ دُبَّ فُلَان اودُبَّةَ فُلَانٍ": اس نے فلاں کا طریقہ اختیار کرلیا۔
الدُّبَّة: تیل وغیرہ کا برتن۔ بط کی شکل کا شیشہ کا برتن۔ بہت ریتلی جگہ۔ ج دِبَـاب: منہ کا زوال۔ ج دُبَبٌ: کہا جاتا ہے "لَيْـسَ فِي الدَّارِ دُبِّيٌّ اَوْدِبِّيٌّ": یعنی گھر میں کوئی نہیں۔ اس کا استعمال صرف نفی کی صورت میں ہوتا

ہے۔
الدَّبَبُ: زُوال۔ بال کی کثرت۔ گائے کا نومولود بچھڑا۔
الدَّبَّاب: تیز رینگنے والا۔ ناتوانی سے آہستہ چلنے والا۔ مؤنث دَبَّابَة۔
الدَّبَّابَة: ایک آلہ کا نام جس کو محاصرہ میں استعمال کیا کرتے تھے اور اس کے جوف میں داخل ہو کر قلعہ کی دیوار کی جڑ میں پہنچ جاتے تھے اور جوف میں رہتے ہوئے نقب لگاتے تھے۔ ج دَبَّابَات. الدَّبَّابَة: ٹینک یعنی مسلح جنگی موٹر۔
الدَّبِیب: مص۔ رینگنے والا۔ چھوٹا کیڑا جو پانی میں کھیلتا رہتا ہے۔
الدَّبُوب والدَّیْبُوب: موذی۔ چغل خور۔ گہرا غار۔ ہر موٹی تازی چیز۔
الدَّابَّة. الدابُّ: کا مؤنث۔ ہر رینگنے والا جانور۔ سواری کا جانور۔ بوجھ لادنے کا جانور۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے اور اس میں تا وحدت کی ہے۔ ج دَوَابّ۔ تصغیر (الدُّوَیْبَّة)
الدُّبَّاء: کدو۔ واحد (دُبَّاءَة)
الدِّبَّان: زُوال۔ بالوں کی کثرت۔
الاَدَبُّ: بہت بالوں والا۔ بہت روئیں والا۔ مؤنث دَبَّاء: بہت بالوں والا اُونٹ۔
المَدَبُّ: جاری ہونے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "مَدَبُّ السَّیْلِ": سیلاب بہنے کی جگہ۔ و"مَدَبُّ النَّمْلِ": چیونٹیوں کے چلنے کی قطار۔
اَرْضٌ (مَدَبَّة): بہت ریچھوں والی زمین۔
دَبَأَہ (ف) دَبْأً: لاٹھی سے مارنا۔۔۔۔۔ الشَّیْءُ: ساکن ہونا۔
دَبَّأہ. وَدَبَّأَ عَلَیْہِ: چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔
دَبَجَہ (ن) دَبْجًا و دَبَّجَہٗ: نقش کرنا۔ مزین کرنا۔ خوبصورت بنانا۔۔۔۔۔ الطَّیْلَسَانَ: ریشمی کپڑا لگا کر مزین کرنا۔
الدِّیْبَاج: ریشمی کپڑا۔ ج دَبَابِیج وَدَیَابِیج واحد (دِیْبَاجَة) و (الدِّیْبَاجَة): چہرہ۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ یَصُونُ دِیْبَاجَتَہٗ": فلاں اپنی آبرو کی حفاظت کرتا ہے۔ و"فُلانٌ یَبْذُلُ دِیْبَاجَتَہٗ": فلاں اپنی آبرو ریزی کرتا ہے۔ "دِیْبَاجَةُ الکِتَابِ": کتاب کا دیباچہ۔
الدِّیْبَاجَتَان: دونوں رخسار۔ دِیْبَاجَةُ الوَجْہِ: چہرہ کی رونق۔ الدِّیْبَاجُ: جوان اُونٹنی۔
الدَّبَّاج: ریشمی کپڑے کا بیچنے والا۔
المُدَبَّج: ریشمی کپڑے سے مزین کیا ہوا۔ بدشکل ایک بدشکل آبی پرندہ۔ اُلو۔
دَبَّجَ: سر جھکانا اور پیٹھ بچھانا۔ ذلیل ہونا۔ فِیْ بَیْتِہٖ: گھر میں جمے رہنا۔
دَبَّخَ: بمعنی دَبَّجَ.
دَبْدَبَ دَبْدَبَةً. الحَافِرُ عَلَی الاَرْضِ: ٹاپ سے آواز نکلنا۔
دَبَرَ (ن) دَبْرًا و دُبُوْرًا. النَّہارُ اوالصَّیْفُ: گزر جانا۔ ختم ہونا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: مرنا۔ پشت پھیرنا۔ بوڑھا ہونا۔۔۔۔۔ الرِّیحُ: پچھوائی رُخ پر ہو جانا۔ (۔۔۔۔۔ دَبْرًا) السَّہْمُ الہَدَفَ: نشانہ سے ہٹ جانا۔۔۔۔۔ الکِتَابَ: نقل کرانا۔۔۔۔۔ بالشَّیْءِ: لے جانا۔۔۔۔۔ ہٗ: پیچھے آنا۔۔۔۔۔ الحَدِیثَ عَنْ فُلانٍ: کسی کے مرنے کے بعد اس کی بات بیان کرنا۔
دُبِرَ: پچھوائی ہوا لگنا۔
دَبِرَ (س) دَبَرًا. البَعِیرُ: کجاوہ وغیرہ سے زخمی پیٹھ والا ہونا۔ صفت (دَبِر)
دَبَّرَ. الامرَ: غور کرنا۔ انجام سوچنا۔ انتظام کرنا۔۔۔۔۔ الحَدِیثَ: دوسرے سے روایت کرنا۔۔۔۔۔ عَلٰی ہَلاکِہٖ: کسی کی ہلاکت کے لئے حیلہ اور کوشش کرنا۔
دَابَرَ مُدَابَرَةً و دِبَارًا: مرنا۔۔۔۔۔ ہٗ: دشمنی کرنا۔
اَدْبَرَ. البَعِیرُ: زخمی پیٹھ والا ہونا۔ اَدْبَرَہٗ القَتَبُ: پیٹھ زخمی کرنا۔۔۔۔۔ فُلانٌ: مرنا۔ پچھوائی ہوا میں داخل ہونا۔۔۔۔۔ عَنْہُ: پیٹھ پھیرنا۔۔۔۔۔ ہٗ: پیچھے کرنا۔ اَدْبَرَتِ الدُّنْیَا: اقبال کا ختم ہونا۔ الامرُ: ختم ہونا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: بدھ کے دن سفر کرنا۔
تَدَبَّرَ. الامرَ: انجام سوچنا۔
تَدَابَرَ. القومُ: باہم دشمنی کرنا۔ اختلاف کرنا اور قطع تعلقات کرنا۔
اِسْتَدْبَرَہٗ: پشت دینا۔ اختیار کرنا اور جستجو کرنا۔۔۔۔۔ الامرَ: غیر متوقع طور پر نتیجہ کا سامنے آنا۔
الدَّبْر: مص۔ شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا جھنڈ۔ واحد (دَبْرَة) ج اَدْبُر و دُبُور: بہت مال۔ موت۔ پہاڑ۔ سمندر میں جزیرہ کی مانند زمین کا ٹکڑا جس پر جوار بھاٹا ہوتا ہو۔ کسی چیز کے پیچھے۔ تم کہتے ہو "جَعَلَ کَلامِی دَبْرَ اُذُنِہٖ": اس نے میری بات سے غفلت کی اور متوجہ نہیں ہوا۔
الدِّبْر: بمعنی الدَّبْر: بہت مال۔ واحد ہے مفرد اور جمع دونوں کے لئے ہے۔ کہا جاتا ہے "مالٌ دِبْر واموالٌ دِبْر".
الدُّبُر والدُّبْر. مِنْ کُلِّ شَیْءٍ: پچھلا حصہ۔ ج اَدْبَار. دُبُر الصَّلٰوة: نماز کا آخر۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ دُبُرًا لشَّہْرِ وفِی دُبُرِہٖ وعَلٰی دُبُرِہٖ واَدْبَار الشہرِ وفِی اَدْبَارِہٖ": وہ مہینہ کے آخر میں آیا۔ دُبُر البَیْتِ: گھر کا گوشہ۔
الدَّبْرَة: انجام۔ لڑائی میں شکست۔ قابل کاشت زمین۔ ج دِبَار.
الدَّبِر: زخمی پیٹھ والا جانور۔
الدِّبْرَة: جہت پشت۔ کہا جاتا ہے "لَیْسَ لِہٰذَا الامرِ قِبْلَة ولادِبْرَة": یعنی اس معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہے۔
الدَّبَرَة: جانور کی پیٹھ کا زخم جو کجاوہ وغیرہ سے ہو جائے۔ ج دَبَر و اَدْبَار.
الدَّبَار: ہلاکت۔
الدَّبَّار: کھیتوں کی نالیاں۔ لڑائیاں۔ شکستیں۔
الدَّبُور: پچھوائی ہوا۔
الدَّبِیر. مِنَ الرَّجُلِ: پیچھے۔ کہا جاتا ہے "ہُوَلا یَعْرِفُ قَبِیْلَہٗ مِنْ دَبِیْرِہٖ": وہ اپنے آگے پیچھے کو نہیں پہچانتا۔ زیادتیٔ جہالت کے لئے بطور کنایہ کے بولتے ہیں۔ گناہ۔ کہا جاتا ہے "عَرَفَ قَبِیْلَہٗ مِنْ دَبِیْرِہٖ": اس نے

طاعت ومعصیت میں تمیز کرلی۔

الدَّبُوْر: شکل وصورت۔ ج دَبَابِیر۔

الدَّبُوْرَة: پتھروں کو ہموار کرنے کا اوزار۔ فصیح لفظ "الصَّاقُوْر" ہے۔

الدَّبَران: چاند کی ایک منزل کا نام جو برج ثور کے پانچ ستاروں پر مشتمل ہے۔

الدَّابِر: فا۔ تابع۔ ہر چیز کا آخر۔ اصل۔ گزرا ہوا۔ جیسے "اَمْسُ الدَّابِر": گزشتہ کل اور یہ تاکید کے لئے ہے جیسے "رَأیْتُه بِعَیْنِی": بولتے ہیں۔ نشانہ پر نہ لگنے والا تیر۔ جوئے کے تیروں میں سے ناکامیاب تیر۔ کہا جاتا ہے "مَابَقِیَ فِی الْکِنَانَةِ غَیْرُ الدَّابِر": ترکش میں سوائے دابر کے کچھ باقی نہ رہا اور کہتے ہیں "قَطَعَ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ": اللہ ان کی جڑ کو کاٹ دے۔

الدَّابِرَة. الدَّابِر: کا مؤنث۔ شکست۔ بدفالی۔ نحوست۔ انسان کی ایڑی کا پٹھا۔

دَابِرَةُ الطَّیْر: پرندے کے پاؤں کا خار۔ ج دَوَابِر۔

الدَّبَرِیُّ: نماز جو آخری وقت میں ادا کی جائے۔

الدَّبَرِیُّ: وقت ختم ہوجانے کے بعد آنے والا۔ "شَرُّ الرَّأیِ الدَّبَرِیُّ": یعنی وہ رائے بری ہے جو وقت گزر جانے کے بعد سمجھ میں آئے۔

و "جَاءَ دَبَرِیًّا": وہ آخر میں آیا۔

المُدَابِر: ناکامیاب تیر والا۔

المُقَابَل والمُدَابَر: نجیب الطرفین۔ شریف ماں باپ والا۔

المَدْبُور: زخمی۔ بہت مال والا۔

دَبَسَ. الشیئَ: چھپانا...... الشیئُ: چھپنا...... العِنَبُ: میٹھا ہونا...... العَصِیْرُ المَغْلِیُّ: گاڑھا ہوجانا...... الرَّجُلُ العَصِیْرَ: پکا کر گاڑھا کردینا۔

اَدْبَسَت. الاَرْضُ: اکھوا نکلنا۔

اِدْبَسَّ اِدْبِسَاسًا. الفرسُ: سرخ سیاہ ہونا۔ صفت (اَدْبَس)

الدُّبْس: ہر کالی چیز۔ بہت تعداد۔ کہا جاتا ہے "مَالٌ دِبْسٌ": بہت مال۔

الدِّبْس: پکایا ہوا گاڑھا شیرہ۔

الدَّبَّاس: شیرہ بنانے والا یا بیچنے والا۔

الدِّبس: شہد۔ کھجور کا شیرہ۔

الدُّبْسَة: سیاہی ملی ہوئی سرخی۔

الدَّبُّوس والدُّبُّوس: آہنی گرز۔ ج دَبَابِیس۔

دَبَشَ (ن) دَبْشًا. الشیئُ: چھلکا اتارنا...... الطَّعَام: کھانا۔

الدَّبَش: گھر کا سامان۔ ردی سامان۔ مَکَانٌ (مَدْبُوْش): وہ جگہ جہاں کی پیداوار کو ٹڈیوں نے کھالیا ہو۔

سَیْلٌ (دُبَاش): ہر چیز کو بہا لے جانے والا سیلاب۔

دَبَغَ (ف ن ض) دَبْغًا ودِبَاغًا ودِبَاغَةً. الجلدَ: کھال کو پکانا۔

اِنْدَبَغَ: کھال کا نرم ہونا اور اس سے رطوبت اور بدبو کا زائل ہونا۔

الدِّبْغ والدِّبْغَة والدِّبَاغ والدِّبَاغَة: چمڑا پکانے کا مسالہ۔

جِلْدٌ (دَبِیْغ): پکائی ہوئی کھال۔

الدِّبَاغَة: چمڑے کی پکائی کا پیشہ۔

الدَّبَّاغ: چمڑے کو پکانے والا۔

المَدْبَغَة والمَدْبُغَة: چمڑا پکانے کی جگہ۔ چمڑے جو پکانے کے لئے مسالہ میں ڈالے گئے ہوں۔

دَبَقَ (ض) دَبْقًا. الصَّائِدُ الطَّیْرَ: لاسہ سے شکار کرنا۔

دَبِقَ (س) دَبَقًا. بِه: چمٹنا۔

دَبَّقَه: لاسہ سے شکار کرنا۔

اَدْبَقَه: چپکانا۔

تَدَبَّقَ. الطَّیْر: لاسہ سے شکار ہوجانا...... الشیئُ: لیس دار ہونا۔

الدِّبِق: ایک درخت چھوٹے قد کا جس کا پھول ہلکے سبز رنگ کے پرندوں کو شکار کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الدِّبْق والدَّابُوق والدَّبُوقَاء: پرندوں کے شکار کرنے کا لاسہ۔

دبک: دَبَکَ یَدْبُکُ: (عامی لفظ) الارض: زمین پاؤں وغیرہ مار کر گونج پیدا کرتا ہے۔ علی الارض: زمین پر گرانا۔ الوِعَاءُ: برتن کو بھرنا۔ دبک: بمعنی دبک

الدبکه: معروف رقص۔

دَبَلَ (ن) دَبْلًا ودُبُوْلًا. الارضَ: کھاد ڈالنا...... الشیئَ: درست کرنا۔

دَبَلَه (ن ض) دَبْلًا. بالعَصَا: لگاتار لاٹھی سے مارنا۔ کہا جاتا ہے "دَبَلَتْه الدُّبُوْلُ": اس پر مصائب پڑے یا اس کی ماں نے اسے گم کردیا۔

(...... ودَبَّلَ) اللُّقْمَة: بڑا لقمہ لینا...... الشیئَ: انگلیوں سے جمع کرنا۔

دَبِلَ (س) دَبَلًا: موٹا ہونا۔

الدَّبْل: مص۔ پلیگ۔ مصیبت۔ اولاد کی موت۔ نالا۔ ج دُبُول۔

الدُّبْلَة: بڑا لقمہ۔ ہر چیز کا ٹکڑا۔ کلہاڑی کا سوراخ۔ ج دُبَل ودُبَل۔

الدَّبْلَة والدُّبَیْلَة: مصیبت۔ پیٹ کی ایک بیماری۔ پیٹ کا پھوڑا۔

الدُّبَال: کھاد۔

الدَّبُوْل: عورت جس کا بچہ مرگیا ہو۔ ہلاکت و مصیبت۔

الدَّوْبَل: خرسور۔ چھوٹے قد کا گدھا۔

الدِّبْلُوْمَاسِی: ڈپلومیسی یعنی نمائندہ حکومت اپنی حکومت کے مفادات کے تحفظ کے لئے موزوں طرز عمل اختیار کرے۔

دُبِیَتْ. الاَرْضُ: چھوٹی ٹڈیوں کا کھیتی کو کھا جانا۔ صفت (مَدْبِیَّة ومَدْبُوَّة)

اَدْبَتِ. الاَرْضُ: بکثرت چھوٹی ٹڈیوں والی ہونا۔

الدَّبَی: چھوٹی ٹڈی۔ چیونٹی۔ واحد (دَبَاة)

دَثَّ (ن) دَثًّا. الصَّائِدُ: کسی چیز سے شکار کرنا۔ دَثَّه: تکلیف دہ مار مارنا۔ ہٹادینا۔ پتھراؤ کرنا۔

دَثّتْ (ض) دَثًّا. السَّمَاءُ: ہلکی بارش ہونا۔

الدثُّ والدَّثة والدِثات: ہلکی بارش۔

الدُّثة: معمولی زکام۔

الدَّثُوث: ہٹ جانے والا۔

دَثَرَ (ن) دُثُوْرًا. الرسمُ: مٹنے لگنا۔ صفت (دَاثِر) ج دَوَاثِر...... السَّیْفُ: زنگ آلود ہونا...... الشَّجَرُ: پتے نکلنا...... الثَّوْبُ: میلا ہونا...... الرَّجُلُ: بڑھاپے کے آثار نمایاں ہونا۔

دَثَّرَهٗ: ہلاک کرنا۔ چادر سے ڈھانپنا۔

...... الطائرُ: گھونسلہ بنانا۔

تَدَثَّرَ وادَّثَر. بالثَّوْبِ: اوڑھنا۔ صفت (مُتَدَثِّرٌ) و(مُدَّثِّرٌ): اس کی اصل مُتَدَثِر ہے تا کو دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

وتَدَثَّرَ فرسه: کود کر سوار ہونا۔

اِنْدَثَرَ: مٹنا۔ ناپید ہونا۔

اِدَّثَرَ: بہت مال جمع کرنا۔

تَدَاثَرَ. الرَّسْمُ: مٹنے لگنا۔

الدَّاثِر: فا۔ ہلاک ہونے والا۔

الدَّثْر: بہت۔ مَالٌ دَثْرٌ: بہت مال' کہا جاتا ہے "مَالٌ دَثْرٌ ومَالَانِ دَثْرٌ وَاَمْوَالٌ دَثْرٌ": اور کبھی دُثُور: جمع بولتے ہیں۔ رَجُلٌ دَثْر: غافل۔ مرد هُوَ (دِثْرُ) مَال: وہ مال کا بہتر منتظم ہے۔

الدَّثر: میل کچیل اور کہا جاتا ہے "عَسْکَرٌ دَثْرٌ: بہت فوج۔

الدِثار: بدن سے ملے ہوئے کپڑے کے اوپر کا گرم کپڑا۔ سونے والا۔ جس کپڑے کو اوڑھ کر لیٹے۔

الدَّثُور والدِثارِیُّ: کاہل۔ سست۔ گمنام۔ بہت سونے والا۔

الاَدْثَر: غافل۔

الماءَ: گرانا۔

الطَّائرُ: درخت میں گھونسلہ بنانا۔ پھدکنا۔

دَجَّ (ض) دَجِیْجًا ودَجَجَانًا. القومُ: آہستہ چلنا...... البیتُ: چھت ٹپکنا۔

(...... دَجًّا) البِستر: لٹکانا۔

دَجْجَهٗ: ہتھیار بند کرنا۔ دَجَّجَتِ السَّمَاءُ: ابر آلود ہونا۔

تَدَجَّجَ: ہتھیار بند ہونا اور کہا جاتا ہے "تَدَجَّجَ فِیْ شِکَّتِهٖ": وہ پوری طرح ہتھیار بند ہو گیا۔

الدَّاجُّ: فا۔ (مثل لفظ الحَاجُّ: کے مفرد و جمع ہے) خادم اور بوجھ اٹھانے والوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ آہستہ چلتے ہیں۔ ج دَاجُّوْن ودَاجَّة.

الدُّجَّة: سخت تاریکی۔

الدجاج. (بتثلیث الدال والفتح اعلیٰ) مرغی۔ مرغ (پالتو و جنگلی) الدَّجاجُ الهِنْدِی: ایک بڑا پرندہ ہے جس کو ملک شام میں دجاج حبش اور مصر میں دجاج رومی کہتے ہیں۔

واحد (دَجَاجَة) ج دُجج. الدَّجاجة: دھاگے کی انٹی۔ عیال۔

الدُّجُج: سخت تاریکی۔ سیاہ پہاڑ۔

الدَّجُوْجِی والدَیْجُوج: تاریک رات۔ ج دَیَاجِیْج.

الدَّجاجی: مرغیوں کا بیچنے والا۔ اَسْوَدُ دُجاجی: سخت سیاہ۔

المُدَجَّج والمُدَجِّج: پوری طرح سے ہتھیار بند "دَجَّجَتِ السَّمَاء": سے ماخوذ ہے اور تشبیہاً کسی پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

دَجْدَجَ وَتَدَجْدَجَ اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔

دَجِر (س) دَجَرًا: حیران ہونا۔ مدہوش ہونا۔ صفت (دَجِر ودَجْرَان) ج دَجْرَیٰ ودَجَارَیٰ.

دَاجَرَ مُدَاجَرَةً: بھاگنا۔

الدِجْرَان: تھونی۔ وہ لکڑی جو بیل چڑھانے کے لئے لگائی جائے۔ واحد (دِجْرانة)

الدُجر: ایک وہ چیز جس میں سوراخ دار لوہا لگا ہوا ہوتا ہے اور اس میں سے بونے کے وقت غلہ گراتے ہیں۔

الدُّجر: بتثلیث الدال والکسر افصح.

الدَّیْجُوْر: تاریکی۔ خاکستری رنگ کی سیاہی مائل مٹی۔ ج دَیَاجِیْر ودَیَاجِر.

دَجَـــــــلَ (ن) دَجْلاً: جھوٹ بولنا (...... ودَجَّلَ) البَعِیْر: اُونٹ پر قطران ملنا ...... بالمَکَان: ٹھہرنا۔ مقیم ہونا۔ و (دَجَّلَ) الشَیْئَ: ڈھانپنا...... الاِنَاءَ: سونے کے پانی سے ملمع کرنا...... الاَرْضَ: گوبر ڈالنا۔

الدُّجَال: گوبر۔

الدَّجَّال: بڑا جھوٹا۔ نام ایک شخص کا جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ ج دَجَّـــــالُــــون ودَجَاجِلَة. الدُّجَال: سونے کا پانی۔

الدَّجَّالَة: ساتھیوں کا بڑا گروہ جو زمین پر چھا جائے گا۔

الدُجَیل والدُجالة: قطران (دیکھئے لفظ القطران)

دِجْلَة: عراق کا مشہور دریا۔ لفظ کے لحاظ سے مؤنث ہے اور نہر کی تاویل سے مذکر اور کبھی اس پر الف لام بھی داخل ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "الدِجْلَة".

دَجَمَ (ن) دَجْمًا. اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔

دَجِمَ (س) ودُجِمَ دَجْمًا: غمگین ہونا۔

الدَّجم مِنَ الشئِ: قسم۔

الدُّجْم: عشق کی بے تابیاں۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَتْه دُجَم العِشق": اس کو عشق کی بے تابیوں نے گھیر لیا۔

الدُّجْمَة: کلمہ۔ کہا جاتا ہے "مَاسَمِعْتُ لَهٗ دُجْمَةً" غَدِیْرٌ (دَیْجَمٌ) لہریں مارنے والا تالاب۔

دَجَنَ (ن) دَجْنًا ودُجُوْنًا. اليَوْمُ: بادل و بارش والا ہونا...... اللَّيْلُ: سیاہ ہونا۔ صفت (اَدْجَن): مؤنث (دَجْنَاء) ج دُجْن.

دَجَنَ (ن) دُجُوْنًا. بالمَکَانِ: اقامت کرنا۔ الحَمَامُ وغَیْرُهٗ: پالتو ہونا۔ صفت (دَاجِن): مؤنث (دَاجِنٌ ودَاجِنَةٌ) ج دَوَاجِن کہا جاتا ہے "دَجَنُوْا فِی لُؤْمِهِم": کمینہ پن ان کی گھٹی میں پڑ گیا۔

اَدْجَنَ. القَوْمُ: بارش میں داخل ہونا۔

...... السَّمَاءُ: لگاتار برسنا...... المَطَرُ

او الحمىٰ: ہمیشہ رہنا...... اللَّیلُ: تاریک ہونا۔

داجنہٗ مُداجنۃً: نمائشی رواداری برتنا۔

اِدْجَوْجَن. الیَوْمُ: بارش والا ہونا۔

الدجنُ: مص۔ بہت بارش۔ گھٹا ٹوپ بادل ج ادجن ودجان ودجون واَدجان: کہا جاتا ہے "یَوْمُ دَجْنٍ ویومٌ دَجْنٌ": بہت بارش کا دن۔ علی ھذا القیاس. لَیْلَۃُ دَجْنٍ ولَیلَۃٌ دَجْنٌ.

الدُجنۃ: تاریکی۔ ج دُجن ودُجنات.

والدُجنۃ فی الوان الابل: بدترین سیاہی۔

الدُجنۃ والدجنۃ والدِجنۃ: تاریکی۔ بہت بارش والا گھنا ٹوپ بادل۔ ج دُجُنات: کہا جاتا ہے "یَوْمُ دُجُنَّۃٍ ویومٌ دُجُنَّۃٌ": بہت بارش کا دن وعلی ھذا القیاس "لَیْلَۃُ دُجُنَّۃٍ ولَیْلَۃٌ دُجُنَّۃٌ": تاریک رات۔

الاَدجن: تاریک۔

لَیلۃٌ (مِدجان): تاریک رات۔

الداجنۃ والمُدجنۃ. من السَّحابِ: بہت بارش والا بادل۔

دَجا (ن) دَجوًا ودُجُوًّا. اللَّیلُ: تاریک ہونا۔ صفت (داجٍ): مؤنث داجیۃ.

الثوبُ: کشادہ ہونا۔

داجی مُداجاۃً......ہ: نمائشی رواداری برتنا۔

ادجی اِدجاءً وتدجّی تدجّیًا واِدجَوجَی اِدجِیجاءً. اللَّیلُ: تاریک ہونا۔ ادجی البَیتَ: پردہ لٹکانا۔

الدُّجۃ: قمیص کا بٹن۔ تین انگلیاں مع لقمہ کے۔ ج دُجات ودُجی.

الدُّجیۃ: تاریکی یا بادل کی تاریکی۔ شکاری کے گھات کی جگہ۔ ج دُجی.

الداجی: فا......مِنَ العَیش: آسودگی نعمۃ داجیۃٌ: کامل نعمت۔

لَیلٌ (دَجِیٌّ): تاریک رات۔

الدَّیاجی: تاریکیاں۔

دَحَّ (ن) دَحًّا. الشیءَ فی الارض: چھپانا...... الطعامُ بطنَہ: شکم سیری سے لٹک آنا۔

......الرجلَ: گدی پکڑ کر دھکیلنا......البَیتَ فی الثَّریٰ: کشادہ کرنا۔

اِندحّ اِندِحاحًا. بَطنُہ: کشادہ ہونا۔

الدحدح والدحدحۃ والدحداح والدحداحۃ والدَّحادح والدُّحَیدِحۃ: پستہ قد۔

دَحرہ (ف) دَحرًا ودُحُورًا ومَدحَرۃً: دھتکارنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔ صفت فاعلی (داحِرٌ ودَحُورٌ) صفت مفعولی (مَدحُورٌ)

دَحرجہ: لڑھکانا۔

تدحرج: لڑھکنا۔

الدُّحرُوجۃ: گبریلا کی گولی جس کو لڑھکا کر لے جاتا ہے۔ ج دَحاریج.

الدَّحزُ: سخت ومضبوط۔

الدُّحَیرِجۃ: گندم کے درمیان باریک دانہ۔

دَحَسَ (ف) دَحسًا. بَینَ القَومِ: فساد ڈالنا......الشیءَ: بھرنا......برِجلِہ: کریدنا......الجزارُ: کھال اتارنے کے لئے کھال میں ہاتھ داخل کرنا۔ الثوبَ فِی الوِعاءِ: کپڑے کو برتن میں داخل کرنا......بالشرِّ: خفیہ طریقہ سے شر انگیزی کرنا۔

(......واَدحَسَ) السُّنبُلُ: دانوں سے بھرا ہونا۔

دَحِسَتْ (س) دَحَسًا. اِصبَعُہ: انگلی کا سوجنا۔ صفت (مَدحُوسٌ) اور انگلی کو مَدحُوسۃ کہتے ہیں۔

الدحاس. مِنَ البُیُوتِ: آدمیوں سے بھرا ہوا گھر۔

الدَّحّاس والدُّحاس: ایک زرد رنگ کا کیڑا جو زمین کے اندر رہتا ہے۔ ج دَحاسات ودَحاحِیس.

الداحس والداحُوس: انگلی کے کنارے پر ورم۔

الدَّیحس: ہر چیز کی کثیر مقدار۔

دَحَصَ (ف) دَحصًا. المَذبُوحُ برِجلِہ: ایڑیاں رگڑنا......الرَّجُلُ: جلدی کرنا۔

دَحَضَ (ف) دَحضًا ودُحُوضًا. الحُجّۃَ: باطل کرنا۔ دَحَضَتِ الحُجّۃُ: باطل ہونا......الشمسُ: ڈھلنا۔

دَحَضَ (ف) دَحضًا: مذبوح کی طرح پاؤں پٹکنا......رِجلُہ: پھسلنا......السطرُ التِلاعَ: پھسلن کی جگہ بنا دینا......عن الامر: تفتیش کرنا۔

اَدحَضَ. الرجلَ: پھسلانا......الحُجّۃَ: باطل کرنا۔

اِندَحَضَ. البُرهانُ: باطل ہونا۔

الدحض والدحض. من الاَمکنۃ: پھسلن کی جگہ۔ ج دِحاض.

المَدحَضۃ: پھسلانے والی جگہ۔

دَحَقَہٗ (ف) دَحقًا واَدحَقَہٗ: دور کرنا۔ دھتکارنا۔

اِندَحَقَ: اپنی جگہ سے نکل پڑنا۔

الداحق: فا۔ بے وقوف۔ غصہ ناک۔

الدَّحِیقُ: دور۔ دور ہونے کی جگہ۔

دَحِیقُ القَومِ: قوم کا دھتکارا ہوا۔

مُندَحِق. البَطنِ: کشادہ پیٹ والا۔

دَحَلَ (ف) دَحلًا: بھاگ کر چھپنا۔ دور ہونا......البِئرَ: کنوئیں کے ایک جانب میں کھودنا۔

(......واَدحَلَ) فی الدَّحل: کھوہ میں داخل ہونا۔

دَحِلَ (س) دَحَلًا: ڈھیلے پیٹ والا ہونا۔ صفت (دَحِل)

داحَلَہٗ مُداحَلۃً: دھوکا دینا۔ فریب کرنا۔

الدَّحل والدُّحل: کھوہ۔ گڑھا جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہو۔ ج دِحال واَدحال واَدحُل ودُحُول ودُحلان.

الدَّحلۃ: کنواں۔

الدحل: فریبی۔ دغاباز۔ موٹا پستہ قد۔ ڈھیلے پیٹ والا۔

الدحال: امتناع۔

البئر (الدحول والدحلاء): اوپر سے تنگ نیچے سے چوڑا کنواں۔

الداخُول : وہ لکڑی جو ہرن کے شکار کرنے کے لئے کھڑی کی جائے۔ ج دَواخِیل اور اس طریقہ سے شکار کرنے والے کو (الدَخّال) کہتے ہیں۔
دَخلَطَ: اول فول بکنا۔
دَخَمَهُ (ف) دَخمًا: زور سے دھکا دینا۔
دَخمَسَ اللیلُ: رات کا تاریک ہونا۔
الدَخمَس والدُخمُس: سیاہ۔ بہت سخت تاریک۔ کہا جاتا ہے "لَیلٌ دَخمَسٌ": بہت تاریک رات۔ ج دَخامِس.
الدَخامِس: بہت زیادہ گندم گوں موٹا آدمی۔ بہادر۔
دَخمَلَ بِهِ: زمین پر لڑھکانا۔
دَخا یَدخُو ویَدخی دَخوًا. البَطنُ: بڑا ہونا اور نیچے کو لٹکنا اور کہا جاتا ہے "دَمَا یَدمُو دَخوًا. اللّٰهُ الاَرضَ: زمین کو بچھانا۔
دَحا المَطرُ الحَصیٰ عَنْ وَجهِ الاَرضِ" بارش کنکریوں کو بہا لے گئی۔
اِدَّخَی اِدِّخاءً: پھیلنا۔
دَخی یَدخی دَخیًا. الشیُ: پھیلانا۔
تَدَخّی تَدَخِّیًا. الشیُ: پھیلنا۔
اِندَخیٰ. البَطنُ: کشادہ ہونا۔
الدَخیَة: بندریا۔
الدِخیَة: فوج کا سردار۔ ج دِخاء.
الاُدخِیُ والاِدخِیُ والاُدخُوَّة والاُدخِیَة: ریت میں شترمرغ کے انڈے دینے کی جگہ۔
الدَخّ والدُخّ: دھواں۔
دَخدَخَ. الرَجُلُ: چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیز چلنا...... عَنهُ الشیُ: روکنا۔
تَدَخدَخَ. الرَجُلُ: دلگیر ہونا۔
دَخَرَ (ف) ودَخِرَ (س) دَخرًا ودُخُورًا: ذلیل ہونا۔ حقیر ہونا۔
اَدخَرَهُ: ذلیل کرنا۔
دَخَسَ (ف) دَخسًا. الشیُ فِی الرَماد: چھپا دینا۔ دَخَسَ فِیهِ: داخل ہونا۔
دَخِسَ (س) دَخَسًا. الحافِرُ: ورم والا ہونا۔ صفت (دَخِس)

الدَخس: بڑا نر ریچھ۔ موٹا گٹھے بدن والا۔
الدَخس: جانور کے کھر کا ورم۔
الدُخَس: ایک بحری جانور کا نام ہے جس کو سوس کہتے ہیں۔
عَدَدٌ (دِخمس): بہت دِرْعٌ دِخاسٌ: قریب قریب حلقوں والی زرہ۔
الدَخِیس: آپس میں الجھی ہوئی گھاس۔ بہت تعداد۔ کہا جاتا ہے "هُوَ دَخِیسُ اللحم": وہ پُر گوشت ہے۔
کَلاٌ (دَیخَسٌ): بہت اور اُلجھی ہوئی گھاس۔
الدَواخِس والدُخّس: دیگ دان کے پائے۔
دُخُوٌمّا ابعارِیَةُ: پاخانہ نہ کرنا۔
دَخَلَ (ن) دُخُولاً ومَدخَلاً. الدارَ: اندر آنا۔ داخل ہونا...... بِهِ: اندر لانا۔ داخل کرنا...... عَلَیهِ: زیارت کرنا۔ ملاقات کرنا۔
دُخِلَ. فِی عَقلِهِ او جَسَدِهِ و (دَخِلَ (س) دَخَلاً): عقل یا جسم میں خرابی لاحق ہونا۔ صفت (مَدخُول) عَلَیهِ...... امرُ فُلان: باطنی طور پر فاسد ہونا۔ (دَخَّلَهُ): داخل کرنا۔
دَاخَلَهُ مُداخَلَةً. العُجبُ: خود پسندی آنا۔
دَاخَلَهُ فِی اُمُورِهِ: دراندازی کرنا۔ دخل دینا۔
اَدخَلَهُ اِدخالاً ومُدخَلاً: داخل کرنا۔
تَدَخَّلَ: داخل ہونا...... الشیُ: آہستہ آہستہ داخل ہونا۔
تَداخَلَه: گھل مل جانا...... الشیُ: ایک دوسرے میں داخل ہونا۔ تَداخَلَتِ الاُمُورُ: مشتبہ و ملتبس ہونا۔
اِدَّخَلَ واِندَخَلَ: داخل ہونا۔
الدَخل: مص۔ آمدنی۔ مرض۔ عیب۔ تہمت۔
دَخَلُ الرَجُلِ: نیت۔ مذہب۔ راز۔
الدَخَل: عقلی یا جسمانی خرابی۔ مکر۔ خاندانی عیب۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو کسی کی جانب منسوب کرتے ہوں اور فی الحقیقت ان میں سے نہ ہوں۔

دَخلَةُ الرَجُلِ ودِخلَتُه ودُخلَتُهُ: نیت۔ مذہب۔ راز۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَفِیفُ الدُخلَة": وہ پاک نیت ہے۔ الدِخلَةُ: راز۔ اسی سے ہے "فَرَشتُهُ دِخلَةَ اَمرِی": میں نے اس کے سامنے اپنا راز ظاہر کر دیا۔ الدِخلَة: مختلف رنگوں کو ملا کر ایک رنگ بنانا۔
الدُخَّل: بڑے ڈیل اور گٹھے بدن والا۔ درخت کے جڑ کی گھاس۔ ایک چھوٹا پرندہ۔ ج دَخاخِیل (دُخَّل الرَجُل ودُخَّیلاه ودُخَیلاه): نیت راز۔
دَخّالُ الاُذُن: زیادہ پاؤں چھوٹے پاؤں والا سیاہ رنگ والا جانور جو کہ آرام کے وقت گھونگے کی شکل میں لپٹ کر بیٹھتا ہے۔
التَداخُلُ: دو تیز حرکتوں کا واقع ہونا ایک وقت اور ایک مقام میں جس کی وجہ سے دو شعلے ہوتے ہیں نتیجۃً اندھیرا ہوتا ہے۔
الداخِل: فا۔ اندر آنے والا۔ اندرونی۔
الداخِلَة: مؤنث۔ داخِلَةُ الارضِ: زمین کا نشیبی حصہ...... الاِزار: ازار (تہ بند) کی اندرونی سطح...... الانسان: نیت۔ مذہب۔ راز۔ ج دَواخِل.
الدِخال: گھوڑے کا ایال۔ جوڑوں کا آپس میں داخل ہونا۔
الدَخِیل: غیر قوم میں داخل ہونے والا۔ ج دُخَلاء: عجمی کلمہ جو عربی زبان میں داخل ہو گیا ہو۔ کہا جاتا ہے "داءٌ دَخِیلٌ": اندرونی بیماری "هُوَ دَخِیلُ فُلان": وہ فلاں کے ہر کام میں رازدار ہے۔ ودَخِیلُ الرَجُل: نیت۔ مذہب۔ راز۔
الدَخِیلَة. مِنَ الشیُ: چیز کا اندرونی حصہ۔
دَخِیلَةُ المَرءِ: نیت۔ اندرونی خیال۔
المَدخَل: داخل ہونا۔ داخل ہونے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ حَسَنُ المَدخَلِ فِی اُمُورِهِ": وہ اپنے امور کا بہترین منتظم ہے۔
المُدخَل: مقع۔ لئیم۔ کمینہ۔ غیر قوم میں داخل ہونے والا۔

د.د.ت: (کیمیا) باریک پسی ہوئی دوائی جوکہ کیڑے ماردوائی کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اس کا نام ڈیکلورو ڈیفنل۔ ٹریکلوریتان۔ اس کا انکشاف ۱۹۳۳ء کو سویسری سکالر ملر نے کیا۔

المَدْخُوْل: وہ شخص جس کی عقل میں فتور ہو۔ لاغر۔ عیب دار۔ نَخْلَةٌ مَدْخُوْلَةٌ: درخت خرما جس کے اندر کا حصہ کھوکھلا ہو گیا ہو۔ رَجُلٌ (مُتَدَاخِلٌ): موٹا گٹھے ہوئے بدن کا مرد۔

الدُّخْلُل والدِّخْلَل: رازدار۔ دُخْلُلُ الرَّجُلِ: نیت۔ راز۔ اُمور میں مداخلت کرنے والا۔

الدِّخْلِل: چربی جو گوشت میں پیوست ہو۔

دَخَمَهُ (ف) دَخْمًا: سختی سے ہٹانا۔ دَخَمَ الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

دَخْمَسَهُ دَخْمَسَةً: دھوکا دینا۔

دَخِنَ (س) دَخَنًا۔ الطَّعَامُ واللحم وغيرهما: دھوئیں کی بو دینا۔ صفت (دَخِن)...... النَّارُ: دھواں اٹھنا...... خُلُقُهُ: بداخلاق ہونا...... ودَخُنَ (ک) دُخْنَةً: دھوئیں کے رنگ کا ہونا۔ صفت (اَدْخَن)۔ مؤنث دَخْنَاء۔

دَخَنَتْ (ن ض) دَخْنًا ودُخُونًا ودَخَنَتْ واَدْخَنَتْ وادَّخَنَتْ۔ النَّارُ: دھواں اٹھنا۔

اِدَّخَنَ الزَّرْعُ: دانوں کا سخت ہونا۔

دَخَّنَ الشَّيْءَ: دھونی دینا۔

تَدَخَّنَ: دھوئیں کی بو دینا۔

الدُّخْن: کنگنی۔ چینا۔ باجرا۔

الدَّخَن: مص۔ دھواں۔ کینہ۔ فساد۔ عقلی فتور۔ دین کی کمزوری۔ حسب کا عیب۔ کہا جاتا ہے "لَسْتُ اُصَالِحُهُ عَلَى دَخَنٍ": میں اس سے مکروفساد کی صورت میں صلح نہیں کروں گا۔

الدُّخْنَة: دھندلا۔ خوشبو جس سے مکانوں کو دھونی دیتے ہیں۔ اَبُو دُخْنَةَ: ایک قسم کا پرندہ۔

الدُّخَان والدُّخَّان: دھواں ج اَدْخِنَة ودَوَاخِن ودَوَاخِين: مولدین تمباکو و سگریٹ کو کہتے ہیں۔

الدَّاخِنَة: روشن دان جس سے دھواں نکلے ج دَوَاخِن۔

الدُّخَان: وہ چیز جس پر دھواں چھا جائے۔ مؤنث دُخَانَة۔

اَلْمَدْخَنُ: دھوئیں کی جگہ۔

المِدْخَنَة: عودسوز۔ انگیٹھی۔ ج مَدَاخِن۔

المَدْخَنَة: دھواں نکلنے کی چمنی۔

الدَّخْي: تاریکی۔

لَيْلَةٌ (دَخْيَاء): تاریک رات۔

الدَّدُ: کھیل کود۔ اس کا لام کلمہ مثل "غد" کے واؤ محذوف ہے اور کبھی واؤ کو الف سے بدل کر (الددا) کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا اَنَا مِنْ دَدٍ ولا الدَّدُ مِنِّي" نہ تو میں کھیل کود میں ہوں اور نہ یہ میرا کام ہے۔ الدَّد: وقت۔ کہا جاتا ہے "مَضَى دَدٌ مِنَ الدَّهْرِ": زمانہ کا ایک حصہ گزر گیا۔

الدَّدَن: کھیل کود۔

الدَّدَان: بےنفع آدمی۔ کند تلوار۔ بہت کاٹنے والی تلوار (ضد) الدَّيْدَن والدَّيْدَان: عادت۔

الدَّيْدَب والدَّيْدَبان: نگہبان۔ ہراول۔ راہبر۔ جنگلی گدھا۔

اَلدَّبْدَبُ والدَّبْدَبَانُ: (فارسی لفظ) رقیب۔ جاسوس۔

اَلدَّيْدَان والدَّلْدَان: کھیل وکود۔

دَرَّ (ن ض) دَرًّا۔ الحَلِيبُ: دودھ زیادہ ہونا...... الدُّنْيَا عَلَى اَهْلِهَا: پیداوار زیادہ ہونا...... النَّاقَةُ بِلَبَنِهَا: بہت دودھ دینا۔ کہا جاتا ہے "دَرَّتْ حَلُوبَتُهُ": وہ خوش حال ہو گیا۔ النَّبَاتُ: گتھ جانا (...... دَرًّا ودُرُوْرًا) العَرَقُ: بہنا...... السَّمَاءُ بالمَطَرِ: برسنا...... السِّرَاجُ: روشن ہونا...... السُّوقُ: بازار کا چل پڑنا۔

...... العُرُوقُ: خون سے بھرنا۔

دَرَّ (س ض) دَرًّا۔ وَجْهُهُ: بیماری کے بعد نکھر آنا۔

دَرَّ (ض) دَرِيرًا۔ الفرسُ: تیز دوڑنا۔

اَدَرَّ۔ المِغْزَلَ: مضبوط بٹنا...... الشَّيْءَ: حرکت دینا...... عَلَيْهِ الضَّرْبَ: لگاتار مارنا......

الرِّيحُ السَّحَابَ: تھپیڑے مار کر برسنے کے قابل بنا دینا۔ کہا جاتا ہے "اَدَرَّ اللّٰهُ لَكَ اَخْلَافَ الرِّزْقِ": اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رزق زیادہ کریں...... النَّاقَةُ: بہت دودھ والی ہونا۔

اِسْتَدَرَّ اللَّبَنُ: زیادہ۔ اِسْتِدْرَة: بہانا...... الرِّيحُ السَّحَابَ: تھپیڑے مار کر برسنے کے قابل بنا دینا۔

الدَّر: مص۔ دودھ۔ دودھ کی زیادتی۔ خون اور کہا جاتا ہے "لِلّٰهِ دَرُّهُ": اس کی خوبی اللہ ہی کے لئے ہے۔ و"لا دَرَّ دَرُّهُ": خدا کرے کہ وہ خوش حال نہ ہو۔

الدُّر: بڑے موتی۔ واحد (دُرَّة) ج دُرَر و دُرَّات۔

الدَّار: فا۔ دودھاری اونٹنی۔ ج دُرُوْرٌ و دُرَّرٌ و دُرَّارٌ۔

الدِّرَّة: دودھ۔ دودھ کی زیادتی۔ دودھ کا بہنا۔ خون۔ کوڑا۔ ج دِرَر: کہا جاتا ہے "مَرَّ عَلَى دِرَّتِهِ": وہ اپنے ارادہ پر ڈٹا رہا کوئی چیز اس کے لئے مانع نہیں۔

دَرَرُ الطَّرِيقِ: راستہ کا درمیان۔ دَرَرُ الرِّيحِ: ہوا چلنے کی سمت۔ کہا جاتا ہے "هُمَا عَلَى دَرَرٍ وَاحِدٍ": ان دونوں کا قصد ایک ہے۔

الدَّرَّارَة تکلہ۔

الكوكبُ (الدُّرِّيُّ) بتثليث الدال: روشن ستارہ۔ فَرَسٌ دَرِّيٌّ: تیز رفتار گھوڑا۔ دُرِّيُّ السَّيْفِ: تلوار کی چمک۔

اَلدُّرَّة: عام لوگوں کے نزدیک: طوطا۔

الدَّرُوْر: بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔

حَرْبٌ دَرُوْرٌ: خونریز جنگ۔

الدَّرِيْر: مص۔ روشن چراغ۔ تیز رفتار جانور۔

التَّدِرَّة: دودھ کی کثرت۔

المِدْرَار: بہت بہنے والا۔ کہا جاتا ہے "سَمَاءٌ مِدْرَارٌ": موسلا دھار برسنے والا بادل۔ عَیْنٌ مِدْرَارٌ": بہت آنسو بہانے والی آنکھ۔
دَرَأَہ (ف) دَرْأً و دَرْأَۃً: زور سے دھکا دینا...... الشَّیْءُ: بچھانا...... السَّیْلُ عَلَیْہِ: تیزی کے ساتھ آنا۔ کہا جاتا ہے "دَرَأَ الرَّجُلُ عَلَیْنَا: وہ ہمارے اوپر اچانک آ گیا۔ (...... دُرُوْءًا)
البَدْرُ: چمکنا...... النَّارُ: روشن ہونا۔
دَارَأَہ مُدَارَأَۃً: ایک دوسرے کو دفع کرنا۔ نرمی برتنا۔ مہربانی کرنا۔ فریب دینا۔
تَدَرَّأَ تَدَرُّءًا۔ الصَّائِدُ: فریب دینے کے لئے چھپنا۔ وتَدَرَّأَ عَلَیْہِ: دراز دستی کرنا
اِدَّرَأَ۔ الصَّیْدَ وللصَّیْدِ: گھات لگانے کی جگہ بنانا۔
تَدَارَأَ تَدَارُءًا۔ القَوْمُ: جھگڑے میں بات کو ایک دوسرے پر ڈالنا۔
اِنْدَرَأَ۔ السَّیْلُ: تیزی کے ساتھ آنا۔ الطَّرِیْقُ: پھیل جانا...... فُلَانٌ عَلَیْنَا: اچانک آ جانا۔
الدَّرْءُ: مص۔ نیزے کی چھڑ وغیرہ کی کجی۔ مخالفت۔ کہا جاتا ہے "قَوَّمْتُ دَرْئَہٗ": میں نے اس کی کجی کو درست کر دیا۔ و "جَاءَ السَّیْلُ دَرْءًا" یعنی سیلاب تیزی سے اچانک طور پر آ گیا۔
الدُّرِّیُّ والدِّرِّیُّ: روشن ستارہ۔
الدَّرَارِیُّ: مجہول الاسم بڑے ستارے۔
الدَّرِیْئَۃُ: نشانہ ٹھیک کرنے کا گول دائرہ۔ شکار کو دھوکہ دینے کے لئے گھات لگانے کی جگہ۔
الدُّرَأَۃُ و الدُّرَأُ: ایسا شخص جو صاحب قوت وشوکت ہو اور دشمن کو ہٹانے والا ہو۔
المِدْرَأُ: ہٹانے کا ذریعہ۔
دَرِبَ (س) دَرَبًا و دُرْبَۃً: ماہر کاریگر ہونا...... بالشَّیْءِ: عادی ہونا۔ شوقین ہونا صفت (دَرِبٌ و دَارِبٌ) مؤنث دَرِبَۃٌ و دَارِبَۃٌ......
دَرَّبَہٗ۔ بالشَّیْءِ وفِیْہِ وعَلَیْہِ: عادی بنانا۔

تَدَرَّبَ: عادی بننا۔ دَرِبَ الجُنْدِیُّ: شکست کے وقت مستقل رہنا۔
اَدْرَبَ: بگل بجانا...... القَوْمُ: دشمن کے ملک میں داخل ہونا۔
الدَّرْبُ: گلی کا کشادہ دروازہ۔ پھاٹک۔ راستہ۔ ج دُرُوْبٌ و دِرَابٌ.
الدُّرْبَۃُ: مص۔ لڑائی اور ہر کام میں جرأت و دلیری۔ کہا جاتا ہے "فِی العَفْوِ دُرْبَۃٌ": معاف کرنا بہت بڑا کام ہے۔
الدَّرُوْبُ والدَّرَبُوْتُ۔ مِنَ الجِمَالِ و النُّوْقِ: سدھایا ہوا۔
الدُّرَّابَۃُ: لڑائی اور ہر کام میں جرأت و دلیری۔
المُدَرَّبُ: مفع۔ تجربہ کار۔ سرد وگرم چشیدہ۔ ...... مِنَ الاِبِلِ: سدھایا ہوا گلیوں میں چلنے کا عادی اونٹ۔ المُدَرِّبُ.
تَدَرْبَا۔ الشَّیْءُ: لڑھکنا۔
الدِّرْبَاسُ: شیر۔ پاگل کتا۔
دَرْبَصَ دَرْبَصَۃً: خوف سے خاموش رہنا۔
الدَّرْبَانُ والدُّرْبَانُ: دروازہ کا محافظ۔ ج دَرَابِنَۃٌ: فارسی کلمہ ہے۔
الدَّرَبْزِیْنُ والدَّرَابِزِیْنُ والدَّرَابِزُوْنُ: جنگلے یا کٹہرے کا سلسلہ۔
دَرَجَ (ن ض) دُرُوْجًا و دَرَجَانًا۔ الشَّیْخُ اوالصَّبِیُّ: چلنا...... الرَّجُلُ: سیڑھی پر چڑھنا ...... القَوْمُ: ختم ہو جانا۔ مر جانا۔ کہتے ہیں "ھُوَ اَکْذَبُ مَنْ دَبَّ وَدَرَجَ": وہ زندوں اور مردوں سے زیادہ جھوٹا ہے...... الرَّجُلُ: بے اولاد مرنا۔ البِنَاءَ: اوپر تلے منزلیں بنانا۔ (...... دَرْجًا و دَرَّجَ و اَدْرَجَ) الثَّوْبَ اوالکِتَابَ: لپیٹنا۔ تہ کرنا۔ ودَرَّجَ البِنَاءَ: سیڑھی بنانا۔ دَرَّجَہٗ اِلٰی کَذَا: آہستہ آہستہ قریب کرنا۔ دَرَّجَہُ الاَمْرُ: تنگ دل کرنا۔
اَدْرَجَ الشَّیْءَ فِی الشَّیْءِ: داخل کرنا۔
دَرِجَ (س) دَرَجًا: اپنے راستہ پر چلنا۔ مراتب میں ترقی کرنا۔ کلام یا دین میں راہ راست پر قائم رہنا۔

تَدَرَّجَ۔ اِلٰی کَذَا: آہستہ آہستہ آگے بڑھنا۔
اِنْدَرَجَ۔ القَوْمُ: ختم ہو جانا...... فِیْ کَذَا: داخل ہونا۔
اِسْتَدْرَجَہٗ۔ اِلٰی کَذَا: قریب کرنا۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی دینا۔ زمین پر چلانا۔ فریب دینا۔
الدَّرْجُ: مص۔ وہ کاغذ جس پر لکھا جائے۔ کہا جاتا ہے "اَنْفَذْتُہٗ فِیْ دَرْجِ الکِتَابِ": میں نے اس کو اپنے خط کے ساتھ بھیج دیا...... فِی القِرَاءَۃِ: روانی۔ کہا جاتا ہے "ھُوَوھُمْ دَرْجُ یَدِکَ": وہ تمہاری مٹھی میں ہے۔
الدُّرْجُ: چھوٹا تھیلا یا کنڈیا جس میں عورتیں خوشبو اور اپنا سامان رکھتی ہیں۔ ج اَدْرَاجٌ و دِرَجَۃٌ.
اَلْمَدْرَجُ: ہوائی اڈہ (ایئرپورٹ)
الدَّرَجُ: وہ کاغذ جس پر لکھا جائے۔ راستہ۔ دو آدمیوں کے درمیان صلح کا سفیر۔ ج اَدْرَاجٌ و دِرَاجٌ: کہا جاتا ہے "رَجَعْتُ اَدْرَاجِیْ": میں اسی راستہ لوٹ گیا جس سے آیا تھا۔ و "ذَھَبَ دَمُہٗ دَرَجَ اَوْ اَدْرَاجَ الرِّیَاحِ": اس کا خون رائیگاں اور قصاص نہیں لیا گیا۔ و "خَلِّہٖ دَرَجَ الضَّبِّ": اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔
الدَّرَجَۃُ: ج دَرَجٌ: سیڑھی۔ دَرَجُ السُّلَّمِ: سیڑھی کا پایہ...... ج دَرَجَاتٌ: مرتبہ۔ بڑے یا چھوٹے دائرہ کے ۱۳۶۰ اجزاء میں سے ایک جز۔
الدَّرَجَۃُ السِّتِّیْنِیَّۃُ: ۹۰ کے زاویہ کا ایک جز۔ جو کہ برابر ہے ۶۰ دقیقہ کے اور دقیقہ ۶۰ ثانیہ کا ہوتا ہے اور ثانیہ ۱۰ ثالثہ کا ہوتا ہے اور ثالثہ ۱۰ رابعہ کا ہوتا ہے۔
الدَّارِجُ: فا۔ تُرَابٌ دَارِجٌ: ہر جگہ پھیلنے والا غبار۔ کہا جاتا ہے "صَبِیٌّ دَارِجٌ": پاؤں پاؤں چلنے لگنے والا بچہ۔ قَبِیْلَۃٌ دَارِجَۃٌ": تباہ وبرباد ہونے والا قبیلہ۔
الدَّارِجَۃُ: جانور کی ٹانگ۔ ج دَوَارِجُ.

الدَّرُوج. مِنَ الرِّيَاح: تیز چلنے والی ہوا۔

الــدُّرَج: بڑے بڑے دشوار عاجز کرنے والے امور۔ کہا جاتا ہے "وَقَــعَ فِــي الدُّرَج": وہ بہت دشوار معاملہ میں پھنس گیا۔

الــدَّرَّاج: بہت پھرنے والا۔ چغل خور۔ سیپی۔

الدَّرَّاجة: سائیکل۔

الــدَّرَّاجَة: محاصرہ کرنے کا ایک آلہ۔ بمعنی دَبَّابَة (دیکھئے الدَّبَّابَة)

الــدُّرَّاج: تیتر۔ مؤنث مذکر دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ ج دَرَارِيج واحد دُرَّاجَة: اس میں "تا" وحدت کی ہے تانیث کی نہیں۔ نر کو "حَيقُطَان": بھی کہتے ہیں۔

الــمَدْرَج: راستہ۔ مسلک اور اسی سے ہے "اِمْشِ فِي مَدْرَجِ الحَقِّ": حق کے راستہ پر چلو۔ مَدْرَجُ النَّمْل": چیونٹیوں کے چلنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَخْفَى مِنْ مَدْرَجِ النَّمْل": وہ چیونٹیوں کے راستہ سے زیادہ پوشیدہ ہے۔

المَدْرَج: لپٹی ہوئی کتاب یا خط ج مَدَارِج.

المُدْرَج والمُدْرَجَة: لپٹی ہوئی کتاب یا خط۔ ج مَدَارِج.

اَلــمُــدَرَّج: کھیل کا سٹیڈیم، وعظ و تقریر کے لئے ہال۔ تصویر کشی کا کمرہ۔ (ڈارک روم) السینما: سینما گھر۔

الــمَدْرَجَة: ج مَدَارِج: افضل یا اعلیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ۔ کہا جاتا ہے "هٰــذَا الاَمْــرُ مَــدْرَجَةٌ لِهٰذَا": یہ اس امر کے لئے ذریعہ ہے۔ راستہ۔ راستہ کا بڑا حصہ۔ کاغذ جس میں کوئی تحریر لکھی جائے یا لپیٹی جائے۔

مَــدَارِجُ الاَكَــمَة: ٹیلے کے درمیان کے راستے۔ اَرْضٌ مُــدَرَّجَةٌ: بہت تیز والی زمین۔

دَرَحَهُ (ف) دَرْحًا: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

دَرِح (س) دَرَحًــا: بوڑھا ہونا صفت مذکر و مؤنث (دَرِح)

اَلْــمَدْرَحِيَّةُ: یہ مادہ اور روح سے ماخوذ ہے دو عقیدوں کے امتزاج کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی خالق اور خلق کے نظریہ کی طرف اور یہ بھی تصور کہ مادی اثرات انسانی کردار پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

الدِرْحَايَة: پست قد۔

دَرِدَ (س) دَرَدًا: غضبناک ہونا۔ صفت (دَرِد): بے دانتوں کا ہونا۔ صفت (اَدْرَد): مؤنث دَرْدَاء ج دُرْد.

اَدْرَدَهُ: دانتوں کا گرانا۔

الدُّرْدِيُّ: تلچھٹ۔

اَلدُّرْدُ: پستانوں والے جانور جن کے دانت نہیں ہوتے ان کی انگلیاں طاقتور ناخنوں والی ہوتی ہیں جن کے ذریعے زمین میں گڑھا نکال سکتے ہیں ان میں سے بعض کو ام فرفد اور آكِلُ النَّمْل بولتے ہیں۔

دَرْدَبَ. الرَجُلُ: خوفزدہ آدمی کی مانند پیچھے دیکھتے ہوئے بھاگنا۔

اِمــرَاَةٌ (دَرْدَبٌ): رات میں آمد و رفت رکھنے والی عورت۔

الدَرْدَبِيس: مصیبت۔ بڈھا۔ بہت بڑھیا۔ محبت کا منتر۔

دَرْدَرَ. الشَّيْخُ او الصَّبِيُّ البُسْرَة: منہ میں چبھلانا۔

الــدَرْدَار: ڈھول کی آواز۔ ایک بڑا درخت جس کے پھول زرد اور پتے خاردار ہوتے ہیں۔

الــدُّرْدُر: بچے کے دانت نکلنے کی جگہ۔ ج دَرَادِر۔

الدُرْدُوْر: بھنور۔

دَرِزَ (س) دَرَزًا: دنیا کی نعمتوں اور لذتوں پر قادر ہونا۔

دَرَزَ (ن) دَرْزًا. الثوبَ: کپڑا باریک سینا ...... الــخَيَّاطُ الــدُّرُوْزَ: درزی کا سیون کو باریک سینا۔

الــدَّرْزُ: مص۔ دنیا کی نعمتیں اور لذتیں۔ دو کپڑوں کے درمیان کا سیون۔ ج دُرُوْز.

بَنَاتُ الدُّرُوْز: جوں اور اس کے انڈے۔

اَلدَّرْزِيُّ: سلائی کا پیشہ کرنے والا۔ ج دَرَزَة اور دُرُوز بھی کہتے ہیں۔ واحد دَرْزِيُّ اور عوام ضمہ دال سے دُرزی کہتے ہیں۔

(اَوْلَادُ دَرَزَة): جولاہے۔ درزی: نیچے درجہ کے لوگ۔ اُمُّ دَرَزَة: دنیا کی کنیت۔

دَرَسَ (ن) دُرُوْسًــا. الرسمُ مٹنا۔ صفت (دَارِس) ج دَوَارِس ...... الشَّــيْئُ: نشان مٹنا۔ (...... دَرْسًــا) الرسمَ: نقش مٹانا ...... الثوبَ: کپڑا بوسیدہ ہونا ...... الثوبُ: بوسیدہ کرنا ...... النَّــاقَةَ: سدھانا (...... دَرْسًــا ودِرَاسَةً) لِكِتَاب اَوِ العِلْم): پڑھنا۔ متوجہ ہو کے یاد کرنا۔ دَرَسَ الــجَارِيَةَ: جماع کرنا۔ (...... دَرْسًــا ودِرَاسَةً) الحِنْطَةَ: گیہوں کا گاہنا۔ (دَرَسَــتِ المَرْاَةُ درسًا ودُرُوْسًا): حائضہ ہونا۔

دَرَّسَهُ واَدْرَسَــهُ. الكِتَابَ: پڑھانا۔ دَرَّسَ البَعِيرَ: سدھانا۔

دَارَسَــه مُــدَارَسَةً ودِرَاسًا: باہم پڑھنا ...... الذُّنُوبَ: ارتکاب کرنا۔

تَدَارَسَ. الطَّلَبَةُ الكِتَابَ: باہم پڑھنا اور کہا جاتا ہے "تَدَارَسَ الكِتَابَ واَدَارَسَهُ": اس نے کتاب پڑھی۔

اِنْدَرَسَ. الرَّسْمُ: مٹنا ...... الخَبَرُ: ناپید ہونا۔

الــــدَّرْسُ: مص۔ سبق۔ مخفی راستہ۔ ج دُرُوْس.

الدِرْسُ والــدَرْسُ والدَرِيس: پرانا کپڑا، اونٹ کی دم۔ ج اَدْرَاس ودِرْسَــــان. کنیت فرج۔ اَبُو اَدْرِيس: کنیت ذکر۔

الدُرْسَة: ریاضت۔ ورزش۔

الدَارِس: حائضہ عورت۔

الدَرَّاس: بہت پڑھنے والا۔

المَدْرَسَة: طلبہ کے تعلیم حاصل کرنے کی جگہ اور کہا جاتا ہے "هٰــذه مَــدْرَسَةُ الــنَعَم" یہ چوپائے کا راستہ ہے۔

المِدْرَس: پڑھنے کی کتاب۔ پڑھنے کی جگہ۔

المِدْرَاس: توراۃ پڑھنے کی جگہ۔

الــمَــدْرُوْس: مفع۔ پرانا کپڑا۔ طــریق

مَدْرُوْسٌ: چلتا ہوا راستہ۔ فَرَاشٌ مَدْرُوْسٌ: بچھا ہوا بچھونا۔ مجنون پاگل۔
الدِّرْيَاس والدِّرْوَاس: شیر۔ الدِّرْوَاس: بڑے سر کا کتا۔ دلیر مرد۔
دَرِصَتْ (س) دَرَصًا. النَّاقَةُ: بڑھاپے کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے دانت والی ہونا۔ صفت (دَرْصَاء)
الدَّرْص والدِّرْص: چوہا' بلی' خرگوش' سیہ) وغیرہ کا بچہ۔ ج اَدْرَاص ودِرَصَة ودِرْصَان ودُرُوْص واَدْرُص.
الدِّرْص والدُّرُوْص: تیز رفتار اونٹنی۔
اُمّ اَدْرَاص: جنگلی چوہا۔ بلا۔ مصیبت۔ کہا جاتا ہے "وَقَعُوا فِي اُمِّ اَدْرَاص": وہ لوگ ہلاکت میں پڑ گئے۔
اَبُو اَدْرَاص: بے وقوف۔
دَرِعَ (س) دَرَعًا. الفَرَسُ وغَيْرُهُ: سیاہ سر اور سفید جسم والا ہونا۔ صفت (اَدْرَع): مؤنث دَرْعَاء ج دُرْع.
دَرَعَ (ف) دَرْعًا. الشَّاةَ: بکری کے سر کی جانب سے کھال اتارنا ...... الرَّقَبَةَ اَوِ اليَدَ: گردن یا ہاتھ کا جوڑ اکھاڑنا۔
دُرِعَ. الزَّرْعُ: کھیت کا کچھ حصہ کھایا جانا ...... الماءُ: پانی کے قریب کی سب چیز کھائی جانا۔
دَرَّعَهُ: زرہ پہنانا ...... المرأةَ: قمیص پہنانا ...... ہ: گلا گھونٹنا ...... الشَّيْءَ: ظاہر کرنا ...... الرَّجُلُ: چلنے میں آگے بڑھنا۔
اَدْرَعَ. الشَّهْرُ: آدھے سے زیادہ گزرنا (وتَدَرَّعَ وادَّرَعَ): زرہ پہننا۔ اَدْرَعَ وادْرَعَ اللَّيْلُ: رات کی تاریکی میں داخل ہونا۔ اَدْرَعَ: کسی چیز میں کسی چیز کو داخل کرنا۔ اَدْرَعَ الماءُ: پانی کے قریب کی سب چیز کھائی جانا۔
اِنْدَرَعَ. فِي السَّيْرِ: آگے بڑھنا۔ اِنْدَرَعَ يَفْعَلُ كَذَا: وہ ایسا کرنے لگا ...... العظمُ: ہڈی کا گوشت سے جدا ہونا ...... البَطْنُ: پیٹ بھرنا۔ القَمَرُ مِنَ السَّحَابِ: چاند کا بادل سے نکلنا۔
الدِّرْع: زرہ۔ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں۔ ج دُرُوْع. واَدْرُع وادْرَاع: تصغیر دُرَيْع. دِرْعُ المَرْأَةِ: عورت کی قمیص یا وہ قمیص جس کو وہ گھر میں پہنتی ہے۔ (مذکر) ج اَدْرَاع اور درع اس چھوٹے سے کپڑے کو بھی کہتے ہیں جس کو چھوٹی لڑکی گھر میں پہنتی ہے۔
الدِّرْع. مِنَ العُشْب: تازہ گھاس۔
الدُّرَع والدُّرَع: قمری مہینے کی سولہویں' سترہویں' اٹھارہویں راتیں۔ اس لئے کہ ان میں راتوں کی ابتداء میں تاریکی اور بقیہ میں چاندنی رہتی ہے۔
الدَّارِع: فا۔ زرہ پہننے والا۔
الدُّرْعَة: درخت خرما کی چھال کی مانند۔ ایک چیز جس کو درخت خرما کے ارد گرد لگا دیا جاتا ہے۔ ج دُرَع.
الدَّرْعَاء: مؤنث اَدْرَع ...... مِنَ اللَّيَالِي: وہ رات جس میں صبح کے وقت چاند نکلتا ہے۔ ج دُرْع.
الدِّرْعِيَّة: زرہ کو چھونے والا نیزہ۔ ج دَرَاعِيُّ
الدُّرَّاعَة ج دَرَارِيع و(المِدْرَعَة) ج مَدَارِع: جبہ۔ کوٹ۔ والمِدْرَعَة عِنْدَ اليَهُوْد: احبار یہود کے پہننے کا کتان کا ایک کپڑا۔
مَاءٌ (مُدْرِع ومُدَرَّع): پانی جس کے قریب قریب کی چراگاہ چر لی گئی ہو۔ رَوْضَةٌ مُدْرِعَة: باغ جس کے ارد گرد کو کھا لیا گیا ہو۔
المُدَرَّع: مقع۔ ایک قسم کا جانور۔
المُدَرَّعَة: فولاد سے ڈھکا ہوا جنگی جہاز۔
الدَّرَف: پناہ۔ سایہ۔ جانب۔
الدَّرْفَة. عِنْدَ العَامَّة: دروازہ کا پٹ۔ فصیح لفظ (الصفق) ہے۔
دَرْفَق وادْرَنْفَق. فِي سَيْرِه: تیز چلنا۔
دَرَقَ (ن) دَرْقًا. فِي المَشْيِ: تیز چلنا۔
دَرَّقَهُ: نرم کرنا۔
الدَّرَق: مص۔ سخت خواہ کوئی چیز ہو۔
الدَّرْقَاء: بادل۔
الدَّرَقَة: چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال جس میں لکڑی اور پٹھا نہ ہو۔ ج دَرَق.
الدُّرَّاق: ایک میوہ دار درخت۔ ایک قسم کا میوہ۔ واحد دُرَّاقَة: شراب۔ (الدُّرَّاق والدِّرْيَاق والدِّرْيَاقَة): تریاق۔
الدُّرَّاقِن: زرد آلو۔ شفتالو۔
الدَّوْرَق: بغیر ٹونٹی کے دو دستوں والا لوٹا۔ ج دَوَارِق (معرب) الدَّوْرَق: عابد زاہد لوگوں کی ایک قسم کی ٹوپی اور اسی کی نسبت سے پہننے والے "الدَّوْرَقِيُّوْن" کہلاتے ہیں۔
دَرْقَلَ دَرْقَلَةً. الرَّجُلُ: تیز گزرنا۔ ناچنا۔ ناز سے چلنا۔
الدِّرَقْل: ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
الدُّرْقُم: بیکار۔ دجال کا نام۔
دَرَكَ. المَطَرُ: پے در پے برسنا۔
اَدْرَكَ. الشَّيْءُ: اپنے وقت پر پہنچنا ...... الثَّمَرُ: پھل کا پکنا ...... الوَلَدُ: لڑکے کا بالغ ہونا ...... الشَّيْءَ: لاحق ہونا ...... المَسْأَلَةَ: سیکھنا ...... بِثَأْرِه: خون کا بدلہ لینا ...... الشَّيْءَ بِبَصَرِه: دیکھنا۔
دَارَكَهُ مُدَارَكَةً ودِرَاكًا: لاحق ہونا۔ ...... الشَّيْءَ: ایک کو دوسرے کے پیچھے کرنا۔ ...... الطَّعْنَ: پیاپے تیز مارنا۔
تَدَارَكَ. القَوْمُ: آخر کا اول سے آملنا اور اس میں اِدَّارَكَ بولا جاتا ہے ...... الخَطَأَ بِالصَّوَاب: غلطی کی اصلاح کرنا۔ غلطی کے بعد درست کرنا ...... مَافَاتَ: تلافی کرنا' درست کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَدَارَكَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِه": یعنی اللہ کی رحمت اس کو لاحق ہو۔ و "تَدَارَكَ القَوْمَ": اس نے قوم کی تلافی کی۔
اِدَّرَكَهُ: ملنا۔ لاحق ہونا۔
اِسْتَدْرَكَ. الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: کسی چیز سے کسی چیز کو حاصل کرنے کا ارادہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَدْرَكَ النَّجَاةَ بِالْفِرَارِ": اس نے

بھاگ کر نجات حاصل کرنے کا ارادہ کیا ......ـمَـافَـات: تلافی کرنا......الـخـطـأ بـالـصَّـوَاب: غلطی کی اصلاح کرنا......عَـلَيْهِ الْقَوْلَ: غلطی نکالنا۔

الـدَّرْک والـدَّرَک: لاحق ہونا۔حصول حاجت۔کسی چیز کی انتہائی گہرائی۔کہا جاتا ہے "بَلَغَ الغَوَّاصُ دَرَکَ الْبَحْرِ" غوطہ خور سمندر کی انتہائی گہرائی میں پہنچ گیا اور کہا جاتا ہے "فَـرَسٌ دَرَکُ الـطَّرِيْـدَةِ" بھگائے ہوئے جانور کو پالینے والا گھوڑا۔تاوان اور اسی سے ہے "مالَحِقَکَ مِنْ دَرَکٍ فَعَلَیَّ خَلَاصُهُ": جوتاوان تمہارے اوپر ہوگا اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔

الـدَّرَكَة: درجہ۔لیکن درکہ اور درجہ میں فرق ہے۔درکہ اُترنے کی حالت میں اور درجہ چڑھنے کی حالت میں۔ج دَرَکَـات کہا جاتا ہے۔ "الجَنَّةُ دَرَجَاتٌ والنارُ دَرَكَاتٌ"

رِجَـالُ الدَّرَکِ: امن عامہ کو کنٹرول کرنے والی فورس۔

اَلاِدْرَاک: مص۔قوت مدرکہ۔

دَرَاکِ: اسم فعل بمعنی اَدْرِک۔

الـــدِّرَاک: متصل۔کہا جاتا ہے "سَيْرٌ دِرَاکٌ": متصل سیر۔

الدَّرَّاکُ: مرغوب چیز کو پالینے والا۔

الدَّرِيْكَة: بھگائی ہوئی۔

الاِسْتِدْرَاک: مص۔کلام سابق سے جو وہم پیدا ہو اس کو دور کرنا۔

رَجُـلٌ مُدْرِكَةٌ: تیز ادراک کرنے والا۔تاء مبالغہ کے لئے ہے۔

مَدَارِکُ الشَّرْعِ: وہ نصوص جن سے ثبوت احکام ہو۔

المُدْرِکَات والمَدَارِک: حواس۔

الدَّرْبَكَة: اختلاط۔بھیڑ۔انبوہ۔

الدَّرَابُكَة: ایک قسم کا باجہ (مولدہ)

دَرِمَ (س) دَرَمًا. العَظْمُ: گوشت سے ہڈی کا پوشیدہ ہونا۔صفت (دَرِم ودَارِم ودَرِيْـم وَاَدْرَم)......السَّاقُ: ہموار ہونا۔ الاَسْنَانُ: گرنا۔گرنے کے قریب ہونا۔ البَعِيرُ: بے دانتوں والا ہونا۔

دَرَمَ (ض) دَرْمًا ودَرَمًا ودَرَمَانًا ودَرَامَةً. القُنْفُذُ والاَرْنَبُ ونحوهُمَا: چھوٹے چھوٹے قدموں سے جلدی چلنا اور ایسا ہی "دَرَمَ الشيخُ والصَّبِيُّ": بھی بولا جاتا ہے۔

دَرَّمَ. اَظْـفَـارَه: ناخن کاٹنے کے بعد ہموار کرنا۔

اَدْرَمَ. الصَّبِيُّ: دودھ کے دانت ہلنا۔صفت (اَدْرَم): مؤنث دَرْمَاء. الدَّرْمَاء: خرگوش۔سرخ پتیوں والی ایک گھاس۔

دَارَمَ مُـدَارَمَةً: گرانی کے ساتھ ساتھ جلدی چلنا۔

الدَّرِمَة: درم کا مؤنث۔خرگوش۔

دِرْعٌ دَرِمَةٌ: چمکدار یا نرم زرہ۔

الدَّرَّام والدَّرَّامَة: یہی۔خرگوش۔الدَّرَّام: پست قد۔بدرفتار۔مؤنث دَرَّامَة.

الـدَّرِيْم: پرگوشت۔نازک اندام خوبصورت لڑکا۔

اَلدِّرْمَاءُ: سرخ پتیوں والی انگوری۔

اَلـدُّرَامَـا: (لاطینی) ڈرامہ: یعنی کسی قصہ یا کہانی کو شخصیات کے روپ میں نقل کرتے ہوئے ذکر کرنا۔

دِرْعٌ (مُدَرَّمَة): چمک دار نرم زرہ۔

الـــمِـدْرَام: میل کچیل میں لتھڑا ہوا۔ج مَدَارِيْم.

دَرْمَسَ: خاموش رہنا......الشَّيْءَ: چھپانا۔

دَرْمَصَ دَرْمَـصَةً: خاکساری کرنا۔فروتنی کرنا۔

الدَّرْمَق والدَّرْمَک: سفید آٹا۔میدہ۔

دَرْمَکَ: دوڑنا......البِـنَـاءَ: ہموار و چمکدار بنانا۔

الدَّرْمَک: نرم مٹی۔

الدُّرْمُوک: غالیچہ۔

دَرِنَ دَرَنًا. الثوبُ: میلا ہونا۔صفت (دَرِن ومِـــدْرَان): مؤنث دَرِنَة ومِدْرَان.

اَدْرَنَ. الثَّوبَ: میلا کرنا......الثوبُ: میلا ہونا۔اَدْرَنَـتِ المَاشِيَةُ: پرانی خشک گھاس چرنا۔

الــدَّرَن: میل کچیل۔ج اَدْرَان. اُمُّ دَرَن: دنیا۔

الدِّرَان: لومڑی۔

الـدَّرِيْـن: پرانی خشک گھاس جس کو جانور نہ کھائیں۔پرانا کپڑا۔اُمُّ دَرِيْـــن: قحط زدہ زمین۔

الـدُّرْنُوک والدِّرْنِيک: غالیچہ۔قالین۔ج دَرَانِيک.

دَرَهَ (ف) دَرْهًـا. عَـلَيْهِم: ناگاہ آنا......لهم وعَنْهُمْ: مدافعت کرنا۔دَرَه عَلَى كَذَا: زیادہ کرنا۔

دَارِهَاتُ. الدهر: زمانے کے حوادث۔

التُّـــدْرَه: دفع۔مدافعت۔کہا جاتا ہے "هُـوَ ذُوتُـدْرَه": وہ دشمنوں پر اچانک ٹوٹ پڑنے والا ہے۔

الـمِدْرَه: سردار۔قوم کا نمائندہ۔لیڈر۔ج مَدَارِه.

دَرْهَـمَتِ. الخُبَّازَى: درہم کی مانند گول پتیوں والی ہونا۔

اِدْرَهَـــمَّ: بڑی عمر والا ہونا۔بڑھاپے کی وجہ سے دانتوں کا گرنا صفت (مُدْرَهِمٌّ) البَصَرُ: نگاہ کا مدہم ہونا۔

الـدِّرْهَم والدِّرْهِم والدِّرْهَام: چاندی کا سکہ۔ج دَرَاهِم: (یونانی کلمہ ہے) مولدین کے نزدیک دراہم کا اطلاق مطلقاً نقود پر ہوتا ہے۔

المُدَرْهَم: بہت دراہم والا۔

الـدَّرْوِيْش: راہب۔عابد۔زاہد۔لفظ فارسی ہے جس کے معنی فقیر کے ہیں۔

دَرَى (ض) دَرْيًـا ودِرْيًـا ودَرْيَةً ودِرِيَةً ودَرَيَـانًا ودِرْيَـانًا ودُرِيًّا ودِرَايَةً. الشيْءَ وبِـالشَّيْءِ: حیلہ سے جاننا۔(آخری مصدر زیادہ مستعمل ہے۔)

دَرَیٰ (ض) دَرْیًا وتَدَرَّیٰ وادَّرَیٰ. الصَّیْدَ: دھوکا دینا۔ دَرَیٰ الرّاسَ: مِدْرَیٰ سے سر کو کھجلانا (دیکھئے مِدْرَیٰ)

دَارَیٰ مُدَارَاۃً...... ہ: باہم نرمی کرنا۔ فریب دینا۔

اَدْرَیٰ. الرجُلَ بکذا: جتلانا۔ آگاہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرَاکَ وَمَا یُدْرِیْکَ": یعنی تم نہیں جانتے۔

المِدْرَیٰ والمِدْرَاۃ والمِدْرِیَۃ: کنگھی۔ باریک سینگ جس سے عورتیں بالوں کو درست کرتی ہیں۔ ج مَدَارٍ ومَدَارَیٰ.

دَرَّءَہٗ (ن) دَرْءًا: ہٹانا۔ دفع کرنا۔

دَسَّ (ن) دَسًّا ودِسِّیْسَیٰ. الشیْءَ تحتَ التُّرابِ وفِیْہِ: دھنسانا۔ چھپانا۔ گاڑنا۔ دَسَّ عَلَیْہِ: حیلہ ومکر کرنا۔ سازش کرنا۔

دَسَّسَ تَدْسِیْسًا: دھنسانا۔ چھپانا۔ تشدید مبالغہ کے لئے ہے اور بجائے دَسَّسَ کے دسّیٰ کہا جاتا ہے جیسے بجائے تَظَنَّنَ کے تَظَنّیٰ.

تَدَسَّسَ. بِہٖ الیٰ اَعْدائِہٖ: حیلہ ومکر کرنا۔ سازش کرنا۔

اِنْدَسَّ: دھنسنا۔ دفن ہونا۔

الدَّسِیْسَۃ: خفیہ سازش وعداوت۔

الدَّسَّاس والدَّسَّاسَۃ: سرخ رنگ کا زہریلا سانپ جو مٹی میں چھپا رہتا ہے۔ الدَّسَّاسَۃ: سانپ کی چھتری اور امثال سے ہے "العِرْقُ دَسَّاس": یعنی باپ کی عادتیں بیٹوں تک پہنچتی ہیں۔

الدَّاسُوْس: جاسوس۔

الدَّسِیْس: وہ شخص جس کو خبر لانے کے لئے بھیجا جائے۔ وہ چیز جو مٹی میں دبا دی جائے۔ گرم راکھ میں بھنی ہوئی چیز۔ ج دُسُس: الدُّسُس: ریاکار لوگ۔

المِدَسُّ: زخم کی گہرائی ناپنے کا آلہ۔

الدَّسْت: حیلہ وفریب۔ مکان کا صدر حصہ۔ مجلس۔ تکیہ۔ کاغذ۔ لباس۔ بیابان۔ ج (دُسُوْت) اور شطرنج کے کھیلنے میں بولتے ہیں۔ "الدَّسْتُ لِیْ" یعنی میں غالب رہا۔ و"الدَّسْتُ عَلَیَّ" میں مغلوب ہوگیا اور عوام دست کا کلمہ دیگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

الدَّسْتَجَۃ: دستہ۔ مٹھا۔ شیشہ کا بڑا برتن۔ ج دَسَاتِج.

الدُّسْتُوْر: مجموعہ قوانین۔ اجازت۔ وزیر۔ وہ کتاب جس میں آئین وقوانین ضبط کئے جائیں۔ وہ رجسٹر جس میں فوجیوں کے نام اور ان کے وظائف لکھے جائیں۔ ج دَسَاتِیْر.

الدَّسْتَان. فی اصطلاحِ اَصْحَابِ المَوْسِیْقیٰ: بربط کا تار۔ ج دَسَاتِیْن.

دَسَرَہٗ (ن) دَسْرًا: نیزہ مارنا۔ ہٹانا۔ دفع کرنا۔ ......السَّفِیْنَۃ: رسّی سے کشتی کے تختوں کو جوڑنا۔ ......الدِّسَارَ فِی الشیْءِ: زور سے گھسانا...... الشیْءَ: میخ لگانا...... الجَارِیَۃَ: جماع کرنا۔

الدِّسَار: کھجور کے ریشہ کی مانند ایک چیز جس سے کشتی کے تختوں کو جوڑتے ہیں۔ میخ ج دُسُرٌ ودُسْرٌ.

الدَّسْرَاء: کشتی۔ ج دُسُرٌ.

الدَّوْسَر: گیہوں میں ایک تلخ قسم کا دانہ۔ شیر۔ موٹا اونٹ۔ ودَوْسَر: نعمان بن منذر شاہ عراق کی ایک فوج کا نام۔

الدَّوْسَر والدَّوْسَرِیُّ والدَّوَاسِرِیُّ والدَّوْسَرَانِیُّ: موٹا۔ مضبوط۔

دَسَعَ (ف) دَسْعًا: منہ بھر کے قے کرنا...... بِقَیْئِہٖ: قے کرنا...... الاِنَاءَ: بھرنا...... العِرْقُ: رگ کا گوشت میں چھپنا...... الرجُلُ: بہت دینا...... الشیْءَ: ہٹانا، دفع کرنا...... البعیرُ جِرَّتَہٗ: جگالی کرنا۔

الدَّسِیْعَۃ: بہت بخشش طبیعت۔ بڑا پیالہ۔ وسیع دسترخوان۔ قوت۔ ج دَسَائِع.

بَعِیْرٌ (دَیْسَع): بہت جگالی کرنے والا اونٹ۔

المَدْسَع: حلق کی نالی۔

دَسِقَ (س) دَسَقًا. الحَوْضُ: پُر ہونا۔ لبالب ہونا۔

اَدْسَقَ. الاِنَاءَ: بھرنا۔

الدَّیْسَق: بھرا ہوا حوض۔ چاندی کا خوانچہ۔ صاف چاندی کا زیور۔ لمبا راستہ۔ بڈھا مرد۔ خوبصورتی۔ نور۔ سفیدی۔ سراب کی سفیدی اور اس کی چمک۔

الدَّوْسَک: شیر۔

الدَّسْکَرَۃ: بڑا گاؤں۔ گرجا...... ہموار زمین۔ ایسا مکان جس میں شراب اور کھیل کود کی چیزیں ہوں۔ محل کی مانند عمارت جس کے اردگرد مکانات ہوں اور ان میں شاطر لوگ جمع ہوتے ہوں۔ ج دَسَاکِر.

دَسَمَ (ن ض) دَسْمًا. القَارُوْرَۃَ: ڈاٹ لگانا...... البَابَ: بند کرنا...... الجُرْحَ: زخم میں بتی رکھنا...... المَطَرُ الاَرْضَ: کچھ کچھ تر کرنا...... البَعِیْرَ: قطران وغیرہ ملنا (دیکھئے قطران)...... الاَثَرَ: مٹنا...... المرأۃَ: جماع کرنا۔

دَسِمَ (س) دَسَمًا ودُسُوْمَۃً: چربی والا ہونا۔ صفت (دَسِم واَدْسَم) مؤنث (دَسِمَۃ ودَسْمَاء) ج دُسْم ودُسُم (دَسِمَ وتَدَسَّمَ) الشیْءُ: میلا ہونا۔ مٹیالا ہونا۔ وتَدَسَّمَ الرجُلُ: چکناہٹ کی چیز کھانا۔

دَسَّمَ. الشیْءَ: چربی ڈالنا۔ کالا کرنا...... المَطَرُ الاَرْضَ: تر کرنا۔

اَدْسَمَ. القَارُوْرَۃَ: ڈاٹ لگانا......

الدُّسْم: کنارہ۔ کسی چیز کی انتہا۔ کہا جاتا ہے "اَنَا عَلیٰ دُسْمِ الاَمْرِ": میں کام کے خاتمہ پر ہوں۔

الدَّسَم: گوشت یا چربی کی چکنائی۔ چربی کا میل۔

الدُّسْمَۃ: خاکستری (...... والدِّسَام): ڈاٹ۔ کاگ۔ کہا جاتا ہے "مَا ھُوَ اِلَّا دُسْمَۃٌ": یعنی اس میں نفع نہیں۔

الدَّيْسَم : ریچھ یا اس کا بچہ۔ لومڑی یا اس کا بچہ۔ گھاس۔ تاریکی۔ سیاہی۔ کام کا ساتھی۔ مہربان۔

الدَّيْسَمَة: ذرہ۔

دَسَا يَدْسُوْ دَسْوًا ودَسِيَ يَدْسَى دَسْيًا : کم ہونا...... الرجلُ: پوشیدہ ہونا۔

دَسّيَ. الرَّجُلَ: بگاڑنا۔ گمراہ کرنا...... نَفْسَه: گمنام کرنا۔

دَشَّ (ن) دَشًّا. دشیشه :(ایک قسم کا کھانا) تیار کرنا...... الحَبَّ: غلہ کو کچلنا۔

الدَّشِيْش : گیہوں کی مانند ایک غلہ جس کو موٹا موٹا پیسا جاتا ہے۔

الدَّشِيْشَة :ایک قسم کا کھانا جس کا جزء اعظم کوٹا ہوا گیہوں ہے۔

الدَّوْشَق: بڑا مکان۔ موٹا اُونٹ۔

الدوشک: بچھونا۔

دَشَنَ (ن) دَشْنًا. الشَّیْءَ: دینا۔

دَشَّنَ. الثَّوْبَ: پہلی مرتبہ پہننا۔

المَعْبَد :برکت دینے کے لئے سب سے پہلی مرتبہ نماز پڑھنا۔

تَدَشَّنَ. الشَّیْءَ: لینا۔

الدَّاشِن : فا۔ الدَّاشِن مِنَ الثِّيَاب: نیا کپڑا جو ابھی استعمال نہ کیا گیا ہو...... مِنَ الدُّوْر: نیا مکان جس میں ابھی کسی نے سکونت نہ کی ہو۔

دَشَا (ن) دَشْوًا: لڑائی میں گھس پڑنا۔

دَظَّهُ: دھتکارنا۔

دَعَّهُ (ن) دَعًّا: سختی سے دھتکارنا۔ دھکے دینا۔

اَدَعَّ. الرَّجُلُ : چھوٹے چھوٹے بال بچے والا ہونا۔

الدَّعَاع: چھوٹے چھوٹے بال بچے۔

الدُّعَاع : کھجور کے متفرق درخت۔ ایک جنگلی درخت کے دانے۔ پروں والی سیاہ چیونٹیاں۔ واحد دُعَاعَة.

دَعَبَهُ (ف) دَعْبًا ودَعَابَةً :دفع کرنا۔ مزاح کرنا۔ خوش طبعی کرنا۔(...... دَعْبًا)

المرأةَ: جماع کرنا۔

دَاعَبَهُ مُدَاعَبَةً: کھیل کود کرنا۔ خوش طبعی کرنا۔ ہنسی مذاق کرنا۔

تَدَاعَبَ. القَوْمُ: باہم ہنسی مذاق کرنا۔

تَدَعَّبَ. عَلَيْهِ: ناز کرنا۔

الدَّعِب والدَّاعِب :کھیل کود ہنسی مذاق کرنے والا۔

الدَّعَّاب والدَّعَّابَة :بہت ہنسی مذاق کرنے والا۔ دَعَّابَة: میں "تا" مبالغہ کی ہے تانیث کی نہیں۔

الدُّعَابَة :ہنسی مذاق۔ سیاہ چیونٹی۔ بے وقوفی۔

الاَدْعَب: بے وقوف۔ مؤنث دَعْبَاء: ج دُعْب.

الدُّعْبُب :بہت کھیلنے والا۔ اچھا گانے والا۔ نازک بدن نوجوان۔

الدُّعْبُوْب :سیاہ چیونٹی۔ ایک قسم کا سیاہ دانہ جو کھایا جاتا ہے۔ راستہ جس پر آمد و رفت زیادہ ہو۔ پست قد مرد جس سے ٹھٹھا کیا جائے۔ شادمان۔ مخنث۔ بے وقوف۔ لمبا گھوڑا۔ لَيْلَةٌ دُعْبُوْب :بری رات یا بہت کالی رات۔

الدُّعْبُوْث والدُّعْبُوْس :بے وقوف۔ کم عقل۔

الدِّعْبِل :مینڈک کے انڈے (...... والدِّعْبِلَة): مضبوط اُونٹنی۔

دَعَتَ (ف) دَعْتًا: سختی سے ہٹانا۔ دھکے دینا۔

دَعَثَ (ف) دَعْثًا: پاؤں یا ہاتھ وغیرہ سے مٹی باریک کرنا۔ دَعَثَ بِهِ الْاَرْضَ: ...... پٹک دینا۔

دُعِثَ :رونگٹے کھڑے ہونا۔ سستی لاحق ہونا۔

اَدْعَثَ. فِي الشَّرِّ: برائی میں مبالغہ کرنا۔ ...... الشَّیْءَ: باقی رکھنا۔ چوری کرنا۔

اِنْدَعَثَ. الشَّیْءُ: روندا جانا۔

تَدَعَّثَتْ. صُدُوْرُهُمْ: کینہ رکھنا۔

الدَّعْث: مس۔ مرض کی ابتداء۔

الدِّعْث :کینہ۔ پانی کا بقیہ۔ ج اَدْعَاث ودِعَاث.

دَعْثَرَ الحَوْضَ :ڈھانا...... الاَرْضَ: روندنا۔

الدَّعْثَر: بے وقوف۔

الدُّعْثُوْر. مِنَ الحَوْض: حوض جس کے چاروں طرف شکستہ ہو گیا ہو۔ گڑھا...... مِنَ النَّعَم :بہت چوپائے۔

دَعِجَت (س) دَعَجًا. العينُ: آنکھ کا بہت سیاہ اور بڑی ہونا۔

اَدْعَج :بڑی اور بہت سیاہ آنکھوں والا مؤنث دَعْجَاء. ج دُعْج. الدَّعْجَاء: قمری مہینہ کی اٹھائیسویں رات۔

الدُّعْجَة : آنکھ کی سیاہی۔ مع وسعت کے۔

لَيْل اَدْعَج: تاریک رات۔

المَدْعُوْج: مجنون۔ پاگل۔

دَعِرَ (س) دَعَرًا. العودُ: دھواں دینا اور نہ سلگنا۔ بوسیدہ ہونا۔ صفت (دَعِر) ...... الزَّنْدُ: آگ نہ دینا۔ صفت (اَدْعَر)

دَعَرَ (ف) ودَعِرَ (س) دَعَارَةً. الرَّجُلُ: بدکار ہونا۔

تَدَعَّرَ. وجهُه: چہرہ کا بری طرح سے داغ دار ہونا...... الرَّجُلُ: شریر ہونا۔ خبیث ہونا۔

الدَّعَر والدَّعَرة والدَّعَارَة والدِّعَارَة: برائی۔ فسق۔ فساد۔

الدَّعَارَة والدِّعَارَة: بدخلقی۔

الدَّاعِر: فا۔ شریر۔ خبیث۔ ج دُعَّار: مؤنث دَاعِرَة. الدَّاعِرَة : درخت خرما جو گابھا نہ دیا جا سکے۔ ج مَدَاعِيْر.

الدُّعَر :لکڑی کھانے والا کیڑا۔ واحد (دُعَرَة) رَجُلٌ (دُعَرٌ ودُعَرَة) : ساتھیوں کے ساتھ خیانت کرنے والا۔

دَعَزَ (ف) دَعْزًا: ہٹانا۔ دفع کرنا...... الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

دَعَسَ (ف) دَعْسًا. الشَّیْءَ: روندنا۔ ...... الوِعَاءَ: بھرنا...... فُلَانًا: دفع کرنا۔

(...... ودَعَسَه) بالرُمْح: نیزہ مارنا...... المَرْأَةَ: ذلیل ورسوا کرنا۔

دَاعَسَه مُدَاعَسَةً: باہم نیزہ بازی کرنا۔

الدَعْس: مس۔ نشان۔ طَرِيْقٌ دَعْسٌ: بہت نشانوں والا راستہ۔

المَدْعَس: اُمید کی جگہ۔

المِدْعَس والمِدْعَاس: بہت آمدورفت کا راستہ۔ نیزہ۔ ج مَدَاعِس ومَدَاعِيس.

المِدْعَس: نیزہ مارنے والا۔

دَعَصَهُ (ف) دَعْصًا وأَدْعَصَهُ: قتل کرنا۔

دعَصَهُ بالرُمْح: نیزہ مارنا۔

دَاعَصَه: عزت میں مقابلہ کرنا۔

تَدَعَّصَ. اللَحْمُ: گل سڑکر ریزہ ریزہ ہونا۔

الدِعْص: ج دِعَصَة وأَدْعَاص و(الدِعْصَة ج دِعَص): ریت کا تودہ۔

المَدَاعِص: نیزے۔

الدَعْصَاءُ: نرم زمین جہاں بنسبت دوسری جگہوں کے گرمی زیادہ ہو۔

دَعَقَ (ف) دَعْقًا. الطَرِيقَ: بہت روندنا۔ صفت مفعولی(دَعْق ودَعِق ومَدْعُوق)

الغَارَةَ: چاروں طرف لوٹ ڈالنا...... المَاءَ: جاری کرنا...... الـرَجُلَ: فوراً مارڈالنا...... (وأَدْعَقَ) الخَيْلَ: ایڑ لگانا...... عَلَيْهِمْ الخَيْلَ: کسی قوم پر لوٹ ڈالنے کے لئے گھوڑوں کو لے آنا۔

دَعِقَ (س) دَعَقًا. الطَرِيقُ: بہت آمدورفت والا ہونا۔

الدَعْقَة: حملہ وچیخ۔

الدُعْقَة: اُونٹوں کا گلہ۔ بارش کی بوچھاڑ۔

المَدْعَق: پانی بہنے کی جگہ۔

دِعْوِيقَةُ الطُيُون: ایک چھوٹی چڑیا کا نام۔

خيل (مَدَاعِيق): لڑائی میں لوگوں کو کچلنے والے گھوڑے۔

دَعَكَ (ف) دَعْكًا. الثوبَ: ملائم بنانا...... الخَصْمَ: نرم کرنا...... الجِلْدَ: ملنا...... الشَيْءَ فِي التُرَاب: مٹی میں لوٹانا۔ کہا جاتا ہے "دَعَكَهُ بِالقَوْلِ": اس نے اس کو سخت وست کہہ کر تکلیف پہنچائی۔

دَعِكَ (س) دَعْكًا: بے وقوف ہونا۔ صفت(دَاعِك ودَاعِكَةٌ) مؤنث (دَاعِكَة): کہا جاتا ہے "فُلانٌ أَحْمَقُ دَاعِكَة": فلاں بے وقوف ہے۔

دَاعَكَهُ مُدَاعَكَةً: سخت جھگڑا کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔

تَدَاعَكَ. القَوْمُ: باہم سخت جھگڑنا۔

تداعكوا في الحَرب: لڑائی میں باہم زور آزمائی کرنا۔

الدَعِك: سخت جھگڑالو۔

الدَعَك: گمنام۔ کمزور۔ ایک قسم کا پرندہ۔

الدُعْكَة: راستہ کا بڑا حصہ۔

المِدْعَك والمُدَاعِك: سخت دشمن۔

دَعَلَهُ (ض) دَعْلاً: دھوکا دینا۔

دَاعَلَه: باہم فریب دینا۔

الدَاعِل: فا۔ بھاگنے والا۔

دَعْلَجَ دَعْلَجَةً. اللَيْلُ: تاریک ہونا...... الشَيْءُ: کسی چیز کے رنگوں کا مخلوط ہونا...... الرَجُلُ: بار بار آنا جانا...... الشَيْءَ: لڑھکانا۔

الدَعْلَج: بھری ہوئی گردن۔ باہم لپٹی ہوئی نباتات۔ خوبصورت نازک بدن جوان۔ تاریکی۔ بھیڑیا۔ گدھا۔ اونٹنی جو ہانکنے سے نہ چلے۔ آنے جانے والے کا نشان قدم۔

دَعَمَ (ف) دَعْمًا. الشَيْءَ: سہارا دینا۔ ٹیک لگانا...... ہ: مدد دینا۔ قوی کرنا۔

إِدَّعَمَ: ٹیک لینا۔

تَدَاعَمَ. الأَمْرُ فُلانًا: ہجوم ہونا......

الدِعْمَة ج دِعَم و(الدِعَام) ج دُعُم و(الدِعَامَة ج دَعَائِم): ستون۔ کھمبا۔ لکڑی کا ستون جو چھپر کے لئے کھڑا کیا جائے۔

الدِعْمَتَان والدِعَامَتَان: چرخی کے دونوں طرف کے ڈنڈے۔ دِعَامَةُ القَوم: رئیس قوم۔

الدُعْمِيُّ: بڑھئی۔ کوئی چیز جس میں مضبوط سہارا لگا ہوا ہو۔ راستہ کا بڑا حصہ۔

فَرَسٌ (أَدْعَم ودُعْمِيٌّ): سینہ میں سفیدی والا گھوڑا۔

المُدْعَم: جائے پناہ۔

دَعْمَصَ. المَاءَ: بہت سیاہ کیڑوں والا ہونا۔

الدُعْمُوص: پانی کا سیاہ کیڑا جو تالابوں میں پانی کم ہوجانے پر ظاہر ہوتے ہیں اور عوام اس کو (البُلْعُط): کہتے ہیں۔ ج دَعَامِص ودَعَامِيص.

دَعِنَ (ف) دَعَانَةً: شوخ وبیباک ہونا۔

الدِعْنُ: شوخ وبیباک۔ ج دِعَنَة.

دَعَا (ن) دُعَاءً ودَعْوَى...... ہ: پکارنا۔ رغبت کرنا۔ مدد طلب کرنا...... ہ الى الأمر: کسی کام کی طرف لے جانا...... بہ: حاضر ہونے کو کہنا۔ دَعَاهُ فُلانًا وبِفُلانٍ: نام رکھنا...... المَيِّتَ: بین کرنا...... ہ: دَعْوَةً ومَدْعَاةً): دعوت کھانے کے لئے بلانا (...... دُعَاءً) لَهُ: دعا کرنا...... عَلَيْهِ: بددعا کرنا...... إِلَيْهِ: کسی چیز کی طرف بلانا۔

دَاعَاهُ مُدَاعَاةً: جھگڑا کرنا۔ باہم پہیلی کہنا...... الحَائِطَ: گرانا۔

أَدْعَاهُ إِدْعَاءً: غیر باپ کی طرف منسوب کرانا۔

تَدَعَّتْ تَدَعِّيًا. النَائِحَةُ: نوحہ کرنے میں آواز کو بلند کرنا۔

تَدَاعَى. العَدُوُّ: متوجہ ہونا...... القَوْمُ: ایک دوسرے کو بلانا۔ تَدَاعَوُا الشَيْءَ: دعویٰ کرنا۔

تداعَتِ الحِيْطَانُ: شکستہ وویران ہونا۔ ...... القَوْمُ عَلَيْهِ: دشمنی میں متفق ہونا۔

إِنْدَعَى إِنْدِعَاءً. لِدَعْوَتِهِ: جواب دینا۔

إِدَّعَى. الشَيْءَ: حق یا باطل کا دعویٰ کرنا۔ ...... بِهِ: اپنی طرف نسبت کرنا...... عَلَيْهِ: مقدمہ کرنا...... إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ: باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب کرنا...... الشَيْءَ: تمنا کرنا...... إِدَّعَى فِي الحَرْبِ: حریف کے سامنے اپنا نام ونسب پیش کرنا۔

اِسْتَدْعَاه اِسْتِدْعَاءً: پکارنا...... الشیئَ: طلب کرنا۔
الدُّعَاء: دعا کا مصدر۔ ج اَدْعِيَة.
الدَّعْوَة: پکار۔ قسم اور کہا جاتا ہے "هُوَمِنِّيْ دَعْوَةُ الرَّجُل" یعنی وہ مجھ سے قریب ہے اور یہ مانند (هُوَمِنِّيْ رَمْيَةَ السَّهْمِ و مَزْجَرَ الْكَلْب" کے ہے کہ اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ "وَلَهُمُ الدَّعْوَةُ عَلٰى غَيْرِهِم": دعا میں ان سے ابتداء ہے۔ وكُنَّا فِيْ دَعْوَةِ فلَانٍ: ہم فلاں کی مہمانی میں تھے۔
(...... والدَّعَاوَة الدِعَاوَة) اِدِّعَاء کے اسم ہیں۔
الدَّعْوٰی: مص۔ مقدمہ۔ دعویٰ ج الدَّعَاوِی. والدَّعَاوٰی.
الدَّعَّاء: بہت دعا کرنے والا۔
الدَّعَّاءَة: انگشت شہادت۔
الاُدْعِيَة والاُدْعُوَة: چیستاں پہیلی۔
الدَّعِيُّ: لے پالک۔ وہ شخص جس کے نسب میں شبہ ہو۔ غیر باپ یا غیر قوم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والا۔ ج اَدْعِيَاء.
الدَّاعِي: فا۔ لوگوں کو اپنے دین و مذہب کی طرف بلانے والا۔ ج دُعَاة مؤنث دَاعِيَة ج دَاعِيَات و دَوَاعٍ (...... وَالدَّاعِيَة): سبب۔ ج الدَّوَاعِي. دَاعِي اللَّبَن: دودھ کا وہ حصہ جو تھن میں چھوڑ دیا جائے تا کہ بقیہ دودھ آسانی سے دوہا جا سکے۔ و دَوَاعِي الصَّدر: فکر و غم۔ و دَوَاعِيُ الدَّهْر: زمانہ کی گردشیں۔
المَدْعَاة: کھانے کی دعوت۔ سبب۔
دَغْدَغ دَغْدَغَةً. فُلَانًا بِكَلِمَةٍ: طعن و تشنیع کرنا۔
الدَّغْدَغَة: پھسپھسی گفتگو کرنا۔ چھپانا۔ استہزاء کرنا۔ گدگدی کرنا۔ عوام گدگدی کے لئے "زُكْزُكَ والزَّكْزَكَة": بولتے ہیں۔
المُدَغْدَغ: حسب و نسب میں عیب دار۔
دَغَرَهٗ (ف) دَغْرًا دفع کرنا۔ ہٹانا۔

دَغَرت الْمَرْأَة حَلق الصَّبِيّ: انگلی سے دبانا...... الاُمُّ اِبْنَهَا: آسودگی سے کم دودھ پلانا۔ وَغَرَ الشَّيْئَ فِي الشَّيْئِ: ملانا...... ہ: جھنجھ کر مار ڈالنا...... فِي الْبَيْتِ: داخل ہونا۔ عَلَيْهِ: اچانک آنا۔
دَغِرَ (س) دَغَرًا. الرَّجُل: بد خلق و کمینہ ہونا۔ صفت (دَاغِر)
دَغِرَ (س) دَغْرًا و دَغْرٰی. عَلَيْهِم: لوگوں پر اچانک پہنچ جانا۔
اِنْدَغَرَ: پہنچ جانا...... عَلَيْهِ: اچانک آنا۔
الدَّاغِرُ: ذلیل۔ حقیر۔ خبیث۔ مفسد۔
الدَّغَرَة: کسی چیز کو اُچک کر لے لینا۔
الْمَدْغَرَة: گھمسان کی جنگ۔
دَغَشَ: (ف) دَغْشًا و اَدْغَشَ: تاریکی میں داخل ہونا۔ دَغَشَ عَلَيْهِم: اچانک آنا۔
دَاغَشَهٗ: بھیڑ کرنا...... حَوْلَ الْمَاءِ: پیاس کی وجہ سے پانی کے گرد منڈلانا...... السَّمَاءَ: جلدی پینا...... فِي الشَّيْئِ: کسی چیز کو حرص کی وجہ سے کسی سے مکر سے طلب کرنا...... ظُلْمَة اللَّيْل: رات کی تاریکی میں بغیر کسی سستی کے چل پڑنا۔
تَدَاغَشَ. القَوْمُ و (دَغْوَشُوا): آپس میں گتھ جانا۔
الدَّغَش والدُّغْشَة والدَّغِيْشَة: تاریکی۔
دَغِصَ (س) دَغَصًا: خوراک یا غصہ سے بھرنا۔
دَاغَصَ مُدَاغَصَةً. فِي الْعَمَلِ: جلدی کرانا۔
اَدْغَصَهٗ: غصہ سے بھر دینا۔ اَدْغَصَهٗ الْمَوْتُ: فوراً موت کا آنا۔
الدَّاغِصَة: گھٹنے کی چپنی۔ عوام اس کو صَابُوْنَة الرُّكْبَة: کہتے ہیں۔ گٹھا ہوا گوشت۔ رقیق پانی۔ ج دَوَاغِص.
الدَّغْصَان: غضبناک۔
دَغَفَ (ف) دَغْفًا. الشَّيْئَ: سختی سے پکڑنا۔
دَغْفَهُمُ الحَرُّ: گرمی کا زیادہ ہونا۔

اَبُوالدَّغْفَاء: بے وقوف۔
الدَّغْفَل: ہاتھی یا بھیڑیئے کا بچہ۔ بہت سے پر۔ عَيْشٌ دَغْفَلِيٌّ: آسودہ زندگی۔ عَام دَغْفَلِيٌّ: سرسبز سال۔ فراخی کا سال۔
دَغَل (ف) دَغْلًا. فِيْهِ: متہم کی طرح داخل ہونا۔
اَدْغَلَ. الرَّجُلُ: درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر چھپ جانا...... الاَرْضُ: گنجان درختوں والی ہونا...... بِهٖ: خیانت کر کے اچانک مار ڈالنا۔ چغل خوری کرنا...... الشَّيْئُ: تباہ کن چیز ملا دینا۔
الدَّغَل ج اَدْغَال و دِغَال و (الدَّغِيْلَة): درختوں کا جھنڈ۔ فساد و تباہی۔ خوف و ہلاکت کی جگہ۔
مَكَان (دَغِل): گنجان درختوں والی جگہ۔ پوشیدہ۔
الدَّاغِلَة: باطنی کینہ۔ کسی کے عیوب و خیانت تلاش کرنے والے لوگ۔
الدَّغَاوِلُ: مصیبتیں (جمع ہے بغیر واحد کے)
الْمَدْغَلُ: وادی کا درمیانی حصہ۔ ج مَدَاغِل.
دَغَمَهُمْ و دَغِمَهم (ف س) دَغْمًا و دَغَمَانًا. الحَرُّ او البَرْدُ: گرمی یا سردی کا پڑنا...... دَغَمَ اَنْفَهٗ: توڑنا۔ دَغَمَ الاِنَاءَ: ڈھانپنا۔
اَدْغَمَ. اللّٰهُ فُلَانًا: سیاہ رو کرنا۔ ذلیل کرنا۔
اَدْغَمَهُمُ الحَرُّ و لَبَرْدُ: گرمی یا سردی کا پڑنا۔
...... الفَرَسَ اللِّجَامَ: لگام لگانا۔ اَدْغَمَهٗ الشَّيْئُ: غمگین کرنا۔ اَدْغَمَ الرَّجُلُ: لقمہ کو بغیر چبائے ہوئے نگلنا۔ (...... و ادَّغَمَ) الشَّيْئَ فِي الشَّيْئِ: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اسی سے صرفیوں کی اصطلاح ادغام (ایک حرف دوسرے حرف میں شامل کرنا) ہے۔
اِدْغَامَّ. الفَرَسُ (اِدْغِيْمَامًا): بقیہ جسم سے منہ کا زیادہ سیاہی مائل ہونا۔ صفت (اَدْغَم)
الدَّغَم والدُّغْمَة: گھوڑے کا رنگ جس کا

منہ باقی جسم سے زیادہ سیاہی مائل ہو۔

الأدغم: کالی ناک والا۔ ناک میں بولنے والا۔ ج دُغْم.

الدُّغام: حلق کا درد۔

دَغْمَرَهٗ دَغْمَرَةً: عیب لگانا۔ الشَّیْءَ: ملانا۔ الرَّجُلُ: بد خلق ہونا۔

الدَّغْمَرِیُّ والدُّغْمُرِیُّ: برے بھلے ملے جلے اخلاق والا۔ رَجُلٌ (دُغْمُورٌ): مرد بدخو۔

الدَّغَامِرُ: قوم کے گھٹیا درجہ کے لوگ۔

دَفَّ (ض) دَفًّا و دَفِيْفًا: آہستہ چلنا۔ لَهٗ الأَمْرُ: تیار ہونا۔ ممکن ہونا...... الطَّائِرُ: پَر پھڑ پھڑانا۔

دَفَّ (ض) دَفًّا. الشَّیْءَ: جڑ سے اُکھیڑنا۔

دَفَّفَ و دَاقَّ: جلدی کرنا۔ دَفَّفَ الجَرِيْحَ و دَافَّهٗ و دَافَّ عَلَيْهِ: پوری طرح سے فوراً مار ڈالنا۔ و دَفَّفَ الرَّجُلُ: دف بجانا۔

اَدَفَّ اِدْفَافًا. الطَّائِرُ: پر پھڑ پھڑانا۔ اَدَفَّتْ عَلَيْهِ الأُمُوْرُ: پے در پے آنا۔

(...... وتَدَافَّ) القَوْمُ: ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا۔

اِسْتَدَفَّ. الطَّائِرُ: زمین کے قریب اُڑنا...... الأَمْرُ: درست ہونا۔ پورا ہو جانا۔

...... الرَّجُلُ بِالمُوْسَى: اُسترے سے مونڈنا۔

الدَّفُّ: مص۔ ہر چیز کا پہلو۔ کہا جاتا ہے "رَمَاهُ اللّٰهُ بِذَاتِ الدَّفِّ" اللہ اس کو نمونیا میں مبتلا کرے۔

(...... الدُّفُّ): ایک قسم کے باجہ کا نام۔ ج دُفُوف۔

الدَّفَّةُ: ہر چیز کا پہلو۔ دَفَّتَا الطَّبْلِ: ڈھول کے دونوں طرف کے چمڑے۔ پتوار (آخر معنی میں کلمہ مولدہ ہے۔ اس کے لئے فصیح لفظ السُّكَّانُ ہے)

الدَّافَّةُ: دشمن کی طرف مارچ کرنے والی فوج۔ لوگوں کی جماعت جو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل ہوتی رہے۔

الدَّفَّافُ: دف بجانے والا۔ دف بنانے والا۔ اقرب الموارد میں بحوالہ لسان العرب ہے کہ دفاف مالک دف کو مُدَفِّف: بنانے والے کو اور مُدَفْدِف: بجانے والے کو کہتے ہیں۔

الدَّفُوْف. مِنَ الطَّيْرِ: کسی چیز پر ٹوٹ پڑتے وقت زمین سے قریب ہونے والا پرندہ۔

دَفِئَ يَدْفَأُ دَفَأً و دُفُوْءً او دَفُؤَ يَدْفُؤُ دَفَاءَةً مِنَ البَرْدِ: گرم ہونا۔ گرمی محسوس کرنا۔

دَفَّأَهٗ: گرم کرنا۔

اَدْفَأَهٗ: گرم کپڑا پہنانا۔ بہت دینا۔ گرم کرنا...... الجَرِيْحَ: فوراً مار ڈالنا...... القَوْمَ: جمع کرنا۔

تَدَفَّأَ و اِدَّفَأَ و اِسْتَدْفَأَ: گرم کپڑا پہننا۔ گرم ہونا۔

الدِّفْءُ: سخت گرمی۔ ج اَدْفَاء: اونٹوں کی پیداوار اور جو اس سے نفع حاصل ہو۔

عطیه دِفْأ الحَائِط: دیوار کی اُوٹ۔ کہا جاتا ہے "اُقْعِدَ فِي دِفَاءِ الحَائِطِ": وہ دیوار کی اوٹ میں بٹھایا گیا۔ گرم کپڑے۔ گرمی حاصل کرنے کا سامان۔ تم کہتے ہو "مَا عَلَيْهِ دِفْءٌ": اس پر گرمی حاصل کرنے کا کوئی سامان نہیں۔

الدَّفَأُ: مص۔ کندھے کا سینہ کی طرف جھکنا۔

الدِّفَاءُ: گرمی حاصل کرنے کا سامان۔ (کپڑا وغیرہ)

الدَّفِئُ الدَّفِيُّ: گرمی حاصل کرنے والا۔ گرم کپڑے پہننے والا۔ مؤنث دَفِئَة و دَفِيْئَة.

الدَّفِئَةُ مِنَ الأَرْضِ: گرم زمین۔

الدَّفْآن: گرمی حاصل کرنے والا۔ مؤنث دَفْأَی.

الأَدْفَأُ: وہ شخص جس کا کندھا سینے کی طرف جھکا ہوا ہو۔ مؤنث دفأی. الأَدْفَاء: مرد خیمہ نشین۔

اَرْضٌ (مِدْفَاة): گرم زمین۔

اِبِل (مُدْفِئَة مُدْفَأَة و مُدْفِئَة و مُدَفَّأَة): بہت اون اور چربی والا اونٹ۔

الدَّفْتَرُ: رجسٹر۔ کاپی۔ ج دَفَاتِر.

دَفَرَهٗ (ن) دَفْرًا: سینہ میں مار کر ہٹانا۔

دَفِرَ (س) دَفَرًا و دَفْرًا: ذلیل ہونا۔ اللَّحْمُ: کیڑے پڑنا...... الشَّیْءُ: بدبودار ہونا۔ صفت (دَفِر و اَدْفَر): مؤنث۔ دَفِرَة و دَفْرَاء. كَتِيْبَةٌ دَفْرَاء: لشکر جس سے لوہے کے زنگ کی بو آئے۔

اَدْفَرَ. الرَّجُلُ: تیز گندہ بغل ہونا۔

الدَّفْرُ: مص۔ بدبو۔

دَفَارِ. مَبْنِيٌّ عَلَى الكَسْرِ بروزن قطام: لونڈی (یہ کلمہ لونڈی کے لئے گالی کے موقع پر کہا جاتا ہے اور اکثر نداء کے موقع پر آتا ہے)۔

الدِّفْرَان: صنوبر کی ایک قسم۔

اُمُّ دَفَارِ و اُمُّ دَفْرٍ: دنیا۔ مصیبت۔

اِدْفَسَّ. اِدْفِسَاسًا. الرَّجُلُ: بغیر بیماری کے چہرہ کا کالا پڑنا۔

دَفَصَ (ض) دَفْصًا: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

دَفْطَسَ. الرَّجُلُ: اپنا مال ضائع کرنا۔

دَفَعَهٗ (ف) دَفْعًا و دَفَاعًا و مَدْفَعًا: ہٹانا۔ دور کرنا۔ دَفَعَهٗ فِي كَذَا: داخل ہونا۔ ...... اِلَيْهِ الشَّیْءَ: ادا کرنا...... القَوْلَ: دلیل سے باطل کرنا...... ہٗ اِلَى كَذَا: مجبور کرنا...... عَنْهُ الأَذَى: بچانا۔ محفوظ کرنا...... عَنِ المَوْضِعِ: کوچ کرنا۔ چھوڑنا۔ ...... اِلَيْهِ: پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "طَرِيْقٌ يَدْفَعُ اِلَى مَكَانِ كَذَا": راستہ جو فلاں جگہ تک پہنچتا ہے۔

دُفِعَ. اِلَى المَكَانِ: پہنچنا۔

دَافَعَهٗ مُدَافَعَةً و دِفَاعًا: مزاحمت کرنا...... عَنْهُ: حمایت کرنا۔ مدد کرنا...... عَنْهُ الأَذَى: ہٹانا، دور کرنا۔ دَافَعَهٗ عَنْ حَقِّهٖ: ٹال مٹول کرنا۔

تَدَفَّعَ. السَّيْلُ: زور سے بہنا۔

اِنْدَفَعَ. السَّيْلُ: زور سے بہنا...... الفَرَسُ فِي سَيْرِهٖ: تیز دوڑنا...... الرَّجُلُ فِي الحَدِيْثِ: بات چیت میں مشغول ہونا۔

اِنْدَفَعَ يَقُوْلُ: کہنے لگنا۔ اِنْدَفَعَ الرَّجُلُ: ہٹنا۔

تَدَافَعَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو ہٹانا ۔ تَدَافَعُوْا الشَّیْئَ: ہر ایک کا دوسرے کے ذمہ ڈالنا ۔ کہا جاتا ہے "ضَیْفٌ یَتَدَافَعُهُ الحَیُّ": مہمان جس کو قبیلہ کے لوگ ایک دوسرے کے ذمہ ڈالتے ہیں ۔

اِسْتَدْفَعَ. اللّٰهَ الشَّرَّ: شر کو ہٹانے کی دعا کرنا ۔

الدَّفْعَة. دَفْع کا اسم مرۃ ۔

الدُّفْعَة: بوچھار ۔ برتن یا مشک سے جتنا ایک مرتبہ گرے ۔ ج دُفَع و دُفْعات ۔

الدَّوَافِع: نشیب زمینیں جہاں سیلاب کا پانی جمع ہو جائے ۔

الدَّفُوْع: بہت ہٹانے والا ...... مِنَ الدَّوَابّ: لات مارنے والا ۔

الدَّفَّاع: بہت دفع کرنے والا ۔

الدِّفَاع: ملک اور اس کی سرحدوں کی حفاظت بری، بحری اور فضائی ذرائع سے کرنا ۔

الدُّفَّاع: موج یا سیلاب کا زور ۔ بہت لوگ ۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِی دُفَّاعٍ مِنَ النَّاسِ": وہ بہت لوگوں میں آیا ۔

المَدْفَعُ: پانی بہنے کی جگہ ۔ ج مَدَافِع ۔

اَلْمِدْفَعُ: وہ اوزار و ہتھیار جن کے ساتھ بم پھینکے جاتے ہیں ۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں مِدْفَعٌ: توپ ۔ مِدْفَعَةٌ مُضَادَّةٌ لِلطَّائِرَاتِ: طیارہ شکن توپ ۔ مِدْفَعُ الذَّرِّیّ: ایٹم بم پھینکنے کا میزائل ۔ قَاذِفُ الصَّوَارِیخ: راکٹ گرانے والا ۔

المِدْفَع: ہٹانے کا اوزار ۔ توپ ۔ ج المَدَافِع. المِدْفَع: بہت دفع کرنے والا ۔

المُدَفَّع: ہر جگہ سے دھتکارا ہوا فقیر ۔

دَفَقَ (ض ن) دَفْقًا. المَاءُ: زور سے گرانا ...... اللّٰهُ رُوْحَه: موت دینا ...... الكُوْزَ: گرا کر خالی کر دینا ۔

دَفَقَ (ن) دَفْقًا و دُفُوْقًا. المَاءُ: گرنا ...... النَّهْرُ: بھر کر بہنا (جمہور کے نزدیک اس کا استعمال صرف متعدی ہی کی صورت میں ہوتا ہے)

دَفَّقَ. فا: کا مبالغہ ۔ کہا جاتا ہے "دَفَّقَتْ كَفَّاهُ ا... اءً": یعنی اس کے دونوں ہاتھوں نے بہت ... بخشش کی ۔

اَدْفَقَ. ا... : گرا کر خالی کر دینا ۔

تَدَفَّقَ و اِنْدَفَقَ. المَاءُ: گرنا ...... الدَّابَّةُ: تیز دوڑنا ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یَتَدَفَّقُ فِی البَاطِلِ" فلاں باطل میں سبقت کرتا ہے ۔

اِنْدَفَقَ و اِسْتَدْفَقَ. الماء: گرنا ۔

الدُّفْقَة: ایک دفعہ ۔ یکبارگی ۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا دُفْقَةً" وہ سب یکبارگی آ گئے ۔

سَیْلٌ دُفَاق: بہت زیادہ سیلاب جو وادی کے دونوں کناروں کو بھر دے ۔

الاَدْفَق: ٹیڑھا ۔ فکر یا بڑھاپے کی وجہ سے خمیدہ کمر ۔ سَیْرٌ اَدْفَق: تیز چال ۔ مؤنث دَفْقَاءُ.

الدِّفِقَّى: تیز چال ۔ کہا جاتا ہے "مَشَى الدِّفِقَّى" وہ تیز چال چلا ۔ (...... و الدِّفِقَّة: تیز رفتار اونٹنی یا گھوڑا ۔

الدِّفْل: قطران (دیکھئے قطران) زفت (ایک دوا کا نام) کنیر ۔

الدِّفْلَى: کنیر ۔ ایک جماعت کے نزدیک الف الحاق کا ہے اس لئے اس پر تنوین آتی ہے اور دوسروں کے نزدیک تانیث کا اس لئے تنوین نہیں آتی ۔

دَفَنَ (ض) دَفْنًا. المَیِّتَ: گاڑنا ۔ دفن کرنا ...... الحَدِیْثَ: چھپانا ...... الابِلُ: تیز دوڑنا ...... الابِلُ: تیز دوڑنا ۔

تَدَفَّنَ و اِنْدَفَنَ: چھپنا ...... الاِبِلُ: تیز دوڑنا ۔

اِدَّفَنَ. العَبْدُ: آقا کے خوف سے بھاگنا ۔ صفت (دَفُوْن) ...... الشَّیْئَ: چھپانا ۔

تَدَافَنَ. القَوْمُ: باہم چھپانا ۔

دَافِنُ. الاَمْرِ: کسی معاملہ کا اندرونی حصہ ۔

الدَّفْن: مص ۔ دفن کیا ہوا ۔ ج اَدْفَان: مدفون زمین ۔ ج دُفْن. رَجُلٌ دَفْن: گمنام و بےقدر مرد ۔

دَاءٌ (دِفْن و دَفِن): پوشیدہ بیماری جس کے ظاہر ہونے سے خرابی بڑھ جائے ۔

الدَّفِیْنَة: گاڑا ہوا ۔ گاڑا ہوا خزانہ ۔ ج دَفَائِن. کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یُثِیْرُ الدَّفَائِن" فلاں بڑا عالم ہے ۔

الدَّفِیْن: دفن کیا ہوا ۔ چھپا ہوا ۔ ج دُفْن و دُفَنَاء و اَدْفَان: حوض ۔ رَکِیَّةٌ دَفِیْنٌ: دفن شدہ کنواں ۔ اِمْرَأَةٌ دَفِیْن: پوشیدہ عورت ۔ ج دَفْنَی. دَاءٌ دَفِیْن: پوشیدہ بیماری جس کے ظاہر ہونے سے خرابی بڑھ جائے ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ دَفِیْنُ المُرُوْءَةِ او دَفْنُ المُرُوْءَةِ": وہ بے مروت ہے ۔

الدِّفَان. مِنَ الرَّکَایَا: مٹی سے پٹا ہوا کنواں ج دُفُن: کہا جاتا ہے "مَاءٌ دِفَان" پوشیدہ پانی ۔

الدَّفَافِیْن: کشتی کے تختے ۔ واحد (دِفَّان)

المَدْفَن: گاڑنے کی جگہ ۔

الدِّفْنِس و الدِّفْنَاس: کمینہ و بےوقوف ۔ بخیل ۔ مِنَ النِّسَاء: بےوقوف ۔ بھاری جسم کی عورت ۔

الدَّافِه: مسافر ۔

دَفَا (ن) دَفْوًا و دَافَى مُدَافَاة و اَدْفَى اِدْفَاءً. الجَرِیْحَ: فوراً مار ڈالنا ۔ و اَدْفَى الظَّبْیُ: لمبے سینگوں والا ہونا ۔

تَدَافَاة: تلافی کرنا ۔

الدَّفَاء: خمیدگی ۔

الاَدْفَى: خمیدہ ۔ مؤنث دَفْوَاء. طَائِرٌ اَدْفَى: لمبے بازوؤں والا پرندہ ۔ نَاقَةٌ دَفْوَاءُ: لمبی گردن والی اونٹنی ۔ شَجَرَةٌ دَفْوَاءُ: بڑا درخت ۔ عُقَابٌ دَفْوَاء: ٹیڑھی چونچ والا عقاب ۔

دَقَّ (ض) دِقَّةً: باریک ہونا ۔ چھوٹا ہونا ۔ دقیق و دشوار ہونا ۔

دَقَّ (ن) دَقًّا. الشَّیْئَ: توڑنا ...... البَابَ: کھٹکھٹانا ...... الشَّیْئَ: ظاہر کرنا ...... الشَّیْئَ عَلَى الشَّیْئِ او بِالشَّیْئِ: کوٹنا ۔

دَقَّقَ. الشَّیْئَ: بہت باریک کرنا ۔ آٹا کرنا

......في الحساب وغيره :باریک بینی سے کام لینا۔

اِدَقَّهُ اِدْقَاقًا :باریک کرنا......الرَّجُلَ: بکری دینا۔کہاجاتا ہے"اَتَيْتُه فَمَا اَدَقَّنِي وَلاَ اَجَلَّنِي" میں اس کے پاس آیا تو اس نے نہ تو تھوڑا دیا نہ زیادہ۔اَدَقَّ الرَّجُلَ: بخل کی وجہ سے معمولی چیز کے پیچھے پڑنا۔

دَاقَقْتُهُ مُدَاقَّةً. الحِسَابَ فِي الحِسَاب: غور سے جانچ کرنا۔

اِنْدَقَّ اِنْدِقَاقًا :باریک ہونا۔اِنْدَقَّتْ عُنُقُهُ: ٹوٹنا۔

تَدَاقَّ. الرَّجُلَانِ: باریکی میں مقابلہ کرنا۔

اِسْتَدَقَّ اِسْتِدْقَاقًا: پتلا و باریک ہونا اور اسی سے ہے"اِسْتَدَقَّ الهِلاَلُ" ہلال باریک ہے۔

الدِّقُّ :باریک تھوڑا اور اسی سے ہے "اَخَذْتُ دِقَّه وجِلَّه" میں نے قلیل وکثیر سب لے لیا۔حُمَّى الدِقِّ": دق کا بخار۔

الدِّقَّة :کوٹنے کی ہیئت۔خست۔چھوٹائی۔باریکی اور اسی سے ہے"دِقَّةُ المَعَانِي" معانی کی باریکی۔

الدُّقَّة: باریک خاک۔مصالحے۔نمک۔دھنیا۔خوبصورتی۔

الدُّقَاق: چورہ۔آٹا(......والدُّقَاقَة): باریک خاک جس کو ہوا اڑائے۔دُقَاقُ العِيدَانِ ودُقَاقُها: چھپٹی۔

الدَّقِيق: باریک۔آٹا۔مشکل معاملہ۔تھوڑا۔ج اَدِقَّةٌ واَدِقَّاء۔ مؤنث دَقِيقَةٌ.

الدَّقِيقَة: دقیق کا مؤنث۔منٹ۔درجہ کا ساٹھواں حصہ۔ج دَقَائِق.

الدَّقِيقَة: بکریاں۔کہتے ہیں"كَمْ دَقِيقَتُكَ": تمہاری بکریاں کتنی ہیں؟

الدَّقَّاق: بہت کوٹنے والا۔آٹا بیچنے والا۔

الدَّقَّاقَة: کوٹنے کا اوزار۔

المِدَقُّ والمُدُقُّ ج مَدَاق و(المِدَقَّة) :کوٹنے کا اوزار۔

المُدَقَّقَة: قیمہ۔باریک کوٹا ہوا گوشت۔

المَدْقُوق: مفع۔دق کے بخار والا۔

اَلْمُدَقَّةُ : پھولوں کی ایک درمیانی قسم۔مؤنث کا عضو تناسل۔

مُسْتَدَقٌ. السَّاعِدِ: کلائی کا پتلا حصہ۔

مُسْتَدَقُ كُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز کا باریک و پتلا حصہ۔

دَقْدَقَ. النَّاسُ: شور مچانا۔

الدَّوَابُّ: سم کی آواز سنائی دینا۔

دَقِرَ (س) دَقَرًا: شکم سیر ہونا......المَكَانُ :سبزہ زار ہونا......النَّبَاتُ: زیادہ ہونا۔......الرَّجُلُ: شکم پری کی وجہ سے قے کرنا۔

الدَّقَرُ والدَّقَرَةُ والدَّقِيرَةُ والدَّقَرَى: سرسبز وخوبصورت باغ۔

اَرْضٌ (دَقْرَاءُ): سرسبز ونمناک زمین۔

الدَّقْرَانُ: لکڑی جس پر انگور کی بیل چڑھائی جائے۔واحد دُقْرَانَة.

الدَّوْقَرَة: بنجر زمین جو پہاڑوں کے درمیان ہو۔

الدِّقْرَار: جانگھیا۔ج دَقَارِير.

الدِّقْرَارَة: چغلی۔بری عادت۔جھگڑا۔ج دَقَارِير: کہا جاتا ہے"جَاءَ بِالدَّقَارِير" وہ قبیح قسم کی جھوٹی چیزیں لایا۔جانگھیا۔پائجامہ۔

رَجُلٌ دِقْرَارَة: چغل خور۔پست قد۔

دَقَسَ (ن) دَقْسًا ودُقُوسًا. فِي البِلاَدِ: گھس جانا......الوَتَدُ فِي الاَرْضِ: گڑ جانا......البِئْرَ: بھر دینا۔

الدَّقْشَة: ایک چھوٹا سا جانور۔

دَقِعَ (س) دَقَعًا: تھوڑے سے گزارہ پر راضی ہونا۔ذلت اور فقر کی وجہ سے خاک نشین ہونا۔

اَدْقَعَهُ محتاج بنادینا۔ذلیل کرنا۔

اَدْقَعَ بِهِ واِلَيْهِ فِي الشَّتْمِ ونَحْوهُ: گالی دینے میں مبالغہ کرنا۔اَدْقَعَ الرَّجُلُ: مٹی میں ملا ہوا ہونا۔

الدَّاقِع: فا۔رنجیدہ۔تھوڑی کمائی کا طالب۔

الاَدْقَع: مٹی۔جُوعٌ اَدْقَعُ: سخت بھوک۔

الدَّقَاع والدُّقَاع والدِّقْعِم: مٹی (دِقْعِم میں میم زائد ہے)

الدَّقْعَاء: مٹی۔بنجر زمین۔

کہا جاتا ہے"رَاَيْتُ القَوْمَ" (صَقْعَى دَقْعَى): میں نے قوم کو خاک نشین دیکھا۔

الدَّيْقُوع: سخت بھوک۔

الدَّوْقَعَة: فقیری۔ذلت۔

المُدْقِع :زمین پر پٹک دینے والا۔ذلیل۔بھاگنے والا۔دبلا۔جُوعٌ مُدْقِعٌ: سخت بھوک جو زمین پر گرا دے۔

المِدْقَاع: لالچی۔تھوڑے پر راضی ہونے والا۔ج مَدَاقِيع.

دَقَلَهُ (ن) دَقْلاً: منع کرنا۔باز رکھنا۔محروم کرنا۔ناک یا منہ پر مارنا(......دُقُولاً) :غائب ہونا......فِيهِ: داخل ہونا۔

اَدْقَلَ. النَّخْلُ: ردی کھجور والا ہونا۔......الرَّجُلُ: کمزور بچہ والا ہونا......الشَّاةُ :دبلی وکمزور ہونا۔صفت مُدْقِل.

الدَّقَل: ردی کھجور۔بادبان کا ڈنڈا۔کہا جاتا ہے"اَرَاكَ اَطْوَلَ مِنَ الدَّقَلِ وَاَنْتَ تَنْثُرُ كَلاَمَكَ نَثْرَ الدَّقَلِ": میں تم کو دیکھتا ہوں کہ بادبان ڈنڈے سے بھی زیادہ لمبے ہو اور گفتگو ردی قسم کی کرتے ہو۔

الدَّقْل: جسم کی ناتوانی۔

الدَّقَلَة والدَّقِلَة والدَّقِيلَة: دبلی پتلی بکری۔ج دِقَال ودَقَائِل

دَقَمَهُ (ن) دَقْمًا: اچانک سینہ پر مار کر دھکا دینا۔دانت توڑنا......الرِّيحُ عَلَيْهِ: ہوا کا آنا۔

دَقِمَ (س) دَقَمًا: اگلے دانتوں کا گرنا صفت دَقِمٌ واَدْقَم.

اَدْقَمَ. فاهُ: اگلے دانتوں کو توڑنا۔

الدَّقْم: سخت غم۔

الدَّقْمَة: منہ کا اگلا حصہ۔

الدَّقَم: نقصان۔

دَقَنَ(ن) دَقْنًا. فِي لحيَ الرَّجُل: ٹھوڑی پر مکا مارنا۔دَقَنَه: منع کرنا۔باز رکھنا۔محروم کرنا۔

ذَكَّ (ن) ذَكًّا. الحَائِطَ: دیوار گرا کر زمین کے برابر کرنا...... الاَرضَ: ہموار کرنا ...... التُّرابَ: مٹی کوٹ کر ہموار کرنا...... البِئرَ: کنوئیں کو مٹی وغیرہ ڈال کر پاٹنا...... التُّرابَ عَلَى المَيِّتِ: میت پر مٹی ڈالنا...... ہ: دھکا دینا...... الدَّابَةَ فِي السَّيْرِ: جانور کو تھکانا۔ کہاجاتا ہے "دَكَّتِ الحُمَّى الرَّجُلَ" بخار نے مرد کو کمزور کر دیا۔

دُكَّ: مریض ہونا۔

دَكَّكَ. الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ: ملانا۔ مخلوط کرنا۔

اِنْدَكَّ: ہموار ہونا...... الرَّجُلُ: ریت کا تہ بتہ ہونا...... السَّنَامُ: کوہان کا پیٹھ کے برابر ہونا۔

تَدَاكَّ. عَلَيْهِ القَوْمُ: بھیڑ کرنا۔

الدَّكُّ: مص۔ ہموار زمین۔ ہموار جگہ۔ ج دُكُوك.

الدَّكُّ ج دِكَكَة و(الدِكَّاء) ج دَكَّاءات: نرم مٹی کا پشتہ۔ نرم پہاڑ۔ الدَّكَّاءُ: پست کوہان کی اونٹنی۔

الدِّكَّة: ازار بند۔ صحیح لفظ التِّكَّة ہے۔

الدَّكَّة: ہموار ریگستان۔ بیٹھنے یا کرسی رکھنے کے لئے چبوترہ۔ ج دِكَاك.

الدُّكَّان: دکان۔ چبوترہ۔ ج دَكَاكِين.

الدَّكَّاك: بہت روندنے والا۔ بہت کوٹنے والا۔

الاَدَكُّ: چوڑی پیٹھ والا چھوٹا گھوڑا۔ بغیر کوہان کا اونٹ اور اس سے اسم (الدَّكَك) ہے ج دُكّ و دُكُك مؤنث دَكَّاء۔ يَوْمٌ او شَهْر او حَوْل (دَكِيك) پورا دن یا مہینہ یا سال۔

المِدَكُّ: مضبوط وقوی زمین کو سخت روندنے والا مرد۔ ہموار کرنے کا اوزار۔

اَمَةٌ (مِدَكَّة): کام کرنے میں قوی باندی۔

دَكْدَكَ. الحُفْرَةَ: گڑھے کو مٹی سے بھر دینا۔

تَدَكْدَكَ. الجِبَالُ: گرنا۔

الدَّكْدَكُ و الدِّكْدِكُ ج دَكَادِك و(الدَّكْدَاك) ج دَكَادِيك: سخت زمین۔

دَكَسَ (ن) دَكْسًا. الشَّيْءُ: بھرنا۔

دَكِسَ (س) دَكَسًا. الشَّيْءُ: تہ بتہ ہونا۔

اَدْكَسَ. المَكَانُ: سبزی ظاہر ہونا۔

الدَّكِيسَة. مِنَ النَّاسِ: لوگوں کی جماعت۔

الدَّاكِسُ: فا۔ چھینک وغیرہ سے بدفالی۔

الدَّاكِس مِنَ الظِّبَاءِ: وہ ہرن جو پیچھے سے آئے اور اس سے بدفالی لیا کرتے تھے۔

الدُّكَاس: اونگھ۔

الدَّوْكَس: شیر۔ بہت چوپائے اور بکریاں۔

دَكَلَ (ن ض) دَكْلاً. الطِّينَ: لیپنے کے لئے ہاتھ سے مٹی جمع کرنا...... الشَّيْءَ: روندنا۔

دَكَّلَ. الدَّابَةَ: جانور کو مٹی میں لوٹانا۔

تَدَكَّلَ: اپنے آپ کو بڑا سمجھنا...... عَلَيْهِ: ناز کرنا...... عَنْهُ: دیر کرنا۔

الدَّكَلَة: پتلا گارا۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے لوگ۔

الاَدْكَل: سیاہی مائل۔

الدَّكِيل: روندا ہوا۔

دَكَمَ (ن) دَكْمًا. الشَّيْءَ: بعض کو بعض پر کوٹنا...... ہ فِي صَدْرِهِ: سینہ پر مار کر ہٹانا...... فَاهُ اَوْ اَنْفَهُ: منہ یا ناک توڑنا...... المَراَةَ: جماع کرنا۔

دَكَّمَ. فِي الشَّيْءِ: داخل کرنا...... ہ فِي رَاسِهِ: سر میں سینگ سے مارنا۔

تَدَاكَمَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو ہٹانا۔

الدُّكْمَة: سیاہی مائل رنگ۔

دَكَنَ (ن) دَكْنًا و دَكَّنَ. المَتَاعَ: تہ بتہ رکھنا۔ دَكَّنَ الدُّكَّانَ: دکان لگانا۔

دَكِنَ (س) دَكَنًا: سیاہی مائل ہونا۔ صفت (اَدْكَن): مؤنث دَكْنَاء۔ ج دُكْن...... الثَّوْبُ: میلا و گرد آلود ہونا۔

الدُّكْنَة: سیاہی مائل رنگ۔

الدُّكَّان: دکان کا چبوترہ۔ ج دَكَاكِين۔ (کلمہ فارسیہ ہے)

الدُّكَّانِي: دکان والا۔

دَلَّهُ (ن) دَلَالَةً و دُلُولَةً و دِلِّيلَى. اِلَى الشَّيْءِ و عَلَيْهِ: راستہ دکھانا۔ رہنمائی کرنا۔

(......ض) دَلًّا و دَلَالًا و دَلَّ (س) دَلَلًا: ناز و نخرہ کرنا...... المَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا: بناوٹی مخالفت کرنا...... الرَّجُلُ: فخر کرنا۔ اپنی داد و دہش کا احسان جتانا۔

اَدَلَّ اِدْلَالًا. عَلَيْهِ: محبت پر بھروسہ کرنا اور اسی سے ہے "اَدَلَّ فَاَمَلَّ" اس نے محبت پر بھروسہ کیا اور ملول کر دیا۔ دلیری کرنا...... عَلَى اَقْرَانِهِ: اوپر سے دبا لینا...... البَازِيُّ عَلَى صَيْدِهِ: اوپر سے جھپٹا مارنا۔ اور کہاجاتا ہے "هُوَ يُدِلُّ بِهِ" وہ اس پر بھروسہ کرتا ہے "اَدَلَّ بِالطَّرِيقِ" پہچاننا۔

تَدَلَّلَ. عَلَيْهِ: گستاخی و جرأت کرنا...... المرأةُ عَلَى زَوْجِهَا: بناوٹی مخالفت کرنا۔

اِنْدَلَّ: راستہ پانا...... المَاءُ: گرنا۔

اِسْتَدَلَّ. عَلَيْهِ: رہنمائی کرنے کو کہنا۔

اِسْتَدَلَّ بِكَذَا عَلَى الاَمْرِ: دلیل کرنا۔

الدَّالَّة. دَالٌّ: کا مؤنث۔ ناز و نخرہ۔ جرأت و دلیری۔ کہاجاتا ہے "لَهُ عَلَيْهِ دَالَّةٌ" اس کو اس کے اوپر ناز ہے۔

الدَّلُّ: مص۔ سکون و اطمینان کی حالت۔ اچھی سیرت۔

الدَّلَال: مص۔ ناز و نخرہ۔

الدَّالُولَاء: ناز۔

الدِّلَالَة: دلالی کا پیشہ۔ دلال یا رہبر کی اجرت۔

الدَّلَالَة: رہنمائی، دلیل، مرشد، سیاحوں کی رہنمائی کرنے والی کتاب، سفر کارڈ، دلیل الخُلْف: ریاضی کے مسئلہ میں مخالف کے بدلنے پر دلیل قائم کرنا۔

الدَّلَّال: خریدار اور بیچنے والے کے درمیان کا آدمی۔

الدَّلِيل ج اَدِلَّة و اَدِلَّاء و(الدَّلَالَة) ج دَلَائِل: ہر وہ چیز جس سے رہنمائی ہو سکے۔ حجت و دلیل۔ الدَّلِيل: رہنما۔ مرشد۔

الدَلّة :احسان ۔ ناز ونخرہ کرنا۔
الادَلُّ :احسان جتانے والا۔
الدَلّی والدَلِیْلَة :واضح راستہ۔
المُدِلُّ : فا۔ اپنے اوپر اور اپنے سامان پر بھروسہ رکھنے والا۔ المُدِلُّ بالشَجاعَةِ : دلیر۔
الدُلْب :چنار کا درخت۔ واحد (دُلْبَة)
الدُلْبَة: سیاہی۔
الدالِب :چنگاری جو بجھی نہ ہو۔
الدولاب والدُولاب :رہٹ۔ چرخی پر گھومنے والی چیز۔ ج دَوَالِیب۔ (دخیل)
المَدْلَبَة :بہت چنار کے درختوں والی زمین۔
الدَلْبُوث :ایک قسم کی گھاس کا نام۔
دَلَثَ (ض) دَلِیْثًا :قریب قریب قدم رکھنا۔
تَدَلَّثَ اِلَیْهِ :کسی کے پاس گھس پڑنا۔
اِنْدَلَثَ الرَجُلُ :خودسر ہونا۔
اِدَّلَثَ الشَئُ :ڈھانکنا۔
الدِلاث :تیز رفتار۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ دِلاثٌ وناقة دِلاث۔ ج دُلُث ودُلُث".
دلج (ض) دُلُوْجًا :کنوئیں سے پانی نکال کر حوض میں ڈالنا۔ صفت (دَالِج) ج دُلَّج۔
اَدْلَجَ اِدْلاجًا واِدَّلَجَ اِدِّلاجًا۔ القومُ :پوری رات یا آخری حصہ میں چلنا۔ اسم (الدُلْجَة والدَلْجَة)
الدَلَج والدَلَجان والدَلْجَة :رات کے آخری حصہ کا وقت۔
الدَوْلَج :تہ خانہ (.... والمَدْلَجَة): وحشی جانوروں کا بھٹ۔
المِدْلَجَة :لکڑی یا چمڑے کا بڑا برتن جس میں دودھ لے جایا جائے۔ ڈول۔
المَدْلَج والمَدْلَجَة :حوض اور کنوئیں کے درمیان کا راستہ۔
المِدْلاج :آخری رات میں چلنے کا عادی۔
المُدْلِج وابو مُدْلِج :سیہی۔
دَلَحَ (ف) دُلُوْحًا :بوجھ کی وجہ سے آہستہ چلنا۔

تَدالَحَ الرَجُلانِ الشَئَ بَیْنَهُمَا :کسی چیز کو لکڑی پر اٹھانا۔
الدالِح ج دُلَّح ودَوَالِح و (الدَلُوْح) ج دُلُح :بہت پانی والا بادل۔
فَرَسٌ (دُلَح) :سوار کو نہ تھکانے والے گھوڑا۔ بہت پسینہ والا گھوڑا۔
دَلِخَ (س) دَلَخًا :موٹا ہونا ...... الاناءُ: بھر کر بہہ پڑنا۔
الدالِخ :موٹا۔ کہا جاتا ہے بَعِیْرٌ دَالِخٌ واِبِلٌ دُلَّخ ودَوَالِخ۔
الدَلُوْخ :موٹا۔ ج دُلُخ۔
دَلْدَل دَلْدَلَةً۔ اَعْضَائَهُ اَوْرَاسَه :چلنے میں ہلانا۔
تَدَلْدَلَ فی مَشْیِهِ :لڑکھڑانا ...... الشَئُ: لٹکتے ہوئے ہلنا۔
الدُلْدُل والدُلْدُوْل :سیہی۔ الدَلْدَل: بڑا معاملہ۔
الدَلْدَال :اضطراب۔ قَوْم دَلْدَال: لڑکھڑاتی ہوئی چلنے والی قوم۔
دَلَّسَ البائعُ :سامان کے عیب کو چھپانا ...... المُحَدِّثُ: محدث کا حدیث کی روایت میں اپنے راوی کا نام نہ لینا بلکہ اس سے اوپر کے راوی کا نام لینا اور لفظ ایسا اختیار کرنا جس میں سماع کا احتمال ہو۔
دَالَسَه مُدَالَسَةً :فریب دینا۔ ظلم کرنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَلایُدَالِسُ ولایُوَالِسُ" وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ خیانت۔
اَدْلَسَ المَکانُ :موسم گرما کے آخر میں یا چرلینے کے بعد سرسبز ہونا۔
تَدَلَّسَ الرَجُلُ :چھپنا ...... الطَعامَ: تھوڑا تھوڑا لینا ...... الدابَّةُ: چراگاہ میں تھوڑی سی گھاس کو چٹ کر جانا۔
اِنْدَلَسَ الشَئُ :پوشیدہ ہونا۔
الدُلْس :فریب دھوکا۔
الدَلَس :نباتات جو موسم گرما کے اخیر میں یا چرلینے کے بعد سبز ہو جائے۔ ج اَدْلاس (..... والدُلْسَة): تاریکی۔

دَلَصَ (ن) دَلِیْصًا :چمکنا۔ نرم ہونا۔ صفت (دَلِص) ج دِلاص و (دَلِیْص) ج دُلُص۔
دَلِصَت (س) دَلاصَةً۔ الناقَة :بوڑھی اور گرے ہوئے دانت والی ہونا۔
دَلَّصَ الشَئَ :چمکدار کرنا۔ کہا جاتا ہے "دَلَّصَ السَیْلُ الحَجَرَ" سیلاب نے پتھر کو چمکدار بنا دیا ...... الدِرْعَ: ملائم کر دینا ...... الجبینَ: بال اکھیڑنا۔
اِنْدَلَصَ الشَئُ مِنْ یَدِهِ :پھسل کر گرنا۔ ...... الشَئُ من الشَئِ: نکلنا۔
الدَلِص والدَلِیْصَة :ہموار زمین۔
الدِلاص :نرم و چمکدار۔ کہا جاتا ہے "دِرْع دِلاص" نرم و چمکدار زرہ۔
الدَلّاص :نرم چمکدار۔
دَلَظَه (ض) دَلْظًا :سینہ میں مار کر ہٹانا۔
دَلَظَ فی سَیْرِهِ :تیز گزرنا۔
دَالَظَه :مدافعت کرنا۔
اِنْدَلَظَ۔ الماءُ :زور سے بہنے لگنا۔
دَلَعَ (ف) دَلْعًا واَدْلَعَ لِسانَه :زبان نکالنا۔
دَلَعَ (ف ن) دَلْعًا ودُلُوْعًا واِنْدَلَعَ واِدَّلَعَ۔ لِسانُه :زبان کا منہ سے باہر نکلنا۔
اِنْدَلَعَ البَطْنُ :پیٹ کا بڑا اور ڈھیلا ہونا ...... السَیْفُ: تلوار کا میان سے باہر نکلنا۔
الدَلِیْع والدَلُوْع :کشادہ راستہ۔ نرم راستہ۔ ج دَلائِع۔ والدَلُوع مِنَ النُوق : اونٹوں سے آگے رہنے والی اونٹنی۔
الدُلّاع والدُوْلَعَة :سمندری سیپی کی ایک قسم۔
المُدَلَّع :نازونعمت میں پرورش یافتہ۔ اسم (الدَلاعَة): اور یہ مولدین کے نزدیک ہے۔
الدَلْعَس والدِلْعَس والدِلْعَوْس والدِلْعَاس والدُلاعِس۔ مِنَ الجمالِ :سدھا ہوا اونٹ۔
الدِلْغان :چپکنے والی مٹی۔ (لغت عامیہ ہے)
دَلَفَ (ض) دَلْفًا ودَلَفًا ودُلُوْفًا ودَلِیْفًا ودَلَفانًا :بیڑی پڑے ہوئے کی طرح آہستہ

آہستہ چلنا...... النَاقَةُ بِحَمْلِهَا : اُونٹنی کا بوجھ لے کر اٹھنا...... الجَيْشُ: لشکر کا آگے بڑھنا۔ صفت (ذَالِف) ج ذُلَّف وذُلُف.

اَدْلَفَ. لَهُ القَوْلَ : سختی سے گفتگو کرنا...... ہ الكِبَرُ: آہستہ چلانا۔

تدَلَّفَ. اِلَيْهِ: چلنا اور نزدیک ہونا۔

اِنْدَلَفَ. عليه: گرنا۔

الدَالِفُ : تیر جو نشانہ کے قریب گرے اور پھر وہاں سے علیحدہ ہوجائے۔

الدِلْفُ: بہادر۔

الدَلُوْف : تیز اڑنے والا گدھ۔ موٹا اُونٹ۔ بہت پھلدار درخت خرما۔ ج دُلُف.

الدُلْفِيْن: ایک قسم کا تھن والا سمندری جانور جس کی تھوتھنی چونچ کی شکل کی ہوتی ہے اور جس کے متعلق مشہور ہے کہ ڈوبنے والے کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر بچاتی ہے۔ معرب ہے۔ عربی میں اس کا مرادف الدُخس : ہے۔

طَرِيْقٌ (دُلَفِق ودِلْفَاق) : روشن ونمایاں راستہ۔

دَلَقَ (ن) دَلْقـًا واَدْلَقَ. السَيْفَ مِنْ غِمْدِهِ: تلوار کو میان سے سونتنا۔ دَلَقَ البَابَ : دروازہ کو زور سے کھولنا...... عَلَيْهِمُ الغَارَةَ: لوٹ ڈالنا...... البَعِيْرُ شِقْشِقَتَهُ : اُونٹ کا جھاگ نکالنا۔ (...... دَلْقًا ودُلُوْقًا. السَيْفُ) تلوار کا میان سے نکل پڑنا...... الخَيْلُ: گھوڑوں کا پے در پے نکلنا۔ صفت (دُلُق): واحد (دَالِق ودَلُوْق) ودَالِق ودَلُوْق) : میان سے آسانی سے نکلنے والی تلوار۔ غَارَةٌ دَلُوْق : سخت لوٹ۔ نَاقَةٌ دَلُوْق : بڑھاپے کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے دانتوں والی اُونٹنی۔ ج دُلُق.

اِنْدَلَقَ. الشَيْئُ : اپنی جگہ سے نکل پڑنا۔ ...... الخَيْلُ : گھوڑوں کا بہت تیزی کے ساتھ نکل پڑنا...... السَيْفُ: تلوار کا میان سے نکل پڑنا۔

تَـدَلَّقَ. السَيْلُ عَلَيْهِ : بہت تیزی کے ساتھ سیلاب کا بہہ پڑنا۔

اِسْتَدْلَقَ. السَيْفَ: میان سے نکالنا۔

الدلَق : ایک جانور کا نام ہے جو بلی سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس کا رنگ زرد ہوتا ہے پیٹ اور گردن میں کچھ سفیدی ہوتی ہے۔ سَيْفٌ (دَلِـــق

الـدِلْقِمُ: بڑھاپے کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے دانتوں والی اُونٹنی (میم زائد ہے۔)

دَلَکَ (ن) دَلْکـًا. الشَيْئَ : رگڑنا۔ ملائم کرنا...... ہ الدَهْرُ : تجربہ کار بنانا...... وَجْهَهُ بِالطِيْبِ : خوشبو لگانا...... الرَجُلُ حَقَّهُ: ظلم کرنا...... غَرِيْمَهُ: قرض خواہ کو ٹالنا(...... دُلُوْکًا) الشَمْسُ : ڈوبنے کے قریب ہونا۔ صفت (دَالِک)

دَالَکَ مُدَالَکَةً. الغَرِيْمَ : قرض خواہ کو ٹالنا۔

تَـــدَلَّکَ: نہانے کے وقت بدن ملنا۔ بالطِيْبِ: خوشبو لگانا۔

الـدَلَکُ: نرمی۔ کہا جاتا ہے "فِي رُكْبَتِهِ دَلَکٌ" اس کے زانو میں نرمی ہے۔ غروب آفتاب کا وقت۔

الدَلُوْک: لگانے کی خوشبو یا دوا وغیرہ۔

الـدَلِيْک : وہ شخص جس کو زمانہ نے تجربہ کار بنا دیا ہو۔ ج دُلُکٌ: خاک جس کو ہوا اڑا دے۔ ایک قسم کی نباتات۔

الدُوْلُوْک: بڑا معاملہ۔ ج دَآلِيْک.

المِدْلَکُ والمِدْلَكَة: ملنے کا اوزار۔

المَدْلُوْک : مثع۔ البَعِيْرُ المَدْلُوْکُ: نرم گھٹنے والا اُونٹ۔ وہ شخص جو سفر کی وجہ سے تجربہ کار ہوگیا ہو۔

الـمُـــدَالِک : وہ شخص جو اپنے آپ کو گھٹیا باتوں سے بلند نہ رکھے۔

دَلِمَ (س) دَلَـمًا واِدْلَامَّ اِدْلِيْمَامًا : چمکدار سیاہ ہونا۔ صفت (اَدْلَم): مؤنث دَلْـمَاء.

دَلِمَتِ الشَفَةُ: ہونٹ کا ڈھیلا ہونا اور لٹکنا۔

اِدْلَامَّ اللَيْلُ : رات کا بہت تاریک ہونا۔

اَدْلَمَ شَفَتَهُ: ہونٹ کا ڈھیلا کرنا۔

الدُلَم: ہاتھی۔

الـدِلَامُ : سیاہی۔ سیاہ۔ کہا جاتا ہے "شَـيْئٌ دِلَامٌ" کالی چیز۔

الدَلْمَاء: قمری مہینہ کی تیسویں رات۔

الاَدْلَـمُ. مِنَ الاَلْوَان: کالا۔ کالا سانپ۔ لمبا کالا۔

الـدَيْلَم : مصیبت۔ حوض کے پاس چیونٹیوں اور چیچڑیوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ لشکر۔ نر تیتر۔ قطا پرندہ کی ایک قسم۔ جماعت۔ دشمن۔

اِدْلَـمَسَّ اِدْلِمْسَاسًا. اللَيْلُ : سخت تاریک ہونا۔

الـدُلَـمِـس والدُلَامِـس : سخت تاریکی۔ مصیبت۔

الدِلْمِس: مصیبت۔

تَدَلْمَصَ. رَاْسُهُ: سر کا گنجا ہونا۔

الـدُلَـمِص والـدُلَامِص : چمکدار۔ راس دُلَمِص: گنجا سر۔

طَرِيْق (دَلَنْع): نرم راستہ۔ ج دَلَائِع.

دَلِهَ (س) دَلَهًا ودَلْهًا ودُلُوهًا وتَدَلَّهَ: غم و عشق وغیرہ سے سرگشتہ ہونا۔ حیران ہونا۔

دَلَهَ (ف) دَلْهًا. عَنهُ: تسلی پانا۔

دَلَّهَه: حیران کرنا۔ مدہوش کرنا۔

الـدَالِهُ والدَالِهَة: غم و عشق وغیرہ کی وجہ سے سرگشتہ ودیوانہ۔ کہا جاتا ہے "ذَهَـبَ دَمُـهُ (دَلْهًا)" اس کا خون رائیگاں گیا۔

الـمُدَلَّـه: عشق وغیرہ کی وجہ سے بے خود و دل رفتہ۔

دَلْهَثَ. الرَجُلُ: جلد آگے بڑھنا۔

الـدَلْهَث والـدُلَاهِث والدِلْهَاث : پیش قدمی کرنے والا۔ دلیر۔ شیر۔

اِدْلَهَمَّ. اللَيْلُ : رات کا سخت تاریک ہونا۔ ...... الـــظَلَامُ : گھٹاٹوپ اندھیر ہونا...... الرَجُلُ: بوڑھا ہونا۔

الـــدَلْهَـم : تاریک۔ بھیڑیا۔ نرسنگ خوار پرندہ۔ عشق کی وجہ سے عقل رفتہ و مدہوش۔

الـدِلْهَام والـدَلَهْمَس : دلیر۔ بہادر مرد۔ شیر۔ الدَلَهْمَس: بہت تاریک رات۔

دَلَا (ن) دَلْوًا ودَلْيًا. الدَلْوَ : ڈول کنوئیں

میں لٹکانا۔ نکالنے کے لئے کھینچنا۔ حَاجَتَہ: حاجت طلب کرنا۔ دَلاَہ: نرمی و مہربانی کا سلوک کرنا۔ کہا جاتا ہے "دَلَوْتُ بِفُلاَنٍ اِلَیْکَ": میں نے تیرے پاس فلاں کو سفارشی بنایا۔ و "دَلاَّہُ بِغُرُوْرٍ": اس نے اس کو دھوکے میں ڈالا۔ دَلَوْتُ بِالدَّلْوِ" ڈول سے پانی کھینچا۔ دَلاَّہ بِالحَبْلِ مِنَ السَّطحِ: اس نے اس کو رسّی کے ذریعہ چھت سے لٹکایا۔

دَالاَہٗ: نرمی و مہربانی کا سلوک کرنا۔

اَدْلٰی اِدْلاَءً: کنوئیں میں ڈول لٹکانا۔ ......فِیْہِ: کسی کے بارے میں بُری بات کہنا۔ ......بِقَرَابتِہ: قرابت سے وسیلہ پکڑنا۔ ......بِحُجَّتِہِ: دلیل بیان کرنا...... اِلَیْہِ بِمَالٍ: دینا۔ اُدْلِیَ اِلٰی فُلاَنٍ: کسی کے پاس جھگڑا لے جانا۔

تَدَلّٰی۔ الثمرُ مِنَ الشَّجرِ: پھل کا لٹکنا...... مِنَ الخَیْلِ: گھوڑے سے اُترنا۔

اِدْلَوْلٰی اِدْلِیْلاَءً: جلدی کرنا۔

الدَّلْوُ: مص۔ ڈول (مؤنث ہے کبھی مذکر استعمال کرتے ہیں) ج دِلاَءٌ و اَدْلٍ و دُلِیٌّ و دِلِیٌّ و دَلِیٌّ۔ کہا جاتا ہے "اَلْقِ دَلْوَکَ فِی الدِّلاَءِ" یعنی تم بھی کوشش کرو۔ الدَّلْوُ: ایک برج آسمانی کا نام۔ اُونٹ کا داغ۔ مصیبت۔

الدَّلاَۃُ: ڈولچی ج دَلیً وَدَلَوَات۔

الدَّالِی: فا۔ ج دُلاَۃٌ: سیاہ انگور۔

الدَّالِیَۃُ: رہٹ۔ زمین جس کو ڈول یا رہٹ سے سینچا جائے۔ انگور کی بیل۔ ج دَوَالٍ: (یہ مولد ہیں)

دَلِیَ (س) دَلیً: متحیر ہونا۔

تَدَلّٰی۔ بِہٖ: قریب ہونا...... لَہٗ: فروتنی کرنا۔

دَمَّ (ن) دَمًّا۔ الشیءَ بالصِبغ اوالقِیرِ اونحوھما: کسی چیز پر ملنا...... الاَرْضَ: ہموار کرنا...... الیَرْبُوْعُ جُحْرَہٗ: جنگلی چوہے کا اپنے سوراخ کو مٹی وغیرہ سے پاٹ کر برابر کرنا...... الرَّجُلَ: پوری طرح سے عذاب دینا۔ مارنا یا سر کچلنا...... القَوْمَ: نیزہ مار کر ہلاک کرنا...... الرَّجُلُ: تیز چلنا۔

دَمَّ: (ن ض س) دَمَامَۃً: حقیر و بدصورت ہونا۔ صفت (دَمِیْم) ج دِمَام: مؤنث دَمِیْم و دَمِیْمَۃٌ ج دَمَائِم و دِمَام۔

دَمَّمَ۔ الشیءَ: کسی چیز پر طلاء کرنا۔

اَدَمَّ۔ الرَّجلُ: بُری بات کرنا یا بدصورت بچہ والا ہونا۔

الدَّمُّ و الدِّمَم و الدِّمَام: ہر وہ چیز جو بطور طلاء کے استعمال کی جائے۔

الدَّمُ: بمعنی خون۔

الدِّمَّۃُ: چیونٹی۔ جوں۔ مینگنی۔ بکریوں کا باڑہ۔ بلی۔ حقیر و پست قد مرد۔

الدُّمَّۃُ: روش۔ طریقہ۔ گڑیا۔ ج دُمَم۔

الدَّیْمُوْم و الدَّیْمُوْمَۃ: وسیع بیابان۔ ج دَمَامِیْم۔ الدَّیْمُوْمَۃ: بمعنی دوام و ہمیشگی۔

المِدَمَّۃُ: ایک قسم کی دندانہ دار لکڑی جس سے زمین کو ہموار کرتے ہیں۔

المَدْمُوْم: خون کی مانند سرخ۔ بہت موٹا۔ چربی دار۔

دَمُثَ (ک) دَمَاثَۃً: نرم اخلاق ہونا۔

دَمِثَ (س) دَمَثًا۔ المَکانُ وغیرُہٗ: نرم ہونا۔

دَمَّثَ المَضْجَعَ: نرم بنانا...... المَکانَ: نرم کرنا...... لَہُ الحَدِیْثَ: ذکر کرنا۔

الدَّمْثُ و الدَّمَثُ و الدَّمِثُ و الدِّمِّیْثُ: نرم ریتلی جگہ۔ ج دِمَاثٌ و اَدْمَاثٌ اور اسی سے ہے "رَجلٌ دَمِثُ الاَخْلاَقِ" نرم اخلاق والا مرد۔ اَرْضٌ (دَمْثَاءُ): نرم زمین۔

الدُّمُوْثَۃُ: نرم خوئی۔

الدَّمَائِثُ: نرم چیزیں۔ واحد (دَمِیْثَۃ)

الاُدْمُوْثُ: بھوبھل میں روٹی پکانے کی جگہ۔

دَمَجَ (ن) دُمُوْجًا واِنْدَمَجَ و اِدَّمَجَ۔ فی الشیءِ: مضبوط گڑ جانا۔ دَمَجَ الاَمْرُ: درست ہونا۔ دَمَّجَہٗ۔ فی الشیءِ: داخل کرنا۔ گاڑنا۔

دَامَجَہٗ دِمَاجًا۔ عَلَیْھِمْ: موافقت کرنا۔

اَدْمَجَ۔ الشیءَ فی الثَّوْبِ: کسی چیز کو کپڑے میں لپیٹنا...... الحَبْلَ: رسی کو اچھی طرح بٹنا...... الکَلاَمَ: بہتر ترتیب دینا...... الفَرَسَ: دُبلا کرنا۔

تَدَامَجَ۔ القَوْمُ عَلَیْہِ: باہم مدد کرنا۔ اکٹھا جمع ہونا۔

تَدَمَّجَ۔ فِی ثِیَابِہٖ: کپڑوں میں لپٹنا۔

الدَّامِجُ: فا۔ تاریک۔ کہا جاتا ہے "لَیْلٌ دَامِجٌ" تاریک رات۔

الدِّمْجُ: دوست۔ نظیر۔

الدَّمْجَۃ: طریقہ۔ کہا جاتا ہے "عَلٰی تِلْکَ الدَّمْجَۃِ" اس طریقہ پر۔

الدُّمَاج و الدِّمَاج: بہت مضبوط۔ سیدھا۔

المُدْمَج: مقمع۔ تیر کی چھڑ۔

المِدْمَاجَۃ: پگڑی۔

دَمَخَ (ف) دَمْخًا: بلند ہونا...... رَاسَہٗ: سر توڑنا۔ کچلنا۔ لَیْلٌ (دَامِخ): معتدل رات۔

دَمَرَ (ن) دُمُوْرًا و دَمَارًا و دَمَارَۃً: ہلاک ہونا...... (دُمُوْرًا) عَلَیْھِمْ: بغیر اجازت کے آنا یا بُرے ارادے سے اچانک آنا۔

دَامَرَ۔ اللَّیْلَ: جاگتے رہنا۔

دَمَّرَھُمْ و دَمَّرَ عَلَیْھِمْ: ہلاک کرنا۔

تَدْمُر: ملک شام کے ایک بڑے شہر کا نام۔ ایک قلعہ کا نام۔

التُّدْمُرِیُّ: کمینہ۔ جنگلی چوہا جس کے ناخن ٹوٹ گئے ہوں اور گوشت سخت ہو۔ کہا جاتا ہے "مَافِی الدَّارِ تُدْمُرِیٌّ" گھر میں کوئی نہیں۔

دَمَسَ (ن ض) دَمْسًا و دُمُوْسًا۔ الظَّلاَمُ اوالَّلیْلُ: سخت سیاہ ہونا۔ صفت (دَامِس)...... المَوْضِعَ: مٹانا۔

دَمَسَہٗ (ن) دَمْسًا و دَمَّسَہٗ: ڈھانپنا۔ دفن کرنا۔ چھپانا۔

دَمَّسَ۔ عَلَیْہِ السِّرَّ اوالخَبَرَ: پوشیدہ کرنا...... بَیْنَھُمْ: اصلاح کرنا۔

دَمِسَتْ (س) دَمْسًا۔ یَدُہٗ: گندگی سے

آلودہ ہونا۔

دَامَسَ مُدَامَسَةً. الشَّئَ: چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

اَدْمَسَ. اللَّيْلُ: تاریک ہونا...... الشَّئَ: پوشیدہ کرنا۔

تَدَمَّسَ: آلودہ ہونا۔ لتھڑنا۔

اِنْدَمَسَ: تہ خانہ میں داخل ہونا۔

الدِّمْسُ: مص۔ صورت جو دور سے دکھائی دے۔ کہا جاتا ہے "رَاَيْتُ دِمْسًا" میں نے صورت دیکھی۔

الدُّمُسُ. مِنَ الْاُمُوْرِ: بڑے بڑے امور۔ کہا جاتا ہے "جَاءَنَا بِاُمُوْرٍ دُمُسٍ" وہ ہمارے پاس بڑے بڑے امور لایا۔

الدَّمَسُ والدَّمِيْسُ: ہر وہ چیز جو ڈھک دی جائے۔

الدِّمَاسُ: ہر وہ چیز جو تم کو چھپالے۔

الدَّامُوْسُ: شکاری کے چھپنے کی جگہ۔ ج دَوَامِيْسُ.

الدَّيْمَاسُ والدِّيْمَاسُ: تہ خانہ۔ غسل خانہ۔ قبر۔ ج دَيَامِيْسُ و دَمَامِيْسُ.

لَيْلٌ (اُدْمُوْسٌ): تاریک رات۔

الدَّيَامِيْسُ: گہری جگہیں جہاں روشنی نہ پہنچے۔

الدُّمُسْتُقُ: رومیوں کے کمانڈر کا لقب۔ ج دَمَاسِقُ.

دَمْشَقَ. الْاَمْرُ: جلدی سے پورا کرنا...... الشَّئَ: آراستہ کرنا۔

تَدَمْشَقَ: دمشق میں آنا۔

دَمْشَقُ. الْيَدَيْنِ: دونوں ہاتھوں سے جلدی کام کرنے والا۔

دِمَشْقُ و دِمِشْقُ: شام کا دارالخلافہ۔ نسبت کے لئے دِمَشْقِيٌّ ج دَمَاشِقَةٌ.

الْمُدَمْشَقُ: نیم پختہ بھنا ہوا گوشت۔

دَمَصَ (ن) دَمْصًا. فِى الشَّئِ: جلدی کرنا۔ دَمَصَتِ الْكَلْبَةُ بِجِرْوِهَا: ناتمام بچہ گرادینا۔

دَمِصَ (س) دَمَصًا: سر میں کم بال والا ہونا۔ پچھلے حصہ میں باریک اور اگلے حصہ میں موٹی ابروؤں والا ہونا۔ صفت (اَدْمَصُ): مؤنث دَمْصَاءُ ج دُمْصٌ.

دَمَعَتْ (ف) دَمْعًا و دَمِعَتْ (س) دَمَعًا و دَمَعَانًا و دُمُوْعًا. الْعَيْنُ: آنسو بہنا۔ دَمِعَ الْاِنَاءُ: بھر جانا۔

اَدْمَعَ. الْاِنَاءَ: لبالب بھر دینا۔

اِسْتَدْمَعَ: آنسو بہانا۔

الدَّمْعُ: آنسو۔ واحد (دَمْعَةٌ) ج دُمُوْعٌ و اَدْمُعٌ. دَمْعَةُ الْكَرْمِ: شراب۔

اِمْرَاَةٌ (دَمِعَةٌ و دَمِيْعٌ): جلدی رونے والی۔ بہت آنسوؤں والی عورت۔ ج دَمْعَى و دَمَائِعُ.

ورَجُلٌ دَمِيْعٌ: جلدی رونے والا۔ بہت آنسوؤں والا مرد۔ ج دُمَعَاءُ و دَمْعَى.

الدَّامِعُ: فا۔ مَكَانٌ دَامِعٌ: نمناک جگہ۔ شَجَّةٌ دَامِعَةٌ: خون بہانے والا زخم۔

الدُّمَّاعُ: پانی جو درخت کے کاٹنے سے نکلے۔ آنکھ کا پانی جو بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے نکلے۔

الدَّمَّاعُ والدَّمُوْعُ: بہت آنسو والا۔

الدُّمَاعُ: نمناک جگہ۔ يَوْمٌ دَمَّاعٌ: خفیف بارش کا دن۔

قَدَحٌ (دَمْعَانُ): لبالب بھرا ہوا پیالہ۔

الْمَدْمَعُ: آنسو بہنے کی جگہ۔ ج مَدَامِعُ.

الدِّمَاعُ: رخسارہ پر آنسو کا نشان۔

دَمَغَهٗ (ف ن) دَمْغًا: دماغ تک زخمی کرنا۔ صفت مفعولی (دَمِيْغٌ و مَدْمُوْغٌ)

...... ہ الشَّمْسُ: دماغ کو تکلیف پہنچانا۔

...... ہ: مغلوب کرنا...... الْحَقُّ الْبَاطِلَ: نیست و نابود کرنا۔ باطل کرنا۔ ناپید کرنا۔

دَمَّغَ. الْاَطْعِمَةَ بِالدَّسَمِ: چربی ڈالنا۔

اَدْمَغَهٗ. اِلٰى كَذَا: محتاج بنانا۔ حاجت مند بنانا۔

اَدْمَغَ الطَّعَامَ: نگلنا...... الشَّئَ: داخل کرنا۔

شَجَّةٌ (دَامِغَةٌ): دماغ تک پہنچنے والا زخم۔

الدِّمَاغُ: سر کا بھیجا۔ ج اَدْمِغَةٌ. اُمُّ الدِّمَاغِ: دماغ کے اوپر کی باریک جھلی۔

دَمَقَ (ن) دُمُوْقًا. عَلَيْهِ: بغیر اجازت کے داخل ہونا۔

دَمَقَ (ن ض) دَمْقًا. الشَّئَ: چرانا۔ ...... فَاهُ: دانت توڑنا۔ (...... و دَمَّقَ و اَدْمَقَ) الشَّئَ فِى الشَّئِ: داخل کرنا۔

اِنْدَمَقَ. عَلَيْهِ: بغیر اجازت کے داخل ہونا۔ نکلنا۔

الدَّمَقُ: برف کے ساتھ سخت ہوا۔

الدَّامِقُ: فا۔ (...... والدَّمُوْقُ) مِنَ الرِّجَالِ: خراب آدمی جس سے کوئی نفع نہ ہو۔

الدَّمِيْقُ: جو دوسرے میں داخل کیا ہوا۔

الْمُنْدَمَقُ: داخل ہونے کی جگہ۔

الدِّمَقْسُ والدِّمَقَاسُ: سفید ریشم۔ دیبا۔ ثَوْبٌ (مُدَمْقَسٌ): ریشم کا بنا ہوا کپڑا۔

دَمَكَ (ن) دُمُوْكًا. الْاَرْنَبُ: خرگوش کا تیز دوڑنا...... الشَّئُ: چمکدار و نرم ہونا۔ (...... دَمْكًا) الشَّئَ: پیسنا...... الرِّشَاءَ: رسی بٹنا۔

الدَّامِكَةُ: مصیبت۔ ج دَوَامِكُ.

الدَّمُوْكُ: تیز گزرنے والا۔ کہا جاتا ہے "رَحًى دَمُوْكٌ" تیز پینے والی چکی۔ ج دُمُكٌ.

الْمِدْمَكُ: بیلن۔

المدماك: کچی اینٹوں یا پتھروں کا ردا۔ ج مَدَامِيْكُ.

الدَّمَكْمَكُ: بہت مضبوط۔ رَحًى دَمَكْمَكٌ: تیز پینے والی چکی۔

دَمَلَ (ن) دَمْلًا. الدُّمَّلَ: پھوڑا اچھا کرنا۔ (دَمَلَ و دَوْمَلَ) بَيْنَهُمْ: اصلاح کرنا۔

دَمِلَ (س) دَمَلًا و اِدَّمَلَ و اِنْدَمَلَ. الْجُرْحُ: زخم اچھا ہونا۔

دَامَلَهٗ: نرمی سے سلوک کرنا۔

تَدَمَّلَ. الْمَكَانُ: کھاد پڑنا۔

تَدَامَلَ. الْقَوْمُ: باہم صلح کرنا۔

الدَّمَلُ: مص۔ نرمی۔ کہا جاتا ہے "عَامَلَهٗ بِالدَّمَلِ" اس نے اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ

کیا۔

الدَمل والدُمّل: پھوڑا۔ واحد (دُمّلة): ج دَمامل و دَمامیل۔

الدَمّال: کوڑا کرکٹ جس کو سمندر پھینک دے۔ سیاہ بدبودار پرانی کھجور۔ مینگنی مٹی وغیرہ جس کو جانور روندیں۔ کھاد۔ کہا جاتا ہے "هٰذا دَمالُ ذاکَ" یہ اس کا مصلح ہے۔

الدَمّال: زمین میں کھاد ڈالنے والا۔

دَملج دَملجةً و دِملاجًا. الشئَ: کسی چیز کو اچھے طریقے سے ڈھالنا۔

الدُملج والدِملج: ج دَمالج و (الدُملوج) ج دَمالیج: بازو بند۔ پہنچی۔ کہا جاتا ہے "اَلقٰی علیہ دَمالیجَه" اس نے اپنا بوجھ اس پر ڈال دیا۔ الدَمالیج: سخت زمینیں۔

المُدَملَج: ہموار راستہ۔

دَملحه: لڑھکانا۔

دَملقه: چکنا و ہموار کرنا۔

حَجرٌ (دَملق و دُملق و دُمالق): چکنا پتھر۔

دَملک. الشئَ: چکنا کرنا۔

تَدَملک: چکنا ہونا...... الثدیُ: گول ہونا اور ابھرنا۔

الدُملوک: گول چکنا پتھر۔

دَمَنَ (ن) دَمنًا. الارضَ: کھاد ڈالنا۔

دَمِنَ (س) دَمنًا. النخلُ: سیاہ و بدبودار ہونا ...... علیہ: کینہ رکھنا۔

دَمَّنَ. البعیرُ المکانَ: اونٹ کا مینگنی کرنا ...... بابَ فلانٍ: کسی کے دروازہ پر پڑے رہنا ...... فلانًا: اجازت دینا۔

اَدمَنَ. الشئَ: ہمیشہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ مُدمِنُ خمرٍ" ہمیشہ شراب پینے والا مرد۔

تَدَمَّنَ. المکانُ او الماءُ: جگہ یا پانی کا مینگنیوں سے پلید ہونا۔

الدِمَن: مس۔ کھجور کے درخت کی بوسیدگی و سیاہی۔

الدِمن والدَمان: گوبر۔ کھاد۔ راکھ۔ کھجور کے درخت کی بوسیدگی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ دِمْنُ مالٍ" وہ مال کا منتظم ہے۔

الدِمنة: گھر کے نشانات۔ حوض کا بقیہ پانی۔ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ۔ ج دِمَن و دِمَن. و "خضراءُ الدِمَن و خضرةُ الدِمَن" کوڑے کی سبزی اور یہ دونوں مثال ہیں ان چیزوں کے لئے جن کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو۔ الدِمنة: پرانا کینہ۔ کہا جاتا ہے "فی قلبه دِمنة" اس کے دل میں پرانا کینہ ہے۔

دَمِهَ (س) دَمَهًا. الرملُ: ریت کا سخت گرم ہونا۔

دَمَهَته. الشمسُ: دھوپ لگنا اور جلانا۔

دَمِیَ (س) دَمًی و دُمِیًّا. الجرحُ: خون دینا۔ صفت (دَمٍ)

دَمّٰی تَدمیةً و اَدمٰی اِدماءً. الجرحَ: زخم سے خون نکالنا۔ اَدمٰی الرجلُ: خون بہانا۔

دَمّٰی لفلانٍ: راستہ آسان کرنا۔ قریب کرنا۔

اِستَدمٰی. مِن غریمه: قرض دار سے نرمی سے قرض وصول کرنا...... الرجلُ: ناک سے خون بہتے وقت سر جھکانا...... الذبیحَ: خون لینا۔

الدامی: فا۔ جس کا خون بہہ رہا ہو۔

و دامی الشفة: فقیر یا مانگنے کا حریص۔

الدامیة. الدامی: کا مونث۔ زخم یا مار جس سے خون بہے۔

الدَمُ: خون۔ اس کی اصل دَمیٌ یا بقول بعض دَمَوٌ ہے لام کلمہ کو حذف کر دیا گیا ہے اور کبھی میم سے بدل لیتے ہیں اور دَمّ مشدد بولتے ہیں۔ مثنی دَمانِ و دَمَیانِ و دَمَوانِ. ج دِماءٌ و دُمِیٌّ: تصغیر۔ دُمَیٌّ اور نسبت کے لئے (الدَمِیُّ والدَمَوِیُّ) دَمُ الاَخوَین: ایک دوا کا نام۔ الدَم: بلی۔ کہا جاتا ہے "رجلٌ ذُو دَمٍ" خون کا مطالبہ کرنے والا مرد۔

الدَمة: خون کا ٹکڑا۔

الدُمیة: پتلی جو خون کی مانند سرخ و منقوش ہو۔ بت۔ ج دُمًی۔

الدَمیاء: خیر و برکت۔

المُدمّی: بہت سرخ گھوڑا وغیرہ۔ خون لگا ہوا تیر۔

دَنَّ (ن) دَنًّا و دَنینًا. الذبابُ: بھنبھنانا (...... دَنینًا) الرجلُ: گنگنانا۔ اس طرح بولنا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے۔

دَنَّ (س) دَنَنًا: پیٹھ میں جھکاؤ ہونا۔

صفت (اَدَنُّ): مونث (دَنّاء): ج دُنٌّ.

بیتٌ اَدَنُّ: پست مکان۔

اَدَنَّ. بالمکانِ: اقامت کرنا۔

الدَنُّ: بڑا مٹکا جو بغیر زمین میں کھودے ہوئے نہ رکے۔ ج دِنان۔

الدَنیة: لمبی ٹوپی۔

الدِنّة: چیونٹی کی مانند ایک کیڑا۔

دَنَأَ (ف) و دَنُؤَ (ک) دُنُوءَةً و دَناءَةً: خسیس ہونا۔ کمینہ و ذلیل ہونا۔ صفت (دَنیءٌ) ج اَدناء و دُنَاء.

دَنِئَ (س) دَنَأً. الرجلُ: کبڑا ہونا۔ صفت (اَدنأُ) مونث (دَنأی)

اَدنَأَ: ادنی سواری پر سوار ہونا۔

دَنّأه: کمینہ بنانا۔

تَدَنّأه: کمینگی پر اکسانا۔

الدَنیئة: کمینگی عیب۔

الدِنَب والدِنَبة والدِنّابة: پست قد۔

دَنَجَ (ن) دِناجًا. الامرَ: کسی کام کو مضبوطی سے کرنا۔

الدُنُج: عقل مند لوگ۔

دَنَحَ (ف) دُنوحًا و دَنَّحَ: ذلیل ہونا۔ سر جھکانا۔

الدِنح: نصرانیوں کی ایک عید۔

الدِنحیة: خیانت۔

دَنَخَ (ف) دَنخانًا: گرانبار ہو کر چلنا۔

دَنَّخَ: فروتنی کرنا۔ ذلیل ہونا۔ سر جھکانا۔ گھر میں رہنا۔

المُدَنِّخ: فحش بکنے والا۔ وہ شخص جس کے سر میں کہیں بلندی اور کہیں پستی ہو۔

دَندَنَ دَندَنَةً. الذبابُ: بھنبھنانا ...... الرجلُ: گنگنانا ...... حولَ الماءِ: چکر لگانا۔

گھومنا۔

الدِّندِن: گنگناہٹ۔ پرانا ہونے کی وجہ سے سیاہ شدہ پودا۔

دَنَّرَ الدِّینَار تَدْنِیْرًا: دینار بنانا۔ دَنَّرَ الوَجْهُ: دینار کی طرح روشن وچمکدار ہونا۔

دُنِّرَ: بہت دینار والا ہونا۔

الدِّینَار: سونے کا ایک پرانا سکہ۔ ج دَنَانِیْر۔

دَنِسَ (س) دَنَسًا و دَنَاسَةً. عِرْضُهُ اَوْثَوْبُهٗ اَوْخُلُقُهٗ: عیب دار ہونا۔ میلا ہونا۔ صفت (دَنِس) ج اَدْنَاس ومَدَانِیس۔

دَنَّسَهٗ: میلا کرنا اور کہا جاتا ہے "دَنَّسَهٗ سُوْءُ خُلُقِهٖ" اس کی بدخلقی نے اس کو عیب دار کر دیا۔

تَدَنَّسَ: میلا ہونا۔

الدَّنَس: مص۔ میل کچیل۔ ج اَدْنَاس۔

المَدَانِس: عیوب۔ گندی جگہیں۔ کہا جاتا ہے "هُوَ یَتَصَوَّنُ مِنَ الاَدْنَاسِ والمَدَانِس" وہ عیوب سے بچتا ہے۔

دَنَعَ (ف) دُنُوْعًا ودَنَاعَةً: کمینہ و بے خبر ہونا۔ صفت (دَانِع ودَنَع ودَنِیْع ودَنِیْعَة)

دَنِعَ: ذلیل ہونا۔ کمینہ ہونا۔ بھوکا ہونا۔ خواہش مند ہونا۔

اَدْنَعَ: صلحاء کے طریقہ کی پیروی کرنا۔

رَجُلٌ (دَنِعَةٌ): بے خیر و بے فیض آدمی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ دَنِعِ النَّاسِ" وہ کمینے لوگوں میں سے ہے۔

دَنِفَ (س) دَنَفًا. المَرِیْضُ: بیماری کا بڑھ جانا اور قریب المرگ ہونا۔

الشَّمْسُ: آفتاب کا زرد ہونا اور ڈوبنے کے قریب ہونا...... ہ المَرَضُ: بیماری کا تیز ہو جانا۔ الشَّیْءُ: قریب کرنا۔

الدَّنَف: مص۔ مرض دائمی۔ ہمیشہ کا بیمار۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ دَنَفٌ وامْرَاَةٌ دَنَف وهُمْ دَنَف" اور کہا جاتا ہے "کَادَتِ الشَّمْسُ تَکُوْنُ دَنَفًا": آفتاب ڈوبنے کے قریب ہے۔

الدَّنِف: مرض لازم والا۔ ج اَدْنَاف: مؤنث دَنِفَةٌ ج دَنِفَات۔

الدِّنْفِس: بے وقوف عورت۔

الدُّنَافِس: بدخو۔

دَنْفَشَ: وزدیدہ نگاہ سے دیکھنا۔

الدِّنْفِصَة: دبلی عورت۔

دَنِقَ (ن ض) دُنُوْقًا: باریک امور نکالنے کا حریص ہونا۔ صفت (دَنِیْق) ج دُنُق۔

دَنَّقَ. الوَجْهُ: غم یا مرض سے کمزور ہونا...... لِلْمَوْتِ: قریب المرگ ہونا...... العَیْنُ: آنکھ کا اندر دھنس جانا...... الشَّیْءُ: پوری طرح سے لینا...... الشَّمْسُ: آفتاب کا ڈوبنے کے قریب ہونا...... الرَّجُلُ: مرنا...... اِلَیْهِ النَّظَرَ: لگاتار دیکھنا۔

الدَّنِقَة: گیہوں میں ایک قسم کا دانہ جس کو اکرایا منمنا کہتے ہیں۔

الدَّانِق: فا۔ بے وقوف۔ چور (...... والدَّانق): درہم کے چھٹے حصہ کا ایک سکہ۔ ج دَوَانِق ودَوَانِیق: (کلمۂ فارسیہ)

الدَّنْقَر: شورہ۔

دَنْقَسَ: وزدیدہ نگاہ سے دیکھنا۔ بَیْنَهُمْ: فساد ڈالنا۔

دَنْکَسَ. فِیْ بَیْتِهٖ: گھر میں چھپ کے بیٹھنا اور لوگوں کی ضروریات کے لئے نہ نکلنا۔

دَنَا یَدْنُوْ دُنُوًّا ودَنَاوَةً. لِلشَّیْءِ ومِنْهُ واِلَیْهِ: کسی چیز کے قریب ہونا۔ صفت (دَانٍ) ج دُنَاة۔

دَنِیَ یَدْنٰی دَنًا ودَنَایَةً: گھٹیا ہونا۔ ردی ہونا۔ صفت (دَنِیٌّ. ج اَدْنِیَاء)

دَنَّاهُ تَدْنِیَةً: قریب کرنا۔ دَنَّیٰ فِی الاُمُوْرِ: ہر چھوٹے بڑے امر کے پیچھے پڑنا۔

دَانٰی مُدَانَاةً. القَیْدَ: بیڑی کو تنگ کرنا...... بَیْنَ الاَمْرَیْنِ: قریب قریب کرنا۔

...... الاَمْرُ: نزدیک ہونا۔

اَدْنٰی اِدْنَاءً: تنگ زندگی بسر کرنا۔ قریب ہونا۔ قریب کرنا۔ کسی کے قریب کرنا۔

السِّتْرَ: پردہ لٹکانا۔

تَدَنّٰی: تھوڑا تھوڑا قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "بَعِیْدٌ یَتَدَنّٰی خَیْرٌ مِنْ قَرِیْبٍ یَتَبَعَّدُ" دور کا آدمی جو تھوڑا قریب ہو اس قریب سے بہتر ہے جو دور ہو۔

تَدَانٰی تَدَانِیًا. القَوْمُ: ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ تَدَانَتْ اِبِلُهٗ: کم ہونا۔

اِدَّنٰی: قریب ہونا۔

اِسْتَدْنَاهُ: قریب ہونے کو کہنا۔

الدَّنَاوَة: مص۔ قرابت۔ کہا جاتا ہے "بَیْنَهُمَا دَنَاوَةٌ" ان دونوں کے درمیان قرابت ورشتہ داری ہے۔

الاَدْنٰی. دَنِیٌّ: کا اسم تفضیل۔ ج اَدَانٍ واَدْنَوْنَ: مؤنث دُنْیَا. ج دُنًی. الاَدْنَوْنَ: نسب کے لحاظ سے قریبی رشتہ دار لوگ۔

الدُّنْیَا: موجودہ زندگی۔ ج دُنًی: نسبت کے لئے (دُنْیَوِیٌّ ودُنْیَاوِیٌّ ودُنْیِیٌّ) اور کہا جاتا ہے "هُوَ فِیْ دُنْیَا دَانِیَة" وہ آسودہ زندگی میں ہے جو چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ و "هُوَ ابْنُ عَمٍّ دِنْیٍ ودِنْیًا ودُنْیَا ودِنْیَةً" وہ چچا کا بیٹا ہے جو نسب میں لاحق ہے۔

المُدْنِی: مفع۔ مِنَ الرِّجَال: کمزور۔

نَاقَةٌ (مُدْنٍ ومُدْنِیَة): وضع حمل کے قریب والی اونٹنی۔

دَهَتَهٗ (ف) دَهْتًا: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

دَهْدَمَ. البِنَاءَ: ڈھانا۔

تَدَهْدَمَ: ویران ہونا۔ منہدم ہونا۔

دَهْدَهَ ودَهْدٰی. الحَجَرَ: لڑھکانا۔

تَدَهْدَهَ وتَدَهْدٰی: لڑھکنا۔

الدُّهْدُوْه والدُّهْدُوَّة والدُّهْدِیَّة: گبریلا کی گولی۔

الدَّهْدَاُ والدَّهْدَاءُ: چھوٹے چھوٹے اونٹ۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِیْ اَیُّ الدَّهْدَاءِ هُوَ" میں نہیں جانتا وہ کون آدمی ہے۔

دَهَرَ (ف) دَهْرًا. القَوْمَ وبِالْقَوْمِ اَمْرٌ مَکْرُوْهٌ: قوم پر امر ناپسندیدہ واقع ہونا۔

الدَّهْر: زمانہ طویل۔ لمبی مدت۔ دَهْرُ الاِنْسَانِ: انسان کے زندگی گزارنے کا

زمانہ۔ دہر عصر کا مرادف ہے۔ مصیبت۔ غایت۔ عادت۔ کہا جاتا ہے "مَا ذَاکَ بِدَھْرِی" یہ میری عادت نہیں "وَمَا دَھْرِی بِکَذَا" یہ میری غایت وانتہاء نہیں۔ غلبہ۔ ج اَدْھُر ودُھُوْر : کہا جاتا ہے "لَا آتِیْہِ دَھْرَ الدَّاھِرِیْنَ" میں اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

الدَّھْرِیُّ: بددین جو عالم کے قدیم وغیر مخلوق ہونے کا قائل ہے۔

الدَّھْرِیَّۃ: ایک فرقہ جو عالم کے قدیم ہونے کا قائل تھا۔

الدُّھْرِیُّ : وہ شخص جس کی عمر طویل ہو اور جس پر ایک زمانہ گزر چکا ہو۔

دَھْر (دَاھِر ودَھِیْر): سخت وطویل زمانہ۔

الدِّھَار والمُدَاھَرَۃ : غیر معین مدت کے لئے معاملہ کرنا۔

الدَّھَارِیْر : زمانہ گزشتہ کی ابتداء (اس کے لئے واحد نہیں) مصیبتیں۔ زمانہ کے حوادث۔ کہا جاتا ہے "دُھُوْرٌ دَھَارِیْر" طویل زمانے و "کَانَ ذٰلِکَ فِی دَھْرِ الدَّھَارِیْر" یہ زمانہ قدیم میں تھا۔

قَوْمٌ (مَدْھُوْرُوْنَ): آفت رسیدہ لوگ۔

دَھَسَ (س) دَھَسًا. المَکَانُ: نرم ہونا کہ جس میں نہ صرف ریت ہی ہو نہ صرف مٹی۔ صفت (اَدْھَس) مؤنث دَھْسَاء ج دُھْس.

الاَدْھَس : سرخ مائل بسیاہی۔ الدَّھْسَاء: بڑے سرین والی عورت۔

اَدْھَسَ. القَوْمُ: نرم زمین میں چلنا۔

الدَّھْس: نباتات کہ ابھی سبزی غالب نہ ہوئی ہو۔ نرم زمین کہ جس میں نہ صرف ریت ہو نہ صرف مٹی۔ زمین کہ ابھی اچھی طرح اس پر روئیدگی نہ ہو۔ ج اَدْھَاس.

دَھْسَمَ. الشَّیْئَ: کسی چیز کو چھپانا۔

دَھِشَ (س) دَھَشًا ودُھِشَ: متحیر ہونا۔ صفت (دَھِش ومَدْھُوش ودَھْشَان)

دَھَّشَہٗ واَدْھَشَہٗ: مدہوش کرنا۔

الدَّھْشَم: بہت دیالو۔ فیاض۔ سخی۔ سمندر۔

دَھَقَ (ف) دَھْقًا. الکَاسَ: پیالہ بھرنا۔ ......المَاءَ: پانی کو تیزی سے گرانا......الشَّیْئَ: توڑنا۔ کاٹنا......ہ: مارنا۔

اَدْھَقَ. الکَاسَ : پیالہ بھرنا......ہ: جلدی کرانا۔

اِدَّھَقَتِ. الحِجَارَۃُ :مضبوطی سے ایک دوسرے سے جڑ جانا۔

الدَّھَقُ: شکنجہ۔

الدِّھَاق. مِنَ الکُئُوس : بھرا ہوا پیالہ۔ کہا جاتا ہے "کَاسٌ دِھَاقٌ" چھلکتا ہوا پیالہ۔ و "مَاءٌ دِھَاق" بہت پانی۔

دَھْقَنَ. القَوْمُ فُلَانًا :قوم کا کسی کو چودھری بنانا۔

تَدَھْقَنَ: چودھری بننا۔

الدَّھْقَنَۃ: چودھراہٹ۔

الدُّھْقَان والدِّھْقَان : چودھری ج دَھَاقِنَۃ ودَھَاقِیْن. الدُّھْقَان: سوداگر۔

دَھَکَ (ف) دَھْکًا. الشَّیْئَ: پیسنا۔ توڑنا......الاَرْضَ: روندنا......المَرْأَۃَ: جماع کرنا۔

الدَّھْکَل : سختی وبلا۔

اَلدَّھْلِیَۃُ: آمنے سامنے پتوں والا بڑے پھولوں والا ایک پودا۔

الدِّھْلِیْز : ڈیوڑھی۔ لمبا تنگ راستہ۔ ج دَھَالِیْز. اَبْنَاءُ الدَّھَالِیْز :وہ بچے جو راستہ سے اٹھائے جائیں۔

دَھَمَہٗ (ف) ودَھِمَہٗ (س) دَھْمًا. الاَمْرُ: اچانک آپڑنا۔

دَھَمَتِ. النَّارُ القِدْرَ : آگ کا ہانڈی کو سیاہ کرنا۔

اَدْھَمَہٗ: غمگین کرنا۔

اِدْھَمَّ واِدْھَامَّ اِدْھِیْمَامًا. الفَرَسُ :گھوڑے کا سیاہ ہونا۔

الدَّھْم: بڑی تعداد۔ ج دُھُوْم.

الاَدْھَم: سیاہ۔ نئے نشانات۔ پرانے نشانات۔ مؤنث دَھْمَاء ج دُھْم. الاَدْھَم : بیڑی۔ ج اَدَاھِم.

الدَّھْم: مخلوق۔ کہا جاتا ہے "اَیُّ الدَّھْمِ ھُوَ" وہ اللہ کی کون سی مخلوق ہے۔

الدُّھْمَۃ: سیاہی۔

الدَّھْمَاء. الاَدْھَم : کا مؤنث۔ ہانڈی۔ لوگوں کی جماعت۔ قمری مہینہ کی انتیسویں رات۔ ایک چوڑی قسم کی گھاس جس سے چمڑے کو دباغت دیتے ہیں۔ حَدِیْقَۃٌ (دَھْمَاء ومُدْھَامَّۃ) : سرسبز باغ جس کی سرسبزی مائل بسیاہی ہو۔

الدُّھَیْم والدُّھَیْمَاء واُمُّ الدُّھَیْم: مصیبت۔

الدُّھَیْم: بے وقوف۔

دَھْمَجَ. الشَّیْخُ :بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا......الخَبَرَ: اپنی طرف سے زیادہ کرنا۔

الدَّھْمَج الدُّھَامِج :بڑے ڈیل ڈول کی چیز۔ دو کوہان والا اونٹ۔

دَھَنَ (ن) دَھْنًا ودَھْنَۃً. الرَّاسَ :سر پر تیل ملنا......الشَّیْئَ: تر کرنا۔ تیل لگانا۔ (دَھَنَہٗ دَھْنًا وداھَنَہٗ مُدَاھَنَۃً واَدْھَنَہٗ) : فریب دینا۔ باطن کے خلاف ظاہر کرنا۔ واَدْھَنَ عَلَیْہِ :رحم کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْھَنْتَ اِلَّا عَلٰی نَفْسِکَ" تم نے صرف اپنے نفس پر رحم کیا۔

دَھُنَتْ (ف ن ض) دِھَانًا ودَھَانَۃً. النَّاقَۃُ: اونٹنی کا کم دودھ والی ہونا۔

دَھَّنَ الشَّیْئَ: تیل لگانا۔ تر کرنا۔

تَدَھَّنَ واِدَّھَنَ: تیل لگنا۔

اَلدُّھْنَ :مص۔ اتنی بارش جو زمین کو تر کر دے۔

الدُّھْن. دَھَنَ الشَّیْئَ: بمعنی تر کرنے کا اسم۔

دُھْنُ الشَّیْئِ: کسی چیز کا تیل۔ ج اَدْھَان ودِھَان.

الدُّھْنَۃ: تھوڑا تیل۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ طَیِّبُ الدُّھْنَۃ" وہ اچھی خوشبو والا ہے۔

الدَّھْنَاء: بیابان۔ سرخ رنگ کی ایک گھاس جس کے پتوں سے چمڑے کو دباغت دیتے ہیں۔

الدَّهَّان: تیل لگانے والا۔ تیل بیچنے والا۔

الدِّهَان: سرخ چمڑا۔ وہ روغن جس کو دیوار وغیرہ پر لگایا جائے۔ پھسلن کی جگہ۔

الدَّهِيْن: کم دودھ والی اونٹنی۔ تیل لگا ہوا۔ کمزور۔

المُدْهُن: پانی کے جمع ہونے کی جگہ۔ تیل کی شیشی۔ ج مَدَاهِن.

دَهْوَرَ. الشَّیءَ: گڑھے میں پھینکنا۔ کہا جاتا ہے "دَهْوَرَ الكَلَامَ" وہ کلام کو ایک دوسرے کے پیچھے لایا۔ و "دَهْوَرَ اللقم" اس نے لقمہ کو گول کیا اور نگل گیا۔ دَهْوَرَ الحائطَ" اس نے دیوار دھکا دے کر گرادی۔

تَدَهْوَرَ: گڑھے میں گرنا۔ تَدَهْوَرَ اللَّيْلُ: گزر جانا۔

دَهَی (ف) دَهْيًا و دَهْيٌ. فُلَانًا: چالاکی کی طرف نسبت کرنا۔ عیب لگانا۔ مرتبہ گھٹانا۔ آفت و بلا پہنچانا۔

دَهِيَ (س) دَهْيًا و دَهَائَةً و دَهَاءً: چالاک ہونا۔ چالاکی سے کام کرنا۔ صفت (دَاهٍ) ج دُهَاة و (دَهٍ) ج دَاهُوْن.

دَاهِيَة ج دَوَاهٍ اس میں تاء مبالغہ کی ہے۔ تم کہتے ہو "رَجُلٌ دَاهِيَةٌ وامْرَأَةٌ دَاهِيَةٌ" چالاک مرد چالاک عورت۔

تَدَهَّی: چالاک ہونا۔

تَدَاهَی: بہ تکلف چالاک بننا۔ الدَّهَاء: زیرکی۔ ہوشیاری۔ مکر وحیلہ۔

الدَّاهِيَة: بری بات۔ مصیبت۔ بڑا معاملہ۔ ج دَوَاهٍ. دَاهِيَةٌ دَهْيَاء: سخت مصیبت۔ و دَوَاهِي الدَّهْر: زمانہ کے حوادث۔

الدَّهِيُّ: عقلمند۔ تیز فہم۔ ج أَدْهِيَاء و دُهَوَاء.

الدَّوُّ: جنگل۔

دَاءَ يَدَاءُ دَاءً و دَوْءًا و أَدْوَأَ إِدْوَاءً و أَدَاءَ و أَدَاءَةً: بیمار ہونا۔ صفت (دَاءٍ و مُدِیٌّ) و أَدْوَأَهُ: مرض لاحق ہونا۔

الدَّاءُ: بیماری۔ ج أَدْوَاء. دَاءُ الذِّئْب: بھوک۔ دَاءُ الثَّعْلَب: ایک بیماری جس سے سر کے بال گر جاتے ہیں اور اس کو الحاصة بھی کہتے ہیں اور اگر کھال بھی گرنے لگے تو اس کو "دَاءُ الحَيَّة" کہتے ہیں۔ دَاءُ الفِيْل" فیل پا کی بیماری۔ کہتے ہیں بِهٖ دَاءُ الظَّبْيِ"

الدَّئِي: بیمار۔

دَاجَ (ن) دَوْجًا: خدمت کرنا۔

الدَّاجَة: لشکر کے خدام۔ چھوٹی چھوٹی حاجتیں۔ کہا جاتا ہے "مَا تَرَكْتُ حَاجَةً ولَا دَاجَةً" میں نے چھوٹی بڑی کوئی حاجت نہیں چھوڑی اور یا "داجة" اس قول میں حاجت کا تابع ہے۔

اَلدُّوْج: رئیس لشکر جو کہ کسی ملک کا سربراہ ہو۔

دَاحَ (ن) دَوْحًا. البَطْنُ: پیٹ کا پھولنا اور لٹکنا الشَّجَرَةُ: بڑا ہونا۔ صفت (دَائِحَة) ج دَوَائِح.

دَوَّحَ. المَالَ: بکھیرنا...... البَطْنُ: پیٹ کا پھولنا اور لٹکنا۔

تَدَوَّحَ وانْدَاحَ. البطنُ: پیٹ کا پھولنا اور لٹکنا۔ اِنْدَاحَ الشَّیءُ: کسی چیز کا وسعت کے ساتھ پھیلنا۔

الدَّوْحَة: بڑا پھیلا ہوا درخت۔ بڑا سائبان۔ ج دَوْح. جج أَدْوَاح. الدَّوْح: بڑا مکان۔

الدَّاح: بچوں کا منقش کھلونا۔ ریشم کا بنا ہوا کنگن۔

الدَّاحَة: دنیا۔

الدَّوَّاح: بہت بلند۔

دَاخَ (ن) دَوْخًا: ذلیل ہونا۔ فروتنی کرنا...... البِلَادَ: غالب ہونا۔

دَوَّخَ. البِلَادَ: و(دَيَّخَهَا: شہروں میں چکر لگانا)۔ غالب ہونا...... الرَّجُلَ: کسی کو ذلیل کرنا...... الوَجَعُ رَأْسَهُ: درد کا سر کو چکرا دینا۔

أَدَاخَهُ إِدَاخَةً: ذلیل کرنا۔

الدَّوْخَة: سر کا چکر (کلمہ عامیہ ہے فصیح دُوَار وهُدَام ہے)

لَيْلٌ (دَائِخ): تاریک رات۔

الدَّوْخَلَة والدَّوْخَلَّة: کھجور کے پتوں کی زنبیل۔

دَادَ يَدَادُ دَوْدًا و دَوِدَ و دِيْدَ و أَدَادَ إِدَادَةً الطَّعَام: کھانے میں کیڑا پڑنا۔ صفت (مَدُوْد)

الدُّوْدَة: کیڑا ج دُوْد و دِيْدَان.

دُوْدَةُ. القَزِّ: ریشم کا کیڑا۔

الدُّوَاد: چھوٹے کیڑے۔ تیز رو مرد۔

الدُّوَيْد. دود: کی تصغیر (چھوٹا کیڑا)

الدَّوْدَاة: جھولا۔ ج الدَّوَادِي.

الدِّيْدَاء: تیز دوڑ۔

الدَّوَادَار والدَّوَيْدَار: کاتب۔ منشی۔ (جدید)

دَارَ (ن) دَوْرًا دَوَرَانًا: گھومنا۔ چکر کھانا...... الدَّهْرُ: الٹنا پلٹنا...... بِالشَّیءِ وعَلَيْهِ وحَوْلَهُ: گرد گھومنا۔

دِيْرَ. بِهٖ: چکرانا۔ سر کا چکر لاحق ہونا۔

دَوَّرَهُ: گول بنانا...... ہ وبِهٖ: گھمانا۔

دَاوَرَهُ مُدَاوَرَةً و دِوَارًا: کسی کے ساتھ گھومنا...... عَلَى الأَمْرِ: کسی کام کو انجام دینا...... الأُمُوْرَ: کام کو انجام دینے کے لئے غور کرنا۔

أَدَارَ إِدَارَةً. الشَّیءَ: گھومنا...... ہ وبِهٖ: گھمانا...... الشَّیءَ: لینا...... الأَمْرَ: احاطہ کرنا۔

...... ہ عَلَيْهِ: لازم کرنے کا ارادہ کرنا۔

...... ہ عَنْ حَقِّهٖ: حق کو چھوڑ دینے کی خواہش کرنا۔

أُدِيْرَ. بِهٖ: چکرانا۔ سر کا چکر لاحق ہونا۔

تَدَوَّرَ: گول ہونا۔

تَدَيَّرَ. البُقْعَةَ: کسی جگہ کو مکان بنانا۔

اِسْتَدَارَ اِسْتِدَارَةً: گھومنا...... الشَّیءُ: گول ہونا...... الشَّیءُ وبِهٖ: گھمانا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَدَارَ بِمَا فِي قَلْبِي" جو کچھ میرے دل میں تھا اس نے اسے معلوم کر لیا۔

الدَّار: گھر۔ مکان۔ رہنے کی جگہ۔ ج دُوْر و دِيَار أَدْوُر و أَدْؤُر وأَدْوُرَة و دِيَارَة و أَدْوَار و دُوْرَات و دِيَارَات و دُوْرَان و دِيْرَان:

(کلمہ مؤنث ہے کبھی مذکر استعمال کرتے ہیں۔) الدار: شہر قبیلہ۔ کہا جاتا ہے "مَرَّتْ بِنَا دَارُ بَنِي فُلَانٍ" یعنی ہم بنو فلاں کے قبیلہ سے گزرے۔ سال یا زمانہ۔ دَارُ الْقَرَار: جنت۔ الدَّارَان: دنیا و آخرت۔ دَارُ الْحَرْبِ: وہ مقام جہاں غیر الٰہی قانون رائج ہو۔

الدَّارَة: اُترنے کی جگہ۔ قبیلہ۔ پہاڑوں کے درمیان وسیع زمین۔ حلقہ۔ چاند کا ہالہ۔ ج دَارَات و دُوْر۔

(......وَالدَّيْرَة والتَّدْوِرَة) مِنَ الرَّمْلِ: گول ریتلی جگہ۔ و دَارَاتُ الْعَرَب: عرب کے شہروں کے مشہور مقامات جو ایک سو دس سے زائد ہیں۔

الدَّارِيُّ: عطر فروش (دارین کی جانب منسوب ہے جو بحرین میں ایک بندرگاہ ہے اور جہاں ہندوستان سے مشک آتی تھی۔ ملاح جو پتوار کا نگہبان ہو۔ چوپائے و مویشی والا۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي الْمَكَانِ دَارِيٌّ أَوْ دُوْرِيٌّ او دَيَّار أو دَيُّور) یعنی کوئی نہیں۔

الدُّورِي: ایک قسم کی چڑیا۔

الدَّارِيَّة: ہمیشہ گھر میں رہنے والا (تا مبالغہ کے لئے ہے۔)

الدَّوْر: مص۔ حرکت۔ گھوم۔ چکر۔ ج أَدْوَار دَفْعَة عِنْدَ الأَطِبَّاء: بخار کی باری۔ عِنْدَ الْمُوسِيقِيِّين: دو یا زائد شعروں کا قطعہ۔

عِلْمُ الأَدْوَارِ: فن موسیقی۔

الدَّوْرَة. دَارَ: کا اسم مرۃ۔

الدُّوَار والدَّوَار: سر کا چکر۔

الدَّوَّار والدَّوَّارِي: بہت پھرنے والا۔ کہا جاتا ہے "الدَّهْرُ دَوَّارٌ وَدَوَّارِيٌّ بِالإِنْسَانِ" زمانہ انسان کے ساتھ الٹنے پلٹنے والا ہے۔ یعنی طرح طرح کے حوادث سے دو چار کرتا ہے۔

دَوَّارُ الشَّمْسِ: سورج مکھی۔

الدُّوَار: ریت کا گول تودہ۔ منزل۔

الدَّوَّارَة: پرکار۔ اوپر کے ہونٹ کا گڑھا۔

الدُّوَّارَة والدُّوَّارَة. مِنَ الرَّأسِ: سر کا گول حصہ۔ دَوَّارَةُ الْبَطْنِ: بکری کا اوجھ۔

الدَّائِرَةُ الْكَبِيرَةُ یا الْعَظِيمَةُ: اس کا قطر کرۃ کے قطر کے برابر ہو۔

الدَّائِرَةُ الصَّغِيرَةُ: جس کا قطر کرۃ کے قطر سے تھوڑا ہو۔

دَائِرَتَانِ مُتَعَامِدَتَانِ: برابری والے دو دائرے۔ جس کے عمودا نقطاع لقط ہوں۔

دَائِرَةُ السَّمْتِ الاِعْتِدَالِيَّة: وہ جس میں زمین کے دو قطب سورج کی مسافت برابری پر ہو اس وجہ سے زمین پر روشنی نصف علاقہ پر پڑتی ہو اور باقی نصف پر اندھیرا ہوتا ہے اس وقت رات دن کے گھنٹے برابر ہوتے ہیں اور یہ اعتدال سال میں دو دفعہ ہوتا ہے ایک دفعہ ۲۱، ۲۲ آذار (مارچ) اس کو اعتدال ربعی بولتے ہیں اور دوسری دفعہ ۲۲، ۲۳ ایلول یعنی ستمبر اس کو اعتدال خریفی بولتے ہیں۔

"دَائِرَةُ سَمْتِ الْقُلاَبِيَّة": وہ دائرہ جس میں سورج خط استواء کافی فاصلے پر ہوتا ہے اور چند دن کے لئے ظاہر ہوتا ہے گویا کہ وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہ سال میں دو دفعہ ہوتا ہے ایک دفعہ ۲۱ حزیران یعنی جون۔ اس کا نام انقلاب صیفی ہے۔ دوسری دفعہ ۲۱ کانون اول یعنی ۲۱ دسمبر اس کو انقلاب شتوی بولتے ہیں۔

الدَّائِرَة: جو کسی چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔ حلقہ انسان کے پیشانی کے پاس کی بھنوری۔ گھوڑے کے بدن کی بھنوری۔ شکست۔ مصیبت......عِنْدَ الْمُهَنْدِسِيْن: سطح مستوی جس کو ایک گول خط احاطہ کئے ہوئے ہو اور اس گول خط کا نام محیط ہے۔

مَرْكَزُ الدَّائِرَةِ: دائرہ کے بیچ کا نقطہ۔ قُطْرُ الدَّائِرَة: وہ خط مستقیم جو مرکز سے گزرتا ہوا دائرہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دے۔ ج دَوَائِر: کہا جاتا ہے "دَارَتْ عَلَيْهِمُ الدَّوَائِرُ" یعنی ان پر مصائب پڑے۔

الدَّيْر: راہبوں کے رہنے کی جگہ۔ ج أَدْيِرَة وَدُيُورَة وأَدْيَار.

الدَّيْرَانِي والدَّيَّار: دیر والا یا دیر کا رہنے والا۔

الإِدَارَة. ادار: کا اسم و مصدر۔

مَدَارُ الشَّيْءِ: جس پر کوئی چیز چکر کھائے......الأَمْرُ: کسی کام کا دارومدار۔

المُدَارَة: ڈول کی ایک قسم۔

المُدِير: منیجر۔ منتظم۔ گورنر۔

دَوْزَنَ. القَانُونَ ونَحْوَهُ: ستار سارنگی وغیرہ کے تار کسنا۔ کلمہ فارسیہ اس کا مرادف عربی میں بصّ وبظّ: ہے۔

دَاسَ (ن) دَوْسًا ودِيَاسًا ودِيَاسَةَ الشَّيْءَ: پاؤں سے ملنا......فُلاَنًا: کسی کو ذلیل کرنا......السَّيْفَ: تلوار کو صیقل کرنا۔

(......وَادَاسَ) الزرعَ: گاہنا۔

دَاوَسَ. القَوْمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي القِتَالِ: جنگ میں ایک دوسرے کو پاؤں سے روندنا۔

اِنْدَاسَ: پاؤں سے روندا جانا۔

الدِّيسَة: گھنا جنگل۔ ج دِيَس ودِيَس.

الدُّوَاسَة والدُّوَيْسَة: جماعت۔

الدَّوَّاس: بہادر۔ شیر۔

الدَّوَّاسَة: ناک۔

المَدَاس: جوتہ۔

المِدْوَس والمِدْوَاس: کھائی کرنے کا اوزار۔ صقیل کرنے کا آلہ۔ ج مَدَاوِس ومَدَاوِيس.

الدَّوَّاسَة: جولاہے کے تانے کی لکڑی۔ چکی یا راہٹ چلانے کے لئے لوہے کا ٹکڑا۔ سائیکل کا پیڈل۔

دَوِشَتْ (س) دَوَشًا. عَيْنُهُ: بیماری سے آنکھ خراب ہونا۔ صفت (أَدْوَش) مؤنث دوشاء ج دُوش.

دوعة: ج دُوَع.

دَاغَ (ن) دَوْغًا. القَوْمُ: سب کو مرض لاحق ہونا......الطَّعَامُ: سستا ہونا۔

دَاغَهُ الحَرُّ: گرمی کا کسی چیز کو بگاڑ دینا۔

خراب کرنا۔

الدَّوْغة: بے وقوفی۔ سردی۔

داف (ن) دَوْفاً و اَداف. الدَّواءَ ونحوَهُ: ملانا۔ مخلوط کرنا۔ پانی میں پگھلانا اور گاڑھا ہونے کے لئے حرکت دینا۔ صفت (مَدُوف ومَدْوُوف وذائِف)

الدَّوْفان: کابوس۔

الدَّوْفص: پیاز۔

ذاق يَدُوق دَوْقاً و دُوُقاً و دُوُوقة و دَوَاقَة: دبلا ہونا۔ بے وقوف ہونا۔ صفت (دائق) ...... الطَّعامَ: چکھنا۔

اَداق. القَومُ به: احاطہ کرنا۔

اِنْداق اِنْدِياقاً. بَطْنُه: پیٹ کا پھولنا۔

الدوقة والدَّوْقانِيَة: فساد۔ تباہی۔ بے وقوفی۔

الدُّوق: بے وقوفی۔

الدَّوْقعة: فقیری وذلت۔

داک (ن) دَوْکاً ومَداکاً. القَومُ: مضطرب ہونا۔ حیض بیض میں پڑنا۔ بیمار ہونا ...... الشَّيءَ: کوٹنا۔ رگڑنا۔ پیسنا ...... المَرْأةَ: جماع کرنا ...... الطِّيبَ: سونگھنا۔

تَداوک. القَومُ: لڑائی جھگڑے میں باہم تنگ ہونا۔

الدُّوکة والدَوکة: جھگڑا۔ برائی۔

المِدْوک والمِداک: خوشبو پیسنے کا پتھر یا وہ پتھر جس پر خوشبو پیسی جائے۔

دَال (ن) دَوْلَةً. الزمانُ: ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹنا۔ کہا جاتا ہے "دالَتْ لَهُ الدَّوْلَةُ" دولت اس کے لئے الٹ پلٹ گئی ...... الرَّجُلُ فِي مَشْيِه: باوجود چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے کے تیز چلنا ...... بَطْنُه: پیٹ کا لٹکنا ...... الثَّوبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا (...... دالةً ودُوُولاً) مشہور ہونا۔

داوَل مُداوَلة. اللّٰهُ الأيّامَ بين النّاسِ: اللہ تعالیٰ کا زمانے کو لوگوں کے درمیان الٹنا پلٹنا کہ کبھی ایک جماعت کے لئے ہو کبھی دوسری کے لئے ...... الماشِيْ بَيْنَ قَدَمَيْه: کبھی ایک قدم پر کھڑا ہونا اور کبھی دوسرے پر۔

اَدال اِدَالَةً. الشَّيءَ: باری باری ایک کے بعد دوسرے کو دینا ...... اللّٰهُ بَنِي فُلانٍ مِنْ عَدُوِّهِمْ" غلبہ دلانا۔ فتح مند کرانا ...... اللّٰهُ زَيْدًا مِنْ عَمْرٍو: حکومت منتقل کرنا۔

تَداوَلَتْه. الأَيْدِي: ہاتھوں ہاتھ لینا۔ باری باری لینا اور اسی سے محاورہ ہے "تَداوَلُوا الشَّيءَ بَيْنَهُمْ" انہوں نے چیز کو باری باری لیا۔

اِنْدال. بَطْنُه: لٹک کر زمین تک پہنچنا۔ ...... مَافِي بَطْنِه: خارج ہونا ...... الشَّيءُ: لٹکنا۔ ...... القَوْمُ: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔

اِسْتَدال. الأيّامَ: زمانہ کو اپنے موافق کرلینا۔

الدَّوْلَة: مص (...... والدُّوْلَةُ): ایسی چیز جو کبھی کسی کے لئے اور کبھی کسی کے لئے ہو اسی وجہ سے مال اور غلبہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ والدَّوْلَةُ عِندَ أَرْبابِ السِّياسَةِ: بادشاہ و وزراء۔ حکومت۔ گورنمنٹ۔ ریاست۔ ج دِوَل ودُوَل اور کہا جاتا ہے "كانَتْ لَنا عَلَيْهِمُ الدَّوْلَةُ" ہم کو ان پر غلبہ حاصل ہوا۔ "والدَّهْرُ دُوَلٌ" زمانہ کو قرار نہیں ایک حالت پر نہیں رہتا۔

الدّالَة: شہرت۔ ج دَالٌ.

الدُّوْلَة: مصیبت۔ ج دُوَلات.

الادَالَة: غلبہ۔ کہا جاتا ہے "دَوَالَيْکَ" یعنی یکے بعد دیگرے۔ مطلب یہ ہے کہ اے فلاں کام کو یکے بعد دیگرے کر اور اس سے مراد تاکید ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے "فَعَلْنا ذٰلِکَ دَوَالَيْکَ" ہم نے اس کو باری باری کیا۔

دَامَ يَدُوْمُ ويَدامُ دَوْماً ودَوَاماً ودَيْمُومَةً: ہمیشہ رہنا۔ ثابت رہنا۔ ...... الشَّيءُ: ٹھہرنا۔ گھومنا ...... الدَّلوُ: بھر جانا "دِمْتَ تَدُوْمُ" یعنی ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین نادر ہے۔ "مَادامَ" افعالِ ناقصہ میں سے ہے۔ جیسے "لَايَجْرِي الإِصْلاحُ مَادامَ فُلانٌ حاكِمًا" یعنی اس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک فلاں شخص حاکم ہے (...... دَيْمًا) السَّماءُ: لگاتار برسنا۔

دِيْمَ به واُدِيْمَ به: سر چکرانا۔

دَوَّمَتْ تَدْوِيْمًا. الشَّمْسُ: وسطِ آسمان میں گھومنا ...... الخَمْرُ شارِبَها: سر چکرا دینا ...... عَيْنُه: حلقہ میں پھرنا ...... الشَّيءَ: تر کرنا ...... العِمامَةَ: سر کے گرد لپیٹنا ...... الطّائِرُ: فضا میں چکر لگانا ...... الزَّعْفَرانَ فِي الماءِ: رگڑ رگڑ کر گھسنا ...... القِدْرَ: ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دے کر جوش ٹھنڈا کرنا ...... بالدُّوّامَة: لٹو سے کھیلنا (...... ودَيَّمَتْ) السَّماءُ: لگاتار برسنا۔

داوَمَ. عَلَى الأَمْرِ: ہمیشگی کرنا ...... الشَّيءَ: مہلت سے کرنا۔ ہمیشگی طلب کرنا۔

اَدامَ اِدامَةً. الشَّيءَ: ہمیشہ کرنا ...... الأَمْرَ: ہمیشگی کرنا۔ اَدامَتِ السَّماءُ: لگاتار برسنا۔ ...... الدَّلْوَ: بھرنا ...... القِدْرَ: ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دے کر جوش ٹھنڈا کرنا۔

تَدَوَّمَ: انتظار کرنا۔

اِسْتَدام اِسْتِدامَةً. الشَّيءَ: مہلت سے کرنا۔ ہمیشگی طلب کرنا ...... الطّائِرُ: فضا میں چکر لگانا ...... غَرِيْمَه: نرمی کرنا۔

الدّائِم: "ماءٌ دائِمٌ" ٹھہرا ہوا پانی۔

الدّأماء: سمندر۔

الدَّوْم: مص۔ ہمیشہ۔ کھجور کی مانند ایک درخت۔ بڑے بڑے درخت۔

الدُّوّام: سر کا چکر۔

الدَّوْمان: پرندے کا منڈلانا۔

الدِّيْمَة: لگاتار بارش جس میں چمک و گرج نہ ہو۔ ج دِيَم ودُيُوم کہا جاتا ہے "مَطَرَتْهُم السَّماءُ بِدِيْمَةٍ وبِدِيَمٍ" آسمان نے ان پر لگاتار بارش کی۔

الدّامَا: شطرنج جیسا ایک کھلونا۔

الدِّیْمَا: ایک قسم کا مصلّٰی۔
الدُّوَّامَةُ: لٹو۔ج دُوَّام۔
الدَّیُّوم: ہمیشہ۔
المُدَام والمُدَامَةُ: شراب۔
المُدام: لگاتار بارش۔
المُدِیْم: جس کی ناک سے خون جاری ہو۔
المَدِیْم: وہ جگہ جہاں لگاتار بارش ہو۔کہا جاتا ہے "مَکَان مَدِیْم وَاَرْض مَدِیْمَة" لگاتار بارش والی جگہ یا زمین۔
المدوم والمدوام: ڈوئی۔کفگیر۔
دَوْمَلَ دَوْمَلَةً. بَیْنَ القَوْمِ: اصلاح کرنا۔
دَانَ یَدُوْن دَوْنًا: گھٹیا ہونا۔کمزور ہونا۔
دَوَّنَ. الدِّیْوَانَ: ترتیب دینا......ہ: رجسٹر میں نام لکھنا۔
اُدِیْنَ: گھٹیا ہونا۔کمزور ہونا۔
تَدَوَّنَ: پورے طریقے سے مستغنی ہونا۔
دُوْنَ: نیچے۔کہا جاتا ہے "ھُوَ دُوْنَہ" وہ اس سے مرتبہ میں کم ہے۔آگے۔کہا جاتا ہے "مَشٰی دُوْنَہ" وہ اس کے آگے چلا۔بمعنی غیر۔کہا جاتا ہے "مِنْ دُوْنِ اَنْ یَفْعَلَ" بغیر کرنے کے۔الدُّوْن: گھٹیا۔حقیر کم مرتبہ جیسے "شَیٌٔ دُوْن" گھٹیا چیز اور کبھی شریف کے معنی میں آتا ہے اور کہا جاتا ہے "حَالَ القَوْمُ دُوْنَ فُلَانٍ" یعنی قوم فلاں کے اور اس کے مطلوب کے درمیان حائل ہو گئی۔
دُوْنَکَ: اسم فعل بمعنی خذ یعنی لو۔کہا جاتا ہے "دُوْنَکَ زَیْدًا" یعنی زید کو پکڑو۔
الدِّیْوَان والدَّیْوَان: مجموعہ کتب۔اشعار و قصائد کا مجموعہ۔رجسٹر جس میں وظیفہ خواروں یا فوجیوں کے نام درج ہوں۔ج دَوَاوِیْن وَدَیَاوِیْن: کچہری۔کونسل۔
دُوَیْن. دون کی تصغیر۔
دَاہَ (ن) دَوْھًا: متحیر ہونا۔
تَدَوَّہَ. الشَّیُٔ: متغیر ہونا......الاَمْرَ: مشغول ہونا۔کسی کام میں گھس پڑنا۔
دَوَّیٰ: جنگل میں چلنا۔
الدَّوُّ والدَّوِّیَّة: جنگل۔

دَوِیَ (س) دَوًی: بیمار ہونا......صَدْرُہ: کینہ رکھنا۔
دَوَیٰ (ض) دَوِیًّا: گنگناہٹ سنائی دینا۔
دَوّیٰ تَدْوِیَةً. اللَّبَنُ: دودھ پر باریک جھلی سی جمنا......السَّحَابُ: گرجنا......الصَّوْتُ: گنگناہٹ سنائی دینا۔
دَاوَیٰ مُدَاوَاةً. المَرِیْض: بیمار کا علاج کرنا۔
اَدْوَیٰ اِدْوَاءً: مریض کے ساتھ رہنا......ہ: بیمار ڈالنا۔کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یُدْوِی وَیُدَاوِی" فلاں بیمار ڈالتا ہے اور علاج کرتا ہے۔
تَدَاوَیٰ: خود اپنا علاج کرنا۔
الدَّوَیٰ: مص۔بیمار۔بے وقوف۔اپنی جگہ پر ہمیشہ رہنے والا۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ دَوًی وَرِجَالٌ دَوًی وَنِسَاءٌ دَوًی" مذکر و مونث واحد جمع سب کے لئے لفظ واحد ہی ہے اس لئے کہ اصل میں یہ مصدر ہے۔
الدَّوَاةُ: دوات۔ج دَوِیٌّ وَدُوِیٌّ وَدِوِیٌّ وَدَوَیَات: انگور خربوزہ وغیرہ کا چھلکا۔
الدُّوَایَةُ والدِّوَایَةُ: پتلی باریک جھلی سی جو دودھ وغیرہ پر ہو جائے۔الدُّوَایَةُ: دانتوں کی زردی۔
الدَّوِی: مریض۔خراب پیٹ والا۔بے وقوف۔اپنی جگہ پر ہمیشہ رہنے والا۔
الدَّوِیُّ: آواز۔ہوا کی سنسناہٹ۔مکھی کی بھنبھناہٹ۔پرندہ کی پھڑپھڑاہٹ اور بعضوں کے نزدیک بادل کے گرج کیلئے مخصوص ہے۔کہا جاتا ہے "مَا فِی الدَّارِ دَوِیٌّ وَدُوِیٌّ وَدَوْوِیٌّ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔
مَکَانٌ دَوِیٌّ: صحت کے لئے ناموافق۔
الدَّیْبُوْذ: دوسوتی کپڑا۔ج دَیَابِیْذ دَیَابُوْذ.
دَاثَ یَدِیْثُ دَیْثًا: نرم و آسان ہونا۔
دَیَّثَہٗ: نرم کرنا۔دَیَّثَہُ الدَّھْرُ: تجربہ کار بنانا۔
طَرِیْقٌ مُدَیَّث: پامال راستہ۔

دَاجَ یَدِیْجُ دَیْجًا وَدَیَجَانًا: تھوڑا چلنا۔
الدَّیْجَان: ٹڈی دل۔
دَاخَ (ض) دَیْخًا: نرم ہونا۔
دَیَّخَہٗ: نرم کرنا۔
الدَّیْخ: خوشہ خرما۔ج دِیْخَة.
الدَّیْدَان والدِّیْدَان: عادت۔
الدَّیْر: راہبوں اور ننوں کے رہنے کی جگہ۔ج اَدْیِرَة وَاَدْیَار وَدُیُوْرَة: اور نسبت کے لئے خلاف قیاس (دَیْرَانِی)
الدَّیَّار: دیر والا۔گھر میں رہنے والا۔
الدَّیْزَج: گھوڑا جس کے سر سے لے کر دم تک سیاہ لکیر ہو۔
الدَّیْس: پستان۔
الدَّیْسَق: چاندی کا خوان۔دور کا راستہ۔چاندی کا صاف زیور۔
الدَّیْسَم: لومڑی۔لومڑی یا بھیڑیے کا بچہ جو کتیا سے ہو۔ریچھ یا ریچھ کا بچہ۔بھڑ کا بچہ۔تاریکی۔سیاہی۔
الدَّیْسَمَة: چیونٹی۔
الدِّیْش: مرغ۔
دَاصَ یَدِیْصُ دَیْصَانًا: ٹیڑھا ہونا......عَنِ الطَّرِیْق: ہٹ جانا۔دَاصَتِ الغُدَّةُ بَیْنَ الجِلْدِ وَاللَّحْمِ: غدود کا دبانے سے ادھر ادھر ہونا۔
دَاصَ (ض) دَیْصًا: لڑائی سے بھاگنا۔کمینہ ہونا......عَنِ الطَّرِیْق: ہٹ جانا۔کترا جانا۔
اِنْدَاصَ: ہاتھ سے پھسل جانا۔بِالشَّرِّ عَلٰی فُلَانٍ: اچانک لانا۔
الدَّائِص: فا۔چور۔ج دَاصَة: کسی چیز کے گرد چکر لگانے والا۔
الدَّیَّاص: مضبوط پٹھے والا۔
المَدَاص: غوطہ لگانے کی جگہ۔
دَاقَہٗ یَدِیْقُہٗ دَیْقًا: اکھیڑنے کے لئے ٹیڑھا کرنا۔
الدِّیْک: مرغ۔ج دُیُوْک وَاَدْیَاک وَدِیَکَة. بَیْضَةُ الدِّیْک: اس چیز کے لئے

مثال کے طور پر بولتے ہیں جو صرف ایک ہی بار ہو۔ الدِیک: بڑا مہربان۔ موسم بہار۔

اَرض (مَدَاکَۃٌ ومُدَاکَۃٌ ومَدِیکَۃٌ) :بہت مرغوں والی زمین۔

دَیکَسَ. الرَّجُلُ فِیْ بَیْتِہٖ :لوگوں کی ضرورت کے لئے باہر نہ نکلنا۔

دَانَہٗ یَدِیْنُہٗ دَیْنًا :قرض دینا۔ صفت فاعلی (دَائِن) و صفت مفعولی۔ (مَدْیُون)

......الرَّجُلُ :قرض لینا۔ صفت (دَائِن)...... فُلَانًا: بدلہ لینا۔

دَانَہٗ (ض) دِیْنًا: مالک ہونا۔ غلام بنانا۔ ناپسندیدہ بات پر اُکسانا۔ ذلیل کرنا۔ حکم دینا۔ خدمت کرنا۔ بھلائی کرنا۔

دَانَ الرَّجُلُ :عزیز ہونا۔ ذلیل ہونا۔ فرماں برداری کرنا۔ نافرمانی کرنا۔

دَانَ (ض) دِیْنًا ودِیَانَۃً وتَدَیُّنَ. بالملة الاسلامیه: دین اختیار کرنا۔

دَیَّنَہٗ :اپنے دین کے تابع بنانا۔ دَیَّنَہٗ الشَّیْئُ : مالک بنانا۔

دَایَنَہٗ مُدَایَنَۃً :فیصلہ کے لئے لے جانا۔ قرض کا معاملہ کرنا۔

اَدَانَ اِدَانَۃً :قرض لینا......ہ: قرض دینا۔

تَدَیَّنَ :قرض لینا۔

تَدَایَنَ القومُ :ایک دوسرے سے قرض لینا۔ قرض سے خرید و فروخت کرنا۔

اِدَّانَ اِدِّیَانًا واِسْتَدَانَ اِسْتِدَانَۃً :قرض لینا۔

اِدَّانَ الشَّیْئُ: اُدھار خریدنا۔

الدَّیْن :قرض۔

کہا جاتا ہے "قَضَی دَیْنَہٗ" یعنی وہ مرگیا۔

ج دُیُوْن واَدْیُن.

الدِّیْن :مص۔ حساب۔ اسی سے ہے "یَوْمُ الدِّیْن" ملکیت۔ قدرت۔ حکم۔ مذہب۔ ملت۔ حالت۔ عادت۔ سیرت۔ تدبیر۔ نافرمانی۔ گناہ۔ مجبوری۔ پرہیزگاری۔ فرمانبرداری۔ بدلہ۔ قہر و غلبہ۔ ذلت۔ ج اَدْیَان کہا جاتا ہے "قَوْمٌ دِیْنٌ" فرمانبرداری کرنے والے لوگ۔

الدِّیَانَۃ :دینداری۔ تمام وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے تحت میں آئیں۔ ملت و مذہب۔ ج دِیَانَات.

الدَّیِّن :دیندار۔ دین کو مضبوطی سے پکڑنے والا۔

الدِّیْنَۃ :قرض۔ کہا جاتا ہے "بِعْتُہٗ بِدِیْنَۃ" میں نے اس کے ہاتھ اُدھار بیچا۔ فرمانبرداری۔ عادت۔

الدَّیْنُوْنَۃ :قضا۔ حساب۔

دینامو :ڈینمو (DYNAMO) بجلی پیدا کرنے والا آلہ۔

الدَّیَّان :قاضی۔ غلبہ والا۔ حاکم۔ حساب لینے والا۔ بدلہ دینے والا۔

اَلدِّیْنَامِیْت :ہائیڈروکلورک ایسڈ H.C.L (ڈائنامائیٹ)

(DYNAMITE)

المَدِیْن :غلام۔ بدلہ دیا ہوا۔ وہ شخص جس سے حساب لیا گیا ہو۔ مؤنث مَدِیْنَۃ کہا جاتا ہے "لِفُلَانٍ مَدِیْن ومَدِیْنَۃ" فلاں کے لئے لونڈی غلام ہے۔

المُدَان :قرضدار۔

(المِدْیَان) :بہت قرض لینے یا دینے والا۔ (مذکر و مؤنث) ج مَدَایِیْن.

اَلدِّیْنَامِیَّۃ: ارسطو کا فلسفہ ص مادی عناصر کا اعتراف نہ کرنا سوائے ان کے جن کا عملی مرکب جسموں کے پھیلاؤ اور ان کے خائص کو محدود کرے۔

دِیْنَامُومِتَر :شدت قوت کی پیمائش کا اوزار یا آلہ۔

ذ

ذ: الـذال: نواں حرف بنیادی حروف میں سے۔

ذَا: یہ اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔ تثنیہ حالتِ رفعی میں ذَان اور حالتِ نصبی و جری میں ذَیْـنِ ج اُولَاءَ اور شاذ طریقہ سے ذَیَّـا استعمال کرتے ہیں اور اس پر ھاء تنبیہ داخل کرکے ھٰذا بولتے ہیں اور جب مَنْ یا مَا استفہامیہ کے بعد ذَا واقع ہو تو اَلَّـذِیْ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے "مَاذَا فَعَلْتَ وَمَنْ ذَالِی الـدَّارِ" کیا ہے جو تم نے کیا۔ کون ہے جو گھر میں ہے اور مَا کے ساتھ اسم استفہام ہوتا ہے۔ جیسے "لِمَا ذَا تَرَکْتَنَا" تو نے ہم کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟

ذَاکَ: اسم اشارہ متوسط کے لئے اور ھاء تنبیہ کے ساتھ ھـذاک اور تصغیر کی صورت میں ذَیَّاکَ اور تثنیہ حالتِ رفعی میں ذَانِکَ اور حالتِ نصبی و جری ذَیْـنِـک اور جمع اُولٰئِک.

ذَالِک: اسم اشارہ بعید کے لئے۔ تثنیہ ذَانِک: ج اُولٰئِک اور تصغیر ذَیَّالِک.

ذَاَبَ (ف) ذَاْبًـا. الشـیْءَ: جمع کرنا...... الـدَّابَّةَ: جانور کو ہانکنا...... ہ: خوف دلانا۔ دھتکارنا۔ مذمت کرنا...... الغُلَامَ: لڑکے کی زلفیں بنانا۔ ذَأَبَتْـه الـرِّیْحُ: ہر جانب سے آنا ...... الرَّجُلُ: سخت آواز نکالنا۔ تیز چلنا۔

ذُئِـبَ: بھیڑیئے سے گھبرانا۔ بکریوں میں بھیڑیئے کا پڑنا۔

ذَئِبَ (س) ذَأْبًا و ذَؤُبَ (ک) ذَآبَةً: مکاری و خباثت میں بھیڑیئے جیسا ہونا۔ بھیڑیئے سے ڈرنا۔

اَذْأَبَ: بھیڑیئے سے گھبرانا...... الاَرْضُ: بھیڑیوں والی ہونا (...... ذَأَّبَ) الـغُلَامَ: لڑکے کی زلفیں بنانا۔ ذَأَّبَهٗ: گھبرا دینا۔

تَـذَأَّبَ: خباثت میں بھیڑیئے جیسا ہونا...... الشَّیْءَ: کسی چیز کو باری سے لینا۔

تَـذَأَّبَتْ وتَذَاءَبَتِ الرِّیْحُ عَلَیْهِ کسی ادھر سے کبھی اُدھر سے آنا۔ تَـذَأَّبَتْـه وتَذَاءَبَتْـه الرِّیْحُ: ہر جانب سے چلنا...... ہ الجِنُّ: گھبرا دینا۔

تَـذَأَّبَ وتَذَاءَبَ لِلنَّاقَة: اُونٹنی کو دوسری کے بچے پر مہربان بنانے کے لئے بھیڑیئے جیسا بن کر چھپنا۔

اِسْتَذْأَبَ اِسْتِذْآبًا: بھیڑیئے جیسا ہونا۔

الذَّاْب: مص۔ فحش۔

الـذِّئْـب: بھیڑیا۔ ج ذِئَـاب و اَذْؤُبٌ ذُؤْبَـان. دَاءُ الـذِّئْـب: بھوک۔ ذُؤْبَـان العَرَب: عرب کے چور و فقراء۔

الـذِّئْبَة: مادہ بھیڑیا۔ ایک بیماری جو جانوروں کے گلے میں ہوتی ہے۔ کجاوہ یا زمین کے دونوں پہلوؤں کے درمیان کی کشادگی۔

الـذِّئْبَـان: اُونٹ کی گردن اور ہونٹ کے بال۔ اُون جو تراش لینے کے بعد باقی رہ جائے۔

الـذُّؤَابَة: پیشانی کے بال۔ تلوار کا علاقہ۔ ذُؤَابَة کُـلِّ شَـیْءٍ: چوٹی اور اسی سے ہے "هُوَ ذُؤَابَةُ قَوْمِهٖ: وہ اپنی قوم کی ناک ہے۔ و"عَـلَوْتُ ذُؤَابَةَ الجَبَلِ" میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ ذُؤَابَةُ الـرَّحْـلِ: کجاوہ کے آخر میں لٹکتی ہوئی کھال۔ ذُؤَابَةُ النَّعْلِ: جوتے کا تسمہ ج ذَوَائِـب اور دھمکی کے وقت بولتے ہیں "لَاَقْتُلَنَّ فِیْ ذُؤَابَتِک".

اَرْضٌ (مَـذْأَبَة): بہت بھیڑیوں والی سرزمین۔

ذَئِـرَ (س) ذَاَرًا: غضبناک ہونا...... عَـنْـه: ڈرنا۔ گھبرانا۔ ناک چڑھانا۔ صفت (ذَائِـرٌ وذَائِر)...... بِالشَّیْءِ: کسی چیز کا عادی ہونا۔

(......وذَاءَرَ) عَلَیْهِ: دلیری کرنا۔

ذَئِـرَت وذَائَرَتْ مُذَاءَرَةً. اَلْمرأةُ عَلٰی بَعْلِهَا: عورت کا شوہر کی نافرمانی کرنا۔ صفت (ذَائِر وذَئِرٌ وذَئِرَة ومُذَائِر)

اَذْأَرَه: غضبناک ہونا۔ جراَت دلانا۔ برانگیختہ کرنا۔ اُکسانا...... ہ اِلٰی کَذَا: مجبور کرنا...... ہ بِصَاحِبِهٖ: ورغلانا۔

ذَأَفَ (ف) ذَأْفًا: مرنا۔

ذَأَفَ عَـلَـی الاَسِیْرِ وذَأَفَه (ف) ذَأْفًا وذَأَفًا واَذْأَفَه: فوراً مار ڈالنا۔

اِنْـذَأَفَ: دل کا کٹ جانا اور مر جانا۔ مَـوْتٌ (ذُؤَاف): ناگہانی موت۔ سَـمٌّ ذُؤَاف: زہر قاتل۔

الذَّأَفَان: موت (......والـذِّئْفَان والذُّؤْفَان والذَّیْفَان والذِّیفَان): زہر قاتل۔

ذَأَلَ (ف) ذَأْلًا وذَأَلَانًـا: آہستہ ناز سے چلنا۔

تَذَائَلَ : حقیر بننا۔ چھوٹا بننا۔
ذُؤَالَة : بھیڑیے کا علم جنس۔ ج ذُؤْلَانٌ وذِئْلَان۔
الذَّأَلَان والذُّؤْلَان : بھیڑیا۔ گیدڑ۔
المِذْأَل: ہلکا پھلکا تیر۔
ذَأَمَه (ف) ذَأْمًا : عیب لگانا۔ رسوا کرنا۔ حقارت کرنا۔ دھتکارنا۔
اَذْأَمَه اِذْآمًا. عَلٰی کَذَا : مجبور کرنا۔
الذَّأْم والذَّام : عیب اور امثال عرب میں سے ہے "قَدْ لَاتَعْدَمُ الحَسْنَاءُ ذَامًا" یعنی کبھی خوبصورت عورت میں بھی عیب ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے "مَاسَمِعْتُ لَهُ ذَامَةً" میں نے اس سے ایک کلمہ نہیں سنا۔
ذَبَّ (ن) ذَبًّا. عَنْهُ : دفع کرنا۔ حمایت کرنا۔
ذَبَّ (ض) ذَبًّا وذَبِيبًا وذُبُوبًا : گرمی یا پیاس سے خشک ہونا...... جِسْمُهُ: لاغر ہونا۔ ......النَّبْتُ : پژمردہ ہونا۔ مرجھانا۔
ذُبَّ. البَعِيْرُ او الرَّجُلُ : مجنون ہونا...... الفَرَسُ: گھوڑے کے نتھنے میں مکھی داخل ہونا۔ صفت (مَذْبُوبٌ)
ذَبَّبَ تَذْبِيبًا : بہت دفع کرنا...... شَفَتُهُ: ہونٹ کا پیاس وغیرہ سے خشک ہونا...... النَّهَارُ: تھوڑا باقی رہنا۔
اَذَبَّ. المَكَانُ : بہت مکھیوں والی ہونا۔ صفت (مَذْبُوب ومُذِبٌّ)
الذَّبُّ :مص۔ بہت حرکت کرنے والا۔ جنگلی بیل۔
الاَذَبّ : لمبا۔ جنگلی بیل۔ اونٹ کی کچلی۔
الذُّبَاب : مکھی۔ ج اَذِبَّة وذِبَّان ذُبّ بھڑ اور شہد کی مکھی اور مچھر پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ واحد (ذُبَابَة) ذُبَابُ السَّيْفِ :تلوار کی دھار۔ ذُبَابُ العَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ کہا جاتا ہے "هُوَاَعَزُّ مِنْ ذُبَابِ العَيْنِ" وہ آنکھ کی پتلی سے زیادہ عزیز ہے۔ الذُّبَاب: جنون۔ طاعون۔ بدبختی۔ دائمی برائی۔
الذُّبَابَة. ذُبَاب : کا واحد۔ ذُبَابَةُ الشَّیْءِ : چیز کا بقیہ۔ عَطَشٌ (مُذِبٌّ): سخت پیاس۔
الذَّبَّاب والمِذَبُّ : اپنی قوم کی بہت حمایت کرنے والا۔
الذُّبَّان : پیاس سے مرجھایا ہوا۔
المِذَبَّة : مورچھل۔ چوری۔ ج مَذَابَّات ومَذَابُّ اور اسی سے ہے "اَذْنَابُهَا مَذَابُّهَا" یعنی جانوروں کی دُم ان کے لئے مورچھل ہے۔
اَرْضٌ ذَبُوبَةٌ ومَذْبُوبَةٌ : بہت مکھیوں والی زمین۔ رَاكِبٌ (مُذَبِّبٌ): تنہا جلد باز سوار۔
ذَبَحَهُ (ف) ذَبْحًا وذَبَاحًا : پھاڑنا۔ گلا کاٹنا۔ ذبح کرنا۔ گلا گھونٹنا...... الدَّنَّ: مٹکے میں سوراخ کرنا۔
ذَبَّحَ. القَوْمَ : ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا۔
اِذَّبَحَ : مذبوح بنانا۔
تَذَابَحُوْا : ایک دوسرے کو ذبح کرنا۔
الذِّبْح : جو ذبح کیا جائے۔ مقتول۔
الذِّبَح والذُّبَح : ایک قسم کی سانپ کی چھتری۔
الذَّابِح : فا۔ داغ کرنے کا ایک آلہ جس سے گردن کے عرض میں داغ لگاتے ہیں۔
الذُّبَاح والذُّبَّاح والذِّبَاح والذُّبْحَة والذُّبَحَة. والذُّبْحَة والذِّبَحَة :حلق کا درد۔
الذَّبِيح : ذبح کیا ہوا۔ قربانی کے لائق جانور۔ اسماعیل علیہ السلام کا لقب۔
الذَّبِيحَة : ذبح کا مؤنث۔ جو عنقریب ذبح کیا جائے۔ ج ذَبَائِح.
المِذْبَح : ذبح کرنے کا اوزار۔
المَذْبَح : ذبح کرنے کی جگہ۔ ج مَذَابِح.
مَذَابِح الكَنَائِس: گرجا کی قربان گاہ۔
ذَبْذَبَ. الشَّيْءُ المُعَلَّقُ فِی الهَوَاءِ :لٹکی ہوئی چیز کا حرکت کرنا...... الرَّجُلُ : حیران و متردد ہونا۔ ذَبْذَبَةً: متردد و حیران چھوڑنا۔
ذَبْذَبَ اَهْلَهُ : حمایت کرنا...... الخَلْقَ: تکلیف پہنچانا...... الشَّيْءُ :حرکت دینا۔ ہلانا۔
تَذَبْذَبَ. :ہلنا۔ حرکت کرنا۔
الذَّبْذَبَة :مص زبان۔ ہوا میں حرکت کرنے والی چیز۔ وہ چیز جو ہودج پر زینت کے لئے لٹکائی جائے۔ ج ذَبَاذِب.
الذَّبَاذِبُ : کپڑے کے چھوڑ۔ کپڑے کے نچلے حصے۔
المُذَبْذِب :متردد۔ متحیر۔ پس و پیش کرنے والا۔
ذَبَرَ (ن ض) ذَبْرًا. الكِتَابَ :لکھنا۔ نقطے لگانا۔ بغیر رکے ہوئے تیز پڑھنا...... الشَّیْءَ: جاننا اور اچھی طرح سمجھنا۔
ذَبَرَ (ض) ذَبْرًا وذَبَارَةً : اچھی طرح دیکھنا۔
الخَبَرَ : سمجھنا...... الشِّعْرَ :شعر پڑھنا۔
ذَبِرَ (س) ذَبَرًا. عَلَيْهِ :غضبناک ہونا۔
ذَبَّرَ. الكِتَابَ :لکھنا۔ نقطے لگانا۔ بغیر رکے ہوئے تیز پڑھنا۔
الذَّبْر :مص۔ کتاب ج ذِبَار.
المِذْبَر: قلم۔
ذَبَلَ وذَبُلَ (ن ک) ذُبُوْلًا وذَبْلًا. النَّبَاتُ :نباتات کا پژمردہ ہونا۔ مرجھانا۔ ......الفرسُ :گھوڑے کا دبلا ہونا...... لِسَانُهُ اَوشَفَتُهُ: زبان یا ہونٹ کا خشک ہونا۔ کہا جاتا ہے "ذَبَلَتْهُ ذَبُوْلٌ" اسے مصیبت لاحق ہوئی۔
اَذْبَلَ. النَّبَاتَ :پژمردہ کرنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو دبلا کرنا۔
تَذَبَّلَ. فِی المَشْيِ :ناز و انداز سے چلنا۔
تَذَبَّلَتِ المرأةُ : لاغر بدن ہوتے ہوئے مردوں کی چال چلنا۔
الذَّبْل :مص۔ کچھوے کی پیٹھ کی ہڈی۔ آغاز جوانی۔
الذِّبْل: پسر گمشدگی۔
الذَّبْلَة: بینگنی۔ مرجھا دینے والی گرم ہوا۔
الذُّبْلَة: پیاس سے ہونٹوں کا خشک ہونا۔
الذَّابِل :فا۔ باریک۔ دبلا۔ ج ذُبَّل

وذُبُل.

الذابلة. الذابل: کامؤنث عَيْنٌ ذَابِلَةٌ: چشم نیم باز۔ ج ذَوَابِل. الذَّوَابِل: رماح کی صفت ہے کہتے ہیں: "الرِّمَاحُ الذَّوَابِل" یعنی باریک نیزے۔ صفت کو موصوف کے قائم مقام کر کے نفس رماح پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔

الذُّبَالَةُ والذُّبَّالَة: بتی۔ ج ذُبَال.

ذَجَّ (ن) ذَجًّا: سفر سے واپس آنا۔ ......الماءَ: پینا۔

ذَجَلَهُ (ن) ذَجْلاً: ظلم کرنا۔ صفت (ذَاجِل)

ذَحَّهُ...... ذَحًّا: تھپڑ مارنا...... الحَطَبَ: لکڑی چیرنا۔ پھاڑنا...... الفُلْفُلَ: مرچ کوٹنا...... الجارِيَةَ: جماع کرنا۔

ذَحْجَهُ (ف) ذَحْجًا: چھیلنا۔ حرکت دینا۔

ذَحْجَتْهُ الرِّيحُ: ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا...... المرأةُ بولدها: جننا۔

ذَحْذَحَ: قریب قریب قدم رکھ کر تیز چلنا...... الريحُ التراب: خاک اڑانا۔

الذَّحْل: خون کا بدلہ۔ دشمنی۔ کینہ۔ ج ذُحُول وأَذْحَال: تم کہتے ہو "لِيْ عِنْدَهُمْ...... ذُحُوْل" مجھے ان سے کینہ ہے۔

ذَحَى (ض) ذَحْيًا. الصُّوفَ: اون کو کوٹنا...... الريحُ القومَ: ہلکی ہوا لگنا۔

المَذْحَلة: بغیر درختوں والی زمین۔ ج مَذَاحِ.

ذَخَرَ (ف) ذَخْرًا. الشيءَ: وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا۔

اِذَّخَرَ واذْدَخَرَ: بمعنی ذَخَر.

الذُّخْر. ذَخَر کا اسم جس کو ذخیرہ بنا کر رکھا جائے۔ ج أَذْخَار.

الذّاخِر: فا۔ موٹا۔

الذَّخِيْرَة: وقت ضرورت کے لئے جو چیز چھپا کر رکھی جائے۔ ج ذَخَائِر: اسی سے ہے ذَخَائِرُ الحُرُوْبِ اور کہتے ہیں "أَعْمَالُ المُؤْمِنِيْنَ ذَخَائِرُ عِنْدَ اللهِ" مؤمنین کے اعمال اللہ کے ہاں ذخیرہ ہیں۔

الإِذْخِر: سبز گھاس۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔ واحد إِذْخِرَة ج أَذَاخِر.

المَذْخَر: ذخیرہ رکھنے کی جگہ۔ ج مَذَاخِر.

المَذَاخِر: جوف۔ رگیں۔ انتڑیاں۔ پیٹ کے نچلے حصے۔

ذَرْ: چھوڑ دے۔

ذَرَّ (ن) ذَرًّا. المِلْحَ: نمک چھڑکنا۔ ...... الحَبَّ فِي الأَرْضِ: دانہ بونا...... الأرضُ النَّبَاتَ: اُگانا (...... ذَرًّا وذُرُوْرًا) القَرْنُ أو النَّبَاتُ: اُگنا...... الشَّمْسُ: آفتاب طلوع ہونا...... اللَّحْمُ: گوشت سکڑنا۔

ذَرَّ (س ن) ذَرًّا وذُرُوْرًا. الرَّجُلُ: سر کے اگلے حصہ کا سفید ہونا۔

الذَّرُّ: چھوٹی چیونٹی۔ ذرات۔ واحد (ذَرَّة): نسل۔

الذَّرُوْر: آنکھ یا زخم میں چھڑکنے کی دوا۔ عطر۔ ج أَذِرَّة.

الذَّرِيْرَة: ایک قسم کی خوشبو۔

الذَّرِّي: تلوار کی آب وجوہر۔

ذُرِّيَّة. الرَّجُلِ: (بتثليث الذال) اولاد و نسل۔ ج ذراری وذُرِّيَّات.

المِذْرَار: غضب و غصہ۔ غصہ کی وجہ سے روگردانی۔

الذَّرَّةُ واحد الذَّرِّ ج ذَرَّاتٌ: بہت چھوٹا حصہ۔ اس کا دوسرا نام جوہر فرد۔

علم کیمیا کا پرانا نظریہ تھا کہ ذرہ کے مزید ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ جدید نظریہ کے مطابق اس کے لاکھوں حصے بنائے جا سکتے ہیں۔

الذُّرَارَة: دوا وغیرہ جو چھڑکنے سے گرے۔

المِذَرَّة: چھڑکنے کا آلہ۔ غلہ وغیرہ بکھیرنے کا سامان۔

ذَرَأَ (ف) ذَرْأً. اللهُ الخَلْقَ: پیدا کرنا۔ ...... الشيءَ: زیادہ کرنا...... الأرضَ: بونا۔

(...... وذَرِئَ (س) ذَرَأً) شَعْرُهُ: سفید ہونا۔ ...... فُلَانٌ: سفید بال والا ہونا۔ صفت (أَذْرَأ): مؤنث ذَرْءَاء.

أَذْرَأَ إِذْرَاءً: غضبناک کرنا۔ ڈرانا...... ہ بالشيءِ: حریص بنانا...... ہ إلى كذا: مجبور کرنا...... الدمعَ: بہانا...... الناقةُ: تھن میں دودھ اتارنا۔ صفت (مُذْرِئ)

الذَّرْء: تھوڑی چیز۔ کہا جاتا ہے "يَكْفِيْنِي ذَرْءٌ مِنْ خَيْرٍ" مجھے تھوڑی سی نیکی کافی ہے۔ و "هُمْ ذَرْأُ النَّارِ" وہ لوگ آگ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

الذُّرْأَة: بڑھاپے کی ابتدائی سفیدی جو کنپٹیوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

الذَّرِئُ: بکھیرا ہوا۔ زَرْعٌ ذَرِئٌ: کھیت جس میں ابھی بیج ڈالا گیا ہو۔

ذَرِبَ (س) ذَرَبًا وذَرَابَةً وذُرُوْبَةً. السَّيْفُ: تلوار کا تیز ہونا۔ صفت (ذَرِبٌ) ج ذُرُبٌ...... الجُرْحُ: زخم کا خراب ہونا...... الرَّجُلُ: عجز کے بعد فصیح ہونا...... المِعْدَةُ: بگڑنا۔ درست ہونا۔ (ضد)

ذَرَبَ (ن) ذَرْبًا وذَرَّبَ وأَذْرَبَ. السَّيْفَ: تلوار تیز کرنا۔ أَذْرَبَ الرَّجُلُ: تنگ گزارے والا ہونا۔

الذَّرَب: مص۔ زبان کی تیزی۔ ناقابل علاج بیماری۔ زنگ۔ مورچہ۔ ج أَذْرَاب.

الذِّرْب: جگر کی ایک بیماری۔ گردن کا غدود۔

رَجُلٌ ذِرْبٌ: تیز زبان مرد۔

الذِّرْب: موچی کی رانپی۔ ذَرِبُ اللِّسَان: تیز زبان۔ ج ذُرُب. لِسَانٌ ذَرِبٌ: زبان فصیح۔ فحش گو زبان۔

الذَّرِبَة: غدود۔ تیز زبان عورت۔ ج ذَرَب.

الذَّرَاب: زہر۔

الذَّرَبِي: عیب۔

الذَّرَبِيّ: مصیبت۔

الأَذْرَبِي: خلاف قیاس۔ آذربائیجان کی جانب نسبت۔

المِذْرَب: زبان۔

ذَرَحَ (ف) ذَرْحًا وذَرَّحَ. الشيءَ في

الرِّيحُ :ہوامیں اُڑانا......الطَّعَامَ: ذراح نامی کیڑا ڈالنا۔وذَرَّحَ اللَّبَنَ :دودھ میں پانی ملانا۔الزَّعْفَرَانَ فِی المَاءِ: پانی میں تھوڑا سا زعفران ڈالنا۔

الذُّرَّاح والذُّرُّوح والذِّرِّيح والذُّرَاح والذُّرُوح والذُّرَّاح والذُّرَيحَة والذُّرْحُوح والذُّرْنُوح :ایک قسم کا اُڑنے والا زہردار کیڑا۔مفرد کا استعمال کم ہے جمع ہی استعمال ہوتا ہے۔تصغیر ذُرَيْرِح: آتی ہے۔

الذَّرَاح :پانی ملا ہوا دودھ۔

الذَّرِيحَة :پشتہ۔ٹیلہ۔ج ذَرِيح.

لَبَنٌ اَوعَسَلٌ (مُذَرَّحٌ) :زیادہ پانی والا دودھ یا شہد۔

ذَرَعَ (ف)ذَرْعًا. الثَّوبَ :ذراع سے ناپنا......ہ:کسی کے پیچھے سے ذراع سے گلا گھونٹنا (دیکھئے ذراع) ذرعه القئُ :غالب ہونا اور خود بخود آنا۔

ذَرَعَ (ف)ذَرْعًا وذَرِعَ (س) ذَرَعًا. عِنْدَ الرَّجُلِ واِلَيْهِ :سفارش کرنا۔ذَرِعَتْ رِجْلاهُ: چلنے سے عاجز ہونا۔

ذَرُعَ (ک) ذَرَاعَةً. الفَرَسُ :گھوڑے کا کشادہ قدم ہونا۔صفت (ذَرِيعٌ)

ذَرَّعَ. الرَّجُلَ :کسی کے پیچھے ہوکر ذراع سے گلا گھونٹنا......بِالشَّيءِ :اقرار کرنا......فِی السِّبَاحَةِ :تیرنے میں بازو پھیلانا......فِی المَشْيِ :چلنے میں بازو ہلانا......الرَّجُلَ: ڈرانے یا خوش خبری دینے کے لئے بازوؤں کو بلند کرنا۔کہا جاتا ہے "ذَرَّعَ لِی شَيْئًا مِنْ خَبَرِهِ" اس نے مجھے کچھ خبر دی۔و"ذَرَّعَهُ بَيْنَنَا" اس نے اس کو ہمارے درمیان وسیلہ بنایا۔

ذَارَعَهُ :باہم مل جانا۔الرَّجُلَ: ناپ کر بیچنا۔صَاحِبَهُ فَذَرَعَهُ :قدم بڑھانے میں مقابلہ کرنا اور غالب رہنا۔

اَذْرَعَ. الشَّيءَ :ہاتھ سے قبضہ کرنا......ذِرَاعَيْهِ مِنْ تَحْتِ الجُبَّةِ :نکالنا......فِی الكَلَامِ :بہت گفتگو کرنا۔

تَذَرَّعَ. فِی الكَلَامِ :بہت گفتگو کرنا......الشَّيءَ :ہاتھ سے ناپنا......الابِلُ المَاءَ: بازوؤں تک پانی میں اُترنا۔بِذَرِيعَةٍ :وسیلہ بنانا......الشَّيءُ :ہاتھ ہاتھ بھر کا پھٹنا۔

اِنْذَرَعَ :ناگاہ پہنچنا۔کشادہ چلنا۔

تَذَارَعَت. الابِلُ المَفَازَةَ :طے کرنا۔

اِسْتَذْرَعَ. بِالشَّيءِ :چھپنا اور وسیلہ بنانا۔

الذَّرْعُ :مص۔ہاتھ کا پھیلاؤ۔کہا جاتا ہے "اَبْطَرْتُ فُلَانًا ذَرْعَهُ" میں نے اس کو طاقت سے زیادہ تکلیف دی۔و"اَبْطَرَانِی ذَرْعِی" یعنی میرے بدن کو دبلا کر دیا اور میری معاش کو منقطع کر دیا۔و"ضِقْتُ بِالاَمْرِ ذَرْعًا" یعنی میں اس پر قادر نہیں۔و"هُوَوَاسِعُ الذَّرْعِ" وہ صاحب قدرت ہے۔و"هُوَخَالِيُ الذَّرْعِ" یعنی اس کا دل رنج وغم سے خالی ہے۔و"ذَرْعُهُ كَذَا" یعنی اس کا طول اتنا ہے۔

الذِّرَاعُ. مِنَ الرَّجُلِ :کہنی سے بیچ کی انگلی تک کا حصہ۔بازو (مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کرتے ہیں) طاقت۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ واسِعُ الذِّرَاعِ" مرد صاحب قدرت "وضاق بالامرِ ذِرَاعه" یعنی وہ اس پر قادر نہیں و"هُوَلَكَ عَلٰی حَبْلِ الذِّرَاعِ" یہ تمہارے لئے تیار و حاضر ہے۔و"جَعَلْتُ اَمْرَكَ عَلٰی ذِرَاعِكَ" یعنی تمہارا معاملہ میں نے تمہارے اوپر چھوڑ دیا ہے جیسا تمہارا جی چاہے کرو۔ج اَذْرُع وذُرْعَان.

والذِّرَاعُ مِنَ البَقَرِ والغَنَمِ: گائے اور بکری کا دست......مِنَ الخَيْلِ والابِلِ: گھوڑے اور اُونٹ کی پنڈلی کے پتلے حصہ سے اوپر کا حصہ۔اَولَادُ ذِرَاعٍ واَولَادُ الذِّرَاعِ :کتے۔گدھے۔

الذَّرَعُ :مص۔اُمید۔جنگلی بچھڑا۔ج ذِرْعَان.

الذَّرِعُ :زبان دراز۔رات دن چلنے والا۔اچھی مصاحبت والا۔مؤنث ذَرِعَة ج ذَرِعَات الذَّرِعَات :تیز کشادہ قدم والیاں۔

الذُّرْعَة :وسیلہ۔ج ذُرَع.

الذَّرُوع :تیز و کشادہ قدم گھوڑا یا اُونٹ۔

الذَّرِيعُ :سفارش کرنے والا۔تیز رفتار۔کہا جاتا ہے "مَوْتٌ ذَرِيعٌ" جلدی کی موت۔و"قَتْلٌ ذَرِيعٌ" حد سے بڑھا ہوا شنیع قسم کا قتل۔

الذَّرِيعَة :وسیلہ۔کہا جاتا ہے "هُوَذَرِيعَتِی اِلٰی فُلَانٍ" وہ فلاں کے پاس میرے لئے وسیلہ ہے۔اُونٹنی جس کے پیچھے شکاری شکار کرنے کے وقت چھپتا ہے۔ج ذَرَائِع.

الاَذْرَع :بہت فصیح۔کہا جاتا ہے "قَتَلَهُمْ اَذْرَعَ قَتْلٍ" اس نے اُن کو بہت جلدی اور بہت برے طریقے سے قتل کیا۔

المِذْرَاع :کھیتی کی زمین اور جنگل و بیابان کے درمیان کے دیہات۔جانور کی ٹانگ۔ج مَذَارِع ومَذَارِيع.

المُذَرَّع :مفع۔وہ اُونٹ جس کے سینہ پر تیزہ وغیرہ مارا گیا ہو اور اس کی اگلی ٹانگوں پر خون بہہ رہا ہو۔سبقت کرنے والا گھوڑا۔......مِنَ الثِّيرَانِ :بیل جس کی پنڈلیوں پر سیاہ داغ ہو......مِنَ النَّاسِ :جس کی ماں باپ سے زیادہ شریف ہو۔

ذَرَفَ (ض) ذَرْفًا وذَرِيفًا وذُرُوفًا وذَرَفَانًا وتَذْرَافًا. الدَّمْعُ :بہنا۔صفت (ذَرِيفٌ ومَذْرُوفٌ)...... العَيْنُ ومعها : بہانا......(ذَرَفَانًا) :سست چال چلنا۔

ذَرَّفَ تَذْرِيفًا وتَذْرِفَةً وتَذْرَافًا. الدَّمْعَ : بہانا......ہ المَوْتَ :قریب المرگ کرنا......ہ الشَّيءَ :خبردار کرنا......عَلَی الخَمْسِينَ : زائد ہونا۔بڑھ جانا۔

اِسْتَذْرَفَ. الشَّيءُ :قطرے قطرے ٹپکانا ......الضَّرْعُ.

الذَّرَّاف :تیز رو۔

المَذَارِف :آنسو بہنے کی جگہیں۔کہا جاتا ہے "سَالَتْ مَذَارِفُ عَيْنَيْهِ" واحد

"مَذْرَف.

ذَرَق (ضن) ذَرْقًا وأذْرَق. الطائِرُ: بیٹ کرنا۔ وأذْرَق المَكانُ.

اَلذُّرَق: ایک انگوری زمین پر پھیلنے والی جو کہ طبی فوائد رکھتی ہے۔

الذَّرْق: بیٹ۔

لَبَنٌ (مُذَرَّق): پانی ملا ہوا دودھ۔

ذَرْقط. الكَلامَ: بولنا۔

ذَرَا يَذْرُو ذَرْوًا وذَرَىٰ يَذْرِيْ ذَرْيًا وذَرَّىٰ تَذْرِيَةً وأذْرَىٰ إذْرَاءً.

الرِّيْحُ التُرابَ: اُڑانا۔ بکھیرنا...... الحِنْطَةَ: اساون کرنا۔ اَذْرَى الشَيْئَ: گرانا۔ بکھیرنا۔ کہا جاتا ہے "أذْرَاه الفَرسُ مِنْ ظَهْرِهِ" اس کو گھوڑے نے اپنی پیٹھ سے گرادیا۔ اَذْرَتِ العَيْنُ دَمْعَهَا: آنسو بہانا۔ ذَرَّىٰ الشَّاةَ: اُون تراشنا اور علامت کے لئے کچھ چھوڑ دینا۔

ذَرَا يَذْرُو ذَرْوًا. الشَيْئُ: ہوا میں اڑ جانا...... الظَّبْيُ: تیز دوڑنا...... إلىٰ فُلانَ: قصد کرنا...... فُوْهُ: دانت گرنا۔

تَذَرّىٰ: غلہ کا بھوسہ سے صاف ہونا۔

...... المَكانَ اَوِ الجَبَلَ: کسی جگہ پر یا پہاڑ پر چڑھنا۔ کہا جاتا ہے "تَذَرّىٰ مِنْ بَرْدِ الشِمَالِ بِصَخْرَةٍ" یعنی اس نے شمالی ہوا کی ٹھنڈک سے چٹان کی پناہ لی۔

إسْتَذْرىٰ. بِهِ: پناہ لینا...... بِالشَجَرَةِ: سایہ لینا۔

الذَرىٰ: گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف۔ جائے پناہ۔ ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو۔ تم کہتے ہو "اِتَّخَذْتُ الحَائِطَ ذَرًى لِي" میں نے دیوار کی پناہ لی۔ "وأنَا فِي ذَرَىٰ فُلانَ" میں فلاں کی پناہ وحفاظت میں ہوں۔ و "هُوَ كَرِيْمُ الذَرىٰ" وہ طبعا کریم ہے۔ الذَرَىٰ: وہ غلہ جس کا اوساون کیا جائے۔ گرا ہوا آنسو۔

الذُرَاوَة: بھوسہ وغیرہ جو اوساون کرتے وقت گرے۔ وہ چیز جس کو ہوا اڑا لے جائے۔

الذُرْوَة والذِرْوَة: بلندی۔ بلند جگہ۔ ہر چیز کا بلند حصہ۔ ج ذُرَىٰ وذِرَىٰ.

الذُرْوَة: بڑھاپا۔

الذُرَة: مکئی۔

المِذْرىٰ والمِذْرَاة: جیلی جس سے گیہوں کھولتے ہیں۔ ج مَذَارٍ.

المِذْرَوَان: سر کے دونوں پہلو۔ دونوں سرین کے کنارے اور اسی سے ہے "جَاءَ يَنْفُضُ مِذْرَوَيْهِ" وہ دھمکی دیتا ہوا آیا۔

مِذْرَوا القَوْسِ: کمان کے دونوں کنارے۔

تَذَعَّبَتْهُ. الجِنُّ: خوفزدہ کرنا۔

إنْذَعَبَ. الماءُ: لگاتار بہنا۔

الذُعْبَان: جوان بھیڑیا۔

المُذْعَابِيْن: لگاتار پیاپے۔ کہا جاتا ہے "رَأيْتُهُمْ مُذْعَابِيْن كَأنَّهُمْ عُرْفُ ضِبْعَانِ" میں نے لوگوں کو یکے بعد دیگرے دیکھا گویا کہ وہ لوگ نر بجو کے ایال ہیں۔

ذَعَتَ (ف) ذَعْتًا: سخت گلا گھونٹنا۔ خاک آلود کرنا۔ سختی سے ہٹانا۔

ذَعَجَهُ (ف) ذَعْجًا: سختی سے ہٹانا۔

...... الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

الذَعَاع: فرقے۔ واحد (ذَعَاعَة)

ذَعْذَعَ. الشَيْئَ: پراگندہ کرنا۔ بکھیرنا۔ کہا جاتا ہے "ذَعْذَعَتْهُ النَوَائِبُ" اس کو مصیبتوں نے جھڑ جھڑا دیا...... السِرَّ اوِ الخَبَرَ: فاش کرنا۔ پھیلانا...... الرِيْحُ الشَجَرَ: جھڑ جھڑا دینا۔

تَذَعْذَعَ: بکھرنا۔ پھلنا۔ پراگندہ ہونا۔

الذُعْذَاع: چغل خور۔ بھید کو نہ چھپانے والا۔

ذَعَاذِعُ. النَخلِ: کھجور کے روی درخت۔ کہا جاتا ہے "تَفَرَّقُوْا ذَعَاذِعَ: وہ لوگ اِدھر اُدھر متفرق ہو گئے۔

ذَعَرَهُ (ف) ذَعْرًا: ڈرانا۔ خوفزدہ کرنا۔ گھبراہٹ میں ڈالنا۔

ذُعِرَ: ڈرنا۔ صفت (مَذْعُوْر)

ذَعِرَ (س) ذَعَرًا: دہشت زدہ ہونا۔

أذْعَرَهُ: ڈرانا۔

تَذَعَّرَ: ڈرنا۔

إنْذَعَرَ: ڈرنا۔ گھبرانا۔

الذُعْرُ: خوف۔ ڈر۔

أمْرٌ (ذَعْرٌ): خوفناک معاملہ۔

الذَاعِرِ: فا۔ ڈرنے والا۔ خبیث۔

رَجُلٌ (ذَاعِرٌ وذُعَرَةٌ وذُعْرَةٌ): عیب دار مرد۔

الزُعْرَة: دبر۔

الزُعَرَة: ایک پرندہ جو ہر وقت اپنی دُم کو ہلاتا رہتا ہے۔

سَنَةٌ (ذُعْرِيَّةٌ): سخت سال۔

الذَعُوْر: خوفزدہ۔ تہمت اور بری باتوں سے ڈرنے والی عورت۔

نَاقَة (مُذَعَّرَة): پاگل اُونٹنی۔

ذَعَطَهُ (ف) ذَعْطًا: جلدی سے ذبح کرنا۔

مَوت (ذَاعِطٌ وذَعُوْطٌ): جلد آنے والی موت۔

ذَعَفَ (ف) ذَعْفًا: زہر قاتل پلانا...... الطَعَامَ: کھانے میں زہر ملانا۔

ذَعِفَ (س) ذَعَفَانًا: مرنا۔

أذْعَفَهُ: جلدی مار ڈالنا۔

إنْذَعَفَ: دل کا کٹ جانا۔ سانس پھولنا۔

الذَعْف والذُعَاف: فوراً ہلاک کرنے والا زہر۔ مَوْتٌ ذُعَافٌ: جلدی آنے والی موت۔ کہا جاتا ہے "حَيَّةٌ ذَعْفُ اللُعَابِ" فوراً ہلاک کرنے والا سانپ۔

الذَعَفَان: مص۔ موت۔

طَعَامٌ (مَذْعُوْف): زہر ملا ہوا کھانا۔

ذَعَقَهُ (ف) ذَعْقًا: چیخنا...... بِهِ: گھبرا دینا۔

دَاءٌ (ذُعَاق): مہلک بیماری۔ مَاءٌ ذُعَاقٌ: سخت کھاری پانی۔

ذَعِنَ (س) ذَعَنًا وأذْعَنَ. لَهُ: مطیع و فرمانبردار ہونا۔ فروتنی کرنا۔ أذْعَنَ بِالحَقِّ: اقرار کرنا۔

المِذْعَان: آسانی سے تابع ہونے والا۔

ذَغَّ (ن) ذَغًّا. جَارِيَتَهُ: جماع کرنا۔

ذَفَّ (ض) ذَفًّا وذَفَفًا وذِفَافًا. عَلَى الجَرِيْحِ: فوراً مار ڈالنا...... فِي الأمْرِ: جلدی کرنا(...... ذَفًّا) الطَّاعُوْنُ فُلاَنًا: ہلاک کرنا۔

ذَفَّفَ وذَافَّ وأذَفَّ. الجَرِيْحَ وذَافَّ عَلَيْهِ وَلَهُ: فوراً مار ڈالنا۔ وذَفَّفَ جَهَازَ راحِلَتِه: سواری کے سامان کو ہلکا کرنا۔

ذَفَّ (ض) ذَفِيْفًا واسْتَذَفَّ اِسْتِذْفَافًا. الأمْرُ: ممکن ہونا۔

الذُّفُّ: تھوڑا پانی۔

الذِفَاف: مص۔ ذَفَّ عَلَى الجَرِيْحِ: کا اسم تھوڑی چیز۔ (...... والذُّفَاف): زہر قاتل۔ تھوڑا پانی۔ ج ذُفُف وأذِفَّة. الذُّفَاف: ہلکا پھلکا تیز۔

الذَفِيْف والمُذَفَّف: ہلکا پھلکا تیز۔

ذَفْذَفَ ذَفْذَفَةً. الجَرِيْحَ: مار ڈالنا۔

ذَفْذَفَ: ناز سے چلنا۔

ذَفِرَ (س) ذَفَرًا. الشَّيْءُ: بو ظاہر ہونا (عام طور سے بدبو میں مستعمل ہے) صفت (ذَفِر وأذْفَر): مؤنث ذَفِرَة وذَفْرَاء...... النَّبْتُ: زیادہ ہونا۔

اِسْتَذْفَرَ. بِالأمْرِ: پختہ ارادہ کرنا۔

الذَفَر والذَفَرَة: بو کی تیزی۔ بدبو۔

الذَفْرَاء: ایک قسم کی بدبودار سبزی۔

الذِفْرَى: کان کے پیچھے کی ہڈی۔ ج ذِفْرَيَات وذَفَارَى وذَفَار.

رَوْضَةٌ (مَذْفُوْرَة): باغ جس میں ذفراء سبزی بہت ہو۔

اَلذَفْرَةُ: ایک خوشبودار پودے کا نام۔

ذَقَنَهُ (ن) ذَقْنًا: ٹھوڑی پر مارنا(...... وذَقَّنَ) عَلَى يَدِهِ أوْعَصَاه: ٹھوڑی کو سہارا دینا۔

ذَاقَنَه مُذَاقَنَةً: تنگ کرنا۔

الذَقَن والذِقَن: ٹھوڑی۔ ج أذْقَان.

الذَقْن: بہت بوڑھا۔

الذَاقِنَة: حلق کے کنارہ پر ابھرا ہوا حصہ۔

الأذْقَن: لمبی ٹھوڑی والا۔ مؤنث ذَقْنَاء: ج ذُقْن.

ذَكَرَ (ن) ذِكْرًا وتِذْكَارًا. اللهَ: تسبیح وتمجید کرنا...... الشَّيْءَ: دل میں یاد کرنا...... لِفُلاَنٍ حَدِيْثًا: ذکر کرنا...... الأمْرَ: اچھی طرح سمجھنا...... اِسمَ اللهِ: اللہ کا نام لینا...... حَقَّ فُلاَنٍ: کسی کے حق کی حفاظت کرنا۔

ذَكَّرَ. الكَلِمَةَ: مذکر استعمال کرنا۔ ذَكَّرَهُ الشَّيْءَ وذَكَّرَه بِه: یاد دلانا...... القَوْمَ: وعظ ونصیحت کرنا۔

أذْكَرَهُ. الشَّيْءَ: یاد دلانا...... المَرْأةُ: لڑکے جننا۔ صفت (مذکر)

ذَاكَرَهُ مُذَاكَرَةً. فِي أمْرٍ: کسی معاملہ میں گفتگو کرنا۔

تَذَكَّرَ. الشَّيْءَ: یاد کرنا۔

تَذَاكَرُوْا. فِي الأمْرِ: کسی کام میں باہم مشغول ہونا۔ تَذَاكَرُوْا الشَّيْءَ: کسی چیز کو یاد کرنا۔

اِذَّكَرَ واِدَّكَرَ واِذْدَكَرَ واسْتَذْكَرَ. الشَّيْءَ: یاد کرنا۔ واسْتَذْكَرَ الشَّيْءَ: پڑھنا۔ حفظ کرنا۔ اِسْتَذْكَرَ الرَّجُلَ: یادداشت کے لئے کسی کی انگلی میں دھاگا باندھ دینا۔

الذِكْر: مص۔ شہرت۔ کہا جاتا ہے "لَهُ ذِكْرٌ فِي النَّاسِ" اس کی لوگوں میں شہرت ہے تعریف وثناء۔ شرف وبزرگی۔ نماز ودُعا۔ والذِكْرُ مِنَ الرِجَالِ: توانا ودلاور مرد۔ مِنَ القَوْلِ: بلند وسنجیدہ قول...... مِنَ المَطَرِ: بڑے قطروں والی بارش۔ ذِكْرُ المَيِّتِ: مرنے کے بعد لوگوں کی زبان پر نام باقی رہنا۔ ذِكْر الحَقِّ: چک۔ ج ذُكُوْر.

الذُكْر: یاد آوری۔ کہا جاتا ہے "واجْعَلْهُ مِنِّيْ عَلَى ذُكْرٍ" اس کو میرے لئے ایسا کر دے کہ میں نہ بھولوں۔

الذَكِر والذَكِيْر والذَكُوْر والذِكِّيْر: بہت یاد کرنے والا۔ اچھی قوت حافظہ والا۔ اچھی یادداشت والا۔ والذَكِيْر مِنَ الحَدِيْدِ: عمدہ اور سخت لوہا۔ رَجُلٌ ذَكِيْر: خوددار مرد۔ اِمْرَأة ذَكِرَةٌ: مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت۔

الذِكْرَة: یاد۔

الذَكَر: نر...... مِنَ الحَدِيْدِ: عمدہ لوہا...... مِنَ النُحَاسِ: سخت تانبا جو اچھی طرح کوٹا نہ جا سکے۔ سَيْفٌ ذَكَرٌ: تلوار جس کی دھار عمدہ لوہے کی ہو اور پشت معمولی لوہے کی۔ مَطَر ذَكَرٌ: سخت بارش۔ الذَكَرُ مِنَ النَخْلِ: پھل نہ دینے والا کھجور کا درخت۔ ج ذُكُوْر. وذُكُوْرَةٌ وذُكْرَان وذِكَارٌ وذِكَارَة وذِكَرَة. ذُكُوْرُ البَقْلِ: وہ ترکاریاں جو لمبی اور سخت ہو گئی ہوں۔

الذَكَر: عضو تناسل۔ ج ذُكُوْرٌ ومَذَاكِيْر.

الذِكْرَى: یاددہانی۔ دل یا زبان سے یاد کرنا۔

الذُكْرَة: شہرت۔ کلہاڑی کے سر پر فولاد کا ٹکڑا۔ وذُكْرَةُ السَّيْفِ: تلوار کی تیزی۔

الذَاكِرَة. ذاکر کا مؤنث۔ قوتِ حافظہ۔

التَذْكِرَة: ضرورت کو یاد دلانے والی چیز۔ وعِنْدَ المُوَلَّدِيْنَ: سرٹیفکیٹ۔ پاسپورٹ۔ ٹکٹ۔ ج تَذَاكِر.

رَجُلٌ (ذَكَّار): اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والا۔

الذُكُوْرَة: مردمی۔

المُذْكِر: لڑکے جننے والی عورت۔ يَوْمٌ مُذْكِرٌ: سخت دہشت کا دن۔ طَرِيْقٌ مُذْكِرٌ: خوفناک راستہ۔ دَاهِيَةٌ مُذْكِرٌ: سخت مصیبت۔

المُذَكَّر: نر...... مِنَ السُيُوْفِ: آبدار تلوار۔ طَرِيْقٌ مُذَكَّرٌ: خوفناک راستہ۔ يَوْمٌ مُذَكَّرٌ: سخت دہشت کا دن۔

المُذْكِرَة والمُتَذَكِّرَة: مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت۔

المِذْكَار: عورت جس کی عادت لڑکے جننے کی ہو۔ أرْضٌ مِذْكَارٌ: سخت ترکاری اُگانے والی زمین۔

ذَكَتْ تَذْكُوْ ذُكُوًّا وذَكًا وذَكَاءً واسْتَذْكَتْ. النَّارُ: سخت شعلہ بھڑکنا۔ الشَّمْسُ: آفتاب کا سخت گرم ہونا......

الحَرْبُ: لڑائی کا تیز ہونا۔

ذَكِيَ يَذْكَى وذَكِيَ يَذْكَى وذَكُوَ يَذْكُوُ
ذَكَاءً: تیز خاطر ہونا۔ صفت (ذَكِيٌّ): مؤنث
ذَكِيَّة. ج اَذْكِيَاء.

ذَكَا يَذْكُو ذُكًا وذَكَاةً. الذَّبِيحة: ذبح
کرنا...... ذَكَاءً) المِسْكُ: مشک کی خوشبو
بھڑکنا۔ صفت (ذَكِيٌّ)

ذَكَّى. النارَ: آگ بھڑکانا...... الحَرْبَ:
لڑائی کی آگ بھڑکانا...... الذَّبِيحَة: ذبح
کرنا۔ الرَّجُلُ: بڑی عمر کا اور موٹا ہونا۔

اَذْكَى ۔ النارَ: آگ بھڑکانا۔ روشن کرنا۔
الحَرْبَ: لڑائی کی آگ بھڑکانا اور کہا جاتا
ہے "اَذْكَى عَلَيْهِ العُيُونَ" اس نے اس پر
جاسوس بھیجے۔

اِسْتَذْكَى اِسْتِذْكَاءً. النَّارَ: آگ بھڑکانا۔
روشن کرنا۔ اِسْتَذْكَتِ النَّارُ: آگ کا تیز
بھڑکنا۔ الذَّكَاء: مص۔ تیزی خاطر۔ زود
فہمی۔

ذُكَاء: آفتاب کا اسم علم ہے (غیر منصرف)
کہا جاتا ہے "طَلَعَتْ ذُكَاء" آفتاب طلوع
ہوگیا۔ اِبْنُ ذُكَاء: صبح۔

الذُّكْوَة والذُّكْيَة: ایندھن۔ آگ سلگانے
کی چیز۔

الذَّكَاء: مص۔ انگارا (...... والذَّكَاة:
ذبح۔

المُذْكِي والمُذَكِّي. مِنَ السَّحَاب: بہت
بارش والا بادل۔ المُذَكِّي مِنَ الخَيْل:
گھوڑا جس کی عمر پوری اور قوت کامل ہو چکی
ہو۔ ج المَذَاكِي والمُذَكِّيَات.

ذَلَّ (ض) ذُلًّا وذِلَّةً وذَلَالَةً ومَذَلَّةً: ذلیل
ہونا۔ خوار ہونا۔ صفت (ذَلِيْل وذُلَّان) ج
اَذِلَّاء واَذِلَّة وذِلَال. (...... ذُلًّا
وذِلًّا) البَعِيْرُ: آسانی سے تابع ہونا۔ صفت
(ذَلُول) ج اَذِلَّة وذُلُل: کہا جاتا ہے "ذَلَّتْ
لَهُ القَوافِي" اسے قوافی کی آمد ہوئی۔

ذَلَّلَهُ واَذَلَّهُ واسْتَذَلَّهُ: ذلیل کرنا۔ اَذَلَّهُ
واسْتَذَلَّهُ: ذلیل پانا۔ واَذَلَّ الرجُلُ: مستحق
ذلت ہونا۔ ذلیل ساتھیوں والا ہونا۔

ذُلِّلَ. الكَرْمُ: گچھے لٹکایا جانا یا برابر کیا
جانا...... النخلُ: درخت خرما کے خوشوں کو
لکڑی پر رکھنا۔

تَذَلَّلَ. لَهُ: خاکساری و فروتنی کرنا۔

الذِلُّ: مص۔ مہربانی و نرمی۔ ذِلُّ الطَرِيق:
راستہ کا روندا ہوا حصہ ج اَذْلَال کہا جاتا
ہے "دَعْهُ عَلَى اَذْلَالِهِ" اس کو اپنی حالت پر
چھوڑ دو۔ و "جاءَ عَلَى اَذْلَالِهِ" وہ اپنے طور
طریقہ پر آیا۔ و "اُمُورُ اللهِ جارِيَةٌ اَذْلَالَها
اَوعَلَى اَذْلَالِها" اللہ کے امور حسب مواقع
جاری ہیں۔ واَذْلَالُ النَّاسِ: سب سے
آخری لوگ۔

الذُّلُّ: مص۔ تابعداری۔ سہولت۔ نرمی۔
تواضع۔ کہا جاتا ہے "ذُلٌّ ذَلِيْلٌ" ذلیل
کرنے والا یا بڑی ذلت۔

الذُّلُوْلِيُّ: نرم اور اچھے اخلاق والا۔

طَرِيْقٌ مُذَلَّلٌ: چلتا ہوا راستہ۔

شَجَرَة (مُذَلَّلَة): درخت جس کو ہر شخص پا
لے۔

ذَلَجَ (ن) ذَلْجًا. المَاءَ: گھونٹ گھونٹ پینا۔

الذُّلَّاح: پانی ملا ہوا دودھ۔

ذَلَغَ (ف) ذَلْغًا: پھٹے ہوئے ہونٹ والا
ہونا۔ صفت (اَذْلَغ...... الطَعَامَ): کھانا......
الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

ذَلِغَت (س) ذَلَغًا. شَفَتُه: ہونٹ کا الٹنا۔
صفت (اَذْلَغ)

تَذَلْذَلَ. الشَيْئُ: ڈھیلا ہونا۔ مضطرب ہونا۔

الذُلْذُل والذِلْذِل: کپڑے کا دامن۔ ج
ذَلَاذِل: کہا جاتا ہے "شَمِّرْ ذَلَاذِلَكَ لِهٰذَا
الاَمْرِ" اس کام کے لئے اپنے دامن کو سمیٹ
لو۔ یعنی مستعد ہو جاؤ۔ ذَلَاذِلُ النَّاسِ
وذُلَيْذِلَاتُهُمْ" سب سے آخری لوگ۔

ذَلِفَ (س) ذَلَفًا. الاَنفُ: ناک چھوٹی اور
ہموار ہونا۔

الاَذْلَف: چھوٹی اور ہموار ناک والا۔ مؤنث
ذَلْفَاء ج ذُلْف.

ذَلَقَ (ن) ذَلْقًا واَذْلَقَ. الطَائِرُ: بیٹ کرنا۔
ذَلِقَ اللِسَانُ: تیز و فصیح ہونا۔ (...... واَذْلَقَ
وذَلَّقَ) السِّكِّيْنَ: چھری تیز کرنا۔ ذَلْقَه
واَذْلَقَه وذَلَّقَه: کمزور و لاغر کرنا۔ ذَلَّقَ
الضَبَّ: بجو کو باہر نکالنے کے لئے سوراخ میں
پانی ڈالنا۔

ذَلِقَ (س) ذَلَقًا. السَيْفُ او اللِسَانُ: تلوار
یا زبان کا تیز ہونا...... السِرَاجُ: چراغ روشن
ہونا...... الرجُلُ: رنجیدہ ہونا۔
...... مِنَ العَطَشِ: پیاس سے قریب الموت
ہونا۔

ذَلُقَ (ک) ذَلَاقَةً. اللِسَانُ: فصیح ہونا۔

اِنْذَلَقَ: تیز زبان ہونا۔

الذَّلْق: مص۔ ذَلْقُ الشَيْئِ ذَلْقَتُه: کسی چیز کی
تیزی۔ ذَلْقُ اللِسَان: زبان کا کنارہ۔ ذَلْقُ
السَهْم: تیر کا باریک حصہ۔

الذَلْق والذَلَق والذُلُق والذُّلْق والذَلِق
والذَلِيْق. مِنَ الاَلْسِنَة او الاَسِنَّة: تیز
زبان یا بھالا۔ کہا جاتا ہے "لِسَانٌ ذَلِقٌ طَلِقٌ
وذُلُقٌ طُلُقٌ وذُلَقٌ طُلَقٌ" تیز زبان فصیح و
بلیغ۔

الاَذْلَق. مِنَ الاَلْسِنَة او الاَسِنَّة: تیز زبان یا
بھالا۔ ج ذُلْق.

الذَوْلَق. مِنْ كُلِّ شَيْئٍ: ہر چیز کی تیزی۔

ذَوْلَقُ اللِسَان: زبان کا کنارہ اور اسی سے
ہے "الاَحْرُفُ الذَّوْلَقِيَّةُ" یعنی وہ حروف
جن کا مخرج کنارہ زبان ہے۔

یہ حروف چھ ہیں تین ان میں
سے شفوی (دو ہونٹ کے ملنے کی وجہ سے ادا
ہونے والے حرف) وہ تین حرف: با۔ فا۔
میم ان کا دوسرا نام ذُلقیہ ہے۔ ان میں سے
تین حرف زبان کی جڑ سے ادا ہوتے ہیں۔
وہ تین حرف لام' را' نون۔ ان کا نام
ذویقة ہے۔ ان میں سے تین حرف زبان کی
جڑ سے ادا ہوتے ہیں۔ وہ تین حرف لام' را'
نون ان کا نام ذویقة ہے۔

المُذَلَّق: تیز کنارہ والا۔ پانی ملا ہوا دودھ۔

ذَلِی یَذْلِی ذَلْیًا. الرُّطَبَ: تر کھجور چننا۔
اِنْذَلٰی. الرُّطَبُ: تر کھجور چنا جانا۔
تَذَلّٰی: تواضع۔فروتنی کرنا۔
اِذْلَوْلٰی: ذلیل ہونا۔مطیع ہونا۔چھپ کر چپکے سے جلدی نکل جانا۔
ذَمَّهٗ (ن) ذَمًّا و مَذَمَّةً: بُرائی بیان کرنا...... الانْفُ: رینٹ بہنا۔
ذَمَّمَهٗ: بُرائی بیان کرنے میں مبالغہ کرنا۔
ذَامَّ. عَیْشَهٗ: قناعت کرتے ہوئے گزارہ کرنا۔
اَذَمَّهٗ: قابل مذمت پانا۔پناہ دینا اور اپنی حفاظت میں لے لینا...... الرَّجُلُ: قابل مذمت فعل کرنا...... عَلَیْهِ وَلَهٗ: کسی کے لئے پناہ لینا...... المَکَانُ: خشک و بے برکت ہونا۔اَذَمَّ بِهِمْ: حقارت کرنا اور بقول بعض مذموم حالت میں چھوڑنا۔
تَذَامَّ. القَوْمُ: ایک دوسرے کی برائی بیان کرنا۔
تَذَمَّمَ. منه: ننگ وعار سمجھنا اور شرم کرنا۔کہا جاتا ہے "اِنِّیْ اَتَذَمَّمُ مِنَ الْقَوْمِ" میں قوم سے دوسروں کی طرف منتقل ہو جاؤں گا۔
اِسْتَذَمَّ: قابل مذمت فعل کرنا۔
بِهٖ: پناہ طلب کرنا...... اِلٰی فُلَانٍ: کسی کے ساتھ ایسا فعل کرنا جس پر وہ اس کی مذمت کرے۔
الذَّم: مص۔برائی۔مذمت۔ج ذُمُوْم کہا جاتا ہے "اِفْعَلْ کَذَا وَخَلَاکَ ذَمٌّ" ایسا کرو تمہیں اس پر ملامت نہ ہوگی۔الذَّم بمعنی مذموم: مصدر بمعنی مفعول۔
بِئْرٌ (ذَمَّة): کم پانی والا کنواں۔زیادہ پانی والا کنواں۔
الذِّمُّ: کفالت۔بہت زیادہ لاغر۔ہلاک ہونے والا۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ذِمٌّ" ہلاک ہونے والا مرد۔
الذِّمَام: حق۔عزت۔حرمت۔ج اَذِمَّة.
الذَّمَامَة و الذِّمَامَة: کفالت۔
الذُّمَامَة: بقیہ۔

الذِّمَّة: امان۔عہد۔ذمہ داری۔کہا جاتا ہے "فِیْ ذِمَّتِیْ کَذَا" یعنی میری ذمہ داری میں۔ج ذِمَم. اَهْلُ الذِّمَّةِ: دارالسلام میں جزیہ دے کر رہنے والے کفار۔ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنے والی قوم۔کہا جاتا ہے "اَنْتَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ" تو اللہ کی پناہ میں ہے۔
الذِّمِّیُّ: جزیہ دے کر دارالسلام میں رہنے والا۔
الذَّمِیْم: بُرا۔منہ پر کی پھنسی۔شبنم۔رینٹ۔بدمزہ پانی۔بِئْرٌ ذَمِیْم: کم یا زیادہ پانی والا کنواں (ضد) ج ذِمَام.
المُذِمّ: فا۔بے حرکت۔اَمْرٌ مُذِمٌّ: عیب دار۔
المَذَمَّة: مص۔برائی۔حق وحرمت اور اسی سے ہے "هُوَ یَحْفَظُ مَذَمَّتَهٗ" وہ اپنے حق کی حفاظت کرتا ہے اور کہا جاتا ہے "قَضٰی مَذَمَّتَهٗ اَوْمَذِمَّتَهٗ" اس نے مذمت و برائی کے خوف سے اس کے ساتھ احسان کیا۔"وَاَذْهِبْ مَذَمَّتَهٗ بِشَیْءٍ" اس کو کچھ دو کہ اس کا حق ہے۔
المُذَمَّم: مذموم۔
ذَمَا (ف) ذَمْأً. الاَمْرُ عَلَیْهِ: دشوار ہونا۔
ذَمْذَمَ. الرجلُ: تھوڑا عطیہ دینا۔
ذَمَرَهٗ (ن) ذَمْرًا: دھمکی دینا۔ذَمَرَهٗ عَلَی الْاَمْرِ: ملامت کے ساتھ کسی کام پر برانگیختہ کرنا...... الاسدُ: گونجنا۔دھاڑنا۔
ذَمَّرَ. الشَّیْءَ: اندازہ کرنا...... الرَّجُلَ: کسی کے مونڈھے کو چھونا۔
تَذَمَّرَ: فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔غضبناک ہونا۔کہا جاتا ہے "کَانَ یَتَذَمَّرُ عَلٰی رَبِّهٖ" وہ اپنے رب پر بگڑتا تھا...... عَلٰی فُلَانٍ: بگڑنا اور دھمکی دینا۔
(...... وتَذَامَرَ) القَوْمُ: ایک دوسرے کو جنگ پر برانگیختہ کرنا۔ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔
الذِّمْر و الذَّمِر و الذِّمِرُّ و الذِّمِّیْر: بہادر۔ج اَذْمَار.

السذِّمَار: ہر وہ چیز جس کی حمایت و حفاظت ضروری ہو۔حرم۔اپنے لوگ۔کہا جاتا ہے "هُوَ اَمْنَعُ ذِمَارًا مِنْکَ" وہ تم سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے "وَهُوَ حَامِی الذِّمَار" وہ قابل نگہداشت چیز کی حمایت و حفاظت کرنے والا ہے۔
ذَمَارِ: جنگ پر برانگیختہ کرنے کے لئے اسم فعل ہے۔
الذَّمَارَة: شجاعت۔بہادری۔
الذَّیْمُرِیُّ: تیز طبیعت۔
المُذَمَّر: مقع۔کندھا۔گردن اور اس کا اردگرد۔کہا جاتا ہے "بَلَغَ الْاَمْرُ الْمُذَمَّرَ" معاملہ شدت کو پہنچ گیا۔
ذَمَلَ. البَعِیْرُ: اُونٹ کو آہستہ چلانا۔
نَاقَةٌ (ذَمُوْلٌ): آہستہ چلنے والی اُونٹنی۔ج ذُمُل.
الاَذْمَل: برص والا۔
ذَمِهَ (س) ذَمْهًا. الحَرُّ: گرمی سخت ہونا...... الرَّجُلُ بِالحَرِّ: سخت گرمی لگنا۔
ذَمِیَ (س) ذَمًا و ذَمَاءً: ہلنا۔
ذَمٰی (ض) ذَمَاءً: لمبی بیماری والا ہونا۔قریب الموت ہونا۔بدبو نکلنا (...... ذَمَیَانًا): جلدی کرنا (ذَمَتْهُ الرِّیْحُ تَذْمِیْهِ ذَمْیًا): تکلیف دینا۔
اَذْمٰی اِذْمَاءً. فُلَانًا: مار کر مرنے کے قریب کر دینا۔
اِسْتَذْمٰی. مَاعِنْدَهٗ: جو کچھ کسی کے پاس ہو ڈھونڈ کر سب کچھ لے لینا۔
الذَّمٰی: بدبو۔
الذَّمَاء: بقیہ روح۔کہا جاتا ہے "اَطْوَلُ ذَمَاءً مِنَ الضَّبِّ" وہ بجو سے زیادہ سخت جان ہے۔اس وجہ سے کہ بجو کی روح بڑی دیر میں نکلتی ہے۔
ذَنَّ (ض) ذَنِیْنًا و ذَنًّا. المخاطُ: رینٹ بہنا۔کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ لَیَذِنُّ" یعنی وہ بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے ضعیف ہے۔

"وَمَازَالَ يَدِنُّ فِي تِلْكَ الحَاجَةِ حَتّى
ابْحَحَهَا": وہ ہمیشہ اس حاجت میں لگا رہا
یہاں تک کہ اس کو کامیاب کرلیا۔
ذَنَّ (س) ذَنَنًا وذَنِينًا: رینٹ بہنے والا ہونا۔
ذَنَّ (ض) ذَنِيْنًا. البَرُودُ: سخت سردی ہونا۔
الذَنَن: گندگی۔
الاَذَنُّ: وہ شخص جس کے دونوں نتھنوں سے
رینٹ بہہ رہی ہو۔ مؤنث ذَنَّا۔ ج ذُنٌّ اور
اَنْفُکَ مِنْکَ وإنْ كَانَ اَذَنَّ مثال ہے۔
اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو اپنے
ضعفاء قوم سے بیزار ہو۔
الذُنَان والذَّنِين: بہنے والی رینٹ۔
الذُّنَانَة: حاجت۔ کمزور چیز کا بقیہ۔
ذَنَبَه (ض ن) ذَنْبًا: پیچھے لگے رہنا۔
ذَنَّبَ. العِمَامَةَ: شملہ لٹکانا...... الكِتَابَ: تتمہ
لگانا........ الضَّبَّ: بجو کی دم پکڑ
لینا...... الجَرَادُ: ٹڈی کا انڈے دینے کے
لئے زمین میں دم چبھونا...... الضَّبُّ: بجو کا
سوراخ سے صرف دُم باہر نکالنا۔
اَذْنَبَ. الرَّجُلُ: گنہگار ہونا۔
تَذَنَّبَ. عَلَيْهِ: زیادتی کرنا...... الرَّجُلُ: شملہ
لٹکانا...... الطَّرِيقَ: راستہ اختیار کرنا۔
تَذَانَبَ. السَّحَابُ: بادلوں کا ایک دوسرے
کے پیچھے ہونا۔
اِسْتَذْنَبَه: پیچھے جانا۔ گنہگار پانا یا سمجھنا......
الاَمْرُ: کامل ہونا۔
الذَّنْب: گناہ۔ ج ذُنُوب: وجج ذُنُوبَات.
الذَّنَب. مِنَ الحَيْوَان: دم۔ ج اَذْنَاب.
اَذْنَابُ النَّاسِ: معمولی لوگ۔ ذَنَبُ
العَقْرَبِ: بچھو کا ڈنک۔ ذَنَبُ السَّوْطِ:
کوڑے کا کنارہ۔ ذَنَبُ الثَّعْلَبِ وذَنَبُ
الفَرَسِ وذَنَبُ الخَيْلِ: مختلف نباتات کے
نام اور کہا جاتا ہے "ضَرَبَ بِذَنَبِهِ" اس نے
اقامت کرلی۔ ورَكِبَ ذَنَبَ البَعِيرِ: وہ
ناقص حصہ پر راضی ہوگیا۔ ورَكِبَ ذَنَبَ
الرِّيحِ: وہ آگے بڑھ گیا اور کوئی اس کو نہ پا
سکا۔ و"بَيْنِي وبَيْنَهُ ذَنَبُ الضَّبِّ" میرے
اور اس کے درمیان دشمنی ہے۔
الذِنَاب: اُونٹ کی دم باندھنے کی رسی۔
ذِنَابُ الشَّيْءِ: چیز کا پچھلا حصہ۔ ج ذَنَائِب.
الذِّنَابَة: قرابت۔ (...... والذُّنَابَة
والذَّنَبَة) مِنَ الوَادِي: وادی کے بہنے کی
انتہائی جگہ۔ الذَّنَبَة: دم۔ ذِنَابَاتُ النَّاسِ
وذُنَابَاتُهم: لوگوں میں معمولی اور گھٹیا درجہ
کے لوگ۔
الذُّنَابَى: پرندہ کی دم۔
الذَّنُوب. مِنَ الخَيْلِ: لمبی اور زیادہ بالوں
کی دم والا گھوڑا۔ ج ذَنَائِبُ وذِنَاب
واَذْنِبَة. الذَّنُوبُ: قبر۔ دنبہ کی چکی کا
گوشت۔
ضَبٌّ (اَذْنَبُ): لمبی دم والی گوہ۔
الذِّنْبِيّ والذُّنْبِيّ: دم۔
المِذْنَب: لمبی دم۔ پتلا نالہ۔ کہا جاتا ہے
"سَالَتِ المَذَانِبُ" نالے بہ پڑے
(...... والمِذْنَبَة): چمچہ۔
المُذَنَّب: دم دار اور اسی سے ہے "نَجْمٌ
مُذَنَّب" دم دار تارہ۔
المُذَانِب. مِنَ الابل والخَيْل: سب سے
آخر میں چلنے والا اونٹ یا گھوڑا۔
نَجْمٌ مُذَنَّبٌ: دم دار ستارہ۔ اس ستارے کا
دُم کئی سالوں کے بعد ظہور ہوتا ہے۔ 1910ء
میں ظاہر ہوا تھا پھر ۱۹۸۸ء میں ظاہر ہوا۔
ذِه وذِهِ: اسم اشارہ مؤنث ہے قریب کے
لئے اور اس پر "ها" تنبیہ داخل کرتے ہیں
اور کہتے ہیں هٰذِهْ وهٰذِهِ.
ذَهَبَ (ف) ذَهَابًا وذُهُوبًا ومَذْهَبًا:
جانا۔ گزرنا۔ مرنا۔ الاَمْرُ: ختم ہونا...... عَلَى
الشَّيْءِ: بھول جانا...... بِهِ: لے جانا۔ ساتھ
جانا۔ جگہ سے ہٹانا اور اسی سے ہے "ذَهَبَتْ
بِهِ الخُيَلاءُ" اس کو تکبر لے گیا یعنی اس کو اس
کے مرتبہ سے گرادیا۔
فِي المَسْئَلَةِ إِلَى كَذَا: فلاں رائے اختیار
کرنا۔
ذَهِبَ (س) ذَهَبًا: سونے کی کان میں بہت
سا سونا پاکر حیران ہونا۔
اَذْهَبَ وذَهَّبَ: سونے کی قلعی کرنا۔ صفت
مفعول (ذَهِيبٌ ومُذْهَبٌ ومُذَهَّبٌ) اَذْهَبَه
واَذْهَبَ بِهِ: لے جانا۔ جگہ سے ہٹانا۔
الذَّهَب: مص۔ سونا (کبھی مؤنث بھی بولتے
ہیں) ج اَذْهَابٌ وذُهُوبٌ وذهبان: ایک
ٹکڑے کو (ذَهَبَة) کہتے ہیں۔ الذَّهَب:
انڈے کی زردی۔ ج ذِهَاب واَذْهَاب: و
جج اَذَاهِيب.
الذِّهْبَة: ہلکی یا بہت بارش۔ ج ذِهَاب
واَذْهَاب: وجج اَذَاهِيب.
الذَّهُوب: جانے والا۔
المَذْهَبُ: مص۔ روش۔ طریقہ۔ اعتقاد۔
اصل۔ ج مَذَاهِب "تَمَذْهَبَ
بالمَذْهَبِ" اسی سے فعل بنا ہے یعنی اس نے
مذہب اختیار کیا۔ مشہور مذاہب چار ہیں۔
حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی۔
المُذْهَبَات: زمانۂ جاہلیت کے طبقہ ثانیہ کے
آٹھ تعلقات کے علاوہ سات قصائد۔
ذَهِرَ (س) ذَهَرًا. فوه: کالے دانتوں والا
ہونا۔ صفت (اَذْهَر) مؤنث ذَهْرَاء ج ذُهْر.
ذَهَلَ (ف) ذَهْلاً وذُهُولاً. الشَّيْءَ وعَنْهُ:
بھول جانا۔ غافل ہوجانا۔
ذَهِلَ (س) ذُهُولاً: ہکا بکا ہونا۔ ہوش میں نہ
رہنا۔
اَذْهَلَ: غافل کردینا۔
الذُّهْل والذِّهْل. مِنَ اللَّيْلِ: رات کا ایک
حصہ۔
المَذْهَل: ہکا بکا ہونے کی جگہ۔
الذُّهْلُول. مِنَ الخَيْلِ او الرِّجَال: عمدہ
گھوڑا۔ اچھا آدمی۔ ج ذَهَالِيل.
ذَهَنَ (ف) ذَهْنًا. الاَمْرَ: سمجھنا۔ تیزی
خاطر میں غالب آنا (...... واَذْهَنَ
واسْتَذْهَنَ) الرَّجُلَ عَنِ الاَمْرِ: فراموش کر
دینا۔
ذَهِنَ (س) ذَهَنًا. الشَّيْءَ: سمجھنا۔
ذَهُنَ (ک) ذَهَانَةً: اچھے حافظہ والا ہونا۔

ذُهِنَ: ذہن کا زائل ہونا۔

ذَاهَنَهٗ: زیرکی وتیزی خاطر میں مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ يُدَاهِنُ النَّاسَ وَيُفَاطِنُهُمْ" وہ لوگوں سے ذہانت اور فطانت میں مقابلہ کرتا ہے۔ اَقْرَبُ الْمَوَارِدِ میں شرح اشارات کے حوالہ سے ہے کہ علوم حاصل کرنے کے لئے نفس کی استعداد کا نام ذہن ہے اور اس استعداد کی جودت کا نام فطانت ہے۔

الذِّهْنُ: سمجھ۔ عقلی قوت۔ حافظہ۔ زیرکی۔ تیزی خاطر۔ چربی۔ قوت اور اسی سے ہے "مَا بِرِجْلِي ذِهْنٌ" میرے پیر میں چلنے کی قوت نہیں۔ ج اَذْهَان.

الذِّهْن: سمجھ۔ زیرکی۔ ج اَذْهَان کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ اهل الاذهان" وہ سمجھدار لوگوں میں سے ہے۔

رجل (ذَهِن وذِهْنٌ): ذکی اور سمجھدار مرد۔

ذَهَا (ن) ذَهْوًا: تکبر کرنا۔

ذُوْ: صاحب مالک۔ تثنیہ ذَوَانِ ج ذَوُوْنَ: (اس کا اعراب اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب ہے) کہا جاتا ہے "وَجَدْتُهٗ ذَا صَبَاحٍ" میں نے اس کو صبح کے وقت پایا و "جَاءَ مِنْ ذِي نَفْسِهٖ" وہ فرمانبرداری کی حالت میں آیا اور فقہاء کے قول "ذُو الْيَدِ اَحَقُّ" کا مطلب یہ ہے کہ قبضہ کرنے والا زیادہ حق دار ہے۔ "وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ ذِي قَبْلُ" یعنی یہ گزشتہ زمانہ میں تھا۔ ذَوُو الْاَرْحَامِ: رشتہ دار۔ اقربا۔ الذُّوُوْن والاَذْوَاء: یمن کے بادشاہ جن کے نام لفظ ذو سے شروع ہوتے ہیں۔ جیسے ذُوْيَزَن. ذُوْنُوَاس. ذُوْرِيَاش: وغیرہ۔

ذَاتُ۔ ذُوْ: کا مؤنث۔ تثنیہ ذَوَاتَانِ. ج ذَوَات: "اس کا اور اس کے تثنیہ اور جمع کا اعراب انہی جیسے مشابہ کلمات کا اعراب جیسا ہوتا ہے) کہا جاتا ہے "لَقِيْتُهٗ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَوْ ذَاتَ مَرَّةٍ" میں نے اس سے کسی دن یا کسی رات یا کسی دفعہ ملاقات کی۔ "وَكَانَ ذٰلِكَ ذَاتَ الْعُوَيْمِ" یہ گزشتہ سال تھا۔ و "جَلَسَ ذَاتَ الْيَمِيْنِ" وہ داہنی جانب بیٹھا۔ "وَلَقِيْتُهٗ اَوَّلَ ذَاتِ يَدَيْنِ" میں سب سے پہلے اس سے ملا۔ ذَاتُ الصَّدْرِ: فکر یا بھید۔ ذَاتُ الْيَمِيْنِ: داہنی جانب۔

ذَاتُ الْبَيْنِ: حال۔ کہا جاتا ہے "اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ" تم لوگ اپنی اس حالت کو درست کرو جس پر اتفاق کر سکتے ہو۔ ذَاتُ شَفَةٍ: کلمہ۔ کہا جاتا ہے "كَلَّمْتُهٗ فَمَا رَدَّ عَلَيَّ ذَاتَ شَفَةٍ" میں نے اس سے گفتگو کی اس نے جواب میں ایک کلمہ بھی نہیں کہا۔

ذَاتُ الْيَدِ: ملکیت۔ کہا جاتا ہے "قَلَّتْ ذَاتُ يَدِهٖ" اس کی ملکیت کم ہوگئی اور کہا جاتا ہے "اَلْقَتِ الدَّجَاجَةُ ذَاتَ بَطْنِهَا" یعنی مرغی نے انڈا دیا یا بیٹ کی۔ ذَاتُ الْجَنْبِ عِنْدَ الْاَطِبَّاءِ: نمونیا۔ ذَاتُ الرِّئَةِ وذَاتُ الصَّدْرِ وذَاتُ الْكَبِد: بیماریوں کے نام۔

الذَّات: وہ چیز جو جاننے یا خبر دینے کے قابل ہو۔ ذَاتُ الشَّيْءِ: نفس شیء. عین شیء. جوہر شیء. اِسْمُ الشَّيْءِ. عِنْدَ النُّحَاةِ: نحویوں کے نزدیک اسم ذات وہ ہے جو کسی ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ جیسے مرد۔ شیر وغیرہ اور اس کے مقابلہ میں اسم معنی ہے جیسے علم، شجاعت، سخاوت وغیرہ۔ الذَّوَات عِنْدَ الْمُوَلَّدِيْنَ" قوم کے بڑے لوگ۔

الذَّاتي: ذات کی جانب منسوب۔

ذَابَ (ن) ذَوَبَانًا وذَوْبًا. الثَّلْجُ او السَّمْنُ: برف یا گھی پگھلنا...... دَمْعُهٗ: آنسو بہنا...... الشَّمْسُ: آفتاب کا گرم وتیز ہونا...... الرَّجُلُ: عقل مندی کے بعد بے وقوف ہونا۔ شہد کھانے پر مداومت کرنا۔ کہا جاتا ہے "ذَابَ لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ" میرا حق اس پر ثابت ہوا و "مَاذَابَ فِيْ يَدِيْ مِنْهُ خَيْرٌ" مجھ کو اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ و "ذَابَ جِسْمُ الرَّجُلِ" لاغر ہوگیا۔

ذَوَّبَ. السَّمْنَ: گھی پگھلانا...... الغُلَامَ: لڑکے کے گیسو بنانا۔

اَذَابَ اِذَابَةً. السَّمْنَ: گھی پگھلانا...... حَاجَتَهٗ: حاجت پوری کرنا...... الْقَوْمُ اَمْرَهُمْ: درست کرنا...... عَلَى الْعَدُوِّ: دشمن پر لوٹ ڈالنا۔

اِسْتَذَابَهٗ: پگھلانے کو کہنا۔ شہد مانگنا...... الشَّيْءَ: باقی رکھنا...... حَاجَتَهٗ: پوری کرنا۔

الذَّاب: عیب۔

الذَّوْب: مَس۔ خالص شہد۔ ذَوْبُ الذَّهَب: سونے کا پانی یا پگھلا ہوا سونا اور کہا جاتا ہے "هٰذَا الْكَلَامُ ذَوْبُ الرُّوْحِ" یہ کلام روح کو پگھلانے والا ہے۔

الذَّوْبَة. ذَابَ: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "ظَهَرَتْ مِنْهُ ذَوْبَةٌ" اس سے حماقت ظاہر ہوئی۔ مال کا بقیہ جس کو انسان باقی رکھے۔

نَاقَة (ذَوُوْب): موٹی اونٹنی۔

الْاُذْوَاب والاِذْوَابَة: مکھن جو ہانڈی میں گھی حاصل کرنے کے لئے پگھلایا جائے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَحْلٰى مِنَ الذَّوْبِ بِالْاِذْوَابَةِ" وہ خالص شہد جو خالص مکھن کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اس سے زیادہ میٹھا ہے۔

الْمِذْوَب: سونا وغیرہ پگھلانے کی کٹھالی۔

الْمِذْوَبَة: چمچہ۔

ذَاجَ (ن) ذَوْجًا: جلدی کرنا...... الْمَاءَ: پانی پینا۔

ذَاحَ (ن) ذَوْحًا سخت چال چلنا۔

(...... وذَوَّحَ) الْاِبِلَ: اونٹوں کو متفرق و پراگندہ کرنا

ذَادَه (ن) ذَوْدًا وذِيَادًا: دفع کرنا۔ ہٹانا۔ دھتکارنا۔ کہا جاتا ہے "ذَادَ الْاِبِلَ عَنِ الْمَاءِ" اس نے اونٹوں کو پانی سے ہٹا دیا (...... وذَوَّدَ) عَنْ حَسَبِهٖ: بچانا۔ حمایت کرنا۔ صفت (ذَائِد) ج ذُوَّدٌ و ذُوَّادٌ و ذَادَة.

اَذَادَ اِذَادَةً واَذْوَدَهٗ اِذْوَادًا: ہٹانے میں مدد دینا۔

الذَّوَّاد: بہت دفع کرنے والا۔

الْمَذَاد: چراگاہ۔

الْمِذْوَد: مویشیوں کا تھان جس سے کسی چیز کو ہٹایا جائے۔ بیل کا سینگ۔ زبان۔

رِجَال (مَذَاوِدُ ومَذَاوِيْدُ): قابل نگہداشت چیزوں کی حمایت کرنے والے لوگ۔

اَلـذَّوْدُ: اونٹ جن کی تعداد تین سے لے کر تیس (٣٠) تک۔ مؤنث کے لئے اس کا واحد کوئی نہیں یا یہ خود واحد ہے اس کی جمع اَزواد ہے۔
ذَاطَهُ (ن) ذَوْطًا: سخت گلا گھونٹنا۔
الاِنَاءَ: بھرنا۔
ذَوِطَ (س) ذَوَطًـــا: چھوٹی چھوٹی تھوڑی والا ہونا۔ صفت (اَذْوَط)
الذَّوْطَة: زرد پیٹھ والی مکڑی۔ ج اَذْوَاط۔
الذَّوط: ادنیٰ درجہ کے لوگ۔
ذَاعَ (ن) ذَوْعًا۔ مَالَهُ: سب کچھ پراگندہ کردینا۔
اَذَاعَ اِذَاعَةً۔ القَوْمُ بِمَا فِي الحَوْض: قوم کا سارا پانی پینا...... الرَّجُلُ بِمَالِهِ: لے جانا۔
ذَافَ (ن) ذَوْفًا: کشادہ قدم رکھتے ہوئے چلنا۔
ذَاقَ (ن) ذَوْقًا وذَوَاقًا ومَـذَاقًا الشئَ: چکھنا...... الـعَـذَابَ: عذاب برداشت کرنا...... الـرَّجُـلَ وَمَـا عِـنْدَ الـرجُـل: آزمائش کرنا۔ کہاجاتا ہے "ماذاقَ ذواقًا" اس نے کچھ نہیں چکھا۔
تَذَوَّقَ۔ الشئَ: تھوڑا تھوڑا چکھنا۔
تَـذاوَقَ۔ الـقَـوْمُ الشئَ: چکھنا۔ کہاجاتا ہے "تَذَاوَقُوْا الرِّمَاحَ" انہوں نے نیزوں کو سنبھالا۔
اِسْتَـذَاقَـهُ: آزمائش کرنا۔ تجربہ کرنا۔ لَـهُ الاَمْرُ: آسانی سے حاصل ہونا۔ اسی سے ہے "لَایَسْتَـذِیْقُ لِـیَ الشِّعْرُ اِلَّا فِـیْ فُلَانٍ" میرے لئے شعر کی آمد نہیں ہوتی مگر فلاں کے حق میں۔
الذَّوق والذَّائِقَة: چکھنے کی قوت۔
الـذَّوق والـذَّوَاق: طبیعت۔ کہاجاتا ہے "هُوَحَسَنُ الذَّوقِ لِلشعْرِ: اس کی طبیعت شعر کیلئے زیادہ موزوں ہے الـذَّوَاق: مزہ۔ کہاجاتا ہے "ذَوَاقُه طَيِّبٌ" اس کا مزہ اچھا ہے۔
المَذَاق: مزہ۔ کہاجاتا ہے "مَـذَاقُه طَيِّبٌ" اس کا مزہ اچھا ہے۔ "وهُـوَ مُرُّ المَذَاقِ" وہ کڑوے مزہ کا ہے۔
ذَوَیٰ (ض) وذَوِیَ (س) ذُوِیًّـــا۔ النَّبَاتُ: نباتات کا پژمردہ ہونا۔
اَذْوَیٰ اِذْوَاءً: پژمردہ کرنا۔

الذَّوِيُّ: بکری کے چھوٹے بچے۔
الذُّوَاة: خربوزہ یا انگور وغیرہ کا چھلکا۔
اسم اشارہ مؤنث ہے قریب کے لئے۔
ذَيْتَ ذَيْتَ اَوْذَيْتَ وذَيْتَ: بات چیت یا فعل کے لئے کنایہ ہے جیسے "قُلْتُ لَهُ ذَيْتَ ذَيْـــتَ" میں نے اس سے ایسا ایسا کہا۔ و "فَعَلْتُ ذَيْتَ ذَيْتَ" میں نے ایسا ایسا کیا اور اسی کے مانند (ذَيًّا وذَيًّا وذَيَّةَ ذَيَّةَ) ہیں۔
ذَاجَ (ض) ذَيْجًا۔ المَاءَ: پانی پینا۔
ذَايَجَهُ مُذَايَجَةً: کسی کے ساتھ ہوکر پینا۔
ذَيَّخَت۔ النَّخلَةُ: گابھا نہ لگنا۔
اَذَاخَ اِذَاخَةً۔ بِالمَكَانِ: گرداگرد گھومنا...... بنی فلان: ذلیل کرنا۔
الـذِّيـخ: دلیر بھیڑیا۔ زیادہ بالوں والا نر بجو۔ مؤنث ذِيْخَة: عمدہ گھوڑا۔ تکبر۔ ایک سرخ رنگ کا ستارہ۔ ج اَذْيَاخ وذُيُوخ۔ وذِيَخَة۔
ذَارَهُ يَذَارُهُ ذَيْرًا: ناپسند کرنا۔
الذِّيْرَة: مٹی ملا ہوا گوبر۔
ذَاعَ (ض) ذَيْـعًـا وذُيُـوعًـا وذَيْـعُـوعَةً وذَيَعَانًا۔ الخَبَرُ: پھیلنا اور کہاجاتا ہے "ذَاعَ فِي جِلْدِهِ الجَرَبُ" اس کے جسم میں کھجلی پھیل گئی۔
اَذَاعَ اِذَاعَةً۔ الخَبَرَ وبِالخَبَرِ: پھیلانا...... السِّر بـالسِّرِّ: ظاہر کرنا...... الـقَـوْمُ مَـافِي الـحَـوْضِ اوبِـمَـا فِـيْـه: سارا پی لینا...... بِالشَّئِ: لے جانا۔
اِنْذَاعَ۔ الخبرُ: پھیلنا۔
المِـذْيَاع: راز کی حفاظت نہ کرنے والا۔ ج مَـذَايِيـع: تم کہتے ہو۔ "فُلَانٌ لِلَاسْـــرَارِ مِـذْيَاعٌ ولِلاسباب مضياع" فلاں بھیدوں کو بہت ظاہر کرنے والا اور اسباب کو بہت ضائع کرنے والا ہے۔
الذَّيْفَان والذِّيْفَان: مہلک زہر۔
ذَالَ (ض) ذَيْلًا۔ الـثَّـوْبُ: کپڑے کا لمبا ہونا۔ دامن دار ہونا...... الـطَّائِرُ: پرندہ کا دُم کو کھینچنا یا پھیلانا...... الـنَّاقَةُ بِذَنَبِهَا: اونٹنی کا رانوں پر ادھر اُدھر مارنا...... الـجَارِيَةُ: لڑکی کا دامن کھینچتے ہوئے ناز سے چلنا...... الشئُ: ادنیٰ ہونا۔ خَالُه: پست وفروتر ہونا...... فُلَانٌ

اِلَى فُلَانٍ: گستاخی کرنا۔
ذَيَّلَ۔ الثَّوبَ: کپڑے کا لمبا کرنا۔ الكِتَابَ: کتاب کے آخر میں کچھ بڑھانا۔
اَذَالَ اِذَالَةً واَذْيَلَ اِذْيَـالاً۔ الثَّوبُ: دامن والا ہونا...... الـرَّجُالُ ثَوْبَهُ: کپڑے کا دامن بنانا۔ دامن لمبا کرنا۔ مَـالَهُ: خرچ کرنا...... ہ: اہانت کرنا...... فَـرَسَه وغُلَامَه: لاپروائی کی وجہ سے دبلا کرنا۔
...... المرأةُ قِنَاعَهَا: عورت کا برقع کو لٹکانا۔
...... الدمعَ: آنسو بہانا۔
تَـذَيَّلَ۔ فِي الكلام: گستاخی کرنا۔ الجَارِيَةُ: لڑکی کا دامن کھینچتے ہوئے ناز سے چلنا...... الـفَرَسُ فِيْ اِسْتِنَانِه: گھوڑے کا دوڑنے میں خوشی سے دم ہلانا۔
تَذَايَلَ۔ خَالُهُ: پست وفروتر ہونا۔
الذَّيْل: چیز کا آخری حصہ۔ ذَيْلُ الثَّوبِ: دامن۔
ذَيْلُ الرِّيْحِ: ریت پر ہوا کے نشانات۔
ذَيْـلُ الـفَـرَسِ: دُم یا دُم کا لٹکا ہوا حصہ۔ کہا جاتا ہے: "هُـوَ فِـيْ ذَيْـلٍ ذَائِـلٍ" وہ بڑی سخت ذلت میں ہے۔ ج اَذْيَـــال وذُيُـــول واَذْيُل۔
اَذْيَالُ النَّاسِ وذُيُولُهُم: آخر کے لوگ۔
الـذَّائِـل: فا۔ دامن دار۔ دِرْعٌ ذَائِـلٌ اوذَائِـلَةٌ: لمبے دامن والی زرہ۔ کہاجاتا ہے "طَالَ ذَيْلُه" یعنی اس کا حال اچھا ہوگیا اور مال بڑھ گیا۔ ثَوبٌ (مُذَال او مُذَيَّل): لمبے دامن کا کپڑا۔
المُذَالَة: باندی۔ لونڈی اور مثل ہے "اَخْيَلُ مِنْ مُذَالَةٍ" باندی سے زیادہ متکبر۔ اس لئے کہ اس کی اہانت کی جاتی ہے اور وہ اپنی حماقت سے ناز وانداز سے چلتی ہے۔ دِرْعٌ مُذَالَةٌ: لمبی زرہ۔
اَرْضٌ (مُذَيَّلَةٌ): زمین جس پر ہلکی سی بارش ہو۔
المِذْيَال: لمبے دامن والا (مذکر ومؤنث)
ذَامَـهُ (ض) ذَيْـمًـا وذَامًـا: عیب لگانا۔ مذمت کرنا۔ صفت (مَذِيْم ومَذْيُوم)
الذَّام والذَّيْم: عیب۔ مذمت۔
الذَّيْن: عیب۔

ر

ر: الــــراء: بنیادی حروف میں سے دسواں ہے۔

رَأَبَ (ف) رَأْبًا۔ الصَّدْعَ: پھٹن درست کرنا۔ مرمت کرنا...... الشئَ: جمع کر کے نرم باندھنا...... بَیْنَهُم: صلح کرانا۔

رَأَبَــتِ الأرْضُ: سبزی کاٹ لینے کے بعد سرسبز ہونا۔

اِرْأَبَ اِرْآبًا۔ الصَّدْعَ: پھٹن درست کرنا۔ پیوند کرنا۔

الــرَّاْب: مص۔ پھٹن۔ شگاف۔ سردار۔ ج رِئَابٌ۔ کہا جاتا ہے "کَفَی بِفُلَانٍ رَأْبًا لِأَمْرِکَ" فلاں تمہارے امر کو درست کرنے والا کافی ہے۔ (اس جملہ میں مصدر بمعنی اسم فاعل ہے)

الرُّؤْبَة: لکڑی وغیرہ کا ٹکڑا جس سے کسی چیز کو درست کیا جائے۔ سوراخ بند کرنے کی چیز۔ گاڑھا دودھ۔ رات کا گزرا ہوا وقت۔ حاجت۔ ج رِئَاب ورُؤْبَات۔ کہا جاتا ہے "هُوَ رِئَابُ بَنِی فُلَانٍ" وہ بنو فلاں کے اُمور کا درست کرنے والا ہے۔

اَلْــمَـرْأَبُ: کاروں، موٹر سائیکلوں وغیرہ کو درست کرنے کی جگہ (آٹو مکینک کی ورکشاپ)۔

الرَّأَّاب والمِرْآب: درست کرنے والا۔

رَأْبَــلَ رَأْبَلَةً: ایک جانب کو جھکتے ہوئے چلنا گویا کہ ننگے پیر چلنے کی وجہ سے تکلیف ہے۔

تَــرَأْبَلَ۔ القَوْمُ: چور بننا...... عَلَیْهِ: لوٹ ڈالنا۔

الرِّئْبَال والرِّیبَال: شیر۔ بھیڑیا۔ ج رَآبِل ورَآبِیل ورَآبِلَة ورَیَابِیل۔ الرِّئْبَال: اکلوتا لڑکا۔

الرَّاتِیْنَج: صنوبر کا گوند۔

رَؤُدَ (ک) رُؤُدُوْةً۔ الغُصْنُ: ٹہنی کا تر اور بہت نازک ہونا۔ صفت (رَؤُد)

تَرَأَّدَت۔ الرِّیحُ: ہوا کا اِدھر اُدھر چلنا۔ تَرَأَّدَ الــرَّجُلُ: اُٹھنے میں کانپنا (...... وارْتَــأَدَ) الغُلَامُ: خوش عیشی کی وجہ سے لڑکے کے بدن کا تھلکنا...... الغُصْنُ: جھکنا...... العُنُقُ: گردن کا پیچیدہ ہونا (تَرَأُّدو تَرَاءُد) الضُّحَی: روشنی پھیلنا۔ دن چڑھنا۔

رَأْدو رَأْد۔ الضُّحَی: آفتاب چڑھنے اور روشنی پھیلنے کا وقت۔ والرَّأْد: کان کے نیچے جبڑے کی اُبھری ہوئی جڑ۔

اَلرَّادِیُولا: بارک کپڑے کی قسم سے ایک پودا۔

الرِّئْد: ہم عمر۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا رِئْدِی": یہ میرا ہم عمر ہے۔ درخت کا پودہ۔ ج أرْآد۔

الرَّأْد والرَّأْدَة والرُّؤْد والرُّؤْدَة: خوبصورت نوجوان عورت۔ الــرُّؤْد: نرمی سہولت۔ کان کے نیچے جبڑے کی اُبھری ہوئی جڑ۔

رَأْرَأَ: پتلی پھرانا۔ تیز دیکھنا۔ رَأْرَأَ بِــعَیْنَیْهِ: آنکھیں پھرانا۔ صفت مذکر (رَأْرَأ): صفت مؤنث رَأْرَأ ورَأْرَاۃ ورَأْرَاء ورَأْرَاءَة ...... الظِّبَاءُ: ہرنیوں کا دم ہلانا...... الــسَّحَــابُ اوالــسَّرَابُ: بادل یا سراب کا چمکنا...... الــرَّجُلُ: پڑھنے یا بولنے میں حرف را زیادہ بولنا۔

رَؤُسَ یَرْؤُسُ رِئَاسَةً: رئیس ہونا۔

رَأَسَ (ض) رِئَــاسَةً۔ القَوْمَ: سردار قوم ہونا (رَأْسَــهُ (ف) رَأْسًا): سر پر زخم پہنچانا...... السَّیْــلُ الغُثَاءَ: سیلاب کا کوڑا کرکٹ جمع کرنا۔

رُئِسَ: دردِ سر والا ہونا۔

رَأَّسَهُ: سردار بنانا۔

تَرَأَّسَ وارْتَأَسَ: سردار ہونا۔

اِرْتَأَسَهُ: گردن پکڑ کر زمین میں جھکا دینا۔

اِرْتَــأَسَ الشَّــئَ: کسی چیز کے سرے پر سوار ہونا۔

الــرَّأْس: سر۔ ج أرْؤُس ورُؤُوْس ورُؤْس وآرَاس: اس کا اطلاق ہر ذی روح کے لئے ہوتا ہے اور اکثر جانوروں کے لئے جیسے أرْبَعُوْنَ رَأْسًا مِنَ الغَنَمِ۔ الرَّأْس: چیز کی چوٹی۔ سردار قوم۔ رَأْسُ الشَّهْرِ او العَام: مہینے یا سال کا پہلا دن اور کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ رَأْسًا" اس نے اس کام کو ابتداءً کیا۔ و "وَلَدَتْ ثَلَاثَةً رَأْسًا عَلَی رَأْسٍ: اس عورت نے یکے بعد دیگرے تین بچے جنے۔ و "زَهِیْــتُ مِنْکَ فِی الرَّأْسِ" تیری رائے میرے حق میں ایسی بُری ہے کہ تو میری طرف دیکھتا بھی نہیں۔ و "هٰذَا قِسْمٌ بِرَأْسِهِ: یہ مستقل ایک قسم ہے۔ "وَأَنْتَ عَلَی رَأْسِ أَمْرِکَ" تو اپنے کام کے سرے پر ہے۔

رِیَاسُ۔ السَّیْفِ: تلوار کا قبضہ۔ کہا جاتا ہے "أَنْتَ عَلَی رِئَاسِ أَمْرِکَ: تو اپنے کام کے سرے پر ہے۔

الرَّائِس: قا۔حاکم۔ج رُؤاس.
الرَّئِيس والرَّيِّس: سردارِقوم۔چودھری۔ ج رُؤَساء.
الرِّئِيس: مستحکم سرداری والا۔
الرَّوَائِس: وادیوں کی بلندیاں۔اگلے بادل۔واحد رَئِيسَة.
الرَّآس: سری بیچنے والا۔
الأَرْأَس: بڑے سر والا۔مؤنث رَأْسَاء.
الرُّؤَاسِيُّ: بڑے سر والا۔
المِرْآس. مِنَ الخَيلِ: وہ گھوڑا جو گھڑ دوڑ میں دوسرے گھوڑوں کے سر کو کاٹے۔گھڑ دوڑ میں آگے بڑھنے والا۔
المُرَائِس: جنگ سے جی چرانے والا۔
المَرْؤُوس: رعیت'محکوم۔بڑے سر والا (......والرئيس): وہ شخص جس کے سر میں زخم لگا ہو۔
رَأَفَ (ف) رَأْفَةً ورَؤُفَ (ف) رَآفَةً ورَئِفَ: (س) رَأْفًا وتَرَأَّفَ. بِهِ: بہت مہربانی کرنا۔ صفت (رَؤُوف ورَؤُف ورَأْف ورَئِف ورَائِف)
تَرَاءَفُوا: آپس میں مہربانی کرنا۔
رَأَّفَهُ واسْتَرْأَفَهُ: مہربان بنانا۔مہربانی کرنے پر برانگیختہ کرنا۔
الرَّأْف: شراب۔
اِسْتَرْأَلَ. الرَّأْلُ: شترمرغ کے بچہ کا قوی و مضبوط ہونا......النَّبَاتُ: لمبی ہونا۔
الرَّأْل: شترمرغ کا بچہ۔مؤنث رَأْلَة:۔ج رِئَال وأَرْؤُل ورِئْلان. رِئَالَة: کہا جاتا ہے "خَوَّدَ رَأْلُهُ" یعنی وہ گھبرا گیا۔
الرُّؤَال: گھوڑے کے منہ کی جھاگ۔
الرَّائِل والرَّاؤُول: دانتوں کے نیچے زائد نکلا ہوا دانت۔نَعَامَةٌ (مُرْئِلَة): بچے والی مادہ شترمرغ۔
المُرَائِل: جلدی کرنے والا۔
رَأَمَ (ف) رَأْمًا. الحَبْلَ: مضبوط بٹنا۔
......القِدْحَ: درست کرنا۔مرمت کرنا۔
رَئِمَ (س) رَأْمًا ورِئْمَانًا. الجُرْحُ: زخم کا انگور بندھنا......الشَّيْءَ: محبت کرنا۔الفت کرنا
......النَّاقَةُ وَلَدَهَا: مہربان ہونا۔صفت (رَائِمٌ ورَائِمَةٌ رَؤُوْمٌ) ج رَوَائِم: کہتے ہیں "هُوَ رَؤُوْمٌ لِلضَّيْمِ" وہ ذلیل ہے۔ذلت پر راضی ہو جانے والا۔
أَرْأَمَ إِرْآمًا. الجرحَ: زخم کو علاج کر کے اچھا کرنا......الحَبْلَ: رسی کو مضبوط بٹنا۔
ہ عَلَى الأَمْرِ: مجبور کرنا......النَّاقَةَ: اونٹنی کو دوسرے کے بچہ پر مہربان بنانا۔
تَرَأَّمَهُ. وتَرَأَّمَ عَلَيْهِ: مہربان ہونا۔
الرِّئْم: سفید ہرن۔ج أَرْآم وآرَام: مؤنث رِئْمَة.
الرُّؤَام: لعاب۔
الرَّوَائِم: دیگ دان کے پائے۔
رَأَى يَرَى رَأْيًا ورُؤْيَةً ورَاءَةً. ورِئْيَانًا: بصارت یا بصیرت سے دیکھنا۔یَرَی کی اصل یَرْأَىٰ ہے اور اصل کا استعمال نادر ہی ہوتا ہے۔اور امر کا صیغہ رَ ہے۔کہا جاتا ہے "يَا تُرَىٰ ويَاهَلْ تُرَىٰ" یعنی اے شخص کیا تو گمان کرتا ہے؟ اور مضارع کا صیغہ گمان کے معنی میں مجہول ہی سنا گیا ہے۔
رَآءَ. الشَّيْءَ: دیکھنا۔
رَأَىٰ (ف) رَأْيًا. الرَّجُلَ: پھیپھڑے پر مارنا......الزَّنْدَ: چقماق سے آگ نکالنا۔
......الزَّنْدُ: آگ نکلنا......الرَّايَةَ: جھنڈا گاڑنا۔
رَأَّيْتُهُ تَرْئِيَةً: خلافِ حقیقت دکھانا۔
رَاءَيْتُهُ مُرَاءَاةً ورِئَاءً: خلافِ حقیقت دکھانا۔ورَاءَيْتُهُ مُرَاءَاةً: باہم مشورہ کرنا۔
أَرْأَىٰ إِرْئَاءً: عقل ورائے والا ہونا۔چہرے میں حماقت ظاہر ہونا۔آئینہ میں دیکھنا۔دکھاوے کے لئے کام کرنا۔پھیپھڑے کے درد والا ہونا۔بہت خوش منظر ہونا۔دیکھنے کے وقت پلکوں کو ہلانا......الرَّايَةَ: جھنڈا گاڑنا......الحَامِلُ مِنْ غَيْرِ ذَوَاتِ الحَافِرِ والسَّبُعِ: تھن سے حاملہ معلوم ہونا۔صفت (مُرْءٍ ومُرْئِيَةٌ)
أَرَاهُ يُرِيهِ إِرَاءَةً وإِرَاءً. الشَّيْءَ: دکھانا۔ صفت مذکر (مُرٍ): صفت مؤنث مُرِيَة کہا جاتا ہے "أَرِنِي بِرَأْيِكَ" مجھے مشورہ دو۔ و "أَرَىٰ اللهُ بِفُلانٍ" اللہ تعالیٰ فلاں کو عذاب دیں اور اس کے دشمن کو وہ دکھلائیں جس پر وہ خوش ہو۔
تَرَأَّى وتَرَاءَى. فِي المِرْآةِ: آئینہ میں دیکھنا۔تَرَأَّى وتَرَاءَى لَهُ: دیکھنے کے درپے ہونا۔وتَرَاءَى النَّاسُ: ایک دوسرے کو دیکھنا اور کہا جاتا ہے "تَرَاءَيْنَا فِي الأَمْرِ" ہم نے معاملہ میں غور کیا۔"وتَرَاءَى بِرَأْيِ فُلانٍ": وہ فلاں کا ہم خیال ہو گیا۔ "وتَرَاءَى لِيَ أَنَّ الأَمْرَ كَيْتَ كَيْتَ" میرے لئے یہ ظاہر ہو گیا کہ معاملہ ایسا ہے۔ "وتَرَاءَيْنَا الهِلالَ": ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی۔
اِرْتَأَى. الأَمْرَ: غور کرنا۔شک کرنا۔سوچنا۔
اِسْتَرْأَى. ہ: دیدار چاہنا۔رائے طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَرْأَيْتُهُ واسْتَرْيْتُهُ"
اِسْتَرْأَى بِالمِرْآةِ: آئینہ سے دیکھنا۔
الرَّأْي: رائے۔اعتقاد۔تم کہتے ہو "رَأْيِي كَذَا" میرا اعتقاد ایسا ہے۔تدبیر کی رسائی۔ ج آرَاء وأَرْآء.
الرِّئْيُ والرُّئْيُ والرُّوَاء والرِّيُّ: منظر اور حسن منظر۔
الرُّؤْيَا: خواب ج رُؤًى کہا جاتا ہے "جَاءَ حِينَ جَنَّ رُؤْيًا ورَأْيًا" وہ اس وقت آیا جبکہ تاریکی خوب ہو گئی۔
الرُّؤْيَة: آنکھ یا دل سے دیکھنا۔ج رُؤًى.
الرِّيَّة: دیکھنا۔
الرِّئَاء: مص۔حقیقت کے خلاف دکھاوا۔کہا جاتا ہے "فَعَلَ ذٰلِكَ رِئَاءً" اس نے اس کو نمود اور دکھاوے کے لئے کیا اور کہا جاتا ہے "هُمْ رِئَاءُ أَلْفٍ" وہ لوگ دیکھنے میں تقریباً ہزار ہیں۔"و قَوْمٌ رِئَاءٌ" ایک دوسرے کے مقابل قوم۔و "دُوْرُنَا رِئَاءٌ": ہمارے گھر ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

الرَّئِیَۃ: منظر یا حسن منظر۔
الرَّءّاء: بہت دیکھنے والا۔
الرِّئَۃ: پھیپھڑا۔ ج رِئَات و رِئُون اور نسبت کے لئے (رِئَوِیٌّ)
رَئِیُّ۔ القوم: قوم کا سردار جس کی رائے سے سب اتفاق کریں۔ الرِّئِیُّ: بڑا سانپ۔ کپڑا جو خریدار کے سامنے پھیلایا جائے۔ ھُوَ (اَرْاٰی) بِکَذَا: وہ اس کے لائق ہے۔
المِرْآۃ: آئینہ۔ ج مَرَاءٍ و مَرَایَا: اس سے فعل کا اشتقاق کرتے ہیں جیسے "یَتَمَرْاٰی": یعنی وہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ رہا ہے (اس کو سیبویہ نے بیان کیا ہے)
المَرْاٰی و المَرْاٰۃ: منظر۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ مَرْاٰۃٌ بِکَذَا": وہ اس کے لائق ہے۔ وتخبر عَنْ مَجْھُولِہٖ مَرْاٰتُہ: اس کا ظاہر باطن پر دلالت کرتا ہے۔ و "ھُوَ مِنِّیْ مَرْاٰی وَمَسْمَعٌ اوبِمَرْاٰی وبِمَسْمَعٍ" وہ ایسی جگہ ہے کہ میں اس کو دیکھ سکتا اور اس کی بات سن سکتا ہوں۔
رَبَّ (ن) رَبًّا۔ القَوْمَ: بالا دست ہونا۔ انتظام کرنا...... النِّعْمَۃَ: زیادہ کرنا...... الشَّیْئَ: جمع کرنا۔ مالک ہونا...... الاَمْرَ: کسی کام کو درست کرنا۔
...... الدُّھْنَ: تیل کو عمدہ خوشبودار بنانا۔
...... بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا (...... رَبًّا و رُبًّا)
...... الزِّقَّ: مشک پر کھجور کا شیرہ مل دینا تاکہ بو اچھی ہو جائے اور گھی وغیرہ نہ بگڑے۔
(...... رَبًّا و رَبَّبَ تَرْبِیْبًا و تَرِبَّۃً و اِرْتَبَّ اِرْتِبَابًا) الوَلَدَ: لڑکے کی بالغ ہونے تک پرورش کرنا۔ درجہ بدرجہ کمال کو پہنچانا۔
و رَبَّبَ الدُّھْنَ: تیل کو عمدہ اور خوشبودار بنانا۔
اَرَبَّ۔ بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا...... مِنْہُ: قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَرَبَّتِ السَّحَابَۃُ" جبکہ لگا تار برسے۔
تَرَبَّبَ۔ القَوْمُ: اکٹھا ہونا۔
...... الصَّبِیَّ: بچے کے بالغ ہونے تک پرورش کرنا۔ تم کہتے ہو "رَاَیْتُہٗ یَتَرَبَّبُ اَرْضَکُمْ" میں نے دیکھا کہ وہ تمہاری زمین پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کر رہا تھا۔
اُرْتُبَّ۔ العِنَبُ: انگور کا پکانے سے رُب تیار ہونا۔
الرَّبُّ: مص۔ مالک۔ سردار۔ درست کرنے والا۔ پرورش کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اور اس کی طرف نسبت کے لئے (رَبِّیٌّ و رَبَّانِیٌّ و رَبُوبِیٌّ)
الرَّبَّانِی: عارف باللہ۔ عالم۔
الرُّبَّانِیُّ: ملاحوں کا چیئرمین۔
الرَّبَّۃُ: رب کا مؤنث۔ دیوی۔ مالکہ۔ بڑا گھر۔
الرِّبَّۃُ: بڑی جماعت۔ ایک قسم کا درخت۔ ج اَرِبَّۃٌ و رِبَابٌ۔
الرُّبُّ: پھلوں کے رس کو پکا کر گاڑھا کیا ہوا شیرہ۔ ج رِبَابٌ و رُبُوبٌ۔
رُبَّ و رُبَّۃَ و رُبَّتَمَا و رُبَّمَا: حرف جر ہے حسب سیاق کلام تکثیر و تقلیل کا فائدہ دیتا ہے اور نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے اور نکرہ کے لئے شرط ہے کہ موصوف ہو اور جب اس کے آخر میں "ما" لاحق ہوتا ہے تو عمل نہیں کرتا اور اس صورت میں فعل اور معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے "رُبَّمَا الخَلِیْلُ مُقْبِلٌ و رُبَّمَا اَقْبَلَ الخَلِیْلُ" اور کبھی اس صورت میں بھی عمل کرتا ہے جیسے "رُبَّمَا ضَرْبَۃٍ بِسَیْفٍ صَقِیْلٍ"
الرَّابُّ: سوتیلا باپ۔
الرَّابَّۃُ: سوتیلی ماں۔
الرَّبَبُ: بہت پانی۔ میٹھا پانی۔
الرَّبَابُ: سارنگی کی مانند ایک چیز۔ سفید بادل۔ واحد (رَبَابَۃٌ)
الرِّبَابُ: عہد۔ دوست۔ دس دس آدمیوں کی جماعتیں۔
الرِّبَابَۃُ: الرب کا اسم۔ مملکت۔ عہد و پیمان جیسے "کُنْتُ اِمْرَأً اَفْضَتْ اِلَیْکَ رِبَابَتِی"
الرُّبَّی: بکری جس نے بچہ جنا ہو یا جس کا بچہ مر گیا ہو۔ بکری جس نے ابھی بچہ جنا ہو۔ مضبوط گرہ۔ حاجت۔ نعمت۔ احسان۔
الرُّبُوبَۃُ و الرُّبُوبِیَّۃُ: الرب کا اسم۔
الرُّبَّابُ: جماعت۔
الرُّبَّانُ: ملاحوں کا سردار۔
الرَّبِیْبُ و الرَّبُوبُ: سوتیلا لڑکا۔ سوتیلا باپ۔ ج اَرِبَّۃٌ۔ الربیب: مشک کو بنانے والا اور درست کرنے والا۔
الرَّبِیْبَۃُ: دایہ۔ سوتیلی لڑکی۔ سوتیلی ماں۔ ج رَبَائِبُ۔
المَرْبُوبُ: پرورش کیا ہوا۔ غلام۔ بندہ۔
المَرَبُّ: جائے اقامت یا جائے اجتماع۔ تم کہتے ہو "ھٰذَا مَرَبُّ القَوْمِ" یہ قوم کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ لوگوں کا جمع کرنے والا آدمی۔
(...... المِرْبَاب): بہت پیداوار والی زمین۔
المُرَبَّبُ: جس کے اوپر انعام کیا جائے۔
المَرْبَۃُ: مملکت۔
رَبَا (ف) رَبْأً: چڑھنا۔ بلند ہونا۔
عَلٰی جَبَلٍ: پہاڑ پر سے جھانکنا...... فِی الاَمْرِ: غور و فکر کرنا...... القَوْمَ و لِلْقَوْمِ: دیدبان بننا...... الشَّیْئَ: بلند کرنا...... المَالَ: حفاظت کرنا۔ انتظام کرنا۔ لے جانا اور کہا جاتا ہے "اِنِّی اَرْبَأُ بِکَ عَنْ ذَالِکَ" یعنی میں اس کو تمہارے لئے پسند نہیں کرتا۔ "وَمَا رَبَأْتُ رَبْأَہٗ": نہ تو میں نے اس کو جانا اور نہ اس کی پرواہ کی۔ و اَرْبَأْ بِہٖ: یعنی اس کی حفاظت کرو۔
رَبَّاہُ تَرْبِئَۃً: لے جانا۔
رَبَّاہُ تَرْبِئَۃً: لے جانا۔
رَابَأَہٗ مُرَابَأَۃً: چوکنا رہنا۔ بچنا۔ نگہبانی کرنا۔ حفاظت کرنا۔
اِرْتَبَأَ اِرْتِبَاءً۔ بِھِمْ: دیدبان بننا۔
المِرْبَاۃُ: دیدبانی کی جگہ پر چڑھنا...... عَلَی الجَبَلِ: پہاڑ پر سے جھانکنا۔ کہا جاتا ہے "اِرْتَبَأِ الشَّمْسَ مَتٰی تَغْرُبُ": یہ دیکھتے رہو

کہ آفتاب کب ڈوبتا ہے۔

الرَّبِیُّ والرَّبِیْئَۃُ: فوج کا دیدبان۔ ج رَبَایَا: کہا جاتا ہے "بَثُّوا رَبَایَاھُمْ" انہوں نے اپنے دیدبانوں کو پھیلا دیا۔

المَرْبَأُ والمِرْبَأُ والمَرْبَأَۃُ المُرْتَبَأُ: دیدبانی کی جگہ۔ المِرْبَأُ: سیڑھی۔

رَبَتَ (س) رَبْتًا ورَبَّتَ تَرْبِیْتًا: پرورش کرنا۔

رَبَّتَ الصَّبِیَّ: بچے کو سلاتے کے لئے تھپکنا۔

رَبِتَ (س) رَبَتًا. الشَّیْئُ: بند ہونا۔

رَبَثَہُ (ن) رَبْثًا ورَبَّثَہُ. عَنْ کَذَا: منع کرنا۔ روکنا۔ بوجھل کرنا۔

تَرَبَّثَ: ٹھہرنا۔ دیر کرنا۔

اِرْتَبَثَ وارْبَثَّ. القَوْمُ: پراگندہ ہونا۔ متفرق ہونا...... اَمْرُھُمْ: کمزور ہونا۔ بکھر جانا۔

الرِّبِّیْثَی: مانع۔ روک۔

الرَّبِیْثَۃُ: مکر۔ مانع۔ ج رَبَائِث۔

الرَّبِیْثُ والمَرْبُوْثُ: رُکا ہوا۔

رَبُجَ (ک) ورَبِجَ (س) رَبَاجَۃً: کودن ہونا۔ بلید ہونا۔

تَرَبَّجَ: متحیر ہونا۔ کودن ہونا۔

الاِرْبجان: ایک قسم کی نباتات۔

رَبِحَ (س) رِبْحًا ورَبَحًا ورَبَاحًا. فِیْ تِجَارَتِہٖ: نفع اُٹھانا۔

رَبَّحَہُ: نفع کرانا۔

رَابَحَہُ مُرَابَحَۃً وأَرْبَحَہُ. عَلٰی سِلْعَتِہٖ: نفع دینا۔ اَرْبَحَ النَّاقَۃَ: صبح اور دوپہر میں دوھنا۔

تَرَبَّحَ واسْتَرْبَحَ: نفع طلب کرنا۔

الرَّابِحُ: فَـمَالٌ رَابِحٌ: نفع دینے والا مال۔

الرِّبْحُ ج اَرْبَاح (الرَّبَحُ والرَّبَاحُ): نفع۔

الرُّبَحُ: اُونٹ جو بیچنے کے لئے لائے جائیں۔ اُونٹ کے چھوٹے بچے۔

الرَّبَاحُ: شراب۔

الرَّبَاحِیُّ: کافور کی ایک قسم۔

الرُّبَاحُ والرُّبَّاحُ: نر بندر۔ بکری کا بچہ۔ اُونٹ کا بچہ۔ ج رَبَابِیْح۔

مُتْجَر (رَبِیْح): فائدہ مند تجارت۔

الرِّبَحْل: بڑے ڈیل ڈول والا۔ مؤنث رِبَحْلَۃ۔

رَبَخَ (س) رَبَخًا. البَعِیْرُ: اُونٹ کا ریت میں مشکل سے چلنا (...... رَبَخَ رُبُوخًا رَبَاخًا) المَرْأَۃُ: جماع کے وقت شدتِ شہوت سے عورت کا بے ہوش ہو جانا۔

اَرْبَخَ. الرَّمْلُ: تہ بتہ ہونا...... الرَّجُلُ: بختیوں میں مبتلا ہونا۔

تَرَبَّخَ. الرَّجُلُ: سست و ڈھیلا ہونا۔

الرَّبِیْخُ: بڑا پالان۔

رَبَدَ (ن) رُبُوْدًا. بِالمَکَانِ: اقامت کرنا۔

رَبَدَہُ (ن) رَبْدًا: روکنا۔ منع کرنا۔

رَبَدَ الاِبِلَ: اُونٹ کو باڑہ میں باندھنا۔

رَبَّدَتِ. الشَّاۃُ: تھن میں سیاہ سفید داغوں والی ہونا۔ تَرَبَّدَ الضَّرْعُ: تھن کا سیاہ سفید داغ والا ہونا۔

تَرَبَّدَتِ. السَّمَاءُ: آسمان کا ابرآلود ہونا...... الرَّجُلُ: تیوری چڑھانا...... اللَّوْنُ: رنگ بدل جانا۔

اِرْبَدَّ اِرْبِدَادًا وارْبَادَّ اِرْبِیْدَادًا: خاکستری رنگ والا ہونا۔

الرَّبَدُ: مص۔ ایک قسم کی نباتات۔

الرُّبَدُ: تلوار کا جوہر۔

الرَّابِدُ: مص۔ ایک قسم کی نباتات۔

الاَرْبَدُ: خاکستری رنگ والا۔ عَامٌ اَرْبَدُ: قحط والا سال۔ مؤنث رَبْدَاء۔ الرَّبْدَاءُ: سخت و شدید۔ کہا جاتا ہے "دَاھِیَۃٌ رَبْدَاءُ" بلائے بد۔ ج رُبْد۔ الاَرْبَدُ: ایک قسم کا زہریلا سانپ۔ شیر۔

المِرْبَدُ: اُونٹ وغیرہ کا باڑہ۔ گھروں کے پیچھے کا میدان جو کام آئے۔ کھجور خشک کرنے کی جگہ۔

الرَّبِیْدُ: کھجوریں جن پر پانی چھڑکا گیا ہو۔

الرَّبِیْدَۃ: دستاویز اور چک وغیرہ رکھنے کی صندوق۔

المُتَرَبِّدُ: شیر۔

رَبِذَ (س) رَبَذًا: چلنے یا کام کرنے میں پھرتیلا ہونا۔ صفت (رَبِذ) کہا جاتا ہے۔ "ھُوَ رَبِذُ العِنَانِ" وہ تنہا بھاگنے والا ہے۔ مؤنث رَبِذَۃ۔ لِثَّۃٌ رَبِذَۃٌ: کم گوشت والا مسوڑھا۔

اَرْبَذَ. الثَّوْبَ او الحَبْلَ: کپڑے یا رسی کو کاٹنا۔

الرِّبْذَۃُ والرَّبَذَۃُ: چیتھڑا جس سے سنار زیورات کو صاف کرتا ہے۔ کوڑے کا پھندنا۔ رنگی ہوئی روئی کا ٹکڑا جس کو اُونٹ کے کان یا گردن میں لٹکاتے ہیں اون جس سے اُونٹ کی مالش کی جاتی ہے۔ شیشی کا سربند۔ ج رِبَذ ورِبَاذ ورَبَذ۔

الرِّبْذَۃ: بےخبر آدمی۔ ہر پلیدی۔

الرِّبَذِیُّ: کمان کا چلہ۔ کوڑا۔

رَبُزَ (ک) رَبَازَۃً: زیرک و دانا۔

...... الکَبْشُ: مینڈھے کا فربہ ہونا۔

رَبَزَ. القِرْبَۃَ: مشک بھرنا۔

اِرْتَبَزَ. الشَّیْئُ: پورا و کامل ہونا۔

الرَّبِیْزُ: زیرک و دانا۔

رَبَسَہُ (ن) رَبْسًا. بِیَدَیْہِ: دوہتڑ مارنا۔

(...... ورَبَّسَ) القِرْبَۃَ: مشک بھرنا۔

اَرْبَسَہُ اِرْبَاسًا: غضبناک کر دینا۔

اِرْتَبَسَ. العُنْقُوْدُ: گچھے کا ایک دوسرے میں گھسنا۔ ٹھوس ہونا۔

اِرْبَسَّ. اِرْبِسَاسًا. الرجلُ: ملک میں جانا۔ فِیْ اَمْرِہٖ: تصرف کرنا...... اَمْرُھُمْ: کام کے خراب ہو جانے سے لوگوں کا متفرق ہو جانا۔

الرَّبْسُ: مص۔ امر منکر۔ بہت۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِمَالٍ رَبْسٍ" وہ بہت مال لایا۔

الرَّبِیْسَاءُ: سخت مصیبت۔ ج رُبْس "جَاءَ بِاُمُوْرٍ رُبْسٍ" وہ مصائب لایا۔

الرَّبِیْسُ: بہادر۔ مصیبت۔ دوہتڑ مارا ہوا۔ مصیبت زدہ۔ ٹھوس۔ (اُمُّ الرُّبَیْسِ): بڑا سانپ۔ مصیبت کی کنیت۔

الرَّبْسَۃ: میلی کچیلی بدہیئت عورت۔

الرِّیْبَاسُ: چقندر کی مانند ایک سبزی جس کا

مزہ شیریں مائل کھٹا ہوتا ہے۔
اَرْبَشَ. الشَّجَرُ: پتے دار ہونا اور بقول بعض پھلدار ہونا۔
الأَرْبَش: مختلف رنگوں والا۔ مؤنث رَبْشَاء.
اَرْضٌ رَبْشَاء: مختلف رنگوں کی بہت گھاس والی زمین۔
الرُّبْشَة: رنگوں کا اختلاف۔
الرَّبَش: نوجوانوں کے ناخنوں کی سفیدی۔
رَبَصَ (ن) رَبْصًا. بِهٖ: کسی کے لئے خیر و شر کا انتظار کرنا۔ برائی پہنچانے کے لئے موقعہ کی تاک میں رہنا۔
تَرَبَّصَ: انتظار کرنا...... عَنِ الأَمْرِ: رک جانا...... فِي الْمَكَان: ٹھہرنا...... بِفُلَانٍ: ...نی رَبَص...... بِسِلْعَتِهٖ: گرانی کا انتظار کرنا۔
الرُّبْصَة: انتظار۔ رنگ برنگ۔
رَبَضَتْ (ض) رَبْضًا و رُبُوْضًا و رِبْضَةً. الدَّابَّةُ: جانور کا گھٹنے کے بل بیٹھنا۔ رَبَضَ الأَسَدُ عَلٰى فَرِيْسَتِهٖ او القِرْنُ عَلٰى قِرْنِهٖ: دبوچ کر بیٹھنا۔
رَبَضَ (ن ض) رَبْضًا و رُبُوْضًا. فُلَانًا اِلَى الْمَكَان: پناہ لینا۔
رَبَّضَہٗ. بِالْمَكَان: ٹھہرانا...... الدَّوَابَّ: جانوروں کو بیٹھنے کی جگہ میں روک رکھنا۔ بوجھل کر کے بٹھا دینا...... الشَّمْسُ: آفتاب کا سخت گرم ہونا یہاں تک کہ جانور کو بٹھا دے۔
تَرَبَّضَ: ضعف کی وجہ سے ٹھہرے رہنا۔
الرَّابِض: فا (...... الرُّبَّاض): شیر۔
الرَّابِضَة. رابض: کا مؤنث۔ بڑے بڑے کاموں سے عاجز۔ تک چھپے کے لئے کہا جاتا ہے "اَرْنَبَةٌ رَابِضَةٌ عَلٰى وَجْهِهٖ"۔
الرُّبْضُ والرِّبْضُ والرُّبُضُ والرَّبَضُ: بیوی۔ بہن۔ ماں۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ رُبْضٌ عَنِ الأَسْفَارِ اَوْ عَنِ الحَاجَاتِ" یعنی سفر میں یا ضرورت کے لئے نہ نکلنے والا امرد۔
الرُّبْض: عمارت کی بنیاد۔ کسی چیز کا وہ حصہ جو زمین سے لگے۔ چیز کا درمیان۔
الرِّبْض. مِنَ البَقَر: بیٹھی ہوئی گائے کا گلہ۔
الرَّبَض: بکریوں کا باڑہ۔ قوم کے رہنے کی جگہ۔ شہر کا گرد و نواح۔ شہر کی فصیل۔ آنتیں۔ کجاوہ کی رسی۔ ہر وہ چیز جس کی پناہ لی جائے یا جس سے آرام حاصل کیا جائے۔ ج اَرْبَاض.
الرُّبَضَة والرُّبُضَة: ضعف کی وجہ سے ٹھہرنے والا یا بہت بیٹھنے والا امرد۔
الرِّبْضَة: لاشوں کے ڈھیر کی جگہ۔ لاش۔ بکریوں کا گلہ۔ آدمیوں کا گروہ۔ بکری کے بیٹھنے کی ہیئت۔
الرَّبُوْض. مِنَ القُرٰى: آباد گاؤں۔ مِنَ الدُّرُوْعِ: کشادہ زرہ...... مِنَ الشَّجَرَة: بڑا درخت۔ ج رُبُض. قِرْبَةٌ رَبُوْضٌ: بڑی مشک جو اٹھائی نہ جا سکے۔
الرَّبِيْض: باڑے میں بیٹھی ہوئی بھیڑیں مع اپنے چرواہوں کے پیٹ میں آنتوں کی جگہ۔
الْمَرْبِض: جانوروں کے بیٹھنے کی جگہ۔ ج مَرَابِض (...... والْمَرْبَض): پیٹ میں آنتوں کی جگہ۔
رَبَطَہٗ (ن ض) رَبْطًا: باندھنا۔ مضبوط کرنا...... اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ: قوی کرنا۔ صبر دینا۔ (رَبَاطَةً): مضبوط دل ہونا۔
رَابَطَ رِبَاطًا و مُرَابَطَةً. الأَمْرَ: مداومت کرنا...... الجَيْشُ: لشکر کا دشمن کی سرحد کے پاس ہمیشہ قیام رکھنا۔
تَرَابَطَ الْمَاءُ فِي الْمَكَانِ: پانی کا جمع ہو کر ٹھہرا رہنا اور گدلا ہونا۔
اِرْتَبَطَ. فَرَسًا: حفاظت سرحد کے لئے تیار کرنا...... فِي الحَبْلِ: بندھنا اور لٹکنا۔
الرِّبَاط: مص۔ جس سے کسی چیز کو باندھا جائے۔ دل۔ گھوڑا۔ قلعہ یا وہ جگہ جہاں لشکر حفاظت سرحد کے لئے قیام کرے۔ ج رُبُط.
الرِّبَاط: فقراء کے لئے مکان موقوفہ۔ ج رِبَاطَات: کہا جاتا ہے "قَرَضَ رِبَاطَه" یعنی وہ مر گیا یا مرض سے تندرست ہو گیا۔
الرَّابِط: فا۔ راہب۔ زاہد۔ تارک الدنیا فلسفی۔ رَابِطُ الجَاشِ: قوی دل غیر خائف۔
الرَّابِطَة. رابط: کا مؤنث۔ تعلق۔ علاقہ۔
الرَّبِيْط: بندھا ہوا۔ راہب۔ زاہد فلسفی۔ رَبِيْطُ الجَاشِ: بہادر۔
الرَّبِيْطَة: باندھے ہوئے جانور۔ خلاف قیاس دَابَّةٌ رَبِيْطَةٌ اور دَوَابُّ رَبِيْطَة: کہا جاتا ہے اور دابة ربيط بھی کہا جاتا ہے۔
الرَّبَّاط: تانت کو باندھنے والا۔
الرُّبُط: بندھے ہوئے اور چارہ دیئے ہوئے گھوڑے۔ واحد (رَبِيْط)
الْمَرْبَط والْمَرْبِط: جانوروں کے باندھنے کی جگہ۔ ج مَرَابِط.
الْمُرَابِطَة: آپس میں تعلق رکھنے والی جماعت۔ ج مُرَابِطَات.
رَبَعَ (ف) رَبْعًا: توقف کرنا۔ انتظار کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِرْبَعْ عَلَيْكَ اَوْ عَلٰى نَفْسِكَ اَو عَلٰى ظَلْعِكَ" یعنی ٹھہرو۔ توقف کرو...... بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا...... عَنْهُ: رکنا۔ عَلَيْهِ: مہربانی کرنا...... الرَّجُلُ: فراخی سال میں پہنچنا۔ آزمائش قوت کے لئے پتھر اٹھانا...... بِعَيْشِهٖ: راضی رہنا...... الإِبِلُ: چوتھے دن پانی پینے کے لئے آنا۔ رَبَعَتْ عَلَيْهِ الحُمّٰى: چوتھے دن بخار آنا (...... رُبُوْعًا) الرَّبِيْعُ: موسم بہار آنا۔
رَبَعَ: (ف ن ض) رَبْعًا. الحَبْلَ: چار بل کی رسی بٹنا...... القَوْمَ: اپنے آپ کو ملا کر چار یا چالیس کرنا۔ چوتھائی مال لینا۔
رُبِعَ. القَوْمُ: موسم بہار کی بارش پانا اور ایسا ہی زمین کے لئے ہے۔ زمین کی صفت (مَرْبُوْعَة)...... الرَّجُلُ: چوتھے دن بخار آنا۔
رَبَّعَ. البَيْتَ او الحَوْضَ: مکان یا حوض چوکور بنانا۔
رَابَعُوا. الحِمْلَ: بوجھ جس لکڑی کے ذریعہ

اٹھایا جائے اس کو بوجھ کے نیچے داخل کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَابَعْتُہٗ" میں نے اس کے ساتھ بوجھ کو لکڑی کے سہارے سے اُونٹ کی پیٹھ پر لادا۔

اَرْبَعَ: چوتھے سال میں داخل ہونا۔

...... الْقَوْمُ: چار ہونا۔ موسم بہار میں داخل ہونا۔ موسم بہار کی اقامت گاہ یا سبزہ زار اور پانی پر وارد ہونا...... الإبلَ: پانی پر جانے کے لئے آزاد چھوڑ دینا۔ اَرْبَعَ الرَّجُلُ: بڑھاپے میں بچہ پیدا ہونا۔

اُرْبِعَ. الرَّجُلُ: چوتھیا بخار والا ہونا۔

تَرَبَّعَ. فِي جُلُوسِهٖ: چار زانو ہو کر بیٹھنا۔

(...... وارْتَبَعَ) الْجَمَلُ: اُونٹ کا بہار کا سبزہ چر کے موٹا ہونا...... بِالْمَكَانِ: فصل بہار میں اقامت کرنا۔ وارْتَبَعَ الْحَجَرَ: پتھر اٹھانا۔

اِسْتَرْبَعَ. الرَّمْلُ: ریت کا تہ بتہ ہونا۔

...... الشَّيْءَ: طاقت رکھنا۔

الرَّبْعُ: مص۔ گھر۔ گھر کا ارد گرد۔ اترنے کی جگہ۔ موسم گزارنے کی جگہ۔ لوگوں کی جماعت۔ لاش۔ ج رِبَاع ورُبُوْع واَرْبُع واَرْبَاع (...... والرَّبَع): میانہ قد۔

الرُّبْعُ والرُّبُعُ: چوتھائی ج اَرْبَاع ورُبُوْع.

الرُّبَعُ: اُونٹنی کا بچہ جو ابتدائی موسم بہار میں پیدا ہو اور اگر آخر میں پیدا ہو تو اس کو هُبَع کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُمْ رُبَعٌ ولاهُبَعٌ" ج رِبَاع واَرْبَاع مؤنث رُبَعَة ج رُبَعَات ورِبَاع.

الرِّبْعُ: تین دن اُونٹوں کو روک کر چوتھے دن پانی پلانا۔ حُمَّى الرِّبْعِ: چوتھیا بخار۔

الرَّابِعُ: فا۔ چوتھا۔ رَبِيْعٌ رَابِعٌ: بہت فراخی اور ارزانی کا موسم بہار۔ اِبِلٌ رَوَابِعُ: چوتھے دن پانی پینے والے اُونٹ۔

رُبَاعَ: چار چار۔

کہا جاتا ہے "اَتَوْا رُبَاعَ": وہ لوگ چار چار آئے۔

الرَّبْعَةُ: میانہ قد (مذکر و مؤنث) ج رَبَعَات ورَبْعَات: عطر فروش کا ڈبہ۔ کہا جاتا ہے "فَتَحَ الْعَطَّارُ رَبْعَتَهٗ" عطر فروش نے اپنا ڈبہ کھولا۔

الرَّبَاعُ: اچھی حالت۔ کہا جاتا ہے "هُمْ عَلٰى رَبَاعِهِمْ" وہ لوگ اپنی اچھی حالت پر ہیں۔

الرَّبَاعَةُ والرِّبَاعَةُ: اچھی حالت۔ کہا جاتا ہے "لَيْسَ فِيْهِمْ مَنْ يَضْبِطُ رَبَاعَتَهٗ اِلَّا فُلَانٌ" ان لوگوں میں فلاں کے علاوہ کوئی اپنی خوشحالی کو برقرار رکھنے والا نہیں۔ سرداری۔ کہا جاتا ہے "لَايُقِيْمُ رَبَاعَةَ الْقَوْمِ اِلَّا فُلَانٌ" قوم کی سرداری کو فلاں ہی برقرار رکھ سکتا ہے۔ و "هُوَ رَبَاعَةُ قَوْمِهٖ" وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔ مملوک چیز جس سے انسان کی حالت اچھی ہو۔

الرَّبَاعِيَةُ: سامنے کے چار دانتوں اور کچلیوں کے درمیان والا دانت۔ ج رَبَاعِيَات.

الرَّبَاعِيْ: وہ جانور جس کے رباعی دانت گر گئے ہوں۔ ج رُبْع ورُبُع ورِبْعَان ورِبَاع ورُبَع واَرْبَاع مؤنث رَبَاعِيَة ج رَبَاعِيَات.

الرُّبَاعِيُّ: چار سے مرکب۔

الرَّبِيْعُ: ج اَرْبِعَة ورِبَاع واَرْبِعَاء: موسم بہار۔ موسم بہار کی بارش۔ موسم بہار کی پیداوار۔ سبز چارہ۔ کہا جاتا ہے "رَبِيْعٌ رَابِعٌ" فراخی اور ارزانی کا موسم بہار...... ج اَرْبِعَا ورُبْعَان: زمین کے لئے پانی کا حصہ...... ج رُبُع: چوتھائی۔

الرَّبِيْعِيُّ. مِنَ الْمَسَاكِنِ: موسم بہار کی اقامت گاہ۔

الرَّبِيْعَةُ: پتھر جو طاقت کی آزمائش کے لئے اٹھایا جائے۔ باغ۔ لوہے کا خود۔ توشہ دان۔ خوشبو وغیرہ رکھنے کا برتن۔

الرُّوَيْبِعُ: کمزور۔ کمینہ۔

الرُّوَيْبِعَةُ: پستہ قد۔ چار زانو بیٹھنے والے کی نشست۔ اُونٹ کے بچوں کی ایک بیماری۔

اَرْبَعَةٌ: چار۔ مؤنث اَرْبَع. الرِّيَاحُ الْاَرْبَعُ: پچھوائی۔ پروائی۔ دکھنی۔ اُتری ہوائیں۔

ذَوَاتُ الْاَرْبَعِ: چار پائے۔

اُمُّ اَرْبَعٍ واَرْبَعِيْنَ: ایک قسم کا کیڑا۔

اَلْاَرْبِعَاءُ. مثلثة الباء: بدھ کا دن۔ تثنیہ اَرْبِعَاوَان. ج اَرْبِعَاءَات واَرْبِعَاوَات.

قَعَدَ (الاُرْبُعَاء والاُرْبُعَاوٰى): وہ چار زانو بیٹھا۔

الاُرْبُعَاء: ستون خانہ۔

اَرْبَعُوْنَ: چالیس۔

الْمَرْبَعُ: موسم بہار کی بارش (...... والمُرْتَبَع): موسم بہار کی اقامت گاہ۔

المِرْبَعُ والمِرْبَعَةُ: لکڑی جو جانور پر بوجھ لادنے کے لئے استعمال کی جائے۔

المُرْبِعُ: موسم بہار میں بچہ جننے والی اُونٹنی۔

المُرْبَعُ: چوتھیا بخار والا۔

الْمُرَبَّعُ: چار ستون والا یا چار ضلعوں والی شکل۔ حاصلِ ضرب جو کسی عدد کو اسی سے ضرب دے کر حاصل ہو جیسے ۴×۴=۱۶

المِرْبَاعُ: وہ جگہ جہاں کی سبزی ابتدائی موسم بہار میں اُگے۔ مالِ غنیمت کی چوتھائی جو زمانہ جاہلیت میں سردار لیا کرتا تھا۔ موسم بہار میں بچہ دینے والی اُونٹنی۔

(...... والمُرْتَبِع والمَرْبُوْع): درمیانہ قد۔

المَرَابِيْعُ: ابتدائے موسم بہار کی بارشیں۔

اليَرْبُوْعُ: ایک قسم کا چوہا جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی ہوتی ہے۔ ج يَرَابِيْع.

رَبَغَ (ف) رَبْغًا. الْقَوْمُ فِى النَّعِيْمِ: خوشحال زندگی بسر کرنا۔

رَبِغَ (ف) رَبْغًا. عَيْشُهٗ: فراخ و آسودہ ہونا...... الرَّجُلُ: بدکار و شوخ چشم ہونا۔ صفت (رَبِغ)

رَبُغَ (ک) رَبَاغَةً: بہت ہونا۔

الاَرْبَغُ: کثیر و کشادہ۔

رَبَقَهٗ (ن ض) رَبْقًا ورَبَّقَهٗ: پھندے سے باندھنا...... ہ فِى الاَمْرِ: کام میں ڈالنا۔

ورَبَّقَ الْكَلَامَ: جھوٹ سے مزین کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَبَقَ الرَّجُلُ اَبْنَاءَ حَبْلِهٖ واَرْبَاقَهٗ" مرد نے اپنے بکری کے بچوں کے لئے رسی کا پھندا بنایا۔

تَربَّقَهٗ: لٹکانا۔ کہا جاتا ہے "تَربَّقْتُ الشَّیْءَ فِیْ عُنُقِیْ" میں نے چیز کو اپنی گردن میں لٹکایا۔

اِرْتَبَقَ. فِی الحِبَالَةِ: لٹکانا ...... فِی الْاَمْرِ: کسی کام میں پھنسنا اور اسی سے ہے "اِرْتَبَقْتُ فِیْ حِبَالَتِهٖ" یعنی میں اس کے مکر و فریب میں پھنس گیا۔

الرِبْق: پھندوں والی رسّی۔

الرِبْقَة والرُبْقَة: رسی کا پھندا۔ ج رِبَق ورِبَاق واَرْبَاق: کہا جاتا ہے "حَلَّ رِبْقَتَهٗ" اس نے اس کے رنج و غم کو دور کر دیا۔ و "نَقَضُوا الحِبَالَ واکلُوا الرِبَاقَ" انہوں نے عہد و پیمان توڑ دیئے۔

الرَبِیْق: پھندے سے باندھا ہوا یا پھندے میں پھنسا ہوا۔

المُرَبَّقَة: چربی سے تر کی ہوئی روٹی۔

التِرْبِیْق: بکری باندھنے کی رسّی۔

اُمُّ الرُّبَیْق: بلا۔

رَبَکَ (ن) رَبْکًا. الشَّیْءَ: ملانا۔

الرَبِیْکَة: گارا بنانا ...... ہ: کیچڑ میں گرانا۔

رَبِکَ (س) رَبَکًا: پیچیدہ و دشوار معاملہ میں پھنسنا۔ صفت (رَبِکٌ ورَبِیْکٌ)

اِرْتَبَکَ. فِی الوَحْلِ: کیچڑ میں گرنا ...... فِی الاَمْرِ: پھنس کے رہ جانا ...... فِیْ کَلَامِهٖ: رک رک کے گفتگو کرنا ...... الصَّیْدُ فِی الحِبَالَةِ: شکار کا جال میں تڑپنا۔ پھڑ پھڑانا ...... الاَمْرُ: معاملہ میں پیچیدہ ہونا۔

اِرْبَاکَ اِرْبِکَاکًا. رَأْیُهٗ: رائے کا گڑبڑ ہوجانا ...... الرَّجُلُ عَنِ الاَمْرِ: کام سے رک جانا۔

الرَبِیْکَة: گارا۔ دودھ ملا ہوا مکھن۔ کہا جاتا ہے "رَمَاهُ بِرَبِیْکَةٍ" اس نے اس کو پیچیدہ معاملہ میں پھنسا دیا (...... والرَبِیْک والرَبُوْک): ایک قسم کا کھانا جو پنیر، کھجور اور گھی ملا کر تیار کرتے ہیں اور کبھی پانی ڈال کر پیتے ہیں۔

الاَرْبَک. مِنَ الاِبِلِ: کالا اونٹ۔

رَبَلَ (ن ض) رَبْلًا. القَوْمُ: بڑھنا۔ زیادہ تعداد والی ہونا۔ رَبَلَتِ المَرَاعِیْ: بہت گھاس والی ہونا۔

رَبَّلَ واَرْبَلَ. المَکَانُ: موسم خزاں کی نباتات والی جگہ ہونا۔

رَابَلَ: بدکار ہونا اور برائی کا منتظر رہنا۔

تَرَابَلَ: لوگوں پر لوٹ ڈالنا۔

تَرَبَّلَ: موسم خزاں کی سبزی کھانا۔ شکار کرنا۔ بہت گوشت والا ہونا ...... جِسْمُهٗ: پھولنا ...... الاَرْضُ: موسم خزاں کی بہت سبزی والی ہونا۔ موسم خزاں کے آنے پر خشک ہونے کے بعد سرسبز ہونا۔ تَرَبَّلَ القَوْمُ: موسم خزاں کی سبزی چرانا۔

اِرْتَبَلَ. مَالُهٗ: بہت ہونا۔

الرِبْل: موسم خزاں کے پودے و سبزی جو بغیر بارش کے رات کی نمی کی وجہ سے پھوٹے۔ ج رُبُوْل.

الرِبَل: بہت سبز رنگ کی ایک قسم کی گھاس۔

رَجُلٌ (رَبِلٌ): موٹا مرد۔

الرَبَلَة والرَبْلَة: ران کی جڑیں۔ موٹا گوشت۔ ج رَبَلات.

الرِبِّیْل: تنہا لوٹ ڈالنے والا چور۔ موٹا۔

الرَبَالَة والرَبِیْلَة: گوشت کی زیادتی۔ کہا جاتا ہے "ضَمَرَ بَعْدَ رَبَالَه" وہ موٹائی کے بعد دبلا ہو گیا۔ الرَبِیْلَة: تری۔ نعمت۔ فراخی۔ زندگی۔

الرِئْبَال: لمبی پیچیدہ نباتات۔ شیر۔ ج رَئَابِیْل.

المِرْبَال: بہت موسم خزاں کے نباتات والی زمین۔

الرَبِیْل: ناز و نعم میں پلی ہوئی موٹی عورت، موٹی اونٹنی۔

اَرْبَنَهٗ: بیعانہ دینا۔

تَرَبَّنَ: جہاز کا کپتان ہونا ...... السَّفِیْنَةَ: کشتی چلانا۔

الرُبُوْن والاَرْبُوْن والاُرْبَان: بیعانہ۔

الرُبَّان والرُبَّانِیّ: جہاز کا کپتان۔ ج رَبَابِنَة ورَبَابِیْن. رُبَّانُ کُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کا بڑا حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ بِرُبَّانِهٖ اَوْ بِرُبَّانِیَّةٍ" اس نے سارا لے لیا۔

رَبَا یَرْبُوْا رِبَاءً ورُبُوًّا. المَالُ: زیادہ ہونا۔ بڑھنا ...... الرَّابِیَةَ: ٹیلہ پر چڑھنا۔ (رَبْوًا) الفَرَسُ: پھولنا۔ سانس چڑھنا۔ (...... رَبْوًا ورُبُوًّا) الوَلَدُ: لڑکے کا بڑھنا اور تیز کہا جاتا ہے "رَبَیْتُ ورَبِیْتُ رَبَاءً ورَبِیًّا" میں نے نشوونما پائی۔

رَبّٰی تَرْبِیَةً وتَرَبّٰی. الوَلَدَ: لڑکے کا پرورش کرنا۔ غذا دینا۔ مہذب بنانا۔ رَبَّی الشُّفَاحَ بالسُّکَّرِ: مربہ ڈالنا۔

رَابٰی مُرَابَاةً: سود پر مال دینا۔

الرَّجُلَ: بہتر سلوک کرنا۔

اَرْبٰی اِرْبَاءً: سود لینا ...... الشَّیْءَ: بڑھانا ...... ہ: اُمید دلانا (...... عَلَیْهِ فِیْ کَذَا وارْتَبَا اِرْتِبَاءً): زیادہ کرنا۔

الرِبَا: زیادتی۔ سود۔ بیاج۔ نسبت کے لئے رِبَوِیٌّ.

الرَبَاءُ: زیادتی۔ احسان۔ کہا جاتا ہے "لِفُلَانٍ عَلَیَّ رَبَاءٌ" فلاں کا میرے اوپر احسان ہے۔

الرَابِیَة: ج رَوَابٍ و (الرُبْوَة والرَبْوَة والرِبْوَة) ج رُبًی ورُبِیٌّ: ٹیلہ۔

الرِبْوَة. عِنْدَ الحُسَّابِ الرِبْوَة: دس لاکھ۔ بڑی جماعت (مانند دس ہزار کے) ج رِبًی.

الرُبَیَّة: حشرات الارض کی ایک قسم۔ بلی۔

الرَبَاة والرَبَاوَة: بلندی۔ ٹیلہ۔

الرَبْو: ٹیلہ۔ چڑھی ہوئی سانس۔ جماعت۔ ج اَرْبَاء. الرَبْو والرَبْوَةُ عِنْدَ الاَطِبَّاء: جوف کی سوجن۔ ایک بیماری جو پھیپھڑے میں ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سانس لینی دشوار ہوتی ہے۔

الاُرْبِیَّة: اہل خاندان۔ چچا زاد بھائی۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِیْ اُرْبِیَّةِ قَوْمِهٖ" یعنی وہ اپنے اہل اور اپنے قبیلہ میں آیا۔ ران کی جڑ یا ران کے بالائی حصہ اور پیٹ کے درمیان کا حصہ۔

رَتَّ (ض) رَتَتًا: ہکلانا۔ تتلانا۔ صفت مذکر (أرَتُّ): وصفت مؤنث (رَتَّا ورَتّی) ج رُتٌّ.

أرَتَّهُ إرْتَاتًا. اللّٰهُ: ہکلا کر دینا۔

الرَّتُّ: سخت۔ نرسور۔ جنگلی سور۔ ج رِتَتَه.

الرَّتُّ: رئیس۔ سردار۔ ج رُتُوت: کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ رُتُوتِ النَّاس" وہ لوگوں کا سردار ہے۔

الرُّتّه: ہکلا پن۔ لکنت۔ زبان کی بستگی۔

رَتَأَ (ف) رُتُوءًا: گلا گھونٹنا...... العُقْدَة: گرہ مضبوط کرنا...... فِي المَكَان: اقامت کرنا...... الرَّجُلُ: چلا جانا۔

أرْتَأَ: رک رک کر ہنسنا۔

رَتَبَ (ن) رَتْبًا ورُتُوبًا. الشَّيُ: قائم و ثابت ہونا۔ سیدھا کھڑا ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَتَبَ في الصَّلٰوة" وہ نماز میں سیدھا کھڑا ہوا۔

رَتَّبَهُ: ثابت کرنا۔ مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا۔

أرْتَبَ: سیدھا کھڑا ہونا۔ باوجود بے نیازی کے سوال کرنا...... الغُلامُ الكَعْبَ: نصب کرنا۔ کھڑا کرنا۔

تَرَتَّبَ: ترتیب وار ہونا۔ سیدھا کھڑا ہونا۔

الرَّتَب: سختی و تنگی۔ بلند زمین۔ قریب قریب چٹانیں جن میں بعض بعض سے بلند ہوں۔ (...... والرَّتْب): خنصر و بنصر کے درمیان کا فاصلہ۔ چھنگلیا کے پاس والی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان کی جگہ۔

الرَّتَبَة: انگلیوں کے درمیان کا فاصلہ۔

الرُّتْبَة: مرتبہ۔ ج رُتَب.

التُّرْتُب والتُّرَتَب: قائم و ثابت چیز۔ ہمیشگی۔ مٹی۔ غلام جس کے یکے بعد دیگرے تین مالک ہوں۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا تُرْتُبًا" وہ سارے آئے۔

التُّرْتُبَة: راستے کے مانند جس پر آدمی چلے۔

الراتِب: فا۔ عَيْشٌ رَاتِبٌ: عیش دائم۔ والرَّاتِبُ عِنْدَ المحَدِثِيْن: تنخواہ۔ وظیفہ۔ ج رَوَاتِب. الرَّوَاتِب: سنن مؤکدہ۔

المَرْتَبَة: درجہ۔ اعلٰی درجہ۔ ج مَرَاتِب.

رَتَجَ (ن) رَتْجًا. البَابَ: دروازہ بند کرنا (...... رَتَجَانًا) الصَّبِيُ: بچے کا چلنے لگنا۔

رَتِجَ (س) رَتَجًا. الخَطِيْبُ: خطیب کا تقریر میں بند ہو جانا۔

أرْتَجَ. البَابَ: دروازہ مضبوط بند کرنا...... الثَّلْجُ: برف کا لگاتار گرنا۔ ...... الخَصْبُ: ساری زمین کو عام ہونا۔ ...... الدَّجَاجَةُ: مرغی کا انڈوں سے بھر جانا۔ ...... البَحْرُ: سمندر کا جوش مارنا۔

أُرْتِجَ وأُرْتِتِجَ واُسْتُرْتِجَ. الخَطِيْبُ: خطیب کا تقریر میں بند ہو جانا۔

الرَّتَجُ والرِّتَاج: پھاٹک۔ بڑا بند دروازہ جس میں ایک چھوٹا سا دروازہ ہو۔

سِكَّة (رَتَج): بند گلی۔ مَالٌ رِتَجٌ: مال جس کے حاصل کرنے کی کوئی سبیل نہ ہو۔

الرِّتَاجَة: چٹان۔ ج رَتَائِج. (...... والمَرْتَج): تنگ راستہ۔ ج مَرَاتِج.

المِرْتَاج: تنگ راستہ۔ کنجی۔ مکان (مُرْتَج): بہت نباتات والی جگہ۔

رَتَخَ (ف) رُتُوخًا. العَجِيْنُ: گندھے ہوئے آٹے کا پانی زیادہ کرنے سے پتلا ہونا...... بِالمَكَانِ: اقامت کرنا...... مِنَ الخَيْرِ: پیچھے رہنا۔

رَتَعَ (ف) رَتْعًا ورُتُوعًا ورِتَاعًا: آسودہ زندگی بسر کرنا...... فِي المكان: اقامت کرنا اور فراخی کے ساتھ کھانا پینا۔ صفت (رَاتِع) ج رُتَّع ورُتَّع ورِتَاع ورُتُوع ورَاتِعُوْن.

رَتَعَ فِيْ مَالِ فُلانٍ: دوسرے کے مال سے کھانے پینے میں فائدہ اٹھانا۔ فِيْ لَحْمِ فُلانٍ: غیبت کرنا۔

أرْتَعَ. القَوْمُ: سرسبز زمین میں پہنچنا اور چرانا...... الأرْضُ: چرنے والے کو آسودہ کرنا...... الغَيْثُ: بارش کا چارہ کو اُگانا۔ الدَّوَابَّ: جانوروں کو چرانا۔

الرَّتْعَة: سبزے کی کثرت اور اسی سے ہے "أسْمَنَنِيْ القَيْدُ والرَّتْعَةُ" مجھ کو قید اور آسودگی نے موٹا کر دیا۔

الرَّتِع: آسودہ زندگی والا جس کو ہر چیز حاصل ہو۔ كَلأٌ رَتِعٌ: چرنے والے کے لئے کافی گھاس۔

الأرْتَاع. مِنَ النَّاس: بہت لوگ۔ کہا جاتا ہے "رَأيْتُ أرْتَاعًا مِنَ النَّاس": میں نے بہت لوگوں کو دیکھا۔

الرَّتَّاع: سرسبز چراگاہ میں اپنے اُونٹوں کو لے جانے والا۔

المُرْتِع: آسودہ زندگی والا جس کو ہر چیز حاصل ہو۔

المَرْتَعُ: چراگاہ۔

رَتَقَ (ن) رَتْقًا. الثَّوْبَ: جوڑنا۔

الفَتْقَ: درست کرنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ الرَّاتِقُ الفَاتِق" وہ اصلاح کرنے والا۔ و "رَتَقَ فتقهُمْ": اس نے ان کے درمیان صلح کرا دی ...... الشَّيْ: بند کرنا۔

إرْتَتَق. الشَّيُ: جڑ جانا۔

الرِّتَاق: دو کپڑے جن کے کنارے جوڑ دیئے گئے ہوں۔

الرَّتَقَة: انگلیوں کے درمیان کا فاصلہ۔

الرُّتُوْق: عزت و شرف۔

رَتَكَ: (ض ن) رَتْكًا ورَتَكًا ورَتَكَانًا البَعِيْرُ: اُونٹ کا چھوٹے چھوٹے قدم سے دوڑنا۔

أرْتَكَ. البَعِير: اُونٹ کو چھوٹے چھوٹے قدم سے دوڑانا۔ أرْتَكَ الضَّحِكَ: آہستہ ہنسنا۔

المَرْتَك: مرداسنگ۔

رَتِلَ: (س) رَتَلاً. الشَّيْ عمدہ نظم و ترتیب سے ہونا۔ صفت (رَتِل)

رَتَّلَ. الكَلامَ: اچھی طرح ترتیب دینا۔ ...... القُرْآن: قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر عمدہ طریقے سے پڑھنا۔

تَرَتَّلَ. فِيْ القَوْلِ: ٹھہر ٹھہر کے اچھی طرح بولنا۔

الرَّتَل: مص۔ عمدہ گفتگو۔ کہا جاتا ہے "كَلامٌ

رَتَـلٌ" خوبی۔ آراستگی۔ ہر چیز کی خوبی۔
ثَغرٌ رَتِلٌ" خوبصورت ہموار دانت۔
التَّرتِیل: پڑھنے کے وقت آواز پست کرنا۔ آواز کو عمدہ بنانا۔ مولدین کے نزدیک ترتیل آواز کو پڑھنے یا گانے میں اس طرح بنانا کہ سارے حرف اچھی طرح ادا ہوں۔
الاَرتَل: اچھی ترتیب والا۔ تتلانے والا۔
الرُّتَیلاء: کیڑے مکوڑے وغیرہ جیسے مکڑی مکھی وغیرہ۔ ج رُتَیلاوَات: ایک قسم کی نباتات جس کے پھول سوسن کے پھول کی طرح ہوتے ہیں۔
رَتَمَهٗ (ض) رَتمًا: توڑنا یا کوٹنا...... فی بَنِی فُلان: پرورش پانا اور کہا جاتا ہے "مَا رَتَمَ بکلِمَةٍ" وہ ایک لفظ نہیں بولا۔ (...... رَتِیمًا) رتم کے دانے کھانے سے بے ہوش ہونا۔ ست ہونا۔
اَرتَمَ وتَرَتَّمَ وارتَتَمَ: یاد رکھنے کے لئے انگلی پر دھاگا لپیٹنا۔ اَرتَمتُ زَیدًا: یاد آنے کے لئے میں نے زید کی انگلی میں دھاگا باندھا۔
الرَّتَم: ایک قسم کا درخت جس کے دانے مسور کی مانند ہوتے ہیں واحد (رَتمَة) الرَّتَم: بھرا ہوا توشہ دان۔ کامل حیاء۔ آہستہ گفتگو۔ راستہ۔
الرُّتَام: بوسیدہ۔
الرَّتمَة: ج رَتَم ورِتَام و(الرَّتِیمَة) ج رَتَائِم: دھاگا جو کسی مقصد کے یاد رکھنے کے لئے انگلی پر لپیٹ لیا جائے۔
الرَّتِیم: آہستہ چال۔ وہ شخص جس کو رتم کے دانے کھانے سے بے ہوشی طاری ہوئی ہو۔ ج رَتَامی۔
شَرٌّ (تُرتُم وتُرتَم): دائمی فساد۔
رَتَنَ (ن) رَتنًا. الشَّحمَ بالعَجِین: گندھے ہوئے آٹے میں چربی ملانا۔
رَتَاہ یَرتُوہ رَتوًا: ڈھیلا کرنا۔ باندھنا۔ القَلبَ: دل کو قوی کرنا...... ہ اِلَیہ: ملانا۔ الدَّلوَ: ڈول کو آہستگی سے کھینچنا (...... رَتوًا ورُتُوًّا) بِرَاسِہ: سر سے اشارہ کرنا......

الرِّجلَ: قدم رکھنا۔
رُتِیَ. فی ذَرعِہ: ست بازو ہونا۔
الرَّتوَة: قدم بلند زمین۔ تھوڑا سا وقت۔ حد نظر تک۔ کہا جاتا ہے "بَینَنَا وبَینَهُم رَتوَة" ہمارے اور ان کے درمیان بہت فاصلہ ہے جو بمقدار حد نظر کے ہے۔
الرَّاتِی: دوسروں سے زائد علم والا۔
رَثَّ (ض) رَثَاثَةً ورُثُوثَةً. الثَّوبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔ صفت (رَثٌّ) ج رِثَاث۔
اَرَثَّ اِرثَاثًا. الثَّوبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔ پرانا کرنا۔
اُرتُثَّ: زخمی کو میدان جنگ سے لایا جانا۔ صفت (مُرتَثّ)
الرَّثُّ: مص۔ گھر کا ردی سامان۔ ج رُثَاث: کہا جاتا ہے "کَلَامٌ غَثٌّ رَثٌّ" یعنی گھٹیا درجہ کا کلام۔
الاَرَثُّ: بوسیدہ۔ پرانا۔
الرَّثِیث: بوسیدہ۔ پرانا۔ زخمی نیم مردہ۔
الرِّثَّة: گھر کا ردی سامان۔ ج رِثَث ورِثَاث: کمزور لوگ۔
الرَّثَاثَة: مص۔ کہنگی۔ بوسیدگی۔
رَثَأَ (ف) رَثأً. اللَّبَنَ: دودھ کا دہی بنانا۔ گاڑھا کرنا...... الشَّیءَ بالشَّیءِ: ملانا...... غَضَبَهٗ: غصہ کا ٹھنڈا پڑنا۔
اَرثَأَ وارتَثَأَ. اللَّبَنُ: دودھ کا گاڑھا ہونا۔ اِرتَثَأَ فی رَأیِہ: رائے میں گڑبڑی کرنا۔ اِرتَثَأَ عَلَیهِم الاَمرُ: گڑبڑ ہونا۔ اِرتَثَأَ. الرَّثِیئَة: دہی پینا۔
الرَّثَأُ والرَّثَأَة: بے وقوفی۔ کم سمجھی۔ کمزور دلی۔
الرَّثِیئَة. رَثأُ اللَّبَنِ: کا اسم۔ دہی۔ بے وقوفی۔ میٹھا ملا ہوا ترش دودھ۔
رَجُلٌ (مَرثُوؤٌ): کمزور دل۔ کم سمجھ۔
رَثَدَ (ن) رَثدًا وارتَثَدَ. المَتَاعَ: سامان کو اوپر نیچے رکھنا۔ صفت مفعولی (رَثِید ومَرثُود)

رَثِدَ: (س) رَثَدًا وارثَثَدَ. المَاءُ: پانی کا گدلا ہونا اور کہا جاتا ہے "اِحتَفَر حَتّٰی اَرثَدَ" اس نے کھودا یہاں تک کہ نمناک مٹی تک پہنچ گیا۔ اَرثَدَ القَومُ: جماعت ہونا۔
الرَّثَد والرَّثَدَة: لوگوں کی جماعت جو مقیم ہو سفر نہ کرتی ہو۔
الرَّثَد: ترتیب سے تہ بتہ رکھا ہوا سامان۔
رَثَدُ البَیتِ: گھر کا ردی سامان۔
المَرثَد والمِرثَد: فیاض وسخی مرد۔ المَرثَد: شیر۔
رَثَطَ: (ن) رُثُوطًا وارثَطَ وتَرَثَّطَ. فی قُعُودِہ: نشست میں جم کے رہنا۔
رَثِعَ: (س) رَثَعًا: بہت حریص ولالچی ہونا۔ صفت (رَثِع) ج رَثِعُون۔
اِرثَعَنَّ اِرثِعنَانًا. المَطَرُ: لگاتار برسنا...... فُلانٌ: کمزور اور ست ہونا...... الشَّعرُ: بال کا لٹکنا۔
رَثَمَ (ض) رَثمًا. الانفَ: ناک توڑ کر خون آلود کر دینا۔ صفت مفعولی (رَثِیم ومَرثُوم)
رَثِمَ: (س) رَثَمًا وارثَثَمَ. الفَرَسُ: ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا۔ صفت مذکر (رَثِم وارثَم): صفت مؤنث (رَثِمَة ورَثمَاء) ج رُثم۔
الرَّثَم والرُّثمَة: گھوڑے کی ناک کے کنارے کا سفید داغ۔
الرِّثمَة: ہلکی بارش۔ ج رِثَام۔
المَرثِم والمِرثَم: ناک۔ ج مَرَاثِم۔
رَثَّنَ تَرثِینًا: اچھی طرح سے بارش ہونا۔
الرَّثَان: لگاتار بارش۔
اَرضٌ (مَرثُونَةٌ ومُرَثَّنَةٌ): بارش شدہ زمین۔
رَثَا یَرثُو رَثوًا ورَثَی یَرثِی رَثیًا ورِثَاءً ورِثَایَةً ومَرثَاةً ومَرثِیَةً. المَیِّتَ: رونا اور محاسن شمار کرنا۔ مرثیہ کے اشعار کہنا۔
رَثَی لَهٗ: رحم کرنا۔
رَثَی یَرثِی رِثَایَةً. عَنهُ حَدِیثًا: یاد کرنا۔
رَثِیَ یَرثَی رَثًی ورَثیًا: جوڑوں کے درد والا ہونا۔

رَثَی وتَرَثَّی. المَیّتَ: رونا اور محاسن شمار کرنا۔

الرَّثَّاءَۃ والرَّثَّایَۃ: نوحہ کرنے والی عورت۔

الرَّثْیَۃ: جوڑوں کا درد (...... والرَّثِیَّۃ): کمزوری۔ سستی۔ بے وقوفی۔

المَرْثَاۃ والمَرْثِیَۃ: وہ اشعار وغیرہ جس میں میت کے محاسن بیان کئے جائیں۔ مَراثٍ و"المَراثِی السَّبع" عرب کے سات مشہور اور منتخب مرثیے۔

رَثِئٌ (مؤنث): کمزور عقل والا مرد۔

الرَّثُوْ: وہی۔

رَجَّ: (ن) رَجًّا: ہلانا۔ حرکت دینا۔

رَجَّہٗ: (ن) ورَجَّ رَجًّا: ہلنا۔ حرکت دینا۔

اِرْتَجَّ. البحرُ: موج مارنا...... الکلامُ: ملتبس ہونا۔

الرَّجَّۃ: حرکت۔ رَجَّۃُ القوم: لوگوں کی آواز کا اختلاط۔

رَجَاجُ. الغنم او الناس: کمزور ولاغر۔ کہا جاتا ہے "نَعْجَۃٌ رَجَاجَۃٌ": لاغر بھیڑ۔

نَاقَۃٌ (رَجَّاء): بڑے کوہان والی اونٹنی جس کا کوہان چلنے میں ہلے۔

اَرْجَأَ. الاَمرَ: کام کا موخر کرنا۔ اَرْجَأَتِ الحَامِلُ: وضع حمل کا زمانہ قریب ہونا۔

الصَّائِدُ: شکاری کا کچھ نہ پانا۔

رَجَبَ: (ن) رَجْبًا. مِنْہُ: شرم کرنا۔

رَجَبَہٗ بِکَلامٍ سَیِّئٍ: تہمت لگانا (...... رَجْبًا ورُجُوْبًا واَرْجَبَ): ڈرنا۔ تعظیم کرنا۔

رَجِبَ: (س) رَجَبًا. مِنْہُ: گھبرانا۔ شرم کرنا۔ رَجِبَہٗ: ڈرنا۔ تعظیم کرنا۔

رَجَّبَہٗ: ڈرنا۔ تعظیم کرنا۔ النخلۃَ: درخت خرما میں ٹیک لگا دینا۔ اردگرد کانٹے لگا دینا اور اسی سے ہے "انا جُذَیْلُھا المُحَکَّکُ وعُذَیْقُھا المُرَجَّبُ" اس قول میں جُذَیْل جذل کی اور عُذَیْق عذق کی تصغیر ہے۔

جذل: کے معنی تنہ اور عذق کے معنی پھل دار درخت خرما۔ محکک جس سے خارشی اونٹ اپنے بدن کو رگڑے اور مُرَجَّب: جس میں پھل کے بوجھ کی وجہ سے تھونی لگا دی گئی ہو۔

رَجَّبَ الرَّجُلُ: رجب کے مہینے میں جانور ذبح کرنا۔

تَرَجَّبَ: خوفزدہ ہونا۔ ہیبت زدہ ہونا...... الرَّجُلَ: ڈرنا۔ تعظیم کرنا۔

رَجَبٌ: قمری سال کا ساتواں مہینہ۔ ج اَرْجَاب ورُجُوْب ورِجَاب: کہا جاتا ہے "اَجَّلْتُکَ اِلٰی سَبْعَۃِ اَرْجَابٍ" میں نے تجھ کو سات رجب یعنی سات سال تک کی مہلت دی۔

رَجَبَان: ماہ رجب وشعبان۔

الرُّجْبَۃ: سہارا جو کھجور کے درخت کے لئے لگایا جائے۔ شکار کرنے کا مچان۔ ج رُجَب.

الرَّاجِبَۃ: انگلی کی جڑ کا جوڑ۔ ج رَوَاجِب.

الاَرْجَاب: آنتیں۔ (واحد نہیں)

المُرَجَّب: معظم۔ خوفناک۔ معظم۔

رَجَحَ: (ف ن ض) رُجْحَانًا ورُجُوْحًا. المیزانُ: جھکنا...... الرّائُ: غالب ہونا۔

...... ہ: دوسرے سے بوجھل ہونا۔

...... دوسرے سے زیادہ بردبار ہونا...... ہ

بِیَدِہٖ: ہاتھ سے وزن کا اندازہ کرنا (رَجَاحَۃً) حلیم وبردبار ہونا۔ بوجھل ہونا۔

رَجَّحَہٗ واَرْجَحَہٗ: جھکا دینا۔ بوجھل کر دینا۔

رَجَّحَ واَرْجَحَ لَہٗ: جھکتا ہوا دینا۔

رَاجَحَہٗ: جھکنے میں غالب ہونے کے لئے مقابلہ کرنا۔

تَرَجَّحَ. الرّائُ عِنْدَہٗ: غالب وبرتر ہونا...... فِی القَوْلِ: مائل ہونا...... الشیئُ: ہلنا...... الاُرْجُوْحَۃُ بِہٖ: جھکنا۔

اِرْتَجَحَ. فی الاُرْجُوْحَۃِ: جھولے میں جھکنا...... الابلُ: آہستہ دوڑنے میں ہلنا۔

الرَّجَّح. مِنَ الجِفَانِ: بھرے ہوئے بڑے پیالے...... مِنَ الکَتَائِبِ: لشکر گراں۔

الاُرْجُوْحَۃُ ج اَرَاجِیْح (لرُّجَاحَۃ والرُّجَّاحَۃ والمَرْجُوْحَۃ): جھولا۔

الاَرَاجِیْح: بیابان۔ آہستہ قدم سے دوڑنے میں اونٹوں کی جنبش۔

اِمْرَأَۃٌ (رَجَاحٌ): بڑے سرین والی عورت۔

رَجَدَ (ن) رَجْدًا: خوشوں کو کھلیان میں لے جانا۔ صفت (رَجَّاد)

اِعْتَرَاجِحَۃ او النِّبَایِنَۃ العَدَدِیَّۃ: (علم جبرا) دو مخالف عدد کا مجموعہ۔

رُجِدَ رَجْدًا ورُجُدًا و اُرْجِدَ: کانپنا۔

رَجَزَ (ن) رَجْزًا: رجز پڑھنا۔ صفت (رَاجِزٌ ورَجَّازٌ ورَجَّازَۃٌ) رَجَزَ بِہٖ: کسی کے سامنے رجز پڑھنا۔

رَجَزَہٗ: کسی کے سامنے رجز پڑھنا۔

رَاجَزَ. صاحبَہٗ: رجز پڑھنے میں مقابلہ کرنا۔

تَرَجَّزَ: رجز پڑھنا...... الرَّعْدُ: لگاتار گڑگڑانا...... السَّحَابُ: بادل کا پانی کی کثرت کی وجہ سے آہستہ حرکت کرنا۔

اِرْتَجَزَ: رجز پڑھنا...... الرَّعْدُ: لگاتار گڑگڑانا...... بفلانٍ: کسی کے متعلق رجز کے اشعار کہنا...... الرَّجَزَ فِی القِتَالِ: لڑائی میں رجز کے اشعار پڑھنا۔

تَرَاجَزَ. القَومُ: رجز پڑھنے میں باہم مقابلہ کرنا۔

الرُّجْز والرِّجْز: گندگی۔ عذاب۔ بتوں کی پرستش۔ بت۔ الرِّجز: گناہ۔

الرَّجَز: اوزان شعر میں سے ایک وزن کا نام۔ اونٹوں کے سرین کی ایک بیماری کا نام۔

الرِّجَازَۃ: عورتوں کے لئے اونٹ پر کی ہودج سے چھوٹی ایک سواری۔ برتن یا کمبل جس میں پتھر ڈال کر بوجھ برابر کرنے کے لئے ایک طرف لٹکا دیا جاتا ہے۔

الاُرْجُوْزَۃ: بحر رجز کا قصیدہ۔ ج اَرَاجِیز.

الاَرْجَز: رجز کی بیماری والا۔

رَجَسَ: (ن ض) رَجْسًا. البعیرُ: اونٹ کا آواز کرنا...... السَّمَاءُ: آسمان کا گڑگڑانا۔

...... فلانًا عَنِ الاَمرِ: روکنا (...... وارْتَجَسَ): پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنا۔

رَجِسَ: (س) ورَجُسَ: (ک) رَجَاسَةً: بُرا کام کرنا۔ صفت (رَجِس)

اِرْتَجَسَتِ. السَّمَاءُ: گڑگڑانا۔ البِنَاءُ: عمارت کے ہلنے سے آواز سنائی دینا۔

الرِجْس والرَّجَس والرَّجِس: گندگی پلیدی۔ الرِجْس: بُرا عمل۔ بُرے عمل کی سزا۔ شیطان کا وسوسہ۔ خفیف حرکت۔

الرَّجَّاس: سمندر۔ کہا جاتا ہے "بَعِيرٌ اوسَحَاب رَجَّاس" بہت تیز آواز والا بادل یا اُونٹ۔

بَعِيرٌ رَجُوْسٌ مِرجس: تیز آواز نکالنے والا اُونٹ۔

المِرْجَاس: پانی کی گہرائی ناپنے والا آلہ۔

المَرْجُوسَة: فساد وگڑگڑاہٹ۔

رَجَعَ: (ض) رُجُوْعًا ومَرْجِعًا ومَرْجِعَةً. ورُجْعَى ورُجْعَانًا: واپس آنا۔ لوٹنا (...... رَجْعًا ومَرْجِعًا ومَرْجَعًا) الكَلَامُ فِيهِ: فائدہ دینا۔ کہا جاتا ہے "مَاهُوَ اِلاَّ سَجْعٌ لَيْسَ فِيهِ رَجْعٌ" یہ صرف تجع ہے اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ العَلَفُ فِي الدَّابَةِ: چارہ کا جانور میں اثر کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ عَوْدَه عَلٰى بَدْئِهِ" وہ جس راستہ سے آیا تھا اسی سے واپس گیا...... الشَّيءُ عَنْهُ اوالَيْهِ: پھیرنا۔ واپس کرنا۔ رد کرنا (...... رُجُوعًا ورِجَاعًا) الطَّيْرُ: گرم جگہ سے سرد جگہ میں جانا۔

رَجَّعَ. فِي صَوْتِهِ: حلق میں آواز کو گھمانا۔ (...... وتَرَجَّعَ) فِي المُصِيبَةِ: ﴿اِنَّا لِلّٰهِ واِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن﴾: کہنا۔ رَجَّعَتِ الدَّابَةُ: قدم رکھنا۔ ترجَّعَ النَّاقَةَ: ایک اُونٹنی کی قیمت سے اسی جیسی دوسری خریدنا۔

رَاجَعَهُ. فِي الْاَمْرِ: دوسرے سے معاملہ میں بات چیت کرنا...... ہ الكَلَامَ: دوبارہ گفتگو کرانا...... الرَّجُلُ: اپنی پہلی بھلی یا بُری عادت کی طرف لوٹ جانا۔

اَرْجَعَهُ: رد کرنا۔ پھیرنا...... الدَّابَةُ: چوپایہ کا گوبر کرنا۔ النَّاقَةُ: اُونٹنی کا لاغر ہونا۔ لاغری کے بعد موٹا ہونا...... الرَّجُلُ فِي المُصِيبَةِ: ﴿اِنَّا لِلّٰهِ واِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن﴾: کہنا...... اللّٰهُ بَيْعَتَهُ: نفع کرانا۔

اِرْتَجَعَ. النَّاقَةَ: ایک اُونٹنی کی قیمت سے اس جیسی دوسری خریدنا۔ اِرْتَجَعَ اِلَى الشَّيءِ: واپس کرنا۔ اِرْتَجَعَهُ: واپس کرنا۔ المَرْاَةُ جِلْبَابَهَا: چہرہ پر دوبارہ ڈال لینا۔ اِرْتَجَعَ عَلَى الغَرِيمِ: مطالبہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "بَاعَ خَيْلَهُ فَارْتَجَعَ مِنْهَا رِجْعَةً صَالِحَةً" اس نے اپنے گھوڑے کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کو نفع بخش کام میں خرچ کیا۔

تَرَاجَعَ. القَوْمُ: اپنے اپنے مقامات پر واپس آنا...... القَوْمُ الكَلَامَ بَيْنَهُمْ: قوم کا آپس میں گفتگو میں اُلٹ پھیر کرنا۔

اِسْتَرْجَعَ. مِنْهُ الشَّيءَ: واپس لینا...... فِي المُصِيبَةِ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ واِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن﴾: کہنا۔ الحَمَامُ فِي غِنَائِهِ: کبوتری کا گٹ گری کرنا۔

الرَّجْعُ: مص۔ خط کا جواب۔ بارش کے بعد بارش۔ نفع۔ موسم بہار کی سبزی۔ تالاب۔ ج رِجَاع ورُجْعَان ورِجْعَان. الرَّجْعُ: لید...... مِنَ الاَرْضِ: زمین کا وہ حصہ جس میں سیلاب دور تک پھیلا ہو...... مِنَ الكَتِفِ: مونڈھے کا نچلا حصہ۔ کہا جاتا ہے "كَوَاهُ عِنْدَ رَجْعِ كَتِفِهِ" اس کی مونڈھے کے نچلے حصہ پر اس نے داغ لگایا۔ رَجْعُ الصَّدَى: آواز بازگشت۔

الرَّجِيعُ مِنَ الكَلَامِ: واپس کی ہوئی گفتگو۔ لید۔ گوبر۔ تالاب۔ موسم بہار کی سبزی۔ اُونٹ کی جگالی۔ ہر واپس کی ہوئی چیز۔ پرانا کپڑا۔ پسینہ۔ ٹھنڈا کھانا جو دوبارہ گرم کیا جائے۔ بَعِيرٌ رَجِيعٌ: سفر سے تھکا ہوا اُونٹ۔ ج رَجَائِع. دَابَّةٌ رَجِيعُ اَسْفَارٍ: بار بار سفر میں لوٹ لوٹ جانے والا چوپایہ۔

الرَّاجِع: فا۔ عورت جس کے شوہر کی وفات ہو چکی ہو اور وہ اپنے کنبہ میں چلی گئی ہو۔ ج رَوَاجِع.

الرِّجْعَةُ. رجع: کا اسم نوع۔ جمت۔ اُونٹ۔ چھوٹے چھوٹے معمولی جن کی قیمت سے دوسرے اُونٹ خرید کر نفع اٹھائیں۔

الرَّجْعَةُ: واپسی۔

والرُّجْعَةُ والرُّجْعَى والرُّجْعَان والرُّجُوْعَةُ: خط کا جواب۔ المَرْجِعُ: لوٹنے کی جگہ۔ مونڈھے کا نچلا حصہ۔

المَرْجُوعُ والمَرْجُوعَةُ: خط کا جواب۔ گودنے کے نشانات جو دوبارہ تازہ ہو گئے ہوں۔ کہا جاتا ہے "لَيْسَ هٰذَا البَيْعُ مَرْجُوْعٌ" اس بیع کی واپسی نہیں۔

المُرَاجِعُ. مِنَ النِّسَاءِ: عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ اپنے کنبہ میں واپس آگئی ہو۔

الرِّجَاعُ: مہار کا وہ حصہ جو اُونٹ کی ناک پر ہو۔ ج اَرْجِعَةٌ ورُجُعٌ.

رَجَفَهُ: (ن) رَجْفًا ورَجَفَانًا ورَجِيْفًا: تیز ہلانا۔ ہلنا (لازمی ومتعدی) الرَّجُلُ: بہت کانپنا۔ کسی خوف کے لاحق ہونے سے قرار نہ پکڑنا۔ الاَرْضُ: زمین میں بھونچال ہونا۔ القَوْمُ: لڑائی کے لئے تیار ہونا...... الرَّعْدُ: گڑگڑانا...... الاَسْنَانُ: دانتوں کا گرنا۔

اَرْجَفَ: لوگوں کو بھڑکانے کے لئے بری خبروں کو پھیلانا...... القَوْمُ: بالشَّيءِ وفيه: گھسنا...... الرِّيحُ الشَّجَرَ: ہوا کا درخت کو ہلانا۔

اُرْجِفَتِ الاَرْضُ: زمین میں بھونچال ہونا۔ زلزلہ ہونا۔

تَرَجَّفَ وارْتَجَفَ: بہت زیادہ کانپنا۔

اِسْتَرْجَفَ. رَاْسَهُ: حرکت دینا اور کہا جاتا ہے "خَرَجُوْا يَسْتَرْجِفُوْنَ الاَرْضَ نَجْدَةً" وہ لوگ نکلے اس حال میں کہ انہوں نے زمین میں شجاعت و دلیری کی وجہ سے زلزلہ ڈال دیا۔

الرَّجْفَةُ: اسم مرۃ۔ زلزلہ۔ بھونچال۔

الرَّاجِف: فا۔ جوڑی والا بخار۔

الرَّاجِفَةُ: قیامت کے روز صور کا پہلا نفخہ۔

الرَّجَّاف: بہت کانپنے والا۔ سمندر۔ قیامت کا دن۔
الأَرَاجِيف: گھڑی ہوئی جھوٹی خبریں۔ کہتے ہیں "إِذَا وَقَعَتِ الْمَخَاوِيفُ كَثُرَتِ الْأَرَاجِيف" جب خوف بڑھ جایا کرتا ہے تو جھوٹی خبریں بہت اڑتی ہیں۔
التَّرَجَاف: اضطراب۔ بے قراری۔
رَجَلَ: (ن) رَجْلاً. الفَصِيلَ: اُونٹ کے بچے کو ماں کا دودھ پینے کے لئے آزاد چھوڑ دینا۔ الشَّاةَ: بکری کی ٹانگیں باندھ دینا۔ رَجَلَه: ٹانگ پر مارنا۔
رَجِلَ: (س) رَجَلاً: پیدل چلنا۔ بیمار ٹانگ والا ہونا...... الدَّابَّةُ: ایک ٹانگ میں سفیدی والا ہونا۔ الشَّعرُ: بال کا کچھ گھنگھریالے ہونا۔ الفَصِيلُ: اُونٹ کے بچے کا ماں کا دودھ پینے کے لئے آزاد چھوٹنا۔
رَجَّلَهُ: قوی کرنا...... الشَّعرَ: کنگھی کرنا۔
أَرْجَلَهُ: مہلت دینا۔ پیدل چلانا۔ الفَصِيلَ: اُونٹ کے بچے کو ماں کا دودھ پینے کے لئے آزاد چھوڑنا۔
تَرَجَّلَ: سواری سے اُتر کر پیدل چلنا...... المَرْأَةُ: مرد جیسی ہونا...... الشَّمسُ: آفتاب کا بلند ہونا...... البِئرَ وفي البئرِ: بغیر کچھ لٹکائے ہوئے کنوئیں میں اُترنا...... الزَّنْدَ: پاؤں کے نیچے رکھنا۔
اِرْتَجَلَ: دیگچی میں پکانا۔ الشَّاةَ: ٹانگیں باندھنا...... ہ: پاؤں سے پکڑنا...... الزَّنْدَ: پاؤں کے نیچے رکھنا...... الكَلامَ: فی البدیہ کہنا۔
...... بِرَأْيِهِ: منفرد ہونا...... الرَّجُلُ: پیدل چلنا۔
...... النَّهَارُ: دن کا چڑھنا...... الفَرَسُ: درمیان دو رفتاروں کے آرام لینا۔ کہا جاتا ہے "اِرْتَجِلْ رَجْلَكَ" اپنی شان کو لازم پکڑ۔
الرَّجْلُ: مص۔ پیدل چلنے والا۔ مرد۔ شَعرٌ رَجْلٌ: کچھ گھنگھریالے بال۔

الرِّجْلُ. ج أَرْجُل: پاؤں۔ ج أَرَاجِل: کسی چیز کا حصہ۔ ٹڈی دل (یہ بغیر واحد کے جمع ہے) کہا جاتا ہے "جَاءَتْ رِجْلٌ دِفَاعٌ" یعنی بہت بڑا لشکر آیا (جو ٹڈی دل کے مشابہ ہے) عہد۔ زمانہ۔ کہا جاتا ہے "كَانَ ذٰلِكَ فِي رِجْلِ فُلَانٍ" یعنی فلاں کے عہد میں ایسا تھا۔ الرِّجْلُ: پاجامہ۔ سفید کورا کاغذ۔ فقیری۔ آدمی کا پاخانہ۔ بہت سونے والا مرد۔ خوف تم کہتے ہو "أَنَا مِنْ أَمْرِي عَلٰى رِجْلٍ" مجھے اپنے امر کے فوت ہونے کا خوف ہے۔ پیش قدمی۔ رِجْلُ البَحرِ: کھاڑی خلیج۔ رِجْلَا السَّهمِ: تیر کے دونوں کنارے۔ رِجْلُ الغُرَابِ ورِجْلُ الجَرَادِ: دو نباتات کے نام رِجْلُ الجَبَّارِ ورِجْلُ الجَوْزَاءِ ورِجْلُ قَنْطُورُس: ستاروں کے نام۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يُقَدِّمُ رِجْلاً وَيُؤَخِّرُ أُخْرٰى" یعنی وہ اپنے معاملہ میں متردد ہے کبھی ایک قدم اٹھاتا ہے کبھی دوسرا۔
الرَّجُلُ: مرد۔ پیدل چلنے والا۔ ج رِجَال ورِجْلَة ورَجْلَة وأَرَاجِل ورِجَالَات: کہا جاتا ہے "فُلَانٌ رَجُلٌ فِي الرِّجَالِ": فلاں کامل مرد ہے۔
الرَّجَلُ: مص...... مِنَ الشَّعرِ: کم گھنگھریالے بال۔ ج أَرْجَال ورَجَالٰى.
الرَّاجِلُ: پیدل چلنے والا۔ الرَّجِلُ مِنَ الشَّعرِ: کم گھنگھریالے بال۔
الرَّاجِلُ: فا۔ پیدل چلنے والا۔ ج رَجْل ورَجَّالَة ورُجَّال ورِجَال ورَجَالٰى ورُجَالٰى ورُجْلَان: کہا جاتا ہے "جَاءَتِ الخَيَّالَةُ والرَّجَّالَةُ" سوار و پیادے سب آئے۔ و "أَغَارَ عَلَيْهِم بِخَيْلِهِ ورَجْلِهِ": اس نے ان پر اپنے سوار و پیادوں سے لوٹ ڈالی۔ رَجُلٌ رَاجِلٌ: پیدل چلنے والا مرد۔
الرِّجْلَةُ: خرفہ کا ساگ۔ خرفہ کا ساگ اُگنے کی جگہ۔ ج رِجَل.
الرُّجْلَةُ: چلنے کی قوت۔ مردانگی۔ الرُّجْلَةُ: جانور کی ایک ٹانگ کی سفیدی۔
الرَّجُلَةُ: عورت۔
الرَّجِيلُ: ج أَرْجِلَة وأَرَاجِل وأَرَاجِيل: پیدل چلنے والا...... ج رَجْلٰى ورُجَالٰى ورَجَالٰى: بہت چلنے پر قادر۔ كَلامٌ رَجِيلٌ: فی البدیہہ کلام۔ رَجُلٌ رَجِيلٌ: قوی مضبوط مرد۔
مَكَانٌ رَجِيلٌ: جگہ جس کے دونوں کنارے دور دور ہوں۔ فَرَسٌ رَجِيلٌ: سدھا ہوا سواری شدہ گھوڑا جس کو پسینہ نہ آئے۔
الأَرَاجِيلُ: شکاری لوگ۔
الرُّجُولَةُ والرُّجُولِيَّةُ والرُّجُولِيَّة والرُّجْلِيَّةُ: مردی۔ مردانگی۔
الرَّجْلَانُ: پیدل چلنے والا۔ ج رُجَالٰى ورَجَالٰى ورَجْلٰى: مؤنث رَجْلٰى. ج رِجَال ورَجَالٰى.
الأَرْجَلُ. مِنَ الدَّوَابِّ: ایک ٹانگ میں سفید داغ والا جانور۔ رَجُلٌ أَرْجَلُ: بڑے پاؤں والا مرد۔ مؤنث رَجْلَاءُ ج رُجْل اور کہا جاتا ہے "هُوَ أَرْجَلُهُمْ" وہ ان لوگوں میں کامل مردانگی والا ہے۔
التَّرْجِيلُ: مص جانور کے ایک ٹانگ کی سفیدی۔
التَّرَاجِيلُ: کرفس (ایک دوا کا نام)
المِرْجَلُ: دیگ۔ کنگھی۔ ج مَرَاجِل.
المُرَجَّلُ. مِنَ النَّسِيجِ ونَحوِهِ: کپڑا جس پر آدمی کی تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ شراب سے بھری ہوئی مشک۔
المُمَرْجَلُ. مِنَ الثِّيَابِ: کپڑا جس پر دیگ کی صورت بنی ہوئی ہو۔
اِمْرَأَةٌ (مُرْجِل): لڑکے ہی جننے والی عورت۔
رَجَمَهُ: (ن) رَجْماً: سنگسار کرنا۔ پتھراؤ کرنا۔ لعنت کرنا۔ گالی دینا۔ چھوڑنا۔ دھکیلنا۔
...... القَبرَ: نشان کے لئے پتھر لگانا۔
الرَّجُلُ: اٹکل سے بات کرنا۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ يَرْجُمُ" وہ تیز بھاگتا ہوا آیا۔

رَجَمَ: انکل سے بات کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَجَمَ بالغیب" اس نے انکل پچو باتیں کیں۔ القبرَ: نشان کے لئے پتھر لگانا۔
رَاجَمَهٗ مُراجَمَةً: ایک دوسرے کو پتھراؤ کرنا۔ عَنْ قَوْمِه: مدافعت کرنا۔ ہ فی الحَرْب او الکلام او العَدْوِ: لڑائی یا گفتگو یا دوڑنے میں سخت مقابلہ کرنا۔
تَراجَمُوْ: ایک دوسرے کو پتھر مارنا۔ بالکلام: ایک دوسرے کو گالی دینا۔
اِرْتَجَمَ. الشیْئُ: تہ بتہ ہونا۔
الرَّجْم: مص دوست۔ ہم نشین۔ وہ چیز جس سے پتھراؤ کریں۔ ج رُجُوم۔ الرَّجْمُ: انکل کی گفتگو۔ کہا جاتا ہے "رَجْمًا بالغیب" انکل پچو۔ وصارَ فُلانٌ رَجْمًا: فلاں حقیقتِ حال سے واقف نہیں۔
الرَّجَم: کنواں۔ تنور۔ قبر۔ ج رِجام۔
الرُّجْمَة الرِّجْمَة: قبر۔ قبر کا پتھر جو بطور نشان لگایا جائے۔ بجو کا بھٹ۔ ج رُجَم و رِجام۔
الرَّجِیْم: سنگسار کیا ہوا۔ ملعون۔
الرِّجام: کنوئیں کی من۔ پتھر یا پتھر کی مانند کوئی چیز جس میں رسی باندھ کر کنوئیں کی گہرائی معلوم کی جائے۔ ٹیلے۔ واحد (رُجْمَة)
المِرْجَم. مِن الرجال: مضبوط قوی مرد۔
فَرَسٌ مِرْجَمٌ: بہت روندنے والا گھوڑا۔
حَدیثٌ (مُرَجَّم): ظنی بات۔ بات جس کی حقیقت معلوم نہ ہو۔
المِرْجام: پتھروں کے پھینکنے کا آلہ۔ مِن الاِبل: مضبوط اونٹ۔
المَراجِم: قبیح کلمات۔ کہا جاتا ہے "تَرامَوْا بالمَراجِم" انہوں نے ایک دوسرے سے قبیح کلمات کہے۔
رَجَنَ: (ن) ورَجِنَ (س) ورَجُنَ (ک) رُجُوْنًا. بالمکان: اقامت کرنا۔۔۔۔ الحَیَوانُ: مانوس ہونا۔
رَجَنَ: (ن) رَجْنًا ورَجِنَ وارْجَنَ الدّابَّةَ: چارہ کھانے کے لئے گھر پر روکنا۔
رَجَنَ فُلانًا: شرم کرنا۔ وارْجَنَتِ النّاقَةُ: گھر پر ٹھہرنا۔
اِرْتَجَنَ. بالمکان: اقامت کرنا۔۔۔۔ الزُّبْدُ: پکانے سے صاف نہ ہونا اور خراب ہو جانا۔۔۔۔ عَلَی القَوْمِ اَمْرُهُمْ: گڑبڑ وفاسد ہونا۔
الرَّجِیْن: مہلک زہر۔
الرَّجِیْنَة: جماعت۔
المَرْجُوْنَة: خشک کدو اندر سے خالی جس میں عورتیں روئی رکھتی ہیں۔ کہا جاتا ہے "هُمْ فِیْ مَرْجُوْنَةٍ" وہ لوگ اقامت کرنے یا کوچ کرنے میں متردد ہیں۔
رَجَهَ: (ض) رَجْهًا: ہلنا۔۔۔۔ بالشیْئِ: دانتوں سے پکڑنا۔
اَرْجَهَ. الامْرَ: وقت سے پیچھے ہٹنا۔
رَجَا: (ن) رَجاءً ورَجْوًا ورَجاةً ومَرْجاةً ورَجاوَةً ورَجاءَةً: امید ہونا۔۔۔۔ الشیْئَ: امید کرنا۔ خوف کرنا۔۔۔۔ الرَّجُلَ: کسی کے متعلق کچھ امید لگانا۔
رَجِیَ: (س) رَجًا: کلام سے رک جانا۔
رُجِیَ. عَلَیْه: کلام منقطع ہونا۔
رَجّٰی وتَرَجّٰی وارْتَجٰی. الشیْئَ: امید کرنا۔
رَجّٰی وارْتَجٰی فُلانًا: امید لگانا۔ وارْتَجٰی الشیْئَ: خوف کرنا۔
اَرْجٰی. الامْرَ: مؤخر کرنا۔۔۔۔ الصَّیْدَ: نہ پانا۔ اَرْجَی البِئْرَ: کنوئیں کا من بنانا "اَرْجَتِ النّاقَةُ": جننے کے قریب پہنچنا۔
الرَّجا والرَّجاء: کنارا۔ رَجَوا البِئْرِ: کنوئیں کے دونوں پہلو۔ الرَّجاءُ: چھوٹا حمل کہ دیکھنے میں تو حمل معلوم ہو مگر واقعی نہ ہو۔
الرَّجِیَّة: امید کی چیز۔ کہا جاتا ہے "الَیْسَ لِیْ فِیْ فُلانٍ رَجِیَّةٌ" فلاں سے مجھے کوئی امید نہیں۔
الاُرْجِیَّة: جو چیز مؤخر وملتوی کی جائے۔
الرَّخَة: سانپ جو کنڈلی مارے ہوئے ہو۔
الرُّحح: کھر کی چوڑائی۔
الرُّحح: چوڑے پیالے۔
الاَرَحّ: بھرے تلوے والا۔ مؤنث رَحّاء: ج رُحّ.
رَحُبَ: (س) رَحَبًا ورَحُبَ (ک) رُحْبًا ورَحابَةً. المکانُ: جگہ کشادہ ہونا۔ صفت (رَحْبٌ ورَحِیْبٌ ورُحابٌ) اور کہا جاتا ہے "رَحُبَکُمُ الامْرُ" یعنی معاملہ تمہارے لئے وسیع ہے (اور یہ شاذ ہے۔)
رَحَّبَ. المکان: کشادہ کرنا۔۔۔۔ (۔۔۔۔ بہ مُرَحِّبَة): بہتر طریقہ سے استقبال کرنا۔ خوش آمدید کہنا۔ مرحبا کہنا۔
اَرْحَبَ. المَکانُ: کشادہ ہونا۔۔۔۔ المَکانَ: کشادہ کرنا اور کہا جاتا ہے "اَرْحِبْ یا وَلَدُ" یعنی اے لڑکے ہٹ جا۔
تَراحَبَ: کشادہ ہونا۔
الرَّحْبُ: کشادہ۔ کہا جاتا ہے "مَکانٌ رَحْبٌ واَرْضٌ رَحْبَةٌ" کشادہ جگہ وکشادہ زمین۔ "ورَحْبُ الصَّدْرِ" کشادہ دل۔ و"رَحْبُ الفَهْمِ" زیادہ عقل والا۔ و"رَحْبُ الباع اوالذِّراعِ": فیاض۔ سخی۔
الرُّحْبٰی: سب سے چوڑی پسلی۔ الرُّحْبَیان: بغل سے متصل دونوں طرف کی پسلیاں۔
الرَّحْبَة والرُّحْبَة: کشادہ زمین جس میں بکثرت گھاس ہو اور بہت لوگ آئے ہوں۔ مکانوں کے درمیان کھلی ہوئی جگہ۔۔۔۔ مِنَ الدّار: مکان کا صحن۔۔۔۔ مِنَ الوادِیْ: وادی کے دونوں جانب پانی بہنے کی جگہ۔ ج رِحاب ورَحَب ورَحَبات ورَحْب ورَحَبات.
الرَّحِیْب: بہت کھانے والا۔
التَّرْحاب: خوش آمدید۔
رَحائِبُ. النُّجُوْمِ: کشادہ اطراف۔ واحد رَحِیْبَة.
المَرْحَب: کشادگی اور مسافر سے خوش آمدید کہنے کے موقع پر کہا جاتا ہے "مَرْحَبًا بِک" یعنی تم نے کشادگی پائی۔ و"مَرْحَبَکَ اللّٰه ومَسْهَلَک" اللہ تم کو

کشادہ اور نرم زمین میں اتارے۔ "اَهْلاً وَمَرْحَبًا" یعنی اپنے لوگوں میں نازل ہوئے اور کشادگی پائی اس لئے مانوس ہو جاؤ۔ وحشت مت کرو اور بددعا کے موقع پر کہا جاتا ہے "لَامَرْحَبًابِکَ".

رَحْرَحَ: مراد کی گہرائی کو نہ پہنچنا۔۔۔۔۔ الشَّیْئَ عَنْ فُلَانٍ: چھپانا۔۔۔۔۔ بِالْکَلَامِ: واضح کلام نہ کرنا۔

تَرَحْرَحَ. الفَرَسُ: گھوڑے کا پیشاب کے لئے ٹانگیں پھیلانا۔

الرَّحْرَحُ والرَّحْرَاحُ والرَّحْرَحَانُ: پھیلا ہوا۔ کشادہ۔ اتھلا۔ تھوڑی گہرائی والا۔ اور کہا جاتا ہے "عَیْشٌ رَحْرَحٌ ورَحْرَاحٌ" یعنی آسودہ وفراخ زندگی۔

رَحَضَ: (ف) رَحْضًا وارْحَضَ. الثَّوبَ: کپڑا دھونا۔

رُحِضَ. المَحْمُومُ: پسینہ آنا۔

اِرْتَحَضَ. الرَّجُلُ: رسوا ہونا۔

ثَوبٌ (رَحْضٌ): کپڑا جو دھویا جائے یہاں تک کہ پرانا ہو جائے۔ الرَّحْضُ: مشک پرانہ توشہ دان۔

الرُّحَاضُ: پسینہ کی آمد۔

الرُّحَاضَۃ: وہ پانی جو دھونے کے بعد گرے۔ دھوون۔

الرُّحَضَاءُ: بخار اترتے وقت کا پسینہ۔ پسینہ جو کھال کو شرابور کردے۔

الرَّحِیضُ: دھویا ہوا۔

المِرْحَاضُ: غسل خانہ۔ ہاتھ پاؤں دھونے کی جگہ۔ دھوبی کا تختہ جس پر کپڑے پٹک کر دھوتا ہے (عوام اس کو مِخْبَاط: کہتے ہیں) پاخانہ۔ ج مَرَاحِیضُ.

المِرْحَضَۃ والمِرْحَاضَۃ: کوئی چیز جس میں وضو کیا جائے۔

الرُّحَاقُ والرَّحِیقُ: شراب۔ الرَّحِیقُ: ایک قسم کی خوشبو۔ حَسَبٌ رَحِیقٌ: بے داغ حسب۔۔۔۔ مِسْکٌ رَحِیقٌ: خالص مشک۔

رَحَلَ: (ف) رَحْلاً ورَحِیلاً وتَرْحَالاً. عَنِ المَکَانِ: ترک وطن کرنا۔۔۔۔۔ اِلَی المَکَانِ: منتقل ہونا۔۔۔۔۔ البَعِیرَ: کجاوہ کسنا۔ سوار ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَحَلْتُ لَهُ نَفْسِی" میں نے اس کی تکالیف پر صبر کیا۔۔۔۔۔ ہ بِالسَّیْفِ: کسی پر تلوار اٹھانا۔۔۔۔۔ البِلَادَ: پھرنا۔ گھومنا۔

رَحَّلَہٗ: کوچ کرانا۔ کوچ کرنے میں کوشش کرانا۔۔۔۔۔ الثَّوبَ: نقش ونگار کرنا۔

رَاحَلَہٗ: کوچ کرنے میں مدد دینا۔

اَرْحَلَ: سواری کے بہت جانور والا ہونا۔۔۔۔۔ الدَّابَّۃُ: چوپائے کا کمزوری ولاغری کے بعد موٹا ومضبوط ہونا۔۔۔۔۔ ہ: سواری دینا۔ ۔۔۔۔۔ الابِلَ او النَّاقَۃَ: اُونٹ یا اُونٹنی کو سواری کے لئے سدھانا۔

تَرَحَّلَ. القَومُ عَنِ المَکَانِ: منتقل ہونا۔ فلانًا: کسی کے ساتھ ناپسندیدگی سے پیش آنا۔

اِرْتَحَلَ. عَنِ المَکَانِ: منتقل ہونا۔ کوچ کرنا۔۔۔۔۔ البَعِیرَ: اُونٹ پر کجاوہ کسنا۔ سوار ہونا۔

۔۔۔۔۔ الاَمْرَ: کسی معاملہ پر غالب ہونا۔

اِسْتَرْحَلَہٗ: سواری طلب کرنا۔ سواری پر کجاوہ کسنے کے لئے کہنا۔۔۔۔۔ النَّاسَ نَفْسَہٗ: اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ذلیل کرنا۔

الرَّحْلُ: مص۔ کجاوہ۔ منزل۔ قیام گاہ۔ تم کہتے ہو "عَادَ المُسَافِرُ اِلٰی رَحْلِہٖ" مسافر اپنی قیام گاہ پر واپس آیا۔ سامان سفر کہا جاتا ہے "حَطَّ رَحْلَہٗ وَاَلْقٰی رَحْلَہٗ" اس نے اپنا کجاوہ اُتارا اور سامان ڈال دیا۔ یعنی اس نے اقامت کرلی۔ ج رِحَالٌ وَاَرْحُلٌ.

الرِّحَالُ: مقام حیرہ کے بنے ہوئے غالیچے۔

الرِّحْلَۃُ: کوچ۔ تم کہتے ہو "غَدًا رِحْلَتُنَا" کل ہمارا کوچ ہے۔ سفرنامہ۔

الرُّحْلَۃُ: جہت سفر۔ تم کہتے ہو "دِمَشْقُ رُحْلَتُنَا" ہماری جہت وسفر دمشق ہے۔ سفر۔ عَالِمُ رُحْلَۃٍ: ایسا عالم جس کے پاس لوگ کوچ کرکے آئیں۔ بَعِیرٌ ذُوْرُحْلَۃٍ ورُحْلَۃٍ" مضبوط وقوی اُونٹ۔

الرَّحِیلُ: مص۔ کوچ۔ اُونٹ جس پر کجاوہ کسا جائے۔ جَمَلٌ رَحِیلٌ ونَاقَۃٌ رَحِیلَۃٌ: چلنے میں قوی اُونٹ۔

الرَّاحِلُ: فا۔ ج رَاحِلُوْنَ. ورُحَّلٌ ورُحَّالٌ.

الرَّاحِلَۃُ. مِنَ الاِبِلِ: سواری کے لائق اُونٹ۔ سفر و باربرداری کے لئے مضبوط اُونٹ اور اُونٹنی (ۃ مبالغہ کے لئے ہے) ج رَوَاحِلُ.

الرِّحَالَۃُ: بغیر لکڑی کے صرف چمڑے کا زین۔ ج رَحَائِلُ.

الاَرْحَلُ. مِنَ الخَیْلِ وَالشَّاءِ: سفید پیٹھ والا گھوڑا یا بکری۔

الرَّحَّالُ: کجاوے بنانے والا۔ بہت سفر کرنے والا۔ ج رَحَّالَۃٌ.

الرَّحَّالَۃُ: بہت سفر کرنے والا۔

الرَّحُولُ: بہت منتقل ہونے والا۔

الرَّاحُولُ: کجاوہ۔

المَرْحَلَۃُ: مسافر کے ایک دن کا سفر۔ ج مَرَاحِلُ.

المُرْحِلُ: بہت سواری کے جانور والا۔

(۔۔۔۔۔ والمِرْحَلُ) مِنَ الجِمَالِ: مضبوط و قوی۔

المُرَحَّلُ. مِنَ الاِبِلِ: کجاوا کسا ہوا اُونٹ۔ ۔۔۔۔۔ مِنَ الثِّیَابِ: کجاوہ کے مانند نقش ونگار والا کپڑا۔

مُرْتَحَلُ. البَعِیرِ: اُونٹ کے کوچ کرنے کی جگہ۔

رَحِمَہٗ: (س) رَحْمَۃً ومَرْحَمَۃً ورُحْمًا ورُحُمًا: نرم دل ہونا۔ مہربان ہونا۔ شفقت کرنا۔ بخش دینا۔

رَحِمَتْ (س) ورَحُمَتْ (ک) رَحْمًا ورُحْمًا ورَحَامَۃً ورُحِمَتْ. المَرْاَۃُ: ولادت کے بعد رحم میں درد والی ہونا۔ صفت (رَحُومٌ رَحِمَۃٌ ورَحْمَاءُ)

رَحَّمَ وتَرَحَّمَ. عَلَیْہِ: کسی کے متعلق "رَحْمَۃُ

اللّٰہ" کہنا۔
تَراحَمَ القَومُ: ایک دوسرے پر مہربانی کرنا۔
استَرحَمَهٗ: مہربانی طلب کرنا۔
الرِحم والرحم: (مؤنث) بچہ دانی۔ قرابت۔ رشتہ داری۔ کہا جاتا ہے "ذُو الرَحِم" یعنی رشتہ دار۔ ج اَرحَام.
الرُحام: بچہ دانی کے ایک مرض کا نام۔
الرَحمة والرَحمیٰ والرُحم: نرم دلی و مہربانی جس کا نتیجہ مغفرت و احسان ہے۔
الرَحَمُوت: بڑی مہربانی۔
الرَاحِم والرَحُوم: مہربانی کرنے والا۔
الرَحِیم: مہربانی کرنے والا۔ جس پر مہربانی کی جائے۔ ج رُحَمَاء. الرَحِیم: اللّٰہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
الرَحمان: مہربانی کرنے والا۔ یہ اسماء حسنیٰ میں سے ہے اور باری تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔
المَرحَمَة: مہربانی۔ ج مَرَاحِم.
المُرَحَّم: جس پر مہربانی کی جائے (...... والمَرحُوم): مولدین کے نزدیک متوفی سے کنایہ ہے۔
الرَحَامِس: دلاور مرد۔
رَحَا یَرحُو رَحوًا ورَحیٰ یَرحِي رَحیًا وتَرَحیٰ. الحَيَّةُ: کنڈلی مارنا۔ رَحَا الرَحیٰ: چکی چلانا۔
الرَحیٰ: (مؤنث) چکی۔ تثنیہ رَحَوَان ورَحَیَان ج اَرحَاء واَرحِیَة واَرحٍ ورُحِيّ ورِحِيّ واَرحِيّ. الرَحیٰ: سینہ۔ گھمسان کی جنگ۔ سردار قوم۔ کہا جاتا ہے "هُوَ رَحیٰ قَومِهٖ" وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔ داڑھ۔ کہا جاتا ہے "طَحَنَهٗ بِاَرحَائِهٖ" اس نے اس کو اپنی داڑھ سے پیس دیا۔ بادل۔ وہ قبیلہ جو نہ تو اپنی جگہ سے ٹلے اور نہ گھاس پانی کی طلب میں جائے۔ ج اَرحَاء.
المُرحِي: چکی ساز۔
المَرحیٰ: گھمسان کا رن۔

رَخَّهٗ (ن) رَخًّا: پاؤں سے روند کر ڈھیلا کرنا...... الشَرَابَ: پانی ملانا۔
رَخَّ: (ض) رَخًّا. العَجِینُ: گندھے ہوئے آٹے کا گیلا کرنا۔
اَرَخَّ. فی الاَمرِ: مبالغہ کرنا...... العَجِینَ: گندھے ہوئے آٹے کا گیلا کرنا۔
اِرتَخَّ. الرَجُلُ: ڈھیلا ہونا۔ سست ہونا۔ متردد ہونا۔
الرَخَخ: نرمی۔ سہولت۔
الرُخّ: ایک خیالی بڑے جانور کا نام۔ (واحد)
رُخَّة: شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔ ج رِخَاخ ورِخَخَة.
الرَخَاخ: نرم گھاس۔ عَیشٌ رَخَاخ: آسودہ زندگی۔ رَخَاخُ العَیشِ: زندگی کی فراخی و آسودگی۔ اَرضٌ رَخَاخٌ: نرم زمین۔
اَرضٌ (رَخَّاء): نرم زمین۔ ج رَخَاخِيُّ.
الرَخت: زین۔ ج رُخُوت (جدید)
الرَخرَخ والرَخرَاخ: پتلا گارا۔
تَرَخشَ وارتَخَشَ: ہلنا۔ مضطرب ہونا۔
الرَخشَة: اضطراب۔ حرکت۔
رَخُصَ: (ک) رُخصًا. الشَیئُ: سستا ہونا۔ صفت (رَخِیص) (...... رَخَاصَة ورُخُوصَة): نرم و نازک ہونا۔ صفت (رَخص ورَخِیص): مؤنث رَخصَة. ج رِخَائِص.
رَخَّصَ. السِعرَ: بھاؤ سستا کرنا...... لَهٗ کَذَا وفِي کَذَا: ممانعت کے بعد اجازت دینا۔
اَرخَصَهٗ: سستا کرنا۔ سستا پانا یا خریدنا۔
تَرَخَّصَ. فِي الاَمرِ: کسی معاملہ میں رخصت پر عمل کرنا...... فِي کَذَا: اجازت دیا جانا۔ فِي حَقِّهٖ: اپنے حق میں سے جو ممکن ہو وہ لے لینا اور پورا نہ لینا۔
اِرتَخَصَهٗ: سستا سمجھنا یا سستا خریدنا۔
اِستَرخَصَ. الشَیئَ: سستا سمجھنا۔
الرُخصَة والرُخُصَة: تخفیف۔ آسانی۔ کہا جاتا ہے "لَکَ فِي هٰذَا الاَمرِ رُخصَةٌ" تم کو اس معاملہ میں آسانی ہے۔ پینے کی باری۔
مَوتٌ (رَخِیص): جلدی آنے والی موت۔
رَخَفَ: (ن) رَخفًا ورَخِفَ (س) رَخَفًا ورَخُفَ (ک) رَخَافَة ورُخُوفَة. العَجِینُ: گندھے ہوئے آٹے کا گیلا ہونا۔ صفت (رَخف ورَاخِف)
اَرخَفَ. العَجِینَ: گندھے ہوئے آٹے کا گیلا کرنا۔ پانی بڑھانا۔
الرَخف والرَخفَة: پتلا مکھن۔ گیلا گندھا ہوا آٹا۔ ج رِخَاف.
الرَخفَة والرَخِف: نرم و پتلا پتھر۔
الرِخل والرَخِل والرِخلَة: بھیڑ کا مادہ بچہ۔ ج اَرخُل ورُخَال ورِخَال ورِخلَان ورَخِلَة ورِخلَة.
المُترَخِل: بہت بھیڑ کے مادہ بچوں والا۔
رَخَمَ (ن) رَخمًا ورَخُمَ (ک) رَخَامَةً. الصَوتُ او الکَلامُ: آواز یا گفتگو کا نرم ہونا۔ صفت (رَخِیم)...... الجَارِیَةُ: نرم گفتگو والی ہونا۔ صفت (رَخِیمَة ورَخِیم)
رَخَمَت (ن) رَخمًا ورَخَمًا ورَخَمَة. الدَجَاجَةُ البَیضَ وعَلَی البَیضِ (اَرخَمَت) عَلَی البَیضِ: مرغی کا انڈا سینا۔ صفت (رَاخِم ومُرخِم ومُرخِمَة)
رَخِمَت (ف ن) رَخمًا ورَخمَة ورَخَمَة. المَرأةُ وَلَدَهَا: کھیل کود کرنا۔ لاڈ پیار کرنا ورَخِمَهٗ: مہربانی کرنا۔
رَخَمَ. رَحِمَ: میں ایک لغت ہے۔
رَخَّمَ تَرخِیمًا. الشَیئَ: دُم کاٹ دینا اور اسی سے نحویوں کے نزدیک ترخیم منادیٰ ہے۔ نرم آواز کر دینا۔ الدَجَاجَةَ: مرغی کو انڈوں پر بٹھانا۔
الرَخَم: مص۔ گدھ۔ واحد (رَخَمَة) ج رُخُم: نرمی و محبت۔ گاڑھا دودھ۔
الرُخَام: سنگ مرمر۔ ایک ٹکڑے کو (رُخَامَة) کہتے ہیں۔

المُرْخامی: نرم ہوا۔ ایک قسم کی نباتات۔
الاَرْخَم۔ مِنَ الخَیْل: گھوڑا جس کا سر سفید اور تمام بدن سیاہ ہو۔ مؤنث رَخْمَاء ج رُخم۔
التَّرْخُوم والیَرْخُم والیَرْخُوم: نرگدھ۔
رَخِیَ: (س) رَخًا و رِخْوَۃً و رَخْوَ (ک)
رَخاوَۃً: نرم ہونا۔ آسان ہونا۔ آسودہ زندگی والا ہونا۔ صفت (رَخْو ورُخْو ورِخْو)
رَخَا: (ن) ورَخِیَ (ف) ورَخِیَ (س) ورَخُوَ: (ک) رَخاءَ العَیْشُ: زندگی کا آسودہ ہونا۔ صفت (رَاخٍ ورَخِیّ)
رَاخَاہٗ مُرَاخَاۃً: دور کرنا۔ جیسے کہتے ہیں "جَعَلْتُ الفِرارَ یُراخِی الاَجَلَ" میرا خیال تھا کہ گریز موت کو دور کر دے گی...... الشَّیْئَ: نرم کرنا...... العُقْدَۃَ: گرہ کھولنا۔ کہا جاتا ہے "رَاخِی خَناقَہٗ او رِباقَہٗ" یعنی اس نے اسے مہلت دی۔ رَاخَتِ المَرْأَۃُ: بچہ جننے کے قریب ہونا۔
اَرْخی اِرْخَاءً۔ الشَّیْئَ: نرم کرنا...... الفَرَسَ ولِلفَرَس: گھوڑے کی رسی ڈھیلی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَرْخِ لَہٗ الحَبْلَ" اس کی رسی ڈھیلی کر دو۔ یعنی اس کو کام کرنے کا موقع دو...... السِّتْرَ: پردہ لٹکانا اور کہا جاتا ہے "اَرْخی عِمَامَتَہٗ" یعنی وہ مطمئن و مامون ہوا...... دَابَّتَہٗ: جانور کو آزادانہ چلنے دینا...... زِمَامَ النَّاقَۃِ: اونٹنی کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دینا۔
رَخّی۔ الشَّیْئَ بِالشَّیْئِ: ملانا۔
تَرَاخی تَرَاخِیًا۔ عَنْہُ: دور ہونا۔ پیچھے ہٹنا۔ دیر کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَرَاخَتِ السَّمَاءُ" یعنی بارش میں دیر ہوئی۔ تَرَاخَی الفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنے میں سست ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ فِی الاَمْرِ تَرَاخِیًا: معاملہ میں وسعت و گنجائش ہے۔
اِرْتَخی واِسْتَرْخی: نرم ہونا۔
اِسْتَرْخَتْ بِہٖ حالُہٗ: تنگی اور سختی کے بعد اس کی حالت اچھی ہو گئی۔
الرَّخاءُ: مص۔ فراخی زندگی۔
الرُّخَاء: نرم ہوا۔
الاُرْجِیَّۃ: ہر وہ چیز جو لٹکائی جائے۔ ج اَرَاجِیّ۔
المِرْخَاء: تیز دوڑنے والا جانور۔ ج مَرَاخٍ: (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ہے) کہا جاتا ہے "فَرَسٌ مِرْخَاءٌ وَاَتَانٌ مِرْخَاءٌ"۔
رَدَّہٗ: (ن) رَدًّا ومَرَدًّا ومَرْدُوْدًا ورِدِّیْدَی۔ عَنْ کَذَا: پھیرنا واپس کرنا۔ لوٹانا رَدَّ فُلانًا: خطا کار ٹھہرانا...... البَابَ: بھیڑ دینا...... عَلَیْہِ الشَّیْئَ: پھیر دینا۔ قبول نہ کرنا۔
...... اِلَیْہِ جَوَابًا: جواب بھیجنا...... ہٗ اِلٰی بَیْتِہٖ: لوٹا دینا اور کہا جاتا ہے "مَایَرُدُّ ھذا عَلَیْکَ شَیْئًا" یہ تم کو کچھ نفع نہیں دے گا...... الشَّیْئَ: ایک حالت سے دوسری حالت پر کر دینا جیسے "فَرَدَّ شُعُوْرَھُنَّ السُّوْدَ بِیْضًا" ان کے کالے بالوں کو سفید کر دیا۔ رَدَّ القَوْلَ تَرْدَادًا: بار بار دہرانا۔
رَدَّدَ۔ القَوْلَ: بمعنی رَدَّ القَوْلَ: (تشدید کثرت کے لئے ہے)
رَادَّہٗ۔ الشَّیْئَ: واپس کر دینا...... ہٗ فِی الکَلام: بحث کرنا۔
اَرَدَّ۔ البَحْرُ: جوش میں آنا...... الرَّجُلُ: غصہ سے پھول جانا...... الشَّاۃُ: تھن والی ہونا۔ صفت (مُرِدّ)
تَرَدَّدَ: رد ہونا...... فِی الاَمْرِ: شک و شبہ میں پڑ جانا...... اِلَیْہِ: بار بار آنا...... وتَرَادَّ فِی الجَوَابِ: زبان کا لڑکھڑانا۔
تَرَادَّا۔ البَیْعَ: بیع فسخ کرنے پر رضامند ہونا۔
تَرَادَّ المَاءُ: روک کی وجہ سے پیچھے ہٹنا۔
اِرْتَدَّ۔ الشَّیْئَ: واپس کرنا۔ واپس کرنے کو کہنا...... عَلٰی اَثَرِہٖ اوعَنْ طَرِیْقِہٖ: لوٹنا...... عَنْ دِیْنِہٖ: دین کو چھوڑنا۔ دین سے پھر جانا۔ عَنْ ھِبَۃٍ: ہبہ کو لوٹا لینا...... اِلَی الصَّوَابِ: صواب کی جانب لوٹ جانا۔
اِسْتَرَدَّ۔ الشَّیْئَ: واپس کرنے کو کہنا...... ہٗ الشَّیْئَ واپسی چاہنا...... الھِبَۃَ: ہبہ کو لوٹا لینا۔
الرَّدُّ: مص زبان کی لڑکھڑاہٹ۔ نباتات کی کثرت۔ کہا جاتا ہے "ضَیْعَۃٌ کَثِیْرَۃُ الرَّدِّ" بہت نباتات والی جائیداد۔ شَیْئٌ رَدٌّ: ردی چیز۔ اَمْرٌ رَدٌّ: مخالف سنت کام۔ دِرْھَمٌ رَدٌّ: کھوٹا درہم۔ کہا جاتا ہے "لاتُعْطِنِی مِنْ رُدُوْدِ الدَّرَاھِمِ" مجھے کھوٹے درہم مت دو۔
الرِّدُّ: چیز کا سہارا۔
الرَّدِیُّ: طلاق دی ہوئی عورت۔
الرَّدَّۃ: رد کا اسم مرۃ۔ کچھ جمال کے ساتھ زشت روئی۔ کہا جاتا ہے "فِی وَجْھِہٖ رَدَّۃٌ" اس کے چہرہ میں کچھ جمال کے ساتھ بدصورتی ہے۔
الرِّدَّۃ: ارتداد کا اسم۔ ٹھوڑی کا پچکنا۔ پہاڑ کی گونج۔ بچہ جننے سے پہلے تھن کا بھرنا۔ کہا جاتا ہے "شَرِبَتِ الاِبِلُ رِدَّۃً" اونٹ نے دوسری بار پانی پیا۔
الرَّدَاد والرِّدَاد: واپسی۔
الرَّدِیْد: بادل جو برس چکا ہو۔
التَّرْدَاد: رد۔ تکرار۔
الاَرَدُّ: نافع تر۔
الرَّادَّۃ المَرَدَّۃ: فائدہ۔ کہا جاتا ہے "لارَادَّۃَ اولامَرَدَّۃَ فِیْہِ" اس میں کوئی فائدہ نہیں۔
المُرِدُّ: مدت تک سفر میں رہنے والا یا زمانہ دراز تک بغیر بیوی کے رہنے والا۔ غضبناک۔ سوجے ہوئے تھنوں والی اونٹنی۔ اونٹ جس نے پانی بہت پیا ہو۔ ج مَرَادُّ۔
المِرَدُّ۔ مِنَ الرِّجَالِ: بہت رد کرنے والا۔ بہت حملہ کرنے والا۔
المَرْدُوْد: مفع۔ مص زمانہ دراز تک بغیر بیوی کے رہنے والا یا مدت تک سفر میں رہنے والا۔
المَرْدُوْدَۃ: مردود کا مؤنث۔ استرا۔
المُرَدَّد: حیران و سرگشتہ۔
رَدَأَ: (ف) رَدْأً۔ الحَائِطَ: دیوار کو ٹیک لگانا۔

......الرَّجُلَ :مدد کرنا۔رَدَاَهٗ بِحَجَرٍ :پتھر مارنا۔

رَدُؤَ:(ک)رَدَاءَةً:ردی ہونا۔صفت(رَدِئٌ) ج اَرْدِيَاء واَرْدِنَا.

اِرْدَاء: بُرا کام کرنا یا بُری چیز پہنچانا......ہ: خراب کرنا۔بگاڑنا......السِّتْرَ:لٹکانا......الحَائِطَ :دیوار کو تھم لگانا......فُلانًا:تسکین دینا۔برقرار رکھنا......ہ عَلٰى مائۃ:زیادہ کرنا۔بڑھانا۔

تَرَادَاَ القَومُ:باہم مدد کرنا۔

الرِّدْءُ:مددگار۔مدد۔ایک جانب کا بھاری بوجھ جو جانور پر لادیں۔ج اَرْدَاء.

تَرَدَّبَهٗ:نرمی سے پیش آنا۔

الرَّدْبُ:راستہ جس کا آخری سرا بند ہو۔

الاِرْدَبُّ:چوبیس صاع کا ایک بڑا پیمانہ۔سطح زمین پر بہنے والی۔ج اَرَادِبُّ.

الاِرْدَبَة:چوبچہ۔بڑی اینٹ۔

رَدَحَ:(ف)رَدْحًا:ثابت قدم رہنا۔ الشَّیْءَ:زمین پر پھیلا کر برابر کرنا۔(وارْدَحَ) البَیْتَ:گاڑھا گاڑھا لیپنا۔

رَدَّحَ الشَّیْءَ:زمین پر پھیلا کر ہموار کرنا۔

الرَّدْحُ:مص ہلکا درد۔

الرَّدَحُ:لمبی مدت کہا جاتا ہے"اَقَامَ رَدَحًا مِنَ الدَّهْرِ"اس نے زمانہ دراز تک اقامت کی۔

الرَّدَاح :بہت بڑا لشکر۔تاریکی بڑا اور سخت۔بڑا پیالہ......مِنَ الكِبَاشِ :بڑی چکی والا دنبہ۔ج رُدُحٌ.

الرُّدْحَة:خیمہ کے پچھلے حصہ کا پردہ۔کشادگی رُدْحَةُ الصَّائِد:پتھر جن کو شکاری اپنے گھر کے اردگرد کھڑا کر لے۔

الرَّدَاحَة والرِّدَاحَة:بجو کے شکار کے لئے مکان۔

رَدَخَ:(ف)رَدْخًا رَاْسَهٗ:سر توڑنا۔

رَدَسَ:(ن ض) رَدْسًا القَومَ:پتھر مارنا......الحَائِطَ:گرانا ڈھانا......الرَّجُلَ :ذلیل کرنا ......الاَرْضَ:ہموار کرنا ......بالشَّیْءِ :لے جانا......الحَجَرَ بالحَجَرِ :پتھر سے پتھر توڑنا۔

رَادَسَهٗ :ایک دوسرے پر پتھر پھینکنا۔

تَرَدَّسَ مِنْ مَكَانِهٖ :گرنا۔

المِرْدَس والمِرْدَاس :پتھر توڑنے کا آلہ۔ سر پتھر جو کنوئیں میں پانی معلوم کرنے کے لئے ڈالا جائے۔

رَجُلٌ (رَدُوس ورِدِّيس) :بہت دفع کرنے والا۔

رَدَعَهٗ :(ف)رَدْعًا عَنْ كَذَا :روکنا' ہٹانا......ہ بِالشَّیْءِ :لتھیڑنا۔کہا جاتا ہے "اَخَذَهٗ فَرَدَعَ بِهِ الاَرْضَ" اس نے لے کر زمین پر پٹک دیا۔ ......السَّهْمَ :تیر کے پھل کو بیٹھ جانے کے لئے زمین پر مارنا......المَرْاَةَ:جماع کرنا۔

رُدِعَ، رَدْعَةً :خاموش ہونا اور چہرے کا رنگ زرد پڑ جانا۔رُدِعَ بِهٖ :پچھاڑا جانا۔

رَدَّعَهٗ بالزعفران :زعفران میں لت پت کرنا۔

تَرَدَّعَ :لت پت ہونا۔

تَرَادَعَ القَومُ :ایک دوسرے کو باز رکھنا۔

اِرْتَدَعَ :باز رہنا......بالطِّيْبِ :خوشبو سے لت پت ہونا......السَّهْمُ :تیر کا نشانہ پر لگ کر ٹوٹنا۔

الرَّدْعُ :مص گردن۔زعفران۔جسم میں خوشبو کا اثر۔کہا جاتا ہے "رَكِبَ فُلانٌ رَدْعَهٗ" جبکہ روکا جائے اور وہ نہ رکے۔ و"رَكِبَ البَعِيْرُ رَدْعَهٗ" جبکہ وہ گر جائے اور اس کی گردن اس کے جوف میں داخل ہو جائے۔

قَمِيْصٌ (رَادِعٌ) :قمیص جس میں خوشبو کا اثر ہو۔

الرُّدَاع :جسم میں خوشبو کا اثر۔مرض کی واپسی۔

الرَّدِيْع :پچھاڑا ہوا۔ثَوْبٌ رَدِيْعٌ :زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔سَهْمٌ (رَدِيْعٌ ومِرْدَعٌ) :تیر جس کا پھل گر گیا ہو۔

المِرْدَع :محروم واپس آنے والا۔کاہل۔پستہ قد۔خوشبو کے اثر والا۔

الرِّدْعِل :چھوٹے بچے۔

رَدَغَتْ :(ف)رَدْغًا السَّمَاءُ :تھوڑی بارش برسانا۔رَدَغَ بِهِ الاَرْضَ :پٹک دینا۔

اَرْدَغَ المَكَانُ :بہت کیچڑ والی ہونا۔صفت (رَدِغٌ)

اِرْتَدَغَ :کیچڑ میں پڑنا۔

الرَّدْغ والرِّدَاغ :کیچڑ۔گارا۔

الرَّدْغَة والرَّدَغَة :سخت کیچڑ۔ج رَدْغٌ رَدَغٌ ورِدَاغٌ. ورَدَغَات. مَاءٌ رَدَغَةٌ :کیچڑ ملا ہوا پانی۔

الرَّدِيْغ :پچھاڑا ہوا بے وقوف۔

المَرْدَغَة :گلے اور ہنسلی کی ہڈی کے درمیان کا حصہ۔عمدہ پُر رونق باغ۔ج مَرَادِغ.

رَدَفَهٗ (ف)ورَدِفَ لَهٗ (س)رَدْفًا :پیچھے ہونا۔

رَدَفَهٗ ورَدِفَ لَهٗ :پیچھے سوار ہونا۔ردیف بننا۔

رَدِفَ الاَمْرُ القَومَ :پیش آنا۔

رَادَفَهٗ :ردیف بننا۔کہا جاتا ہے "دَابَّةٌ لَا تُرَادِفُ" جانور جو ردیف نہیں سوار کراتا۔

اَرْدَفَ :پے در پے ہونا......ہ :اپنے پیچھے سوار کرنا۔کہا جاتا ہے "دَابَّةٌ لَا تُرْدِفُ" :جانور جو ردیف کو نہیں سوار کراتا۔اَرْدَفَ الشَّیْءَ وبالشَّیْءِ وعَلَيْهِ :کسی چیز کے پیچھے کسی چیز کو کرنا۔تم کہتے "اَرْدَفْتُ خَيْلًا عَلٰى خَيْلٍ لِيْ" :میں نے اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک گھوڑے کو کر لیا۔اَرْدَفَ لَهٗ :پیچھے آنا ......الاَمْرُ القَومَ :پیش آنا۔

تَرَادَفَا :ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ایک دوسرے کے پیچھے ہونا۔ایک کا دوسرے کے پیچھے سوار ہونا۔تَرَادَفَتِ الكَلِمَاتُ :کلمات کا ہم معنی ہونا۔

اِرْتَدَفَهٗ :پیچھے ہونا۔اِرْتَدَفَ العَدُوَّ :دشمن کو پیچھے سے پکڑنا......ہ :اپنے پیچھے سوار کرانا۔

تَرَدَّفَهٗ :پیچھے سوار ہونا۔

اِسْتِرْدَفَہٗ : پیچھے سوار کرنے کی درخواست کرنا۔

الرِّدْف : پیچھے سوار ہونے والا۔ پیروی کرنے والا۔ کام کا نتیجہ۔ ہر چیز کا آخر فی الجاھلیۃ زمانۂ جاہلیت میں بادشاہ کا ہم نشین جو بادشاہ کی داہنی جانب بیٹھتا تھا اور تمام کاموں میں بادشاہ کا ثانی سمجھا جاتا تھا اگر بادشاہ جنگ میں چلا جایا کرتا تھا تو وہ بادشاہ کی قائم مقامی کرتا تھا اور جب فوج واپس آتی تھی تو مال غنیمت کی چوتھائی وصول کیا کرتا تھا۔ ج اَرْدَاف. الرِّدْف: نسر واقع ستارہ کے قریب ایک ستارہ کا نام۔

الرِّدْفَان: رات دن۔

الرِّدْف والرِّدَاف. مِنَ الدَّابَۃِ : جانور کا چوتڑ۔

الرَّدِیْف : سوار کے پیچھے سوار ہونے والا۔ ج رِدَاف ورُدَفَاء : نسر واقع ستارہ کے قریب ایک ستارہ کا نام۔ والرَّدِیْف فِی اِصْطِلَاحِ الجُنْدِیَۃ: وہ فوجی جو آزاد کر دیا جائے اور ضرورت کے وقت بلا لیا جائے۔

الرَّادِفۃ والرَّادُوْف. رَوَادف کا واحد ہے اور رَوَادِف : درخت خرما کے اس پودے کو کہتے ہیں جو درخت خرما ہی پر لگ جائے اور اس کی جڑ زمین میں نہ ہو۔ کوہان کے پیچھے حصہ میں تہ بتہ چربی۔ اگر اگلے حصہ میں ہو تو اس کو رَوَاکِب : کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ جَزُوْرَھُمْ لَذَاتُ رَوَاکِبَ ورَوَادِفَ"۔

الرَّوَادِف: سُرین۔ پیچھے رہنے والی قوم۔

الرِّوَادِفۃ :بادشاہ کی قائم مقامی۔

الرُّدَافٰی :مددگار لوگ۔ کہا جاتا ہے "جَاءُ وْا رُدَافٰی" وہ لوگ آگے پیچھے آئے۔

رَوْدَکَہٗ : آراستہ کرنا۔ خوبصورت بنانا۔

الرَّوْدَک :خوش شکل لڑکا۔ مؤنث رَوْدَکَۃ.

رَدَمَ (ن) رَدْمًا. الثُّلْمَۃَ او البَابَ: رخنہ یا دروازہ بند کرنا...... القَوْسَ: کمان کو کھینچ کر آواز نکالنا...... البَعِیْرَ: چھونا۔

رَدَمَ (ن) رَدَمًا. الشَّیْءُ: بہنا...... السَّحَابُ: ہمیشہ گھر رہنا...... الحمیٰ :ہمیشہ بخار رہنا...... الشَّجَرَۃُ : خشک ہونے کے بعد سبز ہونا۔ رُدِمَ الشَّیْءُ : کسی چیز کے ایک حصہ کو دوسرے کے ساتھ جوڑا جانا۔

اَرْدَمَ. السَّحَابُ : ہمیشہ گھر رہنا۔

الحُمیٰ عَلَیْہِ :ہمیشہ بخار رہنا۔

رَدَّمَ. الثَّوْبَ :پیوند لگانا...... النَّاقَۃُ عَلٰی وَلَدِھَا: اُونٹنی کا اپنے بچہ پر مہربان ہونا۔

تَرَدَّمَ. ثَوْبَہٗ : کپڑے میں پیوند لگانا...... الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ و پرانا ہونا۔ الخُصُوْمَۃُ : جھگڑے کا طویل ہونا...... ہ: درپے ہو کر حقیقت معلوم کرنا...... النَّاقَۃُ عَلٰی وَلَدِھَا :اُونٹنی کا اپنے بچہ پر مہربان ہونا ...... القَوْمُ الارضَ :زمین کی پیداوار کو بار بار کھانا۔

الرَّدْمُ :مص دیوار کا ملبہ۔ کمان کی آواز۔ (...... والرُّدَام والمَرْدَام) :ہر وہ چیز جو بے نفع ہو۔

الرَّدْم :رخنہ کی بندش۔ ج رُدُوْم.

الرَّدِیْم. مِنَ الثِّیَاب: پرانا کپڑا۔ ج رُدُم.

الاَرْدَم: ماہر ملاح۔ ج الاَردمُوْن.

ثَوْبٌ (مُرَدَّمٌ ومُرْتَدَمٌ) :پرانا کپڑا پیوند لگا ہوا۔

المُتَرَدَّم :پیوند لگائی ہوئی جگہ۔ زمانہ جاہلیت کے شاعر عنترہ کے قول "ھَلْ غَادَرَ الشُّعَراء مِنْ مُتَرَدَّمٍ" :کا مطلب یہ ہے کہ پہلے شعراء نے کیا کوئی جگہ پیوند لگانے کی باقی چھوڑی ہے یعنی سب کچھ کہہ گئے ہیں اب کسی شاعر کے لئے کوئی چیز باقی نہیں رہی کہ اس پر کچھ کہہ سکے۔

رَدَنَ :(ض) رَدْنًا. الاشیاءَ :تہ بتہ رکھنا...... المراۃُ :تکلے پر کاتنا...... النارَ :آگ سلگانا۔

رَدِنَ :(س) رَدَنًا. الجلدُ: سکڑنا۔

رَدَّنَ واَرْدَنَ. القمیصَ :آستین لگانا۔

اَرْدَنَتِ الحمیٰ :بخار کا مدت تک رہنا۔

اِرْتَدَنَتْ. المراۃُ :تکلا بنانا۔

الرُّدْن :آستین کی جڑ۔ آستین کا کشادہ کنارہ۔ عرب اسی میں دراہم و دنانیر رکھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے محاورہ ہو گیا "تقُلَ ردنہ" یعنی وہ مالدار ہو گیا۔ ج اَرْدَان.

الرَّدَن: مص۔ ہتھیار کی جھنکار۔

الرَّدَن :سوت۔ ریشم۔ ج اَرْدَان.

الرَّادِن: فا۔ زعفران۔

احمر (رَادِنی) :سرخ جس میں زردی ملی ہو۔

الاردن :ایک قسم کا سرخ رنگ کا ریشم۔

الرُّدَیْنِی :نیزہ۔ ردینہ نامی عورت کی جانب منسوب جو عمدہ نیزہ بنانے میں مشہور تھی۔

المِرْدَن :تکلا۔

المُرْدِن :تاریک۔ اندھیرے والا۔ عرق مُرْدِن: بدبودار پسینہ۔

خَیْطٌ (مَرْدُوْنٌ) :ملایا ہوا دھاگا۔

رَدَہٗ :(ف) رَدْھًا. فلانا بحجر :سنگسار کرنا...... البَیْتَ بڑا مکان بنانا۔

رَدَہٗ. الرجلُ :شجاعت یا سخاوت وغیرہ کی وجہ سے سردار قوم بننا۔

الرَّدْھَۃ :پہاڑ یا چٹان کا گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہو جائے سب سے بڑا گھر۔ گھر کی سب سے کشادہ جگہ۔ ج رَدْہ ورِدَاہ ورُدُہ.

رَدیٰ :(ض) رَدْیًا ورَدَیَانًا. الشَّیْءَ :توڑنا۔ ہ: دھکا دینا...... ہ بحَجَرٍ :پتھر مارنا ...... الفَرَسُ: گھوڑے کا اچھلتے ہوئے دوڑنا۔

الجَارِیَۃُ :لڑکی کا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں سے اچکتے ہوئے چلنا ...... فُلانٌ :جانا۔ تم کہتے ہو "مَا اَدْرِیْ اَیْنَ رَدیٰ" میں نہیں جانتا کہاں گیا ...... فِی البِئْرِ :کنوئیں میں گرنا ...... فُلانٌ :بلند پہاڑ سے گرنا ...... عَلَی الخَمْسِیْنَ مِنْ عُمْرِہٖ :زائد ہونا۔

رَدِیَ (س) رَدًی :ہلاک ہونا۔ گرنا۔

رَدّٰی. الرَّجُلَ :ہلاک کرنا۔ چادر اڑھانا۔ ...... ہ فی البئر :کنوئیں میں گرانا ...... مَائَۃً :زیادہ ہونا...... عَلَی الخمسین :زائد

ہونا......الفرسَ : کدانا۔
رَادَیٰ مُــرَاداۃ. الرَّجُلَ : پھسلانا۔نرمی برتنا ......عَنِ القَوْمِ : کسی قوم کی جانب سے دوسروں پر پتھراؤ کرنا۔
تَــرَدّیٰ : چادراوڑھانا۔تَــرَدّیٰ فــی البئر: کنوئیں میں گرنا۔
اِرْتَدیٰ : چادراوڑھنا۔گلے میں تلوار لٹکانا۔
اِرْتَدَتِ الجَارِیَۃُ : لڑکی کا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں سے اچکتے ہوئے چلنا۔
الــرِّدَاء : چادر۔عبا یا جبہ کی مانند اوپر کی پوشش۔تجمیل۔تلوار۔کمان۔عقل۔نادانی۔باعث زینت۔باعث عیب۔رِدَاءُ الشَّبَابِ :جوانی کی رونق۔رِدَاءُ الشَّمْسِ : آفتاب کی روشنی۔کہا جاتا ہے "هُوَ غَمْرُ الرِّدَاء" وہ فیاض اور بھلائی کرنے والا ہے و "خَفِیْفُ الرِّدَاءِ" وہ کم مقروض اور کم عیال والا ہے۔ ج اَرْدِیَۃٌ.
الرِّدَاءَ ۃ: بڑی چادر۔
الرَّدَاۃ : چٹان۔ج رَدًی.
الرَّدِی: ہلاک ہونے والا۔
الــمِرْدَاۃ : لڑائی کا چکر اور اسی سے ہے "طَحَنَتْہُ مِرْدَاۃُ طَحُوْنٍ" لڑائی کے چکر نے اسے پیس کر رکھ دیا (......والـمِرْدیٰ) بڑی چادر۔ ازار۔ پتھر توڑنے کا پتھر ۔ ج مَرَادِی. المَرَادِی : گھوڑے یا اُونٹ کی ٹانگیں زمین پر پاؤں کو ٹیکنے والا گھوڑا ۔
المَرادِی : ہاتھی۔
رَذَّت (ن) رَذَاذًا وَاَرَذَّت. السَّمَاءُ : پھوار برسانا۔وَاَرَذَّت القِرْبَۃُ : بہہ پڑنا۔
الرَّذَاذ : پھوار۔
رَذُلَ (ک) رَذِلَ :(س) رَذَالَۃً : قابل حقارت ہونا۔ قبیح ہونا۔ صفت (رَذْلٌ) :ج اَرْذَال ورُذَال ورُذُول ورُذُلُون و (رَذِیْل) ج رُذَلاَء ورِذَال.
رَذَلَہٗ (ن) رَذْلاً وَاَرْذَلَہٗ : حقیر کرنا۔ناپسند کرنا۔حقیر سمجھنا۔
اَرْذَلَ : بُرا کام کرنا۔ کمینوں کا ساتھی ہونا......ہ :حقیر کرنا ناپسند کرنا حقیر سمجھنا۔ الدَّرَاهِمَ : کھوٹے کر کے واپس کرنا۔
اِسْتَرْذَلَہٗ : حقیر سمجھنا۔
الرُّذَال : حقیر و کمینہ (......والرُّذَالَۃ): چیز کا ردی حصہ۔رُذَالَۃُ کُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز کا گھٹیا۔
الرَّذِیْلَۃ : نالائقی۔بری عادت۔ج رَذَائِل.
الاَرْذَل : اسم تفضیل۔گھٹیا۔ردی۔ج اَرَاذِل واَرْذَلُون.
الـمُرْذِل : رذیل ساتھیوں والا یا حقیر جانور والا۔
رَذَمَ : (ن ض) رَذْمًــا ورُذُمَــانًــا ورَذِمَ (س) رَذَمًــا وَاَرْذَمَ. الاِنَاءُ : لبالب ہو کر بہنا۔صفت (رَذِم) وَاَرْذَم عَلٰی الخَمْسِیْنَ مِنْ عُمرِہٖ : زائد ہونا۔
الرَّذَم والرُّذَمَان. مِنَ النَّاسِ : متفرق جماعت۔کہا جاتا ہے "رَأَیْتُ رَذَمًا مِنَ النَّاسِ" میں نے لوگوں کی متفرق جماعت دیکھی۔"وَکَانَ فِي رَذَمَانٍ مِنَ النَّاسِ" وہ ایسی جماعت میں تھا جس کے افراد بہت نہیں تھے۔
الرُّذَام والرَّذُم : کمزور جس میں مروت نہ ہو۔
الــرَّذُوْم : بہنے والا۔لبالب پیالہ جس میں سے گرے۔ج رُذُم ورَذَم.
اَلرَّزْمَۃُ: اَلتَّوَافُقِیَّۃُ (علم هندسة) : چار سیدھے نقاط جو ایک موافق تقسیم نقطہ پر پہنچے۔
اَللاَّتَوَافُقِیَّۃ: پہلی قسم کی ضد۔
رَذِيَ (س) رَذَاوَۃ وَاُرْذِی : بیماری سے نڈھال ہونا۔صفت (رَذِیّ) رُذَاۃ : مؤنث رَذِیَّۃ.
اَرْذَاہ : نڈھال کر دینا۔ پھینک دینا۔ صفت مفعولی (مُرْذیٰ)
الرَّذِیُّ : بیماری سے نڈھال۔کمزور۔لاغر۔
رَزَّتِ : (ن ض) رَزًّا. الجَرَادَۃُ : ٹڈی کا انڈے دینے کے لئے دُم کو زمین میں چبھونا۔السَّمَاءُ : گرجنا۔ہ: نیزہ مارنا......البَابَ : دروازہ میں کنڈی لگانا۔السَّهْمَ فِی الحَائِط : تیر کو دیوار میں گاڑنا۔
اَرَزَّتْ. الــجَرَادَۃُ : ٹڈی کا انڈے دینے کے لئے دُم کو زمین میں چبھونا۔
رَزَّزَ. الــوَرَق : کاغذ کو چکنا کرنا......الاَمْرَ : کسی معاملہ کو درست کرنا۔
اِرْتَزَّ. السَّهْمُ فِي الحَائِط : تیر کا دیوار میں گڑ جانا۔البَخِیْلُ عِنْدَ المَسْئَلَۃِ : بخیل کا سوال کے وقت بخل کرنا۔
اَلرُّزُّ : چاول (اُرْز : میں ایک لغت ہے)
الــرِّزُّ والــرِّزْیِزی : دور کی آواز۔پیٹ کی گڑگڑاہٹ۔بادل کی گرج۔آواز۔
الــرَّزَّۃ : زنجیر کا حلقہ جس میں تالا لگایا جاتا ہے۔کنڈا جس کو دیوار یا زمین میں گھوڑا وغیرہ باندھنے کے لئے ٹھونکتے ہیں۔ج رِزَاز ورَزَّات ورُزَز.
الرَّزَّۃ: پیٹھ میں ایک قسم کا درد۔
الرَّزَّاز : سیسہ۔
الرَّزَّاز : چاول کا سوداگر۔
اِلاِرْزِیْــز : کپکپی۔نیزہ کا گھسنا۔چھوٹے اولے۔لمبی آواز والا۔
الــرِّزِیْز : ایک قسم کی نباتات جو رنگنے کے کام میں آتی ہے۔رَزِیْــز الــرَّعْــد : گرج کی آواز۔
الــمُرَزَّز. مِنَ الطَّعَام : چاول سے تیار کیا ہوا کھانا۔
الــمَرَزَّۃ : چاول اُگنے کی جگہ۔یا وہ جگہ جہاں چاول جمع کئے جائیں یا جہاں چاول بہت ہوں۔
رَزَأَ : (ف) رَزْأً ورُزْأً ومَــرْزِئَۃً. الــرَّجُــلَ مَــالَہٗ : کچھ حاصل کرنا۔کم کرنا۔کہا جاتا ہے "هُوَ یُرْزَأُ" یعنی وہ سخی ہے لوگ اس کے فضل کو حاصل کرتے ہیں ...... ورَزِئَ : (س) رَزْأً وارْتَــزَأ . الــرجــل : بھلائی حاصل کرنا۔
اِرْتَزَأَ الشَّیْءُ : کم کرنا۔وارْتَزَأ الشَّیْءُ : کم ہونا۔
الرُّزْء : ج اَرْزَاء و (الــرَّزِیْئَۃ والرَّزِیَّۃ) ج رَزَایَا : بڑی مصیبت۔

المُرْزَأ : فیاض سخی ۔ ج مُرْزَؤُوْن.
والمُرْزَؤُوْن : قوم جس کے منتخب لوگ مرگئے ہوں ۔
المُرْزِئَة : بڑی مصیبت ۔
رَزَبَهٗ : (ن) رَزْبًا : چمٹے رہنا ۔
الارْزَبُّ : چھوٹا ۔ بڑے ڈیل ڈول والا ۔
المِرْزَبَة والمِرْزَبَة : لوہے کی سلاخ ۔ لوہار کا ہتھوڑا ۔ ج مَرَازِب.
المِرْزَاب : پرنالہ ۔ بڑی یا لمبی کشتی ۔ ج مَرَازِیب.
المَرْزُبَان : فارسیوں کا رئیس ۔ ج مَرَازِبَة و (المَرْزُبَة) : فارسیوں کی سرداری ۔
رزح : (ف) رَزْحًا ورُزُوْحًا ورِزَاحًا ۔ الجَمَلُ : لاغری یا تھکن کی وجہ سے گر جانا ۔ صفت (رَازِح) ج رُزَّح ...... الرجلُ : کمزوری کی وجہ سے ہاتھ کی چیز چھوٹ جانا ...... الرجلَ بالرُّمْحِ : نیزہ مارنا (...... وأرْزَح) العنبَ : گرے ہوئے انگور اٹھانا (رَزَحَتْ وتَرَازَحَتْ) حاله : برا حال ہونا ۔
رَزَّح الناقةَ : اُونٹنی کو لاغر کرنا ۔
اِبِلٌ (رَزَاحَی ورَزْحَی ورُزَّح ورَوَازِح) : لاغر و کمزور اونٹ ۔
المَرْزَح : ہموار زمین ۔
المِرْزَح والمِرْزَحَة : انگور کی بیل کو زمین سے اٹھانے کے لئے لکڑی ۔ ج مَرَازِح.
المِرْزَح : آواز ۔
المِرْزَاح من الابل : بہت ہی لاغر اونٹ جو چلنے کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو ۔ ج مَرَازِیح.
رزخه (ف) رَزْخًا بالرُّمْحِ : نیزہ چبھونا ۔
الرُّزْدَق : لوگوں کی صف ۔ درخت خرما کی قطار (جدید)
الرُّزْدَاق : دیہات اور اس کے اردگرد کی زمینیں ۔ ج رُزْدَاقات ورَزَادِیق.
اَرْزَغَ السماءُ : پانی کم ہونا ...... المکانُ : بہت کیچڑ والی جگہ ہونا ...... المُحْتَفِرُ : کھودنے والے کا نمناک مٹی تک پہنچنا ...... المطرُ الارضَ : بارش کا زمین کو تر کر دینا ...... الرجلَ : عیب سے آلودہ کرنا ...... فی فلان : بہت تکلیف پہنچانا ' حقارت کرنا ' عیب لگانا ' طعن و تشنیع کرنا ۔
رَازَغه : کشتی کرنا اور فریب دینا ۔
اِسْتَرْزَغَهٗ : کمزور سمجھنا ۔
الرَّزَغَة : پتلا گارا ۔ کیچڑ ۔ ج رَزَغ رِزَاغ.
الرَّزِغ : تری ۔
الرَّزِغ والرَّزَاغ : کیچڑ میں پھنسا ہوا ۔
رزف (ض) رَزِیْفًا ورَزْفًا وأرْزَفَ اِلَیْهِ : آگے بڑھنا ...... الجملُ : اُونٹ کا بلبلانا ۔ دوڑنا ۔ رَزَفَ الامرُ : قریب ہونا ۔
اَرْزَفَ الناقةَ : دُلکی چلانا ۔ اُرْزِفَ القومُ : جلدی سے شکست وغیرہ میں پھنسانا ۔
ناقة (رَزُوْف) : کشادہ قدم ' تیز رفتار اُونٹنی ۔
رَزَافَاتُ البلدِ : شہر کے قریب کی جگہیں ۔
رزقه (ن) رَزْقًا : روزی پہنچانا ۔ کہا جاتا ہے "رَزَقَهُ اللهُ الغِنَی" اللہ سے تونگری دے ۔
رُزِقَ : روزی پانا ۔ خوش نصیب ہونا ۔
اِرْتَزَقَهٗ : روزی مانگنا ...... الجندُ : روزی لینا ۔
اِسْتَرْزَقَهٗ : روزی مانگنا ۔
الرِّزْق : روزی ۔ ج اَرْزَاق : بارش ۔
الرِّزْقُ الحَسَنُ : بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہونے والی روزی (...... والرَّزْقَة) ج رَزَقَات : سپاہیوں کی رسد ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذْتُ رَزْقَةَ هذا الشهرِ او هذا العامِ" میں نے اس مہینے یا اس سال کی رسد لے لی ۔
الرَّازِقِیُّ : کمزور ۔ ایک قسم کا لمبا سفید انگور ۔ شراب ۔
الرَّازِقِیَّة : کتاں کے سفید کپڑے ۔ شراب ۔
الرَّزَّاق : روزی دینے والا ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے (صرف باری تعالیٰ پر اطلاق ہوتا ہے)
المُرْتَزِق : مفع ۔ جس سے فائدہ اٹھایا جائے ۔
المُرْتَزِقَة : وہ لوگ جنہوں نے اپنی رسد حاصل کر لی ہو ۔
المَرْزُوْق : مفع خوش نصیب ۔
رَزَمَ : (ن) رَزْمًا الشیءَ : جمع کر کے باندھنا ...... بالشیءِ : پکڑنا ...... علی عدوہ : دشمن پر غالب ہونا اور چڑھ بیٹھنا ...... الرجلُ : مرنا ...... الامُّ بِهٖ : جننا ۔
رَزَمَ : (ض ن) رُزُوْمًا ورُزَامًا البعیرُ : اُونٹ کا لاغری کی وجہ سے اٹھ نہ سکنا ۔ صفت (رَازِم) ج رُزَّام (...... رَزَمَة) الشتاءُ : سرد ہونا ۔
رَزَّمَ الثیابَ : کپڑوں کا گٹھری میں باندھنا ۔
...... القومُ : کسی جگہ میں چپ کر رہنا ۔
رَازَمَ بینهما : جمع کرنا ...... فی المطاعم : بدل بدل کر کھانا کھانا ...... الدارَ : دیر تک رہنا ۔
اَرْزَمَ الرعدُ : سخت گرجنا ۔ اَرْزَمَتِ الناقةُ : بچہ کے لئے آواز نکالنا ۔ کہا جاتا ہے "لاافعلُهٗ ما اَرْزَمَتْ اُمُّ حائلٍ" میں اس کام کو جب تک اُونٹنی آواز نکالتی رہے گی نہیں کروں گا ۔
اِرْزَامَ اِرْزِیْمَامًا : غضبناک ہونا ۔
الرَّزْمَة : دن میں ایک مرتبہ کھانا ۔
الرِّزْمَة من الثیاب وغیرها : گٹھری ۔ ج رِزَم.
الرَّزَمَة : بچے کی آواز ۔ تیز آواز ۔ بچہ پر مہربان ہونے کے وقت بغیر منہ کھولے ہوئے صرف حلق سے نکلنے والی اُونٹنی کی آواز اور اسی سے مثال ہے "لاخیرَ فی رَزَمَةٍ لادِرَّةَ فیها" اس اُونٹنی کی آواز سے کوئی فائدہ نہیں جس سے دودھ حاصل نہ ہو ۔ اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو وعدہ کرے اور پورا نہ کرے یا اس کے حق میں جو چاپلوسی کرے اور کوئی فائدہ نہ پہنچائے ۔
غَیْثٌ (رَزِمٌ) وہ بارش جس میں بادل کی

گرج ختم نہ ہو۔
الرِزام: سخت مرد۔ ج رُزُم.
اَسَدٌ (رَزَامَۃٌ ورُزَامٌ): اپنے شکار پر چڑھ بیٹھنے والا شیر۔
الرَزِیْم: شیر کی گونج۔
الرَزّام والمُرْزِم: اپنے شکار پر چکر لگانے والا اور غرانے والا شیر۔ کہا جاتا ہے "تَرَکْتُہٗ بالمُرْتَزَمِ"
المِرْزَم: گٹھری باندھنے کی چیز جیسے رسی۔
اُمُّ المِرْزَم: بادِ شمالی یا مطلقاً ہوا۔
المِرْزَمَان: دو ستارے جو دونوں شعری کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان دونوں کو منحوس سمجھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے "لَاخَیْرَ فِی الزَّمانِ مَا طَلَعَ المِرْزَمَان": یعنی اس زمانہ میں خیر نہیں جب مرزمان طلوع ہوں۔
رَزَنَ: (ن) رَزْنًا. الشَّیْئَ: ہاتھ سے اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا...... بالمَکَانِ: اقامت کرنا۔
رَزُنَ: (ک) رَزَانَۃً: سنجیدہ ہونا۔ باوقار ہونا۔ بھاری بھرکم ہونا۔ بوجھل ہونا۔ صفت مذکر (رَزِیْن): صفت مؤنث (رَزَان) رزینہ نہیں بولا جاتا۔
رَازَنَ. الرَّجُلَ: دوست ہونا۔ ساتھ اُترنا۔
تَرَازَنَا: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔
تَرَزَّنَ. فِی الاَمْرِ اوفِی مَجْلِسِہٖ: سنجیدہ و صاف رائے ہونا۔
الرَزْن والرِزْن: بلند جگہ جس میں پانی رک جائے۔ ج رُزُن ورِزان واَرْزان. الرَزْن: کنارہ۔
الرِزْنَۃ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ ج رِزَان.
الاَرْزَن: سخت لکڑی کا ایک درخت جس کی لکڑی سے لاٹھی بناتے ہیں۔
الرَزِیْن: ساکن۔ پختہ رائے والا۔ کہا جاتا ہے "ھُوَرَزِیْنُ الرَّایِ".
الرَوْزَنَۃ: روشن دان۔ ج رَوَازِن.
رَزَیَ: (ض) رَزْیًا. فُلَانًا: احسان قبول کرنا۔

اَرْزَیَ اِرْزَاءً. اِلَیْہِ واَرْزَیَ اِلَیْہِ ظَھْرَہٗ: سہارا لینا۔ پناہ لینا۔
رَسَّ: (ن) رَسًّا. البِئْرَ: کنواں کھودنا...... الشَّیْئَ: دھنسانا...... لَہُ الخَبَرَ: بیان کرنا...... المَیِّتَ: میت کو دفن کرنا...... خَبَرَھُم: معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔ بَیْنَھُمْ: صلح کرانا۔ فساد ڈالنا...... (ضد) (...... رَسًّا ورَسِیْسًا واَرَسَّ) السُقْمُ فِی جَسَدِہٖ: بیماری کا لازم ہو کر ٹھہر جانا۔
رَاسَّہٗ مُرَاسَّۃً. بالاَمْرِ: کسی کام کی کسی کے ساتھ ابتداء کرنا۔
تَرَاسَّ. القَوْمُ الخَبَرَ: رازدارانہ کہنا۔
اِرْتَسَّ. الخَبَرُ فِی النَّاسِ: پھیلنا۔ ظاہر ہونا۔
الرَّسُّ: مص۔ پرانا کنواں۔ علامت۔ معدن: ہر چیز کی ابتداء۔ بخار کی ابتداء۔ کہا جاتا ہے "بِہٖ رَسُّ حُمّٰی": اسے بخار کی ابتداء ہے۔ رَسُّ الحُبِّ: آغاز محبت۔ بقیہ محبت۔ اثر محبت۔ کہا جاتا ہے "بَلَغَنِی رَسٌّ مِنَ الخَبَرِ" مجھے خبر کا کچھ حصہ پہنچا۔
الرُسَّۃ: مضبوط ستون۔
الرُسَّۃ والاُرْسُوْسَۃ: ٹوپی۔
الرَسِیْسُ: مص۔ ثابت۔ عاقل۔ غیر صحیح خبر۔ رِیْحٌ رَسِیْسٌ: نرم ہوا۔ رَسِیْسُ الحُمّٰی: بخار کی ابتداء۔ رَسِیْسُ الحُبِّ: آغاز محبت۔ بقیہ محبت۔ اثر محبت۔
الرُسّٰی: ٹیلہ۔ بڑی بوند کی بارش۔
رَسَبَ ورَسُبَ: (ن وک) رُسُوْبًا ورَسَبًا. الشَّیْئُ فِی المَاءِ: تہ نشین ہونا...... العَیْنُ: آنکھ اندر کو دھنس جانا۔
اَرْسَبَہٗ: نیچے اُتارنا۔
الرَاسِب والرَسُوْب. مِنَ الرِجَالِ: حلیم۔ بردبار۔ ثابت قدم۔
الرَسَب والرَسِب والرَسُوْب والمِرْسَب. مِنَ السُیُوْفِ: اندر گھس جانے والی تلوار۔
الرَوَاسِبُ: سیلاب کی وجہ سے زرخیز مٹی کا

بہہ کر دریاؤں اور سمندروں میں گرنا۔
الرُوْسَب: بلا۔ مصیبت۔
رَسِحَ: (س) رَسَحًا: دبلے چوتڑ اور دبلی ران والا ہونا۔ صفت مذکر (اَرْسَحُ): صفت مؤنث (رَسْحَاء): ج رُسْحٌ. اِمْرَأَۃٌ رَسْحَاءُ: بدصورت عورت۔
اَرْسَحَہٗ: لاغر کرنا۔
رَسَخَ: (ن) رُسُوْخًا: گڑ جانا۔ کہا جاتا ہے "رَسَخَ الحِبْرُ فِی الصَحِیْفَۃِ" روشنائی کتاب میں جم گئی۔ "ورَسَخَ العِلْمُ فِی القَلْبِ" علم دل میں جاگزیں ہو گیا۔ وفُلَانٌ رَاسِخٌ فِی العِلْمِ: فلاں مضبوط علم والا ہے...... الغَدِیْرُ: تالاب کا پانی نیچے اُتر گیا۔
اَرْسَخَہٗ: گاڑ دینا' ثابت کرنا' مضبوط کرنا۔
تَرَسَّخَ. فِی التُقٰی: پرہیزگاری میں راسخ ہونا۔
الرُسْدَق والرُسْدَاق: بمعنی الرُزْدَق والرُزْدَاق.
رَسَعَ: (ف) رَسْعًا. العُضْوُ: خراب اور ڈھیلا ہونا...... عَیْنُہٗ: چپٹے ہوئے پپوٹے والی ہونا...... الصَبِیَّ: بچہ کو نظر بد سے بچانے کے لئے ہاتھ یا پیر میں مہرہ باندھنا۔
رَسِعَ: (س) رَسَعًا: خراب پپوٹوں والا ہونا۔ صفت (اَرْسَع)...... عَیْنُہٗ: خراب پپوٹوں والی ہونا۔ صفت (رَسْعَاء)...... بِہِ الشَّیْئُ: چمٹنا۔
رَسَّعَ: خراب گوشہ چشم والا ہونا۔ کسی مقام پر جم کے رہنا...... الشَّیْئَ: چپکانا...... السَیْرَ: ایک تسمہ کو پھاڑ کر اس میں دوسرے تسمہ کو داخل کرنا...... الصَبِیَّ: بچہ کو نظر بد سے بچانے کے لئے ہاتھ یا پیر میں مہرہ باندھنا۔
الرِسَاعَۃ ج رَسَائِع: تلوار کی پرتلے کے نچلے حصہ میں گندھے ہوئے تسمے۔
الرُسُوْع: کمان کے وسط میں گندھے ہوئے تسمے۔
الرَسِیْع: چپکایا ہوا۔ ایک تسمہ میں داخل کیا ہوا دوسرا تسمہ۔

رَسَغَ : (ن) رَسْغًا. البَعِیْرَ : اگلی ٹانگوں کے گٹے میں رسی باندھنا۔

رَسَّغَ. المَطَرُ : ٹخنے تک برسنا...... العَیْشَ : وسیع کرنا...... الکلامَ : دوقسم کی باتوں کو ایک میں ملانا۔

رَاسَغَهُ : [illegible] کے پچھاڑ دینا۔

اِرْتَسَغَ. عَلٰی عِیَالِهٖ : نفقہ میں وسعت کرنا۔

الرُّسْغ والرُّسُغ : گٹا۔ پہنچا۔ ج اَرْسَاغ وَاَرْسُغ.

الرَّسِیْغ. مِنَ العَیْشِ : کشادہ زندگی۔ مِنَ الطَّعَامِ : بہت خوراک۔

الرِّسَاغ : وہ رسی جس کو جانور کی اگلی ٹانگ کے گٹے میں باندھ کر کھونٹے وغیرہ میں باندھ دیتے ہیں۔

المُرَسَّغ. مِنَ الآرَاءِ : کمزور و نادرست رائے۔

رَسَفَ (ن ض) رَسْفًا وَرَسِیْفًا وَرَسَفَانًا : پاؤں بندھے ہوئے کی طرح چلنا۔

اَرْسَفَ. الدَّابَّةَ : بندھے ہوئے پاؤں والے جانور کو ہانکنا۔

اِرْتَسَفَ. الشَّیْءُ : بلند ہونا۔

رَسِلَ (س) رَسَلًا وَرَسَالَةً. الشَّعْرُ : بالوں کا سیدھا لٹکا ہوا ہونا...... البَعِیْرُ : اُونٹ کا نرم چال والا ہونا۔

رَسَّلَ. فِی القِرَاءَةِ : خوش آوازی سے پڑھنا۔ آہستہ آہستہ درستی کے ساتھ پڑھنا...... الفُصْلَانَ : اُونٹ کے بچوں کو دودھ پلانا۔

رَاسَلَهُ. فِیْ وَعَلٰی وَبِالاَمْرِ : خط و کتابت کرنا۔ رَاسَلَهُ الغِنَاءَ : گانے میں مقابلہ کرنا۔

اَرْسَلَهُ : بھیجنا۔ چھوڑنا۔ اَرْسَلَ القَوْلَ : بلا قید بولنا...... فُلَانًا عَلَیْهِ : مسلط کرنا۔

اَرْسَلَ بِهٖ اِلَیْهِ : پیغام کے ساتھ بھیجنا...... قولہ مثلاً : اپنے قول کو ضرب المثل بنانا۔

تَرَسَّلَ : نرمی کرنا۔ آہستگی کرنا۔ رسول ہونے کا دعویٰ کرنا...... فِی الرُّکُوْبِ : اپنی ٹانگوں پر کپڑے ڈال کر جانور کی پیٹھ پر پھیلانا...... فِی القُعُوْدِ : اردگرد اور ٹانگوں پر کپڑے ڈال کر چارزانو بیٹھنا۔

تَرَاسَلَ. القَوْمُ : باہم خط و کتابت کرنا۔

اِسْتَرْسَلَ. الشَّعْرُ : بالوں کا سیدھا ہونا۔ لٹکنا...... الشَّیْءُ : نرم ہونا...... اِلَیْهِ : بے تکلفی برتنا...... فِی الکَلَامِ : گفتگو میں وسعت کرنا۔

الرَّسْل. مِنَ السَّیْرِ : نرم چال...... مِنَ الشَّعْرِ : لٹکے ہوئے بال...... مِنَ الاِبِلِ : نرم چال والا اُونٹ۔

الرِّسْل : نرمی۔ آسودگی۔ دودھ۔ گھوڑے کے بازو کا کنارہ۔ ج اَرْسَال.

الرِّسَال : اُونٹ کی ٹانگیں (الرِّسْل والرِّسْلَة) : آہستگی نرمی۔ کہا جاتا ہے "عَلٰی رِسْلِکَ یارَجُلُ" یعنی اے شخص آہستہ و باوقار رہ۔ الرِّسْلَة : جماعت۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا اَرْسَالًا" یعنی وہ گروہ گروہ آئے۔

الرَّسَل : مص۔ جماعت۔ گروہ۔ ریوڑ۔ ج اَرْسَال.

اَلرَّسُوْلِی : عیسائی کیتھولک کے نزدیک کرسی رسول یعنی پوپ کی طرف سے صادر کردہ فرمودات۔

الرَّسْلَة : کاہل اور اسی سے ہے "رَجُلٌ فِیْهِ رَسْلَةٌ نَاقَةٌ رَسْلَةٌ" نرم چال والی اُونٹنی۔ کہا جاتا ہے "هُمْ فِیْ رَسْلَةٍ مِنَ العَیْشِ" وہ لوگ نرمی و آسودگی میں ہیں۔ الرَّسْلَة : وہ عورت جس کی پنڈلیوں پر بہت اور لمبے لمبے بال ہوں۔

الرِّسَالَة والرَّسَالَة : پیغام۔ پیغامبری خط۔ ج رَسَائِل ورَسَالَات.

الرَّسُوْل : بھیجا ہوا۔ پیغام بر۔ پیغامبری۔ تیر اندازی وغیرہ میں جو تمہارا موافق ہو۔ ج رُسُل ورُسْل واَرْسُل ورُسَلَاء.

الرُّسُل : چھوٹی بچی جو ابھی اوڑھنی نہ ڈالتی ہو۔

الرَّسِیْل : بھیجا ہوا۔ پیغام بر۔ پیغامبری۔ پیغام بھیجنے والا۔ تیر اندازی وغیرہ میں جو تمہارا موافق ہو۔ گھوڑ دوڑ میں دوڑنے والا گھوڑا۔ کشادہ۔ سانڈ۔ میٹھا پانی۔ ج اَرْسُل وَرُسُل ورُسَلَاء.

الرُّسَیْلَة. الرِّسْلَة : کی تصغیر۔ کہا جاتا ہے "اَلْقٰی الکَلَامَ عَلٰی رُسَیْلَاتِهٖ" یعنی اس نے بے التفاتی کی۔

المُرْسَلَة : لمبا ہار جو سینہ تک واقع ہو۔ ج مُرْسَلَات. المُرْسَلَات : ہوائیں یا فرشتے یا گھوڑے۔

المِرْسَال : چھوٹا تیر۔ پیغامبر۔ نَاقَةٌ مِرْسَالٌ : نرم رفتار اُونٹنی۔ ج مَرَاسِیْل.

رَسَمَ (ن) رَسْمًا. المَطَرُ الدِّیَارَ : مٹا کر زمین سے ملا ہوا نشان باقی رکھنا۔ لَهٗ کَذَا : حکم دینا...... عَلٰی کَذَا : لکھنا...... الکِتَابَ : لکھنا...... نَحْوَهٗ : دوڑتے ہوئے جانا...... ه الاُسْقُفُ : گرجا کا کوئی عہدہ دینا۔ اسم "الرِّسَامَة" : ہے۔

رَسَمَ (ض) رَسِیْمًا. البَعِیْرُ : پاؤں کا نشان چھوڑنا۔ تیز چلنا۔ صفت (رَسُوْم)

رَسَّمَ. الثَّوْبَ : دھاری دار بنانا (...... وَاَرْسَمَ) النَّاقَةَ : چلا کر پاؤں کے نشان ڈلوانا۔

تَرَسَّمَ. الدَّارَ : گھر کے نشانات وغیرہ غور سے دیکھنا...... الشَّیْءَ : یاد کرنا...... البَانِیُ والحَافِرُ : عمارت بنانے یا کھودنے کے لئے زمین دیکھنا۔

اِرْتَسَمَ. الاَمْرَ : فرمانبرداری کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَسَمَ لَهٗ کَذَا فَارْتَسَمَهٗ" : اس نے اس کو فلاں حکم دیا اور وہ بجا لایا...... لِلّٰهِ تَعَالٰی : تکبیر کہنا اور دعا کرنا...... الرَّجُلُ : گرجا کے کسی عہدہ پر پہنچنا۔

الرَّسْمُ : مص۔ گھر کے مٹے ہوئے نشانات۔ مٹی میں دبا ہوا کنواں۔ کسی چیز کا خاکہ۔ علامت۔ غیر واقعی جیسے شاعر کے قول میں "اَرَیٰ وُدَّکُمْ رَسْمًا وَوُدِّیْ حَقِیْقَةً" : میں تمہاری دوستی کو غیر واقعی اور اپنی دوستی کو واقعی سمجھتا ہوں۔ ج رُسُوْم

وَاَرْسَم: معاملہ...... عِنْدَ اَهْلِ الجِبَايَةِ
ٹیکس۔
اَلرَّسْمُ: منظر کشی۔ غیر حقیقی ڈرامہ۔ (فکشن)
الرَّسَم: رفتار کی خوبی۔
الرَّاسِم: فا۔ بہتا ہوا پانی۔
الرَّاسُوْم: ج رَوَاسِيْم و(الرَّوْسَم) ج
رَوَاسِم: مہر۔ مٹکے وغیرہ پر مہر (قومہ)
کرنے کی چیز۔ کھدی ہوئی لکڑی جس سے
غلہ کے ڈھیر پر (قومہ) مہر کی جائے۔
الرَّوْسَمُ: علامت۔ نشان۔ مصیبت۔
الرَّوَاسِم: زمین پر پاؤں کے نشان ڈال کر
چلنے والے اونٹ۔ واحد (رَاسِم ورَاسِمَة)
المَرْسُوْم: مفع۔ لکھا ہوا۔ سرکلر۔ ج مَرَاسِم
ومَرَاسِيْم۔
الرَّسَّام: نقش کرنے والا۔ نقشہ بنانے والا۔
الرَّسَمَان والمِرْسَم: زمین پر نشان ڈالتے
ہوئے اونٹ کی چال۔
رَسَنَ: (ن ض) رَسْنًا واَرْسَنَ.
الدَّابَّةَ: جانور کے سر میں رسی ڈالنا۔ رَسَنَ
واَرْسَنَ الدَّابَّةَ: جانور کو چرنے کے لئے
آزاد چھوڑ دینا اور اسی سے ہے "رَمٰی
بِرَسَنِهٖ عَلٰی غَارِبِهٖ": اس نے اس کے
کندھے پر اس کی رسی ڈال دی یعنی اسے
بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ اَرْسَنَ المُهْرُ: بچھیری
کا تابع ہونا۔ گردن میں رسی ڈالنے کے لئے
سر دے دینا۔
الرَّسَن: جانور کے گلے میں ڈالنے کی رسی۔
ج اَرْسَان واَرْسُن.
المَرْسِن والمِرْسَن. مِنَ الدَّابَّةِ: رسی
ڈالنے کی جگہ۔ ج مَرَاسِن: ناک۔
رَسَا يَرْسُوْ رَسْوًا ورُسُوًّا: ٹھہرنا۔ ثابت
ہونا۔ استوار ہونا۔ صفت مذکر (راسٍ): صفت
مؤنث (راسِيَة) ج رَوَاسٍ ورَاسِيَات.
رَسَتِ السَّفِيْنَةُ: لنگر انداز ہونا۔ رَسَا بَيْنَ
القَوْمِ: صلح کرانا...... عَنْهُ حَدِيْثًا: کسی سے
روایت کرنا۔ لَهُ الحَدِيْثَ: کسی کے سامنے کچھ
حصہ بیان کرنا...... الصَّوْمَ: روزے کی نیت
کرنا۔
رَاسٰى. ہ: تیرا کی میں مقابلہ کرنا۔
اَرْسٰى اِرْسَاءً. الشَّیْءُ: ٹھہرنا۔ ثابت ہونا۔
استوار ہونا...... السَّفِيْنَةَ: کشتی کو لنگر انداز
کرنا...... الوَتِدَ فِي الاَرْضِ: کھونٹے کو
زمین میں گاڑنا۔
الرَّسْوُ: خبر کا ایک حصہ۔
الرَّاسِي: فا۔ قِدْرٌ رَاسِيَة: ایک جگہ پر رہنے
والی بڑی دیگ۔
الرَّوَاسِيْ: مضبوط پہاڑ۔
الرَّسِيُّ: ثابت۔ خیمہ کے درمیان کا تھم۔
المَرْسٰى: بندرگاہ۔ ج مَرَاسٍ.
المُرْسٰى: مفع۔ باری تعالیٰ کے قول
"يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
مُرْسٰهَا" کے معنی یہ ہیں کہ "لوگ
آپ (ﷺ) سے دریافت کرتے ہیں کہ
قیامت کب واقع ہوگی؟"
المِرْسَاة: کشتی کا لنگر۔ ج مَرَاسٍ کہا جاتا
ہے "اَلْقٰى مَرَاسِيَهٗ" یعنی اس نے اقامت کی
"واَلْقَتِ السَّحَابُ مَرَاسِيَهَا" بادل جم کر
برسا۔
رَشَّ: (ن) رَشًّا وتَرْشَاشًا. المَاءَ: پانی
چھڑکنا...... السَّمَاءُ: آسمان کا پھوار
برسانا...... الشَّیْءَ: دھونا۔
اَرَشَّتْ. السَّمَاءُ: آسمان کا پھوار برسانا
...... الطَّعْنَةُ: کشادہ زخم ہونے سے خون
پھیل کر نکلنا...... الشِّوَاءُ: بھونے ہوئے
گوشت سے چربی ٹپکنا...... الفَرَسَ:
گھوڑے کو دوڑا کر پسینہ لانا۔
تَرَشَّشَ. عَلَيْهِ المَاءُ: متفرق چھینٹے پڑنا۔
بہنا۔
الرَّشّ: مص۔ پھوار۔ ج رِشَاش: تکلیف
دہ مار۔
الرَّشَاش: پانی خون وغیرہ کا چھینٹا۔
المِرَشَّة: پانی وغیرہ چھڑکنے کا آلہ۔
رَشَاَ: (ف) رَشْأً. الظَّبْيُ: ہرن کا قوی ہو کر
ماں کے ساتھ چلنا...... الظَّبْيَةُ: ہرن کا جننا۔
الرَّشَأ: ہرن کا بچہ یا وہ جو چلنے لگے۔ ج
ارشاء.
الرُّشْبَة: مغز سے خالی ناریل جس سے پانی
نکالیں۔
المَرَاشِبُ: مٹی جس سے مٹکوں کا منہ بند
کردیں۔
رَشَحَ (ف) رَشْحًا ورَشَحَانًا واَرْشَحَ
وارْتَشَحَ. الاِنَاءُ: برتن کا ٹپکنا۔ رسنا......
الجَسَدُ: بدن کا پسینہ والا ہونا ورَشَحَ
الظَّبْيُ: ہرن کا اچھلنا۔ کودنا۔ کہا جاتا ہے "لَمْ
يَرْشَحْ لَهُ بِشَیْءٍ: اس نے اس کو کچھ نہیں دیا۔
رَشَحَتِ النَّاقَةُ ولَدَهَا رَشْحًا واَرْشَحَتْهُ
ورَشَّحَتْهُ: اونٹنی کا اپنے بچہ کی دم کی جڑ کو
اپنے سر سے رگڑنا اور آگے بڑھانا اور خود
ٹھہر ٹھہر کر جانا تاکہ بچہ اس سے لاحق رہے۔
صفت (رَاشِح مُرْشِح ومُرَشِّح)
رَشِحَ: پسینہ سے تر ہونا۔
رَشَّحَ. المَالَ: بہتر انتظام کرنا...... الوَلَدَ:
پرورش کرنا اور کام کے لائق بنانا اور اسی سے
ہے "هُوَ يُرَشَّحُ لِوِلَايَةِ العَهْدِ" وہ ولی عہدی
کے لئے تیار کیا جارہا ہے...... الظَّبْيَةُ
ولَدَهَا: جننے کے وقت آلائش چاٹنا...... النَّاقَةُ
ولَدَهَا: بمعنی رَشَحَتْهُ...... الغَيْثُ
النَّبَاتَ: بارش کا نباتات کو بڑھانا۔
تَرَشَّحَ. وَلَدُ النَّاقَةِ: ماں کے ساتھ چلنے کے
لائق ہونا...... الظَّبْيَةُ: جننے کے وقت آلائش
چاٹنا...... المَاءُ: پتھروں سے ٹپکنا۔
...... الرَّجُلُ لِاَمْرٍ: لائق ہونا۔ اہل ہونا۔
اِسْتَرْشَحَ. النَّبَاتُ: بلند ہونا۔ بڑھنا......
النَّبَاتَ: چرانے کے لئے بڑھنے کا انتظار
کرنا۔
الرَّشْح: مص۔ پسینہ۔
الرَّاشِح: فا۔ پتھروں سے ٹپکنے والا پانی۔
...... مِنَ الفُصْلَانِ: چلنے میں قوی۔ پہاڑ
جس کا نچلا حصہ تر ہو۔ زمین پر رینگنے والا
کیڑا۔ ج رَوَاشِح.
الرَّشِيْح: پسینہ۔ ایک قسم کی نباتات۔

المِرْشَح والمِرْشَحة : زین کے نیچے کا خوگیر۔

الأرْشَح : بہت ذہین۔ ذکی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَرْشَحُ فُؤَادًا" : وہ تیز خاطر ہے۔

رَشَدَ (ن) رُشْدًا ورَشَادًا ورَشِدَ (س) رَشَدًا : ہدایت پانا۔ راہ راست پر چلنا...... اَمْرَهُ: ہدایت یافتہ ہونا۔

رَشَّدَهُ واَرْشَدَهُ. اِلٰى كَذَا وعَلَيْهِ وَلَهُ : ہدایت کرنا۔ رَشَّدَهُ القَاضِي : سیدھے راستہ پر چلنا۔

اِسْتَرْشَدَ. لِاَمْرِهِ : راہ راست پانا۔

......ہ: ہدایت طلب کرنا۔

الرُشْد : مص۔ ہدایت راہ راست پر ہونا۔

الرَشْدَة والرِشْدَة : حلال زادہ۔

الرُشْدَىٰ: ہدایت۔

الرَشِيد : سیدھے راستہ پر چلنے والا۔ ہدایت یافتہ۔ ہدایت کرنے والا۔

الرَشَاد والرَشَد : ایک قسم کی نباتات۔

الرَشَادَة : چٹان۔ مٹھی بھر کا پتھر۔ ج رَشاد.

المَرَاشِد : سیدھے ومتوسط راستے (جمع ہے واحد نہیں)

اُمّ (رَاشِدٍ) : چوہیا۔

رَشْرَش رَشْرَشَةً. الشيُّ : ڈھیلا ہونا۔

......البَعِيرُ : اُونٹ کا اچھی طرح بیٹھنے کے لئے سینہ سے زمین رگڑنا۔

تَرَشْرَشَ. المَاءُ : بہنا۔ خُبزًا وعَظْمًا (رُشْرُش ورُشْرَاش): نرم روٹی یا ہڈی۔

رَشَفَ: (ض ن) رَشْفًا ورَشِيفًا وتَرْشَافًا ورَشِفَ: (س) رَشْفًا ورَشَفَانًا المَاءَ ونحوَهُ: چوسنا...... الاِنَاءَ: پی کر خالی کرنا۔

رَشَّفَ واَرْشَفَ وتَرَشَّفَ وارْتَشَفَ المَاءَ: خوب چوسنا۔

الرَشَف والرُشَف : حوض کا بقیہ تھوڑا پانی۔ کہا جاتا ہے "حَوْضٌ رَشَفٌ" بے پانی کا حوض۔

الرَشَّاف : بہت چوسنے والا۔

المِرْشَف : پانی چوسنے کا آلہ۔ ج مَرَاشِف۔

المَرَاشِف : ہونٹ۔

رَشَقَهُ (ن) رَشْقًا. بالسَهْمِ : تیر مارنا۔ ......ہ بِبَصَرِهِ : گھور کے دیکھنا...... ہ بِلِسَانِهِ : طعن وتشنیع کرنا اور اسی سے ہے "اِيَّاكَ ورَشَقَاتِ اللِّسَانِ" زبان کی طعنہ زنی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

رَشُقَ (ک) رَشَاقَةً. الغُلامُ: خوبصورت قد والا ہونا۔ چابک دست ہونا۔ پھرتیلا ہونا۔ صفت (رَشِيق) ج رِشَاق.

رَاشَقَهُ مُرَاشَقَةً: ہمراہ چلنا۔ ایک دوسرے کو تیر مارنا۔

تَرَاشَقَ. القَوْمُ : باہم تیر اندازی کرنا اور کہا جاتا ہے "تَرَاشَقُوا بِاَلْسِنَتِهِمْ وتَرَاشَقُوا بِاَعْيُنِهِمْ" انہوں نے اپنی زبانوں سے طعن وتشنیع کی اور اپنی آنکھوں سے گھور گھور کر دیکھا۔

تَرَشَّقَ. فِي الاَمْرِ : تیز ہونا۔

اَرْشَقَ. النَظَرَ اِلَيْهِ : تیز نظر سے دیکھنا۔

القَوْمُ بِبَصَرِهِ : نگاہ ڈالنا...... الظَبْيَةُ: ہرنی کا گردن پھیلا کر تیز نظر سے دیکھنا...... الرَامِي: سیدھا تیر پھینکنا۔ کہا جاتا ہے "اَرْشَقَنِي مَقْصَدِي" اس نے میرے مقصد کی طرف چلنے میں میرا مقابلہ کیا "وَمَا اَرْشَقَ هٰذِهِ القَوْسَ" یہ کمان کس قدر تیز تیر پھینکنے والی ہے۔

اَلرَشُوق : تیز تیز پھینکنے والی کمان۔ رَشِيق کی جمع۔

الرَشَق والرِشَق : قلم کی چرچراہٹ۔ تم کہتے ہو "سَمِعْتُ رَشْقَ قَلَمِهِ" میں نے اس کے قلم کے چلنے کی آواز سنی۔ الرِشْق: تیر اندازی ج اَرْشَاق.

الاَرْشَق : سیدھا کھڑا۔ کہا جاتا ہے "جِيدٌ اَرْشَق" کھڑی گردن۔

الرَشِيق : نازک اندام وخوبصورت۔

......مِنَ اللَّفْظِ اوالخَطِّ : پاکیزہ ونفیس لفظ یا خط۔

رَشَمَ (ن) رَشْمًا. بَيْدَرَ الحِنْطَة : گیہوں کے کھلیان (قومہ پر) مہر کرنا۔ (......ورَشَّم) : لکھنا۔

رَشِمَ (س) رَشَمًا: کھانے کی بو سونگھنا اور خواہش کرنا۔ صفت (اَرْشَم)

اَرْشَمَ. الشَجَرُ: درخت کا پتے والا ہونا۔

الاَرْضُ: سبزی نکلنا شروع ہونا...... البَرْقُ: بجلی چمکنا۔ المَاشِيَةُ: ابتدائی سبزی چرنا۔

(......وارْتَشَم) الاِنَاءَ: برتن پر قومہ مہر کرنا۔

الرَشْمُ : ابتدائی سبزی۔ بجو کی منہ کی سیاہی (......والرَشَم) زمین پر بارش کا اثر۔ ہر چیز کا اثر۔

الاَرْشَم : داغدار۔ کتا (چونکہ اس کے نتھنوں کے درمیان سیاہی ہوتی ہے)...... مِنَ الغَيْثِ: تھوڑی بارش۔ عامٌ اَرْشَمُ : سال کہ جس میں ارزانی وفراخی اچھی طرح نہ ہو۔

الرَوْشَمُ والرَاشُوم : غلہ کے انبار پر قومہ مہر کرنے کی منقوش تختی۔

الرُشْمَة : بجو کے منہ کی سیاہی۔

رَشَنَ : (ن) رَشْنًا ورُشُونًا : بن بلائے مہمان بننا...... الكَلْبُ فِي الاِنَاءِ : کتے کا برتن میں سر ڈالنا۔

الرَشْن والرَوْشَن : پانی نکلنے کا دہانہ۔

الرَاشِن : فا۔ بن بلائے مہمان۔ کاریگر کے شاگرد کا وظیفہ جس کو عوام کے نزدیک "الحُلْوَان" بھی کہا جاتا ہے۔

الرَوْشَن : روشن دان۔ ج رَوَاشِن.

رَشَاهُ (ن) رَشْوًا: رشوت دینا۔

رَاشَى مُرَاشَاةً. فلانًا : رشوت دینا۔ مدد کرنا۔

اَرْشَى. الدَلْوَ : ڈول میں رسی لگانا...... الشَجَرُ : درخت کا لمبی ٹہنیوں کا ہونا...... القَوْمُ فِي دَمِهِ : کسی کے خون میں شریک ہونا...... اَرْشَوْا بِسِلاحِهِمْ فِيهِ : کسی کے مقابلہ کے لئے اپنے ہتھیاروں کو درست کرنا۔

تَرَشَّى. الرَجُلَ : باہم نرمی برتنا۔

اِرْتَشَى : رشوت لینا...... مِنْهُ رِشْوَةً : رشوت

لینا۔

اِستَرشَی. فِی حُکمِہٖ :رشوت مانگنا...... الفَصِیلُ :اُونٹ کے بچہ کا دودھ پینے کی خواہش کرنا......مَافِی الضَّرعِ :تھن سے دودھ نکالنا۔

الرُّشوَۃ والرَّشوَۃ والرِشوَۃ :رشوت۔ج رُشی ورِشی۔

الرِشَاء :رسی۔ڈول کی رسی۔ج اَرشِیَۃ کہا جاتا ہے "اَتبِعِ الدَّلوَ رِشَاءَ ھَا" ڈول کے پیچھے رسی بھی کرو۔اس موقعہ پر مثال کے طور پر بولتے ہیں جب ایک کو دوسرے کے ساتھ کرانا ہو۔وارشیۃ النَّبَات :نباتات کی بیلیں۔

الرَّشَاۃ :ایک قسم کی نباتات۔ج رَشَا.

الرَّشِیُّ :اُونٹ کا بچہ۔

التَّرشَاء :ڈول کی رسی۔

رَصَّ (ن) رَصًّا. الشَّیءَ :ایک کو دوسرے سے چمٹانا۔جوڑنا......الدَّجَاجَۃُ: بَیضَتَھَا :مرغی کا انڈوں کو بیٹھنے کے لئے چونچ سے درست کرنا۔

رَصَّصَہٗ :ایک کو دوسرے سے چمٹانا۔جوڑنا۔مضبوط کرنا۔سیسہ کی قلعی کرنا...... الرَّجُلُ :سوال کرنے میں اصرار کرنا۔

تَرَصَّصَ وارْتَصَّ :باہم چمٹنا۔جڑنا۔

الرَّصَاص :سیسہ۔قلعی۔واحد (رَصَاصَۃ)

الرَّصَاصِیُّ :سیسہ کے رنگ کا۔

الرَّصَص :دانتوں کی پیوستگی۔

الرَّصِیص :ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا۔مؤنث رَصِیصَۃ. ج رَصَائِص کہا جاتا ہے "رُصَّتْ عَلَی القَبرِ الرَّصَائِص" قبر پر پتھر تہ بتہ لگائے گئے۔

الرَّصِیص :انڈوں کا ڈھیر۔عورت کے منہ کا نقاب۔

الاَرَصّ :قریب قریب دانتوں والا۔مؤنث رَصَّاء۔ ج رُص. فَخِذٌ رَصَّاء :ایک دوسرے سے ملی ہوئی ران۔

الاُرصُوصَۃ :خربزہ کی مانند لمبی ٹوپی۔

الرَّصَاصَۃ :جبل۔جاری چشمہ کے ارد گرد کے پتھر۔بُنیَان (مَرصُوص) :مضبوط عمارت۔

الرَّصَب :انگشت شہادت اور بیچ والی انگلی کی جڑ کا فاصلہ۔

رَصِحَ (س) رَصَحًا :قریب قریب سرین صفت (اَرصَح) مؤنث رَصحَاء.

رَصِحَ. فِی الاَمرِ بمعنی رَسِخَ.

رَصَدَہٗ (ن) رَصدًا ورَصَدًا :انتظار کرنا۔گھات میں بیٹھنا۔

رُصِدَ. المَکَانُ :بوچھاڑ پڑنا۔صفت (مَرصُود)

رَاصَدَہٗ :نگہبانی کرنا۔

اَرصَدَ. الرَّقِیبَ :گھات میں راستہ پر کھڑا کرنا......لَہٗ شَیئًا :تیار کرنا۔مہیا کرنا......لَہٗ خَیرًا اوشرًا :بدلہ دینا......الحِسَابَ :پیش کرنا۔ظاہر کرنا۔شمار کرنا۔

اِرتَصَدَہٗ وتَرَصَّدَہٗ :امید لگانا۔تَرَصَّدَ لَہٗ :گھات میں بیٹھنا۔

تَرَاصَدَ. الرَّجُلَانِ :ایک دوسرے کے گھات میں بیٹھنا۔

الرَّاصِدُ :فا۔نگہبان۔شیر۔گھات میں بیٹھنے والا۔ج رُصَّد ورَصَد.

الرَّصَد :راستہ۔تھوڑی بارش۔تھوڑی گھاس۔ج اَرصَاد :گھات میں بیٹھنے والے لوگ (واحد جمع مذکر و مؤنث سب کے لئے اور کبھی جمع کے لئے ارصاد :بولتے ہیں)

الرَّصدَۃ :بوچھار ج رِصَاد.

الرُّصدَۃ :تلوار کے پرتلہ کا حلقہ۔شیر وغیرہ کے شکار کا گڑھا۔

الرَّصُود :پانی پینے کے لئے انتظار کرنے والی اُونٹنی۔

الرَّصِید :گھات میں رہنے والا۔

المِرصَاد :راستہ (......والمَرصَد) :گھات ج مَرَاصِید ومَرَاصِد. مَرَاصِدُ الحَیَّات :سانپوں کے چھپنے کی جگہیں۔

اَرضٌ (مُرصِدَۃٌ) :تھوڑی سی گھاس والی زمین۔

رَصرَصَ. البِنَاءَ :عمارت مضبوط بنانا......فِی المَکَانِ :ٹھہرنا۔رہنا۔

الرَّصرَاصَۃ :سخت زمین۔جاری چشمہ کے ارد گرد کے پتھر۔

رَصَعَہٗ (ف) رَصعًا. بیدہ :تھپڑ مارنا......بالرمح :سخت نیزہ مارنا۔رَصَعَ السِّنَانَ فِی المَطعُونِ :زور سے بھالا مار کر گھسا دینا......الحَبَّ :دانہ کو دو پتھروں کے درمیان کوٹنا(......رَصُوعًا) :اقامت کرنا۔

رَصِعَ (س) رَصَعًا. بالشیءِ :چپکنا......بالطِّیبِ :مہک اٹھنا......المَرأَۃَ رِصَاعًا :جماع کرنا۔

رَصَّعَ. الشَّیءَ :اندازہ کرنا اور بننا۔کہا جاتا ہے "رَصَّعَ الطَّائِرُ عُشَّہٗ بالقُضبَانِ" پرندے نے اپنے گھونسلے کو اندازہ کر کے تیلیوں سے بنایا۔الذَّھَبَ بالجَوَاھِرِ :سونے میں جواہر بٹھانا۔کہا جاتا ہے "تَاجٌ مُرَصَّعٌ بالجَوَاھِرِ" جواہر کا جڑا ہوا تاج......العِقدَۃَ بالجَوَاھِرِ :ہار میں جواہر پرونا۔

اَرصَعَہٗ. بالرُّمحِ :سخت نیزہ مارنا۔

اِرتَصَعَ. الحَبَّ :دانہ کو دو پتھروں کے درمیان کوٹنا......بِہٖ :چپکنا......اَسنَانُہٗ :دانتوں کا پیوستہ و قریب قریب ہونا۔

تَرَصَّعَ :جڑاؤ ہونا۔شاد ماں ہونا۔کام وغیرہ میں چست ہونا۔

تَرَاصَعَتِ. العَصَافِیرُ :جفتی کرنا۔

الرَّصِیعَۃ :کوٹے ہوئے دانے۔لگام کی گرہ۔تلوار یا زین وغیرہ کا حلقہ یا گول زیور۔ج رَصَائِع.

الاَرصَع :لاغر سرین والا۔طَعنٌ اَرصَعُ :پورا گھسا ہوا نیزہ۔

الرَّصَّاع :بہت جماع کرنے والا۔

المِرصَاع :لٹو۔ہر وہ لکڑی جس سے کسی چیز کو چوڑا کریں۔

الرُّصغ :بندوبست۔گٹا۔

الرِصَاغ : بمعنی الرساغ۔

رَصَفَ (ن) رَصْفًا. الحجارةَ: پتھروں کو ترتیب سے جوڑنا ...... المصلی قدمیہ اوبین قدمیہ : نمازی کا قدموں کو قریب قریب کرنا یا ایک کو دوسرے سے ملانا اور کہا جاتا ہے "ھٰذا الامر لایرصف بک" یہ کام تمہارے لائق نہیں۔

رَصُفَ (ک) رَصَافَةً. العملُ: مضبوط ہونا۔

رَصِفَتْ: (س) رَصَفًا ورُصِفَتْ رَصَفًا اسنانُہ: دانتوں کا ترتیب وہموار ہونا۔

اَرْصَفَ: شراب وغیرہ میں پہاڑی چشمہ کا پانی ملانا۔

تَرَصَّفَتْ وتَرَاصَفَتْ وارْتَصَفَتْ والحجارةُ: پتھروں کا ترتیب وار ملنا۔

...... القومُ فی الصّفّ: ترتیب سے ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا ...... اسنانُہ: دانتوں کا ترتیب وار ہونا۔

الرَصَف: پانی بہنے کی جگہ میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے پتھر۔ واحد (رَصَفَة)

الرَصَفَتَان: گھٹنوں کی ہڈیوں کے پٹھے۔ گھٹنے۔ الرَصَف: پانی کا بند۔ ماءُ الرَصَف: پہاڑی کا صاف پانی جو چٹان پر گرے۔

الرِصَاف: پٹھا جو چھپڑ میں تیر کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے۔ گھوڑے کا پٹھا۔ پہلو کی ہڈیاں۔ ج رَصَف ورُصُف۔

الرَصِيف: نظیر۔ دوست۔ عَمَلٌ رَصِيفٌ: مضبوط کام اور مولدین کے نزدیک رَصِیف: کا اطلاق پتھروں کے فرش کئے ہوئے راستہ پر ہوتا ہے۔

الرَصَافَة: پٹھا جو چھپڑ میں تیر کے پھل کے اندر داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے۔ اطراف شہر کا سبزہ زار اور عموماً اس کا اطلاق بغداد کے ایک مقام پر ہوتا ہے۔

الرُصُوفَة: ثابت قدمی۔

المِرْصَافة: ہتھوڑا۔

المُرْتَصِف: شیر۔ رَجُلٌ مُرْتَصِفُ الاسنان: قریب قریب دانتوں والا مرد۔

رَصَنَ (ن) رَصْنًا. الامرَ: پورا کرنا۔ مضبوط کرنا ...... الدابةَ: داغ لگانا ...... ہ بلسانہ: گالی دینا۔

رَصُنَ (ک) رَصَانَةً. العقلُ وغیرہٗ: سنجیدہ ہونا۔ مضبوط ہونا۔ ثابت قدم ہونا۔ صفت (رَصِین)

رَصَّنَ. الشیءَ مَعْرِفَةً: خوب اچھی طرح سمجھنا اور کہا جاتا ہے "رَصِّنْ لی ھٰذا الخبر" میرے لئے اس خبر کی تحقیق کرو۔

اَرْصَنَہ: مضبوط کرنا۔ مکمل کرنا۔

الرَصَن: ایک قسم کی نباتات۔

الرَصِين: اپنے ساتھی کی ضرورت کے لئے اصرار کرنے والا۔ دردمند۔ دردناک۔

المِرْصَن: جانوروں کو داغ لگانے کا لوہا۔

رَصَا (ن) رَصْوًا. الشیءَ: مضبوط کرنا۔ استوار کرنا۔

اَرْصٰی. بالمکان: جم کے رہنا۔

رَضَّہٗ (ن) رَضًّا: کوٹنا۔ دلنا۔

رَضَّضَ. الشیءَ: اچھی طرح کوٹنا۔ دلنا۔

تَرَضَّضَ: کوٹا جانا۔ دلا جانا۔

اَرَضَّ: سست وبوجھل ہونا۔ تیز دوڑنا ...... فی الارض: جانا۔ التعبُ العرقَ: پسینہ بہانا۔

اِرْتَضَّ. الشیءُ: ٹوٹنا۔

الارَضّ: جم کر بیٹھنے والا۔

الرَضِيض والمَرْضُوض: کوٹا ہوا۔

الرُضَاض: ریزے۔ چورہ۔

المُرِضَّة والمِرَضَّة والرَضّ: گٹھلی نکال کر دودھ میں بھگوئی ہوئی کھجوریں۔ المِرَضَّة: کوٹنے یا دلنے کا آلہ۔

رَضَبَ (ن) رَضْبًا وارْضَبَ. المطرُ: زور سے بارش ہونا ...... السماءُ: آسمان کا برسانا (رَضَبَ وتَرَضَّبَ) الریقَ: تھوک چوسنا۔

الراضِب: فا۔ من المطر: زور سے برسنے والی بارش۔

الرُضَاب: چوسا ہوا تھوک۔ شہد کا لعاب اور جھاگ۔ مشک کے ریزے۔ برف اور شکر وغیرہ کے ٹکڑے۔ اولے۔ ماءٌ رُضَابٌ: میٹھا پانی۔

المَرَاضِب والمَرَاضِيب: خوش مزہ تھوک۔

رَضَحَ: (ف) رَضْحًا. النوی او الحصی: گٹھلی یا کنکری توڑنا ...... رأسہ بالحجر: کچلنا۔

تَرَضَّحَ. الحصی: کنکری کا ٹوٹنا۔ الخبزَ: روٹی کا چورا کرنا۔

تَرَاضَحُوا. بالنشاب: ایک دوسرے پر تیر اندازی کرنا۔

اِرْتَضَحَ. من الامر: عذر کرنا۔

الرَضْح: مص۔ تھوڑا عطیہ۔ کہا جاتا ہے "بلغنا رَضْحٌ من الخبر" ہم کو تھوڑی خبر ملی۔

الرُضح: شکستگی۔

الرَضِيح: ٹوٹی ہوئی گٹھلی۔

الرَضْحَة: گٹھلی جو توڑتے وقت پتھر کے نیچے سے چھٹک جائے۔ کہا جاتا ہے "وقعتْ رَضْحَةٌ من المطر" یعنی تھوڑی سی بارش ہوئی۔ ج رِضَاح۔

المِرْضَاح: گٹھلیوں کے توڑنے کا پتھر۔

رَضَخَ: (ض ف) رَضْخًا. النوی والحصی: گٹھلی یا کنکری توڑنا اور کہا جاتا ہے "رَضَخَ لہٗ من مالہ رَضْخًا" یعنی اس نے اس کو بہت میں سے تھوڑا سا دیا ...... التیوسُ: باہم سینگ مارنا اور عوام کہتے ہیں "رَضَخَ لہٗ" یعنی اس نے اس کے لئے فروتنی کی۔ و "رَضَخَ للحق": اس نے حق کا یقین کیا۔

رَاضَخَہٗ: ایک دوسرے کو پتھر مارنا ...... الشیءَ: بادل ناخواستہ دینا ...... منہ شیئًا: پانا۔ حاصل کرنا۔

اَرْضَخَ. للرجل: بہت میں سے تھوڑا دینا۔

رَاضَخَ۔ القومَ بالحِجارةِ: باہم پتھراؤ کرنا۔

تَرَضَّخَ۔ الحصٰی: کنکری کا ٹوٹنا۔ الخبزَ: توڑ کر کھانا۔۔۔۔۔الخبرَ: سن کر یقین نہ کرنا۔

الرَضْخ: مص۔ تھوڑا عطیہ۔ سنی ہوئی غیر یقینی خبر۔

الرَضِيخ: توڑی ہوئی گٹھلی۔

الرَضِيخة والرُضاخة: تھوڑا عطیہ۔

المِرْضاخ ج مَراضِيخ (المِرْضَخة): پتھر جس سے یا جس پر توڑا جائے۔

رَضَدَ: (ن) رَضْدًا۔ المتاعَ: سامان کو ترتیب سے رکھنا۔

اِرْتَضَدَ۔ المتاعَ: سامان ترتیب سے رکھنا۔

رَضِعَ (س) ورَضَعَ (ف ض) رَضْعًا ورَضَعًا ورَضِعًا ورَضاعًا ورِضاعًا ورَضاعةً ورِضاعةً وارْتَضَعَ۔ الولدُ اُمَّهٗ: ماں کا دودھ پینا۔ صفت (رَاضِع) ج رُضَّع۔

رَضُعَ: (ک) رَضاعةً: لئیم ہونا۔ کمینہ ہونا۔ صفت (رَاضِع) ج رُضَّع۔

رَاضَعَهٗ رِضاعًا ومُراضَعةً: رضاعی بھائی کے ساتھ دودھ پینا۔۔۔۔۔ابنَه: دائی پلائی کو دینا۔۔۔۔۔الطفلُ: بچے کا اپنی حاملہ ماں کا دودھ پینا۔

اَرْضَعَه: دودھ پلانا۔ اَرْضَعَتِ المرأةُ: دودھ پیتے بچے والی ہونا۔ صفت (مُرْضِع): (اس کلمہ میں تا علامت تانیث لاحق نہیں ہوتی اس وجہ سے یہ کہ طبقہ اناث ہی کے لئے مخصوص ہے اور جب بچہ پستان کو منہ میں لے لے تو اس وقت صفت (مُرْضِعة) ہوگی۔ ج مُرْضِعات ومَراضِع۔

اِسْتَرْضَعَ: دائی پلائی طلب کرنا یا دودھ پلانے کو کہنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَرْضَعْتُ المرأةَ وَلَدِی" عورت سے میں نے اپنے بچہ کو دودھ پلانے کو کہا۔

الرَضَع: کمینگی۔ کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے۔ واحد (رَضَعة)

الرَاضِع: فا۔ دودھ والی۔ کمینہ۔ بخیل۔ لوگوں سے سوال کرنے والا۔

الرَاضِعة۔ راضع کا مؤنث۔ الراضِعتانِ: بچہ کے اگلے دو دانت۔ ج رَوَاضِع۔

الرَضِيع ج رُضَعاء والرَضِع: ج رُضُع: دودھ پیتا بچہ۔ کمینہ۔ رَضِيعُک: تمہارا رضاعی بھائی اور وہ تمہارا رضاعی بھائی ہوگا اس لئے مراضع کے معنی میں ہے۔

الرَضاعة: مص۔ پچھوائی اور دکھنی ہواؤں کے درمیان کی ہوا۔ (۔۔۔۔۔والرِضاعة) اِرضاع: کا اسم۔

الرَضُوعة: اپنے بچہ کو دودھ پلانے والی عورت۔

الرَضّاع: بہت دودھ پلانے والے۔ کمینہ۔

المَراضِيع: کمینے۔

رَضَفَه: (ض) رَضْفًا: داغ لگانا۔ رضف اللبنَ: دودھ کو گرم پتھر پر گرم کرنا۔۔۔۔۔اللحمَ: گوشت کو گرم پتھر پر بھوننا۔

رَضَّفَهٗ: سخت غضبناک کر دینا۔

الرَضْف: گرم پتھر۔ واحد (رَضْفة): کہا جاتا ہے "هُوَ عَلَى الرَضْفِ" یعنی وہ رنجیدہ ہے۔ الرَضَف: ملی ہوئی انگلیوں کی مانند گھٹنے کی ہڈیاں اور امثال میں سے ہے "خُذْ مِنَ الرَضْفَةِ مَاعَلَيْهَا" یعنی بخیل آدمی سے جو کچھ تھوڑا سا ملے وہی لے لو۔

الرَضَفة: گرم پتھر۔ گرم پتھر سے کیا ہوا داغ۔ ج رَضَف ورَضَفات۔

الرَضِيف: گرم پتھر (۔۔۔۔۔والرَضِيفة): گرم پتھر ڈال کر گرم کیا ہوا دودھ اور اسی سے ہے "شَرِبْتُ الرَضِيفَةَ" میں نے گرم پتھر ڈال کر گرم کیا ہوا دودھ پیا۔

الرَضِيف والمَرْضُوف: گرم پتھر پر بھنا ہوا گوشت۔

الرَضِيفة والمَرْضُوفة: اوجھ جس کو دھو کر سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اور جب ہانڈی نہیں ہوتی تھی تو گوشت کے ٹکڑے کا ٹکڑا اسی اوجھ میں بھر دیتے تھے اور پھر پتھر گرم کر کے اس کو بھی اسی اوجھ میں ڈال دیتے تھے تاکہ اس کی گرمی سے گوشت پک جائے۔

المِرْضافة: داغ کرنے کا آلہ۔

مُطْفِئةُ (الرَضْفِ): ایسی سخت مصیبت جو پچھلی مصیبتوں کو بھلا دے۔ چربی جو پگھل کر پتھر کی گرمی بجھا دے۔ بہت زہریلا سانپ جس کے زہر سے پتھر کی گرمی کم ہو جائے جبکہ وہ اس پر سے گزرے۔

اَرْضَکَ۔ عَيْنَيْهِ: آنکھوں کو بند کرنا اور کھولنا۔

رَضَمَ: (ض) رَضْمًا۔ الارضَ: زمین کو جوتنا۔۔۔۔۔البیتَ: گھر کو بڑے بڑے پتھروں سے بنانا۔ صفت مفعولی (رَضِيم ومَرْضُوم) المتاعَ: سامان کو تہ بتہ رکھنا۔ الشیَ: توڑنا۔ عَلَيْهِ الصَخْرَ: ڈالنا (۔۔۔۔۔رَضْمًا ورَضَمانًا) فی المَشْیِ: سست چلنا۔ قریب قریب قدم رکھ کر دوڑنا۔۔۔۔۔بالمَکانِ: اقامت کرنا۔

اِرْتَضَمَ۔ المتاعُ: سامان تہ بتہ ہونا۔

الرَضْم والرَضَم والرِضام: بڑے بڑے پتھر جو عمارت میں اوپر تلے رکھے جائیں۔

رَضَم: کا واحد (رَضَمة)

الرُضام: ایک قسم کی گھاس۔ ہر چیز کا قلیل حصہ۔

رَضاهُ یَرْضُوهُ رَضْوًا: پسندیدگی میں غالب ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَاضَانِی فَرَضَوْتُه" اس نے مجھ سے پسندیدگی میں مقابلہ کیا اور میں غالب رہا۔

رَضِیَ: (س) رِضًی ورِضًی ورُضْوانًا ورِضْوانًا ومَرْضاةً۔ عنه وعلیه: خوش ہونا۔ راضی ہونا۔ صفت (رَاضٍ) ج رَاضُون و رُضاةٌ ورُضّ: ج رُضُون و(رَضِی) ج اَرْضِیاء ورُضاة۔

رَضِیَ۔ الشیءَ ورَضِیَ بهٖ وفیهِ: پسند کرنا۔ قناعت کرنا۔ صفت مفعولی (مَرْضِیّ ومَرْضُوّ): کہا جاتا ہے "رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ فُلانٍ ورَضِیَ عَنْه" یعنی اللہ اس کے اعمال کو

قبول کرے اور اس سے خوش رہے۔ "رَضِيتُ مَعِيشَةً" اس کی زندگی پسندیدہ ہے۔

رَاضَى رِضَاءً ومُرَاضَاةً. الرَّجُلَ: رضامندی طلب کرنا۔ پسندیدگی میں مقابلہ کرنا۔

أَرْضَى ورَضَّى. الرَّجُلَ: رضامند کرنا۔ خوش کرنے کے لائق دینا۔

تَرَضَّى. الرَّجُلَ: رضامندی طلب کرنا۔

تَرَاضَى. القَوْمُ الشَّيءَ: قوم میں سے ہر ایک کا کسی چیز کو پسند کرنا۔

إِرْتَضَاهُ. لِخِدْمَتِهِ اولِصُحْبَتِهِ: پسند کرنا۔

إِسْتَرْضَاهُ: رضامندی طلب کرنا۔

واِسْتَرْضَيْتُهُ: کسی سے یہ کہنا کہ مجھے رضامند کرو۔

رَجُلٌ وامْرَأَةٌ (رِضًى): پسندیدہ مرد یا عورت (چونکہ یہ مصدر بمعنی مفعول ہے اس لئے مفرد وتثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے یہی ہے)

عِيشَةٌ (رَاضِيَةٌ): پسندیدہ و اچھی زندگی (اس میں اسناد مجازی ہے)

رَضْوَى: مدینہ طیبہ اور یَنْبُعْ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام اور نسبت کے لئے رَضَوِيٌّ۔

الرِّضَاءُ: خوشنودی۔

الرَّضْوَةُ: خوشنودی۔ کہا جاتا ہے "مَافَعَلْتُ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ رِضْوَتِهِ" میں نے اس کو اس کی رضامندی سے کیا۔

الرَّضِيُّ: عاشق۔ دبلا۔ چھریرا۔

أَرَطَّ إِرْطَاطًا: بے وقوف ہونا۔ چلانا۔ شور مچانا۔ فِي مَقْعَدِهِ: جم کے بیٹھنا۔

اِسْتَرَطَّهُ: بے وقوف سمجھنا۔

الرَّطِيطُ: شور۔ چیخ۔ بیوقوفی۔ بے وقوف۔ ج رِطَاط.

الرَّطَائِطُ: بے وقوف (جمع ہی ہے اس کے لئے واحد نہیں)

رَطَأَ: (ف) رَطْأً. القَوْمَ: قوم کو ناپسندیدہ امر میں پھنسا دینا۔ ......بِسُلْحِهِ: پاخانہ کرنا ......المَرْأَةَ: جماع کرنا۔

إِسْتَرْطَأَ. الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا...... الرَّجُلَ: بے وقوف سمجھنا۔

الرَّطَأُ: بے وقوفی۔

الرَّطِئُ: بے وقوف۔ ج رِطَاءٌ: مؤنث رَطِئَةٌ ورَطْآء.

رَطَبَ: (ن) رَطَابَةً البُسْرُ: پختہ ہونا۔ بسر کھجور کا رطب ہونا۔

رَطَبَ (ن) رَطْبًا و رُطُوبًا. الدَّابَّةَ: جانور کو تازہ چارہ کھلانا۔

رَطِبَ: (س) ورَطُبَ (ک) رُطُوبَةً ورَطَابَةً: تر ہونا۔ نمناک ہونا۔ نازک ہونا۔

رَطَّبَ البُسْرُ: پختہ ہونا۔

رَطَّبَ وأَرْطَبَ. الثَّوْبَ ونَحْوَهُ: تر کرنا۔

رَطَّبَ وأَرْطَبَ البُسْرُ: پختہ ہونا۔ رَطَّبَ القَوْمُ: پختہ کھجور کھلانا۔ وأَرْطَبتِ الأَرْضُ: زمین کا بہت پختہ کھجور والی ہونا۔ أَرْطَبَ النَّخْلُ: کھجور کے پکنے کا وقت آنا۔ أَرْطَبَ القَوْمُ: پختہ کھجوروں کے درخت خرما کا مالک ہونا۔

تَرَطَّبَ: تر ہونا اور اسی سے ہے "تَرَطَّبَ لِسَانِي بِذِكْرِكَ" تمہاری یاد سے میری زبان تر ہے۔

الرَّطْبُ والرَّطِيبُ: تر۔ نرم و نازک ٹہنی یا پیر وغیرہ۔ کہا جاتا ہے "عَيْشٌ رَطِبٌ": خوش حال زندگی۔

الرُّطْبُ والرُّطُبُ: سبز چارہ۔

الرُّطَبُ: پختہ تازہ کھجور۔ واحد (رُطَبَةٌ): ج رِطَاب وأَرْطَاب.

الرَّطْبَةُ: گھاس نما پودہ تین پتوں والا۔ بنفشی رنگ پھولوں والا جنگل میں اور زراعت کیا جاتا ہے۔

المَرْطَبَةُ: کھاری کنوئیں کے درمیان میٹھا کنواں۔

المِرْطَابُ: درجہ حرارت اور ہوا کا دباؤ معلوم کرنے کا آلہ دوسرا نام میزان رطوبت ہے۔

الرَّطَابُ: بروزن نظام: عورتوں کے لئے ایک گالی۔

المرطبان: اچار مربہ جمع کرنے کے لئے برتن۔ (عامی لفظ ہے)۔

الرَّطْزُ: کمزور بال وغیرہ۔

الرُّطَازَات: خرافات۔

رَطَسَ: (ن ض) رَطْسًا: تھپڑ مارنا۔

إِرْطَسَّتْ. عَلَيْهِ الحِجَارَةُ: پتھروں کا تہ بتہ ہونا۔

رَطَعَ: (ف) رَطْعًا. الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

الرَّطَعُ: زکام۔

رَطَلَ: (ن) رَطْلًا. الشَّيْءَ: ہاتھ میں اٹھا کر وزن معلوم کرنا......الرَّجُلُ: دوڑنا۔

رَطَّلَ. الشَّعْرَ: تیل لگا کر نرم کرنا اور کنگھی کرنا ......الشَّيءَ: رطل پیمانہ سے وزن کرنا

(......وأَرْطَلَ) الرَّجُلُ: ڈھیلے لٹکے ہوئے کانوں والا ہونا۔

رَاطَلَ: رطل سے بیچنا۔

الرَّطْلُ والرِّطْلُ: بارہ اوقیہ کا ایک وزن۔ ۴۰ تولہ۔ ج أَرْطَال. الرَّطْلُ مِنَ الرِّجَالِ: بے وقوف۔ سست۔ کمزور بڈھا۔ لاغر اندام۔ قریب البلوغ لڑکا۔ سبک رفتار گھوڑا۔

الرَّطْلَةُ: سبک رفتار گھوڑی۔

الرُّطَيْلَاءُ: رتیلا کی تصحیف ہے۔

المُرَطَّلُ. مِنَ الرِّجَالِ: نرم۔ لمبا۔

رَطَمَهُ: (ن) رَطْمًا: کیچڑ میں گرانا۔ پیچیدہ اور مشکل کام میں پھنسانا۔

رَطَمَ وأَرْطَمَ. فِي قُعُودِهِ: جم کے بیٹھنا۔

وأَرْطَمَ الرَّجُلُ: خاموش رہنا۔

رَطِمَ. البَعِيرُ: اونٹ کو قبض کی بیماری ہونا۔

تَرَطَّمَ. السَّلْحَ: پاخانہ روکنا۔

إِرْتَطَمَ: کیچڑ میں گرنا یا پیچیدہ و مشکل کام میں پھنسنا ......فِي الأَمْرِ: کسی معاملہ میں پھنس جانا......عَلَيْهِ الأَمْرُ: مشتبہ ہونا......الشَّيْءُ: ڈھیر لگنا۔

الرَّطْمَةُ: پیچیدہ و مشکل کام جس سے خلاصی

دشوار ہو۔

الرُّطَام: قبض۔

الرُّطُوْم: بے وقوف مرد۔

الرَّاطِم: کسی چیز کو چمٹے رہنے والا۔

اِمْـرَأَةٌ (مَـرْطُوْمَةٌ): بدی کے ساتھ متہم عورت۔

رَطَنَ لَهُ: (ن) رِطَانَةً ورَطَانَةً ورَاطَنَهُ مُرَاطَنَةً: عجمی زبان میں گفتگو کرنا۔

تَـرَاطَنَ. الْقَوْمُ و تَـرَاطَنُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ: باہم عجمی زبان میں گفتگو کرنا۔

الرُّطَيْنٰى: کلام جو سمجھ میں نہ آئے۔ کہا جاتا ہے "مَـاءُ رُطَيْـنَـاكَ هٰـذِهِ" تمہاری یہ کیا بکواس ہے۔

رَعَثَ: (ن) رَعْثًا. الرِّيْحُ: ہوا کا ٹھہر جانا۔

الرَّعَاع: کمینے ورذیل لوگ۔

الرَّعَاعَة: شتر مرغ۔ بے عقل اور بغیر دل کا آدمی۔

رَعَبَ: (ف) رَعْبًا ورُعْبًا: خوف کرنا...... الـرَّجُلَ: خوف دلانا (...... رَعْبًـا) اِلْإِنَـاءَ اوالْحَوْضَ: برتن یا حوض کا بھرنا...... السَّنَامَ ونَـحْـوَهُ: کوہان وغیرہ کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹنا۔ رَعَبَتِ الْـحَـمَـامَةُ: کبوتر وغیرہ کا غٹرغوں کرنا۔

رَعَّبَ تَـرْعِيْبًا وتَـرْعَابًا. الرَّجُلَ: خوف دلانا...... اِلْاِنَاءَ: برتن بھرنا۔

السَّنَامَ: کوہان کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹنا...... فُلَانًا: کسی کے لئے تیر میں پیکان کو بٹھانا۔

اِرْتَعَبَ: ڈرنا۔

الرَّعْب: جادو کا منتر۔ مقفّی نثر۔ بُرا وعدہ۔

الرُّعْب والرُّعُب: گھبراہٹ تیر میں پیکان لگانے کی جگہ۔ ج رِعَبَة.

الرَّعِيْب: خوفزدہ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ رَعِيْبُ الْعَيْنِ ومَرْعُوْبُ الْعَيْنِ" بزدل جو ہر چیز کو دیکھ کر خائف ہو جائے۔ موٹا جس سے چربی ٹپکے۔

الـرَّعَّاب: جادو کرنے والا۔ مقفّی نثر بولنے والا۔

الرَّعَّابَة: لوگوں کو بہت ڈرانے والا۔

الـرُّعْـبُـوْب: بزدل۔ ج رَعَـابِيْب (...... الـرُّعْـبُـوْبَةِ والـرِّعْبِيْب) مِنَ الْجَوَارِي: نازک اندام لڑکی۔

الْمُرَعَّب: موٹا جس سے چربی ٹپکے۔

التَّرْعِيْبَة: کوہان کا ٹکڑا۔ ج تَرَاعِيْب.

الـمَرْعَبَة: ڈرانے والی اچھل کود کہ کوئی شخص تمہاری غفلت کی حالت میں کود کر تمہارے پاس بیٹھ جائے اور تم ڈر جاؤ۔

تَـرَعْبَـلَ. الـلَّـحْـمُ: گوشت کے پارچے پارچے ہونا۔

...... الثَّوْبَ: کپڑے کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

...... الـرَّجُلُ: بے وقوف سست عورت سے نکاح کرنا۔

تَـرَعْبَـلَ. اللَّحْمُ: گوشت کا پارچے پارچے ہونا...... الثَّـوْبُ: کپڑے کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

الـرَّعْبَل. مِنَ النِّسَـاءِ: بے وقوف عورت پرانے کپڑے پہننے والی عورت۔ جَـمَـلٌ رَعْبَلٌ: موٹا اُونٹ۔

الرِّعْبِلَة والرُّعْبُوْلَة: پرانا و بوسیدہ کپڑا۔ ج رَعَـابِل ورَعَـابِيْل، اور کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ رَعَابِيْل" یعنی پرانا کپڑا۔

الرَّعْبَلَة والرَّعْبَلِيْل. مِنَ الرِّيَاحِ: ایک رخ پر نہ چلنے والی ہوا۔

الرُّعْبُوْلَة: پھٹا ہوا۔ چیتھڑا۔ گوشت کا ٹکڑا۔

رَعَثَتْ (ف) رَعْثًا ورَعِثَتْ: (س) رَعَثًا. الْعَنْزُ: کانوں کے سفید کناروں والی ہونا۔

تَـرَعَّثَتْ وارْتَعَثَتْ. الْمَرْأَةُ: عورت کا بالی پہننا۔ آویزہ پہننا۔

الرَّعْث والرَّعَث: رنگین اُون جس کو ہودج کے اوپر لٹکاتے ہیں۔ رَعْثُ الرُّمَّانِ: انار کی کلی۔

الـرَّعْثَة والـرَّعَثَة: بالی۔ مرغ کی کلغی، مرغ کی داڑھی۔ ج رِعَاث و جج رُعُث.

الـرَّعْثَاء: بکری جس کے کانوں کے کنارے کٹے ہوئے لٹک رہے ہوں۔ لمبے دانہ والا انگور۔

الـرَّاعُـوْثَة: پتھر جس پر کھڑے ہو کر پانی کھینچیں یا وہ پتھر جس کو کنواں کھودتے وقت کنوئیں میں ڈال دیں تا کہ آئندہ اسی پر بیٹھ کر کنوئیں کو صاف کریں۔

رَعَجَهُ: (ف) رَعْـجًا ورَعَجًا وأَرْعَجَهُ: غمی کرنا۔ قلق میں ڈالنا۔ رَعَجَ الْبَرْقُ: بجلی کا لگاتار چمکنا۔ اَرْعَـجَ الـرَّجُـلُ: بہت مال مویشی والا ہونا۔ رَعِـجَ: (س) رَعَـجًـا الْمَالُ اوالْعَدَدُ: بہت ہونا۔ الْوَادِي: وادی کا بھر جانا۔ اِرْتَـعَـجَ الرَّجُلُ: کانپنا۔ کہا جاتا ہے "خَـرَجُوْا ولَهُمْ اِرْتِعَاجٌ" لوگ نکلے اس حال میں کہ ان کے لئے اضطراب تھا۔ الْبَرْقُ: بجلی کا لگاتار چمکنا۔ الْوَادِي: بھر جانا۔ الْمَالُ: بہت ہونا۔

الرَّعْج: بہت مویشی۔

رَعَدَ: (ف ن) رَعْدًا ورُعُوْدًا. السَّحَابُ: بادل کا گڑگڑانا۔ گرجنا۔ کہا جاتا ہے "ورَعَـدَ لِي فُلَانٌ وبَـرَقَ" یعنی مجھ کو فلاں نے دھمکی دی۔ و "رَعَدَتِ الْمَرْأَةُ وبَرَقَتْ" یعنی وہ عورت بناؤ سنگھار کے سامنے آئی۔

اَرْعَدَ. الرَّجُلُ: کسی شخص پر گڑگڑاہٹ ہونا' گڑگڑاہٹ سننا...... زَيْـدًا: دھمکی دینا...... ۵ الـخَـوْفُ: مبتلائے اضطراب کرنا۔ کپکپا دینا۔ لرزا دینا۔

اُرْعِدَ: کپکپی ہونا۔

تَرَعَّدَ: حرکت کرنا۔ کانپنا۔

اِرْتَعَدَ: اضطراب کرنا۔ کانپنا۔

الـرَّعْد: مص۔ بادل کی گرج۔ کہا جاتا ہے "جَـاءَ بِذَاتِ الـرَّعْـدِ والصَّلِيْلِ" یعنی وہ لڑائی لایا۔

الرُّعْدَة والرِّعْدَة: کپکپی۔

الـرَّعَّـاد: بہت بولنے والا۔ بہت گرجنے والا بادل۔ ایک قسم کی مچھلی جس کے چھونے سے کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور اس کو "سَمَكَةُ الرَّعْدِ" بھی کہتے ہیں۔

الرَّعَّادَة: بہت بولنے والا۔

الرَّاعِدَة : گرجنے والا بادل۔ صَلَفٌ تَحتَ
الرَّاعِدَةِ : اس شخص کے لئے بطور مثال کے
کہتے ہیں جو بہت بک بک کرے اور ڈینگ
مارے اور اس سے کچھ خیر حاصل نہ ہو۔ ج
رَوَاعِد. ذَاتُ الرَّوَاعِد: مصیبت۔
رَعْدَدَ : سوال کرنے میں اصرار کرنا۔
تَرَعْدَدَ : کپکپی ہونا۔
الرِّعْدِيْد والرِّعْدِيْدَة : بزدل۔ بہت کانپنے
والا۔ نَبَاتٌ رَعْدِيْد : نرم ونازک نباتات۔
ج رَعَادِيْد.
رَعْرَعَ. المَاءُ : پانی کا سطح زمین پر لہریں مارنا
......الفَرَسَ : گھوڑے پر سدھانے کے لئے
سوار ہونا......ہ اللّٰہُ : اُگانا۔
تَرَعْرَعَ. الصَّبِيُّ : بچہ کا بڑھنا وجوان ہونا۔
......السماءُ او السَّرَابُ : پانی یا سیراب کا
متلاطم ہونا......السِّنُّ : دانت کا ہلنا۔
الرَّعْرَع والرُّعْرُع والرَّعْرَاع : اچھے قد
اور اچھی جوانی والا۔ ج رَعَارِع ورَعَارِيْع.
الرَّعْرَاع: بزدل۔ لمبا نرکل۔
رَعَسَ : (ف) رَعْسًا: کانپنا۔ تھکن وغیرہ
سے آہستہ چلنا(......رَعْسًا ورَعَسَانًا).
رَاسَهُ: بڑھاپے کی وجہ سے ہلانا۔
اَرْعَسَهُ : کپکپا دینا۔ لرزا دینا۔
تَرَعَّس وارْتَعَسَ : کانپنا۔
نَاقَةٌ (رَاعِسَة): اُونٹنی جو نشاط میں ہو۔
الرَّعُوْس : خوشی یا نیند کی وجہ سے سر ہلانے
والا۔
الرَّعِيْس : چلنے میں لڑکھڑانے والا۔
الرَّعَّاس : نرم نیزہ جس میں لچک ہو۔
المِرْعَس : خسیس آدمی جو کوڑے کرکٹ
میں سے دانوں کو چنے۔
رَعِشَ : (س) رَعَشًا وارْتَعَشَ: کانپنا۔
صفت(رَعِش ورَعِيْش)
اَرْعَشَهُ ورَعَّشَهُ : کپکپا دینا۔ لرزا دینا۔ عاجز
کرنا۔
الرَّعِش والرِّعْشِيْش : بزدل۔ جلد باز۔
الرِّعْشَة : جلد بازی۔

الرُّعَاش : مرض کی وجہ سے کپکپی۔
نَاقَةٌ (رَعُوْش) : بڑھاپے کی وجہ سے سر
ہلانے والی اُونٹنی۔
الرَّعْشَاء. مِنَ النَّعَامِ : تیز رفتار شتر مرغ۔
......مِنَ النُّوْقِ : تیز رفتاری کی وجہ سے
جھومنے والی اُونٹنی۔
المُرَعَّش والمِرْعَش : ایک قسم کا سفید کبوتر
جو فضائے آسمانی میں چکر لگاتا ہے۔
الرَّعْشَن : کانپنے والا۔ بزدل۔ جلدی
کرنے والا۔
رَعَصَ (ف) رَعْصًا وارْعَصَ. الشَّيْءَ:
حرکت دینا۔ ہلانا۔ کھینچنا......عَلَيْهِ جِلْدُهُ :
کھال کا پھڑکنا۔
تَرَعَّصَ وارْتَعَصَ. عَلَيْهِ جِلْدُهُ : کھال کا
پھڑکنا......الجَدْيُ: بکری کے بچہ کا خوشی
میں آکر اچھلنا۔
رَعَظَ : (ف) رَعْظًا. السهمَ: پیکان لگانے
کی جگہ بنانا۔ پیکان کی جگہ توڑ دینا۔
رَعَّظَهُ. عَنْ كَذَا : ست کر دینا۔ جلدی کرانا
......الوتدَ: اکھیڑنے کے لئے ہلانا۔
اَرْعَظَ. السَّهْمَ : پیکان لگانے کی جگہ بنانا۔
......فلانًا : ست کر دینا۔
الرُّعْظ : تیر میں پیکان لگانے کی جگہ۔ ج
اَرْعَاظ : کہا جاتا ہے "كَسَرَ عَلَيْهِ اَرْعَاظَ
النَّبَال" یعنی وہ اس پر بہت غضبناک ہوا اس
لئے کہ شدت غضب میں آدمی تیر کو زمین
میں گھساتا ہے یہاں تک کہ پیکان ٹوٹ جاتا
ہے۔
رَعَفَ : (ف ن) رَعْفًا. الفَرَسُ الخَيْلَ :
آگے بڑھ جانا۔
رَعِفَ : (س) رَعَفًا. الدَّمُ :نکسیر پھوٹنا۔
(......ورَعَفَ): (ف ن) رَعْفًا ورُعَافًا)
الرَّجُلُ :نکسیر والا ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَعَفَ
بِهِ البَابُ" یعنی وہ اچانک داخل ہوا۔
اَرْعَفَهُ : جلدی کرانا......القِرْبَةَ : مشک کو
لبالب بھرنا......القَلَمَ: قلم میں زیادہ روشنائی
لگانا۔

اِرْتَعَفَ واسْتَرْعَفَ : آگے بڑھنا۔
واسْتَرْعَفَتِ الحَصٰى رِجْلَهُ : کنکریوں کا
پیر کو خون آلود کر دینا۔
الرُّعْفُ : مص۔ نیزہ مارنے کی پھرتی۔
الرُّعَاف :نکسیر۔ بہت بارش۔
الرَّعَّاف : بہت نکسیر والا۔ بہت آگے بڑھنے
والا۔
الرُّعَافِي : بہت دینے والا۔(رُعَاف بمعنی
کثیر بارش سے ماخوذ ہے۔)
الرَّاعِف : فا۔ نتھنے کا کنارہ۔ پہاڑ کی چوٹی
گھوڑوں سے آگے بڑھنے والا گھوڑا۔ ج
رَوَاعِف.
الرَّوَاعِفُ: نیزے۔
الرَّعُوْف والرَّاعُوْف والرَّاعُوْفَة
والاُرْعُوْفَة. مِنَ البِئْرِ : کنوئیں کا پتھر جس پر
کھڑے ہو کر پانی کھینچیں۔
الرَّعُوْف : ہلکی بارش۔
المَرَاعِف : ناک اور اس کا ارد گرد۔ کہا جاتا
ہے "فَعَلْتُهُ عَلَى الرَّغْمِ مِنْ مَرَاعِفِهِ" یعنی
میں نے اس کو اس کے مزاج کے خلاف کیا۔
المُسْتَرْعِف. مِنَ الخَيْلِ : آگے رہنے والا
گھوڑا۔
رَعَقَ : (ف) رُعَاقًا ورَعِيْقًا. بَطْنُ الدَّابَّةِ:
جانور کے پیٹ سے دوڑنے میں آواز نکلنا۔
رَعَلَ : (ف) رَعْلًا الشَّيْءَ: کشادہ۔
پھاڑنا۔ فُلانًا: سخت نیزہ مارنا۔
رَعِلَ : (س) رَعَلًا: بے وقوف ہونا۔
النَّبَاتُ : لمبی اور لٹکتی ہوئی شاخوں والی ہونا۔
صفت(اَرْعَل)
رَعَّلَ. الكَرْمُ : انگور کی کونپلیں پھوٹنا۔
اَرْعَلَهُ :سخت نیزہ مارنا۔
اِسْتَرْعَلَت. الغَنَمُ : بکریوں کا آگے پیچھے
قطار میں چلنا۔ اِسْتَرْعَلَ الرَّجُلُ : جنگ میں
آگے آگے چلنا۔
الاَرْعَل : بے وقوف۔ مؤنث رَعْلَاءُ ج
رُعْل: لمبی اور لٹکتی ہوئی شاخ والی نباتات۔
ضَرْبٌ اَرْعَل : گوشت کو کاٹ کر لٹکا دینے

والی تلوار کی ضرب۔

الــرَّغــل : پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔ رَغــلٌ

الرَّجل: کپڑے۔

الرَّعل : شہد کی نر مکھی۔

الرُّعال : رینٹ۔ ناک کی رطوبت۔

الرَّعالة : بے وقوفی۔

الــرَّعـلة : شتر مرغ۔ بکری یا اُونٹنی کے کان کے پچھلے حصے کو کاٹ کر لٹکایا ہوا ٹکڑا۔ عیال۔ تھوڑے گھوڑوں کا یا گائیوں کا گلہ۔ ج رِعال وأرْعــال وأرَاعِيل کہا جاتا ہے "أقبلَتِ الخَيلُ رِعالاً وارَاعِيلَ" أرَاعِيل الرِيَاح أوِالسَّحاب: ابتدائی ہوائیں یا بادل۔

الــرُّعـلة : انگور وغیرہ کی کونپل۔ ج رُعَـل۔: ریحان وآس وغیرہ کا بنا ہوا تاج۔

الــــرَّعِيــــل : آگے آگے رہنے والی جماعت (گھوڑوں یا آدمیوں یا پرندوں کی) ج رِعَال.

المِرْعَل: شمشیر براں۔

المِرْعَل : عمدہ مال۔

الـمُـتَـرَعِـل : گلہ سے نکلا ہوا جانور۔ گلہ بان۔ اُونٹ والا۔

رَعَمَ (ن) رَعْمًا. الشَيْ: نگہبانی کرنا۔ ...... الشَّمْسَ : آفتاب کے غروب کا انتظار کرنا۔

رَعَمَتْ (ف) ورَعُمَتْ (ک) رَعَامَةً وارْعَمَتْ. الشاةَ: بہت دبلی ہونا اور ناک سے رطوبت بہنا۔ صفت (رَعُوم)

رَعَمَ. الشَّــاةَ: بکری کی ناک کی رطوبت صاف کرنا۔

الرَّعام : نگاہ کی تیزی۔

الــرُّعَــام : رینٹ۔ ناک کی رطوبت۔ ج أرْعِمَة.

الرُّعامة والرُّعامٰی: ایک قسم کا درخت۔

الرُّعامٰی : جگر کی زیادتی۔

الرِّغم : چربی۔ أم رِعَم: بجو۔

الرَّعُوم: نفس۔

الرُّعُوم : نازک بدن عورت۔

رَعَنَ (ن) رَعْنـًا ورَعِنَ (س) رَعَـنـًا ورَعُـنَ (ک) رُعُــونَة : بے وقوف ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔ گفتگو میں طیش والا ہونا۔ صفت (أرْعَن)

رَعَنَه (ن) رَعْنًا. الشَّمْسُ : دھوپ لگنے سے بے ہوشی طاری ہونا۔

الــرَّعْن : مص۔ پہاڑ کی چوٹی۔ اونچا پہاڑ۔ ج رِعَان ورُعُون.

الأرْعَن: چوٹی والا پہاڑ۔ اونچی چوٹی والا۔

الــرَّعُــوْن : تیز یا بہت حرکت کرنے والا۔ رات کی تاریکی۔

رَعَا يَرْعُوْ رَعْوًا ورِعْوَةً ورَعْوَةً ورُعْوَةً : غلطی سے رجوع کرنا۔ اسم (الــرَّعْــوٰی والرُّعْيا)

إرْعَوٰی إرْعِوَاءً. مِنَ الـجَهْل : رکنا۔ باز رہنا۔ صفت (مُرْعَوٍ): رجوع کرنا۔

رَعَـی يَرْعٰی رَعْيًا ورِعَايَةً ومَرْعًى. الـمَاشِيَةُ الكلأَ : جانور کا گھاس چرنا ...... الـمَاشِيَةَ : جانور کو گھاس چرانا ...... النُّجُوْمَ: ستاروں کے غروب کا انتظار کرنا ...... الأمِيْرُ رَعِيَّةً ورِعَــايَةً : امیر کا انتظام مملکت کرنا ...... عَـلَيْـهِ حُـرْمَتَـه : پاس عزت کرنا ...... الأمْرَ: حفاظت کرنا۔

رَاعَــی مُرَاعَاةً. النُّجُوْمَ : ستاروں کے غروب کا انتظار کرنا ...... الأمْــرَ: حفاظت کرنا۔ انجام پر غور کرنا ...... الرَّجُلَ: کسی کے حق پر نگاہ رکھنا۔ رَاعَــتِ الأرْضُ : بہت چراگاہ والی ہونا۔

رَاعَيْتُهُ سَمْعِيْ : توجہ کرنا۔ کان لگانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَلا يُرَاعِيْ إلٰى قَوْلِ أحَدٍ" وہ کسی بات کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ الــحِـمَــارُ الحُمُرَ: گدھے کا گدھوں کے ساتھ چرنا۔

أرْعَــی. الــمَــاشِيَةَ : جانور کو چرانا ...... الـمَكَانَ: چراگاہ بنانا ...... عَـلَيْهِ: شفقت مہربانی کرنا۔ أرْعَيْتُـه سَمْعِيْ: بات سننا۔ أرْعَــتِ الأرْضُ : بہت چراگاہ والی ہونا ...... اللّٰهُ الـمَاشِيَةَ: چری اگانا۔

رَعَّاهُ تَرْعِيَةً : کسی سے "رَعَاهُ اللّٰه" کہنا۔

إرْتَعَتْ وتَرَعَّتْ. الـمَاشِيَةُ : جانور کا چرنا۔

اسْتَرْعَى إسْتِرْعَاءً. الـمَاشِيَةَ : چرانے کے لئے کہنا ...... ه مَاشِيَتَهُ : رکھوالی کے لئے کہنا اور اسی سے مثال ہے "مَنْ إسْتَرْعَى الذِّئْبَ فَقَدْ ظَلَمَ" جس نے بھیڑیئے سے رکھوالی کے لئے کہا اس نے ظلم کیا۔ اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو خائن کو کسی چیز کا امین بنائے ...... ه السَّمْعَ : توجہ کرنے کو کہنا ...... ه الشَّــيْ: کسی چیز کی حفاظت کرنے کے لئے کہنا۔

الرِّعْيَة : چرائی۔

الـرُّعْيَا والـرُّعْوٰى والـرَّعْيَا والرَّعْوٰى : حفاظت۔

الـرَّعْي : مص۔ کہا جاتا ہے "رَعْيًا لکَ" یعنی تمہاری حفاظت ہو۔

الرِّعْي : گھاس۔ ج أرْعَاء. رِعْيُ الحَمَام. والإبِلِ: دو گھاسوں کے نام۔

الــــرَّعِيَّة : چرنے والا جانور۔ جانور جو چرائے جائیں۔ قوم۔ کسی حاکم کے ماتحت عام لوگ۔ ج رَعَــايَــا. رَعِيَّةُ الـمَلِك ورعاياهُ: تابع فرمان لوگ۔

الـرَّعَـاوٰی والـرُّعَاوٰی : لوگوں کے اردگرد چرنے والے مویشی۔

الرَّعَاوِيَّة : عوام کے مویشی۔

الأرْعَاوِيه : شاہی مویشی۔

الــرَّاعِــی : قا۔ بہت الفت کرنے والا حاکم قوم

رَاعِيُ الـمَاشِيَة : چرواہا۔ مویشی کا نگہبان۔ ج رُعَـــاةٌ ورُعْيَان ورُعَاء ورِعَاء : مؤنث رَاعِيَة ج رَوَاعٍ. رَاعِيَةُ الشَّيْبِ ورَوَاعِيه: بڑھاپے کی ابتداء۔ رَاعِيُ الجَوْزَاءِ ورَعِيُ الــنَّـعَـائِم : دو ستاروں کے نام۔ رَاعِــيُ البُسْــتَــان ورَاعِيَةُ الأتُن: ٹڈیوں کی ایک قسم۔ رَاعِيَةُ الرّأس: جوں۔

الــمَــرْعَــی : مص۔ گھاس۔ ج مَــرَاعٍ (...... والمَرْعَاة): چراگاہ۔

المَرْعِيُّ : جو چرا جائے۔ جس کی حفاظت کی جائے۔

رَغِبَ (س) رَغْبًا ورُغْبًا ورَغْبَةً. فِيهِ: چاہنا۔ خواہش کرنا۔ عَنْهُ: اعراض کرنا۔ منہ پھیرنا۔ بے التفاتی کرنا۔ چھوڑ دینا۔

بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ: دوسرے پر فضیلت دینا۔

رَغِبَ (س) رَغْبًا ورَغْبَى ورُغْبَى رُغْبَةً ورَغَبَةً ورَغَبُوتًا ورَغَبَاتًا ورَغَبًا. اِلَيْهِ: خواری و عاجزی ظاہر کرنا۔ خواری و ذلت سے مانگنا۔

رَغُبَ (ک) رُغْبًا ورُغُبًا ورَغَابَةً: بہت کھاؤ ہونا...... الوَادِي: فراخ و کشادہ ہونا۔

رَغَّبَهٗ وأَرْغَبَهٗ. فِي الشَّيْءِ: رغبت دلانا۔

رَغَّبَهٗ: مرغوب چیز دینا۔ کہا جاتا ہے "أَرْغَبَ اللّٰهُ قَدْرَكَ" اللہ تعالیٰ تمہارے مرتبہ کو بلند کرے۔

إِرْتَغَبَ. فِيهِ: خواہش کرنا۔ چاہنا۔

تَرَاغَبَ. الوَادِي: کشادہ ہونا۔ النَّاسُ فِي الخَيْرِ: خواہش کرنا۔ رغبت کرنا۔

الرَّغْبُ: مرغوب۔

الرُّغْبُ والرُّغَابُ. مِنَ الأَرْضِ: بارش کو بہت جذب کرنے والی زمین۔

طَرِيْقٌ (رَغْبٌ): کشادہ راستہ۔ ج رُغُبٌ.

الرَّغِيْبُ: بہت کھاؤ۔ کہا جاتا ہے "حَوْضٌ رَغِيْبٌ وسِقَاءٌ رَغِيْبٌ" کشادہ حوض و مشک۔ حِمْلٌ رَغِيْبٌ بھاری بوجھ اور کہا جاتا ہے "فَرَسٌ رَغِيْبُ الخُطْوَةِ" کشادہ قدم والا گھوڑا۔ ج رِغَابٌ.

الرَّغُوْبُ: خواہش کرنے والا۔ رغبت کرنے والا۔

الرَّغِيْبَةُ. رَغِيْبٌ: کا مؤنث۔ امر مرغوب۔ بہت عطیہ۔ ج رَغَائِبُ.

رَغَثَ: (ف) رَغْثًا. المَوْلُوْدُ أُمَّهٗ: ماں کا دودھ پینا...... ہ: لگاتار نیزے مارنا...... القَوْمُ فُلَانًا: سوال کر کے سارا مال ختم کر دینا۔

رُغِثَ: کسی سے بہت سوال کیا جانا اور اس کی وجہ سے سارا مال ختم ہونا۔ پستان کی رگوں میں درد ہونا۔

أَرْغَثَتْ. المَرْأَةُ: دائی پلائی ہونا۔ وَلَدَهَا: دودھ پلانا۔ صفت (رَغُوْثٌ ورَغُوْثَةٌ ومُرْغِثٌ): أَرْغَثَهٗ: پستان کی رگوں میں نیزہ مارنا۔ بار بار نیزہ مارنا۔

إِرْتَغَثَ. الوَلَدُ أُمَّهٗ: بچے کا اپنی ماں کا دودھ پینا۔

الرُّغْثَاءُ: پستان کی وہ رگیں جن سے دودھ نکلتا ہے۔

المُرْغَثُ: انگلی میں انگوٹھی کی جگہ۔

رَغِدَ: (س) رَغَدًا ورَغُدَ: (ک) رَغَادَةً عَيْشُهٗ: آسودہ و خوش حال ہونا۔ عیش کی صفت (رَغْدٌ ورَغَدٌ ورَغِيْدٌ)

أَرْغَدَ. القَوْمُ: آسودہ زندگی والی ہونا...... مَوَاشِيَهُمْ: جانوروں کے چرنے کے لئے آزاد چھوڑنا...... اللّٰهُ عَيْشَهٗ: آسودہ بنانا۔

إِرْغَادَّ: رائے میں متردد ہونا...... اللَّبَنُ: دودھ کا کچھ کچھ گاڑھا ہونا۔

إِسْتَرْغَدَ. العَيْشَ: آسودہ زندگی پانا۔ قَوْمٌ (رَغَدٌ) ونِسَاءٌ رَغَدٌ: آسودہ زندگی والی قوم اور یہ رَاغِدٌ کی جمع ہے جیسے خَادِمٌ: کی جمع خَدَمٌ.

الرَّغِيْدَةُ: ایک قسم کا کھانا جو جوش دیئے ہوئے دودھ میں آٹا ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔

المَرْغَدَةُ: باغ۔

رَغَسَهٗ: (ف) رَغْسًا وأَرْغَسَهٗ. اللّٰهُ مالًا وولدًا: بہت دینا۔

إِسْتَرْغَسَهٗ: نرم سمجھنا۔

الرَّغْسُ: نعمت و برکت۔ نمو۔ ج أَرْغَاسٌ.

المُرْغَسُ. مِنَ العَيْشِ: فراخ زندگی۔

المَرْغُوْسُ: مبارک۔

المَرْغُوْسَةُ. المَرْغُوْس: کا مؤنث۔ کثرت سے بچے جننے والی عورت۔

رَغَشَ: (ف) رَغْشًا. عَلَيْهِ: شور مچانا۔

رَغَفَ: (ف) رَغْفًا. العَجِيْنَ: گندھے ہوئے آٹے کا پیڑہ بنانا...... البَعِيْرَ: اونٹ کے منہ میں کسی چیز کا ڈالنا۔

أَرْغَفَ: چلنے میں جلدی کرنا...... إِلَيْهِ: تیز نظر سے دیکھنا۔

الرَّغِيْفُ: گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا۔ چپاتی، روٹی۔ ج أَرْغِفَةٌ ورُغُفٌ ورُغْفَانٌ وتَرَاغِيْفُ.

وَجْهٌ (مُرَغَّفٌ): سخت چہرہ۔

رَغَلَ: (ف) رَغْلًا. المَوْلُوْدُ أُمَّهٗ: بچے کا اپنی ماں کا دودھ پینا۔

أَرْغَلَ. الرَّجُلُ: غلطی کرنا۔ گمراہ ہونا...... إِلَيْهِ: مائل ہونا...... الزَّرْعُ: کھیتی کی خوشوں میں اچھا دانہ بیٹھنا...... الشَّيْءَ: بے موقع رکھنا۔

...... الجَدْيُ أُمَّهٗ: بکری کے بچے کا اپنی ماں کا دودھ پینا...... المَكَانُ: رغل نامی گھاس اگانا...... المَاءَ: بہت گرانا۔

الرُّغْلُ: ایک قسم کی کڑوی گھاس۔ ج أَرْغَالٌ.

الرَّغُوْلُ: اپنی ماں کا دودھ پینے والا بکری کا بچہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ رَمٌّ رَغُوْلٌ" وہ ہر چیز کو غنیمت سمجھتا ہے اور چٹ کر جاتا ہے۔

الأَرْغَلُ. مِنَ العَيْشِ: فراخ زندگی۔

الرَّغْلَةُ: بکری۔ بھیڑ کا بچہ۔

رَغَمَهٗ: (ف) رَغْمًا: مغلوب و مجبور کرنا۔

رَغَمَ الشَّيْءَ: ناپسند کرنا۔

رَغِمَ (س) ورَغَمَ (ن) رَغْمًا ورُغْمًا. أَنْفُهٗ لِلّٰهِ: ذلیل ہونا۔ فروتنی کرنا۔ صفت (رَاغِمُ) الأَنْفِ: ج رُغْمُ الأُنُوْفِ. ورَغِمَهٗ: ناپسند کرنا۔

رَغَّمَهٗ: ذلیل کرنا اور رغمًا رغمًا: کہنا۔

أَنْفَهٗ: خاک آلود کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَغَّمَ اللّٰهُ أَنْفَهٗ" یعنی اللہ اس کو ذلیل کرے...... فُلَانٌ أَنْفَهٗ: فروتنی کرنا۔

أَرْغَمَهٗ: ذلیل کرنا۔ ناراض کرنا۔ ناپسندیدہ کام پر اکسانا...... ہ الذُّلُّ: خاک آلود کرنا۔ أَرْغَمَ أَهْلَهٗ: اپنے اہل کو ناپسندیدگی

سے چھوڑنا...... اللُّقْمَةَ مِنْ فِيهِ :لقمہ کو منہ سے مٹی میں ڈالنا...... اللّٰهُ اَنْفَه :ذلیل کرنا۔

اَرْغَمَتِ الغَنَمُ اَوِ الظَّبَاءُ :بکری بھیڑ یا ہرن کی ناک سے پانی بہنا۔

رَاغَمَهُ :باہم غضبناک ہونا۔ایک دوسرے کو چھوڑنا۔دشمنی کرنا۔غصہ سے علیحدہ ہونا۔

تَرَغَّمَ. عَلَيْهِ :غضبناک ہونا۔تَرَغَّمْتُ الرَّجُلَ :کسی کے مزاج کے خلاف کام کرنا۔

الرَّغْم والرُّغْم والرِغْم :ناپسندیدگی۔مجبوری۔ذلت۔مٹی۔کہا جاتا ہے "اَتٰـی عَلٰـی رَغْمِهٖ" وہ باوجود اس کی ناپسندیدگی کے آیا۔

الرَّاغِم :فا۔رَاغِمُ الاَنْف :ذلیل۔ج رُغْم الْاُنُوْف.

الرَّغَام :مٹی یا مٹی ملی ہوئی ریت۔

الرُّغَام :رینٹ۔ج اَرْغِمَةٌ.

الـرَّغَـامَة :حاجت۔مطلوب۔کہا جاتا ہے "لِیْ عِنْدَ فُلَانٍ رَغَامَة" مجھے فلاں کے پاس ضرورت ہے۔

الرَّغْمَاءِ. مِنَ الشَّاءِ :ناک کے کنارے پر سفیدی والی یا جسم کے رنگ کے مخالف رنگ والی بکری۔

الـمَـرْغِـم والـمَـرْغَـم. ج مَـرَاغِـم و(الـمَرْغَـامی) نـاک الرُّغَـامَی :جگر کی زیادتی۔پھیپھڑوں کی رگیں۔

الـمُـرَاغَـم :مفع۔بھاگنے کی جگہ۔جانے کی جگہ۔کہا جاتا ہے "اِذُلِّـی عَنْ دَارِ الهَوَانِ مُـرَاغَـم" میرے لئے ذلت کے مکان سے بھاگنے کی جگہ ہے۔قلعہ۔

المَرْغَمَة :ناپسندیدگی۔کہا جاتا ہے "فَعَلْتُ ذٰلِکَ عَـلٰـی مَـرْغَـمَـتِـه" میں نے اس کو باوجود اس کی ناپسندیدگی کے کیا۔

المِـرْغَام :غضب میں ڈالنے والا۔مؤنث مِرْغَامَة.

رَغَنَ (ف) رَغْـنًـا. فِيْهِ :لالچ کرنا۔اِلَيْهِ: کان لگانا۔

اَرْغَنَه :طمع دلانا۔اَرْغَنَ الاَمْرَ :آسان کرنا

...... اِلَيْهِ :کان لگانا۔اَرْغَنَ لِفُلَانٍ :اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔

الاَرْغُن والاَرْغُنُوْن :(آرگن) (ایک باجہ کا نام)

رَغَا :(ن) رُغَـاءً. الـبَـعِـيرُ او الـنَّـعَـامُ اوالـضَّبُـعُ :بلبلانا۔چیخنا...... الـصَّـبِـيُّ :بہت رونا۔

...... الرَّعْدُ :زور سے گرجنا۔

رَغَا :(ن) رَغْوًا رَغْـیِ تَـرْغِيَةً واَرْغَـی اِرْغَاءً. اللَّبَنُ ونَحْوَهٗ :دودھ پر جھاگ آنا۔کہا جاتا ہے "اَرْغَـی الـرَّجُل واَزْبَدَ" مرد غضب کی وجہ سے چیخا اور اس نے دھمکی دی۔و "اَتَيْتُهُ فَمَا اَثْغَی ولَا اَرْغَی" میں اس کے پاس آیا تو اس نے نہ تو بکری دی نہ اونٹنی

......ہ :ذلیل کرنا۔مغلوب کرنا۔وَرَغَـــی فُلَانًا :غضبناک کرنا۔

اِرْتَـغَى. الـلَّبَنَ :دودھ سے جھاگ اتار لینا...... الرُّغْوَة :جھاگ پینا۔

الـــرَّغْـوَة والرُّغْوَة والرِغْوَة. ج رُغًی ورِغًی و(الـرُّغَايَة والـرِغَـايَة والرِغَاوَة والرُّغَاوَی والرِغَاوَی) مِنَ اللَّبَنِ :دودھ کا جھاگ۔

الرَّاغِيَة :اونٹنی۔کہتے ہیں "مَـالَهٗ ثَاغِيَةٌ ولاَ رَاغِيَة" نہ تو اس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی۔

المِرْغَاة :کفگیر۔

المُرْغِيُّ. مِنَ الکلام :مبہم گفتگو۔

رَفَّ :(ن ض) رَفًّـــا :بہت کھانا......ہ : خدمت کرنا۔بھلائی واحسان کرنا۔ہر قسم کی خدمت کرنے میں کوشش کرنا...... النَّاسُ بِهٖ : گھیر لینا...... بِـه :اکرام وتعظیم کرنا۔کہا جاتا ہے "ذَهَـبَ مَنْ کَانَ يَحُفُّهٗ ويَرُفُّهٗ" وہ شخص چلا گیا جو اس پر نوازش ومہربانی کرتا تھا۔

البَيْتَ :گھر میں الگنی بنانا...... الی کذا :خوش ہونا۔رَفَّتْ عَيْنُهٗ :پھڑکنا...... البَرْقُ :بجلی کا چمکنا...... شَفَتَيْهِ :ہونٹ کا چوسنا۔

...... اللَّبَنَ :ہر روز دودھ پینا...... ثَوْبَهٗ :دوسرا کپڑا لگا کر نیچے سے کشادہ کرنا۔

الدَّابَّة :بھوسہ کھلانا۔

رَفَّ :(ض) رَفًّـا ورَفِيْـفًـا واِرْتَفَّ. النَّبَاتُ :لہلہانا۔رَفَّتِ العَيْنُ :پھڑکنا۔

رَفَّ البَـرْقُ :بجلی چمکنا۔رَفَّ لَـوْنُـه :چمک اٹھنا۔

اَرَفَّ اِرْفَافًا. الطَّائِرُ :پرندے کا دونوں بازو پھیلانا۔

الـــرَّفّ :مص۔الگنی۔لکڑی وغیرہ جس کے دونوں کنارے دیوار میں لگا کر گھر کا سامان رکھ دیں۔ریت کی باریک نوک۔مویشی کا گلہ یا پرندوں کی ڈار۔بکریوں کا باڑہ۔ملائم کپڑا۔ج رُفُوف ورِفَاف.

الـرِّفّ :اونٹوں کا گلہ۔ہرن کا پینا۔کہا جاتا ہے "اَخَذَتْهُ الحُمّٰی رِفًّا" اس کو روزانہ بخار آیا۔

الرُّف والرُّفَّة :بھوسہ وبھوسہ کا چورہ۔

الرُّفَاف :بھوسہ کا چورہ۔

الـــرَّفِيْف :مص۔چھت۔فراخ سائی...... فتـــی رفيف الاَخْلَاق :اچھے اخلاق والا جوان۔

الـرَّفَّـاف :اسم مبالغہ۔کہا جاتا ہے "ثَـغْـرٌ رَفَّاف" سفید وشفاف دانت۔

رَفَا :(ف) رَفْأً. الثَّوْبَ :کپڑے کو رفو کرنا۔مرمت کرنا......ہ :خوف سے تسکین دینا۔مدد دینا...... بَيْنَهُمْ :صلح کرانا...... السَّفِيْنَةَ : کشتی کو کنارہ پر لانا۔

رَفَّاهٗ تَـرْفِئَةً وتَـرْفِيْئًا :مبارک باد دینا اور "بِالرِّفَاءِ والبَنِيْنَ" کہنا (بالرفاء والبنین) : شادی کرنے والے کے لئے دعا ہے کہ تم دونوں میں اتفاق واتحاد رہے اور تمہارے بچے پیدا ہوں۔

اَرْفَأَ. اِلَيْهِ :قریب ہونا اور پناہ لینا۔

الشَّيْءُ اِلَيْهِ :قریب کرنا...... الرَّجُلَ :کنگھی کرنا۔

...... السَّفِيْنَةُ :کشتی کا کنارہ سے قریب ہونا۔

ارْتَفَأَ ورَافَأَهٗ :مدارات کرنا۔مدد کرنا۔

الرِّفَاء :اتفاق۔

الرَّفَّاء : رفو گر۔
المَرفأ والمُرفأ من البحر : بندرگاہ۔ ج مَرافی۔
رَفَتَ : (ن ض) رَفتًا الشیءَ : توڑنا، کوٹنا، چورہ کرنا (…… وارفتّ وترفّت) : ٹوٹنا، چورہ ہونا …… العظمُ : ریزہ ریزہ ہونا۔
الحبلُ : رسی کا کٹ جانا۔
الرُّفت : بھوسہ۔ ہر چیز کو توڑنے والا۔
الرُّفات : چورہ۔ ریزہ۔ ہر وہ چیز جو ٹوٹ جائے اور بوسیدہ ہو جائے۔
رَفَثَ : (ن ض) رَفثًا ورَفِثَ : (س) رَفَثًا وارفثَ فی کلامہٖ : فحش گوئی کرنا۔
الرَّفث : مص۔ گندی گفتگو۔ جماع۔
رَفَّحَہٗ : نئی شادی والے کو مبارکباد دینا۔
رَفُخَ عَیشٌ رافِخٌ : نازونعمت کی آسودہ زندگی۔
الرُّفُوخ : مصیبتیں۔
رَفَدَہٗ : (ض) رَفدًا وارفدہٗ : دینا۔ مدد دینا۔
رَفَدَ الحائطَ : سہارا دینا۔ رَفَدَ الدابۃَ وعلیہا وارفدلہا : چوپایہ کے لئے پالان بنانا۔
رَافَدَہٗ : مدد دینا۔
رَفَّدَہٗ : تعظیم کرنا۔ سردار بنانا۔
ترافدَ القومُ : باہم مدد کرنا۔
ارتفدَ المالَ : کمائی کرنا۔ حاصل کرنا۔
استرفدہٗ : عطیہ طلب کرنا۔ مدد طلب کرنا۔
الرِّفد : مص۔ حصہ۔ بڑا پیالہ۔ کہا جاتا ہے "اُرِیقَ رِفدُہٗ" اس کا انتقال ہو گیا۔
الرِّفد : ہر وہ چیز جو دوسرے کے ساتھ بڑھا دی جائے تاکہ اس کے لئے سہارا ہو جائے۔ عطیہ۔ مدد۔ بڑا پیالہ۔ ج ارفاد و رُفود۔
الرِّفدۃ : لوگوں کی جماعت۔ ج رِفد۔
الرَّفد : قا۔ بادشاہ کی غیوبت میں اس کا قائم مقام۔ ج رُفدٌ۔
الرَّافدان : دریائے دجلہ وفرات۔

الرَّافِدۃ : پل کے اوپر چھت کی لکڑی۔ عوام اسے "وُصلۃ" کہتے ہیں۔ ج رَوافِد۔
الرِّفادۃ : زخم کی پٹی۔ زین۔ زین یا کجاوہ کے سہارے کی چیز۔
ناقۃٌ (رَفُودٌ) : ایک دفعہ کے دوہنے میں پیالہ بھرنے والی اونٹنی۔ ج رُفُد۔
المَرفَد والمِرفَد : مدد۔ ج مَرافِد۔
المِرفَد : بڑا پیالہ۔ ج مَرافِد۔
المَرافید : بکریاں جن کا دودھ جاڑے یا گرمی میں کبھی ختم نہ ہو۔
المُرفِد : بازی گر۔
رَفرَفَ الطائرُ : پرندے کا پھڑپھڑانا …… الشیءُ : آواز کرنا۔
الرَّفرَف : لکڑی وغیرہ جس کے دونوں کنارے دیوار میں لگا کر گھر کا سامان اس پر رکھ دیں۔ خیمہ کا دامن۔ زرہ کے کنارے زرہ کا لٹکتا ہوا حصہ۔ درخت وغیرہ کی لٹکتی ہوئی شاخیں۔ ہر چیز جو زائد ہونے سے موڑ دی جائے۔ فرش۔ بچھونا۔ تکیہ۔ باریک ریشمی کپڑا۔ کپڑے کی ایک چٹ جس کو پردہ یا خیمہ کے نچلے حصہ میں سیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "ضربتِ الریحُ رفرفَ الفسطاطِ" ہوا نے خیمہ کے دامن کو ادھر ادھر کر دیا۔ رفرفُ الدِّرعِ : زرہ کا وہ حصہ جس کو خود سے باندھ کر پیٹھ پر ڈال لیتے ہیں۔ ج رَفارِف۔
الرَّفراف : ایک پرندہ جس کو "خاطف ظِلّہ" بھی کہتے ہیں۔ نر شتر مرغ۔
رَفَزَہٗ : (ض) رَفزًا : مارنا۔
الرَّافِز : حرکت کرنے والی رگ۔
رَفَسَہٗ : (ن ض) رَفسًا ورِفاسًا : سینہ پر مارنا …… البعیرَ : اونٹ کے پاؤں باندھنا …… اللحمَ ونحوَہٗ : گوشت کا قیمہ کرنا۔
الرِّفاس : اونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسی۔
الرَّفسۃ : سینہ پر لات مارنا۔
ناقۃٌ (رَفُوسٌ) : دولتی مارنے والی اونٹنی۔
رَفَشَ : (ن) رَفشًا : کھانے پینے میں فائدہ اٹھانا۔ خوب کھانا پینا …… القمحَ : گیہوں کو بیلچہ سے اٹھا کر لے جانا …… الشیءَ : کوٹنا (…… رُفوشًا) فی الامر : کشادہ ہونا۔
رَفِشَ (س) رَفَشًا : چوڑے کانوں والا ہونا صفت (اَرفَش) مؤنث رَفشاء۔ ج رُفش۔
رَفَّشَ لحیتَہٗ : داڑھی میں کنگھا کرنا۔
الرَّفّاش : گیہوں کو بیلچہ سے اٹھا اٹھا کر ماپنے والے کے پاس ڈالنے والا۔
الرَّفش : مص۔ بیلچہ۔ کشتی کا چپو۔
المِرفَشۃ : بیلچہ۔
رَفَصَ تَرافَصُوا الماءَ : باری باری پانی پر آنا۔ ہر ایک آنے والے کو (رَفِیص) کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "ھو رفیصک" وہ تمہارا پانی پینے میں ساتھی ہے۔
ارتفصَ السعرُ : بھاؤ گراں کرنا۔
الرُّفصۃ : پانی پینے کی باری۔
رَفَضَ : (ن ض) رَفضًا ورَفَضًا الشیءَ : پھینکنا، چھوڑنا۔ صفت رافض ج رافضون ورفضۃ ورُفّاض (…… وارفضَ) الابلَ : چراگاہ میں متفرق کر دینا۔ رَفَضَ وارفَضَّ الوادی : کشادہ ہونا۔
ترفّضَ : بکھرنا۔ متفرق ہونا۔ ٹوٹنا۔
الدمعُ : آنسو بہانا اور بکھرنا۔
ارفضَّ الدمعُ : آنسو بہنا، ٹپکنا …… الجرحُ : زخم سے پیپ بہنا …… الشیءُ : متفرق ہو کر جانا اور اسی سے ہے "ارفضَّ الناسُ عنہ" لوگ متفرق ہو کر چلے گئے …… الوجعُ : درد کا زائل ہونا۔
استرفضَ الوادی : کشادہ ہونا۔
الرَّفض : مص …… رِفاض و (الرَّفض) : ج ارفاض : اونٹنیوں یا ہرنیوں کا متفرق گلہ۔ کہا جاتا ہے "نعامٌ رفضٌ" تھوڑے متفرق شتر مرغ۔ چیز کا بکھرا ہوا حصہ۔ تھوڑی چیز۔ کہا جاتا ہے "فی القربۃ رفضٌ من ماءٍ" مشک میں تھوڑا سا پانی ہے۔
الرَّافِضۃ : جنگ وغیرہ میں اپنے قائد ورہنما

کوچھوڑ دینے والی جماعت۔ ج رَوَافِض اور اسی سے ہے "لَا خَیْرَ فِی الرَّوَافِض"۔

اَلرَّافِضَة: شیعوں کی ایک جماعت اور نسبت کے لئے "رَافِضِیٌّ"۔

الرِّفَاض: پریشان راستے۔

الرُّفَاض۔ مِنَ الشَّیْءِ: ٹکڑے۔ ریزے۔

رَجُلٌ (قُبَضَةٌ رُفَضَة): قبضہ کرنے والا اور چھوڑ دینے والا مرد۔

الرُّفُوْض: متفرق گھاس۔ رُفُوْضُ النَّاسِ: لوگوں کے گروہ۔ رُفُوْضُ الْاَرْضِ: زمین جو کسی کی ملکیت نہ ہو۔ زمین جو چَمی ہونے کے بعد چھوڑ دی گئی ہو۔

الرَّفِیْض: چھوڑا ہوا۔ پیپنہ۔ ٹوٹا ہوا نیزہ۔

الرَّفِیْض والمَرْفُوْض: چھوڑا ہوا۔

المَرْفِض۔ مِنَ الوَادِی: سیلاب بہنے کی جگہ۔ ج مَرَافِض

رَفَعَ: (ف) رَفْعًا۔ الشَّیْءَ: اٹھانا...... فُلَانًا عَلٰی صَاحِبِهٖ فِی الْمَجْلِسِ: آگے بڑھانا ...... الکَلِمَةَ: رفع کی علامت لگانا ...... الشَّیْءَ: لینا...... الشَّیْءَ فِی خَزَانَتِهٖ": چھپانا...... الجَمَلُ فِی السَّیْرِ: چلنے میں جلدی کرنا...... القَوْمُ: ملکوں میں گھستے چلے جانا...... الجَمَلَ: تیز چلانا...... الحَدِیْثَ: پہلے قائل تک سند پہنچانا۔

(...... رَفْعًا ورَفَاعًا ورَفَاعَةً) القَوْمُ الزَّرْعَ: کاٹنے کے بعد کھلیان میں لے جانا (...... رَفْعًا ورُفْعَانًا) زَیْدًا اِلَی الحَاکِمِ: فیصلہ کرانے کے لئے جانا...... ہٗ اِلَی السُّلْطَانِ: پیش کرنا۔ قریب کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا اَمْرٌ یَرْفَعُ الرَّاسَ" یہ ایسا امر ہے جو سر کو بلند کر دیتا ہے یعنی باعث مجد و بزرگی ہے۔ "وفُلَانٌ لَا یَرْفَعُ العَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ" یعنی وہ بہت سفر کرتا ہے۔

رَفُعَ: (ک) رِفْعَةً ورَفَاعَةً: عالی مرتبہ ہونا۔ صفت (رَفِیْع) ورَفُعَ رَفَاعَةً: بلند آواز والا ہونا...... الثَّوْبُ: باریک ہونا۔ صفت (رَفِیْع)

رُفِعَ۔ لَهُ الشَّیْءُ: دور سے دیکھنا۔

رَفَّعَهٗ: بلند کرنا۔ رَفَّعَ القَوْمَ: لڑائی سے دور کرنا۔

رَافَعَهٗ۔ اِلَی الحَاکِمِ: شکایت کر کے فیصلہ کے لئے حاضر کرانا...... ہٗ: قطع تعلق کرنا...... بِهِمْ: رحم کرنا۔

تَرَفَّعَ: برتری ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَرَفَّعَتْ بِیْ هِمَّتِیْ عَنْ کَذَا" میری ہمت نے مجھ کو اس سے برتر بنا دیا ہے الشَّیْءَ او الرَّجُلَ: بلند کرنا۔

تَرَافَعَا: ایک دوسرے کو بلند کرنا...... الخَصْمَانِ اِلَی الحَاکِمِ: فیصلہ کے لئے جانا۔

اِرْتَفَعَ: بلند ہونا...... السِّعْرُ: بھاؤ گراں ہونا ...... النَّهَارُ: دن کا چڑھنا...... دراز ہونا۔ ...... مِنْ بَیْنِهِمُ الخِصَامُ: دشمنی زائل ہونا...... الشَّیْءُ: بلند ہونا۔

اِسْتَرْفَعَ۔ الشَّیْءَ: اٹھانے کو کہنا...... الخِوَانُ: دسترخوان خالی ہونا اور اٹھانے کا وقت آنا۔

الرَّافِع۔ فا۔ بَرْقٌ رَافِعٌ" چمکنے والی بجلی۔

الرِّفْعَة: مص۔ بلندی و مرتبہ۔

الرَّفَاع والرِّفَاع: کھیتی میں دانے کا موٹا ہونا۔ کٹی ہوئی کھیتی کا کھلیان میں لے جانا۔

اَلرَّافِعَةُ والمِحْمَل: (فارسی کلمہ): بوجھ اٹھانے کا اوزار۔ کرین۔ پتھر توڑنے کا آلہ بھاری اشیاء تولنے کا آلہ جس کا دوسرا نام القبان بھی ہیں قینچی جس کو المِقَصّ بھی بولتے ہیں۔ دیپناہ جس کو المِلْقَط: بولتے ہیں۔ چمٹی جس کو الکَسَّارَةُ بولتے ہیں۔ ☆

الرَّفَاعَة والرُّفَاعَة والرِّفَاعَة۔ مِنَ الصَّوْتِ: آواز کی بلندی و شدت۔ الرِّفَاعَة والرُّفَاعَة: گدی جس کو عورتیں اپنے سرین پر بڑا معلوم ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔

الرَّفِیْعَة: حاکم کے سامنے پیش کیا ہوا معاملہ۔

المَرْفُوع: مقع۔ ایک قسم کی تیز دوڑ...... مِنَ الکَلَامِ: بلند گفتگو۔ والحَدِیْثُ المَرْفُوْعُ عِنْدَ المُحَدِّثِیْنَ: وہ حدیث جس کی سند نبی کریم ﷺ تک متصل ہو۔

اَلْاِرْتِفَاع: ارباب مساحت کے نزدیک بلندی مثلث یا اضلاع والی یا مخروطی شکل میں۔ دو قاعدوں کے درمیان ایک عمود (علم ہندسہ والوں کے نزدیک) کسی ستارے کا بلند ہونا (فلکیات میں) وہ زاویہ جو کہ افق اور زمین و کوکب کے درمیان واقع ہونے والے سیدھے خط کے درمیان ہو۔

المِرْفَع: بلند کرنے کا آلہ۔

المَرْفَع والمَرَافِع۔ عِنْدَ المَسِیْحِیْن: مسیحیوں کے روزہ سے پہلے کچھ مقررہ دن۔

رَفُغَ: (ک) رَفَاغَةً۔ العَیْشُ: کشادہ و آسودہ ہونا۔ صفت (رَافِغ ورَفِیْغ واَرْفَغ)

اَرْفَغَ۔ لَهُ المَعَاشَ: آسودہ و کشادہ بنانا۔

تَرَفَّغَ: آسودگی میں زندگی بسر کرنا۔ جماع کے لئے عورت کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھنا۔

الرَّفْغ: ج اَرْفُغ ورِفَاغ: وادی کی بہت بری جگہ۔ بہت خاک والی زمین۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِمَالٍ کَرَفْغِ التُّرَابِ" یعنی وہ بہت زیادہ مال لایا۔ گوشہ...... ج اَرْفَاغ ورُفُوْغ: جسم میں میل جمع ہونے کی جگہ۔ جوار کا بھوسہ۔

اَرْفَاغُ النَّاسِ: نااہل و کمینے لوگ۔

الرَّفْغ والرَّفَاغَة والرَّفَاغِیَة: آسودہ زندگی

کِلْسٌ رَفْغ: نرم چونے کا گارہ۔ الرَّفْغ: ناخن کا میل۔

الرُّفْغ: بغل۔ اندام نہانی کا ارد گرد اور اسی سے ہے "اِذَا التَقَی الرُّفْغَانِ وَجَبَ الغُسْلُ" یعنی جب دونوں شرمگاہ مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

الرُّفْغ: ناخن کا میل۔

المَرَافِغ: کنج ران و بغل (جمع ہے اور اس کا واحد نہیں۔)

المَرْفُوْغَة: تنگ اندام نہانی والی عورت

جس سے کوئی جماع نہ کر سکے۔
رَفَقَهُ :(ن) رَفْقًا: نفع پہنچانا۔ مدد کرنا۔ کہنی پر مارنا...... النَّاقَةَ : اُونٹنی کے بازو کو باندھنا۔ العَمَلَ: مضبوطی سے کرنا۔
رَفَقَ ورَفُقَ :(ن وک) ورَفِقَ: (س) رِفْقًا ومَرْفِقًا ومَرْفَقًا ومِرْفَقًا. بِهِ ولَهُ وعَلَيْهِ : مہربانی کا برتاؤ کرنا۔
رَفِقَ :(س) رَفَقًا. البَعِيْرُ: پہلو سے مڑی ہوئی کہنی والا ہونا۔ صفت (اَرْفق)
رَفُقَ: (ک) رَفَاقَةً. الرَّجُلُ: ساتھی ہونا۔
رَافَقَهُ : رفیق ہونا۔ ساتھی ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَافَقَهُ فِي السَّفَرِ" وہ سفر میں اس کے ساتھ رہا۔
اَرْفَقَهُ : مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ نفع پہنچانا۔
تَرَفَّقَ. بِهِ : مہربانی کا برتاؤ کرنا۔
عَلَيْهِ : سہارا لینا۔
تَرَافَقَ. الرَّجُلَانِ : ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔
اِرْتَفَقَ : کہنی یا تکیہ پر ٹیک لگانا۔ مدد طلب کرنا۔
الاِنَاءَ : بھر جانا القَوْمُ: سفر میں باہم ساتھی ہونا۔ بِهِ: نفع اٹھانا۔
اِسْتَرْفَقَهُ : مہربانی طلب کرنا۔ نفع رسانی طلب کرنا۔
تَمَرْفَقَ : تکیہ لینا۔
الرِفْق : مص۔ نرم برتاؤ۔ مہربانی۔ ہر وہ چیز جس سے مدد لی جائے۔
الـرَفَق : مص۔ نرم۔ آسان۔ کہا جاتا ہے "هذا اَمْرٌ رَفَقُ البُغْيَة" یہ سہل الحصول معاملہ ہے۔ الـرَّفَق: تھن میں دودھ کی نالیوں میں خرابی۔ نَاقَةٌ (رفِقَة ورَفْقَاء): اُونٹنی جس کے تھن کے اندر دودھ کی نالیوں میں خرابی ہو۔
الـرِفْقَة والـرُفْقَة والـرُفَاقَة : ساتھیوں کی جماعت۔ ج رِفَـاق ورِفَـق ورُفَق واَرْفَاق.
الرَافِقَة: لطف ومہربانی۔ بہتر سلوک۔
الرِفَاق : اُونٹنی کے بازو باندھنے کی رسی۔ ج رُفُق.
الرَّفِيق: ساتھی۔ مہربان۔ ج رُفَقَاءِ.
المِرْفَق والمَرْفِق: کہنی۔ ہر وہ چیز جس سے سہارا لیا جائے۔ ج مَرَافِق.
الـمَرْفِق : ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے اور اسی سے ہے "مَـرَافِقُ الدَّارِ" یعنی گھر کے منافع جیسے کنواں، باورچی خانہ، پاخانہ وغیرہ۔ و"مَـرَافِق البِلَاد" شہر کے منافع جن سے سارے باشندے مستفید ہوں۔
الـمِـرْفَقَة : چھوٹا تکیہ جس پر سوتے ہوئے رخسار رکھتے ہیں۔
المِرْفَق المُرْتَفَق : تکیہ لگانے کی جگہ۔
المُرْتَفِق : ٹھہرا ہوا۔ ثابت۔
رَفَلَ :(ن) رَفْلاً ورُفُولاً ورَفَلاَنًا: دامن گھسیٹتے ہوئے ناز سے چلنا۔ ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔ صفت مذکر (رَفِل)
صفت مؤنث (رَفِلَة)
رَفَلَ :(ن) رَفْلاً ورَفِلَ (س) رَفَلاً: بدنما لباس پہننا۔ بے ڈھنگے طریقے سے کام کرنا۔ صفت مذکر (اَرْفَـل ورَفِـل): صفت مؤنث رَفْلَاء.
اَرْفَلَ: دامن گھسیٹنا۔ ناز سے چلنا۔
ثِيَابَه : کپڑوں کو لٹکانا۔ کہا جاتا ہے "اَرْفَلَ رِفْلَه" اس نے دامن لٹکایا۔
رَفَّـلَـهُ : تعظیم کرنا۔ سردار بنانا۔ مالک بنانا۔ ذلیل کرنا۔ الإزَارَ : ازار لٹکانا اور ناز سے چلنا۔
تَرَفَّلَ : تکبر کی وجہ سے ناز سے چلنا۔
تَرَفَّلَ. عَلَيْهِ : رئیس وسردار بننا۔
الرِفْل : دامن۔
الرَفْل : مص۔ مِنَ البِئْرِ : کنوئیں کی تہ کا تھوڑا پانی۔
الـرِفَل : لمبے دامن والا۔ لمبی دم والا گھوڑا۔ بہت گوشت والا۔ کشادہ کپڑا۔
عَيْشٌ رِفَلٌ : کشادہ زندگی۔
الرُفَال. مِنَ الشَّعْرِ : لمبے بال۔
الـمِرْفَال. مِنَ الرِّجَالِ والنِّسَاءِ : دامن گھسیٹتے ہوئے ناز سے چلنے والا یا چلنے والی۔
الرِفَان : آہستہ آہستہ قطروں والی بارش۔
رَفَهَ (ف) رَفْهًا ورِفْهًا ورُفُوهًا : خوش حال ہونا۔ صفت (رَافِه ورَفْهَان)
رَفَهَتِ الإبِلُ : حسب مرضی روزانہ پانی پر آنا۔ صفت (رَافِهَة) ج رَوَافِه.
رَفُهَ :(ک) رَفَـاهًـا ورَفَـاهِيَةً ورَفَـاهَةً الـعَيْـش : زندگی کا خوش گوار وآسودہ ہونا۔ صفت (رَافِه ورَفِيه)
رَفَّهَ واَرْفَهَ. الرَّجُلَ : آسودہ وخوشحال بنانا۔
رَفَّهَ عَنْهُ : مہلت دینا۔ بارغم ہلکا کرنا۔ کشادگی کرنا۔ اَرْفَهَ ورَفَّهَ الرَّاعِي. الإبلَ : حسب مرضی آنے دینا۔ اَرْفَهَتِ الإبلُ : اُونٹ کا پانی کے قریب رہنا۔ اَرْفَهَ القَوْمُ: قوم کے مویشی کا حسب مرضی روزانہ پانی پر آنا۔
رُفِّهَ. عَنْهُ : تنگی ورنج دور کیا جانا۔
اَرْفَهَ وتَرَفَّهَ واسْتَرْفَهَ : آرام لینا۔
الـرَفْـهُ : مص۔ چھوٹے چھوٹے کھجور کے درخت۔
الرَّفْهَة : رحمت ومہربانی۔
هُوَ (رَافِه) بِهِ : وہ اس پر مہربان ہے۔
الرُّفَهْنِيَةُ : فراخی۔ عیش ارزانی۔
الـرُفَـه : خشک گھاس اور اسی سے مثل ہے "اَغْنَى مِنَ التُّفَه عَنِ الرُّفَه".
رَفَـا :(ن) رَفْـوًا. الثَّوْبَ : کپڑے پر رفو کرنا۔ درست کرنا۔ صفت (رَافٍ) ج رُفَاة اور صفت مفعولی (مَرْفُوٌّ)...... ہ: ڈر دور کرنا۔
فاقہ دور کرنا۔
رَفَّي تَرْفِيَةً. العَرِيْسَ : شادی شدہ کو دعا دینا اور "بالرَّفَاءِ والبَنِيْنَ" کہنا۔
رَافَى رِفَاءً ومُرَافَاةً. الرَّجُلَ : موافقت کرنا۔
اَرْفَى. اِلَيْهِ : پناہ لینا۔
تَرَافَى. القَوْمُ عَلَى الاَمْرِ : باہم موافق ہونا۔
الرِفَاء : اتفاق وموافقت۔
الاَرْفَـى : ڈھیلے پن کے ساتھ لمبے کانوں

والا ۔ مؤنث رَقْوَاء ج رُقْوٌ.
الاُرْقِیُّ: ہرن کا دودھ یا مطلقاً دودھ۔
رَقَّ: (ض) رِقَّةً: پتلا ہونا...... لَـهٗ: رحم کرنا ...... وَجْهُـهٗ: شرم کرنا...... الـرَّجُلُ: برے حال والا اور کم مال والا ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَقَّتْ عِظَامُهٗ" یعنی بوڑھا ہوگیا۔
رَقَّ: (ض) رِقًّـا. العَبْدُ: غلام بنانا یا غلام رہنا۔
رَقَّقَهٗ: پتلا کرنا۔ رَقَّقَ اللَّفْظَ: نرمی سے پڑھنا ...... الکَلامَ: خوبصورتی سے گفتگو کرنا۔
...... مَشْيَهٗ: آہستہ چلنا...... مَـا بَیْـنَ القَوْمِ: فساد ڈالنا۔
اَرَقَّ. الشَّیْئَ: پتلا کرنا...... الـوَاعِـظُ قَلْبَهٗ: دل کو نرم کرنا...... الرَّجُلُ: کم مال والا ہونا۔
...... العِنَبُ: انگور کا پتلے چھلکے اور زیادہ شیرہ والا ہونا۔ العَبْدَ: غلام کا مالک ہونا۔
تَـرَقَّقَ. الشَّیْئُ: پتلا ہونا...... لَـهٗ: رحم کھانا۔ ترس کھانا۔
اِسْتَرَقَّ. الشَّیْئُ: پتلا ہونا...... العَبْدَ: غلام کا مالک ہونا...... الـلَّیْلُ: رات کا اکثر حصہ گزر جانا...... المَاءُ: پایاب ہوجانا۔
الـرِّقُّ: مص۔ غلامی۔ پتلی چیز۔ پتلی کھال۔ جس پر لکھا جائے۔ سفید کاغذ کا تختہ۔ درخت کے پتے یا جانوروں کے لئے آسانی سے حاصل ہونے والی ٹہنیاں۔
الـرَّقُّ: لکھنے کے لئے پتلی کھال۔ سفید کاغذ کا تختہ۔ پتلا۔ مگرمچھ کے مشابہ ایک آبی جانور۔ بڑا یا نر کچھوا۔ ج رُقُوْق.
الـرِّقُّ والرُّقُّ والرَّقَقُ: نرم وکشادہ زمین۔
الرُّقُّ: سمندر یا وادی کا پتلا پانی۔
الـرَّقَـقُ: کمزوری۔ باریکی۔ کھانے کا پتلا پن۔
الـرَّقَّةُ: زمین جو پانی سے بھر جائے اور پھر خشک ہوجائے۔ ج رِقَاق. الرَّقَّةُ: ایک شہر کا نام۔ الـرَّقَّتَـان: دو شہر ہیں جن کے نام رَقَّة ورَافِقَة: ہیں اور یہ باب تغلیب سے ہے۔
الرِّقَّةُ: رحمت۔ مہربانی۔ شرم۔ باریکی۔ رِقَّةُ العَیْشِ: زندگی کی آسودگی۔ رِقَّةُ الجَانِبِ: ضعف وکمزوری سے کنایہ ہے۔
الـرَّقَاقُ: بیابان۔ ہموار نرم زمین یا وہ زمین جس پر سے پانی خشک ہوچکا ہو۔
الـرُّقَاقُ: پتلا۔ پتلی روٹی۔ واحد (الرُّقَاقَة): نرم مٹی والی کشادہ زمین یا وہ زمین جس پر سے پانی خشک ہوچکا ہو۔
الـرَّقِیْقُ: پتلا۔ ج اَرِقَّاء مؤنث رَقِیْقَة ج رِقَاق: کہا جاتا ہے "هُوَ رَقِیْقُ المَعَانِی" وہ لطیف معانی والا ہے۔ و "عَیْـشٌ رَقِیْـقُ الحَوَاشِی" یعنی خوش حالی اور آسودگی والی زندگی۔ و "رَجُـلٌ رَقِیْقُ الحَالِ" کم مال والا مرد۔ و "لَفْظٌ رَقِیْقٌ": یعنی آسان وخوشگوار لفظ۔ الرَّقِیْقُ: غلام۔ (واحد وجمع دونوں کے لئے) کہا جاتا ہے۔ عَبْدٌ رَقِیْقٌ وعَبِیْدٌ رَقِیْقٌ اور کبھی اَرِقَّـاء جمع بولتے ہیں اور باندی کے لئے رَقِیْـق اور رَقِیْـقَة: دونوں کا استعمال ہے۔ رَقِیْـــقُ الاَنْفِ: ناک کا نرم حصہ۔
الرَّقِیْقَانِ: ناک کے نتھنوں کے کنارے۔
مَرَاقُّ. البَطْنِ: پیٹ کا نرم وپتلا حصہ۔
المُرَقَّقُ: چوڑی پتلی روٹی۔
المِرْقَاقُ: بیلن۔
المُسْتَرَقُّ: چیز کا نرم حصہ۔
رَقَأَ: (ف) رَقْأً ورُقُوْءًا. الدَّمْعُ اَوِ الدَّمُ: آنسو یا خون کا خشک ہونا۔ منقطع ہونا۔ رَقَـأَ بَیْنَهُمْ: صلح کرانا۔ فساد ڈالنا...... فِی الدَّرَجَة: چڑھنا۔ کہا جاتا ہے "اِرْقَأْ عَلٰی ضَلْعِکَ" اِرْقَ عَـلٰـی ظَـلْـعِکَ: میں ایک لغت ہے۔ یعنی اپنے اوپر نرمی کرو اور استطاعت سے زیادہ بوجھ مت لادو۔
اَرْقَأَ الدَّمَ اَوِ الدَّمْعَ: خشک کرنا۔
الـرَّقُوْءُ: خون بند کرنے والی چیز۔ قوم کے درمیان صلح کرانے والا۔
المَرْقَأَة والمِرْقَاة: سیڑھی۔ زینہ۔
الرَّقَّاءُ: فساد۔
رَقَبَهٗ: (ن) رُقُوْبًا ورَقُوْبًا ورَقَابَةً ورِقْبَانًا ورِقْبَةً ورَقْبَةً: نگہبانی کرنا، انتظار کرنا، ڈرانا...... النَّجْمَ: ستاروں کی دیکھ بھال کرنا ...... هٗ: گلے میں رسی ڈالنا۔
رَاقَبَهٗ: نگہبانی کرنا۔ رَاقَبَ اللّٰهَ فِیْ اَمْرِهٖ: خوف کرنا۔
اَرْقَبَهٗ. الدَّارَ: بشرط رُقْبٰی: زندگی بھر کے لئے دینا (دیکھو لفظ رُقْبٰی) اَرْقَبَـهُ الرُّقْبٰی: کسی کے لئے رُقْبٰی: کرنا (دیکھو لفظ رُقْبٰی)
تَـرَقَّبَـهٗ وارْتَـقَبَـهٗ: انتظار کرنا۔ اِرْتَـقَبَ المَکَانَ: چڑھنا۔
تَرَاقَبَا: ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا۔
الرَّقَبُ: گردن کی موٹائی۔
الـرُّقْبٰی: کسی کو مکان وغیرہ اس شرط پر دینا کہ اگر میں تم سے پہلے مرجاؤں تو یہ مکان تمہارے لئے ہے اور تم مرگئے تو پھر میں واپس لے لوں گا۔
الـرِّقْبَةُ: احتیاط۔ بچاؤ۔ نگہبانی۔ خوف۔ ڈر۔ گھبراہٹ۔ کہا جاتا ہے "وَرِثَ مَالًا عَنْ رِقْبَةٍ" جبکہ مال آباء واجداد سے حاصل نہ کیا ہو۔ ایسے ہی کہا جاتا ہے "وَرِثَ مَجْدًا عَنْ رِقْبَةٍ" جبکہ آباؤ اجداد صاحب مجد نہ ہوں۔
الـرَّقَبَةُ: گردن یا پس گردن۔ ج رِقَـاب ورَقَبَات ورَقَب واَرْقُب. الرَّقَبَةُ: مملوک غلام (مجازاً) کہا جاتا ہے "هُـمْ غِلَاظُ الرِّقَابِ" وہ سخت اور سرکش لوگ ہیں۔
الـرُّقْبَةُ: چیتے کے شکار کے لئے گڑھا جیسے زبیہ شیر کے لئے۔
الاَرْقَـبُ: مؤنث رَقْبَـاء. و(الـرَّقَبَان والـرَّقَبَانِی): موٹی گردن والا۔ الاَرْقَبُ: شیر۔
الـرَّقُوْب: میراث کے لئے اپنے شوہر کی موت کا انتظار کرنے والی عورت۔ وہ عورت جس کا بچہ مرگیا ہو یا وہ جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔ الـرَّقُوْبُ مِنَ الشُّیُوْخِ والاَرَامِلِ: وہ لوگ جن کی کوئی کمائی نہ ہو اور نہ وہ کمائی کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ اُمُّ الـرَّقُوْب: مصیبت۔
الرَّقِیْب ج رُقَبَاء: نگہبان۔ محافظ۔ منتظر۔ پس

ماندگان۔ چچا زاد بھائی جوئے کے تیروں میں سے تیسرا تیر۔ ایک ستارہ کا نام۔ رَقِیْبُ الجَیْش: دیدبان۔ ج رُقُبٌ ورقیبات: ایک خبیث قسم کا زہریلا سانپ۔ کہا جاتا ہے "هُوَرَقِیْبُ نَفْسِهٖ" وہ اپنے اعمال کا خود ہی نقاد ہے۔ کسی کو کچھ کہنے کا موقع نہیں دیتا۔ نیز "الرَّقِیْبُ" اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

الرِّقَابَة: مالک کی غیوبت میں مال کی نگرانی کرنے والا خادم۔

المَرْقَب والمَرْقَبَة: نگرانی کرنے کی اونچی جگہ۔ ج مَرَاقِب۔

المِرْقَب: دوربین۔

رَقَّحَ. مَالَهٗ: بہتر انتظام کرنا۔

تَرَقَّحَ. لِعَیَالِهٖ: کمائی کرنا۔

اِرْتَقَحَ: زیادہ ہونا۔

الـرَّقَـاحَة: کمائی تجارت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ(رَاقِحَة) اَهْلِهٖ" وہ اپنے اہل وعیال کے لئے کمائی کرنے والا ہے۔

الرَّقَاحِی: سوداگر۔

رَقَدَ: (ن) رَقْدًا ورُقُوْدًا ورُقَادًا: سونا صفت(رَاقِد) ج رُقُوْد ورُقَّد. السُّوْقُ: بازار کا مندا پڑنا...... الـحَرُّ: گرمی کم ہونا۔ عَنِ الأمْرِ: کام سے غافل ہونا...... عَنْ ضَیْفِهٖ: مہمان کی خبر گیری نہ کرنا...... الثَّوْب: پرانا ہونا۔

اَرْقَدَ: سلانا۔ اَرْقَدَ بِالمَكَانِ: اقامت کرنا۔

تَرَاقَدَ: سوتا ہوا ظاہر کرنا...... القَوْمُ عَلٰی فُلَانٍ: قوم کا کسی کے خلاف مدد دینا۔

اِرْقَدَّ اِرْقِدَادًا: جلدی کرنا۔

اِسْتَرْقَدَ: نیند کا غالب ہونا۔

الرَّقْدَة: نیند۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَتْنَا رَقْدَةٌ مِنَ الحَرِّ" یعنی ہمارے اوپر دس دن کے برابر گرمی پڑی۔

الرُّقَدَة والیَرْقُوْد: بہت سونے والا۔

الـرَّقُـوْد: ہمیشہ سونے والا۔ کہا جاتا ہے "اِمْرَأَة رَقُوْدُ الضُّحٰی" چاشت تک سونے والی۔ یعنی آسودہ حال عورت۔

الرَّقْدَان: بکری کے بچہ وغیرہ کی اُچھل کود۔

الـرَّاقُوْد: بڑا مٹکا۔ ج رَوَاقِیْد: ایک قسم کی چھوٹی مچھلی۔ ایک قسم کا پیمانہ۔

التَّرْقِیْد: ایک قسم کی چال۔ تَرْقِیْدُ البَیْض: بچے نکالنے کے لئے مرغی کے نیچے انڈے رکھنا۔

المَرْقَد: خواب گاہ۔ ج مَرَاقِد.

المُرْقِد: خواب آور دوا۔ واضح راستہ۔

رَقْرَقَ. المَاءَ: چھڑکنا...... العَیْنَ: آنسو بہانا...... الخَمْرَ: پانی ملانا...... الطِّیْبَ فِی الثَّوْبِ: خوشبو لگانا۔

تَرَقْرَقَ. المَاءُ: آہستہ آہستہ بہنا۔ چمکنا۔ آنا جانا...... العَیْنُ: آنسو بہانا...... الدَّمْعُ: آنسو کا آنکھ میں چکر کھانا۔ الشَّمْسُ: آفتاب کا گھومتا ہوا معلوم ہونا۔

الـرَّقْرَاق: وہ جو چمکے۔ آئے جائے۔ مِنَ الدَّمْعِ: آنسو جو آنکھوں ہی میں پھر رہا ہو۔ ...... مِنَ السَّحَابِ: آنے جانے والا بادل۔

الـرَّقْـرِق: سمندر یا وادی کا رقیق پانی۔ باریک کپڑا۔ بہت آبدار تلوار۔

رَقَزَ: (ن) رَقْزًا: ناچنا...... العِرْقُ: اُچھلنا۔

الرَّقَّاز: ناچنے والا۔

رَقَشَه: (ن) رَقْشًا: نقش کرنا...... الكَلَامَ: لکھنا، سجانا۔

رَقَّشَ. الكَلَامَ: لکھنا۔ سجانا۔ گھڑنا...... الصَّحِیْفَةَ: سطریں کرنا...... الرَّجُلَ: عتاب کرنا...... الرَّجُلُ: چغل خوری کرنا۔

تَرَقَّشَ: مزین ہونا۔

اِرْتَقَشَ: حسن زینت ظاہر کرنا...... الجَیْش: لڑائی میں گتھ جانا۔

الاَرْقَش: سفید وسیاہ چیتوں والا۔ مؤنث رَقْشَاء.

الرُّقْش والرَّقْشَة: ایک قسم کا رنگ جس میں مٹیالا پن اور سیاہی ہو۔

الرَّقْشَاء. مِنَ الحَیَّات: چتی دار سانپ۔ ایک قسم کا کیڑا۔ اُونٹ کے مستی کے وقت کے جھاگ۔

رَقَصَ: (ن) رَقْصًا: ناچنا۔ اضطراب کرنا...... النَّبِیْذُ: جوش مارنا...... فِی الكَلَامِ: جلدی جلدی بولنا(...... رَقْصًا ورَقَصًا ورَقَصَانًا) الجَمَلُ: اُونٹ کا دوڑنا۔

رَقَّصَه واَرْقَصَه: نچانا۔ کہا جاتا ہے "اِرْقَصَ القَوْمُ فِی سَیْرِهِمْ" جبکہ وہ اپنی چال میں کبھی بلند ہوں اور کبھی پست۔

اِرْتَقَصَ. السِّعْرُ: بھاؤ گراں ہونا۔

تَرَقَّصَ. الشَّیْئُ: جلدی جلدی پست وبلند ہونا۔

الـرَّقَّـاصُ: وہ ٹکی جو کہ لٹکائی جائے اور دھاگہ کے ذریعے ناچے۔ ہر جسم جو کہ اپنے محور کے اردگرد اپنے بوجھ کی وجہ سے گھومے۔

الرَّقَّاصُ: بہت ناچنے والا اور اسی سے ہے رَقَّاصُ السَّاعَةِ: (گھڑی کا پنڈولم)

الـرَّقَّاصَةُ: رقاص کا مؤنث۔ عربوں کے ایک کھیل کا نام۔ باوجود بارش کے پیداوار نہ اُگانے والی زمین۔

شِعْر (مُرْقِص): وجد میں لانے والا شعر۔

فَلَاة (مُرْقِصَة): بیابان میں جو چلنے والے کو دوڑنے پر ابھارے۔

رَقِطَ (س) رَقَطًا: سیاہ پر سفید نقطے یا سفید پر سیاہ داغ والا ہونا۔

رَقَّطَ. عَلَی الثَّوْبِ: روشنائی وغیرہ چھڑک کر داغ ڈالنا۔

تَرَقَّطَ تَرَقُّطًا وارْقَطَّ اِرْقِطَاطًا وارْقَاطَّ اِرْقِیْطَاطًا: سیاہ یا سفید داغ والا ہونا۔ صفت (اَرْقَط): مؤنث رَقْطَاء ج رُقْط الارْقَط: چیتا۔

الرُّقْطَة: سیاہ پر سفید یا سفید پر سیاہ داغ۔

الرَّقْطَاء: فتنہ وفساد۔

الرُّقَیْطَاءُ: زیبائشی پودا۔

رَقَعَ :(ف) رَقْعًا. الثَّوْبَ : کپڑے پر پیوند لگانا......الغَرَضَ بِسَهْمِهٖ :نشانہ پر مارنا ......ذَنَبَهٗ بِالسَّوْطِ :دم پر کوڑے سے مارنا ......فِی السَّيْرِ :تیز چلنا......الرَّجُلَ :ہجو کرنا ......الشَّيْخُ :اٹھنے کے لئے ہتھیلیوں کا ٹیک لگانا۔

رَقُعَ :(ک) رَقَاعَةً :بے وقوف و بے حیاء ہونا۔صفت(رَقِيعٌ واَرْقَعُ ومَرْقَعَانٌ)۔

رَقَّعَ تَرْقِيْعًا. الثَّوْبَ: کپڑے پر پیوند لگانا اور اسی سے ہے"رَقَّعَ دُنْيَاهُ بِآخِرَتِهٖ" :اس نے اپنی دنیا کی اصلاح آخرت سے کی۔و"هُوَ صَاحِبُ تَرْقِيْعٍ وتَوْصِيْلٍ" : اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو اپنی باتوں میں نمک مرچ لگایا کرتا ہو۔

رَاقَعَ. الخَمْرَ :ہمیشہ شراب پینا۔

اَرْقَعَ. الثَّوْبُ :کپڑے کا پیوند کے قابل ہونا ......الرَّجُلُ :حماقت کا کام کرنا۔

تَرَقَّعَ. البِلَادَ :شہروں میں ارزانی وفراخی میں کمائی کرنا۔کہا جاتا ہے"مَا (ارْتَقَعَ) بِهٖ وَلَهٗ" یعنی اس نے اس کی پروانہیں کی۔

اِسْتَرْقَعَ. الثَّوْبُ :قابل مرمت ہونا۔

الرَّقِيْعُ :مص۔متقدمین کے نزدیک ساتواں آسمان۔

الرَّقْعَةُ :نشانہ میں تیر کی آواز۔

الرُّقْعَةُ :تحریر کا پرزہ۔کپڑے کا پیوند۔رُقْعَةُ الشِّطْرَنْجِ :شطرنج کا تختہ۔رُقْعَةُ الغَرَضِ : جس پر نشانہ لگایا جائے۔"رُقْعَةُ الاَرْضِ :زمین کا ایک ٹکڑا۔رُقْعَةُ الشَّیْءِ :چیز کا اصل و جوہر۔ج رُقَعٌ ورِقَاعٌ :کہا جاتا ہے"فِیْ هٰذَا الجَمَلِ رُقْعَةٌ مِنَ الجَرَبِ" اس اونٹ میں خارش کی ابتداء ہے۔

الرَّقْعَاءُ. اَرْقَعُ کا مؤنث۔بَقَرَةٌ رَقْعَاءُ : مختلف رنگوں والی گائے۔

الرَّقِيْعُ :آسمان یا قدماء کی اصطلاح میں پہلا آسمان۔ج اَرْقِعَةٌ.

جُوْعٌ (يَرْقُوْعٌ) :سخت بھوک۔

المُرْتَقَعُ :کپڑے میں پیوند کی جگہ اور کہا جاتا ہے"لَا اَرٰى فِيْهِ مُرْتَقَعًا" میں اس کے اندر کوئی موقع گالی یا ہجو کا یا کوئی موقع اصلاح کا نہیں دیکھتا ہوں۔

اَرْقَلَ :دوڑنا۔پویہ چلنا......المَفَازَةَ: بیابان کو طے کرنا۔اَرْقَلَتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما کا لمبا ہونا۔

الرَّقْلَةُ :کھجور کا لمبا درخت۔ج رِقَالٌ ورَقْلٌ.

الرَّاقُوْلُ :کھجور کے درخت پر چڑھنے کی رسی۔پاسی۔

المِرْقَالُ والمُرْقِلُ والمُرْقِلَةُ. مِنَ الاِبِلِ : تیز رفتار اونٹ۔ج مَرَاقِيْلُ ومَرَاقِلُ ومُرْقِلَاتٌ.

رَقَمَ :(ن) رَقْمًا ورَقَّمَ :لکھنا......الکِتَابَ : اعراب ونقطے لگانا۔رَقَمَ الثَّوْبَ: کپڑے کو دھاری دار بنانا......البَعِيْرَ :اونٹ پر داغ لگانا......الخُبْزَ: روٹی پر نقش ڈالنا اور "فُلَانٌ يَرْقُمُ عَلَى المَاءِ" اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو کاموں میں حاذق و ماہر ہو۔

الرَّقْمُ :مص۔دھاری دار نقش یا دھاری دار چادر کی ایک قسم۔مہر ج اَرْقَامٌ ورُقُوْمٌ

الاَرْقَامُ الهِنْدِيَّةُ: ہندسے۔

الرَّقْمُ الرَّقِمُ وبِنْتُ الرَّقِمِ :مصیبت۔کہا جاتا ہے"جَاءَ بِالرَّقِمِ اوبالرَّقِمِ" یعنی وہ بہت مصیبت لایا۔و"جَاءَ بِالرَّقِمِ الرَّقْمَاءِ" وہ بہت بڑی مصیبت لایا۔

الرَّقْمَةُ :باغ وادی کا پہلو۔وادی میں پانی جمع ہونے کی جگہ۔خبازی: کہا جاتا ہے"مَا وَجَدْتُ فِی الاَرْضِ اِلَّا رَقَمَةً مِنْ كَلَاءٍ" : میں نے زمین میں صرف تھوڑی سی گھاس پائی۔

الرَّقَمَةُ :ایک قسم کی نباتات۔

الرَّقِيْمُ :کتاب۔لکھا ہوا۔

الاَرْقَمُ :ایک خبیث قسم کا سانپ۔چتی دار سانپ۔ج اَرَاقِمُ: اس کی مادہ کو رَقْمَاءُ: نہیں رَقْشَاءُ: کہتے ہیں۔الارقم: قلم۔

الرَّقَمُ والرُّقْمَةُ :چتی دار سانپ کا رنگ۔

المِرْقَمُ :قلم۔نقش کرنے کا آلہ۔داغ لگانے کا آلہ۔ج مَرَاقِمُ.

المَرْقُوْمُ :مفع۔كِتَابٌ مَرْقُوْمٌ :واضح لکھی ہوئی کتاب۔ثَوْرٌ مَرْقُوْمُ القَوَائِمِ :ٹانگوں میں سیاہ دھاری یا داغوں والا بیل۔اَرْضٌ مَرْقُوْمَةٌ :تھوڑی گھاس والی زمین۔

رَقَنَتْ :(ن) رَقْنًا. الجَارِيَةُ :لڑکی کا مہندی لگانا۔

رَقَّنَ :نقش ونگار کرنا۔لکھنا۔رَقَّنَ الکِتَابَ : مزین کرنا۔سجانا۔قریب قریب سطریں لکھنا۔......الخَطَّ :نقطے لگانا(......وارْقَنَ) لِحْيَتَهٗ : داڑھی پر خضاب لگانا۔

اَرْقَنَ وتَرَقَّنَ ارْتَقَنَ واسْتَرْقَنَ :خضاب لگایا ہوا ہونا۔

الرَّقِيْنُ والمَرْقُوْنُ :لکھا ہوا۔

الرِّقَانُ والرَّقُوْنُ والاِرْقَانُ :مہندی یا زعفران۔

الرَّقْنُ :مردار خوار پرندے کا انڈا۔

الرَّقْوُ والرَّقْوَةُ :گول و بلند ریت کا ٹیلہ۔

رَقِيَ :(س) رُقِيًّا ورَقْيًا. الجَبَلَ وفِيْهِ واِلَيْهِ :پہاڑ پر چڑھنا۔کہا جاتا ہے"اِرْقَ عَلٰى ظَلْعِكَ" یعنی اپنی طاقت کے مطابق چڑھو اور اپنے نفس پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔

رَقٰى :(ض) رَقْيًا ورُقِيًّا ورُقْيَةً. ہ وعَلَيْهِ: نفع یا نقصان کے لئے منتر کرنا۔

رَقَّاهُ تَرْقِيَةً :بلند کرنا۔چڑھانا۔

اِرْتَقٰى اِرْتِقَاءً وتَرَقّٰى تَرَقِّيًا. الجَبَلَ وفِيْهِ واِلَيْهِ :پہاڑ پر چڑھنا......فِی السُّلَّمِ :سیڑھی کے ڈنڈوں پر چڑھنا......بِهِ الاَمْرُ :انتہا کو پہنچنا۔کہا جاتا ہے"مَازَالَ فُلَانٌ يَتَرَقّٰى بِهِ الاَمْرُ حَتّٰى بَلَغَ غَايَتَهٗ" فلاں کے لئے معاملہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتا رہا۔یہاں تک کہ انتہا کو پہنچ گیا۔

وتَرَقّٰى الرَّجُلَ :ہنسلی کی ہڈی پر مارنا۔

تَرَاقٰى. اَمْرُهُمْ اِلَى الفَسَادِ :معاملہ میں لگاتار فساد کا ہونا۔

اِسْتَرْقَاہ: منتر کرنے کو کہنا...... لَہٗ: کسی کے لئے منتر کرنے والے کو طلب کرنا۔

الرُّقْیَۃ: منتر۔ افسوں۔ تعویذ۔ ج رُقًی ورُقْیَات ورُقَیَات۔

الرَّاقِی: فا۔ منتر کرنے والا۔ ج رُقَاۃ ورَاقُوْنَ: مؤنث رَاقِیَۃ ج رَوَاقِی اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ رَاقِیَۃٌ" مثل رَجُلٌ رَاوِیَۃٌ: کے۔ تا مبالغہ کے لئے ہے، تانیث کی نہیں۔

الرَّقَّاء: ماہر منتر کرنے والا۔ پہاڑوں پر بہت چڑھنے والا۔

المُرْتَقٰی: چڑھنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "لَقَدْ اِرْتَقَیْتُ مُرْتَقًی صَعْبًا" میں دشوار مقام پر چڑھا۔

التَّرْقُوَۃ: ہنسلی کی ہڈی۔ ج تَرَاقِی۔

المَرْقٰی والمِرْقَاۃ والمَرْقَاۃ: سیڑھی کا پایہ۔ ج مَرَاقٍ۔

رَکَّ: (ض) رَکًّا ورِکَّۃً ورَکَاکَۃً: ضعیف و کمزور ہونا۔ اسی قول سے ہے "اِقْطَعْہُ مِنْ حَیْثُ رَکَّ" اس کو جہاں سے کمزور ہے کاٹ دو...... الرَّجُلُ: کم علم یا کم عقل ہونا۔

رَکَّ: (ن) رَکًّا۔ الشَّیْئَ: بعض کو بعض پر جمانا۔ کہا جاتا ہے "رَکَّ الاَمْرَ فِی عُنُقِہٖ" اس نے کام اپنے ذمہ لازم کیا...... الشَّیْئَ بِیَدِہٖ: ہاتھ سے دبا کر موٹائی معلوم کرنا۔

رَکَّکَ واَرَکَّ۔ السَّحَابُ: ہلکی بارش برسانا۔

اَرَکَّ الحَقُّ فُلَانًا: غالب ہونا۔

اُرِکَّتْ ورُکِّکَتِ الاَرْضُ: ہلکی بارش برسنا۔

اِرْتَکَّ: مضطرب ہونا۔ ہلنا۔ فِی الاَمْرِ: شک کرنا۔

اِسْتَرَکَّہٗ: کمزور سمجھنا یا کمزور پانا......

الرِّکُّ والرَّکُّ: ج رِکَاک واَرْکَاک و(الرِّکَّۃ والرَّکِیْکَۃ): ہلکی بارش۔ اَرْضٌ رِکٌّ: ہلکی بارش والی زمین۔ الرِّکُّ: لاغر۔

الرُّکَاکُ والاَرَکُّ: کمزور عقل۔ کمزور رائے۔

الرَّکِیْکُ: ج رِکَاک ورَکَکَۃ: کمزور عقل یا کمزور رائے۔ ڈھیلا ڈھالا کم ہمت۔

الرَّکِیْکُ مِنَ الکَلَامِ: پھس پھسی گفتگو۔

رَجُلٌ رَکِیْکُ العِلْمِ: کم علم مرد۔ ثَوْبٌ رَکِیْکُ النَّسْجِ: چھدرا بنا ہوا کپڑا۔

الرَّکَاکَۃ: کمزور عقل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ رُکَاکَۃٌ وامْرَاَۃٌ رُکَاکَۃٌ" ج رِکَاکٌ۔

الرُّکُوْکَۃ: کمزوری۔

رَکِبَ: (س) رُکُوْبًا ومَرْکَبًا۔ الدَّابَّۃَ وعَلَی الدَّابَّۃِ: چڑھنا۔ سوار ہونا...... البَحْرَ: دریائی سفر کرنا...... الطَّرِیْقَ: راستہ پر چلنا۔

...... اَثَرَہٗ: پیچھا کرنا...... ھَوَاہُ: مطیع خواہشات ہونا...... رَاْسَہٗ: بغیر سوچے سمجھے کسی کام کو کر گزرنا...... الذَّنْبَ: ارتکاب کرنا ...... الخَطَرَ: اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنا۔

رَکِبَہٗ الدَّیْنُ: مقروض ہونا۔

رَکِبَ: (س) رَکَبًا: بڑے زانو والا ہونا۔

رَکَبَہٗ: (ن) رَکْبًا: زانو پر مارنا۔

رُکِبَ: زانو میں درد والا ہونا۔

رَکَّبَ۔ الشَّیْئَ: ترکیب دینا۔ بعض کو بعض پر رکھنا...... ہٗ الفَرَسَ: سوار کرانا۔

اَرْکَبَہٗ: سواری دینا...... المُھْرُ: سواری کے قابل ہونا۔

تَرَکَّبَ۔ ترکیب پانا۔

اِرْتَکَبَہٗ: سوار ہونا...... الذَّنْبَ: گناہ کر بیٹھنا ...... الاَمْرَ: دلیری سے گھس پڑنا۔

...... الدَّیْنَ: قرض زیادہ لینا۔

تَرَاکَبَ۔ الاَمْرُ: تہ بتہ ہونا۔

الرَّکْبُ: اُونٹ یا گھوڑوں کے سوار۔ یہ اسم جمع ہے اور بقول بعض جمع۔ ج اَرْکُبٌ ورُکُوْبٌ۔

الرِّکْبَۃ "رَکِبَ الدَّابَّۃَ" کا اسم۔ سوار ہونے کی ایک قسم۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ حَسَنُ الرِّکْبَۃِ" وہ اچھی طرح سوار ہونے والا ہے۔

الرُّکْبَۃ: زانو۔ گھٹنا۔ ج رُکَبٌ ورُکُبَات ورُکَبَات: کہا جاتا ہے "ھٰذَا اَمْرٌ اِصْطَکَّتْ فِیْہِ الرُّکَبُ" یہ ایسا معاملہ ہے جس میں گھٹنے ایک دوسرے سے رگڑ کھاتے ہیں۔ رُکْبَۃُ الدَّجَاجَۃِ ورُکْبَۃُ الرَّامِی: دو ستاروں کے نام۔

الرِّکَاب: زین کا وہ لٹکا ہوا حصہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے۔ ج رُکُبٌ۔

الرِّکَاب: سواری کے لئے اُونٹ اس کا واحد رَاحِلَۃٌ: ہے۔ ج رُکُبٌ ورَکَائِب ورِکَابَات۔ رِکَابُ السَّحَابِ: ہوائیں۔

الرَّکُوْب: بہت سوار ہونے والا۔

(...... والرَّکُوْبَۃ): سواری کا اُونٹ۔ سواری۔ ج رِکَائِب۔ طَرِیْقٌ رَکُوْبٌ: چلتا ہوا راستہ۔

الرَّکَّاب: بہت سوار ہونے والا۔ مؤنث رَکَّابَۃٌ۔

اَلْمَرْکَبَات: واحد۔ مَرْکَبَۃ: مختلف شکلوں کی سامان ولی (راہٹ) گاڑیاں خواہ گھوڑوں گدھوں کے ذریعے چلیں یا بجلی تیل وغیرہ کے ساتھ۔

الرُّکَّاب: کابوس۔

الرَّاکِب: فا۔ سوار۔ ج رُکَّاب ورُکْبَان ورُکُوب ورِکَبَۃ ورَکْبٌ ورَکَبَۃ: مؤنث رَاکِبَۃ ج رَوَاکِب: پہاڑ کی چوٹی۔

الرَّاکِب الرَّاکِبَۃ والرَّاکُوْب والرَّاکُوْبَۃ: درخت خرما کے بالائی حصہ کا قلم جو زمین تک لٹکا ہوا نہ ہو۔

الرَّکِیْب: جڑا ہوا۔ دوسرے کے ساتھ سوار۔ کھیتی۔ نَخْلٌ رَکِیْبٌ: ایک قطار میں نہر کے کنارے لگائے ہوئے کھجور کے درخت۔

الاَرْکَب: بڑے زانو والا۔ بَعِیْرٌ اَرْکَبُ: اُونٹ جس کا ایک زانو دوسرے سے بڑا ہو۔

المَرْکَب: مص۔ سواری خواہ بری ہو یا بحری۔

المُرَکَّب: مفع۔ اصل۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ

کَرِیْمُ المُرَکَّب" فلاں اپنے اصل کے لحاظ سے کریم ہے "الجَهْلُ المُرَکَّب" باوجود جہالت کے اپنے آپ کو عالم سمجھنا۔

المَرْکُوب :مفع۔سواری۔ج مَرَاکِیب.

رَکَحَ:(ف) رَکْحًا وارْتَکَحَ. عَلَى الشَّیْءِ والَیْهِ: سہارا لینا۔ٹیک لگانا(..... رُکُوْحًا) اِلَیْهِ: مائل ہونا۔

اَرْکَحَ. عَلَیْهِ :سہارا لینا......ہ اِلَیْهِ: ٹیک لگانا۔کہاجاتا ہے "اَرْکَحْتُ اِلَیْهِ ظَهْرِیْ" میں نے اس کی طرف اپنی پیٹھ کی ٹیک لگائی۔

تَرَکَّحَ. فِی المَعِیْشَةِ :حصولِ معیشت کے لئے تصرف کرنا......فِی الدَّار :فراخی و کشادگی کرنا......بِالمَکَانِ: اقامت کرنا' ٹھہرنا۔

الرُّکْح :پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔پہاڑ کا گوشہ۔بنیاد۔گھر کا صحن۔ج رُکُوْح.

اِرْکَاح الاَرْکَاح :راہبوں کے مکانات۔

الرُّکْحَة: گھر کا صحن۔ج رُکَح

الرُّکْحَاء :سخت بلند زمین۔

جَفْنَة (مُرْتَکِحَة): ثرید سے بھرا ہوا پیالہ۔

رَکَدَ :(ن) رُکُوْدًا. المَاءُ اوالرِّیْحُ : ٹھہرنا۔

......المِیْزَانُ :ترازو کا برابر ہونا۔عَصِیْرُ العِنَبِ :جوش ٹھنڈا پڑنا......العَکَرُ والثُّفْلُ: تلچھٹ بیٹھنا......الشَّمْسُ: بالکل سر پر آکر ٹھہر جانا۔کہاجاتا ہے "رَکَدَتْ رِیْحُهُم" یعنی ان کی حکومت جاتی رہی۔

الرَّاکِد: فا۔ٹھہرا ہوا۔

الرَّکُوْد :بھرا ہوا پیالہ۔ہمیشہ دودھ دینے والی اونٹنی۔

المَرَاکِد: ٹھہرنے کی جگہیں۔

رَکْرَکَ. الشَّیْءُ :کمزور ہونا......الرَّجُلُ : بزدل ہونا۔کہاجاتا ہے "بِهٖ رَکْرَکَةٌ" وہ ہر چیز میں کمزور ہے۔

رَکَزَ :(ن ض) رَکْزًا. الرُّمْحَ ونَحْوَهٗ : زمین میں گاڑنا۔دفن کرنا......العِرْقُ :رگ کا حرکت کرنا۔

رَکَّزَ. الرُّمْحَ :گاڑنا۔

اَرْکَزَ. المَعْدِنُ :دھات والا ہونا۔

الرَّجُلُ :کان پانا۔

اِرْتَکَزَ. العِرْقُ :رگ کا حرکت کرنا۔

الشَّیْءُ :اپنی جگہ میں برقرار رہنا......عَلَى العَصَاءِ :لاٹھی پر سہارا لینا۔

الرِّکْز :دھیمی آواز۔آہٹ۔دانا و فیاض آدمی۔

الرَّاکِزُ :صاحب وقار و سنجیدہ آدمی۔

الرِّکْزَة :حزم۔حکمت۔ثبات۔عقل۔کہا جاتا ہے "کَلَّمْتُهٗ فَمَا رَأَیْتُ لَهٗ رِکْزَةً" میں نے اس سے گفتگو کی تو اس کے اندر میں نے عقل کا کچھ حصہ نہیں دیکھا۔الرِّکْزَة: چاندی یا سونے کا بڑا ٹکڑا۔کھجور کا درخت جو جڑ سے اکھیڑ لیا جائے۔

الرَّکِیْزَة :زمین کے اندر دفن کئے ہوئے جواہر۔ج رَکَائِز.

الرِّکَاز :زمین کے اندر اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دھاتیں۔واحد (رِکْزَة) ج اَرْکِزَة ورِکْزَانٌ.

المَرْکَز :دائرہ کا وسطی نقطہ کہ جس سے دائرہ تک جتنے خط نکلیں باہم برابر ہوں۔رہنے کی جگہ۔ج مَرَاکِز. مَرَاکِزُ الاَسْنَانِ :دانت نکلنے کی جگہیں۔

رَکَسَ :(ن) رَکْسًا. الشَّیْءَ :الٹ دینا۔ البَعِیْرَ :اونٹ پر رکاس باندھنا (دیکھئے لفظ رکاس)

اَرْکَسَهٗ :اوندھا کرنا......الشَّیْءَ :پہلی حالت پر لوٹا دینا......الثَّوْبَ فِی الصِّبْغِ : کپڑے کو دوبارہ رنگ میں ڈالنا ...... الجَارِیَةُ: پستان ابھرنا شروع ہونا۔

تَرَاکَسَ. الشَّعْرُ :بالوں کا تہ بتہ ہونا۔

اِرْتَکَسَ :اوندھا ہونا۔دوبارہ مبتلائے مصیبت ہونا۔بھیڑ کرنا۔فِی مَکَانِهٖ : اقامت کرنا۔ٹھہرنا۔

الرِّکْس :پلیدی۔گندگی......مِنَ النَّاسِ : جماعت۔گرنے کے بعد مرمت کی ہوئی عمارت۔پل۔

الرَّاکِس :وہ بیل جو کھلیان کے وسط میں ہو اور دوسرے بیل اس کے بعد ہوں۔

الرِّکَاس :رسی جو اونٹ کی مہار میں باندھ کر زانو میں باندھ دیں۔

الرِّکَاسَة والرِّکَاسَة :جو چیز زمین میں گاڑی جائے۔جیسے میخ' کیل وغیرہ۔

الرَّکِیْس :اوندھا کیا ہوا۔کمزور۔

رَکَضَ :(ن) رَکْضًا :دوڑنا۔پاؤں ہلانا ......ہ :دفع کرنا......الفَرَسَ بِرِجْلَیْهِ : گھوڑے کو ایڑ لگانا......الطَّائِرُ بِجَنَاحَیْهِ : پرندہ کا جلدی سے پر پھڑ پھڑانا......مِنْهُ : جلدی سے بھاگنا۔

......النُّجُوْمُ :ستاروں کا چلنا......القَوْسَ: تیر اندازی کرنا......الاَرْضَ والثَّوْبَ :پیر سے ملنا۔

رُکِضَ. الفَرَسُ :دوڑایا جانا۔صفت (مَرْکُوْض)

رَاکَضَهٗ مُرَاکَضَةً: گھوڑا دوڑانے میں مقابلہ کرنا۔

تَرَاکَضَ. القَوْمُ :باہم دوڑانا۔

اِرْتَکَضَ :ہلنا۔مضطرب ہونا......الجَنِیْنُ: پیٹ میں حرکت کرنا......الرَّجُلُ فِی اَمْرِهٖ: اپنے معاملہ میں تصرف کرنا......خَیْلَهُمْ اِلَیْهِ :دوڑانا......القَوْمُ فِی المَیْدَانِ :دوڑنے میں مقابلہ کرنا۔

الرَّکْضَة :حرکت۔دھکا۔

الرَّکُوْض :تیر دوڑنے والا۔قَوْسٌ رَکُوْضٌ. :جلدی تیر پھینکنے والی کمان۔

المِرْکَاض :بہت دوڑنے والا۔

المِرْکَض :آگ سلگانے کی چیز......مِنَ القَوْسِ :کمان کا گوشہ۔ج مَرَاکِض.

مَرَاکِض الحَوْض: حوض کے کنارے۔

المِرْکَضَة :کمان کا گوشہ۔گھوڑا جو زمین پر اپنی ٹانگوں کو مارے۔قَوْسٌ (مُرْکِضَة) : جلدی تیر پھینکنے والی کمان۔

رَکَعَ :(ف) رَکْعًا ورُکُوْعًا :سر جھکانا۔

پشت خم کرنا۔...... إلَى اللهِ: اللہ کے سامنے پست ہونا...... الرَّجُلُ: تونگری کے بعد محتاج ہونا۔ اوندھا ہونا و پھسلنا۔
رَكَّعَهُ وأَرْكَعَهُ: جھکوانا۔
الرَّاكِع: فا۔ سر جھکانے والا۔ ج رَاكِعُون ورُكَّع ورُكُوع۔
الرُّكْعَة والرَّكْعَة: زمین کا گڑھا۔ الرُّكْعَة۔
رَكَع: کا اسم مرۃ۔
رَكَلَه (ن) رَكْلاً ورَكَّلَه: لات مارنا۔ ایڑ لگانا۔ کہا جاتا ہے "رَكَلَ الفَرَسَ" اس نے گھوڑے کو دوڑانے کے لئے ایڑ لگائی۔
رَكَلَتِ الخَيلُ الأَرْضَ: زمین پر سم مارنا۔
رَاكَلَ صَاحِبَه: ایک دوسرے کو لات مارنا۔
تَرَاكَلَ القَومُ: باہم لات مارنا۔
تَرَكَّلَ الحَافِرُ بالمِسْحَاةِ وعَلَيْهَا: پاؤں سے زمین میں دھنسانا۔ تَرَكَّلَتِ الأَرْضَ: کھروں سے کھدنا۔
الرَّكل: گندنا۔ و (الرَّكَّالُ): گندنا فروش۔
الرَّكْلَة: رکل کا اسم مرۃ۔ ساگ کا گٹھا۔
المَرْكَل: راستہ۔ جانور کو ایڑ لگنے کی جگہ۔ ج مَرَاكِل: تم کہتے ہو۔ "فَرَسٌ نَهْدُ المَرَاكِلِ" بڑے پہلوؤں والا گھوڑا۔
المِرْكَلُ: سوار کا پیر۔ ج مَرَاكِل۔
رَكَمَ (ن) رَكْماً. الشَّيْءَ: تہ بتہ کرنا۔ ڈھیر لگانا۔ تَرَاكَمَ وارْتَكَمَ. الشَّيْءُ: ڈھیر لگنا۔ کہا جاتا ہے "تَرَاكَمَ لَحْمُ فُلَانٍ" یعنی فلاں موٹا ہو گیا۔
الرَّكَم: تہ بتہ بادل۔
الرُّكْمَة: کیچڑ کا ڈھیر۔
الرُّكَام: تہ بتہ بادل یا ریت وغیرہ کا ڈھیر۔
قَطِيعٌ رُكَام: بڑا ریوڑ۔
الرَّكِيمَة (الذَّرِّيَّة): ایٹمی مواد پیدا کرنے کا آلہ۔
المِرْكَمُ: بجلی بھرنے کا آلہ۔
مُرْتَكَمُ. الطَّرِيقِ: شاہراہ۔
المَرْكُوم: مفع۔ سَحَابٌ مَرْكُومٌ: تہ بتہ بادل۔ نَاقَةٌ مَرْكُومَةٌ: موٹی اونٹنی۔
رَكَنَ (ن) ورَكِنَ (س) رُكُوناً. إلَيْهِ: مائل ہونا۔ آرام لینا۔ اعتماد و بھروسہ کرنا۔
رَكُنَ: (ک) رَكَانَةً ورُكُونَةً: صاحب وقار و سنجیدہ و ثابت قدم بننا۔
أَرْكَنَ. إلَيْهِ: بھروسہ کرنا۔
تَرَكَّنَ: مضبوط و صاحب وقار ہونا۔
الرُّكْن: باعث تقویت۔ عزت وقوت و غلبہ۔ بڑا معاملہ...... مِنَ الشَّيْءِ: جز۔ ہر چیز کا قوی کنارہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ رُكْنٌ مِنْ أَرْكَانِ قَوْمِهِ" فلاں اپنی قوم کے اشراف میں ایک شریف ہے۔ رُكْنُ الرَّجُل: آدمی کی قوم۔ ج أَرْكَان وأَرْكُن. الأَرْكَان: اجسام بسیط جن سے مادیات کی ترکیب ہوتی ہے اور قدماء کے نزدیک وہ چار ہیں۔ آگ' پانی' ہوا اور مٹی۔
الرُّكَن: چوہا۔ جنگلی چوہا۔
أَرْكَانُ الحَرْبِ: فوجی قیادت کے قائدین۔ وہ جگہ جہاں فوجی قائدین رہائش پذیر ہوں۔
الرَّكِين: ثابت قدم۔ سنجیدہ۔ باوقار۔
الرَّكِينُ مِنَ الجِبَالِ: بلند اطراف والا پہاڑ۔
الرُّكَيْن: چوہا۔ جنگلی چوہا۔
الأَرْكُون: رئیس۔ بڑا کسان۔ ج أَرَاكِنَة: (کلمہ یونانیہ ہے)
المِرْكَن: لگن۔ کپڑے وغیرہ دھونے کا ٹب۔ ج مَرَاكِن۔
المُرْكَنُ: بڑا تھن۔ نَاقَةٌ مُرْكَنَةٌ: بڑے تھنوں والی اونٹنی۔
رَكَا (ن) رَكْواً. الأَرْضَ: کھودنا۔
الحَوْضَ: حوض کو بنا کر تیار کرنا...... الأَمْرَ: درست کرنا...... الشَّيْءَ: باندھنا...... الأَمْرَ: مؤخر کرنا...... الحِمْلَ عَلَى البَعِيرِ: بوجھ دو چند لادنا...... بِالمَكَانِ: اقامت کرنا...... عَلَى فُلَانٍ: برائی بیان کرنا۔
أَرْكَى إرْكَاءً. الأَرْضَ: کھودنا۔ الحَوْضَ: حوض کو تیار کرنا...... الأَمْرَ: مؤخر کرنا۔
...... عَلَيْهِ: برائی بیان کرنا...... إلَيْهِ: پناہ لینا۔
...... لَهُمْ جُنْدًا: کسی کے لئے فوج تیار کرنا۔
رَاكَى. عَلَى الأَمْرِ: کسی معاملہ پر بھروسہ و اعتماد کرنا۔
تَرَكَّى وارْتَكَى. عَلَيْهِ: کسی پر بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا۔
الرَّكْوَة. بتثلیث الراء: چھوٹی ڈونگی۔ وہ برتن جو انگور وغیرہ نچوڑتے وقت جمع ہونے کے لئے نیچے رکھیں۔ الرِّكْوَة: چھاگل ج رِكَاء ورَكَوَات۔
الرَّكِيَّة: پانی والا کنواں۔ ج رَكَايَا ورَكِيّ۔
المُرْتَكَى والمُرَاكَى: ہمیشہ رہنے والا۔
المَرْكُوّ: کنوئیں کا چوبچہ۔ بڑا حوض۔
الرَّكِيّ: ضعیف وست۔
رَمَّ: (ن ض) رَمًّا ومَرَمَّةً. البِنَاءَ أو الأَمْرَ: درست کرنا۔ مرمت کرنا...... السَّهْمَ بِعَيْنِه: تیر کو دیکھنا اور اسے ہموار کرنا...... البَهِيمَةُ: چوپائے کا لکڑیوں کو منہ سے پکڑنا اور کھانا...... الشَّيْءَ: کھانا۔
رَمَّ: (ض ن) رِمَّةً ورَمًّا ورَمِيمًا. العَظْمُ: ہڈی کا بوسیدہ ہونا۔ صفت (رَمِيم) ج أَرِمَّاء
رَمَّ الحَبْلُ: رسی کا ٹوٹنا۔
أَرَمَّ. العَظْمُ: بوسیدہ ہونا۔ پُر مغز ہونا۔ أَرَمَّ إلَى اللَّهْوِ: کھیل کی طرف مائل ہونا۔
...... القَوْمُ: خاموش ہونا۔
رَمَّمَ. البِنَاءَ: عمارت کی مرمت کرنا۔ درست کرنا۔
تَرَمَّمَ. الشَّيْءَ: کسی چیز کی اصلاح و درستی کے درپے ہونا...... العَظْمَ: ہڈی سے گوشت چھڑا لینا۔
إرْتَمَّتْ. البَهِيمَةُ: چوپائے کا ٹہنیوں کو منہ سے پکڑ کر کھانا۔ إرْتَمَّ مَا عَلَى الخِوَانِ: کھا کر دستر خوان کا سب کچھ صاف کر دینا۔
إسْتَرَمَّ. البِنَاءُ: عمارت کا قابل مرمت ہونا...... الرَّجُلُ: کسی چیز کی درستی کے لئے بلانا۔

الرَّمُّ :مغز اور کہا جاتا ہے "مَالِيَ مِنْهُ حَمٌّ وَلاَرَمٌّ" مجھے اس سے چارہ نہیں یعنی یہ میرے لئے ضروری ہے۔و "مَالَهُ حَمٌّ ولارَمٌّ" : یعنی اس کے پاس کچھ نہیں
الرِّمُّ :نمناک مٹی۔گودا۔کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالطِّمِّ والرِّمِّ" وہ بری و بحری چیزیں یا خشک وتر چیزیں یا مٹی و پانی یا بہت مال لے کر آیا۔
الرُّمُّ :غم۔جماعت۔
الرَّمَّاءُ مِنَ النِّعَاجِ :سفید بھیڑ۔
الرُّمَّةُ :پرانی رسی کا ٹکڑا۔ج رُمَم اور کہا جاتا ہے "أَعْطَاهُ الشَّيْءَ بِرُمَّتِهِ" اس نے اس کو سب کچھ دے دیا۔
الرِّمَّةُ :پرانی رسی کا ٹکڑا۔پر دار چیونٹی۔بوسیدہ ہڈی۔ج رِمَم ورِمَام۔
الرَّامَّةُ مِنَ الجَوَارِي :بہتر کار پرداز و ماہر لڑکی۔ج رُمَم۔
حَبْلٌ (رِمَامٌ وأَرْمَامٌ ورِمَمٌ) :پرانی و بوسیدہ رسی۔
الرَّمِيمُ والرُّمَامُ :بوسیدہ۔
الرُّمَامَةُ :بقدر ضرورت گزارہ۔کہا جاتا ہے "اِكْتَفَى بِالرُّمَامَةِ" اس نے بقدر ضرورت گزارہ پر کفایت کی۔
المَرَمَّةُ والمِرَمَّةُ :کھردار جانور کا ہونٹ۔
المُرِمَّاتُ :مصیبتیں۔
رَمَأَ :(ف) رَمْأً ورُمُوءًا بِالمَكَانِ: اقامت کرنا......الخَبَرَ :گمان کرنا اور اندازہ کرنا(......وأَرْمَأَ) عَلَى المِائَةِ :زائد ہونا۔أَرْمَأَ إِلَيْهِ:قریب ہونا۔
مُرَمَّأَتُ الأَخْبَارِ :جھوٹی خبریں۔
رَمَشَهُ :(ن) رَمْشًا:درست کرنا۔ہاتھ سے پونچھنا۔ چرانا۔الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ :ملانا۔مخلوط کرنا۔
رَمِثَ :(س) رَمَثًا. البَعِيرُ :رمث درخت کے پتوں کے کھانے سے بیمار ہونا۔أَمْرُهُمْ: گڈمڈ ہونا۔مخلوط ہونا۔
رَمَثَ (س) عَلَى المِائَةِ :زائد ہونا۔(......وأَرْمَثَ) الحَالِبُ فِي الضَّرْعِ :تھن میں کچھ دودھ چھوڑ دینا۔
أَرْمَثَ واسْتَرْمَثَ. فِي مَالِهِ :باقی رکھنا۔
أَرْمَثَ الشَّيْءَ :نرم کرنا۔
الرِّمْثُ :غضا کے مشابہ ایک درخت کا نام۔ایک قسم کی شور و تلخ گھاس جس کو اونٹ چرتے ہیں۔پرانے کپڑوں والا مرد۔کمزور پیٹھ والا۔
الرَّمَثُ :تھن کا بقیہ دودھ۔دریا کے عبور کرنے کے لئے لکڑیوں کا تختہ۔زیادتی۔فضیلت۔کہا جاتا ہے "لِفُلاَنٍ عَلَى فُلاَنٍ رَمَثٌ" :فلاں کو فلاں پر فضیلت ہے۔پرانی رسی۔ج أَرْمَاثٌ ورِمَاثٌ اور کہا جاتا ہے "حَبْلٌ أَرْمَاثٌ" پرانی رسی۔
الرُّمْثَةُ :دھونے کے بعد تھن کا بقیہ دودھ۔
الرَّمْثَاءُ والمَرْمَثَةُ :رمث گھاس اگانے والی زمین۔
الرُّمَّاثَةُ :مادہ نیل گائے۔
رَمَجَ :(ن) رَمْجًا. الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔
رَمَّجَ. الكَاتِبُ :لکھنے کے بعد خراب کرنا۔
رَامِجٌ :فا۔پرندہ جس کو جال میں باندھ دیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے شکاری پرندوں کا شکار کریں یا الو کہ اس کے پر باندھ دیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے باز کا شکار کریں۔
الرَّمَاجُ :نیزے کی گرہیں اور پورے۔
رَمَحَ :(ف) رَمْحًا: نیزہ مارنا۔رَمَحَتْهُ الدَّابَّةُ: جانور کا لات مارنا۔رَمَحَ البَرْقُ: بجلی کا آہستہ آہستہ چمکنا۔
رَامَحُوا :باہم نیزہ بازی کرنا۔
تَرَامَحَ. القَوْمُ :ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔
الرُّمْحُ :نیزہ۔ج رِمَاحٌ وأَرْمَاحٌ کہا جاتا ہے "كَسَرُوا بَيْنَهُمْ رُمْحًا" یعنی ان کے درمیان شر و فساد واقع ہو گیا۔و "رُمِينَا بِيَوْمٍ كَظِلِّ الرُّمْحِ" :یعنی ہم ایسے دن میں پھنس گئے جو لمبا تھا اور تنگ تھا۔و "هُمْ عَلَى بَنِي فُلاَنٍ كَرُمْحٍ وَاحِدٍ" وہ لوگ بنی فلان کے خلاف مانند جماعت واحدہ کے ہیں۔
و "أَخَذَتِ الإِبِلُ رِمَاحَهَا" یعنی اونٹنیاں موٹی ہو گئیں یا دودھ دینے لگیں اور ان وجوہ سے انہوں نے اپنے آپ کو ذبح ہونے سے بچالیا۔الرُّمْحُ: فقر و فاقہ۔
الرَّامِحُ :نیزہ والا (اس معنی میں فاعل ذِي كَذَا: ہے اور اس کے لئے فعل نہیں)
ثَوْرٌ رَامِحٌ :سینگوں والا بیل۔السِّمَاكُ الرَّامِحُ:ایک ستارہ کا نام۔
الرَّمَّاحُ :نیزہ ساز۔نیزہ لینے والا۔ج رَمَّاحَةٌ والرَّمَّاحَةُ مِنَ القِسِيِّ :زور سے نیزہ پھینکنے والی کمان۔
الرِّمَاحَةُ :نیزہ سازی۔
دَابَّةٌ (رَمَّاحَةٌ ورَمُوحٌ) :بہت کاٹنے والا جانور۔
أَرْمَخَ. الرَّجُلُ :نرم و تابع ہونا۔
أَرْمَخَتِ الدَّابَّةُ :چوپائے کے دانت نکلنا۔موٹا ہونا۔
الرِّمْخُ :بہت سے درخت جو آپس میں گتھے ہوئے ہوں۔
رَمَدَ :(ض) رَمْدًا ورَمَادَةً :سردی سے ہلاک ہونا۔(ن ض) (رَمْدًا) القَوْمَ: قوم پر پہنچ کر ہلاک کر دینا۔
رَمِدَتْ :(س) رَمَدًا. العَيْنُ :آنکھ دکھنا......الرَّجُلُ :آشوب چشم والا ہونا۔رَمِدَ عَيْشُ القَوْمِ: ہلاک ہونا۔
رَمَّدَ. الشَّيْءَ :راکھ میں ڈالنا۔رَمَّدَتِ النَّاقَةُ: تھن والی ہونا۔
أَرْمَدَ :محتاج ہونا......القَوْمُ: قحط و خشک سالی میں پڑنا۔قوم کے مویشیوں کا ہلاک ہونا۔......العَيْنَ :مبتلائے آشوب چشم والا کرنا۔
أَرْمَدَهُ :راکھ جیسا کر دینا۔ہلاک کر دینا۔
اِرْمَدَّ. الشَّيْءُ :خاکستری رنگ کا ہونا۔......العَيْنُ :آنکھ کا دکھنا......فُلاَنٌ :شتر مرغ کی طرح دوڑنا۔
الرَّمَدُ :آشوب چشم۔آنکھ کا دکھنا۔ہر وہ چیز جو آنکھ کے لئے تکلیف دہ ہو۔

الرَّمِد : آشوبِ چشم والا ...... مِنَ المِيَاهِ : متغیر پانی ...... مِنَ الثِّيَابِ : میلا کچیلا کپڑا۔ مؤنث رَمِدَةٌ.

الأرْمَد : آشوبِ چشم والا۔ خاکستری رنگ کا۔ ثَوْبٌ أرْمَد : میلا کچیلا کپڑا۔ مؤنث رَمْدَاء. الرَّمْدَاء : شتر مرغ۔ ج رُمْدٌ.

الرَّمَاد : راکھ۔ ج أرْمِدَة اور عرب کا قول "هُوَ يَنْفُخُ فِي رَمَادٍ" : مثال ہے اور اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو بے فائدہ کام کرے۔

الرَّمَادَة : ہلاکت۔

الرِّمْدَة : تھوڑی سی چیز۔

الرُّمْدَة : خاکستری رنگ۔

الرَّمَادِيّ : خاکستری رنگ کا۔

الرِّمْدِدَاء والارْمِدَاء : خاکستر۔ راکھ۔

المُرْمَدّ والمُرْمَدُّ : آشوبِ چشم والا۔

المُرَمَّد : گرم راکھ میں بھونا ہوا۔

رَمَزَ (ن ض) رَمْزًا. إلَيْهِ : اشارہ کرنا۔ ...... ہ بِكَذَا : برانگیختہ کرنا ...... القِرْبَةَ : مشک بھرنا۔

رَمَزَ : (ن) رَمَزَانًا. الظَّبْيُ : ہرن کا چھلانگ مارنا ...... غَنَمَهُ : ایک چرواہے سے ناراض ہو کر بکریوں کو دوسرے کے سپرد کرنا۔

رَمُزَ : (ک) رَمَازَةً : بہت حرکت کرنا۔ عقل مند ہونا۔ بزرگ و شریف ہونا۔

تَرَمَّزَ وارْتَمَزَ : تیار ہونا ...... مِنَ الضَّرْبَةِ : مارسے تلملا اٹھنا ...... القَوْمُ : اٹھنے کے لئے یا خصومت کے لئے اپنی جگہ ہی پر کلبلانا۔

ارْمَازَّ ارْمِئزَازًا. الرَّجُلُ : جگہ سے ہٹنا' جگہ سے چمٹے رہنا (ضد) منقبض ہونا۔ متحرک ہونا۔

تَرَامَزَ. القَوْمُ : ہر ایک کا دوسرے کی جانب اشارہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فَتَغَامَزُوْا وتَرَامَزُوْا" میں ان کے پاس گیا تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے۔

الرَّمْز والرُّمُز والرَّمَز : اشارہ۔ ج رُمُوز.

الرَّمِيز : مکرم و معظم۔ اصیل۔ عقل مند۔ بہت حرکت کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ رَمِيزُ الفُؤَادِ" : تنگ دل مرد۔

الرَّمَّازَة : دبر۔ زانیہ۔ رنڈی۔ بڑا لشکر۔

التُّرَامِز. مِنَ الإبِلِ : پوری قوت والا اونٹ ...... إبِلٌ (مَرَامِيزُ) : بہت حرکت کرنے والا اونٹ۔

الرَّمْزِيَّة : شعری مسلک جو کہ اشاروں کے ساتھ چیزوں اور ان کے ہم جنس کے درمیان تشبیہ دیتے ہیں۔

الرَّامُوز : سمندر۔ اصل۔ نمونہ۔ ج رَوَامِيز.

الرُّمَيز : چھری۔

رَمَسَهُ : (ض ن) رَمْسًا : ڈھانپنا۔ دفن کرنا ...... الخَبَرَ : چھپانا۔ القَبْرَ : قبر پر مٹی ہموار کرنا۔

...... ہ بالحَجَرِ : کسی پر پتھر پھینکنا۔ صفت مفعولی (رَمِيس و مَرْمُوس)

أرْمَسَ. المَيِّتَ : دفن کرنا۔

ارْتَمَسَ. فِي المَاءِ : پانی میں ڈوبنا۔

الرَّمْس : مص قبر جو سطحِ زمین سے بلند نہ ہو۔ قبر کی مٹی۔ پست آواز۔ ج رُمُوس وأرْمَاس.

الرَّوَامِس : رات میں اڑنے والے پرندے۔ ہر جانور جو رات کو نکلے۔ واحد (رَامِس)

(...... والرَّامِسَات) : نشانات کو مٹا دینے والی ہوائیں۔

الرَّامُوس : قبر۔ ج رَوَامِيس.

المَرْمَس : قبر کی جگہ۔

رَمَشَ : (ن ض) رَمْشًا. الشَّيْءَ : انگلیوں سے پکڑنا۔ رَمَشَتِ الغَنَمُ : بکریوں کا تھوڑا چرنا ...... ہ بالحَجَرِ : کسی کو پتھر مارنا ...... ہ بِيَدِہ : ہاتھ سے چھونا۔

أرْمَشَ. الشَّجَرُ : درخت پر پتے آنا۔ پھلدار ہونا ...... الرَّجُلُ : کمزوری و سستی سے کسی چیز کی طرف بہت دیکھنا ...... فِي الدَّمْعِ : تھوڑے آنسو بہانا۔

الرَّمَش : پلکوں کی سرخی سیلانِ آب کے ساتھ۔ پلک کے بالوں کا آپس میں چمٹ جانا۔

الرُّمْش : نوجوانوں کے ناخن کی سفیدی۔

الرَّمْش : مص۔ پھولوں کا دستہ۔ رَمْشُ العَيْنِ : پلک۔

الأرْمَش : خوبصورت بناوٹ والا۔ مؤنث رَمْشَاء. ج رُمْش (...... والمُرْمَئِش) : چندھی آنکھوں والا۔ الأرْمَش : مختلف رنگوں والا۔

أرْضٌ (رَمْشَاء) : بہت گھاس والی زمین۔ خشک بے گھاس کی زمین (ضد)

المِرْمَاش : دیکھتے وقت آنکھوں کو بہت پھرانے والا۔ ج مَرَامِيش.

رَمَصَ : (ن) رَمْصًا. اللهُ مُصِيبَتَهُ : مصیبت کو دفع کرنا۔ دور کرنا ...... بَيْنَهُمْ : صلح کرانا ...... الشَّيْءَ : ٹٹولنا ...... إلَيْهِ : کسی طرف پست نگاہ سے دیکھنا ...... الدَّجَاجَةُ : بیٹ کرنا۔ صفت (رَمُوص) ...... السِّبَاعُ : بچہ جننا۔ کہا جاتا ہے "قَبَّحَ اللهُ أُمًّا رَمَصَتْ بِهِ" : برا کرے اللہ اس ماں کے لئے جس نے اس کو جنا ہے۔

رَمِصَتْ : (س) رَمَصًا. عَيْنُهُ : کیچڑ بہنا۔ صفت مذکر (أرْمَص) : صفت مؤنث (رَمْصَاء) : ج رُمْص. رَمِصَ الرَّجُلُ : کیچڑ بہتی ہوئی آنکھوں والا ہونا۔

الرَّمَص : مص۔ آنکھ کا کیچڑ۔

رَمِضَ (س) رَمَضًا. النَّهَارُ : دن کا سخت گرم ہونا ...... الشَّمْسُ : ریت وغیرہ پر سخت دھوپ پڑنا ...... الرَّجُلُ : گرم زمین سے پاؤں جلنا۔

...... الطَّائِرُ : پیاس کی تیزی سے پرندہ کے جوف کا گرم ہونا ...... عَيْنُهُ : گرم ہو کر جل اٹھنا ...... لِلأمْرِ : غصہ سے جل اٹھنا۔

رَمَضَ : (ن ض) رَمْضًا. النَّصْلَ : باریک ہونے کے لئے دو ہموار پتھروں کے درمیان

رکھ کر کوٹنا...... ورَمَّضَ وأرْمَضَ الغَنَمَ: گرم زمین میں چرانا۔ ورَمَّضَ الصَّوْمَ: روزہ کی نیت کرنا۔ رَمَّضَ الرَّجُلَ: کچھ انتظار کر کے چلا جانا۔ وأرْمَضَ الشَّیْءَ: جلانا۔ أرْمَضَ الرَّجُلَ: تکلیف پہنچانا۔ دکھ دینا۔ أرْمَضَ الحَرُّ القَوْمَ: گرمی تیز ہونے سے تکلیف پہنچنا...... الأمْرُ فُلانًا: غصہ سے جلانا۔

تَرَمَّضَ. الصَّیْدَ: سخت گرم جگہ میں شکار کرنا۔ تَرَمَّضَتْ نَفْسُہُ: جی متلانا۔

اِرْتَمَضَ. مِنَ الحُزْنِ: غم سے جل اٹھنا...... لِفُلانٍ: کسی کے لئے غمگین ہونا...... کَبِدُہُ: خراب ہونا...... الفَرَسُ بِہٖ: کودنا۔

الرَّمَضُ: مص۔ گرمی کی جلن۔ خریف سے پہلے کی بارش جو گرم زمین پر ہو۔

الرَّمَضِیُّ. مِنَ السَّحَابِ والمَطَرِ: گرمی کے آخر اور خریف کی ابتداء کی بارش یا بادل۔

رَمَضَانُ: قمری مہینوں کا نواں مہینہ۔ ج رَمَضَانَاتٌ ورَمَاضِینُ وأرْمِضَاءُ وأرْمِضَةٌ۔

الرَّمْضَاءُ: گرمی کی تیزی۔ دھوپ کی تیزی کی وجہ سے گرم زمین۔

الرَّمَاضَةُ: ہر چیز کی تیزی۔

الرَّمِیضُ والرَّمِیضَةُ. مِنَ النِّصَالِ: تیز بھالا۔

رَمَطَهُ: (ض) رَمْطًا: عیب لگانا۔ طعن وتشنیع کرنا۔

رَمَعَ: (ف) رَمَعَانًا. أنْفُهُ: غصہ یا بڑھاپے کی وجہ سے کانپنا۔ صفت (رَمِعٌ)...... عَیْنُهُ بِالدُّمُوْعِ: آنسو بہانا...... بِیَدِہٖ: ہاتھ سے اشارہ کرنا...... رَأسَهُ: سر ہلانا۔ رَمَعَتِ المَرْأۃُ بِالصَّبِیِّ: عورت کا بچہ جننا (...... رَمْعًا ورَمَعَانًا) الرَّجُلُ: تیز چلنا۔

رُمِعَ وأُرْمِعَ. السَّاقِی: شراب پلانے والے کی پیٹھ یا پیٹ میں درد ہونا۔

رُمِعَتْ. المَرْأۃُ بالصَّبِیِّ: عورت کا بچہ جننا۔

تَرَمَّعَ: غصہ سے کانپنا۔

الرَّامِعُ: فا۔ سر کو جھکا کر اٹھانے والا۔

الرُّمْعَةُ: ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "رُمْعَةٌ مِنْ نَبْتٍ": گھاس کا ایک قطعہ۔

الرَّمَّاعَةُ: دبر۔ بچہ کا تالو جو حرکت کرتا رہتا ہے۔

الیَرْمَعُ: پھرکی۔ سفید چمکتی ہوئی کنکریاں جو توڑنے سے ٹوٹ جائیں۔ ج یَرَامِعُ کہا جاتا ہے "تَرَکْتُهُ یَفُتُّ الیَرْمَعَ" میں نے اس کو کنکریاں توڑتے ہوئے چھوڑا۔ یعنی وہ مغموم وشکستہ دل تھا۔

المُرْمِعَةُ: بیابان۔ کہا جاتا ہے "أتَی بِمُرْمِعَاتِ الأخْبَارِ" وہ جھوٹی خبریں لایا۔

الرُّمَاعُ: ساقی کی پیٹھ کا درد جس کی وجہ سے وہ پلا نہ سکے یا پیٹ کا درد جس سے چہرہ زرد پڑ جائے۔

رَمَغَ: (ف) رَمْغًا. الشَّیْءَ: چمڑے وغیرہ کو ہاتھوں سے ملنا۔

رَمَّغَ. رَأسَهُ: سر پر تیل لگانا...... الکَلامَ: گفتگو میں نمک مرچ لگانا...... الطَّعَامَ: سالن سے تر کرنا۔

رَمَقَهُ: (ن) رَمْقًا: چھچھلتی ہوئی نگاہ ڈالنا۔ دیر تک دیکھنا۔

رَمَّقَ: دیر تک دیکھنا...... الکَلامَ: گھڑنا۔ باطل سے آراستہ کرنا...... العَمَلَ: اچھی طرح نہ کرنا...... ہٗ بِالشَّیْءِ: کسی کی آخری سانس کو کسی چیز کے ذریعہ بچا لینا۔

رَامَقَ مُرَامَقَةً. العَمَلَ: اچھی طرح نہ کرنا...... الرَّجُلَ: شر سے بچنے کے لئے سلوک کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذِہِ النَّخْلَةُ تُرَامِقُ بِعِرْقٍ" یعنی یہ درخت خرمانہ بڑھتا ہے نہ ہی مرجھاتا ہے۔

تَرَمَّقَ. المَاءَ واللَّبَنَ: تھوڑا تھوڑا پینا۔

اِرْمَقَّ وأرْمَاقَ. الشَّیْءُ: کمزور ہونا۔ پتلا ہونا۔

اِرْمَاقَّ الرَّجُلُ: دبلے پن سے ہلاک ہونا۔

اِرْمَقَّ الطَّرِیقُ: راستہ کا دراز ہونا۔

عَیْشٌ (رَمِقٌ ورَمَاقٌ): تنگ زندگی۔

الرِّمَاقُ: نفاق ودشمنی کی وجہ سے ترچھی نظر سے دیکھنا۔

الرَّمَقُ: بقیہ زندگی۔ مِنَ العَیْشِ: تھوڑا گزارہ جو زندگی کے آخری سانس کو باقی رکھے۔ ج أرْمَاقٌ. الرَّمَقُ: بکریوں کا گلہ (رمہ فارسی کا معرب)

الرُّمْقَةُ والرَّمَاقُ والرِّمَاقُ. مِنَ العَیْشِ: تھوڑا گزارہ جو زندگی کو باقی رکھے۔ قوت لایموت۔

الرَّامِقُ والرَّمُوْقُ: فقیر۔ حاسد۔ ج رُمُقٌ.

رَجُلٌ (رُمُقٌ): کمزور مرد۔

المُرْمَقُ والمُرَمَّقُ. العَیْشِ: تنگ گزارہ والا۔

المُرَامِقُ: بدخلق۔ تھوڑی محبت والا۔

الیَرْمُوْقُ: کمزور نظر والا۔

حبلٌ (أرْمَاقٌ): کمزور رسی۔

رَمَکَ: (ن) رُمُوْکًا. بِالمَکَانِ: اقامت کرنا...... الإبِلُ عَلَی المَاءِ: اونٹوں کا پانی پر قیام کرنا، ٹھہرنا۔

أرْمَکَهُ. بِالمَکَانِ: ٹھہرانا۔ قیام کرنا۔

اِرْمَکَّ اِرْمِکَاکًا: دبلا پتلا ہونا۔ البَعِیْرُ: اونٹ کا خاکستری رنگ کا ہونا۔ صفت مذکر (أرْمَکُ): وصفت مؤنث رَمْکَاءُ ج رُمْکٌ.

اِسْتَرْمَکَ. القَوْمُ: حسب میں عیب دار ہونا۔

الرَّامِکُ والرَّامَکُ: ایک قسم کی خوشبو۔

الرَّمَکَةُ: گھوڑی یا ترکی گھوڑی جو نسل بڑھانے کے لئے رکھی جائے۔ ج رَمَکٌ ورِمَاکٌ ورَمَکَاتٌ وأرْمَاکٌ رَجُلٌ رَمَکَةٌ: کمزور مرد۔

الرُّمْکَةُ: اونٹوں میں خاکستری رنگ۔

رَمَلَ (ن) رَمْلاً. الطَّعَامَ: کھانے میں ریت ملانا...... النَّسِیْجَ: باریک بننا......

السَّرِیْرَ: جواہر وغیرہ سے آراستہ کرنا۔

الثَّوْبَ بِالدَّمِ: کپڑے کو خون سے لتھیڑنا۔

آلودہ کرنا۔(......رَمَلاً ورَمَلاَنَاً ومَرْمَلاً): کندھوں کو ہلاتے ہوئے دوڑنا۔

رَمَّلَتْ. المَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا: عورت کا بیوہ ہونا......النَّسِيجَ: باریک بُننا......الكَلاَمَ: کلام کو گھٹیا قرار دینا......الخطَّ: خشک ہونے کے لئے ریت ڈالنا......الثَّوْبَ بِالدَّمِ: کپڑے کا خون سے لتھڑنا۔

أَرْمَلَ. القَوْمُ: توشہ ختم ہونا محتاج ہونا۔ زَادَهُمْ: توشہ ختم کرنا......المَرْأَةُ: بیوہ ہونا۔ الحبل: رسّی دراز کرنا......السَّهْمَ بِالدَّمِ: تیر کا خون سے آلودہ ہونا......النَّسِيجَ: باریک بُننا۔

تَرَمَّلَتْ. المَرْأَةُ: عورت کا بیوہ ہونا۔

تَرَمَّلَ وارْتَمَلَ بِالدَّمِ: خون سے آلودہ ہونا۔

الرَّمْل: ریت۔رَمْلَةٌ: اس سے خاص ہے ج رِمَال وأَرْمُل عِلْمُ الرَّمْل: ایک علم ہے جس میں ریت پر لکیریں کھینچ کر آئندہ کے احوال کو معلوم کرتے ہیں۔اُم رِمَال بجو۔

الرَّمَل: تھوڑی بارش۔زیادتی۔گائے کی ٹانگوں میں بدن کے رنگ کے مخالف دھاریاں۔علم عروض میں ایک بحر کا نام۔فن موسیقی کا ایک راگ۔

الرَّمْلَة: زمین کا ٹکڑا جس پر ریت ہو۔

الرُّمْلَة: کالی دھاری ج رُمَل وأَرْمَال.

الأَرْمَل: مسکین۔مرد جس کی بیوی نہ ہو۔مرد جس کی بیوی مرگئی ہو۔رنڈوا۔ج أَرَامِل وأَرَامِلَة: مؤنث أَرْمَلَة. عَامٌ أَرْمَل: کم بارش والا سال۔

الأَرْمَلَة: ضعیف ومحتاج لوگ۔

سَنَةٌ (رَمْلاَءُ): کم بارش والا سال۔نَعْجَةٌ رَمْلاَءُ: بھیڑ جس کی ٹانگیں سیاہ اور بقیہ جسم سفید ہو۔

الرَّمَّال: ریت بیچنے والا۔

المِرْمَل: چھوٹی بیڑی۔

المُرْمِل والمُرَمِّل: شیر۔

الرُّمَّان: انار۔انار کا درخت۔واحد (رُمَّانَةٌ)

الرُّمَّانَة: ناف اور اس کا اردگرد۔

المَرْمَنَة: انار اُگنے کی جگہ۔

رَمِهَ: (س) رَمْهَا. اليَوْمُ: دن کا سخت گرم ہونا۔

رَمَى: (ض) رَمْيًا ورِمَايَةً. الشَّئَ وبِالشَّئِ: پھینکنا۔کہا جاتا ہے "رَمَى السَّهْمَ عَنْ أَوْعَلَى القَوْسِ: تیر کو کمان سے پھینکنا......المَكَانَ: کسی جگہ کا قصد کرنا......اللّٰهُ لَهُ: مدد کرنا۔رَمَاهُ بِاكَذَا: عیب لگانا۔تہمت لگانا اور کہا جاتا ہے "رَمَى بِحَبْلِهِ عَلَى غَارِبِهِ" اس نے اس کی رسی اس کے کاندھے پر رکھ دی یعنی اسے آزاد چھوڑ دیا۔"رَمَى عَلَى الخَمْسِينَ: زائد ہونا......المَالُ: بہت ہونا۔رَمَى بِهِ عَلَى البَلَدِ: حاکم ووالی بنانا۔

أَرْمَى إِرْمَاءً. الشَّئَ مِنْ يَدِهِ: پھینکنا۔ ......هُ عَنْ فَرَسِهِ: گھوڑے سے گرا دینا۔ أَرْمَى عَلَى الخَمْسِينَ: زائد ہونا۔أَرْمَتْ بِهِ البِلاَدُ: وطن سے دور کر دینا۔

رَامَاهُ مُرَامَاةً ورِمَاءً وتَرْمَاءً: ایک دوسرے کو دفع کرنا۔ایک دوسرے پر تیر پھینکنا۔رَامَى عَنْ قَوْمِهِ: تیر اندازی کرنا۔

تَرَامَى تَرَامِيًا. القَوْمُ: بعض کا بعض پر تیر اندازی کرنا اور پتھراؤ کرنا......الأَمْرُ: تاخیر ہونا۔ ......السَّحَابُ: بعض کا بعض سے مل جانا۔

تَرَامَتْ بِهِ البِلاَدُ: وطن سے دور کر دینا۔

تَرَامَى الشَّئُ: لگاتار ہونا۔کہا جاتا ہے "مَازَالَ الشَّرُّ يَتَرَامَى بَيْنَهُمْ" شر ان کے درمیان لگاتار ہوتا رہا۔"وتَرَامَى أَمْرُهُ إِلَى الظَّفَرِ او الخُذْلاَنِ": اس کا معاملہ کامیابی یا ناکامی کی طرف پہنچ گیا۔

إِرْتَمَى إِرْتِمَاءً: پھینکا جانا۔کہا جاتا ہے "رَمَاهُ فَارْتَمَى" اس نے اسے پھینکا وہ پھینکا گیا......الصَّيْدَ: شکار پر تیر مارنا۔إِرْتَمَتْ بِهِ البِلاَدُ: وطن سے دور کر دینا۔إِرْتَمَيَا: ایک کا دوسرے پر تیر پھینکنا۔

تَرَمَّى: تیر پھینکنا اور شکار کرنا۔

الرِّمِي: پتھر پھینکنے کی آواز۔

الرَّمَاء: زیادتی۔ربوا۔سود۔

الرَّمْيَة: زیادتی "فِي هٰذَا رَمْيَةٌ عَمَّا قِيلَ لِي" جو کچھ مجھ سے کہا گیا ہے اس سے اس میں زیادتی ہے۔و"هُوَ صَاحِبُ رَمْيَةٍ" وہ باتوں میں زیادتی کرنے والا ہے۔رَمْى کا اسم مرۃ اور عرب کا قول "رَمْيَةٌ مِنْ غَيْرِ رَامٍ" مثال ہے' اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو غلط کار ہو اور اتفاقاً کوئی صحیح کام کرے۔

الرَّامِي: فا۔ج رُمَاة ورَامُون: ایک ستارہ کا نام۔

الرَّامِي او قِنَّبٌ سِيَام: بھنگ۔

الرَّمِيُّ: سخت بارش برسانے والا۔بادل۔ج أَرْمَاء وأَرْمِيَةٌ ورَمَايَا.

الرَّمِيَّة: شکار جس پر تیر پھینکا جائے۔ج رَمَايَا.

المِرْمَى: تیر پھینکنے کا آلہ۔ج مَرَامٍ.

المِرْمَاة: چھوٹا کمزور تیر۔کھر۔

المَرْمَى: مصدر میمی۔تیر پھینکنے کی جگہ۔کہا جاتا ہے "هٰذَا الكَلاَمُ بَعِيدُ المَرَامِي": یہ کلام دور رس ہے۔"وَمَا أَبْعَدَ مَرْمَى هِمَّتِهِ" اس کی ہمت کا میدان کتنا وسیع ہے۔"وَلَهُ هِمَّةٌ قَصِيَّةُ المَرْمَى" اس کی ہمت دور تک پہنچنے والی ہے۔

رَنَّ: (ض) رَنِينًا وأَرَنَّ: رونے میں آواز بلند کرنا۔فریاد کرنا۔رَنَّ وأَرَنَّ إِلَيْهِ: کان لگانا۔رَنَّتْ وأَرَنَّتْ القَوْسُ: آواز کرنا (رَنَّ وأَرَنَّ واسْتَرَنَّ) لِكَذَا: کھیل کود کرنا۔

رَنَّنَ. القَوْسَ: آواز نکالنا (......تَرْنِينًا وتَرْنِينَةً): چیخنا۔

الرَّنَّة: آواز مطلقاً یا کمان وغیرہ کی آواز کے لئے خاص ہے۔

الرَّنِين: آواز مطلقاً یا غمگین آواز۔

الرَّنَن: تھوڑا پانی۔ایک جانور جو گرمی کے زمانہ میں ٹراتا ہے۔

قَوْسٌ (مُرِنَّةٌ ومِرْنَان) : بہت آواز کرنے والی کمان۔

الرَّنِّي : تمام مخلوق۔ ماہ جمادی الاخری کا نام اس معنی میں اس پر الف لام نہیں آتا۔

رَنَأَ : (ف) رَنْأً : آواز کرنا ...... اِلَیْهِ : دیکھنا ...... فِیْ مِشْیَتِهٖ : گرانبار چلنا۔

الاَرْنَب : خرگوش۔ (یہ بزدلی کے لئے ضرب المثل ہے) ایک قسم کا زیور۔ ج اَرَانِب (...... والیَرْنَب) : چھوٹی دم کا ایک قسم کا جنگلی چوہا۔

الاَرْنَبَة، اَرْنَب : کا واحد۔ ناک کا بانسہ۔ "جَدَعَ فُلَانٌ اَرْنَبَةَ فُلَانٍ" فلاں نے فلاں کی ناک کاٹ لی یعنی اہانت کی۔ ج اَرَانِب۔

نَسِیْجٌ (مُؤَرْنَبٌ ومُرَنَّبٌ) : خرگوش کے بال ملا کر بنا ہوا۔

اَرْضٌ (مُـرْنَبَةٌ ومُؤَرْنَبَةٌ ومُؤْرَنَبَةٌ) : بہت خرگوش والی زمین۔

رَنَّخَهُ تَرْنِیْخًا : کمزور کرنا۔ الرِّیْحُ الغُصْنَ : جھکانا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبْتُهٗ حَتّٰی رَنَّخْتُهٗ" : میں نے اس کو مارا یہاں تک کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

رُنِّخَ عَلَیْهِ : غشی طاری ہونا۔ فرار یا خوف یا غم کی وجہ سے ست و کمزور ہو کر جھک پڑنا۔ صفت (مُرَنَّخ)

تَـرَنَّـخَ وارْتَـنَخَ : نشہ وغیرہ کی وجہ سے جھکنا ...... عَلَیْهِ : فخر و برتری ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَـرَنَّـخَ بِـالْکَلَامِ عَلَیَّ جَهْلًا" اس نے جہالت کی وجہ سے میرے اوپر فخر کا اظہار کیا۔

الرَّنْخ : چکر۔ دورانِ سفر۔

المُرَنَّخَة : جہاز کا اگلا حصہ۔

رَنَخَ : (ن) رَنْخًا : ست ہونا۔

رُنِخَ : خوار و ذلیل ہونا۔

تَرَنَّخَ : خوار و ذلیل ہونا ...... بِهٖ : کسی چیز سے لٹک جانا۔

الـرَّنْـد : ایک قسم کی خوشبودار جنگلی گھاس جو آس کے مشابہ ہوتی ہے۔ کھجور کی پتیوں سے بنی ہوئی چھوٹی گون۔

الرُّنْز : چاول۔

رَنَعَ : (ف) رُنُوْعًا : دبلا و لاغر ہونا۔ لَوْنُهٗ : رنگ کا متغیر ہونا ...... الدَّابَّةُ : جانور کا سر ہلا کر مکھی اڑانا ...... الرَّجُلُ : کھیلنا۔

رَنَّعَ رَاْسَهٗ : حرکت دینا۔

المَرْنَعَة : کھیل کود کی آواز۔ وسعت باغ۔ ارزانی و فراخ سالی۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ فِـی المَرْنَعَةِ لِکُلِّ قَوْمٍ مَقْنَعَةً" ارزانی اور فراخی سال میں ہر قوم کے لئے آسودگی ہے۔

اَرْنَفَ الرَّجُلُ : تیز چلنا ...... البَعِیْرُ : اونٹ کا سر ہلاتے ہوئے چلنا ...... النَّاقَةُ بِاُذُنَیْهَا : اونٹنی کا تھکن کی وجہ سے کان ڈھیلا کرنا۔

الـرَّانِف، مِـنْ کُـلِّ شَـیْءٍ : ہر ایک چیز کا کنارہ۔

الـرَّانِفَة : ناک کا کنارہ۔ کان کی نرم ہڈی کا کنارہ۔ چوتڑ کا وہ حصہ جو بیٹھنے میں زمین سے لگے ...... مِنَ الکُمِّ : آستین کا کنارہ۔ ج رَوَانِف اور کہا جاتا ہے "عَـلَـوْا رَوَانِفَ الاَکَامِ" وہ ٹیلوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے۔

رَنَقَ : (ن) رَنْقًا ورُنُوْقًا ورَنِقَ : (س) رَنَقًا، المَاءُ : پانی کا گدلا ہونا۔ صفت (رَنْق ورَنِق ورَنَق)

رَنَّقَ المَاءَ : پانی کا گدلا کرنا۔ پانی صاف کرنا۔ ...... القَوْمُ بِالمَکَانِ : اقامت کرنا۔ ٹھہرنا۔ ...... الـطَّـائِـرُ : پرندہ کا بغیر اڑنے کے پر پھڑپھڑانا۔ ...... النَّـوْمُ فِی عَیْنِهٖ : آنکھوں میں نیند بھر آنا۔ ...... جَنَاحُ الطَّائِرِ : بازو ٹوٹنے سے پرندہ کا گرنا ...... عَیْـنَـاهُ : بھوک وغیرہ سے نگاہ کا پست ہونا ...... جِسْمُهٗ اَوْرَاْیُهٗ : کمزور ہونا السَّـفِـیْـنَـةُ : کشتی کا اپنی جگہ پر گھومنا ...... الرَّجُلُ : حیران ہونا۔ المَنِیَّةُ مِنْهُ : موت قریب ہونا اور کہا جاتا ہے "رَنِّقْ ولَا تَعْجَلْ" یعنی ٹھہرو انتظار کرو جلدی مت کرو ...... النَّظَرَ اِلَیْهِ : دیر تک دیکھنا۔

اَرْنَقَ المَاءَ : پانی گدلا کرنا ...... اللِّوَاءَ : حملہ کرنے کے لئے جھنڈا ہلانا ...... اللِّـوَاءُ : جھنڈے کا ہلنا۔

تَرَنَّقَ المَاءُ : پانی کا گدلا ہونا۔

الرَّنْق : مص۔ جھوٹ۔

الـرُّنْـقَـاء، مِـنَ الـطَّـیْـرِ : انڈے سینے والا پرندہ۔ عوام اس کو فرقہ کہتے ہیں۔ اَرْضٌ رَنْقَاء : بنجر زمین۔ ج رَنْقَاوَات۔

الـرُّنُـقَـة : کیچڑ ملا ہوا پانی۔ حوض کا بقیہ گدلا پانی۔ ج رَیَانِق : (یہ رنائق کا مقلوب ہے)

الرَّوْنَق : چمک دمک۔ خوبصورتی۔

التَّرْنُوْق والعُرْنُوْق والتُّرْنُوْقَاء : نہروں کا کیچڑ۔ سیلاب کے بہنے کی جگہ جبکہ پانی خشک ہو چکا ہو۔

الرُّنْکُلَةُ : ایک مچھلی کا نام۔

رَنَـمَ (س) رَنِیْـمًـا ورَنَـمَ وتَـرَنَّـمَ : خوش آوازی سے گانا۔

الرَّنَم والرَّنَمَة : ایک قسم کی نباتات۔

الرُّنُم : گانے والی عورتیں۔ خوش الحانی سے گانے والیاں۔ ہوشیار لونڈیاں اور کہا جاتا ہے "عُوْدٌ رُنُمٌ" بجنے والا بربط۔

رَنَـا (ن) رُنُوًّا ورَنًا، اِلَیْهِ ولَهٗ : ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا ...... الـرَّجُلُ : مشغولی قلب کے ساتھ طرب اور کھیل کود میں ہونا (...... وتَـرَانَـی) عَنْهُ : غفلت برتنا۔

رَنّٰی تَرْنِیَةً : گانا ...... اِلَیْهِ : مشتاق ہونا۔

(...... واَرْنَـی) الـحُسْنُ فُلَانًا : تعجب میں ڈالنا اور دیکھنے پر برانگیختہ کرنا۔ اَرْنَـاهُ اِلَـی الـطَّـاعَةِ : کسی کو طاعت پر متوجہ کرنا اور اس کا طاعت پر مداومت کرنا۔

رَانَـاهُ : سلوک کرنا۔ مقابلہ کرنا جیسے "لَـهٗ شَـرَفٌ یُـرَانِـی الکَوَاکِبَ" یعنی اسے ایسی شرافت حاصل ہے جو لوگوں کی نظر کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں ستاروں سے مقابلہ کرتی ہے۔

تَرَنَّی: محبوب کی طرف لگا تار دیکھنا۔

الـــرَّنَـــاء: مص۔ وہ چیز جس کی طرف خوبصورت ہونے کی وجہ سے دیر تک دیکھیں۔

الرَّنَاء: خوبصورتی۔

الرَّنَاء: اچھی آواز۔ طرب۔

الـرَّنَّـاء والرَّنُوّ: دل پسند و خوبصورت چیز کی طرف دیر تک دیکھنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَرَنُوُّالاَمَانِی": وہ بہت سی آرزوؤں کی توقع کرتا ہے۔

رَهِبَ: (س) رَهْبَةً ورُهْبًا ورَهَبًا ورُهْبَانًا ورَهَبَانًا: خوف کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَمْ اَرْهَبْ بِکَ"۔

رَهَّبَ. الجَمَلُ: اٹھنے لگنا پھر کمزوری کی وجہ سے بیٹھ جانا۔ رُهِبَتِ النَاقَةُ: سفر کی وجہ سے تھکنا۔ صفت مذکر و مؤنث (رَهِـــبٌ) ج رِهَاب.

اَرْهَـــبَ: تھکے ہوئے اونٹ پر سوار ہونا۔ آستین لمبی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَرْهَـبَ عَنْـه النَـاسَ بَاسُه ونَجْدَتُه" یعنی اس کے دبدبہ اور دلیری نے لوگوں کو ڈرنے پر برانگیختہ کیا۔

تَرَهَّبَ: راہب بننا......ہ: دھمکی دینا۔

اِسْتَرْهَبَه: خوف دلانا۔

الـرَّهْـب: نیزہ کا باریک پھل۔ مِنَ الاِبِلِ: سفر کی وجہ سے تھکا ہوا اونٹ یا اونٹنی۔ ج رِهَاب.

الرُّهْب: آستین۔

الرَّهْبَة والرَّهْبٰی والرُّهْبٰی والرَّهْبَاء: ڈر۔ خوف۔

الـرَّهْبَانِيَّة والـرُّهْبَانِيَّة: دنیا اور لذائذ سے دنیا سے بےتعلقی۔

الـرَّاهِـب: فا۔ شیر۔ گرجاؤں کا گوشہ نشین۔ ج رُهْبَـــان مؤنث رَاهِبَة ج رَهِبَـــات ورَوَاهِب. الرَّهِبَة: ڈراؤنی حالت۔

الرُّهْبَان: بہت زیادہ خوف کرنے والا۔ ج رَهَابِين ورَابِنَة ورَهْبَانُون: مؤنث رَهْبَانَة ج رَهْبَانَات.

الـــرُّهْبَـــان راہب۔ ج رَهَـــابِـین مؤنث رَهْبَانَة: ج رَهْبَانَات.

الـرَّهَبُوت والـرَّهَبُوتٰی: بہت ڈر۔ شدید خوف۔

اَلاِرْهَـــابِی: عوام کو خوفزدہ کرنے والا حاکم۔

اَلْحُکْمُ الاِرْهَابِی: خوفزدہ کرنے کا حکم۔

الرَّهْبَنَة: راہبوں کا طریقہ اختیار کرنا۔

المَرَاهِب: خوفناکیاں۔

الرَّهِيب والمَرْهُوْب: خوفناک شیر۔

رَهْبَلَ: غیر مفہوم کلام کرنا۔

تَرَهْبَلَ: تیز چال چلنا۔

الرَّهْبَل: مبہم کلام۔ غیر مفہوم کلام۔

الرَّهْبَلَة: تیز چال۔

اَرْهَجَ: غبار۔ اڑانا......بَيْنَ القَوْمِ: بعض کو بعض پر بھڑکانا......السَّـمَـــاءُ: آسمان کا برسنے لگنا۔

الرَّهْج والرَّهَج: اڑایا ہوا غبار۔ والرَّهَج: فتنہ و فساد۔ شور و شغب۔ بغیر پانی کے بادل۔ واحد (رَهَجَةٌ)

الرَّهْوَجَة: ایک قسم کی چال۔

رَهَدَهُ: (ف) رَهْدًا: باریک پیسنا۔

رَهِدَ: سخت نادانی و حماقت کرنا۔

رَهَادَةُ العَيْشِ: زندگی کی آسودگی۔

الرَّهْوَدِيَّة: مہربانی و نرمی۔

الرَّهِيد: نرم و نازک۔ ارزاں۔

الـرَّهِيدَة: نرم و نازک عورت۔ الـرَّهِيدَة: ایک قسم کا کھانا جو کوٹے ہوئے گیہوں اور دودھ سے تیار ہوتا ہے۔

اَمْرٌ (مَرْهُوْد): غیر محکم کام اور کہا جاتا ہے "تَرَکْتُهُم مَرْهُوْدِيْن" یعنی میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ کسی امر کا عزم نہیں رکھتے تھے۔

الرَّهْدَل: بےوقوف۔ کمزور۔

الـرَّهْـدَن والـرُّهْـدَن والرِّهْدَن: بزدل۔ بےوقوف۔ چڑیا کی مانند ایک پرندہ کا نام۔ ج رَهَادِن ورَهَادِنَة.

الرُّهْدُوْن: جھوٹا۔

رَهْـرَهَ رَهْـرَهَةً. مَائِدَتَه: جود و سخاوت سے دسترخوان پھیلانا۔

تَــرَهْـرَهَ. السَّرَابُ: سراب کا متواتر چمکنا ......جِسْـمُه: جسم کا آسودگی کی وجہ سے سفید و نرم و نازک ہونا۔

الـرَّهْرَهَة: مص۔ چہرہ کی بشاشت۔ بشرہ کی چمک دمک۔

جِسْـمٌ (رَهْـرَهٌ ورَهْـرَاهٌ ورَهْرُوْهٌ): سرخ سفید نازک بدن۔ طَسْـتٌ رَهْرَهٌ ورَهْرَاهٌ: تھوڑی گہرائی کا طست۔ ومَـــاءٌ رَهْـــرَاهٌ ورُهْرُوْهٌ: صاف پانی۔

رَهَزَ: (ف) رَهْـزًا ورَهَـزَانًا. المُبَاضِع: جماع کرنے والے کا حرکت کرنا۔

اِرْتَهَزَ. لِلاَمْرِ: خوشی سے جھومنا۔

رَهَـــسَ: (ف) رَهْـــسًا. الشَّیْءُ: سخت روندنا۔ بہت پامال کرنا۔

تَرَهَّسَ. الشَّیْءُ: ہلنا۔ اِدھر اُدھر ہونا۔

اِرْتَهَـــسَ. القَوْمُ: بھیڑ کرنا۔ اِرْتَهَسَـــتْ رِجْلاَ الدَابة: رگڑ کھانا......الوَادِی: بھر جانا ......الجَرَادُ: تہ بتہ ہونا۔

اِرْتَهَشَ. الرَّجُلُ: کانپنا......القَوْمُ: قوم کے درمیان لڑائی واقع ہونا......الـقَـوْسُ: نرم و ست ہونا......الفَرَسُ: گھوڑے کا ٹکرانا۔

تَـرَهَّـشَ. الرَّجُلُ: کریم و سخی ہونا۔ الـنَاقَةُ: اونٹنی کا بہت دودھ والی ہونا۔

الـــرَّهَـــش: جانوروں کا اگلی ٹانگوں کا آپس میں رگڑ کھانا۔

الرَّهِيش. مِنَ التُرَاب: گرتی ہوئی مٹی جو نہ رکے۔ کمزور۔ باریک۔ کم گوشت والا۔ باریک پیکان۔ پتلا تیر۔ نَاقَة رَهِيْشَة: بہت دودھ والی اونٹنی۔

الـــرَّاهِشَـــان: بازوؤں کے باطن کی دو رگیں۔

الرُّهْشَة: کرم۔ حیا۔

الـرَّوَاهِش: ہتھیلی کے ظاہر کی رگیں۔ جانور

کے بازوؤں کے اندر کی رگیں۔ واحد (رَاهش ورَاهشة)

رَهَصَ :(ف)رَهْصًا. الشَيْئَ :سخت نچوڑنا ......الـصَـيْـدَ: شکار کو ست کر دینا......ہ: ملامت کرنا۔جلدی کرانا......الـحَـائِـطَ : دیوار کا پہلا ردہ رکھنا......الفرسَ :کھر کو زخمی کرنا۔

رَهِصَ :(س)ورُهِصَ رَهْصًا. الفَرسُ : گھوڑے کا زخمی کھر والا ہونا۔

أَرْهَصَ. الحَائِطَ :دیوار کا پہلا ردہ رکھنا ......الشَيْئَ: بنیاد رکھنا۔ثابت کرنا......ہ: بھلائی کا منبع بنانا......الـفَـرَسَ: گھوڑے کے کھر کو زخمی کرنا۔

رَاهَصَ. غَرِيْمَه :قرض دار کی نگرانی کرنا۔

تَرَاهَصَت. الصُخُوْرُ :چٹانوں کا آپس میں جمنا۔

الرِهْص. مِنَ الحَائِط :دیوار کا پہلا ردہ۔ مٹی جس سے دیوار بنائی جائے۔

الرَهَّاص :مٹی گارہ بنانے والا۔

الرَهْصَة :گھوڑے کے سم کا زخم۔

الرَهِيْص. مِنَ الخَيْل :سم کے زخم والا۔

خُفٌّ رَهِيْـصٌ :اُونٹ کا کھر جس کو پتھر لگ گیا ہو۔

اَسَدٌ رَهِيْصٌ :شیر جو اپنی جگہ سے ٹلتا نہ ہو۔

الرَوَاهِص. مِنَ الحِجَارَةِ :سم کو زخمی کرنے والا پتھر۔ مضبوط جمی ہوئی چٹانیں۔ واحد (رَاهِصَةٌ)

المَرْهَصَة :مرتبہ۔درجہ۔ج مَرَاهِص.

رَهَطَ:(ف)رَهْطًا. اللُقْمَةَ :بڑا لقمہ لینا۔ کہا جاتا ہے"هُـوَ يُرَهِـطُ" :وہ بہت کھاتا ہے۔

رَهَّطَ :بہت کھانا......اللُـقْـمَةَ :بڑا لقمہ لینا ......الرَجُلُ: سواری کی پیٹھ پر جم کے بیٹھنا۔ گھر سے نہ نکلنا۔

إِرْتَهَطَ. القَوْمُ :اکٹھا ہونا۔

الرَهْط والرَهَط :آدمی کی قوم اور قبیلہ تین سے دس تک کا گروہ جس میں کوئی عورت نہ ہو اور اس لفظ کا واحد نہیں۔ج أَرْهُـط وأَرْهَاط و جج أَرَاهِيط وأَرَاهِط :اور جب رہط کی جانب عدد کی اضافت ہوتی ہے تو اس سے مراد اشخاص و افراد ہوتے ہیں جیسے "عِشْـرُوْن رَهْطًا" یعنی بیس شخص اور کہا جاتا ہے "نَـحْـنُ ذُوْرَهْـطٍ" ہم اکٹھے ہیں۔

الرَهْط: دشمن۔

الرِهَاط :گھر کا سامان۔

الرُهْطَة والرُهَطَاء والرَهِطَاء. مِنْ جُحْرَةِ اليَرْبُوع :جنگلی چوہے کا وہ سوراخ جس سے وہ مٹی باہر نکالتا ہے۔ج رُهَاطى.

التِرهُوْط: بہت کھانے والا۔

رَهَفَ :(ف) رَهْـفًـا. السَيْفَ :تلوار کو باریک کرنا۔

رَهُفَ :(ک) رَهَافَةً ورَهَفًا: باریک و پتلا ہونا۔صفت (رَهِيْف)

أَرْهَفَ. السَيْفَ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔

أَرْهَفَ بِالكَلَامِ: فی البدیہہ کہنا۔

الرَهِيْف :پتلا۔پتلی کی ہوئی دھار والی چیز۔

الـمُـرْهَف :مفع۔سَيْفٌ مُرْهَف :تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔فَـرَسٌ مُرْهَفٌ :دبلے پیٹ اور قریب قریب پسلیوں والا گھوڑا۔

خَـصْـر مُرْهَف :پتلی کمر......مُـرْهَفُ الـجِسْـم :دبلا پتلا۔رَجُـلٌ (مَـرْهُـوْف) البَدَن: پتلے جسم والا مرد۔

رَهِقَ :(س)رَهَـقًا :بے وقوف ہونا۔صفت (رَهِــــق) :ہلکا ہونا۔ظلم کرنا۔برائیوں کا مرتکب ہونا۔جھوٹ بولنا۔جلدی کرنا...... السَفَرُ :قریب ہونا۔وقت آنا۔کہا جاتا ہے "رَهِقَتِ الكِلَابُ الصَيْدَ" یعنی کتے شکار پر جا پہنچے۔

رَهَّقَهُ :برائی کی تہمت لگانا۔

رَاهَــقَ. الـغُلَامُ :جوانی کے قریب پہنچنا۔ صفت(مُـرَاهِق): کہا جاتا ہے"صَـلَّـى الصَّلٰوة مُرَاهِقًا" اس نے وقت ختم ہونے کے قریب نماز پڑھی۔

أَرْهَقَهُ. ظُلْمًا :مبتلائے ظلم کرنا......ہ إثْمًا : گناہ پر برانگیختہ کرنا......ہ عُسْــرًا :تکلیف دینا۔

......ہ :پالینا۔فوق الطاقة: کام پر اکسانا۔

......الصَلٰوة :آخر وقت تک مؤخر کرنا۔

زَيْـدًا أنْ يُـصَـلِّـي :نماز پڑھنے کی جلدی کرانا۔کہا جاتا ہے"لَاتُرْهِقْنِي لَاأَرْهَقَكَ الـلّٰـهُ" تو میرے اوپر سختی نہ ڈال اللہ تیرے اوپر سختی نہیں ڈالے گا۔

الــرَهَــق :مص۔گناہ و تہمت۔بکی عقل۔ جہالت۔فـوق الـطَـاقَة :کام پر برانگیختہ کرنا۔

الـرَهَقى :ایک قسم کی دوڑ۔کہا جاتا ہے"هُوَ يَعْدُوا الرَهَقى".

الرِهَاق والرُهَاق :مقدار۔تقریباً۔کہا جاتا ہے"كَانُوا رِهَاق مِائَةٍ" :وہ لوگ سو کے قریب تھے۔

الرَهِيق :شراب۔

الرَيْهُقَان :زعفران۔

المُرْهَق :قتل کرنے کے لئے گرفتار۔تنگی میں ڈالا ہوا۔

المُرْهَق :مفع۔خفیف العقل وجاہل۔بدی و شرارت سے متہم۔فیاض۔

رَهَكَ :(ف) رَهْـكًـا. الشَيْئَ: باریک پیسنا۔صفت مفعولی(رَهِيْكٌ ومَرْهُوْكٌ)

بِالمَكَان :اقامت کرنا۔

إِرْتَهَكَ :چلنے میں سست ہونا۔

الرَهْكَ :مص۔نیک کام۔

الرَهْكَة :کمزوری۔

الـرَهْكَة والرُهَكَة. مِنَ الرِجَال أوِالإبِلِ : کمزور و ناتواں۔

رَهِــلَ :(س)رَهَلًا :ڈھیلے اور پھولے ہوئے گوشت والا ہونا۔صفت(رَهِـلٌ): کہا جاتا ہے"فُلَانٌ فِيْــهِ رَهَــلٌ" :فلاں میں آماس کے ساتھ ڈھیلا پن ہے۔

رَهَّلَهُ وأَرْهَـلَهُ. النومُ :نیند کا سست و ڈھیلا کرنا۔

تَرَهَّلَ :ڈھیلا ہونا۔

الرِّهْل: شبنم کے مشابہ پتلا پتلا بادل۔
المُتَرَهِّل. عِنْدَ الاَطِبَّاء: ڈھیلے بدن والا۔
اَرْهَمَتِ. السَّمَاءُ: نرم بارش برسانا۔
الرِّهْمَة: نرم لگاتار بارش۔ ج رِهَم ورِهَام۔
الرِّهَام والرُّهُوْم: دبلی بکری۔
الرُّهَام: غیر شکاری پرندہ۔ بڑی تعداد۔
الاَرْهَم: زیادہ فراخی وارزانی والا۔
المَرْهَم: مرہم۔ ج مَرَاهِم۔
مَكَانٌ (مَرْهُوْم): وہ جگہ جہاں ہلکی بارش ہوئی ہو۔
رَهْمَسَ رَهْمَسَةً: باہم راز کی باتیں کرنا۔ لَهٗ: برائی کی تعریض کرنا۔
رَهَنَ: (ف) رَهْنًا. الشَّيْءُ فُلَانًا وعِنْدَفُلَانٍ: گرو رکھنا۔ الشَّيْءُ: ہمیشہ رہنا اور اسی سے ہے "نِعْمَةُ اللّٰهِ رَاهِنَةٌ" اللہ کی نعمت ہمیشہ رہنے والی ہے...... الشَّيْءَ: ہمیشہ رکھنا۔ بالمَكَان: اقامت کرنا (رُهُوْنًا): دبلا ہونا۔ صفت (رَاهِن)
رَاهَنَهٗ رِهَانًا ومُرَاهَنَةً. عَلَى الخَيْل: دوڑانے کے لئے شرط لگانا...... عَلٰى كَذَا: شرط ٹھہرانا۔
اَرْهَنَهٗ. الشَّيْءَ: کسی کے پاس گرو رکھنا۔
اَرْهَنَ فُلَانًا: کمزور کرنا۔ پیشگی دینا۔ فِي السِّلْعَةِ: گران کرنا...... لِضَيْفِهِ الطَّعَامَ والشَّرَابَ: مہمان کے لئے ہمیشہ کھانا پانی تیار رکھنا۔ اَرْهَنَ المَيِّتَ القَبْرَ: میت کو قبر میں رکھنا۔
تَرَاهَنَ. القَوْمُ: آپس میں شرط لگانا۔
اِرْتَهَنَ. الشَّيْءَ مِنْهُ: گروی لینا...... بالاَمْرِ: کسی معاملہ میں مقید ہونا۔
اِسْتَرْهَنَهٗ. الشَّيْءَ: گروی طلب کرنا۔
الرَّاهِن: فا۔ تیار۔ ہمیشہ رہنے والا۔ محکم و مضبوط۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهٖ حُجَّةٌ رَاهِنَةٌ" یہ مضبوط دلیل ہے۔ ہمیشہ رہنے والی خوراک وغیرہ۔ لاغر۔ دبلا۔
الرَّاهِنَة: گھوڑے کی ناف اور اس کا ارد گرد۔
الرَّهْن: مص۔ گروی۔ کسی چیز کا روکنا۔ گروی رکھی ہوئی چیز۔ ج رِهَان ورُهُوْن ورَهِيْن ورُهُن: کہا جاتا ہے "اِنِّي لَكَ رَهْنٌ بِكَذَا" میں تمہارے لئے اس کا ضامن ہوں۔
هٰذَا (رَهْن) مَالٍ: یہ مال کے برابر ہے۔ شَيْءٌ مَرْهُوْنَةٌ: کے لئے بولتے ہیں کہ وہ مال جو لیا جا رہا ہے اس کے یہ برابر ہے۔
الرِّهَان: مص۔ خَيْلُ الرِّهَان: شرط لگانے کے گھوڑے اور "هُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ" دو ہم رتبہ چیز کے بارے میں بطور مثال کے بولتے ہیں۔
الرَّهِيْن: گروی رکھا ہوا۔ کسی چیز کے بدلے میں روکی ہوئی چیز۔ کہا جاتا ہے "اَنَا رَهِيْنٌ بِاَعْمَالِي" میں اپنے کاموں میں پھنسا ہوا ہوں۔
الرَّهِيْنَة: گروی رکھی ہوئی چیز۔ کہا جاتا ہے "اَنَا رَهِيْنَةٌ بِكَذَا" میں اس میں پھنسا ہوا ہوں یا میں اس کا ضامن ہوں۔ و "كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ" ہر ایک نفس اپنے کمائے ہوئے کے ساتھ گروی ہے۔ و "الخَلْقُ رَهَائِنُ المَوْتِ" مخلوق موت کے ساتھ محبوس ہے۔
المُرْتَهَن: مفع۔ ہر وہ چیز جو کسی چیز کے بدلے میں روکی جائے۔ المُرْتَهَنُ بالاَمْرِ: کام میں پھنسا ہوا۔ کہا جاتا ہے "كُلُّ امْرِءٍ بِالمَوْتِ مُرْتَهَنٌ" یعنی ہر انسان موت کے ساتھ مقید ہے۔
الاُمُوْرُ (مَرْهُوْنَةٌ) بِاَوْقَاتِهَا: کام اپنے وقت پر واقع ہوتے ہیں۔
الرَّهْنَامَج والرَّهْنَامَج: ملاحوں کے لئے بحری راستہ کا نقشہ (راہ نامہ کا معرب)
رَهَا: (ن) رَهْوًا: نرمی کرنا۔ نرم چال چلنا۔ کہا جاتا ہے "جَاءَتِ الخَيْلُ رَهْوًا" گھوڑے نرم چال سے آئے۔ و "اُرْهُ عَلٰى نَفْسِكَ" اپنے اوپر نرمی کرو...... البَحْرُ: دریا کا ساکن ہونا...... بَيْنَ رِجْلَيْهِ: کھولنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا بازو پھیلانا۔
رَاهَى مُرَاهَاةً. الرَّجُلَ: قریب ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ باہم حماقت کرنا۔
اَرْهَى اِرْهَاءً: کشادہ جگہ پانا۔ رہو پرندہ کے کھانے پر مداومت کرنا...... لَهُمُ الطَّعَامَ: ہمیشہ تیار رکھنا...... عَلٰى نَفْسِهٖ: نرمی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَرْهِ عَلٰى نَفْسِكَ" اپنے اوپر نرمی کرو "اَرْهَى لَكَ الشَّيْءُ" تمہارے لئے یہ چیز ممکن ہے و "اَرْهَيْتُهٗ لَكَ": میں نے تم کو اس پر قدرت دی۔
تَرَاهَى. القَوْمُ: باہم نرمی برتنا۔
اِرْتَهَى. القَوْمُ: باہم مختلط ہونا۔ رہیہ تیار کرنا۔ (دیکھئے لفظ رَهِيَة)
الرَّهْو: سارس یا اس کے مشابہ ایک پرندہ ج رِهَاء (والرَّهْوَة): لوگوں کی جماعت۔ بلند یا پست جگہ۔ بِئْرٌ رَهْوٌ: چوڑے منہ کا کنواں۔
ثَوْبٌ رَهْوٌ: باریک کپڑا۔ غَارَةٌ رَهْوٌ: لگاتار لوٹ اور کہا جاتا ہے "النَّاسُ رَهْوٌ مَابَيْنَ المَدِيْنَةِ والجَبَلِ" لوگ شہر اور پہاڑ کے درمیان لگاتار آ رہے ہیں۔
الرَّهَاء. مِنَ الاَمَاكِنِ: کشادہ جگہ۔ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز کا ہموار حصہ۔
الرَّاهِي. مِنَ العَيْشِ: آسودہ زندگی۔
الرَّاهِيَة. الرَّاهِي: کا مؤنث۔ شہد کی مکھی۔
الرَّهِيَّة: ایک قسم کا کھانا جو خوشہ کو ہاتھوں سے مل کر کوٹا جاتا ہے اور دودھ ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔
الرَّهْوَان: پست زمین۔ ترکی گھوڑے کو بھی رَهْوَان کہتے ہیں جبکہ چلنے میں نرم پیٹھ کا ہو (معرب)
الاَرْهَاء: اطراف وجوانب۔
المُرْهِي. مِنَ الخَيْلِ: تیز رفتار گھوڑا جو دیکھنے میں تیز نہ ہو اور مقابلہ کے وقت ہاتھ نہ لگے۔ ج المَرَاهِي۔
رَهْوَكَ. الرَّجُلُ: چلنے میں ڈھیلے جوڑوں والا ہونا...... القَوْمُ: مضطرب ہونا۔

الـــزَّهُـوکُ :موٹا (بکری کا بچہ یا ہرن) شابّ.

زَهُوکٌ: نازک بدن جوان۔

زَهَیـَا :کمزور اور ست ہونا۔ فاسد الرائے ہونا۔ محنت یا بڑھاپے کی وجہ سے کسی کی آنکھوں کا اندر گھس جانا......السَّحَابُ : برسنے کے لئے تیار ہونا۔

تَـرَهْیَاً :مضطرب ہو کر حرکت کرنا......فِی اَمْرِهٖ :کام میں کاہلی کرنا' کبھی ارادہ کرنا کبھی چھوڑنا......السَّحَابُ :برسنے کے لئے تیار ہونا۔

رَوَّاَ تَـرْوِیـئًـا وتَرْوِئَۃً. فِی الْاَمْرِ :کام کے انجام میں غور وفکر کرنا۔

الرَّوِیئَۃُ والرَّوِیَّۃُ :غور وفکر۔

الِارْتِیَاءُ :سوچ بچار غور وفکر کرنا۔

الـــرَّاء :حروف تہجی کا ایک حرف۔ سمندر کا جھاگ۔ ایک درخت کا نام۔ واحد(رَاءَۃ)

رَابَ: (ن) رَوْبًـا ورُؤُوْبًـا. اللَّبَنُ: جمنا۔ صفت(رَائِب): کہا جاتا ہے "رَابَ دَمُهٗ" : اس کی ہلاکت کا وقت قریب آ گیا ......الـرَّجُلُ :متحیر ہونا۔ جھوٹ بولنا۔ عقل میں فتور ہونا' ست ہونا۔ نیند' بھوک یا اونگھ کی وجہ سے متوالا جیسا ہونا۔

رَوَّبَتِ. الدَّابَّۃُ :جانور کا تھکنا۔

رَوَّبَ وَاَرَابَ. اللَّبَنَ :دہی جمانا۔

الرَّائِبُ :فا۔ جما ہوا دودھ' دہی۔

الرَّائِبُ مِنَ الْاُمُوْرِ :صاف معاملات جن میں کوئی شبہ نہ ہو۔ نیز مشتبہ امور (ضد)

الـــرَّاب :اندازہ کہا جاتا ہے "هٰـذَا رَابُ کَذَا" یہ اس کے مقدار کا ہے۔

الرَّوْب :جما ہوا دودھ۔ مکھن نکلا ہوا دودھ۔ دہی۔ کہا جاتا ہے "مَـا عِـنْـدَهٗ شَـوْبٌ وَلَارَوْبٌ": اس کے پاس نہ تو شہد ہے نہ جما ہوا دودھ اور حدیث میں ہے "لَاشَـوْبَ وَلَارَوْبَ فِی الْبَیْعِ الشِّرَاءِ" خرید و فروخت میں دھوکا' فریب اور گڑبڑ نہیں ہونی چاہئے۔

الرُّوْبَۃُ والرَّوْبَۃُ: جاون (یعنی چھاچھ جو دہی جمانے کے لئے دودھ میں ڈالا جائے' دودھ کا بقیہ)

الـرُّوْبَۃ :حاجت اور اسی سے ہے "فُلَانٌ لَا یَـقُـوْمُ بِـرُوْبَۃِ اَهْلِهٖ" فلاں اپنے لوگوں کی حاجت کے لئے مستعد نہیں۔ مدار زندگانی۔ محتاجی۔ حیرانی۔ زیادہ پینے سے کسل مندی۔

الـرُّوْبَۃ مِنَ اللَّحْمِ :گوشت کا ٹکڑا......مِنَ اللَّیْلِ :رات کا ایک حصہ۔

الـــرَّجُـلُ :مرد کی عقل۔ تم کہتے ہو "هُوَ یحدثنی واَنَا اِذْذَاکَ غُلَامٌ لَیْسَتْ لَهٗ رُوْبَۃٌ" وہ مجھ سے بات کر رہا تھا اور میں اس وقت ایسا لڑکا تھا جس کے لئے عقل نہ ہو۔

الاَرْوَب :حیران۔ ست۔ اونگھ یا شکم سیری کی وجہ سے کسل مند۔

الرَّوْبیٰ :وہ لوگ جو چلنے کی وجہ سے ست ہو گئے ہوں۔ قَـوْمٌ رَوْبـیٰ :ست طبیعت کے لوگ' وہ لوگ جنہوں نے دہی پیا ہو اور ست ہو گئے ہوں۔ واحد(رَائِبٌ ورَوْبَان)

المِرْوَب: دودھ جمانے کا برتن۔

سِـقَـاءٌ مُرَوَّبٌ :مشکیزہ جس میں دودھ جمایا گیا ہو۔

الرُّوْبِیْنِیَۃُ :ایک درخت کا نام۔(Robinia)

رَاثَ: (ن) رَوْثًا. الفَرَسُ :لید کرنا۔

الرَّوْث :لید۔ ج اَرْوَاث.

الـرَّوْثَۃ. روث :کا واحد۔ ناک کے سرے کا کنارہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یَضْرِبُ بِلِسَانِهٖ رَوْثَۃَ اَنْفِهٖ" فلاں اپنی ناک کے کنارے تک زبان کو لے جاتا ہے۔ کنایہ ہے زباں دراز ہونے سے۔ چونچ۔

المَرَاث والمَرْوَث :لید کا مخرج۔

رَاجَ :(ن) رَوْجًا ورَوَاجًا. الاَمْرُ: جلدی ہونا......السِّلْعَۃ :رائج ہونا......الدَّرَاهِمُ : رواج پکڑنا......الطَّعَامُ :کھانا تیار ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَحْضِرْ لَنَا مَارَاجَ" جو کچھ میسر ہو اس کو ہمارے لئے حاضر کرو۔ رَاجَـتِ الرِّیْحُ" ہوا کا نامعلوم سمت سے چلنا۔

رَوَّجَ. الشَّیْءَ وبِهٖ :جلدی کرنا......السِّلْعَۃَ والدَّرَاهِمَ :رائج کرنا......فُلَانٌ کَلَامَهٗ : مزین و مبہم کرنا۔

تَـرَوُّج :حوض کے گرداگرد گھومنا۔ صفت (رَوَّاج)

الرَّوْجَۃ: جلدی۔

رَاحَ :(ن) رَوَاحًا: شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا اور بغیر وقت کی تخصیص کے مطلقاً جانے کے معنی میں مستعمل ہے۔

(......رَوَاحًـا ورَوْحًـا) القَوْمَ والَیْهِمْ وعِـنْـدَهُمْ :شام کے وقت کسی کے پاس جانا (مطلقاً) جانا۔

(......رَوْحًا) الیَوْمُ :تیز ہوا والا ہونا۔

رَاحَ یَرِیْحُ رَیْحًا. الشَّیْءُ :بو محسوس کرنا۔

رَاحَ یَـرَاحُ رِیْحًا. الیَوْمُ :تیز ہوا والا ہونا......البَیْتُ :ہوادار ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِفْتَحِ الْبَابَ حَتّٰی یَرَاحُ البَیْتُ" دروازہ کھولو تاکہ گھر ہوادار رہے......الـرِّیْحَ الشَّیْءُ: ہوا لگنا۔ القومُ الرِیحَ :ہوا میں داخل ہونا۔

رَاحَ یُـرَاحُ رَاحَۃً. لِلْمَعْرُوْفِ :بھلائی کو خوشی سے کرنے کے لئے جلدی کرنا۔

یَـدُهٗ لِلْاَمْرِ :سبک ہونا......الشَّجَرُ :نئے پتے نکالنا......الشَّیْءُ :بو محسوس کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَاحَ مِنکَ مَعْرُوْفًا" اس نے تم سے بھلائی حاصل کی۔

رَاحَ یَـرَاحُ رَوَاحًا ورَاحًا ورَاحَۃً ورِیَاحَۃً ورُؤُوْحًـا وارْیَحِیَّۃً. لِلْاَمْرِ :کسی کام کے لئے خوشی کے ساتھ متوجہ ہونا۔

رَاحَتْ تَـرَاحُ رَائِحَۃً. الاِبِلُ :اونٹوں کا شام کے وقت واپس آنا۔ رِیْـحَ :ہوا لگنا۔ صفت مَرُوْحٌ مَرِیْحٌ.

رَوِحَ یَرْوَحُ رَوَاحًا: کشادہ ہونا۔

رَوَّحَ. القَوْمَ :قوم کے پاس شام کے وقت آنا......الرَّجُلَ :آرام دینا۔

الاِبِـلَ :شام کے وقت باڑہ میں اونٹوں کو واپس لانا......بِـالجَمَاعَۃِ :تراویح کی نماز پڑھانا......قَـلْـبَـهٗ :کسی کے دل کو بیدار کر دینا۔

......الدُّهْنَ : تیل کو خوشبودار بنانا۔
عَلَيْهِ بِالْمِرْوَحَةِ : پنکھا جھلنا۔
أَرَاحَ إِرَاحَةً. الْقَوْمُ : ہوا میں داخل ہونا......
ہ : آرام پہنچانا......عَلٰى فُلَانٍ حَقَّهٗ : واپس کرنا......الْإِبِلَ : باڑہ کی طرف اُونٹوں کو واپس لانا'......الْمَعْرُوْفَ : بھلائی حاصل کرنا پانا'......الشَّيْءَ : بو محسوس کرنا......الْمَاءُ او اللَّحْمُ : پانی یا گوشت کا بدبودار ہونا۔
الرَّجُلُ : سانس لینا۔ شام کے وقت میں داخل ہونا۔ مرنا۔ کہا جاتا ہے. "أَرَاحَ فَأَرَاحَ" اس نے مرکر آرام پہنچایا۔
أَرْوَحَ الْمَاءُ : پانی کا بدبودار ہونا......الشَّيْءَ : بو محسوس کرنا......عَلَيْهِ حَقَّهٗ : واپس کرنا۔
رَاوَحَ. بَيْنَ الْعَمَلَيْنِ : باری باری مشغول ہونا......بَيْنَ رِجْلَيْهِ : باری باری ایک ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا۔
تَرَوَّحَ : شام کے وقت چلنا یا عمل کرنا۔
......الْقَوْمَ : قوم کے پاس شام کے وقت جانا......الشَّجَرُ : نئے پتے نکالنا......النَّبْتُ : نباتات کا طویل ہونا......الْمَاءُ : پانی کا بو دار ہونا......بِالْمِرْوَحَةِ : پنکھا ہلانا۔
الشَّيْءُ : بھڑک دار خوشبو والی ہونا۔
تَرَاوَحَ. الرَّجُلَانِ الْأَمْرَ : باری باری کرنا اور اسی سے یہ قول ہے "إِنَّ يَدَيْهِ تَتَرَاوَحَانِ بِالْمَعْرُوْفِ" اس کے دونوں ہاتھ باری باری بھلائی کو کرتے ہیں۔
اِرْتَاحَ : خوش ہونا......اللّٰهُ لَهٗ بِرَحْمَتِهٖ : مصیبت سے چھڑانا۔ کہا جاتا ہے "هُمَا يَرْتَوِحَانِ عَمَلًا" وہ دونوں نوبت بنوبت کرتے ہیں۔
اِسْتَرَاحَ اِسْتِرَاحَةً : آرام پانا۔ إِلَيْهِ : سکون پانا۔
اِسْتَرْوَحَ اِسْتِرْوَاحًا : آرام پانا۔ الشَّيْءَ : سونگھنا......الْغُصْنُ : ٹہنی کا ہوا سے ہلنا......الصَّيْدُ : شکار کا انسان کی بو محسوس کرنا......الشَّجَرُ : سرسبز کرنا۔
الرَّاحُ : مص۔ شراب۔ خوشی۔ نشاط۔ يَوْمٌ رَاحٌ : سخت ہوا کا دن۔
الرَّاحَةُ : مص۔ آرام۔ الرَّاحُ : کا واحد۔ یعنی ہتھیلی۔ صحن۔ کف دست۔ کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهٗ عَلَى الْقَفْ مِنَ الرَّاحَةِ" میں نے اس کو ایسی حالت میں چھوڑا کہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ کپڑے کی تہ۔ کہا جاتا ہے "اِطْوِ الثَّوْبَ عَلٰى رَاحَتِهٖ" کپڑے کو اس کی تہ پر لپیٹو۔ ج رَاحَات. لَيْلَةٌ رَاحَةٌ : تیز ہوا والی رات۔
الرَّوْحُ : آرام۔ نرم ہوا۔ انصاف جو شکایت کرنے والے کو آرام پہنچائے۔ مدد۔ خوشی۔ رحمت و مہربانی۔ يَوْمٌ رَوْحٌ : عمدہ و خوشگوار دن۔ سہانا دن۔
الرَّوْحَةُ : وراح کا اسم مرۃ۔ ج رَاحَات.
لَيْلَةٌ رَوْحَةٌ : سہانی رات۔
الرُّوْحُ : جان (مذکر و مؤنث) نفس۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خَفِيْفُ الرُّوْحِ" یعنی وہ لطیف و پاکیزہ ہے۔ وحی۔ حکم خداوندی۔ امر الٰہی۔ قرآن۔ پیغام خداوندی۔ جبرئیل۔ الرُّوْحُ الْأَعْظَمُ : اللہ تعالیٰ۔ رُوْحُ الْقُدُسِ : عیسائیوں کے نزدیک اقانیم ثلاثہ کا تیسرا اقنوم۔ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ : حضرت جبرئیل علیہ السلام نسبت کے لئے (رُوْحَانِي) ج أَرْوَاح : اور متقدمین حکماء کے نزدیک معدنیات کی ایک قسم۔ جیسے پارہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ نیز دواؤں کے ست و جواہر پر بولا جاتا ہے۔
الْأَرْوَاحُ الْخَبِيْثَةُ : شیاطین۔
الرَّوَحُ : دونوں ٹانگوں کے درمیان کشادگی وسعت۔
الرَّوَاحُ : مص۔ شام یا زوال آفتاب سے رات تک۔ اس کے مقابلہ میں صباح ہے۔ کہا جاتا ہے "خَرَجُوْا بِرَوَاحٍ مِنَ الْعَشِيِّ" وہ شام کی ابتداء میں نکلے۔ و "أَفْعَلُ ذَالِكَ فِيْ سَرَاحٍ وَرَوَاحٍ" میں صبح شام اس کو کرتا ہوں۔ (والرَّوِيْحَةُ والرَّوَاحَةُ والرَّاحَةُ) : خوشی جو یقین حاصل ہونے سے پیدا ہو۔
الرِّيْحُ : ہوا (مؤنث) ج أَرْيَاح وأَرْوَاح ورِيَاح ورِيَح و جج أَرَاوِيْح وأَرَايِيْح : بو۔ اچھی چیز۔ رحمت۔ مدد۔ غلبہ و قوت اور ہوائیں چار ہیں۔
الْجَنُوْبُ : دکھنی۔ الشَّمَالُ : اُتری۔
الصَّبَاءُ : پُروائی۔ الدَّبُوْرُ : پچھوائی۔
الرِّيْحَةُ : ہوا۔ بو۔
الرَّيْحَانُ : ہر ایک خوشبودار پودہ۔ معیشت و روزی۔ فرزند۔ ج رَيَاحِيْن.
الرَّيْحَانَةُ : گلدستہ۔
الرَّيِّحُ. مِنَ الْأَيَّامِ : تیز یا اچھی ہوا والا دن۔
الرَّائِحَةُ. رَائِحٌ : کا مؤنث۔ بو۔ ج رَائِحَات ورَوَائِح. الرَّوَائِحُ : شام کے وقت کی بارش یا بادل۔ کہا جاتا ہے "مَا لَهٗ سَارِحَةٌ وَلَا رَائِحَةٌ" یعنی اس کے پاس مویشی میں سے کچھ نہیں۔
الْأَرْوَحُ : ٹانگوں کے درمیان کشادگی والا۔ مؤنث رَوْحَاء ج رُوْح (......والْأَرْيَحُ) : کشادہ۔
الْأَرْيَحِيُّ : کشادہ اخلاق والا۔
الْأَرْيَحِيَّةُ : وہ خصلت جو انسان کو افعال حمیدہ اور فیاضی کرنے سے مسرور کرتی ہے۔
التَّرَاوِيْحُ : ترویحہ کی جمع۔ جس کے معنی مطلقاً بیٹھنے کے ہیں۔ پھر اس بیٹھنے کا اطلاق ہونے لگا جو رمضان کی راتوں میں چار رکعت پڑھ لینے کے بعد آرام حاصل کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ پھر ہر چار رکعت ہی کو ترویحہ کہنے لگے اور تراویح کا اطلاق پوری بیس رکعت نماز پر بھی ہوتا ہے جن کو رمضان میں پڑھتے ہیں۔ الْمَرَاحُ : روانہ ہونے یا واپس آنے کی جگہ۔
الْمُرَاحُ : اُونٹ یا گائے یا بکری کا باڑہ۔
الْمَرُوْحُ والْمَرِيْحُ : ہر وہ چیز جس کو ہوا لگے۔ يَوْمٌ مَرُوْحٌ : اچھی ہوا والا دن۔
الْمِرْوَحُ والْمِرْوَحَةُ : پنکھا۔ ج مَرَاوِح.
الْمَرْوَحَةُ : بیابان۔ ج مَرَاوِح.
الْمُرَوَّحُ : مفع۔ دُهْنٌ مُرَوَّحٌ : خوشبودار

تیل۔

المُسْتَرَاح: پاخانہ۔

رَادَ يَرُوْدُ رَوْدًا ورِيَادًا. الشَّیْئَ: طلب کرنا ...... الاَرْضَ: قیام کے لئے چراگاہ و پانی وغیرہ کی دیکھ بھال کرنا...... قَوْمَهٗ مَرْعًی او مَنْزِلًا: قوم کے لئے چراگاہ یا منزل کی تلاش کرنے کی کوشش کرنا۔

رَادَ يَرُوْدُ رَوَدَانًا ورِيَادًا: کسی چیز کی تلاش میں گھومنا اور آنا جانا۔ رَادَتِ الاِبِلُ: اُونٹوں کا چراگاہ میں آگے پیچھے آنا جانا۔

رَادَتْ رَوْدًا ورَوَدَانًا. المَرْاَةُ: پڑوسیوں کے ہاں اکثر آنا جانا...... الرِّيْحُ: ہوا کا نرم چلنا...... المَاشِيَةُ: مویشیوں کا چرنا۔

رَاوَدَهٗ مُرَاوَدَةً ورِوَادًا: چاہنا۔ رَاوَدَهٗ عَنْ وعَلٰی نفسِه: فریب دینا۔ برائی کی ترغیب دینا۔ پھسلانا...... عَلٰی كَذَا: ارادہ کرنا۔

رَوَّدَهٗ: طلب وجستجو پر اُکسانا۔

اِرَادَ اِرَادَةً: چاہنا۔ خواہش کرنا۔ راغب ہونا...... ہ: عَلَی الاَمْرِ: برانگیختہ کرنا۔

اَرْوَدَ اِرْوَادًا ومُرْوَدًا ومُرْوَدًا ورُوَيْدًا ورُوَيْدَاءَ رُوَيْدِيَةً. فِی السَّيْرِ: آہستگی سے چلنا۔ نرم چلنا۔

اِرْتَادَ اِرْتِيَادًا. الشَّیْئَ: طلب کرنا۔

اِسْتَرَادَ: فرمانبردار ہونا۔ لِاَمْرِ اللّٰهِ: حکم اللہ کی جانب لوٹ آنا اور جھک جانا۔

الدَّابَّةُ: جانور کا چرنا...... الرَّجُلُ: چل پھر کر روزی طلب کرنا۔

الرَّائِدُ. ج رَادَةٌ ورُدَّادٌ ورَائِدُوْنَ: جاسوس۔ وہ شخص جس کو لوگوں نے چارہ پانی کی تلاش میں بھیجا ہو۔ چکی کا دستہ۔ رَائِدُ العَيْنِ: آنکھ کا تنکا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ رَائِدُ الوِسَادِ" وہ غم کے لاحق ہونے کی وجہ سے غیر مطمئن ہے۔

الرَّادُ: بمعنی الرائد.

الرِّيْدُ: طلب۔ تلاش۔

الرَّادَةُ والرَّائِدَةُ والرُّوَادَةُ: پڑوسیوں کے گھروں میں بہت پھرنے والی عورت۔

الرُّوْدُ: مص۔ رِیْحٌ (رَوْدٌ و رَائِدَةٌ): نرم چلنے والی ہوا۔ کہا جاتا ہے "اِمْشِ عَلَی الرُّوْدِ" یعنی آہستہ چلو۔

اَلرَّاڈَارُ: راڈار۔ جنگی جہازوں کی آمد و رفتار اور ان کو روکنے کی معلومات دینے والا آلہ۔

اَلرَّادِيكَالِي: ایسے مذہب کی طرف نسبت والا جو کہ مکمل سیاسی اصطلاحات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

رُوَيْدٌ. اَرْوَدَ: کا مصدر مصغر ہے۔ کہا جاتا ہے "رُوَيْدًا" یعنی آہستہ۔ و"رُوَيْدَكَ زَيْدًا" و"رُوَيْدَ زَيْدٍ": یعنی زید کو مہلت دی۔ "وسَارُوْا سَيْرًا رُوَيْدًا و "سَارُوْا رُوَيْدًا" یعنی وہ لوگ نرمی و آہستگی سے چلے۔

الاَرْوَدُ: کام میں آہستگی کرنے والا اور کہتے ہیں "الدَّهْرُ اَرْوَدُ ذُوْغِيَرٍ" یعنی زمانہ اپنا کام سکون کے ساتھ کرتا ہے جس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ و"الدَّهْرُ اَرْوَدُ مُسْتَبِدٌّ": یعنی زمانہ معاملات میں نرم ہے اور غالب ہے۔

المِرْوَدُ: سرمہ کی سلائی۔ لگام کے حلقہ کا لوہا۔ چرخی کا ڈنڈا جس پر چرخی گھومتی ہے۔ کھونٹی ج مَرَاوِد.

المَرَادُ والمُسْتَرَادُ: چراگاہ میں اُونٹوں کے آنے جانے کی جگہ۔ مُسْتَرَادُ. الرَّجُلِ: آمد و رفت کی جگہ۔

المَرَاوِيْدُ: جانوروں کے باندھنے کی جگہ میں آنے جانے والی۔

الرَّوَنْدُ والرِّوَنْدُ والرَّاوَنْدُ: ریوند چینی۔ ایک دوا کا نام۔

رَازَ: (ن) رَوْزًا. الحَجَرَ: پتھر اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا...... الرَّجُلَ: آزمانا...... الدِّيْنَارَ: دینار کا وزن معلوم کرنے کے لئے تولنا۔

الاَرَاضِيَ: زمین کے پاس قیام کرنا اور اسے قابل کاشت بنانا...... مَا عِنْدَهٗ: طلب کرنا۔ چاہنا۔ صفت (رَائِزٌ) ج رَازَةٌ.

رَوَّزَ. الكَلَامَ اوالرَّاْیَ: آہستہ آہستہ غور کرنا۔

رَازَاَهٗ: آزمائش کرنا۔

الرَّازِي: منسوب بہ شہر رے۔

الرُّوَيْزِيُّ: بڑی چادر۔

الرَّازُ: معماروں کا سردار۔ ج رَازَةٌ اور اس کی اصل رَائِزٌ ہے۔ مثل شاکٍ و شائک کے۔

الرِّيَازَةُ: معماری۔

المَرَازُ و المَرَازَةُ: وزن۔ مقدار۔

المَرَازَانِ: دونوں پستان۔

الرُّوْزْنَامَة: روزنامچہ۔ کیلنڈر۔ جنتری (کلمہ فارسی ہے روز اور نامہ سے مرکب ہے)

رَاسَ يَرُوْسُ رَوْسًا: متکبرانہ چلنا۔ بہت کھانا...... السَّيْلُ الغُثَاءَ: سیلاب کا کوڑا کرکٹ بہالے جانا۔

اِسْتَرَاسَ: کھانا طلب کرنا۔

الرَّوْسُ: مص۔ مرد۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ رَوْسُ سُوْءٍ" وہ برا آدمی ہے۔ عیب۔ بہت کھانا۔

رَوَائِسُ. الاَوْدِيَةِ: وادیوں کے بلند حصے۔

رَوَائِسُ. السَّحَابِ: اگلے بادل۔

رَاشَ يَرُوْشُ رَوْشًا: بہت کھانا۔

...... ہ المَرَضُ: کمزور کرنا۔

الرَّاشُ. مِنَ الجِمَالِ اوالرِّمَاحِ: کمزور اُونٹ یا نیزہ۔ یہ رَائِشٌ کا مخفف ہے۔ مؤنث رَاشَةٌ.

الرَّوْشُ: ہلکی عقل۔

الاَرْوَشُ: ہلکی عقل والا۔ مؤنث رَوْشَاءُ.

رَاضَ: (ن) رَوْضًا: بے وقوفی کے بعد عقل مند ہونا۔

رَاضَ يَرُوْضُ رَوْضًا ورِيَاضَةً ورِيَاضًا. المُهْرَ: بچھیرے کو سدھانا۔ صفت (رَائِضٌ) ج رَاضَةٌ ورُوَّاضٌ ورُوَّضٌ ورَائِضُوْنَ اور صفت مفعولی (مَرُوْضٌ): مؤنث مَرُوْضَةٌ.

رَوَّضَ. المُهْرَ: بچھیرے کو خوب سدھانا ...... الرَّجُلُ: باغوں میں رہنا...... المَطَرُ

الارض: باغ کی مانند بنا دینا۔
راوضہ۔ علی الامر: کسی کو کسی کام پر بہلا پھسلا کر لگا دینا۔
اراض۔ اراضۃ: سیراب ہونا۔
القوم: سیراب کرنا۔۔۔۔۔المکانُ: بکثرت باغات ہونا۔۔۔۔۔السّٰۃ الارض: مرغزار بنانا۔ باغات بنانا۔۔۔۔۔الحوضُ: حوض کی تہ کا پانی سے ڈھکنا۔
اروض۔ المکانُ: بکثرت سرسبزی و باغات والی ہونا۔۔۔۔۔الارضُ مِنَ المطرِ: زمین کا بارش سے تر ہونا۔
تراوض۔ القومُ فی الامرِ: کسی معاملہ میں باہم مناظرہ کرنا۔۔۔۔۔فی البیعِ والشراءِ: آپس میں خرید و فروخت میں جھگڑنا۔
ارتاض۔ المُهرُ: بچھیرے کا سدھ جانا۔ کہا جاتا ہے "ارتاضتِ القوافی الصعبۃُ للشاعرِ" یعنی شاعر کی مشکل قوافی کی آمد ہوئی۔
استراض استراضۃ: المکانُ: جگہ کی سطح کا پانی سے ڈھکنا۔ کشادہ ہونا۔ النفسُ: خوش ہونا۔۔۔۔۔المکانُ: بکثرت باغات والی ہونا۔
الروض: مص۔ باغ۔ وہ زمین جو مختلف قسم کے نباتات سے سرسبز ہو۔
الروضۃ: باغ۔ ج رَوض و ریاض و روضات و ریضان۔ روضاتُ الجنّاتِ: باغوں کے بہترین ٹکڑے۔ الروضۃُ: حوض کا بقیہ پانی۔ کہا جاتا ہے "فی الحوضِ روضۃٌ من الماءِ" حوض میں تھوڑا پانی ہے جس نے زمین کو چھپالیا ہے۔
الریضۃ۔ الروضۃ: میں ایک لغت۔
الریاضۃ: مص۔ جسمانی ورزش۔ بری حالت کو اچھی حالت سے بدلنا۔ اخلاقِ نفسانی کی تہذیب۔ عبادت اور حقائقِ ایمانی میں غور و فکر کرنا۔
العلمُ الریاضی وعلمُ الریاضیات: علمِ حساب۔ الجبرا و جیومیٹری وغیرہ علوم۔

الرَّیِّض: وہ جانور جس کو سدھایا جانا شروع کیا گیا ہو۔ مذکر و مؤنث اس میں برابر ہیں۔ "امرٌ ریِّضٌ" غیر محکم کام۔
الرَّیضۃ: باغ۔
المراض: نرم نشیبی زمین میں سخت جگہ جو پانی کو روک لے۔ ج مرایض و مراضات۔
ارضٌ (مُستَروضۃٌ): عمدہ نباتات اگانے والی زمین۔ نباتٌ مُستَروضٌ: نباتات جو بڑھنے اور لمبے ہونے میں انتہا کو پہنچ گئی ہو۔
راطَ یَروطُ ویَریطُ روطًا وریطًا بالمکانِ: پناہ ڈھونڈنے والے کی مانند ہونا۔
راعَ یَروعُ روعًا ورُووعًا۔ مِنہُ: گھبرانا۔ صفت (رائع و رَوع)۔۔۔۔۔فی یدی کذا: فائدہ دینا۔ راعۃُ الامرُ: گھبرا دینا۔ تعجب میں ڈالنا۔
راعَ یَروعُ ویَریعُ رُواعًا: لوٹنا۔ واپس ہونا۔
رِیعَ۔ فلانٌ: گھبرانا۔ ڈرنا۔
اراعہ و روّعہ: گھبرا دینا۔ ڈرانا۔ تعجب میں ڈالنا۔
رَوِعَ (س) رَوَعًا۔ اروع: ہونا۔ (دیکھئے لفظ اَروَع)
اَروعَ اِرواعًا۔ الراعی الغنمَ: چرواہے کا بکریوں کو ڈانٹنا۔
اِرتاعَ وتَروّعَ۔ مِنہُ ولہُ: ڈرنا۔ اِرتاعَ للخبرِ: خبر کی وجہ سے خوش ہونا۔
الرَّوع: مص۔ خوف۔ ڈر۔ لڑائی۔
الرَّوعۃ: ڈر۔ حسن و جمال کا حصہ۔
الرُّوع: دل کا سیاہ نقطہ اور بقول بعض دل میں ڈر کی جگہ۔ ذہن۔ عقل۔ کہا جاتا ہے "افرِخ روعک" اپنے دل کو مطمئن رکھو۔
الروع۔ اروع: کا اسم (دیکھئے لفظ اروع)
الاروع: حسن یا بہادری وغیرہ سے تعجب میں ڈالنے والا۔ ہوشیار۔ ذکی۔ ج روع واراوع۔ مؤنث روعاء۔ قلبٌ اروعُ: جلدی گھبرا جانے والا دل۔

فلانٌ۔ (رُوّاع) القلبِ: ہوشیار۔ ذکی۔
الرائع: فا۔ حسن یا بہادری وغیرہ سے تعجب میں ڈالنے والا۔ ج رائعون و رُوّع: مؤنث۔ رائعۃ ج روائع و رُوّع۔ کلامٌ رائعٌ: خوشگوار کلام۔
رائعۃُ الشیبِ: بڑھاپے کی ابتداء میں
رائعۃُ النہارِ او الضحی: دن یا چاشت کے وقت کا بڑا حصہ۔
المُروَّع: خوفزدہ۔ درست الہام پانے والا۔
راغَ: (ن) روغًا و روَغانًا۔ الصیدُ: شکار کا ادھر ادھر جانا۔۔۔۔۔الرجلُ عن الطریقِ: مکر و فریب کے راستہ سے کترا کترا کر چلنا۔
الی کذا: چپکے سے کسی جانب مائل ہو جانا۔
۔۔۔۔۔علیہ بالضربِ: مارنے کے لئے ٹوٹ پڑنا۔
روّغ۔ اللقمۃَ فی الدسمِ: لقمہ کو اچھی طرح چکنائی میں الٹ پلٹ کر تر کرنا۔
راوغہ مُراوغۃ: کشتی لڑنا۔ فریب دینا۔
راوغہ علی الامرِ: پھسلانا ورغلانا۔
راوغ القومُ: مکر و فریب سے ایک دوسرے کو طلب کرنا۔
اراغہٗ اراغۃً و ارتاغہٗ ارتیاغًا: مکر و فریب سے طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "ما زِلتُ اُریغُ حاجۃً لی" میں ہمیشہ اپنی حاجت کو طلب کرتا رہا اور کہا جاتا ہے "ارتاغ العقابُ الصیدَ" عقاب شکار کا پیچھا کرنے میں ادھر ادھر جاتا رہا۔ اراغہ علی امرٍ وعن امرٍ: پھسلا بہلا کر طلب کرنا۔۔۔۔۔اراغ الرجلَ: دھوکا دینا۔
تروّغ۔ الحمارُ: گدھے کا خاک میں لوٹنا۔
تراوغا: ایک دوسرے کو فریب دینا۔ باہم کشتی کرنا۔
الرائغ: فا۔ طریقٌ رائغٌ: کج راستہ۔
الرَّواغ والرُّوَیغۃ: مکر و حیلہ۔
الرَّوّاغ: بہت فریب و مکر کرنے والا۔ لومڑی۔ کہا جاتا ہے "ہو ثعلبٌ روّاغٌ" و

هُمْ ثَعَالِبُ رَوَّاغَةٌ" وہ یا وہ لوگ فریب دینے والی لومڑی کی مانند ہیں۔

الرِّيَاغ: سرسبزی۔

رَافَ يَرَافُ. رَأَفَ يَرْأَفُ: میں ایک لغت ہے۔

الرُّوف: سکون اطمینان۔

الرُّوفَة: رحمت۔

رَاقَ يَرُوقُ رَوْقًا. الشَّرَابُ: صاف ہونا ...... عَلَيْهِ: فضیلت وخوبی میں بڑھ جانا۔

رَاقَهُ وَرَوْقًا وَرَوَقَانًا. الشَّيْءُ: تعجب میں ڈالنا۔ پسند آنا۔ خوش کرنا۔

رَوِقَ يَرْوَقُ رَوَقًا: اوپر کے دو لمبے دانتوں والا ہونا۔ صفت (أَرْوَق): مؤنث رَوْقَاء ج رُوْق.

رَوَّقَ. الشَّرَابُ: صاف کرنا۔ رَوَّقَ بِضَاعَتَهُ: سامان بیچ کر عمدہ سامان خریدنا

(رَوَّقَ وَأَرْوَقَ إِرْوَاقًا) اللَّيْلُ: تاریکی پھیلانا۔

رُوِّقَ. الْبَيْتُ: سائبان بنایا جانا۔

رَاوَقَهُ مُرَاوَقَةً: کسی کے برآمدہ کے مقابل برآمدہ بنانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مُرَاوِقِي" اس کا برآمدہ میرے برآمدہ کے مقابل ہے۔

أَرَاقَ إِرَاقَةً الْمَاءَ: بہانا...... دَمَهُ: خون گرانا۔ کنایہ قتل کرنے سے۔

الرَّائِق: فا۔ ج۔ رَوَق وَرُوقَة.

الرَّوْق: مص۔ سینگ...... مِنَ الْبَيْتِ: سائبان، برآمدہ...... مِنَ الشَّبَاب: جوانی کی رونق وابتداء...... مِنَ الْخَيْلِ: خوبصورت گھوڑا...... مِنَ اللَّيْلِ: رات کا ایک حصہ۔ مِنَ الْمَاءِ وَنَحْوِهِ: صاف۔ رَوْقُ الْفَرَسِ: نیزہ جو گھوڑے کے کانوں کے درمیان میں رکھا ہوا ہو۔ اس صورت میں گھوڑے کو "أَرْوَق" کہتے ہیں۔ الرَّوْق: خالص محبت۔ چیز کی زیادتی۔ بارش۔ عمر۔ پردہ۔ بڑا خیمہ۔ جماعت۔ کہا جاتا ہے "دَاهِيَةٌ ذَاتُ رَوْقَيْنِ" یعنی بڑی مصیبت و "رَمَى بِأَرْوَاقِهِ عَلَى الدَّابَّةِ": یعنی وہ سوار ہوا و "أَلْقَى بِأَرْوَاقِهِ عَنِ الدَّابَّةِ": یعنی وہ دابہ سے اتر پڑا۔ و "أَلْقَى أَرْوَاقَهُ": یعنی وہ تیز دوڑا۔ نیز بمعنی اطمینان کے ساتھ اقامت کی۔ و "ضَرَبَ رَوْقَهُ بِمَنْزِلِ كَذَا": وہ فلاں منزل پر اترا اور اس نے خیمہ لگایا۔ "وأَلْقَى عَلَيْكَ أَرْوَاقَهُ وَشَرَاشِرَهُ": اس موقع پر بولتے ہیں جب یہ کہنا ہو کہ تم فلاں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔ و "أَلْقَتِ السَّحَابَةُ أَرْوَاقَهَا" بادل نے اپنا دھانہ کھول دیا۔

الرُّوَاق وَالرِّوَاق: برآمدہ۔ سائبان۔ چھت سے لے کر نیچے تک کا پردہ۔ ج أَرْوِقَة رِوَاقَات وَرُوُق. رِوَاقُ الْعَيْنِ: ابرو۔ رِوَاقُ اللَّيْلِ: رات کا ابتدائی حصہ۔

الرَّاوُوق: چھنا۔ برتن جس میں شراب صاف کی جائے۔ پیالہ۔

رَيِّقُ. الشَّبَاب: جوانی کی رونق وابتداء اور کہا جاتا ہے "كُنْتُ فِي رَيِّقِ زَمَانِي" میں اپنے زمانہ کی ابتداء میں تھا۔ و "رَيِّقُ كُلِّ شَيْءٍ": ہر چیز کا افضل حصہ۔

الرَّوَق: اوپر کے دو دانتوں کا لمبا ہونا (اور یہ عیب ہے)

الرَّوْقَة: بہترین حسن وجمال۔

الرُّوقَة: رائق کی جمع۔ بہتر لوگ۔ کہا جاتا ہے "غِلْمَانٌ رُوقَةٌ" خوبصورت لڑکے اور یہی مذکر، مؤنث، واحد اور جمع کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "غُلَامٌ رُوقَةٌ جَارِيَةٌ رُوقَةٌ وَجَوَارٍ رُوقَةٌ".

الأَرْوَق: سینگ والا۔ اوپر کے دو بڑھے ہوئے دانتوں والا۔

الْمُرَوَّق: صاف کیا ہوا۔ نتھارا ہوا۔ بَيْتٌ مُرَوَّقٌ: سامنے پردہ لٹکا ہوا مکان۔

الرَّوْكَة وَالرَّوْكَاء: نر اُلو کی آواز۔

رَوَّلَ. الْفَرَسُ: گھوڑے کی رال بہنا۔ رَوَّلَ الْخُبْزَ: گھی سے روٹی کو اچھی طرح تر کرنا۔

الرُّوَال: گھوڑے کی رال۔ ج رَوَاوِيل.

الْمِرْوَل: بہت رال والا۔

رَامَ: (ن) رَوْمًا وَمَرَامًا. الشَّيْءَ: ارادہ کرنا۔ صفت (رَائِمٌ) ج رُوَّم وَرُوَّام.

رَوَّمَ: ٹھہرنا...... فُلَانًا وَبِهِ: خواہش دلانا......

رَايَهُ: ایک چیز کے بعد ایک چیز کا ارادہ کرنا۔

تَرَوَّمَ. بِهِ: ٹھٹھا کرنا۔

الرَّام: ایک درخت کا نام۔

الرَّامَة: جوہڑ۔ ایک دیہاتی موضع کا نام۔ اشعار میں اکثر اس کا استعمال تثنیہ سے ہوتا ہے۔

الرُّوْم وَالرُّوْم: کان کی لو۔

الرُّوْم وَالأَرْوَام: بحر متوسط کے شمال کے رہنے والے لوگ۔ واحد (رُومِيٌّ): نصرانیوں کا ایک گروہ۔ بَحْرُ الرُّوْم: بحر متوسط جس کو بحرِ ابیض بھی کہتے ہیں۔

رُوْمَة وَرُومِيَة: قدیم اور مشہور شہر کا نام جو اٹلی کا دارالسلطنت ہے۔ نسبت کے لئے رُوْمَانِيٌّ.

الرُّوْمِي: خالی کشتی کا بادبان۔

الرُّوْمَة: سریش جس سے تیر کا پر جوڑا جاتا ہے۔

الرُّومَنْطِيقِيَّةُ أَوِ الرُّومَانِسِيَّةُ: ادبی نظریہ جس میں شعور اور خیال عقل پر غالب ہوتا ہے اور انفرادی تسلط ہوتا ہے۔

الْمَرَام: مقصد۔ مطلب۔ ج مَرَامَات.

رَانَ يَرُوْنُ رَوْنًا. الأَمْرُ: سخت ہونا۔ رَانَتِ اللَّيْلَةُ: سخت خوفناک ہونا۔

الرُّوْن: سختی۔ ج رُؤُوْن.

رُوْنَةُ. الشَّيْءِ: چیز کا بڑا حصہ۔ چیز کی سختی۔ کہا جاتا ہے "كَشَفَ اللّٰهُ عَنْكَ رُوْنَةَ هٰذَا الأَمْرِ" اللہ تعالی تم سے اس معاملہ کی سختی کو دور کریں۔

الأَرْوَنَان: سخت۔ دشوار (الأَرْوَنَان وَالأَرْوَنَانِيّ): ہر چیز کی سختی (مثلاً سردی، گرمی، خوشی، غمی، شور وغیرہ کی) مؤنث أَرْوَنَانَة وَأَرْوَنَانِيَّة.

مَرُوْنٌ. بِهِ: مغلوب۔

الرَّوْنَد وَالرِّوَنْدُ وَالرَّوَانِدُ: ایک پودا جس

کے پتے چوڑے ہوتے ہیں۔ طبی فائدہ معدہ کو طاقت اور اخراج مادہ ہے۔

رَاهَ: (ن) رَوْهًا ورُوَاهًا. الماءُ: پانی کا سطح زمین پر لہر مارنا۔

رَوَىٰ: (ض) رِوَايَةً. الحديثَ: نقل کرنا۔ بیان کرنا۔ صفت رَاوٍ۔ ج رُوَاةٌ ورَاوُونَ...... الحَبْلَ: رسی بٹنا...... الرَّحْلَ: اُونٹ پر رسی سے کجاوہ باندھنا...... القَوْمَ: قوم کے لئے پانی لانا۔

رَوِيَ: (س) رِيًّا ورَيًّا ورِوًى. مِنَ الماءِ: سیراب ہونا۔ صفت (رَيَّان): مؤنث رَيَّا۔ ج رِوَاء...... الشجرُ: سرسبز ہونا۔

رَوَّىٰ تَرْوِيَةً: سفر میں پانی ساتھ لے جانا...... ہ الشِعرَ: شعر کی روایت کرنے پر آمادہ کرنا...... النباتَ: نباتات کو پانی دینا۔

رَوَّىٰ في الأمرِ: غور وفکر کرنا۔

تَرَوَّىٰ تَرَوِّيًا: سیراب ہونا۔ غور وفکر کرنا...... الحديثَ: نقل کرنا۔ بیان کرنا...... القَوْمُ: سفر میں پانی ساتھ لے جانا۔ تَـرَوَّتْ مُفَاصِلُهٗ: جوڑوں کا معتدل ومضبوط ہونا۔

اِرْتَوَىٰ. اِرْتِوَاءً مِنَ الماءِ: سیراب ہونا۔ الحَبْلُ: رسی کا بٹ جانا۔ مفاصِلُهٗ: جوڑوں کا معتدل ومضبوط ہونا۔

الرِّيُّ: سیرابی۔ ایک درخت کا نام۔ خوش حالی وزیادتی نعمت۔

الرِّوَىٰ: سیراب کرنے والا بہت پانی۔

الرَّوُّ: سرسبزی (اس کی اصل رَوْيٌ ہے یا کو واو سے بدل دیا گیا ہے۔)

الرَّيَّا: عمدہ خوشبو۔ عَيْنٌ (رَيَّةٌ): بہت پانی والا چشمہ اور کہا جاتا ہے "مِنْ أَيْنَ رِيَّتُكُمْ" کہاں سے تم پانی لاتے ہو۔

الرِّيَةُ. رَوِيَ: کا اسم نوع۔ پھیپھڑا۔ رِيَةُ البَحْرِ: سمندر کے حیوانات میں سے ایک قسم ہے۔

الرِّوِيُّ. مِنَ الشُّرْبِ: پوری سیرابی۔ کہا جاتا ہے "شَرِبْتُ شُرْبًا رَوِيًّا" میں نے خوب سیراب ہو کر پیا۔ مَـاءٌ رَوِيٌّ اور سیراب کرنے والا پانی اور ایسے ہی کہا جاتا ہے "كَأْسٌ رَوِيَّةٌ" الرَّوِيُّ: [illegible] بارش والا بادل۔ تندرست وصحیح العقل۔ [illegible]انے والا۔ قافیہ کا حرف۔

الرَّوِيَّةُ. الرَّوِيُّ: کا مؤنث۔ امور میں غور وفکر۔ حاجت۔ قرض وغیرہ کا بقیہ۔

الرَّيَّانُ: سیراب۔ سرسبز ٹہنی وغیرہ۔ مؤنث رَيَّا۔ ج رِوَاء. وَجْهٌ رَيَّانُ: پُرگوشت چہرہ اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ رَيَّانٌ مِنَ العِلْمِ وهُمْ رِوَاءٌ مِنْهُ" فلاں یا وہ لوگ بہت علم والے ہیں۔

الرِّوَاءُ. ج أَرْوِيَةٌ (المِرْوَىٰ) ج مَرَاوٍ ومَرَاوِيُّ: جانور پر بوجھ باندھنے کی رسی۔

الرَّوَاءُ: خوشگوار پانی۔ سیراب کرنے والا۔ بہت پانی۔

الرُّوَاءُ: خوشنمائی۔ چہرہ کی رونق۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ لَهٗ رُوَاءٌ" مرد کہ اس کے چہرہ پر رونق ہے۔

الرَّاوِيَةُ: حدیث یا اشعار کو نقل کرنے والا تا مبالغہ کے لئے ہے۔ ج رَوَايَا: جانور جس پر پانی لاد کر لایا جائے۔ پانی کی پکھال۔

الأُرْوِيَّةُ والإِرْوِيَّةُ: پہاڑی بکری۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ ج أَرَاوِيُّ و أَرَاوٍ أَرْوَىٰ.

يَوْمُ (التَّرْوِيَةِ): ماہ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ۔ اس وجہ سے کہ اس تاریخ میں عرفات میں جانے کے لئے اُونٹوں کو پانی پلایا کرتے تھے یا یہ وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس تاریخ میں اپنے خواب کے معاملے میں غور وفکر کیا تھا۔

رَابَهٗ يَرِيبُهٗ رَيْبًا: شک یا تہمت میں ڈالنا۔ کسی سے کوئی ناپسند بات دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يَرِيبُهٗ أَحَدٌ بِشَيْءٍ" فلاں کو کوئی کسی چیز سے قلق میں نہیں ڈال سکتا۔

أَرَابَهٗ إِرَابَةً: شک میں ڈالنا۔ قابل شک ہونا۔ بے قرار کرنا...... الرَّجُلُ أَوِ الأَمْرُ: قابل شک ہونا۔ کہا جاتا ہے "أَرَابَهٗ مِنْهُ أَمْرٌ" یعنی اس نے اس کے ساتھ بدگمانی کی اور تہمت کا یقین نہیں کیا۔

تَرَيَّبَ تَرَيُّبًا. مِنْهُ: خوف کرنا، ڈرنا...... بِهٖ: کسی سے کوئی شک کی چیز دیکھنا۔

اِرْتَابَ اِرْتِيَابًا. مِنَ الشَّيْءِ: شک کرنا بِفُلَانٍ: تہمت لگانا۔

اِسْتَرَابَ اِسْتِرَابَةً: شک میں پڑنا...... بِهٖ: کسی سے کوئی شک کی چیز دیکھنا۔

الرَّيْبُ: تہمت۔ شک۔ حاجت۔

رَيْبُ المَنُونِ: گردش زمانہ۔

الرِّيبَةُ: شک وتہمت۔ بے قراری۔ بے کلی۔ ج رِيَبٌ.

أَمْرٌ (رَيَّابٌ): ڈرانے والا معاملہ۔

رَاثَ يَرِيثُ رَيْثًا وتَرَيَّثَ: تاخیر کرنا، دیر کرنا۔

رَيَّثَ: جھکنا۔ کہا جاتا ہے "رَيَّثَ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ" یعنی جس معاملہ میں وہ تھا اس میں کوتاہی کی...... الشَّيْءَ: نرم کرنا۔

أَرَاثَهٗ إِرَاثَةً: دیر کرانا۔

اِسْتَرَاثَهٗ اِسْتِرَاثَةً: دیر کرنے والا پانا۔ دیر کرنے والا سمجھنا۔

الرَّيْثُ: مقدار۔ مہلت۔ کہا جاتا ہے "وَقَفَ (رَيْثَمَا) صَلَّيْنَا" جب تک ہم نے نماز پڑھی وہ ٹھہرا رہا۔ و "مَا قَعَدْتُ عِنْدَهٗ إِلَّا رَيْثَ أَعْقِدُ شِسْعِي" میں اس کے پاس تسمہ باندھنے کی مقدار بیٹھا۔ یہاں لفظ ریث بغیر مـا: کے اور فعل مضارع بغیر ان کے مستعمل ہے جیسے کہ يُرِيدُ يَفْعَلُ بجائے يُرِيدُ أَنْ يَفْعَلَ کے ہے۔

الرَّيِّثُ: سست۔ دیر کرنے والا۔ رَجُلٌ (مُرَيَّثُ) العَيْنَيْنِ: کمزور نظر والا۔

رَاخَ يَرِيخُ رَيْخًا ورَيَخَانًا ورُيُوخًا: ذلیل ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔

رَيَّخَهٗ: کمزور کرنا۔

المُرِيخُ: سینگ کے اندر کی نرم چھوٹی ہڈی۔ ج أَمْرِخَةٌ.

الرَّيْدُ: پہاڑ کا باہر کو نکلا ہوا کنارہ۔ ج رُيُودٌ.

رِبُخ (رَيْدَةً ورَادَةً رَيْدَانَةً): نرم ہوا۔
رِيْرَ. القَوْمُ: ارزانی وفراخ سالی میں پہنچنا۔
رَيَّرَ. القَوْمُ: موٹا یا غالب ہونا۔ رَيَّرَتِ البِلَادُ: ارزانی وفراخ سالی والے ہونا۔ رَيَّرَ القَوْمُ: ارزانی وفراخ سالی میں پہنچنا۔
الرِّيْرُ: رال جو بچہ کے منہ سے نکلے۔ (الرِّيْرُ والرِّيْرُ والرَّارُ): ہڈی کا مغز جو لاغری کی وجہ سے پگھل چکا ہو۔
الرَّائِرَةُ: زانو کی ہڈی کا مغز۔
رَاسَ يَرِيْسُ رَيْسًا ورَيَسَانًا: متکبرانہ چال چلنا...... الشَّيْئَ: کسی چیز کی پوری حفاظت کرنا ...... القَوْمَ: برتر ہونا' غالب ہونا۔
الرَّئِيْسُ: سردار قوم۔
رَاشَ يَرِيْشُ رَيْشًا: مال ومتاع جمع کرنا...... ہ: کھلانا۔ پہنانا۔ مدد کرنا۔ غنی بنانا ...... ہ مَالًا: دینا...... مِنْ حَالِهِ: درست کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يَرِيْشُ ولَا يَبْرِي" فلاں نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ فائدہ۔ و "لَا تَرِشْ عَلَيَّ" میری گفتگو میں دخل مت دو۔
(...... وأَرَاشَ ورَيَّشَ "السَّهْمَ): پرلگانا۔
رَيَّشَ السَّقَمُ فُلَانًا: کمزور کرنا۔
اِرْتَاشَ. السَّهْمَ: تیر میں پرلگانا
(...... وتَرَيَّشَ): خوش حال ہونا۔
اَلرِّيْشُ: پرندوں کے پر۔ پرندوں کے لئے زینت اور حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ ان کی (پروں کی) پانچ اقسام ہیں۔ (۱) اَلْقَوَادِمُ (۲) اَلْمَنَاكِبُ (۳) اَلْخَوَافِي (۴) الاَبَاهِرُ (۵) اَلْكُلَى.
الرِّيْشُ: پرندے کے پر۔ واحد (رِيْشَةٌ) ج رِيَاشٌ وأَرْيَاشٌ. الرِّيْشُ: لباس فاخرہ۔ متاع خانہ۔ مال۔ سرسبزی۔ معاش۔
الرَّاشُ: پرندے کے پر۔ ج أَرْيَاشٌ.
جَمَلٌ رَاشٌ: کمزور اونٹ۔ رَجُلٌ رَاشٌ: مالدار مرد۔ رُمْحٌ رَاشٌ: کمزور نیزہ۔ طَيْرٌ رَاشٌ: پرندہ جس کے پر نکل آئے ہوں۔ مؤنث رَاشَةٌ كَلَأٌ (رَيْشٌ ورَيِّشٌ): بہت پتیوں والی گھاس۔

الرَّيَشُ: کان یا چہرہ پر بکثرت بال۔
الرَّيْشَاءُ. مِنَ النُّوقِ: کانوں پر بکثرت بال والی اُونٹنی۔
الرِّيَاشُ: عمدہ لباس وسامان۔ سرسبزی۔ معاش۔ مال۔
الرَّيَّاشُ: تیروں پر پر لگانے والا۔
الرَّائِشُ: فا۔ رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کا بچولیا۔ پردار تیر۔
الأَرْيَشُ: کانوں یا چہرہ پر بہت بال والا۔ مؤنث رَيْشَاءُ ج رِيْشٌ ورَجُلٌ أَرْيَشُ: مال ولباس والا مرد۔
المَرِيْشُ والمُرَيَّشُ. مِنَ السِّهَامِ: پرلگایا ہوا تیر۔ والبُرْدُ المُرَيَّشُ: پروں کے نقش والی چادر۔ المُرَيَّشُ: بہت بالوں والا' کم گوشت والا۔ کمزور پیٹھ والا۔
المُرَيَّشُ مِنَ الرِّجَالِ: سر میں شاہی اعزاز کا پرلگانے والا۔
الرَّيْطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر کپڑا جو چادر کی مانند ہو۔ کفن۔ ج رَيْطٌ ورِيَاطٌ.
الرَّائِطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔
رَاعَ يَرِيْعُ رَيْعًا ورُيُوْعًا ورِيَاعًا ورَيَعَانًا. الشَّيْئُ: نشوونما پانا۔ زائد ہونا...... الزَّرْعُ: کھیتی کا بڑھنا (...... رَيْعًا) السَّرَابُ: سراب کا کبھی ظاہر ہونا کبھی ناپید ہونا...... مِنْهُ: ڈرنا ...... عَنْهُ وإِلَيْهِ: واپس آنا۔ کہا جاتا ہے "هَرَبَتِ الإِبِلُ فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِيْ فَرَاعَتْ إِلَيْهِ" اُونٹ بھاگ پڑے اور چرواہے نے آواز دی تو سب اس کے پاس واپس آگئے۔ و "فُلَانٌ لَا يَرِيْعُ لِكَلَامِكَ": فلاں تیری بات نہیں مانتا۔
رَيَّعَ. القَوْمُ: جمع ہونا...... الطَّعَامُ: بڑھنا اور زیادہ ہونا...... الطَّعَامَ: بڑھانا اور زیادہ کرنا۔
أَرَاعَ إِرَاعَةً. الزَّرْعُ: کھیتی کا بڑھنا...... اللّٰهُ الزَّرْعَ: کھیتی کو بڑھانا...... القَوْمُ: بڑھی ہوئی کھیتی والی ہونا...... الإِبِلُ: اُونٹوں کا بہت بچوں والے ہونا۔

تَرَيَّعَ: ٹھہرنا۔ بے قرار ہونا۔ حیران ہونا...... المَاءُ: بہنا۔ السَّرَابُ: سراب کا کبھی ظاہر ہونا کبھی ناپید ہونا...... القَوْمُ: اکٹھا ہونا۔
...... يَدَاهُ بِالجُوْدِ: فیاضی کرنا۔
اِسْتَرَاعَ اِسْتِرَاعَةً: حیران ہونا...... يَدَاهُ بِالْجُوْدِ: فیاضی کرنا۔
الرَّيْعُ: مص۔ سراب کی اضطرابی کیفیت۔ خوف...... مِنْ كُلِّ شَيْئٍ: ہر چیز کا اوّل و افضل۔ مِنَ الضُّحٰى: چاشت کے وقت کی روشنی وچمک...... مِنَ الدِّرْعِ: دامن و آستین کی زیادتی۔ الرَّيْعُ: ہر چیز کی زیادتی اور کہا جاتا ہے "لَيْسَ لَهُ رِيْعٌ: اس کے لئے پیداوار نہیں۔
الرِّيْعُ: بلند ٹیلہ۔ بلند جگہ۔ پہاڑ کا کشادہ راستہ۔ وادی کی بلندی سے پانی بہنے کی جگہ۔ عیسائیوں کا گرجا۔ کبوتروں کا برج۔ ج رِيَاعٌ ورُيُوْعٌ وأَرْيَاعٌ.
الرِّيْعَةُ: بلند زمین۔ اکٹھی جماعت۔
الرَّيْعَانُ. مِنْ كُلِّ شَيْئٍ: ہر چیز کا اوّل و افضل أَرْضٌ (مَرِيْعَةٌ): سرسبزی والی زمین۔
مَطَرٌ (مُرِيْعٌ): سرسبزی لانے والی بارش۔
نَاقَةٌ (رَيْعَانَةٌ ومِرْيَاعٌ): جلدی اور بہت دودھ والی اُونٹنی۔
رَاغَ يَرِيْغُ رَيْغًا: بھاگنا۔
رَيَّغَ تَرْيِيْغًا. الثَّرِيْدَةَ: گھی میں تر ہونا۔
تَرَيَّغَتِ. الثَّرِيْدَةُ: گھی میں تر کرنا۔
الرِّيْغُ: گرد وغبار۔ مٹی۔
المُرَيَّغُ: خاک آلود۔
رَافَ يَرِيْفُ رَيْفًا وأَرْيَفَ إِرْيَافًا وتَرَيَّفَ: سبزہ زار زمین آنا۔ رَافَتِ المَاشِيَةُ: سبزہ چرنا۔
رَايَفَ مُرَايَفَةً. لِلظِّنَّةِ: تہمت کے قریب ہونا۔
أَرَافَ إِرَافَةً وأَرْيَفَ إِرْيَافًا. المَكَانُ: سبزہ زار ہونا۔
الرَّافُ: شراب۔
الرِّيْفُ: سبزہ زار۔ پانی کے قریب کی

زمین۔ج اَرْیَاف ورُیُوف. الرِیْف :
کھانے پینے میں وسعت۔ مکان (رَیِّف) :
سرسبز جگہ۔ مؤنث رِیِّفَة.
رَاقَ یَرِیْقُ رَیْقًا. اَلْمَاءُ عَلٰی وَجْهِ الاَرْضِ :
سطح زمین پر پانی کا بہنا......الشَّیْءُ : چمکنا۔
......السَّرَابُ :سراب کا چمکنا اور نمایاں
ہونا۔
(......رَیْقًا ورُیُوْقًا) بنفسه : جان دینا۔
رَیَّقَهُ. الشَّرَابَ :نہار منہ پلانا۔
اَرَاقَ اِرَاقَةً. المَاءَ :گرانا۔
تَرَیَّقَ. السَّرَابُ :سراب کا چمکنا اور نمایاں
ہونا۔
الرَیْق :مص۔باطل۔پانی۔خُبْزٌ رَیْق :بغیر
سالن کے خشک روٹی(.........والرَّیِّقُ
والرَّیُّوْق) مِنْ کُلِّ شَیْءٍ :ہر چیز کا اوّل و
افضل۔
الرِیْق :ج اَرْیَاق ورِیَاق و(الرِیقَة):
تھوک۔کہا جاتا ہے"اِنِّی عَلَی الرِّیْقِ" میں
نہار منہ ہوں نیز"شَرِبْتُ عَلَی الرِّیْقِ وعَلٰی
رِیْقِ النَّفْسِ اَوْرِیْقَةِ النَّفْسِ" میں نے نہار
منہ پیا۔الرِیْق :قوت۔بقیہ جان۔
الرَّائِق :فا۔خالص۔نہار منہ والا مفلس۔
خُبْزٌ رَائِق :بغیر سالن کے خشک روٹی۔المَاء
الرَّائِق :وہ پانی جو نہار منہ پیا جائے۔
الرَّیِّق :نہار منہ والا۔
رَالَ یَرِیْلُ رَیْلاً. الصَّبِیُّ :بچے کے منہ سے
لعاب بہنا۔رال بہنا۔
الرِیَال :رال۔منہ کا لعاب۔چاندی کا ایک
بڑا سکہ (اس کے معنی کے لحاظ سے دخیل
ہے)۔
رَامَ یَرِیْمُ رَیْمًا. حَمْلُ البَعِیْرِ :بوجھ کا جھک
پڑنا......المَکَانَ ومِنْهُ :دور ہونا۔علیحدہ ہونا
......بِالمَکَانِ :اقامت کرنا......عَنْهُ ـ
ہٹ جانا اور کہا جاتا ہے : "مَارَامَ یَفْعَلُ
کَذَا" وہ ہمیشہ ایسا کرتا رہا اور یہ کان جیسا
عمل کرتا ہے جیسے : "اِذَا رُمْتَ مِمَّنْ لاَ
یَرِیْمُ مُتَیَّمًا" بمعنی لاَ یَزَالُ مُتَیَّمًا.
(......رَیْمًا ورَیَمَانًا) الجُرْحُ :زخم کا انگور
باندھنا۔
رِیْمَ. بِهِ :چھوڑ دیا جانا۔
رَیَّمَ تَرْیِیْمًا. بِالمَکَانِ :اقامت کرنا۔
......عَلٰی کَذَا :بڑھنا......السَّحَابَةُ :بادل
کا ہمیشہ گھرا رہنا۔
الرَّیْم :مص۔زیادتی۔تم کہتے ہو"فِی هٰذَا
العِدْلِ رَیْمٌ عَلَی الآخَرِ" اس گٹھری میں
دوسری سے زیادتی ہے۔چھوٹی پہاڑی۔
قبر۔قبر کا درمیان۔تاریکی پھیلنے تک دن کا
آخری حصہ۔وقت کا لمبا عرصہ۔سیڑھی۔
ذبح شدہ جانور کی ہڈی جو تقسیم کے بعد بچ
جائے اور قصائی کو دے دی جائے۔
(......والرِیْم) :خالص سفید اونٹنی۔
رَانَ یَرِیْنُ رَیْنًا ورُیُوْنًا. الشَّیْءُ فُلاَنًا
وعَلَیْهِ وبِهِ :غالب ہونا۔تم کہتے ہو"رَانَ
هَوَاهُ عَلٰی قَلْبِهِ" اس کی خواہشات اس کے
دل پر غالب آگئیں۔رَانَتْ نَفْسُهُ :جی
متلانا۔رَانَ المَوْتُ عَلَیْهِ وبِهِ :موت کا
آجانا۔
رِیْنَ. بِهِ :لاینحل مشکل میں پڑنا۔مرنا۔غم میں
مبتلا ہونا۔
اَرَانَ اِرَانَةً. القَوْمُ :ہلاک شدہ مویشی والی
ہونا۔
صفت(مُرِیْنُوْن)
الرَّان :موزہ کی طرح جوتا۔
الرَّیْن :میل کچیل۔
الرَّیْنَة :شراب۔ج رَیْنَات.
رَجُلٌ (مَرِیْن) عَلَیْهِ :شخص جس کے مال
مویشی ہلاک ہو گئے ہوں۔
رَاهَ یَرِیْهُ رَیْهًا. الرَّجُلُ :آنا جانا۔
آمدورفت کرنا۔
رَیَّهَ تَرْیِیْهًا :آمدورفت کرانا۔
تَرَیَّهَ. السَّرَابُ :سراب کا کبھی نمایاں کبھی
ناپید ہونا۔
اَرْیٰی اِرْیَاءً. الرَّایَةَ :جھنڈا گاڑنا۔جھنڈا
نصب کرنا۔
رَیّٰی. الرَّایَةَ :جھنڈا بنانا۔
الرَّایَة : علامت جو پہچان کے لئے لگائی
جائے۔جھنڈا اور اس کی کنیت"اُمُّ الحَرْبِ"
ہے اور یہ لواء سے بڑا ہوتا ہے۔ج رَایَات
ورَایٌ.
الرَّیُّ :مملکت ایران میں ایک شہر کا نام۔
نسبت کے لئے(الرازی)
الرِیُّ :خوش منظر۔کہا جاتا ہے"لِفُلاَنٍ رِیٌّ
حَسَنٌ" :فلاں خوش منظر ہے۔عَیْنٌ (رَیَّة) :
بہت پانی والا چشمہ۔

ز

ز : الزای: بنیادی حروف میں سے گیارہواں حرف ہے اور حروف اسلیہ (زبان کی نوک سے نکلنے والے) میں سے ہے۔

زَأَبَ : (ف) زَأْبًا: ڈگڈگا کے پینا...... الدَّهْرُ بِه: زمانہ کا لٹنا...... المَاشِيَةَ: مویشی ہانکنا۔ بِحَمْلِهِ : بوجھ کھینچنا (......و اِزْدَأَبَ اِزْدِئَابًا القِرْبَةَ) : مشک اٹھا کر تیز دوڑنا۔

زَأْبَرَ. الثَّوْبُ : کپڑے کا رواں والا ہونا۔
...... الثَّوْبَ : کپڑے سے رواں نکالنا۔

الزِّئْبِر والزُّوْبُر والزَّوْبَر : کپڑے کا رواں۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَتِ الأيَّامُ بِنَضَارَتِهِ وَنَفَضَتْ زِئْبِرَه" زمانہ اس کی رونق کو لے گیا اور اس کے روئیں کو جھاڑ دیا۔ یعنی اس کا زمانہ پرانا ہو گیا۔

زَأْبَقَ. الشَّيْءَ : پارہ کی قلعی کرنا۔

الزِّئْبَق والزِّئْبِق : پارہ۔

زَأَجَ : (ف) زَأْجًا. بَيْنَهُمْ: بھڑکانا۔ اُکسانا۔ ایک کو دوسرے پر مسلط کرنا۔

زَأَدَهُ : (ف) زَأْدًا وزَأَدًا وزُؤُدًا وزُؤُدًا: گھبرا دینا۔

الزُّؤْدُو الزُّؤُد : گھبراہٹ۔

لَيْلَةٌ (مَزْؤُوْدَةٌ) : خوف و گھبراہٹ کی رات۔

زَأَرَ : (ف ض) وزَئِرَ: (س) زَئِيرًا وزَأْرًا وتَزْآرًا وزَأْرًا زَآرًا وتَزْأَرَ. الأسَدُ: شیر کا چنگھاڑنا۔ صفت (زِئْبِر وزَائِر ومِزْئِر) الفَحْلُ: آواز کو گڑگڑانا۔

الزَّأْرَة. زَأَرَ : کا اسم مرۃ۔ جنگل جھاڑی۔

بارغ مِنَ الإبِلِ والغَنَمِ : اونٹوں اور بکریوں کا گنجان ریوڑ۔

زَأْزَأَ : سر اور دم اٹھا کر تیز چلنا...... ہ : خوف دلانا...... الشَّيْءَ : ہلانا، حرکت دینا۔

تَزَأْزَأَ : ڈر کر چھپنا۔ اپنے دونوں پہلوؤں کو ہلاتے ہوئے چلنا...... مِنْهُ: ڈر کر خاکساری کرنا...... الشَّيْءُ: ہلنا۔

زَأَطَ : (ف) زَأْطًا: بہت شور مچانا۔

زَأَفَهُ : (ف) زَأْفًا : جلدی کرانا۔

أَزْأَفَ إِزْآفًا. عَلَيْهِ : ادھ مری کو مار ڈالنا۔

أَزْأَفَهُ بَطْنُهُ: بوجھل کرنا کہ چل نہ سکے۔

الزُّؤَاف : جلدی کرانا۔ مَوْتٌ زُؤَاف : جلدی کی موت۔

زَأَكَ : (ف) زَأْكَانًا: ناز سے چلنا۔

تَزَأَّكَ تَزَؤُّكًا. مِنْهُ : شرم کرنا۔

زَأَمَ : (ف) زَأْمًا وزُؤَامًا : جلدی مرنا۔ خوب ڈٹ کے کھانا...... ہ : گھبرا دینا۔ ...... ہ البَرْدُ : کپکپا دینا...... لِي كَلِمَةً : ایسی بات کہنا جس کا حق یا باطل معلوم نہ ہو اور کہا جاتا ہے "مَا زَأَمَ بِحَرْفٍ" یعنی اس نے کچھ نہیں کہا۔

زَئِمَ زَأْمًا وزَئِمَ : (س) زَأْمًا وازْدَأَمَ : بہت گھبرانا۔ زَئِمَ بِفُلانٍ: چلانا۔ آواز دینا۔

زَأَّمَهُ تَزْئِيمًا : گھبراہٹ میں ڈالنا۔

أَزْأَمَهُ. عَلَى الأمْرِ : کسی کام پر مجبور کرنا۔

الجُرْحَ : زخم کا اچھے ہونے تک علاج کرنا۔

المَوْتُ (الزُّؤَام) : مکروہ موت۔ جلدی کی موت۔

الزِّئْم : آنکھ۔ حسب۔ کہا جاتا ہے "طَعَنُوا فِي زِئْمَتِهِ" لوگوں نے اس کی حسب کے متعلق طعن و تشنیع کی۔

الزَّئِم : بہت خوفزدہ۔

الزَّأْمَة : حاجت۔ بہت کھانا پینا۔ ہوا۔ سخت آواز۔ کلمہ۔ کہا جاتا ہے "مَا يَعْصِيهِ زَأْمَةً" وہ اس کے ایک کلمہ کی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

الزَّأْمَةُ مِنَ الطَّعَامِ: کھانے کا ذخیرہ جو کافی ہو۔

الزُّوَان : ایک قسم کا دانہ جو عموماً گیہوں کے کھیت میں اگتا ہے اور گیہوں کے مشابہ، مگر اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے کھانے سے نیند بہت آتی ہے۔ واحد (زُؤَانَة)

زَأَى: (ف) زَأْيًا: تکبر کرنا۔

أَزْأَى. فُلانًا بَطْنُهُ : پیٹ بھر جانے کی وجہ سے حرکت پر قادر نہ ہونا۔

زَبَّ : (ض) زَبَبًا: چہرے اور کانوں پر بہت بال ہونا...... الشَّمْسُ: آفتاب کا ڈوبنے کے قریب ہونا۔

زَبَّ : (ن) زَبًّا. القِرْبَةَ : مشک بھرنا...... الحِمْلَ: بوجھ اٹھانا۔

زَبَّبَتِ. الشَّمْسُ : آفتاب کا ڈوبنے کے قریب ہونا...... العِنَبَ: انگور خشک کرنا۔

الرَّجُلُ : زیادہ بولنے سے جھاگ آنا۔ کہا جاتا ہے "تَكَلَّمَ فُلانٌ حَتَّى زَبَّبَ فَمُهُ" فلاں نے گفتگو کی یہاں تک کہ اس کے منہ سے جھاگ آنے لگا۔

أَزَبَّ. إِزْبَابًا العِنَبَ : انگور خشک کرنا......

الشَّمْسُ: ڈوبنے کے قریب ہونا۔
تَزَبَّبَ. العِنَبُ :انگور خشک ہونا۔
الرَّجُلُ :غصہ سے بھر جانا......فِيْ الكَلَامِ: زیادہ بولنے سے جھاگ نکلنا۔
اِزْدَبَّتْ. اِزْدِبَابًا القِرْبَةُ : مشک کا بھر جانا۔
الزَّبَب :مص۔ بالوں کی زیادتی ولمبائی۔
الزَّبَابَة :ایک قسم کا بڑا چوہا جو بہرا ہوتا ہے اور چوری میں اس کی مثال دیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں "اَسْرَقُ مِنْ زَبَابَةٍ".
الزَّبِيب: خشک انگور یا انجیر بیچنے والے کو "زَبَّاب" کہتے ہیں۔ سانپ کے منہ کا زہر۔
الزَّبِيْبَة : زبیب کا واحد۔ ایک قسم کا زخم جو ہاتھ میں ہوتا ہے۔ منہ کے جھاگ۔
الزبيبتان : سانپ یا کتے کی آنکھ کے اوپر دو سیاہ نقطے اور اسی وجہ سے سانپ کو "ذَاتُ الزَّبِيبَتَيْنِ" کہتے ہیں۔
الاَزَبُّ :چہرے اور کانوں پر بہت بال والا۔ مؤنث زَبَّاء. عَامٌ اَزَبُّ : سرسبز اور زیادہ پیداوار والا سال۔ امثلہ عرب میں ہے "كُلُّ اَزَبَّ نَفُوْرٌ" یعنی چہرے پر بالوں والا اونٹ بدکنے والا ہوتا ہے اس وجہ سے کہ بالوں کی زیادتی کے سبب سے اپنی دیکھی ہوئی چیز کو کچھ اور خیال کرتا ہے اور بدکتا ہے۔
دَاهِيَةٌ زَبَّاء :بڑی مصیبت۔
الزَّبِيْبِيُّ : کشمش بیچنے والا۔ بھگوئے ہوئے خشک انگور۔ خشک انگور کی شراب۔
المُزِبُّ والمُزَبِّب :فا۔ بہت مال والا۔
الزَّبَنْتَل :پستہ قد۔
زَبَدَ :(ن) زَبْدًا: مکھن کھلانا......السِقَاءَ: مشک میں مکھن نکلنے کے لئے بلوانا۔
زَبَدَ :(ض) زَبْدًا. السَّوِيْقَ: ستو میں مکھن ملانا......لَهُ :مکھن دینا۔
زَبَدَ. اللَّبَنُ :دودھ کے اوپر مکھن آنا۔
شِدْقُهُ: جبڑے سے جھاگ نکلنا......القُطْنَ : روئی دھننا۔
اَزْبَدَ. اَلْبَحْرُ او القِدْرُ اوالفَمُ :سمندر یا ہانڈی یا منہ سے جھاگ نکلنا۔ کہا جاتا ہے "اَرْغٰى الرَّجُلُ وَاَزْبَدَ" یعنی اس کا غیظ و غضب جوش میں آ گیا اور اس نے دھمکی دی۔
الشَّيْءُ :بہت سفید ہونا......السِدْرُ ونَحْوُهُ : شگوفہ نکلنا۔
تَزَبَّدَ. الشِدْقُ :جبڑے سے جھاگ نکلنا۔
الرَّجُلُ: غضبناک ہونا اور دھمکی دینا۔ الزُّبْدَةَ: مکھن لینا......الشَّيْءُ: خلاصہ لینا۔ خلاصہ نکالنا۔ نکلنا......اليَمِيْنَ: قسم کھانے میں جلدی کرنا۔
الزُّبْدَة والزُّبْد :مکھن۔ ج زُبَد وزُبْدَةُ الشَّيْءِ: چیز کا عمدہ و افضل حصہ اور اِخْتَلَطَ زُبْدُهُ بِخَاثِرِهِ: ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے معاملہ میں متحیر ہو جائے۔
الزَّبْد :داد و دہش۔
الزَّبَد :ج۔ اَزْبَاد و(الزَّبَدَة) ج زَبَد: جھاگ۔ میل اور اسی سے مثل ہے "صَرَّحَ المَحْضُ عَنِ الزَّبَدِ" خالص جھاگ سے علیحدہ ہو گیا۔ اس موقعہ پر بولتے ہیں جبکہ خبر مظنون کے بعد سچی بات معلوم ہو۔
الزَّبَاد :ایک قسم کی خوشبو جو ایک جانور سے حاصل کی جاتی ہے اور یہ جانور بلی کی مانند اس سے کچھ بڑا ہوتا ہے اور اس جانور کو بھی الزَّبَاد وسِنَّوْرُ الزَّبَاد :اور قِطُّ الزَّبَاد: کہا جاتا ہے۔
الزُّبَّاد :ایک قسم کی نباتات۔ زُبَّادُ اللَّبَنِ: غیر مفید چیز اور اسی سے مثل ہے "اِخْتَلَطَ الخَاثِرُ بِالزُّبَّادِ" یعنی عمدہ ردی سے مل گیا۔
الزِبْدِيَة :مٹی کا پیالہ۔ ج زَبَادِيُّ.
المِزْبَد: مکھن نکالنے کا آلہ۔ ج مَزَابِد.
المُزْبِد :فا۔ جھاگ پھینکنے والا۔ بَحْرٌ مُزْبِدٌ : جھاگ پھینکنے والا سمندر۔
المُزْدَبِد :مکھن والا۔
زَبَرَهُ :(ن ض) زَبْرًا. عَنِ الاَمْرِ: کام سے منع کرنا۔ روکنا......السَّائِلَ: جھڑکنا......الرَّجُلَ : پتھر مارنا......البِنَاءُ : عمارت کو ایک کے اوپر ایک بنانا......عَلَيْهِ :صبر کرنا(......وزَبَرَ وازْدَبَرَ) الكِتَابَ: لکھنا۔
زَبُرَ :(ک) زَبَارَةً: بڑے جسم کا ہونا۔ صفت(زَبِرٌ)
اَزْبَرَ. الرَّجُلُ : دلیر ہونا۔ بڑے جسم کا ہونا.
الكَبْشَ: موٹا کرنا۔
اِزْبَارَّ وازْبِئْرَارًا: کتے کے بال کھڑے کرنا ......الشَّعْرُ: بال کھڑے ہونا۔ الرَّجُلُ: آمادۂ شرارت ہونا......النَّبَاتُ والوَبَرُ : نباتات یا اونٹ کے بالوں کا اگنا۔
الزَّبْر :مص۔ عقل۔ قوی۔ مضبوط۔ پتھر۔ تحریر۔ کلام۔
الزِّبْر :کتاب۔ ج زُبُور: عقل۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ زِبْرٌ" اس کو عقل نہیں۔
اَخَذَهُ (بِزَبَرِهِ اوبِزَأْبُرِهِ) :یعنی اس نے اس کو پورا لے لیا۔
الزَّبِر :بہت قوی۔
الزُّبْرَة :لوہے کا بڑا ٹکڑا۔ کاندھا اور پیٹھ ایال (شیر وغیرہ کی) تالی۔ ج زُبَر وزُبْر.
الزَّبُوْر :فرشتہ۔ گروہ۔ کتاب۔ ج زُبُر۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب۔
الزَّبِيْر :لکھی ہوئی چیز۔ قوی مرد۔ مصیبت۔ ظریف۔ ہوشیار مرد۔ کیچڑ۔
الاَزْبَر :بڑے کندھوں والا۔ ایذا رسان۔ مؤنث زَبْرَاء. ج زُبْر.
التَزْبِرَة. زَبَّرَ: کا مصدر۔ تحریر۔ کتابت۔
المِزْبَر :قلم۔
المُزْبِر :بڑے کندھے والا۔
اَرْضٌ (مَزْبَرَة) :بہت بھڑوں والی زمین۔
اَسَدٌ (مُزْبَرَانِي) :بہت ایال والا شیر۔
بِئْر. (مَزْبُوْرَة) :پتھروں سے مَن بنایا ہوا کنواں۔
زَبْرَجَ. الشَّيْءُ :خوبصورت بنانا۔ مزین کرنا۔ آراستہ کرنا۔
الزِبْرِج :نقش ونگار کی زینت۔ ہر خوبصورت چیز۔ سونا۔ سرخ پتلا بادل۔ ج زَبَارِج.
الزَّبَرْجَد :زمرد کے مشابہ ایک قیمتی پتھر ج زَبَارِج.

زَبَطَ: (ض) زَبْطًا وزَبِيْطًا. البَطُّ: کڑکڑانا۔

الزَّبَاطَة والزُّبَّاطَة. بط.

تَزَبَّعَ: بدخلق ہونا۔ غضبناک ہونا۔ جھگڑالو ہونا۔

الزَّبِيْع: غصہ ور جھگڑالو۔

الزَّوْبَع: حقیر۔ پستہ قد۔

الزَّوْبَعَة: بگولہ۔ اس کو اُمّ زَوْبَعَةٍ اور أبُوزَوْبَعَة: بھی کہا جاتا ہے۔ ج زَوَابِع.

الزَّوابع: مصیبتیں۔

زَبْعَر. الزِّبَعْرىٰ: بدخلق۔ سخت۔ چہرے اور ابرو پر زیادہ بالوں والا۔ مادہ مگرمچھ اور بقول بعض ایک جانور ہے جو اپنے سینگوں پر ہاتھی کو اٹھا لیتا ہے۔

الزِّبَعْرىٰ: لمبے پروالا تیر۔

زَبَقَ: (ض) زَبْقًا. شَعْرَهُ: بال اُکھیڑنا ......ہ فی السِّجْن: قید کرنا۔ تنگی ڈالنا......ہ فِیْ الشَّیْ: داخل کرنا......الشَّیْ بالشَّیْ: مخلوط کرنا۔ ملانا......القُفْلَ: تالا کھولنا...... المَرْأةُ بِوَلَدِهَا: پھینک دینا۔

اِنْزَبَقَ. فِي البَيْتِ: گھر میں داخل ہونا۔ ......فِي الحِبَالَة: جال میں پھنسنا۔ چھپنا۔

الزابُوْقَة. مِنَ البَيْتِ: مکان کا گوشہ۔

الأَزْبَق: بے وقوف جو اپنی حماقت کی وجہ سے اپنی داڑھی کے بال نوچے۔

المَزْبُوْقَة والزَّبِيْقَة. مِنَ اللُّحىٰ: نوچی ہوئی داڑھی۔

زَبَلَ: (ض) زَبْلاً وزَبَّلَ. الأَرْضَ: زمین میں کھاد ڈالنا (......وازْدَبَلَ) الشَّیْ: اٹھانا۔

الزَّابِل والزَّابَل: پستہ قد۔

الزِّبَالَ والزُّبَال: وہ چیز جس کو چیونٹی منہ میں اٹھا کر لے جائے۔ کہا جاتا ہے "مَا أَصَابَ مِنْهُ زِبَالاً" اس نے اس سے کچھ نہیں پایا۔

الزِّبْل والزِّبْلَة والزَّبِيْل: گوبر۔ کھاد۔

الزَّبِيْل والزِّبِّيْل: خشک کدو اندر سے خالی جس میں عورتیں روئی وغیرہ رکھتی ہیں۔

الذُّبْلَة: لقمہ۔

الزُّبَالَة: تھوڑا پانی۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي البِئْرِ زُبَالَة" کنوئیں میں تھوڑا پانی نہیں ہے۔

الزَّبِيْل: ج زُبُل وزُبْلاَن و (الزِّبِّيْل) ج زَبَابِيْل و (الزِّنْبِيْل) والزِّنْبِيْل) ج زَنَابِيْل: ٹوکرا۔ برتن۔ توشہ دان۔

المَزْبَلَة والمَزْبُلَة: کوڑا خانہ۔ ج مَزَابِل.

زَبَنَهُ: (ض) زَبْنًا: دفع کرنا۔ ٹکر لگانا۔ علیحدہ کرنا۔

زَبَنَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا دوھنے کے وقت زانو سے مارنا۔ کہا جاتا ہے "زَبَنَ عَنَّا مَعْرُوْفَهُ" اس نے ہم سے بہتر سلوک کو روک لیا۔ زَبَنَ الثَّمَرَ: درخت پر پھل بیچنا۔

أَزْبَنَ. بَيْتَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ: راستہ سے ہٹ کر علیحدہ مکان بنانا۔

زَابَنَهُ مُزَابَنَةً: ایک دوسرے کو ہٹانا۔ ایک دوسرے سے ٹکرانا۔ درخت پر پھل بیچنا۔

تَزَابَنَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو ہٹانا۔

اِنْزَبَنَ. القَوْمُ: علیحدہ ہونا۔ کنارہ پر ہونا۔

تَزَبَّنَهُ: زبردستی غلبہ کرنا۔

اِسْتَزْبَنَهُ: غالب ہونا۔

الزَّبْن: مص۔ بَيْتٌ زَبْن: گھروں سے علیحدہ گھر۔ مَقَامٌ زَبْن: تنگ مقام جہاں کھڑے نہ ہو سکیں۔

الزَّبَن: گوشہ۔

الزَّبِن والزُّبُنّ: بہت دفع کرنے والا۔

زُبُنَّا. النَّاقَة: اونٹنی کی دونوں ٹانگیں۔

الزَّبِّيْن: پیشاب پاخانہ کو روکنے والا۔

الزِّبْنِيَة: سخت۔ جن و انسان میں سے سرکش۔ سپاہی ج زَبَانِيَة.

الزَّبَانِيَة. عِنْدَ العَرَب: سپاہی۔ ان فرشتوں کو بھی کہتے ہیں جو گنہگاروں کو ہانک کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔

الزَّبُوْن. مِنَ النُّوْق: دوھنے کے وقت بہت زانو مارنے والی اونٹنی۔ حَرْبٌ زَبُوْنٌ: سخت لڑائی۔ الزَّبُوْن: بے وقوف غبی (اس معنی میں فصیح نہیں)

الزَّبُوْنَة والزُّبُّوْنَة: گردن اور کہا جاتا ہے "فِيْهِ زُبُّوْنَة" اس میں تکبر ہے۔

زُبَانَى. العَقْرَب: بچھو کا ڈنک۔

زُبَانَيَا. العَقْرَب: بچھو کے سر کی جانب وہ دونوں حصے جو آنکڑے کے مانند ہوتے ہیں۔

المُزَابَنَة: مص۔ اندازہ سے بیع کرنا۔

زَبَىٰ (ض) زَبْيًا وازْدَبَىٰ ......ہ: اٹھانا، ہانکنا۔ زَبَاهُ بِشَرٍّ: تہمت لگانا۔

أزْبَاهُ إزْبَاءً: اٹھانا۔

زَبَّىٰ. فُلاَنًا: ہانکنا......اللَّحْمَ: شکار کے گڑھے میں گوشت بکھیرنا۔

زَبَّىٰ وتَزَبَّىٰ. الزُّبْيَة: شکار کا گڑھا کھودنا۔

تَزَبَّىٰ فِيْ الزُّبْيَةِ: شکار کے لئے گڑھے میں چھپنا۔

تَزَابَىٰ تَزَابِيًا: تکبر کرنا۔

الزُّبْيَة: درندوں کے شکار کا گڑھا۔ پشتہ جس پر پانی نہ چڑھے۔ ج زُبًى: کہا جاتا ہے "بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبىٰ" یعنی معاملہ بہت سخت ہو گیا۔

الأُزْبِيّ: جلدی۔ نشاط۔ ایک قسم کی چال۔ برائی۔ بڑا معاملہ۔ ج أَزَابِيّ.

زَجَّ: (ن) زَجًّا: دوڑنا......ہ: کسی کو نیزے کے پچھلے سرے کے لوہے سے مارنا۔ زَجَّهُ بالرُّمْح: کسی کو نیزہ مارنا......بالشَّیْ: کوئی چیز پھینکنا۔

زَجَّ: (ض) زَجَجًا وازْوَجَّ. حَاجِبُهُ: لمبی اور باریک ابرو والا ہونا۔ صفت (أَزَجّ): مؤنث زَجَّاء ج زُجّ: (ایسی بھوں کو بھی أَزَجّ کہتے ہیں۔)

زَجَّجَ. الحَاجِبَ: ابرو کو لمبی اور باریک بنانا ......المَوْضِعَ: درست و ہموار کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَقَرَ خَشَبَةً ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَ النَّقْرِ: اس نے لکڑی کو کھودا پھر کھدی ہوئی جگہ کو ہموار کیا۔

أَزَجَّ. الرُّمْحَ: نیزے کا نچلا حصہ لگانا۔ نیزے کا نچلا حصہ نکالنا۔

الزُّجّ: نیزے کا نچلا لوہا (اس کے مقابلہ میں

اوپر کا لوہا سنان ہے) مثل ہے "جَعَلَ الزُّجَّ قُدَّامَ السِّنَانِ" یعنی اس نے ادنیٰ کو اعلیٰ پر فضیلت دی۔ کنگھی کی نوک۔ تیر کا پھل۔ ج زِجَاج وأَزِجَّة وزِجَجَة اور کبھی الزِّجَاج کو رماح کے معنی میں بھی مجازاً استعمال کرتے ہیں۔

الزَّجَاج والزُّجَاج والزِّجَاج: شیشہ (زَجَاجَة زِجَاجَة زُجَاجَة): شیشہ کا ٹکڑا۔ شیشہ کا برتن۔ حَشِيشَةُ الزُّجَاج: ایک قسم کی گھاس جس سے شیشہ صاف کیا جاتا ہے۔

الزُّجَاجِيّ: شیشہ بیچنے والا۔

الزَّجَّاج: شیشہ بنانے والا۔

الزِّجَاجَة: شیشہ گری کا پیشہ۔

الزُّجُج: پھل لگے ہوئے چھوٹے نیزے۔ سدھائے ہوئے گدھے۔

الأَزَجّ: لمبی پنڈلیوں والا۔ لمبے لمبے قدم والا شترمرغ۔ مؤنث زَجَّاء ج زُجّ.

المِزَجّ: چھوٹا نیزہ۔ رُمْحٌ (مُزَجٌّ): نچلا لوہا لگا ہوا نیزہ۔

المِزَجَّة: وہ چیز جس سے ابرو کو باریک اور لمبی کریں۔

الزُّجَّة: کلمہ۔ کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْتُ مِنْهُ زُجَّةً" میں نے اس سے ایک کلمہ نہیں سنا۔

زَجَرَهُ: (ن) زَجْرًا. عَنْ كَذَا: روکنا۔ منع کرنا۔ ڈانٹنا۔ چلا کر دھتکارنا...... الرِّيحُ السَّحَابَ: ہوا کا بادلوں کو اٹھا کر لانا...... الكلبَ وبالكلب: کتے کو ڈانٹنا۔ دھتکارنا ...... الطَّيْرَ: شگون لینے کے لئے پرندہ کو اڑانا۔ (اگر داہنی جانب سے پرندہ اڑتا تو اچھا شگون لیتے تھے ورنہ برا) زَجَرَ الرجلُ: کہانت کرنا۔ کہتے ہیں "زَجَرتُ أَنْ يَكُونَ كَذَا وكَذَا" یعنی میں نے ایسا ہونے سے ڈرایا تھا۔

إِزْدَجَرَهُ: منع کرنا۔ روکنا۔ چلا کر دھتکارنا (...... وانْزَجَرَ): رک جانا۔

تَزَاجَرَ. القَوْمُ عَنِ الشَّرِّ: ایک دوسرے کو برائی سے منع کرنا۔

الزَّجْر: مص۔ (...... والزَّجَرُ): ایک قسم کی بڑی مچھلی۔ ج زُجُور.

الزَّاجِر: فا...... زَاجِرُ الإِنْسَانِ: ضمیر۔ أَبُو زَاجِر: کوا۔

الزَّجَّار: بہت ڈانٹنے والا۔

نَاقَةٌ (زَجُوْرٌ): اونٹنی جو بغیر ڈانٹے ہوئے دودھ نہ دے۔

المَزْجَر: ڈانٹنے کی جگہ (...... والمَزْجَرَة): ڈانٹنے والی چیز۔ کہا جاتا ہے "ذِكْرُ اللّٰهِ مَزْجَرَةٌ لِلشَّيْطَانِ" اللہ کا ذکر شیطان کے ڈانٹنے کا وسیلہ ہے۔

زَجَلَ: (ن) زَجْلاً. ہ وبِہ: تیر مارنا۔ دفع کرنا...... ہ بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا...... الحُمَامَ: کبوتر کو دور جانے کے لئے روانہ کرنا۔ ایسے کبوتر کو حُمَامُ الزَّاجِل یا حُمَامُ الزَّجَّال: کہتے ہیں۔

زَجِلَ: (س) زَجَلاً: خوش ہونا۔ گانا۔ شور و فریاد کرنا۔ صفت (زَجِل وزَاجِل) القَوْمُ: کھیل کود کرنا۔

الزَّجَل: شعر کی ایک قسم۔ سَحَابٌ ذُوزَجَلٍ: گرجنے والا بادل۔ زَجَلُ الجِنِّ: جنوں کی گنگناہٹ۔

الزَّجْلَة: لوگوں کا شور۔ ج زَجَلَات.

الزُّجْلَة: لوگوں کی جماعت۔ ہر چیز کا ٹکڑا۔ دونوں آنکھوں کے درمیان کی کھال۔ حالت۔ ج زُجَل. مَسَافَةٌ (زَجُوْلٌ) دور کی مسافت۔

الزَّاجِل والزَّاجَل: حلقہ کی مانند لکڑی جو رسی کے سرے پر باندھتے ہیں۔ نیزے کے پچھلے حصہ کے لوہے کا حلقہ۔ فوج کا سردار۔ ج زَوَاجِل.

الزَّجَّالَة: چھوٹے نیزے سے مارنے والے لوگ۔

المِزْجَل والمِزْجَال: چھوٹا نیزہ۔

المَزْجَل: کبوتروں کی روانگی کی جگہ۔ نَاقَةٌ (زَجْلَاء): تیز رفتار اونٹنی۔

زَجَمَ: (ن) زَجْمًا: آہستہ بولنا۔ آہستہ بات سنانا۔ کہا جاتا ہے "سَكَتَ فَمَا زَجَمَ بِحَرْفٍ" وہ خاموش رہا ایک حرف نہیں بولا۔

الزُّجُم: ایک قسم کا پرندہ۔

الزَّجْمَة والزُّجْمَة: آہستہ بات۔ کہا جاتا ہے "لَمْ أَسْمَعْ لَهُ زَجْمَةً" میں نے اس سے ایک بات بھی نہیں سنی۔ وهُوَ لَا يُخَالِفُهُ بِزَجْمَةٍ: وہ اس کی ایک کلمہ کی بھی مخالفت نہیں کرتا۔ الزَّجْمَة: رطوبتیں جو بچہ کے ساتھ شکم مادر سے نکلیں۔

قَوْسٌ (زَجُوْمٌ): کمزور آواز والی کمان۔

الزَّجْنَة: نرم و خفی آواز۔ اس کا استعمال نفی میں ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْتُ لَهُ زَجْنَةً" میں نے اس سے ایک کلمہ نہیں سنا۔

زَجَا (ن) زَجْوًا وزَجَّى تَزْجِيَةً وأَزْجَى إِزْجَاءً وازْدَجَى. ہ: ہانکنا۔ کہا جاتا ہے "كَيْفَ تُزَجِّي أَيَّامَكَ" تم اپنا زمانہ کس طرح بسر کرتے ہو؟ "زَجَّى فُلَانٌ حَاجَتِي" فلاں نے میری حاجت کے حصول کو آسان کر دیا۔ أَزْجَى الأَمْرَ: مؤخر کرنا۔ أَزْجَى الدِّرْهَمَ: درا ہم کا رائج کرنا۔

زَجَا: (ن) زَجْوًا وزُجُوًّا وزَجَاءً. الأَمْرُ: کامیاب ہونا۔ آسان ہونا...... الخَرَاجُ: خراج کا آسانی سے جمع ہونا...... فُلَانٌ: ہنسی منقطع ہونا۔

تَزَجَّى تَزَجِّيًا. بِالشَّيْءِ: اکتفا کرنا۔ قناعت کرنا۔

المُزْجَى: تھوڑی چیز۔ ردی چیز۔ مؤنث مُزْجَاة.

الأَزْجَى: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ أَزْجَى مِنْ فُلَانٍ بِهٰذَا الأَمْرِ" یعنی فلاں شخص اس کام کو فلاں سے زیادہ نافذ کرنے والا ہے۔

المُزَجِّي: کمزور جس کو کاموں میں رغبت دلانے کی ضرورت ہے۔

زَحَّهُ: (ن) زَحًّا: دفع کرنا۔ ہٹانا یا جلدی سے کھینچنا...... عَنْ مَكَانِهِ: علیحدہ کرنا۔

زَحَبَ (ف) زَحْبًا وزُحُوْبًا. إِلَيْهِ: نزدیک

ہونا۔

زَحَرَ: (ف ض) زَحِیرًا وزُحَارًا وزُحَارَةً: پیچش میں مبتلا ہونا۔ عمل یا سختی کی وجہ سے آہ بھرنا۔ زَحَرَتْ بِهِ اُمُّهُ: جننا۔ زَحَرَه بِالرُّمْحِ: سر پر نیزہ مارنا۔

زُحِرَ: مبتلائے پیچش ہونا۔

زَحَّرَ: پیچش میں مبتلا ہونا۔

زَاحَرَهُ: دشمنی کرنا۔

تَزَحَّرَ: پیچش میں مبتلا ہونا...... عَنْهُ اُمُّهُ: جننا۔

الزُّحَار والزَّحِیر: پیچش۔

الزُّحَر والزَّحَّار والزَّحْرَان: بخیل اس وجہ سے کہ وہ سوال کے وقت آہ بھرتا ہے۔

زَحْزَحَهُ. عَنْ مَكَانِهِ: دور کرنا۔ ہٹانا۔

تَزَحْزَحَ: دور ہونا۔ ہٹنا۔

الزَّحْزَح: دوری۔ کہا جاتا ہے "هُوبِزَحْزَحٍ مِنْهُ" وہ اس سے دوری پر ہے۔

الزَّحْزَاح: دور۔

زَحَفَ: (ف) زَحْفًا وزَحَفَانًا وزُحُوفًا: آہستہ آہستہ زانو یا سرین پر گھسٹنا...... اِلَيْهِ: چلنا...... کہا جاتا ہے "زَحَفَ العَسْكَرُ اِلَى الْعَدُوِّ" لشکر دشمن کی طرف گیا گویا کثرت کی وجہ سے گھسٹ کر چلا...... الشَّیْئَ: آہستہ آہستہ کھینچنا۔

...... البَعِیْرُ: اونٹ کا تھکنا۔ صفت مذکر۔

زَاحِفٌ وزَاحِفَةٌ: تا مبالغہ کیلئے ہے۔ صفت مؤنث زَاحِفَة ج زَوَاحِف و(زُحُوف) ج زُحُف...... السَّهْمُ: تیر کا نشانہ سے ورے گرنا پھر گھسٹ کر نشانہ کو لگنا۔ صفت (زَاحِف) ج زَوَاحِف.

اَزْحَفَ: اپنے انتہائی مطلوب پر پہنچنا...... ہ طُوْلُ السَّفَرِ: تھکا دینا...... البَعِیْرُ: اونٹ کا تھکنا...... الرَّجُلُ: تھکے ہوئے اونٹ یا گھوڑے والا ہونا۔ اَزْحَفَ بَنُوْ فُلَانٍ: بڑا لشکر بننا۔

زَاحَفَا هُمْ: ایک دوسری کی طرف گھسٹنا۔

تَزَحَّفَ وازْدَحَفَ. اِلَيْهِ: چلنا۔

تَزَاحَفَ. القَوْمُ فِی الْحَرْبِ: بعض کا بعض کی طرف جانا اور قریب ہونا۔

الزَّحْف: مص۔ بڑا لشکر جو دشمن کی طرف جائے۔ ج زُحُوف.

الزُّحْفَة: قریب قریب کا سفر کرنے والا۔ جو دور نہ جائے۔

الزِّحَاف. فِی العُرُوْضِ: علم عروض کی اصطلاح میں وہ تغیر جو سبب خفیف یا ثقیل کے دوسرے حرف میں واقع ہو۔

الزَّحَّاف: گھسٹنے والا۔ مؤنث زَحَّافَة.

الزَّحَّافَات مِنَ الْحَیَوَانِ: رینگنے والے جانور۔

المَزْحَف: گھسٹنے کی جگہ۔ ج مَزَاحِف.

مَزَاحِفُ الحَیَّات: سانپوں کے رینگنے کی جگہ

مَزَاحِف السَّحَابِ: قطرہ گرنے کی جگہ۔

بَعِیْرٌ (مِزْحَاف): اونٹ جس کو تھک جانے کی عادت ہو۔ ج مَزَاحِف ومَزَاحِیف.

زَحَكَ (ف) زَحْكًا. بِالمَكَان: اقامت کرنا...... مِنْهُ: قریب ہونا...... عَنْهُ: بعید ہونا...... البَعِیْرُ: اونٹ کا تھکنا۔

اَزْحَكَ: تھکے ہوئے جانور والا ہونا۔

زَاحَكَهُ. عَنْ نَفْسِهِ: دور کرنا۔

تَزَاحَكَ. القَوْمُ: ایک دوسرے سے بعید ہونا۔ ایک دوسرے سے قریب ہونا (ضد)

زَحَلَ: (ف) زُحُوْلًا. عَنْ مَكَانِهِ: زائل ہونا۔ دور ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ صفت (زَاحِل وزَحِل)

زَحِلَ: (ف) زَحَلًا: تھکنا۔

اَزْحَلَهُ. اِلَيْهِ: پناہ لینا۔

اَزْحَلَهُ وزَحَّلَهُ: دور کرنا۔

تَزَحَّلَ. عَنْ مَكَانِهِ: علیحدہ ہونا۔ دور ہونا۔

زُحَل: ایک سیارہ کا نام جس کو بلندی اور بعد کے لئے بطور مثال کے بیان کرتے ہیں...... ورَجُلٌ زُحَلٌ: کام سے علیحدہ رہنے والا خواہ اچھا کام ہو یا برا۔

الزُّحَلَة: کاموں سے علیحدہ رہنے والا۔ قریب قریب کا سفر کرنے والا۔ اپنے سوراخ میں دم کی طرف سے داخل ہونے والا جانور۔ مَسَافَةٌ (زَحُوْل): دور کی مسافت۔

الزَّحْلِیْل: تیز۔ علیحدہ رہنے والا (...... والزُّحْلُوْل): تنگ پھسلنے کی جگہ۔

الزُّحْلُوْل: ہلکے پھلکے جسم والا۔

المَزْحَل: وہ جگہ جہاں کہیں سے علیحدہ ہو کر جائیں۔ زَحَلَ: کا مصدر میمی۔ کہا جاتا ہے "اِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ شَفْرَةِ السَّيْفِ مَزْحَل" جبکہ تلوار کی دھار سے علیحدہ ہونے کی جگہ نہ ہو۔

زَحْلَفَ. الشَّیْئَ: لڑھکانا۔ علیحدہ کرنا...... الاِنَاءَ: برتن کو بھرنا۔ زَحْلَفَ فِی الْكَلَامِ: جلدی جلدی بولنا۔

تَزَحْلَفَ: لڑھکنا۔ علیحدہ ہونا۔

تَزَحْلَفَتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا مائل بغروب ہونا۔ دوپہر میں ڈھلنا۔

الزُّحْلُوفَة: چکنی ڈھلواں جگہ جس پر لڑھکا جائے۔ ج زَحَالِف وزَحَالِیف.

الزَّحَالِف: چھوٹے چھوٹے کیڑے جو چیونٹی کے مشابہ ہوتے ہیں۔

زَحْلَقَ وزَحْلَكَ وتَزَحْلَقَ وتَزَحْلَكَ والزُّحْلُوْقَة والزُّحْلُوكَة: بمعنی زَحْلَفَ وتَزَحْلَفَ والزُّحْلُوْفَة.

الزُّحْلُوْقَة: لمبے تختے کا جھولا جس کے دونوں جانب بیٹھ کر جھولیں۔

زَحَمَهُ: (ف) زَحْمًا وزِحَامًا: تنگی کرنا۔ بھیڑ کرنا۔

زَاحَمَهُ: تنگی کرنا۔ زَاحَمَ الخَمْسِیْنَ: قریب ہونا۔

اِزْدَحَمَ وتَزَاحَمَ. القَوْمُ: ایک دوسرے پر تنگی کرنا۔ ایک دوسرے کو دھکیلنا۔

...... الاَمْوَاجُ: موجوں کا آپس میں ٹکرانا۔

الزَّحْم: مص۔ بھیڑ کرنے والے لوگ۔

الزَّحْمَة: بھیڑ۔ تنگی۔

الزِّحَام: مص مص۔ یَوْمُ الزِّحَام: قیامت کا دن۔

المِزْحَم: بہت بھیڑ کرنے والا (اَبُوْمُزَاحِم):

ہاتھی۔
زَخَر. القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔
زَحَنَ: (ف) زَحْنًا: دیر کرنا......ہ عَنِ المَكَانِ: دور کرنا۔
تَزَحَّنَ: دیر کرنا' سمٹنا......عَنْ مَكَانِهِ: ہلنا ......عَلَى الشَّيْءِ وعَنْهُ: ناپسندیدگی کے باوجود کرنا۔
رَجُلٌ زُحَنٌ: پستہ قد مرد۔مؤنث زُحَنَة.
الزُحْنَة: سخت گرمی۔مع ساز وسامان کے قافلہ۔کہا جاتا ہے "لَهُمْ زُحْنَةٌ" ان لوگوں کے لئے دیر کا کام ہے۔"ولَهُ زُحْنَةٌ بَعْدُ" جب کہ سفر کا ارادہ کرے اور کوئی کام نکل آئے جس سے تاخیر ہو جائے۔
الزُحْنَة: وادی کا موڑ۔
زَخَّ: (ن) زَخًّا: غضبناک ہونا......بِالإبِلِ: اونٹوں کو تیز چلانا......ہ: گڑھے میں دھکیلنا ......المَرْأَةَ: جماع کرنا۔
زَخَّ: (ن) زَخًّا وزَخِيخًا. الجَمْرُ: چنگاری کا تیز چمکنا۔
الزَخّ: مس۔کینہ۔غصہ۔غضب۔
الزَخَّة: کینہ۔غصہ۔غضب (......والمَزَخَّة والمِزَخَّة): بیوی۔
زَخْزَخَ. المَرْأَةَ: جماع کرنا۔
زَخَرَ: (ف) زَخْرًا وزُخُورًا وتَزْخَارًا. البَحْرُ: دریا کا چڑھنا اور موج مارنا...... الوَادِي: لمبی اور پانی سے بھری ہوئی ہونا...... النَبَاتُ: نباتات کا لمبا ہونا......القَوْمُ: جنگ یا روانگی جنگ کے لئے پُر جوش ہونا ...... الحَرْبُ او القِدْرُ: جوش مارنا......ہ: بھرنا۔ موٹا کرنا۔آراستہ کرنا۔خوش کرنا......بِمَا عِنْدَهُ: فخر کرنا۔
زَاخَرَهُ: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔کہا جاتا ہے "زَاخَرَهُ فَزَخَرَهُ" اس نے اس سے فخر کرنے میں مقابلہ کیا اور غالب رہا۔
تَزَخَّرَ. البَحْرُ او الوَادِي: دریا یا وادی کا چڑھنا اور موج مارنا۔
تَزَخْوَرَ. بِمَا عِنده: فخر کرنا۔

الزَاخِر: فا۔کریم۔شادماں۔بھرا ہوا۔چھلکنے والا......مِنَ الشَرَفِ: بلند عزت۔
زَوَاخِرُ. الوَادِي: وادی کی گھاس۔
الزَخَّار. زَخَر: کا اسم مبالغہ۔
نَبَاتٌ (زَخُورٌ وزُخَارِيٌّ وزَخْوَرِيٌّ): لمبا و گنجان پودہ۔زُخَارِيُّ النَبَاتِ: پودہ کی تروتازگی جبکہ گنجان ہو اور شگوفہ نکل آئے۔ کہا جاتا ہے "قَدْ اَخَذَتِ الأَرْضُ زُخَارِيَّهَا" جبکہ زمین کی نباتات لمبی وطویل ہو جائے۔كَلامٌ زَخْوَرِيٌّ: متکبرانہ دھمکی آمیز گفتگو۔
الزُخْرِيّ: لمبا۔
زَخْرَفَهُ: خوبصورت بنانا۔آراستہ کرنا۔مزین کرنا......الكَلامَ: جھوٹ سے آرستہ کرنا۔
تَزَخْرَفَ. الرَجُلُ: مزین ہونا۔
الزُخْرُف: سونا۔چیز کی خوبصورتی۔
زُخْرُفُ الكَلامِ: جھوٹ سے آراستہ کی ہوئی گفتگو۔زُخْرُفُ الأَرْضِ: زمین کے سبزی کے رنگ۔ج زَخَارِف. الزَخَارِف: کشتیاں۔پانی پر اڑنے والے کیڑے۔
زَخَارِفُ المَاءِ: پانی کے راستے۔
زَخَفَ: (ف) زَخْفًا وزَخِيفًا: تکبر کرنا۔
زَخَّفَ. فِي القَوْلِ: بہت بولنا۔
تَزَخَّفَ: مزین ہونا۔آراستہ ہونا۔خوبصورت بننا۔
المِزْخَف: فخر کرنے والا متکبر۔
زَخَمَهُ: (ف) زَخْمًا: سختی سے ہٹانا۔
زَخِمَ: (س) زَخَمًا وازْخَمَ. اللَحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا۔صفت (زَخِم)
اِزْدَخَمَ. الحِمْلَ: بوجھ اٹھانا۔
الزَخَمَة: بدبودار گوشت۔
الزَخْمَاء: بدبودار عورت۔
الزِدْب: حصہ۔ج اَزْدَاب.
زَدَرَ: لوٹنا (صَدَرَ: میں ایک لغت ہے)
اَزْدَرَ: لوٹانا (اَصْدَرَ میں ایک لغت ہے)
الازْدَرَان: دونوں مونڈھے۔کہا جاتا ہے "جَاءَ يَضْرِبُ اَزْدَرَيْهِ" یعنی وہ خالی ہاتھ آیا۔
اِزْدَرَمَ: نگلنا۔
اَزْدَفَ. اللَيْلُ: تاریک ہونا (اَسْدَفَ میں ایک لغت ہے)
الزِدْق: سچائی (الصدق: میں ایک لغت ہے)
زَدَا: (ن) زَدْوًا. الصَبِيُّ الجَوْزَ وبِالجَوْزِ: بچے کا اخروٹ کو گڑھے میں پھینک کر کھیلنا۔
المِزْدَاة والمِزْدَاء: اخروٹ سے کھیلنے کا گڑھا۔
اَزْدَى اِزْدَاءً: سلوک کرنا۔بھلائی کرنا۔
زَرَّ: (ن) زَرًّا. القَمِيصَ: کرتے میں گھنڈی لگانا۔بٹن لگانا......الشَيْءَ: جمع کر کے باندھنا......المَتَاعَ: سامان کو جھاڑنا ......الرَجُلَ: دھتکارنا۔دانت سے کاٹنا۔
زَرَّهُ بِالرُمْحِ: نیزہ مارنا......الشَعْرَ: بال اکھیڑنا۔نوچنا۔عَيْنَهُ: آنکھ تنگ کرنا۔
زَرَّ: (س) زَرًّا. الرَجُلُ: گھنڈی لگانا' اپنے مخالف پر سختی کرنا۔عقل وتجربہ بڑھنا۔
زَرَّ: (ض) زَرِيرًا. سِنَانُ الرُمْحِ: نیزے کے پھل کا چمکنا......العَيْنُ: آنکھ چمکیلی ہونا۔
اَزَرَّ. القَمِيصَ: بٹن لگانا۔
زَرَّرَ. ثَوْبَهُ: بٹن لگانا۔بٹن بنانا۔
تَزَرَّرَ. القَمِيصُ: بٹن لگا ہوا ہونا۔
الزِرُّ: گھنڈی۔بٹن۔ج اَزْرَار وزُرُور: دل کے نیچے کی چھوٹی ہڈی۔گڑھا جس میں شانے کی ہڈی گھومتی ہے۔سرین کا وہ کنارہ جو گڑھے میں ہے۔خیمہ کی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی زِرُّ السَيْفِ: تلوار کی تیزی۔زِرُّ الشَيْءِ: وہ چیز جس پر کسی چیز کا مدار ہو۔کہا جاتا ہے "هُوَ زِرُّ مَالٍ" وہ مال کے مصالح کا جاننے والا ہے۔و "اَعْطَاهُ الشَيْءَ بِزِرِّهِ" اس نے اس کو ساری چیز دے دی۔و "جَاءَ فُلانٌ بِزِرِّهِ" فلاں شخص بذاتہ آیا۔
الزَرَّة: دانت کا کاٹنا۔تلوار کی دھار کا زخم۔

الزَّرَّة: دانت کے کاٹنے کا نشان۔ عقل۔
الزُّرَّارَة: ہر وہ چیز جو دیوار پر پھینکی جائے اور وہ اس سے چمٹ جائے۔
الزُّرَّار والزِّرِّیر: سریع الفہم۔ تیز خاطر۔
الزُّرَیْر: ایک قسم کی گھاس جو رنگنے کے کام میں آتی ہے۔ واحد (زُرَیْرَة)
الزارَّة: جانوروں کو لگنے والی مکھی۔
حِمَارٌ (مِزَرٌّ): دانت سے کاٹنے والا گدھا۔
زَرَام اِزْرَام اِزْرِئْمَامًا وازْرَامَّ. اِزْرِئْمَامًا.
كَلَامُهُ او دَمْعُهُ او بَوْلُهُ: گفتگو یا خون میں پیشاب کا منقطع ہونا۔
زَرَبَ: (ن) زَرْبًا. المَوَاشِيَ: جانوروں کو باڑے میں داخل کرنا۔ لِلْغَنَمِ: بکریوں کے لئے باڑہ بنانا۔
زَرِبَ: (س) زَرْبًا. الماءُ: پانی کا بہنا۔
اِنْزَرَبَ: باڑہ میں داخل ہونا۔
اِزْرَبَّ. النَّبَاتُ: نباتات کا زرد ہونا۔ سبزی ملی ہوئی سرخ ہونا۔
الزَّرْب: مص۔ داخل ہونے کی جگہ۔ شکاری کے چھپنے کی جگہ (..... والزِّرْب): باڑہ۔ ج زُرُوْب.
الزِّرْب پانی بہنے کی جگہ۔
الزَّارُوْب. عِنْدَ العَامَّةِ: لمبی پتلی گلی۔ فصیح لفظ الزقب ہے۔
الزِّرْبِيُّ والزِّرْبِيَّة: مسند۔ گدے تکیے مخملی نہالچہ۔ ہر وہ چیز جو بچھائی جائے اور اس پر ٹیک لگائی جائے ..... مِنَ النَّبْتِ: گھاس جو زرد ہو یا سبزی آمیز سرخ ہو۔ ج زَرَابِيّ.
الزِّرْبِيَّة: جی حضوری۔
الزَّرِيْبَة: باڑہ۔ شیر کی جھاڑی۔ شکاری کے چھپنے کی جگہ۔ ج زِرَاب وزَرَائِب.
المِزْرَاب: پرنالہ۔ ج مَزَارِيْب.
زَرْجَنَهُ: فریب دینا ..... القَوْمَ: شرکاء مکان میں سے کسی کا مکان لینا اور کسی کا زمین۔
الزَّرَجُوْن: انگور کی ٹہنیاں۔ واحد ..... (زَرَجُوْنَة) ایک قسم کا سرخ رنگ۔ شراب (معرب)

زَرِحَ (س) زَرَحًا: ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹنا۔
الزَّارِح: فا۔ چست۔ ج زُرَّاح.
الزَّرْوَح والزَّرْوَحَة: چھوٹا ٹیلہ۔ ج زَرَاوِح. المُزْرِح: پست زمین۔
تَزَرْنَقَ: بیعَ عِيْنَةٍ: کرنا۔ بیع عینہ: کا مطلب یہ ہے کہ کسی شے کو فروخت زائد قیمت کے ساتھ انتظار قیمت کے عوض۔ زائد چیز لینا۔
زَرَدَهُ (ن) زَرْدًا: گلا گھونٹنا۔
الدِّرْعَ: زرہ بننا۔ کہا جاتا ہے "زَرَدَ عَيْنَهُ عَلَى صَاحِبِهِ" وہ اپنے ساتھی پر غضبناک ہوا اور ترش روئی سے پیش آیا۔
زَرِدَ: (س) زَرْدًا وازْدَرَدَ وتَزَرَّدَ. اللُّقْمَةَ: لقمہ کو جلدی نگلنا اور کہا جاتا ہے "تَزَرَّدَ اليَمِيْنَ" اس نے لاپروائی کے ساتھ قسم کھانے میں جلدی کی۔
الزَّرْد: بنی ہوئی زرہ جس کے حلقے ایک دوسرے میں داخل ہوں۔ ج زُرُوْد.
حِمَارُ الزَّرَدِ: ایک جانور جو گدھے کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے جسم پر دھاریاں ہوتی ہیں۔ گورخر۔
الزَّرِد: جلدی نگلنے والا۔
الزَّرْدَة: ایک مرتبہ نگلنے کی مقدار۔
الزِّرَاد والمِزْرَد: اونٹ کا گلا گھونٹنے کی رسی تاکہ کف سے سوار کو آلودہ نہ کرے۔
الزَّرَّاد: گلا گھونٹنے والا۔ زرہ بنانے والا۔
الزِّرَادَة: زرہ بنانے کا پیشہ۔
المَزْرَد: گلا۔
المُزْدَرَد: مفع۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهُ بِمُزْدَرَدِهِ" یعنی اس نے اس پر تنگی ڈالی۔
زَرْدَبَهُ وزَرْدَمَهُ: گلا گھونٹنا۔ الطَّعَامَ: کھانے کو نگلنا۔
الزَّرْدَمَة: سر اور گلے کے درمیان کا گوشت یا حلق میں نگلنے کی جگہ۔
زَرْزَرَ. الزُّرْزُوْرُ: زرزور پرندہ کا آواز کرنا ..... الرَّجُلُ: ہمیشہ زُرْزُوْر: پرندہ کو کھانا۔

..... بالمَكَانِ: اقامت کرنا۔
الزُّرْزُوْر: ایک قسم کا پرندہ جو چڑیا سے بڑا ہوتا ہے۔ بعض ان میں بالکل کالے ہوتے ہیں اور بعض میں سفید چتی ہوتی ہے۔ ج زَرَازِيْر وزَرَازِر.
الزُّرْزَار والزُّرَازِر: سریع الفہم تیز خاطر۔ ج زَرَازِرَة.
الزُّرْزُوْرِي. : وہ جو زُرْزُوْر: پرندہ کے رنگ کا ہو۔
زَرَطَ: (ض) زَرْطًا. اللُّقْمَةَ: لقمہ کو نگلنا۔
زَرَعَ: (ف) زَرْعًا وازْدَرَعَ: بونا۔ بیج ڈالنا ..... الارض: جوتنا۔ زَرَعَ اللّٰهُ النَّبَاتَ: اگانا۔ کہا جاتا ہے "زُرِعَ لَهُ بَعْدَ شَقَاوَةٍ" یعنی اس کو فقر وحاجت کے بعد مال ودولت حاصل ہوئی۔
زَارَعَ مُزَارَعَةً: بونا ..... فلانًا: بٹائی پر معاملہ کرنا۔
أَزْرَعَ. الزَّرْعُ: پتے نکلنا۔ کھیت کاٹنا ..... القَوْمُ: کھیتی کرنے پر قادر ہونا۔
تَزَرَّعَ. إِلَى الشَّرِّ: بدی کی طرف جلدی کرنا۔
الزَّارِع: فا۔ ج زَارِعُوْنَ وزُرَّاع: ایک کتے کا نام اور اسی وجہ سے کتوں کو "اولاد زارع" کہتے ہیں۔
الزَّرْع: مص۔ کھیت۔ اولاد۔ ج زُرُوْع.
الزَّرْعَة: بیج (..... والزِّرْعَة والزُّرْعَة الزَّرْعَة): کھیتی۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي هٰذِهِ الأَرْضِ زَرْعَةٌ" اس زمین میں کھیتی کے قابل کوئی جگہ نہیں ہے ..... الزُّرْعَة: چکور کا بچہ۔
الزِّرَاعَة: کاشتکاری۔ کھیت۔
الزَّرِيْعَة: بوئی ہوئی چیز۔ کھیتی۔
الزَّرَّاع: بہت کھیتی کرنے والا۔ چغل خور (اس وجہ سے کہ وہ بھی لوگوں کے دلوں میں کینہ بوتا ہے) ج زَرَّاعُوْنَ وزَرَّاعَة.
الزَّرَّاعَة. زَرَّاع: کا مؤنث۔ کشت زار ج زَرَّاعَات.
الزَّرِيْع: صرف بارش سے سیراب ہونے والی

کھیتی۔

الزَّرِیْع: وہ پودہ جو کھیتی کٹنے کے وقت گرے ہوئے دانے سے اُگ آئے۔

المَزْرَعة والمَزْرُعة: کھیتی۔ ج مَزَارِع۔

المُزْدَرَع: کھیتی کرنے کی جگہ۔ کشت زار۔

زَرَفَ: (ن) زَرْفًا: کودنا ...... فِی الکَلَامِ: زیادتی کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ (...... زُرُوْفًا وزَرِیْفًا) اِلَیْہِ: قریب ہونا۔ دیر لگانا۔ جلدی کرنا (ضد)

زَرِفَ: (س) زَرَفًا۔ الجَرْحُ: زخم کا اچھا ہونے کے بعد تازہ ہونا۔

زَرَّفَـہٗ: علیحدہ کرنا۔ دور کرنا ...... الشَّیْءَ: زیادتی کرنا ...... فِی الکَلَامِ: کلام میں زیادتی کرنا اور جھوٹ بولنا ...... القَوْمَ: جدا جدا کرنا ...... الرُّمْحَ فِیْہِ: نیزہ بھونکنا۔ کہا جاتا ہے "زَرَّفَ عَلَی السِّتِّیْنَ" وہ ساٹھ سے بڑھ گیا۔

اَزْرَفَ: آگے بڑھنا۔ جلدی کرنا۔ ...... الجَرْحُ: زخم کا اچھا ہونے کے بعد تازہ ہونا۔ ...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو اُکسانا۔ تیز کرنا ...... الرَّجُلُ: زرافہ جانور خریدنا (دیکھئے لفظ زرافہ)

اِنْزَرَفَ۔ القَوْمُ: گھاس پانی کی تلاش میں جانا ...... الرِّیْحُ: گزر جانا ...... الشَّیْءُ: آر پار ہونا۔

الزَّرَافة والزُّرَافة والزَّرَّافة: ایک جانور کا نام جو اونٹ کے برابر ہوتا ہے اور اس کی اگلی ٹانگیں لمبی اور پچھلی چھوٹی ہوتی ہیں اور اس کی گردن گھوڑے کی مانند اور کھال چیتے کی مانند ہوتی ہے اور اس کے دو چھوٹے چھوٹے سینگ بھی ہوتے ہیں۔ ج زَرَافِی زَرَافَی زَرَافَات۔ زَرَائِف۔

الزُّرَافة: بہت چھوٹا۔

الزِّرَافة والزَّرَّافة: دس یا بیس آدمیوں کا گروہ۔ ج زَرَافَات اور اسی سے ہے "طَارُوا اِلَیْہِ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانًا"۔

الزَّرَّافة والزَّرَافة: وہ جگہ جہاں کھیت کیلئے پانی نکالا جائے۔ ج زَرَّافَات زَرَافَات۔

المِزْرَاف والزَّرُوف والزَّرُوْف۔ مِنَ النُّوْق: تیز رفتار اونٹنی۔

زَرْفَنَ۔ شَعْرَہٗ: بالوں کو زنجیر کی طرح بنانا۔

الزُّرْفِیْن: چھوٹی زنجیر۔ ج زَرَافِیْن۔

زَرَقَ: (ض ن) زَرْقًا۔ الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔ زَرَقَتْ عَیْنُـہٗ نَحْوِی: کنکھیوں سے دیکھنا ...... زَرَقَ الطَّائِرَ: پرندہ کو چھوٹے تیزے سے مارنا ...... الرَّجُلَ بِبَصَرِہٖ: گھورنا ...... النَّاقَةُ الرَّحْلَ: اونٹنی کا کجاوہ پیچھے کی جانب ڈال دینا۔

زَرِقَ: (س) زَرَقًا۔ الرَّجُلُ: اندھا ہونا۔ ...... عَیْنُـہٗ: نیلگوں ہونا ...... الشَّیْءُ: نیلگوں ہونا۔ آسمانی رنگ کا ہونا۔

اَزْرَقَتْ۔ عَیْنُـہٗ نَحْوِی: آنکھ کا پھرنا اور سفیدی کا ظاہر ہونا ...... النَّاقَةُ حِمْلَهَا: اونٹنی کا کجاوہ کو پیچھے کی جانب ڈال دینا۔

اِزْرَقَّ اِزْرِقَاقًا واِزْرَاقَّ اِزْرِیْقَاقًا: نیلگوں ہونا ...... عَیْنُہٗ نَحْوِی: بمعنی اَزْرَقَتْ عَیْنُہٗ۔

اِنْزَرَقَ: پیچھے ہٹنا۔ چت لیٹنا۔ السَّہْمُ: آر پار ہونا۔

الزَّرَق والزُّرْقَة: آسمانی رنگ۔ نیلگونی۔

الزُّرَق: کھر کے کچھ اوپر کی سفیدی۔

الزَّرْقَة: تعویذ کا مہرہ۔

الـزُّرَّق: ایک شکاری پرندہ۔ ج زَرَارِق: گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ تیز نظر والا۔

الاَزْرَق: نیلگوں۔ مؤنث زَرْقَاء۔ ج زُرْق۔

الاَزْرَق: باز۔ نَـصْـلٌ اَزْرَقُ: چمکیلا تیر کا پھل۔ مَـاءٌ اَزْرَقُ: صاف پانی۔ عَـدُوٌّ اَزْرَقُ: سخت دشمن اور یہ اس وجہ سے کہ رومیوں اور دیلمیوں کی آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں اور ان میں اور عربوں میں سخت دشمنی تھی۔ اس وجہ سے ہر سخت دشمن کو عدو ازرق (کہنے لگے) اور چونکہ تیزے اور بھالے میں بھی نیلگونی ہوتی ہے اس لئے ان پر بھی زُرق کا اطلاق کرتے ہیں۔

الـزَّرْقَـاء۔ اَزْرَق: کا مؤنث۔ ج زُرْق: شراب۔ آسمان۔

الـزُّرَیْق واَبُوزُرَیْق: چڑیا سے کچھ بڑا ایک پرندہ۔

الزُّرَیْقاء: دودھ اور زیتون کے تیل میں ترکیا ہوا ثرید۔ ایک جانور جو بلی کے مشابہ ہوتا ہے مگر اس کی ٹانگیں چھوٹی اور جسم لمبا ہوتا ہے۔

الزَّرَّاقة۔ والعَامَّةُ تُسَمِّیْهَا الزَّارُوْقَة: پچکاری (عوام اسے زَارُوقَہ کہتے ہیں۔)

الاَزَارِقَة: خارجیوں کا ایک گروہ جو نافع بن الازرق کے ساتھی تھے اور مخالفین کو قتل کرنا اور ان کی عورتوں کو قید کرنا جائز سمجھتے تھے۔ واحد (الاَزْرَقِیُّ)

المِزْرَاق: چھوٹا نیزہ ...... مِنَ الاَبَاعِرِ: پیچھے کی طرف بوجھ ڈالنے والا اونٹ۔ ج مَزَارِیْق۔

زَرْقَفَ واِزْرَنْقَفَ: جلدی کرنا۔

زَرْقَلَ زَرْقَلَةً۔ لِیْ بِحَقِّیْ: حق دینا۔ الشَّعْرَ: بالوں کو جھاڑنا۔

الزُّرْقُم: بہت نیلگوں آنکھ والا (مذکر و مؤنث) ج زَرَاقِم۔

الزَّرَاقِم: بہت سے سانپ۔

زَرِکَ: (س) زَرَکًا بد خلق ہونا۔

زَرَمَہٗ (ض) زَرْمًا وزُرُمًا وزَرَمَةً واَزْرَمَہٗ: کاٹنا۔ کہتے ہیں "زَرَمَتْ بِہٖ اُمُّہٗ" اس کی ماں نے اس کو جنا۔ وزَرَمَـہُ الدَّهْرُ: زمانہ نے اس سے خیر منقطع کر دیا۔

زَرِمَ: (س) زَرَمًا۔ الشَّیْءُ: منقطع ہونا۔

اِزْدَرَمَہٗ: نگلنا۔

اِزْرَأَمَّ: غضبناک ہونا۔ سکڑنا۔

الزَّرِم: ذلیل تھوڑے جتھے والا۔ بخیل۔ تنگ حال۔

الاَزْرَم: منقطع۔ بلی۔

الزَّرِیْم: تھوڑے جتھے والا۔ ذلیل۔

الزُّرْمُوْج: جوتا۔

زَرْنَقَ زَرْنَقَةً۔ الاَرْضَ: چھوٹی نہر سے پانی

دینا۔ کنوئیں پر زرنوق لگانا۔ دیکھئے "زرنوق"۔
......فلانًا اللباسَ: کسی کولباس پہنانا۔
تزرنق. بالثیاب: کپڑے پہننا......الرَّجلُ: چھوٹی نہر سے اُجرت پر آب کشی کرنا۔
الزُّرنُوق: چھوٹی نہر۔ چکی کا دستہ۔
الزُّرنُوقان: کنوئیں کے من پر کے دو کھمبے جس میں چرخی لگی ہوئی ہوتی ہے۔
الزَّرنقة: مص۔ زیادتی۔ حسن کامل۔
الزِّرنیق: ہڑتال۔
زَرَیٰ (ض) زَرْیًا وزُرْیًا وزِرَایَةً ومَزْرِیَةً ومَزْرَاۃً وازْرَیٰ وتزرّیٰ. علیه عمله: کسی کام پر عتاب کرنا۔ عیب لگانا۔ أزرَیٰ بالأمر: سستی کرنا۔ اَزْرَیٰ بِهِ وَاَزْرَاهُ: عیب لگانا۔ حق گھٹانا۔
زاراہُ مُزاراۃً: ایک دوسرے کو عتاب کرنا۔
اِزْدَرَیٰ واسْتَزْرَیٰ. ہ: حقیر سمجھنا۔
الزَّرِیّ: ناکارہ۔ ذلیل۔
المِزْرَاء: لوگوں کو عیب لگانے والا۔
زَطَّ (ن) زَطًّا. الذُّبابُ: مکھی کا بھنبھنانا۔
الزُّطُّ: جاٹ (ہندوستان کی ایک قوم) واحد زُطّی۔
زَعَبَ: (ف) زَعْبًا. الإناءَ: برتن کو بھرنا......القِربَةَ: مشک بھری ہوئی اٹھانا۔
......القِربةَ: پانی گرانا......السَّیلُ: سیلاب کا وادی کو بھر دینا......الوادی: وادی کا بھر جانا
......الشیءَ: کاٹنا......لهُ مِنَ المالِ: زَعْبًا وزُعْبَةً: مال کا کچھ حصہ دینا......المرأةَ: جماع کرنا۔
زَعَبَ: (ف) زَعِیبًا. الغُرابُ: کائیں کائیں کرنا۔
تزعّب: غضبناک ہونا۔ شادماں ہونا۔
......فی اکلہٖ وشربِہٖ: بہت کھانا پینا۔ القومُ المالَ: قوم کا مال میں سے اپنا اپنا حصہ لینا۔
اِزْوَعَبَ. الشیءَ: کاٹ لینا۔
الزُّعْبَة والزُّعْبَة والزُّعْب: مال کا ایک حصہ۔

الأزْعَب: پستہ قد۔ کمینہ۔ موٹا۔ مؤنث زَعْباء ج زُعْب۔
سَیلٌ (زَاعِبٌ وزَعُوبٌ): وادی کو بھرنے والا سیلاب۔
الزَّاعِب: اچھا رہبر۔
زَعِیبُ. النَّحلِ: شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔
الزُّعْبُوب: پستہ قد کمینہ۔
زَعْبَقَ. القومَ: پریشان و متفرق کرنا۔
......الشیءَ: جدا جدا کرنا۔
تزعبق. الشیءُ مِن یَدِی: بکھر جانا اور متفرق ہو جانا۔
زَعْبَلٌ: بڑے پیٹ اور پتلی گردن والا۔ بڑا سانپ۔ گرگٹ۔ ڈول۔ روئی کا پودہ۔ ج زَعَابِل۔
زَعَجَه: (ف) زَعْجًا وأزعج: بے قرار کرنا۔ ہٹانا۔ دھتکارنا۔ زَعَجَ الرَّجُلَ: چلانا۔
ازْعَجَه اِلَی المَعصِیَةِ: گناہ پر ابھارنا۔
اِنْزَعَجَ: بے قرار ہونا۔ ہلنا۔
الزَّعَج: بے قراری۔
المِزْعَاج: ایک جگہ پر نہ ٹھہرنے والی عورت۔
زَعِرَ: (س) زَعَرًا و ازْعَرَّ وازْعَارَّ. شَعْرُہُ أو رِیشُہُ: کم اور بکھرے ہوئے بال یا پروالا ہونا۔ زَعِرَ الرَّجُلُ: بے خیر ہونا۔
الزَّعَارَۃ والزَّعَارَّۃ: بدخوئی و تندمزاجی۔
الزَّعِر والأزْعَر: کم اور متفرق بالوں والا۔
مَوضِعٌ زَعِرٌ وأزْعَر: کم پیداوار والی جگہ۔ مؤنث زَعِرَۃ وزَعْرَاءُ۔
الزُّعَرَۃ: ہمیشہ مضطرب اور خوفزدہ رہنے والا ایک پرندہ۔
الأزعَرُ: چور۔ سرکش۔ چھیننے والا۔ مؤنث زَعْرَۃ وزَعْرَاءُ: ج زُعْرٌ وزُعْرَانٌ۔
الزُّعْرَان: نوجوان لوگ۔
الزُّعْرُور: ایک درخت جس کا پھل سرخ رنگ کا اور گٹھلی گول بڑی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مغز کم ہوتا ہے۔ واحد (زُعْرُورَۃ)

رَجُلٌ زُعْرُورٌ: بدخلق و بے خیر مرد۔ ج زَعَارِیر۔ الزَّعَارِیر: گوبر وغیرہ جو اون میں لگ جائے اور جم جائے۔
بَحرٌ (زَعْوَق): بہت پانی والا سمندر۔
زَعْزَعَه زَعْزَعَةً: سخت حرکت دینا۔
......الإبلَ فی السَّیرِ: ہانکنا۔
تَزَعْزَعَ: ہلنا۔
الزَّعزَعَة: مص۔ ج زَعَازِع. الزَّعَازِع: زمانہ کے مصائب۔
رِیحٌ (زَعْزَعٌ وزُعْزُعٌ وزَعْزَاعٌ وزُعَازِعٌ وزَعْزَعَان): آندھی۔ ہوا کا طوفان......جَرْیٌ زَعْزَعٌ: تیز دوڑ۔
بَحرٌ (زَعْزَفَة): بہت پانی والا سمندر۔
زَعَطَ: (ف) زَعْطًا: گلا گھونٹنا......الحِمارُ: گدھے کا رینگنا۔
الزَّاعِط: فا۔ مَوتٌ زَاعِطٌ: جلدی کی موت۔
زَعَفَه (ف) زَعْفًا وأزْعَفَه وازْدَعَفَه: فوراً مار ڈالنا۔ زَعَفَ الجَرِیحَ وأزْعَفَ علَیه: زخمی کو فوراً مار ڈالنا۔ زَعَفَ الحَدِیثَ: زیادہ کرنا اور جھوٹ بولنا۔
سَمٌّ (زُعَاف): زہر قاتل۔
مَوتٌ (مُزْعِف): فوراً ہلاک کرنے والی موت۔
سَیفٌ مُزْعِفٌ: فوراً ہلاک کرنے والی تلوار۔
الزَّعُوف: ہلاکت کی جگہیں۔
الزَّعُوفَة: پتھر جس کو کنوئیں کی تہ میں ڈال دیں اور اس پر بیٹھ کر کیچڑ وغیرہ صاف کریں۔
زَعْفَرَہٗ: زعفران سے رنگنا......الطَّعَامَ: کھانے میں زعفران ڈالنا۔
تَزَعْفَرَ: زعفران سے خوشبودار ہونا۔ زعفران سے رنگا ہوا ہونا۔
الزَّعفَرَان: زعفران۔ کیسر۔ ج زَعَافِر۔
زَعفَرَانُ الحَدِیدِ: لوہے کا زنگ۔
زَعْفَقٌ. الزُّعَافِق: بخیل۔ بدخلق۔ ج زَعَافِق۔

زَعَقَ: (ف) زَعْقًا: چلانا، چیخنا......ہ وزَعَقَ بِہٖ: ڈرنا......بِالدَّابَّةِ: تیز چلا کر ہانکنا۔ الرِّيحُ التُّرَابَ: ہوا کا مٹی کو اڑانا......ہ العَقْرَبُ: بچھو کا ڈسنا......القِدْرَ: ہانڈی میں بہت نمک ڈالنا۔

زَعُقَ: (ک) زَعَاقَةً. المَاءُ: پانی کا بے حد کھاری ہونا۔

زَعِقَ (س) زَعْقًا: شادماں ہونا(......وزُعِقَ اِنْزَعَقَ) الرَّجُلُ: رات میں ڈرنا۔

اِنْزَعَقَ الفَرَسُ: آگے بڑھنا اور تیز چلنا۔

أَزْعَقَهٗ: ڈرنا خوف دلانا......السَّيْرَ: چلنے میں جلدی کرنا......القِدْرَ: ہانڈی میں بہت نمک ڈالنا۔

الزَّعِقُ: رات میں ڈرنے والا۔ شادماں جو کچھ گھبرایا بھی ہو۔

الزَّعْقَةُ: چیخ۔

الزُّعَاقُ: بہت کھاری پانی جو پیا نہ جا سکے۔

الزُّعْوُقَةُ. زُعَاقٌ: کا اسم۔

الزَّعَاقُ. مِنَ الخَيْلِ: بہت اور تیز چلنے والا۔ گھوڑا، پیچھے پیچھے چلاتے ہوئے جانوروں کو ہانکنے والا۔

الزَّعِيقُ: خوفزدہ۔

المِزْعَقُ: زمین کھودنے کا اوزار۔

زَعِلَ (س) زَعَلاً: شادماں ہونا......مِنَ المَرَضِ وغَيْرِہٖ: تنگ دل ومضطرب ہونا۔

أَزْعَلَهٗ: شادماں کرنا۔ مِنْ مَكَانِهٖ: ہٹانا۔

تَزَعَّلَ: شادماں ہونا۔

الزَّعِلُ والزَّعْلَانُ والاِزْعِيلُ: شادماں۔

الزَّعِلُ: بھوک سے بلبلانے والا۔

زَعَمَ: (ف ن) زَعْمًا وزِعْمًا وزُعْمًا ومَزْعَمًا: سچ یا جھوٹ کہنا اور اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں جس کے جھوٹ ہونے کا یقین ہو استعمال کیا جاتا ہے(......زَعَامَةً)......عَلَى القَوْمِ: سردار بننا۔

زَعَمَ: (ف ن) زَعْمًا. بِالمَالِ: کفیل ہونا۔ ضامن ہونا......اللَّبَنُ: دودھ خریدار ہونے لگنا۔

زَعِمَ: (س) زَعْمًا. فِيْهِ: لالچ کرنا۔

أَزْعَمَ. الأَمْرُ: ممکن ہونا......اللَّبَنُ: دودھ خریدار ہونے لگنا......إِلَيْهِ: فرمانبردار ہونا، تابع ہونا......عَلَى القَوْمِ: سردار بننا۔ الأَرْضُ: سبزی کا پھوٹنا......ہ: کھلانا۔ أَزْعَمَهٗ المَالَ: مال کا ضامن بنانا۔

زَاعَمَهٗ: بھیڑ کرنا۔

تَزَعَّمَهٗ: جھوٹی باتیں بیان کرنا۔

تَزَاعَمَ. القَوْمُ عَلَى الأَمْرِ: ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ باہم غیر موثق باتیں کرنا۔

الزَّعِمُ. مِنَ الشِّوَاءِ: بہت چربی والا جس سے بھونتے ہوئے چربی آگ پر ٹپکے۔

الزَّعْمَةُ. زَعَمَ: کا اسم مرۃ۔ ج زَعَمَات: کہا جاتا ہے "هٰذَا وَلَا زَعَمَتُكَ او زَعَمَاتُكَ" یعنی یہی صحیح ہے اور میں تمہارا گمان نہیں خیال کرتا ہوں۔

الزُّعْمِيُّ: جھوٹا۔ سچا۔ ضد۔

الزَّعَامَةُ: مص۔ شرف۔ سرداری۔ ہتھیار۔ زرہ۔ عمدہ مال یا اکثر مال۔ گائے۔

الزَّعُوْمُ: گفتگو میں عاجز۔ چربی دار عورت۔ کم چربی والی عورت (ضد)

الزُّعْمُوْمُ: گفتگو میں عاجز۔

الزَّعِيْمُ: ضامن۔ کفیل۔ سردار۔ رئیس۔ ج زُعَمَاء۔

المَزْعَمُ: مص۔ لالچ کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا أَمْرٌ مُزْعِمٌ" یعنی یہ امر غیر موثوق ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ "وهٰذَا أَمْرٌ فِيْهِ مُزَاعِمٌ" یہ ایسا امر ہے جس میں جھگڑے ہیں۔

المِزْعَامَةُ: سانپ۔

زَعْنَفَتِ. المَاشِطَةُ العَرُوْسَ: مشاطہ کا دلہن کو آراستہ کرنا۔

الزِّعْنِفَةُ والزِّعْنَفَةُ: پستہ قد مرد یا عورت۔ ہر چیز کا ایک حصہ۔ جسم کے اطراف مانند ہاتھ پیر کے۔ ردی۔ قبیلہ کا ایک ٹکڑا جو علیحدہ ہو یا دوسرے کے ساتھ مل جائے۔ کپڑے کا ٹکڑا یا نچلا پھٹا ہوا حصہ۔ مصیبت۔ ج زَعَانِفُ الزَّعَانِفُ: مچھلی کے پر۔ ہر وہ جماعت جن کی کوئی ایک اصل نہ ہو۔

زَعَايَزُ غُوْزَغْوًا: منصف ہونا۔ عادل ہونا۔

زَغِبَ: (س) زَغَبًا وزَغَّبَ وازْغَابَّ الصَّبِيُّ او الفَرْخُ: بچہ یا چوزہ کا رواں نکلنا۔ صفت (زَغِب)

أَزْغَبَ. الكَرْمُ: انگور کی بیل میں پتے نکلنے لگنا۔

الزَّغَبُ: پردوں یا بالوں کے روئیں۔ واحد (زَغَبَة)

الزُّغَابِي والزُّغَابَةُ چھوٹے روئیں۔ کہا جاتا ہے "مَا اَصَبْتُ مِنْهُ زُغَابَةً" میں نے اس سے روئیں کے برابر بھی کچھ حاصل نہیں کیا۔

الأَزْغَبُ: روئیں دار۔ مؤنث زَغْبَاء. ج زُغْبٌ: قطا کا چوزہ۔

الزُّغْبَةُ: گلہری۔

الزُّغْبُبُ: پستہ قد بخیل۔

زَغْبَرَ. الثَّوْبُ: روئیں دار ہونا۔

الزَّغْبَرُ والزِّغْبِرُ والزِّغْبُرُ: رواں۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ الشَّيْءَ بِزَغْبَرِہٖ" اس نے ساری چیز لے لی۔

الزُّغْبُرَةُ. عِنْدَ العَامَّةِ: رواں۔ کلمہ محرف ہے صحیح لفظ الزَّغَب ہے۔

الزُّغْبُدُ: مکھن۔

زَغَدَ: (ف) زَغْدًا. السِّقَاءُ: مشک نچوڑنا......فُلَانًا: گلا دبانا......البَعِيْرُ: اونٹ کا سخت بلبلانا......النَّهْرُ: دریا کا چڑھنا۔ موج مارنا......ہ بِالكَلَامِ: اکسانا۔ بھڑکانا۔

أَزْغَدَتْ. المَرْأَةُ وَلَدَهَا: عورت کا بچہ کو دودھ پلانا۔

الزَّغْبَدُ والزَّغْبَدَةُ: مکھن جو مشک کو دبانے سے اس کے منہ سے نکلے۔

نَهْرٌ (زَغَّادٌ): بہت پانی والا چڑھا ہوا دریا۔

المُزْغِدُ: غضبناک۔

زَغَرَ (ف) زَغْرًا. الشَّيْءَ: چھین لینا۔ زبردستی لینا......الشَّيْءُ: بکثرت ہونا......البَحْرُ: چڑھنا۔ موج مارنا۔

الزَّغر مِنْ كُلِّ شَيْئٍ: زیادتی۔ افراط۔
الزُّغار: کینچوا۔
زَغْرَبَ: ہنسنا۔
الزَّغْرَب: بہت پانی۔ بِئرٌ زَغْرَبٌ وزَغْرَبَةٌ: بہت پانی والا کنواں۔
زَغْرَدَ زَغْرَدَةً. البَعِيْرُ: اونٹ کا اپنے حلق میں آواز کو لوٹاتے ہوئے بلبلانا۔
زَغْزَغَ. الكَلامَ: رکیک گفتگو کرنا۔ الشَّيْئَ: چھپانا...... بالرَّجُلِ: تمسخر کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔
الزُّغْزَغ: سبک و چست آدمی۔
حسب و نسب میں مطعون۔
الزُّغْزُغ: پستہ قد حقیر۔ ایک پرندہ۔
الـــزُّغْـــزُغِيَّة: عجم میں سے بعض لوگوں کی زبان۔
الـزَّغْزَغِيَّةُ: ایک قسم کا کھانا جو گھی اور آٹے سے تیار کیا جاتا ہے۔
زَغَفَ: (ف) زَغْـفـا. الـمَـاءُ: پانی بہت ہونا۔
...... فِيْ حَدِيْثِه: بہت بولنا اور جھوٹ بولنا۔ کہا جاتا ہے "زَغَفَ كَلامًـا كَثِيْرًا" و "زَغَفَ لَـنَـا مَالاً كَثِيْرًا" اس نے بہت بکواس کی اور اس نے ہم کو بہت مال دیا...... ہ بِـالـرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔
اِزْدَغَفَ. الشَّيْئَ: سارا لے لینا۔
الزَّغْف: مص۔ کشادہ اور لمبی زرہ۔ بادل جو برس چکا ہو اور ابھی گھرا ہوا ہو۔
دِرْعٌ (زَغِيْفٌ): کشادہ' مضبوط' اچھے حلقوں والی زرہ اور کہا جاتا ہے "دُرُوْعٌ زَغْفٌ وزَغْفٌ وأَزْغَافٌ وزُغُوْفٌ"۔
الـــــزَّغَف: چھپٹیاں۔ درخت کی کمزور شاخیں۔
الزَّغَّاف: بہت بولنے والا۔
الزَّغْفَة والزَّغَفَة: کشادہ یا مضبوط زرہ۔
المِزْغَف: حریص۔ بہت خواہش مند۔
زَغْفَلَ زَغْفَلَةً: جھوٹ بولنا۔
زَغَلَ (ف) زَغْلاً. الـمَـاءَ: پانی بار بار گرانا ...... الشَّرابَ: کلی کرنا...... الصَّبِيُّ أُمَّهُ: بچہ کا دودھ پینا۔
أَزْغَلَ. المَاءَ: گرانا...... الأُمُّ ولَـدَهَا: بچہ کو دودھ پلانا...... الطَّـائِرُ فَرْخَهُ: پرندہ کا بچہ کو چوگا دینا...... الشَّرابَ: کلی کرنا۔
الزَّغَل: دھوکا۔
الزَّغَلِيّ: دھوکا دینے والا۔
الـزُّغْلَة: کلی کا پانی جو منہ سے پھینکا جائے۔ ایک مرتبہ پانی گرانے کی مقدار۔
الـــزُّغْلُوْل: بچہ۔ ہلکا پھلکا جلد باز مرد۔ ج زَغَالِيْل.
تَـزَغَّـمَ. الـجَـمَلُ: اونٹ کا جھاگ کو اپنے جبڑوں میں پھرانا اور اسی سے ہے "تَـزَغَّـمَ الـــرَّجُلُ" یعنی اس نے غضبناک ہو کر گفتگو کی۔
الزُّغْوُم والزُّغْمُوْم: گفتگو کرنے میں عاجز و درماندہ۔
زَفَّ: (ض) زَفًّـا وزُفُوْفًا: تیز دوڑنا...... الرِّيْحُ: ہوا کا چلنا (...... زَفًّا وزَفِيْفًا) الطَّائِرُ: پرندہ کا پر پھیلا کر اترنا۔
زَفَّ (ن) زَفًّـا وزِفَـافًـا. العَـرُوْسَ إِلَى زَوْجِهَـــا: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا...... البَرْقُ: چمکنا۔
أَزَفَّ. الـعَـرُوْسَ إِلَى زَوْجِها: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا...... الرَّجُلُ: تیز دوڑنا...... ہ: تیز دوڑانا۔
اِزْدَفَّ. الحِمْلَ: بوجھ اٹھانا...... العَرُوْسَ: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔
اِسْتَزَفَّهُ. السَّيْلُ: سیلاب کو بہا لے جانا۔
...... ہ السَّيْرُ: سبک بنانا۔
الزِّف: چھوٹے چھوٹے پر۔
الزِّفِف: پرندہ کے روئیں کا ایک پر ایک چپکا ہوا ہونا۔
الزَّفَّةِ. زَفَّ کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "جِئْتُهُ زَفَّةً أَوْ زَفَّتَيْـن" میں اس کے پاس ایک بار یا دو بار آیا۔
الزُّفَّة: گروہ۔
الأَزَفّ: تیز رفتار۔ باریک پروں والا۔
الـزَّفِيْف والـزَّفَّان والزَّفَّاف: سبک تیز رفتار۔ الـزَّفُوْف: شتر مرغ...... مِنَ النُّوْقِ: عمدہ چال والی تیز رفتار اونٹنی۔ قَـــوْسٌ زَفُوْفٌ: آواز دینے والی کمان۔
المِزَفَّة: پالکی۔
زَفَتَ: (ن) زَفْتًا. الاِنَاءَ: بھرنا...... الرَّجُلَ: غیظ میں ڈالنا۔ منع کرنا۔ دھتکارنا۔ تھکانا۔ کہا جاتا ہے "زَفَـتَ الـحَدِيْثَ فِي أُذُنِ الاَصَمِّ" اس نے بہرے کے کان میں بات ٹھونس دی۔
زَفَّتَ. السَّفِيْنَةَ: کشتی پر زفت ملنا۔
الـــزِّفْـت: تارکول جیسی ایک چیز جس کو کشتی وغیرہ پر ملا کرتے تھے۔
زَفَدَ (ن) زَفْدًا. الاِنَاءَ: برتن بھرنا۔
فَرَسَه شَعِيْرًا: گھوڑے کو بہت جو کھلانا۔
اِزْدَفَتَ. المَالَ: سارا لے لینا۔
زَفَرَتْ (ض) زَفْرًا وزَفِيْرًا. النَّارُ: آگ سے بھڑکنے میں آواز نکلنا ...... الأَرْضُ: نباتات اگانا۔ زَفَـرَ الـرَّجُلُ: لمبی لمبی سانس لینا۔ الـحِمَارُ: گدھے کا رینگنا شروع کرنا۔ وزَفَرَ الشَّيْئَ زَفْرًا: اٹھانا...... الـمَاءَ: پانی کھینچنا۔
اِزْدَفَرَ. الشَّيْئَ: اٹھانا۔
اَلـــزِّفْـــر: بھاری بوجھ۔ مشک۔ مسافر کا سامان۔ جماعت یا دستہ فوج۔ ج أَزْفَار.
الزِّفْر: درخت کے نیچے لگانے کی تھونی۔
الـزُّفَر: شیر۔ بہادر۔ سمندر۔ بہت پانی والا دریا۔ سخی۔ سردار۔ مشک کے اٹھانے کے لئے مضبوط آدمی۔ بہت عطیہ۔ دستہ فوج۔
الزَّفِيْر: مص۔ مصیبت۔ گدھے کی آواز کی ابتداء اور انتہا کو الشَّهِيْق: کہتے ہیں۔
الزَّفْرَة الزُّفْرَة: لمبی سانس۔ گرم سانس۔
زُفْرَةُ الدَّابَّةِ زُفْرَتُهَا: جانور کا پھولا ہوا پہلو۔
الزَّفْرَة: زَفَرَ الرَّجُلُ أَوِ الحِمَارُ: کا اسم ج زَفَـــرَات: کبھی ضرورت شعری کی بنا پر فا کو ساکن کر کے زَفْـرَات: کہتے ہیں۔ فَـرَسٌ (أَزْفَر): بڑے پہلوؤں والا گھوڑا۔ ج زُفْر.

الزَّافِرَة: جماعت۔ دستہ فوج۔ مصیبت۔ تیر کے پر کے علاوہ یا پیکان کی جانب دو ثلث سے کم۔ کندھا اور اس کے گرد اگرد۔ کمان۔ بڑا سردار۔ زَافِرَةُ الرَّجُلِ: مرد کے اقارب و انصار۔ زَافِرَةُ البِنَاء: عمارت کا تھم۔ ج زَوَافِر. الزَّوَافِر: پسلیاں۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ شَدِيْدُ الزَّوَافِرِ" مضبوط پسلیوں والا گھوڑا۔ پانی لانے والی لونڈیاں۔ انگور کی بیل اٹھانے کی ٹٹی۔ زَوَافِرُ المَجْدِ: بزرگی کے اسباب۔

المُزْفَر والمُزْدَفَر: لمبی سانس۔ سانس لینے کی جگہ۔

المَزْفُوْر. مِنَ الدَّوَابِّ: مضبوط جوڑوں والا جانور۔

زَفْزَفَ. الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ عمدہ چال چلنا ...... الطَّائِرُ: پر پھیلا کر اُترنا ...... الرِّيحُ الحَشِيْشَ: ہوا کا گھاس کو حرکت دینا اور اس سے سائیں سائیں کی آواز نکلنا ...... المَرْكَبُ: سواری کے چلنے سے آواز سنائی دینا۔

زَفَنَ (ض) زَفْنًا: ناچنا۔ سخت دھکا دینا اور لات مارنا۔ کہا جاتا ہے "دَنَوْتُ مِنْهُ فَزَفَنَنِي" میں اس سے قریب ہوا اس نے مجھے دھکا دیا۔

الزِّفْن: چھت کے اوپر کا سامان۔ النَّاقَةُ (الزَّافِنَةُ والزَّفُوْن): لنگڑی اونٹنی۔

الزَّفَّان: ناچنے والا۔

الإِزْفَنَّة: حرکت۔ رَجُلٌ إِزْفَنَّةٌ: متحرک مرد۔

الزَّيْزَفُوْن: ایک درخت جس کے پھول سفید ہوتے ہیں اور اس میں پھل نہیں آتا۔ نَاقَةٌ زَيْزَفُوْن: تیز رفتار اونٹنی۔

زَفَى يَزْفِي زَفْيًا وزَفَيَانًا. زَفَتِ القَوْسُ: آواز دینا ...... الرِّيحُ السَّحَابَ والتُّرَابَ: ہوا کا بادل یا مٹی کو اُڑانا ...... الرَّجُلُ بِنَفْسِهِ: جان دینا۔

أَزْفَى. الشَّيْءَ: ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور اسی سے ہے "أَزْفَيْتُ العَرُوْسَ" جبکہ میکہ سے دلہن کو سسرال لے جائیں۔

الزَّافِي: سبک تیز رفتار۔

الزَّفَيَان: مص۔ ہلکا پن۔ ہلکا۔ نَاقَةٌ زَفَيَان: تیز رفتار اونٹنی۔

المَزْفِيُّ والمُنْزَفِيُّ والمُتَزَفِّي: ڈرایا ہوا۔

زَقَّ (ن) زَقًّا. الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا ...... فَرْخَه: چوزہ کو چوگا دینا ...... الكَبْشَ: مینڈھے کی کھال اتارنا۔ الجِلْدَ: بال کاٹنا۔

الزِّق: مشک۔ زِقُّ الحَدَّادِ: لوہار کی بھٹی۔ ج أَزْقَاق وزِقَاق وزُقَّاق وأَزُقّ.

الزِّق: شراب۔ ج زُقَقَة.

الزَّقَّة: چوزہ کو چوگا دینے والی فاختائیں۔ چھوٹے بچوں کو تیار کرنے والے۔

الزُّقَاق: گلی۔ تنگ راستہ (مذکر و مؤنث) ج أَزِقَّه وزُقَّان. الزُّقَان وبَحْرُ الزُّقَاقِ: جبرالٹر کی آبنائے۔

الزُّقَّة والزُّقَّق: پن ڈبی نامی ایک پرندہ۔

الزَّقَّاق: مشک بنانے والا۔

زَقَبَ (ن) زَقْبًا. الجُرَذُ فِي الجُحْرِ: چوہے کا سوراخ میں داخل ہونا۔ وزَقَبَه فِي الجُحْرِ: داخل کرنا (لازم و متعدی)

زَقَّبَ. المُكَّاءُ: آواز کرنا (مکاء ایک پرندہ ہے)

اِنْزَقَبَ. الجُرَذُ فِي الجُحْرِ: چوہے کا سوراخ میں داخل ہونا۔

الزَّقَب: تنگ راستہ۔ نزدیکی۔ کہا جاتا ہے "رَمَيْتُهُ مِنْ زَقَبٍ" میں نے اس کو نزدیک سے تیر مارا۔

زَقَحَ (ف) زَقْحًا وزُقَاحًا. القِرْدُ: بندر کا آواز کرنا۔

الزَّقْر: شکرا۔ (الصقر: میں ایک لغت ہے۔

الزَّقَر: دوزخ۔ (السقر: میں ایک لغت ہے)

زَقْزَقَ زَقْزَقَةً وزِقْزَاقًا. الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا چہچہانا ...... فَرْخَهُ: چوزہ کو چوگا دینا ...... الصَّبِيَّ: بچہ کو کدانا ...... الرَّجُلُ: آہستہ ہنسنا۔ ہلکا ہونا۔

الزُّقَزَاق: آہستہ چلنے والا۔ ایک قسم کی چونٹیاں۔

زَقَعَ: (ف) زَقْعًا وزُقَاعًا. الدِّيكُ: مرغ کا ککڑوں کوں کرنا ...... الحِمَارُ: گدھے کا زور سے گوز کرنا۔

زَقَفَ: (ن) زَقْفًا وتَزَقَّفَ وازْدَقَفَ الشَّيْءَ: چھین لینا یا جلدی سے اُچک لینا اور اسی سے ہے "تَزَقَّفَ الكُرَةَ بِالصَّوْلَجَانِ" وہ گیند کو بلے سے جلدی لے گیا۔ تَزَقَّفَ وازْدَقَفَ اللُّقْمَةَ: لقمہ نگلنا۔

الزُّقْفَة: ہر وہ چیز جو نگل لی جائے۔ ہر وہ چیز جو ہاتھ میں لی جائے۔

زَوْقَلَ. العِمَامَةَ: سر کے دونوں جانب کناروں کو لٹکانا۔

زَوَاقِيلُ. العِمَامَةِ: عمامہ کے نیچے سے نکلے ہوئے بال۔

الزُّقْل والزَّوَاقِيل: چور۔ لٹیرے۔

الزَّقِيْلَة: تنگ گلی۔

زَقَمَهُ: (ن) زَقْمًا وازْدَقَمَهُ: نگلنا۔

أَزْقَمَهُ. الشَّيْءَ: نگلوانا۔

زَقَّمَهُ: تھوہر کھلانا۔

تَزَقَّمَ: لقمہ کرنا۔ تھوہر کھلانا۔ اللَّبَنَ: دودھ بہت پینا۔

الزَّقُّوم: جہنم کے ایک درخت کا نام۔ تھوہڑ مہلک خوراک۔ ایک جنگلی گھاس جس کا پھول چنبیلی کی مانند ہوتا ہے۔

الزُّقْمَة. زقم: کا اسم مرۃ۔ طاعون۔

زَقَنَ: (ن ض) زَقْنًا. الحِمْلَ: بوجھ اٹھانا۔

أَزْقَنَهُ: اٹھانے میں مدد دینا۔

زَقَا يَزْقُو زَقْوًا وزُقَاءً وزُقِيًّا وزُقُوًّا وزَقَى (ض) زَقْيًا. الطَّائِرُ: پرندہ کا چہچہانا۔ صفت مذکر (زَاقٍ) ج زُوَاق: صفت مؤنث (زَاقِيَة) ج زَوَاقٍ ...... الصَّبِيُّ: بچہ کا بہت رونا۔

أَزْقَاهُ: رلانا۔

الزُّقْيَة: روپے پیسوں کا ڈھیر۔

الزَّقْيَة: چیخ۔

زَکَّ:(ن) زَکًّا وزَکِیْکًا
الشَّیْخُ :دوڑنے یا چلنے میں کمزوری کی وجہ سے قریب قریب قدم رکھنا۔(.....زَکًّا)
الغُلامُ: دوڑنا.....السِّقْرَبَۃَ: مشک بھرنا.....بِسَلْحِہٖ :بیٹ کرنا۔زَکَّہُ المَاءُ: آسودہ کرنا......عَلٰی فُلَانٍ: غضبناک ہونا۔
زَکَّ. الرَّجُلُ: بوڑھا ہونا۔ بیماری کی وجہ سے کمزور ہونا۔
اَزَکَّ. عَلَی الاَمْرِ :اصرار کرنا......بِرَأیِہٖ: خودرائے ہونا۔
تَزَکَّکَ: سازوسامان لینا یا ہتھیار اٹھانا۔
اِزْدَکَّ. الزَّرْعُ: سیراب ہونا۔
الزُّکُّ: فاختہ کا چوزہ۔
الزِّکَّۃُ: ہتھیار۔
الزُّکَّۃُ: غم وغصہ۔
زَکَأَہٗ :(ف) زَکْأً: مارنا......زَکَأَہٗ الدَّرَاهِمَ: نقد دینا یا جلدی نقد دینا......زَکَأَہٗ حقہ: پورا کرنا......اِلَیْہِ: پناہ لینا۔
اِزْدَکَأَ. حَقَّہٗ مِنْہُ: حق وصول کرنا۔
رَجُلٌ (زُکْأٌ وزُکَأَۃٌ وزُکَاءٌ) النَّقْدِ: جلدی نقد دینے والا۔
المَزْکَأُ: جائے پناہ۔
زَکَبَ (ن) زَکْبًا وزُکُوْبًا. الإناءَ: برتن کو بھرنا......المَرْأَۃُ: عورت کا ایک ہی مروڑ میں بچہ کو جننا......المَرْأَۃَ: جماع کرنا۔
اِنْزَکَبَ. البَحْرُ: سمندر کے پانی کا پست زمین میں یا گڑھے میں داخل ہونا۔
الزُّکْبَۃُ: لڑکا۔ نطفہ۔
زَکَتَ (ن) زَکْتًا واَزْکَتَ وزَکَّتَ. الاِنَاءَ : برتن کو بھرنا۔
اَزْکَتَتِ. المَرْأَۃُ بِغُلَامٍ: لڑکے کو جننا۔
المَزْکُوْتُ: انڈوں سے بھری ہوئی ٹڈی۔ بھرا ہوا غمگین۔
زَکَرَ(ن) زَکْرًا وزَکَّرَ. الاِنَاءَ: برتن کو بھرنا۔
زَکَّرَ وتَزَکَّرَ. الاِنَاءُ: برتن کا بھر جانا۔
الزُّکْرَۃُ: شراب وغیرہ کے لئے چمڑے کا برتن۔ ج زُکَرٌ.
زَکَمَہٗ(ن) زَکْمًا واَزْکَمَہٗ :مبتلائے زکام ہونا......القِرْبَۃَ: مشک بھرنا۔زَکَمَتْ بِہٖ اُمُّہٗ : جننا۔
زُکِمَ: زکام زدہ ہونا۔صفت (مَزْکُوْمٌ)
الزُّکْمَۃُ :زکام۔اولاد۔کہا جاتا ہے"لِفُلَانٍ زُکْمَۃُ سُوْءٍ" فلاں کی اولاد غیر صالح ہے۔
الزُّکْمَۃُ :اجڈ۔آخری بچہ۔کہا جاتا ہے"هُوَ زُکْمَۃُ وَلَدِاَبِیْہِ" وہ اپنے باپ کا آخری بچہ ہے۔
زَکِنَ (س) زَکْنًا. الاَمْرَ: تاڑ جانا۔سمجھنا۔ گمان کرنا۔کہا جاتا ہے"زَکِنْتُ اَنَّہٗ رَجُلُ سُوْءٍ" میں نے جانا کہ وہ بُرا آدمی ہے......مِنْہُ عداوۃً :کسی کی دشمنی کا علم ہونا(......زُکُوْنًا) اِلَیْہِ: پناہ لینا۔ مل جل جانا۔
زَکَّنَ: گمان کرنا......عَلَیْہِ: مشتبہ کرنا۔
زَاکَنَہٗ :ایک دوسرے کے قریب ہونا۔کہا جاتا ہے"هذا الجَیْشُ یُزَاکِنُ الاَلْفَیْنِ" یہ لشکر دو ہزار کے قریب ہے......ہ: قریب وہم نشین ہونا۔
اَزْکَنَہٗ. الاَمْرَ: جتانا۔ سمجھانا......الشَّیْءَ: صحیح گمان کرنا۔
الزَّکَانَۃُ والزَّکَانِیَۃُ: صحیح گمان۔
رَجُلٌ (زَکِنٌ): سمجھدار مرد۔
رَجُلٌ (زُکُنٌ): اچھی یادداشت والا مرد۔
زَکَا یَزْکُوْ زَکَاءً وزُکُوًّا وزَکِیَ (س)
زَکِیَ. الزَّرْعُ: بڑھنا......الرَّجُلُ: نیک و صالح ہونا۔خوش عیش ہونا۔زکی ہونا......الاَرْضُ: عمدہ ہونا۔کہا جاتا ہے"هٰذا لَایَزْکُوْبِکَ" یہ تمہارے لائق نہیں۔
زَکَّیٰ: بڑھنا۔زائد ہونا۔ پیاسا ہونا۔
ہ اللہُ: نشوونما کرنا۔پاک کرنا۔صالح بنانا۔ زکوۃ لینا۔زَکّٰی لَہٗ: زکوۃ ادا کرنا......نَفْسَہٗ: خودستائی کرنا۔
اَزْکٰی. الزَّرْعُ: بڑھنا......ہ اللہُ: نشوونما کرنا۔
تَزَکّٰی :صدقہ ادا کرنا۔زکی ہونا......الشَّیْءُ: بڑھنا۔زیادہ ہونا۔
الزَّکَا :جفت عدد۔کہا جاتا ہے"اَخَسًا هٰذا اَم زَکًا" یہ طاق ہے یا جفت۔
الزَّکَاۃُ: چیز کا عمدہ حصہ۔زکوۃ۔صدقہ۔ پاکیزگی۔ج زَکًا وزَکَوَات.
التَّزْکِیَۃُ: زَکّٰی کا مصدر۔
الزَّاکِیْ :فا۔عمدہ نشوونما پانے والا۔ج زُکَاۃٌ.
الزَّکِیُّ :اچھی نشوونما پانے والا۔ج اَزْکِیَاءُ: مؤنث زَکِیَّۃٌ: کہا جاتا ہے"اَرْضٌ زَکِیَّۃٌ" عمدہ زرخیز زمین۔
زَلَّ: (ض س)زَلًّا وزَلَلًا وزُلُوْلًا وزَلِیْلًا ومَزَلَّۃً وزِلِّیْلٰی وزِلِّیْلَاءَ :پھسل کر گرنا......عَنِ الحَقِّ اَوِ الصَّوَابِ: پھر جانا......عُمْرُہٗ: گزر جانا......(زَلَّ زَلِیْلًا زُلُوْلًا): جلدی گزرنا۔
زَلَّ زُلُوْلًا. الدِّرْهَمُ: کم وزن ہونا۔صفت (زَالٌّ) ج زَوَالٌّ: کہا جاتا ہے"دَرَاهِمُ زَوَالٌّ" کم وزن والے درہم۔
زَلَّ: (س) زَلَلًا: ہلکے سرین والا ہونا۔ صفت(اَزَلُّ): مؤنث(زَلَّاءُ. ج زُلٌّ).
اَزَلَّہٗ :پھسلانا۔لغزش کرانا۔کہا جاتا ہے"اَزَلَّ اِلَیْہِ نِعْمَۃً" اس نے اس کے ساتھ بہتر سلوک کیا اور نعمت دی۔و"اَزَلَّ اِلَیْہِ مِنْ حَقِّہٖ شَیْئًا" اس نے اس کو اپنے حق میں سے کچھ دیا۔"اَزَلَّہٗ اِلَی القَوْمِ" اس نے اس کو قوم کے سامنے پیش کیا۔
اِسْتَزَلَّہٗ: پھسلانا۔لغزش کرانا۔
المَزَلُّ :پھسلنے کی جگہ(مذکرومؤنث)کہا جاتا ہے"مَکَانٌ زَلٌّ واَرْضٌ زَلٌّ":
الزَّلَلُ :مص۔گناہ کا ارتکاب۔کہا جاتا ہے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ زَلَلِیْ" میں اللہ سے اپنے ارتکاب گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔ پھسلنے کی جگہ(مذکر ومؤنث) کہا جاتا ہے "فِیْ مِیْزَانِہٖ زَلَلٌ" اس کے ترازو میں نقصان ہے۔
الزَّلَّۃُ. زَلَّ: کا اسم مرۃ۔ایک مرتبہ گرنا۔

گناہ۔ ولیمہ۔ دلہن۔ خوراک جو دوست یا رشتہ دار کے دسترخوان سے اٹھایا جائے۔ ج زُلّات

الزِلَّة چکیلے پتھر واحد زِلٌّ۔

الزُلَّة احسان۔ دمہ۔

مَاءٌ (زُلَالٌ وزُلُولٌ وزُلِيلٌ وزُلَازِلٌ) : صاف میٹھا خوشگوار پانی۔ الـزُلَالُ: بہت پھسلنے والا۔

الاَزَلُّ: تیز رفتار۔ ہلکے سرینوں والا۔ مؤنث زَلّاءُ قَوسٌ زَلّاءُ: کمان جس سے تیر جلد نکل جائے۔

المَزَلَّة والمِزَلَّة: پھسلنے کی جگہ۔ ج مَزَالُّ۔

المُزَلِّلُ: فا۔ بہت بھلائی کرنے والا۔

زَلِبَ: (س) زَلَبًا۔ بِہ: لازم رہنا۔ چپٹا رہنا۔ جدا نہ ہونا۔

الزُلبَة: لقمہ۔ تیر۔

الزَلابِيَة: جلیبی۔

زَلَجَ: (ض) زَلجًا وزَلِيجًا وزَلَجَانًا: تیزی سے چلنا۔

زَلَجَ: (ن) زَلجًا وازلَجَ۔ البَابَ: دروازہ کو مزلاج سے بند کرنا (دیکھئے مِزلاج)

زَلَجَ: (ن) زَلَجَانًا۔ فُلانًا: آگے ہونا۔

زَلِجَ: (س) زُلُوجًا وتَزَلَّجَ: پھسلنا اور اسی سے مَـزلَجٌ: ہے۔ ان سواروں کو کہتے ہیں جن میں پہیے نہیں ہوتے اور برف پر پھسلتی ہیں ج مَزَالِج۔ زَلَجَ الکَلامُ مِن فِيهِ: بات کا منہ سے نکل پڑنا۔۔۔۔ الـمَاءُ عَنِ الحَنجَرَةِ: پانی کا حلق سے پیٹ میں اتر جانا۔

زَلَّجَ۔ الکَلامَ: لوگوں میں مشہور کرنا۔

۔۔۔۔ عَيشَه: تھوڑی سی چیز پر زندگی بسر کرنا۔

تَـزَلَّجَ۔ الشَيءُ: پھسلنا۔ کہا جاتا ہے "تَـزَلَّجَ السَهمُ عَنِ القَوسِ" تیر کمان سے پھسل گیا۔

النَبِيذَ: نبیذ پینے پر اصرار کرنا۔

مَکَانٌ (زَلجٌ وزَلَجٌ وزَلِيجٌ): پھسلنے کی جگہ۔

الزَالِجُ: فا۔ مصیبتوں سے نجات پانے والا۔ بہت پینے والا۔ سَهمٌ زَالِجٌ: تیر جو زمین پر پھسلتا ہوا جائے۔

الزَلُوجُ: تیز رفتار۔ سَهمٌ زَلُوجٌ: کمان سے پھسلنے والا تیر۔ قَدحٌ زَلُوجٌ: ہاتھ سے پھسل جانے والا پیالہ۔ عَقَبَةٌ زَلُوجٌ: دور دراز لمبی گھاٹی۔

الزَلَج: چکنی چٹانیں۔

نَاقَةٌ (زَلجَى وزَلِيجَة): تیز رفتار اونٹنی۔

الزِلاجُ والمِزلاجُ والمِزلاخُ: ایک قسم کا تالا جو بغیر کنجی کے کھل جاتا ہے۔

المُزَلَّجُ: کم بخیل۔ قوم میں اجنبی آدمی۔ بے مروت۔ ہر چیز کا گھٹیا۔

زَلَحَ: (ف) زَلحًا وتَزَلَّحَ: چکھنا۔

الزَلَح: باطل۔ کہا جاتا ہے "اَمرٌ زَلَحٌ" امر باطل۔

الزُلَحُ: بڑے کشادہ پیالے۔

تَزَلَّحَ۔ عَنهُ: پھسلنا۔

زَلحَفَه: علیحدہ کرنا۔

تَزَلحَفَ وازلَحَفَ: علیحدہ ہونا۔

الزِلحَفَة: کچھوا (سلحفاة کی تحریف ہے)

الزَلَحلَح: ہلکا پھلکا مرد۔

الزَلَحلَحَة: پھلکا چپاتی۔ لگن۔

زَلِخَ: (س) زَلَخًا: موٹا ہونا۔

زَلَخَ: (ض) زَلَخَانًا وزَلَخَانًا۔ الرَجُلُ: چلنے میں آگے ہونا۔۔۔۔ رِجلُه: پھسلنا۔

زَلَخَ: (ض ن) زَلخًا۔ فُلانًا بِالرُمحِ: بھونکنا۔۔۔۔ رَاسَهُ: زخمی کرنا۔

زَلَّخَهُ: چکنا و ہموار کرنا۔

اَزلَخَ۔ البَابَ: دروازہ کو مزلاج سے بند کر دینا۔ (دیکھئے مزلاج)

تَزَلَّخَ: پھسلنا۔

مَکَانٌ (زَلخٌ وزَلَخٌ): پھسلنے کی جگہ۔

الزَلُوخُ: تیز رفتار۔ بِئرٌ زَلُوخٌ: کنواں جس کے منہ پر پھسلن ہو۔

الزُلَخَة: بچوں کے پھسلنے کی جگہ۔

زَلدَبَ زَلدَبَةً۔ اللُقمَةَ: لقمہ نگلنا۔

زَلِزَ: (س) زَلَزًا: بے قرار ہونا۔

الزَلَز والزِلَز: سامان خانہ۔ آنے کا راستہ۔

زَلزَلَ زَلزَلَةً وزِلزَالاً وزَلزَالاً۔ اللّٰہُ الاَرضَ: بھونچال لانا۔۔۔۔ ہ: ڈرانا، خوف دلانا۔۔۔۔ الاِبِلَ: اونٹ کو سختی سے ہانکنا۔

تَزَلزَلَتِ۔ الاَرضُ: بھونچال ہونا۔

نَفسُـه: موت کے وقت جان کا گھونگرو میں بولنا۔

الزَلزَلَة: مص۔ بھونچال۔ ج زَلازِلُ۔

الزَلازِلُ: سختیاں۔ ہولناک چیزیں۔

الزُلزُل: ماہر طبلچی۔ نقارچی۔ غُلامٌ زُلزُلٌ: ہلکا پھلکا لڑکا۔

الزَلزَل: سامان خانہ۔

الـزُلـزُول: سبک ظریف۔ سبکی۔ جنگ و بدی۔

زَلَعَ (ف) زَلعًا۔ الشَيءَ: فریب سے چھیننا۔

۔۔۔۔ رِجلَه: جلانا۔۔۔۔ المَاءَ مِنَ البِئرِ: پانی نکالنا۔

۔۔۔۔ رَاسَهُ: سر پھاڑنا۔ تم کہتے ہو "زَلَعتُ لَهُ مِن مَالِي زَلعَةً" میں نے اپنے مال میں سے ایک حصہ دیا۔

زَلِعَتْ: (س) زَلَعًا وزُلُوعًا وتَزَلَّعَتْ۔ قَدَمُهُ: قدم کے ظاہر یا باطن کا پھٹنا۔۔۔۔ کَفُّهُ: اوپر سے پھٹنا۔۔۔۔ الـجُرحُ: خراب ہونا۔

تَزَلَّعَ رِيشُه: پر کا گر جانا۔

زَلَعَتْ: (ن) زُلُوعًا۔ الشَمسُ: آفتاب طلوع ہونا۔۔۔۔ النَارُ: آگ کا بلند ہونا۔

اَزلَعَهُ۔ فِي الشَيءِ: کسی چیز کا لالچ دلانا۔

اِزدَلَعَ۔ الشَيءَ: فریب سے چھیننا۔

حَقَّهُ: کسی کا حق کاٹ لینا۔۔۔۔ الشَجَرَةَ: درخت کاٹنا۔

الزَلعَة: خراب شدہ زخم۔

الزَولَع: پھٹی ہوئی ایڑیوں والا۔

الزَيلَع: چھوٹی کوڑیوں کی ایک قسم۔

المُزَلَّع: پھٹے ہوئے پیروں والا۔

اَزلَعَتْ۔ السَحَابُ: گہرا گھرنا۔

سَيلٌ (مُزلَعِبٌّ): بڑا سیلاب۔

زَلَغَ: (ن) زُلُوغًا۔ النَجمُ: ستارہ طلوع ہونا۔۔۔۔ النَارُ: آگ کا بلند ہونا۔

تَـزَلَّغَتْ۔ رِجلُهُ: پھٹنا۔ (جیسے تَزَلَّعَتْ

ہے)

اِزْلَغَبَ. الفَرْخُ: چوزہ کے پر نکلنا۔ الشَّعْرُ: مونڈنے کے بعد اُگنا۔

زَلَفَ: (ن) زَلْفًا وزَلَفًا وزَلِيْفًا وتَزَلَّفَ وازْدَلَفَ: آگے ہونا قریب ہونا۔

زَلَفَ: (ن) زَلْفًا وزَلَّفَ. الشَّئَ: آگے کرنا۔ زَلَّفَ فِی الکَلَامِ: زیادہ کرنا۔

اَزْلَفَهُ: نزدیک کرنا...... الاَشْيَاءَ: جمع کرنا ...... الدَّلِيْلُ القَوْمَ: رہبر کا قوم کو آگے بڑھنے پر برانگیختہ کرنا۔

الزَّلَف والزُّلَف والزُّلْفٰی: نزدیکی۔ درجہ۔ مرتبہ۔

الزِّلَف: باغ۔

الزُّلْفَة: نزدیکی۔ درجہ۔ مرتبہ۔ رات کا ایک حصہ۔ بڑا پیالہ۔ ج زُلَف وزُلُفَات وزُلَفَات: اور بقول بعض الزُّلَف: بمعنی رات دن ملنے کے اوقات۔

الزَّلَفَة: بھرا ہوا حوض۔ سیپی۔ کپڑے دھونے کا طشت۔ بڑا پیالہ۔ چکنا پتھر۔ سخت یا جھاڑو دی ہوئی زمین۔ باغ۔ ج زَلَف.

العَقَبَة (الزَّلُوْف): دور دراز گھاٹی۔

المَزْلَفَة: آبادی جو بیابان اور کشت زار کے درمیان ہو۔ ج مَزَالِف. المَزَالِف: کوچ کرنے کی جگہیں۔ واحد مَزْلَفَة.

زَلِقَت: (س) وزَلَقَتْ (ن) زَلَقًا. القَدَمُ: قدم پھسلنا۔ بِمَكَانِهٖ: ملول ہو کر علیحدہ ہونا۔

زَلَقَهُ: (ض) زَلْقًا وزَلَّقَه واَزْلَقَهُ: پھسلنا...... عَنْ مَكَانِهٖ: دور کرنا۔ علیحدہ کرنا...... رَاسَهُ: سر مونڈنا۔ زَلَّق المَوْضِعَ: پھسلنے والی جگہ بنانا۔ زَلَّق بَدَنَهُ: بدن پر تیل لگانا۔ اَزْلَقَهُ وزَلَقَه بِبَصَرِهٖ: غصہ کی وجہ سے تیز نظر سے دیکھنا۔ ازْلَقَت الفَرَسُ: گھوڑی کا ناتمام بچہ گرانا۔

تَزَلَّق: اس طرح بننا سنورنا کہ چہرے کی رونق بڑھ جائے۔

الزَّلْق والزَّلَق والزَّلِق والزَّلَّاقَة: پھسلن کی جگہ۔ اَرْضٌ زَلَقٌ: چکنی سپاٹ زمین جس میں کچھ نہ ہو۔

الزَّلِق: وہ شخص جس کو جماع کرنے میں دخول سے پہلے انزال ہو جائے۔

الزَّلَقَة: چکنی چٹان۔ آئینہ۔ نَاقَةٌ (زَلُوْق): تیز رفتار اونٹنی۔ عَقَبَةٌ زَلُوْق: دور دراز گھاٹی۔

الزَّلِيْق: ناتمام گرا ہوا بچہ۔

الزَّلِيْق: ایک قسم کا شفتالو۔ واحد زُلَّيْقَة.

المِزْلَاق: ایک قسم کا تالا جو بغیر کنجی کے کھل جاتا ہے۔ ناتمام بچہ گرانے والی گھوڑی۔

المَزْلَق والمَزْلَقَه: پھسلن کی جگہ۔

الزُّلْقُوْم: گلا۔

زَلَمَ: (ن) زَلْمًا: خطا کرنا...... الاِنَاءَ: برتن بھرنا ...... الاَنْفَ: ناک کاٹنا ...... العَطَاءَ: کم دینا۔

زَلَّمَهُ: نرم کرنا۔ ہموار کرنا...... الرَّحٰی: چکی کو گھمانا اور کناروں سے پکڑنا...... العَطَاءَ: کم دینا ...... الغِذَاءَ: بُری خوراک دینا۔

اِزْدَلَمَ. الشَّئَ: کاٹنا۔ جڑ سے کاٹنا۔

اِزْلَامَّ اِزْلِئْمَامًا. الشَّئُ: سیدھا کھڑا ہونا ...... القَوْمُ: جلدی کوچ کرنا۔ اِزْلَامَّتِ الضُّحٰی: چاشت کے وقت کا روشن ہونا۔

الزَّلَم: کھر یا اس کا پچھلا۔ بے پر کا تیر۔ ج اَزْلَام: فال نکالنے کا تیر۔ الزَّلَم: ایک قسم کی بوٹی جس کے پھل پھول نہیں ہوتے اور اس کی جڑیں زمین کے بہت اندر اور گرہ دار ہوتی ہیں جس میں چوڑے تخم ہوتے ہیں اور عوام کے نزدیک حب العزیز کے نام سے مشہور ہے۔

الزَّلْمَة والزُّلْمَة والزَّلَمَة: ہیئت وقد۔ کہا جاتا ہے "هُوَ العَبْدُ زُلْمَةً" وہ غلام کے مشابہ ہے۔

الزَّلَمَة: بکری کے کان کا کٹا ہوا ٹکڑا جو لٹکتا رہے۔

زَلْزُوْمَة. الاِبْرِيْق عِنْدَ العَامَةِ: ٹونٹی۔ فصیح لفظ بُلبل ہے۔

المُزَلَّم: پستہ قد۔ سبک وچست۔ ظریف

المُزَلَّم والزَّلِيْم. مِنَ السِّهَام: عمدہ بنا ہوا تیر۔

المُزَلَّم والاَزْلَم: کٹے ہوئے کان والا۔

الزَّلْمَاء. الاَزْلَم: کا مؤنث۔ مادہ شکرا۔ پہاڑی بکری۔ عمدہ بنایا ہوا تیر۔

زَمَّهُ: (ن) زَمًّا: باندھنا...... القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔ زَمَّ البَعِيْرُ بِاَنْفِهٖ: ناک میں تکلیف کی وجہ سے سر اٹھانا...... الرَّجُلُ بِرَاسِهٖ: سر بلند کرنا...... بِاَنْفِهٖ: تکبر و گردن کشی کرنا ...... القَوْمَ: رفتار میں قوم سے آگے بڑھنا (...... وزَمَّمَ) الجِمَالَ: اونٹ کے نکیل ڈالنا۔ زَمَّ النَّعْلَ: جوتہ میں تسمہ لگانا ...... الذِّئْبُ السَّخْلَةَ: بھیڑیے کا بکری کے بچہ کو سر اونچا کر کے لے جانا۔

زَمَتِ: (ن) زُمُوْمًا. القِرْبَةُ: مشک کا بھرنا ...... نَابُ البَعِيْرِ: اونٹ کے دانت نکلنا۔

(...... زَمِيْمًا) الزُّنْبُوْرُ: بھڑ کا بھنبھنانا۔

اَزَمَّ. النَّعْلَ: جوتہ میں تسمہ لگانا۔

زَامَّ مُزَامَّةً: تکبر کرنا۔ زَامَمْتُ فُلَانًا: مقابلہ کرنا۔

اِنْزَمَّ: بندھنا۔

اِزْدَمَّ: تکبر سے سر بلند کرنا ...... الذِّئْبُ السَّخْلَةَ: بھیڑیے کا بکری کے بچے کو سر بلند کر کے لے جانا۔

الزِّمَام: جس سے کوئی چیز باندھی جائے۔ مہار۔ باگ۔ نکیل۔ لگام۔ ج اَزِمَّة. زِمَامُ النَّعْلِ: جوتے کا تسمہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ زِمَامُ قَوْمِهٖ" وہ اپنی قوم کا سردار و چودھری ہے۔ و "هُوَ زِمَامُ الاَمْرِ" یعنی اس پر کام کا دارومدار ہے۔ و "اَلْقَوْا فِی يَدِهٖ زِمَامَ الاَمْرِ" لوگوں نے اپنا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا کہ جس طرح چاہے فیصلہ کرے۔ و "هُوَ عَلٰی زِمَامِ اَمْرِهٖ" وہ اپنے کام کے پورا ہونے کے قریب ہے۔ و "هُوَ يَصْرِفُ اَزِمَّةَ الاُمُوْرِ" وہ جس طرح چاہتا ہے امور میں تصرف کرتا ہے۔

الزَّام: فَا۔ رَجُلٌ زَامٌّ: گھبرانے والا مرد ج زُمَّمٌ: کہا جاتا ہے "دَارِیْ مِنْ دَارِهٖ (زَمَمٌ)

میرا گھر اس کے گھر کے قریب ہے۔و "اَمْرُ الْقَوْمِ زَمَمٌ" قوم کے معاملے قریب قریب ہیں۔ووَجْهِی زَمَمُ بَیْتِهٖ: میرا چہرہ اس کے گھر کے مقابل ہے۔

الزُّمَّام: اونچی گھاس۔

الِازْمِیْم: مہینے کے آخر کا چاند۔

زَمُتَ: (ک) زَمَاتَةً وتَـزَمَّـتَ: سنجیدہ و صاحب وقار ہونا۔صفت (زَمِیْتٌ) ج زُمَتَاء و (زِمِّیْت)

زَمَتَهٗ (س) زَمْتًا: گلا گھونٹنا۔

زَمَجَ: (ن) زَمْجًا. القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔ عَلَیْهِمْ: بغیر بلائے ہوئے آکر کھانا۔

زَمِجَ: (س) زَمَجًا: غضبناک ہونا۔صفت (زَمِج) کہا جاتا ہے اَخَذَهٗ (بِزَاَمِجِهٖ): یعنی اس نے سارا لے لیا۔

الـزُّمَّج: عقاب سے چھوٹا ایک سرخ رنگ کا شکاری پرندہ۔ج زَمَامِیْج. زُمَّجُ المَاءِ: ایک آبی پرندہ جو صرف مچھلی کھاتا ہے۔

الزِمِجِیّ: پرندہ کی دم کی جڑ۔

زِمِجَّةُ الظَّلِیْم: شترمرغ کی چونچ۔

المُزْمَئِج: غضبناک۔

زَمْجَـر زَمْجَرَةً: شور مچانا (......وتَـزَمْجَر) الاَسَدُ: شیر کا چنگھاڑنا۔

اِزْمَجَرَّ: آواز کرنا۔

الـزَّمْـجَرَة: مص۔بانسری۔زَمْـجَرَةُ کُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کی آواز۔ج زَمَاجِر وزَمَاجِیْر.

الـزُّمَّـح الـزُّوْمَّـح: کمینہ۔پست قد۔بدصورت۔کالے رنگ کا۔بدصورت و شریر۔

الزَّامِح: پھوڑا۔

زَمَـخَ: (ف) زَمْـخًـا: تکبر کرنا۔صفت (زَامِخ) ج زُمَّخ.

عَـقَبَةٌ (زَمَـخٌ وزَمُـوْخٌ): دور دراز و سخت گھاٹی۔

زَمْخَر. النَّمِرُ: چیتے کا غصے سے دھاڑنا۔ ......(العُشْبُ): شگوفہ والا ہونا اور بڑھنا۔ ......(وازْمَخَرَّ) الصَّوْتُ: آواز کا تیز ہونا۔

تَزَمْـخَرَ. النَّمِرُ: چیتے کا غضبناک ہونا اور دھاڑنا۔

الـزَّمْـخَـر: بڑی بانسری۔بہت گنجان درخت۔رَجُـلٌ زَمْـخَـرٌ: عالی مرتبہ مرد (......والزَّمْخَرِیُّ): کھوکھلی ہڈی۔

الزَّمْخَرة: زانیہ عورت۔زَمْخَرة الشَّبَاب: بھرپور جوانی......الشَّـجَرِ: درخت کا گنجان ہونا۔

الزِمْخِیْر: تھوڑا۔

زَمَرَ: (ض ن) زَمْرًا وزَمِیْرًا: بانسری بجانا ......بِـالحَدِیْث: بات پھیلانا (......زَمْرًا) الـقِـرْبَةَ: مشک بھرنا......فُلانًـا بِفُلانٍ: اُکسانا۔کانا زَمَـرَ (ض) زَمَـرَانًـا) الظَّبْیُ: ہرن کا بھاگنا۔بدکنا (......زِمَـارًا) النَّعَامُ: شترمرغ کا آواز کرنا۔

زَمِـر: (س) زَمَـرًا: کم بالوں والا ہونا۔بے مروت ہونا......الشَّاةُ: کم اون والی ہونا۔

زَمَّرَ: بانسری بجانا......القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔

اِزْمَارَّ: غصے سے سرخ آنکھوں والا ہونا۔

اِسْتَزْمَرَ. الرَّجُلُ عِنْدَالهَوَان: ذلت کی وجہ سے منقبض ہونا۔

الـزَّمْـر: مص (......والـزَّمَـر): آواز۔ج زُمُوْر.

الزَّمِر: بانسری بجانے والا۔غِنَاءٌ زَمِرٌ: عمدہ گانا۔کم بالوں یا کم اون والا۔کم مروت والا۔مؤنث زَمِرَةٌ عَطِیَّةٌ زَمِرَةٌ: تھوڑی داد و دہش۔

الزِّمَار: مص۔شترمرغ کی آواز۔

الزِمِرُّ: سخت و درشت۔

الـزِّمِّـیْـر: مص۔پستہ قد۔ج زِمَـار (......والـزُّمَّوْر): خوبصورت لڑکا۔غِـنَـاءٌ زَمِیْرٌ: عمدہ گانا۔

الزِّمِّیْر والزُّمَّیْر: ایک قسم کی مچھلی جس کی پیٹھ پر کھڑے کانٹے ہوتے ہیں۔

الزَّمَّار: بانسری بجانے والا۔

الزَّمَّارَة: بانسری۔زَمَّـارَةُ الرَّاعِی: ایک قسم کی نباتات۔

الزُّمْرَة: گروہ۔جماعت۔فوج۔ج زُمَر.

الزُّوْمَر: گروہ۔خوبصورت لڑکا۔

الزَّمَارَة والزُّمُوْرَة: کم مروتی۔

الزِمَارَة: بانسری بجانے کا پیشہ۔

الـمِـزْمَـار: بانسری (......الـمَـزْمُوْر والـمُزْمُوْر): گیت۔ج مَـزَامِیْر. مَزَامِیْر دَاوُد: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا اور اس کے مجموعہ کا نام زبور ہے۔

الزُّمُرُّد والزُّمُرُّذ: ایک سبز رنگ کا بیش قیمت پتھر۔واحد (زُمُرُّدَة)

زَمْـزَرَ. الـوِعَـاءَ: برتن کو اچھی طرح سے بھرنے کے لئے ہلانا۔

زَمْـزَمَ زَمْزَمَةً. الشَّیْءُ: دور سے گنگناہٹ سنائی دینا......النَّـارُ: آگ کے بھڑکنے میں آواز نکلنا......المُغَنِّی: سُر سے گانا۔

العُلُوْج: عجمی کافروں کا کھانے کے وقت حلق یا نتھنوں سے آواز نکالنا اور ایک کا دوسرے کے مفہوم کو سمجھنا۔زَمْـزَمَـه: بکھری ہوئی چیز کو جمع کرنا......الشَّیْءُ: حفاظت کرنا۔

تَـزَمْـزَمَ. الجَمَلُ: بڑبڑانا۔تَـزَمْـزَمَتْ بِهٖ شَفَتَاه: حرکت کرنا۔

مَاءٌ (زَمْزَمٌ وزَمْزَامٌ وزُمَزِمٌ وزُمَازِمٌ): بہت پانی۔کچھ کھاری پانی۔زَمْزَم: کعبہ معظمہ حرسہا اللہ کے نزدیک ایک کنوئیں کا نام۔

الزَّمْزَمَة: مص۔بادلوں کی گرج۔آگ کے بھڑکنے کی آواز۔شیر کی گونج۔ج زَمَازِم.

الـزِمْـزِمَة: اونٹوں یا آدمیوں کا گروہ۔ج زَمَازِم وزِمْزِم.

الـزُّمْـزُوْم والزَّمْزَم والزِمْزِیْم. مِنَ الاِبِلِ: عمدہ اونٹوں کی جماعت۔اونٹوں کا گلہ۔ج زَمَازِیْم.

زَمِعَ: (س) زَمَعًـا. مِنْهُ: سرگشتہ و حیران ہونا۔گھبرانا۔

زَمَـعَ (ف) زَمْعًا وزَمَعَانًا. الاَرْنَبُ: خرگوش کا تیز چلنا۔آہستہ آہستہ چلنا۔

اَزْمَـعَ وزَمَّعَ. الاَمْرَ وعَلَیْهِ وبِهٖ: ثابت قدم رہنا۔پختہ ارادہ کرنا۔وازْمَـعَ الـکَرْمُ: انگور کی شاخوں کا گروہ دار ہونا۔زَمَّـعَ الزُّنْبُوْرُ:

بھڑ کا بھنبھنانا۔ اَزْمَعَتِ الاَرْنَبُ: خرگوش کا ہلکا پھلکا اور تیز دوڑنا۔

الزَمَعُ: مص۔ چھوٹی تنگ نالیاں۔ کمینے و رذیل لوگ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنَ الرَعَاعِ والزَمَعِ" وہ بہت پست اور ادنی لوگوں میں سے ہے۔ انگور کی شاخ کی گرہ۔ آہستہ سیلاب۔ انگلی کی مقدار معتاد سے زائد بے قراری۔ کسی کام کے سوچنے کے وقت کی کپکپی ج اَزْمَاع (...... والزَمَاع): پختہ ارادہ۔

الزَمْعَة: ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ فِيْهَا زَمْعَة مِنَ النَبتِ": زمین کہ اس میں گھاس کا ایک ٹکڑا ہے۔

الزَمَعَة۔ ج زَمَع وزِمَاع: بکری یا ہرن کی ٹانگ میں پچھلی جانب کے لٹکتے ہوئے بال۔

...... ج اَزْماع: چھوٹا ٹیلہ۔

الزَمِعِيّ: خسیس۔ جلدی غصہ میں آ جانے والا۔

الزُمَّع: بے ڈنک کی بھڑ۔ وہ شخص جو اپنی ضروریات میں چست نہ ہو۔

الزَمَّاعَة: دبر۔

الزَمِيْع: پختہ ارادہ والا بہادر۔ عمدہ رائے والا۔ ج زُمَعَاء (...... والزَمُوْع): جلد باز۔

الاَزْمَع: چالاک مرد۔ مکروہ بات۔ ج اَزَامِع۔ رَجُلٌ اَزْمَع: زائد انگلی والا مرد۔

المُزْمِع: فا۔ ثابت قدم پختہ ارادہ والا۔

زَمَقَ: (ن ض) زَمْقًا۔ القُفْلَ: تالا کھولنا۔

...... اللِحْيَة: داڑھی نوچنا۔ صفت مفعولی (زَمِيْقَة ومَزْمُوْقَة): کہا جاتا ہے "مَا اَغْنَى عَنْهُ" (زَمَقَة): یعنی اس نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔

زَمَکَ: (ن) زَمْکًا: چپ رہنا (وزَمَکَ القِرْبَةَ): مشک بھرنا۔ زَمَکَهٗ عَلَيَّ: بھڑکا بھڑکا کر غصہ دلانا۔

اِزْمَاكَّ: سخت غضبناک ہونا۔

الزَمَک: سخت غصہ۔ کسی چیز کا آپس میں گتھ جانا۔

الزُمَّكَة مِنَ الرِجَالِ: جلدی غضبناک ہونے والا۔ بے وقوف۔ پستہ قد۔ ج الزُمَّكُوْن۔

الزِمِكّى والزِمِكّ: پرندہ کی دم یا اس کی جڑ۔

زَمَلَ: (ن ض) زِمَالاً۔ الاَعْرَجُ: لنگڑے کا ایک جانب جھکے ہوئے دوڑنا۔

زَمَلَتْ: (ن) زَمْلاً وزَمَلاً وزِمَالاً وزَمَلانًا۔ الدَابَّة: نشاط کی وجہ سے لنگڑاتے ہوئے چلنا (زُمُوْلا) القَوْسُ: کمان سے آواز نکلنا (...... زَمْلاً) الرَفِيْقَ: اپنے پیچھے سوار کرانا ...... الرَجُلَ: پیروی کرنا ...... الشَيْئَ: لادنا۔

زَمَّلَ۔ الشَيْئَ: چھپانا ...... الشَيْئَ بِثَوْبِهٖ اوفِيْ ثَوْبِهٖ: لپٹنا۔

زَامَلَ۔ الرَفِيْقَ: محمل میں ایک جانب سوار کرانا۔

تَزَمَّلَ واِزَّمَّلَ واِزْدَمَّلَ۔ بِثَوْبِهٖ: لپٹنا۔

اِزْدَمَلَ الحِمْلَ: ایک دفعہ میں لادنا۔

الزِمْلُ: جانور پر پیچھے سے سوار ہونے والا ساتھی بوجھ۔

الزَمَل والزَمَلَة والاَزْمَلَة: عیال۔ بال بچے۔

الزِمِل والزُمَل والزُمَّيْل والزُمَيْلَة والزُمَّل والزُمَّال والزِمَّالَة والزُمَّيْل والزُمَّيْلَة: کمزور۔ بزدل۔

الزُمْلَة: ساتھی لوگ۔ جماعت۔ گروہ۔

الزَامِلَة۔ الزَامِل: کا مؤنث باربرداری کا جانور۔ ج زَوَامِل۔

الزَمِيْل: جانور پر پیچھے سوار ہوتے والا ساتھی۔ آج کل کی زبان میں پیشہ میں شریک کے لئے مستعمل ہے۔

الاَزْمَل: مخلوط آواز۔ ج اَزَامِل اَزَامِيْل: تمام۔ سارا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ الشَيْئَ بِاَزْمَلِهٖ وبِاَزْمِلِهٖ" اس نے چیز کو تمام لے لیا۔

الاِزْمَلُّ: بزدل۔ کمزور۔

الاَزْمَلَة: کمان کی آواز۔ تمام سارا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهٗ بِاَزْمَلَتِهٖ" اس نے ساری چیز لے لی اور کہا جاتا ہے "لَهٗ عِيَالٌ اَزْمَلَةٌ" اس کے بہت بال بچے ہیں۔

الاُزْمُوْلَة والاِزْمَوْلَة: آواز کرنے والا پہاڑی بکرا یا ہرن وغیرہ۔

الاِزْمِيْل: رانپی۔ چھینی۔ ہتھوڑا۔ مضبوط مرد۔ کمزور مرد۔ (ضد)

المُزَمَّل والمُتَزَمِّل: کپڑوں میں لپٹنے والا۔

المُزَمِّلَة۔ المُزَمِّل: کا مؤنث۔ پانی سرد کرنے کا گھڑا یا مٹکا۔

زَمِنَ: (س) زَمَنًا وزُمْنَةً: لنجا ہونا۔

اَزْمَنَ۔ الشَيْئُ: دیر تک باقی رہنا ...... ه اللّٰه: لنجے پن میں مبتلا کرنا ...... بِالمَكَان: مدت تک اقامت کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَزْمَنَ عَنِّيْ عَطَاؤُكَ"۔

الزَمَن: ج اَزْمَان واَزْمُن و(الزَمَان) ج اَزْمِنَة و(الزَمَنَة): وقت۔ اَزْمِنَةُ السَنَة: سال کی چاروں فصلیں۔ بہار۔ گرمی۔ برسات۔ جاڑا۔ زَمَنٌ (زَامِنٌ): سخت زمانہ۔

الزَمَانَة: آفت۔ لنجاپن۔ قوتوں کی بے حسی۔ محبت۔

الزَمِن۔ ج زَمِنُوْن و(الزَمِيْن) ج زَمْنَى وزَمَنَة: لنجا۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ زَمِنُ الرَغْبَة" فلاں کمزور خواہش والا ہے۔

عَامَلَهٗ (مُزَامَنَة): اس نے اس سے کچھ وقت کے لئے معاملہ کیا۔

المُزْمِن۔ فا۔ مَرَضٌ مُزْمِنٌ: پرانا مرض۔

زَمِهَ: (س) زَمَهًا الحَرُّ: گرمی تیز ہونا۔

...... الرَجُلُ بِالحَرِّ: گرمی تیز لگنا۔

زَمِهَتْ: (س) زَمْهًا۔ الشَمْسُ الرَجُلَ: تیز دھوپ لگنا۔

زَمْهَرَتِ۔ العَيْنُ: آنکھ کا غصہ سے سرخ ہونا۔

اِزْمَهَرَّ۔ اليَوْمُ: سخت سردی والا ہونا۔

...... الوَجْهُ: چہرہ کا بگڑنا ...... الكَوَاكِبُ: ستاروں کا چمکنا ...... العَيْنُ: آنکھ کا غصہ سے

سرخ ہونا۔
الزَّمْهَرِير: سخت سردی۔
المُزْمَهِر: سخت غضبناک۔ چمکنے والا۔
اِزْمَهَلَّ المطر: برسنا۔۔۔۔۔۔الثَّلْجُ: برف کا پگھلنے کے بعد بہنا۔
زَنَّ (ن) زَنًّا. غصبهٗ: پٹھے کا خشک ہونا۔
۔۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: ڈھیلے جوڑوں والا ہونا (زَنَّهٗ وازَنَّهٗ) بخيرٍ او شرٍّ: نیک یا بدگمان کرنا۔۔۔۔۔۔
بکذا: تہمت لگانا۔
زَنَنَ. الرَّجُلُ: ہمیشہ ماش کھانا۔
الزِّن: ماش۔
الزَّنَن: تنگ۔ ماءٌ زَنَن: تھوڑا پانی۔ ظلّ (زنان): تھوڑا سایہ۔
حِنْطَة (زَنَّة): گیہوں جس کو بارش کے علاوہ پانی دیا گیا ہو۔
الزَّنِّين: پاخانہ یا پیشاب روکنے والا۔
اَبُوْزَنَّة: لنگور۔
زَنَا: (ف) زَنْأً وزُنُوْءًا. اِلَيْهِ: پناہ لینا۔۔۔۔۔۔
فِي الْجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔۔۔۔۔۔الظِّلُّ: سایہ کا سمٹنا۔۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: خوش ہونا۔ جلدی کرنا۔ زمین سے چمٹنا۔۔۔۔۔۔ببَوْلِهٖ زَنْأً: پیشاب روکنا۔
۔۔۔۔۔۔ببَوْلِهٖ زُنُوْءًا: پیشاب رکنا۔
زَنَّأ. عَلَيْهِ: تنگی کرنا۔
اَزْنَاهٗ اِزْنَاءً: مجبور کرنا۔ چڑھانا۔ باز رکھنا۔
الزَّنَاء: پستہ قد۔ پیشاب یا پاخانہ روکنے والا۔ تنگ۔ قبر۔
الزُّنْبِيّ: چھوٹی مشک۔
زَنِب: (س) زَنَبًا: موٹا ہونا۔
الاَزْنَب: موٹا پستہ قد۔
الزَّيْنَب: بزدل۔ ایک خوشبودار خوش منظر درخت۔
الزَّأْنَبِي: آہستہ چال۔
زُنَابَة. العَقْرَب: بچھو کا ڈنک۔
تزنّبر عليه: تکبر کرنا۔ ترشروئی کرنا۔
الزَّنْبَر: شیر۔
الزُّنْبُور: بھڑ۔ ایک درخت جو چنار کی مانند ہوتا ہے۔
الزِّنْبَرِي: بھاری بھر کم مرد۔ بڑی کشتی۔ کہا جاتا ہے "سَفِيْنَةٌ زَنْبَرِيَّةٌ"۔
اَلذَّنْبَارُ: ڈسنے والی مکھی۔
اَرْضٌ (مَزْبَرَةٌ): بہت بھڑوں والی زمین۔
الزُّنْبُرُك: گھڑی کا اسپرنگ (یہ کلمہ فارسی ہے) اس کے مقابلہ میں "النَّابِض" کا کلمہ وضع کیا گیا ہے۔
الزُّنْبَاعَة: چرمی موزے یا جوتے کی نوک۔
الزَّنْبَق: سوسن سفیدی یا سفید چنبیلی۔ واحد۔ (زَنْبَقَة): چنبیلی کا تیل۔ بانسری۔ ج زنابق
اُمّ زَنْبَق: شراب۔
الزُّنْبُل: پستہ قد مرد۔
تَزَنْتَر: ناز سے چلنا۔
الزُّنْتُرة: تنگی۔ عسرت۔
زَنِج (س) زَنَجًا: پیاس سے آنتوں کا سکڑنا۔
زَانَجَهٗ: برائی یا بھلائی کا بدلہ دینا۔
تَزَنَّج. عَلَيْهِ: دست درازی کرنا۔
الزَّنْج والزِّنج: حبشی واحد (زنجی) ج زُنُوج.
الزِّنَاج: بدلہ۔
الزُّنْجُب والزُّنْجُبَان: کمر بند۔
الزُّنْجَبَة: گدی جس کو عورتیں اپنے سرین پر بڑا معلوم ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔
الزَّنْجَبِيل: سونٹھ۔ شراب۔
زَنْجَرَ: انگوٹھے کے ناخن کو انگشت شہادت کے ناخن سے مارنا۔
الزِّنْجَار: تانبے کا زنگ۔
الزُّنْجُر والزِّنْجِيْرَة: سپیدی جو جوانوں کے ناخن پر ہوتی ہے۔ الزُّنْجِيْر: ناخن کا کٹا ہوا حصہ۔ زنجیر۔ اس سے فعل کا اشتقاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں (زَنْجَرَهٗ فَتَزَنْجَرَ): یعنی اس نے اسے قید کیا اور وہ قید ہو گیا اور عوام کہتے ہیں جَنْزَيْر و جَنْزَرَة:
الزِّنْجَفْر والزُّنْجُفْر: شنگرف۔
الزِّنْجِيْل: کمزور دست بدن والا مرد۔
زَنَحَهٗ: (ف) زَنْحًا: تعریف کرنا۔ دفع کرنا۔ معاملہ میں تنگی کرنا۔
زَانَحَهٗ: ایک دوسرے کی تعریف کرنا۔
زَنَّحَ وتَزَنَّحَ. المَاءَ: بار بار پانی پینا وتَزَنَّحَ الرَّجُلُ: کھل کر گفتگو کرنا۔ اپنے آپ کو مرتبہ سے زیادہ ظاہر کرنا۔ کسی معاملہ یا فرض میں تنگی برتنا۔
الزُّنُح: بدلہ۔
زَنِخَ: (ف) زَنَخًا. الدهنُ: تیل کا بگڑنا۔ خراب ہونا۔ صفت (زَنِخ)
زَنَخَ: (ن ض) زُنُوْخًا. الفُؤَادُ: چیچڑی کا چمٹنا۔
زَانَخَهٗ: ایک دوسرے کو ہٹانا۔
تَزَنَّخَ: تکبر کرنا۔ کھل کر گفتگو کرنا۔
اِبِلٌ (زَنِخَةٌ): پیاس کی وجہ سے سمٹے ہوئے پیٹ والے اونٹ۔
زَنْخَر. بِمَنْخَرِهٖ: خراٹے لینا۔
زَنَدَ: (ن ض) زَنْدًا. الاِنَاءَ: برتن کو بھرنا۔
۔۔۔۔۔۔النَّارَ: چقماق سے آگ نکالنا۔
زَنِدَ: (س) زَنَدًا. الرَّجُلُ: پیاسا ہونا۔
زَنَّدَ: جھوٹ بولنا۔ چقماق سے آگ نکالنا۔
۔۔۔۔۔۔السِّقَاءَ: مشک بھرنا۔۔۔۔۔۔فِي الاَمْرِ: تنگ دل ہونا۔۔۔۔۔۔عَلٰى اَهْلِهٖ: سختی برتنا۔ کہا جاتا ہے "مَا يُزَنِّدُكَ اَحَدٌ عَلَيْهِ" یعنی تمہارے لئے کوئی زیادہ نہیں کرے گا۔
اَزْنَدَ. الشَّيْءُ: زیادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا يُزْنِدُكَ اَحَدٌ عَلَيْهِ": یعنی تمہارے لئے کوئی زیادہ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔الرَّجُلُ فِي وَجَعِهٖ: مرد کا اپنی بیماری میں دوبارہ مبتلا ہو جانا۔
تَزَنَّدَ: غضبناک ہونا۔ جواب نہ دے سکنا۔ تم کہتے ہو "سَاَلْتُهٗ مَسْئَلَةً فَتَزَنَّدَ": میں نے اس سے ایک مسئلہ پوچھا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔
۔۔۔۔۔۔فِي الاَمْرِ كَذَا: تنگ دل ہونا۔
الزَّنْد: مس۔ ہاتھ کا گٹا۔ چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلے کو (الزَّنْدَة): اور

دونوں کو (الزندان): کہتے ہیں۔ ج زِنادو اَزْنُدو ازناد.

اور کہا جاتا ہے "فُلانٌ وَارِیُ الزَّنْد" فلاں کامیاب ہے۔ و "فُلانٌ کَابِی الزَّنْد" فلاں ناکامیاب ہے۔ و "هُمَا کَزَنْدَیْن" : وہ دونوں مساوی ہیں' اس کا استعمال عموماً دنائت وخست میں ہوتا ہے اور ان دونوں آدمیوں کے لئے بھی بولتے ہیں جن کی وجہ سے حاجت پوری ہو اور جو تمہاری مدد کرے اس کے لئے کہتے ہو "وَرَت بِکَ زِنَادِیْ" : یعنی تمہاری وجہ سے میری حاجت پوری ہوئی۔

المُزَنِّد : تنگ۔ بخیل۔ منہ بولا بیٹا۔ کم چوڑا کپڑا۔ عَطاء مُزَنَّد: تھوڑی بخشش۔

تَزَنْدَق : بے دین ہونا۔ دو خدا ماننا۔ باطنی کافر ہونا۔ صفت زِنْدِیق. ج زَنادِقَة وزَنادِیْق.

الزَّنْدَقَة : ظاہری ایمان و باطنی کفر۔ رَجُلٌ (زَنْدَق وزَنْدَقِی): بہت بخیل۔

زَنَرَ: (ن) زَنْرًا. الاِنَاءَ: برتن بھرنا۔

......الغُلامَ: لڑکے کو جنیئو پہنانا۔

زَنَّرَ. اِلَیْ بِعَیْنِه: گھور کر دیکھنا۔

تَزَنَّرَ: جنیئو پہننا ......الشیْ: باریک ہونا۔

الزُّنَّار. ج زَنانِیْر و (الزُّنَّارَة) : جنیئو۔

الزَّنانِیْر: چھوٹی کنکریاں۔

الزَّنْزَلَخْت: ایک درخت کا نام۔

زَنِفَ: (س) زَنَفًا وتَزَنَّفَ: غضبناک ہونا۔

زَنَقَ: (ن ض) زَنْقًا وزُنُوْق. الفَرَسَ : گھوڑے کا نچلے جبڑے کے نیچے تسمہ لگانا۔

......البَغْل : خچر کی ٹانگوں میں پائے بند باندھنا۔ (......وزَنَّقَ وأَزْنَقَ. عَلٰی اَوْلادِه : اولاد پر نفقہ میں تنگی کرنا۔)

الزَّنَق : نیزے کی نوک۔ گھوڑے کا نچلا جبڑا جہاں تسمہ باندھتے ہیں۔ ج زُنُوق.

الزَّنَقَة: تنگ گلی۔

الزِّناق : گھوڑے کے نچلے جبڑے کے نیچے کا تسمہ۔ خچر کا پائے بند۔ گلو بند۔ عورتوں کا ایک زیور۔ ج زُنُق.

الزِّنَاقَة : گھوڑے کے جبڑے کے نیچے کے تسمہ کا حلقہ۔

الزِّنِّیْق : درست۔ مضبوط۔ کہا جاتا ہے "رَاْیٌ زِنِّیْقٌ" درست رائے۔

المَزْنُوْق: مفع۔ بند پیشاب والا۔

اَلزُّنْکُ: (علم کیمیا) توتیا۔

زَنَّمَ. لَهُ الخَصْمَ: کسی کو وکیل خصومت بنا کر بھیجنا۔

الزَّنَمَة: کان کا وہ حصہ جو کاٹ دیا جائے اور لٹکتا رہے۔ حلق کے نیچے کا لٹکتا ہوا گوشت۔ علامت زَنَمَتَا الاُذُن : کان کی لو کے قریب اُبھرا ہوا حصہ۔ کہا جاتا ہے "فِیْ کَلامِه زَنَمَةُ خَیْرا وزَنَمَةُ شَر" یعنی اس کے کلام میں خیر یا شر کی علامت ہے۔

الزَّنِم. مِنَ الجِمَالِ : اونٹ جس کے کان کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے اور وہ لٹکتا رہے۔ مؤنث زَنِمَةٌ.

الاَزْنَم. مِنَ الجِمَالِ: بمعنی الزَّنِم: مؤنث زَنْمَاء. ج زُنْم.

الزُّنَام: مصیبت۔

الزَّنِیْم: کمینہ۔ منہ بولا بیٹا (......والمُزَنَّمُ): اجنبی آدمی جو قوم میں داخل ہو جائے اور قوم کے لوگ اس کے حاجت مند نہ ہوں۔

نَاقَةٌ (مُزَنَّمة) : اونٹنی جس کے کان کا کچھ حصہ کاٹ کر لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے۔

زَنَا (ن) زُنُوًّا: تنگ ہونا۔ صفت (زَنِیٌّ)

زَنّٰی تَزْنِیَةً. عَلَیْهِ: تنگی کرنا۔

زَنٰی (ض) زِنًی وزِنَاءً وزَانٰی مُزَانَاةً وزِنَاءً: زنا کرنا۔ صفت (زَانٍ) ج زُنَاة : صفت مؤنث زَانِیَة ج زَوَان.

زَنّٰی. ہ: زنا کی نسبت کرنا یا زانی کہنا۔

اَزْنٰی اِزْنَاءً زنا کرنے پر اکسانا۔

الزَّانِیَة: زنا کرنے والا۔ (تا مبالغہ کے لئے ہے۔)

الزَّنَّاءَة: بہت زنا کرنے والی۔ بندریا۔

الزِّنْیَة: مرد کا آخری بچہ۔

زِه: کلمہ استحسان بمعنی خوب اور کبھی تحکم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے برائی کرنے والے کیلئے کہا جائے "اَحْسَنْتَ".

زَهَدَ وزَهِدَ : (س ف) وزَهُدَ (ک) زُهْدًا وزَهَادَةً. فِیْ الشَّیْ وعَنْهُ: بے رغبتی کر کے چھوڑ دینا اور اسی سے ہے "زَهَدَ فِی الدُّنْیَا": اس نے دنیا سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ کر لیا۔ صفت فاعلی (زَاهِد): وصفت مفعولی (مَزْهُوْد) فِیْه وعَنْه)

زَهَدَ زَهْدًا. النَّخْلَةَ : کھجور کے درخت پر پھلوں کا اندازہ کرنا۔

زَهَّدَهُ. فِی الشَّیْ وعَنْهُ: بے رغبت کرانا۔

(زَهَّدَ واَزْهَدَ) النَّخلَ : کھجور کے درخت پر پھلوں کا اندازہ کرنا۔

تَزَهَّدَ: عبادت کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا۔

تَزَاهَدَ. القَوْمُ فُلانًا: حقارت کرنا۔

اِزْدَهَدَ. الشَّیْ : کم سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "خُذْ (زَهْدَ) مَایَکْفِیْکَ" : جتنا تم کو کافی ہو اس کو لے لو۔

الزُّهْدُ والزَّهَادَة : حقارت کی وجہ سے بے رغبتی۔

الزَّهَد: زکوٰۃ۔ ج زِهَاد.

اَرْضٌ (زَهَادٌ) : زمین جو بہت پانی برسنے سے بہے۔

الزَّاهِد : فا۔ آخرت کی محبت کی وجہ سے دنیا سے بے رغبت۔ تنگ خو۔ ج زُهَّد وزُهَّاد وزَاهِدُوْن.

الزَّهِیْد: کم حقیر۔ مؤنث زَهِیْدَةٌ: کہا جاتا ہے "هُوَ زَهِیْدُ الخُلُقِ" : وہ تنگ خو ہے۔ "هُوَ زَهِیْدُ العَیْنِ" : وہ سیر چشم ہے۔ تھوڑے پر قناعت کرتا ہے۔ و "وَادٍ زَهِیْدٌ" کم پانی کو لینے والی وادی۔ ج زُهْدَان.

الزِّهِّیْد: بہت بے رغبتی کرنے والا

المُزْهِد: کم مال والا۔

زَهَرَ :(ف) زُهُوْرًا. السِّرَاجُ اوالقَمَرُ اوالوَجْه : چمکنا۔ روشن ہونا ......الشَّیْ:

صاف رنگ والی ہونا......الزَّنْدُ: چقماق سے آگ روشن ہونا۔ کہا جاتا ہے "زَهَرَتْ بِكَ زِنَادِي اَوْنَارِي": تمہاری وجہ سے مجھے قوت حاصل ہوئی اور میں معزز ہوا۔

زَهَرَ: (س) زَهَرًا وزُهُرًا (ک) زُهُورَةً. الرَّجُلُ: خوبصورت و بارونق ہونا۔

اَزْهَرَ. النَّبَاتُ: کلی نکلنا......النَّارَ: آگ روشن کرنا۔

اِزْدَهَرَ: روشن ہونا۔ چمکدار رہنا۔

بِالاَمْرِ: نگہداشت کرنا۔ دل میں رکھنا۔ کہا جاتا ہے "اِزْدَهِرْ بِهٰذَا فَاِنَّ لَهُ شَانًا": اس کی حفاظت کرو اس لئے کہ اس کے لئے ایک خاص شان ہے۔

اِزْهَرَّ وازْهَارَّ. النَّبَاتُ: کلی لانا۔ شگوفہ دار ہونا۔

تَزَاهَرَ. السِّرَاجُ ونَحْوُهُ: چراغ وغیرہ کا روشن ہونا۔

الزَّهْرُ والزَّهَرُ: کلی۔ شگوفہ۔ واحد (زَهْرَةٌ وزَهَرَةٌ) زَهْرَةُ الدُّنْيَا: دنیا کی رونق وخوبی۔ ج اَزْهُرٌ وَاَزْهَارٌ وزُهُورٌ: جج اَزَاهِرُ واَزَاهِيرُ. زَهْرُ النَّرْدِ: تاش۔

الزَّهْرُ والزَّهْرَةُ: حاجت۔ کہا جاتا ہے "قَضَيْتُ مِنْهُ زَهْرِي وزَهْرَتِي": اس سے میں نے اپنی حاجت پوری کی۔

الزُّهْرُ: مہینے کی پہلی تین راتیں (مانند غُرَر کے)

الزُّهْرَةُ: خوبصورتی۔

اَلزُّهَرَةُ: ایک سیارے کا نام جو کہ سورج سے ۱۰۸ ملین کلومیٹر دور ہے۔ اس کی چمک کبھی صبح کے وقت کبھی شام کے وقت بہت ہوتی ہے۔ شام اور عراق کے آس پاس باشندے اس کو پوجتے ہیں اور اس کو العزیٰ کا نام دیتے ہیں۔ بعض قدماء کے نزدیک خوبصورتی کا دیوتا ہے۔

اَلزَّهْرِيَّةُ: بادیات۔ الزَّهْر: پھولوں میں اعضاء تناسل کا مجموعہ۔

بَادِيَاتُ الزَّهْرِ: انگوریوں کی ایک شاخ جن میں اعضاء تناسل ظاہر ہوں اور ان کو الذهر کا نام دیا جاسکتا ہے۔

مَسْتُورَاتُ الزَّهْرِ: پودوں کی وہ قسم جو کہ نہ پھول نکالیں اور نہ ان کے دانہ نکلے۔ (بانجھ پودے)

زَهْرَةُ الآلَامِ: زمین پر لگی ہوئی خوبصورت انگوری جس کے بڑے بڑے پھول ہوتے ہیں اس کے پھول مسیح کو عذاب دینے کے اوزار کے مشابہ ہوتے ہیں خوبصورتی کے لئے بوئی جاتی ہے۔

زَهْرَةُ الْحَوَاشِي: خنازیری پھولوں کی قسم ہے۔ زینت کے لئے اور جوشاندہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

زَهْرَةُ الرَّبِيعِ: باغوں میں موسم ربیع میں لگائے جانے والا پھول جو کہ زینت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس قسم کے پھول کئی انواع پر ہیں۔

زَهْرَةٌ مِنْ فَصِيلَةِ الْمُرَكَّبَاتِ: ایک انگوری جس کے پتے زمین پر پھیل جاتے ہیں چھوٹا سا تنا ہوتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے پھول ہوتے ہیں۔

زَهْرَةُ الْعَسَلِ: ایک درخت جس کے پھول زرد یا سرخی مائل ہوتے ہیں۔

زَهْرَةُ الصَّمَدِ: خوبصورتی پتیوں والا پودا۔

اَلزُّهَيْرَةُ: ابتدائی چھوٹے چھوٹے پھول۔

اَلْمَزْهَرِيَّةُ: شیشے کا برتن پھول سجانے کے لئے۔

الزَّاهِرُ: فا۔ خوشنما پودہ۔ چمکدار صاف رنگ والا۔ کہا جاتا ہے "اَحْمَرُ زَاهِرٌ": بہت سرخ۔

الزَّاهِرِيَّةُ: ناز کی چال۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَمْشِي الزَّاهِرِيَّةَ": وہ ناز سے چلتا ہے۔

الاَزْهَرُ: روشن۔ صاف رنگ والا۔ روشن چہرہ والا۔ جمعہ کا دن۔ تازہ دودھ۔ سپید رنگ کا شیر۔ چاند۔ جنگلی بیل۔ مؤنث زَهْرَاءُ ج زُهْرٌ.

الزَّهَّارُ: بہت چمکدار۔ کہا جاتا ہے "نَجْمٌ زَهَّارٌ وقَمَرٌ نَوَّارٌ".

اَلْمُزْهِرُ: فا۔ مہمانوں کے لئے آگ روشن رکھنے والا۔

المِزْهَرُ: ایک قسم کا باجا۔ ج مَزَاهِرُ.

زَهْرَفَ. الشَّيْءَ: کھوٹا بنانا۔

زَهْزَقَ. الرَّجُلُ: بہت ہنسنا۔ زَهْزَقَتِ الاُمُّ وَلَدَهَا: ماں کا بچہ کو کدانا۔

الزَّهْزَقُ: کمینہ۔ فرومایہ۔

زَهَفَ: (ف) زُهُوفًا. الرَّجُلُ: ذلیل ہونا۔ ہلاک ہونا۔ جھوٹ بولنا......لِلْمَوْتِ اَوْ اِلَى الْمَوْتِ: قریب المرگ ہونا۔

زَهِفَ: (س) زَهَفًا. لِلشَّيْءِ: جلدی کرنا۔ چست ہونا۔

اَزْهَفَ. اِلَيْهِ الطَّعْنَةَ: قریب کرنا۔

اَزْهَفَتْهُ الطَّعْنَةُ: قریب بہ ہلاکت کرنا۔

اَزْهَفَ عَلَى الْجَرِيحِ: حملہ کر کے فوراً مار ڈالنا......الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔ خیانت کرنا۔ چغل خوری کرنا۔ برائی کی طرف جلدی کرنا......فُلَانًا: ذلیل کرنا۔ کسی کے ساتھ بدی کرنا۔ ہلاک کرنا......الشَّيْءَ: ڈھیلا کرنا۔ جلدی کرانا۔ لے جانا۔ خراب کرنا۔

......ہ بِالشَّرِّ: برائی پر اکسانا......بِمَا طَلَبَهُ: پورا کرنا......بِالشَّيْءِ: تعجب کرنا......الْخَبَرَ: خبر میں زیادتی کرنا......لَهُ حَدِيثًا: جھوٹی بات بیان کرنا......اِلَيْهِ حَدِيثًا: قول روی کی نسبت کرنا۔

اِنْزَهَفَتْ. الدَّابَّةُ: مار وغیرہ سے اُچھلنا۔

تَزَهَّفَ. عَنْهُ: اعراض کرنا۔

اِزْدَهَفَ. اِلَى الْمَوْتِ: موت سے قریب ہونا......عَنْهُ: اعراض کرنا......الشَّيْءُ: منحرف ہونا......ہ: جلدی کرانا۔ ہلاک کرنا......ہ الدَّابَّةُ: جانور کا گرا دینا......الشَّيْءَ وَبِهِ: لے جانا......الْعَدَاوَةَ وبِهَا: دشمنی اختیار کرنا......الْحِمْلَ: بوجھ اٹھانا......فُلَانًا: بدی میں گھسنا۔ گفتگو میں زیادتی کرنا......فِي كَلَامِهِ: سختی کرنا اور آواز بلند کرنا۔

زَهَقَ: (ف) زُهُوقًا. الْعَظْمُ: ہڈی کا مغز

سے پُر ہونا...... البَاطِلُ: نیست و نابود ہونا۔ کمزور ہونا(...... زُھقًا و زُھُوقًا) النَّفسُ...... : روح کا جسم سے نکلنا(...... الرَّاحِلَۃُ: سواری کا آگے بڑھنا...... الشَّئُ: تباہ ہونا۔ ہلاک ہونا...... السَّھمُ: تیر کا نشانہ سے گزر جانا۔

اَزھَق. العَظمُ: ہڈی کا مغز سے پر ہونا۔
...... الاِنَاءَ: برتن بھرنا...... البَاطِلَ: باطل کو نیست و نابود کرنا...... السَّھمَ: تیر کا نشانہ سے گزارنا...... النَّاقَۃُ السَّرجَ: زین کو آگے بڑھا کر گردن پر ڈال لینا...... فِی السَّیرِ: تیز چلنا۔

زَاھَق. الحَقُّ البَاطِلَ: حق کا باطل کو نیست و نابود کرنا...... الاِنَاءَ: برتن کو الٹ دینا۔

اِنزَھَقَ: آگے بڑھنا۔ اِنزَھقَتِ الدَّابَۃُ: مار وغیرہ سے اُچھلنا۔

الـذَّاھِقُ: پست زمین...... (والـذھق): گڑھا۔

الـزَّاھِق: فا۔ موٹا جانور۔ قوی۔ لاغر (ضد) شکست خوردہ...... مِنَ السِّھَام: نشانہ سے تجاوز کرنے والا تیر...... مِنَ المِیَاہِ: تیز بہنے والا پانی۔ ج زُھُق و زُھق (...... والزَّھُوق) ہلاک ہونے والا۔ باطل۔ گہرا کنواں۔

الزَّھِق: پھرتیلا۔ سبک۔

فَـرَسٌ (زَھَقَـی): سبقت لے جانے والا گھوڑا۔

الـزَّاھِقَۃ. الزَّاھِق: کا مؤنث۔ بِئرٌ زَاھِقَۃٌ: گہرا کنواں۔

الزُّھَاق والزِّھَاق: مقدار۔ تقریباً۔ کہا جاتا ہے "عِندِی زُھَاقِ مِائَۃِ دِینَارٍ" میرے پاس تقریباً سو دینار ہیں۔

جَـاءَتِ الـخَیلُ (اَزَاھِق و اَزَاھِیق): گھوڑوں کی متفرق جماعتیں آئیں۔

الاُزھُوقَۃ: عجیب قسم کی دوڑ۔ ج ازاھیق: کہا جاتا ہے "فَـرَسٌ ذَاتُ اَزَاھِیق" عجیب قسم سے دوڑنے والا گھوڑا۔

الـمَزھَقَۃ: سبب بطلان۔ سبب ہلاکت۔ کہا جاتا ہے "جَمَلٌ مَزھَقَۃٌ لِاَروَاحِ المَطِی": اونٹ سواریوں کی روح کے لئے باعث ہلاکت ہیں۔ یعنی سواریاں پوری کوشش کرتی ہیں اور اونٹوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوتیں۔

زَھَکَ: (ف) زَھـکًا: کوٹنا...... الـرِّیحُ الاَرضَ: ہوا کا خاک کو اڑانا۔

زَھِـلَ: (س) زَھَلاً. الشَّـئُ: سفید و چکنا ہونا۔

زَھَل: (ف) زَھلاً. عَنِ الشَّئ: دور ہونا۔

الزَّاھِل: فا۔ مطمئن دل والا

الزُّھلُول: چکنا۔ ج زَھَالِیل.

رَجُلٌ (زَھلَب): سبک داڑھی والا امرد۔

زَھـلَقَ. الشَّئ: چکنا و سفید کرنا۔ کہا جاتا ہے "زَھـلَقَ لَـہُ الـحَدِیثَ" اس نے اس کو نرم گفتگو سے مخاطب کیا۔

تزَھلَق: چکنا و سفید ہونا و تـزَھلَقَ الحَیَوَانُ" موٹا ہونا۔

الـزِّھـلِـق: چکنا۔ ہلکا پھلکا تیز آدمی۔ تیز ہوا۔ بتی کی لو کی جگہ۔ حِـمَـارٌ زِھلِق: ہموار پیٹھ و موٹا گدھا۔ ج زَھَالِق.

الزُّھلُوق: موٹا۔

زَھَم: (ن) زَھـمًا و اَزھَم. العَظمُ: ہڈی کا پُر مغز ہونا۔ زَھَـمَـہ عَن کَذَا: روکنا۔ زَھَمَ الرَّجُلُ عَلَیہِ: بہت باتیں کہنا۔

زَھِمَ: (س) زَھَمًا: بدہضمی والا ہونا۔ صفت (زَھـمَـان) چکناہٹ والا چربی دار ہونا۔ صفت (زَھِم): مؤنث زَھِمَۃٌ.

زَاھَـمَـہٗ: باہم دشمنی کرنا۔ باہم دوستی کرنا۔ ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ (ضد)

الزُّھم: بدبودار ہوا۔ چربی۔ ایک خوشبو کا نام جو الزّباد کے نام سے مشہور ہے۔ (دیکھئے لفظ الزّباد)

الـزُّھمَۃ والزُّھُومَۃ والزَّھَم: سڑے ہوئے گوشت کی بدبو۔

زَھَا: (ن) زَھـوًا و زُھُـوًا و زُھَاءً: چمکنا۔ روشن ہونا۔ بڑھنا۔ نشوونما پانا...... الـنَّـخلُ: درخت خرما کا لمبا ہونا...... البُسرُ: رنگ پکڑنا ...... الغُلَامُ: لڑکے کا جوان ہونا...... النَّبتُ: پھل دار ہونا...... الشَّاۃُ: بکری قریب ولادت کی وجہ سے تھن والی ہونا...... الـرِّیحُ: چلنا ...... الـرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔ تکبر کرنا۔ (زَھَـا (ن) زَھـوًا) فُلَانًا: حقارت کرنا...... الکِبرُ فُلَانًا: خود پسند بنانا۔ زَھَـا السِّرَاجَ: روشن کرنا۔

...... الرِّیحُ النَّبَاتَ: ترشدہ گھاس میں ہوا کی وجہ سے لہلہاہٹ ہونا...... الاَمـوَاجُ السَّفِینَۃَ: موجوں کا کشتی کو بلند کرنا...... فُلَانٌ بِالسَّیفِ: تلوار چمکانا...... فُلَانًا بِالعَصَاءِ: لاٹھی سے مارنا...... السَّـرَابُ الاَکـمَۃَ یَزھَاھَا: نمایاں کرنا (یَزھُوھَا: مستعمل نہیں ہے۔)

زُھِیَ. الرَّجُلُ بِکَذَا: تکبر کرنا۔

اَزھَی: تکبر کرنا...... الـنَّـخلُ: لمبا ہونا...... البُسرُ: رنگ اختیار کرنا۔

زَھَّـیَ البُسـرُ: رنگ اختیار کرنا۔ زَھَّـتِ الـمِـروَحَۃُ الـرِّیحَ: پنکھے کا ہوا کو حرکت میں لانا۔

اِزدَھَی. الرَّجُلُ: مغرور بنانا۔ حقارت سے دیکھنا...... ہٗ عَلَی الاَمرِ: مجبور کرنا۔ ہٗ وبِہٖ: حقارت کرنا۔

الـزُّھَـاء: مص۔ مقدار۔ تقریباً کہا جاتا ہے "عِـندِی زُھَـاءُ خَمسِینَ دِرهَمًا" میرے پاس تقریباً پچاس درہم ہیں۔

الـزَّھـو: مص۔ فخر۔ تکبر۔ غرور۔ جھوٹ و باطل۔ ظلم۔ سرسبز نباتات۔ زرد یا سرخ پکی کھجور۔

(...... والـزُّھا): تروتازگی و خوبصورتی۔ زُھَا الدُّنیَا: دنیا کی زینت و آرائش۔

الزَّھوُّ: زرد یا سرخ پکی کھجور۔

الـزَّاھِـی: فا۔ پُر رونق چمکدار چہرے والا۔ مؤنث زَاھِیَۃٌ.

المُزدَھِی والمَزھُوّ: متکبر و مغرور۔

زَاءَ یَزُو ءُ زَوءًا. بِـہِ الـدَّھرُ: ...... زمانہ کا

پلٹ جانا۔

زَابَ يَزُوْبُ زَوْبًا: چپکے سے بھاگ جانا...... المَاءُ: جاری ہونا۔

زَاجَ: (ن) زَوْجًا۔ بَيْنَهُمْ: بھڑکانا۔ فساد ڈالنا۔

زَوَّجَهُ. اِمْرَأَةً اَوْبِامْرَأَةٍ اولاِمْرَأَةٍ: نکاح کرانا...... الشَّيْئَ بالشَّيْئِ واِلَيْهِ: ملانا۔

زَاوَجَهُ: باہم میل ملاپ رکھنا۔ باہم قریب ہونا(...... وازْوَجَ) بَيْنَهُمَا: قریب کرنا۔

تَزَوَّجَ. اِمْرَأَةً وبِامْرَأَةٍ: نکاح کرنا...... فِيْ قَوْمٍ: کسی قوم میں نکاح کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَزَوَّجَهُ النَّوْمُ": اس کو نیند آ گئی۔

اِزْدَوَجَ و تَزَاوَجَ. الكَلَامُ: کلام کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے سجع یا وزن میں مشابہ ہونا...... القَوْمُ: باہم شادی بیاہ کرنا۔

الزَّاجُ: پھٹکری (کلمہ فارسی) عوام "الـجاز" کہتے ہیں۔

الزَّوْجُ: شوہر۔ بیوی۔ ساتھی۔ جوڑا۔ کہا جاتا ہے "عِنْدِی زَوْجَا حَمَامٍ" میرے پاس ایک جوڑا کبوتر ہے۔ واشْتَرَيْتُ زَوْجَيْ نِعَالٍ": میں نے ایک جوڑہ جوتا خریدا۔ ہر چیز کی قسم۔ ج اَزْوَاج وزِوَجَة. جج اَزَاوِيج.

الزَّوْجَة: بیوی۔ ج زَوْجَات.

الزَّوَاج: شادی بیاہ۔

زَاحَ يَزُوْحُ زَوْحًا وزَوَاحًا...... عَنِ المَكَانِ: دور ہونا۔ ہٹنا۔ جانا...... العِلَّةُ: زائل ہونا(...... زَوَّحَ) الاِبِلَ: پراگندہ کرنا۔ جمع کرنا (ضد)

اَزَاحَهُ: جگہ سے ہٹانا...... الاَمْرَ: کام کو پورا کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔ کہا جاتا ہے "اَزَاحَهَا اللّٰهُ العِلَلَ: اللہ تعالیٰ علتوں کو دور کریں۔ و"اَزَحْتُ عِلَّتَهُ فِيْ مَا احْتَاجَ اِلَيْهِ" یعنی میں نے اس کی ضرورت پوری کر دی۔

اِنْزَاحَ: زائل ہونا۔

زَادَ يَزُوْدُ زَوْدًا: توشہ لینا۔

زَادَهُ وزَوَّدَهُ: توشہ دینا۔

اِزْدَادَ و اِسْتَزَادَ: توشہ مانگنا۔

تَزَوَّدَ: توشہ لینا۔ کہا جاتا ہے "تَزَوَّدَ مِنَ الاَمِيْرِ كِتَابًا اِلٰى عَامِلِهٖ" وہ امیر کا خط اس کے عامل کے پاس لے گیا تا کہ اس سے فائدہ اٹھائے "وتَزَوَّدَ مِنِّيْ طَعْنَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ" یعنی میری جانب سے اس کو دونوں کانوں کے درمیان نیزے کا زخم لگا۔

الزَّاد: توشہ۔ زادِ راہ۔ ج اَزْوِدَة واَزْوَاد.

المِزْوَد والمَزَاد والمَزَادَة: توشہ دان۔ ج مَزَاوِد. نُفَاضَةُ المَزَاوِدِ: توشہ دان کا بچا کھچا۔ یہ خست کے لئے ضرب المثل ہے۔ وهُمْ مِلَاءُ المَزَاوِدِ: وہ لوگ اغنیاء ہیں۔

زَارَهُ يَزُوْرُهُ زِيَارَةً ومَزَارًا وزَوْرًا وزُوَارًا و زُوَارَةً وازْدَارَهُ: ملاقات کیلئے جانا۔ صفت (زَائِر) ج زَائِرُوْنَ وزُوَّر وزُوَّار: مؤنث زائرة ج زُوَّر وزُوْر وزائرات.

زَارَ زَوْرًا. الفَرَسَ: گھوڑے کے ہونٹوں میں زیار باندھنا (دیکھئے لفظ زیار)

زَوِرَ يَزْوَرُ زَوَرًا: کج ہونا۔ ٹیڑھے سینے والا ہونا۔

زَوَّرَ: جھوٹ کو آراستہ کرنا...... الكَلَامَ: باطل ٹھہرانا۔ جھوٹ کی طرف نسبت کرنا...... الشَّهَادَةَ: شہادت کو باطل قرار دینا...... نَفْسَهُ: جھوٹ و بہتان کی علامت لگانا...... عَلَيْهِ: کسی پر جھوٹ باندھنا...... عَنْهُ: کسی سے پھر جانا...... فُلَانًا عَلٰى نَفْسِهٖ: کسی پر تہمت لگانا۔ الشَّيْئَ: درست کرنا، سیدھا کرنا...... الشَّيْئَ لِنَفْسِهٖ: کسی چیز کو پسند کر کے اپنے لئے خاص کر لینا...... الزَّائِرَ: عزت و اکرام کرنا۔ تم کہتے ہو "زُرْتُهُمْ فَزَوَّرُوْنِيْ" میں نے ان لوگوں سے ملاقات کی اور انہوں نے میری تعظیم کی...... القَوْمُ صَاحِبَهُمْ: بھلائی کرنا۔

اَزَارَهُ: زیارت کرنے پر برانگیختہ کرنا...... الشَّيْئَ: چلانا۔

اِزْدَارَهُ: ملاقات کے لئے جانا۔

تَزَوَّرَ: جھوٹ بولنا...... الشَّيْئَ: کسی چیز کو پسند کر کے اپنے لئے خاص کر لینا۔

تَزَاوَرَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کی زیارت کرنا۔ کہا جاتا ہے "هُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ وبَيْنَهُمْ تَزَاوُرٌ" وہ آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں (...... وازْوَرَّ و اِزْوَارَّ) عَنْهُ: انحراف کرنا۔

اِسْتَزَارَهُ: ملاقات کے لئے کہنا۔

الزَّوْرُ: مص۔ سینہ کے درمیان کا بالائی حصہ یا سینہ کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ اور اسی سے ہے "فَرَسٌ عَرِيْضُ الزَّوْرِ" چوڑے سینہ والا گھوڑا اور کہا جاتا ہے "اَلْقٰى زَوْرَهُ" یعنی اس نے اقامت کر لی۔ الزَّوْرُ: پختہ ارادہ عقل۔ خیال جو خواب میں آئے۔ زیارت کرنے والا (واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے) کہا جاتا ہے رَجُلٌ زَوْرٌ اِمْرَأَةٌ زَوْرٌ ورِجَالٌ زَوْرٌ ونِسَاءٌ زَوْرٌ: سردار۔ رئیس۔ درخت خرما کی شاخ کہ جس میں پتے ابھی نہ نکلے ہوں۔ پتھر جو کنواں کھودتے وقت نکل آئے اور اس کو توڑ نہ سکیں اور چھوڑ دیں۔

الزُّوْرُ: عقل۔ جھوٹ۔ باطل۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا قوت۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ زُوْرٌ وَلَاصَيُّوْرٌ": نہ تو اس کے اندر قوت ہے اور نہ کوئی رائے جس کی طرف رجوع کیا جائے۔ رائے سردار۔ رئیس۔ کھانے کی لذت۔ کپڑے کی نرمی و صفائی۔ راگ و گانے کی مجلس۔ یہودیوں و نصرانیوں کی عیدیں۔

الزَّوَرُ: مص۔ کجی۔ سینہ کے بالائی حصہ کی کجی۔

الزِّيْرُ: مٹکا۔ کتاں۔ باریک تانت۔ عادت۔ عورتوں سے بغیر ارادہ و بدی کے بات چیت کرنے کو پسند کرنے والا۔ ج اَزْوَار واَزْيَار وزِيَرَة.

الزِّيْرَة: ملاقات کی ہیئت۔ کتاں کا ٹکڑا۔

الزِّيَار: دو لکڑیاں جن سے سلوتری گھوڑے کے ہونٹوں کو دبا کر قابو میں کرتا ہے۔ اس سے فعل کا اشتقاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں زَيَّرَ الفَرَسَ (...... والزِّوَار): ہر وہ چیز جس سے دوسری چیز کی درستی ہو۔ سینہ بند اور تنگ

کے درمیان کی رسی۔ج اَزْوِرَة.

الزَّبِر: غضبناک۔

الــزَّارَة: اونٹوں کا گلہ۔ بانس، نرکل وغیرہ کی جھاڑی جس میں پانی بھی ہو (...... والــزَّاوِرَة والزَّاوَرَة والزَّاوُوْرَة): پوٹا۔ زَاوَرَةُ القَطَا: قطا پرندہ کا وہ حصہ جس میں وہ اپنے بچوں کے لئے پانی لے جائے۔

الــزَوَّرْ: سخت چال۔سخت۔سفر کے لئے تیار کیا ہوا اونٹ (...... والــزَوِير والــزُّوَيْر): سردار قوم۔رئیس قوم۔

الــزَّوْرَة. زار: کا اسم مرة۔ دوری اونٹنی جو شدت و صلابت کی وجہ سے کنکھیوں سے دیکھے۔

الاَزْوَر: ٹیڑھے سینے والا۔ باریک وسط سینہ والا۔ مائل ہونے والا۔ ترچھی نظر سے دیکھنے والا۔ مؤنث زَوْرَاء. ج زُوْر: کہا جاتا ہے "قَوْمٌ عَنْ مَوَاقِفِ الحَقِّ زُوْرٌ" حق کے مواقع سے ہٹی ہوئی قوم۔

الزَّوْرَاء: گہرا کنواں۔کمان۔ پیالہ۔ چاندی کا برتن۔شہر بغداد۔ دجلہ بغداد۔ فَلَاةٌ زَوْرَاء: دور دراز بیابان۔ كَلِمَةٌ زَوْرَاء: گھٹیا بات۔ مَنَارَةٌ زَوْرَاء: ٹیڑھا منارہ۔

الزَّوَّار والزُّوُوْر: بہت ملاقات کرنے والا۔

المزار: مص۔ ملاقات۔ زیارت کرنے کی جگہ۔ ج مَزَارَات.

اَلزُّوسُبْرَاء: بحراوقیانوس کے ساحل پر پیدا ہونے والا ایک پھول دار جس کو مچھلی پسند کرتی ہے۔

الزَّوْرَق: چھوٹی کشتی۔

الزَّوْش: کمینہ غلام۔

الاَزْوَش: متکبر و مغرور۔

زَوَّطَ: بڑے لقمے بنانا۔

اَلاَزْوَط: جس کی ایک آنکھ تنگ سوراخ والی ہو۔

زَاغَ يَــزُوْغُ زَوْغــا. فُلَانًا: روکنا۔ آگے دھکیلنا...... الــدَّابَّةَ: جانور کو تیز چلانے کے لئے لگام ہلانا...... الشَّــيْءَ: موڑنا۔ لَــهُ مِنَ البِطِّيخَةِ (زَوْعَةً): خربوزے کی قاش اتار کر دینا (...... وتَــزَوَّعَ) اللَّــحْمُ: گوشت کا پٹھے سے اتر جانا۔

زَوَّعَ. الاِبِلَ: متفرق کرنا۔ پراگندہ کرنا۔

الــزَّوْعَة: لوگوں کی ایک جماعت...... مِــنَ البَطِّيخَةِ ونَحْوِهَا: خربوزہ وغیرہ کی پھانک، قاش...... مِــنَ النَّبْتِ: گھاس کا وہ حصہ جو خشک ہونے لگے۔

الــزَّاعَة: پولیس کی جماعت (جمع ہے مثل باعة وسَادَة: کے)

الزَّوْع والزُّوَع: مکڑی۔

زَاغَ يَزُوْغُ زَوْغًا. الشَّيْءُ: کسی چیز کو جھکانا...... الــنَّــاقَةَ: اونٹنی کو مہار سے کھینچنا۔ (...... زَوْغًــا وزَوَغَــانًــا): مائل ہونا۔ ظلم کرنا...... البَصَرُ: نگاہ میں ہونا۔

اَزَاغَه اِزَاغَةً: جھکانا۔

الزَّاغ: کوا۔

زَافَتْ تَزُوْفُ زَوْفًا. الحَمَامَةُ: کبوتر کا بازو و دم کو پھیلا کر زمین پر کھینچنا...... الطَّائِرُ فِي الهَوَاءِ: پرندہ کا فضا میں گولائی میں اڑنا...... الــرَّجُلُ: مرد کا ہاتھ پاؤں چھوڑ کر اعضاء ڈھیلے کر کے چلنا...... الــمَاءُ: پانی کا بلبلے والا ہونا (...... وتَــزَاوَفَ): اپنے آپ کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے ورزش کی مشق کرنا۔

الزُّوُوْف: چلنے میں ڈھیلا پن۔

الزُّوْفَى والزُّوْفَاء: ایک دوا کا نام۔

زَوَّقَ. الــكَلَامَ: آراستہ کرنا۔ مزین کرنا...... البَيْتَ: نقش و نگار کرنا...... الدِّرْهَمَ: پارہ کا ملمع کرنا۔

الزَّوَاق: لڑکی کی زینت۔

الــمُزَوِّقَة: گھروں میں نقش و نگار کرنے والے۔

الزَّاوُوْق والزُّوُوْق: پارہ۔

زَاكَ يَزُوْكُ زَوْكًا وزَوَكَانًا: مونڈھوں کو حرکت دینا اور ٹانگوں کو کشادہ کرنا۔ تکبر سے چلنا۔

تَزَاوَكَ تَزَاوُكًا: شرم کرنا۔

الزَّوْك: مص۔ کوے کی چال۔

زَالَ يَزُوْلُ زَوْلًا وزَوَالًا وزُوُوْلًا وزَوَلَانًا و زُوُوْلًا وزَوِيْلًا: جاتا رہنا۔ پھر جانا اور اسی سے ہے۔"زَالَ عَنْــهُ مُلْكُــهُ": اس کی سلطنت جاتی رہی۔ جدا ہونا۔ ہلاک ہونا (...... زَوَلًا): حرکت کرنا اور اسی سے ہے "اَرَى النُّجُوْمَ تَزُوْلُ ولا تَغِيْبُ": یعنی میں دیکھ رہا ہوں کہ ستارے حرکت کر رہے ہیں اور غائب نہیں ہوتے۔ و"فُلَانٌ يَزُوْلُ فِي النَّــاسِ": فلاں لوگوں میں بہت چلتا پھرتا ہے۔

زَالَــتْ: (ن) زَوَالًا و زُوُوْلًا وزَوَلَانًــا وزِئَالًا. الشَّمْسُ: آفتاب کا ڈھلنا۔ الخَيْلُ بِرُكْبَانِهَا: لے کر اٹھنا اور اسی سے ہے "زِيْلَ بِنَعْشِهِ": یعنی اس کی نعش اٹھائی گئی۔ کہا جاتا ہے "زَالَ زَائِلُ الظِّلِّ": یعنی دوپہر ہوگئی۔ و"زَالَ اَوْزِيْلَ زَوِيْلُــه وزَوَالُــه": ڈر اور خوف کی وجہ سے اس کی جانب جھک گئی۔

اَزَالَــهُ وزَوَّلَهُ واِزْدَالَهُ: ہٹانا۔ کہا جاتا ہے "اَزَالَ اللّٰــهُ زَوَالَــهُ": یعنی اللہ اسے ہلاک کرے۔ زَوَّلَ الشَّيْءَ: کسی چیز کو لانا۔

زَاوَلَهُ: کوشش کرنا۔ قصد کرنا۔ تلاش کرنا۔

تَــزَوَّلَ. الشَّيْءُ: کسی چیز کو لانا...... الغُلَامُ: لڑکے کا انتہائی زیرک و ظریف ہونا۔

تَزَاوَلَ. القَوْمُ: باہم کوشش کرنا۔

اِنْزَالَ عَنْه: جدا ہونا۔

اِزْوَلَّ اِزْوِلَالًا. الشَّيْءُ: زائل ہونا۔

الــزَّوْل: مص۔ تعجب۔ عجیب۔ کہا جاتا ہے "سَيْرٌ زَوْلٌ": یعنی عجیب سیر۔ و "شَــتْوَةٌ زَوْلَةٌ" عجیب سردی۔ الزَّوْل: وجوِ انسانی۔ فیاض مرد سبک و ظریف و زیرک۔ بہادر۔ بلا۔ ج اَزْوَال.

الــزَّوَال: مص۔ سورج کا ڈھلنا۔ کہتے ہیں "السَّاعَةُ الرَّابِعَةُ زَوَالِيَّةٌ".

الــزَّائِــل: فا۔ کہا جاتا ہے "لَيْــلٌ زَائِــلُ النُّجُوْمِ": یعنی لمبی رات۔

الزَّوَّال: بہت حرکت کرنے والا۔

الزَّائِلَةُ. الزائِل: کا مؤنث۔ زندہ یا متحرک چیز۔ ج زَوَائِل۔ الزَّوَائِل: ستارے۔ عورتیں۔ شکار۔

الزَّوِيْل: مص۔ حرکت۔ جانب۔

المِزْوَلَةُ: دھوپ گھڑی۔ ج مَزَاوِلُ۔

زَامَ يَزُوْمُ زَوْمًا. الرَّجُلُ: مرنا۔

الزَّام: ہر چیز کی چوتھائی۔ زَامٌ مِنَ النَّهَارِ: دن کی چوتھائی۔ زَامَانٌ مِنَ النَّهَارِ: دن کا نصف حصہ۔

الزَّامَةُ: جماعت۔ گروہ۔ ج زَامَات۔

الزُّوْم. عِنْدَ العَامَّةِ: عوام کے نزدیک کسی چیز کا شیرہ یا نچوڑا ہوا اور اس کے لئے فصیح لفظ النسغ ہے وہ پانی جس سے کپڑا دھویا جائے اور اس کے لئے فصیح لفظ الغُسَالَةُ: ہے۔

الزُّوَيْم: ہر چیز کا ڈھیر۔

زَوْمَلَ. الإِبِلَ: اُونٹوں کو ہانکنا۔

الزَّوْمَلَةُ: مص۔ گدھے مع بوجھوں کے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ابْنُ زَوْمَلَتِهَا" وہ اس کا جاننے والا ہے۔

الزَّان: بدہضمی۔

الزَّوْن والزُّوْن والزَّوَنّ: پستہ قد۔ الزُّوْن: بُت یا مندر۔

الزَّوْنَة: زینت۔ سمجھدار عورت۔

الزُّوَان والزِّوَان والزَّوَان دیکھئے الزُّؤَان بالهَمْزَة.

زَوَى يَزْوِي زَوْيًا وزَيًّا. الشَّيْءَ: جدا کرنا۔ یکسو کرنا۔ روکنا۔ جمع کرنا۔ قبضہ کرنا ...... المَالَ وغیرہ: اکٹھا کرنا عَنْهُ السِّرَّ: راز کو پوشیدہ رکھنا۔ عَنْهُ حَقَّهُ: کسی کا حق روک لینا۔ ..... الدَّهْرُ القَوْمَ: زمانہ کا قوم کو تباہ و برباد کرنا۔

زَوَّى و تَزَوَّى وانْزَوَى: گوشہ نشین ہونا۔

تَزَوَّى وانْزَوَى: سکڑنا۔ زَوَّى الكَلَامَ: دل میں سوچنا۔ انْزَوَى القَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ: سمٹنا۔ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔

الزَّاوِيَةُ. مِنَ البَيْتِ: گوشہ۔ ج زَوَايَا۔

الزَّاوِيَةُ. عِنْدَ الحَجَّارِيْن والنَّجَّارِيْن وغیرهم" دو مستقیم ضلعوں کا ایک آلہ کہ جس کے ضلعوں کا ایک ایک سرا باہم اس طرح جڑا ہوا ہوتا ہے کہ ان کے درمیانی گوشہ زاویہ قائمہ بن جاتا ہے۔

تَزَيَّبَ. لَحْمُهُ: گوشت کے لوتھڑے بننا۔

الزَّيْب: ہوا کی تیزی۔

رَجُلٌ (زَيْبٌ وأَزْيَبُ): بہادر و دلیر مرد۔

الأَزْيَب: شادماں۔ پست قدم۔ قریب قریب قدم رکھنے والا۔ کمینہ۔ منہ بولا بیٹا۔ اجنبی۔ امرد۔ بلا مصیبت۔ دشمنی۔ بہت پانی۔ شادمانی۔ سیمی۔ جنوبی ہوا۔

الإِزْيَبُّ: شدید۔ بخیل۔

الزِّيْبَق: پارہ۔

زَاتَ يَزِيْتُ زَيْتًا وزَيَّتَ. الطَّعَامَ: کھانے میں زیتون کا تیل ڈالنا ...... الشَّيْءَ: کسی چیز پر زیتون کا تیل لگانا ...... القَوْمَ: لوگوں کو زیتون کا تیل کھلانا یا توشہ دینا۔

أَزَاتَ إِزَاتَةً: بہت تیل والا ہونا۔

إِزْدَاتَ إِزْدِيَاتًا: روغن زیتون ملنا۔

إِسْتَزَاتَ: روغن زیتون طلب کرنا۔

الزَّيْت: مص۔ زیتون کا تیل۔ ج زُيُوْت و (الزَّيَّات): تیلی۔ زیت کا اطلاق مطلقاً تیل کے لئے بھی ہوتا ہے۔ چاہے وہ کسی چیز کا ہو۔

الزَّيْتُوْن: زیتون کا درخت۔ زیتون کا پھل۔ واحد زَيْتُوْنَةٌ۔

الزَّيْتُوْنِيَّة: وہ درخت جس کے پتے درخت زیتون جیسے ہوتے ہیں اس کے پھول زرد اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ وہ مشرق وسطی میں بہت پیدا ہوتا ہے لوگ دوران سفر اس کو استعمال کرتے ہیں۔

المِزْيَتَةُ: مخصوص تیل کی طویل بوتل جس کے ساتھ اوزار کو تیل لگایا جاتا ہے۔

الزَّيْتُوْنِي: زیتون کے رنگ والا۔

المَزِيْت والمَزْيُوْت: جس میں تیل استعمال کیا گیا ہو۔

الزِّيْج: گاڑی کا میٹر جس کے ساتھ گاڑی کی رفتار معلوم ہوتی ہے۔

الزِّيْج: معماروں کی ڈوری جس سے وہ دیوار کی ہمواری کا اندازہ کرتے ہیں۔ علمِ نجوم کی اصطلاح میں وہ جدول جو سیاروں کی رفتار بتاتی ہے۔ جنتری۔ ج زِيَجَات وزِيَجَة (دخيل)

زَاحَ يَزِيْحُ زَيْحًا وزُيُوْحًا وزُيُوْحًا وزَيَحَانًا وانْزَاحَ: دور ہونا۔ چلے جانا۔ زَاحَ اللِّثَامَ: نقاب اُتارنا۔ کھولنا۔

أَزَاحَهُ: دور کرنا۔ لے جانا۔

المَزَاح: دور چلے جانے کی جگہ۔

زَاخَ يَزِيْخُ زَيْخًا وزَيَخَانًا: ظلم کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

أَزَاخَهُ: علیحدہ کرنا۔

تَزَيَّخَ: فروتنی کرنا۔

زَادَ يَزِيْدُ زَيْدًا وزِيْدًا وزَيْدًا و زِيَادَةً ومَزِيْدًا وزَيْدَانًا: بڑھنا۔ زیادہ ہونا ...... الشَّيْءَ: بڑھانا۔ زیادہ کرنا ...... فُلَانًا: زیادہ دینا۔

زَايَدَ: بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔

المُزَايَدَةُ: بولی کی بیع یعنی کوئی چیز بیع کے لئے پیش کی جائے اس پر مختلف افراد زیادہ قیمت لگائیں جو زیادہ لگا دے اس کو حق خرید مل جائے۔

تَزَيَّدَ. السِّعْرُ: بھاؤ گراں ہونا ..... الرَّجُلُ فِي حَدِيْثِهِ: واقعہ سے زیادہ بیان کرنا ..... فِي الشَّيْءِ: بڑھانے میں تکلف کرنا۔

تَزَايَدَ. فِي حَدِيْثِهِ: واقعہ سے زیادہ بیان کرنا۔

تَزَايَدُوْا فِي ثَمَنِ السِّلْعَةِ: ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی دینا۔

إِزْدَادَ: زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا۔ زیادہ طلب کرنا۔

إِسْتَزَادَهُ: زیادہ طلب کرنا۔ کوتاہی کرنے والا سمجھنا اور شکایت کرنا۔

الزَّائِد: فا۔ مؤنث زَائِدَةٌ۔ زَائِدَةُ الكَبِدِ: جگر کا چھوٹا سا ٹکڑا جو اسی کے ساتھ ایک

جانب میں ہوتا ہے۔ ج زُوائِد. والزَّوَائِد مِنَ الاَسْنَانِ: کچلیوں کے قریب والے دانت۔

الـزِّيَادَة: مص۔ جو چیز بڑھائی جائے۔ ج زِيَادَات وزَيَائِد وزِيَادَةُ الكَبِد بمعنی زَائِدَةُ الكَبِد.

الزَّيْد والزِّيْد: زیادتی۔ بڑھاؤ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ زَيْدٌ عَلٰى مِائَة" وہ سو سے زائد ہیں۔

المَزِيْد: مص و مفع۔ کہا جاتا ہے "لا مَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا الاَمْرِ" یعنی اس معاملہ میں زیادہ گنجائش نہیں۔

المَزَادَة: توشہ دان۔ چمڑے کے کئی ٹکڑے ملا کر ایک تھیلا سا بناتے ہیں جس میں پانی رکھتے ہیں۔ زیر: دیکھئے مادہ (زور)

الـزِّيْز: ایک کیڑا جو درختوں پر رہا کرتا ہے اور زیز زیز کی آواز نکالتا ہے۔

الزِّيزَى والزِّيْزَاء والزِّيْزَاء والزَّازِيَة: چھوٹا سا ٹیلہ یا سخت زمین۔ پر یا اس کے کنارے۔ ج الزَّيَازِي.

الزَّيَازِيَة: پہیہ۔

الزِّيْذِيَات: چھوٹے چھوٹے پروں والے کیڑے۔

الزَّيْزَفُوْن: ایک درخت ہے جس کے پھول کو پانی میں بھگو کر دوا استعمال کرتے ہیں اور امثال عرب میں سے ہے۔ هُوَ كَالزَّيْزَفُوْنِ يَزْهَر ولا يُثْمِرُ: وہ زیزفون کی مانند ہے پھول تو دیتا ہے پھل نہیں۔

زَاطَ يَزِيْطُ زَيْطًا وزِيَاطًا: شور مچانا اور بہت جھگڑنا۔ صفت (زَيَّاط)

زَاغَ يَزِيْغُ زَيْغًا وزَيَغَانًا وزَيْغُوْغَةً: جھکنا۔ ٹیڑھا ہونا...... البَصَرُ: نگاہ کا جھکنا۔

زَيَّغَهُ: ٹیڑھا کرنا۔ کجی درست کرنا۔

اَزَاغَهُ. عَنِ الطَّرِيْقِ: بدراہ کرنا...... الرَّجُلَ: کجی میں ڈالنا۔

تَزَايَغَ: جھکنا۔

الزَّائِغ. فا۔ ج زَاغَة وزَائِغُوْنَ.

الزَّاغ: ایک قسم کا کوا جس کے پیٹ اور پیٹھ کے پر کچھ سفیدی مائل ہوتے ہیں اور ایک قسم ہے الزَّاغُ الجِيَفِي: جو مردار کھاتے ہے۔ ج زِيْغَان.

الزَّيْغ: مص۔ حق سے انحراف۔ شک۔

الزُّيُوْغ: جھکاؤ۔

زَافَت (ض) زُيُوْفًا. الدَّرَاهِمُ: کھوٹے ہونا۔ (زَافَ زَيْفًا) الدَّرَاهِمَ: کھوٹے کرنا یا کھوٹے سمجھنا...... الحَائِطَ: دیوار پھاندنا (...... زَيْفًا وزَيَفَانًا): مٹک کر چلنا...... البَعِيْرُ: اونٹ کا جھکتے ہوئے دوڑنا۔

زَيَّفَ. الدَّرَاهِمَ: کھوٹے بنانا یا سمجھنا۔ ...... الرَّجُلَ: حقارت کرنا...... البِنَاءَ: بلند ہونا۔

تَزَيَّفَت. الدَّرَاهِمُ: کھوٹے ہونا۔

الزَّائِف: فا۔ شیر...... مِنَ الدَّرَاهِم: کھوٹا درہم۔ ج زُيَّف وزُيُوْف

الـزَّيْف: چھجہ جو دیوار کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے۔ کنگرہ۔ سیڑھی کے پائے۔ ج زِيَاف وأَزْيَاف وزُيُوْف اور کہا جاتا ہے "دِرْهَمٌ زَيْفٌ" کھوٹا درہم۔

الـزَّيَّاف: مٹک کر چلنے والا۔ شیر۔ مؤنث زَيَّافَة.

زَيَّقَ. الثَّوْبَ: کپڑے میں گوٹ لگانا۔

تَزَيَّقَتِ. المَرْأَةُ: زینت کرنا۔ سرمہ لگانا۔

الـزِّيْق. مِنَ الثَّوْبِ: کپڑے کی گوٹ۔ معماروں کی ڈوری جس سے وہ دیوار کی ہمواری کا اندازہ کرتے ہیں۔

زَاكَ (ض) زَيَكَانًا: ناز و تکبر سے چلنا۔

الـزَّيْك: چھوٹے جواہر جو بڑے جوہر کے گرداگرد جڑے ہوئے ہوں۔

زَالَهُ يَزَالُهُ ويَزِيْلُهُ زَيْلاً. عَنْ مَكَانِهِ: ہٹانا۔ علیحدہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَازِلْتُ اَفْعَلُ" میں ہمیشہ کرتا رہا۔ ومَازِلْتُ بِزَيْدٍ ومَا زِلْتُ زَيْدًا حَتّٰى فَعَلَ" میں ہمیشہ زید کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ اس نے کر دیا۔ و"زِلْتُ اَفْعَلُ" بمعنی "مَازِلْتُ اَفْعَلُ" حرف نفی کی تقدیر سے اور یہ قلیل الاستعمال ہے۔

اَزَالَهُ اِزَالَةً وإزَالاً. عَنْ مَكَانِهِ: ہٹانا۔

زَيَّلَهُ: متفرق کرنا۔ پراگندہ کرنا۔

زَايَلَهُ: باہم دگر جدا ہونا۔

تَزَايَلُوْا وتَزَيَّلُوْا: پراگندہ ہونا۔ جدا ہونا...... عَنْهُ: شرم کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَنَا اَتَزَايَلُ عَنْكَ فَلَا اَتَجَاسَرُ عَلَيْكَ" میں تم سے شرم کرتا ہوں اس لئے میں تمہارے سامنے دلیری نہیں کر سکتا۔

الـزَّيَل: دونوں رانوں کے درمیان کی دوری۔

الأَزْيَل: دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ والا۔ رَجُلٌ (مِزْيَلٌ ومِزْيَالٌ): خوش طبع۔ زیرک۔

زَامَ يَزِيْمُ ويَزَامُ زَيْمًا. لِفُلَانٍ فَاَسْكَتَهُ: ایک کلمہ بول کر خاموش کر دینا۔

تَزَيَّمَتِ. الخَيْلُ وغَيْرُهَا: گھوڑے وغیرہ کا پراگندہ ہونا...... اللَّحْمُ: گوشت کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ آپس میں گتھا ہوا ہونا۔

الزِّيْمَة: گوشت وغیرہ کا ٹکڑا۔ ج زِيَم.

زَانَهُ يَزِيْنُهُ زَيْنًا: زینت دینا ...... الشَّيْءَ: خوبصورت بنانا۔ آراستہ کرنا۔

زَيَّنَهُ تَزْيِيْنًا واَزَانَهُ اِزَانَةً واَزْيَنَهُ اِزْيَانًا: زینت دینا۔

تَزَيَّنَ تَزَيُّنًا وازَّيَّنَ اِزَّيُّنًا وازْدَانَ ازْدِيَانًا وازْيَنَّ اِزْيِنَانًا وازْيَانَّ اِزْيِيْنَانًا: آراستہ ہونا۔

الزَّائِن: فا۔ اِمْرَأَةٌ زَائِنٌ: آراستہ عورت۔

الـزَّيْن: مص۔ آراستگی۔ ج اَزْيَان.

الزَّيْن: ایک درخت کا نام جس سے تیر بناتے ہیں۔ زَيْنُ الدِّيْك: مرغ کی کلغی۔

الـزَّان: بلوط کی قسم سے ایک درخت جس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے اس کے پھول سے مفید غذائی تیل نکالا جاتا ہے اور وہ خوبصورتی کے لئے بویا جاتا ہے۔

الزَّانَة: بدہضمی۔

الـزِّيْنِيَّة: انتہائی خوبصورت پھول کی قسم جس کی اہمیت باغوں میں بہت ہے۔ Zinnia

الزَّاوِيَةُ: زَاوِيَةٌ مُسْتَقِيْمَة: وہ زاویہ جس

کے دونوں ضلع نقطہ زاویہ کے دونوں جانب برابر ہوں۔ دونوں جانب کو دو ضلع کا نام دیا جاتا ہے۔ نقطہ کو رأس الزاویہ کہا جاتا ہے۔
زاویة قائمة مستقیمة: کا نصب ہوتا ہے۔
زاویة حادة: قائمہ سے زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔
زاویة منفرجة: قائمہ سے بڑا اور مستقیمہ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ نافرۃ مستقیمہ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ منعکسة: مستقیمۃ سے چھوٹا ہوتا ہے۔

الزِینة: آرائش جس سے زینت کی جائے۔
اَمْرَاضُ الزینة عِنْدَ الاَطِبَّاءِ: بال یا کھال یا ناخن کے امراض۔
الزَّیَّان: خوبصورت۔ کہا جاتا ہے "قَمَرٌ زَیَّانٌ" خوبصورت چاند۔
الزِّیَان: ہر وہ چیز جس سے زینت کی جائے۔
المُزَیِّن: نائی۔ (مولد)

زَیَّاہ تَزْیِیَةً: پوشاک پہنانا۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهٖ زَائٌ فَزَیِّهَا" یعنی اس کو حرف زا سے پڑھو۔
تَـزَیَّا: آراستہ ہونا...... بِزِیِّ القَوْمِ: قوم کا لباس پہننا۔
الزِیّ: ہیئت۔ شکل۔ پوشش۔ کہا جاتا ہے "اَقْبَلَ بِزِیِّ العَرَبِ" وہ عرب کے لباس میں آیا و "جَاءَ نَا بِزِیٍّ غَرِیْبٍ" وہ ہمارے پاس عجیب لباس میں آیا۔ ج اَزْیَاء۔

س

س : السین: بنیادی حروف میں سے بارہواں حرف ہے۔

السِیْن: فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے لئے خاص کر دیتا ہے۔

سَأَبَهٗ (ف) سَأْبًا: گلا گھونٹنا...... السِّقَاءَ: مشک کو کشادہ کرنا(...... و سَئِبَ (س) سَأَبًا)مِنَ الشَّرَابِ: آسودہ وسیراب ہونا۔

السَّأْب: مص ۔ بڑی مشک ۔ ج سُؤُوْب.

السُّؤْبَان: مال کا بہترین منتظم۔

المِسْأَب: بڑی مشک ۔ بہت پانی پینے والا۔

سَأَتَهٗ (ف) سَأْتًا: گلا گھونٹنا۔ گلا گھونٹ کر مار ڈالنا۔

السَّأْت: گلے کی ایک جانب۔

سَأَدَهٗ (ف) سَأْدًا وسَأَدًا: گلا گھونٹنا۔

سُئِدَ : کھاری پانی کے پینے سے بیمار ہونا۔ صفت(مَسْئُوْد)

سَئِدَ (س) سَأْدًا: پینا...... الجَرْحُ: زخم ٹوٹ کر بہنا۔ صفت(سَئِیْد)

أَسْأَدَ إِسْآدًا : ساری رات چلنا۔ کہتے ہیں "أَسْعَدَ يَوْمَهٗ إِسْعَادًا مَنْ أَسْأَدَ لَيْلَةً إِسْآدًا" جو شخص ساری رات چلتا رہا اس نے اپنے دن کو کامیاب بنایا۔

السُّؤَاد: کھاری پانی پینے کی وجہ سے بیماری۔

السُّؤْدَة: بقیہ جوانی۔

المِسْأَد: تیل یا شہد کی مشک۔

سَأَرَ (ف) سَأْرًا وأَسْأَرَ. الشَّارِبُ فِي الإِنَاءِ: کچھ باقی چھوڑنا۔ صفت(سَآْرٌ)اور کہا جاتا ہے "أَسْأَرَ الحَاسِبُ فِي حِسَابِه" حساب لگانے والے نے حساب کو پوری طرح سے نہیں کیا۔

سَئِرَ (س) سَأْرًا. الشَّيْءُ: باقی رہنا۔

تَسَأَّرَ. النَّبِيْذَ: جھوٹا نبیذ پینا۔

السُّؤْر: جھوٹا پانی وغیرہ۔ بقیہ ج أَسْآر: کہا جاتا ہے "هُوَ سُؤْرُ شَرٍّ" وہ شریر ہے۔

السُّؤْرَة: بقیہ جوانی ۔مِنَ المَالِ :عمدہ مال۔ ج سُؤَر.

السَّائِر. فا. مِنَ الشَّيْءِ: بقیہ۔

سَأْسَأَ سَأْسَأَةً. بِالحِمَارِ : گدھے کو روکنے کے لئے ڈانٹنا یا چلنے کے لئے آواز دینا۔

تَسَأْسَأَتِ. الأُمُوْرُ: مختلف ہونا۔

سَأَفَتْ (ف) سَأْفًا وسَئِفَتْ (س) سَأَفًا يَدُهٗ : ناخن کے اردگرد پھٹنا۔ ہاتھ کی صفت(سَئِفَةٌ)(سَئِفَ وانْسَأَفَ)لِيْفُ النَّخْلِ: پھٹنا۔ پراگندہ ہونا۔ چھلنا۔

السَّأَف: کھجور کی شاخ ۔دم کے بال۔

السَّائِفَة: ریت کے تودے کے نیچے کی باریک ریت۔ ج سَوَائِف.

سَأَلَ(ف)سُؤَالًا وسَآلَةً وسَأَلَةً ومَسْأَلَةً وتَسْآلًا : طلب کرنا۔ مانگنا۔ درخواست کرنا۔ اس کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے۔ جیسے "سَأَلْتُ اللّٰهَ نِعْمَةً" اور جب استخبار کے معنی میں ہو تو مفعول اول کی طرف بنفسہٖ اور مفعول ثانی کی طرف عن سے متعدی ہوتا ہے جیسے سَأَلْتُهٗ عَنْ حَاجَتِهٖ" اور کبھی ہمزہ کی تخفیف ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے "سَالَ يَسَالُ سَلْ" مثل خاف یخاف خف کے اور اسم مفعول "مَسُوْلٌ" مانند مخوف کے۔

سَاءَلَهٗ وسَايَلَه مُسَاءَلَةً ومُسَايَلَةً وسَائَلَ عَنْهُ: بمعنی سال۔

أَسْأَلَهٗ. سُؤْلَهٗ وسُؤْلَتَهٗ ومَسْأَلَتَهٗ : حاجت پوری کرنا۔

تَسَأَّلَ وتَسَوَّلَ: مانگنا۔

تَسَاءَلَ وتَسَاوَلَ. القَوْمُ: ایک دوسرے سے پوچھنا۔

السُّؤْل والسُّوْل والسُّؤْلَة والسُّوْلَة : درخواست ۔التجا۔

السُّآل والسُّؤْلَة والسَّؤُوْل: بہت سوال کرنے والا۔

السَّائِل: فا۔ مانگنے والا ۔ ج سَائِلُوْنَ وسُؤَّلٌ وسُؤَّال وسَأَلَة.

المَسْئَلَة: حاجت ۔ مطلب ۔ ج مَسَائِل.

المَسْئُوْلِيَّة: ذمہ داری۔

سَئِمَ(س)سَأْمَةً وسَأْمًا وسَآمَةً وسَآمًا وسَآمَةً. الشَّيْءَ ومِنْهُ: کسی چیز سے ملول ہونا ۔ اکتا جانا۔ صفت(سَؤُوْم)

أَسْأَمَه إِسْآمًا: ملول کرنا (اکتا دینا)

سَأَا (ن) سَأْوًا: دوڑنا...... الشَّيْءَ: کسی چیز کی نیت کرنا۔ قصد کرنا...... الرَّجُلَ:...... کسی کو غمگین کرنا...... الثَّوْبَ: کپڑے کو کھینچ کر پھاڑنا۔ بَيْنَهُمْ: لوگوں میں فساد ڈالنا۔

السَّأْو :مص ۔ وطن ۔ وہ جہت جہاں کا ارادہ

کیا جائے اور کہا جاتا ہے "هُوَ بَعِيدُ السَّاوِ" وہ بڑی ہمت والا ہے۔

سَبَّهُ (ن) سَبًّا وَسَبِّيبَى: سخت گالی دینا۔ مقعد میں نیزہ مارنا (سَبًّا) الحَبْلَ: رسّی کو کاٹنا۔ الفَرَسَ: گھوڑے کو زخمی کرنا۔ کونچیں کاٹنا۔

سَبَّبَهُ: بہت گالی دینا...... الاَسْبَابَ: اسباب پانا...... لِلْمَاءِ مَجْرىً: پانی کے لئے نالی درست کرنا...... الاَمْرَ: سبب بنا۔

سَابَّهُ مُسَابَّةً وسِبَابًا: گالی دینا۔

تَسَبَّبَ: اسباب ڈھونڈنا...... بِهِ اِلَيْهِ: وسیلہ بنا...... بِالاَمْرِ: سبب ہونا۔

تَسَابَّ. الرَّجُلاَنِ: باہم قطع تعلق کرنا اور گالی گلوچ کرنا۔

اِسْتَبَّ. القَوْمُ: باہم گالی گلوچ کرنا۔

اِسْتَسَبَّ. لَهُ: گالی کے لئے پیش کرنا۔

اِسْتَسَبَّ لَهُ الاَمْرُ: کام کا درست ہونا۔

السِّبُّ والسُّبَبَةُ والمِسَبُّ والمَسَبَّةُ: بہت گالی دینے والا۔ السِّب ج سُبُوب: رسّی۔ عمامہ۔ کھونٹی۔ کتاں کا باریک ٹکڑا۔ پردہ۔

السَّبَّة. مِنَ الحَرِّ اوالبَرْدِ اوالدَّهْرِ: عرصہ مقعد۔

السَّبَّةُ: انگشت شہادت...... عِنْدَ المُوَلَّدِينَ: ہفتہ۔

السُّبَّةُ: جس کو لوگ بہت گالی دیں۔ عار۔ بے عزتی۔

السَّبَب: رسّی۔ ذریعہ۔ راستہ۔ کہا جاتا ہے "مَالِي اِلَيْهِ سَبَب" میرے لئے اس کی طرف کوئی راستہ نہیں۔ و "قَطَعَ اللّٰهُ بِهِ السَّبَبَ" اللہ نے اس کی زندگی ختم کردی۔ دوستی۔ رشتہ داری۔ فِي العُرُوضِ: دو حرف متحرک یا ایک متحرک اور ایک ساکن۔ ج اَسْبَاب. اَسْبَابُ السَّمَاءِ: آسمان کے اطراف یا آسمان میں چڑھنے کی جگہ اور کہا جاتا ہے "تَعَاطَى الاَسْبَابَ" اس نے اُمورِ معیشت کے اسباب حاصل کئے۔ و "تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الاَسْبَابُ" ان کی دوستیاں اور تعلقات ختم ہو گئے۔

السَّبِيبُ والسَّبِيبَةُ: بالوں کا گچھا۔ ...... مِنَ الفَرَسِ: گھوڑے کی دم کے بال۔ گھوڑی کی پیشانی کے بال۔ ایال۔ ج سَبَائِب کہا جاتا ہے "قَدْ عَقَدُوا اَسَبَائِبَ خَيْلِهِم" انہوں نے اپنے گھوڑوں کے دم کے بال میں گرہ لگائی۔

السَّبِيبَةُ: کتاں کا باریک ٹکڑا۔

السَّبَّاب: بہت گالی دینے والا۔ مؤنث سَبَّابَة.

الاُسْبُوبَة: باعث گالی۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ اُسْبُوبَةٌ يَتَسَابُّونَ بِهَا" ان کے درمیان گالی کا سبب ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں۔

السَّبَّابَة والمِسَبَّةُ: انگشت شہادت۔

سَبَأَ (ف) سَبْأً وسِبَاءً ومَسْبَأً. الخَمْرَ: شراب پینے کے لئے خریدنا۔ الجِلْدَ: کھال اتارنا...... الجِلْدَ بِالنَّارِ: کھال کو آگ میں جلانا۔ ...... الرَّجُلَ: کوڑے مارنا۔ مصافحہ کرنا۔ ...... النَّارُ الجِلْدَ: آگ کا کھال کو جھلس دینا۔

اَسْبَأَ...... لِاَمْرِ اللّٰهِ: حکمِ الٰہی کے لئے جھک جانا۔ ...... عَلَى الشَّرِّ: مطیع ہونا۔

اِنْسَبَأَ. الجِلْدُ: کھال کا اُترنا۔ چھل جانا۔

اِسْتَبَأَ اِسْتِبَاءً ا. الخَمْرَ: شراب کو پینے کے لئے خریدنا۔

السِّبَأ والسَّبِيئَةُ: شراب۔

السَّبَّاء: مے فروش۔

السُّبْأَة: دور کا سفر۔

السِّبِيُّ. مِنَ الحَيَّةِ: سانپ کی کینچلی۔

المَسْبَأ: پہاڑی راستہ۔ راستہ۔

سَبَتَ (ن ض) سَبْتًا: ہفتہ کے دن میں داخل ہونا۔ سبت منانا۔ آرام لینا...... الشَّيْءَ: کسی چیز کو کاٹنا...... الرَّاسَ: سر مونڈنا...... الرَّجُلُ: حیران ہونا...... الشَّعرَ: بال لٹکانا...... عُنُقَهُ: گردن پر مارنا۔

سُبِتَ. الرَّجُلُ: نیند کا آ جانا۔

اَسْبَتَ: ہفتہ کے دن میں داخل ہونا۔

اِنْسَبَتَ. الشَّيْءُ: کسی چیز کا دراز ہونا۔ ...... الجِلْدُ: کھال کا نرم ہونا...... الوَجْهُ: چہرہ کا لمبا ہونا۔

اِسْتَبَتَ. اليَهُودُ: یہودیوں کا ہفتہ کا دن منانا۔

السَّبْت: مص۔ سنیچر۔ شنبہ۔ ج اَسْبُت وسُبُوت. السَّبْت: بہت سونے والا۔ عمدہ گھوڑا۔ دلیر لڑکا۔ چالاک مرد۔ زمانہ۔ ہفتہ۔ (...... السَّبْتَة): زمانہ کا ایک عرصہ۔

السِّبْت: پکائی ہوئی کھال۔ رنگی یا دباغت دی ہوئی کھال۔

السُّبْت والسَّبْت: خطمی کی مانند ایک پودہ۔

السُّبَات: نیند یا اونگھ۔ زمانہ۔ چالاک مرد۔

اِبْنَاسُبَاتٍ: دن رات (السَّابُوت) ایک قسم کی سمندری مچھلی۔

السِّبْتَان: بے وقوف۔

السَّبْتَاء: بیابان۔

السَّبَنْتَى: دلیر۔ پیش قدمی کرنے والا۔ چیتا۔ ج سَبَانِت وسَبَاتِي: مؤنث سَبَنْتَاة.

السَّبَنْتَاة: زبان دراز عورت۔

المُسْبِت: فا۔ وہ شخص جو مرض وغیرہ کی وجہ سے نہ حرکت کرے نہ آنکھیں کھولے۔

المَسْبُوت: مفع۔ میت یا بے ہوش سر منڈا ہوا۔

تَسَبَّجَ: سیاہ کمبل اوڑھنا۔

السُّبْجَة: کالا کمبل۔ ج سُبَج: بغیر آستین کا کرتا۔

السَّبَج: سیاہ مہرے۔

السَّبَّاج: کالا کمبل بیچنے والا۔

ثَوْبٌ (مُسَبَّجٌ): چوڑا کپڑا۔

سَبَحَ (ف) سَبْحًا. الرَّجُلُ: اپنی معاش کے لئے تصرف کرنا۔ سونا اور آرام لینا۔ دور تک نکل جانا...... عَنِ الاَمْرِ: فارغ ہونا۔ فِي الكَلاَمِ: بہت بولنا...... فِي الاَرْضِ: کھودنا

......الـقَـوْمُ: پھرنا اور زمین میں پھیلنا (......سَبْحـاً وسِبَـاحَةً. فِيْ المَـاءِ وبِالمَاءِ) : تیرنا اور بطور استعارہ کے گھوڑے کی رفتار اور سیارے کی چال کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے (......سُبْحَـانًا): سبحان اللہ کہنا۔

سَبَّحَ تَسْبِيْحًا : نماز پڑھنا۔ سبحان اللہ کہنا ......اللّٰهَ ولِلّٰهِ: خدا کی پاکی بیان کرنا۔

اَسْبَحَهُ: تیرانا۔

السَّبْحَة. سَبَحَ کا اسم مرۃ۔ کھال کے کپڑے۔

السُّبْحَة: دعا۔ تم کہتے ہو "قَضَيْتُ سُبْحَتِي" میں نے اپنی دعا پوری کرلی۔ نفل نماز۔ تسبیح۔ سُبْحَةُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا جلال۔ ج سُبَح وسُبُحَات وسُبُحَاتُ وَجْهِ اللّٰه: اللہ تعالیٰ کے انوار یا وہ دلائل عظمت جن سے باری تعالیٰ کی تقدیس کی جائے۔

السُّبْحَة: روئی کا ٹکڑا۔

اَلسُّبْحَةُ : پتھر، لکڑی، پلاسٹک یا کسی دھات کے منکے جو کہ لڑی میں پروئے جاتے ہیں تا کہ ان سے اذکار گنے جائیں۔

سُبْحَان : مص۔ کہا جاتا ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ" یعنی میں اللہ تعالیٰ کی عیوب ونقائص سے پاکی بیان کرتا ہوں۔ و "سُبْحَانَ مِنْ كَذَا" موقع تعجب کے لئے اور یہ اضافت کے معنی میں ہے۔ یعنی "سُبْحَانَ اللّٰهِ مِنْ كَذَا" کے معنی میں۔ و "اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ سُبْحَانِكَ" یعنی جو کچھ تیرے نفس میں ہے اس کا تو زیادہ جاننے والا ہے۔

التَّسْبِحَة : مص۔ تسبیح کے کلمات۔ ج تَسَابِيْح.

السَّابِح: فا۔ ج سَابِحُوْنَ وسُبَّاح وسُبَّحَاء : مؤنث سَابِحَة ج سَابِحَاتٌ وسَوَابِح. والسَّابِحُ مِنَ الخَيْلِ: تیز رفتار گھوڑا۔ السَّوَابِح: تیز رفتار گھوڑے۔

السَّابِحَات : کشتیاں۔ ستارے یا مؤمنین کی ارواح جو آسانی سے قبض کی جاتی ہیں یا فرشتے جو آسمان و زمین کے درمیان تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

السَّبَّاح. سَابِح: کا مبالغہ۔ بڑا تیراک۔ ج سَبَّاحُوْنَ.

السَّبُوْح : تیراک ج سُبَحَاء. فَرَسٌ سَبُوْحٌ : تیز رفتار گھوڑا جو اپنی رفتار میں اِدھر اُدھر نہ ہوتا ہو۔

السُّبُّوْح والسَّبُّوْح : باری تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ اس لئے کہ اس کی تسبیح کی جاتی ہے۔

ثَوْبٌ (مُسَبَّحٌ): مضبوط کپڑا۔

المُسَبِّحَة والسَّبَّاحَة: انگشت شہادت۔

المِسْبَحَة. عِنْدَ العَامَةِ : عوام کے نزدیک بمعنی نفل نماز۔ تسبیح یا تسلی۔

سَبْحَلَ سَبْحَلَةً: سبحان اللہ کہنا۔

السِّبَحْل : موٹا۔ جَارِيَةٌ سِبَحْلَةٌ موٹی لمبی لڑکی۔

سَبْحَنَ: سبحان اللہ کہنا۔

سَبَخَ (ن) سَبْخـاً : گہری نیند سونا۔ فارغ ہونا۔ دور ہونا۔

سَبِخَ (س) سَبْخًا. المَكَانُ : شورے والی ہونا۔ صفت (سَبِخٌ)

سَبَّخَ. عَنْهُ : ہلکا کرنا۔ کہا جاتا ہے "اللّٰهُمَّ سَبِّخْ عَنِّي الحُمّٰى اوِالشِّدَّةَ" اے اللہ مجھ سے بخار یا سختی کو ہلکا کردے......الحَرَّ: ٹھنڈا کرنا......القُطْنَ ونَحْوَهُ : روئی دھنا...... الـرَّجُـلُ: گہری نیند سونا۔ فارغ ہونا...... العِرْقُ : رگ کا ساکن ہونا......الحَرُّ: گرمی کا کم ہوجانا۔

اَسْبَخَ. فِي الحَفْرِ : کھودنے میں زمینی شور تک پہنچنا۔ المَكَانُ: زمین شور والی ہونا۔

تَسَبَّخَ. الحَرُّ والغَضَبُ : گرمی یا غصہ کا ٹھنڈا پڑنا۔

اَرْضٌ (سَبِخَة) ج سِبَاخ (وسَبَخَة): ج سَبَخَات: زمین شور۔

السَّبْخَة والسَّبَخَة: نمکین ودلدلی زمین۔ کائی کی مانند جو پانی کے اوپر آجائے۔ ج سِبَاخ.

السِّبَاخ. مِنَ الاَرْضِ :ویران کھیت جو جوتا نہ گیا ہو۔

السَّبِيْخ :روئی کا پھایا یا بکھرے ہوئے پر وغیرہ۔

السَّبِيْخَة: دھنکی ہوئی روئی کا گالا۔ ج سَبَائِخ :تم کہتے ہو۔ "طَارَتْ سَبَائِخُ القُطْنِ" روئی کے گالے اُڑے۔

سَبَدَ (ن) سَبْدًا. الشَّعَرَ بال مونڈنا۔ شَارِبُهُ: مونچھوں کا بڑھ کر ہونٹوں کو گھیر لینا۔

سَبَّدَ الشَّعْرُ : بال کا مونڈنے کے بعد نکلنا ......الفَرْخُ: چوزے کے پر نکلنا اور سخت ہونا ......الرَّحْلُ: سر میں تیل نہ لگانا۔ ......رَاسَـهُ : سر میں کنگھی کرنا اور تر کرنا پھر چھوڑ دینا۔ ......شَـعْـرَهُ : بال کو جڑ سے مونڈنا...... العُشْبُ: پرانی گھاس میں نئی گھاس اُگنا۔

اَسْبَدَ. الشَّعَرَ :بال مونڈنا...... العُشْبُ :پرانی گھاس میں نئی گھاس اُگنا۔

السِّبْد بھیڑیا۔ مصیبت۔ ج اَسْبَاد.

الاَسْبَاد: کالے کپڑے۔ سَبَادُ العُشْبِ: گھاس کا سرا ابتدائی روئیدگی کے وقت اور کہا جاتا ہے "هُوَ سِبْدٌ مِنَ الاَسْبَادِ" وہ چوری میں بڑا ہوشیار ہے۔

السَّبَد: کم بال۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ سَبَدٌ وَلاَ لَبَدٌ" اس کے پاس نہ تو بال ہیں نہ اُون یعنی اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

السَّبِد: سبز گھاس کا بقیہ۔

السُّبَد : چیتھڑا جس سے حوض کی نالی بند کی جائے۔ بدبختی۔ ج سِبْدَان: ایک قسم کا پرندہ جس کے پر دھاری دار ہوتے ہیں اور اس کا منہ کشادہ اور سر و چونچ چوڑی ہوتی ہے۔

السُّبَد والسُّبَدَة: پیڑو۔

السَّبَنْدى: لمبا۔ دلیر۔ چیتا (الف الحاق کے لئے ہے تانیث کے لئے نہیں) ج سَبَانِد. وسَبَانِدَة. السَّبَانِدَة :کھیل کود میں رہنے والے لوگ۔

سَبَرَ (ن ض) سَبْرًا وَاَسْبَرَ وَاسْتَبَرَ. الجُرْحَ او البِئرَ او الماءَ: گہرائی کی آزمائش کرنا۔
......الامرَ: تجربہ کرنا۔ آزمائش کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهِ مَفَازَةٌ لاتُسْبَرُ" اس بیابان کی وسعت کا اندازہ معلوم نہیں۔
السِّبْر: مص۔ شیر (......والسَّبْر) اصل۔ رنگ۔ جمال۔ ہیئت۔ مشابہت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ حَسَنُ الحِبْرِ والسِّبْرِ" جبکہ اچھی ہیئت والا اور جمیل ہو۔ "وَرَاَيْتُهُ سَيِّئَ السِّبْرِ" جبکہ لاغر اور رنگ بدلا ہوا ہو۔ وَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ سِبْرُ فُلَانٍ" اس پر فلاں کی مشابہت غالب ہے۔ السِّبْر: دشمنی۔ ج اَسْبَار.
السَّبْرَة: ٹھنڈی صبح۔ ج سَبَرَات.
السُّبَرُ والسُّبَرَة: ایک شکاری پرندہ۔
السِّبَار ج سُبُر و (المِسْبَر والمِسْبَار) ج مَسَابِر ومَسَابِير: زخم کی گہرائی معلوم کرنے کی سلائی۔ السَّبَّار: افریقہ کے جنگلوں کا ایک درندہ جو بجو کے مشابہ ہوتا ہے۔
السابورة: مٹی ذخیرہ اٹھانے کے لئے ٹوکرا۔
السبارَة: ایک قسم کا جہاز۔
السَّابِرِي: سابور کی جانب منسوب۔ عمدہ کھجور۔ باریک بنی ہوئی مضبوط زرہ۔
السَّبُّورَة: سلیٹ۔ بلیک بورڈ۔
المَسْبَر: ہیئت وحسن وجمال۔ کہا جاتا ہے "حَمِدْتُ مَسْبَرَهُ ومَخْبَرَهُ".
المِسْبَار: زخم کی گہرائی معلوم کرنے والا۔ ج مَسَابِير.
مَسْبَرَةُ الجُرْحِ: زخم کی گہرائی۔
المَسْبَرة: آزمائش۔
المَسْبُور: مقنع۔ اچھی ہیئت والا۔
سَبْرَتَ. الرَّجُلُ: قناعت کرنا۔
السُّبْرُت والسُّبْرُوت والسِّبْرِيت والسِّبْرَات: مسکین ومحتاج۔ ج سَبَارِيت وسَبَارِت. السُّبْرُوت: تھوڑی چیز۔ امرد لڑکا۔
السُّبْرُوت مِنَ الارْضِ: چٹیل بیابان۔

المُسَبْرَت: وہ شخص جس کے بال نہ ہوں۔
سَبْسَبَ. الماءَ: پانی بہانا......الرَّجُلُ: نرم و آہستہ چلنا۔ بُری گالی دینا۔
تَسَبْسَبَ. الماءُ: پانی بہنا۔
السَّبْسَب: بیابان۔ دور کی ہموار زمین۔ ج سَبَاسِب اور کہا جاتا ہے "اَرْضٌ سَبَاسِب او سُبَاسِب" بیابان۔ دور کی ہموار زمین۔
سَبِطَ (س) سَبَطًا وسَبْطًا وسُبُوطًا وسَبُطَ (ن) سُبُوطَةً وسَبَاطَةً. الشَّعْرُ: بالوں کا سیدھا ہونا۔
سَبُطَ (ک) سَبَاطَةً. المَطَرُ: بہت بارش ہونا اور دور تک ہونا۔
سُبِطَ سَبْطًا: بخار ہونا۔
سَبَّطَتْ. النَّاقةُ والنَّعْجَةُ: اونٹنی یا بھیڑ کا ناتمام بچہ گرا دینا۔ صفت (مُسَبِّط)
اَسْبَطَ: خوف کی وجہ سے چپ رہنا۔ کمزور ہونا۔ گر کر بے حس و حرکت ہونا...... بالارْضِ: چمٹنا......فِي نَوْمِهِ: نیند میں آنکھیں بند کرنا......عَنِ الامْرِ: غفلت کرنا۔
السِّبْط: اولاد کی اولاد۔ اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے۔ جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر......مِنَ اليَهُودِ: یہ لفظ یہودیوں کے لئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلہ کا لفظ۔ ج اَسْبَاط.
السَّبْط والسَّبِط. مِنَ الشَّعْرِ: سیدھے بال۔ السَّبْط مِنَ المَطَرِ: بکثرت بارش۔ ج سِبَاط. : کہا جاتا ہے "هُوَ سَبْطُ اليَدَيْنِ اَوْسَبْطُ البَنَانِ" یعنی وہ فیاض وکریم ہے۔ و"سَبْطُ الجِسْمِ" عمدہ قد وقامت والا۔
السَّبَط: ترو تازہ لمبی گھاس۔ چینا کی مانند ایک پودہ۔ واحد (السَّبَطة) شَعْرٌ سَبْط: سیدھے بال۔ السَّبَط: درخت جس کی ڈالیاں بہت ہوں اور جڑ ایک ہو۔
سُبَاط: بروزن قطام بمعنی بخار۔
سُبَاط: ایک ترکی مہینہ مطابق ماہ فروری۔ اس کو شباط بھی کہتے ہیں (اور یہ منصرف اور غیر منصرف دونوں ہے۔)
السُّبَاطَة: بال جو کنگھی کرنے سے گریں۔ کوڑا کرکٹ۔ کوڑا خانہ۔
السَّابُوط: ایک سمندری جانور۔
السَّابَاط: چھت جو دو مکانوں کے درمیانی راستہ پر ہو۔ ج سَوَابِيط وسَابَاطَات.
السَّبْطَانَة: نے۔ جس میں گولی ڈال کر پرندہ کو مارتے ہیں۔
اِسْبَطَرَّ اِسْبِطْرَارًا: دراز ہو کر لیٹنا۔
اِسْبَطَرَّتِ الابِلُ: تیز چلنا......لَهُ البِلَادُ: کسی کے لئے ممالک وبلاد کا درست ہونا۔
السِّبَطْر: تیز خاطر وچالاک۔ لمبا۔ اَسَدٌ سِبَطْرٌ: حملہ کرنے کے وقت دراز ہونے والا۔ کہا جاتا ہے "جِمَالٌ سِبَطْرَاتٌ" لیٹے ہوئے اونٹ (اس میں تا تانیث کی نہیں بلکہ ایسی ہی ہے جیسے "حَمَّامَات اور رِجَالَات" مذکر کی جمع میں۔)
السُّبَاطِر والسِّبَيْطَر: لمبا مرد۔
السِّبَطْرَى: متکبرانہ چال۔
سَبَعَ (ف ن) سَبْعًا. القَوْمَ: ساتواں ہونا۔ مال کا ساتواں حصہ لینا......الحَبْلَ: سات لڑی کی رسی بنانا......الشَّيْءَ: سات بنانا......الرَّجُلَ: غیبت کرنا۔ گالی دینا......الشَّيْءَ: چرانا۔ الذِّئْبُ الغَنَمَ: بھیڑیے کا بکری کو پھاڑنا۔
سُبِعَتِ. الوَحْشِيَّةُ: درندے کا بچے کو کھا جانا۔ صفت (مَسْبُوعَة)
سَبَّعَهُ: سات بنانا یا سات گوشہ کا بنانا......الاِنَاءَ: برتن کو سات مرتبہ دھونا......اللّٰهُ لَكَ: سات مرتبہ یا سات گنا دینا یا سات اولاد دینا......المَرْاَةُ: عورت کا ساتویں مہینے بچہ جننا......القَوْمُ: پورے سات سو ہونا۔
سَابَعَهُ مُسَابَعَةً وسِبَاعًا: گالی گلوچ کرنا۔
اَسْبَعَ. القَوْمُ: سات ہونا......الرَّاعِيُ: چرواہے کے جانوروں میں درندہ کا آپڑنا......الشَّيْءَ: سات بنانا......المَكَانُ: بہت

درندوں والی ہونا ......ہ: درندے کا گوشت
کھلانا ......الرَّجُلُ: گھاٹ پر ساتویں دن
جانے والے اونٹوں کا مالک ہونا۔ ایسے
اونٹوں کو (سَوَابِع) کہتے ہیں۔
اِسْتَبَعَ. الشَّیْئُ: کسی چیز کو چرانا......الغَنَمَ:
بکری کو پھاڑنا......القَوْمُ: سات ہونا۔
السَّابِع: فا۔ ساتواں۔ ج سَبْعَةٌ و
سَابِعُوْنَ.
سَبْعَة: سات۔ مؤنث۔ سَبْع.
السَّبْع. سَبْعَة: کا مؤنث۔ یَوْمُ
السَّبْع: قیامت کا دن۔ السَّبْعُ المَثَانِي:
سورۂ فاتحہ یا پہلی سات سورتیں۔ کہا جاتا ہے
"طَافَ بِالبَيْتِ سَبْعًا" اس نے بیت کا
سات مرتبہ طواف کیا۔
السَّبُع والسَّبْع والسَّبَع: درندہ۔ ج اَسْبُع
وسِبَاع وسُبُوع وسُبُوعَة: مؤنث سَبُعَة
وسَبْعَة. السَّبُع مِنَ الطَّيْرِ: شکاری پرندہ۔
السُّبْع: ساتواں حصہ۔ ج اَسْبَاع. وحُمَّى
السِّبْع: ساتویں روز کی باری کا بخار۔
السِّبْع: اونٹوں کا ساتویں دن گھاٹ پر آنا۔
السُّبَاعِيّ: سات گوشے والا۔ سات حروف
والا لفظ۔ بڑا اونٹ۔ سُبَاعِيُّ
البَدَنِ: پورے قد وقامت والا۔ مَوْلُوْدٌ
سُبَاعِيٌّ: ساتویں مہینے پیدا ہونے والا بچہ۔
السَّبْعُوْنَ. مِنَ العَدَدِ: ستر (مذکر و مؤنث
دونوں کے لئے)
السَّبِيع: ساتواں حصہ۔
الأُسْبُوْع: ہفتہ۔ ج اَسَابِيع اَرْض
(مَسْبَعَة): بہت درندوں والی زمین۔
المُسْبَع: ساتویں مہینے پیدا شدہ بچہ۔ وہ بچہ
جس کی ماں مرگئی ہو اور کوئی دوسری عورت
دودھ پلائے۔ منہ بولا بیٹا۔
المَسْبُوْع: درندہ سے خائف۔
سَبَغَ (ن) سُبُوغًا. العَيْشُ: زندگی کا وسیع و
فراخ ہونا......الثَّوْبُ: کپڑے کا زمین تک
لمبا ہونا......الشَّيْئُ: پورا ہونا......اِلَى وَطَنِهِ:
مائل ہونا......المَطَرُ: بارش کا زمین سے
قریب ہونا۔
اَسْبَغَ. اللّٰهُ عَلَيْهِ النِّعْمَةَ: نعمت کا کامل کرنا،
پوری کرنا......الثَّوْبَ: کپڑے کا لمبا و کشادہ
کرنا......الرَّجُلُ: پوری زرہ پہننا......لَهُ
النَّفَقَةَ: کسی کے لئے کشادگی سے خرچ کرنا
اور تمام ضروریات پوری کرنا۔
السَّابِغ. فا. دِرْعٌ سَابِغَةٌ: پوری زرہ۔ ج
سَوَابِغ. ذَنَبٌ سَابِغٌ: لمبی دم۔ سَابِغُ
الأَلْيَتَيْنِ: بڑے چوتڑوں والا۔
السَّبْغَة: آسودگی۔ وسعت۔
اَلتَّسْبِيْغ: علم عروض والوں کے نزدیک
فاعلاتن کے آخر میں حرف ساکن زائد کرنا
مقطوع رمل: کی قسم میں وہ فاعلاتان: ہو
جاتا ہے۔
التَّسْبِغ والتَّسْبِغَة. خود کا وہ حصہ جو زرہ کی
کڑیوں سے مل کر گردن کو چھپاتا ہے۔ ج
تَسَابِغ (دونوں لفظ فتحہ با سے بھی ہیں۔)
سَبْغَل. اِسْبَغَلَّ الثَّوْبُ: کپڑے کا پانی سے تر
ہونا......الشَّعْرُ: بالوں کا تیل سے تر ہونا۔
المُسْبَغِلّ: فراخ و دراز۔
سَبَقَهُ (ن ض) سَبْقًا. اِلَى كَذَا: آگے بڑھ
جانا......هُ عَلَى كَذَا: غالب ہونا۔ سَبَقَ
عَلَى قَوْمِهِ: قوم سے بخشش و کرم میں بڑھ
جانا۔ صفت (سَابِق) ج سَابِقُوْن وسُبَّاق.
سَبَّقَهُ: شرط لینا یا دینا......الشَّاةُ: بکری کا
ناتمام بچہ گرانا......الطَّيْرَ: پرندہ کے پیر میں
بندھن ڈالنا۔ سَبَّقَ البَدْرَةَ بَيْنَ الشُّعَرَاءِ
: دس ہزار کی تھیلی شعراء کے درمیان رکھنا تا
کہ جو غالب ہو وہ لے لے۔
اَسْبَقَ. القَوْمُ اِلَى الأَمْرِ: سبقت کرنا۔
سَابَقَهُ سِبَاقًا ومُسَابَقَةً: آگے بڑھنے میں
مقابلہ کرنا۔ تم کہتے ہو "سَابَقْتُ بَيْنَ
الخَيْلِ" میں نے گھڑ دوڑ میں مقابلہ کرایا۔
تَسَابَقَ واسْتَبَقَ. القَوْمُ: ایک دوسرے پر
آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔ اِسْتَبَقَا البَابَ
اوالَى البَابِ: دونوں نے دروازے کی
طرف آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اِسْتَبَقَا
الصِّرَاطَ: دونوں آگے بڑھ گئے اور راستہ کو
چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ گمراہ ہوگئے۔
السَّبَق. ج اَسْبَاق و (السُّبْقَة): شرط جو
آگے بڑھنے پر رکھی جاتی ہے۔
کہا جاتا ہے هُمَا (سِبْقَانِ): وہ دونوں ایک
دوسرے پر سبقت کرنے والے ہیں۔
السَّابِق: فا۔ گھڑ دوڑ کے میدان کا پہلا
گھوڑا۔ اس کو مجلی بھی کہا جاتا ہے بقیہ
گھوڑوں کے نام ترتیب وار یہ ہیں۔
المُصَلِّي. المُسَلِّي. التَّالِي. المُرْتَاح.
العَاطِف. الحَظِيّ. المُؤَمَّل. اللَّطِيم.
السُّكَيْت. ج سَابِقُوْن وسُبَّاق اور کبھی اس
کو اسم قرار دے کر سَوَابِق: جمع لاتے ہیں۔
جیسے خَاتَم وخَوَاتِم.
السَّابِقَة. السَّابِق: کا مؤنث۔ اولیت۔ کہا
جاتا ہے "لَهُ سَابِقَةٌ فِي هٰذَا الأَمْرِ" اس کو
اس معاملہ میں اولیت حاصل ہے۔ ج
سَوَابِق وسَابِقَات. السَّوَابِق: گھوڑے۔
السَّبَّاق: بہت آگے بڑھنے والا۔
السِّبَاق: مص۔ پائے بند۔ بندش۔ سِبَاق
الخَيْلِ: گھڑ دوڑ۔
السَّبُوْق والمُسَبِّق. مِنَ الخَيْلِ: آگے
بڑھنے والا گھوڑا۔
سَبَكَ (ن ض) سَبْكًا وسَبْكًا.
الفِضَّةَ: پگھلا کر سانچہ میں ڈھالنا......الكَلَامَ
: کلام کو حشو و زوائد سے پاک کر کے عمدہ
بنانا۔ سَبَّكَتْهُ التَّجَارِبُ: مہذب بنانا۔
اِنْسَبَكَ. الذَّهَبُ ونَحْوُهُ: پگھلنا۔
ڈھلنا۔
السَّبِيْك: پگھلا ہوا۔ میل کچیل سے صاف
کیا ہوا۔ کہا جاتا ہے "تِبْرٌ سَبِيْك".
السَّبِيْكَة: چاندی وغیرہ کا ڈلا جو پگھلا کر
سانچہ میں ڈھالا گیا ہو۔ ج سَبَائِك.
المَسْبَك: پگھلانے اور ڈھالنے کی جگہ۔
ج مَسَابِك.
اِسْبَكَرَّ: دراز ہو کر لیٹنا......الأَسَدُ: حملہ کے
وقت دراز ہونا۔ اِسْبَكَرَّتِ الجَارِيَةُ:

پورے قد والی ہونا۔
سَبَلَ (ن) سَبْلاً: گالی دینا۔
سَبَّلَ. الْمَالَ: اللہ کی راہ میں خیرات کرنا ...... الشَّیْئَ: مباح کرنا ...... السِّتْرَ: پردہ لٹکانا۔
أَسْبَلَ. السِّتْرَ: پردہ لٹکانا ...... الدَّمْعَ: آنسو بہانا ...... الْمَاءَ: پانی گرانا ...... الطَّرِیْقُ: بہت آمد و رفت والا ہونا ...... السَّمَاءُ: برسنا ...... الدَّمْعُ او الْمَطَرُ: بکثرت آنسو بہنا یا بکثرت بارش ہونا ...... الزَّرْعُ: خوشہ نکلنا۔
عَلٰی فُلَانٍ: کسی کے خلاف بہت گفتگو کرنا۔
السَّبَلُ: بارش جو ابھی زمین تک نہ پہنچی ہو۔ آنکھ کی ایک بیماری جس میں آنکھ پر پردہ ہو جاتا ہے۔ بہنے والی بارش یا خون۔ خوشہ۔ ناک۔ أَسْبَلَ الدَّمْعُ او الْمَطَرُ کا اسم۔ کہا جاتا ہے "سَبَلٌ مِنْ رِمَاحٍ" نیزوں کا مجموعہ خواہ کم ہو یا زیادہ "ثِیَابٌ سَبَلٌ" لٹکائے ہوئے کپڑے۔
السَّبَلَةُ: مونچھ کے بال۔ اوپر کے لب کے درمیان کا دائرہ۔ داڑھی کا اگلا حصہ۔ ج سِبَال (...... والسُّبُوْلَة والسَّبُوْلَة): خوشہ۔ کہا جاتا ہے "مَلَأَ الْاِنَاءَ اِلٰی سَبَلَتِهٖ" اس نے برتن کو کنارہ تک بھر دیا۔ و "جَرَّ سَبَلَتَهٗ" اس نے تکبر سے اپنے کپڑے کھینچے۔ و "بَعِیْرٌ حَسَنُ السَّبَلَةِ" باریک کھال والا اونٹ۔ و "جَاءَ وَقَدْ نَشَرَ سَبَلَتَهٗ" وہ دھمکی دیتا ہوا آیا۔
السَّبِیْلُ راستہ یا واضح راستہ (مذکر و مؤنث) ج سُبُل و سُبْل و أَسْبُل و أَسْبِلَة و سُبُوْل اِبْنُ السَّبِیْلِ: مسافر۔ سَبِیْلُ اللّٰهِ: جہاد۔ طلب علم۔ حج۔ امور خیر جن کا اللہ نے حکم دیا ہو۔ کہا جاتا ہے "لَیْسَ لَكَ عَلَیَّ سَبِیْلٌ" تم کو میرے اوپر مواخذہ کا کوئی حق نہیں۔ و "لَیْسَ عَلَیَّ فِیْ كَذَا سَبِیْلٌ" میرے اوپر اس میں کوئی مواخذہ نہیں اور مولدین کہتے ہیں "مَا عَلَی الْمُحْسِنِ سَبِیْلٌ" محسن پر کوئی معارضہ نہیں۔ و سَبِیْلُنَا أَنْ نَفْعَلَ كَذَا" یعنی ہم اس کام کے لائق ہیں۔
السَّبِیْلَةُ: راستہ یا واضح راستہ۔
السَّابِلَةُ: رہ چلتا راستہ۔ کہا جاتا ہے "سَبِیْلٌ سَابِلَةٌ: راستہ پر گزرنے والے لوگ۔ ج سَوَابِل.
عَیْنٌ (سَبْلَاءُ) لمبے پلکوں والی آنکھ۔ اِمْرَأَةٌ سَبْلَاءُ: مونچھوں والی عورت۔
الْأَسْبَل والْمُسْبِل والْمُسَبِّل والْمُسَبَّل والْمُسْبَّل: لمبی مونچھوں والا۔
الْمُسْبِلُ: گوہ۔ جوئے کے تیروں میں سے پانچواں یا چھٹا تیر۔ ماہ ذی الحجہ۔
أَسْبَنَتِ. الْمَرْأَةُ: ہمیشہ سیاہ تہ بند باندھنا۔
السَّبَنِیَّةُ: عورتوں کا سیاہ تہ بند۔
السَّبَنْتُ والسَّبَنْتَةُ: عرصہ۔ کہا جاتا ہے "أَقَمْتُ عِنْدَهٗ سَبَنْتًا" اس کے پاس میں نے عرصہ تک اقامت کی۔
السَّبَنْتٰی: دلیر۔ پیش قدمی کرنے والا۔ چیتا۔ ج سَبَانِت و سَبَاتٍ.
السَّبَنْدَی: دلیر۔ جنگ میں پیش قدمی کرنے والا۔ ج سَبَانِد.
سُبِهَ سَبَهًا و سُبِّهَ تَسْبِیْهًا: بڑھاپے کی وجہ سے عقل زائل ہونا۔ صفت (مَسْبُوْه و مُسَبَّه)
السَّبَه: بڑھاپے کی وجہ سے زوال عقل۔
رَجُلٌ (سَبِهٌ و سَبَاهٌ): مغرور مرد۔
السُّبَاه: سکتہ۔ زوال عقل۔
رَجُلٌ (سَبَاهِیٌّ): بڑھاپے کی وجہ سے عقل زائل شدہ مرد۔
الْمُسَبَّه: فصیح زبان والا۔
سَبَهْلَل: کہا جاتا ہے "جَاءَ الرَّجُلُ سَبَهْلَلًا" مرد بغیر ہتھیار اور ڈنڈے کے آیا۔ یعنی لاپروائی سے آیا یا بغیر کسی کام کے آیا۔ و "هُوَ یَمْشِیْ سَبَهْلَلًا" وہ بے کار آتا جاتا ہے۔
سَبٰی یَسْبِیْ سَبْیًا و سِبَاءً. الْعَدُوَّ: دشمن کو قید کرنا ...... الرَّجُلَ: دور کرنا۔ جلا وطن کرنا ...... الْخَمْرَ: شراب کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا ...... الْحَافِرُ الْمَاءَ: پانی تک کھودنا ...... فلانًا: کسی کو اپنی محبت میں قید کرنا۔
اِسْتَبٰی اِسْتِبَاءً. الْعَدُوَّ: دشمن کو قید کرنا ...... قَلْبَ فُلَانٍ: کسی کے دل کو اپنی محبت میں قید کرنا ...... الْخَمْرَ: شراب ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا۔
تَسَابٰی. الْقَوْمُ: بعض کا بعض کو قید کرنا۔
تَسَبّٰی. فُلَانٌ لِفُلَانٍ: کسی کا کسی سے اظہارِ محبت کرنا اور اپنی طرف مائل کرانا۔
السَّبْیُ: مص۔ قیدی۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا بِسَبْیٍ كَثِیْرٍ" عموماً اسیر کا لفظ مردوں کے لئے اور سُبْیٌ: کا اطلاق عورتوں پر ہوتا ہے۔ ج سُبِیٌّ. و سَبْیُ الْحَیَّةِ: سانپ کی کینچلی جس کو چھوڑ دے۔
السَّبِیُّ: قیدی مرد۔ قیدی عورت۔ کہا جاتا ہے "غُلَامٌ سَبِیٌّ و جَارِیَةٌ سَبِیٌّ" ج سَبَایَا سَبِیُّ الْحَیَّةِ: سانپ کی کینچلی جس کو چھوڑ دے۔
السَّبِیَّةُ: قیدی عورت۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجی ہوئی شراب۔ موتی جس کو غوطہ خور نکالے۔
السَّبِیُّ والسَّبَاءُ لکڑی جس کو سیلاب ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے۔ ج سَوَابِیّ. السَّابِیَاءُ: جنگلی چوہے کے سوراخ کی مٹی۔
السَّت: عیب۔ بُری گفتگو۔
السِّتَّة: چھ۔ مذکر کے لئے مستعمل ہے اور مؤنث کے لئے سِتٌّ.
السَّات: چھٹا۔
السِّتُّوْن: ساٹھ (مذکر و مؤنث)
السَّتَب: ایک قسم کی تیز چال۔
سَتَرَ (ن ض) سَتْرًا و سَتَرًا و سُتْرً. الشَّیْئَ: کسی چیز کو چھپانا۔ ڈھانکنا۔
سَاتَرَہ مُسَاتَرَۃً. الْعَدَاوَۃَ: مخفی دشمنی کرنا۔
تَسَتَّرَ و اِسْتَتَرَ و اِنْسَتَرَ: چھپنا۔ ڈھک جانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ اللّٰهِ

بِسِتْرٍ" یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں۔

السِّتْــر :پردہ۔خوف۔حیاء۔ج سُتُوْر واَسْتَــار :کہا جاتا ہے "مَــالَــہٗ سِتْــرٌ ولَاحِــجْــرٌ" یعنی اسے حیاء وعقل نہیں۔ و"هتک اللّٰہ سِتْرَہٗ" اللہ نے اس کے پردہ کو پھاڑ دیا۔یعنی اس کی برائیاں ظاہر کر دیں۔

السَّتَر :مص۔ڈھال۔

السِّتَار :پردہ۔ج سُتُر :کہا جاتا ہے "مدَّ اللَّيْلُ سِتَارَہٗ" رات نے اپنے پردہ کو پھیلا دیا۔یعنی تاریکی پھیل گئی۔

السُّتْرَۃُ :ج سُتَر و(السِتَارَۃ) ج سَتَائِر : پردہ۔ سُتْرَۃُ السَّطْحِ :چھت پر پردہ کی دیوار۔

السَّتِيْــر :چھپا ہوا۔پاکدامن۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سَتِيْرٌ وامْرَاَۃٌ سَتِيْرَۃٌ" ج سُتَرَاءُ : مثل قُتَلَاءَ وشُهَدَاءَ. وشَــجَر سَتِيْر :بہت ڈالیوں والا درخت۔

الْــمَسْتُــوْر :مفع۔پاک دامن۔ج مَسْتُوْرُوْن ومَسَاتِيْر.

السَّتَّار. سَاتِر :کا مبالغہ اور یہ صفات باری تعالیٰ میں سے ہے۔

الِاسْتَار. مِنَ الْعَدَدِ :چار......فِيْ الوَزْنِ: چار مثقال۔ج اَسَاتِر واَسَاتِيْر.

المِسْتَر والِاسْتَارَۃ :پردہ۔

الْمُسَتَّر :مفع۔جَارِيَۃٌ مُسَتَّرَۃٌ :پردہ نشین لڑکی۔

المِسْتَع والمُسْتَع :چست وچالاک اور بہت کارگزار مرد۔

السَّتُّوْق والسُّتُّوْق :کھوٹا درہم جس پر چاندی کا ملمع ہو۔

المُسْتُقَۃ والمُسْتَقَۃ :لمبے آستین کی پوستین۔چنگ وغیرہ بجانے کا آلہ۔

سَتَلَ (ن) سَتْلًا وتَسَاتَلَ وانْسَتَلَ واسْتَتَلَ. القَوْمُ :پے در پے یکے بعد دیگرے نکلنا......الُّلؤْلُؤُ :موتیوں کا لگاتار بکھرنا......الدَّمْعُ :آنسو قطرہ قطرہ بہنا۔ صفت (سَاتِل)

سَتِلَہٗ (س) سَتَلًا وسَاتَلَۃً :پیروی کرنا۔

السَّتَل :مص۔عقاب یا ایک قسم کا پرندہ جو عقاب یا گدھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ج سِتْلَان وسِتْلَان.

السُّتَالَۃ :روی چیز۔

المُسْتَل :تنگ راستہ۔ج مَسَاتِل.

اَسْتَنَ. الرَّجُلُ فِيْ السَّنَۃِ :قحط سالی میں پڑنا۔

الاَسْتَن والاَسْتَان :بوسیدہ درخت کی جڑیں۔

الِاسْتَانَۃ :شہر قسطنطنیہ۔

سَتَہٗ (ف) سَتْهًا. الرَّجُلَ :پیچھے لگنا۔چوتڑ پر مارنا۔

السَّتْہ والسِّتْہ والسَّتَہ :سرین۔ج اَسْتَاہ.

الاَسْتَہ والسُّتَاهِيُّ :بڑی سرین والا۔ج سُتْہ وسُتْهَان وسَتَاهِيُّ :مؤنث سَتْهَاء.

سَتَا (ن) سَتْوًا :جلدی کرنا۔

اَسْتَى وسَتَّى. الثَّوْبَ :کپڑا بننے کے لئے تانے کو پھیلانا۔

السَّتَا :تانا۔بھلائی۔کہا جاتا ہے "نَالَ مِنْہُ سَتًا" اس نے اس سے بھلائی حاصل کی۔

الْاَسْتِيُّ :تانا تنا ہوا کپڑا۔

سَتَاۃُ. الثَّوْبِ :کپڑے کا تانا۔کہا جاتا ہے "مَا اَنْتَ لُحْمَۃ ولَاسَتَاۃ" نہ تو تو بانا ہے اور نہ تانا۔یعنی نہ تو تو نافع ہے نہ نقصان رساں۔

سَجَّ (ن) سَجًّا :پتلا پتلا پاخانہ کرنا۔ الحَائِطَ :دیوار لیپنا۔

السَّجَۃ والسَّجَاج :بہت پانی والا دودھ۔

السُّجُج :لپی ہوئی چھتیں۔پاک نفوس۔

المِسَجَّۃ :لکڑی کا ایک اوزار جو لپائی کے کام آتا ہے۔

السَّجْبُ :پرانی مشک۔ج سُجُب. سِقَاءٌ (سَاجِبٌ) :خشک مشک۔ج سَوَاجِب.

سَجَحَت (ف) سَجْحًا. الحَمَامَۃُ :کبوتر کا کوکو کرنا......وسَجَّحَ لَہٗ بِكَلَامٍ :تعریض کرنا۔اشارہ کنایہ سے بات کرنا۔

سَجِحَ (س) سَجَحًا وسَجَاحَۃً :اعتدال کے ساتھ طول ہونا۔کم گوشت والا ہونا ......الخَدُّ :رخسار کا ملائم ہونا......خُلُقُہٗ :اخلاق کا نرم ہونا۔کہا جاتا ہے "فِيْ عَقْلِہٖ زَجَاحَۃٌ وفِيْ خُلُقِہٖ سَجَاحَۃٌ" اس کی عقل میں پختگی اور اخلاق میں نرمی ہے۔

اَسْجَحَ. الوَالِيْ :معاف کرنا......الرَّجُلُ :نرم اور لطافت آمیز گفتگو کرنا۔کہا جاتا ہے "اِذَا سَاَلْتَ فَاَسْجِحْ" یعنی جب تم سوال کرو تو نرم الفاظ بولو۔

اِنْسَجَحَ. لَہٗ بِكَذَا :سخاوت وجواں مردی کیا جانا۔

السُّجُحُ :نرم آسان۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سُجُحٌ" نرم اخلاق کا مرد۔اندازہ۔کہا جاتا ہے "بُيُوْتُهُمْ عَلٰى سُجُحٍ وَاحِدٍ" ان کے مکانات ایک اندازہ کے ہیں (......والسُّجُح) راستہ کا درمیانی حصہ۔

السَّجِيْح :نرم وآسان۔

السُّجُحَۃ والسَّجِيْحَۃ :عادت۔فطرت۔ طبیعت۔السَّجِيْحَۃ :اندازہ......کہا جاتا ہے "رَكِبَ سَجِيْحَۃَ رَاْيِہٖ" اس نے ایک رائے کو اپنے لئے پسند کیا اور اس پر چل پڑا۔

الاَسْجَح :خوبصورت متناسب اعضاء والا۔ مؤنث سَجْحَاء. ج سُجْح.

سَجَاح :بروزن قطام۔نام ایک عورت کا جس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں دعوائے نبوت کیا تھا۔

السِّجَاح :سامنے۔کہا جاتا ہے "جَلَسْتُ سِجَاحَ وَجْهِہٖ" میں اس کے منہ کے سامنے بیٹھا۔

السُّجَاح :فضائے آسمانی۔

المَسْجُوْح والمَسْجُوْحَۃ :عادت۔

سَجَدَ (ن) سُجُوْدًا :فروتنی سے جھکنا۔ عبادت کے لئے زمین پر پیشانی کو رکھنا۔ صفت مذکر (سَاجِد) ج سُجَّد وسُجُوْد و صفت مؤنث (سَاجِدَۃ) ج سَاجِدَات وسَوَاجِد.

کہا جاتا ہے "هُوَ سَاجِدُ الْمَنْخِرِ" وہ پست وذلیل ہے۔و "عَيْنٌ سَاجِدَةٌ" جھکی ہوئی آنکھ۔و "نَخْلَةٌ سَاجِدَةٌ" جھکا ہوا کھجور کا درخت۔

سَجِدَتْ (س) سَجَدًا. رِجْلُهُ: پیر کا پھولنا۔

أَسْجَدَ: سر جھکانا۔عَيْنَهُ: نگاہ پست کرنا۔

الأَسْجَدُ: پھولے ہوئے پاؤں والا۔

السَّجَّادُ: بہت سجدہ کرنے والا۔

السِّجْدَةُ. سجد: کا اسم۔

السجادة والمسجدة: جائے نماز۔

الْمَسْجَدُ والْمَسْجِدُ: سجدہ گاہ۔عبادت گاہ۔ج مَسَاجِد. الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ: بیت اللہ شریف۔الْمَسْجِدُ الأَقْصَىٰ: مسجد بیت المقدس۔الْمَسْجِدَانِ: مکہ ومدینہ کی مسجدیں۔

الْمَسْجَدُ: آدمی کی پیشانی۔ج مَسَاجِد.

سَجَرَ (ن) سَجْرًا. التَّنُّورَ: تنور میں ایندھن ڈال کر گرم کرنا......الْمَاءُ النَّهْرَ: پانی کا دریا کو بھرنا......الْبَحْرُ: سمندر کا جوش میں آنا......الْمَاءَ فِي حَلْقِهِ: پانی ٹپکانا......الْكَلْبَ: گلے میں لکڑی باندھنا......الشَّيْءَ: بھیجنا(......سَجْرًا وسُجُورًا)النَّاقَةُ: لمبی آواز نکالنا۔

سَجَّرَ. الْمَاءَ: پانی جاری کرنا......التَّنُّورَ: تنور میں ایندھن ڈال کر گرم کرنا......النَّاقَةُ: اونٹنی کا لمبی آواز نکالنا۔

سُجِّرَ. الْبَحْرُ: سمندر کا چڑھنا۔بلند موجوں والا ہونا۔

سَاجَرَهُ: مخلص دوست بننا۔

اِنْسَجَرَ. الإِنَاءُ: برتن کا بھر جانا......الإِبِلُ فِي سَيْرِهَا: اونٹوں کا لگاتار چلنا۔

السَّجْرُ: مص۔بادل کی گرج۔بِئْرٌ سَجْرٌ: بھرا ہوا کنواں۔

السُّجْرَةُ: پانی جو دریا کو بھر دے۔ج سُجَر (......والسَّجَرُ) فِي الْعَيْنِ: سرخی ملی ہوئی سپیدی۔

السَّاجِرُ: فا۔سیلاب جو ہر چیز کو بھر دے۔وہ جگہ جس کو سیلاب آکر بھر دے۔

السَّاجُورُ: لکڑی جو کتے کے گلے میں لٹکائی جاتی ہے۔ج سَوَاجِيرُ اور اسی سے ہے "سوجر الْكَلْبَ" یعنی اس نے کتے کے گلے میں لکڑی لٹکائی اور کہا جاتا ہے "فِي أَعْنَاقِهِمْ سَوَاجِرُ" ان کے گلوں میں طوق ہیں۔

الْمِسْجَرُ والسَّجُورُ: تنور میں جھونکنے کی لکڑی وغیرہ۔

السَّجِيرُ: مخلص دوست۔ج سُجَرَاءُ.

الأَسْجَرُ: آنکھوں میں سرخی والا۔مؤنث سَجْرَاءُ: خالص کیچڑ والا تالاب۔شیر۔

شَعَرٌ (مُسَجَّرٌ ومُنْسَجِرٌ): لٹکے ہوئے بال۔

الْمُسَجَّرُ: وہ دریا وغیرہ جس کا پانی کم ہو گیا ہو۔

الْمَسْجُورُ: مفع۔ساکن اور بھرا ہوا۔خالی (ضد) زیادہ پانی ملا ہوا دودھ۔اللُّؤْلُؤُ الْمَسْجُورُ: پروئے ہوئے موتی۔لڑی سے بکھرے ہوئے موتی۔لُؤْلُؤَةٌ مَسْجُورَةٌ: بہت آبدار موتی۔

السَّجَوْرِيُّ: بے وقوف۔

سَجِسَ (س) سَجَسًا. الْمَاءُ: گدلا اور متغیر ہونا۔صفت (سَجُسٌ وسَجِسٌ وسَجِيسٌ)

سَجَّسَ. الْمَنْهَلُ: چشمہ کا بدبودار وخراب ہونا۔

السَّجَسُ: مص۔فساد۔گدلاپن۔کہا جاتا ہے "لَا آتِيكَ سَجِيسَ اللَّيَالِي" میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

السَّجْسَجُ: زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم۔پو پھٹنے اور آفتاب نکلنے کے درمیان کا وقت۔کہا جاتا ہے "يَوْمٌ سَجْسَجٌ" دن کہ جس میں نہ تو تکلیف دہ گرمی ہو اور نہ سخت سردی ہو۔و "هَوَاءٌ سَجْسَجٌ" گرم اور سرد کے درمیان معتدل فضا۔"رِيحٌ سَجْسَجٌ" نرم و معتدل ہوا۔ج سَجَاسِج وسَجَاسِيج.

سَجَعَ (ف) سَجْعًا. الْخَطِيبُ: مقفّٰی کلام بولنا۔صفت (سَاجِعٌ وسَجَّاعٌ وسَجَّاعَةٌ) الْحَمَامَةُ: کبوتر کا کوکو کرنا۔صفت (سَاجِعَةٌ وسَجُوعٌ). ج سُجَّعٌ وسَوَاجِعُ...... النَّاقَةُ: اونٹنی کا لمبی آواز نکالنا (اور یہ کمان کے لئے بھی مستعمل ہے)...... کہا جاتا ہے "سَجَعَ فُلَانٌ ذٰلِكَ الْمَسْجَعَ" فلاں نے اس مقصد کا ارادہ کیا۔

سَجَّعَ. الْخَطِيبُ والْحَمَامَةُ: بمعنی سَجَعَ (تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔)

السَّاجِعُ: فا۔گفتگو۔رفتار وغیرہ میں درمیانی چال چلنے والا۔وَجْهٌ سَاجِعٌ: اچھی خلقت کا معتدل چہرہ۔نَاقَةٌ سَاجِعَةٌ: طرب ونشاط کے ساتھ آواز نکالنے والی اونٹنی۔

السَّجْعُ: مقفّٰی کلام۔ج أَسْجَاع.

السَّجْعَةُ والأُسْجُوعَةُ: قافیہ دار کلام کا ایک ٹکڑا۔ج أَسَاجِيع.

الْمَسْجَعُ: مقصد۔

سَجَفَ (ن) سَجْفًا وسُجُفًا. الْبَيْتَ: مکان کا پردہ لٹکانا۔

سَجِفَ (س) سَجَفًا: پتلی کمر والا ہونا۔

أَسْجَفَ. السِّتْرَ: پردہ لٹکانا۔الْبَيْتَ: مکان کا پردہ لٹکانا......اللَّيْلُ: تاریکی بڑھنا۔

السَّجْفُ والسِّجْفُ. ج سُجُوف وأَسْجَاف و(السِّجَافُ والسَّجِيفُ) دروازے کے دو پردے جن کے بیچ میں کھلا ہوا ہو۔پردہ۔السِّجَافُ: گوٹ۔سنجاف۔ کہا جاتا ہے "أَرْخَى اللَّيْلُ سُجُوفَهُ" رات نے پردے ڈال لئے۔یعنی تاریکی پھیل گئی۔

السُّجْفَةُ: رات کا ایک حصہ۔

السِّجَافَةُ: پردۂ حجاب۔

سَجَلَ (ن) سَجْلًا. بِهِ: اوپر سے پھینکنا......الْمَاءَ: پانی گرانا......الْكِتَابَ: لگاتار پڑھنا۔

سَجَّلَ. بِالشَّيْءِ: اوپر سے پھینکنا۔سَجَّلَ الرَّجُلُ: عہدنامہ لکھنا......الأَوْرَاقَ: کچہری

اور محکموں میں اوراق کو تحریر میں لانا۔

القَاضِیْ عَلَیْہِ: فیصلہ کرنا...... عَلَیْہِ بِکَذَا: مشہور کرنا...... لَهٗ بِمَالِهٖ: ثابت کرنا۔

سَاجَلَهٗ مُسَاجَلَةً وسِجَالاً: مقابلہ کرنا۔ دوڑ یا شعر گوئی میں مقابلہ کرنا۔

اَسْجَلَ: بہت خیر والا ہونا...... ہ: بہت دینا۔ الحَوْضَ: بھرنا۔ الکَلَامَ: کلام کو بلا کسی قید کے بولنا۔ النَّاسَ: چھوڑنا۔

لَهُمُ الاَمْرَ: لوگوں کے لئے کسی معاملہ کو مباح کر دینا اور اسی سے ہے "هٰذَا مُسْجَلٌ لَهٗ اِنْ شَاءَ اَخَذَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ" یہ اس کے لئے مباح ہے چاہے لے لے چاہے چھوڑ دے۔ "اَسْجَلَ الاَنْعَامَ فِی الزَّرْعِ" کھیت میں جانوروں کو آزادانہ چھوڑنا۔

تَسَاجَلاَ: باہم مقابلہ کرنا۔

اِنْسَجَلَ: اوپر سے گرنا۔ کہا جاتا ہے "سَجَلَ الْمَاءَ فَانْسَجَلَ" اس نے پانی گرایا پس وہ گرا۔

السَّجْل: مص۔ بڑا ڈول جس میں پانی ہو۔ ڈول بھر۔ عطیہ۔ سخی مرد۔ بڑا تھن۔ ج سِجَال وسُجُوْل اور کہا جاتا ہے "اَلْحَرْبُ بَیْنَهُمْ سِجَالٌ" یعنی لڑائی میں غلبہ کبھی ایک کو ہوتا ہے کبھی دوسرے کو۔ السَّجْلُ: حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَعْطَاهُ سَجْلَهٗ مِنْ كَذَا" اس نے اس کو اس کا حصہ فلاں چیز سے دیا۔

السِّجِلُّ: معاہدات کا رجسٹر۔ احکام کا رجسٹر۔ قاضی کا رجسٹر جس میں دعوے اور احکام وغیرہ لکھے جاتے ہیں تاکہ قاضی کے پاس محفوظ رہے۔ ج سِجِلاَّت۔

السِّجِّیْل: کنکر۔

عَیْنٌ (سَجُوْلٌ): بہت آنسو بہانے والی آنکھ۔

السَّجِیْل: حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَعْطَاهُ سَجِیْلَهٗ مِنْ كَذَا" اس نے اس کو اس کا حصہ فلاں چیز سے دیا۔ شَیْءٌ سَجِیْلٌ: بہت سخت چیز۔ ضَرْعٌ سَجِیْلٌ: لٹکا ہوا بڑا تھن۔ دَلْوٌ سَجِیْلٌ وسَجِیْلَةٌ: بڑا ڈول۔ (نَاقَةٌ سَجْلَاءُ): بڑے تھنوں والی اونٹنی۔

السَّوْجَلَة والسَّوْجَل والسَّاجُوْل: شیشی کا غلاف۔ ج سَوَاجِیْل۔

المُسْجَل: مفع۔ ہر ایک کے لئے جائز۔ کہا جاتا ہے "فَعَلْنَاهُ وَالدَّهْرُ مُسْجَلٌ" ہم لوگوں نے اس کام کو ایسے وقت میں کیا کہ کوئی کسی سے نہیں ڈرتا تھا۔

السِّجِلَّاط: چنبیلی۔

سَجَمَ (ن) سُجُوْمًا وسِجَامًا. الدَّمْعُ: آنسو بہنا۔ صفت (سَاجِم)

سَجَمَ (ن ض) سَجْمًا وسُجُوْمًا عَنِ الاَمْرِ: دیر کرنا۔ (ض ن) سَجْمًا وسُجُوْمًا وسَجَمَانًا العَیْنُ اَوِ السَّحَابَةُ الْمَاءَ: آنکھ کا آنسو یا بادل کا پانی بہانا۔

سَجَّمَ تَسْجَامًا وتَسْجِیْمًا واَسْجَمَ. الْمَاءَ: پانی گرانا۔ اَسْجَمَتِ السَّحَابَةُ: دیر تک برسانا۔

اِنْسَجَمَ. الْمَاءُ: پانی گرنا۔ بہنا...... الکَلَامُ: کلام کا مرتب ہونا۔

تَسَاجَمَتِ. الدُّمُوْعُ: آنسو بہنا۔ گرنا۔

اَلسَّجَمُ: پانی۔ آنسو۔

عَیْنٌ (سَجُوْم): آنسو بہانے والی آنکھ۔ ج سُجُوْم۔ نَاقَةٌ (سَجُوْمٌ ومِسْجَامٌ): بہت دودھ والی اونٹنی۔ ج سُجُوْم ومَسَاجِیْم۔

مَكَانٌ (مَسْجُوْم): بارش شدہ جگہ۔

سَجَنَهٗ (ن) سَجْنًا: قید کرنا۔ سَجَنَ الهَمَّ: غم پوشیدہ کرنا۔

سَجَّنَ. الشَّیْءَ: پھاڑنا۔

السِّجْن: قید خانہ۔ ج سُجُوْن۔

السَّجَّان: داروغہ جیل۔

السَّجِیْن: قیدی۔ ج سُجَنَاء وسَجْنٰی۔ مؤنث سَجِیْن وسَجِیْنَةٌ ج سَجْنٰی وسَجَائِن۔ ضَرْبٌ سَجِیْنٌ: سخت مار جو مضروب کو زمین پر بٹھا دے۔

اَلْمَسْجُوْن: مفع۔ قیدی۔

السَّاجِنَة. السَّاجِن: کا مؤنث۔ پہاڑ میں پانی بہنے کی جگہ۔ ج سَوَاجِن۔

السِّجِّیْن: ہمیشہ۔ سخت۔ وہ شخص جو ہمیشہ بلا بیوی کے رہے۔ ایک مقام کا نام جس میں کفار و فجار کے اعمال نامے ہیں۔ جہنم کی ایک وادی کا نام۔ برملا و اعلانیہ۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ سِجِّیْنًا" وہ برملا آیا۔ کھجور کے درخت کے ارد گرد کا گڑھا۔

السَّجَنْجَل: آئینہ۔ چاندی کا ٹکڑا۔ ج سَنَاجِل۔

سَجَا یَسْجُوْ سَجْوًا وسُجُوًّا. اللَّیْلُ: رات کا سنسان ہونا۔ ہمیشہ رہنا۔ النَّاقَةُ: لمبی آواز نکالنا۔

سَجّٰی تَسْجِیَةً. المَیِّتَ: میت کو کپڑے سے ڈھکنا اور اسی سے ہے "سَجِّ مَعَائِبَ اَخِیْكَ" اپنے بھائی کے عیوب کو چھپاؤ۔

اَسْجَتْ اِسْجَاءً. النَّاقَةُ: اونٹنی کا زیادہ دودھ والی ہونا۔ اَسْجَی البَحْرُ: سمندر کی موجوں میں سکون ہونا...... الرَّجُلُ: کسی چیز کو چھپانا۔

سَاجَاهُ: کسی کام کو ہمیشہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَتَانَا بِالطَّعَامِ فَمَا سَاجَیْنَاهُ" وہ ہمارے پاس کھانا لایا ہم نے اس کو نہیں چھوا۔

السَّاجِی: فا۔ ساکن۔ قرار یافتہ۔ نرم۔ کہا جاتا ہے "عَیْنٌ سَاجِیَةٌ" جھکی ہوئی آنکھ۔ "وَلَیْلَةٌ سَاجِیَةٌ" سنسان رات۔ بہت تاریک رات جو ہر چیز کو ڈھانک لے۔

اِمْرَاَةٌ (سَجْوَاءُ) الطَّرْفِ: جھکی ہوئی نگاہ والی عورت۔ نَاقَةٌ سَجْوَاءُ: دوہنے کے وقت خاموش رہنے والی اونٹنی۔ رِیْحٌ سَجْوَاءُ: نرم ہوا۔

السَّجِیَّةُ: طبیعت۔ عادت۔ ج سَجِیَّات وسَجَایَا۔

سَحَّ (ن) سَحًّا: بہت موٹا ہونا۔ السَّمَاءُ: پانی کو لگاتار بہت گرانا اور اسی سے ہے "اِسْتَنْشَدْتُهٗ قَصِیْدَةً فَسَحَّهَا عَلَیَّ سَحًّا" میں نے اس سے قصیدہ پڑھوایا اس نے میرے سامنے لگاتار پڑھا...... ہ: مارنا۔ کہا جاتا ہے "سَحَّهٗ مِائَةَ سَوْطٍ" اس نے

اس کو سوکوڑے مارے (..... سَحًّا و سُحُوحًا وتَسَحَّحَ): بہت بہنا۔

سَحَّ (ض) سُحُوحًا وسُحُوحَةً: الشّاةُ: بہت موٹی ہونا گویا کہ موٹاپے کی وجہ سے چربی بہاتی ہے۔ صفت (سَاحٌّ وسَاحَّةٌ) ج سِحَاح وسُحَاح۔

اِنْسَحَّ. اِبِطُ الْبَعِيْرِ عَرَقًا: اونٹ کی بغل سے پسینہ بہنا۔

السَّحُّ والسِّحُّ: خشک متفرق کھجوریں۔

السَّحَاح: قضاء آسمانی۔

سَحَابَةٌ (سَحُوحٌ): بہت بارش والا بادل۔

غَارَةٌ (سَحَّاء): اچانک دشمن پر مصیبت لانے والی لوٹ۔

عَيْنٌ (سَحَّاحَةٌ): بہت آنسوؤں والی آنکھ۔

فَرَسٌ (مِسَحٌّ) تیز رفتار عمدہ گھوڑا۔

سَحَبَهُ (ف) سَحْبًا: زمین پر گھسیٹنا۔

الرَّجُلُ: بہت کھانا پینا۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ يَسْحَبُ ذَيْلَهُ" وہ متکبرانہ چال چلتا ہوا آیا۔

تَسَحَّبَ. عَلَيْهِ: ناز کرنا ..... مِنَ الْاَكْلِ والشُّرْبِ: بہت کھانا ..... پینا ..... فِي حَقِّ فُلَانٍ: چھین کر اپنے حق میں ملا لینا۔

اِنْسَحَبَ: گھسٹنا۔

السُّحْبَةُ: آنکھ کا پردہ (..... والسُّحَابَةُ) تالاب کا باقی ماندہ پانی۔

السَّحَاب: بادل۔ ج سُحُب: واحد (سَحَابَةٌ) ج سَحَائِب: کہا جاتا ہے "اَقَمْتُ عِنْدَهُ سَحَابَةَ يَوْمِنَا" میں نے اس کے پاس پورے دن اقامت کی۔

السَّحْبَل: کشادہ وادی۔ بڑا ڈول۔ بڑی مشک۔ بڑا پیٹ۔ بڑی گوہ۔

سَحَتَ (ف) سَحْتًا وسُحْتًا: حرام مال کمانا ..... ہ: ہلاک کرنا۔ جڑ سے اکھیڑنا۔ ذبح کرنا۔ سَحَتَ الشَّحْمَ عَنِ اللَّحْمِ: چربی کو گوشت سے علیحدہ کرنا ..... وَجْهَ الْاَرْضِ: مٹانا۔

اَسْحَتَهُ: خراب کرنا۔ ہلاک کرنا۔ جڑ سے اکھیڑنا۔ اَسْحَتَ تِجَارَتَهُ: تجارت میں حرام داخل ہونا۔

اُسْحِتَ: مال ضائع ہونا۔

السُّحْت: مص۔ بوسیدہ کپڑا۔ عذاب اور کہا جاتا ہے "مَالُهُ اَوْدَمُهُ سُحْتٌ" اس کا مال یا خون اس شخص کے لئے جو ان کو معدوم کرے مباح ہے۔

السُّحْت والسُّحُت: حرام۔ ہر وہ کمائی جو خبیث وقبیح ہو اور اس سے عار لازم آئے۔ جیسے رشوت وغیرہ۔ ج اَسْحَات۔

مَالٌ (سُحْتٌ وسُحُتٌ وسَحِيْتٌ ومُسْحَتٌ ومَسْحُوتٌ): تلف شدہ مال۔ ہلاک شدہ مال۔ رَجُلٌ سُحْتٌ وسَحِيْتٌ: بڑا پیٹو۔ آسودہ ہونے والا۔ عَامٌ (اَسْحَتُ) واَرْضٌ (سَحْتَاء): بے نباتات والا سال یا زمین۔

السُّحْتُوت والسِّحْتِيت: کم روغن اور زیادہ پانی والا ستو۔ تھوڑی چیز۔

السُّحْتُوت والسِّحْتِيُّ: پرانا کپڑا۔

السَّحِيْتَة: سب کچھ بہالے جانے والا بادل۔ ج سَحَائِت۔

مَسْحُوتٌ. الْجَوْفِ والْمِعْدَةِ: آسودہ نہ ہونے والا۔ زیادہ بدہضمی ہونے والا۔ (ضد)

سَحَجَهُ (ف) سَحْجًا وسَحْجَةً: چھیلنا ..... الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: کسی چیز کو کسی چیز سے رگڑ کر چھیلنا۔ صفت مفعولی (مَسْحُوجٌ وسَحِيْجٌ)

سَحَجَتِ الدَّابَّةُ: چوپایہ کا جلدی چلنا۔

تَسَحَّجَ وانْسَحَجَ: چھلنا۔

المِسْحَاج: بہت چھیلنے والا۔ کہا جاتا ہے "زَمَنٌ سَحَّاجٌ" بہت سخت زمانہ جو ہر چیز کو چھیل کر رکھ دے۔

السَّحُوج والمِسْحَاح: بہت قسم کھانے والی عورت۔

المِسْحَج والمِسْحَاج. مِنَ الدَّوَابِّ: تیز چلنے والا جانور۔ دانتوں سے بہت کاٹنے والا۔

المِسْحَاج: لکڑی کاٹنے کا اوزار۔ زَمَن مِسْحَاج: بہت سخت زمانہ جو ہر چیز کو چھیل دے۔

سَحَرَهُ (ف) سِحْرًا: دھوکا دینا۔ جادو کرنا۔ فریفتہ کرنا ..... ہ عن كَذَا: پھیرنا۔ دور کرنا۔

سَحَرَ عن الاَمْرِ: کسی معاملہ سے دور ہونا ..... وسَحَرَ الفضةَ: چاندی پر سونے کا جھول چڑھانا۔

سَحَرَهُ (ف) سَحْرًا: پھیپھڑے پر مارنا۔ صفت مفعولی (مَسْحُور وسَحِيْر) ..... المطرُ الطين: خراب کرنا۔

سَحِرَ (س) سَحَرًا: صبح سویرے آنا۔ ڈول وغیرہ کھینچنے سے پھیپھڑے کا کٹ جانا۔ صفت (سَحِر وسَحِيْر)

سَحَّرَه: جادو کرنا۔ سحری دینا یا کھلانا۔ غذا دینا۔ مشغول کرنا۔

اَسْحَرَ: صبح کے وقت جانا۔

تَسَحَّرَ: سحری کھانا۔

اِسْتَحَرَ: صبح کے وقت میں داخل ہونا یا صبح کے وقت نکلنا۔ الدِّيْكُ: مرغ کا صبح کے وقت بانگ دینا۔

السِّحْر: مص۔ وہ چیز جس کا ماخذ لطیف و دقیق ہو۔ باطل کو حق کی صورت میں ظاہر کرنا۔ جادو۔ دھوکا۔ حیلہ۔ فساد۔ ہر وہ چیز جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔ ج اَسْحَار وسُحُور. السِّحْر الكلامي: کلام کی لطافت جو جادو کا کام کرے اور خیالات کو پلٹ دے اور اسی سے ہے "اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا"۔

السَّحَر: صبح سے کچھ پہلے۔ السَّحَر الاَعْلٰى: صبح کاذب۔ والسَّحَر الآخر: صبح صادق۔

السُّحْر: ہر چیز کا کنارہ۔ ج اَسْحَار۔

السَّحْر والسَّحَر والسُّحْر: پھیپھڑا۔ ج سُحُور وسُحُر واَسْحَار اور کہا جاتا ہے "اِنْقَطَعَ مِنْهُ سَحْرِي" میں اس سے نا امید ہو گیا۔ "وانتفخ سَحْره" وہ بزدل ہو گیا۔

گویا خوف کی وجہ سے اس کا پھیپھڑا پھول گیا۔ و"مَاتَ فلانٌ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي" فلاں کا انتقال میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے ہوا۔

السَّحَرِيُّ والسَّحَرِيَّةُ: صبح سے کچھ پہلے۔

السُّحْرَةُ: صبح کاذب۔

السُّحَارَةُ: پھیپھڑا۔ مِنَ الشاة: بکری کے پھیپھڑے اور نرخرہ کا وہ حصّہ جس کو قصاب کاٹ لیتا ہے۔

السَّحُوْرُ: سحری۔ وہ کھانا جو صبح سے کچھ پہلے کھایا جائے۔

السَّحِيْرُ: پیٹ کی بیماری والا......مِنَ الخيل: بڑے پیٹ والا گھوڑا۔

السَّحَّار: جادوگر۔

السَّاحِرُ: فا۔ عالم۔ ج سَحَرَة وسُحَّارٌ وسُحَّارٌ وسَاحِرُوْنَ: مؤنث السَّاحِرَةُ۔ ج سَاحِرَات وسَوَاحِر۔

السَّوْحَر: بید کا درخت۔

المُسَحَّر: وہ شخص جس کا پھیپھڑا دور کر دیا گیا ہو۔ خوف دلایا ہوا۔ جادو کیا ہوا۔ کھوکھلا۔

المَسْحُوْرَةُ: مفع۔ خراب کیا ہوا کھانا۔ کثرت بارش یا کسی اور وجہ سے خراب جگہ۔

عنز مَسْحُوْرَةٌ: کم دودھ والی بھیڑ۔

أَرْضٌ مَسْحُوْرَةٌ: بنجر زمین۔

تَسَحْسَحَ الماءُ: پانی کا اوپر سے بہنا۔

السَّحْسَحُ والسَّحْسَحَةُ: گھر کا صحن (السُّحْسُح والسُّحَاح) مِنَ المطر: بہت سخت بارش جو زمین کے کنکر، پتھر وغیرہ کو بہا لے جائے۔

سَحَطَ (ف) سَحْطًا وَمَسْحَطًا: جلدی ذبح کرنا......ہ الطعامُ: پھندا لگانا......

سَحَطَ الشَّرَابَ: پانی ملانا......السَّخْلَ: بکری کے بچے کو ماں کے ساتھ چھوڑنا۔

اِنْسَحَطَ مِن يده: ہاتھ سے پھسل کر گرنا......عَنِ النَّخْلَةِ ونحوها: لٹکنا اور بغیر ہاتھ سے پکڑے ہوئے اترنا۔

المَسْحَطُ: حلق۔

شَاةٌ (سَحِيْطٌ وسَحُوْطَةٌ): ذبح کی ہوئی بکری۔

سَحَفَ (ف) سَحْفًا. الشعرَ عَنِ الجلدِ: بال کو کھال سے زائل کرنا......الرَّأسَ: سر مونڈنا......وأَسْحَفَتِ الرِّيحُ السحابَ: ہوا کا بادلوں کو اڑا دینا۔ وأَسْحَفَ

السَّحْفَةُ: پیٹھ کی چربی کو بیچنا۔

السَّحْفَةُ: پیٹھ کے اوپر کی چربی۔ ج سِحَاف وسُحُف۔

السُّحَاف: سل کی بیماری۔

السَّحِيْفُ: چکی کی آواز پیسنے کے وقت۔ دودھ دوہنے کی آواز۔

السَّحِيْفَةُ: سخت بارش جو ہر چیز کو بہا لے جائے۔ چربی جو چھیل کر جدا کی جائے۔ ج سَحَائِف۔

السَّحُوْفُ: سخت بارش جو ہر چیز کو بہا لے جائے "نَاقَةٌ سَحُوْفٌ" بے چربی والی اونٹنی۔ اونٹنی جس کے تھن لمبے ہوں اور تھن کے سوراخ تنگ ہوں۔ جَمَلٌ أَوْ نَاقَةٌ سَحُوْفٌ: زیادہ چربی والا اونٹ یا اونٹنی۔

مَسْحَف. الحَيَّة: زمین پر سانپ کے چلنے کے نشانات۔

المِسْحَفَةُ: گوشت چھیلنے اور چمڑا کھرچنے کا آلہ۔

رَجُلٌ (مَسْحُوْفٌ): سل کی بیماری والا۔

أَرْضٌ (مُسْحَفَة): باریک گھاس والی زمین۔

سَحَقَهُ (ف) سَحْقًا: بہت زیادہ کوٹنا۔ باریک کرنا۔ ہلاک کرنا......الريحُ الارضَ: ہوا کا تیز چلنے کی وجہ سے صاف کر دینا......الرَّأسَ: سر مونڈنا......الشَّيْءُ الشديدَ: نرم کرنا......القَمْلَةَ: جوں کو مار ڈالنا......الثوبَ: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ کرنا......العينُ ومعها: آنکھ کا آنسو بہانا۔ کہا جاتا ہے "سَحَقَهُ الله" اللہ نے اس کو دور کر دیا۔

سَحِقَ (س) وسَحُقَ (ک) سَحْقًا: دور ہونا۔

سَحُقَ (ک) سُحُوْقَةً. الثوبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا......النخلةُ: درخت خرما کا طویل ہونا۔ صفت (سَحُوْق) ج سُحُق۔

سَحَّقَ: بہت باریک پیسنا۔

أَسْحَقَهُ: دور کرنا۔ ہلاک کرنا......الثوبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔ باوجود نئے ہونے کے رواں گر جانا......خُفُّ البعيرِ: گھس جانا۔ الضَّرْعُ: دودھ خشک ہو جانا اور تھن کا پیٹ سے لگ جانا۔

اِنْسَحَقَ: باریک ہونا......القلبُ: دل کا شکستہ ہونا......الشَّيْءُ: کشادہ ہونا، دور ہونا......الثوب: باوجود نئے ہونے کے رواں گر جانا۔

......الدلوُ: ڈول کا خالی ہو جانا۔

السَّحْقُ: مص۔ بوسیدہ کپڑا۔ کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ سَحْقٌ وسَحْقُ ثوبٍ" باعتبار وصف یا اضافت کے۔ نیز کہا جاتا ہے "سَحْقُ دِرْهَمٍ" کھوٹا درہم ج سُحُوْق۔

السُّحْق والسُّحُق: دوری۔ کہا جاتا ہے "سُحْقًا لَهُ" یعنی اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔

السَّحِيْقُ: دور۔ مِسْكٌ سَحِيْقٌ: باریک پسی ہوئی مشک۔

السَّوْحَق: لمبا یا لمبا مرد۔

السَّحَّاقَةُ: بہت پینے والا۔ اِمْرَأَةٌ سحاقة: عورت جس کی پستانیں بہت لمبی ہوں اور لٹک آئی ہوں۔

السَّحِيْقَةُ. سحيق: کا مؤنث۔ زور کی بارش جو ہر چیز کو بہا لے جائے۔ ج سَحَائِق۔

دمع (منسحق): بہے ہوئے آنسو۔ ج مَسَاحِيْق (نادر) کہا جاتا ہے "جَرَتْ مِنْ عَيْنِهِ مَسَاحِيْقُ الدُّمُوْعِ" اس کی آنکھ سے آنسوؤں کی قطاریں بہہ پڑیں۔

الأَسْحَق: دور۔

المِسْحَق: جس سے پیسا جائے۔

سَحَلَ (ف) سَحْلاً. الشَّیْئَ: چھیلنا۔ پیسنا۔ کوٹنا...... الرجلَ: گالی دینا۔ ملامت کرنا۔ ......الغریمَ مائة درهم: قرض خواہ کو نقد ادا کرنا۔ ......ہ مائة سوط: مارنا...... الثوبَ: کچے دھاگے سے بننا۔ الحَبْلَ: رسی کو اکہرا بٹنا۔

سَحَلَتْ سَحْلاً وسُحُولاً. العینُ: رونا۔

سَحَلَ (ض) سَحِیْلاً وسُحَالاً. البغلُ: خچر کا ہنہنانا۔

سَاحَلَهٗ: ایک دوسرے کو گالی دینا۔ ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔ ساحَلَ القومُ بأولادِهم: ساحل پر لانا۔

أُسْحِلَه: گالی خوردہ پانا۔

اِنْسَحَلَ: چھلنا۔ پسنا۔ باریک ہونا۔ ــبالکلام: گفتگو جاری کرنا۔ اِنْسَحَلَتِ الدَّراهمُ: چمکدار ہونا۔

السَّحْل: مص (السَّحْل) ج أسْحَال وسُحُول وسَحْل و (السَّحِیْل) کپڑا جس کا سوت کچا ہو۔ اکہری بٹی ہوئی رسی۔

السَّاحِل: فا۔ سمندر کا کنارہ۔ ج سَوَاحِل.

المِسْحَال: لگام۔

السُّحْلَة: چھوٹا خرگوش جو اپنی ماں سے جدا ہوگیا ہو۔

السُّحَالَة: چاندی سونے کا برادہ۔ گیہوں جو کی بھوسی۔ ناکارہ لوگ۔

الإسْحَل: ایک درخت کا نام جس کی مسواکیں بنائی جاتی ہیں۔

الأسَاحِل: پانی کی نالیاں۔

المِسْحَل: سنگ تراشی کا اوزار۔ ریتی۔ زبان۔ لگام۔ بلیغ خطیب۔ بہادر۔ چست۔ ساقی۔ جلاد۔ حدود کو قائم کرنے والا۔ پختہ ارادہ۔ اکہری بٹی ہوئی رسی۔ گمراہی۔ کہا جاتا ہے "رَکِبَ فُلانٌ مِسْحَلَهٗ" فلاں نے گمراہی اختیار کی۔ المِسْحَل: شیطان۔ داڑھی کی ایک جانب چھلنی۔ توشہ دان کا منہ۔ بہت پانی والا۔ پرنالہ۔ بہت بارش۔

خسیس آدمی۔ سخاوت و فیاضی۔ گدھے کا بچہ۔ گورخر۔ ماہر قرآن۔ روئی کا پاکیزہ کپڑا۔ ج مَسَاحِل.

السُّحَال والسَّحِیل: ہنہناہٹ۔

شَاب (مُسْحُلانٌ ومُسْحُلانِيّ: لمبا یا سیدھے بالوں والا جوان۔ مؤنث مُسْحُلانَة و مُسْحُلانِیَّة)

المَسْحُوْل: مفع۔ چھوٹا۔ حقیر۔ ہموار کشادہ جگہ۔

السُّحْلَبِیَّات: جنگلی انگوریاں جو کہ اپنی ترکیب میں بے مثل ہیں ان کے پھول مرغوب ہوتے ہیں۔ ان کا عرق نچوڑ کا پیا جاتا ہے۔

السَّحْلَل: بڑے پیٹ والا۔

سَحِمَ (س) وسَحُمَ (ک) سَحَمًا: کالا ہونا۔ صفت (أسْحَم) مؤنث سَحْمَاء. ج سُحْم.

سَحَّمَ. وَجْهَهٗ: چہرہ کالا کرنا۔

أَسْحَمَتِ. السَّمَاءُ: برسانا۔

السُّحَام والسَّحَام والسُّحْمَة: سیاہی۔

الأسْحَم: سینگ۔ بادل۔ سرپستان۔ شراب کی مشک۔ بت۔ خون جس میں قسم کھانے والے اپنے ہاتھ کو ڈبوتے تھے۔

ال سَّحَم: لوہا...... والسَّحِیم والأسْحَمَان): ایک درخت کا نام۔

السَّحْمَة: لوہے کا ٹکڑا۔

السُّحْم: لوہار کے ہتھوڑے۔

سَحَنَ (ف) سَحْنًا. الحَجَرَ: پتھر توڑنا ......الخَشَبَةَ: لکڑی کو رگڑ کر نرم و چمکدار بنانا ......الشَّیْئَ: باریک پیسنا۔

سَاحَنَه: ملاقات کرنا۔ بہتر میل ملاپ سے رہنا۔ سَاحَنَ الشَّیْئَ: کسی چیز میں شرکت کرنا (......وتَسَحَّنَه) کسی کے چہرہ مہرہ رنگ و روغن کو دیکھنا۔

السَّحْنَة والسَّحَنَة والسَّحْنَاء والسَّحَنَاء ہیئت رنگ کھال کی تابانی۔

المِسْحَنَة: پتھروں کو توڑنے کا اوزار۔ ج مَسَاحِن.

سَحَاه یَسْحَاه ویَسْحُوْ ویَسْحِیه سَحْیًا: چھیلنا...... الطِّیْنَ: کھرچنا۔ صفت (سَاحٍ) ج سُحَاة وسَاحُوْن: مؤنث سَاحِیَة...... الشَّعَرَ: مونڈنا (...... وأسْحَى إسْحَاءً وسَحَّى تَسْحِیَةً) الكِتَابَ: خط پر کسی چیز سے مہر کرنا۔

اِسْتَحَى اِسْتِحَاءً. الشَّیْئَ: چھیلنا۔ الشَّعَرَ: مونڈنا۔ اِسْتَحَى مِنْهُ: شرم کرنا۔

السِّحَاء. مِنَ الكتابِ خط پر مہر کرنے کی چیز۔ واحد سِحَاءَة. السِّحَاءَةُ: دماغ کی جھلی۔ ج سحایا.

السَّحَاة: میدان۔ جانب۔ ایک قسم کی خاردار گھاس۔ چمگادڑ۔ ج سَحًى.

السِّحَایَة: بادل کا ٹکڑا۔ دماغ کی جھلی۔ کسی چیز کا برادہ۔ بیلچہ بنانے کا پیشہ۔

السَّاحِیَة: سیلاب زور کی بارش۔ السَّحَّاء: بیلچہ بنانے والا۔

الأسْحُوَان: بہت کھانے والا۔ لمبے قد کا خوبصورت۔

المِسْحَاة: بیلچہ۔ کدال۔ ج مَسَاحٍ.

سَخَتْ (ن) سَخْتًا. الجَرَادَةُ: ٹڈی کا زمین میں دم چبھونا...... فِیْ السَّیْرِ اولحَفْرِ: دور تک جانا یا کھودنا۔

السَّخَاخ: نرم عمدہ زمین۔

سَخَّ (ف) سَخًّا. النَّارَ تحتَ القِدْرِ: ہانڈی کے نیچے آگ جلانا۔ سلگانا۔

السَّخَب: شور۔

السِّخَاب: لونگ وغیرہ کا ہار جس میں موتی جواہر وغیرہ نہ ہوں۔ کہا جاتا ہے "وَجَدْتُکَ وَارِثَ السِّخَابِ" یعنی میں نے تم کو مانند بچہ کے ناسمجھ پایا۔ ج سُخُب.

اِسْخَاتَّ اِسْخِیْتَاتًا. الجُرْحُ: زخم کے ورم کا ہلکا ہونا۔

السُّخْت السِّخِّیت: سخت۔

السُّخْت: کھردار جانوروں کے پیٹ سے جو کچھ نکلے قبل اس کے کہ کچھ کھائیں۔

المَسْخُوت: تاباں۔ چمکیلا۔
السِخْتِيت: بلند اٹھا ہوا غبار۔ سفید آٹا۔ سخت۔ کم گھی والا ستو۔
السِخْتِيَان والسَخْتَيَان: دباغت دی ہوئی بکری کی کھال۔
سَخَرَهُ (ف) سِخْرِيًّا وسُخْرِيًّا وسَخْرَةً وتَسْخِرَةً واسْتَسْخَرَهُ: بیگار لینا۔ مغلوب کرنا۔ ذلیل کرنا۔
سَخَرَتْ (ف) سَخْرًا. السَفِينَةُ: کشتی کا عمدہ رفتار سے چلنا۔ صفت (سَاخِرَةٌ) ج سَوَاخِر.
سَخِرَ(س) سَخَرًا وسَخْرًا وَسُخْرًا مَسْخَرًا وتَسْخَرًا واسْتَسْخَرَ. بِهِ ومِنْهُ: ٹھٹھا کرنا۔ تم کہتے ہو"اَنَا اَقُوْلُ هٰذَا ولاَ اَسْخَرُ" میں اس کو کہتا ہوں اور ہنسی نہیں کرتا ہوں۔ یعنی بالکل سچی بات کہہ رہا ہوں۔
السُخْرَة: جس سے ٹھٹھا کیا جائے۔ بیگار۔ بیگاری(...... والسُخْرِيَّةُ) ٹھٹھا۔
المَسْخَرَة: وہ جس سے ٹھٹھا کیا جائے۔ (لغت عامہ)
سَخِطَ (س) سَخَطًا. الرَجُلَ وعَلَيْهِ: ...... غضبناک ہونا ...... الشَیْ: ناپسند کرنا۔
اَسْخَطَهُ: غضبناک کرنا۔
تَسَخَّطَهُ: ناراض ہو کر غضبناک ہونا اور ناپسند کرنا ...... العَطَاءَ: کم سمجھنا۔
السُخْط والسُخُط والسَخَط: ناراضی اور بقول بعض بڑے لوگوں کی ناراضی۔
المَسْخُوْط: مفع۔ ناپسندیدہ۔
المَسْخَط والمَسْخَطَة: سبب ناراضی۔ ج مَسَاخِط.
سَخُفَ (ک) سُخْفًا وسَخَافَةً: کمزور عقل والا ہونا۔ سَخُفَ الغَزْلُ: باریک ہونا ...... السِقَاءُ: کمزور ہونا۔
سَخَّفَهُ: کم عقل قرار دینا۔
سَاخَفَهُ: بے وقوفی میں مدد دینا۔
السُخْفَة والسَخْفَة: لاغری۔ کمزوری۔ کم عقلی۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مِنْ سُخْفَةِ عَقْلِكَ" یہ تمہاری کم عقلی کی وجہ سے ہے۔
السَخْف: تنگ گزارہ کی زندگی (.. والسُخْف): کم عقلی۔
السَخِيْف: کم عقل۔ ثَوْبٌ سَخِيْفٌ: باریک جھرجھرا کپڑا۔ رَجُلٌ سَخِيْفٌ: کمزور عقل والا مرد۔ سَخِيْفُ العَقْلِ: ناقص عقل والا۔ رَاْیٌ سَخِيْفٌ: کمزور رائے۔ سَحَابٌ سُخِيْفٌ: پتلا بادل۔
السَخَافَة: مص۔ ہر چیز کی کمزوری۔
اَرْضٌ (مُسْخِفَة): کم گھاس والی زمین۔
سَخَلَه (ف) سَخْلاً: صاف کرنا۔ چھانٹ دینا۔ سَخَلَ الشَیْءَ: فریب سے لینا۔
سَخَّلَه: عیب لگانا۔ کمزور کرنا۔
اَسْخَلَ. الاَمْرَ: پیچھے کرنا۔
السَخِل: کمزور ...... مِنَ القَوْمِ: رذیل۔ ج سُخُل وسُخَّال.
السَخْلَة: بکری کا بچہ۔ ج سَخْل وسِخَال وسُخْلاَن وسِخَلَة.
السُخَالَة: پچھوڑن۔ پھٹکن۔
المَسْخُوْل: فرومایہ۔ ضعیف۔ مجہول اور اسی سے ہے "كَوَاكِبُ مَسْخُوْلَةٌ" یعنی مجہول ستارے۔
سَخُمَ. اللَحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا ...... المَاءَ: پانی گرم کرنا ...... اللّٰه وَجْهَهُ: سیاہ رو کرنا ...... ہ بِصَدْرِہٖ: غضبناک کرنا۔
تَسَخَّمَ. عَلَيْهِ: کینہ رکھنا۔ غضبناک ہونا۔
السَخَم: سیاہی۔
السُخْمَة: سیاہی۔ کینہ۔ غضب۔
السُخَام: کوئلہ۔ ہانڈی کی سیاہی۔ پرندہ کے بازوؤں کے نیچے کے نرم پر۔ لَيْلٌ سُخَامٌ: کالی رات (...... السُخَامِی والسُخَامِيَة): خوشگوار شراب۔
الاَسْخَم: کالا۔ مؤنث سَخْمَاء. ج سُخْم.
السُخَامِیُّ: کالا۔
السَخِيْمَة: کینہ۔ کہا جاتا ہے. سَلَلْتُ سَخِيْمَتَه بِاللُّطْفِ والتَرَضِّیْ" میں نے اس کے کینہ کو لطف و رضامندی سے نکال لیا۔ پاخانہ۔ حدیث میں ہے "مَنْ سَلَّ سَخِيْمَتَهٗ عَلٰی طَرِيْقٍ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰه" جس شخص نے راستہ پر پاخانہ کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ ج سَخَائِم.
المُسَخَّم: مفع۔ کینہ ور۔
سَخَنَ (ن) وسَخِنَ (س) وسَخُنَ (ک) سُخُوْنَةً وسَخَانَةً وسَخْنًا وسُخْنًا وسُخْنَةً: گرم ہونا۔
سَخَنَهُ (ن) سَخْنًا. بِالضَرْبِ: تکلیف دہ طور پر مارنا اور اسی سے ہے "مَا اَسْخَنَ ضَرْبَهٗ" اس کی مار کس قدر تکلیف دہ ہے۔
سَخِنَتْ (س) سَخَنًا وسُخُوْنًا وسُخْنَةً عَيْنُهٗ: آنکھ کا تکلیف سے جل اٹھنا۔
اَسْخَنَ وسَخَّنَ. الشَیْءَ: گرم کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَسْخَنَ عَيْنَهٗ وبِعَيْنِهٖ" یعنی اس نے اسے رلا دیا۔
السَخْن والسَخْنَة والسِخْنَة والسَخَنَة والسِخْنَة والسُخُوْنَة: گرمی۔ بخار۔ کہا جاتا ہے "عَلَيْكَ بِالاَمْرِ عِنْدَ سُخْنَتِهٖ" معاملہ کو اس کے ابتداء ہی میں ٹھنڈا ہونے سے پہلے سنبھال لو۔
السُخْن والسَخْنَان والسُخْنَان والسَخَنَان: گرم۔
مَاءٌ (سَخِيْن): گرم پانی۔ ضَرْبٌ سِخِّيْن: تکلیف دہ مار۔ السِخِّيْن: کدال۔ بیلچہ۔ قصائیوں کی چھری۔ ہل کا دستہ۔ ج سَخَاخِيْن.
السَاخِن: فا۔ گرم۔ ج سُخَّان: مؤنث سَاخِنَة: کہا جاتا ہے "لَيْلَةٌ سَاخِنَةٌ" گرم رات۔
السُخَاخِيْن: گرم۔ کہا جاتا ہے "مَاءٌ سُخَاخِيْن" گرم پانی (کلام عرب میں مفاعیل کا وزن اس کے علاوہ کوئی نہیں۔)
السَخِيْن: ہر وہ چیز جو نہ گرم ہو نہ ٹھنڈی۔
السَخِيْنَة: ایک قسم کا کھانا جو آٹے سے تیار کیا جاتا ہے۔ گرم کھانا۔

التَّسَاخِين: ہانڈیاں۔موزے۔چادر کی
مانند ایک کپڑا جس کو علماء سر پر ڈالتے ہیں۔
(جمع ہے اس کا واحد نہیں اور یا تَسْخَن
یا تَسْخَان: واحد ہے۔)
المِسْخَنَة: ہانڈی۔ج مَسَاخِن.
سَخَا يَسْخُو وسَخِيَ يَسْخَى وسَخُوَ
يَسْخُو سَخًا وسَخَاءً وسَخَاوَةً وسُخُوًّا
وسُخُوَّةً: فیاض ہونا۔سخی ہونا۔کہا جاتا ہے
"سَخِيَتْ نَفْسِي وبِنَفْسِي عَنِ
الشَّيْءِ" یعنی میں نے اسے چھوڑ دیا اور
میرے نفس کا میلان ادھر نہیں ہوا۔
سَخَا النَّارَ يَسْخُوهَا سَخْوًا ويَسْخَاهَا
سَخْوًا وسَخْيًا: راکھ نکال کر آگ جلانا......
القِدْرَ: ہانڈی کے نیچے آگ جلانا......
الرَّجُلُ: حرکت سے سکون اختیار کرنا۔
تَسَاخَى وتَسَخَّى: بتکلف فیاض بننا۔
السَّخَاوَة: فیاضی۔بخشش۔
السَّخَاءَة: ایک قسم کی سبزی۔ج سَخَاء.
السَّخِيُّ: فیاض۔ج أَسْخِيَاء وسُخَوَاء
: مؤنث سَخِيَّة. ج سَخَايَا وسَخِيَّات.
الأَرْضُ (السَّخْوَاء): کشادہ نرم زمین۔ج
سُخَاوِيُّ وسَخَاوٍ.
أَرْضٌ (سَخَاوِيَة) نرم کشادہ زمین۔ج
سَخَاوِيُّ.
مَسْخَى. النَّارِ: وہ جگہ جو ہانڈی کے نیچے
کشادہ کی جائے تا کہ آگ جلنے میں آسانی
ہو۔
المِسْخَاة: چمچی۔آگ کی کریلنی۔
سَدَّ (ن) سَدًّا. الإِنَاءَ: برتن بند کرنا......
الثُّلْمَةَ: رخنہ درست کرنا......البَابَ: دروازہ
بند کرنا۔
سَدَّ (ن ض) سَدًّا وسَدَادًا: درست
ہونا۔کہا جاتا ہے "هُوَ يَسِدُّ فِي قَوْلِهِ" وہ
ٹھیک بات کہتا ہے و "قُلْتُ لَهُ سَدَادًا مِنَ
القَوْلِ وسَدَدًا" میں نے اس سے ٹھیک بات
کہی......الشَّيْءُ: سیدھا ہونا۔
سَدَّدَ. الرُّمْحَ: سیدھا کرنا......ہ: راہ
راست کی طرف رہنمائی کرنا۔
أَسَدَّ. الشَّيْءُ: سیدھا ہونا......الرَّجُلُ: راہ
راست کو پہنچنا یا طلب کرنا۔
تَسَدَّدَ: سیدھا ہونا......الشَّيْءُ: درست ہونا۔
اِنْسَدَّ واسْتَدَّ اِنْسِدَادًا واسْتِدَادًا: بند
ہونا۔
اِسْتَدَّ. الشَّيْءُ: درست ہونا۔
السَّدُّ والسُّدُّ ج أَسْدَاد: دو چیزوں کے
درمیان آڑ۔پہاڑ۔کہا جاتا ہے "ضُرِبَتْ
عَلَيْهِ الأَرْضُ بِالأَسْدَادِ" یعنی اس کے اوپر
راستے بند ہو گئے۔والسَّدُّ ج أَسِدَّة: عیب
مثل اندھے پن کے۔والسُّدُّ. ج
سُدُود: کالا بادل جس نے افق کو گھیر لیا ہو
اور کہا جاتا ہے "جَرَادٌ سُدٌّ" یعنی ٹڈی دل۔
والسُّدُّ. ج سِدَدَة: وادی جس میں پتھر اور
چٹان ہوں اور پانی اس میں مدت تک
رہے۔وادی۔مَسَايِلُ.
كَلَامٌ (سَدٌّ) صحیح و درست کلام۔
السِّدَد: مص۔درستی۔جو درست ہو۔
السَّدَاد: مص۔درستی و راستی۔ہدایت۔
السِّدَاد: ڈھکنا۔دودھ جو تھن کے سوراخ
میں خشک ہو جائے اور دودھ کی نالی کو بند کر
دے۔
السِّدَادَة: ڈھکنا۔
السُّدَاد: ناک کی بیماری جس کی وجہ سے
سانس لینی دشوار ہو۔
رَجُلٌ (سَدَّاد): راہ راست پر رہنے والا
مرد۔
السُّدَّة: دروازہ۔برآمدہ۔بیٹھنے کی جگہ جیسے
منبر۔ناک کی بیماری جس کی وجہ سے سانس
لینی دشوار ہو۔ج سُدَد.
عَيْنٌ (سَادَّة): اچھی طرح نہ دیکھ سکنے والی
آنکھ۔ج سُدَد.
الأَسَدُّ. ج سُدٌّ (السَّدِيد): ٹھیک
درست۔حق کا قصد کرنے والا۔
المَسَدُّ: بند کرنے کی جگہ۔کہا جاتا ہے "سَدَّ
مَسَدَّهُ" یعنی قائم مقام۔
سَدَجَ (ن) سَدْجًا. بِالشَّيْءِ: گمان کرنا۔
(......وتَسَدَّجَ): جھوٹ بولنا۔جھوٹی باتیں
گھڑنا۔صفت (سَدَّاج)
اِنْسَدَجَ: اوندھا گرنا۔
سَدَحَهُ (ف) سَدْحًا: ذبح کر کے زمین پر
پھیلانا۔پچھاڑنا......النَّاقَةَ: اونٹنی کو
بٹھانا......القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔سَدَحَ
بِالمَكَانِ: اقامت کرنا (سَدَّحَهُ
وسَدَّحه) قتل کرنا۔
اِنْسَدَحَ: چت لیٹ کر ٹانگیں پھیلانا۔
السَّادِحُ: فا۔مالدار۔صاحب فراخی و
ارزانی۔مؤنث سَادِحَة. السَّادِحَة: گھٹا
ٹوپ بادل۔
السَّدِيحُ والمَسْدُوحُ: چت لیٹا ہوا۔
اِنْسَدَحَ: پھیلنا۔
سَدَرَ (ن ض) سَدْرًا وسُدُورًا.
الشَّعْرَ: بال لٹکانا......الثَّوْبَ: کپڑا اچھاڑنا۔
لمبا لٹکانا۔
......الرَّجُلُ فِي البِلَادِ: جا کر واپس نہ آنا۔
سَدِرَ (س) سَدَرًا وسَدَارَةً: حیران ہونا۔
لاپروا ہونا......البَعِيرُ: شدت گرمی کی وجہ
سے چندھیا جانا۔صفت (سَادِرٌ) کہا جاتا ہے
"تَكَلَّمَ سَادِرًا" اس نے بغیر تحقیق کے گفتگو
کی۔
اِنْسَدَرَ. الشَّعْرُ: بال لٹکنا اور کہا جاتا ہے
"اِنْسَدَرَ يَرْكُضُ: وہ آہستہ دوڑا۔نیچے اترنا
اور ہمیشہ چلنا۔
تَسَدَّرَ. بِثَوْبِهِ: اوڑھ لینا۔
السِّدْرُ: بیر کا درخت۔ج سُدُور.
السِّدْرَة: بیر کا درخت۔ج سِدْرَات.
وسِدِرَات وسِدَرَات وسِدَر. وسِدْرَةُ
المُنْتَهَى: ساتویں آسمان میں عرش اعظم کی
داہنی جانب بیر کا درخت جو لوگوں کے اعمال
کے لئے منتہا ہے اور ملائکہ وغیرہ کے علم کی
انتہا وہیں تک ہے۔
السَّدِرُ: حیران۔سمندر۔نَاقَةٌ سَدِرَةٌ: بوڑھی
اونٹنی۔

السِدَار: پردہ کی مانند جو خیمہ کے عرض میں لگایا جاتا ہے۔
السَّدَّار: بیر کے پتوں کا بیچنے والا۔
السَّدِیْر: تازہ گھاس۔ حیرہ کے اطراف میں ایک دریا کا نام۔ شاہ نعمان کے ایک محل کا نام۔ یمن میں ایک جگہ کا نام جہاں سے یمنی چادریں آتی تھیں۔ سَدِیْرُ النَّخلِ: وہ جگہ جہاں درخت خرما بہت سے ہوں۔
الاَسْدَرَان: آنکھ کی دو رگیں۔ دونوں مونڈھے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ یَضْرِبُ اَسْدَرَیْہِ" وہ بے حصول مقصود خالی ہاتھ آیا۔
سَدَسَ (ض) سَدْسًا. القَوْمَ: چھٹا ہونا۔
سَدَسَ (ن) سَدْسًا. القَوْمَ: چھٹا حصہ لینا۔
سدّسَ. الشَّیْءَ: چھ پہل بنانا۔
اَسْدَسَ. القَوْمُ: چھ ہونا۔ چھٹے روز گھاٹ پر آنے والے اونٹوں والا ہونا...... البَعِیْرُ: آٹھویں سال میں دانت گرانا۔
السِدْس: اونٹ کے لئے چھٹے روز پانی پینے کی باری۔ ست کی اصل سدس ہے۔
السُدْس والسُدُس: چھٹا حصہ۔ ج اَسْدَاس اور کہا جاتا ہے "هُوَ یَضْرِبُ اَخْمَاسًا لِاَسْدَاس: وہ مکر و فریب کی کوشش کرتا ہے۔
السَّدَس: آٹھویں سال کی عمر کا اونٹ۔
السَّادَاس: فا۔ چھٹا۔ مؤنث سَادِسَة.
السُدَاسِیّ: چھ سے مرکب۔ چھ حرفوں والا کلمہ جیسے زنجبیل۔ کہا جاتا ہے جَاءُوْا (سُدَاس) وہ لوگ چھ چھ ہو کر آئے اور یہ کلمہ عدل اور وصفیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔
السُّدُوْس والسَّدُوْس: سبز رنگ کی چادر۔
السُّدُوْس: چراغ کی سیاہی۔
السَّدِیْس: چھٹا حصہ۔ ج سُدُس: چھ سے مرکب۔ آٹھویں سال کی عمر کا اونٹ۔ چھ سال والی بکری۔
المُسَدَّس: شش پہل۔ وہ سطح جو چھ باہم برابر ضلعوں سے گھری ہو۔

المُسَدَّس: ریوالور جس میں چھ کارتوس ہوتے ہیں۔
سَدَعَہٗ (ف) سَدْعًا: ذبح کر کے پھیلانا...... الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: ٹکرانا۔
سُدِعَ: رنج و اذیت پہنچایا جانا۔
السَّدْعَة: رنج و اذیت۔
المِسْدَع: اپنے ارادہ پر چلنے والا۔ ہادی رہنما۔
سَدَفَ (ض) سَدْفًا. القَوْمُ: تاریکی میں داخل ہونا...... الحِجَابَ: پردہ لٹکانا۔ صفت مفعولی (مَسْدُوْف)
اَسْدَفَ: سونا۔ بھوک یا بڑھاپے کی وجہ سے نگاہ کا دھندلا ہونا...... القَوْمُ: تاریکی میں داخل ہونا...... اللَّیْلُ: تاریک ہونا۔ صفت (اَسْدَف) مؤنث سَدْفَاءُ ج سُدْف......
الفَجْرُ: روشن ہونا...... السِّتْرَ: پردہ اٹھانا...... المَرْأَةُ القِنَاعَ: برقعہ ڈالنا۔ اَسْدَفَ عَنْ كَذَا: الگ ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَسْدِفِ البَابَ" یعنی دروازہ کھول دو یا دروازہ سے ہٹ جاؤ تاکہ گھر میں روشنی ہو سکے۔
سَدَّفَہٗ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
السَّدَف: تاریکی۔ روشنی (ضد) بھیڑ۔ ج اَسْدَاف.
السَّدْف: وجود جو دور سے دکھائی دے۔ ج سُدُوْف.
السَّدْفَة والسُّدْفَة: تاریکی۔ روشنی (ضد) السُّدْفَة: دروازہ۔ دروازے کا چھجہ جو اس کو بارش سے بچائے۔
السَّدِیْف: کوہان کی چربی کا ایک ٹکڑا۔ ج سِدَاف. وسَدَائِف.
السِدَافَة: پردہ۔
السَّدَق والسَّوْذَق سذق وسوذق کی تصحیف ہے۔
سَدِکَ (س) سَدْکًا وسَدَکًا. بِالاَمْرِ: لازم ہونا۔ چمٹنا۔ صفت (سَدِکٌ بِہٖ: کہا جاتا ہے "هُوَ سَدِکٌ بِالرُّمْحِ" بہت نیزہ مارنے والا ہے۔

سَدَلَ (ن ض) سَدْلاً وسَدَّلَ. الشَّعْرَ اَوِ الثَّوْبَ: بال یا کپڑا لٹکانا۔ سَدَلَ الثَّوْبَ: کپڑا اپھاڑنا...... فِی البِلَادِ: جانا۔
سَدِلَ (س) سَدَلاً. خَلْقَةً: جھکاؤ والا ہونا۔
تَسَدَّلَ وانْسَدَلَ: لٹکنا۔
سَوْذَلَ. الرَّجُلُ: لمبی مونچھوں والا ہونا۔
السِدْل: ہار جو سینہ تک لمبی ہو۔
(...... والسُدُل): پردہ۔ ج اَسْدَال وَاَسْدُل وسُدُوْل: کہا جاتا ہے "اَرْخَى اللَّیْلُ سُدُوْلَہٗ" رات نے اپنے پردے لٹکائے یعنی تاریکی چھا گئی۔
السَّدَل: جھکاؤ۔ میلان۔ کہا جاتا ہے "فِیْہِ سَدَلٌ اِلٰى جَانِبٍ" اس کے اندر ایک جانب میلان ہے۔
السَّدِیْل: ہودہ پر جو لٹکایا جائے۔ پالکی وغیرہ کا پردہ۔ ج سُدُل واَسْدَال وسَدَائِل.
شَعْرٌ (مُسَدَّلٌ): بہت لمبے بال۔
السَّوْذَل: مونچھ۔
سَدَمَ (ن) سَدْمًا. البَابَ: دروازہ بند کرنا۔ بھیڑنا۔
سَدِمَ (س) سَدَمًا: ندامت کے ساتھ غمگین ہونا۔ غم کے ساتھ غضبناک ہونا...... بِالشَّیْءِ: بہت خواہش مند ہونا۔ حریص ہونا...... المَاءُ: پانی کا بہت دنوں کی وجہ سے متغیر ہونا اور کائی سے ڈھک جانا۔
سَدَّمَ. المَاءَ طُوْلُ عَهْدِہٖ: متغیر کر دینا۔ مَاءٌ (سَدَمٌ وسَدُمٌ وسِدَمٌ وسُدُمٌ) کائی سے ڈھکا ہوا یا زیادہ دنوں کی وجہ سے متغیر پانی جمع کے لئے کہا جاتا ہے۔ مِیَاہٌ سُدُمٌ واَسْدَامٌ وسِدَامٌ. رَجُلٌ سَدِمٌ: غضبناک مرد۔
السَّدَم: ندامت کے ساتھ غم۔ غم کے ساتھ غصہ۔
السَّدْمَان: ندامت کے ساتھ غمگین۔ غم کے ساتھ غضبناک۔ کہا جاتا ہے "هُوَ سَدْمَانُ نَدْمَانُ".

السَّدِيْم: کرہ آسمانی پر مدھم دکھائی دینے والے ستارے۔ اَلسَّدِیْمُ: تیز تلوار یا اس کی دھار۔

السَّدِیْم. ج سِدَام: بہت یاد کرنے والا۔ ج سُدُم: گہرا یا باریک گہرا۔

سَدَن (ن ض) سَدْنًا وسِدَانَةً: کعبہ یا بت خانہ کی خدمت کرنا۔ دربان ہونا۔ صفت (سَادِن) ج سَدَنَة: کہا جاتا ہے "هُوَ سَادِنُ فُلَانٍ و آذِنُـــــه" یعنی فلاں کا دربان ہے۔

سَدَنَ السِتْرَ: پردہ لٹکانا۔

السِّدْن والسَّدَن. ج اَسْــدَان. و(السدران): پردہ۔

سِدَانَةُ. الكَعْبَةِ: کعبہ کی خدمت۔

السَّدِيْن: چربی۔ اون۔ خون۔ پردہ۔

السَّدَان: نہالی (صحیح لفظ سدان: ہے)

سَدَا يَسْدُ وسَدْوًا. بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّيْئِ: کسی چیز کی طرف سے ہاتھ بڑھانا...... الصَّبِيُّ بِالجَوْزِ: اخروٹ سے کھیلنا۔ سَدَتِ النَّاقَةُ فِی المَشْیِ: کشادہ قدم رکھنا اور کہا جاتا ہے "سَدَا سَدْوَهٗ" اس نے اس کے جیسا قصد کیا اور اس کی پیروی کی۔

اَسْدَى اِسْدَاءً. النَّخْلُ: غلافِ خرما کا ڈھیلا پڑنا۔

اِسْتَدَى اِسْتِدَاءً. بِيَدِهٖ: ہاتھ بڑھانا...... الصَّبِيُّ بِالجَوْزِ: اخروٹ سے کھیلنا...... الفَرَسُ: پسینہ والا ہونا۔

السَّادِی: ف۔ چھٹا۔ مؤنث سَادِيَةٌ. ج سَوَاد. النُّوْقُ السَّوَادِی: کشادہ قدم رکھنے والی اونٹنیاں۔

سَدِیَ يَسْدَیٰ سِدًى. البُسْرُ: غلافِ خرما کا ڈھیلا پڑنا۔ صفت (سَدٍ)...... الأَرْضُ: زمین کا بہت نمناک ہونا...... اللَّيْلَةُ: بہت شبنم والی ہونا۔ صفت (سَدِيَةٌ)......

سَدَیٰ يَسْدِی سَدْيًا. الثَّوْبَ: تانا تننا۔

سَدَّیٰ. الثَّوْبَ (تَسْدِيَةً): تانا تننا۔

...... اِلَيْهِ: احسان کرنا...... مَعْرُوْفًا: بھلائی کرنا۔

...... الأَرْضَ: نمناک کرنا۔

اَسْدَی اِسْدَاءً. الثَّوْبَ: تانا تننا۔ کہا جاتا ہے "اَلْحِمْ مَا اَسْدَيْتَ" یعنی جس احسان کو تم نے شروع کیا ہے اسے پورا کرو...... اِلَيْهِ: احسان کرنا...... الأَرْضَ: نمناک کرنا...... بینهما: اصلاح کرنا...... الأَمْرَ: بیکار چھوڑنا۔

تَسَدّٰی تَسَدِّيًا. الشَّيْئَ: سوار ہونا۔ چڑھنا۔ اوپر سے پکڑنا...... الثَّوْبَ: تانا تننا۔

السَّدَیٰ: تانا۔ ج اَسْدِيَة: نمی۔ شبنم۔ شہد۔ بھلائی (...... والسَّدَاء): سبز کچی کھجور۔

السَّدَاة. مِنَ الثَّوْبِ: تانا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَنْتَ بِلُحْمَةٍ وَلَا سَدَاةٍ" یعنی تم سے نہ کچھ نفع ہے نہ نقصان۔

اِبِلٌ (سُدًى وسَدًى): بےکار چھوڑے ہوئے اونٹ (واحد و جمع کے لئے) کہا جاتا ہے "ذَهَبَ كَلَامُهٗ سُدًى" اس کی گفتگو لغو بیکار گئی۔

الأَسْدِيُّ والأُسْدِيُّ: وہ کپڑا جس کا تانا کیا گیا ہو۔

المِسْدَاة: تانا تننے کا آلہ۔

السَّذَاب: ایک بدبودار پودہ جس کے پتے صعتر کی طرح ہوتے ہیں۔

السُّذْبَة: ایک قسم کا برتن۔

السَّاذَج: سادہ کا معرب۔ ایک قسم کی گھاس جو بغیر جڑ کے پانی کے اوپر پھیلتی ہے۔ تیز بات۔

السَّذَاجَة: سادگی۔

السَّذَق: سدہ کا معرب۔ ایرانیوں کا ایک جشن ہے جس میں رات کے وقت صحرا و بیابان میں آگ جلایا کرتے تھے۔

السَّوْذَق السَّوْذَاق والسَّيْذَقَان والسَّيْذُقَان: کنگن۔ شکرا۔ السَّوْذَق: زنجیر کا حلقہ۔

السَّوْذَقِيُّ: چست۔ چالاک۔ متکبر۔

السُّذَانِق والسَّوْذَنِيْق والسَّوْذَانِق: شکرا۔

سَرَّهٗ (ن) سُرُوْرًا ومَسَرَّةً وسُرًّا وسُرًّى وتَسِرَّةً: خوش کرنا۔

سَرَّهٗ (ن) سَــرًّا: ناف میں نیزہ مارا۔ الصَّبِيَّ: بچے کا نال کاٹنا...... فُلَانًا: پھولوں کا گلدستہ دے کر مبارک باد دینا۔

سَرَّ (س) سَرًّا: ناف میں درد ہونا۔

سُـــرَّ سُـــرُوْرًا: خوش ہونا۔ صفت (مَسْرُوْرٌ)...... الصَّبِيُّ: ولادت کے وقت نال کاٹا جانا۔

اَسَرَّهٗ اِسْرَارًا: خوش کرنا۔ اَسَرَّ السِرَّ: بھید چھپانا۔ بھید ظاہر کرنا (ضد)...... اِلَيْهِ بِكَذَا: چپکے سے بیان کرنا...... اِلَيْــهِ المَــوَدَّةَ وبِالمَوَدَّةِ: اپنی دوستی کو چھپانا۔

سَرَّرَهٗ: خوش کرنا۔ سَرَّرَهٗ سَرِيَّةً: لونڈی سے شادی کرانا۔ اس میں لغت سَرَّاه: بھی ہے۔

سَــارَّهٗ: پوشیدہ بات کرنا۔ کان میں بات کرنا۔

تَسَـــرَّرَ: لونڈی بنانا۔ ایک لغت اس میں تَسَرّٰی: بھی ہے جیسے تَظَنَّنَ: میں تظنّیٰ......

الثَّوْبُ: کپڑے کا پھٹنا۔

تَسَــارَّ. القَوْمُ: باہم سرگوشی کرنا اور ایک دوسرے کے بھید پر مطلع ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَسَارَّ زَيْدٌ اِلٰى مَاتَكْرَهُ" یعنی جس سے تم کو نفرت ہے زید کو اس سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔

اِسْتَسَرَّ اِسْتِسْرَارًا: لونڈی کو ہم خوابی کے لئے مخصوص کرنا...... عَنْهُ: چھپنا...... القَمَرُ: چاند کا ایک دو راتیں پوشیدہ رہنا (یہ سرار سے ماخوذ ہے)...... الشَّــيْئُ: چھپانے میں مبالغہ کرنا...... الرَّجُلُ: خوش ہونا...... الرَّجُلُ: اپنے بھید کو کسی سے ظاہر کرنا۔

السَّرُّ: مص۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ بَرٌّ سَرٌّ" نیکی کر کے خوش ہونے والا مرد اور اسی طرح "قَوْمٌ بَرُّوْنَ سَرُّوْنَ" نیکی کر کے خوش ہونے والے لوگ۔

السِرُّ: ج اَسْرَار: بھید۔ راز۔ کہا جاتا ہے "صُدُوْرُ الأَحْرَارِ قُبُوْرُ الأَسْرَارِ: احرار کے سینے بھید کے لئے قبر ہیں۔ و "رَجُـــل

سِرِّیٌّ" کاموں کو پوشیدہ طور پر کرنے والا مرد۔ و "فُلَانٌ سِرُّ هٰذَا الْاَمْرِ فلان" اس امر کا جاننے والا ہے۔ السِّرُّ: طریقہ۔ وسط۔ وادی کا درمیان۔ خالص چیز۔ عمدہ و افضل چیز۔ پاک و عمدہ زمین۔ قمری مہینہ کی پہلی رات یا آخری رات یا درمیان مہینہ۔ اصل ہر چیز کا جوف و مغز۔ ج اَسِرَّةٌ: جیسے قِن کی جمع اَقِنَّةٌ.

السِّرُّ والسُّرُّ: ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط۔ ج اَسْرَار: جج اَسَارِيْرُ. الْاَسَارِيْرُ: چہرہ کی خوبیاں۔

السُّرُّ: نال جس کو دائی جنائی ولادت کے وقت بچہ کی ناف سے کاٹتی ہے۔ ج اَسِرَّةٌ اور سُرٌّ کا اطلاق سرور کے معنی پر بھی ہوتا ہے۔

السَّرَرُ والسُّرَرُ: ہتھیلی اور پیشانی کے خطوط۔ ناف کا وہ حصہ جس کو دائی جنائی کے وقت کاٹتی ہے۔ السَّرَرُ: قمری مہینے کی آخری رات۔ کسی چیز کا کھوکھلا ہونا۔

السُّرَّةُ: گلدستہ۔

السُّرَّةُ: نال جس کے ذریعہ سے جنین کے پیٹ میں غذا پہنچتی ہے۔ ناف۔ ج سُرَّات وسُرَر سُرَّةُ الْوَادِي: وادی کا درمیان یا وادی کی بہترین جگہ۔ سُرَّةُ الْبَلَدِ: وسط شہر۔ سُرَّةُ الْحَوْضِ: حوض کی تہ میں پانی ٹھہرنے کی جگہ۔ سُرَّةُ الْفَرَسِ: ایک ستارہ۔

اِمْرَاَةٌ سُرَّةٌ: لوگوں کو خوش کرنے والی عورت۔

السُّرُوْرُ: خوشی۔ تازبو کی شاخیں۔

السَّرِيْرُ: تخت۔ عموماً تخت شاہی کے لئے بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "زَالَ عَنْ سَرِيْرِهٖ" یعنی اس کی عزت جاتی رہی۔ خواب گاہ۔ گردن اور سر کے ملنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبُوْا اَسِرَّةَ رُؤُوْسِهِمْ" انہوں نے ان کی گردن میں سر کے ملنے کی جگہ پر مارا۔ نعمت۔ فراخی زندگانی۔ ٹیلہ پر کی ریت۔ ج اَسِرَّةٌ وسُرُرٌ.

السَّرِيْرَةُ: بھید۔ راز۔ وہ امر جس کو پوشیدہ رکھا جائے۔ نیت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ طَيِّبُ السَّرِيْرَةِ" وہ پاک دل صاف نیت والا ہے۔ ج سَرَائِرُ.

السُّرِّيَّةُ: لونڈی جو ہم خوابی کے لئے مخصوص کی جائے۔ ج سَرَارِيُّ: اغلب یہی ہے کہ اس کا اشتقاق سِرٌّ سے ہے اور بعضوں کے نزدیک سرور سے ہے۔

السِّرِّيْرُ: بھائیوں سے اچھا سلوک کرنے والا اور ان کو خوش رکھنے والا۔

السَّرَّاءُ: خوشی۔ خوش حالی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صَدِيْقٌ لَهُمْ فِي السَّرَّاءِ والضَّرَّاءِ" وہ ان لوگوں کا خوش حالی و بدحالی میں دوست ہے۔ سنگریزہ والی زمین۔ اَرْضٌ سَرَّاءُ: عمدہ زمین۔ السَّرَّاءُ: مجوف نالی۔

السِّرَارُ: ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط۔ لکیریں۔ ج اَسِرَّةٌ. السِّرَارُ: قمری مہینے کی آخری رات۔

السَّرَارُ: خالص نسب۔ سَرَارُ الشَّهْرِ: قمری مہینے کی آخری رات۔ سَرَارُ الْوَادِي: وادی کی عمدہ جگہ۔

السَّرَارَةُ: خالص۔ نسب۔ وادی کا درمیان۔ سَرَارَةُ الشَّيْءِ: عمدہ خالص۔ ج سَرَار.

السَّرَارَةُ: وہ خالص ہے جس کا خالص ہونا ظاہر ہے۔ و "هُوَ فِي سَرَارَةٍ مِنْ عَيْشِهٖ": وہ اچھی زندگی میں ہے۔

السَّارُوْرَاءُ: خوشی و خوش حالی۔

الْاَسَرُّ: کھوکھلا چقماق...... مِنَ الرِّجَالِ: اجنبی۔ زیادہ موٹا۔

الْمَسَرَّةُ: مص۔ خوشی۔ تازبو کی شاخیں۔ ج مَسَار.

الْمِسَرَّةُ: ایک جوف دار آلہ جس کو سننے والے کے کان میں لگا کر بات کرتے ہیں۔

الْمَسْرُوْرُ: خوش۔ مؤنث مَسْرُوْرَةٌ.

سَرَأَتْ (ف) سَرْأً وسَرَّأَتْ تَسْرِئَةً الْجَرَادَةُ او السَّمَكَةُ او الضَّبَّةُ: ٹڈی یا مچھلی یا گوہ کا انڈا دینا...... الْمَرْاَةُ: بہت اولاد والی ہونا۔

اَسْرَأَتِ السَّمَكَةُ: انڈے دینے والی ہونا۔

السَّرْءُ والسِّرْءُ والسَّرْاَةُ والسِّرْاَةُ: ٹڈی، مچھلی، گوہ وغیرہ کا انڈا۔

السَّرُوْءُ. مِنَ السَّمَكِ ونَحْوِهَا: بہت انڈے والی۔ ج سُرُوْءٌ وسُرًا.

اَرْضٌ (مَسْرُوْءَةٌ): ٹڈیوں والی زمین۔

سَرَبَ (ن) سُرُوْبًا. الْمَاءُ: پانی کا جاری ہونا...... الرَّجُلُ: گھستے چلے جانا۔

الْاِبِلُ: چرنے کے لئے جانا (...... سَرَبًا) الْقِرْبَةَ: مشک سینا۔

سَرِبَ (س) سَرَبًا. الْاِنَاءُ: برتن ٹپکنا...... الْمَاءُ مِنَ الْاِنَاءِ: برتن سے پانی کا بہنا۔

سُرِبَ: ناک کے نتھنوں میں چاندی کا دھواں پہنچنے سے گھٹن لاحق ہونا۔ صفت مَسْرُوْب.

سَرَّبَ. الْاِبِلَ: گروہ گروہ بھیجنا۔

اِلَيَّ الْاَشْيَاءَ: ایک کے بعد ایک دینا......

الْحَافِرُ: دائیں بائیں کھودنا......

الْقِرْبَةَ: مشک میں پانی ڈالنا (...... واَسْرَبَ) الْمَاءَ مِنَ الْاِنَاءِ: برتن سے پانی بہانا۔

تَسَرَّبَ. مِنَ الْمَاءِ: پانی سے بھر جانا۔

...... الْوَحْشُ فِي خُجْرِهٖ: وحشی جانور کا اپنے سوراخ میں داخل ہونا۔

اِنْسَرَبَ: سوراخ میں داخل ہونا۔

...... الْمَاءُ مِنَ الْاِنَاءِ: برتن سے پانی بہنا۔

السَّرْبُ: مص۔ جانور۔ جانب۔ سینہ۔ راستہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُخَلَّى السَّرْبِ" فلاں پر کوئی تنگی نہیں کی گئی ہے۔ "دَخَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ" اس کا راستہ چھوڑ دو۔

السِّرْبُ: ہرنوں کا گلہ۔ پرندوں کی ڈار۔ عورتوں کی جماعت۔ کھجور کے درختوں کا جھنڈ۔ راستہ۔ دل۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَاسِعُ السِّرْبِ" فلاں کشادہ دل ہے۔ ج اَسْرَاب.

السَّرَبُ: وحشی جانور کا سوراخ۔ تہ خانہ۔ نالی جس سے پانی آئے۔ مشک سے بہنے والا پانی اور کہا جاتا ہے "طَرِيْقٌ سَرَبٌ" چلتا ہوا راستہ۔ ج اَسْرَاب.

السَّرِب: بہنے والا پانی۔ مَزَادَةٌ سَرِبَةٌ: بہنے والی مشک۔

السَّرْبَة: قریب کا سفر۔ مشک کی سیون۔

السُّرْبَة: ہرن، اونٹ وغیرہ کا ریوڑ۔ طریقہ۔ انگور کی بیل کی قطار۔ کھجور کے درختوں کا جھنڈ۔ سینہ کے درمیان میں پیٹ تک کے بال۔ ج سُرَب.

السَّرَاب: وہ ریگستانی ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی جیسا عکس نظر آتا ہے اور اس میں مکانوں اور درختوں کا سایہ عکس کی طرح معلوم ہوتا ہے جھوٹ اور مکروفریب کے لئے اس سے مثال دی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَخْدَعُ مِنَ السَّرَابِ" وہ سراب سے زیادہ فریبی ہے۔

السَّارِب: فا۔ کھلم کھلا ظاہر۔ ظَبْيَةٌ سَارِبَةٌ: چراگاہ میں جانے والی ہرن (والسَّرُوْب) سیدھا جانے والا۔

والمَسْرَب. ج مَسَارِب: جانے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "لِلْوَحْشِ وَالنَّعَمِ مَسَارِبُ وَمَسَارِحُ" وحشی جانوروں اور چوپاؤں کے لئے چلنے پھرنے کی جگہیں ہیں۔ مَسْرَبَ المَاءِ: پانی بہنے کی جگہ۔

المَسْرَبَة والمَسْرُبَة: چراگاہ۔ سینہ کے درمیان میں پیٹ تک کے بال۔ آنسو نکلنے کی جگہ۔ دبر۔ ج مَسَارِبُ.

المُنْسَرِب: بہت لمبا۔ تیز بہنے والا پانی۔

سَرْبَخ. الرَّجُلُ: خفیف وسبک ہونا۔ آہستہ چلنا۔ دوپہر میں چلنا۔

السَّرْبَخ: کشادہ زمین جس میں آدمی گم ہو جائے۔

قَفْر (سِرْبَاخٌ ومُسَرْبَخٌ): بیابان دور دراز جس میں آدمی گم ہو جائے۔

سَرْبَلَهُ: کرتا پہنانا۔

تَسَرْبَلَ. بِالسِّرْبَال: کرتا پہنانا۔

السِّرْبَال: کرتا یا ہر وہ لباس جو پہنا جائے۔ ج سَرَابِيل.

سَرَجَ (ن) سَرْجًا: جھوٹ بولنا...... المَرْأَةُ شَعْرَهَا: چوٹی بنانا۔

سَرِجَ (س) سَرَجًا: جھوٹ بولنا۔ خوبصورت چہرہ والا ہونا۔

سَرَّجَ. الشَّيْءَ: خوبصورت بنانا۔ سَرَّجَهُ اللّٰه: توفیق دینا۔ سَرَّجَ الشَّعْرَ: چوٹی بنانا...... الحَدِيْثَ: گھڑنا۔ کہا جاتا ہے "سَرَّجَ عَلَيَّ اُسْرُوْجَةً" اس نے میرے اوپر جھوٹ گھڑا۔ "وَاِنَّهُ لَيُسَرِّجُ الاَحَادِيْثَ تَسْرِيْجًا": وہ جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ عوام کہتے ہیں "سَرَّجَ الثَّوْبَ": اس نے دور دور سلائی کی اور صحیح شَرَّجَهُ: شین معجمہ سے ہے۔

اَسْرَجَ. الفَرَسَ: گھوڑے پر زین کسنا۔ ...... السِّرَاجَ: چراغ روشن کرنا۔

تَسَرَّجَ. عَلَيْهِ: جھوٹا گمان کرنا۔

السَّرْج: زین۔ ج سُرُوْج.

السِّرَاج: چراغ۔ ج سُرُج. سِرَاجُ اللَّيْلِ: جگنو۔

السِّيْرَج: تل کا تیل۔ اس کو شیرج بھی کہا جاتا ہے۔

السَّرَّاج: جھوٹا۔ زین ساز (السِّرَاجَةُ): زین سازی کا پیشہ۔

السُّرَيْجِيَّات: سریج لوہار کی طرف منسوب تلواریں۔

المَسْرَجَة: چراغ دان۔ ج مَسَارِج.

المِسْرَجَة: چراغ۔ ج مَسَارِج.

السَّرْجَم: لمبے قد والا۔

السِّرْجِن والسِّرْجِيْن والسِّرْجُوْن: گوبر۔

سَرَحَتْ (ف) سَرْحًا وسُرُوْحًا. المَوَاشِي: جانوروں کا چرنے کے لئے جانا۔ ...... السَّيْلُ: سیلاب کا آہستہ بہنا (...... سَرْحًا) المَوَاشِيَ: جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑنا۔ سَرَّحَهُ: بھیجنا۔ سَرَحَ مَا فِي صَدْرِهِ: دل کی بات ظاہر کر دینا۔

سَرِحَ (س) سَرَحًا. الرَّجُلُ: کسی کا اپنے امور کے لئے نکلنا۔

سَرَّحَ. المَوَاشِيَ: جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑنا...... القَوْمَ: آزاد کرنا، چھوڑ دینا ...... الزَّوْجَةَ: طلاق دینا۔ اسم (السَّرَاح) ہے۔ اِلَيْهِ رَسُوْلاً: پیغامبر بھیجنا۔ ...... الاَمْرَ: آسان کر دینا۔ ...... اللّٰهُ فُلاَنًا لِلْخَيْرِ: بھلائی کی توفیق دینا۔ ...... الشَّعْرَ: کنگھا کرنا...... عنه: کشادگی کر دینا۔

اِنْسَرَحَتِ. الدَّابَّةُ: جانور کا نرم ہونا اور تیز چلنا...... الرَّجُلُ: چت لیٹنا اور ٹانگیں کشادہ کرنا۔ ننگا ہونا۔

تَسَرَّحَ. مِنَ المَكَانِ: نکلنا...... عَنْهُ: کشادگی کیا جانا...... الكَتَّانُ: کتان کے اجزاء کا علیحدہ علیحدہ ہونا۔

السَّرْح: مص۔ جانور۔ گھر کے سامنے کا صحن۔ ہر لمبا درخت۔ بے کانٹوں کا درخت۔ واحد (سَرْحَةٌ) ج سُرُوْح.

السَّرْحَة: جوان گدھی جو ابھی حاملہ نہ ہوئی ہو۔

خَيْلٌ (سُرُحٌ ونَاقَةٌ سُرُحٌ): تیز اور نرم رفتار گھوڑا یا اونٹنی۔ مِشْيَةٌ سُرُحٌ: نرم چال۔ عَطَاءٌ سُرُحٌ: بغیر ٹال مٹول کے فوری بخشش۔

السِّرْحَان: بھیڑیا۔ شیر۔ حوض کا وسط۔ ج سِرَاحٌ وسَرَاحٍ وسَرَاحِيْن. ذَنَبُ السِّرْحَان: فجر کاذب۔

السِّرْحَانَة. سِرْحَان: کا مؤنث۔

السَّرِيْح. مِنَ الاُمُوْرِ: آسان۔ جلدی کیا ہوا۔ جلدی۔ والسَّرِيْحُ مِنَ الخَيْلِ: ننگی پیٹھ کا گھوڑا۔

السَّرِيْحَة: تسمہ جس سے جوتہ وغیرہ سیا جائے۔ کپڑا کا ٹکڑا۔ تنگ زمین کا روشن راستہ۔ ج سَرَائِح.

السَّارِح: فا۔ چرواہا جو اونٹوں کو چرائے۔ جانور۔ مؤنث سَارِحَةٌ اور کہا جاتا ہے "مَالَهُ سَارِحَةٌ وَلاَ رَائِحَةٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔

المَسْرَح. ج مَسَارِح و(المَسْرَحَة)

: کنگھی۔ بال یا کتاں وغیرہ کے جدا جدا کرنے کا اوزار۔

المَسْرَح: چراگاہ۔ ج مَسَارِح.

اَلْمَسْرَحُ: وہ جگہ جہاں کہانیوں کو ڈراموں میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کو المرسح پڑھنا غلط ہے۔

المُنْسَرِح: اوزانِ شعر کا ایک وزن

(.....السِّرْيَاح) مِنَ الخَيْلِ: تیز رفتار گھوڑا۔ رَجُلٌ سِرْيَاحٌ: لمبا مرد۔

السِّرْيَاح: ٹڈی۔

السَّرَاح. تَسْرِيح: کا اسم۔ کہا جاتا ہے "اِفْعَلْهُ فِي سَرَاحٍ وَرَوَاحٍ" یعنی اس کو آسانی سے کرو۔

السُّرْحُوب: گیدڑ۔ لمبا متناسب الاعضا۔ ج سَرَاحِيب.

السِّرْحَال: بھیڑیا۔

سَرَدَ (ن ض) سَرْدًا وسِرَادًا. الجِلْدَ: چمڑے کو سینا..... الشَّيْءَ: کسی چیز میں سوراخ کرنا..... الدِّرْعَ: زرہ بننا..... الحَدِيثَ او القِرَاءَةَ: اچھی طرح بیان کرنا یا پڑھنا..... الصَّوْمَ: پے در پے روزے رکھنا..... الكِتَابَ: جلدی سے پڑھنا۔

سَرِدَ وسَرِدَ (س) سَرَدًا: لگاتار روزے رکھنا۔

سَرَّدَ وَاَسْرَدَ. الاَدِيمَ ونَحْوَهُ: چمڑے وغیرہ میں سوراخ کرنا اور سینا..... النَّخْلُ: درخت خرما کا پانی نہ ملنے سے مرجھانا۔

تَسَرَّدَ. الدُّرُّ: موتیوں کا لڑی میں ترتیب وار ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَسَرَّدَ دَمْعُهُ كَمَا يَتَسَرَّدُ اللُّؤْلُؤُ": اس کے آنسو موتیوں کی طرح ترتیب وار ہیں۔

السَّرْد: مص۔ ہر زرہ اور حلقہ کے لئے اسم ہے۔ کہا جاتا ہے "نُجُومٌ سَرْدٌ".

السَّرَد: مص۔ لگاتار ہونا۔

السَّرَاد: پھل کو پانی نہ ملنے سے پژمردگی۔

السِّرَاد والسَّرِيد والمِسْرَد: ستالی۔

المِسْرَد: زبان۔ دہرا سلا ہوا جوتا۔

السَّارِد: موچی۔

السَّرَّاد: زرہ بنانے والا۔

المَسْرُوْد والمُسَرَّدو المَسْرُوْدَة: زرہ۔

السِّرْدَاب: تہ خانہ۔ ج سَرَادِيب.

سَرْدَحَ: بے کار چھوڑنا۔

السِّرْدَاح والسِّرْدَاحَة: لمبی اونٹنی اور بقول بعض مضبوط پر گوشت اونٹنی۔

السِّرْدَاح: کیلے کے درختوں کا جھنڈ۔ واحد سِرْدَاحَة. اَرْضٌ سِرْدَاحَةٌ: ہموار زمین۔ دور کی زمین۔ ج سَرَادِح وسَرَادِيح.

سَرْدَق. البَيْتَ: پردہ لگانا۔ شامیانہ لگانا۔ خیمہ لگانا۔

السُّرَادِق: شامیانہ۔ خیمہ۔ بلند غبار یا دھواں جو کسی چیز کو محیط ہو۔ ج سُرَادِقَات.

سَرِسَ (س) سَرَسًا: بد خلق ہونا۔ جہالت کے بعد دانا و ہوشیار ہونا۔

السَّرِيس: عقل مند۔ زیرک۔ مقبوضہ چیز کا محافظ۔

سَرْسَرَ. الشَّفْرَةَ: دھار تیز کرنا۔

السُّرْسُوْر: زیرک۔ محبوب۔ خالص ساتھی کہا جاتا ہے "هُوَ سُرْسُوْرُ مَالٍ" وہ مال کا بہتر منتظم ہے۔

السِّرسَام: ایک دماغی بیماری کا نام۔

سَرَطَ (ن) وسَرِطَ (س) سَرْطًا وسَرَطَانًا وتَسَرَّطَ واسْتَرَطَ. الشَّيْءَ: نگلنا۔

اِنْسَرَطَ. الشَّرَابُ فِي حَلْقِهِ: حلق میں آسانی سے اترنا۔

السِّرَاط: واضح راستہ۔

السُّرَاط. مِنَ السُّيُوفِ: بہت کاٹنے والی تلوار۔

السُّرَاطِيّ: بہت کاٹنے والی تلوار۔

(.....والسُّرَط والسِّرْوَاط والسَّرَطَة والسُّرَاط والسِّرْطِيط): جلدی نگلنے والا۔ بہت کھانے والا۔ السُّرُطُ: تیز چلنے والا۔

السُّرَيْطَى: اسم ہے سَرَطَ: کا۔ نگلنا۔

السَّرَطَان: مص۔ کیکڑا اور اس کا نام عَقْرَبُ السَّمَاءِ بھی ہے اور عوام اس کو السَّلْطَعُوْن کہتے ہیں۔ السَّرَطَان: ایک برج آسمانی کا نام ہے۔ ایک پھوڑے کا نام جس میں کیکڑے کی ٹانگوں کی طرح رگیں دکھائی دیتی ہیں اور کہا جاتا ہے "فَرَسٌ سَرَطَانٌ اَوْ سَرَطَانُ الجَرْيِ" یعنی تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

المُسْتَرَط والمِسْرَط: حلق۔

المِسْرَط: جلدی کھانے والا۔

سَرْطَعَ: گھبراہٹ کی وجہ سے تیز دوڑنا۔

السَّرْطَل والسَّرْطَمُ: بے ڈول۔ لمبا۔

السُّرْطُم والسِّرْطِم: بہت کھانے والا۔

سَرِعَ (س) وسَرُعَ (ک) سُرْعَةً وسِرْعًا وسَرْعًا وسِرَعًا وسَرَعًا وسَرَاعَةً: جلدی کرنا۔

سَارَعَ. اِلَيْهِ: سبقت کرنا..... فِي الاَمْرِ: کوشش کرنا۔

اَسْرَعَ. فِي المَشْيِ: جلدی چلنا۔

تَسَارَعَ وتَسَرَّعَ. اِلَى الاَمْرِ: سبقت کرنا۔ جلدی کرنا۔ (تَسَرَّعَ بالامرِ) سبقت کرنا۔ تَسَرَّعَ الاَمْرَ: جلدی ہونا۔

السَّرْع والسِّرْع: انگور کی تازہ شاخ۔ ہر تر شاخ۔ ج سُرُوع.

سَرْعَانَ وسِرْعَانَ وسُرْعَانَ: اسم فعل مبنی بر فتحہ۔ بمعنی اَسْرِعْ: یعنی جلدی کرو۔ کہا جاتا ہے "سَرْعَانَ القَوْمُ" یعنی اے قوم جلدی کر اور کبھی تعجب کے لئے آتا ہے۔ جیسے "لَسَرْعَانَ مَا فَعَلْتَ" یعنی تو نے کس قدر جلدی کی۔

سَرَعَانُ وسَرْعَانُ. القَوْمِ او الخَيْلِ: سب سے آگے کے لوگ یا گھوڑے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِي سَرَعَانِ النَّاسِ" وہ سب سے آگے کے لوگوں میں آیا۔

السَّرِيع: جلد باز۔ ج سُرْعَان مؤنث سَرِيعَة. ج سِرَاع: اشعار کے اوزان میں ایک وزن۔

السَّرِع والسُّرْعَان: جلد باز۔ مؤنث سَرِعَى.

الاَسَارِيْع: کمان کی لکیریں۔ کہا جاتا ہے "قَوْسٌ ذَاتُ اَسَارِيْع" لکیروں والی کمان۔ سفید جسم اور سرخ سر والے کیڑے۔ واحد (اُسْرُوْع ویَسْرُوْع)

السِّرْع والسِّرَاع: خیر یا شر کی طرف جلدی لپکنے والا۔ ج مَسَارِع ومَسَارِيْع.

کائی کے بڑے بڑے پودے سمندری کناروں پر ہوتے ہیں ان کو التروغا بولتے ہیں۔

السُّرْعُوف: نازک وسبک گوشت۔ مؤنث سُرْعُوفَة. السُّرْعُوْفَة: لمبے قد کی نازک بدن عورت۔ ٹڈی۔ کیڑے کو چاٹنے والا کیڑا۔

سَرَفَتْ (ن) سَرْفًا. السُّرْفَةُ الشَّجَرَةَ: کیڑے کا درخت کے پتوں کو چاٹ جانا...... الامُّ وَلَدَهَا: ماں کا بچہ کو زیادہ دودھ پلا کر بیمار کرنا۔

سَرِفَ (س) سَرَفًا. الامْرَ: بےکار چھوڑنا۔ جاہل ہونا۔ خطا کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي عَطَائِهِمْ مَنٌّ ولا سَرَفٌ" یعنی وہ لوگ داد و دہش کے موقعہ پر غلطی نہیں کرتے بایں طور کہ غیر مستحق کو دے دیں اور مستحق کو محروم کر دیں۔ سَرِفَ القَوْمَ: تجاوز کرنا...... الطَّعَامُ: گھن لگنا...... الرَّجُلُ بالخَمْرِ: شراب کا حریص ہونا۔

اَسْرَفَ. المَالَ: فضول خرچی کرنا...... فِيْ كَذَا: حد سے تجاوز کرنا۔ زیادتی کرنا۔ خطا کرنا۔ جاہل ہونا۔ غافل ہونا۔ صفت (مُسْرِف)

السُّرْفَة: گھن۔ سرخ جسم اور کالے سر والا کیڑا جو چھوٹی لکڑیوں کو اپنے لعاب سے جوڑ کر گھر بناتا ہے اور اس میں داخل ہو کر مر جاتا ہے۔ اسی سے مثال ہے "هُوَ اَصْنَعُ مِنْ سُرْفَةٍ" وہ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے۔

السَّرَف: حدِ اعتدال سے تجاوز کرنا۔ زیادتی۔ خطاء۔ کہا جاتا ہے "اَكَلَهُ سَرَفًا" اس نے جلدی سے کھایا۔

السَّرَاف. سرفہ (مذکورہ بالا کیڑے) کا درخت کے پتوں کو چاٹ جانا۔

رَجُلٌ (سَرِفُ) الفُؤَاد: غافل مرد۔ سَرِفُ العقل: خراب یا کم عقل والا۔

ارض (سَرِفَة): زمین جس میں سرفہ کیڑے بہت ہوں۔

السُّرُوْف: سخت اور بڑا۔

السَّرِيْف: انگور کی بیل کی قطار۔

سَرَقَ (ض) سَرَقًا وسَرِقًا وسَرَقَةً وسَرِقَةً وسَرَقَانًا. مِنْهُ الشَّيْءَ وسَرَقَهُ الشَّيْءَ: چرانا۔ کہا جاتا ہے "سَرَقُوْا لَيْلَةً مِنَ الشَّهْرِ" جبکہ اس رات میں عیش کے ساتھ رہیں۔ و"سَرَقَتْنِيْ عَيْنِيْ" میری آنکھ میرے اوپر غالب ہوئی۔

سُرِقَ. الرَّجُلُ: کسی کے مال و متاع کا چوری ہو جانا...... صَوْتُهُ: آواز پڑنا۔ گلا بیٹھ جانا۔ صفت مَسْرُوْقُ الصَّوْتِ.

سَرِقَ (س) سَرَقًا. الشَّيْءُ: پوشیدہ ہونا۔ سَرِقَتْ مَفَاصِلُهُ: جوڑوں کا سخت ست ہو جانا۔

سَرَّقَهُ: چوری کی نسبت کرنا۔ سَرَّقَ الشَّيْءَ: چرانا۔

سَارَقَهُ. النَّظَرَ: ایک دوسرے کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا اس طرح پر کہ کسی اور کو علم نہ ہو۔ سَارَقَ النَّظَرَ اِلَيْهِ: کسی کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا۔

تَسَرَّقَ: تھوڑا تھوڑا چرانا...... النَّظَرَ والسَّمْعَ: چوری سے دیکھنا یا سننا۔

اِنْسَرَقَ. عَنْهُ: جانے کے لئے پیچھے ہٹنا۔ اِنْسَرَقَتْ مَفَاصِلُهُ: جوڑوں کا سست ہو جانا۔

اِسْتَرَقَ. مِنْهُ الشَّيْءَ: چرانا...... السَّمْعَ: چھپ کر سننا...... الكَاتِبُ بعضَ المُحَاسَبَات: چھپا لینا۔ ظاہر نہ کرنا۔

السَّرِقَة: مص۔ چرائی ہوئی چیز۔

السَّارِق: فا۔ ج سَرَقَة وسُرَّاق وسَارِقُوْن: مؤنث سَارِقَة. السَّارِقَة: لوہے یا چمڑے کا طوق۔ ج سَوَارِق.

السَّوَارِق: تالے کی زائد چھڑ۔

السَّرَقَة: مص۔ حریر کا ٹکڑا۔ ج سَرَق (یہ کلمہ اس معنی کے لحاظ سے فارسی ہے۔)

السَّرَّاق: بہت چرانے والا۔

السَّرُوْق: چور۔ ج سُرُق.

السُّرَاقَة: چرائی ہوئی چیز۔

المُسْتَرِق: فا۔ ناقص، کمزور۔ مُسْتَرِقُ العُنُق: چھوٹی گردن والا۔

السُّرْقُع: ترش نبیذ۔

السَّرْقِيْن والسِّرْقِيْن: گوبر۔ کھاد۔

سَرِكَ (س) سَرَكًا: قوت و توانائی کے بعد کمزور جسم والا ہونا۔

سُرُوْكَ وتَسَرُّوْكَ: لاغری یا تھکن کی وجہ سے آہستہ چلنا۔

سَرَمَهُ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَسَرَّمَ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

السُّرْم: مستقیم آنت کا کنارہ۔ ج اَسْرَام.

السَّرَم: دبر کا درد۔

السُّرْمَان والسِّرْمَان: زرد و سیاہ بھڑ۔

السَّرْمَد: ہمیشہ۔ لَيْلٌ سَرْمَدٌ: لمبی رات۔

السَّرْمَدِي: جس کی ابتداء و انتہا نہ ہو۔

تَسَرْمَطَ. الشَّعَرُ: بال ہلکے اور کم ہونا۔

السُّرْمُط والسُّرَامِط والسَّرَوْمَط والمُسَرْمَط والسُّرْمُطِيْط: ہر ایک لمبی چیز۔ السَّرَوْمَط: ہر کمبل وغیرہ جس میں کوئی چیز لپیٹی جائے۔ رَجُلٌ سَرَوْمَطٌ: ہر چیز کو نگلنے والا مرد۔

السَّرْمَق: ایک گھاس کا نام۔

اَلسُّرْمَقِيَّات: انگوری کی ایک قسم۔

سَرْهَفَ. السَّنَامَ: کوہان کو کاٹنا...... الصَّبِيَّ: بچہ کو اچھی خوراک کھلانا۔

السَّرْهَد: کوہان کی چربی۔ مَاءٌ سَرْهَدٌ: بہت پانی۔

المُسَرْهَد: مفع۔ موٹا۔

سَرْهَفَ. الغذاءَ: غذا کو عمدہ بنانا۔ ...... الصَّبِيَّ: بچہ کو اچھی خوراک کھلانا۔

سَرَا يَسْرُوُ سَرْوًا. سَرَتِ الْجَرَادَةُ: ٹڈی کا انڈے دینا(......وسَرّٰی تَسْرِيَةً وأَسْرٰی إِسْرَاءً) الثَّوْبَ عَنْه: کپڑے اُتارنا۔
سَرَا يَسْرُوُ وسَرُوَ ويَسْرُو وسَرِيَ يَسْرٰی سَرْوًا وسَرَاوَةً وسَرًا وسَرَاءً: صاحبِ مروت وسخاوت ہونا۔
سُرِيَ وانْسَرٰی إنْسِرَاءً. عَنْهُ الْهَمُّ: غم زائل ہونا۔دور ہونا۔سُرِيَ الْقَوْمُ: سردار قوم کا مارا جانا۔
سَارَاه مُسَارَاةً: ایک دوسرے پر فخر کرنا۔
تَسَرّٰی تَسَرِّيًا: بتکلف مروت وسخاوت کرنا۔لونڈی کو ہم خوابی کے لئے مقرر کرنا۔
إسْتَرٰی إسْتِرَاءً: اختیار کرنا۔چننا۔الْمَوْتُ الْقَوْمَ: قوم کے سرداروں میں موت واقع ہونا۔
السَّرْوُ: مص۔فضل۔مروت وسخاوت۔ایک درخت کا نام۔واحد(سَرْوَة) أبُو السَّرْوِ: بخور۔
السَّرْوُ: آواز والے صندوق ایک سیدھا سوراخ۔
السَّرْوِيَّةُ: ایک پودے کا نام۔
السَّرْوَةُ والسِّرْوَةُ والسُّرْوَةُ: چھوٹا تیر اور بقول بعض چوڑے پھل کا تیر۔ج سِرًی وسُرًی السِّرْوَةُ: ٹڈی کا بچہ جوابھی کیڑے کی شکل کا ہو۔
السَّرَاةُ: پیٹھ۔دن کی چڑھائی......مِنَ الطَّرِيقِ: درمیانہ راہ۔ج سَرَوَاتٌ.
سَرَوَاتُ الْقَوْمِ: سردارانِ قوم۔
السَّرِيُّ: صاحب شرف ومروت یا صاحب مروت وسخاوت۔شریف سخی سردار۔ہر چیز میں عمدہ۔ج سُرَوَی وسُرَاةٌ وسَرَاةٌ وأسْرِيَاءُ وسُرَوَاءُ مؤنث سَرِيَّةٌ ج سَرِيَّاتٌ وسَرَايَا.
سَرْوَلَهُ: پاجامہ پہنانا۔
تَسَرْوَلَ: پاجامہ پہننا۔
السِّرْوَالُ والسِّرْوَالَةُ والسِّرْوِيلُ: پاجامہ۔ازار۔کلمہ فارسی ہے اور مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے۔ج سَرَاوِيلُ. فَرَسٌ (مُسَرْوَلٌ) بازوؤں اور رانوں تک سفیدی والا گھوڑا۔
حَمَامَةٌ (مُسَرْوَلَةٌ): ٹانگوں پر پروالا کبوتر۔
سَرٰی يَسْرِي سُرًی وسَرْيَةً وسُرْيَةً وسِرَايَةً وسَرَيَانًا ومَسْرًی واسْتَرٰی: رات میں چلنا۔صفت(سَارٍ) ج سُرَاةٌ وسَرٰی بِه: رات میں سفر کرانا وسَرٰی عِرْقُ الشَّجَرَةِ: درخت کی جڑ کا زمین کے نیچے چل پڑنا۔سَرَی الدَّمُ فِي الْعُرُوقِ: خون کا رگوں میں دوڑنا......الْهَمُّ: غم زائل ہونا اور کہا جاتا ہے "سَرَى الْجُرْحُ إلَى النَّفْسِ" یعنی زخم نے اثر کیا یہاں تک کہ ہلاکت واقع ہوگئی۔
سُرِيَ. عَنْهُ: غصہ یا غم کا زائل ہونا۔
أسْرَى إسْرَاءً: رات میں چلنا......الرَّجُلُ: کشادہ زمین کی طرف جانا۔
سَرّٰی. عَنْهُ: اور عَنْ قَلْبِه: کسی سے غم دور کرنا ......قَائِدُ الْجَيْشِ: کمانڈر کا دستہ فوج بھیجنا۔
سَارٰی. صَاحِبَه: ساتھ ساتھ رات میں چلنا۔
تَسَرّٰی وانْسَرٰی: دیکھئے مادہ س ر و۔
السُّرٰی والسَّرَيَانُ والسُّرْيَةُ: مصادر۔رات کا سفر اور عرب کا قول "عِنْدَ الصَّبَاحِ يُحْمَدُ الْقَوْمُ السُّرٰی" مثال ہے جو ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ مشقت برداشت کرنے میں راحت کی امید ہو۔إبْنُ السُّرٰی: رات کا مسافر۔
السِّرْيَةُ: ٹڈی کا بچہ جوابھی کیڑے کی شکل کا ہو۔
السَّرَاةُ: ہر چیز کا بالائی حصہ۔سَرَاةُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی۔سَرَاةُ الضُّحٰى: ابتدائے وقت چاشت۔
السَّرَّاءُ: رات میں بہت چلنے والا۔
السَّارِي: فا۔ج سُرَاةٌ (......والْمُسَارِي والْمُسْتَرِي) شیر۔
السَّارِيَةُ: ساری کا مؤنث۔رات کو چلنے والی جماعت۔رات کو آنے والا بادل۔ستون ......عِنْدَ الْمَلَّاحِينَ: مستول۔ج سَوَارٍ.
السَّارِيَةُ: متعدی مرض۔
السُّرْيَالِيَّةُ: ایک ادبی نظریہ جس میں منطق کو کلی طور پر ترک کرنے کا نظریہ پیش کیا گیا۔
السَّرَايَةُ والسَّرَايَا: شاہی محل (کلمہ فارسیہ ہے۔)
السِّرْيُ: چھوٹی ٹڈی۔ج أسْرِيَةٌ وسِرْيَانٌ.
السَّرِيَّةُ: دستہ فوج۔تیر کا چھوٹا اور گول پھل۔ج سَرَايَا.
السَّاسَبُ والسِّيسَبُ والسَّيْسَبُ: ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سے تیر بناتے ہیں۔
السَّيْسَبَانُ: ایک درخت جس کے پتے چوڑے اور پھول سفید ہوتے ہیں اور اس کا دانہ مثانہ کی پتھری کو توڑنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
الأسْطُّ: لمبی ٹانگوں والا امرد۔
السُّطُطُ: ظالم لوگ۔
الْمَسْطَبَةُ والْمِسْطَبَةُ: چبوترہ۔نہائی کہکشاں۔فقراء اور سالکین کے جمع ہونے کی جگہ۔سرائے۔ج مَسَاطِبُ (صاد کے ساتھ ابلغ ہے۔)
سَطَحَهُ (ف) سَطْحًا: بچھانا۔پچھاڑنا۔لٹانا۔کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ فَسَطَحَهُ" اس نے اس کو مارتے مارتے بچھادیا(وسَطَّحَ) الْبَيْتَ: چھت کو ہموار کرنا۔سَطَحَ وسَطَّحَ النَّاقَةَ: اونٹنی کو بٹھانا۔
تَسَطَّحَ: ہموار ہونا۔
إنْسَطَحَ: بغیر کسی حرکت کے چت لیٹنا۔پھیلنا۔
السَّطْحُ: مص۔چھت۔چوڑی چوٹی۔ج سُطُوحٌ.
السَّطِيحُ: پھیلا ہوا۔کمزوری یا بیماری کی وجہ سے سستی سے اٹھنے والا (والسَّطِيحَةُ) توشہ دان۔
السُّطَّاحُ: ایک قسم کی گھاس۔زمین پر پھیلی

ہوئی بیل۔ واحد (سُطَّاحَۃٌ)

اَلْمِسْطَحُ: ہموار کرنے کا اوزار۔ بیلن۔ خیمہ کا ستون۔ کھلیان۔ کھجوروں کے خشک کرنے کی جگہ (...... والمِسْطَاح): کھجور کی شاخوں کی چٹائی۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُ الْاَرْضَ مَسَاطِحَ" میں نے زمین کو چراگاہ سے خالی دیکھا۔

اَلْمُسَطَّحُ: وہ شکل جس کو ایک خط گھیرے۔

اَنْفٌ (مُسَطَّحٌ): بہت پھیلی ہوئی ناک۔

اَلْمَسْطُوحُ: مقتول لمبا پڑا ہوا۔

سَطَرَ (ن) سَطْرًا: لکھنا ...... ہ بِالسَّیْفِ: تلوار سے کاٹنا۔ سَطَرَ الرَّجُلُ: پچھاڑنا۔

سَطَّرَ: بے اصل باتیں جمع کرنا ...... عَلَیْہِ: گھڑی ہوئی باتیں بیان کرنا ...... القِرْطَاسَ: سیدھی سطر ہونے کے لئے لکیریں کھینچنا۔

اَسْطَرَ: پڑھنے میں غلطی کرنا۔

اِسْتَطَرَ: لکھنا۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا مُسْتَطَرٌ" یہ لکھا ہوا ہے۔

السَّطْرُ والسَّطَرُ: قطار۔ لکیر۔ کہا جاتا ہے "کَتَبَ سَطْرًا" و "غَرَسَ سَطْرًا وبَنَی سَطْرًا مِنْ بِنَائِہٖ" ج اَسْطُرٌ وسُطُوْرٌ واَسْطَارٌ و جج اَسَاطِیْر اور کہا جاتا ہے "اِنْ ھٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الاَوَّلِیْنَ: یہ تو کچھ بھی نہیں۔ صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلے سے چلی آ رہی ہیں۔ السَّطْرُ: تحریر و کتابت۔ ایک سالہ بکری۔

السُّطْرَۃُ: آرزو۔

السُّطُرُ: چکنی چپڑی باتیں۔

اِلاِسْطَارُ والاُسْطَارُ والاُسْطُوْرُ والاُسْطِیْرُ. وایضًا بِالھَاءِ فِیْ کُلِّھَا: ہر وہ چیز جو لکھی جائے۔ ج اَسَاطِیْر. الاُسْطُوْرَۃَ والاُسْطِیْرَۃَ: بے اصل بات۔

السَّاطِرُ والسَّطَّارُ: قصاب۔

السَّاطُوْرُ: گوشت کاٹنے کی چھری۔ ج سَوَاطِیْر.

المَسْطَرَۃُ والمِسْطَرَۃُ: لکیروں کے کھینچنے کا رولر۔ ج مَسَاطِر.

المُسْطَارُ والمُسْطَارَۃُ والمِسْطَارُ والمِسْطَارَۃُ: تیز شراب جو پینے والے کو پچھاڑ دے۔ شیرۂ انگور پکانے سے پہلے بلند غبار۔

سَطَعَ (ف) سَطْعًا وسُطُوْعًا وسَطِیْعًا. الغُبَارُ او الرَّائِحَۃُ والنُّوْرُ: غبار یا بو یا روشنی کا بلند ہونا۔ پھیلنا اور اسی سے ہے "سَطَعَتْ رَائِحَۃُ المِسْکِ" یعنی مشک کی خوشبو پھیلی ...... بِیَدَیْہِ: تالی بجانا۔ تم کہتے ہو "سَطَعَتْنِیْ رَائِحَۃُ المِسْکِ" جبکہ مشک کی خوشبو تمہاری ناک میں پہنچے (...... سَطْعًا رَاَسَہٗ: گردن لمبی کرکے سر اٹھانا۔ البَعِیْرَ: گردن یا پہلو پر لمبا داغ لگانا۔

سَطِعَ (س) سَطَعًا: دراز گردن ہونا۔ صفت (اَسْطَع) مؤنث (سَطْعَاء)

سَطَّعَہٗ: بلند کرنا۔ اٹھانا۔ پھیلانا ...... البَعِیْرَ: گردن یا پہلو پر لمبا داغ لگانا۔

السَّطْعُ: مص۔ ہر وہ چیز جو بلند ہو اور پھیلے عام اس سے کہ غبار ہو یا روشنی یا بجلی۔

السَّطَعُ: تالی۔ تالی بجانے یا تیز پھینکنے کی آواز۔

السِّطَاعُ: لمبا اونٹ۔ خیمہ یا گھر کا سب سے لمبا ستون۔ اونٹ کی گردن یا پہلو میں لمبا داغ۔ ج سُطُع واَسْطِعَۃ.

السَّطِیْعُ: صبح۔ لمبا۔

المِسْطَعُ: فصیح۔ خوش بیان۔ کہا جاتا ہے "خَطِیْبٌ مِسْطَعٌ ومِصْقَعٌ": یعنی بلیغ لیکچرار۔

سَطَلَہٗ (ض ن) سَطْلًا. الدَّوَاءُ: مدہوش کرنا۔

اِنْسَطَلَ واِسْتَطَلَ: مدہوش ہونا (لغت عوام ہے) کہا جاتا ہے جَاءَ (یَتَسَیْطَلُ) وہ تنہا آیا اس کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

السَّاطِلُ. مِنَ الغُبَارِ: بلند غبار۔

السَّطْلُ: ایک تانبے کا برتن جس میں دستہ لگا ہوا ہوتا ہے جس کو پکڑ کر اٹھاتے ہیں۔ ج اَسْطَال وسُطُوْل: مرد دراز قامت۔

السَّیْطَلُ: بمعنی سَطْل اور بقول بعض بمعنی طشت۔

الاُسْطُوْلُ: جہازوں کا بیڑا۔ ج اَسَاطِیْل (کلمہ عجمی ہے)

سَطَمَ (ن) سَطْمًا. البَابَ: دروازہ بھیڑنا۔ بند کرنا۔

السِّطَامُ: آگ کی کریلنی۔ شیشی کی ڈاٹ۔ تلوار کی دھار۔

السَّطْمُ: مص۔ تلوار کی دھار۔

السُّطُمُ: جڑیں۔

اِلاِسْطَامُ: آگ ہلانے کی کریلنی۔

الاُسْطُمُ والاُسْطُمَّۃُ. مِنْ کُلِّ شَیْءٍ: درمیان۔ بڑا حصہ ...... مِنَ البَحْرِ: سمندر کا بڑا حصہ اور اسی سے ہے "وَلَیْلٌ طَمَا اُسْطُمُّہٗ" رات کی تاریکی بہت بڑھ گئی۔

اُسْطُمَّۃُ القَوْمِ: قوم کے جمع ہونے کی جگہ۔ اشراف قوم۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ فِیْ اُسْطُمَّۃِ قَوْمِہٖ" وہ اپنی قوم کے درمیان میں ہے۔ ج اَسَاطِم.

السَّاطِنُ: خبیث۔ پلید۔

الاسطان: ایک پیتل کا برتن۔

الاُسْطُوْنُ. مِنَ الجِمَالِ: لمبی گردن کا اونٹ۔

الاُسْطُوَانَۃُ: کھمبا۔ ستون۔ جانور کی ٹانگ۔ ج اَسَاطِیْن (کلمہ اجنبیہ ہے) کہا جاتا ہے "ھُمْ اَسَاطِیْنُ الزَّمَانِ" وہ لوگ زمانہ کے یکتا ہیں۔ و "اَسَاطِیْنُ مُسَطَّنَۃٌ" مضبوط کھمبے۔

المُسَطَّنُ: لمبی ٹانگوں والا۔

سَطَا یَسْطُوْ سَطْوًا وسَطْوَۃً. بِہٖ وعَلَیْہِ: کسی پر حملہ کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مضبوط پکڑنا ...... الفَرَسُ: خودسری سے دور دور قدم رکھنا ...... المَاءُ: بہت ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا سَطَوْتُ فِی الطَّعَامِ" میں نے کھانے کو نہیں چکھا۔

اَسْطٰی اِسْطَاءً. عَلَیْہِ: بمعنی سطا۔

سَاطَى. الرَّجُلَ: بختی برتنا۔نرمی کرنا (ضد)
السَّاطِیُ: فا۔ دور دور قدم رکھ کر چلنے والا گھوڑا۔وہ گھوڑا جو چلنے میں دم کو اٹھائے۔
تَسَعَّبَ. الشَّئُ: تار سا کھنچنا (جیسے شہد شیرہ وغیرہ سے)
اِنْسَعَبَ. الْمَاءُ: پانی بہنا۔
السَّعَب: ہر لزوجت والی چیز جس سے تار کی مانند کھنچے۔
السُّعْبُوب: شہد۔ شیرہ۔لعاب خطمی وغیرہ کا تار۔ج سَعَابِیب.
الْمُسَعَّبُ: جائز۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مُسَعَّبٌ لَهٗ" وہ اس کے لئے جائز ہے۔
السَّعْبَرُ: بہت پانی والا کنواں۔مَاءٌ سَعْبَرٌ: بہت پانی۔سِعْرٌ سَعْبَر: ارزاں نرخ۔ج سَعَابِرُ سَعَابِرُ الطَّعَامِ: گیہوں کا پچھوڑن۔
السَّعْتَر: پہاڑی پودینہ (لغت جید صعتر بالصاد ہے۔)
السَّعْتَرِیُّ اوِالصَّعْتَرِیُّ: بہادر۔سخی۔چالاک۔
سَعَدَ: (ف) سَعْدًا وسُعُوْدًا. الْيَوْمُ: مبارک ہونا۔
سَعِدَ: (س) وسُعِدَ سَعَادَةً: نیک بخت ہونا۔صفت (سَعِيدٌ) ج سُعَدَاءُ و (مَسْعُوْد) ج مَسَاعِيد.
سَاعَدَهٗ. عَلَى الْاَمْرِ: کسی کی کسی کام پر مدد کرنا۔
اَسْعَدَهٗ. عَلَى الْاَمْرِ: مدد کرنا۔اَسْعَدَهُ اللّٰهُ: نیک بخت بنانا۔صفت (مُسْعُوْد) مُسْعَدٌ نہیں کہا جاتا۔
تَسَعَّدَ: مبارک ہونا......الرَّاعِی: سَعْدَان: گھاس کی چراگاہ تلاش کرنا۔
اِسْتَسْعَدَ. بِالشَّئِ: اپنے لئے مبارک سمجھنا۔کہا جاتا ہے "اِسْتَسْعَدَ فُلَانٌ بِرُؤْيَةِ فُلَانٍ" فلاں نے فلاں کے دیکھنے کو اپنے لئے مبارک سمجھا۔
السَّعْد: برکت۔خوش بختی۔ج اَسْعُد
سُعُوْد: کہا جاتا ہے: "لَبَّيْک

وَسَعْدَيْک" یعنی میں تمہاری خدمت کے لئے بار بار حاضر ہوں۔سُعُوْدُ النُّجُوم: دس ستارے ہیں جن میں سے ہر ایک کو سَعْد کہا جاتا ہے۔
اَلسُّعْدُ: سعدی پودے کی ایک قسم ہے اس سے عمدہ قسم کا پیاز اُگایا جاتا ہے۔
السَّاعِد: فا۔سردار۔کہا جاتا ہے "مَالَهُمْ سَاعِدٌ يَعْتَمِدُوْنَهٗ" ان کے لئے کوئی سردار نہیں جس پر اعتماد و بھروسہ کریں۔بازو۔کہا جاتا ہے......"شَدَّ اللّٰهُ عَلٰى سَاعِدِک" اللہ تعالیٰ تمہارے بازو کو مضبوط کریں۔سَاعِدَا الطَّيْرِ: پرندے کے بازو۔ج سَوَاعِد: کہا جاتا ہے "طَائِرٌ شَدِيْدُ السَّوَاعِدِ: مضبوط بازو والا پرندہ۔
السَّاعِدَة: چرخی کا ڈنڈا۔ج سَوَاعِد.
السَّوَاعِد: دریا یا سمندر کی طرف پانی جانے کے نالے۔ہڈی میں مغز کی نالی۔تھن میں دودھ نکلنے کے سوراخ۔السَّاعِدَة: سونے یا چاندی کا بازو بند۔شیر۔
السَّعَادَة: نیک بختی۔
السُّعَادَیٰ: موتھا جو ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے جو زخموں کے لئے بہت مفید ہے۔
السَّعْدَان: ایک خاردار پودہ جو اونٹوں کے لئے بہتر چارہ ہے اور اسی سے مثل ہے "مَرْعًى وَلَا كَالسَّعْدَان" اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو کم پر قناعت کرلے۔
سَعْدَان. اِسعاد: کا اسم ہے۔کہا جاتا ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَسَعْدَانَهٗ" یعنی میں خدا کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تابعداری کرتا ہوں۔
السَّعْدَانَة: کبوتر۔پستان کا سرا یا پستان کے سر کی اردگرد کی سیاہی۔حلقہ دُبر۔ترازو کی رسی کی گرہ۔
السُّعُوْدَة: نیک بختی۔
سُعَادوسُعْدَیٰ: فرضی محبوب کے نام۔جن کو قدیم شعراء تشبیب میں استعمال کرتے تھے۔

سَعَرَ (ف) سَعْرًا و اَسْعَرَ. النَّارَ: آگ بھڑکانا......الْبَعِيْرَ الْاِبِلَ بِجَرَبِهٖ: کھجلی پھیلانا۔سَعَرَ الْقَوْمَ شَرًّا: ساری قوم میں بدی پھیلا دینا۔سَعَرَنَاهُمْ بِالنَّبْلِ: جلانا۔پیوست کرنا۔سَعَرَ اللَّيْلَ بِالْمَطِيِّ: طے کرنا۔سَعَرَتِ النَّاقَةُ فِيْ سَيْرِهَا: اونٹنی کا تیز دوڑنا۔صفت (سَعُوْر) کہا جاتا ہے "سَعَرْتُ الْيَوْمَ فِيْ حَاجَتِيْ سَعْرَةً" یعنی میں آج اپنی ضرورت سے تمام دن چکر لگاتا رہا۔
سَعِرَ (س) سَعَرَانًا. الْفَرَسُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا۔
سُعِرَ. الْبَعِيْرُ: اونٹ کا پاگل ہونا۔صفت (مَسْعُوْر)......الرَّجُلُ: گرم ہوا سے جھلس جانا۔
سَعَّرَ. النَّارَ: آگ بھڑکانا......الشَّئَ: کسی چیز کا بھاؤ مقرر کرنا یا بھاؤ کا اندازہ کرنا۔
......الْقَوْمُ: بھاؤ پر اتفاق کرنا۔
سَاعَرَهٗ مُسَاعَرَةً: بھاؤ ٹھہرانا۔
تَسَعَّرَتِ النَّارُ: آگ بھڑکنا......الْحَطَبُ: لکڑی کا جل اٹھنا۔
اِسْتَعَرَ: بھڑکنا......الشَّرُّ: برائی کا پھیلنا......الْجَرَبُ فِي الْبَعِيْرِ: اونٹ کی بغل وغیرہ میں کھجلی شروع ہونا۔
السَّعْر: مص۔رَمْیٌ سَعْرٌ: سخت تکلیف دہ تیراندازی۔
السِّعْر: نرخ۔ج اَسْعَار.
السُّعْر: گرمی۔سخت بھوک (......والسُّعُر) دیوانگی۔السُّعُر: رنج وعذاب۔
السَّعِر: پاگل۔دیوانہ۔ج سَعْرَیٰ.
السَّعْرَة: کام کی ابتداء اور اس کی تیزی۔کھانسی۔
حرارت کی پیائش میں اکیلی۔
السَّعَر والسُّعْرَة: سیاہی مائل رنگ۔
السَّعِيْر: آگ کی لپیٹ۔ج سُعُر.
السُّعَار: گرمی۔بھوک کی تیزی۔پیاس کی شدت۔

السَّاغُور: آگ۔ تنور۔
السَّاغُورَة: آگ۔
الأَسْعَر: دبلا پتلا جس کے پٹھے ظاہر ہوں۔ سیاہی مائل رنگ والا۔ مؤنث سَعْرَاء ج سُعْر۔
المِسْعَر: آگ جلانے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِسْعَرُ حَرْبٍ" وہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔ سخت۔ لمبی گردن۔ كَلْبٌ مِسْعَرٌ: دیوانہ کتا (...... والمِسْعَار) آگ جلانے کی چیز۔
المَسْعُور: باوجود شکم سیری کے کھانے کا حریص۔ نَاقَةٌ مَسْعُورَة: دیوانی اونٹنی۔
مَسَاعِرُ البَعِيرِ: اونٹ کی ران کی جڑیں اور بغل۔ کہا جاتا ہے اَخَذَ الجَرَبُ فِي مَسَاعِرِ البَعِيرِ "اونٹ کی ران کی جڑوں میں کھجلی شروع ہوگئی۔
السِّعْرَارَة والسُّعْرُورَة: صبح۔ شعاع۔ آفتاب جو روشن دان میں داخل ہو۔
سَعْسَعَ وتَسَعْسَعَ: بہت بوڑھا ہونا۔
...... الشَّيْخُ: بڑھاپے کی وجہ سے لڑکھڑانا۔ قریب قریب قدم رکھنا۔ سَعْسَعَ رَاسَهُ: سر کو تیل سے تر کرنا۔
السَّعْسَع: بھیڑیا۔
سَعَطَه: (ف ن) سَعْطًا وسَعَطَه اَسْعَطَه. الدَّوَاءَ: ناک میں ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "اَسْعَطَه الرُّمْحَ" اس نے ناک میں تیزہ مارا۔ و "اَسْعَطَه عِلْمًا" اس نے اس کو علم سمجھانے میں بہت کوشش کی۔
اِسْتَعَطَ. الدَّوَاءَ: ناک میں چڑھانا۔
اِسْتَسْعَطَه: ناک میں دوا چڑھانے کو کہنا۔
السَّعِيط: خوشبو۔ بان کا درخت۔ بان کا تیل۔ رائی کا تیل (...... والسُّعَاط) بو کی تیزی۔
السَّعُوط: ناک میں چڑھانے کی دوا۔ نسوار (مولدہ) اور عوام "عَطُوس" کہتے ہیں۔
المِسْعَط والمُسْعُط: نسوار کی ڈبیا۔
سَعَفَه: (ف) سَعْفًا. بِحَاجَتِه: کسی کی حاجت پوری کرنا۔
سَعِفَ: (س) سَعَفًا: ناخن کے اردگرد پھٹی ہوئی انگلیوں والا ہونا۔
سَعِفَ. الوَجْهُ: پھنسیوں والا ہونا۔ صفت (مَسْعُوف)
سَعَّفَ. المِسْكَ: مشک کو دوسری خوشبوؤں سے ملانا۔
سَاعَفَه: موافقت کرنا۔ مدد دینا۔
اَسْعَفَه. بِحَاجَتِه: کسی کی حاجت پوری کرنا۔
...ہ عَلَى الاَمْرِ: مدد کرنا۔ اَسْعَفَ بِالرَّجُلِ: کسی کے قریب ہونا ...... الشَّيْءُ: قریب ہونا۔ اَسْعَفَ لَهُ الصَّيْدُ: شکار کا موقع دینا۔
اَسْعَفَتِ الحَاجَةُ: حاجت کا قریب پہنچنا۔ وقت آنا ...... اِلَيْهِ: توجہ کرنا۔ قصد کرنا۔
تَسَعَّفَت. اَظْفَارُه: پھٹنا۔
السَّعَف: مص۔ سامان۔ کمینہ آدمی۔
السَّعْفَة: پھنسیاں جو منہ یا سر میں نکلتی ہیں۔
السَّعَف: مص۔ دلہن کا جہیز۔ سامانِ خانہ۔ ج سُعُوف: کھجلی کی مانند اونٹ کے منہ کا ایک مرض۔ کھجور کی شاخ۔ واحد (سَعَفَة)
السُّعُوف: بڑے پیالے۔ انسانی خصلتیں۔ مثل جود و کرم۔ گھریلو سامان (اس کے لئے واحد نہیں)
الاَسْعَف. مِنَ الاِبِلِ: منہ کی بیماری والا اونٹ ...... مِنَ الخَيْلِ: سفید پیشانی والا گھوڑا۔ مؤنث سَعْفَاء. ج سُعْف.
السُّعَاف: ناخن کے اردگرد چٹ اکھڑنا۔
المُسَاعِف: فا۔ قریب۔ کہا جاتا ہے "مكان مُسَاعِفٌ" قریب جگہ۔
سَعَلَ (ن) سُعَالاً وسُعْلَةً: کھانسنا (...... سَعَلَا) کام وغیرہ کے لئے چست ہونا۔
اَسْعَلَه: چست بنانا۔ کھانسی پیدا کرنا۔
اِسْتَسْعَلَت. المَرْاَةُ: بھتنی جیسی ہونا۔
السُّعَال: کھانسی۔ قَصَبُ السُّعَالِ: پھیپھڑے کی رگیں۔
السِّعْلَاء والسِّعْلَاة والسِّعْلَى: بھتنی یا بھوت۔ ج سَعَالَى وسِعْلَيَات.
السَّعَالِي: پودہ کا نام جو حشيشة السُّعَال کے نام سے بھی مشہور ہے۔
السَّاعِل والمَسْعَل: حلق یا حلق میں کھانسنے کی جگہ۔
سَعَمَ (ف) سَعْمًا. البَعِيرُ: اونٹ کا تیز چلنا۔ صفت (سَعُوم)
سَعَمَه وسَعَّمَه: غذا دینا۔
سيل (مِسْعَام ومُسْعَام) تیز سیلاب۔
اَسْعَنَ: بڑا خیمہ یا سائبان بنانا۔
تَسَعَّنَ. الجَمَلُ: خوب موٹا ہونا۔
السَّعْن: چربی۔ خالص شراب۔
السُّعْن: مشک جس کا نصف حصہ کاٹ کر ڈول بنالیں۔ ج سِعَنَة.
السَّعْنَة: مبارک۔ منحوس (ضد) کھانے کی کثرت یا قلت۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ سَعْنَةٌ ولا مَعْنَةٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔
السُّعْنَة: سائبان۔ اونٹ کے بالائی ہونٹ کا لٹکا ہوا حصہ۔ ج سُعَن.
المُسْعَن: بڑا ڈول۔
السَّعَانِين: عیسائیوں کا تہوار جو عید فصح سے پہلے ہوتا ہے۔ مشہور الشَّعَانِين معجمہ سے ہے۔ (معرب)
السَّعْو والسِّعْو والسَّعْوَة والسِّعْوَة والسِّعْوَاء والسُّعْوَاء: رات کا ایک حصہ
السِّعْوَاء والسُّعْوَاء: بدزبان خلع کرنے والی عورت۔
الاَسْعَاء: رات کے حصے۔
السَّعْوَة: موم۔
السَّعَاوِيُّ: بیداری اور سفر پر صبر کرنے والا۔
سَعَى يَسْعَى سَعْيًا: عمل کرنا۔ چلنا۔ دوڑنا ...... اِلَيْهِ: قصد کرنا ...... فِي حَاجَةِ الرَّجُلِ: کسی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرنا۔
...... لِلاَمْرِ: حاصل کرنے کے لئے اہتمام کرنا۔
...... لِعِيَالِه: کمائی کرنا (سِعَايَة) صدقات وغیرہ وصول کرنا (...... سِعَايَةً وسَعْيًا) بِفُلَانٍ

عِندَ الاَمِیرِ: چغل خوری کرنا۔ سَعَتِ الاَمَۃُ: بدکاری کرنا۔ زنا کرنا۔

سَاعیٰ. ہٗ: کوشش کرنے میں مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَاعَانِی فُلانٌ فَسَعَیتُہٗ" فلاں نے کوشش کرنے میں مقابلہ کیا میں اس پر غالب رہا۔

اَسعٰی اِسعَاءً. الرَّجُلَ: کوشش کرانا۔ اَسعَوا بِہٖ: تلاش کرنا۔

اِستَسعٰی اِستِسعَاءً. الرَّجُلَ: وصول صدقات کے لئے مقرر کرنا...... العَبدَ: آزادی حاصل کرنے کے لئے کام کرانا۔

السِعَایَۃ: مص۔ چغل خوری۔

السَاعِی: فا۔ محصِّل: خراج وصدقات وصول کرنے والا۔ ج سُعَاۃ. السَاعِی: ڈاکیہ۔

المَسعٰی: کوشش۔ مسلک۔ تصرف۔ ج مَسَاعٍ.

سَغَبَ (ن) وسَغِبَ (س) سَغبًا وسُغُوبًا وسَغَبًا وسَغَابَۃً ومَسغَبَۃً: بھوکا ہونا۔ صفت (سَاغِبٌ وسَغِبٌ وسَغبَانٌ) مؤنث سَغبیٰ. ج سِغَاب.

اَسغَبَ. القَومُ: قوم کا قحط میں مبتلا ہونا۔

السَغَاب: بھوک۔

المُسغَب: جائز۔

سَغَدَ سَغدًا: سوجنا۔

فِصَالٌ (سَاغِدَۃٌ ومُسغَدَۃٌ ومُسَاغَدَۃٌ) اونٹ کے دودھ سے آسودہ موٹے بچے۔

السَغد: نرم وہلکی بارش (اس کا تنہا استعمال نہیں ہوتا) کہا جاتا ہے "اَغضَّہُ اللّٰہُ بِسَغدٍ مَغدٍ" یعنی اللہ تعالیٰ اس کو نرم بارش سے تروتازہ رکھے۔

سَغِلَ (س) سَغَلاً: لاغر ہونا۔ جھریوں والا ہونا۔ صفت (سَغِل)

سَغمَہٗ. المَاءَ: گھونٹ گھونٹ پانی پلانا۔ سَغَمَ الوَلَدَ: بچہ کو اچھی غذا دینا۔ پرورش کرنا۔

اَسغَمَہٗ: تکلیف پہنچانے میں مبالغہ کرنا۔

اُسغِمَ وسُغِمَ: اچھی غذا دیا جانا۔

المُسَغَّم والمُسغَم: اچھی غذا والا۔ نازو نعمت سے پرورش پایا ہوا فربہ لڑکا۔

اَلسَّاغُو: کھجور کے تنے سے باریک مغز جو کہ نشہ آور ہوتا ہے۔

اَلسَّاغُونِیَّۃُ: کھجور کی ایک قسم جو کہ ہندوستان اور انڈونیشیاء میں پائی جاتی ہے۔

سَفَّ (ن) سَفِیفًا. الطَّائِرُ اَوِ السَّحَابُ: زمین سے قریب ہوکر اڑنا یا گزرنا۔

الخُوصَ: کھجور کی پتیوں سے بننا...... المَاءَ: بہت پانی پینا اور سیراب نہ ہونا۔

سَفَّ (س) سَفًّا. الدَّوَاءَ السَّوِیقَ ونَحوَھُمَا: دوا یا ستو وغیرہ پھانکنا۔

اَسَفَّ اِسفَافًا...... الخُوصَ: بننا۔ الرَّجُلُ: بھاگنا۔ ادنیٰ کاموں کے پیچھے پڑنا اور کہا جاتا ہے "اَسَفَّ اِلَی الاُمُورِ الدَّنِیَّۃِ" یعنی وہ ادنیٰ کاموں کے قریب ہوا...... البَعِیرَ: خشک چارا دینا...... الفَرَسَ اللِّجَامَ: گھوڑے کے منہ میں لگام لگانا...... الطَّائِرُ اَوِ السَّحَابُ: زمین سے قریب ہوکر اڑنا یا گزرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَسَفَّ مِنہُ بِشَیءٍ" اس نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ اَسَفَّ النَّظَرَ: تیز نظر سے دیکھنا...... الشَّیءَ: بعض کو بعض سے ملا کر جوڑنا...... الاَمرَ: قریب ہونا۔ اُسِفَّ وَجھُہٗ: رنگ بدل جانا گویا کہ خاک آلود ہے۔

اِستَفَّ. الدَّوَاءَ: دوا پھانکنا۔

السِفُّ والسُفُّ: ایک قسم کا باریک لمبا سانپ جو ریگستانوں اور چٹانوں کے درمیان اچھلتا ہے جس کی وجہ سے عربوں کا گمان تھا کہ وہ اڑتا ہے اور اس کے نام القَفَّازَۃ والطَّفَّارَۃ: بھی ہیں۔

السُّفَّۃ: کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ ایک مٹھی گیہوں یا ستو وغیرہ۔ موباف (...... والسَّفُوف) دوا وغیرہ کی پھنکی۔

السَّفِیف: مص۔ ابلیس کا نام۔ کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ کجاوہ اور ہودہ کا تنگ۔

مِنَ الخُوصِ: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چیز۔ ج سَفَائِف.

سَفِتَ (س) سَفتًا: بہت پینا اور سیراب نہ ہونا۔

السَفِت: بے برکت کھانا۔

سَفتَجَہٗ: ہنڈی دینا۔

السُفتَجَۃ: ہنڈی۔ ج سَفَاتِج.

سَفَحَ (ف) سَفحًا وسُفُوحًا. الدَّمَ اوالدَّمعَ: خون یا آنسو بہانا۔ گرانا (...... سَفحًا وسُفُوحًا وسَفَحَانًا) الدَّمعُ: آنسو گرنا۔ صفت (سَافِح) ج سَوَافِح: (جیسے فارس کی جمع فَوَارِس)

سَفَّحَ. الرَّجُلُ: غیر مفید کام کرنا۔

سَافَحَا وتَسَافَحَا: زنا کرنا۔ بدکاری کرنا۔

سَفحُ الجَبَلِ: دامن کوہ۔ ج سُفُوح.

الاَسفَح: وہ شخص جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے ہوں۔

السَفَّاح: بہت خون بہانے والا۔ بہت دینے والا۔ قادر الکلام فصیح۔

السَفِیح: موٹا کمبل۔ جوئے کے تیروں میں سے ایک تیر جس کا کوئی حصہ نہیں۔ بورا۔ گون۔

السِفَاح: مص۔ کہا جاتا ہے "بَینَھُم سِفَاحٌ" ان کے درمیان خونریزی ہے۔ زناکاری۔ کہا جاتا ہے "تَزَوَّجَ المَرأَۃَ سِفَاحًا" اس نے عورت سے زنا کاری کی۔

سَفَدَ: (ض) الذَّکَرُ اُنثَاہُ وسَفِدَ (س) سِفَادًا وسَفِدَ عَلَیھَا وسَافَدَھَا سِفَادًا ومُسَافَدَۃً: جفتی کرنا۔

سَفَّدَ. اللَّحمَ: گوشت کو بھوننے کے لئے سیخ میں پرونا۔

اَسفَدَ: جفتی کرانا۔

اِستَسفَدَ. البَعِیرَ: اونٹ کے پیچھے سے آکر سوار ہونا۔

السَّفُّود: گوشت۔ بھوننے کی سیخ۔ ج سَفَافِید.

......الـمَرْأةُ: چہرہ کھولنا۔ صفت (مُسافِر)
......الصُّبْحُ: روشن ہونا......الحَرْبُ: لڑائی کا ختم ہونا (......سَفْرًا) البَيْتَ: گھر کو جھاڑو دینا......الرِّيحُ الغَيْمَ: ہوا کا بادل کو اڑا دینا۔
......الكِتَابَ: لکھنا......الشَّیْءَ: جدا جدا کرنا۔
البَعِيْرَ: ناک میں نکیل لگانا۔ کھیت کے نچلے حصہ کو چرانا۔
سَفَرَ: (ن ض) سَفْرًا وسَفَارَةً وسِفَارَةً بَيْنَ القَوْمِ: لوگوں میں صلح کرانا۔ صفت (سَفِيْر) ج سُفَرَاء.
اَسْفَرَ: چہرہ کھولنا......الصُّبْحُ: روشن ہونا۔
......الوَجْهُ: چہرہ خوبصورت و منور ہونا۔
الحَرْبُ: لڑائی سخت ہونا......مُقَدَّمُ رَاسِهٖ: سر کے اگلے حصہ کے بال جھڑنا......اَسْفَرَ الشَّجَرُ: پتے گرنا......البَعِيرَ: بمعنی سَفَرَهٗ.
سَفَّرَ. الرَّجُلَ: سفر کے لئے بھیجنا۔
البَعِيرَ: نکیل لگانا......النَّارَ: آگ بھڑکانا۔
سَافَرَ سِفَارًا ومُسَافَرَةً اِلٰى بَلَدِ كَذَا: روانہ ہونا......فُلَانٌ: مرنا۔ سَافَرَتْ عَنْهُ الحُمّٰى: بخار چھوٹنا۔
تَسَفَّرَ: ابتدائی رات میں آنا یا چرانا۔
شَيْئًا مِنْ حَاجَتِهٖ: کچھ حاصل کرنا......
الجِلْدُ: کھال کا اثر پذیر ہونا......الـمَرْاَةَ: عورت سے چہرہ کھولنے کو کہنا۔
اِنْسَفَرَ. شَعْرُهٗ عَنْ رَاسِهٖ: سر سے بال جھڑنا......الغَيْمُ: بادلوں کا پراگندہ ہونا۔
......الاِبِلُ: جانا۔
اِسْتَسْفَرَ. المَرْاَةَ: عورت سے چہرہ کھولنے کو کہنا۔
السَّفْرُ: مص۔ جسم انسانی کا داغ۔ ج سُفُوْر اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سَفْرٌ" یعنی مسافر و "قَوْمٌ سَفْرٌ" یعنی مسافرین۔ و "نَاقَةٌ سَفْرٌ" سفر کرنے والی اونٹنی اور سفر جمع سافر کی ہے جیسے صَاحِبٌ: کی جمع صَحْبٌ.
السِّفْرُ: بڑی کتاب۔ توریت کے اجزاء میں

السَّفَرُ: مسافت کو طے کرنا۔ غروب آفتاب کے کچھ بعد کا وقت۔ ج اَسْفَار.
السُّفْرَةُ: مسافر کا کھانا۔ زادِ سفر۔ دسترخوان۔ ج سُفَر.
السِّفَارُ والسِّفَارَةُ: مہار۔ چمڑا یا لوہا جس کو اونٹ کی ناک پر رکھتے ہیں۔ ج اَسْفِرَة و سُفُر و سَفَائِر.
السَّافِرُ: فا۔ مسافر۔ ج اَسْفَار و سَفْر و سُفَرَةٌ و سُفَّار و جج اَسَافِر. والسَّافِرُ: کاتب۔ ج سَفَرَة.
السَّافِرَةُ. السَّافِرُ: کا مؤنث۔ ج سَوَافِر: مسافرین۔ کہا جاتا ہے "كَثُرَتِ السَّافِرَةُ هُنَا" یہاں سفر کرنے والے بہت ہیں اور کہا جاتا ہے "قَوْمٌ سَافِرَةٌ" سفر کرنے والی قوم۔
السَّفِيْرُ: دو قوموں کے درمیان صلح کرانے والا۔ ج سُفَرَاء: ایلچی۔ گرے ہوئے بال یا پتے۔ کھیتی کا نچلا حصہ۔
السَّفِيْرَةُ: چاندی یا سونے کا ہار۔ ج سَفَائِر.
السَّفَارَةُ والسِّفَارَةُ: ایلچی گری۔ قوموں کے درمیان اصلاح۔
السُّفَارَةُ: جھاڑو دینے سے جمع کیا ہوا کوڑا کرکٹ۔
السَّفَّارَةُ: مسافر لوگ۔
السَّفُّوْرُ: کرہ کی شکل کی ایک مچھلی جس میں کانٹے بہت ہوتے ہیں اور اس کو "قُنْفُذُ المَاء" بھی کہتے ہیں۔
السَّفُّوْرَةُ: تختی کہ جس پر حساب لکھیں اور نقل کرنے کے بعد مٹا دیں۔
المُسَافِرُ: جنگلی بیل۔ المُسَافِرَةُ: گائے۔
المِسْفَرُ والمِسْفَارُ: بہت سفر کرنے والا۔ مؤنث مِسْفَرَةٌ.
المَسْفُوْرُ: سفر سے تھکا ہوا۔
المِسْفَرَةُ: جھاڑو۔ ج مَسَافِر ومَسَافِير
المَسْفَرُ مِنَ الوَجْهِ: چہرہ کے وہ حصے جو نمایاں ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "مَا اَحْسَنَ مَسْفَرَ وَجْهِهٖ

حصہ کس قدر خوبصورت ہے۔
السَّفَرْجَل: بہی۔ ج سَفَارِج اور کبھی سَفَارِل بھی کہا جاتا ہے۔ واحد (سَفَرْجَلَة)
السِّفْسِير. دَلَّال: خادم۔ منتظم۔ ظریف و زیرک۔ ماہر لوہار۔ داروغہ۔ ج سَفَاسِرَة و سَفَاسِير.
السَّفْسَطَة والسِّفْسِطَة: استدلال و قیاس جس کی بنیاد مغالطہ پر ہو۔ ج سَفْسَطَات اور نسبت کے لئے (سَفْسَطِی و سُوْفَسْطَائی)
السُّوْفَسْطَائِيَّة: ایک فرقہ جو محسوسات و بدیہیات کا انکار کرتا ہے۔
......العَمَلَ: کام کو اچھی طرح سے نہ کرنا۔
سَفْسَفَتْهُ الرِّيحُ: سطح زمین سے اڑانا۔
المُسَفْسِفَة: ہوا جو غبار کو اڑائے۔
المُسَفْسِف: مرد کم عطاء و لئیم۔
سَفْسَقَ. الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔
السَّفْسَقَة والسِّفْسِقَة. مِنَ السَّيْفِ: تلوار کا جوہر۔ ج سَفَاسِق. کہا جاتا ہے "طَرِيْقٌ وَاضِحُ السَّفَاسِق" واضح نشانات کا راستہ۔
السُّفَاسِق: ہر لمبی چیز۔
السَّفْسُوْقَة: راستہ کا درمیان۔ مشابہت۔ کہا جاتا ہے "فِيْهِ سَفْسُوْقَةٌ مِنْ اَبِيْهِ" اس میں اس کے باپ کی مشابہت ہے۔ و "سُفْسُوْقَةُ السَّيْفِ": تلوار کا جوہر۔
سَفَطَ: (ن) سَفْطًا. السَّمَكَةَ: مچھلی کے سفنے اتارنا۔
سَفُطَ: (ن) سَفَاطَةً: سخی و پاکیزہ نفس ہونا۔
سَفَّطَ. الحَوْضَ: حوض کو درست کرنا اور بلند بنانا۔
تَسَفَّطَهٗ: تھوڑا تھوڑا پینا۔ جذب کرنا۔
اِسْتَفَطَ. الشَّیْءَ: کل لے لینا۔ کل پی جانا۔
السَّفَطُ: مچھلی کا سفنا۔ ٹوکری۔ جامہ دان۔ ج اَسْفَاط.
السَّفَّاط: ٹوکری بنانے والا۔

السَفِيطُ: پاکیزہ نفس ـ سخی ـ کہا جاتا ہے "هُوَ سَفِيطُ النَفْسِ"، وہ سخی و پاکیزہ نفس ہے۔
کمینہ اور ہر بے قدر چیز (ضد) اور درخت سے گری ہوئی سبز کھجور۔
مُسَفَّطُ الرَأسِ: بڑے سر والا۔
سَفَعَهُ: (ف) سَفْعًا: طمانچہ مارنا ـ الشَيْءَ: نشان لگانا...... بِنَاصِيَتِهٖ: پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچنا...... وسَفَعَتِ السَمُومُ وَجْهَهٗ: لو کا چہرہ کو جھلس کر رنگ بدل دینا۔
سَفِعَ: (س) سَفَعًا: سرخی مائل سیاہ ہونا۔
سَافَعَهٗ: ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا ـ سینہ سے لگانا ـ ایک دوسرے کو ہٹانا ـ لڑائی کرنا۔
تَسَفَّعَ. بِالنَارِ: آگ تاپنا۔
اِسْتَفَعَ. الرَجُلُ: کپڑا پہننا۔
اِسْتَفَعَ. لَوْنُهٗ: خوف وغیرہ سے رنگ بدل جانا۔
السَفَعُ: مص ـ کپڑا ـ رنگا ہوا کپڑا ـ ج سُفُوْعٌ.
السَفْعُ والسُفْعَةُ: سرخی مائل سیاہی۔
السُفْعُ والسُفْعَةُ: دانہ اندرائن۔
السُفْعُ: آہنی دیگ دان۔
سُفْعُ. الشَمْسِ: آفتاب کا سیاہ داغ ـ سُفَعُ الثَوْرِ: بیل کے چہرہ کی سیاہ چیتیاں۔
السَوَافِعُ: لو کی لپٹیں ـ مفرد (سَافِعَةٌ)
الاَسْفَعُ: سرخی مائل سیاہ رنگ والا ـ مؤنث سَفْعَاءُ ج سُفْعٌ: شکرا ـ جنگلی بیل ـ السَفْعَاءُ: دیگ دان کا ایک پایہ ـ حَمَامَةٌ سَفْعَاءُ: سبز گردن والا کبوتر۔
مَسْفُوْعُ. العَيْنِ: دھنسی ہوئی آنکھ والا ـ ثَوْرٌ (مُسَفَّعٌ): چہرہ میں سیاہ چیتوں والا بیل۔
كَمِيٌّ مُسَفَّعٌ: آہن پوش بہادر جو لوہے کے زنگ سے کالا پڑ گیا ہو۔
سَفَقَهٗ (ن) سَفْقًا: طمانچہ مارنا ـ سَفَقَ البَابَ: دروازہ بھیڑنا۔
اَسْفَقَ. البَابَ: دروازہ بند کرنا......
الحَائِكُ الثَوْبَ: جلاہے کا کپڑے کو گف بنانا۔

سَفُقَ: (ک) سَفَاقَةً. الثَوْبُ: کپڑے کا گف ہونا۔
اِنْسَفَقَ. البَابُ: دروازہ کا بھیڑا جانا۔
السَفْقَةُ: طمانچہ ـ تھپڑ۔
السَفِيْقُ: گف کپڑا ـ رَجُلٌ سَفِيْقُ الوَجْهِ: بے حیا مرد۔
السَفِيْقَةُ: سونے وغیرہ کا باریک تار ـ لکڑی کا چوڑا لمبا ٹکڑا جس پر چٹائی وغیرہ لپیٹی جاتی ہے۔
سَفَکَ (ض) سَفْکًا. المَاءَ او الدَمَ: پانی یا خون بہانا...... الکَلَامَ: بہت بولنا۔
سَفَّکَهٗ: کسی کے سامنے سفکہ: پیش کرنا ـ (دیکھئے سُفْکَة)
اِنْسَفَکَ: گرنا ـ بہنا۔
السَفُوْکُ والسَفَّاکُ: بہت خون گرانے والا اور کہا جاتا ہے "مَسْفُوْکٌ او سَفَّاکٌ بِالکَلَامِ" وہ بڑا جھوٹا ہے۔
السَفِیْکُ: گرایا ہوا ـ بہایا ہوا۔
رَجُلٌ (مِسْفَکٌ): بڑا باتونی مرد۔
السُفْکَةُ: وہ چیز جو مہمان کے سامنے غذا سے پہلے دل بہلاؤ اور وقت گزاری کے لئے پیش کی جائے۔
سَفَلَ: (ن) وسَفِلَ (س) وسَفُلَ (ک) سُفُوْلاً وسَفَالاً: پست ہونا ـ نیچا ہونا ـ حقیر ہونا ـ صفت (سَافِلٌ) ج سَافِلُوْنَ وسَفَلَةٌ وسُفَّلٌ وسُفَّالٌ وسُفْلَانٌ. (سَفُلَ) (ک) سَفْلاً وسُفْلاً وسَفَالاً فِي عِلْمِهٖ أَوْ خُلُقِهٖ: ادنی ہونا (...... سُفُوْلاً فِي الشَيْءِ: نیچے اترنا۔
سَفَّلَهٗ: نیچے اتارنا (سَافَلَهٗ) کمینگی کے افعال میں مقابلہ کرنا۔
تَسَفَّلَ: آہستہ آہستہ نیچے اترنا۔
اِسْتَفَلَ: اترنا۔
السِفْلُ والسُفْلُ: پستی۔
السِفْلَةُ والسُفَالَةُ: سب سے نچلا حصہ۔
سُفَالَةُ کُلِّ شَیْءٍ: تہ ـ پیندا ـ (سِفْلَةُ القَوْمِ وسَفِلَتُهُمْ) ادنی درجہ کے لوگ ـ سُفَالَةُ الرِيْحِ: ہوا کے چلنے کی نچلی جگہ۔
السَفَالَةُ: کمینگی و خست۔
السَافِلَةُ: دبر ـ مِنَ الرُمْحِ: نیزے کا نچلا حصہ ـ کہا جاتا ہے "مَا عَالِيَةُ الرُمْحِ کَسَافِلَتِهٖ" سَافِلَةُ النَهْرِ: ندی کا نشیبی حصہ ـ کہا جاتا ہے "مَرَرْتُ بِعَالِيَةِ النَهْرِ وَسَافِلَتِهٖ" میرا گزر ندی کی بلند و پست جگہ پر ہوا۔
الاَسْفَلُ: پست تر ـ ج اَسَافِلُ: کہا جاتا ہے "رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ" ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں۔
السُفْلِيُّ والسُفْلِيَّةُ والسُفُوْلُ ضد العُلُوِيُّ والعُلْوِيَّةُ والعُلُوُّ.
المَسْفَلَةُ: پست تر ـ کہتے ہیں "اَنَا اَسْکُنُ فِي مَعْلَاةِ المَدِيْنَةِ وفُلَانٌ فِي مَسْفَلَتِهَا" میں شہر کے بالائی حصہ میں رہتا ہوں اور فلاں نشیبی حصہ میں رہتا ہے۔
سَفَنَتْ (ن) وسَفِنَتْ (س) سَفْنًا. الرِيْحُ: ہوا کا سطح زمین پر چلنا۔
سَفَنَ: (ض) سَفْنًا. الشَيْءَ: چھیلنا۔
سَفَّنَهٗ: تراشنا اور نرم کرنا۔
السَفَنُ: کھردری کھال جس کو تلوار کے قبضہ پر لگاتے ہیں ـ چوب تراشی کا اوزار۔
السَافِنَةُ والسَفُوْنُ. مِنَ الرِيَاحِ: سطح زمین پر چلنے والی ہوا ـ ج سَوَافِنُ.
السَفِيْنُ: پھتی (دخیل)
السَافِنُ: باطن ـ پشت کی ایک لمبی رگ کا نام جو دل کی رگوں کے ساتھ متصل ہے۔
السَفِيْنَةُ: کشتی ـ ج سُفُنٌ وسَفِيْنٌ سَفَائِنُ و(السَفَّانُ) کشتی ساز (السِفَانَةُ) کشتی سازی ـ سَفَائِنُ البَرِّ: اونٹ۔
السَفَانَةُ: موتی۔
المِسْفَنُ: چوب تراشی کا اوزار۔
سَفَنَّجَ: جلدی کرنا...... بِفُلَانٍ النَقْدَ: جلدی دینا۔
السَفَنَّجُ والسِفَنْجُ والسُفُنْجُ: اسپنج ـ مردہ بال۔

السَّفَنَّجُ: تیز۔لمبا۔مؤنث سَفَنَّجَةٌ.
الإسْفَانَاخُ: پالک کا ساگ۔
الإسْفِنْطُ والإسْفَنْطُ: خوشبودار انگوری شراب۔(دخیل)
سَفَهَ: (ن) سَفْهًا. الرَّجُلَ: گالی دینے میں غالب آنا۔بے وقوفی پر برانگیختہ کرنا...... یا بے وقوفی کی طرف نسبت کرنا...... نَفْسَهُ: ذلیل کرنا۔اپنے آپ کو ہلکا سمجھنا۔سَفِهَ نَصِيبَهُ: اپنا حصہ بھولنا۔
سَفِهَ: (س) سَفَهًا: غیر بردبار یا جاہل یا ردی اخلاق والا ہونا۔صفت (سَفِيهٌ) ج سُفَهَاءُ وسِفَاهٌ: مؤنث سَفِيهَةٌ ج سِفَاهٌ وسُفَهٌ وسَفَائِهُ وسَفِيهَاتٌ. سَفِهَتِ الطَّعْنَةُ: جلدی خون بہنا۔سَفِهَ الشَّرَابَ: بہت پینا...... نَصِيبَهُ: اپنا حصہ بھولنا۔
سَفُهَ: (ک) سَفَاهَةً وسَفَاهًا: جاہل ہونا۔بے وقوف ہونا۔
سَفَّهَ. الرَّجُلَ: بے وقوف بنانا۔بے وقوفی کی طرف نسبت کرنا۔کہا جاتا ہے "سَفَّهَ الجَهْلُ حِلْمَهُ" اس کی جہالت نے اس کی عقل کو طیش میں مبتلا کردیا۔
سَافَهَهُ: گالی گلوچ کرنا...... الدَّنَّ: مٹکے کے پاس بیٹھ کر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پینا۔پینے میں زیادتی کرنا اور اٹکل کے بغیر اندازہ کے پینا۔
أَسْفَهَ. اللّٰهُ فُلانًا المَاءَ: بہت پلانا اور سیر نہ ہونے دینا۔
تَسَفَّهَ. الرَّجُلُ: بتکلف بے وقوف بننا۔ ...... الرِّيحُ: ہوا کا غیر ہموار چلنا...... الرِّيحُ الغُصُونَ: شاخوں کو جھکا دینا...... فُلانًا عَنْ مَالِهِ: فریب دینا۔
تَسَافَهَ. عَلَيْنَا: نادانی کرنا۔جہالت کا سلوک کرنا۔
السَّفَهُ: مص۔جہالت۔عدم بردباری۔بد اخلاقی۔
السَّافِهُ: فا۔بے وقوف۔بہت پیاسا۔
وَادٍ (مُسْفَهٌ): بھری ہوئی وادی۔

المَسْفَهَةُ: بہت [illegible] والی خوراک۔کہا جاتا ہے "طَعَامٌ مَسْفَهَةٌ".
سَفَا يَسْفُو سُفُوًّا: تیز چلنا یا تیر اُڑنا۔
سَفِيَ: (س) سَفًا و سَفَاءً: پیشانی میں کم بال والا ہونا...... الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔صفت (سَفِيٌّ) سَفِيَتْ يَدُهُ: ہاتھ کا پھٹنا۔
أَسْفَى: بے وقوف ہونا...... فُلانًا: طیش پر آمادہ کرنا...... بِهِ: برائی کرنا۔أَسْفَتِ النَّاقَةُ: دبلی ہونا۔أَسْفَى الزَّرْعُ: خوشہ کے خشک اطراف والی ہونا...... الرِّيحُ: ہوا کا چلنا۔
سَافَى. الرَّجُلَ: گالی دینا۔علاج کرنا۔
السَّفَا: پیشانی میں بالوں کی کمی۔مٹی۔دُبلا پن۔ہر خاردار درخت۔واحد (سَفَاةٌ) والسَّفَا مِنَ السُّنْبُلِ: خوشہ کا خار۔
السِّفَاءُ: دوا۔
بَغْلٌ (أَسْفَى): پیشانی میں کم بال والا خچر۔تیز رفتار۔مؤنث سَفْوَاءُ. رِيحٌ سَفْوَاءُ: غیر ہموار تیز چلنے والی ہوا۔
سَفَى يَسْفِي سَفْيًا وأَسْفَى إِسْفَاءً. سَفَتْ وأَسْفَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ: خاک اڑانا۔صفت (سَافِيَةٌ) ج سَافِيَاتٌ وسَوَافٍ.
سَفِيَ يَسْفَى سَفًى. التُّرَابُ: غبار اُڑنا۔
السَّافِيَاءُ: غبار۔
السَّفِيُّ: ہوا جس کو اڑائے۔
السَّفِيُّ: پراگندہ غبار۔
الأَسْفَى. مِنَ الخَيْلِ: پیشانی میں کم بال والا گھوڑا۔مؤنث سَفْيَاءُ ج سُفْيٌ.
المُسْفِي: چغل خور۔
سَقِبَتْ: (س) سَقَبًا وسُقُوبًا. الدَّارُ: قریب ہونا۔
أَسْقَبَتِ. النَّاقَةُ: اکثر نر بچے جننا۔
تَسَاقَبَتِ. البُيُوتُ: قریب قریب ہونا۔
السَّقْبُ. ج أَسْقُبٌ وسِقَابٌ وسُقُوبٌ.
سُقْبَانٌ: اونٹنی کا نوزائیدہ بچہ اور مثل میں بولا جاتا ہے "أَذَلُّ مِنَ السُّقْبَانِ بَيْنَ الحَلائِبِ" دودھ دینے والی اونٹنیوں کے درمیان نوزائیدہ بچوں سے زیادہ ذلیل......

ج سِقْبَانٌ و (السَّقِيبَةُ): خیمہ کا ڈنڈا۔
السَّقْبُ: لمبی موٹی سرسبز شاخ۔مَنْزِلٌ (سَقْبٌ): قریب منزل۔
السَّاقِبُ: فا۔قریب۔دور (ضد)
المِسْقَبُ والمِسْقَابُ: نوزائیدہ اونٹ کے بچے کی ماں۔المِسْقَابُ: اکثر نر بچے جننے والی اونٹنی۔
سَقَدَ: (ض) سَقْدًا وسَقَّدَ وأَسْقَدَ. الفَرَسَ: دبلا کرنا۔چھریرا کرنا۔
السُّقْدَةُ. ج سُقَدٌ (السُّقَيْدَةُ) ج سُقَيْدَاتٌ: سرخ رنگ کا ایک پرندہ جس کو فارسی میں زورک کہتے ہیں۔
سَقَرَتْهُ: (ن) سَقْرًا. الشَّمْسُ: جھلسنا۔
أَسْقَرَتِ. النَّخْلَةُ: درخت خرما سے شیرہ بہنا۔
السَّقْرُ: مص۔شکرا۔شیرہ۔
سَقَرُ: دوزخ کا علم (کلمہ غیر منصرف ہے) کہا جاتا ہے "جَاءَ (بِالسَّقَرِ) والبُقَرِ وبِنَاتِ غَيْرٍ" اس نے سفید جھوٹ کہا۔
السَّقْرَةُ: سورج کی سخت تپش۔ج سَقَرَاتٌ.
السَّاقُورُ: گرمی۔جانوروں کو داغنے کا لوہا۔
السَّقَّارُ: غیر مستحق کو بہت لعنت کرنے والا کافر۔ج سَقَّارَةٌ.
سَقَطَ: (ن) سُقُوطًا ومَسْقَطًا: گرنا۔کہا جاتا ہے "سَقَطَ مِنْ عَيْنِي" وہ میری آنکھوں سے گر گیا۔یعنی حقیر ہو گیا۔"سَقَطَ فِي الكَلامِ" غلطی کرنا...... النَّجْمُ: غائب ہونا...... الحَرُّ: گرمی پڑنا...... الحَرُّ عَنَّا: دور ہونا ...... عَلَى ضَالَّتِهِ: موقع [illegible] سے مطلع ہونا...... القَوْمُ إِلَيَّ: نازل ہونا۔اترنا ...... الوَلَدُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ: نکلنا۔باہر آنا۔
سَقَطَ فِي يَدِهِ: نادم ہونا۔کہتے ہیں "عَلَى الخَبِيرِ سَقَطْتَ" حقیقت کار کے جاننے والے کے پاس تم پہنچے۔
سُقِطَ وأُسْقِطَ. فِي يَدِهِ: لغزش کرنا۔غلطی کرنا۔نادم ہونا۔حیران ہونا۔
سَاقَطَهُ سِقَاطًا ومُسَاقَطَةً: گرانا یا پے بہ پے

گرانا......ہ الحَدِیْث: باری باری گفتگو کرنا
......الفَرَسُ الخَیْلَ: دوڑ میں سبقت کرنا
......الفرسُ العَدْوَ: گھوڑے کا سست دوڑنا۔
اَسْقَطَہٗ: گرانا۔ اَسْقَطَتِ المَرْاَۃُ السِقْط: عورت کا ناتمام بچہ گرانا......لَہٗ بِالْکَلَامِ: گالی دینا۔ بے ہودہ بات کہنا......الرَجُلَ: کسی کے ساتھ ایسی کارروائی کرنا جس سے وہ حقیر ہو جائے کہ کوئی غلطی کر بیٹھے یا جھوٹ بولے یا اپنے راز کو ظاہر کر دے۔ کہا جاتا ہے "مَا اَسْقَط فِیْ کَلِمَۃٍ": اس نے کسی کلمہ میں غلطی نہیں کی۔
تَسَقَّطَہٗ: لغزشوں کو ڈھونڈنا۔
الخَبَرَ: تھوڑی تھوڑی خبر حاصل کرنا۔
تَسَاقَطَ واِسَّاقَطَ. الشَّیْئُ: پے بہ پے گرنا۔
السَقَط: برف یا شبنم۔ لیم (...... والسِقْط والسُقْط) ناتمام بچہ جو وقت سے پہلے گر جائے۔ السِقْط: خیمہ کا گوشہ۔ پرندہ کا بازو۔ کہا جاتا ہے "رَفَعَ الطَائِرُ سِقْطَیْہِ": پرندہ نے اپنے دونوں بازو اٹھائے۔ بادل کا کنارہ جو زمین پر گرتا ہوا دکھائی دے۔
السَقْطَۃ: زور سے گرنا۔ ٹھوکر۔ لغزش۔
السَقَط: ناکارہ و بے برکت چیز۔ ردی سامان۔ رسوائی۔ تحریر یا قول یا حساب کی غلطی۔ ج اَسْقَاط.
السَاقِط: فا۔ فرومایہ۔ کمینہ۔ ج سُقَّاط وسِقَاط مؤنث سَاقِطَۃ.
السَاقِطَۃ: کم عقل کمینہ۔ وہ پھل جو پکنے سے پہلے گر جائے۔ ج سَوَاقِط.
السِقَاط: مص۔ سَاقِط کی جمع۔ لغزش۔ وہ پھل جو پکنے سے پہلے گر جائے۔ پرندہ کا بازو۔
السُقَاط والسُقَاطَۃ: گری ہوئی چیز۔
السَقُوْط: گرا ہوا۔
السَقِیْط: بے وقوف۔ کم عقل۔ مؤنث سَقِیْطَۃ: برف۔ شبنم۔ یخ۔ اولہ۔
السَقَّاط: بہت گرنے والا۔ بہت تیز تلوار جو مقطوع سے پہلے زمین پر گرے۔ (...... والسَقَطِیّ): ردی سامان بیچنے والا۔

کباڑیا۔
السَقَّاطَۃ: بہت گرنے والی۔ سَقَّاطَۃُ البَابِ عِنْدَالمُوَلِّدِیْن: دروازہ کی چٹخنی۔
المَسْقِط والمَسْقَط: گرنے کی جگہ۔ ج مَسَاقِط. مَسْقَطُ رَاسِ الرَجُلِ: جائے پیدائش۔ المَسْقَط: پرندہ کا بازو۔
المَسْقَطَۃ: گرنے کا سبب۔
مُسْقِطَۃُ الاَحْبَال: بڑی مصیبت۔ الاسم (المِسْقَاط): ناتمام بچہ گرانے والی ماں۔
سَقَعَہٗ: (ف) سَقْعًا: کسی کو تھپڑ مارنا۔ کسی کو سخت سست کہنا۔ کسی کے ساتھ برائی سے پیش آنا۔ سَقَعَ الدِیْکُ: مرغ کا بانگ دینا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِی اَیْنَ سَقَعَ": میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔
اُسْتُقِعَ. لَوْنُہٗ: رنگ کا بدل جانا۔
السُقْع: گھر۔ زمین کا گوشہ۔ ج اَسْقَاع.
السِقَاع: اوڑھنی کو تیل سے بچانے کا چیتھڑا۔ برقع۔ اونٹنی کی ناک کو باندھنے کی چیز۔ (...... والمِسْقَع): لغت ہے۔ صِقَاع ومِصْقَع: میں۔
الاَسْقَعُ: چڑیا کی مانند ایک پرندہ جس کا سر سفید اور پر سبز ہوتے ہیں اور جو پانی کے قریب رہتا ہے۔ ج اَسَاقِع: دشمنوں اور حاسدوں سے دور رہنے والا۔
السَوْقَعَۃ: ثرید کے اوپر کا حصہ...... مِنَ الرِدَاءِ او الخِمَارِ او المِعْمَامَۃِ: وہ حصہ جو سر سے متصل ہو اور جلدی سے میلا ہو جائے۔
سَقَفَ: (ف ن) سَقْفًا وسَقَّفَ. البَیْتَ: چھت ڈالنا۔
سَقُفَ: (ف ن) سَقِیْفَی وسُقِّفَ وتَسَقَّفَ: بشپ بننا۔
اَسْقَفَہٗ وسَقَّفَہٗ. عَلَیْھِمْ: بشپ بنانا۔
سَقِفَ: (س) سَقَفًا: جھکاؤ کے ساتھ لمبا ہونا۔ صفت (اَسْقَف) مؤنث سَقْفَاءُ ج سُقْف. سَقِفَتِ الرِجْلُ: پاؤں کا دائیں جانب کو جھکنا۔
السَقْف. مِنَ البَیْتِ: چھت۔ ج سُقُوْف:

آسمان۔
السَقِیْف: چھت۔ ج سُقُف وسُقُف.
السَقِیْفَۃ: چھت پاٹنے کا پتھر یا تختہ۔ سونے یا چاندی کا لمبا و باریک تار۔ اونٹ کی پسلی۔ ج سَقَائِف: کہتے ہیں "ھَدَمَ السَفَرُ سَقَائِفَ البَعِیْرِ" سفر نے اونٹ کی پسلیوں کو توڑ دیا۔
السَقِیْفَۃ: ڈیوڑھی۔
الاَسْقَفُ: موٹی اور لمبی ہڈیوں والا۔
......مِنَ الجِمَالِ: بے بال والا اونٹ۔
مِنَ الظِلْمَانِ: ٹیڑھی گردن والا اشتر مرغ۔
الاُسْقُفُ: بشپ پادری۔ جس کا درجہ قسیس سے اونچا اور مطران سے کم ہوتا ہے۔ مطران: ج اَسَاقِفَۃ واَسَاقِف: (کلمہ یونانی ہے)
الاُسْقُفِیَّۃ: بشپ کا درجہ۔ بشپ کی رعیت۔ بشپ کی جانب منسوب۔
المُسَقَّفُ: مفع۔ لمبا۔
سَقَلَہٗ: (ن) سَقْلاً: صیقل کرنا۔ آئینہ وغیرہ کو جلا دینا۔
سَقِلَ: (س) سَقَلاً. البَعِیْرُ: کمر میں داہنی جانب کو کجی والا ہونا۔
السُقْل: کمر۔
السَقِل. مِنَ الرِجَالِ: پتلی کمر والا مرد۔
......مِنَ الخَیْلِ: پیٹھ میں کم گوشت والا گھوڑا۔
الِاسْقَالَۃ: اونچی جگہ پر پہنچنے کے لئے پاڑھ۔ ج اَسَاقِیْل.
سَقْلَبَہٗ: پچھاڑنا۔
السَقْلَبُ: علاقہ خزر کے باشندوں کی ایک جماعت جو بعد میں یورپ کے ملکوں میں پھیل گئی تھی۔ واحد (سَقْلَبِی) ج سَقَالِبَۃ.
سَقِمَ (س) وسَقُمَ (ک) سَقَمًا وسُقْمًا وسَقَامًا وسَقَامَۃً: بیمار ہونا یا دیر تک بیمار رہنا۔ صفت (سَقِیْم) ج سِقَام وسُقَمَاءُ.
اَسْقَمَہٗ وسَقَّمَہٗ: بیمار ڈالنا۔ واَسْقَمَ الرَجُلُ: بیمار گھر والا ہونا۔
السَقَم والسُقْم۔ ج اَسْقَام (والسَقَام)

بیماری
السَقِم والسَقِیم : بیمار۔ کَلَامٌ سَقِیم : نا درست کلام۔ مَکَانٌ سَقِیمٌ : خوفناک جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ سَقِیمُ الصَدرِ عَلٰی اَخِیهِ" وہ اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہے۔
المِسقَام : بکثرت بیمار رہنے والا۔
اَرْضٌ (مَسْقَمَةٌ) : بہت بیماریوں والی زمین۔
السَقَنقُور : ایک جانور کا نام ہے۔
سَقٰی (ض) سَقْیًا. الرَجُلَ : پلانا۔ کسی سے "سَقَاکَ اللّٰهُ یا سَقْیًا لَکَ" : کہنا۔ عیب لگانا۔ غیبت کرنا...... الثَوبَ : گہرا رنگنا۔
سَقَاهُ اللّٰهُ الغَیثَ : بارش بھیجنا...... بَطنُه : بیماری کی وجہ سے پیٹ میں پانی جمع ہونا۔
سُقِیَ. قَلبُه عَدَاوَةً : دل کا دشمنی سے بھرپور ہونا...... بَطنُه : بیماری کی وجہ سے پیٹ میں پانی جمع ہونا۔
سَقّٰی تَسقِیَةً. الرَجُلَ : بہت پلانا۔ کسی سے "سَقْیًا لَکَ" کہنا...... الثَوبَ : کپڑے کو بار بار رنگ میں ڈبونا۔
اَسقٰی اِسقَاءً. الرَجُلَ : پانی پینے کے لئے دینا۔ پانی کی طرف رہنمائی کرنا۔ جانوروں کو یا زمین کو سیراب کرنا۔ کسی سے "سَقَاکَ اللّٰهُ" یا "سَقْیًا لَکَ" کہنا۔ اَسقَاهُ اللّٰهُ الغَیثَ : بارش بھیجنا۔ اَسقٰی فُلَانًا : عیب لگانا۔ غیبت کرنا۔
سَاقَاهُ وتَسَاقَیَا : ایک دوسرے کو پلانا۔ وسَاقَاهُ فِی اَرْضِه : کسی کو زمین کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کرنا اس شرط پر کہ زمین کا کچھ غلہ ملے گا اور اسی سے شَرِکَةُ مُسَاقَاة ہے۔
تَسَقّٰی تَسَقِّیًا : سیراب ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَسَقّٰی الصِبغَ" اس نے رنگ کو جذب کر لیا۔
اِسْتَقٰی اِستِقَاءً واِستَسقٰی.
اِستَقَاءَ. مِنه : کسی سے پانی طلب کرنا۔
استَقٰی. مِنَ النَهرِ. دریا سے پانی لینا۔

واِستَسقَی الرَجُلُ : بیماری کی وجہ سے پیٹ و جسم میں پانی جمع ہونا۔ قے کرنا۔ اِستَسقَی الرَجُلَ : کسی سے "سَقَاکَ اللّٰهُ یا سَقْیًا لَکَ" کہنا۔
السَقْیُ والسِقْیُ : وہ پانی جو مرض کی وجہ سے پیٹ میں جمع ہو جائے۔ السِقیُ : سیراب کی ہوئی کھیتی یا زمین۔ پانی کا حصہ۔ کہا جاتا ہے "کَم سِقْیُ اَرضِکَ" : تمہاری زمین کیلئے پانی کا کتنا حصہ ہے۔ بادل۔ ج اَسقِیَة۔
سَقْیًا وسُقْیًا. لِفُلَانٍ : دعا کے موقع پر بولتے ہیں۔ تقدیر عبارت یہ ہے "سَقَاهُ اللّٰهُ سُقْیًا" اللہ اس کو سیراب کرے۔
السِقَاء : مشک۔ ج اَسقِیَة واَسقِیَات واَسَاقٍ.
السِقَایَة والسَقَایَة : پانی پلانے کی جگہ۔ پانی پینے کا برتن (...... والسَقَایَةُ) پانی جمع کرنے کی جگہ۔ حوض۔
السَاقِی : فا۔ ج سُقَاة وسَاقُونَ وسُقَّاء وسُقِیّ.
السَاقِیَة. السَاقِی : کا مؤنث۔ چھوٹی ندی۔ ج سَوَاقٍ وسَاقِیَات.
السُقیَاء. السَقیُ والاِستِسقَاء : کا اسم۔
السَقِیُّ : دریاؤں کے پانی سے سیراب کیا ہوا۔ تیز بارش والا بادل۔ درخت خرما اور بردی۔ واحد (سَقِیَّة)
السَقَّاء : بہت پلانے والا۔ مؤنث سَقَّاءَة و سَقَّایَة.
الاِستِسقَاء : پانی طلب کرنا...... عِندَ الشَرعِ : پانی طلب کرنے کے لئے نماز پڑھنا اور دعا کرنا...... عِندَ الاَطِبَّاءِ : ایک بیماری کا نام۔
المَسقٰی : سیرابی کا وقت۔
المَسقَوِیّ : دریا کے پانی سے سیراب کی ہوئی کھیتی۔ (اور مَظمَائِیّ : بارش کے پانی سے سیراب کی ہوئی۔)
المِسقَاة والمَسقَاة : پانی پلانے کی جگہ۔
سَکَّ : (ن) سَکًّا. البَابَ : دروازہ

بند کرنا۔ دروازے میں لوہے کی بلی لگانا...... البِئرَ : کنواں کھودنا...... اُذُنَیهِ : کان کو جڑ سے اکھیڑنا...... النَعَامُ مَا فِی بَطنِه : پتلی پتلی بیٹ کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا سَکَّ سَمعِی مِثلُ ذٰلِکَ الکَلَامِ" اس جیسی گفتگو میرے کانوں میں نہیں پڑی "واِینَ تَسُکُّ" تو کہاں جاتا ہے۔
سَکَّ : (س) سَکَکًا : چھوٹے کانوں والا ہونا۔ صفت (اَسَکُّ) مؤنث سَکَّاء ج سُکٌّ : کہتے ہیں "کُلُّ سَکَّاءَ بَیُوضٌ وکُلُّ شَرفَاءَ وَلُودٌ" ہر چھوٹے کان والی انڈے دیتی ہے اور ہر بڑے کان والی بچے جنتی ہے۔
اِستَکَّ اِستِکَاکًا. النَبَاتُ : گنجان ہونا۔
اِستَکَّتِ المَسَامِعُ : بہرا ہونا۔ البَیتُ : بند جھری والا ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا اِستَکَّ فِی مَسَامِعِی مِثلُهُ" میرے کانوں میں اس جیسی بات نہیں پڑی۔
السَکُّ والسُکُّ. ج سِکَاک وسُکُوک : تنگ منہ کا کنواں۔ تنگ حلقوں والی زرہ۔ بند راستہ۔ السُکّ : کیل۔ سیدھی و درست عمارت۔ السُکّ : بد طبیعتی۔ بچھو کا سوراخ۔ مکڑی۔ ایک قسم کی خوشبو۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبُوا بُیُوتَهُم سِکَاکًا" انہوں نے اپنے مکانات ایک قطار میں بنائے۔
السَکَک : مص۔ بہرا پن۔
السَکَّاء : تنگ حلقوں والی زرہ۔
السِکَّة : سیدھا راستہ۔ ہل کا پھار۔
السِکَّة : درختوں کی قطار۔ سکہ ڈھالنے کا سانچہ۔ پیغام رساں کا گھر۔ ج سِکَک۔
اَصحَابُ السِکَکِ : وہ وظیفہ یاب پیغام رساں جو اہم امور کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ صَعبُ السِکَّةِ" فلاں سب کی عقل کی وجہ سے ایک پر نہیں ٹھہرتا۔
السِکِّیُّ : دینار۔ قاصد۔

السَّكِي: کیل۔

السُّكَّاك: فضائے آسمانی۔ تیر میں پر کی جگہ۔

السَّكُوك: تنگ منہ والا کنواں۔

السُّكَّاكة: فضائے آسمانی۔ خود رائے چھوٹے کان والا۔

السَّكَّاك: سکہ ساز۔

السَّكَّاكة: مسافرین۔

سَكَبَ (ن) سَكْبًا وتَسْكَابًا. المَاءَ ونَحْوَهُ: پانی وغیرہ بہانا۔ گرانا۔

سَكَبَ (ن) سُكُوبًا وانْسَكَبَ. المَاءُ: پانی بہنا۔

تَسَاكَبَ. الدَّمْعُ: آنسو بہنا۔

السَّكْبُ: مص۔ لگاتار بارش ...... مِنَ الخَيلِ: تیز دوڑنے والا گھوڑا۔ مَاءٌ سَكْبٌ: بہنے والا پانی۔ اَمْرٌ سَكْبٌ: امر لازم۔ رَجُلٌ سَكْبٌ: سبک روح چست و پھرتیلا مرد۔ (...... والسَّكَب): تانبا یا سیسہ۔

السَّكَبُ: ایک خوشبودار درخت۔ واحد (سَكَبَة. السَّكَبَةُ): سر کی بھوسی۔

السَّكْبَة. سَكَبَ: کا اسم مرۃ۔ کپڑے کا گول ٹکڑا جو سر کے لئے قطع کیا جائے۔ باریک جھلی جو جنین کے چہرے پر ہوتی ہے۔

السَّاكِب والسَّكُوب والسَّكِيب والأُسْكُوب: بہنے والا۔

الأُسْكُوب: لگاتار بارش۔ موچی۔ لوہار۔ درخت خرما کی ایک قطار ...... مِنَ البَرْق: زمین کی جانب کوندنے والی بجلی۔

الإِسْكَاب: موچی۔

الأُسْكُوبَة والإِسْكَابَة: لکڑی کا ٹکڑا جس کو مشک کے شگاف میں ڈال کر اس پر کچھ باندھ دیتے ہیں تاکہ اس میں سے کچھ نہ نکلے۔

الأُسْكُبَة: چوکھٹ۔

المَسْكَبَة: بہانے یا بہنے کی جگہ۔ ج مَسَاكِب.

السِّكْبَاج: سالن جو سرکہ، گوشت اور خوشبودار مصالحہ سے تیار کرتے ہیں۔

سَكَتَ (ن) سَكْتًا وسُكُوتًا وسُكَاتًا وسَاكُوتَةً: چپ رہنا۔ مرنا ...... الغَضَب: غصہ کا ٹھنڈا پڑنا ...... الحَرُّ: ہوا رکنے کے ساتھ گرمی تیز ہونا ...... الحَرَكَةُ: ٹھہرنا۔

سُكِتَ: سکتہ لاحق ہونا۔ صفت (مَسْكُوت)

أَسْكَتَ: کلام منقطع ہونا ...... عَنِ الشَّيء: اعراض کرنا (أَسْكَتَه وسَكَّتَه): چپ کرانا۔

سَاكَتَهُ فَسَكَتَهُ: چپ رہنے میں مقابلہ کرنا اور غالب رہنا۔

السَّكْتَة: ایک مشہور بیماری کا نام جس میں سارے اعضاء بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ سَكَتَ: کا اسم۔

السُّكْتَة: برتن میں باقی ماندہ۔ بچہ وغیرہ کو چپ کرانے کی چیز۔ سَكَتَ: کا اسم۔

السِّكْتَة: بچہ وغیرہ کو چپ کرانے کی چیز۔

السُّكَات: مص۔ ایک بیماری جو بولنے سے روک دیتی ہے۔ السُّكَات مِنَ الحَيَّات: وہ سانپ جو بے خبری میں ڈس لے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَلَى سُكَاتِ الأَمْرِ": وہ کام کے پورا کرنے کے قریب ہے (...... والسُّكَاتَةُ) مِنَ الجَوَاب: خاموش کر دینے والا جواب۔ کہا جاتا ہے "رَمَاهُ بِسُكَاتِهِ وصُمَاتِهِ": اس نے اس کو خاموش کر دیا۔

السَّكْت والسَّكُوت والسَّاكُوت والسَّاكُوتَة والسِّكِّيت والسُّكَيْت والسُّكَيت: بہت چپ رہنے والا۔

السُّكَيْت: گھڑ دوڑ کے میدان کا آخری گھوڑا۔

أَسْكَاتُ. القَوْمِ: قوم کے اوباش لوگ۔ الشَّيْءِ: چیز کا بقیہ۔ گرمی کے آخر کے معتدل ایام۔

المُسْكِت: جوئے کے کھیل کا آخری تیر۔

سَكَرَ (ن) سَكْرًا. الإِنَاءَ: برتن بھرنا۔ ...... النَّهَرَ: دریا میں بند لگانا ...... البَابَ: دروازہ بند کرنا (...... سُكُورًا وسَكَرَانًا) الرِّيحُ: ہوا کا رک جانا ...... الحَرُّ: گرمی کا کم ہو جانا۔

(...... وسُكِرَ وسَكِرَ) بَصَرُهُ: نگاہ دھندلی ہونا۔

سَكِرَ (س) سَكَرًا. الحَوْضُ: حوض کا بھر جانا۔ ...... الرَّجُلُ عَلَيْهِ: غضبناک ہونا (...... سَكَرًا وسَكْرًا وسُكْرًا وسُكُرًا وسَكَرَانًا) مِنَ الشَّرَابِ: مست ہونا۔ مدہوش ہونا۔ صفت مذکر (سَكِرٌ وسَكْرَانٌ) وصفت مؤنث (سَكِرَةٌ وسَكْرَى وسَكْرَانَةٌ) ج سَكْرَى وسَكَارَى وسُكَارَى.

سَكَّرَهُ: گلا گھونٹنا ...... البَابَ: دروازہ بند کرنا۔

أَسْكَرَهُ. الشَّرَابُ: مدہوش کرنا۔ مست کرنا۔

تَسَاكَرَ: مستی ظاہر کرنا۔ نشہ آور چیز استعمال کرنا۔

السَّكَر: شراب اور ہر نشہ آور چیز۔ سرکہ۔

السِّكْر: دریا کا بند۔ جس چیز سے دریا کو بند کیا جائے۔ ج سُكُور.

السُّكْر: مص۔ نشہ۔ مستی۔

سَكْرَةُ. المَوْتِ او الهَمِّ: موت یا غم کی سختی۔ ج سَكَرَات.

السَّكْرَة: ایک قسم کا دانہ جو گیہوں کے کھیت میں ہوتا ہے اور گیہوں کے مشابہ مگر اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے کھانے سے نیند بہت آتی ہے۔

السُّكَّرُ: شکر (سُكَّرَة) اس سے خاص ہے۔

السَّاكِر: فَلَيْلٌ سَاكِرٌ: بے ہوا والی رات۔ مؤنث سَاكِرَة.

السَّكَّار: نشہ آور چیزوں کا بنانے والا اور بیچنے والا۔

السِّكِّير والسَّكُور والمِسْكِير: بہت نشے والا۔

السَّيْكَرَان: ایک قسم کی گھاس جو ہمیشہ سبز رہتی ہے اور اس کے دانہ کو کھایا جاتا ہے۔

السُّكُرُّجَة والسُّكُرُجَة: چھوٹی پیالی۔

سَکَعَ وسَکِعَ (ف س) سَکْعًا وسَکَعًا: لا علمی میں پھرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِیْ اَیْنَ سَکَعَ" میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں گیا۔
تَسَکَّعَ. فِی اَمْرِہٖ اَوْ سَیْرِہٖ: حیران پھرنا۔ مدت تک باطل میں رہنا...... الظُّلْمَةَ: اندھیرے میں ٹاپک ٹوئیاں مارنا۔
السَّاکِعُ: فا۔(...... والسَّکِعُ): مرد مسافر اجنبی۔
رَجُلٌ (سُکَعٌ): متحیر مرد۔ السُّکَعُ: ایک قسم کی نباتات۔
المَسْکَعَة: وہ معاملہ جس میں کوئی تدبیر بجھائی نہ دے۔
اَرْضٌ (مُسْکِعَة): بغیر کسی علامت ونشان کے زمین۔
سَکَفَ (س) سَکْفًا. البَابَ: دروازے میں چوکھٹ لگانا۔
تَسَکَّفَ. البَابَ: چوکھٹ پر قدم رکھنا۔
اَسْکَفَ: موچی بننا۔
السَّاکِفُ: فا۔ دروازہ کے اوپر والی لکڑی جو دہلیز کے مقابل ہوتی ہے۔
الاُسْکُف. مِنَ العَیْنِ: پلکوں کے اُگنے کی جگہ یا نچلا پپوٹا۔ کہا جاتا ہے "وَقَفَتِ الدَّمْعَةُ عَلٰی اُسْکُفِ عَیْنِہٖ": آنسو اس کی آنکھوں میں پلک اُگنے کی جگہ ٹھہر گیا۔
الاُسْکُفَة والاُسْکُوْفَة: دہلیز۔
الاَسْکَفُ والاِسْکَافُ والاُسْکُوْفُ والسَّکَّافُ والسَّیْکَفُ: موچی۔
(والسِّکَافَةُ): موچی کا پیشہ۔
اَلسُّکُولَاسْتِیکَ: دینی تعلیم جس کی بنیاد یونانی فلسفہ ہو۔
سَکَمَ (ن) سَکْمًا: کمزوری سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا۔ صفت (سَیْکَم)
الاِسْکِیم: راہب کا کپڑا یا راہب کا سر پر ڈالنے کا کپڑا۔ (کلمہ معرب ہے)
سَکَنَ (ن) سُکُوْنًا: ٹھہرنا...... اِلَیْہِ: آرام لینا...... عَنْہُ الوَجَعُ: درد کا دور ہونا...... الحَرْفُ: بغیر حرکت کے ہونا۔ جزم والا ہونا۔(...... سَکَنًا وسُکْنٰی) الدَّارَ وفِی الدَّارِ: اقامت کرنا۔ رہنا۔ صفت (سَاکِنٌ) ج سُکَّان وسَاکِنُوْن.
سَکُنَ (ن) سُکُوْنًا وسَکُنَ (ک) سُکُوْنَةً: مسکین ہونا۔
سَکَّنَ. المُتَحَرِّکَ: ٹھہرانا...... الحَرْفَ: جزم دینا۔
سَاکَنَہٗ. فِی دَارٍ وَاحِدَةٍ: ساتھ بود و باش کرنا۔
اَسْکَنَ. الرَّجُلُ: مسکین ہونا...... ہٗ: غریب ومسکین بنانا...... ہٗ الدَّارَ: کسی کو بود و باش کرانا...... الفَقْرُ فُلَانًا: بے حرکت بنانا۔
تَسَکَّنَ وتَمَسْکَنَ: مفلس ومسکین ہونا۔
تَسَکَّنَ: مطمئن وصاحب وقار ہونا۔ (سکینہ سے ماخوذ ہے۔)
تَسَاکَنُوْا. فِی الدَّارِ: باہم مل کر رہنا۔
اِسْتَکَانَ اِسْتِکَانَةً واسْتَکَنَ: ذلیل وعاجز ہونا۔
السَّکْنُ: گھر والے۔ گھر۔
السَّکَنُ: آگ۔ رحمت۔ برکت۔ ہر وہ چیز جس سے اُنس حاصل کیا جائے۔ الاَسْکَان کا واحد بمعنی غذا وخوراک (...... والسُّکْنٰی): رہنے والا۔ رہنے کی جگہ۔
السَّکِنَة: سر اور گردن کے اتصال کی جگہ۔ ج سَکِنَات اور کہا جاتا ہے "تَرَکْتُهُمْ عَلٰی سَکِنَاتِهِمْ" میں نے اُن کو اُن کی حالتِ سابقہ پر چھوڑ دیا۔
السَّکِیْنَة: وقار۔ اطمینان۔ ہیبت۔
السُّکَیْنُ: ہلکا پھلکا تیز رفتار گدھا۔
السُّکَیْنَة: گدھی۔
السُّکُوْنُ: عدم حرکت۔ آرام۔ جزم۔
السُّکَّان. مِنَ السَّفِیْنَةِ: پتوار۔ ج سُکَّانَات.
السِّکِّیْن: چھری۔ ج سَکَاکِیْن. و (السَّکَّان) چھری بنانے والا۔
السِّکِّیْنَة: چھری۔ اطمینان۔ وقار۔
المَسْکِنُ والمَسْکَنُ: گھر۔ مکان۔ منزل۔ ج مَسَاکِن.
المَسْکَنَة: فقیری۔ ذلت۔ کمزوری۔
المِسْکِیْن: وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو یا وہ شخص جس کے پاس اتنا نہ ہو جو اس کے عیال کے لئے کافی ہو۔ ذلیل ومغلوب۔ ج مِسْکِیْنُوْن ومَسَاکِیْن: مؤنث مِسْکِیْن ومِسْکِیْنَة.

سَلَّ (ن) سَلًّا واِسْتَلَّ. الشَّیْءَ مِنَ الشَّیْءِ: کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا۔...... السَّیْفَ: تلوار سونتنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَلَّ فُلَانٌ بِکَذَا" فلاں شخص فلاں چیز کو چپکے سے لے گیا۔
سَلَّ (ض) سَلًّا: گرے ہوئے دانتوں والا ہونا۔ صفت مذکر (اَسَلُّ): وصفت مؤنث (سَلَّآء)
سُلَّ. سِل کی بیماری میں مبتلا ہو کر دبلا ہونا۔ صفت (مَسْلُوْل)
اَسَلَّ اِسْلَالًا. اللّٰهُ فُلَانًا: سل کی بیماری میں مبتلا کرنا...... الشَّیْءَ: چپکے سے چرانا۔
تَسَلَّلَ وانْسَلَّ. مِنَ الزِّحَامِ: بھیڑ میں چپکے سے کھسک جانا۔ کہا جاتا ہے "اِنْسَلَّ قِیْدُ الفَرَسِ مِنْ یَدِہٖ" اس کے ہاتھ سے گھوڑے کی رسی نکل گئی۔
السَّلُّ: مص۔ عطر فروشوں کا ڈبہ۔ ج سِلَال.
السِّلُّ والسُّلُّ والسُّلَال: لاغری سل کی بیماری۔
السَّلَّة: پوشیدہ چوری۔ سل کی بیماری۔ حوض کا نقص۔ ٹوکری عطر فروشوں کا ڈبہ۔ ج سِلَال: کہا جاتا ہے "اَتَیْنَاهُمْ عِنْدَ السَّلَّةِ وعِنْدَ السِّلَّةِ" یعنی ان کے پاس ہم تلوار کھینچنے کے وقت پہنچے (سَلَّة: بالفتح اسم مرة اور سِلَّة: بالکسر اسم نوع ہے) وفَرَسٌ سَرِیْعُ السِّلَّةِ: تیز دوڑنے والا گھوڑا۔
السَّلِیْل: کھینچا ہوا سونتا ہوا۔ ولد۔ کہا جاتا ہے "هُوَ سَلِیْلُ الاَکَارِمِ": وہ بزرگوں کی اولاد ہے۔ خالص شراب۔ حرام مغز۔

کوہان۔ وادی میں پانی بہنے کی جگہ۔ گھوڑے کا مغز۔ پچھیرا۔ ج سُلان.

السَلِیلَة : بٹی۔ پیٹھ کے گوشت کا لمبا ٹکڑا۔ ایک قسم کی لمبی مچھلی۔

السُلالَة : کسی چیز سے نکالا ہوا۔ خلاصہ نسل و ولد۔ کہا جاتا ہے "هُوَ سُلالَةُ طَيِّبَةٍ وَمِنْ سُلالَةٍ طَيِّبَةٍ".

السَالُّ : فا۔ چور۔ وادی میں پانی بہنے کی تنگ جگہ۔ ج سُلّان وسَوَالُّ.

السَلّال : ٹوکری بنانے والا۔ چور۔

الاَسَلُّ : چور۔

المِسَلَّة : سوجا۔ ج مِسَلّات ومَسَالّ

مِسَلَّة فرعون : لمبا مربع ستون جو فراعنہ مصر کی یادگار ہیں۔

اَلْمُتَسَلْسِلَةُ: علم حساب مقرر قاعدہ مسلسل اعداد کا مجموعہ جب کہ بعد والا عدد گنا کیا جائے تو پہلے برابر ہوگا ایک زائد ہوگا۔ جیسے ۱٬۳٬۷٬۱۵٬۳۱۔

اَلسَلْسِلَةُ الْمُتَسَلْسِلة: وہ جس کے حدود کے عدد انتہا نہ ہو اور اس حدود کے مجموعہ پر غور کیا جائے گا جب مجموعہ ختم والا ہوگا تو اس کا نام سلسلہ متقاربہ بولا جائے گا۔ وگرنہ سلسلہ دور والا ہوگا۔

سَلا (ف) سَلاً واسْتَلاً. السَمْنَ : گھی صاف کرنا۔ سَلا السِمْسِم : تل سے تیل نکالنا۔ کہا جاتا ہے "سَلاهُ مِاْةَ سَوْطٍ" : اس نے اس کو سو کوڑے مارے۔ سَلا الجَذْعَ : تنہ سے کانٹے دور کرنا۔

السِلاءُ. سَلاء : کا اسم۔ صاف کیا ہوا گھی۔ ج اَسْلِئَة.

السُلّاء : کھجور کے درخت کا کانٹا۔ واحد (سُلّاءَةٌ) درخت خرما کے کانٹے کی مانند تیر کا پھل۔ ایک قسم کا پرندہ۔

سَلَبَ (ن) سَلْبًا وسَلَبًا. الشَیْءُ : زبردستی چھیننا...... القَصْبَةَ اوالشجرةَ : چھیلنا...... السَیْفَ : تلوار ننگی کرنا۔ صفت (سَالِبٌ) ج سُلّاب وسَالِبُوْن مؤنث سَالِبَةٌ ج سَالِبَات وسَوَالِب (...... واسْتَلَبَهٗ) ثَوْبَهٗ : کپڑے کو چھین لینا۔

سَلِبَ (س) سَلَبًا : ماتم کے کپڑے پہننا۔

اَسْلَبَتِ. الشَجَرَةُ : پتے یا پھل گر جانا۔

(...... وسَلَبَت) النَاقَةُ اوالمَرأَة : مرے ہوئے بچے والی ہونا یا نا تمام بچہ گرانا۔ صفت (سَلِیب وسَلُوْب) ج سُلُبٌ وسَلائِب و(سَالِبٌ ومُسْلِبٌ ومُسَلِّبٌ ومُسَلِّبٌ)

اِنْسَلَبَ : بہت تیز چلنا (اس کو عموماً ناقہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔)

السَلْب : مص۔ ہلکی تیز چال۔ فرسٌ سَلْبُ القَوائِم : پتلی ٹانگوں والا گھوڑا۔

السَلَب : چھینی ہوئی چیز۔ تم کہتے ہو "اَخَذَ سَلَبَ القَتِیل" اس نے مقتول کے سامان کو لیا۔ ج اَسْلاب : لمبا درخت...... الذَبِیحَة :...... ذبح شدہ جانور کا چمڑا، پائچہ اور پیٹ۔ ...... مِنَ القَصَبة : نرکل کا چھلکا۔ السَلَب : درخت کا ریشہ یا چھلکا جس سے رسیاں بنائی جاتی ہیں۔

السُلَبَةُ: بیروت میں پیدا ہونے والا پودا جس کے پتے ذرہ جیسے اور پھول خود جیسے ان کو بطور سلاد کھاتے ہیں۔

السَلْب : لمبا۔ ہلکا۔

السُلْبَة : برچھی۔

السَلّاب : بہت چھیننے والا۔ رسیوں کے لئے درخت سے ریشے نکالنے والا۔

السَلّابَة والسَلَبُوْت : بہت چھیننے کا عادی (یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ہے۔)

السِلاب : ماتمی سیاہ لباس۔ کہتے ہو "لَبِسَتِ. الثَكْلَى السِلابَ" گم کردہ فرزند عورت نے ماتمی لباس پہنا۔ ج سُلُبٌ.

السِلْب : ہل کا ہتھا۔

السَلِیب : عقل یا مال کھویا ہوا۔ شَجَرَةٌ سَلِیبٌ : درخت جس کی شاخیں اور پتے دور کر دیئے گئے ہوں۔ ج سَلْبَی.

الاُسْلُوب : طریقہ۔ راستہ۔ روش۔ ج اَسَالِیب. الاُسْلُوب : ناک کی بلندی اور اسی سے ہے "اَنْفُهٗ فِیْ اُسْلُوب" اس کی ناک دائیں بائیں نہیں ہوتی۔ متکبر و مغرور کے لئے کہا جاتا ہے۔

سَلَتَ (ض ن) سَلْتًا. المِعَی : آنتوں کو ہاتھ سے نکالنا...... الشَعْرَ او الرَاسَ : بال یا سر مونڈنا...... المَرْاَةُ الخِضَابَ عَنْ یَدِهَا :...... چھڑا دینا۔ اتار دینا...... الشَیْءَ : کاٹنا۔ ...... ہ : کوڑے مارنا جیسے "سَلَتَهٗ مِاْئَةَ سَوْطٍ" اس نے اس کو سو کوڑے مارے...... بِسَلْحِهٖ : بیٹ کرنا (...... واسْتَلَتَ) القَصْعَةَ: پیالہ کو انگلی سے چاٹنا۔

اِنْسَلَتَ : چپکے سے بے خبری میں نکل جانا۔

السُلْت : جو یا بغیر چھلکے کا جو۔

شِیْلَم : یورپی گندم جس کی روٹی زرد پکتی ہے۔

السُلاتَة : وہ چیز جو دور کی جائے یا نکالی جائے۔ پیالہ کو صاف کرنے کے لئے انگلی سے جو چاٹا جائے۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ مِنی فَلْتَةً و(سَلْتَةً): وہ مجھ سے آگے بڑھ گیا۔

الاَسْلَت : وہ شخص جس کی پوری ناک کٹ گئی ہو۔ مؤنث سَلْتَاء ج سُلْتٌ. اِمْرَاَةٌ سَلْتَاءُ : مہندی نہ لگانے والی عورت۔

المَسْلُوْت : مفع۔ سر مونڈا ہوا۔ جس سے گوشت علیحدہ کر دیا گیا ہو۔

السِلْتِم : بلا۔ سختی۔ بھوت۔ سخت قحط سالی۔ بہت بوڑھا اونٹ۔ تھوڑی اور حقیر چیز۔ کہا جاتا ہے "مَا اَصَابَ مِنهُ سِلْتِمًا" اس نے اس سے کچھ نہیں پایا۔

سَلِجَ (س) سَلْجًا وسَلَجَانًا. اللُقْمَةَ : لقمہ نگلنا۔ (...... وسَلَجَتْ (ن) سُلُوْجًا) الاِبِلُ : سلج گھاس کے چرنے سے پیٹ چلنا۔ سَلَجَ الفَصِیلُ النَاقَةَ : دودھ پینا۔

تَسَلَّجَ. الطَعَامَ : آسانی سے نگلنا۔

(...... واسْتَلَجَ) الشَرَابَ : ڈگ ڈگا کے پینا۔

السَلْج : مص۔ عطیہ۔

السُلَجَة :سمندر کی سیپی ۔ج سُلَج.
السُلَّج :ایک قسم کی گھاس جس کو اونٹ چرتا ہے ۔ج سُلالِیج.
السِلْجَان :حلق ۔
السَلِیج. مِنَ الاکل :لذیذ کھانا جو آسانی سے نگلا جائے ۔
السَلْجَلج والسُلَجلَج. مِنَ الطعَام :خوش مزہ خوراک ۔
السُلْجم :شلغم ۔گھنی داڑھی' لمبے جبڑوں والا سر ۔بہت پانی والا پرانا کنواں (......والسُلاجم) :لمبا گھوڑا یا تیر کا لمبا پھل یا لمبا آدمی ۔بوڑھا اونٹ ۔ج سَلاجِم.
سَلَحَ (ف) سَلْحًا :بیٹ کرنا ۔پاخانہ کرنا ۔(یہ پرندہ اور چوپائے کے لئے خاص ہے ۔انسان کے لئے اس کا استعمال مجازاً ہے ۔)
سَلَّحَـهُ :ہتھیار پہنانا......ہ: السَیْفَ وبِـالسَیْفِ :کسی کو تلوار باندھنا (......واَسْلَحه) :ہتھیار بند بنانا ۔
تَسَلَّحَ :ہتھیار بند ہونا ۔
السَلْح :مص ۔پتلا پاخانہ ۔ج سلوح وسُلحَان.
السُلَّح :ایک قسم کا شیرہ ہے جس کو گھی کی مشک پر ملتے ہیں ۔
السَلَح :تالابوں میں بارش کا پانی ۔
السُلَح :ج سِلحَان و (السُلَحة) :چکور کا بچہ ۔
السِلَح والسُلحَان :ہتھیار ۔
السَالح :فا ۔ہتھیار بند (فاعل ذیکذا ہے ۔مثل تامِر ولابِن کے ۔)
السِلاَح :ہتھیار (مذکر و مؤنث) ج اَسْلِحة وسُلُح وسُلحَان.
السِلاحـدَار :ہتھیار بند ۔ ج سِلاحْدَارِیَّة (کلمہ فارسی ہے سلاح اور دار سے مرکب ہے ۔)
السُلاَح :پاخانہ ۔اسہال ۔
السَلِیْح :قاصد ۔پیغمبر (سریانیہ)

المَسْلَحَة :میگزین ۔(دیدبانی کی جگہ) ج مَسَالِح :ہتھیار بند لوگ ۔
سَلْحَبَ. اِسْلَحَبَّ الطَرِیْقُ :راستہ کا سیدھا واضح دراز ہونا ۔صفت (مُسْلَحِبٌّ)
السَلْحُوْت :بے باک عورت ۔
الـسُلْحَفَاة والسِلْحفَاة والسُلَحْفَاء والسُلَحْفَی والسُلَحْفِیَة :کچھوا ج سَلاَحِف (نر کو غَیْلَم کہا جاتا ہے)
سَلَخ (ف ض) سَلْخًا. الخَرُوْف :بکری کے بچے کی کھال اتارنا......المَرْأَة دِرْعَهَا :عورت کا قمیص اتارنا......الحَیَّةُ :سانپ کا کینچلی سے نکلنا......اللّٰہُ النَہَار مِنَ اللَیْلِ :دن کو رات سے علیحدہ کرنا ۔جدا کرنا......الشَہْرُ :مہینہ ختم ہونا......الرَجُلُ الشَہْرَ :آخر تک گزارنا ۔
سَلَّخَ. الحَرُّ جلدَه :گرمی کا کھال کو اُتار دینا ۔
اِنْسَلَخ. مِنَ ثِیَابِه :ننگا ہونا......الشَہرُ مِنَ سَنَةٍ :گزرنا......النَہَارُ مِنَ اللَیْلِ :علیحدہ ہونا......الحَیَّةُ مِنْ قِشْرِهَا :سانپ کا کینچلی سے نکل جانا ۔
تَسَلَّخَ. جِلْدُهُ :کھال کا اُتر جانا ۔
اِسْلَخ اِسْلِخاخًا. الرَجُلُ :پہلو پر لیٹنا ۔
سَلْخُ. الشَہْرِ (مُنْسَلَخُهُ) :مہینے کا آخری دن (سَلْخُ الحَیَّة وسِلْخُهَا وسَلْخَتُهَا) :سانپ کی کینچلی ۔السِلْخ :جانور کی اتری ہوئی کھال ۔
السَلخ :دھاگا جو تکلہ کے اوپر ہو ۔
السَلِیخ :جس کی کھال اتار لی گئی ہو ۔کہا جاتا ہے شیٌ سَلِیخٌ مَلِیخ :بے مزہ چیز ۔
السَلاخَة. فِی الشَیِّ :بے مزہ ہونا ۔
السَلِیخَة :فرزند ۔بان کے پھل کا تیل ۔گاڑھا ہونے سے پہلے......مِنْ شَجَرِ الرِمْثِ ونَحْوِهِ :خشک لکڑی جس پر پتے وغیرہ کچھ نہ ہوں ۔
السَالِخ :فا ۔اونٹوں کی کھجلی ۔سَالِخ :کالے سانپ کے لئے صفت ہے اس لئے کہ وہ ہر سال کینچلی چھوڑ دیتا ہے ۔مادہ سانپ کو (اَسْوَدَة) :کہتے ہیں اس کی صفت سَالِخَة نہیں آتی اور صفت کے موقع پر سَالِخ کا تثنیہ بھی نہیں آتا ۔بلکہ کہا جاتا ہے اَسْوَدُ سَالِخ واَسْوَدانِ سَالِخ :اور جمع کے لئے اَسَاوِدُ سَالِخَة وسَوَالِخ وسُلَّخ وسُلَّخَة.
الاَسْلَخ :پیشانی پر گنجا ۔گہرا سرخ ۔
السَلاَّخ :بہت کھال اتارنے والا ۔
المَسْلَخ :کھال اُتارنے کی جگہ ۔
المِسْلاَخ :کینچلی ۔کھال......مِنَ النَخْلِ :جس سے کچی کھجوریں گر جائیں ۔
السِلَّور :سمندر کی ایک مچھلی ۔
سَلِسَت (س) سَلَسًا. النَخْلَةُ :درخت خرما کی شاخ کی جڑوں کا گر جانا ۔صفت (سَلِسٌ اور اگر یہ بار بار ہوتا ہو تو ایسے درخت کو (مِسْلاس) کہتے ہیں ۔)
الخَشَبَةُ :لکڑی کا بوسیدہ ہونا ۔
سَلِسَ (س) سَلَسًا وسَلاَسَةً وسُلُوْسًا : آسانی سے تابع ہونا ۔صفت (سَلِس وسَالِس) :کہا جاتا ہے "سَلِسَ بِحَقِّی" اس نے آسانی سے میرے حق کو دے دیا ۔
سُلِسَ سَلاسًا وسَلَسًا وسَلْسًا :کسی کی عقل کا زائل ہونا ۔صفت (مَسْلُوْس)
سَلَّسَ. الحُلِیَّ :زیور کو جوہر سے مزین و آراستہ کرنا ۔
اَسْلَسَت. النَخْلَةُ :درخت خرما کی شاخ کی جڑوں کا گر جانا ۔اَسْلَسَ قِیَادَه :نرم اور آسان بنانا ۔
تَسَلَّسَ. الشَیُّ :لٹکنا ۔
السَلْس :مص ۔خرمہرہ وغیرہ پرونے کا دھاگا ۔کان کی بالی ۔ج سُلُوْس. السُلُوْس :اوڑھنیاں ۔
السَلَس :مص ۔نرمی ۔تابعداری ۔پیشاب کا نہ رکنا ۔
السَلِس :آسان ۔نرم تابعدار ۔مِسْمَارٌ سَلِسٌ :ہلنے والی میخ ۔شَرَابٌ سَلِسٌ

: آسانی سے حلق میں اترنے والی شراب۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ سَلِسُ البَوْلِ" اسے پیشاب کو روکنے کی طاقت نہیں۔

السَلْسَبِیْل :نرم۔ج سَلاَسِب وسَلاَسِیْب :مؤنث سَلْسَبِیْلَة :ج سَلْسَبِیْلاَت :شراب۔خوشگوار آسانی سے حلق سے اُترنے والا پانی۔ جنت کے ایک چشمہ کا نام۔

سَلْسَلَ سَلْسَلَةً. الشَیْئَ بَالشَیْئِ :ایک کو دوسرے سے جوڑنا اور اسی سے ہے "سَلْسَلَ فُلَانًا اِلٰی فُلَانٍ" اس نے فلاں کی نسبت فلاں کی جانب کی...... المَاءَ :پانی کو پست زمین میں بہانا اور کہا جاتا ہے "مَا سَلْسَلَ طَعَامًا" اس نے کھانا نہیں کھایا۔

تَسَلْسَلَ. المَاءُ :پانی کا پست زمین میں بہنا ...... الثَوْبُ :کپڑے کا پہننے سے پتلا پڑنا...... فِرِنْدُ السَیْفِ :تلوار کے جوہر کا چمکنا۔

السَلْسَل والسَلْسَال والسُلاَسِل :خوشگوار پانی۔ آسانی سے حلق سے نیچے اُترنے والی عمدہ شراب۔

السَلْسَلَة :مص۔کوہان کا لمبا ٹکڑا۔

السِلْسِلَة :زنجیر۔کوہان کا لمبا ٹکڑا۔ج سَلاَسِلُ البَرْقِ :چوڑائی میں کوندنے والی بجلی۔سَلاَسِلُ الکِتَاب :کتاب کی سطریں۔

المُسَلْسَل. مِنَ الثِیَاب :دھاری دار کپڑا۔ شَعْرٌ مُسَلْسَلٌ :گھنگریالے بال۔سَیْفٌ مُسَلْسَلٌ :چمکدار تلوار (...... والمُتَسَلْسِل) مِنَ الثِیَاب :خراب بنا ہوا کپڑا یا بوسیدہ کپڑا۔

سَلِطَ (س) وسَلُطَ (ک) سَلاَطَةً وسُلُوطَةً :زبان دراز ہونا۔

سَلَّطَهُ. عَلَیْهِ :کسی پر غالب بنانا۔قدرت دینا۔قابض بنانا۔

تَسَلَّطَ. عَلَیْهِ :کسی پر غالب ہونا۔قادر ہونا۔قابض ہونا۔

السَلِط :سخت۔زبان دراز۔لمبی زبان۔

السَلِط :تیر کا پھل جس کے بیچ میں ابھار نہ ہو۔ج سِلاَط.

السُلُط :لمبی ٹانگیں۔

السُلْطَة :ملکیت۔قدرت۔

السِلْطَة :باریک لمبا تیر۔گھاس بھوسہ باندھنے کا کپڑا۔ج سِلَط وسِلاَط.

السَلِیْط :سخت۔ہر چیز میں سے تیز۔عمدہ زیتون کا تیل۔ہر قسم کے دانہ کا تیل۔لِسَانٌ سَلِیْطٌ :لمبی زبان۔رَجُلٌ سَلِیْطٌ :زبان دراز مرد۔السَلِیْط :فصیح زبان آور (یہ صفت مرد کے لئے باعث مدح اور عورت کے لئے باعث مذمت ہے) اِمْرَأَةٌ سَلِیْطَةٌ :زبان دراز اور بدزبان عورت۔

اِمْرَأَةٌ (سَلَطَانَةُ اللِسَانِ وسِلِطَانَةٌ) :تیز زبان وزباں دراز عورت۔

اَلتَسَلُّطِیَّة :توسیع پسندی استعماری سیاست۔

السُلْطَان :حجت۔تم کہتے ہو "لَهُ سُلْطَانٌ مُبِیْنٌ" اس کے لئے روشن حجت ہے۔قبضہ قدرت۔بادشاہ۔ج سَلاَطِیْن.

سَلْطَنَهُ سَلْطَنَةً :بادشاہ بنانا۔

تَسَلْطَنَ :بادشاہ بننا۔

المِسْلاَط :کنجی کا دندانہ۔ج مَسَالِیْط.

رَجُلٌ مَسْلُوْطٌ. اللحْیَة :سبک رخسار مرد۔

اِسْلَنْطَحَ. الوَادِی :وادی کا وسیع ہونا۔ ......الرَجُلُ :منہ کے بل گرنا یا چت گرنا۔ ......الشَیْئُ :لمبی چوڑی ہونا۔

السُلاَطِح :چوڑا۔

السُلْطَح :چکنا پہاڑ۔

السَلَنْطَح والمُسْلَنْطِح :کشادہ فضا۔

اِسْلَنْطَعَ. الرَجُلُ :چت لیٹنا۔

السُلْطُوْع :چکنا پہاڑ۔

السَلَنْطَع :پاگل کی طرح گفتگو میں جہالت کرنے والا۔ (......والسِلِنْطَاع) لمبا مرد۔

سَلَعَ (ف) سَلْعًا. الرَاسَ :سر پھاڑنا۔ ...... جِلْدَهُ بِالنَارِ :کھال کو جلا کر داغ دار کرنا۔

سَلِعَ (س) سَلَعًا. الرَجُلُ :برص والا ہونا۔ ...... قَدَمُهُ :قدم کا پھٹنا۔

اَسْلَعَ :پھٹے ہوئے سر والا ہونا۔جسم میں زخم والا ہونا۔

سَلَّعَهُ :پھاڑنا۔

تَسَلَّعَ. عَقِبُهُ :ایڑی کا پھٹنا۔

اِنْسَلَعَ :پھٹنا۔

السَلْع :مص۔پیر کی بوائی۔ج سُلُوْع :۔ واحد (سَلْعَةٌ) (...... والسِلْع) :مثل ہم عمر۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا سِلْعُ ذَاکَ" یہ اس کے مثل ہے و "غُلاَمَانِ سِلْعَانِ" دو ہم عمر لڑکے اور ایسا ہی غِلْمَانٌ اَسْلاَعٌ ...... فِی الجَبَلِ :دراڑ۔ج اَسْلاَع وسُلُوْع.

السَلَع :مص۔ایک کڑوا درخت۔ایک بدمزہ سبزی۔ایک قسم کا ایلوا۔جلد میں جلنے کا داغ۔

السَلْعَة والسَلَعَة :زخم جو جلد کو پھاڑ دے۔ ج سَلَعَات وسِلاَع.

السِلْعَة :سامان وسامان تجارت۔ج سِلَع (...... والسِلْعَة والسَلَعَة والسِلَعَة) :بدن کا پھوڑا یا گوشت اور کھال کے درمیان غدود جیسی زیادتی۔جونک۔

الاَسْلَعُ :برص کی بیماری والا۔کبڑا۔پھٹے ہوئے پیر والا۔کھال میں جلنے کا داغ۔ مؤنث سَلْعَاء :ج سُلْع.

السَوْلَع :کڑوا ایلوا۔کہا جاتا ہے "ھُوَ اَمَرُّ مِنَ السَوْلَعِ" وہ ایلوے سے زیادہ کڑوا ہے۔

السَلِیْقَة :طبیعت۔کہا جاتا ہے "اِنَّهُ لَکَرِیْمُ السَلِیْقَةِ" وہ شریف طبیعت ہے۔

المِسْلَع :رہبر و رہنما۔

المَسْلُوْع :جسم پر پھوڑے والا یا غدود جیسی زیادتی والا۔

المَسْلُوعَة :واضح راستہ۔

سَمٌّ مُسَلِّعٌ :بہت تیز زہر۔

المُسْلَعِف :سخت۔

السِّلْعَام : کشادہ حلق والا ۔ بڑے پیٹ والا ۔ لمبی ناک والا ۔ بھیڑیا ۔ اَبُوْ سِلْعَامَۃ : بھیڑیے کی کنیت ہے ۔
سَلَعَ فِیْ عَدْوِہٖ : تیز دوڑنا ۔
سَلَغَ (ف) سَلْغًا. رَاسَہٗ : کسی کے سر کو کچل دینا ۔
سَلَغَت (ف) سُلُوْغًا. البَقَرَۃُ اوِ الشَّاۃُ : گائے یا بکری کے کچلی کے دانت نکلنا ۔ صفت (سَالِغ)
الاَسْلَغ : گہرا سرخ ۔ مرض برص والا ۔ لَحْمٌ ...... مِنَ اللَّحْمِ : کچا گوشت ۔
سَلْغَفَۃ : نگلنا ۔
سَلَفَ (ن) سَلْفًا. الاَرْضَ : زمین کو زراعت کے لئے ہینگے سے ہموار کرنا ۔
المَزَادَۃَ : توشہ دان پر تیل ملنا ۔
سَلَفَ (ن) سَلَفًا وسُلُوْفًا : گزرنا ۔ آگے ہونا ۔ تم کہتے ہو "سَلَفَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ" اس سے عمل صالح کا صدور پہلے ہوا ۔
و "سَلَفَ القَوْمَ" وہ قوم سے آگے ہوگیا ۔
سَلَّفَہٗ. مَالاً : قرض دینا ...... الشَّئَ : پیشگی دینا ...... الضَّیْفَ : مہمان کے سامنے ناشتہ پیش کرنا ...... الرَّجُلُ : سلفہ کھانا ۔ (دیکھئے سلفہ)
اَسْلَفَ. الاَرْضَ : زمین کو زراعت کے لئے ہینگے سے ہموار کرنا ...... ہٗ مَالاً : قرض دینا ۔ ...... فِی الشَّئِ : قبضہ کرنا ۔ الشَّئَ : کسی کو کوئی چیز سپرد کرنا ۔ اَسْلَفَتِ المَرْاَۃُ : پینتالیس سال کی ہونا ۔ صفت (مُسْلِف) (یہ عورتوں ہی کے لئے مخصوص ہے ۔)
سَالَفَہٗ. فِی الاَمْرِ : برابری کرنا ...... ہٗ فِی الاَرْضِ : ساتھ ساتھ چلنا ...... الجَمَلُ : آگے بڑھنا ۔
تَسَلَّفَ وَاِسْتَلَفَ. المَالَ : قرض لینا ۔
تَسَلَّفَ الرَّجُلُ : سلفہ کھانا (دیکھئے سُلْفَہ)
تَسَالَفَ. الرَّجُلَانِ : ہم زلف ہونا ۔ یہ دونوں مرد (سِلْفَان) کہے جاتے ہیں ۔

اِسْتَسْلَفَ. المَالَ : قرض لینا ۔
السَّلْفُ : مص ۔ توشہ دان ۔ ج سُلُوْف واَسْلُف.
السِّلْف : چمڑا ۔ سِلْفُ الرَّجُلِ : ہم زلف ۔ ج اَسْلَاف.
السَّلَف : مص ۔ قرض ۔ ہر عمل صالح پیش کردہ ۔ السَّلَف : گزشتہ آباء واجداد ۔ ومَذَاھِبُ السَّلَفِ : متقدمین کے مذاہب ۔ ج اَسْلَاف.
السِّلْف : چمڑا ۔ ہم زلف ۔ رَجُلٌ سَلِفٌ : گزرا ہوا مرد ۔ ج اَسْلَاف. اَرْضٌ سَلِفَۃٌ : کم درختوں والی زمین ۔
السُّلَف : چکور کا چوزہ ۔ ج سِلْفَان وسُلْفَان.
السُّلْفَۃ : ہر وہ چیز جس کو غذا سے پہلے وقت گزاری کے لئے کھایا جائے ۔ کھانا جس کو آنے والے کے لئے محفوظ رکھیں ۔ جماعت متقدمین ۔ چرمی موزے کا استر جو باریک چمڑے کا ہو ۔ ج سُلَف : ہینگے سے ہموار کی ہوئی زمین ۔ کہا جاتا ہے "جَاؤُوا سُلْفَۃً سُلْفَۃً" وہ یکے بعد دیگرے آئے ۔
السُّلَاف والسُّلَافَۃ : نچوڑنے سے پہلے جو خود بخود بہے (یہ بہترین شراب ہے) سُلَافُ العَسْکَرِ : مقدمۃ لشکر ۔ سُلَافَۃُ کُلِّ شَئٍ عَصَرْتَہٗ : ہر نچوڑی ہوئی چیز کا ابتدائی حصہ ۔ ج سُلَافَات.
الاُسْلُوْفَۃ : دامادی ۔ کہا جاتا ہے "بَیْنَھُمْ اُسْلُوْفَۃٌ" ان کے درمیان رشتہ داری ہے ۔
السَّالِف : فا ۔ گزرا ہوا ۔ پیش رفتہ ۔ تم کہتے ہو "کَانَ ذٰلِکَ فِیْ سَالِفِ الاَیَّامِ" یہ گزشتہ زمانہ میں تھا ۔ ج سَلَف وسُلَاف.
السَّالِفَۃ : گزری ہوئی ۔ گردن کا وہ حصہ جو بالی لٹکنے کی جگہ ہے ۔ سَالِفَۃُ الفَرَسِ : گردن کا اگلا حصہ ۔ ج سَوَالِف.
السُّلُوْف. مِنَ الاِبِلِ : گھاٹ پر جاتے ہوئے آگے آگے رہنے والا اونٹ ۔ ...... مِنَ الخَیْلِ : تیز رفتار گھوڑا ۔ سَھْمٌ سَلُوْفٌ : لمبا تیر ۔ ج سُلُف.
السَّلِیْف : پیش رو ۔ جماعت متقدمین ۔ ج سُلُوْف.
المُسْلِف : پینتالیس سالہ عورت ۔
المِسْلَفَۃ : وہ اوزار جس کو زمین ہموار کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور جس کا نام ہینگا ۔ پٹیلا ۔ سراون ہے ۔
المَسْلُوْفَۃ : ہموار کی ہوئی زمین ۔
سَلَقَ (ن) سَلْقًا. البَیْضَ او البَقْلَ : انڈے یا سبزی اُبالنا ۔ جوش دینا ۔ سَلَقَہٗ بالکَلَامِ : بدزبانی سے تکلیف پہنچانا ۔ قرآن مجید میں ہے "سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَۃٍ حِدَادٍ" تم کو وہ لوگ تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں ...... بالرُّمْحِ : نیزہ مارنا ...... بالسَّوْطِ : مار کر کھال اُدھیڑ دینا ۔ سَلَقَ اللَّحْمَ عَنِ العَظْمِ : گوشت ہڈی سے جدا کرنا ۔ علیحدہ کرنا ۔ ...... الشَّئَ بالمَاءِ الحَارِّ : گرم پانی سے بال اُون وغیرہ دور کرنا ...... الدَّابَّۃَ الرَّاکِبُ : باطن ران کو چھیل دینا ...... المَزَادَۃَ : توشہ دان پر تیل ملنا ...... البَرْدُ النَّبَاتَ : جلا دینا ...... الرَّجُلَ : چت پچھاڑنا ۔ تم کہتے ہو "اَخَذْتُہٗ فَسَلَقْتُہٗ لِقَفَاہُ" میں نے اس کو پکڑا اور چت پچھاڑ دیا ...... العُوْدَ فِی العُرْوَۃِ : کسی چیز کے دستہ میں لکڑی لگانا ...... القَدَمَ فِی الطَّرِیْقِ : قدم کا راستے میں نشان ڈالنا ۔ ...... الرَّجُلُ : دیوار چڑھنا ۔
سُلِقَ. السَّلِیْقَۃَ وعَلَیْھَا : سلیقہ پر پیدا کیا جانا ۔
اَسْلَقَ. العُوْدَ فِی العُرْوَۃِ : کسی چیز کے دستہ میں لکڑی داخل کرنا ۔ لگانا ...... الرَّجُلُ : مادہ بھیڑیے کا شکار کرنا ۔
تَسَلَّقَ : چت سونا ...... الجِدَارَ : دیوار پر چڑھنا ۔ دیوار پھاندنا ...... عَلٰی فِرَاشِہٖ : درد یا غم سے تڑپنا ۔ بے قرار ہونا ۔
اِنْسَلَقَ. اللِّسَانُ : زبان کا چھل جانا ۔
سَلْقَیْتُہٗ سِلْقَاءً : چت لٹانا ۔ سَلْقَیْتُہٗ بِالرُّمْحِ : نیزہ مارنا ۔

اِسْلَنْقٰی اِسْلِنْقَاءً واسْلَنْقٰی اِسْلِنْقَاءً :چت لیٹنا۔فَعْلٰی و اِفْعَلٰی و افْعَنْلٰی کے اوزان ملحقاتِ رباعی سے ہیں۔)

السَّلْقُ :مص۔(......والسَّلَقُ) :زخم کا داغ۔والسَّلَقُ :ہموار وعمدہ زمین۔کشادہ راستہ۔ج اَسْلاَق وسُلْقَان وسِلْقَان.

السِّلْقُ :چقندر۔پانی بہنے کی جگہ۔بھیڑیا۔ج سُلْقَان وسِلْقَان.

السِّلْقَةُ :مادہ بھیڑیا۔ج سِلَق وسِلْق.

السِّلْقَةُ :زبان درازعورت۔ٹڈی جوکہ انڈے دے چکی ہو۔

السَّالِقَةُ مِنَ النِّسَاءِ :دو جتڑ مارنے والی۔واویلا کرنے والی عورت۔ج سَوَالِق.

السُّلاَقُ :زبان کی جڑ کی پھنسیاں یا دانت کی جڑوں کی خراش۔پپوٹوں کی موٹائی' سرخی وزخم کے ساتھ۔

السُّلاَقَةُ :بدزبانی۔

السُّلاَقَةُ :دواؤں کا جوشاندہ۔

السَّلاَئِقُ :راستہ پرقدم وغیرہ کے نشانات۔

السَّلُوقِيُّ والسَّلاَقِيُّ مِنَ الكِلاَبِ :ایک خاص قسم کا شکاری کتا۔

السَّلُوقِيَّةُ السَّلُوقِي :کا مؤنث۔جہاز کے کپتان کے بیٹھنے کی جگہ۔السَّلُوقِيَّةُ مِنَ الدُّرُوْعِ :وہ زرہیں جو یمن کے ایک علاقہ سلوق کی جانب منسوب ہیں۔

السَّلاَّقُ :اسم مبالغہ۔خَطِيْبٌ (سَلاَّق ومِسْلَق ومِسْلاَق) :بلیغ لیکچرار۔

السُّلاَقُ :نصرانیوں کی ایک عید۔(کلمہ سریانیہ ہے۔)

السَّلِيْقُ :چھوٹے درختوں کے گرے ہوئے پتے۔چھتے کی لمبائی میں شہد کی ایک مقدار۔

سَلِيْقُ الطَّرِيْقِ :راستہ کا پہلو۔ج سُلُق.

السَّلِيْقَةُ :طبیعت۔ج سَلاَئِق :اُبالی ہوئی سبزی۔

السَّلِيْقِيَّةُ :سلیقہ کی جانب منسوب۔کہا جاتا ہے"فُلاَنٌ يَتَكَلَّمُ بِالسَّلِيْقِيَّةِ" وہ بغیر سیکھے ہوئے بالطبع گفتگو کرتا ہے۔و"اِضْطَرَبَ كَلاَمُ العَرَبِ وغَلَبَتِ السَّلِيْقِيَّةُ" یعنی وہ لوگ سلیقہ سے گفتگو کرتے ہیں۔بغیر اس کے کہ اعراب کا قصد کریں اور غلطی سے بچنے کا ارادہ کریں۔

سَلَكَ (ن) سَلْكًا وسُلُوْكًا. المَكَانَ :داخل ہونا......الطَّرِيْقَ :راستہ کی اتباع کرتے ہوئے چلنا(...... واَسْلَكَ) الشَّيْءَ فِي الشَّيْءِ :کسی چیز کو کسی چیز میں داخل کرنا۔

سَلَّكَهُ المَكَانَ واَسْلَكَهُ المَكَانَ وفِيْهِ وعَلَيْهِ :کسی جگہ میں داخل کرنا۔ومِنْ كَلاَمِ المُوَلَّدِيْنَ سَلَّكَ الغَزْلَ :سوت کو چرخہ پرچڑھانا۔

اِنْسَلَكَ فِي الشَّيْءِ :کسی چیز میں داخل ہونا۔

السِّلْكُ :لڑی۔ج سُلُوْك واَسْلاَك.

السُّلَكُ :سنگ خوار یا چکور کا چوزہ۔مؤنث سُلَكَة ج سِلْكَان.

السِّلْكَةُ :سلائی کا دھاگہ۔ج سِلَك وج اَسْلاَك وسُلُوك.

السُّلْكَى :نیزہ کی سیدھی ضرب اور کہا جاتا ہے"اَمْرُهُمْ سُلْكَى" یعنی ان کا معاملہ ایک طریقہ پر ہے۔

المَسْلَكُ :راستہ۔ج مَسَالِك.

المُسْلَكَةُ :وہجی جو کپڑے کے کنارے سے پھاڑی جائے۔

المِسْلَكَةُ :چرخہ۔(مولد)

المُسْلَكُ :نحیف ولاغر۔

سَلِمَ (س) سَلاَمَةً وسَلاَمًا. مِنْ عَيْبٍ او آفَةٍ :نجات پانا۔بری ہونا۔لَهُ المَالُ :مخصوص ہونا اور کہتے ہیں"لاَ بِذِي تَسْلَمُ مَا كَانَ كَذَا" یعنی نہیں۔قسم ہے اس ذات کی جو تمہیں محفوظ رکھتی ہے'ایسا نہیں تھا اور مخاطب کے تثنیہ وجمع' تذکیر وتانیث کے لحاظ سے "بِذِي تَسْلَمَانِ و تَسْلَمُوْنَ وتَسْلَمِيْنَ" استعمال کرتے ہیں اور علی هٰذَا القِيَاس "اِذْهَبْ بِذِي تَسْلَم" یعنی سلامتی کے ساتھ جاؤ۔

سَلَمَهُ (ن) سَلْمًا. الحَيَّةُ :سانپ کا ڈسنا۔

سَلَمَ (ض) سَلْمًا. الجِلْدَ :کھال کو سلم درخت کے پتوں سے دباغت دینا۔

......الدَّلْوَ :ڈول بنانے سے فارغ ہونا اور مضبوط وعمدہ بنانا۔

سَلَّمَهُ. وسَلَّمَ عَلَيْهِ. السَّلاَمُ عَلَيْكَ کہنا ......ہ مِنَ الآفَةِ :محفوظ رکھنا......ہ اِلٰى فُلاَنٍ :سپرد کردینا۔سَلَّمَ بِالاَمْرِ :راضی ہونا...... اِلَيْهِ :فرمانبردار ہونا......الشَّيْءَ :خالص کرنا۔سَلَّمَهُ الشَّيْءَ فَتَسَلَّمَهُ :کسی کو کوئی چیز سپرد کرنا اور اس کا قبول کرلینا۔

سَالَمَهُ :مصالحت کرنا۔

اَسْلَمَ :فرمانبردار ہونا۔دین اسلام اختیار کرنا۔بیع سلم کرنا......العَدُوَّ :دشمن کو چھوڑ دینا۔اَمْرَهُ اِلَى اللّٰهِ :سپرد کردینا اور تم کہتے ہو"اَسْلَمْتُهُ وسَلَّمْتُهُ" جبکہ تم کسی کو چھوڑ دو اس وقت جبکہ کوئی شخص تکلیف پہنچانا چاہتا ہو۔

اُسْلِمَ :سانپ سے ڈسا جانا۔

تَسَلَّمَ :مسلمان بننا......الشَّيْءَ :قبضہ کرنا ......مِنْهُ :بیزار ہونا۔

تَسَالَمَ القَوْمُ :باہم مصالحت وموافقت کرنا۔تَسَالَمَتِ الخَيْلُ :بغیر لڑے بھڑے ساتھ ساتھ چلنا۔

اِسْتَلَمَ الحَجَرَ :چھونا۔(سَلِمَةٌ :بمعنی پتھر سے ماخوذ ہے)بوسہ دینا اور بسا اوقات پتھر کے علاوہ دوسری چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جیسا کہ تم کہتے ہو"اِسْتَلَمْتُ يَدَهُ" میں نے اس کے ہاتھ کو چھوا یا بوسہ دیا۔

......الزَّرْعُ :خوشہ نکلنا۔

اِسْتَسْلَمَ :فرماں بردار ہونا۔

تَمَسْلَمَ :مسلمان کہلانا(یہ مسلم سے ماخوذ ہے جیسے مسکین سے تَمَسْكَنَ)

السَّلْمُ :مص۔ایک گوشہ والا ڈول۔ج اَسْلُم وسِلاَم سِلْم :میں ایک لغت۔

السِلْم: صلح کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَنِي وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَنِي" میں صلح کرنے والوں کے لئے صلح جو اور لڑنے والوں کے لئے لڑاکا ہوں۔ قَوْمٌ سِلْمٌ وسِلْمٌ: صلح کرانے والی قوم۔ سلامتی۔ اسلام۔

السَّلَم: سلامتی۔ تابعداری۔ قید۔ قیدی۔ ایک قسم کا کانٹے دار درخت جس کے پتوں سے دباغت دی جاتی ہے اور اسی سے ذوسَلَم نام رکھا گیا ہے۔ واحد (سَلَمَةٌ)

السُّلَّم: سیڑھی (مذکر و مؤنث) ج سَلالِم وسَلالِيم: وسیلہ۔ سبب۔ کہا جاتا ہے "اِتَّخَذَه سُلَّمًا اِلٰی حَاجَتِه" اس نے اس کو اپنی حاجت کے لئے وسیلہ بنایا۔

السَّلِمَة: پتھر۔ ج سِلام: نازک ہاتھ پیروں والی عورت۔

السَّلام: مص۔ تسلیم کا اسم جیسے تکلیم سے کلام۔ طاعت و فرمانبرداری کے لئے جھکنا۔

السَّلام: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اس لئے کہ باری تعالیٰ نقائص و عیوب سے پاک ہیں۔ دارالسَّلام: جنت۔ مدینۃ السَّلام: بغداد۔ نَهْرُ السَّلام: دریائے دجلہ (...... والسِلام) : ایک قسم کا کڑوا درخت۔ واحد (سَلامَةٌ وسِلامَةٌ)

السَّلامَة: مص۔ عیوب و آفات سے پاکی۔

السُّلامٰی: چھوٹی ہڈیوں میں سے ہر جوڑ دار ہڈی جیسے انگلیوں کی ہڈیاں۔ پھر توسعاً ہر ہڈی اور ہڈی کے جوڑوں پر اطلاق ہونے لگا۔ ج سُلامَيات۔

السُّلامٰی: دکھنی ہوا۔

السُّلَیمانی: ایک قسم کا زہر جس کا جزو اعظم پارہ ہے۔

السَّلَم واحد السَّلَمَة: ایک درخت کا نام (ببول)۔

اَلسَّلْمُوْن: ایک بڑی مچھلی کا نام۔

اَلسَّلَيْنُوْس: پھولوں کی جنس کا ایک نام۔

السَّالِم: فا۔ آنکھ اور ناک کے درمیان کی کھال۔

السَّلِيم: ج۔ سَلْمٰی: ڈسا ہوا۔ سخت زخمی جو قریب بہلاکت ہو (ان دونوں کو تفاؤلاً سلیم کہتے ہیں۔) ...... ج سُلَمَاء: آفات سے محفوظ۔

الاَسْلَم: آفات سے بہت محفوظ۔ مؤنث سَلْمٰی۔

الاُسَيْلِم: چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کے درمیان کی ایک رگ۔

الاِسْلام: مص۔ بغیر کسی پس و پیش کے امر و نہی کی فرمانبرداری کرلینا۔ مذاہب اسلام اور کبھی مسلمانوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

المُسْلِم: دین اسلام کا پیرو۔ ج مُسْلِمُوْن مؤنث مُسْلِمَةٌ ج مُسْلِمَاتٌ۔

اَرْضٌ (مَسْلُوْمَاءُ): بہت درخت سلم والی زمین۔

اِسْلَهَبَّ. الفَرَسُ: گھوڑے کا لمبا ہونا۔

سَلا يَسْلُو سُلُوًّا وسُلْوًا وسُلْوَانًا وسَلِيَ يَسْلٰی سُلِيًّا. الشَّيْءَ وعَنْهُ: بھول جانا۔ تسلی پانا۔ بےغم ہونا۔

اَسْلٰی اِسْلاءً. القَوْمُ: درندوں سے مامون ہونا۔ اَسْلاهُ عَنْ هَمِّه: بےغم کردینا۔

سَلّٰی تَسْلِيًا: بتکلف تسلی ظاہر کرنا۔ تسلی پانا۔ کہا جاتا ہے "سَلّاهُ واَسْلاهُ فَتَسَلّٰی" اس نے اسے تسلی دی اور اسے تسلی حاصل ہوگئی (...... وانْسَلٰی) الهَمُّ: غم زائل ہونا۔

اِسْتَلَتْ اِسْتِلاءً. الشَّاةُ: موٹی ہونا۔

السُّلْوَة والسَّلْوَة: تسلی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فِي سُلْوَةٍ مِنَ العَيْشِ" وہ فراخی و فارغ البالی کی زندگی میں ہے۔ "اَسْقَيْتَنِي سَلْوَةً مِنْ نَفْسِكَ" یعنی میں نے تجھ سے وہ چیز دیکھی جس سے مجھے تسلی ہوگئی۔

السُّلْوَان: مص۔ (...... والسُّلْوَانَة والسُّلْوَانَة) ایک قسم کا مہرہ جس کو تعویذ کے طور پر یا نظر بد سے بچنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

السَّلْوٰی: شہد۔ باعث تسلی۔ لوا۔ واحد (سَلْوَاةٌ)

المَسْلاة: ہر وہ مقام جہاں پر تسلی زیادہ ہو۔ ہر وہ چیز جو باعث تسلی ہو۔

المُسَلِّی: فا۔ گھڑدوڑ کا تیسرا گھوڑا۔

سَلِيَتْ تَسْلٰی سَلًى. الشَّاةُ: ٹوٹی ہوئی جھیل والی ہونا۔ صفت (سَلْيَاء)

اَسْلَتْ. الشَّاةُ: بکری سے جھلی نکالنا۔

السَّلٰی: جھلی (وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے اور اگر وہ پیٹ میں ٹوٹ جاتی ہے تو بچہ اور ماں دونوں مرجاتے ہیں) ج اَسْلاءٌ۔ "اِنْقَطَعَ السَّلٰی فِي البَطْنِ" اس وقت بولتے ہیں جبکہ سارے حیلے ختم ہوجائیں اور مصیبت بڑھ جائے۔ و "هُوَ اَكْلُ السَّلاءِ" وہ خسیس و کمینہ ہے۔

اَلسَّلْيُلُوْيِيد: وہ مادہ جو کہ کافور اور روئی کے ملانے سے سخت صاف ہر قسم کی صورت بنانے کے قابل ہوجاتا ہے اس سے کنگھی وغیرہ بنائی جاتی ہے۔

سَمَّهُ (ن) سَمًّا: زہر دینا...... الطعامَ: کھانے میں زہر ڈالنا...... القَارُوْرَةَ: بند کرنا...... الشَّيْءَ: درست کرنا...... بَيْنَهُمَا: صلح کرانا۔

...... الاَمْرَ: آزمانا اور تہ تک پہنچنا۔ سَمَّ النِّعْمَةَ اِلَيْهِ: مخصوص کرنا۔ سَمَّ الشَّيْءُ: سب کو عام ہونا۔

سَمَّتْ (ن) سُمُوْمًا. الرِّيحُ: جھلسنا۔

سُمَّ. اليَوْمُ: دن کا سخت گرم ہونا یا گرم ہوا والا ہونا...... النَّبَاتُ: بادسموم سے جھلسنا۔ صفت (مَسْمُوْم)

سَمَّ. الطَّعَامَ: کھانے میں زہر ڈالنا۔

اَسَمَّ اِسْمَامًا. اليَوْمُ: بادسموم چلنا۔

السُّمُّ والسَّمُّ والسِّمُّ: سوئی کا ناکا۔ زہر۔ ج سِمَام وسُمُوْم. سَمُّ الحِمَار: کنیر۔ سَمُّ الفَار: سنکھیا۔ سَمُّ السَّمَك: ماہی زہرہ۔ (ایک دوا کا نام) سَمٌّ سَاعَةٍ: فوراً ہلاک

کرنے والا زہر۔ کہا جاتا ہے "أَصَابَ سَمَّ حَاجَتِهِ" اس نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔

السَّمّ: ہر وہ چیز جو سمندر سے نکلے مثل سنکھ گھونگا وغیرہ کے۔

السَّمَّة: قرابت۔ کھجور کی چٹائی جس کو درخت خرما کے نیچے بچھا دیں تاکہ کھجوریں اس پر گریں۔ زینت کے لئے پرئی ہوئی کوڑیاں۔ ج سُمَم وسِمَام.

سُمِّيَّة. الشئ: کسی چیز کا زہریلا اثر۔

السَّمَام: ہلکا پھلکا تیر۔ ایک چھوٹا سا پرندہ۔ واحد (سَمَامَة)

السِّمَام والسُّمُوم. مِنَ الإنسان: منہ۔ نتھنے۔ کان۔ السَّمَام: بھیڑیا۔

السَّمُوم: گرم ہوا۔ مؤنث۔ ج سَمَائِم.

السَّمَامَة: کالبد انسانی۔ تم کہتے ہو "فُلَانٌ بَهِيُّ السَّمَامَةِ" فلاں خوبصورت بدن والا ہے۔ کھنڈرات۔ جھنڈا۔ گھوڑے کی گردن کا خوبصورت دائرہ۔ ابابیل کی مانند ایک پرندہ جس کے انڈوں کا حاصل کرنا غیر ممکن ہے۔ اسی وجہ سے عرب کا قول ہے "كَلَّفْتَنِي بَيْضَ السَّمَائِم" تم نے مجھ کو تکلیف ما لا یطاق دی۔ اور ایک قول بَيْضَ السَّمَاسِم کا ہے۔ سَمَاسِم سِمْسِمَة کی جمع ہے جس کے معنی سرخ چیونٹی کے ہیں۔

السَّامّ: زہریلا۔

السَّامَّة: سام: کا مؤنث۔ خاص۔ کہا جاتا ہے "عَرَفَ ذٰلِكَ السَّامَّةُ والعَامَّةُ" اس کو خاص اور عام سب جانتے ہیں۔

سَامُّ أَبْرَص وسَمُّ أَبْرَص: چھپکلی۔ ثنی۔ سَامَّا أَبْرَص. ج أَبَارِص وسَوَامُّ أَبْرَص.

يَوْمٌ سَامٌّ ومُسِمٌّ ومَسْمُومٌ: ...... گرم ہوا والا دن۔

الأَسَمُّ. الأنفِ: تنگ نتھنے والا۔

المَسَامّ. مِنَ الجِلْدِ: جسم کے باریک سوراخ اور بعض لوگ۔ اس کو سَمٌّ: بمعنی سوراخ کی جمع قرار دیتے ہیں جیسے مَحَاسِن حُسْن کی جمع۔

أَهْلُ (المَسَمَّة): خاص لوگ۔ رشتہ دار۔

سَمَالَ. الخلُّ: مکھی والا ہونا۔

إِسْمَالَّ. إِسْمِئْلَالًا: دبلا ہونا۔

الظِّلُّ: کوتاہ ہونا۔

السَّمَال: سایہ۔

السَّمَوْأَل: سایہ۔ سرکہ کے اوپر کی مکھی۔ ایک شخص کا نام جو وفاء عہد کے لئے ضرب المثل ہے۔

المُسْمَئِلّ: فا۔ پرانا کپڑا۔

سَمَتَ: (ن ض) سَمْتًا: سَمَتَ الشئَ و: راستہ اختیار کرنا۔ راہ راست پر چلنا۔ گمان سے راستہ پر چلنا۔ سَمَتَ نَحْوَهُ: قصد کرنا اور اسی سے ہے "وَهُنَّ إِلَى البَيْتِ العَتِيقِ سَوَامِتُ" وہ سب خانہ کعبہ کی جانب قصد کرنے والی ہیں۔ سَمَتَ لَهُمْ: رائے و تدبیر و طریقہ گفتگو کی رہنمائی کرنا۔

سَمَّتَ: راستہ اختیار کرنا...... لِلْعَاطِسِ: يرحمك الله: کہہ کے دعا کرنا...... عَلَى الشئِ: کسی چیز پر اللہ کا نام لینا۔

سَامَتَهُ: مقابل ہونا۔

تَسَمَّتَهُ: قصد کرنا۔

السَّمْتُ: مص۔ راستہ۔ کہا جاتا ہے "خُذْ فِي هٰذَا السَّمْتِ" اس راستہ کو اختیار کرو۔ ج سُمُوت سَمْتُ الرَّاسِ فِي عِلْمِ الهَيْئَةِ: علم ہیئت کی اصطلاح میں کسی کھڑے ہوئے شخص کے سر کی سیدھ میں آسمان کا وہ نقطہ جس پر کرۂ ارض کے مرکز سے نکلا ہوا خط پہنچے۔ سمت الراس کہلاتا ہے اور اس کے مقابل کو سَمْتُ القَدَم یا سَمْتُ الرِّجْلِ کہتے ہیں اور سمت کا لفظ اہل خیر و صلاح کی ہیئت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا أَحْسَنَ سَمْتَ فُلَانٍ" اس کی ہیئت و حالت کس قدر اچھی ہے۔

سَمُجَ: (ک) سَمَاجَةً وسُمُوجَةً: قبیح ہونا۔ صفت (سَمْج وسَمِج وسَمِيج) ج سِمَاج وسَمِجُون وسُمَجَاء وسَمَاجَى.

سَمَّجَهُ: قبیح بنانا۔

إِسْتَسْمَجَهُ: قبیح سمجھنا۔

سَمْجَرَ سَمْجَرَةً. اللَّبَنَ: دودھ میں پانی زیادہ ملانا۔

سَمُحَ: (ک) سَمَاحًا وسُمُوحًا وسَمَاحَةً وسُمُوحَةً وسَمْحًا وسِمَاحًا: فیاض و سخی ہونا۔ صفت (سَمْح وسَمِيح ومِسْمَح ومِسْمَاح) ج سِمَاح وسُمَحَاء ومَسَامِيح: تم کہتے ہو "رِجَالٌ ونِسَاءٌ سِمَاح وسُمَحَاء ومَسَامِيح".

سَمَحَ: (ف) سَمَاحَةً وسَمَاحًا. بكذا: بخشش کرنا...... لَهُ بالشئ: دینا...... العُودُ: لکڑی کا نرم ہونا...... النَّاقَةُ: اونٹنی کا مطیع و تیز رفتار ہونا۔

سَمَّحَ: نرم ہونا اور نرم برتاؤ کرنا...... الرُّمْحَ: نیزہ کو نرم کرنا...... الرَّجُلُ: آہستہ چلنا۔ دوڑنا۔ بھاگنا۔

أَسْمَحَ. الرَّجُلُ: فیاض و سخی ہونا۔ أَسْمَحَتِ الدَّابَّةُ: سرکشی کے بعد نرم ہونا اور کہا جاتا ہے "أَسْمَحَتْ قَرُونَتُهُ" یعنی اس کا نفس تابع و فرمانبردار ہو گیا۔

سَامَحَهُ. فِي الأَمْرِ وبالأَمْرِ: نرم برتاؤ کرنا۔ نرمی کرنا۔ مقصد میں موافقت کرنا...... ہ بِذَنْبِهِ: درگزر کرنا۔

تَسَمَّحَ وتَسَامَحَ. فِي كَذَا: نرمی برتنا۔

السَّمَاح: مص۔ بَيْعُ السَّمَاح: وہ بیع جس میں قیمت گھٹانے میں نرمی ہو۔ کہتے ہیں "السَّمَاحُ رِبَاحٌ": یعنی معاملات میں نرمی نفع بخش ہوتی ہے۔

السِّمَاح: مص۔ چمڑے کا خیمہ۔

السَّمْحَة. السمح: کا مؤنث۔ ج سِمَاح.

المَسْمَح: وسعت و فراخی۔

السِّمْحَج: دراز پشت گھوڑا یا گدھی۔ پتلی کمر اور سخت گوشت والا گھوڑا۔

السِّمْحَاق: سر کی ہڈی پر باریک جھلی۔

سَمَاحِيقُ. السَّمَاء: بادل کے پتلے ٹکڑے اور کہا جاتا ہے: "عَلَى ثَرْبِ الشَّاةِ

سَمَاجِيقُ مِنَ الشَّحْمِ" بکری کے اوجھ کی چادر پر چربی کی کچھ جھلی سی ہے۔

سَمَخَ (ن) سَمْخًا. الزَّرْعُ: کھیتی کا اُگنا۔

(سَمَخَهُ (ن) سَمْخًا) کان کے سوراخ پر چوٹ لگا کر زخمی کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَمَخَنِيْ بِحِدَّةِ صَوْتِهٖ وَ كَثْرَةِ كَلَامِهٖ" اس نے آواز کی تیزی اور کثرتِ گفتگو سے میرے کان کو زخمی کر دیا۔

...... زَرْعٌ حَسَنُ (السِّمْخَة) اچھی اُگنے والی کھیتی۔

السِّمَاخُ: کان کا سوراخ۔

سَمَدَ (ن) سُمُوْدًا: حیران کھڑا ہونا۔ متحیر ہونا۔ گانا۔ تکبر سے سر اٹھانا اور سینہ تاننا

...... فِي الْعَمَلِ: کوشش کرنا اور تکلیف اٹھانا

...... الإبِلُ: اونٹ کا تیز چلنا (...... سَمْدًا)

الرَّجُلَ: قصد کرنا۔

سَمَّدَ. الأرْضَ: کھاد ڈالنا...... الشَّعْرَ: بال کو جڑ سے مونڈنا...... الرَّجُلَ: کھیل کود میں ڈالنا۔ غافل کر دینا۔

اِسْمَدَّ اِسْمِدَادًا واسْمَادَّ اِسْمِئْدَادًا الرَّجُلُ: غصہ سے پھولنا...... يَدُهُ: ہاتھ کا سوجنا...... الشَّيْءُ: ضائع ہونا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لَكَ (سَمْدًا)" وہ تمہارے واسطے ہمیشہ کے لئے ہے۔

السَّمَادُ: کھاد۔

السَّامِدُ: فا۔ وَطْبٌ سَامِدٌ: بھری ہونے سے کھڑی مشک۔

اِسْمَدَرَّ اِسْمِدْرَارًا: نگاہ کمزور ہونا۔

السُّمْدُوْرُ: آنکھ کا پردہ۔ بادشاہ (اس وجہ سے کہ اس کی طرف دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہوجاتی ہیں۔)

السَّمَادِيْرُ: نشہ یا بے ہوشی یا دورانِ سر کی وجہ سے نگاہ کی کمزوری۔

السَّمَنْدَرُ والسَّمَنْدَلُ: ایک جانور جو پانی اور خشکی میں رہتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے جسم پر کچھ ایسا مادہ ہوتا ہے جو آگ بجھا دیتا ہے اور اسی بنا پر لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جلتا نہیں۔

السَّمَيْدَعُ: فیاض سردار۔ شریف بہادر بھیڑیا۔ تلوار۔ ج سَمَادِعُ۔

السَّمِيْدُ والسَّمِيْذُ: سفید آٹا۔

سَمَرَ: (ن) سَمْرًا. العَيْنَ: گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا (...... سَمَرًا وسُمُوْرًا) رات میں قصہ گوئی کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَا أَفْعَلُهُ مَا سَمَرَ السَّمِيْرُ او اِبْنُ سَمِيْرٍ وابْنَا سَمِيْرٍ" میں اس کو جب تک لوگ قصہ بیان کرتے رہیں گے نہیں کروں گا یعنی کبھی نہیں کروں گا۔

سَمَرَ (ن ض) سَمْرًا وسُمْرًا. اللَّبَنَ: دودھ کو پانی ملا کر پتلا کرنا...... الخَمْرَ: شراب پینا...... النَّبَاتَ: گھاس چرنا...... البَابَ وغیرہ: دروازے کو میخ سے مضبوط کرنا...... السَّهْمَ: تیر چلانا۔

سَمِرَ (س) وسَمُرَ (ک) سُمْرَةً اِسْمَرَّ اِسْمِرَارًا واسْمَارَّ اِسْمِيْرَارًا: سفیدی۔ سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونا۔ گندم گوں ہونا۔ صفت (أَسْمَر) مؤنث سَمْرَاء. ج. سُمْرٌ۔

سَامَرَهُ: رات کو باتیں کرنا۔ رات کو قصہ گوئی کرنا۔

تَسَمَّرَ: میخ لگنے سے مضبوط ہونا۔

تَسَامَرَ. القَوْمُ: رات کو باہم باتیں کرنا۔

السَّمْرُ: مص۔ قَوْمٌ سَمْرٌ: رات کو باتیں کرنے والے لوگ۔

السَّمَرُ: رات کو باتیں سنانے والا۔ ج أَسْمَارٌ: رات، رات کی تاریکی۔ کہا جاتا ہے لا آتِيْهِ سَمَرًا" میں اس کے پاس رات کو نہیں آؤں گا۔ رات کی گفتگو۔ چاند کا سایہ اور کبھی سمر قمر کے مقابلے میں بولتے ہیں جہاں سایہ ہو اس کو سمر اور جہاں چاندنی ہو اس کو قمر کہتے ہیں۔ زمانہ۔ رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس اور "حَلَفْتُ بِالسَّمَرِ والقَمَرِ" و "لا آتِيْكَ السَّمَرَ والقَمَرَ" و "لا أُكَلِّمُهُ السَّمَرَ والقَمَرَ" ان سب ترکیبوں میں "مُدَّةَ وُجُوْدِ السَّمَرِ والقَمَرِ" محذوف ہے۔ مراد ہمیشگی ہے۔

السَّمَرَةُ: رات کی گفتگو۔

السَّمُرُ: ببول کا درخت۔ ج أَسْمُرٌ۔ واحد (سَمُرَةٌ)

السَّامِرُ: فا۔ ج سُمَّرٌ وسُمَّارٌ: رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس۔ تم کہتے ہو "أَمْسَيْتُ البَارِحَةَ فِي سَامِرِ الحَيِّ" میں گزشتہ رات قبیلہ کی مجلس گفتگو میں تھا (والسَّامِرَةُ) اسم جمع بمعنی رات کو باتیں کرنے والے۔

السَّامُوْرُ: ہیرا۔

السَّمَارُ: بہت پانی ملا ہوا دودھ۔

الأَسْمَرُ: نیزہ۔ ہرن کا دودھ۔ کہا جاتا ہے "عَامٌ أَسْمَرُ" بغیر بارش کا خشک سال۔

الأَسْمَرَانِ: پانی اور گیہوں، پانی اور نیزہ۔

السَّمُوْرُ: تیز رفتار۔ اصیل اونٹنی۔

السَّمُّوْرُ: ایک جانور جو نیولے کے مشابہ اور اس سے کچھ بڑھا ہوتا ہے اور رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس کی کھال سے بہت بیش قیمت پوستین تیار ہوتی ہے اور بسا اوقات اس جانور کی کھال کو بھی سَمُّوْر کہتے ہیں۔ ج سَمَامِيْرُ۔

السَّمِيْرُ: رات کو باتیں سنانے والا۔ رات کا قصہ گو۔ زمانہ۔ اِبْنَا سَمِيْرٍ: دن اور رات۔ کہا جاتا ہے "لا أَفْعَلُهُ سَمِيْرَ اللَّيَالِيْ" میں اس کو کبھی نہیں کروں گا اور کہا جاتا ہے "اِبْنُ سَمِيْرٍ" بے چاند کی رات۔

السُّمَّيْرُ: رات میں باتیں سنانے والا۔

المِسْمَارُ: کیل۔ میخ۔ اونٹوں کا بہتر رکھوالا۔ ج مَسَامِيْرُ۔

المَسْمُوْرُ: کم گوشت، مضبوط پٹھوں والا۔ مکدر زندگانی۔

السَّمْرَاءُ أَسْمَرُ: کا مؤنث۔ گیہوں۔ گیہوں کا آٹا جس سے بھوسی جدا نہ کی گئی ہو۔

السُّمَيْرِيَّةُ: ایک قسم کی کشتی۔

سَمْرَتَ. السُّمْرُوْتُ: لمبا (السُّمْرُوْدُ)

لمبا۔
السَّمْرْمَرْ: ایک قسم کا پرندہ جو ٹڈیوں کا بہت شکار کرتا ہے اور ٹڈیاں اس کی آواز سے بھاگتی ہیں۔ السَّمَرْمَرَۃ: بھوت۔
سَمْسَرَ سَمْسَرَۃ: دلال ہونا۔
السِّمْسَار: دلال۔ چیز کا مالک و منتظم۔
سِمْسَارُ الْأَرْضِ: زمین کا ماہر۔ ج سَمَاسِرَۃ وسَمَاسِر وسَمَاسِیْر۔
السَّمْسَرَۃ: مص۔ دلالی کا پیشہ۔ دلالی کی اُجرت۔
السِّمْسِق والسَّمْسَق والسُّمْسُق والسُّمْسَق: جنبلی۔ مرزنجوش۔
سَمْسَمَ الثَّعْلَبُ: لومڑی کا دوڑنا ...... الرَّجُلُ: نرم چال چلنا۔
السَّمْسَم: لومڑی۔ بھیڑیا۔ زہر۔
السُّمْسُم: سرخ چیونٹی۔ چھوٹی چیونٹی۔ واحد (سُمْسُمَۃ) ہلکا پھلکا مرد۔ ج سماسم۔
اَلسِّمْسِم: تل۔ دھنیا۔ سانپ کی ایک قسم۔
رَجُلٌ (مُسَمْسِمُ) الْوَجْہ: خالدار چہرے والا امرد۔
سَمَطَ: (ن) سُمُوْطًا. الرَّجُلُ: چپ رہنا۔ عَلَی الْیَمِیْنِ: قسم کھانا ...... اللَّبَنُ: مٹھاس میں تغیر ہونا۔ صفت (سَامِطٌ)
سَمَطَ: (ن ض) سَمْطًا. الجدیَ: بکری کے بچہ کو بالوں سے صاف کر کے بھوننا۔
...... الشَّیءَ: لٹکانا ...... السِّکِّیْنَ: چھری تیز کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَمَطْتُ الرَّجُلَ یَمِیْنًا عَلٰی حَقِّیْ" میں نے مرد کو اپنے حق پر قسم کھلائی۔
...... سَمَّطَ: چپ رہنا ...... الشَّیءَ: لازم ہونا۔ زین کے تسمہ سے لٹکانا ...... الشَّاعِرُ: مُسَمَّط: اشعار نظم کرنا (دیکھو مُسَمَّط) "سَمَّطَ قَصِیْدَۃَ فُلَانٍ" کسی کے قصیدہ کے اشعار کے ہر ہر شعر کے مصرعوں میں اپنی جانب سے ایک مصرعہ بڑھانا۔
اَسْمَطَ: چپ ہونا۔
تَسَمَّطَ. الشَّیءُ بِہٖ: لٹکنا۔
السِّمْط: لڑی جس میں مہرہ یا موتی پروئے ہوئے ہوں۔ زین کا تسمہ جس سے کوئی چیز لٹکائی جائے۔ کہا جاتا ہے "عَلَّقَہٗ بِسُمُوْطِ سَرْجِہٖ" اس نے اس چیز کو زین کے تسموں سے لٹکایا ...... مِنَ الْعِمَامَۃِ: پگڑی کا شملہ۔ گلوبند (زیور) سے لمبا ہار۔ السِّمْط مِنَ الثِّیَابِ: چادر کے نیچے نمایاں ہونے والا کپڑا ...... مِنَ الرَّمْلِ: ریت کی لکیر۔ رَجُلٌ سِمْطٌ: ہلکا پھلکا چالاک مرد۔ ج سُمُوْط۔
السَّمْط: مص۔ فقیر۔
السُّمْط: اونی کپڑا۔
نَعْلٌ (سُمْطٌ واَسْمَاطٌ) اکہرے چمڑے کا جوتا۔ نَاقَۃٌ سُمْطٌ واَسْمَاطٌ: بے داغ کی اونٹنی۔ سَرَاوِیْلُ اَسْمَاطٌ: اکہرا پاجامہ۔
السَّامِط: مَاءٌ سَامِطٌ: جوش دیا ہوا پانی جو کسی چیز سے بال وغیرہ صاف کردے۔
السِّمَاط: صف بستہ چیز۔ دسترخوان۔
سِمَاطُ الطَّرِیْقِ: راستہ کے دونوں جانب۔
سِمَاطُ الْقَوْمِ: قوم کی قطار۔ ج سُمُط اور کہا جاتا ہے "هُمْ عَلٰی سِمَاطٍ وَاحِدٍ" وہ ایک نظام میں ہیں۔
السَّمِیْط: بال صاف کر کے بھونا ہوا بکری کا بچہ۔ مرد سبک حال۔ فقیر۔ پختہ اینٹوں کا ردہ۔ نَعْلٌ سَمِیْطٌ: ایک چمڑے کا جوتہ۔
السُّمَیْط: پختہ اینٹوں کا ردہ۔
الْمُسَمَّط مِنَ الشِّعْرِ: وہ شعر جو اجزاء عروضیہ پر ہو اور قافیہ کے حروف روی کے علاوہ دوسرے قافیہ پر ہو اور کہا جاتا ہے "حُکْمُکَ مُسَمَّطًا" تمہارا حکم پورا کیا ہوا ہے۔ تم پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس کی تقدیر یہ ہے "لَکَ حُکْمُکَ مُسَمَّطًا اور مُسَمَّطًا حالت کی وجہ سے منصوب ہے۔ و "هُوَ لَکَ مُسَمَّطًا" وہ تمہارے لئے خوشگوار ہے۔ و "خُذْ حُکْمَکَ مُسَمَّطًا" تم اپنے حکم کو جاری کرو جو رد نہیں ہوگا۔
السُّمَیْطَر: ایک قسم کا پرندہ جس کی گردن لمبی ہوتی ہے اور ہمیشہ اتھلے پانی کے قریب دکھائی دیتا ہے۔
سَمِعَ (س) سَمْعًا وسِمْعًا وسَمَاعًا وسَمَاعَۃً وسَمَاعِیَۃً ومَسْمَعًا. الصَّوْتَ: سننا۔ صفت (سَامِعٌ) ج سُمَّاع وسَمَعَۃ وسَامِعُوْن ...... لَہٗ اللّٰہُ: قبول کرنا ...... مِنْہُ ولَہٗ: دینا۔
اِلَیْہِ: کان لگانا۔ متوجہ ہونا۔
سَمَّعَہٗ. الصَّوْتَ: سنانا۔ سَمَّعَ بِہٖ: عیوب کو پھیلانا۔ رسوا کرنا۔ بری باتیں سنانا اور گالی دینا۔ سَمَّعَ بِکَذَا: کسی کے متعلق کوئی چیز پھیلانا۔
...... بِفُلَانٍ فِی النَّاسِ: شہرت دینا۔
اَسْمَعَہٗ: سنانا۔ گالی دینا۔ ڈول میں دستہ لگانا۔
تَسَمَّعَ واسْتَمَعَ. الرَّجُلَ والَیْہِ: کان لگانا۔
تَسَامَعَ. بِہٖ النَّاسُ: کسی کے متعلق لوگوں کا ایک دوسرے سے سننا۔
اِسْتَمَعَ. لَہٗ والَیْہِ: کان لگانا۔
اِسْتَسْمَعَہٗ: سننا۔
السَّمْع: مص۔ سننے کا حاسہ۔ کان۔ سنی ہوئی بات۔ سنا ہوا ذکر۔ ج اَسْمَاع واَسْمُع وج اَسَامِع واَسَامِیْع۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مَا بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وبَصَرِهَا" جبکہ کوئی نہ جانتا ہو کہ کہاں گیا یا ایسی زمین میں ہو جہاں اس کو کوئی دیکھنے والا سننے والا نہ ہو۔ و "اَلْقٰی نَفْسَہٗ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وبَصَرِهَا" اس نے اپنے آپ کو ایسی جگہ میں ڈال دیا جہاں کوئی دیکھنے والا سننے والا نہیں۔ و "سَمْعَکَ اِلَیَّ" میری بات سنو۔ میری طرف توجہ کرو۔ و "سِمْعُ اُذُنِیْ فُلَانًا یَقُوْلُ ذٰلِکَ" فلاں کو یہ کہتے ہوئے میرے کانوں نے سنا اور کہتے ہیں "سِمْعَ اُذُنِیْ وسَمْعَۃَ اُذُنِیْ وسِمْعَۃَ اُذُنِیْ"۔
اُمُّ السَّمْعِ: دماغ۔
السِّمِّیْع: اچھی شہرت۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سِمِّیْعٌ" اچھی شہرت کا مرد۔ و "هٰذَا اَمْرٌ ذُوْ

سَمِع" یہ سننے کے لائق ہے اور جب کوئی آدمی کسی غیر پسندیدہ خبر کو سنتا ہے تو کہتا ہے "سِمْعًا لا بِلْغًا او سَمْعًا لا بَلْغًا" یعنی خدا کرے کہ سنی جائے اور پہنچے نہیں۔ السِمْع: بھیڑیے کا بچہ بجو سے۔ مؤنث (سِمْعَةٌ) اس کی قوت سامعہ بہت تیز ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے مثال ہے "هُوَ اَسْمَعُ مِنْ سِمْعٍ".

السَمْعَة. سَمِعَ: کا اسم مرۃ۔ اُذُنٌ سَمْعَةٌ: سننے والا کان۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ رِيَاءً وَسُمْعَةً" اس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا۔

السُمْعَة: شہرت۔ سنی ہوئی بات۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ رِيَاءً وَسُمْعَةً" اس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا۔

السَمَاع: مص۔ شہرت۔ گیت اور اصطلاح میں سماع خلاف قیاس کو کہتے ہیں یعنی جس کو عرب سے سن کر استعمال کیا جائے اور اس پر قیاس نہ کیا جا سکے اور کہا جاتا ہے "هٰذا امرٌ ذُوْ سَمَاعٍ" یہ امر سننے کے قابل ہے۔ و "قَالُوْا ذَالِكَ سَمَاعَ اُذُنِي" لوگوں نے اس کو میرے سامنے کیا۔

سَمَاعِ: بروزن قطام اسم فعل بمعنی اِسْمَعْ.

السَمَّاع: بہت سننے والا۔ فرمانبردار۔ جاسوس۔

السَمِيْع: سننے والا۔ سنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ سنی ہوئی بات۔ ج سُمَعَا. اُمُّ السَمِيْع: دماغ۔ اُذُنٌ سَمِيْعٌ وَسَمِيْعَةٌ: سننے والا کان۔

السَامِعَة: کان۔

السَامِعَان: دونوں کان۔

اُذُنٌ (سَمْعَةٌ وَسَمِعَةٌ وَسَمُوْعٌ وَسَمِيْعٌ وَسَمَّاعَةٌ) سننے والا کان۔ السَمَّاعَة: ایک آلہ کا نام جو سننے کی طاقت کو بڑھا دیتا ہے۔

التَسْمِعَة: کہا جاتا ہے "فَعَلْتُهُ تَسْمِعَتَكَ او تَسْمِعَةً لَكَ" میں نے اس کو کیا ہے تاکہ تم سن سکو۔

المَسْمَع: سننے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنِّي بِمَرْاٰى وَمَسْمَعٍ" یا "هُوَ مِنِّي مَرْاٰى وَمَسْمَعٌ" وہ ایسی جگہ ہے کہ میں اس کو دیکھ سکتا ہوں اور اس کی باتوں کو سن سکتا ہوں۔

المِسْمَع والمِسْمَعَة: کان۔ ج مَسَامِع: ڈول کا دستہ جس میں رسی باندھی جاتی ہے۔

المُسْمِع: فا۔ قید۔

المُسْمِعَة: گانے والی۔ کہا جاتا ہے "غَنَّتْهُمْ مُسْمِعَةٌ".

المُسَمَّع: مفع۔ قید کیا ہوا (السَمَعْمَع) شیطان خبیث۔

اِسْمَغَدَّ اِسْمِغْدَادًا: زخم کا سوجنا۔

سَمَقَ: (ن) سَمْقًا وسُمُوْقًا. النَبَاتُ: بلند ہونا۔ صفت (سَامِق وسَمِيْق)

السُمَاق: خالص۔ کہا جاتا ہے "اُحِبُّكَ حُبًّا سُمَاقًا" میں تم سے خالص محبت کرتا ہوں۔

السُمَّاق والسَمُّوْق: ایک درخت جس کا پھل بہت کھٹا ہوتا ہے۔ پھل کو بھی کہتے ہیں۔ واحد سُمَّاقَة وسَمُّوْقَة.

السَمِيْق: ہل کا جوا۔

السِمِيْقُ مِنَ الرِّجَالِ: لمبا مرد۔

اِسْمَقَرَّ اِسْمِقْرَارًا. اليَوْمُ: بہت گرم ہونا۔

سَمَكَ (ن) سَمْكًا. الشَيْئَ: بلند کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَمَكَ اللّٰهُ السَمَاءَ" اللہ نے آسمان کو بلند کیا۔

سَمَكَ: (ن) سَمْكًا وسُمُوْكًا وسَمُكَ (ن) سَمَاكَةً: بلند ہونا۔

سَمَّكَ. الشَيْئَ: کسی چیز کو دبیز بنانا۔

تَسَمَّكَ: بلند ہونا۔

اِسْتَسْمَكَ. الثِيَابَ: کپڑوں میں سے لمبا اختیار کرنا۔ مچھلی کھانا۔

السَمْك: مص۔ چھت یا چھت کی دبازت۔ ہر اونچی اور موٹی چیز کا قد۔

السَمَك: مچھلی۔ ج سِمَاك وسُمُوْك واسماک: واحد (سَمَكَةٌ)

السِمَاك: چیز کے اٹھانے کا اوزار۔ ج سُمُك...... مِنَ الزَوْرِ: ہنسلی سے ملی ہوئی پسلی۔

السِمَاكَان: دو روشن ستارے ایک کو السِمَاكُ الرَامِح اور دوسرے کو السِمَاكُ الاَعْزَل کہتے ہیں۔

السُمَيْكَاء: ایک قسم کی چھوٹی مچھلی جو خشک کی جاتی ہے۔

السَمَّاك: مچھیرا۔ مچھلی بیچنے والا۔

السَمِيْك والمَسْمُوْك: لمبا۔

المَسْمُوْكُ مِنَ الخَيْلِ: مضبوط گھوڑا۔

المِسْمَاك: خیمہ وغیرہ اٹھانے کی لکڑی۔

المُسْمَكَات والمَسْمُوْكَاتُ السَبْع: ساتوں آسمان۔

سَمَلَ :(ن) سَمْلاً. عَيْنَهُ: آنکھ پھوڑنا۔ الحَوْضَ: کیچڑ وغیرہ سے صاف کرنا...... بَيْنَهُمْ: صلح کرانا...... الدَلْوَ: ڈول کا تھوڑا پانی نکالنا۔

سَمَلَ:(ن) سُمُوْلاً وسُمُوْلَةً وسَمُلَ (ک) سَمَالَةً. الثَوْبُ: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا۔ صفت (سَمِل)

سَمَّلَ. الحَوْضَ: حوض کا تھوڑا پانی دینا۔ ......الحَوْضَ: کیچڑ وغیرہ سے صاف کرنا ......فُلانًا بِالقَوْلِ: نرمی سے بات کرنا۔

اَسْمَلَ. الثَوْبُ: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا ......بَيْنَهُمْ: صلح کرانا۔

تَسَمَّلَ: تھوڑا پانی پینا...... النَبِيْذَ: نبیذ کے پینے میں اصرار کرنا۔

اِسْتَمَلَ. عَيْنَهُ: آنکھ پھوڑنا۔

السَمَّال: آنکھوں کو پھوڑنے والا۔

السَمِل: پرانا بوسیدہ کپڑا۔ ج اَسْمَال: حوض کا بقیہ پانی۔

ثَوْبٌ (سَمَلَةٌ وسَمُوْلٌ وسَمِيْلٌ) پرانا بوسیدہ کپڑا۔

السَمَال: پانی کے حوض کا کیڑا۔

السُمْلَة والسَمَلَة: تھوڑا پانی۔ ج سَمَل واَسْمَال وسِمَال وسُمُوْل.

السُمْلَان. مِنَ المَاءِ والنَبِيْذِ: پانی یا شراب

کا بقیہ۔

السَّوْمَل: پرانا بوسیدہ کپڑا۔

السَّوْمَلَة: چھوٹی پیالی۔

السَّمْوَل: وسیع زمین۔ نرم مٹی والی زمین۔

سَمْلَجَ. اللَّبَنَ فِیْ حَلْقِهٖ: آسانی سے نگلنا۔

السَّمْلَج والسَّمَالِج: میٹھا دودھ۔

السَّمْلَع: بھیڑیا۔ بد اور خبیث کے لئے بھی بولتے ہیں۔

السَّمْلَق: ہموار وبنجر زمین۔

سَمِنَ: (س) سِمَنًا وسَمَانَةً: موٹا ہونا۔ صفت (سَامِنٌ وسَمِیْنٌ) ج سِمَان.

سَمَنَ: (ن) سِمْنًا وسَمَّنَ. الطَّعَامَ: گھی ڈالنا۔ وسَمَّنَه: موٹا کرنا۔ سَمَنَ القَوْمَ: گھی کا توشہ دینا۔ سَمَنَ لَهٗ: بہت دینا۔

اَسْمَنَ: موٹا ہونا۔ بہت گھی والا ہونا۔ موٹے جانوروں والا ہونا۔ موٹا جانور خریدنا یا اس کا مالک ہونا یا اسے ہبہ کرنا۔

...... الفَرَسَ: گھوڑے کو موٹا کرنا...... الخُبْزَ: روٹی گھی میں تر کرنا...... الرَّجُلَ: گھی کھلانا۔

تَسَمَّنَ: موٹا ہونا۔ بغیر شرافت کے مدعی شرافت ہونا۔

اِسْتَسْمَنَ: اپنے لئے گھی طلب کرنا...... ہ: موٹا پانا یا سمجھنا اور اسی سے مثال ہے "اِسْتَسْمَنْتَ ذَاوَرَمٍ" تم نے سوجے ہوئے کو موٹا سمجھ لیا۔ اس موقعہ پر بولتے ہیں جبکہ کوئی شخص حقیقت واقعہ کے خلاف محض ظاہر سے دھوکا کھا جائے۔

السَّامِن: فا۔ بہت گھی والا (فاعل ذیکذا ہے باب تَامِر ولَابِن سے۔)

السَّمْن: مص۔ گھی۔ ج اَسْمُن وسُمُوْن سُمْنَان.

السَّمَّان: گھی بیچنے والا۔

السَّمْنَة: گھی۔ یہ السمن سے خاص ہے۔

السُّمْنَة: موٹا کرنے والی ایک دوا۔ ایک قسم کی گھاس جس کے دانے فلفل کی طرح ہوتے ہیں اور اس کو عورتیں فربہی کے لئے استعمال کرتی ہیں۔

السَّمِیْن: موٹا...... مِنَ الكَلَامِ: باموقع گفتگو۔

السَّمِیْنَة. السَّمِیْن: کا مؤنث۔ ج سِمَان.

اَرْضٌ سَمِیْنَةٌ: بغیر پتھر والی زمین۔

المُسْمِن: پیدائشی موٹا۔

طَعَامٌ (مُسْمِنَة) موٹا کرنے والی خوراک۔

السُّمَانٰی: بٹیر کی قسم کا ایک پرندہ۔ واحد وجمع دونوں کے لئے اور کہا گیا ہے کہ واحد (سُمَانَاة) ہے ج سُمَانَیَات.

السَّمَنْجُوْنِیّ: آسمانی رنگ والا۔ (جدید)

السَّمَنْد والسَّمَنْدَل والسَّنْدَل: ایک قسم کا پرندہ۔

سَمَهَ: (ف) سُمُوْهًا: مدہوش ہونا...... الفَرَسُ گھوڑے کا بغیر تھکن کے بہت تیز دوڑنا۔

سَمَّهَ. الاِبِلَ: بیکار چھوڑ دینا۔ صفت مفعولی (سُمَّهٌ)

السَّامِه: حیران۔ ج سُمَّهٌ.

السُّمَّهٰی: فضاء آسمانی۔ ترمرے۔ (یعنی وہ چیز جو گرمی کے زمانہ میں فضاء آسمانی سے مکڑی کے جالے کی مانند اترتی ہوئی معلوم ہوتی ہے)

(...... والسُّمَه والسُّمَّیْهٰی والسُّمَیْهٰی والسُّمَّیْهَاء والسُّمَیْهَاء) جھوٹی اور باطل چیزیں۔

سَمْهَجَ. كَلَامَهٗ: جھوٹ بولنا۔ الحَبْلَ: رسی مضبوط بٹنا...... الشَّیْءَ: چھوڑنا۔

...... الدَّرَاهِمَ: رواج دینا...... الیَمِیْنَ: قسم میں سختی کرنا۔

السِّمْهَاج: جھوٹ۔

اِسْمَهَدَّ. السَّنَامُ: کوہان کا بڑا ہونا۔

السَّمْهَد: خشک وسخت چیز۔

السَّمْهَد والسَّمَهْدَد: بڑے ڈیل ڈول کا اونٹ۔

اِسْمَهَرَّ: مضبوط وسخت ہونا۔ نیزہ کی طرح سیدھا ہونا...... الظَّلَامُ: بہت اندھیرا ہونا۔

السَّمْهَرِیّ: مضبوط نیزہ۔ کہا جاتا ہے "رُمْحٌ سَمْهَرِیٌّ ورِمَاحٌ سَمْهَرِیَّةٌ" قَدٌّ سَمْهَرِیٌّ: معتدل قد۔

سَمَا یَسْمُوْ سُمُوًّا: بلند ہونا...... البَصَرُ: اٹھنا۔ کہا جاتا ہے "سَمَوْتُ اِلَیْهِ بَصَرِیْ" اس کی طرف میں نے نگاہ اٹھائی و "سَمَا اِلَیْهِ بَصَرِیْ" اس کی طرف میری نگاہ اٹھی۔ و "نَفْسُهٗ تَسْمُوْ اِلٰی مَعَالِی الاُمُوْرِ" اس کا نفس بڑے بڑے اُمور کی طرف مائل ہے...... بِه: بلند کرنا...... القَوْمُ: شکار کے لئے جانا (سَمَا یَسْمُوْ سَمْوًا) الرَّجُلَ زَیْدًا وبِزَیْدٍ: نام رکھنا۔

سَمّٰی. الرَّجُلَ زَیْدًا اَوْ بِزَیْدٍ: نام رکھنا...... الشَّارِعُ فِی العَمَلِ: کام شروع کرنے والے کا اللہ کا نام لینا۔

اَسْمٰی. الشَّیْءَ: بلند کرنا...... الرَّجُلَ زَیْدًا وبِزَیْدٍ: نام رکھنا...... ہ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ: روانہ کرنا۔

سَامٰی مُسَامَاةً. الرَّجُلَ: فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یُسَامٰی" فلاں سے فخر میں مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

تَسَامٰی تَسَامِیًا. القَوْمُ: باہم فخر کرنا۔ ایک دوسرے کو نام لے کر پکارنا...... عَلَی الخَیْلِ: گھوڑے پر سوار ہونا۔

تَسَمّٰی: نام پانا...... اِلٰی وبِالقَوْمِ: منسوب ہونا۔

اِسْتَمٰی اِسْتِمَاءً. الصَّائِدُ: شکار کی جرابیں پہننا۔ شکار کرنا...... ہ: کسی کی زیارت کو جانا۔ کسی کے اندر خیر وصلاح معلوم کرنا۔

اِسْتَسْمٰی اِسْتِسْمَاءً: نام پوچھنا۔

السَّامِی: فا۔ ج سَامُوْن وسُمَاة: مؤنث سَامِیَة: ج سَامِیَات وسَوَامٍ: کہا جاتا ہے "رَدَدْتُ مِنْ سَامِیْ طَرْفِهٖ" یعنی میں نے اس کے نخوت وغرور کو توڑ دیا۔ السَّامِی: شکار کی اونی جراب پہنے ہوئے شکاری۔ ج سُمَاة.

السَّمَاء: آسمان۔ فضاء واسع جو زمین کو

احاطہ کئے ہوئے ہو۔ ہر وہ چیز جو تم سے اوپر ہو۔ گھوڑے کی پیٹھ۔ ہر چیز کی چھت۔ بارش' بادل' گھاس۔ نیکوں کی روحوں کے رہنے کی جگہ۔ ج سَمَاوَات وسَمٰوَات: (الف کو صرف کتابت میں حذف کرکے) وسُمِیٌّ واَسْمِیَة (......والسَّمَاوَة) گھر کا چھجہ۔ وسَمَاوَةُ کُلِّ شئٍ: ہر چیز کا ڈھانچہ۔
السَّمَاء: اچھی شہرت۔ کہا جاتا ہے "شَاعَ سُمَاہُ" اس کی شہرت و نیک نامی پھیل گئی۔
الاِسْم والاُسْم: نام۔ وہ لفظ جو کسی جوہر یا عرض کی تعیین وتمیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اس کا ہمزہ ہمزۂ وصل ہے۔ ج اَسْمَاء واَسَام واَسَامِی واَسْمَاوَات اور بَسْمَلَہ میں ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں اور دوسری جگہ باقی رکھتے ہیں۔ بَسْمَلَہ: کے معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اسم الجلالة: باری تعالیٰ کا نام۔
السُّم والسِمُ والسُمُ: اسم کے لغات۔ کہا جاتا ہے "ھذا سُمُہ" یعنی یہ اس کا نام ہے۔
السَّمِیُّ: بلند ہونے والا۔ سَمِیُّک: ہم نام نظیر۔
بَسْمَلَۃ: عیسائیوں کے نزدیک باپ' بیٹے اور روح م' دس کے نام پڑھنا۔ مسلمانوں کے نزدیک: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
اَلاِسْمِیَّة: ان فلاسفہ کا مذہب جو کہ اجناس اور انواع کے بذاتِ خود وجود یا حقیقت کا انکار کرتے ہیں۔
السَّمَوِیُّ: اسم کی جانب منسوب۔
المِسْمَاة: شکاری کی اونی جراب۔
المُسَمّٰی: مقرر۔ معین۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ مِنْ مُسَمّٰی قَوْمِہٖ ومِنْ مُسَمَّاتِھِمْ" وہ قوم کے بہترین لوگوں میں سے ہے۔
سَنَّ (ن) سَنًّا. السِّکِّیْنَ: چھری تیز کرنا۔ "ھٰذَا مِمَّا یَسُنُّکَ عَلٰی طَعَام" یہ ان چیزوں میں سے ہے جو تمہیں کھانے کی رغبت دلاتی ہے۔...... الرُّمْحَ: تیر پر پھل لگانا ...... الاَسْنَانَ: مسواک کرنا...... العُقْدَة: گرہ کھولنا...... الاِبِلَ: اونٹ کو تیز ہانکنا...... الرَّجُلَ: کسی کو بھالا مارنا۔ دانت سے کاٹنا۔ دانت توڑنا۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا۔ ...... الاَمْرَ: ظاہر کرنا۔ آسان کرنا۔ جاری کرنا۔
...... الطَّرِیْقَة: طریقہ اختیار کرنا...... عَلَیْھِمْ السُّنَّةَ: طریقہ مقرر کرنا...... الطِّیْنَ: مٹی کا برتن وغیرہ بنانا...... الشَّیْئَ: تصویر بنانا ...... الْمَاءَ او التُّرَابَ: پانی یا مٹی آہستہ آہستہ گرانا۔
...... العَیْنُ الدَّمْعَ: آنکھ کا آنسو بہانا...... الْاَمِیْرُ رَعِیَّتَہٗ: بہتر انتظام کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَنَّ فُلَانٌ طَرِیْقًا مِنَ الخَیْرِ" فلاں نے خیر کا طریقہ جاری کیا جس کو اس کی قوم پہلے سے نہیں جانتی تھی۔
سُنَّتِ. الارضُ: زمین کا چرنے سے صاف ہونا۔
سَنَّنَ. السِّکِّیْنَ: چھری تیز کرنا۔ صیقل کرنا۔ ...... الرُّمْحَ: نیزے پر پھل لگانا...... الرُّمْحَ اِلَیْہِ: کسی کے سامنے نیزہ کرنا...... القَوْلَ: اچھی گفتگو کرنا...... الاَسْنَانَ: مسواک کرنا۔
اَسَنَّ. الرَّجُلُ: بوڑھا ہونا...... الصَّبِیُّ: بچے کا دانت نکلنا۔ اَسَنَّ اللّٰہُ سِنَّہٗ: دانت اُگانا ...... المَاءَ: پانی گرانا...... الرُّمْحَ: نیزے پر پھل لگانا۔
اِسْتَنَّ. المَاءُ: پانی گرنا...... الطَّرِیْقُ: راستہ واضح ہونا...... الفَرَسُ: گھوڑوں کا آگے پیچھے دوڑنا...... السَّرَابُ: سراب کا چمکنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَنَّ بِہِ الھَوٰی حَیْثُ اَرَادَ" یعنی اس کو خواہش نفس ہر طرف لے گئی ...... الرَّجُلُ: دانتوں کو خلال کرکے صاف کرنا۔ (...... وتَسَنَّنَ) بِسُنَّتِہٖ: عمل کرنا۔ پیروی کرنا اور اسی سے ہے "اِسْتَنَّ بِسِیْرَةِ فُلَانٍ" اس نے فلاں کی سیرت کی پیروی کی۔ و تَسَنَّنَ فِی عَدْوِہٖ: اپنے رخ پر دوڑنا۔
اِسْتَسَنَّ: زیادہ عمر والا ہونا...... الطَّرِیْقَة: طریقہ اختیار کرنا...... الطَّرِیْقُ: آمد و رفت والا ہونا...... العَیْنُ: بہتے ہوئے آنسو والی ہونا...... بِسَیْفِہٖ: تلوار کو حرکت دینا ...... بِالشَّیْئِ: تابعداری کرنا۔
السِّنُّ: ج اَسْنَان واَسِنَّة اَسُنٌّ: دانت (مؤنث) درانتی یا کنگھی وغیرہ کا دندانہ۔ لہسن کا جوا۔ قلم میں تراشنے کی جگہ۔ ریڑھ کی ہڈیوں کا کنارہ۔ چربیدگی اور اسی سے ہے "اَعْطُوْا السِّنَّ حَظَّھَا مِنَ السِّنِّ" یعنی جانوروں کو ان کے چرنے کا حق دو۔ ج اَسْنَان: عمر (مؤنث) کہا جاتا ہے "طَعَنَ وطُعِنَ فِی سِنِّہٖ" یعنی وہ بوڑھا ہو گیا۔ و "ھُوَ حَدِیْثُ السِّن" وہ نئی عمر کا ہے "ھُوَ کَبِیْرُ السِّنِّ و کَبُرَتْ سِنُّہٗ" وہ بوڑھا ہے و "ھُوَ سِنُّ فُلَان" وہ فلاں کا ہم عمر ہے۔ و "لَہٗ اِبْنٌ سِنُّ اِبْنِکَ و اَوْلَادٌ اَسْنَانُ بَنِیْکَ" اس کے لڑکے تمہارے لڑکوں کے ہم عمر ہیں۔
السَّنَن: طریقہ۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَقَامَ فُلَانٌ عَلٰی سَنَنٍ وَاحِدٍ" فلاں ایک ہی طریقہ پر قائم رہا...... اِمْضِ عَلٰی سُنَنِکَ" تم اپنے طریقہ پر چلے چلو "مَرَّ السَّھْمُ فِی سَنَنِہٖ" تیر سیدھا نکل گیا ادھر ادھر نہیں ہوا۔
(...... والسِّنَن والسُّنَن والسُّنُن) مِنَ الطَّرِیْقِ: کشادہ راستہ۔ بڑا راستہ۔
السَّنَّة. سَنَّ: کا اسم مرة۔ مادہ ریچھ۔ مادہ چیتا۔
السُّنَّة: خصلت۔ طریقہ۔ طبیعت۔ شریعت۔ چہرہ یا اس کا دائرہ۔ ج سُنَن.
اَھْلُ السُّنَّة: وہ لوگ جو حضرت ابوبکر صدیق' عمر فاروق اور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت کے قائل ہیں۔
السُّنِّیَّة: اسلام کا ایک بڑا فرقہ جو سنت کی جانب منسوب ہے۔ واحد (سُنِّی)
السِّنَّة: دوسروں والا کلہاڑا۔ سِنَّةٌ مِنَ الثُّوْم: لہسن کا ایک جوا۔
السِّنَان: نیزے کا پھل۔ ج اَسِنَّة. السِّنَان: سان۔ کہا جاتا ہے "سَنَّ سِکِّیْنَہٗ بِالسِّنَانِ" اس نے اپنی چھری کو سان سے تیز کیا۔

السَّنُوْن: منجن۔
السَّنِيْن: سان پر تیز کیا ہوا۔ پتھر کے رگڑنے سے جو گرے وہ زمین جس کی گھاس کو چر لیا گیا ہو۔ سَنِيْنُ المَرْءِ: ہم عمر۔ مؤنث سَنِيْنَةٌ السَّنِيْنَةَ: ایک طرز پر چلنے والی ہوا۔ ریت کا بلند ٹیلہ۔ ج سَنَائِن.
المِسَنُّ: سان جس پر چھری وغیرہ کو تیز کیا جائے۔
المُسِنُّ. مِنَ الدَّوَابِ: بڑی عمر والا جانور۔ ج مَسَانٌ.
المَسْنُوْن: مفع۔ حَمَأ مَسْنُوْنٌ: بدبودار کیچڑ رَجُلٌ مَسْنُوْنُ الوَجْهِ: چمکدار کتابی چہرے والا۔ مَرْمَرٌ مَسْنُوْنٌ: نرم چکنا کیا ہوا سنگ مرمر۔
طَرِيْقٌ (مُسْتَسِنٌّ ومُسْتَسَنٌّ) آمدورفت والا راستہ۔
مُسْتَسَنُّ. الطَّرِيْقِ: راستہ کا نمایاں حصہ۔
المُسْتَنُّ: شیر۔
السَّنَاب: سخت برائی۔
السِّنَاب والسِّنَابَة: لمبی پیٹھ اور پیٹ والا۔
السَّنِب: بہت دوڑنے والا۔
السَّنْب والسَّنْبَة والسَّنُبَّة: زمانہ کا ایک حصہ۔
السَّنُوب والسَّنَبَاب والسِّنَبَاب. والسَّنُبُوْت: غضبناک۔ بہت شر والا۔ غیبت کرنے والا۔ جھوٹا۔
السَّنْبَاء: دُبر۔
السُّنْبَاذَج: سان کا پتھر۔ (جدید)
السَّنْبُوْسَق والسَّنْبُوْسَك: سموسہ ('')
السُّنْبُوْق: ڈونگی۔ چھوٹی کشتی۔
السُّنْبُك: کھر کا کنارہ والسُّنْبُك مِنَ السَّيْفِ: آرائش تلوار کا کنارہ......مِنْ بَيْضَةِ الحَدِيْدِ: خود کا بالائی حصہ......مِنَ المَطَرِ: ابتداء بارش۔ ہر چیز کا اول۔ کم نفع والی سخت زمین۔ ج سَنَابِك: کہا جاتا ہے۔ "طَلَبَ الرِّزْقَ فِيْ سَنَابِكِ الأَرْضِ" اس نے اطراف زمین میں روزی تلاش کی۔
سَنْبَلَ. الزَّرْعُ: خوشوں والی ہونا۔
......الرَّجُلُ ثَوْبَهُ: کپڑے کو لٹکا کر کھینچنا۔
السُّنْبُل. مِنَ الزَّرْعِ كَالبُرِّ والشَّعِيْرِ: خوشہ بالی۔ واحد (سُنْبُلَةٌ) ج سَنَابِل وسُنْبُلَاتٌ: ایک خوشبودار گھاس۔ السُّنْبُلُ الرُّوْمِيُّ: ایک خوشبودار بوٹی والسُّنْبُلَة: آسمان کے ایک برج کا نام۔
أَسْنَتَ. القَوْمُ: قحط زدہ ہونا۔
سَنَّتَ. القِدْرَ: ہانڈی میں زیرہ ڈالنا۔
سَانَتُوا. الأَرْضَ: نباتات تلاش کرنا۔
عَامٌ (سَنِتٌ وسَنِيْتٌ مُسْنِتٌ) قحط سالی۔
رَجُلٌ سَنِتٌ: بے نفع مرد۔
السَّنُوْت والسِّنَوْت: زیرہ اور بقول بعض شہد یا پنیر۔
المُسْنِتُ: مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو۔
السُّنْتُب: بدخلق۔
سَنَجَ: (ن) سَنْجًا. الثَّوْبَ: کپڑے کے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ میں رنگنا۔
السِّنَاج: دیوار وغیرہ پر دھوئیں کا اثر (......والسِّنِيْجُ) چراغ۔
سَنْجَة. المِيْزَان: باٹ۔ ج سَنْجَات (دخیل)
السُّنْجَة: سیاہ سفید رنگ (ثَوْبٌ مُسَنَّجٌ) سیاہ سفید دھاری دار کپڑا۔
السِّنْجَاب والسُّنْجَاب: چوہے سے بڑا ایک جانور جس کی دم بہت گچھے دار بالوں سے اوپر کو اٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی کھالوں سے پوستین بناتے ہیں۔
السِّنْجَق: جھنڈا۔ ج سَنَاجِق: جدید۔
سَنَحَ: (ف) سُنْحًا وسُنُحًا وسُنُوْحًا. الأَمْرُ أَوِ الرَّأْيُ: پیش آنا۔ ظاہر ہونا۔ سوجھنا۔
لِيَ الشِّعْرُ: آسان ہونا......بِكَذَا: اشارہ سے سمجھانا......الرَّجُلُ عَنْ رَأْيِهِ: رائے سے پھیر دینا۔
...... بِهِ وعَلَيْهِ: تنگی ڈالنا۔ تکلیف پہنچانا۔
(......سُنُوْحًا وسَانَحَ سِنَاحًا ومُسَانَحَةً) الطَّيْرُ او الظَّبْيُ: پرندہ یا ہرن کا بائیں سے دائیں طرف گزرنا۔
تَسَنَّحَ. مِنَ الرِّيْحِ: ہوا کی طرف پشت پھیرنا۔
تَسَنَّحَهُ واسْتَسْنَحَهُ. عَنْ كَذَا: کھود کرید کرنا۔
السُّنْح: یمن۔ برکت......مِنَ الطَّرِيْقِ: درمیانی راہ۔
السَّانِح: فا۔ بائیں جانب سے آنے والا۔ اور اس کے مقابلہ میں بارح ہے۔ جس کے معنی ہیں دائیں جانب سے آنے والا۔ عرب "سانح" سے نیک شگون اور "بارح" سے بدشگون لیا کرتے تھے اور اسی سے مثال ہے "مَنْ لِيْ بِالسَّانِحِ بَعْدَ البَارِحِ" یعنی میرے لئے منحوس کے بعد مبارک کا ضامن کون ہوگا۔ اس کو مکروہ کے بعد محبوب کی توقع کے موقعہ پر بولتے ہیں۔
السَّنِيْح: بائیں جانب سے آنے والا۔ موتی۔ زیور۔ ج سُنُح.
السَّنَحْنَح: رات کو نہ سونے والا۔
سَنَخَ: (ف) سُنُوْخًا. فِي العِلْمِ: راسخ ہونا۔
سَنِخَ: (ف) سَنَخًا: بگڑنا۔ متغیر ہونا۔ صفت (سَنِخٌ) مؤنث سَنِخَةٌ......مِنَ الطَّعَامِ: بہت کھانا......الفَمُ: دانتوں سے خالی ہونا۔ أَسْنَانُهُ: دانتوں کی جڑوں کا تباہ ہونا۔
السِّنْخ: اصل......مِنَ السِّنِّ: دانت اُگنے کی جگہ۔ ج أَسْنَاخ وسُنُوْخ. سَانِخ النَّصْلِ: پھل کا اتنا حصہ جو تیر کے اندر داخل ہو۔ سِنْخُ الكَلِمَةِ: کلمہ کا اصل ماخذ۔ سِنْخ الحُمّٰى: بخار کی تیزی۔
السَّنِخ: اونٹ۔
السَّنِخَة والسَّانِخَة: بدبودار ہوا۔
سَنَدَ (ن) سُنُوْدًا واسْتَنَدَ وتَسَانَدَ. إِلَيْهِ: اعتماد کرنا۔ بھروسہ کرنا۔ سَنَدَ فِي الجَبَلِ:

پہاڑ پر چڑھنا۔ سَنَدَ لِلْاَرْبَعِیْنَ: چالیس کے
قریب ہونا۔ سَنَّدَ ذَنَبُ النَّاقَۃِ: اونٹنی کے دم
کا دائیں بائیں سرین پر لگنا۔
سَنَّدَ. سَنَدَ: (ایک قسم کی چادر) اوڑھنا۔
...... الشَّیْءَ: ٹیک لگا کر مضبوط کرنا۔
سَانَدَ مُسَانَدَۃً وسِنَادًا. شِعْرَہٗ فِیْ شِعْرِہٖ:
شعر میں مختلف ردیف لانا...... الرَّجُلَ: مدد
کرنا...... ہ عَلَی الْعَمَلِ: کفایت کرنا...... ہ
اِلَی الشَّیْءِ: ٹیک لگانا۔
اَسْنَدَ. فِی الْجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا...... ہ فِی
الْجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھانا...... فِی الْعَدْوِ:
دوڑنے میں کوشش کرنا...... اَسْنَدَہٗ اِلَی
الشَّیْءِ: ٹیک لگانا۔
السَّنَدُ ایک قسم کی چادر۔ سہارا اور مولدین
کے نزدیک بمعنی دستاویز مستعمل ہے۔ ج
سَنَدَات: پہاڑ کا وہ حصہ جو تمہارے مقابل
ہو۔ ج اَسْنَاد.
السَّنَدَۃ: ایک قسم کی نباتات۔
السِّنَادُ: قافیہ کا ہر عیب جو حرف روی سے
پہلے ہو۔ نَاقَۃٌ سِنَادٌ: لمبی ٹانگوں والی اونٹنی۔
دبلی، قوی۔
الاِسْنَادُ: مص۔ عِنْدَ اَہْلِ الْمُنَاظَرَۃِ: حوالہ
دینا۔ ج اَسَانِیْد والاَسْنَادُ فِیْ عِلْمِ
الْعَرَبِیَّۃِ: دو کلموں کے درمیان نسبت تامہ
واقع کرنا جیسے مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے
درمیان نسبت۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ وقَامَ زَیْدٌ.
السَّنْدَانُ: نہائی۔ اہرن۔ ج سَنَادِیْنُ
(دخیل)
السِّنْدَانُ: بڑا اور مضبوط مرد۔ قوی بھیڑیا۔
السِّنْدَانَۃُ: گدھی۔
السِّنْدِیَانُ: شاہ بلوط کا درخت۔ واحد
(سِنْدِیَانَۃٌ) فارسی کلمہ ہے۔
السَّنِیْدُ: لے پالک۔ منہ بولا بیٹا۔
الْمُسْنَدُ. مِنَ الْحَدِیْثِ: جس کی سند قائل
تک پہنچائی جائے۔ ج مَسَانِد ومَسَانِیْد.
الْمُسْنَدُ: ایک قسم کا طرز تحریر جس کو بنو
حمیر استعمال کرتے تھے۔ منہ بولا بیٹا۔

زمانہ۔
الْمُسْنَدُ والْمِسْنَدُ: جس پر ٹیک لگائی
جائے۔ ج مَسَانِد کہا جاتا ہے۔ "خَرَجَ
الْقَوْمُ (مُتَسَانِدِیْنَ)" لوگ مختلف جھنڈوں
کے نیچے ہو کر نکلے۔ کسی ایک امیر کے تحت
میں نہیں تھے۔
الْمُسْتَنَدُ: جس پر اعتماد و بھروسہ کیا جائے۔
السِّنْدَأْوُ والسِّنْدَأْوَۃُ: ہلکا۔ دلیر۔ پیش قدمی
کرنے والا۔ پست قد۔ موٹے سر اور پتلے
جسم والا۔ السِّنْدَأْوَۃُ: کپڑے کا ٹکڑا جس کو
عمامہ کے نیچے تیل سے بچانے کے لئے
باندھا جاتا ہے۔
جَمَلٌ (سَنْدَأْبٌ) قوی اور سخت اونٹ۔
سَنْدَرَ: جلدی کرنا۔
السَّنْدَرَۃُ: مص۔ جلدی۔ ایک درخت جس
سے تیر و کمان بناتے ہیں۔ ایک قسم کا بڑا
پیمانہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول
"اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ" کا
مطلب یہ ہے کہ میں تم لوگوں کو بہت زیادہ
قتل کروں گا۔
السَّنْدَرِیُّ: دلیر۔ لمبے قد والا۔ مضبوط۔
کمان۔ نیلگوں۔ نیزہ۔ شیر۔ تلوار وغیرہ کا
سفید پھل۔ بڑی آنکھوں والا۔ عمدہ۔
ردی۔ ایک بڑا پیمانہ (...... والسَّنْدَر
والسِّنْدَر) دلیر۔
السِّنْدَرُوْس: ایک قسم کا گوند یا کہربا کی مانند
ایک معدنی چیز۔
السُّنْدُس: ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
السَّنْدَل: ایک قسم کا پرندہ۔ چرمی موزہ کا
پائتابہ۔
سَنِرَ (س) سَنَرًا: بدخلق ہونا۔
السَّنَوَّرُ (س) سَنَرًا: بدخلق ہونا۔
السَّنَوَّرُ ایک ہتھیار، زرہ کی مانند چمڑے کا بنا
ہوا لباس۔ لوہے کا ہر ایک ہتھیار۔
السِّنَّوْرُ: بلی۔ سردار۔ دُم کی جڑ۔ گردن کی
ہڈی کے مہرے۔ ج سَنَانِیْر.
السُّنَّارُ: بلی۔

سَنْسَنَتِ. الرِّیْحُ: ٹھنڈی ہوا چلنا۔
السِّنْسِنُ: پیاس۔ پسلی کی ہڈیوں کے
سرے۔ ج سَنَاسِن (...... والسِّنْسِنَۃُ)
ریڑھ کی ہڈیوں کا کنارہ۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ
تِ الرِّیْحُ سَنَاسِنَ" ہوا ایک ہی طریقہ پر
آئی۔
سَنُطَ: (ک) سَنَاطَۃً وسَنِطَ: (س)
سَنَطًا: کوسج یا بچی داڑھی والا ہونا۔ صفت
(سِنَاط وسُنَاط وسَنُوْط) ج سُنُط
واَسْنَاط.
السِّنْط: گٹا۔ پہنچا۔
السَّنْطَبَۃُ: بے ڈول لمبائی۔
السِّنْطَابُ: لوہار کا ہتھوڑا۔
السِّنْطِیْرُ والسَّنْطُوْرُ: ایک قسم کا ستار جس
کے تار تانبے کے ہوتے ہیں۔
سَنْطَلَ. الرَّجُلُ: سر جھکا کر چلنا۔
السَّنْطَلَۃُ: مص۔ لمبائی۔
السُّنْطَالَۃُ: سر جھکا کر سکون کی چال۔
السِّنْطِیْلُ: لمبا۔
الْمُسَنْطِلُ: مفع۔ سست چال چلنے والا۔ جو
قریب گرنے کے ہو۔ بے ڈول جسم کا بڑے
پیٹ والا۔
اِسْطَنْبُوْل: ایک پودے کا نام جس کا تنا ملائم
پھول گلابی ہوتے ہیں۔
السَّنْطِلِیْلُ: لمبے قد والا۔
سَنَعَ: (ف ن) وسَنُعَ (ک) سَنَاعَۃً
وسُنُوْعًا: حسین و خوبصورت ہونا۔ صفت
مذکر (سَنِیْعٌ) مؤنث سَنِیْعَۃٌ.
اَسْنَعَ. الْغُلَامُ: لڑکے کا طویل و خوبصورت
ہونا...... الرَّجُلُ: خوبصورت بچوں والا
ہونا۔ گٹے کا درد والا ہونا...... الشَّیْءُ: زیادہ
کرنا۔
السِّنْعُ: گٹے کے مقام کی بریدگی۔ گٹے کا
جوڑ۔ ج سِنَعَۃ واَسْنَاع.
السَّنَعُ: خوبصورتی۔
الاَسْنَعُ: لمبا۔ بلند۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا اَسْنَعُ
مِنْ ذَاکَ" یہ اس سے افضل ہے۔ مؤنث

سَنعاء.

السَنِيْعَة: پہاڑی راستہ۔ ج سَنَائِع.

السُنْعُبَة: نیولا۔ اوپر والے ہونٹ کے اندرونی حصہ میں ابھرا ہوا گوشت۔

سَنَفَ: (ن ض) سَنْفًا. البَعِيْرَ: اونٹ پر تنگ باندھنا...... النَاقَةُ: اونٹنی کا اونٹ سے آگے نکل جانا۔

اَسْنَفَ. البَعِيْرُ: چلنے میں گردن آگے بڑھانا۔ اَسْنَفَتِ النَاقَةُ: اونٹنی کا اونٹ سے آگے نکل جانا...... الرِيْحُ: ہوا کا تیز چلنا۔ البَرْقُ: بجلی کا قریب ظاہر ہونا...... الاَمْرَ: مضبوطی سے کرنا...... البَعِيْرُ: تنگ باندھنا۔

السَنَف: لکڑی جو پتوں سے خالی ہو' پھلی کا چھلکا۔ پتا۔ ج سُنُوْف

السِنْف: ایک تلخ دانہ جو گیہوں' جو میں ہوتا ہے۔ جماعت۔ صنف۔ پھلی۔ واحد (سِنْفَة) ج سِنَف جج سِنَفَة.

السَنِيْف: بچھونے کی گوٹ۔ ایک کپڑا جس کو اونٹ کے مونڈھوں پر باندھتے ہیں۔ ج سُنُف وسُنُف واَسْنِفَة.

المُسْنِفَة. مِنَ السِنِيْنِ: خشک سال۔ مِنَ الاَرَاضِي: قحط زدہ زمین۔

سِنَافُ. البَعِيْرِ: اونٹ کا تنگ۔ ج سُنُفٌ وسُنُفٌ واَسْنِفَةٌ.

السَنَفَان والسُنُفَان: دو لکڑیاں جن میں کنوئیں کی چرخی پھنسی ہوئی ہوتی ہے۔

المِسْنَاف: وہ اونٹ جو کجاوہ کو اِدھر اُدھر کرتا ہو جس کی وجہ سے تنگ باندھنا پڑے۔ ج مَسَانِيْف.

سَنِقَ: (س) سَنَقًا: بدہضمی ہونا۔ (بقول بعض سَنِقَ: صرف حیوانات کے لئے مخصوص ہے۔)

اَسْنَقَہٗ. النَعِيْمُ: ناز و نعمت والا ہونا۔ خوش حال ہونا۔

السُنْقُر والسُنْقُو: ایک شکاری پرندہ جو شکرے سے بڑا اور خوبصورت ہوتا ہے۔

السُنُک: نمایاں راستے۔

السِنْكِسَار والسِنْكِسَار. عِنْدَ النَصْرَانِيِيْنَ: نصرانیوں کے اولیاء و صالحین کے حالات کا مجموعہ جو گرجوں میں پڑھا جاتا ہے۔ (جدید)

سَنِمَ: (س) سَنَمًا. البَعِيْرُ: بڑے کوہان والا ہونا...... النَبْتُ: خوشہ یا پھول نکلنا۔

سَنَّمَ. الكَلَا البَعِيْرَ: موٹے کوہان والا کر دینا...... الاِنَاءَ: برتن بھرنا...... الشَيْئَ: بلند کرنا...... القَبْرَ: قبر کو کوہان نما کرنا...... المِكْيَالَ: پیمانہ کو بھر کر کوہان جیسا کر دینا۔

اَسْنَمَ. الكَلَا البَعِيْرَ: موٹے کوہان والا کر دینا...... الدُخَانُ: دھوئیں کا بلند ہونا۔

اَسْنَمَتِ النَارُ: آگ سے لپٹ اُٹھنا۔

تَسَنَّمَ. النَاقَةَ: اونٹنی کے کوہان پر سوار ہونا...... الشَيْئَ: کسی چیز پر چڑھنا...... فُلَانًا: غفلت میں پکڑ لینا...... ہ الشَيْبُ: بڑھانا۔ پھیل جانا۔

السَنِم. مِنَ الاِبِلِ: بڑے کوہان والا اونٹ...... مِنَ النَبَاتِ: زمین سے بلند شگوفے والے پودے۔

السَنَام: کوہان۔ ج اَسْنِمَةٌ: کہا جاتا ہے "فُلَانٌ سَنَامُ قَوْمِهِ" وہ اپنی قوم میں بڑا ہے۔

سَنَمَةُ. النَبَاتِ: نباتات کا اوپر کا حصہ جیسے بالی' شگوفہ۔ رَجُلٌ (سَنِيْمٌ) عالی مرتبہ مرد۔

السُنُم: گائے۔

التَسْنِيْم: جنت کے ایک چشمہ کا نام۔

المُسَنَّم. مِنَ الجِمَالِ: اونٹ جس پر سواری نہ کی جائے۔

السِنِمَّار: چاند۔ چور۔ رات میں نہ سونے والا۔

السَنَمُوْرَة: ایک قسم کی مچھلی جس کو نمک لگا کر خشک کرتے ہیں۔ (جدید)

سَنِہَ: (س) سَنَهًا: بہت برسوں والا ہونا۔ صفت (سَنِہٌ)...... الطَعَامُ اَوِ الشَرَابُ: بگڑ جانا متغیر ہونا۔

سَانَهَ. الرَجُلَ: سال وار معاملہ کرنا۔

سَانَهَتِ النَخْلَةُ: ایک سال کے ناغہ سے پھل لانا۔

تَسَنَّہَ: بہت برسوں والا ہونا...... الخُبْزُ: بدبودار ہونا...... عِنْدَهٗ: ایک سال تک اقامت کرنا۔

السَنْهَاء. مِنَ النَخْلِ: ایک سال کے ناغہ سے پھل دینے والا درخت خرما۔ خشک سالی والا۔ کہا جاتا ہے "سَنَةٌ سَنْهَاءُ" بغیر بارش و بغیر پیداوار کا سال۔

سَنَا يَسْنُوْ سَنْوًا وسَنَاوَةً وسُنُوًّا وسِنَايَةً. السَحَابُ الاَرْضَ: بادل کا زمین کو سیراب کرنا...... البَرْقُ: بجلی کوندنا...... البَابَ: دروازہ کھولنا۔ سَنَتِ النَارُ: روشنی بلند ہونا...... السَمَاءُ: برسنا۔ سَنَا عَلَى الدَابَّةِ: جانور پر پانی لانا...... الدَلْوَ: ڈول کو کنوئیں سے کھینچنا۔

سَانَى سِنَاءً ومُسَانَاةً. الرَجُلَ: ایک سال کے لئے معاہدہ کرنا یا اجرت پر رکھنا۔

تَسَنَّى تَسَنِّيًا. الشَيْئُ: چڑھنا۔ "تَسَنَّتِ العُقْدَةُ" گرہ کھلنا۔

السَنَة: سال۔ ج سُنُوْن وسِنُوْن وسَنَوَات وسَنَهَات. تصغیر سُنَيَّة وسُنَيْنَة وسُنَيْهَة: نسبت کے لئے سَنَوِی سَنَهِی.

سَنَةٌ سَنْوَاء: سخت سال۔

السَنَاء: بجلی کی چمک۔ ایک دست آور دوا کا نام۔

السنة الضوئية: (فلکیات) وہ مسافت جس میں روشنی ایک سال بھر میں طے کرتی ہے۔ یعنی ۹۴۶۸ ارب کلومیٹر۔ سے قریب ستاری طرف چار ضوئی سالوں سے زیادہ دور ہے۔

السَانِي: فا۔ پانی لانے والا۔ ج سُنَاة.

السَانِيَة: رہٹ۔ اونٹنی جس پر کنوئیں سے پانی لایا جائے۔ ج سَوَان.

السَنَةُ الاِنْقِلَابِيَّة اَوِ الاِسْتِوَائِيَّة: وہ وقت جو کہ سورج کے گزرنے کے لئے ہوتا ہے اعتدال ربیع کے نقطہ پر دو دفعہ مسلسل۔ جس کی قیمت (مقدار) ۳۶۵٬۲۴۲۲ شمسی

درمیانے دن۔

اَلْمَسْنُوُّ والْمَسْنِیُّ: رہٹ سے سیراب کی ہوئی چیز۔

اَلسَّنَةُ النَّجُوْمِیَّةُ اَوِ الْمَدرِیَّةُ: زمین کا سورج کے اردگرد گردش کرنے کا وقت جب کہ اس کو سورج کے مرکز سے کسی سیارے کے ساتھ جمع ہوتے ہوئے دو دفعہ دیکھا جاتا ہے۔

اَلْمُسَنَّاة: بند جو سیلاب کو روکے۔ ج مُسَنَّوَات ومُسَنَّیَات: کہا جاتا ہے "عَقَدُوْا مُسَنَّیَاتٍ لِحَبْسِ الْمِیَاهِ" انہوں نے پانی روکنے کے لئے بند باندھا۔

سَنِیَ: (س) سِنَاءً: بلند مرتبہ ہونا۔

سَانَی مُسَانَاةً وسِنَاءً. الرَّجُلَ: خوشنود کرنا۔ مدارات کرنا۔ مطالبہ میں نرمی کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَانَیْتُهُ حَتّٰی اِسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهٗ" میں نے اس کے ساتھ نرمی کرکے جو کچھ اس کے پاس تھا سب نکلوالیا۔

اَسْنٰی اِسْنَاءً. الْبَرْقُ: بجلی کا چمکنا۔ ...... النَّارَ: آگ روشن کرنا ...... لَهُ الْجَائِزَةَ: بیش قیمت انعام دینا "جَاوَرْتُهٗ فَاَسْنٰی جَوَارِیْ" میں اس کا پڑوسی تھا۔ اس نے پڑوسی کا حق ادا کردیا ...... الْقَوْمُ: ایک سال کسی جگہ مقیم رہنا۔

تَسَنّٰی. الْاَمْرُ: تیار ہونا ...... الرَّجُلُ: آسانی ونرمی کرنا ...... الشَّیْءُ: متغیر ہونا ...... الْقُفْلَ: تالا کھلنا ...... الرَّجُلَ: راضی کرنا۔

السَّنٰی: بجلی۔ ریشم۔ ایک دست آور دوا کا نام۔

السَّنَاء: مص۔ بمعنی سنی۔ بلندی۔ روشنی۔

السَّنَایَا: شریف وعالی مرتبہ مرد۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سَنَایَا" (جمع کے وزن پر مفرد ہے)

السَّنِیُّ: عالی مرتبہ۔ مؤنث سَنِیَّةٌ۔

السِّنَایَة: تمام چیز۔ پوری کی پوری۔ کہا جاتا ہے "اَخَذْتُهٗ بِسِنَایَتِهٖ" میں نے اس کو سارا کا سارا لے لیا۔

السُّنُوْنُوُ: ابابیل۔ واحد سُنُوْنُوَةٌ وسُنُوْنِیَةٌ۔

سَهَبَ: (ف) سَهْبًا. الشَّیْءَ: لینا۔

اَسْهَبَ. الْکَلَامَ وفِی الْکَلَامِ: لمبی گفتگو کرنا۔ صفت (مُسْهِب ومُسْهَب) ثانی نادر ہے۔ ...... الرَّجُلُ: بہت دینا۔ حریص ولالچی ہونا۔ ...... الْفَرَسُ: گھوڑے کا کشادہ قدم رکھنا۔ اَسْهَبُوْا الدَّابَّةَ: جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

اُسْهِبَ: مدہوش ہونا۔ عقل کھودینا یا زیادتی محبت یا مرض یا خوف کی وجہ سے رنگ بدل جانا۔ اُسْهِبَتِ الْبِئْرُ: زیادہ گہرائی کی وجہ سے پانی نہ ملنا۔ صفت (سَهِبَةٌ ومُسْهَبَةٌ)

اِسْتَهَبَ: بہت دینا۔

السَّهْب: مص۔ بیابان ...... مِنَ الْخَیْلِ: کشادہ قدم سے تیز دوڑنے والا گھوڑا۔ وقت۔ کہا جاتا ہے "مَضٰی سَهْبٌ مِنَ اللَّیْلِ" رات کا کچھ حصہ گزرگیا۔

السُّهُب والسُّهْب. مِنَ الْاَرْضِ: وسیع وہموار میدان۔ کہا جاتا ہے "قَطَعُوْا سُهُبًا او سُهْبًا مِنَ الْاَرْضِ" انہوں نے زمین کے ہموار میدان کو طے کیا۔

السَّهْبَل: دلاور۔

سَهَجَتِ (ف) سَهْجًا. الرِّیْحُ: ہوا کا لگاتار تیز چلنا ...... الرِّیْحُ الْاَرْضَ: ہوا کا زمین کو صاف کردینا ...... الطِّیْبَ: خوشبو گھسنا ...... الْقَوْمُ لَیْلَتَهُمْ: تمام رات چلنا۔

السَّاهِج: ج۔ سُهَّجٌ (والسَّیْهَج والسَّهُوْج والسَّیْهُوج) مِنَ الْاَرْیَاح: تیز ہوائیں۔

الْمَسْهَج: تیز ہوا کی گزرگاہ۔ جہاں تیز ہوا چلے۔

الْمِسْهَج: ہر حق وباطل میں بولنے والا۔ فصیح وبلیغ۔

سَهْجَرَ سَهْجَرَةً: ڈرتے ہوئے دوڑنا۔

سَهِدَ: (س) سَهَدًا وتَسَهَّدَ: بیدار رہنا۔ کم نیند والا ہونا۔

سَهَّدَهٗ: بیدار رکھنا۔ کہا جاتا ہے "سَهَّدَهُ الْهَمُّ" اس کو غم نے بیدار رکھا۔

السُّهْد والسُّهَاد: بے خوابی۔

السُّهُد: کم نیند والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سُهُدٌ" کم سونے والا مرد "عَیْنٌ سُهُدٌ" کم سونے والی آنکھ۔

السَّهْدَة: بیداری اور کہا جاتا ہے مَا رَأَیْتُ مِنْهُ سَهْدَةً میں نے اس کے اندر خیر کی طرف رغبت نہیں دیکھی۔ السَّهْوَد: بہت لمبا۔ کہا جاتا ہے "غُلَامٌ سَهْوَد" نازک اندام جوان لڑکا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَسْهَدُ مِنْکَ رَأْیًا) وہ تم سے زیادہ ہوشیار ہے۔

الْمُسَهَّد: مفع۔ کم نیند والا۔

السَّهْدر: بعید۔

سَهِرَ: (س) سَهَرًا: ساری رات بیدار رہنا۔ صفت (سَاهِرٌ وسَهْرَانٌ) اور کہا جاتا ہے "لَیْلَةٌ سَاهِرَةٌ" رت جگے والی رات۔

سَهِرَ الْبَرْقُ: بجلی کا رات کو چمکنا۔

اَسْهَرَ: جاگتے رکھنا۔

سَاهَرَهٗ: اکٹھے جاگنا۔

السُّهَار: بیداری۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ سُهَارُ الْعَیْنِ" کم سونے والا مرد۔

السَّاهُوْر: بیداری۔ زیادتی۔ چاند کا ہالہ۔ چاند کہا جاتا ہے "دَخَلَ الْقَمَرُ فِی السَّاهُوْرِ" یعنی چاند گہن میں آگیا۔ سَاهُوْرُ عَیْنِ الْمَاءِ: چشمہ کا منبع۔ السَّاهُور: مہینے کے باقی نو دن۔

السَّهَّار والسُّهَرَة: بہت بیدار رہنے والا۔

السَّاهِرَة. السَّاهِرُ: کا مؤنث۔ زمین اور بقول بعض سطح زمین۔ ہمیشہ جاری رہنے والا چشمہ۔ چاند۔ خوفناک جنگل۔

الاَسْهَرَان: آنکھ کی دو رگیں، ناک کی دو رگیں۔

الْمِسْهَار: بیداری پر قادر۔

سَهَفَ: (س) سَهْفًا. الْقَتِیْلُ: مقتول کا نزع کی حالت میں تڑپنا۔

سَهِفَ: (س) سَهَفًا: بہت پیاسا ہونا۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتَهَفَهٗ: خفیف سمجھنا۔

السَّاهِف: قا۔ ہلاک ہونے والا۔ جس پر جان کنی کے وقت پیاس کا غلبہ ہو۔ سَاهِفُ الوَجْهِ: متغیر چہرے والا۔
السَّهَف: مص۔ مچھلی کے سفنے۔
السُّهَاف: پیاس کی بیماری جس میں سیرابی نہیں ہوتی۔ طَعَامٌ (مَسْهَفَةٌ) بہت پانی پلانے والا کھانا۔ رَجُلٌ مَسْهُوْفٌ: بہت پانی پینے والا جو سیراب نہ ہوتا ہو۔
السَّهْوَق: بڑا جھوٹا۔ لمبی پنڈلیوں والا۔ درختوں کا شاداب تنا۔
السَّهْوَق: کشادہ قدم والا۔
سَهَكَتْ: (ف) سَهْكًا. الرِّيْحُ: ہوا کا تیز چلنا۔۔۔۔۔الرِّيْحُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِ الْاَرْضِ: غبار اڑانا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ: کسی چیز کو گھسنا۔
سَهَكَتْ سُهُوْكًا. الدَّابَّةُ: جانور کا آہستہ چال چلنا۔
سَهِكَ: (س) سَهَكًا: بدبودار ہونا۔ صفت (سَهِك) کہا جاتا ہے "يَدِيْ سَهِكَةٌ مِنَ السَّمَكِ" میرا ہاتھ مچھلی کی وجہ سے بدبودار ہے۔
السَّهَك والسُّهُوْكَة: پسینہ یا سڑے ہوئے گوشت یا مچھلی کی بدبو۔
السَّهَكُ: لوہے کا زنگ۔
رِيْحٌ (سَاهِكَةٌ) بہت تیز ہوا۔ ج سَوَاهِك وَسَاهِكَات. (رِيْحٌ سَهُوْك وَسَيْهَك وَسَيْهُوْك وَمِسْهَكَة) بہت تیز ہوا۔
السَّيْهَك: غبار جس کو ہوا اڑا دے۔
السَّهَّاك والمِسْهَك: ہوا کی تیزی کی طرح بلاغت سے گفتگو کرنے والا۔
المِسْهَكُ مِنَ الخَيْلِ: تیز رفتار گھوڑا۔
المَسْهَك والمَسْهَكَة: تیز ہوا کی گزرگاہ۔
سَهُلَ: (ک) سُهُوْلَةً. المَكَانُ: نرم ہونا۔
سَهُلَ: (ک) سُهُوْلَةً وَسَهَالَةً. اَلْاَمْرُ: آسان ہونا۔ صفت (سَهْلٌ وَسَهِلٌ)
سَهَّلَ. اَلْاَمْرَ لَهُ وَعَلَيْهِ: آسان کر دینا۔
۔۔۔۔۔المَوْضِعَ: نرم کر دینا۔
سَاهَلَهُ مُسَاهَلَةً: نرم برتاؤ کرنا۔
اَسْهَلَ: پہاڑ سے میدانی زمین کی طرف اترنا۔۔۔۔۔ہ الدَّوَاءُ: پیٹ کو نرم کرنا۔ دست لانا۔
الرَّجُلُ: لوگوں کے ساتھ نرمی برتنا۔ الاَمْرَ: نرم پانا۔
اُسْهِلَ. الرَّجُلُ: اسہال والا ہونا۔
تَسَهَّلَ. الْاَمْرُ: آسان ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا تَسَهَّلَ لِيْ اَنْ اَفْعَلَهُ" میرے لئے اس کا کرنا آسان نہیں ہوا۔
تَسَاهَلَا: ایک دوسرے سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔
تَسَاهَلَ الْاَمْرُ عَلَيْهِ: آسان ہونا۔
اِسْتَهَلَ. اَلْمَكَانَ: نرم سمجھ کر اقامت کرنا۔
اِسْتَسْهَلَهُ: آسان سمجھنا۔
السَّهْل: نرم زمین۔ ہموار زمین۔ ج سُهُوْلٌ وَسُهُوْلَةٌ: اور نسبت کے لئے (سُهْلِي) جیسے "بَعِيْرٌ سُهْلِيٌّ" نرم زمین میں چرنے والا اونٹ اور تم کہتے ہو "اَرْضٌ سَهْلٌ" "سَهْلُ الْوَجْهِ" کم گوشت والا چہرہ۔
سَهْلُ الخُلُق: نرم اخلاق والا اور کسی کو خوش آمدید کہنے کے موقع پر کہا کرتے ہیں "اَهْلًا وَسَهْلًا" یعنی تم اپنے ہی لوگوں میں آئے۔ اجنبیوں میں نہیں اور تم نے نرم زمین پر قدم رکھا۔ سخت زمین پر نہیں۔
السِّهْلَة والسِّهْل: ریت جیسی مٹی جس کو پانی بہا لاتا ہے۔ السِّهْلَةُ: اسہال۔
الاِسْهَال. عِنْدَ الْاَطِبَّاءِ: دست آنا۔
السَّهُوْل: دست آور دوا۔
سُهَيْل: ایک روشن ستارہ جو بلادِ عرب میں گرمی کے آخر زمانہ میں طلوع ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ اس کے طلوع ہونے پر گبریلے مرجاتے ہیں۔ متنبی کہتا ہے۔

وَتُنْكِرُ مَوْتَهُمْ وَاَنَا سُهَيْلٌ
طَلَعْتُ بِمَوْتِ اَوْلَادِ الزِّنَاءِ

سَهَمَ (ف) وَسَهُمَ (ک) سُهُوْمَةً وَسُهُوْمًا: لاغری کی وجہ سے رنگ متغیر ہونا۔۔۔۔۔وَجْهُهُ: تیوری چڑھا ہوا ہونا۔ سَهَمَهُ: قرعہ اندازی میں غالب ہونا۔
سُهِمَ: لو کی لپیٹ لگنا۔
سَاهَمَهُ: قرعہ اندازی کرنا۔
اَسْهَمَ. لَهُ فِيْ كَذَا: حصہ مقرر کرنا۔۔۔۔۔بَيْنَ الْقَوْمِ: قرعہ ڈالنا۔۔۔۔۔فِي الْكَلَامِ: لمبی گفتگو کرنا۔ صفت (مُسْهِمٌ مُسْهَمٌ)
تَسَاهَمَ وَاسْتَهَمَ. الْقَوْمُ: باہم قرعہ اندازی کرنا۔ تَسَاهَمُوْا الشَّيْءَ: باہم تقسیم کرنا۔
السَّهْم: ج سِهَام: قرعہ اندازی کا تیر۔ تیر۔ سَهْمُ الرَّامِي: ایک ستارہ۔ ج اَسْهُم وَسُهْمَة وَسُهْمَان: حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَهُ فِي الْقِسْمَةِ سَهْمَان" تقسیم میں اس کو دوہرا حصہ ملا۔
السُّهْمَة: قرابت۔ تقسیم۔ حصہ۔
السُّهُم: آفتاب کی کرنیں۔ حرارتِ غالبہ۔ پیاس۔ عقلاء۔ حکماء۔
السَّاهِمَة. مِنَ النُّوْقِ: دبلی پتلی اونٹنی۔
السَّهَام: لو کی گرمی۔ گرمی کی تیزی۔ ترمرے یعنی مکڑی کے جالے کی طرح ایک چیز جو سخت گرمی کے زمانہ میں فضا میں معلوم ہوتی ہے۔ اونٹوں کی ایک بیماری۔
السُّهَام: دبلے پن کے ساتھ رنگ متغیر ہونا۔ اونٹوں کی ایک بیماری۔
السَّهِيْم: شریک۔ حصہ دار۔
المُسْهَم: لاغری کی وجہ سے رنگ بدلا ہوا دوغلا گھوڑا۔
المُسَهَّمَة. مِنَ الثِّيَابِ: دھاری دار کپڑا۔
المُسْهَم والمَسْهُوْم. مِنَ الْاِبِلِ: سُهَام: بیماری والا اونٹ۔
السَّهُوْم: عتاب۔
سَهَا يَسْهُوْ سَهْوًا وَسُهُوًّا. فِي الْاَمْرِ وَعَنِ الْاَمْرِ: غافل ہونا۔ بھولنا۔ دل کا دوسری طرف متوجہ ہونا۔ صفت (سَاهٍ وَسَهْوَان)
۔۔۔۔۔اِلَيْهِ: پست نگاہ سے دیکھنا۔
سَهُوَ يَسْهُوْ سَهَاوَةً. الفَرَسُ: گھوڑے کا

آسانی سے تابع ہونا۔ صفت (سَهْوٌ)

اَسْهیٰ۔ الرَّجُلُ: سہوہ بنانا (دیکھئے نیچے لفظ سَهْوَة)

سَاهیٰ۔ الرَّجُلَ فِی الْمُعَاشَرَةِ: نرمی کرنا۔ خوش خلقی کا برتاؤ کرنا ...... ہ: غافل کرنا۔ استہزاء کرنا۔

سَهَّاهُ: فریپان میں گرم کر کے خشک کرنا۔

السَّهْــو: مص۔ سکون۔ نرمی۔ کہا جاتا ہے "اِفْعَلْهُ سَهْوًا رَهْوًا" یعنی اس کام کو بغیر کسی تقاضے کے آسانی ونرمی سے کرو۔ "مَــاءٌ سَهْوٌ" نتھرا ہوا صاف پانی "جَمَلٌ سَهْوٌ" نرم تابعدار اونٹ "اَمْــرٌ سَهْوٌ" نرم کام۔ "رِیْحٌ سَهْوٌ" نرم ہوا۔ ج سِهَاءٌ.

السُّهیٰ والسُّهَا: بنات نعش صغریٰ میں بہت ہی چھوٹا سا ستارہ اور اسی سے مثل ہے "اُرِیْهَا السُّهیٰ وتُرِیْنِی الْقَمَرَ" جو سوال از آسمان و جواب از ریسمان کے موقع پر بولتے ہیں۔

السِّهْو والسَّهْوَاء: رات کا ایک حصہ۔

السَّهْوَة۔ السهو: کا مؤنث۔ سہا: کا اسم مرة۔ ج ...... سِهَا: کانس۔ مہتابی۔ طاقچہ، روشندان۔ صحن کے سامنے کا پردہ۔ پانی کے سامنے کا خیمہ جو اعراب قائم کیا کرتے تھے۔ پتھر کی چٹان۔ پالکی۔ نرم کمان۔

السَّاهِی: فا۔ کہا جاتا ہے "بَعِیْرٌ سَاهٍ رَاهٍ" یعنی نرم رفتار اونٹ۔ ج جِمَــالٌ سَوَاهٍ رَوَاهٍ ...... الاَسَاهِی۔ الوان: رنگ (اس کے لئے مفرد نہیں۔)

سَهْوَكَهُ: پچھاڑنا۔ ہلاک کرنا۔

تَسَهْوَكَ: پچھاڑا جانا۔ ہلاک ہونا۔ پشت پھیرنا۔ نرم چلنا۔

سَاءَ یَسُوْءُ سَوَاءً۔ الشَّیْءُ: قبیح ہونا۔ برا ہونا۔ کہا جاتا ہے "سَاءَتْ سِیْرَتُهٗ" اس کی عادت بری ہے۔

سَاءَ یَسُوْءُ سَوْءًا وسُوْءًا وسَوَاءً وسَوَایَةً وسَــوَائِیَةً ومَسَاءً ومَسَاءَةً ومَسَایَةً ومَسَائِیَةً ومَسَائِیَةُ الاَمْرُ فُلَانًا: غمگین کرنا۔ مکروہ سلوک کرنا ...... بِهٖ ظَنًّا: برا گمان کرنا۔

سَــوَّاهُ تَسْوِئَةً وتَسْــوِیْئًا: خراب کرنا۔ بگاڑنا۔

سَوَّأَ عَلَیْهِ عَمَلَهٗ: عیب لگانا سرزنش کرنا۔

اَسَــاءَ اِسَاءَةً۔ الشَّیْءَ: خراب کرنا۔ بگاڑنا ...... اِلَیْهِ: برا سلوک کرنا۔

اِسْتَــاءَ: غمگین ہونا۔ کہا جاتا ہے "سَــاءَهٗ فَاسْتَاءَ" اس نے اسے غمگین بنایا اور وہ غمگین ہوا۔

السُّوْءُ۔ سَاءَةٌ: کا اسم۔ آفت۔ شر و فساد۔ ج اَسْوَاء.

السَّــوْءُ: مص۔ رَجُــلُ سَوْءٍ: ورَجُــلُ السَّوْءِ: بدکار مرد۔ والسُّوْءُ: فساد۔ آگ۔ آنکھ کی کمزوری۔

السَّیِّیءُ: قبیح۔ برا۔ کہا جاتا ہے "هُـوَ سَیِّیءُ الظَّنِّ" وہ لوگوں سے بدگمان ہے۔

السَّیِّئَةُ۔ السَّیِّیءُ: کا مؤنث۔ برائی۔ گناہ۔ ج سَیِّئَات.

السَّــوْءَةُ: فاحشہ۔ بری عادت۔ شرمگاہ۔ ج سَوْءَات.

الاَسْــوَاءُ: اسم تفضیل مؤنث سُــوْأَی: برا۔

السُّوْأَی: جہنم کی آگ۔

السَّوْءَاءُ: بری عادت۔ بدشکل عورت۔

الــمَسَاءَةُ: برا قول یا فعل۔ ج مَسَاوِئُ.

المَسَاوِئُ: برائیاں۔ عیوب۔ نقائص۔

السُّوْبَةُ: دور کا سفر۔

السُّوْبِیَةُ: گیہوں کی شراب۔

سَاجَ یَسُوْجُ سَوْجًا وسُوَاجًا وسَوَجَانًا: آہستہ آنا جانا۔

سَوَّجَ وسَیَّجَ۔ الکَرْمَ ونَحْوَهٗ او عَلَی الکَرْمِ: انگور وغیرہ میں باڑ لگانا۔

السِّیَــاجُ: دیوار۔ انگور وغیرہ کی باڑ۔ ج سِیَاجَات واَسْوِجَةٌ وسُوْجٌ.

السَّاجُ: ساکھو کا درخت۔ ج سِیْجَان: واحد۔ (سَاجَةٌ) کشادہ گول چادر۔ کِسَاءٌ (مُسَوَّجٌ) گول کیا ہوا کمبل۔

السَّــاحَةُ: گوشہ۔ کنارہ۔ مکانوں کے درمیان کا چوک۔ ج سَــاحٌ وسُــوَحٌ وسَاحَات.

سَاخَ یَسُوْخُ سَوْخًا وتَسَوَّخَ۔ فِی الطِّیْنِ: گارے میں دھنس جانا۔ سَــاخَ الشَّیْءُ فِی الْمَاءِ: تہ نشین ہونا (سَاخَتْ) بِهِمُ الاَرْضُ، سَیُوْخًا وسُوُوْخًا وسَوَخَانًا: نگل لینا۔

السُّــوَاخُ والسُّــوَّاخُ والسُّــوَّاخَیٰ والسُّوَاخِیَةُ: بہت کیچڑ۔ کہا جاتا ہے "مُطِرْنَا حَتّٰی صَارَتِ الارضُ سُوَّاخَی" ہمارے اوپر بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ زمین کیچڑ ہو گئی۔ و"بَطْحَـاءُ سُوَّاخَی" سنگریزہ والی زمین جس میں پیر دھنس جائے۔

ســَادَ یَسُوْدُ سِیَادَةً وسُوْدَدًا وسُوْدُدًا وسَیْــدُوْدَةً وسُوْدًا: شریف ہونا۔ بزرگ ہونا ...... قَــوْمَــهٗ: سردار ہونا ...... ہ: بزرگی و شرافت کے فخر کرنے پر غالب ہونا۔ صفت (سَائِدٌ) ج سَادَةٌ جج سَادَات ...... الرَّجُلَ: کسی سے راز کی بات کہنا۔ (سُــوَادًا) الرَّجُلُ: زردکائی جمے ہوئے پانی کو پینا۔

سَــوِدَ یَسْــوَدُ سَــوَدًا واسْــوَدَّ اِسْوِدَادًا واسْوَادَّ اِسْوِیْدَادًا: کالا ہونا۔

سَوَّدَ: دلیر ہونا ...... ہ: سردار بنانا ...... الشَّیْءَ: کالا کرنا ...... الرَّجُلُ: سرداروں کو قتل کرنا۔

سَــاوَدَهٗ: مکروفریب کرنا۔ رات کے اندھیرے میں ملنا۔ سرداری یا سیاہی میں مقابلہ کرنا۔ راز کی بات کہنا۔ سَاوَدَ الاَسَدَ: شیر کو ہٹانا۔ ہانکنا۔

اَسْوَدَتْ اِسْوَادًا واَسَادَتْ اِسَادَةً الْمَرْأَةُ: کالا بیٹا جننا۔ سردار جننا۔

تَسَوَّدَ: نکاح کرنا۔ سردار ہونا۔ کالا ہونا۔

اِسْتَادَ۔ القَوْمَ: سردار قوم کو قتل کرنا یا قید کرنا ...... فِی بَنِیْ فُلَانٍ: سردار قوم کی لڑکی سے منگنی کرنا۔

السَّوْدُ: سیاہ پتھروں والا ہموار میدان۔ ج اَسْوَادٌ: ایک قطعہ کو (سَوْدَةٌ) کہتے ہیں۔

السَّوْدَةُ: کھجور کے درختوں والی زمین۔

السُّــوْدُ: مص۔ سرداری۔ ایک قسم کی

نباتات۔

السَّوَاد: سیاہی۔ وجود۔ تم کہتے ہو "رَأَیْتُ سَوَادًا" میں نے وجود کو دیکھا۔ ج اَسْوِدَة ج اَسَاوِد: بہت مال۔ بہت تعداد۔ سَوَادُ البَلْدَة: شہر کے اردگرد کی آبادیاں۔ سَوَادُ اللَّیْلِ: پوری رات۔ سَوَادُ النَّاسِ: عام لوگ۔ سَوَادُ العَسْکَرِ: اسلحہ وسامان فوج۔ سَوَادُ العَیْنِ: آنکھ کا سیاہ حصہ۔ پتلی۔ سَوَادُ القَلْبِ: دل کا سیاہ نقطہ۔

السُّوَاد: رازدارانہ گفتگو۔ دانتوں کی ایک بیماری۔ رنگ کی زردی۔

السِّوَاد: آواز۔

السَّوَادِیَة والسُّوْدَانِیَة: بھجنگا۔

السُّوْدَان: سوڈان کا باشندہ۔ واحد (سودانی) سیاہ رنگ کے لوگ۔

السِّیْدُ: بھیڑیا۔ شیر۔ ج سِیْدَان. السِّیْدَة: مادہ بھیڑیا۔

السِّیْدَانَة: بھیڑیا۔

السَّیِّد: سردار۔ تخفیفاً (سَیْد) بھی ایک لغت ہے۔ ج اَسْیَاد وسَادَة وسَیَائِد.
عِنْدَ المُسْلِمِیْنَ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور ان کی نسل سے جو لوگ ہوں۔

السَّیِّدَان: حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔

السَّائِد: فا۔ ج سَادَة. جج سَادَات.

اَسْوَد: ج سُوْدٌ وسُوْدَانٌ: مؤنث سَوْدَاء: کالا...... مِنَ العَیْنِ: آنکھ کی پتلی۔ مِنَ القَوْمِ: بزرگ تر۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَسْوَدُ مِنْ فُلَانٍ" وہ فلاں سے بزرگ تر ہے۔ تصغیر اُسَیْوِد واُسَیِّد. الاَسْوَدَان: کھجور اور پانی یا سانپ اور بچھو۔

والاَسْوَد: مؤنث اَسْوَدَة: ج اَسَاوِدَة: بڑا کالا سانپ جس کو حنش بھی کہتے ہیں۔

السَّهْمُ الاَسْوَد: مبارک تیر جس سے برکت حاصل کی جائے۔ گویا بہت ہاتھوں کے پڑنے کی وجہ سے کالا ہوگیا ہے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ اَسْوَدُ الکَبِدِ" فلاں دشمن ہے۔ وعَلٰی هٰذَا القِیَاسِ "هُمْ سُوْدُ الاَکْبَادِ".

السَّوْدَاء والسُّوَیْدَاء. عِنْدَ الاَطِبَّاء: ایک خلط کا نام۔ مالیخولیا کی بیماری۔ الحَبَّةُ السَّوْدَاء: کلونجی۔ سُوَیْدَاءُ القَلْبِ وسُوَیْدَاؤُه: دل کا سیاہ نقطہ۔

السُّوْدَدُ والسُّوْدُد: مرتبہ بلند۔ سرداری۔ هَاء (مَسْوَدَة)

المَسْوُوْد: مرض مالیخولیا کا بیمار۔

المُسَوَّدَة والسَّوَاد. عِنْدَ الکُتَّاب: پہلی تحریر جس کو صاف نہ کیا گیا ہو۔ اس کے مقابلہ میں صاف شدہ کو مُبَیَّضَة کہتے ہیں۔ ...... عِنْدَ الطَّبَّاعِیْنَ: پروف (المُسَوَّدَة والمُسْوَدَّة) مِنَ الاَیَّامِ: سخت زمانہ۔ مصائب کے دن۔

السَّوْذَق والسُّوْذَق والسَّوْذَانِق والسَّوْذَنِیْق: شکرا یا شاہین۔

سَارَ یَسُوْرُ سَوْرًا. الحَائِطَ: دیوار پر چڑھنا۔ پھاندنا (...... سَوْرًا وسُؤُوْرًا) اِلَیْهِ: کودنا...... الشَّرَابُ فِیْ رَأْسِهٖ: شراب کا سر کو چکرانا۔

سَوَّرَ. المَدِیْنَةَ: شہر پناہ پانا...... المَرْأَةَ: کنگن پہنانا...... الحَائِطَ: دیوار پر چڑھنا۔

سَاوَرَهٗ سِوَارًا ومُسَاوَرَةً: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ تم کہتے ہو "سَاوَرَتِ الحَیَّةُ الرَّاکِبَ" سانپ نے سوار پر حملہ کیا ...... ہ الشَّرَابُ: سر کو چکرانا۔

تَسَوَّرَ: کنگن پہننا...... الحَائِطَ وعَلَیْهِ: دیوار پر چڑھنا۔ پھاندنا۔

السُّوْر: شہر پناہ۔ ج اَسْوَار وسِیْرَان.

السُّوْر: عمدہ اونٹ۔ کہا جاتا ہے "عِنْدَهٗ سُوْرٌ مِنَ الاِبِلِ" اس کے پاس عمدہ اونٹ ہیں۔

سُوْرِیَة وسُوْرِیَّة: ملک شام۔

السَّوْرَة. سَارَ: کا اسم مرۃ۔

سَوْرَة. الخَمْرِ (سُوَارُهَا) شراب کی تیزی۔ سَوْرَةُ السُّلْطَانِ: بادشاہ کا دبدبہ۔ سَوْرَةُ المَجْدِ: بزرگی کا اثر۔ سَوْرَةُ البَرْدِ: سردی کی تیزی۔

السُّوْرَة: مرتبہ۔ کہا جاتا ہے "لَهٗ عِنْدَکَ سُوْرَةٌ" تیرے نزدیک اس کا مرتبہ ہے "وَلَهٗ سُوْرَةٌ فِی المَجْدِ" اس کے لئے بزرگی کا مرتبہ ہے۔ فضیلت۔ کہا جاتا ہے "لَهٗ عَلَیْکَ سُوْرَةٌ" اسے تمہارے اوپر فضیلت ہے۔ شرف۔ علامت۔ لمبی و خوبصورت عمارت...... مِنَ الکِتَابِ: قرآن پاک کی سورت اور اس کو السُّؤْرَة بھی کہا جاتا ہے۔ ج سُوَرٌ وسُوُرٌ وسُوْرَات وسُوَرَات.

السِّوَار والسُّوَار والاُسْوَار: کنگن۔ ج سُوُر واَسْوِرَه واَسْوِرَة واَسَاوِر واَسَاوِرَة وسُؤُوْر. الاَسَاوِرَة: عجمیوں کی ایک پرانی قوم جو بصرہ میں آکر رہ پڑی تھی۔

السَّوَّار: وہ شخص جس کے سر کو شراب جلد چکرا دے۔ شراب پینے کے بعد اپنے ہم نشین پر حملہ کرنے والا۔ کَلْبٌ سَوَّار: لوگوں پر حملہ کرنے والا کتا۔ السَّوَّار: شیر۔

الاُسْوَار والاِسْوَار: گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھنے والا۔ تیرانداز...... عِنْدَ الفُرْسِ: فوجی افسر۔ ج اَسَاوِر واَسَاوِرَة.

السُّوَارِیّ: بلندی۔

المِسْوَر والمِسْوَرَة: چمڑے کا تکیہ۔ ج مَسَاوِر.

المُسَوَّر: کلائی میں کنگن پہننے کی جگہ۔ مَلِکٌ مُسَوَّرٌ: طاقتور بادشاہ۔

السُّوْرَنْجَان والسُّوْرِنْجَان: ایک دوا کا نام۔ جنگلی سنگھاڑا۔

سَاسَ یَسُوْسُ سِیَاسَةً. الدَّوَابَّ: دیکھ بھال رکھنا۔ سدھانا...... القَوْمَ: اُمور کی تدبیر وانتظام کرنا...... الاَمْرَ: انتظام کرنا۔ صفت (سَائِس) ج سَاسَة وسُوَّاس اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُجَرَّبٌ قَدْ سَاسَ وسِیْسَ عَلَیْهِ" فلاں تجربہ کار ہے جو ادب آموز ہے یا مؤدب ہے۔

سَاسَ یَسَاسُ وسَوِسَ یَسْوَسُ وسِیْسَ یُسَاسُ سَوْسًا وتَسَوَّسَ. الطَّعَامُ: گھن پڑنا

......الشاۃُ: بکری کا بہت جوں والی ہونا۔

سَوَّسَ. الطعامُ: گھن پڑنا......لہٗ اَمرًا: مزین کرنا۔ کہاجاتا ہے "سُوِّسَ فُلانٌ اَمْرَ القَومِ" فلاں قوم کے اُمور کا مالک بنایا گیا۔

اَسَاسَ. الطعامُ: گھن پڑنا۔ اَساسَۃُ النَّاسُ: رئیس وسردار بنالینا۔ اَساسَتِ الشَّاۃُ: بہت جوں والی ہونا۔ صفت (مُسِیْس)

السَّاس: بتنظم۔ دانت کی جڑ جس کو کیڑوں نے کھالیا ہو (اس کی اصل سَائِس ہے مثل ھَارٍ و ھَائِرٍ وصَافٍ صَائِفٍ: کے۔)

السُّوس: اون یا لکڑی کا کیڑا۔ گھن۔ واحد (سُوسَۃ) کسی چیز کا کھانے والا۔ السُّوس: اصل طبیعت۔ تم کہتے ہو "الفَصَاحَۃُ مِنْ سُوسِہٖ" فصاحت اس کی طبعی چیز ہے۔ ملیٹھی کا درخت۔

السَّوس: ایک بیماری جو جانوروں کی سرین پر ہوتی ہے۔

السُّوَاس: گھوڑوں کے گردن کی ایک بیماری جو گردن کو خشک کر دیتی ہے۔

السِّیَاسَۃ: مص۔ پالیٹکس۔ ملکی تدبیر و انتظام۔ السِّیاسَۃُ المَدَنِیَّۃ: شہری انتظام۔ عدل و استقامت کے ساتھ اس طرح پر انتظام کرنا کہ سب کی معاشی حالت اچھی ہو۔

السُّوسَن والسَّوسَن والسُّوسَان: ایک خوشبودار بوٹی۔ جنگلی و بستانی دو قسم کی ہوتی ہے۔ واحد (سُوسَنَۃ) ج سَوَاسِن۔

اَلسُّوسیُو لُوجیا: ہیئت اجتماعیہ کے حالات کا علم۔

سَاطَہٗ یَسُوطُہٗ سَوطًا: کوڑے مارنا...... الشَّیْءَ: مخلوط کرنا......الحَربَ: لڑائی برپا کرنا......الامْرَ: تہ و بالا کر دینا (...... سَوطًانا) نَفْسَہٗ: جی کا متلانا۔

سَوَّطَ. الکرَّاثُ: گندنا کی شاخیں نکلنا۔ الاَمرَ: مخلوط کرنا۔ گڈمڈ کرنا۔ الحَربَ: لڑائی برپا کرنا۔

اِسْتَوطَ. الامرُ: مخلوط ہونا۔ گڈمڈ ہونا۔

السَّوْط: کوڑا۔ چابک۔ ج اَسْوَاط وسِیَاط السَّوط: حصہ۔ سختی۔ پانی جمع ہونے کی جگہ اور کہاجاتا ہے "ھُمَا یتعاطَیان سَوطًا واحِدًا" وہ دونوں ایک طرز پر کام کرتے ہیں۔ السِّیاط: گندنا کی شاخیں۔

السَّوَّاط: سپاہی جس کے پاس کوڑا ہو۔

السَّوِیْط: گڈمڈ۔ ملا ہوا۔

المِسْوَاط: بغیر چابک کے نہ چلنے والا گھوڑا۔ (...... والمِسْوَط) لکڑی وغیرہ کی کوئی چیز جس سے کسی چیز کو کسی چیز میں مخلوط کیا جائے۔

المِسْیَاط: پانی جو حوض کے تہ میں باقی رہ جائے۔

سَوطَرَ: دیکھئے۔ سَیطَر۔

سَاعَ یَسُوعُ سَوعًا: ضائع ہونا۔

سَاعَتِ الإبِلُ: بغیر چرواہے کے آزادی سے چرنا۔

سَاوَعَہٗ مُسَاوَعَۃً وسِوَاعًا: گھنٹہ بھر کے لئے معاملہ کرنا...... الرَّجُلُ: ایک وقت سے دوسرے وقت کی طرف منتقل ہونا۔

اَسَاعَ اِسَاعَۃً. الشَّیْءَ: بیکار چھوڑنا۔ ضائع کرنا۔

اَسْوَعَ اِسْوَاعًا: ایک گھنٹہ موخر ہونا۔ ایک وقت سے دوسرے وقت کی طرف منتقل ہونا۔

السَّوع والسُّوَاع: رات کا ایک حصہ۔

السَّائِع: ہلاک ہونے والا۔ ج سَاعَۃ.

السَّاعَۃ: گھنٹہ۔ وقت موجود۔ ابھی۔ کہاجاتا ہے "اِقْضِنِیْ حَقِّیَ السَّاعَۃَ" میرے حق کو ابھی ادا کرو۔ گھڑی (مولدۃ) ج سَاعَات وسَاعٌ السَّاعَۃُ الرَّمْلِیَّۃُ: ریت گھڑی۔

السَّاعَۃُ الشَّمسِیَّۃُ: دھوپ گھڑی۔

سَاعَۃٌ سَوْعَاءُ: سخت وقت۔

السُّوَیعَۃ: ساعت کی تصغیر یعنی تھوڑا وقت۔

رَجُلٌ (مِسْیَاعٌ ومُسِیعٌ) لِلْمَالِ: مال کا بہت ضائع کرنے والا۔ تابع کے طور پر کہا جاتا ہے "ھُوَ مِضْیَاعٌ مِسْیَاعٌ و مُضِیعٌ مُسِیعٌ"۔

السُّوَاع والسُّوعَاء: مذی یا ودی۔ حدیث میں ہے فی السُّوعَاءِ الوُضُوءُ. السُّوَاع: ایک بت کا نام، جس کی پرستش نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوتی تھی اور بعد میں قبیلہ ہذیل اس کی پرستش کرتا تھا۔

المُسَوَّغ: جائز۔

سَاغَ: (ن) سَوْغًا وسَوَاغًا وسَوَغَانًا. الامْرُ: جائز ہونا۔ صفت (سائغ)

الشَّرَابُ: خوشگوار ہونا۔ صفت (سَائِغ وسَیِّغ واَسْوَغ) کہاجاتا ہے "سَاغَ لِی الشَّرَابُ" سَاغَتْ بِہِ الاَرْضُ" دھنسا جانا۔

سَاغَ یَسُوغُ سَوغًا وسَاغَ یَسِیغُ سَیْغًا. الشَّرَابَ: خوشگوار کرنا۔ جید لغت (اَسَاغَہٗ) ہے۔

سَوَّغَ. الامْرَ: جائز کرنا......لَہٗ کَذَا: دینا۔ کسی کے لئے خاص کر دینا۔

اَسَاغَ. الطَّعَامَ اوِ الشَّرَابَ: خوشگوار بنانا اور کہا جاتا ہے "اَسِغْ لِیْ غُصَّتِیْ" یعنی مجھے مہلت دے۔

اَسْوَغَ اِسْوَاغًا. الصَّبِیُّ اَخَاہُ: ساتھ پیدا ہونا یا ایک کے بعد دوسرا پیدا ہونا۔ صفت مذکر و مؤنث (سَوْغ وسَوْغَۃ وسَیِّغ) کہاجاتا ہے "ھٰذَا سَوْغُ ھٰذَا وھُوَ اَخُوہُ سَوْغُہٗ وھِیَ اُخْتُہٗ سَوْغُہٗ وھُوَ اَخُوہُ سَیْغُہٗ وھِیَ اُخْتُہٗ وسَیْغُہٗ" یہ سب ان موقعوں پر بولتے ہیں جبکہ دونوں بچے ساتھ پیدا ہوئے ہوں یا یکے بعد دیگرے اور ان کے درمیان کوئی تیسرا نہ ہو۔

اِسْتَسَاغَ. الشَّرَابَ: خوشگوار پانا۔

السَّیِّغ. مِنَ الشَّرَابِ: خوشگوار شراب۔

السِّوَاغ: حلق کے پھندے کو دور کرنے والی چیز۔ کہاجاتا ہے "المَاءُ سِوَاغُ الغُصَص" پانی پھندے کو دور کرنے والا ہے۔

سَافَ یَسُوفُ ویَسَافُ سَوفًا. المَالُ: ہلاک ہونا۔ جانوروں میں بیماری واقع ہونا۔

سَافَ يَسُوفُ سَوْفًا. عَلَيْهِ :صبر کرنا(......
و اِسْتَافَ اِسْتِيَافًا) الشَّئَ :سونگھنا۔
سَوَّفَهُ :ٹالنا۔ بار بار کہنا کہ عنقریب کروں گا
......ہ الامر :پورا اختیار دینا۔
سَاوَفَهُ مُسَاوَفَةً :سونگھنا۔ راز کی بات کہنا۔
ٹالنا۔
اَسَافَ اِسَافَةً :مال ہلاک ہونا۔ اولاد کا مرنا۔ صفت (مُسِيْف) اور اولاد کو (مُسَاف) کہتے ہیں۔ اَسَافَهُ اللهُ :ہلاک کرنا۔
سَوْفَ :مبنی برفتحہ۔ حرف استقبال ہے "س" سے اور اس کا زمانہ طویل ہوتا ہے اور یہ فعل سے جدا نہیں ہوتا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَقْتَاتُ السَّوْفَ" فلاں آرزوؤں میں زندگی بسر کرتا ہے۔
السَّائِفَةُ :باریک ریت اور ریتلی اور سخت زمین کے درمیان والی زمین۔
السَّوَافُ والسُّوَافُ :جانوروں کی بیماری و ہلاکت۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ فِي الْمَالِ سَوَافٌ" مال میں ہلاکت واقع ہوئی اور اسی سے مثل ہے "اَسَافَ حَتّٰى مَا يَشْتَكِي السَّوَافَ" اس شخص کے حق میں بولا کرتے ہیں جو سختیوں کے برداشت کرنے کا عادی ہو جائے۔
السَّافُ والسَّافَةُ :مٹی یا کچی اینٹوں کا ردہ۔ ج آسُف وسَافَاتٌ :کہا جاتا ہے "بَنٰى سَافَيْنِ او ثَلَاثَ سَافَاتٍ" اس نے دو یا تین ردے رکھے۔ السَّافُ :ایک شکاری پرندہ۔
السَّافَةُ والسُّوفَةُ :ریتلی اور سخت زمین کے درمیان کی زمین۔ ج سُوَف وسُوْف.
الْمَسَافَةُ والْمَسَافُ. ج مَسَاوِف و (السِّيفَةُ) دوری۔ فاصلہ۔ تم کہتے ہو "كَمْ مَسَافُ هٰذِهِ الْاَرْضِ وَمَسَافَتُهَا وَسِيفَتُهَا" اس زمین کا کتنا فاصلہ ہے۔ و "بَيْنَهُمْ مَسَاوِفُ مَرَاحِلَ" ان کے درمیان بہت بُعد ہے۔ الْمَسَافُ :ناک۔
الْمِسْيَافُ :وہ عورت جس کا بچہ مر گیا ہو۔
الْمُسْتَافُ :قطع مسافت کرنے والا۔ سونگھنے کی جگہ۔
اَلسُّوْفِيَاتُ :روسی قائدین نے انقلاب روس کے بعد اس لفظ کو کارکنوں' زمینداروں اور فوجی قائدین کی جماعت پر بولا ہے۔ بعد میں مملکت روس پر اس کا استعمال ہونے لگا۔ اسی سے ہے سوف ازم۔
الْمُسَوَّفُ :قا۔ صابر۔ خودمختار۔
المِسْوَفُ :عطردان۔
سَاقَ يَسُوقُ سَوْقًا وسِيَاقًا وسِيَاقَةً ومَسَاقًا اِسْتَاقَ واسْتِيَاقًا. الْمَاشِيَةَ :جانور کو پیچھے سے ہانکنا۔ صفت (سَائِق) ج سَاقَةٌ و سُوَّاق وسَائِقُوْن :صفت مفعولی (مَسُوْقَة) اور کہا جاتا ہے "سَاقَهُ مَسَاقَ غَيْرِهٖ" اس نے اس کے ساتھ غیر کا سا معاملہ کیا۔ سَاقَ الحَدِيْثَ :بیان کرنا۔
سَاقَهُ يَسُوقُهُ سَوْقًا وسِيَاقًا :پنڈلی پر مارنا۔
سَاقَ اِلَيْهِ الْمَالَ :بھیجنا۔ پیش کرنا......مِنَ اِمْرَأَتِهٖ :مہر دینا......المَرِيْضُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وسِيقَ عَلَى الْمَجْهُوْلِ :جانکنی ہونا۔
سَوِقَ يَسْوَقُ. سَوَقًا :اچھی اور پُر گوشت پنڈلی والا ہونا۔
سَوَّقَ. النَّبْتُ :تنہ دار ہونا......ہ الْاَمْرَ : مالک بنانا......المَاشِيَةَ :جانور کو پیچھے سے ہانکنا۔
سَاوَقَهُ :ہانکنے میں فخر کرنا۔
اَسَاقَهُ اِسَاقَةً واسْتَسَاقَهُ اِسْتِسَاقَةً المَاشِيَةَ :ہانکنے کے لئے دینا۔
تَسَوَّقَ :خرید وفروخت کرنا۔
تَسَاوَقَتِ الْمَاشِيَةُ :قطار میں چلنا۔ چلنے میں بھیڑ کرنا۔
اِنْسَاقَ :ہانکا جانا......الابِلُ :قطار میں چلنا۔
السَّاقُ :پنڈلی (مؤنث) ج سُوق وسِيقَان واَسْوُق. سَاقُ الشَّجَرَةِ :درخت کا تنہ۔
سَاقُ الحَمَامِ وسَاقُ الْغُرَابِ :دو نباتات کے نام۔ سَاقُ حُرٍّ :نر قمری۔ کہا جاتا ہے "كَشَفَ الْاَمْرُ عَنْ سَاقِهٖ" یعنی معاملہ سخت ہو گیا۔ و "قَامَتِ الْحَرْبُ عَلٰى سَاقٍ" یعنی جنگ سخت ہو گئی۔ و "وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ بَنِيْنَ عَلٰى سَاقٍ وَاحِدَةٍ" عورت کے تین بیٹے لگاتار پیدا ہوئے ان کے درمیان میں کوئی لڑکی نہیں۔
السَّاقَةُ :جلو۔ لشکر کا پچھلا دستہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ فِي سَاقَةِ الجَيْشِ" فلاں لشکر کے پچھلے دستہ میں ہے۔
السُّوقُ :بازار۔ (مؤنث اور کبھی مذکر بھی استعمال کیا جاتا ہے) ج اَسْوَاق. سُوقُ الحَرْبِ :میدان جنگ۔
السَّوَقُ :پنڈلی کی لمبائی۔
السُّوقَةُ :رعیت۔ عوام۔ معمولی لوگ (واحد' جمع' مذکر' مؤنث)
السَّيِّقُ مِنَ السَّحَابِ :بادل جس کو ہوا اڑا دے۔
السَّيِّقَةُ :جانور جن کو دشمن ہانک کر لے جائے۔ کہا جاتا ہے "الْمَرْءُ سَيِّقَةُ القَدَرِ" مرد تابع قضاء وقدر ہے۔ السَّيِّقَةُ :شکاری کی اوٹ۔ ج سَيَائِق. وسَيِّقَات.
السَّوِيقُ :ستو۔ ج اَسْوِقَة :شراب۔
السِّيَاقُ :مص۔ عورت کا مہر۔ سِيَاقُ الكَلَامِ :اسلوب کلام۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَتْ هٰذِهِ الْعِبَارَةُ فِي سِيَاقِ الكَلَامِ" یعنی یہ عبارت وسط کلام میں داخل ہے۔
السَّوَّاقُ :ہانکنے والا۔ ستو بیچنے والا یا بنانے والا۔
الاَسْوَقُ :لمبی پنڈلیوں والا۔ مؤنث سَوْقَاء ج سُوْق.
السُّوَّاقُ :لمبی پنڈلیوں والا۔ تنے پر کھڑا ہونے والا پودا۔
المِسْوَقُ :لکڑی جس سے جانوروں کو ہانکیں۔ اونٹ جس کی اوٹ میں چھپ کر شکار کو دھوکا دیں۔
المُنْسَاقُ :تابع۔ قریب۔ لمبی ڈھلوان والا پہاڑ۔
سَاكَ يَسُوكُ سَوْكًا وسَوَّكَ. الشَّئَ :

رگڑنا۔ ملنا اور اسی سے ہے "سَاکَ الْاَسْنَانَ بِالْعُوْدِ" اس نے دانتوں کو لکڑی سے رگڑا۔

سَاکَ سِوَاکًا وتَسَاوَکَ: آہستہ چلنا۔ کمزوری کی وجہ سے لڑکھڑا کر چلنا۔

تَسَوَّکَ تَسَوُّکًا واسْتَاکَ اِسْتِیَاکًا: مسواک کرنا۔

السِّوَاکُ: مص۔ ج سُوُکٌ و(المِسْوَاکُ) ج مَسَاوِیکُ: دانت صاف کرنے کی لکڑی۔ مِسْوَاک۔

سَالَ یَسَالُ سُوَالاً وسَوَالاً۔ سَأَلَ: کا ایک لغت۔

سَوِلَ یَسْوَلُ سَوَلاً: ناف کے نیچے ڈھیلے پیٹ والا ہونا۔ صفت اَسْوَلُ: مؤنث سَوْلاءُ۔ ج سُوْلٌ۔

سَوَّلَ۔ لَہُ الشَّیْطَانُ: گمراہ کرنا۔ کسی کام کرنے کے لئے روغن قاز ملنا۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا مِنْ تَسْوِیْلَاتِ الشَّیْطَانِ" یہ شیطان کی گمراہیوں میں سے ہے۔ و"سَوَّلَتْ لَہُ نَفْسُہُ کَذَا" اس کے نفس نے اس کو مزین کر دیا۔

تَسَوَّلَ۔ البَطْنُ: ڈھیلا پڑنا۔

السُّوْلُ۔ السُّؤْلُ: کا مخفف۔

السُّوْلَۃُ: بہت پوچھنے والا۔

السَّوْلاءُ۔ اَسْوَلُ: کا مؤنث۔ بڑا ڈول۔

السَّوِیْلُ: برابر۔ کہا جاتا ہے "اَنَا سَوِیْلُکَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ" میں اس کام میں تمہارے برابر ہوں۔

سَامَ یَسُوْمُ سَوْمًا وسَوَامًا۔ السِّلْعَۃَ: فروخت کے لئے پیش کرنا اور قیمت بتلانا۔

...... المُشْتَرِیْ السِّلْعَۃَ: بھاؤ کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَامَ بِسِلْعَتِہِ کَذَا وکَذَا" اس نے اپنے سامان کا اتنے اور اتنے کا بھاؤ کیا۔

سَامَتِ المَاشِیَۃُ: جانور کا چراگاہ میں جانا۔

سَامَہُ الاَمْرَ: تکلیف دینا۔ سَامَہُ خَسْفًا: ذلیل کرنا...... الطَّیْرُ عَلَی الشَّیْءِ: پرندہ کا منڈلانا۔

...... الرِّیْحُ: ہوا کا چلنا اور جلدی سے گزرنا۔

سَامَ النَّاقَۃَ عَلَی الحَوْضِ: اونٹنی کو حوض پر لے جانا۔

سَوَّمَہُ۔ الاَمْرَ: کرنے کی تکلیف دینا۔

...... ہ فِیْ مَا یَمْلِکُہُ: حاکم بنانا۔ پوری قدرت دینا...... فُلَانًا: کسی کو اس کے منشاء پر چھوڑ دینا کہ جو چاہے کرے۔ امثال عرب میں سے ہے "عَبْدٌ وسُوِّمَ" اس کمینہ کے متعلق بولتے ہیں جس کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہو

...... الخَیْلَ: گھوڑوں کو چرنے کے لئے چھوڑنا...... عَلَیْھِمْ: لوٹ ڈال کر فساد پھیلانا

...... الفَرَسَ: گھوڑے پر داغ لگانا۔

سَاوَمَ سِوَامًا ومُسَاوَمَۃً۔ بِالسِّلْعَۃِ: سامان کا بھاؤ تاؤ کرنا۔

تَسَاوَمَ۔ السِّلْعَۃَ: فروخت کرنے میں جھگڑنا...... فِی السِّلْعَۃِ: سامان کا بھاؤ تاؤ کرنا۔

اَسَامَ اِسَامَۃً۔ المَاشِیَۃَ: جانور کو چراگاہ کی طرف روانہ کرنا...... اِلَیْہِ بِبَصَرِہِ: نظر ڈالنا۔

اِسْتَامَ۔ فُلَانًا السِّلْعَۃَ: قیمت دریافت کرنا

...... بِھَا: زیادہ قیمت پر فروخت کرنا۔

تَسَوَّمَ: علامت لگانا۔

السَّامُ: موت۔ نرکل۔ واحد (سَامَۃٌ) السَّامَۃُ: موت۔ چاندی یا سونے کا ٹکڑا۔ کنوئیں کے اوپر کا گڑھا۔ ج سِیَمٌ۔

السِّیْمَۃُ والسُّوْمَۃُ والسِّیْمَا والسِّیْمِیٰ: علامت ہیئت۔ کہا جاتا ہے "فِیْہِ سُوْمَۃُ الصَّلَاحِ وسِیْمَۃٌ: اس کے اندر بھلائی کی علامت ہے۔

السِّیْمِیَا والسِّیْمِیَاءُ: علامت۔ خوبصورتی۔

السَّائِمُ: فا۔ خودسری سے چلنے والا چرواہا۔

السَّائِمَۃُ والسَّوَامُ: چرنے والا اونٹ۔ جانور ج سَوَائِمُ۔

السُّوَامُ: مص۔ ایک پرندہ۔

المَسَامُ: جلدی گزرنا۔

المَسَامَۃُ: چوکھٹ کے نیچے والی لکڑی۔

المُسَوَّمُ: خوبصورت بناوٹ والا۔ علامت لگایا ہوا۔ الخَیْلُ المُسَوَّمَۃُ: چرائے ہوئے یا چھوڑے ہوئے گھوڑے۔

سَوِیَ یَسْوَی سِوًی۔ الرَّجُلُ: درست کام والا ہونا۔

سَوَّی۔ الشَّیْءَ: درست کرنا۔ سیدھا کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَوَّیْتُ المُعْوَجَّ فَمَا اسْتَوٰی" میں نے ٹیڑھے کو درست کیا وہ درست نہیں ہوا۔ ہموار کرنا اور مطلقاً بنانے اور کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے الاَبَّارُ یُسَوِّی الاِبَرَ۔ (......وسَاوَیٰ) بَیْنَھُمَا وسَوَّاہُ وسَاوَاہُ بِہِ: برابر کرنا۔ کہا جاتا ہے "سُوِّیَتْ عَلَیْہِ الارض: یعنی وہ ہلاک ہو گیا اور دفن کر دیا گیا۔ وسَاوَی الشَّیْءَ: برابر کرنا۔

سَاوَی الرَّجُلُ قِرْنَہُ: ہم مثل ہونا۔ قدر و قیمت میں برابر ہونا۔ علم و شجاعت میں ایک جیسا ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا لَا یُسَاوِی دِرْھَمًا" یہ ایک درہم کے برابر نہیں۔

اَسْوَی اِسْوَاءً: رسوا ہونا۔ ذلیل ہونا۔ درست اُمور والا ہونا...... الشَّیْءَ: ہموار کرنا

...... اَسْوَاہُ: برابر کرنا۔

تَسَوَّی: ہموار ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَسَوَّتْ بِہِ الاَرْضُ" یعنی وہ ہلاک ہو گیا اور دفن کر دیا گیا۔

تَسَاوَیَا۔ فِیْ کَذَا: ہم مثل ہونا۔ برابر ہونا۔ ایک جیسا ہونا۔

اِسْتَوَی۔ الشَّیْءُ: معتدل و برابر ہونا۔ سیدھا ہونا۔ کہا جاتا ہے "سَوَّیْتُ الشَّیْءَ فَمَا اسْتَوٰی" میں نے چیز کو سیدھا کیا وہ سیدھی نہیں ہوئی...... الرَّجُلُ: درست اُمور والا ہونا۔ پوری جوانی کو پہنچنا...... عَلَیْہِ: غالب ہونا...... عَلٰی ظَھْرِ الدَّابَّۃِ: جم کے بیٹھنا۔ "اِسْتَوَی عَلٰی سَرِیْرِ المَلِکِ" کنایہ ہے کامل قبضہ و تصرف سے...... اِلَی الشَّیْءِ: قصد و ارادہ کرنا۔ اِسْتَوَتْ بِہِ الاَرْضُ: ہلاک و مدفون ہونا۔ اِسْتَوَی الطَّعَامُ: پک کر تیار ہونا۔

السَّوَی: ارادہ۔

السَّوَاء: برابر۔ درمیان۔ بیچ۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَ سَوَاءَ ہٗ" اس نے اس کے وسط میں مارا۔ و "لَقِیْتُہٗ فِیْ سَوَاءِ النَّھَار" میں نے اس سے دوپہر میں ملاقات کی اور سواء غیر کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے "جَاءُ وْا سَوَاءَ زَیْدٍ" زید کے علاوہ سب آئے اور مستوی کے معنی میں بھی جیسے "مَکَانٌ سَوَاءٌ وثَوْبٌ سَوَاءٌ" یعنی لمبائی چوڑائی برابر والی جگہ یا کپڑا۔ و "سَوَاءُ السَّبِیْل" سیدھا راستہ۔ وھٰذا دِرْھَمٌ سَوَاءٌ: یہ پورا درہم ہے۔ سَوَاءُ الجَبَل: پہاڑ کی چوٹی۔ السَّوَاء: مثل: مانند "ھُمَا فِی ھٰذَا الْاَمْرِ سَوَاءٌ" وہ دونوں اس معاملہ میں ایک جیسے ہیں اور اگر تم چاہو تو بجائے سَوَاءٌ کے سَوَاءَ ان بھی کہہ سکتے ہیں اور جمع کی صورت میں ھُمْ. سَوَاء یاھُمْ اسْوَاء اور خلاف قیاس "ھُمْ سَوَاسٍ وسَوَاسِیَة وسَوَاسِوَة" بھی کہہ سکتے ہیں۔ ولَیْلَۃُ السَّوَاءِ: تیرہویں یا چودھویں کی رات۔ اور کہا جاتا ہے "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سَوَاءٍ والعَدَمُ" میرا گزر ایسے شخص پر ہوا جس کا وجود وعدم برابر ہے اور جب سواء: کے بعد ہمزۂ تسویہ ہو تو اَمْ کا ہونا ضروری ہے۔ چاہے دو اسم واقع ہوں یا فعل۔ جیسے "سَوَاءٌ عَلَیَّ اَزَیْدٌ جَاءَ اَمْ عَمْرٌو" میرے لئے برابر ہے چاہے زید آئے یا عمرو۔ و "سَوَاءٌ عَلَیَّ اَقُمْتَ اَمْ قَعَدْتَ" میرے لئے برابر ہے چاہے تم کھڑے رہو یا بیٹھو اور سواء کے بعد دو فعل بغیر ہمزۂ تسویہ کے واقع ہوں تو ثانی کا عطف اَوْ کے ذریعے ہوگا جیسے "سَوَاءٌ عَلَیَّ قُمْتَ اَوْ قَعَدْتَ" اور اگر دو مصدر واقع ہوں تو ثانی کا عطف وَاوْ اور اَوْ دونوں سے جائز ہے جیسے "سَوَاءٌ عَلَیَّ قِیَامُکَ اَوْ قُعُوْدُکَ وقِیَامُکَ وقُعُوْدُکَ".

السِّوَیٰ والسُّوَیٰ: برابر۔ وسط۔ غیر مانند سواء کے اور یہ حروف استثناء میں سے ہیں جیسے "جَاءُ وْا سِوَیٰ زَیْدٍ" اور تم کہتے ہو "عِنْدِیْ رَجُلٌ سِوَاکَ" تمہاری جگہ میرے پاس دوسرا شخص ہے۔ و "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سِوًی والعَدَم" میرا گزر ایسے شخص پر ہوا جس کا وجود وعدم برابر ہے اور کہا جاتا ہے "ھُمَا عَلٰی حَدٍّ سِوًی" یعنی ان کے درمیان تفاوت نہیں۔

السَّوِیُّ: ہموار۔ درست۔ برابر۔ انصاف۔ مَکَانٌ سَوِیٌّ: بیچ کی جگہ۔ غُلَامٌ سَوِیٌّ بے عیب لڑکا۔ ج اَسْوِیَاء.

السَّوِیَّة. السَّوِیُّ: کا مؤنث۔ برابر۔ کہا جاتا ہے "ھُمْ عَلٰی سَوِیَّةٍ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ" وہ سب اس معاملہ میں برابر ہیں۔ و "قَسَمْتُ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّةِ" میں نے ان دونوں کے درمیان برابر تقسیم کر دیا۔ لونڈیوں اور محتاجوں کی سواری۔ ج سَوَایَا.

السِّیُّ: بیابان۔ برابر۔ مثل۔ کہا جاتا ہے "ھُمَا سِیَّان" وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ مکان سِیٌّ: ہموار جگہ اور مؤنث کے لئے کہا جاتا ہے "مَاھِیَ بِسِیِّ لَکَ ولَیْسَتِ الْمَرْأَۃُ لَکَ بِسِیٍّ ومَالَکَ بِاَسْوَاءٍ" یہ عورت یا یہ عورتیں تمہاری مثل نہیں اور "لَاسِیَّمَا" سی اور ما سے مرکب ہے اور کلمہ استثناء ہے اور مشہور یہ ہے کہ اس کا استعمال واو کے ساتھ ہوتا ہے اور لاسِیَمَا تخفیف کے ساتھ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی لا محذوف ہوتا ہے اور یہ ضعیف لغت ہے۔

لَاسِیَّمَا: اس لفظ کے ذریعے اس کے بعد والے لفظ کو معنی میں ترجیح ہوتی ہے اس کے ماقبل اس کلمہ (لاسیما) کے بعد والے لفظ کے اعراب میں دو توجیہ ہیں۔

(۱) مرفوع اس بنیاد پر کہ وہ مبتدا محذوف کی خبر ہے مثلاً یعجبنی الربیع لاسیما ازھارہ.

لا نفی جنس سی: اسم ما موصولہ مجرد رمضاف الیہ ہی مبتدا محذوف ازھارہ: اس کی خبر۔

مبتداء خبر مل کر صلہ موصول کا۔

لا نفی جنس کی خبر محذوف موجودۃ:

(۲) مجرور اس بنیاد پر کہ ما زائدہ سی مضاف اور ازھارہ: مضاف الیہ۔ اس صورت میں لا کا اسم: سی اور خبر موجودۃ.

الاَسْوَیٰ: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا الْمَکَانُ اَسْوَیٰ ھٰذِہِ الْاَمْکِنَة".

الِاسْتِوَاء: مص۔ درستی۔ اعتدال و (خط الاستواء) عِنْدَ الْجُغْرَافِیِّیْنَ: وہ دائرہ جو کرۂ زمین کے گرد قطبین سے برابر فاصلہ پر کھینچا ہوا فرض کیا گیا ہے اور جو زمین کو دو نصف حصوں شمالی وجنوبی میں تقسیم کرتا ہے۔ اس خط پر سال بھر دن رات برابر رہتے ہیں۔

سَیَّأَت وتَسَیَّأَت. النَّاقَۃُ: اونٹنی کا بغیر دوہنے کے دودھ بہانا۔ کہا جاتا ہے "تَسَیَّأَتْ عَلَیَّ الْاُمُوْر" میرے اوپر امور مختلف ہوگئے۔ "وتَسَیَّأَ فُلَانٌ بِحَقِّیْ" فلاں نے میرے حق کا انکار کے بعد اقرار کرلیا۔

اِنْسَیَأَ. اللَّبَنُ: دودھ کا بغیر دوہنے کے بہنا۔

السَّیُّ والسِّیُّ: دودھ جو تھن کے اطراف میں ہو اور بغیر دوہے ہوئے نکلے۔ ج سُیُوْء.

سَابَ یَسِیْبُ سَیْبًا. المَاءُ: پانی کا ہر طرف کو بہنا۔۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔۔۔۔۔۔ فِیْ کَلَامِہٖ: ۔۔۔۔۔۔ بغیر غور وفکر کے بولنا۔۔۔۔۔۔ الدَّابَّةَ: جانور کا آزادانہ چلنا۔

سَیَّبَہٗ: چھوڑ دینا۔۔۔۔۔۔ العَبْدَ: غلام کو آزاد کر دینا۔

اِنْسَاب اِنْسِیَابًا: تیز چلنا۔ اِنْسَابَتِ الحَیَّۃُ: سانپ کا تیزی کے ساتھ رینگنا۔

۔۔۔۔۔۔ فُلَانٌ نَحْوَنَا: لوٹنا۔

السَّیْب: مص۔ بارش۔ داد ودہش۔ مال زیادتی۔ گھوڑے کے دُم کے بال۔ کشتی کا چپو۔ ج سُیُوْب.

السِّیْب: پانی بہنے کی جگہ۔ ج سُیُوْب سِیْب: (فارسی)

السَّیَاب والسِّیَاب والسُّیَاب: کچی کھجور (بعضوں کے نزدیک بمعنی بلح اور بعضوں کے نزدیک بمعنی بسر ہیں) واحد سَیَابَة

وسَيَّابَةٌ. السَّيَابَةُ: شراب۔

السِّيسَان. صِئبان: کا محرف کلمہ ہے۔ بمعنی جوں کے انڈے۔

السَّائِبَة: چھوڑی ہوئی۔ آزاد کیا ہوا۔ غلام۔ وہ اونٹنی جو زمانۂ جاہلیت میں نذر وغیرہ کے لئے چھوڑ دی جاتی تھی یا وہ اونٹنی جس کے دس مادہ بچے ہوں تو اس پر نہ تو سوار ہوتے تھے اور نہ اس کے دودھ کو سوائے (اس کے بچے کے اور مہمان کے کوئی پیتا تھا اور گھاس' پانی وغیرہ سے بھی اس کو نہیں روکا جاتا تھا اور اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ مر جاتی تھی۔) ج سُيَّب وسَوَائِب.

سَيَّجَ. الكَرْمَ: انگور میں باڑ لگانا۔

السِّيَاجُ: دیوار۔ باڑ۔ ج سِيَاجَاتٌ وأَسْوِجَةٌ وسُوُجٌ.

السِّيجَان: ایک قسم کی مچھلی۔

سَاحَ يَسِيحُ سَيْحًا وسَيَحَانًا. المَاءُ: پانی کا سطح زمین پر بہنا۔ صفت مَاءٌ سَائِحٌ وسَيْحٌ: کہا جاتا ہے "هٰذِهِ الأَرْضُ تُسْقَى بِالمَاءِ سَيْحًا" اس زمین کی سیرابی بہتے ہوئے پانی سے ہے۔۔۔۔۔ الظِّلُّ: پھرنا۔ ہٹ جانا۔ (۔۔۔۔۔ سَيْحًا وسَيَحَانًا وسِيَاحَةً وسُيُوحًا) زمین میں عبادت کے لئے پھرنا۔ شہروں میں پھرنا۔ صفت (سَائِح) ج سُيَّاحٌ وسَائِحُون.

سَيَّحَهُ وأَسَاحَهُ: بہانا۔ کہا جاتا ہے "يُسَيِّحُ تَسْيِيحًا كَثِيرًا" اس نے خوش بیانی سے گفتگو کی۔ أَسَاحَ الفَرَسُ بِذَنَبِهِ: گھوڑے کا دم کو لٹکانا۔

إِنْسَاحَ. بَطْنُهُ: پیٹ کا بڑا ہونا۔ موٹا ہونا۔۔۔۔۔ الثَّوْبُ: کپڑے کا پھٹنا۔۔۔۔۔ بَالُهُ: کشادہ دل ہونا۔ اِنْسَاحَتِ الصَّخْرَةُ: چٹان کا پھٹ جانا۔

السَّيْحُ: مص۔ بہنے والا پانی۔ دھاری دار کمبل۔ ج سُيُوحٌ وأَسْيَاحٌ.

السَّائِحُ: مسجد میں رہنے والا روزہ دار۔

السَّيَّاحُ: ملکوں میں بہت پھرنے والا۔

المِسْيَاحُ: برائی اور چغلی کو پھیلانے والا۔ ج مَسَايِيحُ.

المُسَيَّحُ. مِنَ الثِّيَابِ: دھاری دار کپڑا۔

سَاخَ يَسِيخُ سَيْخًا وسَيَخَانًا: مضبوط ہونا۔ سَاخَتْ قَدَمُهُ فِي الطِّيْنِ: گارے میں پاؤں کا دھنس جانا۔

السِّيخُ: بڑی چھری۔ (فارسی)

السِّيَاخُ: مٹی کی عمارت۔ ج سُيُوخٌ.

سَارَ: (ض) سَيْرًا وتَسْيَارًا ومَسِيرًا ومَسِيرَةً وسَيْرُورَةً: جانا۔ چلنا۔ سفر کرنا۔۔۔۔۔ ہ و بِہٖ: چلانا۔۔۔۔۔ الدَّابَّةَ: جانور پر سوار ہونا۔۔۔۔۔ السُّنَّةَ: عمل کرنا۔ جیسے "وَأَوَّلُ رَاضِي سُنَّةٍ مَنْ يَسِيرُهَا" کسی سنت پر پہلا راضی ہونے والا وہ شخص ہے جو اس کے مطابق عمل کرے۔ کہا جاتا ہے "سِرْ عَنْكَ" یعنی غافل ہو جاؤ اور برداشت کرو۔ اس کی تقدیر یہ ہے "سِرْ وَدَعْ عَنْكَ الشَّكَّ وَالمِرَاءَ" سَارَ الكَلَامُ او المَثَلُ فِي النَّاسِ: مشہور ہونا۔

سَيَّرَ وأَسَارَ. الرَّجُلَ: چلانا۔۔۔۔۔ الجُلَّ عَنْ ظَهْرِ الدَّابَّةِ: اتار دینا۔ سَيَّرَ الثَّوْبَ او السَّهْمَ: دھاری ڈالنا۔ سَيَّرَ المَثَلَ: لوگوں میں مشہور کرنا۔ سَيَّرَ سِيرَةً: پہلے لوگوں کی باتیں بیان کرنا۔ سَيَّرَهُ مِنْ بَلَدِهِ: جلاوطن کرنا۔ نکال دینا۔

سَايَرَهُ: ساتھ چلنا۔

تَسَيَّرَ. الجِلْدُ: چھل جانا۔

تَسَايَرَا: باہم مل کر چلنا۔ تَسَايَرَ عَنْ وَجْهِهِ الغَضَبُ: زائل ہونا۔

اِسْتَارَ اِسْتِيَارًا: زاد راہ خریدنا۔۔۔۔۔ بِسِيرَةِ فُلَانٍ: کسی کی سیرت وعادت پر چلنا۔

سَائِرُ. الشَّيْءِ: تمام چیز۔ سائر میں ایک لغت ہے۔

السَّيْرُ: تسمہ۔ ج سُيُورٌ وسُيُورَةٌ وأَسْيَارٌ.

السِّيرَةُ: سار کا اسم۔ عادت۔ طریقہ۔ طرز زندگی۔ ہیئت۔ سِيرَةُ الرَّجُلِ: سوانح عمری۔ لوگوں کے ساتھ سلوک کی کیفیت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ حَسَنُ السِّيرَةِ" وہ اچھی عادت والا ہے اور اسی سے عرب کا قول ہے "مَنْ طَابَتْ سَرِيرَتُهُ حُمِدَتْ سِيرَتُهُ" جس کا باطن اچھا ہوتا ہے اس کی عادت اچھی ہوتی ہے۔ ج سِيَر.

السِّيَرَاءُ: دھاری دار چادریں یا ایسی چادریں جن میں ریشم ملا ہوا ہو۔ خالص سونا۔ ایک قسم کی نباتات۔ گٹھلی سے چمٹا ہوا چھلکا۔ دل کا پردہ۔ کھجور کی ٹہنی۔

السَّائِرُ: فا۔ سَائِرُ الشَّيْءِ: چیز کا بقیہ۔ المَثَلُ السَّائِرُ.

السَّيَّارُ والسَّيَّارَةُ السَّيُورُ: بہت چلنے والا۔

السَّيَّارَةُ. السَّيَّار: کا مؤنث۔ قافلہ۔ آفتاب کے گرد گھومنے والا ستارہ۔ جیسے زحل' مشتری' مریخ' زمین' زہرہ' عطارد وغیرہ۔ ج سَيَّارَات. السَّيَّارَةُ: موٹر کار۔

التَّسْيَارُ: مص۔ سیر کا مبالغہ۔

المَسُورُ: مفع۔ قیاس کے لحاظ سے مَسِير ہے مگر مصدر سے التباس کی وجہ سے بدل دیا گیا۔ طَرِيقٌ مَسُورٌ: آمد ورفت والا راستہ۔

المَسِيرَةُ: مص۔ مسافت۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ يَوْمٍ" ان دونوں کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔

المُسَيَّرُ. مِنَ الثِّيَابِ: دھاری دار کپڑا۔

السِّيرَجُ: تل کا تیل۔

سَيِسَ يَسْيَسُ سَيَسًا. الطَّعَامُ: گھن پڑنا۔

سَاسَاه: شرم دلانا۔ عار دلانا۔

السِّيسُ: چنبیلی کا پودہ۔

السِّيسَاءُ: ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ کی جگہ۔ سِيسَاءُ الظَّهْرِ مِنَ الدَّوَابِّ: جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہونے کی جگہ۔

سَيْطَرَ سَيْطَرَةً وتَسَيْطَرَ: نگہبان ہونا۔ داروغہ ہونا۔

سَاعَ يَسِيعُ سَيْعًا وسُيُوعًا. الشَّيْءُ: ضائع ہونا (۔۔۔۔۔ وانْسَاعَ وتَسَيَّعَ. المَاءُ: پانی کا ادھر ادھر بہنا۔ اِنْسَاعَ الجَامِدُ: جمی ہوئی چیز کا پگھلنا۔

سَيَّعَ. الحَائِطَ بِالطِّيْنِ: دیوار کا مٹی سے لیپنا ......الشَّيْءَ: تیل وغیرہ ملنا۔

اَسَاعَ. الشَّيْءَ: ضائع کرنا۔

السَّيْعُ: مص۔ سطح زمین پر بہنے والا پانی۔

السِّيَاعُ: گارا۔ کہگل۔

السَّيْعَاءُ والسِّيَعَاءُ: رات کا حصہ۔ کہا جاتا ہے "خَرَجْتُ بَعْدَ سِيْعَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ" رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد میں نکلا۔

المِسْيَعَةُ: کرنی۔ کہگل کرنے کا اوزار۔ نَاقَةٌ (مِسْيَاعٌ) بچہ کو چھوڑ کر چرنے کے لئے جانے والی اونٹنی۔

سَاغَ يَسِيْغُ سَيْغًا. الشَّرَابُ: خوشگوار بنانا۔

السَّيْغُ. مِنَ الشَّرَابِ: خوشگوار شراب۔

سَافَتْ تَسِيْفُ سَيْفًا. اَلْيَدُ: ناخن کے اردگرد پھٹنا۔

سَافَهُ يَسِيْفُهُ سَيْفًا: تلوار سے مارنا۔

تَسَيَّفَهُ: تلوار سے مارنا۔

سَايَفُوْا وتَسَايَفُوْا واسْتَافُوْا اِسْتِيَافًا: باہم تلوار بازی کرنا۔ واُسْتِيْفَ القَوْمُ: تلوار سے مارا جانا۔

السَّيْفُ: تلوار۔ ج اَسْيَافٌ وسُيُوْفٌ واَسْيُفٌ ومَسْيَفَةٌ و(السَّائِفُ) تلوار سے مسلح۔ سَيْفُ الجَبَّارِ: تین ستاروں کے نام۔ سَيْفُ الرِّيَاحِ: ایک قسم کی نباتات۔

السَّيْفُ والسِّيْفُ: ایک قسم کی مچھلی جس کی لمبی سی چونچ نیزہ کی مانند ہوتی ہے۔

السِّيْفُ: سمندر کا کنارہ یا چیز کا کنارہ۔ ج اَسْيَافٌ وہ چیز جو کھجور کے ڈنٹھل کی جڑ میں چپکی ہوئی ہوتی ہے۔

السَّيْفَانُ. مِنَ الرِّجَالِ: لمبا و پتلا مرد۔ مؤنث سَيْفَانَةٌ اور بقول بعض عورتوں ہی کے لئے مخصوص ہے۔

السَّيَّافُ: شمشیر زن۔ ج سَيَّافَةٌ. رَجُلٌ سَيَّافٌ: خون گرانے والا مرد۔ سَيَّافُ الاَمِيْرِ: جلاد۔

الاَسْيَافُ: پارٹیاں۔

المَسَايِفُ: خشک سالی۔ قحط۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَتْهُمُ المَسَايِفُ" ان کو قحط سالی لاحق ہوئی۔

المُسِيْفُ: تلوار سے مسلح۔ دلیر۔ فقیر۔

المُسَيَّفُ. مِنَ الدَّرَاهِمِ: درہم جس کے کنارے نقش سے خالی ہوں......مِنَ البُرُوْدِ: چادریں جن پر تلوار کا نقش ہو یا تلوار کی مانند چوڑی دھاریاں ہوں۔

اَلسَّيْنَكَاس: کھجور کی مانند پتوں اور تنے کے لحاظ سے لیکن صنوبر کے زیادہ قریب درخت ہے۔ اکثر زیب و زینت کے لئے بویا جاتا ہے۔

السِّيْنَكَاهُ: فن موسیقی کا ایک راگ (جدید)

سَالَ: (ض) سَيْلًا وسَيَلَانًا ومَسِيْلًا ومَسَالًا. المَاءُ: بہنا۔ سَالَتْ غُرَّةُ الفَرَسِ: گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کا لمبا چوڑا ہونا۔

اَسَالَ اِسَالَةً وسَيَّلَ تَسْيِيْلًا. المَاءَ: جاری کرنا۔ بہانا۔ اَسَالَ الجَامِدَ: پگھلانا۔ اَسَالَ غِرَارَ النَّصْلِ: لمبا کرنا۔

تَسَايَلَ. القَوْمُ: ہر طرف سے آنا۔

السَّائِلَةُ. مِنْ غُرَرِ الخَيْلِ: گھوڑے کی ناک تک پیشانی کی سفیدی۔ ج سَوَائِل.

السَّيْلُ: مص۔ بہنے والا۔ کہا جاتا ہے "مَاءٌ سَيْلٌ" بہنے والا پانی۔ السَّيْلُ: سیلاب۔ ج سُيُوْل.

السِّيْلَةُ: پانی بہنے کی جگہ۔ سال کا اسم مرۃ۔

السَّيْلَةُ: پانی کا بہاؤ۔

السِّيْلَانُ: ایک قیمتی پتھر۔ تلوار کا وہ حصہ جو میان میں داخل ہو۔ ج سَيَالِيْن.

السَّوَائِلُ. مِنَ المَعَادِنِ وغَيْرِهَا: بہنے والی چیزیں۔

السَّيَالُ: سفید لمبے کانٹوں والا ایک پودہ کہ جب کانٹے کو توڑتے ہیں تو دودھ کی مانند نکلتا ہے۔ واحد۔ سَيَالَةٌ.

السَّيَّالُ: زور سے بہنے والا۔ مؤنث سَيَّالَةٌ

السَّيَّالُ: ایک قسم کی مچھلی۔

مَسِيْلُ. المَاءِ: پانی بہنے کی جگہ۔ ج مَسَائِل ومُسُل واَمْسِلَة ومُسْلَان.

المُسَالُ. مِنَ الوَجْهِ: ڈاڑھی نکلنے کی ایک جانب۔

سِيْنَمَا تُوغْرَاف: وہ آلہ (پروجیکٹر) جو کہ بنائی گئی تصاویر (سلائیڈز) کو سکرین پر پیش کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہو۔ وہ گھر جس میں مناظر سینمائی دکھائے جائیں۔

اَسْتِيْرَامَا: سینما کا جدید آلہ (3d) جو کہ اشخاص کی تصاویر وغیرہ ایسی عمدہ پیش کرتا ہے گویا کہ وہ اصلی اور حقیقی ہیں۔

السِّيْمُوْنِيَّة: سیمون جادوگر کی طرف منسوب۔ مال کے ذریعہ روحانی مراتب کے درجہ پر پہنچنے کی کوشش۔

سِيَةُ. القَوْسِ: کمان کا سرا۔ ج سِيَات.

ش

ش: الشین: بنیادی حروف میں سے یہ تیرہواں ہے۔

الشُّؤبُوب: بارش کی بوچھاڑ۔ دھوپ کی تیزی۔ ہر چیز کی حد۔ ہر چیز کی شدت دفع۔ آغاز حسن۔ ج شَآبِیب: کہا جاتا ہے "هُوَ حَسَنُ شَآبِیبِ الْوَجْهِ" اس کے چہرے کا آغاز حسن اچھا ہے۔

الشَّئِیت: ٹھوکر کھانے والا گھوڑا۔

شَاجَهُ یَشَاجَهُ. الاَمْرُ: غمگین کرنا۔

شَئِزَ (س) شَأْزًا وشُؤُزَةً وشُؤَازًا. المَكَانُ: سخت اور بلند ہونا۔ ناہموار ہونا۔ صفت (شَأْز وشَئِزَة) (...... وشَئِز): بے آرام ہونا۔ ڈرنا۔

شَأَزَ (ف) شَأْزًا. الجَارِیَةَ: جماع کرنا۔

اَشْأَزَهُ: رنجیدہ کرنا۔ بے آرام کرنا۔ ڈرانا۔

اَشْأَزَ الرَّجُلُ. عَنْ كَذَا: بلند ہونا۔

اِشْتَأَزَ: بدکنا۔

الشَّأْزَة: اسم مرة خَیْلٌ شَأْزَةٌ: موٹا گھوڑا۔

المَشْئُوز والمَشْؤُز: بے آرام۔ بے قرار۔ خوفزدہ۔

شَئِسَ (س) شَأَسًا. الشَّیْءُ: سخت ہونا۔ ......الرَّجُلُ: مرض یا غم سے بے قرار ہونا...... اَلْمَكَانُ: سخت و سنگریزہ دار ہونا۔ مَكَانٌ (شَئِسٌ وشَأْسٌ): سخت و سنگریزہ والی جگہ۔ ج شَئِیس و شُؤُوس.

شَأْشَأَ شَأْشَأَةً وشِأْشَاءً. الرَّاعِي. الغَنَمَ اَو الحَمِیرَ وبِهَا: شَأْشَا وشُؤْشُؤْ: کہہ کر ہانکنا۔ النَّخْلَةُ: درخت خرما میں گابھا لگنا۔

تَشَأْشَأَ. القَوْمُ: متفرق ہونا۔ بکھرنا۔

الشَّأْشَاء: مص۔ ایک قسم کی ردی کھجور۔ کھجور کے لمبے درخت۔

شَئِفَتْ (س) شَأَفًا. الرِّجْلُ: آبلہ پڑنا۔ صفت (مَشْؤُفَة) شَئِفَتْ اَصَابِعُه: ناخنوں کے اردگرد پھٹنا۔ (...... شَأَفًا وشَأْفَةً) فُلانًا ولِفُلانٍ: بغض رکھنا۔

شُئِفَ: خوفزدہ ہونا۔ ڈرایا جانا۔ صفت (مَشْؤُف) شَئِفَتِ الرِّجْلُ: آبلہ پڑنا۔

اِسْتَشْأَفَتِ. القُرْحَةُ: خراب ہو کر جڑ پکڑ لینا۔

شَأْف. الجُرْح: زخم کی خرابی۔

الشَّأْفَة: جڑ کوے کا زخم۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَأْصَلَ شَأْفَتَهُ" اس نے اسے جڑ سے کھود دیا۔ و "بَیْنَهُمْ شَأْفَةٌ" ان کے درمیان عداوت ہے۔ واسْتَأْصَلَ اللّٰهُ شَأْفَتَهُمْ" اللہ تعالیٰ ان کی عداوت کو دور کرے۔ شَأْفَةُ الرَّجُلِ: اہل و مال۔

رَجُلٌ شَأْفَةٌ: معزز و بلند مرتبہ مرد۔

شَأَمَ (ف) شَأْمًا. القَوْمَ وعَلَیْهِمْ: بدبختی ڈالنا۔ صفت (شَائِم)

شُؤُمَ (ک) شَآمَةً وشُؤْمًا. عَلَیْهِمْ: منحوس و نامبارک ہونا۔

شَأَمَهُمْ: ملک شام کی طرف روانہ کرنا۔

شَاءَمَ مُشَاءَمَةً. بِهٖ: بائیں طرف لینا۔ الرَّجُلُ: ملک شام میں آنا۔

اَشْأَمَ: ملک شام کا ارادہ کرنا۔ ملک شام میں آنا۔ سر اٹھائے ہوئے گزرنا۔

تَشَاءَمَ وتَشَأَّمَ: ملک شام کی جانب منسوب ہونا۔ بائیں طرف ہونا۔

تَشَاءَمَ واسْتَشْأَمَ. بِهٖ: بدفالی کرنا۔ بدشگون لینا۔

الشُّؤْمُ: نحوست۔ کالے اونٹ۔

الشَّامُ والشَّأْمُ: ملک شام۔

الشَّامِيُّ والشَّآمِيُّ والشَّآمِيُّ: ملک شام کی جانب منسوب۔

الشَّائِم: فا۔ نحوست لانے والا۔

الشَّأْمَة والمَشْأَمَة: نحوست۔

الشِّیمَة والشِّئْمَة: خلق۔ طبیعت۔ عادت۔ ج شِیَم.

الاَشْأَم: اسم تفضیل اور اسی سے ہے "اَشْأَمُ كُلِّ امْرِئٍ بَیْنَ لَحْیَیْهِ" ہر آدمی کو بدبختی لانے والی چیز اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان۔ بدبختی لانے والا۔ مؤنث شُؤْمَی.

والیَدُ الشُّؤْمَی: بایاں ہاتھ۔

الاَشَائِم. اِشَام: کی جمع۔

المَشْئُوم والمَشْؤُوم: منحوس۔ بدبخت۔ ج مَشَائِیم.

شَأَنَ (ف) شَأْنًا: صاحب عزت و مرتبہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "شَأَنَ شَأْنَكَ" اس نے تمہارے ارادے جیسا ارادہ کیا۔ "مَا شَأَنَ شَأْنَكَ" اس نے تمہارے کام کی پرواہ نہیں کی۔ "واشْأَنْ شَأْنَكَ" اپنی حالت پر رہو۔

اِشْتَأَنَ. شَأْنَكَ: کسی کے ارادے جیسا ارادہ کرنا۔

الشَّأن ج شُؤُوْن وشِئَان وشِئِين: بڑے بڑے امور و احوال۔ معاملہ۔ حالت۔ کہا جاتا ہے "مِنْ شَانِه كَذَا وَاَنْ يَفْعَلَ كَذَا" اس کی طبیعت سے ہے کہ ایسا کرے۔ و "مَاشَانُكَ" تمہارا کیا حال ہے؟ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ج شُؤُن وشُؤُوْن: سر کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "بَلَغَتِ الرَّائِحَةُ اِلٰى شُؤُوْنِ رَاْسِهٖ" خوشبو اس کے سر کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ تک پہنچ گئی۔ پہاڑ کی مٹی کہ جس میں درخت اُگیں ...... شُؤُوْن واَشْؤُن: رگ کہ جس سے آنسو جاری ہوں۔ کہا جاتا ہے "فَاضَتْ شُؤُوْنُهٗ" اس کی آنکھ کی رگیں جاری ہو گئیں ...... الشُّؤُوْن: حاجتیں۔ کہا جاتا ہے "كَلِّفْنِي شُؤُوْنَكَ" اپنی حاجتوں کی خدمات میرے سپرد کردو...... شُؤُوْنُ الْخَمْرِ: شراب کا اثر جو جسم کی رگوں میں سرایت کرے۔

شَأَى يَشْأُو وشَأْوًا واشْتَأَى اِشْتِئَاءً ا. الْقَوْمَ: آگے بڑھ جانا۔ شَاءَ التُّرَابَ مِنَ الْبِئْرِ: کنوئیں سے مٹی نکالنا۔

شَاءَى مُشَاءَاةً. الْقَوْمَ: آگے بڑھنا۔ آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔

تَشَاءَى تَشَائِيًا. الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ متفرق ہونا۔ تَشَاءَى مَابَيْنَهُمَا: فاصلہ پر ہونا۔

الشَّأْوُ: مص۔ مدت۔ غایت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ بَعِيْدُ الشَّأْوِ" یعنی فلاں عالی ہمت ہے و "عَدَا اَشْأَوًا" وہ ایک چکر دوڑا۔ الشَّأْوُ: اونٹنی کی مہار۔ اونٹنی کی مینگنیاں۔ زنبیل۔ کنوئیں کی نکلی ہوئی مٹی۔

الْمِشْآة: کنوئیں کی نکلی ہوئی مٹی۔ ٹوکری جس سے کنوئیں کی مٹی نکالی جائے۔ ج الْمَشَائِي.

الشَّبَاة: تالے کی جھڑ۔

شَبَّ (ض) شَبَابًا وشَبِيْبَةً. الْغُلَامُ: جوان ہونا۔ کہتے ہیں "مِنْ شَبَّ اِلٰى دَبَّ" جوانی سے بڑھاپے تک۔

شَبَّ (ن ض) شَبِيْبًا وشِبَابًا وشُبُوْبًا. الْفَرَسُ: اکٹھے اگلی ٹانگوں کو اٹھانا۔ نشاط میں ہونا۔ عرب کا مقولہ ہے "اَلْجَوْهَرُ يَشُبُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا" جوہر میں سے بعض بعض کے حسن کو بڑھا دیتا ہے۔

شَبَّ (ن) شَبًّا وشُبُوْبًا. النَّارَ: آگ روشن کرنا۔ شَبَّتِ النَّارُ: آگ روشن ہونا ...... الشَّيْءُ: بلند ہونا۔ بڑھنا۔

شُبَّ. الشَّيْءُ: زیادہ کیا جانا۔ بلند کیا جانا۔ شُبَّتْ. النَّارُ: روشن ہونا۔ شُبَّ لَهُ الشَّيْءُ: اللہ کی طرف سے مقدر کیا جانا۔

شَبَّبَ وتَشَبَّبَ: جوانی اور کھیل کود کے زمانہ کا ذکر کرنا...... الشَّاعِرُ بِالْفَتَاةِ: عورتوں کے محاسن و اوصاف کو بیان کرنا۔ شَبَّبَ قَصِيْدَةً: عورتوں کے ذکر سے آراستہ و مزین کرنا۔ کہا جاتا ہے "شَبَّبَ قَصِيْدَتَهٗ بِفُلَانَةَ" شعراء کی عادت تھی کہ قصائد مدحیہ کی ابتداء میں تشبیب کیا کرتے تھے۔ پھر ہر چیز کی ابتداء کو تشبیب کہنے لگے اگرچہ ایام شباب کا ذکر نہ ہو۔ شَبَّبَ الْكِتَابَ: کتاب شروع کرنا۔

تَشَبَّبَتِ النَّارُ: آگ روشن ہونا۔ بھڑکنا۔

اَشَبَّ. الْغُلَامُ: لڑکے کا جوان ہونا۔ الرَّجُلُ: جوان اولاد والا ہونا...... اللّٰهُ الْغُلَامَ: لڑکے کو جوان کرنا...... الْفَرَسَ: گھوڑے کو اُکسانا...... الثَّوْرُ: بیل کا بوڑھا ہونا۔ صفت (مُشِبٌّ ومُشَبٌّ وشَبَبٌ ومِشَبٌّ)

اُشِبَّ. لَهٗ كَذَا: مقدر کیا جانا۔

الشَّبُّ: پھٹکری کے مشابہ ایک معدنی نمک جس کا رنگ سفید اور بعض کا نیلگوں ہوتا ہے۔ جوان۔ شَبُّ اللَّيْلِ: ایک قسم کی نباتات۔

الشَّبَابُ والشَّبِيْبَةُ: مص۔ جوانی، بلوغ سے تیس برس تک کا زمانہ۔ ابتداء جیسے "شَبَابُ النَّهَارِ" دن کی ابتداء۔ الشَّبَابُ: بمعنی تشبیب کہا جاتا ہے۔ "قَصِيْدَةٌ حَسَنَةُ الشَّبَابِ" اچھی تشبیب والا قصیدہ اور شبیبہ کی جمع شَبَائِب.

الشَّبُوْبُ: عمدہ بنانے والا۔ آراستہ کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا شَبُوْبٌ لِكَذَا" یہ اس کے حسن و قوت کو بڑھانے والا ہے۔ مثلاً "الْخِمَارُ شَبُوْبٌ لِوَجْهِهَا" اوڑھنی اس کے چہرے کی رونق کو بڑھا دیتی ہے (......والشِّبَابُ) جس سے آگ جلائی جائے۔

الشَّبَّابَة: ایک قسم کی بانسری (مولدة): عوام اس کو مِنْجِيْرَة: کہتے ہیں۔

الشَّابُّ والشَّبُّ: جوان۔ ج شَبَاب وشُبَّانٌ وشَبَبَةٌ مؤنث شَابَّةٌ وشَبَّةٌ ج شَابَّاتٌ وشَبَّاتٌ وشَوَابُّ وشَبَائِبُ.

الْمِشَبُّ: شیر۔

الْمَشْبُوْبُ. مِنَ الرِّجَالِ: تیز خاطر مرد۔

الْمَشْبُوْبَتَان: زہرہ و مشتری۔ نَارٌ مَشْبُوْبَةٌ: بھڑکائی ہوئی آگ (نَارٌ شَابَّةٌ: نہیں بولتے۔)

الشِّبِتُّ: سوئے کا ساگ۔

شَبِثَ (س) شَبَثًا وتَشَبَّثَ. بِكَذَا: چمٹنا۔ معلق ہونا۔

رَجُلٌ (شَبِثٌ) اپنے مقابل کو چمٹنے والا۔

الشِّبِثُ: ایک قسم کی ترکاری۔

الشَّبَثُ: مکڑی۔ ایک قسم کا کیڑا جس کی ٹانگیں بہت ہوتی ہیں۔ ج اَشْبَاث وشِبْثَان. رَجُلٌ (شَبِثٌ): چمٹنے والی طبیعت والا مرد۔

الشِّبَاثُ والشَّبُوْثُ: ٹیڑھے سر والی میخ۔ ج شَبَابِيْث.

اَشْبَجَ. الْبَابَ: دروازہ بھیڑنا۔

الشَّبَجُ: بلند دروازہ یا دروازہ۔ واحد (شَبَجَة)

شَبَحَ (ف) شَبْحًا. الشَّيْءَ: پھاڑنا۔ چیرنا ...... الْجِلْدَ: کھونٹیوں سے کس کر پھیلانا ...... الرَّجُلَ: گھسیٹنا ...... الدَّاعِي: دعا کے لئے ہاتھ پھیلانا ...... فُلَانًا لَهٗ: کسی کے سامنے سیدھا کھڑا ہونا۔

شَبُحَ (ک) شَبَاحَةً: لمبے چوڑے بازوؤں والا ہونا۔
شَبَّحَ: بوڑھے ہونے کی وجہ سے ایک چیز کو دو دیکھنا......الشَّیْءَ: چھیلنا۔ چوڑا کرنا۔
تَشَبَّحَ. الحِرْبَاءُ عَلَى العُوْدِ: گرگٹ کا لکڑی پر دراز ہونا۔
الشَّبْحُ والشَّبَحُ: شخص۔ بلند عمارت کا دروازہ۔ ج شُبُوْحٌ وَاَشْبَاحٌ. اَشْبَاحُ المَالِ: نظر آنے والا مال جیسے اونٹ، گائے بکری وغیرہ۔
الشَّبْحَة: اسم مرة۔ کہا جاتا ہے "نَزَعَ سَقْفَ بَيْتِي شَبْحَةً شَبْحَةً" اس نے میرے گھر کی چھت سے ایک ایک کڑی نکال لی۔
......عِنْدَ المُوَلِّدِيْنَ: گھوڑے کی ٹانگیں باندھنے کی رسی۔
اَلْمُشَبَّحَةُ: وہ تصاویر جو سکرین پر سینما میں دکھائی جاتی ہیں۔
الشَّبْحَان: لمبا۔
الشَّبْحَان. مِنْقَلَةٌ: کھیل کود کی دو لکڑیاں (دیکھئے مِنْقَلَةٌ)
الشَّبْخ: دودھ دوہنے کی آواز۔
الشِّبْدِعُ والشُّبْدُعُ والشِّبْدِعَةُ: بچھو۔ مصیبت۔ زبان۔ ج شَبَادِع.
شَبَرَ (ن ض) شَبْرًا. الثَّوْبَ وَنَحْوَهُ: بالشت سے ناپنا۔ شَبَرَهُ مَالًا: کسی کو مال دینا۔
شَبِرَ (س) شَبَرًا. الرَّجُلُ: اکڑنا۔ اترانا۔
شَبَّرَ. الشَّيْءَ: اندازہ کرنا۔......فُلَانًا: تعظیم کرنا۔
اَشْبَرَ. فُلَانًا: فضیلت دینا......ہ مَالًا: دینا ......الرَّجُلُ: لمبے قد کے بیٹوں والا ہونا۔ پستہ قد بیٹوں والا ہونا۔
تَشَابَرَ. الفَرِيْقَانِ فِي الحَرْبِ: ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ یہاں تک کہ ایک بالشت کا فاصلہ رہ جائے۔
تَشَبَّرَ: بڑا ہونا۔
الشَّبْرُ: مص۔ مہر۔ کہا جاتا ہے "تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يُعْطِهَا شَبْرَهَا" اس نے اس عورت سے نکاح کیا اور اس کو مہر نہیں دیا۔ نکاح۔ عمر۔ قد و قامت۔
الشِّبْرُ: عمر۔ بالشت۔ ج اَشْبَار۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قَصِيْرُ الشِّبْرِ" وہ قریب قریب قدم رکھنے والا ہے۔
الشِّبْر: عطیہ۔ خیر۔
الشِّبْرَة: عطیہ۔
الشِّبْرَة: قد و قامت (طویل ہو یا قصیر)
الشَّبُّوْر: بگل۔ ج شَبَابِيْر وشَبُّوْرَات (کلمہ عبرانی ہے)
الشَّابُوْرَة: خلیج۔ کہر (جدید)
شَابُر. المِيْزَان: چور۔
فُلَانٌ (اَشْبَرُ) مِنْكَ: فلاں تم سے وسیع بالشت والا ہے۔
الاُشْبُوْ: ایک قسم کی مچھلی۔
المَشَابِر: نشیبی زمین سے گزرنے والے دریا جن میں ہر دو جانب کا پانی آتا ہے۔ واحد (مَشْبَر ومَشْبَرَة)
شَبْرَقَةٌ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ شَبْرَقَ اللَّحْمَ: پارچہ پارچہ کرنا۔ شَبْرَقَتِ الدَّابَّةُ فِي مَشْيِهَا......: جانور کا دور دور قدم رکھنا......البَازِي الصَّيْدَ: نوچنا اور پھاڑنا......الثَّوْبَ: بُرا بُننا۔
الشَّبَارِق والشُّبَارِق: ٹکڑے۔ کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ شَبَارِقُ وشُبَارِقُ وشَبَارِيْقُ وشَبْرَقٌ وشِبْرَاقٌ" ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا کپڑا۔
الشِّبْرِق: بلی کا بچہ۔ ج شَبَارِق.
الشِّبْرِقَة: کپڑے کا ٹکڑا۔
الشِّبْرَاق. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: سختی۔
ثَوْبٌ (مُشَبْرَق) بُرا بنا ہوا کپڑا۔
الشَّبْرُم: پستہ قد۔
الشُّبْرُمَة: بلی۔
الشَّبْزَق: آسیب زدہ۔
تَشَبَّصَ. الشَّجَرُ: آپس میں گتھا ہوا ہونا۔
الشَّبَص: درخت کے کانٹوں کا آپس میں گتھا ہوا ہونا۔ سختی۔
شُبَاط: ترکی مہینہ۔ مطابق فروری۔
الشَّبُّوْط والشُّبُّوْط والشَّبُوْط: ایک قسم کی مچھلی جس کا سر چھوٹا اور درمیانی حصہ چوڑا ہوتا ہے۔ ج شَبَابِيْط
شَبِعَ (س) شَبَعًا وشِبَعًا. وَمِنَ الطَّعَامِ: شکم سیر ہونا۔ تم کہتے ہو "شَبِعْتُ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ وَرَوِيْتُ" جبکہ تم کسی معاملہ سے ملول ہو جاؤ۔
شَبُعَ (ک) شَبَاعَةً. عَقْلُهُ: بہت عقل والا ہونا۔
شَبَّعَتْ. غَنَمُهُ: آسودگی کے قریب ہونا۔
اَشْبَعَهُ: کھلا کر شکم سیر کرنا......الشَّيْءَ: زیادہ کرنا......الثَّوْبَ مِنَ الصَّبْغِ: خوب گہرا رنگنا......الكَلَامَ: مکمل کہنا۔
تَشَبَّعَ: بتکلف شکم سیر ہونا۔ ظاہر کرنا۔ بہت کھانا۔
الشِّبْعُ والشِّبَعُ: کھانے کی وہ مقدار جو سیر کر دے۔
الشُّبَاعَة: آسودگی کے بعد بچا ہوا کھانا۔
الشُّبْعَة: ایک مرتبہ پیٹ بھرنے کی مقدار۔
الشَّبْعَانُ: شکم سیر۔ مؤنث شَبْعَى وشَبْعَانَةٌ ج شِبَاعٌ وشَبَاعَى کہا جاتا ہے "هِيَ شَبْعَى الذِّرَاعِ" وہ پُر گوشت بازو والی ہے۔ و"شَبْعَى الخَلْخَالِ اَوِ السِّوَارِ والدِّرْعِ" یعنی موٹی۔
الشَّبِعَة: شکم سیر عورت۔
الشَّبِيْع: بہت۔ کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ شَبِيْعُ الغَزْلِ" بہت سوت والا کپڑا۔ و"رَجُلٌ شَبِيْعُ العَقْلِ" بہت عقل والا مرد۔ و"حَبْلٌ شَبِيْعٌ" بہت لٹوں والی رسی۔ ج شُبُع.
شَبِقَ (س) شَبَقًا: بہت شہوت والا ہونا۔ صفت (شَبِقٌ) مؤنث شَبِقَة.
مِنَ اللَّحْمِ: گوشت کھانے سے بدہضمی ہونا۔
الشُّوْبَق: بیلن۔ ج شَوَابِق (کلمہ فارسی ہے) مشہور (شَوْبَک) بہ فتحہ شین اور کاف سے چوبک کا معرب ہے۔
شَبَكَ (ض) شَبْكًا. الاُمُوْرَ: ایک

دوسرے میں داخل ہونا۔ خلط ملط ہونا۔ پیچیدہ ہونا۔ شَبَکَهٗ عَنۡهُ: غافل کردینا
(شَبَکَ وشَبَّکَ) الشَّیۡءَ: ایک دوسرے میں ملانا۔ تم کہتے ہو "شَبَکۡتُ اَصَابِعِی بَعۡضَهَا فِی بَعۡضٍ و شَبَّکۡتُ بَیۡنَ اَصَابِعِی" میں نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔
اَشۡبَکَ۔ الۡقَوۡمُ: نزدیک نزدیک کنوئیں کھودنا۔ "اَشۡبَکَ الۡمَکَانُ" قریب کنوئیں والی ہونا۔
شَابَکَ۔ بَیۡنَ الۡاَصَابِعِ: انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا۔
تَشَابَکَتِ۔ الۡاُمُوۡرُ: باہم مختلط ہونا۔
اِشۡتَبَکَ وتَشَبَّکَ: مختلط ہونا۔ بعض کا بعض میں داخل ہونا......الۡکَلَامُ اوِ الۡاُمُوۡرُ: پیچیدہ ہونا۔
الشَّبَکَةُ: شکاری کا جال۔ ج شَبَک وشِبَاک وشَبَکَات۔ الشَّبَکَةُ: بہت کنوئیں والی زمین۔ قریب قریب والے کنوئیں۔
الشُّبۡکَةُ: قرابت۔
طَرِیۡقٌ (شَابِکٌ) مشتبہ وپیچیدہ راستہ۔ ج شوابک۔
الشَّبَّاکُ: جال بنانے والا۔
الشُّبَّاکُ: دریچی جس میں لکڑی یا لوہے کی چھڑیں لگی ہوئی ہوں۔ کھڑکی۔ ج شَبَابِیۡکُ الشُّبَّاکُ: شکاری کا جال۔ شکاری۔ گویا کہ یہ شابک کی جمع ہے۔ جیسے قاری کی جمع قراء۔
الشَّبَائِکُ: جھگڑے۔
الۡمُشَبَّکُ: ایک قسم کا کھانا۔
شَبَلَ (ن) شُبُوۡلاً۔ الۡغُلَامُ: لڑکے کا نازو نعمت میں بڑھنا اور جوان ہونا۔ صفت (شَابِلٌ)......فِی بَنِیۡ فُلَانٍ: پرورش پانا۔
اَشۡبَلَ: عَلَیۡهِ: مہربانی کرنا۔ مدد کرنا۔
اَشۡبَلَتِ الۡمَرۡاَةُ عَلٰی اَوۡلَادِهَا: شوہر کی وفات کے بعد بچوں کی دیکھ بھال کرنا اور نکاح نہ کرنا۔

الشِّبۡلُ: شیر کا بچہ جب کہ وہ شکار کرنے کے قابل ہوجائے۔ ج اَشۡبَال وشِبَال واَشۡبُل وشُبُوۡل۔ اَبُو الۡاَشۡبَالِ: شیر۔
لَبُوَۃٌ (مُشۡبِلٌ) بچوں والی شیرنی۔
مَکَانٌ (مَشۡبُوۡلٌ) بہت شیر کے بچوں والی جگہ۔
شَبَمَ (ن) شَبۡمًا وشَبَّمَ۔ الۡجَدۡیَ: بکری کے بچہ کے منہ میں تھوتھنی لگانا۔
شَبِمَ (س) شَبَمًا۔ الۡمَاءُ: پانی کا ٹھنڈا ہونا۔
الشَّبَمُ: سردی۔
الشَّبِمُ: صبح۔ شام یا بھوک کے ساتھ صبح شام۔ الشَّبِمُ: ہتھیار۔ زہر۔ موت۔
الشِّبَامُ والشَّبۡمُ: لکڑی جو بکری کے بچہ کے منہ میں لگادی جائے تا کہ دودھ نہ پئے۔
الشِّبَامُ: برقع کے دودھاگے جن کو عورتیں پیچھے باندھ لیتی ہیں۔
الۡمُشَبَّمُ: تھوتھنی لگا ہوا بکری کا بچہ۔ بھوکا۔
شَبَنَ (ن) شَبۡنًا۔ الۡغُلَامُ: لڑکے کا نازک اندام وپر گوشت ہونا۔ (......شُبُوۡنًا) الشَّیۡءُ: قریب ہونا۔
الشَّابِنُ۔ مِنَ الۡغِلۡمَانِ: نازک اندام پُر گوشت لڑکا۔
الشَّبِیۡنُ والاَشۡبِیۡنُ: دولہا کا خدمت گار۔ شَبِیۡنَةٌ واَشۡبِیۡنَةٌ: دلہن کی خدمت گار (کلمہ سریانیہ ہے)
الشَّبَانِیُّ والاَشۡبَانِیُّ والشُّبَانِیُّ: سرخ چہرے اور مونچھوں والا۔
شَبَّهَهٗ۔ اِیَّاہُ وشَبَّهَهٗ بِهٖ: تشبیہ دینا۔ تمثیل دینا۔ شَبَّهَ عَلَیۡهِ الۡاَمۡرَ: مشتبہ کرنا۔ شَبَّهَ الشَّیۡءُ: مشکل ہونا۔
شُبِّهَ۔ عَلَیۡهِ الۡاَمۡرُ: مشتبہ کیا جانا۔
اَشۡبَهَهٗ وشَابَهَهٗ: مانند ہونا۔ مشابہ ہونا۔ اَشۡبَهَ فُلَانٌ اُمَّهٗ: فلاں اپنی ماں کے مشابہ ہے یعنی عورت کی مانند عاجز وضعیف ہے۔
تَشَبَّهَ بِهٖ: مانند ہونا۔ عمل میں مشابہت کرنا۔
تَشَابَهَ۔ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔ الۡاَمۡرُ۔ مُتَشَابِهٌ: یعنی غیر محکم ہونا۔
اِشۡتَبَهَا: ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔ اِشۡتَبَهَ فِی الۡاَمۡرِ: صحیح ہونے میں شک کرنا......الۡاَمۡرُ عَلَیۡهِ: پوشیدہ اور مشتبہ ہونا۔
الشِّبۡهُ والشَّبَهُ: مثل مانند۔ ج اَشۡبَاہ ومَشَابِه: جیسے (حسن ومحاسن) الشَّبَهُ: مشابہت ایک خاردار نباتات جس کے پھول سرخ ہوتے ہیں۔ (الشِّبۡهُ والشَّبَهُ والشَّبَهَانِ والشُّبۡهَانِ) پیتل۔
الشُّبۡهَةُ: مثل۔ التباس۔ شک۔ جس میں حق وباطل یا حلال وحرام کا التباس ہو۔ ج شُبَه وشُبُهَات۔
الشَّبِیۡهُ: مثیل۔ ایک جیسے۔ ج شِبَاہ۔
الۡمُشَبَّهُ والۡمُشۡتَبَهُ۔ مِنَ الۡاُمُوۡرِ: مشکل جس میں التباس واقع ہو۔ کہا جاتا ہے "اِیَّاکَ والۡمُشَبَّهَاتِ" اپنے آپ کو اُمور مشکلہ سے بچاؤ۔
الۡمُشَبِّهَةُ: اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ جو کہ اللہ تعالیٰ کو صفات واسماء میں مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔
شَبَا یَشۡبُوۡ شُبُوًّا۔ الشَّیۡءُ: بلند ہونا ......الۡفَرَسُ: گھوڑے کا دوٹانگوں پر کھڑا ہونا۔
......الۡوَجۡهُ: چہرے کا متغیر ہونے کے بعد چمکنا......النَّارَ: آگ جلانا۔ روشن کرنا۔
اَشۡبٰی اِشۡبَاءً۔ الرَّجُلَ: دینا......عَلَیۡهِ: مہربان ہونا......ہ: تعظیم و اکرام کرنا۔ مصیبت میں ڈالنا......الشَّجَرُ: لمبا اور پیچیدہ ہونا......الشَّیۡءُ: ہٹانا......الرَّجُلُ: ذہین بچوں والا ہونا۔ صفت (مُشۡبٰی ومُشۡبٍ)
الۡاَوۡلَادُ اَبَاهُمۡ: اولاد کا اپنے باپ کے مشابہ ہونا۔
الشَّبَاةُ: نوزائیدہ بچھو یا زرد بچھو۔ دوٹانگوں پر کھڑا ہونے والا گھوڑا......مِنَ السَّیۡفِ: دھار۔ بچھو کا ڈنک۔ ہر چیز کی حد۔ ج شَبًا

وشَبَوَات: بے وقوف مرد۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا رَجُلٌ شَبَاةٌ" یہ بے وقوف مرد ہے۔

شَبْـوَةُ: بچھو کے لئے علم اور ہے اور علمیۃ تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے اور کبھی اس پر الف لام بھی آتا ہے۔

الشَبْوُ: دکھ۔ تکلیف۔

شَتَّ (ض) شَتًّا وشَتَاتًا وشَتِيتًا: متفرق ہونا (...... وشَتَّتَ واَشَتَّ) الاَشْيَاءَ: متفرق کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَشَتَّ بِيْ قَوْمِيْ" میری قوم نے میرے کاموں کو پراگندہ کردیا۔

تَشَتَّتَ وانْشَتَّ واسْتَشَتَّ. الشَمْلُ: متفرق ہونا۔

الشَتُّ: مص۔ پراگندگی۔

اَمْرٌ (شَتٌّ وشَتَاتٌ) پراگندہ ومتفرق۔ کام (مصدر سے وصف لایا گیا ہے) ج اَشْتَات کہا جاتا ہے "جَاءُوْا شَتَاتًا و جَاءُوْا اَشْتَاتَ شَتَات" وہ لوگ متفرق در متفرق ہو کر آئے۔ نصب حالیت کی وجہ سے ہے۔

شَتَّانَ: مبنی علی الفتح اور کبھی نون مکسور ہوتا ہے۔ اسم فعل ہے بَعُدَ: کے معنی میں۔ کہا جاتا ہے "شَتَّانَ بَيْنَهُمَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا زَيْدٌ وَاَخُوْهُ" یعنی ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔

الشَتِيْت: مص۔ پراگندہ۔ متفرق۔ ج شَتّى (جیسے مریض ومرضی) ثَغْرٌ شَتِيْتٌ: چھدرے دانت۔

اُنَاسٌ (شَتّى وشُتُوتٌ) مختلف قبائل کے لوگ۔ اَشْيَاءُ شَتّى: مختلف چیزیں اور کہا جاتا ہے "وَقَعُوْا فِيْ اَمْرٍ شَتّى" وہ لوگ متفرق اُمور میں پڑ گئے۔

شَتَرَ (ن ض) شَتْرًا. الشَيْئَ: کاٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا...... الرَجُلَ: زخمی کرنا...... العَيْنَ: پلک الٹنا۔

شَتِرَ (س) شَتَرًا: کٹنا۔ نیچے کے پھٹے ہوئے ہونٹ والا ہونا...... بِہٖ: گالی دینا۔ (...... وشُتِرَ) اُلٹی ہوئی پلک والا ہونا یا نیچے کے ڈھیلے پلک والا ہونا۔

شَتَّرَ. عَيْنَه: پلک الٹنا۔ گالی دینا۔ عیب لگانا۔ قبیح باتیں سنانا۔

اِنْشَتَرَتْ. عَيْنُه: اُلٹی ہوئی پلک والی ہونا۔

اَلشَتَرُ: مص۔ کٹنا۔ پلک الٹنا۔ عیب ونقص۔

الشُتْرَةُ: دو انگلیوں کے درمیان کا فاصلہ۔

الشَتِيْرُ: بہت عیب وبرائی والا۔ بد خلق۔

الاَشْتَرُ: الٹی ہوئی پلک والا۔ پھٹی ہوئی پلک والا۔ نیچے کی ڈھیلی پلک والا۔ نیچے کے پھٹے ہوئے ہونٹ والا۔ مؤنث شَتْرَاءُ. ج شُتْر.

الشَوْتَرَة: بڑے سرین کی عورت۔

شَتِعَ (س) شَتَعًا: بیماری یا بھوک کی وجہ سے گھبرا اٹھنا۔

شَتَغَهٗ (ض) شَتْغًا: روندنا۔ ذلیل کرنا۔

اَشْتَغَه: تلف کرنا۔ ہلاک کرنا۔

المَشَاتِغ: ہلاکتیں۔

شَتَلَ يَشْتُلُ شَتْلاً وَشَتَّلَ اَشْتَلَ: (سریانی لفظ) پودے کو ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ لگانا۔ الشتلة "اشتل" کا واحد۔ وہ پودا جس کو ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ لگایا جائے۔ اس کو ہماری زبان میں "پنیری لگانا" بولتے ہیں۔

اَلْمَشْتَل: بیج لگانے کی جگہ تاکہ اگنے کے بعد اسکو دوسری جگہ لگایا جا سکے۔ (گرین ہاؤس)

اَلْمَشْتُوْلُ: وہ شخص جس کا لباس غیر منظم ہو۔

شَتَمَهٗ (ن ض) شَتْمًا ومَشْتَمَةً ومَشْتِمَةً ومَشْتُمَةً وتَشْتَامًا: گالی دینا (شَتْمًا) گالی دینے میں غالب ہونا۔ کہا جاتا ہے "شَاتَمَهٗ فَشَتَمَهٗ" اس نے اس سے گالی دینے میں مقابلہ کیا اور غالب رہا۔

شَتُمَ (ک) شَتَامَةً: بدصورت وکریہ المنظر ہونا۔ صفت (شَتِيْمٌ) الشَتِيْم: غضبناک شیر۔

شَتَّمَهٗ: بہت گالی دینا۔

شَاتَمَهٗ: باہم گالی گلوچ کرنا۔

تَشَاتَمَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو گالی دینا۔

تَشَتَّمَ: گالی سننے کے درپے ہونا۔

الشَتَامَة: مص۔ بدصورتی کے ساتھ بدن کی درشتی۔

الشَتِيْمَة: گالی۔ ج شَتَائِم.

الشَتَّام والشَتَّامَةُ: برے چہرہ والا۔ بد خلق۔

الشَتَّام والشَتَّامَة: بہت گالی دینے والا۔

الشَتَّامَة: شیر غضبناک۔

شَتَنَ (ن) شَتْنًا. الثَوْبَ: کپڑے کو بننا صفت (شَاتِن)

الشَتَن: مص۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ شَتَنُ الكَفّ" سخت ہتھیلی والا مرد۔

الشَتُوْن: بننے والا۔

شَتَا يَشْتُوْ شَتْوًا وشَتّى تَشْتِيَةً وتَشَتّى تَشَتِّيًا. بِالبَلَدِ: کسی شہر میں جاڑے میں قیام کرنا۔ شَتَا وتَشَتّى المَكَانَ: بزمانہ سرما قیام کرنا۔ شَتَاهُ: زمانہ سرما کے لئے کافی ہونا۔

شَتَا يَشْتُوْا شَتْوًا وشُتِيَ واَشْتَى القَوْمُ: موسم سرما میں داخل ہونا۔ موسم سرما میں قحط سالی کی تکلیف اٹھانا اور کہا جاتا ہے "هٰذَا شَيْئٌ يُشْتِيْنِيْ" یہ زمانہ سرما میں میرے لئے کافی ہوگی۔ شَتَا الشِتَاءُ: سردی پڑنا۔

شَاتَى مُشَاتَاةً وشِتَاءً. الرَجُلَ: جاڑے بھر کے لئے معاملہ کرنا۔

الشِتَاء: مص۔ موسم سرما۔ ج اَشْتِيَة وشُتِيّ اور نسبت کے لئے (شَتْوِيٌّ وشَتَوِيٌّ)

الشَتْوِيّ) جاڑے کی بارش فَاكِهَة الشِتَاءِ: آگ۔

الشِتَاء والشِتَا: قحط۔

الشَتَاةُ والشَتْوَةُ: جاڑا۔ صاحب الشَتْوَة: وہ شخص جس کے پاس جاڑے میں پناہ لیں۔

الشَتِيّ: جاڑے کی بارش۔

المَشْتى والمَشْتَاة: جاڑے کا زمانہ یا جاڑے کی جگہ۔ موسم سرما گزارنے کی جگہ۔ ج المَشَاتِي.

کہا جاتا ہے هٰذِهٖ مَشَاتِينَا ومَصَايِفُنَا ومَرَابِعُنَا" یہ ہمارے سرمائی وگرمائی وربیعی منازل ہیں۔

اَلشَتّ: چھوٹے سیب کی طرح خوشبودار

کڑوے مزے کے پھل کا ایک درخت جس
میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس کے پتوں کو
چمڑے کی دباغت میں استعمال کرتے ہیں۔
جنگلی اخروٹ۔ شہد کی مکھیاں۔ پہاڑ کی چوٹی
جو ٹوٹنے کے بعد کنگرہ کی مانند رہ جائے۔ ج
شِثَاثٌ واحد (الشَثَّةُ)
الشَثُّ: ہر چیز کی بہت تعداد۔
شَثِرَتْ (س) شَثَرًا. عَيْنُهُ: آنکھ موٹی
ہونا۔
الشِثْرُ: پہاڑ کا کنارہ۔ ج شُثُورٌ. قَنَاةٌ
(شَثِرَةٌ) نیزہ کہ جس کے ٹکڑے ٹوٹنے کے
وقت اڑیں۔
شَثِلَتْ (س) شَثَلاً وشَثُلَتْ (ک)
شُثُولَةً. اَصَابِعُهُ: موٹی ہونا۔
شَثِلَ. الاَصَابِعِ: سخت اور موٹی انگلیوں والا
۔
قَدَمٌ (شَثْلَةٌ) موٹا اور سخت قدم۔
شَثِنَ: بمعنی شثل۔
شَجَّ (ن ض) شَجًّا. الرَاسَ: زخمی کرنا۔
توڑنا۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ يَشُجُّ مَرَّةً
وَيَاسُو مَرَّةً" فلاں کبھی غلطی کرتا ہے کبھی
درست کرتا ہے۔ شَجَّ المَفَازَةَ: بیابان طے
کرنا۔
......المَرْكَبُ البَحْرَ: جہاز کا سمندر کو
پھاڑنا۔
......الشَرَابَ بِالمَاءِ: ملونی کرنا۔ کہا جاتا
ہے "شَجَّ الارضَ بِرَاحِلَتِهِ" یعنی بہت تیز
چلایا۔
شَجَّ (س) شَجَجًا: سر میں زخم یا نشان زخم
والا ہونا۔ صفت (اَشَجُّ وشَجِيجٌ) ج
شَجِّی و (مَشْجُوجٌ ومُشَجَّجٌ) الشَجِيجُ
والمشجُجُ: میخ۔ کھونٹی۔
شَجَّجَهُ: سر کو بہت زخمی کرنا۔ شَجَّجَ عَلَى
الاَمْرِ: پختہ ارادہ کرنا۔
شَاجَّ مُشَاجَّةً وشِجَاجًا وتَشَاجَّ. القَوْمُ:
ایک دوسرے کے سر کو زخمی کرنا۔
الشَجَاجُ: فضائے آسمانی۔

الشَجَّةُ: سر کا زخم۔ ج شِجَاجٌ.
الشَجِجُ: مص۔ پیشانی میں زخم کا نشان۔
الشَجَّاجُ: سر کو بہت زخمی کرنے والا۔
شَجَبَهُ (ن) شَجْبًا: ہلاک کرنا۔ غمگین
کرنا۔ کھینچ کر مشغول کرنا۔ کہا جاتا ہے
"اِنَّکَ لَتَشْجُبُنِيْ عَنْ حَاجَتِيْ" تو مجھ کو
میری حاجت میں مشغول رکھتا ہے۔
"شَجَبَ القِنِّينَةَ بِشِجَابٍ" اس نے شیشی
میں ڈاٹ لگائی۔
شَجَبَ (ن) شَجْبًا وشُجُوبًا
وشَجِبَ (س) شَجَبًا: ہلاک ہونا۔ مرنا۔
غمگین ہونا۔ صفت (شَجِبٌ وشَاجِبٌ)......
الشَیْئُ: جانا۔
شَجَبَ (ن) شَجِيبًا. الغُرَابُ: کوے کا
جدائی کے لئے آواز کرنا۔
اَشْجَبَهُ: غمگین کرنا۔
تَشَاجَبَ. الشَیْئُ: خلط ملط ہونا۔ بعض کا
بعض میں داخل ہونا۔
تَشَجَّبَ: غمگین ہونا۔
الشَجْبُ: مص۔ حاجت۔ غم۔ ستون خانہ۔
مشک کہ جس کا نصف کاٹ کر ڈول بنالیں۔
ج شُجُوبٌ واَشْجَابٌ.
الشَجَبُ: مص۔ رنج و تکلیف جو مرض یا
قتال کی وجہ سے لاحق ہو۔ ج شُجُوبٌ.
الشَاجِبُ: بہت بک بک کرنے والا۔
مِنَ الغِرْبَانِ: بہت کائیں کائیں کرنے والا
کوا۔
الشِجَابُ: شیشی وغیرہ کی ڈاٹ۔ ج
شُجُبٌ (......والشُجُبُ والمِشْجَبُ):
لکڑی کا اسٹینڈ جس پر کپڑے رکھے اور
پھیلائے جاتے ہیں۔
الشَجْبَاءُ: مشک۔
الشَجْذَةُ: نرم بارش۔
المِشْجَاذُ: گوپھن۔
شَجَرَ (ن) شَجْرًا. الشَیْئُ: باندھنا۔
فُلاَنًا: علیحدہ کرنا۔ منع کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا
شَجَرَکَ عَنْ کَذَا" تم کو فلاں سے کس چیز

نے روکا......الرَجُلَ بالرمح: نیزہ مارنا
......فَمَهُ: لکڑی سے کھولنا......الدَابَّةَ: جانور
کو ٹھہرانے کے لئے لگام سے مارنا یہاں تک
کہ منہ کھول دے......الشَجَرَةَ: درخت
کے بعض حصے کو پکڑنا......البَيْتَ: ستون
لگانا۔
......النَبَاتُ: جھکی ہوئی ٹہنیوں کو اٹھانا۔
شَجَرَ (ن) شَجْرًا وشُجُورًا. بَيْنَهُمْ اَمْرٌ:
مختلف فیہ ہونا اور کہا جاتا ہے "شَجَرَ
مَابَيْنَهُمْ" باہم جھگڑنا۔
شَجِرَ (س) شَجَرًا. الرَجُلُ: بہت جمعیت
والا ہونا۔
شَجَّرَ. النَبَاتُ: درخت ہو جانا......النَخْلَ:
ٹوٹنے کے خوف سے خوشہ کو ٹہنی پر رکھنا۔
شَاجَرَهُ مُشَاجَرَةً: جھگڑا کرنا......المَاشِيَةُ:
گھاس وغیرہ ختم ہو جانے سے درخت کے
پتوں پر گزارہ کرنا......المَاشِيَةَ: جانوروں کو
درخت چرانا۔
اَشْجَرَ. المَكَانُ: درخت اُگانا۔
تَشَاجَرَ. القَوْمُ: باہم مخالفت کرنا۔ باہم
جھگڑا کرنا۔ تَشَاجَرُوا بالرِمَاحِ: باہم نیزہ
بازی کرنا......الشَیْئُ: بعض کا بعض میں
داخل ہونا۔
اِنْشَجَرَ: جلدی سے چھٹکارا پانا......نَوْمُهُ:
نیند کا دور ہونا۔
اِشْتَجَرَ. القَوْمُ: باہم جھگڑنا......الرَجُلُ:
آگے بڑھنا۔ جلدی سے چھٹکارا پانا۔ تھوڑی
کے نیچے ہاتھ کا سہارا دینا اور اسی سے ہے
"بَاتَ مُرْتَفِقًا مُشْتَجِرًا".
......نَوْمُهُ: نیند کا دور ہونا۔
الشَجَرُ: درخت۔ ج اَشْجَارٌ وشَجْرَاءُ.
واحد (شَجَرَةٌ) شَجَرَاتٌ. شَجَرَةُ
النَسَبِ: جس میں مورث اعلیٰ سے لے کر
اولاد در اولاد تک کا بیان ہو۔ الشَجَرَةُ
المَلْعُونَةُ: تھوہر کا درخت۔ شَجَرَةُ
الحَيَاتِ اَوْ شَجَرَةُ مَعْرِفَةِ الخَيرِ مِنَ
الشَرِّ: وہ درخت جس کا پھل کھانے سے

حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا۔

نَبَاتٌ خَشَبِيٌّ: دراز قد پودے (درخت) قدرتی جنگلات میں یا خود بوئے گئے ان میں سے ایک قسم۔ ہمیشہ سرسبز یا موسم کی وجہ سے ان کے پتے گر جاتے ہیں۔ زیادہ تر لکڑی کے لئے لگائے جاتے ہیں اور کچھ خوبصورتی کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

شَجَرُ الْمَطَّاط: ربڑ کا درخت جو کہ لمبا ہوتا ہے خاص کر جنوب مشرق ایشیاء میں۔

شَجَرَةُ الْخُبْز: وہ درخت جس کے بڑے بڑے پھل ہوتے ہیں ان کو کوٹ کر پیس کر روٹی پکائی جاتی ہے۔

شَجَرُ الزَّنْبَق: وہ درخت جس کے پھل خزامی پودے کی طرح خوبصورت اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کے چھلکے صحت افزاء ہوتے ہیں۔

الشَّجَر: درخت۔ شجر میں ایک لغت ہے۔

الشَّجْـر: مص۔ مختلف فیہ امر۔ ٹھوڑی یا دونوں جبڑوں کے درمیان کا حصہ۔ منہ کا وہ حصہ جو بند کرتے وقت ظاہر ہو۔ ج أَشْجَارٌ وشُجُورٌ وشِجَارٌ. الحُرُوف الشَّجْرِيَةُ: ش ض ج اور بقول بعض۔ ش ج ق ک ی۔

اَلشَّجْرُ: منہ کھلنے کی جگہ۔

اَلْحُرُوْفُ الشَّجْرِيَةُ: جو کہ منہ کھلنے کی جگہ سے ادا ہوں وہ شین۔ ضاد اور جیم ہیں۔

الشَّجْرَة: اسم مرة۔ چاہ زنخداں۔

مَكَانٌ (شَجِرٌ وشَجِيرٌ وأَشْجَر ومُشْجِر) درختوں والی یا بہت درختوں والی جگہ۔ مؤنث شَجِرَةٌ وشَجِيرَةٌ وشَجْرَاءُ ومُشْجِرَةٌ.

الشَّجْـرَاءُ: گنجان درخت۔ گنجان درختوں والی زمین اور اس کے مقابلہ میں مرداء ہے۔ یعنی وہ زمین جس میں درخت نہ ہوں اور اسی سے ہے "قَطَعْتُ كُلَّ شَجْرَاءَ ومَـرْدَاء" میں نے ہر قسم کی گنجان درختوں والی اور چٹیل زمین طے کی۔

الشِّجَـار والشِّجَار: ہودہ کی لکڑی۔ کھلے ہوئے سر کی چھوٹی پالکی۔ الشِّجَـار: دروازے کے پیچھے لگانے کی لکڑی۔ تھوتھنی یعنی لکڑی جو بکری کے بچے کے منہ میں لگائی جائے تا کہ دودھ نہ پئے۔ کنوئیں پر کی لکڑی۔ اونٹ کا داغ۔ ج شُجُر.

الشَّـجِيْـر: تلوار۔ اجنبی اونٹ یا آدمی۔ برا ساتھی۔

الشَّجَّار: درختوں کا ماہر۔ ج شَجَّارُوْن.

الشَّـوَاجِـر: مشغول رکھنے والی چیزیں۔ مَوَانِع.

رِمَـاحٌ شَـوَاجِـر: ایسے نیزے جن کے گھاؤ مختلف جگہ ہوں۔

المَشْجَر والمِشْجَر: ہودہ کی لکڑی' کھلے ہوئے سر کی چھوٹی پالکی۔ المَشْجَر درخت کی جگہ۔ المِشْجَر: لکڑی کا اسٹینڈ جس پر کپڑے رکھے یا پھیلائے جاتے ہیں۔ ج مَشَاجِر.

مَكَانٌ (مُشْجِرٌ): بہت درختوں والی جگہ۔

ثَوْبٌ (مُشَجَّرٌ) درخت کی طرح نقش ونگار سے مزین کپڑا۔ اہل چین کی تحریر کو بھی مُشَـجَّـرٌ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ بھی درخت کی طرح ہوتی ہے۔

شَجُعَ (ک) شَجَاعَةً: دلیر و بہادر ہونا۔

شَجَعَهُ (ن) شَجْعًا: دلیری و بہادری میں غالب ہونا۔

شَجِعَ (س) شَجَعًا: لمبا ہونا۔ صفت (أَشْجَع): مؤنث شَجْعَاء.

شَجَّعَهُ: قوی دل بنانا..... عَلَى الأَمْرِ: جرأت دلانا۔

شَاجَعَهُ: دلیری میں مقابلہ کرنا۔

تَشَجَّعَ: بہادر بننا۔ بتکلف دلیری ظاہر کرنا۔

الشُّجَاع والشَّجَاع والشِّجَاع: دلیر۔ بہادر۔ جری۔ ج شُجْعَان وشِجْعَان وشِجَاع وشُجَعَا وشُجْعَة وشَجَعَة وشِجْعَة وشَجْعَة.

الشُّجَاع والشِّجَاع: ایک قسم کا سانپ۔ ج شُجْعَان وشِجْعَان وأَشْجِعَة.

رَجُلٌ (شَجْعَةٌ و شُجَعَةٌ): عاجز بزدل مرد۔ بےڈول لمبا۔

الأَشْـجَـع: اسم تفضیل۔ بہادر۔ مؤنث شَجْعَاء. ج شُجْع: شیر لمبا۔ آگے بڑھنے والا اونٹ۔ ایک قسم کا سانپ۔ زمانہ۔

الأَشْجَع والإِشْجَع: انگلی کی جڑ جو ظاہر کف کے پٹھے سے ملی ہوتی ہے یا ہتھیلی کی پشت کی رگ۔ ج أَشَاجِع.

الشَّجِع: بہادر۔ دیوانہ اونٹ۔ ج جَمَلٌ شَـجِعُ القَـوَائِم: جلدی قدم اٹھاتے والا اونٹ۔

الشَّـجِيْـع: دلیر۔ بہادر۔ ج شُجْعَان شِجَـاعٌ وشُـجَـعَـاءُ وأَشْجِعَةٌ مؤنث شَجِيْعَةٌ. ج شَجَائِع وشِجَاعٌ وشُجُعٌ.

الشُّجُعُ: درخت کی جڑیں۔

الشَّـجَـاعَةُ: دلیری۔ بہادری۔ خوف کے وقت دل کی مضبوطی۔

المُشَجَّعُ: انتہائی پاگل۔

الشَّجْعَمُ: شیر۔ لمبا قد۔ جسم انسان یا انسان کی گردن۔

الشَّجَم: ہلاکت۔

الشُّجُم: لمبی اور بڑی مصیبتیں۔

شَـجَنَ (س) وشَـجُـنَ (ک) شَـجَـنًا وشُجُوْنًا: غمگین ہونا۔ صفت (شَاجِنٌ)

شَجَنَهُ (ن) شَـجْـنًا وشُجُوْنًا وشَجَّنَهُ: غمگین کرنا۔

شَجَنَتْ (ن) شُجُوْنًا. الحَمَامَةُ: کبوتر کا غم کے ساتھ نوحہ کرنا۔

أَشْجَنَهُ: غمگین کرنا۔ أَشْجَنَ الكَرْمُ: انگور کے درخت کا پیچیدہ اور الجھی ہوئی شاخوں والا ہونا۔

تَشَجَّنَ: حرکت کرنا۔ غمگین ہونا..... الأَمْرَ: یاد کرنا..... الشَّجَرُ: درخت کا گنجان ہونا۔

الشَّـجَنُ: مص الشَّـجْـنُ ج شُـجُـوْنٌ و(الشَّـاجِنَةُ. ج شَوَاجِنٌ): وادی کا راستہ یا وادی کے بالائی حصہ کا راستہ۔

الشَّجَنُ: مص۔ غم۔ اندوہ۔ خواہشِ نفس۔ ج شُجُونٌ اَشْجَانٌ۔ (الشَّجن والشِّجْنَۃ والشَّجْنَۃ والشُّجْنَۃ): الجھی ہوئی پیچیدہ ٹہنی۔ ہر چیز کی شاخ۔ کہتے ہیں "الحَدِیْثُ ذُوشُجُوْنٍ" یعنی بات میں بات نکلتی ہے۔

الشِّجْنَۃ: پہاڑ کا شگاف۔ شِجْنَۃ وشُجْنَۃ کی جمع شِجَنٌ وشَجَنٌ وشِجَنَاتٌ وشُجُنَاتٌ وشُجْنَاتٌ۔

شَجَا (ن) شَجْوًا واَشْجٰی اِشْجَاءً۔ الرَّجُلَ: غمگین کرنا۔ خوش کرنا (ضد) برانگیختہ کرنا۔ اَشْجَی الغَرِیْمَ اوالسَّائِلَ: قرض خواہ یا سائل کو اس کی خواہش کے مطابق دینا۔

شَجِی (س) شَجًا: غمگین ہونا...... بالشَّجَا: حلق میں ہڈی پھنس جانے سے گھٹنا اور اسی سے ہے "عَلَیْکَ بِالْکَظْمِ وَاِنْ شَجِیْتَ بِالْعَظْمِ" اگر تمہارے حلق میں ہڈی پھنس جائے تو اپنے اوپر بربادی کو لازم جانو۔

شَجِیَ الغَرِیْمُ عَنْہُ: جانا۔

تَشَاجٰی: حزن وملال ظاہر کرنا۔

الشَّجَا: مص۔ ہڈی وغیرہ جو حلق میں پھنس جائے۔ غم واندوہ۔

الشَّجْوُ: مص۔ غم۔ اندوہ۔ حاجت۔ کہا جاتا ہے "لَہٗ عِنْدِی شَجْوٌ" اس کی مجھ سے ایک حاجت ہے۔ گریہ وزاری کا ایک دور۔ کہا جاتا ہے "بَکٰی فُلَانٌ شَجْوَہٗ" و"بَکَتِ الحَمَامَۃُ شَجْوَھَا"۔

الشَّجِی الشَّجِیُّ: غمگین۔ فکرمند۔ مؤنث شَجِیَۃٌ وشَجِیَّۃٌ اور نسبت کے لئے (الشَّجَوِیُّ) مَفَازَۃٌ (شَجْوَاء): دشوار گزار بیاباں۔

الشَّجَوْجٰی والشَّجَوْجَاۃ: لگاتار ہوا۔

الشَّجَوْجٰی: بہت لمبا یا لمبا موٹی ہڈیوں والا۔ موٹا فربہ گھوڑا۔

المَشْجُوْرُ: اندوہناک۔

شَحَّ (ن ض س) شَحًّا وشِحًّا وشُحًّا۔ بالشَّیْءِ وعَلَی الشَّیْءِ: بخل کرنا۔ حرص کرنا۔

شَاحَّ۔ بالشَّیْءِ عَلٰی فُلَانٍ: کسی سے کسی چیز کا بخل کرنا...... ہ: کسی سے جھگڑا کرنا۔ اسی سے ہے "لَا مُشَاحَّۃَ فِی الاَمْرِ" یعنی معاملہ بالکل صاف ہے اس میں کوئی مناقشہ اور جھگڑا نہیں۔

شَاحَّ۔ القَوْمُ عَلَی الاَمْرِ وفِیْہِ: کسی چیز میں باہم بخل کرنا۔ تَشَاحُّوْا عَلَی الشَّیْءِ: اپنے لئے اختیار کرنے کا ارادہ کرنا۔ تَشَاحَّ الخَصْمَانِ فِی الجَدَلِ: ہر ایک کا غالب ہونے کا ارادہ کرنا۔

الشُّحُّ: مص۔

الشَّحِیْحُ: بخیل۔ حریص۔ ج شِحَاحٌ واَشِحَّۃٌ واَشِحَّاءُ مؤنث شَحِیْحَۃٌ۔ ج شَحَائِحُ۔ اِبِلٌ شَحَائِحُ: کم دودھ والی اونٹنیاں۔

الشَّحَاحُ: بخیل۔ حریص۔ الشَّحَاحُ مِنَ الاَرْضِ: وہ زمین جو بغیر زیادہ بارش کے پانی نہ بہائے۔ زَنْدٌ شَحَاحٌ: چقماق جو آگ نہ دے "مَاءٌ شَحَاحٌ" تھوڑا پانی جو زمین کو نہ ڈھکے۔

شَحَبَ (ف ن) وشَحُبَ (ک) وشَحِبَ شُحُوْبَۃً وشُحُوْبًا۔ لَوْنُہٗ: بھوک یا مرض وغیرہ کی وجہ سے چہرے کا رنگ بدلنا۔

الشَّاحِبُ: فا۔ لاغر یا رنگ بدلا ہوا اور کہا جاتا ہے "شَاحِبُ اللَّوْنِ" جیسے کہا جاتا ہے "شَاحِبُ الجِسْمِ"۔

شَحَتَ (ف) شَحْتًا۔ المُدْیَۃَ: چھری تیز کرنا۔

شَحَجَ (ف ض) شَحِیْجًا وشُحَاجًا وتَشْحَاجًا وتَشَحَّجَ۔ البَغْلُ اوالغُرَابُ: خچر کا ہنہنانا۔ کوے کا کائیں کائیں کرنا۔

الشَّحَّاجُ والمِشْحَجُ والشَّاحِجُ: گورخر بَنَاتُ شَحَّاجٍ وبَنَاتُ شَاحِجٍ: خچریں۔

شُحَاجُ۔ البَغْلِ اوالغُرَابِ و(شَحِیْجُھُمَا) خچر یا کووں کی آواز۔

الشَّوَاحِجُ: کوے۔

شَحَذَ (ف) شَحْذًا۔ السِّکِّیْنَ ونَحْوَہٗ: چھری تیز کرنا۔ صفت مفعولی (شَحُوْذٌ وشَحِیْذٌ)...... ہ بِبَصَرِہٖ: گھورنا...... ہ بِعَیْنِہٖ: نظر بدلگانا۔

...... الجُوْعُ مِعْدَتَہٗ: سخت بھوک لگنا۔ فِی السُّؤَالِ: مانگنے میں بہت اصرار کرنا۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ یَشْحَذُ النَّاسَ" وہ لوگوں سے اصرار سے مانگتا ہے...... عَلَیْہِ: غضبناک ہونا۔ الدَّابَّۃَ: جانور کو تیز ہانکنا...... (وتَشَحَّذَہٗ) ہٹانا۔ دھتکارنا وتَشَحَّذَ الرَّجُلُ: سوال کرنے میں اصرار کرنا۔

اَشْحَذَ۔ السِّکِّیْنَ: چھری تیز کرنا۔

شَاحَذَہٗ: تلوار وغیرہ تیز کرنے میں مشابہت کرنا۔

الشَّحَّاذُ: گداگر۔ سائل۔ ج شَحَّاذَۃٌ (الشِّحَاذَۃُ): گداگری کا پیشہ۔

الشَّحْذَانُ والشَّحَذَانُ: بھوکا۔ ہانکنے والا۔ ہلکا چلنے والا۔

رَجُلٌ (شُحْذُوْذٌ) تیز اور غصہ کے وقت طیش میں آنے والا۔

المِشْحَذُ: چھری وغیرہ تیز کرنے کا سامان، تیز ہانکنے والا۔

المِشْحَاذُ: ٹیلہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ ج مَشَاحِیْذُ۔

المَشْحَذَۃُ: وہ چیز جو باعث تیزی ہو۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا الکَلَامُ مَشْحَذَۃٌ لِلْفَھْمِ" یہ کلام سمجھ کے لئے باعث تیزی ہے۔

شَحَرَ (ف) شَحْرًا: منہ کھولنا۔

الشَّحْرُ: مص۔ پانی بہنے کی جگہ۔ بطن وادی (...... والشِّحْرُ): کنارہ۔ ساحل۔

شَحْرُ عُمَّانَ وشِحْرُ عُمَّانَ: عمان اور عدن کے درمیان کا ساحل۔

الشِّحْرَۃُ: تنگ ساحل۔

الشَّحْرُوْرُ: کالے رنگ کا چڑیا سے ایک بڑا خوش آواز پرندہ۔ ج شَحَارِیْرُ ...... اور اس کو (شُحْرُوْرٌ) بھی کہا جاتا ہے۔

شَحِزَ (س) شَحَزًا: گھبرانا۔ ڈرنا۔

شَحَزَ (ف) شَحْزًا: جماع کرنا۔

شَحْشَحَ. البَعِيْرُ: اونٹ کا آواز کو پھرانا ......الطَّائِرُ: پرندہ کا جلدی سے اُڑنا...... چوکنا رہنا......الصُّرَدُ: آواز کرنا۔

الشَّحْشَحُ والشَّحْشَاحُ: بے برکت۔ بخیل۔ بدخلق۔ ہمیشگی کرنے والا۔

الشَّحْشَحُ: وسیع بیابان۔ بہادر مرد۔ غیرت دار۔ خوش بیان لیکچرار۔

الشَّحْشَحَانُ: بخیل۔ غیرت دار۔ لمبا۔

المُشَحْشِحُ والمُشَحْشَحُ: بے برکت۔

اَشْحَصَهُ: تھکانا......مِنَ المَكَانِ و(شَحَصَهُ) عَنْهُ: دور کرنا۔ ہٹانا۔ جلاوطن کرنا۔

الشُّحُوْصُ: تھکن کی وجہ سے دبلی اونٹنی۔

شَحَطَ (ف) شَحْطًا وشَحَطًا وشُحُوْطًا ومَشْحَطًا. الإِنَاءَ: برتن بھرنا......اللَّبَنَ: دودھ میں زیادہ پانی ملانا......العَقْرَبُ الرَّجُلَ: بچھو کا ڈسنا......الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا......فُلانًا: سبقت لے جانا (......وشَحِطَ (س) شَحَطًا) المَكَانُ: دور ہونا۔ شَحَطَ وشَحِطَ الجَمَلَ: اونٹ کو ذبح کرنا۔

شُحِطَ. بِالدَّمِ: خون سے لتھڑنا۔

شَحَّطَهُ: خون میں لتھیڑنا۔

اَشْحَطَهُ: دور کرنا۔

تَشَحَّطَ. بِالدَّمِ: خون سے لتھڑنا۔

الشَّحْطُ: مص۔ خون میں لت پت ہونا۔ پرندہ کی بیٹ (...... والمِشْحَطُ)......: انگور کی ٹہنیوں کو اٹھانے کا قلم۔ عوام اس کو (مَسْمُوْك) کہتے ہیں۔

اَلشَّحَّاطَةُ: جوتی کی ایک خاص قسم جس کو گھروں میں بطور رواج پہنتے ہیں۔

اَلشَّاحُوْطَةُ: وہ آلہ جس کے ساتھ پتھروں میں سوراخ کئے جاتے ہیں۔

شَحَطَ يَشْحَطُ عَلَى الأَرْضِ: کھینچنا۔ (سریانی)۔

مَنْزِلٌ (شَاحِطٌ) دور کی منزل۔

الشَّحَاطُ: دور۔

شَوَاحِطُ. الأَوْدِيَةِ: دور کی وادیاں۔

الشَّوْحَطَةُ: لمبی گھوڑی۔

شَحَكَ (ف) شَحْكًا. الجَدْيَ: بکری کے بچے کے منہ میں تھوتھنی لگانا۔

الشِّحَاكُ: تھوتھنی جو بکری کے بچہ کے منہ میں لگائی جائے تاکہ دودھ نہ پئے۔

شَحَلَ. الكَرْمَ: انگور کی بیل تراشنا۔ کلمہ عامیہ ہے۔ فصیح قَضَبَ ہے۔

شَحَمَهُ (ف) شَحْمًا: چربی کھلانا۔

شَحُمَ (ک) شَحَامَةً: بہت چربی دار ہونا۔ صفت (شَحِمٌ)

شَحِمَ (س) شَحَمًا: چربی کی خواہش کرنا۔ صفت (شَحِمٌ)

شَحِمَتْ (س ن) شُحُوْمًا. النَّاقَةُ: لاغری کے بعد موٹی ہونا۔

اَشْحَمَ: بہت چربی والا ہونا (...... وشَحَّمَ) القَوْمَ: چربی کھلانا۔

الشَّحْمُ: چربی۔ ایک ٹکڑے کو (شَحْمَةٌ) کہتے ہیں۔ ج شُحُوْمٌ۔

الشَّاحِمُ والشَّحَّامُ: چربی بیچنے والا۔

الشَّحَّامُ: بہت چربی کھلانے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ شَاحِمٌ لاحِمٌ" چربی دار پُر گوشت مرد یا لوگوں کو بہت چربی کا گوشت کھلانے والا۔

الشَّحْمَةُ: چربی کا ٹکڑا۔ شَحْمَةُ الأَرْضِ: کیچوا۔ سانپ کی چھتری۔ شَحْمَةُ الأَرْضِ وشَحْمَةُ الرَّمْلِ: گرگٹ کی قسم کا ایک جانور جو زمین یا ریت میں گھس کر رہتا ہے...... العَيْنِ: آنکھ کا غلہ۔ شَحْمَةُ الأُذُنِ: کان کی لو......شَحْمَةُ الرُّمَّانِ: انار کے اندر کا باریک چھلکا......المَرْجِ: خطمی اور امثال میں سے ہے "مَا كُلُّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً ولا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً" ہر سفید چیز چربی اور ہر سیاہ چیز کھجور نہیں ہوتی۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی ایک صفت میں مشابہت اور بقیہ صفات میں مغائرت ہو۔

الشَّحِمُ: تھوڑے رس کا انگور۔ چربی کا حریص۔

الشَّحِمُ: اکڑ۔

الشَّحِيْمُ: موٹا۔

الشَّحِيْمُ والشَّحِيْمَةُ: سریانیوں کے فرائض نماز کی کتاب (کلمہ سریانیہ ہے)

المُشَحِّمُ والمُشْحِمُ: گھر میں بہت چربی رکھنے والا۔

المُشَحَّمُ والمَشْحُوْمُ: چربی کی بنی ہوئی چیز۔

شَحَنَ (ف) شَحْنًا. السَّفِيْنَةَ: کشتی پر لادنا......المَدِيْنَةَ بِالخَيْلِ: بھرنا......الرَّجُلَ: دھتکارنا۔ دور کرنا۔

شَحَنَ (ف ن) وشَحِنَ (س) شَحْنًا. الكِلابُ: کتوں کا دور تک جانا اور شکار نہ کرنا۔

شَحِنَ (س) شَحَنًا. عَلَيْهِ: کینہ رکھنا۔

اَشْحَنَ. المَكَانَ: بھرنا......السَّيْفَ: میان میں کرنا۔ سونتنا (ضد)......لَهُ بِسَهْمٍ: تیر مارنے کے لئے تیار کرنا......الصَّبِيُّ: رونے کے لئے آمادہ ہونا۔

شَاحَنَهُ: بغض وعداوت رکھنا۔ دشمنی کرنا۔

اَلشَّحْنُ: جہاز پر یا ریل گاڑی یا ٹرک پر مال ڈالنا۔ اَلسَّيَّارَةُ الشَّاحِنَةُ: ٹرک۔

اَلشَّاحِنَةُ ج شَاحِنَاتٌ: ریل مال گاڑی کے لوڈ والے ڈبے۔ ریل گاڑی کے سواری والے ڈبے۔ اس کو حافلہ بھی بولتے ہیں۔

تَشَاحَنُوْا: ایک دوسرے سے بغض رکھنا۔

الشَّحْنَاءُ: بغض۔ کینہ۔ دشمنی۔ عداوت۔

الشَّحْنَةُ: عداوت۔ دشمنی۔ کشتی بھرنے کی چیز۔ شِحْنَةُ البَلَدِ: پولیس۔ کوتوال۔ سواروں کی جماعت کا ایک دستہ۔ کہا جاتا ہے "بِالبَلَدِ شِحْنَةٌ مِنَ الخَيْلِ" شہر میں سواروں کی جماعت کا ایک دستہ ہے۔

الشِّحْنَةُ: چارپایوں کے لئے ایک دن رات کا چارہ۔ ج شِحَنٌ۔ مَرْكَبٌ (شَاحِنٌ): بھری ہوئی سواری۔

المُشَاحِنُ: فا۔ عَدُوٌّ مُشَاحِنٌ: بہت سخت

دشمنی کرنے والا دشمن۔
شَحَا يَشْحُوْ وَيَشْحَا شَحْوًا. الرَّجُلُ: منہ کھولنا...... اللِّجَامُ فَمَ الفرس: کھولنا۔ شَحَا الرَّجُلُ: قدم کو دور دور رکھنا...... الفَمُ: کھلنا۔
اَشْحٰی. فَاهُ: کھولنا۔
شَحّٰی تَشْحِیَةً. فُوْهُ: منہ کھلنا۔
تَشَحّٰی. عَلَیْهِ: زباں درازی کرنا۔
الشَّحَاءُ: وسیع۔ کشادہ۔ چوڑا۔
الشَّحْوُ: جوف۔
الشَّحْوَةُ: اسم مرۃ۔ قدم۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ بَعِیْدُ الشَّحْوَةِ" دور دور قدم رکھنے والا گھوڑا۔ "رَجُلٌ بَعِیْدُ الشَّحْوَةِ فِیْ مَقَاصِدِهٖ" اپنے مقاصد میں عالی ہمت مرد۔
الشَّحْوَاءُ: چوڑا کنواں۔
شَحِیَ يَشْحٰی شَحًا: ایک لغت ہے۔
شحا: وادی میں۔
شَخَّ (ن) شَخًّا: پیشاپ کرنا...... فِی النَّوْمِ: خراٹے لینا...... اللَّبَنُ: دوہنے کے وقت آواز نکلنا۔
شَخَبَ (ف ن) شَخْبًا وَمَشْخَبًا. اللَّبَنَ: دوہنا...... اللَّبَنُ: بہنا...... اَوْدَاجُ القَتِیْلِ دَمًا: مقتول کی رگوں سے خون جاری ہونا۔
اِنْشَخَبَ: دوہا جانا۔
الشِّخَابُ: تازہ دودھ۔
الشَّخْبُ: مص۔ خون (...... الشُّخْبُ) دودھ کی دھار۔ واحد (الشُّخْبَةُ) ج شِخَاب.
الاُشْخُوْبُ: تھن سے دودھ نکلنے کی آواز۔ ج اَشَاخِیْب.
دَوَجٌ (شَخِیْبٌ): خون چھینکنے والی رگ۔
الشِّنْخَابُ والشُّنْخُوْبُ والشُّنْخُوْبَةُ: پہاڑ کی چوٹی۔ ج شَنَاخِیْبُ.
شَخُتَ (ک) شُخُوْتَةً: دبلے جسم والا ہونا۔ صفت (شَخْتٌ وشَخِتٌ) ج شِخَات: کہا جاتا ہے "هُوَ شَخْتُ الخُلُقِ" وہ ادنی اخلاق والا ہے۔ و "هُوَ شَخْتُ العَطَاءِ" وہ کم داد و دہش والا ہے۔ "هُوَ شَخْتُ المُجْزَارَةِ" وہ باریک ٹانگوں والا ہے۔
شَخَتَهُ. الیه: پہچانا۔
الشَّخْتُ والشِّخِّیْتُ والشَّخِیْتُ والشُّخَیْتُ: بلند غبار۔
الشَّخْتُوْرُ والشَّخْتُوْرَةُ: ڈونگی۔ جس میں ایک ہی آدمی سوار ہو۔
شَخَرَ (ض) شَخِیْرًا: حلق یا ناک سے آواز نکالنا۔
شَخَرَ (ض) شَخِیْرًا وشَخْرًا. الفَرَسُ اَوِ الحِمَارُ: گھوڑے کا ہنہنانا۔ یا گدھے کا رینگنا۔
شَخَّرَ. الحِلْسَ: کجاوہ باندھنے کے لئے جانور کی پیٹھ سے ٹاٹ یا کمبل اٹھانا...... النَّخْلَةَ: ٹوٹنے کے خوف سے کھجور کے گچھوں کو ٹہنی پر رکھنا۔
الشَّخْر: مص۔ مِنَ الشَّبَابِ: ابتداء جوانی...... مِنَ الرَّحْلِ: کجاوہ کے اگلے اور پچھلے حصہ کی درمیانی جگہ۔
الشَّخِیْر: مص۔ پہاڑ کا وہ حصہ جو قدموں سے لگ کر گرے۔
الشِّخِّیْر: بہت خراٹے لینے والا۔
شَخَزَ (ف) شَخْزًا: مضطرب ہونا...... عَلَیْهِ الاَمْرُ: دشوار ہونا...... ہ بالرُّمْحِ: نیزہ مارنا...... بَیْنَهُمْ: اکسانا اور فساد ڈالنا۔
تَشَاخَزَ. القَوْمُ: باہم بغض رکھنا۔
الشَّخْزُ: مص۔ رنج و مشقت کی شدت۔
شَخَسَ (ف) شَخْسًا. الرَّجُلُ: مضطرب ہونا...... الحِمَارُ: گدھے کا جمائی کے وقت منہ کھولنا۔
اَشْخَسَ. الرَّجُلَ وبِهٖ: غیبت کرنا۔
اَشْخَسَ لَهُ فِی المَنْطِقِ: گفتگو میں ترش روئی کرنا۔
شَاخَسَ. اَمْرُ القَوْمِ: مختلف ہونا...... الحِمَارُ: لید سونگھنے کے بعد سر اٹھا کر منہ کھولنا۔
تَشَاخَسَ. الحِمَارُ بمعنی شَخَسَ اَوْ شَاخَسَ...... اَسْنَانُهٗ: بڑھاپے کی وجہ سے گر کر یا جھک کر بے ترتیب ہونا...... اَمْرُهُمْ: تباہ و پریشان ہونا۔
الشَّخِیْسُ: حکم کے خلاف کرنے والا۔ امر متفرق۔
شَخْشَخَ. بِبَوْلِهٖ: دور تک پیشاپ کی دھار گرانا۔ صفت (شَخْشَاخٌ) شَخْشَخَتِ النَّاقَةُ: بیٹھے ہوئے سینہ اٹھانا۔
الشَّخْشَخَةُ: مص۔ ہتھیار کی جھنکار۔ کاغذ یا نئے کپڑے یا خشک چیز کی آواز۔
شَخَصَ (ف) شُخُوْصًا. الشَّیْءُ: بلند ہونا...... عَنْ قَوْمِهٖ اَوْ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ: جانا۔ کوچ کرنا...... اِلَیْهِمْ: واپس آنا۔ لوٹنا...... النَّجْمُ: ستارہ کا طلوع ہونا...... السَّهْمُ: تیر کا نشانہ سے اوپر اوپر نکل جانا...... الجُرْحُ: سوجنا۔ ورم کرنا...... بَصَرُهٗ: ٹکٹکی لگانا۔
المَیِّتُ بَصَرَهٗ وبِبَصَرِهٖ: میت کی نگاہ کا کھلا رہ جانا۔
شُخِصَ. بِهٖ: کسی امر کے لاحق ہونے سے بے قرار ہونا۔
شَخُصَ (ک) شَخَاصَةً: موٹا ہونا۔
شَخَّصَ. الشَّیْءَ: تعین کرنا۔ تمیز کرنا اور اسی سے اطباء کے نزدیک تشخیص امراض ہے۔
اَشْخَصَهٗ: بے آرام کرنا۔ بے قرار بنانا۔
اَشْخَصَ الرَّجُلُ: جانے کا وقت قریب قریب ہونا...... بِهٖ: غیبت کرنا...... لَهٗ فِی المَنْطِقِ واَشْخَصَ اِلَیْهِ: گفتگو میں ترش روئی کرنا...... ہ: اِلٰی قَوْمِهٖ: واپس کرنا۔ لوٹانا...... الرَّامِی: نشانہ سے ہٹ کر بلند پڑنا یا ڈالنا۔ (لازم و متعدی)
تَشَخَّصَ: معین ہونا۔ ممیز ہونا...... لَهٗ: کسی شخص کی صورت دکھائی دینا۔
تَشَاخَصُوْا: باہم اختلاف کرنا۔
الشَّخْصُ: جسم انسانی وغیرہ جو دور سے دکھائی دے۔ ج اَشْخُصٌ واَشْخَاصٌ وشُخُوْصٌ.
الشَّخِیْصُ: جسیم۔ مؤنث شَخِیْصَة:

سردار ...... مِنَ المَنطِق :ترش روئی سے گفتگو کرنے والا۔
الشَّخْف :دودھ دوہنے کی آواز۔
الشَّخَاف :دودھ۔
شَخَل (ف) شَخْلاً. الشَّرَابَ :صاف کرنا ...... النَّاقَةَ :دوھنا۔
شَاخَلَهٗ :خالص دوستی کرنا۔
الشَّخل والشَّخِيل :خالص دوست۔
المِشْخَل والمِشْخَلَة :چھنا۔
المَشْخَلَبَة :موتی کے مشابہ سفید مہرہ۔ایک زیور کا نام جو درخت خرما کی چھال اور مہرہ سے بناتے ہیں اور کبھی اس لڑکی کو بھی مَشْخَلَبَة کہتے ہیں جو اس زیور کو استعمال کرے۔
شَخَمَ (ن) وشَخِمَ (س) وشَخُمَ (ک) شُخُومًا وشَخَمًا واَشْخَمَ. الطَّعَامُ او اللَّحْمُ :بگڑنا۔خراب ہونا۔فاسد ہونا۔ صفت(شَخِمٌ) ...... الفَمُ :منہ کا بدبودار ہونا۔اَشْخَمَ الرَّجُلُ :رونے کے لئے تیار ہونا۔
شَخَّمَ. الطَّعَامَ :خراب کرنا۔
...... الطَّعَامُ :خراب ہونا ...... الفَمُ :منہ کا بدبودار ہونا۔
اِشْخَامَّ. النَّبْتُ :خشک وتر گھاس کا آپس میں مل جانا۔
شَعَرٌ (اَشْخَم) سفید بال۔رَوْضٌ اَشْخَمُ : بے نباتات کے باغ۔عَامٌ اَشْخَم :خشک سال جس میں نہ پانی ہو نہ چراگاہ۔
الشُّخْمُ :وہ لوگ جن کی ناک خوشبو یا بدبو سے بند ہوگئی ہو۔
الشَّخَا :شورہ زار۔
شَدَّ (ض ن) شَدًّا. الرَّجُلُ :دوڑنا۔
...... النَّهَارُ :بلند ہونا ...... عَضُدَهٗ :قوی کرنا۔
...... الشَّيْءَ :مضبوط کرنا۔باندھنا۔کسنا اور اسی سے ہے "شَدُّ الرِّحَال" اور یہ کنایہ ہے سفر سے ...... عَلٰى يَدِهٖ :اعانت کرنا۔ تقویت پہنچانا اور کہا جاتا ہے "لَا اَمْلِكُ شَدًّا وَلَا اِرْخَاءً" یعنی میں کسی چیز پر قادر نہیں۔
شَدَّ (ض ن) شَدًّا وشِدَّةً وشُدُدًا عَلَى العَدُوِّ :دشمن پر حملہ کرنا۔
شَدَّ(ض) شِدَّةً :قوی ہونا۔
شَدَّدَهٗ :قوی کرنا۔شَدَّدَ الضَّرْبَ :بہت مارنا ...... عَلَيْهِ :تنگی کرنا ...... الحَرْفَ : تشدید لگانا ...... الشَّيْءَ :مضبوط کرنا۔
شَادَّهٗ. فِي الاَمْرِ :غالب ہونے کی کوشش کرنا۔مقابلہ کرنا۔جھگڑنا۔سختی کرنا۔
اَشَدَّ :عقل یا عمر کی پختگی کو پہنچنا۔مضبوط چوپایہ والا ہونا۔
تَشَدَّدَ :قوی ہونا۔کسی کام میں سختی کرنا۔
اِشْتَدَّ :قوی ہونا ...... فِي السَّيْرِ :تیز دوڑنا۔
...... عَلٰى قِرْنِهٖ فِي الحَرْبِ شِدَّةً :حملہ کرنا۔
...... عَلَيْهِ المَرَضُ :تیز ہونا۔بڑھنا۔
تَشَادَّ. الشَّيْءُ :مضبوط ہونا۔
الشَّدُّ :مص۔شَدُّ النَّهَارِ :دن چڑھنے کا وقت۔کہا جاتا ہے "اَتَانَا شَدَّ النَّهَار وفِي شَدِّ النَّهَارِ" وہ دن چڑھنے کے وقت ہمارے پاس آیا اور "شَدُّ الرِّحَال" کنایہ ہے سفر سے۔
الشَّدَّة.شَدَّ :کا اسم مرۃ۔لڑائی کا حملہ۔
الشِّدَّة :اشتداد کا اسم ہے۔سختی۔تنگی۔ج شِدَد. والشِّدَّة :مصیبت۔ج شَدَائِد وشِدَّةُ الارض: زمین کی سختی۔
الشُّدَّى :سختی۔
الشَّدِيد :بہادر۔قوی۔بلند۔مضبوط۔ بخیل۔شیر۔ج اَشِدَّاء وشِدَاد وشُدُد: کہا جاتا ہے "رَجُلٌ شَدِيدُ العَيْنِ" ایسا شخص جس پر نیند کا غلبہ نہ ہو "مِسْكٌ شَدِيدُ الرَّائِحَةِ" تیز خوشبو والا مشک۔
الشَّدِيدَةُ :الشدید کا مؤنث۔ج شدائد۔ و"الحُرُوفُ الشَّدِيدَة" آٹھ ہیں جن کا مجموعہ "اجدت طبقک" ہے۔
الاَشُدُّ والاُشُدُّ :کہا جاتا ہے "فُلَانٌ بَلَغَ اَشُدَّهٗ" یعنی فلاں طاقت وقوت کے زمانہ کو پہنچ گیا اور یہ جمع ہے جس کا واحد نہیں یا واحد ہے جو جمع کے وزن پر ہے۔
المِشَدُّ :ایک قسم کا کپڑا جس کو عورت اپنی کمر پر باندھتی ہے۔
المُشِدُّ :مضبوط چوپایوں والا۔
المُتَشَدِّدُ :فا۔بخیل۔امور میں سختی کرنے والا۔
شَدَحَ (ف) شَدْحًا :موٹا ہونا۔صفت (شَادِحٌ)
اِنْشَدَحَ :ٹانگوں کو پھیلا کر چت لیٹنا۔
الشَّادِح :فا ...... مِنَ الكَلَاءِ :وسیع سبزہ۔
الاَشْدَح :چوڑا۔
الشُّدْحَة والمُشْتَدَح :فراخی۔کشادگی۔ کہا جاتا ہے "لَكَ عَنْهُ شُدْحَةٌ او مُشْتَدَحٌ" تمہارے لئے اس میں گنجائش ہے۔
شَدَخَ (ف) شَدْخًا :اعتدال سے ہٹ جانا ...... الرَّاسَ :سر توڑنا۔کچلنا ...... الرَّجُلَ :گردن کٹنے کی جگہ پر مارنا۔(شَدَخَتْ غُرَّةُ الفَرَسِ شَدْخًا وشُدُوْخًا) :ماتھے کی سفیدی کا ناک تک پھیلنا۔گھوڑے کو (اَشْدَخ) کہتے ہیں۔
شَدَّخَ. الرَّاسَ :سر توڑنا۔(تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔)
تَشَدَّخَ واِنْشَدَخَ. الرَّاسُ۔سر ٹوٹنا۔ کچلا جانا۔
الشَّدْخُ :ناتمام بچہ جو آسانی سے گر جائے۔
الشَّدْخَةُ. مِنَ النَّبَاتِ :نرم ونازک۔تازہ نباتات۔
الشَّادِخ :فا۔چھوٹا جبکہ نرم ونازک ہو۔
غُلَامٌ شَادِخٌ :جوان لڑکا۔اَمْرٌ شَادِخٌ : اعتدال سے ہٹا ہوا معاملہ۔
الشَّادِخَة. الشَّادِخ :کا مؤنث۔گھوڑے کے ماتھے کی سفیدی جو ناک تک پھیلی ہوئی ہو۔

الاَشْدَخ : شیر......مِنَ الخَیلِ : ناک تک پھیلی ہوئی سفیدی والا گھوڑا۔ مؤنث شَدْخاء ج شُدْخ.
المُشْدَخ: مفع۔گردن کٹنے کی جگہ۔
الشَادِر :تخت رواں۔خیمہ۔چھوٹا مکان۔
شَدَفَهٗ (ض) شَدْفًا:ٹکڑے ٹکڑے کاٹنا۔
شَدِفَ (ف س) شَدَفًا. الفَرَسُ :گھوڑے کا کلیلیں کرنا۔
اَشْدَفَ. اللَّیلُ :رات کا تاریک ہونا۔
تَشَادَفَ :جھکنا۔
الشَدَف :مص۔رخسار کا جھکاؤ۔اونٹ کے سر کی پیچیدگی۔ تاریکی۔ کالبد۔ ج شُدُوْف.
الشَدِف :لمبا جلدی کودنے والا۔
الشُدْفَة :ٹکڑا(الشَادُوف) :ڈولچی۔ چھاگل (جدید)
الاَشْدَف :رخسارہ کے جھکاؤ والا۔نشاط کے ساتھ چلنے والا اونٹ۔ بڑے ڈیل ڈول کا گھوڑا۔ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ مؤنث شَدْفاء ج شُدْف.
شَدِقَ (س) شَدَقًا:چوڑے جبڑے والا ہونا۔صفت(اَشْدَق) :مؤنث(شَدْقَاء) ج شُدْق.
تَشَدَّقَ :تکلف فصاحت ظاہر کرنے کے لئے باچھیں کھولنا۔......بِالکَلَامِ وفِیْهِ :بغیر احتیاط کے ہر قسم کی باتیں کرنا۔لوگوں کے ساتھ ٹھٹھا کرنا۔
الشِدْق والشَدْق :جبڑا۔شِدْقُ الوَادِی : وادی کا کنارہ۔ج اَشْدَاق وشُدُوق.
الاَشْدَق :زبان آور بلیغ۔
الشَدِیق. مِنَ الوَادِی :کنارہ۔ج شُدُق.
الشَدْقَم والشُدَاقِم :چوڑے جبڑے والا۔ شیر۔
الشِدْیَاق. عِنْدَالنَصَارٰی :کاہن سے ایک درجہ کم والا پادری۔ج شَدَاقِقَه(دخیل)
الشَادِکُوْنَة :بستر۔مغنیہ (جدید)
الشُوْذَکَان :ہتھیار۔ہتھیار کا سامان۔

شَدَنَ (ن) شُدُوْنًا. الظَّبْیُ :قوی ہونا اور ماں سے بے نیاز ہونا (تمام کھر دار اور سم والوں کے بچوں کے لئے مستعمل ہے۔)
اَشْدَنَتِ. الظَّبْیَةُ :قوی بچے والی ہونا۔ صفت(مُشْدِنٌ) ج مَشَادِنٌ ومَشَادِیْنٌ.
الشَّدَنُ :ایک پودہ ہے جس کا پھول چنبیلی کے مانند ہوتا ہے۔
الشَادِنُ :فا۔جب مطلق بولا جائے تو ہرن کا بچہ مراد ہوتا ہے۔
شَدَهَ (ف) شَدْهًا. الرَّاسَ :سر کچلنا۔
(شَدَهَ واَشْدَهَ) الرَّجُلَ :دہشت میں ڈالنا۔
شُدِهَ :مدہوش ہونا۔
اِنْشَدَهَ واِشْتَدَهَ :متحیر ہونا۔
الشُدَاه والشُدْه والشَدَه :حیرت۔دہشت۔
المَشَادِه :مشاغل۔حیران و بے خود کر دینے والے معاملات۔
شَدَایَشْدُو شَدْوًا. الرَّجُلُ :گا کر شعر پڑھنا......الاِبِلَ :حدی گا کر ہانکنا......الشِّعْرَ :گانا اور سر نکالنا......مِنَ العِلْمِ شَیْئًا :کچھ حاصل کرنا۔صفت(شَادٍ) ج شُدَاةٌ وشَادُوْن.
شَدَاه فُلَانًا او بِفُلَانٍ :تشبیہ دینا۔شَدَا شَدْوَهٗ :وہ اس کی چال چلا۔
اَشْدٰی اِشْدَاءً :گانے میں ماہر ہونا۔
الشَدَا :بقیہ قوت۔گرمی۔کھجلی۔مِنَ الشَیْءِ :کسی چیز کی حد۔کنارہ۔کہا جاتا ہے "اَخَذَ مِنهُ شَدًا" اس نے اس میں سے تھوڑا سا لیا۔ "ولَم یَبقَ مِنَ المَرِیْضِ اِلَّا شَدًا" جبکہ قریب الموت ہو جائے۔
الشَدْوُ :مص۔بہت میں سے تھوڑا سا۔کہا جاتا ہے "اَخَذُوْا شَدْوًا مِنْ مَالِهٖ" انہوں نے اس کے بہت سے مال میں سے تھوڑا سا لیا۔
الشَاد :چپڑاسی۔(جدید)
شَذَّ (ن ض) شَذًّا وشُذُوْذًا عَنِ الجُمْهُوْرِ او الجَمَاعَةِ :علیحدہ ہونا۔اکیلا ہونا......القَوْلُ :مخالف قیاس ہونا۔عَنِ الاُصُوْلِ :مخالف قاعدہ ہونا۔صفت(شَاذٌّ) ج شُذَّاذ وشَوَاذّ :مؤنث شَاذَّة ج شَوَاذّ والشُذَّاذُ مِنَ النَّاسِ :تھوڑے لوگ اور اسی سے ہے "جَاءُوْا شُذَاذًا" یعنی تھوڑے لوگ آئے۔وہ لوگ جو کسی قوم میں ہوں اور ان کے قبیلہ سے نہ ہوں۔
شُذَّاذُ الآفاق :مسافر لوگ۔
شَذَّهٗ (ن) شَذًّا وشَذَّذَهٗ :شاذ کرنا۔
اَشَذَّ :نادر بات کہنا......الشَیْءَ :جدا کرنا۔شاذ کرنا۔
الشُذَّان والشَذَّان :متفرق کنکریاں وغیرہ۔
شُذَّانُ النَّاسِ :متفرق لوگ۔
شَذَبَ (ن ض) شَذْبًا وشَذَّبَ. اللحاءَ : چھال چھیلنا......الشَیْءَ :کاٹنا۔شَذَبَ وشَذَّبَ الشَجَرَ :درخت کو چھانٹنا......المَالَ :بکھیرنا۔شَذَبَ عَنْهُ :دفع کرنا۔ ہٹانا۔شَذَّبه :دھتکارنا۔
تَشَذَّبَ :بٹنا۔دور ہونا......القَوْمُ :متفرق ہونا۔
الشَذَب :درخت کے ٹکڑے۔متفرق لکڑیاں۔چھلکے۔سامان خانہ۔کھائی ہوئی گھاس کا بقیہ۔کہا جاتا ہے "فِی الاَرْضِ شَذَبٌ مِنَ الکَلَاءِ" و"مَالَهٗ اِلَّا شَذَبٌ مِنَ العَسْکَرِ" ہر ایک بقیہ کے معنی میں ہے۔ج اَشْذَاب.
الشَذْبَة :درخت کی کاٹی ہوئی ٹہنی۔
الشَاذِب :فا۔وطن سے دور۔
الشَوْذَب. مِنَ الرِجَالِ :لمبا خوبصورت قد والا۔ہر چیز کا عمدہ حصہ۔
المِشْذَب :شاخ تراشی کا آلہ۔
المُشَذَّب :مفع۔کانٹوں سے صاف کیا ہوا تنہ۔فَرَسٌ مُشَذَّبٌ :لمبا گھوڑا جس میں گوشت زیادہ نہ ہو۔
شَذَرَ. النَظْم :مہر لگا کر جدا کرنا۔کہا جاتا ہے "شَذَرَ کَلَامَهٗ بِشِعْرٍ" کلام میں شعر داخل کرنا......بِفُلَانٍ :بدنام کرنا۔

تَشَذَّرَ: برائی یا مقابلہ کے لئے تیار ہونا۔ غضبناک ہونا۔ سبک ہونا اور کام کے لئے چست ہونا ..... ہ: دھمکانا ..... القَوْمُ: متفرق ہونا اور اپنی اپنی راہ لینا ..... القوم فی الحَرْبِ: حد سے گزرنا۔

الشَّذْرُ: سونے کا ٹکڑا جو کان سے نکالا جائے۔ مہرہ جس سے لڑی میں موتیوں کو جدا کیا جائے۔ چھوٹے موتی۔ واحد (الشَّذْرَۃ) ج شَذَرات وشُذُور: کہا جاتا ہے "تفرقُوا شَذَرَ مَذَر وشِذَر مِذَر" وہ سب بکھر گئے اور ہر ایک نے اپنی راہ لی۔

الشَّوْذَر: چادر۔ بے آستین کی قمیص۔ رَجُلٌ (شِذَارَۃ) صاحب غیرت مرد۔

المُتَشَذِّر: شیر۔

شَذَفَ (ن) شَذْفًا کہا جاتا ہے "مَاشَذَفْتُ مِنهُ شَیْئًا" میں نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا (اس کا استعمال صرف نفی کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔)

شَوْذَقَ شَوْذَقَۃً: انگلیوں سے پکڑنا۔

الشَّوْذَق: کنگن۔

الشَّیْذَق الشَّیْذَقان والشَّوْذَانِق: شکرا یا شاہین۔

الشَّذَام: بچھو اور بھڑ کا ڈنک۔ نمک۔

الشَّیْذَمان: بھیڑیا۔

الشَّیْذَمانۃ: تیز رفتار جوان اونٹنی۔

شَذَا یَشْذُوا شَذْوًا: مشک لگانا ..... بالخَبَرِ: معلوم کر کے سمجھانا (..... واَشْذَی) فُلانًا: تکلیف دینا۔ واَشْذَاہُ عَنْہُ: دور کرنا، ہٹانا۔

شَذَّی تَشْذِیَۃً بالخَبَرِ: معلوم کر کے سمجھانا۔

الشَّذْو: مص۔ مشک۔ مشک کی خوشبو۔

الشَّذَا: بو کی تیزی۔ تکلیف۔ برائی۔ نمک۔ مکھی۔ مسواکوں کے درخت کا نام۔ لکڑی کے ٹکڑے۔ مکھی۔ ایک قسم کی کشتی۔ بھوک کی تیزی۔

الشَّذَاۃُ. شَذًا: کا واحد۔ ج شَذَوَات: قوت کا بقیہ۔ پرانی چیز۔

شَرَّ (ض ن س) شَرًّا وشَرَارَۃً وشَرَرًا: شریر ہونا۔ شرارت کرنا۔ صفت مذکر (شَرٌّ) و صفت مؤنث (شَرَّۃ) ج اَشْرُّ و شِرَار واَشِرَّاء۔

شَرَّ (ن) شَرًّا. اللَّحْمَ او الثَّوْبَ: گوشت یا کپڑے کو خشک ہونے کے لئے دھوپ میں ڈالنا ..... فُلانًا: برائی کی طرف نسبت کرنا۔ لوگوں میں مشہور کرنا۔ دھتکارنا۔ اَشَرَّ الشَّیْئَ: ظاہر کرنا۔

شَارَّۃ: جھگڑا کرنا۔

تَشَارًّا تَشَارًّا: باہم جھگڑنا۔

الشَّرُّ: مص۔ برائی۔ ج شُرُوْر: یہ ہر قسم کی برائی اور خطا کے لئے اسم جامع ہے۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ شَرُّ النَّاسِ وھُمْ شِرَارٌ واَشْرَارٌ واَشِرَّاءُ وھِیَ شَرَّۃٌ اَوْ شُرَّی النِّسَاء" وہ لوگوں میں بہت بڑا ہے اور اصل اس کی (اَشَرّ) ہے۔ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے خیر میں۔

الشِّرَّۃ: برائی۔ تیزی۔ چستی۔ غضب۔ بکی۔ لالچ شِرَّۃُ الشَّبَابِ: جوانی کی چستی۔

الشُّرَّۃ: مکروہ۔ کہا جاتا ہے "مَا قُلْتُ ذٰلِکَ لِشُرِّکَ" میں نے تیرے مکروہ سمجھنے کی وجہ سے اس کو نہیں کیا۔

الشَّرَرُ والشَّرَارُ: آگ کی چنگاری جو اڑے۔ واحد (شَرَرَۃ وشَرَارَۃ)

الشَّرِیْر: شرارت کرنے والا۔ ج اَشْرَار واَشِرَّاء مؤنث شَرِیْرَۃ. الشَّرِیْر: سمندر کا کنارہ۔ ج اَشِرَّۃ.

الشِّرِّیْر: بہت شرارت کرنے والا۔ شیطان کا لقب۔ ج شِرِّیْرُوْن.

الاِشْرَارَۃ: پنیر وغیرہ خشک کرنے کے لئے چٹائی۔ اونٹوں کا بڑا ریوڑ۔ خشک گوشت کا ٹکڑا۔ ج اَشَارِیْر.

الشَّرِیْرَۃ: بڑی سوئی۔

الشَّرَّان: بھنگا۔ مچھر کی مانند ایک کیڑا جو انسان کے منہ کے سامنے اُڑتا ہے اور کاٹتا نہیں۔ واحد (شَرَّانَۃ)

شَرِبَ (س) شُرْبًا وشَرْبًا وشِرْبًا ومَشْرَبًا وتَشْرَابًا. المَاءَ: پینا۔ گھونٹ لینا۔ سیراب ہونا۔ شَرِبَ السُّنْبُلُ الدَّقِیْقَ: کنایہ ہے غلہ کی تیاری سے اور کہا جاتا ہے "اَکَلَ عَلَیْہِ الدَّھْرُ وشَرِبَ" یعنی ہلاک ہو گیا و "اَکَلَ فُلانٌ مَا لِی وشَرِبَہٗ" یعنی ختم کر دیا۔

شَرِبَ (س) شَرَبًا: پیاسا ہونا۔ پیاسے یا سیراب اونٹوں والا ہونا۔ (ضد) شَرِبَ بِہٖ: کسی پر جھوٹ بولنا۔

شَرُبَ (ن) شَرْبًا. الکَلامَ: سمجھنا۔

شَرَّبَہٗ: پانی پلانا۔ شَرَّبَ القِرْبَۃَ: نئی مشک میں مٹی اور پانی ملانا تا کہ پانی خوشگوار رہے ..... قَصَبُ الزَّرْعِ: کھیتی کے ڈنٹھل کا سیراب ہونا ..... السُّنْبُلُ الدَّقِیْقَ: خوشہ کے دانوں میں گودا بیٹھنا۔

اَشْرَبَہٗ: پلانا۔ اَشْرَبَ الرَّجُلُ: پیاسا ہونا۔ پیاسے یا سیراب اونٹوں والا ہونا۔ (ضد) ..... اللَّوْنَ: گہرا رنگنا ..... الثَّوْبَ حُمْرَۃً: کپڑے کے رنگ میں سرخی کو ملانا ..... بِہٖ: کسی پر جھوٹ بولنا۔ کہا جاتا ہے "اَشْرَبَنِی مَالَمْ اَشْرَبْ" اس نے میرے متعلق ایسی چیز کا دعویٰ کیا جس کو میں نے نہیں کیا ..... الاِبِلَ: باندھنا ..... واُشْرِبَ حُبَّ فُلانٍ" اس کے دل میں فلاں کی محبت جاگزیں ہو گئی۔

شَارَبَہٗ مُشَارَبَۃً وشِرَابًا: ساتھ پینا۔

تَشَارَبَا: ایک دوسرے کے ساتھ پینا۔

تَشَرَّبَ. الثَّوْبُ العِرْقَ: جذب کرنا۔ چوسنا۔

اِسْتَشْرَبَ. لَوْنُہٗ: تیز اور گہرا ہونا۔

اِشْرَاَبَّ. لِلشَّیْئِ والَیْہِ: گردن اٹھا کر دیکھنا۔ اسم (الشُّرَابِیْنَۃ) جیسے اِطْمَانَّ: سے طُمَانِیْنَۃ.

الشَّرْبُ: مص۔ شَارِبٌ: اسم فاعل کی جمع ہے۔

الشِّرْبُ: مص۔ پینے کا پانی۔ پانی کا حصہ۔ گھاٹ۔ پینے کا وقت۔ ج اَشْرَاب.

الشَّرْبَةُ. شَرِبَ : کا اسم مرۃ۔ جو ایک مرتبہ پیا جا سکے۔
الشُّرْبَةُ: چہرے کی سرخی۔ کہا جاتا ہے "فِي وَجْهِهِ شُرْبَةٌ مِنْ حُمْرَةٍ" اس کے چہرہ میں سرخی ہے۔ سیراب ہونے کی مقدار پانی۔
الشَّرَبَةُ : بہت پینا۔ پیاس۔ گرمی کی شدت۔ ج شَرَب و شَرَبَات.
مَاءٌ (شَرُوبٌ و شَرِيبٌ): پینے کے لائق پانی۔ الشَّرِيبُ: بہت پینے والا۔ پینے کا ساتھی جو شخص تمہارے ساتھ مل کر پانی لائے یا تمہارے ساتھ پلایا جائے۔ اونٹوں کو گھاٹ پر لانے میں ساتھی۔
الشَّرَبَّةُ: بے درخت کے گھاس والی زمین۔ وادی کا کنارہ۔ طریقہ۔ کہا جاتا ہے "مَازَالَ فُلَانٌ عَلٰى شَرَبَّةٍ وَاحِدَةٍ" فلاں ہمیشہ ایک طریقہ پر رہا۔
الشَّرَابُ: ہر ایک پینے کی چیز۔ ج اَشْرِبَة.
الشُّرَبَةُ والشَّرُوبُ والشَّرَّابُ والشِّرِّيبُ: بہت پینے والا۔
الشَّرَّابَةُ: شراب کا مؤنث۔
عِنْدَ الْمُوَلَّدِيْن: ترکی ٹوپی وغیرہ کا پھندنا۔ ج شَرَارِيب. شَرَّابَةُ الرَّاعِيْ: ایک پودہ کا نام۔
الشَّارِبُ (فا) ج شَرْبٌ (جیسے رَاكِبٌ: جمع رَكْبٌ) جانوروں کی کمزوری۔ شَارِبُ الرَّجُلِ: مونچھ دونوں جانب کے اعتبار سے تثنیہ لاتے ہیں اور "شَارِبَا الرَّجُلِ" کہتے ہیں اور اطراف و اجزاء کے اعتبار سے جمع "شَوَارِبُ الرَّجُلِ" بولتے ہیں۔ الشَّوَارِبُ" گردن کی رگیں۔ گردن میں پانی گزرنے کی جگہیں۔
الشَّارِبَةُ. الشَّارِبُ : کا مؤنث۔ ج شَارِبَاتٌ و شَوَارِبُ: دریا کے کنارے رہنے والی قوم۔
الشُّرُوْب: پانی پینے والے۔
الشَّرَابِيُّ: سقہ۔ بھشتی۔
الْمَشْرَب: پانی۔ پانی پینے کی جگہ اور اب خواہش نفس اور میلان کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسے "وَافَقَ الاَمْرُ مَشْرَبَهُ" معاملہ اس کی خواہش کے مطابق ہوگیا۔ ج مَشَارِب.
الْمَشْرَبَةُ والْمَشْرُبَةُ: نرم زمین جو ہمیشہ سرسبز رہے۔ پینے پلانے کا کمرہ۔ پینے کی جگہ۔
ج مَشَارِبُ۔ کہا جاتا ہے "طَعَامٌ ذُوْ مَشْرَبَةٍ" پانی پلانے والا کھانا یعنی جو شخص اسے کھائے پانی زیادہ پئے۔
الْمِشْرَبَةُ: پانی پینے کا برتن۔ ج مَشَارِب.
الْمَشْرُوْب: مشع۔ ہر وہ چیز جو پی جائے۔
الشُّرَابِت: سخت ہتھیلی والا۔ شیر
الشِّرْبَاخ: پژمردہ سانپ کی چھتری۔
الشِّرْبَش: چیتھڑا۔
شَرْبَقَ. الثَّوْبَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
الشَّرْبِيْن: سرو کی مانند ایک درخت کا نام جس سے عمدہ قطران نکلتا ہے۔
شَرِثَتْ (س) شَرَثًا وَانْشَرَثَتْ. يَدُهُ: ہاتھ کا سردی کی وجہ سے سخت ہوکر پھٹنا۔
شَرِثَ الرَّجُلُ: سردی کی وجہ سے سخت ہوکر پھٹے ہوئے ہاتھ والا ہونا۔ صفت (شَرِثٌ)...... النَّعْلُ: جوتے کا پھٹنا۔
الشَّرْثُ: ہر پرانی بوسیدہ چیز۔
الشَّرِث. مِنَ السُّيُوْفِ والاَسِنَّةِ : تیز تلوار و بھالا۔
الشَّرْثَة: پرانا جوتا۔
شَرَجَ (ن) شَرْجًا : جھوٹ بولنا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا...... الشَّرَابَ بِالْمَاءِ: ملونی کرنا (...... وشَرَّجَ واَشْرَجَ) الحِجَارَةَ: پتھروں کو تہ بتہ لگا کر جمانا...... الخَرِيْطَةَ: کناروں کو ملا کر باندھنا۔ وشَرَّجَ الثَّوْبَ: کپڑے میں لنگر ڈالنا۔ دور دور سینا۔ عوام سَرَّجَ: کہتے ہیں۔ اَشْرَجَ صَدْرَهُ عَلٰى كَذَا: کسی بات کو چھپانا۔
شَرِجَ. اللَّحْمُ. چربی سے مخلوط ہونا۔
شَارَجَهُ: مشابہ ہونا۔
تَشَرَّجَ. الشَّيْءُ فِي الشَّيْءِ: ایک دوسرے میں داخل ہونا۔
اِنْشَرَجَ. الشَّيْءُ: دو ٹکڑوں میں پھٹنا۔
الشَّرْج: مص۔ نوع۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا شَرْجُ ذَاكَ" یہ اس کے مثل ہے "هُمَا شَرْجٌ وَاحِدٌ" وہ دونوں ایک نوع کے ہیں۔ فرقہ۔ کہا جاتا ہے "اَصْبَحُوْا فِي الْاَمْرِ شَرْجَيْنِ" وہ کام میں دو فرقے ہوگئے۔ سنگستان سے نرم زمین کی طرف پانی بہنے کی جگہ۔ ج شِرَاج وشُرُوْج.
الشَّرْجَة: سنگستان سے نرم زمین کی طرف پانی بہنے کی جگہ۔ گڑھا جس میں کھال بچھادی جائے اور پانی ڈالا جائے اور اس میں سے اونٹ پانی پئیں۔
الشَّرَج: وادی کی کشادہ جگہ۔ کاج (اس معنی کے لحاظ سے اسم جنس ہے) کمان کی پھٹن۔ ج اَشْرَاج.
الشَّرِيْج: مثیل۔ مانند۔ لکڑی کے دو برابر برابر کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا۔ لکڑی جس سے دو کمانیں بنائی جائیں۔ قَوْسٌ شَرِيْجٌ: پھٹی ہوئی کمان۔ ج شَرَائِج.
الشَّرِيْجَة: درخت خرما کی پتیوں سے بنی ہوئی ٹوکری۔ بانس کا ٹھاٹھر جو دکان کے دروازہ پر لگایا جائے۔ پٹھا جس سے تیر کے پر کو جوڑیں۔ ج شَرَائِج.
سَهْمٌ مُشَرَّجٌ: تیر جس میں پر کو جوڑنے والا پٹھا لگا ہو۔
الشِّيْرَج: تل کا تیل (دخیل)
الشَّرْجَب: اصیل گھوڑا۔ لمبی ٹانگوں والا گھوڑا۔
الشَّرْجَبَان والشُّرْجُبَان: ایک قسم کا پودہ جس کا پھل بینگن کے مشابہ ہوتا ہے اور اس سے کھال کی دباغت کرتے ہیں۔
الشَّرْجَع: لمبا۔ نعش۔ تابوت۔ میت۔ لمبی اونٹنی۔ چوکور لمبی لکڑی۔ تخت۔
الْمُشَرْجَع: لمبا کیا ہوا۔ بغیر کناروں کے ہتھوڑا۔ کہا جاتا ہے "مِطْرَقَةٌ مُشَرْجَعَةٌ" یعنی بغیر پہلو کے لمبا ہتھوڑا۔
شَرَحَ (ف) شَرْحًا. اللَّحْمَ: لمبے ٹکڑے

کاٹنا......الْمَسْئَلَةَ : مسئلہ کی باریکی کو کھول دینا اور بیان کرنا......الْكَلَامَ : سمجھانا...... الشَّیْئَ : کھولنا' کشادہ کرنا۔ حفاظت کرنا...... صَدْرَہٗ لِلشَّیْئِ وبِالشَّیْئِ : خوش ہونا......اِلَی الشَّیْئِ : رغبت ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یَشْرَحُ اِلَی الدُّنْیَا" فلاں دنیا کی طرف رغبت ظاہر کرتا ہے۔

شَرَّحَ. الشَّیْئَ : کاٹ کر جدا جدا کرنا اور اسی سے اطباء کے نزدیک "علم التشریح" ہے شَرَّحَ قِطْعَةَ اللَّحْمِ : پتلا پتلا پارچہ کاٹنا ......الشَّیْئَ : کھولنا' ظاہر کرنا۔

اَشْرَحَ. صَدْرَہٗ : خوش ہونا۔

اِنْشَرَحَ : کشادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ بِقَبُوْلِ الْخَیْرِ فَانْشَرَحَ" اللہ نے اس کے سینہ کو قبول خیر کے لئے کشادہ کر دیا اور وہ کشادہ ہو گیا۔

الشَّرْحَة : گوشت کا ٹکڑا۔ گوشت کا پارچہ۔

الشَّرِیْحُ والشَّرِیْحَةُ : گوشت کا ٹکڑا۔ موٹے گوشت کا دراز ٹکڑا۔ ج شَرَائِحُ.

الشَّارِحُ : فا۔ بیان کرنے والا کھیت کی پرندوں سے حفاظت کرنے والا۔

الْمَشْرُوْحُ : مفع۔ سراب۔

الْمَشْرَحُ : اندام نہانی۔

الشَّرْحَبُ : لمبا۔

اِشْرَحَفَّ. لَہٗ : آمادۂ جنگ ہونا۔ جلدی کرنا۔

الشُّرْحُوْفُ : دشمن پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ۔

الشِّرْخَافُ : چوڑا پیکاں۔ چوڑے پنجے والا۔

شَرَخَ (ن) شُرُوْخًا. الصَّبِیُّ : جوان ہونا۔ صفت (شَارِخٌ) ج شَرْخٌ (جیسے صَاحِبٌ کی جمع صَحْبٌ) (شَرْخًا وشُرُوْخًا) نَابُ الْبَعِیْرِ دانت نکلنا۔

الشَّرْخُ : مص۔ اصل۔ ابتداء جوانی۔ اول امر۔ کسی چیز کا ابھرا ہوا کنارہ۔ مثل ہم عمر۔ کہا جاتا ہے "هُوَ شَرْخِیْ" وہ میرا ہم عمر ہے۔ و"هُمَا شَرْخَانِ" وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ "شَرْخَا الرَّحْلِ" کجاوہ کا اگلا و پچھلا حصہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یَزَالُ بَیْنَ شَرْخَیْ رَحْلِهٖ" یعنی فلاں ہمیشہ سفر کرتا رہتا ہے۔ اونٹ کی سالانہ پیدائش۔ ج شُرُوْخٌ.

الشُّرْخُوْبُ : ریڑھ کی ہڈی۔ ج شَرَاخِیْبُ.

شَرَدَ : (ن) شَرْدًا وشُرُوْدًا وشِرَادًا وشَرَادًا : بدک کر بھاگنا......عَلَی اللّٰہِ : اطاعت سے نکل جانا۔ صفت (شَارِدٌ) ج شُرَّدٌ (شُرُوْدٌ) شُرُدٌ مؤنث شَارِدَةٌ ج شَوَارِدُ وشُرَّدٌ. وشَوَارِدُ اللُّغَةِ : نوادر کلمات۔

شَرَّدَہٗ واَشْرَدَہٗ : دھتکارنا۔ بھگانا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُطَرَّدٌ مُشَرَّدٌ" فلاں دھتکارا ہوا' بھگایا ہوا ہے جیسے کہا جاتا ہے "طَرِیْدٌ شَرِیْدٌ" شَرَّدَ شَمْلَهُمْ : جماعت متفرق کر دینا۔ شَرَّدَ بِفُلَانٍ : لوگوں کو کسی کے عیوب سنانا۔

تَشَرَّدَ. الْقَوْمُ : جانا۔

الشَّرِیْدُ : دھتکارا ہوا۔

الشَّرِیْدَةُ. الشرید : کا مؤنث۔ چیز کا بقیہ۔ ج شَرَائِدُ.

الشِّرْدَاحُ : موٹا ڈھیلے گوشت والا۔

شَرْذَ. الْجَمْعَ : متفرق کرنا۔

الشِّرْذِمَةُ : لوگوں کی قلیل جماعت۔ ج شَرَاذِمُ وشَرَاذِیْمُ. ثِیَابٌ شَرَاذِمُ : پھٹے ہوئے کپڑے۔

شَرَزَہٗ (ن) شَرْزًا : کاٹنا۔ صفت (شَارِزٌ) ج شُرَّازٌ.

شَرَّزَہٗ : ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ گالی دینا۔ عذاب دینا۔

شَارَزَ : بدخلق ہونا......الرَّجُلَ : جھگڑا کرنا۔ دشمنی کرنا۔

اَشْرَزَہٗ : سختی و ہلاکت میں ڈالنا۔

الشَّرْزُ : مص۔ قوت۔ سختی و درستی سخت و درشت۔ جیسے "عَذَّبَهُ اللّٰهُ عَذَابًا شَرْزًا" اللہ اس کو سخت عذاب دے۔

الشَّرْزَةُ : اسم مرۃ۔ ہلاکت۔ سختی۔

الشُّرَّازُ. شارز : اسم فاعل کی جمع۔ لوگوں کو سخت عذاب دینے والے۔

الشِّیْرَازُ : وہی جس میں سے پانی نکال دیا گیا ہو۔ ج شَوَارِیْزُ وشَرَارِیْزُ.

الْمُشَارِزُ : فا۔ سخت۔ بدخلق۔

الْمُشَرَّزُ : مفع۔ بندھا ہوا۔ ملائے ہوئے کناروں والا۔

الشَّرِسُ (س) شَرَاسَةً وشَرَسًا وشَرِیْسًا : بدخلق ہونا۔ صفت (شَرِسٌ وشَرِیْسٌ واَشْرَسُ) شَرِسَتِ الْمَاشِیَةُ : کانٹے دار چھوٹے پودے ہمیشہ کھانا۔

شَرَسَہٗ (ن) شَرْسًا : سخت کلامی سے جلانا۔ النَّاقَةَ : لگام سے کھینچنا۔

شَارَسَہٗ مُشَارَسَةً وشِرَاسًا : سخت معاملگی کرنا۔

تَشَارَسَ. الْقَوْمُ : باہم دشمنی کرنا۔

شَرَسَتْ (س) شَرَاسَةً. الْمَاشِیَةُ : خوب چرنا۔

الشَّرْسُ والشَّرَسُ. مص...... والشِّرْسُ کانٹے دار چھوٹے پودے۔

الشَّرْسَاءُ. اشرس : کا مؤنث۔ سفید پتلا بادل۔

الشَّرِیْسُ : مص۔ بدخلق۔ بہت جھگڑالو۔ کہا جاتا ہے "لَهٗ نَفْسٌ شَرِیْسَةٌ" اس کے اندر بدخلقی اور جھگڑا کرنے کی عادت ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ذُوْ شَرِیْسٍ" وہ بدخلق ہے "وقَدْ لَانَ شَرِیْسُهٗ" اس کی بدخلقی نرم پڑ گئی۔ شَرِیْسُ الْاَكْلِ : بہت کھانے والا۔

الشِّرْیَسُ : شیر۔ ایک بدمزہ پودہ۔

اَرْضٌ (شَرِیْسَةٌ ومُشْرِسَةٌ) بہت کانٹے دار چھوٹے پودوں والی زمین۔

الشِّرَاسُ : مص۔ سریس۔

شَرْسَفَ شَرْسَفَةً : بدخلق ہونا۔

الشُّرْسُوْفُ : پسلیوں کا وہ کنارہ جو پیٹ کی

جانب ہوتا ہے۔ بندھا ہوا اونٹ۔ سختی کی ابتداء۔ مصیبت۔ شَرَاسِیف.

شَرْشَرَ. الشَّیْئَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پھاڑنا۔ کاٹ کر جھاڑنا...... السِّکِّیْنَ: چھری پتھر پر تیز کرنا۔

المَاشِیَۃُ النَّبَاتَ: جانور کا گھاس چرنا۔

تَشَرْشَرَ. مِنْہُ: بکھرنا۔ متفرق ہونا۔

الشَّرْشَر: ایک قسم کی بیل جس میں کانٹے نہیں ہوتے۔ واحد (شَرْشَرَۃ) شِوَاءٌ

شَرْشَر: بھنا ہوا گوشت جس سے چربی ٹپکتی ہو۔

الشِّرْشِرَۃ: ایک قسم کی گھاس۔ ہر چیز کا ٹکڑا۔

الشَّرَاشِر: نفس۔ تمام بدن اور کہا جاتا ہے "اَلْقَی عَلَیْہِ شَرَاشِرَہ" اس نے اس سے محبت کی یہاں تک کہ اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ بوجھ۔ شَرَاشِرُ الذَّنَبِ: دُم کے اطراف۔

الشُّرْشُوْر: ایک پرندہ جس کو "بِرْتِش" بھی کہتے ہیں۔ ج شَرَاشِیْر.

شَرَصَہُ (ن) شَرْصًا: کھینچنا۔

شَرَصَہُ وشَرَّصَہُ. بِکَلَامِہٖ: گالی دینا۔

الشَّرْص: مص۔ سختی۔ درشتی۔

الشِّرْص: کنپٹی کے پاس بال گرنے کی جگہ۔ ج شِرَاصٌ وشِرَصَۃٌ.

الشَّرِیْصَۃُ: رخسارہ۔ ج شَرَائِص.

الشِّرْوَاصُ: ہر چیز کا موٹا اور نرم۔

المِشْرَاص: ٹیڑھے سر کا لوہا جس سے گدھے کے مونڈھوں کے درمیان آہستہ آہستہ ماریں تاکہ تیز چلے۔

المَشْرُوْص: مفع۔ کٹا ہوا۔

جَمَلٌ شِرْوَاصٌ: موٹا اور نرم اونٹ۔

شَرَطَ (ن ض) شَرْطًا. عَلَیْہِ فِی بَیْعٍ وَنَحْوِہٖ: شرط لگانا...... الجِلْدَ: نشتر مارنا۔

شَرِطَ (س) شَرَطًا: کسی بڑے معاملہ میں پھنسنا۔

شَرَّطَ. الجِلْدَ: نشتر لگانا...... الشَّیْئَ: باندھنا۔

شَارَطَہٗ: باہم شرط لگانا۔

اَشْرَطَ. الاِبِلَ: اونٹ کو فروخت کرنے کے لئے نشان لگا کر جدا کرنا...... اِلَیْہِ رَسُوْلاً: جلدی ایلچی بھیجنا...... نَفْسَہٗ اَوْ مَالَہٗ فِی اَمْرٍ: پیش کرنا...... نَفْسَہٗ لِکَذَا: تیار کرنا۔ آمادہ ہونا...... بِالشَّیْئِ وفِیْہِ: ہلکا سمجھنا اور شرط لگانا۔

تَشَرَّطَ. فِی العَمَلِ: اچھی طرح غور کرنا۔ اپنے اوپر غیر ضروری شرطیں لگانا۔

تَشَارَطَا. القَوْمُ: ایک دوسرے کے ساتھ شرط لگانا۔ تَشَارَطُوْا عَلَی الشَّیْئِ: التزام شرط کرنا۔

اِشْتَرَطَ. لَہٗ کَذَا: شرط لازم کرنا۔

اِسْتَشْرَطَ. المَالُ: درستی کے بعد خراب ہونا۔

الشَّرْط: مص۔ کسی چیز کا لازم کرنا۔ ج شُرُوْط: کمینہ۔ بیج۔ ج اَشْرَاط.

الشَّرَط: مص۔ علامت۔ ہر چیز کا اول۔ ہر چھوٹی نالی۔ ردی مال۔ چھوٹے چھوٹے مال۔ ج اَشْرَاط. الاَشْرَاط: رذیل لوگ۔ شریف لوگ (ضد) کہا جاتا ہے "ھُوَ مِنْ شَرَطِ النَّاسِ واَشْرَاطِھِم" وہ رذیل یا شریف لوگوں میں سے ہے۔

الشُّرْطَۃُ: شرط جو تم لگاؤ۔ فوج کا پہلا دستہ جو میدانِ جنگ میں آئے۔ شُرْطَۃُ: کُلِّ شَیْئٍ: عمدہ و بہترین (...... والشُّرْطِیُّ) شُرَط کے واحد ہیں۔ شُرَط کے معنی والی کے اعوان و انصار لوگ اور آج کل کے زمانہ میں کوتوال کو کہتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ ایسی علامت لگاتے ہیں جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

الشُّرَط: فوج کا پہلا دستہ جو میدانِ جنگ میں حاضر ہو اور موت کے لئے تیار ہو۔

الشَّرِیْط: شرط۔ پوست خرما کی بٹی ہوئی رسی جس سے تخت وغیرہ کو باندھیں۔ ڈبہ جس میں عورت خوشبو وغیرہ رکھے۔ ج شُرُط.

الشَّرِیْطَۃُ: شرط۔ پھٹے ہوئے کان والا اونٹ۔ ج شَرَائِط.

اَشْرَطُ. النَّاسِ: رذیل آدمی۔

المِشْرَط والمِشْرَاط والمِشْرَطَۃ: نشتر ج مَشَارِط ومَشَارِیْط.

شَرَعَ (ف) شَرْعًا. لِلْقَوْمِ: قانون بنانا۔ شریعت جاری کرنا...... لَھُمُ الطَّرِیْقَ: ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "شَرَعَ اللّٰہُ لَنَا کَذَا بِشَرْعِہٖ" یعنی خدا نے ہمارے لئے ایسا ظاہر کیا...... الرَّجُلُ: حق کو غالب کرنا اور باطل کو مٹانا...... البَیْتُ: گھر کا کھلے ہوئے راستہ پر ہونا۔

البَابَ اِلَی الطَّرِیْق: دروازہ کو کھلے ہوئے راستہ کی جانب کرنا...... الحَبْلَ: رسی کی گرہ کو کھول کر دونوں کناروں کو کڑے وغیرہ میں ڈالنا۔

...... الشَّیْئَ: بہت بلند کرنا۔

شَرَعَ (ف) شَرْعًا: شُرُوْعًا. فِی المَاءِ: پانی میں داخل ہونا یا اوک سے پینا۔

...... الوَارِدُ: پانی کو منہ لگا کر پینا......

المَاشِیَۃَ: جانور کو پانی پر لے جانا...... الاَمْرَ: کام شروع کرنا...... فِی الاَمْرِ: کام میں مشغول ہونا...... الرِّمَاحَ فَشَرَعَتْ ھِیَ: نیزے کو کسی کی جانب سیدھا کرنا اور سیدھا ہونا۔ (لازمی و متعدی)

الطَّرِیْقُ: راستہ ظاہر ہونا...... بِفُلَانٍ: کسی کو پانی پر لے جانا...... فُلَانٌ عَلَیْنَا: قریب ہونا اور جھانکنا۔ شَرَعَ یَضْرِبُ: مارنے لگنا۔ (افعال مقاربہ سے ہے۔)

شَرَّعَ واَشْرَعَ. الطَّرِیْقَ: راستہ ظاہر کرنا۔

...... ہ فِی المَاءِ: پانی میں داخل کرنا۔ شَرَّعَ الحَبْلَ: رسی کی گرہ کھولنا۔ شَرَّعَ السَّفِیْنَۃَ: کشتی میں بادبان لگانا۔ اَشْرَعَ بَابَہٗ اِلَی اَوْ عَلَی الطَّرِیْق: راستہ کی طرف دروازہ کھولنا۔ اَشْرَعَ عَلَیْہِ الرُّمْحَ: کسی کی جانب نیزہ سیدھا کرنا۔

اَشْرَعَ الشَّیْئَ: بہت بلند کرنا۔

اِشْتَرَعَ. الشَّرِیْعَۃَ: قانون بنانا۔ شریعت

جاری کرنا۔
الشَّرْعُ :مص۔اللہ کے مقرر کردہ احکام اور کہاجاتا ہے "شَرْعُکَ مَا بَلَّغَکَ المَحَلَّ" یعنی تمہارے لئے اتنا توشہ کافی ہے جو مقصد کی جگہ تک پہنچادے اور یہ اس شخص سے کہتے ہیں جس کو تھوڑے پر قناعت کرنے کے لئے برانگیختہ کرنا ہو(...... الشِّرْعُ والشَّرَعُ) مثل۔برابر۔کہاجاتا ہے "النّاسُ فِی ھٰذا شَرْعٌ واحِدٌ وھُمْ فِی ھٰذا شَرْعٌ" یعنی لوگ اس میں برابر ہیں۔الشِّرْعُ : جوتے کا تسمہ۔
الشِّرْعَة والشِّرْعَة :تانت۔کہاجاتا ہے "ضَرَبُوا عَلَی الشِّرْعِ" انہوں نے تانت کو بجایا۔الشِّرْعَة: قطا پرندہ کے شکار کرنے کا جال۔شریعت۔مثل۔پانی کی طرف راستہ۔عادت۔ج شِرَعٌ شِرْعٌ وشِرَاعٌ۔
الشَّرَعَة: کشتی۔ج اَشْرَاع۔
الشَّرِیْعُ :بہادر۔عمدہ کتاں......مِنَ اللِّیْفِ : درخت خرما کی چھال کے کانٹے جو سخت ہو گئے ہوں۔
الشَّرِیْعَة :طریقہ۔اللہ کے مقرر کئے ہوئے احکام۔چوکھٹ۔دریا کے کنارے رہنے والوں کے لئے گھاٹ۔ج شَرَائِع. نَھْرُ الشَّرِیْعَة :دریائے اُردن۔
الشَّارِعُ :اسم فاعل۔مؤنث شَارِعَةٌ. ج شُرَّعٌ وشُرُوعٌ وشَوَارِعُ :کہاجاتا ہے "اِبِلٌ شُرَّعٌ وشَوَارِعُ" پانی میں داخل ہونے والے اونٹ۔بَیْتٌ شَارِعٌ :وہ مکان جس کا دروازہ راستہ کی جانب ہو۔ والشَّارِعُ ج شَوَارِع :سڑک عام راستہ۔
رِمَاحٌ شَارِعَةٌ وشَوَارِعُ :کسی کی جانب سیدھے کئے ہوئے نیزے۔الشَّوَارِعُ مِنَ النُّجُوْمِ :غروب کے قریب ستارے۔
اَنْفٌ (اَشْرَعُ) لمبے بانسہ والی ناک۔
الشِّرَاعُ :ہر وہ چیز جو بلند اور کھڑی کی جائے۔بادبان۔تانت جب تک کہ کمان پر لگی رہے۔اونٹ کی گردن۔کہاجاتا ہے "رَجُلٌ شِرَاعُ الاَنْفِ" لمبے بانسہ کی ناک والا مرد۔ج اَشْرِعَةٌ وشُرُعٌ.
الشَّرَاعَة: دلیری۔
الشَّرَّاعُ :عمدہ کتاں بیچنے والا۔
الشَّرْعِیُّ :مطابق شریعت۔
الشَّرَاعِیُّ. مِنَ الاِبِلِ :لمبی گردن والا اونٹ۔
الشَّرَاعِیُّ. مِنَ الرِّمَاحِ :لمبے نیزے۔ایک شخص کی جانب منسوب جس کا نام شراع تھا اور وہ نیزے بنایا کرتا تھا۔
تَثْنِیَةُ الاِشْتِرَاعِ :توریت کا پانچواں باب۔
المَشْرَعُ والمَشْرَعَة والمَشْرُعَة :دریا کے کنارے رہنے والوں کے لئے گھاٹ۔ ج مَشَارِع.
المُشَرَّعُ. مِنَ البُیُوتِ: بلند مکان۔
المَشْرُوعُ :سیدھا کیا ہوا۔جس کو شریعت جائز رکھے۔والاَمْرُ المَشْرُوعُ :وہ کام جس کو تم شروع کرو۔
شَرْعَبَ. الاَدِیْمَ :لمبا کاٹا۔
الشَّرْعَبُ :لمبا۔
الشَّرْعَبِیُّ :ایک قسم کی چادر۔لمبا خوبصورت جسم والا۔
الشُّرْعُوْبُ :ایک قسم کی گھاس۔
الشِّرْعَافُ :نر کھجور کے شگوفے کا پوست۔
الشُّرْعُوْفُ :ایک قسم کی گھاس۔
الشِّرْغُ والشَّرَغُ :چھوٹا مینڈک۔
الشُّرْغُوْفُ :ایک قسم کی گھاس' چھوٹا مینڈک۔
شَرَفَهُ (ن) شَرْفًا :کسی سے عزت و مرتبہ میں غالب ہونا۔صفت مفعولی (مَشْرُوْف)...... الحَائِطَ: دیوار میں کنگرہ بنانا۔
شَرُفَ (ک) شَرَافَةً وشَرَفًا :دین یا دنیا میں بلند مرتبہ ہونا۔صاحب عزت ہونا۔ (شَرُفَتِ النَّاقَةُ شُرُوْفًا) بوڑھی ہونا۔
شَرِفَ (س) شَرَفًا :بلند ہونا۔
شَارَفَهُ :شرافت پر فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔
شَارَفَ المَکَانَ :چڑھنا......الشَّیْئَ :اوپر سے جھانکنا۔قریب ہونا۔
شَرَّفَهُ :تعظیم کرنا۔بزرگی دینا۔عزت کرنا۔
شَرَّفَ البَیْتَ :کنگرہ بنانا......المَکَانَ : چڑھنا۔
اَشْرَفَ. الشَّیْئُ :بلند ہونا۔سیدھا کھڑا ہونا ......المَکَانَ :چڑھنا......عَلَیْهِ :اوپر سے جھانکنا......لَکَ الشَّیْئُ :ممکن ہونا۔قدرت وطاقت میں ہونا......عَلَی المَوْتِ :قریب الموت ہونا......عَلَیْهِ :ڈرنا یا مہربانی کرنا۔
اَشْرَفَتِ الخَیْلُ :تیز دوڑنا......نَفْسُهُ عَلَی الشَّیْئِ :حریص ہونا اور ہلاک ہونا۔
تَشَرَّفَ. البَیْتُ :کنگرے دار ہونا ......الرَّجُلُ :عزت پانا......بِکَذَا: باعث عزت جاننا......المَکَانَ :چڑھنا......الشَّیْئَ :ہاتھوں سے آڑ کرکے کسی چیز کی طرف نظر اٹھا کے دیکھنا......لِلشَّیْئِ: جھانکنا......عَلَی الشَّیْئِ :اوپر سے جھانکنا۔
تُشُرِّفَ. القَوْمُ :ذی عزت لوگوں کا قتل کیا جانا۔
اِشْتَرَفَ :سیدھا کھڑا ہونا۔
اِسْتَشْرَفَ :سیدھا کھڑا ہونا......الشَّیْئَ: ہاتھ کی آڑ کر کے نظر اٹھا کے دیکھنا۔
اِسْتَشْرَفَهُ حَقَّهُ :ظلم کرنا۔حق مار لینا ......الشَّاةَ :عیوب سے سالم لینے کے لئے دیکھ بھال کرنا۔
الشَّرَفُ :مص۔عزت وبزرگی۔شرافت ......بلند مکان۔ناک ج اَشْرَاف. شَرَفُ البَعِیْرِ :کوہان۔الشَّرَف: شریف۔کہاجاتا ہے "ھُوَ شَرَفُ قَوْمِهِ وکَرَمُھُمْ" وہ قوم کا شریف ہے۔
الشُّرْفَة :خاندانی شرافت۔
الشُّرْفَة. مِنَ القَصْرِ :کنگرہ۔ج شُرَف والشُّرْفَةُ مِنَ المَالِ :عمدہ مال اور کہاجاتا ہے " اُعِدُّ زِیَارَتَکُمْ شُرْفَةً" تمہاری ملاقات کو میں اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہوں۔
الشُّرْفَة. شُرُفَاتٌ :کاواحد۔شُرُفَاتٌ ان

مثلث یا مربع برجیوں کو کہتے ہیں جو دیوار
کے بالائی حصہ میں ہوتی ہیں۔
الشَّارِفُ : فا۔عنقریب شرف حاصل کرنے
والا۔سَهْمٌ شَارِفٌ : پرانا تیر۔دَنٌّ شَارِفٌ :
پرانی شراب کا مٹکا......مِنَ النُّوقِ : بوڑھی
اونٹنی۔ج شُرَّفٌ وشُرُفٌ وشُرُوْفٌ
وشُرُفٌ.
الشَّارِفَةُ. شَارِف کا مؤنث۔بوڑھی اونٹنی۔
ج شَارِفَاتٌ وشَوَارِفُ.
الشَّوَارِفُ : شراب کے برتن۔مٹکا وغیرہ۔
الشَّارُوْفُ : جھاڑو۔
الشَّرِيْفُ : شرف وعزت والا۔ج شُرَفَاءُ
واَشْرَافٌ : مؤنث شَرِيْفَةٌ. ج شَرَائِفُ
وشَرِيْفَاتٌ حَارِكٌ شَرِيْفٌ : بلند مونڈھا۔
اَشْرَافُ الْاِنْسَانِ: انسان کے ناک، کان۔
الاَشْرَفُ : اسم تفضیل۔چگادڑ۔قصر
اَشْرَفُ : مؤنث شَرْفَاءُ. ج شُرْفٌ : کنگرہ
دار یا برجی والا محل۔رَجُلٌ اَشْرَفُ : بلند
کاندھے والا مرد۔مَنْكِبٌ اَشْرَفُ :
بلند مونڈھا۔
الشَّرْفَاءُ. اَشْرَف کا مؤنث......مِنَ الآذَانِ
: لمبا کان۔
المُشْرِفُ. مِنَ الْاَمَاكِنِ: بلند جگہ۔
المُشْرَفُ : جھانکنے کی جگہ۔ج مَشَارِفُ.
مُشَارِفُ الارْضِ: زمین کی بلند جگہیں۔
المَشْرَفِيُّ : عرب کے ان دیہات کی طرف
منسوب ہیں جو مَشَارِفُ الشَّام : کے نام
سے موسوم ہیں اور اسی سے ہے "السُّيُوْفُ
المَشْرَفِيَّةُ" اور بقول بعض السُّيُوْفُ
المَشْرَفِيَّةُ" یمن کے ایک علاقہ کی طرف
منسوب ہیں۔مَشَارِفُ الشَّام کی طرف
نہیں۔
المُسْتَشْرِفُ: بلند۔
شَرَقَ (ن) شَرْقًا. الشَّاةَ: بکری کے کان کو
لمبائی میں چیرنا۔صفت مفعولی (شَرْقَاءُ) ......
الثَّمَرَ: پھل توڑنا۔
شَرَقَتْ (ن) شَرْقًا وشُرُوْقًا. الشَّمْسُ :
آفتاب طلوع ہونا......النَّخْلُ: درخت خرما
پر کھجور کا گدر ہونا۔
شَرِقَ (س) شَرَقًا. بِرِيْقِهٖ : اچھولگنا۔
شَرِقَتْ عَيْنُهٗ : آنکھ کا سرخ ہونا......لَوْنُهٗ:
شرم کی وجہ سے سرخ ہونا......الجُرْحُ بالدَّمِ:
زخموں کا خون سے بھرنا......الدَّمُ فِيْ عَيْنِهٖ:
آنکھ میں خون ظاہر ہونا......المَوْضِعُ بِاَهْلِهٖ
: جگہ کا لوگوں سے بھر کر تنگ ہونا
......الشَّمْسُ: آفتاب کا ڈوبنے کے قریب
ہونا......الشَّئُ مخلوط ہونا......الارْضُ: پانی
جاری ہونے کے ناقابل ہونا......الشَّاةُ:
لمبائی میں چرے ہوئے کان والی ہونا۔
شَرَّقَ : مشرق کی طرف متوجہ ہونا۔چمکدار
خوبصورت چہرے والا ہونا......اللَّحْمَ:
گوشت کے ٹکڑے کرنا اور دھوپ میں خشک
کرنا......البِنَاءَ: چونے وغیرہ سے لیپنا
......الشَّئَ بِالزَّعْفَرَانِ : کسی چیز کو زعفران
سے رنگنا۔
اَشْرَقَتِ. الشَّمْسُ: آفتاب کا طلوع ہونا۔
چمکنا۔اَشْرَقَ وَجْهُهٗ : چمکدار ہونا
......المَكَانُ: سورج کی چمک سے روشن
ہونا۔
......الرَّجُلُ: طلوع آفتاب کے وقت داخل
ہونا۔اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ المَكَانَ : روشن
کرنا۔الثَّوْبَ فِي الصِّبْغِ: گہرا رنگنا۔اَشْرَقَهٗ
بِرِيْقِهٖ : اچھولگوانا......النَّخْلُ: درخت خرما پر
کھجور کا گدر ہونا۔
تَشَرَّقَ: دھوپ میں بیٹھنا۔دھوپ کھانا۔
اِنْشَرَقَتْ. القَوْسُ: کمان کا پھٹنا۔
اِشْرَوْرَقَتْ اِشْرِيْرَاقًا. العَيْنُ بِالدَّمْعِ:
آنسوؤں سے ڈبڈبانا۔سرخ ہونا۔
الشَّرْقُ : مص۔آفتاب طلوع ہونے کی
جگہ۔پھٹن اور اسی سے ہے "مَادَخَلَ شَرْقٌ
فِمِيْ شَئٌ" میرے منہ کے شگاف میں کچھ
داخل نہیں ہوا۔ج اَشْرَاقٌ (......
والشِّرْقُ) روشنی جو دروازے کی دراڑ سے
داخل ہو۔
الشَّرَقُ: مص۔آفتاب۔
الشَّرْقَةُ. شَرِقَ : کا اسم مرۃ۔تم کہتے ہو
"اَخَذَتْهُ شَرْقَةٌ كَادَ يَمُوْتُ مِنْهَا" اس کو
اچھولگ گیا جس سے وہ مرنے کے قریب ہو
گیا۔جاڑے کے زمانہ میں دھوپ میں بیٹھنے
کی جگہ(...... والشَّرِقَةُ) آفتاب جبکہ طلوع
ہو۔
الشَّرِيْقُ : آفتاب جبکہ طلوع ہو۔خوبصورت
لڑکا۔ج شُرُقٌ.
التَشْرِيْقُ: مص۔اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ :عیدالاضحیٰ
کے بعد تین دن۔اس لئے کہ ان دنوں میں
قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے۔
التَّشْرِيْقُ :عید کی نماز اس لئے کہ طلوع
آفتاب کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
الشَّارِقُ :فا۔آفتاب بوقت طلوع۔کہتے ہیں
"لَا اُكَلِّمُكَ مَا ذَرَّ شَارِقٌ" میں تم سے
گفتگو نہیں کروں گا جب تک آفتاب طلوع
ہو اور کبھی آفتاب کے علاوہ ستاروں پر بھی
اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔پہاڑ وغیرہ کی
شرقی جانب۔ج شُرُقٌ.
الشَّارُوْقُ: چونا راکھ ملا ہوا۔
المَشْرِقُ والمَشْرُقُ والمَشْرَقُ :طلوع
آفتاب کی جگہ یا جہت۔ج مشارق.
المَشْرِقَةُ والمَشْرَقَةُ والمَشْرُقَةُ
والمِشْرَاقُ والمِشْرِيْقُ : جاڑے کے زمانہ
میں دھوپ میں بیٹھنے کی جگہ۔مِشْرِيْقُ
البَابِ : دروازے کی دراڑ جس میں طلوع
آفتاب کے وقت روشنی پڑے۔
المِشْرَاقُ : وہ شخص جس کی عادت ہو کہ
دوسرے کو اچھولگنے میں مبتلا کر دے۔
المُشَرَّقُ: مفع۔چونہ راکھ سے پلستر کیا ہوا۔
الشَّرَقْرَقُ والشَّرَقْرَاقُ والشِّرِقْرَاقُ
والشِّقِرَّاقُ :ایک چھوٹا پرندہ جس کو "اَخْيَل"
بھی کہتے ہیں اور عوام اس کو "شُقْرَّق" کہتے
ہیں۔
شَرِكَتْ (س) شَرَكًا. النَّعْلُ: تسمہ ٹوٹنا۔
شَرِكَهٗ (س) شَرِكًا وشَرْكًا وشِرْكَةً

وشَرِكَةً: شریک ہونا۔
شَرَّكَ. النَّعْلَ: جوتہ میں تسمہ لگانا۔
أَشْرَكَهُ. فِي أَمْرِهِ: کام میں شریک بنانا۔
أَشْرَكَ بِاللّٰهِ: شریک ٹھہرانا۔ شرک کرنا۔ صفت (مُشْرِكٌ ومُشْرِكِيٌّ) اور اسم (الشِّرْكُ)
...... النَّعْلَ: جوتہ میں تسمہ لگانا۔
شَارَكَهُ وتَشَارَكَا: باہم شریک ہونا۔
اِشْتَرَكَ. الأَمْرُ: مشتبہ ہونا۔ اِشْتَرَكَ القَوْمُ فِيْ كَذَا: باہم شریک ہونا۔
الشِّرْكُ. شِرْكٌ وأَشْرَكَ کا اسم۔ شریک حصہ اور اسی سے ہے "بَيْعُ شِرْكٍ مِنْ دَارِهِ" اس کے گھر کا ایک حصہ بیچا گیا۔ ج أَشْرَاكٌ۔
الشِّرْكَةُ: مص۔ شریک کا حصہ۔ دو یا دو سے زائد حصوں کا آپس میں اس طرح ملنا کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوں اور عقد پر بھی بولا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ اختلاط نہ ہو۔
الشَّرَكُ: جال۔ پھندا۔ ج شُرُكٌ وأَشْرَاكٌ: راستہ پر جانوروں کے قدموں کے نشانات۔ واحد (شَرَكَةٌ)
الشِّرَاكُ: جوتے کا تسمہ جو پشت قدم پر پڑے۔ زمین پر گھاس کی ایک پٹی۔ ج أَشْرُكٌ وشُرُكٌ۔
الشُّرَكِيُّ والشُّرَّكِيُّ: تیز چال اور کہا جاتا ہے "لَطَمَهُ لَطْمًا شُرَكِيًّا" اس نے اس کو جلدی جلدی پیا پے طمانچے مارے۔
الشَّرِيْكُ: ساجھی۔ شریک۔ ج شُرَكَاءُ وأَشْرَاكٌ: مؤنث شَرِيْكَةٌ. ج شَرَائِكُ۔
المُشَارِكُ: ساجھی۔ حصہ دار۔
المُشْتَرَكُ: مفع۔ جس میں دو یا دو سے زائد شریک ہوں۔ کہا جاتا ہے "طَرِيْقٌ مُشْتَرَكٌ ورَأْيٌ مُشْتَرَكٌ وأَمْرٌ مُشْتَرَكٌ" لفظ مشترک جس کے معنی بہت ہوں جیسے لفظ عین۔ رَجُلٌ مُشْتَرَكٌ: غمگین آدمی کی طرح خود بخود باتیں کرنے والا۔

الاِشْتِرَاكِيُّ: اشتراکیت کو ماننے والا۔
الاِشْتِرَاكِيَّةُ: وہ نظریہ جس میں معاشرہ کے وسائل آمدن مشترکہ ہوں اور اس کو ان پر خرچ کیا جائے ان سے کام لیا جائے اور خرچ دیا جائے۔ یعنی آمدن کا حق ملکیت یا وراثت بالکل نہ ہوگا۔
شَرَمَ (ض) شَرْمًا. الشَّيْءَ: پھاڑنا۔ الأَنْفَ: ناک کا بانسہ کاٹنا...... الثَّرِيْدَةَ: ثرید کو کناروں سے کھانا...... لِفُلَانٍ مِنْ مَالِهِ: تھوڑا سا دینا۔
شَرِمَ (س) شَرَمًا: کٹی ہوئی ناک والا ہونا۔ صفت (أَشْرَمُ) مؤنث شَرْمَاءُ ج شُرْمٌ.
شَرَّمَهُ: پھاڑنا۔ چیرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
تَشَرَّمَ وانْشَرَمَ: پھٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
شُرِمَ الصَّيْدُ: شکار کا زخمی ہو کر بھاگنا۔
الشَّارِمُ: فا۔ نشانہ کے گوشہ کو چھیدنے والا تیر۔
الشَّرْمُ: مص۔ کھاری۔ سمندر کے پانی کا گہرا حصہ۔ ایک قسم کا درخت۔ ج شُرُوْمٌ.
الشَّرْمَحُ: قوی و لمبا۔ ج شَرَامِحُ وشَرَامِحَةٌ.
الشَّرْمَحِيُّ: توانا و قوی۔
الشُّرْمُحُ: لمبا۔
شَرِنَ (س) شَرَنًا. الصَّخْرُ: چٹان کا پھٹنا۔
الشَّرَنُ: شگاف۔
الشَّرَنْبَثُ والشَّرَنْبَذُ: موٹے اور سخت ہاتھوں والا۔ شیر۔
الشَّرَنْبِيُّ: ایک پرندہ۔
جَمَلٌ شِرْنَاصٌ: موٹی اور لمبی گردن والا اونٹ۔
الشُّرْنُوْعُ: مینڈک۔
شَرْنَفَ. الزَّرْعَ: کھیت کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا۔
الشِّرْنَافُ: کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے جو کھیتی کے لئے مضر ہیں۔
الشَّرَنْفَخُ: ہلکے قدم والا۔
شَرْنَقَ. الشَّيْءَ: کاٹنا۔

الشَّرَانِقُ: سانپ کی کینچلی جس کو چھوڑ دے۔ والشَّرَانِقُ عِنْدَ المُوَلِّدِيْنَ: ریشم کے کیڑے کا کویا، واحد (شَرْنَقَةٌ) اس کو "فَيَالِجُ" بھی کہتے ہیں جس کا واحد "فَيْلَجَةٌ" ہے۔ تیز "صُلَّجٌ" کہتے ہیں جس کا واحد "صُلَّجَةٌ" ہے۔
شَرِهَ (س) شَرَهًا وشَرَاهَةً. إِلَى الطَّعَامِ وعَلَيْهِ: بہت حریص ہونا۔ صفت (شَرِهٌ وشَرْهَانُ)
الشَّرْهَاءُ. مِنَ السِّنِيْنَ: خشک سال۔
شَرْهَفَ. الصَّبِيَّ: بچہ کو عمدہ غذا دینا۔
الشَّرْوُ والشِّرْوُ: شہد۔
الشِّرْوَالُ: سروال میں ایک لغت ہے۔ بمعنی پاجامہ۔
شَرَى يَشْرِي شِرَاءً وشِرًى. الشَّيْءَ: خریدنا، بیچنا...... اللَّحْمَ أَوِ الثَّوْبَ: دھوپ میں خشک ہونے کے لئے ڈالنا...... بِنَفْسِهِ عَنْ قَوْمِهِ: آگے بڑھ کر قوم کی طرف سے لڑنا۔ بادشاہ کے سامنے قوم کی نمائندگی کرنا۔ ...... ہ: ٹھٹھا کرنا۔ غمگین کرنا۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَ بِهِ مَا شَرَاهُ" اس نے اس کے ساتھ وہ فعل کیا جس نے اسے غمگین کیا...... اللّٰهُ فُلَانًا: پتی اُچھلنے کی بیماری میں مبتلا ہونا۔
شَرِيَ يَشْرَى شَرًى. البَرْقُ: بجلی کا چمکنا...... زِمَامُ الدَّابَّةِ: بہت زیادہ ہلنا...... الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔ اصرار کرنا...... الجِلْدُ: جسم پر پتی اُچھلنا۔ صفت (شَرٍ) ...... الشَّرُّ بَيْنَهُمْ: برائی پھیلنا...... الفَرَسُ فِي سَيْرِهِ: تیز دوڑنا...... الفَرَسُ فِي لِجَامِهِ والبَعِيْرُ فِي زِمَامِهِ: کھینچنا۔
أَشْرَى. الزِّمَامَ: حرکت دینا...... الشَّيْءَ: جھکانا...... الحَوْضَ: حوض کو بھرنا...... البَرْقُ: بجلی کا تیز چمکنا...... بَيْنَهُمْ: بھڑکانا...... القَوْمُ: خارجی جیسا ہونا یعنی طاعت امام سے نکل جانا۔
شَرَّى. اللَّحْمَ او الثَّوْبَ ونَحْوَهُمَا: گوشت یا کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا۔

شَارَی مُشَارَاۃً وشِرَاءً. الرَّجُلَ: خرید و فروخت کرنا۔ جھگڑا کرنا۔
اِشْتَرٰی: خریدنا۔ بیچنا۔
تَشَارٰی تَشَارِیًا. الرَّجُلَانِ: باہم غضبناک ہونا۔
تَشَرّٰی تَشَرِّیًا: متفرق ہونا۔ خوارج میں سے ہونا۔
اِسْتَشْرٰی اِسْتِشْرَاءً. الفَرَسُ فِیْ سَیْرِہٖ: تیز دوڑنا...... الرَّجُلُ فِی الْاَمْرِ: اصرار کرنا۔ اِسْتَشْرَتِ الْاُمُوْرُ: بڑا اور دشوار ہونا ...... الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔
اِشْرَوْرٰی اِشْرِیْرَاءً: مضطرب ہونا۔
الشَّرْیُ: اندرائن۔ عرب کہا کرتے تھے۔ "لِفُلَانٍ طَعْمَانِ اَرْیٌ وشَرْیٌ" یعنی فلاں میٹھا بھی ہے اور کڑوا بھی۔ درخت خرما جو بیج سے اُگا ہو۔ واحد (شَرْیَۃٌ)
الشِّرَاءُ. ج اَشْرِیَۃٌ و (الشِّرٰی) خرید و فروخت۔
الشَّرَاءُ: طرف۔ جانب۔
الشَّرٰی: پتی اچھلنے کی بیماری۔ پہاڑ۔ راستہ۔ طرف۔ جانب۔ ج اَشْرَاءٌ۔ کہا جاتا ہے "دَخَلُوْا اَشْرَاءَ الْحَرَمِ" وہ لوگ حرم کے اطراف میں داخل ہوئے۔ الشَّرٰی: فرات کی جانب شیروں کے رہنے کی ایک جگہ جس کو بطور مثال کے کہا کرتے ہیں (...... والشَّرَاۃُ) ردی مال یا عمدہ مال۔ کہا جاتا ہے "اِبِلٌ شَرَاۃٌ" یعنی عمدہ اُونٹ۔
الشَّرِیُّ. مِنَ الْخَیْلِ: پسندیدہ۔ رفتار میں انتہا کو پہنچا ہوا۔
الشَّرِیَّۃُ. الشَّرِیُّ: کا مؤنث۔ طریقہ۔ طبیعت۔ روش۔ وہ عورت جو ہمیشہ لڑکی جنے۔
الشَّرْوٰی: مثل یہی لفظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ وَھِیَ وھُمَا وھُمْ وھُنَّ شَرْوَاکَ" یعنی تمہارے مثل ہیں اور کہا جاتا ہے "اِنَّہٗ لَا یَمْلِکُ شَرْوٰی نَقِیْرٍ" وہ نقیر کی برابر کسی چیز کا مالک نہیں۔ فقیری کے لئے بطور مثال کے بولا کرتے ہیں اور نقیر اس گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی میں ہوتا ہے۔
الشَّرْیَانُ: ایک درخت جس کی لکڑی سے کمان بناتے ہیں۔ اُچھلنے والی رگ جس میں خون دوڑتا ہے۔ ج شَرَایِیْنُ.
الشِّرْیَانَاتُ: جسم کی باریک رگیں۔
الشَّارِیْ: اسم فاعل۔ ج شُرَاۃٌ: زمانہ حال کے علماء اس کلمہ کو بجلی پر دلالت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ الشُّرَاۃُ: خوارج۔
المُشْتَرِیْ: فا۔ خریدار۔ ایک سیارہ کا نام۔ ایک قسم کا پرندہ۔
شَرَّیَفَ. الزَّرْعَ: کھیت کے بڑھے ہوئے مضر پتوں کو کوٹنا۔
الشِّرْیَافُ: کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے جو مضر ہوں۔
شَزَّ (ض) شَزَازَۃً: بہت خشک ہونا۔ صفت (شَزٌّ وشَزِیْزٌ)
شَزَبَ (ن) وشَزُبَ (ک) شَزْبًا وشُزُوْبًا: کھردرا ہونا یا لاغر و خشک ہونا۔ صفت (شَازِبٌ) کہا جاتا ہے "رَجُلٌ شَاحِبٌ شَازِبٌ" رنگ بدلا ہوا لاغر و خشک مرد۔ ج شُزَّبٌ وشَوَازِبُ.
شَزَّبَ. الفَرَسَ: گھوڑے کو لاغر کرنا۔ چھریرا بنانا۔
تَشَازَبَ. القَوْمُ عَلَی الْمَاءِ وغَیْرِہٖ: اپنے حصہ کا منتظر ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھُمْ مُتَشَازِبُوْنَ" وہ لوگ اپنے حصہ کا انتظار کر رہے ہیں۔
الشَّزْبَۃُ: اسم مرۃ۔ کمان جو نہ نئی ہو نہ پرانی۔
الشُّزْبَۃُ مِنَ الاُتُنِ: دبلی پتلی گدھی۔ الشِّزْبَۃُ. فرصت: کہا جاتا ہے مَضَتْ شُزْبَتُہٗ اس کی فرصت کا موقع نکل گیا۔
الشَّزِیْبُ: لکڑی جس کی اصلاح ابھی نہ ہوئی ہو۔ کمان جو نئی ہو نہ پرانی۔ ج شُزُوْبٌ.
الشَّوْزَبُ: علامت۔
شَزَرَ (ض) شَزْرًا. الرَّجُلَ والَیْہِ: غصہ میں ترچھی نظر سے دیکھنا...... فُلَانًا: دائیں بائیں سے نیزہ مارنا۔ نظر بد لگانا۔
شَزَرَ (ن ض) شَزْرًا واِسْتَشْزَرَ. الحَبْلَ: رسی بٹنا۔ اِسْتَشْزَرَ الحَبْلُ: رسی کا بٹ جانا۔ اِسْتَشْزَرَ الشَّیْءَ: بلند کرنا...... الشَّیْءُ: بلند ہونا۔
اَشْزَرَہٗ. اللّٰہُ: ایسی مصیبت میں پھنسانا جس سے رہائی ممکن نہ ہو۔
تَشَزَّرَ: غضبناک ہونا...... لِلْقِتَالِ: آمادۂ جنگ ہونا۔
شَازَرَہٗ مُشَازَرَۃً: دشمنی کرنا۔
تَشَازَرَ القَوْمُ: ترچھی نظر سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔
الشَّزْرُ: مص۔ سختی۔ دشواری۔ کہا جاتا ہے "غَزْلٌ شَزْرٌ" ناہموار کتا ہوا سوت۔
الشَّزَرُ والشُّزْرَۃُ: آنکھ کی سرخی۔
الاَشْزَرُ: سرخ۔ عَیْنٌ شَزْرَاءُ: غصہ کی وجہ سے سرخ آنکھ۔
شَزَنَ (س) شَزَنًا. الرَّجُلُ: چست ہونا۔
تَشَزَّنَ. الشَّیْءُ: سخت ہونا۔ دشوار ہونا۔ ...... لَہٗ فِی الْخُصُوْمَۃِ: جھگڑے میں سختی برتنا۔
...... لِلسَّفَرِ: سفر کی تیاری کرنا۔ سامان کرنا۔
(...... تَشَزُّنًا وتَشْزِیْنًا) الرَّجُلَ: پچھاڑنا۔
الشَّاۃَ: ذبح کرنے کے لئے لٹانا۔
الشَّزَنُ: چوسر وغیرہ کھیلنے کا مہرہ۔
الشَّزَنُ والشُّزُنُ: سختی۔ جانب دوری۔ زمین کی سختی۔ مِنَ العَیْشِ: زندگی کی سختی۔
الشَّزِنَۃُ. مِنَ النِّسَاءِ: بخیل عورت۔
الشُّزُنُ: چوسر وغیرہ کھیلنے کا مہرہ۔
الشُّزُوْنَۃُ: سختی۔
شَزَا یَشْزُوْا شَزْوًا: بلند ہونا۔
شَسَّ (ض) شُسُوْسًا. الشَّیْءُ: خشک ہونا۔
الشَّاسُّ: لاغر۔ ضعیف و خشک۔
الشَّسُّ: سخت زمین جو ایک پتھر کی طرح معلوم ہو۔ ج شِسَاسٌ وشُسُوْسٌ

وشِبِيس.
شَسَبَ (س) وشَسُبَ (ک) شَسْبًا وشُسُوبًا : خشک ولاغر ہونا۔صفت (شَاسِبٌ) ج شُسُبٌ.
الشِسْبُ والشَسِيبُ. مِنَ القِسِيّ : کمان جس کی لکڑی پتلی ہو۔
الشَسُوب. مِنَ النُوقِ : اُونٹنی جس کا بچہ سردی میں مرجائے اور پھر دودھ نہ دے۔
شَسَعَ (ف) شَسْعًا وشُسُوعًا. المَنزِلُ : دور ہونا۔صفت (شَسُوعٌ) ج شُسَّعٌ و(شَاسِعٌ) (...... شَسْعًا وشَسَّعَ واَشْسَعَ) النَعْلَ: جوتے کے لئے تسمہ بنانا۔
اَشْسَعَ. الشيَ : دور کرنا۔
شَسِعَ(س) شَسَعًا. النَعْلُ: جوتے کا تسمہ ٹوٹنا ...... الفَرَسُ: گھوڑے کے ثنیہ اور رباعیہ دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا۔
...... بِهِ: دور کرنا۔
الشِسْعُ : جوتی کا تسمہ۔کہا جاتا ہے "اَوْنٰی مِنَ الشِسْعِ" جوتی کے تسمہ سے بھی قریب۔ تنگ زمین۔کسی جگہ کا کنارہ۔کہا جاتا ہے "نَزَلَ بِشِسْعٍ مِنَ الوَادِی" وہ وادی کے کنارے پر اُترا۔تھوڑا مال۔ زیادہ مال (ضد) اور کہا جاتا ہے "هُوَ شِسْعُ مَالٍ" وہ مال کا انتظام کرنے والا ہے۔ج اَشْسَاع.
شَسَفَ (ن) شَسُفَ (ک) شُسُوفًا شَسَافَةً وشِسَافَةً : خشک ولاغر ہونا۔صفت (شَاسِفٌ وشَسِيفٌ)
الشِسْفُ: خشک روئی کی ٹکیہ۔
الشَسَف: کچی کھجور چیر کر خشک کی ہوئی۔
الشَسِيف: وہ شخص جو لاغری کی وجہ سے خشک ہو چلا ہو۔
الشَوْشَبُ: بچھو۔جوں۔
شَصَّتْ (س ض) شُصُوصًا وشِصَاصًا. النَاقَةُ: اُونٹنی کا بہت کم دودھ والی ہونا ...... المَعِيشَةُ: تنگ گزاران ہونا ...... الرَجُلُ: دور ہونا۔کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِی اَیْنَ شَصَّ" میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔

شَصَّهُ (ن) شَصًّا واَشَصَّهُ. عَنْ كَذَا: منع کرنا۔دور کرنا۔ہٹانا۔اَشَصَّ الرَجُلُ: دور چلا جانا۔اَشَصَّتِ النَاقَةُ : اُونٹنی کا کم دودھ والی ہونا۔صفت شَصُوصٌ. مُشِصٌّ نہیں کہتے۔
الشِصُّ: مشاق چور۔ج شُصُوص (...... والشَصُّ) مچھلی شکار کرنے کا کانٹا۔ جس کو "بِسَارَۃ" بھی کہتے ہیں۔ج شُصُوص.
الشَصُوصُ. مِنَ النُوقِ او الشِيَاهِ: کم دودھ والی اُونٹنی یا بکری۔ج شُصُص وشَصَائِص وشِصَاص. سِنَةٌ شَصُوصٌ : خشک سال۔کہا جاتا ہے "نَفَى اللّٰهُ عَنكَ الشَصَائِص" اللہ تمہاری سختیوں کو دور کرے۔
شَصَبَ (ن) شُصُوبًا وشَصِبَ (س) شَصَبًا. العَيْشُ: تنگ گزاران ہونا۔صفت (شَاصِبٌ) ...... الاَمْرُ : دشوار ہونا ...... المَكَانُ: قحط زدہ ہونا۔
شَصَبَ (ن) شَصْبًا. الشَاةَ : بکری کی کھال اُتارنا۔
اَشْصَبَ. اللّٰهُ عَيْشَهُ: تنگ گزاران کرنا۔
الشِصْبُ: سختی۔قحط۔خشک سالی۔حصہ۔ج اَشْصَاب.
الشَصْبُ والشَصَبُ: خشکی۔
الشُصْبُ : کھال اتری ہوئی بکری۔عَيْش (شَصِبٌ) دشوار و تنگ گزران زندگی۔
الشَصِيب: حصہ۔مسافر۔
الشَصِيبَة: سختی و خشک سالی۔کنوئیں کی گہرائی۔ج شَصَائِب. الشَصَائِب : پالان کی لکڑی۔
الشَصَّاب: قصاب۔
الشَيْصَبان: چیونٹیا یا اس کا سوراخ جنوں کا ایک قبیلہ۔شیطان کا نام۔
شَصَرَ (ن) شَصْرًا. الثَوْبَ : کپڑے کو دور دور سینا۔لنگر ڈالنا ...... فُلانًا بِالرُمْحِ: کسی کو نیزہ مارنا ......ہ. الثَوْرُ: بیل کا سینگ مارنا۔

الشَصَر : ہرن کا بچہ جبکہ قوی ہو جائے اور حرکت کرنے لگے۔مؤنث شَصَرَة: ایک چھوٹا پرندہ۔ج اَشْصَار.
الشَاصِرُ : فا۔الشَاصِرُ مِنَ الظِبَاءِ : ہرن کا بچہ جبکہ قوی ہو جائے اور حرکت کرنے لگے۔ مؤنث شَاصِرَة ج شَوَاصِر. الشَاصِرَة : درندوں کے لئے ایک جال۔
الشَوْصَرُ. مِنَ الظِبَاءِ: ہرن کا بچہ جبکہ قوی ہو جائے اور حرکت کرنے لگے۔
الشَصِير : کانٹے کی چبھن۔
شَصَا يَشْصُو شُصُوًّا وشَصِيَ يَشْصَى شُصِيًّا. البَصَرُ : نگاہ کا پتھرا جانا ...... السَحَابُ: بادل کا بلند ہونا ...... القِرْبَةُ: مشک کا خوب اچھی طرح بھر جانا ...... المَيِّتُ : میت کے ہاتھ پیروں کا اٹھ جانا۔کہا جاتا ہے "شَصَا بِرِجْلِهِ" اس نے اپنی ٹانگ اٹھائی۔
اَشْصَى. بَصَرَهُ: ٹکٹی لگانا۔نگاہ اٹھانا۔
الشَصْوُ: سختی۔مسواک۔
شَطَّ (ض ن) شَطًّا وشُطُوطًا: دور ہونا۔ فُلانًا: دور کرنا۔ظلم کرنا۔
شَطَّ (ض) شَطَطًا : زیادتی کرنا۔حق سے دور ہو جانا ...... عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ وحُكْمِهِ: ظلم کرنا ...... فِي سِلْعَتِهِ : حد سے تجاوز کرنا اور بیش قیمت کرنا۔
اَشَطَّ اِشْطَاطًا واشْتَطَّ اِشْتِطَاطًا: زیادتی کرنا۔حد سے تجاوز کرنا۔حق سے دور جا پڑنا ...... عَلَيْهِ: ظلم کرنا۔
شَطَّطَ: زیادتی میں مبالغہ کرنا۔
شَاطَّهُ: زیادتی کرنے میں مقابلہ کرنا۔
الشَطُّ: مص۔دریا یا سمندر کا کنارہ۔ج شُطُوط وشُطَّان : کوہان کی ایک جانب۔ج شُطُوط.
الشَطَّةُ : اسم مرۃ۔جَارِيَةٌ شَطَّةٌ: سڈول بدن والی لونڈی۔
الشِطَّةُ والشَطَاطَةُ والشَطَاطُ والشِطَاطُ : دوری۔الشَطَاط والشِطَاط : قدوقامت

کی خوبصورتی اور اعتدال۔

الشَّاطُّ: فا۔ رَجُلٌ شَاطٌّ: سڈول بدن والا مرد۔ مؤنث شَاطَّة.

شَطَأَ (ف) شَطْأً وشُطُوْءًا: کنارہ پر چلنا ...... الدَّابَةَ بِالحَمْلِ: جانور پر بوجھ لادنا۔ ...... فُلَانًا: مغلوب کرنا ...... الأُمُّ بِالوَلَدِ: بچہ گرا دینا (...... واَشْطَأَ) الزَّرْعُ: کھیتی میں خوشہ نکلنا۔ اَشْطَأَ الشَّجَرُ بِغُصُوْنِهِ: درخت میں ٹہنی نکلنا۔ اَشْطَأَ الرَّجُلُ: زکام والا ہونا۔ اَشْطَأَ الوَادِي: دونوں کناروں پر بہنا۔ کہتے ہیں "مِلْنَا لِوَادِي كَذَا فَوَجَدْنَاهُ مُشْطِئًا" ہم فلاں وادی کی طرف متوجہ ہوئے تو اس کو دونوں کناروں سے بہتا ہوا پایا۔

شَطَّأَ تَشْطِئَةً. النَّهْرُ: دونوں کناروں پر بہنا۔

شَاطَأَهُ: ایک دوسرے کے ساتھ دریا کے کنارے پر چلنا۔

الشَّطْأُ: کنارہ۔ ج شُطُوْء (والشَّطَأُ) کھیتی کے پتے یا خوشہ۔ درخت خرما کے پودے۔ ...... مِنَ الشَّجَرِ: شاخیں جو درخت کی جڑ میں نکل آئیں۔ ج اَشْطَاء.

الشُّطَأَة: زکام۔

الشَّاطِئ: فا ...... مِنَ النَّهْرِ: جانب۔ تم کہتے ہو "شَاطِئُ الأَوْدِيَةِ" اس کی جمع نہیں آتی۔ ...... مِنَ البَحْرِ: کنارہ۔ ج شَوَاطِئ وشُطْآن.

شَطَبَ (ن) شَطْبًا. الشَّيْءُ: لمبا کاٹنا یا چیرنا ...... ہ وشَطَّبَ فَوْقَهُ: لکیر کھینچنا ...... الرَّجُلُ: دُور ہونا ...... عَنْهُ: اعراض کرنا۔ ہٹنا ...... الرُّمْحُ عَنْ مَقْتَلِهِ: نیزے کا خطا کرنا۔

شَطَّبَهُ: جسم میں عمل تشریح کرنا۔

تَشَطَّبَ: کٹنا (...... وانْشَطَبَ) المَاءُ ونَحْوُهُ: بہنا۔

الشَّطْبُ: مص۔ لمبا خوبصورت قد و قامت والا۔ درخت خرما کی تر و سبز شاخ۔ ج شُطُوْب.

الشَّطْبَة. مِنَ النَّخْلِ: کھجور کی سبز شاخ۔ تلوار۔ ج شُطَب۔ لکیر جو غلط تحریر پر کھینچ دی جائے (...... والشِّطْبَة) لمبی خوبصورت لڑکی۔ اچھے گوشت والا گھوڑا۔

الشُّطْبَة والشُّطَبَة والشِّطْبَة: تلوار وغیرہ کے پھل کی دھاری۔ ج شُطَب.

الشَّطِيْبَة: اُونٹ کے کوہان کا ٹکڑا جو لمبا کاٹ لیا گیا ہو۔ جیسے شَطَائِب.

الشَّطَائِب: مختلف فرقے۔ تختیاں۔

سَيْفٌ (مَشْطُوْبٌ ومُشَطَّبٌ) دھاری دار تلوار۔ رَجُلٌ مُشَطَّبٌ: وہ شخص جس کے چہرہ میں تلوار وغیرہ کی ضرب کا نشان ہو۔

شَطَرَ (ن) شَطْرًا. الشَّيْءَ: دو برابر حصوں میں کرنا ...... بَيْتَ الشِّعْرِ: شعر کا نصف حذف کرنا ...... النَّاقَةَ او الشَّاةَ: ایک جانب کے تھن کو دوھنا دوسرے کو چھوڑ دینا اور کہتے ہیں شَطَرَ شَطْرَهُ: اس نے اس کی جانب کا قصد کرنا۔

شَطَرَت (ن) شُطُوْرًا. النَّاقَةُ: اُونٹنی کے تھن کے ایک حصہ کا لمبا ہونا۔ شَطَرَ بَصَرُهُ: اس طرح دیکھنا کہ تمہاری طرف بھی نظر رہے اور دوسرے جانب بھی ...... الدَّارُ: دور ہونا (شَطَارَةً) شوخ و بے باک ہونا۔ چالاک و خبیث ہونا۔ (...... شُطُوْرًا وشُطُوْرَةً وشَطَارَةً) عَنْهُمْ: جدا و بعید ہونا ...... عَلَى اَهْلِهِ: خباثت و کمینگی کی وجہ سے موافقت چھوڑ دینا ...... اِلَيْهِمْ: متوجہ ہونا۔

شَطُرَ (ک) شَطَارَةً: شوخ و بے باک ہونا۔ چالاک و خبیث ہونا (...... شُطُوْرَةً) النَّاقَةُ: اُونٹنی کے ایک پستان کا دوسرے سے لمبا ہونا۔ ایک پستان خشک ہونا۔

شَطَّرَ. الشَّيْءَ: دو حصوں میں تقسیم کرنا۔ ...... الشِّعْرَ: شعر کے ہر مصرعہ پر دوسرا مصرعہ بڑھا دینا (مولدہ) ...... النَّاقَةَ وبِالنَّاقَةِ: اُونٹنی کے ایک طرف کے تھن کو دوھنا دوسرے کو چھوڑ دینا۔

شَاطَرَهُ. مَالَهُ: آدھا آدھا تقسیم کر لینا۔ ...... فُلَانًا: کسی کے گھر کے متصل گھر والا ہونا ...... النَّاقَةَ: اُونٹنی کے ایک طرف کے تھن کو دوھنا دوسرے کو چھوڑ دینا۔

الشَّطْرُ: مص۔ جزء۔ نصف اور اسی سے ہے "شَطْرُ بَيْتِ الشِّعْرِ" شعر کا نصف واحد' دُوری' جہت۔ جانب اور اسی سے ہے "شَطَرَ شَطْرَهُ ...... و "فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ المَسْجِدِ" اپنے چہرہ کو مسجد کی جانب پھیرو۔ ج اَشْطُر وشُطُوْر: ناقہ کے تھن کے دو حصے ہوتے ہیں دو اگلے اور دو پچھلے۔ ہر دو پاکھوں کو شطر کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے "حَلَبَ اَشْطُرَ الدَّهْرِ" یعنی اس نے تجربہ کیا اور زمانہ کے خیر و شر کو وہ پہچان گیا اور امثال عرب سے ہے "هٰذَا حَلَبٌ لَكَ شَطْرُهُ" یہ ایسا عمل ہے جس میں فریقین کا نفع ہے۔

الشِّطْرَة: اسم نوع اور کہا جاتا ہے "اَوْلَادُ فُلَانٍ شِطْرَةٌ" یعنی فلاں کی اولاد نصف مذکر نصف مؤنث ہے۔

الشَّطْرَان: صرف نصف تک بھرا ہوا مؤنث شَطْرَى.

الشَّاطِر: فا۔ شوخ و بے باک۔ چالاک و خبیث۔ ج شُطَّار.

الشَّطُوْر. (مِنَ النِّعَاجِ اوالنُّوْقِ) بھیڑنا۔ اُونٹنی جس کے ایک جانب کا تھن لمبا ہو یا ایک جانب کا تھن خشک ہو گیا ہو۔ ثَوْبٌ شَطُوْرٌ: کپڑا جس کی ایک جانب دوسرے سے لمبی ہو۔ دَارٌ شَطُوْر: دوسرے مکانوں سے علیحدہ مکان۔

الشَّطِيْر: دور۔ اکیلا۔ مسافر۔ اجنبی۔ ج شُطَرَاء وشُطُر: آدھا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا شَطْرُهُ وشَطِيْرُهُ" یہ اس کا آدھا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے "هٰذَا نِصْفُهُ ونَصِيْفُهُ".

المَشْطُوْر: مفع۔ چٹنی لگی ہوئی روٹی۔ ...... مِنَ الرَّجَزِ: فن عروض کی اصطلاح میں بحر رجز کے چھ اجزاء میں سے تین جز حذف کیا ہوا۔

المُشَاطِر: ہمسایہ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ

مُشَاطِرُونَا" ان کے گھر ہمارے گھر سے متصل ہیں۔

الشِطْرَنج :ایک مشہور کھیل ہے۔ سنسکرت لفظ چترانگ کا معرب۔ اس میں چھ قسم کے مہروں سے کھیلتے ہیں جو شاہ فرزین' فیل' اسپ' رخ اور پیدل کہلاتے ہیں۔ ج شِطْرَنجات.

شَطَسَ (ن) شَطْسًا. فِیْ الْاَرْضِ :سفر کرنا۔

الشَطْس:مص۔ چالاکی۔

الشُطْس والشُطْسَة:مخالفت۔ دشمنی۔ عناد۔

الشَطُوْس:ہر طرف کو جانے والا۔ حکم کے خلاف چلنے والا۔

شَطِعَ (س) شَطَعًا. الرَّجُلُ :مرض وغیرہ کی وجہ سے گھبرا اٹھنا۔

شَطَفَ (ن) شُطُفًا. الرَّجُلُ :جانا اور دور ہونا...... عَنِ الشَیْئِ :ہٹنا...... الثَوْبَ وغیرہ: کپڑا وغیرہ: دھونا۔

سَهْمٌ (شَاطِفٌ) نشانہ سے خطا کرنے والا تیر۔ نِيَّةٌ (شَطُوْفٌ) ارادہ بعید و بے پایاں۔

الشُطْفَة. مِنَ الشَیْئِ:ٹکڑا۔ ج شُطَف.

شَطَمَ (ن) شَطْمًا. اِمْرَأَتَهُ:جماع کرنا۔

شَطَنَهُ (ن) شَطْنًا :مخالفت کرنا۔ دور کرنا۔ رسی سے باندھنا۔ شَطَنَ فِی الْاَرْضِ :داخل ہونا(...... شُطُوْنًا) الدَّار :دور ہونا۔ الرَّجُلُ:حق وغیرہ سے دور ہونا......

اَشْطَنَهُ:دور کرنا۔

شَیْطَنَ شَیْطَنَةً وتَشَیْطَنَ:شیطانی فعل کرنا۔

الشَّاطِن :فا۔ خبیث۔ حق سے دور ہونے والا۔

الشَطَن:رسی۔ ج اَشْطَان.

بِئْرٌ (شَطُوْنٌ) زیادہ گہرا کنواں۔ حَرْبٌ شَطُوْنٌ :بہت سخت جنگ۔ نِيَّةٌ شَطُوْنٌ: ارادۂ بعید رُمحٌ شَطُوْنٌ: لمبا ٹیڑھا نیزہ۔

الشَّطِیْن:دور۔

الشَیْطَان. ج شَیَاطِیْن: دیو۔ ہر سرکش و نافرمان (آدمی ہو یا جن یا جانور) اور اسی سے ہے "شَیَاطِیْنُ الْعَرَب" عرب کے سرکش و نافرمان لوگ۔ سانپ۔ شَیْطَانُ الفَلَاة: پیاس۔ مُخَاطُ الشَیْطَان :ترمرے یعنی وہ چیز جو گرمی کے زمانے میں مکڑی کے جالے کی مانند فضا میں معلوم ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے "رَکِبَہ شَیْطَانُہ" یعنی وہ غضبناک ہوا و "شَیَاطِیْنُ الرَّاسِ" غصّے کا جوش۔

المُشَیْطَنَة: اُونٹ کے چوتڑ کا داغ۔

المُشَاطِنُ: ڈول کو دو رسیوں سے کھینچنے والا۔

شَطِیَ (س) شُطِیًّا. المَیِّتُ:میت کے ہاتھ پیروں کا اٹھ جانا۔

شَطّٰی تَشْطِیَةً. الشَّاةَ :کھال اُتارنا اور گوشت کو جدا جدا کرنا۔

اِنْشَطٰی. الشَیْئُ: پراگندہ و متفرق ہونا۔

شَظَّهُ (ن) شَظًّا. الامْرُ: دشوار ہونا۔ سختی میں ڈالنا(...... وشَظَّظَ واَشَظَّ) القَوْمَ :پراگندہ و متفرق کرنا۔ دھتکارنا۔ شَظَّ واَشَظَّ الجُوَالِقَ: ٹیڑھے سرے کی لکڑی کو بورے کے دونوں گوشوں میں باندھنا۔

الشَّظُّ:مص۔ دن کا بقیہ۔ ج اَشْظَاظ.

الشِظَاظ :ٹیڑھے سرے کی لکڑی جو بورے کے دونوں گوشوں میں داخل ہو۔ ج اَشِظَّة.

الشَّظِیْظ :بندھا ہوا بورا۔ چری ہوئی لکڑی۔ ج اَشْظَاظ. کہا جاتا ہے" طَارُوا اَشْظَاظًا اور شِظَاظًا" یعنی وہ لوگ متفرق ہو گئے۔

شَظِفَ (س) شَظَفًا. العَیْشُ: تنگ گزران ہونا...... الرَّجُلُ: تنگ زندگی والا ہونا۔ صفت(شَظِفٌ) العَیْشِ : شَظِفَتْ یَدُہٗ : سخت اور کھردرا ہونا...... السَّهْمُ: تیر کا کھال اور گوشت کے درمیان داخل ہونا۔ (...... وشَظُفَ (ک) شَظَافَةً) الشَجَرُ:سخت ہونا صفت(شَظِیْف)

شَظَفَہ (ن) شَظْفًا. عَنْ کَذَا:منع کرنا۔ روکنا۔

الشَّظَف :مص۔ ج شِظَاف و (الشَّظَاف) تنگی و سختی۔

الشِظَاف:دوری۔

الشَّظْف:مص۔ لاٹھی کی چھلن۔

الشِظْف :خشک روٹی۔ کھونٹی کی مانند لکڑی۔ چھپٹی۔ ج شِظْفَة.

الشَّظِف :بدخلق۔ بڑا جنگجو۔ عُوْدٌ شَظِف : ٹوٹی ہوئی لکڑی۔ اَرْضٌ شَظِفَةٌ :سخت و خشک زمین۔

المِشْظَف: بے ارادہ تعریض کرنے والا۔

الشَیْظَم والشَیْظَمِیُّ :لمبا تنا ور جوان (گھوڑا یا اُونٹ یا آدمی) مؤنث شَیْظَمَة ج شَیَاظِمَة. الشَیْظَم: بوڑھا۔ سخی۔ شیر۔

شَظِیَ (س) یَشْظٰی شَظًی :پھٹنا۔ القَوْمُ: متفرق ہونا۔

شَظٰی یَشْظِی شَظْیًا. السِقَاءُ:خوب اچھی طرح بھر جانا...... المَیِّتُ: میت کے ہاتھ پیروں کا اٹھ جانا۔

شَظّٰی تَشْظِیَةً. القَوْمَ :متفرق کر دینا...... الفَرَسَ: گھٹنے کی باریک ہڈی کو پھاڑنا۔

اَشْظٰی ہ: گھٹنے کی باریک ہڈی پر مارنا۔

تَشَظّٰی: پھٹنا۔ متفرق ہونا...... العودُ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

اِنْشَظٰی: پھٹنا۔

الشَّظٰی :مص۔ دست یا زانو کی پتلی اور چھوٹی ہڈی یا ان کے چھوٹے چھوٹے پٹھے۔ قوم کے پیرو۔ اجنبی لوگ جو قوم میں داخل ہو جائیں۔

الشَّظِیَّةُ: کمان۔ پنڈلی کی ہڈی۔ لکڑی۔ ہڈی وغیرہ کا ٹکڑا۔ ج شَظَایَا وشَظِیٌّ.

الشِظْیَة: پتھر کا بڑا ٹکڑا جو پہاڑ سے ایک طرف کو نکلا ہوا ہو۔

شَعَّ (ض) شَعًّا وشَعَاعًا. المَاء :بکھرنا۔ پھیلنا(...... شَعًّا وشَعِیْعًا) جلدی کرنا۔

شَعَّ (ن) شَعًّا وشَعَاعًا. المَاءَ: بکھیرنا۔ کہا جاتا ہے "شَعَّ الغَارَةَ عَلَیْهِم" ہر طرف سے لوٹ ڈالنا۔

اَشَعَّ اِشْعَاعًا. المَاءَ ونَحْوَہٗ :بکھیرنا ...... الشَمْسُ: شعاع پھیلنا...... الزَرْعُ: کھیتی

میں خوشہ نکلنا......السُّنْبُلُ: دانوں سے پُر ہونا۔

اِنْشَعَ. الذِّئْبُ فِي الغَنَمِ: بھیڑیے کا بکریوں میں تباہی ڈالنا۔

الشُّعَ: مکڑی کا جالا۔شُعُ الشَّمْسِ: آفتاب کی کرن۔

الشُّعَاعُ: آفتاب کی کرن۔ج اَشِعَّة، وشُعُع وشِعَاع.

اَلشُّعَاعُ: (علم ہندسہ)۔خط مستقیم کا ٹکڑا جس کو سامنے لے جایا گیا ہو خط مستقیم کا قطعہ جو مرکز اور نقطہ دائرہ کو ملا دے۔اس کا نام شعاع الدائرہ ہے۔

اَشِعَّة: س اور رُنْجن: غیر مرئی شعاعیں غیر شفاف اجسام جیسے لکڑی اور معدنی پلیٹ کو جلاتی ہے۔

اَشِعَّةُ مَا قَبْلَ الاَحْمَرِ: سفید روشنی میں موجود غیر مرئی شعاعیں جن کا وقوع شرارے میں سرخ رنگ سے قبل ہوتا ہے بہت گرم ہوتی ہیں۔اَشِعَّةُ مَا بَعْدَ البَنَفْسَجِي غیر مرئی سفید روشنی میں موجود شعاعیں جن کا وقوع شرارت میں بنفشجی کے بعد ہوتا ہے۔یہ فوٹوگرافی کی پلیٹ پر نشان چھوڑ جاتی ہے۔اس کے ذریعے اس کے وجود کا علم ہوتا ہے۔

الاشعة اَلْمُهْبِطَةُ: ہلکے (خفیف) گیس کی نالی میں بجلی کے آنے کی وجہ سے نیچے سے اوپر کی طرف بجلی کے شرارے جاتے ہیں۔

اَلشُّعَاعُ: شعاع کو چھوڑنے کا آلہ۔

الشَّعَاعُ: مص۔خون وغیرہ کا بکھرنا۔ہلکا سایہ......مِنَ اللَّبَنِ: زیادہ پانی ملا ہوا دودھ، ہر بکھری ہوئی چیز۔کہا جاتا ہے "ضَرَبْتُ بِالعَصَاءِ عَلَى الحَائِطِ فَتَطَايَرَتْ شَعَاعًا" میں نے لاٹھی کو دیوار پر مارا جس کی وجہ سے لاٹھی کے چیتھڑے اُڑ گئے۔و "ذَهَبَ القَوْمُ شَعَاعًا" قوم بکھر گئی و "طَارَ قَلْبُهُ شَعَاعًا" اس کا دل غموں کی وجہ سے پراگندہ ہو گیا۔و "طَارَتْ نَفْسُهُ شَعَاعًا" خوف وغیرہ کی وجہ سے اس کا جی پراگندہ و پریشان ہو گیا۔

شُعَاعُ السُّنْبُلِ وشَعَاعَةُ وشِعَاعَةُ وشَعُّهُ: خوشہ کا خشک کانٹا جب تک کہ خوشہ پر رہے۔

الشَّعُّ والشَّعِيعُ: جلدی۔والشَّعُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: بکھری ہوئی۔

شَعَبَ (ف) شَعْبًا. الشَّيْءَ: جمع کرنا۔متفرق کرنا۔درست کرنا۔بگاڑنا (ضد) پھاڑنا۔......الشَّيْءُ: ظاہر ہونا......القَوْمُ: متفرق ہونا......الرَّجُلُ: مرنا۔شَعَبَتْهُ المَنِيَّةُ: اچانک ہلاک کرنا......فُلَانًا: مشغول کرنا......اللِّجَامُ الفَرَسَ: لگام کا گھوڑے کو روکنا اور دوسری طرف کو پھیرنا۔کہا جاتا ہے "اِشْعَبْ لِي شُعْبَةً مِنَ المَالِ" یعنی اپنے مال میں سے ایک حصہ مجھ کو دو۔شَعَبَ اِلَى القَوْمِ: اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر قوم کی طرف مائل ہونا......الاَمِيرُ رَسُولًا اِلَى مَوْضَعِ كَذَا: پیغامبر بنا کر بھیجنا۔

شَعِبَ (س) شَعَبًا. الرَّجُلُ اَوِ الثَّوْرُ: کندھوں اور سینگوں کے درمیان فاصلہ والا ہونا۔

شَعَّبَ واَشْعَبَ. عَنْهُ: ہمیشہ کے لئے جدا ہونا۔اَشْعَبَ الرَّجُلُ: مرنا۔

شَاعَبَ. وشَاعَبَتْ نَفْسُهُ: مرنا۔شَاعَبَ الحَيوةَ: ہلاک کرنا......صَاحِبَهُ: دور ہونا۔

اَلشَّعْبُ: بڑا قبیلہ۔وہ طبقات جن پر عرب کی نسل تقسیم ہیں درج ذیل ہیں: (۱) اَلشَّعْبُ (۲) اَلْقَبِيلَةُ (۳) اَلعِمَارَةُ (۴) اَلبَطْنُ (۵) اَلفَخِذُ (۶) اَلفَصِيلَةُ (۷) اَلعَشِيرَةُ: شعب میں کئی قبائل ہوتے ہیں قبیلہ میں کئی عمارہ، عمارہ میں کئی بطن بطن میں کئی فخذ فخذ میں کئی فصیلۃ اور فصیلۃ میں کئی عشیرہ ہیں۔

خزیمۃ شعب ہے کنانہ قبیلہ، قریش عمارہ، قصی بطن، ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ ہے۔عشیرہ سے مراد ایک باپ کے قریب ترین بیٹے۔

تَشَعَّبُوا: متفرق ہونا۔تَشَعَّبَ الزَّرْعُ: شاخوں والی ہونا......النَّهْرُ: متفرق شاخیں نکلنا......عَنْهُ: دور ہونا۔تَشَعَّبَتْهُم الفِتْنَةُ: جدا جدا کر دینا۔تَشَعَّبَتْ اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ: متفرق شاخیں پھیلنا......الشَّيْءُ: درست ہونا۔

اِنْشَعَبَ. عَنْهُ: دور ہونا......اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ: جڑ سے شاخیں نکلنا......الطَّرِيقُ اَوِ النَّهْرُ: جدا ہونا۔اِنْشَعَبَ الرَّجُلُ واِنْشَعَبَ نَفْسُهُ: مرنا......الشَّيْءُ: درست ہونا۔اِنْشَعَبَ بِهِ القَوْلُ: بات میں سے بات نکلنا۔

الشَّعْبُ: مص۔بڑا قبیلہ۔لوگوں کی جماعت مثل۔کہا جاتا ہے "هُمَا شَعْبَانِ" وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔دوری۔دور۔کہا جاتا ہے "مَاءُ شَعْبٍ" دور کا پانی۔سر کے ٹکڑوں کے ملنے کی جگہ۔شگاف۔کہا جاتا ہے "اِلْتَأَمَ شَعْبُهُمْ" وہ لوگ متفرق ہونے کے بعد جمع ہو گئے۔ج شُعُوب.

الشُّعُوبِيَّةُ: وہ لوگ جو عرب کی حقارت کریں اور عجم پر فضیلت نہ دیں۔واحد (شُعُوبِيٌّ)

الشِّعْبُ: پہاڑی راستہ۔پانی کا راستہ۔درۂ کوہ۔بڑا قبیلہ۔جانب۔ج شِعَاب اور کہتے ہیں۔"شَغَلَتْ شِعَابِي جَدْوَاي" یعنی اہل وعیال پر خرچ کی وجہ سے دوسروں پر مہربانی کرنے سے باز رہا۔

الشَّعَبُ: مص۔دونوں کندھوں یا دونوں سینگوں کے درمیان کا فاصلہ۔

الشُّعْبَةُ: فرقہ۔کسی چیز کا گروہ۔شاخ۔دونوں سینگوں یا دو شاخوں کے درمیان کا فاصلہ۔پانی بہنے کی جگہ۔وادی کی بڑی نالی۔پہاڑ کی دراڑ۔ج شُعَبٌ وشِعَابٌ وشُعَبُ الدَّهْرِ: زمانہ کے احوال۔شُعَبُ السَّفُّوْدِ: سیخ کے دندانے جس میں بھوننے کے لئے گوشت لٹکاتے ہیں۔شُعَبُ اليَدِ: انگلیاں۔شُعَبُ الفَرَسِ: گھوڑے کے اطراف جو بلند ہوں جیسے سر وغیرہ۔شُعَبُ الجِسْمِ: ہاتھ پاؤں۔شُعْبَتَا الرَّجُلِ: کجاوہ کا اگلا پچھلا حصہ اور کہا جاتا ہے "هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ كَثِيرُ الشُّعَبِ" یہ ایسا مسئلہ ہے جس

کی تفریعات بہت ہیں۔
شَعْبَانُ: قمری مہینوں کا آٹھواں مہینہ۔ ج شَعْبَانَات وشَعَابِین (کلمہ غیر منصرف ہے)
شَعُوْبُ: موت کے لئے علم ہے اور غیر منصرف ہے۔
الاَشْعَبُ: جس کے کندھوں یا سینگوں کے درمیان بہت فاصلہ ہو۔ ٹوٹے ہوئے سینگ والا۔ مؤنث شَعْبَاء. ج شُعْب.
الشَّعَّاب: شگاف کو درست کرنے والا۔ پیشہ کا نام (الشِّعَابَة) ہے۔
الشَّعِيب: کجاوہ۔ پرانی مشک۔ توشہ دان۔ ج شُعُب.
الشَّاعِبَان: دونوں کندھے۔
المَشْعَب: راستہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مَشْعَبُ الحَقِّ" یہ حق کا راستہ ہے جو حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ ج مَشَاعِب.
المِشْعَبُ: سوراخ کرنے کا آلہ۔ ج مَشَاعِب.
المُشْعَب: درست کیا ہوا۔
شَعْبَذَ: شعبدہ بازی کرنا۔ بازی گری کرنا۔
شَعِثَ (س) شَعَثًا. الاَمْرُ: پراگندہ ہونا۔ (...... شَعَثًا وشُعُوْثَةً) الشَّعْرُ: بالوں کا غبار آلود ہونا۔ چکٹ جانا۔
شَعَّثَ. الشَّیْئَ: متفرق کرنا۔ بکھیرنا۔ پراگندہ ہونا...... ہ بِخَیْرٍ: خیر پہنچانا۔ مِنَ فُلَانٍ: چشم پوشی کرنا...... منه شَیْئًا: لے لینا۔ نکال لینا...... عَنْهُ: مدافعت کرنا...... مِنَ الطَّعَام: تھوڑا کھانا...... الشَّاعِرُ: شعر میں تشعیث جاری کرنا (تشعیث علم عروض کی اصطلاح میں "فاعلاتن" کے وتد کے دو متحرک میں سے ایک متحرک حذف کرنے کو کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مفعولن کے وزن پر ہو جاتا ہے۔)
تَشَعَّثَ: پراگندہ ہونا۔ بکھرنا...... مِنَ الطَّعَام: تھوڑا کھانا...... الشَّعْرُ: بالوں کا چکٹ جانا اور غبار آلود ہونا...... الشِّعْرُ: شعر میں تشعیث جاری ہونا۔
الاَشْعَثُ: چکٹے ہوئے اور غبار آلود بال والا۔ مؤنث شَعْثَاء. ج شُعْث.
الشَّعَث: پراگندگی معاملہ۔
الشَّعَث: مص۔ کہا جاتا ہے "لَمَّ اللّٰهُ شَعَثَهُمْ" اللہ نے ان کے امر کو جمع کر دیا۔
الشَّعِث والشَّعْثَان: چکٹے ہوئے اور غبار آلود بال والا۔
شَعَرَ (ن) شِعْرًا وشَعْرًا. الثَّوْبَ: کپڑے میں بال بھرنا...... الرَّجُلُ: شعر کہنا...... بِفُلَانٍ: کسی کے لئے شعر کہنا۔
شَعَرَ (ن) وشَعُرَ (ک) شِعْرًا وشَعْرًا وشِعْرَی وشَعْرَی وشِعْرَی وشِعْرَةً بتثلیث الشین وشُعُوْرًا وشُعُوْرَةً ومَشْعُوْرًا ومَشْعُوْرَةً ومَشْعُوْرَاء بِهٖ: جاننا۔ محسوس کرنا...... لَهٗ: سمجھنا۔
شَعِرَ (س) شَعَرًا: زیادہ اور لمبے بال والا ہونا۔
شَعَّرَ. الجَنِیْنُ: جنین کے شکم مادر میں بال نکلنا...... الثَّوْبَ ونَحْوَهٗ: کپڑے میں بال بھرنا۔
اَشْعَرَ. الجَنِیْنُ: جنین کے شکم مادر میں بال نکلنا...... الثَّوْبَ: کپڑے وغیرہ میں بال بھرنا...... ہ الاَمْرَ وبالاَمْرِ: جتا دینا۔ خبر دینا۔ ہ الشِّعَارَ: شِعَار (وہ کپڑا جو بالوں سے متصل ہو) پہنانا اور کہا جاتا ہے "اَشْعَرَ الهَمُّ قَلْبِی" غم میرے دل کے ساتھ چپک گیا۔
اَشْعَرَهُ بکذا: مقرر کرنا۔ ایک دوسرے کو علامت مقررہ سے پکارنا۔
...... اَمْرَ فُلَانٍ: مشہور کرنا...... الرَّجُلَ: بُرے نام سے مشہور کرنا...... ہ شَرًّا: ڈھانپ لینا۔
شَاعَرَه فَشَعَرَه: شعروں میں غالب ہونے کے لئے مقابلہ کرنا اور غالب ہونا۔
اُشْعِرَ. المَلِکُ: بادشاہ کا قتل کیا جانا۔
تَشَعَّرَ. الجَنِیْنُ: جنین کے شکم مادر میں بال نکلنا۔
تَشَاعَرَ: بتکلف شاعر بننا۔
اِسْتَشْعَرَ. الجَنِیْنُ: جنین کے شکم مادر میں بال نکلنا...... الشِّعَارَ: پہننا...... القَوْمُ: ایک دوسرے کو علامت خاص سے پکارنا...... بالثَّوْبِ: شعار کو کپڑوں کے نیچے پہننا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَشْعِرْ خوفَ اللّٰه" اللہ کے خوف کو اپنے قلب کے لئے شعار بنالو۔
الشَّعْرُ والشَّعَرُ: بال۔ ج اَشْعَار وشِعَار وشُعُوْر: واحد (شَعْرَةٌ) ج شَعَرَاتٌ. شَعْرُ الغُوْلِ: ایک قسم کی نباتات۔
الشِّعْرُ: مص۔ کلام منظوم۔ ج اَشْعَار. "لَیْتَ شِعْرِیْ فُلَانًا اَوْ عَنْ فُلَانٍ اَوْ لِفُلَانٍ مَا صَنَعَ" یعنی کاش مجھے فلاں کے متعلق علم ہو گیا ہوتا کہ اس نے کیا کیا۔
الشِّعْرَة: بال کا ایک ٹکڑا (...... والشِّعْرَاء) ناف کے نیچے بال اُگنے کی جگہ۔
الشَّعِرُ والشَّعْرَانِیُّ: بہت اور لمبے بال والا۔
الشَّعْرَاء: درختوں والی جگہ۔ نرم زمین میں گنجان درخت جہاں لوگ سردی میں گرمی حاصل کریں اور گرمی کے زمانہ میں سایہ لیں۔ درخت۔ بدن کے بالوں سے متصل لباس۔ شَعَارُ الحجّ: احکام حج ورسوم حج۔ واحد (شَعَارَة)
الشِّعَار: مخصوص لفظ جس سے فوج والے ایک دوسرے کو پہچانیں یا لڑائی کے موقعہ پر ایک دوسرے کو پکاریں۔ مولدین اس کو "سِرُّ اللَّیْل" کہتے ہیں۔ لڑائی یا سفر میں مقرر کردہ علامت' بدن کے بالوں سے متصل لباس' گھوڑے کا جھول۔ کڑک۔ گنجان درخت۔ ج اَشْعِرة وشُعُر. شِعَارُ الحجّ: علامت ورسوم حج۔ وشِعَارُ المَمْلَکَةِ: حکومت کے علامات۔ واحد (شِعَارَة)
الشَّعِیْرُ: جو۔ واحد (شَعِیْرَةٌ) ج شَعِیْرَات: اور شَعِیْرَةٌ کا اطلاق اس پیمائش پر بھی ہوتا ہے جو خچر کے بالوں کے چھ بال کے برابر ہو۔ نیز گوہا جنی جو آنکھ کے پلک کے کنارے

پر ہوتی ہے۔
الشَّعِيرَة :علامت۔ ج شَعَائِر. شَعَائِر الحج: حج کے رسوم وعلامات۔
الشَّعِيرِی :شعیر کی جانب منسوب۔ جو کا بیچنے والا۔
الاَشْعَر :بہت اور لمبے بال والا۔ مؤنث شَعْرَاء. ج شُعْر :کہا جاتا ہے "فُلَانٌ اَشْعَرُ الرَّقَبَة" یعنی فلاں گردن پر بہت بالوں والا ہے گویا کہ وہ شیر ہے۔ الاَشْعَر: ج اَشَاعِر : جانور کے کھر کے گرداگرد کا چمڑا۔ گوشت جو ناخن کے کے نیچے نکلے اور کہا جاتا ہے "هٰذَا الْبَيْتُ اَشْعَرُ مِنْ هٰذَا" یہ شعر اس سے اچھا ہے۔
الشَّعْرَاء. الاَشْعَر :کا مؤنث۔ پوستین۔ جانوروں پر بیٹھنے والی مکھی لوگوں کی کثرت اور بھیڑ۔ ایک قسم کا آرڈر۔ ایک شور قسم کا درخت۔ اَرْضٌ شَعْرَاء :بہت درختوں والی زمین۔ رِمَال شَعْرَاء: نصی نامی گھاس اُگانے والا ریگستان۔
الشَّعْرَاء مِنَ الدَّوَاهِي :سخت مصیبتیں۔ ج شُعْر.
الشَّاعِر :فا۔ شعر کہنے والا۔ ج شُعَرَاء مؤنث شَاعِرَة. ج شَوَاعِر وشَاعِرَات.
شِعْرٌ شَاعِرٌ: عمدہ شعر۔
الشِّعْرٰى :ایک ستارہ کا نام جو سخت گرمی میں طلوع ہوتا ہے۔
الشُّعْرُوْر :گھٹیا درجہ کا شاعر۔ سب سے بہترین درجہ کے شاعر کو خِنْذِيذ اور اس کے بعد شاعر اس کے بعد شُوَيْعِر اور اس سے بھی کم درجے والے کو شُعْرُوْر کہتے ہیں۔ اس کے بعد صرف ایک ہی درجہ ہے جو مُتَشَاعِر کہلاتا ہے۔ الشُّعْرُوْر: چھوٹی ککڑی۔ ج شَعَارِيْر واحد (شُعْرُوْرَة)
الْمَشْعَر :علامت۔ درخت کے نیچے سایہ لینے کی جگہ۔ رسوم حج کے ادا کرنے کی جگہ۔ ج مَشَاعِر. الْمَشَاعِر: حواس۔
شَعْشَعَ. الشَّرَابَ: پانی ملانا...... الشَّیْءَ: بعض کو بعض سے ملانا۔ شَعْشَعَتِ الشَّمْسُ: آفتاب کی روشنی پھیلنا...... الضَّوْءُ: روشنی پھیلنا۔ شَعْشَعَ عَلَيْهِمُ الْخَيْلَ: سواروں سے حملہ کرنا۔
تَشَعْشَعَ. الشَّهْرُ: مہینے کے تھوڑے دن باقی رہنا۔
الشَّعْشَع والشُّعْشُع والشَّعْشَاع والشَّعْشَعَان والشَّعْشَعَانِيّ: لمبا۔ خوبصورت زیرک۔ سبک (...... والشَّعْشَع) مِنَ الظِّلِّ: ہلکا سایہ۔
شَغَفَهٗ (ف) شَغْفًا. الحُبُّ :محبت کا دل پر غالب ہونا...... ہ بِالْقِطْرَان: قطران ملنا ...... الشَّیْءُ الشَّیْءَ: غالب ہونا۔
شَعِفَ (س) شَعْفًا. بِفُلَانٍ وبِحُبِّ فُلَانٍ: شیفتہ وفریفتہ ہونا...... النَّاقَةُ: اونٹنی کو شعف کی بیماری ہونا (دیکھو لفظ شعف) صفت (شَعْفَاءُ)
شُعِفَ. بِفُلَانٍ: کسی کی محبت میں دیوانہ ہونا۔
الشَّعَفُ :مص۔ کوہان کی چوٹی۔ ایک بیماری جو اونٹنی کو لاحق ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے بال جھڑ جاتے ہیں۔
الشَّعْفَةُ :اسم مرة۔ بارش کی ایک بوند۔ ہلکی بارش جو زمین کو تر کردے۔
الشَّعَفَة :پہاڑ کی چوٹی۔ سر کے بالوں کی لٹ۔ الشَّعَفَةُ مِنَ الْقَلْبِ: دل کا سرا جو شہ رگ کے ساتھ لٹکا ہوا ہے وشَعَفَةُ كُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کی چوٹی۔ ج شَعَف وشُعُوف وشِعَاف وشَعَفَات.
الشَّعَاف :محبت کی دیوانگی۔ شیفتگی۔ فریفتگی۔
الشِّعَاف: شیفتگی وفریفتگی۔
الْمَشْعُوف :محبت میں دیوانہ وشیفتہ۔
شَعَلَ (ف) شَعْلًا. النَّارَ :آگ بھڑکانا...... الاَمْرَ: غور کرنا۔
شَعِلَ (س) شَعَلًا واشْعَلَّ. الفَرَسُ : گھوڑے کی دم یا پیشانی میں سفید داغ ہونا۔ صفت (شَاعِلٌ وشَعِيلٌ واَشْعَلُ)
شَعَّلَ. النَّارَ: آگ بھڑکانا۔
اَشْعَلَ. النَّارَ: آگ بھڑکانا۔ ہ: غضبناک کرنا۔ غصہ دلانا...... الجَمْعَ: متفرق کرنا ...... الخَيْلَ فِي الغَارَة: سواروں کو چاروں طرف پھیلا دینا...... السَّقْيَ: اچھی طرح سیراب کرنا۔ اَشْعَلَتِ القِرْبَةُ: مشک کا متفرق ٹپکنا...... الطَّعْنَةُ: جگہ جگہ خون ٹپکنا ...... العَيْنُ: زیادہ آنسوؤں والی ہونا۔
اِشْعَلَّ اِشْعِلَالًا واشْعَالَّ اِشْعِيلَالًا. رَاْسُ الرَّجُلِ: کھڑے بال والا ہونا...... الفَرَسُ: گھوڑے کی دم یا پیشانی پر سفید داغ ہونا۔
تَشَعَّلَتْ واشْتَعَلَتْ. النَّارُ: آگ بھڑکنا۔ کہا جاتا ہے "اِشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا" سر کے بالوں میں سفیدی پھیل گئی۔ و "اِشْتَعَلَ فُلَانٌ" وہ غصہ سے بھڑک اٹھا۔
الشَّعْل :مص۔ غُلَامٌ شَعْلٌ :سبک تیز خاطر لڑکا۔
الشَّعَل :مص۔ گھوڑے کی دم یا پیشانی کی سفیدی اور کبھی سر کے پچھلے حصہ پر ہوتی ہے۔
الشُّعْلَة: گھوڑے کی دم یا پیشانی کی سفیدی۔ آگ کی بھڑک۔ آگ کا شعلہ۔ ج شُعَل.
الشَّعِيل: ہانڈی یا توے کے نیچے ستاروں کی مانند چمکتا ہوا جو دکھائی دیتا ہے۔
الشَّعِيلَة: بھڑکی ہوئی آگ۔ جلتی ہوئی بتی۔ ج شُعُل.
الاَشْعَل. مِنَ النَّاسِ: پیدائشی آنکھوں میں سرخی والا۔
الْمِشْعَل والْمِشْعَال: چھننا۔ چمڑے کا ایک برتن جس میں نبیذ بنایا کرتے تھے۔ ج مَشَاعِل ومَشَاعِيل.
الْمَشْعَل والْمَشْعَلَةُ: قندیل۔ ج مَشَاعِل
الْمَشْعَلَة: آگ بھڑکانے کی جگہ۔
الشُّعْلُول: آگ کی بھڑک۔ لوگوں کا گروہ۔ ج شَعَالِيل: کہا جاتا ہے "ذَهَبُوا شَعَالِيل" وہ لوگ متفرق ہوکر چلے گئے۔
شَعَمَ (ف) شَعْمًا. الرَّجُلُ: لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔

اَشْعَنَ. عَدُوَّہٗ: دشمن کی پیشانی کے بال پکڑنا۔

اِشْعَانَّ واِشْعَنَّ. شَعْرُہٗ: چکٹ جانا اور غبار آلود ہونا۔

الشَّعْنُ: خشک ہونے کے بعد جو گھاس یا پتے گر جائیں۔ شَعْرٌ (مَشْعُوْن) پراگندہ بال۔

الشَّعَانِیْن: عیسائیوں کا ایک تہوار (دیکھو لفظ سَعَانِیْن)

رَجُلٌ (مُشْعَانُّ) الرَّاسِ: پراگندہ اور کھڑے بالوں والا امرد۔

شَعَبَ. الکَبْشُ: سیدھے نکلنے کے بعد کان کی طرف مڑے ہوئے سینگوں والا ہونا۔ صفت (مُشْعَنْب ومُشْعَنِب)

شَعَایَشْعُوْ شَعْوًا. الشَّعْرُ: بالوں کا کھڑا ہونا۔

شَعِیَتْ تَشْعٰی شَعًا. الغَارَۃُ: چاروں طرف لوٹ پڑنا۔ صفت (شَعْوَاء)

اَشْعٰی. بِہٖ: اہتمام کرنا۔...... القَوْمُ الغَارَۃَ: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔

غَارَۃٌ (شَعْوَاء) پھیلی ہوئی لوٹ۔ شَجَرَۃٌ شَعْوَاء: پھیلی ہوئی ٹہنیوں والا درخت۔

الشَّاعِی: فا۔ دور۔ متفرق۔ مشترک حصہ۔ مؤنث شَاعِیَۃ ج شَوَاعٍ: کہا جاتا ہے "جَاءَ تِ الخَیْلُ شَوَاعِیَ وشَوَائِعَ" گھوڑے متفرق آئے۔

الشُّعٰی: پراگندہ بالوں کا گچھا۔ واحد (شَعْوَۃ)

شَعْوَذَ شَعْوَذَۃً: شعبدہ بازی کرنا۔ نظر بندی کرنا۔ بازی گری کرنا۔ صفت (مُشَعْوِذٌ ومُشَعْوَذٌ)

شَغَبَ (ف) وشَغِبَ (س) وشَغْبًا وشَغَبًا وشَغَبَ. القَوْمَ وبِھِم وعَلَیْھِم: فساد برپا کرنا۔ تباہی ڈالنا۔ صفت (شَغِب وشِغَبٌ وشَغَّاب ومِشْغَب ومُشَاغِب وذُومَشَاغِب)

شَغَبَ (ف) شَغْبًا. عَنِ الطَّرِیْقِ: ہٹنا۔ پھر جانا۔

شَاغَبَہٗ: جھگڑا کرنا۔

تَشَاغَبَ. الرَّجُلُ: نافرمانی کرنا۔ کہا جاتا ہے "طَلَبْتُ مِنْہُ کَذَا فَتَشَاغَبَ" میں نے اس سے فلاں چیز طلب کی وہ دینے سے باز رہا۔

الشَّغْبُ والشَّغَبُ: مص۔ شوروغوغا۔

الشَّغُوبُ: فساد انگیز۔ جھگڑالو۔

تَشَغْبَرَتْ. الرِّیْحُ: ہوا کا بل کھاتے ہوئے چلنا۔

الشَّغْبَرُ: گیدڑ۔

شَغَرَتْ (ن) شُغُوْرًا. الاَرْضُ: بغیر محافظ و نگراں کے ہونا۔ صفت (شَاغِرَۃٌ)...... الرَّجُلُ: دور ہونا...... السِّعْرُ: بھاؤ گھٹنا...... النَّاسُ: لوگوں کا متفرق ہونا۔

شَغَرَہٗ (ن) شَغْرًا وشِغَارًا. عَنْ بَلَدِہٖ: جلا وطن کرنا۔

شَغَرَ (ف) شَغْرًا. الکَلْبُ: کتے کا ایک ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرنا...... النَّاقَۃُ: اونٹنی کا ٹانگ اٹھا کر بچہ کو مارنا۔

شَاغَرَہٗ مُشَاغَرَۃً وشِغَارًا: کسی کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرنا کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح بغیر مہر کے اس سے کر دے...... الرَّجُلَانِ عَلَیْہِ: ہجوم کرنا۔ حملہ کرنا۔

اَشْغَرَ. المَنْھَلُ: چشمہ کا راستہ سے دور ہونا۔ ...... الرُّفْقَۃُ: ساتھیوں کا راستہ سے جدا ہونا۔ ...... الحِسَابُ عَلَیْہِ: کثرت اور پھیلاؤ کی وجہ سے ناقابل ضبط ہونا۔

اِشْتَغَرَ. الحِسَابُ عَلَیْہِ: خلط ملط ہونے اور پیچیدہ ہونے کی وجہ سے ناقابل ضبط ہونا۔ ...... الاَمْرُ: بڑا اور وسیع ہونا۔ خلط ملط ہونا۔ ...... عَلَیْہِ: دست درازی کرنا۔ فخر کرنا۔ ...... الحَرْبُ بَیْنَ الْقَوْمَیْنِ: وسیع پیمانہ پر اور سخت جنگ ہونا۔ فِی الفَلَاۃِ: بیابان میں دور تک جانا۔

تَشَغَّرَ. البَعِیْرُ: تیز دوڑنا...... فِی اَمْرٍ قَبِیْحٍ: انتہا کو پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "تفرَّقُوْا (شَغَرَ بَغَرَ وشِغَرَ بِغَرَ) وہ لوگ ہر طرف متفرق ہو گئے اور بکھر گئے۔ اِنَاءٌ (شَغَارٌ) خالی برتن۔

الشِّغَار: مص۔ دھتکار۔ جلاوطنی۔ بِئْرٌ شِغَارٌ وآبَارٌ شِغَارٌ: بہت پانی والے وسیع کنوئیں۔

الشَّغَّارَۃ: چقماق۔

الشَّغِیْرُ: بدخلق۔

المِشْغَرُ: وحشی جانوروں کے بھگانے کا چھوٹا نیزہ۔

الشَّوْغَرُ: مضبوط خلقت۔

الشَّوْغَرَۃ: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی زنبیل۔

الشُّغْرُوْر: ایک قسم کی گھاس۔

الشُّغُرْبِیَّۃ: ٹانگ میں ٹانگ لگا کر زمین پر پٹکنا۔

شَغَزَ (ف) شَغْزًا. علیھم: زیادتی کرنا۔ دست درازی کرنا...... بَیْنَھُمْ: بھڑکانا۔ فساد ڈالنا۔

الشَّغْزَبِیَّۃ: بمعنی الشُّغْرُبِیَّۃ.

تَشَغْزَبَتْ. الرِّیْحُ: ہوا کا بل کھاتے ہوئے چلنا۔

شَغْشَغَ. الشَّیْءَ: داخل کرنا 'نکلنا۔ اندر باہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "شَغْشَغَ الطَّاعِنُ" جبکہ نیزہ مارنے والا نیزہ کو نیزہ زدہ کے جسم میں حرکت دے...... المُلْجِمُ: جانور کو سدھانے کے لئے لگام کو ہلانا۔ فِی الاَمْرِ: جلدی کرنا...... فِی الشُّرْبِ: کم کرنا...... فِی الاِنَاءِ مَاءً او غَیْرِہٖ: بغیر بھرنے کے ڈالنا...... البِئْرَ: گدلا کرنا اور کہا جاتا ہے "شَغْشَغَ شُرْبِی" اس نے میرے پینے کی چیز کو گدلا کر دیا۔

شَغَفَہٗ (ف) شَغْفًا: دل کے پردے کو زخمی کرنا...... فُؤَادَہٗ: دل پر غالب ہونا...... لِیْس: سبزی نکل آنا۔

شَغِفَ (س) شَغَفًا وشَغْفًا. بِہٖ: فریفتہ ہونا۔ شَغِفَ حُبُّہٗ: محبت کا دل کے پردے میں پہنچنا۔

تشَغَّفَ. النَّاسَ :وسوسہ ڈال کر پراگندہ کرنا ۔الشَغَف :مص ۔دل کا پردہ۔

الشَّـغَف :مص ۔انتہائی محبت ۔شَـغَف القَلْب :دل کا پردہ۔

الشَّغَاف :دل کا پردہ ۔سویداء :دل ۔ج شُغُف واَشْغِفة.

الشَّغَاف والشُّغَاف :ایک بیماری جو دائیں طرف کی پسلیوں کی نیچے ہوتی ہے۔

الشَّغْفَر :خوبصورت عورت۔

شَغَلَهُ (ف) شَغْلاً وشُغْلاً واَشْغَلَهُ. بِكَذَا: مشغول کرنا......عنه: غافل کرنا ۔شُغِلَ عَنْه بِكَذَا :مشغول رہنا ۔کسی میں لگا رہنا اور اسی سے کہا جاتا ہے "مَا اَشْغَلَهُ" یعنی وہ کس قدر مشغول ہے اور یہ شاذ ہے اس لئے کہ فعل مجہول سے صیغہ تعجب نہیں بنایا جاتا۔

شَغَّلَهُ :مشغول کرنا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔)

تَشَغَّلَ وتَشَاغَلَ واِشْتَغَلَ. بِكَذَا :مشغول ہونا ۔اِشْتَغَلَ قَلْبُهُ :مبتلائے افکار ہو کر پریشان ہونا ۔اشْتَغَلَ فِيهِ السُّمُّ :زہر کا اثر کرنا......الدَّوَاءُ فِيهِ :دوا کا مفید ہونا ۔وتشَاغَلَ عَنْه: غافل ہونا۔

الشُّغْلُ والشُّغُلُ والشَّغْلُ :مصروفیت ۔مشغولیت ۔ج اَشْغَال وشُغُوْل.

الشُّغُل :پری ۔بھراؤ۔

الشَّاغِل :فا ۔مبالغہ کی صورت میں "اَنَا فِي شُغْلٍ شَاغِلٍ" کہا جاتا ہے۔

الشَّغْلَة :اسم مرۃ ۔کھلیان ۔غلہ کا ڈھیر ۔ج شَغْل.

الشَّغِل: کام میں لگا ہوا ۔مصروف۔

الشَّغَّال: بہت کام والا۔

الاُشْغُوْلَة والمَشْغَلَة: کام ۔مشغلہ۔

المَشْـغُـوْل: مفع ۔بھرا ہوا ۔کہا جاتا ہے "مَكَانٌ مَشْغُوْلٌ" بھری ہوئی جگہ ۔دَار مَشْغُوْلَة : آباد گھر ۔جَارِيَةٌ مَشْغُوْلَةٌ :شوہر والی ۔مَالٌ مَشْغُوْلٌ :تجارت و کاروبار میں لگا ہوا مال۔

الشَّغِم: لالچی ۔بہت حریص۔

الشُّغْمُوْم والشِّغْمِيْم: خوبصورت لمبا۔

الشُّغْنَة: ترٹہنی ۔ج شُغَن.

الشُّغْنُب والشُّغْنُوْب: نازک و تر ٹہنی۔

شَغَتْ تَشْغُوْ شَغْوًا وشَغِيَتْ تَشْغَى شَغًا. السِّنُّ :ایک دانت کا دوسرے دانتوں سے بڑھنا ۔ناہموار ہونا ۔دانت کی صفت ۔شَاغِيَةٌ. ج شَوَاغٍ :اور ایسے دانت والے کو (اَشْغَى) اور مؤنث کے لئے (شَغْوَاء وشَغْيَاء) ج شُغْو.

اَشْغَى اِشْغَاءً. القَوْمُ بِهِ :لوگوں کی مخالفت کرنا......فُلاَن رَايَهُ: پریشان کرنا۔

الشَّغْوَا: عقاب۔

شَفَّ (ض) شُفُوْفًا وشَفِيْفًا وشَفَفًا. الشَّيْءُ :اتنا باریک ہونا کہ دوسری طرف کی چیز نظر آئے ۔صفت (شَفِيْف وشَفَّاف) عَنْهُ الثَّوْبُ :کپڑے کا چھوٹا ہونا ۔تنگ ہونا (...... شُفُوْفًا) الجِسْمُ :بدن کا دبلا ہونا (......شَفًّا) الشَّيْءُ :زیادہ ہونا ۔کہا جاتا ہے "شَفَفْتَ عَلَيْهِ" تم نے اس پر زیادہ کیا ۔کم ہونا ۔گھٹنا "هٰذَا دِرْهَمٌ يَشِفُّ قَلِيْلاً" یہ درہم کچھ کم ہے ۔حرکت کرنا۔ ......لَهُ الاَمْرُ :قائم رہنا ۔ہمیشہ رہنا (......شَفِيْفًا) فَمُ فُلاَن :دانتوں اور مسوڑوں میں سردی کی وجہ سے درد ہونا۔

شَفَّهُ (ن) شَفًّا وشُفُوْفًا وشَفَّفَهُ. المَرَضُ او الهَمُّ :کمزور کرنا ۔دبلا کرنا ۔شَفَّ المَاءَ :سب پانی پی لینا۔

اَشَفَّهُ. عَلٰى فُلاَن :فضیلت دینا ۔اَشَفَّ الفَمُ :منہ کا بدبودار ہونا ۔اَشَفَّ عَلٰى فُلاَن :سبقت لے جانا ۔بڑھنا......الدِرْهَمَ :زیادہ کرنا یا کم کرنا۔

اِشْتَفَّ وتَشَافَّ. مَا فِي الاِنَاءِ :برتن سے سارا پانی پی جانا اور کھا جانا ۔"اِشْتَفَّ البَعِيْرُ الحِرَامَ" اونٹ نے سارے تنگ کو گھیر لیا۔

اِسْتَشَفَّ. لَهُ السِتْرُ :پردے کے پیچھے کی چیز نظر آنا......الثَّوْبَ :کپڑے کے عیوب کو دیکھنے کے لئے روشنی میں پھیلانا......الشَّيْءَ :دیکھنا اور معلوم کرنا......الكِتَابَ :غور کرنا۔ ......ہ :پار کی چیز دیکھنا......مَا فِي الاِنَاءِ :برتن سے سب پی لینا...... پوری پوری رغبت کرنا۔ ......فِيْ تِجَارَتِهِ: تجارت میں فائدہ اٹھانا۔

الشَّفُّ والشِّفُّ :کھڑا یا باریک پردہ ۔کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ شَفٌّ وشِفٌّ" باریک کپڑا ۔ہوا ۔زیادتی ۔نقصان ۔ایک قسم کی بدبودار پھنسی ۔ج شُفُوْف. الشِّفُّ :تھوڑی چیز۔

الشَّـفِيْف :مص ۔آفتاب کی سخت گرمی ۔سردی کی شدت ۔ٹھنڈی ہوا ۔ج شِفَاف ثَوْبٌ شَفِيْف: باریک کپڑا۔

الشَّفَف :مص ۔کم ۔ہلکا پن ۔بدحالی۔

الشَّفَّان: بارش کے ساتھ ٹھنڈی ہوا۔

الشُّفَافَة: برتن کا بقیہ پانی ۔شُفَافَة النَّهَار: دن کا بقیہ حصہ ۔کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ اَشَفُّ مِنْ فُلاَنٍ" فلاں فلاں سے کچھ تھوڑا سا بڑا ہے۔

المَشْفُوْف: بدبودار پھنسیوں والا۔

شَفْتَرَ واشْفَتَرَّ. القَوْمُ: تتر بتر ہونا ۔پراگندہ ہونا ۔اِشْفَتَرَّ العُوْدُ :ٹوٹنا......السِرَاجُ: زیادہ چوڑی بتی کا ہونا۔

شَفْتَنَ شَفْتَنَةً: جماع کرنا۔

شَفِرَ (س) شَفَارَةً: گھٹنا ۔کم ہونا۔

شَفَّرَ. المَالُ: کم ہونا......الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب کے قریب ہونا......عَلَى الاَمْرِ: متوجہ ہونا......الشَّيْءَ: جڑ سے اکھیڑنا۔

الشُّفْر والشَّفْر: ج اَشْفَار و(الشَّفِيْر) پلک کی جڑ ۔ہر چیز کا کنارہ......مِنَ الوَادِي: وادی کا بالائی کنارہ ۔کہا جاتا ہے "مَا فِي الدَّارِ شَفْرٌ وشُفْرٌ وشُفْرَةٌ" گھر میں کوئی نہیں۔

الشَّفْرَة: بڑی چوڑی چھری ۔تلوار کی دھار ۔نیزے کے پھل کا پہلو ۔موچی کی رانپی ۔ج شَفْر وشِفَار وشَفَرَات. الشَّفْرَة: نوکر۔

خادم۔ عَيْش (مُشْفِر) تنگ زندگی۔

المِشْفَر: شدت۔ روک۔ زمین یا ریگستان کا ٹکڑا۔ ہونٹ۔ اُونٹ کے ہونٹ کے لئے خاص طور پر مستعمل ہے۔ ج مَشَافِر.

الشُّفَارِج: میوہ وغیرہ رکھ کر محفل میں لانے کی تھالی۔

شَفَزَهُ (ض) شَفْزًا: لات مارنا۔ ٹھوکر مارنا۔

شَفْشَفَ. الرَّجُلُ: کانپنا۔ بدخلق ہونا۔ صفت (مُشَفْشِفٌ ومُشَفْشَفٌ) ...... بِهِ: خلط ملط ہونا...... الدَّوَاءَ عَلَى الْجُرْحِ: زخم پر دوا چھڑکنا...... الهَمُّ فُلَانًا: دُبلا کرنا...... الصَّقِيعُ النَّبَاتَ: پالے کا نباتات کو جلا دینا۔ خشک کر دینا...... الحَرُّ والبَرْدُ الشَّيْءَ: خشک کرنا...... عَلَيْهِ: ڈرنا۔

تَشَفْشَفَ. النَّبَاتُ: خشک ہونے لگنا۔

الشَّفْشَاف: اولوں والی بارش۔ عوام قَفْنَاف کہتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوا۔ ثَوْبٌ شَفْشَاف: چھدرا بنا ہوا کپڑا۔

شَفَعَ (ف) شَفْعًا. الشَّيْءَ: جوڑا کرنا۔ دہرا کرنا۔ کہا جاتا ہے "كَانَ وَتْرًا فَشَفَعَهُ بِآخَر" وہ طاق تھا اس نے دوسرا ملا کر جفت کر دیا...... جَارَهُ: پڑوسی کو حق شفعہ دینا...... النَّاقَةُ: ایک بچہ ہوتے ہوئے حاملہ ہونا۔ تم کہتے ہو (شَفَعَ) لِيَ الأَشْخَاصُ: نظر کی کمزوری سے ایک چیز دو دکھائی دینا۔ آنکھ کی صفت (شَافِعَة)

شَفَعَ (ف) شَفَاعَةً. لِفُلَانٍ أَوْ فِيهِ إِلَى زَيْدٍ: سفارش کرنا۔ شَفَعَ عَلَيْهِ بِالْعَدَاوَةِ: کسی کے خلاف دوسرے کی مدد کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يُعَادِينِي وَلَهُ شَافِعٌ" فلاں شخص مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور اس کے لئے میری عداوت میں ایک شخص مددگار ہے...... لِفُلَانٍ فِي المَطْلَبِ: کسی کے لئے کوشش کرنا۔

شَفَّعَ. الشَّيْءَ: جفت بنانا۔ شَفَّعَنِي فِي فُلَانٍ: سفارش قبول کرنا۔

تَشَفَّعَ. لِي وَإِلَيَّ بِفُلَانٍ أَوْ فِي فُلَانٍ: سفارش کرنے کو کہنا۔

اِسْتَشْفَعَ. زَيْدٌ إِلَى عَمْرٍو: سفارش کرنے کی درخواست کرنا...... لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ: مدد طلب کرنا۔

الشَّفْعُ: مص۔ جفت۔ عدد۔ کہا جاتا ہے "أَشَفْعٌ هُوَ أَمْ وِتْر" کیا وہ جفت ہے یا طاق۔ ج أَشْفَاع وشِفَاع.

الشُّفْعَة. عِنْدَ الفُقَهَاء: زمین یا مکان میں ہمسائیگی کی وجہ سے حق خرید۔ دیوانگی۔ آنکھ...... مِنَ الضُّحَى: چاشت کے وقت دو رکعتیں۔ ج شُفَع.

الشَّافِعُ: فا۔ نَاقَةٌ شَافِعٌ: بچے والی حاملہ اُونٹنی۔ عَيْنٌ شَافِعَةٌ: کمزوری سے ایک کو دو دیکھنے والی آنکھ۔ نَاقَةٌ (شَفُوعٌ) ایک دفعہ کے دوہنے میں دو برتن بھرنے والی اُونٹنی۔

الشَّفِيعُ: سفارش کرنے والا۔ حق شفعہ والا۔ ج شُفَعَاء. الشَّفِيعُ مِنَ العَدَدِ: جفت۔

الأَشْفَعُ: لمبا۔

المُشَفَّعُ: وہ شخص جس کی سفارش مقبول ہو۔

المُشَفِّعُ: سفارش قبول کرنے والا۔

المَشْفُوع: پاگل دیوانہ۔ اِمْرَأَةٌ مَشْفُوعَةٌ: نظر بد لگی ہوئی عورت۔

شَفِقَ (س) شَفَقًا. عَلَيْهِ: مہربان ہونا۔ خیر خواہی و اصلاح کا خواہش مند ہونا۔ صفت "شَفِقٌ وشَفُوقٌ وشَفِيقٌ" شَفِقَ مِنَ الأَمْرِ: خوف کرنا۔ لالچ کرنا...... عَلَى الشَّيْءِ: بخل کرنا۔

شَفَّقَهُ: مہربان بنانا۔ شَفَّقَ الشَّيْءَ: کم کرنا...... الثَّوْبَ: کپڑا خراب بننا۔

أَشْفَقَ. الشَّيْءَ: کم کرنا...... عَلَيْهِ مِنْهُ: کسی سے چوکنا رہنا۔ خوف کرنا۔ لالچ کرنا...... عَلَى الصَّغِيرِ: مہربان ہونا...... الرَّجُلُ: شفق کا وقت پانا...... الرِّيحُ: ہوا کا تیز ہونا اور خاک اُڑانا۔

الشَّفَقُ: مص۔ غروب آفتاب کے بعد افق آسمان کی سرخی۔ مہربانی۔ ردی چیزیں دن۔ خوف۔ جانب۔ ثَوْبٌ شَفَقٌ: کمزور کپڑا۔ ج اشفاق.

الشَّفَقَةُ: مہربانی۔ رحمت۔ خوف کے ساتھ مہربانی۔ کہا جاتا ہے "أَخَذَتْنِي مِنْهُ شَفَقَةٌ" اس پر مجھے ترس آیا۔ "وَلِيَ عَلَيْهِ شَفَقَةٌ" مجھے اس پر ترس ہے۔

المِشْفَلَةُ: اوجھ۔ ج مَشَافِل.

شَفَنَ (ض) وشَفِنَ (س) شُفُونًا. الرَّجُلَ وإِلَى الرَّجُلِ: ترچھی نظر سے دیکھنا یا بنظر اعراض دیکھنا۔ صفت (شَافِنٌ وشَفُونٌ)

الشَّفْنُ والشَّفِنُ: زیرک و دانا۔ الشَّفْنُ: انتظار۔ میراث کا منتظر۔

الشَّفُون: بہت غیرت مند جس کی نگاہ شدت حذر کی وجہ سے نظر کرنے سے نہ تھکے۔ ج شُفُن.

الشِّفْنَتَرِيّ والشِّفْنَتَرِي: متفرق۔

شَفَهَ (ف) شَفْهًا. فُلَانًا: ہونٹ پر مارنا۔ اصرار کر کے سوال کرنا اور سب کچھ خرچ کرا دینا...... الإِنَاءَ: سب پی کر خالی کر دینا۔ "كَادَتِ العِيَالُ تَشْفَهُ مَالِي" قریب ہے کہ میرے اہل و عیال میرے مال کو ختم کر دیں...... هُ عَنِ الأَمْرِ: غافل کر دینا۔

شُفِهَ. زَيْدٌ: بہت سائلین کا ہونا...... الشَّيْءُ: بہت طالبین کا ہونا...... الطَّعَامُ: بہت کھانے والوں کا ہونا۔ صفت (مَشْفُوهٌ)

شَافَهَهُ شِفَاهًا ومُشَافَهَةً: روبرو گفتگو کرنا...... الشَّيْءَ: قریب ہونا۔

الشَّفَةُ والشِّفَةُ. مِنَ الإِنْسَانِ: ہونٹ۔ ج شِفَاه وشَفَهَات اور نسبت کے لئے (شَفِيّ وشَفَهِيّ وشَفَوِيّ) اور تصغیر (شُفَيْهَة) کہا جاتا ہے "هُوَ خَفِيفُ الشَّفَةِ" وہ سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا یا کم سوال کرنے والا ہے۔ (ضد) و "لَهُ فِي النَّاسِ شَفَةٌ حَسَنَةٌ" اس کی لوگوں میں اچھی شہرت ہے۔ "وَمَا أَحْسَنَ شَفَةَ النَّاسِ عَلَيْكَ" تمہارے متعلق لوگوں کی تعریف کس قدر اچھی ہے۔ و "مَا كَلَّمْتُهُ بِبِنْتِ شَفَةٍ" میں نے اس سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

شَفَةُ الشَّيْءِ كَالدَّلْوِ: ڈول جیسی چیز کا کنارہ۔

الشَافِه: پیاسا۔

الشُفَاهِي و الاَشْفَه: بڑے ہونٹوں والا۔

الحُرُوْفُ الشَفَهِيَّة: ہونٹوں سے نکلنے والے حروف اور وہ ب ف م ہیں۔

المَشْفُوْه: مفع ۔مَاءٌ مَشْفُوْهٌ: ایسا پانی جس پر بہت پینے والے آتے ہوں اور کہا جاتا ہے "فُلانٌ مَشْفُوْهٌ عَنَّا" یعنی فلاں ہم سے غافل ہے اس کے پاس کثرت سے لوگ آتے ہیں۔و "هُوَ مَشْفُوْهُ المَوَارِدِ" وہ بڑا مہمان نواز اور بہت داد و دہش والا ہے۔

شَفَا يَشْفُوْا شَفْوًا. الهِلالُ: چاند کا طلوع ہونا...... الشَخْصُ: ظاہر ہونا...... الشَمْسُ: آفتاب کا غروب کے قریب ہونا......

الشَفَا: نئے چاند کا بقیہ حصہ جو ابھی غروب نہ ہوا ہو۔ ہر چیز کا حد و کنارہ۔ تثنیہ شَفَوَان۔ ج اَشْفَاء آدمی کے لئے موت کے وقت اور چاند کے لئے چھپنے کے وقت اور آفتاب کے لئے غروب ہونے کے وقت کہا جاتا ہے "مَا بَقِيَ مِنْهُ اِلاشَفَا" یعنی صرف تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے۔

الاَشْفَى: جس کے دونوں ہونٹ ملتے نہ ہوں۔

شَفَى يَشْفِي شِفَاءً. اَللّٰهُ فُلانًا مِنَ المَرَضِ: تندرست کرنا۔ صحت یاب کرنا ...... فُلانٌ فُلانًا: کسی کے لئے شفا مانگنا...... الشَمْسُ: آفتاب کا غروب کے قریب ہونا۔ (...... وشَفِيَ (س) شَفِيَ الهِلالُ: نئے چاند کا غروب ہونا۔

شُفِيَ. المَرِيْضُ: صحت پانا۔ تندرست ہونا۔

اَشْفَى اِشْفَاءً. فُلانًا: شفا مانگنا...... عَلَيْهِ: کنارے پر آلگنا اور اسی سے ہے "اَشْفَى المَرِيْضُ عَلَى المَوْتِ" مریض موت کے کنارہ پر آلگا...... العَلِيْلُ: حصولِ صحت سے باز رہنا (ہمزہ سلب کے لئے)...... المُسَافِرُ: آخری رات کی چاندنی میں چلنا...... المَرِيْضَ: مفید دوا بتانا۔ تم کہتے ہو "اشْفِنِيْ" یعنی مجھے کوئی ایسی چیز دو جس سے صحت حاصل ہو۔ اَشْفَاهُ الشَيْءَ: مفید چیز دینا۔ شفا حاصل کرانے والی چیز دینا۔

تَشَفَّى. مِنْ غَيْظِه: غصے سے ٹھنڈا ہونا اور کہا جاتا ہے "تَشَفَّى مِنْ فُلانٍ" یعنی اس نے اپنے دشمن کو ایسی تکلیف پہنچائی کہ جس سے اس کا دل ٹھنڈا ہو گیا (...... واشْتَفَى) بِكَذَا: شفا حاصل کرنا۔

اَلْمُسْتَشْفَى: ہسپتال (دواخانہ)

اِسْتَشْفَى. بِه: شفا چاہنا۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ يُسْتَشْفَى بِرَايِه" فلاں کی رائے سے شفا حاصل کی جاتی ہے...... المَرِيْضُ مِنْ عِلَّتِه: صحت یاب ہونا۔

الشِفَاء: مص ۔دوا۔ (مجاز ہے اس لئے کہ سبب کا نام وہ رکھا گیا جو مسبب کا تھا)
ج اَشْفِيَةٌ ج اَشَافٍ.

الشَافِي: فا۔ مِنَ الاَدْوِيَةِ ونَحْوِهَا: مفید دوا وغیرہ۔ الجَوَابُ الشَافِي: ایسا جواب جس میں پھر سوال کی ضرورت نہ ہو۔

الاِشْفَى. سُتالی. سُوجا ج اَشَافٍ.

شَقَّ (ن) شَقًّا. الشَيْءَ: پھاڑنا۔ جدا جدا کرنا۔ اور اسی سے ہے شَقَّ عَصَاءَ القَوْمِ" اس نے قوم کی جمعیت کو توڑ دیا۔ و "شَقَّ فُلانٌ العَصَا" فلاں جماعت سے علیحدہ ہو گیا۔

شَقَّ (ن) شَقًّا ومَشَقَّةً. الاَمْرُ: دشوار ہونا...... عَلَى فُلانٍ: مشقت میں ڈالنا...... البَرْقُ: بجلی کا وسط آسمان تک سیدھی پھیلنا...... الفرسُ: دوڑنے میں ایک جانب کو جھکنا...... شُقُوْقًا) النَبْتُ: اُگنا...... نَابُ البَعِيْرِ: دانت نکلنا (...... شَقًّا) الصُبْحُ: فجر طلوع ہونا۔

شَقَّقَ. الحَطَبَ: لکڑی پھاڑنا۔ چیرنا...... الكَلامَ: برمحل کہنا۔

شَاقَّه شِقَاقًا ومُشَاقَّةً. : مخالفت کرنا۔ دشمنی کرنا۔

تَشَقَّقَ. الحَطَبُ: لکڑی کا پھٹنا۔ چرنا۔ ...... الفَرَسُ: گھوڑے کا دبلا ہونا اور کہا جاتا ہے "تَشَقَّقَتْ عَصَاهُمْ بالبَيْنِ" ان کا معاملہ تتر بتر ہو گیا۔

تَشَاقَّ. القَوْمُ: باہم مخالفت کرنا۔ باہم عداوت کرنا...... الرَجُلانِ: باہم خوب جھگڑا کرنا۔ تَشَاقُّوْا ثِيَابَهُمْ: ایک کا دوسرے کے کپڑوں کو پھاڑنا۔

اِنْشَقَّ. الشَيْءُ: شگاف پڑنا...... الاَمْرُ: پراگندہ و پریشان ہونا...... الفَجْرُ: فجر طلوع ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنْشَقَّتْ عَصَاهُمْ" ان کا معاملہ تتر بتر ہو گیا۔

اِشْتَقَّ. الشَيْءَ: آدھا لینا...... الكَلِمَةَ مِنَ الكَلِمَةِ: مشتق کرنا جیسے الضَرْبُ: سے ضَرَبَ ...... الفَرَسُ فِيْ عَدْوِه: دائیں بائیں جانا...... فِي الكَلامِ او الخُصُوْمَةِ: ادھر اُدھر ہٹ جانا...... الطَرِيْقَ فِي الفَلاةِ: بیابان میں راستہ طے کرنا۔

الشَقُّ: مص۔ شگاف۔ پھٹن۔ صبح پھٹی ہوئی جگہ۔ مشقت۔ ہر چیز کا آدھا۔ ج شُقُوْق.

الشِقُّ: جانب۔ کنارہ۔ انسان کی ایک جانب جس چیز کی جانب تمہاری نظر ہو۔ مشقت۔ سگا بھائی۔ ہر چیز کا آدھا۔ کہا جاتا ہے "المَالُ بَيْنِي وبَيْنَكَ شِقَّ اَوْ شِقٌّ شَعَرَةٍ" مال میرے اور تمہارے درمیان برابر برابر ہے۔

الشِقَّةُ: کپڑے وغیرہ کی لمبی چٹ۔ پھاڑا ہوا ٹکڑا۔ چیز کا آدھا حصہ جبکہ پھاڑ لیا جائے۔ ج شِقَق و شِقَاق.

الشِقَّةُ و الشُقَّةُ: دور کا سفر۔ مسافت جس کو مسافر طے کرے۔ راستہ جس کا طے کرنا چلنے والے کے لئے دشوار ہو۔ وہ جانب جہاں کا مسافر قصد کرے۔ مشقت۔ ج شُقَق.

الشَقِيْقُ: دو حصوں میں پھٹی ہوئی چیز کا آدھا حصہ۔ حقیقی بھائی۔ نظیر۔

الشَقِيْقَةُ: حقیقی بہن۔ باغوں کے درمیان

سخت زمین۔ بہت بارش...... مِنَ الْبَرْقِ: افق آسمان میں پھیلنے والی بجلی۔ آدھا سیسی کا درد۔ ج شَقَائِق. شَقَائِقُ النُّعْمَانِ: گل لالہ۔ واحد شَقِيقَةُ النُّعْمَان.

الاَشَقُّ. مِنَ الْخَيْلِ: دائیں بائیں دوڑنے والا گھوڑا۔ فَرَسٌ اَشَقُّ الْمَنْخَرَيْنِ: وسیع نتھنوں والا گھوڑا۔

الْمَشَقَّةُ والمِشَقَّةُ: دشواری۔ محنت۔ ج مَشَاقُّ ومَشَقَّات.

شَقَأَ (ف) شَقْأً وشُقُوْءًا. النَّابُ: دانت نکلنا...... شَعْرَ الرَّاسِ: مانگ نکالنا اور کنگھا کرنا...... رَاسَهُ: سر پھاڑنا...... فُلَانًا: کسی کی مانگ پر مارنا۔

الْمَشْقَأُ: مانگ۔

الْمِشْقَأُ والمِشْقَاءُ والمِشْقَأَةُ: کنگھا۔

شَقُحَ (ک) شَقَاحَةً: قبیح ہونا۔ صفت (شَقِيح)

شَقَحَ (ف) شَقْحًا. الشَّيْءَ: توڑنا...... الْجَوْزَةَ: گری نکلنا...... ہ اللّٰہُ: قبیح بنانا...... الْكَلْبُ: کتے کا پیشاب کرنے کے لئے ٹانگ اٹھانا۔

شَاقَحَهُ مُشَاقَحَةً: باہم گالی گلوچ کرنا۔

اَشْقَحَهُ: دور کرنا (اَشْقَحَ وشَقَحَ) الْبُسْرُ: رنگ پکڑنا...... النَّخْلُ: درخت خرما پر کھجور کا گدر ہونا۔ کہا جاتا ہے (شُقْحًا وشَقْحًا) لَهُ: یعنی اس کے لئے دوری ہو۔

الاَشْقَحُ: سرخ زرد رنگ ملا ہوا۔ مؤنث شَقْحَاءُ. ج شُقْح.

الشُّقْحِيُّ: سرخ رنگ والا۔

شَقِذَ (س) شَقَذًا: تیز نظر بد لگانے والا ہونا۔ بے نیند ہونا۔ صفت (شَقِذ وشَقِيذ وشَقْذَان)

شَقَذَ (ض) شَقْذًا وشَقِذَ (س) شَقَذًا: دور جانا۔

شَاقَذَهُ: باہم دشمنی کرنا۔ دور کرنا۔

اَشْقَذَهُ: دھتکارنا۔

الشَّقَذُ والشُّقَذُ والشِّقْذُ: گرگٹ کا بچہ۔ ج شِقْذَان وشِقَاذَى. الشِّقْذ: مص۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ شِقْذٌ ولا نَقْذٌ" اس کے پاس کچھ نہیں و "هٰذَا لَيْسَ بِهِ شَقْذٌ ولا نَقْذٌ" اس میں کوئی خلل اور نقصان نہیں۔

الشِّقْذَان: بھیڑیا۔ حشرات الارض۔ کیڑے مکوڑے۔ بھٹ۔ تیتر وغیرہ کے چوزے۔

الشَّقَذَان: مص ج شِقْذَان و (الشِّقْذ والشَّقْذ) گرگٹ۔ بھیڑیا۔

الشَّقْذَاء: بہت بھوکا عقاب۔

شَقِرَ (س) وشَقُرَ (ک) شَقَرًا وشُقْرَةً: سرخ زرد رنگ کا ہونا۔ صفت (اَشْقَر) مؤنث شَقْرَاء: ج شُقْر.

اِشْقَرَّ: گہرا سرخ و زرد رنگ کا ہونا۔

الشُّقَر: امر مقصود و دلچسپ۔ ج شقور کہا جاتا ہے "اَفْضَيْتُ اِلَيْهِ بُشْقُوْرِي" میں نے اپنے ان امور کو اس پر مطلع کر دیا جن کو دوسروں سے چھپاتا تھا۔ و "بَثَّهُ شُقُوْرَهُ" اس نے اپنے حالات کی اس سے شکایت کی۔

الشُّقَر: مرغ۔ جھوٹ۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالشُّقَرِ والبُقَرِ" وہ جھوٹ اور مصیبت لایا۔

الشَّقِرُ والشَّقِرَان والشُّقَّار والشُّقَّارَى: ایک قسم کی سرخ رنگ کی نباتات یا گل لالہ۔

الشِّقِرَّاق والشِّقِرَّاق: فاختہ سے بڑا ایک پرندہ جس کو شُقْرُق اور شَرَقْرَق بھی کہتے ہیں۔

شَقْشَقَ شَقْشَقَةً. الْجَمَلُ: اونٹ کا بلبلانا...... الطَّيْرُ: پرندہ کا آواز کرنا۔

الشِّقْشِقَةُ: بوقت مستی اونٹ کے منہ کے جھاگ۔ ج شَقَاشِق اور فصیح کے لئے "هَدَرَتْ شِقْشِقَتُهُ" کہا کرتے ہیں۔ و "فُلَانٌ شِقْشِقَةُ قَوْمِهِ" فلاں اپنی قوم میں شریف و فصیح ہے۔

شَقَصَ. الذَّبِيحَةَ: ذبح کئے ہوئے جانور کو حصہ داروں کے لئے کاٹ کر برابر حصہ کرنا۔

الشِّقْص: حصہ۔ کسی چیز کا ٹکڑا۔ زمین کا قطعہ۔

الشَّقِيص: شریک۔ شرکت۔ حصہ۔ عمدہ گھوڑا۔ بہت میں سے تھوڑا۔

الْمِشْقَص: چوڑا پھل یا چوڑے پھل کا تیر۔ ج مَشَاقِص.

الْمُشَقِّص: قصاب۔

الشَّقِيط: مٹی کا مٹکا یا پکی ہوئی مٹی۔

الشَّقِيظ: پکی ہوئی مٹی۔

شَقَعَ (ف) شَقْعًا. فِي الْاِنَاءِ: برتن میں منہ ڈال کر پینا۔

الشُّقَف: ٹھیکری۔ ٹھیکری کے ٹکڑے واحد (شُقْفَة)

الشَّاقُوف. عِنْدَ الْبَنَّائِيْنَ: لوہے کا بڑا ہتھوڑا۔ فصیح لفظ مِلْطَاس اور مِلْطَس ہے۔

شَقَلَ (ن) شَقْلًا. الدَّرَاهِمَ: تولنا...... الْمَرْاَةَ: جماع کرنا۔

شَوْقَلَ شَوْقَلَةً: حلیم و بردبار ہونا۔

الشَّاقُوْل: معماروں کا ساہول جس سے دیوار کی ہمواری دیکھتے ہیں۔

شَقَنَ (ن) شَقْنًا واَشْقَنَ. الْعَطِيَّةَ: کم دینا۔ واَشْقَنَ الرَّجُلُ: کم مال ہونا۔

شَقُنَ (ک) شُقُوْنَةً. الْعَطَاءُ: کم ہونا۔ صفت (شَقْنٌ وشَقِنٌ وشَقِيْنٌ)

الْمِشْقَن: ہنگا (جوتے اور بوئے ہوئے کھیت کی مٹی کے برابر کرنے کا آلہ)

شَقَا يَشْقُو شَقْوًا واَشْقَى. اللّٰهُ فُلَانًا: بدبخت بنانا۔ اَشْقَى شَعْرَهُ: کنگھی کرنا۔

شَقِيَ يَشْقَى شَقًا وشَقَاءً وشَقَاوَةً وشِقَاوَةً وشُقْوَةً وشِقْوَةً: بدبخت ہونا۔ صفت (شَقِيٌّ) ج اَشْقِيَاء.

شَاقَى. فُلَانًا: بدبخت ہونے میں مقابلہ کرنا۔ تم کہتے ہو "شَاقَانِيْ فَشَقَوْتُهُ" اس نے بدبخت ہونے میں مجھ سے مقابلہ کیا میں غالب رہا یعنی میں اس سے زیادہ بدبخت رہا...... ہٗ فِي الْحَرْبِ: لڑائی وغیرہ میں مشغول کرنا...... ہ عَلَى كَذَا: صبر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

الشَاقِي: فا......مِنَ الجِبَالِ: پہاڑ کا لمبا نکلا ہوا گوشہ۔ ج شَوَاقٍ وشُقْيَان.
الشقا والشِقاء: مص۔ سختی۔ بدبختی۔
المِشْقَى: کنگھی۔
شَكَّ (ن) شَكًّا. فِي الأمْرِ: شبہ کرنا۔ صفت فاعلی (شَاكٌّ) اور صفت مفعولی (مَشْكُوكٌ) فِيهِ عَلَيْهِ الأمْرُ: مشتبہ ہونا ...... ہ بِالرُّمْحِ: ہڈی تک چھیدنا۔ شَكَّتِ الشَوْكَةُ رِجْلَهُ: کانٹا چبھنا۔ شَكَّ القَوْمُ بُيُوتَهم: گھروں کو ایک طرز یا ایک قطار میں بنانا...... الخَيَّاطُ الثَوْبَ: کپڑے میں دور دور ٹانکے لگانا...... إلَيْهِ البِلادَ: طے کر کے پہنچنا...... الشَيْئَ إلَى الشَيْئِ: ملانا...... عَلَيْهِ الأمْرُ: دشوار ہونا...... فِي السِلاحِ: ہتھیار بند ہونا۔ صفت (شَاكُّ السِّلاحِ وشَاكٌّ فِي السِلاحِ) ج شُكَّاكٌ.
شَكَّ (س) شَكًّا. فُلانًا وإلَيْهِ: مائل ہونا۔
شَكَّكَهُ: شک وشبہ میں ڈالنا۔
تَشَكَّكَ. فِي الأمْرِ: شبہ کرنا۔
الشَكُّ: مص۔ شبہ۔ ہڈی میں تھوڑی سی درز۔ ایک دوا جو چوہوں کے لئے قاتل ہے۔ ج شُكُوكٌ.
الشِكَّةُ: اسم نوع۔ ہتھیار۔ لکڑی وغیرہ کا پچڑ جو کلہاڑے کے سوراخ کو تنگ کرنے کے لئے لگاتے ہیں۔ ج شِكَكٌ اور کہا جاتا ہے "فُلانٌ مُخْتَلِفُ الشِكَّةِ" فلاں مختلف اخلاق والا ہے۔
الشُكَّةُ: مسافت۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا شُكَّةٌ بَعِيْدَةٌ" ان دونوں کے درمیان بڑی مسافت ہے۔
الشَاكَّةُ. الشَاكُّ کا مؤنث گلے کی سوجن۔ ج شَوَاكٌّ. بُيُوتٌ (شُكَاكٌ) ایک قطار کے مکانات۔
الشِكَاكَةُ: زمین کا گوشہ۔
الشِكِّيكَةُ: طریقہ۔ عادت۔ کہا جاتا ہے "دَعْهُ عَلَى شِكِّيكَتِهِ" اس کو اس کی عادت پر چھوڑ دو۔ فرقہ۔ میوہ کی ٹوکری۔ ج شَكَائِكُ وشِكَكٌ.
المِشَكُّ: سوراخ کرنے کا آلہ۔ زرہ۔ ج مَشَاكُّ.
الشُكَيُّ: سخت لگام۔
الشَكُوكُ: بہت بالوں والی اونٹنی کہ جس کی لاغری وفربہی معلوم نہ ہو سکے۔
الشَكْشَكَةُ: تیز ہتھیار یا ہتھیار کی تیزی۔
شَكَأَ (ف) شَكْأً. نَابُ البَعِيرِ: دانت نکلنا۔
شَكِئَ (س) شَكَأً. ظُفُرُهُ: ناخن پھٹنا۔
أشْكَأَتِ. الشَجَرَةُ: شاخیں نکالنا۔
الشُكْبُ: بدلہ۔ بخشش۔
الشُكْبَانُ: گھاس جمع کرنے کی جھولی۔
الشَوْكَحَةُ: بڑے پھاٹک میں چھوٹا دروازہ۔ ج شَوَاكِحُ.
شَكَدَ (ن) شَكْدًا وشُكْدًا: بخشنا۔ دینا۔
أشْكَدَ: دینا۔ روی مال جمع کرنا۔
الشُكْدُ: بخشش۔ شکریہ۔
شَكَرَ (ن) شُكْرًا وشُكُورًا وشُكْرَانًا. الرَجُلَ ولَهُ (وباللام أفصح) شکریہ ادا کرنا۔ شکر کرنا۔ بہتر سلوک پر تعریف کرنا اور کہا جاتا ہے "شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَكَ" یعنی اللہ تمہاری کوشش کی جزا دے۔ و "شَكَرْتُ لِفُلانٍ نِعْمَتَهُ" میں نے فلاں کی نعمت کا شکریہ ادا کیا۔ وَشَكَرَ اللّٰهَ وَلِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَنِعْمَةَ اللّٰهِ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ: اس نے اللہ کا شکر یا اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا۔ صفت (شَاكِرٌ) ج شَاكِرُوْنَ وشُكَّرٌ. شَاكِرْبَهْ: ایک قسم کی گھاس۔
شَكِرَتْ (س) شَكَرًا. النَاقَةُ: اونٹنی کا بھرے ہوئے تھن والی ہونا۔ صفت (شَكِرَةٌ) ج شَكِرَاتٌ وشَكَارَى وشَكْرَى و(مِشْكَارٌ) ...... الشَجَرَةُ: درخت کی جڑ میں سے شاخ نکلنا...... الرَجُلُ: بخل کے بعد سخی ہونا۔
أشْكَرَ. الضَرْعُ: تھن کا دودھ سے بھرنا۔ صفت (شَكْرَانُ) مؤنث شَكْرَى. ج شُكَارَى وشَكَارَى. عَيْنٌ شَكْرَى: آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھ۔ اشْكَرَ الشَجَرُ: درخت کی جڑ میں سے شاخ نکلنا۔
شَاكَرَهُ: شکر گزاری دکھلانا...... ہ الحَدِيثَ: گفتگو شروع کرنا۔
إشْتَكَرَ. الضَرْعُ: تھن کا دودھ سے بھرنا۔
إشْتَكَرَتِ الرِيَاحُ: ہوا کا تیز چلنا...... السَمَاءُ: بارش لانا...... الرَجُلُ فِي عَدْوِهِ: دوڑنے میں کوشش کرنا۔ إشْتَكَرَا لبَرْدُ وَالحَرُّ: سردی یا گرمی کا تیز ہونا...... الشَجَرُ: درخت کی جڑ میں سے شاخ نکلنا...... الجَنِيْنُ: رواں نکلنا۔
تَشَكَّرَ. لَهُ: شکر ادا کرنا۔
الشَكُوْرُ: بہت شکر گزار (مذکر ومؤنث) ج شُكُرٌ. الشَكُوْرُ فِي أسْمَائِهِ تَعَالَى: تھوڑے عمل کا زیادہ بدلہ دینے والا۔
الشَكِيْرُ: بڑے درختوں کی جڑ میں جو شاخ نکل آئے۔ بڑوں میں چھوٹے (پودے یا گھاس یا پر یا بال) بال جو چہرہ اور پس گردن کے متصل ہوں۔ درخت کی ڈاڑھی۔ شَكِيْرُ الإبِلِ: چھوٹے اونٹ۔ ج شُكُرٌ.
الشَكْرَةُ. اسم مرة (والشَكْرِيَّةُ) تھنوں کا دودھ سے بھرنا۔ کہا جاتا ہے نَبَاتٌ (مِشْكَرَةٌ) یعنی دودھ والا پودہ۔
الشُكْرَانُ: شکر گزاری۔
الشَوْكَرَانُ والشَيْكَرَانُ والشِيْكُرَانُ: ایک زہریلا پودہ۔ (دخیل)
الشَاكِرِيُّ: خادم۔ نوکر۔ چاکر۔ ج شَاكِرِيَّةٌ (دخیل)
الشَاكِرِيَّةُ: خادم کی اجرت۔ عوام شاکریۃ کو ٹیڑھے سر والی چھری کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔
الشَكَائِرُ: پیشانیاں۔
شَكَزَهُ (ن) شَكْزًا: انگلی چبھونا۔ زبان سے تکلیف دینا۔ شَكَزَهُ بالرُمْحِ: نیزہ مارنا۔

الشَّكِز والشَّكِز: بدخلق۔

الشَّكَاز: شاکز کا مبالغہ۔ جنگجو۔

شَكُسَ (ك) شَكَاسَةً وشَكِسَ (س) شَكَسًا: بخیل ہونا۔ درشت خو ہونا۔ سخت مزاج ہونا۔ صفت (شَكِسٌ وشكسٌ) ج شُكُسٌ.

شَاكَسَهُ مُشَاكَسَةً: مخالفت کرنا۔ سختی سے پیش آنا۔

تَشَاكَسَ. القَوْمُ: باہم مخالفت کرنا۔ کہا جاتا ہے "اللَّيْلُ والنهارُ يَتَشَاكَسَانِ" دن اور رات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

الشَّكِيس: نحوست۔

المِشْكَس: بخیل۔ سخت مزاج۔

الشَّكُس: نئے چاند نکلنے سے ایک دو دن پہلے۔

الشَّكِص والشَّكِيص: بدخلق۔ الشَّكِيصَة: اُونٹنی جس کے نہ تو تھن میں دودھ ہو نہ حاملہ ہو۔

الشَّكَاص: ناہموار دانتوں والی عورت۔

شَكِعَ (س) شَكَعًا. المَرِيضُ: بہت آہ و زاری کرنا۔ صفت (شَاكِعٌ وشَكِعٌ وشَكُوعٌ) الزَّرْعُ: کھیتی کا زیادہ دانوں والی ہونا...... الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔ دردمند ہونا۔

أَشْكَعَهُ: غضبناک کرنا۔ ملول کرنا۔ تنگ دل کرنا۔ زچ کر دینا۔

شَكَلَ (ن) شَكْلاً وشَكَّلَ. الأَمْرُ: مشتبہ ہونا۔ شَكَلَ وشَكَّلَ العِنَبُ: انگور کا پکنے لگنا۔ شَكَلَ وشَكَّلَ الكِتَابَ: اعراب لگانا۔ شَكَلَ وشَكَّلَ الدَّابَّةَ بِالشِّكَالِ: جانور کو پائے بند ڈالنا۔ شَكَّلَ الشَّيْءَ: تصویر بنانا۔ شَكَلَتْ وشَكَّلَتِ المَرْأَةُ شَعْرَهَا: دائیں اور بائیں جانب زلف کی دو لٹیں بنانا۔

شَكِلَ (س) شَكَلاً: سرخ و سفید ہونا...... الشَّيْءُ: سفید مائل بسرخ ہونا...... المَرْأَةُ: عورت کا ناز و انداز والی ہونا۔

أَشْكَلَ. الأَمْرُ: مشتبہ ہونا۔ کہا جاتا ہے أَشْكَلَتْ عَلَيَّ الأَخْبَارُ: میرے اوپر خبریں مشتبہ ہو گئیں۔

...... العِنَبُ: انگور پکنے لگنا...... النَّخْلُ: درخت خرما پک کر تیار ہونا...... الكِتَابُ: اعراب لگانا...... الشَّيْءُ: مشکل ہونا...... المَرِيضُ: بیمار کا صحت کے قریب ہونا۔

شَاكَلَهُ مُشَاكَلَةً: مشابہ ہونا۔ موافق ہونا۔ کہا جاتا ہے "فِيْ فُلاَنٍ مُشَاكَلَةٌ مِنْ أَبِيْهِ" اس میں اس کے باپ کی مشابہت ہے۔

تَشَكَّلَ: صورت اختیار کرنا...... العِنَبُ: انگور پکنے لگنا۔

اِشْتَكَلَ واسْتَشْكَلَ. الأَمْرُ: مشتبہ ہونا۔

الشَّكْلُ: مثل۔ مشابہت۔ مثل۔ نظیر۔ مشکل معاملہ۔ قصد و ارادہ۔ کہا جاتا ہے "سَأَلْتُهُ عَنْ شَكْلِ فُلاَنٍ" میں نے فلاں کے ارادہ و دریافت کیا۔ عورت کا ناز و انداز۔ محسوس یا متوہم چیز کی صورت شکل مثلاً ولائی۔ کجی۔ سیدھا پن وغیرہ۔ ج أَشْكَال وشُكُول.

الأَشْكَالُ: چاندی یا موتیوں کے زیورات جو ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں اور جن کو عورتیں کان میں پہنتی ہیں اور کہا جاتا ہے "أُمُوْرٌ أَشْكَالٌ" یعنی مشتبہ اُمور۔ شَكْلُ الكِتَابِ: کتاب کی حرکات۔ الشَّكْلَة: ایک حرکت مثلاً زیر، زبر یا پیش۔

الشِّكْل: مثل۔ عورت کا ناز و انداز۔

الشُّكْلَة: سرخی مائل بہ سفیدی (...... والشَّاكِلُ) مشابہت۔ کہا جاتا ہے "فِيْهِ شُكْلَةٌ أَوْ شَاكِلٌ مِنْ أَبِيْهِ" اس میں اس کے باپ کی مشابہت ہے۔ اِمْرَأَةٌ (شَكِلَةٌ) ناز و انداز والی عورت۔

الشِّكَال: جانور کا پائے بند۔ ڈوری جو اُونٹ کے پیش بند اور تنگ کے درمیان باندھتے ہیں۔ اگلی ٹانگ اور پچھلی ٹانگ باندھنے کا بندھن۔ ج شُكُلٌ. الشِّكَالُ فِي الخَيْلِ: تین ٹانگوں کا سفید اور ایک دوسرے رنگ کا ہونا یا اس کے برعکس۔

الشَّاكِلَةُ. الشَّاكِلُ: کا مؤنث۔ شکل۔ جانب۔ جیسے شَاكِلَةُ الطَّرِيْقِ: طریقہ مذہب۔ نیت۔ حاجت۔ کوکھ۔ ج شَوَاكِل اور اسی سے ہے "أَصَابَ شَاكِلَةَ الصَّوَابِ" اس نے طریقہ صواب پالیا۔ و "فُلاَنٌ يَرْمِيْ بِرَأْيِهِ الشَّوَاكِلَ" یعنی فلاں وجوہ صواب کو پالیتا ہے۔ الشَّوَاكِل: بڑے رستے سے نکلے ہوئے راستے۔ کہا جاتا ہے هٰذَا طَرِيْقٌ ذُوْ شَوَاكِلَ: یہ راستہ ایسا ہے جس سے مختلف راستے نکلتے ہیں۔

الأَشْكَل: سفید مائل بسرخی۔ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی والا اور کہا جاتا ہے "هٰذَا أَشْكَلُ بِهِ" اس کے مشابہ ہے۔ ج شُكْلٌ.

الشَّكْلاَء. أَشْكَل: کا مؤنث۔ حاجت۔

الشَّوْكَلَة: ناحیہ۔ جانب (الشَّوْكَل) کا واحد بمعنی عوسج اور عوسج: ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے۔

الأَشْكَلَة: التباس۔ مشابہت۔ کہا جاتا ہے "فِيْهِ أَشْكَلَةٌ مِنْ أَبِيْهِ" اس کے اندر اس کے باپ کی مشابہت ہے۔ حاجت جو انسان کو پابند کر دے۔ تم کہتے ہو "لَنَا عِنْدَهُ أَشْكَلَةٌ" اس کے پاس ہماری حاجت ہے۔

الشَّكِيْل: خون آمیز جھاگ جو لگام کے لوہے پر ظاہر ہو۔

المُشْكِل والمُشْكِلَة: امر دشوار یا امر مشتبہ۔ ج مَشَاكِل ومُشْكِلاَت.

المَشْكُوْل. مِنَ الخَيْلِ: تین ٹانگوں میں سفیدی اور ایک ٹانگ میں دوسرے رنگ والا۔ پائے بند سے بندھا ہوا۔

المُشَكَّل: صورت و شکل والا۔

شَكَمَهُ (ن) شَكْمًا: دینا۔ بدلہ دینا۔ فلانًا: رشوت دینا۔

شَكَمَهُ (ن) شَكْمًا وشَكِيْمًا: دانت سے کاٹ لینا۔

شَكِمَ (س) شَكَمًا: بھوکا ہونا۔

أَشْكَمَه: بدلہ دینا۔

الشُّكْمُ والشُّكْمَى: ثواب۔ بدلہ۔ عطیہ۔

الشَّكِيم: شیر۔

الشَّكِيمَة: تکبر۔ ظلم کی داورسی۔ عہد۔ طبیعت۔ چیتا۔ زہر۔ مشابہت ...... مِنَ اللِّجَامِ: لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں ہوتا ہے۔ ج شَكَائِم وشُكُم وشَكِيم اور اسی سے ہے "فُلَانٌ ذُوْشَكِيْمَة" او شَدِيْدُ الشَّكِيْمَة: یعنی فلاں خوددار اور غیرت مند ہے۔

شَاكَهَه شِكَاهًا ومُشَاكَهَةً: مشابہ ہونا۔

اَشْكَهَ. الاَمْرُ: دشوار ہونا۔

تَشَاكَهَا: باہم مشابہ ہونا۔

شَكَا يَشْكُوْ شَكْوٰی وشَكْوًا وشَكَاةً وشَكَاوَةً وشَكَايَةً وشَكِيَّةً. اِلَيْهِ زَيْدًا: شکایت کرنا۔ شکایت کرنے والے کو (شَاکٍ) جس کی شکایت کی جائے اس کو (مَشْكُوٌّ ومَشْكِيٌّ) اور جس سے شکایت کی جائے اس کو (مَشْكُوٌّ) اِلَيْهِ اور شکایت کو (شِكْوٰی) کہتے ہیں۔ شَكَا الاَمْرَ او العِلَّةَ: ذکر کرنا یا دردمند ہونا ...... مَرَضَه لِلطَّبِيْبِ: طبیب سے مرض کی کیفیت بیان کرنا ...... اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ: ظاہر کرنا۔

شَكَا يَشْكُوْ شَكْوًا وشَكْوٰی وشَكَاةً. المَرَضُ فُلَانًا: الم پہنچانا۔ دردمند بنانا۔

شَكّٰی تَشْكِيَةً. الشَّاكِي: شکایت قبول کرنا۔

اَشْكٰی اِشْكَاءً. فُلَانًا: شکایت قبول کرنا۔ شاکی پانا۔ کسی کے سامنے شکایت اور تکلفات شوق کو بیان کرنا۔ کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا کہ وہ شکایت کرنے پر مجبور ہو۔ کسی سے شکایت کو زائل کر دینا ...... فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ: کسی سے کوئی چیز کسی کی خوشنودی کے لئے لینا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَشْكِي بِكَذَا" وہ فلاں چیز کے ساتھ متہم ہے۔

شَاكَاه: شکایت کرنا۔

تَشَكّٰی: بیمار ہونا ...... اِلَيْهِ: شکایت کرنا۔ مِنْ جُرْحٍ: دردمند ہونا۔

اِشْتَكٰی: بیمار ہونا ...... اِلَيْهِ: شکایت کرنا ...... مِنْ جُرْحِه: دردمند ہونا۔

تَشَاكٰی تَشَاكِيًا. القَوْمُ: باہم دگر شکایت کرنا۔

الشَّكْوُ والشَّكْوٰی والشَّكَاءُ والشَّكَاةُ والشُّكْوَاءُ: بیماری۔ الشَّكْوٰی: جس چیز کی شکایت کی جائے۔ ج شَكَاوٰی. الشَّكْوُ: چھوٹا اونٹ۔

الشَّكْوَة. شَكَا: کا اسم مرۃ۔ شَكْوٌ: بمعنی مرض کا واحد ج شَكَوَات وشِكَاء (...... الشَّكِيَّة) پانی یا دودھ کا چمڑے کا برتن۔

الشَّكِيُّ: جس کی شکایت کی جائے۔ دردمند۔ مؤنث (شَكِيَّةٌ. ج شَكَايَا (...... والشَّاكِي) معمولی بیمار رَجُلٌ شَاكِي السِّلَاحِ: ہتھیار بند صاحب شوکت ورعب مرد (یہ شائک کا مقلوب ہے۔)

الشَّكَاة: عیب۔

المِشْكَاة: طاق۔ چراغ رکھنے کا طاق۔ چراغ دان۔

شَكِيَ يَشْكٰی شَكًا. اِلَيْهِ: شکایت کرنا۔

الشَّكِيَّةُ: بقیہ۔

شَلَّ (ن) شَلًّا. الثَّوْبَ: کپڑے میں ہلکی سلائی کرنا۔ شَلَّتِ العَيْنُ دَمْعَهَا: آنکھ کا آنسو بہانا ...... الدِّرْعَ وشَلَّهَا عَلَيْهِ: زرہ پہننا ...... الشَّيْءَ: کاٹنا۔

شَلَّ (ن) شَلًّا وشَلَلًا. الاِبِلَ: اونٹوں کو بھگانا۔ دھتکارنا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّ فُلَانٌ يَشُلُّهُمْ بِالسَّيْفِ" فلاں گزرا اس حال میں کہ لوگوں کو تلوار سے بھگا رہا تھا۔ والصُّبْحُ يَشُلُّ الظَّلَامَ" صبح تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔

شَلَّتْ (س) شَلًّا وشَلَلًا وشُلَّتْ واُشِلَّتْ اِشْلَالًا. يَدُهٗ: خشک ہونا۔ لنجا ہونا۔ ایسے ہاتھ کو (شَلَّاء) اور ایسے ہاتھ والے کو (اَشَلُّ) کہتے ہیں۔ جو شخص اچھی طرح تیر چلائے یا نیزہ بازی کرے اس کے لئے دعا کے طور پر کہتے ہیں "لَا شُلَّتْ يَدَاكَ او لَا شُلَّتْ عَشْرُكَ" تمہارے ہاتھ یا تمہاری دس انگلیاں بےکار نہ ہوں۔

اَشَلَّ: بیمار ہاتھ والا ہونا۔

اِنْشَلَّ. المَطَرُ: برسنا ...... السَّيْلُ: سیلاب بڑھنا شروع ہونا ...... الذِّئْبُ فِي الغَنَمِ: بھیڑیے کا بکریوں میں تباہی ڈالنا۔ اِنْشَلَّتِ الاِبِلُ: بھاگنا۔

شَلَالِ: بمعنی علی الکسر۔ شَلَلْ: کا اسم ہے۔ تیر انداز کے لئے دعا کے موقعہ پر کہا جاتا ہے "لَا شَلَالِ" بمعنی لا شَلَّتْ يَدُكَ.

الشَّلَلُ: مص۔ کپڑے دھونے کا داغ جو دھونے سے بھی نہ جائے۔ ہاتھ کی خرابی۔

الشَّلَلُ والشُّلُلُ والشَّلُوْلُ: تیز۔ خوش مزاج۔

الشِّلَالُ: متفرق لوگ۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ القَوْمُ شِلَالًا" اونٹوں کو بھگاتے ہوئے لوگ آئے۔

الشَّلَّةُ: اسم مرۃ (...... والشُّلَّةُ والشُّلٰی) دور کا مقصد۔ جہت سفر۔

الشَّلِيْلُ: اونی کپڑا کا ٹکڑا جس کو کجاوہ کے پیچھے جانور کے سرین میں ڈالتے ہیں۔ چھوٹی زرہ جو بڑی زرہ کے نیچے پہنی جائے۔ کرتہ جو زرہ کے نیچے پہنا جائے۔ وادی میں پانی بہنے کا بڑا نالہ۔ ج اَشِلَّة.

الشَّلَّالُ: آبشار۔ ج شَلَّالَات.

المِشَلُّ: گردن پر ڈالنے کا کپڑا۔ رَجُلٌ مِشَلٌّ: سبک دست۔ تیز۔ خوش مزاج۔

شَلَّحَهٗ تَشْلِيْحًا: ننگا کرنا۔

الشَّلْحَاءُ والشَّلْحٰی: تیز تلوار۔ ج شُلُحٌ.

المُشَلَّحُ: حمام کا کمرہ جس میں کپڑے اتارے جائیں۔

شَلَخَه (ن ف) شَلْخًا. بِالسَّيْفِ: تلوار سے کاٹنا۔

الشَّلْخُ: مص۔ اصل۔ جڑ۔ آدمی کی اولاد۔ کہا جاتا ہے "هُوَ شَلْخُ سُوْءٍ" وہ بری اولاد ہے۔

شَلْشَلَ شَلْشَلَةً وشِلْشَالًا. المَاءُ: پانی

ٹپکنا۔۔۔۔۔ الماءَ وبالماءِ : پانی متفرق چھڑکنا ۔۔۔۔۔ الماءَ: پانی ٹپکانا۔۔۔۔۔ السیفُ الدمَ: گرانا۔ صفت مفعولی (شَلْشَل ومُشَلْشِل ومُشَلْشَل)

تَشَلْشَلَ. الماءُ: پانی کا چھینٹنا۔ بکھرنا۔۔۔۔۔ السیفُ بالدم: گرانا۔ کہا جاتا ہے "جاءَ وجُرحُهُ يَتَشَلْشَلُ دَمًا" وہ اس حال میں آیا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا تھا۔

الشَلْشَل: ٹپکنے والی مشک۔ ماءٌ شَلْشَل: لگاتار ٹپکنے والا پانی۔ ماءٌ ذُو شَلْشَلٍ: ٹپکنے والا پانی۔ (الشَلْشَل والشُلْشُل) مِنَ الرِجالِ: تیز وسبک دست۔ خوش مزاج۔

الشَلْطُ والشَلْطاءُ: چھری۔

الشِلْطة: باریک اور لمبا تیر۔ ج شِلَط.

شَلَغَ (ف) شَلْغًا. الرأسَ: کچلنا۔ توڑنا۔

الشِلْف. مِنَ الحَدِيدِ عِنْدَ العامّةِ: لوہے کی سلاخ۔

الشالُوف. عِنْدَ العامةِ: آبشار۔ آبشار گرنے کی جگہ۔

الشَلَّفة. مِنَ النِساءِ: بدکار عورت۔

شَلَقَهُ (ن) شَلْقًا: لمبا پھاڑنا یا چیرنا۔۔۔۔۔ ہ. بالسوطِ: کوڑے سے مارنا۔

الشِلْق والشَلِق: نرم کانٹوں والی ایک مچھلی۔ ج اَشْلاق.

الشِلْقاء: چھری۔

الشَلْقة والشِلْقة: گوہ کے انڈے۔

الشَلَقة: گھوڑوں کو سدھانے والے۔

الشَلْقَة: موگری جس سے کسی چیز کو توڑیں۔

الشَلّاق: فقیروں کا تھیلا۔

الشُولَقِيّ: مٹھائی بیچنے والا یا مٹھائی کی زیادہ خواہش رکھنے والا۔

المِشْلِيق: ہنستے وقت منہ کھولنے والا۔

الشَيْلَم والشَوْلَم والشالَم: ایک قسم کا کڑوا دانہ جو گیہوں میں پیدا ہوتا ہے۔

الشِلْم: چنگاری۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ يَتطايَرُ شَلَمُه" فلاں کے غصہ کی وجہ سے چنگاری اڑ رہی ہے۔

شَلا يَشْلُو شَلْوًا: چلنا۔۔۔۔۔ الشيءَ: بلند کرنا۔

اَشْلَى اِشْلاءً. الكلبَ على الصيدِ: کتے کو شکار پر اکسانا۔ بھڑکانا۔۔۔۔۔ الناقةَ: اونٹنی کو دوہنے یا چارہ کے لئے بلانا۔

اِسْتَشْلَى. فلانًا: چھڑانا۔

اِسْتَشْلَى: غضبناک ہونا۔۔۔۔۔ ہ: چھڑانا۔

الشِلْو: عضو۔ اونٹنی کا بچہ۔ ہر پوست کشیدہ جسم، میں کچھ کھا لیا گیا ہو اور کچھ باقی رہ گیا ہو۔ ج اَشْلاء. اشلاءُ اللِجام: لگام کے تسمے جو پرانے ہوں۔ اشلاءُ الانسانِ: اعضاء انسانی۔ کہا جاتا ہے "بَنُو فُلانٍ اَشْلاءٌ فِي بَنِي فُلانٍ" بنو فلاں بقایا ہیں بنو فلاں کے۔

الشِلْو الشِلاء: ہر چیز کا جسم۔

الشَلِيّ: ہر چیز کا بقایا۔

الشَلِيّة: مال کا بقیہ۔ گوشت کا ٹکڑا۔ ج شَلايا.

المُشْلِي: لاغر ونحیف۔

شَمَّ (س ن) شَمًّا وشَمِيمًا وشِمِّيمَى. الوردَ: گلاب کا پھول سونگھنا (۔۔۔۔۔ شَمَمًا) تکبر کرنا۔ الجبلُ: او الانفُ: چوٹی بلند ہونا۔ صفت (اَشَمّ وشَمِيم)

شُمَّ: آزمائش کیا جانا۔

شَمَّمَ. الزهرَ: پھول سونگھنا۔۔۔۔۔ ہ الزهرَ: پھول سونگھانا۔

اَشَمَّ: سر اٹھا کر گزرنا۔۔۔۔۔ الوردَ: گلاب کا پھول سونگھانا۔۔۔۔۔ عَنِ الامرِ: الگ ہونا۔ ہٹنا۔ اَشَمَّ القارئُ الحرفَ: اشمام کر کے وقف کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَشْمِمْنِي يَدَكَ" مجھے اپنا ہاتھ دو۔ و "عَرَضْتُ عَلَيْهِ كَذا فاِذا هُوَ مُشِمٌّ لا يُرِيدُهُ" میں نے اس پر فلاں چیز پیش کی اس نے ناک بھوں چڑھا لی۔ اس کی خواہش اسے نہیں۔

شامًّا مُشامَّةً وتَشامًّا تشامًّا: ایک دوسرے کو سونگھنا۔

اِشْتَمَّ. الشيءَ: سونگھنا۔

تَشَمَّمَهُ: آہستہ آہستہ سونگھنا۔

اِسْتَشَمَّهُ: سونگھنے کی درخواست کرنا۔ سونگھنا۔

الشَمّ: مص۔ سونگھائی۔

الشامّة: سونگھنے کی حس۔

الشَمَم: مص۔ نزدیکی۔ دوری (ضد) ناک کے بانسہ کی بلندی حسن وہمواری کے ساتھ۔

الشَمِيم: مص۔ بلند۔ عمدہ خوشبو۔

الاَشَمّ: مغرور سردار۔ کریم۔ اونچی ناک والا۔ مؤنث شَمّاء. ج شُمّ.

الشَمّام والشَمُوم: بہت سونگھنے والا۔

الشَمّام: ایک قسم کا زرد رنگ کا خربوزہ۔ واحد (شَمّامة) ج شَمّامات. الشمّامات: عمدہ خوشبوئیں۔

الاِشْمام. عِنْدَ القُرّاءِ والنُحاةِ: بغیر آواز کے ہونٹ سے حرکت کی طرف اشارہ کرنا۔

المَشْمُوم: مفع۔ جو چیز سونگھنے سے معلوم ہو۔ مشک۔

شَمِتَ (س) شَماتًا وشَماتةً. بفُلانٍ: کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔ صفت فاعلی۔۔۔۔۔ (شامِتٌ) ج شُمّاتٌ اور صفت مفعولی (مَشْمُوتٌ) بِهِ.

شَمَّتَ. العاطسَ وشمَّتَ عَلَيهِ: يَرْحَمُكَ اللهُ: کہہ کر دعا کرنا۔ یا دعا کرنا کہ ایسی حالت میں مبتلا نہ ہو جس پر کسی کو شماتت کا موقع ملے۔۔۔۔۔ ہ: محروم کرنا۔ شَمَّتَ بَيْنَهُما: جمع کرنا۔

اَشْمَتَهُ. اللهُ بِعَدُوِّهِ: دشمن کے غم سے خوشی کرنا۔

تَشَمَّتَ. القومُ: بلا غنیمت کے محروم واپس آنا۔

الشامِتُ: فا۔ ج شُمّاتٌ.

الشامِتة. الشامِت: کا مؤنث۔ جانور کی ٹانگ۔ ج شَوامِت کہا جاتا ہے "بات بِلَيْلةِ الشَوامِتِ" اس نے سخت مصیبت میں رات گزاری جس پر خوش ہونے والی عورتوں نے خوشی منائی۔ وبات طَوعَ الشَوامِتِ:

مصیبت پر خوش ہونے والی عورتوں کی
خواہش کے مطابق اس نے رات گزاری۔
الشِمات والشَماتی: محروم لوگ (جمع ہے
واحد نہیں) کہا جاتا ہے "رَجَعَ القَوْمُ شِمَاتًا
او شَمَاتیٰ" قوم محروم واپس آئی۔
الشَّمَانیا: فرانس میں بطور رواج عورتیں سر
پر لیتی ہیں۔ وہاں کے شہر کے نام پر۔
شَمَجَ (ن) شَمْجا. الشَیْءَ: ملانا......
الثَوْبَ: کپڑے کو دُور دُور سینا۔ شَمَجَهُ عَنْ
كَذا: الگ کرنا...... فلانًا: جلدی کرانا۔
الشَمَاج: انگور کا وہ حصہ جو کھانے کے بعد
پھینک دیا جائے۔ کہا جاتا ہے "مَا ذُقْتُ
شَمَاجًا" یعنی میں نے کچھ نہیں چکھا۔ نَاقَةٌ
(شَمَجَی) تیز رفتار اُونٹنی۔
شَمْجَرَ. الرَجُلُ: خوفزدہ کی طرح دوڑنا۔
الشُمَحط والشِمْحَاطُ والشُمْحُوط:
بہت لمبا۔
شَمَخَ (ف) شَمْخا وشُمُوخا. الجَبَلُ:
پہاڑ کا بلند ہونا۔ صفت (شَامِخٌ) ج شُمَّخٌ:
مؤنث شَامِخَةٌ ج شَوَامِخ وشَامِخَات
(وشُمَّخ) أنفه وبأنفه: تکبر سے ناک
چڑھانا۔ صفت (شَمَّاخ)
تَشَامَخَ: بلند ہونا۔ تکبر کرنا۔
تَشَمَّخَ. بأنفه: تکبر کرنا۔
الشَامِخ: فا۔ نَسَبٌ شَامِخٌ: شریف نسب
رَجُلٌ شَامِخٌ: متکبر مرد۔
الشَمَّاخ. شَامِخٌ: کا مبالغہ جَبَلٌ شَمَّاخٌ:
بہت بلند پہاڑ...... مَفَازَةٌ (شَمُوخٌ
وشَمَخٌ) دور اطراف والا۔ بیابان۔
شَمْخَر شَمْخَرَةً: تکبر کرنا۔
اِشْمَخَرَّ اِشْمِخْرَارًا. الشَيْءُ: طویل ہونا
...... الجَبَلُ: پہاڑ کا بلند ہونا۔
الشُمَّخْر والشِمَّخْر: متکبر مرد۔ بلند نظر۔
موٹا آدمی یا اُونٹ۔
الشُمَّذْر والشِمَّذْر والشِمْذَارُ: تیز
رفتاری۔
الشِمْذَارَةُ والشِمِذّر: چست لڑکا۔

شَمَرَ (ن ض) شَمْرًا: تیز چلنا۔ تکبر سے
چلنا...... النَخلَ: کھجوریں کاٹنا۔
شَمَّرَ تَشْمِیْرًا: تیز گزرنا...... ہ: تیز چلانا۔
...... الشَيْءَ: سمیٹنا...... السَفِيْنَةَ او الصَقْرَ:
چھوڑنا۔
...... الثَوْبَ عَنْ سَاقِيْهِ: اُٹھانا...... فِي
الأَمْرِ: چستی کرنا...... لِلأَمْرِ: ارادہ کرنا اور
آمادہ ہونا۔
...... إِلَى المَكَانِ: قصد کرنا۔ شَمَّرَتِ
الحَرْبُ وشَمَّرَتْ عَنْ سَاقِيْهَا: سخت ہونا۔
أَشْمَرَهُ: جلدی کرانا...... ہ بالسَيْفِ
تَشَمَّرَ وانْشَمَرَ: تیز چلنا یا تکبر سے چلنا......
الأَمْرَ: ارادہ کرنا اور آمادہ ہونا۔
الشِمْـــر: فیاض۔ سخی۔ صاحب بصیرت۔
پرکھنے والا۔ تجربہ کار۔
الشُمْرَة والشَمَار: ایک قسم کا پودہ ہے جس
کے پھول زرد رنگ کے اور دانے سبز رنگ
کے لمبے ہوتے ہیں۔ شَـــرٌّ (شِمِـــرٌّ) سخت
بُرائی۔
الشُمُوْر: الماس۔ ہیرا۔
الشِمِّيْر والشَمَّرِيُّ والشِمِّرِيُّ
والشِمَّرِيُّ: تجربہ کار۔ دانائے اُمور۔ محنت
سے کام کرنے والا۔ مِنَ الإِبِلِ: تیز رفتار۔
نَاقَةٌ او الشَمْلَة (شَامِرٌ او شَامِرَةٌ) اُونٹنی یا
بکری جن کے تھن پیٹ سے لگے ہوئے
ہوں۔ لِثَةٌ شَامِرَةٌ: دانتوں کی جڑوں سے لگا
ہوا مسوڑھا۔ ج شَوَامِر۔
المُشَمِّر: فا۔ تجربہ کار۔ محنت سے کام کرنے
والا۔
شَمْرَجَ. الثَوْبَ: دور دور ٹانکے لگا کر خراب
سلائی کرنا...... فِي الكَلَامِ: گڑبڑ کرنا۔ خلط
ملط کرنا۔
الشِمْرَاج: جھوٹ سے مخلوط گفتگو کرنا۔ ج
شَمَارِيْج. الشَمَارِيْج: باطل باتیں۔
الشُمْرُج: باریک بناوٹ کا کپڑا۔
ثَوْبٌ (مُشَمْرَج) باریک بناوٹ کا کپڑا۔
شَمْرَخَ. العِذْقَ: کھجور یا انگور کے گچھوں کو

کاٹنا۔
الشُمْرُوْخ والشِمْرَاخ: کھجور یا انگور کا
گچھا۔ الشِمْرَاخ: پہاڑ کی چوٹی۔ بادل کا
بالائی حصہ۔ الشُمْرُوْخ: باریک ٹہنی جو سخت
شاخ کے اوپر کے حصہ میں نکلے۔ ج
شَمَارِيْخ.
الشَمَرْدَل: جوان تیز رفتار خوبصورت اُونٹ
وغیرہ۔
الشَمَرْدَلَة: خوبصورت اُونٹنی۔
الشَمَرْطَل والشَمَرْطُوْل: لمبا ڈیل ڈول
مرد۔
الشَمَارِق والشَمَارِيْق والمُشَمْرَق. مِنَ
الثِيَابِ: کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو۔
شَمَزَتْ (ن) شَمْزًا. نَفْسُهُ مِنْهُ: کراہت
کی وجہ سے نفرت کرنا۔
تَشَمَّزَ. الوَجْهُ: سکڑنا۔
اِشْمَأَزَّ اِشْمِئْزَازًا: خوفزدہ ہونا۔ کراہت کی
وجہ سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہونا......
الشَيْءَ: مکروہ جاننا...... مِنْهُ: منقبض ہونا اور
کراہت کی وجہ سے نفرت کرنا۔
شَمَسَ (ن) شُمُوْسًا وشِمَاسًا: باز
رکھنا۔ انکار کرنا...... لَهُ: دشمنی ظاہر کرنا۔
برائی کا ارادہ کرنا...... الفَرَسُ: نہ چڑھنے دینا
نہ زین لگانے دینا نہ ایک جگہ قرار لینا۔
صفت (شَمُوْس) ج شُمُسٌ وشُمْسٌ
و(شَامِسٌ) ج شَوَامِس۔
شَمَسَ (ن ض) شَمْسًا وشُمُسًا (س)
شَمَسًا واَشْمَسَ. اليَوْمُ: دھوپ والا ہونا۔
صفت (شَامِس ومُشْمِس) وشَمِسَ لِيْ:
عداوت ظاہر ہونا اور چھپانے پر قادر نہ ہونا۔
شَمَّسَ. الكَافِرُ: آفتاب کی پرستش کرنا
...... الشَــيْءَ: دھوپ میں پھیلانا...... ہ: نفرت
دلانا۔
...... فُلَانٌ: شماس ہونا (دیکھو لفظ شماس)
شَامَسَهُ: دشمنی کرنا۔
تَشَمَّـــسَ: دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا
...... عَلَيْنَا: بخل کرنا۔

الشَّمْسُ: مؤنث۔ آفتاب۔ تصغیر شُمَیْسَۃٌ. ج شُمُوْسٌ۔ الشَّمْسُ: ایک قسم کی کنگھی۔ ایک قسم کا ہار۔ کہا جاتا ہے "بَسَطَ الشَّیْئَ فِی الشَّمْسِ" اس نے چیز کو دھوپ میں پھیلایا۔ و"دَخَلَتِ الشَّمْسُ فِی الْبَیْتِ" دھوپ گھر میں داخل ہوگئی۔

اَلشَّمْسُ: سورج جس کے درجہ حرارت کی مقدار سطح ۶۰۰۰ اور اندرونی ۹۰۰۰ ملین ذکر کی گئی ہے۔ اس کا قطر زمین کے قطر سے ۱۰۹ گنا زیادہ ہے۔

الشَّمِسُ والشَّمُسُ والشَّمُوْسُ. مِنَ الْاَیَّامِ: دھوپ والا دن۔

الشَّمُوْسُ: بہت سخت دشمنی کرنے والا۔ ج شُمُسٌ وشُمْسٌ.

الشَّامِسُ: فا۔ مِنَ الْاَیَّامِ: دھوپ والا دن۔ مِنَ الْخَیْلِ: گھوڑا جو نہ قرار پکڑے اور نہ سوار ہونے دے۔ ...... مِنَ الرِّجَالِ: دشوار خو۔ ج شَوَامِسُ.

الشَّمْسِیَّۃُ. عِنْدَ الْمُوَلَّدِیْنَ: چھتری (دھوپ یا بارش سے بچنے کے لئے) اور افصح یہ ہے کہ دھوپ سے بچانے والی کو ظُلَّۃٌ یا مُظَلَّۃٌ کہا جائے اور بارش سے بچانے کو غَالَۃٌ.

الشَّمَّاسُ: قسیس سے نیچے درجہ کا پادری۔ (کلمۂ سریانیہ ہے اس کے معنی خادم کے ہیں۔)

الْمُتَشَمِّسُ: فا۔ سخت۔ مضبوط۔ بخیل۔

الشِّمْشِلُ: ہاتھی۔

الشِّمْشِقَۃُ: بمعنی۔ الشِّقْشِقَۃ.

الشَّمَشْلِیْقُ: ڈھیلے ڈھالے اعضاء کی بڑھیا۔ تیز رفتار۔

شَمَصَ (ن) شَمْصًا وشَمَصَ. الدَّوَابَّ: جانوروں کو تیز ہانکنا۔ شَمْصَۃً بِالسَّوْطِ: کوڑے سے مارنا۔ ...... الرَّجُلَ: تکلیف پہنچانا۔ یہاں تک کہ غضبناک ہو جائے۔ شَمْصَۃُ الشَّیْءُ: بے قرار کرنا۔

شَمِصَ (س) شَمَصًا: جلدی جلدی بولنا۔

اَشْمَصَ وانْشَمَصَ: خوفزدہ ہونا۔

تَشَمَّصَ: سکڑنا۔

الشِّمَاصُ: نکل جانا۔

الشُّمَاصُ: جلدی۔

الشَّمُوْصُ. مِنَ الْخَیْلِ: سرکش گھوڑا جو نہ سوار ہونے دے اور نہ زین کسنے دے۔

شَمْصَرَ شَمْصَرَۃً. عَلَیْہِ: کسی پر سختی کرنا۔

شَمَطَ (ض) شَمْطًا. الشَّیْءَ: ملانا...... الإنَاءَ: برتن کو بھرنا...... الشَّجَرُ: درخت کا جھڑے ہوئے پتوں والا ہونا۔

شَمِطَ (س) شَمَطًا واشْمَطَّ اِشْمِیْطَاطًا واشْمَاطَّ اِشْمِیْطَاطًا واشْمَأَطَّ اِشْمِئْطَاطًا: سر میں کھچڑی بالوں والا ہونا۔ صفت (اَشْمَطُ) ج شُمْطٌ وشُمْطَانٌ: مؤنث شَمْطَاءُ ج شُمْطٌ.

شَمَّطَہٗ واَشْمَطَہٗ. بِہٖ: ملانا۔ اَشْمَطَ الرَّجُلُ: سر میں کھچڑی بالوں والا ہونا۔

الشَّامِطُ: وہ دیگ جس میں پوری بکری مع مسالا کے آجائے۔

الشَّمْطُ والشَّمَطُ والشِّمْطُ: مسالا۔ ج شِمَاطٌ واَشْمَاطٌ.

الشَّمِیْطُ: مخلوط۔ صبح (چونکہ اس میں کچھ رات کی تاریکی ملی ہوئی ہوتی ہے۔)

الشَّمَطَاتُ. فِی الرَّأْسِ: سر کے کچھ تھوڑے سے سفید بال۔

الشُّمُوْطُ. عِنْدَ الْعَامَّۃِ: چینا کا خوشہ۔ دھاگے کا لپٹا ہوا گولا۔

الشِّمْطَاطُ والشُّمْطُوْطُ والشِّمْطِیْطُ: گروہ۔ گلہ۔ ج شَمَاطِیْطُ: کہا جاتا ہے "جَاءُوْا شَمَاطِیْطَ: لوگ متفرق آئے۔ ثَوْبٌ شَمَاطِیْطُ: پھٹا ہوا کپڑا۔ الشُّمْطُوْطُ: لمبا۔

الشُّمْطَالَۃُ: گوشت کا ٹکڑا مع چربی کے۔

شَمَظَہٗ (ض ن) شَمْظًا: منع کرنا۔ کچھ نرمی اور کچھ سختی سے گفتگو کرنا۔ برانگیختہ کرنا اور معمولی حرکت دینا...... الشَّیْءُ: ملانا۔ تھوڑا تھوڑا لینا۔

شَمَعَ (ف) شَمْعًا وشُمُوْعًا ومَشْمَعًا: کھیل کود کرنا۔ مزاح کرنا۔ صفت (شَمُوْعٌ) کہا جاتا ہے "اَشَامِعٌ اَنْتَ اَمْ جَادٌّ" تم مذاق کر رہے ہو یا واقعی بات کہہ رہے ہو۔ (...... شُمُوْعًا) الشَّیْءُ: متفرق ہونا۔

شَمَّعَ. الشَّیْءَ: پگھلے ہوئے موم میں غوطہ دینا یا اوپر سے ڈالنا...... الرَّجُلَ: کھیل کود یا مزاح پر اکسانا۔

اَشْمَعَ. السِّرَاجُ: روشنی پھیلنا۔

الشَّمْعُ والشَّمَعُ: موم بتی۔ واحد (شَمْعَۃٌ وشَمَعَۃٌ) ج شَمَعَاتٌ. و(الشَّمَّاعُ) موم بتی بنانے والا یا بیچنے والا۔ و(الْمَشْمَعَۃُ) موم بتی کا کارخانہ یا بکنے کی جگہ۔

الشِّمَاعُ والشِّمَاعَۃُ: خوش طبعی۔ ہنسی مذاق۔

الشَّمُوْعُ. مِنَ النِّسَاءِ: ہنسی مذاق کھیل کود والی عورت۔

الشَّمْعَدَانُ: چراغ دان۔ ج شَمَاعِدُ وشَمْعَدَانَاتٌ: دان فارسی کا کلمہ ہے۔ شمعدان کے مقابل عربی میں مَاثِلَۃٌ ہے۔

مِسْکٌ (مَشْمُوْعٌ) عنبر ملا ہوا مشک۔

اِشْمَعَطَّ اِشْمِعْطَاطًا: غصے سے بھر جانا۔ ...... الْقَوْمُ فِی الطَّلَبِ: کسی چیز کو ڈھونڈنے میں جلدی کرنا اور پھیل جانا...... الْاِبِلُ والْخَیْلُ: اونٹوں اور گھوڑوں کا متفرق ہونا۔

شَمْعَلَ وتَشَمْعَلَ واشْمَعَلَّ. الْقَوْمُ: متفرق ہونا۔ پھیلنا۔ بکھرنا۔ اِشْمَعَلَّتِ الْحَرْبُ: لڑائی کا بھڑکنا...... الْغَارَۃُ: ہر جانب سے غارت واقع ہونا...... الْاِبِلُ: اونٹوں کا خوشی میں ہو کر ادھر ادھر متفرق ہونا۔ اِشْمَعَلَّ الرَّجُلُ: اوپر سے جھانکنا۔ بغیر ہنسی مذاق کے گزر جانا۔

شَمِقَ (س) شَمَقًا: جنون کی حد تک خوش ہونا۔

تَشَمَّقَ: شادماں ہونا۔

الشَّمَاقَۃُ: جنون۔ شادمانی۔ چستی۔

الشِّمِقُّ والشَّمَقْمَقُ: لمبا۔ شادماں۔

شَمَلَتْ (ن) شُمُولاً. الرِّيحُ : بادِ شمالی چلنا (...... شَمْلاً) الشَّیَٔ : بادِ شمالی کے سامنے کرنا ...... بِه: بائیں جانب لینا...... النَّخلَة : تیار کھجوروں کو چن لینا۔

شَمَلَ (ن ض) شَمْلاً. الشَّاةَ : بکری کے تھن پر تھیلا چڑھانا۔

شَمِلَهٗ (س) شَمْلاً وشُمُولاً : چادر میں لپیٹنا۔

شَمِلَ (س) شَمْلاً وشُمِلَ وشَمَلاً. القَوْمُ : بادِ شمالی لگنا۔

شَمَلَ (ن) وشَمِلَ (س) شَمْلاً وشَمَلاً وشُمُولاً. الاَمْرُ القَوْمَ : عام ہونا۔ شامل ہونا۔ کہا جاتا ہے "شَمَلَ القَوْمَ خَيْرًا او شَرًّا" اس کی بھلائی یا برائی ساری قوم کو عام ہوگئی۔

شَمَّلَهٗ تَشْمِيلاً : چھوٹی چادر میں لپیٹنا۔ شَمَّلَ الرَّجُلُ : جلدی کرنا۔ بائیں ہاتھ سے پکڑنا۔

اَشْمَلَ. القَوْمُ : بادِ شمالی میں داخل ہونا۔ الرِّيحُ : بادِ شمالی چلنا...... الشَّاةَ: بکری کے تھن کے لئے تھیلا بنانا...... القَوْمُ خَيْرًا او شَرًّا : خیر یا شر کو سب کے لئے عام کرنا ...... الرَّجُلُ : بڑی چادر والا ہونا۔ اَشْمَلَهٗ : بڑی چادر دینا...... النَّخلَة : پختہ کھجوروں کو چن لینا۔

تَشَمَّلَ. بِالشَّمْلَة : چادر میں لپیٹنا۔

اِشْتَمَلَ : جلدی کرنا...... فِي الحَاجَة : آمادہ ہونا، ارادہ کرنا...... بِالثَّوْبِ: سارے جسم پر لپیٹنا۔ الاَمْرُ عَلَيْهِ: گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔ عَلَى فُلَانٍ : بچانا۔

اِنْشَمَلَ : جلدی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْشَمَلَ فِي حَاجَتِهٖ" اس نے اپنی حاجت میں جلدی کی۔

الشَّمْلُ : مص۔ بادِ شمالی۔ امر مجتمع۔ امر متفرق (ضد) کہا جاتا ہے "جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُمْ" اللہ ان کے امور متفرق کو جمع کر دے۔ و "فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهُمْ" اللہ ان کے اجتماع کو توڑ دے (...... والشِّمْلُ) کھجوروں کا گچھا اور بقول بعض کم دانوں والا گچھا۔

الشَّمَلُ : مص۔ بادِ شمالی۔ پناہ۔ تھوڑی بارش۔ تھوڑی تعداد کھجور، آدمی وغیرہ کی۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَنَا شَمَلٌ مِنَ المَطَرِ" ہم لوگوں پر تھوڑی بارش ہوئی۔ و "مَا عَلَى النَّخلَةِ اِلاَّ شَمَلٌ" کھجور کے درخت پر تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ ج اَشْمَال۔

الشَّمْلَة : جسم کو ڈھانکنے والی چادر۔ ج شَمَلَات اُمُّ شَمْلَة : دنیا۔ شراب۔ آفتاب۔

الشِّمْلَة : لپٹنے کی ہیئت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ حَسَنُ الشِّمْلَةِ"۔

الشَّمَال والشِّمَال والشَّمْأَل والشَّمْأَلُ والشَّمِيل والشَّمُول والشَّوْمَلُ والشَّيْمَل : بادِ شمالی۔ کہا جاتا ہے "هَبَّتِ الشَّمَال او رِيحٌ شَمَالٌ" : بادِ شمالی چلی۔ ج شَمَالَات. الشِّمَال : بکری کے تھن کا غلاف۔ والشِّمَال۔ ج اَشْمُل وشُمُل وشِمَال (بلفظ الواحد) وشَمَائِل : بایاں۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عِنْدِي بِالشِّمَال" فلاں میرے نزدیک کم رتبہ والا ہے۔ و "هُوَ عِنْدِي بِاليَمِين" وہ میرے نزدیک اچھے مرتبہ پر ہے۔ الشِّمَال: اُترا۔ بدبختی۔ بکری کے تھن کا داغ۔ کھیتی کا ایک مٹھا جس کو ہاتھ میں پکڑ کر کاٹنے والا کاٹے۔ طَيْرٌ شِمَالٌ : وہ پرندہ جس سے بدشگونی کی جائے۔ نَاقَة شِمَالٌ : تیز رفتار اونٹنی۔

الشِّمَال. ج شَمَائِل : سیرت۔ عادت۔ طبیعت۔ کہا جاتا ہے "لَيْسَ مِنْ شِمَالِي اَنْ اَعْمَلَ بِشِمَالِي" میری عادت نہیں کہ بائیں ہاتھ سے کام کروں۔

الشِّمِلَة : طبیعت۔ ج شَمَائِل۔

الشَّمِل : چادر سے لپٹا ہوا۔

الشَّمُول : شراب یا ٹھنڈی شراب۔

الشِّمِل : تھوڑی کھجوروں کا گچھا۔ نَاقَة شِمِلَّة : تیز رفتار اونٹنی۔

الشَّيْمَال : بایاں۔

الشَّمَالَة : شکاری کے لئے شکار سے چھپنے کی جگہ۔ ج شَمَائِل.

المِشْمَل : چھوٹی تلوار۔ خنجر پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ (...... والمِشْمَلَة والمِشْمَال) جسم کو ڈھانکنے والی بڑی چادر۔ لحاف۔

المَشْمُول : مفع۔ جس پر بادِ شمالی چلی ہو۔ پسندیدہ اخلاق والا۔

المَشْمُولَة : شراب اور بقول بعض ٹھنڈی شراب۔ لَيْلَةٌ مَشْمُولَةٌ : ٹھنڈی رات۔ اخلاق۔ مَشْمُولَةٌ: برے اخلاق۔

شَمْلَلَ. الرَّجُلُ : جلدی کرنا...... النَّخلَة : پختہ کھجوروں کو چن لینا۔ جَمَلٌ او نَاقَةٌ (شِمْلَالٌ وشَمَلِيلٌ) تیز رفتار اونٹ یا اونٹنی۔ والشِّمْلَال: بایاں۔

الشُّمْلُول : کھجوروں یا بارش کی تھوڑی مقدار یا آدمیوں کی تھوڑی تعداد۔ ج شَمَالِيل.

الشَّمَالِيل : شاخ کے سر پر متفرق ٹہنیاں۔ کہا جاتا ہے "مَا عَلَى النَّخلَة اِلاَّ شَمَالِيلُ" درخت خرما پر تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ و "ذَهَبُوا شَمَالِيلَ" وہ متفرق ہو کر چلے گئے۔ "ثَوْبٌ شَمَالِيلُ" پھٹا پرانا کپڑا۔

شَمْلَق. اِمْرَاَة (شَمْلَق) بری عادت والی عورت۔

الشَّمَنْدَر والشَّمَنْدُور : چقندر۔ لنگر نما۔

الشَّمَنْدَفَر والشَّمَنْدُوفَر : انجن۔ ریل گاڑی۔

شَمْهَدَ. السِّكِّينَ : تیز کرنا۔ الحَدِيدَ: پتلا کرنا۔

الشَّمْهَد : تیز چیز۔ ہلکا پھلکا۔ تیز دانتوں والا کتا۔

شَمَا يَشْمُو شُمُوًّا. الرَّجُلُ : بلند شان والا ہونا۔

الشَّمَا : موم۔

شَنَّ (ن) شَنًّا. المَاءَ عَلَى الشَّرَاب : متفرق چھینٹا دینا۔ (...... واَشَنَّ) الغَارَةَ

عَلَيهِمْ: چاروں طرف سے لوٹ ڈالنا۔
شَنَّ (ض) واَشَنَّ وشَنَّتْ. القِربَةُ : مشک پرانی اور خشک ہونا۔
تَشَنَّنَ وتَشَانَ. الجِلْدُ :کھال خشک ہونا۔ سکڑنا......جِلْدُ الاِنْسَانِ :بڑھاپے کے وقت جھری والا ہونا(......واِشْتَنَّ) السِقَاءُ: مشک پرانی ہونا۔تَشَانَّ الشَيْأَنِ :باہم ملنا۔
اِسْتَشَنَّ :دبلا ہونا......اِلَى اللَبَنِ :دودھ کا خواہش مند ہونا۔اِسْتَشَنَّتِ القِربَةُ :مشک پرانی ہونا۔
الشَنُّ :مص۔ج شِنَانٌ واَشْنَانٌ و(الشَنَّةُ) چھوٹی پرانی مشک۔قَوْسٌ شَنَّةٌ :پرانی کمان۔کہاجاتا ہے"قِربَةٌ اَشْنَانٌ" پرانی مشک۔ہر جز کو مشک قرار دے کر اَشْنَانٌ : جمع لاتے ہیں۔
الشَنُون :موٹا۔دبلا (ضد) بھوکا۔
الشَنِين: دودھ جس پر پانی ڈالا گیا ہو۔
الشَنَانُ :ٹھنڈا پانی۔پانی برسانے والا۔ بادل۔مَاءٌ شُنَانٌ: متفرق پانی۔
الشُنَانَة :مشک یا درخت سے ٹپکنے والا پانی۔
الاُشْنَانُ :ایک قسم کی گھاس جو ہاتھ دھونے کے کام آتی ہے۔
شَنَأَ (ف) وشَنِئَ (س) شَنْأً وشُنْأً وشَنْأَةً وشَنَآنًا وشَنَانًا ومَشْنَأً ومَشْنَأَةً ومَشْنُوْءَةً. الرَجُلَ :بغض رکھنا۔دشمنی کرنا۔ نفرت کرنا۔صفت فاعلی(شَانِئٌ) ج شُنَّأٌ: مؤنث شَانِئَةٌ۔شَوَانِئُ وصفت مفعولی (مَشْنُوْءٌ)
شَنِئَ (س)شَنْأَةً. الشَيْءَ: نکالنا......حقه وبِحَقِّهِ: اقرار کرکے دینا۔
شُنِئَ: جمیل ہوتے ہوئے مکروہ ہونا۔
تَشَانَأَ. القَوْمُ :ایک دوسرے سے بغض رکھنا۔الشَنَاءَةُ: بغض۔دشمنی۔
الشَوَانِئُ. شَانِئَةٌ :کی جمع۔شَوَانِئُ المَالِ : ایسے اموال جن کے لئے بخل نہ کیا جائے۔
الشَنْآنُ :بغض رکھنے والا۔مؤنث شَنْآنَةٌ وشَنْأَى. رَجُلٌ (شَنَائِيَةٌ) بغض رکھنے والا مرد۔
المِشْنَأُ :وہ شخص جس سے لوگ بغض رکھیں۔ ایسے امور کا ارتکاب کرنے والا جن کی وجہ سے لوگ دشمنی کریں۔
المَشْنَأُ :قبیح (واحد جمع مذکر مؤنث سب کے لئے ہے)لوگوں سے دشمنی کرنے والا۔
شَنِبَ (س) شَنَبًا. اليَوْمُ :ٹھنڈا ہونا۔ صفت(شَانِبٌ وشَنِبٌ)اور اسم(الشَنْبَةُ) ......الرَجُلُ :سفید خوبصورت دانتوں والا ہونا۔صفت(اَشْنَبُ وشَانِبٌ وشَنِيبٌ ومِشْنَبٌ)
المَشَانِبُ: خوشبودار منہ۔
الشَنْبَاءُ :سفید خوبصورت دانتوں والی عورت۔انار کی ایک قسم جس میں گٹھلی نہیں ہوتی صرف رس ہی رس ہوتا ہے۔
شَنِبَتْ. الهَوَى قَلْبَهُ :محبت کا دل میں جاگزیں ہونا۔
الشَنَبْثُ والشُنَابِثُ :شیر۔سخت۔
شَنْبَلَهُ شَنْبَلَةً :بوسہ دینا۔
الشَنْتَةُ :فائل۔
شَنْتَرَ. ثَوْبَهُ :کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
الشُنْتُرَةُ :انگلی۔دو انگلیوں کے درمیان کا حصہ۔ج شَنَاتِرُ۔کہتے ہیں"لَاضَمَّنَّكَ ضَمَّ الشَنَاتِرِ" یعنی میں تجھ کو انگلیوں کی طرح ملاؤں گا۔
شَنِجَ (س) شَنَجًا واَشْنَجَ وتَشَنَّجَ وانْشَنَجَ. الجِلْدُ :کھال کا گرمی یا سردی سے سکڑنا۔جھری دار ہونا۔جلد کی صفت (شَنِجٌ اور صاحب جلد کی صفت(شَنِجٌ واَشْنَجُ)
شَنَّجَهُ: سکیڑنا۔
الشَنَجُ :مص۔اونٹ۔
شَنَحَ. عَلَيْهِ :برا بھلا کہنا۔
الشَنَاحُ والشَنَاحِي والشَنَاحِيُّ والشَنَاحِيَةُ :موٹا اور لمبا اونٹ۔مؤنث شَنَاحِيَةٌ
شَنَخَ. النَخْلَ :درخت خرما سے کانٹے دور کرنا۔
الشِنَاخُ :پہاڑ کی نوک۔
الشِنْخَابُ والشُنْخُوبُ والشُنْخُوبَةُ : پہاڑ کی چوٹی۔ج شَنَاخِيبُ. الشُنْخُوبُ: کندھے کے اوپر کا حصہ۔ریڑھ کی ہڈی۔
الشَنْخَفَةُ :تکبر وغرور۔
الشِنْخَفُ :لمبا موٹا۔
الشَنْخِيفُ :موٹا آدمی۔
الشِنْخَمُ :موٹا۔
الشُنْدُخُ :گٹھے بدن کا مضبوط ولمبا۔شیر۔ سفر سے واپسی یا عمارت کی تیاری کی دعوت۔رَجُلٌ شِنْذِيرَةٌ وشِنْذَارَةٌ :گندی زبان والا مرد۔
شَنَّرَ. عَلَيْهِ :عیب لگانا۔رسوا کرنا۔
الشَنَارُ :عار۔بدترین عیب۔
الشِنِّيرُ والشِنِّيرَةُ :بدخلق۔بڑا شریر۔بڑا عیبی۔
الشُنَارَى :بلی۔
شَنَزَ. الشُونِيزُ والشِينِيزُ :کلونجی۔
الشَنْزَبُ :بہت سخت۔
شَنْزَرَ شَنْزَرَةً. الرَجُلُ :سخت ہونا۔
الشَنْزَرَةُ :مص۔سختی۔
الشِنْشِنَةُ :عادت۔طبیعت۔گوشت کا ٹکڑا۔ ج شَنَاشِنُ۔
الشَنْشَنَةُ :کاغذ یا نئے کپڑے کی حرکت کی آواز۔
شَنَصَ (ن) شَنِصَ (س) شُنُوصًا. بِهِ: چمٹنا۔فَرَسٌ (شَنَاصٌ وشَنَاصِيٌّ وشُنَاصِيٌّ وشَنَاصِيَةٌ) عمدہ مضبوط لمبا گھوڑا۔
الشِنْصِرَةُ والشِنْصِيرُ :موٹائی۔سختی۔
الشِنْصِيرُ: جائے پناہ۔
الشُنْطُ :پکے ہوئے گوشت کے ٹکڑے۔
المُشَنَّطُ :بھنا ہوا گوشت۔شِوَاءٌ مُشَنَّطٌ : اچھی طرح سے نہ بھنا ہوا۔
شَنَظَ. شِنَاظُ. الجَبَلِ :پہاڑ کی چوٹی۔کہا جاتا ہے"اِمْرَأَةٌ ذَاتُ شِنَاظٍ" گٹھے بدن والی پرگوشت عورت۔

الشُّنْظُب : لمبا و خوبصورت۔
شَنْظَر بِهِم : گالی دینا۔ فحش بکنا۔
الشِّنْظِيْر والشِّنْظِيْرَةُ والشُّنْظُوْرَةُ : بدخلق
۔ چٹان جو پہاڑ سے پھٹ کر گرے۔
شِنْظِيْرَة کی جمع شَنَاظِيْر۔ شَنَاظِيْرُ الجَبَلِ :
پہاڑ کے اطراف۔
الشُّنْظُوْفُ : ہر چیز کی شاخ۔
شَنْظَى بِهٖ : برا بھلا سنانا۔
شُنْظُوَةُ الجَبَلِ : پہاڑ کی چوٹی۔ پہاڑ کا
کنارہ۔ ج شَنَاظٍ۔
شَنَعَهٗ (ف) شَنْعًا : قبیح سمجھنا۔ گالی دینا۔
رسوا کرنا۔
شَنِعَ (س) شُنْعًا بِهٖ قبیح سمجھنا۔ کہا جاتا ہے
"رَأَى اَمْرًا شَنِعَ بِهٖ" اس نے ایسا معاملہ
دیکھا جس کو قبیح سمجھا۔
شَنُعَ (ک) شَنَاعَةً وشُنْعًا وشَنْعًا
وشُنُوْعًا : قبیح ہونا۔ صفت (شَنِع) ج شُنُعٌ
و(شَنِعٌ واَشْنَع)
شَنَّعَ الرَّجُلَ : بہت برا بھلا کہنا۔۔۔۔۔ عَلَيْهِ
الاَمْرَ : قبیح قرار دینا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ : آمادہ و تیار
ہونا۔ (۔۔۔۔ واَشْنَعَ) البَعِيْرُ : دوڑنے میں
کوشش کرنا۔
تَشَنَّعَ : دوڑنے میں کوشش کرنا۔ لِلاَمْرِ : تیار
ہونا۔۔۔۔ السِّلاحَ : ہتھیار پہننا۔۔۔۔ الغَارَةَ :
لوٹ ڈالنا۔۔۔۔ القَوْمُ : اختلاف رائے کی
وجہ سے خراب حالت والی ہونا۔۔۔۔ الرَّجُلُ :
برے کام کا ارادہ کرنا۔۔۔۔ الفَرَسَ : گھوڑے
پر سوار ہونا۔ چڑھنا۔۔۔۔ الثَّوْبُ : کپڑے کا
بوسیدہ ہونا۔
اِسْتَشْنَعَهٗ : قبیح سمجھنا۔ مکروہ سمجھنا۔
الشُّنْعَةُ والشَّنَاعَةُ والشُّنُوْعُ : قباحت۔
المُشَنِّعُ : قبیح۔ بے حقیقت خبروں کا
پھیلانے والا۔
المَشْنُوْعُ : مص۔ برائی میں مشہور۔
الشِّنْعَابُ : لمبے قد و قامت کا مرد۔
الشُّنْعُوْفُ والشِّنْعَافُ : پہاڑ کی چوٹی۔ بلند
پہاڑ۔ لمبا و کمزور مرد۔

الشَّنْعَفَةُ : لمبائی۔
شَنَفَ (ن ض) شَنْفًا اِلَيْهِ : تعجب یا
اعتراض کی نظر سے دیکھنا۔
شَنِفَ (س) شَنَفًا فُلانًا اور لِفُلانٍ : بغض
رکھنا۔۔۔۔ لَهٗ : سمجھ جانا۔۔۔۔ بِهٖ : تاڑ جانا۔
شَنَّفَ الكَلامَ : مزین کرنا۔۔۔۔ اِلَيْهِ : کنکھی
سے دیکھنا۔ (۔۔۔۔ واَشْنَفَ) الجَارِيَةَ : لڑکی
کے لئے ایئر رنگ بنانا۔ بالی بنانا۔
تَشَنَّفَتِ الجَارِيَةُ : لڑکی کا ایئر رنگ پہننا۔
بالی پہننا۔
الشَّانِفُ : فا۔ اعراض کرنے والا۔ کہا جاتا
ہے "اِنَّهٗ لَشَانِفٌ عَنَّا بِاَنْفِهٖ" وہ اپنے آپ کو
ہم سے برتر سمجھتا ہے۔
الشَّنْف : مص۔ بالی۔ ایئر رنگ۔ ج
شُنُوْف واَشْنَاف۔
الشَّنِف : بغض رکھنے والا۔
شَنَقَ (ن ض) شَنْقًا البَعِيْرَ : سوار ہونے
کی حالت میں لگام کھینچنا۔۔۔۔ القِرْبَةَ : مشک کو
سر پر باندھ کر دونوں ہاتھوں سے سر بند کو
پکڑنا۔۔۔۔ رَاْسَ الدَّابَّةِ : درخت یا اونچے
کھونٹے سے جانور کے سر کو باندھنا اور اسی
سے مولدین کے نزدیک لفظ "الشَّنْقُ" ہے
جس کے معنی مجرم کو پھانسی دینے کے ہیں
۔۔۔۔ الشَّيْءَ : لٹکانا۔۔۔۔ الخَلِيَّةَ : شہد کے چھتے
میں لکڑی ڈالنا۔
شَنِقَ (ض) شَنْقًا وشَنِقَ (س) شَنَقًا : کسی
چیز سے محبت کرنا اور گرویدہ ہو کر رہنا۔
شَنَّقَ الشَّيْءَ : ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔۔۔۔ الخَلِيَّةَ
: شہد کے چھتے میں لکڑی ڈالنا۔
اَشْنَقَ البَعِيْرَ والقِرْبَةَ : بمعنی شَنَقَ البَعِيْرَ
والقِرْبَةَ۔۔۔۔ البَعِيْرُ : اونٹ کا سر اٹھانا۔۔۔۔
عَلٰى فُلانٍ : دست درازی کرنا۔۔۔۔ الرَّجُلُ :
خون بہا لینا یا خون بہا واجب ہونا۔ (ضد)
۔۔۔۔ الشَّيْءَ : لٹکانا۔۔۔۔ غَنَمَهٗ اِلٰى غَنَمِ زَيْدٍ :
ملا کر بڑھانا۔۔۔۔ اليَدَ اِلَى العُنُقِ : ہاتھ کا گلے
میں گھیرا ڈالنا۔
شَانَقَهٗ مُشَانَقَةً وشِنَاقًا : اپنے مال کو کسی کے

مال سے ملانا۔
تَشَانَقَا : اپنے مال کو دوسرے کے مال سے
ملانا۔
الشَّنَق : مص۔ تاوان زخم۔ رسی۔ سر کی
لمبائی۔ گٹھڑی۔
الشِّنَاق : مص۔ مشک کا بندھن۔ تانت سر کی
لمبائی۔ ہر وہ ڈوری جس سے کوئی چیز لٹکائی
جائے۔ رسی جس سے اونٹ کے سر کو کھینچا
جائے۔ ہاتھوں کو مونڈھوں سے ملا کر
باندھنے کی رسی۔ ج شُنُق واَشْنِقَة۔
القَلْبُ (والشَّنِق) مشتاق و خواہش مند دل۔
ج اَشْنَاق۔ فَرَسٌ (اَشْنَق) لمبے سر کا گھوڑا اور
ایسا ہی بَعِيْرٌ اَشْنَق : مؤنث شَنْقَاء و شُنْقَاء۔
الشَّنْقَاء : وہ پرندہ جو اپنے بچے کو چوگا دے۔
الشَّنِيْق : پھانسی دیا ہوا۔ وہ لکڑی جس پر تھوڑا
سا شہد لگا کر چھتے میں رکھ دیتے ہیں۔ منہ بولا
بیٹا۔
الشِّنِّيْق : خود پسند۔ الشِّنِّيْقَة : عشق باز
عورت۔
اَلْمُشَنْكَلُ : ج شَنَاكِلُ : دروازہ یا کھڑکی کا
دستہ بند کرنے اور کھولنے کے لئے۔ کپڑے
لٹکانے کے لئے کیل۔
المِشْنَاق : ہر چیز کی طرف نظر ڈالنے والا۔
شَنَمَ (ن) شَنْمًا الجِلْدَ : خراش لگانا۔ مَاءٌ
(شَنِمٌ) ٹھنڈا پانی۔
الشُّنُم۔ کٹے ہوئے کان والے۔
الشِّنْم : چنگاری جو اڑے۔ کہا جاتا ہے
"فُلانٌ يَتَطَايَرُ شِنْمَةً" فلاں سے غصہ کی وجہ
سے چنگاری اڑ رہی ہے۔
شَنْهَقَ او شَهْنَقَ الحِمَارُ : گدھے کا
ڈھینچوں ڈھینچوں کرنا۔ یہ کلمہ عوام کے نزدیک
ہے۔ فصیح لفظ نَهَقَ یا شَهَقَ ہے۔
الشَّانِيَة : بڑا جنگی جہاز۔ ج شَوَانٍ (مفرد کا
استعمال نادر ہے۔)
شَهِبَ (س) وشَهُبَ (ک) شَهَبًا :
سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا۔ صفت
(شَاهِب واَشْهَب) عَامٌ اَشْهَبُ : خشک

سال۔ يَوْمٌ اَشْهَبُ: ٹھنڈی ہوا اور پالے کا دن۔ جَيْشٌ اَشْهَبُ: قوی ومضبوط لشکر۔ ج شُهْبٌ.

شَهَبَهُ (ف) شَهْبًا وشَهْبَةً. الحَرُّ: گرمی کا جھلس دینا۔

اَشْهَبَ. العَامُ القَوْمَ: قوم کے اموال کو تباہ کر دینا۔

اِشْهَبَّ واِشْهَابَّ واشْتَهَبَ: سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا۔ الـزَّرْعُ: خشک و زرد ہونا اور کچھ سبزی باقی رہنا۔

الشَّهْبُ: مص۔ برف سے ڈھکا ہوا پہاڑ۔

الشُّهْبُ والشُّهْبَةُ: سفیدی جس میں کچھ کچھ سیاہی ملی ہوئی ہو۔

الشِّهَاب: آگ کی چمک۔ ٹوٹا ہوا تارہ۔ تارہ۔ نیزہ کا پھل۔ ج شُهُب وشُهْبَان وشِهْبَان واَشْهُب کہا جاتا ہے "فُلانٌ شِهَابُ حَرْبٍ" جبکہ جنگ میں کود پڑنے والا ہو۔

الاَشْهَب: شیر۔ دشوار کام۔

الشَّهْبَاء اَشْهَب کا مؤنث۔ شہر حلب کا لقب ...... مِنَ الكَتَائِبِ: بہت ہتھیاروں والا بڑا لشکر۔ سَنَةٌ شَهْبَاءُ: بغیر بارش اور سبزی کے خشک سال یا بہت برف والا سال۔

الشُّهَاب والشُّهَابَة: دودھ جس میں دو تہائی پانی ملا ہوا ہو۔

الاَشَاهِب: منذر لخمی کی اولاد۔

الشَّاهَتْرَج والشُّهْتُرْ شاهتره.

شَهِدَ (س) شُهُوْدًا. المَجْلِسَ: حاضر ہونا ...... الشَّيْءَ: معائنہ کرنا۔ اطلاع پانا ...... الجُمُعَةَ: پانا ...... عَلَى كَذَا: گواہی دینا۔ صفت (شَاهِدٌ) ج شُهُوْدٌ وشُهَّدٌ.

شَهِدَ (س) وشَهُدَ (ک) شَهَادَةً. عِنْدَ الحَاكِمِ لِفُلانٍ اَوْ عَلَى فُلانٍ: گواہی دینا۔ صفت (شَاهِدٌ) ج شَهْدٌ وشُهُوْدٌ واَشْهَادٌ.

شَهِدَ اللّٰهُ: جاننا یا قبول فرمانا۔ شَهِدَ بِكَذَا: قسم کھانا۔

شَاهَدَهُ مُشَاهَدَةً: معائنہ کرنا۔

اَشْهَدَهُ: حاضر کرنا۔ اَشْهَدَ فُلانًا عَلَى كَذَا: گواہ بنانا۔

اِسْتَشْهَدَهُ: گواہی دینے کو کہنا۔

اِسْتَشْهَدَبِهِ: گواہی کے معاملہ کو مدد دینا۔

اُشْهِدَ واُسْتُشْهِدَ: اللہ کے راستہ میں قتل ہونا۔

تَشَهَّدَ: گواہی طلب کرنا ...... المُسْلِمُ: التحیات پڑھنا۔

الشُّهْد والشَّهْد: شہد جو موم سے جدا نہ کیا گیا ہو۔ ج شِهَاد اور (الشُّهْدَة والشَّهْدَة) اس سے خاص ہے۔

الشَّهَادَة: مص۔ یقینی خبر۔ گواہی۔ قسم۔ اللہ کے راستہ میں قتل ہونا۔ عالم ظاہر جو عالم غیب کے مقابل ہے۔

الشَّاهِد: فا۔ زبان اور اسی سے قول ہے "مَالَهُ رُوَاءٌ ولا شَاهِدٌ" یعنی اس کے لئے نہ تو حسن منظر ہی ہے نہ زبان۔ قوام۔ ستارہ۔ صَلاةُ الشَّاهِد: مغرب کی نماز۔ وہ عبارت جو کسی قاعدہ نحو وغیرہ کے ثابت کرنے کے لئے نقل کی جائے۔ الشَّاهِد مِنَ الاُمُوْرِ: جلدی۔

الشَّاهِدَة. الشَّاهِد: کا مؤنث۔ زمین۔ ج شَاهِدَات وشَوَاهِد.

الشَّهِيْد والشِّهِيْد: حاضر۔ گواہی میں امانت دار۔ وہ ذات جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔ اللہ کی راہ میں مقتول۔ اسم (الشَّهَادَة) ج شُهَدَاء مؤنث شَهِيْدَة.

المَشْهَد: لوگوں کے حاضر ہونے کی جگہ۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اللہ کی راہ میں مقتول ہونے کی جگہ۔ ج مَشَاهِد.

المَشْهَدَة والمَشْهُدَة: لوگوں کے حاضر ہونے کی جگہ۔

المُشْهَد: اللہ کے راستہ کا مقتول۔

المُشْهِد: فا۔ اِمْرَأَةٌ مُشْهِدَةٌ: وہ عورت جس کا شوہر موجود ہو اور اس کا مقابل "اِمْرَأَةٌ مُغِيْبَةٌ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو۔

المَشْهُوْد: مفع۔ جمعہ کا دن۔ قیامت کا دن۔ عرفہ کا دن۔

شَهْدَر شَهْدَرَةً. الغُلامُ او الجَارِيَةُ: لڑکے یا لڑکی کا تین اور چھ سال کے درمیان حرکت کرنا۔

الشَّهْدَر: دولت مند۔ مؤنث شَهْدَرَة.

الشِّهْدَارَة: بدزبان۔ فساد انگیز۔ گھٹے بدن کا پستہ قد۔

شَهَرَهُ (ف) شَهْرًا وشُهْرَةً. بِكَذَا: مشہور کرنا۔ شَهَرَ وشَهَّرَ السَّيْفَ: تلوار کو سونت کر بلند کرنا۔ وشَهَّرَ فُلانًا: رسوا کرنا۔

اَشْهَرَ: ایک مہینہ کسی حال میں ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَشْهَرْنَا فِيْ هٰذَا المَكَانِ" ہم نے اس جگہ ایک مہینہ قیام کیا۔ اَشْهَرَتِ المَرْأَةُ: ولادت کے مہینے میں داخل ہونا ...... الاَمْرَ: ظاہر کرنا مشہور کرنا۔

شَاهَرَهُ شِهَارًا ومُشَاهَرَةً: ماہواری پر معاملہ کرنا۔

اِشْتَهَرَ. الاَمْرُ: مشہور ہونا ...... الاَمْرَ: مشہور کرنا ...... بِالفَضْلِ: فضیلت میں مشہور ہونا۔

الشَّهْرُ: ماہ۔ شمسی سال کے کل ماہ بمع ایام درج ذیل: کانونِ الثانی (۳۱ دن)۔ شباط (۲۸ دن)۔ لیپ سال میں (۲۹ دن) اذار (۳۱ دن) نیسان (۳۰ دن) ایار (۳۱ دن) حزیران (۳۰ دن) تموز (۳۱ دن) آب (۳۱ دن) ایلول (۳۰ دن) تشرین الاول (۳۱ دن) تشرین الثانی (۳۰) کانون الاول (۳۱)۔

یعنی جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر۔

محرم (۳۰ دن) صفر (۲۹ دن) ربیع الاو (۳۰ دن) ربیع الثانی (۲۹ دن) جمادی الاول (۳۰ دن) جمادی الاخرۃ (۲۹ دن) رجب (۳۰ دن) شعبان (۲۹ دن) رمضان (۳۰ دن) شوال (۲۹ دن) ذوالقعدہ (۳۰ دن) ذوالحجہ (۲۹ دن) عربوں کے نزدیک حرمت والے چار ماہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب۔

الشَّهْر : مص ۔ دانا ۔ نیا چاند ۔ چاند ۔ مہینہ ۔ ج اَشْهُر وشُهُور.
الشُّهْـرَة : شہرت ۔ برائی میں مشہوری ۔ رسوائی ۔
الشَّهِير : مشہور ۔ نامور ۔ مؤنث شَهِيرَة.
الـمَشْهُـوْر : مفع ۔ شہرت یافتہ ۔ مؤنث مَشْهُوْرَة.
الشَّهْرَب : بڑی عمر والا ۔ مؤنث شَهْرَبَة : درخت خرما کے نیچے کا چھوٹا حوض ۔
شَهَقَ (ف ض) وشَهِقَ (س) شَهِيْقًا وتشْهَاقًا. الحِمَارُ : گدھے کا رینگنا (...... شَهِيْقًا وتَشْهَاقًا وشُهَاقًا) الرَّجُلُ : رونے میں سسکی لینا ۔ (...... شُهُوْقًا) الجَبَلُ وغَيْرُهٗ : پہاڑ وغیرہ کا بلند ہونا ۔ صفت (شَاهِقٌ) اور تم کہتے ہو "شَهَقَتْ عَيْنِيْ عَلَيْهِ" جبکہ تم کو کوئی چیز پسند آئے اور تم اس پر نظر جما دو ۔
تَشَهَّقَ. عَلَيْهِ : نظر جما دینا ۔
الشَّهْقَة : اسم مرة ۔ چیخ ۔
الشَّاهِق. : فا ۔ ذو شاهِقٍ : زیادہ غضبناک ۔
التَّشْهَاق : مص ۔ کہا جاتا ہے "ضَحِكٌ تَشْهَاقٌ" زور کی ہنسی ۔ وصف بالمصدر کی بنا پر ۔
شَهِلَ (س) شَهَلًا واشْهَـلَّ اِشْهِلَالًا : آنکھ میں سیاہی مائل بسرخی ہونا ۔ صفت (اَشْهَل) مؤنث شَهْلَاء. ج شُهْل : آنکھ کی صفت بھی شَهْلَاء : واقع ہوتی ہے ۔
شَاهَلَهٗ مُشَاهَلَةً : گالی گلوچ کرنا ۔
تَشَهَّلَ : بے رونق چہرہ والا ہونا ۔
الشَّهَـل والشُّهْـلَة : آنکھ کی سیاہی مائل بسرخی ۔
الشَّهْلَاء : حاجت ۔ کہا جاتا ہے "قَضَيْتُ مِنْ فُلَانٍ شَهْلَائِيْ" فلاں میں سے میں نے اپنی حاجت پوری کی ۔
الشَّهْلَةُ : بڑھیا ۔
شَهَمَ (ف ن) شَهْمًا وشُهُوْمًا. الفَرَسَ : ڈانٹنا ...... الرَّجُلَ : گھبرا دینا ۔ خوفزدہ کرنا ۔
شَهُمَ (ک) شَهَـامَةً وشُهُوْمَةً : تیز فہم ہونا ۔ ذکی ہونا ۔
الشَّهْـم : تیز خاطر ۔ ذکی ۔ سردار جس کا حکم جاری ہو ۔ ج چالاک گھوڑا ۔ ج شُهُوْم.
الشَّيْهَم : زرہ کی ۔ ج شَيَاهِم.
الشَّهَام : غول بیابانی ۔
الشَّيْهَمَة : بڑھیا ۔
المَشْهُوْم : تیز خاطر ۔ ذکی ۔ خوفزدہ ۔
الشَّاهِين : ایک شکاری پرندہ ۔ ج شَوَاهِين وشَيَاهِين : ترازو کا عمود ۔
شَهَـا يَشْهُـوْ وشَهِـيَ يَشْهَـى شَهْوَةً واشْتَهَـى. الشَّـيْءَ : خواہش کرنا ۔ رغبت شدید کرنا ۔
شَهُوَ يَشْهُوْ. الطَّعَامُ : لذیذ ہونا ۔
شَهَّي. الـرَّجُـلَ : خواہش کرنے پر اُکسانا ...... عَـلَيْـهِ كَـذَا : طلب کرنا ۔ کہا جاتا ہے "هٰـذَا الشَّيْءُ يَشْتَهِي الطَّعَامَ" یہ چیز کھانے کی خواہش بڑھاتی ہے ۔
شَاهَاهُ : مشابہ ہونا ۔
اَشْهَـاهُ : خواہش کے مطابق دینا ۔ نظر بد لگانا ۔
تَشَهَّـى. الشَّيْءَ : خواہش کرنا ...... عَـلَيْـهِ كَذَا : بار بار خواہش کرنا ۔
الشَّهْـوَة : مص ۔ خواہش ۔ ج شَهَوَات وشُهًى.
الشَّهَّاء : بہت خواہش کرنے والا ۔
الشَّهِيُّ : خواہش مند (...... والـمُشْتَهٰى) مرغوب ۔ کہا جاتا ہے "شَـيْءٌ شَهِـيٌّ" لذیذ چیز ۔
الشَّهْوَان : مؤنث شَهْوَىٰ ج شَهَـاوَىٰ و(الشَّهْوَانِيُّ) خواہش مند ۔
الشَّاهِيَة : خواہش ۔
شَـابَ يَشُـوْبُ شَوْبًا وشِيَابًا. الشَّيْءَ : ملانا ...... الـرَّجُـلَ : خیانت کرنا ۔ دھوکا دینا (...... وشَوَّبَ تَشْوِيْبًا) عَنْهُ : آہستگی سے ہٹانا ۔
اِنْشَابَ اِنْشِيَابًا واشْتَابَ اِشْتِيَابًا : ملنا ۔
الشَّـوْب : مص ۔ وہ چیز جو دوسرے سے ملائی جائے ۔ گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا ۔ شہد ۔
الشَّوْبَة : اسم مرة ۔ دھوکا ۔
الشَّائِبَةُ. الشَّائِبُ : کا مؤنث اور شَوَائِب کا واحد ۔ بمعنی عیوب ۔
الشِّيَاب : مص ۔ ملاوٹ ۔
لَيْلَةُ (الشَّيْبَاء) مہینے کی آخری رات ۔
المَشُوْبُ والمَشِيْبُ : ملا ہوا ۔
المُشَاوَب : بوتل کا غلاف ۔ ج مَشَاوِب.
شَوَّخَ. الشَّيْءَ : انکار کرنا ۔ نہ پہچاننا ۔
الشُّـوْخَة : چیل ۔ ایک درخت جس کی شاخیں مخروطی شکل کی ہوتی ہیں اور یہ (الشُّوْخ) کا واحد ہے ۔
الشَّوْحَط : ایک درخت جس کی لکڑی سے کمان بنائی جاتی ہے ۔ واحد (الشَّوْحَطَة)
شَـوَّذَت. الشَّمْـسُ : مائل بغروب ہونا ۔
شَـوَّذَ السَّحَابُ الشَّمْسَ : ڈھانکنا ۔ گھیر لینا ۔
...... ہ : کسی کو عمامہ باندھنا ۔
تَشَوَّذَ و اِشْتَاذَ : پگڑی باندھنا ۔
الاَشَـاوِذ : مخلوق ۔ کہا جاتا ہے "هُـوَ خَيْرُ الاَشَاوِذِ" وہ مخلوق میں بہتر ہے ۔
الـمِشْـوَذُ والمِشْوَاذُ : عمامہ ۔ بادشاہ ۔ سردار ۔ ج مَشَاوِذ ومَشَاوِيْذ.
شَارَ يَشُوْرُ شَوْرًا وشِيَارًا وشِيَارَةً ومَشَارًا ومَـشَـارَةً. العَسَلَ : چھتے سے شہد نکالنا ۔ صفت مفعولی (مَشُـوْر) (...... شَـوْرًا وشِوَارًا) الدَّابَّةَ : جانور کو سدھانا ۔ تجربہ کے لئے سوار ہونا ۔ خریدار کو دکھانے کے لئے سوار ہونا ۔
شَـارَتِ الاِبِـلُ : اُونٹ کا موٹا و خوبصورت ہونا ۔
شَـوَّرَ. الـدَّابَّةَ : جانور کو سدھانا ۔ تجربہ کے لئے سوار ہونا ۔ خریدار کو دکھانے کے لئے سوار ہونا ...... بِـهٖ : شرمندہ کرنا ...... اِلَيْـهِ : اشارہ کرنا ۔
...... النَّارَ وبِالنَّار : آگ کو بلند کرنا ۔
اَشَارَ. العَسَلَ والدَّابَّةَ : بمعنی شَارَهُمَا ......

النَّارَ وبالنَّارِ: آگ کو بلند کرنا ...... بِہٖ: پہنچانا۔ اَشَارَ اِلَیْہِ واَشَارَ بِیَدِہٖ: اشارہ کرنا ...... عَلَیْہِ: حکم دینا۔ نصیحت کرنا۔ صحیح طریقہ بتانا ...... فُلَانًا: عَسَلاً: شہد نکالنے میں مدد دینا۔

اَشْوَرَ اِشْوَارًا. النَّارَ وبالنَّارِ: آگ کو بلند کرنا۔

شَاوَرَہٗ. فِی الْاَمْرِ: مشورہ طلب کرنا۔

شَارَاتُ الزَّنْکِ: عزت کے شعار ٹوپیوں پر یا محل کی دیواروں پر۔

اِشْتَارَ اِشْتِیَارًا. العَسَلَ: شہد نکالنا۔ اِشْتَارَتِ الاِبِلُ: اُونٹ کا کچھ موٹا ہونا۔

تَشَوَّرَ: شرمندہ ہونا۔

تَشَاوَرَ واِشْتَوَرَ. القَوْمُ: باہم مشورہ کرنا۔

اِسْتَشَارَ: عمدہ لباس پہننا۔ العَسَلَ: شہد نکالنا۔ اِسْتَشَارَتِ الاِبِلُ: موٹا وخوبصورت ہونا۔ اِسْتَشَارَ الْاَمْرُ: واضح وروشن ہونا ...... ہٗ: مشورہ طلب کرنا۔

الشَّوْرُ: مص۔ شہد جو چھتے سے نکالا جائے۔

الشَّارَۃُ والشَّوْرَۃُ والشَّوَار والشُّوَار والشِّوَار والشِّیَار: حسن وجمال۔ ہیئت۔ منظر۔ لباس وزینت۔ گھر کا عمدہ سامان۔ کہاجاتا ہے "رِیْحٌ شَوَار" نرم ہوا۔ و"خَیْلٌ شِیَار" خوبصورت موٹے گھوڑے۔ الشَّوْرَۃُ: شہد کا چھتہ۔

الشَّوَار: اندام نہانی۔

الشُّوْرَۃُ: شار کا اسم مرۃ۔ شرمندگی۔

الشُّوْرَی: ایک قسم کی دریائی گھاس۔

الشُّوْرٰی: اسم ہے "تَشَاوَرَ" کا یا اَشَارَ عَلَیْہِ کا۔ مَجْلِس شُوْرٰی: کونسل و "تَرَکَ عُمَرُ الْخِلَافَۃَ شُوْرٰی" کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسئلہ خلافت کو باہم مشورہ کے لئے چھوڑ دیا۔

الشَّیِّرُ: خوبصورت۔ جس سے مشورہ کیا جائے۔ وزیر۔ ج شُوَرَاء.

المَشَار: شہد کا چھتہ۔

المَشَارَۃُ: قابل کاشت زمین کا ٹکڑا۔ ج مَشَاوِر ومَشَائِر.

المَشُوْرُ: مقفع۔ آراستہ۔ مزین۔

المِشْوَرُ: شہد نکالنے کا آلہ۔ ج مَشَاوِر.

المُشِیْرُ: قا ...... فِی اِصْطِلَاحِ اَرْبَابِ السِّیَاسَۃِ: کونسلر۔ المُشِیْرِیَّۃُ: کونسلر کا درجہ۔

المُشِیْرَۃُ: انگشت سبابہ۔

المَشُوْرَۃُ والمَشْوَرَۃُ. اَشَارَ عَلَیْہِ: کا اسم۔ مشورہ۔ نصیحت۔ ج مَشُوْرَات.

اَلشُّوَارُ: گرنے کے قریب جگہ کا کنارہ۔

المِشْوَار: منظر۔ جانوروں کو دکھانے کی جگہ۔ شہد نکالنے کا آلہ۔ دُھنے کی کمان کی تانت۔ ج مَشَاوِیْر: کہاجاتا ہے "اَخَذَتِ الخَیْلُ مِشْوَارَھَا" یعنی گھوڑے موٹے اور خوبصورت ہوئے۔

المُشَوَّرَۃُ: درختوں کی قطار۔ زمین کا طویل قطعہ۔

المِشْوَارۃ: شہد نکالنے کی جگہ۔

اَلشُّوْرَبَۃُ: چاول، دال یا سبزی کا شوربہ جو کہ گوشت کے ساتھ یا گھی کے ساتھ پکا ہو۔

شُوِزَ. (شِیْزَ بِہٖ شَوْزًا) عَلَی المَجْھُوْلِ: فریفتہ ہونا۔

الاَشْوَزُ: مغرور۔ متکبر۔

المَشُوْزُ: بے آرام۔

شَاسَ یَشَاسُ وشَوِسَ یَشْوَسُ شَوَسًا وتَشَاوَسَ: غصہ یا تکبر کی بنا پر ترچھی نظر سے دیکھنا۔ دیکھنے کے لئے آنکھیں چھوٹی کرنا۔ لڑائی میں بہت دلیر ہونا۔ صفت (اَشْوَس) مؤنث شَوْسَاء. ج شُوْس. الشُّوْس: لمبے اور کہاجاتا ہے "رُمِیَ فُلَانٌ بِخُطُوْبٍ شُوْسٍ" فلاں کے اوپر سخت مصیبتیں پڑیں۔

تَشَاوَسَ تَشَاوُسًا: بمعنی شَوِسَ. نخوت وتکبر ظاہر کرنا۔

شَوَّشَ. الْاَمْرَ: مخلوط کرنا۔ بے ترتیب کرنا۔

تَشَوَّشَ. عَلَیْہِ الْاَمْرُ: مخلوط ہونا۔ گڑبڑ ہونا۔

تَشَاوَشَ. القَوْمُ: گڈمڈ ہونا۔

التَّشْوَاش: اختلاف واضطراب۔

عِبَارَۃُ (مُشَوَّشَۃ) ترکیب یا معنی کے لحاظ سے نادرست عبارت۔

اَلشَّاش: روئی کی چادر۔ ریشم کی پگڑی۔

الشَّاوِیْش: سارجنٹ۔ (جدید)

اَلشَّاشَۃُ البَیْضَاءُ: سینما کی سفید سکرین۔

شَاصَہٗ یَشُوْصُہٗ ویَشَاصُہٗ شَوْصًا: جگہ سے ہلانا۔ ہاتھ سے ملنا۔ دھونا۔ شَاصَ فَاہُ بِالسِّوَاکِ: منہ کو مسواک سے صاف کرنا ...... شَوْصًا وشَوَصًا) بھڑکنا ...... الرَّجُلُ: ڈاڑھ یا پیٹ کے درد والا ہونا ...... الجَنِیْنُ: جنین کا ماں کے پیٹ میں حرکت کرنا ...... بِہٖ العِرْقُ: رگ کا حرکت کرنا ...... فُلَانٌ بِفُلَانٍ: کسی کا کسی پر شر کو برانگیختہ کرنا۔

شَوِصَتْ (س) شَوَصًا عَیْنُہٗ: اتنی موٹی ہونا جس سے دونوں پلکیں نہ مل سکیں۔ بہت پھڑکنے والی پلکوں والی ہونا۔ جس کو یہ کیفیت لاحق ہو اس کو (اَشْوَص) کہتے ہیں اور آنکھ کی صفت (شَوْصَاء) ج شُوْص.

شَوَّصَ تَشْوِیْصًا واَشَاصَ اِشَاصَۃً. الرَّجُلُ: مسواک کرنا۔

الشَّوْصَۃ: رگ کی حرکت۔ پسلیوں کے پردہ کا ورم۔ پیٹ کا ریاحی درد۔

اَلشِّیَاص: بدخلقی۔

شَاطَ یَشُوْطُ شَوْطًا. بِہٖ الغَضَبُ: بھڑکنا۔

شَوَّطَ: لمبا سفر کرنا ...... القِدْرَ: ہانڈی کا جوش دینا ...... اللَّحْمَ: گوشت پکانا ...... الصَّقِیْعُ النَّبَاتَ: پالے کا نباتات کو جلا دینا۔

تَشَوَّطَ. الفَرَسَ: گھوڑے کو چلا کر تھکانا۔

الشَّوْطُ: غایت۔ چکر۔ غایت تک ایک مرتبہ دوڑ۔ کہاجاتا ہے "جَرَی الفَرَسُ شَوْطًا" گھوڑے نے ایک چکر لگایا۔ ج اَشْوَاط.

شَاطَ یَشُوْطُ شَوْطًا. بِفُلَانٍ: گالی دینا ...... بِہٖ الغَضَبُ: غصہ بھڑکنا۔

تَشَاوَطَ. القَوْمُ: باہم گالی گلوچ کرنا۔

الشُّوَاظ والشِّوَاظ: بغیر دھوئیں کا شعلہ۔

آگ یا دھوپ کی گرمی۔ پیاس کی شدت۔ چیخ وپکار۔گالی گلوچ۔

شَوِعَ یَشْوَعُ شَوَعًا. الرَّاسُ :پراگندہ اور گردآلود بالوں والا ہونا......الفَرَسُ :ایک رخسارے میں سفیدی والا ہونا۔ صفت (اَشْوَع) مؤنث شَوْعَاء. ج شُوْع.

شَوَّعَ تَشْوِیْعًا. القَوْمَ :جمع کرنا۔

الشُّوْع :بان کا درخت۔واحد شُوْعَة ج شِیَاع.

المِشْوَاعُ: تنور کی آگ ہلانے کی تیخ۔ (اس کی اصل مِشْیَاع ہے۔)

شَافَهُ یَشُوْفُهُ شَوْفًا :صیقل کرنا۔

الجَمَلَ بِالقَطِرَانِ : اُونٹ پر قطران ملنا۔

شِیْفَتِ. الجَارِیَةُ :بناؤ سنگھار کیا جانا۔

شَوَّفَ. الجَارِیَةَ :لڑکی کا بناؤ سنگھار کرنا۔ مزین کرنا۔آراستہ کرنا۔

اَشَافَ اِشَافَةً. عَلَیْهِ :اوپر سے جھانکنا...... مِنْهُ :خوف کھانا......الشَّیْءُ :بلند ہونا۔

تَشَوَّفَ تَشَوُّفًا :مزین ہونا......مِنَ السَّطْحِ :دیکھنا۔اوپر سے جھانکنا......اِلَی الشَّیْءِ :جھانکنا......الشَّیْءُ :بلند ہونا۔

اِشْتَافَ اِشْتِیَافًا. اِلَیْهِ :گردن اٹھا کے دیکھنا ......البَرْقَ :بجلی کو باامید بارش دیکھنا۔

(......واِسْتَشَافَ) الجُرْحُ :زخم سخت ہونا۔

الشَّوْف :مص۔ہنگا۔

الشِّیَاف :آنکھ میں استعمال کرنے کی دوا کی بتی۔

الشَّیِّفَة والشَّیِّفَان :دیدبان۔دشمن کی حرکت کی دیکھ بھال کرنے والا۔

الشَّوَّاف. مِنَ الرِّجَال :تیز نظر والا۔

المَشُوْف :مفع۔آراستہ کیا ہوا۔مِنَ الجِمَالِ: قطران ملا ہوا اُونٹ۔

شَاقَنِی یَشُوْقُنِی شَوْقًا وتَشْوَاقًا. الحُبُّ اِلَیْهِ :شوق دلانا۔صفت مفعولی (مَشُوْق) و صفت فاعلی (شَائِق) شَاقَ القِرْبَةَ :مشک کو دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا کرنا۔صفت مفعولی (مَشُوْقَة) ......الطُّنُبَ اِلَی الوَتَدِ :خیمہ کی رسیوں کو کھونٹے میں باندھنا۔

اَشَاقَهُ اَشَاقَةً :شائق پانا۔

شَوَّقَهُ. اِلَیْهِ :شوق کرنے پر برانگیختہ کرنا۔

تَشَوَّقَ. الشَّیْءَ واِلَیْهِ :بہت شوق ظاہر کرنا۔

اِشْتَاقَهُ. واشْتَاقَ اِلَیْهِ :بہت خواہش کرنا۔

الشَّوْق :مص۔سخت خواہش۔ج اَشْوَاق.

الشِّیَاق والشِّیْق :وہ چیز جس سے کسی چیز کو کھینچ کر دوسری چیز میں باندھیں جیسے خیمے کی طنابیں۔

الشَّیِّق :آرزومند۔

الرَّجُلُ (الاَشْوَق) لمبا مرد۔ج شُوْق.

الشُّوْق: عُشَّاق.

شَاکَهُ یَشُوْکُهُ شَوْکًا :کانٹا چبھانا۔شَاکَتْهُ الشَّوْکَةُ: کانٹا چبھنا۔

شَاکَ یَشَاکُ شَاکَةً وشِیْکَةً :کانٹوں میں پڑنا......ہ بِالشَّوْکَةِ :کانٹا چبھانا...... الشَّوْکُ :کانٹوں میں پڑنا(...... شَوْکًا) شوکت ظاہر ہونا...... لِحْیَا البَصِیْرِ :لمبے دانتوں والا ہونا۔ثَدْیُ الجَارِیَةِ :نمودار ہونا شروع ہونا۔

شِیْکَ :کانٹا چبھنا......الجَسَدُ: بدن پر سرخ پھنسیاں ظاہر ہونا۔صفت (مَشُوْک)

اَشَاکَهُ: کانٹا چبھانا۔

اَشْوَکَ. المَکَانُ :کانٹوں والی ہونا۔

اَشْوَکَتِ الشَّجَرَةُ :خاردار یا بہت کانٹوں والا ہونا۔صفت (مُشْوِکَة)

شَوَّکَ. الشَّجَرُ :درخت کا خاردار ہونا۔ کانٹے نکلنا......الحَائِطَ :دیوار پر کانٹے رکھنا......الفَرْخُ: چوزے کا نئے پر نکالنا ......شَارِبُ الغُلَامِ :لڑکے کی مونچھ کا سخت ہونا......الرَّاسُ بَعْدَ الحَلْقِ :سر میں نئے بال نکلنا۔

الشَّوْک :مص۔کانٹا۔ج اَشْوَاک : واحد(شَوْکَة)

الشَّوْکَة: شوک کا واحد۔بچھو کا ڈنک۔سرخ پھنسی۔ ہتھیار اور اس کی تیزی۔ قوت و طاقت۔دشمن کو تکلیف رسانی' کہا جاتا ہے "لا تَشُوْکُکَ مِنِّی. شَوْکَةٌ" یعنی مجھ سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔شَوْکَةُ الحَائِک :تانا بانا درست کرنے کا آلہ۔ الشَّوْکَةُ المُبَارَکَةُ والشَّوْکَةُ الیَهُوْدِیَةُ و الشَّوْکَةُ البَیْضَاء: جڑی بوٹیوں کے نام ہیں۔رِیْحُ الشَّوْکَةِ: ایک تکلیف دہ پھنسی جو عموماً ہاتھ کے انگوٹھے میں ہوتی ہے۔

شَوْکُ السِّرَاجِ :کانٹے دار پودا جو کہ جانوروں کے لئے گھاس اور دھوبیوں کے لئے نمدہ کے کام آتا ہے۔

الشَّائِک ج شَاکَة و (الشَّوْک) خاردار۔شَائِکُ السِّلَاحِ وشَوْکُ السِّلَاحِ: ہتھیاروں سے مسلح اور (شَاکُّ السِّلَاحِ) بالتشدید اور (شَاکُ السِّلاحِ) بالتخفیف اور (شاکی السلاح) بھی مستعمل ہیں۔اَرْضٌ اور شَجَرَةٌ (شَاکَة) بہت کانٹوں والی زمین یا درخت۔

الاَشْوَک. مِنَ الثِّیَابِ ونَحْوِهَا : کھردرا۔مؤنث شَوْکَاء.

الشَّوْکَرَان :ایک زہریلا پودا۔(دخیل)

شَالَ یَشُوْلُ شَوْلًا وشَوَلَانًا. الذَّنَبُ وغیرہ :اٹھنا۔بلند ہونا۔شَالَ الشَّیْءَ وبِالشَّیْءِ: اُٹھانا۔بلند کرنا۔

المِیْزَانُ :ترازو کے ایک پلڑے کا اونچا ہونا۔شَالَتِ القِرْبَةُ اوالزِّقُّ: پھولنے یا بھرنے کی وجہ سے مشک کی ٹانگوں کا کھڑا ہونا۔کہا جاتا ہے "شَالَتْ نَعَامَتُه" وہ ہلکا ہوا' وہ غضبناک ہوا پھر ٹھنڈا ہو گیا۔ وہ مر گیا وشَالَتْ نَعَامَتُهُمْ: انہوں نے اپنے مکانات خالی کر دیے اور متفرق ہو گئے یا ان کا اتفاق ٹوٹ گیا اور ان کی عزت جاتی رہی۔

اَشَالَ. الشَّیْءَ :بلند کرنا' اٹھانا۔

شَوَّلَ تَشْوِیْلًا. لَبَنُ النَّاقَةِ :اُونٹنی کے دودھ کا کم ہونا۔گھٹنا۔شَوَّلَتِ النُّوْقُ :دودھ خشک ہونا۔شَوَّلَ المَاءُ :کم ہونا ......المَزَادَةُ :کم پانی والا ہونا......فِی المَزَادَةِ :تھوڑا پانی باقی رکھنا۔

شَاوَلَ. الحَجَرَ :اٹھانا......ہ وبہ :ہٹانا
(...... وتَشَاوَلَ) ایک دوسرے پر نیزہ سے
حملہ کرنا۔
اِنْشَال اِنْشِيَالاً :بلند ہونا۔
اِشْتَال اِشْتِيَالاً :بلند ہونا......لَهُ :تعرض
کرنا۔گالی دینا۔
اِسْتَشَالَتِ. النَاقَةُ ذَنَبَهَا :اونٹنی کا دُم کو
اٹھانا۔
الشَوْل :مص۔سبک ہلکا ڈول وغیرہ کا بقیہ
پانی۔تھوڑا پانی۔ج اَشْوَال.
الشَوِل :کام اور خدمت میں چست۔
الشَوْلَة :اسم مرۃ۔بچھو کے ڈنک کا وہ حصہ جو
اوپر کو اٹھا ہوا ہوتا ہے......مِنَ النِسَاءِ :بے
وقوف عورت۔
شُولَة وشَوَّالَة :بچھو کا اسم علم......الشَوَّالَة:
چغل خور عورت۔
الشِوَال. عِنْدَالعَامَةِ :بالوں یا اون کا بڑا
بورا (یہ جوالق کی تحریف ہے)
الشَال :کندھوں پر ڈالنے کی چادر۔ج
شِيلَان وشَالَات :اور(الشَالَة)اخص ہے
(اعجمیہ) النَاقَة (الشَائِل) بغیر دودھ والی
مستی کے وقت دُم اٹھانے والی اونٹنی۔ج
شُوَّل وشُوْل وشُيَّل وشِيَّل.
الشَائِلَة. الشَائِل :کا مؤنث......مِنَ الإبِلِ:
اونٹنی جس کے حمل کو یا بعد وضع حمل کے ساتھ
مہینے ہو چکے ہوں اور دودھ خشک ہو گیا ہو۔ج
شَوْل. اَشْوَال وشَوَائِل.
شَــوَّال :قمری سال کا دسواں مہینہ اور کبھی
الف لام داخل کر کے الشَــوَّال: بھی کہا جاتا
ہے۔ج شَوَّالات :وج شَوَاوِيل.
المِشْوَل :چھوٹی درانتی۔
المِشْوَال :پتھر جو طاقت کی آزمائش کے
لئے اٹھایا جائے۔
شَانَ يَشُوْنُ شَوْنًا. الرُؤُوس :دماغ کے
کیڑے نکالنے کے لئے سر کو کھولنا۔
تَشَوَّنَ :کم عقل ہونا۔
الشُوْنَة :بے وقوف عورت۔

الشُونَة :غلہ جمع کرنے کی جگہ۔جنگی جہاز۔
ج شُوَان.
الشَوَّان :غلہ جمع کرنے والا۔
شَاهَ يَشُوْهُ شَوْهًا وشَوْهَةً. الوَجْهُ :چہرہ
بدشکل ہونا......الرَجُلَ :خوفزدہ کرنا۔گھبرا
دینا۔حسد کرنا۔نظر بد لگانا۔کہا جاتا ہے
"شَاهَت نَفْسُه اِلٰى كَذَا" اس نے فلاں چیز
پر آنکھ لگائی۔
شَوِهَ يَشْوَهُ شَوَهًا. الوَجْهُ :چہرہ کا بدشکل
ہونا......العُنُقُ :گردن لمبی ہونا۔چھوٹی
ہونا۔(ضد)
شَوَّهَ. اللّٰهُ وَجْهَهُ :چہرہ کا بدشکل بنانا۔کہا
جاتا ہے "لاَ تُشَوِّهْ عَلَيَّ" مجھے نظر بد نہ لگاؤ۔
تَشَوَّهَ :بدشکل ہونا۔تَشَوَّهَ الرَجُلُ شَاةً :
شکار کرنا......لِفُلاَنٍ :اپنے آپ کو کسی کے
لئے ناشناسا کرنا۔نظر بد لگانے کے لئے
کسی کی طرف نگاہ اٹھانا۔کہا جاتا ہے "هُوَ
يَتَشَوَّهُ اَمْوَالَ النَاسِ لِيُصِيبَهَا بِالعَيْنِ" وہ
نظر بد لگانے کے لئے لوگوں کے اموال کی
طرف نگاہ اٹھاتا ہے۔
الشَوْه :مص۔بدشکلی۔خوبصورتی (ضد)
گردن کی لمبائی و بلندی۔سر بلند کرنا۔
الشُوْهَة :دوری۔بدشکلی۔
الشَاه :بادشاہ نسبت کے لئے (شاہی و
شاہانی)
الشَائِه :فا۔حسد کرنے والا۔ج شُوَّه.
شَاه بَنْدَر :سوداگروں کا رئیس۔
شَاه بَلُّوط :شاہ بلوط کا درخت۔
رَجُلٌ (شَاهُ البَصَرِ وشَائِهُهُ وشَاهِيَه) تیز
نظر والا۔
الشَاة :بکری۔بکرا۔جنگلی گائے۔ج شَاء
وشِيَاه وشِوَاه واَشَاوِه وشِيَه وشَيَه
وشَوِيّ اور شاۃ کی تصغیر شُوَيْهَة وشُوَيْهَة ج
شُوَيْهَات اور نسبت کے لئے شَاوِيّ جیسے
سَمَاء سے سَمَاوِيّ.
الشَاهِيّ :بکری والا۔
الشَاهَتْرَج :ایک گھاس نما پودا جس کے پتے

ڈبل ہوتے ہیں۔انگوری شکل کے پھول
ہوتے ہیں۔اس کے پھول اور بیج خارش
کے لئے بطور دواء استعمال ہوتے ہیں۔
الاَشْوَه :بدشکل۔جلدی نظر بد لگانے والا۔
متکبر۔مؤنث شَوْهَاء۔ ج شُوْه. الشَوْهَاء :
ترش رو عورت۔بدشکل عورت۔خوبصورت
(ضد) منحوس عورت۔فَرَسٌ شَوْهَاء :تیز
نگاہ والا گھوڑا۔اَرْضٌ (مَشَاهَة) بہت
بکریوں والی زمین۔
المُشَوَّه :بدشکل۔ناہموار شکل وصورت
والا۔
شَوَى يَشْوِي شَيًّا. اللَحْمَ :گوشت کو آگ
میں بھوننا۔صفت مفعولی (مَشْوِيّ)
المَاء :پانی گرم کرنا۔
شَوَّى اَشْوَى. القَوْمَ :بھنا ہوا گوشت کھلانا
......الرَجُلَ :جسم کے ایسے حصہ پر زخم لگانا
جس سے قتل واقع نہ ہو۔اَشْوَى السَهْمُ :
تیر کا نشانہ سے چوک جانا۔اَشْوَى الزَرْعُ :
بھوننے کے قابل ہونا......الرَجُلُ :رات
کے کھانے سے کچھ چھوڑ دینا۔گھٹیا مال جمع
کرنا۔اَشْوَى السَعَفُ :درخت خرما کی
شاخ کا خشک ہو کر زرد پڑنا اور اسی سے ہے
"مَا اَعْيَاه ومَا اَشْوَاه" وہ کس قدر کمزور
ہے۔
اِنْشَوَى اِنْشِوَاءً واشْتَوَى اِشْتِوَاءً :بھن
جانا۔اِشْتَوَى الرَجُلُ :بھوننا۔
الشَوَى :گھٹیا مال۔آسان معاملہ۔ہاتھ
پیر۔جسم کے اطراف۔وہ اعضاء جن پر زخم
لگنے سے قتل واقع نہ ہو(...... الشَوَاة)
کھوپڑی کا چمڑا۔
الشِوَاء والشُوَاء :بھنا ہوا گوشت وغیرہ
والشِوَاءَة والشُوَاءَة والشَوَاءَة: بھنے
ہوئے گوشت وغیرہ کا ایک ٹکڑا۔
الشَوَّاء :گوشت بھوننے والا۔
الشُوَايَة والشَوَايَة والشِوَايَة والشَوِيَّة مِنَ
المَالِ :ردی مال۔ہلاک شدہ قوم یا مال کا
بقیہ۔ج شَوَايَا سَعَفَة (شَاوِيَّة) درخت خرما

کی خشک شاخ۔
الشِوِیُّ : بھنا ہوا گوشت۔
المِشْوَاۃ : گوشت بھوننے کا آلہ۔ ج مَشَاوٍ۔
شَاءَہٗ یَشَاءُہٗ شَیْئًا ومَشِیْئَۃً ومَشَاءَۃ ومَشَائِیَۃً : چاہنا۔ صفت فاعلی (شَاءٍ) اور صفت مفعولی (مَشِیٌّ)...... اللّٰہ الشَیَٔ: مقدر کرنا۔ تعجب کے موقع پر "مَا شَاءَ اللّٰہ" کہا جاتا ہے۔
شَیَّأَہٗ. عَلَی الْاَمْرِ : برانگیختہ کرنا۔ شَیَّاءَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: چہرہ کا بدشکل بنانا۔
اَشَاءَہٗ اِلَیْہِ اشَاءَۃً : مجبور کرنا۔
تَشَیَّأَ تَشَیُّؤًا : غصہ ٹھنڈا ہونا۔
الشَیْءُ : مص۔ چیز جس کے ساتھ علم وخبر کا تعلق ہو سکے۔ ج اشیاء جج اَشَاوَیٰ وَاَشْیَاوَات واَشَاوَات واَشَایَا اور تصغیر شُیَیٌّ وشِیَیٌّ اور اَشْیَاء : کا کلمہ غیر منصرف ہے۔
الشِیْئَۃ. شَاءَ : کا اسم (...... والمَشِیْئَۃ) ارادہ۔
المُشَیَّأ : بدشکل۔ ناہموار صورت والا۔
شَابَ یَشِیْبُ شَیْبًا وشَیْبَۃً ومَشِیْبًا : سفید بالوں والا ہونا۔ بوڑھا ہونا۔ صفت مذکر (اَشْیَبُ وشَائِب) صفت مؤنث (شَائِبَۃ) (مؤنث کی صفت میں شَیْبَاء نہیں بلکہ شَمْطَاء آتا ہے) کہا جاتا ہے (شَابَتْ رُؤُوْسُ الْاٰکَامِ" ٹیلوں کی چوٹیاں برف سے سفید ہو گئیں۔
اَشَابَ. الرَّجُلُ : بوڑھی اولاد والا ہونا۔
اَشَابَ وشَیَّبَ. الحُزْنُ فُلَانًا وبِفُلَانٍ : غم کا بوڑھا کر دینا۔
الاَشْیَبُ : سفید سر والا...... مِنَ الاَیَّام : برف وبادل والا دن۔ ج شِیْبٌ وشُیْبٌ
الشِیْبُ : برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ۔
الشَائِب : فا۔ سفید سر والا۔ مؤنث شَائِبَۃٌ۔ ج شَیَّب : مبالغہ کے طور پر "شَیْبٌ شَائِبٌ" کہا جاتا ہے مانند لَیْلٌ لَائِلٌ کے۔
یَوْمُ (شَیْبَان) اولہ برف بادل کا دن (...... وشِیْبَان) ماہ دسمبر (چونکہ اس ماہ میں برف اولہ کی وجہ سے زمین سفید رہتی ہے۔)
الشَیْبَۃ : اسم مرۃ۔ شاب کا اسم۔ ایک پودہ ہے جس کا نام (الفستین) ہے۔
الشِیْبَان : ٹڈی وغیرہ کی چھوٹی ٹکڑی۔

شَاحَ یَشِیْحُ شَیْحًا. عَلٰی حَاجَتِہٖ : چوکنا رہنا۔ کوشش کرنا۔
شَیَّحَہٗ : ڈرانا۔ شَیَّحَ خَصْمَہٗ : تنگ نگاہوں سے دیکھنا۔
اَشَاحَ اِشَاحَۃً. فِیْ اَمْرِہٖ : کوشش کرنا چوکنا رہنا۔ محتاط رہنا...... وَجْھَہٗ وبِوَجْھِہٖ واَشَاحَ عَنْہُ وَجْھَہٗ : نفرت سے منہ پھیر لینا ...... المَکَانُ: شیح نامی گھاس اُگانا ...... الفَرَسُ بِذَنَبِہٖ : گھوڑے کا دم کو ڈھیلا چھوڑ دینا۔
شَایَحَ مُشَایَحَۃً وشِیَاحًا : جنگ کرنا۔ فِی الْاَمْرِ : کوشش کرنا۔
الشِیْحِ : ایک قسم کی گھاس۔ واحد (شِیْحَۃٌ)...... مِنَ الرِجَال : کاموں میں کوشش کرنے والا۔ چوکنا رہنے والا۔
الشِیَاح : مص۔ کوشش۔ احتیاط۔ قحط۔
الشَیْحَان والشِیْحَان والمُشِیْح : لمبا۔ غیرت مند۔ محتاط۔

شَاخَ یَشِیْخُ شَیْخًا وشِیُوْخَۃً وشُیُوْخَۃً وشِیُوْخِیَّۃً وشُیُوْخِیَّۃً وشَیْخُوْخَۃً وشَیْخُوْخِیَّۃً : بوڑھا ہونا۔
شَیَّخَ : بوڑھا ہونا...... ہٗ : تعظیم کے لئے یا شیخ کہہ کے پکارنا...... عَلَیْہِ : عیب لگانا۔ طعن و تشنیع کرنا...... بِہٖ : رسوا کرنا۔
اَلشَیْخِیَّۃُ : پھول کی ایک جنس جو کہ بطور زیب وزینت بوئے جاتے ہیں۔
تَشَیَّخَ : بوڑھا ہونا۔
الشَیْخ : بڈھا۔ ج شُیُوْخ وشِیُوْخ واَشْیَاخ وشِیْخَۃ وشِیَخَۃ وشِیْخَان. ومَشْیَخَۃ ومَشِیْخَۃٌ وجج مَشَائِخ واَشَایِخ : مؤنث شَیْخَۃ اور شیخ کی تصغیر شُیَیْخ وشِیَیْخ. شَیْخُ المرأۃِ : شوہر اور شیخ کا اطلاق استاد۔ عالم۔ سردار قوم اور ہر اس شخص پر ہے جو لوگوں کے نزدیک علم و فضیلت ومرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے۔
شَیْخُ النَّارِ : ابلیس سے کنایہ ہے۔
الشَیْخُوْن : بڈھا۔

شَادَ یَشِیْدُ شَیْدًا وشَیَّدَ البِنَاءَ : عمارت کو بلند کرنا...... الحَائِط : دیوار پر گچ کرنا۔ جِلْدَہٗ بِالطِیْبِ : جسم پر خوشبو ملنا۔ شَادَ الرَّجُلُ : ہلاک ہونا (شَادَ الاِبِلَ شِیَادًا) اونٹوں کو بلانا۔
اَشَادَہٗ اِشَادَۃً : ہلاک کرنا۔ اَشَادَ بِذِکْرِہٖ : تعریف کر کے مشہور کرنا۔ اَشَادَ عَلَیْہِ قَبِیْحًا وبِقَبِیْحٍ : بدنام کر کے مشہور کرنا۔ اَشَادَ عَلَیْہِ : کسی کے متعلق برائی مشہور کرنا...... المُغَنِّیْ : گانے میں آواز بلند کرنا۔ اَشَادَ صَوْتَہٗ وبِصَوْتِہٖ : برے طریقے سے آواز بلند کرنا۔
اَشَادَ الضَالَّۃَ : گم شدہ چیز کی تعریف کرنا......
الشِیَاد : لیپا کرنا۔
الشِیْد : گچ وغیرہ کا پلستر۔
المَشِیْد : مفع۔ پلستر کیا ہوا (...... والمُشَیَّد) بلند کیا ہوا۔

الشِیَار : یوم شنبہ۔ ج اَشْیِرۃ وشُیُر وشِیَر.
شَیَّرَہٗ. البُرْدَ : سرخی سے دھاری بنانا۔

الشِیْز والشِیْزیٰ : آبنوس کی لکڑی یا بہت سیاہ رنگ کی مضبوط لکڑی۔
اَلشِیْشَۃُ : تمبا کو نوشی کا آلہ۔

اَشَاشَتِ. النَخْلَۃُ : نرم گٹھلی کی کھجور والا ہونا۔
الشِیْش : نرم گٹھلی کی کھجور۔ والشِیْش عِنْدَ العَامَّۃِ : گوشت بھوننے کی لوہے کی سیخ۔ فصیح لفظ سَفُّوْد ہے۔

شَیَّصَ. القَوْمَ : رنج وتکلیف پہنچانا۔ عذاب دینا۔ شَیَّصَتِ النَخْلَۃُ : ردی کھجور والا ہونا۔
الشِیْص : ایک قسم کی ردی کھجور۔ ایک قسم کی مچھلی۔ واحد (شِیْصَۃٌ)
الشِیْص : بدخلقی۔

الشِیُصَاء : زم تھلی کی کھجور۔ واحد (شِیُصَاۃ ۃ)

المُشَایَصَۃ : ایک دوسرے سے جدائی۔ منافرت۔

شَاطَ یَشِیطُ شَیْطًا وشِیَاطَۃً وشَیْطُوطَۃً. الشّیُ : جلنا۔ شَاطَتِ القِدْرُ : ہانڈی کی تلی میں جلی ہوئی چیز کا لگنا۔ شَاطَ الزَّیْتُ : زیتون کے تیل کا گاڑھا ہونا۔ شَاطَتِ الذَّبِیْحَۃُ : ذبیحہ کا گوشت تقسیم کرکے ختم ہو جانا ...... فُلاَنٌ : ہلاک ہونا ...... فِی الاَمْرِ : جلدی کرنا ...... دَمُہٗ : بیکار جانا ...... فُلاَنٌ الدِمَاءَ : ملانا۔ یعنی قاتل کو مقتول کے خون پر قتل کرنا۔

شَیَّط واَشَاط. اَلصقِیْعُ النَبْتَ او الدوَاءُ الجَرْحَ : جلانا ...... الرَاسَ او الکُرَاعَ : سری یا پائے کے بالوں کو جلانے کے لئے جھلنا ...... القِدْرَ : ہانڈی کو جوش دینا۔ اَشَاطَ فُلاَنًا : ہلاک کرنا۔ اَشَاطَ اللَّحْمَ عَلَی القَوْمِ : گوشت تقسیم کرنا۔ اَشَاطَ السُّلْطَان دَمَہٗ وبِدَمِہٖ : قتل کرنے کے لئے سامنے لانا۔

تَشَیَّطَ : جلنا۔ کثرت جماع کی وجہ سے لاغر و کمزور ہونا۔

اِشْتَاطَ اِشْتِیَاطًا. عَلَیْہِ : غصہ سے بھڑک اٹھنا ...... الحَمَامُ : کبوتر کا خوش ہو کر اڑنا ...... مِنَ الاَمْرِ : ہلکا ہونا ...... فِی الحَرْبِ : اپنے آپ کو قتل کے لئے پیش کرنا۔

الشِیَاط : روئی اون وغیرہ کے جلنے کی بو۔

التَشْیِیط والمُشَیَّط : گوشت جو قوم کے لئے بھونا جائے۔

الشَیِطِیّ : غبار جو فضا میں بلند ہو۔

المُسْتَشِیْط : بہت بننے والا۔ موٹا اونٹ۔

شَیْطَن وشَیْطَان (دیکھو مادہ شطن)

شَاعَ یَشِیْعُ شَیْعًا. بِالخَبَرِ : خبر کو پھیلانا۔ الاِنَاءَ : برتن کو بھرنا۔

شَاعَ یَشِیْعُ شَیْعًا وشُیُوْعًا ومَشَاعًا وشَیَعَانًا وشَیْعُوعَۃً. الخَبَرُ : پھیلنا ...... فِیْہ الشَیْبُ : بڑھاپا ظاہر ہونا۔

شَاعَہٗ شِیَاعًا : پیچھے جانا۔ ہمراہ جانا اور اسی سے ہے "شَاعَکُم السَلاَمُ وشَاعَکُمُ اللّٰہُ بِالسَلاَمِ" یعنی سلامتی تمہارے ساتھ رہے اور اللہ تعالیٰ سلامتی کو تمہارے ساتھ کریں۔

اَشَاعَ اِشَاعَۃً. الخَبَرَ وبِالخَبَرِ : پھیلانا اور کہا جاتا ہے "اَشَاعَکُم اللّٰہُ السَلاَمَ وبِالسَلاَمِ" اللہ تعالیٰ سلامتی کو تمہارے ساتھ کریں۔ اَشَاعَ بِالاِبِلِ : پیچھے رہے ہوئے اونٹ کو بلانا۔

شَیَّعَہٗ : رخصت کرنے یا مکان تک پہنچانے کے لئے ہمراہ جانا۔ شَیَّعَ شَہْرَ رَمَضَانَ : شش عید کے روزے رکھنا ...... الرَجُلَ : جرأت دلانا۔ قوی کرنا ...... النَارَ : آگ تیز کرنے کے لئے لکڑیاں ڈالنا ...... الشَیَّیَ بالنَارِ : جلانا۔ الرَجُلُ : شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا ...... الشَیَّیَ : کسی چیز کو بھیجنا اور اس کے پیچھے جانا۔

شَایَعَہٗ : کام کے لئے کسی کے ہمراہ جانا۔ شَایَعَ بِھِمُ الدَلِیْلُ : رہنما کا لوگوں کو پکارنا۔ بِالاِبِلِ : پکارنا' آواز دینا۔

تَشَیَّعَ : شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا ...... اللَبَن فِی المَاءِ : بکھرنا ...... ہ الغَضَبُ : دل میں غصہ بھڑکنا۔ فُلاَنٌ فِی الشَیْئِ : کسی چیز کی محبت میں ہلاک ہونا ...... ہ الشَیْبُ : بڑھاپا نمایاں ہونا۔

تَشَایَعَ تَشَایُعًا. القَوْمُ : مختلف گروہ ہونا۔ تَشَایَعُوْا عَلَی الاَمْرِ : باہم موافق ہونا۔ تَشَایَعُوْا عَلَی الاَمْرِ : باہم موافق ہونا۔ تَشَایَعُوْا فِی الدَارِ : شریک ہونا۔ تَشَایَعَت الاِبِلُ : متفرق ہونا۔

اِشْتَاعَا اِشْتِیَاعًا. فِی الدَارِ : شریک ہونا۔

اَلشُیُوْعِیَّۃُ : کارل مارکس کا اجتماعی نظریہ۔ (مارکسزم)

الشَیْع : مص۔ مقدار۔ مثل۔ ج اَشْیَاع کہا جاتا ہے "ھٰذَا شَیْعُ ذَاکَ" یہ اس کے مثل ہے اور اسی سے ہے "کَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِھِم" یعنی جیسا ان کے امثال کے ساتھ کیا گیا۔ واَقَمْتُ عِنْدَہٗ شَھْرًا او شَیْعَ شَھْرٍ : میں نے اس کے پاس ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے بقدر اقامت کی۔ و "کَانَ مَعَہٗ مِائَۃُ رَجُلٍ او شَیْعُ ذٰلِکَ" اس کے ساتھ سو آدمی یا اسی کے بقدر تھے۔ و "نَزَلُوْا مَوْضَعَ کَذَا او شَیْعَہٗ" وہ لوگ فلاں مقام میں یا اس کے قریب اترے۔ "آتِیکَ غَدًا وشَیْعَہٗ" میں تمہارے پاس کل یا اس کے بعد آؤں گا۔

الشَاعَۃ : بیوی۔ پھیلی ہوئی خبریں اور یہ شائع : کی جمع ہے۔

شِیْعَۃُ. الرَجُلُ : پیرو مددگار۔ ج شِیَع واَشْیَاع والشِیْعَۃُ : فرقہ (واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے) اس لفظ کا غلبہ استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرف دار ہیں۔ واحد (شِیْعِیٌّ)

الشَیِّع : حصہ دار۔ شریک۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا شَیِّعٌ لِھٰذَا" یہ اس کا حصہ دار ہے۔ ج شُیَعَاء مؤنث شَیِّعَۃ کہا جاتا ہے "الدَار شَیِّعَۃٌ بَیْنَھُمَا" گھر ان دونوں کے درمیان مشترک ہے۔

الشِیَاع : آگ سلگانے کی چیز۔ چرواہے کی بانسری یا اس کی آواز۔

الشَیُوْع : آگ سلگانے کی چیز۔

الشَائِع : فا۔ حَدِیْثٌ شَائِعٌ وشَاعٌ بحذف عین : پھیلی ہوئی بات۔ سَھْمٌ شَائِعٌ وشَاعٌ : مشترک غیر منقسم حصہ۔

المَشَاع والمُشَاع : پھیلا ہوا۔ مشترک غیر منقسم اور اسی سے ہے "مُشَاعُ القُرٰی" وہ چیزیں جس میں آبادی کے سب لوگ شامل ہوں۔

المُشِیْع : بھرا ہوا برتن۔ کمینگی سے بھرا ہوا کینہ ور۔

المِشْیَعَۃ : ٹوکری جس میں عورتیں روئی رکھتی ہیں۔

المُشَیَّع : مثع۔ بہادر۔ جلد باز۔

المِشْیَاع : تنور کی آگ ہلانے کی سیخ۔

رَجُلٌ مِشْيَاع: راز کو پھیلانے والا مرد۔

اَلْمُتَشَايِع والمُشْتَاع: شریک۔

شَاقَه يَشِيْقُه شَيْقًا. اِلَيْهِ: کھینچ کر باندھنا۔ کہا جاتا ہے "شَاقَ الطُّنُبَ اِلَى الوَتَدِ" اس نے طنابوں کو کھینچ کھینچ کر میخ سے باندھا۔

الشِّيْق: پہاڑ کی چوٹی اور بقول بعض پہاڑ کی دشوار جگہ۔ جانب پہاڑ کی تنگ درز۔ جانور کی دم کے بال۔ الشِّيْـــق: ایک سمندری مچھلی۔ واحد (شِيْقَة)

الشَّيَّـــــال: قلی۔ بوجھ اُٹھانے والا۔ و (الشِّيَالَة) بوجھ اٹھانے کا پیشہ۔

شَامَ يَشِيْمُ شَيْمًا: بدن میں تل والا ہونا۔ صفت (اَشْيَم) مؤنث شَيْمَاء ج شِيْم وشُوْم.

الشَّيْف: تلوار کو میان میں کرنا۔ میان سے سونتنا۔ (ضد)...... البَرْق: بجلی کے چمکنے اور برسنے کی سمت کو دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "شَامَ مَخَايِلَ الشَّىْءِ" یعنی اس نے فلاں چیز کی طرف انتظار کرتے ہوئے نگاہ اٹھائی (......

شَيْمًا وشُيُوْمًا) الرَّجُلُ: جم کے حملہ کرنا ...... فِى الشَّىْءِ: داخل ہونا۔ الشَّىْءَ فِى الشَّىْءِ: چھپانا...... الشَّىْءَ: تخمینہ و اندازہ کرنا۔

کہا جاتا ہے "شِمْ مَا بَيْنَهُمَا" ان دونوں کے درمیان اندازہ کرو۔

شَيَّمَ وَاَشَامَ وانْشَامَ واشْتَامَ. فِى الشَّىْءِ اَوِ الاَمْرِ: داخل ہونا۔ شَيَّمَ يَدَيْهِ فِى رَاْسِ فُلاَنٍ اَوْ ثَوْبِه: لڑائی کرنے کے لئے سر یا کپڑے کو پکڑنا۔ اِنْشَامَ الرَّجُلُ: منظور نظر ہونا۔

تَشَيَّمَ. اَبَاهُ: خصلت میں باپ کے مشابہ ہونا ...... الشَّىْءُ فِى الشَّىْءِ: داخل ہونا......

الشَّيْبُ فُلاَنًا: بڑھاپا غالب ہونا۔

الشَّامَة: تل۔ زمین میں سیاہ نشان۔ چاند کا داغ۔ کالی اُونٹنی۔ ج شَام وشَامَات کہا جاتا ہے "سَارُوْا شَامًا فِى البِلاَدِ" وہ لوگ شہروں میں متفرق ہو گئے۔ جس طرح تل بدن پر متفرق ہوتے ہیں۔

الشِّيْمَة والشِّيْمَة: عادت۔ طبیعت۔ ج شِيَم.

الشَّيَم: ہر وہ زمین جواب تک کھدی نہ ہو اور اپنی سختی پر باقی ہو۔

الشَّيَام: نرم زمین۔ مٹی۔

الشِّيَام: مٹی۔ چوہا۔ ج شِيَم.

المَشِيْم والمَشُوْم والمَشْيُوْم: تل والا۔

المَشِيْمَة: بچہ کی جھلی جس میں بچہ پیدائش کے وقت لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ ج مَشِيْم ومَشَائِم.

شَانَه يَشِيْنُه شَيْنًا: عیب لگانا۔

شَيَّنَ: حرف "ش" لکھنا۔

المَشَايِن: عیوب۔

شَاهَهُ يَشِيْهُهُ شَيْهًا: نظر بد لگنا۔

الشَّيُوْه: نظر بد لگانے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ شَيُوْهٌ مِنْ اَشْيَهِ النَّاسِ" وہ بہت نظر بد لگانے والا ہے۔

الشِّيَة (دیکھو وش ی) الشَّاى: چائے۔

ص

ص : الصاد : چودھواں حرف بنیادی حروف سے۔ حروف اسلیہ سے ہے۔

صَئِبَ : (س) صَأَبًا۔ مِنَ الشَّرَابِ : شراب سے سیر ہونا۔ بھر جانا۔ صَئِبَ وَاَصْأَبَ الرَّاسُ : سر میں جوں ہونا یا زیادہ جوں ہونا۔

الصُّؤَابَةُ : جوں کے انڈے۔ ج صُؤَاب صِئْبَان۔ الصِّئْبَان : چھوٹے چھوٹے موتی کے مانند اولے۔

الصُّئْوَبَةُ: غلہ کا ڈھیر۔

المِصْئَاب : شراب سے بھرا ہوا۔

صَأْصَأَ۔ الجَرْوُ : پلے کا آنکھ کھولنے کے قریب ہونا...... الرَّجُلُ : مرد کا بزدل ہونا ...... مِنْ فُلَانٍ : ڈرنا (...... تَصَأْصَأَ) مِنْهُ : خوف کرنا۔ تابع ہونا۔

الصِّئْصَا : ردی کھجوریں۔

صِئْصِئَةُ۔ الدِّيْكِ : مرغ کی ٹانگ کا خار۔

صَئِكَ (س) صَأْكًا: بدبودار پسینہ نکلنا ...... الدَّم: خون جمنا...... بِهٖ : چپکنا۔

صَاءَكَهُ مُصَاءَكَةً: بختی کرنا۔ تنگی کرنا۔

الصَّئِكُ۔ مِنَ الرِّجَالِ : مضبوط آدمی۔

صَئُلَ (ک) يَصْؤُلُ صَآلَةً۔ البَعِيْرُ : اونٹ کا آدمیوں پر دوڑنا اور مار ڈالنا۔ صفت صَئِلٌ وصَؤُوْلٌ۔

صَأَلَ يَصْأَلُ صَئِيْلًا۔ الفَرَسُ : گھوڑے کا ہنہنانا۔

صَأَمَ يَصْأَمُ صَأْمًا۔ الجَيْشُ عَلَى القَوْمِ : لشکر کی رہنمائی کرنا۔

صَئِمَ يَصْأَمُ صَأْمًا : بہت پانی پینا۔

الصَّائِمُ : پیاسا۔

صَأَى يَصْئِي وَيَصْأَى صُئِيًّا صَئِيًّا صِئِيًّا تَصْآءً ی۔ الفَرْخُ : پرندہ کے بچے کا چوں چوں کرنا۔ بچھو کا آواز کرنا۔ اسی سے ضرب المثل ہے "يَلْدَغُ وَيَصِئِّيْ" یعنی ظلم کرتا ہے اور شور مچاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِمَا صَأَى وَصَمَتَ" یعنی مال ناطق اور مال صامت لایا۔

اَصْأَى : چوں چوں کرانا۔

صَبَّ : (ن) صَبًّا۔ المَاءَ : پانی انڈیلنا ...... فِي الوَادِي : وادی میں اترنا...... الدِّرْعَ : زرہ پہننا۔ صَبَبْتُ الدِّرْعَ عَلَى فُلَانٍ : میں نے فلاں کو زرہ پہنائی۔ کہا جاتا ہے "صَبَّ عَلَيْهِ البَلَاءَ مِنْ صَبَبٍ" اس نے اس پر اوپر سے مصیبت ڈالی۔ صَبَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ صَاعِقَةً: اللہ اس کے اوپر بجلی ڈالے۔

صَبَّ۔ رِجْلَهُ فِي القَيْدِ : یعنی بیڑی پہنا دی۔

صَبَّ : (ض) صَبًّا۔ المَاءُ : پانی گرنا۔

صُبَّ۔ الشَّيْءُ : مٹایا جانا۔ محو کیا جانا۔

صَبَّ : (س) صَبَابَةً۔ إِلَيْهِ : عاشق ہونا۔

اَصَبَّ اِصْبَابًا۔ القَوْمُ : قوم کا نیچے اترنا۔

اِنْصَبَّ۔ المَاءُ : پانی گرنا...... عَلَيْهِ : اترنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الوَادِي" اس کے قدم وادی میں جم گئے۔

اِصْطَبَّ۔ المَاءُ : پانی گرنا۔

اِصْطَبَّ وَتَصَابَّ۔ المَاءَ : بچا ہوا پانی پینا۔

اِصْطَبَّ وَتَصَابَّ۔ العَيْشَ : بقیہ زندگی گزارنا۔

تَصَبَّبَ۔ المَاءُ وَنَحْوُهُ : پانی بہنا۔

الصَّبُّ : عاشق ج صَبُّوْنَ مؤنث صَبَّةٌ ج صَبَّاتٌ۔ مَاءٌ صَبٌّ: پانی بہا ہوا۔

الصُّبُّ والصُّبَّةُ : گرایا ہوا (کھانا وغیرہ)

الصُّبَّةُ : آدمیوں کی جماعت۔ گھوڑے اونٹ بکریوں کا گلہ۔ تھوڑا مال۔ برتن میں پانی یا دودھ کا بقیہ۔ شوربا۔ رات کا کچھ حصہ۔

الصَّبَبُ : نشیب۔ ج اَصْبَاب۔

الصُّبَابَةُ: برتن میں بچا ہوا پانی۔ ج صُبَابَات کہا جاتا ہے "لَمْ اُدْرِكْ مِنَ العَيْشِ اِلَّا صُبَابَةً" میں نے زندگی سے صرف تھوڑا سا حاصل کیا۔

الصَّبَابَةُ : عشق۔ سوزش عشق۔

الصَّبِيْبُ : زرد رنگ۔ اولہ۔ عمدہ شہد۔ پسینہ۔ خون۔ عندم کا نچوڑ۔ ایک قسم کا سرخ رنگ۔ گرائی ہوئی چیز۔ تلوار کی دھار۔ کہا جاتا ہے "وَضَعْتُ صَبِيْبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهٖ" یعنی تلوار کی دھار کو اس کے پیٹ پر رکھا۔

المَصَبُّ : گرنے کی جگہ۔ ج مَصَابُّ۔

المِصَبُّ: حروف ڈھالنے کا سانچہ۔

المَصْبُوْب : گرایا ہوا۔ المَصْبُوْبُ عَلَى الشَّيْءِ: کسی چیز پر برانگیختہ کیا ہوا۔

صَبَأَ (ف) صَبُؤَ (ک) صَبْأً وصُبُوْءًا : مذہب تبدیل کرنا۔ صابئین کا دین اختیار کرنا

صفت صَابِی ...... عَلَيْهِمْ : اچانک پہنچ جانا ...... الـعَدُو عَلَيْهِمْ : دشمن کی رہنمائی کرنا (...... وَاَصْبَا اِصْبَاءً) ...... النَـابُ او النَـبَات : دانت نکلنا۔ نباتات اُگنا وَاَصْبَا القَوْم : قوم پر اچانک پہنچ جانا۔

الصَابِئُوْنَ والصَابِئة : ایک قوم جو ستاروں کی پرستش کرتی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نوح علیہ السلام کے دین کے پیرو تھے اور کہا گیا ہے کہ ان کے علاوہ ہیں۔

الصَباؤُت والصَباؤُوْت : جمع صِبِیٌّ عبرانی کا لفظ ہے جس کے معنی خوبصورتی اور شرافت کے ہیں اور اسی سے ہے "رَبُّ الصَباؤُت" یعنی شرافت والا۔

صَبَحَ : (ف) صَبَاحًا. القَوْمُ : صبح کے وقت آنا ...... عَنِ الحَق : حق ظاہر کرنا۔

صَبِحَ : (س) صَبَحًا وصُبْحَة : چمکدار روشن ہونا ...... الشَّعْر : بال کا چمکدار ہونا ...... الحَدِيْد : لوہے کا چمکدار ہونا۔

صَبُحَ : (ک) صَبَاحَة. الوَجْه : چہرے کا روشن و چمکدار ہونا ...... الـغُلَام : لڑکے کا خوبصورت ہونا۔ صفت صُبَاحٌ صَبِيْحٌ.

صَبَّحَـهُ : صبح کے وقت آنا۔ صبح کی شراب پلانا۔ صَبَّحَ الْقَوْمُ الْمَاءَ : قوم کو لے کر چلنا اور صبح کو پانی پر پہنچنا ...... الرَجُلُ : صبح کو سلام کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَبَّحَكَ اللّٰـهُ بِخَيْرٍ".

اَصْبَحَ : صبح میں داخل ہونا۔ آدھی رات میں بیدار ہونا ...... الـمِصْبَاح : چراغ جلانا۔ الحَقُّ : حق ظاہر ہونا۔

اَصْبِحْ. يَارَجُلُ : اے شخص چوکنا رہو۔ عرب جب کسی سے بدفالی لیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے صَبَاحُ اللهِ لَا صَبَاحُک.

تَـصَبَّـحَ : صبح کے وقت سونا۔ ناشتہ کرنا۔ تَصَبَّحَ بِه : صبح کے وقت ملنا۔

تَصَابَحَ : بتکلف خوبصورت بننا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَتَصَابَحُ وَيَتَحَاسَنُ" فلاں بتکلف خوبصورت و حسین بنتا ہے۔

اِصْـطَـبَـحَ : چراغ روشن کرنا۔ کہا جاتا ہے "الشَمْعُ مِمَّا يُصْطَبَحُ بِه" موم ان چیزوں میں سے ہے جن سے روشنی کی جاتی ہے۔ الرَجُلُ : صبح کی شراب پینا۔

اِصْبَاحَّ اِصْبِيْحَاحًا. الشَعْرُ : بال کا مائل بسرخی ہونا۔

اِسْتَصْبَحَ. الـرَجُلُ : چراغ جلانا۔ روشن کرنا۔

الصُبْح : دن کا ابتدائی حصہ۔ ج اَصْبَاح.

الـصُبْحَة : مص۔ ناشتہ۔ سیاہ رنگ۔ مائل بسرخی (...... والصَبْحَةُ) : صبح کی نیند۔

الـصَبَاح والـصَبِيْحَة الاُصْبُوْحَة : دن کا ابتدائی حصہ اور وہ شام کی ضد ہے۔ تم کہتے ہو "آتِيـهِ صَبَاحَ مَسَاءَ" دونوں جزء کو مبنی کر کے اور "آتِيتُـهُ ذَا صَبَاحٍ" یعنی صبح کے وقت اور "عِـمْ صَبَاحًا" یعنی تمہاری زندگی صبح کے وقت اچھی ہو۔ "يَـوْمُ الـصَبَـاح" لوٹ کا دن۔

الـصُبَـاح : قندیل کا شعلہ۔ غُلَامٌ صُبَاحٌ : خوبصورت لڑکا۔ مؤنث صُبَاحَةٌ ج صِبَاح.

الصُبَاحِيَة : چوڑا نیزہ۔

الصُبَاحِيُّ : بہت سرخ خون۔

الاَصْبَـح : شیر۔ بال جس میں خلقتاً سفیدی سرخی مائل ہو۔ سفیدی سرخی مائل بال والا۔ مؤنث صَبْحَاءُ. ج صُبْح.

الـصَبُوْح : جو چیز صبح کے وقت کھائی یا پی جائے۔ دودھ جو صبح کو دوھا جائے۔ کہا جاتا ہے "آتَيْتُهُ ذَا صَبُوْحٍ" یعنی صبح کے وقت میں اس کے پاس آیا۔

اَلصُبَاحِيَّةُ : بچوں کو سال کے آخر میں جو دیا جائے یا رخصتی والی رات دلہن کو جو دیا جائے۔

الصَبِيْح : خوبصورت۔ ج صِبَاح : مؤنث صَبِيْحَة : ۔ ج صِبَاح.

الصَبْحَان : خوبصورت۔ مؤنث صَبْحَى ۔ ج صَبَاحَـى : وہ شخص جو صبح کی شراب پئے۔

رَجُلٌ صَبْحَانٌ : جلدی صبح کی شراب پینے والا۔

الصَبَاحِيَة : خوبصورتی۔

الـمُصْبَح : صبح کرنا۔ صبح کرنے کا وقت۔ صبح کرنے کا مقام۔

المِصْبَح : بڑا پیالہ۔ چراغ۔

الـمِصْبَاح : چراغ۔ چوڑا نیزہ۔ بڑا پیالہ۔ جس میں صبح کی شراب پی جائے۔ ج مَصَابِيْح.

صَبَرَ : (ض) صَبْرًا. عَلَى الاَمْرِ : دلیری کرنا۔ بہادری کرنا۔ صفت صَابِرٌ صَبِيْرٌ صَبُوْرٌ ...... عَنِ الشَيْئِ : رک جانا ...... الدَابَة : جانور کو بغیر چارہ کے باندھ رکھنا ...... ہ : مجبور کرنا اور لازم کر دینا ...... ہ عَنِ الاَمْرِ : روک دینا۔ بند کر دینا۔ (کام سے) اسی سے ہے۔ صَبَرْتُ نَفْسِي عَنْ كَذَا : یعنی میں نے اپنے نفس کو فلاں چیز سے روک دیا۔ وصَبَرْتُ عَلَى مَا اَكْرَهُ وصَبَرْتُ عَمَّا اُحِبُّ : جس چیز کو میں مکروہ سمجھتا ہوں اس سے اپنے آپ کو روک دیا اور جس چیز کو محبوب سمجھتا ہوں اس سے صبر کیا۔ کہا جاتا ہے "قُتِلَ صَبْرًا" وہ قتل کے لئے بند کیا گیا۔ وحُـلِفَ صَبْرًا : قسم کھانے کے لئے بند کیا گیا۔

صَبَرَ : (ن) صَبْرًا وصَبَارَةً بِه : ضامن ہونا۔ ...... ہ : ضامن دینا۔ کہا جاتا ہے اَصْبِرْنِي : یعنی مجھ کو ضامن دو۔

صَبَّـرَهُ : صبر دلانا۔ صبر کرنے کو کہنا ...... المَيِّتَ : مردہ کے پیٹ میں ایلوا ڈالنا تا کہ بدبودار نہ ہو۔ صَبَّرَ الكَاسَ : پیالہ کو لبالب بھرنا۔

اَصْبَرَ. اللَبَنُ : کھٹے پن کا تلخی تک پہنچ جانا۔ ایلوے کی مانند کڑوا ہونا۔ صبر دلانا ...... الـرَجُلَ : ام صبور : یعنی مصیبت میں پڑنا۔ شیشی کو کاگ لگانا ...... القَاضِي فُلَانًا : قاضی کا خصم سے بدلہ دلانا۔

صَابَرَهُ صِبَارًا ومُصَابَرَةً :صبر کرنے میں غالب رہنا۔
تَصَبَّرَ :تکلف سے صبر ظاہر کرنا......عَلَیْهِ: صبر کرنا۔
اِصْطَبَرَ واصَّبَرَ. عَلَیْهِ :صبر کرنا......مِنْهُ: بدلہ لینا۔
اِصْبَارًا اِصْبِرَارًا. عَلَیْهِ :صبر کرنا۔
اِسْتَصْبَرَ. الشَّیْءُ :موٹا ہونا۔سخت ہونا۔تہ بتہ ہونا۔
الصَّبْرُ :بہادری۔مصیبت کی شکایت نہ کرنا۔شَهْرُ الصَّبْرِ :رمضان کا مہینہ۔یَمِیْنُ الصَّبْرِ: وہ قسم جس کو کھانے کے لئے قید کردیا جائے۔
الصِّبْرُ والصُّبْرُ :کنارہ۔سفید بال۔ج اَصْبَار کہا جاتا ہے"اَخَذَ الشَّیْءَ بِاَصْبَارِهِ" یعنی پورا لے لیا۔و"مَلَأَ الْكَاْسَ اِلٰی اَصْبَارِهَا" پیالے کو کنارے تک بھر دیا۔
الصِّبْرُ والصُّبْرُ :کنکریلی زمین جو سخت نہ ہو۔
الصَّبْرُ :برف۔ج اَصْبَار.
الصَّبِرُ :ایلوا۔ج صُبُوْر واحد صَبِرَةٌ:اس لفظ میں ب کو بہت کم ساکن کیا جاتا ہے۔
الصُّبْرَةُ :غلہ کا ڈھیر۔سخت پتھروں کا ڈھیر۔جمع صِبَار :کہا جاتا ہے"اَخَذَهُ صُبْرَةً" یعنی بغیر وزن اور پیمانے کے کل لے لیا۔
الصَّابِرُ :قا۔اَبُوْصَابِر :نمک۔
الصَّابُوْرَةُ :بوجھ جو سواری یا کشتی جہاز وغیرہ میں رکھا جائے تاکہ ادھر اُدھر نہ جھکنے پائے۔
الصَّبْرَةُ والصَّبَارَّةُ :سخت سردی۔صَبْرَةُ الشِّتَاءِ :سردی کا درمیانی زمانہ۔
الصِّبَارُ :کاگ۔ایک کھٹے درخت کا پھل۔
الصَّبَارَةُ :ضمانت۔سردی کی شدت۔
(...... والصُّبَارَةُ) :چکنے پتھر۔
الصُّبَّارُ والصُّبَّارُ :املی۔ناگ پھنی۔واحد صُبَّارَةٌ. صُبَارَةٌ.
الصَّبَارَةُ :بنجر سخت زمین۔
الصَّبُوْرُ :ج صُبُرٌ :بردبار۔یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے (...... والصَّبَّار) :بہت زیادہ صبر کرنے والا۔
الصَّبُوْرَةُ. مِنَ الرِّجَالِ :قتل کے لئے قید کیا ہوا۔
الصَّبِیْرُ :صبر کرنے والا۔ضامن۔قوم کا چودھری۔ج صُبَرَاءُ.
الصَّبِیْرُ الصَّبِیْرَةُ :چوڑی روٹی۔
اُمُّ صَبَّارٍ واُمُّ صَبُّوْرَةٍ :مصیبت۔
الْمَصْبُوْرُ :قتل کے لئے قید کیا ہوا۔ڈھیر۔مؤنث مَصْبُوْرَةٌ.
صَبْصَبَ :متفرق کرنا۔
تَصَبْصَبَ :متفرق ہونا۔تَصَبْصَبَ اللَّیْلُ : رات کا اکثر حصہ گزر جانا......الحَرُّ :گرمی زیادہ ہونا......عَلَیْنَا فُلَانٌ :بہت جرأت کرنا۔
الصَّبْصَابُ والصَّبْصَبُ والصُّبَاصِبُ : سخت مضبوط۔
صَبَعَ :(ف) صَبْعًا. بِهِ وعَلَیْهِ :انگلی سے اشارہ کرنا......فُلَانًا عَلَیْهِ :اشارہ سے رہنمائی کرنا۔
صَبَعَهُ :(ف) صَبْعًا ومَصْبَعَةً :متکبر بنانا۔اسی سے ہے"مَنْ وَلَاهُ السُّلْطَانُ صَبَعَهُ الشَّیْطَانُ" جس کو سلطان والی بنا دیتا ہے۔شیطان اس کو متکبر بنا دیتا ہے۔انگلی پر مارنا۔
صَبَعَ الشَّیْءَ :کسی چیز میں انگلی داخل کرنا......بَیْنَ الْقَوْمِ :کسی دوسرے کو قوم کا پتہ بتا دینا۔
فِی الطَّعَامِ :کھانے میں انگلی ڈالنا۔
الاَصْبُعُ الاِصْبَعُ الاُصْبَعُ الاَصْبَعُ الاِصْبِعُ الاُصْبُعُ الاَصْبِعُ الاِصْبُعُ الاُصْبِعُ :انگلی۔مؤنث۔سماعی ہے۔کبھی مذکر بھی آتا ہے۔ج اَصَابِعُ أُصَابِعُ الْفَتَیَاتِ :ایک پھول کی قسم۔فرنجمشک اَصَابِعُ الْعَذَارٰی او اَصَابِعُ الْعَرُوْسِ :انگور کی ایک قسم جو لمبی ہوتی ہے۔
الْمَصْبَعَةُ :غرور۔تکبر۔گھمنڈ۔
اَصَابِعُ الْیَدِ :ہاتھ کی انگلیاں۔
خِنْصَرٌ: (چھنگلیا) بِنْصَرٌ: (چھنگلیا کے ساتھ والی) وُسْطٰی: (درمیان والی) سَبَّابَةٌ: (انگشت شہادت) اَلْاِبْهَامُ: (انگوٹھا)۔
الْمَصْبُوْعُ :گھمنڈی۔متکبر۔
اَلْمُصَبِّعُ :گوشت بھوننے کا پنجہ۔
صَبَغَ :(ن ض ف) صَبْغًا وصِبْغًا. الثَّوْبَ : کپڑے کو رنگنا......یَدَهُ فِی الْمَاءِ :پانی میں ہاتھ ڈبونا......یَدَهُ بِالْعَمَلِ :کام میں مشغول ہونا۔فُلَانًا بِالنِّعَمِ :نعمتوں سے چھپا دینا۔
صَبَغَهُ بِالْمَاءِ فَاصْطَبَغَ :پانی سے بپتسمہ دینا۔کہا جاتا ہے"صَبَغُوْنِی فِی عَیْنِكَ" یعنی انہوں نے میری برائی تمہارے سامنے بیان کر کے میری کیفیت بدل دی۔
صَبَغَ :(ن) صُبُوْغًا. ضَرْعُ النَّاقَةِ :اونٹنی کے تھن کا بھر جانا اور خوش رنگ ہونا۔
صَبَّغَ :گہرا رنگنا (...... واَصْبَغَ) :کھجور کا پکنے لگنا۔اَصْبَغَ عَلَیْهِ النِّعْمَةَ: کامل کرنا۔
تَصَبَّغَ. فِی دِیْنِهِ :دین میں کامل و پختہ ہو جانا۔
اِصْطَبَغَ :سالن لگانا۔کہا جاتا ہے"اِصْطَبِغْ بِالْخَلِّ اَوْ فِی الْخَلِّ" اس نے سرکہ کو سالن بنایا۔بِكَذَا: رنگین ہونا۔
الصِّبْغُ والصِّبَغُ ج اَصْبَاغٌ والصِّبَاغُ : ج اَصْبِغَةٌ والصِّبْغَةُ :رنگ۔
الصِّبْغُ :سالن۔
الصِّبْغَةُ :نوع۔ملت۔دین۔بپتسمہ کا رنگ۔
الصُّبْغَةُ :ادھ پکی کھجور۔
الصِّبَاغَةُ :رنگریزی کا پیشہ۔
الصَّابِغُ :رنگنے والا۔لقب ہے یوحنا کا۔
الصَّبِیْغُ :رنگا ہوا۔کہا جاتا ہے"ثَوْبٌ صَبِیْغٌ ثِیَابٌ صَبِیْغٌ"
الصَّبَّاغُ :رنگریز۔جھوٹا۔
الاَصْبَغُ :بڑا سیلاب......مِنَ الطَّیْرِ والشَّاءِ :پرندہ یا بکری جس کی دم سفید ہو......مِنَ الْخَیْلِ :گھوڑا جس کی پیشانی یا کان کے اطراف سفید ہوں۔مؤنث صَبْغَاءُ. ج صُبْغٌ.

المَصْبَغَة: رنگنے کی جگہ۔

صَبَنَ: (ض) صَبْنًا. الشَّیْءَ عَنْهُ: روک دینا۔ دوسری چیز کی طرف پھیر دینا ......المُقَامِرُ الكَعْبَيْنِ: جواری کا پانسہ کو پھینکنے کے لئے درست کرنا۔

اِنْصَبَنَ وَاصْطَبَنَ. عَنْهُ: رک جانا۔ پھر جانا۔

الصَّابُوْن: صابن۔ کلمہ فارسی الاصل ہے۔ عربی میں (غاسول) کہتے ہیں۔ ایک ٹکڑے کو (صابونہ) کہتے ہیں اور اس کے بیچنے ڈالنے اور بنانے والے کو صَبَّان و صَابُوْنِی کہتے ہیں۔

الصَّابُوْنِيَّة: ایک قسم کا پودہ جس سے دھویا جاتا ہے۔

المَصْبَنَة: صابون کا کارخانہ۔

صَبَا يَصْبُوْ صَبْوَةً وَصُبُوَّةً وَصُبُوًّا اِلَيْهِ وَلَهٗ: مشتاق ہونا۔

صَبَا يَصْبُوْا صَبْوًا وَصَبْوًا وَصِبَاءً وَصَبَاءً: بچپنے کی طرف مائل ہونا۔ بچوں کی سی خصلت اختیار کرنا۔ صفت صَابٍ: مؤنث صَابِيَةٌ۔

صَبَتْ صَبَاءً وَصُبُوًّا. الرِّيْحُ: پروائی ہوا کا چلنا۔

صُبِيَ وَاَصْبَى. القَوْمُ: پروائی ہوا کا لگنا۔

اَصْبَى. الرَّجُلُ: بچے والا ہونا۔ اَصْبَى الشَّيْءُ فُلَانًا: شوق میں ڈال دینا۔ کہا جاتا ہے اَصْبَتْهُ المَكَارِمُ: اس کو مکارم نے شوق میں ڈال دیا۔

صَبِيَ يَصْبَى صَبَاءً وَاسْتَصْبَى: بچوں جیسا کام کرنا۔ صَبِيَ اِلَيْهِ: مشتاق ہونا۔

اِسْتَصْبَاه: کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا جیسا بچوں سے کیا جاتا ہے۔

صَابَى مُصَابَاةً: نیزہ مارنا۔ نیزے کو مارنے کے لئے جھکانا ......السَّيْفَ: تلوار کو میان میں الٹی طرف سے کرنا ......الكَلَامَ: بے قاعدہ بولنا ......بَيْتَ الشِّعْرِ: اچھی طرح نہ پڑھنا۔

تَصَبَّى تَصَبِّيًا وَتَصَابَى تَصَابِيًا: کھیل کود کی طرف مائل ہونا ......المَرْأَةَ: عورت کو فریب دینا اور مفتون بنانا۔ تَصَبَّاهُ الشَّيْءُ: شوق میں ڈالنا۔

الصَّبَا: پروائی ہوا (مؤنث ہے) اس کے مقابل کی ہوا کا نام دَبُوْر ہے۔ تثنیہ اس کا صَبَوَان اور صَبَيَان اور جمع صَبَوَات اور اَصْبَاء۔

الصِّبَا: شوق۔

الصِّبَاء وَالصَّبَاء: بچپنا۔ کہا جاتا ہے "رَاَيْتُهٗ فِيْ صِبَاهُ اَوْ فِيْ صَبَائِهٖ: یعنی اس کو بچپنے میں دیکھا تھا۔

الصَّبْوَة: بچپن۔ جوانی کی نادانی۔

الصَّبِيُّ: بچہ جو جوان سے کم عمر ہو۔ آنکھ کی پتلی۔ ج صَبْيَان وَصِبْيَان وَصُبْوَان وَصِبْوَان وَاَصْبِيَة وَصِبْيَة وَصَبْيَة وَصُبْيَة وَصِبْوَة وَاَصْبٍ مؤنث صَبِيَّة۔ ج صَبَايَا. الصَّبِيَّة: لڑکی۔ الصَّبِيُّ: تلوار کی دھار۔ پاؤں کا پنجہ۔ کہا جاتا ہے "بِهٖ وَجَعٌ فِيْ صَبِيِّ قَدَمِهٖ" اس کے پنجے میں درد ہے۔

الصَّبِيَّان: ڈاڑھی کے کنارے جو ٹھوڑی کے قریب ہیں۔

الصُّبَيَّة الاُصَيْبِيَة. صَبِيٌّ: کی جمع صِبْيَة اور اَصْبِيَة: کی تصغیر ہے۔

الصَّابِيَة: پروائی اور شمالی ہوا کے درمیان کی ہوا۔ المُصَابِيَة: مصیبت۔

صَتَّهٗ: (ن) صَتًّا: زور سے دھکا دینا۔ ہاتھ سے مارنا ......بِكَلَامٍ اَوْ بِدَاهِيَةٍ: تہمت لگانا۔ مصیبت ڈالنا۔

صَاتَّهٗ مُصَاتَّةً وَصِتَاتًا: جھگڑا کرنا۔

تَصَاتَّ. القَوْمُ: آپس میں جھگڑا کرنا۔ آپس میں جنگ کرنا۔

الصَّتُّ وَالصِّتُّ وَالصُّتَّة: جماعت الصِّتُّ وَالصُّتَّة: ضد۔ ہٹ۔

الصِّتْتُ: در پے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ بِصِتَّةٍ" وہ اس کے در پے ہے۔

الصَّتِيْت: جماعت۔ آواز۔ شور۔

المُصْتِيْت: اپنے کاموں میں مستعد۔

صَتَعَهٗ: (ف) صَتْعًا: پچھاڑ دینا ......لَهٗ: کسی کا قصد کرنا۔

تَصَتَّعَ: کسی کام میں تردد کرنا۔

الصَّتَع: مضبوط جوان۔ گورخر۔

صَتَمَ. الشَّيْءَ: مکمل کرنا۔

تَصَتَّمَ: تیز دوڑنا۔

الصَّتْمُ وَالصَّتَمُ: سخت مضبوط۔ کامل مضبوط

الصَّتْمَة وَالصَّتِيْمَة: سخت پتھر۔

المُصْتَمُ: گلی یا وادی جو غیر نافذہ ہو۔

صَجَّ: (ن) صَجًّا: لوہے پر لوہا مارنا جس سے آواز نکلے۔

الصُّجُج وَالصَّجِيْج: لوہے پر لوہا گرنے کی آواز۔ جھنکار۔

صَحَّ: (ض) صُحًّا وَصِحَّةً وَصَحَاحًا: تندرست ہونا۔ ہر عیب سے پاک صاف ہونا ......الخَبَرُ: مطابق واقع ثابت ہونا۔ صفت صَحِيْحٌ وَصِحَاحٌ: کہا جاتا ہے "صَحَّ لِيْ عَلٰى فُلَانٍ كَذَا" یعنی میرے لئے فلاں پر اتنا ثابت ہوا۔

صَحَّحَ. المَرِيْضَ: تندرست کر دینا۔ چنگا کر دینا ......الكِتَابَ: کتاب کی غلطی درست کر دینا۔

اَصَحَّهٗ اِصْحَاحًا: تندرست کرنا یا تندرست پانا۔ مرض کا زائل کر دینا۔ اَصَحَّ الرَّجُلُ: آدمی کا تندرست بال بچے یا مویشی والا ہونا۔

تَصَحَّحَ. بِكَذَا: فلاں چیز سے علاج کرنا۔

اِسْتَصَحَّ. مِنْ مَرَضِهٖ: مرض سے تندرست ہونا ......الكَلَامَ: صحیح پانا۔

الصِّحَّة: مص۔ تندرستی۔

الصَّحَاح: مص۔ مِنَ الطَّرِيْقِ: راستہ کا دشوار حصہ۔

الصَّحِيْح: تندرست۔ عیب وغیرہ سے بری۔ بھروسہ کے قابل۔ ج اَصِحَّاء وَصِحَاح وَاَصِحَّة صَحَائِح

المَصَحّ: صحت کی جگہ۔

المَصَحَّة والمَصِحَّةُ: صحت دینے والی۔ صحت محفوظ رکھنے والی۔ کہا جاتا ہے "الصَّوْم مَصَحَّةٌ" یعنی روزہ صحت دینے والا ہے یا صحت کا حافظ ہے و "اَرْضٌ مَصِحَّةٌ" ایسی زمین جو وبائی امراض سے پاک ہو یا جس میں بیماریاں وغیرہ زیادہ نہ ہوتی ہوں۔

صَحِبَ (س) صُحْبَةً وصَحَابَةً وصِحَابَةً وصَاحَبَهُ مُصَاحَبَةً: ساتھی ہونا۔ دوستی کرنا۔ ایک ساتھ زندگی بسر کرنا۔

صَحَبَ (ف) صَحْبًا۔ المَذْبُوحَ: کھال اُتارنا۔

اَصْحَبَ۔ الرَّجُلُ: ساتھی والا ہونا۔ بیٹے کا بالغ ہو کر اپنے ہی مانند ہونا۔ دشواری کے بعد تابعدار ہونا..... المَاءُ: پانی کا کائی والا ہونا..... ہ فُلاَنًا: محفوظ رکھنا..... ہ عَنْ كَذَا: روک دینا..... ہ الشَّئَ: ساتھ کر دینا۔

تَصَحَّبَ۔ مِنْهُ: شرم کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ مَا يَتَصَحَّبُ مِنْ شَئٍ" یعنی فلاں نہ تو پرہیز کرتا ہے اور نہ شرم کرتا ہے۔

اِصْطَحَبَ۔ فُلاَنًا: حفاظت کرنا۔

اِصْطَحَبُوْا: ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔

اِسْتَصْحَبَهُ: ساتھی بنانا۔ ساتھی بننے کے لئے کہنا۔ ساتھی بنانا۔ اِسْتَصْحَبَهُ الشَّئَ: کسی چیز کو ساتھ رکھنے کے لئے کہنا..... الشَّئَ: کسی چیز کو ساتھ کر دینا۔

الصَّاحِب: ساتھی۔ ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا۔ مالک۔ وزیر۔ گورنر۔ کہا جاتا ہے "صَاحِبُ حُمَاةَ" یعنی حاکم حماۃ اور "یا صَاحِ" یا صاحب کی ترخیم ہے۔ ج صَحْب واَصْحَابٌ وصُحْبَةٌ وصِحَاب وصُحْبَان وصِحَابَة وصَحَابَة اور اَصْحَاب کی جمع اَصَاحِيْب۔

الصَّاحِبَة: صاحب کا مؤنث۔ بیوی۔ ج صَاحِبَات وصَوَاحِب۔

الصَّحَابَة: وہ حضرات (رضی اللہ عنہم) جو سرور کائنات ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئے ہوں اور ایمان لائے اور ایمان ہی پر انتقال ہوا ہو۔

الصَّحَابِیُّ: جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہوں۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے فرد واحد (رضی اللہ عنہ)

المُصَاحِبُ: ساتھ رہنے والا۔ دشواری سے فرمانبردار ہونے والا۔

المُصْحَبُ: پاگل آدمی جو خود بخود باتیں کرے۔ عُوْدٌ مُصْحَبٌ: وہ لکڑی جس سے چھلکا علیحدہ نہ کیا گیا ہو۔ اَدِيْمٌ مُصْحَبٌ: وہ چمڑا جس سے بال دور نہ کئے گئے ہوں۔

المُصْحِب والمِصْحَاب: فرمانبردار۔ ذلیل۔ اَدِيْمٌ مُصْحِبٌ: جس چمڑے پر بال یا اون ہوں۔ عُوْدٌ مُصْحِبٌ: وہ لکڑی جو چھیلی نہ گئی ہو۔

المَصْحُوْب: مفع۔ ادیم مصحوب: وہ چمڑا جس پر سے بال نہ اتارے گئے ہوں۔ عُوْدٌ مَصْحُوْبٌ: وہ لکڑی جس پر سے چھال دور نہ کی گئی ہو۔ کہا جاتا ہے "اِذْهَبْ مَصْحُوْبًا مُصَاحَبًا" یعنی محفوظ خیریت و عافیت کے ساتھ جاؤ۔

صَحَرَ: (ف) صَحْرًا۔ اللَّبَنَ: دودھ کو ابالنا۔ صَحَرَتْهُ الشَّمْسُ: دھوپ کا دماغ کو تکلیف پہنچانا۔

صَحَرَ: (ف) صَحِيْرًا وصُحَارًا۔ الحِمَارُ: گدھے کا زور سے رینگنا۔

صَحِرَ: (س) صَحَرًا: سرخی مائل مٹیالا ہونا۔ صفت اصحر مؤنث صَحْراء ج صُحْرٌ اور رنگ کا نام صُحْرَة۔

اَصْحَرَ: جنگل کی طرف جانا..... المَكَانُ: جنگل کی مانند وسیع ہونا..... الاَمْرَ وبالاَمْرِ: ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "لاَ تُصْحِرْهُ اَمْرَكَ" یعنی اس کے سامنے اپنے امر کو ظاہر نہ کرو اور "اَصْحِرْ مَا فِي قَلْبِكَ" یعنی اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرو..... الرَّجُلُ: کانا ہونا۔

اِصْحَارَّ اِصْحِيْرَارًا: سرخی مائل مٹیالے رنگ والا ہونا۔

الصَّحَر: سرخ سفید رنگ۔

الصَّحْرَاء: بیابان جس میں نباتات نہ ہو۔ ج صَحَارَى صَحَارٍ وصَحَارِيُّ و صَحْرَاوَات۔

الصَّحِيْرَةُ: دودھ جو ابالا جائے اور اس میں گھی اور آٹا ملا دیا جائے۔

المُصَاحِر: وہ شخص جو اپنے مقابل سے بیابان میں جنگ کرے اور فریب نہ دے۔

المُصْحِرُ: شیر۔

صَحْصَحَ۔ الاَمْرُ: روشن ہونا۔ ظاہر ہونا۔

الصَّحْصَح والصَّحْصَاح والصَّحْصَحَان: ہموار زمین جو نباتات وغیرہ سے خالی ہو۔ ج صَحَاصِح۔ التُّرَّهَاتُ الصَّحَاصِحُ وتُرَّهَاتُ الصَّحَاصِحِ: لغویات۔ خرافات۔ اضافت کے ساتھ بہتر ہے۔

الصُّحْصُح والصُّحْصُوْح۔ مِنَ الرِّجَال: مرد باریک بیں۔

المُصَحْصِح: خالص محبت والا۔ باطل کوش۔

صَحَّفَ۔ الكَلِمَةَ: پڑھنے میں غلطی کرنا۔

اَصْحَفَ۔ الكِتَابَ: کتاب میں صحیفوں کو جمع کرنا۔

تَصَحَّفَ۔ القَارِئُ: پڑھنے میں غلطی کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَصَحَّفَتْ عَلَيْهِ الصَّحِيْفَةُ" یعنی صحیفہ میں کلمہ اس پر متغیر ہو گیا۔

الصَّحْفَة: بڑا چوڑا پیالہ جس سے پانچ آدمی آسودہ ہو جائیں۔ ج صِحَاف۔

الصِّحَاف: چھوٹے چھوٹے چشمے۔

الصِّحَافَة: ایڈیٹری۔ عَالَم الصِّحَافَة: محررین اخبار۔

الصَّحِيْفَةُ: لکھا ہوا کاغذ۔ ورق۔ صَحِيْفَةُ الوَجْهِ: چہرے کی کھال۔ کہا جاتا ہے صُنْ صَحِيْفَةَ وَجْهِكَ: اپنے چہرے کی کھال کو بچاؤ۔ ج صَحَائِف وصُحُف۔

الصُّحَيْفَة: چھوٹا پیالہ جس سے ایک آدمی آسودہ ہو۔

الصَّحِيْف: روئے زمین۔

الصَّحَّاف : پڑھنے میں غلطی کرنے والا۔ کتب فروش۔

الصَّحَفِيّ : بغیر استاد کے کتب بینی سے علم حاصل کرنے والا۔(...... والمُصَحِّف): پڑھنے میں غلطی کرنے والا۔

المَصْحَف والمِصْحَف والمُصْحَف : مجلد کتاب۔ مَصَاحِف: جمع۔

المُصَحَّف : تغیر کیا ہوا۔

صَحِلَ (س) صَحَلا صَوْتُه: پڑی ہوئی آواز والا اور بھاری آواز والا ہونا۔ صفت صَحِلٌ واَصْحَل.

اِصْطَحَمَ. الرَّجُلُ: سیدھا کھڑا ہونا۔

اِصْحَامَّ اِصْحِيمَامًا. النَّبَاتُ : پودہ کا بہت سرسبز ہونا۔ سبزی کا زردی سے ملنا۔ صفت اَصْحَم : مؤنث صَحْمَاء : رنگ۔

صُحْمَة...... الاَرْضُ : زمین کے نباتات کا متغیر ہونا...... الـزَّرْعُ: سردی لگ جانا اور خشک ہونا شروع ہونا۔

صَحَنَه (ف) صَحْنًا: مارنا۔ کہا جاتا ہے "صَحَنَهُ عِشْرِيْنَ سَوْطًا" اس نے اس کو بیس کوڑے مارے۔ صَحَنَهُ بِرِجْلِه : پیر سے مارنا...... الـرَّجُلُ : کسی کو پیالہ میں کچھ دینا۔ صَحَنَهُ دِيْنَارًا : دینار دینا...... بَيْنَهُمْ: اصلاح کرنا۔

الصَّحْن : چھوٹا پیالہ۔ بڑا پیالہ۔ گھر کا باطنی حصہ اور اسی سے ہے "فَـرَسٌ وَاسِـعُ الصَّـحْن" صَحْن الدار : انگنائی الصَّحْن مِنَ الاَرْض : ہموار زمین۔ ج صُحُوْن

الصَّحْنَان: جھانجھ ایک قسم کا باجا۔

صَحْنَا. الاُذُنَيْنِ : کان کے اندرونی حصے۔

فَرَسٌ صَحُوْنٌ : لات مارنے والا گھوڑا۔

الصَّحْنَى والصَّحْنَاة والصِّحْنَاء والصِّحْنَاة : چھوٹی نمک ملی ہوئی مچھلی۔

المِصْحَنَة : برتن جو بڑے پیالے کی مانند ہو۔

صَحَا يَصْحُو صَحْوًا وصُحُوًّا وصَحِي يَصْحَى صَحًا واَصْحَى اِصْحَاءً. اليَوْمُ : دن کا بغیر بادل کے صاف ہونا۔ صفت صَحْوٌ وصَاحٍ ومُصْحٍ...... السَّكْرَانُ : نشہ اتر جانا...... الـرَّجُلُ: بچپنے کی جہالت کو چھوڑ دینا۔ افاقہ میں آنا۔ صفت صَاحٍ. ج صَاحُوْن صُحَاة : مؤنث صَاحِيَةٌ ج صَاحِيَات وصَوَاحٍ. اَصحاه : ہوش میں لانا۔ اَصْحَى القَوْمَ : آسمان کا قوم پر بے ابر ہونا۔

الصَّحْو : کہا جاتا ہے "سَمَاءٌ صَحْوٌ ويَوْمٌ صَحْوٌ" یعنی آسمان اور دن بے ابر و باد ہیں اور یہ وصف بالمصدر ہے۔

المَصْحَاة : باعث افاقہ۔ کہا جاتا ہے "فِيْهِ مَسْلاَةٌ مِنْ كَرْبِ الهَمِّ ومَصْحَاةٌ مِنْ سُكْرِ الهَمِّ" یعنی اس میں غم سے تسلی اور نشہ غم سے افاقہ ہے۔

المِصْحَاة : برتن۔ طشت۔ پیالہ۔

صَخَّ :(ن) صَخًّا. الحَدِيْدَ بِالحَدِيْدِ : لوہے کو لوہے پر مارنا...... الصوتُ الاذنَ : آواز کا کان کو بہرا کر دینا(...... صَخًّا صَخِيْخًا) الحَدِيْدُ : لوہے کا آواز کرنا...... لحَدِيْثِه: کان لگانا۔

الصَّخَّة : اسم مرة۔ باری(...... والصَّخ والصَّخِيْخ): پتھر یا لوہے کی آواز۔

الصَّخِيْخ : خوف زدہ کوے کی آواز۔

الصَّاخَّة : سخت آواز جو بہرا کر دے۔ مصیبت۔ قیامت۔

صَخِبَ :(س) صَخَبًا : شور مچانا۔

صَاخَبَهُ مُصَاخَبَةً : ایک دوسرے کا شور مچانا۔

تَصَاخَبَ. القَوْمُ : باہم شور مچانا اور ردپیٹ کرنا۔

اِصْطَخَبَ. الطَّيْرُ او الضِّفْدَعُ : پرندیا مینڈک کی آواز کا مخلط ہونا۔

الصَّخَب : مص۔ شور۔

الصَّاخِب والصَّخِب والصَّخَّاب والصَّخُوْب والصَّخْبَان : شور مچانے والا۔ مؤنث صَخِبَةٌ وصُخُبَةٌ وصَخَّابَةٌ وصَخُوْبٌ وصَخْبَى.

صَخِدَ :(س) صَخَدًا وصَخَدَانًا...... اليَوْمُ: سخت گرم ہونا۔

صَخَدَتْه :(ف) صَخْدًا. الشَّمْسُ : جلانا۔ الصُّرَدُ: لٹورے کا آواز کرنا۔

صَخَدَ :(ف) صُخُوْدًا. اِلَيْـه : کان لگانا۔

اَصْخَدَ. الحَرُّ : گرمی تیز ہونا...... الرَّجُلُ: گرمی میں داخل ہونا...... الحِرْبَاءُ: گرگٹ کا دھوپ کھانا۔

الصَّاخِدَة : دوپہری۔

الصَّخْدَان والصَّخَدَان : سخت گرمی کا دن۔

صَيْخَدُ. الشَّمْسِ : گردۂ آفتاب۔

هَاجِرَةٌ صَيْخُوْدٌ : سخت گرم دوپہری۔ ج صَيَاخِيْد. صَيَاخِيْدُ الحَرِّ : گرمی کی تیزی۔

المَصْخَدَة : دوپہر۔ ج مَصَاخِد.

المُصْطَخِد: دھوپ میں کھڑا ہونے والا۔

صَخَرَهُ : فرمانبردار کرنا۔

اَصْخَرَ. المَكَانُ : پتھریلا ہونا۔ صفت مُصْخِر.

الصَّخْرَة والصَّخَرَة : ٹھوس بڑا پتھر۔ چٹان۔ ج صَخْرٌ وصَخَرٌ وصُخُوْرٌ وصُخُوْرَةٌ وصَخَرات کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ صَخْرَةُ الوَادِي" فلاں بہت مستقل ہے۔

الصَّخِر. مِنَ الاَمْكِنَة : پتھریلی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صَخِرُ الوَجْهِ اوَاَصْخَرُ الوَجْهِ" یعنی وہ بے حیاء ہے۔

الصَّخْرَاوِيَّةُ: انتہائی خوشبو والا درخت۔ جس کے پھولوں کی خوشبو دور دور تک پھیل جاتی ہے۔

الصَّاخِر : لوہے پر لوہے کی جھنکار۔

الصَّاخِرَة : پینے کے لئے مٹی کا پیالہ۔

صَخَفَ (ف) صَخْفًا. الاَرْضَ : زمین کھودنا۔

المِصْخَفَة : زمین کھودنے کا آلہ۔ کدال۔ پھاوڑا۔

صَخَمَتْهُ :(ن) صَخْمًا الشَّ...

آفتاب کا جھلس دینا۔
اِصطَخم. الرَّجُلُ :سیدھا کھڑا ہونا۔
صَحِی یَصْحی صَحًا. الثَّوبُ :کپڑے کا میلا ہونا۔ صفت صَحٍ.
الصَّحَاۃ :میل کچیل۔ ایک قسم کی سبزی۔
صَدَّہٗ (ن) صَدًّا. عَنْ کَذَا :روک دینا۔ منع کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَدَّ السَّبِیْلُ" یعنی راستہ کے درے گھاٹی وغیرہ کی روک واقع ہوگئی۔
صَدَّ (ن ض) صَدًّا وصُدُوْدًا. عَنہ :اعراض کرنا۔ صفت صَادٌّ: جمع صُدَّاد : مؤنث صَادَّۃٌ: جمع صَوَادُّ وصُدَّاد.
صَدَّ (ن ض) صَدِیْدًا. مِنَ الشَّیْءِ :چیخ پڑنا۔ چلانا۔
صَادَّہٗ :مدافعت کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ یُصَادُّہٗ ویُصَادُّہٗ" یعنی وہ مدافعت کرنے لگا۔
صَدَّدَ :تالی بجانا...... الجُرْحُ :پیپ دینا۔
اَصَدَّہٗ. عَنْ کَذَا :منع کرنا۔ باز رکھنا۔ الجُرْحُ :پیپ دینا یا بہہ پڑنا۔
تَصَدَّدَ لَہٗ :درپے ہونا۔
اَصطَدَّتْ. المَرْاَۃُ :عورت کا پردہ کرنا۔
الصُّدُّ :مص...... الصَّدُّ :بلند بادل۔ وادی کا کنارہ۔ اَصْدَاد و صُدُوْد.
الصَّدَد :درپے۔ قصد۔ میلان۔ کنارہ۔
الصِّدَاد :پردہ۔ ج اَصِدَّۃ
الصَّدُوْد :روکنے والا (مفعول بمعنی فاعل) چھوٹی کرتی۔
الصَّدِیْد :مص۔ پیپ خون سے ملی ہوئی۔
صَدِیْدُ الفِضَّۃِ :پگھلی ہوئی چاندی۔
الصُّدَّاد :سانپ چھپکلی۔ پانی پر جانے کا راستہ۔ ج صَدَائِد.
صَدِیَٔ (س) صَدَأً وصَدُوْءٌ (ک) صَدَاءَۃً. الحَدِیْدُ :زنگ لگ جانا۔ صفت صَدِیٌٔ :مؤنث صَدِئَۃ...... الشَّیْءُ :زنگ کے رنگ کے مشابہ ہونا۔ صفت اَصْدَأُ: مؤنث صَدْاَءُ...... الرَّجُلُ :سیدھا کھڑا ہونا اور دیکھنا۔
صَدَأَ :(ف) صَدْأً وصَدَأً تَصْدِئَۃً. الشَّیْءَ :زنگ دور کرنا...... المِرْاَۃَ :آئینہ کو صاف کرنا۔
اَصْدَاَہٗ :مورچہ والا جیسا بنانا۔
تَصَدَّأَ. لَہٗ :درپے ہونا۔
الصَّدَأُ :زنگ۔ مورچہ۔ رَجُلٌ صَدَأٌ :نازک بدن مرد۔
الصَّدِئ :جس پر مورچہ لگ گیا ہو۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ فُلَانٌ صَاغِرًا صَدِئًا" فلاں شخص لوٹا اس حال میں کہ اس پر ذلت کا دھبہ لگ چکا تھا۔
الصُّدْاَۃ :مورچہ کا رنگ۔
صَدَحَ :(ف) صَدْحًا وصُدَاحًا. الرَّجُلُ او الطَّائِرُ :سریلی آواز بلند کرنا۔ صفت (صَادِحٌ وصَدَّاحٌ وصَیْدَحٌ وصَیْدَاحٌ وصَدُوْحٌ وصَیْدَحِیٌّ ومِصْدَحٌ ومِصْدَاحٌ.
الصَّدَحُ :علم۔ خالی مکان۔ چھوٹا پتھریلا ٹیلہ۔ شَیْءٌ صَدَحٌ :سیاہ چیز۔ ج صِدْحَان.
الصُّدْحَۃ والصُّدَحَۃ والصَّدْحَۃ :مہرہ جس کو بطور تعویذ استعمال کیا جاتا ہے۔
صَدَرَ :(ن ض) صَدْرًا ومَصْدَرًا. عَنِ المَکَانِ وعَنِ المَاءِ :واپس ہونا...... اِلَی المَکَانِ :متوجہ ہونا...... الرَّجُلَ عَنْ کَذَا :واپس کر دینا(...... صُدُوْرًا) الاَمْرُ :پیدا ہونا۔ حاصل ہونا۔ واقع ہونا...... مِنْہُ :ظاہر ہونا...... عَنْہُ :پیدا ہونا۔ نتیجہ نکلنا۔
صَدَرَہٗ صَدْرًا :سینہ پر مارنا۔
صُدِرَ :سینہ میں درد ہونا۔ صفت مَصْدُوْرٌ.
صَدَّرَہٗ :واپس کرنا۔ آگے بڑھانا۔ صدر مجلس میں بٹھانا۔ صَدَّرَ الکِتَابَ بِکَذَا :کتاب پر کسی چیز سے شروع کرنا...... الفَرَسُ :گھوڑے کا آگے بڑھنا۔
اَصْدَرَہٗ. عَنْ کَذَا :واپس کرنا۔ اَصْدَرَ الاَمْرَ :ظاہر کرنا...... الرَّجُلَ :لے جانا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یُوْرِدُ ولَا یُصْدِرُ" یعنی فلاں کام کو شروع کرتا ہے اور ختم نہیں کرتا۔
صَادَرَہٗ. عَلَی الشَّیْءِ وبِہٖ :اصرار کے ساتھ مطالبہ کرنا۔
تَصَدَّرَ :صدر مجلس میں بیٹھنا کہا جاتا ہے "تَصَدَّرَ المَجْلِسَ" مجلس میں سینہ نکال کر بیٹھنا۔...... الفَرَسُ :گھوڑے کے آگے کو سینہ نکالنا۔
تَصَادَرُوْا. عَلٰی مَاشَاءُوْا.
صَدَرُوا.
الصَّدْرُ :ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ۔ سینہ۔ ہر چیز کا ابتدائی حصہ۔ ہر چیز کا ایک ٹکڑا۔ تم کہتے ہو "اَخَذْتُ صَدْرًا مِنْہُ" میں نے اس میں سے ایک حصہ لے لیا۔ صَدْرُ القَوْمِ :رئیس۔
الصَّدْرُ الاَعْظَمُ :وزیر اعظم۔ ج صُدُوْر.
بَنَاتُ الصَّدْرِ :افکار۔
ذَاتُ الصَّدْرِ :سینہ کی ایک بیماری کا نام۔
صُدُوْرُ الوَادِیْ :وادی کا اگلا اور اعلیٰ حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ الشَّیْءَ بِصَدْرِہٖ" یعنی اول حصہ کو لے لیا۔ "فُلَانٌ بَعِیْدُ الصَّدْرِ" یعنی غیر مہربان۔
الصَّدَرُ :پانی پر سے واپسی۔ سفر سے واپسی۔ صادر کا اسم جمع۔
الصَّادِر :فا۔ لوٹنے والا۔ پانی پر سے لوٹنے والے پر عموماً بولا جاتا ہے اور اس کا مقابل وارد ہے۔ یعنی پانی پر آنے والا اور اسی سے ہے "مَالَہٗ صَادِرٌ ولا وَارِدٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔ طَرِیْقٌ صَادِرٌ :پانی پر لے جانے والا راستہ۔ طَرِیْقٌ وَارِدٌ صَادِرٌ :ایسا راستہ جس سے پانی پر لوگ آئیں جائیں۔
الصُّدْرَۃ. مِنَ الاِنْسَانِ :سینہ یا سینے کا اوپر کا حصہ۔ صدری۔ واسکٹ۔
التَّصْدِیْر :تنگ اونٹ کے سینے کا۔
الصِّدَار :صدری۔ اونٹ کے سینے پر نشان۔
الصَّدَارَۃ :تقدم۔ وزارت عظمیٰ کا عہدہ
(والصُّدَیْرَۃ) :سینے کا اوپر کا حصہ۔ ج

صَدائر۔
الاَصْدَر :مضبوط بڑے سینے والا۔
الاَصْدَران: کنپٹی کے نیچے کی رگیں۔
المَصْدَر :جائے صدور۔ج مَصَادر اور اسی سے مصادر افعال ہیں اس لئے کہ مصادر مشتقات کے لئے اصل وجڑ ہیں۔
المُصْدِر :فا۔ رَجُلٌ مُصْدِرٌ :کاموں کو پورا کرنے والا۔
المُصْدَر :قوی اور بڑے سینے والا۔آگے بڑھنے والا گھوڑا۔شیر۔بھیڑیا۔
صَدَعَ :(ف) صُدُوْعًا. اِلٰی کَذَا :مائل ہونا۔
صَدَعَ :(ف) صَدْعًا. الشَّیْئَ :اس طرح پھاڑنا کہ جدا نہ ہو۔۔۔۔۔ القَوْمَ :متفرق کردینا ۔۔۔۔۔ الاَمْرَ :ظاہر کرنا۔۔۔۔ بِالحَقِّ :حق بات کو کھلم کھلا بیان کرنا۔۔۔۔ فِی الاَمْرِ :گزرنا ۔۔۔۔۔ الاَمْرَ بِالحَقِّ :حق کا فیصلہ کرنا۔۔۔۔ فُلانًا: قصد کرنا۔صَدَعَهٗ عَنْ کَذَا :روک دینا۔۔۔۔۔ النَّهْرَ :کاٹ دینا۔۔۔۔ فِی المَکَان :گزرنا۔ عبور کرنا۔کہا جاتا ہے "هٰذَا الطَّرِیْقُ یَصْدَعُ فِیْ اَرْضِ کَذَا" یہ راستہ فلاں زمین میں گزرتا ہے۔۔۔۔ اللَّیْلَ :رات میں چلنا۔
صُدِعَ وصُدِّعَ :دردِ سر میں مبتلا ہونا۔ صفت مَصْدُوْع.
صَدَّعَ. الشَّیْئَ :پھاڑنا۔۔۔۔ الفَلاةَ او النَّهرَ :بیابان یا نہر کو طے کرنا۔
تَصَدَّعَ. القَوْمُ :متفرق ہونا۔تَصَدَّعَتِ الاَرْضُ بِه :وہ زمین میں بھاگ کر غائب ہو گیا۔
تَصَدَّعَ وانْصَدَعَ. الشَّیْئُ :پھٹنا۔کہا جاتا ہے "تَصَدَّعَتْ وانْصَدَعَتِ الاَرْضُ بالنَّبَاتِ" یعنی زمین میں روئیدگی ظاہر ہوئی۔
اِنْصَدَعَ الصَّبَاحُ :صبح کی روشنی پھیلنا۔
الصَّادِع :فا۔قاضی۔جَبَلٌ صَادِعٌ :دور تک پھیلا ہوا۔پہاڑ۔وَادٍ صَادِعٌ :دور تک پھیلی ہوئی وادی۔سَبِیْلٌ صَادِعٌ :دور تک پھیلا ہوا راستہ۔صُبْحٌ صَادِعٌ :روشن صبح۔

الصَّدْع :شگاف۔ج صُدُوْع.
الصَّدْع والصَّدَع :ہلکا پھلکا مرد۔قوی جوان۔صَدْعُ الحَدِیْد :لوہے کا مورچہ، زنگ۔کہا جاتا ہے "النَّاسُ عَلَیْهِم صَدْعٌ وَاحِدٌ" لوگ ان کے اوپر عداوت میں متفق ہیں۔
الصِّدْع :آدمیوں کی جماعت۔دو برابر میں پھٹی ہوئی چیز کا آدھا حصہ۔
الصَّدْعَة :اسم مرۃ۔پھٹن۔پراگندگی۔ تفرق۔ج صَدَعَات:۔کہا جاتا ہے "رَاَیْتُ بَیْنَهُمْ صَدَعَاتٍ" یعنی رائے اور خواہشات میں اختلافات و "اَصْلِحُوْا مَا فِیْکُمْ مِنَ الصَّدَعَاتِ" یعنی جمع ہو جاؤ اور متفرق مت ہو۔
الصِّدْعَة ج صِدَع والصَّدِیْع ج صُدُع: بکریوں کا ریوڑ۔اونٹوں کا گلہ۔دو برابر میں پھٹی ہوئی چیز کا آدھا حصہ۔صدیع :بمعنی مصدوع :صبح۔پھٹا ہوا کپڑا۔وہ کپڑا جو زرہ کے نیچے پہنا جائے۔
الصُّدَاع :دردِ سر۔
التَّصْدَاع :تفریق۔
المَصْدَع :سخت زمین میں نرم راستہ۔ج مَصَادِع.
المِصْدَع :نیزہ۔تیر۔چھری کا چوڑا پھل۔
خَطِیْبٌ مِصْقَعٌ مِصْدَعٌ :بلیغ خطیب۔
صَدَغَهٗ (ف) صَدْغًا. عَنِ الاَمْرِ :باز رکھنا۔روکنا۔سیدھا کرنا۔۔۔۔ النَّمْلَةَ :چیونٹی کو مارنا۔
صَدَغَهٗ :(ف) صَدْغًا :مونڈھے سے مونڈھا ملا کر چلنا۔
صَدَغَ :(ن) صَدْغًا وصُدُوْغًا. اِلَی الشَّیْئِ :مائل ہونا۔
صَدُغَ :(ک) صَدَاغَةً :کمزور و ناتواں ہونا۔
صُدِغَ :کنپٹی کے درد میں مبتلا ہونا۔
صَادَغَهٗ :مونڈھے سے مونڈھا ملا کر چلنے میں مقابلہ کرنا۔

الصُّدْغ :کنپٹی۔کنپٹی کے بال۔ج اَصْدَاغ.
الصَّدَغ :کجی۔ٹیڑھا پن۔
الصِّدَاغ :کنپٹی پر نشان۔
الصَّدِیْغ :کمزور۔تین دن کا بچہ۔
الاَصْدَغَان :دونوں کنپٹی کے نیچے کی رگیں۔
المِصْدَغَة :تکیہ۔
بَعِیْرٌ مُصْدَغٌ ومَصْدُوْغٌ :کنپٹی پر نشان والا اونٹ۔
صَدَفَ :(ن ض) صَدْفًا وصُدُوْفًا :پھر جانا۔
صَدَفَ :(ض) صَدْفًا. عَنْهُ :اعراض کرنا ۔۔۔۔ فُلانًا: پھیر دینا۔ہٹانا۔
صَدِفَ :(س) صَدَفًا: گھوڑے کی رانوں کا قریب اور کھروں کا دور ہونا۔
اَصْدَفَهٗ. عَنْهُ :پھیر دینا۔ہٹا دینا۔
صَادَفَهٗ :پانا۔
تَصَادَف :ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔
الصَّدَف :سیپی۔
الصَّدَفَة :ایک سیپی۔ج اَصْدَاف. صَدَفَةُ الاُذُن: کان کا اندرونی حصہ۔
الصَّدَف. فِی الخَیْلِ :رانوں کی نزدیکی اور کھروں کی دوری۔الصَّدَفُ الصَّدَفَةُ : جانب۔کنارہ۔
الصَّدَف والصُّدُف والصُّدْف والصَّدْف :پہاڑ کا کنارہ۔الصَّدَف: زبان اور جبڑے کا درمیانی حصہ۔
فَرَسٌ اَصْدَف :وہ گھوڑا جس کی رانیں قریب قریب اور کھر دور ہوں۔
الاَصْدَاف :سمندر کی موجیں۔
الصِّدْفَة :ملاقات۔
الصَّدَفِیَّات :نرم مزاج جانور جو کہ پانی میں زندگی بسر کرتا ہے اس میں ہڈی نہیں ہوتی اور جلد مچھلی کی طرح ہوتی ہے۔
الصَّدُوْف :گندہ ذہن۔بہت اعراض کرنے والا۔
المَصْدُوْف :مفع۔چھپا ہوا۔

صَدَق : (ن) صَدْقًا وصِدْقًا ومَصْدُوقَةً تَصْدَاقًا : سچ بولنا......فِیْ وَعْدِہٖ ووَعِیْدِہٖ : پورا کرنا......فِی الجملة : بہادری ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَدَق القِتَالَ وصَدَق فُلَانًا القِتَالَ" سخت جنگ کی......ہٖ النَصِیْحَةَ او المَحَبَّةَ : خالص نصیحت یا محبت کرنا......ہٖ الحَدِیْثَ : سچی بات بیان کرنا۔ سچی خبر دینا۔

صَدَّقَهٗ : سچا جاننا۔ سچا سمجھنا۔

صَادَقَهٗ صِدَاقًا ومُصَادَقَةً : دوست بننا۔

صَادَقَه المَوَدَّةَ : خالص دوستی کرنا۔

اَصْدَق. الاِبْنَةَ : بیٹی کا مہر مقرر کرنا۔

تَصَدَّق : صدقہ دینا......عَلَی الفَقِیْرِ بِکَذَا : فقیر کو کوئی چیز صدقہ میں دینا۔

تَصَادَقَا : محبت کرنا۔ دوستی کرنا۔ تَصَادَقَا الحَدِیْثَ او المَوَدَّةَ او فِیْهِمَا : ایک دوسرے سے سچی بات کہنا یا خالص دوستی کرنا۔

الصَّدْق : مص۔ سیدھا ٹھوس نیزہ ہو یا (کوئی اور چیز) کہا جاتا ہے "رُمْحٌ صَدْقٌ وقَنَاةٌ صَدْقَةٌ" سیدھا ٹھوس نیزہ۔ کامل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ صَدْقُ اللِقَاءِ والنَظَرِ" ملاقات اور شفقت میں کامل شخص۔ ج صُدْق وصُدُق وصَدْقُوْن : مؤنث صَدْقَةٌ ج صَدْقَات۔

الصِّدْق : سچ۔ فضیلت۔ صلاح۔ سختی۔ مضبوطی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ رَجُلُ صِدْقٍ وصَدِیْقُ صِدْقٍ" مردانگی اور دوستی میں سچا ہے۔ یعنی کامل ہے۔

الصَّدَقَة : خیرات۔ ج صَدَقَات۔

الصَّدُقَةُ والصُّدْقَةُ والصَّدْقَة والصُّدُقَة : مہر۔

الصَّدَاق والصِّدَاق : مہر۔ ج اَصْدِقَة وصُدُق۔

الصَّدَاقَة : سچی دوستی۔

الصَّادِق : سچا۔ تَمْرٌ صَادِقُ الحَلَاوَةِ : بہت میٹھی کھجور۔ نِیَّةٌ صَادِقَةٌ : خالص نیت۔ حَمْلَةٌ صَادِقَةٌ : شدید حملہ۔

الصَّدُوْق : ہمیشہ سچ بولنے والا۔ ج صُدْق وصُدُق۔

الصَّدِیْق : پیارا دوست۔ ج اَصْدِقَاء وصُدَقَاء وصُدْقَان۔ جج اَصَادِق مؤنث صَدِیْقَةٌ۔

الصِّدِّیْق : بہت سچا۔ سچائی میں کامل۔ عمل سے اپنی بات کو سچ کر دکھانے والا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب۔

المِصْدَاق : کسی کی سچائی کا گواہ۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ ذُوْ مَصْدَقٍ او ذُوْمِصْدَقٍ" یعنی بہادر ہے جنگجو ہے یا تیز دوڑنے والا ہے۔

المَصْدُوْقَةُ : سچائی۔

اَلتَّصْدِیْقُ : علم منطق میں وہ شے جس کے وجود کے علاوہ اس پر حکم بھی لگا دیا جائے وہ تصدیق ہے اگر وجود مانا جائے اور حکم نہ لگایا جائے تو وہ تصور ہے۔

اس کی مثال : کسی حیوان کو دیکھ کر اس پر ناطق یا غیر ناطق نہ لگانا تصور ہے۔

صَدَمَهٗ : (ض) صَدْمًا : دفع کرنا۔ ہٹانا۔ آپڑنا۔ کہا جاتا ہے "صَدَمَهٗ اَمْرٌ شَدِیْدٌ" اس کے اوپر مصیبت آپڑی۔ "صَدَمَتْهُ حُمَیَّا الکَاسِ" یعنی اس کے اوپر شراب کے پیالہ کی تیزی کا اثر ہوا۔

صَادَمَهٗ مُصَادَمَةً : مارنا۔

اِصْطَدَمَ وتَصَادَمَ. الفَارِسَان : ایک دوسرے کو مارنا۔ ایک دوسرے کی مزاحمت کرنا۔

الصِدَام : جانوروں کے سر میں ایک بیماری۔

الصَّدْمَة : اسم مرة۔ دفعة واحدة کہا جاتا ہے "صَرَعَهٗ بِصَدْمَةٍ" ایک ہی مرتبہ میں پچھاڑ دیا۔ "اَعْطَاهُ رِزْقَ شَهْرَیْنِ بِصَدْمَةٍ" دو مہینے کی روزی ایک ہی مرتبہ دے دی۔

الصَّدْمَتَان والصِّدْمَتَان : پیشانی کے دونوں جانب۔

الاَصْدَم : وہ شخص جس کی پیشانی کے دونوں جانب کے بال گر گئے ہوں۔

رَجُلٌ مِصْدَمٌ : جنگجو بہادر۔

صَدَّ یَصُدُّوْا صَدْوًا وصَدًی. بِیَدَیْهِ : دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا۔

صَدِیَ یَصْدَی صَدًی : سخت پیاسا ہونا۔ صفت صَدٍ وصَادٍ وصَدْیَان : مؤنث صَدْیَا وصَادِیَة ج صَوَادٍ کہا جاتا ہے "اَنَا صَدْیَانُ اِلٰی حَدِیْثِکَ وَلِی اَحْشَاءٌ صَوَادٍ" یعنی میں تمہاری بات چیت کا بہت مشتاق ہوں۔ صَدِیَ الشَّیْءُ : لمبا ہونا۔

صَادَاهُ مُصَادَاةً : مقابلہ کرنا۔ مدارات کرنا۔

اَلصَّدٰی : اَلْهَامَةُ : یعنی زمانہ جاہلیت کے عقیدہ کے مطابق جب مقتول کو قبر میں ڈال دیا جائے اور اس کا انتقام نہ لیا جائے تو میت کی قبر سے ایک جانور باہر نکل کر آواز دیتا ہے اور انتقام کا نعرہ لگاتا ہے۔ اس کو بوم القبر (قبر کا الو) یا اَلْهَامَةُ بولتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ جیسی لغویات کا سختی سے رد فرمایا۔

صَدَّی تَصْدِیَةً. بِیَدَیْهِ : دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا۔

اَصْدَی اِصْدَاءً : مرنا......الجَبَلُ : گونجنا۔ آواز بازگشت کرنا۔

تَصَدَّی لَهٗ : درپے ہونا......لِلْاَمْرِ : کسی معاملے کے لئے متوجہ ہونا۔

الصَّدٰی : سخت پیاس۔ آواز بازگشت۔ گونج۔ دماغ۔ انسانی لاش۔ تعرض۔ ج اَصْدَاء کہا جاتا ہے "هُمُ الیَوْمَ اَعْدَاءٌ وهُمْ غَدًا اَصْدَاءٌ" یعنی وہ آج کے دن دشمن ہیں اور کل مُردہ ہوں گے "ومَنَعَتْ صَدَاهُ" یعنی اس کے درپے ہونے کو روک دیا۔ "صُمَّ صَدَاهُ" یعنی ہلاک ہو گیا۔ و "اَصَمَّ اللّٰهُ صَدَاهُ" یعنی ہلاک کر دے۔

الصَّدٰی : الو کی ایک قسم جس کا سر بڑا ہوتا ہے اور جدھر تم پھرو اُدھر ہی اپنے سر کو پھراتا ہے اور وہ اجاڑ تاریک مقامات میں رہا کرتا ہے اور اس کا نام ہامہ بھی ہے۔

زمانہ جاہلیت میں خیال تھا کہ یہ مقتول کے

سر سے نکلتا ہے اور جب تک کہ اس مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے چیختا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے پلاؤ مجھے پلاؤ اور اسی وجہ سے اس کو صدی کہا جاتا ہے۔

صَرَّ :(ن) صَرًّا. الصُّرَّةَ :تھیلی کو باندھنا ......الدَّرَاهِمَ فِى الصُّرَّةِ: تھیلی میں رکھنا ......الفَرَسُ اُذُنَهُ وبِاُذُنِهِ :گھوڑے کا کان کھڑے کرنا......النَّاقَةَ بِالنَّاقَةِ :تھن کو باندھ دینا تا کہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔

صَرَّ :(ض) صَرًّا وصَرِيرًا. الشَّئُ : چرچرانا......الرَّجُلُ: زور سے چیختا چلانا۔ پیاسا ہونا۔الاُذُنُ: کان بجنا۔

صُرَّ. النَّبَاتُ :ٹھنڈی ہوا لگ جانا۔

صَرَّرَت النَّاقَةُ :آگے بڑھنا۔صَرَّرَ اُذُنَهُ : سننے کے لئے کان کھڑے کرنا۔

صَارَّهُ مُصَارَّةً. عَلَى كَذَا :مجبور کرنا۔

اَصَرَّ. عَلَى الاَمْرِ :پختہ ارادہ کرنا۔ثابت قدم رہنا اور اکثر برائی اور گناہوں میں استعمال کیا جاتا ہے "اَصَرَّ عَلَى الذَّنْبِ" جبکہ باز نہ آئے۔ قرآن مجید میں ہے ﴿كَانُوا يُصِرُّوْنَ عَلَى الحِنْثِ العَظِيْمِ﴾ : یعنی بڑے بھاری گناہ پر اصرار کیا کرتے تھے......السُّنْبُلُ :خوشے میں خار نکلنا...... الفَرَسُ اُذُنَهُ وبِاُذُنِهِ :گھوڑے کا کان کھڑے کرنا۔

الصِّرُّ والصِّرَّةُ :سردی۔رِيحٌ صِرٌّ :سخت ٹھنڈی ہوا۔تیز آواز والی ہوا۔الصِّرِّيَةُ: چیخ۔

الصَّرَّةُ :شور۔چیخ۔لڑائی یا گرمی کی تیزی۔ ترش روئی۔جماعت۔تعویذ کے مہرے۔

الصُّرَّةُ :تھیلی۔بٹوہ۔ج صُرَرٌ.

يَمِيْنٌ صِرِّى :سخت قسم۔کہا جاتا ہے "هِىَ مِنِّى صِرِّى" یہ میری جانب سے پکی بات ہے۔

الصَّرَرُ :خوشہ کا خار۔واحد صَرَرَةٌ.

الصَّارُّ :فا۔شَجَرٌ صَارٌّ: گنجان درخت۔

الصَّارَّةُ. الصَّارُّ :کا مؤنث۔حاجت۔ پیاس۔ج صَوَارٌ.

الصَّرُوْرُ والصَّارُوْرُ والصَّرُوْرِىُّ والصَّارُوْرِىُّ :جو نکاح نہ کرے اور حج نہ کرے (واحد و جمع دونوں کے لئے)

الصَّرَارِىُّ :ملاح۔ج صَرَارِيُّوْنَ.

الصِّرَارُ :دھاگا جس سے تھن کو باندھ دیا جائے تا کہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔بلند مکان جس پر پانی نہ چڑھ سکے۔ج اَصِرَّةٌ.

الصَّرَّارُ. صَارٌّ :کا اسم مبالغہ۔صَرَّارُ اللَّيْلِ : جھینگر۔

الصَّرَارَةُ: سانپ کھانے والا عقاب۔

الصَّرَارَةُ والصَّرُوْرَةُ والصَّارُوْرَةُ والصَّارُوْرَاءُ: وہ شخص جو نکاح نہ کرے اور حج نہ کرے (واحد اور جمع دونوں کے لئے)

صَرَّارُ اللَّيْلِ :ٹڈی کی مانند ایک سیاہ رنگ کیڑا جو رات کو آواز کرتا ہے۔

الصَّرَّارَةُ :عقاب کی ایک قسم ہے جو سانپ کو کھا جاتا ہے۔الصَّرِيْرَةُ: تھیلی میں رکھے ہوئے دراہم۔ج صَرَائِرُ.

المَصَارُّ :آنتیں۔

المَصْرُوْرُ :مفع۔بندھا ہوا قیدی۔

صَرَبَ :(ض) صَرْبًا: کاٹنا، کمانا، دودھ کو ترش بنانا۔پیشاب یا دودھ کو روکنا...... الصَّبِىُّ: بچہ کا کئی دن پاخانہ نہ کرنا۔

صَرِبَ :(س) صَرَبًا. اللَّبَنُ :تھن میں دودھ جمع ہونا۔

اَصْرَبَ. اِلَيْهِ مَالًا :دینا۔

صَرَّبَ :ترش دودھ پینا۔

اِصْطَرَبَ. اللَّبَنَ فِى الوَطْبِ :دودھ کو ترش ہونے کے لئے برتن میں تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔

اِصْرَابَّ. الشَّئُ :صاف اور چکنا ہونا۔

الصَّرْبُ والصَّرَبُ :بہت زیادہ ترش دودھ۔سرخ گوند۔ببول کا گوند۔واحد صَرْبَةٌ وصَرَبَةٌ.

الصِّرْبُ :غریب عربوں کے تھوڑے مکانات۔

الصَّرِيْبُ :کھٹا دودھ۔ج صُرُبٌ.

المَصْرُوْبُ :مفع۔جمع کیا ہوا کھٹا دودھ۔

المِصْرَبُ :برتن جس میں دودھ جمع کیا جائے۔ج مَصَارِبُ.

صَرَّجَ. الحَوْضَ :حوض کو چونا مٹی ملا کر بنانا۔

الحَوْضَ بِالنُّوْرَةِ :حوض پر چونے کی قلعی کرنا۔

الصَّارُوْجُ :چونا مٹی ملا ہوا (معرب)

صَرُحَ :(ک) صَرَاحَةً وصُرُوْحَةً : صاف ہونا۔خالص ہونا۔واضح ہونا۔صفت صَرِيْحٌ: جمع صُرَحَاءُ :مؤنث صَرِيْحَةٌ.

صَرَحَ :(ف) صَرْحًا. الاَمْرَ :ظاہر کرنا۔ واضح کرنا۔

صَرَّحَ. المُتَكَلِّمُ :بغیر کنایہ کے کھلم کھلا کہنا بِمَا فِى نَفْسِهِ :ظاہر کرنا......الاَمْرَ: واضح کرنا۔الاَمْرُ: واضح ہونا......لازم ومتعدی ہے۔النَّهَارُ: دن کا بے بادل ہونا۔الخَمْرُ: شراب کا صاف ہونا۔ بے جھاگ ہونا۔ مثال ہے "صَرَّحَ الحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ" یعنی حق پوری طرح ظاہر ہو گیا۔صَرَّحَتِ السَّنَةُ: خشک سالی ہوئی۔صَرَّحَ الرَّامِى: تیرانداز کا خطا کرنا۔

اَصْرَحَ. الاَمْرَ :ظاہر کرنا۔واضح کرنا۔

صَارَحَهُ صِرَاحًا وصُرَاحًا ومُصَارَحَةً : کھلم کھلا کہنا۔کہا جاتا ہے "شَتَمَهُ مُصَارَحَةً او صِرَاحًا" روبرو گالی دی۔صَارَحَ صَرَّحَ بِمَا فِى نَفْسِهِ :دل کی بات ظاہر کر دینا۔

اِنْصَرَحَ. الحَقُّ :واضح ہونا۔منکشف ہونا۔

تَصَرَّحَ. الزَّبَدُ عَنِ الخَمْرِ :شراب سے جھاگ دور ہونا۔

الصَّرْحُ :قصر۔محل۔ہر بلند عمارت۔ج صُرُوْحٌ.

الصَّرْحَةُ :سخت زمین۔صَرْحَةُ الدَّارِ :گھر کا صحن۔ج صَرَحَاتٌ.

الصَّرْحُ والصَّرَاحُ والصِّرَاحُ والصُّرَاحُ :

خالص۔
الصَّرَاحة والصُّرُوحَة :خلوص۔ وضاحت۔
الصُّرَاحِيَّة. مِنَ الخَمْرِ :خالص شراب۔ شراب کا برتن۔ کہا جاتا ہے "كَذِبٌ صَرَاحِيَّةٌ" یعنی سفید جھوٹ۔
الصُّرَاحِي :واضح۔ ظاہر۔
یَوْمٌ مُصَرَّحٌ ومُصَرِّحٌ :بے بادل کا دن۔
صَرَخَ :(ن) صَرْخًا وصَرِيْخًا :سخت چیخنا۔ فریاد کرنا......القَوْمَ :فریاد رسی کرنا۔ مدد کرنا۔
أَصْرَخَهُ :فریاد رسی کرنا۔ مدد کرنا۔
تَصَرَّخَ :بتکلف چیخنا۔
تَصَارَخَ واصْطَرَخَ. القَوْمُ :چیخ وپکار مچانا اور مدد طلب کرنا۔ اِصْطَرَخَ :بمعنی صَرَخَ.
الصَّارِخ :فا۔ مرغ۔
اَلصَّارُوخ :راکٹ (ایسا ہتھیار جو بم گولے گراتا ہے)۔
میزائل :اس کی تین اقسام ہوتی ہیں۔
(۱) اپنے آپ اپنے آلات کے زور پر مخصوص ہدف کی طرف چلتا ہے۔ (۲) راڈار کی طاقت سے خاص شعاعوں یا دھوئیں کے پیچھے اُڑتا ہے۔ (۳) خاص قوت کے ذریعے جو اس کو ہدف مقرر کی طرف لے جاتا ہے۔
الصَّارِخَة. الصَّارِخ :کا مؤنث۔ فریاد رسی۔ دادخواہی۔ دادخواہی کی آواز۔ تم کہتے ہو "سَمِعْتُ صَارِخَةَ القَوْمِ" میں نے قوم کی دادخواہی کی آواز سنی۔
الصَّرَّاخ :بہت زیادہ چیخنے والا۔ مور۔
الصَّرِيْخ :مص۔ فریادرس۔ دادخواہ۔ ج صُرَخَاء.
صَرِدَ :(س) صَرَدًا. السَّهْمُ :تیر کا نشانہ پر نہ لگنا۔ نشانہ پر بیٹھنا......الرَّجُلُ :سردی برداشت کر لینا۔ سردی محسوس کرنا ......السِّقَاءُ :جھاگ کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلنا۔ کہا جاتا ہے "صَرِدَ قَلْبِيْ عَنْهُ" یعنی میرا دل اس سے ہٹ گیا۔
صَرَدَ :(ن) صَرْدًا وأَصْرَدَ. الرَّامِي السَّهْمَ :نشانہ لگانا۔ أَصْرَدَ السَّهْمُ :تیر کا نشانہ پر لگنا۔
صَرَّدَ. الشَّيْءَ :ٹکڑے ٹکڑے کرنا......العَطَاءَ :کم دینا......الرَّجُلَ :سیرابی سے کم پلانا۔
الصَّرْد :محض خالص۔ کہا جاتا ہے "سَقَاهُ الخَمْرَ صَرْدًا" خالص شراب پلائی۔ أُحِبُّهُ حُبًّا صَرْدًا :خالص محبت کی۔ پہاڑ میں اونچی جگہ۔ بڑا لشکر۔ سردی۔ یَوْمٌ صَرْدٌ :ٹھنڈا دن۔ کہا جاتا ہے "مَاتَ صَرْدًا" شدت سردی سے مرگیا۔ أَرْضٌ صَرْدٌ :سرد ملک۔ ج صُرُوْد :اس کے خلاف أَرْضٌ جُرُوْمٌ : ہے۔ یعنی گرم ممالک۔
الصَّرْد :بڑا لشکر۔ بھالے کی کیلیں جس میں نیزہ لگایا جائے۔
الصَّارِد :فا۔ سَهْمٌ صَارِدٌ :نشانہ پر لگنے والا تیر۔
الصَّوَارِد :ٹھنڈی ہوائیں۔
الصُّرَد :لٹورا (ایک پرندہ کا نام) ج صِرْدَان.
الصُّرَدَان :زبان کے اندرونی حصہ کی دو رگیں۔
الصَّرِد. مِنَ الخَيْلِ :وہ گھوڑا جس کی پیٹھ زخمی ہو......مِنَ الرِّجَالِ :سردی کو برداشت کرنے والا۔ سردی کو محسوس کرنے والا۔ ج صَرْدَى یَوْمٌ صَرِدٌ :سخت ٹھنڈا دن۔
الصُّرَاد والصُّرَيْد :بے پانی کا پتلا بادل۔
نَعْجَةٌ صَرِيْدَةٌ :سردی زدہ بھیڑ۔ ج صَرَائِد.
المِصْرَاد :بے درخت کی زمین۔ سردی برداشت کرنے والا یا نہ کرنے والا۔ سَهْمٌ مِصْرَادٌ :نشانہ پر لگنے والا تیر۔
سَهْمٌ مُصَرِّد :نشانہ پر لگنے والا تیر۔
المُصْطَرِد :سخت غضبناک۔
صَرْصَرَ. الصُّرْدُ او الصَّقْرُ :آواز کرنا......الرَّجُلُ :چیخنا......الشَّيْءَ :چیز کے منتشر اطراف کو جمع کرنا۔
الصَّرْصَر. مِنَ الرِّيَاحِ :تیز چلنے والی یا زیادہ ٹھنڈی ہوا۔ مرغ (...... الصُّرْصُرُ) ج صَرَاصِر. الصُّرْصُوْر ج صَرَاصِيْر :جھینگر۔ مچیرا۔ الصَّرْصُوْر :کشتی۔
الصِّرَاط :راستہ۔ ج صُرُط.
الصُّرَاط :لمبی تیز تلوار۔
صَرَعَهُ :(ف) صَرْعًا وصِرْعًا ومَصْرَعًا :پچھاڑ دینا۔ زمین پر گرادینا......الشِّعْرَ :دو مصرعے بنانا......البَابَ :دو کواڑ لگانا۔
صُرِعَ :مرگی ہونا۔ کہا جاتا ہے "صُرِعَ الشَّجَرُ" یعنی کاٹ دیا گیا اور ڈال دیا گیا۔
صَرَّعَه :سخت پچھاڑنا......الشِّعْرَ :مصرعے لگانا......البَابَ :کواڑ لگانا۔
صَارَعَهُ صِرَاعًا ومُصَارَعَةً :کشتی لڑنا۔
تَصَارَعَ واصْطَرَعَ. الرَّجُلَانِ :باہم کشتی لڑنا۔
اِنْصَرَعَ :پچھاڑا جانا۔
تَصَرَّعَ. لِصَاحِبِهِ :تواضع کرنا۔ عاجزی ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَازِلْتُ أَتَصَرَّعُ لَهُ وَإِلَيْهِ حَتَّى أَجَابَنِي" میں عاجزی ظاہر کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے میری بات مان لی۔
الصَّرْع :مص۔ مرگی۔ مثل۔ مقابل۔ قسم کہا جاتا ہے "هُوَ صَرْعُ كَذَا" یعنی وہ فلاں کے مقابل ہے۔ ج أَصْرُع صُرُوْع.
والصَّرْعَان :رات دن یا صبح شام۔ کہا جاتا ہے "أَتَيْتُهُ صَرْعَيِ النَّهَارِ" یعنی میں اس کے پاس صبح شام آیا اور "هُوَ ذُوْصَرْعَيْنِ" وہ دو قسم یعنی رنگ کا ہے "تَرَكْتُهُمْ صَرْعَيْنِ" یعنی میں نے ایسی حالت میں چھوڑا کہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔
الصِّرْع :مص۔ مثل۔ قسم۔ رسی کی لڑی۔ ج أَصْرُع صُرُوْع :کشتی لڑنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُمَا صَرْعَان" یعنی دونوں کشتی لڑنے والے ہیں۔

الصَّرْعَة :اسم مرۃ۔ حالت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَفْعَلُهٗ عَلٰى كُلِّ صَرْعَةٍ" مراد یہ ہے کہ ہر حالت میں کرتا ہے۔

الصُّرْعَة :جس کو لوگ پچھاڑ دیں۔

الصُّرَعَة والصِّرَّاع والصُّرَّاعَة والصِّرِّيْع والصَّرُوْع :لوگوں کو زیادہ پچھاڑنے والا۔ کہا جاتا ہے "قَوْمٌ صُرَعَةٌ" یعنی ایسی قوم جو ہر کشتی لڑنے والے کو پچھاڑ دے۔ الصُّرَعَة :حلیم و بردبار۔ اس لئے کہ اس کی بردباری غضب وغصہ کو پچھاڑ دیتی ہے۔ الصُّرُع :جمع صُرُوْع کی ہے۔

الصِّرَاعَة :کشتی کا فن۔

الصَّرِيْع :زمین پر پچھاڑا ہوا۔ مجنون۔ ج صَرْعٰى :کہا جاتا ہے "بَاتَ صَرِيْعَ الْكَاسِ" یعنی مجنون ہو کر رات گزاری۔ درخت کی جھکی ہوئی شاخ۔ ج صُرُع.

المَصْرَع :مص۔ پچھاڑنے کی جگہ۔ ج مَصَارِع.

المِصْرَاع مِنَ البَاب :دروازے کا ایک پٹ۔۔۔۔۔مِنَ الشِّعْرِ :شعر کا ایک مصرعہ ج مَصَارِيْع.

صَرَفَهٗ :(ض) صَرْفًا: پھیرنا۔ ہٹانا۔ دفع کرنا۔ واپس کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ" مراد یہ ہے کہ اللہ ان کے قلوب کو گمراہ کردے۔ صَرَفَ الشَّرَابَ :خالص شراب پینا۔۔۔۔۔الدَّنَانِيْرَ" دراہم سے یا دوسرے دنانیر سے بدل لینا۔۔۔۔۔المَالَ :خرچ کرنا۔۔۔۔۔الكَلِمَة :منصرف بنانا۔ یعنی جر و تنوین لاحق کرنا۔

صَرَفَ :(ن) صَرِيْفًا. بِنَابِهٖ :دانت پیسنا۔۔۔۔۔البَابُ :بند کرتے ہوئے یا کھولتے ہوئے دروازے سے آواز نکلنا۔

صَرَّفَهٗ :مبالغہ کے ساتھ صرفہ کے معنی میں ہے۔ صَرَّفَ الشَّيْءَ :بیچنا۔۔۔۔۔الدَّرَاهِمَ: تبدیل کرنا۔۔۔۔۔الخَمْرَ :خالص شراب پینا۔۔۔۔۔الكَلَامَ :بات سے بات نکالنا۔۔۔۔۔ه فِي الأَمْرِ :سپرد کردینا۔۔۔۔۔صَرَّفَ المَاءَ : جاری کر دینا۔ اللّٰهُ الرِّيَاحَ :ایک جانب سے دوسری جانب پھیر دینا۔

صَارَفَهٗ :مبادلہ کرنا۔ صَارَفَ نَفْسَهٗ عَنِ الشَّيْءِ :پھیر دینا۔ باز رکھنا۔

أَصْرَفَهٗ. عَنْ كَذَا :رد کر دینا۔ ہٹا دینا۔

أَصْرَفَ الشَّرَابَ :کچھ نہ ملانا۔

تَصَرَّفَ. فِي الأَمْرِ :کسی معاملہ میں تصرف کرنا۔ تَصَرَّفَتْ بِهِ الأَحْوَالُ :مصائب و آفات کا غالب آجانا۔

اِنْصَرَفَ. الرَّجُلُ :باز رہنا۔ اِنْصَرَفَتِ الكَلِمَةُ :منصرف ہونا۔

اِصْطَرَفَ :کمائی کرنے کے لئے پھرنا۔۔۔۔۔الدَّرَاهِمَ :بدل لینا۔ تم کہتے ہو "اِصْطَرَفْتُ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ بِدِيْنَارٍ" یعنی میں نے ان دراہم کو دینار سے بدل لیا۔

اِسْتَصْرَفَ. اللّٰهُ المَكَارِهَ :مکروہات کو پھیر دینے کی دعا کرنا۔

الصَّرْف :ایک علم کا نام ہے جس میں کلمات عربیہ کے صیغوں کی وضع و ہیئت وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔ صَرْفُ الدَّهْرِ وصُرُوْفُهٗ :مصائب زمانہ۔ فضیلت۔ کہا جاتا ہے "لَهٗ عَلَيَّ صَرْفٌ" اس کو مجھ پر فضیلت ہے۔ صَرْفُ الحَدِيْثِ او الكَلَامِ :کلام کی زیادتی اور تحسین و تزئین۔ صَرْفُ المَالِ :خرچ کرنا۔

الصِّرْف :خالص۔ جیسے "شَرَابٌ صِرْفٌ" خالص شراب۔ ایک قسم کا سرخ رنگ۔

الصَّرْفَان الصِّرْفَان :رات دن۔

الصَّرَفَان :موت۔ پیتل۔ سیسہ۔

الصِّرَافَة :صرافی کا پیشہ۔

الصَّرْفَة :اسم مرۃ۔ گردش۔ مہرۂ منتر یا تعویذ کا۔ ایک منزل منازل قمر میں سے۔ اونٹنی کو صبح کے وقت دوہ کر اگلی صبح تک کے لئے چھوڑ دینا۔

الصَّرُوْف :وہ اونٹنی جس کے دانتوں سے آواز نکلے۔

الصَّرِيْف :مص۔ چاندی خالص۔ صَرِيْفُ البَابِ :دروازے کی چرچراہٹ۔ صَرِيْفُ القَلَمِ :قلم کے چلنے کی آواز (۔۔۔۔۔والمَصْرُوْف) :ہر شے خالص۔ درخت کی خشک شدہ شاخ۔

الصَّرِيْفَة. الصَّرِيْف کا مؤنث۔ درخت خرما کی خشک ٹہنی۔ چپاتی۔ ج صُرُف وصُرَاف وصَرِيْف.

تَصَارِيْفُ. الدَّهْرِ :مصائب زمانہ۔

الصَّرَّاف والصَّيْرَف والصَّيْرَفِي :روپے پیسے کی تجارت کرنے والا۔ ج صَيَارِفَة.

الصَّرَّاف والصَّرْفِي :علم صرف کا جاننے والا۔

المُتَصَرِّف :ملک کے ایک حصہ کا حاکم۔

المُتَصَرِّفِيَّة :ملک کا ایک حصہ۔ ملک کے ایک حصہ کا حاکم۔

الصَّرِيْقَة :چپاتی۔ ج صَرِيْق و صُرُق وصَرَائِق.

صَرْقَعَ. أَصَابِعَهٗ :انگلیاں چٹخانا۔

صِرْقَاعَة :گوپھن۔ گوپھن کا وہ کنارہ جس سے آواز نکلے۔

صَرُمَ :(ک) صَرَامَةً. السَّيْفُ :کاٹنا۔۔۔۔۔الرَّجُلُ :دلیر و چالاک ہونا۔

صَرَمَ :(ض) صَرْمًا وصُرْمًا. الحَبْلُ :ٹوٹنا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ :کاٹنا۔ فُلَانًا :چھوڑنا۔ گفتگو بند کرنا۔۔۔۔۔فُلَانٌ عِنْدَنَا شَهْرًا :اقامت کرنا۔

صَرَّمَهٗ :صرم کا مبالغہ ہے۔

صَارَمَهٗ مُصَارَمَةً :مقاطعہ کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

أَصْرَمَ. الرَّجُلُ :محتاج ہونا۔۔۔۔۔النَّخْلُ :پھل توڑنے کا وقت قریب ہونا۔

تَصَرَّمَ. الرَّجُلُ :بہادری کرنا۔

تَصَرَّمَ وانْصَرَمَ :کٹ جانا۔ ٹوٹ جانا۔

تَصَرَّمَتِ وانْصَرَمَتِ السَّنَةُ :سال ختم ہونا۔

تَصَارَمَ. القَوْمُ :قطع تعلق کر لینا۔

اِصْطَرَمَ. الشَّيْءَ :کاٹنا۔

الصَّرْم :مص۔ کھال (معرب چرم)

الصَّرَّام: چرم فروش۔
الصِّرْم: جماعت۔ مکانوں کا اجتماع۔ قسم۔ چمڑے کا موزہ نعل لگا ہوا۔ ج اَصْرَام واَصَارِم واَصَارِيم وصُرْمَان.
الصُّرْم: مص۔ بے تعلقی۔
الصِّرْمَة: قسم۔ اُونٹوں کا گلہ۔ بادل کا ٹکڑا۔ چاندی کا ٹکڑا۔ ج صِرَم.
الصَّارِم: فا۔ بہادر۔ شیر۔ کاٹنے والی تلوار۔ ج صَوَارِم.
الصَّرَامَة: مص۔ رَجُلٌ صَرَامَةٌ: مستقل بالرائے۔ دھن کا پکا۔
الصَّرُوْم: کاٹنے والی تلوار۔ اچھی طرح کاٹنے والا۔ الصُّرَّام: جنگ۔ مصیبت۔ رَجُلٌ صُرَّامٌ: کاٹنے میں قوی مرد۔
الصَّرِيْم: کٹا ہوا۔ رات یا اس کا ایک حصہ۔ صبح۔ لکڑی جو بکری کے بچے کے منہ میں باندھ دی جائے تا کہ دودھ نہ پیے۔ زمین جس کی کھیتی کٹ چکی ہو۔ غلہ جو کھیت سے کٹ چکا ہو۔ صَرِيْمَا اللَّيْلِ: رات کا اوّل و آخر حصہ۔ اَمْرٌ صَرِيْمٌ: لازمی امر۔
الصَّرِيْمَة: عزیمت۔ رات کا ٹکڑا۔
الصَّيْرَم: پختہ رائے والا۔ مصیبت۔ دن میں ایک بار کھانا۔
الاَصْرَم: جس کے کانوں کے کنارے کٹے ہوئے ہوں۔ مؤنث صَرْمَاءُ ج صُرْم
(..... المُصْرَم): بہت بال بچے والا مفلس۔
الاَصْرَمَان: رات۔ دن۔ کوا و بھیڑیا۔ کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُ بِوَحْشِ الاَصْرَمَيْنِ" یعنی ایسے جنگل میں قتل کیا جس میں صرف بھیڑیے اور کوے ہیں۔
الصَّرْمَاء. الاَصْرَم: کا مؤنث۔ بے پانی کا جنگل۔ بانڈی۔ کم دودھ والی اُونٹنی۔
المَصْرِم: ایسی جگہ جو تنگ ہو اور جلدی سیلاب آ جائے۔
المِصْرَم: درانتی۔
الصُّرْنَايَة: بانسری کی قسم کا ایک باجہ۔
صَرَا يَصْرُوا صَرْوًا. اِلَيْهِ: دیکھنا۔

صَرَى يَصْرِي صَرْيًا. الشَّيْءَ: دفع کرنا۔ ہٹانا۔ دور کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَرَى اللّٰهُ عَنْهُ الشَّرَّ" اللہ اس شر کو دور کرے۔ صَرى بَوْلَهُ: پیشاب روک دینا۔
...... فُلَانًا: منع کرنا۔ بچانا۔ ہلاکت سے نجات دینا۔
...... الشَّيْءُ: بلند ہونا۔ نیچے ہونا...... القَوْمَ: آگے بڑھ جانا۔ پیچھے ہٹ جانا...... بَيْنَهُمْ: فیصلہ کرنا۔
صَرِيَ يَصْرٰى صَرًى. المَاءُ: دیر تک ٹھہرنے سے متغیر ہونا...... اللَّبَنُ: دودھ کا مزہ بدل جانا...... فُلَانٌ فِي يَدِ فُلَانٍ: کسی آدمی کا کسی کے ہاتھ میں قید ہونا...... الدَّمْعُ: آنسو کا بھر آنا اور نہ بہنا۔
صَرِيَتْ واَصْرَتِ. النَّاقَةُ: اُونٹنی کے تھن میں دودھ بھر جانا۔
صَرّٰى تَصْرِيَةً. الشَّاةَ: دودھ زیادہ معلوم ہونے کے لئے تھن میں روک دینا۔
الصَّرٰى: باقی ماندہ (...... الصِّرٰى): پانی جو دیر تک ٹھہرا رہے۔ کہا جاتا ہے "لَبَنٌ صَرًى" دودھ جس کا مزہ بدل گیا ہو۔
الصَّارِي: فا۔ ملاح۔ ج صُرَّاء وصَرَارِيّ وصَرَارِيُّوْن: بادبان کا ڈنڈا۔ ج صَوَارٍ.
الصَّارِيَة. الصَّارِي: کا مؤنث۔ کنواں جس کا پانی دیر تک ٹھہرنے کی وجہ سے متغیر ہو گیا ہو۔
الصَّرَاة والصُّرّٰى والمُصَرَّاة. مِنَ الشَّاةِ او النُّوْقِ: وہ بکری یا اُونٹنی جس کے تھن میں دودھ کئی روز چھوڑ دیا گیا ہو تا کہ جمع ہو جائے۔
المِصْطَبَة والمِصْطَبَّة: چبوترہ۔
المِصْطَب: لوہار کی نہائی۔
المُصْطَلِح: خشک جنگل۔ وہ جگہ جو غلہ کی گہائی کے لئے ہموار کی جائے۔ ج مَصَاطِح.
صَطَرَ: (ن) صَطْرًا: لکھنا۔
صَيْطَرَ: داروغہ ہونا۔ محافظ ہونا۔

المِصْطَح: فصیح و بلیغ۔
الاُصْطُمَّة: چیز کا بڑا حصہ۔ جمع ہونے کی جگہ۔ وسط۔
صَعُبَ: (ک) صُعُوْبَةً. عَلَيْهِ الاَمْرُ: دشوار ہونا۔ صفت صَعْبٌ: مؤنث صَعْبَةٌ. ج صِعَاب.
اَصْعَبَ. الاَمْرُ: مشکل ہونا...... الشَّيْءَ: مشکل پانا...... الجَمَلُ: سواری چھوڑ دینے کی وجہ سے سرکش ہو جانا۔
صَاعَبَهُ مُصَاعَبَةً: سختی کرنا۔
صَعَّبَهُ: دشوار بنانا۔
تَصَعَّبَ: دشوار ہونا۔ مشکل ہونا۔ الاَمْرَ: دشوار بنانا۔
تَصَاعَبَ: باہم سختی کرنا۔
اِسْتَصْعَبَ: مشکل ہونا۔ الشَّيْءَ: مشکل پانا۔
الصَّعْب: مص۔ دشوار۔ مشکل۔ خوددار۔ شیر۔
الصَّعُوْب: دشوار۔ ج صُعُب.
الصُّعْبُوْب: دشوار۔
المَصَاعِب: سختیاں۔ مشقتیں۔
المُصْعَب: سانڈ۔ گھوڑا جو سواری چھوڑ دینے سے سرکش ہو۔ ج مَصَاعِب ومَصَاعِيْب: کہا جاتا ہے "جِمَالٌ مَصَاعِبُ ومَصَاعِيْبُ" سرکش اُونٹ۔
صَعْتَرَ. النَّحْلُ: پہاڑی پودینہ کھانا۔ الرَّجُلُ الشَّيْءَ: مزین کرنا۔
الصَّعْتَر: پہاڑی پودینہ۔
الصَّعْتَرِيّ: چالاک۔ کریم۔ بہادر۔
صَعِدَ (س) صُعُوْدًا وصَعَدًا وصُعُدًا فِي السُّلَّمِ: سیڑھی پر چڑھنا...... بِهِ: چڑھانا (...... صُعُوْدًا) المَكَانَ: نیچے جھانکتے ہوئے چڑھنا۔
صَعَّدَ. فِي وعَلَى الجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا...... فِي الوَادِي: وادی میں اُترنا۔
صَعَّدَ فِيهِ النَّظَرَ: اوپر سے نیچے غور سے دیکھنا۔
اَصْعَدَ: مکہ کو جانا...... فِي الاَرْضِ: اونچی

زمین کی طرف جانا...... فِي الْوَادِي : وادی میں اترنا...... فِي الْعَدْوِ : تیز دوڑنا...... ہ : چڑھانا۔ اَصْعَدَتِ السَّفِينَةُ : بادبان کھینچ دینے سے ہوا کا کشتی کو لے اڑنا۔

تَصَعَّدَ وتَصَاعَدَ : چڑھنا۔ تَصَعَّدَهُ وتَصَاعَدَهُ الامْرُ : دشوار ومشکل ہونا۔ تَصَعَّدَ النَّفَسُ : مشکل سے سانس نکلنا۔

اِصَّعَدَ : چڑھنا۔

الصَّاعِدُ : فا۔ کہا جاتا ہے "بَلَغَ كَذَا فَصَاعِدًا" یعنی اس سے اوپر اور یہ باعتبار حالیت کے منصوب ہوا کرتا ہے۔

الصَّعَّاد : بہت چڑھنے والا۔

الصُّعُد : بلندی۔ کہا جاتا ہے "هَبَطَ مِنْ صُعُدٍ" بلندی سے اترا و "هٰذَا النَّبَاتُ يَنْمُوْ صُعُدًا" یہ پودہ بلندی میں بڑھتا ہے۔ ایک درخت ہے جس سے تارکول پگھلایا جاتا ہے۔

الصَّعَد : مشقت۔ عَذَابٌ صَعَدٌ : سخت عذاب۔

الصَّعِيد : مٹی۔ قبر۔ راستہ۔ زمین کا بلند حصہ۔ کہا جاتا ہے "صَارَتِ الْحَدِيقَةُ صَعِيدًا" یعنی باغ ہموار زمین ہوگیا جس میں درخت وغیرہ نہیں۔ ج صُعُد وصُعُدَات وصُعْدَان : مصر میں چند شہروں کا نام صَعِيد ہے۔

الصُّعُود : چڑھائی۔ خَمِيسُ الصُّعُود : جمعرات کا دن جس میں سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے۔

الصَّعُود : چڑھائی۔ چڑھتا ہوا راستہ۔ دشوار گزار گھاٹی۔ ج صُعُد واَصْعِدَة وصَعَائِد کہا جاتا ہے "لَاُرْهِقَنَّكَ صَعُوْدًا" یعنی میں تم کو مصیبت میں پھنساؤں گا۔

الصُّعَدَاء : غم یا تھکن کی وجہ سے لمبی سانس۔

الصَّعْدَاء : مشقت۔

الصَّعْدَة : اسم مرۃ۔ سیدھا نیزہ۔ ج صِعَاد وصَعَدَات۔

الصَّعُوْدَاء : دشوار گزار گھاٹی۔

الْمُصَعَّد. مِنَ الْاَشْرِبَةِ : آگ سے گرم کیا ہوا۔

اَلتَّصْعِيْدُ : جامد جسم کا دھواں کی شکل میں تبدیل ہونا۔ بغیر پگھلنے کے۔

اَلْمُصْعَدُ : بجلی یا گیس کے بند کرنے کے مقام۔

اَلْمِصْعَدُ : اُوپر لے جانے کے لئے خودکار زینہ۔

جَبَلٌ مُصْعِد : بلند پہاڑ۔

الْمِصْعَاد : درخت خرما پر چڑھنے کی رسی۔

صَعِرَ : (س) صَعَرًا. وَجْهُهُ : ٹیڑھا ہونا۔ ایک جانب کو جھکنا۔ صفت اَصْعَر : مؤنث صَعْرَاء ج صُعْر...... رَاسُهُ : سر کا چھوٹا ہونا۔

صَعَّرَ وصَاعَرَ واَصْعَرَ : تکبر وغرور کی بنا پر رخسارہ ٹیڑھا کرنا اور کبھی خلقتًا ہوتا ہے۔

تَصَعَّرَ وتَصَاعَرَ : تکبر کی وجہ سے رخسارہ ٹیڑھا کرنا۔

صَعْرَرَ. الشَّيْئَ : گھمانا۔

تَصَعْرَرَ : گھومنا۔

اِصْعَنْرَرَ واِصْعَرَرَّ : پیچ وتاب کھانا۔

اِصْعَرَّتِ. الْاِبِلُ : تیز دوڑنا۔

الصَّعَّار : مغرور ومتکبر۔

الصُّعْرُر والصُّعْرُوْرُ : درخت کا پانی جو گوند کی طرح جم جائے۔ ج صَعَارِيْر.

الصُّعْرُوْرَة : کہربا کی گولی۔

صَعْصَعَ. الْقَوْمَ : متفرق کر دینا...... الشَّيْئَ : حرکت دینا۔ مِنْ فُلَانٍ : خوف کرنا۔ رَاسَهُ بِالدُّهْنِ : سر کو تیل سے چکنا کرنا۔ تَصَعْصَعَ : متحرک ہونا۔ متفرق ہونا۔ الرَّجُلُ : بزدل ہونا۔ ذلیل ہونا۔ عاجزی کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَصَعْصَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ" یعنی زمانے نے ان کو پراگندہ کر دیا۔

تَصَعْصَعَتْ صُفُوْفُهُمْ" یعنی ان کی صفتیں منتشر ہوگئیں۔

الصَّعْصَع : متفرق (...... والصُّعْصُع) : ایک پرندہ ہے جس کے بدن پر نقطے ہوتے ہیں۔ ج صَعَاصِع : کہا جاتا ہے "ذَهَبُوْا صَعَاصِعَ" وہ لوگ متفرق ہوکر چلے گئے۔

صُعِفَ صَعْفًا : کپکپی لاحق ہونا۔ صفت مَصْعُوْف.

اَصْعَفَ. الزَّرْعُ : کھیتی کے خوشوں کا اس لائق ہونا کہ مل دل کر اسے کھایا جا سکے۔

الصَّعْفَة : کپکپی۔ سردی یا گھبراہٹ کی وجہ سے۔

الصَّعْفَق والصَّعْفُوْق والصَّعْفَقِي : وہ شخص جو بغیر سرمایہ کے بازار میں تجارت کے لئے جائے اور جب کوئی شخص کچھ خریدے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔ کمزور جس کے پاس ہتھیار بھی نہ ہو اور شجاعت بھی نہ ہو۔

الصَّعْفُوْق : کمینہ۔ ج صَعَافِيْق وصَعَافِقَة.

صَعَقَتْ (ف) صَاعِقَةً. السَّمَاءُ الْقَوْمَ : بجلی گرانا۔ صَعَقَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ : بجلی گرنا۔

صَعِقَ : (س) صَعَقًا. الرَّعْدُ : زور سے بادل گرجنا...... الرَّكِيَّة : کنوئیں کا گر جانا (...... وصُعِقَ صَعْقًا وصَعَقًا وصَعْقَةً وتَصْعَاقًا) : گرج سے غشی طاری ہو جانا۔ صفت صَعِق : مرنا۔ صَعِقَ الثَّوْرُ صُعَاقًا : بیل کا سخت ڈکارنا۔

اَصْعَقَتْهُ. السَّمَاءُ : بجلی گرانا۔ اَصْعَقَه : قتل کرنا۔

الصَّعْق : مص۔ چیخ۔ موت۔

الصُّعَاق : بادل کی گرج۔

الصَّاعِقَة : مص۔ آگ ہے جو بہت ہی کڑک اور گرج کے ساتھ آسمان سے گرتی ہے۔ موت۔ ہر مہلک عذاب۔ عذاب کی چیخ۔ ج صَوَاعِق.

الْمَصْعُوْق : غشی والا۔ اچانک مرنے والا۔

الصُّعْقُر : مچھلی کے انڈے۔

صَعِلَ : (س) صَعَلًا واَصْعَالَّ : چھوٹا سر اور پتلی گردن والا ہونا۔ صفت اَصْعَل مؤنث صَعْلَاء ج صُعْل.

الصَّعْل : چھوٹے سر والا (آدمی یا شتر مرغ یا کھجور) لمبا۔ گدھا جس کے بال گر گئے

ہوں۔
صَعْلَكَهٗ صَعْلَكَةً محتاج بنانا۔ دبلا کرنا۔
تَصَعْلَكَ :فقیر ومحتاج ہونا۔
الصُّعْلُوْک :فقیر ومحتاج۔ کمزور۔ ج صَعَالِک وصَعَالِیْک. صَعَالِیْکُ العَرَبِ :عرب کے چور اور فقراء۔
اَصْعَنَ. الرَّجُلُ :چھوٹے سر والا اور کم عقل ہونا۔
اِصْعَنَّ. الشَّیُٔ :باریک اور نازک ہونا۔
صَعَا یَصْعُوْا صَعْوًا :باریک اور چھوٹا ہونا۔
الصَّعْو :چھوٹے چڑے۔ واحد (صَعْوَةٌ)صَعَوَات :ممولا۔ ج صِعَاء واَصْعَاء نَاقَةٌ صَعْوَةٌ :چھوٹے سر والی اُونٹنی۔
الصَّغَب :جوں کے انڈے۔
صَغِرَ (س) وصَغُرَ (ک) صِغَرًا وصَغَارَةً وصِغَرًا وصُغْرَانًا :چھوٹا ہونا۔
صَغُرَ (ک) صِغَرًا وصُغْرًا وصَغَارًا وصَغَارَةً وصُغْرَانًا :ذلیل ہونا۔ صَغُرَتِ الشَّمْسُ :غروب کی طرف مائل ہونا۔
صَغَرَ (ن) وصَغِرَ (س) صَغْرًا. القَوْمَ :قوم میں چھوٹا ہونا۔
صَغَّرَ واَصْغَرَهٗ :چھوٹا بنانا۔ ذلیل کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَغَّرَهٗ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ" یعنی لوگوں کی نگاہ میں ذلیل کیا۔ "اَصْغَرَتِ الاَرْض" زمین چھوٹے پودے والی ہوئی۔
اَصْغَرَ الْقَوْمُ :چھوٹے چھوٹے بچے پیدا کرنا۔
تَصَاغَرَ. الرَّجُلُ :حقیر ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَصَاغَرَتْ اِلَیْهِ نَفْسُهٗ" یعنی اس کا نفس حقیر وبے قدر ہوگیا۔
اِسْتَصْغَرَهٗ :چھوٹا پانا۔ چھوٹا سمجھنا...... فُلَانٌ :چھوٹا طلب کرنا۔
الصِّغْرَة :اولاد میں سب سے چھوٹا۔ قوم میں سب سے چھوٹا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صِغْرَةُ اَبَوَیْهِ او صِغْرَةُ اَوْلَادِ اَبَوَیْهِ" وہ اپنے ماں باپ کی اولاد میں سب سے چھوٹا ہے۔ قوم کے چھوٹے چھوٹے۔ کہا جاتا ہے "اَنَا مِنَ الصِّغْرَةِ" یعنی میں چھوٹے چھوٹے لوگوں میں سے ہوں۔
الصَّغَار والصُّغْر :ذلت۔ ظلم۔
الصَّغَارَة :چھوٹا پن اور بعض کہتے ہیں کہ صَغَارت :مرتبہ میں چھوٹا ہونا اور صِغَر جسامت میں چھوٹا ہونا۔
الصِّغَار والصُّغْرَان :چھوٹا۔
الصَّاغِر :ذلیل۔ بے قدر۔ جو ذلت اور ظلم پر راضی رہے۔ ج صَغَرَة وصَاغِرُوْن.
الصَّغِیْر :چھوٹا (مرتبہ یا جسامت میں) ج صِغَار وصُغَرَاء.
الاَصْغَر :اسم تفضیل۔ ج اَصَاغِرُ اَصَاغِرَةٌ واَصْغَرُوْن :مؤنث صُغْرٰی ج صُغَر.
الاَصْغَرَان :دل وزبان اور اسی سے مثل ہے "اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَیْهِ" آدمی کی وقعت دو چھوٹی چھوٹی چیزوں یعنی دل و زبان سے وابستہ ہے۔
صَغَا یَصْغُوْ ویَصْغٰی صَغْوًا وصَغِیَ یَصْغٰی صَغًی وصُغِیًّا. اِلَیْهِ :جھکنا...... النُّجُوْمُ او الشَّمْسُ :ڈوبنے لگنا۔ صفت صَغْوَاء اور جمع صَوَاغ.
اَصْغٰی اِصْغَاءً. اِلٰی حَدِیْثِهٖ :کان لگانا...... اِلَیْهِ :سننے کے لئے جھکنا...... الاِنَاءَ :جھکانا...... الشَّیْءَ :کم کرنا۔ گھٹانا۔ تم کہو گے "اَصْغٰی حَقَّهٗ" جبکہ حق گھٹا دیا۔
الصِّغْو :کنوئیں کا کنارہ۔ ڈول کا کنارہ جو دوہرا ہو۔ صِغْوُ الکَفِّ او المِغْرَفَةِ :ہتھیلی یا چمچہ کا گڑھا۔ ج اَصْغَاء.
صَاغِیَةُ. الرَّجُلِ :ماتحت لوگ۔ کہتے ہیں "اَکْرِمُوْا الرَّجُلَ فِیْ صَاغِیَتِهٖ" یعنی اس کے ماتحت لوگوں کے سامنے آدمی کا اکرام کرو۔
صَفَّ (ن) صَفًّا وصَفَفَ. الشَّیْءَ :صف بنانا...... القَوْمَ :میدانِ جنگ میں صف بندی کرنا...... صَفَّ القَوْمُ :صف بستہ کھڑا ہونا...... الطَّائِرُ بَجَنَاحِهٖ :پر پھیلانا اور حرکت نہ دینا...... الاِبِلُ قَوَائِمَهَا : اُونٹوں کا اپنی ٹانگوں کو ایک صف میں رکھنا...... اللَّحْمَ :طول میں کاٹنا...... السَّرْجَ : گدی بنانا۔
صَافَّ مُصَافَّةً. القَوْمُ فِی الْقِتَالِ :میدانِ جنگ میں صف بستہ کھڑا ہونا...... فُلَانٌ فُلَانًا :کسی کے چبوترہ کے مقابل چبوترہ بنانا۔ بنانے والا المُصَافِی کہلاتا ہے۔
اَصَفَّ. السَّرْجَ :زین کے لئے گدی بنانا۔
تَصَافَّ. القَوْمُ :صفوں میں اکٹھا ہونا۔
اِصْطَفَّ. القَوْمُ :صفوں میں کھڑا ہونا۔
الصَّفُّ :سیدھی قطار۔ کلاس۔ صف بستہ قوم۔ ج صُفُوْف.
الصَّفَف :زرہ کے نیچے کا لباس۔
الصُّفَّة :ہتھیلی پر رکھے ہوئے دانے۔ صُفَّةُ السَّرْجِ او الرَّحْلِ :زین یا کجاوہ کی گدی۔ صُفَّةُ الْمَسْجِدِ :مسجد کا سایہ دار چبوترہ۔
الصُّفَّة :گرمی کے لئے مکان جس کی چھت گھاس پھوس سے پٹی ہوئی ہو۔ صُفَّةٌ مِنَ الدَّهْرِ :زمانے کی ایک مدت۔ ج صُفَف وصُفَّات وصِفَاف.
الصَّافّ :فا۔ الصَّافَّةُ مِنَ الاِبِلِ :جو اپنی ٹانگوں کو ایک صف میں کئے ہوئے ہوں۔ ج صَافَّات وصَوَافّ. الصَّافَّات :فرشتے۔
نَاقَةٌ صَفُوْف :بہت دودھ دینے والی اُونٹنی جو کثرت دودھ کی وجہ سے برتنوں کی صف لگا دے اور یا جو اپنی اگلی ٹانگوں کو دودھ دوہنے کے وقت ایک صف میں کرلے۔
الصَّفِیْف :خشک ہونے کے لئے دھوپ میں یا بھوننے کے لئے آگ پر صف لگائی ہوئی چیز۔
الصَّفْصَاف :ایک درخت جو کہ عام طور پر باسکٹ وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔
المَصَفّ :صف باندھنے کی جگہ۔ میدانِ جنگ۔ مطلقاً کھڑے ہونے کی جگہ۔ ج مَصَافّ.
تَصَفَّتَ. الرَّجُلُ :قوی ومضبوط ہونا۔

الصِفتُّ والصِفتّان والصِفتَان :بھاری بھر کم جسم والا۔ قوی سخت اندام۔

صَفَحَ :(ف) صَفْحًا. عَنْهُ :روگردانی کرنا۔ اعراض کرنا۔ چھوڑ دینا۔ گناہ معاف کرنا۔ صَفَحَ السَّائِلَ عَنْ حَاجَتِهِ :حاجت پوری نہ کرنا۔ تم کہتے ہو "اَتَيْتُهُ فِيْ حَاجَةٍ فَصَفَحَنِيْ" میں اس کے پاس ایک حاجت سے آیا اس نے حاجت پوری نہیں کی ......ہ بِالسَّيْفِ :تلوار کی چوڑائی کی طرف سے مارنا ......الشَّيْءَ :چوڑا کرنا ......النَّاسَ :لوگوں میں مقابلہ کر کے ان کی حالت دیکھنا ...... وَرَقَ المُصْحَفِ :ایک ایک ورق کو پیش کرنا ......فِي الْاَمْرِ :غور کرنا۔

صَفَحَتْ (ف) صُفُوْحًا. النَّاقَةُ وغَيْرُهَا :دودھ کا ختم ہو جانا۔ صفت صَافِح.

صَفَّحَ. الشَّيْءَ :لمبا چوڑا کرنا ......المَكَانَ : مکان میں چوڑے پتھروں کا فرش لگانا۔

صَفَّحَ بِيَدَيْهِ :تالی بجانا۔

اَصْفَحَ. السَّائِلَ :محروم واپس کر دینا ...... الشَّيْءَ :الٹنا پلٹنا۔

صَافَحَهُ مُصَافَحَةً وصِفَاحًا :ہاتھ ملانا۔ مصافحہ کرنا۔

تَصَفَّحَ. الشَّيْءَ :تامل کرنا۔ دیر تک دیکھنا ......القَوْمَ :چہروں کو غور سے دیکھنا تاکہ حالات کا اندازہ ہو سکے۔ حالات کا جائزہ لینا۔

تَصَافَحَ. القَوْمُ :یکدگر مصافحہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَصَافَحَتِ الاَجْفَانُ" یعنی پلک لگ گئی۔

اِسْتَصْفَحَهُ. الذَّنْبَ :گناہ کی معافی چاہنا۔

الصَّفْحُ :جانب ......مِنَ الوَجْهِ :رخسارہ ......مِنَ الاِنْسَانِ :پہلو ......مِنَ السَّيْفِ : چوڑا پہلو۔ ج صِفَاح. کہا جاتا ہے "ضَرَبَ عَنْهُ صَفْحًا" یعنی اعراض کیا۔

الصَّفْحَة. مِنَ الشَّيْءِ :جانب۔ چہرہ ......مِنَ الكِتَابِ :ورق کی ایک جانب۔ صَفْحَةُ الرَّجُلِ :سینہ کی چوڑائی۔ ج صَفَحَات.

الصَّفْحَان والصَّفْحَتَان :رخسارے۔

الصُّفْح :چہرے اور تلوار کی چوڑائی۔

الصِّفَاحُ والصَّفَح :رخسارہ یا پیشانی کی بہت زیادہ چوڑائی۔ کہا جاتا ہے "لَقِيَهُ صِفَاحًا" وہ اس سے اچانک ملا۔

الصَّفِيْح :آسمان۔ ہر چوڑی چیز کا ظاہر۔

الصَّفِيْحَة :چوڑی تلوار۔ چوڑا پتھر۔ ہر چوڑی چیز کا ظاہر۔ صَفِيْحَةُ الوَجْهِ :چہرے کی کھال۔ ج صَفِيْح وصَفَائِح. الصَّفَائِح :سر کی چار ہڈیاں۔ دروازے کے تختے۔

الصُّفَّاح :پتلے چوڑے پتھر۔ اونٹ جن کے کوہان بڑے ہوں۔ ج صُفَّاحَات صَفَافِيْح.

الصَّفَّاح والصَّفُوْح :معاف کرنے والا۔

الصَّفُوْح :بمعنی کریم۔

المُصْفَح :چوڑا۔ الٹا جھکا ہوا ......مِنَ الوُجُوْهِ :ملائم وخوبصورت ......مِنَ الاُنُوْفِ :ستواں ناک ......مِنَ الرُّؤُوْسِ :کنپٹیوں کی طرف تنگ اور پیشانی اور گدی کے درمیان طویل ......مِنَ القُلُوْبِ :جس میں ایمان و نفاق دونوں جمع ہوں ......مِنَ النَّاسِ :جو کافر سے کافرانہ طریقہ سے ملے اور مؤمن سے مؤمنانہ طریقے سے۔

المُصَفَّح :چوڑا۔ جس پر چوڑے پتھر لگے ہوئے ہوں۔ اَنْفٌ مُصَفَّحٌ :ستواں ناک۔

المُصْفِحَة والمُصَفَّحَة :تلوار۔ ج مُصْفِحَات ومُصَفَّحَات.

صَفَدَهُ :(ض) صَفْدًا وصُفُوْدًا وصَفَدَهُ : قید کرنا۔ ہتھکڑی لگانا۔

اَصْفَدَهُ :قید کرنا ......مَالًا :دینا۔

الصَّفَد :بخشش۔ بندھن۔ ج اَصْفَاد :کہا جاتا ہے "الصَّفَدُ صَفَدٌ" یعنی داد و دہش قید ہے۔

الصِّفَاد :ہر وہ چیز جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ بندش۔

صَفَرَ :(ض) صَفِيْرًا :ہونٹوں سے سیٹی بجانا۔ صَفَرَ بِالفَرَسِ عِنْدَ وُرُوْدِهِ : گھوڑے کو پانی پلانے کے لئے بلانا۔

صُفِرَ صَفْرًا :پیٹ میں صفار جمع ہونا۔ صفت مَصْفُوْر (دیکھئے صُفَار)

صَفِرَ :(س) صَفَرًا وصُفُوْرًا وصُفُوْرَةً الاِنَاءُ :برتن کا خالی ہونا۔ کہا جاتا ہے "صَفِرَ وِطَابُهُ او اِنَاءُهُ" یعنی ہلاک ہو گیا۔

صَفَّرَ. الشَّيْءَ :زرد کرنا ......الثَّوْبَ :زرد رنگنا ......البَيْتَ :خالی کرنا ......لِلدَّابَّةِ : ہونٹوں سے جانور کے لئے سیٹی بجانا ...... بالدَّابَّةِ :جانور کو پانی پینے کے لئے بلانا۔

اَصْفَرَ :محتاج ہونا ......الاِنَاءُ :خالی ہونا ...... البَيْتَ :خالی کرنا۔

اِصْفَرَّ اِصْفِرَارًا :زرد رنگ ہونا۔

الصَّفْر والصِّفْر والصُّفْر :خالی۔ کہا جاتا ہے "بَيْتٌ صِفْرٌ مِنَ المَتَاعِ" گھر سامان سے خالی ہے "هُوَ صِفْرُ اليَدِ" وہ خالی ہاتھ ہے۔

الصُّفْر :سونا۔ پیتل۔

الصِّفْر :زیرو۔ اہل حساب کا وہ نقطہ جو عدد نہ ہونے پر دلالت کرے۔

صَفَر :قمری مہینوں میں دوسرا مہینہ۔ کبھی غیر منصرف بھی پڑھا جاتا ہے۔ ج اَصْفَار.

الصَّفَرَان :عربی سال کے دو مہینے جس میں سے پہلے کا نام ظہور اسلام کے بعد محرم ہو گیا اور دوسرا نام اپنی حالت پر باقی رہا۔

الصَّفَر :مرض۔ یرقان۔ بھوک۔ کہا جاتا ہے "عَضَّ عَلٰى شُرْسُوْفِهِ الصَّفَرُ" یعنی بھوکا ہوا۔ عقل۔ کہا جاتا ہے "لَا يَلْتَاطُ هٰذَا بِصَفَرِيْ" یہ میری عقل میں نہیں آتا۔ میرے دل میں چپکتا۔

الصِّفْر :خالی۔ ج اَصْفَار :کہا جاتا ہے "اِنَاءٌ اَصْفَار" خالی برتن۔

الصُّفَيْرَاءُ :ایک درخت جس کے پتے سبزی زردی مائل ہوتے ہیں۔

اَلبَابَانِيَّةُ :زیب و زینت والا ایک درخت جس کے پتے پرنما ہوتے ہیں اور سفید رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔

الصَّفْرَة :ایک مرتبہ بھوکا ہونا۔
الصُّفْرَة :زردی۔سیاہی۔
مِصْفَارٌ :ایک قسم کی مچھلی۔
الـصِـفْـرِيَّـت :کثیرالعیال محتاج۔ج صَفَارِيَت۔
الـصَّـفْـرِيّ والـصَّـفْـرِيَّة :فصل خریف کی بارش۔ ایک پودہ جو فصل خریف میں ہوتا ہے۔
الـصُّفَار :آواز۔زرد رنگ کا پانی جو پیٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔ کینچوا۔ پیٹ کے کیڑے۔زردی جو رنگ پر غالب ہو (...... والـصِّـفَـار) :جانوروں کے دانتوں میں گھاس کا بقیہ۔
الصُّفَارَة :مرجھایا ہوا پودہ۔
الـصَّفِيْر :ہر آواز جو لمبی ہو اور حروف سے خالی ہو۔حُرُوْفُ الصَّفِيْر :زای معجمہ سین وصاد مہملہ ہیں۔
الصَّفَّار :ٹھٹھیرا۔
الصَّفَّارَة :سیٹی۔مقصد۔
الصَّفَّارِيَّة :زرد پروں کا پرندہ۔
الـصَّافِر :سیٹی بجانے والا چور۔ایک پرندہ ہے جو رات میں آواز کرتا رہتا ہے اس خوف سے کہ کہیں سوتے میں پکڑ نہ لیا جائے۔مثال ہے"هُوَ اَجْبَنُ مِنْ صَافِرٍ" وہ صافر پرندہ سے زیادہ بزدل ہے۔ ہر ایک پرندہ جو شکار نہ کرے ہر ایک آواز کرنے والا۔ پرندہ۔کہا جاتا ہے"مَـا بِـالـدَّارِ صَـافِرٌ" گھر میں کوئی آواز کرنے والا نہیں یعنی کوئی نہیں۔
الاَصْـفَر :زرد رنگ والا۔مؤنث صَـفْـرَاء ج صُفْر۔
الصُّفْر :وناتیر۔
الاَصْفَرَان :زعفران اور سونا۔
الصَّفْرَاء :مؤنث اَصْفَر :سونا۔پتا۔ٹڈی جو انڈے دے چکی ہو۔ایک قسم کا پودہ جس کے پتے خس کے مانند ہوتے ہیں۔
المُصْفِر :فاقہ کش۔محتاج۔
المَصْفُوْر والمُصَفَّر :بھوکا۔

الصِّفْرِد :ایک پرندہ جس کی بزدلی کی مثال دی جاتی ہے۔
صَـفْـصَـفَ. الـرَّجُـلُ :بیابان میں اکیلا چلنا ...... العُصْفُوْرُ :چڑیا کا چہچہانا۔
الصُّفْصُف :چڑیا۔
الصَّفْصَفَة :بیابان۔
الـصَّفْصَاف :بید اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بید اس کی ایک قسم ہے۔واحد صَفْصَافَة۔
صَفَعَهٗ :(ف) صَفْعًا :تھپڑ مارنا۔
صَـافَـعَـهٗ وتَـصَـافَعَا :ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا۔
الـصَّـفْـعَان والمَصْفَعَانِيّ :جس پر کثرت سے تھپڑ لگائے جائیں۔
صَفَقَهٗ :(ن ض) صَـفْقًا :تھپکی لگانا۔تالی بجانا۔صَـفَـقَ البَـابَ :دروازہ بند کرنا۔کھولنا۔(ضد)......الـرَّجُـلَ عَنْ مُرَادِهٖ : کسی کو اس کے ارادہ سے باز رکھنا ......الـطَّـائِرُ بِجَنَاحَيْهِ :پرندہ کا بازوؤں کو پھڑ پھڑانا......عَـيْـنَـهٗ :آنکھ بند کر دینا...... الـعُـوْدَ :بربط کے تاروں کو حرکت دینا ......الـقَدَحَ :پیالہ بھرنا......الشَّـرَابَ : صفائی کے لئے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا......لَهٗ بِـالـبَـيْعِ وصَـفَقَ عَلٰى يَدِهٖ وصَـفَـقَ يَدَهٗ بِالبَيْعَة :سودا کرنے کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا......الـرَّجُـلَ :جانا......ہ بِالسَّيْفِ :تلوار مارنا......الـرِّيْحُ الاَشْجَارَ : ہوا کا درختوں کو حرکت دینا۔کہا جاتا ہے ''صَـفَـقَـتْ عَلَيْنَا صَافِقَةٌ'' یعنی ہمارے پاس ایک جماعت آئی۔
صَفُقَ :(ک) صَـفَاقَةً. الرَّجُلُ :بے حیاء ہونا......الثَّوْبُ :کپڑے کا گف ہونا۔
اَصْـفَقَهٗ :باز رکھنا۔اَصْـفَقَ البَابَ والقَدَحَ والشَّرَابَ :بمعنی صَفَقَ...... الـحَوْضَ : حوض میں پانی جمع کرنا......لِلْقَوْمِ :اتنا کھانا لانا جس سے آسودگی ہو جائے......الثَّوْبَ : کپڑے کو گف بنانا۔کہا جاتا ہے''اَصْـفَـقُوْا عَـلٰى قَـوْلٍ وَّاحِدٍ'' یعنی ایک قول پر سب کا اتفاق کرنا......الـقَـوْمُ :مضطرب وپریشان ہوئے۔
صَـفَّـقَ. الـطَّائِرُ بِجَنَاحَيْهِ :پرندے کا بازو پھڑ پھڑانا......الـرَّجُـلُ يَدَيْهِ :تالی بجانا...... حَـوْلَ الشَّيْءِ :طواف کرنا......الـرَّجُلُ :جانا ......الشَّـرَابَ :صفائی کے لئے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا۔
صَـافَقَ. الرَّجُلَانِ عِنْدَ البَيْعِ :بیع کے وقت ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔صَافَقَ الـرَّجُـلُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ :ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر ہونا......بَـيْـنَ ثَـوْبَـيْـنِ :ایک کپڑے کو دوسرے کے اوپر پہننا۔
تَصَافَقَ. القَوْمُ :خرید وفروخت کرنا۔
تَـصَـفَّـقَ. الـرَّجُـلُ :تردد کرنا......لِلْاَمْرِ: درپے ہونا۔
اِنْـصَـفَقَ :واپس ہونا۔پھر جانا......الـقَـوْمُ عَلَيْهِ :متوجہ ہونا۔
اِصْـطَفَقَ. العُوْدُ :بربط کے تاروں کا متحرک ہونا......الـبَـحْرُ :موجوں کا متلاطم ہونا...... القَوْمُ :مضطرب ہونا......الاَشْجَارُ :حرکت کرنا......الـنِّسَاءُ عَلَى المَيِّتِ :عورتوں کا میت پر نوحہ وبین کرنا۔
الـصَّـفْـق :گوشہ۔جانب۔دروازہ کا کواڑ۔
صَـفْـقَـا العُنُقِ :گردن کی دونوں اطراف۔
صَـفْقَـا الفَرَسِ :گھوڑے کے رخسارے۔
صَفْقُ الجَبَلِ :پہاڑ کی سطح۔ج صُفُوْق۔
الصِّفْق :دروازے کا کواڑ۔پٹ۔
الـصَّـفْـقَة :خرید وفروخت میں ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔عقد بیع۔کہا جاتا ہے"صَفْقَةٌ رَابِحَةٌ" نفع بخش عقد بیع۔ صَفْقَةٌ خَاسِرَةٌ نقصان دہ عقد بیع"رَبِحَتْ صَفْقَتُكَ" تمہارا عقد بیع نفع بخش ہے۔
الصَّفْق :گوشہ۔دماغ کا آخری حصہ۔
الـصِّفَاق :کھال کے نیچے کی جھلی۔پیٹ پر کی جھلی۔وہ کھال جو لکڑی کی بنی ہوئی ڈھال پر مڑھ دیتے ہیں۔ج صُفُق
الـصَّـافِـقَة :نازل ہونے والی جماعت۔

مصیبت۔

الصَّفَّاق. صافق کا اسم مبالغہ۔ بہت زیادہ تجارت کے لئے سفر کرنے والا اور لین دین کرنے والا۔

الصَّفُوق: بلند پہاڑ جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ بلند چکنی چٹان۔ نرم کمان۔ ج صُفُق.

الصَّفَائِق: آنے جانے والے قافلے۔

الصَّفَائِق و الصَّوَافِق: مصیبتیں۔ حوادث۔

الصَّفِيق: بےحیاء۔ بےشرم۔ کہا جاتا ہے "وَجْهٌ صَفِيقٌ" بےشرم چہرہ "ثَوْبٌ صَفِيقٌ": گف۔ کپڑا۔

المُصْفَق: راستہ۔

المُصَافِق: فا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنے والا...... مِنَ الإِبِل: جو ایک مرتبہ ایک پہلو پر سوئے اور دوسری مرتبہ دوسرے پہلو پر۔

صَفَنَ: (ض) صُفُونًا. الفَرَسُ: گھوڑے کا تین ٹانگوں اور چوتھے کے کھر پر کھڑا ہونا ......الرَّجُلُ: دونوں قدم کو ایک قطار میں کرنا ......بِهِ الأَرْضَ: زمین پر دے مارنا (...... صَفْنًا) الطَّائِرُ الحَشِيشَ او الوَرَقَ: پرندے کا اپنے بچے کے لئے گھاس یا پتوں کو تہ بتہ رکھنا...... الرَّجُلَ: خصیتین کی تھیلی کو پھاڑ دینا۔

صَافَنَ. القَوْمَ: قوم کے مقابل کھڑا ہونا۔ ......المَاءَ بَيْنَهُم: پانی کو آپس میں تقسیم کرنا اور یہ اس طریقہ سے کہ برتن کی تہ میں کوئی کنکری وغیرہ رکھ دیتے تھے اور پھر اس میں پانی ڈالتے تھے جس سے کنکری تہ آب ہو جائے پھر ایک آدمی پیتا تھا پھر پانی ڈالتے تھے تو دوسرا پیتا تھا اور پھر اسی طرح کرتے رہتے تھے تاکہ ہر ایک کو برابر برابر پانی مل جائے اور یہ طریقہ پانی کی کمی کی وجہ سے سفر میں اختیار کیا کرتے تھے۔

تَصَافَنَ. القَوْمُ المَاءَ: مذکورہ بالا طریقہ سے پانی تقسیم کرنا۔

الصَّفْن: خصیہ کی تھیلی۔ چمڑے کا دسترخوان۔ مستی کے وقت اونٹ کے منہ کی جھاگ۔ ج صُفْن و صُفُن و أَصْفَان و صُفْنَان.

الصُّفْن: چمڑے کی چھاگل۔ چرواہے کا توبرہ۔

الصَّفْنَة: ایک مرتبہ بمقدار حصص پانی تقسیم کرنا۔ دسترخوان۔ مستی کے وقت اونٹ کے منہ کی جھاگ۔ چرواہے کا توبرہ۔

الصَّفَن. ج أَصْفَان و صُفْنَان الصَّفَنَة: خصیہ کی تھیلی۔

الصَّافِن: پنڈلی کے نچلے حصہ میں ایک رگ۔ ......مِنَ الخَيْل: وہ گھوڑا جو تین ٹانگوں پر کھڑا ہو اور چوتھے پاؤں کا صرف کھر زمین پر لگائے۔ ج صَافِنَات و صَوَافِن و صُفُون.

صَفَا يَصْفُو صَفْوًا و صَفَاءً و صُفُوًّا: صاف ہونا...... الجَوُّ: فضا کا بےابر وباد ہونا۔ ......القِدْرُ: دیگ کا خالص حصہ لے لینا۔

صَفَتْ تَصْفُو صَفْوًا و صُفُوتْ صَفَادَةً النَّاقَةُ: بہت دودھ والی ہونا۔

صَفَّى تَصْفِيَةً. الشَّيْءَ: صاف ستھرا کرنا۔

أَصْفَى إِصْفَاءً. فُلَانًا الوُدَّ: و أَصْفَى لَهُ الوُدَّ: خالص محبت کرنا...... الَّذِي يَحْفِرُ: کھودتے ہوئے پتھر تک پہنچ جانا جو آئندہ کھودنے سے روک دے۔ أَصْفَتِ الدَّجَاجَةُ: مرغی کا انڈے دینے سے رک جانا ......الشَّاعِرُ: شعر کہنے سے رک جانا اور اسی سے ضرب المثل ہے "أَنَا شَاكِرُكَ الَّذِي يَصْفي و شاعرك الذي لا يصفي" یعنی تمہارا ایسا شکرگزار ہوں جو خالص محبت کرتا ہے اور ایسا شاعر ہوں جو شعر کہنے میں رکتا نہیں۔ أَصْفَى مِنَ المَالِ: مال سے خالی ہونا...... ہ بِكَذَا: مخصوص کرنا۔ راضی کر دینا ......الشَّيْءَ: کل لے لینا۔

صَافَى مُصَافَاةً. فُلَانًا: خالص محبت کرنا۔

تَصَافَى. القَوْمُ: بعض کا بعض سے خالص محبت کرنا۔

إِسْتَصْفَى. المَالَ: کل لے لینا...... الرَّجُلَ: خالص دوست بنانا۔ کہا جاتا ہے "إِسْتَصْفَاهُ و اصْطَفَاهُ" یعنی چن لینا۔

الصَّفْو: مص۔ خالص محبت (...... الصَّفْوَة و الصِّفْوَة و الصُّفْوَة) مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: خالص اور عمدہ۔

الصَّافِي: صاف ستھرا۔ يَوْمٌ صَافٍ: بےابر وباد کا دن۔ كَلَأٌ صَافٍ: بغیر کوڑا کرکٹ کی گھاس۔

الصَّافِيَة: زمین جس کے باشندے چلے گئے ہوں یا مرگئے ہوں اور کوئی اس کا وارث نہ ہو صَوَافٍ.

الصِّفْوَة: خالص دوست۔ طرز صفائی

الصِّفْوَةُ مِنَ المَاءِ و نَحْوِهِ: تھوڑا سا پانی وغیرہ۔

الصَّفَاء: جمع صَفَاة: کی بمعنی پتھر اور لقب ہے پطرس کا (کلمہ سریانی ہے)

الصَّفَاة. ج صَفَاء صَفَوَات: جج أَصْفَاء وصُفِيّ و صِفِيّ.

الصَّفْوَانَة. ج صَفْوَان و صُفْوَان الصَّفْوَاء: ٹھوس بڑا پتھر۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا تَنْدَى صَفَاتُهُ" مراد یہ ہے کہ بخیل ہے و "فُلَانٌ لَا تُقْرَعُ لَهُ صَفَاةٌ": یعنی کوئی اس کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

الصَّفْوَان: چکنا پتھر۔ يَوْمٌ صَفْوَان: صاف دن۔

الصَّفِي: مخلص دوست۔ ج أَصْفِيَاء: مؤنث صَفِيَّة: ہر چیز کا خالص حصہ۔

الصَّفِيّ و الصَّفِيَّة: مال غنیمت کا وہ حصہ جو سردار اپنے لئے خاص کرلے۔

الصَّفِيَّة: زیادہ دودھ والی اونٹنی۔ بہت پھلدار کھجور۔ ج صَفَايَا.

المِصْفَاة: چھننا۔ ج مَصَافٍ.

المُصْطَفَى: برگزیدہ۔ چنا ہوا۔

صَقَبَ: (س) صَقَبًا. المَكَانُ: قریب ہونا۔ بعید ہونا۔

صَقَبَهُ: (ن) صَقْبًا: تھپڑ مارنا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا...... البِنَاءَ: عمارت کو بلند کرنا۔ ...... الطَّائِرُ: پرندہ کا آواز کرنا۔

صَاقَبَهُ صِقَابًا و مُصَاقَبَةً: قریب کرنا۔ کہا

جاتا ہے لَقِيتُهُ صِقَابًا: یعنی رو در رو ملاقات کی۔

اَصْقَبَهُ: نزدیک کرنا۔ اَصْقَبَ الشَّيْءُ: قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَصْقَبَكَ الصَّيْدُ": یعنی شکار تم سے قریب ہے جس پر نشانہ لگانا ممکن ہے۔

الصَّقْبُ: مکان کے اندر سب سے لمبا کھمبا۔ ج صُقُوب...... لمبا۔ ج صِقَاب وصُقْبَان.

الصَّقَبُ والصَّقْبُ: قریب۔ نزدیک۔ کہا جاتا ہے "دَارِي مِنْ دَارِهِ بِصَقَبٍ" میرا گھر اس کے گھر کے قریب ہے۔ "الجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهِ" پڑوسی اپنی قربت کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔

الصَّقَبَانِيُّ: عطر فروش۔

الصَّقَحُ والصَّقْحَة: گنج۔ سر کے اگلے حصہ کے بال گر جانا۔

الاَصْقَحُ: گنجا۔ مؤنث صَقْحَاءُ جمع صُقْح.

صَقَرَهُ: (ن) صَقْرًا بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔ اسی سے ہے "صَقَرَنِي بِكَلَامِهِ" اس نے مجھ کو اپنی گفتگو سے تکلیف پہنچائی...... بِهِ الاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا...... الحِجَارَةَ: ہتھوڑے سے پتھر توڑنا۔

صَقَرَ وصَقَّرَ. النَّارَ: آگ کو جلانا۔

صَقَرَتْ (ن) صَقْرًا وصَقْرَةً واَصْقَرَتْ. الشَّمْسُ اَوِ النَّارُ: آفتاب یا آگ کا تیز گرم ہونا۔ صَقَرَتْهُ الشَّمْسُ: آفتاب کا جھلس دینا۔

صَقَرَ (ن) صَقْرًا واَصْقَرَ اللَّبَنُ: دودھ کا زیادہ کھٹا ہونا۔

تَصَقَّرَ: شکرہ سے شکار کرنا...... بِالمَكَانِ: مکان میں ٹھہرنا۔ تَصَقَّرَتْ واصْطَقَرَتِ النَّارُ: آگ کا جلنا۔

الصَّقْرُ: گدھ اور عقاب کے علاوہ ہر پرندہ جو شکار کرے۔ شکرہ ایک پرندہ ہے جس سے شکار کیا جاتا ہے جس کو فارسی میں چرغ کہتے ہیں۔

ج اَصْقُر وصُقُور وصُقُورَة وصِقَار وصِقَارَة وصُقُر: کہا جاتا ہے "صَقْرٌ صَاقِرٌ" یعنی تیز نگاہ والا۔

الصَّقْرُ: بہت کھٹا دودھ۔ سڑا ہوا پانی۔ ج صُقُور وصِقَار.

الصَّقْرُ والصَّقَرُ: شیرہ۔ تر کھجور کا ہو یا خشک انگور کا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا التَّمرُ اَصْقَرُ مِنْ ذَاكَ" مراد یہ ہے کہ اس میں شیرہ زیادہ ہے۔

الصَّقْرَة: بہت کھٹا دودھ۔

صَقَرُ: طبقہ جہنم کا نام۔ یہ کلمہ غیر منصرف ہے اور سقر میں ایک لغت ہے۔

الصَّقِرُ. مِنَ الرُّطَبِ او الزَّبِيبِ: تر کھجور یا خشک انگور جو رس نکالنے کے قابل ہو۔ اِمْرَاَةٌ صَقِرَةٌ: بہت تیز نگاہ والی عورت۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالصُّقَرِ والبُقَرِ اَو بِالصُّقَارَى والبُقَارَى: یعنی سفید جھوٹ بولا۔

الصُّقْرَة: پرندہ کی سبزی یا سیاہی کا سرخی یا زردی سے ملنا۔

الصَّقْرَة: حوض کا بقیہ پانی۔

الصَّاقُور: ہتھوڑا جس سے پتھر توڑا جائے۔ کدال(...... والصَّاقُورَة): مصیبت۔ بڑی مصیبت۔

الصَّاقُورَة: کھوپڑی کا اندورنی حصہ۔

الصَّقَّار: چغل خور۔ کافر۔ غیر مستحقین کو لعنت کرنے والا۔ شیرہ کا بنانے والا اور بیچنے والا۔

صَقَعَهُ (ف) صَقْعًا: سر پر مارنا۔ صَقَعَ بِهِ الاَرْضَ: پچھاڑ دینا...... الرَّجُلُ: جانا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِيْ اَيْنَ صَقَعَ": یعنی میں نہیں جانتا کہاں گیا۔ راستہ سے ہٹ جانا یا بھلائی اور کرم کے راستہ سے ہٹ جانا...... الحِمَارَ بِكَيٍّ: گدھے کے منہ یا سر پر داغ لگانا۔ کہا جاتا ہے "صَقَعَتْهُ الصَّاقِعَةُ: بمعنی صَعَقَتْهُ الصَّاعِقَة: یعنی اس کے اوپر بجلی گری۔

صَقَعَ (ف) صَقْعًا وصُقَاعًا وصَقِيعًا الدِّيكُ: مرغ کا بانگ دینا(...... صَقْعًا وصُقَاعًا) بِصَوْتِهِ: آواز بلند کرنا۔

صَقِعَ: (س) صَقَعًا. الرَّجُلُ: بے ہوش ہونا۔ الفَرَسُ او الطَّائِرُ: سر کے درمیان سفید ہونا۔ صفت اَصْقَع. صَقِعَتِ البِئْرُ: کنواں گر جانا۔

صُقِعَ واُصْقِعَ. المكانُ: یخ والا ہونا۔ پالا پڑنا۔ صَقَّعَ. لِفُلَانٍ: کسی کے لئے قسم کھانا۔

اَصْقَعَ. الرَّجُلُ: یخ پر چلنا...... الصَّقِيعُ الاَرْضُ: یخ پڑنا۔

الصُّقْعُ: جانب۔ گوشہ۔ ج اصقاع.

الصَّقَعُ: سر میں بال کم ہونا یا بالکل نہ ہونا۔

الصَّقِيعُ: گنجا۔ غائب آدمی جس کے متعلق معلوم نہ ہو کہ کہاں ہے۔ مَكَانٌ صَقِعٌ: پالا زدہ جگہ۔

الصُّقْعَة: گھوڑوں اور پرندوں کے وسط سر میں سپیدی۔

الصَّقْعَاء: مؤنث اَصْقَع: کا۔ آفتاب۔

الصَّاقِع: جھوٹا۔ کہتے ہیں "صَهْ صَاقِعُ" یعنی اے جھوٹے چپ رہ۔

الصَّاقِعَة: مؤنث صَاقِعُ: کا۔ بجلی۔

الصِّقَاع: برقع۔ اوڑھنی کو تیل سے بچانے کے لئے چیتھڑا۔ وہ چیز جس سے اونٹنی کی ناک کو باندھ دیں۔ اونٹ کی گدی پر داغ۔ صِقَاعُ الخِبَاءِ وہ رسی جس کو خیمہ کے اوپر ڈال دیں اور اس کے دونوں کناروں کو دو طرف کھونٹے میں باندھ دیں اور ایسا اس وقت کرتے ہیں جب کہ ہوا کی تیزی کی وجہ سے خیمہ کے اکھڑ جانے کا خوف ہو۔

الصَّقِيع: یخ۔ پالا۔ ایک قسم کی بھڑ۔

المِصْقَع: فصیح بلیغ۔ بلند آواز والا۔ وہ شخص جس کو اپنے کلام میں التباس نہ ہو۔ ج مَصَاقِع.

صَوْقَعَهُ: سر پر مارنا۔

الصَّوْقَعَة: عمامہ۔ سر کا درمیانی حصہ۔ اوڑھنی کو تیل سے بچانے والا کپڑا۔

الصَّقْعَب: لمبا۔ آواز نکالنے والا۔ (دانتوں سے یا دروازے سے)
صَقْعَرَ. فِيْ أُذُنِهِ: کان میں چلانا۔
الصُّقْعُر: ٹھنڈا پانی۔ سڑا ہوا پانی۔
صَقَلَ (ن) صَقْلاً وصِقَالاً. الشَّيْءَ: صاف کرنا۔ چکنا کرنا۔ زنگ دور کرنا۔ صفت صَاقِل ج صَقَلَة: صفت مفعول مَصْقُوْل ...... الدَّابَّةَ: دبلا کرنا ...... ه بِالْعَصَا: لاٹھی سے مارنا ...... بِهِ الْأَرْضَ: زمین پر پٹک دینا۔
صَقِلَ: (س) صَقَلاً: صاف شدہ ہونا۔
الصَّقَل: گھوڑے کے پہلو کی لمبائی۔
الصُّقْل: پہلو۔ جانوروں میں ہلکا پھلکا۔
الصُّقْل والصُّقْلَة: کمر۔
الصَّقِلُ: مختلف چال والا۔ کم گوشت کا گھوڑا۔ فَرَسٌ صَقِلٌ: لمبے پہلو کا گھوڑا۔
الصَّيْقَل. صَاقِل: کا مبالغہ۔ تلواروں کو تیز کرنے والا۔ ج صَيَاقِل وصَيَاقِلَة.
الصَّقِيْل: صاف کیا ہوا۔ تلوار۔
الصَّقَّال. صَاقِل: کا مبالغہ۔
صِقِلِّيَة وصَقَلِيَّة: جزیرہ سسلی جو اٹلی کے جنوب مغرب میں ہے۔
المِصْقَل. مِنَ الْخُطَبَاءِ: فصیح وبلیغ۔
المِصْقَلَة: جس سے صیقل کیا جائے۔
الصَّقْلَب والصَّقْلَبِي والصَّقْلَابِي: ایک قوم جو بلغار اور قسطنطنیہ کے درمیان رہا کرتی تھی اور بعد میں یورپ میں پھیل گئی۔
صَكَّه (ن) صَكًّا: زور سے مارنا۔ طمانچہ مارنا۔ صَكَّ الباب: دروازہ بند کر دینا۔
صَكَّ (س) صَكَكًا. الرَّجُلُ او الفَرَسُ: چلنے میں گھٹنے اور ایڑیوں کا ٹکرانا۔ صفت اَصَكّ.
اِصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ: چلنے میں گھٹنوں کا ایک دوسرے سے ٹکرانا "اِصْطَكَّ الْقَوْمُ بِالسُّيُوْفِ": تلوار سے لڑنا۔
تَصَاكَّتِ. الرُّكَب: زانو کا رگڑ کھانا۔
الصَّكّ: چک۔ اقرار نامہ۔ ج اَصُكّ وصُكُوْك وصِكَاك.
الأَصَكّ: چلنے میں گھٹنے اور ایڑیوں کو ٹکرانے والا۔ ملے ہوئے ڈاڑھ اور دانت والا۔ قوی۔ مؤنث صَكَّاء ج صُكّ.
الصَّكَّاك: زور سے طمانچہ مارنے والا۔ چیک لکھنے والا۔ چیک کی حفاظت کرنے والا۔
الصَّكِيْك: کمزور۔
المِصَكّ: مضبوط۔ جس سے دروازہ کو بند کیا جائے۔
المَصْكُوْكَات: دراہم ودنانیر۔
صَكَمَهُ: (ن) صَكْمًا: مارنا۔ صَكَمَ الفَرَسُ عَلَى لِجَامِهِ: گھوڑے کا لگام کو چبانا۔
الصَّكْمَة: صدمہ شدیدہ۔
الصَّوَاكِم: مصائب۔ حوادث۔ کہا جاتا ہے "صَكَمَتْهُ صَوَاكِمُ الدَّهْرِ" اس کے اوپر زمانہ کی مصیبتیں پڑیں۔
صَلَّ: (ض) صَلِيْلاً. السِّلَاحُ: جھنکار ہونا ...... الشَّيْءُ: آواز دینا ...... المِسْمَارُ: ٹھونکا جانا اور کسی چیز میں زبردستی داخل کرنا ...... الإِبِلُ: اونٹ کی آنتوں کا پیاس سے خشک ہونا جس سے پانی پیتے ہوئے آواز سنائی دے ...... السِّقَاءُ: مشک کا خشک ہونا (...... صُلُوْلاً) اللَّحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا ...... المَاءُ: پانی کا متغیر ہونا۔
صَلَّ (ن) صَلًّا. الشَّرَابَ: صاف کرنا ...... الحَبَّ المُخْتَلِطَ بِالتُّرَابِ: پانی ڈال کر دانہ کو مٹی سے جدا کرنا ...... الخُفَّ: چرمی موزہ پر استر لگانا۔ کہا جاتا ہے "صَلَّتْهُم الصَّالَّة" یعنی ان کو مصیبت لاحق ہوگئی۔
اَصَلَّ. اللَّحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا ...... القِدَمُ المَاءَ: دیر تک ٹھہرنے سے پانی کو متغیر کر دینا۔
الصَّلّ: گوشت وغیرہ جو متغیر ہو جائے۔
الصِّلُّ: خبیث قسم کا سانپ۔ مصیبت۔ ہمسر۔ کہا جاتا ہے "هَذَا صِلُّ ذَاكَ" یعنی اس کے مماثل ہے۔ تلوار۔ ج اَصْلَال کہا جاتا ہے "هُوَ صِلُّ اَصْلَالٍ": یعنی وہ بڑا مکار خبیث ہے۔
الصِّلُّ والصَّلُّ والصَّلَّة: تھوڑی متفرق بارش۔
الصِّلَّة: دباغت سے پہلے خشک چمڑا' بدبودار چمڑا' جوتا۔ چوتڑ۔ شدید بارش۔ تازہ گھاس کے متفرق ٹکڑے۔ تر مٹی۔
الصُّلَّة: بدبودار ہوا۔ بقیہ پانی۔
الصَّالَّة: مصیبت۔
الصِّلَالَة: چرمی موزے کا استر۔ ج اَصِلَّة.
صُلَالَةُ. الحَبِّ: غلے کا کوڑا کرکٹ۔
الصَّلِيْل: جھنکار لوہے کی یا تلوار کی۔
الصَّلَّال والمِصْلَال. مِنَ الطِّيْنِ: خشک مٹی جو لوہے کی مانند آواز دے ...... مَاءٌ صَلَّال: متغیر پانی۔
الصِّلِّيَان: ایک قسم کی نباتات۔ واحد صِلِّيَانَة.
المُصَلِّل: سردار۔ شریف۔ خالص النسب۔ کثیر بارش۔
صَلَبَه (ن ض) صَلْبًا: سولی دینا ...... اللَّحْمَ: گوشت بھونا ...... العِظَامَ: ہڈیوں سے گودا نکالنا ...... صَلَبَتْهُ الشَّمْسُ: آفتاب کا جھلس جانا۔ صَلَبَتْ عَلَيْهِ الحُمّٰى: بخار کا ہمیشہ اور تیز رہنا۔
صَلُبَ (ک س) صَلَابَةً: سخت ہونا ...... عَلَى المَالِ: بخل کرنا۔
صَلَّبَ. الشَّيْءَ: سخت کرنا ...... الشَّيْءُ: سخت ہونا اور خشک ہونا ...... اللِّصَّ: چور کو سولی دینا۔
...... المَسِيْحِي: ہاتھ سے صلیب کا نشان بنانا۔
اَصْلَبَتِ. النَّاقَةُ: بچہ کو دودھ پلاتے ہوئے اونٹنی کا اپنی گردن کو آسمان کی طرف اٹھانا۔
تَصَلَّبَ: سخت ہونا۔
اِصْطَلَبَ. العِظَامَ: ہڈیوں سے گودا نکالنا۔
الصُّلْب: ریڑھ کی ہڈی۔ چربی۔ گودا۔ سخت

زمین۔ ج صِلَبَةٌ و اَصْلاَبٌ :ان زمینوں کو جو ایک زمانے سے جوتی نہ گئی ہوں ان کے لئے کہتے ہیں "اِنَّهَا لاَ صْلاَبٌ مُنْذُ اَعْوَامٍ".

الصُّلْبُ: سخت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صُلْبٌ فِیْ دِیْنِهٖ" :وہ اپنے دین میں سخت ہے۔ "رَاعٍ صُلْبُ الْعَصَا" جبکہ اونٹوں پر سختی کرتا ہو۔ ریڑھ کی ہڈی۔ ج اَصْلاَب و اَصْلُب و صِلَبة اور کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ صُلْبِ فُلاَنٍ" یعنی فلاں کی نسل اور اولاد سے ہے۔

الصُّلْب :قوۃ۔ حسب۔ سخت پتھریلی جگہ۔ ج صِلَبَة.

الصُّلَب :ایک پرندہ ہے۔

الصَّالِب :فا۔ حُمّٰی صَالِبٌ :تیز بخار جس میں کپکپی بھی ہو۔

الصَّالِب والصَّالَب :ریڑھ کی ہڈی۔

الصُّلَّب :سخت۔ سان رکھنے کا پتھر۔ ریڑھ کی ہڈی۔

الصُّلَّبَة :سان رکھنے کا پتھر۔

الصُّلَبِی :سخت۔ جس سے سان رکھا جائے۔ سِنَان صُلَبِی: تیز تیز ہے۔

الصُّلَبِیَّة :بمعنی صُلَّبِی: تا مبالغہ کے لئے ہے۔

اَلْمُصَالِبُ :وہ ستون جس کے چار حصے بنائے گئے ہوں۔

اَلاَنْبُوبُ :وہ ستون لمبا جس کے حصے نہ ہوں۔

اَلاَعْرَاجُ: وہ ستون جو دو پر قائم ہو اور باقی لمبا ہو۔

الصَّلِیْب :وہ لکڑی جس پر عیسائیوں کے گمان کے مطابق حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی۔ ہر وہ جو دو خط کی شکل پر جو آپس میں تقاطع کرتے ہوں جس پر سولی دی جائے۔ ج صُلْبَان و صُلُب :قوی۔ سولی دیا ہوا۔ چربی۔ گودا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَخْرَجَ صَلِیْبَ الْعَظْمِ" یعنی ہڈی کا گودا نکال لیا۔ جھنڈا۔ لَذِی صَلِیْبٍ عَلَی الزَّوْرَاءِ مَنْصُوْبٍ :اونٹ کا داغ۔ ج

صُلُب :خالص نسب والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَرَبِیٌّ صَلِیْبٌ" وہ خالص عربی ہے۔ "ذُوْالصَّلِیْبِ" لقب ہے "الاخطل :نصرانی شاعر کا۔"

الصَّلِیْبِیُّ :واحد الصَّلِیْبِیَّة: یہ ایک قوم یورپ کی تھی جس نے بیت المقدس پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے فوج کشی کی تھی اور ان کا نام یہ اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے اپنے جھنڈوں پر اور اپنے لباس پر صلیب کا نشان بنا رکھا تھا۔

بَعِیْرٌ مُصَلَّبٌ و مَصْلُوْبٌ :جس پر صلیب جیسا داغ ہو۔ مؤنث مُصَلَّبَةٌ و مَصْلُوْبَةٌ

سِنَانٌ مُصَلَّبٌ :تیز تیز ہے۔ شَیْئٌ مُصَلَّبٌ عَلَیْهِ: جس پر صلیب جیسا نشان ہو۔ ثَوْبٌ مُصَلَّبٌ: جس کپڑے پر صلیب کا نشان ہو۔

صَلَتَ :(ن) صَلْتًا. الفَرَسَ :گھوڑے کو ایڑ مارنا۔

صَلُتَ :(ک) صُلُوْتَةً. الرَّجُلُ :کشادہ پیشانی والا ہونا۔

اَصْلَتَ. السَّیْفَ :تلوار سونتنا۔

اِنْصَلَتَ. فِیْ عَدْوِهٖ :دوڑ میں آگے نکل جانا۔

الصَّلْت :کشادہ ہموار اُبھری ہوئی پیشانی۔ کہا جاتا ہے "جَبِیْنٌ صَلْت" کشادہ پیشانی۔

الصَّلْت والصُّلْت :بڑی چھری۔ ج اَصْلاَت.

الصَّلْتُ والصَّلَتَانُ والاِصْلِیْتُ والاَصْلَتِیُّ والاِصْلاَتُ والمِصْلَتُ والمِصْلاَتُ والمُنْصَلِتُ. مِنَ الرِّجَال : بہادر آدمی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ مَصَالِیْتِ الرِّجَال" :وہ بہادر آدمیوں میں سے ہے۔

الصَّلْت والاِصْلِیْت والمُنْصَلِت مِنَ السُّیُوْف: صیقل شدہ تیز تلوار۔

المُصَالَتَة :باہم دگر تلوار بازی کرنا۔ شاعر کا کسی دوسرے کے شعر کو لفظاً و معنیً لے لینا اور یہ سرقاتِ شعریہ میں قبیح ترین ہے۔

صَلَجَ :(ن) صَلْجًا. الفِضَّةَ :چاندی پگھلانا۔ صَلَجَه. بِالعَصَا :لاٹھی سے مارنا۔

صَلِجَ (س) صَلَجًا. سَمْعُهٗ :بہرا ہونا۔

تَصَالَجَ. الرَّجُلُ :بہرا بننا۔

الصُّلْج :کھرے درہم۔

الصُّلَّجَة :ریشم کے کیڑے کا خول۔ ج صُلَّج.

الصَّلِیْجَة :پگھلی ہوئی صاف خالص چاندی کا ٹکڑا۔

الصَّوْلَجَان والصَّوْلَجَانَة :ٹیڑھے سرے کی لاٹھی۔ ج صَوَالِجَة.

الصَّوْلَج: خالص چاندی۔ کان کا سوراخ۔ ٹیڑھی لکڑی۔

الاَصْلَج :سخت چکنا۔ بہرا۔

صَلَحَ (ک ف ن) صَلاَحًا و صُلُوْحًا و صَلاَحِیَةً: درست ہونا۔ فساد کا زائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "صَلَحَتْ حَالُ فُلاَنٍ" فلاں کا حال درست ہو گیا...... الرَّجُلُ: نیک ہونا ...... فِیْ عَمَلِهٖ : کام میں درست ہونا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا یَصْلُحُ لَکَ صَلاَحًا" : یعنی تمہارے موافق ہے۔ تمہارے لائق ہے۔

صَالَحَه صِلاَحًا و مُصَالَحَةً :موافق ہونا۔ صلح کرنا۔

اَصْلَحَ. الشَّیْئُ :درست کرنا۔ بَیْنَهُمْ :صلح کرانا...... اِلَیْهِ :اچھا کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَصْلَحَ اللّٰهُ فِیْ ذُرِّیَتِهٖ وَمَالِهٖ".

تَصَالَحَ و اِصْتَلَحَ و اِصَّلَحَ و اِصْطَلَحَ. القَوْمُ: رضامند ہونا۔

اِسْتَصْلَحَ. الشَّیْئُ. درستی چاہنا۔

الصُّلْح :سلامتی۔ درستی۔ مصالحت کا اسم ہے (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے "هُمْ لَنَا صُلْحٌ" یعنی صلح کرنے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے "قَوْمٌ صُلُوْحٌ" یعنی رضامند ہیں۔ مصدر کے ساتھ وصف بیان کیا گیا ہے۔

الصَّلاَحِیَة :وہ حالت جس سے کوئی چیز درست ہو۔

الاِصْطِلاَح :عرف خاص۔ یعنی کسی جماعت

خاص کا کسی چیز پر یا کسی کلمہ کے وضع پر اتفاق کرلینا۔ ج اِصْطِلاحَات.

الصَّالِح :نیک۔ ٹھیک۔ درست۔ حقوق و واجبات پورے کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صَالِح بِكَذَا" :یعنی اس کے اندر فلاں کام کی اہلیت و قابلیت ہے اور بسا اوقات کثیر سے کنایہ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں "لَهُ حَظٌّ صَالِحٌ مِنَ الادَبِ" یعنی اس کے لئے ادب کا حصہ کثیر ہے۔ ج صَالِحُوْن وصُلَّاح.

الصَّالِحَة :مؤنث صَالِح کا۔ کہا جاتا ہے "اَتَتْنِى صَالِحَةٌ مِنْ فُلَانٍ" یعنی فلاں کی طرف سے مجھے بہت نعمت یا بڑی بھلائی پہنچی۔

الصَّلِيْح :بمعنی صَالِح. ج صُلَحَاء.

الـمَصْلَحَة: جو صلاح پر برانگیختہ کرے۔ نیکی۔ ج مَصَالِح: کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ اَهْلِ المَفَاسِدِ لا المَصَالِح".

صَلِخَ (س) صَلَخًا. سَمْعُهُ :سخت بہرا ہونا۔ تَصَالَخَ: بہرا بننا۔

اِصْلَخَّ :لیٹنا۔

الصَّالِخ :بمعنی السَّالِخ: یعنی خارش۔ کہا جاتا ہے "جَرَبٌ صَالِخ وسَالِخ" کالا سانپ۔

اَلاَصْلَخ :بہت بہرا۔ مِنَ الجِمَالِ: خارشی اونٹ' مؤنث صَلخاء ج صُلْخ.

الصَّلَخ :بہراپن۔ خارش۔ وَاهِيَةٌ صَلُوْخٌ : ہلاک کرنے والی مصیبت۔

اِصْلَخَدَّ :سیدھا کھڑا ہونا۔

اَلصُّلَخْد والصِّلَخْد والصِّلَّخْد والصِّلْخَاد والصُّلاخِد والصَّلَخْدَى : قوی۔ ذہین۔ دلیر۔ ج صَلَاخِد.

الصَّلَخْدَم. مِنَ الإبِل :قوی اونٹ۔

صَلَدَ (ض) صُلُوْدًا. الزَّنْدُ :چقماق کا بغیر آگ نکلے ہوئے آواز کرنا...... صَلَدَتِ الاَرْضُ: زمین کا سخت ہونا...... صَلَعَتْه :سر کے گنج کا چمکنا۔

صَلَدَتْ :(ض) صَلْدًا. الدَّابَةُ :جانور کا کھڑا ہونا۔ دوڑنے میں پاؤں کو زمین پر مارنا...... الرَّجُلُ فِى الجَبَلِ :پہاڑ پر چڑھنا۔ صَلَدَ السَّائِلَ :کچھ نہ دینا...... بِيَدَيْهِ :تالی بجانا۔

صَلُدَ (ک) صَلَادَةً وصَلَّدَ تَصْلِيْدًا : بخل کرنا۔

اَصْلَدَ. الزَّنْدُ :بغیر آگ نکلنے کے چقماق کا آواز کرنا۔ اَصْلَدَتِ الاَرْضُ :سخت ہونا۔ اَصْلَدَ الزَّنْدَ :بغیر آگ کے چقماق سے آواز نکلنا۔

الصَّلْد :ٹھوس۔ چکنا۔ وہ زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ صَلْدٌ ومَكَانٌ صَلْدٌ" ج اَصْلادٌ فَرَسٌ صَلْد: وہ گھوڑا جس کو پسینہ نہ آئے اور یہ صفت مذمومہ ہے۔ رَاسٌ صَلْدٌ :جس پر بال نہ نکلیں۔ جَبِيْنٌ صَلْدٌ: سخت پیشانی۔ رَجُلٌ صَلْدٌ: بخیل مرد۔

الاَصْلَد :بخیل۔ مؤنث صَلْداء ج صُلْدٌ.

الصَّالِد :فا۔ وہ چقماق جس میں آگ نہ نکلے۔

الصَّالِدَة :مؤنث صَالِد: کا۔ دانت جس کے پیسنے میں آواز نکلے۔ ج صَوَالِد.

الصَّلُوْد :آگ نہ دینے والا چقماق۔ ٹھوس۔ اکیلا۔ بہت بخیل۔ خشک۔ فَرَسٌ صَلُوْدٌ :وہ گھوڑا جس کو دیر میں پسینہ آئے۔ قِدْرٌ صَلُوْدٌ :وہ ہانڈی جسے دیر میں جوش آئے۔ اِمْرَاةٌ صَلُوْدٌ بے برکت عورت۔

الصَّلَوْدَد :ٹھوس چکنا۔

الصَّلِيْد :اکیلا۔

عُوْدٌ صَلَّادٌ ومِصْلَادٌ :نہ سلگنے والی لکڑی۔

نَاقَةٌ مِصْلادٌ: بے دودھ کے بچے والی اونٹنی۔

الصِّلْدَاء والصِّلْدَاءَة :سخت ٹھوس زمین۔

الصَّلْدَح :چوڑا پتھر۔

الصَّلَوْدَح :سخت قوی۔

الصِّلْدِم :ٹھوس۔ سخت کھر۔ شیر۔ ج صَلادِم. الصِّلَوْر: ایک قسم کی مچھلی۔

صَلْصَلَ صَلْصَلَةً الحُلِى او اللِّجَام :زیور یا لگام سے آواز نکلنا...... الرَّعْدُ :صاف گرجنا۔ الجَرَسُ: آواز کو دہرانا...... فُلَانًا : دھمکی دینا۔

تَصَلْصَلَ. اللِّجَام او الحُلِىُّ :لگام یا زیور سے آواز نکلنا۔

الصُّلْصُل :گھوڑے کی پیشانی۔ گھوڑے کی پیٹھ کی سفید جگہ۔ چھوٹا پیالہ۔ برتن میں بقیہ پانی یا اور کوئی چیز۔ ماہر چرواہا۔ فاختہ۔

الصَّلْصَال :کھنکھنانے والی خشک مٹی (...... والصُّلاصِل والمُصَلْصَل) :آواز دینے والا گدھا۔

الصَّلْصَالَة :زمین جس میں کوئی نہ ہو۔

المُصَلْصَل :مصدر میمی۔ خالص النسب۔ شریف سردار۔

اَلصَّلَطَة والصَّلاطَة: سلاد یعنی سبزی' پیاز' نمک' تیل اور دیگر اشیاء سے کچا کھانا تیار کیا جائے۔

اِصْلَنْطَحَ. البَطْحَاءُ :کشادہ ہونا۔

الصُّلاطِح والمُصْلَطِح :چوڑا کشادہ۔

صَلِعَ (س) صَلَعًا :سر کے اگلے حصے کے بالوں کا گر جانا۔ صفت اَصْلَع ج صُلْعٌ وصُلْعَان :کہا جاتا ہے "صَلِعَتِ الشَّجَرةُ" یعنی ٹہنیوں کے پتے گر گئے۔

صَلَّعَتْ وتَصَلَّعَتْ وانْصَلَعَتْ الشَّمْسُ : آفتاب کا بادل سے نکل آنا...... الحَيَّةُ : سانپ کا صاف ستھرا بغیر مٹی کے نکلنا۔

تَصَلَّعَتِ السَّمَاءُ :بادل کا چھٹ جانا۔

صِلاعُ. الشَّمْس :آفتاب کی گرمی۔

الصُّلْعَة والصَّلَعَة :سر کا وہ حصہ جہاں سے بال گر گئے ہوں۔

الصَّلْعَاء. اَصْلَعُ :کا مؤنث۔ خالی بیابان۔ مصیبت۔ رَمْلَةٌ صَلْعَاءُ :بغیر درخت کے ریتلا میدان۔ ج صُلَع.

الصُّلَّع والصَّلِيْع والصُّلاع: چوڑا پتھر۔ مِنَ الامْكِنَةِ :بنجر زمین۔ رَاسٌ صَلِيْعٌ :سر جس کے اگلے حصے کے بال گر گئے ہوں۔

صَلْعَم :صلی اللہ علیہ وسلم کا اختصار۔

صَلِفَ :(س) صَلَفًا: ڈینگ مارنا۔ صفت:

صَلِف ج صَلِفُون صُلَفَاء
وصَلافَی...... لِصَاحِبِهٖ: غیر پسندیدہ باتیں
کرنا...... المَرْأَةُ عِنْدَ زَوْجِهَا: شوہر کے
نزدیک بے وقعت ہونا۔ صفت صَلِفَة۔ ج
صَلِفَات وصَلائِف...... السَّحَاب: زیادہ
گرجنا اور پانی کم برسنا۔
اَصْلَفَ: بے برکت ہونا۔ گراں جان
ہونا۔ فلانًا: بغض رکھنا۔
تَصَلَّفَ: بہ تکلف ڈینگ مارنا۔ چاپلوسی کرنا
...... القَوْم: سخت زمین پر پڑنا۔
الصَّلْف: درخت خرما میں خالی ہونا۔ صَلْفَة:
واحد ہے۔
الصَّلِف: بے مزہ کھانا۔ بھاری برتن۔ اناءٌ
صَلِفٌ: کم پانی لینے والا برتن۔ سَحَابٌ
صَلِفٌ: زیادہ گرج اور کم بارش کا بادل۔
اَرْضٌ صَلِفَة: زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔
الصَّلِيف: گردن کا پہلو۔ کہا جاتا ہے
"اَخَذَهٗ بِصَلِيفِهٖ" یعنی پورا لے لیا۔ "طَعَام
صَلِيفٌ" بے مزہ کھانا۔
الاَصْلَف: زمین کا وہ حصہ جو سخت ہو اور کچھ
نہ اُگے۔ ج اَصَالِف۔
الصَّلْفَاء والصِّلْفَاء والصَّلْفَاءَة والصِّلْفَاءَ
ة: زمین کا وہ حصہ جو سخت ہو اور کچھ نہ اُگے۔
ج الصَّلافِی۔
المُصْلِف: بیوی کی بے قدری کرنے والا۔
صَلْفَعَ: مفلس ہونا۔ رَاسَهٗ: مونڈ دینا۔
صَلَقَ: (ن) صَلْقًا۔ الرَّجُلُ: مصیبت
میں چیخنا چلانا۔ صَلَقَهٗ بِالعَصَا: لاٹھی سے
مارنا۔ صَلَقَتْهُ الشَّمْسُ: آفتاب کا گرمی
سے تکلیف پہنچانا۔
صَلَقَ: (ن) صَلْقًا۔ نَابَهٗ: دانت پیسنا۔
اَصْلَقَ۔ الرَّجُلُ: مصیبت میں چیخنا چلانا۔
...... النَّابَ: دانت پیسنے میں آواز نکالنا۔
تَصَلَّقَ۔ المَرِيضُ: درد کی وجہ سے مریض کا
مضطرب و بے چین ہونا...... المَرْأَةُ: دردِ زہ
میں مبتلا ہونا۔
اِصْطَلَقَ۔ البَعِيرُ بِنَابِهٖ: اونٹ کا دانت
پیسنا۔
الصَّلاقَة: پانی جو ایک جگہ میں دیر تک
رہے۔
الصَّلْق: سخت آواز۔
الصَّلَق: ہموار زمین۔ ج اَصْلاق ج
اَصَالِيق۔
الصَّلِيق: چکنا۔
الصَّلِيقَة: پتلی روٹی۔ چپاتی۔ گوشت کا بھنا
ہوا ٹکڑا۔ ج صَلائِق۔
المِصْلَق والمِصْلاق۔ مِنَ الخُطَبَاء: بلیغ
خطیب۔ ج مَصَالِق ومَصَالِيق۔
المَصَالِيق: بڑے بڑے پتھر، ہلکے پھلکے
اونٹ۔
صَلْقَعَ: مفلس ہونا...... رَاسَهٗ: سر مونڈنا۔
صَوْتَهٗ: آواز تیز کرنا۔
الصَّلْقَع: خالی۔ کہا جاتا ہے "مَكَانٌ صَلْقَعٌ
بَلْقَعٌ وصَلَنْقَعٌ بَلَنْقَعٌ" خالی مکان۔ بَلْقَع
وبَلَنْقَع صَلْقَع وصَلَنْقَع کے لئے تابع
ہیں۔
الصَّلَنْقَع: مرد دلاور و توانا۔
صَلَمَ: (ن ض) صَلْمًا وصَلَّمَ۔ الشَّیْءَ: جڑ
سے کاٹنا۔ صَلَمَهٗ وصَلَّمَهٗ: جڑ سے ناک،
کان کاٹ لینا۔
اِصْطَلَمَهٗ: جڑ سے اُکھیڑنا۔ کہا جاتا ہے
"اِصْطَلَمَهُ الدَّهْرُ" یعنی زمانہ نے ان کو
برباد کر دیا۔
الصِّلْم والصِّلْمَة: مضبوط اور بہادر لوگ۔
واحد صَالِمٌ۔
الصُّلمة: خود۔
الصُّلامَة والصِّلامَة والصُّلامَة: آدمیوں
کی جماعت۔ سخاوت میں بہادری میں اور عمر
میں ایک قسم کے لوگ۔ ج صُلامَات
صِلامات، صَلامَات۔
رَجُلٌ اَصْلَمُ۔ الاُذُنَيْن: وہ شخص جس کے
دونوں کان کٹے ہوئے ہوں گویا کہ خلقتًا
ایسے ہی ہیں۔ مؤنث صَلْمَاء ج صُلْم۔
الصَّيْلَم: تلوار۔ سخت کام۔ مصیبت۔ دن
میں ایک مرتبہ کا کھانا۔ وَقْعَةٌ صَيْلَمَةٌ: جڑ مٹا
دینے والی جنگ۔
صَلْمَعَ: مفلس ہونا...... الرَّاسَ: مونڈ دینا
...... الشَّیْءَ: اکھیڑ دینا۔ چکنا کر دینا۔ کہا جاتا
ہے "هُوَ صَلْمَعَة قَلْمَعَة" یعنی وہ اور اس
کے باپ غیر معروف ہیں۔
اِصْلَهَبَّ: دراز ہونا۔
الصَّلْهَب والمُصْلَهِب: لمبا آدمی۔
الصَّلْهَب بڑا مکان۔
الصَّلْهَج: بڑی چٹان۔ قوی اُونٹنی۔
اِصْلَهَمَّ: سخت ہونا۔
الصِّلْهام: دلیر۔ شیر۔
صَلا يَصْلُو صَلْوًا۔ فُلانًا: پیٹھ کے درمیان
مارنا۔
صَلِيَتْ تَصْلَی صَلًا و اَصْلَتْ اِصْلاءً۔
النَّاقَةُ: قربِ ولادت کی وجہ سے اونٹنی کے
دُبر اور دُم کے درمیان کا ڈھیلا پڑ جانا۔
صَلّٰی صَلاةً: دعا کرنا۔ نماز پڑھنا۔ اَللّٰه
عَلَيْهِ: برکت دینا۔ اچھی تعریف کرنا(......
تَصْلِيَةً) الفَرَسَ: گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر
پر ہونا۔ صفت مُصَلِّی۔
الصَّلا: انسان اور چوپایہ کی پیٹھ کا درمیانی
حصہ۔ ج صَلَوَات و اَصْلاء۔
الصَّلاة والصَّلوة: دعا۔ نماز۔ تسبیح......
مِنَ اللّٰهِ: رحمت۔ ج صَلَوَات۔
المُصَلّٰی: نماز پڑھنے کی جگہ۔
صَلَی صَلْيًا۔ اللَّحْمَ: گوشت بھوننا۔ صفت
مفعولی مَصْلِیّ...... فُلانًا النَّارَ وفِيهَا
وعَلَيْهَا: آگ میں داخل کرنا...... الرَّجُلَ:
فریب دینا...... لِلصَّيْدِ: جال لگانا۔
صَلِيَ (س) صَلًی وصِلًی وصُلِيًّا وصِلِيًّا
النَّارَ وبِهَا: آگ کی گرمی برداشت کرنا۔
آگ میں جلنا...... الاَمْرَ وبِالاَمْرِ: معاملہ کی
شدت برداشت کرنا۔
صَلَّی۔ العَصَا عَلَی النَّارِ اوبِالنَّارِ: آگ
دکھلا کر سیدھا کرنا۔ صَلَّی واَصْلَی يَدَهٗ:
ہاتھ گرم کرنا۔

اَصْلاہ۔ النَّارَ : آگ میں داخل کرنا۔

تَصَلّٰی تَصَلِّیًا. النَّارَ وبِالنَّارِ : آگ کی گرمی برداشت کرنا۔ آگ تاپنا...... عَصَاہُ عَلَی النَّارِ: آگ دکھلانا۔

اِصْطَلٰی اِصْطِلَاءً. بِالنَّارِ : آگ تاپنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یُصْطَلٰی بِنَارِہٖ" یعنی فلاں ایسا بہادر ہے جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

الصِّلاءُ والصَّلٰی : آگ یا بڑی آگ۔ ایندھن۔

الصَّلَایَۃُ والصَّلاءَ ۃ : پیشانی۔ خوشبو۔ پینے کا پتھر۔ ہر بڑا پتھر جس پر پیسا جائے۔ ج صُلِیّ وصِلِیّ۔

الصِّلِّیَان : ایک جنگلی گھاس۔ صِلِّیَانَۃٌ : واحد۔

المِصْلاۃُ والمِصْلٰی : جال جو شکار کے لئے لگایا جائے۔ ج مَصَالِ کہا جاتا ہے "اِنَّ لِلشَّیْطَانِ فِخَاخًا وَمَصَالِیَ" کہ شیطان کے لئے بہت سے پھندے اور جال ہیں۔

صَمَّ (ن) صَمًّا. القَارُوْرَۃَ: شیشی بند کرنا...... الجُرْحَ : زخم کو باندھنا اور لیپ لگانا...... عَزِیْمَتَہ: پکا ارادہ کرنا۔ صَمَّ الرَّجُلَ بِحَجَرٍ: پتھر سے مارنا۔

صَمَّ (س) صَمَمًا وصَمًّا : بہرا ہونا۔ صفت اَصَمُّ مؤنث صَمَّاءُ ج صُمٌّ وصُمَّان. صَمَّ صَدَاہُ: اس کی آواز بہری ہوگئی یعنی مرگیا' ہلاک ہوگیا۔

صَمَّمَہُ : بہرا کر دینا۔ صَمَّمَ عَلَی الاَمْرِ وفِیْہِ : کرگزرنا اور منع کرنے والی کی بات نہ سننا...... السَّیْفُ : تلوار کا ہڈی میں گھسنا اور کاٹ دینا۔

صَمَّہُ الحَدِیْثَ : یاد کرانا۔ صَمَّ الشَّیئَ : دانت سے کاٹنا۔

اَصَمَّ : بہرا ہونا۔ بہرا کرنا۔ بہرا پانا...... القَارُوْرَۃَ: شیشی بند کرنا۔ اَصَمَّ دُعَاءَہٗ : ایسی قوم کو پکارنا جو ملامت سنے نہ جواب دے۔

اَصَمَّ اللّٰہُ صَدَایَ فُلَانٍ : اللہ اسے ہلاک کر دے۔

تَصَامَّ. عَنِ الحَدِیْثِ : بہرا بننا۔

الصِّمُّ : سخت مصیبت۔ شیر۔

الصِّمَّۃُ : بہادر شیر۔ مذکر سانپ۔ مادہ بھی۔ شیشی وغیرہ کی ڈاٹ۔ ج صِمَم۔

الصَّمَم : بہرا پن۔ رجل صمم : پختہ ارادہ والا۔

صَمَامِ : بروزن قَطَامِ: سخت مصیبت کے لئے عَلَم : کہتے ہیں "صَمِّیْ صَمَامِ" : اسے مصیبت زیادہ ہو۔ "صَمَامِ صَمَامِ" بمعنی امر۔

الصِّمَام. ج اَصِمَّۃ. الصِّمَامَۃ : شیشی کی ڈاٹ۔

الصَّمِیْم : ہڈی جس پر عضو کا مدار ہو۔ مِنْ کُلِّ شَیْئٍ : خالص...... مِنَ الحَرِّ اوالبَرْدِ : سخت گرمی یا سردی۔ کہا جاتا ہے "ذَھَبَ فِیْ صَمِیْمِ الحر" : سخت گرمی میں گیا اور یہ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ تم کہو گے "رَجُلٌ صَمِیْمٌ" و "رِجَالٌ صَمِیْمٌ" مؤنث صَمِیْمَۃ: کہا جاتا ہے "ھُوَ مِنْ صَمِیْمِ القَوْمِ" یعنی قوم کا اصل ہے۔

الاَصَمُّ : ٹھوس۔ کہا جاتا ہے "حَجَرٌ اَصَمُّ وصَخْرَۃٌ صَمَّاءُ" بمعنی ٹھوس پتھر۔ رُمْحٌ اَصَمُّ: مضبوط نیزہ۔ رَجُلٌ اَصَمُّ : جس سے کسی خیر کی امید نہ ہو اور اپنی خواہشات سے باز نہ رکھا جاسکے۔ دَھْرٌ اَصَمُّ زمانہ گویا کہ اس سے شکایت کی جاتی ہے اور وہ سنتا نہیں۔ عرب رجب کے مہینے کو شھر اَصَمُّ : کہتے تھے اس وجہ سے کہ اس مہینے میں نہ تو قتل وقتال کی آواز آتی تھی اور نہ ہتھیاروں کی جھنکار سنائی دیتی تھی اور نہ فریادی شور مچاتا تھا۔

الصَّمَّاء : مؤنث اَصَمّ: ٹھوس زمین۔ سخت مصیبت۔ ج صُمّ۔

الصَّمَّانَۃ والصَّمَّان : ہر پتھریلی سخت زمین۔

المُصَمِّم : کرگزرنے والا۔ السَّیْفُ المُصَمِّم: ہڈی میں گھس جانے والی تلوار۔

صَمَأَ :(ف) صَمْأً. عَلَیْھِمْ: برآمد ہونا۔ ظاہر ہونا...... فُلَانًا عَلَی الاَمْرِ: برانگیختہ کرنا۔

صَمَتَ (ن) صَمْتًا وصُمُوْتًا وصُمَاتًا : خاموش رہنا۔

صَمَّتَ واَصْمَتَ : خاموش رہنا۔ صَمَّتَہ واَصْمَتَہ : خاموش کرنا۔ واَصْمَتَ العَلِیْلُ : بیمار کی زبان بند ہوجانا۔ صَمَّتَتِ المَرْاَۃُ وَلَدَھَا عورت کا اپنے بچہ کو بہلانے کے لئے کچھ کھلانا۔

الصُّمَات : خاموشی۔ پیاس کی سرعت۔ کہا جاتا ہے "رَمَاہُ بِصُمَاتِہٖ وسُکَاتِہٖ" یعنی چپ کرا دیا۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ عَلٰی صُمَاتِ الاَمْرِ او بِصُمَاتِہٖ" : وہ کام کرنے کو مستعد وتیار ہے۔ "بَاتَ مِنَ القَوْمِ عَلٰی صُمَاتٍ" قوم سے قریب ہوا۔

الصُّمْتَۃُ والصُّمْتَۃ : کھانا یا مٹھائی وغیرہ جس سے بچے کو بہلایا جائے اور چپ کرایا جائے۔

الصَّامِتُ : فا۔ خاموش۔ گاڑھا دودھ...... مِنَ المَالِ : چاندی سونا (مال ناطق حیوانات ہیں) کہا جاتا ہے "مَالَہٗ نَاطِقٌ ولاصَامِتٌ" یعنی اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

الصِّمِّیْتُ والصَّمُوْت : بہت خاموش رہنے والا۔

الصَّمُوْت : بھاری زرہ۔ شہد سے بھرا ہوا چھتہ۔ ضَرْبَۃٌ صَمُوْت : پار ہوجانے والی ضرب۔ المُصْمِت : کہا جاتا ہے "اِنَّہٗ یَشْکُوْ اِلٰی غَیْرِ مُصْمِت" یعنی ایسے شخص سے شکایت کر رہا ہے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

المُصْمَتُ : ٹھوس۔ بَابٌ مُصْمَتٌ : بند دروازہ جس کے بند ہونے کی جگہ معلوم نہ ہو۔ حَائِطٌ مُصْمَت : جس دیوار میں فرجہ نہ ہو۔ فَرَسٌ مُصْمَتٌ : جس گھوڑے کے رنگ میں کوئی دوسرا رنگ نہ ہو۔ اِنَاءٌ مُصْمَت : جس پر چاندی کی قلعی نہ ہو۔ اَلْفُ

مُصْمَتٌ ومُصْمَتٌ: کامل ایک ہزار۔

صَمَحَہٗ: (ف ض) صَمْحًا. الحَرُّ: گرمی کا دماغ کو پگھلا دینا...... ہٗ بِالسَّوْطِ: کوڑے سے مارنا۔ صَمَحَ فُلانًا: سوال کرنے میں سختی کرنا۔

الصُّمَاح: بدبودار پسینہ۔ داغ لگانا۔ چربی جو پگھلا کر بیر کی چھتن میں لگائی جائے۔

الاَصْمَح: بہادروں کے سر پر ضرب لگانے والا۔

یَوْمٌ صَامِحٌ وصَمُوْحٌ: سخت گرم دن۔ حَافِرٌ صَمُوْحٌ: سخت کھر۔

الصِّمْحَاء والصِّمْحَاءَۃ: سخت زمین۔

صَمَخَہٗ (ن) صَمْخًا: کان کے سوراخ پر مارنا۔ صَمَخَ اَنْفَہٗ: ناک توڑ دینا۔

الصِّمْخ: خشک چیز جو بکریوں کے تھن کے سوراخ میں بچہ جننے کے وقت ہوتی ہے کہ اس کے نکل جانے کے بعد دودھ اچھی طرح آنے لگتا ہے۔ مار کا نشان جو چہرے پر پڑ جائے۔

الصِّمَاخ: کان کا سوراخ۔ ج صُمُخ واَصْمِخَۃٌ.

الاُصْمُوْخ: کان کا سوراخ۔ کہتے ہیں "ضَرَبَ اللّٰہُ عَلٰی صِمَاخِہٖ" یعنی اللہ اسے سلاوے۔

الصُّمَاخ: کم پانی کا کنواں۔ ج صُمُخ.

اِصْمَخَدَّ: غصہ سے پھول جانا۔

صَمَدَ (ن ض) صَمْدًا وصَمَدًا. فُلانًا وَلَہٗ وإلَیْہِ: قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔ کہا جاتا ہے صَمَدَ صَمْدَ ھٰذَا الاَمْرِ" یعنی اس امر پر اعتماد کیا...... ہٗ بالعَصَاء: لاٹھی سے مارنا۔ صَمَدَتِ الشَّمْسُ وَجْہَہٗ: آفتاب کا چہرے کو جھلس دینا۔ صَمَدَ القَارُوْرَۃَ: شیشی میں ڈاٹ لگایا۔ صَمَّدَ الرَّجُلُ رَاْسَہٗ: مرد کا اپنے سر پر بند لپیٹنا۔

صَامَدَہٗ صِمَادًا ومُصَامَدَۃً: تلوار بازی کرنا۔

اَصْمَدَ. اِلَیْہِ الاَمْرَ: سہارا دینا۔

تَصَمَّدَ. لَہٗ بالعَصَاء: لاٹھی سے مارنا۔

الصَّمْد: بلند جگہ۔ ج اَصْمَاد وصِمَاد.

الصَّمَد: سردار جس کے بغیر امور پورے نہ ہوں۔ ٹھوس۔ ایسا شخص جو لڑائی میں بھوکا پیاسا نہ ہو۔ ہمیشہ رہنے والا۔ بلند اور صمد: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے یعنی وہ ذات جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔

اَلصَّمْدَۃُ: عیسائیوں کے نزدیک قربان مقدس کے پاس رکھا ہوا رومال۔

الصَّمْدَۃُ والصُّمْدَۃ: بلند گڑی ہوئی چٹان۔

الصِّمَاد: شیشی کی ڈاٹ۔

الصِّمَاد والصِّمَادَۃ: پگڑی کے علاوہ سر پر لپیٹنے کا کپڑا۔

المُصَمَّد والمَصْمُوْد: قصد کیا ہوا۔ جس کا قصد کیا جائے۔

صَمْدَحَ. الیَوْمُ: دن کا بہت گرم ہونا۔

الصُّمَادِح والصُّمَادِحِی: بہت سخت چیز کا خالص۔

الصُّمَادِح: کھلا ہوا راستہ۔ شیر۔

الصَّمَیْدَح: بہت سخت گرم دن۔

صَمَرَ: (ن) صَمْرًا وصُمُوْرًا: بخیل ہونا۔ مَاءٌ: پانی کا آہستہ آہستہ نشیبی زمین سے ہموار زمین کی طرف بہنا۔

صَمَرَ: (ض) صَمْرًا وصَمِرَ (س) صَمَرًا. اللَّبَنُ: کھٹا ہونا۔

اَصْمَرَ. اللَّبَن: زیادہ کھٹا ہونا(...... وصَمَّرَ) الرَّجُلُ: بخل کرنا۔ غروب آفتاب کے وقت آنا۔ اَصْمَرَ وصَمَّرَ المَتَاعَ: جمع کرنا۔

الصَّمْر: تازہ مشک کی خوشبو(...... والصَّمَر): بدبو۔

الصِّمْر: آہستہ آہستہ پانی بہنے والے کے جمع ہونے کی جگہ۔

الصُّمْر: برتن وغیرہ کا کنارا۔ کہا جاتا ہے "مَلاَ الکَاسَ اِلٰی اَصْمَارِھَا اَوْ اَصْبَارِھَا" یعنی پیالے کو اس کے کناروں تک بھر دیا۔

الصَّمِر: بدبودار۔ کہا جاتا ہے "یَدِیْ مِنَ السَّمَکِ صَمِرَۃٌ" یعنی میرا ہاتھ مچھلی کی وجہ سے بدبودار ہے۔

الصَّامِر: بخیل۔ ج صَامِرُوْن.

الصَّمِیْر: دبلا پتلا خشک آدمی جس سے پسینہ کی بدبو پھیلے۔

الصُّمَیْر: آفتاب کے غروب ہونے کا وقت۔

الصمرۃ والصَّامُوْرَۃ: کھٹا دودھ۔

صَمْصَم صَمْصَمَۃً. فِی الاَمْرِ او السَّیْرِ: استقلال سے کام جاری رکھنا۔ صَمْصَمَتِ القُنْفُذَۃُ: سیہی کا آواز کرنا۔

الصَّمْصَام والصَّمْصَامَۃ: تلوار جس کی دھار نہ مڑے۔

الصِّمْصِم والصُّمَاصِم والصُّمَاصِمَۃ مِنَ الخَیْل: چلنے میں ثابت قدم گھوڑا۔

الصِّمْصِم: چھوٹا موٹا۔

الصَّمْصَم: بہت زیادہ بخیل۔

الصَّمْصَمَہ والصِّمْصِمَۃ: قوم میں اچھا آدمی۔ لوگوں کی جماعت۔ ج صِمْصِم و صَمَاصِم.

صَمَعَہٗ: (ف) صَمْعًا. بِالعَصَا اَوْ السَّیْفِ: لاٹھی یا تلوار سے مارنا...... الظَّبْیُ: زمین کے اندر چل دینا۔

صَمِعَ (س) صَمَعًا: لاپروائی سے گزر جانا۔ فِی الکَلَامِ: غلطی کرنا۔ صَمِعَت اُذُنُہٗ: کان کا چھوٹا ہونا اور سر سے چپٹا ہوا ہونا۔ صفت اَصْمَعُ مؤنث صَمْعَاءُ ج صُمْعٌ.

صَمَّعَ. عَلٰی رَاْیِہٖ: پختہ ارادہ کرنا۔

اِنْصَمَعَ. فِی غَضَبِہٖ: غضب پر قائم رہنا۔

الاَصْمَع: چھوٹے کان والا۔ مؤنث صَمْعَاء ج صُمْعٌ...... : اوپر چڑھنے والا۔ تلوار قاطع۔ تیز ذہن والا۔ روئیدگی کہ جس کا پھل ابھی غلاف سے نہ نکلا ہو۔ عمدہ پر۔ ج صُمْعَان. اَصْمَعَان: قلب ذکی و پختہ رائے۔

الصَّمِع: ذکی القلب۔ تیز فہم والا۔ بہادر۔

صَمَّغ : گوند لگانا۔
اَصْمَغَ. الشِدقُ : باچھوں کا زیادہ تھوک والی ہونا۔ اَصْمَغَتِ الشَجَرَةُ : درخت کا گوند والا ہونا۔
اِسْتَصْمَغَ الشَجَرَةُ : گوند نکالنا...... فلان زخم ہونا۔
الصَمغ والصَمَغ : گوند۔ واحد صَمْغَة وصَمَغَة. ج صُمُوغ.
الصِمَغ والصِمغَة : تھن کے اندر ولادت کے بعد کوئی منجمد چیز ہوتی ہے۔
الصُمْغَان : وہ شخص جس کے کان، ناک، منہ سے مادہ نکلے جس طرح درخت سے گوند نکلتا ہے۔
الصِمِّغَان والصِمْغَان والصَامِغَان والصِمَاغَان : باچھیں۔
اَصْمَق. البَابَ : دروازہ بند کرنا...... اللَبَنُ او المَاءُ : متغیر ہونا، بگڑ جانا...... الرَجُلُ : خبیث ہونا۔
الصَمقَة : بگڑا ہوا دودھ۔
صَمْقَر واصْمَقَرَّ. اللَبَنُ : بہت کھٹا ہونا۔
اِصْمَقَرَّت الشَمْسُ : بہت گرم ہونا۔
اِصْمَاكَّ. الرَجُلُ : غضبناک ہونا...... اللَبَنُ : جم کر پنیر جیسا ہو جانا...... الاَرْضُ : بارش سے تر ہونا...... الجُرحُ : زخم کا پھولنا۔
الصَمكُوك والصَمَكِيك : شر وفساد کی طرف سبقت کرنے والا جاہل۔ سخت مضبوط۔ بہت سخت دل۔ لیس دار چیز۔
صَمَلَ (ن) صَمْلاً وصُمُولاً. الشيُ : سخت ہونا۔ خشک ہونا...... الرَجُلُ عَنِ الطَعَامِ : رک جانا۔ صَمَلَهُ بِالعَصَاء : لاٹھی سے مارنا۔
اَصْمَلَهُ. الصِيَامُ : روزے کا دبلا کر دینا۔
اِصْمَالَّ : سخت ہونا...... النَبَاتُ : نباتات کا گھنا ہونا۔
الصُمُلُّ : مرد قوی جثہ۔
الصَامِل والصَمِيل : خشک۔

المُصْمَئِلُّ : غصہ کی وجہ سے پھولنے والا۔
المُصْمَئِلَّة : مصیبت۔
صَمَى يَصْمِي صَمْيَاناً. الرَجُلُ : پلٹنا۔ کودنا۔ جلدی کرنا۔
صَمَى يَصْمِيُ صَمْيًا. الاَمْرُ فُلَانًا : سر پر آ پڑنا، کہا جاتا ہے "مَا صَمَاكَ عَلَيْهِ" یعنی کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا......
الصَيدَ : شکار کا سامنے مرنا۔
اَصْمَى اِصْمَاءً. الرَجُلُ : جلدی کرنا۔
الصَيْدَ : تیر مارنا اور شکار کا سامنے ہی ٹھنڈا ہونا...... الفَرَسُ عَلَى لِجَامِهِ : لگام کو کاٹنا اور چلنا۔ اَصْمَى مَنِيَّتَهُ : موت کا مزہ چکھنا۔
اِنْصَمَى اِنْصِمَاءً. عَلَيْهِ : گرنا...... الطَائِرُ : ٹوٹ پڑنا۔
الصَمَيَان : بہادر جس کا حملہ خالی نہ جائے۔ ج صِمِيَان.
اَصَنَّ : گندہ بغل ہونا۔ غرور سے ناک پھیلانا...... المَاءَ : فاسد ہونا...... اللَحْم : بدبودار ہونا...... عَلَى الاَمْرِ : اصرار کرنا...... الرَجُلُ : خاموش ہونا۔ غیظ وغضب سے بھر جانا۔
الصِنّ : ٹوکری۔ روٹی رکھنے کی ڈھکنے دار ٹوکری۔ زنبیل۔ ج صِنَان.
الصِنّ : اونٹ کا پیشاب۔ وَبر نامی ایک جانور کا پیشاب۔ جاڑے کے سخت دنوں میں سے پہلا دن۔
الصُنَان : گندہ بغلی۔ بدبو۔ ج اَصِنَّة.
الصِنَّة : گندہ بغلی۔ بدبو۔
الصُنَّان : بہادر۔
الاَصَنّ : غفلت برتنے والا۔
الصِنَاب والصِنَابَة : لمبی پیٹھ اور پیٹ والا۔ چٹنی جو رائی اور زیتون کے تیل سے بنائی جاتی ہے۔
الصَنَابِي : سفیدی کے ساتھ زردی آمیز سرخ رنگ والا۔
صَنْبَرَتْ صَنْبَرَةً. النَخْلَةُ : درخت خرما کا کم پھل اور پتلے تنے والا ہونا۔
الصَنْبَر : ہر چیز کا باریک وکمزور۔

الصُنْبُور والصُنْبُورَة : درخت خرما جس کا پھل کم اور تنہ پتلا ہو۔ درخت خرما جو دوسرے درخت خرما کی جڑ سے بغیر بوئے ہوئے نکلے۔ الصُنْبُور : وہ شخص جو کمزور بغیر والی وارث کے ہو۔ کمینہ۔ چھوٹا بچہ۔ مصیبت۔ ٹھنڈی ہوا۔ گرم ہوا۔ حوض کی نالی جس سے پانی نکلے۔ ج صَنَابِير.
الصِنَّبْر : ٹھنڈی ہوا۔ گرم ہوا۔ جاڑے کے سخت سات دنوں میں سے دوسرا دن۔ ج صَنَابِر کہا جاتا ہے لَيْلَةٌ صِنَّبْرٌ وصِنَبْرٌ : بہت ٹھنڈی یا گرم رات۔
صَنَابِرُ. الشِتَاءِ : جاڑے کی شدت۔
الصَنَوْبَر : ایک درخت ہے، جس کے پتے ہمیشہ سبز رہتے ہیں اور اس کے پتے بلندی پر ہوتے ہیں۔
الصَنَوْبَرِي : جو صنوبر کے پھل کی شکل کا گول لمبا مخروطی ہو۔
الصنوبريا : لمبے اور سبز درختوں کی قسمیں : جیسے صنوبر سرو، عرعر وغیرہ۔
الصنوجة : ایک زرعی دانہ جو کہ ہند، جاپان اور چین میں بویا جاتا ہے۔ گلابی یا سفید پھولوں والا اس کے آٹے سے نشہ دلانے والا مرکب بنایا جاتا ہے۔
صَنْبَعَ. البَخِيلُ : سوال کے وقت منقبض ہونا۔
اَصْنَتَ. الشيُ : مضبوط کرنا۔
الصَنُوت : شیشی کا غلاف۔ کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی زنبیل۔ ج صَنَانِيت.
صَنَجَه : (ن) صُنُوجًا. بِالعَصَاء : لاٹھی سے مارنا۔ صَنَجَ النَاسَ : ہر ایک کو اس کی اصل کی طرف لوٹانا۔
صَنَّجَ تَصْنِيجًا. بِهِ : پچھاڑ دینا۔ عوام کہتے ہیں "صَنَّجَتْ رَقَبَتُهُ" یعنی گردن کے اعصاب اکڑ گئے اور صَنَّجَتْ شَخْتٌ ہے۔
الصَنْجُ : جانجھ۔ مجیرا۔ جنگ۔ ج صُنُوج
صَنْجُ الجِنِّ : جن کی آواز۔ کہا جاتا ہے مَا

اَدْرِیْ اَیُّ صَنْجٍ هُوَ" میں نہیں جانتا کہ وہ کون آدمی ہے۔

الصَّنَّاجُ والصَّنَّاجَة: جھانجھ والا۔ صَنَّاجَة الـعَـرَبِ: اعشیٰ قیس شاعر جاہلیت کا لقب صَنَّاجَةُ الجَيْشِ: طبل۔

الصِنْدِيْد. مِنَ الرِيْحِ او البَرْدِ: تیز۔ من الـغَيْـثِ: بڑی بوند کی بارش (...... والصِنْدِيد): سردار۔ بہادر۔ ج صَنَادِيْد.

الصَنَادِيْد: مصیبتیں۔ لشکر کی جماعت۔ کہا جاتا ہے "يَوْمٌ حَامِىُ الصِنْدِيْد او الصَنَادِيْد" یعنی سخت گرم دن۔

الصُنْدُوق: بکس۔ ج صَنَادِيْق.

الصَنْدَل: ایک خوشبودار لکڑی کا نام۔

الصُنَادِل: بڑے سر والا۔

الصَنْدَلانِي: عطار۔ صَيْدَلانی: میں ایک لغت ہے۔ ج صَنَادِلَةٌ.

الصِنَار والصِنَّار: چنار کا درخت۔ واحد صِنَارَةٌ وصِنَّارَةٌ.

الصِنَارَة: تکلے کے سرے پر منڈھا ہوا لوہا۔ صِنَّارَةُ الصَيَّاد: مچھلی وغیرہ کے شکار کرنے کا کانٹا۔ بنسی۔ ج صَنَانِير کہا جاتا ہے "رَجُلٌ صِنَارَةٌ وصَنَارَة: یعنی بدخلق مرد۔ ج صَنَانِير.

الصِنَّوْر: بخیل۔ بدخلق۔

صَنَعَ: (ف) صَنْعًا وصُنْعًا. الشئ: بنانا ...... اِلَيْهِ مَعْرُوْفًا: احسان کرنا ...... بِهِ صَنِيْعًا قَبِيْحًا: برائی کرنا (...... صَنْعًا وصَنْعَةً) الفَرَسِ: اچھی تربیت کرنا۔

صَنَّعَ. الشئ: مزین کرنا۔ کاریگری سے خوبصورت بنانا۔

اَصْنَعَ. الرَجُلُ: سیکھنا۔ مضبوطی سے کام کرنا۔ دوسرے کو مدد دینا۔

صَانَعَهُ مُصَانَعَةً: نرمی کرنا۔ مدارات کرنا۔ رشوت دینا۔ مثل مشہور ہے "مَنْ صَانَعَ بِالمَالِ لَمْ يَحْتَشِمْ مِنْ طَلَبِ الحَاجَةِ" جو شخص رشوت میں مال خرچ کرے وہ حاجت کے طلب کرنے سے منقبض نہیں ہوسکتا ...... هُ

عَنِ الشئ: فریب دینا ...... الرَجُلَ: رفیق بننا۔

تَصَنَّعَ: تزئین کا تکلیف کرنا۔ بناوٹ کرنا۔

اِصْطَنَعَ. شَيْئًا: تیار کرنے کا حکم دینا ...... عِنْدَهُ صَنِيْعَةً: احسان کرنا ...... هُ: ادب سکھلانا ...... هُ لِنَفْسِهِ: اپنے لئے اختیار کرنا ...... فُلَانٌ: خیراتی کھانا تیار کرنا ...... الرِزْق: پیش کرنا۔

اِسْتَصْنَعَهُ. الشئ: کسی چیز کو بنانے کے لئے کہنا۔

الصَنْع: مص۔ ایک چھوٹا سا جانور۔ رَجُلٌ صَنْعُ اليَدَيْن: کاریگری میں ماہر۔ ج رِجَالٌ صَنْعُوْن.

الصُنْع: مص۔ عمل۔ احسان۔ رزق۔

الصِنْع: بناہوا۔ کپڑا۔ عمامہ۔ حوض۔ قلعہ۔ گوشت بھوننے کی سیخ۔ درزی۔ ج اَصْنَاع رَجُلٌ صِنْعُ اليَدَيْنِ: کاریگری میں ماہر۔ ج رِجَالٌ صِنْعُوْن.

الصَنْعَة: پیشہ کاریگری۔ صَنْعَةُ الفَرَسِ: گھوڑے کے سدھانے کا فن۔

الصَنَاع: لکڑی جو پانی کو کچھ دیر روکنے کے لئے نالی میں لگادی جائے۔

رجل صَنَاعُ اليَدَيْنِ وصَنَعُ اليَدَيْنِ: کاریگری میں ماہر اور ایسا ہی اِمْرَاَةٌ صَنَاعُ اليَدَيْنِ وامْرَاَتَانِ صَنَاعَانِ او نِسْوَةٌ صُنُعٌ اور شاعر و بلیغ کے لئے کہا جاتا ہے۔ هُوَ صَنَعُ اللِسَانِ ولَهُ لِسَانٌ صَنَعٌ.

الصِنَاعَةُ والصَنَاعَةُ: پیشہ۔ وہ علم جو مزاولت عمل سے حاصل ہے جیسے درزی کا کام جولاہ گری وغیرہ۔ وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل سے ہو جیسے منطق۔

اور کہا گیا ہے کہ صَنَاعَة بالفتح کا استعمال محسوسات میں ہوتا ہے اور صِنَاعَة بالکسر کا معانی میں۔ ج صِنَاعَات وصَنَائِع.

الصِنَاعِيّ: مصنوعی۔ طبیعی کا مقابل۔

الصَنِيْع: مص۔ بنایا ہوا۔ صیقل شدہ تلوار۔ تیر۔ صاف ستھرا کپڑا۔ سدھا ہوا گھوڑا۔ کھانا۔ احسان۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ صَنِيْعِىْ" یعنی فلاں میرا تربیت یافتہ ہے "سَيْفٌ صَنِيْعٌ" جس کی جلاء کی دیکھ بھال کی جائے۔ "رَجُلٌ صَنِيْعُ اليَدَيْنِ" کاری گری میں ماہر۔ مؤنث "صَنِيْعَةُ اليَدَيْنِ" قَوْمٌ صَنَعِىُ الاَيْدِى وصُنْعَىُ الاَيْدِى وصُنْعِى الاَيْدِى وصَنَعِىُ الاَيْدِى واَصْنَاعُ الاَيْدِى: کاریگری میں ماہرین۔

الصَنِيْعَة: احسان۔ ج صَنَائِع کہا جاتا ہے "هُوَ صَنِيْعَتِىْ" میرا تربیت یافتہ ہے۔

الصَانِع: فا۔ کاریگر۔ ج صُنَّاع کہا جاتا ہے "اِمْرَاَةٌ صَانِعَةُ اليَدَيْنِ" یعنی کاریگری میں ماہر عورت۔

صَنْعَاء: موجودہ یمن کا دارالحکومت۔ نسبت کرنے میں صَنْعَانی اور صَنْعَائِیْ کہا جاتا ہے۔

الصَنَّاعَة: لکڑی جو پانی کو روکنے کے لئے نالی میں لگادی جائے۔

المَصْنَعَة والمَصْنُعَة والمَصْنَع: حوض جس میں بارش کا پانی جمع کیا جائے۔ ج مَصَانِع المَصَانِع: گاؤں۔ قلعے۔ محلات۔ المَصْنَعَة. کھانے کی دعوت۔ کہا جاتا ہے "كُنَّا فِىْ مَصْنَعَةِ فُلَانٍ" ہم فلاں کے یہاں دعوت میں تھے۔ مقام شہد کی مکھیوں کے لئے جو آبادی سے علیحدہ بنایا جائے۔

صَنَّفَ. الشئ: قسم قسم بنانا اور بعض کو بعض سے جدا کرنا ...... الكِتَابَ: کتاب تصنیف و تالیف کرنا ...... الشَجَرَ: پتے نکلنا ...... التَمر: کھجور کا ادھ کچرا ہونا۔

تَصَنَّفَتِ. الشَجَرُ اوالنَبَاتُ: پتے نکلنا۔ مختلف قسمیں ہونا۔ تصنفت الشَفَةُ: ہونٹ کا چھل جانا۔ تصنف الساق: پنڈلی کا پھٹ جانا۔

الصِنْفُ: صفت۔ کہا جاتا ہے "صِنْفَةُ كَذَا" صِنْفُ الثَوْبِ: کپڑے کا کنارا۔

الصِنْف والصَنْف: نوع۔ قسم۔ کہا جاتا ہے

"عِنْدَهُ صِنْفٌ مِنَ الْاَمْتِعَةِ" یعنی اس کے پاس ایک قسم کا سامان ہے۔ ج اَصْنَاف وصُنُوف.

اَلْاَصْنَفُ: شترمرغ جس کی ٹانگیں چھلی ہوئی ہوں۔

الصَّنَافِرُ: ہر چیز کا خالص۔ کہا جاتا ہے "وَلَدُ صَنَافِرَةٍ" یعنی جس کا باپ معلوم نہ ہو۔

صَنِق (س) صَنَقًا. جَسَدُهُ اوابطُهُ: تیز بدبودار ہونا۔ صفت صَنِقٌ.

اَصْنَقَ. عَلَيْهِ: اصرار کرنا...... فِیْ مَالِهِ: اچھی طرح سے عمل کرنا...... الرَّجُلُ العَرَقَ: پسینہ کا بدبودار کردینا۔

الصَّنَق: مص۔ بغل کی تیز بدبو۔

الصَّنِق: بدبودار۔ وَرَجُلٌ صَنِقٌ: بھاری بھر کم مرد۔

الصَّانِق: بہت سخت بدبودار۔ ج صَنَقَةٌ.

المُصْنَق والمِصْنَاق: اونٹوں کی اچھی خدمت کرنے والا۔

صَنِم (س) صَنَمًا. العَبْدُ: قوی ہونا۔ صفت صَنِمٌ مؤنث صَنِمَةٌ: ج صَنِمَاتٌ...... الرَّائِحَةُ: خراب ہونا۔

صَنَّمَ: آواز دینا۔ چلانا۔ تصویر بنانا۔

الصَّنَم: بُت۔ ج اَصْنَام.

الصَّنَمَة: جانور کے پر کا قلم۔ مصیبت۔

اَصْنٰی اِصْنَاءً او تَصَنّٰی وتَصَنِّیًا: حرص کی وجہ سے چولہے کے پاس بیٹھ کر کباب بنانا اور گوشت بھوننا یہاں تک کہ راکھ وغیرہ لگ جائے۔ اصنی النَّخلُ: درخت خرما کی ایک جڑ سے دو درخت کا ہونا۔

الصِّنَاء والصِّنٰی: راکھ۔

الصِّنْو: دو پہاڑوں کے درمیان گہرائی۔ جس میں تھوڑا پانی بہے۔ ج صُنُوٌّ.

الصِّنْو والصُّنْو: حقیقی بھائی۔ بیٹا۔ چچا۔ مؤنث صِنْوَةٌ وصُنْوَةٌ. ج اَصْنَاء وصِنْوَان: ایک جڑ سے دو یا دو سے زیادہ درخت خرما نکلیں تو ہر ایک کو ان میں سے "صِنْو یا صُنْو" کہا جاتا ہے تثنیہ صِنْوَان وصِنْيَان: تثلیث صاد کے ساتھ اور جمع صِنْوآن: کہا جاتا ہے "رَكِيَّتَانِ صِنْوَانِ" یعنی پاس پاس والے کنوئیں یا جو ایک ہی چشمہ سے جاری ہوں۔

الصُّلْوَة والصِّلْوَة: پودہ۔ درخت کا قلم۔

الصَّانِي: ہمیشہ خدمت کرنے والا۔

الصِّنَايَة: کل۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ بِصِنَايَتِهِ" یعنی کل لے لیا۔

صَه: اسم فعل ہے بمعنی خاموش رہ اور یہی لفظ مؤنث و مذکر کے لئے اور جمع میں بھی استعمال ہوتا ہے اور صَهٍ: تنوین کے ساتھ بولا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی وقت میں خاموش رہو۔

صَهَّ. القَوْمَ: ڈانٹنا۔

صَهِبَ (س) صَهَبًا وصُهْبَةً وصُهُوبَةً واَصْهَبَّ واصْهَابَّ. الشَّعْرُ: بالوں کا سرخ ہونا یا سرخ سفید ہونا۔ صفت اَصْهَب.

الصُّهَاب: ایک مقام کا نام ہے جس کی طرف اونٹ منسوب ہوتے تھے۔

الصُّهَابِي. مِنَ الجِمَالِ: جو موضوع صہاب کی طرف منسوب ہوں۔ جو بہت زیادہ سفید نہ ہو زیادہ جو کم نہ ہو۔ سخت اور اسی معنی میں ہے "اَلْمَوْتُ الصُّهَابِي" یعنی سخت قسم کی موت۔

الصَّيْهَب: سخت گرمی۔ گرم دن۔ لمبا آدمی۔ سخت پتھر۔ ہموار زمین۔ دھوپ کی وجہ سے ایسی گرم زمین کہ جس پر گوشت بھن جائے۔ ج صَيَاهِب.

الاَصْهَب: سفیدی سرخی مائل۔ ٹھنڈا دن۔ شیر۔ اَصْهَبُ السِّبَال: دشمن۔ مؤنث صَهْبَاء ج صُهْب.

الصَّهْبَاء: شراب۔

المُصَهَّب: گوشت چربی ملا ہوا۔ گوشت کم بھنا ہوا۔

الصُّهَابِيَة: ٹڈی۔ اونٹنیاں جو صہاب نامی اونٹ کی جانب منسوب ہیں۔

صَهَدَتْهُ (ف) صَهْدًا. الشَّمْسُ: آفتاب کا جھلسنا۔

الصَّهَدَان: گرمی کی شدت۔

الصَّيْهَد والصَّيْهُود: گرمی کی شدت۔ بیابان بے آب و گیاہ۔ متحرک سراب۔

عِزٌّ صَيْهُوْدٌ: عزت بلند۔

الصَّهْوَد: تن و توش والا۔

صَهَرَ (ف) صَهْرًا. الشَّيْءَ: پگھلانا۔ صَهَرَتْهُ الشَّمْسُ: آفتاب کا گرم کردینا۔ صَهَرَ الشَّيْءَ: پگھلی ہوئی چربی ملنا...... الخُبْزَ: پگھلی ہوئی چربی کو سالن بنانا۔ صفت مفعولی صَهِير ومَصْهُور...... فُلَانًا بِالْيَمِيْنِ: سخت سخت قسم کھلانا...... الشَّيْءَ: قریب کرنا۔

صَاهَرَ مُصَاهَرَةً. القَوْمَ وفِي القَوْمِ......

اَصْهَرَ. بِهِمْ وَاِلَيْهِمْ وفِيْهِمْ: داماد بننا۔ سسر بننا۔ اَصْهَرَ الجَيْشُ لِلْجَيْشِ: بعض لشکر کا بعض سے قریب ہونا۔ اَصْهَرَهُ: قریب کرنا۔

اِنْصَهَرَ. الشَّيْءُ: پگھلنا۔

اِصْطَهَرَ. الشَّيْءَ: پگھلانا (...... واِصْهَارَّ)

السِّحْرِبَاءُ: گرگٹ کی پیٹھ کا سورج کی گرمی سے چمکنا۔

الصَّهْر: گرم۔

الصِّهْر: قرابت۔ قبر۔ داماد یا بہنوئی۔ ج اَصْهَار: مؤنث صِهْرَة.

الصُّهَارَة: جو پگھلایا جائے۔ چربی کا ٹکڑا۔ ہڈی کا گودا۔

الصَّهُوْر: پگھلانے والا۔ گوشت بھوننے والا۔ ج صُهُر.

الصَّهِيْر: پگھلنے والا۔

صَهْرَجَ. الغُرْفَةَ: چونہ مٹی ملا کر لیپنا۔

الصِّهْرِيْج والصُّهَارِج: پانی کا حوض۔ ج صَهَارِيْج. وصِهْرِيٌّ: بھی ایک لغت ہے۔ حوض۔ صُهَارِج: حوض چونہ مٹی سے لیپا ہوا۔

الصَّهْصَلِق والصَّهْصَلِيْق. مِنَ الاَصْوَاتِ: تیز آواز۔

صَهْصَهَ. بِالقَوْمِ :صہ صہ کہہ کے لوگوں کو خاموش کرنا۔
صَهَلَ (ف ض) صَهِيْلاً وَصَاهِلَةً وَصُهَالاً. الفَرَسُ :ہنہنانا۔
تَصَاهَلَتِ. الخَيْلُ :ایک دوسرے کی طرف ہنہنانا۔
الصَّهَل :آواز کی تیزی مع گلا پڑنے کے۔
الصَّاهِل :فا۔گھوڑا جیسے "نَابِح" کتے کے لئے۔ج صَوَاهِل. الصَّوَاهِل :گھاس وغیرہ میں مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔
الصُّهَال والصَّهِيْل :گھوڑے کی آواز۔
الصَّهَّال :بہت ہنہنانے والا۔
صَهَا يَصْهُو صَهْوًا وصَهِيَ يَصْهَى...... صَهِيَ :زخم کا ہرا ہونا۔زخم کا رِسنا۔صَهَا الرَّجُلُ مالدار ہونا۔
صَهِيَ يَصْهَى صَهًا :عمر رسیدہ ہونا۔
صَاهَى. الدَّابَّةَ :جانور کی پیٹھ پر سوار ہونا۔
اَصْهَى اِصْهَاءً. الفَرَسُ :گھوڑے کی پیٹھ کا دردمند ہونا۔
الصَّهْوَة :گھوڑے کی پیٹھ۔کہا جاتا ہے "اِسْتَوَى عَلَى صَهْوَةِ العِزِّ" یعنی اسے عزت حاصل ہوئی۔کوہان کا پچھلا حصہ۔ج صِهَاء وصَهَوَات...... :پہاڑ کی چوٹی کا برج۔ج صُهًى ...... :زمین کا پست حصہ جس میں پانی جمع ہو۔پانی کا منبع۔ج صِهَاء.
صَابَ يَصُوْبُ صَوْبًا ومَصَابًا. المَطَرُ :بارش ہونا......الشَّيْءُ :اوپر سے اُترنا(...... صَوْبًا) المَاءَ :بہانا......السَّمَاءُ الاَرْضَ :برسانا......هُ المَطَرُ :بارش کا پہنچنا(...... صَوْبًا وصَيْبُوْبَةً) السَّهْمُ نَحْوَ الرَّمِيَّةِ :تیر کا ٹھیک نشانہ پر لگنا۔
صَابَ يَصِيْبُ صَيْبًا. السَّهْمُ القِرْطَاسَ :تیر کا نشانہ پر لگنا۔
صَوَّبَ. لَهُ رَأْيَهُ :تصدیق کرنا......فُلَانًا :کسی کی تصدیق کرنا......السَّهْمَ :سیدھا کرنا......الفَرَسَ :گھوڑے کو دوڑنے کے لئے چھوڑنا......الاِنَاءَ :جھکا دینا......المَاءَ :

گرا دینا......رَأْسَهُ :پست کرنا......المَكَانُ وَغَيْرُهُ :ڈھلوان ہونا۔
اَصَابَ السَّهْمَ :تیر کا نشانہ پر لگنا......الرَّجُلُ :درست کرنا......الشَّيْءَ :صواب سمجھنا......مِنَ الشَّيْءِ :لینا......الشَّيْءَ :پانا۔جڑ سے اُکھیڑنا۔پست کرنا(...... اِصَابَةً ومُصَابَةً) الدَّهْرُ القَوْمَ بِاَمْوَالِهِمْ او نُفُوْسِهِمْ :تکلیف دینا۔اَصَابَتِ المُصِيْبَةُ فُلَانًا :نازل ہونا۔اَصَابَهُ بِعَيْنِهِ :نظر بد لگانا۔
تَصَوَّبَ :نیچے اُترنا۔
اِنْصَابَ اِنْصِيَابًا. المَاءُ :پانی کا بہنا۔
اِسْتَصَابَ اِسْتِصَابَةً او اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا. الرَّأْيَ او الفِعْلَ :صواب سمجھنا۔
الصَّاب :ایک کڑوا درخت ہے صَابَةٌ واحد اور "صَابَة" اس درخت کے عصارہ کو بھی کہتے ہیں۔
الصَّوْب :جانب۔کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُسْتَقِيْمُ الصَّوْب" :جب کہ اپنے ارادہ سے دائیں بائیں جانب مائل نہ ہو۔صوب مطر سے تشبیہ دے کر عطا کے معنی بھی آتے ہیں۔ضدِ خطا (...... الصَّيِّب) :بارش والا بادل۔
الصَّابَة :مصیبت۔عقل کی کمزوری۔کہا جاتا ہے "فِيْ عَقْلِهِ صَابَةٌ" :یعنی تھوڑا سا جنون ہے۔
الصُّوْبَة :غلہ کا ڈھیر۔
الصَّوَاب :ٹھیک۔لائق۔حق۔
الصَّائِب :ٹھیک کرنے والا۔ج صُيَّاب.
الصَّوِيْب والمُصِيْب :درست کار۔
صَيُوْب :ٹھیک کرنے والا۔بارش۔
مَطَرٌ صَبُوْبٌ :بہنے والی بارش۔
صُوَّابَةُ القَوْمِ و صُيَّابُهُمْ وصُيَّابَتُهُمْ :قوم کے منتخب لوگ۔
الاَصْوَب :سخت مصیبت والا۔
المُصِيْبَة :بلا۔ہر امر مکروہ۔ج مَصَائِب ومَصَاوِب ومُصِيْبَات.

المُصَاب والمُصَابَة والمَصُوْبَة :بلا۔ہر امر مکروہ۔
المُصَاب :جس میں کچھ جنون ہو۔
المِصْوَب :چمچہ۔ڈوئی۔
الصَّوْبَج والصَّوْبَج :بیلن۔
صَاتَ يَصُوْتُ ويَصَاتُ صَوْتًا :آواز دینا۔پکارنا۔
صَوَّتَ تَصْوِيْتًا واَصَاتَ اِصَاتَةً :آواز دینا۔اَصَاتَ بِفُلَانٍ :کسی کے متعلق غیر پسندیدہ چیز کو مشہور کرنا۔اَصَاتَ الطَّسْتَ وصَوَّتَهُ :طشت بجانا۔
اِنْصَاتَ. الرَّجُلُ :چپکے سے جانا۔جھکاؤ کے بعد قد کا سیدھا ہونا۔کہا جاتا ہے "اِنْصَاتَ بِهِ الزَّمَان" یعنی مشہور ہوگیا۔و "دُعِيَ فَانْصَاتَ" :بلایا گیا پس متوجہ ہوا۔
الصَّوْت :آواز۔ہر قسم کا راگ۔ج اَصْوَات نحویوں کے نزدیک اسماءِ اصوات وہ ہیں کہ جن سے کسی آواز کی حکایت کی جائے جیسے پتھر پر پتھر کی آواز کے لئے طق. اور یا جن سے جانور وغیرہ کو آواز دی جائے یا ڈانٹا جائے جیسے گھوڑے کے لئے هَلاً اور خچر کے لئے عَدَس.
اور یا تعجب کے لئے جیسے وَی یا اظہار درد کے لئے جیسے اُح :یا اظہار حسرت و افسوس کے لئے جیسے آہ۔
الصوت والصَّات والصِّيْت والصِّيْتَة :اچھی شہرت۔کہا جاتا ہے "اِنْتَشَرَ صَوْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ" اس کی شہرت لوگوں میں پھیل گئی۔الصِّيْتَة :نوع آواز۔
الصَّات والصَّيِّت :بلند آواز والا۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ صَاتٌ وصَوْتٌ صَيِّتٌ"
المِصْوَات :بہت آواز دینے والا۔کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ مِصْوَات" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔
الصَّوْجَان :خشک تخت۔مؤنث صَوْجَانَة. نَخْلَةٌ صَوْجَانَةٌ :خشک درخت خرما جس کے پتے بھی خشک ہوں۔کہا جاتا ہے

"اَیُّ صَوْحَانٍ هُوَ" : یعنی کون آدمی وہ ہے۔

صَاحَهُ يَصُوحُهُ صَوْحًا : پھاڑنا۔

صَوَّحَتْهُ. الشَّمْسُ اوِ الرِّيحُ : خشک کرنا۔

صَوَّحَ البَقْلُ : خشک ہونا۔

تَصَوَّحَ : پھٹنا۔ خشک ہونا۔

اِنْصَاحَ. اِنْصِيَاحًا : پھٹنا...... الفَجْرُ : روشن ہونا۔

الصَّوْحُ والصُّوحُ : نہر کا کنارہ۔ دامن کوہ۔

الصَّاحَةُ : بنجر زمین۔

الصُّوَاحُ : گھوڑے کا پسینہ۔ کھجور کا خشک شگوفہ۔

الصُّوحَانُ : خشک۔

صَاخَ يَصُوخُ صَوْخًا. فِي الأَرْضِ : زمین میں دھنسنا۔

اَصَاخَ اِصَاخَةً. لَهُ وَاِلَيْهِ : کان لگانا۔ کہا جاتا ہے اصاخ عَنْ كَذَا : یعنی فلاں چیز سے رجوع کیا و "اَصَاخَ عَلٰى حَقِّ فُلَانٍ" : فلاں کے حق ضائع کرنے پر خاموش رہا۔

الصَّاخَةُ : مصیبت۔ بڑی پرصدمہ کا اثر۔ ج صَاخٌ وصاخات۔

بَلَدٌ صَوَّاخٌ : وہ شہر جس میں پیر دھنس جاتے ہوں۔

اَلصُّودِيُوم : سوڈیم ایک سفید دھات چاندی کی طرح جس سے نمک کھانے والا بنتا ہے۔ سوڈیم کاربونیٹ : غسل اور بدہضمی وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سوڈیم نائٹریٹ : فصل کو بارآور کرنے کے لیے ایک کھاد۔

صَارَ يَصُوْرُ صَوْرًا : آواز دینا...... الشَّيْءَ : جھکا دینا۔ تم کہتے ہو "صَارَ عُنُقَهُ او وَجْهَهُ اِلَيَّ" یعنی اس نے اپنی گردن یا اپنے چہرے کو میری طرف مائل کیا۔ کسی چیز کو اپنی طرف جھکانا۔ کہا جاتا ہے "صُرْتُ الغُصْنَ لِاَجْتَنِيَ الثَّمَرَ" یعنی میں نے ٹہنی اپنی طرف جھکائی تاکہ پھل توڑوں...... الشَّيْءَ : کاٹنا۔ جدا کرنا۔

صَوِرَ يَصْوَرُ صَوَرًا : جھکنا۔ صفت اَصْوَرُ : کہا جاتا ہے "هُوَ اَصْوَرُ اِلَى كَذَا" : جب کہ اپنی گردن یا چہرے کو مائل کرے۔

صَوَّرَهُ : تصویر بنانا۔

صُوِّرَ لِي : خیال میں آنا۔

اَصَارَهُ : جھکا دینا۔ توڑنا۔

تَصَوَّرَ. الشَّيْءَ : ذہن میں لانا۔ خیال میں لانا...... الرَّجُلُ : گرنا یا گرنے کے قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "طَعَنَهُ فَتَصَوَّرَ" : اس نے نیزہ مارا پس وہ گر گیا۔ تَصَوَّرَ لَهُ الشَّيْءُ" اس کے ذہن میں صورت آ گئی۔

اِنْصَارَ اِنْصِيَارًا : جھکنا۔ ٹوٹنا۔

الصَّوْرُ : چھوٹا درخت خرما۔ ج صِيرَان واَصْوَار : گردن کا پہلو۔ نہر کا کنارہ۔ ج صِيْرَان۔

الصُّوْرُ : نرسنگھا

الصَّوَرُ : کجی۔ ٹیڑھا۔ کہا جاتا ہے "فِي عُنُقِهِ صَوَرٌ" یعنی اس کی گردن میں کجی ہے۔

الصَّارَةُ. مِنَ الجَبَلِ : پہاڑ کی چوٹی۔

صَارَةُ المِسْكِ : مشک کا ڈبہ۔

الصَّوْرَةُ : اسم مرۃ۔ جھکاؤ۔ سر کی خارش۔

الصُّوْرَةُ : شکل۔ ج صُوَر. صِوَر. صُوْر.

الصُّوْرَةُ : صفت۔ نوع۔ چہرہ۔

الصُّوَارُ والصِّوَارُ : گائیوں کا گلہ۔ اچھی بو۔ تھوڑا سا مشک۔ مشک کا ڈبہ۔ ج صِيْرَان۔

الصُّوَّارُ : گائیوں کا گلہ۔

الصِّيَارُ : گائیوں کا گلہ۔ ج صِيْرَان۔

الصَّيِّرُ : اچھی صورت والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ صَيِّرٌ شَيِّرٌ" مرد اچھی صورت ہیئت کا۔

الاَصْوَرُ : جھکاؤ والا۔

التَّصْوِيرَةُ : سیچو۔ مجسمہ۔ بت۔

المُصَوِّرُ : فا۔ تصویر بنانے والا۔

مُصَوِّرُ الكَائِنَاتِ : اللہ تعالٰی۔

الصُّوصُ : لئیم۔ بخیل۔ جو رات کو چھپ کر آئے تاکہ مہمان نہ دیکھ لے۔ الصُّوصُ عِنْدَ العَامَّةِ : عوام کے نزدیک مرغی کا بچہ جبکہ وہ انڈے سے نکلے اور فصیح لفظ فَرُّوج ہے۔

صَاعَ يَصُوعُ صَوْعًا. الحَبَّ : صاع سے ناپنا...... القَوْمَ : ایک کا دوسرے پر حملہ کرنا...... الشَّيْءَ : موڑنا۔ متفرق کرنا...... القَوْمُ : قوم پر اطراف سے آنا...... النَّحْلُ : شہد کی مکھیوں کا ایک دوسرے کے پیچھے جانا...... الرَّجُلَ : خوف دلانا، گھبرا دینا۔

صَوَّعَ. الشَّيْءَ : گول اور نوکدار بنانا...... لِلْقُطْنِ : روئی دھننے کے لئے جگہ صاف کرنا...... الرِّيحُ النَّبَاتَ : ہوا کا پودوں کو حرکت دینا...... الطَّائِرُ بِرَاسِهِ : پرندہ کا سر کو حرکت دینا...... الفَرَسُ : سرکشی کرنا۔ کہا جاتا ہے "صَوَّعَ بِهِ فَرَسُهُ" یعنی سرکشی کی اور قبضہ میں نہیں آیا۔

تَصَوَّعَ : متفرق ہونا۔ دور ہونا۔ پھیلنا۔ النَّبَاتُ : پودہ کا ہلنا لہلہانا...... الشَّعْرُ : پراگندہ ہونا۔

اِنْصَاعَ اِنْصِيَاعًا : جلدی لوٹنا۔ گزرنا۔

الصَّاعُ والصَّوْعُ والصُّوْعُ : ایک قسم کا پیمانہ جو اسی روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے۔ ج اَصْوَاعٌ اَصْوُعٌ واَصْؤُعٌ وصُوْعٌ وصِيْعَانٌ. الصَّاعُ : پست زمین۔ کھیلنے کا ڈنڈا۔ سینہ کا وسط۔ وہ زمین جس میں جھاڑو دے کر کھیلا جائے۔

الصَّاعَةُ : پست زمین۔ روئی یا اُون دھننے کے لئے زمین۔ کہا جاتا ہے "اِتَّخِذْ لِصُوفِكَ صَاعَةً" : اپنی اُون دھننے کے لئے زمین بنا لو۔

الصُّوَاعُ والصِّوَاعُ : پانی پینے کا پیالہ۔ ج صِيعَان۔

صَاغَ يَصُوغُ صَوْغًا. المَاءُ : پانی کا نیچے اُتر جانا...... الشَّيْءَ : درست نمونہ پر آراستہ کرنا...... الكَلِمَةَ : وزن مخصوص پر دوسرے کلمہ سے کوئی کلمہ بنانا۔ کہا جاتا ہے "صَاغَ الكَلَامَ" : یعنی گھڑ لیا۔ صَاغَ اللّٰهُ فُلَانًا صِيغَةً حَسَنَةً" یعنی فلاں کو اللہ تعالی نے اچھے طریقے سے پیدا کیا۔ "وَصِيغَ عَلَى

صِبْغَتِه" :یعنی وہ اس کی پیدائش پر پیدا کیا گیا۔ وصَاغَ لَهُ الشَّراب :اس کے لئے شراب خوشگوار ہوئی۔
صَاغَ يَصُوغُ صِيغَةً وصِيَاغَةً وصَيْغُوغَةً. الشَّيُّ : پگھلانا' ڈھالنا۔
اِنْصَاغَ اِنْصِيَاغًا : پگھلنا' ڈھلنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صَوْغُ اَوْ صَوْغَةُ اَخِيْهِ" :یعنی وہ اس کے ساتھ پیدا ہوا یا اس کے بعد پیدا ہوا کہ ان دونوں کے درمیان اور کوئی نہیں۔ "هٰذَا صَوْغُ هٰذَا" یعنی وہ اس کے مطابق ہے۔ "هُمَا صَوْغَانِ" یعنی وہ پیدائش وغیرہ میں ایک جیسے ہیں۔
الصِّيغَة :قسم۔ اصل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ صِيغَةٍ كَرِيْمَةٍ" یعنی وہ اصل کریم سے ہے "وَ صِيغَةُ الاَمْرِ كَذَا وكَذَا :مراد وہ وزن ہے جس پر امر کا صیغہ بنایا جائے۔ ج صِيَغ.
الصَّائِغ :زرگر۔ سنار۔ ج صَاغَة وصُيَّاغ وصُوَّاغ. الصِّيَاغَة :زرگری۔ سناری کا پیشہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ صَاغَةِ الكَلَامِ" یعنی وہ لپاڑیا ہے۔
الصَّوَّاغ والصَّيَّاغ والصَّيِّغ :لپاڑیا۔ جھوٹا۔ المَصَاغ :ڈھالے ہوئے زیور۔
صَافَ يَصُوفُ صَوْفًا. عَنْ كَذَا :اعراض کرنا...... السَّهْمُ عَنِ الهَدَفِ :تیر کا نشانہ سے خطا ہو جانا(...... صَوْفًا وصُئُوفًا وصَوِفَ يَصْوَفُ صَوَفًا) الكَبْش : مینڈھے کا بہت اون والا ہونا۔ صفت اَصْوَف. صَوَّفَهُ :صوفی بنانا۔
اَصَافَهُ :مائل کرنا۔ جھکانا۔
تَصَوَّفَ :صوفی بننا۔ صوفیوں کی سی عادت بنانا۔
الصُّوف :اون۔ ج اَصْوَاف. صُوفَة : اون کا ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهُ بِصُوفِ رَقَبَتِهِ" یعنی زبردستی پکڑا او "اَعْطَاهُ اِيَّاهُ بِصُوفِ رَقَبَتِهِ" یعنی تمام یا مفت دے دیا۔
الصَّوَّاف :اون کا بیچنے والا۔
الصُّوفِيَة :عبادت گزاروں کی جماعت۔ واحد صوفی۔
الصَّاف والصَّافِي والاَصْوَف و الصَّائِف :اون والا۔
الصُّوفَان :بہت اون والا۔ مؤنث صُوفَانَة.
الصُّوفَان :ایک نرم خشک چیز ہے جو درخت کی لکڑی کے اندر ہوتی ہے جو جلدی آگ پکڑ لیتی ہے۔
الصَّوِف والصُّوفَانِي :بہت اون والا۔
جُبَّةٌ صَيِّفَةٌ :بہت اون والا جبہ۔
صَاقَ. الدَّابَّةَ :ہانکنا۔
الصَّوِيق :ستو۔ سویق میں ایک لغت ہے۔
الصَّاق :پنڈلی۔ ج صُوق ساق میں ایک لغت ہے۔
صَاكَ يَصُوكُ صَوْكًا. بِهِ الزَّعْفَرَانُ اَو المِسْكُ او نَحْوُهُمَا :زعفران یا مشک وغیرہ کا چپکنا۔
تَصَوَّكَ. فِي رَجِيعِهِ وبِرَجِيعِهِ :گوبر میں لتھڑنا۔
صَالَ يَصُولُ صَوْلاً وصَوْلَةً. عَلَيْهِ :کود پڑنا(...... صَوْلاً وصِيَالاً وصَالاً وصُؤُولاً وصَيَلَانًا ومَصَالَةً) عَلَيْهِ :حملہ کرنا اور زبردستی کرنا۔
صِيلَ. لَهُ الاَمْرُ :کوئی معاملہ مقدر کیا جانا۔
صَوَّلَ. البَيْدَرَ :کھلیان کے اطراف و جوانب کو جھاڑ دینا...... الشَّيْئَ :پانی سے نکالنا۔ پانی میں ڈال کر صاف کرنا۔
صَاوَلَهُ مُصَاوَلَةً وصِيَالاً وصِيَالَةً :ایک کا دوسرے پر حملہ کرنا۔ ایک دوسرے پر کود پڑنا۔
تَصَاوَلاَ :ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ ایک دوسرے پر کود پڑنا۔
الصَّوْلَة :حملہ۔ قدرت۔ قہر۔ کہا جاتا ہے "لَقِيْتُهُ اَوَّلَ صَوْلَةٍ" یعنی اول وہلہ میں ملاقات کی۔
صُوَلَةُ. الحِنْطَةِ :پانی میں سے نکالا ہوا اور صاف کیا ہوا گیہوں۔
الصُّوَالَة :گیہوں وغیرہ کا کوڑا کرکٹ جو پانی سے صاف کرنے میں نکلے۔ کھلیان کے اردگرد کا کوڑا کرکٹ۔
الصَّئُول. مِنَ الرِّجَالِ :لوگوں کو مارنے والا۔ لوگوں پر زبردستی کرنے والا۔
المِصْوَل :بھگونے کا برتن۔ ج مَصَاوِل.
المِصْوَلَةُ: کھلیان کا جھاڑو۔
صَامَ يَصُومُ صَوْمًا وصِيَامًا واِصْطَامَ : روزہ رکھنا۔ چلنے پھرنے' بولنے' کھانے پینے سے رُک جانا۔ صفت صَائِم ج صَائِمُوْن وصُوَّام وصُيَّام وصُوَّم صُيَّم وصِيَام.
صَامَ الشَّهْرَ :روزہ رکھنا۔ مَنِيَّتَهُ :موت چکھنا ...... النَّعَامُ:شترمرغ کا بیٹ کرنا۔ صَامَ النَّهَارُ :دوپہر ہونا۔ صَامَتِ الشَّمْسُ : آفتاب کا وسط آسمان پر پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "جِئْتُهُ والشَّمْسُ فِيْ مَصَامِهَا" :یعنی میں اس کے پاس ایسے وقت پہنچا کہ آفتاب وسط آسمان میں تھا۔ صَامَتِ الرِّيحُ :ہوا کا رُک جانا۔
صَوَّمَهُ :روزہ رکھوانا۔
الصَّوْم :روزہ۔ کام سے رکنا۔ روزہ دار' یہ لفظ مذکر و مؤنث واحد جمع سب پر بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صَوْمٌ هِيَ صَوْمٌ هُمْ صَوْمٌ. شَهْرُ الصَّوْمِ: رمضان۔ صَوْمُ النَّعامِ:شترمرغ کی بیٹ۔
الصَّوَام. مِنَ الاَرَاضِيْ : خشک بے پانی کی زمینیں۔
الصَّوْمَان :روزہ دار۔ ج صَيَامَى.
الصَّائِم :روزہ دار۔ يَوْمٌ صَائِمٌ :وہ دن جس میں روزہ رکھا جائے۔ مَاءٌ صَائِمٌ :ٹھہرا ہوا پانی۔ الصَّائِمَةُ مِنَ السَّكَاكِيْنِ :کند چھری ......مِنَ الخَيْلِ :بغیر چارہ کے کھڑا ہونے والا گھوڑا۔ والصَّائِمَةُ مِنَ البَكَرَاتِ :نہ گھومنے والی چرخی۔
الصَّوَّام :بہت روزہ دار۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صَوَّامٌ قَوَّامٌ" :یعنی وہ دن میں روزے رکھنے والا اور رات میں عبادت کرنے والا ہے۔

مَصَامُ الفَرَسِ ومَصَامَتُهَا : گھوڑے کے کھڑے ہونے کی جگہ۔
صَوْمَعَ الشَّیْئَ : جمع کرنا...... البِنَاءَ : عمارت کو بلند کرنا۔
الصَّوْمَعَة والصَّوْمَع : راہب کی کُٹی، گرجا۔
الصَّوْمَعَة : عقاب۔ ایک قسم کی لمبی ٹوپی۔ پہاڑ کی چوٹی۔ ج صَوَامِع۔
صَوْمَلَ الرَّجُلُ : کھال کا بھوک کی وجہ سے خشک ہو جانا۔
صَانَه يَصُوْنُه صَوْنًا وصِيَانًا وصِيَانَةً واصْطَانَه اِصْطِيَانًا : حفاظت کرنا۔ صفت مفعولی مَصُوْن. مَصْوُوْن : دوسرا کم استعمال ہوتا ہے۔ صَانَ الثَّوْبَ او العِرضَ : کپڑے اور آبرو کو عیب لگانے والی چیزوں سے محفوظ رکھنا۔
تَصَوَّنَ وتصاون. مِنَ العَيْبِ : اپنے نفس کی عیب سے حفاظت کرنا۔ تصوُّنَہٗ : بچنے کے لئے تکلف کرنا۔
الصَّوَان والصِّوَان والصُّوَان والصِّيَان والصُّيَان والصَّيَان : کپڑوں یا کتابوں کے محفوظ کرنے کا برتن۔
الصَّوَّانَة : ایک سخت قسم کا پتھر۔ دُبر۔
المَصَان والمِصْوَان : کمان وغیرہ کا غلاف۔
الصَّوُّ : خالی۔ کہا جاتا ہے "اِنَاءٌ صَوٌّ" خالی برتن۔
الصُّوَّة : گونج۔ آواز بازگشت۔ ٹیلہ نشانِ راہ کا پتھر۔ ج صُوًی جج اَصْوَاء. الصُّوَی والاَصْوَاء : قبور۔
صَوِیَ يَصْوَی صُوِيًّا صَوَی يَصْوِی صَوْی وصَوَّی تَصْوِيَةً واَصْوَی اِصْوَاءً النَّخْلُ : خشک ہونا۔ صفت صَوِیٌّ وصَاوٍ...... الضَّرْعُ تھن کا خشک ہو جانا۔
صَوِیَ (س) صَوًی. الرَّجُلُ : قوی ہونا۔
صَابَ يَصِيْبُ صَيْبًا : درست ہونا۔ صفت صَائِب. صَابَهُ السَّهْمُ : تیر کا نشانہ پر لگنا۔
سَهْمٌ صَيُوْبٌ : تیر نشانے پر لگنے والا۔ ج صُيُوْب.

الصُّيَّابُ والصُّيَّابَة والصِّيَاب والصِّيَابَة : خالص۔ ہر چیز میں سے عمدہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ صُيَّابِهِمْ ومِنْ صُيَّابَتِهِمْ" یعنی وہ سب میں عمدہ ہے۔
الصُّيَّابَة : سردار۔ جماعت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ صُيَّابَةُ قَوْمِه" : وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔ صُيَّابَةُ القَوْمِ : یعنی جماعت قوم۔
صَاحَ يَصِيْحُ صَيْحًا وصَيْحَةً وصِيَاحًا وصُيَاحًا وصَيَحَانًا : چیخنا چلانا...... بِه : پکارنا۔ آواز دینا...... عَلَيْهِ : ڈانٹنا......
العُنْقُوْدُ : ترخوشے کا بڑھنا۔
صِيحَ. بِهِمْ : گھبرانا...... فِيهِمْ : ہلاک ہونا۔
صَيَّحَ : چیخنے میں مبالغہ کرنا...... الشَّیْءَ : توڑ دینا۔ پھاڑنا۔ صَيَّحَتِ الرِّيحُ او الشَّمْسُ البَقْلَ : ہوا یا آفتاب کا ساگ کو خشک کرنا۔
صَايَحَ وتَصَايَحَ. القَوْمُ : ایک دوسرے کو پکارنا۔ صَايَحَ بِه : آواز دینا۔ پکارنا۔
تَصَايَحَ جَفْنُ السَّيْفِ : تلوار کے میان کا پھٹ جانا۔
تَصَيَّحَ وانْصَاحَ : پھٹ جانا۔ تَصَيَّحَ البَقْلُ : اوپر کی جانب سے خشک ہونا۔ شروع ہونا۔
اِنْصَاحَ الفَجْرُ والبَرْقُ : ظاہر ہونا۔
اِنْصَاحَتِ الاَرْضُ : زمین کا کچھ حصہ روئیدگی سے ڈھک جانا اور کچھ کا خالی رہنا۔
الصَّيْحَة : چیخ۔ عذاب۔ اچانک غارت۔
الصَّائِحَة : مؤنث صَائِح : نوحہ کی چیخ۔
الصَّيَّاح : بہت چیخنے والا۔
صَادَ يَصِيْدُ ويَصَادُ صَيْدًا وتَصَيَّدَ واصْطَادَ. الطَّيْرَ : پرندے کا شکار کرنا۔ صفت صَائِد. صَادَ فُلَانًا : کسی کے لئے شکار کرنا۔ صَادَ وَاصْطَادَ المَكَانَ : فلاں جگہ میں شکار کرنا۔ صَادَ زَيْدًا : ٹیڑھی گردن کا کر دینا۔
صَيِدَ يَصْيَدُ صَيَدًا : ٹیڑھی گردن کا ہونا۔
اَصَادَهُ : شکار پر اکسانا۔ اَصَادَ البَعِيرَ : تکلیف دینا۔ علاج کرنا (کجی گردن کا)

الاَصْيَد : تکبر سے سر کو بلند کرنے والا۔ وہ اونٹ جس کی گردن ٹیڑھی ہو۔ بادشاہ اس کے لئے کہ وہ بھی فخر و غرور کی وجہ سے اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا۔ شیر۔ مؤنث صَيْدَاء ج صِيْد.
الصَّاد : حروفِ تہجی کا ایک حرف جس کا عدد بحساب جمل ۹۰ ہے۔ تانبا۔ پیتل۔ ج صِيْدَان : ایک مرض ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی ناک ہمیشہ بہتی رہتی ہے اور وہ اپنے سر کو بلند کرتا ہے۔ شیر۔
الصَّيْد : شکار۔
الصَّيْدَاء : مؤنث اَصْيَد : کنکر۔ اَرْضٌ صَيْدَاء سخت زمین۔
الصَّيَد : مص (...... والصِّيد) : اونٹ کی مذکورہ بالا بیماری۔
الصَّيَّاد : شکاری۔ شیر۔
الصَّيُوْد : شکاری۔ کہا جاتا ہے كَلْبٌ صَيُوْدٌ وصَقْرٌ صَيُوْدٌ. ج صِيْدٌ وصُيُوْدٌ.
الصَّيُوْدُ مِنَ النِّسَاءِ : بدخلق عورت۔
الصَّيْدَان : سونا۔ تانبا۔ صَيْدَان الحَصَی : کنکریاں۔
الصَّيْدَانَة : بھوت...... مِنَ النِّسَاءِ : بدخلق۔ بہت بولنے والی۔
المَصِيد والمِصْيَدة والمَصْيَدة والمَصِيْدَة : جال۔
المَصِيْد : شکار کیا ہوا۔
المَصَاد والمُصْطَاد والمُتَصَيَّد : شکارگاہ۔
الصَّيْدَلَة : دوافروشی۔
الصَّيْدَلِیّ والصَّيْدَلَانِیّ : دوافروش۔ ج صَيَادِلَة : یہ کلمہ دخیل ہے اور اس کے لئے اجزائی کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور دواخانہ کو اجزائیہ کہتے ہیں۔
الصَّيْدَن : مضبوط عمارت۔ چاندی کی سِل۔ تنگ چادر۔ بجو۔ لومڑی۔ بادشاہ۔ عطر فروش۔ ایک چھوٹا سا جانور جو اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہ سے محفوظ رکھنے کے لئے زمین

میں بھٹ بناتا ہے۔

الصِّیْدَنَانِی: بھٹ۔

صَارَ یَصِیْرُ صَیْرًا وصَیْرُوْرَةً ومَصِیْرًا: لوٹنا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا۔ جیسے "صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا" یعنی فقر سے غنا کی طرف پلٹ گیا۔ منتقل ہونا۔۔۔۔۔اِلیٰ کَذَا او اِلَی فُلَانٍ: پہنچنا۔ اور یہ افعالِ ناقصہ میں سے ہے۔

صَارَهٗ یَصُوْرُهٗ ویَصِیْرُهٗ صَیْرًا: کاٹنا۔

۔۔۔۔۔الشَّیْئَ: روک دینا۔

صَیَّرَهٗ واَصَارَهٗ اِصَارَةً: ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف کر دینا۔

تَصَیَّرَهٗ: مشابہ ہونا۔

الصَّیْر: انجام۔

الصِّیْر: کسی شے کا کنارہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عَلٰی صِیْرِ الاَمْرِ": یعنی فلاں کام کے پورے ہونے کے کنارے پر ہے۔ دروازے کی جھری۔ چھوٹی نمکین مچھلیاں۔ یہودیوں کا پادری۔ انجام کار۔

الصِّیَارُ: گایوں کا گلہ۔ چنگ کی آواز۔

الصِّیَارَةُ والصِّیْرَةُ: گائے بکریوں کا باڑہ۔ ج صِیَر وصِیَر.

الصَّائِرَةُ: خشک گھاس۔

الصِّیْر: جماعت۔ قبر۔

الصَّیُّوْرُ: عقل رائے (۔۔۔۔۔ الصَّیُّوْرَةُ) انجام کار۔

المَصِیْر: انجام کار۔ پانی کا منتہی۔ ج مَصَائِر.

الصِّیْصَةُ والصِّیْصِیَةُ: کپڑا بننے والے کا کوچ۔ مرغ کا خار۔ ہرن اور گائے کا سینگ۔ چھوارے توڑنے کا دستہ۔ قلعہ۔ گڑھی اور ہر پناہ لینے کی جگہ۔ ج صَیَاصِیُّ.

صَاعَ یَصِیْعُ صَیْعًا واَصَاعَ. الغَنَمَ: متفرق کرنا۔۔۔۔۔القَوْمَ: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

تَصَیَّعَ. المَاءُ: متحرک ہونا۔ جوش مارنا۔

اِنْصَاعَ. الرَّجُلُ: تیزی سے واپس ہونا۔

۔۔۔۔۔الطَّیْرُ: فضاءِ آسمان میں چڑھنا۔

صَافَ یَصِیْفُ صَیْفًا وصَیَّفَ وتَصَیَّفَ واصْطَافَ. المَکَانَ: موسم گرما میں اقامت کرنا۔ اور کہا جاتا ہے "هٰذَا الطَّعَامُ یُصَیِّفُنِی" یعنی یہ کھانا میرے لئے گرم موسم گرما بھر کے لئے کافی ہے۔

صَافَ: (ض) صَیْفًا وصَیُوْفَةً. السَّهْمُ عَنِ الهَدَفِ: تیر کا نشانہ سے خطا کرنا۔۔۔۔۔ عَنِّی وَجْهَهٗ: منہ پھیر لینا۔

صِیْفَ وصُیِّفَ. المَکَانُ او الرَّجُلُ: مکان یا آدمی پر موسم گرما میں بارش ہونا۔ صفت مفعولی۔ مَصِیْفٌ مَصْیُوْفٌ ومُصَیَّفٌ.

صَایَفَهٗ مُصَایَفَةً وصِیَافًا: موسم گرما کے لئے معاملہ کرنا۔

اَصَافَ اِصَافَةً: بڑھاپے میں شادی کرنا یا بڑھاپے میں بچہ پیدا ہونا۔۔۔۔۔القَوْمُ: زمانہ گرمی میں داخل ہونا۔۔۔۔۔اللّٰهُ عَنْهُ الشَّرَّ: اللہ کا شر کو دور کرنا۔ اَصَافَتِ الدَّابَّةُ: جانور کا گرمی کے زمانہ میں بچہ دینا۔

الصَّیْف: موسم گرما۔ ج اَصْیَاف.

الصَّیْفَةُ: موسم گرما۔ یہ صَیْف: سے اخص ہے۔ ج صِیَف.

الصَّیِّف والصَّیِّفَةُ: موسم گرما کی بارش۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَتْنَا صَیِّفَةٌ عَزِیْزَةٌ": ہم پر موسم گرما کی بارش بڑی زیادہ مقدار میں برسی۔

الصَّیِّف والصَّیْفِی: گھاس جو موسم گرما میں اُگتی ہے۔

الصَّائِف والصَّاف: گرم۔ صَیْفٌ صَائِفٌ: تاکید کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ جیسے "لَیْلٌ لَائِلٌ".

الصَّائِفَةُ: مؤنث الصَّائِف: کا۔ موسم گرما کا وقت۔ گرمی کے زمانہ میں جنگ۔ "صَائِفَةُ القَوْمِ" زمانہ گرما کی خوراک۔ ج صَوَائِف.

المَصِیْف والمُتَصَیَّف والمُصْطَاف: موسم گرما بسر کرنے کا مکان۔ المَصِیْف: ندی جہاں پر بل کھاتی ہو۔

اَرْضٌ مِصْیَافٌ: زمین جس میں روئیدگی مؤخر ہو جائے اور موسم گرما میں اس میں بارش زیادہ ہوئی۔ ج مَصَائِیف.

المَصَائِیف: وہ بچے جو گرمی میں پیدا ہوں۔

الصِّیق: چوپائے۔ ج صِیْقَان: پسینہ۔ بدبو۔ آواز (۔۔۔۔۔ والصِّیْقَةُ): وہ غبار جو فضاءِ آسمانی میں چکر لگائے۔ ج صِیَق.

صَاكَ یَصِیْكُ صَیْكًا. بِهِ الطِّیْبُ او الدَّمُ: خوشبو یا خون کا چپکنا۔

صِیْلَ. لَهٗ کَذَا: مقدر کیا جانا۔

الصِّیَم: بہت سخت۔

الصِّیْن: ملک چین۔

الصَّوَانِی: چینی برتن۔ واحد صِیْنِیَّة.

الصِّیْنِیَّةُ: کسی دھات کا طبق جو کسی چیز کو پیش کرنے کے لئے بنایا گیا ہو۔

ض

ض: الضاد: پندرھواں حرف بنیادی حروف سے مخارج کے لحاظ سے حروف شجریہ سے ہے۔

الضِّب: ایک دریائی جانور۔ موتی۔

الضُّوْبَان: موٹا قوی مرد یا اونٹ۔

ضَأَدَ: (ف) ضَأْدًا: خصومت میں غالب آنا۔

ضُئِدَ وضُؤَادًا: زکام زدہ ہونا۔

اَضْأَدَہٗ اِضْآدًا: زکام میں مبتلا کرنا۔

الضُّؤْد والضُّؤْدَۃُ والضُّوْدَۃُ: زکام۔

المَضْؤُوْد: زکام زدہ۔

ضَأَزَہٗ: (ف) ضَأْزًا وضَازًا: ظلم کرنا۔

ضَأَزَہٗ حَقَّہٗ: حق گھٹانا۔

قِسْمَۃٌ ضُؤْزٰی وضَازٰی وضِئْزٰی: ناقص تقسیم۔

الضَّیَّاز: کاموں میں گھس پڑنے والا۔

الضُّؤْزَۃ: حقیر مرد۔

ضَأْضَأَ ضَأْضَأَۃً وضَوْضَأَ ضَوْضَأَۃً. القَوْمُ فِی الحَرْبِ: قوم کا لڑائی میں شور مچانا۔

الضَّأْضَأُ والضَّوْضَأُ والضَّوْضٰی: لڑائی کا شور۔

الضُّؤْضُؤُ والضِّئْضِئُ: اصل۔ کان۔ معدن۔ الضُّوْضُؤُ: ایک قسم کا پرندہ جس کے پروں پر طرح طرح کے نقطے ہوتے ہیں۔

ضَئِطَ: (س) ضَأَطًا. الرَّجُلُ: چلنے میں موٹا ہے اور جسم کو حرکت دینا۔

ضُئِکَ: زکام زدہ ہوا۔ الضُّؤَاک: زکام۔

ضَؤُلَ: (ک) ضَآلَۃً وضُؤُوْلَۃً: لاغر ہونا۔ حقیر ہونا۔

ضَاءَلَ. شَخْصَہٗ: اپنے آپ کو حقیر کرنا۔

تَضَاءَلَ: حقیر ہونا۔ کمزور ہونا۔ چھوٹا ہونا۔ الشَّیْئُ: بکڑنا۔

اِضْطَأَلَ: چھوٹا ہونا۔ کمزور ہونا۔ صفت مُضْطَئِل۔

الضَّئِیْل: چھوٹا۔ باریک۔ حقیر۔ دُبلا۔ ج ضُؤْلاَءُ وضِئَال وضَئِیْلُوْن۔

الضُّؤْلَۃ: کمزور۔ دُبلا۔

الضَّئِیْلَۃ. ضَئِیْل: کا مؤنث۔ باریک سانپ۔ حلق کا کوا۔

ضَأَنَ (ف) ضَأْنًا. الضَّأْنَ: بھیڑ کو بکریوں سے جدا کرنا۔

اَضْأَنَ اِضْآنًا: بہت بھیڑ والا ہونا۔

الضَّأْن: بھیڑ۔ دُنبہ۔

الضَّأْنِیُّ: مولدین کے نزدیک بھیڑ کا گوشت۔

الضَّائِن: کمزور۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ضَائِنٌ" کمزور مرد۔ ریت کا سفید چوڑا قطعہ۔ اون والا۔ بھیڑ، دُنبہ۔ ج ضُأْنٌ وضَأْنٌ وضَئِیْن وضِئِیْن۔

الضَّائِنَۃ: مؤنث ضَائِن ج ضَوَائِن۔

الضِّئْنِیّ: دہی جمانے کی بڑی مشک بھیڑ کی کھال کی۔

ضَأٰی یَضْأٰی ضَأْیًا. الرَّجُلُ: جسم کا لاغر ہونا۔

ضَبَّ (ض) ضَبًّا: چپ ہونا...... النَّاقَۃَ: اونٹنی کو پوری ہتھیلی لگا کر دوہنا...... عَلَی الشَّیْئِ: جمع کرنا...... الشَّیْئُ: زمین سے چمٹنا ...... عَلَیْہِ: مضبوطی سے پکڑنا۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ یَضِبُّ فُوْہُ او تَضِبُّ لِثَاتُہٗ بِکَذَا اَوْ عَلٰی کَذَا" جبکہ حرص زیادہ ہو جائے (...... ضَبًّا وضَبِیْبًا) الرِّیْقُ اَوْ الدَّمُ: تھوک یا خون بہنا۔

ضَبَّتْ (ض) ضَبًّا وضُبُوْبًا الشَّفَۃُ: ہونٹ میں ایسی بیماری ہونا جس کی وجہ سے خون بہے۔

ضَبَّ یَضَبُّ وضَبِبَ یَضْبَبُ ضَبَابَۃً المَکَانُ: کسی جگہ میں زیادہ گوہ ہونا۔ صفت ضَبِبٌ مؤنث ضَبِبَۃٌ۔

ضَبَّبَ. عَلَی الشَّیْئِ: سخت قبضہ کرنا۔ جمع کرنا ضَبَّبَ عَلَی الضَّبِّ: گوہ کو بھڑکانا۔

ضَبَّبَ البَابَ: دروازے میں بلی لگانا۔

اَضَبَّ: خاموش ہونا۔ چیخنا اور گفتگو کرنا (ضد)...... المَاءُ او الرِّیْقُ: پانی یا تھوک بہنا...... الیوم دن کا کہر والا ہونا...... المَکَانُ: زیادہ روئیدگی والا ہونا...... الشَّعْرُ: بال کا زیادہ ہونا...... القَوْمُ: کسی کام کے لئے اکٹھا اٹھ کھڑا ہونا...... القَوْمُ فِی بُغْیَتِہِمْ: حصول مطلب کے لئے متفرق ہونا۔ اَضَبُّوا لِفُلاَنٍ: کسی کے طلب کرنے کے لئے متفرق ہونا...... المَاءُ او الدَّمَ: بہانا...... عَلَی الاَمْرِ: حاوی ہونا...... عَلَی الشَّیْئِ: چھپانا ...... عَلَی المَطْلُوْبِ: کامیابی کے قریب

ہونا۔اَضبُوا علَیْہِ: جو کچھ دل میں ہو اس پر خاموش رہنا...... عَلٰی غِلٍّ فِی قَلْبِہٖ: کینہ کو دل میں پوشیدہ رکھنا۔

تَضَبَّبَ. الصَّبِیُّ: بچے کا موٹا ہونے لگنا۔

الضَّبُّ: گوہ۔ج اَضُبٌّ وضُبَّان وضِبَاب ومَضَبَّة: عرب کہتے تھے "لَا اَفْعَلُہٗ حَتّٰی یَرِدَ الضَّبُّ" یعنی میں یہ کام نہیں کروں گا یہاں تک کہ گوہ پانی پر آئے اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ گوہ پانی پر نہیں آیا کرتی۔

بَقْلَۃُ الضَّبِّ: ایک خوشبودار نباتات۔

الضَّبُّ: اُونٹ کے سینہ یا قدم کا ورم۔ اُونٹ کے اگلے پیر کا مرض۔ ہونٹ کا مرض جس سے خون بہے۔

الضَّبُّ والضِّبُّ: پوشیدہ کینہ۔ج ضِبَاب کہا جاتا ہے "رَجُلٌ خَبٌّ ضَبٌّ" یعنی دغاباز حیلہ گر مرد۔

الضَّبَّة. ضَبٌّ: کا مؤنث۔شگوفہ قبل اس کے کہ کھلے۔ سختی سے نچوڑ کر دوھنا۔ دروازے کا لوہے یا لکڑی کا موسلا۔ج ضِبَاب.

الاَضَبُّ. مِنَ الجِمَالِ: وہ اونٹ جس کو (ضب) کی بیماری لاحق ہو۔مؤنث ضَبَّاء. ج ضُبٌّ.

الضَّبُوبُ: تھن میں تنگ سوراخ والی بکری۔

ضَبِیبُ. السَّیْفِ: تلوار کی دھار۔

الضَّبَابَة: کہرا۔ج ضَبَاب.

الضَّبِیْبَة: ایک قسم کی خوراک جو گھی اور کھجور کے شیرہ سے بچوں کے لئے تیار کی جاتی ہے۔

اَرْضٌ مَضَبَّة: زیادہ گوہ والی زمین۔ج مَضَابُّ.

المِضْبَاب: بخیل۔

ضَبَأَ: (ف) ضَبْأً وضُبُوْءً ا. الرَّجُلُ: زمین یا درخت سے چمٹنا۔صفت ضَبِئٌ...... الصَّائِدُ: شکاری کا فریب دینے کے لئے چھپنا......ہ بالاَرْضِ: چمٹانا...... اِلَیْہِ: پناہ لینا...... مِنْہُ: شرم کرنا...... عَلَی القَوْمِ: اچانک آجانا۔

اَضْبَأَ. الشَّیْءَ: چھپانا...... عَلَیْہِ: خاموش رہنا اور چھپانا...... مَا فِی یَدِہٖ وعَلَیْہِ: پکڑے رکھنا۔

اِضْطَبَأَ اِضْطِبَاءً. مِنْہُ: چھپنا۔

الضَّابِئُ: راکھ۔

المَضْبَأُ: چھپنے کی جگہ۔ج مَضَابِئ.

ضَبَثَ: (ض) ضَبْثًا واضْطَبَثَ بِالشَّیْءِ وعَلَیْہِ: سختی سے قبضہ کرنا۔ضَبَثَ بِہٖ: حملہ کرنا۔ضُبِث عَلَیْہِ: مارا جانا۔

الضَّبْثَة: قبضہ۔ج ضَبَثَات واَضْبَاث.

الضُّبَاث: شیر کے پنجے۔

الضُّبَاث والضَّبِث والضَّبُوْث: شیر۔

المَضَابِث: چنگل اور شیر کے پنجے۔

مِضْبَث: واحد۔

ضَبَحَت (ف) ضَبْحًا وضُبَاحًا. الخَیْلُ فِی عدوھا: گھوڑے کا دوڑنے کی حالت میں جوف سے آواز نکالنا۔(...... ضُبَاحًا) الاَرْنَبُ والثَّعْلَبُ والقَوْسُ: آواز کرنا...... ضَبَحَتِ النَّارُ العُوْدَ: آگ کا لکڑی کو متغیر کر دینا۔

ضَابَحَہ: رودررو مقابلہ کرنا۔گالی دینا۔برا بھلا کہنا۔

اِنْضَبَحَ. لَوْنُہٗ: راکھ کے رنگ کا ہوجانا۔

تَضَابَحَا: ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا۔برا بھلا کہنا۔

الضَّبْحَاء: کمان کہ جس میں آگ کا اثر ہو۔

الضِّبْح: راکھ۔

المَضْبُوح: سنگستان کا پتھر۔

ضَبَدَ: (ن) ضَبْدًا: تر اور گدر کھجوروں کو ملانا۔

ضَبَدَہٗ: غصہ آور چیزوں کو یاد دلانا۔

الضَّبَد: غصہ۔غضب۔

ضَبَرَ: (ن) ضَبْرًا. الحِجَارَۃَ: تہ بتہ رکھنا۔الکتب: جمع کرنا یا بنڈل بنانا...... (ضَبْرًا وضَبَرَانًا) الفَرَسُ او المُقَیَّدُ: ٹانگوں کو جمع کرنا اور کودنا۔

ضَبَرَ. الشَّیْءَ: جمع کرنا۔

الضَّبْر: لکڑی کی بنی ہوئی چیز جس پر کھال منڈھی ہوئی تھی اور جس کے اندر داخل ہو کر جنگ کے لئے قلعے کے قریب پہنچتے تھے۔ج ضُبُوْر. الضَّبْر: فقر۔فَرَسٌ ضَبْرٌ: گھوڑا تام الخلقة.

الضَّبْر والضِّبر: جنگلی اخروٹ کا درخت۔

الضِّبْر: بغل۔

الضِّبَار والضُّبَار: کتابیں۔ان کا واحد نہیں۔

الضَّبَارة: خلقت کی مضبوطی۔

الضِّبَارَة والضُّبَارَة: کتابوں کا بنڈل یا تیروں کا گٹھا۔ج ضَبَائِر.

الاِضْبَارَة: کتابوں کا بنڈل یا تیروں کا گٹھا۔ ج اَضَابِیر.

الضِّبَارَة: لوگوں کی جماعت۔جمع کہتے ہیں "رَأَیْتُھُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ المَکَانِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ" میں نے ان کو دیکھا کہ لوگ جوق در جوق نکل رہے تھے۔

الضِّبِّر: بہت زیادہ کودنے والا۔

الضَّبِیْر والضَّبُوْر: سخت۔شیر۔

الضُّبَّار: بلوط کی مانند ایک درخت۔واحد ضُبَّارة.

المِضْبَر: کودنے والا۔شیر۔المضبور: وارفتی۔

ضَبَزَہٗ: (ض) ضَبْزًا: کنکھیوں سے تیز دیکھنا۔

الضِّبْز والضَّبِیْز. مِنَ الذِّئَاب: تیز نظر بھیڑیا۔

ضَبَسَ: (ن) ضَبْسًا عَلَی الغَرِیْمِ: قرضدار پر سختی سے تقاضا کرنا۔

ضَبِسَت: (س) ضَبَسًا. نَفْسُہٗ: جی کا بگڑنا اور متلانا۔

الضَّبِس: بخیل۔

الضِّبِس: شریر۔کہا جاتا ہے "ھُوَ ضِبْسُ شَرٍّ" وہ برائی کا ساتھی ہے یعنی شریر ہے۔

الضِّبِس: سخت مزاج۔فریبی۔

الضَبِیس: سخت مزاج۔ گراں تن۔ گراں جان۔ بزدل۔ بے وقوف۔

ضَبَطَهُ: (ن ض) ضَبطًا وضَبَاطَةً: لازم ہونا۔ غالب ہونا۔ قوی ہونا۔ خوب حفاظت کرنا...... العَمَلَ: مضبوط کرنا...... الکِتَابَ: تصحیح کرنا۔ اعراب لگانا...... عَلَیهِ: گرفتار کرنا۔

ضَبِطَ: (س) ضَبَطًا: دونوں ہاتھوں سے کام کرنا۔ صفت اَضبَط: مؤنث ضَبطَاء۔ ج ضُبط

ضُبِطَتِ الاَرضُ: زمین پر بارش ہونا۔

تَضَبَّطَ: زبردستی گرفتار کرنا۔ تَضَبَّطَ الضَانُ: موٹا ہونا۔ تھوڑی سی گھاس کھانا۔

اِنضَبَطَ: قابو میں آنا۔ مضبوط ہونا۔

الضَبط: مص۔ روک۔ گرفتاری۔

الضَابِط: فا۔ قوی۔ ہوشیار۔ حاکم۔ فوج کا جنرل۔ ج ضُبَّاط (...... والضَابِطَة) عِندَ العُلَمَاءِ: وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے سارے جزئیات پر منطبق ہو۔

الضابطیة: واحد: الضابطی۔

حاکم کا لشکر جس سے مال کو جمع کرنے حفاظت کرنے اور مجرمین وغیرہ کو حکومت کے سامنے حاضر کرنے کی خدمت لی جاتی ہے۔

الضَابِطُ والاَضبَط: شیر۔

ضَبَعَ: (ف) ضَبعًا وضُبُوعًا وضَبَعَانًا البَعِیرُ: اونٹ کا تیز دوڑنا اور اپنے پہلوؤں کو پھیلانا...... القَومُ الصُلحَ: صلح کی طرف مائل ہونا۔ ضَبَعَهُ ضَبعًا: مارنے کے لئے ہاتھ بڑھانا...... الرَجُلُ: ظلم کرنا...... عَلیٰ فلان: بددعا کے لئے ہاتھ اٹھانا۔

ضَبِعَ الرَجُلُ: بزدل ہونا۔ ضَبِعَتِ الخَیلُ والاِبِلُ: چال میں پہلوؤں کو پھیلانا۔

ضَابَعَهُ مُضَابَعَةً: ایک دوسرے کی طرف تلوار کا ہاتھ بڑھانا۔ الرَجُلُ: مصافحہ کرنا۔

اِضطَبَعَ: بازو ظاہر کرنا۔ داہنی بغل سے چادر کو نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالنا...... الشَئ: بغل میں لینا۔

الضَبُع والضَبع: بجو۔ لفظ مؤنث ہے۔ نر و مادہ دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ ج ضِبَاع واَضبُع وضُبُع وضُبُوعَة وضَبُعَات ومَضبَعَة اور تصغیر ضبع کی اُضَیبِع۔ خلاف قیاس اور مادہ کے لئے ضبعة: کا استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی دو قسمیں مشہور ہیں۔ ضبع مخططة: (دھاری دار) ضبع رقطاء: (خال دار) اور ضبع رقطاء مخططة: سے بڑا اور قوی ہوتا ہے۔

الضَبع: بازو کا وسط۔ بازو۔ بغل۔

الضَبع والضِبع والضُبع: جانب۔ کنارہ۔ ج اَضبَاع۔

الضَبُع: قحط کا سال۔

الضَبع والضِبَاع: دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا۔

الضِبعَان: نر بجو۔ تثنیٰ۔ ضِبعَان۔ ضَبعَانَان: غلط ہے۔ ج ضَبَاعِین مؤنث ضِبعَانَة ج ضَبَاعِین وضِبعَانَات۔

الضَابِع: فا...... مِنَ الخَیلِ والاِبِلِ: تیز دوڑنے والا۔ ج ضُبَّع۔

ضَبَنَ: (ن) ضَبنًا. المَکَانُ: تنگ ہونا۔ صفت ضَبِن...... عَنهُ الهَدِیَّةَ: ہدیہ کو روک دینا۔ منع کرنا۔ ضَبَنَه: بغل اور پہلو کے درمیان اٹھانا۔

اَضبَنَ واضطَبَنَ: بغل اور پہلو کے درمیان اٹھانا۔

الضِبن: بغل اور پہلو کے درمیان۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ فِی ضِبنِ فُلاَنٍ او ضِبنَتِهِ" یعنی فلاں آدمی فلاں کی پناہ میں ہے۔

الضِبنَة والضِبنَة والضُبنَة: بال بچے۔

الضِبنَة والضَبنَة: بیوی۔

الضِبنُ والمَضبُون: لنجا۔

ضَبَا یَضبُو ضَبوًا. اِلَیهِ: پناہ لینا۔ ضبته النار: آگ کا بھون دینا اور متغیر کر دینا۔

اَضبَی. الشَئ: اٹھانا۔ روکنا...... عَلَیهِ: فتح مندی کے لئے جا پہنچنا۔

الضَابِی: فا۔ راکھ۔

الضَبوَة. عِندَ العَامَةِ: تمباکو کے لئے چمڑے کا بٹوہ اور صحیح لفظ الضَبَّة ہے اور ممکن ہے کہ یہ ظَبیَة: کی تحریف ہو۔

المُضبَاة: بھوبھل کی پکی ہوئی روٹی۔

المَضبَاة: بھوبھل میں روٹی پکانے کا گڑھا۔

ضَجَّ: (ض) ضَجًّا وضَجِیجًا وضَجَاجًا وضُجَاجًا: چیخنا۔ شور مچانا۔

اَضَجَّ اِضجَاجًا. القَومُ: چیخنا۔ شور مچانا۔

ضَجَّجَ. الرَجُلُ: جانا اور مائل ہونا...... الطَائِرَ ونَحوَهُ: زہر دینا۔

ضَاجَّه ضِجَاجًا ومُضَاجَّةً: جھگڑا کرنا اور شور مچانا۔

الضَجَّة: چیخ پکار۔ شور۔

الضَجَاج: ہاتھ دانت۔ ایک قسم کا مہرہ۔

الضِجَاج: گوند جو کھایا جاتا ہے۔ ہر اس درخت کا پھل جو پرندوں یا درندوں کو بطور زہر کے دیا جائے۔

الضَجُوج مِنَ النُوقِ: دودھ دوہتے وقت چلانے والی اونٹنی۔

الضَجَّاج: بہت شور مچانے والا۔

ضَجِرَ: (س) ضَجَرًا وتَضَجَّرَ. مِنهُ: تنگ دل ہونا۔ بے قرار ہونا۔ زچ ہو جانا۔ صفت ضَجِر۔

اَضجَرَهُ: ستانا۔ زچ کر دینا۔ بے قرار کر دینا۔ تنگ دل کر دینا۔

الضَجَر: غم کی وجہ سے تنگ دلی۔ بے قراری۔

الضَجِر: تنگ مکان۔

الضُجرَة: بے قراری۔ تنگ دلی۔

الضَجُور والضَجِرَة: بہت بے قرار۔ بہت تنگ دل۔ المُضجِر۔ بے قرار کرنے والا۔ تنگ دل کرنے والا۔ ج مَضَاجِر ومَضَاجِیر۔

ضَجَعَ: (ف) ضَجعًا وضُجُوعًا وانضَجَعَ واضَّجَعَ واضطَجَعَ: پہلو کے بل لیٹنا۔ ضَجَعَ النَجمُ: ستارہ کا ڈوبنے کی طرف مائل ہونا۔

اَضْجَعَ : پہلو کے بل لٹانا...... الشَّیْئَ: پست کرنا...... الحَرْفَ: حرف کا کسرہ کی طرف امالہ کرنا...... جَوالِقَهٗ: بھری ہوئی گون کو خالی کر دینا۔

ضَجَعَت. الشَّمْسُ: غروب کے لئے مائل ہونا(...... وتَضَجَّعَ) فِیْ الْاَمْرِ : کوتاہی کرنا۔

ضَاجَعَهٗ : ساتھ لیٹنا۔صفت مُضاجِع: کہا جاتا ہے "ضَاجَعَهُ الهَمُّ" یعنی اس کو غم لازم ہے۔

تَضَاجَعَ. عَنِ الْاَمْرِ : غفلت کرنا۔

الضَّجُعُ :مص۔ ہر وہ چیز جس سے کپڑا دھویا جائے۔صابون۔

الـضَّـجْعَة :صابون کا ایک ٹکڑا۔ایک بار کا سونا۔رائے کی کمزوری۔آرام۔راحت۔

الضِجْعُ :جھکاؤ۔کہا جاتا ہے "ضَجْعُهٗ اِلَیَّ" یعنی اس کا میلان میری طرف ہے۔

الضِجْعَة: پہلو پر لیٹنے کی ہیئت۔کاہلی۔

الـضُّـجَـعَة :رائے کی کمزوری (...... والضُجَعة والضُجَعِی والضِجْعِی والضُجْعِيَّة والضِجْعِيَّة): بہت زیادہ لیٹنے والا۔کاہل۔

الـضَّاجِع :فا۔ لیٹنے والا۔کاہل۔وادی کا موڑ۔وادی کا ڈھلوان۔بے وقوف...... مِنَ الدَّوابِّ: بے برکت جانور...... مِنَ النُّجُوْمِ: غائب ہونے کی طرف مائل ستارہ۔ج ضَوَاجِع. رَجُلٌ ضَاجِع :بہت زیادہ لیٹنے والا۔کاہل۔کہا جاتا ہے "اَرَاکَ ضَاجِعًا اِلَیْهِ" یعنی میں تم کو اس کی طرف مائل دیکھتا ہوں۔

الـضَّـاجِعَة :مؤنث ضَـاجِع: نہر کا دہانہ۔ٹیلہ۔ج ضَوَاجِع(...... والضَجْعَاء) : زیادہ بکریاں۔

الـضُّجُوْع والـمَضْجُوْع : کمزور رائے والا۔الضَجُوْع: مشک جو لے جانے والے کو جھکا دے۔کشادہ ڈول۔پانی کی زیادتی سے آہستہ آہستہ چلنے والا بادل۔

الضَّجِيْع : ساتھ لیٹنے والا۔مؤنث ضَجِيْعَة.

المَضْجَع :خواب گاہ۔ج مَضَاجِع.

اَلْمُضْطَجَع :خواب گاہ۔مَضَاجِعُ الغَيْثِ : بارش کی جگہ۔

ضَجِمَ (س) ضَجَمًا الفَمُ او العُنُقُ :منہ یا گردن کا ٹیڑھا ہونا۔جس کا ٹیڑھا ہو جائے اس کو اضجم اور مؤنث کو ضَجْماء کہتے ہیں۔کہا جاتا ہے "فِیْ فَمِهٖ ضَجَمٌ" یعنی اس کے منہ میں کجی ہے۔

تَـضَاجَمَ. الفَمُ :منہ کا ٹیڑھا ہونا۔الاَمْرُ بَيْنَهُمْ: مختلف فیہ ہونا۔

الضَّحُّ : آفتاب کی روشنی۔جس پر آفتاب کی روشنی پڑے۔

ضَحْضَحَ وتَضَحْضَحَ. السرابُ :سراب کا متحرک ہونا اور چمکنا۔ضَحْضَحَ الاَمْرُ : ظاہر ہونا۔

الضَّحْضَح :تھوڑا پانی۔

الضَحْضاح :تھوڑا پانی یا پایاب پانی۔بہت اُونٹ۔

ضَحِکَ (س) ضَحِکًا وضِحْکًا وضَحِکًا و ضِحِکًا :ہنسنا۔کہا جاتا ہے "ضَحِکَ مِنْهُ وبِهٖ وعَلَيْهِ" اس نے کشادہ روئی کی اس طرح پر کہ دانت ظاہر ہو گئے...... القِرْدُ :بندر کا آواز کرنا...... السَّحابُ : بادل کا چمکنا...... الـطَّرِيْقُ :راستہ کا ظاہر ہونا۔ضَحِکَتِ الاَرْضُ عَنِ النَّبَاتِ :اگانا...... الشَّيْبُ بِرَاسِهٖ: بڑھاپا ظاہر ہونا...... طَلْعُ النَّخْلَةِ: درخت خرما کا شگوفہ نکلنا(...... ضَحِکًا) الرَّجُلُ: تعجب کرنا۔

ضَاحَکَهٗ :ایک دوسرے کے ساتھ ہنسنا۔ہنسی میں غالب آنا۔

اَضْحَکَهٗ :ہنسانا۔اَضْحَکَ الحَوْضَ : لبریز کر دینا۔

تَـضَحَّکَ و تَضَاحَکَ واسْتَضْحَکَ : ہنسنا۔وتَضَاحَکَ الرَّجُلُ :بتکلف ہنسنا۔

تَضَاحَکَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو ہنسانا۔

الـضَّـحْکُ :مص۔سفید دانت۔کلی۔جھاگ۔برف۔درمیان راستہ۔تعجب۔شہد یا شہد مع موم کے۔کھجور کا شگوفہ غلاف سے نکلا ہوا۔

الضَاحِک :فا۔ہنسنے والا۔پہاڑ میں نہایت چمکتا ہوا پتھر۔کہا جاتا ہے "لَهٗ رَائِیٌ ضَاحِکٌ" یعنی ظاہر ہے جس میں کوئی التباس نہیں۔

الـضَّاحِکَة :مؤنث ضَاحِک: دانت جو ہنستے ہوئے ظاہر ہو جائیں۔ج ضَوَاحِک کہا جاتا ہے "اِفْتَرَّ عَنْ ضَوَاحِکِهٖ" اس نے ہنسنے میں دانتوں کو ظاہر کیا۔

الضُحَکَة والضُحُکَّة والضُحَّاک والضَحُوْک والمِضْحَاک :بہت زیادہ ہنسنے والا۔الضَحُوْک والضَحَّاک : درمیان راستہ۔الـضَحُوْک : کی جمع ضُحُک.

الضُحْکَة: جس آدمی پر لوگ ہنسیں۔

الضُحَکَة : جو لوگوں پر ہنسے۔

الاُضْحُوْکَة :وہ چیز جس پر ہنسی آئے۔ج اَضَاحِيْک.

ضَحَلَ (ف) ضَحْلاً. الغَدِيْرُ: تالاب کا پانی کم ہونا...... الـمَاءُ : پانی کا پایاب ہو جانا۔کہا جاتا ہے "مَا اَضْحَلَ خَيْرَکَ" یعنی کس چیز نے تمہاری خیر و برکت کو کم کر دیا۔

الـضَّحْل :پایاب پانی۔ج ضِحَال واَضْحَال وضُحُوْل.

المَضْحَل: وہ جگہ جہاں پانی کم ہو۔

ضَحَا يَضْحُو ضَحْوًا وضُحُوًّا وضُحِيًّا الرَّجُلُ :دھوپ کھانا...... الشَّيْئُ :دھوپ کا لگنا...... الـطَّرِيْق :ظاہر ہونا۔کہا جاتا ہے "ضَحَا ظِلُّهٗ" یعنی مر گیا اور یہ ان کے قول "شَجَرَةٌ ضَاحِيَةٌ" (غیر سایہ دار درخت) سے ماخوذ ہے۔

ضَحِيَ يَضْحَی ضَحًا وضَحَاءً :دھوپ لگنا۔دھوپ کھانا۔کھل جانا۔ضَحِيَتِ اللَّيْلَةُ: بے بادل ہونا۔

ضَحّٰی تَضْحِیَةً. فُلَانًا: چاشت کے وقت کھانا کھلانا......بِالشَّاۃِ: بقرعید کے زمانہ میں چاشت کے وقت ذبح کرنا یا مطلقاً ذبح کرنا۔ الغَنَمَ: چاشت کے وقت چرانا......الرَّجُلُ: فدیہ ہوجانا......عَنِ الْاَمْرِ: دیر کرنا۔ جلدی نہ کرنا۔ اِلَیْہِ: بیان کرنا۔ ظاہر کرنا۔

ضَاحٰی مُضَاحَاۃً. الرَّجُلَ: چاشت کے وقت آنا۔

اَضْحٰی: چاشت کے وقت میں داخل ہونا۔ اَضْحٰی یَفْعَلُ کَذَا: چاشت کے وقت ایسا کرنا تھا یا مطلقاً ایسا کرتا تھا (یہ کلمہ ان جیسے جملوں میں کَانَ جیسا عمل کرتا ہے)......الشَّیْءَ: ظاہر کرنا۔ عَنِ الْاَمْرِ: دور رہنا۔ کہا جاتا ہے "اَضْحَی اللّٰہُ ظِلَّکَ" یعنی اللہ تیرے سائے کو دور کردے۔ مراد یہ ہے کہ تجھے ہلاک کردے۔

تَضَحّٰی تَضَحِّیًا: چاشت کے وقت کھانا۔ چاشت کے وقت تک سونا۔ دھوپ کھانا۔

اِسْتَضْحٰی اِسْتِضْحَاءً لِلشَّمْسِ: موسم سرما میں دھوپ کھانا۔

الضَّحَاءُ: چاشت کا وقت۔

الضَّحْوُ الضَّحْوَۃُ: چاشت کا وقت۔

الضُّحٰی: چاشت۔ آفتاب۔ بیان۔ کہا جاتا ہے "مَا لِکَلَامِہٖ ضُحًی" یعنی اس کے کلام کے لئے بیان نہیں۔

الضَّحْیَانُ: چاشت کے وقت کھانے والا۔ مؤنث ضَحْیَانَۃٌ.

الضَّحِیَّۃُ: دن کا بلند ہونا۔ قربانی کی بکری۔ ذبیحہ۔ ج ضَحَایَا.

الاَضْحَاۃُ: قربانی۔ ج اَضْحٰی.

الاُضْحِیَّۃُ الاِضْحِیَّۃُ: قربانی۔ ج اَضَاحِیُّ.

یَوْمُ الاَضْحٰی: قربانی کا دن۔ الاَضْحٰی مِنَ الخَیْلِ: سفید سیاہی مائل گھوڑا۔ مؤنث ضَحْیَاءُ.

الضَّاحِی: فا۔ دھوپ کھانے والا۔ ضَاحِی الجِلْدِ: جسم کا کھلا ہوا حصہ۔

الضَّاحِیَۃُ مؤنث ضَاحِی: ہرشے کا کھلا ہوا حصہ۔ ج ضَوَاحٍ. ضَوَاحِی البَلْدَۃِ: اطراف شہر۔ ضَوَاحِی الحَوْضِ: حوض کے اطراف۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَہٗ ضَاحِیَۃً" یعنی اعلانیہ کیا۔ شَجَرَۃٌ ضَاحِیَۃُ الظِّلِّ: بے سایہ درخت۔

یَوْمٌ اَضْحِیَانٌ: بے بادل کا دن۔

لَیْلَۃٌ اِضْحِیَانَۃٌ واِضْحِیَّۃٌ: چاندنی رات۔

اَرْضٌ مَضْحَاۃٌ: سورج کے سامنے کی زمین یا جس سے سورج غائب نہ ہو۔

ضَخَّ (ن) ضَخًّا. المَاءَ: پانی گرانا۔ ضَخَّتِ العَیْنُ: آنسو بہانا۔

اِنْضَخَّ المَاءُ: گرنا۔

المِضَخَّۃُ: پکاری۔

ضَخَرَ (ف) ضَخْرًا عَیْنَہٗ: آنکھ نکال لینا۔

ضَخُمَ (ک) ضَخَامَۃً وضِخَمًا: موٹا ہونا۔ صفت ضَخْمٌ. ج ضِخَامٌ: مؤنث ضَخْمَۃٌ. ج ضَخْمَاتٌ.

ضَخَّمَہٗ: موٹا بنانا۔

الضُّخَامُ: ہرشے کا بڑا۔

الاَضْخَمُ: موٹا۔ زیادہ موٹا۔

المِضْخَمُ: بہت مارنے والا۔ سردار۔ عالی مرتبت۔

ضَدَّ (ن) ضَدًّا فُلَانًا فِی الخُصُوْمَۃِ: جھگڑے میں غالب آنا۔ ضَدَّہٗ عَنْ کَذَا: نرمی سے ہٹانا۔ باز رکھنا......القِرْبَۃَ: مشک کو بھردینا۔

ضَادَّہٗ مُضَادَّۃً: مخالفت کرنا۔

اَضَدَّہٗ: غضبناک ہونا۔ ضد کرنا۔

تَضَادَّا تَضَادًّا: ایک دوسرے کی مخالفت کرنا۔

الضِّدُّ: مخالف۔ مثل ونظیر۔ دشمن۔ ج اَضْدَادٌ وضِدٌّ.

الاَضْدَادُ: ایسے کلمات جو معانی متضادہ پر دلالت کریں جیسے یہی لفظ ضد کہ اس کے معنی مخالف اور نظیر دونوں کے ہیں۔

الضَّدِیْدُ: ضد۔ نظیر۔ کہا جاتا ہے "لَا ضَدِیْدَ لَہٗ" یعنی اس کا کوئی مثل نہیں۔

ضَدِیَ یَضْدٰی ضَدًی. عَلَیْہِ: غضبناک ہونا۔ صفت ضَادٍ مؤنث ضَادِیَۃٌ. ج ضَوَادٍ وضَادِیَاتٌ.

ضَادَاہُ مُضَادَاۃً: مخالفت کرنا۔

اَضْدٰی اِضْدَاءً. الاِنَاءَ: برتن کو بھردینا۔

ضَرَّ (ن) ضَرًّا وضُرًّا. فُلَانًا ولِفُلَانٍ: نقصان دینا......ہٗ اِلٰی کَذَا: مجبور کرنا۔

ضُرَّ. بَصَرُہٗ: اندھا ہونا۔

ضَارَّہٗ ضِرَارًا ومُضَارَّۃً: نقصان دینا۔ مخالفت کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔ ضَارَّ اِمْرَاَتَہٗ: اپنی بیوی پر سوکن لانا۔

ضَرَّرَہٗ تَضْرِیْرًا: بہت زیادہ نقصان دینا۔

اَضَرَّہٗ: تکلیف پہنچانا......ہٗ عَلَی الاَمْرِ: مجبور کرنا۔ اَضَرَّ بِہٖ: بہت قریب ہونا......اِلَیْہِ وعَلَیْہِ: جلدی کرنا۔ اَضَرَّ بِعَدْوِہٖ: کچھ تیز دوڑنا......عَلَی السَّیْرِ الشَّدِیْدِ: تیز چلنے میں صبر کرنا......الرَّجُلُ: سوکن کر کے لانا۔ اندھا ہونا۔

تَضَرَّرَ: نقصان پہنچانا۔

اِضْطَرَّہٗ. اِلٰی کَذَا: محتاج کرنا۔ مجبور کرنا۔

اُضْطُرَّ: مجبور کیا جانا۔

اِسْتَضَرَّ. بِہٖ: نقصان پہنچانا۔

الضَّرُّ والضُّرُّ والضَّرَرُ: نقصان۔ تنگی۔ سختی۔ بدحالی۔ ج اَضْرَارٌ اور عوام کے استعمال میں ضَرَّہ: چھوٹی چیونٹی کے معنی میں ہے مگر صحیح لفظ (ذَرٌّ) ہے۔

الضِّرُّ والضُّرُّ: سوکن کر کے لانا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ضِرُّ اَضْرَارٍ" یعنی مصیبتوں میں ایک مصیبت ہے۔

الضَّرَّاءُ: سختی۔ قحط۔ جانی ومالی نقصان۔

الضَّرَّۃُ: جانی ومالی نقصان۔

الضُّرَّۃُ: حاجت۔ تنگ حالی۔ تکلیف۔ پستان کی جڑ۔ پستان۔ تھن۔ مال کثیر۔

ضَرَّۃُ المَرْاَۃِ: سوکن۔ ج ضَرَائِرُ۔ کہا جاتا ہے "بَیْنَھُمْ دَاءُ الضَّرَائِرِ" یعنی ان کے

درمیان حسد ہے۔ الضَّرَّتَانِ: چکی کے دونوں پاٹ۔

الضَّارُّ: نقصان پہنچانے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔

الضَّرُوْرَۃ والضَّارُوْرَۃ والضَّارُوْرُ والضَّارُوْرَاء: حاجت۔ الضَّارُوْرَۃ: بمعنی ضرر۔

الضَّرَارَۃ: اندھا ہونا۔ جانی و مالی نقصان۔

الضَّرِیْر: اندھا۔ لاغر مریض۔ نقصان زدہ۔ ج اَضِرَّاء و اَضْرَار: مؤنث ضَرِیْرَۃ۔ ج ضَرَائِر۔

الضَّرِیْر: غیرت۔ مخالفت۔ صبر۔ وادی کا کنارہ۔ نفس۔ بقیہ جسم۔ صابر۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ ضَرِیْرٌ وذُوْ ضَرِیْرٍ عَلَی الشَّیْءِ" یعنی جب کہ صابر ہو "نَاقَۃٌ ذَاتُ ضَرِیْرٍ" یعنی دیر میں تھکنے والی۔

الضَّرُوْرِیْ: جس پر انسان کو مجبور کیا جائے۔ جس میں اختیار مسلوب ہو اور منطقیوں کی اصطلاح میں بمعنی بدیہی۔

التَّضِرَّۃ والتَّضُرَّۃ: بدحالی۔

المَضَرَّۃ: نقصان۔ ج مَضَارّ۔

ضَرَأَ (ف) ضَرْأً. الشَّیْءُ: مخفی ہونا۔ چھپنا۔

اِنْضَرَأَتْ اِنْضِرَاءً. الاِبِلُ: اونٹوں میں موت کا واقع ہونا...... الشَّجَرَۃُ: درخت کا خشک ہونا۔

ضَرَبَ (ض) ضَرَبًا. الشَّیْءُ: متحرک ہونا۔ العِرْقُ: رگ کا پھڑکنا...... الجُرْحُ او الضِّرْسُ: زخم یا داڑھ میں درد ہونا...... العَقْرَبُ: بچھو کا ڈنک مارنا...... اللَّیْلُ: رات کا طویل ہونا...... الزَّمَانُ: گزرنا...... الطَّیْرُ: پرندہ کا خوراک کی تلاش میں جانا...... ہ: مارنا...... ہ البَرْدُ: سردی لگنا۔ ضَرَبَ الخَیْمَۃَ: خیمہ قائم کرنا۔ ضَرَبَتِ العَنْکَبُوْتُ نَسِیْجَھَا: مکڑی کا جالا تننا۔ ضَرَبَ الاَجَلَ: مدت مقرر کرنا...... المَثَلَ: مثال بیان کرنا...... الدِّرْھَمَ: درہم پر ٹھپہ لگانا...... الخَاتَمَ: انگوٹھی ڈھالنا...... الصَّلَاۃَ: نماز قائم کرنا...... الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: ملانا...... الحَاسِبُ کَذَا فِیْ کَذَا: ضرب دینا...... الجِزْیَۃَ عَلَیْھِمْ: جزیہ مقرر کرنا...... عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃَ: ذلت کو لازم کر دینا...... لَهٗ سَھْمًا مِنْ مَالِهٖ: مال سے حصہ مقرر کرنا...... عَلٰی یَدِهٖ: روک دینا...... القَاضِیْ عَلٰی یَدِهٖ: قاضی کا کسی کو تصرف سے منع کر دینا۔ ضَرَبَ بِنَفْسِهِ الاَرْضَ: اقامت کرنا۔ سفر کرنا...... فِی المَاءِ: تیرنا...... بَیْنَھُمْ: فساد کرا دینا...... فُلَانًا عَنْ فُلَانٍ: روک دینا۔ منع کر دینا...... بِیَدِهٖ: اشارہ کرنا...... عَنْ فُلَانٍ کَذَا: روک لینا...... الدَّھْرُ بَیْنَنَا: جدا کر دینا...... بِالقِدَاحِ: تیروں کو گھمانا...... عَلٰی اُذُنِهٖ: سننے سے منع کرنا...... عَلَی المَکْتُوْبِ: مہر لگانا...... فِی البُوْقِ: بگل بجانا...... اِلَیْهِ: مائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبْتُ عَنْهُ صَفْحًا" یعنی میں نے اعراض کیا اور اس کو چھوڑ دیا و "ضَرَبْتُ عَنْهُ جِرْوَتِیْ" میں نے اس سے بے رغبتی کی اور اس سے باز رہا و "ضَرَبَ بِذَقْنِهِ الاَرْضَ" یعنی بزدلی کی اور خوف کیا و "ضَرَبَ فِی الاَرْضِ ضَرْبًا و ضَرَبَانًا" تجارت یا غزوہ کے لئے سفر کرنا۔

ضَرِبَ (س) ضَرَبًا. النَّبَاتُ: نباتات کا سردی یا ہوا سے مرجھا جانا۔

ضُرِبَتِ. الاَرْضُ: زمین پر کہرا پڑنا۔

ضَرَّبَهٗ: بہت مارنا...... الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: ملانا...... المِظَلَّۃَ بِالخُیُوْطِ: چھتری کو دھاگے سے مضبوط کرنا...... ہ النَّجَّادُ المُضَرَّبَۃَ: درزی کا رضائی کو سینا...... ضَرَّبَتْ عَیْنُهٗ: آنکھوں کا دھنس جانا۔ ضَرَّبَ بَیْنَھُمْ: بھڑکا دینا...... ہ فِی الحَرْبِ: برانگیختہ کرنا۔ ترغیب دینا۔ دلاور کرنا۔

ضَارَبَهٗ مُضَارَبَۃً وضِرَابًا: ایک دوسرے پر تلوار مارنا۔ مارنے میں بڑھ جانا۔ ایک دوسرے کو مارنا۔ ضَارَبَهٗ و ضَارَبَ لَهٗ فِی المَالِ و بِالمَالِ: کسی کے مال سے تجارت کرنا اور نفع میں شریک ہونا۔

اَضْرَبَ فِی المَکَانِ: اقامت کرنا۔ سر جھکانا...... عَنْهُ: اعراض کرنا...... القَوْمُ: پالے سے ڈھک جانا...... الخُبْزُ: پکنا۔ کہا جاتا ہے "اَضْرَبَ جَاشَهٗ لِاَمْرِ کَذَا" یعنی اس نے فلاں کام پر اپنے آپ کو مستقل کر لیا۔

تَضَرَّبَ. الشَّیْءُ: متحرک ہونا۔ موج مارنا۔

تَضَارَبَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو مارنا۔

اِضْطَرَبَ: متحرک ہونا۔ موج مارنا۔ ایک دوسرے کو مارنا...... الاَمْرُ: خلل پذیر ہونا۔ القَوْمُ: ایک دوسرے کو مارنا...... فِیْ اَمْرِهٖ: متردد ہونا۔ کہا جاتا ہے اِضْطَرَبَ حَبْلُھُمْ: یعنی ان کا کلمہ مختلف و متفرق ہو گیا...... مِنْ کَذَا: تنگ دل ہونا...... فُلَانٌ: حصہ مقرر کرنے کا سوال کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِضْطَرَبْتُ خَاتِمًا مِنْ ذَھَبٍ" یعنی میں نے سونے کی انگوٹھی بنانے کے لئے کہا۔

اِسْتَضْرَبَ. العَسَلُ: شہد کا سفید اور گاڑھا ہونا۔

الضَّرْبُ: مثل۔ شکل۔ قسم۔ ج اَضْرَاب خفیف بارش۔ کہا جاتا ہے "مَطَرٌ ضَرْبٌ" ایسا آدمی جس کی مار کا نشان باقی رہے...... فِی العَرُوْضِ: فن عروض کی اصطلاح میں شعر کے مصرعہ ثانی کا آخری جزء۔ ج ضُرُوْبٌ واَضْرَابٌ. واَضْرُبٌ. دِرْھَمٌ ضَرْبٌ: ٹھپہ لگا ہوا درہم۔ دَارُ الضَّرْبِ: ٹکسال۔

الضَّرْب والضَّرَب: سفید گاڑھا شہد۔

الضَّرْبَۃ: اسم مرۃ۔ دفعتًا واحدۃ۔ کہا جاتا ہے "لا آخُذُ مَالِیْ عَلَیْکَ اِلَّا ضَرْبَۃً وَاحِدَۃً" یعنی میرا مال جو تمہارے ذمہ ہے اس کو ایک ہی دفعہ لوں گا۔ آفت۔ فساد۔

الضَّرَبَان: مص۔ ضَرَبَانُ الدَّھْرِ: زمانے کے حوادث۔

الضروب والضَّرِب: مارنے والا۔

الضَّرَّاب: زیادہ مارنے والا۔

الضارب: فاپست جگہ۔ جس میں درخت ہوں۔ وادی کے مشابہ۔ تاریک رات جس کی تاریکی محیط ہو۔ ج ضوارب. الطیر الضوارب: خوراک تلاش کرنے والے پرندے۔

الضریب: مارنے والا۔ ج ضرباء ...... پٹا ہوا۔ ج ضربی: ...... قسم۔ مثل۔ شکل۔ حصہ۔ آدمی کی ہیئت۔ برف پالا۔ ج ضرائب.

الضریبۃ: طبیعت۔ عادت۔ کہا جاتا ہے "هذه ضريبته التي ضرب عليها" یعنی یہ اس کی عادت ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔ تلوار سے مارا ہوا۔ بدن کا وہ حصہ جہاں مار واقع ہو۔ جزیہ۔ ...... من السيف: دھار۔ من الصوف ونحوه: اون یا روئی کی پونی۔ ج ضرائب.

المضرب: مارنے کی جگہ یا وقت۔ اصل (...... والمضرب): تلوار یا اس کی دھار۔ ہڈی جس میں گودا ہو۔ ج مضارب.

المضرب والمضراب: مارنے کا اوزار۔ زخم۔ بہت مارنے والا۔ المضرب: بڑا خیمہ۔ ج مضارب.

المضرب والمضربة من الحيات: غیر متحرک سانپ۔

مضربة السيف ومضربته: تلوار کی دھار۔

بساط مضرب: سلا ہوا بچھونا۔

المضربة: دلائی۔ رضائی۔

ضرج: (ن) ضرجا. الشئ: پھاڑنا۔ الثوب بالدم: خون میں لتھیڑنا ...... الشئ الى الارض: ڈالنا۔

ضرجه: لتھیڑنا ...... ضرج الثوب: سرخ رنگنا جو گلابی سے کچھ زائد ہو ...... الانف بالدم: خون آلود کر دینا ...... الكلام: آراستہ کرنا ...... الابل: لوٹ میں دوڑانا۔

ضرج واضرج. الجيب: لٹکانا۔

تضرج: پھٹنا ...... الزهر: پھول کا کھلنا۔ الشئ: لت پت ہونا ...... الخد: رخسارہ کا سرخ ہونا ...... المراة: عورت کا بناؤ سنگھار کرنا۔

انضرج: پھٹنا ...... لنا الطريق: کشادہ ہونا ...... ما بين القوم: دوری ہونا۔

انضرجت العقاب: شکار پر ٹوٹ پڑنا۔

الضريج: ہلکا سرخ رنگا ہوا۔ عدو ضريج: تیز دوڑ۔

الاضريج: زرد رنگ کی چادر۔ سرخ ریشم۔ سرخ رنگ۔ تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

المضرج: پرانا مستعمل کپڑا۔ ج مضارج

المضارج: مشقتیں۔

عين مضروجة: بڑی خوبصورت آنکھ۔

الضرجع: چیتا۔ ج ضراجع.

ضرح (ف) ضرحا. الشئ: پھاڑنا۔ علیحدہ کرنا۔ دفع کرنا۔ کہا جاتا ہے "ضرح شهادة فلان عني" یعنی فلاں کی شہادت کو رد کر دیا۔ "ضرحت عني الثوب" میں نے کپڑے کو اتار دیا۔ القبر: قبر کھودنا۔ ضرح للميت: میت کے لئے صندوقی قبر بنانا۔

ضرحت (ن) ضروحا وضرحا. السوق: کساد بازاری ہونا ...... ضرحا وضراحا. الدابة برجلها: دولتی مارنا۔

ضارحه: ایک دوسرے کو گالی دینا۔ تیر مارنا۔ قریب ہونا اور مقابل ہونا۔

اضرحه: فاسد کرنا۔ دور کرنا۔ اضرح السوق: کساد بازاری کرنا۔

انضرح. الشئ: پھٹنا ...... ما بين القوم: دوری ہو جانا۔ تعلقات کا ختم ہو جانا۔

اضطرح. الشئ: ڈال دینا۔ پھینک دینا۔

الضراح: چوتھے آسمان میں ﴿بیت المعمور﴾

الضرح: مص۔ کھال۔ دوری۔ وحشت۔

الضرح: خراب آدمی۔ نية ضرح: دور دراز کا ارادہ۔

الضروح من الدواب: دولتی مارنے والا جانور۔ قوس ضروح: زور سے پھینکنے والی کمان۔

الضريح: دور۔ قبر۔ ج ضرائح.

المضرح والمضرحي: شکرہ۔ لمبے ڈینے کا گدھ۔ المضرحي: فیاض سردار۔ سفید چیز۔

ضرس (ض) ضرسا. الشئ: ڈاڑھ سے سخت کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "ضرسه الدهر" یعنی زمانہ نے اس پر مصیبت ڈالی۔ "ضرسته الخطوب" حوادث نے اس کو کچل دیا۔ ضرس البئر: پتھروں سے کنوئیں کا من بنانا ...... الرجل: رات تک خاموش رہنا۔

ضرست (س) ضرسا. الاسنان: دانت کھٹے ہونا۔

ضرسه. الزمان: زمانہ کا سخت ہونا۔

ضرسته الحروب والايام: تجربہ کار کر دینا۔

اضرس. الحامض الاسنان: ترشی کا دانتوں کو کھٹا کر دینا ...... ہ: رنجیدہ کرنا ...... ہ بالكلام: خاموش کر دینا۔

ضارسه: لڑائی کرنا۔ دشمنی کرنا۔ ضارس الامور: تجربہ کرنا اور پہچاننا۔

تضارس. القوم: ایک دوسرے سے دشمنی کرنا۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔ البناء: ناہموار ہونا۔

الضرس: ڈاڑھ کے دانت۔ ج اضراس.

الضرس: ٹیلہ جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ پتھر جس سے کنوئیں کا من بنایا گیا ہو۔ ہلکی بارش۔ ج ضروس.

الضرس: سخت مزاج۔ بھوک کی وجہ سے غضبناک۔ تجربہ کار۔ مسافر۔ جنگجو۔

الضروس. من النوق: وہ اونٹنی جو دودھ نکالنے والے کو کاٹ کھائے۔ حرب ضروس: سخت جنگ۔

الضريس: پتھر کا من بنا ہوا کنواں۔ ریڑھ کی ہڈی۔ بہت بھوکا۔ ج ضراسى.

المضرس: مصیبت زدہ۔ من الوشي: وہ

کپڑا جس پر دانت کی طرح نقش و نگار بنے ہوں۔ کہا جاتا ہے "فِی الیَاقُوْتَةِ تَضْرِیْسٌ" یاقوت میں ناہمواری۔ ج تَضَارِیْس:
تَضَارِیْسُ الأرْضِ زمین میں دانت کے مانند نکلی ہوئی بلندیاں۔

الضِّرْضِم :شیر۔ نر درندے۔

ضَرَطَ :(ض) ضَرْطًا وضَرِطًا وضُرَاطًا وضَرِیْطًا :گوز کرنا۔

ضَرِطَ :(س) ضَرَطًا :ہلکی ڈاڑھی اور باریک ابرو والا ہونا۔ صفت اَضْرَط۔

ضَرَّطَ واَضْرَطَ. الحِمَارُ :بہت گوز کرنا۔

ضَرَّطَ واَضْرَطَ الحِمَارَ :گدھے سے اتنا کام لینا کہ گوز نکل پڑے۔ "ضَرَّطَ واَضْرَطَ بِفُلانٍ" ٹھٹھے کے طور پر گوز کی آواز منہ سے نکالنا۔

مُضَرِّطُ الْحِجَارَةِ :حیرۃ کے بادشاہ عمرو بن ہند کا لقب۔

الضَّرَّاط والضَّرُوْط والضِّرُّوْط :گوز کرنے والا۔ زیادہ گوز کرنے والا۔

الضُّرَیْط :موٹا۔ کہا جاتا ہے "کَبْشٌ ضُرَیْطٌ ونَعْجَةٌ ضُرَیْطَةٌ" امثلہ عرب میں سے ہے "الاَخْذُ سُرَیْطٌ والقَضَاء ضُرَیْط یا الاَخْذُ سُرَیْطی والقَضَاء ضُرَیْطی یا الاَخْذُ سِرِّیْطی والقَضَاء ضُرِّیْطی یا الاَخْذُ سُرَیْطَاء والقَضَاء ضُرَیْطًا" یعنی قرض کو لے کر نگل لیتا ہے اور ادا کرنے میں گوز کرتا ہے۔

اَوْدَی البَعِیْرُ اِلَّا ضَرِطًا :مثال ہے اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو ذلیل وخوار ہو گیا ہو اور سب کچھ ضائع ہو گیا اور جو باقی رہا ہو اس سے کچھ نفع حاصل نہ ہو۔

اَضْرِطًا واَنْتَ الاَعْلٰی :مثال ہے قوی کے لئے جو باوجود قدرت کے کمزور سے دبتا ہو۔

الضُّرَاط والضَّرِیْط :گوز۔

الضِّرْطِم :بڑے پیٹ والا۔

ضَرَعَ (ن) ضُرُوْعًا. مِنَ الشَّیْءِ :قریب ہونا...... الشَّمْسُ :آفتاب کا غروب ہونا یا غروب ہونے کے قریب ہونا۔

ضَرَعَ :(ن) ضَرْعًا. فَرَسَهٗ :سدھانا۔

ضَرَعَ :(ف) ضَرَاعَةً وضَرِعَ :(س) ضَرَعًا وضَرُعَ (ک) ضَرَاعَةً :کمزور ہونا۔ اِلَیْهِ :فروتنی کرنا۔ صفت ضَارِع وضَرِعٌ. ج ضَارِعُوْنَ وضُرُوْع وضَرَعَة.

ضَرَّعَ. مِنْ فُلانٍ :چپکے چپکے قریب آنا۔

ضَرَّعَتِ الشَّمْسُ :غروب ہونا یا غروب ہونے کے قریب ہونا...... القِدْرُ :ہانڈی کا پکنے کے قریب ہونا۔ ضَرَّعَ الرُّبُّ :شیرہ کا اچھی طرح نہ پکنا۔

ضَارَعَهٗ :مشابہ ہونا۔ ضَارَعَتِ الشَّمْسُ : آفتاب کا ڈوبنے کے قریب ہونا...... القِدْرُ :ہانڈی کا پکنے کے قریب ہونا۔

اَضْرَعَتِ الشَّاةُ :بکری کے تھن کا ظاہر ہونا یا بڑا ہونا۔ صفت ضَرْعَاء وضَرُوْع وضَرِیْعٌ وضَرِیْعَةٌ :بچہ کی پیدائش سے پہلے بکری کا دودھ اترنا۔ اَضْرَعَ الرَّجُلَ :ذلیل کرنا...... لِفُلانٍ مَالاً :کسی کے لئے مال خرچ کرنا...... الحُمّٰی فُلانًا :کمزور کر دینا۔ مثال ہے الحُمّٰی اَضْرَعَتْنِی لِلنَّوْمِ :اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو حاجت کے وقت ذلت برداشت کرے۔ اَضْرَعَتْهُ الحَاجَةُ اِلٰی فُلانٍ :مجبور کر دینا۔

تَضَرَّعَ :ذلیل ہونا۔ چپکے چپکے قریب آنا...... اِلَی اللّٰهِ :عاجزی سے دعا کرنا...... الظِّلُّ :سائے کا سمٹنا۔

تَضَارَعَا :ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔

اِسْتَضْرَعَ. لَهٗ :انکساری کرنا، ذلیل ہونا۔

الضَّرْعُ :تھن۔ ج ضُرُوْع.

الضِّرْعُ :مثل۔ رسی کی لٹ۔ ج ضُرُوْع.

الضَّرَعُ :مص۔ کمزور۔ بزدل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ضَرَعٌ وقَوْمٌ ضَرَعٌ".

الضَّارِعُ :لاغر۔ کمزور۔ چھوٹا۔

الضَّرْعَاء والضَّرِیْعَة. مِنَ الشَّاءِ والبَقَرِ : بڑے تھن والی۔

الضَّرُوْع :بڑے تھن والی۔ عاجز و ذلیل۔

الاَضْرَعُ :لاغر۔ کمزور۔ چھوٹا۔

المُضَارِعُ :مشابہ۔ افعال میں سے ایک فعل ہے جو حال اور استقبال پر دلالت کرتا ہے اور ماضی کے صیغے پر حرف (اتین): میں سے ایک حرف بڑھانے سے بنتا ہے۔ علم عروض کی ایک بحر کا نام۔

ضَرْغَمَ وتَضَرْغَمَ :شیر جیسا کام کرنا۔ شیر کے مشابہ ہونا۔

الضَّرْغَم :شیر۔ ج ضَرَاغِم.

الضِّرْغَام والضِّرْغَامَة :شیر۔ بہادر۔ قوی۔

الضَّرْف. عِنْدَ العَامَّةِ :گھی تیل وغیرہ کے لئے چمڑے کا برتن اور صواب ظرف ہے اور اس کے مرادف زق ہے۔

الضَّرْفَة :کثرت۔

ضَرْفَطَهٗ. بِالحَبْلِ :رسی سے باندھنا۔ مضبوط کرنا۔

ضَرُکَ :(ک) ضَرَاکَةً :بے وقوف ہونا۔

الضَّرِیْک :احمق۔ اندھا۔ لنجا۔ بدحال فقیر۔ مذکر گدھ۔ ج ضَرَائِک وضُرَکَاء.

الضَّرَّاک :موٹا آدمی۔ مضبوط و توانا آدمی۔ شیر۔

ضَرِمَ :(س) ضَرَمًا :بھوک یا غصہ سے بھڑکنا۔ ضَرِمَتِ النَّارُ :آگ کا مشتعل ہونا...... عَلَیْهِ :غصہ سے بھڑک اٹھنا...... فِی الطَّعَامِ :کھانے کو بالکل صاف کر دینا اور کچھ نہ چھوڑنا۔

اَضْرَمَ وضَرَّمَ واسْتَضْرَمَ النَّارَ :آگ روشن کرنا۔ مشتعل کرنا۔ بھڑکانا۔

اِضْطَرَمَتْ وتَضَرَّمَتِ النَّارُ :مشتعل ہونا۔

تَضَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَیْهِ :غصہ سے بھڑک اٹھنا۔

اِضْطَرَمَ المَشِیْبُ :بڑھاپا آ جانا۔

الضَّرَمُ والضِّرَمُ :ایک خوشبودار درخت جس کا پھل بلوط کے مانند اور پھول حتر کے مانند ہوتا ہے۔ الضِّرَم :عقاب کا بچہ۔

الضَّرَم :بھوک کی وجہ سے غصہ۔ ایندھن۔

اسی سے مثال ہے "نَفَخْتَ فِیْ غَیْرِ ضَرَمٍ" جبکہ بے فائدہ کام کرے۔
الضَّرِم : بھوکا۔ عقاب کا بچہ۔ تیز دوڑنے والا گھوڑا۔
الضَّرَمَة : چنگاری۔ آگ۔ ج ضَرَم کہا جاتا ہے "مَا فِی الدَّارِ نَافِخُ ضَرَمَةٍ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔
الضِّرَام : بھڑک۔ جلن۔ کھورا۔ چھپٹی۔ کشادہ زمین۔
الضِّرَامَة : لکڑی جو مشتعل ہو۔ بطم کا درخت۔
الضَّرِیْم : جلا ہوا۔
الضَّرِیْمَ : ایک درخت کا گوند۔
ضَرَا یَضْرُو ضُرُوًّا. العرقُ : رگ کا خون بہانا جو بند نہ ہو...... الرَّجُلُ : چھپنا۔
ضَرِیَ یَضْرَیٰ ضَرَاوَةً وضَرِیَ ضَرْیًا وضَرَاءَةً بالشَّیْءِ : حریص ہونا (...... ضَرِیَ وضِرَاءً وضَرَاءً) الکَلْبُ بالصَّیْدِ : کتے کا شکار پر خوگر ہونا مع گوشت خون کے چٹ کر جانا۔ صفت ضَرِیٌّ وضَارٍ : مؤنث ضَارِیَة. ج ضَوَارٍ. ضَرِیَ النَّبِیْذُ : جھاگ والا ہونا۔
ضَرَّیٰ واَضْرَیٰ. الکَلْبَ بالصَّیْدِ : شکار پر کتے کو بھڑکانا۔ اَضْرَیٰ الرَّجُلُ : جھاگ والی نبیذ پینا۔
اِسْتَضْرَیٰ. لِلصَّیْدِ : شکاری کو بے خبری میں پکڑنا۔
الضَّرَاء : مص۔ گنجان درخت۔ وسیع میدان۔ پوشیدگی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ یَمْشِیْ الضَّرَاءَ" یعنی وہ درختوں میں چھپ چھپ کر چل رہا ہے۔
الضَّرِیٰ : مص۔ لڑائی کی شدت۔
الضِّرْو : شکار کا عادی کتا۔ مؤنث ضِرْوَة. ج ضِرَاء واَضْرٍ : ایک قسم کا درخت۔
الضَّرِیُّ : ایک قسم کی نبیذ۔
الضَّوَارِی : جمع ضَارِی ...... مِنَ الحَیْوَانَاتِ : درندے جیسے شیر چیتا وغیرہ۔
ضَرَیٰ یَضْرِی ضَرْیًا. العِرْقُ بالدَّمِ : رگ کا خون بہانا۔ صفت ضَرِیّ.
ضَزَّ : (س) ضَزَزًا : بدخلق ہونا۔
اَضَزَّ عَلَیْهِ : بخل کرنا۔ اَضَزَّهُ : پیسنا۔
الاَضَزُّ : بدخلق۔ تنگ جبڑے والا۔ وہ شخص جس کے اوپر نیچے کی ڈاڑھیں مل گئی ہوں جس کی وجہ سے صاف گفتگو نہ کر سکے۔ ج ضُزٌّ.
المُضِزُّ : بدخلق۔ غضبناک۔
ضَزَنَهُ : (ن ض) ضَزْنًا : جو چاہتا ہے وہ نہیں بلکہ جو کچھ ہاتھ میں ہو اس پر قبضہ کر لینا۔
تَضَازَنَ. القَوْمُ : آپس میں ایک دوسرے سے لینا دینا اور غلبہ کرنا۔
الضَّیْزَن : قابلِ اعتبار نگہبان۔ آل واولاد۔ شرکاء۔ پانی لیتے ہوئے جھگڑا کرنے والا۔
ضَعْضَعَهُ : زمین تک ڈھا دینا۔
تَضَعْضَعَ : فروتنی کرنا۔ ذلیل ہونا۔ ضعیف ہونا۔ مریض یا غم کی وجہ سے دُبلا ہونا...... مَالُهُ : کم ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَضَعْضَعَ بِهِ الدَّهْرُ" یعنی زمانہ نے اس کو ذلیل کر دیا۔
الضَّعْضَع والضَّعْضَاع : کمزور۔ بغیر رائے اور تدبیر کا آدمی۔
الضَّعْضَعَة : مص۔ شدت۔ فروتنی۔ خاکساری۔
ضَعَطَهُ : (ف) ضَعْطًا : ذبح کرنا۔
ضَعُفَ : (ن) ضَعْفًا وضُعْفًا وضَعُفَ (ک) ضَعَافَةً وضَعَافِیَةً : کمزور ہونا۔
ضَعَفَ : (ف) ضَعْفًا. القَوْمَ : زیادہ کرنا ...... الشَّیْءَ : دوچند کرنا۔
ضَعَّفَهُ : دوچند کرنا۔ کمزور کرنا۔
ضَعَّفَ الحَدِیْثَ : ضعف کی طرف نسبت کرنا (...... وتَضَعَّفَهُ واسْتَضْعَفَهُ) : ضعیف سمجھنا۔
اَضْعَفَهُ : دوچند کرنا۔ کمزور کرنا۔ صفت مفعولی مَضْعُوْف : قیاس کے مطابق مُضْعَف : ہونا چاہئے تھا اور یہ ایسا ہی ہے جیسے "اَسْعَدَهُ اللّٰهُ" سے مَسْعُوْد : نہ کہ مُسْعَد. اَضْعَفَ الرَّجُلُ : کمزور جانور کا مالک ہونا۔
ضَاعَفَهُ : دوچند کرنا۔
تَضَاعَفَ : دوچند ہونا۔
الضَّعْف والضُّعْف : کمزوری۔
ضِعْفُ. الشَّیْءِ : دوچند اور یا دوچند سے زیادہ جو غیر محصور ہے پس ان کے قول "لَکَ ضِعْفُهُ" کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے دو چند یا سہ چند یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ ج اَضْعَاف اَضْعَافُ الکِتَابِ : کتاب کی سطور کا فاصلہ۔ الاَضْعَافُ مِنَ الجَسَدِ : اعضاءِ جسم یا ہڈیاں۔
الضَّعَف : کمزوری۔ عقل ورائے کی کمزوری۔
مُضَاعَف عَدَد صَحِیْح : ایک عدد صحیح کو دوسرے صحیح عدد میں ضرب دینے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔
مُضَاعَف اَصْغَر : ضرب دینے کے بعد سب سے چھوٹا عدد جو پورا پورا تقسیم ہو جائے۔
مضاعف مشترک جو کئی پر تقسیم ہو جائے۔
الضَّعَفَان : کمزور۔ ج ضَعَافَی.
الضَّعُوْف : کمزور۔
الضَّعِیْف : کمزور۔ ج ضِعَاف وضُعَفَاء. وضَعَفَة وضَعْفَی مؤنث ضَعِیْفَة.
الضَّعِیْفُ مِنَ الکَلَامِ : درجۂ فصاحت سے گرا ہوا کلام۔
المُضَاعَفَةُ. مِنَ الدُّرُوْعِ : ایسی زرہ جس کے حلقے دہرے دہرے ہوں۔
اَرْضٌ مُضَعَّفَة : زمین جس پر ہلکی بارش ہوئی ہو۔
ضَعِلَ : (س) ضَعَلًا : ماں باپ کے قریب النسب ہونے سے بچے کا دُبلا ہونا۔
ضَغَا یَضْغُو ضَغْوًا : پوشیدہ ہونا۔
اَضَغَّ. القَوْمُ : سرسبز باغ میں ہونا۔ فراخ دستی کی زندگی بسر کرنا۔ اَضَغَّتْ واضْطَغَّتِ الاَرْضُ : سبزہ زار ہونا۔

الضَغِيغ :تروتازگی۔

الضَغِيغة :سرسبز باغ۔فراخ دستی کی زندگی۔بِتلاخیر۔لوگوں کی مخلط جماعت۔

ضَغَبَ :(ف)ضَغبًا :بھیڑیے یا خرگوش کی طرح آواز کرنا۔گھبرادینا۔

الضغیب والضُغَاب :خرگوش اور بھیڑیے کی آواز۔

الضَغبُوس :لومڑی کا بچہ۔کمزور مرد۔ککڑی کھیرا۔ہیلون کی مانند ایک سبزی۔ ج ضَغَابِيس.

ضَغَثَ (ف) ضَغثًا. الحَدِيثَ :ملانا۔کپڑے کو دھونا اور صاف نہ کرنا......الشَيْئَ: جمع کرنا۔

اَضغَثَ. الحَالِمُ الرُؤيَا :خواب کو شک سے بیان کرنا۔

ضَغَّثَ. النَبَاتَ :سبزی کا مٹھا بنانا۔

اِضطَغَثَ. الحَطَبَ :لکڑی کو اکٹھا کرنا۔

الضِغث :تروخشک گھاس کا مٹھا۔

......مِنَ الخَبَرِ والاَمْرِ :مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ج اَضغَاث. اَضغَاثُ اَحلَامٍ: گڑبڑ خواب جن کی کوئی تعبیر نہ دی جا سکے۔

کَلامٌ ضَغثٌ وضَغَثٌ :ایسی گفتگو جس میں کوئی خیر نہ ہو۔

التَضغِيث :بارش سے تر زمین یا نباتات۔

ضَغَطَهُ (ف) ضَغطًا واَضغَطَهُ :بھینچنا۔بھیڑ کرنا۔تنگی کرنا۔

ضَاغَطَهُ ضِغَاطًا ومُضَاغَطَةً :ایک دوسرے کو بھینچنا۔تنگی کرنا۔

تَضَاغَطُوا :تنگی کرنا۔

اِنضَغَطَ :مغلوب ہونا۔

اِضتَغَطَ. عَلَيْهِ :تاوان وغیرہ میں سختی کرنا......اور قیاس کے مطابق اضطغط ہے۔

الضَغطَة :تنگی۔کہا جاتا ہے "اَخَذتَ فُلانًا ضُغطَةً" جبکہ تم تنگی کرو تا کہ کسی شے پر مجبور کرو۔شدت۔مشقت۔

الضَغطَة :قہر۔تنگی۔مجبوری۔ضَغطَةُ القَبرِ: فشارِ قبر۔

الضَاغِط :فا۔نگہبان۔امانت دار۔

الضَاغُوط :کابوس (ایک قسم کی بیماری)

الضَغِيط :کمزور رائے والا۔ج ضَغطَى: مؤنث ضَغِيطَة.

المِضغَط :ہواء،فضا اور موسم کو معلوم کرنے کا آلہ۔

المَضغَط :پست زمین۔ج مَضَاغِط.

ضَغَلَ ضَغِيلاً :پچھنا لگاتے ہوئے آواز نکالنا۔

الضَغِيل :پچھنا لگانے والے کے منہ کی آواز۔

ضَغَمَ :(ف)ضَغمًا. الشَيْئَ وبِهِ: بھنبھوڑنا۔کہا جاتا ہے "ضَغَمَهُ ضَغمَةَ الاَسَدِ" اس نے اسے شیر کی طرح بھنبھوڑ لیا۔

الضُغَامَة :دانتوں سے کاٹ کر پھینکی ہوئی چیز۔

الضَيغَم :شیر۔کاٹنے والا۔ج ضَيَاغِم.

الضَيغَمِيُّ :شیر۔

ضَغِنَ :(س) ضَغنًا. عَلَيْهِ :کینہ رکھنا......اِلَيْهِ :مائل ہونا۔

اِضطَغَنَهُ :بغل کے نیچے لینا۔

اِضطَغَنَ وتَضَاغَنَ. القَوْمُ :ایک دوسرے سے کینہ رکھنا۔کہا جاتا ہے "اِضطَغَنَ فُلانٌ عَلَى فُلانٍ ضَغِينَتَهُ" یعنی کینہ کو پوشیدہ رکھا۔

الضِغنُ :کینہ۔شوق۔میلان۔کجی۔بغل۔جانب۔پہاڑ کا پہلو۔ج اَضغَان.

الضَاغِنُ والضَغِن :کینہ ور۔فَرَسٌ ضَاغِنٌ وضَغِن :اڑیل گھوڑا جو بغیر مارے ہوئے نہ چلے۔عُودٌ ضَغِن :ٹیڑھی لکڑی۔

الضَغِينَة :کینہ۔ج ضَغَائِن.

ضَغَا يَضغُو ضَغوًا. المُقَامِرُ :خیانت کرنا......اِلَيْهِ :عاجزی کرنا...... ضَغوًا وضُغَاءً. السِنَّوْرُ :بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔

اِضغَاهُ اِضغَاءً :میاؤں میاؤں کرنے پر برانگیختہ کرنا۔

تَضَاغَى :بھوک یا مار سے بلبلانا۔

الضُغَاء :مص۔ذلیل آدمی کی آواز۔

ضَفَّ :(ن) ضَفًّا وضَفَفًا. القَوْمُ عَلَى المَاءِ او الطَعَامِ :بھیڑ کرنا(......ضَفًّا) الشَيْئَ :جمع کرنا۔

تَضَافَّ. القَوْمُ :بھیڑ کرنا۔کم مال والا ہونا۔

ضَفُّ الحَالِ :بدحال۔

الضَفَّة :جماعت۔

الضَفَّة والضِفَّة :دریا کا کنارہ۔

......مِنَ البَحرِ :سمندر کا ساحل۔ج ضِفَاف.

الضَفَف :مال کی قلت اور اہل وعیال کی کثرت۔حاجت۔کمزوری۔جلد بازی۔

الضَفَافَة :بے عقل۔

عَيْنٌ ضَفُوفٌ :بہت پانی والا چشمہ۔

مَاءٌ مَضفُوفٌ :جس پانی پر بھیڑ زیادہ ہو۔

ضَفَدَهُ :(ض) ضَفدًا :طمانچہ مارنا۔

ضَفدَعَ المَاءُ :پانی کا مینڈکوں والا ہونا......الرَجُلُ :سکڑنا۔گوز کرنا۔

الضِفدِع :مینڈک۔ج ضَفَادِع وضَفَادِي :اور یہ کم مستعمل ہے۔واحد ضِفدَعَة.

ضَفَرَ :(ض) ضَفرًا وضَفَّرَ. الحَبلَ :رسی بٹنا......الشَعرَ :بال گوندھنا۔ضَفرُ البِنَاءِ : عمارت کو پتھروں سے بغیر چونے گارے کے بنانا۔الرَجُلُ :دوڑنے میں کودنا......الدَابَّةَ: جانور کے منہ میں لگام دینا۔

ضَافَرَهُ. عَلَى الاَمرِ :مدد کرنا۔

تَضَافَرُوا. عَلَى الاَمرِ :ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِنضَفَرَ :گندھا ہوا ہونا۔بٹا ہوا ہونا۔کہا جاتا ہے "اِنضَفَرَ الحَبلَانِ" یعنی دونوں رسیاں گندھ گئیں۔

الضَفر :مص۔کجاوہ کا تنگ۔گندھے ہوئے بالوں کی ایک پٹی۔ریت کا بڑا تودہ جو ایک جگہ جمع ہو گیا ہو۔ج ضُفُورٌ واَضفَارٌ.

الضِفَار :کجاوہ کا تنگ۔ج ضُفُر.

الضَفِرَة: ریت کا بڑا تودہ جو ایک جگہ جمع ہو گیا ہو۔ کنانۃ ضَفِرَةٌ: بھرا ہوا ترکش۔
الضَفِير: گندھے ہوئے بالوں کی رسی۔ سمندر کا کنارہ۔ کجاوہ کا تنگ۔
الضَفِيرَة: گندھے ہوئے بالوں کی ایک پٹی۔ چوٹی۔ ج ضَفائِر۔ کہا جاتا ہے "كِنَانَةٌ ضَفِيرَةٌ" یعنی بھرا ہوا ترکش۔
ضَفَزَ: (ن) ضَفزًا: کودنا...... فلانًا: دفع کرنا۔ ہاتھ یا پیر سے مارنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کے منہ میں لگام دینا...... البَعِيرَ: اُونٹ کے منہ میں زبردستی لقمہ دینا۔
اِضْطَفَزَه: زبردستی نگلنا۔
الضَفّاز: چغل خور۔
الضَفِيزَة: بڑا لقمہ۔ ج ضَفائِز.
ضَفضَفَة. القَوْمِ: جماعت۔ قوم۔
ضَفَطَهُ: (ن) ضَفطًا. بالحَبْلِ: رسی سے باندھنا...... الرَّجُلُ: حاجت پوری کرنا...... بسَلْحِه: پاخانہ کرنا۔
ضَفُطَ: (ک) ضَفَاطَةً: ڈھیلے اور بڑے پیٹ کا ہونا۔ جاہل اور کمزور رائے کا ہونا۔
تَضَافَطَ. اللَّحْمُ: گوشت کا گُتھا ہوا ہونا۔
الضَفاطَة: جہالت۔ کمزوری رائے۔
الضَافِط: قا۔ مسافر جس کا سفر دور کا نہ ہو۔
الضافِطَة: مؤنث ضافِطٌ: باربرداری کا اُونٹ۔ کمینہ آدمی۔ شتربان۔
الضَفّاط والضِفِطّ والضَفِيطُ: موٹا ڈھیلا۔ بڑے پیٹ والا۔ بے وقوف۔ کاہل جو قوم کا ساتھ جنگ وغیرہ میں نہ دے۔ شتربان۔
الضُفّاط: کمینہ آدمی۔
الضَفَطُّ: موٹا ڈھیلا۔ بڑے پیٹ والا۔
ضَفَنَ: (ض) ضَفْنًا. اِلَيْهِ: کسی کے پاس جا کر بیٹھنا...... بِحَاجَتِه: حاجت پوری کر دینا۔ بِرِجْلِه: لات مارنا...... مَعَ الضَعِيفِ: ساتھ آنا...... بِهِ الأرْضَ: زمین پر پٹک دینا...... فُلانًا: چوتڑ پر لات مارنا...... عَلَيْهِ: ظلم کرنا۔

تَضَافَنَ. القَوْمُ عَلَيْهِ: مل کر مدد کرنا۔
الضِفْن والضِفَنُّ: بے وقوف۔ چھوٹے قد کا موٹا۔
ضَفَا يَضْفُو ضَفْوًا. الرَّاسُ: سر پر بال بہت زیادہ ہونا...... الحَوْضُ: حوض کا کناروں سے بہنا...... الثَّوبُ: کپڑے کا پورا ہونا۔ صفت ضافٍ.
الضَفا: جانب۔ مثنٰی ضَفَوَان.
ضَفْوَةُ. العَيْشِ: خوش عیشی۔
ضَقَّ: (ض) ضَقًّا: آواز کرنا۔
ضَكَّهُ: (ن) ضَكًّا: بھینچنا...... الأمرُ فُلانًا: تنگ ہونا۔ ۂ بالحُجَّةِ: مغلوب کرنا۔
ضَكَزَهُ: (ن) ضَكْزًا: زور سے چبھونا۔
الضَكِل: تھوڑا پانی۔
الضَيْكَل: بڑے ڈیل ڈول کا۔ ننگا فقیر۔ ج ضَيَاكِل وضَيَاكِلَة.
الأضْكَل: ننگا۔
ضَلَّ: (س ض) ضَلالًا وضَلالَةً: گمراہ ہونا۔ دین حق یا راہِ حق سے ہٹ جانا۔ صفت ضالٌّ. ج ضُلّال وضالُّوْنَ...... الطَّرِيقَ او عَنْهُ: ہدایت نہ پانا...... الشَّيْءُ عَنْهُ: ضائع ہونا۔ بیکار جانا...... ضَلَّ سَعْيُهُ: کامیاب نہ ہونا...... الشَّيْءُ: تلف ہونا...... الرَّجُلُ: مرنا اور گل سڑ کر مٹی اور ہڈی ہو جانا...... الرَّجُلَ: بھول جانا۔
ضَلَّلَهُ تَضْلِيلًا وتَضْلالًا: گمراہ کر دینا۔ گمراہی کی طرف نسبت کرنا۔
أضَلَّ. الشَّيْءَ: ضائع کرنا۔ ہلاک کرنا۔ دفن کرنا۔ غائب کرنا...... ہ اللّٰہ: اللہ کا کسی کو گمراہ کر دینا...... فُلانٌ فَرَسَهُ: گھوڑے کا بھاگ جانا اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں گیا...... الشَّيْءُ او الرَّجُلُ: گمراہ پانا اور اسی سے ہے "اَتَى قَوْمَه فَاَضَلَّهُمْ" یعنی اپنی قوم کے پاس آیا تو ان کو گمراہ پایا۔
تَضَالَّ: گمراہی کا دعوی کرنا۔
اِسْتَضَلَّ: گمراہ ہونے کو کہنا۔

الضَلُّ والضُلُّ والضَلال والضَلالَة: گمراہی۔ باطل۔ ہلاکت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ضُلُّ بْنُ ضِلٍّ او ضِلُّ بْنُ ضُلٍّ او ضُلُّ اَضْلالٍ او ضِلُّ اَضْلالٍ" یعنی وہ گمراہی میں منہمک ہے یا اس کے باپ کا پتہ نہیں یا اس کے اندر خیر نہیں۔
الضَلَل: گمراہی۔ پانی جو پتھروں کے نیچے بہے یا درختوں کے نیچے جس کو کبھی دھوپ نہ لگے۔
الضَلَّة: اسم مرۃ۔ حیرت۔ خیر یا شر کے طلب کرنے میں غائب ہونا۔
الضِلَّة: گمراہی۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ دَمُه ضِلَّةً" یعنی اس کا خون بلا قصاص کے ضائع ہو گیا۔ "ذَهَبَ ضِلَّةً" یعنی معلوم نہیں کہاں گیا۔ "هُوَ يَتْبَعُ ضِلَّةً" یعنی وہ مصیبت میں ہے۔ "هُوَ يَلُوْمُنِى ضِلَّةً" یعنی ملامت کرنے میں اسے ہدایت کی توفیق نہیں ہوئی۔
الضُلَّة: کامل رہنمائی۔ کہا جاتا ہے "دَلِيْلٌ بِه ضُلَّةٌ" یعنی ایسا رہنما ہے جس کے اندر کامل رہنمائی ہے۔
الضَالَّة: مؤنث ضالٌّ: گم شدہ چیز جس کے پیچھے تم پھر رہے ہو۔ ج ضَوالٌّ.
الضِلِّيْل: بہت زیادہ گمراہ۔
الأُضْلُوْلَة: گمراہی۔ ج اَضَالِيْل.
المَضَلّ: جس میں لوگ گمراہ ہو جائیں۔
المُضِلّ: قا۔ سراب۔
المَضَلَّة والمَضِلَّة: گمراہی۔ اَرْضٌ مَضَلَّةٌ ومَضِلَّةٌ: زمین جس میں راستہ بھول جائیں اور جمع کے لئے کہا جاتا ہے "اَرَضُوْنَ مَضَلّات".
المُضَلَّل: بہت زیادہ گمراہ۔ گمراہی کے پیچھے بہت زیادہ پڑنے والا جس کو خیر کی توفیق نہ دی گئی ہو۔
ضَلُعَ: (ک) ضَلاعَةً: قوی مضبوط پسلیوں والا ہونا۔ صفت ضَلِيْع.
ضَلَعَ: (ف) ضَلْعًا. الشَّيْءُ: ٹیڑھا ہو

جانا۔ صفت ضَالِعٌ ...... الرَّجُلَ: پسلی پر مارنا ......عَلَیْهِ: ظلم کرنا۔

ضَلِعَ (س) ضَلَعًا وضَلْعًا: پیدائشی ٹیڑھا ہونا۔ صفت ضَلِعٌ اور اسی سے ہے "لأُقِیمَن ضَلَعَکَ او ضَلْعَکَ" یعنی میں تیری کجی کو درست کردوں گا۔ ضَلِعَ مَعَ فُلَانٍ: جھکنا ......الرَّجُلُ: شکم سیر یا سیراب ہونا۔

ضَلَّعَهُ: جھکانا۔ ٹیڑھا کرنا۔ بوجھل کرنا۔ ضَلَّعَ الثَّوْبَ: کپڑے پر پسلیوں کے مانند نقش ونگار بنانا۔

اَضْلَعَهُ: جھکانا۔ بوجھل کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ اَضْلَعَتْهُ الخُطُوْبُ" یعنی فلاں کو حوادث نے بوجھل کردیا۔

تَضَلَّعَ: شکم سیر یا سیراب ہونا اور اسی سے ہے "تَضَلَّعَ مِنَ العُلُوْمِ" یعنی اس نے علوم سے حصہ کامل پایا۔

اِضْطَلَعَ: قوی ہونا...... بِحَمْلِهٖ: بوجھ لے کر کھڑا ہونا اور اس کی طاقت رکھنا۔

الضَّلَعُ: میلان و ٹیڑھا پن۔ کہا جاتا ہے "ضَلْعُکَ مَعَ فُلَانٍ" تمہارا میلان فلاں کی جانب ہے۔

الضِّلْعُ والضِّلَعُ: پسلی (مؤنث) اَضْلُعٌ وضُلُوْعٌ واَضْلَاعٌ: کہا جاتا ہے "هُمْ عَلٰی ضِلْعٍ جَائِرَةٍ" یعنی وہ سب میرے اوپر ظلم کرنے میں متفق ہیں۔ الضِّلْعُ والضِّلَعُ مِنَ البِطِّیْخِ: خربوزے کی قاش پھانک۔ ضِلْعُ السِّلْقِ ونَحْوِهٖ: چقندر کے پتوں کی موٹی رگ۔ الضِّلْعُ: چھوٹا پہاڑ۔ پھندا۔ جال۔ ابرو۔

الضِّلَعَةُ: جانب۔

الضِّلَعَةُ: ایک سبز رنگ کی چھوٹی مچھلی۔

الاَضْلَعُ: مضبوط موٹا مرد۔ ج ضُلْعٌ۔

الضُّلُوْعُ: زمین کا ڈھلوان۔

الضَّلِیْعُ: مضبوط پسلیوں والا۔ قوی۔ ج ضُلُعٌ: مؤنث ضَلِیْعَةٌ رَجُلٌ ضَلِیْعُ الفَمِ: بڑے منہ والا۔ قَوْسٌ ضَلِیْعٌ وضَلِیْعَةٌ ومَضْلُوْعَةٌ: کمان جس کی لکڑی میں جھکاؤ ہو۔

المُضْلِعُ مِنَ الاَحْمَالِ: بوجھل۔ عاجز کر دینے والا۔ کہا جاتا ہے "مُضْلِعٌ بِهٰذَا الاَمْرِ" اسے اس کام کی طاقت ہے۔

المُضَلَّعُ: پہلوؤں والا...... مِنَ الثِّیَابِ: دھاری دار کپڑا۔

اَلْمُضَلَّعُ او ذُوالاَضْلَاعِ: (ہ) خط منکسر اور اس کے قطعات کو اضلاع اور اطراف اضلاع کو رؤس بولتے ہیں۔

اَلْمُضَلَّعُ المُنْتَظِمُ: وہ خط جس کے اضلاع برابر ہوں اسی کو محدب اور مجی بولتے ہیں۔

اَلْمُضَلَّعُ الرُّبَاعِیُّ: چار اضلاع والا۔

اَلْمُضَلَّعُ الخُمَاسِیُّ: پانچ اضلاع والا۔

اَلْمُضَلَّعُ السُّدَاسِیُّ: چھ اضلاع والا۔

ضَمَّ: (ن) ضَمًّا. الشَّیْءَ: جمع کرنا...... الشَّیْءَ اِلَیْهِ: قبضہ کرنا اور اپنی طرف کھینچنا...... عَلَی الشَّیْءِ: قبضہ کرنا...... فُلَانًا اِلَیْهِ: ساتھ رکھنا۔ ضَمَّهُ اِلٰی صَدْرِهٖ: معانقہ کرنا...... الحَرْفَ: حرف کو ضمہ کی حرکت دینا۔ کہا جاتا ہے "ضَمَّ جَنَاحَهُ عَنِ النَّاسِ" یعنی اس نے لوگوں سے نرمی برتی۔

ضَامَّهُ. اِلَیْهِ: ملانا۔

اَضَمَّهُ. الشَّیْءَ اِلٰی فُلَانٍ: فلاں کی طرف چیز بھیجنا۔

اِنْضَمَّ: ملنا...... عَلٰی کَذَا: مشتمل ہونا۔

تَضَمَّمَ. الشَّیْءُ: پوری طرح سے شامل ہونا۔

اِضْطَمَّهُ: اپنی طرف ملانا۔ اِضْطَمَّ عَلَیْهِ: مشتمل ہونا۔

الضَّمُّ والضَّمَّةُ: پیش کی حرکت۔ الضَّمَّةُ: گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی جماعت۔

الضِّمَامُ: ملانے کا ذریعہ۔

الضُّمُوْمُ: دو لمبے ٹیلوں کے درمیان کی وادی۔

الضَّمِیْمُ: ساتھی۔ مؤنث ضَمِیْمَةٌ۔

الاِضْمَامَةُ: جماعت۔ ج اَضَامِیْمُ...... مِنَ الکُتُبِ: کتابوں کا بنڈل۔

المُنْضَمُّ. عَلٰی کَذَا: مشتمل ملا ہوا۔ کہا جاتا ہے "اَصْبَحَ مُنْضَمًّا" یعنی لاغر ہوگیا گویا کہ بعض بعض کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

ضَمَجَ (ن) ضَمْجًا وضَمَّجَ. جَسَدَهُ: خوشبو لگانا۔

ضَمِجَ واَضْمَجَ. بِالاَرْضِ: زمین سے چمٹ جانا۔

الضَّمْجَةُ: ایک بدبودار کیڑا جو کاٹتا ہے۔ کھٹمل۔

الضَّمَجُ: آفت جو انسان کو لاحق ہو۔

اِضْمَحَلَّ: نیست و نابود ہونا...... السَّحَابُ: بادل کا کھل جانا۔

ضَمَخَ (ن) ضَمْخًا وضَمَّخَ. جَسَدَهُ بِالطِّیْبِ: بدن میں خوشبو لگانا۔

تَضَمَّخَ وانْضَمَخَ واضْطَمَخَ. بِالطِّیْبِ: خوشبو سے لت پت ہونا۔

الضِّمْخَةُ: موٹی عورت یا اونٹنی۔

ضَمَدَ (ن ض) ضَمْدًا وضَمَّدَ. الجُرْحَ: زخم پر پٹی باندھنا۔ کہا جاتا ہے "اُضْمُدْ عَلَیْکَ ثِیَابَکَ" یعنی اپنے کپڑے کو اپنے اوپر باندھو "ضَمَدَهُ بِالعَصَا" اس نے اس کے سر پر لاٹھی ماری اور ایسا ہی "ضَمَدَ رَاْسَهُ بِالسَّیْفِ".

ضَمِدَ (س) ضَمَدًا: خشک ہونا۔ سخت غضبناک ہونا...... عَلَیْهِ: کینہ کرنا۔

اَضْمَدَ. القَوْمَ: جمع کرنا۔

تَضَمَّدَ. الجُرْحُ: پٹی بندھ جانا۔

الضَّمْدُ: مص۔ تر۔ خشک۔ عمدہ بکریاں۔ خراب بکریاں۔ کینہ وری۔ الضِّمْدُ: دوست۔ ساتھی۔

الضَّمَدُ: ظلم۔ پرانا حق۔

الضَّامِدُ: فا۔ لازم۔

الضِّمَادُ والضِّمَادَةُ: پٹی جس سے عضو مجروح کو باندھا جائے...... کہا جاتا ہے "اَنَا عَلٰی ضِمَادَةٍ مِنَ الاَمْرِ" یعنی میں کام کے نزدیک پہنچ گیا ہوں۔

ضَمَرَ (ن) وضَمُرَ (ک) ضُمُوْرًا:

دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ چھریرا ہونا۔ صفت
ضَامِرٌ: مؤنث ضَامِرٌ وضَامِرَۃٌ ج ضُمَّر
وضَوَامِر۔
اَضْمَرَ الاَمْرَ: پوشیدہ کرنا...... فِیْ نَفْسِہٖ
شَیْئًا: اپنے دل میں کسی چیز کا عزم کرنا......
الخبر: تہ تک پہنچنا۔ اَضْمَرَتِ الاَرْضُ
فُلَانًا: زمین نے اس کو موت یا سفر کی وجہ سے
غائب کر دیا۔ الشَّاعِرُ: شاعر کا اضمار برتنا
اور اضمار اصطلاح فن عروض میں یہ ہے کہ
دوسرے حرف کو ساکن کر دیں۔ جیسے
مُتَفَاعِلن: کے دوسرے حرف کو ساکن کر دیں
تو مُتْفَاعِلن ہو کر مُسْتَفْعِلُن کے وزن پر ہو
جاتا ہے۔
اَضْمَرَ وضَمَّرَ. الفَرَسَ: دُبلا کرنا۔ چھریرا
بنانا۔
تَضَمَّرَ وَجْهُهُ: لاغری کی وجہ سے کھال سکڑ
جانا۔
اِنْضَمَرَ الغُصْنُ: ٹہنی کا خشک ہونا۔
اِضْطَمَرَ: مل جانا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا
دبلا ہونا۔ چھریرا ہونا۔
الاِضْمَارُ: علم عروض میں دوسرے حرف کو
ساکن کرنا۔ جیسے تامتفاعن اس کو ستفعلن کی
طرف منتقل کر دیا گیا۔
الضَّمِرُ: چھریرا۔ دُبلا۔ پتلے پیٹ والا۔ نازک
بدن۔ مؤنث ضَـمِـرَۃٌ: تنگ۔ راز
(...... المُضْمَرُ): پوشیدہ۔
الضُمْرُ والضُمُرُ: دُبلا پن۔
الضَّمِيْرُ: راز۔ پوشیدہ خیال۔ پژمردہ
انگور۔ ضمیر نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ ہے جو
متکلم مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے
اَنَا. اَنْتَ هُوَ ج ضَمَائِر۔
الضِّمَارُ: پوشیدہ۔ ٹالا ہوا وعدہ۔ ہر وہ چیز
جس پر اعتماد نہ ہو۔ مال جس کی واپسی کی
اُمید نہ ہو...... مِنَ الدَّيْنِ: جس کی مدت معین
نہ ہو۔
الاِضْمَار: مص۔ زحافات شعریہ کی ایک قسم،
تشریح اضمر فعل کے تحت میں دیکھو۔

الضَّوْمَرَان والضَّيْمَرَان: ایک قسم کی
خوشبودار گھاس۔
المِضْمَار: گھوڑ دوڑ کے میدان کی انتہا۔ وہ
میدان جہاں گھوڑے چھریرے کئے
جائیں۔ گھوڑوں کے چھریرے کرنے کی
مدت۔ میدانِ گھوڑ دوڑ۔
ضَمَزَ: (ن ض) ضَمْزًا: چپ رہنا......
اللُّقْمَة: بڑا لقمہ بنانا اور نگل جانا...... عَلٰی
مَالِہٖ: بخل کرنا۔ صفت ضَامِزٌ وضَمُوْزٌ ج
ضُمُوْزٌ.
ضَمَسَهُ (ض) ضَمْسًا: آہستہ آہستہ
چبانا۔
ضَمْضَمَ ضَمْضَمَةً: دل کو قوی کرنا۔ بہادر
بنانا...... الاَسَدُ: شیر کا گونجنا...... فُلَانٌ عَلٰی
المَالِ: کل لے لینا۔
الضَّمْضَم والضُّمَاضِم: دلیر۔ گرانڈیل۔
شیر غضبناک۔
ضَمِنَ (س) ضَمْنًا وضَمَانًا الشَّیْءَ وبہ:
کفیل ہونا۔ ضامن ہونا...... ہ: جمع کرنا۔
ضَمِنَ (س) ضَمْنًا وضَمَانَةً. الرَّجُلُ:
ایسے مرض میں مبتلا ہونا جو ہمیشہ رہے اور وقتاً
فوقتاً سخت ہوتا رہے۔ صفت ضَمِن.
ضَمَّنَ الشَّیْءَ الوِعَاءَ: برتن میں رکھنا...... ہ
الشَّیْءَ: ذمہ دار بنا دینا...... الشَّاعِرُ: شاعر کا
تضمین کرنا۔ یعنی دوسرے کے شعر کو اپنے
کلام میں شامل کر لینا۔
تَضَمَّنَ. الشَّیْءَ: مشتمل ہونا...... الشَّیْءَ عَنِّی
: اس نے میری طرف سے اپنے ذمہ لے
لیا۔
الضَّمَن والضُّمْنَة والضُّمَان والضَّمَانَة:
ہمیشہ کا رہنے والا مرض۔ لنجاپن۔
الضِّمْن: اندرون شیٔ. ضِمْنَ الکِتَابِ:
کتاب کا بیچ۔
الضَّمِن: عشق۔ پرانے مرض والا۔ کہا جاتا
ہے "هُوَ ضَمِنٌ عَلٰی اَهْلِہٖ" یعنی وہ اپنے
لوگوں پر بوجھ ہے۔
الضَّامِن: فا۔ ضامن۔ کفیل۔ ذمہ دار۔

الضَّمِيْن: کفیل۔ مرض لازم میں مبتلا۔ ج
ضَمْنٰی.
الضَّمَان: مص۔ کفالت۔ تاوان۔ ڈنڈ۔
المَضْمُوْن: مفع۔ جس کی کفالت کی
جائے۔
مِنَ الجُمْلَةِ: مفہوم جو جملہ سے سمجھ میں آئے
اور جملہ اس کے لئے بیان نہ کیا گیا ہو۔ ج
مَضَامِيْن.
المُضَمَّن: مفع۔ تضمین کیا ہوا...... مِنَ
الاَصْوَاتِ: غیر مکمل آواز جب تک دوسرے
سے ملایا نہ جائے سمجھ میں نہ آئے۔
ضَنَّ (س ض) ضَنًّا وضِنًّا وضِنَّةً ضَنَانَةً
ومَضَنَّةً واِضْطَنَّ. بِالشَّیْءِ: بخل کرنا۔ ضَنَّ
بِالْمَكَانِ: مکان سے جدا نہ ہونا۔
الضِّنُّ والضِّنَّة: جس پر بخل کیا جائے۔
خاص۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ضِنِّیْ وضِنَّتِیْ" وہ
میرے ساتھ مختص ہے۔
الضَّنَن: بہادر۔
الضَّنِيْن: بخیل۔ کہا جاتا ہے "اِنَّمَا يُضَنُّ
بِالضَّنِيْنِ" یعنی بخیل کے ساتھ بخل کیا جاتا
ہے۔
الضَّنَائِن: وہ چیزیں جن کی نفاست کی وجہ
سے بخل کیا جائے اور اسی سے ہے "ضَنَائِنُ
اللّٰہِ" اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے خاص لوگ۔
الضَّنَانَة: مص۔ بخل کرنا۔ کہا جاتا ہے
"هَجَمْتُ عَلَی القَوْمِ وهُمْ بِضَنَائِنِهِمْ"
میں قوم پر اچانک پہنچ گیا اور وہ لوگ متفرق
نہیں ہوئے تھے۔
المَضَنَّة والمَضِنَّة: جس پر بخل کیا جائے۔
ج مَضَانّ.
ضَنَأَ (ف) ضَنْأً وضُنُوْءًا: چھپنا...... فِی
الاَرْضِ: جانا...... المَالُ: کثیر ہونا
(ضَنَأَتْ (ف) ضَنْأً وضُنُوْءًا وضَنِئَتْ
(س) ضَنْأً واَضْنَأَتِ) المَرْاَۃُ: بہت اولاد
والی ہونا۔ صفت ضَانِیٌٔ وضَانِئَةٌ. ج
ضَوَانِیٔ.
اِضْطَنَأَ لَهُ ومِنْهُ: شرمانا اور منقبض ہونا۔

الضَّنْءُ :اصل۔معدن۔کثرتِ نسل۔ج ضُنُوْءٌ.

الضَّنْءُ والضِّنْءُ :اولاد (اس کے لئے واحد نہیں)

الضَّناءَةُ والضُّناْةُ :ضرورت۔

ضَنَبَ :(ن) ضَنْبًا بِهِ الاَرْضَ :زمین پر پٹک دینا۔ضَنَبَ بالشَّئْ :قبضہ کرنا۔

ضَنِطَ (س) ضَنَطًا. الشَّحْمُ :موٹا اور ٹھوس ہونا۔

اِنْضَنَطَ. القَوْمُ :بھیڑ کرنا۔

الضَّنَط :تنگی۔

الضَّنط :چربی۔نشاط۔ڈینگ۔

الضِّناط :کنوئیں وغیرہ پر بہت زیادہ بھیڑ۔

ضَنُکَ (ک) ضَنَاکَةً :ست رائے۔ضعیف العقل۔کمزور بدن والا۔صفت ضَنِیْکٌ ج ضُنُکٌ (...... ضَنَاکَةً وضَنْکًا وضُنُوْکَةً): تنگ ہونا۔

ضُنِکَ ضَنْکًا :زکام زدہ ہونا۔

اَضْنَکَهُ اللّٰہ :زکام میں مبتلا کرنا۔

الضَّنْکُ :تنگ۔مذکر ومؤنث دونوں میں مستعمل ہے۔کہا جاتا ہے "مَکَانٌ ضَنْکٌ وعِیْشَةٌ ضَنْکٌ".

الضِّنَاکُ :مضبوط جسم والا۔مذکر ومؤنث دونوں میں مستعمل ہے۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ضِنَاکٌ وامْرَأةٌ ضِنَاکٌ" بڑا درخت۔

الضُّنَاکُ والضُّنْکَةُ :زکام۔

الضَّنَاکَةُ :مس۔تنگ زندگی۔

الضَّنِیْکُ :تنگ زندگی۔صرف خوراک پر خدمت کرنے والا۔کٹی ہوئی چیز۔

ضَنِیَ (س) ضَنًی :(وادی) مرض کی وجہ سے کمزور و لاغر ہونا۔صفت ضَنًی وضَنٍ :کہا جاتا ہے "تَرَکْتُهُ ضَنًی وضَنِیًا" ضَنًی :بفتح النون میں مذکر ومؤنث واحد جمع سب برابر ہیں اور ضَنٍ: بکسر النون جب بولا جائے گا تو اس کے لئے تثنیہ جمع اور مؤنث کے صیغے استعمال کئے جائیں گے۔ضَنِیٌ: کی جمع اَضْنَاءٌ.

ضَانَی مُضَانَاةً الشَّئُ او الاَمْرَ :مشقت برداشت کرنا۔

اَضْنَی اِضْنَاءً. المَرَضُ فُلَانًا :بیماری کا ست کردینا......الرَّجُلُ: بیماری کی لاغری کی وجہ سے صاحب فراش ہونا۔

تَضَنَّی :بتکلف بیمار ہونا۔بننا۔

اِنْضَنَی :ست ہوجانا۔

الضَّنَی :بیماری۔لاغری۔بدحالی۔

الضِّنْوُ والضُّنَی :اولاد۔کہا جاتا ہے "لَهُ ضِنْوٌ کَثِیْرٌ" اس کی بہت اولاد ہے۔

الضِّنَی :مخفی بیماریاں۔

ضَنَتْ تَضْنِی وضَنِیَتْ تَضْنَی ضَنًی وضَنَاءً المَرْأَةُ :کثیر اولاد ہونا۔ضَنَی نَصِیْبُ فُلَانٍ: حصہ کا بڑھنا۔

ضَهَبَ (ف) ضَهْبًا بِالنَّارِ :آگ سے متغیر کرنا۔

ضَهُبَ (ف) ضُهُوْبًا: کمزور ہونا۔

ضَهَّبَ اللَّحْمَ :گوشت کو بریاں کرنا...... القَوْسَ :نرم کرنے کے لئے آگ کے سامنے کرنا۔صفت ضَهْبَاء ضَهَّبَ القَوْمُ :زیادہ ہونا اور تیز چلنا۔

ضَاهَبَهُ مُضَاهَبَةً :برا تاؤ کرنا۔گالی گلوچ کرنا۔

ضَهْبٌ . القَوْمِ :مخلوط لوگ۔

الضَّیْهَبُ :پہاڑ کا وہ گرم حصہ جہاں گوشت کو بھون سکتے ہیں۔

ضَهَدَهُ :(ن) ضَهْدًا :سخت روندنا۔

ضَهَدَه :(ف) ضَهْدًا.

اَضْهَدَه واَضْهَدَ بِه واضْطَهَدَهُ :غلبہ کرنا اور ظلم کرنا۔تکلیف دینا اور مجبور کرنا۔

الضُّهْدَةُ :غلبہ اور قہر۔کہا جاتا ہے "ضُهدة لِکُلِّ اَحَدٍ" یعنی ہر وہ شخص جو چاہتا ہے اسے مجبور کرتا ہے۔

الضَّهِیْدُ :سخت مضبوط۔

الضَّهْرُ والضَّاهِرُ :پہاڑ کی چوٹی۔وادی۔

الضُّهْرُ :کھوا۔

ضَهَزَهُ وضَهَسَهُ (ف) ضَهْزًا وضَهْسًا: سخت روندنا......الدَّابَّةُ: جانور کا اگلے دانتوں سے کاٹنا۔

ضَهَلَ :(ف) ضَهْلًا وضُهُوْلًا. اللَّبَنُ: تھوڑا تھوڑا جمع ہونا......النَّاقَةُ ونَحْوُهَا: تھوڑی دودھ والی ہونا۔صفت ضَهُوْلٌ ج ضُهُلٌ ضَهِلَةٌ. حَقَّهُ: حق کم کرنا...... (وتَضَهَّلَ) اِلَی فُلَانٍ: کسی کی جانب بغیر ارادہ جنگ کے لوٹنا۔

اَضْهَلَ. النَّخْلُ: کھجوریں پکنے لگنا......اِلَی فُلَانٍ مَالاً: مال کو فلاں کی طرف کردینا۔

اِسْتَضْهَلَ. الخَبَرُ: حسب امکان خبر طلب کرنا۔

الضَّهْلُ: مجتمع دودھ۔تھوڑا پانی۔

الضَّاهِلَةُ. مِنَ العُیُوْنِ: تھوڑے پانی کا چشمہ۔الضَّهْوَاءُ: بے پستان عورت۔

الضَّهْوَةُ: جوہڑ۔ج اَضْهَاءٌ.

ضَهِیَتْ تَضْهَی ضَهًی. المَرْأَةُ: عورت کا بغیر پستان اور بغیر دودھ کے ہونا۔صفت ضَهْیَاءُ ج ضُهًی. ضَهِیَتِ الاَرْضُ: زمین میں کچھ نہ اُگنا اور بغیر پانی کے چٹیل میدان ہونا۔

ضَاهَى مُضَاهَاةً. الرَّجُلَ: مشابہ ہونا۔
الضَّهِيُّ: مشابہ۔ ہم شکل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ضَهِيُّكَ" وہ تمہارا ہم شکل ہے۔
ضَاءَ يَضُوءُ ضَوْءًا وضُوءًا وضِيَاءً القَمَرُ وغَيْرُهُ: روشن ہونا۔ چمکنا۔
ضَوَّءَ تَضْوِئَةً. البَيْتَ: روشن کرنا۔ عَنِ الأمْرِ: پھر جانا۔
أضَاءَ إضَاءَةً. البَيْتُ: روشن ہونا۔ البَيْتَ: روشن کرنا۔
تَضَوَّأَ: تاریکی میں کھڑا ہونا تا کہ آگ کی روشنی میں لوگوں کو دیکھ سکے۔ تَضَوَّأَهُ: کسی ایسی جگہ مائل ہونا جہاں سے آگ کی روشنی سے دیکھ سکے۔
إسْتَضَاءَ بِهِ: روشن ہونا...... مِنْ فُلَانٍ: مشورہ کرنا۔
الضَّوْءُ والضُّوءُ: روشنی۔ ج أضْوَاءٌ.
الضِّيَاءُ والضِّوَاءُ: روشنی۔
الضَّوِيُّ والمُضِيُّ: روشن۔ روشن کرنے والا۔
ضَاجَ يَضُوجُ ضَوْجًا. عَنْ كَذَا: اعراض کرنا۔ پھر جانا (...... وانْضَاجَ) الوَادِيُ: کشادہ ہونا۔
تَضَوَّجَ الوَادِي: وادی کا بہت پیچ دار ہونا۔
إنْضَوَجَ فِي ضَوْجِ الوَادِي: وادی کے موڑ میں داخل ہونا۔
الضَّوْجُ: وادی کا موڑ۔ ج أضْوَاجٌ.
الضَّوْجَانُ: سخت خشک۔ مؤنث ضَوْجَانَةٌ.
ضَوَّجَ. اللَّبَنَ: دودھ میں پانی ملانا۔
ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا: سخت بھوکا ہونا۔ ضَارَهُ الأمْرُ: نقصان پہنچنا۔
تَضَوَّرَ: درد کی تکلیف یا بھوک سے پیچ وتاب کھانا...... الذِّئْبُ ونَحْوُهُ: بھوک سے بلبلانا۔
الضَّوْرُ: سخت بھوک۔
الضُّوَرُ: کالی بدلی۔
الضُّوَرَةُ: ذلیل حقیر۔
ضَازَ يَضُوزُ ضَوْزًا. التَّمْرَةَ: پھل کو چبانا

...... هُ حَقَّهُ: کم کر دینا۔
ضَوْضَى ضَوْضَاةً وضِيضَاءً: شور مچانا۔
الضَّوْضَى والضَّوْضَا والضِّيضَاءُ: شور و غوغا۔
ضَوَّطَ. الأشْيَاءَ: جمع کرنا۔
تَضَوَّطَ. الشَّيْءُ: جمع ہونا۔
الأضْوَطُ: ٹیڑھے جبڑے والا۔ بے وقوف۔
الضَّوِيطَةُ: بے وقوف۔ حوض کی تہ کی مٹی کا گیلا خمیر۔
ضَاعَهُ يَضُوعُهُ ضَوْعًا: حرکت دینا۔ رنجیدہ کرنا۔ بھڑکا دینا۔ گھبرا دینا۔ ضَاعَ المِسْكُ: مشک کی خوشبو پھیلنا...... الدَّابَّةَ: جانور کو ڈبلا کرنا...... الصَّبِيُّ: رونے میں پیچ و تاب کھانا۔
تَضَوَّعَ. المِسْكُ: مشک کی خوشبو بھڑکنا۔ ...... الصَّبِيُّ: رونے میں پیچ وتاب کھانا
(...... وانْضَاعَ) الفَرْخُ: پرندہ کے بچے کا چوگہ کے لئے اپنی ماں کی طرف پر پھیلانا۔
الضُّوَعُ والضِّوَعُ: نرالو۔ رات کو اڑنے والے پرندوں میں سے ایک پرندہ۔
الضُّوَاعُ: نرالو کی آواز۔
رَجُلٌ مَضُوعٌ: خوفزدہ۔
ضَافَ يَضُوفُ ضَوْفًا. عَنِ الشَّيْءِ: الگ ہونا۔
ضَانَ يَضُونُ ضَوْنَةً: زیادہ اولاد ہونا۔
الضَّوْنَةُ: مص۔ چھوٹی بچی۔
الضَّيْوَنُ: بلا۔ ج ضَيَاوِنُ.
الضَّوَّةُ: شور۔ لڑائی کا شور۔
ضَوِيَ يَضْوَى ضَوًى: خلقتاً یا لاغری سے پتلی ہڈی کا ہونا۔
ضَوَى يَضْوِي ضَيًّا وضُوِيًّا. إلَيْهِ: ملنا۔ پناہ لینا...... الرَّجُلَ: رات کو آنا۔ ضَوَّاهُ إلَيْهِ: مائل کرنا۔
أضْوَى: دبلا ہونا۔ لاغر ہونا...... الرَّجُلَ: کمزور کرنا...... ہ حَقَّهُ: کم کرنا...... الأمْرَ: کچا کام کرنا۔ أضْوَتِ المَرْأةُ: کمزور بچہ جننا۔

أضْوَاهُ إلَيْهِ: اپنی طرف مائل کرنا۔
إنْضَوَى إنْضِوَاءً. إلَيْهِ: شامل ہونا۔ ملنا۔
الضَّاوِي: فا۔ رات کو آنے والا۔
الضَّاوِيُّ: کمزور۔ دبلا۔ خلقتاً یا لاغری سے کمزور جسم والا۔ مؤنث ضَاوِيَةٌ.
ضَاجَ يَضِيجُ ضَيْجًا وضُيُوجًا وضَيَجَانًا عَنْهُ وإلَيْهِ: جھکنا۔ مائل ہونا۔ ضَاجَت عِظَامُهُ: لاغری کی وجہ سے ہڈیوں کا ہل جانا۔
ضَاحَت تَضِيحُ ضَيْحًا. البِلَادُ: خالی ہونا۔
ضَاحَ وضَيَّحَ. اللَّبَنَ: پانی ملانا۔ ضَيَّحَ فُلَانًا: پانی ملا ہوا دودھ پلانا۔
تَضَيَّحَ اللَّبَنُ: پانی میں دودھ ملنا...... الرَّجُلُ: پانی ملا ہوا دودھ پینا۔
الضَّيْحُ: شہد۔
الضَّيْحُ والضَّيَاحُ: پانی ملا ہوا دودھ۔ شوربا۔
الضَّيْحَةُ: پانی ملے ہوئے دودھ کی ایک مرتبہ پینے کی مقدار۔
ضَارَهُ يَضِيرُهُ ضَيْرًا. الأمْرُ: نقصان دینا۔
ضَازَهُ يَضِيزُهُ ضَيْزًا: ظلم کرنا۔ ضَازَهُ حَقَّهُ: کم کرنا۔
الضَّيَزُ: ٹیڑھ۔ کجی۔
قِسْمَةٌ ضِيزَى: ناقص تقسیم۔ ظالمانہ تقسیم۔
ضَاطَ يَضِيطُ ضَيْطًا وضَيَطَانًا. فِي مِشْيَتِهِ: موٹاپے کی وجہ سے چلنے میں جسم اور مونڈھوں کو حرکت دینا۔ صفت ضَيْطَانٌ ضَيَّاطٌ.
ضَاعَ يَضِيعُ ضَيْعًا وضِيعًا وضَيْعَةً وضَيَاعًا: ضائع ہونا۔ تلف ہونا۔ بے کار ہونا۔ صفت ضائع ج ضُيَّعٌ وضِيَاعٌ.
أضَاعَهُ: ضائع کرنا۔ أضَاعَ الرَّجُلُ: بہت جائیداد والا ہونا۔
تَضَيَّعَ المِسْكُ: مشک کا بھڑکنا۔ مشک کو خوشبو کا پھیلنا۔
الضَّيَاعُ: مص۔ ایک قسم کی خوشبو۔ بے فائدہ۔ کہا جاتا ہے "مَاتَ ضَيَاعًا وضِيعًا

وضیعًا" یعنی مرگیا اور کسی کو اس کی پروانہ ہوئی۔

الضیعۃ: جائیداد۔ زمین سیر حاصل۔ اس کی تصغیر ضُیَیعۃ ہے اور جمع ضِیَع وضِیاع وضَیعات۔ الضیعۃ: پیشہ۔ کہا جاتا ہے "کانت ضیعۃ العرب سیاسۃ الابل" عرب کا پیشہ اونٹوں کا انتظام کرنا تھا۔

المِضیاع: بہت ضائع کرنے والا۔

المَضیعۃ والمَضِیعۃ: موضع ہلاکت۔ جہاں ضائع ہونے کے اسباب زیادہ ہوں۔ کہا جاتا ہے "بلدکم مَضیعۃ العلم" تمہارے شہر میں علم کے ضائع ہونے کے اسباب بہت ہیں۔

ضاف یضیف ضیفًا۔ الیہ: مائل ہونا۔ ہٹ جانا۔ ضافت الشمس: آفتاب کا غروب کے لئے مائل ہونا...... السھم عن الھدف: تیر کا نشانہ سے ہٹ جانا ...... الرجل: خوف کرنا ...... منہ: پرہیز کرنا اور ڈرنا۔

ضافہ یضیفہ ضیفًا وضیافۃ: مہمان ہونا۔ مہمانی طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "ضاف الھم فلانًا" یعنی فلاں پر غم نازل ہوا۔

ضَیَّفہ: مہمان بنانا۔ مہمانی کا کھانا پیش کرنا۔ ضیّفہ الیہ: جھکانا۔ ضیّف الرجل: مائل ہونا۔ ہٹ جانا...... الشمس: آفتاب کا غروب کے لئے مائل ہونا۔

اضاف الرجل: دوڑنا۔ جلدی چلنا۔ خوف کرنا...... الشیءَ الی الشیء: جھکانا۔ سہارا دینا۔ ملانا...... الرجلَ: پناہ دینا۔ مجبور کرنا ...... منہ: چوکنا رہنا...... علیہ: جھانکنا...... فلانًا علی فلان: مہمان اتارنا...... الکلمۃ الی الکلمۃ: ایک کی نسبت دوسرے کی طرف طریقہ مخصوص پر کرنا۔

تضیَّفہ: مہمان ہونا۔ طلب ضیافت کرنا۔

تضیف الرجل: مائل ہونا...... الشمس: ...... غروب کی طرف مائل ہونا۔

انضاف الیہ: ملنا۔

تضایف الوادی: تنگ ہونا۔

استضافہ: ضیافت طلب کرنا۔

استضاف بہ: فریاد کرنا...... من فلان الی فلان: پناہ لینا۔

الضَّیف: مہمان (واحد وجمع) مؤنث ضیف وضیفۃ ج اضیاف وضُیُوف وضِیاف وضِیفان واضائف۔

الضَّیفن: طفیلی۔

الضِّیف: پہلو۔ کہا جاتا ہے "ھو فی ضیف فلان" وہ فلاں کے پہلو میں ہے۔

الضیافۃ: مہمانی کا کھانا۔

المُضاف فی الحرب: جو جنگ میں گھر گیا ہو جو قوم کے ساتھ چپکا دیا گیا ہو۔

المَضِیف والمَضِیفۃ: مہمانی کی جگہ۔

المِضیاف: بہت مہمانوں والا میزبان۔

المَضُوفۃ والمُضِیفۃ: حزن۔ غم۔

مضایف الوادی: وادی کے پہلو۔

ضاق یضیق ضیقًا وضَیقًا: تنگ ہونا۔ صفت ضَیِّق وضائق وضَیق...... الرجل: بخل کرنا۔

ضَیَّقہ تضییقًا: تنگ کرنا۔ ضیّق علیہ: سختی کیا جانا۔

اضاق اضاقۃ: تنگ کرنا۔ اضاق الرجل: محتاج ہونا۔

تضیّق وتضایق: تنگ ہونا۔ وتضایق الامر بہ او علیہ: تنگ ہونا۔ کہا جاتا ہے "تضایق القوم" یعنی قوم کشادہ دل نہیں یا ان کے مکان کشادہ نہیں۔

ضایقہ مضایقۃ: سختی کرنا۔

الضِّیق والضَّیق: سختی۔ حزن غم جس سے تنگ دلی ہو۔

الضَّیق والضِّیق: شک۔

الضِّیقۃ والضَّیقۃ: بدحالی۔ محتاج۔ ج ضِیَق وضَیق۔

الضائق: فا۔ تنگ۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ ضائقٌ صدرُہ بکذا" فلاں وجہ سے تنگ دل ہے۔ ج ضاقۃ: جیسے سائد: کی جمع سادۃ۔

الاضیق: بہت تنگ۔ مؤنث ضیقی وضُوقی۔

الضّاکۃ: شمالی افریقہ میں ایک درخت کا نام جس کا پھل کھایا جاتا ہے۔

المضیق: تنگ جگہ۔ مشکل کام۔ گھاٹی۔ ج مضایق۔

ضامہ یضیمہ ضیمًا: ظلم کرنا۔ مجبور کرنا۔

ضامہ واستضامہ۔ حقّہ: کم کرلینا۔

الضیم: ظلم۔ ج ضُیُوم۔

ضِیم الجبل: پہاڑ کا کنارہ۔

الضامۃ: حاجت۔ ضرورت۔

ط

طٓ اَلطَّاءُ: بنیادی حروف میں سے سولھواں حرف ہے۔

طَأْطَأَ الرَّاسَ وغیرہ: پست کرنا۔ کہاجاتا ہے "طَأْطَأَ رَاسَہٗ عَنْ کَذَا" یعنی فلاں چیز سے اس نے اپنے سر کو پست کرلیا...... فَرَسَہٗ: گھوڑے کو تیز دوڑانے کے لئے اس کی دونوں رانوں میں ایڑ لگانا۔ طَأْطَأَتِ الْمَرْأَۃُ سِتْرَھَا: عورت کا پردہ ڈالنا۔ طَأْطَأَ یَدَہٗ بِالعِنَانِ: لگام کو ڈھیلا چھوڑنا...... الحُفْرَۃَ: گڑھے کو گہرا کرنا۔ فُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ: کسی کو مرتبے سے گرادینا۔ طَأْطَأَ فِیْ قَتْلِ الْقَوْمِ: قوم کے قتل کرنے میں مبالغہ کرنا۔ سختی برتنا۔

تَطَأْطَأَ: پست ہونا۔

الطَّأْطَأُ: پست زمین۔ چھوٹا اُونٹ۔

الطَّأۃ: کیچڑ۔

طَبَّہٗ: (ن ض) طَبًّا: علاج کرنا۔ طَبَّ الرَّجُلُ: جلدبازی نہ کرنا۔ نرمی کرنا اور اسی سے مثل ہے "مَنْ اَحَبَّ طَبَّ" یعنی جو دوست رکھتا ہے نرمی کرتا ہے اور کہا جاتا ہے "اِصْنَعْہُ صَنْعَۃَ مَنْ طَبَّ لِمَنْ حَبَّ" یعنی معاملہ کرو اس شخص جیسا جو کسی کے ساتھ محبت کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے...... خَرَزَ القِرْبَۃَ: مشک میں پیوند لگانا۔ عام لوگ کہتے ہیں "طَبَّ عَلٰی وَجْھِہٖ" یعنی وہ اپنے منہ کے بل اوندھا ہوگیا اور صواب اَکَبَّ ہے اور کہا جاتا ہے "مَا کُنْتَ طِبًّا وَلَقَدْ طَبِبْتَ اور طَبَبْتَ" یعنی تم طبیب نہیں تھے اور بن گئے۔

طُبَّ. الرَّجُلُ: جادو کیا جانا۔

طَبَّبَہٗ: علاج کرنا۔ طَبَّبَ الخَیَّاطُ الثَّوْبَ: درزی کا کپڑے میں کشادہ ہونے کے لئے جوڑ لگانا۔

القِرْبَۃَ: مشک کے سوراخ پر پیوند لگانا۔

طَابَّ مُطَابَّۃً. الاَمْرَ: مزاولت کرنا۔ کہاجاتا ہے "اَنَا اُطَابُّ ھٰذَا لاَمْرَ مُنْذُ حِیْنَ کَیْ اَبْلُغَہٗ" یعنی میں ایک مدت سے اس اَمر کی مشق و مزاولت کر رہا ہوں تاکہ اس کو حاصل کرلوں۔

تَطَبَّبَ. الرَّجُلُ: طبیب بنا...... لِفُلَانٍ: علاج کرانا۔

اِسْتَطَبَّہٗ: دوا تجویز کرنا۔

الطَّبُّ: طبیب۔ حاذق۔ کہاجاتا ہے "ھُوَ طَبٌّ بِھٰذَا الاَمْرِ" یعنی وہ اس امر کا عالم ہے۔ طبیب۔

الطِّبُّ: ارادہ۔ خواہش۔ حال۔ شان۔ عادت۔ کہاجاتا ہے "فُلَانٌ طِبُّہٗ المجون" فلاں کی عادت مذاق کی ہے۔

الطَّبُّ. والطِّبُّ والطُّبُّ: جسمانی اور روحانی علاج۔ نرمی۔ جادو۔

الطِّبَاب: جس سے علاج کیا جائے۔ کہاجاتا ہے "ھٰذَا طِبَابُ مَرَضِکَ" یعنی یہ تمہارے مرض کا علاج ہے۔

الطَّبَّۃ: مؤنث۔ طَبٌّ: گوشہ۔ کہاجاتا ہے "ھُوَ فِیْ تِلْکَ الطَّبَّۃِ" یعنی وہ اس گوشہ میں ہے۔

الطِّبَّۃ ج طِبَب الطِّبَابَۃ ج طِبَابٌ: زمین کپڑے کھال یا بادل کا مستطیل ٹکڑا۔ والطِّبَابَۃ مِنَ الخرز: مشک کے نچلے حصہ میں دو سوراخوں کے درمیان کا چمڑا۔

الطَّبِیْب: فن طب کا جاننے والا۔ فن طب کا ماہر۔ ج اَطِبَّہ. اَطِبَّاء: مؤنث طَبِیْبَۃ.

المَطْبُوْب: سحرزدہ جس پر جادو کا اثر ہو۔

طَبِجَ (س) طَبَجًا. الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔ صفت اَطْبَج...... عَلٰی رَاسِہٖ وعَلٰی کُلِّ اَجْوَفٍ: سر پر یا ہر کھوکھلی چیز پر مارنا۔

تَطَبَّجَ. فِی الْکَلَامِ: مختلف رنگوں میں گفتگو کرنا۔

طَبَخَ: (ف ن) طَبْخًا وطَبِیْخًا. اللَّحْمَ: گوشت پکانا۔ طَبَخَ الصَّبِیُّ: بچہ کا حرکت کرنا۔ بڑھنا۔

اِنْطَبَخَ: پکنا۔

اِطَّبَخَ. الرَّجُلُ: اپنے لئے پکانا...... اللَّحْمَ: گوشت پکانا۔

الطَّبْخ والطِّبْخ: جو کچھ پکایا جائے۔

الطُّبَاخَۃ: ہانڈی کے جھاگ۔ پکی ہوئی چیز۔

الطِّبَاخَۃ: باروچی گیری۔

الطَّبَّاخ: پکانے والا اور اس کو طاہی بھی کہتے ہیں اور استعمال عوام میں طبّاخ کا اطلاق انگیٹھی پر ہوتا ہے اور حسن یہ ہے کہ اس کو منصب کہا جائے۔

الطَّبِیْخ: پکی ہوئی چیز۔ چونہ۔ پکی اینٹ۔ ج اَطْبِخَۃ.

الطَّابِخ: پکانے والا۔ سخت بخار۔

الطَّابِخَة : مؤنث طَابِخٌ: دوپہر۔

الطَّبَاخَ والطُّبَّاخ : مضبوطی۔ قوت۔ موٹاپا۔ کہا جاتا ہے "مَا فِيْ كَلَامِهٖ طُبَاخٌ" یعنی کوئی فائدہ نہیں۔

الاَطْبَخ : بہت زیادہ بے وقوف۔

المَطْبَخ : باورچی خانہ۔ ج مَطَابِخ۔

المِطْبَخ: پکانے کا اوزار۔ ج مَطَابِخ۔

المُطْبَخ والمُطَّبَخ: باورچی خانہ۔

طَبَرَ : (ن) طَبْرًا : اچھلنا۔ کودنا۔ چھپنا۔

الطَّبَر والطَّبَرْزِيْن : کلہاڑا (یہ دونوں کلمے دخیل ہیں)

الطُّبَّار : انجیر کے مشابہ درخت۔ واحد طُبَّارَة۔

الطَّبَرى: طبرستان کی طرف منسوب۔

طَبَزَهٗ : (ن) طَبْزًا: بھردینا۔

الطِّبْز : پہاڑ کا مضبوط کنارہ۔ دوکوہان کا اونٹ۔

طَبَسَهٗ : گارے سے لیپنا۔

الطَّبَس : ہر ایک کالی چیز۔

الطِّبْس: بھیڑیا۔

بَحْرٌ طَبِيْسٌ : بہت پانی والا سمندر۔

الطَّبَش : لوگ۔

اَلطَّبْشُوْرَة : چاک جو کہ سیاہ تختہ یا سلیٹ پر لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

الطَّبْشَة : استعمال عوام میں بچوں کے مارنے کی لمبی چھڑی اور فصیح لفظ مِخْفَقَه ہے۔

طَبْطَبَ طَبْطَبَةً۔ الماءُ او السَّيْلُ : پانی یا سیلاب کا آواز کرنا...... الوَادِى : وادی کا بہنا۔ المَاءَ : پانی کو حرکت دینا۔

الطَّبْطَابَة : گیند کا بلا۔

الطَّبْطِبِيَّة : کوڑا۔

طَبَعَ :(ف) طَبْعًا۔ الشَّیْءَ : کسی چیز کی تصویر بنانا...... عَلَيْهِ : مہر لگانا...... الدِّرْهَمَ: سکہ ڈھالنا۔ السَّيْفَ : تلوار بنانا۔ ڈھالنا...... اللّٰهُ الخَلْقَ : پیدا کرنا...... الدَّلْوَ : ڈول بھرنا۔ کہا جاتا ہے "طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ" یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پر مہر کردی جس کی وجہ سے وہ خیر کی توفیق سے محروم ہے۔

طَبِعَ :(س) طَبَعًا: میلا کچیلا ہونا۔ عیب دار ہونا...... السَّيْفُ : تلوار کا زنگ آلود ہونا۔ صفت طَبِعٌ واَطْبَعُ۔

طُبِعَ۔ عَلَى الجَهْلِ : پیدا کیا جانا۔

طَبَّعَ۔ الاِنَاءَ : بھردینا...... گندا کرنا۔ عوام کہتے ہیں "طَبَّعَ الدَّابَّةَ" یعنی سدھالیا۔ فصیح لفظ اس کے لئے "رَاضَهَا" ہے۔

تَطَبَّعَ : بھرجانا۔ ڈھالنا...... بِطِبَاعِ اَبِيْهِ: باپ کے اخلاق اختیار کرنا...... النَّهْرُ بِالمَاءِ: نہر کا کناروں سے بہہ نکلنا۔

اِنْطَبَعَ : بھرجانا۔ ڈھلنا۔

الطَّبْع : پیدائشی عادت۔ مثال۔ نمونہ۔ کہا جاتا ہے "اِضْرِبْهُ عَلٰى طَبْعِ هٰذَا" یعنی اس کو اس کے نمونہ پر بناؤ۔ ج طِبَاع۔

الطِّبْع : پانی جذب ہونے کی جگہ۔ پیمانہ بھر۔ مشکیزہ۔ نہر ج طُبُوْع وطِبَاع (...... والطَّبَع): زنگ میل کچیل۔ عیب۔ ج اَطْبَاع۔

الطَّبِع: کمینہ۔ سَيْفٌ طَبِعٌ: زنگ آلود تلوار۔

الطَّابِع والطِّبَاع : خلقی عادت۔

الطَّابَع والطَّابِع : مہر۔ ہر وہ چیز جس سے مہر کی جائے۔ ج طَوَابِع: کہا جاتا ہے "هٰذَا كَلَامٌ عَلَيْهِ طَابِعُ الفَصَاحَةِ" یعنی یہ ایسا کلام ہے جس پر فصاحت کی مہر ہے۔

طَوَابِعُ البَرِيْدِ: خط پر لگانے کے لئے ڈاک ٹکٹ جو کہ اندرون اور بیرون خطوط پر لگائی جاتی ہیں۔

اَلطَّوَابِعُ الاَمِيْرِيَّة : رسید ٹکٹ یعنی مالی معاملات میں ٹکٹ دستخط یا توثیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔

الطَّوَابِعُ القُنْصُلِيَّة : حکومت کی طرف سے ٹکٹ جو کہ سفارتخانوں میں استعمال کی جاتی ہیں۔

الطَّبَّاع۔ طَابِع : اسم فاعل کا مبالغہ۔

الطِّبَاعَة : تلوار سازی۔ چھاپنے کا پیشہ۔

دَارُ الطِّبَاعَةِ : تلوار سازی کا کارخانہ۔ چھاپنے کی جگہ۔

الطَّبِيْعَة : خلقی وجبلی عادت۔ ج طَبَائِع۔

الطَّبَائِعُ الاَرْبَع : سردی۔ گرمی۔ خشکی۔ تری۔

الطَّبِيْعِى : جو طبیعت کے ساتھ مختص ہو۔ جو ہر چیز کو طبیعت کی طرف منسوب کرے۔ جو علم طبیعات کا ماہر ہو اور علم طبیعات وہ علم ہے جس میں طبائع اشیاء سے بحث کی جائے۔

الطُّبْعَان : مہر۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا طُبْعَانُ الاَمِيْرِ" یہ امیر کی مہر ہے۔

المَطْبَعَة والمَطْبَع : چھاپنے کی جگہ۔ ج مَطَابِع۔

المِطْبَعَة : چھاپنے کا آلہ۔ پریس۔ ج مَطَابِع۔

المَطْبُوْع : مُطَبَّع۔ چھپا ہوا۔ پسندیدہ...... مِنَ الشُّعَرَاءِ : جو بلا تکلف اشعار کہے۔

طَبِقَتْ (س) طَبَقًا وطَبَقَانًا : بند ہونا۔ پہلو سے لگنا۔ طَبِقَ يَفْعَلُ الشَّیْءَ : شروع کرنا۔ کرنے لگنا۔

طَبَّقَ الشَّیْءُ : عام ہونا...... السَّحَابُ الجَوَّ: بادل کا فضا کو گھیر لینا...... المَاءُ وَجْهَ الاَرْضِ : ڈھانپ لینا۔ السَّيْفُ المَفْصَلَ : تلوار کا جوڑ کو جدا کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ يُطَبِّقُ المَفْصَلَ" جبکہ حجت میں غالب ہو۔ طَبَّقَ الحَاكِمُ فِىْ حُكْمِهٖ" حاکم کا درست فیصلہ کرنا...... الفَرَسُ فِىْ عَدْوِهٖ : دوڑنے میں ایک ساتھ دونوں ٹانگوں کو اٹھانا اور اکٹھا ہی رکھنا۔

طَابَقَهٗ طِبَاقًا ومُطَابَقَةً : موافقت کرنا۔

طَابَقَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ : دونوں کو ایک طریقہ پر کرنا...... بَيْنَ قَمِيْصَيْنِ : ایک کے اوپر ایک پہننا...... هٗ عَلَى الاَمْرِ : برابری کرنا...... الرَّجُلُ عَلَى العَمَلِ : حاوی ہونا...... بِالحَقِّ: اقرار کرنا۔ یقین کرنا...... المُقَيَّدُ : قیدی کا چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا...... الفَرَسُ فِىْ جَرْيِهٖ : اگلی ٹانگوں کی جگہ میں

پچھلی ٹانگوں کو رکھنا۔
أَطْبَقَ الشَّيْءَ :ڈھانپنا......اللَّيْلُ :تاریک ہونا......النُّجُوْمُ :کثرت سے ظاہر ہونا ......الوَحْيَ :ایک پاٹ کو دوسرے پاٹ پر رکھنا۔کہا جاتا ہے "أَطْبِقْ شَفَتَيْكَ" یعنی چپ رہ۔أَطْبَقَ الرَّاكِعُ :رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنے کے درمیان کر لینا۔أَطْبَقُوْا. عَلَى الأمْرِ :اجماع کر لینا۔
أَطْبَقَتِ الحُمّٰى :بخار کا لگاتار رہنا۔کہا جاتا ہے "مَا أَطْبَقَ فُلَانًا" یعنی وہ کیسا حاذق ہے۔
تَطَابَقَ. القَوْمُ :اتفاق کر لینا۔
تَطَبَّقَ وانْطَبَقَ. الشَّيْءُ :بند ہونا۔
الطِّبْقُ :مطابق۔کہا جاتا ہے "هٰذَا طِبْقُ ذَاكَ" یعنی یہ اس کے مطابق ہے۔دن کا حصہ۔لاسہ جس سے پرندوں کا شکار کیا جائے۔ایک درخت کا پھل۔الطِّبْقُ مِنَ النَّاسِ :جماعت۔
الطَّبَقُ :مطابق۔پردہ۔طشتری۔ج أَطْبَاق
الطَّبَقُ :سطح زمین۔ریڑھ کی ہڈی......مِنَ اللَّيْلِ والنَّهَارِ :دن رات کا بڑا حصہ۔کہا جاتا ہے "أَقَمْتُ عِنْدَهُ طَبَقًا مِنَ النَّهَارِ" یعنی میں نے اس کے پاس دن کے بڑے حصے میں اقامت کی......مِنَ المَطَرِ :عام بارش۔کہا جاتا ہے "مَطَرٌ طَبَقٌ ودِيْمَةٌ طَبَقٌ"۔حال۔کہا جاتا ہے "الدَّهْرُ أَطْبَاقٌ" یعنی زمانے کے مختلف احوال ہیں۔جماعت۔کہا جاتا ہے "مَضٰى طَبَقٌ بَعْدَ طَبَقٍ" یعنی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت گزر گئی "جَاءَهُ طَبَقٌ مِنْ جَرَادٍ" یعنی ٹڈیوں کی جماعت آئی۔"أَطْبَاقُ الرَّأْسِ" سر کی ہڈیاں۔بَنَاتُ طَبَقٍ :مصیبتیں۔کچھوے۔سانپ۔أُمُّ طَبَقٍ :مصیبت۔
الطِّبْقَةُ :جال۔پھندا۔دن کا ایک حصہ۔ج طِبَق وطِبَق۔
اَلْمُطَابِقَة :(ع ج) :دو برابر مقداروں کا مجموعہ ان میں حروف کی مقدار جو بھی ہو۔

ب×ج = ب×۲ب ج×ج
(س+)(س+۲) = (س+۳س+۲)
الطَّبَقَةُ :مرتبہ۔حال۔کہا جاتا ہے "اِنْ كُتُبَهُ إِلَيَّ طَبَقَةٌ" اس کے خطوط میری طرف متواتر آئے۔ج طَبَقَات۔
الطَّبَقُ :بند۔
الطِّبْقُ :رات کا ایک حصہ۔ج طُبَق (...... والطِّبَاق) :مطابق۔کہا جاتا ہے "هٰذَا طَبِيْقُ ذَاكَ او طِبَاقُه" یعنی یہ اس کے مطابق اور موافق ہے۔طِبَاقُ الأرْضِ :زمین کی سطح۔
الطَّابِقُ والطَّابَقُ :کڑاہی۔آدھی بکری۔ج طَوَابِق وطَوَابِيْق۔
الطَّابِقُ والطَّابَقُ والطَّابَاقُ :شیشہ۔بڑی پکی اینٹ (اور یہ دخیل ہے)
المُطْبِقُ :زمین کے نیچے قید خانہ۔الجُنُوْنُ المُطْبِقُ :لگاتار جنون۔سَنَةٌ مُطْبِقَةٌ :سخت قحط۔المُطْبِقَاتُ :مصیبتیں۔الحُرُوْفُ المُطْبِقَةُ :ص ض ط ظ۔
المُطَبِّقُ :صائب الرائے۔سَحَابَةٌ مُطَبِّقَةٌ :تمام زمین پر برسنے والا بادل۔
طَبَلَ :(ن) طَبْلًا وطَبَّلَ :ڈھول بجانا۔عوام کہتے ہیں "طَبَّلَ فِي المَشْيِ" یعنی چلنے میں تھک گیا اور صحیح لفظ (بَلَّطَ) ہے۔
الطَّبْلُ :ڈھول۔ج طُبُوْل وأَطْبَال۔
الطَّبَّالُ :ڈھول بجانے والا۔
الطِّبَالَةُ :ڈھول بجانے کا پیشہ۔
الطُّبَيْلَةُ :ڈھولک۔
اَلطَّبْلِيَّةُ ج طَبْلِيَّات :گول میز جس پر روٹی کھائی جائے۔
الطَّبْلِيَّةُ :خراج کے روپے۔ج طَبْلِيَّات۔
الطُّوْبَالَةُ :مادہ بھیڑ۔ج طُوْبَالَات۔
طَبَنَ :(ض) طَبْنًا۔النَّارَ :آگ کو دبا دینا۔
طَبَنَ (ض) طَبْنًا طَبِنَ (س) طَبَنًا وطَبَانَةً وطَبَانِيَةً وطُبُوْنَةً. الشَّيْءَ ولِلشَّيْءِ :سمجھدار ہونا۔صفت طَبِنٌ و طَابِنٌ۔

طَابَنَهُ :موافق ہونا۔طَابَنَ الحَفِيْرَةَ :گہرا کرنا۔
اِطْبَأَنَّ اِطْبِئْنَانًا. بالمَكَانِ :مطمئن ہونا۔
الطِّبْنُ والطَّبْنُ :بڑی جماعت۔کہا جاتا ہے "أَيُّ الطَّبْنِ هُوَ" یعنی وہ کون آدمی ہے۔
الطُّبْنُ :طنبور یا بربط۔
الطُّبْنُ :گھر، کوڑا کرکٹ جس کو ہوا اڑا لائے۔
الطِّبْنُ والطَّبْنُ والطُّبْنُ والطَّبَنُ :مردار جو گدھوں اور درندوں کے شکار کے لئے جال میں رکھا جائے۔اعرابیوں کا ایک کھیل۔
الطِّبْنَةُ :سمجھ۔ج طِبَن۔
الطُّبْنَةُ :طنبور کی آواز۔ایک کھیل۔
الطَّابُوْنُ :گڑھا جس کی حفاظت کے لئے آگ کو دبا دیا جائے۔
الطُّبُنْجَةُ :طمنچہ۔ج طُبُنْجَات۔
طَبَاهُ يَطْبُوْهُ طَبْوًا واطَّبَاهُ اِطِّبَاءً :پکارنا۔بلانا۔
طَبَاهُ يَطْبِيْهِ طَبْيًا :کھینچنا......ه عَنْهُ :باز رکھنا......ه إِلَيْهِ :بلانا۔
طَبِيَتْ تَطْبٰى طَبًى. النَّاقَةُ :ڈھیلے تھنوں والی ہونا۔
أَطْبَاهُ إِطْبَاءً :بلانا۔
الطِّبْيُ والطُّبْيُ :تھن گدھی، گھوڑی، اونٹنی اور مادہ درندوں کا۔ج أَطْبَاء۔
الطَّبْوَاءُ والطَّبِيَّةُ. مِنَ النُّوْقِ :ڈھیلے تھنوں والی اونٹنی۔
طَثَّ :(س) طَثًّا. الشَّيْءَ :پاؤں یا ہتھیلی سے مار کر جگہ سے ہٹانا۔
الطَّثُّ :بچوں کا ایک کھیل جس میں گول لکڑی کو پھینکتے ہیں۔
المِطَثَّةُ :بچوں کے کھیل کی ایک گول لکڑی۔
طَثَرَ :(ن) طَثْرًا و طُثُوْرًا وطَثَّرَ. اللَّبَنُ :دودھ کا بالائی والا ہونا۔صفت طَاثِرٌ۔
الطَّثْرَةُ :کیچڑ۔کائی۔بالائی۔غلیظ پانی۔وسعت عیش۔بھیڑ کا اون۔
أَطْثَرَ الشَّيْءَ :زیادہ کرنا۔

طَجَنَ :(ن) طَجْنًا وطَجَّنَ. الشَّیْءَ : بھوننا۔

الطَّاجِن والطَّیْجَن : کڑاہی۔ج طَیَاجِن وطَوَاجِن (اور یہ دونوں کلمے دخیل ہیں)

المُطَجَّن : بھنا ہوا۔

طَحَرَتْ (ف) طَحْرًا. العَیْنُ قَذَاھَا : خس و خاشاک کو دور کرنا۔ نکال پھینکنا۔ صفت طَحُورَۃ الرِّیْحُ السَّحَابَ : ہوا کا بادل کو اُڑا دینا۔

طَحَرَ (ض) طَحْرًا وطَحِیْرًا وطُحَارًا : آہ کرنا۔

الطَّحْرُ والطَّحَر : متفرق پتلے پتلے بادل۔

الطَّحْرَۃ والطِّحْرِیَۃ : بادل کا ٹکڑا۔

الطَّحُوْر : جلدی کرنے والا۔

الطَّحُوْرُ والمِطْحَر. مِنَ القِسِیِّ : دور پھینکنے والی کمان۔

الطُّحَار : سخت قسم کی پیچش جس میں آدمی آہ کرنے لگے۔

الطُّخْرُوْر : بدلی۔ج طَخَارِیْر.

الطَّخَارِیْر : بادل کے ٹکڑے۔

طَخْرَبَ : تیز دوڑنا......القِرْبَۃَ : مشک بھرنا......گوز کرنا۔

الطِّخْرِب : کوڑا کرکٹ۔

الطُّخْرُبَۃ. مُثَلَّثَۃ : بادل یا کپڑے کا ایک ٹکڑا۔

طَخْطَخَۃ : توڑنا۔ طَخْطَخَ القَوْمَ بِالقَوْمِ : متفرق کر دینا۔ ہلاک کرنا......مَالَہٗ : بکھیرنا۔ طَخْطَخَ الرَّجُلُ : ہلکی ہنسی ہنسنا۔

تَطَخْطَخَ : ٹوٹنا۔ متفرق ہونا۔ ہلاک ہونا۔ بکھرنا۔

طَحَلَہٗ (ف) طَحْلًا : تلی پر مارنا۔ طَحَلَ الاِنَاءَ : برتن بھرنا۔

طَحِلَ (س) طَحْلًا وطَحَلًا : تلی کا بڑھنا......المَاءُ : پانی کا بدبودار ہونا۔

طُحِلَ طُحْلًا : تلی کی بیماری۔ صفت مَطْحُوْل.

الطِّحَال : تلی۔ج اَطْحِلَۃ وطُحُل وطِحَالَاتٌ.

الطُّحَال : مرض جو تلی کو لاحق ہو۔

الطُّحْلَۃ : خاکستری رنگ۔

الاَطْحَل : خاکستری رنگ والا۔ مؤنث طَحْلَاءُ ج طُحْلٌ.

الطَّحِل : بڑی تلی والا۔ غضبناک۔ بھرا ہوا۔ کیچڑ والا پانی۔

الطُّحْلُ. عِنْدَالعَامَّۃِ : باریک تنکے اور فصیح لفظ خثا ہے۔

طَحْلَبَ. المَاءُ : کائی والا ہونا۔ صفت مُطَحْلِب. مُطَحْلَب......الاَرْضُ : سرسبز ہونا۔ الرَّجُلَ : قتل کرنا۔

اَلطُّحْلُبُ : شدید سبز رنگ کی بیل جس کے پتے اور ٹہنی ہوتی ہے لیکن تنا نہیں ہوتا دور دور تک پھیل جاتی ہے درختوں اور مکانوں پر عام چڑھ جاتی ہے۔

الطِّحْلِب والطُّحْلُب والطُّحْلَب : کائی۔ ایک ٹکڑا کائی کا۔

طَحْلَبَۃ : کہا جاتا ہے "مَا عَلَیْہِ طَحْلَبَۃٌ" یعنی اس کے اوپر بال نہیں۔

طَحَمَ (ف) طَحْمَۃً. عَلَیْہِ : کودنا اور حملہ کرنا اور یہ استعمال عوام ہے اور ممکن ہے کہ یہ قَحَمَ : کی تحریف ہو۔

الطُّحْمَۃ. مُثَلَّثَۃ. مِنَ النَّاسِ : جماعت۔ مِنَ السَّیْلِ : سیلاب کا زور۔ مِنَ اللَّیْلِ : بہت تاریکی (......والطُّحْمَاء) : ایک قسم کی سبزی۔

الطُّحَمَۃ : سخت جنگجو۔ بہت اُونٹ۔

الطَّحُوْم : تیز ہانکنے والا۔

المَطْحُوْم : بھرا ہوا۔

طَحَنَ :(ف) طَحْنًا وطَحَّنَ. البُرَّ : گیہوں پیسنا......المَنِیَّۃُ القَوْمَ : ہلاک کرنا۔

طَحَنَتِ الاَفْعٰی : سانپ کا کنڈلی مارنا۔ صفت مِطْحَان.

تَطَحَّنَ : پسنا۔

الطِّحْن والطَّحِیْن : پسا ہوا آٹا۔

الطَّاحِنَۃ : مؤنث طَاحِن : ڈاڑھ۔ج طَوَاحِن.

الطَّحَّان : پیسنے والا۔ آٹے بیچنے والا۔

الطِّحَانَۃ : پسائی کا پیشہ۔

الطَّاحُوْن والطَّاحُوْنَۃ : چکی پیسنے کا مکان۔ ج طَوَاحِیْن.

الطَّحُوْن والطَّحَّانَۃ : لڑائی۔ بڑا لشکر۔ بہت اُونٹ۔

المِطْحَنَۃ : چکی۔ج مَطَاحِن.

المَطْحَنَۃ : پیسنے کا مکان۔ج مَطَاحِن.

طَحَا یَطْحُوْ طَحْوًا : بعید ہونا۔ ہلاک ہونا۔ الشَّیْءَ : دفع کرنا......بِالکُرَۃِ : پھینکنا......القَوْمُ : ایک دوسرے کو ہٹانا۔

طَحَا یَطْحَا طَحْوًا. الشَّیْءَ : پھیلانا۔ دراز کرنا۔ الشَّیْءُ : پھیلنا۔ دراز ہونا......القَمَرُ : روشن ہونا......الرَّجُلُ : جانا۔ کہا جاتا ہے "طَحَابِہٖ ھَمُّہٗ" یعنی اس کی ہمت اس کو ہر کام پر لے گئی۔ پہلو پر لیٹنا طَحَا بِفُلَانٍ شَحْمُہٗ : موٹا ہونا۔

الطَّحَا : چوڑی زمین۔

الطَّاحِی : بلند۔ پھیلنے والا۔ بڑی جماعت۔ مَظَلَّۃٌ طَاحِیَۃٌ ومَطْحُوَّۃٌ ومَطْحِیَّۃٌ : بڑا سائبان۔

بَقْلَۃٌ مُطْحِیَۃٌ : زمین پر پھیلنے والی سبزی۔

طَحٰی یَطْحٰی طَحْیًا : پہلو پر لیٹنا۔

الطَّحْیَۃ : بادل کا ٹکڑا۔

طَخَّ :(ن) طَخًّا. الشَّیْءَ : پھینکنا اور دور کرنا۔ (طَخُوْخًا) : بد خلق ہونا۔

المِطَخَّۃ : ایک لکڑی جس سے بچے کھیلتے ہیں۔

طَخِشَتْ :(س) طَخَشًا. العَیْنُ : آنکھ کا بے نور ہونا۔

طَخْطَخَ. الشَّیْءَ : برابر کرنا۔ ایک کو دوسرے سے ملانا......اللَّیْلَ : تاریک کرنا۔

تَطَخْطَخَ. اللَّیْلُ : تاریک ہونا......السَّحَابُ : بادل گھر کر برابر ہونا۔

الطَّخْطَاخ : گھرا ہوا بادل۔ بد خلق۔

الطُّخَاطِخ : تاریکی۔

طَحِشَ: يَطْحَشُ: اَلْعَيْنُ: اندھیرا ہونا۔
طَخَمَ (ف) طَخْمًا وطَخَمَ (ک)
طَخَامَةً: تکبر کرنا۔
اِطْخَمَّ. اللَّحْمُ: خشک ہو کر سیاہی مائل ہونا۔
الطُّخْمَة: بکریوں کا گلہ۔
الطُّخْمَة: ناک کے اگلے حصہ کی سیاہی۔
الاَطْخَم: جانور یا انسان کے ناک کا اگلا حصہ (......والطَّخِيم): خشک گوشت۔
طَخَا يَطْخُو طَخْوًا وطُخُوًّا. اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔
الطَّخَاء: بلند بادل۔ دل کی گھبراہٹ۔
الطَّخْيَة والطِّخْيَة والطُّخْيَة: تاریکی۔ بادل کا ایک ٹکڑا۔ الطَّخْيَة: بے وقوف ج طَخْيُوْن.
الطخواء والطخياء. مِنَ اللَّيَالِي: تاریک راتیں۔
الطَّاخِيَة: سخت تاریکی۔
طَرَّ (ن) طَرًّا. المَاشِيَة: جانوروں کو زور سے ہانکنا...... الاِبِلَ: اُونٹوں کو اطراف سے گھیرنا...... الشَّیْءَ: کاٹنا...... الثَّوْبَ: کپڑے کو پھاڑنا۔ الاِبِلُ الجِبَالَ: اُونٹوں کو پہاڑ کو طے کرنا۔ طَرَّ القَوْمَ: کسی قوم پر گزرنا...... السِّكِّيْنَ: چھری تیز کرنا۔ البُنْيَانَ: کسی عمارت کی مرمت کرنا۔ الحَوْضَ: حوض کو لیپنا...... المَالَ: مال چھیننا اور اسی سے ہے "طَرَّ عَقْلَهُ" فُلانًا: طمانچہ مارنا۔ دھتکارنا۔
طَرَّ (ن ض) طَرًّا وطُرُوْرًا. الشَّارِبُ او النَّبَاتُ: مونچھ یا نبات کا اُگنا۔ طَرَّتِ النُّجُوْمُ: ستاروں کا روشن ہونا...... يَدُهُ: زخم کی وجہ سے گر جانا۔ الرَّجُلُ مِنَ السَّطْحِ: گرنا۔
اَطَرَّهُ: گرانا۔ کاٹنا۔ دھتکارنا۔ اَطَرَّهُ عَلَى الاَمْرِ: برانگیختہ کرنا۔
طَرَّرَتِ الجَارِيَةُ: لڑکی کا اپنی زلفوں کو سنوارنا۔
الطُّرُّ: کنارہ ج اَطْرَارٌ کہا جاتا ہے "هُوَ يَحْمِيْ اَطْرَارَ البِلَادِ" یعنی وہ اطراف بلاد کی حفاظت کرتا ہے۔ "وَجَاءُوْا طُرًّا" یعنی سب آئے۔
الطَّرَّة: کمر۔
الطُّرَّة: پیشانی۔ پیشانی کے بال۔ کپڑے کا نقش و نگار۔ کنارہ۔ کتاب کا حاشیہ۔ نہر کا کنارہ۔ وادی کا کنارہ۔ بادل کا لمبا ٹکڑا۔ ج طُرَّات و طُرَر وطِرَار واَطْرَار اور اس لفظ کو اس علامت کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں جو شاہی فرامین وغیرہ میں لگایا جاتا ہے جس میں بادشاہ کا نام مع لقب کے ہوتا ہے اور صواب لفظ طُغْراء ہے۔
غُلامٌ طَارٌّ او طَرِيْرٌ: جوان جس کی مسیں بھیگ گئی ہوں۔ سِنَانٌ طَرِيْرٌ: تیز تیزہ۔
المُطِرّ: فا۔ غَضَبٌ مُطِرٌّ: بے موقع غضب۔
الطِّرِّيَان: تشتری۔ طباق۔
المَطَرَّة: عادت۔ کہا جاتا ہے "لَهُمْ مَطَرَّةٌ حَسَنَةٌ" ان کی اچھی عادت ہے۔
طَرَأَ (ف) طَرْءًا وطُرُوْءًا. عَلَيْهِمْ: دور سے اور اچانک آ جانا۔ کہا جاتا ہے "طَرَءَ عَلَيَّ هَمٌّ لا اُطِيْقُهُ" میرے اوپر ایسا غم آپڑا ہے جس کی مجھے طاقت نہیں۔
طَرُؤَ (ک) طَرَاءَةً وطَرَاءً: النَّبَاتُ: تروتازہ ہونا۔ صفت طَرِيٌّ.
اَطْرَاهُ: حد سے زیادہ مدح کرنا۔
الطَّارِي: فا۔ اجنبی۔ مسافر۔ غیر اصلی۔ ج طُرَّاءُ طُرَاءَة.
الطَّارِئَة: مؤنث طَارِي: مصیبت۔ ج طَوَارِي وطَارِئَات اور طَارِيَةٌ: کو ان لوگوں پر بھی بولا جاتا ہے جو غیر ملکی ہوں اور کسی جگہ آباد ہو جائیں۔
الطُّرْآن: راستہ۔ امر منکر۔ غیر پسندیدہ بات۔ کہا جاتا ہے "حَمَامٌ طُرْآنِيٌّ" یعنی وہ کبوتر جو نہ معلوم کہاں سے آیا "كَلامٌ طُرْآنِيٌّ" جو کلام غیر پسندیدہ اور ادب و تہذیب سے گرا ہوا ہو۔
طُرَاة. السَّيْلِ: سیلاب کا زور۔
طَرِبَ: (س) طَرَبًا: خوشی یا غم سے جھومنا۔ صفت طَرِبٌ.
طَرَّبَ: گانا...... فِيْ صَوْتِهِ: سُر نکالنا...... عَنِ الطَّرِيْقِ: ہٹ جانا۔ طَرَّبَه واَطْرَبَه وتَطَرَّبَه: خوشی پر برانگیختہ کرنا۔
اِسْتَطْرَبَ: بہت خوش ہونا...... فُلانًا: خوش ہونے کو کہنا...... الاِبِلَ: حُدِی: سے حرکت میں لانا۔
الطَّرُوْب والمِطْرَاب والمِطْرَابَة: بہت زیادہ خوش۔
المَطْرَب والمَطْرَبَة: تنگ راستہ۔ ج مَطَارِب. المَطَارِب: متفرق راستے۔
الطِّرْبَال: ہر بلند عمارت۔ دور سے نظر آنے والا جھنڈا۔ بڑی چٹان پہاڑ کی جو فضا میں ہو ج طَرَابِيل. طَرَابِيل الشَّام: ملک شام کے گرجے۔
الطِّرْبِيْل: گانے کی مشین۔ ج طَرَابِيْل.
طَرَحَ: (ف) طَرْحًا. الشَّيْءَ وبِالشَّيْءِ: پھینک دینا...... عَنْهُ: ڈال دینا اور دور کر دینا۔ کہا جاتا ہے "طَرَحَتِ النَّوَى بِفُلانٍ كُلَّ مَطْرَحٍ" یعنی فراق نے فلاں کو دور ڈال دیا۔ طَرَحَ الثَّوْبَ عَلَيْهِ: کسی چیز پر کپڑا ڈالنا۔ طَرَحَتِ الاُنْثَى: حمل گرانا۔ طَرَحَ الحَاسِبُ: حساب کرنے والے کا کسی بڑے عدد کو چھوڑ دینا...... عَلَيْهِ المَسْئَلَةَ: مسالہ پیش کرنا۔
طَرِحَ: (س) طَرَحًا: بدخلق ہونا۔ خوش عیش ہونا۔
طَرَّحَ. طرح کا مبالغہ۔ طَرَّحَ بِهِ السَّفَرُ اِلَى نَاحِيَةِ كَذَا: سفر نے اس کو فلاں گوشہ میں پھینک دیا۔ طَرَّحَ الاُنْثَى: حمل گروانا...... البِنَاءَ: عمارت کو بہت بلند کرنا۔
طَارَحَهُ مُطَارَحَةً. الكَلامَ او الشِّعْرَ او الغِنَاءَ: گفتگو یا شعر یا گانے میں مقابلہ کرنا۔
اِطَّرَحَه: پھینک دینا۔ دور کر دینا۔
تَطَارَحَ. القَوْمُ الكَلامَ والغِنَاءَ: ایک کا دوسرے سے کلام یا گانے میں مقابلہ

کرنا۔
الطِّرح: ڈالا ہوا۔ پھینکا ہوا۔ حمل ناتمام۔
الطَّرح والطُّرُوح والطَّراح: مکان بعید۔
الطَّرُوح: لمبی شاخوں والا درخت خرما ج طُرُوحٌ۔
الطَّرحَة: چادر سبز رنگ کی اور عوام کے نزدیک بمعنیٰ اوڑھنی۔
الطَّرِیح: ڈالا ہوا' پھینکا ہوا ج طَرحیٰ۔
الطُّرح: ڈالا ہوا' پھینکا ہوا۔
الأُطرُوحَة: سوال جو تم کسی کے سامنے پیش کرو۔
المَطرَح: ڈالنے کی جگہ۔ بچھانے کی جگہ۔ ج مَطارِح۔ کہا جاتا ہے "مَا طَرَحَکَ هٰذَا المَطرَحَ" یعنی تمہیں اس میں کس نے ڈال دیا۔
طَرفٌ مِطرَحٌ: دور بین نگاہ۔ رُمحٌ مِطرَحٌ: لمبا نیزہ۔
المُطَّرَح: مفع۔ قَولٌ مُطَّرَحٌ: وہ قول جس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔
الطَّرخان والطُّرخان: رئیس۔ ج طَراخِنة۔
الطَّرخُون: ایک قسم کی نباتات ہے جس کا ریشہ عاقر قرحا ہے۔
الطِّرِیخ: ایک قسم کی چھوٹی مچھلی۔
اِطرَخَمَّ. اللَّیلُ: تاریک ہونا...... الرَّجُلُ: نگاہ کمزور ہونا۔
طَرَدَہٗ (ن) طَردًا وطَرَدًا: دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ دھتکارنا...... ہٗ مِن بِلادِہٖ: جلا وطن کرنا۔ طَرَدَ الإبِلَ: اِدھر سے اُدھر سے جمع کر کے ہانکنا۔
طَرِدَ (س) طَرَدًا: شکار کا پیچھا کرنا۔
طَرَّدَ السَّوطَ: اُٹھانا۔ طَرَّدَہٗ عَنِ البَلَدِ: جلا وطن کرنا۔
طارَدَ طِرادًا ومُطارَدَةً. الأقرانُ: ایک کا دوسرے کے اُوپر حملہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "هُم فُرسانُ الطِّرادِ" وہ لوگ مدافعت کے شہسوار ہیں۔

أطرَدَہٗ: جلاوطن کرنے کا حکم دینا۔ جلاوطن کرنا۔
تَطارَدَ. القَومُ: بعض کا بعض پر حملہ کرنا۔
اِنطَرَدَ: جلاوطن ہونا۔
اِطَّرَدَ: دور ہونا...... الأمرُ: ایک دوسرے کے پیچھے ہونا اور درست ہونا...... الأنهارُ: جاری ہونا...... القَومُ إلَی المَسِیرِ: پے در پے چلنا۔
اِستَطرَدَ لَہٗ: فریب دینے کے لئے شکست کو ظاہر کرنا۔ کلام کو اس طرح بیان کرنا کہ اس سے دوسرا کلام لازم آجائے۔ اِستَطرَدَ إلَیهِ الأمرُ: پہنچنا۔
الطَّرَد: کھجور کے پودے۔ ج طُرُود۔
الطَّرَد: پانی جس میں جانور گھستے ہوں۔
الطَّرّاد. طارَدَ: کا مبالغہ۔ تیز رفتار جنگی جہاز۔ کشادہ مکان۔ لمبا دن۔
الطَّرِید: دھتکارا ہوا۔ بھاگنے والا جو تمہارے بعد پیدا ہوا اور تم بھی اپنے بعد پیدا ہونے والے کا طرید کہلاؤ گے...... مِنَ الأیّام: لمبا دن۔ الطَّرِیدان: رات دن۔
الطَّرِیدَة: بھگایا ہوا شکار' ریشم وغیرہ کا مستطیل ٹکڑا۔ چرایا ہوا اونٹ۔ تنور وغیرہ کے صاف کرنے کے لئے بھیگا ہوا چیتھڑا۔ ج طَرائِد۔
الطِّراد: کہا جاتا ہے "فُلانٌ یَمشِي مَشیًا طِرادًا" یعنی فلاں سیدھی چال چلتا ہے۔ چھوٹا نیزہ۔
المِطرَد: چھوٹا نیزہ۔ ج مَطارِدُ۔
یَومٌ مُطَّرِدٌ: لمبا دن۔
حُکمٌ مُطَّرِدٌ: عام حکم اور اسی سے ہے "قاعِدَةٌ مُطَّرِدَةٌ"۔
المَطرَدَة والمِطرَدَة: وسط شاہراہ۔
المَطرَدَة: دھتکارنے کا سبب۔
طَرِزَ (س) طَرَزًا: بدخلقی کے بعد اچھا اخلاق ہونا...... فِي المَلبَسِ: لباس فاخرہ استعمال کرنا۔
طَرَزَہٗ (ن) طَرزًا: گھونسہ مار کے ہٹانا۔

طَرَّزَ. الثَّوبَ: بیل بوٹے بنانا۔
تَطَرَّزَ. الثَّوبُ: بیل بوٹے والا ہونا۔ فِي لُبسِهٖ: لباسِ فاخرہ پہننا۔
الطَّرز: ہیئت۔ طریقہ۔ ترتیب۔
الطِّراز: کپڑے کا نقش ونگار۔ مقام جہاں کپڑے اچھے بُنے جائیں۔ طریقہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذا عَلٰی طِرازِ ذاکَ" یعنی یہ اس کے طریقہ پر ہے "لَیسَ هٰذا مِن طِرازِ ذاکَ" یعنی یہ اس کے طریقہ پر ہے۔ "لَیسَ هٰذا مِن طِرازِ ذاکَ" یعنی یہ تمہارے طور وطریقے پر نہیں۔ ج طُرُز۔
الطِّرازَة: بیل بوٹے بنانے کا پیشہ۔
الطَّرّازَة والمُطَرِّز: بیل بوٹے بنانے والا۔
طَرَسَ (ض) طَرسًا. الشَّيءَ: مٹانا...... الکِتابَ: لکھنا۔
طَرَّسَ. الکِتابَ: اچھی طرح مٹانا...... البابَ: دروازہ کالا کرنا...... الکاتِبُ: لکھے ہوئے پر لکھنا۔ طَرَّسَہٗ: فاسد کر دینا۔ بگاڑ دینا۔
تَطَرَّسَ فِي المَآکِلِ: عمدہ کھانے کھانا...... عَنِ الشَّيءِ: پرہیز کرنا۔
الطِّرس: صحیفہ کہ جس کو مٹا کر پھر لکھا جائے۔ ج أطراس وطُرُوس۔
طَرِشَ (س) طَرَشًا: بہرا ہونا۔ صفت أطرَش مؤنث طَرشاء ج طُرش۔
تَطارَشَ: بتکلف بہرا بننا۔
الطَّرَش والطُّرشَة: بہراپن۔
الأطرَش والأطرُوش: بہرا۔
طَرشَمَ. اللَّیلُ: تاریک ہونا۔
طَرِطَ (س) طَرَطًا: بے وقوف ہونا۔ صفت طَرِطٌ: ابروؤں پر کم بال ہونا۔ صفت۔
طارَطَ. الحاجِبَینِ وطَرطُهُما واطرَطُهُما وأطرَطُ مؤنث طَرطاء۔ اِمرَأةٌ طَرطاءُ العَینَینِ: جس کی پلکوں پر کم بال ہوں۔
طَرطَرَ: شیخ بگھارنا۔ ڈینگ مارنا۔ فخر کرنا۔

طُرْطُوْر : لمبا پتلا مرد۔ لمبی نوکدار ٹوپی اور طُرْطُوْر : اہل لبنان وشام کے نزدیک عورتوں کے زیورات میں سے ایک زیور ہے جس کو سر پر استعمال کیا جاتا ہے اور بسا اوقات اسے طُنْطُوْرَۃ: بھی کہتے ہیں۔

طَرَفَهٗ : (ض) طَرْفًا : طمانچہ مارنا۔ طَرَفَه عَنْهُ : واپس کرنا۔ باز رکھنا۔ طَرَفَ بَصَرَهٗ اَوْ بِعَيْنِهٖ : جھپکانا۔ عَيْنَه : آنکھ میں کوئی چیز لگانا جس سے پانی نکلے اور بند ہو جائے۔ صفت مَطْرُوْفَة۔ طَرَفَتْ عَيْنُه : نظر پھرانا...... فُلَانٌ : دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "مَا بَقِيَتْ مِنْهُمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ" یعنی ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا سب مر گئے یا قتل کئے گئے۔

طَرُفَ : (ک) طَرَافَةً : نیا مال ہونا۔

طَرَّفَهٗ : ایک گوشہ میں کرنا۔ آنکھ میں کچھ پڑ جانا۔ طَرَّفَ الْخَيْلَ : گھوڑوں کی اگلی قطار کو پیچھے کر دینا۔ بَنَانَه : پورے کو مہندی سے رنگنا ...... الشَّيْءُ : پسند کرنا۔

اَطْرَفَ : نئی عمدہ چیز لانا۔ پلکوں کو بند کرنا۔ كَذَا بِكَذَا : لاحق کرنا ...... ہ الشَّيْءَ : تحفہ دینا۔

تَطَرَّفَ : ایک کنارہ میں ہونا ...... الشَّيْءُ : کنارہ پر ہونا۔ حد اعتدال سے بڑھ جانا ...... الشَّمْسُ : آفتاب کا غروب کے قریب ہونا ...... الشَّيْءَ : اطراف سے لینا۔ پسند کرنا ...... عَلَيْهِمْ : غارت ڈالنا۔

اِطَّرَفَ الشَّيْءَ : نئی چیز خریدنا۔

اِسْتَطْرَفَهٗ : نیا سمجھنا ...... الشَّيْءَ : نیا پانا۔ فائدہ لینا۔ پسند کرنا۔

الطَّرْفُ : آنکھ۔ کسی چیز کا کنارہ۔ ہر شے کا منتہی۔ ج اَطْرَاف۔ الطِّرْفُ : شریف۔ کہا جاتا ہے "نَظَرَ بِطَرْفٍ خَفِيٍّ" یعنی خوف یا حیاء کی وجہ سے نیم باز آنکھوں سے دیکھا۔

الطِّرْفُ : نجیب الطرفین۔ ج اَطْرَاف : اصیل (گھوڑا وغیرہ) ج طُرُوْف واَطْرَاف : مؤنث طِرْفَة : نیا مال۔ مِنَ النَّبَاتِ : جو ابھی اپنے غلاف شگوفہ میں ہی ہو ...... مِنَ النَّاسِ : جو بوجہ ملالِ طبع کسی کے ساتھ معاشرت پر قائم نہ رہے۔ ایسا حریص نگاہ کا کہ جس چیز کو دیکھے اس کے متعلق خواہش کرے کہ وہ اس کے پاس ہو۔ رَجُلٌ طِرْفٌ فِيْ نَسَبِهٖ : نئی شرافت والا۔ اِمْرَاَةٌ طِرْفُ الْحَدِيْثِ : خوش کلام عورت۔

الطَّرَفُ : ہر شے کا منتہی۔ گوشہ۔ چیز کا ٹکڑا۔ شریف۔ ج اَطْرَاف جج اَطَارِيْف۔ اَطْرَافُ الْبَدَنِ : دونوں ہاتھ دونوں پیر اور سر۔ اَطْرَافُ النَّاسِ : ادنیٰ قسم کے لوگ۔ شرفاء اور خاندانِ شرفاء۔ اَطْرَافُ الرَّجُلِ : اقرباء۔

الطَّرِفُ : غیر مستقل۔ جو کسی ساتھی کی صحبت پر قائم نہ رہے۔ نئی شرافت والا۔

الطَّرْفَة : خون کا نقطہ جو آنکھ میں ہو جاتا ہے۔

الطُّرْفَة : ملیح بات۔ نئی عمدہ چیز۔ ج طُرَف۔

الطَّرْفَاء : جھاؤ کا درخت۔

الطَّارِف : فا۔ نیا مال اور اس کے مقابلہ میں ہے۔ التَّالِدُ : پرانا مال۔

الطَّارِفَة : مؤنث طَارِف : کہا جاتا ہے "جَاءَ بِطَارِفَةِ عَيْنٍ" یعنی اتنا مالِ کثیر لایا کہ جو دیکھے اس کی آنکھ کو چکا چوند لگ جائے ج طَوَارِف الطَّوَارِف : آنکھیں۔ کہا جاتا ہے "لَا تَرَاهُ الطَّوَارِفُ طَوَارِفُ الْخِبَاءِ" خیمہ کا وہ حصہ جو باہر نظر ڈالنے کے لئے اٹھا دیا جائے۔ طَوَارِفُ الْقَرَائِح : طبیعت کے لطائف و ظرائف۔

الطَّرِيْف : نادر میوہ ...... مِنَ الْمَالِ : نیا حاصل کردہ مال اور اس کے مقابلہ میں ہے۔ التَّلِيْد : پرانا مال۔ الطَّرِيْف : نئے مال والا۔ نئی شرافت والا۔ ج طُرَف وطِرَاف۔

الطَّرِيْفَة۔ طَرِيْف : کا مؤنث۔ نادر و مستحسن بات ج طَرَائِف : کہا جاتا ہے "طَرَائِفُ الْحَدِيْثِ" پسندیدہ باتیں۔ "هَلْ وَرَاءَكَ طَرِيْفَةُ خَبَرٍ تَطْرِفُنَا بِه" یعنی کوئی خبر جدید ہے جو تم ہمارے سامنے پیش کرو۔

الْاُطْرُوْفَة : نئی عمدہ نادر بات۔

الطِّرَاف : چمڑے کا خیمہ۔ اتنا حصہ کھیتی کا جو اطراف سے کاٹ لیا جائے۔ ج طُرُف : شرافت و بزرگی۔

الْمُطْرِف۔ مِنَ الْمَالِ : نیا مال حاصل کرنے والا۔

الْمِطْرَف والْمُطْرَف : نقش و نگار والی ریشم کی چادر ج مَطَارِف۔

طَرْفَسَ : نظر تیز کرنا۔ گھورنا۔ بہت کپڑے پہننا ...... اللَّيْلُ : رات کا تاریک ہونا ...... الْمَوْرِدُ : گھاٹ کا گدلا ہونا ...... الْمَاءُ : پانی پر آنے جانے والوں کا زیادہ ہونا۔

الطِّرْفِسَان : تاریکی۔ بچھونا۔ غالیچہ۔

الطِّرْفِسَاء : تاریک۔

طَرَقَهٗ : (ن) طَرْقًا : ہتھوڑا مارنا ...... النَّجَّارُ الصُّوفَ : اُون دھننا ...... الشَّيْءَ : بجانا ...... الْبَابَ : دروازہ کھٹکھٹانا ...... الْاِبِلُ الْمَاءَ : اُونٹوں کا پانی میں گھسنا۔ الرَّجُلُ : جادو منتر کے طور پر کنکری پھینکنا (...... طَرْقًا وطُرُوْقًا) الْقَوْمَ : رات کے وقت آنا۔

طَرِقَ : (س) طَرَقًا : گدلا پانی پینا (...... طَرَقًا) الْبَعِيْرُ : اُونٹ کے گھٹنے میں کمزوری یا اس کی پنڈلی میں کجی ہونا۔ صفت اَطْرَق۔ مؤنث طَرْقَاء ج طُرْق۔

طَرَّقَ لَهٗ : راستہ بنانا ...... الْمَوْضِعَ : راستہ اختیار کر لینا۔ کہا جاتا ہے "لَا تُطَرِّقُوا الْمَسَاجِدَ" یعنی مسجدوں کو راستہ مت بناؤ۔ "طَرَّقَ طَرِيْقَةً حَسَنَةً" اچھا طریقہ گھڑ لینا ...... الْحَدِيْدَ : لوہے کو کوٹنا اور پھیلانا۔ طَرَّقَتِ الْحَامِلُ بِوَلَدِهَا : بچے کو مشکل سے جننا۔ الْقَطَاةُ : انڈے دینے کا وقت قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "طَرَّقَ بِحَقِّيْ" یعنی میرے حق کا انکار کیا پھر اقرار کر لیا۔

طَارَقَ۔ بَيْنَ الثَّوْبَيْنِ : اُوپر نیچے پہننا۔ الظَّلَامُ او الْغَمَامُ : تاریکی یا بادل کا پیاپے آنا۔

اَطْرَقَ : خاموش ہونا۔ نگاہ جھکا کر زمین کی

طرف دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "اَطْرَقَ رَاْسَهٗ" یعنی سر جھکانا......اِلَى اللَّهْوِ: مائل ہونا...... الصَّيْدَ: جال لگانا......اَطْرَقَتِ الاِبِلُ: ایک دوسرے کے پیچھے چلنا۔ الرَّجُلُ: پیدل چلنا۔ نکاح کرنا۔

تَطَرَّقَ. اِلَيْهِ: چلنا یہاں تک کہ پہنچنا۔ اِلَى الاَمْرِ: راستہ تلاش کرنا۔

اِطَّرَقَتِ. الاِبِلُ: بعض کا بعض کے پیچھے چلنا۔ متفرق ہونا اور سیدھے راستہ کو چھوڑ دینا۔ اَطَّرَقَ جَنَاحُ الطَّيْرِ: پرندے کے بازوؤں کا ایک پر ایک جم جانا......التُّرَابُ: مٹی کا تہ بتہ ہونا۔

تَطَارَقَ الشَّيْءُ: پے در پے ہونا۔ تَطَارَقَتِ الاِبِلُ: بعض کا بعض کے پیچھے ہونا۔

اِسْتَطْرَقَ. الشَّيْءَ: راستہ بنانا...... بَيْنَ الصُّفُوْفِ: صفوں کے درمیان چلنا......ہ: کنکری پھینکنے کو کہنا۔

الطَّرْقُ والطُّرْقُ والطَّرْقَةُ: مرتبہ۔ دفعہ کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهٗ طَرْقَيْنِ" یعنی میں اس کے پاس دو مرتبہ آیا۔

الطَّرْقُ والطِّرْقُ: پھندا۔ جال۔ ج اَطْرَاق.

الطَّرْقَةُ: پھندا۔ جال۔ ج طِرَق.

الطَّرَقُ: مشک کی سلوٹ۔ ج اَطْرَاق: پانی جمع ہونے کے مواضع۔ اُونٹوں کے پیر کے نشانات۔ اَطْرَاقُ البَطْنِ: پیٹ کی سلوٹ۔

الطِّرْقَةُ. طَرَق کا اسم نوع۔ طریقہ۔ ج طِرَق.

الطُّرْقَةُ: راستہ۔ طریقہ۔ عادت۔ لالچ۔ تہ بتہ چھر ج طُرَق.

الطِّرَاقُ: جوتے کا چمڑا۔ لوہا کہ جس کو چوڑا کر کے ڈھال وغیرہ پر منڈھیں۔ جوتے کے چمڑے کا ٹکڑا جس سے جوتا گانٹھیں۔ ج طُرُق.

الطَّرِيقُ: راستہ (مذکر و مؤنث) ج طُرُق اَطْرُق واَطْرِقَة واَطْرِقَاء وجج طُرُقَات.

الطَّرِيْقَةُ: عادت۔ حالت۔ مذہب دھاری۔ کپڑے کا مستطیل ٹکڑا۔ لمبا کھجور کا درخت۔ خیمے کا ستون۔ سائبان کا ستون۔ قوم کا شریف اور افضل۔ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ طَرِيْقَةُ قَوْمِهٖ وهُمْ طَرِيْقَةُ قَوْمِهِمْ. يا وَهُمْ طَرَائِقُ قَوْمِهِمْ ج طَرَائِق. ثَوْبٌ طَرَائِقُ: پرانا کپڑا طَرَائِقُ الدَّهْرِ: حوادثِ دہر۔

الطَّارِقُ: فا۔ رات کو آنے والا۔ ج طُرَّاق واَطْرَاق: صبح کا ستارہ۔

الطَّارِقَةُ. طارق: کا مؤنث۔ مصیبت۔ قبیلہ مرد۔ چھوٹا تخت۔ ج طَوَارِق وطَارِقَات.

الطِّرِّيْقُ: مؤنث طِرِّيْقَة. المِطْرَاقُ ج مَطَارِيْقُ: بہت سر جھکانے والا۔

المِطْرَقُ والمِطْرَقَةُ: روئی اُون دُھننے کا ڈنڈا۔ ہتھوڑا۔ ج مَطَارِق.

المَطْرُوْقُ: مفع۔ وہ شخص جس میں نرمی اور ڈھیلا پن ہو۔ وہ شخص جس میں جنون اور بے وقوفی ہو۔ مَاءٌ مَطْرُوْقٌ: وہ پانی جس میں اُونٹ مینگنی و پیشاب کریں۔

المِطْرَاقُ: نظیر۔ ج مَطَارِيق. المَطَارِيْقُ: پیدل چلنے والے لوگ۔ اُونٹوں کی قطار۔

طَرِمَ (س) طَرَمًا. بَيْتُ النَّحْلِ: شہد سے بھرنا(...... طَرَمًا) العَسَلُ: چھتے سے شہد بہنا۔

اَطْرَمَتْ. اَسْنَانُهٗ: دانتوں پر میل جمنا۔ اَطْرَمَ فُوْهُ: منہ کا بدمزہ یا بدبودار ہونا۔

تَطَرَّمَ فِي الكَلَامِ: کلام کرنے میں رُک جانا۔

الطَّرْمُ والطِّرْمُ والطِّرْيَمُ: شہد۔ الطِّرْيَمُ: تہ بتہ بادل۔ رَجُلٌ طِرْيَمٌ: مرد دراز قد۔

الطُّرْمَةُ: جگر۔

الطَّرْمَةُ والطِّرْمَةُ والطُّرْمَةُ: اُوپر کے ہونٹ کا گڑھا۔

الطُّرَامَةُ: دانتوں کی زردی۔ دانتوں کے درمیان کا بقیہ کھانا۔ منہ کے اوپر خشک تھوک۔ الطَّرِيمُ: غصہ۔

الطُّرْمُوْثُ: بھوبل کی پکی ہوئی روٹی۔

طَرْمَحَ. البِنَاءَ: لمبی بنانا۔

الطِّرْمَاحُ والطِّرِمَّاحُ والطُّرْمُوْحُ: لمبا۔ الطِّرِمَّاحُ: مشہور۔ عالی نسب۔ پیش بیں۔

طَرْمَذَ: بے کار ڈینگ مارنا۔ جھوٹا فخر کرنا۔ صفت طِرْمَاذ وطِرْمِذَان.

طَرْمَسَ: گھبراہٹ سے خاموش رہنا۔ مکروہ جاننا۔ بھاگنا......الوَجْهُ: ترش رو ہونا...... الكَاتِبُ الكِتَابَةَ: مٹانا(...... واطْرِمَّسَ) اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔

الطِّرْمَاسُ والطِّرْمِسُ والطِّرْمِسَاءُ: سخت تاریکی۔

الطُّرْمُوْسُ والطُّرْمُوْسَةُ: بھوبل کی پکی ہوئی روٹی۔

الطُّرْمُوْقُ: چمگادڑ۔

طَرُوَ يَطْرُوْ وطَرِيَ يَطْرَى طَرَاوَةً وطَرَاءَةً وطَرَاوَةً وطَرَاءً. الغُصْنُ واللَّحْمُ: ٹہنی یا گوشت کا تازہ و نرم ہونا۔ صفت طَرِيٌّ.

طَرَا يَطْرُوْ طُرُوًّا. عَلَيْهِمْ: دُور سے آنا۔

طَرَّى. الشَّيْءَ: تر و تازہ کرنا......الطِّيْبَ: خوشبوؤں کو مخلوط کرنا......الطَّعَامَ: کھانے میں مسالہ ملانا۔

اَطْرَى اِطْرَاءً فُلَانًا: تعریف میں مبالغہ کرنا۔

اِطْرَوْرَى: تخمہ ہونا اور پیٹ پھولنا۔

الطَّرَا: جو کچھ زمین میں غیر جنس زمین سے ہو۔ لاتعداد مخلوق۔

الطَّرِيُّ: نرم تازہ۔

الاِطْرِيَةُ: سویاں۔

الاُطْرُوَانُ مِنَ الشَّبَابِ: ابتدائے شباب۔ عنفوانِ شباب۔

طَرِيَ: (س) طَرًى. اِلَيْهِ: متوجہ ہونا۔

طَرَزَهٗ: (ن) طَرْزًا: گھونسہ مار کے ہٹانا۔

طَسَّهٗ: (ن) طَسًّا: غالب آنا اور خاموش کرنا......ہ فِي المَاءِ: غوطہ دینا۔ طَسَّ القَوْمَ: سیر میں دور تک چلا جانا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِي اَيْنَ طَسَّ" میں نہیں جانتا کہاں گیا۔

طَسَّ : جانا ...... فِی الْبِلَادِ : سفر کرنا۔
الطَّسُّ : ہاتھ دھونے کے لئے تانبے کا برتن۔ سلفچی۔ ج اَطْسَاس وطُسُوس وطَسِیْس.
الطِّسَّة والطَّسَّة : ہاتھ دھونے کے لئے تانبے کا برتن۔ سلفچی۔ ج طِسَات وطِسَّات وطِسَس وطِسَاس.
الطَّسَّاس : برتن مذکور کو بنانے والا۔ یا بیچنے والا۔
الطِسَاسَة : برتن مذکور بنانے کا پیشہ۔
طَسَأ : (ف) طَسْأً وطَسِیْئً : (س) طَسَأً : تخمہ ہونا۔ صفت طَاسِیٌٔ طَسِیْئٌ. طَسَامَةً : شرم کرنا۔
اَطْسَأَهُ : بدہضمی کرنا۔
الطُسَأة : تخمہ۔ ہیضہ۔
الطَّسْت : ہاتھ دھونے کا تانبے کا برتن۔ ج طُسُوْت.
طَسَعَ : (ف) طَسْعًا فِی الْبِلَادِ : جانا۔
طَسِعَ : (س) طَسَعًا : بےغیرت اور مفلس ہونا۔ صفت طَسِعٌ وطَسِیْع.
طَسَمَ : (ن) طَسْمًا. الشَّیْئُ : مٹانا۔
طَسَمَ : (ض) طُسُوْمًا : مٹنا۔
طَسِمَ : (س) طَسَمًا : ہیضہ ہونا۔ تخمہ ہونا۔
الطَّسَم : تاریکی۔ تیرگی۔ گردآلودگی۔
طَسَمٌ او اَطْسَامٌ مِنْ سَحَاب : تھوڑے سے بادل۔
الطَّسَام والطُّسَام والطَّسَّام. مِنَ الْغُبَار : بہت زیادہ غبار۔
طَشَّتْ : (ن ض) طَشًّا واَطَشَّتِ السَّمَاءُ : پھوہار برسنا۔
طُشَّ. الرَّجُلُ : زکام جیسی بیماری لاحق ہونا۔
الطُّشَاش والطُّشَّة : زکام جیسی ایک بیماری کا نام۔
الطَّشَاش : کمزوری نگاہ۔
الطَّشَّة : چھوٹا بچہ۔

طَعِمَ : (ش) طَعْمًا وطُعْمًا. الشَّیْئَ : چکھنا ...... عَلَیْهِ : قادر ہونا۔
طَعِمَ : (س) طَعْمًا وطَعَامًا الطَّعَامَ : کھانا (...... طَعْمًا) الغُصْنُ : ایک درخت کی ٹہنی کا دوسرے درخت کی ٹہنی میں گھس جانا۔
طَعَمَ : (ف) طَعْمًا : آسودہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا یَطْعَمُ آکِلُ هٰذَا" یعنی اس کا کھانے والا آسودہ نہیں ہوتا۔
طَعَّمَ الغُصْنَ : ٹہنی کو دوسرے درخت کی ٹہنی سے پیوند لگانا اور عرف اطباء وعوام میں ٹیکہ لگانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ "طَعَّمَ العَظْمُ" گودے دار ہونا۔
اَطْعَمَ. الغُصْنَ : پیوند لگانا ...... ہٗ : کھانا کھلانا۔ خوراک دینا ...... الشَّجَرُ : پھل دینا، پھل پکنا ...... الشَّیْئُ : مزے دار ہونا یا مزے کا بدل جانا۔
طَاعَمَ وتَطَاعَمَ. الحَمَامُ : مادہ کی چونچ میں چونچ ڈالنا۔ طَاعَمَهٗ : ساتھ کھانا۔
تَطَعَّمَ. الشَّیْئَ : چکھنا۔
اِطَّعَمَ : مزیدار ہونا۔ اِطَّعَمَتِ الشَّجَرَةُ : پھل کا پکنا اور عمدہ ہونا۔ عرب بولتے ہیں "هُوَ لَا یَطَّعِمُ" یعنی نہ تو وہ ادب سیکھتا ہے اور نہ ایسی چیز حاصل کرتا ہے جو اسے درست کردے۔
اِسْتَطْعَمَ : مزہ پانا ...... ہٗ : کھانا مانگنا ...... الطَّعَامَ : مزہ معلوم کرنے کے لئے چکھنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَطْعَمَهُ الحَدِیْثَ" یعنی اس نے بات کہنے کے لئے کہا۔
الطَّعْم : مزہ۔ ج طُعُوم : کھانے کی خواہش۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ذُوْطَعْمٍ" یعنی صاحب عقل وتجربہ ہے۔
الطُّعْم : کھانا۔ قدرت۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا طَعَامٌ طُعْمٌ" یعنی ایک شخص کو سیر کرنے والا ہے۔ دانے جو شکار کے لئے ڈالے جائیں۔
الطِّعْمَة : کھانے کا طریقہ۔ کسب وکمائی کا ذریعہ۔
اَلتَّطْعِیْمُ : ایک گوشہ یا ٹہنی دوسری ٹہنی میں لگانا۔ (پیوند کاری کرنا)۔ (ٹشو کلچرنگ)
الطُّعْمَةُ : خوراک۔ کھانے کی دعوت۔ رزق۔ کسب وکمائی کا ذریعہ۔ کہا جاتا ہے "جَعَلْتُ ضَیْعَتِی طُعْمَةً لِفُلَانٍ" یعنی میں نے فلاں کو اپنی جائیداد زراعت کے لئے عاریت پر دے دی ج طُعَم.
الطَّعَام : خوراک ج اَطْعِمَة جج اَطْعِمَات : گیہوں۔
الطَّعِم والطَّاعِم : خوش خوراک۔ کہا جاتا ہے "اَنَا طَاعِمٌ عَنْ طَعَامِکُمْ" یعنی میں تمہارے کھانے سے مستغنی ہوں۔
جَزُوْرٌ طَعُوْمٌ وطَعِیْم : ذبح کرنے کے اونٹ نہ دبلے نہ موٹے۔ الطعومة : بکری جو کھانے کے لئے روک لی گئی ہو۔
الطَّعَامِی : کھانا بیچنے والا۔
المَطْعَم : کھانے کی جگہ۔ خوراک۔ ج مَطَاعِم.
المِطْعَم : زیادہ کھانے والا۔
المُطْعَام : مہمان نواز۔
المُطْعَم : مفع۔ رزق دیا ہوا۔
المَطْعُوْم : مفع۔ خوراک۔ جو چکھا جائے۔ پیوند۔ ٹیکہ۔
طَعَنَهٗ : (ف ن) طَعْنًا : نیزہ مارنا اور چبھونا ...... فِی المَفَازَةِ : جانا ...... فِی السِّنِّ : بوڑھا ہونا ...... الفَرَسُ فِی العِنَانِ : لگام کھینچ کر تیز چلنا (...... طَعْنًا وطَعَنَانًا : فِی الرَّجُلِ وعَلَیْهِ) : عیب لگانا۔ طَعَنَهٗ : مارنا ...... اللَّیْلَ : ساری رات چلنا۔
طُعِنَ. الرَّجُلُ : طاعون زدہ ہونا۔
تَطَاعَنَ. القَوْمُ تَطَاعُنًا وطِعَانًا واطَّعَنُوا : ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔
الطَّعْنَة : نیزے کی ضرب۔ نیزے کی ضرب کا نشان۔ ج طَعْن وطَعَنَات.
الطَّاعُوْن : پلیگ۔ وبا کی موت۔ ج طَوَاعِیْن.
الطَّعَّان والمِطْعَن والمِطْعَان : بہت نیزہ مارنے والا۔ ج مَطَاعِن ومَطَاعِیْن اور اسی

نے ہے "هُوَ طَعَّانٌ فِيْ اَعْرَاضِ النَّاسِ" یعنی وہ لوگوں کی آبرو پر بہت زیادہ طعنہ کرنے والا ہے۔

الطَعِيْن: نیزہ زدہ۔ پلیگ زدہ۔ ج طُعُنٌ.

الطِعِّيْن: جنگ میں نیزہ مارنے میں ماہر۔

المَطْعَنَة: نیزہ بازی۔

طَغَرَهٗ: (ف) طَغْرًا: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

الطُغْرَاء والطُّغْرَى: شاہی فرامین اور سکون کی علامت۔ ج طُغْرَاءَات و طُغْرَيَات.

الطُغْرَائِيّ: طغرا بنانے والا۔

تَطَغَّمَ. عَلَيْهِ: جاہل بننا۔

طُغْمَة: جماعت جن کا معاملہ ایک ہو۔ ج طُغَمَات و طُغَم.

الطَغَم: سمندر۔ بہت پانی۔

الطَغَام: کمینے لوگ (واحد و جمع) معمولی پرندے۔ واحد طَغَامَةٌ. الطَغَامَة: بے وقوف۔

الطَغْمُوْمَة والطُغْمُوْمِيَّة: بے وقوفی۔ کمینہ پن۔

طَغْمَشَ الرَّجُلُ: کمزور نظر ہونا۔

اِلَيْهِ: کمزور نظر سے دیکھنا۔ صفت مُطَغْمِشٌ.

الطَغْمَشَة: ضعف بصر۔

طَغَا يَطْغُوْا طُغُوًا طُغُوًّا و طُغْوَانًا: حد سے بڑھ جانا...... البَحْرُ: سمندر کا جوش مارنا۔

السَّيْلُ: سیلاب کا چڑھ آنا۔

تَطَاغَى. المَوْجُ: موجوں کا جوش مارنا۔

اَطْغَاه و طَغَّاهُ: سرکشی پر برانگیختہ کرنا۔

اَطْغَاه المَالُ و نَحْوُهٗ: سرکش بنا دینا۔

الطَغْوَة: بلند جگہ۔ ج طَغَوَات.

الطَغْوَى: سرکشی۔

الطَاغُوْت: ہر حد سے تجاوز کرنے والا۔ بدی و شرارت کا سرغنہ۔ شیطان۔ معبود باطل۔ ج طَوَاغٍ و طَوَاغِيْت. الطَوَاغِيْ والطَوَاغِيْت: بت خانے۔

طَغَى و طَغِيَ يَطْغَى طَغْيًا و طُغْيَانًا و طِغْيَانًا: بمعنی طغا: وادی...... الكَافِرُ: کفر میں غلو کرنا...... الرَّجُلُ: ظلم اور گناہوں میں حد سے بڑھ جانا...... الْمَاءُ: بلند ہونا۔

طَغَّي و اَطْغَى. فُلَانًا: سرکشی پر برانگیختہ کرنا۔ سرکش بنانا۔

الطَغْيَة: اسم مرۃ۔ سرکش گھوڑا وغیرہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ ہر بلند جگہ۔

الطَاغِي: فا۔ ظالم۔ طُغَاة. طَاغُوْنَ.

الطَاغِيَة: مؤنث طَاغِي: جبار۔ متکبر۔ سرکش۔ بے وقوف۔ بجلی۔ رومی بادشاہوں کا لقب اور بسا اوقات عرب رومی بادشاہوں کے علاوہ دوسروں پر اطلاق کرتے تھے۔

طَفَّ: (ن ض) طَفًّا الشَّيْءُ مِنْهُ: قریب ہونا...... الحَائِطَ: دیوار پر چڑھنا۔ طَفَّهٗ بِرِجْلِه او بِيَدِه: پیر سے ہاتھ سے اٹھانا۔

طَفَّفَ. المِكْيَالَ: کم ناپنا...... الطَائِرُ: پرندہ کا بازو پھیلانا...... عَلٰى عِيَالِهِ: بال بچوں پر بخل کرنا۔ طَفَّفَتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب کے قریب ہونا...... بِهٖ مَوْضِعَ كَذَا: قریب کرنا۔

اَطَفَّ عَلَيْهِ: جھانکنا...... الكَيْلَ: بھرنا...... لَهٗ: فریب دینے کا ارادہ کرنا...... عَلَيْهِ: مشتمل ہونا...... عَلَيْهِ بِحَجَرٍ: پھینکنے کے لئے اٹھانا...... لَهُ السَّيْفَ: تلوار کو جھکانا۔

اِسْتَطَفَّ عَلَيْهِ: جھانکنا۔ اِسْتَطَفَّتِ الحَاجَةُ: حاجت کا پورا ہونا۔

الطَفُّ: بلند زمین۔ کنارہ۔ جانب۔ صحن۔ مکان۔ پہاڑ کا پہلو۔ ج طُفُوْف. (...... والطفف والطَفَاف والطِفَاف والطُفَافَة) مِنَ الاِنَاءِ: برتن کا کنارہ۔ کنارے تک بھرا ہوا۔ الطَفَاف والطِفَاف: رات کی تاریکی۔

طَفَافُ الشَّمْسِ: آفتاب کا ڈوبنے کے قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَتَانَا عِنْدَ طَفَافِ الشَّمْسِ" غروب آفتاب کے قریب ہمارے پاس آیا۔

الطَفِيْف: کم۔ نامکمل۔ حقیر خسیس۔

الطَافَة: باغ کا گردا گرد۔ قطعہ زمین جو پہاڑوں اور میدان کے درمیان ہو۔

الطِفُّ والطُفَاف. مِنَ الخَيْلِ: ہلکا پھلکا تیز رفتار گھوڑا۔

اِنَاءٌ طَفَّان: لبالب برتن۔

طَفِئَت: (س) طُفُوْءًا. النَّار: آگ کا بجھنا...... عَيْنُهٗ: آنکھ کا بے نور ہونا۔

اَطْفَأَ. النَّار: آگ کا بجھانا۔ کہا جاتا ہے "اَطْفَأَ الفِتْنَةَ اوِ الحَرْبَ" یعنی فتنہ یا لڑائی کا فرو کردیا۔

اِنْطَفَأَتْ اِنْطِفَاءً. النَّارُ: آگ کا بجھنا۔

المُطْفِئُ: فا۔ مُطْفِئُ الجَمْرِ: ایام عجوز کا چوتھا یا پانچواں دن۔ مُطْفِئُ الرَّضْفِ: مصیبت۔ مُطْفِئَةُ الرَّضْفِ: چربی کہ جو گرم پتھر پر پڑے تو پگھل جائے اور اس کی گرمی کو دور کردے۔

المِطْفَأَة: آگ بجھانے کا آلہ۔ ج مَطَافِئُ.

طَفَحَ: (ف) طَفْحًا و طُفُوْحًا الاِنَاءُ: بھر جانا اور بہہ پڑنا...... الاِنَاءَ: بھر دینا (لازم و متعدی)...... السَّكْرَانُ: شراب سے پُر ہونا...... المَرْاَةُ بِالْوَلَدِ: پورے دنوں پر بچہ جننا اور کہا جاتا ہے "اَطْفَحْ عَنِّيْ" یعنی جاؤ۔

طَفَّحَ و اَطْفَحَ الاِنَاءَ: بھرنا یہاں تک کہ بہہ پڑے۔

اِطَّفَحَ. القِدْرُ: جھاگ نکالنا۔

الطِفَاح: بھری۔

الطُفَاحَة: ہانڈی کے جھاگ۔

الطَفْحَان: لبریز جو بہہ پڑے۔ مؤنث طَفْحَى.

الطَافِحَة: مؤنث طَافِحٌ: خشک۔

فَرَسٌ طَفَّاحُ. القَوَائِم: بہت تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

المِطْفَحَة: کفگیر۔

طَفَدَ: (ض) طَفْدًا. المَيِّتَ: دفن کرنا۔

الطَفْد والطَفَد: قبر۔ ج اَطْفَاد.

طَفَرَ: (ض) طَفْرًا و طُفُوْرًا: کودنا۔ اونچائی میں کودنا۔

طَفَّرَ. اللَّبَنُ: بالائی والا ہونا (...... و اَطْفَرَ) الفَرَسَ النَّهْرَ: گھوڑے کو نہر کے ایک جانب

سے دوسری جانب کدوانا۔
الطَّفْرَۃ :اونچائی کی کودائی......مِنَ اللَّبَنِ: بالائی۔
طَفِسَ :(س) طَفَسًا وطَفَاسَۃً :گندا ہونا۔صفت طَفِسٌ.
طَفَسَ:(ن) طُفُوْسًا. الرَّجُلُ :مرنا۔
طَفْطَفَ طَفْطَفَۃً :دشمن کے ہاتھوں میں ڈھیلا ہونا۔
الطَّفْطَفَۃ والطِّفْطِفَۃ : کمر۔ڈھیلا گوشت۔ ج طَفَاطِف.
الطَّفْطَاف: جانب۔دریا کا کنارہ۔درخت کی تروتازہ نرم شاخیں۔
طَفِقَ :(س) وطَفَقَ (ض) طَفَقًا وطُفُوْقًا. یَفْعَلُ کَذَا :شروع کرنا۔طَفِقَ المَوْضِعَ :لازم ہونا۔طَفِقَ بِمُرَادِہٖ: کامیاب ہونا۔
اَطْفَقَہٗ. بِمُرَادِہٖ :کامیاب کرانا۔
طَفُلَ :(ک) طُفُوْلَۃً وطَفَالَۃً :نرم ونازپروردہ ہونا۔
طَفَلَ :(ن) طُفُوْلاً :رات کے وقت داخل ہونا۔طَفَلَتِ الشَّمْسُ :آفتاب کا غروب کے قریب ہونا۔
طَفِلَ (س) طَفَلاً وطَفِلَ النَّبَاتُ: نباتات کا مٹی لگ جانے سے طویل نہ ہونا۔
طَفَّلَ اللَّیْلُ :قریب ہونا۔طَفَّلَتِ الشَّمْسُ : آفتاب کا ڈوبنے کے قریب ہونا ...... الرَّجُلُ :طفیلی ہونا......الکَلَامَ :غور کرنا۔
طَفَّلَہٗ: نرمی برتنا اور یہ طَفَّلَ الرَّاعِیُ الاِبِلَ سے ماخوذ ہے جبکہ چرواہا چلنے میں اُونٹوں سے نرمی کرے تاکہ اُونٹ کے بچے بھی ساتھ ہوجائیں۔
اَطْفَلَ :رات کے وقت داخل ہونا۔
اِطْفَلَتِ الشَّمْسُ :آفتاب کا غروب کے وقت سرخ ہونا......الاُنْثٰی :بچہ والی ہونا۔
اَطْفَلَ الکَلَامَ :سوچنا۔
تَطَفَّلَ :بچوں کی سی عادت اختیار کرنا۔طفیلی ہونا۔

الطَّفْل :نرم ونازک۔ج طِفَال وطُفُوْل: مؤنث طَفْلَۃ.
الطِّفْل :ہر چیز کا چھوٹا۔کہاجاتا ہے "ھُوَ یَسْعٰی لِیْ فِیْ اِطْفَالِ الحَاجَات" یعنی وہ میری چھوٹی چھوٹی حاجتوں میں کوشش کرتا ہے۔ہر وحشی جانور کا بچہ۔مؤنث طِفْلَۃ کہا جاتا ہے جَارِیَۃٌ طِفْلٌ وطِفْلَۃٌ اور طِفْلٌ :واحد وجمع دونوں کے لئے مستعمل ہے اس لئے کہ اسم جنس ہے۔الطِّفْل :حاجت رات۔آفتاب جو قریب غروب ہو۔چنگاری۔کہا جاتا ہے "تَطَایَرَتْ اَطْفَالُ النَّار" یعنی چنگاری اُڑی۔رِیْحٌ طِفْلٌ :نرم نرم چلنے والی ہوا۔ج اَطْفَال.
الطَّفَل :بچپنے کی حالت۔تاریکی۔طَفَلُ الغَدَاۃِ :طلوع آفتاب کے کچھ بعد۔طَفَلُ العَشِی :غروب آفتاب سے کچھ قبل۔
اَلطَّفَیْلِی مِنَ النَّبَاتِ وَالْحَیْوَانِ :دوسروں کے سہارے زندگی گزارنے والے۔جانور، درخت وپودے۔
الطُّفَال والطِّفَال :خشک گارا۔
الطُّفُوْلِیَّۃ والطَّفَالۃ والطُّفُوْلَۃ :بچپنا۔
الطُّفَیْل :گدلا پانی جو حوض میں باقی رہ جائے۔
الطُّفَیْلِیّ :بے بلائے دعوت میں شریک ہونے والا اور یہ ایک شخص جس کا نام طفیل تھا اس کی طرف منسوب ہے۔
المُطْفِل :بچہ والی (انسان ہو یا جانور) ج مَطَافِل ومَطَافِیْل :کہاجاتا ہے "لَیْلَۃٌ مُطْفِلٌ" بچوں کو ہلاک کرنے والی ٹھنڈی رات۔
طَفَنَ :(ن) طَفْنًا :مرنا......ہ :قید کرنا۔
اِطْفَانَّ. المَکَانُ :قابل اطمینان ہونا...... الرَّجُلُ :اچھی عادت والا ہونا۔
الطَّفَانِیْن :جھوٹ۔لغو۔بیہودہ گفتگو۔قید۔
طَفَا یَطْفُوْ طَفْوًا وطُفُوًّا :پانی پر آجانا اور تہ نشین نہ ہونا اور اسی سے ہے "السَّمَکُ الطَّافِی" جو مچھلی کہ پانی میں مرجائے اور اُوپر آجائے......الظَّبْیُ :ہرن کا تیز دوڑنا ......فَوْقَ الفَرَسِ :کود کر گھوڑے پر بیٹھنا ......فِی الاَرْضِ :داخل ہونا......فُلَانٌ : مرنا۔
الطُّفَاوَۃ :ہانڈی کا جھاگ۔کہاجاتا ہے "اَصَبْنَا طُفَاوَۃً مِنَ الرَّبِیْع" یعنی کچھ تھوڑا سا حصہ ملا۔آفتاب یا ماہتاب کا ہالہ۔
الطُّفْوَۃ :باریک گھاس۔
الطُّفْیَۃ :خبیث قسم کا ایک سانپ ج طُفًی.
طَقْ :پتھر پر پتھر پڑنے کی آواز کی نقل۔
الطَّقْس :طریقہ۔طریقہ دینیہ پر عموماً استعمال ہوتا ہے۔ج طُقُوْس اور عوام کے نزدیک بمعنی حالت جو اور تغیرات جو اس میں لاحق ہوں۔
طَقْطَقَتْ طَقْطَقَۃً. الدَّوَابُّ :جانوروں کے پاؤں سے آواز نکلنا۔
طَلَّ (ن) طَلاًّ. الغَرِیْمَ :ٹالنا......ہ حَقَّہٗ : کم کرنا یا باطل کرنا۔طَلَّتِ السَّمَاءُ الاَرْضَ :زمین پر ہلکی بارش ہونا......ہ بِالدُّھْنِ :تیل ملنا۔طَلَّ الاِبِلَ :اُونٹ کو تیز ہانکنا۔
طَلَّ (س) وطُلَّ طَلاًّ واُطِلَّ الدَّمُ :بغیر قصاص کے چھوڑ دینا۔صفت طَلِیْلٌ ومَطْلُوْلٌ ومُطَلٌّ.
اَطَلَّ الدَّمَ :بغیر قصاص کے چھوڑ دینا۔الزَّمَانُ: قریب ہونا......عَلَیْہِ :جھانکنا......عَلٰی حَقِّہٖ :غالب آنا۔کہاجاتا ہے "اَطَلَّ عَلٰی فُلَانٍ بِالاَذٰی" یعنی ہمیشہ تکلیف پہنچائی۔
تَطَالَّ :گردن اُٹھا کر دور کی چیز دیکھنا اور کہا جاتا ہے تَطَالَلْتُ لَہٗ" میں نے اس کو دیکھنے کے لئے گردن اٹھائی۔
اِسْتَطَلَّ. عَلَیْہِ :جھانکنا......الفَرَسُ ذَنَبَہٗ وبِذَنَبِہٖ :گھوڑے کا دُم اٹھانا۔
الطَّلُّ :ہلکی بارش۔نمی ج طِلَال وطِلَل : خوش نما دل پسند۔بڑی عمر والا۔سانپ (......الطَّلِّ) :دودھ وبقول بعض خون۔ اُونٹنی کے دودھ کی قلت۔

الطِلّ :سانپ۔
الطَلَّة :خوش نما دل پسند۔ لذیذ خوشبو۔ لذیذ شراب۔ بیوی۔ ہلکی بارش کا تر کیا ہوا باغ۔ کھانے پینے کی وسعت۔ بڑھیا عورت۔ بدزبان۔
الطُلَّة :ایک مرتبہ دودھ پینے کی مقدار گردن ج طُلَل.
الطُلَّاء :بے بدلہ خون۔
الطَلَل :بلند جگہ۔ ویران مکانات کے نشانات۔ ہر چیز کا جسم اور اسی سے ہے "اَعْجَبَنِیْ طَلَلُهٗ وَرَاقَنِیْ هَيْكَلُهٗ" یعنی اس کا جسم اور ڈیل ڈول مجھے پسند آیا ج اَطْلَال وطُلُوْل وطَلَلُ السَّفِيْنَة :کشتی کا پردہ۔ طَلَلُ المَاء :پانی کی سطح الطَلَلُ مِنَ الدَّار :چبوترہ۔
الطَلالَة :ہر چیز کا جسم۔ اچھی ہیئت۔ اچھی حالت۔ تروتازگی۔ شادمانی۔ ویران مکان کے نشانات۔
الطَلِيْل :پرانی چٹائی۔ ج طِلَّة وأطِلَّة وطُلُل.
المُطَلّ :بلند مکان جس سے جھانکا جائے۔
المَطْلُوْل :مفع ......مِنَ الاَمَاكِن :جس پر ہلکی بارش ہوئی ہو۔
المُطَلِّل :کہر۔
طَلَبَ :(ن) طَلَبًا. الشَّیْءَ :ڈھونڈنا۔ اِلَيْهِ: راغب ہونا۔
طَلَبَ :(س) طَلَبًا :دور ہونا۔
تَطَلَّبَ واطَّلَبَ. الشَّیْءَ :تکلف کے ساتھ اور بار بار ڈھونڈنا۔
طَلَّبَ. الشَّیْءَ :مہلت سے ڈھونڈنا۔
طَالَبَهٗ طِلَابًا ومُطَالَبَةً :اپنا حق مانگنا۔
أَطْلَبَهٗ :مانگنے کے لئے مجبور کرنا۔ طلب کردہ چیز کو دینا۔ کہا جاتا ہے "أَطْلَبَهُ الفَقْرُ" یعنی فقر نے مانگنے پر مجبور کردیا۔ أَطْلَبَ المَاءُ : دور ہونا کہ بغیر ڈھونڈے نہ مل سکے۔
الطِلْبَة :اسم ہے مطالبہ کا۔ طلب کی نوعیت (......والطَلِبَة): جو چیز طلب کی جائے۔
الطَلَب :جو چیز طلب کی جائے۔ طلب کرنے والا۔ ج اَطْلَاب وطَلَبَة.
الطُلْبَة :دور کا سفر۔
الطَالِب :فا۔ شاگرد۔ ج طَلَبَة وطُلَّاب وطَلَب وطُلَّب.
الطَلُوْب :بہت زیادہ طلب کرنے والا۔ بئرٌ طَلُوْبٌ :کنواں جس کا پانی دور ہو۔ ج طُلُب.
الطَلِيْب :بہت زیادہ مانگنے والا۔ ج طُلَبَاء.
الطَلَّاب :بہت زیادہ مانگنے والا۔
الطَلِيْبَة :مؤنث طَلِيْب :ج طَلَائِب.
المَطْلَب :طلب کرنا۔ مقصد۔ کسی علم کا کوئی مسئلہ ج مَطَالِب.
المُطْلِب :فا۔ مَاءٌ مُطْلِبٌ :دور کا پانی۔
المَطْلُوْب :مفع۔ جو طلب کیا جائے۔ ج مَطَالِيْب.
طَلَثَ :(ن) طُلُوْثًا. المَاءُ :پانی بہنا۔ جاری ہونا۔
طَلَثَ عَلٰی كَذَا :زیادہ ہونا۔
الطُلَثَة :جاہل۔ ضعیف العقل۔ کمزور بدن۔
طَلَحَ :(ف) طَلْحًا وطَلَاحَةً البَعِيْرُ : اونٹ کا تھکنا۔ صفت طَلْح وطِلْح وطَلِيْح.
طَلَّحَ البَعِيْرَ وطَلَّحَهٗ واَطْلَحَهٗ :تھکانا۔
طَلَّحَ عَلٰی فُلَانٍ :اصرار کرنا۔ طَلَّحَ البَعِيْرُ : تھکنا۔
طَلُحَ :(ن) طَلَاحًا :فاسد ہونا۔ خراب ہونا۔
طَلِحَ :(س) طَلْحًا وطَلَحَ :پیٹ خالی ہونا۔ صفت طَلِيْح وطَلِح وطِلْح. طَلِحَتِ الإبِلُ طَلَحًا :ببول کھانے سے پیٹ خراب ہونا۔
الطَلْح :شگوفہ۔ درخت خرما۔ کیلا۔ حوض کا بقیہ گدلا پانی۔ ببول کا درخت۔ واحد طَلْحَة.
الطِلْح :لاغر۔ تھکا ہوا۔ کہا جاتا ہے "بَعِيْرٌ طِلْحٌ ونَاقَةٌ طِلْحٌ ج اَطْلَاحٌ وطِلَاحٌ.
مَكَانٌ طَلِحٌ :جس میں ببول کے درخت زیادہ ہوں۔
الطَلَح :نعمت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فِيْ طَلَحٍ" وہ خوش عیش ہے۔
الطَالِح :فا۔ بدکار۔ ج طَالِحُوْن وطُلَّح. نَاقَةٌ طَالِحٌ وإبِلٌ طُلَّحٌ :تھکے ہوئے اونٹ۔
الطِلَاح :کیکر کا درخت۔ إبِلٌ طِلَاحٌ :سفر کی وجہ سے تھکا ہوا اونٹ۔
الطَلِيْح :چیچڑی۔ لاغر۔ تھکا ہوا۔ کہا جاتا ہے بَعِيْرٌ طَلِيْحٌ ونَاقَةٌ طَلِيْحَة وطَلِيْحٌ ج طَلَائِح وطَلْحٰی.
الطَلْحِيَّة :کاغذ کا ایک ورق ج طَلَاحِيّ.
المُطَّلِح فِي الكَلَامِ :بہتان گھڑنے والا ......فِي المَالِ :مال میں ظلم کرنے والا۔
طَلَخَ :(ن) طَلْخًا. الشَّیْءَ :کالا کرنا...... الكِتَابَةَ :خراب کر دینا...... فُلَانًا بِالقَذَرِ : لت پت کر دینا۔
اِطْلَخَ. الدَّمْعُ :بہنا۔ بکھرنا۔
الطَلْخ :خراب پانی۔
الطَلْخَاء :بے وقوف عورت۔
اِطْلَخَمَّ. الرَّجُلُ :تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔
اُمُوْرٌ مُطْلَخِمَّات :سخت و دشوار امور۔
طَلَسَ :(ض) طَلْسًا. البَصَرُ :نگاہ کا ضائع ہونا (...... وطَلَّسَ) الكِتَابَةَ :لکھے ہوئے کو مٹا دینا۔
طَلِسَ :(س) طَلَسًا وطَلُسَ (ک) طُلْسَة :خاکستری مائل بہ سیاہی ہونا۔ صفت اَطْلَس :ج طُلْس.
طُلِسَ بِهٖ فِي السِّجْنِ :قید خانے میں ڈالا جانا۔
تَطَلَّسَ. الكِتَابُ :مٹنا...... تَطَيْلَسَ) الرَّجُلُ: طَيْلَسَان :استعمال کرنا۔
اِنْطَلَسَ الاَمْرُ :پوشیدہ ہونا۔
اِطْلَنْسٰی اِطْلِنْسَاءً. العَرَقُ :سارے جسم پر پسینہ بہنا۔
الطَلْس :کالی چادر۔
الطِلْس :مٹایا ہوا کاغذ۔ میلا کپڑا ج اَطْلَاس.
الطُلْسَة :خاکستری مائل بہ سیاہی۔ پتلا پتلا

بادل ج طُلس.

الطَّلَامَة: چیتھڑا جس سے لکھی ہوئی تختی صاف کی جائے۔

الطَّلِيس: اندھا۔

الطَّيلَس: سبز رنگ کی چادر جس کو مشائخ و علماء استعمال کرتے تھے اور یہ عجمیوں کا لباس ہے ج طَيَالِس.

الطَّيلَسان: بمعنی طَيلَس ج طَيَالِس وطَيَالِسة.

الأطلَس: بھیڑیا جس کے بال گر گئے ہوں اور اس کا رنگ خاکستری مائل بہ سیاہی ہو۔ پرانا کپڑا۔ میلا۔ چور۔ ریشمی کپڑا۔

طَلسَمَ عَنِ القِتال: لڑائی سے پیچھے ہٹنا...... الرَّجُلُ: سر جھکانا اور منہ بگاڑنا...... السَّاحِرُ: جادوگر کا منتر لکھنا۔

الطِّلَسم: جادو کی لکیریں یا تحریر ج طَلَاسِم.

الطِّلَّسم: بمعنی طِلَسم ج طِلَّسمَات.

الطَّلش: چھری۔

طَلطَلَة: حرکت دینا۔

الطُّلطِل والطُّلطِلَة: مصیبت۔

الطُّلَاطِلَة: مصیبت۔ موت۔ حلق کا کوا۔

الطُّلَاطِل: موت۔ سخت مرض۔

طَلَعَ (ن) طُلُوعًا ومَطلَعًا ومَطلِعًا الكَوكَبُ ونَحوُهُ: ستارہ وغیرہ کا نکلنا...... عَلَيهِم: متوجہ ہونا...... عَنهُم: غائب ہونا اور دور ہونا۔

طَلَعَ (ف ن) وطَلِعَ (س) طُلُوعًا الجَبَلَ: پہاڑ پر چڑھنا...... عَلَى الأمرَ: جاننا...... البِلادَ: ملکوں کا قصد کرنا۔ ...... المَكانَ: پہنچنا...... مِنَ البِلادِ: شہروں سے نکلنا...... وطَلَّعَ النَّخلُ: شگوفہ نکلنا۔ طَلَّعَ الكَيلَ: پیمانہ کو بھرنا۔

طَالَعَهُ مُطَالَعَةً وطِلَاعًا: زیادتی غور و فکر سے مطلع ہونا...... الكِتابَ: کتاب پڑھنا...... ہ بالأمرِ: پیش کرنا۔ کہا جاتا ہے "طَالِعنِي كُلَّ وَقتٍ بِكُتُبِكَ" یعنی اپنی کتابوں کو ہر وقت میرے سامنے پیش کرو۔

أطلَعَ الكَوكَبُ: ستارہ کا نکلنا...... النَّباتُ: نباتات کا اُگنا...... النَّخلُ: شگوفہ نکلنا...... الشَّجَرُ: درخت کے پتے نکلنا...... النَّخلَةُ: درخت خرما کا طویل ہونا...... عَلَى الشَّيءِ: جھانکنا...... الفَجرَ: فجر کے طلوع ہونے کو دیکھنا...... ہُ عَلَى سِرِّہٖ: واقف کر دینا۔ أطلَعَ إلَيهِ مَعرُوفًا: اچھا سلوک کرنا۔ أطلَعَهُ طِلعَ أمرِہٖ: حقیقت حال کو ظاہر کر دینا...... الرَّجُلُ: قے کرنا...... الرَّامِي: تیر کا نشانہ کے اوپر سے نکل جانا...... عَلَى فُلَانٍ: اچانک پہنچ جانا۔

اِطَّلَعَ الأمرَ وعَلَيهِ: جاننا...... عَلَينا: اچانک آ جانا...... الفَجرَ: طلوع فجر کو دیکھنا۔ اِطَّلَعَ طِلعَ العَدُوِّ: دشمن کی حقیقت حال سے واقف ہونا۔

تَطَلَّعَهُ: جاننا۔ چہرے کی طرف دیکھنا...... الرَّجُلَ: پالینا۔ غالب آنا۔ تَطَلَّعَ المِكيالُ: پیمانہ کا بھر جانا...... الماءُ مِنَ الإناءِ: پانی کا برتن سے اُبل پڑنا۔

اِستَطلَعَهُ: ظاہر ہونے کی خواہش کرنا۔ حقیقت حال دریافت کرنا۔ "اِستَطلَعَ رَأيَ فُلانٍ واستَطلَعَهُ رَأيَهُ" کسی کی رائے و تدبیر پر غور کرنا۔

الطِّلع: مقدار۔ تم کہتے ہو "الجَيشُ طِلعُ ألفٍ" یعنی لشکر ہزار کی مقدار میں ہے...... "مِنَ النَّخلِ: کھجور کا گابھا۔ شگوفہ۔

الطِّلع: اسم ہے اطلاع کا۔ کہا جاتا ہے "اِطَّلَعَ طِلعَ العَدُوِّ" وہ دشمن کی حقیقت حال کو جان گیا۔ سانپ۔

الطَّلع والطِّلع: بلند مکان جہاں سے جھانکیں۔ گوشہ۔

الطَّلعَة: دیدار۔ چہرہ۔

اِمرَأةٌ طُلَعَةٌ: عورت بہت زیادہ ظاہر ہونے والی۔ کہا جاتا ہے "نَفسٌ طُلَعَةٌ" یعنی اپنی خواہشات کی طرف زیادہ میلان رکھنے والا نفس۔

الطِّلَاع مِنَ الإناءِ: پری ج طُلُع. وطِلَاعُ الشَّيءِ: مقدار شی۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا طِلَاعُ هٰذَا": یعنی یہ اس کی مقدار ہے "عَينٌ طِلَاعٌ" آنسو سے بھری ہوئی آنکھ۔ قَدَحٌ طِلَاعٌ: بھرا ہوا پیالہ۔

الطَّلَّاع: مبالغہ طالع: کہا جاتا ہے "هُوَ طَلَّاعُ الثَّنَايَا والأنجُد" یعنی وہ بڑے بڑے اُمور کا قصد کرتا ہے یا وہ امور میں تجربہ کار ہے جن کی تدبیر اچھی طرح کرتا ہے۔

الطُّلَعَاء والطُّلَوع: قے۔

الطَّلِيعَة مِنَ الجَيشِ: ہراول۔ مقدمة الجیش: جو لشکر کے پہلے بھیجا جائے تاکہ دشمن کے احوال و کوائف کی تفتیش کرے۔ واحد و جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ ج طَلَائِع.

الطَّالِع: فا۔ پہلی رات کا چاند۔ فجر کاذب ...... عِندَ أصحابِ الفَألِ: زائچہ۔ ستاروں کے طلوع سے جس پر سعد و نحس کا شگون لیا جائے۔ ج طَوَالِع.

الطُّلُوع: بمعنی طالع.

المَطلَع والمَطلِع: ستاروں کے طلوع ہونے کی جگہ۔ سیڑھی۔ چڑھنے کی جگہ۔ ج مَطَالِع. مَطلَعُ الأمرِ: کسی کام کے حصول کا ذریعہ و طریقہ۔ مَطلَعُ القَصِيدَة: قصیدہ کا پہلا شعر۔

المُطلِع: فا۔ قوی غالب۔

المُطَّلَع: مفع۔ آنے کی جگہ۔ اونچے سے جھانکنے کی جگہ۔

طَلَفَ عَلَيهِ: زیادہ کرنا۔

أطلَفَهُ كَذا: ہبہ کرنا۔ أطلَفَ الدَّمَ: خون کو رائیگاں کر دینا۔

الطَّلَف: داد و دہش۔ آسان چیز۔ زائد چیز (...... والطَّلَف): رائیگاں۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ دَمُهُ طَلَفًا" یعنی اس کا خون رائیگاں گیا۔

الطَّلِيف: ماخوذ۔ رائیگاں۔ باطل۔

طَلَقَ: (ض) طَلْقًا. الشَّیءَ فُلَانًا: دینا۔ طَلَقَ یَدَہٗ بِخَیْرٍ: بھلائی کے لئے ہاتھ کھولنا۔

طَلَقَتْ: (ن) طَلَاقًا. المَرْأَۃُ مِنْ زَوْجِھَا: عورت کا شوہر سے جدا ہونا اور اس کو چھوڑ دینا۔ صفت طَالِق ج طُلَّق و طَالِقَة. ج طَوَالِق النَّاقَةُ: پاؤں باندھنے کی رسی سے کھل جانا۔

طَلِقَ: (س) طَلَقًا: بعید ہونا۔

طَلُقَ: (ک) طُلُوقًا و طُلُوقَةً. اللِّسَانُ: فصیح خوش بیان ہونا۔

طَلُقَ: (ک) طُلُوقَةً و طَلَاقَةَ الرَّجُلُ: ہنس مکھ ہونا۔

طُلِقَتِ المَرْأَۃُ طَلْقًا: درد زہ والی ہونا۔ صفت مَطْلُوقَة۔

طَلَّقَ قَوْمَہٗ: قوم کو چھوڑ دینا۔ جدائی اختیار کرنا...... المَرْأَۃَ زَوْجُھَا: قید نکاح سے علیحدہ کر دینا۔ النَّخْلَةَ: درخت خرما میں گابھا دینا۔

أَطْلَقَ المَرْأَۃَ و النَّخْلَةَ: بمعنی طَلَّقَ...... المَوَاشِیَ: چھوڑ دینا...... الأَسِیْرَ: قیدی کو آزاد کرنا...... یَدَہٗ بِخَیْرٍ: بھلائی کے لئے ہاتھ کھولنا...... فِی کَلَامِہٖ: تعمیم کرنا۔ مقید نہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "أَطْلَقَ رِجْلَہٗ" یعنی جلدی کی "أَطْلَقَ الدَّوَاءُ بَطْنَہٗ" یعنی دوا نے اس کے پیٹ کو چلا دیا یعنی دست جاری ہو گیا۔ "أَطْلَقَ خَیْلَہٗ فِی الحَلْبَةِ" یعنی اپنے گھوڑے کو میدان مسابقت میں دوڑایا۔

تَطَلَّقَ وَجْھُہٗ: کشادہ رو ہونا۔ تَطَلَّقَتِ الخَیْلُ: گھوڑوں کا بغیر روک کے منتہی پر پہنچ جانا۔

اِنْطَلَقَ: جانا...... لِسَانُہٗ: زبان کا رواں ہونا...... وَجْھُہٗ: کشادہ رو ہونا...... نَفْسُہٗ لِلأَمْرِ: شرح صدر ہونا۔ اُنْطُلِقَ بِہٖ: لے جایا جانا۔

اِطَّلَقَ: ہنس مکھ ہونا۔

اِسْتَطْلَقَ. البَطْنُ: پیٹ چلنا...... الظَّبْیُ: ہرن کا تیزی سے دوڑنا اور کسی چیز کی طرف مائل نہ ہونا...... الأَمْرَ: کام میں جلدی کرنا۔

الطَّلْقُ: مص۔ درد زہ۔ ہرن۔ ج اطلاق (...... والطِّلْقُ و الطُّلْقُ و الطُّلُقُ و الطَّلِقُ و الطَّلِیْقُ): آزاد۔ غیر مقید۔ کہا جاتا ہے "حُبِسَ طَلْقًا و طُلُقًا" یعنی بغیر ہتھکڑی کے قید کیا گیا۔ یوم طَلْق: دن جس میں نہ سردی ہو نہ گرمی۔ فَرَسٌ طَلْقُ الیَدِ: گھوڑا جس کی اگلی ٹانگوں میں سفیدی نہ ہو۔ رَجُلٌ طَلْقُ الیَدَیْنِ: سخی۔ رَجُلٌ طَلْقُ الوَجْہِ وطَلَقُہٗ وطُلُقُہٗ وطَلِقُہٗ وطَلِیْقُہٗ: کشادہ رو مرد۔ ہنس مکھ۔ کہا جاتا ہے "لِسَانُہٗ طُلُقٌ وطَلِقٌ طَلِیْقٌ" یعنی اس کی زبان تیز و طرار ہے۔ الطِّلْقُ: حلال۔ حصہ۔ کھال کا بنا ہوا بند۔ الطِّلْقُ و الطَّلَقُ: ابرک۔

الطَّلَقُ: مص۔ گھوڑے کی دوڑ کا ایک چکر۔ آنت۔ رسی مضبوط بٹی ہوئی۔ کھال کا بنایا ہوا بند ج اطلاق کہا جاتا ہے "أَصَبْتُ مِنْ مَالِہٖ طَلْقًا" مجھے اس کے مال میں سے حصہ ملا۔ کہا جاتا ہے "عَلَی الإِطْلَاقِ او مُطْلَقًا" یعنی عام طریقہ سے بلا کسی استثناء کے۔

الطُّلَقَاءُ: وہ حضرات جو فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور ان پر احسان کیا گیا۔

الطَّلَاقُ و المِطْلَاقُ و المِطْلِیْقُ: بہت زیادہ طلاق دینے والا۔

المُطْلَقُ: خلاف مقید...... مِنَ الخَیْلِ: وہ گھوڑا جس کی ایک ٹانگ میں سفیدی نہ ہو۔

طَلَمَ: (ن) طَلْمًا و طَلَّمَ. الخُبْزَةَ: روٹی کو ہاتھ سے ہموار کرنا۔ طَلَّمَ العَرَقَ عَنْ جَبِیْنِہٖ: پیشانی سے پسینہ پونچھنا۔

الطِّلْمُ: روٹی پھیلانے کا تختہ۔

الطَّلْمُ: دانتوں کا میل۔

الطُّلْمَةُ: روٹی ج طُلَم. المِطْلَمَةُ: بیلن۔ عام لوگ اسے شوبک کہتے ہیں۔

طَلْمَسَ: ترش روئی کرنا۔ تیوری چڑھانا...... الکِتَابَ: مٹانا۔

اِطْلَمَسَ. اللَّیْلُ: سخت تاریک ہونا۔

الطِّلْمِسَاءُ: تاریکی۔ بغیر کسی علامت کے زمین۔ پتلا پتلا بادل۔

طَلَہَ: (ف) طَلْھًا. الرَّجُلُ فِی البِلَادِ: جانا۔ آہستہ چلنا۔

اِطْلَہَ اِطْلَاھًا: مطلع ہونا۔

الطُّلَہُ: پتلا بادل۔

الطُّلْھَةُ: بقیہ مال۔

طَلَاہُ یَطْلُوہُ طَلْوًا: ٹانگ باندھنا۔

طَلَا یَطْلُو طَلَاوَۃً الرَّجُلُ: دیر کرنا۔

أَطْلَتِ الوَحْشِیَّةُ: بچے والی ہونا۔

اِطْلَوْلَی اِطْلِیْلَاءً: اچھی گفتگو والا ہونا۔

الطَّلَاءُ و الطَّلْوُ: ہرن کا بچہ پیدا ہوتے وقت۔ ہر چیز کا چھوٹا ج أَطْلَاءٌ و طِلَاءٌ و طُلِیٌّ و طِلْیَانٌ و طُلْیَان.

الطِّلْوُ: بھیڑیا۔

الطِّلْوَۃُ: جانوروں کا بچہ۔

الطُّلْوَۃُ: صبح کی سفیدی۔

الطُّلَاوَۃُ و الطَّلَاوَۃُ و الطِّلَاوَۃُ: وہ حسن و رونق۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا کَلَامٌ مَا عَلَیْہِ طَلَاوَۃٌ" یعنی یہ ایسی گفتگو ہے جس میں کوئی خوبی و رونق نہیں۔ منہ میں کھانے کا بقیہ۔ جادو۔ خون یا دودھ پر کی پتلی جھلی۔ الطُّلَاوَۃُ: جو کسی چیز پر طلاء کیا جائے۔

طَلَی یَطْلِی طَلْیًا: ٹانگ باندھ کر رکھنا۔ البَعِیْرَ القَطِرَانَ او بِالقَطِرَانِ: اونٹ پر قطران ملنا (دیکھئے القطران)...... الشَّیْءَ: روکنا۔

طَلِیَ: (س) طَلِیَ فُوْہُ: دانتوں میں زردی ہونا...... لِسَانُہٗ: زبان کا ثقیل ہونا۔

طَلَّی تَطْلِیَةً: گانا...... فُلَانًا: قید کرنا۔ گالی دینا...... البَعِیْرَ القَطِرَانَ: اونٹ پر قطران ملنا (دیکھئے القطران)...... اللَّیْلُ الآفَاقَ: رات کا آفاق کو ڈھانپ لینا۔

اَطْلَی: کمزوری یا کسی وجہ سے گردن کا جھکنا۔

تَطَلَّی: کھیل کود میں منہمک رہنا...... (واطَّلَی) بِالقَطِرَانِ: قطران سے لت پت ہونا۔

الطَّلِي: شخص۔ قطران ملا ہوا۔ سخت مریض۔
ہرن کا بچہ ج اَطلاء۔ خواہش۔ کہا جاتا ہے
"قَضٰی طَلاہٗ" یعنی اپنی خواہش پوری کی۔
الطِّلٰی: لذت۔
الطِّلاء: قطران۔ انگور کا رس جس میں سے
پکانے کی وجہ سے دو تہائی جاتا رہے اور
شراب سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے۔ رسّی جس
سے ہرن کے بچے کے پیر کو باندھیں (......
والطُّلاَیَة): ہر وہ چیز جس کا طلا کیا جائے۔
الطُّلاء: خون کے اوپر کی باریک جھلی۔
الطُّلّٰی: دودھ ایک مرتبہ پینے کی مقدار۔
الطُّلیَة والطُّلاة: گردن ج طُلًی۔
الطَّلِیّ: بکری کا چھوٹا بچہ۔ ج طُلْیَان (......
والطِّلیَان): دانتوں کی زردی۔
المِطْلِی والمِطْلاء: تنگ نالہ ج مَطَالٍ۔
المُطَلّٰی: دائم المرض۔ کمزور مریض۔ قیدی
کہ جس کی رہائی کی اُمید نہ ہو۔
طَمَّ: (ن) طَمًّا وطُمُومًا۔ الاِنَاءَ: برتن بھرنا
......الشعرَ: بال کاٹنا یا گرہ لگانا......المَاءُ:
ڈھانپ لینا......الشَّیئُ: زیادہ ہونا
......الاَمرُ: بڑا ہونا۔
طَمَّ: (ض ن) طَمًّا البِئرَ: کنوئیں کو پاٹ
دینا۔
طَمَّ: (ن ض) طَمًّا وطَمِیمًا۔ الفرسُ:
گھوڑے کا آہستہ آہستہ دوڑنا۔
طَمَّ وطَمَّمَ وتَطَمَّمَ۔ الطائرُ: پرندہ کا ٹہنی پر
اُترنا۔
اَطَمَّ اِستَطَمَّ الشَّعرُ: بال کاٹنے وقت
قریب ہونا۔
الطِّمُّ: پانی۔ سمندر۔ عدد کثیر۔ عمدہ گھوڑا۔
تعجب۔ تعجب انگیز۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بالطِّم
والرِّم" یعنی بہت مال لایا۔
الطُّمَّة مِنَ النّاس: جماعت طُمَّةُ القَومِ:
قوم کے جمع ہونے کی جگہ۔
الطَّمِیمُ: آہستہ دوڑ۔ عمدہ گھوڑا۔ طَمِیمُ
النّاس: مختلف قسم کے لوگ۔
فَرَسٌ طَمُومٌ: تیز رفتار گھوڑا۔

الطَّامَّة: بڑی مصیبت۔ قیامت۔
الاَطَامِیم: تاگئیں۔
طَمَّان: دیکھو مادہ "طَمَنَ"۔
طَمَثَ: (ن ض) طَمثًا۔ الشَّیئَ: چھونا۔
طَمَثَتْ وطَمُثَتْ (ن ک) طَمثًا۔
المَرأَةُ: حائضہ ہونا۔ صفت طَامِث۔
الطَّمْث: حیض۔ میل کچیل۔ فساد۔ خون۔
حیض۔ تہمت۔ کہا جاتا ہے "مَا بِفُلاَنٍ طَمْثُ
رِیبَةٍ" یعنی فلاں کے ساتھ تہمت کا میل کچیل
نہیں۔
طَمَحَ: (ف) طَمحًا وطِمَاحًا وطُمُوحًا
بَصَرُہٗ اِلَیہِ: نگاہ اٹھنا۔ بِبَصَرِہٖ واِلَیہِ: بلندی
کی جانب دیکھنا......بِاَنفِہٖ: مغرور ہونا۔
ناک چڑھانا......بِہٖ: لے جانا......فِی
الطَّلَبِ: کوشش کرنا۔
طَمَحَتْ: (ف) طِمَاحًا وطُمُوحًا۔
الدَّابَّةُ: جانور کا سرکش ہونا......المَرأَةُ عَلٰی
زَوجِهَا: عورت کا نافرمان ہونا۔ صفت
طَامِحٌ ج طَوَامِحُ۔
طَمَّحَ الفَرَسُ: گھوڑے کا اگلی ٹانگوں کو اُٹھانا
......بالشَّیئِ فِی الهَوَاءِ: پھینکنا۔
اَطمَحَ بَصَرَہٗ اِلَیہِ: نگاہ اُٹھانا۔
بَحرٌ طَمُوحُ المَوجِ: بلند موج والا سمندر۔
طَمَحَاتُ الدَّهرِ وطَمحَاتُہٗ: مصائب۔
الطِّمَاح: غرور۔ فخر۔
الطَّمَّاح: دور۔ حریص۔
طَمَخَ: (ن) طَمخًا۔ بِاَنفِہٖ: تکبر کرنا۔
طَمَرَ: (ض) طَمرًا۔ الشَّیئَ: دفن کرنا۔
چھپانا (......طَمرًا وطُمُورًا وطِمَارًا
وطَمَرَانًا): کودنا۔ اُچھلنا۔
طَمَرَ: (ن) طُمُورًا: جانا۔ سفر کرنا۔
طَمَرَ: (ن) طُمرًا۔ المطمورة: کھیتی
بھرنا۔
(......وطَمِرَ: (س) طَمَرًا) الجُرحُ:
سوج جانا۔
الیَدُ: ورم آ جانا۔
طُمِرَ فِی ضِرسِہٖ: داڑھ میں درد ہونا۔

طَمَّرَ الشَّیئَ: لپیٹنا اور دفن کرنا......البَیتَ:
پردہ لٹکانا۔
اِطَّمَرَ عَلٰی فَرَسِہٖ: پیچھے سے کود کر سوار
ہونا۔
الطِّمر: پرانا کپڑا جو کسی چیز کا مالک نہ ہو ج
اَطمَار: کہا جاتا ہے "لاَحَتِ الشَّمسُ فِی
الاَطمَارِ" یعنی زرد رنگ کا ہو گیا اور اس کی
کچھ روشنی جاتی رہی۔
الطِّمِرّ والطِّمْرِ والطِّمرِیرُ والطُّمرُورُ:
لمبی ٹانگوں کا تیز رفتار گھوڑا۔
الطَّامِرُ: فا۔ پسو۔ ج طَوَامِرُ کہا جاتا ہے
"هُوَ طَامِرُ بنُ طَامِرٍ" وہ مجہول ہے یہ بھی
نہیں معلوم کہ اس کا باپ کون ہے۔
الطُّمُرُّ: جہل نادانی۔
طُمُرَّةُ الشَّبَابِ: ابتدائے شباب۔ عنفوان
شباب۔
الطَّامُورُ والطُّومَار: صحیفہ۔ ج طَوَامِیرُ کہا
جاتا ہے "کُتُبٌ فِی الطُّومَارِ والطَّوَامِیرِ"۔
المِطْمَرُ والمِطْمَار: معماروں کا دھاگا۔
پرانے لباس والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَلٰی
مِطْمَارِ اَبِیہِ" وہ صورت و سیرت میں اپنے
باپ کے مشابہ ہے۔
المَطمُورَة: کھیتی۔ قید۔
طَمَسَ: (ن) طُمُوسًا: دور ہونا۔ کہا جاتا
ہے "لاَ اَدرِی اَینَ طَمَسَ" میں نہیں جانتا
کہاں گیا......بِعَینِہٖ: دور تک دیکھنا۔
طَمَسَ: (ن ض) طَمسًا وطُمُوسًا
وتَطَمَّسَ وانطَمَسَ: مٹنا۔ طَمَسَ النجم
اوالبَصَرُ: ستارہ یا نگاہ کا بے نور ہونا۔
طَمَسَ: (ض) طَمسًا الشَّیئَ: مٹانا۔
ہلاک کرنا۔ ڈھانپ لینا۔ جڑ کھود دینا......
الغَیمُ النُّجُومَ: بادل کا ستارے کی روشنی کو
زائل کر دینا۔
طَمَسَ: (ض) طَمَاسَةُ الشَّیئِ: اندازہ
کرنا۔
رُبُوعٌ طِمَاسٌ: مٹے ہوئے مکانات۔
الطَّمِیس والمَطمُوس: اندھا۔

طَمْطَم :وسطِ سمندر میں تیرنا۔
الطِّمْطَام :وسطِ سمندر۔
الطِّمْطِمُ والطِّمْطِمِيّ والطُّمْطُمَانِي : زبان کی لکنت والا۔
طَمِعَ : (س) طَمْعًا وطِمَاعًا و طَمَاعِيَةً فِي الشَّيْءِ وبِهِ :لالچ کرنا۔صفت طَامِعٌ وطَمِعٌ وطَمُعٌ ج طَمِعُوْنَ و طُمَعَاء واَطْمَاع وطَمَاعَى.
طَمُعَ : (ک) طَمَاعَةً :بہت لالچ کرنا۔
طَمَّعَهُ :لالچ پر برانگیختہ کرنا۔
اَطْمَعَه :لالچ میں ڈالنا۔
تَطَمَّعَ :لالچی ہونا۔خواہش مند ہونا۔
الطَّمَعُ :وہ چیز جس کی خواہش کی جائے۔لشکر کی تنخواہ۔ج اَطْمَاع.
الطَّمَاعَة :خواہش مندی۔
الطَّمَّاع والمِطْمَاع :بہت زیادہ لالچی۔
المَطْمَعُ :جس کی خواہش کی جائے۔ج مَطَامِع.
المَطْمَعَة :باعث طمع۔لالچ پر اُکسانے والی چیز۔
طَمِعَتْ : (س) طَمْعًا عَيْنُهُ :آنکھ کا بہت کیچڑ والی ہونا۔
طَمَلَ : (ن) طَمْلاً الخَبَّازُ الخُبْزَ :روٹی کو بیلن سے چوڑی کرنا۔۔۔۔۔الثَّوْبَ: کپڑے کو گہرا رنگنا۔
الدَّمُ السَّهْمَ وغَيْرَهُ :خون کا تیر کو لتھیڑنا۔الرَّاعِيُ: چرواہے کا سختی سے ہانکنا۔
طَمِلَ : (س) وطَمِلَ طَمَلاً :خون، تیل یا تارکول سے لتھیڑنا۔صفت طَمِيْلٌ.
اَطْمَلَ الكِتَابَ :مٹادینا۔
اِنْطَمَلَ الرَّجُلُ :چوروں کے ساتھ شریک ہونا۔
الطَّمْلُ :خمیر۔گوندھا ہوا آٹا۔مخلوق۔
الطِّمْلُ :بے وقوف۔کمینہ۔بدکار۔بدزبان جو نہ اپنے فعل پر شرمائے اور نہ کسی کے کچھ کہنے کی پرواکرے۔کالا کمبل۔فقیر۔بدحال بدشکل ہار۔پرانا کپڑا۔ج طُمُوْل (۔۔۔۔۔
والطَّمْلَة والطُّمْلَة) :گدلا پانی۔کیچڑ۔
الطَّامِلُ :فا۔مرد بدکار جو اپنے فعل کی پرواہ نہ کرے۔
الطَّمِيْلُ :گدلا پانی۔گمنام۔چٹائی۔ہار۔تلوار وغیرہ کا چوڑا پھل۔بکری کا بچہ۔سَهْمٌ طَمِيْلٌ: خون سے لت پت تیر۔خُبْزٌ طَمِيْلٌ: بیلن سے چوڑی کی ہوئی روٹی۔
الطُّمْلُوْل :بدکار جو اپنے فعل کی پروانہ کرے۔
الطُّمْلُوْلَة :بدکار کی بدکاری۔
المِطْمَلَة :بیلن۔
طَمْأَنَ طَمْأَنَةً وطَأْمَنَ. ظَهْرَهُ :پیٹھ کو پست کرنا۔جھکانا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ: ساکن کرنا۔
تَطَامَنَ :پست ہونا۔
اِطْمَأَنَّ اِطْمِئْنَانًا وطُمَأْنِيْنَةً اِلَيْهِ :آرام لینا۔قرار پکڑنا۔پست ہونا۔کہا جاتا ہے "اِطْمَأَنَّ عَمَّا كَانَ يَفْعَلُهُ" یعنی چھوڑ دیا۔
الطَّمْن :ساکن ج طُمُوْن.
المُطْمَئِنُّ :ساکن۔۔۔۔۔مِنَ الاَرْضِ :نرم پست زمین۔
طَمَا يَطْمُوْ طُمُوًّا وطَمِى يَطْمِي طَمْيًا المَاءُ :پانی کا بلند ہونا اور نہر کو بھر دینا۔۔۔۔۔البَحْرُ :سمندر کا بھر جانا۔۔۔۔۔النَّبْتُ: نباتات کا طویل ہونا۔بڑھنا۔
طَمَتْ هِمَّتُهُ :ہمت بلند ہونا۔طَمَا بِهِ الهَمُّ او الخَوْفُ :غم یا خوف کا سخت ہونا۔
طَنَّ : (ض) طَنًّا وطَنِيْنًا وطَنَّ الذُّبَابُ او النَّاقُوْسُ وشِبْهُ ذٰلِكَ :بھنبھنانا۔بجنا۔آواز دینا۔وطَنَّ فُلَانٌ: مرنا۔
اَطَنَّ :بجانا۔آواز کرانا۔اَطَنَّ السَّاقَ : پنڈلی کو کاٹ دینا۔
الطُّنُّ :جسم ج اَطْنَان وطِنَان :بانس کا گٹھا اور ایک بانس طُنَّة کہلاتا ہے۔الطُّنُّ: دھنکی ہوئی روئی کا بوجھ۔
الطَّنَّان :زیادہ بجنے والا۔کہا جاتا ہے "لِفُلَانٍ ذِكْرٌ طَنَّانٌ" یعنی فلاں کا ذکر مشہور ہے۔"وَتِلْكَ قَصِيْدَةٌ طَنَّانَةٌ" یعنی اس
قصیدہ کی ہر جگہ میں شہرت ہے۔
الطَّنَّانَةُ :زیادہ چمکیلے بالوں والے مختلف اقسام کے کیڑے جن کے اڑنے سے بھنبھنانے کی آواز آتی ہے پھولوں کے لئے فائدہ مند ہے۔
الطِّنِّيّ مِنَ الرِّجَالِ :بڑے ڈیل ڈول کا۔
طَنَأَ : (ف) طَنْأً وطَنِىءَ: (س) طَنَأً :شرم کرنا۔
اَطْنَأَ :کسی مکان کی طرف مائل ہونا۔
اَطْنَأَ اِلَى الحَوْضِ :حوض کی طرف جانا اور پانی پینا۔
اَطْنَأَ اِلَى البِسَاطِ :بچھونے کی طرف جانا اور کاہلی سے اس پر سو جانا۔کہا جاتا ہے "حَيَّةٌ لاَ تُطْنِيُّ" سانپ جس کا ڈسا ہوا فوراً ہی مرجائے۔
الطِّنْءُ :بقیہ روح۔کہا جاتا ہے "رُمِيَ فُلَانٌ فِي طِنْئِهِ" یعنی مرگیا۔بجھی ہوئی راکھ۔خواہش نفس کی طرف میلان۔بدکاری۔بچھونا۔فرش۔باغ۔ہمت۔کہا جاتا ہے "فُلَانٌ بَعِيْدُ الطِّنْءِ" یعنی فلاں بڑی ہمت والا ہے۔منزل۔تہمت۔
طَنِبَ : (س) طَنَبًا الرُّمْحُ :نیزے کا ٹیڑھا ہونا۔۔۔۔۔الفَرَسُ :گھوڑے کا لمبی پیٹھ اور لمبی اور کمزور ٹانگوں والا ہونا۔صفت اَطْنَب :مؤنث طَنْبَاء.
طَنَّبَ الخَيْمَةَ :خیمہ لگانا۔۔۔۔۔بِالمَكَانِ: اقامت کرنا۔۔۔۔۔الذِّئْبُ: بھیڑیے کا بھونکنا۔۔۔۔۔السِّقَاءَ :مشک کے سوراخ پر پیوند لگانا۔
طَانَبَ القَوْمَ :قوم کے خیموں کی رسی کے ساتھ اپنے خیمہ کی رسی ملانا۔
اَطْنَبَتِ الرِّيْحُ :ہوا کا غبار کو اُڑانا۔۔۔۔۔الإِبِلُ :بعض اونٹوں کا بعض کے پیچھے چلنا۔۔۔۔۔فِي الوَصْفِ او العَدْوِ :مبالغہ کرنا۔
تَطَانَبَ القَوْمُ :خیمے کی رسیوں کو بعض کو بعض کی طرف کرنا۔
الطُّنُبُ :خیمہ کی لمبی رسی۔جسم کا پٹھا۔درخت کی جڑ ج اَطْنَاب وطِنَبَة :کہا جاتا ہے

"مُدَّتِ الشَّمسُ اَطْنَابَهَا" یعنی آفتاب طلوع ہوا۔ "تَقَضَّبَت اَطْنَابُهَا" یعنی غروب ہوا(...... والاِطْنَابَة) : کمان کے قبضہ پر باندھنے والا تسمہ ج اَطَانِیب کہا جاتا ہے "خَیلٌ اِطَانِیب" بعض بعض کے پیچھے چلنے والے۔

المَطْنَب : کندھا۔ مونڈھا۔ ج مَطَانِب.

المُطْنِب: فا۔ بہت تعریف کرنے والا۔

جَیشٌ مِطْنَابٌ : بہت بڑا لشکر۔

الطُنْبُور والطِنْبَار : ستار ج طَنَابِیر.

طَنبَلَ طَنبَلَةَ الرَّجُلُ : عقل مندی کے بعد بے وقوف بنا۔ کہا جاتا ہے "کَانَ بَینَهُم طَنبَلَة" یعنی ان کے درمیان شر وفساد ہے۔

الطَّنبَل : بے وقوف۔ کند ذہن۔

الطَّنجَرَة : تانبے کی دیگچی۔

الطِنْجِیر : کڑاہی۔ کنایہ از بزدل و کمینہ۔

طَنِخَ : (س) طَنَخًا: بدہضمی ہونا۔ دل پر چربی غالب ہونا۔ موٹا ہونا۔ صفت طَنِخٌ وطَانِخ طَنِخَت نَفسُه : جی کا بگڑنا۔

اَطْنَخَهُ وطَنَّخَهُ : بدہضمی کرانا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّ طِنْخٌ مِنَ اللَّیلِ" رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

طَنَز : (ن) طَنْزًا بِه: تمسخر کرنا۔

تَطَانَزَ. القَوْمُ : ایک دوسرے کے ساتھ تمسخر کرنا۔

الطَّنَّاز : تمسخر کرنے والا۔

الطُّنْطُلَة. عِنْدَ العَامَّة : حلق کا کوا۔ صحیح لفظ طُلاَطِلَة : ہے۔

طَنْطَنَ طَنْطَنَةً. الجَرسُ والطَسْتُ والذُّبَابُ ونَحوُهَا : جرس کا بجنا۔ طشت کا آواز دینا۔ مکھی کا بھنبھنانا۔

طَنِفَ : (س) طَنَفًا: متہم ہونا(...... طَنَافَة وطُنُوفَة وطَنَفًا) بدباطن ہونا۔ صفت طَنِف.

طَنَّفَهُ: متہم کرنا۔ طَنَّفَ الجِدَارَ : دیوار پر کانٹے کی باڑھ لگانا۔ کانس نکالنا۔ مہتابی بنانا ...... نَفسَهُ اِلَی کَذَا: لالچ کے قریب کرنا۔

تَطَنَّفَ القَومَ : قوم پر پہنچ کر گھیر لینا۔

الطَّنَف والطُّنُف والطَّنَف والطُّنُفُ : پہاڑ کی چوٹی۔ پہاڑ کی ابھری ہوئی چٹان۔ چھجہ۔ کانس۔ مہتابی ج طُنُوف واَطْنَاف.

المُطْنِف: چھجہ یا کانس والا۔ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے والا۔

طَنْفَسَ : بدخلق ہونا۔ بہت کپڑے پہننا۔

الطِنْفِس : ردی۔ بدشکل۔

الطُّنْفُسَة والطَّنْفَسَة والطِّنْفِسَة : فرش۔ چٹائی۔ کپڑا۔ ج طَنَافِس.

الطَّنو : بدکاری۔

الطِّنو : فرش۔

طَنِیَ : (س) طَنًی واَطْنَی : تلی یا پھیپھڑے کا پہلو یا پسلیوں سے چمٹنا۔ صفت طَنٍ وطَنِیٌّ فِی فُجُورِه او فَسَادِه : بدکاری یا فساد میں ہمیشہ مبتلا رہنا(...... طَنِیَ) اللَّدِیغُ مِنْ لَدغِ العَقرَبِ : بچھو کے کاٹے کا اچھا ہو جانا۔

اَطْنَاهُ المرض : مرض کا باقی رہ جانا۔

طَنَّی : تلی یا پھیپھڑے کی بیماری کا علاج کرنا۔

الطَّنَی : تہمت۔ بجھی ہوئی راکھ۔ مرض۔

الطِّنْی : بدکاری وفساد۔

الطَّانی : فا۔ زناکار ج طُنَاة.

طَهَرَ (ن) وطَهُرَ (ک) طُهْرًا وطُهُورًا وطَهَارَة : پاک ہونا۔ صفت طَاهِرٌ ج اَطْهَار طَهُرٌ ج طَهُرُونَ وطَهِیر ج طَهَارَیٰ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ طَاهِرُ الثِّیَاب" یعنی پاک دامن۔

طَهَرَهُ : (ف) طَهْرًا : دور کرنا۔

طَهَّرَهُ : پاک کرنا۔ طَهَّرَ الشَّیْءَ بِالمَاءِ : دھونا۔

تَطَهَّرَ واطَّهَّرَ : میل کچیل سے پاک ہونا۔ نہانا۔

الاَطْهَار : عورت کی پاکی کا زمانہ۔

الطَّهُور : جس سے پاکی حاصل کی جائے۔

الطُّهْرَة : پاکی۔ پانی سے نہانا۔

المَطْهَر : موت کے بعد ایک مدتِ معینہ کے لئے ابرار و صالحین کے نفوس کے پاک کرنے کی جگہ (کلمۂ نصرانیہ)

المَطْهَرَة والمِطْهَرَة : لوٹا۔ طہارت حاصل کرنے کا مکان۔ کہا جاتا ہے "السِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَم" یعنی مسواک منہ کی صفائی کا سبب ہے۔ ج مَطَاهِر.

المُطَهِّرَة : متعدی امراض کے مریض کے کپڑے اور سامان کے صاف کرنے کا آلہ۔

طَهَسَ : (ف) طَهْسًا. فِی الاَرضِ : داخل ہونا اور گھسنا۔

طَهَشَ : (ف) طَهْشًا العَمَلَ : کام کو بگاڑ دینا۔

اَطْهَفَ. البِقَاءُ : نرم ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔ فِی الکَلَامِ: آسان اور روانی سے کہنا...... لِفُلاَنٍ مِنْ مَالِه طَهْفَةً : کچھ حصہ دینا۔

الطَّهْف : بھوسہ۔

الطَّهَف : پناہ۔

زُبْدَةٌ طَهْفَة : نرم مکھن۔

الطِّهْفَة. مِنَ الشَّیْءِ : ٹکڑا۔

الطَّهَاف. مِنَ السَّحَابِ : بلند بادل۔

الطُّهَافَة : گیسو۔

طَهَقَ : (ف) طَهْقًا : تیز چلنا۔

طَهَلَ وطَهِلَ (ف س) طَهْلاً وطَهَلاً وتَطَهَّلَ. المَاءُ : بدبودار ہونا۔ صفت طَاهِلٌ وطَهِلٌ.

اَطْهَلَتِ. الاَرضُ : تھوڑی سی گھاس اُگانا۔

الطُّهْلَة : تھوڑی سی گھاس۔ بقیہ شے۔

طَهَمَ الشَّیْءُ: موٹا ہونا...... مِنْهُ : نفرت کرنا۔

تَطَهَّمَ الطَّعَامَ : ناپسند کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ یَتَطَهَّمُ عَنَّا" فلاں ہم سے وحشت کرتا ہے۔

المُطَهَّم : موٹا۔ کمزور۔ مکمل اور خوش نما اور اسی سے ہے "جَوَادٌ مُطَهَّمٌ" یعنی خوبصورت۔ عمدہ گھوڑا۔

طَهَا یَطْهُو طَهْوًا : سفر کرنا۔ جانا۔

طَهَا یَطْهُو ویَطْهَی طَهْوا وطُهُوًّا وطُهِیًّا وطَهَایَة. اللَّحْمَ : پکانا یا بھوننا۔

اطھی اِطْھَاءً ا: پکانے یا بھوننے میں ماہر ہونا۔
الطھو: کام۔
الطھی: تنکا۔
الطِھْی: گناہ۔ پکا ہوا۔
الطَھی: سخت مار۔ پتلا بادل۔
الطاھی: فا۔ باورچی۔ نانبائی۔ بھوننے والا۔ ج طُھَاۃ وطُھِی: مؤنث طَاھِیَۃٌ ج طَوَاہٍ وطَاھِیاتٌ۔
الطِھَایَۃ: پکانے کا پیشہ۔
الطُھَاوَۃ: دودھ یا خون کے اوپر کی باریک جھلی۔
الطَھَاءَۃ: بلند بادل۔
طَاءَ یَطَاءُ ویَطُوءُ طَوْءً ا: آنا جانا۔ فِی الاَرْضِ: دور تک نکل جانا۔
تَطَاءَ تَ تَطَایُؤًا. الاَسْعَارُ: بھاؤ کا گراں ہونا۔
الطَاءَۃ: کیچڑ۔ چراگاہ میں دور نکل جانا۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ طُوئِیٌّ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔
الطُّوب: پکی اینٹ۔ واحد طُوبَۃ۔
الطَوَّاب: خشت پز۔
طَاحَ یَطُوحُ طَوْحًا: حیران ہونا۔ ہلاکت کے قریب ہونا۔...... السَھْمُ: نشانہ سے خطا کرنا۔
طَوَّحَہٗ: حیران کرنا۔ آوارہ پھرانا۔ طَوَّحَ بِہٖ: خطرناک امور پر برانگیختہ کرنا۔ فضاءِ آسمانی میں پھینکنا۔ کہا جاتا ہے "طَوَّحَتْ بِہٖ طَوَائِحُ الزَّمَنِ" یعنی زمانے کے حوادث نے اس کو پھینک دیا۔
طَوَّحَ تَطْوِیْحًا وطَیَّحَ تَطْیِیْحًا الشَّئَ: ضائع کرنا۔
طَاوَحَہٗ فَطَاوَحَہٗ بِکَذَا: ایک دوسرے پر پھینکنا۔
اَطَاحَہٗ: ہلاک کرنا۔ فنا کرنا۔ اَطَاحَ الشَّعْرَ: بال گرا دینا۔
تَطَوَّحَ فِی الْبِلَادِ: سرگرداں ہونا اور اُدھر اُدھر پھرنا۔ فِی الْبِئْرِ: کنوئیں میں گرنا۔ کہا جاتا ہے "نَامَ عَلٰی مَطِیَّتِہٖ. یَتَطَوَّحُ" یعنی وہ ہوا میں آمد و رفت رکھتا ہے۔
تَطَاوَحَ تَطَاوُحًا القَوْمُ فُلانًا بِالاَمْرِ او بِالضَّرْبِ: آپس میں تنازع کرنا۔
تَطَاوَحَتْ بِہٖ النَّوٰی: فراق اور بُعد نے اس کو پھینک دیا۔
الطَوْح: دُور۔ بعید۔ کہا جاتا ہے "نِیَّۃٌ طَوْحٌ" دور کی نیت۔
الطَوَائح: شدائد۔ مہلکات۔
المَطَاوِح: ہلاکت کی جگہیں۔ واحد مَطَاحَۃ۔
المِطْوَاح: لاٹھی۔
طَاخَہٗ یَطُوخُہٗ طَوْخًا: قول یا فعل کی تہمت لگانا۔ صفت طَوَّاخ۔
طَادَ یَطُوْدُ طَوْدًا: ثابت رہنا۔
طَوَّدَ وتَطَوَّدَ فِی البِلَادِ: پھرنا۔ طَوَّدَ بِہٖ: مہلک جنگلوں میں جانے پر برانگیختہ کرنا۔
اِنْطَادَ: ہوا میں بلند ہونا۔
الطَوْد: مص۔ پہاڑ۔ ٹیلہ۔ ج اَطْوَاد وطِوَدَۃ۔
المَطَادَۃ: دور دراز کا بیابان۔
المَطَاوِد: خطرناک مقامات۔
المُنْطَاد: بلند۔ غبارہ۔ ج مَنَاطِیْد۔
طَارَ یَطُوْرُ طَوْرًا وطَوَرَانًا بِفُلانٍ: قریب ہونا۔
الطَوْر: اندازہ وحد۔ کہا جاتا ہے "عَدَا طَوْرَہٗ" یعنی حد سے بڑھ گیا۔ و "جَاوَزَ طَوْرَہٗ" اندازہ سے تجاوز کر گیا۔ ہیئت۔ حال۔ باری۔ کہا جاتا ہے "اَتَیْتُہٗ طَوْرًا بَعْدَ طَوْرٍ" یعنی بار بار ج اَطْوَار اور کہا جاتا ہے "النَّاسُ اَطْوَارٌ" یعنی لوگ مختلف قسم کے اور مختلف حالات کے ہیں۔
الطُّوْر: پہاڑ۔ مکان کے سامنے کا صحن۔ وہ چیز جو کسی چیز کے انداز پر ہو یا اس کے مقابل ہو۔
الطَوَار: وہ چیز جو کسی چیز کے مقابل ہو۔ یا اس کے اندازہ پر ہو۔ (...... والطِوَار): مکان کے سامنے کا صحن۔ کہا جاتا ہے "ھٰذِہٖ الدَّارُ عَلٰی طَوَارِ دَارِیْ" یعنی اس کی دیوار میرے مکان کی دیوار سے ملی ہوئی ہے۔
الطُّوْرِیّ والطُّوْرَانِیّ: وحشی پرندہ ہو یا آدمی۔ الطُّوْرِی: اجنبی۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ طُوْرِیٌّ او طُوْرَانِیٌّ" یعنی کوئی نہیں۔
طَارِیَۃُ المُنْخَل: چھلنی کا گھیرا اور یہ محرف ہے۔ صحیح "اِلاطَار" ہے۔
الطَارَۃ والطَار۔ عِنْدَالعَامَّۃِ: دائرہ۔ دف۔ کہا جاتا ہے "لَقِیَ مِنْہُ الاَطْوَرِیْنَ" یعنی اس کو اس سے بڑی مصیبت پہنچی اور مبالغہ کے ارادہ سے جمع سالم لایا جاتا ہے "بَلَغَ فُلانٌ فِی العِلْمِ اَطْوَرَیْہِ" فلاں علم کی دونوں حد اوّل و آخر یعنی علم کی انتہا پر پہنچ گیا۔
الطُّوْرَبِیْل یا الطُّوْرَبِیْد: سمندری سرنگ (مثل)۔
طَاسَ یَطُوْسُ طَوْسًا. الوَجْہُ: چہرے کا خوبصورت ہونا...... الشَّئُ: روندنا۔
طَوَّسَہٗ: مزین کرنا۔ طَوَّسَ المُصَوِّرُ: مور کی شکل بنانا۔ طَوَّسَ بِہٖ: لے جانا۔
تَطَوَّسَ لِلحَمَامَۃِ: کبوتری کے سامنے پروں کو پھیلانا۔ تَطَوَّسَتِ المَرْاَۃُ: آراستہ و مزین ہونا۔
الطُّوْس: چاند۔
الطُّوْس: ایک مسہل دوا کا نام۔
الطَّاس: پانی پینے کا برتن۔ پیالہ ج طَاسَات۔
الطَاوُوْس الطَاوُس: مور۔ تصغیر طُوَیْس: ج اَطْوَاس وطَوَاوِیْس۔
طَوَّشَ. الرَّجُلُ: ٹال مٹول کرنا...... الذَّکَرَ: آختہ کرنا۔
الطَوَاشِیُّ: آختہ۔ خصی۔ ج طَوَاشِیَۃ: مولد ہے اور کہا گیا کہ لفظ عجمی ہے۔
طَاعَ یَطُوْعُ ویَطَاعُ طَوْعًا لِفُلانٍ: فرماں

بردار ہونا۔ صفت طَائِع ج طُوَّع و طَائِعُوْن کہا جاتا ہے "اَمَرَہٗ فَاَطَاعَ" اسے حکم دیا اور اس نے اطاعت کی۔ اس موقع پر باب افعال ہی سے استعمال ہے مجرد سے نہیں۔ "لِسَانُہٗ لَایَطُوْعُ بِکَذَا" یعنی اس کی زبان تابعداری نہیں کرتی و "طَاعَ لَہُ الْمَرْتَعُ" یعنی چراگاہ اس کے لئے وسیع ہے۔

اَطَاعَہٗ اِطَاعَۃً وطَاعَۃً: فرمانبردار ہونا۔ اَطَاعَ الشَّجَرُ: پھل پکنا۔ اَطَاعَ لَہُ المرعی: و اَطَاعَۃً: چراگاہ کا کشادہ ہونا۔

اِنْطَاعَ اِنْطِیَاعًا۔ لَہٗ: فرمانبردار ہونا۔

تَطَوَّعَ: بتکلف اطاعت کرنا۔ تَطَوَّعَ فِی الْجُنْدِیَّۃِ: لشکر میں رضا کارانہ شامل ہو جانا۔ بِالشَّیْءِ: تبرع کرنا...... بِالشَّیْءِ ولِلشَّیْءِ: بتکلف استطاعت ظاہر کرنا...... الشَّیْءَ: ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔

تَطَاوَعَ لِلْاَمْرِ: بتکلف استطاعت ظاہر کرنا۔

اِسْتَطَاعَ اِسْتِطَاعَۃً۔ الْاَمْرَ: طاقت رکھنا اور حذف تاء کے ساتھ اِسْطَاعَ یَسْطِیْعُ بھی کہا جاتا ہے۔

الطَّوَاعَۃ: طوع کا اسم مصدر ہے۔

الطَّوَاعِیَۃ: فرماں برداری۔

الطَّاعُ والطَّوْعُ والطَّیِّعُ: فرمانبردار۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ طَوْعُ یَدِکَ" یعنی وہ تمہارا تابع ہے۔

فَرَسٌ طَوْعُ الْعِنَانِ: یعنی نرم و تابعدار گھوڑا۔ "عَمِلَہٗ طَوْعًا" یعنی اس نے اس کام کو بخوشی کیا۔

المِطْوَاعُ والمِطْوَاعَۃ: فرمانبردار۔

المُطَّوِّعَۃ: رضاکارانہ جہاد میں شامل ہونے والے۔

المُتَطَوِّعُ والمُطَّوِّعُ: فرائض وواجبات کے علاوہ اعمالِ صالحہ کو بطور نفل ادا کرنے والا۔

طَافَ یَطُوْفُ طَوْفًا وطَوَافًا طَوَفَانًا بِالْمَکَانِ وحَوْلَہٗ: گھومنا۔ چکر لگانا...... فِی البلاد: ملک میں پھرنا...... بِہِ الْخَیَالُ فِی النَّوْمِ: خواب میں نظر آنا۔

طَوَّفَہٗ تَطْوِیْفًا وتَطْوَافًا: گھومنا۔ طَوَّفَ فِی الْبِلَادِ: ملک میں پھرنا۔

طَوَّفَ وتَطَوَّفَ واسْتَطَافَ اِسْتِطَافَۃً بِالشَّیْءِ وحَوْلَہٗ: بہت چکر لگانا۔ "طَوَّفَ النَّاسُ اوالْجَرَادُ" آدمی یا ٹڈیوں کا زمین پر چھا جانا۔ اِسْتَطَافَہٗ: گھومنا۔ چکر لگانا۔

اَطَافَ بِالشَّیْءِ: نازل ہونا۔ احاطہ کر لینا۔ قریب ہونا...... عَلَیْہِ وبِہٖ: رات کو آنا...... عَلَیْہِ: گرد گھومنا۔

الطُّوْف: پانی پر تیرنے والی چیز۔ کشتی۔

الطَّوْف: رات کو پہرا دینے والے چوکیدار۔ دیوار ج اَطْوَاف۔

الطَّاف: بہت زیادہ طواف کرنے والا۔

الطُّوْفَان: سخت سیلاب۔ سخت بارش۔ رات کا سخت اندھیرا۔ موت تباہ کن۔ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کا زیادہ۔

الطَّائِف: فا۔ چوکیدار۔

الطَّائِفَۃ: مؤنث طائف: جماعت۔ گروہ۔ ٹکڑا کسی چیز کا' وہ لوگ جو ایک مذہب یا رائے کے ہوں۔ ج طَائِفَات طَوَائِف.

الطَّوَّاف: بہت پھرنے والا۔ بہت چکر لگانے والا۔ خادم۔ گھنٹی بنانے والا۔

المَطَاف: طواف کرنے کی جگہ۔

طَاقَ یَطُوْقُ طَوْقًا وطَاقَۃً واَطَاقَ الشَّیْءَ: قادر ہونا۔

اَطَاقَ عَلَی الشَّیْءِ: قادر ہونا۔ طاقت رکھنا۔

طَوَّقَہُ الشَّیْءَ: کسی کام کی تکلیف دینا۔ طَوَّقَہٗ الطَّوْقَ: طوق پہنانا۔ کہا جاتا ہے "طَوَّقَہٗ بِالسَّیْفِ وَغَیْرِہٖ" اس نے اسے تلوار باندھ دی۔

اِطَّوَّقَ وتَطَوَّقَ: طوق پہننا۔ تَطَوَّقَتِ الحَیَّۃُ: کنڈلی مارنا۔

الطَّاق: محراب۔ طاقچہ۔ ج طَاقَات وطِیْقَان۔ الطاق: بغیر گریبان کے ایک قسم کا کپڑا (...... الطَّائِق): پہاڑ سے نکلا ہوا بڑا پتھر۔ وطَائِقُ کُلِّ شَیْءٍ: احاطہ کرنے والا۔

الطَّوْق: گلے کا زیور۔ گلا۔ ہر احاطہ کرنے والا ج اَطْوَاق.

الطَّوْق والطَّوْقَۃ: قدرت۔ طاقت۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا فِیْ طَوْقِیْ" یعنی یہ میری طاقت میں ہے "لَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ

لَـنَـا بِـهٖ" یعنی ہمارے اوپر وہ نہ ڈال جس کی ہمارے اندر وسعت نہ ہو اور ہمارے لئے وہ دشوار ہو۔ دھاگے کی ایک لٹ۔ بالوں کا مٹھا۔ پھولوں کا گلدستہ اور عام لوگ روشن دان کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

المُطَوَّقَة: کنٹھے دار کبوتر۔ بوتل جس کی گردن طوق کے مانند ہو۔

طَالَ یَطُوْلُ طُوْلاً: لمبا ہونا...... عَلَیْهِ: غالب ہونا۔ فخر کرنا۔ احسان کرنا۔

طَوَّلَهٗ: لمبا کرنا۔ طَوَّلَ لَهٗ: مہلت دینا...... لِلدَّابَة: جانور کی رسی ڈھیلی کر دینا۔

تَطَوَّلَ تَطَوُّلاً. عَلَیْهِ: احسان کرنا۔

اَطَالَهٗ واَطْوَلَهٗ اِطَالَةً واِطْوَالاً: لمبا کرنا۔

اَطَالَتِ المَرْاَةُ: لمبے لمبے بچے جننا۔

طَاوَلَهٗ مُطَاوَلَةً: ٹال مٹول کرنا۔ لمبائی یا فضل و بخشش میں غالب ہونا۔

تَطَاوَلَ: دیکھتے ہوئے گردن بلند کرنا...... تکبر کرنا۔ فخر کرنا۔ ظلم کرنا۔ لمبائی ظاہر کرنا ...... عَلَیْهِ العُمُر: بڑھنا۔ تطاولا: ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔

اِسْتَطَالَ اِسْتِطَالَةً: طویل ہونا...... عَلَیْهِ: فضل و احسان کرنا۔ بلند ہو کر دیکھنا...... علی عِرْضِهٖ: بدنامی کی شہرت دینا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَطَالوا علی القوم" یعنی قوم نے جتنا قتل کیا تھا اس سے زیادہ قتل کیا۔

الطَّوْل: فضل۔ بخشش۔ قدرت۔ غنا۔

الطُّوْل: لمبائی ج اَطْوَال۔

الطُّوْلُ السَّمَاوِی الکَوْکَب: وہ زاویہ جو آسمانی کرہ کے دو دائروں کے سطح کے درمیان واقع ہونے والا ہے ان میں سے ایک کوکب کے پاس سے اور دوسرا نقطہ اصل کے پاس سے گزرتا ہے۔

الطِّیَلَة: عمر۔ کہا جاتا ہے "اَطَالَ اللّٰهُ طِیَلَتَهٗ" اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو طویل کرے۔ زمانہ بھر۔

الطُّوَّل: لمبی ٹانگوں کا ایک آبی پرندہ۔

الطِّیَل والطِّوَل والطُّوَال والطِّیَال: زمانہ بھر۔

الطَّائِل والطَّائِلَة: قدرت۔ فضل۔ غنا۔ کہا جاتا ہے "بَیْنَهُمْ طَائِلَة" یعنی ان کے درمیان عداوت ہے ج "طَوَائِل هٰذَا اَمْرٌ لَا طَائِلَ فِیْهِ" یہ ایسا امر ہے جس میں کوئی نفع نہیں "مَا هُوَ بِطَائِلٍ او هُوَ غَیْرُ طَائِل" یعنی گھٹیا ہے اور اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں۔

الطَّوِیْل: لمبا۔ ج طِوَال وطِیَال مؤنث طَوِیْلَة ج طَوِیْلَات کہا جاتا ہے "فُلَانٌ طَوِیْلُ البَاعِ" یعنی سخی ہے۔ "هُوَ قَصِیْرُ البَاعِ" یعنی بخیل ہے۔

الاَطْوَل: اسم تفضیل۔ ج اَطَاوِل: مؤنث طُوْلٰی ج طُوَل. الطُّوْلٰی: بلند مرتبہ۔ والسَّبْعُ الطُّوَل: سات بڑی سورتیں قرآن پاک کی۔

الطُّوَال: لمبا۔ مؤنث طُوَالَة۔

الطُّوَّال: بہت زیادہ لمبا۔

المِطْوَل: رسی۔ جانور کا رسہ ج مَطَاوِل.

طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا. الثَّوْبَ: کپڑے کو لپیٹنا...... ہ اللّٰهُ عُمْرَهٗ: موت دینا۔ کہا جاتا ہے "طَوٰی فُلَانٌ وهُوَ مَنْشُوْرٌ" جبکہ کسی کا ذکر حسن اور اثر جمیل باقی رہ جائے۔ طَوَی الحَدِیْثَ: بات چھپانا...... کَشْحَهٗ عَلَی الاَمْرِ: پوشیدہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "طَوٰی کَشْحَهٗ عَنِّیْ" یعنی اس نے مجھ سے اعراض کیا اور مفارقت اختیار کی۔ وطَوَی البِلَادَ: قطع مسافت کرنا...... البِئْرَ: پتھروں سے کنوئیں کا من بنانا۔ طَوَی الرَّجُلُ: بھوکے رہنے کا ارادہ کرنا...... السَّیْرُ فُلَانًا: لاغر کرنا۔

طَوِیَ (س) طَوًی واَطْوٰی: بھوکا ہونا۔ صفت طَیَّان وطَوٍ وطَاوٍ. مؤنث طَیَّا طَوِیَة وطَاوِیَة.

تَطَوَّتِ الحَیَّةُ: سانپ کا کنڈلی مارنا۔

اِنْطَوٰی. القَوْمُ عَلَیْهِ: اکٹھا ہونا...... واطَّوٰی: لپیٹا جانا۔

الطَّوٰی: بھوک۔ مشک۔

الطُّوٰی والطِّوٰی: لپیٹی ہوئی چیز۔

الطَّیّ: لپیٹ۔ ضمن۔ کہا جاتا ہے "الغَیُّ فِیْ طَیِّ قَلْبِهٖ" یعنی گمراہی اس کے دل کے ضمن میں ہے۔

الطِّیَّة: حاجت۔ ضمیر۔ نیت۔ لپیٹنے کی ہیئت۔ گوشہ۔ چھت۔ کہا جاتا ہے "مَضٰی لِطِیَّتِهٖ" یعنی اپنی نیت پر کاربند ہوا "لَقِیْتُهٗ بِطِیَّاتِ العِرَاقِ" میں نے اس سے عراق کے اطراف میں ملاقات کی۔

طَاوِی البَطْنِ: پتلے پیٹ والا۔

الطَّایَة: سطح۔ چھت۔ کھجور خشک کرنے کی جگہ۔ ریگستان میں بڑی چٹان۔ زمین کہ جس میں پتھر نہ ہو۔ ج طَایَات۔

الطَّوِیّ: گیہوں کا بورا۔ رات کا حصہ۔ ج الاَطْوَاء (...... والطَّوِیَّة): من بنا ہوا کنواں۔ الطَّوِیَّة: نیت۔ ضمیر۔

الاَطْوَاء: ٹڈی کی دم کی گرہ۔ واحد طُوْی.

المَطْوٰی: لپیٹ۔ ج مَطَاوٍ. مَطَاوِی الحَیَّة: سانپ کی کنڈلی۔

المِطْوٰی: جس پر کتا ہوا سوت لپیٹا جائے۔

طَابَ یَطِیْبُ طِیْبًا وطَابًا وطِیْبَةً وتَطْیَابًا: لذیذ ہونا۔ میٹھا ہونا۔ اچھا اور عمدہ ہونا طَابَتِ النَّفْسُ بِکَذَا: دل خوش ہونا۔ طَابَ عَیْشُهٗ: خوش عیش ہونا...... عَنِ الشَّیْئِ نَفْسًا: خوشی سے چھوڑ دینا...... الشَّیْئُ: اچھا کرنا۔

طَابَتِ الاَرْضُ: گھاس اُگانا۔

طَیَّبَ. الشَّیْئَ: اچھا کرنا یا اچھا پانا۔ خوشبو لگانا۔ طَیَّبَ خَاطِرَهٗ: تسکین دینا۔ مطمئن کر دینا۔

اَطَابَ اِطَابَةً الشَّیْئَ: اچھا کرنا۔ شیریں کلامی کرنا۔

اَطْیَبَ اِطْیَابًا. الشَّیْئَ: اچھا پانا۔

طَایَبَهٗ مُطَایَبَةً: ہنسی مذاق کرنا۔ کھیل کود کرنا۔

تَطَیَّبَ: خوشبو لگانا۔

اِسْتَطَابَ اِسْتِطَابَةً. القَوْمُ: شیریں پانی

مانگنا۔(...... واستطيب استطيابًا) الشئ : اچھا پانا۔

الطاب :لذیذ۔مزے دار۔

الطيب :خوشبو۔ج أطياب وطيوب : حلال۔کہاجاتا ہے"هذا طيب لك"یعنی یہ تمہارے لئے حلال ہے۔ ہر چیز سے افضل۔

الطابة :شراب۔مدینہ منورہ کالقب۔

الطيبة :حلال۔طيبة الخمر :صاف شراب۔کہاجاتا ہے"فعلت ذلك بطيبة" یعنی میں نے اس کو رضامندی سے کیا کسی نے مجھے مجبور نہیں کیا۔

الطياب :بہت زیادہ پاکیزہ۔

الاطيب :اسم تفضیل ج اطايب مؤنث طوبى ج طوبيات.

الطوبى: رشک۔سعادت۔خیر۔

الطيب :پاکیزہ۔اچھا۔حلال۔مؤنث طيبة ج طيبات وطوبى :کہاجاتا ہے"كلمة طيبة" پاکیزہ کلمہ جس میں کوئی مکروہ بات نہ ہو۔"بلدة طيبة" مامون شہر جس میں برکت زیادہ ہو۔

الاطايب والمطايب. من الشئ :عمدہ اشیاء۔

شراب مطيبة :عمدہ شراب جس کے پینے سے دل خوش ہو۔

طاخ يطيخ طيخا :بمعنی طاخ يطوخ طوخا یعنی ہلاک ہونا۔سرگرداں پھرنا۔

طيخه :ہلاک کرنا......الشئ :ضائع کرنا۔

اطاخه :ہلاک کرنا۔

تطايخ. الشئ :بکھرنا۔

الطيخة :تباہی۔کہاجاتا ہے"اصابتهم طيخة" یعنی ایسے اُمور پیش آئے جس نے تفریق کرادی۔"وطوختهم طيخات" یعنی ان کوحوادث نے ہلاک کردیا۔

طاخ يطيخ طيخا :بُرے کام سے آلودہ ہونا۔تکبر کرنا۔باطل میں منہمک ہونا۔

......الامر :کام کوبگاڑ دینا۔

طاخه وطيخه :قبیح بات میں آلودہ کرنا۔

طيخ اصحابه :گالی دینا۔

تطيخ :برائی سے آلودہ ہونا۔

الطيخة :فتنہ(...... والطائخ والطياخ): بے برکت۔بے وقوف۔

طار يطير طيرا وطيرانا وطيرورة الطائر :پرندہ کا اڑنا......صيته :مشہور ہونا۔

...... الشعر :بال لمبے ہونا......بكذا: سابق ہونا۔

...... الى كذا :دوڑنا۔کہاجاتا ہے"طار طائره" وہ غضبناک ہوا۔طیش میں آکر جلد بازی کرنا۔

طيره وطيربه واطاره اطارة وطايره مطايرة :اڑانا۔اطار وطير المال: تقسیم کرنا۔طير نومه: نیند اڑادینا۔

اطير وتطير. بالشئ ومنه :بدفالی لینا۔

تطاير :متفرق ہونا......الشئ: لمبا ہونا۔السحاب في السماء: بادل کا چاروں طرف گھر جانا۔

انطار. الشئ :پھٹنا۔

استطار استطارة الشئ :متفرق ہونا۔منتشر ہونا......الحائط: دیوار کا پھٹنا...... السيف :جلدی سے سونتنا۔الطير :پرندے کو اڑانا۔

اُستطير :خوفزدہ ہونا۔جلدی سے لے جایا جانا......الصدع في الحائط :دیوار میں پھٹن ظاہر ہونا......الفرس: گھوڑے کا تیز دوڑنا۔

الطائر :فا۔پرندہ ج طير اور طيور واطيار :جمع الجمع نام ایک ستارے کا جس کو نسر طائر بھی کہتے ہیں جس سے اچھا یا برا شگون لیں۔نصیب۔روزی۔دماغ۔کہا جاتا ہے"هو ميمون الطائر" وہ مبارک چہرے والا ہے۔"سر على الطائر الميمون" مبارک شگون پر سفر کرو(مسافر کے لئے دعا ہے) "هو ساكن الطائر" یعنی حلیم صاحب وقار ہے"طار طائر فلان" جبکہ غضبناک ہو یا جلد بازی کرے۔

الطير :جمع طائر اور کبھی واحد پر بھی بولا جاتا ہے اسم ہے تطير :کا بمعنی بدشگونی اور اسی سے عرب کا قول ہے"لا طير الا طير الله" جیسالا امر الا امر الله اور طير الله لا طيرك :جیسا صباح الله لا صباحك اور کہاجاتا ہے"كان على رؤوسهم الطير" :یعنی وہ ہیبت کی وجہ سے بالکل ساکن اور خاموش ہے اور اصل اس کی یہ ہے کہ کوّا اُونٹ کے سر پر بیٹھتا ہے اور چیچڑی چنتا ہے جس سے اُونٹ کو آرام ملتا ہے اور وہ اس ڈر سے کہ کوّا اڑ نہ جائے بالکل حرکت نہیں کرتا۔"وازجر احناء طيرك" دور کراپنی خفت وغصہ کو۔

الطيرة والطيرة :بدشگون جس سے لیا جائے۔

الطيرة والطيرورة :طیش۔ہلکا پن۔اوچھا پن۔کہاجاتا ہے"اياك وطيرات الشباب" اپنے آپ کو جوانی کے طیش سے بچاؤ۔

الطوير. طير :کی تصغیر۔

الطيار :منتشر۔ترازو کی زبان۔سکہ تولنے کی ترازو۔

الطيارة: ہوائی جہاز۔اس کی کئی اقسام ہیں:

(۱)طائرة رُكاب: سواریوں کے لئے ہوائی جہاز اندرونی وبیرونی سفر کے لئے۔

(۲)طائرة حربية :ہوائی جنگی جہاز۔اس کی کئی اقسام ہیں۔

(۱) طائرة طرار: دشمن کو دھکیلنے کے لئے۔

(۲) الطائرة انفاثة :زمین پر روشنی چھوڑنے والا جہاز۔

(۳) الطائرة النافورية : تیز ترین ہوائی جہاز۔

(۴) الطائرة القانصة: دشمن کے ہوائی جہاز کو گرفتار(شکار) کرنے والا ہوائی جہاز۔

(۵)طائرة الانقاض :دشمن کے ہوائی جہاز کو مار گرانے والا جہاز۔

(۲) اَلْقَلْعَةُ الطَّائِرَةُ: دشمن کے علاقوں پر بمباری کرنے والا بڑا ہوائی جہاز۔

الطَّیَّار والمُطَار. مِنَ الخَیْلِ: تیز خاطر چست چالاک گھوڑا۔

اَرْضٌ مُطَارٌ: کثرت سے پرندوں والی زمین۔

الطَّیَّارَة: مؤنث طیّار: ہوائی جہاز۔

المَطَار: اڑنے کی جگہ۔

المُطَیَّر: مفع۔ پھٹا ہوا۔ ٹوٹا ہوا۔ ایک قسم کی چادر۔

المُسْتَطِیْر: فا۔ پھیلنے والا۔ کہا جاتا ہے "صُبْحٌ مُسْتَطِیْرٌ" یعنی صبح منتشر اور ایسا ہی بجلی، بڑھاپا اور شر کے لئے مستعمل ہے۔

طَاسَ یَطِسُ طَیْسًا الشَّیْئُ: زیادہ ہونا۔

الطَّیْس: عدد کثیر۔ مٹی۔ ہر وہ مخلوق جس کی نسل بہت ہوتی ہو۔ جیسے مچھلی۔ چیونٹی۔

طَاشَ یَطِیْشُ طَیْشًا: اوچھا ہونا۔ عقل زائل ہونا...... السَّهْمُ عَنِ الغَرَضِ: تیر کا نشانہ سے خطا کرنا۔ صفت طائش.

اَطَاشَ اِطَاشَةً. السَّهْمَ عَنِ الغَرَضِ: تیر کا نشانہ سے خطا کرا دینا۔

الطَّیَّاش: بمعنی طَائِش: جو خفت عقل کی وجہ سے ایک طریقے پر نہ جمے۔

الطَّیْشَان: ہلکی۔ اوچھا پن۔

طَاعَ یَطِیْعُ طَیْعًا: بمعنی طَاعَ یَطُوْعُ طَوْعًا.

طَافَ یَطِیْفُ طَیْفًا ومَطَافًا الخَیَالُ: خواب میں خیال آنا۔

طَیَّفَ تَطْیِیْفًا واَطَافَ اِطَافَةً وتَطَیَّفَ تَطَیُّفًا: بہت پھرنا۔

الطَّیْف: خیال و خواب میں آئے۔ غضب۔ جنون۔

الطِّیَاف: رات کی تاریکی۔

الطَّیْف: وہ صورت جو موشور میں سفید روشنی گزرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مختلف رنگ سرخ، مالٹا، زرد، سبز، بنفشی اور صورت کے ذریعے گیس کی تلاش میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔

طَامَ یَطِیْمُ طَیْمًا: نیکو کار ہونا...... اللّٰهُ فُلَانًا عَلَى الخَیْرِ: اللہ کا کسی کو خیر پر پیدا کرنا۔

الطِّیْمَاء: جبلت۔ طبیعت۔

طَانَ یَطِیْنُ طَیْنًا وطَیَّنَ الحَائِط: دیوار کو گارے سے لیپنا۔ طَانَ الکِتَابَ: خط پر مہر لگانا۔ طَانَهُ اللّٰهُ عَلَى الخَیْرِ: اللہ کا خیر پر پیدا کرنا۔

تَطَیَّنَ: گارے سے لیپا جانا۔ گارے سے لتھڑنا۔ لت پت ہونا۔

الطِّیْن والطِّیْنَة: گارا۔ مٹی اور چونہ یا ریت چونہ ملا ہوا۔ الطِّیْنَة: گارے کا ایک حصہ۔ خلقت جبلت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ یَابِسُ الطِّیْنَةِ" وہ سخت دل اور خشک مزاج ہے۔ "لَهُ طِیْنَةٌ طَیِّبَةٌ" اس کی طبیعت نرم ہے۔

مَکَانٌ طَانٌ: بہت گارے کی جگہ۔

الطِّیَانَة: گارا بنانے کا پیشہ۔

الطَّیَّان: گارا بنانے والا۔

اَلطَّیُّوْن: ایک بدبودار پودا جس کے پھول زرد ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک کیڑے مار دوائی بھی تیار کی جاتی ہے۔

ظ

ظ: اَلـظَّـاءُ: ستھرواں حرف بنیادی حروف میں سے۔ یہ لثوی حروف میں سے ہے۔ یعنی حلق کا کوا اس کا مخرج ہے۔

ظَأَبَ (ن) ظَأْبًا: نکاح کرنا۔ ظلم کرنا۔ شور کرنا...... التَیسُ: بکری کا ممیانا۔

ظَـاءَبَهُ مُظَـاءَبَةً: سالی سے نکاح کرنا۔ کہا جاتا ہے "تزوَّجَا بِالمُظَاءَبَةِ" یعنی دونوں ہم زلف ہوئے۔

تَظَاءَبَا: ہم زلف ہونا۔

الـظَّـأْبُ: مص۔ ہم زلف۔ ساڑھو۔ ج ظُؤُوب واَظْؤُب.

ظَأَرَ (ف) ظَـأْرًا وظِـئَارًا واَظْأَرَ واِظَّأَرَا وظَـاءَرَ مُظَـاءَرَةً. النَاقَةَ او المَرْأَةَ علٰى وَلَـدِ غَيْرِهَـا: مہربان کرانا۔ فَـظَـأَرَت واظَّأَرَت: مہربان ہونا۔ اور صفت "ظَـؤُوْرٌ وظَـؤُوْرَةٌ ج اِظْآر وظُـؤَار. ظَـائَرَهُ اِلٰى كَذَا: مہربان کرانا۔ اِظَّأَرَ علٰى عَدُوِّهِ: حملہ کرنا۔ ظَأْرَةً وظَـاوَرَةً واَظْأَرَةً علٰى كَذَا: مہربان کرنا۔ ظَاءَرَهُ علٰى الاَمْرِ: طلب کرنا یا مجبور کرنا۔ ظَـاءَرَ الـرَّجُلُ: دایہ بنانا۔ ظَاءَرَتِ المَرْأَةُ: دایہ گری کرنا۔

اِظَّـأَرَ لِـوَلَدِهِ ظِئْرًا: لڑکے کے لئے دایہ مقرر کرنا۔

الـظِّئْرُ: غیر کے بچے پر مہربانی کرنے والی۔ غیر کے بچے کو دودھ پلانے والی ج اَظْـؤُر واَظْآر وظُـؤُوْر وظُـؤُوْرَة وظُـؤَار. ظِـئْرُ القَصْرِ: ستون۔

الظِّئْرَةُ: تھونی۔ کھمبا۔

الظُّؤْرَةُ: دایہ۔ دائی پلائی۔

ظَـاءَمَهُ مُظَاءَمَةً وتَظَاءَمَا تَظَاؤُمًا: ہم زلف بننا۔

الظَّأْمُ: ہم زلف۔ ساڑھو۔

الـظُّبَةُ: تلوار وغیرہ کی دھار۔ ج ظُبَـات وظُبِیّ وظُبُوْن وظِبُوْن واَظْب.

اَظْبَى المكانُ: بہت ہرنیوں والی ہونا۔

الـظَّـبْيُ: ہرن نر یا مادہ ج ظِبَـاءٌ واَظْـبٍ وظُبِیٌّ وظَبَيَات.

صحت جسم کے متعلق عرب کا قول ہے "بِهِ دَاءُ الظَّبْيِ" یعنی اسے کوئی مرض نہیں اس لئے کہ ہرن کو سوائے مرض الموت کے کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ "اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِي دَارِهِمْ ظَبْيًا" یعنی جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ تو ہرن بن کر اقامت کرو۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہرن کو کوئی شک ہوتا ہے تو وہ نہیں ٹھہرتا اسی طرح تم بھی شک ہونے پر چل دو۔

الـظَّبْيَةُ: ہرنی۔ بکری۔ گائے۔ عورت اور اونٹنی کی اندام نہانی۔ ج ظِبَاء وظَبَيَات. الظَّبْيَةُ: وادی کا موڑ۔ ہرن کے بال دار چمڑے کا چھوٹا تھیلہ۔

اَرْضٌ مَظْبَاةٌ: بہت ہرن والی سرزمین۔

ظَرَّ (ن) مَظَرَّةً: دھار دار پتھر توڑنا۔ النَاقَةَ: اونٹنی کو دھاری دار پتھر سے ذبح کرنا۔

اَظَـرَّ: دھار دار پتھروں کی زمین میں واقع ہونا۔

...... الـمَكَانُ: بہت دھار دار پتھروں والا ہونا۔

الظِّرُّ والظُّرَرُ والظُّرَرَةُ: پتھر۔ دھار دار پتھر ج ظُرَّان وظِرَّان وظِرَار واَظِرَّة.

الظِّرَّان: چقماق کے ٹکڑے جو زمانہ قدیم میں نیزے اور بھالے اور کلہاڑے وغیرہ کی شکل پر بنائے جاتے تھے اور دیا سلائی کے بنانے سے پہلے اسی کا استعمال کیا کرتے تھے۔ "والـطُّوْرُ الظِّرِّی والظِّرَّانِی" مذکور چقماق کے استعمال کا زمانہ۔

اَرْضٌ ظَـرِيْرَةٌ ومَظَرَّةٌ: بہت چقماق والی سرزمین۔ الـظَّـرِيْرُ: رہنمائی کا نشان۔ ج ظِرَارٌ واَظِرَّة وظِرَّان.

المِظَرَّةُ: چقماق۔ ج مَظَارّ.

ظَرِبَ (س) ظَرَبًا. بِكَذَا: چپکنا۔

الـظَّـرِب: ابھرا ہوا تیز پتھر۔ چھوٹا ٹیلہ۔ ج ظِرَاب واَظْرُب.

الظُّرُبُّ مِنَ الرِجَالِ: چھوٹے قد کا موٹا۔

الـظَّرِبَان والظَّرِبَّاء: بلی کے برابر خاکستری رنگ کا سیاہی مائل بدبودار جانور۔ ج ظَرَابِی وظَـرَابِيْن: کہا جاتا ہے "فَسَـا بَيْنَهُمْ الظَّرِبَانُ" یعنی ان میں نااتفاقی ہوگئی۔

الظِّرْبٰى والظِّرْبَاء. ظِرْبَان: کا اسم جمع۔

الاَظْـرَب: نواجذ کے پیچھے کے چار دانت

اَظْرَابُ اللجَامِ: لگام کے لوہے کے اطراف کی گرہ۔

ظَرُفَ (ک) ظَـرْفًـا وظَرَافَةً: خوش شکل ہونا۔ چالاک ہونا۔ ذہین ہونا۔ صفت ظریف۔ ج ظُـرَفَـاء وظِرَاف وظُـرُف

وظُرُوْف وظَرِيْفُوْن: مؤنث ظَرِيْفَة ج ظَرِيْفَات وظَرَائِف. ظَرَفَهٗ ظَرِيْفٌ: تر ہونا۔ کہا جاتا ہے "ظَارَفَنِیْ فَظَرَفْتُهٗ".

اَظْرَفَ: ظریف اولاد پیدا ہونا ...... المَتَاعَ: برتن بنانا۔

تَظَرَّفَ وتَظَارَفَ: ظرف بنا۔

اِسْتَظْرَفَ: ظریف طلب کرنا ...... ہ: ظریف سمجھنا۔ ظریف پانا۔

الظَّرْف: دانائی۔ حذاقت۔ فوقیت۔ برتن۔ کہا جاتا ہے "مِنَ الظَّرْفِ جُوْدُ المُهْدِی بِالظَّرْف" پہلا ظرف بمعنی دانائی اور دوسرا بمعنی برتن جس میں ہدیہ بھیجا جائے اور عوام مشکیزہ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

الظَّرف: ہر وہ چیز جس میں کوئی دوسری چیز رہے اور اسی سے ہے "ظُرُوْفُ الزَّمَانِ والمَكَان" اور کہا جاتا ہے "هُوَ نَقِیُّ الظرف" یعنی وہ امین ہے "رَأَيْتُهٗ بِظَرْفِه" میں نے اسی کو دیکھا ہے۔

الظُّرَاف والظُّرَّاف: ظریف ج ظُرَفَاء وظُرَّافُوْن.

المَظْرُوْف: مفع۔ برتن میں جو چیز ہو۔ کہا جاتا ہے "بَعَثْتُ بِالرَّسَائِلِ مَظْرُوْفَةً".

ظَرَیٰ (ض) ظَرْيًا. السَّمَاءُ: پانی کا جاری ہونا۔

ظَرِیَ (س) ظَرًی. الغُلَامُ: لڑکے کا زیرک ہونا۔

اِظْرَوْرٰی اِظْرِيْرَاءً: پیٹ پھولنا۔

الظَّارِی: قا۔ کاٹ کھانے والا۔

الظَّرَوْرَی: زیرک۔ عقل مند۔ ظریف۔

ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا وظَعَنًا وظُعُوْنًا مَظْعَنًا: کوچ کرنا۔ کہا جاتا ہے "ظَعَنُوْا عَنْ دِيَارِهِم" وہ لوگ اپنے ملکوں سے کوچ کر گئے۔

اَظْعَنَ: کوچ کرانا۔ سفر کرانا۔

اِظَّعَنَ. الهَوْدَجَ: ہودے میں سوار ہونا۔

الظِّعَان والظَّعُوْن والظِّعَام: ہودہ باندھنے کی رسی۔

الظَّعُوْن والظَّعُوْنَة: باربردار اونٹ۔ ہودہ اٹھانے والا اونٹ ج ظُعُن.

الظَّعِيْنَة: ہودہ ج ظَعَائِن وظُعْن وظُعُن ج اَظْعَان وظُعُنَات: بیوی یا عورت جب تک ہودے میں رہے۔ یا مطلقاً عورت۔ کہا جاتا ہے "هٰؤُلَاءِ ظَعَائِنُه" یہ اس کی عورتیں ہیں۔

المِظْعَان. مِنَ الخيل والنوق: نرم چال چلنے والا گھوڑا یا اونٹنی۔

ظَفَرَهٗ (ض) ظَفْرًا: چہرے پر ناخن مارنا۔ ناخن توڑنا۔

ظَفِرَ (س) ظَفَرًا واظْفَرَ المَطْلُوْبَ وبه وعَلَيْهِ: کامیاب ہونا۔ غالب ہونا۔ ظَفِرَتْ عَيْنُهٗ: ناخنہ ہونا۔ آنکھ کی صفت ظَفِرَةٌ اور مخص کی مَظْفُوْر.

ظَفَّرَهٗ: کامیابی کی دعا کرنا۔ ظَفَّرَ الشَّيْءَ: کسی چیز میں ناخن چبھونا ...... الثَّوْبَ: کپڑے پر خوشبو لگانا ...... الجِلْدَ: کھال کو ملنا۔ ظَفَّرَهٗ واَظْفَرَهٗ بِعَدُوِّهٖ: دشمن پر کامیاب کرانا۔ فتح مند کرانا۔ اَظْفَرَ فُلَانًا: منہ پر ناخن مارنا۔

تَظَافَرَ القَوْمُ: ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

الظِّفر والظُّفُر والظُّفْر: ناخن ج اَظْفَار ج اَظَافِيْر: کہا جاتا ہے "مَا بَقِیَ فِی الدَّارِ ظُفُر" یعنی گھر میں کوئی باقی نہیں رہا "وَرَأَيْتُهٗ بِظُفُرِه" یعنی میں نے اس کو دیکھا "قَلَّمَ اَظْفَارَهٗ عَنْ اَذَى النَّاسِ" یعنی لوگوں کو تکلیف پہنچانی کم کر دی یا بالکل چھوڑ دیا۔ و "كَسَّرَ اَظْفَارَهٗ فِی فُلَانٍ" یعنی غیبت کی۔ "ظُفُرُ القِطِّ وظُفُرُ النَّسْرِ وظُفُرُ العُقَابِ" نباتات کی قسمیں۔

الظُّفُرُ والظَّفَرة: ناخنہ (آنکھ کی ایک بیماری) الظَّفِرة: ظافر کی جمع ہے۔

الظَّفِر والظَّفِيْر والظِّفِّيْر: ہر معاملہ میں کامیاب۔

الاَظْفَر: لمبے چوڑے ناخن والا۔

الاَظْفَار: ناخن کے مشابہ ایک خوشبودار چیز۔ اس کا واحد نہیں۔ اَظْفَارُ الثَّوْبِ: کپڑے کی شکنیں۔ الاَظْفَار: نسر طائر کے آگے کے ستارے۔

المُظَفَّر والمِظْفَار: ہر معاملہ میں کامیاب۔

ظَلَّ (س) ظَلًّا وظُلُوْلًا. يَفْعَلُ كَذَا: ہمیشہ رہنا۔ تم کہہ سکتے ہو "ظَلِلْتُ وظَلْتُ وظِلْتُ".

ظَلَّ ظَلَالَةً. اليَوْمُ: دن کا سایہ دار ہونا ...... الشَّيْءُ: لمبا ہونا۔

ظَلَّلَهٗ: سایہ ڈالنا۔ ظَلَّلَ بِالسَّوْطِ: دھمکانے کے لئے حرکت دینا۔

اَظَلَّ. اليَوْمُ: دن کا سایہ دار ہونا ہ: سایہ ڈالنا۔ اپنی پناہ میں لینا۔ اَظَلَّ الاَمْرُ فُلَانًا: پہنچ جانا۔ قریب ہونا اور اسی سے ہے۔ اَظَلَّكَ الشهر: یعنی مہینہ آ گیا۔

تَظَلَّلَ. بِالشَّجَرَةِ: درخت کے سایہ میں بیٹھنا۔

اِسْتَظَلَّ بِالظِّلِّ: سایہ کے نیچے بیٹھنا ...... مِنَ الشَّيْءِ: سایہ لینا ...... الكَرْمُ: انگور کی شاخ کا گتھ جانا ...... العيون: چشمے کے پانی کا نیچے اتر جانا ...... الشَّمْسُ: آفتاب کا بادل میں چھپ جانا۔

الظِّلُّ: سایہ ج ظِلَال واَظْلَال وظُلُوْل: عزت۔ آرام و آسودگی۔ ظِلٌّ مِنَ اللَّيْلِ: رات کا حصہ یا اس کی سیاہی ...... مِنَ القَيْظِ: گرمی کی شدت ...... مِنَ الثَّوْبِ: کپڑے کا رواں۔

ظِلُّ الشَّبَابِ او الشِّتَاء: جوانی یا جاڑے کی ابتداء۔ کہا جاتا ہے "بَقِیَ عِنْدِیْ ظِلَّ النَّهَار" وہ میرے پاس تمام دن رہا اور یہ اس لئے کہ ظل کا بقاء وزوال شئے کے زوال وبقاء پر موقوف ہے۔ "وَهُوَ فِی ظِلِّه" یعنی وہ اس کی پناہ میں ہے "وَمَشَيْتُ عَلٰی ظِلِّی او انْتَعَلْتُ ظِلِّی" میں چلا اس حال میں کہ دوپہر ہو چکی تھی اس لئے میرا سایہ نہیں تھا۔ و "كَانَ ذٰلِكَ اليَوْم اَطْوَلَ مِنْ ظِلِّ القَنَاةِ" یعنی یہ دن نیزے کے سائے سے بھی زیادہ طویل تھا۔ عرب نیزہ کے سائے کو بہت زیادہ طویل سمجھتے تھے۔ "فُلَانٌ يُبَارِی

ظِلُّ رَامِیہ" بولا کرتے تھے جب کوئی تکبر کرتا تھا۔ مُلاعِبُ ظِلِّہٖ او خاطِف ظِلِّہٖ" ایک پرندہ کا نام ہے۔

الظَّلَلُ: درخت کے نیچے کا پانی جس کو دھوپ نہ لگے۔

الظَّلَّۃ: اسم مرۃ۔ اقامت۔

الظُّلَّۃ: تنگ سائبان۔ ہر وہ کہ جس کی سردی و گرمی میں پناہ لیں۔ ہر سایہ دار ج ظُلَل وظِلَال.

الظِّلَال والظَّلَال والظِّلَّۃ والظِّلَالَۃ: ہر سایہ دار۔ ظِلَالُ البَحرِ: سمندر کی موجیں۔

الظَّلِیْل: سایہ دار۔ ہمیشہ سایہ والا۔

الظَّلِیْلَۃ: مؤنث ظلیل: زیادہ درختوں کا باغ۔ وادی کے نچلے حصے۔ پانی کا چشمہ۔

المِظَلَّۃ والمَظَلَّۃ: جس سے سایہ لیا جائے۔ بڑا خیمہ۔ چھتری۔ ج مَظَالُّ. عِید المظال: یہودیوں کی عید جس میں درخت کے پتوں سے خیمے بناتے ہیں اور مصر کی آزادی کی یادگار میں ان خیموں میں چند روز قیام کرتے ہیں۔

یَوْمٌ مُظِلٌّ: سائے والا دن۔

ظَلْظَل: کشتیاں۔

ظَلَعَ (ف) ظَلْعًا. البَعِیرُ: اونٹ کا چلنے میں لنگڑانا۔ صفت ظَالِعٌ. ظَلَعَتْ بِھِمُ الاَرضُ: زمین تنگ ہونا۔

الظَّلْع: عیب۔ کہا جاتا ہے "اِرْبَعْ عَلٰی ظَلْعِکَ" یعنی تم ضعیف ہو جس چیز کی طاقت نہیں رکھتے ہو اس سے رک جاؤ۔ "لَا یَرْبَعُ عَلٰی ظَلْعِکَ مَنْ لَیْسَ یَحْزُنُہُ اَمْرُکَ" یعنی تمہاری شان کا اہتمام وہی کرے گا جو تمہارا غم خوار ہوگا۔ "اِرْقِ عَلٰی ظَلْعِکَ" اور کبھی ہمزہ کے ساتھ "اِرْقَأْ" کہا جاتا ہے یعنی پہلے اپنی حالت کو درست کرو یا اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی کی طاقت رکھتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی حد سے آگے مت بڑھو اور اپنی کوتاہی و عاجزی کو دیکھو اور اپنے عیوب کی وجہ سے خاموش رہو اس لئے کہ سیڑھی پر چڑھنے والا اگر لنگڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرتا ہے۔

الظَّلَع: لنگڑا پن۔

الظَّالِع: فا۔ جھکنے والا۔ متہم (مذکر و مؤنث) اور مؤنث کے لئے ظَالِعَۃ بھی بولا جاتا ہے ج ظُلَّع.

الظُّلَاع: جانور کی ٹانگ میں بیماری جو تھکن سے نہ ہو۔

ظَلَفَہُ (ن) ظَلْفًا: کھر پر لگنا۔ ظَلَفَ نَفْسَہٗ عَنِ الشَّیْءِ: باز رکھنا۔

ظَلَفَ (ن ض) ظَلْفًا. القَوْمَ: قوم کے نشان قدم پر چلنا۔ ظَلَّفَ وظَالَفَ مُظَالَفَۃً اَثَرَہٗ: قدم کے نشانات کو مٹا دینا۔

ظَلِفَتْ (س) ظَلَفًا الاَرضُ: سخت ہونا...... مَعِیْشَۃُ فُلَانٍ: تکلیف دہ ہونا...... نَفْسُہٗ: رک جانا۔

ظَلَّفَ الرَّجُلُ: سخت زمین میں رو کا جاتا تا کہ کوئی نشان قدم کا پتہ نہ لگ سکے۔

ظَلَّفَہٗ عَنْ کَذَا: دور کرنا۔ ظَلَّفَ عَلٰی کَذَا: زیادہ کرنا۔

اَظْلَفَہٗ: دور کرنا۔

اِظَّلَفَ وتَظَلَّفَ: سخت پتھریلی زمین میں پڑنا۔

الظِّلْف: پھٹے ہوئے کھر۔ ج ظُلُوف واَظْلَاف: کہا جاتا ہے "جَاءُوا عَلٰی ظِلْفِہٖ" یعنی اس کے نشان قدم پر آئے۔ الظِّلْف: حاجت و تنگی عیش۔ سخت زندگی۔

الظَّلْف: باطل۔ مباح۔ بے کار۔ کہا جاتا ہے "ذھب دمہ ظَلْفًا وظَلَفًا وظَلِیْفًا" یعنی اس کا خون بے کار گیا۔

الظَّلَف والظَّلِف: پانی اور کیچڑ سے بلند جگہ۔

"رَجُلٌ ظَلِفُ النَّفْسِ: اوصاف ذمیمہ سے پاک صاف۔

اَرْضٌ ظَلِفَۃ وظَلِفَۃ وظَلَفَۃ: سخت پتھریلی زمین۔

الظَّلِیْف: بدحال۔ ذلیل۔ سخت مشکل کام ج ظُلُف ظُلَف.

رَجُلٌ ظَلِیْفُ النَّفْسِ: اخلاقِ رذیلہ سے پاک صاف۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَہٗ بِظَلِفِہٖ وبِظَلِیْفِہٖ وبِظَلَفَتِہٖ وبِظَلِیْفَتِہٖ" یعنی سب کچھ لے لیا کچھ نہیں چھوڑا۔

الظَّلْفَاء: ہموار لمبا پتھر۔

الاُظْلُوْفَۃ: تیز پتھر والی زمین ج اَظَالِیْف.

ظَلَمَ (ض) ظَلْمًا وظُلْمًا ومَظْلِمَۃً: بے موقع رکھنا...... ہ: ظلم کرنا...... ہ حَقَّہٗ: گھٹانا...... الاَرضَ: بے موقع کھودنا...... الطَّرِیْقَ: راستہ سے ہٹ جانا۔ کہا جاتا ہے "مَا ظَلَمَکَ اَنْ تَفْعَلَ کَذَا" یعنی تم کو کس چیز نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ ظَلَمَ البَعِیْرَ: بغیر کسی مرض اور علت کے ذبح کرنا اور ہر وہ کام جس کو وقت سے پہلے کیا جائے اس پر ظلم کا اطلاق ہوتا ہے۔

ظَلِمَ (س) ظَلْمًا واَظْلَمَ اللَّیْلُ: رات کا تاریک ہونا۔ اَظْلَمَ اللّٰہُ اللَّیْلَ: رات کو تاریک کرنا۔ اَظْلَمَ الرَّجُلُ: تاریکی میں داخل ہونا۔ مظلوم ہونا۔

ظَلَّمَہٗ: ظلم کی طرف نسبت کرنا...... ہ الحَاکِمُ: ظلم کی شکایت دور کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَظَلَّمَ فُلَانٌ اِلَی الحَاکِمِ مِنْ فُلَانٍ فَظَلَّمَہٗ" یعنی فلاں نے فلاں کی حاکم سے ظلم کی شکایت کی اس نے شکایت دور کر دی۔

تَظَلَّمَ مِنْہُ: ظلم کی شکایت کرنا...... ہٗ حَقَّہٗ: گھٹا دینا...... الرَّجُلُ: ظلم پر صبر کرنا۔ کہا جاتا ہے "ظَلَمْتُہٗ فتَظَلَّمَ" میں نے اس پر ظلم کیا اس نے صبر کیا۔

تَظَالَمَ القَوْمُ: بعض کا بعض پر ظلم کرنا۔

اِظَّلَمَ وانْظَلَمَ: ظلم برداشت کرنا۔

الظَّلْم: برف۔ دانتوں کی چمک۔ ج ظُلُوْم.

الظُّلْم: بے موقع رکھنا۔ حق گھٹانا۔ ظلم۔

الظَّلَم: بدن۔ پہاڑ۔ ج ظُلُوْم.

لَیْلٌ ظَلِیْمٌ: بہت تاریک رات۔

الظُّلْمَۃ والظُّلُمَۃ: تاریکی ج ظُلَم وظُلُمَات وظُلْمَات وظُلَمَات.

الظُّلَم: قمری مہینے کی انیسویں بیسویں

اکیسویں راتیں۔

الظَّلَامَة والمَظْلِمَة: ظلم جو تم اٹھاؤ۔ جو چیز تم سے ظلماً لے لی جائے۔ ج مَظَالِم.

الظَّالِم: فا۔ ج ظَالِمُوْن وظَلَمَة وظُلَّام.

الظَّلام والظَّلْمَاء: تاریکی۔ ابتدائی رات۔

لَيْلَة ظَلْمَاء: بہت تاریک رات اور لَيْلٌ ظَلْمَاء بھی کہا جاتا ہے اور یہ شاذ ہے۔

الظِّلَامَ: ظلم۔ بے انصافی۔ کہا جاتا ہے "نَظَرَ إِلَىٰ ظِلَامًا" اس نے مجھ کو ترچھی نظر سے دیکھا۔

الظَّلَّام والظِّلِّيم والظَّلُوْم: بہت زیادہ ظلم کرنے والا۔

الظَّلِيْم: مظلوم۔ نر شتر مرغ ج ظِلْمَان وظُلْمَان واَظْلِمَة.

الظَّلَامِيُّ: جو شخص ظلامیہ مذہب پر ہو۔

الظَّلَامِيَّةُ: وہ لوگ جن کا نظریہ ہے کہ عوام کو تعلیم وتعلم دینا بے فائدہ ہے۔

الظَّلِيْمَة: جو تم سے ظلماً لی جائے۔

اَمْرٌ مِظْلَام: دشوار ومشکل کام۔

ظَمِيَ (س) ظَمَأً وظَمْأً وظَمَاءً وظَمَاءَةً: سخت پیاسا ہونا۔۔۔۔ اِلَيْهِ: مشتاق ہونا۔ صفت مذکر ظَمِئٌ وظَامِئٌ وظَمْآن اور صفت مؤنث ظَمِئَة وظَامِئَة وظَمْآى وظَمْآنَة. ج ظِمَاء: مذکر ومؤنث دونوں کے لئے۔

ظَمَّأَهُ واَظْمَأَهُ: پیاسا کرنا۔ دُبلا کرنا۔

تَظَمَّأَ: پیاس پر صبر کرنا۔

الظِّمْءُ: پیاس۔ ج اَظْمَاء.

الظَّمَا والظَّمَاء: پیاس۔

المِظْمَاء: سخت پیاس والا۔

المَظْمَأُ: پیاس لگانے والی جگہ۔

ظَمِيَ يَظْمِي ظَمًى: گندم گوں ہونا۔ صفت اَظْمَى: مؤنث ظَمْيَاء ج ظُمْي. شَفَةٌ ظَمْيَاءُ: پژمردہ گندمی ہونٹ۔ عَيْنٌ ظَمْيَاءُ: باریک پلکوں والی آنکھ۔ لِثَةٌ ظَمْيَاءُ: کم خون والے مسوڑھے۔ سَاقٌ ظَمْيَاء: کم گوشت والی پنڈلی۔

الظَّمْيَاءُ: سیاہ اونٹنی۔

المُظْمِي: وہ کھیت جس کی سیرابی صرف بارش کے پانی سے ہو۔

ظَنَّ (ن) ظَنًّا: جاننا اور یقین کرنا اور اسی سے ہے "ظَنُّوْا اَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ" یعنی یقین کیا کہ اللہ کے عذاب سے کوئی جائے پناہ نہیں مگر اسی کی طرف اور گمان کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے "ظَنَنْتُ زَيْدًا صَاحِبَكَ".

ظَنَّهُ واَظَنَّهُ واطَّنَّهُ واظَّطَنَّهُ بكذا: تہمت لگانا۔ اَظَنَّهُ الشَّيْءَ: وہم میں ڈالنا۔

اَظَنَّ فِيْهِ النَّاس: تہمت کے لئے پیش کرنا۔

تَظَنَّنَ وتَظَنَّى: گمان کرنا۔

الظَّنُّ: گمان اور شک ویقین کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ ج ظُنُوْن ج ج اَظَانِيْن (خلاف قیاس)

الظِّنَّة: تہمت۔ کہا جاتا ہے "فِيْهِ ظِنَّةٌ" اس میں تہمت ہے۔ تھوڑی چیز۔ ج ظِنَن وظَنَائِن.

الظَّنَانَة: تہمت۔

الظَّنَّان والظَّنُوْن: بدگمان۔ رَجُلٌ ظَنُوْنٌ: کم حیلہ۔ کمزور۔ جس پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ بِئْرٌ ظَنُوْنٌ: کنواں جس کے متعلق معلوم نہ ہو کہ پانی ہے یا نہیں۔ دَيْنٌ ظَنُوْنٌ: قرض جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ وصول ہوگا یا نہیں۔

رَجُلٌ ظَنُوْن: جس کی خبروں پر بھروسہ نہ کیا جائے۔

الظَّنِيْن: متہم۔ بدگمانی کی وجہ سے جس سے دشمنی کی جائے۔ بے برکت۔ ج اَظِنَّاء.

الاَظَنّ: خیال رکھے جانے کے لائق۔

نَفْسٌ ظَنَّاء: نفس متہم۔

مَظِنَّةُ الشَّيْءِ: جگہ جہاں چیز کے موجود ہونے کا گمان ہو۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَظِنَّةُ الخَيْرِ وفِي المَسْأَلَةِ مَظِنَّةُ اِعْتِرَاضٍ" ج مَظَانّ.

الظُّنْبُوْب: قدم کی جانب پنڈلی کی ہڈی کا کنارہ ج ظَنَابِيْب: کہا جاتا ہے "قَرَعَ ظَنَابِيْبَ الاَمْرِ" یعنی آسان کر دیا۔ "قَرَعَ لِهٰذَا الاَمْرِ ظُنْبُوْبَهُ و سَاقَهُ" یعنی کوشش کی اور کوتاہی نہیں کی۔

ظَهَرَ (ف) ظُهُوْرًا: ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔

ظَهَرَهُ ظَهْرًا: پیٹھ پر مارنا۔ ظَهَرَ بِعِلْمِهِ: فخر کرنا۔۔۔۔ الشَّيْءَ وبِهِ: پیٹھ پیچھے ڈال دینا ۔۔۔۔ الثَّوْب: ابرہ بنانا (۔۔۔۔ ظَهْرًا وظُهُوْرًا) البَيْتَ: مکان پر چڑھنا ۔۔۔۔ عَلَيْهِ: اعانت کرنا ۔۔۔۔ بِفُلَانٍ وعَلَيْهِ: غالب ہونا ۔۔۔۔ عَلَى السِّرِّ: بھید پر مطلع ہونا ۔۔۔۔ فُلَانٌ بِحَاجَتِيْ: حاجت کو ہلکا سمجھنا اور پیٹھ پیچھے ڈالنا۔

ظَهُرَ (ن) ظَهَارَةً: مضبوط پیٹھ والا ہونا۔

ظَهِرَ (س) ظَهَرًا: پیٹھ میں شکایت ہونا۔ صفت ظَهِرٌ.

اَظْهَرَ الشَّيْءَ: ظاہر کرنا۔ پیٹھ پیچھے ڈالنا ۔۔۔۔ الكِتَاب: از بر پڑھنا۔ اَظْهَرَهُ عَلَى عَدُوِّهِ: دشمن پر غالب کرانا ۔۔۔۔ ہ عَلَى السِّرِّ: بھید پر مطلع کرنا ۔۔۔۔ بِهِ: مرتبہ بڑھانا (۔۔۔۔ وظَهَّرَ) دوپہر میں چلنا۔ دوپہر میں داخل ہونا۔

ظَهَّرَ واَظْهَرَ حَاجَتِيْ: ضرورت کو پیٹھ پیچھے ڈال دینا۔ غافل ہونا۔

ظَاهَرَهُ مُظَاهَرَةً وظِهَارًا: مدد کرنا۔ ظَاهَرَ بَيْنَ الثَّوْبَيْنِ: اوپر نیچے کپڑے پہننا۔ تَظَاهَرَ: ظاہر ہونا ۔۔۔۔ بِالشَّيْءِ: ظاہر کرنا ۔۔۔۔ القَوْمُ: ایک دوسرے سے دور ہونا۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِسْتَظْهَرَ: احتیاط کرنا ۔۔۔۔ الشَّيْءَ: بچانے کے لئے پیٹھ پیچھے کرنا ۔۔۔۔ بِهِ: مدد طلب کرنا ۔۔۔۔ لَهُ: تیاری کرنا ۔۔۔۔ عَلَيْهِ: چڑھنا غالب ہونا ۔۔۔۔ الدَّرْسَ: سبق کو زبانی پڑھنا۔

الظَّهْر: پیٹھ۔ پیٹ کا مقابل ج اَظْهُر وظُهُوْر وظُهْرَان. الظَّهْر: باربرداری کا اونٹ۔ مال کثیر۔ تیر کے پر کا چھوٹا پہلو۔ خشکی کا راستہ۔ کہا جاتا ہے "سَارُوْا فِي طَرِيْقِ الظَّهْرِ" یعنی خشکی کے راستہ میں چلے۔ سخت زمین۔ قِدْرٌ ظَهْرٌ: پرانی ہانڈی کہا جاتا ہے "قَرَاَهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِهِ او على

ظَهْرِ لِسَانِهِ" یعنی حفظ بغیر کتاب کے ازبر پڑھا" واَعْطَاهُ عَنْ ظَهْرِيَدٍ" یعنی بغیر بدلے کے دیا۔ "وهُوَ نَازِلٌ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ وظَهْرَانَيْهِمْ وبَيْنَ اظهرهم" وہ ان کے درمیان نازل ہوا۔ "رأيته بين ظَهْرَانَي اللَّيْلِ" یعنی میں نے اس کو عشاء اور فجر کے درمیان دیکھا۔ "قَلَبَ لَهُ ظَهْرَ الْمِجَنِّ" یعنی وہ اس کے لئے بدل گیا اور دشمنی کی "قَلَّبَ الْاَمْرَ ظَهْرًا الْبَطْنِ" اس نے معاملہ میں خوب غور کیا۔ "قَتَلَهُ ظَهْرًا" اس نے اچانک مار ڈالا۔ "هُوَ يَاكُلُ عَلٰى ظَهْرِيَدِيْ" یعنی میں اس پر خرچ کرتا ہوں۔ "لَا تَجْعَلْ حَاجَتِي بِظَهْرٍ" یعنی میری حاجت کو مت بھولو اور پیٹھ پیچھے مت ڈالو۔

الظِّهْرِيّ: اُونٹ برائے ضرورت۔ پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا۔ بھولا ہوا۔ ج ظَهَارِيّ.

الظُّهْر: دن کے آدھے ہونے کا وقت ج اَظْهَار.

الظَّاهِرِيَّةُ: ان لوگوں کا مسلک جن کے نزدیک علم شریعت ظاہری نصوص ہی کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں۔ فرقہ ظاہریہ کے نام سے موسوم ہیں۔ محسوس واقعات۔

الظِّهْرَة: مدد۔ کہا جاتا ہے "جَعَلَ حَاجَتِي ظِهْرَتَه" میری حاجت کو پس پشت ڈال دیا اور بھول گیا۔

اَلْمُظْهَرُ: اسم ظاہر جو کہ ضمیر کا الٹ ہوتا ہے۔

الظِّهْرَة والظُّهْرَة: مددگار۔ الظُّهْرَة: کچھوا۔

الظَّهَرَة: گھر کا سامان' کہا جاتا ہے...... "جَاءَنَا بِظَهْرَتِهِ وبِظُهْرَتِهِ وبِظِهْرَتِهِ" ہمارے پاس مع اپنی قوم کے آیا۔

الظَّهِير: مددگار۔ مضبوط پیٹھ والا۔ بیمار پیٹھ والا۔

الظَّهِيرَة: مؤنث ظَهِير: دن کے آدھے ہونے کی حد۔ ج ظَهَائِر.

الظُّهَار: تیر کے پر کا چھوٹا پہلو۔

الظِّهَارَة: کپڑے کا ابرا۔

الظَّاهِر: فا۔ باطن کا ضد۔ ظَاهِرُ الْبَلَدِ: بیرونِ شہر۔ کہا جاتا ہے "قَرَأَهُ ظَاهِرًا" یعنی حفظ بغیر کتاب کے پڑھا۔

الظَّاهِرَة: مؤنث ظاہر...... مِنَ الْعُيُوْنِ: اُبھری ہوئی آنکھ ج ظَاهِرَات وظَوَاهِر.

ظَاهِرَةُ الرَّجُلِ: کنبہ۔ قبیلہ۔ ظَاهِرَةُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی الظَّوَاهِر: بلند زمینیں۔

المَظْهَر: جائے ظہور۔

المُظْهِر: فا۔ سواری والا۔

المُظَهَّر: قوی پیٹھ والا۔

الظَّوْءَة: بے وقوف۔

ظَافَهُ و يَظُوْفُهُ ويَظَافُهُ ظَوْفًا: دھتکارنا۔ دفع کرنا۔

ظَوْف. الرَّقَبَةِ وظَافُهَا: گردن کی کھال۔ کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُ بِظَوْفِ رَقَبَتِهِ اَوْ بِظَافِهَا" یعنی میں نے اُس کو تنہا چھوڑ دیا۔

اَظْوَى: بے وقوف۔

الظِّيَة: مردار جب سڑنا شروع ہو۔

الظَّيّ والظَّيَّان: شہد۔ الظَّيَّان: جنگلی چنبیلی۔ ایک قسم کی نباتات جس کے پتوں سے کھال کو دباغت دی جاتی ہے۔

المَظْيَاة والمَظْوَاة مِنَ الاَرَاضِي: جنگلی چنبیلی والی زمین۔

ظَيَّاهُ تَظْيِيًا: غمگین کرنا۔

الظَّيَاة: بے وقوف۔

ع

ع : اَلْعَيْن : اٹھارواں حرف بنیادی حروف میں سے۔ حروف حلق میں سے ایک یعنی اس کا مخرج حلق ہے۔

عَبَّ : (ن) عَبًّا : تغیر کے بعد چہرے کا خوبصورت ہونا...... السَّمَاءُ : جانوروں کی طرح منہ لگا کا پانی پینا۔ عَبَّتِ الدَّلْوُ : ڈول کا بھرتے وقت گڑ گڑانا (...... عُبَابًا) البَحْرُ : موج کا زیادہ ہونا اور بلند ہونا۔

تَعَبَّبَ. النَّبِيذَ : ڈگڈگا کے پینا۔

الأَعَبُّ : فقیر۔ سخت ناک والا۔

العَبُّ : مص۔ اولے۔ عَبُّ الشَّمْسِ : آفتاب کی روشنی۔

العُبُّ : آستین کا سرا۔ ج عُبَاب.

العُبَب : اُچھلنے والا پانی۔

العَبَاب : منہ لگا کر پانی پینا۔

العُبَاب : سیلاب کا چڑھاؤ۔ عُبَابُ البَحْرِ : موج۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْ بِعُبَابِهِم" سب آئے۔ العُبِّيَّة والعِبِّيَّة : نخوت۔ فخر۔ تکبر۔ غرور۔

اليَعْبُوب : تیز بہنے والا دریا۔ تیز رفتار لمبا گھوڑا۔ بادل ج يَعَابِيب.

عَبَأَ : (ف) عَبْأً وعَبَّأَ تَعْبِئَةً وتَعْبِيئًا المَتَاعَ : سامان کرنا...... الجَيْشَ لِلْحَرْب : لشکر مرتب کرنا۔ عَبَأَ إِلَى فُلَانٍ ولَهُ : قصد کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَا أَعْبَأُ بِهِ" مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

اِعْتَبَأَ مَا عِنْدَهُ : سب کچھ لے لینا۔

العِبْءُ : بوجھ۔ بوری۔ گٹھری۔ ج أَعْبَاء

(...... والعَبُ) : مثل نظیر۔ ج أَعْبَاء.

العَبَاء : چغہ۔ ج أَعْبِئَة.

العَبَاءَة : چغہ۔

المَعْبَأُ : راستہ۔

المِعْبَأُ : حیض والی عورت کا چیتھڑا۔

عَبَتَ : (ن) عَبْتًا يَدَهُ : ہاتھ موڑنا۔

عَبَثَ : (ن) عَبْثًا. الشَّيْءَ بالشَّيْءِ : ملانا۔

عَبِثَ : (س) عَبَثًا : کھیل کود کرنا۔ مذاق کرنا ...... بِالدِّيْن : حقارت کرنا۔ صفت عَابِث وعَبِث.

عَبِيثَة النَّاسِ : مختلف قسم کے لوگ۔

العَبَث : بے فائدہ۔ لغو۔ بے نتیجہ۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَ ذٰلِكَ عَبَثًا" اس نے یہ کام لغو کیا۔

العَبِيث : ایک قسم کا پھول۔

العَبَوْثُرَان والعَبَيْثُرَان : ایک قسم کا خوشبودار پودہ۔ ثاء کے فتحہ سے بھی ہیں۔

عَبَدَ (ن) عِبَادَةً وعُبُوْدَةً وعُبُوْدِيَّةً ومَعْبَدًا ومَعْبَدَةً. اللّٰهَ : ایک جاننا۔ خدمت کرنا۔ ذلیل ہونا۔ خضوع کرنا۔ پرستش کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا عَبَدَكَ عَنِّي" یعنی کس چیز نے تم کو مجھ سے روکا۔

عَبُدَ (ک) عُبُوْدَةً وعُبُوْدِيَّةً : باپ دادا سے غلام رہنا۔

عَبِدَ : (س) عَبَدًا وعَبَدَةً عَلٰى فُلَانٍ : غضبناک ہونا...... مِنْهُ : ناک چڑھانا۔ مَا قَالَهُ : انکار کرنا...... عَلٰى نَفْسِهِ : ملامت کرنا...... الرَّجُلُ : نادم و پشیمان ہونا...... هُ : لازم ہونا۔ جدا ہونا...... عَلٰى الشَّيْءِ : حریض ہونا۔ صفت عَابِد وعَبِد.

عَبَّدَهُ : فرماں بردار بنانا۔ غلام بنانا۔ عَبَّدَ الطَّرِيْقَ : راستہ کو چلتا ہوا بنانا۔ پائمال کرنا۔ الرَّجُلُ : جلدی کرنا۔ بھاگنا...... البَعِيْرَ : قطران ملنا (دیکھئے القَطِرَان) کہا جاتا ہے "عَبَّدَ يَعْدُو" یعنی کچھ تیز دوڑا۔ "مَا عَبَّدَ أَنْ فَعَلَ كَذَا" اس نے ایسا کرنے میں دیر نہیں کی۔

أَعْبَدَهُ الغُلَامَ : غلام کا مالک بنانا۔ أَعْبَدَ الغُلَامَ : غلام بنانا...... القَوْمُ : جمع ہونا۔

تَعَبَّدَ : عبادت کے لئے علیحدہ ہونا...... هُ : اطاعت کے لئے بلانا۔ غلام بنانا۔ غلام جیسا برتاؤ کرنا۔

تَعَبَّدَ القَوْمُ : متفرق ہونا۔

إِسْتَعْبَدَهُ واِعْتَبَدَهُ : غلام بنانا۔

العَبْد : آدمی۔ غلام۔ ج عَبِيد وعِبَاد. وعَبَدَة وعَبْدُوْن وأَعْبُد وعُبْدَان وعِبْدَان وعِبِدَّان وأَعَابِد ومَعْبَدَة وعِبِدَّاء وعِبِدَّى وعُبُد وعُبَّد ومَعْبُوْدَاء جج أَعَابِد ومَعَابِد وأَعْبِدَة عَبْدٌ قِنٌّ وعَبْدُ قِنٍّ : خاندانی غلام۔

العَبْدِيَّة والعُبُوْدَة والعُبُوْدِيَّة والعُبُدَّة : فرمانبرداری۔ غلامی۔ دَرَاهِمُ عَبْدِيَّة : پرانے دراہم۔

العِبَاد : عبد کی جمع۔ حیرہ کے چند نصرانی عربی قبائل۔ نسبت کے لئے عِبَادِي.

العَبَادِيد والعَبَابِيد : لوگوں کے فرقے۔ گھوڑوں کے گلے۔ دور کے راستے۔ (ان

کا واحد نہیں)

العَابِد: فا۔ خادم۔ ج عَبَدَة. عُبَّاد.
عَابِدُوْن: مؤنث عَابِدَة ج عَابِدَات وعَوَابِد.

العَبَدَة: قوت۔ بقاء۔ موٹاپا۔ زندگانی۔ خوشبو پیسنے کا پتھر۔ خودداری۔

المَعْبَد: عبادت گاہ۔ ج مَعَابِد.

المُتَعَبَّد: عبادت گاہ۔

المِعْبَد: کسی۔ پھاوڑا۔ ج مَعَابِد.

المُعَبَّد: مفع۔ روندا ہوا راستہ۔ مکرم معظم۔ میخ۔ کھونٹی۔ قطران ملا ہوا اُونٹ۔ بَعِيْرٌ مُعَبَّدٌ: اُونٹ جس کی سواری چھوڑ دی گئی ہو۔ مؤنث مُعَبَّدَة. المُعَبَّدَة: تارلی ہوئی کشتی۔

عَبَرَ: (ن) عَبْرًا: غمگین ہونا اور آنسو بہانا ...... العَيْنُ: آنکھ کا ڈبڈبا آنا...... الكِتَابَ: چپکے چپکے غور کرنا...... الدَّرَاهِمَ: کمیت و کیفیت دراہم کو دیکھنا (...... عَبْرًا وعُبُوْرًا) السَّبِيْلَ: طے کرنا۔ مرنا۔ گزرنا...... النَّهْرَ والوَادِي: پار کرنا عَبَرَ بِهِ المَاءَ: گزر جانا (...... عَبْرًا وعِبَارَةً) الرُّؤْيَا: خواب کی تعبیر بیان کرنا۔

عَبِرَ: (س) عَبَرًا: آنسو بہانا۔ صفت مذکر و مؤنث عَابِر: عبرت حاصل کرنا اور اسی سے عرب کا قول ہے "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَعْبُرُ الدُّنْيَا وَلَا يَعْبُرُهَا" اے اللہ! ہم کو ان لوگوں میں سے بنا جو دنیا سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور بغیر تیری رضا مندی حاصل کئے جلدی مرتے نہیں۔

عَبَّرَ. الرُّؤْيَا: خواب کی تعبیر بیان کرنا...... عَمَّا فِيْ نَفْسِهِ: دل کی بات ظاہر کرنا ...... عَنْ كَذَا: بولنا...... عَبَّرَهُ بِالمَاءِ: پار کرانا...... الدَّرَاهِمَ: دراہم کی کمیت و کیفیت دیکھنا...... بِهِ: ہلاک کرنا...... بِهِ الأَمْرُ: دشوار ہونا۔

اِعْتَبَرَ الشَّيْءَ: آزمانا۔ غور کرنا...... مِنْهُ: تعجب کرنا...... بِهِ: نصیحت حاصل کرنا۔ الرَّجُلَ: اعتبار کرنا۔

اِسْتَعْبَرَ: آنسو بہانا۔ غمگین ہونا...... الدَّرَاهِمَ: کمیت و کیفیت معلوم کرنا۔ اِسْتَعْبَرَهُ الرُّؤْيَا أَوِ الدَّرَاهِمَ: تعبیر بیان کرانا۔ دراہم کی کیفت و کمیت پوچھنا...... العَيْنُ: آنکھ کا ڈبڈبا آنا۔

العَابِر: فا۔ گزرنے والا۔ کسی چیز میں غور کرنے والا۔ ج عَابِرُوْن وعُبَّار وعَبَرَة: مؤنث عَابِرَةٌ: کہا جاتا ہے "دَخَلَ عَابِرَ سَبِيْلٍ" بغیر ٹھہرے ہوئے گزرتے ہوئے داخل ہوا۔

العَبَّار: مبالغہ عَابِر: خواب کی تعبیر بتانے والا۔ جَمَلٌ عَبَّارٌ: چلنے میں قوی اُونٹ۔

العَبْر والعِبْر. مِنَ الوَادِي: کونہ۔ کنارہ۔ مجلس۔ عَبْر وعِبْر: بہت آدمیوں والی مجلس۔

بَنَاتُ عَبْرٍ: جھوٹ۔ باطل۔ اَبُوْ بَنَاتِ عَبْرٍ: جھوٹا۔

العُبْر: ہر چیز کی کثرت۔ انسان کی ہی کثرت پر استعمال ہوتا ہے۔ تیز چلنے والا بادل۔ عورت جس کا بچہ کھو گیا ہو۔ عقاب (والعَبَر): آنکھ کی گرمی جو آنسو بہاتی ہے۔

العَبْر والعِبْر والعُبْر: قوی۔ مضبوط (مذکر مؤنث واحد جمع) کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عِبْرُ لِكُلِّ عَمَلٍ" یعنی ہر عمل کے لائق ہے "جِمَالٌ عِبْرُ اَسْفَارٍ" چلنے میں قوی اُونٹ۔

العَبْرَة: عبر کا اسم مرة۔ آنسو ج عَبْر وعَبَرَات: غم۔

العِبْرَة: نصیحت۔ کہا جاتا ہے "لَكَ بِفُلَانٍ عِبْرَةٌ" احوال و کیفیات میں غور و فکر۔ تعجب۔ اصل جو نظائر کا مرجع ہو۔

اَلْعِبَارَةُ الْجَبْرِيَّةُ: اعداد اور حروف کا مجموعہ جن کے ساتھ الجبراء کیا جاسکے۔

العِبَارَة: اسم ہے عَبَّرَ کا۔ معنی پر دلالت کرنے والے الفاظ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ حَسَنُ العِبَارَةِ" فلاں اچھا بیان کرنے والا ہے۔ "هٰذَا عِبَارَةٌ عَنْ كَذَا" یہ اس کے ہم معنی ہے۔

اَلْعَابُوْر: وہ پرندوں کی جماعت جو کہ کسی ایک علاقہ میں ٹھکانہ نہ بنائیں جیسے ترغل: ورورا اور قری۔ (سریانی لفظ)

العَبِر: مؤنث عَبِرَة. العَبْرَان: مؤنث عَبْرَى ج عَبَارَى: آنسو بہانے والا۔ غمگین۔

العِبْرِيّ والعِبْرَانِيّ: یہودی۔ یہودیوں کی زبان۔

العِبْرَانِيَّة: یہودیوں کی زبان۔ یہودیت۔

العَبِير: ایک مرکب خوشبو کا نام۔ سَهْمٌ عَبِيْرٌ: بہت پروں والا تیر۔ قَوْمٌ عَبِيْرٌ: بہت لوگ۔

المَعْبَر: گزرگاہ گھاٹ۔

المِعْبَر والمِعْبَرَة: دریا عبور کرنے کا ذریعہ۔

المُعْبَر: بہت بالوں یا پروں والا۔ غُلَامٌ مُعْبَرٌ: لڑکا جس کو احتلام ہونے لگے اور ابھی تک ختنہ نہ ہوا ہو۔

اَلْعُبْرُبُ: سماق نامی درخت جس کا پھل کھٹا ہوتا ہے۔

العَبُوْر: بکری کا بچہ۔ ج عَبَائِر: غیر مختون ج عُبْر. العَوْبَر: چیتے کا بچہ۔ تیندوے کا بچہ۔

عَبَسَ: (ض) عَبْسًا وعُبُوْسًا: ترش روئی کرنا۔ تیوری چڑھانا۔ چیں بجبیں ہونا (وعَبَّسَ) الوَجْهَ: ترش رو۔ عَبَسَ وَجْهُهُ: ترش روئی کرنا۔

عَبِسَ: (س) عَبَسًا البَعِيْرُ: اُونٹ کی دُم کی مینگنی کا خشک ہونا...... الوَسَخُ فِيْ يَدِهِ وعَلَيْهَا: میل خشک ہونا۔

اَعْبَسَ الرَّجُلُ: میلا ہونا...... الإِبِلُ: دُم پر خشک مینگنی والا ہونا...... الثَّوْبُ: میل خشک ہونا۔

تَعَبَّسَ: ترش رو ہونا۔

العَبَس: مص۔ اُونٹ کی دُم پر خشک مینگنی۔

العَبُوْس والعَبَّاس: بہت ترش رو۔ شیر۔ يَوْمٌ عَبُوْسٌ: سخت دن۔

عَبَشَ: (ن) عَبْشًا. الشَّيْءَ: اصلاح کرنا۔ درست کرنا۔

العَبْش: درست۔ صلاح (...... والعَبَش

والعُبُشَة): عبادت۔ کندذہنی۔
العَبْشَة والعَبَشَة: غفلت۔
عَبَط: (ض) عَبْطًا۔ الذَّبِيْحَة: موٹے تازے کوذبح کرنا......الضَّرْعَ: تھن کوخون آلودکردینا......التُّرَابَ: مٹی اُڑانا......الرَّجُلَ: غیبت کرنا......الدَّوَاهِي فُلانًا: بلا کسی سبب کے مصیبت پہنچنا......الكِذْبَ: بلا کسی عذر کے جھوٹ گھڑنا......عِرْضَه: گالی دینا۔ بے آبروکرنا۔ عَبَطَتِ الرِّيْحُ وَجْهَ الأَرْضِ: سطح زمین کا صاف کر دینا......الشَّيْءُ: پھٹ جانا۔
اَعْبَطَهُ المَوْتُ: صحت وجوانی میں موت واقع ہونا۔
اِعْتَبَط۔ الذَّبِيْحَة: موٹا تازہ ذبح کرنا......هُ المَوْتُ: صحت وجوانی میں موت واقع ہونا......الرَّجُلَ: ظلماً قتل کرنا......العِرْضَ: گالی دینا۔ بے آبروکرنا......الرَّجُلُ: بخار آنا۔ زخمی کیاجانا۔
العَبْط: سفید جھوٹ۔ خالص افترا۔ کہاجاتا ہے مَاتَ عَبْطَةً: یعنی صحیح تندرست جوان مر گیا۔
العَبِيْط: تندرست موٹا تازہ ذبح کیا ہوا جانور۔ ج عُبُط وعِبَاط۔ اَدِيْمٌ عَبِيْطٌ: پھٹا ہواچمڑا۔ دَمٌ عَبِيْطٌ: تازہ خون۔
الاعْتِبَاط: مصدر اِعْتَبَطَ۔ الحَذْفُ الاعْتِبَاطِي عِنْدَ النُّحَاةِ: وہ حذف جو بغیر کسی علت کے ہو۔
العَوْبَط: مصیبت۔ سمندر کاوہ حصہ جہاں پانی زیادہ ہو۔ ج عَوَابِط۔
عُبْعِبَ۔ الجَيْشُ: لشکر کاشکست کھانا۔
تَعَبْعَبَ۔ الشَّيْءَ: پورے کوہلاک وبرباد کر دینا۔
العَبْعَب: کشادہ کپڑا۔ اُونٹ کے بالوں کا نرم کمبل (...... والعَبْعَاب): بلندقد والا۔ کشادہ حلق والا۔ کامل الخلقت۔
عَبِقَ: (س) عَبَقًا وعَبَاقَةً وعَبَاقِيَةً الطِّيْبُ بِه: خوشبولگانا......المَكَانُ بالطِّيْبِ: جگہ کا خوشبو سے بھڑک اُٹھنا......فُلانٌ بِالشَّيْءِ: حریص ہونا......بالمَكَان: اقامت کرنا۔
عَبَّقَ رَائِحَةَ الطِّيْب: خوشبو پھیلانا۔
العَبَقَة: گھی وغیرہ کابقیہ۔
العَبِق: خوشبودار۔ وہ چیز جس سے خوشبو بھڑکے۔ کہاجاتا ہے "رَجُلٌ عَبِقٌ لَبِقٌ" یعنی ظریف مرد۔
العَبَاقِيَة: مٹھی۔ مکار۔ مصیبت۔ چہرے پر زخم کانشان۔ شاطر چور۔
عَبْقَر عَبْقَرَةُ السَّرَابُ: سراب کاچمکنا۔
عَبْقَر: نام ایک مقام کا جس کے متعلق عرب کا گمان تھا کہ وہاں جنات بہت ہیں۔
العَبْقَرِيُّ: عبقر کی طرف منسوب۔ سردار۔ ہر چیز سے فائق۔ تعجب انگیز چیز۔ مؤنث عَبْقَرِيَّةٌ (...... والعَبَاقِرِيِّ): ایک قسم کانفیس فرش۔
عَبَكَ: (ن) عَبْكًا۔ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: ملانا۔
العَبَكَة: ٹکڑا۔ مشک کی میل۔ رسی کی گانٹھ کہتے ہیں "يَبْلَى الحَبْلُ وتَبْقَى العَبَكَةُ" یعنی رسی جل جائے اوربل نہ جائے۔
عَبَلَ: (ض) عَبْلاً۔ الشَّجَرَةَ: درخت سے پتے گرانا......الحَبْلَ: رسی بٹنا......الشَّيْءَ: کاٹنا۔ ردکرنا۔ روکنا......بِه: لے جانا......الشَّجَرُ: پتے نکلنا۔
عَبِلَ: (س) عَبَلاً وعَبُلَ: (ک) عُبُوْلاً وعَبَالَةً: موٹا ہونا۔ صفت عَبْلٌ وعَبِلٌ ج عِبَالٌ وعُبَّال ج عُبُل: مؤنث عَبْلَةٌ ج عَبَلات وعِبَال۔
اَعْبَل: موٹا ہونا۔ سفید ہونا......الشَّجَرُ: درخت کالپٹی ہوئی پتیوں والا ہونا۔
العَبَل: لپٹی ہوئی پتیاں۔ گرے ہوئے پتے۔ ج اَعْبَال۔
العَبِيْل: موٹا۔ مؤنث عَبِيْلَةٌ۔
الاَعْبَل: سخت قسم کاپتھر جو سفید سرخ اور کالا ہوتا ہے ج اَعْبَلَة۔
العَبَال: جنگلی گلاب۔
العَبْلاءُ: چٹان۔ بقول بعض سفید چٹان۔ ج عِبَال۔
المِعْبَلَة: تیر کالمبا چوڑا پھل ج مَعَابِل۔
العَبُوْل: موت۔
عَبُمَ: (ک) عَبَامَةً وعَبَامًا: بے وقوف ہونا۔
مَاءٌ عُبَامٌ: بہت پانی۔
العَبَام: سست تھکا ہوا۔ موٹا۔ بے وقوف۔ بے عقل۔ بے ادب۔ بزدل۔ ج عُبُم۔
العَبَامَاء: بے وقوف۔
عَبَنَ: (ن) عَبْنًا: موٹا اورکھردرا ہونا۔ صفت عَبَنٌّ وعَبَنَّى: مؤنث عَبَنَّاةٌ ج عَبَنَّيَات۔
العَبْهَر: نرگس۔ چنبیلی (...... والعَبَاهِر): بھرے ہوئے جسم والا۔ لمبا۔
عَبْهَلَة: عتاب کرنا۔ عَبْهَلَ الإبِلَ: اُونٹ کو آزادچھوڑ دینا۔
العَبَاهِل۔ مِنَ الإبِلِ: آزادچھوٹے ہوئے اُونٹ۔
العَبَاهِلَة: یمن کے بادشاہ جواسلامی حکومت کے زمانے میں اپنی سلطنت پر چھوڑ دیئے گئے تھے۔ واحد عَبْهَل۔
عَبَا يَعْبُو عَبْوًا: چہرے کاڈمک اٹھنا......المَتَاعَ: تیار کرنا۔
جَارِيَةٌ عَابِيَةٌ: خوبصورت لڑکی۔
عَبَّى تَعْبِيَةً۔ الجَيْشَ: لشکر کوترتیب دینا۔
تَعَبَّى: تیار ہونا۔
العِبِي: حصہ۔ کہاجاتا ہے "هٰذَا عِبِيُّكَ مِنَ الجَزُوْرِ" ذبح کئے ہوئے (اُونٹ یا بکری) سے یہ تمہارا حصہ ہے۔
رَجُلٌ عَبَاءٌ وعَبًا: بھاری جسم والا اکھڑ۔
العَبَايَة: چغہ۔ ج عَبَايَات وعَبِيّ۔
عَتَّه: (ن) عَتًّا بِالمَسْأَلَةِ: سوال کرنے میں اصرار کرنا......ہ بالكَلام: جھڑکی دینا۔
عَاتَّهُ: جھگڑا کرنا۔ باربار کلام کولوٹانا۔
تَعَتَّتَ فِي كَلامِه: باربار کلام کودہرانا۔
العَتّ: کلام وغیرہ میں سختی۔

عَتَبَ (ن ض) عَتْبًا وعُتْبَانًا ومَعْتَبًا ومَعْتَبَةً ومَعْتِبَةً. عَلَيْهِ: کسی فعل پر سرزنش کرنا۔ خفگی ظاہر کرنا۔

(...... عَتْبًا وعِتَابًا وعُتْبٰی) فُلانًا: ملامت کرنا(...... عَتْبًا وعَتَبَانًا وتَعْتَابًا): ایک پاؤں پر کودنا(...... اَلْبَعِیْرُ): تین ٹانگوں پر چلنا(...... عُتْبَانًا) البَرْقُ: بجلی کا لگاتار چمکنا ...... مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ ومِنْ قَوْلٍ اِلٰی قَوْلٍ: ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک بات سے دوسری بات کی طرف منتقل ہونا۔

عَتَّبَ. الرَّجُلُ: دیر کرنا...... البَابَ: دروازے کی دہلیز بنانا۔ عَاتَبَهٗ عِتَابًا ومُعَاتَبَةً عَلٰی کَذَا: ملامت کرنا۔ غصہ کرنا۔ ناز سے خطاب کرنا۔

أَعْتَبَهٗ: سبب ناراضی وملامت کو دور کرنا۔ رضامند کرنا۔ أَعْتَبَ عَنْهُ: پھر جانا۔

تَعَتَّبَ. القَوْمُ: ایک دوسرے پر ناراضی کا اظہار کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یَتَعَتَّبُ بِشَیْءٍ ولَا یَتَعَتَّبُ عَلَیْهِ فِیْ شَیْءٍ" یعنی اس پر عیب نہیں لگایا جاتا۔ تَعَتَّبَ بَابَ فُلَانٍ: کسی کی چوکھٹ کو پھلانگنا۔ کسی کی چوکھٹ پر پڑا رہنا۔

تَعَاتَبَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے پر ناراضی کا اظہار کرنا۔ ناز سے ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔

اِعْتَتَبَ: میانہ روی اختیار کرنا۔ الطَّرِیْقَ: آسان راستہ چھوڑ کر دشوار اختیار کرنا...... مِنْهُ وعَنْهُ: پھر جانا۔

اِسْتَعْتَبَهٗ: رضامند کرنا۔ رضامندی طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَعْتَبْتُهٗ فَاَعْتَبَنِیْ" اس سے میں نے رضامندی طلب کی اس نے مجھے رضامند کردیا اور اسی سے ہے "مَا بَعْدَ المَوْتِ مُسْتَعْتَبٌ" یعنی موت کے بعد طلب رضامندی کا موقع نہیں۔

العَتَبُ: لنگڑاہٹ۔ کہا جاتا ہے "بِرِجْلِهٖ عَتَبٌ" اس کے پیر میں لنگڑاہٹ ہے۔

العَتَّبُ: بہت عتاب کرنے والا۔

العَتَبُ: انگشت شہادت اور بیچ والی انگلی یا بیچ والی اور چھنگلیا کے پاس والی انگلی کا درمیان۔ فساد۔

العَتَبُ والعَتَبَةُ: مکروہ امر۔ شدت۔ سخت زمین۔

العَتَبَةُ: چوکھٹ۔ سیڑھی کا زینہ۔ ج عَتَبٌ وعَتَبَاتٌ. عَتَبَاتُ المَوْتِ: موت کی سختیاں۔

العُتْبَةُ: وادی کا موڑ۔

العُتْبٰی: رضامندی۔

الأُعْتُوبَةُ: باعث عتاب۔ ج أَعَاتِیْبُ.

العَتُوبُ: جس پر عتاب کا اثر نہ ہو۔ راستہ۔

المَعْتَبَةُ والمَعْتِبَةُ: مص۔ عتاب۔ غضب۔

المَعْتُوبُ: مفع۔ جس پر عتاب کیا جائے۔

اُمُّ عِتْبَانٍ اُمُّ عَتَابٍ: بجو۔

عَتُدَ: (ک) عَتَادًا وعَتَادَةً الشَّیْءُ: تیار ہونا آمادہ ہونا۔

عَتَّدَ واَعْتَدَ. الشَّیْءَ: تیار کرنا۔

تَعَتَّدَ فِیْ صَنْعَتِهٖ: غور سے کرنا۔

العَتَادُ: سامان جو کسی مقصد کے لئے تیار کیا جائے۔ سامان جنگ۔ بڑا پیالہ۔ ج اَعْتُدٌ و عُتُدٌ واَعْتِدَة.

العَتَدُ والعَتِدُ مِنَ الخَیْلِ: دوڑنے کے لئے تیار گھوڑا۔ مضبوط۔ تَامُّ الخِلْقَةِ: (مذکر و مؤنث)

العُتْدَةُ: سامان۔ کہا جاتا ہے "خُذْ لِلْاَمْرِ عُتْدَتَهٗ" کام کے لئے اس کا سامان لو۔ ج عُتَد.

العَتُوْدُ: ایک سالہ بکری کا بچہ ج اَعْتِدَة وعِدَّان.

العَتِیْدُ: تیار۔ آمادہ۔ بھاری بھرکم جسم کا۔

العَتِیْدَةُ: مؤنث عَتِیْد: سنگھاردان۔

عَتَرَ (ض) عَتْرًا. الشَّیْءُ: مضبوط ہونا (تَعْتَارًا) العَتِیْرَةَ: ذبح کرنا(...... عَتْرًا وعَتَرَانًا) الرُّمْحُ: حرکت کرنا۔

العِتْرُ: اصل اور اسی سے مثل ہے "عَادَتْ اِلٰی عِتْرِهَا لَمِیْسُ" یعنی لمیس اپنی اصل کی طرف لوٹ گئی یہ مثال اس کے لئے بولی جاتی ہے جو اپنی پرانی عادت پھر اختیار کر لے۔ العِتْرُ: ہر وہ جانور جو ذبح کیا جائے۔ بکواس(...... والعَتِیْرَة): بکری جس کو جاہلیت کے زمانہ میں رجب کے مہینے میں بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے۔ ج عَتَائِر.

العِتْرَةُ: کنبہ۔ اولاد۔ مشک خالص کا ٹکڑا۔ خوشگوار تھوک۔ مرزنجوش۔ دانتوں کی تیزی و صفائی۔

العَتَّارُ: عضو تناسل۔

العَتَّارُ: بہادر۔ مضبوط گھوڑا۔ سخت خالی مقام۔

المُعْتَّرُ مِنَ الرِّجَالِ: موٹا اور عوام کے نزدیک بمعنی شریر۔

عَتْرَسَهٗ: سخت کھینچنا۔ سختی سے پکڑنا۔ عَتْرَسَهٗ مَالَهٗ: مال غصب کر لینا۔

العِتْرِسُ والعَتْرَسُ: سخت کھینچنے والا۔ بڑے ڈیل ڈول کا موٹے موٹے جوڑوں والا شیر۔ مرغ۔

العِتْرِیْسُ: سخت سرکش۔ غضبناک۔ بلا مصیبت۔

العَنْتَرِیْسُ: موٹی مضبوط اونٹنی۔ العُتْرُسَانُ: مرغ۔

عَتْرَفَ لَهٗ: سخت ہونا۔

تَعَتْرَفَ: بزرگی ظاہر کرنا۔

العِتْرِیْفُ والعُتْرُوْفُ: خبیث۔ بدکار۔ مضبوط اونٹ۔ ج عَتَارِیْف.

العُتْرُفَانُ: مرغ۔

عَتَفَ: (ض) عَتْفًا. الشَّعْرَ: بال اکھیڑنا۔

العِتْفُ مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ایک حصہ۔

عَتَقَ: (ض) عَتْقًا وعِتْقًا وعَتَاقًا وعَتَاقَةً العَبْدُ: آزاد ہونا۔ صفت عَتِیْق وعَاتِق.

عَتَقَ (ن) عَتْقًا وعُتُقًا وعَتُقَ: (ک) عَتَاقَةً: پرانا ہونا...... الشَّیْءُ: درست ہونا...... الخَمْرُ: شراب پرانی اور عمدہ ہونا۔ صفت عَاتِق وعَتِیْق وعُتَاق...... الیَمِیْنُ عَلَیْهِ: قسم

واجب ہونا۔
أعْتَقَ العَبْدَ: غلام آزاد کرنا...... الفَرَسَ: تیز دوڑانا...... مَالَهُ: درست کرنا۔
عَتَّقَ الخَمْرَ: پرانی کرنا۔ عَتَّقَ الثَّوْبَ: کپڑے کو پرانا کرنا...... فُلانًا بِفِيْهِ: منہ سے کاٹ کھانا۔
العِتْق: مص۔ اصل کا خالص ہونا۔ جمال۔ شرافت۔ نجات۔ آزادی۔ کہنگی۔
العُتْق: کہنگی۔ آزادی۔ عاتق یعنی کندھا کی جمع۔
الْعُتُق: ایسا درخت جس کی لکڑی اعلیٰ معیار کے اوزار بنانے کے کام آتی ہے۔
العَاتِق: فا۔ کندھا۔ ج عَوَاتِق وعُتُق: کشادہ مشک۔ عمدہ شراب۔ پرانی شراب۔ دوشیزہ۔ ج عُتَّق. عَاتِقُ الثُّرَيَّا: نام ستارہ (والعَاتِقَه): پرانی سرخ کمان۔
العُتَاق: پرانی عمدہ شراب۔
العَتِيْق: پرانا۔ آزاد کردہ غلام۔ کریم۔ عمدہ ج عُتَقَاءُ وعُتُق. فَرَسٌ عَتِيْقٌ: خوش منظر گھوڑا۔ ج عِتَاق. البَيْتُ العَتِيْق: خانہ کعبہ۔ اَمَةٌ عَتِيْقٌ: آزاد کردہ لونڈی۔
المُعَتَّقَة: پرانی عمدہ شراب۔ ایک قسم کا عطر۔
عَتَكَ: (ض) عَتْكًا وعُتُوْكًا: لڑائی میں حملہ کرنا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا دانت کاٹنے کا ارادہ کرنا۔ عَتَكَ البَلَدَ: شہر پر ظلم کرنا...... عَلَى الأمْرِ: کسی کام پر اقدام کرنا...... إلَى المَكَانِ: مائل ہونا...... عَلَيْهِ بِخَيْرٍ او شَرٍّ: بھلائی یا برائی سے پیش آنا...... اللَّبَنُ: دودھ کا کھٹا ہونا...... القَوْسُ: کمان پرانی ہونے سے سرخ ہونا۔ صفت عَاتِك ج عَوَاتِك۔
العَاتِك: فا۔ شریف۔ خالص۔ النَّبِيْذُ
العَاتِك: صاف شراب۔ اَحْمَرُ عَاتِكٌ: تیز سرخ۔
العَتْك: مص۔ زمانہ۔ کہا جاتا ہے "مَضٰى عَلَيْهِ عَتْكٌ" یعنی ایک زمانہ گزر گیا۔
العَتِيْك: پرانے ہونے سے سرخ...... مِنَ

الأيَّام: سخت گرمی والا۔
عَتَلَهُ: (ن ض) عَتْلًا: سختی سے کھینچنا۔ کہا جاتا ہے "عَتَلَهُ إلَى السِّجْنِ" قیدخانے کی طرف سختی سے کھینچنا...... الشَّيْءَ: اٹھانا۔
عَتِلَ: (س) عَتَلًا إلَى الشَّرِّ: برائی کی طرف جلدی کرنا۔ صفت عَتِلٌ.
إنْعَتَلَ: کھنچ جانا (...... وتَعَتَّلَ): جگہ سے نہ ہٹنا۔
العَتَلَة: بڑا ڈھیلا۔ کدالہ۔ بڑی لاٹھی۔ ج عَتَل.
العُتُلّ: بہت کھانے والا۔ سرکش۔ سخت عادت والا۔ سخت۔
العَتَّال: باربردار۔ قلی۔ پیشے کا نام۔ العِتَالَة.
العَتِيْل: مزدور۔ خادم۔ ج عُتُل وعُتَلاء.
داءٌ عَتِيْلٌ: سخت مرض۔
المِعْتَل: کھینچنے میں قوی ومضبوط۔
عَتَمَ: (ض) عَتْمًا. اللَّيْلُ: رات کا ایک حصہ گزرنا...... عَنِ الأمْرِ: کام کرتے کرتے رک جانا۔ قِرَى الضَّيْفِ: مہمانی کے کھانے میں دیر کرنا۔
عَتَّمَ عَنِ الأمْرِ: کام کرتے کرتے رک جانا...... قِرَاهُ: مہمانی کے کھانے میں تاخیر کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا عَتَّمَ أنْ وَقَفَ بِنَا" یعنی دیر نہیں کی۔ "حَمَلَ عَلَيْهِم فَمَا عَتَّمَ" یعنی ان پر حملہ کیا تو منہ نہیں پھیرا...... الرَّجُلُ: تاریکی میں چلنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا انسان کے سر کے قریب پر پھڑپھڑانا۔
أعْتَمَ قِرَى الضَّيْفِ: مہمانی کے کھانے میں دیر کرنا۔ دیر ہونا (لازم ومتعدی)...... حَاجَتَهُ: مؤخر کرنا...... حَاجَتُهُ: مؤخر ہونا...... اللَّيْلُ: رات کا ایک حصہ گزرنا...... الرَّجُلُ: تاریکی میں چلنا یا داخل ہونا...... عَنِ الأمْرِ: کام کرتے کرتے رک جانا۔
عَتَمَتْ: (ن ض) عَتْمًا واعْتَمَتْ وتَعَتَّمَتْ واسْتَعْتَمَتْ النَّاقَةُ: عشاء کے وقت دوہا جانا۔ صفت عَاتِمَة. ج عَاتِمَات وعَوَاتِم واسْتَعْتَمَ الرَّجُلُ: دیر کرانا

...... النَّعَمَ: چوپایوں کے دوہنے میں دیر کرنا۔
العُتْم والعُتُم: جنگلی زیتون کا درخت۔ واحد عُتْمَة وعُتُمَة.
العَتَمَة: رات کی پہلی تہائی۔ رات کی تاریکی۔ دیر کرنا۔
العَاتِم: فا۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ نَا ضَيْفٌ عَاتِمٌ" ہمارے پاس مہمان دیر میں شام کے وقت آیا۔ مؤنث عَاتِمَة.
النُّجُوْمُ العَاتِمَات: ستارے جو غبار وغیرہ کی وجہ سے تاریک ہو جائیں۔
العَتُوْم: اونٹنی عشاء کے وقت دودھ دینے والی۔ العَتُوْمَة: بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔
المِعْتَام: دیر کرنے والا۔ رَجُلٌ مِعْتَام القِرَى: دیر میں مہمانی کا کھانا پیش کرنے والا۔
عَتَنَهُ: (ض ن) عَتْنًا. إلَى السِّجْنِ: قیدخانے کی طرف زور سے دھکیلنا۔
أعْتَنَ عَلَى غَرِيْمِهِ: قرض دار سے سختی کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔
العَاتِن والعَتُوْن: قوی ج عُتُن.
العَتِن مِنَ الرِّجَالِ: سخت حملہ کرنے والا۔
عَتِهَ: (س) وعُتِهَ عَتَهًا وعُتْهًا وعُتَاهًا وعَتَاهًا وعَتَاهَةً وعَتَاهِيَةً: کم عقل ہونا۔ مدہوش ہونا۔ صفت مَعْتُوْه ومُعَتَّه وعَتَاهِيَة. فِي العِلْمِ: حریص ہونا۔ عُتِهَ فُلانٌ فِي فُلانٍ: تکلیف پہنچانے کا خواہش مند ہونا۔ صفت عَتِيْه ج عُتَهَاء.
تَعَتَّهَ: جاہل بننا۔ پاگل بننا...... عَنهُ: تغافل برتنا۔
العَتَاهِيَة والعَتَاهَة: مص۔ جنون اور وحشت سے پاگل لوگ۔ العَتَاهَة: گمراہی۔ بے وقوفی۔
عَتَا يَعْتُوْ عُتُوًّا وعُتِيًّا وعِتِيًّا: تکبر کرنا۔ حد سے گزرنا۔ صفت عَاتٍ ج عُتَاة وعُتِيّ...... عَنِ الأدَبِ: ادب قبول نہ کرنا۔

العَاثِي: فا۔ سرکش۔ لَیْلٌ عَاثٍ: بہت تاریک رات۔
العَتِي: سرکش۔ ج اَعْثَاء.
عَثِيَ يَعْثَى: بمعنی عَثَا يَعْثُو.
تَعَثَّى تَعَثِّيًا: نافرمانی کرنا۔ اطاعت نہ کرنا۔
عَثَّهُ: (ن) عَثًّا: اصرار کرنا۔ عَثَّتِ العُثَّةُ الصُّوْفَ: کیڑے کا اون کو چاٹنا۔ عَثَّتِ الحَيَّةُ فُلانًا: سانپ کا ڈس لینا۔ سانپ کے پھونکنے سے بال کا گرنا۔
عَثَّتْ تَعْثِيثًا وعَاثَّ وعَثَاثًا و مُعَاثَّةً فِي غِنَائِهِ: سر نکالنا۔
اِعْتَثَّه. عِرْقُ سوءٍ: بداصلی کا نیکی سے روک دینا۔
العِثّ: ایک قسم کے سانپ جو خشک سالی میں ایک دوسرے کو کھا جاتے ہیں۔ ج عِثَاث.
العَثَّاء: سانپ۔
العُثَّة. مِنَ النِّسَاء: لاغر بدن کی عورت۔ گمنام حقیر عورت ج عِثَاث.
العُثَّة: کیڑا اون چاٹنے والا۔ ج عُثٌّ وعُثَث: بڑھیا۔ بے وقوف عورت۔ بدزبان گمنام عورت۔
عَثَجَ: (ض) عَثْجًا: آہستہ آہستہ پینا۔
العَثَج: رات کا حصہ (...... العَثَج والعُثْجَة): لوگوں کی جماعت۔
عَثَرَ: (ن ض) وعَثِرَ (س) وعَثُرَ (ک) عَثْرًا وعَثِيرًا او عِثَارًا: گرنا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا پھسلنا اور اوندھا ہونا ...... العِرْقُ: رگ کا حرکت کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَثَرَ بِهِمُ الزَّمَانُ" زمانہ نے ان کے اندر تباہی ڈال دی۔ "عَثَرَ جَدُّهُ" یعنی ہلاک ہو گیا۔
عَثَرَ: (ن) عَثْرًا وعُثُوْرًا. عَلَى السِّرِّ وغَيْرِهِ: بھید پر مطلع ہونا۔
عَثَّرَهُ واَعْثَرَهُ: پھسلانا۔ اَعْثَرَهُ عَلَى السِّرِّ وغَيْرِهِ: بھید پر مطلع کرنا۔ اَعْثَرَهُ عَلَى اَصْحَابِهِ: بتا دینا۔ اَعْثَرَ بِهِ عِنْدَ الاَمِيْرِ: عیب لگانا۔ طعنہ دینا۔

تَعَثَّرَ الرَّجُلُ والفَرَسُ والجِلْدُ: بمعنی عَثَرَ ...... لِسَانُهُ: زبان کا رکنا۔
العُثْر: عقاب (...... والعَثَر): جھوٹ۔
العَثْرَة: لغزش۔ جہاد۔ لڑائی۔ گرنا۔ ج عَثَرَات.
العَثُوْر: بہت گرنے والا۔ بہت پھسلنے والا۔
العَاثِر: جھوٹا۔
العَاثُوْر: شیر کے شکار کے لئے گڑھا۔ کنواں ج عَوَاثِر وعَوَاثِيْر (...... والعِثَار): پھسلن۔ بدی۔ مکروہ۔ جائے ہلاکت۔ جب کوئی آدمی ورطہ میں پڑ جائے تو کہا جاتا ہے "قَدْ وَقَعَ فِيْ عَاثُوْرِ شَرٍّ" یعنی شدت میں پڑ گیا۔
العَثْيَر: مٹی۔ غبار (...... والعَيْثَر والعَثْيَر): مخفی نشان۔
العُثْقُوْل: کیلے کا گچھا۔
عَثْكَلَ الهَوْدَجَ: ہودہ کو جھالر وغیرہ سے مزین کرنا ...... الرَّجُلُ: سست رفتار سے دوڑنا ...... العِذْقُ: بہت گچھے دار ہونا۔
العُثْكُوْلَة العُثْكُوْل والعِثْكَال: کھجور کا گچھا ج عَثَاكِيْل.
العُثْكُوْلَة: جھالر وغیرہ جو ہودج میں لٹکایا جائے۔
عَثِلَ: (س) عَثَلاً. الشَّيْءُ: بکثرت ہونا۔ موٹا ہونا۔ صفت عَثِلٌ وعَثَلٌ.
عَثَلَتْ: (ن) عَثْلاً. يَدُهُ: ٹوٹنے کے بعد ٹیڑھا جڑنا۔
العَثَل: بکری کے اوجھ پر کی چربی کی چادر۔
العَثُوْل: بے وقوف۔ ج عُثُل.
العِثْيَل: نر بجو۔
العِثْوَل: سر اور جسم پر بہت بالوں والا۔ ...... مِنَ الرِّجَال: اجڈ درشت مزاج۔
عَثَمَ: (ن) عَثْمًا. العَظْمُ المَكْسُوْرُ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا ناہموار جڑنا ...... العَظْمَ: ہڈی کو ناہموار جوڑنا۔
اِعْتَثَمَ بِهِ: مدد طلب کرنا۔ نفع اٹھانا۔ بِيَدِهِ: جھکانا۔

العَيْثُوْم: بجو۔ ہاتھی۔
العَيْثَمِي: گورخر۔
العُثْمَان: حباری کا بچہ۔ سانپ۔ سپولیا۔ اژدھے کا بچہ۔
اَبُوْ عُثْمَان: سانپ۔
عَثَنَ: (ن) عَثْنًا وعُثَانًا وعُثُوْنًا فِي الجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا (...... وعَثَّنَ) الثَّوْبَ: کپڑے کو دھونی دینا۔ عَثَنَتْ وعَثَّنَتِ النَّارُ: آگ سے دھواں نکلنا۔ کہا جاتا ہے "عَثَّنَ عَلَى القَوْمِ" یعنی فساد پیدا کر دیا۔
عَثِنَ: (س) عَثَنًا. الثَّوْبُ: کپڑے کا خوشبودار ہونا۔
تَعَثَّنَ: دھونی لگنا۔
العُثَان: مس۔ غبار۔ دھواں۔ ج عَوَاثِن.
العَثَن: دھواں، غبار، چھوٹا پت۔
العَثِن والمَعْثُوْن: دھواں لگنے سے بگڑا ہوا کھانا۔
العِثْن: ناظم مال۔ رنگی ہوئی روئی۔
المُعَثَّن: مقبع۔ بڑی ڈاڑھی والا۔
العُثْنُوْن: ڈاڑھی ...... مِنَ المَطَرِ او الرِّيح: بارش یا ہوا کی ابتداء ج عَثَانِيْن.
عَثَا يَعْثُو عُثُوًّا وعَثِيَ يَعْثِي ويَعْثَى وعَثَى يَعْثِي عُثِيًّا وعِثِيًّا وعَثَيَانًا: فساد۔ کفر یا کبر میں مبالغہ کرنا۔ صفت عَاثٍ. ج عُثَاة وعُثِيٌّ وعِثِيٌّ.
العَثْوَة: زلف دراز۔ ج عُثِيٌّ.
الاَعْثَى: سیاہی مائل رنگ والا۔ بے وقوف۔ بہت بالوں والا۔
العَثْوَاء: بجو۔
العِثْيَان: نر بجو۔
عَجَّ: (ن ض) عَجًّا وعَجِيْجًا: چلانا۔ آواز بلند کرنا ...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو "عَاجِ عَاجِ" کہہ کر ہانکنا (...... واَعَجَّتِ) الرِّيْحُ: ہوا کا غبار اڑانا۔ کہا جاتا ہے "لَهُ رَائِحَةٌ تَعُجُّ فِي المَسْجِدِ" اس کی بو ہے جو مسجد میں بھڑک اٹھتی ہے۔
عَجْعَجَ الغُبَارَ: غبار اڑانا ...... البَيْتَ مِنَ

الدُّخان: مکان کو دھوئیں سے بھر دینا۔
تَعَجَّجَ: دھوئیں سے بھر جانا۔
العُجَّة: ایک قسم کا کھانا جو انڈا، آٹا اور گھی یا تیل سے تیار کیا جاتا ہے۔ خاگینہ۔
العَجَاج: غبار۔ دھواں۔ بے وقوف۔ ادنٰی لوگ۔ واحد العَجَاجَة.
العَجَاجَة: غبار۔ بہت اُونٹ۔ کہا جاتا ہے "لَبَدَ عَجَاجَتَهُ" یعنی جس کام میں تھا اس سے رک گیا "لَفَّ عَجَاجَتَه عَلَيْهِمْ" یعنی غارت ڈالا۔
العَجَّاج: چیخنے والا۔ چلانے والا۔ غبار کو اُڑانے والا۔ يَوْمٌ عَجَّاجٌ: گرد و غبار کا دن۔
رِيْحٌ مِعْجَاجٌ: غبار اڑانے والی ہوا۔
عَجِبَ (س) عَجَبًا مِنَ الْاَمْرِ وَلَهُ: تعجب کرنا ...... اِلَيْهِ: پسند کرنا۔
اَعْجَبَهُ وَعَجَّبَهُ: تعجب میں ڈالنا۔ اُعْجِبَ بِالشَّيْءِ: خوش ہونا اور تعجب کرنا ...... اُعْجِبَ بِنَفْسِهِ: غرور کرنا۔ تکبر کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَعْجَبَهُ بِرَأْيِهِ" وہ اپنی رائے پر مغرور (اور یہ شاذ ہے اس لئے کہ فعل تعجب مجہول سے بنایا گیا ہے۔)
تَعَجَّبَ واِسْتَعْجَبَ مِنْهُ: تعجب کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَعَجَّبَنِيْ فُلَانٌ" یعنی فلاں نے مجھ کو فریفتہ کرلیا اور فتنہ میں ڈال دیا۔
العَجْب: ہر شئے کا پچھلا حصہ۔ دم کی جڑ۔ ج عُجُوْب.
العُجْب: فخر۔ غرور۔ خود بینی۔ پیش آمدہ چیز کا انکار۔
العَجَب: حیرانی۔ تعجب ...... مِنَ اللّٰهِ: رضامندی ج اَعْجَاب.
العُجَاب والعُجَّاب والعَجِيْب: جس پر تعجب کیا جائے۔ العُجَّاب: تعجب کی حد سے متجاوز۔ مبالغہ کے لئے۔ عَجَبٌ عُجَابٌ اور عَجَبٌ عَجَبٌ کہا جاتا ہے۔
العَجِيْبَة: جس پر تعجب کیا جائے۔ ج عَجَائِب.
الاُعْجُوْبَة: جس پر تعجب کیا جائے۔ ج اَعَاجِيْب.
العَجِيْبَاء: عورت جس کی خوبصورتی یا بدصورتی پر تعجب کیا جائے ...... مِنَ النِّيَاق: موٹی اُونٹنی۔
رَجُلٌ تِعْجَابَةٌ: صاحب عجائبات۔
التَّعَاجِيْب: عجائبات۔ اس کا واحد نہیں۔
العُجْدَة: کوّا۔ ج عُجَد.
العَجَد والعُجَد: دانہ۔ انگور۔ دانہ خشک انگور۔
عَجَرَ (ن) عَجْرًا. عُنُقَهُ: گردن موڑنا ...... بِالسَّيْفِ: تلوار سے حملہ کرنا ...... القَاضِيَ عَلَيْهِ: قاضی کا تصرف سے روک دینا ......ه بِالعَصَا: لاٹھی مارنے سے بدھی پڑنا ...... الشَّيْءَ: پھاڑنا (عَجْرًا وعَجَرَانًا وعَاجَرَ): خوف سے جلدی گزرنا۔
عَجِرَ (س) عَجَرًا: موٹا ہونا۔ بڑے پیٹ کا ہونا۔ صفت اَعْجَر ...... الفَرَسُ: موٹا ہونا۔ سخت ہونا۔
تَعَجَّرَ بَطْنُهُ: موٹاپے کی وجہ سے پیٹ میں سلوٹ پڑنا۔
اِعْتَجَرَ: عمامہ لپیٹنا۔ اِعْتَجَرَتِ المَرْأَةُ: اوڑھنی ڈالنا۔
العَجَر: اُبھار۔ مقدار جسم۔
العُجْرَة: گرہ (دھاگے یا لاٹھی یا بدن کی رگوں کی) کہا جاتا ہے "ذَكَرَ عُجَرَهُ وبُجَرَهُ" یعنی اس کے عیوب بیان کر دیئے یا اس کی ظاہر و پوشیدہ سب باتیں بیان کر دیں۔
العَجُّوْر: خربوزہ کی ایک قسم۔
الاَعْجَر: بڑے پیٹ والا۔ بہت بھرا ہوا کپڑا۔ مؤنث عَجْرَاء ج عُجْر. العَجْرَاء: گرہ دار لاٹھی۔
العَجَّار: گوندھے ہوئے آٹے کا پیڑا کھانے والا۔
العَجَاجِيْر: گوندھے ہوئے آٹے کے پیڑے۔
العُجْرُوْر: ہوا کی وجہ سے ریت میں دھاری ج عَجَارِيْر.
المِعْجَر: عورت کے سر پر باندھنے کا کپڑا۔ اوڑھنی۔ پگڑی۔
المُعْجَر: عمامہ بندھا ہوا۔
عَجْرَدَه: ننگا کرنا۔
تَعَجْرَدَه: ننگا ہونا۔ صفت مُعَجْرِد.
العَجْرَد: ہلکا پھلکا تیز۔ سخت۔ عضو تناسل۔
العَجَارِد: عضو تناسل۔
العُجْرُد: دلارور۔ ننگا۔
العَنْجَرِد: بدزبان عورت۔
تَعَجْرَفَ: تکبر کرنا۔ سرکشی کرنا۔
العَجْرَفَة: تکبر۔ کلام میں اکھڑپن۔ کہا جاتا ہے "فِي الجَمَلِ عَجْرَفَةٌ وعَجْرَفِيَّةٌ فِي المَشْيِ" یعنی اونٹ چلنے میں لاپرواہ ہے۔
عَجَارِفُ الدَّهْرِ وعَجَارِيْفُهُ: حوادث۔ سختیاں۔ عَجَارِفُ المَطَرِ وعَجَارِيْفُهُ: بارش کی شدت۔
عَجْرَمَ الرَّجُلُ: تیز دوڑنا۔
العَجْرَم والعُجْرُم والعُجَارِم: سخت آدمی۔
العَجْرَم: چھوٹے کانٹوں والا چھوٹے پتوں والا انڈوں کی طرح سیاہ چھوٹے پھلوں والا درخت۔
العَجْرَمَة: اُونٹوں کا گلہ سو (۱۰۰) کا یا دو سو (۲۰۰) کا یا پچاس سے سو (۱۰۰) تک کا۔
عَجَزَتْ وعَجُزَتْ: (ن ک) عُجُوْزًا. المَرْأَةُ: عورت کا بڑھیا ہونا۔
عَجَزَ: (ض) وعَجِزَ: (س) عَجْزًا وعُجُوْزًا وعَجَزَانًا ومَعْجَزًا ومَعْجِزًا ومَعْجَزَةً ومَعْجِزَةً عَنْ كَذَا: قادر نہ ہونا۔ طاقت نہ رکھنا۔ عاجز ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَجَزَ فُلَانٌ عَنِ العَمَلِ" یعنی بوڑھا ہو گیا۔ طاقت نہیں رکھتا۔ صفت عَاجِزٌ. ج عَوَاجِز وعُجَّز.
عَجَّزَه: عاجز کرنا۔ عجز کی طرف منسوب کرنا۔ روک دینا ...... المَرْأَةُ: عورت کا بڑھیا ہونا۔

اَعْجَزَهٗ: عاجز کر دینا۔ عاجز پانا۔ اَعْجَزَهٗ الشَّیْءُ: چیز کا قبضہ سے نکل جانا۔ اَعْجَزَ فِی الْکَلَامِ: اپنے مقصود کو بہترین اسلوب سے ادا کرنا۔

عَاجَزَهٗ مُعَاجَزَۃً: مسابقت کرنا۔ عَاجَزَ الرَّجُلُ: عاجز ہونا۔

تَعَجَّزَ: عجز کا دعویٰ کرنا...... البَعِیْرَ: اُونٹ کے چوتڑ پر سوار ہونا۔

اِسْتَعْجَزَهٗ: عاجز پانا۔

العَجز: تلوار (والعُجز والعِجز والعَجز والعَجُز): پچھلا حصہ۔ سرین۔ عَجُزُ بَیْتِ الشِّعْرِ: مصرعہ ثانی ج اَعْجَاز. بِنَاتُ العَجُز: تیریں۔ اَعْجَاز النَّخْلِ: درخت خرما کی جڑیں۔ کہا جاتا ہے "رَکِبَ اَعْجَازَ الاِبِلِ" یعنی ذلت اور مشقت میں مبتلا ہونا۔

رَجُلٌ عُجْزٌ وعَجِزٌ: عاجز۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عُجْزَۃُ اَبِیْهِ وعِجْزَتُهٗ" یعنی وہ اپنے باپ کا آخری لڑکا ہے (مذکر و مؤنث واحد جمع سب کے لئے) "وُلِدَ بِعَجْزَۃٍ" والدین کے بوڑھا ہونے پر پیدا ہوا۔

العِجَاز والعِجَازَۃ: پٹھا جس سے تلوار کے دستے کو باندھیں۔

العِجَازَۃ الاِعْجَازَۃ: گدی جس کو عورتیں سرین پر باندھتی ہیں تا کہ بڑے معلوم ہوں۔

العَجُوز: بڑھیا۔ ج عُجُز وعَجَائِز.

العَجُوْز: شراب۔ مصیبت۔ کشتی۔ راستہ۔ ہانڈی۔ کمان۔ آگ۔ موت۔ کھجور کا درخت۔ اُونٹنی۔ سوئی۔ زمین۔ خرگوش۔ شیر۔ ہر چیز کا ہزار۔ کنواں۔ دریا۔ بہادر۔ گائے۔ سوداگر۔ ڈھال۔ توبہ۔ تیل۔ بھوکا۔ تیردان۔ بڑا پیالہ۔ بھوک۔ دوزخ۔ لڑائی۔ نیزہ۔ بخار۔ خیمہ۔ آفتاب کا ہالہ۔ عورت کی قمیص۔ دنیا۔ بھیڑیا۔ جھنڈا۔ گدھ۔ رعشہ۔ گھوڑی۔ آسمان۔ مکھی۔ گرم ہوا۔ سال۔ آفتاب۔ خط۔ باٹ۔ صومعہ۔ بجو۔ گور۔ خرمادہ۔ بچھو۔ چاندی۔ قبلہ۔ مشک۔ دیگ۔ قیمت۔ لشکر۔ کعبہ۔ عورت۔ کتا۔ مشک۔ بادشاہ۔ دیگ کا پایہ۔ داہنا ہاتھ۔ تلوار کی دھار۔ عافیت۔ پرہیزگاری۔ قبضہ۔ تلوار کی میخ۔ ایام العجوز: جاڑے کے آخر میں سات دن سخت سردی کے جس کے چار دن فروری میں اور تین دن مارچ میں ہوتے ہیں اور عام لوگ ان کو "مُسْتَقْرَضات" کہتے ہیں اور ان دنوں کے نام یہ ہیں صِنٌّ. صِنَّبْر. وبَر. آمِرٌ. مؤتمِرٌ. مُعَلِّل. مُطْفِی الجَمْر یا مُکْفِی الظُّعْن.

(بہت سے شعراء نے اپنے قصائد میں معانی عجوز کے جمع کرنے کی کوشش کی ہے انہی قصیدوں میں سے ایک قصیدہ کتاب کے آخر میں لگایا گیا ہے۔

الاَعْجَز: بڑے سرین والا۔ کِیْسٌ اَعْجَزُ: بھری ہوئی تھیلی۔

العَاجِز: فا۔ ج عَوَاجِز. ثَوْبٌ عَاجِزٌ: تنگ کپڑا۔ اِمْرَاَۃٌ عَاجِزٌ: عاجز عورت۔

العَجْزَاء: مؤنث اَعْجَز: ریت کا اونچا ٹیلہ۔

المِعْجَز: بڑا پیالہ۔

المِعْجَاز: راستہ۔ ہمیشہ عاجز رہنے والا۔

المُعْجِزَۃ: خارق عادت جس کو اللہ تعالیٰ کسی نبی کے ہاتھ سے ظاہر کر دے اور دوسرے اس سے عاجز ہوں۔ ج مُعْجِزَات.

المَعْجُوْز: مُلِحٌّ: جس سے سوال میں اصرار کیا جائے۔

العَجِیْزَۃ: عورت کی سرین۔ کبھی مرد کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ ج عَجِیْزَات.

عَجَسَ: (ض) عَجْسًا عَنْ حَاجَتِهٖ: باز رکھنا۔ عَجَسَ عَلَی الشَّیْءِ: کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنا۔

تَعَجَّسَ: پیچھے ہٹنا...... الاَمْرَ: کسی کام کے درپے ہونا۔ پیچھا کرنا...... بِالْقَوْمِ: دیر کرانا۔

تَعَجَّسَهٗ: راوی کو ضعیف سمجھنا۔ تَعَجَّسَهٗ عَنْ حَاجَتِهٖ: کسی کو اس کی ضرورت سے روکنا۔

العُجْسَۃ: رات کی تاریکی۔ رات کی ایک ساعت۔

العَجُوس: بوجھل بادل۔ لگاتار بارش۔

العَجَاسَاء: اُونٹوں کا بڑا گلہ۔

المَعْجِسُ: کمان کا قبضہ۔

عَجْعَجَ عَجْعَجَۃً: بہت چیخنا۔

العَجْعَاج: بہت چیخنے والا...... مِنَ الخَیْلِ: اصیل گھوڑا۔ عمر رسیدہ گھوڑا۔

العَجْعَجَۃ: چیخ ج عَجَاج.

عَجَفَ: (ن) عُجُوْفًا: کھانا چھوڑ دینا۔

عَجَفَ: (ض) عَجْفًا وعُجُوْفًا وعَجَّفَ نَفْسَهٗ عَنِ الطَّعَامِ: باوجود بھوک کے دوسرے کو کھلانے کی غرض سے کھانے کو چھوڑ دینا...... نَفْسَهٗ عَلَی المَرِیْضِ: صبر سے تیمارداری کرنا۔ نَفْسَهٗ عَلٰی فُلَانٍ: گمراہی کو برداشت کرنا اور مواخذہ نہ کرنا۔

عَجَفَ: (ن ض) واَعْجَفَ الدَّابَّۃَ: جانور کو لاغر کرنا۔ اَعْجَفَ القَوْمُ: دبلے جانوروں کا مالک ہونا۔ عَجَفَ عَنْ فُلَانٍ: کسی سے دور ہونا۔ اَعْجَفَ بِنَفْسِهٖ عَلَی المَرِیْضِ: صبر سے تیمارداری کرنا۔

عَجِفَ: (س) وعَجُفَ: (ک) عَجَفًا: کمزور ہونا۔ دبلا ہونا۔ صفت مذکر عَجِفٌ واَعْجَفُ اور مؤنث عَجِفٌ وعَجْفَاء ج عِجَاف...... البِلَادُ: بارش نہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَزَلُوْا فِیْ بِلَادٍ عِجَافٍ" غیر بارش شدہ شہروں میں اُترے۔

عَجَّفَ الرَّجُلُ: آسودگی سے کم کھانا...... نَفْسَهٗ عَنِ الطَّعَامِ: کھانا چھوڑ دینا۔

العِجَاف: اندرائن۔ زمانہ۔ جمع عَجْفَاء کی خلاف قیاس۔

التَّعَجُّف: تنگی حالت۔

العَجِیْف: لاغر دبلا۔ ج عَجْفٰی.

عَجِلَ: (س) عَجَلًا وعَجَلَۃً: جلدی کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَجِلَ بِهٖ اِلَیْهِ" اس نے ایک کام سے دوسرے کی طرف جلدی کی...... الاَمْرَ: دیر سمجھ کر دوسرا کام کر لینا۔

عَجَّلَ: جلدی کرنا...... هٗ: سبقت کرنا۔ برانگیختہ کرنا...... لَهٗ مِنَ الثَّمَنِ کَذَا: پیش

کرنا۔ اللَّحْمَ: گوشت کو جلدی پکانا۔
أَعْجَلَهُ: سبقت کرنا۔ برانگیختہ کرنا۔ أَعْجَلَ الشَّيْئَ: جلدی کھانا۔ أَعْجَلَتِ النَّاقَةُ: ناقص بچہ گرا دینا۔
عَاجَلَه مُعَاجَلَةً. بِذَنْبِه: جلدی مواخذہ کرنا اور سزا دینا...... هُ بِضَرْبَةٍ: مارنے میں سبقت کرنا۔ آگے بڑھ جانا۔
تَعَجَّلَ فِي الْأَمْرِ: جلدی کرنا...... الأَمْرَ: جلدی کام کرنا۔
اِسْتَعْجَلَه: برانگیختہ کرنا۔ جلدی کرنے کا حکم دینا۔ سبقت کرنا۔ آگے بڑھ جانا۔
اَلْعِجْل: بچھڑا۔ عُجُوْل وعِجَلَة وعِجَال
الْعِجْلَة: بچھیا، رہٹ۔ ج عِجَل وعِجَال.
الْعَجَل والْعَجَلَة والعُجَالَة: جو جلدی کیا جائے۔ کھانا جو موجود ہو۔ مہمان کے لئے جو جلدی تیار کیا جائے۔
الْعَجَلَة: جلدی۔ ہلکا پن۔ گارا۔ کیچڑ۔ سامان لانے کی گاڑی۔ رہٹ۔ ج عَجَل وعِجَال واعْجَالٌ.
العَاجِل والعَجِل والعَجُل: جلد باز۔
العَاجِلة: مؤنث عَاجِلٌ: دنیا۔
العِجَّوْل: بچھڑا۔ ج عَجَاجِيْل.
العَجْلَانُ: مؤنث عَجْلَىٰ: ج عَجَالَىٰ وعُجَالَىٰ وعِجَال والعَجُوْل ج عُجُل والعَجِيْل ج عِجَال: جلد باز۔
العَجُوْل والعَجَّال: بہت زیادہ جلد باز۔
العَجُوْل: موت۔ بچے کو کھونے والی۔ متحیر عورت۔
العُجَيْل: ناشتہ پانی جو مہمان کے سامنے جلدی سے پیش کیا جائے۔
العُجَيْلَة والعُجَيْلَىٰ والعُجَّيْلَىٰ: تیز چال۔ کہا جاتا ہے "سَارَ الْعُجَيْلَىٰ" تیز چال چلا اور اس کا ضد هُوَيْنَا ہے۔
المِعْجَال: برانگیختہ کرنے والا۔ سبقت کرنے والا۔ ج مَعَاجِيْل. مَعَاجِيْل الطَّرِيْق: مختصر راستے إِمْرَأَةٌ مِعْجَال: وقت سے پہلے جننے والی عورت۔

طَرِيْقٌ مُسْتَعْجَلَة: مختصر راستہ۔ قریب کا راستہ۔
اَلْمِعْجَلُ: رفتار ماپنے کا آلہ۔
عَجَمَ (ن) عَجْمًا وعُجُوْمًا. العُوْدَ: دانت سے کاٹ کر لکڑی کی نرمی سختی معلوم کرنا ...... السَّيْفَ: تجربے کے لئے تلوار کو حرکت دینا...... الشَّيْئَ: امتحان کرنا۔ آزمائش کرنا۔ صفت عَاجِم: ج عُجَّم (عَجْمًا) الكِتَابَ او الحَرْفَ: نقطہ لگانا...... الكِتَابَ: حروف پر اچھی طرح وقف نہ کرنا۔ عَجَمَتْهُ الأُمُوْرُ: عادی بنانا۔ کہا جاتا ہے "مَا عَجَمَتْهُ عَيْنِي مُنْذُ كَذَا" میری آنکھوں نے اس کو فلاں وقت سے نہیں دیکھا ہے۔ "رَأَيْتُ فُلَانًا فَجَعَلَتْ عَيْنِي تَعْجُمُهُ كَأَنَّهَا تَعْرِفُهُ وعَجَمَ عُوْدَ فُلَانٍ" یعنی اس کی آزمائش کی اور اس کے حال کی تحقیق کی۔
أَعْجَمَ وعَجَّمَ الكِتَابَ: اعراب نہ لگانا۔ نقطہ اور حرکات لگا کر یا تفسیر کر کے ابہام کو دور کرنا۔ أَعْجَمَ البَابَ: دروازے میں تالا لگانا۔ الكَلَامَ: عجمی زبان میں گفتگو کرنا۔
عَجُمَ (ک) عُجْمَةً: لکنت ہونا۔ صفت أَعْجَم: مؤنث عَجْمَاءُ. ج عُجْم.
عَاجَمَهُ: تجربہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَاجَمْتُ الأُمُوْرَ وعَاجَمَتْنِي" میں نے اُمور کی آزمائش کی اور اُمور نے میری۔
تَعَاجَمَ. القَوْمُ: کنایہ کرنا۔ توریہ کرنا۔ الرَّجُلُ: اجنبی ہونا۔ عجمی ظاہر کرنا۔
اِنْعَجَمَ. عَلَيْهِ الكَلَامُ: دشوار ہونا۔ مبہم ہونا۔
اِسْتَعْجَمَ: عجز سے ساکت ہونا۔ ...... القِرَاءَةَ: پڑھنے میں قادر نہ ہونا ...... عَلَيْهِ الكَلَامُ: کلام کا دشوار ہونا۔ مبہم ہونا۔
العَجْم والعُجْم: دُم کی جڑ۔
العَجَم: ملک فارس و فارسی لوگ (...... والعُجْم): غیر عرب۔
العَجَمُ والعُجَام: چھوہارے کی گٹھلی۔ گٹھلی۔ کہا جاتا ہے "لَيْسَ لِهٰذَا الرُّمَّانِ عَجَمٌ" واحد عَجَمَة وعُجَامَة.

العَجَمَة: کھجور کا درخت۔
العَجْمَة: اسم مرۃ۔ سخت چٹان۔ ج عَجَمات.
العُجْمَة والعِجْمَة: ابہام۔ کھول کر نہ بیان کرنا۔ ریت کا تودہ۔
الأَعْجَم: غیر عربی اگرچہ عجمی زبان فصیح بولتا ہو۔ جو صاف کھول کر نہ بیان کرے اگرچہ عربی ہو۔ گونگا۔ ج أَعْجَمُوْن. أَعَاجِم.
العَجْمَاء: مؤنث أَعْجَم: چوپایہ ج عَجْمَاوَات: ریت کا ٹیلہ جس میں درخت نہ ہو۔
الأَعْجَام: غیر عرب۔
العِجَّام: بڑی چمگادڑ۔
الأَعْجَمِي والعُجْمِي: غیر عرب۔ جو عجم کی جانب منسوب ہو۔
العَوَاجِم: دانت۔ مفرد عَاجِمَة.
رَجُلٌ صُلْبُ المَعْجَمِ: آزمائش کے وقت سخت۔
المُعْجَم: مفع۔ مصدر میمی۔ حروف تہجی بَابٌ مُعْجَم: بند دروازہ۔ لغت کی کتاب کو بھی مُعْجَم: کہتے ہیں۔
عَجَنَ: (ن ض) عَجْنًا. الدَّقِيْقَ: آٹا گوندھنا۔ عَلَى العَصَا: لاٹھی پر ٹیک لگانا ...... الرَّجُلُ: دونوں ہاتھوں کا ٹیک لگا کر اٹھنا۔ صفت عَاجِن ج عُجَّن: کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عَجَنَ وخَبَزَ" یعنی بوڑھا ہو گیا۔
إِعْجَنَ. الرَّجُلُ: عمر رسیدہ ہونا۔
إِعْتَجَنَ. الدَّقِيْقَ: آٹا گوندھنا...... فُلَانٌ: خمیر بنانا۔
تَعَجَّنَ. الشَّيْئُ: گندھ جانا۔ خمیر ہونا۔
العَجِن. مِنَ الجِمَال: موٹا اُونٹ۔
العَجْنَاء: کم دودھ والی اُونٹنی۔ بہت موٹی اُونٹنی۔
العَجِيْن: گندھا ہوا آٹا۔ ہیجڑا۔ ج عُجُن.
العُجَن: ڈھیلے ڈھالے بدن کے مرد یا عورت۔

العَجِینَة: گندھے ہوئے آٹے کا ایک پیڑا۔ نجرا۔ بے وقوف۔ جماعت۔ اُمُّ عَجِینَة: گدھ۔

العِجَان: گردن۔ سرین۔ ٹھوڑی کے نیچے کا حصہ۔ خصیتین اور دبر کا درمیانی حصہ۔ ج عُجُن و اَعْجِنَة.

العَجَّان: بہت آٹا گوندھنے والا بے وقوف۔

عَاجِنَةُ المَکَان: مکان کا وسط حصہ۔

المِعْجَن والمِعْجَنَة: آٹا گوندھنے کا برتن۔

عَجَّهٗ. بَیْنَهُمَا: جدائی کرا دینا۔

تَعَجَّهٗ: جاہل بننا...... الاَمْرُ: ملتبس ہونا۔

العُجَاهِن: یمکی۔ جو خالص النسب نہ ہو۔ خادم۔ باورچی۔ ج عَجَاهِنَة.

عَجَا یَعْجُو عَجْوًا البَعِیْرُ: اُونٹ کا بلبلانا اور سرکش ہونا۔ عَجَتِ الاُمُّ الوَلَدَ: ماں کا بچے کو وقت رضاعت کے بعد دودھ پلانا۔ دودھ پلانا۔ فُلَانٌ فَاهُ: منہ کھولنا۔ عَجَاهُ اللَّمَنَ: دودھ کا غذا ہونا۔ کہا جاتا ہے "لَقِیَ فُلَانٌ مَا عَجَاهُ" یعنی سختی میں مبتلا ہوا (...... وعَاجَی) الوَلَدَ: ماں کے علاوہ کسی دوسرے کا دودھ پلانا یا دودھ روک دینا اور غذا دینا۔

عَجَا و عَجِیَ. وَجْهَهٗ: منہ ٹیڑھا کرنا۔

عَجِیَ (س) عَجًی الصَّبِیُّ: دودھ کے علاوہ کسی دوسری چیز سے پرورش پانا۔

العَجِیُّ: ماں کو کھونے والا۔ دوسرے کے دودھ سے پرورش پانے والا۔ مؤنث عَجِیَّة ج عَجَایَا.

العَجِیُّ: بچہ کہ جس کی ماں نے وقت کے بعد دودھ پلایا ہو۔ بچہ کہ جس نے دوسرے کے دودھ سے پرورش پائی ہو۔ مؤنث عُجِیَّة ج عُجَایَا و عَجَایَا.

العَجْوَة والعُجَاوَة: عمدہ قسم کی کھجور۔

العُجَاوَة والعِجَاوَة والعُجْوَة: دودھ جو کہ یتیم کو پلائیں۔

عَجَتْ تَعجی عَجْیًا. المَرْاَةُ صَبِیَّهَا: عورت کا بچے کو دودھ پلانا۔

العَجَایَة والعُجَایَة: عمدہ قسم کی کھجور۔ جانور کے بندوبست کا پٹھا ج عُجِیٌّ و عُجِیٌّ و عَجَایَا.

عَدَّ: (ن) عَدًّا و تَعْدَادًا الشَّیْئَ: شمار کرنا۔ گننا۔ گمان کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَدَدْتُ زَیْدًا صَادِقًا" زید کو میں نے سچا گمان کیا۔

عَدَّدَ. المَیِّتَ: خوبیاں شمار کرنا۔ خوبیاں بیان کرنا...... الشَّیْئَ: شمار کرنا۔ عدد والا کر دینا...... المَالَ: زمانے کے لئے سازو سامان بنانا۔

اَعَدَّهٗ لِاَمْرٍ: تیار کرنا۔ حاضر کرنا۔

عَادَّهٗ عِدَادًا و مُعَادَّةً: لڑائی میں مقابلہ کرنا ...... الشَّیْئَ القَوْمَ: چیز کا قوم پر برابر برابر تقسیم ہونا۔

تَعَدَّدَ و تَعَادَّ: عدد میں زائد ہونا۔ کہا جاتا ہے "هُمْ یَتَعَدَّدُوْنَ و یَتَعَادُّوْنَ عَلَی اَلْفٍ" یعنی وہ ہزار سے زائد ہیں۔

اِعْتَدَّ: شمار ہونا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا شَیْئٌ لَا یُعْتَدُّ بِهٖ" یعنی یہ ایسی چیز ہے جس کا اعتبار نہیں کیا جاتا اور اس کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ "اِعْتَدَّ الاَمْرُ تِجَارَةً" یعنی تجارت کا گمان کیا۔ عوام کہتے ہیں "اِعْتَدَّ بِنَفْسِهٖ" یعنی اپنے نفس پر اعتماد کیا۔

اِسْتَعَدَّ. لِلْاَمْرِ: تیار ہونا۔

عدد صحیح زیرو سے لے کر تمام گنتی مثبت و منفی مثلاً ...... ۳، ۲، ۱، ۰۔

اَلْعَدَدُ الزَّوْجُ اَوِ الْمُزْدَوِجُ: جو ۲ کے علاوہ پر تقسیم نہ ہو جیسے ۴، ۱۲۔ المفرد: زوج کا الٹ جو دو پر تقسیم نہ ہو جیسے ۳، ۵۔ اَلْعَدَدُ الاَوَّلِیُّ اَوِ الاَوَّلُ اَوِ الاَصْلِیُّ: جو اپنے آپ پر یا ایک پر تقسیم ہو۔

اَلْعَدَدُ الْکَسْرِیُ اَوِ الْکَسْرُ: جو ایک کا ایک جز یا کئی جز ہوں جیسے ۱/۲، ۳/۷۔

اَلْعَدَدُ الْمُوْجِب: جس کی طرف + (جمع) کا اشارہ ہو۔

والعدد السالب: جس کی طرف (-) نفی کا اشارہ ہو۔

اَلْعَدَدُ التَّخَیُّلِی اَوِ الْوَهْمِی: فرضی عدد سمجھنے کے لئے۔

اَلْعَدَدَانِ الْمُتَقَابِلَانِ: دو عدد جن کی حسابی قیمت ایک ہو اور ان کا اشارہ مختلف ہو جیسے 5+، 5-۔

اَلْعَدَدَانِ الاَوَّلِیَانِ فِیْمَا بَیْنَهُمَا: وہ دو عدد جن کو تقسیم کرنے والا مشترک صحیح عدد نہ ہو جیسے ۴، ۹۔ اَلاَعْدَادُ الْمُتَبَایِنَة عند العرب: جن کو اکٹھے کوئی کسر یا عدد صحیح شمار نہ کرے، دیگر صورت میں اعداد مشترکہ ہوں گے۔

اَلاَعْدَادُ الْجَبْرِیَّةِ اَوِ الْمُوَجَّهَةِ: وہ اعداد جن کی طرف اشارہ (+) یا (-) ہو اور اس کے ساتھ صفر ملا ہو۔

العَدَد: شمار۔ گنتی۔ گنا ہوا...... مِنَ الاِنْسَانِ: آدمی کی عمر کے سال۔ ج اَعْدَاد.

العِدَاد: عطاء...... دیوانگی کا اثر۔ ہمسر۔ حریف۔ موت کا وقت۔ پیشی کا دن۔ کمان کی آواز۔ شمار۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فِیْ عِدَادِهِمْ" یعنی منجملہ ان کے ہے (...... والعِدَاد) مِنَ الوَجَعِ: وقت مقررہ پر درد کا بڑھنا۔ کہا جاتا ہے "بِهٖ مَرَضُ عِدَادٍ" اس کا مرض وقت مقررہ پر عود کرتا ہے۔

اَلْعَدَّاد: گاڑیوں کے چلنے کی مسافت کو معلوم کرنے کا میٹر یا استعمال شدہ بجلی کو یا استعمال شدہ پانی کو پیمائش کرنے کا میٹر۔

العِدُّ: جاری پانی جو منقطع نہ ہو۔ کثرت۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا بَرْضٌ مِنْ عِدٍّ" یہ بہت میں سے تھوڑا ہے۔ پرانا۔ کنواں۔ ہمسر۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عِدُّکَ" وہ تمہارا ہمسر ہے۔ ج اَعْدَاد.

العِدَّة: جماعت۔ چند۔ تعداد۔ کہا جاتا ہے "عِنْدِیْ عِدَّةُ کُتُبٍ" میرے پاس کتابوں کا ایک ڈھیر ہے۔ "عِدَّةُ المَرْاَةِ" عورت کے طلاق یا شوہر کی وفات پر سوگ کا زمانہ۔ ج عِدَد.

العُدَّة: تیاری۔ کہا جاتا ہے "کُوْنُوْا عَلٰی عُدَّةٍ" تیار رہو۔ سامانِ حرب وغیرہ۔ کہا جاتا

ہے "اَخَذَ لِلْاَمْرِ عُدَّتَہ" معاملے کے لئے سامان کو لے لیا ج عُدَدٌ (...... والعُدَدُ): مہاسے۔ پھنسیاں جو چہرے پر نکلتی ہیں۔

العَدَّان والعِدَّان: کسی چیز کا زمانہ وموسم یا زمانے کا اول وبہتر۔ کہا جاتا ہے "کَانَ ذٰلِکَ فِیْ عَدَّانَ الشَّبَابِ وَعَلٰی عِدَّانِ مِلْکِہٖ" ج عَدَادِیْن۔

العَدَدِیّ: عدد کی جانب منسوب۔ جو چیز شمار سے بیچی جائے۔

العَدِیْد: شمار۔ عدد۔ کہا جاتا ہے "مَا اَکْثَرَ عَدِیْدَھُمْ" ان کا شمار کس قدر کثیر ہے۔ شمار کیا ہوا۔ ہمسر۔ ہم مثل۔ حصہ۔ کہا جاتا ہے "ھٰذِہِ الدَّرَاھِم عَدِیْدُ ھٰذِہٖ" یعنی یہ دراہم اس کے مقدار میں ہیں۔ العَدِیْد مِنَ القَوْمِ: جو قوم میں شمار کیا جائے اَیَّامٌ عَدِیْدَۃٌ: چند دن ج عَدَائِد العَدَائِد: بہت سے ہم مثل۔ تقسیم شدہ مال۔ میراث۔

العَدِیْدَۃ: حصہ۔

المُعِدّ: فا۔ پورے سامان والا۔

عَدَرَ: (ن) عَدْرًا وعُدْرَۃً: جرأت کرنا۔ دلیری کرنا۔

عَدِرَ: (س) عَدَرًا واِعْتَدَرَ المَکَانُ: پانی زیادہ ہونا۔ اِعْتَدَرَ المَطَرُ: بکثرت برسنا۔

العَادِر: فا۔ جھوٹا۔ پھسلنے والا۔

العَدَّار: ملاح۔

العَدْر والعُدْر: موسلا دھار کثیر بارش۔

عَدَسَہٗ: (ض) عَدْسًا: خدمت کرنا۔

عَدَسَ المَوَاشِی: جانوروں کو چرانا ...... الشَّیْءَ: سخت روندنا (...... عَدْسًا وعَدَسَانًا وعِدَاسًا وعُدُوْسًا) فِی الاَرْضِ: جانا۔ کہا جاتا ہے "عَدَسَتْ بِہِ المَنِیَّۃُ" موت اس کو لے گئی۔

عُدِسَ: پھنسیوں والا ہونا۔ صفت مَعْدُوْس۔

عَادَسَ الرَّجُلُ: ہمیشہ سفر میں رہنا۔

العَدَس: مسور۔ واحد عَدَسَۃٌ العَدَسَۃ: پھنسی۔ العَدَسَۃ والعَدَسِیَّۃ عِنْدَ عُلَمَاءِ الطَّبِیْعَۃِ: شیشے کے ٹکڑے جو بطور آلات نظر کے استعمال کئے جاتے ہیں۔

عَدَسْ: خچر ہانکنے کے لئے اسم صوت۔ نام خچر۔

عَذَفَ: (ض) عَذْفًا وتَعَذَّفَ: تھوڑا کھانا۔ کہا جاتا ہے "مَا عَذَفْتُ او مَا تَعَذَّفْتُ الیَوْمَ" یعنی آج میں نے تھوڑا بھی نہیں کھایا۔ چہ جائیکہ کثیر۔

اِعْتَذَفَ الثَّوْبَ: کپڑے کا ٹکڑا لینا۔

العَذْف: تھوڑا عطیہ۔ تھوڑا چارہ۔ کہا جاتا ہے "مَا ذُقْنَا عَذْفًا وعَذَفًا وعُذَافًا وعَذُوْفًا وعَذُوْفَۃً" ہم نے کھانے پانی سے کچھ بھی نہیں چکھا۔

العَذُوْف: تھوڑا چارہ۔ ج عُذُف۔

العِذْف: لوگوں کی جماعت۔ رات کا ایک حصہ۔

العِذْفَۃ: لوگوں کی جماعت۔ ہر چیز کا ٹکڑا دس سے پچاس تک (...... والعَذَفَۃ): زمین کے اندر درخت کی جڑ۔ ج عَذَف۔

العَیْذَف: ہر چیز کا ٹکڑا۔

عَذَقَ: (ض) عَذْقًا وعَذِقَ (س) عَذَقًا وعَذَّقَ واَعْذَقَ یَدَھَا: حوض یا کنوئیں کے کنارے میں کسی چیز کی تلاش کرنے کے لئے ہاتھ ڈالنا ...... بِظَنِّہٖ: کسی کام کو اپنی غالب رائے سے کرنا کہ اس کا یقین نہ ہو۔

العَذَقَۃ: ڈول نکالنے کا سہ شاخہ کانٹا ج عُذُق۔

العَوْذَق والعَوْذَقَۃ: ڈول نکالنے کا سہ شاخہ کانٹا ج عَذَق۔

عَذَکَ: (ن) عَذْکًا الصُّوْفَ: اُون دُھننے کے لئے ڈنڈے سے مارنا۔

المِعْذَکَۃ: اون دُھننے کا ڈنڈا۔

عَدَلَ: (ض) عَدْلاً السَّھْمَ: تیر کو سیدھا کرنا۔ فُلاَنًا بِفُلاَنٍ: برابری کرنا۔ بِرَبِّہٖ: شرک کرنا۔ الطَّرِیْقُ: ٹیڑھا ہونا۔ (...... عَدْلاً وعُدُوْلاً) اِلَیْہِ: رجوع کرنا۔ واپس ہونا فُلاَنًا: موازنہ کرنا۔ ہٗ فِی المَحْمِلِ: ساتھ سوار ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا یَعْدِلُکَ عِنْدِیْ شَیْءٌ" تمہارے مشابہ کوئی چیز نہیں (...... عَدْلاً وعَدَالَۃً وعُدُوْلَۃً ومَعْدَلَۃً ومَعْدِلَۃً): انصاف کرنا۔ صفت عادل ج عُدُوْل۔

عَدُلَ: (ک) عَدَالَۃً: عادل ہونا۔ گواہی کے قابل ہونا۔

عَدِلَ: (س) عَدَلاً: ظلم کرنا۔

عَدَّلَ الشَّاھِدَ: معتبر جاننا۔ الشِّعْرَ: شعر درست وزن پر کہنا۔ المَتَاعَ: سامان کو دو حصوں میں برابر کرنا۔ دو گٹھری بنانا۔ کہا جاتا ہے "شَرِبَ حتی عَدَّلَ" یعنی اس قدر پیا کہ اس کا پیٹ مانند گٹھری کے ہو گیا (واَعْدَلَ) الشَّیْءَ: سیدھا کرنا۔ ہموار کرنا۔

عَادَلَہٗ عِدَالاً ومُعَادَلَۃً: موازنہ کرنا۔ ہٗ فِی المَحْمِلِ: ساتھ سوار ہونا۔ الشَّیْءُ: ٹیڑھا ہونا۔ فِی الاَمْرِ: متردد ہونا۔ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ: برابری کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَادَلَ بَیْنَ الاَمْرَیْنِ" جب کہ دو امر پیش آئیں اور یہ سمجھ میں نہ آئے کہ کون سا اختیار کرے "قَطَعَ العِدَالَ فِیْ اَمْرِہٖ" یعنی پختہ ارادہ کر لیا۔

اِنْعَدَلَ عَنِ الطَّرِیْقِ: ہٹ جانا۔

اِعْتَدَلَ: سیدھا ہونا۔ دو حالتوں میں توسط اختیار کرنا۔

العَادِل: فا۔ مشرک۔ ج عُدُوْل۔

العَدْل: انصاف۔ عادل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عَدْلٌ وامْرَاَۃٌ عَدْلٌ وعَدْلَۃٌ ورِجَالٌ عَدْلٌ" نظیر۔ مثال۔ ج اَعْدَال۔

العَدْل: پیمانہ۔ بدلہ۔ اُمور میں توسط۔ برابری۔ اَمر متوسط۔ سیدھا ہونا۔

العِدْل: نظیر و مثل۔ قیمت۔ کہا جاتا ہے "خُذْ عِدْلَہٗ کَذَا وکَذَا" یعنی اس کی اتنی قیمت لو۔ گون۔ جانور کی پیٹھ پر ایک طرف کا بوجھ۔ ج عُدُوْل واَعْدَال۔

العَدَل: دو گونوں کی برابری۔

العَدَلَۃُ والعُدَلَۃُ: معتبر گواہان اور بقول بعض عُدَلَۃ واحد ہے اور عَدَلَۃ جمع۔

العَدِل. العَادِل.

العَدِيْل: نظیر۔ مثل۔ ردیف ج عُدَلاءُ۔

الاِعْتِدَال: برابری۔ تناسب الاِعْتِدَالُ الرَّبِيْعِي: موسم ربیع میں رات دن کا برابر ہونا۔ الاعتدال الخريفي: موسم خریف میں رات دن کا برابر ہونا۔

المَعْدِل والمَعْدُوْل: پھرنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "مَالَهٗ مَعْدِلٌ او مَعْدُوْلٌ عَنْ كَذَا" یعنی اس کے لئے فلاں چیز سے پھرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ "اَخَذَ مَعْدِلَ البَاطِلِ" یعنی اس نے باطل کا طریقہ اختیار کیا۔

مُعَدَّلَاتُ البَيْتِ: گھر کے گوشے۔

عَدِمَ: (س) عُدْمًا وعَدَمًا المَالَ: گم کرنا۔ نیست کرنا۔ کم کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا يَعْدَمُنِي هٰذَا الاَمْرُ" یہ امر مجھ سے تجاوز نہیں کرتا۔

عَدُمَ: (ک) عَدَامَةً: بے وقوف ہونا۔

اَعْدَمَ اِعْدَامًا. الرَّجُلُ: محتاج ہونا۔ صفت مُعْدِم وعَدِيْم...... ہ الشَّيْءَ: محروم کر دینا۔

اَعْدَمَنِي الشَّيْءُ: نہ پانا۔ اَعْدَمَ فُلَانًا: منع کرنا۔

العَدَم والعُدْم والعُدُم: فقدان۔ العَدَم: نیستی۔

العَدِم: فقیر۔ محتاج۔

العَدِيْم: بے وقوف۔ دیوانہ۔ فقیر۔ غیر موجود کہا جاتا ہے "هُوَ عديم النظير" اس کے ہم مثل کوئی نہیں۔ ج عُدَمَاء۔

ارض عَدْمَاء: ویران زمین۔

المَعْدُوْم: مفع۔ ضد وجود۔

عَدَنَ: (ض) عَدْنًا الارض: زمین میں کھاد ڈالنا۔

الحجر: اُکھیڑنا۔

عَدَنَ: (ن ض) عَدْنًا وعُدُوْنًا. بِالمَكَانِ: اقامت کرنا۔ البَلَدَ: وطن بنا لینا۔ اسی سے ہے "جَنَّاتُ عَدْنٍ"۔

عَدَّنَ الارضَ: زمین میں کھاد ڈالنا۔

الاَرْضَ: زمین کھودنا۔ الشَّارِبُ: پینے والے کا آسودہ ہونا۔

عَدَنُ: یمن میں ایک شہر کا نام۔

العَدَنِي: عدن کی جانب منسوب۔ اچھے اخلاق والا۔

جَنَّةُ عَدْنٍ: بہشت کا نام۔

العَدَان: سمندر کا کنارہ۔ دریا کا کنارہ۔

العَدَانَة: جماعت۔ ج عَدَانَات کہا جاتا ہے "اَتَانَا عَدَانَات" ہمارے پاس مختلف جماعتیں آئیں۔

العَدِيْنَة: ڈول کا پیوند۔

العَيْدَانَة: کھجور کا لمبا درخت۔ ج عَيْدَان۔

المَعْدِن: کان سونے، چاندی وغیرہ کی۔ ہر چیز کا مکان جس میں اس کا اصل و مرکز ہو۔ گرمی سردی میں رہائش کی جگہ' کہا جاتا ہے" فُلَانٌ مَعْدِنُ الخَيْرِ" فلاں خیر کا اصل و مرکز ہے۔ ج مَعَادِن۔

المِعْدَن: ہتھوڑا۔ وہ آلہ جس سے پتھر نکالے جائیں اور توڑے جائیں۔

المُعَدِّن: فا۔ کان کن۔ کان سے چاندی' سونا نکالنے والا۔

التَّعْدِيْن: کان کنی اور اس کی تحقیق و معلومات کا علم۔

عَدَا يَعْدُوْ عَدْوًا وعَدَوَانًا وعُدُوًّا وتَعْدَاءً وعَدًا: دوڑنا (...... عَدْوًا وعُدْوَانًا) فُلَانًا عَنِ الاَمْرِ: کسی کو کسی معاملہ سے باز رکھنا۔ عَلَيْهِ: حملہ کرنا الاَمْرَ وعَنِ الاَمْرِ: چھوڑ دینا۔ کہا جاتا ہے "عَدَا طَوْرَه او قَدْرَه" اس نے اپنے مرتبہ سے تجاوز کیا (...... عَدْوًا وعُدُوًّا وعَدَاءً وعُدْوَانًا وعِدْوَانًا وعُدْوَى) عَلَيْهِ: ظلم کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا عَدَا مِمَّا بَدَا"۔

عَدَا: مصدریہ کے ساتھ یا بغیر ما کلمہ' استثناء ہے اور یہ تمام احکام میں خلا کے مانند ہے۔ تم کہتے ہو "جَاءَ القَوْمُ عَدَا زَيْدًا وعَدَا زَيْدٍ" نصب اور جر کے ساتھ اور مَا عَدَا زَيْدًا: صرف نصب ہی کے ساتھ۔

عَدِيَ يَعْدَى عَدًا لِفُلَانٍ: بغض رکھنا۔

عُدِيَ عَلٰى فُلَانٍ: ظلم کیا جانا۔ مال کا چوری کیا جانا۔

عَدَّى عَنِ الاَمْرِ: چھوڑ دینا۔ کہا جاتا ہے "عَدِّ عَمَّا تَرٰى" اپنی نگاہ پھیر لو...... فُلَانًا عَنِ الاَمْرِ: کسی کو کسی معاملہ سے باز رکھنا...... الشَّيْءَ: نافذ کرنا...... الفِعْلَ: لازم فعل کو متعدی بنانا۔

عَادَى عِدَاءً ومُعَادَاةً فُلَانًا: جھگڑا کرنا۔ دشمن ہونا...... بَيْنَ الصَّيْدَيْنِ: ایک دوڑ میں دو شکار مارنا...... الشَّيْءَ: دور کرنا۔

اَعْدَى. الرَّجُلَ: دوڑنے کے لئے اُکسانا...... فُلَانًا عَلٰى فُلَانٍ: مدد کرنا۔ تقویت پہنچانا۔ الاَمْرَ: معاملہ کی جانب دوسرے کو بڑھانا۔

اَعْدَاه شَرًّا: شر پہنچانا...... ہ مِنْ عِلَّةٍ او خُلُقٍ: بیماری لگا دینا یا عادی بنانا۔ کہا جاتا ہے "قَرِيْنُ السُّوْءِ يُعْدِيْ قَرِيْنَهٗ" برا ہم نشین اپنے ساتھی کو بھی برا بنا دیتا ہے۔ "اَعْدٰى عَلَيْهِ" ظلم کرنا...... فِيْ كَلَامِهٖ: زیادتی کرنا۔

تَعَدَّى الشَّيْءَ: تجاوز کرنا...... عَلَيْهِ: ظلم کرنا...... الفِعْلُ: متعدی ہونا...... الشَّيْءُ اِلٰى آخر: تجاوز کرانا۔

تَعَادَى القَوْمُ: ایک دوسرے سے دشمنی کرنا۔ دوڑ میں مقابلہ کرنا...... الرَّجُلُ: دور ہونا...... مَا بَيْنَهُمْ: اختلاف ہونا۔ فساد ہونا...... المَكَانُ: ناہموار ہونا۔ تَعَادَتِ النَّوَائِبُ: مصائب کا پے در پے ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَعَادَى القَوْمُ" جبکہ ایک جیسی بیماری ایک کے بعد دوسرے کو ہو۔

اِعْتَدَى الحَقَّ وعَنِ الحَقِّ وفَوْقَ الحَقِّ: تجاوز کرنا...... عَلٰى فُلَانٍ: ظلم کرنا۔

اِسْتَعْدَى الرَّجُلَ: مدد طلب کرنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو دوڑانا۔

العَدَاء: مشغولیت۔ دوری (...... والعِدَاء): ایک دفعہ کی دوڑ۔ کہا جاتا ہے "عَدَا الفَرَسُ عِدَاءً وعَدَاءً وَاحِدًا" یعنی گھوڑے نے ایک دوڑ لگائی۔ عَدَاء الوَادِيْ: وادی کا

درمیان۔

العِدْو والعِدَاء والعِدَیٰ: چھوٹا پتھر جس سے کوئی چیز چھپائی جائے۔

العِدَیٰ والعَدَیٰ: جانب ج اَعْدَاء.

العِدَیٰ. اَعْدَاء: جمع عَدُوٌ کی بمعنی دشمن۔ دُور ہونے والے۔ مسافرین۔ وادی کا کنارہ۔

العُدَیٰ: عدو کا اسم جمع ہے۔ بلند مقامات۔

العَدْوَیٰ: فساد۔ امراض متعدیہ۔

العَدَاوَة: دشمنی۔ دوری۔

العُدْوَة: دور جگہ (...... والعَدْوَة والعِدْوَة): بلند جگہ۔ وادی کا کنارہ۔ وادی کی ایک جانب ج عِدَاء وعِدَوَات.

العَدْوَة: ایک مرتبہ کی دوڑ۔ وادی کا کنارہ۔

الـعُـدَوَاء: سخت اور خشک زمین۔ دوری۔ مشغولیت۔ عُـدَوَاء الشَّـوْق: شدائد و تکالیف۔ شوق۔ عُدَوَاءُ الشُّغْلِ: شغل کے موانع۔ کہا جاتا ہے "طَـالَـتْ عُدَوَاؤُهُمْ" یعنی ان کا تفرق اور دوری طویل ہوگئی۔

الـعُـدْوَان: خالص ظلم۔ کہا جاتا ہے "لا عُـدْوَانَ عَـلَـيَّ" یعنی میرے اوپر کوئی مجال نہیں۔

العَدَوَان: تیز دوڑ۔ ذِئْبٌ ذُوْعَدَوَان: لاگو بھیڑیا۔

العَدَّاء: تیز دوڑنے والا۔

عَدِيّ: نام ایک قبیلہ کا۔ جماعت جو قتل وقتال کے لئے تیار ہو۔

العَدُوّ: دشمن۔ ج اَعْدَاء جج اَعَادٍ.

الـعَـادِي: فا۔ دشمن۔ ظالم۔ حد سے بڑھنے والا۔ اُچکنے والا۔ چور۔ شیر۔ عَـادِي

الـعَـوَادِي: بہت ضروری اُمور جو دوسرے امور سے باز رکھیں ج عُدَاة. عَادِيَا اللَّوْحِ: تختی کے دونوں طرف۔

العَادِيَة: مؤنث عادی۔ جماعت جو قتل وقتال کے لئے تیار ہو۔ لوٹنے والے۔ گھڑسوار۔ دوری۔ مشغولیت۔ تیزئ غضب۔ عَـادِيَةُ السَّمِّ: زہر کا ضرر۔ کہا جاتا ہے "رَفَـعْـتُ عَنْكَ عَادِيَةَ فُلَانٍ" میں نے تم سے فلاں کا نقصان دور کر دیا ج عَوَادٍ. عَوَادِي الدَّهْرِ: گردشیں۔ موانع۔ کہا جاتا ہے "صَرَفَتْهُ عَنْ كَـذَا عَـوَادٍ" اس کو فلاں کام سے موانع نے روک دیا۔

الـمَعْدَیٰ: گزرگاہ۔ کہا جاتا ہے "مَـالِيْ عَنْ فُلَانٍ مَـعْـدًى" میرے لئے فلاں سے گزرنے کی جگہ نہیں ہے۔

عَذَبَ: (ض) عَذْبًا: سخت پیاس کی وجہ سے کھانا چھوڑ دینا۔ صفت عَـــــذُوْب وعَـاذِب...... عَنْهُ: باز رہنا...... ہ: منع کرنا۔ عَذَبَ السَّوْطَ: کوڑے میں پھندنا لگانا۔

عَذِبَ: (س) عَذَبًا الْمَاءُ: کائی والا ہونا۔ صفت عَذِب.

عَـذُبَ: (ک) عُـذُوْبَةً واعْـذَوْذَبَ الشَّرَابُ: میٹھا وخوشگوار ہونا۔

اَعْذَبَ: میٹھے پانی پر پہنچنا۔ کائی۔ کوڑا کرکٹ دور کرنا...... القَوْمُ: میٹھے پانی والا ہونا۔ اللّٰهُ الـمَـاءَ: میٹھا پانی کر دینا...... عَـنْـهُ: باز رہناہُ عَنِ الاَمْرِ: منع کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَعْـذِبْ نَـفْـسَـكَ عَنْ كَـذَا" اپنے نفس کو اس سے روکو۔

عَـذَّبَهُ: عذاب دینا۔ عَـذَّبَه عَنِ الشَّيْءِ: منع کرنا۔ عَـذَّبَ الـسَّـوْطَ: کوڑے میں پھندنا لگانا۔ الشَّيْءَ: روکنا۔

اِعْتَذَبَ: عمامے کے دو شملے لٹکانا۔

اِسْتَعْذَبَ. الشَّيْءَ: میٹھا وخوشگوار پانا۔ میٹھا و خوشگوار پانی طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَـرَجَ يَسْتَعْذِبُ الْمَاءَ" میٹھا پانی لانے کے لئے گیا...... عَنْ كَذَا: باز رہنا۔

الـعَـذْب: مص۔ خوشگوار کھانا پانی۔ مَـاءٌ عَـذْبٌ: میٹھا پانی۔ الـعَـذَب: ایک قسم کا درخت۔

العَذَب: مص۔ کوڑا کرکٹ۔ تنکا۔ ترازو کی زبان۔ درخت کی ٹہنیاں۔ ہر چیز کے اطراف۔ عمامہ کا شملہ۔ واحد عَذَبَة.

العَذَبَة: تنکا (...... والعَـذْبَة والعَذِبَة): کائی ج عَذَبَات.

الـعَـاذِب: فا۔ وہ شخص کہ اس کے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ مِنَ الدَّوَابِّ: وہ جانور جو کھڑا ہو اور کھاتا پیتا نہ ہو۔ ج عُذُوْب.

العَذُوْب: بمعنی عَـاذِب...... مِنَ الدَّوَابِّ: شدت پیاس کی وجہ سے چارے کو چھوڑنے والا۔

الـعَـذَاب: ہر وہ جو انسان کے لئے باعث مشقت ہو۔ تکلیف۔ سزا۔ ج اَعْذِبَة.

عَذَجَ: (ض) عَـذْجًا. الْمَاءَ: پانی پینا...... فُلَانًا: گالی دینا۔

المِعْذَج: غیرت مند۔ بدخلق۔ بہت ملامت کرنے والا۔

عَـذَرَهُ: (ض) عُـذْرًا وعُـذُرًا وعُـذْرَیٰ ومَـعْـذُرَة ومَعْذِرَةً عَلٰى او فِيْ مَا صَنَعَ: الزام سے بری کرنا۔ عذر قبول کرنا۔

عَذَرَ: (ض) عَذْرًا وعُذْرًا: گناہ زیادہ ہونا (...... عَذْرًا) الغُلَامَ: لڑکے کا ختنہ کرنا۔

عَذَرَ: (ض ن) عَـذْرًا وعُـذْرًا. الفَرَسَ بِـالعِذَارِ: پوزی لگانا' باگ ڈور سے باندھنا ...... الـصَّـبِيَّ العَـاذُوْرُ: حلق کا درد لاحق ہونا اور تکلیف پہنچانا۔

عُذِرَ الصَّبِيُّ: حلق کا درد لاحق ہونا۔

عَـــذَّرَ: عذر ثابت نہ ہونا...... ہ: عذر کرنے میں مبالغہ کرنا۔ عـذر الـغـلام: لڑکے کے رخسارہ پر سبزہ اُگنا۔ مسیں بھیگنا...... الـدَّارَ: نشانات مٹانا...... فِيْ الْاَمْرِ: کوشش کئے بغیر کوتاہی کرنا۔

اَعْـذَرَهُ فِيْ او عَـلٰى مَا صَنَعَ: الزام سے بری کرنا...... الـرَّجُلُ: عذر ظاہر کرنا...... مِنْ نَفْسِهٖ: بکثرت گناہ کرنا۔ انصاف کرنا...... فِيْ الْاَمْرِ: کوتاہی کرنا اور کوشش نہ کرنے کے باوجود کوشش کرنے والا سمجھنا...... الـفَـرَسَ: پوزی باندھنا' باگ ڈور باندھنا...... الـغُلَامَ: لڑکے کا ختنہ کرنا...... ہ فِيْ ظَهْرِهٖ: مار کر بدھی ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "ضَـرَبَـهٗ حَتّٰى اَعْذَرَ

مَتْنُهٗ" مارا یہاں تک کہ پیٹھ پر زخم کے نشانات ڈال دیئے ...... بِفُلَانٍ: زخم کا نشان چھوڑنا۔ کہا جاتا ہے "ضُرِبَ فُلَانٌ فَاُعْذِرَ" یعنی مارتے مارتے ہلاکت کے قریب پہنچا دیا گیا۔ اَعْذَرَتِ الدَّارُ: بکثرت پلیدی والا ہونا۔

عَاذَرَ مُعَاذَرَةً: عذر نہ ثابت ہونا۔

تَعَذَّرَ. عَلَيْهِ الْاَمْرُ: دشوار ہونا۔ باز رہنا۔ ...... عَنِ الْاَمْرِ: پیچھے ہٹنا ...... الرَّسْمُ: مٹنا ...... الرَّجُلُ: اپنے لئے حجت کرنا۔ بھاگنا ...... الشَّيْءُ: پلیدی سے لتھڑنا ...... فُلَانٌ مِنَ الذَّنْبِ: گناہ سے بَری ہونا۔

اِعْتَذَرَ عَنْ وَمِنْ فِعْلِهٖ: عذر بیان کرنا ...... عَنْ فُلَانٍ: کسی کے عذر قبول کرنے کو کہنا۔ الرَّجُلُ: صاحب عذر ہونا ...... اِلَيْهِ: عذر پیش کرنا ...... الرَّسْمُ: نشان مٹنا۔

اِسْتَعْذَرَ اِلَيْهِ: عذر پیش کرنا۔

اَلْعُذْرُ: حجت جس کی بنا پر عذر کیا جائے۔ ج اَعْذَارٌ: غلبہ۔ کامیابی اور اسی سے ہے جو جنگ کے موقع پر کہا جاتا ہے "لِمَنِ الْعُذْرُ" یعنی کس کے لئے غلبہ ہے اور کہا جاتا ہے "هُوَ اَبُوْ عُذْرِ هٰذَا الْكَلَامِ" وہ اس کلام کا پہلے بولنے والا ہے۔ "الْهَوَى الْعُذْرِيُّ" پاکیزہ محبت۔

اَلْعِذَارُ: پوزی۔ باگ ڈور۔ ج عُذُرٌ: رخسارہ۔ رخسارے پر کان کے مقابل بال۔ حیاء کہا جاتا ہے "خَلَعَ عِذَارَهٗ" و "هُوَ خَلِيْعُ الْعِذَارِ" یعنی وہ اپنی خواہشات کا پابند ہے اور گمراہیوں میں منہمک ہے اور اپنے قول وفعل میں کوئی پرواہ نہیں کرتا گویا کہ بلا رسی کے جانور ہے۔ "لَوَى عِذَارَهٗ عَنْهُ" یعنی نافرمانی کی الْعِذَارُ مِنَ النَّصْلِ: تیر کے پھل کے دونوں طرف کی دھار۔

الْعِذَارُ: ختنہ کا یا تعمیر مکان کا کھانا۔

الْعِذْرَةُ: عذر۔ ج عِذَرٌ.

اَلْعُذْرَةُ: بکارت۔ کوئی علامت جو تیز رفتار گھوڑے کو نظر بد سے بچانے کے لئے اس کی پیشانی پر باندھا جائے۔ بالوں کا گچھا۔ گھوڑے کی گردن کے بال۔ اَلْعُذْرَةُ: پیشانی۔ ختنہ کا چمڑا۔ ایک ستارہ کہ جب وہ نکلتا ہے تو گرمی بڑھ جاتی ہے۔ حلق کا درد ج عُذَرٌ.

اَلْعَذِرَةُ: پاخانہ۔ ردی حصہ جو گیہوں سے نکلے۔ مکان کے سامنے کا صحن ج عَذِرَاتٌ.

اَلْعَاذِرُ: فا۔ نشان زخم (...... وَالْعَاذِرَةُ): پاخانہ۔ الْعَاذِرُ: وہ رگ جس سے استحاضہ کا خون آتا ہے۔

اَلْعَذِيْرُ: بمعنی عاذر: مددگار ج عُذُرٌ: مؤنث عَذِيْرَةٌ. اَلْعَذِيْرُ وَالْعَذِيْرَةُ: کسی نئی خوشی کا کھانا۔ اَلْعَذِيْرَةُ: نشان زخم۔

اَلْعَاذُوْرُ: گلے کا درد۔ علامت ج عَوَاذِيْرُ.

اَلْاِعْذَارُ: کسی نئی خوشی کا کھانا۔

اَلْعَذْرَاءُ: باکرہ۔ دوشیزہ ج عَذَارَى وَعَذَارِيُّ وَعَذْرَاوَاتٌ: لقب سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کا۔

اَلْعُذْرَى وَالْمَعْذَرَةُ وَالْمَعْذُرَةُ وَالْمَعْذِرَةُ: عذر۔ بہانہ۔ ج مَعَاذِرُ.

اَلْمِعْذَارُ: عذر۔ بہانہ۔ ج مَعَاذِيْرُ.

عَذَفَ: (ض) عَذْفًا مِنَ الطَّعَامِ: چکھنا۔

تَعَذَّفَ. الطَّعَامَ: کھانا۔ کہا جاتا ہے "مَاذُقْتُ عَذْفًا وَلَا عَذُوْفًا وَلَا عُذَافًا" یعنی میں نے کچھ نہیں چکھا۔

سَمٌّ عُذَافٌ: زہر قاتل۔

اَلْعُذَافِرُ: شیر۔ مضبوط اونٹ۔ ج عُذَافِرَةٌ.

عَذَوْفِرٌ: مضبوط اونٹ۔

عَذَقَ: (ض) عَذْقًا وَعَذَّقَ النَّخْلَةَ: درخت خرما کی شاخ کاٹنا۔ عَذَقَ فُلَانًا بِشَرٍّ: کسی کو تہمت لگانا۔ عذقه اِلٰى كَذَا: منسوب کرنا۔ عَذَقَ وَاَعْذَقَ الشَّاةَ: بکری کے رنگ کے خلاف کسی دوسرے رنگ کے اون سے نشان لگانا۔

اِعْتَذَقَ: دو شملے لٹکانا۔ اِعْتَذَقَهٗ بِكَذَا: کسی چیز کے ساتھ خاص کرنا۔

اَلْعَاذِقُ: فا۔ وہ شخص جو درخت خرما کی دیکھ بھال اور خدمت کرے۔ ج عَاذِقُوْنَ وَعُذَّاقٌ.

اَلْعَذْقُ: پھل دار کھجور کا درخت۔ ج اَعْذُقٌ وَعِذَاقٌ.

اَلْعِذْقُ: انگور کا گچھا ...... مِنَ النَّخْلِ: کھجور کا خوشہ ج عُذُوْقٌ وَاَعْذَاقٌ. الْعِذْقُ: شاخ دار ٹہنی۔ عزت۔ کہا جاتا ہے "فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ عِذْقٌ كَمَلٌ" بنی فلاں میں انتہائی عزت ہے۔

اَلْعَذِقُ: ہوشیار۔ چرب زبان۔ طَيِّبٌ عَذِقٌ: تیز خوشبو۔

اَلْعُذْقَةُ وَالْعِذْقَةُ: بکری کے رنگ کے خلاف اون کا نشان۔

عَذَلَهٗ: (ن ض) عَذْلًا وَعَذَلَةً: ملامت کرنا۔ صفت عَاذِلٌ ج عُذَّلٌ وَعُذَّالٌ وَعَذَلَةٌ وَعَاذِلُوْنَ مؤنث عَاذِلَةٌ ج عَوَاذِلُ وَعَاذِلَاتٌ.

تَعَاذَلَ. الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔

تَعَذَّلَ وَاعْتَذَلَ: اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ ملامت سے متاثر ہونا۔ اِعْتَذَلَ الْيَوْمُ: دن کا سخت گرم ہونا۔ اِعْتَذَلَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ: پختہ ارادہ کرنا۔

اَلْعَذْلُ وَالْعَذَلُ وَالتَّعْذَالُ: ملامت کرنا۔

اَيَّامٌ عُذَّلٌ وَمُعْتَذِلَاتٌ: سخت گرم دن۔

اَلْعُذَلَةُ وَالْعَذُوْلُ وَالْعَذَّالُ وَالْعَذَّالَةُ: بہت ملامت کرنے والا۔

اَلْعَذَّالَةُ: مؤنث عَذَّالٌ: سرین۔

اَلْعَاذِلُ: فا۔ رگ خون استحاضہ۔

اَلْمُعَذَّلُ: مفع۔ فیاضی کی وجہ سے ملامت کردہ شدہ۔

عَذْلَجَ. السِّقَاءَ: مشکیزہ بھرنا ...... الْوَلَدَ وَغَيْرَهٗ: لڑکے کو اچھی غذا دینا۔

عَيْشٌ عِذْلَاجٌ: خوشگوار زندگی۔

اَلْعُذْلُوْجُ: اچھی غذا سے تربیت یافتہ بچہ۔

اَلْمُعَذْلَجُ: پُر گوشت۔ خوبصورت جسم والا۔ مؤنث مُعَذْلَجَةٌ.

عَذَمَ: (ض) عَذْمًا الْفَرَسُ: گھوڑے کا

کاٹ کھانا......الرَّجُلُ: اپنے آپ سے دفع کرنا......ہ: ملامت کرنا۔

عَذِمَ: (س) عَذِمًا: گالی دینا۔

اَعْذَمَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ: روکنا۔ منع کرنا۔

العَذُوْم: بہت کاٹ کھانے والا۔ بہت ملامت کرنے والا ج عُذُم۔

العَذَّام: بہت کاٹ کھانے والا۔ بہت ملامت کرنے والا۔

العَذِیْمَة: ملامت۔ بغیر گٹھلی کی کھجور کا درخت ج عَذَائِم۔

عَذَا یَعْذُ وعَذْوًا وعَذِیَ یَعْذَیٰ عَذًی وعَذُوَ یَعْذُو عَذَاوَةً المَکَانُ: اچھی ہوا والا ہونا۔ پانی اور امراض وبائیہ سے دُور ہونا۔

اِسْتَعْذَیٰ المَکَانُ: اچھی ہوا والا سمجھنا۔

ارض عَاذِیَةٌ وعَذِیَةٌ وعَذِیَّةٌ وعَذَاةٌ: عمدہ آب وہوا والی زمین۔

العِذْیُ: کھیت جس کی سیرابی صرف بارش سے ہو۔ ج اعذاء۔

عَرَّ: (ن ض) عَرًّا وعَرَّ الجَمَلُ: خارشتی ہونا۔ صفت عُرٌّ و اَعَرُّ و عارٌّ و مَعْرُوْر۔

عَرَّهٗ: (ن) عَرًّا: غمگین ہونا۔ سائل بن کر آنا۔ عَرَّهٗ بِشَرٍّ: برائی سے ملوث کرنا...... وعَرَّ الاَرْضَ: زمین میں کھاد ڈالنا۔

عَرَّ: (ض) عِرَارًا وعَارَّ مُعَارَّةً وعِرَارًا الظَّلِیْمُ: شتر مرغ کا چیخنا۔

اَعَرَّتِ الدَّارُ: مکان کا گندگی والا ہونا۔

تَعَارَّ: نیند سے بولتے ہوئے بیدار ہونا۔

اِعْتَرَّهٗ واعْتَرَّ بِهٖ اِعْتِرَارًا: بغیر سوال کے بخشش کے لئے آنا۔

اِسْتَعَرَّهُمُ الجَرَبُ: خارش پھیلنا۔

العَارُوْر والعَارُوْرَة: منحوس مرد۔ قوم پر بے عزتی کرنے والا۔ بے کوہان کا اُونٹ۔

العُرَر والعُرُوْر: خارش۔

العَرُّ: خارشی۔ خارش۔ عیب۔ برائی۔ جلدی دودھ چھڑایا ہوا بچہ۔

العَرَّة: اسم مرة۔ مؤنث العَرّ: جنگ کی سختی۔ بُری عادت۔ عیب۔

العُرّ: خارش۔ پرندے کی بیٹ۔ لڑکا۔

العُرَّة: خارش۔ لڑکی۔ پرندے کی بیٹ۔ مینگنی۔ گوبر۔ کوہان کی چربی۔ مکروہ بات پہنچنا۔ گناہ۔ جنون جو انسان کو لاحق ہو۔ کہا جاتا ہے "بِهٖ عُرَّة" یعنی اس کے ساتھ جنون ہے۔

الاَعَرّ: خارشی مرد یا اُونٹ۔ مؤنث عَرَّاء: ج عُرّ۔ العَرَّاء: لڑکی۔

العَرَار: ایک پھول خوشبودار جس کا نام گاؤ چشم ہے جنگلی نرگس۔ واحد عَرَارَة۔

العَرَارَة: قصاص۔ خون کا بدلہ۔

العُرَار: گناہ۔ قصور۔

العَرَارَة: ٹڈی۔ سختی۔ بلندی۔ بدخلقی۔

العَرِیْر: اجنبی۔

المَعَرَّة: گناہ۔ تکلیف۔ بدی۔ تاوان۔ قصور۔ عیب۔ امر قبیح۔ سختی۔ گالی۔ غصہ سے چہرے کے رنگ کی تبدیلی۔ ستارہ کہکشاں کے علاوہ۔ نام ایک شہر کا۔ مَعَرَّةُ الجَیْشِ: لشکر جو لاعلمی سے قوم کی کھیتی کھالے۔

المُعْتَرّ: فقیر۔ بغیر سوال کئے ہوئے بخشش کے درپے ہونے والا۔

عَرُبَ: (ک) عُرُوْبَةً وعُرُوْبِیَّةً وعَرَابَةً وعَرُبًا وعُرُوْبًا: فصیح عربی زبان بولنا۔ فصیح عربی ہونا۔

عَرِبَ: (س) عَرَبًا: بگڑے ہوئے معدہ والا ہونا......المِعْدَةُ: معدہ کا فاسد ہونا...... الجُرْحُ: سوجنا اور پیپ والا ہونا......البِئْرُ: کنوئیں میں پانی بہت ہونا......الرَّجُلُ: لکنت کے بعد فصیح ہونا۔

عَرَبَ: (ض) عَرْبًا۔ الطَّعَامَ: کھانا۔

عَرَّبَ۔ المَنْطِقَ: اعرابی غلطی سے پاک کرنا ......الکِتَابَ ونَحْوَهٗ: عربی میں ترجمہ کرنا ......عَلَیْهِ فِعْلَهٗ: قباحت بتانا......قَوْلَهٗ: رد کر دینا۔ عَنْهُ لِسَانُهٗ: فصیح ہونا۔ مراد کو ظاہر کرنا ......عَنْ صَاحِبِهٖ: اپنے صاحب کی طرف سے بولنا اور حجت بیان کرنا......الرَّجُلُ: عربی گھوڑا لینا۔ المُشْتَرِی: بیعانہ دینا ......الرَّجُلُ: قبیح بات بولنا......بِحُجَّتِهٖ: دلیل کو اچھی طرح بیان کرنا......الاِسْمَ الاَعْجَمِیَّ: عربی کر دینا۔

اَعْرَبَ۔ الشَّیْءَ: ظاہر کرنا......عَنْ حَاجَتِهٖ: صاف بیان کرنا......کَلَامَهٗ: فصاحت سے بولنا اور غلطی نہ کرنا......بِالکَلَامِ: بیان کرنا۔ بِحُجَّتِهٖ: عمدہ دلیل لانا......الاِسْمَ الاَعْجَمِیَّ: عربی بنا دینا......الکَلِمَةَ: اعراب لگانا......الفَرَسَ: دوڑانا...... الفَرَسَ العَرَبِیَّ: ہنہنانے سے عربی گھوڑے کو غیر عربی سے ممتاز کرنا۔ اَعْرَبَ الرَّجُلُ: اُونٹ اور عربی گھوڑوں کا مالک ہونا...... المُشْتَرِی: بیعانہ دینا......الرَّجُلُ: کلام میں غلطی نہ کرنا۔ فحش بات بولنا۔

تَعَرَّبَ: اخلاق عرب کو اختیار کرنا۔ ان کی مشابہت کرنا۔ دیہات میں اقامت کرنا اور اعرابی بننا۔

اِسْتَعْرَبَ: عربوں میں داخل ہو جانا۔ قبیح بات بولنا۔

العُرْب والعَرَب: باشندگانِ ملک عرب۔ ج اَعْرُب وعُرُوْب۔

العُرْبُ والعَرْبَاء والعَارِبَة والعَرِبَة والعَرَبِیَّة: خالص عربی لوگ اور لفظ عرب اس موقعہ پر طائفہ کی تاویل میں مؤنث ہے۔

العَرَبُ والمُتَعَرِّبَة والمُسْتَعْرِبَة: غیر ملکی لوگ جو عرب میں آکر آباد ہو گئے ہوں۔

العَرَابَة والعِرَابَة: فحش و بدگوئی۔

العَرَب والعَرِب. مِنَ المَاءِ: کثیر صاف پانی۔ رَجُلٌ عَرِبٌ: تیز زبان مرد۔ بِئْرٌ عَرِبَة: بہت پانی والا کنواں۔ مِعْدَةٌ عَرِبَةٌ: فاسد معدہ۔

رَجُلٌ عَرْبَان: فصیح مرد۔

رَجُلٌ عَرْبَانِیُّ اللِّسَان: فصیح مرد۔

العَرَبِی: خالص عرب کا باشندہ۔ اگرچہ قیام کسی دوسرے ملک میں ہو۔

العَرَبِیَّة: مؤنث العَرَبِی. اللُّغَةُ العَرَبِیَّة: عربی زبان۔

الاَعْرَابِی: عرب کا دیہاتی۔
الاَعْـرَاب: عرب دیہات کے باشندے۔ واحد اَعْرَابِی.
العَرْبَة: تیز بہنے والی نہر۔نفس۔ج عَـرَب وعَرَبَات. العَرَبَات: وہ کشتیاں جو عباسیوں کے دور میں دجلہ میں بندھی ہوئی رہتی تھیں جن سے پل کا کام لیا جاتا تھا اور اب اس لفظ کا اطلاق بجھی پر ہوتا ہے۔
العَرَّاب. عِنْدَ النَّصَارٰی: جب کسی کو بپتسمہ دیا جاتا ہے تو عیسائی رسم کے مطابق ایک مقدس شخص اس کا باپ بنتا ہے وہ "عَـرَّاب" اور جو ماں بنتی ہے وہ "عَـرَّابَة" کہلاتی ہے۔ جنہیں انگریزی میں Good Father and Good Mother کہتے ہیں۔
الاَعْـرَابِيَّة: عربی دیہاتیت۔کہا جاتا ہے "هُوَ اَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا" حسب کے لحاظ سے خالص واَعْرَبُهُمْ اَلْسِنَةً" اور زبان کے لحاظ سے فصیح خَيْـلٌ او اِبِـلٌ عِـرَابٌ واَعْـرُب: خالص عربی گھوڑے یا اُونٹ۔
العُرْبَان: عرب۔
العَرُوْب والعَرُوْبَة مِنَ النِسَاء: بہت ہنسنے والی۔زوج کی نافرمان۔عَـرُوْبَةٌ ويَـوْمُ العَرُوْبَة: جمعہ کا دن۔کہا جاتا ہے "مَا بالدَّارِ مُعْرِبٌ او عَرِيْبٌ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔
اِلاسْـمُ الـمُعَـرَّبُ: عربی بنایا ہوا اسم۔جیسے ریشم سے اَبْریسم۔
عَـرْبَدَ عَرْبَدَةً: بدخلق ہونا۔صفت عِرْبِيْد ومُعَرْبِد.
العِرْبَدُ والعِرْبِدُ: ایک سخت چیز۔کہا جاتا ہے "غَضِبَ غَضَبًا عِرْبَدًا" یعنی سخت غضبناک ہوا نر سانپ۔
عَرْبَنَهٗ: بیعانہ دینا۔
العُرْبُوْن والعَرَبُوْن والعُرْبَان: بیعانہ۔سائی ج عَرَابِيْن: عوام رُعْبُوْن ...... کہتے ہیں۔
عَرَتَ: (ض ن ف) الرُمْحُ: نیزے کا سخت ہونا ...... البَـرْقُ ونَـحْوُهٗ: بجلی وغیرہ کا چمکنا ...... بَـرْقٌ او رُمْـحٌ عَـرَّاتٌ: بہت حرکت کرنے والا نیزہ یا بجلی۔
العَـرْتَبَة: ناک یا ناک کا نرم حصہ۔اوپر کے ہونٹ کے بیچ کا گڑھا۔
الـعَـرْتَـمَة: ناک کا اگلا حصہ۔کہا جاتا ہے "فَـعَـلَـه عَـلٰی عَرْتَمَتِهٖ" یعنی اس کے مزاج کے خلاف کیا۔
عَرَجَ: (ض ن) عُـرُوْجًـا ومَـعْـرَجًا فِيْ الـسُّـلَّـم: سیڑھی پر چڑھنا ...... عَـلٰی الشَّیْئِ وفِيْهِ: چڑھنا۔عُرِجَ بِهٖ: چڑھایا جانا۔
عَرَجَ وعَرِجَ: (ف س) عَرَجًا: لنگڑا ہونا۔ صفت اَعْرَج: ج عُـرْج وعُـرْجَان: مؤنث عَرْجَاء.
عَرِجَتْ (س) وعَرُجَتْ (ک) عَرَجًا الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب ہونے کی طرف مائل ہونا۔
عَرَّجَ: ٹھہرنا۔ایک جانب سے دوسری جانب جھکنا ...... عَـنِ الشَّـيْئِ: چھوڑنا اور تجاوز کرنا ...... الثَّوْبَ: پیچیدہ دھاردار بنانا ...... البِنَاءَ او النَّهْرَ: جھکاؤ کے ساتھ بنانا ...... الرَّجُلَ: آفتاب کے غائب ہونے کے وقت داخل ہونا۔کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يُـعَـرِّجُ عَـلٰی قَوْلِهٖ" یعنی فلاں آدمی کی بات پر اعتماد نہیں کیا جاتا ہے (...... وتَـعَـرَّجَ): جھکنا ...... عَـلٰی الـمَـكَـان: سواری کے جانور کو باندھنا اور اقامت کرنا۔
اَعْرَجَ: آفتاب کے غائب ہونے کے وقت داخل ہونا۔اَعْرَجَهُ اللّٰهُ: لنگڑا کر دینا۔
تَعَارَجَ: بتکلف لنگڑا بننا۔
اِنْـعَـرَجَ. الشَّیْئُ: مڑنا۔ٹیڑھا ہونا ...... الـطَّرِيْقُ: جھکنا ...... عَنِ الشَّيْئِ: تجاوز کرنا، چھوڑ دینا ...... الـقَـوْمُ عَـنِ الـطَّـرِيْقِ: بھٹک جانا۔
الـعَـرَج والـعَـرَجَـان: لنگڑاہٹ، لنگڑے کی چال۔
الـعَـرْجَاء: مؤنث الاَعْرَج: لنگڑی عورت۔بجو۔
العَرْجَة والعُرْجَة: جس پر توقف کیا جائے۔
اَمْرٌ عَرِيْجٌ: غیر مستحکم کام۔
العُرَيْجَاء: دوپہر۔دن میں ایک مرتبہ کھانا۔
المِـعْـرَجُ والمَعْرَجُ والمِعْرَاج: سیڑھی۔ چڑھنے کی جگہ۔ج مَعَارِجُ ومَعَارِيْج.
المُنْعَرَجُ مِنَ الوَادِی: وادی کا موڑ۔
عَـرْجَـنَ الثَّوْبَ: کپڑے پر شاخوں کی شکل بنانا۔
العُرْجُوْن: کھجور کے گچھے کی جڑ جو ٹیڑھی ہوتی ہے اور گچھے کو کاٹنے پر درخت پر خشک ہو کر باقی رہتی ہے۔ج عَرَاجِيْن.
العُرْجُد والعُرْجُدُ: بمعنی عرجون.
عَـرَدَ: (ن) عَـرْدًا الـحَـجَرَ: پتھر کو دور پھینکنا۔
(...... عُـرُوْدًا واَعْـرَدَ) النَّبَاتُ او النَّابُ: پودے یا دانت کا پورا نکل آنا اور سخت ہونا ...... الشَّجَرُ: درخت کا موٹا اور بڑا ہونا۔
عَـرِدَ: (س) عَـرَدًا وعَـرْدًا: بھاگنا۔مرض کے بعد جسم کا قوی ہونا۔عَـرَدَ السَّهْمُ فِي الرَّمِيَّة: تیر کا پار ہو جانا۔عَـرَدَ الـنَّـجْمُ: ستارے کا بلند ہونا۔آسمان کے وسط میں پہنچنے کے بعد ڈوبنے کی طرف مائل ہونا۔
عَرَّدَ الرَّجُلُ: راستہ کو چھوڑ کر مڑ جانا۔
العَرْدُ والعِرْدُ والعُرُدُّ: بہت سخت۔
العَرَادَة: مادہ ٹڈی۔حالت اور اسی سے ہے "هُـوَ فِـيْ عَرَادَةِ خَيْرٍ" وہ اچھی حالت میں ہے۔
العَرَّادَة: پتھر پھینکنے کا آلہ ج عَرَّادَات.
الـعَـرِيْـد: طور طریقہ۔عادت۔کہا جاتا ہے "هٰذَا عَرِيْدُهٗ" یہ اس کی عادت ہے۔
عَرْدَسَهٗ: پچھاڑنا۔
الـعَـرَنْـدَس: بڑا سیلاب۔بڑا شیر۔عِـزٌّ عَرَنْدَسٌ: ثابت رہنے والی عزت۔
عَرَزَ: (ض) عَرْزًا. الشَّيْئَ: سختی سے کھینچنا۔ الرَّجُلَ: کسی کو ملامت کرنا (...... وعَـرِزَ (س) عَرَزًا) الشَّيْئُ: سخت ہونا۔سکڑنا۔
عَرَّزَ: سکڑنا ...... الشَّيْئَ: پوشیدہ کرنا۔
عَارَزَهٗ: دشمنی کرنا۔مخالفت کرنا۔

عَارَزَ وتَعَارَزَ الشَّئُ: سکڑنا۔
اَعْوَزَ. الشَّئُ: فاسد کرنا۔ بگاڑ دینا۔
تَعَرَّزَ. عَلَيْهِ: دشوار ہونا۔
اِسْتَعْرَزَ. الشَّئُ: سکڑنا...... الرَّجُلُ: سخت ہونا۔
العِرْزَال: شیر کا مسکن۔ فالیز والے کا مچان۔ جنگ کے موقع پر بادشاہ کے لئے چھوٹا سا مکان۔ سانپ کی بمی۔ ٹٹی۔ دکان۔ لوگوں کی جماعت۔ مشکیزے کا منہ۔ قَوْمٌ
عَرَازِيْلُ: چوروں کا گروہ۔
العِرْزَم: پرانا سانپ۔
العِرْزَم والعَرَازِم والعِرْزَام: شیر۔
عَرَسَ: (ن) عَرْسًا: خوشی میں رہنا ...... عَنْهُ: پھر جانا (...... عُرْسًا وعُرُسًا): جماع کرنا۔
عَرَسَ: (ن ض) عَرْسًا. البَعِيْرَ: اُونٹ کی گردن کو اگلے پاؤں سے بیٹھنے کی حالت میں باندھنا۔
عَرِسَ: (س) عَرَسًا. الرَّجُلُ: اکڑنا۔ ...... بِهٖ: لازم ہونا۔ محبت کرنا۔ عَنْهُ: بے خود ہونا۔ صفت عَرِسٌ۔ الشَّئُ: سخت ہونا۔ الشَّرُّ بَيْنَهُمْ: ہمیشہ رہنا...... عَنْهُ: بزدل ہونا۔ پیچھے ہٹنا ...... عَلٰى مَا عِنْدَهُ: باز رہنا اور بخل کرنا۔
اَعْرَسَ: دلہن لانا ...... الشَّئُ: لازم ہونا اور محبت کرنا ...... الرَّجُلُ: چکی کے ایک پاٹ کو دوسرے پر پیسنے کے لئے رکھنا ...... بِاَهْلِهٖ: جماع کرنا (...... وعَرَّسَ) القَوْمَ: سفر میں آخر رات میں آرام کے لئے اترنا۔
تَعَرَّسَ لامْرَاَتِهٖ: فریفتہ ہونا۔
اِعْتَرَسَ القَوْمُ عَنْهُ: متفرق ہونا۔ جدا ہونا۔
العَرَسُ: مص۔ رسی۔ خیمہ کے بیچ کا کھمبا (...... والعُرْسُ): چھوٹا بچہ اُونٹ کا۔ ج اَعْرَاس۔
العِرْسُ: دلہن۔ عِرْسُ المَرْاَةِ: دولہا۔ ج اَعْرَاس۔ اِبْنُ عِرْسٍ: نیولا۔ ج بَنَاتُ عِرْسٍ: (مذکر ومؤنث دونوں کے لئے)

العُرْسُ والعُرُسُ: زفاف۔ ولیمہ کا کھانا۔ ج اَعْرَاس وعُرُسَات۔
العِرَاس: رسی جس سے اُونٹ کو باندھا جائے۔
العَرُوْس: دلہا دلہن۔ جمع کے لئے بولا جاتا ہے "هُمْ عُرُسٌ وهُنَّ عَرَائِسُ" اور التباس کے دفع کرنے کے لئے عورت پر عَرُوْسَة کا اطلاق ہوتا ہے۔ ج عَرَائِس۔
العَرِيْس عِنْدَ الْمُوَلَّدِيْنَ: دلہن۔
العَرِيْسُ والعِرِيْسَة: شیر کی جھاڑی۔
العَرَّاس والمِعْرَس والمُعَرِّس: اُونٹ کے چھوٹے بچوں کو بیچنے والا۔
المُعْرَس والمُعَرَّس: آخر رات میں آرام لینے کے لئے اترنے کی جگہ۔
عَرَشَ: (ن ض) عَرْشًا: لکڑی کا مکان بنانا ...... البَيْتَ: گھر بنانا ...... العَرْشَ: چھت بنانا۔ تخت بنانا ...... البِئْرَ: کنوئیں کے نچلے حصہ کو قد کے برابر پتھر سے بنا کر بقیہ کو لکڑی سے بنانا (...... عَرْشًا وعُرُوْشًا) الكَرْمَ: انگور کی بیل کو ٹٹی پر چڑھنا۔
الكَرْمُ: انگور کی بیل کا ٹٹی پر چڑھانا۔
عَرَشَ (ض) عُرُوْشًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔
عَرِشَ: (س) عَرَشًا وعَرْشًا: متحیر ہونا۔ بِغَرِيْمِهٖ: سخت پکڑنا۔ عَنْهُ: پھرنا۔ چھوڑ دینا۔
عَرَّشَ الكَرْمَ: انگور کی بیل کا ٹٹی پر چڑھانا۔ البَيْتَ: چھت بلند کرنا ...... الطَّائِرُ: بلند ہو کر بازوؤں سے سایہ کرنا (...... واَعْرَشَ): ٹٹی بنانا۔ سایہ لینے کے لئے چھولداری بنانا۔
تَعَرَّشَ وتَعَرْوَشَ بالاَمْرِ: چمٹا رہنا ...... بِالْمَكَانِ: ثابت رہنا۔ تَعَرْوَشَ الدَّابَّةَ: سوار ہونا۔
اِعْتَرَشَ: ٹٹی بنانا۔ سایہ لینے کے لئے چھولداری بنانا۔ اِعْتَرَشَتِ الدَّوَالِي عَلَى الخَشَبِ: انگور کی بیل کا چڑھنا اور لٹکنا ...... (واعْرَوْشَ) الدَّابَّةَ: سوار ہونا۔
العَرْشُ: تخت شاہی۔ العَرْشُ: کسی چیز کا رکن۔ کسی چیز کا قوام۔ کہا جاتا ہے "ثُلَّ عَرْشُهٗ" یعنی اس کی عزت جاتی رہی اور اس کا معاملہ کمزور ہو گیا۔ العَرْشُ مِنَ البَيْتِ: چھت۔ مِنَ القَوْمِ: رئیس۔ سردار۔ العَرْشُ: لکڑی جس سے کنوئیں کے اوپر کا حصہ بنایا جائے۔ شامیانہ۔ خیمہ۔ مکان جس میں سایہ لیا جائے۔ محل۔ قدم کی پشت پر بلند حصہ۔ کنوئیں کا منہ۔ عَرْشُ الطَّائِرِ: گھونسلہ۔
عَرْشُ الكَرْمِ: انگور کی ٹٹی ج اَعْرَاش وعُرُوْش وعُرُش وعِرَشَة۔
العَرِيْش: جھونپڑی۔ چھولداری۔ جانوروں کو سردی سے بچانے کا باڑہ۔ انگور کی ٹٹی۔ ج عُرُش (...... والعَرِيْشَة): پالکی۔
عَرَصَ: (ض) عَرْصًا وعَرِصَ: (س) عَرَصًا البَرْقُ: بجلی کا پراگندہ چمکنا۔ صفت عَرِصٌ عَرِص ...... الرَّجُلُ: نشاط میں ہونا۔
عَرَّصَ البَعِيْرَ: اُونٹ سدھا لینا ...... اللَّحْمَ: گوشت کو میدان میں خشک ہونے کے لئے ڈالنا۔
اَعْرَصَ الشَّئُ: مضطرب ہونا۔
تَعَرَّصَ بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔
اِعْتَرَصَ. الغُلَامُ: کھیل کود کرنا۔ خوش ہونا ...... الجِلْدُ: کھال کا پھڑکنا ...... البَرْقُ: بجلی کا پراگندہ چمکنا ...... الرَّجُلُ: اُچھلنا۔ کودنا۔
العَرْصَة: گھر کا صحن۔ ہر وہ جگہ جس میں کوئی عمارت نہ ہو۔ ج عِرَاص واَعْرَاص وعَرَصَات۔
العَرَّاص: بہت پراگندہ چمکنے والی بجلی۔ گرج اور بجلی والا بادل۔ نرم نیزہ۔
المِعْرَاص: نیا چاند۔
عَرْصَفَهٗ. عَرْصَفَةً: کھینچ کر لمبا پھاڑ دینا۔
العُرْصُوْف والعِرْصَاف: پالان کی میخ۔ ج عَرَاصِيْف. العِرْصَاف: پچھے کا کوڑا۔ سونٹ کی نرم ہڈی۔
العَرْصَمُ: بہت کھانے والا۔ خرم وشادمان۔
العِرْصَمُّ: لاغر۔ مضبوط قوی۔ شیر (...... العِرْصَام والعُرَاصِم) شیر۔

العُرْضُوْمُ: بخیل۔
عَرَضَ (ض) عَرْضًا. الشَّیْءَ بِفُلاَنٍ: پیش کرنا...... الشَّیْءَ عَلَیْهِ: دکھلانا...... المَتَاعَ لِلْبَیْعِ: سامان کو فروخت کے لئے خریداروں کے سامنے کرنا...... الجُنْدَ: فوج کا جائزہ لینا ...... لَهُ مِنْ حَقِّهِ ثَوْبًا: حق کے بدلے میں دینا۔ عَرَضَ لَهُ عَارِضٌ مِنَ الحُمّٰی: بخار لاحق ہونا...... القَوْمَ عَلَى السَّیْفِ: قوم کو تلوار سے مارنا...... الحَصِیْرَ: چٹائی بچھانا۔ کہا جاتا ہے "عَرَضَ عَرْضَ او عُرْضَ فُلاَنٍ" وہ فلاں کی چال چلا۔ لاَ تَعْرِضْ عُرْضُ فُلاَنٍ: فلاں کو برائی سے یاد نہ کرو۔ عَرَضَ الرَّجُلُ: بغیر کسی بیماری یا سبب کے مرنا...... الفَرَسُ گھوڑے کا دوڑنے لگنا۔ عَرَضَ لِیْ عَارِضٌ: مجھے ایک مانع نے روک دیا۔

عَرَضَ (ض) وعَرِضَ (س) عَرَضًا: ظاہر ہونا اور ہمیشہ نہ رہنا۔

عَرَضَ (ض ن) عَرْضًا العُوْدَ عَلَى الإِنَاءِ: برتن پر لکڑی کو چوڑائی میں رکھنا۔

عُرِضَ: مجنوں ہونا۔

عَرَضَ (ن) عَرْضًا: مکہ یا مدینہ یا ان کے اطراف میں جانا...... الکِتَابَ: زبانی پڑھنا۔

عَرُضَ (ک) عِرَضًا وعَرَاضَةً: چوڑا ہونا۔ صفت عَرِیْضٌ وعُرَاضٌ.

عَرَّضَ وَلَهُ وَبِهِ: تعریض کرنا۔ کسی دوسرے پر ڈھال کے بات کہنا...... الشَّیْءَ: چوڑا کرنا ...... المَتَاعَ: سامان کو دراہم ودنانیر کے علاوہ سامان کے بدلے فروخت کرنا ...... الکَاتِبُ: مبہم لکھنا...... الشَّیْءَ لِلشَّیْءِ: مقابل کرنا کہا جاتا ہے "عَرَّضْتَ مَالَکَ لِلْهَلاَکِ" تم نے اپنے مال کو برباد ہونے کے لئے پیش کر دیا...... ہ مِنْ مَالِهِ بِکَذَا: بدلہ دینا...... فُلاَنٌ: عمدہ رائے والا ہونا۔

أَعْرَضَ عَنْهُ: روگردانی کرنا...... الشَّیْءَ: چوڑا کرنا...... المَسْئَلَةَ: لمبا چوڑا سوال کرنا۔ ...... فِیْ المَکَارِمِ: بہت فیاض ہونا۔ ...... الأَمْرُ: ظاہر ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَرَضْتُهُ فَأَعْرَضَ" یعنی میں نے اسے ظاہر کیا پس وہ ظاہر ہو گیا۔ الثَّوْبُ: وسیع ہونا۔ کہا جاتا ہے "أَعْرَضَ لَکَ الخَیْرُ" یعنی تمہیں خیر کرنے کی قدرت ہے و "أَعْرَضَ لَکَ الظَّبْیُ فَارْمِهِ" تمہارے سامنے ہرن ظاہر ہوا پس اسے تیر مارو۔

عَارَضَهُ مُعَارَضَةً وعِرَاضًا: پھر جانا۔ یکسو ہونا۔ عَارَضَ الکِتَابَ بِالکِتَابِ: کتاب کا کتاب سے مقابلہ کرنا...... الرَّجُلَ: کلام پر نقض وارد کرنا۔ مقاومت کرنا۔ دوسرے کی طرح کام کرنا...... ہ فِیْ المَسِیْرِ: چلنے میں برابری کرنا۔ عَارَضَ الرَّجُلُ: راستہ میں ایک جانب ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَارَضَهُ فَعَرَضَهُ" اس نے معارضہ کرنے میں مقابلہ کیا اور غالب رہا۔

تَعَرَّضَ الأَمْرَ ولِلأَمْرِ وإِلَى الأَمْرِ: درپے ہونا۔ طلب کرنا...... الشَّیْءُ: ٹیڑھا ہونا۔ ایک جانب ظاہر کرنا۔ فاسد ہونا۔

تَعَارَضَ الرَّجُلاَنِ: ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔

اِعْتَرَضَ: چوڑائی میں ہونا...... لَهُ: منع کرنا ...... البَعِیْرَ: سرکش اونٹ پر سوار ہونا...... لَهُ بِسَهْمٍ: سامنے آ کر تیر مارنا...... عِرْضَهُ: عیب نکالنا۔ آبرو گھٹانا...... دُوْنَ الشَّیْءِ: حائل ہونا۔ روک بننا...... القَائِدُ الجُنْدَ: ایک ایک کر کے پیش کرنا...... عَلَیْهِ مِنْ قَوْلٍ او فِعْلٍ: اعتراض کرنا۔ خطا کی جانب منسوب کرنا...... الشَّیْءُ: تکلف کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَرَضْتُهُ فَاعْتَرَضَ" اس نے اُس کو پیش کیا پس وہ پیش ہوا۔

اِسْتَعْرَضَ: چوڑی چیز طلب کرنا...... الشَّیْءَ: پیش کرنے کو کہنا...... ہ: کسی سے کہنا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے دکھاؤ...... القَوْمَ: بغیر دریافت حال کے قتل کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَعْرِضْ یُعْطِیْ مَنْ أَقْبَلَ أَوْ أَدْبَرَ" یعنی بغیر سوال کے ہر آنے جانے والے کو دیتا ہے۔ اِسْتَعْرِضِ العَرَبَ: عربوں میں سے جس سے چاہو دریافت کر لو۔

العَرْضُ: اسباب۔ سامان۔ ج عُرُوْضٌ: پہاڑ یا پہاڑ کا پہلو۔ بڑا لشکر۔ چوڑائی۔ وسعت۔ جنون۔ وادی۔ بہت ٹڈیاں۔ بادل...... مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ایک حصہ۔ ج عُرُوْضٌ وعِرَاضٌ وأَعْرَاضٌ: جزا سزا کا دن۔

العَرْضُ: التجا۔ گزارش۔ کہا جاتا ہے الشَّیْءُ عَرْضُ عَیْنِیْ یعنی چیز میری نگاہ کے سامنے ہے "اِشْتَرَیْتُ المَتَاعَ بِعَرْضٍ" سامان کو سامان سے خریدا۔ وعَرْضُ الحَالِ عِنْدَ الحُکَّامِ: حاکم کے پاس شکایت کیلئے یا کسی فائدہ کے لئے حاصل کرنے کی غرض سے درخواست دینا اور جمع کے لئے عُرُوْضُ الأَحْوَالِ بولا جاتا ہے أَعْرَاضُ الشَّجَرِ: درخت کی پھنگیاں۔

العِرْضُ: اچھی عادت۔ آبرو۔ باعث فخر وعزت۔ ج أَعْرَاضٌ: کہا جاتا ہے "هُوَ نَقِیُّ العِرْضِ" وہ عیب اور گالی گلوچ سے پاک ہے و "ذَوُو العِرْضِ مِنَ القَوْمِ" یعنی قوم کے اشراف و "هُوَ عَرِبُ العِرْضِ" وہ کمینہ خاندان کا ہے۔ العِرْضُ: نفس۔ کہا جاتا ہے "أَکْرَمْتُ عَنْهُ عِرْضِیْ" یعنی میں نے اس سے اپنے نفس کو بچایا۔ جسم۔ جسم کی بو۔ مسامات۔ وادی یا شہر کا کنارہ۔ وادی جس میں درخت پانی اور آبادی ہو۔ ج عُرْضَانٌ: بہت ٹڈیاں۔ بڑا لشکر۔ بڑا بادل۔ العِرْضُ مِنَ النَّاسِ: لوگوں سے بے ہودگی سے پیش آنے والا۔

العُرْضُ: جانب۔ کنارہ۔ دامن کوہ۔
...... مِنَ البَحْرِ اوالنَّهْرِ: سمندر یا دریا کا وسط۔
...... مِنَ الحَدِیْثِ: بہتر و بڑی بات۔
مِنَ السَّیْفِ او العُنُقِ: تلوار یا گلے کی ایک

جانب۔ کہاجاتا ہے "نَظَرَ اِلَیْهِ عَنْ عُرْضٍ وَ كَلَّمَهُ عَنْ عُرْضٍ" گوشۂ چشم سے دیکھا اور ایک جانب ہوکر گفتگو کی۔ وَخَرَجُوْا يَضْرِبُوْنَ النَّاسَ عَنْ عُرْضٍ یعنی نکل کر مارنا شروع کر دیا اور یہ پروا نہیں کی کہ کس کو مار رہے ہیں اور کیوں مار رہے ہیں۔ وَاضْرِبْ بِهٖ عُرْضَ الْحَائِطِ یعنی دیوار کے ایک گوشہ پر پھینک دو اور اعراض کرو۔ وَهُوَ مِنْ عُرْضِ النَّاسِ: وہ معمولی لوگوں میں سے ہے۔

الْعَرَضُ: متاع۔ سامان۔ عارضہ۔ غیر دائمی چیز۔ کہاجاتا ہے "هٰذَا الْاَمْرُ عَرَضٌ" یعنی یہ امر زائل ہونے والا ہے۔ بخشش۔ غنیمت ...... مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: جو قائم بالذات نہ ہو بلکہ جوہر کے ساتھ قائم ہو۔ ج اعراض کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ عَرَضًا" یعنی بغیر سوچے سمجھے ہوئے کیا۔

الْعِرْضَةُ: پیش کرنے کی نوعیت الْعِرْضُ کا مؤنث۔ یعنی لوگوں سے بے ہودگی سے پیش آنے والی عورت۔

الْعُرْضَةُ: ہمت۔ کشتی لڑانے کا داؤ۔ ارادہ۔ نشانہ۔ قوت۔ کہاجاتا ہے "هُوَ عُرْضَةٌ لِكَذَا" وہ اس کی طاقت رکھتا ہے "هُوَ عُرْضَةٌ لِلنَّاسِ" وہ لوگوں کے طعن و تشنیع کا نشانہ ہے "هُوَ عُرْضَةٌ لِلْكَلَامِ" وہ لوگوں کے اعتراضات کا نشانہ ہے و "جَعَلْتُهٗ عُرْضَةً" میں نے اس کو نشانہ بنایا۔

الْعَرَضِيُّ: جو زین پر قائم نہ رہ سکے۔ مِنَ الْاِبِلِ: سرکش اونٹ جو ابھی اچھی طرح نہ سدھایا گیا ہو۔

الْعِرَاضُ: جانب۔ گوشہ۔ کنارہ۔ حصہ۔ اونٹ کی ران میں چوڑائی میں علامت یا لکیر۔ عِرَاضُ الْحَدِيْثِ: بڑی اور بہتر بات ج عُرُضٌ۔

الْعُرَاضُ وَالْعُرُضُ: چوڑا۔

الْعُرَاضَةُ۔ عُرَاضٌ: کا مؤنث۔ ہدیہ جو سفر سے آنے والا پیش کرے۔

الْعَرِيْضُ: وہ جو لوگوں سے شر کے ساتھ پیش آئے۔

الْعَرُوْضُ: اشعار کا وزن۔ مصرعۂ اولیٰ کا جزء اخیر۔ سرکش اونٹنی جو ابھی سدھائی نہ گئی ہو۔ ج اَعَارِيْضُ: مکہ اور مدینہ اور ان کے مضافات۔ گوشہ۔ دامن کوہ میں راستہ۔ بادل۔ بہت چیز۔ چلنے میں سامنے کی جگہ۔ مِنَ الْكَلَامِ: مضمون۔ کہاجاتا ہے "هٰذِهِ الْمَسْاَلَةُ عَرُوْضُ هٰذِهٖ" یعنی یہ مسئلہ اس کی نظیر ہے۔

الْعَرُوْضِيُّ: علم عروض کا جاننے والا۔

الْعَارِضُ: فا۔ رخسارہ۔ بادل۔ پہاڑ۔ عارضی چیز۔ کہاجاتا ہے "عَرَضَ عَارِضٌ" یعنی مانع نے روک دیا۔

الْعَارِضَةُ: مؤنث الْعَارِضُ: دانت جو منہ کے عرض میں ہیں یا وہ دانت جو ہنستے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ پیش آنے والی چیز۔ دروازہ کے اوپر کی لکڑی جس میں دروازہ گھومتا ہے۔ رخسارہ۔ گوشہ۔ حاجت۔ ج عَوَارِضُ۔ الْعَوَارِضُ: مکان کی چھت کی لکڑیاں جو عرض میں رکھی ہوئی ہوں۔

الْعَارِضَةُ: عمدہ رائے اور کلام کی تنقیح۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ ذُوْ عَارِضَةٍ" فلاں صاحب بیان اور فی البدیہہ کہنے والا اور فصیح ہے۔

الْعَرِيْضُ: چوڑا۔ ج عِرَاضٌ۔ دُعَاءٌ عَرِيْضٌ: بہت زیادہ دعا "هُوَ عَرِيْضُ الْبِطَانِ" یعنی وہ مالدار اور غنی ہے۔

الْعَرِيْضُ: خصی بکرا۔

الْعَرِيْضَةُ: مؤنث الْعَرِيْضُ: کیفیت کا پیش کرنا۔

التَّعْرِيْضُ فِي الْكَلَامِ: دوسرے پر ڈھال کے بات کہنا۔

الْمِعْرَاضُ: توریہ کرنا ...... مِنَ الْكَلَامِ: مضمون بغیر پر کا تیر جس کا درمیانی حصہ موٹا ہو ج مَعَارِيْضُ۔

الْمَعْرِضُ: پیش کرنے کی جگہ۔ مصنوعات مخترعات کے نمائش کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَعْرِضِ كَذَا"۔

الْمِعْرَضُ: دلہن کی شب عروسی کا کپڑا......

الْكَلَامُ الْمُعَرَّضُ: مبہم کلام۔ ج مَعَارِضُ وَمَعَارِيْضُ: کہاجاتا ہے "اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ ...... لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكِذْبِ" تعریض میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔

الْمَعْرُوْضُ: حکام کے سامنے پیش کرنے کی عرضی۔

عَرَطَ (ن) عَرْطًا وَاعْتَرَطَ عِرْضَ فُلَانٍ: غیبت کرنا۔ اِعْتَرَطَ الرَّجُلُ: دور چلا جانا۔

عِرَيْطُ وَ اُمُّ عِرَيْطٍ وَاُمُّ الْعِرَيْطِ: بچھو۔

الْعَرْطَنِيْثَا: ایک درخت کی جڑ جس کا نام بخور مریم ہے۔

عَرْعَرَ الْقَارُوْرَةَ: شیشی بند کرنا۔ کاگ لگانا۔ کاگ علیحدہ کرنا ...... الْعَيْنَ: آنکھ پھوڑ دینا۔

الْعَرْعَرُ: سرو کے مانند ایک درخت۔ واحد عَرْعَرَةٌ۔

الْعُرْعُرُ: بدخلقی۔ کہاجاتا ہے "رَكِبَ عُرْعُرَهٗ" یعنی بدخلق ہوا۔ دونوں نتھنوں کے بیچ کا حصہ۔ پیڑو۔

الْعُرْعُرَةُ وَالْعَرْعَرَةُ: شیشی۔ بوتل کی ڈاٹ۔ عُرْعُرَةُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی ج عَرَاعِرُ۔

الْعُرَاعِرُ: شریف۔ سردار ...... مِنَ الْاِبِلِ: موٹا اونٹ۔ ج عَرَاعِرُ۔ الْعَرَاعِرُ: کوہان کے کنارے۔

الْعَارُوْرَةُ: منحوس مرد۔ گندا مرد۔ بے کوہان کا اونٹ۔

الْعَرْعَرُ: صنوبر کی قسم کا ایک درخت۔ جس کے پھل پکل والے مشروبات میں استعمال ہوتے ہیں۔ العرعر الکادی: اس کی لکڑی سے سیاہ تیل جلدی امراض کے لئے نکالا جاتا ہے۔

عَرَفَ (ض) عِرْفَةً وَعِرْفَانًا وَعِرِفَّانًا وَمَعْرِفَةً الشَّيْءَ: پہچاننا۔ جاننا ...... بِذَنْبِهٖ اقرار کرنا ...... ہٗ: بدلہ دینا ...... لِلْاَمْرِ: صبر

کرنا۔

عَرَفَ (ن) عَرَافَةً. عَلَى الْقَوْمِ: چودھری ہونا۔ قوم کے معاملات کا انتظام کرنا۔ قوم کی سیاست کرنا (...... عَرْفًا) الْفَرَسَ: گھوڑے کے ایال کاٹنا۔

عَـرُفَ (ک) عَـرَافَةً: چودھری ہونا (...... عَـرْفًـا وعَرَافَةً) بہت خوشبو لگانا۔ عمدہ خوشبو ہونا۔

عَرِفَ (س) عَرْفًا: خوشبو ترک کردینا۔

عُرِفَ الرَّجُلُ: ہتھیلی میں پھوڑا ہونا۔ صفت معروف۔

عَرَّفَ. الشَّيَ: خوشبودار کرنا۔ عَرَّفَه الاَمْرَ: واقف کرادینا۔ عَـرَّفَـه بِفُلَانٍ: نام بتادینا۔ عَرَّفَ الضَّالَّةَ: گمشدہ کو ڈھونڈنا...... الطَّعَامَ: سالن زیادہ کرنا...... الِاسْمَ: اسم نکرہ کو معرفہ بنانا...... الحُجَّاجُ: حاجیوں کا عرفہ میں ٹھہرنا (...... واَعْـرَفَ) فُلَانًـا: خطا پر مطلع کرنا اور معاف کردینا واَعْرَفَ الفَرَسُ: گھوڑے کا لمبے ایال والا ہونا۔

تَـعَـرَّفَ الِاسْـمُ: اسم نکرہ کا معرفہ ہونا...... الشَّيْءَ: طلب کرنا یہاں تک کہ پہچان لینا...... الـضَّالَّةَ: گمشدہ کو تلاش کرنا...... بِفُلَانٍ: آشنا ہونا...... اِلَيْهِ: واقف کرنا۔

تَعَارَفَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو پہچاننا۔

اِعْتَرَفَ. بِـالشَّيْءِ: اقرار کرنا۔ ذلیل ہونا۔ تابعدار ہونا...... الشَّـيْءَ: پہچاننا...... بِـهِ: رہنمائی کرنا...... الـرَّجُلُ: دریافت کرنا...... اِلَيْهِ: نام اور حال کی اطلاع دینا...... لِلاَمْرِ: صبر کرنا...... الـضَّـالَّةَ: گم شدہ کا مالک ظاہر کرنے کے لئے اوصاف بتانا۔

اِسْتَعْرَفَ. الشَّيْءَ: پہچاننا...... اِلَى فُلَانٍ: واقفیت کے لئے نسبت بیان کرنا۔

اِعْـرَوْرَفَ. لِـلشَّرِّ: برائی کے لئے آمادہ ہونا۔ ...... الـفَرَسُ: گھوڑے کا ایال والا ہونا...... الـبَـحْـرُ: سمندر کی موجوں کا بلند ہونا ...... الـنَّـخْلُ: درخت خرما کا گنجان ہونا...... الدَّمُ: خون کا جھاگ والا ہونا...... الـرَّاكِبُ الفَرَسَ: سوار کا گھوڑے کے ایال پر سوار ہونا ...... الرَّجُلُ: درخت خرما پر چڑھنا۔

العَرْف: بو۔ اکثر خوشبو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "مَـا اَطْيَبَ عَرْفَه" اس کی خوشبو کیسی اچھی ہے۔ العُرْف: جود۔ بخشش۔ بھلائی۔ عطیہ۔ اقرار۔ کہا جاتا ہے "لَـهُ عَلَيَّ اَلْفٌ عُـرْفًـا: اس کے میرے اوپر ہزار ہیں مجھے اقرار ہے۔ ایال۔ مرغ کی کلغی۔ نیکی۔

الـعُرْف: موج۔ اونچی جگہ۔ آگے پیچھے۔ کہا جاتا ہے "جَـاءَ الـقَوْمُ عُرْفًا" یعنی قوم آگے پیچھے آئی ج عُـرْف واَعْـرَاف. الـعُرْف: اصطلاح۔ تسلیم کردہ باتیں۔ عُرْفُ اللِّسَانِ: اصطلاحِ لغوی۔ عُـرْفُ الشَّرْعِ: اصطلاحِ شرعی۔

العُرْف والعِرْف: صبر۔

العُرَف: ایال۔ ریت کی اونچی جگہ۔

الـعَرْفَة: ہوا۔ ہتھیلی کا زخم (...... والـعِـرْفَة) دریافت۔ سوال۔

العُرْفَة: دو چیزوں کے درمیان کی حد۔ ریت کی اونچی جگہ۔ ج عُرَف.

عَـرَفَة: مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔ نویں ذی الحجہ۔

عَـرَفَات: مکہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی جو حاجیوں کے لئے نویں تاریخ کو ذی الحجہ میں وقوف کرنے کی جگہ ہے اور نسبت کے لئے عَرَفِي.

العِرَافَة: نجومی کا پیشہ۔

العَرَّاف: نجومی۔ طبیب۔

العِرْفَان: مص۔ معروف۔

الـعِـرِفَّان والعُـرُفَّان: اقرار کرنے والا۔ بتانے والا۔

الِاعْتِرَاف: مص۔ پادری کے سامنے گناہ کا اقرار کرنا۔

الـعَـارِف: فا۔ صبر کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا اَمْرٌ عَارِفٌ" یعنی معروف ہے۔

الـعَـارِفَة: مؤنث عارف۔ معروف۔ عطیہ۔ ج عَوَارِف.

الـعَرُوْف: بمعنی عارف۔ صبر کرنے والا۔ ج عُرُف.

العَرُوْفَة: جاننے والا۔ عالم۔

العَرِيْف: جاننے والا۔ عالم۔ اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانے والا۔ قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا۔ نقیب اور یہ رئیس سے کم مرتبہ کا ہوتا ہے اور اسی سے ہے "عَرِيْفُ الْمَكَاتِبِ" اسکول کا مانیٹر۔ ج عُرَفَاء. اَمْرٌ عَرِيْفٌ: ام معروف۔

الاَعْرَف: اسم تفضیل۔ کلغی والا۔ ایال والا۔

حَزْنٌ اَعْرَف: بلند جگہ۔

الـعَـرْفَـاء: مؤنث الاَعْـرَف: بجو۔ قُلَّة.

عَرْفَاء: بلند چوٹی ج عُرْف.

الاَعْـرَاف: دوزخ اور بہشت کے درمیان ایک مقام۔ ایک قسم کی کھجور کا درخت۔

اَعْـرَافُ الـرِّيَـاحِ والـسَّحَابِ: ابتدائی ہوائیں۔ بلند بادل۔ اَعْـرَافُ الـحِجَابِ والـرَّمْـلِ: حجاب اور ریت کی بلندیاں۔

﴿الاَعْرَاف﴾: قرآنِ پاک کی ایک سورت کا نام۔

المَعْرِفَة: حقیقت کو پالینا۔

الـمَعْرَف والـمَعْرِف: چہرہ۔ چہرے کے محاسن ج مَـعَارِف: ۔ کہا جاتا ہے "هُـمْ غُـرُّ الـمَعَارِفِ شُمُّ المَرَاعِف" وہ روشن چہرہ اور اونچی ناک والے ہیں۔ الـمَـعَـارِف: علوم۔ مَعَارِفُ الرَّجُلِ: شناسا لوگ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنَ المَعَارِفِ" وہ مشہور لوگوں میں سے ہیں۔

الـمَـعْـرَفَة: ایال کے اُگنے کی جگہ۔ ج مَعَارِف.

المَعْرُوْف: مفع۔ مشہور۔ خیر۔ رزق۔

احسـان اَرْضٌ مَـعْـرُوْفَةٌ: اچھی بو والی زمین۔

الـعَرْفَج: ایک قسم کا درخت جو نرم زمین میں ہوتا ہے ج عَـرَافِج. الـعَرَافِج: ریت جس میں راستہ نہ ہو۔

عَرَق (ن) عَرْقًا ومَعْرَقًا. العَظْمَ: ہڈی پر سے سارا گوشت کھالینا۔ کہا جاتا ہے "عَرَقَتْهُ الخُطُوبُ" حوادث نے اس کو پوری طرح سے گھیر لیا۔ ..... الطَّرِيقَ: قطع مسافت کرنا (..... عَرْقًا وعُرُوقًا) فِي الأرْضِ: سفر کرنا۔

عَرِق عَرَقًا: دبلا ہونا۔ کم گوشت ہونا۔

عَرِق (س) عَرَقًا: پسینہ آنا۔ صفت عَرْقَان..... الحَائِطُ: دیوار کا تر ہونا..... الرَّجُلُ: کاہل ہونا۔

عَرَّق: پسینہ لانا۔ عَرَّق وأعْرَق الشَّجَرُ: لمبی جڑ والا ہونا۔ عَرَّق وأعْرَق الخَمْرَ: شراب میں تھوڑا پانی ملانا۔ عَرَّق وأعْرَق الإنَاءَ: برتن میں تھوڑا پانی ڈالنا۔ أعْرَق الرَّجُلُ: عراق میں جانا۔ خاندانی شریف ہونا۔

إعْتَرَق. الشَّجَرُ: لمبی جڑ والا ہونا..... العَظْمَ: ہڈی پر جو کچھ گوشت ہو کھالینا..... القَوْمُ: عراق میں جانا۔ کہا جاتا ہے "تَعَرَّقَتْهُ الخُطُوبُ" حوادث نے اس کو پوری طرح گھیر لیا۔

إسْتَعْرَق: پسینہ لانے کے لئے گرمی کے درپے ہونا..... الشَّجَرُ: لمبی جڑ والا ہونا۔

العَرْق: ہڈی جس پر سے گوشت اتار لیا گیا ہو۔ ج عِرَاق وعُرَاق.

العِرْق: ہر چیز کا اصل..... مِنَ البَدَنِ: رگ بدن۔ دشوار گزار پہاڑ۔ چھوٹا پہاڑ۔ تھوڑا پانی۔ شور زمین۔ دودھ۔ بہت اولاد۔ ریت کی باریک اور لمبی دھاری۔ ج عُرُوق وأعْرَاق وعِرَاق. دَاءُ عِرْقِ النَّسَاءِ: جمع مفاصل کی ایک قسم جو ران سے شروع ہوتی ہے اور گھٹنے یا قدم تک پہنچتی ہے۔

العَرَق: مس۔ پسینہ۔ دیوار کی تری۔ دودھ اس لئے کہ رگوں سے کھنچ کر تھن میں پہنچتا ہے۔ دیوار میں کچی اینٹوں یا پتھر کی قطار اور عام لوگ اسے "مِدْمَاک" کہتے ہیں۔ پہاڑ کے راستے۔ ایک قطار میں اونٹوں کے چلنے کے نشان۔ دوڑ۔ کہا جاتا ہے جَرَى الفَرَسُ عَرَقًا او عَرَقَيْنِ: گھوڑا ایک یا دو مرتبہ دوڑا ..... مِنَ التَّمرِ: کھجور کا رس۔ عَرَقُ الخِلالِ: دوست کا عطیہ۔ عرق کا اطلاق شراب پر بھی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "لَقِيتُ مِنْهُ عَرَقَ القِرْبَةِ" و "تَجَشَّمْتُ إلَيْكَ عَرَقَ القِرْبَةِ" مشقت اور شدت سے کنایہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ میں نے ایسی مشقت اٹھائی جیسے کہ مشک کا اٹھانے والا کہ اس کو بوجھ کی وجہ سے پسینہ آجاتا ہے۔

العَرَقِيَّة: عمامہ اور ٹوپی کے نیچے کا کپڑا۔

العُرَق والعُرَقَة: بہت پسینہ والا۔

العَرْقَة: اسم مرة۔ گوشت کا ٹکڑا۔ پہاڑ میں راستے۔

العِرْقَة: اصل۔ درخت کی جڑ کا ریشہ۔ ج عِرَق وعِرَقَات.

العُرْقَاة والعِرْقَاة: اصل۔ درخت کی جڑ کا ریشہ۔

العَرْقَاة والعَرْقُوَة: ڈول کے منہ کی لکڑی ج العَرَاقِي.

العَرَقَة: دیوار میں کچی اینٹوں یا پتھر کی قطار۔ گھوڑوں یا پرندوں کی قطار۔ شہتیر۔ دھنی۔ خیمہ کے اردگرد کا پھندنا ج عَرَق وعَرَقَات.

العَرِيق والمُعْرِق: خاندانی شرافت یا کمینگی۔ غُلامٌ عَرِيقٌ: دبلا لڑکا (..... والأعْرَق) صاحب اصل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ أعْرَقُ مِنْكَ فِي كَذَا" وہ فلاں چیز میں تم سے زیادہ صاحب اصل ہے۔

العِرَاق: طول میں سمندر کا کنارہ۔ پر کا جوف ..... مِنَ الدَّارِ: گھر کا صحن..... مِنَ الظُّفُرِ: ناخن کے اردگرد گوشت..... مِنَ الأذُنِ: کان کا گھیرا۔ مِنَ النَّهْرِ: ندی کا کنارہ ج أعْرِقَة وعُرُق وعُرُق والعِرَاق: ملک عراق جو عبادان سے موصل تک طولاً اور قادسیہ سے حلوان تک عرضاً ہے۔

العِرَاقَان: کوفہ و بصرہ۔

العُرَاق: ہڈی جس کا گوشت کھالیا گیا ہو۔ کثیر بارش۔ عُرَاقُ الغَيْثِ: بارش کے بعد روئیدگی۔

العُرَاقَة: کثیر بارش۔

العَوَارِق: داڑھیں۔

المِعْرَق: چھری وغیرہ جس سے ہڈی پر سے گوشت اتارا جاتا ہے۔

رَجُلٌ مُعْرَقٌ ومَعْرُوقُ العِظَامِ: دبلا۔

عَرْقَبَ. الرَّجُلُ: حیلہ کرنا..... الدَّابَّةَ: کونچیں کاٹنا۔ کھڑا کرنے کے لئے کونچیں اٹھانا۔

تَعَرْقَبَ: حیلہ کرنا۔ عرقوب کے مانند ہونا۔ (دیکھو لفظ عُرْقُوب) ..... عَنِ الأمْرِ: باز رہنا۔ پہاڑ پر تنگ راستوں میں چلنا ..... لِخَصْمِهِ: دشمن کے لئے مخفی طریقہ اختیار کرنا۔

العُرْقُوب: کونچ۔ ایڑی کے اوپر کا پٹھا۔ وادی کا موڑ۔ پہاڑی راستہ۔ حیلہ۔ ج عَرَاقِيب وعَرَاقِيبُ الأُمُورِ: مشکل کام۔ عُرْقُوب نام ایک شخص کا جو جھوٹ اور وعدہ خلافی میں ضرب المثل تھا۔

عَرْقَصَ الغُلامُ: لڑکے کا ناچنا۔ عَرْقَصَتِ الحَيَّةُ: سانپ کا رینگنا۔

عَرْقَلَ: توسط سے ہٹ جانا..... الأمْرَ: دشوار کر دینا..... عَلَيْهِ الكَلامَ: ٹیڑھا کرنا۔

تَعَرْقَلَ الأمْرُ: پیچیدہ ہونا..... الكَلامُ: ٹیڑھا ہونا۔

العِرْقَال: گمراہ۔ کج رو۔

العِرْقِيل: انڈے کی زردی۔

العَرَاقِيل: مصیبتیں۔ عَرَاقِيلُ الأمُورِ: دشوار امور۔

العَرْقَلَى: ناز و تبختر کی چال۔

عَرَكَ (ن) عَرْكًا. الأدِيمَ: چمڑے کو ملنا۔ الدَّهْرُ: زمانے کا کسی کو تجربہ کار بنا دینا..... الشَّيْءَ: رگڑتے رگڑتے مٹا دینا..... المَاشِيَةُ النَّبَاتَ: جانوروں کا ساری نباتات کو کھا جانا ..... المَاشِيَةُ الأرْضَ: چارے سے خالی کر

دینا(...... عَـرَکًـا وعَـرَاکًـا وعُـرُوْکًـا) الـمَـرْاَۃُ: عورت کا حائضہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَـرَکَ الاَذٰی بِـجَنْبِـہٖ" یعنی اس نے مشقت اٹھائی۔

عَرِکَ (س) عَـرَکًا: سخت حملہ آور ہونا۔ صفت عَرِک۔

عَـارَکَـہٗ مُـعَارَکَۃً وعِرَاکًا: مقاتلہ کرنا۔ مزاحمت کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَوْرَدَ اِبِـلَـہٗ عِـرَاکًـا" یعنی وہ سارے اونٹوں کو پانی پر لایا۔

تَعَرَّکَ الشَّیْءُ: ملا جانا۔

تَـعَـارَکَ الـرَّجُلاَنِ: ایک دوسرے سے مقاتلہ کرنا۔

اِعْتَرَکُوْا: آپس میں جنگ کرنا۔ "اِعْتَرَکَ النَّاسُ فِی الْمَعْرَکَۃِ او الْخُصُوْمَۃِ" لوگوں کا میدانِ جنگ میں قتل وقتال کے لئے پل پڑنا...... الاِبِـلُ فِی الْوِرْدِ: اُونٹوں کا گھاٹ پر اُترنے میں بھیڑ کرنا...... الـرِّجَـالُ فِی الـحَـرْبِ: انبوہ کرنا اور ایک دوسرے کو رگڑنا۔

الْعَرْکُ والعَرَکُ: آواز۔

الـعَرَکِیُّ: مچھلی کا شکاری۔ ج عَـرَکٌ ج عُرُوْک۔

الْعَرْکَۃُ: بار بار۔ کہا جاتا ہے لَقِیْتُـہٗ عَرْکَۃً وعَرَکَاتٍ۔

الْعُرْکَۃُ: مشقت برداشت کرنے والا۔

الْعَرِیْکَۃُ: کوہان۔ نفس۔ طبیعت۔ عادت۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ لَیِّنُ الْعَرِیْکَۃِ" یعنی نرم خو ہے۔ "هُوَ شَدِیْدُ الْعَرِیْکَۃِ" یعنی وہ سخت مزاج ہے۔ ج عَرَائِک۔

الْـمَعْرَکُ والْمَعْرَکَۃُ والْمَعْرُکَۃُ: میدانِ جنگ ج مَعَارِک۔

الْـمُعْتَرَکُ: میدانِ جنگ۔ مُـعْـتَـرَکُ الْـمَنَایَا: انسان کی عمر سے ساٹھ اور ستر سال کے درمیان۔

الْمَعَارِک: فا۔ جنگجو۔ سخت حملہ آور۔

الْـمَعْرُوْک: مفع۔ مَـاءٌ مَعْرُوْکٌ: جس پر پانی پر بھیڑ زیادہ ہو۔ ارض مَعْرُوْکَۃٌ: جس زمین کو جانوروں نے چر کر صاف کر دیا ہو۔ "رَمْلٌ مَعْرُوْکٌ وعَرِیْکٌ" جمع شدہ ریت ایک دوسرے میں داخل۔

عَـرْکَسَ. الشَّیْءُ: تہ بتہ ہونا...... الشَّیْءَ: تہ بتہ کرنا۔

اِعْـرَنْـکَـسَ: جمع ہونا اور تہ بتہ ہونا...... الشَّعْرُ: بالوں کا سخت کالا ہونا۔

عَرَمَ (ن ض) عَـرْمًـا. الـعَظْمَ: ہڈی سے گوشت اُتار لینا...... الصَّبِیُّ اُمَّہٗ: بچے کا اپنی ماں کا دودھ پینا...... الاِبِلُ الشَّجَرَ: اونٹ کا درخت سے پتے کھانا...... فُلاَنًـا: تکلیف پہنچانا۔

عَرَمَ (ن ض) عُـرَامًا وعَرِمَ (س) وعَرُمَ (ک) عَـرَامَۃً: شدید وسخت ہونا۔ شوخ ہونا۔ بہت خوش ہونا۔ بدخلق ہونا۔ خراب ہونا۔ صفت عَارِمٌ وعَرِمٌ۔

عَرَّمَ الشَّیْءَ: خلط ملط کرنا۔

اَعْرَمَ: ناکردہ گناہ پر تہمت لگانا۔

تَعَرَّمَ. العَظْمَ: ہڈی سے گوشت اتار لینا۔

...... عَلَیْنَا: بہت زیادہ خوش ہونا اور اکڑنا۔

اِعْتَـرَمَ. الْـفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑ دوڑ کر قدم رکھنا۔ منہ زور ہونا...... الصَّبِیُّ ثَدْیَ اُمِّـہٖ: بچہ کا ماں کے پستان کو چوسنا۔

الْعَارِم: فا۔ بدخلق۔ موذی ج عَرَمَۃ: مؤنث عَارِمَۃ ج عَـوَارِم وعَـارِمَات. یَوْمٌ عَارِمٌ: نہایت ٹھنڈا دن۔

الْعَرَم: چکناہٹ۔ ہانڈی کا بقیہ۔

الْـعَرَم والْـعُرْمَۃ: سیاہی سپیدی ملی ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے سیاہ سفید نقطے۔ بکری کے ہونٹ کی سفیدی۔ بکری کو (عَـرْمَـاء) اور بکرے کو اَعْرَم کہتے ہیں (...... والْـعَرَمَۃ) گیہوں کا ڈھیر جو دائیں کرنے کے بعد بھوسہ نکالنے کے لئے جمع کیا جائے۔

الْعَرَمَۃ: کھانے کی بو۔ الْعَرِم: ہانڈی کا میل۔

الْـعَرِمَۃ: پشتہ جو وادی کے عرض میں ہو۔ ج عَرِم اور یا عَرِم کا لفظ جمع ہے۔ بغیر واحد کے الْعَرِم: زرچوہا۔ شدید بارش۔ وادی۔ وادی کے پشتے۔

الْمُعْرِم: قطا یعنی سنگ خوار پرندے کا انڈا۔

الْعُرَام. مِنَ الْجَیْشِ: فوج کی تیزی وکثرت ...... مِنَ الـرَّجُلِ: بدخلقی۔ کہا جاتا ہے "بِـہٖ شِـرَّۃٌ وعُرَامٌ" اس میں تیزی و بدخلقی ہے۔ ہانڈی کا میل۔

الْعَرِیْم: مصیبت۔ ج عُرْمَان.

الاَعْـرَم: رنگ برنگ۔ غیر مستقل۔ بھیڑیا بکری کا ریوڑ۔ غیر مختون۔ ج عُـرْمَـان جج عَرَامِین.

الْعَرْمَاء: مؤنث۔ اَعْرَم: چتی دار سانپ۔

الْعَرَمْرَم: سخت۔ بے شمار لشکر۔

الْعَرَمِس: چٹان۔ مضبوط اونٹنی۔

الْعَرْمَض والعِرْمَاض: کائی۔

عرن (ن ض) عَرْنًا السَّهْمَ: تیروں کو ترتیب سے رکھنا...... عَـلَی الشَّیْءِ: کسی چیز کا عادی ہونا...... الْـبَعِـیْـرَ: اونٹ کی ناک میں لکڑی ڈالنا۔

عَـرِنَتْ: (س) عَـرَنًـا. الـدَّابَۃ. عُرْنَہ: کی بیماری لاحق ہونا (دیکھو لفظ عُرْنَۃ) صفت مذکر عَـرِن اور صفت مؤنث عَـرُوْن وعَـرِنَۃ (...... عِرَانًا) الدَّارُ: گھر کا دور ہونا۔

عَرَّنَ الرُّمْحَ: نیزے میں میخ لگانا۔

اَعْرَنَ. الرَّجُلُ: ہمیشہ گوشت کھانا۔

الْعَرَن: مص۔ پکا ہوا گوشت۔ دھواں۔

الْـعَرَن والعِرَان والعُرْنَۃ: ایک بیماری ہے جس سے جانور کے پچھلے پیر کے بال گر جاتے ہیں یا جانور کے پاؤں کا پھٹنا۔

الْـعِرَان: لکڑی جو اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے۔ دوری۔ بجو کا بھٹ۔ نیزے کی میخ۔ ہمسر۔ جنگ۔

الْـعَـرِیْن: گھر کا صحن۔ جھاڑی۔ گوشت۔ آواز۔ شیر وغیرہ کا بھاڑا ہوا۔ عزت ج عُرُن (...... والْـعَـرِیْـنَۃ) شیر، بجو، بھیڑیے کی جھاڑی۔ سانپ کی بھی۔

الْـعِـرْنِیْن: ناک۔ ناک کا سخت حصہ۔ سردار

......مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز کا پہلا حصہ۔ ج عَرَانِين.

العِرْنَاس: پہاڑ کا نکلا ہوا حصہ۔ کبوتر کی مانند ایک پرندہ۔ لکڑی یا لوہا جس میں کاتنے والی روئی کے گالے کو لپیٹ کر کاتتی ہے۔ جوار کا بھٹا۔ عوام (عَرْنُوس) کہتے ہیں ج عَرَانِيس.

عَرَا يَعْرُو عَرْوًا. فُلَانًا أَمْرٌ: پیش آنا۔ فُلَانًا: عطیہ مانگنے کے لئے قصد کرنا۔ صفت فاعل عار اور صفت مفعول مَعْرُوٌّ...... الْقَمِيصَ: کرتے میں کاج بنانا (...... وعُرِيَ) بخار کی سردی لاحق ہونا۔ صفت عَارٍ ج عُرَاةٌ اور مَعْرُوٌّ. وعُرِيَ الرَّجُلُ: خوف کی کپکپی لاحق ہونا۔

أَعْرَى وعَرَّى الْقَمِيصَ: کرتے میں کاج بنانا۔ أَعْرَى صَاحِبَهُ: چھوڑ دینا۔

اِعْتَرَى اِعْتِرَاءً. فُلَانًا: عطیہ مانگنے کے لئے جانا۔ اِعْتَرَاهُ أَمْرٌ: لاحق ہونا۔

العِرْو: گوشہ۔ وہ جو امور کا اہتمام نہ کرے۔ لوگوں کی جماعت ج أَعْرَاء: کہا جاتا ہے "أَنَا عِرْوٌ مِنْ كَذَا" میں فلاں چیز سے خالی ہوں "وبِهَا أَعْرَاءٌ مِنَ النَّاسِ" اس کے ساتھ جماعتیں ہیں۔

العُرَوَاء: بخار کی سردی۔

العُرْوَةُ مِنَ الْإِبْرِيقِ وَنَحْوِهِ: چھاگل لوٹے کا دستہ۔

العُرْوَة والعُرَى والعِرَى: کاج۔

العُرْوَة: گنجان درخت۔ درخت جس کے پتے جاڑے میں نہ گریں۔ نفیس مال۔ قابل اعتماد چیز۔ کہا جاتا ہے "أَنَا عُرْوَةٌ مِنْهُ" میں اس سے خالی ہوں۔ "أَلْقَى إِلَيْهِ الْعُرَى" یعنی اس نے فلاں کو معاملہ سپرد کر دیا۔

عَرِيَ يَعْرَى عُرْيَةً وعُرْيًا مِنْ ثِيَابِهِ: ننگا ہونا۔ صفت مذکر عَارٍ وعُرْيَان ج عُرَاةٌ: صفت مؤنث عَارِيَةٌ وعُرْيَانَةٌ ج عَوَارٍ وعَارِيَات. عَرِيَ مِنَ العَيْبِ وغَيْرِهِ: عیب وغیرہ سے پاک صاف ہونا۔ صفت عَرٍ

(......عَرِيَ) اللَّيْلَةُ: رات ٹھنڈی ہونا۔

عَرَاهُ يَعْرِيهِ عَرْيًا. الأَمْرُ: پیش آنا۔

عَرَّى تَعْرِيَةً الرَّجُلَ الثَّوْبَ ومِنَ الثَّوْبِ: ننگا کرنا...... هُ مِنَ الأَمْرِ: علیحدہ کرنا۔ چھڑا لینا...... الرَّجُلُ: بے کار کر دینا۔ چھوڑ دینا...... الشَّيْءَ: دستہ لگانا۔ کہا جاتا ہے "عَرَّاهُ بِعُرًى وَثِيقَةٍ" مضبوط دستہ لگانا۔

أَعْرَى إِعْرَاءً الرَّجُلَ الثَّوْبَ ومِنَ الثَّوْبِ: ننگا کرنا۔ کپڑے اتار لینا...... فُلَانًا النَّخْلَةَ: کسی کو ایک سال کے لئے پھل ہبہ کرنا...... فُلَانًا صَدِيقَهُ: دور ہونا اور مدد نہ کرنا...... الرَّجُلُ: رات کی ٹھنڈک لگنا۔ کھلے میدان میں چلنا یا اقامت کرنا۔

تَعَرَّى تَعَرِّيًا مِنْ ثِيَابِهِ: کپڑے اُتار لینا۔ ننگا ہونا۔

اِعْرَوْرَى اِعْرِيرَاءً: تنہا سفر کرنا...... الفَرَسَ: ننگی پیٹھ پر سوار ہونا...... أَمْرًا قَبِيحًا: قبیح کام کرنا۔

العَرَى: گوشہ۔ میدان۔ سردی۔

العَرَاء: کھلا میدان۔ ج أَعْرَاء.

العَرَاة: میدان۔ مکان کا صحن۔ سردی کی شدت۔

فَرَسٌ عُرْيٌ: ننگی پیٹھ کا گھوڑا۔ بلا زین کے گھوڑا۔ ج أَعْرَاء.

الأَعْرَاء: آزاد و لاپروا لوگ۔ واحد عُرْيٌ.

العُرْيَة والعِرْيَة: ننگا پن۔

العَارِيَة: اُدھار لی ہوئی چیز۔

العُرْيَان: ننگا۔ عُرْيَانُ النَّجِيِّ: جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔

عُرْيَانَاتُ الْبُزُورِ: (ن) بیج سے خالی پودے جیسے صنوبر کے درخت۔

العَرِيّ: ٹھنڈی ہوا۔

العَرِيَّة: ٹھنڈی ہوا۔ کھجور کا درخت جس کا پھل کھا لیا گیا ہو۔ کھجور کا درخت جس کے مالک نے دوسرے کو پھل کھانے کے لئے دے دیا ہو۔ ج عَرَايَا کہا جاتا ہے "نَخْلُهُمْ عَرَايَا" یعنی ان کے درخت خرما ہبہ شدہ ہیں کرم کی وجہ سے دوسروں کو پھل کھانے کے لئے دے دیتے ہیں۔

المَعْرَى والمَعْرَاة: ننگا پن۔ بدن کا وہ حصہ جو کپڑے سے نہ چھپایا جائے جیسے ہاتھ، چہرہ وغیرہ ج مَعَارٍ. المَعَارِي: بجمر مقامات۔ بچھونے۔

عَزَّ (ض) عِزًّا وعِزَّةً وعَزَازَةً: عزیز ہونا۔ قوی ہونا۔ ضعیف ہونا...... الشَّيْءُ: قلیل ہونا۔ کمیاب ہونا۔ دشوار ہونا...... السَّمَاءُ: بہنا۔ عَزَّ عَلَيْهِ عِزًّا: کریم ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَزَّ عَلَيَّ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا" میرے اوپر سخت اور دشوار ہے کہ تم ایسا کرو۔

عَزَّهُ (ن) عَزًّا: قوی کرنا۔ عزت کی کوشش میں غالب کرانا۔

عَزَّزَهُ: مدد کرنا۔ تعظیم کرنا۔ معزز بنانا۔

عَازَّهُ مُعَازَّةً: حصول عزت میں مقابلہ کرنا۔ گفتگو میں غالب ہونا۔

أَعَزَّهُ إِعْزَازًا: عزیز بنانا۔ محبت کرنا۔ أَعَزَّتِ الْبَقَرَةُ: گائے کا وضع حمل دشوار ہونا۔ کہا جاتا ہے "أُعْزِزْتُ بِمَا أَصَابَكَ" جو کچھ تم پر گزرا ہے اس سے مجھے تکلیف ہوئی۔

اِعْتَزَّ: قوی ہونا...... بِهِ: اپنے آپ کو طاقتور و قوی سمجھنا۔ فخر کرنا...... عَلَى فُلَانٍ بزرگی جتانا۔ غالب آنا۔

تَعَزَّزَ: قوی ہونا...... بِهِ: فخر کرنا...... لَحْمُهُ: سخت اور ٹھوس ہونا۔

اِسْتَعَزَّ. عَلَيْهِ: سختی کرنا۔ غالب ہونا۔ ...... اللّٰهُ بِفُلَانٍ: وفات دینا۔ کہا جاتا ہے "اُسْتُعِزَّ بِحَقِّي" یعنی میرے اوپر غالب آ گیا "واُسْتُعِزَّ بِعَلِيلٍ" یعنی بیماری بڑھ گئی اور اس کی عقل پر غالب آ گئی۔

العِزّ: عزت۔ سخت بارش۔

رَجُلٌ عَزٌّ: قوی۔ کہا جاتا ہے "جِئْنِي بِهِ عَزًّا بَزًّا" اس کو جس طرح سے ہو لے آؤ۔

العَزَّة: ہرن کا مادہ بچہ۔

العِزَّة: حصول عزت کے مقابلہ میں غالب ہونا۔ حمیت۔

العَزِيْزُ: شریف۔ قوی۔ نادر۔ معزز۔ بادشاہ بلند کہ اس کا حصول دشوار ہو اور وہ مغلوب نہ ہو اور کوئی اسے عاجز نہ کر سکے اور اس کے مانند کوئی نہ ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے ج عِزَاز واَعِزَّاء واَعِزَّة: حاکم مصر کا لقب۔

الاَعَزُّ: اسم تفضیل۔ عزیز۔

العُزّیٰ: عزیزہ۔ شریفہ۔ (اَعَز) کا مؤنث۔ قریش کے ایک بُت کا نام۔

العَزَّاء: شدت۔ سخت سال۔ بڑی بوند کی بارش۔

المِعْزَاز: سخت مرض والا۔

المَعْزُوْزَة: بختی۔ زمین جس پر سخت بارش ہوئی ہو۔

عَزَبَ (ن) عُزْبَةً وعُزُوْبَةً: بے زوج کے ہونا۔ مجرد رہنا۔

عَزَبَ (ن ض) عُزُوْبًا: دور رہنا۔ غائب ہونا۔ پوشیدہ ہونا۔ صفت عَازِب عَزَبَت الارض: زمین کا ویران ہونا۔

عَزَّبَ: دیر تک غائب رہنا۔ شروع کئے ہوئے کو چھوڑ دینا۔

اَعْزَبَ: دور ہونا ...... ہ: دور کرنا۔ بے زوج کر دینا۔

تَعَزَّبَ: مجرد رہنے کے بعد گھر بسانا۔

العَازِب: فا۔ دور کی چراگاہ۔

العَازِبَة: مؤنث عَازِب: مرد کی بیوی ج عَوَازِب.

العَزَب: وہ مرد یا عورت جس کے زوج نہ ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ "عَزَبٌ" مرد کے لئے اور عَزَبَةٌ: مؤنث کے لئے۔ ج عُزَّاب واَعْزَاب.

الاَعْزَب: جس کے اہل وعیال نہ ہوں۔ وہ شخص جو اپنے اہل و مال سے دور ہو گیا ہو۔ مؤنث عَزْبَاء ج عُزْب.

المِعْزَبَة: باندی۔ لونڈی (...... والمَعْزَبَة) بیوی۔

المِعْزَاب والمِعْزَابَة: وہ شخص جو اپنے جانوروں کو دور چرانے کے لئے لے جائے "المِعْزَابَة: جس کے اہل نہ ہوں۔ جس کا کنوارہ پن دیر تک رہے۔

عَزَجَ (ن) عَزْجًا الرَّجُلُ: دفع کرنا ...... الارض بالمِسْحَاةِ: بیلچہ سے زمین کو الٹ پلٹ کرنا۔ جماع کرنا۔

عَزَدَ (ف) عَزْدًا: جماع کرنا۔

عَزَرَهُ (ض) عَزْرًا: ملامت کرنا۔ اعانت کرنا۔ جماع کرنا ...... ہ عن كذا: منع کرنا۔ واپس کر دینا ...... ہ علی الامر: خبر دینا ...... ہ علی الفرائض والاحکام: فرائض اور احکام سے واقف کرا دینا۔

عَزَّرَهُ: ملامت کرنا۔ ادب دینا۔ سخت مارنا۔ تعظیم کرنا۔ اعانت و مدد کرنا۔

العَزْوَر والعَزَوَّر: بدخلق

العَزْوَرَة: مؤنث۔ عَزْوَر: ٹیلہ۔

العَزَائِر: لکڑیاں۔ درختوں کا بقایا (بغیر واحد کے جمع ہے)

العَزِيْر والعَزَائِر: کٹی ہوئی گھاس کی قیمت۔

عِزْرَائِيْل: فرشتہ ملک الموت کا نام۔

عَزْعَزَة: عزت میں غالب آنا۔

عَزَطَ (ن) عَزْطًا: جماع کرنا۔

عَزَفَ (ن ض) عَزْفًا وعُزُوْفًا۔ نَفْسُهُ وعن الشیء: بے رغبتی کرنا اور ملول ہونا (...... عَزْفًا) نَفْسَهُ عن كذا: منع کرنا (...... عَزْفًا وعَزِيْفًا) آواز دینا۔ گانا۔

عَزَّفَ: آواز دینا۔

اَعْزَفَ: ہوا کی سرسراہٹ سننا۔

تَعَازَفُوْا: ایک دوسرے کے سامنے رجز پڑھنا۔ آپس میں فخر کرنا۔ ایک دوسرے کی ہجو کرنا۔

اِعْزَوْزَفَ لِلشَّرِّ: برائی کے لئے آمادہ ہونا۔

العَازِف: آلات لہو سے کھیلنے والا۔ گویا۔

العَزْف: دف کی آواز۔ ہوا کی سرسراہٹ۔

العُزُف: جنگلی کبوتر۔

العَزُوْف والعَزُوْفَة: جو کسی کی دوستی پر قائم نہ رہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَزُوْفٌ عَنِ اللَّهْوِ" وہ کھیل کود سے کنارہ کش ہے۔ ج عِزَاف وعَزُوْفَة: میں تا مبالغہ کی ہے تانیث کی نہیں۔

التَّعْزَاف: بمعنی عَزْف: مصدر۔

العَزَّاف: بہت باجا بجانے والا۔ بہت گانے والا۔ سَحَابٌ عَزَّافٌ: بہت گرجنے والا بادل۔

المِعْزَف والمِعْزَفَة: گانے بجانے کے آلات ج مَعَازِف.

اِعْزَوْزَفَ لِلشَّرِّ: شرارت کے لئے تیار ہونا۔

عَزَقَ (ن) عَزْقًا: تیز دوڑنا ...... الخَيْرَ عَنِّي: روک لینا ...... ہ ضَرْبًا: مارنے میں مبالغہ کرنا۔

عَزَقَ (ض) عَزْقًا الارضَ: زمین کو کھودنا۔ کھود کر پانی نکالنا۔

عَزِقَ (س) عَزَقًا بِهِ: چپکنا۔

العَزِق: بدخلق۔ ج عُزُق.

العَزُوْق والعَزَوْق: بے مغز کا پستہ۔ رَجُلٌ عَزُوْقٌ: سخت مزاج بخیل و بدخو مرد۔

العَزِيْق مِنَ الارض: پست زمین۔

المِعْزَق والمِعْزَقَة: ہوا میں گیہوں صاف کرنے کا آلہ۔ کھودنے کے آلات جیسے پھاوڑا۔ کدال۔ بیلچہ۔ ج مَعَازِق.

المُتَعَزِّق: بدخلق۔

عَزَلَهُ (ض) عَزْلًا. عن كذا: جدا کر دینا ...... فلانًا عن منصبه: علیحدہ کر دینا۔ معزول کر دینا ...... ہ عن عمله: باز رکھنا۔

عَزَّلَهُ: ایک جانب کر دینا۔

تَعَزَّلَ واعْتَزَلَ. الشیءَ وعنه: جدا ہو جانا۔

تَعَازَلَ القَوْمُ: بعض کا بعض سے جدا ہونا۔

العَزَل: بے ہتھیار وسامان ہونا۔ عَزَلُ الحِمَارِ: گدھے کا پچھلا حصہ۔ العَزَلَة: سرین کی ہڈی کا سرا جو بیٹھنے میں زمین سے لگے۔

العُزْل والعِزَال: کمزوری۔

العُزْلَة: جدائی۔ گوشہ نشینی۔

اَلْعَازِلُ: وہ مادہ جو بجلی اور گرمی کے داخل ہونے کو روکے۔ خشک لکڑی دونوں کو روکتی ہے اور شیشہ بجلی کو روکتا ہے۔

العُزْل: بے ہتھیار مرد ج اَعْزَال.

الاَعْزَل: علیحدہ ریت کا ڈھیر بے بارش کا بادل۔ بے ہتھیار ج عُزْلٍ واَعْزَال وعُزْل وعُزْلَان: مؤنث عَزْلَاء. الاَعْزَل مِنَ الدَّوَابِ: دُم کو جھکا ہوا رکھنے والا...... مِنَ الطَّيْرِ: پرندہ جو اڑنے پر قادر نہ ہو۔

الاَعْزَل: نام دو ستاروں میں سے ایک کا کہ دوسرے کا نام "رَامِحْ" ہے۔

العَزْلَاء. الاَعْزَل: کا مؤنث۔ دہن۔ مشک کا منہ ج العَزَالِی والعَزَالَى: کہا جاتا ہے "اَنزَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا" یعنی آسمان نے اپنے دہانے کھول دیے۔ اشارہ ہے شدتِ بارش کی جانب کہا جاتا ہے "هُوَ عَنِ الحَقِّ بِمَعْزَلٍ" یعنی وہ حق سے بعید و جداگانہ ہے۔

المُعْتَزِلَة والعُزَّال: قدریہ کی ایک جماعت جو اپنے خیال سے اہلِ سنت والجماعت اور خوارج دونوں کو گمراہ سمجھ کر جدا ہو گئے تھے۔

المِعْزَال: علیحدہ چرانے والا۔ سفر میں علیحدہ اُترنے والا۔ خود رائے۔ بے ہتھیار۔ کمزور احمق۔ ج مَعَازِيل.

عَزْلَبَ عَزْلَبَةً: جماع کرنا۔

عَزَمَ (ض) عَزْمًا وعُزْمًا ومَعْزَمًا ومَعْزِمًا وعَزِيْمًا وعَزْمَةً وعَزِيْمَةً وعُزْمَانًا الاَمْرَ وعَلَيْهِ: پختہ ارادہ کرنا...... الرَّجُلُ: کوشش کرنا...... الاَمْرُ: واجب ہونا...... فُلَانٌ عَلَى فُلَانٍ: قسم دینا۔ کہا جاتا ہے "عَزَمْتُ عَلَيْكَ لتفعلن الَّا فَعَلْتَ او لَمَا فَعَلْتَ" یعنی قسم دیتا ہوں (...... وعَزَّمَ) الرَّاقِي: منتر پڑھنا۔

اِعْتَزَمَه الامر وعَلَيْهِ: ارادہ کرنا...... الطَّرِيْق: بغیر ٹھہرے ہوئے گزر جانا...... الفَرَسُ فِي عِنَانِه: سرکشی کرنا۔

تَعَزَّمَ. الاَمْرَ وعَلَى الاَمْرِ: ارادہ کرنا۔

العَزْم: پختہ ارادہ۔

العُزْمَة: خاندان۔ قبیلہ۔ ج عُزَم.

العَزْمَة: حق۔ واجب ج عَزَمَات. عَزَمَات اللّٰه وعَزَائِم اللّٰه: اللہ کے حقوق و فرائض۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ عَزْمَة" اس کے لئے ثابت و صبر نہیں۔

العَزَمِي: کھلی بیچنے والا۔ وفادار۔ عہد کو پورا کرنے والا۔

اُمّ العِزْم والعِزْمَة واُمّ عِزْمَة: دُبر۔

العَزِيْم: تیز دوڑ۔

العَزِيْمَة: موکد ارادہ۔ منتر ج عَزَائِم.

العَازِم: فا۔ ج عَزَمَة وعَازِمُوْن. اَمْرٌ عَازِمٌ: کام جس کا پختہ ارادہ ہو۔

العَزُوْم: ہمیشہ اپنے عزم پر رہنے والا۔ بڑھیا۔ دُبر۔ ج عُزُم.

العَزَّام: صیغہ مبالغہ۔ شیر۔

المُعَزِّم: فا۔ منتر پڑھنے والا۔

عَزَا يَعْزُو عَزْوًا. الشَّئَ او فُلَانًا اِلَى فُلَانٍ: نسبت کرنا (...... عَزَاءً) الرَّجُلُ: صبر کرنا۔

عَزَا يَعْزُ وعَزْوًا وتَعَزَّى تَعَزِّيًا اِعْتَزَى اِعْتِزَاءً لِفُلَانٍ والَى فُلَانٍ: منسب ہونا۔ سچ یا جھوٹ دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنا۔ اسم (عَزَاء) ہے اور اسی سے ہے "اِعْتَزَى بِعَزَاءِ الجَاهِلِيَّة"۔

العِزَة: لوگوں کی جماعت ج عِزًى وعِزُوْن.

العِزْوَة: انتساب۔ صبر۔

عَزِيَ يَعْزَى عَزْيًا الشَّئَ او فُلَانًا اِلَى فُلَانٍ: نسبت کرنا۔

عَزِيَ يَعْزَى عَزَاءً: مصیبت پر صبر کرنا صفت مذکر عَزٍ: صفت مؤنث عَزِيَّة.

عَزَّى تَعْزِيَةً. الرَّجُلُ: تسلی دینا۔

تَعَزَّى تَعَزِّيًا. اِلَيْهِ: منسوب ہونا...... عَنْهُ: صبر کرنا۔ تسلی حاصل کرنا۔

تَعَازَى تَعَازِيًا. القَوْمُ: ایک دوسرے کو تسلی دینا۔

العَزِيّ: صابر۔

العِزْيَة: انتساب۔

الاِعْتِزَاء: دعویٰ کرنا۔ جنگ میں کوئی خاص علامت۔

عَسَّ (ن) عَسًّا وعَسَسًا: رات میں پاسبانی میں پھرنا...... الخَبَرُ: دیر سے پہنچنا۔

عَسَّ. القَوْمَ: تھوڑا سا کھلانا۔

اِعْتَسَّ: رات میں مشتبہ لوگوں پر مطلع ہونا۔ الشَّئَ: رات میں طلب کرنا یا قصد کرنا...... البَلَد: شہر میں داخل ہونا اور احوال سے مطلع ہونا۔

العَسَس: رات کے چوکیدار۔ یہ جمع ہے عَاسٌّ کی۔

العُسّ: بڑا پیالہ۔ بڑا برتن۔ ج عِسَاس وعِسَسَة واَعْسَاس وعُسُس.

العَاسّ: رات کا چوکیدار ج عَسَس وعَسِيْس.

العَسَّاس: رات کا چوکیدار۔

العَسُوْس: دودھ دوہنے کے وقت بدکنے والی اونٹنی۔ بے برکت مرد۔ شکار کو ڈھونڈنے والا۔

المَعَسّ: مطلب۔

اَعْسَبَ. الذِّئْبُ: بھیڑیے کا بھاگنا۔

اَعْسَبَهُ جَمَلَهُ: اُونٹ عاریت پر دینا۔

اِسْتَعْسَبَ مِنْهُ: ناپسند کرنا...... فُلَانًا جَمَلَهُ: اُونٹ عاریت پر لینا۔

العَسْب: نسل۔ کہا جاتا ہے قَطَعَ اللّٰه عَسْبَهُ اللہ اس کی نسل کو منقطع کردے۔

العَسْبَة: اسم مرۃ۔ پہاڑ میں شگاف۔

العَسُوْب: رئیس اعظم۔

العَسِيْب: دُم کی ہڈی یا اس پر بال اُگنے کی جگہ۔ پشت پا۔ کھجور کی ٹہنی جس سے پتے دور کر دیے گئے ہوں۔ پہاڑ کا شگاف۔ ج عُسُب وعُسْب وعُسْبَان.

اليَعْسُوْب: شہد کی نر مکھی۔ شہد کی مکھیوں کا بادشاہ۔ اليَعْسُوْب: رئیس اعظم۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَعْسُوْب قَوْمِه" وہ اپنی قوم کا

رئیس اعظم ہے۔ ایک چھوٹا سا پرندہ۔ گھوڑے کے چہرے کی سفیدی ج یَعَاسِیب.

العُسْبُرُ چیتا۔ ج عَسَابِر.

العُسْبُرَۃ: مادہ چیتا۔ تیز رفتار اصیل اونٹنی۔

العِسْبَار: بجو کے مانند ایک درندہ۔ اکثر افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ بھیڑیئے کا بچہ۔

العُسْبُوْر والعُسْبُوْرَۃ: کتے کا بچہ مادہ بھیڑیا سے۔

عَسَجَ (ن ض) عَسْجًا وعَسَجَانًا وعَسِیْجًا: چلنے میں گردن اُٹھانا۔

اِعْسَجَّ الشیخُ: بڈھے کا خمیدہ کمر ہونا۔

العَوْسَج: ایک کانٹے دار درخت۔ واحد عَوْسَجة.

العَسْجَد: سونا۔ جوہر مانند موتی یاقوت وغیرہ۔ مضبوط موٹا اونٹ۔

العَسْجَدِیَّة: شاہی سواریاں اور یہ اصل میں ان اونٹوں کو کہا کرتے تھے جو نعمان بن منذر بادشاہ حیرہ کے لئے آراستہ کئے جاتے تھے۔

عَسْجَرَ الطَعَامَ: کھانے میں نمک ڈالنا۔ الرَجُلُ: بہت تیز نظر سے دیکھنا۔

العَسْجَر: نمک۔

عَسَدَ (ض) عَسْدًا. الحَبْلَ: رسی مضبوط بٹنا...... جارِیَتَهُ: جماع کرنا۔

العِسْوَدُ: بہت مضبوط۔ سانپ۔

عَسَرَ (ن ض) عَسْرًا وعُسْرًا. الغَرِیْمَ: تنگ دستی میں قرض دار سے طلب کرنا...... الزَمَانُ: سخت ہونا...... عَلٰی فُلَانٍ: مخالف ہونا...... عَلَیْهِ مَافِیْ بَطْنِهِ: پیٹ میں جو کچھ ہو اس کا نکلنا دشوار ہونا۔

عَسَرَہُ (ض) عَسْرًا: بائیں جانب سے آنا۔ عَسَرَتْ وعَسَرَانًا النَاقَةُ: اونٹنی کا دوڑنے میں دُم اٹھانا...... المَرْأَۃُ: عورت کے جننے میں دشواری ہونا۔

عَسِرَ (س) عَسَرًا: بائیں ہاتھ سے کام کرنا۔ صفت مذکر اَعْسَر...... صفت مؤنث عَسْرَاءُ ج عُسْر.

عَسِرَ (س) عُسْرًا وعُسُرًا وعَسَرًا ومَعْسُوْرًا وعَسُرَ (ک) عُسْرًا وعَسَارَۃ: دشوار ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَسُرَ عَلَیْهِ الاَمْرُ" کام اس کے اوپر دشوار ہوگیا...... الرَجُلُ: بدخلق ہونا۔ صفت عَسِر وعَسِیْر.

عَسَّرَ الاَمْرَ: دشوار کرنا...... عَلَیْهِ: تنگ کرنا۔ مخالفت کرنا...... ہ: بائیں جانب سے آنا۔

اَعْسَرَ: تنگ دست ہونا...... الغَرِیْمَ: قرض دار سے تنگ دستی میں طلب کرنا۔ اَعْسَرَتِ المَرْأَۃ: عورت کے جننے میں دشواری ہونا۔

عَاسَرَہُ مُعَاسَرَۃً: تنگی کا معاملہ کرنا۔

تَعَسَّرَ وتَعَاسَرَ عَلَیْهِ الاَمْرُ: دشوار ہونا۔ پیچیدہ ہونا...... عَلَیْهِ القَوْلُ: ملتبس ہونا۔

تَعَاسَرَ البَیْعَانِ: بائع مشتری کا متفق نہ ہونا۔

اِعْتَسَرَہُ: مجبور کرنا...... الکَلَامَ: قبل تیاری کے فی البدیہہ کہنا۔

اِسْتَعْسَرَ. الاَمْرَ: دشواری پانا...... الاَمْرُ عَلَیْهِ: سخت اور پیچیدہ ہونا۔

العُسْر والعُسُر: تنگ دستی۔ سختی۔ تنگی۔

العُسْرَۃ والعُسْرٰی والمَعْسَرۃ والمَعْسُرۃ تنگی اور سختی۔

الاَعْسَر: بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ اَعْسَرُ یَسَرٌ" فلاں دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا ہے۔ "یَوْمٌ اَعْسَر" یعنی سخت اور منحوس دن۔

العُسْرٰی: مؤنث الاعسر: تنگی۔ دشواری۔

المِعْسَر: اپنے قرض دار پر تنگی کرنے والا۔

المَعْسُوْر: تنگ حال۔

عَسْعَسَ. اللَیْلُ: رات کا گزرنا۔ رات کا تاریک ہونا...... السَحَابُ: بادل کا زمین سے قریب ہونا...... الاَمْرَ: مشتبہ کر دینا۔ معمہ بنا دینا...... الشَیْئُ: حرکت دینا(...... وتَعَسْعَسَ الذِئبُ) بھیڑیئے کا رات میں پھرنا۔ تَعَسْعَسَ الشَیْئَ: سونگھنا۔

العَسْعَس: رات میں شکار ڈھونڈنے والا بھیڑیا۔

العَسْعَاس: رات میں شکار ڈھونڈنے والا بھیڑیا۔ سراب۔ ہر چیز میں سے ہلکا۔

عَسَفَ (ض) عَسْفًا السُلْطَانُ: ظلم کرنا۔ جور کرنا...... ہ: ظلم کرنا۔ خدمت لینا...... الدَمْعُ الجُفُوْنَ: آنسو کا پلکوں سے بکثرت بہنا...... الشَیْئَ: زبردستی لے لینا۔ فِی الاَمْرِ: بغیر سوچ سمجھے کرنا...... لِفُلَانٍ: کسی کے لئے کام کرنا۔ الطَرِیْقَ وعَنِ الطَرِیْقِ: راستے سے ہٹ جانا۔ المَفَازَۃَ: بغیر مقررہ راستے کے طے کرنا۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ یَعْسِفُ اللَیْلَ وباللَیْلِ" مقصد کی تلاش میں رات میں بے راہ چلنا۔

اَعْسَفَ: رات میں بے راہ چلنا۔ غلام سے سخت کام لینا۔

عَسَّفَ: بغیر علامت نشان کے چلنا...... البَعِیْرَ: چلنے سے تھکا دینا۔

تَعَسَّفَ. فِیْ القَوْلِ: بے راہ روی کرنا۔ ایسے معنی میں حمل کرنا جس پر دلالت ظاہر نہ ہو...... عَنِ الطَرِیْقِ: ہٹ جانا...... الاَمْرَ: بغیر سمجھے بوجھے اختیار کرنا...... فُلَانًا: ظلم کرنا۔ خدمت لینا۔

اِعْتَسَفَ عَنِ الطَرِیْقِ: راستے سے ہٹ جانا۔ الطَرِیْقَ: راستہ کو بغیر جانے پہچانے چلنا۔ الاَمْرَ: بغیر سمجھے بوجھے اختیار کرنا فلانًا: ظلم کرنا۔ خدمت لینا۔

اِنْعَسَفَ الشَیْئُ: مڑنا۔

العَسْف: ظلم۔ موت۔

العَاسِف: فا۔ مِنَ الابل: عساف کی بیماری والا اونٹ۔ کہا جاتا ہے "نَاقَةٌ عَاسِفٌ" ج عَوَاسِف.

العُسَاف: اونٹوں میں ایک بیماری۔ جس میں سانس زیادہ لیتا ہے۔

العَسُوْف والعَسَّاف والمِعْسَف: بہت ظالم۔

العَسِیْف: مزدور ج عُسَفَاء وعِسَفَة.

العِسِّیْف: بے جانے پہچانے راستہ چلنے والا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذُوْا فِیْ مَعَاسِیْف

البِيْد ومَعَامِيهَا" یعنی جنگل کے مجہول راستوں میں چلنا شروع کردیا۔
عَسِقَ (س) عَسَقًا وتَعَسَّقَ بِهٖ: چمٹنا۔
عَلَيْهِ: طلب کرنے میں اصرار کرنا۔
العَسَق: تنگ خوئی۔ اول رات کی تاریکی۔
العَسِيْقَة: ردی شراب۔
عَسْقَل. السَّرَابُ: سراب کا چمکنا۔
عَسْقَلَان: شام کے ساحل پر ایک شہر۔
الرَّاس: سر کا اوپر کا حصہ۔
العُسْقُل: سانپ کی چھتری۔ ج عَسَاقِل۔
العَسَاقِل والعَسَاقِيْل: سراب۔ متفرق بادل۔ صحاح میں ہے کہ ان کا واحد نہیں سنا گیا۔
عَسِکَ (س) عَسَکًا بِهٖ: لازم ہونا۔ چمٹنا۔
تَعَسَّکَ. الرَّجُلُ فِیْ مَشْیِهٖ: مٹک کر چلنا۔
عَسْکَرَ الْقَوْمُ: جمع ہونا۔ اللَّیْلُ: تاریکی زیادہ ہونا۔ الشَّیْءُ: جمع کرنا۔ جمع کردہ کو مُعَسْکَر کہتے ہیں۔
العَسْکَر: جمع۔ لشکر ج عَسَاکِر: ہر چیز کا بہت۔ کہا جاتا ہے "اِنْجَلَتْ عَنْهُ عَسَاکِرُ الْهَمِّ" غم کی کثرت اس سے دُور ہوگئی۔
العَسْکَرَة: سختی وخشک سالی۔
عَسَلَ (ن ض) عَسْلًا وعَسَّلَ الطَّعَامَ: کھانے میں شہد ملانا۔ عَسَلَ وعَسَّلَ الْقَوْمَ: شہد کا کھلانا۔ شہد کا توشہ دینا۔
عَسَّلَتِ النَّحْلُ: مکھیوں کا شہد بنانا۔ عَسَلَ الشَّیْءُ: شہد جیسا ہونا۔ عَسَلَ النَّائِمُ: اونگھنا۔
عَسَلَ (ض) عَسْلًا وعُسُوْلًا وعَسَلَانًا الرُّمْحُ: زیادہ حرکت کرنا۔ المَرْأَةَ: جماع کرنا۔
عَسَلَ (ن) عَسْلًا وعَسَلَانًا الْمَاءُ: ہوا کی وجہ سے لہرانا۔
اِسْتَعْسَلَ: شہد طلب کرنا۔ اِسْتَعْسَلَتِ النَّحْلُ: مکھیوں کا شہد بنانا۔ کہا جاتا ہے عَسَلًا لَهٗ: بمعنی تَعْسًا لَهٗ یعنی اس کے لئے ہلاکت ہو۔

العَسَل: شہد (مذکر ومؤنث) ج اَعْسَال وعُسُل وعُسْل وعُسُوْل وعُسْلَان: تھوڑے سے کو عَسَلَة کہتے ہیں۔ العَسَل: کھجور کا شیرہ۔ کہا جاتا ہے "مَا لِفُلَانٍ مَضْرَبُ عَسَلَةٍ" یعنی فلاں کے لئے نسب نہیں۔ "مَاتَرَکَ لَهٗ مَضْرِبَ عَسَلَةٍ" مراد یہ ہے کہ اس کو گالی دی یہاں تک کہ اس کے نسب کو کالعدم کردیا۔
اَبُوْعَسَلَة: بھیڑیا۔
العَسَلِیُّ: شہد کے رنگ کا۔
العَاسِل: فا (...... والعَسُوْل) نیکوکار جس کی ثناوصفت اچھی طرح معلوم ہو ج عُسَّل۔
العَاسِل: شہد نکالنے والا ج عُسَّل وعَوَاسِل: بھیڑیا۔ رُمْحٌ عَاسِلٌ وعَسَّالٌ وعَسُوْلٌ: نرمی کی وجہ سے حرکت کرنے والا۔
العَسَّال: بمعنی العَاسِل۔
خَلِیَّةٌ عَاسِلَةٌ: چھتہ مع شہد کے۔
العَسَّالَة: چھتہ۔
العَسَّالَة: شہد کی مکھی۔ شہد کے نکالنے والے۔
العَسِیْل: عطر فروش کی جھاڑو جس سے عطر جمع کرتا ہے۔ ہاتھی اور اونٹ کا عضو تناسل ج عُسُل۔
المَعْسَلَة والمَعْسُلَة: شہد کا چھتہ۔
المَعْسُوْل: مفع۔ رَجُلٌ مَعْسُوْلٌ: شیریں زبان۔ خوش آواز۔ مَعْسُوْلُ الْمَوَاعِیْدِ: سچے وعدے۔
عَسْلَجَ. الشجر: نرم ٹہنیاں نکالنا۔
العُسْلُج: نرم ٹہنیاں۔ ج عَسَالِج۔
العُسْلُوْج: نرم ٹہنیاں مع ج عَسَالِیْج۔
عَسْلَط: غیر مربوط کلام بولنا۔
کَلَامٌ مُعَسْلَطٌ: غیر مربوط گفتگو۔
العَسْلَق: سراب۔ بھیڑیا۔ شیر۔ نر شتر مرغ۔ ہر شکاری درندہ۔ بدخصلت۔ چست چالاک۔ دراز گردن۔ لومڑی۔ ج عَسَالِق۔

عَسَمَ (ض) عَسْمًا وعُسُوْمًا فِی الْاَمْرِ: لالچ کرنا۔ کوشش کرنا۔ عَسَمَتْ عَیْنُهٗ: آنکھ کا بہہ پڑنا۔ آنکھ کا بند ہونا یا بقول بعض پلک کا چپک جانا۔
عَسِمَ (س) عَسَمًا القَدَمُ او الکَفُّ: قدم یا ہتھیلی کا خشک ہو کر ٹیڑھا ہونا۔ صفت مذکر اَعْسَم: صفت مؤنث عَسْمَاء۔
اَعْسَمَ یدہ: خشک کر دینا۔ اَعْسَمَتْ عَیْنُهٗ: آنکھ کا بہنا یا بقول بعض بند ہونا۔
اِعْتَسَمَ: کمائی کرنا فلانًا: کسی کو اس کے طمع کی چیز دینا۔
العَسُوْم: بال بچوں کو تکلیف پہنچانے والا۔ ج عُسُم۔
العَاسِم: بمعنی العَسُوْم۔
العَسَمَة والعَسُوْم: خشک روٹی کے ٹکڑے
العُسُوْم: قلت۔
المَعْسَم: جائے طمع۔ کہا جاتا ہے "مَالَکَ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ مَعْسَمٌ"۔
عَسِنَ (س) عَسَنًا الکَلَا فِی الدَّابَّةِ: گھاس کا ہضم ہونا اور جانور کا موٹا ہونا۔ عَسِنَتِ الدَّابَّةُ: چارہ کا ہضم ہونا اور موٹا ہونا۔
تَعَسَّنَ. الشَّیْءُ: پتہ نشان تلاش کرنا۔ اَبَاهُ: مشابہ ہونا)...... واَعْسَنَ الْمَکَانُ: کچھ سبزی اگانا۔
العَسْن: چربی۔ بالوں کی لمبائی وخوبصورتی مع سپیدی۔
العِسْن: مثل ونظیر (...... والعُسْن) چربی۔
العُسُوْن والاَعْسَن: موٹا۔ ج عُسْن۔
اَعْسَانُ. الشَّیْءِ: نشان۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَلٰی اَعْسَانٍ مِنْ اَبِیْهِ" وہ اپنے باپ کے مشابہ ہے۔
اَلْعَسَنَّج: نر شتر مرغ۔
عَسَا یَعْسُوْ عَسَاءً وعُسُوًّا النَّبَاتُ: نباتات کا موٹا اور سخت ہونا۔ عَسَتْ یَدُهٗ: ہاتھ کا کام کرنے سے سخت ہونا...... اللَّیْلُ: رات کی تاریکی کا زیادہ ہونا۔ عَسَا یَعْسُوْ

عَسْوًا وعُسُوًّا وعُسِيًّا وعَسَاءً وعَسْوَةً الشَّيْخُ: بوڑھا ہونا۔
العَسْو: مص۔ موم۔
العَاسِي: فا۔ سخت مزاج۔
العِسْوَة: بڑھاپا۔
عَسِيَ يَعْسَى عَسًى. النَّبَاتُ: نباتات کا سخت ہونا۔
عَسٰى: افعالِ مقاربہ میں سے ہے اور جامد ہے۔ محبوب میں اُمید کے لئے اور مکروہ میں خوف کے لئے مستعمل ہے۔
العَسِي والعَسِيّ والمَعْسَاة بِالْاَمْرِ: لائق۔ مناسب۔
اَعْسِ بِهٖ: فعل تعجب ہے بمعنی اَخْلِقْ بِهٖ: یعنی کس قدر لائق ہے۔
العَاسِي: فا۔ درخت خرما۔ بقول ابوعبید درخت خرما کا گچھا۔
المِعْسَاء: قریب البلوغ لڑکی۔
عَشَّ (ن) عَشًّا الشَّيْءَ: طلب کرنا۔ جمع کرنا......القَمِيْصَ: کرتے میں پیوند لگانا......المَعْرُوْفَ: تھوڑا سا دینا۔ عَشَّتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما کی شاخوں کا کم ہونا۔ عَشَّ الطَّائِرُ: پرندے کا گھونسلے ہی میں رہنا۔
عَشَّ (ن) عُشُوْشَةً وعَشَاشَةً وعَشَشًا البَدَنُ: لاغر ہونا۔ صفت عَشٌّ۔
عَشَّشَ الطَّائِرُ: پرندے کا گھونسلہ بنانا۔
عَشَّشَتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما کی شاخوں کا کم ہونا۔ عَشَّشَ الكَلَأُ: گھاس کا خشک ہونا۔
عَشَّشَ الخُبْزُ: روٹی میں پھپھوندی لگنا اور خشک ہونا۔
اَعَشَّ فُلَانًا عَنِ الاَمْرِ: روکنا۔ باز رکھنا......الظَّبْيَ: ہرن کو بھٹ میں بھڑکانا......البَدَنَ: بدن کو لاغر کرنا......الرَّجُلَ: کم درخت والی سرزمین میں پہنچنا۔
اِعْتَشَّ: گھونسلہ بنانا......البَدَنَ: بدن کو لاغر کرنا۔

اِنْعَشَّ الثَّوْبُ: کپڑے کا پیوند والا ہونا۔
العَشّ: مص۔ عطاء قلیل۔ رَجُلٌ عَشٌّ: لاغر مرد۔
العَشُّ والعُشُّ: گھونسلہ ج عِشَاش وعِشَشَة واَعْشَاش وعُشُوْش.
العَشَّة: کم شاخوں والا کھجور کا درخت۔ خراب جگہ میں اُگا ہوا درخت۔ کم درخت والی سرزمین۔
المَعَشّ: مطلب۔
المُعَشَّش: مفع۔ وہ جگہ جہاں پرندہ گھونسلہ بنائے۔
عَشِبَ (س) عَشَبًا: خشک ہونا۔
عَشِبَ (س) عَشَبًا وعَشُبَ (ک) عَشَابَةً المَكَانُ: سبز گھاس والا ہونا۔ صفت عَاشِب.
عَشُبَ (ک) عَشَابَةً وعُشُوْبَةً الرَّجُلُ: پست قد بدصورت ہونا۔ صفت مذکر عَشَب: صفت مؤنث عَشَبَة.
اَعْشَبَ القَوْمُ: سبز گھاس پر پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "اَعْشَبْتَ فَانْزِلْ" ہرے بھرے پر پہنچ گئے تو اتر پڑو۔
اَعْشَبَ وعَشَّبَ المَكَانُ: سبز گھاس اگانا۔
اِعْتَشَبَ وتَعَشَّبَ: سبز گھاس چرنا۔ موٹا ہونا۔
اِعْشَوْشَبَ: سبز گھاس پر پہنچنا......المَكَانُ: بہت سبز گھاس والا ہونا۔
العُشْب: سبز گھاس ج اَعْشَاب وواحد عُشْبَة.
العَشَبَة: بڑھاپے کی وجہ سے خمیدہ کمر مرد یا عورت۔
العَشَابَة: سبز گھاس کی کثرت۔
العَشِب والعَشِيْب والمُعْشِب والمِعْشَاب: سبز گھاس والی (جگہ) بہت سبز گھاس والی (جگہ) اَرْضٌ عَاشِبَةٌ وعَشِبَةٌ وعَشِيْبَةٌ ومُعْشَبَةٌ ومِعْشَابٌ: بہت سبز گھاس والی زمین۔
التَّعَاشِيْب: سبز گھاس کے متفرق قطعے۔

العَشَّاب: سبز گھاس والا۔ سبزی والا۔
عَشَرَ (ض) عَشْرًا: دس میں سے ایک لینا۔ نو پر ایک زائد کرنا......القَوْمَ: قوم میں دسواں ہونا......النَّاقَةُ: اونٹنی کا دس مہینے کی حاملہ ہونا۔
عَشَرَ (ن) عَشْرًا وعُشُوْرًا وعَشَّرَ المَالَ: دسواں حصہ لینا......القَوْمَ: قوم کے مال کا دسواں حصہ لینا۔ دسواں ہونا۔ عَشَّرَ الحِمَارُ: گدھے کا دس مرتبہ رینکنا۔
عَشَّرَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا دس مہینے کی حاملہ ہونا۔
اَعْشَرَ العَدَدَ: دس کر دینا......القَوْمُ: دس ہونا۔ اَعْشَرَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا دس مہینے کی گابھن ہونا۔
عَاشَرَهٗ مُعَاشَرَةً: باہم مل جل کے رہنا۔
اِعْتَشَرَ وتَعَاشَرَ القَوْمُ: ایک دوسرے کے ساتھ رہنا۔
العِشْر: دسواں حصہ۔ اونٹ کا دسویں یا نویں دن گھاٹ پر جانا۔ ج اَعْشَار.
العُشْر: دسواں حصہ ج عُشُوْر واَعْشَار الاَعْشَار: پرندے کے اگلے بڑے پر۔
العُشَر: ہر مہینے کی دسویں، گیارہویں، بارہویں رات۔
العَشَرَة: دس اور یہ مذکر کے لئے ہے۔ کہا جاتا ہے "عَشَرَةُ رِجَالٍ" اور مؤنث کے لئے "عَشْرُ نِسَاءٍ" اور جب دوسرے عدد کے ساتھ ملایا جاتا ہے تو گیارہ اور بارہ میں موافق قیاس کے مذکر کے لئے دونوں جزء مذکر جیسے "اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا" اور مؤنث کے لئے دونوں جزء مؤنث۔ جیسے اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً...... اور اس کے بعد انیس تک مذکر کی صورت میں پہلا جزء مؤنث اور دوسرا جزء مذکر جیسے خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا اور مؤنث کی حالت میں پہلا جزء مذکر اور دوسرا جزء مؤنث جیسے خَمْسَ عَشْرَةَ امْرَاَةً ج عَشَرَات.
العِشْرُوْنَ: بیس (مذکر و مؤنث دونوں کے

لئے۔)

العِشْرَۃ: صحبت۔ مخالفت۔

العَاشِر: فا۔ دسواں۔ دسویں دن گھاٹ پر جانے والا اونٹ ج عُشَّر: مؤنث عَاشِرَۃ ج عَوَاشِر. العَوَاشِر: پرندے کے اگلے بڑے پر۔

العَشُوْرَیٰ والعَاشُوْر والعَاشُوْرَاء والعَاشُوْرَیٰ: محرم کی دسویں تاریخ۔

العَشَّار: دسواں حصہ وصول کرنے والا۔

العُشَرَاء. مِنَ النُّوْقِ: آٹھ یا دس مہینے کی گابھن اونٹنی ج عِشَار و عُشَرَاوَات یا وہ اونٹنی جو بچہ جن چکی ہو۔

العُشَرَاءُ والعُوَیْشِرَاءُ: گلی ڈنڈا۔ (بچوں کا کھیل) کہا جاتا ہے "جَاؤُوا عُشَارَا ومَعْشَرَ" یعنی دس دس آئے (یہ دونوں کلمے وصفیت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔)

ثَوْبٌ عُشَارِيٌ: دس گز لمبا۔ غلام عُشَارِيٌ: دس سال کا۔ مؤنث عُشَارِیَّۃ.

عُشَارَۃ: دسواں حصہ۔

الاَعْشَارِي. اَعْشَار: جمع عشر: کی طرف منسوب۔

العَشِیْر: قبیلہ۔ قریب۔ دوست۔ زوج۔ زوجہ ج عُشَرَاء.

العُشَیْر: دسواں حصہ۔ ج اَعْشِرَاء.

العَشِیْرَۃ: قبیلہ۔ عَشِیْرَۃُ الرَّجُلِ: برادران باپ کی جانب سے قریبی لوگ۔ ج عَشَائِر. وعَشِیْرَات.

الاَعْشَر: بے وقوف۔

المَعْشَر: جماعت۔ آدمی کے اہل۔ جن۔ انسان ج مَعَاشِر.

المِعْشَار: دسواں حصہ۔ نَاقَۃٌ مِعْشَار: بہت دودھ والی اونٹنی۔

اَلْعَشْرِی: (ع ج) وہ عدد جو جزء صحیح یا صفر سے بنایا گیا ہو۔ جز عشری: ۱۴۵٬۲٬۳٬۱۔

اَلْکَسْرُ العَشْرِی: اس کی صورت صحیح عدد جس کا مخرج ۱۰ یا ۱۰ کے قوی میں سے کوئی ہو مثلاً: (۱۰/۴٬ ۱۰۰۰/۱) اس کو عشاری نظام سے لکھنا بھی ممکن ہے۔

اَلْعُشَرِیَّۃُ: ایک درخت جس کے پھول کے دس اجزاء ہوتے ہیں شمالی امریکہ میں ہوتا ہے۔

اَلْعُشَرُ وَاحِد عُشَرَۃ: ایک درخت کی قسم جس سے گوند کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

العَشَارِب والعَشَرَّب: شیر رَجُلٌ عَشَارِب: دلیر مرد۔

عَشَزَ (ض) عَشْزَانًا: کٹی ہوئی ٹانگ والے کی طرح چلنا...... عَلٰی عَصَاہُ: لاٹھی پر ٹیک لگانا۔

العَشُوْز: دشوار گزار راستہ یا زمین ج عَشَاوِز (...... والعَشَوَّز) مضبوط۔ قوی۔ موٹا۔

عَشِقَہ (س) عِشْقًا و عَشَقًا و مَعْشَقًا: بہت محبت کرنا۔ محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ صفت مذکر عَاشِق: ج عُشَّاق و عَاشِقُوْن: صفت مؤنث عَاشِقَۃٌ و عَاشِقٌ ج عَوَاشِق

عَشِقَ بِالشَّیْءِ: چمٹنا۔

تَعَشَّقَ: بتکلف عاشق بننا...... ہ: بہت محبت کرنا۔

العِشْق: محبت کی زیادتی۔ پارسائی اور فسق دونوں طرح سے ہوتا ہے۔

العَشَقَۃ: عشق۔ پیچان۔ پیلو۔ ج عَشَق.

العَشِیْق: عاشق۔ معشوق۔ العَشِیْق والعَشُوْق: پھولوں کے پودوں کی دیکھ بھال کرنے والا ج عُشُق.

العَشَّاق والعِشِّیْق: بہت زیادہ عشق والا۔

عَشِمَ (س) عَشَمًا و عُشُوْمًا و تَعَشَّمَ الشَّیْءُ: خشک ہونا۔

العَشَم: لالچ۔ خُبْزٌ عَشَمٌ: سوکھی یا خراب روٹی۔

العَشَمَۃ: لالچ۔ خشک روٹی۔ لاغری کی وجہ سے خشک۔ پیر فرتوت۔ (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے "شَیْخٌ عَشَمَۃٌ وعَجُوْزٌ عَشَمَۃٌ".

خُبْزٌ عَیْشَمٌ: خشک یا خراب شدہ روٹی۔

الاَعْشَم: دو مخلوط رنگ۔ خشک درخت۔ عمر رسیدہ بوڑھا۔ مؤنث عَشْمَاء.

عَشَنَ (ن) عَشْنًا و اَعْشَنَ و عَشَّنَ واعْتَشَنَ: رائے لگانا۔ تخمینہ کرنا۔ اِعْتَشَنَ فُلَانًا: ناحق حملہ کر دینا۔

العُشَان والعُشَانَۃ: گری ہوئی ردی کھجوریں۔ العُشَانَۃ: کھجور کی شاخ کی جڑ۔

عَشَا یَعْشُوْ عَشْوًا: رتوندوالے کی طرح کام کرنا...... الاِبِلَ: اونٹوں کو رات میں چرانا۔

الرَّجُلَ: رات میں قصد کرنا...... ہ و اِلَیْہِ: قصد کرنا اور بخشش طلب کرنا...... عَنْہُ: اعراض کرنا اور دوسرے کی طرف مائل ہونا (...... عَشْوًا و عَشْیًا) الرَّجُلَ: رات کا کھانا کھلانا (...... عَشْوًا و عُشُوًّا) النَّارَ والی النَّار: رات کو آگ کی طرف راستہ پانے یا مہمانی کی امید میں جانا (...... عَشْوًا وعَشِیَ یَعْشٰی عَشًا) نگاہ کمزور ہونا۔ رتوندی ہونا۔ صفت عَشٍ و اَعْشٰی. عَشِیَ العَشَاءَ: رات کا کھانا کھانا۔ صفت عَشْیَان.

عَشِیَ عَلَیْہِ: ظلم کرنا۔ عَشِیَتِ الاِبِلُ: اونٹ کا رات میں چرنا۔ صفت عَاشِیَۃٌ ج عَوَاشٍ.

عَشّٰی تَعْشِیَۃً. الرَّجُلَ: شام کا کھانا کھلانا...... الطَّیْرَ: آگ روشن کرکے اندھا بنا کر شکار کرنا...... عَنِ الشَّیْءِ: نرمی برتنا۔ ملاطفت کرنا...... الاِبِلَ: اونٹ کو رات میں چرانا۔

اَعْشٰی اِعْشَاءً الرَّجُلَ: دینا۔ رات کا کھانا کھانا...... اللّٰہُ الرَّجُلَ: رتوند میں مبتلا کر دینا۔

تَعَشّٰی: رات کا کھانا کھانا۔

تَعَاشٰی: رتوندی والا ظاہر کرنا۔

عَنْہُ: جاہل بننا۔

اِعْتَشٰی اِعْتِشَاءً: عشاء کے وقت چلنا...... النَّارَ: رات میں دیکھنا اور قصد کرنا۔

اِسْتَعْشٰی اِسْتِعْشَاءً نَارًا: آگ کی روشنی میں راستہ پانا...... الرَّجُلَ: متحیر پانا۔

العَشَاء :شام کا کھانا۔ج اَعْشِيَة.

العَشَا والعَشَاوَة: نگاہ کی کمزوری۔ رتوندی۔

العَشِيُّ: شام کا کھانا۔

العِشَاء والعَشِيّ :رات کی ابتدائی تاریکی اور بقول بعض مغرب سے عشاء تک کی تاریکی یا دن کا آخری حصہ۔

العِشَاءَان :مغرب اور عشاء۔بعیر عَشِيٌّ : رات کو دیر تک چرنے والا۔

العَشِيَّة :شام ج عَشِيٌّ وعَشَايَا وعَشِيَّات :اور نسبت کے لئے "عَشَوِيّ".

العَشِيَّة: بادل۔

العَشْوَة : تاریکی۔رات کے اوّل ربع کی تاریکی۔

العُشْوَة والعِشْوَة :آگ کا شعلہ جو رات کو دور سے دکھائی دے۔

العُشْوَة العِشْوَة والعَشْوَة :امر مشتبہ کو کرنا۔کہا جاتا ہے "اَوْطَاهُ عَشْوَةً" یعنی اس نے اسے امر مشتبہ میں پھنسا دیا اور یہ اس وقت کہ جب کوئی ایسی خبر دے کہ جس کی وجہ سے حیرت ومصیبت میں پڑ جائے۔

العَشْوَاء :مؤنث الاَعْشٰی :اونٹنی جس کو سامنے نظر نہ آئے۔کہا جاتا ہے "هُوَ يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاء" یعنی وہ اُمور میں بغیر کسی بصیرت کے تصرف کرتا ہے۔"هُوَ اَخْبَطُ مِنْ عَشْوَاء" و "اِنَّهُمْ لَفِيْ عَشْوَاءَ مِنْ اَمْرِهِمْ" یعنی حیرانی وسرگردانی میں ہیں۔ و "رَكِبَ العَشْوَاءَ" یعنی اپنے کام کو بغیر ہدایت کے اختیار کیا۔العَشْوَاء: تاریکی کھجور۔کھجور کا درخت۔

عَصَّ (س) عَصًّا وعَصَصًا: سخت ہونا۔

عَصْعَصَ عَلٰی غَرِيْمِهٖ :قرض دار سے اصرار کرنا۔

العُصّ :اصل۔کہا جاتا ہے "هُوَ كَرِيْمُ العُصِّ".

العَصْعَص والعُصْعُص: دُم کی ہڈی۔

عَصَبَ (ض) عَصْبًا الشَّيْءَ :لپیٹنا۔موڑنا۔بٹنا۔باندھنا......القُطْنَ: روئی کاتنا۔الرِّيْقُ بِالْفَمِ :تھوک کا منہ پر خشک ہونا......النَّاقَةَ: دوہنے کے لئے اونٹنی کی رانیں باندھنا......الرَّجُلُ بَيْتَهٗ :اقامت کرنا......الغُبَارُ رَاْسَهٗ: سر پر غبار لگ جانا......القَوْمُ بِهٖ :اجتماع کرنا۔احاطہ کرنا(...... عَصَبًا وعُصُوْبًا) الاَسْنَانُ :دانتوں کا میلا ہونا...... الاُفُقُ : کنارۂ آسمان کا سرخ ہونا(...... عَصْبًا وعِصَابًا) الشَّيْءَ :قبضہ کرنا۔

عَصِبَ (س) عَصَبًا اللَّحْمُ :گوشت کا زیادہ پٹھے والا ہونا۔صفت۔عَصِبٌ...... القَوْمُ بِهٖ: اجتماع کرنا۔احاطہ کرنا۔

عَصَّبَهٗ :بھوکا رکھنا۔ہلاک کرنا۔پٹی باندھنا۔عَصَّبَ فُلَانًا :سردار بنانا۔

اَعْصَبَتِ الاِبِلُ: اونٹوں کا تیز چلنا۔

تَعَصَّبَ: پٹی باندھنا۔عصبیت سے کام لینا۔سردار ہونا......لَهٗ ومَعَهٗ :مائل ہونا اور مدد کی کوشش کرنا......عَلَيْهِ: مقابلہ کرنا اور عصبیت دکھلانا......فِيْ دِيْنِهٖ ومَذْهَبِهٖ :دین ومذہب میں غیور ہونا اور سخت حفاظت کرنا...... بِالشَّيْءِ: راضی ہونا۔

اِعْتَصَبَ القَوْمُ :گروہ بننا......المَلِكُ: بادشاہ کا تاج پہننا......التَّاجُ عَلٰی رَاْسِهٖ: تاج کا سر پر فٹ ہونا......بِالشَّيْءِ: قناعت کرنا اور راضی ہونا۔

اِنْعَصَبَ الشَّيْءُ :سخت ہونا۔

اِعْصَوْصَبَ الشَّرُّ :سخت ہونا......القَوْمُ : مجتمع ہونا اور گروہ گروہ ہونا۔

العَصْب :عمامہ۔پگڑی۔ایک قسم کی چادر (...... والعَصَب) عشق پیچاں۔

العَصَب :مص۔پٹھا۔قوم کے چیدہ لوگ۔عشق پیچاں ج اَعْصَاب.

العَصَبَة. عصب :کا واحد۔باپ کی جانب سے رشتہ دار۔ج عَصَبَات.

العِصْبَة :پٹی باندھنے کی ہیئت۔

العُصْبَة. مِنَ الرِّجَالِ والخَيْلِ والطَّيْرِ : مردوں یا گھوڑوں یا پرندوں کی جماعت۔ج عُصَب.

العِصَاب :جس سے باندھا جائے۔

العِصَابَة :جماعت مردوں، گھوڑوں، پرندوں کی پگڑی۔عمامہ۔پٹی۔ج عَصَائِب.

العَاصِب :فَـرَجُلٌ عَاصِبٌ :وہ شخص جس کے منہ پر تھوک خشک ہو جائے۔

العَصِيْب :پھیپھڑا مع آنتوں کے بندھا ہوا اور بھنا ہوا ج عُصُب واَعْصِبَة. يَوْمٌ عَصِيْبٌ: سخت گرم۔

التَّعَصُّب :مص۔دلیل ظاہر ہونے کے بعد بھی حق کو نہ قبول کرنا۔ج تَعَصُّبَات.

العَصَبِيّ :قوم کی عصبیت کی بنا پر ظلم میں مدد کرنے والا۔

العَصَبِيَّة :دھڑا بندی۔

المُعَصَّب :مفع۔سردار۔تاج پہننے والا۔فقیر۔بھوکا۔

المَعْصُوْب :مفع۔باریک تلوار۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَعْصُوْبُ الخَلْقِ" یعنی مضبوط بناوٹ کا پُر گوشت۔

العَصَبْصَب :سخت گرم دن یا مطلقاً سخت۔

عَصَدَ (ض) عَصْدًا واَعْصَدَ. الشَّيْءَ: موڑنا۔گرہ دینا۔کہا جاتا ہے "عَصَدَهٗ عَلَی الاَمْرِ" یعنی اس کو کام پر مجبور کیا(...... عُصُوْدًا) الرَّجُلُ: مرنا۔

العَصِيْد :گرہ لگایا ہوا۔موڑا ہوا۔

العَصِيْدَة :ایک قسم کا کھانا جو گھی، آٹا ملا کر پکایا جاتا ہے۔

عَصَرَ (ض) عَصْرًا. العِنَبَ او الثَّوْبَ : انگور یا کپڑے کو نچوڑنا......الدُّمَّلَ: پھوڑے کو نچوڑ کر پیپ نکالنا......الرَّكْضُ الفَرَسَ: پسینہ لانا......الشَّيْءَ عَنْهُ :منع کرنا......فُلَانًا: قید کرنا۔عطیہ دینا۔

عَصَّرَ الشَّيْءَ :بار بار نچوڑنا......الزَّرْعُ : کھیتی میں خوشے نکالنا۔عَصَرَتِ المَرْاَةُ : عورت کا بالغ ہونا۔حیض آنا۔

اُعْصَرَ :عصر کے وقت میں داخل ہونا۔

أَعْصَرَتِ الْمَرْأَةُ :عورت کا بالغ ہونا۔ حائضہ ہونا۔صفت مُعْصِر۔ج مَعَاصِر ومَعَاصِیْر۔

الرِّیْحُ: ہوا کا بگولہ لانا۔

أَعْصِرَ الْقَوْمُ :بارش کیا جانا۔

عَاصَرَهُ مُعَاصَرَةً :ایک زمانہ میں ہونا۔

تَعَصَّرَ :نچوڑا جانا......بِہٖ: پناہ لینا۔

اِعْتَصَرَ العِنَبَ او الثَّوْبَ ونَحْوَهُمَا :انگور یا کپڑا وغیرہ نچوڑنا......العَصِیْرَ: شراب بنانا ......العَطِیَّةَ: عطیہ واپس لینا......مِنْ فُلَانٍ مَالاً : تاوان میں یا کسی دوسرے طریقہ سے مال لینا......مِنَ الشَّیْءِ :لینا......بِفُلَانٍ: پناہ لینا......عَلَیْهِ : بخل کرنا۔کہا جاتا ہے "اِعْتَصَرَ بِالْمَاءِ مَا غَصَّ بِهٖ مِنَ الطَّعَامِ" کھانے کو حلق سے نیچے اُتارنے کے لئے تھوڑا پانی پیا۔

اِنْعَصَرَ :نچڑنا......العِنَبُ ونَحْوُهٗ :شیرہ نکل جانا۔

العَاصِر :فاج عَصَرة وعَاصِرُوْن: مؤنث عَاصِرَة ج عَوَاصِر وعَاصِرَات. رَجُلٌ عَاصِرٌ: بے برکت۔بخیل۔

العَصْر :دن۔رات۔دن کا آخری حصہ۔آفتاب کے سرخ ہونے تک۔صبح۔قبیلہ۔گروہ۔عطیہ ج أَعْصُر وعُصُوْر.

العَصْرَان :صبح شام۔دن۔رات۔کہا جاتا ہے "جَاءَنِیْ عَصْرًا" وہ میرے پاس دیر میں آیا۔

العَصْر والعِصْر والعُصُر :زمانہ ج عُصُوْر وأَعْصُر وعُصُر وأَعْصَار اور أَعْصَار کی جمع أَعَاصِیر.

العُصْر والعَصَر والعُصْرة والمُعَصَّر : جائے پناہ۔

العَصَر :عصر۔سکون الصاد میں ایک لغت ہے بمعنی زمانہ۔غبار۔خوشبو کی بھڑک۔

العَصَرة :خوشبو کی بھڑک۔عاصر کی جمع۔غبار۔بگولہ۔

العَصِیْر والعَصِیْرَة والعُصَار :رس۔نچوڑ۔

العَصِیْر: نچوڑا ہوا۔

العِصَار :سخت غبار۔وقت۔

العُصَارَة :رس۔نچوڑ۔نچوڑنے کے بعد پھوکس۔کہا جاتا ہے "رَجُلٌ کَرِیْمُ العُصَارَةِ" یعنی سوال کے وقت جواد وسخی۔

الإِعْصَار :بگولہ ج أَعَاصِر وأَعَاصِیْر : کہتے ہیں "وَعْدُهٗ إِعْصَارٌ لَیْسَ بَعْدَهٗ إِعْصَارٌ" یعنی اس کے وعدہ کے لئے وفا نہیں۔اس قول میں پہلا اعصار بمعنی بگولہ اور دوسرا اعصار مصدر ہے۔أَعْصِرَ الْقَوْمُ : کا بمعنی بارش ہونا۔

المَعْصَرَة والمَعْصَر : نچوڑنے کی جگہ۔کہا جاتا ہے "هُوَ کَرِیْمُ المَعْصَرِ" یعنی سوال کے وقت سخی ہے۔

المِعْصَر والمِعْصَرَة :انگور وغیرہ نچوڑنے کا آلہ۔

اَلْعَصْرِیَّةُ : نماز عصر کے بعد اجتماع برائے ملاقات تسلی اور وقت گزاری کے لئے۔

المِعْصَار :وہ چیز جس میں کچھ نچوڑیں۔

المُعْصِرَات :بادل۔

العُصْعُص والعَصْعَص :دُم کی ہڈی۔ج عَصَاعِص. والعُصْعُصُ :مرد کم خیر دشوار خو۔مضبوط توانا۔

العُصْعُوْص :دُم کی ہڈی۔ج عَصَاعِیْص.

عَصَفَتْ (ض) عَصْفًا وعُصُوْفًا الرِّیْحُ : ہوا کا تیز چلنا۔صفت عَاصِفَةٌ وعَاصِفٌ النَّاقَةُ بِرَاکِبِهَا :اونٹنی کا تیز لے جانا...... الرَّجُلُ: دوڑنا۔عَصَفَ الشَّیْءُ :مائل ہونا۔کہا جاتا ہے "عَصَفَتِ الحَرْبُ بِالْقَوْمِ" جنگ نے قوم کو تباہ وبرباد کر دیا۔"عَصَفَ الدَّهْرُ بِهِمْ" زمانے نے ان کو ہلاک کر دیا (...... واعْتَصَفَ) عِيَالَهُ :بال بچوں کے لئے کمانا۔

عَصَفَ (ن) عَصْفًا. الزَّرْعَ :کھیتی تیار ہونے سے پہلے کاٹنا۔

أَعْصَفَ الزَّرْعُ :کھیتی کا کاٹنے کے لائق ہونا۔أَعْصَفَتِ الرِّیْحُ :ہوا کا تیز چلنا۔صفت مُعْصِفَةٌ ومُعْصِفٌ ج مَعَاصِف ومَعَاصِیْف ...... الرَّجُلُ :ہلاک ہونا۔راستے سے ہٹ جانا۔أَعْصَفَتِ الحَرْبُ بِهِمْ :تباہ وبرباد کر دینا۔

اِسْتَعْصَفَ الزَّرْعُ :تناور ہونا۔

العَصْف :مص۔کھیت کے پتے۔عَصْفُ التِّبْنِ :گھاس کے تنکے۔عَصْفُ الإِثْمِدِ وغَیْرِهٖ:اثمد وغیرہ کا غبار۔

العَصْفَة. عَصْف :کا اسم مرۃ۔شراب کی بو۔کھیتی کے ڈنٹھل کے پتے۔

اَلْعَصْفِيَّةُ: سرو کی مانند ایک درخت تیزی سے بڑھنے والا خوبصورتی کے لئے بویا جاتا ہے۔

العَاصِف :فَا۔سَهْمٌ عَاصِفٌ:نشانہ سے ٹیڑھا تیر۔یَوْمٌ عَاصِفٌ: تیز ہوا کا دن۔

العَاصِفَة :مؤنث عَاصِفٌ ج عَاصِفَاتٌ وعَوَاصِف.

العَصُوْف: تیز ہوا۔ج عُصُف.

العَصِیْف: تیز ہوا۔

العَصِیْفَة :پتے کہ جن کے درمیان میں خوشہ ہو۔

العُصَافَة :تنکے جو خوشے سے گریں۔کوڑا کرکٹ جس کو ہوا اڑا کر لائے۔

عَصْفَرَ. الثَّوْبَ :کپڑے کو زرد رنگ سے رنگنا۔

تَعَصْفَرَ. الثوب :زرد رنگ سے رنگا ہوا ہونا۔تَعَصْفَرَتِ العُنُقُ: گردن ٹیڑھی ہونا۔

العُصْفُر :زرد رنگ۔

العُصْفُوْر :چڑیا۔کبوتر سے ہر چھوٹا پرندہ ج عَصَافِیْر :مؤنث عُصْفُوْرَة. العُصْفُوْر : پیشانی۔پیشانی کے بال کے نکلنے کی جگہ کی جڑ۔لکڑی جس سے پالان کے سرے باندھے جاتے ہیں۔گھوڑے کی پیشانی کی ہڈی اٹھی ہوئی اور وہ دائیں بائیں دو ہوتی ہیں۔کتاب۔کشتی کی میخ۔سردار۔کہا جاتا ہے "نَقَّتْ او صَاحَتْ عَصَافِیْرُ بَطْنِهٖ" یعنی

بھوکا ہوا۔
العُصَیْفِرَۃ: گل خیری کا زرد پھول۔
العُصْفُوْل: زنڈی۔ ج عَصَاقِیْل.
العَصَاقِیْل: بگولہ۔
عَصِلَ (س) عَصَلاً. الشَّئُ: سختی کے ساتھ ٹیڑھا ہونا۔ صفت عَصِلَ واَعْصَل: مؤنث عَصِلَۃٌ وعَصْلاءَ ج عِصَال وعُصْل (...... واَعْصَل) سخت ہونا۔
عَصَلَ (ن) عَصْلاً العُوْدَ: لکڑی کو ٹیڑھا کرنا۔
عَصَّلَ السَّهْمُ: تیر کا ٹیڑھا ہونا۔ دیر کرنا۔
العِصْلُ والعَصَل: آنت ج اَعْصَال.
المِعْصَل: قرض دار پر سختی کرنے والا۔
المِعْصَال والمِعْصِیْل: ٹیڑھے سر کی لاٹھی اور جس کو عام لوگ "مُعْقَیْلَۃ" یا "نَاکُور" کہتے ہیں۔ ڈنڈا۔ ج مَعَاصِیْل.
عَصْلَبَ: سخت غضبناک ہونا۔ سخت پٹھے والا ہونا۔
العَصْلَب والعُصْلُب والعُصْلُبِیُّ والعُصْلُوْب: بڑے ڈیل ڈول کا مضبوط مرد۔
عَصَمَ (ض) عَصْمًا الرَّجُلُ: کمائی کرنا۔
الشَّئُ: روک لینا...... اللّٰهُ فُلَانًا مِنَ المَكْرُوهِ: محفوظ رکھنا۔ بچانا۔ عَصَمَ القِرْبَةَ: مشک کو رسی سے باندھنا...... اِلَی فُلَانٍ: پناہ لینا۔
عَصِمَ (س) عَصَمًا. الظَّبْيُ: سفید ٹانگوں والا ہونا۔
اَعْصَمَ بِهِ: پکڑنا اور لازم ہونا۔
بِالفَرَسِ: ایال پکڑنا...... مِنَ الشَّرِّ: باز رہنا...... القِرْبَةَ: رسی سے باندھنا۔
اِعْتَصَمَ بِهِ: ہاتھ سے پکڑنا...... بِصَاحِبِهِ: لازم ہونا...... بِاللّٰهِ: اللہ کی مہربانی سے گناہ سے باز رہنا...... مِنَ الشَّرِّ والمَكْرُوْهِ: پناہ لینا اور باز رہنا۔
اِنْعَصَمَ: محفوظ ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَصَمْتُهُ فَانْعَصَمَ" میں نے اس کی حفاظت کی اور وہ محفوظ ہو گیا۔
اِسْتَعْصَمَ بِهِ: مضبوط پکڑنا اور لازم ہونا۔ پناہ لینا اور باز رہنا۔ بچانے والی چیز کا قصد کرنا۔
العَصْمُ والعُصْمُ: ہر چیز کا بقیہ۔ خضاب وغیرہ کا اثر۔
العِصَام: سرمہ۔ دُم کا باریک حصہ۔ مِنَ القِرْبَةِ: مشک باندھنے کی رسی۔
مِنَ الوِعَاءِ: دستہ۔ عہد اور یہ باب مجاز سے ہے ج اَعْصِمَۃ وعُصُم وعِصَام.
العِصَامِیّ: نعمان بن منذر بادشاہ حیرہ کے حاجب عصام کی جانب نسبت۔ ذاتی شرافت رکھنے والا اور اسی سے مثل ہے "كُنْ عِصَامِيًّا لَا عِظَامِيًّا" یعنی عصام کی طرح ذاتی شرافت پیدا کرو آباؤ اجداد جو مردہ ہو چکے ہیں ان کی ہڈیوں پر مت فخر کرو۔
العِصْمَة: بچاؤ۔ گناہوں سے بچنے کا ملکہ۔
العِصْمَة: گلوبند۔ پٹہ ج عِصَم واَعْصَم وعِصَمَاتٌ: جج اَعْصَام.
العَصَمَةُ: گلوبند۔ پٹہ۔
الاَعْصَم: اگلے ایک یا دونوں سفید پاؤں والا جانور۔ مؤنث عَصْمَاء ج عُصْم.
العَصِیْم: پسینہ۔ ہر چیز کا بقیہ۔ خضاب وغیرہ کا اثر۔
العَصُوْم والعَیْصُوْم: بہت کھانے والا (مذکر و مؤنث)
العَاصِمَۃ: مدینہ منورہ کا لقب۔ دار السلطنت۔ ج عَوَاصِم.
المِعْصَم: کلائی ج مَعَاصِم.
المُعْتَصَم: پناہ لینے کی جگہ۔
عَصَا يَعْصُوْ عَصْوًا. الرَّجُلَ: لاٹھی سے مارنا...... الجُرْحَ: زخم کو باندھنا...... القَوْمَ: نیکی یا برائی پر جمع کرنا۔
عَصِیَ يَعْصَى عَصًا: لاٹھی لینا (...... واعْتَصَى) بِالسَّيْفِ: تلوار مارنا۔ واعْتَصَى الشَّئُ: کسی چیز کو لاٹھی بنانا۔ اِعْتَصَى عَلَيْهِ: ٹیک لگانا۔
عَصَّى تَعْصِيَةً فُلَانًا العَصَا: لاٹھی دینا۔
اَعْصَى اِعْصَاءً. الكَرْمُ: شاخیں نکلنا اور پھل نہ آنا۔
عَاصَاهُ مُعَاصَاةً فَعَصَاهُ: لاٹھی سے مار پیٹ کرنا اور غالب آنا۔
العَصَا: لاٹھی۔ سہارے کی چیز (مؤنث) ج عُصِيٌّ وعِصِيٌّ واَعْصٍ واَعْصَاء اور تثنیہ عَصَوَان العَصَاء: اجتماع۔ جماعت۔ پنڈلی کی ہڈی۔ زبان۔ کہا جاتا ہے "شَقَّ العَصَا" جماعت کی مخالفت کی۔ "اِنْشَقَّتْ عَصَا القَوْمِ" آپس میں اختلاف پڑ گیا۔ "قَرَعَ لَهُ العَصَا" متنبہ کیا۔ "قَشَّرَ لَهُ العَصَا" عندیہ ظاہر کر دیا۔ "قَرَعَهُ بِعَصَا المَلَامَةِ" حد سے زیادہ ملامت کی۔ "اَلْقَى المُسَافِرُ العَصَا" مسافر اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ اَلْقَى عَصَا التَّرْحَالِ: یعنی اس نے اقامت کی۔ "النَّاسُ عَبِيْدُ العَصَا" یعنی جو تکلیف پہنچاتا ہے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔
العُصَيَّة: عصا کی تصغیر۔ چھوٹا ڈنڈا۔
عَصَى يَعْصِي عَصْيًا ومَعْصِيَةً سَيِّدَهُ: نافرمانی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ دشمنی کرنا۔ صفت عَاصٍ ج عُصَاة وعَاصُوْن......
الطَّائِرُ: پرندہ کا اڑنا...... العِرْقُ: رگ سے خون بند نہ ہونا۔
عَاصَاهُ مُعَاصَاةً وتَعَصَّى عَلَيْهِ تَعَصِّيًا: نافرمانی کرنا۔ تَعَصَّى الاَمْرُ: دشوار ہونا۔
اِعْتَصَتْ اِعْتِصَاءً. النَّوَاةُ: گٹھلی کا سخت ہونا۔
اِسْتَعْصَى. سَيِّدَهُ: مالک کی نافرمانی کرنا...... الشَّئُ عَلَيْهِ: دشوار ہونا سخت ہونا۔
العَصِيّ: نافرمان۔ گنہگار ج عَصِيُّوْن واَعْصِيَاء.
العَصَّاء: نافرمان۔ گنہگار ج عَصَّاؤُوْن.
المَعْصِيَة: گناہ۔ لغزش ج مَعَاصِي.
عَضَّهُ (س) عَضًّا وعَضِيْضًا: دانت سے پکڑنا۔ کاٹنا۔ بِا اور عَلَى کے صلہ کے ساتھ عَضَّ بِهِ: اور عَضَّ عَلَيْهِ: بھی بولا جاتا ہے

...... ہ الزَمَانُ: سخت ہونا۔ الشَّیْءُ :لازم ہونا اور پکڑنا۔
عَضْض :بہت کاٹنا۔
عَاضَّتْ مُعَاضَّةً وعِضَاضًا الدَّوَابُّ : جانوروں کا ایک دوسرے کو کاٹنا۔
اَعَضَّهُ الشَّیْءَ :دانت سے کٹوانا۔ اَعَضَّتِ الْبِئْرُ :بہت پانی والا ہونا۔
تَعَاضًّا :ایک دوسرے کو دانت سے کاٹنا۔
العِضُّ :بدخلق۔ خبیث۔ بخیل۔ بہت قوی۔ مصیبت۔ ہمسر۔ مال کا منتظم ج اَعْضَاض وعُضُوْض. العِضُّ: چھوٹا کانٹے دار درخت ج اَعْضَاض.
العُضُّ :جو۔ گیہوں۔ اسپست۔ سوکھی گھاس۔ چھوٹا کانٹے دار درخت۔
العَضَاض :جو چیز دانت سے کاٹی جائے اور کھائی جائے۔ موٹا درخت۔
العِضَاض :دانت سے کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عِضَاضُ عَيْشٍ" یعنی سخت زندگی پر بڑا صابر ہے۔
العَضِيْض :مص۔ سخت کاٹ۔ ہمسر۔
العَضُوْض والعَضَّاض :بہت کاٹنے والا۔
بِئْرٌ عَضُوْض:بہت پانی والا کنواں۔
العُضَاض العُضَّاض :ناک کا اوپر کا سخت حصہ۔
عَضَبَ (ض) عَضْبًا:قطع کرنا...... ہ المَرَضُ :حرکت سے روکنا...... ہ بالرُّمْحِ : نیزہ مارنا...... ہ بِالعَصَا :لاٹھی مارنا...... ہ عَنِ الامْرِ :روک دینا...... ہ بِلِسَانِهِ :گالی دینا۔ عَضَبَ عَنْهُ :رجوع کرنا(...... واَعْضَبَ)
النَّاقَةَ ونَحْوَهَا :اونٹنی کا کان پھاڑ دینا۔
عَضِبَ (س) عَضَبًا الكَبْشُ : مینڈھے کا پھٹے ہوئے کان والا ہونا۔ ٹوٹے ہوئے سینگ والا ہونا۔
عَضُبَ (ک) عُضُوْبًا وعُضُوْبَةً :چرب زبان ہونا۔
عَاضَبَهُ مُعَاضَبَةً. القَرْنُ :سینگ کا ٹوٹ جانا۔
العَضْب :تیز تلوار۔ چرب زبان۔
الاَعْضَب :پھٹے کان والا۔ ٹوٹے سینگ والا۔ جس کا بھائی نہ ہو۔ بے مددگار۔ مؤنث عَضْبَاء ج عُضْب.
العَضَّاب :بہت کاٹنے والا۔ بہت گالی دینے والا۔
المَعْضُوْب :کمزور۔ لنجا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ لَمَعْضُوْبُ اللِّسَانِ" جب کہ بولنے میں عاجز ہو۔
عَضْبَرَ عَضْبَرَةً الكَلْبُ :شیر کی مانند ہونا۔
العِضْبَارَة :چکی کا پاٹ۔ دھوبی کا پتھر۔
عَضَدَهُ (ن) عَضْدًا :مدد کرنا۔ بازو پر مارنا۔
عَضَدَ (ض) عَضْدًا الشَّجَرَةَ :درخت کو ہنسیا سے کاٹنا۔ اونٹوں کے لئے پتے جھاڑنا۔
عَضِدَ (س) عَضَدًا وعَضِدَ عَضَدًا : بازو میں درد ہونا۔ صفت عَضِد :مؤنث عَضِدَة.
عَضَدَ واَعْضَدَ السَّهْمُ :تیر کا دائیں بائیں نکل جانا۔
عَاضَدَهُ مُعَاضَدَةً :مدد کرنا۔
تَعَاضَدُوْا :ایک دوسرے کی مدد کرنا۔
اِعْتَضَدَهُ وتَعَضَّدَهُ :بغل میں لینا۔
اِعْتَضَدَ بِهِ :مدد مانگنا۔ مضبوط ہونا۔
اِسْتَعْضَدَ الشَّجَرَةَ :درخت کو ہنسیا سے کاٹنا...... الثَّمَرَةَ :پھل چننا۔
العَضْد :مص۔ مددگار۔ گوشہ۔ ج اَعْضَاد.
العَضُد والعُضْد والعَضِد :بازو ج اَعْضَاد واَعْضُد.
عَضُدُ كُلِّ شَيْءٍ وعَضُدُهُ واَعْضَادُهُ :وہ چیز جس سے عمارت کے اردگرد مضبوط کی جائے۔ جیسے حوض کے کنارے پتھر کھڑے کر دیئے جائیں۔ عَضُدُ الطَّرِيْق :راستہ کا پہلو۔ کہا جاتا ہے "فَتَّ فِيْ عَضُدِهِ" یعنی اپنے اعوان وانصار سے جدا ہو گیا۔
العَضَد :کٹا ہوا درخت۔ قوت۔ اونٹ کے بازو میں ایک مرض۔ جھاڑے ہوئے پتے۔
العَضَاد :پستہ قد مرد یا عورت۔ موٹے بازو والا۔
العِضَاد :بازوبند۔ تعویذ وغیرہ جو بازو پر باندھا جائے۔ درانتی۔ ہنسیا۔ اونٹ کے بازو میں علامت۔
العِضَادَةُ مِنَ الطَّرِيْقِ :راستہ کا پہلو۔
عِضَادَتَا البَابِ: چوکھٹ کے دونوں بازو۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عِضَادَةُ فُلَانٍ" فلاں فلاں کا معاون ومددگار ہے۔
العِضَادِيُّ والعَضَادِيُّ والعُضَادِيُّ : موٹے بازو والا۔
العَضِيْد :کھجور کے درختوں کی قطار۔ درخت سے کٹا ہوا۔ ج عِضْدَان.
الاَعْضَد :دبلے بازو والا۔ جس کا ایک بازو چھوٹا ہو۔
العَوَاضِد :درخت خرما جو نہر کے دونوں جانب ہوں۔
المِعْضَد :درخت کاٹنے کا ہنسیا ج مَعَاضِد.
المِعْضَاد :بازوبند۔ ہڈی کاٹنے کی بڑی چھری۔ ہنسیا۔ درانتی۔
المِعْضَدَة :تھیلی۔ بٹوہ۔
العَضْرَس والعُضَارِس :سردی اولے برف ٹھنڈا میٹھا پانی۔ گورخر۔ ج عَضَارِس.
العُضْرُط :کھانے پر مزدوری کرنے والا۔ ج عَضَارِط وعَضَارِطَة.
العُضْرُط والعِضْرِط :کمینہ۔
قَوْمٌ عَضَارِيْط :فقیر لوگ۔
عَضَلَ (ن) عَضْلًا. عَلَيْهِ :تنگی کرنا۔ منع کرنا۔ بِهِ الامْرُ :سخت ہونا...... الرَّجُلَ: عضلہ پر مارنا۔
عَضَلَ (ض ن) وعَضِلَ (س) عَضْلًا وعِضْلًا وعِضْلَانًا المَرْأَةَ عَنِ الزَّوَاجِ : نکاح کرنے سے روکنا۔ منع کرنا...... الرَّجُلَ :رانڈ کر دینا۔
عَضِلَ (س) عَضَلًا :بہت سخت گوشت والا

ہونا۔ پنڈلی کا عضلہ کا موٹا ہونا۔ صفت عَضِل وعَضُل.

عَضَلَ. عَلَيهِ: تنگی کرنا۔ کسی کے حصولِ مقصد میں حائل ہونا۔ عَضَلَ المَرْأةَ عَنِ الزَّوَاجِ: نکاح کرنے سے روکنا...... المَكَانُ: تنگ ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَضَلَتِ الأَرْضُ بِأَهْلِهَا" لوگوں کی کثرت کی وجہ سے زمین تنگ ہوگئی۔ عَضَلَتِ المَرْأَةُ او الدَّجَاجَةُ وغَيرُهُمَا مِنَ الحَيْوَانِ بِوَلَدِهَا: بچہ جننا دشوار ہوگیا۔ صفت مُعَضِّل.

أَعْضَلَ الأَمْرُ: سخت ہونا۔ مشکل ہونا۔ أَعْضَلَتِ المَرْأَةُ ونَحْوُهَا مِنَ الحَيْوَانِ بِوَلَدِهَا: بچہ جننا مشکل ہونا۔ صفت مُعْضِل ومُعْضِلَة ج مَعَاضِيل. أَعْضَلَ بِهِ الأَمْرُ: مشکل ہونا۔ حیلوں کا تنگ ہونا...... الأَمْرُ فُلَانًا: غالب آنا اور عاجز کر دینا۔ اعْضَلَنِي فُلَانٌ: فلاں کے کام نے مجھ کو تھکا دیا۔ عاجز کر دیا(...... وتَعَضَّلَ) الدَّاءُ الأَطِبَّاءَ: بیماری کا اطباء کو عاجز کر دینا۔

العِضْل: بہت بُرا۔ بڑا چالاک۔

العَضَل: بڑا چوہا۔ ج عِضْلَان.

العَضَلَة: سخت گوشت۔ گوشت پٹھے کا مجموعہ ج عَضَل وعَضَلَاتٌ. العَضَلَة: کنیر کے مشابہ ایک درخت۔

العَضِيلَة: بمعنی عَضَلَة ج عَضَائِل.

العُضْلَة: مصیبت۔ ج عُضَل وعُضَل.

العُضَال: سخت۔ دَاءٌ عُضَال: عاجز کر دینے والا مرض۔

المُعْضِل: فا۔ بہت بُرا۔ دَاءٌ مُعْضِلٌ: تھکا دینے والا یا لاعلاج مرض۔

المُعْضِلَة: مؤنث مُعْضِل: پیچیدہ مشکل مسئلہ ج مُعْضِلَات. المُعْضِلَات: سختیاں۔

المُعْضِلَة والمُعَضِّلَة: پیچیدہ مشکل معاملہ۔

العَضْم: کمان کا قبضہ ج عِضَام: گیہوں صاف کرنے کا شاخ دار آلہ ج عُضُم وأَعْضِمَة.

عَضَهَ (ف) عَضْهًا وعَضَهًا وعِضْهَةً وعَضِيهَةً: جھوٹ بولنا۔ چغل خوری کرنا۔ جادو کرنا(...... عَضِهَا) البَعِيرُ: ببول کا درخت کھانا...... الرَّجُلَ: صریح گالی دینا۔ بہتان لگانا۔

عَضِهَ (س) عَضَهًا وأَعْضَهَ: بہتان لگانا۔ جھوٹ بولنا۔

العَاضِه: فا۔ جادوگر۔ حَيَّةٌ عَاضِهَةٌ وعَاضِهَةٌ: سانپ جس کا ڈسا ہوا فوراً مر جائے۔ ج عَوَاضِه.

العِضَة: جھوٹ۔ جادو۔ ج عِضُون.

العِضَاه: ہر بڑا کانٹے دار درخت۔ واحد عِضَاهَة وعِضَة: کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَنْتَجِبُ غَيْرَ عِضَاهِهِ: جبکہ دوسرے کے شعر کو اپنی جانب منسوب کرے۔

العِضَاهِيُّ والعِضَهِيُّ والعَضَوِيُّ مِنَ الإِبِلِ: کانٹے دار درخت کھانے والا۔ اونٹ۔

مَكَانٌ عَضِهٌ: بہت کانٹے دار درختوں والی جگہ۔

العَاضِهَة: مؤنث عَاضِه: جھوٹ۔ بہتان۔ ج عَوَاضِه.

عَضَا يَعْضُو عَضْوًا وعَضَّى تَعْضِيَةً الشَّيْءَ: متفرق کرنا...... الشَّاةَ: جدا جدا کرنا۔ عَضَّى القَوْمَ: ممبر بنانا۔

العُضْو والعِضْو: بدن کا حصہ۔ عضو۔ کسی جماعت یا کمیٹی کا ممبر ج أَعْضَاء.

العِضَة: فرقہ۔ ٹکڑا۔ جھوٹ۔ ج عِضُون.

رَجُلٌ عَاضٍ: مرد خوش عیش۔ مرفہ الحال۔

عَطَّ (ن) عَطًّا وعَطَّطَ واعْتَطَّ الثَّوْبَ: کپڑا پھاڑنا۔ صفت مفعولی عَطِيط. عَطَّ الرَّجُلَ إِلَى الأَرْضِ: پچھاڑ دینا اور غالب ہونا۔

انْعَطَّ العُودُ: لکڑی کا مڑنا(...... وتَعَطَّطَ) الثَّوْبُ: کپڑے کا پھٹنا۔

العَطَاط: بڑا بہادر۔ شیر۔

الأَعَطّ: لمبا۔

عَطِبَ (س) عَطَبًا واعْتَطَبَ: ہلاک ہونا...... الفَرَسُ ونَحْوُهُ: گھوڑے کا تھکنا۔ عَطِبَ عَلَيهِ: سخت غضبناک ہونا۔

إِعْتَطَبَ النَّارَ: آگ کو چیتھڑے میں لینا۔

عَطَبَ (ن) عَطْبًا وعُطُوبًا. القُطْنُ: روئی کا نرم ہونا۔ ملائم ہونا۔

عَطَّبَ. الشَّرَابَ: خوشبودار کرنے کی تدبیر کرنا...... الكَرْمُ: خوشہ انگور کی گرہیں ظاہر ہونا۔

أَعْطَبَهُ: ہلاک کرنا۔

العُطْب العُطُب: روئی۔

العُطْبَة: روئی کا ایک ٹکڑا۔ چیتھڑا جس میں آگ لگائی جائے۔ کہا جاتا ہے "أَجِدُ رِيحَ عُطْبَةٍ" جلی ہوئی روئی یا چیتھڑے کی بو محسوس کرتا ہوں۔

المُعْطِب: فقیر۔

المَعْطَب: ہلاکت کی جگہ ج مَعَاطِب.

لعُطْبُل والعُطْبُول والعُطْبُولَة.

العَيْطَبُول: جوان، خوبصورت، دراز گردن عورت۔ ج عَطَابِل وعَطَابِيل. العُطْبُل والعُطْبُول: دراز گردن ہرنی۔

عَطِرَ (س) عَطَرًا: خوشبودار ہونا۔ صفت عَطِرٌ.

عَطَّرَهُ: خوشبودار کرنا۔

تَعَطَّرَ واسْتَعْطَرَ: خوشبودار ہونا۔ تَعَطَّرَتِ البِنْتُ: بغیر نکاح کے والدین کے پاس رہنا۔

العِطْر: خوشبو۔ ایک قسم کی نباتات۔ ج عُطُور.

العَاطِر: عطر کو پسند کرنے والا۔ عطر زیادہ لگانے والا۔ ج عُطُر.

العَطَّار: بہت خوشبو والا۔ عطر فروش۔ پیشہ کو (العِطَارَة) کہتے ہیں۔

المِعْطَار والمِعْطِير: بہت خوشبو والا۔ (مذکر و مؤنث)

عُطَارِد: بدھ ستارہ اور اس کو فارسی میں دبیر فلک کہتے ہیں۔ منصرف وغیر منصرف)

عَطَسَ (ن ض) عَطْسًا وعُطَاسًا: چھینکنا...... الصُّبْحُ: پو پھٹنا۔ روشن ہونا۔ کہا جاتا

ہے عَطَسَ فُلَانٌ وعَطَسَتْ بِهِ اللُّجُم : یعنی مر گیا۔

عَطَّس : چھینکوانا۔

العَاطِس : فا۔ سامنے سے آنے والا ہرن۔ صبح۔

العَاطُوس : ناس۔ عوام عطوس کہتے ہیں۔ ایک منحوس چوپایہ۔

المَعْطَس والمَعْطِس : ناک۔ ج مَعَاطِس : کہا جاتا ہے "اُرْغِمَتِ المَعَاطِسُ" یعنی دشمن مغلوب ہو گئے۔

عَطِشَ (س) عَطَشًا : پیاسا ہونا۔ اِلَيْهِ : مشتاق ہونا۔ صفت عَطْشَان ج عِطَاش وعَطْشَى وعَطَاشَى مؤنث عَطْشَى وعَطْشَانَة ج عِطَاش.

اَعْطَشَهُ وعَطَّشَهُ : پیاسا کرنا۔ اَعْطَشَ الرَّجُلُ : پیاسے جانور والا ہونا۔

عَاطَشَهُ فَعَطَشَهُ : پیاس لگنے میں غلبہ کرنا اور غالب ہونا۔ صفت مفعولی مَعْطُوش.

تَعَطَّش : پیاسا بننا۔

العَطِش والعَطْش : پیاسا۔ مؤنث عَطِشَة عَطْشَة.

العُطَاش : بیماری کا نام جس میں سیرابی نہیں ہوتی۔

المَعْطَش : پیاس کا وقت ج مَعَاطِش.

المَعْطَشَة : زمین جہاں پانی نہ ہو ج مَعَاطِش.

المِعْطَاش : بہت پیاسا (مذکر ومؤنث)

عَطْعَطَ القَوْمُ عَطْعَطَةً : لڑائی وغیرہ میں چیخ پکار مچانا۔ عَطْعَطَ الكَلَامَ : کلام میں خلط ملط کرنا۔

عَطَفَ (ض) عَطْفًا وعُطُوفًا اِلَيْهِ : مائل ہونا۔ ...... عَلَيْهِ : مہربانی کرنا۔ ...... عَنْهُ : پھر جانا ...... ہ عَنِ الاَمْرِ : ہٹا دینا۔ عَطَفَ العِنَانَ : لگام پھیرنا ...... كَلِمَةً عَلَى اُخْرَى : حرف عطف سے ایک کلمہ کو دوسرے کے ساتھ جوڑنا الوِسَادَةَ : تکیہ کو دوہرا کرنا ...... الشَّيْءَ : جھکانا۔ موڑنا۔ عَطَفَتِ النَّاقَةُ عَلَى وَلَدِهَا : اونٹنی کا اپنے بچے پر شفیق ہونا اور اس کا دودھ بہنا۔ عَطَفَ اللهُ قَلْبَهُ وبِقَلْبِهِ : دل کو مہربان کر دینا۔

عَطِفَ (س) عَطَفًا : لمبی پلکوں والا ہونا۔

عَطَّفَ الوِسَادَةَ : تکیہ کو دوہرا کرنا۔ النَّاقَةَ عَلَى وَلَدِهَا : مہربان کرانا۔ الشَّيْءَ : جھکانا۔

تَعَطَّفَ : جھکنا اور مائل ہونا ...... عَلَيْهِ : رحم دل ہونا اور احسان کرنا ...... الثَّوْبَ وبِالثَّوْبِ : کپڑا اوڑھ لینا۔

اِعْتَطَفَ الثَّوْبَ وبِالثَّوْبِ : کپڑا اوڑھ لینا۔

اِنْعَطَفَ : مڑنا۔

تَعَاطَفَ القَوْمُ : بعض کا بعض پر مہربانی کرنا ...... فِي مِشْيَتِهِ : ناز سے سر ہلاتے ہوئے چلنا۔

اِسْتَعْطَفَهُ : مہربانی طلب کرنا۔ رحم چاہنا۔

العَطْف : کجی۔ جھکاؤ۔

العِطْف : بغل ...... مِنْ كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز کا کنارہ۔ عِطْفُ القَوْسِ : کمان کا گوشہ۔ عِطْفَا الرَّجُلِ : مرد کے دونوں پہلو ج اَعْطَاف وعِطَاف وعُطُوف کہا جاتا ہے "ثَنَى عَنِّي عِطْفَهُ" یعنی مجھ سے اعراض کیا اور روگردانی کی "هُوَ يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ" یعنی وہ متکبر ہے "مَرَّ ثَانِي عِطْفِهِ" یعنی وہ تکبر سے چلا۔

العِطْفَة : انگور کی بیل کے لٹکے ہوئے حصے۔

العَطَف : پلکوں کی درازی۔ درخت پر لپٹنے والی بیل۔ عشق پیچاں۔ واحد عَطَفَة.

العِطَاف : چادر۔ ازار۔ تلوار۔ ج عُطُف واَعْطِفَة.

العَاطِف : فا۔ ازار۔ گھوڑ دوڑ کا چھٹا گھوڑا۔ ج عُطُف وعَطَفَة. والعَاطِف عِنْدَ النُّحَاةِ : حرف عطف جیسے واؤ۔ فَا۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ وغیرہ۔

العَاطِفَة : مؤنث عَاطِف : شفقت۔ ج عَاطِفَات وعَوَاطِف.

العَطِيف مِنَ النِّسَاءِ : نازک فرمانبردار عورت۔

العَطِيفَة : کمان۔ ج عَطَائِف.

العَطُوف : مہربان۔ محسن۔ اِمْرَاَةٌ عَطُوف : شوہر اور بیٹوں سے محبت کرنے والی عورت ج عُطُف (...... والعَاطُوف) پھندا جس میں ٹیڑھے سرے کی لکڑی لگی ہو ج عَوَاطِيف.

قَوْسٌ عَطْفَى : ٹیڑھی کمان۔

المِعْطَف : چادر۔ تلوار۔ ج مَعَاطِف.

مُنْعَطِفُ الوَادِي ومُنْعَطَفُهُ : وادی کا موڑ۔

المَعْطِف : گلا ج مَعَاطِف.

عَطِلَ (س) عَطَلاً الرَّجُلُ مِنَ المَالِ او الاَدَبِ وكَذَا القَوْسُ مِنَ الوَتَرِ والفَرَسُ مِنَ الرَّسَنِ : خالی ہونا۔ صفت عَاطِل وعُطُل وعُطْل۔ ج اَعْطَال.

عَطِلَتْ (س) وعَطَلَتْ (ن) عَطَلاً وعُطُولاً المَرْاَةُ : عورت کے بے زیور ہونا۔ صفت عَاطِل وعَاطِلَة وعُطُل ج عَاطِلَات وعَوَاطِل وعُطَّل واَعْطَال.

عَطَلَ (ن) عَطَالَةً الاَجِيرُ : مزدور کا بیکار ہونا۔

عَطَّلَ الشَّيْءَ : بے کار چھوڑ دینا ...... المَرْاَةَ : زیور اتار لینا ...... القَوْسَ : کمان سے تانت نکال لینا۔ عُطِّلَتِ الاِبِلُ : بغیر چرواہے کے ہونا۔ عَطَّلَ الاِبِلَ : بغیر چرواہے کے چھوڑ دینا۔ البِئْرَ : کنوئیں پر جانا چھوڑ دینا۔ ہر وہ چیز جس کو شائع ذائع کر کے چھوڑ دیا جائے اس پر تعطیل کا اطلاق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "عُطِّلَتِ الحُدُودُ او الثُّغُورُ" یعنی سرحدیں بلا محافظ کے چھوڑ دی گئیں۔ و "عُطِّلَتِ المَزَارِعُ" یعنی کھیتیاں جو بوئی نہیں گئیں۔ "عُطِّلَتِ الرَّعِيَّةُ" رعیت بغیر والی کے رہی ایسی قوم کو "مُعَطَّلُوْنَ" کہیں گے۔

تَعَطَّلَ : بے کار رہنا۔ تَعَطَّلَتْ واسْتَعْطَلَتِ المَرْاَةُ : عورت کا بے زیور ہونا۔

العَطَل : گلا۔ شخص۔ کہا جاتا ہے "مَا اَحْسَنَ عَطَلَهُ" یعنی اس کا قد کتنا اچھا ہے۔

العُطْلَة : بیکاری۔
العِطْيَل والعَيْطَل : نر کھجور کے خوشے کا تنہ۔
العَيْطَل : خوبصورت دراز گردن۔
العُطْلاءُ مِنَ النِّسَاءِ : بے زیور عورت۔
المِعْطَالُ مِنَ النِّسَاءِ : بے زیور رہنے کی عادی۔
التَّعْطِيْل : بیکار رہنا۔ مَذْهَبُ التَّعْطِيْل : صفاتِ باری تعالیٰ کے انکار کرنے والوں کا مذہب۔
المُعَطِّلَه : مذہب تعطیل والے۔
اِعْتَطَمَ. الرَّجُلُ : ہلاک ہونا۔ صفت عَاطِمٌ وعَطِيْمٌ ج عُطُم.
العُطْم : دھنکی ہوئی اون۔
عَطَنَ (ن ض) عَطْنًا الجِلْدَ : کھال کو گوبر یا نمک میں ڈالنا۔ صفت مفعولی عَطِيْنٌ ومَعْطُوْنٌ (...... عُطُوْنًا) البَعِيْرُ : اونٹ کا سیراب ہو کر بیٹھنا۔ صفت عَاطِنٌ ج عُطَّانٌ وعُطُون عَطَنَةٌ : مؤنث عَاطِنَة ج عَاطِنَاتٌ وعَوَاطِنُ وعُطُوْنٌ.
عَطِنَ (س) عَطَنًا. الجِلْدُ : کھال کا نمک یا گوبر میں سڑنا۔ صفت عَطِنٌ.
عَطَّنَ الجِلْدَ : کھال کو نمک یا گوبر میں ڈالنا (...... واَعْطَنَ) الإبِلَ : دوبارہ پانی پلانے کے لئے آرام دینا۔ عَطَّنَ لِلْإبِلِ : اونٹ کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنانا۔ عَطَّنَتِ الإبِلُ : اونٹ کا سیراب ہو کر بیٹھنا۔
اِنْعَطَنَ الجِلْدُ : کھال کا نمک یا گوبر میں سڑنا۔
العَطَن والمَعْطِن والمَعْطَن : اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔ حوض کے اردگرد بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ ج مَعَاطِن.
العِطَان : گوبر یا نمک جس میں کھال کو ڈالا جائے تاکہ بال الگ ہو جائیں۔
رَجُلٌ عَطِيْنٌ وعَطِيْنَةٌ : بدبودار مرد۔
عَطَا يَعْطُوْ عَطْوًا. الشَّيْءَ وإِلَيْهِ : لینا۔ اِلَيْهِ يَدَهُ : بلند کرنا۔
عَطّٰى تَعْطِيَةً الرَّجُلَ : جلدی کرانا۔ خدمت کرنا۔
اَعْطٰى اِعْطَاءً. ہ الشَّيْءَ : دینا۔ اَعْطَى البَعِيْرُ او اَعْطَى البَعِيْرُ بِيَدِهِ : مطیع ہونا۔
عَاطٰى مُعَاطَاةً وعِطَاءً الرَّجُلَ الشَّيْءَ : دینا ...... ہ : خدمت کرنا۔
تَعَاطٰى تَعَاطِيًا. الشَّيْءَ : لینا۔ الاَمْرَ : مشغول ہو جانا ...... الرَّجُلُ : کسی چیز کو پکڑنے کے لئے پیر کی انگلیوں پر کھڑا ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَعَاطَيْنَا فَعَطَوْتُهُ" داد و دہش میں ایک نے دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہا میں غالب ہو گیا۔
تَعَطّٰى تَعَطِّيًا : جلدی کرنا ...... الاَمْرَ : مشغول ہو جانا۔
تَعَطّٰى واسْتَعْطٰى اِسْتِعْطَاءً : عطیہ مانگنا۔
العَطَا والعَطَاء : جو چیز دی جائے۔ ج اَعْطِيَة : جج اَعْطِيَات.
العَطِيَّة : بمعنی عطا ج عَطَايَا وعَطِيَّات.
العَطَاءَة والعَطَاوَة : بمعنی عطا۔
المِعْطَاء : بہت زیادہ دینے والا (مذکر و مؤنث) ج مَعَاطٍ ومَعَاطِي.
عَظَّهُ (ن) عَظًّا بالارضِ : چپکا دینا۔ عَظَّتْهُ الحَرْبُ : تکلیف پہنچانا۔
عَاظَّهُ مُعَاظَّةً وعِظَاظًا : سختی کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔ عَاظَّ القَوْمُ : جنگ میں ایک دوسرے پر سختی کرنا۔
العَظَّة : جنگ میں سختی۔
عَظَبَ (ض) عَظْبًا الطَّائِرُ : پرندے کا دُم کی جڑ کو جلدی جلدی ہلانا۔
عَظَبَ (ن ض) عَظْبًا وعُظُوْبًا جِلْدُهُ : کھال خشک ہونا ...... يَدُهُ : کام کرنے سے ہاتھ کا موٹا ہونا۔
عَظِبَ (س) عَظَبًا عَلَى العَمَلِ : صبر سے برداشت کرنا۔ موٹا ہونا۔ صفت عَظُوْب.
عَظَّبَهُ عَنْ بُغْيَتِهِ : ٹالنا۔ تاخیر کرنا ...... ہ عَلَى الشَّيْءِ : عادی اور صابر بنانا۔
العَاظِب والعَظِب : جنگل اور خشک مقامات میں اترنے والا۔
عَظِيْبٌ. الخُلُق : بدخلق۔
عَظِرَ (س) عَظَرًا. الاِنَاءَ : برتن کو بھرنا۔
اَعْظَرَهُ الشَّرَابُ : معدہ میں ثقیل ہونا اور اسم اس سے (العِظَارَة) ہے۔
العَظُوْر : شراب سے شکم سیر ج عُظُر.
العِظَار : شراب کی وجہ سے امتلاء۔
عَظْعَظَ السَّهْمُ : تیر کا کانپتا ہوا ٹیڑھا جانا ...... الجَبَانُ : بزدل کا لڑائی میں پیٹھ پھیرنا ...... فِي الجَبَلِ : پہاڑ پر چڑھنا۔
عَظَلَ (ن) وعَظِلَ (س) عَظْلًا وتَعَاظَلَ وعَظَّلَ واعْتَظَلَ الكِلَابُ او الجَرَادُ : کتے کا یا ٹڈیوں کا ایک دوسرے پر سوار ہونا۔
عَاظَلَ الشَّيْءُ : سوار ہونا ...... الكَلَامَ : کلام میں تعقید لانا اور مکرر کہنا ...... الشَّاعِرُ فِي القَافِيَةِ : تضمین کرنا۔ بالكَلَامِ : اپنے ہی اوپر لوٹ کر آنے والی بات کہنا۔
عَظَّلَ وتَعَظَّلَ. القَوْمُ عَلَيْهِ : مارنے کے لئے ہجوم کرنا۔ تَعَظَّلَ فِيْ اَثَرِهِ : تلاش کرنا۔
العَاظِلُ والعَاظِلَةُ والعُظْلٰى مِنَ الجَرَادِ : ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ٹڈی۔
تَعَظْلَمَ اللَّيْلُ : سخت تاریک ہونا۔
العَظْلَمَة : تاریکی۔
عَظُمَ (ک) عِظَمًا وعَظَامَةً : بڑا ہونا۔ صفت عَظِيْمٌ ج عُظَمَا وعِظَامٌ وعُظُمٌ ...... الاَمْرُ عَلَيْهِ : دشوار ہونا اور باعث مشقت ہونا۔
عَظَمَ (ن) عَظْمًا. الكَلْبَ : کتے کو ہڈی کھلانا (...... عَظْمَةً) الرَّجُلَ : ہڈی پر مارنا۔
اَعْظَمَ الاَمْرُ : بڑا ہونا ...... الشَّيْءَ : بڑا کرنا۔ بڑا سمجھنا۔ اعظم الكَلْبَ عَظْمًا : کتے کو ہڈی کھلانا۔ کہا جاتا ہے "مَا يُعْظِمُنِيْ اَنْ اَفْعَلَ كَذَا" مجھ کو ایسا کرنے سے کوئی چیز ہول میں ڈالنے والی نہیں۔
عَظَّمَهُ : تعظیم کرنا۔ توقیر کرنا۔ عَظَّمَ الشَّاةَ : ہڈی۔ ہڈی کاٹنا۔
تَعَظَّمَ : تکبر کرنا۔

تعاظم: تکبر کرنا۔ تعاظمَهُ الامرُ: بڑا ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَمرٌ لا یَتعاظَمُهُ شیءٌ": وہ ایسا امر ہے جس سے کوئی اس کے لحاظ سے بڑا نہیں۔

اِستَعظَمَ: تکبر کرنا...... الامرَ: بڑا سمجھنا۔ انکار کرنا...... الشيءَ: بڑا حصہ لے لینا۔

العظم: ہڈی ج اعظُم وعِظام وعِظامَة.

عَظمُ الشيءِ وعُظمُه: چیز کا بڑا حصہ۔ ج اعظام.

العِظم والعِظَم والعُظم: بڑائی۔

عَظمُ الطریق: راستہ کا درمیان۔

العُظام والعُظّام: بڑا۔ مؤنث عُظامَة وعُظّامَة.

العَظمَة: ہڈی کا ٹکڑا۔

العَظمَة مِنَ السَاعِد او اللِسان: کلائی یا زبان کا موٹا حصہ ج عَظَمات. عَظَماتُ القَوم: سرداران قوم (...... والعَظَمُوت والعُظّامَة) تکبر۔ نخوت۔ فخر۔

العِظامَة والعُظّامَة والعُظمَة والاِعظامَة: گدی جس کو عورتیں سرین پر بڑا ظاہر ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔

العَظیمَة: مؤنث عَظیم: سخت مصیبت۔ ج عَظائم. عَظائمُ اللهِ: اللہ کے بڑے بڑے امور۔

العَظمِیُّ: سفیدی مائل کبوتر۔

مُعظَمُ الشيءِ: چیز کا بڑا حصہ ج مَعاظِم: کہا جاتا ہے "اِنّ لِفُلانٍ مَعاظِمَ واجِبَة المُراعاة" فلاں کے لئے بڑے بڑے حقوق ہیں جن کی رعایت واجب ہے۔

المُعظَمَة: سخت مصیبت۔

عَظا یَعظُو عَظوًا. فُلانًا: غمگین کرنا۔ غیبت کرنا۔ بھلائی سے روکنا۔ زہر پلانا۔

عَظِي یَعظَی عَظًی فُلانًا: غمگین کرنا۔

العَظایَة العِظایَة والعِظاءَة والعَظاءَة: چھپکلی کے مشابہ ایک جانور ج عَظاءٌ وعِظاءٌ وعَظایات وعَظایا.

عَفَّ (ض) عَفًا وعِفَّةً وعَفافًا وعَفافَةً وتَعَفَّفَ: حرام یا غیر مستحسن سے رکنا۔ پاک دامن ہونا۔ صفت مذکر عَفیف وعَفٌّ ج اَعِفَّة واَعِفّاء وعِفُّون: صفت مؤنث عَفیفَة وعَفَّة: ج عَفیفات وعَفائِف وعِفّات

عَفَّ عَن کَذا: باز رہنا۔ تَعَفَّفَ: بتکلف پاک دامن بننا۔ تھن کے بقیہ دودھ کو پینا۔

اَعَفَّ اللهُ فُلانًا: پاکدامن کرنا۔

تَعافَّ النّاقَةَ: اونٹنی کو دوسری مرتبہ دوھنا...... المَرِیضُ: علاج کرنا۔

اِعتَفَّ واِستَعَفَّ عَنِ الخَبِیثِ: رکنا...... البَعِیرُ البِیسُ: اونٹ کا مٹی کے اوپر اور خشک گھاس چرنا۔

العِفَّة: مص۔ پارسائی۔ پاکدامنی۔ طہارت بدن۔

العُفَّة والعُفافَة: تھن میں بقیہ دودھ اور اسی سے ہے سألہ فما اعطاهُ اِلّا عُفافَةً: یعنی تھوڑا سا دیا۔ العِفاف: ذواء۔ کہا جاتا ہے "جاءَ عَلی عِفّانِ ذٰلِکَ" یعنی وہ فلاں وقت میں آیا۔

عِفَتَ (ض) عَفتًا الشيءَ: موڑنا اور توڑنا...... کَلامَهُ وفِي کَلامِهِ: لکنت کی وجہ سے بولنے میں منہ ٹیڑھا کرنا۔ صفت عَفّات.

العَفت: لکنت۔

الاَعفَت: بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا بے وقوف۔

عَفَجَه (ض) عَفجًا بِالعَصا: لاٹھی مارنا۔

العَفج اولعِفج والعَفَج والعَفِج: آنت ج اَعفاج وعِفَجَة.

المِعفَج: بے وقوف۔

المِعفَجَة والمِعفاج: لاٹھی۔ کپڑے دھونے کی موگری اور عوام (مِخباط) کہتے ہیں۔

عَفَدَ (ض) عَفدًا وعَفَدانًا: دونوں ٹانگیں ملا کر کودنا۔

اِعتَفَدَ: بھوک کی وجہ سے مرنے کے لئے دروازہ بند کرنا اور سوال نہ کرنا۔

عَفَرَه (ض) عَفرًا فِي التُّراب: مٹی میں لتھیڑنا۔ زمین میں دھنسا دینا...... الشيءَ: زمین پر پٹک دینا۔

عَفِرَ (س) عَفَرًا واِعفَرَّ: خاکستری رنگ ہونا۔ خاک آلود ہونا۔ صفت اَعفَر.

عَفَّرَه. فِي التُّراب: مٹی میں لتھیڑنا۔ زمین میں دھنسا دینا۔ جو شخص ذلیل کیا گیا ہو اس کے لئے "قَد عُفِّرَ واُرغِم" بولا جاتا ہے "عَفِّرَ اللَّحمَ" دھوپ میں ریت پر خشک کرنا...... الشيءَ: سفید کرنا۔ عَفَّرَتِ المَرأةُ فِي العِظام: عورت کا دودھ چھڑانے کے لئے پستان پر مٹی لگانا۔

اِعتَفَرَ. الشيءُ: خاک آلود ہونا...... الثَّوبُ فِي التُّراب: کپڑے کو مٹی میں لتھیڑنا...... فُلانٌ: قادر ہونا۔ قوی ہونا...... الرَّجُلَ: زمین پر پٹک دینا۔ کودنا...... ہ الاَسَدُ: شیر کا پچھاڑنا۔

تَعافَرَ. الثَّرِیدُ: ثرید کا سفید ہونا۔

تَعَفَّرَ وانعَفَرَ فِي التُّراب: مٹی میں لوٹ پوٹ لگانا...... الشيءُ: خاک آلود ہونا۔ تَعَفَّرَ الوَحشُ: وحشی جانور کا موٹا ہونا۔

العَفر والعَفَر: مٹی۔ خاک۔ ج اَعفار.

العِفر والعُفر: نر سور یا مطلقا سور۔ بہادر۔ سخت موٹا۔ العُفُر: بعد۔ بے رونق بازار۔ مہینے کی ساتویں' آٹھویں' نویں رات۔ مرد دلیر وچالاک۔ موٹا۔ ج اَعفار وعِفار.

رَجُلٌ عِفرٌ وعِفرٌّ وعِفرّی وعِفارِیَة: خبیث مرد۔

الاَعفَر: ہرن کی ایک قسم جو کم دوڑتا ہے۔

العُفرَة: خاکستری رنگ۔

العُفرَة والعَفرَة. مِنَ الدِّیکِ: مرغ کے گردن کے بال...... مِنَ الاِنسانِ: وسط سر کے بال...... مِنَ الاَسَدِ: شیر کے بال۔

عُفرَةُ الحَرِّ: گرمی کی شدت۔

العُفر: زمانہ۔ وقت۔ مہینہ۔

العُفَرَةُ: مخلوط لوگ۔ عُفرَّة وعُفُرَّة الحَرِّ والبَردِ: گرمی یا سردی کی شدت۔

العَفار: بغیر شکر وغیرہ کا ستو۔ درخت جس

سے آگ نکالنے کا کام لیا جاتا ہے واحد عَفَارَةٌ۔

العَفَارَةُ: خباثت۔ برائی۔

العِفْرِيَةُ: بڑا سخت مکار۔ خبیث۔

العِفْرِيَةُ والعِفْرَاةُ مِنَ الدِيْكِ والاِنْسَانِ: بمعنی عُفْرَة: جب کوئی غضبناک ہوکر آئے تو کہا کرتے ہیں۔ "جَاءَ نَا فِشًا عِفْرِيَتَه".

العَفِيْرُ: گوشت جو دھوپ میں ریت پر خشک کیا جائے۔ خُبْزٌ عَفِيْرٌ: بلا سالن کے روٹی (...... والمَعْفُوْرُ) مٹی میں لتھیڑا ہوا۔

العَفِيْرُ: وہ عورت جو پڑوسن کو ہدیہ نہ بھیجتی ہو۔

العَفِيْرَة: گبریلا کی گولی۔

العَفَّار: مؤنث کھجور میں مذکر کھجور کا پھول ڈالنے والا۔

العَفْرَاء۔ الأعْفَر: کا مؤنث ج عُفْر: سفید زمین...... مِنْ لَيَالِى القَمَرِ: تیرھویں رات۔

العِفِرِّين: مرد قوی کامل۔ چالاک اور کاموں کو کرڈالنے والا۔ لَيْثُ عِفِرِّيْنَ: شیر۔ عِفِرِّيْن: نام شیر کی جھاڑی کا۔

المُعَافِر: ساتھیوں کے ساتھ چلنے والا تاکہ ان کے بچے ہوئے سے کچھ حاصل کرلے۔

تَعَفْرَتَ: دیو ہونا۔ شریر ہونا۔

العِفْرِيْت: سخت خبیث۔ چالاک اور کاموں کو کر ڈالنے والا اور یہ انسان' جنات' شیاطین سب میں سے ہوتا ہے۔ ج عَفَارِيْت: مؤنث عِفْرِيْتَه.

عَفْرَسَه: پچھاڑنا اور غالب ہونا۔

العِفْرِس والعِفْرِيْس والعِفْرَاس والعُفْرُوس والعَفَرْنَس: شیر۔

العَفَارِيْس: شتر مرغ۔

عَفَزَ (ض) عَفْزًا۔ اَهْلَه: اپنی بیوی سے کھیل کود کرنا...... الجَمَّالُ بَعِيْرَه: ساربان کا اونٹ کو بٹھانا۔

العَفْزُ: مص...... العَفَاز: کھایا ہوا اخروٹ۔

العَفَازَة: ٹیلہ۔

عَفَسَه (ض) عَفْسًا: پچھاڑنا اور روندنا۔ قید کرنا...... عَنْ حَاجَتِه: حاجت سے باز رکھنا روکنا...... المَاشِيَةَ: جانور کو بغیر چارے کے رکھنا...... هٗ: زمین پر چمٹا دینا۔ سختی سے زمین پر کھینچنا...... هٗ بِرِجْلِه: چوتڑ پر لات مارنا۔

عَافَسَهٗ: کشتی کرنا۔ مزاولت کرنا۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ يُعَافِسُ الاُمُوْرَ".

تَعَافَسَ واعْتَفَسَ القَوْمُ: آپس میں کشتی کرنا۔

اِنْعَفَسَ فِى التُّرَابِ: خاک آلود ہونا۔ فِى المَاءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔

العِفَاس: فساد۔

المَعْفُوْس: قیدی۔

عَفَشَ (ض) عَفْشًا الشَّىْءَ: جمع کرنا۔

العُفَاشَة: بے خیر و برکت آدمی۔

الأعْفَش: کمزور نگاہ والا۔

عَفَصَهٗ (ض) عَفْصًا: اُکھیڑنا۔ موڑنا۔ الرَّجُلَ: کشتی میں غالب آنا۔ عَفَصَ حَقَّه مِنْهُ: حق لینا۔

عَفَّصَ واَعْفَصَ والقَارُوْرَةَ: شیشی میں کاگ لگانا۔ ڈاٹ لگانا۔ اَعْفَصَ الحِبْرَ: روشنائی میں مازو ڈالنا۔

عَفَّصَ الثَّوْبَ: کپڑے کو مازو سے رنگنا۔

عَافَصَهٗ مُعَافَصَةً: کشتی لڑنا۔

العَفْصُ: مازو۔ مازو کا درخت۔ بلوط کا درخت۔

العَفَص: ناک کی کجی۔

العَفِص: کسیلا۔

العُفُوْصَة: کسیلا پن۔

العِفَاص: کاگ۔ ڈاٹ۔ شیشی کا سربند۔

عَفَطَتْ (ض) عَفْطًا وعَفِيْطًا وعَفَطَانًا۔ العَنْزُ: بکری کا ریح خارج کرنا...... الضَّأْنُ: بھیڑ کا چھینکنا...... (عَفْطًا) الرَّاعِى: بکری کے گوز کے مانند ہونٹوں سے آواز نکالنا۔ بِغَنَمِه: بھیڑ کی چھینک کے مانند آواز سے بھیڑ کو اکٹھا یا بلانا...... فُلَانٌ فِى كَلَامِه: لکنت کرنا۔

العَافِط: قا(...... والعَفِط) بہت گوز کرنے والا۔

العَافِطَة: مؤنث عَافِط: بھیڑ اور اسی سے عرب کا قول ہے "مَالَه عَافِطَةٌ ولا نَافِطَه" یعنی اس کے پاس نہ بھیڑ ہے نہ بکری۔ مراد یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں۔

الاَعْفَط: بے وقوف۔

العَفَّاط العِفَاطِىُّ والعِفْطِىُّ: ہکلا۔ لکنت والا۔

عَفَقَ (ض) عَفْقًا۔ الرَّجُلُ: غائب ہونا۔ بلا کسی ضرورت کے آنا جانا۔ تیز جانا۔ تھوڑا سا سونے کے بعد جاگنا پھر سونا۔ عَفَقَهٗ بِالسَّوْطِ: کوڑے سے بہت مارنا...... ہ عَنِ الاَمْرِ: منع کرنا...... العَمَلَ: کام کو ادھورا کرنا ...... الشَّىْءَ: جمع کرنا...... عَلَيْهِ الصَّيْدَ: کسی کی جانب شکار کو ہانک کرلانا...... الرِّيْحُ الشَّىْءَ: پراگندہ کرنا۔ عَفَقَ الحِمَارُ: گدھے کا گوز کرنا۔

عَفَقَ الغنم بعضها على بعض: بکریوں کا اکٹھا کرنا۔

عَافَقَه مُعَافَقَةً وعِفَاقًا: فریب دینا۔ عَافَقَ الذِّئْبُ الغَنَمَ: بھیڑیے کا بکریوں کے آتے جاتے میں نقصان کرنا۔

اَعْفَقَ: بلا ضرورت کے اکثر آنا جانا۔

تَعَفَّقَ بِه: پناہ لینا۔

اِعْتَفَقَ القَوْمُ بِالسُّيُوْفِ: آپس میں تلوار بازی کرنا...... الاَسَدُ فَرِيْسَةً: شیر کا شکار پر مائل ہونا۔

اِنْعَفَقَ فِىْ حَاجَتِه: جلدی کرنا۔

العَفَّاقَة: دُبر۔

رَجُلٌ مِعْفَاقُ الزِّيَارَةِ: بہت ملاقات کرنے والا۔

المُنْعَفِق: پانی پر سے واپس ہونے والا۔

عَفَكَ (ض) عَفْكًا الكَلَامَ: سیدھی طرح سے بات نہ کرنا۔ بے ہودہ کلام کرنا۔

عَفِكَ (س) عَفَكًا وعَفْكًا: سخت بے وقوف ہونا۔ صفت اَعْفَك وعَفِك

وعَفِيك : مؤنث عَفَكَاج عُفُكٌ.

الاَعْفَكُ: بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔

عَفَنَ (ض) عَفْنًا وعَفْنَ اللَّحْمَ : گوشت کو بدبودار کرنا۔ عَفَنَ فِى الجَبَلِ : پہاڑ پر چڑھنا۔

عَفِنَ (س) عَفَنًا وعُفُونَةً وتَعَفَّنَ الشَّئُ : تری کی وجہ سے خراب ہونا...... اللَّحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا۔ صفت عَفِنٌ ومَعْفُونٌ ومُعَفَّنٌ ومُتَعَفِّن.

اَلعَفَنُ وَالعُفُونَةُ: موذی مرض جو کہ اعضاء تناسل سے شروع ہوتا ہے اوران کو خراب کر دیتا ہے یہ مرض کثرت کے ساتھ جنگ عظیم دوم کے دنوں میں ظاہر ہوئی۔ اس وجہ سے ان امراض متعدیہ کو ختم کرنے کے لئے جراثیم مار ادویات ایجاد کی گئیں۔

اَعْفَنَ. الشَّئُ: بدبودار پانا۔

عَفَا يَعْفُو عَفْوًا عَنْهُ وَلَه ذَنْبَه وعَفَا عَنْ ذَنْبِه : درگزر کرنا۔ معاف کرنا۔ سزا کو چھوڑ دینا...... اللّٰهِ عنه : گناہوں کو معاف کرنا...... عَنِ الشَّئْ : رکنا...... عَنِ الحَقِّ : ساقط کرنا...... الشَّئْ: زیادہ کرنا...... عَلَيْهِ فِى العِلْمِ : بڑھ جانا...... الصُّوفَ: اون کاٹنا...... فُلاَنًا : کسی کے پاس طلب معروف کے لئے جانا۔ عَفَتِ الاَرْضُ : زمین کا سبزی سے ڈھک جانا...... الشَّئْ: زیادہ اور لمبا ہونا۔ عَفَتِ الرِّيْحُ الاَثَرَ اَوِ المَنْزِلَ: مٹا دینا......(عَفَا عَفْوًا وعَفَاءً وعُفُوًّا) الاَثَرُ او المَنْزِلُ : مٹنا۔ اَثَرُ فُلاَن :ہلاک ہونا۔ مرنا۔

عَفَا يَعْفُوا عَفْوًا وعَفَى يَعْفِي عَفْيًا الشَّعْرَ : بالوں کو چھوڑ دینا یہاں تک کہ لمبے اور زیادہ ہو جائیں۔ عَفَّى تَعْفِيَةً :بالوں کا لمبا اور زیادہ ہونا۔ عَفَّتِ الرِّيْحُ المَنْزِلَ : مٹا دینا...... عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ :بگاڑ کے بعد درست کرنا۔ عَفَّتِ العِلَّةُ صَاحِبَهَا: ہلاک کرنا۔

عَافَى مُعَافَاةً وعِفَاءً وعَافِيَةً اللّٰهُ فُلاَنًا : صحت دینا' بلا اور برائی سے بچانا۔

اَعْفَى اِعْفَاءً اللّٰهُ فُلاَنًا :عافیت دینا...... الشَّعْرَ: بالوں کو بڑھنے کے لئے چھوڑ دینا...... الرَّجُلُ: بہت مال دار ہونا۔ زائد مال کو خرچ کرنا...... ہ مِنَ الاَمْرِ :بری کر دینا...... زَيْدًا بِحَقِّهِ :حق کو پورے طریقہ سے ادا کر دینا...... الرَّجُلَ: دینا...... المَرِيْضُ: بیمار کا صحت یاب ہونا۔

تَعَفَّى تَعَفِّيًا :مٹنا اور مضمحل ہونا۔

تَعَافَى تَعَافِيًا :عافیت پانا...... الشَّئْ: چھوڑنا۔

اِعْتَفَى اِعْتِفَاءً: فُلاَنًا :کسی کے پاس طلب معروف کے لئے آنا۔ اِعْتَفَتْ واسْتَعْفَتِ الاِبِلُ اليَبِيْسَ :اوپر اوپر سے خشک گھاس کو چرنا۔ اِسْتَعْفَى الرَّجُلُ مُكَلِّفَه :استعفیٰ دینا۔ معافی طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَعْفَى مِنَ الخُرُوْجِ فَاَعْفَاه" یعنی فلاں نے نکلنے سے معافی مانگی اور اس نے معاف کر دیا۔

العَفَاء :مٹی۔ بارش۔ گھروں کی بربادی۔ ہلاکت۔ آنکھ کا پھولا۔

العِفَاء :زیادہ لمبے بال۔ شتر مرغ کے پر۔ اونٹ کے بال۔

العَفْوُ :عمدہ چیز۔ فضل ومعروف۔ مِنَ المَالِ :خرچ سے زائد جس کا دینا دشوار نہ ہو۔ زمین جس میں کوئی نشان نہ ہو۔

العَفَا والعَفْوُ والعِفْوُ والعُفْوُ :گدھے کا بچہ ج عِفَا وعِفْوَة.

العَفْوَةُ: دیت۔ گدھے کا مادہ بچہ۔ ج عَفْو.

العُفْوة والعِفْوَة والعَفْوة :ہانڈی کا جھاگ۔ عفوة الشی: چیز کا خالص۔ عَفْوَةُ الطَّعَامِ والشَّرَابِ :عمدہ کھانا پانی۔ العِفْوَة والعُفْوَة: مرد کے سر کے بال۔

العِفَاوَة :شوربے کا اچھا حصہ جو کسی معزز کو دیا جائے۔

العِفَاوَة :دیگ کا نچلا شوربہ۔

العِفَاوَة والعَفَاوَة والعُفَاوَة :ہانڈی کا جھاگ۔

العَفُوُّ :معاف کرنے والا' بہت معاف کرنے والا۔

العَافِى :فا۔ بخشنے والا۔ درگزر کرنے والا۔ لمبے بال والا۔ مٹنے والا ج عُفِيٌّ: دیگ کا نچلا شوربہ۔ گھاس' پانی طلب کرنے والا۔ گھاٹ پر اترنے والا مہمان۔ ہر طالب بخشش و رزق۔ ج عُفَاةٌ وعُفِيٌّ وعَافِيَة: کہا جاتا ہے "كَثُرَتْ عَلَى الكَرِيْمِ عَافِيَةٌ" کریم پر بخشش کے طلب کرنے والے بہت ہوئے۔

العَافِيَة :عافی کا مصدر یا اسم۔ کامل صحت ہر طالب رزق ج عَافِيَات وعَوَافٍ.

المُعْفِى: فا۔ ساتھی جو سلوک کا طالب نہ ہو۔

عَقَّ (ن) عَقًّا الثَّوْبَ :کپڑا پھاڑنا۔ عَقَّتِ الرِّيْحُ المُزْنَ :بارش برسانا...... الدَّلْوُ: کنوئیں سے بھرا ہوا ڈول نکلنا(...... عُقُوْقًا ومَعَقَّةً) الوَلَدُ والِدَه :والد کی نافرمانی کرنا اور شفقت نہ کرنا اور استخفاف کرنا۔ صفت عَقٌّ وعَاقٌّ ج عَقَقَةٌ واَعِقَّةٌ واَعَقٌّ وعُقَقٌ وعُقُقٌ.

عَقَّ(س) عَقَقًا: پھٹنا۔

عَقَّتْ (ض) عَقْقًا وعُقَاقًا وعِقَاقًا الفَرَسُ: گھوڑی کا حاملہ ہونا۔ صفت عَقُوْق.

عَاقَّ مُعَاقَّةً اَبَاهُ: مخالفت کرنا۔

اَعَقَّ الكَرْمُ :انگور کی بیل کی جڑوں سے شاخ نکلنا۔ فُلاَنٌ: نافرمانی کرنا۔ اَعَقَّتِ الفَرَسُ : گھوڑی کا حاملہ ہونا۔ صفت عَقُوق.

اِنْعَقَّ. الوَادِى :وادی گہری ہونا...... الغُبَارُ :غبار بلند ہونا...... العُقْدَةُ :گرہ مضبوط ہونا...... البَرْقُ: بجلی کا بادل میں چھپ جانا(...... واعْتَقَّ) پھٹنا۔ اِعْتَقَّ السَّيْفَ :تلوار سونتنا...... المُعْتَذِرُ: عذر بیان کرنے میں مبالغہ کرنا۔

العَاقُّ :اسم فاعل ج عَاقُّوْنَ وعَقَقَة واَعِقَّة: مؤنث عَاقَّةٌ ج عَوَاقُّ وعَاقَّاتٌ.

العَقُّ والعَقَّة: گہرا گڑھا۔

العُقُّ والعُقَاق. مِنَ المَاءِ :کڑوا پانی۔

العِقَّة :نوزائیدہ بچے کے بال ج عِقَق.

العَقُوق مِنَ الخَيْلِ :حاملہ گھوڑی۔ غیر حاملہ

گھوڑی ج عُقُق جج عِقاق.

العَقِیق : سرخ مہرے۔ واحد عَقِیقَة: وادی اور ہر پانی بہنے کی جگہ جس کو سیلاب نے وسیع کردیا ہو ج اَعِقَّة : نوزائیدہ بچے کے بال۔ عرب میں چند مقامات کے نام۔

العَقِیقَة : نوزائیدہ بچے کے بال۔ توشہ دان۔ نہر۔ بکری جو پیدائش کے ساتویں دن بال مونڈتے وقت ذبح کی جائے۔ تیر جس کو زمانۂ جاہلیت میں سہم الاِعْتِذار کہتے تھے اور خون کے بدلے کا فیصلہ کرنے کے لئے آسمان کی طرف پھینکتے تھے۔ اگر خون میں لت پت واپس آتا تھا تو قصاص لیتے تھے اور اگر صاف آتا تھا تو دیت پر مصالحت کرلیتے تھے۔

عِقَّان الکرم او النَّخِیل : شاخیں جو انگور کی بیل یا درخت خرما کی جڑ سے نکلیں۔

عَقَب (ض ن) عَقْبًا : ایڑی مارنا۔ عَقَب القَوسَ او السَّهمَ : پٹھا لپیٹنا...... عَقْبًا وعُقُوبًا وعَاقِبَةً الرَّجُلَ او مَکانَ الرَّجُلِ : پیچھے آنا۔ جانشین ہونا۔ کہاجاتا ہے "عَقَبَ الشَّیبُ" یعنی سیاہی کے بعد سفیدی آئی۔

عُقِبَ عَقْبًا : ایڑی میں درد ہونا۔

عَقَّبَه : پیچھے آنا۔ پیچھے لانا۔ عَقَّبَ الصَّلوٰة : نماز پوری کرلینے کے بعد دعا وغیرہ کے لئے بیٹھنا۔ کہاجاتا ہے "عَقَّبَ الشَّیبُ" یعنی سیاہی کے بعد سفیدی آئی...... فِی الاَمرِ : کسی چیز کے طلب کرنے کے لئے کوشش کرنا اور آمدورفت رکھنا...... الحَاکِمُ عَلٰی حُکمِ سَلَفِهٖ : حاکم کا اپنے سلف کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا۔

عَلَیْه : بدنام کرنا اور غلطیوں کو بیان کرنا۔

عَاقَبَه مُعاقَبَةً : پیچھے آنا۔ عَاقَبَه فِی الرَّاحِلَةِ : نوبت بنوبت سوار ہونا۔

عَاقَبَه عِقابًا ومُعاقَبَةً. بِذَنبِهٖ وعَلٰی ذَنبِهٖ : مواخذہ کرنا۔ سزا دینا۔ اسم العقوبة.

اَعْقَبَه : جانشین ہونا۔ اچھا بدلہ دینا۔ عرب کہتے تھے "اَعْقَبْتُ الرَّجُلَ" یعنی بہترین بدلہ دیا اور "عَاقَبْتُه" یعنی برا بدلہ دیا۔ عَاقِبَه : اچھے بدلے کو اور عِقَاب برے بدلے کو کہتے ہیں۔ اَعْقَبَه فِی الرَّاحِلَةِ : نوبت بنوبت سوار ہونا۔ اَعْقَبَ فُلَانٌ : مرنا اور اولاد چھوڑ جانا...... الاَمْرُ : اچھا انجام ہونا...... الرَّجُلُ : برائی سے بھلائی کی طرف لوٹنا۔ اَعْقَبَتِ الاَرْضُ : زمین کا چرے جانے کے بعد پھر سرسبز ہونا۔ کہاجاتا ہے "اُعْقِبَ عِزُّهٗ ذُلًّا" یعنی اس کی عزت ذلت سے بدل گئی۔

تَعَقَّبَه : تلاش کرنا۔ نقائص تلاش کرنا۔ پیروی کرنا۔ جرم پر گرفت کرنا۔ تَعَقَّبَ عَنِ الْخَبَرِ : شک کی وجہ سے خبر کو دوسری مرتبہ پوچھنا۔ تَعَقَّبَ مِنَ اَمْرِهٖ : نادم ہونا۔

تَعَاقَبَ الرَّجُلَانِ اَوِ اللَّیْلُ وَالنَّهارُ : ایک دوسرے کے پیچھے ہونا۔ تَعَاقَبَا عَلَى الرَّاحِلَةِ : نوبت بنوبت سوار ہونا۔

القَومُ فِی الشَّیءِ اَوِ الاَمرِ : باری باری کرنا۔

تَعَاقَبُوْا عَلٰی فُلانٍ بِالضَّرْبِ : کسی کو مارنے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِعْتَقَبَ البَائِعُ السِّلْعَةَ : قیمت پر قبضہ کرنے کے لئے سامان کو روک لینا......

الرَّجُلَ : قید کرنا...... مِنْ کَذَا نَدَامَةً : انجام میں ندامت اٹھانا...... القَومُ عَلَیْهِ : مدد کرنا۔

اِسْتَعْقَبَه : عیوب ونقائص کو تلاش کرنا۔

العَقْب : ہر پیچھے آنے والی چیز۔

العَقِبُ والعَقْبُ : ایڑی۔ بیٹا۔ پوتا۔ ج اَعْقَاب. اَعْقَابُ الاُمُوْرِ : اُمور کے انجام۔ کہاجاتا ہے "جَاءَ عَقِبَهٗ وبِعَقِبِهٖ" جانشین ہوا "رَجَعَ عَلٰی عَقِبِهٖ" وہ جلدی سے اسی راستے سے واپس گیا جس سے آیا تھا "وَطِیَٔ عَقِبَهٗ" وہ اس کے نشانِ قدم پر چلا۔ "سَافَرَ عَلٰی عَقِبِ الشَّهْرِ" اس نے مہینے کے آخر میں سفر کیا۔

العُقُبُ والعُقْبُ : انجام۔ نتیجہ۔ ج اَعْقَاب.

العَقَب : پٹھا جس سے تانت بنایا جاتا ہے۔ ج اَعْقَاب.

العُقْبَة : باری۔ بدل۔ تم کہتے ہو "تَمَّتْ عُقْبَتُکَ" تمہاری باری پوری ہوگئی "اَخَذْتُ مِنْ اَسِیْرِی عُقْبَةً" میں نے اپنے قیدی سے بدلہ لے لیا۔ العُقْبَةُ مِنَ الجَمَالِ : حسن کا اثر۔

العُقْبَةُ : کھانے کے بعد جو میٹھی چیز کھائی جائے۔ شوربے کا بقیہ حصہ جو ہانڈی والے کو دیا جائے۔ رات دن۔ اس لئے کہ یہ باری باری آتے ہیں۔ کہاجاتا ہے "هُوَ عُقْبَةُ بَنِی فُلَانٍ" وہ بنی فلاں کا آخری ہے ج عُقَب

اَبُو عُقْبَةَ : سور۔

العِقْبَة : حسن کا اثر۔

العَقَبَة : دشوارگزار گھاٹی۔ پہاڑی دوشوار راستہ۔ ج عِقَاب وعَقَبَات.

العُقْبٰی : کام کا بدلہ۔ ہر چیز کا آخر۔ آخرت۔

العُقُوبَة والعِقَاب والمُعَاقَبَة : بدی کا بدلہ۔ سزا۔

العُقَاب : ایک قوی شکاری پرندہ ج عِقْبَان واَعْقُب : جج عَقَابِین. العُقَاب : ایک ستارے کا نام۔ حوض کی طرف پانی کی نالی۔ ٹیلہ۔ پتھر جس پر ساقی کھڑا ہوتا ہے۔

العَقِیب : پیرو۔ پیچھے آنے والا۔ کہاجاتا ہے "هُوَ عَقِیبُهٗ" وہ اس کے پیچھے پیچھے آتا ہے۔

العَقُوب : اُمورِ خیر میں پیروی کرنے والا۔ اچھا جانشین۔

العَاقِب : فا۔ نائب۔ اچھا جانشین۔

العَاقِبَة : مؤنث۔ عاقب۔ نسل۔ ہر چیز کا آخر۔ اچھا بدلہ۔ ج عواقب.

العُقْبَان : بمعنی عاقبت.

العُقَیْب : ایک شکاری پرندہ جو چوہے اور خرگوش وغیرہ کا شکار کرتا ہے اور اس کو "مُرْزَة" بھی کہتے ہیں۔

المِعْقَب : ہانکنے میں ماہر۔ اوڑھنی۔ بالی۔

المُعْقَاب : وہ عورت جس کی عادت ہو کہ ایک بار لڑکا جنے اور دوسری مرتبہ لڑکی۔ وہ

مکان جس میں خشک انگور رکھا جائے۔
المُعَاقِب : فا۔ بدلہ لینے والا۔
المُعَقِّبَات : رات دن کے فرشتے۔ تسبیحات جو باری باری پڑھی جائیں۔
الیَعْقُوْب : نر چکور۔ ج یَعَاقِیب یا زائدہ ہے۔
العُقْبُوْل والعُقْبُوْلَةُ : بختی۔ بیماری یا عداوت کا بقیہ۔ بخار کے بعد ہونٹوں پر کی پھنسیاں ج عَقَابِیْل.
عَقَدَ (ض) عَقْدًا الحَبْلَ : گرہ لگانا۔ البَیْعَ او الیَمِیْنَ : بیع یا قسم کو پکا کرنا ...... الحَاسِبُ : حساب لگانا ...... ہ عَلٰی الشَّیْئِ : معاہدہ کرنا ...... لَـہُ الشَّیْئَ : ضامن ہونا ...... الـخَیْطَ : دھاگے میں گرہ لگانا ...... البَـنَّـاءُ : معمار کا محراب بنانا ...... البَنَّاءُ بِالْجَصِّ : عمارت کو چونے سے مضبوط کرنا ...... الـزَّهْـرُ : پھول کے اجزا کا جمع ہو کر پھل بن جانا ...... العَسَلُ ونَـحْـوہ : شہد کا گاڑھا ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَـقَـدَ نَاصِیَتَہ" یعنی غضبناک ہوا اور برائی کے لئے تیار ہوا۔ "عَقَدَ عُنُقَهُ اِلَیْہِ" یعنی پناہ لی "عَـقَـدَ لَہُ الرِّیَاسَةَ فِی قَوْمِہٖ" یعنی اس کو اس کی قوم میں رئیس بنا دیا "عَـقَـدَ لَـہُ عَلٰی الْجَیْشِ" یعنی اس کو لشکر کا سردار بنا دیا۔
عَقِدَ (س) عَـقَدًا : گرہ دار زبان والا ہونا ...... الـلِّسَانُ : زبان کا رکنا۔ صفت اَعْـقَـد وعَقِد.
عَقَّدَ. البَیْت : محراب بنانا ...... الیَمِیْنَ : قسم کو پکا کرنا ...... الـحَـبْـلَ : رسی میں گرہ لگانے میں مبالغہ کرنا ...... الـکَلَامَ : مبہم کلام کرنا (...... واَعْقَدَ) الـدِّبْـسَ ونَحْوَہ : شیرہ کو جوش دے کر گاڑھا کرنا۔
عَاقَدَهُ مُعَاقَدَة : معاہدہ کرنا۔
تَـعَقَّـدَ. الـدِّبْـسُ : شیرہ کا گاڑھا ہونا ...... الرَّمْلُ : ریت کا تہ بتہ ہونا ...... الـسَّحَابُ : بادل کا محراب کے مانند ہونا ...... الْاَمْـرُ : دشوار ہونا ...... اَلْاِخَاءُ : مضبوط ہونا۔
اِنْعَقَدَ : گرہ لگنا ...... الْاَمْرُ لِفُلَانٍ : خالص ہونا ...... الـدِّبْـسُ : شیرہ کا گاڑھا ہونا الـزَّهْـرُ : پھول کے اجزاء کا جمع ہو کر پھل بن جانا۔
تَـعَـاقَـدَ. القَوْمُ : ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنا۔
اِعْتَقَدَ المَالَ : جمع کرنا ...... الْاَمْرَ : تصدیق کرنا۔ نہایت پختہ یقین رکھنا۔ دین بنانا ...... الشَّیْئُ : سخت ہونا اور اسی سے ہے "اِعْتَـقَـدَ الـنَّوٰی" جبکہ گٹھلی سخت ہو جائے اِلاخَـاءُ بَیْنَهُمَا : سچی ہونا۔ ثابت ہونا۔ باندھنا الدُّرَّ ونَحْوَہُ : موتی وغیرہ کے ہار بنانا۔
العَقْد : محراب ج اعـقـاد وعقود اور اعداد کے عقود دہائیوں کو کہتے ہیں جیسے دس، بیس، تیس نوے تک۔
العِقْد : ہار ج عُقُوْد.
العَقِد والعَقَد : ریت کا ڈھیر واحد العَقِدَة والعَقَدَة.
الـعُـقْـدَة : گرہ۔ جائیداد۔ شہر کی حکومت حاکموں کی بیعت ...... مِنْ کُلِّ شَیْئٍ : ہر چیز کی مضبوطی۔ اتنی مقدار جو آدمی کو کافی ہو۔ بہت درختوں والی جگہ۔ جو کسی چیز کو روک لے اور باندھ لے۔ کہا جاتا ہے "تَـحَـلَّلَتْ عُقْدَہ" یعنی اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔
العَاقِد : فا۔ ج عَقَدَة کہا جاتا ہے "جَاءَ عَاقِدًا عُنُقَہ" تکبر سے گردن موڑتا ہوا آیا۔
الـعَـاقِدَة : مؤنث عَـاقِد. ج عَـاقِد وعَاقِدات العاقدات : جادوگرنیاں۔
العَقَدَة : زبان کی جڑ۔
الـعَقَّـاد : بہت عقد کرنے والا۔ دھاگہ اور گھنڈی کا بنانے والا اور بیچنے والا۔
العِقَادَة : دھاگہ گھنڈی بنانے کا پیشہ۔
العَقِیْد : معاہدہ کرنے والا ...... مِنَ الدِّبْسِ : گاڑھا شیرہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عَـقِـیْـدُ الْکَرَمِ اَوِ اللُّوْمِ" یعنی فلاں آدمی طبعاً کریم یا لئیم ہے۔
الـعَقِیْدَة : جس پر پختہ یقین کیا جائے جس کو انسان اپنا دین بنائے اور اس کا اعتقاد رکھے۔ ج عقائد.
الاَعْـقَـد : وہ شخص جس کی زبان میں گرہ ہو۔ جس میں گرہیں ہوں۔ کتا یا بھیڑیا جس کی دم مڑی ہوئی ہو۔ مؤنث عَقْدَاء : ج عقد.
الـعُـنْـقُـوْد والعِنْقَاد مِنَ العِنَبِ ونحوہ : گچھا۔ ج عَنَاقِیْد.
الـمَعْقِد : گرہ بندھنے کی جگہ۔ جوڑ۔ کہا جاتا ہے "هُـوَ مِنِّی مَعْقِدُ الاِزَارِ" یعنی وہ مرتبہ کے لحاظ سے مجھ سے قریب ہے ج مَعَاقِد.
الـمَعَاقِد : وہ منازل جہاں بار بار لوٹ لوٹ کر آئیں۔
المِعْقَاد : بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے تعویذ وغیرہ کی لڑی۔
المُعَقِّد : فا۔ جادوگر۔
الـمُـعْـتَـقَـد : اعتقاد جس کا انسان اعتقاد کرے۔
عَقَرَہ (ض) عَقْرًا : زخمی کرنا۔ ذبح کرنا۔
عَقَرَ الاِبِلَ : کونچیں کاٹنا۔ عَقَرَ بِہٖ : چلنے سے روک دینا ...... بالصَّیْدِ : شکار کے پیچھے لگنا۔
عَقَرَت (ض) عَـقْـرًا وعُـقْـرًا وعُقَارًا و عَقُرَت (ک) عُـقْـرًا وعَقَارَةً وعِقَارَةً و عُـقِـرَتْ. الـمراةُ او الناقة : بانجھ ہونا۔ صفت العَاقِر.
عَقُرَ (ک) عُقْرًا. الْاَمْرُ : بے نتیجہ ہونا۔
عَقِرَ (س) عَـقَرًا : دہشت زدہ ہونا۔ متحیر ہونا کانپنا۔
عَقَّرَ الاِبِلَ : اونٹ کو بہت زخمی کرنا۔
عَاقَرَ مُعَاقَرَةً. الشَّیْئَ : لازم پکڑنا۔ ہمیشگی کرنا ...... الـخَمْرَ : شراب پینے میں مداومت کرنا ...... ہ : گالی دینا۔ برا بھلا کہنا۔ ہجو کرنا۔ اونٹ ذبح کرنے میں فخر کرنا۔
اَعْقَرَہُ : دہشت زدہ کرنا۔ اَعْـقَـرَ اللّٰـہ الْمَرْاَةَ : عورت کو بانجھ کر دینا۔
تَـعَقَّرَ النَّبَاتُ : نباتات کا لمبا ہونا ...... شَحْمُ الـنَّـاقَةِ : چربی کا گٹھا ہوا ہونا ...... الـرَّجُلُ : جائیداد زیادہ ہونا ...... الـغَیْثُ : لگاتار بارش ہونا (...... واعْتَقَر وانْعَقَر) ظَهْرُ الدَّابَّةِ مِنَ الرَّحْلِ او السَّرْجِ : کجاوہ یا زین سے جانور

کی پیٹھ کا زخمی ہونا۔ اِنْعَقَرَتْ قَوَائِمُ البَعِیْرِ : کونچیں کٹ جانا۔

تَعَاقَرَ الرَّاعِیَانِ : اونٹ کے ذبح کرنے میں مقابلہ کرنا۔

العَقْر : گھر کا درمیانی حصہ۔ محلہ۔ قوم۔ بلند عمارت اترنے کی جگہ۔ دو چیزوں کے درمیان کشادگی۔

العُقْر : عورت کا مہر۔ قوم کے اُترنے کی جگہ۔ حوض کا پچھلا حصہ۔ گھر کا درمیانی حصہ۔ گھر میں عمدہ جگہ۔ بہترین گھاس۔ قصیدے کا بہتر شعر۔ محل۔ ج اَعْقَار. بیضة العُقْر : مرغی کا پہلا انڈا۔ العُقُر : بانجھ (...... والعُقُر) بڑی آگ۔

العَقْرة والعُقْرة والعَقَارة : بانجھ پن۔

العَقْرَاء : مؤنث الاعْقَر : اونچا ٹیلہ۔

العَقَار : گھر کا سامان۔ جائیداد کا ہر غیر منقول چیز۔ سرخ رنگ ج عَقَارَات.

العُقَار : گھر کا سامان۔ عمدہ مال۔ بہترین گھاس۔ شراب۔

العُقْر والعُقْرة والمِعْقَر : جانوروں کو تھکا کر زخمی کرنے والا۔ اِمرأة عقرة : رحم کی بیماری والی عورت۔

العَقَّار : بہت زخمی کرنے والا۔ درخت۔ جڑی بوٹی سے علاج کرنے والا۔ دوا۔ ج عَقَاقِیْر.

العِقِّیْر : صیغہ مبالغہ۔ درخت۔

العَقُوْر : کاٹ کھانے والا جانور ج عُقُر.

المُعْقَرة والعَاقُوْر والمِعْقَر والمِعْقَار والمُعَقِّر. مِنَ السروج : پیٹھ کو زخمی کرنے والی زین۔

العَقِیْر : زخمی۔ دہشت زدہ ج عَقْرىٰ.

رَجُلٌ عَقِیْرٌ : بے اولاد مرد۔

العَقِیْرَة : زخمی شکار۔ کٹی ہوئی پنڈلی۔ گانے والے یا رونے والے یا پڑھنے والے کی آواز۔ کہا جاتا ہے "رَفَعَ عَقِیْرَتَه" آواز بلند کی نَخْلَةٌ عَقِیْرَةٌ : کٹے ہوئے سر کا درخت خرما۔

العَاقِر : بانجھ عورت ج عُقَّر وعَوَاقِر.

رَجُلٌ عَاقِرٌ : بے اولاد مرد ج عُقَّر.

الاعقر : اونٹ جس کے دانت ٹوٹ گئے ہوں مؤنث عَقْرَاء ج عُقْر.

العَقْرىٰ : جائیداد۔

المُعْقِر : بہت جائیداد والا۔

اَرْضٌ مَعْقَرة : بہت بچھوؤں والی زمین۔

العَقْرَب : بچھو۔ نر و مادہ دونوں پر اطلاق ہوتا ہے اور غالب تانیث ہے۔ اُمُّ عَرِيْط او اُمُّ سَاهِرة کنیت ہے اور کہا جاتا ہے کہ نر کو عقربان کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مادہ کو عَقْرَبَة کہتے ہیں۔ ج عَقَارِب.

العَقْرَب : آسمان کے ایک برج کا نام۔

العَقَارِب : سختیاں۔ چغلیاں۔ کہا جاتا ہے دَبَّتْ عَقَارِبُه. وذَبَّتْ مِنْهُ عَقَارِبُ الشَّعَايَةِ وانَّه لَتَدِبُّ عَقَارِبُهٗ" یعنی وہ لوگوں کی بے آبروئی کرتا ہے۔ عَيْشٌ ذُوْ عَقَارِبَ : سختی و تنگی کی زندگی۔ عَقَارِبُ الشِّتَاءِ : ٹھنڈک کی سختی۔ عَقْرَبُ السَّاعَةِ : گھڑی کی سوئی۔

العَقْرَباءِ : مادہ بچھو۔

اَرْضٌ مُعَقْرِبَة : بہت بچھوؤں والی زمین۔

المُعَقْرَب : موڑا ہوا۔ ٹیڑھا۔ گٹھا ہوا مضبوط جسم۔ کامل مددگار۔

العَقْرَطَلُ والعِقِرْطِل : مادہ ہاتھی۔ ہتھنی۔

عَقَشَ (ن) عَقْشًا. العُوْدَ : لکڑی کو موڑنا ...... المَالَ : جمع کرنا۔

عَقَصَ (ض) عَقْصًا. الشَّعْرَ : بالوں کی چوٹی بنانا یا گوندھنا ...... المَرْأَةُ شَعْرَهَا : عورت کا جوڑا باندھنا۔

عَقِصَ (س) عَقَصًا. التَّيْسُ : مینڈھے کا پیچھے مڑے ہوئے سینگوں والا ہونا ...... الرَّجُلُ : بخیل ہونا۔ بدخلق ہونا۔ مڑی ہوئی انگلی والا ہونا۔

العَقِص : بخیل۔ بدخلق۔ جمع شدہ ریت جس میں راستہ نہ ہو۔

العُقْصَة. مِنَ القَرْنِ وغَيْرِهٖ : سینگ وغیرہ کی گرہ ج عُقَص.

العِقْصَةُ : چوٹی ج عِقَص وعِقَاص.

العَقِيْصَةُ : چوٹی ج عَقَائِص وعِقَاص.

العِقَاص : موباف ج عُقُص.

الاعْقَص : وہ شخص جس کی انگلیاں مڑی ہوئی ہوں۔ جس کے دو اگلے دانت اندر کو گھسے ہوئے ہوں۔ بخیل ...... مِنَ التُّيُوْسِ : مینڈھا جس کے سینگ پیچھے کو مڑے ہوئے ہوں۔ مؤنث عَقْصَاء ج عُقْص.

المِعْقَص : ٹیڑھا تیر۔ ج مَعَاقِص.

المِعْقَاص : مڑے ہوئے سینگ کی بھیڑ بکری۔

عَقْعَقَ عَقْعَقَةُ الطَّائِرِ بِصَوْتِهٖ : کٹکری کرنا۔

العَقْعَق : کوے کی شکل کا ایک پرندہ۔ کوا۔ عوام اسے قعق کہتے ہیں اور عرب اس سے بدفالی لیا کرتے تھے۔

عَقَفَ (ض) عَقْفًا وعَقَّفَ العُوْدَ ونَحْوَه : فَتَعَقَّفَ وانْعَقَفَ : کنارے سے موڑنا اور ٹیڑھا کرنا۔ پس مڑ جانا اور ٹیڑھا ہو جانا۔ صفت اَعْقَف ومَعْقُوْف.

العَقْفَاء : مؤنث اعقف : لکڑی یا لوہا جس کے کنارے پر کجی ہو مڑے ہوئے سینگ کی بکری ج عُقْف (...... والعُقَيْفَاء) ایک گھاس ہے جس سے بکریاں مر جاتی ہیں۔

العَقُوْف. مِنْ ضُرُوْعِ البَقَرِ : گائے کا تھن کہ دوہتے وقت دودھ سیدھا نہ نکلے۔

العُقَاف : بکریوں کا ایک مرض جس سے ٹانگیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں ایسی بکری کو عاقف کہتے ہیں اور اس کی جمع عواقف ہے۔

العُقَّافَة : لکڑی جس کے ایک طرف کجی ہو شَوْكَةٌ عَقِيْفَة : مڑا ہوا کانٹا۔

المَعْقُوْف : مڑا ہوا۔ وہ جانور جس کو عُقاف کی بیماری ہو۔ شَيْخٌ مَعْقُوْفٌ : خمیدہ کمر بڈھا۔

عَقَلَ (ن ض) عَقْلًا. الدَّوَاءُ بَطْنَه : دواء کا قبض کر دینا ...... البَعِيْرَ : ٹانگ ران ملا کر رسی سے باندھنا ...... المَرْأَةُ شَعْرَهَا :

بالوں میں کنگھا کرنا...... القَتِیْلَ :مقتول کی دیت ادا کرنا......عَنْ فُلانٍ :کسی کی جانب سے تاوان یا دیت ادا کرنا......لَهُ دَمَ فُلانٍ : دیت پر راضی ہوجانا اور قصاص کو چھوڑ دینا۔

عَقَلَ (ض) عَقْلاً ومَعْقُولاً الغُلامُ :لڑکے کا سمجھدار ہونا۔ دانا ہونا......فُلانٌ بَعْدَ الصِّبَا :غلطی کو پہچان لینا...... عَقَلَ الشَّیْءَ :سمجھنا۔ تدبر کرنا۔ صفت عَاقِل. ج عَاقِلُوْنَ وعُقَلاءُ وعُقَّال :صفت مؤنث عَاقِلَةٌ ج عَاقِلاتٌ وعَوَاقِل.

عَقَلَ (ض) عَقْلاً وعُقُولاً المُصَارِعُ خَصْمَهُ :ٹانگ میں ٹانگ پھنسا کر گرانا...... الوَعْلُ :بلند پہاڑ پر چڑھ جانا اور محفوظ ہو جانا۔ اِلَیْهِ :پناہ لینا۔

عَقِلَ (س) عَقَلاً. البَعِیْرُ :اونٹ کا ٹیڑھی ٹانگوں والا ہونا۔ صفت اَعْقَل: مؤنث عَقْلاء ج عُقْل.

عَقَّلَ. الغُلامُ :لڑکے کا عقل مند ہونا۔ الغُلامَ :لڑکے کو عقل مند بنانا......البَعِیْرَ :اونٹ کی ٹانگ ران ملا کر باندھنا......الرَّجُلَ عَنْ حَاجَتِهِ :روک دینا۔

عَاقَلَهُ مُعَاقَلَةً :سمجھ بوجھ میں مقابلہ کرنا۔

اَعْقَلَهُ :عقل مند پانا۔ اَعْقَلَ الرَّجُلُ :سال کی زکوٰۃ واجب ہونا۔

تَعَقَّلَ الغُلامُ :لڑکے کا سمجھدار ہونا۔ بتکلف عقل مند بننا۔ تَعَقَّلَهُ :منع کرنا۔ روکنا۔ تَعَقَّلَ الرَّجُلَ :پاؤں موڑ کر سرین پر رکھنا ......الرَّحْلَ اَوِ السَّرْجَ :کجاوہ یا زین پر پاؤں موڑ کر رکھنا۔

تَعَاقَلَ :بتکلف عقلمند بننا۔ تَعَاقَلُوْا دَمَ القَتِیْلِ :دیت کے ادا کرنے میں شریک ہونا۔

اِعْتَقَلَ الرُّمْحَ :نیزہ کو رکاب اور پنڈلی کے درمیان رکھنا......البَعِیْرَ :اونٹ کی ٹانگ ران ملا کر باندھنا......الرَّحْلَ اَوِ السَّرْجَ: کجاوہ یا زین پر پاؤں موڑ کر رکھنا......مِنْ دَمِ فُلانٍ :دیت لینا......الدَّوَاءُ بَطْنَهُ :دوا کا قبض کرنا۔ الرَّجُلَ :پاؤں موڑ کر سرین پر رکھنا۔ اِعْتَقَلَهُ :روکنا۔ ٹانگ میں ٹانگ لگا کر پچھاڑنا......الشَّاةَ :بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان دبا کر دوہنا۔

اُعْتُقِلَ. لِسَانُهُ :زبان بند ہوجانا۔

العَقْل :روحانی نور جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے۔ دل۔ دیت ج عُقُول.

العَقْلِيُّ :عقل کی طرف نسبت جس میں حس باطنی کو دخل نہ ہو۔

العَقْلَة :زبان کی روک۔

العُقْلَة :جس سے باندھا جائے ج عُقَل.

العِقَال :رسی جس سے اونٹ کے زانو کو باندھا جائے۔ سر پر باندھنے کی رسی۔

العِقَال :اونٹ یا بکری کی ایک سال کی زکوٰۃ۔ کہا جاتا ہے "اَدَّیْتُ عِقَالَ سَنَةٍ" یعنی ایک سال کی زکوٰۃ میں نے ادا کر دی۔

عِقَالُ المِئِیْنَ :وہ شریف جو قید کیا جائے تو دو سو اونٹوں کا فدیہ ادا کرے۔

العَاقِل :فا۔ سمجھدار ج عُقَلاءُ وعَاقِلُوْنَ وعُقَّال اور عورت کو بھی عاقل کہا جاتا ہے

العَاقِل :پہاڑی بکرا دیت ادا کرنے والا۔ ج عَاقِلَة.

العَاقِلَة :مؤنث عَاقِل: سمجھنے کی قوت۔

عَاقِلَةُ الرَّجُلِ :باپ کی طرف کے رشتہ دار۔

العَقُوْل :سمجھدار۔ قابض دوا۔

العَقِیْل :معقول۔

العَاقُوْل :دریا کا بڑا حصہ۔ موج۔ وادی یا نہر کا موڑ۔ بے نشان زمین۔ مبہم امور۔ ج عَوَاقِیْل.

العُقَّال :جانوروں کی ٹانگ کی بیماری۔

العَقِیْلَة مِنَ النِّسَاءِ :شریف پردہ نشین عورت......مِنَ الاِبِلِ :عمدہ قسم کے اونٹ ......مِنَ القَوْمِ :سردار......مِنْ کُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز کا عمدہ حصہ۔ عقیلة البحر :موتی ج عَقَائِل.

المَعْقِل :جائے پناہ۔ اونٹ باندھنے کی جگہ۔ بلند پہاڑ ج مَعَاقِل.

المَعْقُلَة :خون بہا۔ تاوان۔ کہا جاتا ہے "صَارَ دَمُه مَعْقُلَةً. عَلَى قَوْمِهِ" یعنی اس کا خون تاوان ہوگیا جس کو ہر سال ادا کرتے ہیں۔ ج مَعَاقِل.

المَعْقُوْل :سمجھا ہوا۔ عقل ج معقولات.

علم المَعْقُوْلاتُ :وہ علم جس میں عقلی چیزوں سے بحث کی جائے۔

عُقِمَتْ (ن) عَقْمًا وعُقْمًا وعَقُمَتْ (ک) عَقْمًا وعَقِمَتْ (س) عَقَمًا وعُقِمت عَقْمًا وعُقْمًا.

المَرْاَةُ اَوِ الرَّحِمُ :بانجھ ہونا۔ صفت عَقِیْم.

عُقِمَتْ مَفَاصِلُه :جوڑوں کا خشک ہونا۔

عَقِمَ (س) عَقَمًا :خاموش ہونا۔

عَقَمَ (ض) عَقْمًا وَاَعْقَمَ وعَقَّمَ اللّٰهُ المَرْاَةَ :بانجھ کرنا۔ عَقَّمَه :خاموش کرنا۔

عَقَّمَ الشَّیْءَ :جراثیم کو مار دینا۔

عَاقَمَه مُعَاقَمَةً :جھگڑا کرنا۔ خصومت کرنا۔ گالی دینا۔

اِعْتَقَمَ اِلَیْهِ :آنا جانا......فِی الاَمْرِ :دخل دینا۔

العُقْم والعَقْمَة والعِقْمَة :سرخ کپڑا۔ نقش ونگار کی ایک قسم۔

المَرْاَةُ العَقِیْم :بانجھ عورت ج عَقَائِم وعُقُم.

الرَّجُلُ العَقِیْم :بے اولاد مرد ج عُقَمَاء وعِقَام وعقمی. عقل عقیم :عقل جس میں کوئی خیر نہ ہو۔

حَرْبٌ عَقِیْم :سخت لڑائی۔ کہا جاتا ہے "الدُّنْیَا عَقِیْم" یعنی دنیا بے برکت ہے۔

حرب عَقَامٌ وعُقَام :سخت لڑائی۔ دَاءٌ عُقَامٌ :لاعلاج مرض۔ یَوْمٌ عُقَامٌ :سخت دن۔

العَقَام :بے اولاد۔ بد خلق۔

العَقِیْمَة. مِنَ الاَرْحَامِ :بانجھ۔ ج عَقَائِم.

العُقْمِیُّ والعِقْمِیُّ مِنَ الکَلامِ :پوشیدہ کلام۔

العُقْمِیُّ :خاندانی شرافت والا۔

المَعْقِم :ہڈیوں کا جوڑ۔ ریڑھ کی ہڈی کے

مہرے ج مَعَاقِم. مَعَاقِمِ الْخَيْلِ : گھوڑے کے جوڑ۔
اَلْمَعْقُوْم. مِنَ الرِّجَالِ : بے اولاد۔
عَقَا يَعْقُوْ عَقْوًا واعْتَقَى اِعْتِقَاءً : کنواں کھودنا اور ایک جانب سے سوت نکالنا۔ عَقَا الْعَلَمِ: جھنڈا بلند ہونا۔ عَقَا الْاَمْرُ : مکروہ جاننا ...... فُلَانًا: روکنا اِعْتَقَى الرَّجُلُ : رکنا۔ عَقَاهُ وعَاقَاهُ: روکنا۔
اَلْــعَقْوَة : گھر کا اردگرد۔ میدان۔ محلّہ ج عِقَاء.
عَقِيَ يَعْقَى عَقْيًا. اَلْاَمْرِ : مکروہ جاننا (...... وعَقَّى) الْوَلَدُ : بچے کو گھٹی پلانا۔ عَقَّى الطَّائِرُ : اڑنے میں بلند ہونا۔
اَعْقَى اِعْقَاءً ا : کڑوا ہونا ...... الشَّيْءُ: مکروہ جاننا۔
اَلْعِقْي :نوزائیدہ بچے کا پاخانہ ج اَعْقَاء.
اَلْعِقْيَان: خالص سونا۔
عَكَّ (ن ض) عَكًّا الْيَوْمُ : سخت گرمی مع گھٹن کے ہونا۔ صفت عَكٌّ وعَكِيكٌ.
عَكَّهُ الْحُمَّى :لگاتار بخار ہونا ...... الرَّجُلَ : حق کا ٹال مٹول کرنا عَكَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ :باز رکھنا ...... هُ بِالْحُجَّةِ :مغلوب کرنا ...... هُ بِالْاَمْرِ اَوِ بِالْقَوْلِ : بار بار بات کہہ کے تھکا دینا ...... هُ بِالسَّوْطِ :کوڑے سے مارنا ...... هُ بِشَرٍّ : بار بار کرنا ...... الْكَلَامَ: وضاحت کرنا۔
عُكَّ :گرمی سے جوش مارنا ...... الرَّجُلُ: سخت بخار چڑھنا۔
عَاكَّهُ. عَلَيْهِ : مائل کرانا۔
اَلْعَكَّةُ والْعِكَّةُ والْعُكَّةُ والْعِكَاكُ والْــعَكِيك : گھٹن کے ساتھ سخت گرمی۔
اَلْعُكَّةُ والْعُكَّةُ: تیز بخار۔ گرم ریت۔ اَلْعُكَّةُ : گھی کا ڈبہ ج عُكَك وعِكَاك اور اسی سے ہے سَمِنَ الصَّبِيُّ حَتّٰى صَارَ كَالْعُكَّةِ : بچہ موٹا ہوا یہاں تک کہ مانند ڈبے کے ہو گیا۔ لَيْلَةٌ عَكَّةٌ: سخت گرمی والی رات۔ يَوْمٌ عَكِيكٌ: سخت گرم دن ج عِكَاك.

عَكَبَت (ن) عُكُوبًا الْاِبِلُ : اونٹوں کا بھیڑ کرنا۔
...... الْقِدْرُ : ہانڈی کا جوش مارنا۔ عَكَبَ الرَّجُلُ: ٹھہرنا۔
عَكِبَ (س) عَكَبًا: موٹے ہونٹ اور جبڑے والا ہونا۔ پیر کی قریب قریب انگلی والا ہونا۔ صفت اَعْكَبُ : مؤنث عَكْبَاء ج عُكْب.
عَكَّبَتِ النَّارُ: دھوئیں والی آگ ہونا۔
تَعَكَّبَتْهُ. الْهُمُوْمُ :تفکرات اور غموں کا ہجوم کرنا۔
اِعْتَكَبَ. الْغُبَارُ :غبار اٹھنا ...... الْغُبَارُ: غبار اڑانا ...... الْمَكَانُ: غبار والا ہونا ...... الْاِبِلُ: کسی جگہ میں جمع ہونا اور غبار اڑانا۔
اَلْعَكَبُ والْعَكُوْبُ والْعَاكُوبُ والْعُكَاب :غبار۔ الْــعُكَــاب: دھواں۔ ہانڈی کی بھاپ۔
اَلْعَاكِب :فا۔ بھیڑ۔ انبوہ ج عُكُوب.
الاَعْكَبُ والْعِكَاب والْعُكَب. عنكبوت :بمعنی مکڑی کا اسم جمع۔
اَلْعَكُّوبُ :غبار۔ ایک قسم کی خاردار سبزی کچی اور پکی دونوں طرح سے کھائی جاتی ہے۔
الْعِكْبِر :ایک چیز جس کو شہد کی مکھی اپنے بازو وغیرہ پر لگا کر لاتی ہے اور اس کو شہد کی جگہ میں رکھتی ہے۔
عَكْبَشَهُ :مضبوط باندھنا۔
تَعَكْبَشَ. فِيهِ الْغُصْنُ :ٹہنی کے کانٹے چبھنا۔
عَكَدَ (ض) عَكْدًا واَعْكَدَ اِلَيْهِ: پناہ لینا۔
عَكَدَ الْاَمْرُ فُلَانًا :ممکن ہونا۔
عَكِدَ (س) عَكَدًا. الضَّبُّ :بجو کا موٹا ہونا۔ صفت عَكِد.
عَكِدَبِهِ واَعْتَكَدَهُ: لازم ہونا۔
اِسْتَعْكَدَ الضَّبُّ :بجو کا موٹا ہونا۔ اَلْمَاءُ: پانی کا جمع ہونا۔
عُكْدُ الشَّيْءِ :چیز کا درمیان۔ کہا جاتا ہے

عَــكْـــدُكَ هٰـذَا الْاَمْــرُ :یعنی فلاں امر تمہارے لئے غایت ہے۔
اَلْــعُكْــدَة :دمغزہ کی ہڈی۔ قوت۔ گوہ کا سوراخ۔
عُكْدَة. اللِّسَان :زبان کی جڑ۔
عَكَرَ (ن ض) عَكْرًا وعُكُوْرًا عَلَيْهِ :حملہ کرنا۔ پھرنا۔ مڑنا۔ مائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَكَرَ عَلَيْهِ الزَّمَانُ بِخَيْرٍ" زمانہ اس پر خیر و برکت کے ساتھ مائل ہوا۔
عَكِرَ (س) عَكَرًا. اَلْمَاءُ ونَحْوُهُ: پانی کا گدلا ہونا۔ صفت عَكِر.
عَكَّرَ واَعْكَرَ الْمَاءَ: پانی کو گدلا کرنا۔
واَعْكَرَ اللَّيْلُ :رات کا سخت تاریک ہونا۔
اَعْكَرَ الرَّجُلُ :مرد کا دوبارہ حملہ کرنا۔
اِعْتَكَرَ. عَلَيْهِ :حملہ کرنا ...... اللَّيْلُ :رات کا سخت تاریک ہونا ...... الْمَطَرُ :سخت بارش ہونا۔ اِعْتَكَرَتِ الرِّيْحُ: ہوا کا غبار اڑانا (...... وتَعَاكَرَ) الْقَوْمُ فِي الْحَرْبِ : گھمسان کی جنگ کرنا۔
اَلْعَكَرُ :تلوار کا مورچہ ...... مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: تلچھٹ۔
اَلْــعِكْــر :اصل۔ جڑ۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ فُلَانٌ اِلٰى عِكْرِهِ" یعنی فلاں اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ عادت۔
اَلْعَكْرَة والْمَعْكَرُ : بھاگنے کے بعد دوبارہ حملہ۔
اَلْــعَكَــرَة :اونٹوں کا گلہ۔ زبان کی جڑ ج عَكَر :اختلاط و التباس۔ کہا جاتا ہے "وَقَعُوْا فِيْ عَكَرَةٍ" یعنی وہ گڑبڑی میں پڑ گئے۔
اَلْعَكَّار :بہت زیادہ حملہ کرنے والا۔
غُلَامٌ عَكَرَّدٌ :موٹا تازہ لڑکا۔
اَلْعِكْرِشَة :خرگوش مادہ۔
عِكْرِمُ اللَّيْلِ :رات کی تاریکی۔ عِكْرِمَة: معرفہ بحالت علم اور الْعِكْرِمَة :کبوتری یا مادہ قمری۔
عَكَزَ (ن) عَكْزًا. الرُّمْحَ :نیزہ گاڑنا ...... بِالشَّيْءِ: راستہ پانا (...... وتَعَكَّزَ) عَلٰى

عُكَّازَتِهِ :ڈنڈے پر سہارا لینا۔تَعَكَّزَ قَوْسَهُ :کمان کو سہارا بنانا۔

عَكِزَ (س) عَكْزًا :سکڑنا۔

عَكَّزَ الرُّمْحَ :نیزے میں پھل لگانا۔

العِكْزُ :بخیل۔بدخلق۔

العُكَّاز والعُكَّازَة :ڈنڈا جس میں نیچے پھل لگا ہوا ہو ج عَكَاكِيز وعُكَّازَات.

العَكَازِيل :شیر کا بچہ۔

عَكَسَ (ض) عَكْسًا الكَلَامَ و نَحْوَهُ :کلام کو الٹ دینا۔الشَّيْءَ :آخر کو اول کی طرف کر دینا۔زمین کی طرف جھٹکا دے کر کھینچنا اور پٹک دینا۔البَعِيرَ :اونٹ کو نکیل لگا کر رسی کو ٹانگ سے باندھ دینا ...... رَاسَ البَعِيرِ :اونٹ کے سر کو موڑنا ...... ہ عَنِ الأمرِ :پھیر دینا۔ہٹا دینا ...... عَلٰى فُلَانٍ اَمْرَهُ :کسی کے معاملہ کو اسی پر لوٹا دینا ...... الطَّعَام :کھانے میں دودھ ملا ہوا شوربا ڈالنا۔

عَكِسَ (س) عَكَسًا :تنگ خو ہونا۔

عَاكَسَ مُعَاكَسَةً وعِكَاسًا الكَلَامَ :کلام کو پلٹ دینا ...... ہٗ :ایک دوسرے کی پیشانی کو پکڑنا اور عوام کے استعمال میں بمعنی مخالفت کرنا۔

تَعَكَّسَ فِيْ مَشْيِهِ :رینگ کر چلنا۔

تَعَاكَسَ واعْتَكَسَ وانْعَكَسَ :پلٹ جانا۔

اِعْتَكَسَ :دودھ ملا ہوا شوربا بنانا۔

عِكَاسُ البَعِيرِ :نکیل کی رسی جو اونٹ کے زانو میں باندھ دیتے ہیں۔

عَكْسُ القَضِيَّةِ :دوسرا قضیہ معکوسہ۔

التَّعَاكُسُ :علم ہیئت میں نقاط کو معکوس کرنا۔

اَلاِنْعِكَاسُ :شعاع ضوئی کو الٹ کرنا جیسے آئینہ کے منہ کو الٹ کرنا اور ساکن پانی کی سطح کو۔

اَلْمَنْعُكُوْسُ :علم حساب میں عدد کو مقلوب کرنا۔

العُكَّاس :ز مکڑی۔

العَكِيس :دودھ جو شوربے میں ملایا جاتا ہے۔رسی جس سے اونٹ کو روکتے ہیں۔

درخت کی شاخ جس کو زمین کے نیچے دبا دیتے ہیں کہ اس سے دوسرا درخت نکلتا ہے۔

العَكِيْسَةُ :بہت سے اونٹ۔تاریک رات۔عَكِشَ (س) عَكَشًا. الشَّعْرُ. بالوں کا پیچیدہ اور تہ بتہ ہونا ...... النبتُ :نباتات کا بہت ہونا اور گنجان ہونا۔

عَكَشَ (ض) عَكْشًا الشَّيْءَ :جمع کرنا۔صفت عَكِش :صفت مفعول معکوش ...... الرجلَ :مضبوط باندھنا ...... عَلَيْهِ :حملہ کرنا۔

تَعَكَّشَ الاَمْرُ :دشوار ہونا ...... الشَّيْءُ :سکڑنا ...... الشَّعْرُ :بالوں کا پیچیدہ اور تہ بتہ ہونا۔

العَكِشُ. مِنَ الشَّعْرِ :پیچیدہ اور تہ بتہ بال۔بیکار و فضول آدمی۔شَجَرَةٌ عَكِشَةٌ :بہت زیادہ شاخ دار گنجان درخت۔

العُكَاش والعُكَّاش والعُكَاشَة والعُكَّاشَة :مکڑی یا مکڑی کا جالا۔

عَكَصَه (س) عَكْصًا عَنْ حَاجَتِهِ :ہٹانا۔پھیر دینا۔

عَكِصَ (س) عَكَصًا :بدخو ہونا۔صفت عَكِص عَكِصَتِ الدَّابَّةُ :سرکشی کرنا۔

تَعكصَ بِكَذَا عَلَيْهِ :بخل کرنا۔

رَملةٌ عَكِصَةٌ :دشوار گزار تودہ ریت۔

عَكَظَهُ (ض) عَكْظًا :مغلوب کرنا۔فخر کو رد کر دینا۔روکنا ...... الشَّيْءَ :رگڑنا ...... الادِيمَ :چمڑے کو دباغت کے لئے رگڑنا۔

عَكَظَ بِالشَّيْءِ :فخر کرنا۔عَكْظَهٗ وعَكَّظَهٗ عَنْ حَاجَتِهِ :ہٹانا۔پھیر دینا۔

عَاكَظَهُ مُعَاكَظَةً :ٹال دینا۔

تَعَكَّظَ. عَلَيْهِ الاَمْرُ :دشوار ہونا ...... القَوْمُ :اجتماع کرنا۔بھیڑ کرنا۔

تَعَاكَظَ. القَوْمُ :مقابلہ کرنا۔آپس میں فخر کرنا۔جھگڑا کرنا۔

العَكِظ والعَكِيظ :چھوٹے قد والا۔

عُكَاظ :عرب کے ایک بازار کا نام تھا جس میں عرب کے قبائل جمع ہوا کرتے اور بیع و فروخت کرتے تھے اور مفاخرت کے اشعار پڑھا کرتے تھے (مذکر و مؤنث ہے)

عَكَفَهُ (ن ض) عَكْفًا عَنِ الاَمْرِ :منع کرنا ...... ہ عَلٰى الاَمْرِ :کسی چیز پر رو کے رکھنا۔(...... عَكْفًا وعُكُوْفًا) القَوْمُ حَوْلَهُ وبِهِ :گرداگرد چکر لگانا۔عَكَفَ عَلٰى الاَمْرِ :ہمیشہ لازم رہنا (...... واعْتَكَفَ وتَعَكَّفَ) فِي المَكَانِ :بند رہنا۔

عَكَّفَ الجَوْهَرَ :تہ بتہ رکھنا ...... الشَّعْرَ :بالوں کو گھنگریالا کرنا ...... ہٗ عَنْ كَذَا :روکنا۔منع کرنا۔

عَاكَفَهٗ مُعَاكَفَةً :لازم رہنا۔

العَكِف مِنَ الشَّعْرِ :گھنگریالے بال۔

العَاكِف :فا۔مقیم۔ج عَاكِفُوْنَ وعُكَّفٌ وعُكُوْفٌ شَعْرٌ مُعَكَّفٌ :کنگھی چوٹی کئے ہوئے بال۔

المُعَكَّف :منع۔مڑا ہوا۔ٹیڑھا۔

عَكَلَ (ن ض) عَكْلًا الشَّيْءَ :بکھرنے کے بعد اکٹھا کرنا ...... المَتَاعَ :سامان تہ بتہ رکھنا۔الرَّجُلَ :پچھاڑنا ...... البَعِيرَ :اونٹ کو رسی سے بازو اور پاؤں ملا کر باندھنا۔عَكَلَ فِي الاَمْرِ :کوشش کرنا ...... فُلَانٌ :مرنا (...... واَعْكَلَ واعْتَكَلَ) عَلَيْهِ :مشکل و مشتبہ ہونا۔

اِعْتَكَلَ الرَّجُلُ :جدا ہونا۔الثَّوْرَانِ :بیلوں کا سینگوں سے لڑنا۔

العُكْلُ والعِكْل :لئیم۔کمینہ ج اَعْكَال.

العَكَال :فا۔بخیل۔چھوٹے قد والا ج عُكُل.

العِكَال :اونٹ کے زانو باندھنے کی رسی۔

المِعْكَل :چرواہے کی سوئی جس کو وہ درخت سے بنا لیتا ہے۔ج مَعَاكِل.

عَكَمَ (ض) عَكْمًا المَتَاعَ :سامان کی گٹھری باندھنا ...... عَلَيْهِ :حملہ کرنا ...... الرَّجُلَ :انتظار کرنا ...... عَنِ الاَمْرِ :پیچھے ہٹنا ...... ہٗ عَنْ زِيَارَتِهِ :ہٹانا ...... البَعِيرَ :اونٹ پر باندھنا ...... لِاَرْضٍ كَذَا :قصد کرنا۔

عُكِمَ عَنْهُ :ہٹایا جانا۔

عَكَمَتِ. الاِبِلُ :اونٹوں کا موٹا ہونا۔

أَعْكَمَهُ: باندھنے میں مدد دینا۔ بندھوانا۔
عَاكَمَهُ مُعَاكَمَةً عَلٰى فُلَانٍ: مدد کرنا۔
اِعْتَكَمَ الشَّيْءُ: ڈھیر لگنا۔
العِكْمُ ج اعكام وعكوم. لعكام ج عِكَم: گٹھری۔
العِكَم: بوری۔ بنڈل۔ گٹھری۔ کنوئیں کی چرخی۔ عورتوں کے سامان رکھنے کا بیگ۔ کہا جاتا ہے "مَالَهٗ عَكُوْمٌ عَنْ كَذَا" یعنی اس کے لئے فلاں چیز سے پھرنے کی کوئی جگہ نہیں۔
المِعْكَم: پُر گوشت۔
تَعَكَّنَ. البَطْنُ: موٹاپے کی وجہ سے سلوٹ پڑنا۔
العُكْنَةُ: پیٹ کی سلوٹ۔ ج عُكَن واَعْكَان ودِرْعٌ ذَاتُ عُكَنٍ: وسیع وکشادہ زرہ۔
العِكَان: گلا۔
العَكْنَاء مِنَ النُّوْقِ او الشاء: موٹے تھن والی اونٹنی یا بکری۔
العُكْنَان: بہت اونٹ۔ بہت شتر مرغ۔
عَكَا يَعْكُوْا عَكْوًا. ذَنَبَ الدَّابَّةِ: جانور کی دم کو اس کی جڑ کی طرف موڑنا۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ مَعْكُوٌّ" یعنی دم مڑا ہوا گھوڑا......ہٗ فِي الحَدِيْدِ: قید کرنا اور باندھنا۔ عَكَتِ الْاِبِلُ: موٹا ہونا۔ عَكَا الضَّبُّ بِذَنَبِهٖ: گوہ کا اپنی دم کو موڑنا۔ الدُّخَانُ: دھوئیں کا اوپر چڑھنا......عَلٰی قَوْمِهٖ: مائل ہونا......بِاِزَارِهٖ: ازار باندھنے کی جگہ کو سخت کرنا۔
العَكْوَة والعُكْوَة: جانور کی دم کی جڑ۔ زبان کی جڑ۔ ازار بند کی موٹی گرہ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ۔ ہر چیز کی موٹائی۔ العكوه: تکلا۔ ج عُكًا وعِكَاء۔
العَكِيُّ مِنَ الْبَانِ الضَّانِ: ایک دوسرے پر دودھ دوہا ہوا اور جما ہوا۔
الْاَعْكٰى: سخت دم کی جڑ والا۔ موٹی پیشانی والا۔ مؤنث عَكْوَاء۔
عَكِيَ يَعْكٰى عَكْيًا وعَكِيٌّ واَعْكٰى: مرنا۔
عَكٰى بِاِزَارِهٖ: ازار بند باندھنے کی جگہ کو سخت کرنا......بِالمَكَانِ: اقامت کرنا۔ صفت عَاكٍ ج عُكَاة. اَعْكَاهُ: مضبوط باندھنا۔ عَكَى الدُّخَانُ: دھوئیں کا اوپر چڑھنا۔
عَلَّ (ن ض) عَلًّا وعَلَلًا وتَعِلَّةً: دوسری مرتبہ پینا......ہٗ: دوسری مرتبہ پلانا......ہٗ ضَرْبًا: لگاتار مارنا۔
عُلَّ عِلَّةً: مریض ہونا۔
عَلَّلَهٗ: بار بار پلانا۔ ہ بِكَذَا: مشغول کرنا۔ کھیل کود میں ڈالنا۔ عَلَّلَ الشَّيْءَ: علت بیان کرنا۔ دلیل سے ثابت کرنا......الكَلِمَةَ: کلمہ کی تعلیل کی وجہ سے بیان کرنا۔ تعلیل کرنا......الثَّمَرَةَ: بار بار پھل توڑنا۔ المَالَ: بہترین انتظام کرنا......ہٗ: علاج کرنا۔
اَعَلَّ. الرَّجُلُ: گھونٹ گھونٹ پلانا......ہٗ اللّٰهُ: بیمار کرنا......الكَلِمَةَ: تعلیل کرنا۔
تَعَلَّلَ: حجت ظاہر کرنا......بِكَذَا: مشغول رہنا۔
تَعَلَّلَتْ وتَعَالَتْ. المَرْاَةُ مِنْ نِفَاسِهَا: نفاس سے پاک ہوجانا۔ تَعَالَلَ الصَّبِيُّ ثَدْيَ اُمِّهٖ: بچے کا پستان سے سارے دودھ کو چوس لینا۔
اِعْتَلَّ: مریض ہونا......بِالْاَمْرِ: مشغول رہنا۔ عذر بیان کرنا۔ اعتلت الريح: نرم ہونا......ہٗ: بہتان لگانا۔ اعتلت الكلمة: حرف علت والا ہونا......الرَّجُلُ: دوسری مرتبہ پینا......عَنْهُ: اس کی وجہ سے بیمار پڑنا۔
العَلُّ: موٹا بڑا بکرا۔ بڑی عمر کا لاغر۔ بیماری سے سکڑے ہوئے چمڑے والا بے خیر و برکت۔ ج اَعْلَال۔
العَلَّةُ: بہلاوہ۔ سوکن ج عَلَّات کہا جاتا ہے بنو علات: یعنی ایک مرد سے چند ماؤں کے بیٹے اور اس کے عکس کو اولادِ اخیاف کہتے ہیں۔
عَلَّ. لعلَّ: میں ایک لغت ہے۔
العِلَّة: بیماری۔ مشغول کردینے والا واقعہ اور اسی سے ہے "لَا يَعْدَمُ مَانِعٌ عِلَّةً" اس شخص کے لئے مثال بیان کی جاتی ہے جو عذر کرتا ہے اور اپنے مافی الید کے بچانے کے لئے منع کرتا ہے عِلَّةُ الشَّيْءِ: سبب ج عِلَّات وعِلَل جج اَعْلَال العِلَّات: حالات۔ مختلف احوال۔ کہا جاتا ہے "جَرٰى عَلٰى عِلَّاتِهٖ" یعنی ہر حال میں۔ یا باوجود مختلف احوال کے قبول کیا گیا۔ والعِلَّةُ فِي العُرُوْضِ: وہ تغیر جو اشعار کے عروض وضرب میں لازمی طور پر لاحق ہو۔ سوائے نادر صورتوں کے حرف العلة: الف' واؤ' یا۔
العَلَلُ: دوسری مرتبہ پینا۔ کہا جاتا ہے عَلَلٌ بَعْدَ نَهَلٍ: پہلی مرتبہ پینے کے بعد دوسری مرتبہ پینا۔
العُلَالَة والتَّعِلَّة: بہلاوہ۔ العُلَالَة: پہلی مرتبہ دودھ دوہنے کی مہلت کے بعد دوہا ہوا دودھ۔ بقیہ دودھ' نیزہ بازی کے بعد نیزہ بازی' دوڑ کے بعد دوڑ۔
العَلِيْلُ: مریض ج اَعِلَّاء۔
المُعَلّ والمَعْلُوْل: مریض۔
العَلِيْلَة: مؤنث عَلِيْل: عورت جو بار بار خوشبو لگائے۔ ج عَلِيْلَات وعَلَائِل۔
اليَعْلُوْل: سفید حوض۔ پانی کا بلبلا۔ سفید بادل تہ بتہ بادل۔ بارش کے بعد بارش۔ دو کوہان والا اونٹ۔ ج يَعَالِيْل: یا زائدہ ہے۔
عَلَبَ (ن) عَلْبًا وعَلَّبَ الشَّيْءَ: کاٹنا۔ نشان لگانا۔ خراش لگانا۔
عَلَبَ (ن) عَلْبًا وعَلِبَ (س) عَلَبًا: سخت ہونا۔ صفت عَلِب۔
عَلَبَ وعَلِبَ واسْتَعْلَبَ اللَّحْمُ: سخت ہونے کے بعد بو کا بدل جانا۔ عَلِبَ السَّيْفُ: دندانہ دار ہونا۔
العَلْب: مار کا نشان (...... والعِلَبُ والعَلِب) سخت زمین جس میں کچھ نہ اگے۔ سخت چیز ج عُلُوْب: کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عِلَب" سخت ظالم آدمی۔

العُلْبَة :چمڑے یا لکڑی کا بڑا برتن ج عِلَاب وعُلَب.

العِلْبَة: درخت کی موٹی گرہ ج عِلَب.

العِلْبَاء: گردن کے پہلو کا پٹھا ج عَلَابِيّ کہا جاتا ہے "تَشَنَّجَ عِلْبَاءُهُ" وہ بوڑھا ہو گیا۔

عَلَثَ (ض) عَلْثًا. الشَّيْءَ: جمع کرنا۔ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: ملانا۔ کہا جاتا ہے علث البُرّ بالشعيرِ: گیہوں کو جو میں ملا دیا...... الزَّنْدُ: چقماق سے آگ نہ نکلنا۔

عَلِثَ (س) عَلَثًا القَوْمُ: آپس میں سختی سے لڑنا۔

تَعَلَّثَ لَهُ الذُّنُوبَ: حیلہ کرنا۔ مکر کرنا۔ بِہ: چمٹنا...... الشَّيْءَ: اچھی طرح نہ بنانا۔

اِعْتَلَثَ: بغیر انتخاب کئے ہوئے لے لینا۔

العَلَث: گیہوں وغیرہ میں سے جو چیز نکال کر پھینکنے کے قابل ہو اس کو ملا دیا جائے (...... والعَلِيثَة) گیہوں جو سے ملا ہوا۔

العُلَاثَة: دوسری چیز سے ملائی ہوئی چیز ادھر اُدھر سے جمع کرنے والا آدمی۔

اَعْلَاثُ. الزَّادِ: جو بغیر انتخاب اور عادت کے کھایا جائے۔

العَلِيث: جو گیہوں کے روٹی۔

العَلِيث والمُعْتَلِث: جو باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب ہو۔ بے کار تیر۔

عَلَجَهُ (ن) عَلْجًا: معالجہ میں غالب آنا۔

عَلِجَ (س) عَلَجًا: مضبوط ہونا۔

عَالَجَهُ مُعَالَجَةً وعِلَاجًا: مشق کرنا...... المَرِيضَ: بیمار کا علاج کرنا۔

تَعَلَّجَ الرَّمْلُ: ریت کا اکٹھا ہونا۔

تَعَالَجَ: علاج کرنا...... القَوْمُ: آپس میں جنگ کرنا۔

اِعْتَلَجَ القَوْمُ: لڑائی کرنا۔ کشتی کرنا۔

اِعْتَلَجَتِ الوَحْشُ: ایک دوسرے کو مارنا...... الاَرْضُ: لمبے لمبے سبزہ والی ہونا...... الاَمْوَاجُ: موجوں کا آپس میں ٹکرانا اور اسی سے ہے: اِعْتَلَجَتِ الهُمُومُ فِي صَدْرِهِ" غم اس کے سینہ میں موج مارنے لگے۔

الرَّمْلُ: ریت کا جمع ہونا۔

اِسْتَعْلَجَ جِلْدُهُ: کھال کا موٹا ہونا۔

فُلَانٌ: داڑھی نکلنا۔

العِلْج: گدھا۔ جنگلی گدھا۔ گورخر۔ موٹا قوی عجمی کافر اور بعض مطلقاً کافر پر اطلاق کرتے ہیں۔ ج عُلُوج واَعْلَاج وعِلَجَة.

رَجُلٌ عَلِجٌ وعِلِجٌّ وعُلَجٌ وعُلَّجٌ: مضبوط کاموں کا کرنے والا مرد۔

العِلَاج: دواء۔ مشق۔ دفاع۔

العَلَج: چھوٹے چھوٹے کھجور کے درخت۔

العَلُوج: پیغام۔ پیغامبر۔

العُلْجَان: کانٹے دار درخت۔

العَلْجَم: لمبا اونٹ یا گدھا۔ بہت پانی کا تالاب۔

العُلْجُمُ والعُلْجُوم: بہت سیاہ۔

العُلْجُوم: بہت کھجوروں والا باغ۔ سمندر کی موج۔ رات کی تاریکی۔ نر مینڈک۔ مینڈھا۔ پہاڑی بکرا۔ بوڑھا بیل۔ ایک سفید پرندہ۔ نر بطخ۔ نر شتر مرغ۔ بہت پانی۔ جھاڑی۔ لوگوں کی جماعت۔ ج عَلَاجِيم.

عَلِدَ عَلَدًا: سخت و مضبوط ہونا۔ صفت عَلِد.

العِلْد: گردن کا پٹھا۔ ج اَعْلَاد.

العَلَنْدَى والعُلَنْدَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: سخت و موٹا ج عَلَانِد وعَلَادَى.

العَلَنْدَد. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: سخت و موٹا۔

العَلَنْدَس: بہت سخت۔ العَلَنْدَسَة: مؤنث

العَلْدَمِي: پیٹو۔ بندۂ شکم۔

عَلِزَ (س) عَلَزًا وعَلَزَانًا: بے چین ہونا۔ صفت عَلِزٌ. عَلِزًا اِلَى الشَّيْءِ: مائل ہونا۔ مشتاق ہونا...... مِنْ كَذَا: بہ تکلف مریض بننا۔

اَعْلَزَهُ: عاجز کرنا...... هُ الوَجَعُ: بے چین کر دینا۔

عَلَسَ (ض) عَلْسًا المَاءَ: پینا...... الاِبِلُ: اونٹ کا کھانے کے لئے کچھ نہ پانا۔

عَلِسَ. الدَّاءُ: مرض کا سخت ہونا...... الرَّجُلُ: شور مچانا۔ کہا جاتا ہے "مَا عَلَسُوهُ تَعْلِيسًا" انہوں نے اسے کچھ نہیں کھلایا۔

العَلْس والعُلَاس والعُلُوس: خوراک کھانا۔

العَلَس: گیہوں کی ایک قسم۔ مسور۔ ایک قسم کی چیونٹی۔ چچڑی۔

المُعَلَّس: تجربہ کیا ہوا۔

العِلَّوْش: گیدڑ۔ بھیڑیا۔

عَلِصَتِ التُّخَمَةُ فِي مَعِدَتِهِ: بدہضمی کی وجہ سے معدہ میں درد ہونا۔

عَالَصَهُ عِلَاصًا: ایک دوسرے کو مارنا۔

اِعْتَلَصَ مِنْهُ شَيْئًا: تھوڑا سا لینا۔

العُلْصَة: تھوڑا سا۔

العِلَّوْص: بدہضمی اور یہ لفظ صفت بھی واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عِلَّوْصٌ" بدہضمی والا مرد۔

عَلَصَهُ (ض) عَلْصًا. الوَتَدَ ونَحْوَهُ: کھونٹ کو اکھیڑنے کے لئے ہلانا۔

عَلَطَ (ن ض) عَلْطًا وعَلَّطَ النَّاقَةَ: اونٹنی پر داغ لگانا...... هُ بِشَرٍّ: بدگوئی کرنا۔ عَلَطَ البَعِيرَ: اونٹ کی گردن سے پٹہ نکال دینا۔

تَعَلَّطَ. القَوْسَ: تانت چڑھانا۔

اِعْتَلَطَ. الرَّجُلُ وبِه: جھگڑا کرنا۔

اِعْلَوَّطَ. البَعِيرَ: اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا...... الاَمْرَ: بلا سوچے سمجھے داخل ہونا۔

العُلُط مِنَ النُّوقِ: بے نشان و بے مہار اونٹنی ج اَعْلَاط. اَعْلَاطُ الكَوَاكِبِ: بے نام کے ستارے۔

العُلْطَة: گردن کا پٹہ۔ ج عُلَط.

العِلَاط: گردن کا پہلو۔ آفتاب کی شعاع۔ لڑائی و جھگڑا۔ اونٹ کی گردن کی رسّی ج اَعْلِطَة وعُلُط (...... والاَعْلِيط) اونٹ کی گردن کا نشان۔

عَلَفَ (ض) عَلْفًا وعَلَّفَ واَعْلَفَ. الدَّابَّةَ: جانور کو چارہ دینا۔ عَلَفَ الرَّجُلُ: بہت پینا۔

اَعْلَفَ وعَلَّفَ الطَّلْحَ: پھلی نکلنا۔

تَعَلَّفَ: چارہ ڈھونڈنا۔
اِعْتَلَفَتِ الدَّابَّةُ: چارہ کھانا۔
اِسْتَعْلَفَتِ الدَّابَّةُ: ہنہنا کر چارہ مانگنا۔
العِلْفُ: بہت کھانے والا۔
الـعَـلِـيْف: چارہ ہی کھانے والا۔ ج عَلائِف.
المَعْلُوْفَة: چارہ ہی کھانے والا۔
الـعَـلَف: چارہ ج عُـلُـوْفَة واَعْلاَف وعِلاَف.
العَلاَّف: چارہ بیچنے والا ج عَلاَّفَة
الـعَـلِـيْـفَة: چارہ ہی کھانے والا جانور ج عَلائِف.
العَلُوْفَة: چارہ ہی کھانے والا جانور (واحد و جمع) العَلُوْفَة: چارہ ج عُلُف.
الـمُعْلَف والمِعْلَف: تھان۔ چارہ کھانے کی جگہ ج مَعَالِف.
عُلُّف: ببول کی پھلی۔
عَلْفَطَ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: ملانا۔
عَلَقَ (ن) عَـلْـقًـا وعُلُوْقًا البَعِيْرُ ونَحْوُهُ النَّبَاتَ ومِنَ النَّبَاتِ: اوپر اوپر سے چرنا...... الـصَّبِيُّ: انگلیاں چوسنا۔ (...... عَـلْـقًـا) الرَّجُلَ: گالی دینا...... هُ بِلِسَانِهِ: بدگوئی کر کے تکلیف پہنچانا۔
عَلِقَتْ (س) عُـلُـوْقًا المَرْأَةُ وكُلُّ أُنْثٰى بِالْوَلَدِ: حاملہ ہونا...... الـوَحْـشُ بِالْحِبَالَةِ: وحشی جانور کا جال میں پھنس جانا...... الـدَّابَّةُ: جانور کا پانی پینا اور جونک کا چمٹ جانا...... الشَّوْكُ بِالثَّوْبِ: کپڑے میں کانٹے کا لگ جانا (...... عَلْقًا) الإِبِلُ فِي الوَادِي: چرنے کے لئے جانا۔
عَلِقَ (س) عُلُوْقًا وعِلْقًا وعَلَقًا وعَلاَقَةً فُلاَنًا وعَلِقَ بِهِ: محبت کرنا۔ حُبُّه بِقَلْبِهِ: محبت کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَـلِـقَ مِـنْـهُ كُـلَّ مَـعْـلَـقٍ" یعنی اس سے اس نے محبت کی اور محبت دل کے پردے میں داخل ہوگئی۔ عَـلِـقَ دَمَ فُلاَنٍ: قتل کرنا۔ ہر وہ چیز جو اپنے موقع میں واقع ہو اس کے لئے عَـلِـقَ مَـعَـالِـقَةٌ: بولتے ہیں (...... عِـلْـقًا) أَمْرَهُ: جاننا۔ عَلِقَ يَفْعَلُ كَذَا: کرنے لگا۔
عُلِقَ الرَّجُلُ: گلے میں جونک لگایا جانا۔ جس کو لگایا جائے اس کو مَعْلُوْق کہتے ہیں۔
عَلَّقَ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ وعَلَيْهِ ومِنْهُ: لٹکانا...... الأَمْرِ: چمٹ جانا...... الـبَـابَ: دروازہ بند کرنا۔ بَابًا عَلٰى دَارِهِ: دروازہ لگانا۔
عُلِّقَهُ: دل کا مائل ہونا۔
أَعْـلَـقَ الـرَّجُـلُ: جونک لگانا...... الـقَوْسَ: کمان کو لٹکانے کے لئے علاقہ بنانا...... الـصَّـائِدُ: شکاری کے جال میں شکار کا پھنسنا...... ظُفُرَهُ بِالشَّيْءِ: ناخن چبھودینا...... الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: لٹکا دینا۔
تَعَلَّقَ الشَّيْءُ: لٹکانا...... الشَّوْكُ بِالثَّوْبِ: کانٹے کا کپڑے سے اُلجھنا...... الـصَّـيْـدُ بِـالْـحِـبَـالَةِ: شکار کا جال میں پھنسنا (...... واعْتَلَقَ) فُلاَنًا وبِهِ: محبت کرنا۔
العَلَقُ: مص اور کہا جاتا ہے "فِيْ ثَوْبِهِ عَلَقٌ" یعنی اس کے کپڑے میں کسی چیز کے الجھنے سے پھٹن ہے (...... والعِلْق) ہر چیز کا نفیس۔ تھیلا۔ ج أَعْلاَق وعُلُوْق کہا جاتا ہے "هُوَ عِلْقُ عِلْمٍ" یعنی وہ علم کا شائق ہے۔
الـعَلَقُ: مص۔ خون۔ ہاتھ سے چمٹنے والی مٹی لٹکائی ہوئی چیز۔ درخت کا وہ حصہ جہاں جانور پہنچ سکے۔ جونک۔ واحد عَلَقَة.
الـعِلْقَة: لٹکانے کی نوعیت۔ بغیر آستینوں کے قمیص۔ بہترین کپڑا۔
الـعُـلْـقَة: درخت کا وہ حصہ جہاں جانور پہنچ سکے۔ وہ چیز جس کو کھانے سے پہلے دل بہلاؤ کے طور پر کھائیں۔ تھوڑی سی چیز۔ تعلق ج عُـلَـق: کہا جاتا ہے "لِـيْ فِـيْ هٰذَا الْـمَـالِ عُلْقَةٌ" یعنی مجھ کو اس مال سے تعلق ہے "لَمْ يَبْقَ عِنْدَهُ عُلْقَةٌ" اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا۔
العُلَقُ: موت۔ جماعت کثیرہ۔ اشغال۔
العَلاَقُ: درخت کا وہ حصہ جس کو جانور پا سکے۔ وہ چیز جس کو کھانے سے پہلے دل بہلاوے کے طور پر کھائیں۔
العَلاَقَة: مص۔ دوستی۔ دشمنی۔ موت۔ گزر بسر کا ذریعہ جس کا انسان سے تعلق ہو جیسے مال زوجہ اولاد۔ تعلق۔ محبت۔ ج عَلاَئِـق کہا جاتا ہے "لِيْ فِيْ هٰذَا الأَمْرِ عَلاَقَةٌ" یعنی مجھ کو اس معاملہ سے تعلق ہے۔
الـعِلاَقَة: ہانڈی وغیرہ لٹکانے کی چیز۔ ج عَلاَئِق.
الـعَـلُـوْق: مصیبت۔ موت۔ ہر وہ جس کا انسان سے تعلق ہو۔ بہت چمٹنے والا۔ دائی پلائی۔
الـعَوْلَق: بھوت۔ چھلاوہ۔ کتیا۔ بھیڑیا۔ بھوک۔ دُم۔
العَلِيْق: جانوروں کا چارہ جیسے جو وغیرہ۔
الـعُـلَّـيْق والـعُـلَّيْقٰى: ایک قسم کی گھاس جو درخت پر لپٹتی ہے اور اس کا پھل توت کے مانند ہوتا ہے۔
التَّعْلِيْقَة: کتاب کا حاشیہ۔ ج تَعَالِيْق.
الـمُعَلَّقَة: مؤنث مُعَلَّق: وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو گیا ہو اور کچھ پتہ نہ چلتا۔
الـمُعَلَّقَات: زمانہ جاہلیت کے سات قصائد ہیں جن کو کعبہ میں آویزاں کیا گیا تھا اسی وجہ سے ان کو معلقات کہتے ہیں۔
الـمِعْلَق: پیالہ جس کو سوار اپنے ساتھ لٹکائے رہتا ہے۔
الـمِعْلاَق: زبان۔ ہر وہ چیز جس سے لٹکایا جائے۔ ج مَـعَـالِيْق. ورَجُلٌ مِعْلاَقٌ: جھگڑالو۔
عوام کے نزدیک (مِـعْـلاَق) کا اطلاق ذبیحہ کے پھیپھڑے، جگر، دل پر ہوتا ہے اور فصیح (سُحَارَة) ہے۔
عَلْقَمَ الشَّيْءُ: کڑوا ہونا...... الطَّعَامَ: کھانے میں کڑوی چیز ڈالنا۔
العَلْقَم: اندرائن حنظل۔ ہر کڑوی چیز۔
عَلَكَ (ن ض) عَلْكًا. العِلْكَ ونَحْوَهُ: چبانا...... نَابَيْهِ: دانت پیسنا۔
عَـلَـكَ الْـجِـلْدَ: کھال کی اچھی طرح سے

دباغت کرنا ...... یَدَیْهِ عَلٰی مَالِهٖ: بخل کی وجہ سے ہاتھ روک لینا۔

اَلْعِلْکُ: ہر گوند جو چبایا جائے۔ ج عُلُوْک واَعْلَاک: ایک ٹکڑے کو العِلْکَة کہتے ہیں۔

العَلِکَةُ: وہ زمین جو پانی کے قریب ہو۔

العَلِک: لیس دار چیز جو ہاتھوں سے چمٹ جائے۔

العُلَاک والعَلاک: جو چیز چبائی جائے۔

العَلَّاک: بہت چبانے والا۔ گوند بیچنے والا۔

عَلَمَهٗ (ن ض) عَلْمًا: نشان لگانا۔ عَلَم الشَّفَةَ: ہونٹ چیرنا۔

عَلِمَ (س) عِلْمًا الرَّجُلُ: حقیقت علم کو پا لینا۔ الشَّیْئَ: پہچاننا۔ یقین کرنا ...... الشَّیْئَ وبِهٖ: جاننا۔ ادراک کرنا ...... الاَمْرَ: مضبوط کرنا۔

عَلِمَ (س) عَلَمًا: اوپر کا ہونٹ پھٹنا۔ صفت اَعْلَم۔

عَلَّمَهٗ تَعْلِیْمًا وعِلَّامًا والصَّنْعَةَ وغَیْرَهَا: سکھلانا۔ عَلَّمَ لَهٗ عَلَامَةً: پہچاننے کے لئے علامت مقرر کرنا۔

اَعْلَمَهُ الاَمْرَ وبِالاَمْرِ: جتا دینا۔ اطلاع دینا۔ اَعْلَمَ الفَرَسَ: لڑائی میں رنگے ہوئے اون کا نشان۔ گھوڑے پر لگانا ...... الثَّوْبَ: کپڑے پر نشان بنانا۔ نقش و نگار کرنا ...... نَفْسَهٗ: لڑائی کی علامت لگانا ...... عَلٰی کَذَا مِنَ الکِتَابِ وَغَیْرِهٖ: علامت لگانا۔

عَالَمَهٗ: علم میں غلبہ کرنا۔

تَعَلَّمَ: سیکھنا ...... الاَمْرَ: مضبوط کرنا اور تَعَلَّمْ: صیغہ امر اِعْلَمْ کے معنی میں ہے۔

اِعْتَلَمَ. المَاءُ: پانی بہنا ...... الشَّیٔ: جاننا ...... البَرْقُ: پہاڑ میں بجلی کا چمکنا۔

تَعَالَمَ القَوْمُ الشَّیْئَ: جاننا۔

اِسْتَعْلَمَهُ الخَبَرَ: خبر دریافت کرنا۔

العَلَم: کپڑے کا نقش۔ جھنڈا۔ قوم کا سردار۔ ج اَعْلَام. العَلَم: راستہ کا نشان۔ اونچا پہاڑ۔ علامت نشان۔ منارہ ج اعلام وعِلَام.

العِلْم: مص۔ حقیقت شی کا ادراک۔ یقین و معرفت ج عُلُوم.

عَلَامَ: علیٰ حرف جر اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے اور الف حذف کر دیا گیا ہے۔

العَلَامَة: نشان۔ راستہ کا نشان۔ ج عَلَام وعَلَامَات.

العَالَم: ساری مخلوق۔ ماسوی اللہ۔ ج عَوَالِم وعَالَمُوْنَ وعَلَالِم.

العَالِم: فا۔ ج عُلَّام وعَالِمُوْنَ (...... والعَلِیْمُ) موصوف بالعِلم ج عُلَمَاء.

العَلَّام والعُلَّام والعَلَّامَة والتِعْلَامَة: مبالغہ کے صیغے۔ بہت زیادہ جاننے والا۔

العُلَام والعُلَّام: شکرہ۔ باز۔

العُلَامِیُّ: سبک روح۔ تیز فہم۔

العَلْم: مص۔ عالم۔

اَلْعِلْمُ التَّعْلِیْمِی: علم ریاضی (حساب) علم موسیقی۔ عِلْمُ التَّنْجِیْم: ستاروں کے آنے جانے کا علم جس کے ذریعے بقول اصحاب علم النجوم وہ لوگوں کو مستقبل کی معلومات، فوائد اور نقصانات سے آگاہ کرتے ہیں۔ اَلْعِلْمُ الْعَمَلِی: قواعد کے مطابق فنون کو تجربہ گاہ میں استعمال کرنا۔ عِلْمُ الْفَلَکِ: اجرام فلکی کے مواقع کے بارے میں ان کے مادہ، مسافت اور ان کے دورانیے کے متعلق بحث کرنا۔ اَلْعِلْمُ النَّظَرِیُّ: علم عملی کا سدیقی نظریات قائم کرنا بغیر عمل کے۔ اَلْعِلْمُ اللَّدُنِی: وہ علم جو اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی سیکھا جائے۔

اَلْعُلُوْمُ الْمُدَوَّنَةُ: وہ علوم جن کو کتابوں میں تحریروں کر دیا گیا ہے۔

اَلْعُلُوْمُ الْمُتَعَارِفَة: وہ ابتدائی معلوم معلومات جن کو علوم مرونہ میں پیش کیا گیا۔

اَلْعُلُوْمُ الآلِیَّةُ: وہ علوم جن کے ذریعے دوسرے علوم حاصل ہوں جیسے منطق۔

اَلْعُلُوْمُ الْعَرَبِیَّةُ: وہ علوم جو عربی زبان کو سمجھنے میں مدد دیں جیسے صرف، نحو، معانی اور بیان۔

اَلْعُلُوْمُ الشَّرْعِیَّةُ: وہ علوم جن میں شرعی احکام ذکر کیے جاتے ہیں خواہ عملی یا اعتقادی جیسے علم الکلام و علم الفقہ۔

اَلْعُلُوْمُ الْحَقِیْقِیَّةُ: وہ علوم جو کہ شریعت کے بدلنے کے ساتھ نہیں بدلتے۔ جیسے علم کلام و منطق۔

اَلْعُلُوْمُ الاِلٰهِیَّةُ: وہ علوم جن میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور صفات کے متعلق بحث کی جائے۔

عِلْمُ النَّفْس: سکولے جانا۔

عِلْمُ طَبَقَات الاَرْض: جولیجو جیا۔

عِلْمُ الْحَیَاةِ: بیولوجیا۔

عِلْمُ الاِجْتِمَاع: علم سوسیولوجیا۔

عِلْمُ وَظَائِفِ الْبَدَنِ: فیزولوجیا۔

عِلْمُ اَعْضَاءِ الْبَدَنِ: مورفولجیا۔

الاَعْلَم: اسم تفضیل۔ وہ شخص جس کے اوپر کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو۔ مؤنث عَلْمَاء ج عُلْم

العَلْمَاء: زرہ۔

الاُعْلُوْمَة: علامت۔ ج اَعَالِیْم.

العُلْمَة والعَلَمَة: اوپر کے ہونٹ میں پھٹن۔

العَیْلَم: سمندر۔ بہت پانی کا کنواں۔ مینڈک موٹا۔ نازک بدن (...... والعَیْلَام) زبجو ج عَیَالِم وعَیَالِیْم.

المَعْلَم: راستہ کی نشانی۔ معلم الشَّیْئِ: چیز کے پائے جانے کی جگہ۔ ج معالم: کہا جاتا ہے "خَفِیَتْ مَعَالِمُ الطَّرِیْق" راستہ کی نشانیاں مخفی ہو گئیں۔

المَعْلُوْمِیَّة: معلوم کی طرف نسبت۔

العِلْمَاد والعِلْمَادَة: جس پر دھاگے کا گولہ بنایا جائے۔ ج عَلَامِدَة وعَلَامِید.

عَلَنَ (ن ض) وعَلُنَ (ک) وعَلِنَ (س) عَلَنًا وعَلَانِیَةً وعُلُوْنًا واعْتَلَنَ واسْتَعْلَنَ الاَمْرُ: ظاہر ہونا۔ صفت عَالِنٌ وعَلِنٌ وعَلِیْنٌ.

عَالَنَ مُعَالَنَةً وعِلَانًا العَدَاوَةَ وبِالعَدَاوَةِ: کھلم کھلا دشمنی کرنا۔

عَالَنَهٗ واَعْلَنَهٗ الْاَمْرَ وبالامر وعلّنهٗ اِلَيْهِ : ظاہر کرنا۔
اِسْتَعْلَنَ۔ الْاَمْرُ وبِالْاَمْرِ : ظاہر کرنے کے درپے ہونا۔
الْعَلَانِيَةُ : مص۔ کھلم کھلا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عَلَانِيَةٌ" یعنی اس کا امر ظاہر ہے۔ ج عَلَانُوْنَ۔
الْعَلَانِيُّ : وہ شخص جس کا معاملہ ظاہر ہو۔ ج عَلَانِيُّوْنَ۔
الْعُلَنَةُ : جو شخص اپنے راز کو پوشیدہ نہ رکھے۔
عَلِهَ (س) عَلَهًا : منہمک ہونا۔ متحیر ہونا۔ دہشت زدہ ہونا۔ بھوکا ہونا۔ قابلِ ملامت ہونا۔ گھبراہٹ سے آنا جانا۔ بدفطرت ہونا۔ صفت مذکر عَلْهَانُ ج عِلَاهٌ: صفت مؤنث عَلْهٰى ج عَلَاهٰى۔
الْعَلِهُ : وہ شخص جس کا نفس شرارت پسند ہو۔ وہ شخص جو متحیر ہو کر آئے جائے۔
الْعَالِهُ : شتر مرغ۔ عورت جو ایک راستہ پر نہ چلے۔ مختلف قسم کے ارادے کرے۔
الْعَلَهُ : مص۔ برائی۔ غم۔
عَلَا يَعْلُوْ عُلُوًّا وعَلِيَ يَعْلٰى عَلَاءً واعْتَلٰى الشَّيْءُ او النَّهَارُ : بلند ہونا۔ عَلَا الرَّجُلُ : غالب ہونا...... هُ بِالسَّيْفِ : تلوار سے مارنا...... الْمَكَانَ وبِهٖ : چڑھنا...... الدَّابَّةَ : جانور پر سوار ہونا۔ عَلَا فِي الْاَرْضِ : تکبر کرنا۔ عَلَا بِهٖ : بلند کرنا...... الْاَمْرُ وَلَهٗ : طاقت رکھنا۔ صفت عَالٍ بِالْاَمْرِ : مستقل ہونا۔ قِرْنَهٗ : ہمسر پر غالب آنا۔ عَلَتِ الْعَيْنُ عَنْ فُلَانٍ : کسی سے نگاہ کا ناموافق ہونا۔ عَلَا عَلِيَ فِي الْمَكَارِمِ : درجہ میں بلند ہونا۔ اِعْتَلَى الشَّيْءُ : قوی ہونا۔ غالب ہونا۔
عَلّٰى واَعْلٰى الشَّيْءَ : چڑھنا۔
عَلّٰى واَعْلٰى وعَالٰى الشَّيْءَ : بلند کرنا۔ عَلّٰى الْكِتَابَ : عنوان لکھنا۔ عَلّٰى واَعْلٰى الْمَتَاعَ عَنِ الدَّابَّةِ : اتارنا۔ عَلَّى اللّٰهُ فُلَانًا : اللہ کا کسی کو بلند کرنا اور عالی مرتبہ بنانا۔ عَالٰى الشَّيْءَ وبِهٖ : چڑھنا۔ کہا جاتا ہے عَالِ عَنِّيْ : یعنی مجھ سے دور ہو۔
تَعَلّٰى الرَّجُلُ : آہستہ آہستہ چڑھنا۔ تَعَلَّتِ الْمَرْاَةُ مِنْ مَرَضِهَا : صحت پانا۔
تَعَالٰى : بلند ہونا۔ تَعَالَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ مَرَضِهَا : صحت پانا۔ "تَعَالَ" آجا۔ (فعل امر)
اِسْتَعْلَى النَّهَارُ : بلند ہونا...... هُ : غالب ہونا (...... واعْلَوْلَى) الشَّيْءُ : چڑھنا۔
عَلُ : اسم ہے بمعنی فوق۔ جب معرفہ ہو تو "مِنْ عَلُ" مبنی علی الضم اور نکرہ کی صورت میں "مِنْ عَلٍ" کہا جاتا ہے اور "اَتَيْتُهٗ مِنْ عَلَا" بھی کہا جاتا ہے۔
الْعَلَا والْعُلٰى : بلندی شرافت۔
الْعُلٰى والْعَلَايَةُ : بلند جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ عِلْيُ الْقَوْمِ" یعنی وہ لوگ قوم کے سردار ہیں۔
عُلْوُ الشَّيْءِ وعُلْوِيَّةٌ وعِلْوَةٌ وعُلَاوَتُهٗ : بلندی۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهٗ عَلْوًا" یعنی اس نے اس کو زبردستی لے لیا۔
الْعِلَاوَةُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز میں سے زیادہ بوجھ لادنے کے بعد جو لٹکا دیا جائے۔ سر یا گردن کا اوپر کا حصہ ج عَلَاوٰى وعَلَاوِيُّ۔ کہا جاتا ہے اَعْطَيْتُكَ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَدِيْنَارًا عِلَاوَةً : میں نے تجھ کو ہزار دینار دیے اور ایک دینار زائد دیا۔
الْعَلَاةُ : نہائی۔ بلند اونٹنی ج عَلَوَات وعَلًا۔
الْعَلِيُّ : اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام۔ بلند۔ شریف۔ سخت ج عِلْيُوْن وعِلْيَه۔ کہا جاتا ہے "هُمْ عِلْيَةُ الْقَوْمِ" یعنی وہ قوم کے سردار اور اشراف ہیں۔
الْعِلِيُّ : بلندی۔
الْعَلَوِيُّ : حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب نسبت۔ ج عَلَوِيَّه۔
الْعُلِّيَّةُ والْعِلِّيَّةُ : بالاخانہ ج عَلَالِي : کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ عُلْيَةِ قَوْمِهٖ وعِلْيَتِهِمْ وعِلِّيِّهِمْ وعُلِّيِّهِمْ" یعنی وہ اپنی قوم میں صاحب رفعت و شرف ہے۔
الْعَالِي فَارَجُلٌ عَالِي الْكَعْبِ : شریف۔ کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهٗ مِنْ عَالٍ" یعنی میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔
الْعَالِيَةُ : مؤنث عالی۔ نیزے کا اوپر کا حصہ یا نیزے کا نصف اعلیٰ ج عَالِيَات وعَوَالٍ۔
الْعَوَالِي : نیزے۔ الْعَوَالِي : مدینہ طیبہ کے اردگرد کے گاؤں اور اُن کی طرف جب نسبت کرتے ہیں تو عَالِيٌّ وعُلْوِيٌّ کہتے ہیں۔ عَالِيَةُ الشَّيْءِ : چیز کا بلند حصہ۔ عَالِيَةُ الْوَادِي : وادی کا وہ حصہ جہاں سے پانی گرے۔
الاَعْلٰى : اسم تفضیل۔ زیادہ بلند۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَعْلٰى بِهِمْ عَيْنًا" یعنی وہ لوگوں کے احوال و کوائف کا زیادہ دیکھ بھال کرنے والا ہے مؤنث عُلْيَا ج عُلًى۔
الْمُعْتَلِي : شیر۔
الْعُلْيَا والْعَلْيَا : ہر بلند جگہ۔ کہا جاتا ہے شَفَةٌ عُلْيَاءُ وعَلْيَاءُ۔ الْعَلْيَا : پہاڑ کی چوٹی۔ آسمان۔
الْعِلِّيُّوْنَ : اعلیٰ جنت کا نام اور یہ جمع عِلِّيٌّ کی ہے وہ لوگ جو شہر کے بلند حصوں میں رہیں اور تونگر اور اہل شرافت کو "اهل عِلِّيِّيْن" کہتے ہیں۔ پست درجے کے لوگوں کو "سِفْلِيُّوْن"۔
الْعِلْيَانُ والْعَلْيَانُ : موٹا لمبا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عِلْيَانٌ وامْرَاَةٌ عِلْيَانٌ" نر بجو۔
الْعِلْيَانُ والْعِلِّيَانُ : بلند آواز۔
الْعُلْيَانُ : کتاب کا عنوان۔
الْمَعْلَاةُ : شرف و بلندی ج مَعَالٍ۔
الْمُعَلّٰى : جوئے کا ساتواں تیر۔
الْحُرُوْفُ الْمُسْتَعْلِيَةُ : خ۔ ص ض ط ظ غ ق۔
عَلْوَنَ عَلْوَنَةً وعَلْوَانًا۔ الْكِتَابَ : خط پر پتہ لکھنا۔
عُلْوَانُ الْكِتَابِ : سرنامہ۔
عَلِيَ يَعْلٰى عَلْيًا وعُلِيًّا السَّطْحَ : چڑھنا۔

العَلى والعِلى والعُلْيَا والعَلْيَاء والعِلْيَان
والعُلْيَان والعَلَايَة والعِلْيَة والعَلِيُّ والعِلِيُّ
:مادہ ع ل و میں ذکر ہو چکا۔
عَلٰی :حروفِ جر میں سے ہے۔مندرجہ ذیل
معانی میں مستعمل ہے۔
(۱) استعلاء: جیسے حُمِلَ عَلَى
الدَّابَّةِ (جانور پر لادا گیا)
(۲) مصاحبت: جیسے بَذَلَ المَالَ عَلٰی
الفَقْرِ (مال کو باوجود فقر کے خرچ کیا۔)
(۳) مجاوزہ: بمعنی عن؛ جیسے رَضِيَ عَلَيْهِ اَیْ
رَضِيَ عَنْهُ: یعنی وہ اس سے راضی ہوا۔
(۴) تعلیل: جیسے عَلَامَ تَضْرِبُنِیْ (کس وجہ
سے تم مجھ کو مار رہے ہو)
(۵) ظرفیت: جیسے دَخَلَ المَدِيْنَةَ عَلٰی
حِيْنِ غَفْلَةٍ (شہر میں غفلت کے وقت میں
داخل ہو۔)
(۶) موافقت باء: جیسے اِرْكَبْ عَلَى اِسْمِ
اللهِ (اللہ کے نام سے سوار ہو۔)
(۷) استدراک: جیسے عَلٰی اِنَّ قُرْبَ الدَّارِ
خَيْرٌ مِنَ البُعْدِ (لیکن گھر کا قرب دُوری سے
بہتر ہے۔)
(۸) اور کبھی فوق کے معنی میں اسم ہو کر
مستعمل ہے اور یہ اس وقت جبکہ مِن: کے
بعد ہو جیسے اَقَامَ مِنْ عَلٰی جَنَاحِ الهَيْكَلِ (وہ
ہیکل کے بازو پر کھڑا ہوا) اور کہا جاتا ہے
عَلَيَّ كَذَا وبِكَذَا یعنی مجھ کو اتنا دو۔عَلَيْكَ
زَيْدًا یعنی زید کے ساتھ لازم رہو عَلَيْكَ
بِكَذَا یعنی فلاں چیز کے ساتھ تمسک کرو اور یہ
اس صورت میں اسم فعل ہوتا ہے۔
عَمَّ (ن) عُمُوْمًا الشَّيْئُ: عام ہونا......
المَطَرُ الاَرْضَ :بارش کا ساری زمین کو عام
ہونا(...... عَمًّا) القَوْمَ بِالعَطِيَّةِ :سب کو
شامل کرنا(...... عمومة) چچا ہونا۔
عُمَّ رَاْسُهُ عَمًّا وعُمِّمَ : پگڑی لپیٹا جانا۔
عُمِّمَ الرَّجُلُ :سردار بنایا جانا۔
اَعَمَّ :معزز چچوں والا ہونا۔
عَمَّمَ :عام کرنا......هُ : عَمَامَةً :بندھوانا
......هُ الاَمْرَ :کسی امر کا قلادہ ڈالنا۔
اِعْتَمَّ وتَعَمَّمَ واسْتَعَمَّ :عمامہ باندھنا۔کہا
جاتا ہے اِعْتَمَّ الشَّبَابُ :طویل ہو گیا۔
"تَعَمَّمَتِ الاَكَامُ بِالنَّبْتِ: ٹیلے نباتات سے
بھر گئے۔گویا کہ عمامہ جیسا معلوم ہوتا ہے۔
تعممه :چچا کہہ کے پکارنا۔اِسْتَعَمَّهُ: چچا
بنانا۔
العَمُّ :مص۔جماعت کثیرہ۔چچا ج عُمُوْمَةٌ
واَعْمَام واَعُمٌّ اور نسبت کے لئے عَمَوِيٌّ
(...... والعُمُّ) لمبے لمبے کھجور کے درخت۔
العَمَّةُ :پھوپھی ج عَمَّات.
العِمَّةُ :عمامہ باندھنے کی ہیئت۔
رَجُلٌ عُمِّيٌّ :عام۔
العُمُم :جسم کا کمال۔جوانی اور مال وغیرہ کا
کمال۔
العَمَم :کثرت۔اجتماع۔عامہ کا اسم جمع۔
ہر معاملہ کا عام و شامل۔رَجُلٌ عَمَمٌ کامل
العقل :کامل الخیر۔کہا جاتا ہے"اِسْتَوى
فُلَانٌ عَلٰی عَمَمِهِ".
العُمُوم :مص۔عمومیت۔شمولیت اور نسبت
کے لئے عمومی۔
العِمَامَة :پگڑی۔خود کا وہ حصہ جو سر کے
برابر بنا کر ٹوپی کے نیچے پہنا جاتا ہے ج
عَمَائِم وعِمَام کہا جاتا ہے"اُرْخِيَ
عِمَامَتَهُ" وہ خوش حال ہو گیا۔العِمَامَة: قحط۔
کال۔قیامت۔
العَامُّ :سب کو شامل ہونے والا۔خلاف
خاص۔
العَامَّةُ :مؤنث عام۔عَامَّةُ النَّاسِ :عام
لوگ ج عَوَامّ: کہا جاتا ہے"جَاءَ القَوْمُ
عَامَّةً" یعنی قوم ساری کی ساری آئی۔
العَمِيْم :ہر وہ چیز جو اکٹھی ہو اور کثیر ہو۔قوم
کا خالص۔ہر چیز کا کامل ج عُمم.
العَمِيْمَةُ مِنَ النِّسَاءِ :پورے قد کی لمبی تڑنگی
عورت۔نَخْلَةٌ عَمِيْمَةٌ :لمبا کھجور کا درخت
ج عُمّ.
الاَعَمُّ :اسم تفضیل۔جماعت کثیرہ۔موٹا۔
المَعِمُّ :مخیر۔عام فیض والا۔
المُعَمَّمُ :سردار جس کو قوم نے مقتدی مان لیا
ہو۔
العَمْبَر :عنبر۔
عَمَتَ (ض) عَمْتًا وعَمَتَ الصُّوْفَ :
اون کی پونی بنانا۔عَمَتَهُ :مغلوب کرنا۔
مقصد سے ہٹا دینا۔اندھا دھند لاٹھی سے
مارنا۔
رَجُلٌ عَمِيْتٌ :ظریف دلاور۔عالم
زیرک۔
العَمِيْتُ :نگہبان۔سمجھدار ظریف۔
مدہوش۔وہ شخص جو اپنی چال میں کسی جہت
کی ہدایت نہ پائے۔ج عَمَائِت.
العَمِيْتَة: اون کی پونی ج عَمَائِت وعُمُت
واَعْمِتَة.
عَمَجَ (ض) عَمْجًا: پانی میں تیرنا......فِیْ
سَيْرِهِ: دوڑنا(...... وتَعَمَّجَ) السَّيْلُ او
الحَيَّةُ: پیچ دار ہونا۔
العَمج والعُمُج والعَوْمَج :سانپ۔
عَمَدَ (ض) عَمْدًا السَّقْفَ :چھت میں
ستون لگانا......لِلشَّيْءِ والَى الشَّيْءِ :قصد
کرنا......اِلَى الرَّجُلِ :کسی کا ارادہ کرنا......
الشَّيْئَ: گرانا......هُ: ستون سے مارنا......هُ
المَرَضُ او الاَمْرُ: دبلا کرنا۔تکلیف پہنچانا
(...... وعَمَّدَ) الوَلَدَ: بپتسمہ دینا۔عَمَّدَ
السَّيْلَ :بند لگا دینا۔
عَمِدَ (س) عَمْدًا عَلَيْهِ :غضبناک ہونا۔
بِهِ :لازم ہونا......الثَّرَى: تر کرنا......مِنْهُ :
تعجب کرنا......فُلَانٌ : دردمند ہونا۔کہا جاتا
ہے"عَمَدَنِي الاَمْرُ فَعَمِدْتُ" یعنی معاملے
نے مجھے دردمند کر دیا اور میں دردمند ہوا۔
اَعْمَدَ الشَّيْءَ :ستون لگانا۔
تَعَمَّدَ الاَمْرَ :قصد کرنا(...... واِعْتَمَدَ)
بپتسمہ کرانا۔اِعْتَمَدَ الحَائِطَ وعَلَى
الحَائِطِ: دیوار پر ٹیک لگانا۔اِعْتَمَدَهُ
واِعْتَمَدَ عَلَيْهِ :بھروسہ کرنا۔کہا جاتا ہے
اِعْتَمَدَ لَيْلَةً: رات میں سوار ہو کر جانا۔

اِنْعَمَدَ الشَّئُ : ستون کے بل کھڑا ہونا۔

العَمْد : مص کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ عَمْدًا و عَنْ عَمْدٍ" جان بوجھ کر کیا۔ "وفَعَلَهُ عَمْدَ عَيْنٍ وعَمْدًا عَلٰى عَيْنٍ" اس نے اس کو کوشش اور یقین کے ساتھ کیا۔

العَمِد : وہ جگہ جس کو بارش نے تر کر دیا ہو۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَمِدُ الثَّرٰى" یعنی وہ بڑا فیاض ہے۔

العُمْدَة : جس پر ٹیک لگائی جائے۔ جس پر بھروسہ کیا جائے۔ لشکر کا پیغامبر۔ ج عُمَد.

العِمَاد : جس کا سہارا لیا جائے ج عَمَد وعُمُد : بلند عمارتیں۔ واحد۔ العِمَادَة اور یہ عَمَدَ الوَلَدَ (یعنی بچسمہ دینا) سے اسم ہے۔ لشکر کا پیغام بر۔ اَهْلُ العِمَادِ : بلند عمارتوں والے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ طَوِيْلُ الْعِمَادِ" فلاں کا مکان زائرین کے لئے علامت ہے "هُوَ رَفِيْعُ العِمَادِ" وہ شریف آدمی ہے۔

العَمُوْد : ستون۔ سہارا۔ لوہے کا ڈنڈا ج اَعْمِدَة وعَمَد وعُمُد. العَمُوْد : سردار۔ لشکر کا پیغامبر۔ رگ جو جگر کو سیراب کرتی ہے۔ کان کا بڑا حصہ۔ سخت غمزدہ۔ عَمُوْدُ البَطن : پیٹھ۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ عَلٰى عَمُوْدِ بَطْنِهِ" یعنی اس کی پیٹھ پر مارا۔ عَمُوْدُ المِيْزَان : ترازو کی ڈنڈی۔ عَمُوْدُ الصُّبْحِ : صبح کی روشنی۔ عَمُوْدُ النَّسَبِ : جو خط مستقیم پر ہو۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَقَامُوْا عَلٰى عَمُوْدِ رَأْيِهِمْ" یعنی ایسے طریقہ پر کہ جس پر بھروسہ کر سکتے ہیں اَهْلُ العَمُوْدِ واَهْلُ العَمَد : وہ لوگ جو خانہ بدوش ہوں۔ العَمُوْدُ او الخَطُّ العَمُوْدِی عِنْدَ المُهَنْدِسِيْنَ : وہ خط جو دوسرے خط پر قائم ہو جس کے دونوں جانب دو زاویے برابر برابر نکلیں۔

ب ت عمودی یا خط عمودی۔

العَامِد : فا۔ مؤنث عَامِدَة. لَيْلَةٌ عَامِدَةٌ : لمبی رات۔

مُتَعَامِدَانِ : زاویہ قائمہ بناتے ہیں۔ ایک ان دو میں سے ایک دوسرے پر عمودی ہوتے ہیں۔

العَمِيْد : سخت غمزدہ۔ وہ شخص جس کو عشق نے شکستہ دل کر دیا ہو۔ عَمِيْدُ القَوْمِ : قوم کا سردار۔ ج عُمَدَاء عَمِيْدُ الاَمْرِ : قوام امر۔ عَمِيْدُ الوَجع : درد کا مقام۔ العَمِيْد : وہ مریض جو اپنی بیماری کی وجہ سے بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اسے تکیوں کا سہارا لگایا جاتا ہو۔

المَعْمُوْدِيَة : بچسمہ۔

العُمُد والعُمُدَّانِي : کامل ترین نوجوان۔

العُمَيْدَر : نازک بدن لڑکا۔

عَمَرَ (ن) عَمْرًا. المنزلُ باهله : آباد ہونا...... المَنْزِلَ : آباد کرنا۔ صفت مفعولی مَعْمُوْر...... الدَّارَ : گھر تعمیر کرنا اور اسم العمارہ : ہے۔...... بالمَكَان : اقامت کرنا۔...... ۂاللّٰه : زندہ رکھنا (...... عَمَارَةً) اللّٰه مَنْزِلَهُ : آباد کرنا۔

عَمَرَ (ض و ن) عُمُوْرًا و عَمَارَةً وعُمْرًا الرَّجُلُ بَيْتَه : لازم پکڑنا۔ عَمَرتُه كَذَا : زندگی بھر کے لئے دینا (...... عَمْرًا وعَمَارَةً) رَبَّه : عبادت کرنا۔ خدمت کرنا۔ روزہ رکھنا۔ نماز پڑھنا (...... عُمْرًا و عَمْرًا وعَمَارَةً وعَمِر (س) عَمْرًا وعَمْرًا وعَمَارَةً) لمبی عمر پانا (...... وعَمُرَ (ک) وعَمِر (س) عَمَارَةً) المَالُ : مال بہت زیادہ ہونا۔

عَمَّر واَعْمَرَ المَنْزِلَ : آباد کرنا۔ عَمَّرَة واعْمَرَة ارضًا : زندگی بھر کے لئے دے دینا۔ عَمَّرَ الرَّجُلُ : لمبی زندگی پانا۔ عَمَّرَة اللّٰهُ : زندہ رکھنا۔ عَمَّرَ الثَّوْبَ : کپڑے کو اچھا بننا۔ جب تم کسی کو اللہ کی قسم دیتے ہو کہ فلاں کا کام عمر بھر کرے تو کہتے ہو۔ اَعْمَرَكَ اللّٰهُ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا. اَعْمَرَهُ المَكَانَ : آباد کرنے کے لئے دینا۔ اَعْمَرَ الاَرْضَ : آباد پانا۔ اَعْمَرَ عَلَيْهِ : غنی کرنا۔

اِعْتَمَرَ المكانَ : قصد کرنا۔ زیارت کرنا۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فُلَانٌ مُعْتَمِرًا" فلاں زیارت کرنے کے لئے آیا "اِتَّخَذْنَا نَادِيًا نَعْتَمِرُهُ" ہم نے ایک مجلس بنائی جس میں بیٹھتے ہیں۔

اِعْتَمَرَ الرَّجُلُ : پگڑی باندھنا۔

اِسْتَعْمَرَهُ فِي المَكَانِ : آباد کرنا۔ جیسے اِسْتَعْمَرَ اللّٰهُ عِبَادَهُ فِي الاَرْضِ : یعنی اللہ نے اپنے بندوں کو زمین میں آباد کرنا چاہا۔

العَمْر : زندگی ج اَعْمَار : دین اور قسم میں کہا جاتا ہے "لَعَمْرِی" ولَعَمْرُ اللّٰهِ واَعْمَرَ اللّٰهِ. العَمْر : دانتوں کے درمیان کا گوشت۔ ج عُمُوْر.

العَمْرَان : حلق کے کوے کے دونوں طرف لٹکا ہوا گوشت۔

العُمْر والعُمُر : زندگی۔ عربوں کے نزدیک عمر کا اندازہ چالیس سال کا تھا۔ العُمْر : مسجد، گرجا۔ دانتوں کے درمیان کا گوشت۔ مسوڑھا۔

عُمَر : علم ہے اور علمیت وعدل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ خلیفۂ ثانی کا نام ہے۔

العمران : سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما۔

عَمْرو : علم ہے اور اس میں حالت رفعی و جری میں خلیفۂ ثانی کے نام سے امتیاز کے لئے واؤ لگایا جاتا ہے۔ ج عَمْرُوْن واَعْمُرُ وعُمُوْر. اُمُّ عَمْرٍو : بجو کی کنیت۔

العُمْرَان : آبادی۔

العَمَر : مص۔ دین۔ عورتوں کے سر ڈھانکنے کا رومال۔

العَمْرَة : ہر وہ چیز جو سر پر رکھی جائے جیسے تاج، پگڑی وغیرہ۔ اَبُو عَمْرَة : بھوک اور افلاس کی کنیت۔

العُمْرَة : آباد مکان کا ارادہ اور اصطلاح شرع میں طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ کا نام۔ ج عُمَر و عُمُرات.

العَمَار : سلام۔ پھول جس سے شراب کی مجلس کو مزین کرتے ہیں۔

العَمَارَة : مص۔ ہر وہ چیز جو سر پر رکھی جائے جیسے تاج، پگڑی وغیرہ۔ مزین کپڑے کا ٹکڑا جو خیمہ میں لگایا جاتا ہے۔ پھولوں کا دستہ جو

بادشاہ کو سلام کرتے ہوئے پیش کیا جائے۔ بڑا قبیلہ۔قبیلہ۔جنگی جہازوں کا بیڑا۔

العِمَارَۃ :مص۔جس سے مکان کی آبادی ہو ۔چھوٹا قبیلہ۔

العُمَارَۃ: عمارت کی مزدوری۔

العُمْرٰی :وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے دیا جائے۔

مَکَانٌ عَمِیْرٌ: آباد۔ثَوْبٌ عَمِیْرٌ: گف کپڑا۔

العَامِر: فا۔گھر کا رہنے والا ج عُمَّار: مؤنث عَامِرَۃ ج عَوَامِر۔ مَکَانٌ عَامِرٌ: آباد جگہ۔تم کہتے ہو "تَرَکْتُھُمْ عَامِرِیْنَ بِمَکَانِ کَذَا" یعنی میں نے اُن کو فلاں جگہ میں آباد چھوڑا۔العَامِر: بجو کا بچہ۔اُمُّ عَامِر: بجو۔عَوَامِرُ البُیُوْتِ: سانپ وغیرہ۔واحد عَامِر وعَامِرَۃ۔

العَمِیْرَۃ: شہد کا چھتہ۔بڑا قبیلہ۔ج عَمَائِر۔

العَمَّار: صیغہ مبالغہ۔قوی الایمان۔بردبار۔صاحب وقار۔موت تک امر و نہی پر قائم رہنے والا۔اچھی تعریف والا۔

العُمَّار: جنات جو مکانوں میں رہتے ہیں اور یہ جمع ہے عامر کی۔

المَعْمَر: آباد۔خوش حال جگہ۔

الاِسْتِعْمَارُ: ایک ملک کا دوسرے ملک کے حصے یا مکمل ملک پر قبضہ کرنا۔

المُسْتَعْمَرَۃ: نوآبادی (مولدۃ)

الیَعْمُوْر: بکری کا بچہ۔چھوٹی بھیڑ۔ج یَعَامِیْر۔

العَمَرَّد: ہر چیز کا لمبا۔خوش۔قوی سخت مزاج مرد۔شیر نر۔بھیڑیا۔

العَمَرَّس: مرد قوی۔العُمْرُوْس: بکری کا بچہ ج عَمَارِیْس۔

العُمْرُوْط: چور۔سرکش ج عَمَارِط وعَمَارِیْط وعَمَارِطَۃ۔

العَمَرَّط: جوان۔سبک۔دلیر۔بلا۔مصیبت۔

عَمَسَ (ن) عَمْسًا الکِتَابَ: مٹنا۔

الاَمْرَ: دیدہ دانستہ جاہل بننا۔عَمَّسَ واَعْمَسَ الشَّیْءَ: چھپانا۔

عَمِسَ (س) وعَمُسَ (ک) عَمَسًا وعَمْسًا وعُمُوْسًا وعَمَاسَۃً۔ الیَوْمُ: سخت ہونا۔تاریک ہونا۔

عَامَسَہٗ مُعَامَسَۃً: راز بتانا۔دشمنی چھپانا۔

تَعَامَسَ: تغافل کرنا۔عَنْہُ: نہ جاننے والا ظاہر کرنا۔کہا جاتا ہے "تَعَامَسَ عَلَیَّ" یعنی اس نے مبہم رکھا اور مجھ کو شبہ میں رکھا۔

العَمْسُ والعَمَاس والعَمُوْس والعَمِیْس: مشکل کام۔یَوْمٌ عَمَاسٌ: سخت دن۔حَرْبٌ عَمَاسٌ وعَمِیْسٌ: سخت لڑائی۔لَیْلٌ عَمَاسٌ: بہت تاریک رات۔العَمَاس: قوی شیر۔مصیبت ج عُمُس وعُمْس۔

العَمُوْس والمُعَامِس: وہ شخص جو کاموں کو نادانوں کے مانند بے باکانہ کرے۔

اَمْرٌ مُعَمَّسٌ: سخت کام۔

عَمِشَتْ (س) عَمَشًا عَیْنُہٗ: آنکھ کا کمزور ہونا۔چندھا ہونا۔صفت مذکر اَعْمَش: صفت مؤنث عَمْشَاء ج عُمْش ...... فِیْہِ الکَلَامُ: کلام کا اثر کرنا۔

عَمَشَہٗ (ن) عَمْشًا: بلا قصد مارنا...... الوَلَدَ: لڑکے کا ختنہ کرنا۔

عَمَّشَ وتَعَامَشَ عَنِ الشَّیْءِ: غافل ہونا...... عَمَّشَہُ اللّٰہُ: چندھے پن کو دور کرنا۔

اِسْتَعْمَشَہٗ: بے وقوف جاننا۔

العُمْشُوْش: انگور کا خوشہ جس میں سے کچھ دانے کھا لئے گئے ہوں۔

عَمَطَ (ن) عَمْطًا واِعْتَمَطَ عِرْضَہٗ: عیب لگانا۔بے آبرو کرنا۔

عَمُقَ (ک) وعَمِقَ (س) عُمْقًا المَکَانُ او الطَّرِیْقُ: دور ہونا۔کشادہ اور لمبا ہونا۔صفت عَمِیْق۔ج عُمُق وعُمُق وعِمَاق۔

عَمُقَتْ (ک) عُمْقًا وعَمَاقَۃً البِئْرُ ونَحْوُھَا: گہرا ہونا۔صفت عَمِیْقَۃ۔ ج عَمَائِق۔

اَعْمَقَ وعَمَّقَ واِعْتَمَقَ. البِئْرَ: کنوئیں کو گہرا کرنا۔کہا جاتا ہے "عَمَّقَ النَّظَرَ فِي الاُمُوْرِ" اس نے امور میں گہری نظر ڈالی۔

تَعَمَّقَ فِي الاَمْرِ: معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا......فِي کَلَامِہٖ: خوب چرب زبانی سے گفتگو کرنا۔

العَمَق والعُمَق والعُمْق: گہرائی۔العَمَق والعُمَق: جنگل کے اطراف سے جو بعید ہو۔ج اَعْمَاق۔

العَمَق: حق واستحقاق۔کہا جاتا ہے "لَفِیْہِ عَمَق" یعنی اس کے لئے حق واستحقاق ہے۔

العَمَقَۃ: برتن کی تہ میں گھی کا میل۔

رَجُلٌ عَمِقِیُّ الکَلَامِ: ایسا شخص جس کی بات بہت گہری ہو۔

عَمِلَ (س) عَمَلًا: کام کرنا۔محنت کرنا...... لِلْاَمِیْرِ عَلٰی بِلَادِہٖ: عامل بننا۔حاکم بننا...... عَلَی الصَّدَقَۃِ: صدقہ جمع کرنے کی کوشش کرنا......البَرْقُ: بجلی کا لگاتار چمکنا۔عَمِلَتِ الکَلِمَۃُ فِي الکَلِمَۃِ: ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ میں اثر کرنا۔اعراب دینا۔

عَمَّلَہٗ: عمل کی اجرت دینا......ہٗ عَلَی البَلَدِ: عامل بنانا۔حاکم بنانا۔کہا جاتا ہے "عُمِّلَ فُلَانٌ عَلَیْھِمْ" یعنی فلاں شخص ان کے اوپر حاکم بنایا گیا۔

اَعْمَلَہٗ: عامل بنانا۔حاکم بنانا۔اَعْمَلَ الرُّمْحَ: صدر نیزہ سے مارنا......الآلَۃَ او الرَّایَ: استعمال کرنا......الکَلِمَۃَ فِي الکَلِمَۃِ: کلمے کا دوسرے کلمے پر اثر کرانا......الرَّجُلَ: اُجرت دینا۔

عَامَلَہٗ مُعَامَلَۃً: عمل کی تکلیف دینا۔معاملہ کرنا۔

تَعَمَّلَ لِکَذَا: عمل کو برداشت کرنا۔مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ او فِي حَاجَتِہٖ: کوشش کرنا' درپے ہونا۔تَعَامَلَ القَوْمُ: بعض کا بعض کے ساتھ معاملہ کرنا۔

اِعْتَمَلَ: کام میں مضطرب ہونا۔اثر قبول کرنا اپنے لئے کام کرنا۔

اِسْتَعْمَلَهٗ: عامل بنانا۔ عمل کرنے کو کہنا۔
استعمل الالة: آلہ استعمال کرنا......الثَّوْبَ: کپڑا استعمال کرنا۔ اُسْتُعْمِلَ فُلَانٌ: شاہی اعمال میں سے کسی عمل کے لئے مقرر ہونا۔
العَمَل: مص۔ الفعل۔ بقصد۔ ارادۃً فعل کرنا(...... والعاملة) وہ جس پر عامل والی ہو۔ ج اَعْمَال واَعْمَال البَلَد: ملک کے مضافات۔
العَمِل: کاریگر۔ پسندیدہ کاریگر۔ بَرْقٌ عَمِلٌ: لگاتار چمکنے والی بجلی۔
العَمِلَة: مؤنث عَمِلٌ: وہ جو کیا جائے۔
العُمْلَة: ایک مرتبہ کا عمل۔ خیانت۔ چوری۔
العَمْلَة: عمل کی ہیئت۔ جو عمل کیا جائے۔ (...... والعُمْلَة) عمل کی اُجرت اور عوام اس کو نقود کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔
العَامِل: فا۔ کام کرنے والا۔ وہ شخص جو کسی کے امور مالی وغیرہ کا متولی ہو ج عُمَّال وعَامِلُوْنَ وعَمَلَةٌ: رئیس۔ والی۔ حاکم۔
عَامِلُ الرُّمْح: نیزے کے پھل کے قریب کا حصہ۔
اَلْعَامِلُ عِنْدَ النُّحَاة: نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ جو دوسرے کلمہ کے آخر پر اعراب واجب کردے جیسے قام الولد۔
اَلْعَامِلُ بِالتِّمَاس: وہ مادہ جو قلیل مقدار میں کیمیاوی اجسام میں ملایا جائے اس میں جلدی اثر انداز ہو جائے اس کی مقدار میں کمی نہ آئے شروع سے لے کر آخر تک۔
العَامِلَة: مؤنث عامل ج عَامِلَات وعَوَامِلُ عَامِلَةُ الرُّمْح: نیزے کے پھل کے قریب کا حصہ۔ العَوَامِل: پاؤں۔ کھیتی اور دائیں کرنے کے بیل۔
العَمَّال: صیغہ مبالغہ۔ مؤنث عَمَّالَة۔
العِمَالَة: عامل کا پیشہ۔ العِمَالَة والعَمَالَة والعُمَالَة: عامل کی اجرت۔ عوام کہتے ہیں
العُمُوْلَة: کمیشن ایجنٹ۔
العَمُوْل: مزدور۔
العَمِيْل عِنْدَ التُّجَّار: ایجنٹ۔ آڑھتی۔

شریک عمل۔ ج عُمَلَاء۔
المَعْمَل: کارخانہ۔ کام کرنے کی جگہ ج مَعَامِل۔
المُعَامَلَات: کاروباری معاملات۔ احکام شرعیہ جن کا تعلق امور دنیاوی سے ہو۔ جیسے بیع وشراء کے احکام۔
المُسْتَعْمَل: مفع۔ استعمال کیا ہوا۔
اليَعْمَل واليَعْمَلَة: کام کرنے والا اونٹ، اونٹنی ج يَعَامِل ويَعْمَلَات۔
عَمَنَ (ض) وعَمِنَ (س) عَمْنًا بِالمَكَانِ: اقامت کرنا۔
عَمَّنَ واَعْمَنَ الرَّجُلُ: ملک عمان میں جانا۔ کسی جگہ میں ہمیشہ رہنا۔
العَمُوْنُ: اقامت کرنے والا ج عُمُن۔
عَمَهَ وعَمِهَ (ف س) عَمَهًا وعُمُوْهًا وعُمُوْهِيَّةً وعَمَهَانًا وتَعَامَهَ: متحیر ہونا۔ گمراہی میں بھٹکنا۔ صفت عَمِه ج عَمِهُوْنَ وعَامِه ج عُمَّه۔
عَمِهَ (س) عَمَهًا المَكَانُ: بے نشان وبے علامت ہونا۔ صفت مذکر اَعْمَه: صفت مؤنث عَمْهَاء ج عُمْه۔
عَمَّهَ فِيْ ظُلْمِ فُلَانٍ: ناحق ظلم کرنا۔
العَمَه: مص۔ بصیرت کا فقدان۔
عَمِيَ يَعْمَى عَمًى: اندھا ہونا۔ دل کا اندھا ہونا اور جاہل ہونا۔ عَنِ الشَّيْءِ وعَنْدَهٗ: ہدایت نہ پانا۔ عَلَيْهِ: مشتبہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَمِيَتِ الاَخْبَارُ عَنْ فُلَانٍ" یعنی پوشیدہ ہو گئیں۔
عَمِيَ عَمَايَةً: اصرار کرنا۔ گمراہ ہونا۔
عَمَى يَعْمِي عَمْيًا۔ السَّحَابُ: بہہ پڑنا۔ المَوْجُ: جھاگ پھینکنا فُلَانٌ: سخت گرمی میں آنا۔
عَمّٰى تَعْمِيَةَ المَعْنٰى: معنی پوشیدہ رکھنا (واَعْمٰى) الرَّجُلَ: اندھا کرنا۔ اندھا پانا۔
تَعَامٰى: بتکلف اندھا بننا۔
تَعَمّٰى تَعَمِّيًا: اندھا ہونا۔
اِعْتَمٰى اِعْتِمَاءً۔ الشَّيْءَ: چننا۔ قصد کرنا۔

اَلعَمِيَّة والعُمِيَّة والعَمَايَة والعَمَاءَة: گمراہی۔ گمراہی پر اصرار۔
العِمِّيَّة والعُمِّيَّة: غرور۔ گمراہی۔
الْعَمِر: اندھا ج عَمُوْن: مؤنث عَمِيَة ج عَمِيَات۔
العَمِيّ: اندھا ج عُمْيٌ وعُمْيَانٌ واَعْمَاء وعُمَاة: مؤنث عَمْيَاء. الاَعْمٰى: جاہل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عَمِي القَلْبِ" یعنی جاہل آدمی۔
العَامِيَة: بہت گریہ وزاری کرنے والی عورت۔
العَمَاء: بلند بادل۔ موسلا دھار برسنے والا بادل۔
الاَعْمَيَان: سیلاب وآتش زدگی۔
المَعْمِيَة: بے نشان زمین۔ ج مَعَامِي۔ مَكَانٌ عَمًى واَعْمٰى: ایسی جگہ جس میں ہدایت نہ ملے۔
العَامِيّ: وہ شخص جو اپنے راستے کو نہ دیکھتا ہو۔
المُعَمّٰى: مفع مِنَ الكَلَامِ: چیستان۔ پہیلی۔
عَنْ: حروف جر میں سے ہے اور معانی ذیل میں مستعمل ہے۔
(۱) مجاوزة: جیسے تَرَحَّلْ عَنْ مَكَانٍ فِيْهِ ضَيْمٌ: اس جگہ سے چل دے جہاں ظلم ہو۔ (۲) بدل جیسے يَوْمٌ لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا: وہ یوم جس میں کوئی نفس کسی نفس کا بدلہ نہیں دے گا۔ (۳) تعلیل: جیسے مَا فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ اِضْطِرَارٍ: اس نے اُس کو مجبور ہو کر کیا۔ (۴) بعد: جیسے عَنْ قَلِيْلٍ تَرٰى: تھوڑی دیر کے بعد تجھے معلوم ہو جائے گا۔ (۵) استعلاء جیسے اَحْبَبْتُ الْاِحْسَانَ اِلَى الْفُقَرَاءِ عَنْ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ: میں نے فقراء کے ساتھ اچھے سلوک کو کثرت نماز پر ترجیح دی اور کبھی اسم ہو کر جانب کے معنی میں آتا ہے اور اس وقت اس پر حرف جر داخل ہوتا ہے جیسے "جَلَسَ مِنْ عَنْ يَسَارِ الْخَلِيْفَةِ" خلیفہ کی بائیں جانب بیٹھنا۔

عَنَّ (ن ض) عَنًّا وعَنَنًا وعُنُونًا واعْتَنَّ لَهُ الشَّيْءُ: سامنے ظاہر ہونا۔ پیش آنا۔ عَنَّ عَنِ الشَّيْءِ: اعراض کرنا۔ عَنَّ فُلانًا: گالی دینا۔
عَنَّ وعَنَّنَ الكِتابَ: عنوان لکھنا۔ وعَنْيَتُ الكِتابَ: ایک نون کو یا سے بدل کر بھی کہتے ہیں۔
عَنَّ وعَنَّنَ واَعَنَّ اللِّجامَ: لگام میں ڈوری لگانا۔
عَنَّ واَعَنَّ الفَرَسَ: گھوڑے کو لگام سے روکنا۔
عانَّهُ مُعانَّةً وعِنانًا: مقابلہ کرنا۔
العانُّ: فا۔ لمبی رسی۔ پھیلا ہوا بادل۔
العانَّةُ: مؤنث۔ العانُّ: بادل۔
العُنَّةُ: رسی اونٹ یا گھوڑے کے لئے لکڑی کا باڑہ۔ ہانڈی رکھنے کا چولہا۔
العَنان: بادل۔ والعَنانَةُ: بادل کا ایک ٹکڑا۔
عَنانُ السَّماءِ: آسمان کی بلندی۔ عَنانُ الدّارِ: گھر کا کنارہ۔ گھر کا گرداگرد۔
العِنان: مص۔ لگام کی رسی۔ ج اَعِنَّة وعُنُن: کہا جاتا ہے "هُوَ قَصِيرُ العِنانِ" یعنی وہ بے خیر آدمی ہے۔ "ورَجُلٌ طَوِيلُ العِنانِ" شریف آدمی "وابِيُّ العِنانِ" خوددار۔ و"امْتَلأَ عِنانُهُ" جبکہ اپنی کوشش کو پہنچ جائے۔ "وَذَلَّ عِنانُهُ" یعنی تابع وفرمانبردار ہوگیا۔ و"هُما يَجْرِيانِ فِي عِنانٍ" جبکہ دونوں فضیلت وغیرہ میں برابر ہوں۔ "وجَرَى الفَرَسُ عِنانًا" یعنی ایک چکر دوڑا۔ "وكَبا فِي عِنانِهِ" یعنی اپنے چکر میں ٹھوکر کھا گیا۔ "وارْخِ مِنْ عِنانِهِ" یعنی اس کو ڈھیل دے دو۔ و شَرِكَةُ العِنانِ: دو آدمیوں کا مخصوص مال میں شرکت کرنا۔
العِنان: سامنے آنے والی چیز۔
العَنَنُ: سامنے آنے والی چیز۔ کہا جاتا ہے "عَنانَاكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذا" انتہائی یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔
الاَعْنان: درخت کے اطراف۔ اَعْنانُ السَّماءِ: آسمان کے اطراف۔ افق۔

العَنّان: بہت سبقت لے جانے والا۔
المِعَنُّ: لایعنی امور میں دخل دینے والا۔ خطیب۔ مؤنث مِعَنَّة.
المَعْنُون: مجنون۔ پاگل۔
عَنَبَ الكَرْمُ: انگور کی بیل میں انگور آنا۔
العِنَب: انگور۔ ج اَعْناب: ایک دانے کو عِنَبَة: کہتے ہیں۔
العَنّاب: انگور بیچنے والا۔ عِنَبُ الثَّعْلَبِ: مکوے۔
عِنَبُ الثَّعْلَب: سفید پتوں والی سفید پھولوں والی دوائی کا نام۔
عِنَبُ الذِّئْبِ: چمڑے کو رنگنے کے لئے ایک پودا جس کو طب میں اسہال کے ضد سمجھا جاتا ہے۔
العُنَبِيَّة: انگور جیسا ایک پھل۔
العُنّاب والاَعْنَب: بڑی ناک والا۔
العُنّاب. عُنّاب: ایک دوا کا نام۔ واحد عُنّابَة.
عَنْبَرَ الشَّيْءَ: عنبر سے خوشبودار کرنا۔
العَنْبَر: ایک قسم کی خوشبو۔ زعفران۔ ایک قسم کی بڑی مچھلی۔ ڈھال جو عنبر مچھلی کی کھال سے بنائی جاتی ہے۔ ج عَنابِر.
عَنْبَرُ الشِّتاءِ وعَنْبَرَتُهُ: سردی کی شدت
عَنْبَرَةُ القِدْرِ: پیاز۔
العَنْبَرِي: عنبر سے معطر کی ہوئی شراب۔
عَنِتَ (س) عَنَتًا: دشواری میں پڑنا۔ مصیبت سے ہلاک ہونا۔ گناہ کرنا...... الشَّيْءُ: خراب وفاسد ہونا...... العَظْمُ: درستی کے بعد ٹوٹ جانا۔ صفت عَنِت.
عَنَّتَهُ: سختی کرنا۔ ایسی چیز لازم کرنا جس کا ادا کرنا دشوار ہو۔ عَنَتَ الشَّيْءُ العَظْمَ المَجْبُورَ: درست شدہ ہڈی کو توڑ دینا۔
عَنَّتَ فِي الجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔
اَعْنَتَ الجابِرُ الكَسِيرَ: جڑے ہوئے کو پھر توڑنا۔ ٹوٹے ہوئے کی دیکھ بھال نہ کرنے کی وجہ سے فساد زیادہ ہونا...... الرّاكِبُ الدّابَّةَ: جانور پر سختی سے زیادہ لادنا......

الرَّجُلَ: ہلاکت میں ڈالنا۔
تَعَنَّتَهُ: تکلیف پہنچانا۔ کسی کی لغزش کو ڈھونڈنا۔ تَعَنَّتَ الرَّجُلَ وعَلَيْهِ فِي السُّؤالِ: بطریق تلبیس سوال کرنا۔
العَنُوت: دشوار گزار ٹیلہ۔
عَنْتَرَ عَنْتَرَةً: لڑائی میں بہادری کرنا۔ عَنْتَرَةً بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔ عَنْتَرَ العُنْتُرَ: مکھی کا بھنبھنانا۔
العَنْتَر والعُنْتَر والعُنْتُر: مکھی۔ نیلی مکھی۔ واحد عَنْتَرَة.
اَلعَنْتَرَةُ: سبعہ معلقات کے شاعروں میں سے ایک شاعر کا لقب جس کی بہادری کی وجہ سے لوگوں کے لئے ضرب المثل بن گیا۔
عَنْتَلَ الشَّيْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
العُنْتُل: سخت۔ ضِباعٌ عَناتِل: شکار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والے بجو۔
العَنْثَة والعُنْثَة والعِنْثَة: جلی نام۔ ایک مخصوص گھاس جب کہ وہ خشک اور سیاہ ہو جائے۔ ج عِناث.
العَنْثُوَة والعُنْثُوَة: بمعنی عَنْثَة ج عَناثِي
العَنْثُوَة: ٹھوڑی کے بال۔
عَنَجَ (ن ض) عَنْجًا واَعْنَجَ الشَّيْءَ: کھینچنا۔ الدَّلْوَ: ڈول کو رسی سے باندھنا۔
العِناج: پیٹھ کا درد۔ رسی جس کو بڑے ڈول کے نیچے باندھتے ہیں۔ ج اَعْنِجَة وعُنُج.
عَنَجَةُ. الهَوْدَجِ: ہودے کے دروازے کا بازو۔
العَنْجَج: بڑا۔
العُنْجُج: جنگلی ریحان۔
العُنْجُوج: عمدہ گھوڑا۔ عمدہ اونٹ۔ اوّل جوانی ج عَناجِيج.
عَنْجَرَ عَنْجَرَةً: ہونٹوں سے سیٹی بجانا۔
العُنْجُورَة: شیشی کا غلاف۔
العُنْجُه: بڑی موٹی ستی۔ اکھڑ مرد۔
عِنْدَ: ظرف مکان وظرف زمان۔ جیسے وقفتُ عِنْدَ البابِ وسافرتُ عِنْدَ مَغِيبِ الشَّمْسِ: اور مِن: کے داخل ہونے سے

مجرور ہوتا ہے جیسے اَتَیْتُ مِنْ عِنْدِہٖ۔
عَنَدَ (ن ض) وعَنِدَ (س) وعَنُدَ (ک) عُنُوْدًا عَنِ الطَّرِیْقِ اَوِ الْقَصْدِ: تجاوز کرنا۔ ہٹ جانا۔ مائل ہونا...... الرَّجُلُ: دیدہ دانستہ حق کی مخالفت کرنا۔ صفت عَنِیْدٌ ج عُنُدٌ (...... واَعْنَدَ) العِرْقُ: رگ سے خون لگاتار بہنا۔ اَعْنَدَ فُلانًا: مقابلہ کرنا۔
عَنَدَ (ن) عُنُوْدًا عَنْ اَصْحَابِہٖ: سفر میں علیحدہ ہوجانا۔
عَانَدَہٗ مُعَانَدَۃً وعِنَادًا: علیحدہ ہونا۔ مقابلہ کرنا...... الشَّیْئَ: لازم ہونا...... الرَّجُلَ: کسی کے جیسا کام کرنا۔
تَعَانَدَ القَوْمُ: بعض کا بعض کے ساتھ مخالفت کرنا۔
اِسْتَعْنَدَ الفَرَسُ: گھوڑے کا سرکشی کرنا۔ منہ زور ہونا...... ہ القَیْئُ: غالب ہونا...... فُلانًا: قصد کرنا۔
العَانِدُ: فا۔ میانہ روی سے ہٹنے والا۔ ج عُنَّدٌ. عَوَانِدُ: کہا جاتا ہے "طَعَنَہٗ طَعْنًا عَانِدًا" اس نے اس کو دائیں بائیں سے نیزہ مارا۔ دَمٌ عَانِدٌ: ایک جانب سے بہنے والا خون۔
اَلْعِنَادِی: عنادی مذہب کو ماننے والا۔
اَلْعِنَادِیَّۃُ: وہ لوگ جو چیزوں کو حقیقت ماننے سے انکاری ہیں۔
العِنْد: دل۔ معقول۔
العَنَد: جانب۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ یَمْشِی وَسْطًا لاَ عَنَدًا" وہ وسط میں چلتا ہے کنارہ میں نہیں۔
العُنْد والعِنْد والعَنَد: گوشہ۔
العَنُوْد: میانہ روی سے ہٹنے والا ج عُنُدٌ کہا جاتا ہے "سَحَابَۃٌ عَنُوْدٌ" موسلادھار برسنے والا بادل۔ عَقَبَۃٌ عَنُوْدٌ: دشوار گزار گھاٹی۔ رَجُلٌ عَنُوْدٌ: کسی کے ساتھ نہیں بلکہ تنہا اترنے والا مرد۔
عَنْدَرَ المَطَرُ: سخت بارش ہونا۔
عَنْدَلَ عَنْدَلَۃً. الھَزَارُ: بلبل کا چہچہانا۔

العَنْدَلِیْبُ: بلبل۔ ج عَنَادِلُ.
العَنْدَم (دم الاخوین)
عَنَزَہٗ (ن) عَنْزًا: نیزہ مارنا۔ عَنَزَ واعْتَنَزَ واسْتَعْنَزَ عَنْہُ: علیحدہ ہونا اور ایک گوشہ میں اترنا۔
اَعْنَزَ الشَّیْئَ: جھکانا۔
تَعَنَّزَ: لوگوں سے علیحدہ ہونا۔
العَنْز: مص۔ بکری۔ مادہ چکور۔ مادہ شکرہ۔ ہرنی۔ مادہ گدھ ج عِنَاز واَعْنُز وعُنُوْز.
العَنَزَۃ: بکری۔
العَنَزَۃ: ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہو۔ عَنَزَۃُ الفَاس: پھاوڑے کی دھار ج عَنَز وعَنَزَات.
اَلْعَنْزُوْقَۃُ: جھولا۔ اس سے فعل مشتق عَنْزَق نکالا گیا ہے۔
العُنُوْز والعَنِیْز: مصیبت میں مبتلا۔
عَنَسَ (ض) عَنْسًا العُوْدَ: لکڑی کو جھکانا۔ موڑنا۔
عَنَسَت (ن ض) وعَنِسَت (س) عُنُوْسًا وعِنَاسًا وعَنَّسَت وعُنِّسَت واَعْنَسَتِ الجَارِیَۃُ: لڑکی کا بالغ ہونے کے بعد دیر تک بلا شادی کے رہنا۔ صفت عَانِس ج عَوَانِسُ وعُنَّسٌ وعُنُس وعُنُوْس عَنَسَ الرَّجُلُ: بغیر نکاح کے بڑی عمر تک رہنا۔ صفت عَانِس. اَعْنَسَ الشَّیْئُ: متغیر کرنا۔ اَعْنَسَ الشَّیْبُ وجْھَہٗ: بڑھاپے کا چہرے کو بدل دینا۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ لَمْ تُعَنِّسْ اَوْ لَمْ تُعْنِسِ السِّنُّ وجھہ" یعنی فلاں کی عمر نے بڑھاپے کی طرف رخ نہیں کیا۔ وعَنَّسَ الجَارِیَۃَ اَھْلُھَا: لڑکی کو اس کے گھر والوں نے نکاح کرنے سے روکے رکھا۔ صفت مُعَنَّسَۃ ج مُعَنَّسَات ومَعَانِس.
عَنِسَ (س) عَنَسًا: ہر وقت آئینہ میں دیکھنا۔
العَنْس: مص۔ عقاب۔ قوی اونٹنی ج عِنَاس وعُنُوْس.
العِنَاس: آئینہ ج عُنُس.

عَنَشَ (ن ض) عَنْشًا. العُوْدَ: لکڑی کو موڑنا۔ جھکانا۔ الرَّجُلَ: تکلیف پہنچانا۔ غضبناک کرنا۔
عَانَشَہٗ مُعَانَشَۃً وعِنَاشًا: لڑائی میں ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔ مفاخرت کرنا۔
اِعْتَنَشَہٗ: لڑائی میں ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔ ظلم کرنا۔
تَعَانَشَا: ایک دوسرے سے معانقہ کرنا۔
تَعَنَّشَ المَالَ: ہر طریقہ سے مال جمع کرنا۔
اَلاَعْنَش: چھ انگلیوں والا۔ بھینگا۔
العُنْصُر والعُنْصَر: اصل۔ کہا جاتا ہے "اِنَّہٗ الکَرِیْمُ العُنْصُر" وہ اصلاً شریف ہے۔ حسب۔ ہمت۔ حاجت۔ مصیبت۔ ہیولی۔ مادہ جسم بسیط۔ ج عَنَاصِر: اور قدماء کے نزدیک عناصر چار تھے۔ آگ، پانی، ہوا اور مٹی۔
عِیْدُ العُنْصَرَۃ: نصرانیوں کی ایک عید ہے جو عید فصح کے پچاس دن کے بعد ہوتی ہے۔ اور یہودیوں کے نزدیک طور سینا پر احکام شریعت کے نزول کی یادگار میں عید ہے۔
العُنْصُل والعُنْصَل والعُنْصُلاءِ والعُنْصَلاءِ: جنگلی پیاز۔ جس کو بصل الفار بھی کہتے ہیں۔
العَنْصُوۃ والعِنْصُوَۃ والعُنْصُوَۃ والعِنْصِیَۃ والعِنْصَاۃ: متفرق تھوڑے سے بال یا گھاس وغیرہ ج عَنَاص.
العُنْظُب والعُنْظُبَان والعُنْظُوب: ایک قسم کی ٹڈی۔ مؤنث عُنْظُوبَۃ.
عَنْظَی بِہٖ: ٹھٹھا کرنا۔ بری بات سنانا۔ گالی دینا۔
العُنْظُوَان والعِنْظِیَان: فحش بکنے والا۔
العُنْظُوَان: ایک ترش قسم کی نباتات۔
العُنْظُوَانَۃ: واحد ہے عُنْظُوَان کی مادہ ٹڈی ج عُنْظُوَانَات.
عَنْعَنَ عَنْعَنَۃً: ہمزہ کو عین کی طرح پڑھنا...... الرَّاوِی: روایت کو عَنْ فُلانٍ عَنْ فُلانٍ: سے بیان کرنا۔
عَنُفَ (ک) عُنْفًا وعَنَافَۃً. بالرَّجُلِ

وعلَيْهِ: سختی کرنا۔ صفت عَنِيْفٌ ج عُنُف.

عَنَّفه و اَعْنَفَه: سختی سے معاملہ کرنا۔ وعَنَّفَة: سختی سے جھڑکنا۔ عتاب کرنا۔ اَعنف الْاَمرَ: سختی سے لینا۔

اِعْتَنَفَ الْاَمْرَ: سختی سے لینا۔ الشَّیُ: شروع کرنا...... المجلس: سے پھر جانا۔

العُنف والعِنف والعُنُف: سختی۔ سخت دلی۔

العُنْفَة والعُنُفَة: ابتدا۔ شروع۔

الاعْنَف: سختی سے پیش آنے والا۔

عُنْفُوانُ الشَّبَابِ وعُنْفُوَة: ابتدائی جوانی۔

عُنفُوانُ الخمرِ: شراب کی تیزی۔

المَعْنَفَة: سختی کا سبب۔

تعَنْفَصَ: ڈینگ مارنا۔ شیخی بگھارنا۔

العَنْفَقَة: داڑھی بچہ۔ ج عَنَافِق.

عنِق (س) عنقًا: لمبی گردن والا ہونا۔ صفت اَعْنَق.

عَنَّق. طلع النخل: کھجور کے شگوفہ کا لمبا ہونا۔ عَنَّقَه: گردن پکڑنا۔ عَنَّقَ عَلَيْهِ: چلنا اور گردن اٹھا کر دیکھنا۔

عَانَقَة مُعَانَقَةً وعِنَاقًا: بغل گیر ہونا۔ گلے لگانا۔ عَانَقَتِ الْإِبِلُ: تیز چلنا۔

اَعْنَقَ. الزَّرْعُ: کھیتی کا لمبا ہونا۔ خوشہ نکلنا۔ الكَلْبُ: کتے کی گردن میں پٹہ ڈالنا۔ النَّجْمُ: ستارہ کا غروب ہونا۔ اَعْنَقَتِ الْبِلَادُ: دور دور ہونا...... الدَّابَّةُ: جانور کا چوڑے قدم ڈال کر تیز چلنا...... الرِّيْحُ: ہوا کا مٹی کو اڑانا۔

تعَنَّقَ اليَرْبُوْعُ: جنگلی چوہے کا بل میں گھسنا۔

تَعَانَقَ. الرَّجُلَانِ: ایک کا دوسرے سے گلے ملنا۔

اِعْتَنَقَ. الشَّیْءُ: لازم ہونا۔ سختی سے پکڑنا۔

اِعْتَنَقَ الرَّجُلَانِ: لڑائی وغیرہ میں ایک کا دوسرے کے گلے کو پکڑنا۔

العُنْقُ والعُنُقُ: گلا (مذکر ہے اور مؤنث بھی مستعمل ہے) ج اَعْنَاق. وعُنُقُ كُلِّ شَیءٍ: ہر چیز کا اوّل۔ کہا جاتا ہے مَاتَ فُلَانٌ فِي عُنُقِ الصَّيْفِ" وہ گرمی کی ابتداء میں مرگیا "قَدْ اَخَذَ بِعُنُقِ السِّتِّيْنَ" وہ ساٹھ سال کی ابتدا میں پہنچ گیا۔ "وكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عُنُقِ الدَّهْرِ" وہ زمانہ قدیم سے تھا۔ "وَلَهٗ عُنُقٌ فِي الْخَيْرِ" اس کے لئے پہلی ہی نیکی میں سبقت ہے۔ "وهُمْ عُنُقٌ اِلَيْكَ" وہ لوگ تیری طرف مائل ہیں۔ تیرے منتظر ہیں۔

والعُنُق: رئیس لوگ۔ جماعت۔

اَلْعَنَاقِيَةُ: سفید پھولوں والی زمین پر ایک بیل۔

العَنَق: مص۔ جانور کی تیز چال۔

العَنَاقُ: بکری کا بچہ سال پورا ہونے سے پہلے۔ ج اَعْنُق وعُنُوْق. عَنَاقُ الْاَرْضِ: بلی کی قسم کا ایک شکاری جانور۔ العَنَاق: مصیبت (...... والعَنَاقَة) سختی ومحرومی۔

الاعْنَق: لمبی گردن والا۔

العَنْقَاء. اَعْنَق: کا مؤنث۔ ج عُنُق. عَنْقَاءُ مُغْرِب والعَنْقَاء المُغْرِبُ والمُغْرِبَة: ایک فرضی پرندہ کا نام۔ مصیبت۔ ٹیلہ کی چوٹی۔ کسی چیز کی ہلاکت و بربادی کی خبر دینی ہوتی ہے تو کہتے ہیں حَلَّقَتْ بِهٖ فِي الْجَوِّ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ: یعنی عنقاء مغرب اس کو فضاء آسمانی میں لے کر اڑا۔ هَضْبَةٌ عَنْقَاءُ: بلند ٹیلہ۔

العَانِقَاء: جنگلی چوہے کا سوراخ۔

العَنِيْق: گردن۔ بغل گیر ہونے والا۔

المِعْنَق: تیز دوڑنے والا۔ زمین کا سخت و بلند حصہ۔ لمبی گردن والا۔ ج مَعَانِيْق.

المِعْنَاق: عمدہ گردن والا گھوڑا یا تیز دوڑنے والا گھوڑا۔ ج مَعَانِيْق.

المِعْنَقَة: پٹہ۔ ہار۔

عَنْقَشَ. بالشَّیْءِ: چمٹ جانا۔

تعَنْقَشَ بِهٖ: سخت ہونا۔ پیچ کھانا۔

عَنَكَ (ن) عُنْكًا وعُنُوْكًا وتعَنَّكَ الرَّمْلُ: ریت کا ڈھیر ہو کر بلند ہونا۔ صفت عَنِيْكٌ: ج عُنُك. عَنَكَ البَابَ: دروازہ بند کرنا...... الرَّجُلُ: سفر کرنا...... الفرسُ: حملہ کرنا اور پھرنا۔

عَنَّكَهٗ: ملامت کرنا اور مشقت میں ڈالنا۔

اَعْنَكَ. الرَّجُلُ: تودۂ ریگ میں پڑنا۔ البَابَ: دروازہ بند کرنا۔

العِنك: تودۂ ریگ۔

العَنْكَبُوْت: مکڑی ج عَنَاكِبُ عَنْكَبُوْتَات

العنکب: نر مکڑی ج عَنَاكِب وعَنَاكِيب.

العُنْكَبَة والعَنْكَبَاة والعَكْنَبَاة: مادہ مکڑی ج عَنَاكِب وعَنَاكِيب.

اَلْعَنْكَبُوْتَات: عنکبوت بچھو وغیرہ جیسے جانوروں کی جماعت۔

عَنَّمَ. البَنَانَ: پورے کو عنم سے رنگنا (دیکھئے عَنَم)

اَعْنَمَتِ الْمَاشِيَةُ: جانور کا عنم کو چرنا۔ (دیکھئے عنم)

العَنَمُ: ایک درخت ہے جس کا پھل سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس سے رنگے ہوئے پورے کو تشبیہ دیتے ہیں۔ واحد العَنَمَة.

العَنَم: انگور کی بیل کے دھاگے جوٹی کی لکڑیوں سے لپٹ جاتے ہیں۔

العَنَمَة: انسان کے ہونٹ کا پھٹن۔

العَنَمِیُّ: سرخی آمیز خوبصورت چہرہ۔

العَيْنُوْم: نرمینڈک۔

عَنَا يَعْنُوْ عَنَاءً وعُنُوًّا. لَهٗ: خضوع کرنا۔ جھکنا۔ فرمانبردار ہونا۔ ذلیل ہونا۔ صفت عَانٍ وعَنِیٌّ: مؤنث عَانِيَة وعَنِيَّة...... الشَّیْءُ: ظاہر کرنا۔ عَنَتِ الْاَرْضُ بِالنَّبَاتِ: اگانا۔ عَنَاهُ الْاَمْرُ: غم میں ڈال دینا۔ عَنَا الْاَمْرُ عَلَيْهِ: دشوار ہونا۔ عَنَتِ الاُمُوْرُ بِفُلَانٍ: نازل ہونا۔ (...... عَنْوًا) الكتاب: عنوان لکھنا۔ خط پر پتہ لکھنا۔

عَنَا يَعْنُوْ عَنْوَةً: زبردستی لے لینا۔ صلحاً لینا۔

عَنَا يَعْنُوْ وعَنِیَ يَعْنٰى عَنًا. فِي الْقَوْمِ: قیدی ہونا۔ صفت عَانٍ ج عُنَاة مؤنث عَانِيَة ج عَانِيَاتٌ وعَوَانٍ.

عَنّٰى تَعْنِيَةً. الرَّجُلَ: قید کرنا۔

اَعْنٰى اِعْنَاءً. الرَّجُلَ: فرمانبردار کرنا۔ ذلیل کرنا۔ اَعْنَتِ الْاَرْضُ النَّبَاتَ: اگانا۔

العَانِي: بہتا ہوا خون یا پانی۔

العِنو والعَنا: گوشہ۔ کنارہ۔ ج اَعْناء کہا جاتا ہے "جَاءَنَا اَعْنَاءٌ مِنَ النَّاسِ" ہمارے پاس مختلف قبائل کے لوگ آئے۔

عَنْوَنَ عَنْوَنَةً: دیباچہ لکھنا۔

عُنْوَانُ الْكِتَابِ وعِنْوَانُه وعُنْيَانُه وعِنْيَانُه: دیباچہ کتاب۔ "وعُنْوَانُ كُلِّ شَيْءٍ" وہ جس کے ظاہر سے باطن کا حال معلوم ہوجائے' کہا جاتا ہے "الظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ"۔

عَنَى يَعْنِي عَنْيًا الْاَمْرُ لِفُلَانٍ: واقع ہونا۔ نازل ہونا...... فِيهِ الْاَكْلُ: مفید ہونا...... الْاَرْضُ بِالنَّبَاتِ: اگانا (...... عَنْيًا وعِنَايَةً) بِمَا قَالَهُ كَذَا: مراد لینا۔

عَنَى اللّٰهُ بِه عِنَايَةً: حفاظت کرنا۔

عَنَى يَعْنِي عَنَايَةً وعِنَايَةً وعُنِيًّا الْاَمْرُ. فُلَانًا: مشغول کرنا۔ فکرمند کرنا۔ عُنِيَ بِالْاَمْرِ وعَنِيَ بِه يَعْنَى عَنًى: مشغول ہونا۔ فکر مند ہونا۔ مشقت لاحق ہونا۔ صفت عَانٍ وعَنٍ۔

عَنِيَ يَعْنَى عَنَى الْاَكْلُ فِيهِ: مفید ہونا۔

عَنِيَ يَعْنَى عَنَاءً: تھکنا۔

عَنَّى تَعْنِيَةً واَعْنَى اِعْنَاءً الرَّجُلَ: تکلیف پہنچانا۔ امر دشوار کی تکلیف دینا۔

الْكِتَابَ: دیباچہ لکھنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَعْنَى شَيْئًا" یعنی کسی چیز کو فائدہ نہیں دیا۔

عَانَى مُعَانَاةً الشَّيْءَ: مشقت برداشت کرنا ...... الرَّجُلُ مَالَهُ: مال کی حفاظت کرنا......ۃ: مدارات کرنا۔ الْهُمُومُ فُلَانًا: تفکرات کا آنا۔

تَعَنَّى تَعَنِّيًا: برداشت کرنا۔ تھکنا...... الْاَمْرَ: برداشت کرنا۔ تکلیف اٹھانا...... فِي الْاَمْرِ: قصد کرنا...... الْحُمّٰى فُلَانًا: بخار کا بار بار آنا۔

اِعْتَنَى اِعْتِنَاءً. بِالْاَمْرِ: اہتمام کرنا۔ پروا کرنا...... الْاَمْرُ: واقع ہونا۔ نازل ہونا۔ کہا جاتا ہے هُوَ بِهِ اَعْنَى: یعنی زیادہ اہتمام کرنے والا ہے۔

العَنِيُّ: اہتمام کرنے والا۔ مؤنث عَنِيَّةٌ۔

العُنْيَان: عنوان۔

العَنِيَة والعَنَاء والعَنَا: تھکن۔

المَعْنَى: مقصود۔ معنی (الکلمة) کلمہ کا مدلول۔ مَعْنَى الْكَلَامِ: کلام کا مضمون ج مَعَانٍ۔

مَعَانِي: سے انسان کے صفات محمودہ بھی مراد لئے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ حَسَنُ الْمَعَانِي" فلاں اچھی صفات والا ہے۔

المَعْنَوِيُّ: معنی کی طرف منسوب۔

مَعْنِيُّ الْكَلَامِ ومَعْنَاتُه ومَعْنِيَّتُه: مدلول کلام۔

عَهِدَ (س) عَهْدًا الْاَمْرَ: پہچانا...... الشَّيْءَ: حفاظت کرنا۔ دیکھ بھال کرتے رہنا ...... فُلَانٌ وعُهْدَهُ: حفاظت کرنا اور پورا کرنا۔ عَهِدَ اللّٰهَ: توحید بیان کرنا...... فُلَانًا بِمَكَانِ كَذَا: ملاقات کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَهْدِي بِهِ قَرِيبٌ" میری ملاقات اس سے قریب ہے۔ عَهِدَ اِلَى فُلَانٍ: وصیت کرنا اور شرط لگانا اِلَيْهِ فِي كَذَا: وصیت کرنا اور ذمہ دار بنانا۔

عَهِدَ الْمَكَانُ: موسم ربیع کی پہلی بارش کا ہونا۔

عَاهَدَه: معاہدہ کرنا۔ حلیف بننا۔

اَعْهَدَ. فُلَانًا مِنْ كَذَا: امین بنانا۔ بری کرنا۔ کفالت کرنا۔

تَعَاهَدَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے معاہدہ کرنا۔ حلیف بننا۔

تَعَاهَدَ وتَعَهَّدَ واعْتَهَدَ الشَّيْءَ: حفاظت کرنا۔ دیکھ بھال کرنا۔ عہد کی تجدید کرنا۔

تَعَهَّدَ واعْتَهَدَ اَمْلَاكَهُ: اپنے املاک کی حفاظت واصلاح کرنا۔ (تَعَاهَدَ) کا لفظ بھی اس کے لئے مستعمل ہے۔

اِسْتَعْهَدَ فُلَانٌ مِنْ صَاحِبِه: عہد لینا ...... فُلَانًا مِنْ نَفْسِه: اپنے حوادث نفس کا ذمہ دار ٹھہرانا۔

العَهْدُ: مص۔ وفا۔ ضمان۔ امان۔ ذمہ۔ دوستی۔ وصیت۔ میثاق۔ قسم۔ شاہی فرمان۔ ج عُهُود: وہ مکان جس میں کسی چیز کا عہد کیا گیا ہو۔ وَلِيُّ الْعَهْدِ: بادشاہ کا جانشین۔ کہا جاتا ہے "كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوْ عَلٰى عَهْدِ فُلَانٍ" یعنی یہ فلاں کے زمانہ میں تھا "وعَهْدِي بِه اِنَّهُ لَكَرِيمٌ" یعنی میرے علم میں وہ کریم ہے و "هُوَ قَرِيبُ الْعَهْدِ بِكَذَا" وہ فلاں کے قریب الحال ہے۔ "وعَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا" میرے اوپر اللہ کی قسم ہے کہ میں ایسا کروں گا۔ کہا جاتا ہے "مَتٰى عَهْدُكَ بِفُلَانٍ" تم نے اسے کب دیکھا۔ العَهْدُ الْقَدِيمُ: بائبل کی وہ کتابیں جو مسیح علیہ السلام سے پہلے لکھی گئیں۔ العَهْدُ الْجَدِيدُ: بائبل کی وہ کتابیں جو مسیح علیہ السلام کے بعد لکھی گئیں۔

العَهْدُ والعَهْدَةُ والعِهْدَةُ: موسم ربیع کی پہلی بارش۔ ج عِهَاد۔

العِهَادَة: موسم ربیع کی پہلی بارش۔

العُهْدَة: ضمان۔ کفالت۔ اصلاح کے لئے واپسی۔ کہا جاتا ہے "لِي فِي الْاَمْرِ عُهْدَةٌ" یعنی میں اصلاح کے لئے عنقریب لوٹوں گا۔ خط یا عقل کا نقص۔ کہا جاتا ہے "فِي خَطِّهِ عُهْدَةٌ" اس کا خط ردی ہے۔

العَهِد: عہد کو پسند کرنے والا۔ معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا۔

العِهْدَان: ضمان وکفالت۔

العَهِيدُ: معاہدہ کرنے والا۔ معاہدہ کیا ہوا۔ پرانا۔

المَعْهَدُ: وہ جگہ جس میں کوئی چیز معہود ہو۔ لوگوں کی واپسی کی جگہ۔ ج مَعَاهِد۔

المَعْهُودُ: متفق۔ معروف۔ مشہور۔

عَهَرَ (ف) عَهْرًا وعَهَرًا او عُهُورًا وعَهَارَةً وعُهُورَةً وعَهِرَ (س) عَهْرًا. اِلَيْهَا: زنا کرنے کے لئے جانا۔ صفت مذکر عَاهِرٌ ج عُهَّارٌ: صفت مؤنث عَاهِرٌ وعَاهِرَةٌ ج عَوَاهِر۔

عَاهَرَهَا عِهَارًا: زنا کرنے کے لئے جانا۔

العَيْهَر: زنا کرنے کے لئے جانے والا۔ زنا کار۔

العَاهِل: شہنشاہ۔ بڑا بادشاہ۔ بے خاوند

عورت۔ ج عَوَاهِل۔

عَهَنَ (ن) عَهْنًا. بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔ مِنَ الْمَكَانِ: نکلنا...... فِي الْعَمَلِ: کوشش کرنا ...... إِلَى فُلَانٍ: عہد لینا...... لِفُلَانٍ مَرَادَه: جلدی پورا کرنا...... الشَّيْءُ: ہمیشہ ہونا اور ثابت ہونا۔

عَهَنَتْ (ن ض) عُهُونًا. جَرَائِدُ النَّخْلِ: درخت خرما کی شاخوں کا خشک ہونا۔

عَهِنَ (ض) عَهْنًا. الْقَضِيبُ: شاخ کا لچکنا اور ٹوٹنے کے قریب ہونا۔

عَهِنَ (س) عَهَنًا لَهُ كَذَا: جلدی کرنا...... الشَّيْءُ: حاضر ہونا۔

الْعِهْنُ: اون یا رنگی ہوئی اون ج عُهُون کہا جاتا ہے "هُوَ عِهْنُ مَالٍ" یعنی وہ مال کا بہتر انتظام کرنے والا ہے۔

الْعُهْنَةُ: شاخ کی لچک جو ٹوٹنے کے قریب ہو۔

الْعِهْنَةُ: اون یا رنگی ہوئی اون کا ایک ٹکڑا۔ ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

الْعَاهِنُ: فقیر حاضر۔ ثابت۔ جلدی کرنے والا۔ ڈھیلا۔ کاہل۔

الْعَوَاهِنُ: درخت خرما کی خشک شدہ شاخیں۔ عَاهِنَة کی جمع ہے۔ کہا جاتا ہے "رَمَى الْكَلَامَ عَلَى عَوَاهِنِهِ" جو کچھ منہ میں آیا کہہ دیا۔ بغیر سوچے ہوئے کہ صحیح ہے یا غلط۔

عَاثَ يَعُوثُ وعَوْثًا فُلَانًا عَنْ كَذَا: ہٹا دینا یہاں تک کہ متحیر ہو جائے۔ عَوَّثَهُ: دیر کرا دینا۔

تَعَوَّثَ: متحیر ہونا۔

الْمَعَاثُ: مذہب۔ مسلک۔ گنجائش۔ کہا جاتا ہے "إِنَّ لِي عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ لَمَعَاثًا" یعنی میرے لئے اس معاملے میں گنجائش ہے اس لئے اس کا چھوڑنا میرے لئے ممکن ہے۔

عَاجَ يَعُوجُ عَوْجًا ومَعَاجًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا...... فُلَانًا بِالْمَكَانِ: مقیم کرانا ...... السَّائِرُ: ٹھہرنا۔ إِلَى أَوْ عَلَى الْمَكَانِ: مائل ہونا۔ متوجہ ہونا۔ فُلَانٌ عَمَّا عَزَمَ عَلَيْهِ: پختہ ارادہ سے ہٹ جانا۔ الْبَعِيرَ: اونٹ کو لگام سے پھیرنا۔ کہا جاتا ہے مَا أَعُوجُ بِكَلَامِهِ: میں اس کے کلام کی پروا نہیں کرتا (...... عِيَاجًا وعِوَجًا) إِلَيْهِ: مائل ہونا۔

عَوِجَ يَعْوَجُ عَوَجًا. الْعُودُ ونحوه: لکڑی وغیرہ کا ٹیڑھا ہونا...... الْإِنْسَانُ: بدخلق ہونا۔ صفت أَعْوَج۔

عَوَّجَ تَعْوِيجًا. الْعُودَ ونَحْوَهُ: لکڑی وغیرہ کا ٹیڑھا کرنا...... الْعَصَا ونَحْوَهُ: لاٹھی وغیرہ پر ہاتھی دانت جڑنا۔ صفت مفعولی مُعَوَّجَة: تسکین عین کے ساتھ ہے...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو پھیرنا۔ عَوَّجَهُ عَنِ الشَّيْءِ: باز رکھنا۔

تَعَوَّجَ تَعَوُّجًا واعْوَجَّ إِعْوِجَاجًا الْعُودُ: لکڑی کا ٹیڑھا ہونا۔

انْعَاجَ انْعِيَاجًا عَلَيْهِ: مڑنا۔

الْعَاجُ: ہاتھی دانت۔ الْعَاجَةُ: ہاتھی دانت کا ایک ٹکڑا۔

الْعَوَّاجُ: ہاتھی دانت کا بیچنے والا۔

الْعِوَجُ: کجی۔ پیچیدگی۔

الْعَوْجَاءُ: مؤنث أَعْوَج: کمان۔ دبلی اونٹنی ج عُوج۔

الْمُعَاجُ: مص۔ ٹھہرنے کی جگہ۔

عَادَهُ يَعُودُهُ عَوْدًا: ہٹانا۔ عَادَ السَّائِلَ: واپس کرنا۔ عَادَ فُلَانًا بِالْمَعْرُوفِ: احسان وبھلائی کرنا۔

عَادَ يَعُودُ عَوْدًا وعَوْدَةً ومَعَادًا لِكَذَا و إِلَى كَذَا: کسی کی طرف ہونا۔ اعراض کے بعد واپس ہونا۔ کہا جاتا ہے "عَادَ عَلَيَّ مِنْ فُلَانٍ مَكْرُوهٌ" فلاں کی جانب سے مجھے تکلیف پہنچی۔

عَادَ يَعُودُ عَوْدًا وعِيَادًا. الشَّيْءُ: دوبارہ کرنا۔ اسی سے مثل ہے "الْعَوْدُ أَحْمَدُ. عَادَ الْأَمْرُ كَذَا: بمعنی صار اور یہ افعال ناقصہ میں سے ہے اور کبھی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف انتقال کے لئے آتا ہے جیسے "عَادَ فُلَانٌ شَيْخًا" یعنی فلاں جوان سے بوڑھا ہو گیا۔

عَادَهُ عَوْدًا: عادت بنا لینا۔

عَادَ يَعُودُ عَوْدًا وعِيَادًا وعِيَادَةً وعُوَادَةً الْمَرِيضَ: بیمار پرسی کرنا۔ صفت مذکر عَائِد ج عُوَّادٌ وعُوُدٌ وعُوْدٌ: اور صفت مؤنث عَائِدَة: جمع عُوْد: اور صفت مفعولی مَعُوْد: اور مَعُوْوْد.

عَوَّدَ فُلَانًا كَذَا: عادی بنا دینا...... الْبَعِيرُ: اونٹ کا بوڑھا ہونا...... الرَّجُلُ: عمر رسیدہ ہونا۔

عَيَّدَ تَعْيِيدًا: عید میں حاضر ہونا۔

عَاوَدَهُ مُعَاوَدَةً وعِوَادًا. الرَّجُلَ: امر اول کی طرف واپس آنا...... الشَّيْءَ: عادت بنا لینا۔ کہا جاتا ہے "عَاوَدَتْهُ الْحُمَّى" بار بار بخار آیا۔ اور "عَاوَدَهُ بِالْمَسْأَلَةِ" بار بار سوال کیا۔

أَعَادَ إِعَادَةً الْأَمْرَ والْكَلَامَ: لوٹانا۔ دہرانا ...... الشَّيْءَ: عادت بنا لینا۔ طاقت رکھنا...... الشَّيْءَ إِلَى مَكَانِهِ: اس کی جگہ پر واپس کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَا يُعِيدُ ومَا يُبْدِي" جبکہ کوئی حیلہ نہ ہو۔ "رَأَيْتُ فُلَانًا مَا يُبْدِي وَمَا يُعِيدُ" یعنی کچھ بھی گفتگو نہیں کرتا نہ ابتداً نہ عادۃً۔

تَعَوَّدَ تَعَوُّدًا الْمَرِيضَ: بیمار پرسی کرنا...... الشَّيْءَ: عادی ہونا۔

اعْتَادَ اعْتِيَادًا. الشَّيْءَ: خوگر ہونا۔ عادی ہونا۔

تَعَاوَدَ الْقَوْمُ فِي الْحَرْبِ: ہر فریق کا اپنے ساتھیوں کے پاس واپس جانا۔

اسْتَعَادَ اسْتِعَادَةً: لوٹنے کو کہنا...... الشَّيْءَ فُلَانًا ومِنْ فُلَانٍ: لوٹانے کو کہنا...... الشَّيْءَ: عادی ہونا۔ خوگر ہونا۔

عَادٌ: عرب اولی کا ایک شخص۔ ایک پرانا قبیلہ جو اسی شخص کے نام سے موسوم تھا۔ کہا جاتا ہے "مَا أَدْرِي أَيُّ عَادٍ هُوَ" مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے۔

العَادِیُّ: وہ امر جس کی عادت جاری ہو۔ پرانی چیز۔ اقوامِ قدیمہ کے کھنڈرات۔ ج عادِیّات۔

العَوْد: مص۔ بوڑھا اونٹ۔ بوڑھی بکری۔ ج عِـیَدة: پرانا راستہ۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ عَوْدًا عَلٰی بَدْءٍ او "رَجَعَ عَوْدُہ عَلٰی بَدْئہ" یعنی اس کا سفر ختم نہیں ہوا اور واپس آ گیا۔

العُوْد: لکڑی۔ کٹی ہوئی ٹہنی۔ ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے۔ زبان کی جڑ کی ہڈی۔ سارنگی ج عِیْدَانِ واَعْوَاد واَعْوُد.

عُوْدُ الصَّلِیْب وعُوْدُ الفَرْج وعُوْدُ الانْجَارِ: دواؤں کے نام۔

العِیْد: عید۔ ہر وہ دن جس میں کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار مناتے ہوں۔ کہا گیا ہے کہ اس کو عید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہر سال لوٹ کر وہ دن آتا ہے اور اصل اس کی (عِـوِد) ہے۔ اور اس کی جمع قاعدہ کے مطابق (اَعْوَاد) ہونی چاہئے تھی مگر (عـود) بمعنی لکڑی کی جمع سے فرق کے لئے اس کی جمع (اَعْیَادِ) آتی ہے۔ العِیْد: بار بار آنے والی بیماری یا غم وغیرہ۔

العَادَة: عادت۔ خو ج عَادَات وعَاد وعِیَد وعَوَائِد (عَوَائد گویا عائدہ کی جمع ہے۔)

العَوَّاد: سارنگی بجانے والا۔

الاَعْـوَد: نافع تر۔ زیادہ مفید۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا اَعْوَدُ عَلَیْکَ" یعنی یہ تمہارے لئے زیادہ نافع ہے۔

العَائِدَة: مؤنث عَائد. ج عُوْد وعَوَائِد وعَـائِـدَات: بھلائی۔ صلہ۔ مہربانی۔ منفعت۔ ج عَوَائد. العَوَائِد: محصول۔

العَوَاد: مہربانی۔ بھلائی کا کام۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا عَوَادًا حَسَنًا" یعنی تمہارے لئے ہمارے پاس وہ ہے جو تم پسند کرو۔ عَوَاد تثلیثِ: عین کے ساتھ ہے۔

الـمَعُوَادَة: مص۔ کھانا جو ایک مرتبہ کھا لینے کے بعد نئے مہمان کے لئے دوبارہ لایا جائے۔ کہا جاتا ہے "لَـکَ العَوَادَةُ ولَکَ العَوْد والعَوْدَة" تیرے لئے واپسی کا حق ہے۔

الـمَـعَـاد: مص۔ لوٹنے کی جگہ۔ آخرت۔ جنت۔ ج (...... والـمَـعَـادَة) رونے کی جگہ۔ نوحہ کرنے کی جگہ ج مَعَاوِد.

الـمُـعِیْد: فا۔ حاذق۔ تجربہ کار۔ عالم بالامور۔ بار بار جہاد کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "فرس مُبْدِئٌ مُعِیْدٌ" سدھایا ہوا گھوڑا۔

المُعَاوِد: فا۔ ہمیشگی کرنے والا۔ اپنے عمل میں ماہر۔ جوان مرد۔

المُتَعَیِّد: غضبناک۔ سخت ظالم۔

عَاذَ یَعُوْذُ عَوْذًا وعِیَاذًا ومَعَاذًا ومَعَاذَةً تَعَوَّذَ واسْتَعَاذَ بِفُلَانٍ مِنْ کَذَا: پناہ لینا۔

عَاذَ بالشَّیْ: لازم ہونا۔

عَوَّذَ تَعْوِیْذًا واَعَاذَ اِعَاذَةً واَعْوَذَ اِعْوَاذًا. الـرَّجُلَ: حفاظت کی دعا کرنا اور اُعِیْذُکَ بـاللّٰہِ: کہنا۔ منتر کرنا۔ عَوَّذَ الرَّجُلَ: کسی پر تعویذ لٹکانا۔

تَعَاوَذَ القَوْمَ: ایک دوسرے کی پناہ لینا۔ ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا۔

العَوْذ: پناہ۔ کہا جاتا ہے "عَـوْذٌ بـاللّٰـہِ مِنْکَ" یعنی میں تم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

الـعِـیَـاذ: مص۔ پناہ کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "العِیَاذ بِاللّٰہ منک" یعنی میں تم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

العَوَذ: پناہ کی جگہ۔ کراہت۔ درختوں سے گرے ہوئے پتے۔ ناکس و فرومایہ لوگ۔

العُوْذَةُ ج عُوَذٌ والتَّعْوِیْذ ج تَعَاوِیْذ والـمَـعَـاذَةُ ج مَعَاذَات: تعویذ۔ اسماء یا آیاتِ قرآنی جو لکھ کر آدمی کے گلے وغیرہ میں دفعِ بیماری وغیرہ کے لئے لٹکایا جائے۔

العَوَاذ: کراہت۔ کہا جاتا ہے "مَا تَرَکْتُ فُلَانًا اِلَّا عَوَاذًا مِنْہُ" میں نے فلاں کو صرف کراہت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔

العَائِذ: فا ج عُوْذ ......: نئی جننے والی ہرنی یا اونٹ یا گھوڑا ج عُـوْذٌ وعُـوْذَانٌ جج عُوْذَات.

العَائِذَة: مؤنث عَائِذ ج عَوَائِذ وعَائِذَات

العَوَائِذ: چاند ستارے جن کے وسط میں ایک ستارہ ہے جس کا نام ربع ہے۔

المَعَاذ: مص۔ جائے پناہ۔ منتر۔ کہا جاتا ہے "مَعَاذَ اللّٰہ ومَعَاذَ وَجْہِ اللّٰہِ" و "مَعَاذَةَ اللّٰہِ ومَعَاذَةَ وَجْہِ اللّٰہِ" یعنی اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

الـمُعَوَّذ: بکا ڈالنے کی جگہ۔ تعویذ لٹکانے کی جگہ۔ گھروں کے ارد گرد اونٹوں کی چراگاہ۔

الـمُعَوَّذ والـمُعَوِّذ والعُوَّذ: کانٹوں یا درختوں کی جڑ میں یا پتھر کے نیچے کی نباتات۔

عَارَہٗ یَعُوْرُہٗ عَوْرًا: کانا کر دینا۔ عَارَ الشَّیْ: لے جانا اور تلف کرنا (...... واَعَـار) عَیْنَ الـمَاءِ او الرَّکِیَّۃِ: پانی کے چشمہ یا کنوئیں کو بند کر دینا۔ عَارَتْ عَیْنُ المَاءِ او الرَّکِیَّۃِ: پانی کے چشمہ یا کنوئیں کا بند ہونا۔

عَوِرَ یَعْوَرُ عَوَرًا واعْوَرَّ: کانا ہونا۔ صفت مذکر۔ اَعْوَر: صفت مؤنث عَوْرَاء ج عُوْر وعُوْرَان.

عَـوَّرَہٗ: کانا کرنا...... ہٗ عَـنِ الْاَمْـرِ: باز رکھنا۔ عَوَّرَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ: قباحت ظاہر کرنا۔ عَوَّرَ الـمَکَائِیلِ: پیمانوں کا اندازہ کرنا...... عَیْنَ البِئْرِ: کنوئیں کو مٹی سے بھر دینا۔ عَنْ فُلَانٍ: دوسرے کی جانب سے جھوٹ بولنا۔ فُلَانًا: رد کر دینا اور حاجت پوری نہ کرنا۔

اَعْوَرَہٗ اِعْوَارًا: کانا کر دینا۔ اَعْوَرَ الشَّیْ: ظاہر ہونا۔ اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔ اعور الـفَـارِسُ: سوار میں نیزہ لگنے کی جگہ ظاہر ہونا ...... الرَّجُلُ: شک کرنا۔

اَعَـارَہٗ اِعَارَۃً. الشَّیْ وَمِنَ الشَّیْ: منگنی دینا۔

عَاوَرَہٗ الشَّیْ مُعَاوَرَۃً: منگنی دینا۔ عَاوَرَ الشَّمْسَ: انتظار کرنا۔ عَارَہ الشَّیْ: جیسا

کسی نے کچھ کیا ویسا ہی اس کے ساتھ کرنا۔
عَاوَرَ وعَايَرَ. المَكَاييل: پیمانوں کا اندازہ کرنا۔
اِعْوَرَّ: کانا ہونا۔ اِعْوَرَّت واِعْوَارَّت العَيْنُ: آنکھ کا کانی ہو جانا۔
تَعَوَّرَ والعَارِيَة: منگنی مانگنا (...... وتَعَاوَرَ ...... واعتَوَر) القَوْمُ الشَّيْءَ: باری باری لینا۔ دست بدست لینا۔ کہا جاتا ہے "تَعَاوَرَتِ الرِّيَاحُ رَسْمَ الدَّارِ" مکان کے نشانات و کھنڈرات پر مختلف ہوائیں۔ کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی غربی کبھی شرقی چلیں۔
اِسْتَعْوَرَ الرَّجُلُ: منفرد ہونا۔ اکیلا ہونا۔
اِسْتَعَارَ. الشَّيْءَ مِنْ فُلَانٍ واسْتَعَارَ فُلَانًا الشَّيْءَ: منگنی دینے کو کہنا اور اسی سے ہے "اَرَى الدَّهْرَ يَسْتَعِيرُ فِيْ ثِيَابِي" میں زمانہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ میرے کپڑوں کو عاریت دینے کو کہتا ہے اور یہ آدمی اس وقت کہتا ہے جبکہ وہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور اسے موت کا خوف ہوتا ہے۔
العَوْرَة: خَلَلٌ جو سرحد میں ہو اور جس سے خوف کیا جائے۔ العَوْرَةُ مِنَ الْجِبَالِ: شگاف ...... مِنَ الشَّمْسِ: جائے طلوع و غروب۔ العَوْرَةُ: ہر امر جس سے شرم کی جائے۔ انسان کے اعضاء جن کو حیا سے چھپایا جاتا ہے ج عَوْرَات عَوَرَات.
العَائِر: فا۔ وہ شخص جس کی آنکھ میں تنکا ہو۔ آشوبِ چشم۔ تنکا۔ ہر وہ چیز جو آنکھ کو تکلیف پہنچائے۔ العَائِرُ مِنَ السِّهَامِ والحِجَارَةِ: وہ تیر یا پتھر جس کا پھینکنے والا معلوم نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَهُ سَهْمٌ او حَجَرٌ عَائِرٌ" اس کو ایسا تیر یا پتھر آ کر لگا جس کے پھینکنے والا معلوم نہیں۔
العَائِرَة: مؤنث عَائِر: کثرت۔ کہا جاتا ہے "لَهُ مِنَ الْمَالِ عَائِرَةُ عَيْنَيْنِ" اس کے پاس اتنا مال ہے جو دونوں آنکھوں کو بھر دیتی ہے۔ عَيْنٌ عَائِرَةٌ: تنکے والی آنکھ ج عَوَائِر.
العَوَائِرُ مِنَ الجَرَادِ: ٹڈیوں کی متفرق ڈار۔

العَارَة والعَارِيَةُ والعَارِيَّة: منگنی۔ منگنی دینا۔ وہ چیز جس کو لوگ آپس میں لیں دیں۔ ج عوار وعَوَارِيّ.
العَوَار والعِوَار والعُوَار: عیب۔ کپڑے کا پھٹن۔
الاعْوَر: کانا۔ مؤنث عَوْرَاء ج عُوْر وعُوْرَان. وعِيْرَان. المَعَانِي العُوْر: معانی مشکلہ۔ فَلَاةٌ عَوْرَاء: بے پانی کا جنگل۔ کلمة عَوْرَاء: کلمۂ قبیحہ۔ الاَعْوَر: کوا۔ ردی۔ ضعیفٌ بزدل۔ بری رہنمائی کرنے والا۔ پھٹی ہوئی کتابٌ وہ شخص جس کا حقیقی بھائی نہ ہو۔ وہ راستہ جس میں کوئی علامت نہ ہو۔ ج اَعَاوِر.
العَوِر: ردی۔ سیرت۔ شَيْءٌ عَوِرٌ: وہ چیز جس کا نگہبان کوئی نہ ہو۔ مؤنث عَوِرَة.
العُوَيْر: کوا۔
العِيْرَان: ٹڈیوں کی متفرق ڈار۔
العُوَّار: تنکا۔ ابابیل۔ راستہ سے ناواقف۔ کمزور۔ بزدل۔ ج عواوير.
المُعَار: دبلا کیا ہوا گھوڑا اور بقول بعض دم نچا ہوا گھوڑا۔
المُعْوِر. مِنَ الاَمْكِنَةِ: دہشت ناک۔ رَجُلٌ مُعْوِرٌ: بری عادت والا۔ شَيْءٌ مُعْوِرٌ: جس کا کوئی نگہبان نہ ہو۔
عَازَ يَعُوزُ عَوْزًا الشَّيْءُ فُلَانًا: محتاج ہونا اور کامیاب نہ ہونا۔
عَوِزَ يَعْوَزُ عَوَزًا. الشَّيْءُ: دشوار ہونا۔ باوجود حاجت کے کمیاب ہونا ...... الاَمْرُ: سخت ہونا ...... الرَّجُلُ: محتاج ہونا۔ صفت عَوِزٌ وعَائِزٌ واَعْوَزُ.
اَعْوَزَ اِعْوَازًا. الرَّجُلُ: محتاج و بدحال ہونا۔ صفت مُعْوِزٌ ومُعْوَزٌ. اَعْوَزَهُ المَطْلُوبُ: مطلوب کا عاجز کر دینا اور اس کا حصول دشوار ہونا۔ اَعْوَزَنِي الشَّيْءُ: محتاج ہونا اور قادر نہ ہونا۔ اَعْوَزَ الشَّيْءُ: دشوار ہونا ...... الدَّهْرُ فُلَانًا: زمانہ کا کسی کو محتاج کر دینا۔
اِعْوَزَّ اِعْوِزَازًا: حیلہ کرنا۔ حالت کا گڑبڑ ہونا۔
العَوْز: مص۔ دانہ انگور۔ واحد عَوْزَة.
العَوْز: حاجت۔ تنگی۔
المِعْوَز والمِعْوَزَة: پرانا بوسیدہ کپڑا۔ ہر وہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے کی حفاظت ہو۔ ج مَعَاوِز ومَعَاوِزَة.

عَاسَ يَعُوسُ عَوْسًا وعَوَسَانًا: رات میں چکر لگانا ...... عَلَى عِيَالِهِ: آل اولاد کے لئے محنت سے کمانا ...... عِيَالَهُ: خوراک دینا (...... عَوْسًا وعِيَاسَةً) الذِّئْبُ: بھیڑیے کا رات میں خوراک ڈھونڈنا (...... عَوْسًا) الشَّيْءَ: تعریف کرنا ...... مَعِيْشَتَهُ: درست کرنا۔
عَوِسَ يَعْوَسُ عَوَسًا: ہنسنے میں رخساروں میں گڑھا پڑنا۔ صفت اَعْوَس.
العُوْس: سپید مینڈھے اور نسبت کے لئے عُوْسِيٌّ: کہا جاتا ہے كَبْشٌ عُوْسِيٌّ.
العَوَّاس: صیغۂ مبالغہ۔
عَاصَ يَعَاصُ وعَوِصَ يَعْوَصُ عِيَاصًا وعَوَصًا. الشَّيْءُ: سخت ہونا۔ دشوار ہونا ...... الكَلَامُ: جس کا سمجھنا دشوار ہو۔
اِعْتَاصَ اِعْتِيَاصًا. الاَمْرُ عَلَيْهِ: سخت ہونا۔ دشوار ہونا۔ پیچیدہ ہونا جس کی وجہ سے صواب کو نہ پانا۔
عَوَّصَ: فعل یا قول میں راہ راست پر نہ ہونا۔ الشَّاعِرُ او الخَطِيْبُ: ایسا شعر یا کلام کہنا جس کا سمجھنا دشوار ہو۔
اَعْوَصَ عَوَصًا وعِيَاصًا. والقياس اِعْوَاصًا: بِخَصْمِهِ وعَلَى خَصْمِهِ: دلائل سے حیران کر دینا ...... فِي الكَلَامِ: باریک بات کہنا۔
عَاوَصَهُ مُعَاوَصَةً: کشتی لڑنا پچھاڑنا۔
الاَعْوَص: باریک بات۔ مؤنث عَوْصَاء.
العَوْصَاء: مؤنث اَعْوَص: سختی۔ حاجت کلمة عَوْصَاء: کلمۂ نادرہ۔
العَوْص: دشواری۔
العَائِص والعَوِص والعَيْصَاء: سختی۔ حاجت۔ العَوْص: نفس قوت۔ حرکت۔

السعُوِيص. مِنَ الْأُمُوْرِ: دشوار......مِنَ الكَلَامِ: جس کا سمجھنا دشوار ہو......مِنَ الدَّوَاهِي: سخت مصیبتیں۔ مؤنث عَوِيْصَةٌ.
العَوِيص: بختی۔ نفس۔ قوت۔ حرکت۔
عَاضَ يَعُوْضُ عَوْضًا وعِوَضًا وعِيَاضًا وعَوَّضَ وعَاوَضَ واَعَاضَ إِعَاضَةً فُلَانًا مِنْ كَذَا: بدلہ دینا۔
تَعَوَّض واعْتَاضَ. مِنْهُ: بدلہ لینا۔
إعتاض واسْتَعَاضَ فُلَانًا: بدلہ مانگنا۔
عَوْضَ: یہ کلمہ مبنی ہے اور تینوں حرکتوں کے ساتھ مستعمل ہے اور اسم ظرف ہے۔ استغراق مستقبل کا کام دیتا ہے جیسے "لاَ أُفَارِقُكَ عَوْضَ" یعنی میں تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا یا استغراق ماضی کے کام میں آتا ہے جیسے "مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ عوض" یعنی میں نے اس کے مانند کبھی نہیں دیکھا اور نفی کے ساتھ مختص ہے اور اضافت کی حالت میں معرب ہوتا ہے جیسے "لاَ أَفْعَلُهُ عَوْضَ العَائِضِيْنَ" یعنی میں اس کو کبھی نہیں کروں گا۔
العِوَض ج أَعْوَاض ...... العَائِض والمَعُوْضَة: بدلہ
تَعَوَّطَ المَرْأَةُ او النَّاقَةُ: عورت یا اونٹنی کا کئی سال بغیر بانجھ پن کے حاملہ نہ ہونا......
العنق: گردن لمبی ہونا۔
اِعْتَاطَتِ المَرْأَةُ او النَّاقَةُ: عورت یا اونٹنی کا کئی سال تک بغیر بانجھ پن کے حاملہ نہ ہونا۔
ج عُوْطٌ وعَوَائِط وعِيْطٌ وعُيُط وعِيْطَات.
عَافَ يَعُوفُ عَوْفًا الطَّائِرُ: پرندہ کا منڈلانا۔
تَعَوَّفَ الأَسَدُ: شیر کا رات میں شکار کو ڈھونڈنا اور پھاڑنا۔
العَافُ: نرم۔
العَوْفُ: مص۔ حال۔ حصہ۔ مہمان۔ مرغ۔ شیر۔ بھیڑیا۔ اہل وعیال کے لئے مشقت برداشت کرنے والا۔ پرندہ۔ ایک خوشبودار نباتات۔ أَبُو عَوْف: نر ٹڈی اُمُّ عَوْف: مادہ ٹڈی۔
العُوَافُ والعُوَافَةُ: شکار جس کو شیر رات میں پھاڑے۔ غنیمت۔
عَاقَهُ يَعُوقُهُ عَوْقًا وعَوَّقَهُ واَعَاقَهُ إِعَاقَةً واعْتَاقَهُ إِعْتِيَاقًا عَنْ كَذَا: روکنا۔ باز رکھنا۔ ہٹا دینا۔ کہا جاتا ہے "أَعْوَقَ بِي الزَّادُ او الدَّابَّةُ إِعْوَاقًا" یعنی مجھ کو سفر سے توشہ یا سواری نے باز رکھا۔
تَعَوَّقَ: پیچھے ہٹنا۔ تَعَوَّقَ فُلَانًا: باز رکھنا۔ روک دینا۔
العَوَّق والعُوَّق: روکنے والا۔ بے فیض آدمی۔ لوگوں کو اچھے کاموں سے روکنے والا۔ وادی کا موڑ۔ ج أَعْوَاق.
العُوَق والعَوِق والعِوَق والعَيِّق والعُوَّق والعُوَقَة: بزدل۔ روکنے والا۔
رَجُلٌ عَوَقَةٌ وعُوَقَةٌ وعُوَّقٌ وعَيِّقٌ وعَيَّقٌ: لوگوں کو اعمال خیر سے روکنے والا۔
العَوَق: بھوک۔
العَائِقُ: پھولوں کی ایک قسم۔
العَائِق: فا۔ ہر روکنے والی چیز۔ ج عَوَائِق وعُوَّق. عَوَائِقُ الدَّهْرِ: زمانے کے مشاغل۔
العَائِقَة: مؤنث عَائِق: عمل سے روکنے والی چیز۔ ج عَوَائِق.
العَيُّوق: نام ایک ستارے کا جو ثریا کے پیچھے ہوتا ہے۔
العُوَاق والعُوَيْق: چلتے ہوئے جانور کے پیٹ کی آواز۔
عَاكَ يَعُوكُ عَوْكًا ومَعَاكًا عَلَيْهِ: حملہ کرنا۔ متوجہ ہونا...... بِهِ: پناہ لینا...... مَعَاشَهُ: کمائی کرنا۔ صفت عَائِك.
تَعَاوَكَ القَوْمُ: باہم لڑنا۔
اِعْتَوَكَ...... القَوْمُ: ہجوم کرنا۔
العَوْكُ: مص۔ کہا جاتا ہے "مَا بِهِ عَوْكٌ" یعنی اس میں کوئی حرکت نہیں۔
العَوِيكَةُ والمَعُوكَة: لڑائی۔
المَعَاك: جائے پناہ۔ راستہ۔ برداشت۔
عَالَ يَعُوْلُ عَوْلاً فِي حُكْمِهِ: ظلم کرنا۔ راہ حق سے ہٹ جانا (...... يَعُوْلُ عَوْلاً وعَالَ يَعِيلُ عَيْلاً) فِي المِيزَان: خیانت کرنا...... المِيزَان: گھٹنا...... اَمْرَ القَوْمِ: مضطرب ہونا ...... الشَّيُّ فُلَانًا: بھاری ہونا۔ عَالَتِ النَّاقَةُ ذَنْبَهَا: اونٹنی کا دم اٹھانا۔
عَالَ يَعُوْلُ عَوْلاً وعَيَالَةً: کثیر العیال ہونا۔
عَالَ يَعُوْلُ عَوْلاً وعِيَالَةً وعُؤُوْلاً الرَّجُلُ عَيَالَهُ: اہل وعیال کے معاش کی کفالت کرنا...... اليَتِيمَ: کفالت کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَالَ عَوْلُهُ وعِيْلَ عَوْلُهُ" یعنی اس کی ماں نے اسے گم کر دیا۔
عَالَ وعِيلَ صَبْرُهُ: صبر جاتا رہنا۔
الرَّجُلُ: محتاج ہونا۔ صفت۔ معول۔
اَعَالَ إِعَالَةً واَعْوَلَ إِعْوَالاً واَعْيَلَ إِعْيَالاً الرَّجُلُ: بہت اولاد والا ہونا۔ اَعَالَ الرَّجُلُ: محتاج ہونا۔ اَعَالَ واَعْيَلَ: حریص ہونا۔ صفت مُعْوِلٌ ومُعْيِلٌ اَعَالَ عِيَالَهُ: اہل وعیال کے معاش کے لئے کافی ہونا۔
اَعْوَلَ: چیخ کر رونا۔ اَعْوَلَتِ القَوْسُ: کمان کا آواز کرنا۔ اَعْوَلَ الرَّجُلُ: حرص کرنا...... عَلَى فُلَانٍ: ناز کرنا۔ بھروسہ کرنا۔
عَوَّلَ: چیخ کر رونا...... عَلَى فُلَانٍ وبِهِ: مدد مانگنا۔ بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَوِّلْ عَلَيَّ بِمَا شِئْتَ" یعنی جو تم چاہو مجھ سے مدد لو اور عَوَّلَ عَلَيْهِ مُعَوَّلاً: کہا جاتا ہے اور تَعْوِيْلاً نہیں کہا جاتا اور اسم العول ہے اور کہا جاتا ہے "عَوَّلْنَا اِلَى فُلَانٍ فِي حَاجَتِنَا فَوَجَدْنَاهُ نِعْمَ المعول" یعنی ہم نے فلاں کی اپنی حاجت میں پناہ لی اور ہم نے اس کو بہتر جائے پناہ پایا۔
عَيَّلَ تَعْيِيْلاً عِيَالَهُ: اہل وعیال کے معاش کے لئے کافی ہونا۔
اِعْتَوَلَ اِعْتِوَالاً: چیخ کر رونا۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ عَالٌ وَلاَ مَالٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔

العَوْل والعَوْلَة والعَوِيْل: چیخ کے ساتھ گریہ وزاری۔ العَوْل: ہر تکلیف دہ کام۔ اہل و عیال کی خوراک 'مدد طلب کیا ہوا۔
العَوْل: بھروسہ۔ اعتماد۔ مدد طلب کرنا۔ عمدہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عِوَلِي مِنَ النَّاسِ" یعنی لوگوں میں فلاں آدمی میرے لئے قابل اعتماد ہے۔
العَالَة: شتر مرغ۔ بارش سے بچنے کے لئے لکڑی وغیرہ کی جھونپڑی۔
عَيِّلُ الرَّجُلِ: گھر کے لوگ جن کا نان نفقہ واجب ہو مذکر و مؤنث دونوں کو شامل ہے ج عِيَال وعِيَائِل وعَالَة.
المِعْوَل: کدال ج مَعَاوِل.
المُعَوَّل: جس سے فریاد کی جائے۔ جس پر بھروسہ کیا جائے۔
عَامَ يَعُوْمُ عَوْمًا فِي المَاءِ: تیرنا۔ صفت عَائِم. عَامَتِ السَّفِيْنَةُ فِي المَاءِ: کشتی کا چلنا۔ عَامَ الزِّمَامُ: لگام کا ہلنا۔ عَامَتِ النُّجُوْمُ: ستاروں کا چلنا۔
عَوَّمَ: کٹی ہوئی کھیتی کا دستہ دستہ رکھنا۔ عَوَّمَ السَّفِيْنَةَ: کشتی چلانا۔ کھینا۔...... الكَرْمُ: درخت خرما کا ایک سال چھوڑ کر پھل لانا۔
عَوَّمَتْ وعَاوَمَتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما کا ایک سال چھوڑ کر پھل لانا۔ عَاوَمَ فُلَانٌ فُلَانًا: ایک سال کے لئے کرایہ پر معاملہ کرنا۔
أَعْوَمَ إِعْوَامًا: ایک سال کا ہونا۔ سال کے اوّل میں ہونا۔
العَام: جمع عامة: کی۔ دن' سال۔ ج أَعْوَام: تصغیر عُوَيْم: نسبت کے لئے عَامِيٌّ.
العَامَة: عمامہ کا پیچ۔ سوار کا سر جو میدان میں دور سے نظر آئے۔ کشتی۔ العَامَة: کٹی ہوئی کھیتی کے جمع کئے ہوئے گٹھے ج عَام.
العُوْمَة: پانی میں تیرنے والا ایک کیڑا۔ ایک قسم کا سانپ ج عُوَم.
العَوَّام. عَائِم: کا مبالغہ۔ تیز رفتار گھوڑا۔
العَوَّامَة: پھنسی کی ڈوری کی وہ لکڑی وغیرہ جو پانی پر تیرتی رہتی ہے اور جس کی حرکت سے اندازہ ہوتا ہے کہ مچھلی پھنسی ہے۔
العُوَّام: سوار کا سر جو میدان میں دور سے نظر آئے۔ کہا جاتا ہے "لَقِيتُهُ ذَاتَ العُوَيْمِ" یعنی میں سالوں میں کسی سال ملا۔
المُسْتَعَام: جہاز۔ کشتی۔
عَانَتْ تَعُوْنُ عَوْنًا المَرْأَةُ: عورت ادھیڑ عمر کی ہونا۔
عَوَّنَهُ تَعْوِيْنًا وعَاوَنَهُ مُعَاوَنَةً وعِوَانًا وأَعَانَهُ إِعَانَةً عَلَى الشَّيْءِ: مدد کرنا۔ عَوَّنَتِ المَرْأَةُ: ادھیڑ عمر کی ہونا۔ أَعَانَهُ مِنْهُ: اس نے اس کو اس سے خلاصی دی۔
تَعَاوَنَ إِعْتَوَنَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کی مدد کرنا۔
إِسْتَعَانَ. فُلَانًا وبِفُلَانٍ: مدد طلب کرنا۔
العَوْن: مص۔ مدد کرنا۔ مددگار۔ خادم (واحد جمع مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے) ج أَعْوَان.
العَانَة: گدھی۔ گورخر کا ریوڑ۔ پیڑو۔ ج عُوْن وعَانَات.
العَوَان: بارش شدہ زمین جنگ جس میں بار بار لڑائی ہو۔ الحَرْبُ العَوَانُ: سخت جنگ
العَوَان: ادھیڑ عمر کا۔ ج عُوْن.
العَوَانَة: کھجور کا لمبا درخت۔ ریت کا ایک کیڑا۔ ایک جانور جو سیہہ سے چھوٹا ہوتا ہے۔
المَعَانَةُ والمَعُوْنَةُ والمَعُوْن: مدد۔
المِعْوَان: بہتر مددگار۔ بہت مددگار۔ ج مَعَاوِيْن.
التَّعَاوُنِيَّةُ: کھانے پینے اور لباس وغیرہ اشیاء کا سستا سٹور جس کو یوٹیلٹی سٹور بولا جاتا ہے۔
المُعَيَّنُ: چار برابر اضلاع والی شکل قائم زاویہ کے علاوہ۔ شکل معین بنانا۔
المُتَعَاوِنَة: بوڑھی عورت۔
عَاهَ يَعُوْهُ عُوُوْهًا وعِيْهَةً الزَّرْعُ: کھیتی کا آفت رسیدہ ہونا۔...... الرَّجُلُ: آفت رسیدہ کھیت یا جانوروں کا مالک ہونا۔ صفت عَائِهَة وعَاهٍ وعَاةٍ وأَعْوَهُ.
عَوَّهَ الرَّجُلُ: آفت پہنچانا (...... وأَعَاهَ وأَعْوَهَ إِعَاهَةً وإِعْوَاهًا وتَعَوَّهَ تَعَوُّهًا) آفت رسیدہ کھیت یا جانوروں کا مالک ہونا۔
عَوَّهَ القَوْمُ: کچھ دیر سونے کے لئے سفر میں ٹھہر جانا۔ عَوَّهَ عَلَيْهِمْ: ٹھہرنا۔ اقامت کرنا۔
العَاهَة: آفت۔ أَهْلُ العَاهَاتِ: آفت رسیدہ لوگ۔
المَعْيُوْه والمَعُوْهُ والمَعِيْه مِنَ المَوَاشِي وغَيْرِهَا: آفت رسیدہ۔
عَوَى يَعْوِي عُوَاءً وعَيًّا وعَوَّةً وعَوِيَةً الكَلْبُ او الذِّئْبُ وابن آوی: بھونکنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَا يَعْوِي ومَا يَنْبَحُ" جبکہ کسی کو ضعیف سمجھا جاتا ہے۔ القَوْمَ إِلَى الفِتْنَةِ: بلانا (...... عَوَاهُ يَعْوِيْهِ عَيًّا: عَنِ الشَّيْءِ) باز رکھنا (...... وعَوَّى) القَوْسَ ونَحْوَهَا: کمان کو جھکانا...... الحَبْلَ او الشَّعْرَ: رسی یا بال کو موڑنا...... عَنِ الرَّجُلِ: جواب دینا اور غیبت کرنے والے کی تکذیب کرنا۔
إِعْتَوَى إِعْتِوَاءً الشَّيْءَ: موڑنا...... الكَلْبُ: کتے کا بھونکنا۔
عَاوَى. الكِلَابَ مُعَاوَاةً: بھونک کر کتے کو اکسانا۔
تَعَاوَى تَعَاوِيًا القَوْمُ عَلَى فُلَانٍ: کسی پر ہجوم کرنا۔
إِنْعَوَى إِنْعِوَاءً: مڑنا۔
إِسْتَعْوَى إِسْتِعْوَاءً القَوْمَ: فریاد کرنا۔ فتنہ پر ابھارنا...... ہ: بھونکوانا۔
العَوَّاء: بہت بھونکنے والا کتا۔
العَوَّة: مص۔ آواز۔ شور (...... العُوَّة) چوتڑ۔
المُعَاوِيَة: کتیا۔ لومڑی کا بچہ۔
عَابَ يَعِيْبُ عَيْبًا الشَّيْءَ: عیب دار بنانا۔ صفت فاعلی عَائِب اور صفت مفعولی مَعِيْب ومَعْيُوْب.

فُلانًا :عیب کی طرف منسوب کرنا۔عَابَ
الشَّیْءُ: عیب ناک ہونا۔صفت عَائب۔
عَیَّبَ وتَعَیَّبَ الرَّجُلَ :عیب کی نسبت کرنا
......الشَّیْءَ :عیب دار بنانا۔
تَعَایَبَ القَوْمُ :ایک دوسرے کا عیب بیان کرنا۔
العَیْب :مص۔ برائی۔ ج عُیُوب۔
العَیْبَة :ایک مرتبہ عیب جوئی۔العَیْبَة: چمڑے کی زنبیل۔ کپڑوں کے محفوظ رکھنے کا صندوق۔ج عِیَب وعِیَاب وعِیَبَات' والعَیْبَةُ مِنَ الرَّجُلِ: بھید کی جگہ۔
العَاب :عیب برائی۔
العَیَّاب والعَیَّابَةُ والعُیَبَة :بڑا عیب جو۔
المَعَاب والمَعَابَة :عیب۔ برائی۔ ج مَعَائِب۔
المَعِیْب والمَعْیُوْبُ:عیب دار۔
المُعَیِّب :زنبیل بنانے والا۔
عَاثَ یَعِیْثُ عَیْثًا وعُیُوْثًا وعَیَثَانًا الشَّیْءَ : فاسد کرنا......فِیْ مَالِهِ :فضول خرچی کرنا اور خرچ کرنے میں جلدی کرنا۔ صفت مذکر عَیْثَان :صفت مؤنث عَیْثَی۔
عَیَّثَ :اندھیرے میں ہاتھ سے ٹٹولنا اور کہا جاتا ہے عَیَّثَ یَفْعَلُ کَذَا :یعنی وہ ایسا کرنے لگا۔
تَعَیَّثَتِ الْإِبِلُ :سیرابی سے کم پینا۔
العَیُوْث والعَیَّاث :بہت زیادہ فساد کرنے والا(...... والعَائِث) شیر۔
العَیْثَة :ایک مرتبہ فساد انگیزی۔نرم زمین۔
عَاجَ یَعِیْجُ عَیْجًا بِالشَّیْءِ :پروا کرنا۔ کہا جاتا ہے"لا أَعِیْجُ بِکَلامِهِ" یعنی میں اس کی گفتگو کی پروا نہیں کرتا۔وَمَا عِجْتُ بِالشَّیْءِ :یعنی میں اس پر راضی نہیں۔"وشَرِبْتُ الدَّوَاءِ فَمَا عِجْتُ بِهِ" یعنی میں نے دوا پی اور کوئی فائدہ نہیں اٹھایا (یہ کلمہ ہمیشہ منفی ہی مستعمل ہوتا ہے۔)
عَارَ یَعِیْرُ عَیْرًا :حیرانی کے ساتھ آنا جانا ......الفَرَسُ: گھوڑے کا ناک کی سیدھ پر بھاگنا کہ کوئی چیز اس کو پھیر نہ سکے۔اسم العَیَار ...... فُلانًا :عیب لگانا۔عَارَتِ القَصِیْدَةُ:قصیدہ کا مشہور ہونا۔
عَیَّرَ فُلانًا :عار کی طرف نسبت کرنا۔فعل کی برائی بیان کرنا۔کہا جاتا ہے"عَیَّرَهُ کَذَا وَعَیَّرَهُ بِکَذَا عَیَّرَ المَاءُ" کائی والا ہونا۔
عَایَرَ ومُعَایَرَة وعِیَارًا المِکْیَالُ او المِیْزَانُ :اندازہ کرنا۔جانچنا۔عَایَرَ فُلانًا : ایک دوسرے پر فخر کرنا۔
أَعَارَ إِعَارَةً الفَرَسَ :چرنے کے لئے چھوڑنا۔موٹا کرنا۔
تَعَایَرَ القَوْمُ :ایک دوسرے کا عیب بیان کرنا۔ایک دوسرے کو شرم دلانا۔
العَار :عیب ہر وہ قول یا فعل جس سے انسان کو شرم آئے۔ج أَعْیَار۔
العَیْرُ :مص۔گدھا یا گورخر اور گورخر کے معنی میں زیادہ مستعمل ہے۔ج أَعْیَار وعِیَار وعُیُوْر وعُیُوْرَة وعِیَارَات مؤنث عَیْرَة
العَیْرُ :ہری بھری چیز۔آنکھ کی پتلی یا پلک' کھونٹی۔لکڑی جو ہودج کے آگے لگی ہوتی ہے۔پہاڑ۔سردار۔بادشاہ۔ڈھول۔عَیْرُ القَدَمِ :قدم کے وسط میں ابھرا ہوا حصہ۔
عَیْرُ النَّصْلِ :تیر کے پھل کا درمیان کا حصہ۔
عَیْرُ الوَرَقَةِ: پتے کے درمیان کا خط۔
العِیْر :قبیلہ حمیر کا قافلہ۔پھر سارے قافلوں پر بولا جانے لگا۔ج عِیَرَات وعِیْرَات۔
العَائِر :فا۔حیران۔مزدور۔چکر لگانے والا
سَهْمٌ عَائِر :جس تیر کا چلانے والے معلوم نہ ہو۔ شَاةٌ عَائِرَة :بکری جو دو گلوں کے درمیان پریشان ہو کہ کدھر جائے۔
العِیَار :جمع عَیْر۔ عِیَارُ الشَّیْءِ :ہر چیز کا اندازہ ج عِیَارَات عِیَارُ الدَّرَاهِم او الدَّنَانِیْر :دراہم اور دنانیر کا ٹھپہ۔
العَیَّار :بہت پھرنے والا۔آوارہ گرد۔
فَرَسٌ عَیَّار :تیز رفتار گھوڑا۔
المِعْیَار :کسوٹی۔ج مَعَایِیْر۔
المُعَار مِنَ الخَیْلِ :گھوڑا جو مع سوار کے راستہ سے ایک طرف ہو جائے۔
المَعَایِر :عیوب۔
المُسْتَعِیْر :جو گدھے کے مشابہ ہو۔موٹا گھوڑا۔
أَعْیَسَ إِعْیَاسًا الزَّرْعُ :کھیتی کا مرجھانا۔ خشک ہونا۔
تَعَیَّسَتِ الإِبِلُ :بھورے رنگ کا ہونا۔
العَیَس والعِیْسَة :بھورے رنگ کا اونٹ۔
العَیْس :بھورے رنگ کا اونٹ۔واحد۔ مذکر أَعْیَس :واحد مؤنث عَیْسَاء. العِیْس : عمدہ قسم کے اونٹ۔العَیْسَاء: مادہ ٹڈی۔
عِیْسَی :عبرانی لفظ ہے نام ایک نبی (علیہ السلام) کا ہے نسبت کے لئے عیسوی اور عیسی ہے۔
عَاشَ یَعِیْشُ عَیْشًا وعِیْشَةً ومَعَاشًا ومَعِیْشًا ومَعِیْشَةً وعَیْشُوْشَةً :زندہ رہنا۔
عَیَّشَهُ وأَعَاشَهُ وإِعَاشَةً :زندہ رکھنا۔
عَایَشَهُ :ساتھ زندگی بسر کرنا۔
تَعَیَّشَ :اسباب زندگی کے لئے کوشش کرنا۔
تَعَایَشُوا بِالأُلْفَةِ والمَوَدَّةِ :محبت و پیار سے ایک ساتھ زندگی بسر کرنا۔
العَائِش :فا۔کہا جاتا ہے"هُوَ رَجُلٌ عَائِشٌ" اس کی حالت اچھی ہے۔
العَیْش :مص۔زندگی۔کھانا۔روٹی(...... والعِیْشَة) زندگی کی حالت۔
العَیَّاش :روٹی بیچنے والا۔کھانے بیچنے والا۔ عَائِش :کا مبالغہ۔
المُعَاش والمَعِیْشَة :کھانے پینے کی جس چیز سے زندگی بسر ہو سکے۔زندگی کا ذریعہ۔
المَعَاش :زندگی کے گزران کے ڈھونڈنے کا وقت یا زمانہ ج مَعَائِش۔
المُتَعَیِّش :فا۔جس کے پاس کچھ گزر بسر کے قابل ہو۔
العِیْص :گنجان درخت۔اچھے درختوں کے اگنے کی جگہ۔اصل۔کہا جاتا ہے"هُوَ مِنْ عِیْصٍ کَرِیْمٍ" یعنی شریف اصل سے ہے۔ ج أَعْیَاص وعِیْصَان۔

المَعِيص :درخت کے اگنے کی جگہ۔
عَاطَت تَعِيط عَيطًا. العُنق :گردن لمبی ہونا۔
عَيِط يَعيط عَيطًا الرَّجُلُ :لمبی گردن کا ہونا۔صفت مذکر اَعْيَط :اور صفت مؤنث عَيطَاء ج عِيط.
عَيَّط تَعيِيطًا :چیخنا۔چلانا۔
تَعَيَّط :غضبناک ہونا......القَوْمُ :چیخنا۔شور مچانا۔تَعَيَّطت العُنُقُ :گردن لمبی ہونا۔تَعَيَّطَ العُودُ :لکڑی میں سے پانی جیسا بہہ کر گوند بن جانا۔
العِيَاط :چیخ۔شور۔
العَائِط :فا۔چیخنے والا۔ج عُوط وعِيط وعُيَّط و عُوطَط وعِيطَات :اور مبالغہ کے لئے کہا جاتا ہے عَائِط عِيطٍ وعُوطِطٍ وعُوطَطٍ.
هَضْبَةٌ عَيطَاء :اونچا ٹیلہ۔
عَاف يَعِيفُ ويَعَاف عَيفًا وعِيَافًا وعَيَفَانًا. الطَّعَامَ وَغَيرَهٗ :کراہت کی وجہ سے چھوڑ دینا۔
عَاف يَعِيف عِيَافَةً. الطَّيْرَ :پرندہ اڑا کر شگون لینا۔
عَافَت تَعِيف عَيفًا الطَّيرُ :منڈلانا اور اسم عَيفَة.
اَعَاف اِعَافَةً. القَوْمُ :پانی ناپسند کرنے والے جانوروں کا مالک ہونا۔
اِعْتَاف. اِعتِيَافًا :سفر کے لئے توشہ لینا...... الطَّعَامَ وَغَيرَهٗ :ناپسندیدگی کی وجہ سے چھوڑ دینا۔
العَائِف :فا۔شگون لینے والا۔
العَيفَة :ایک مرتبہ مکروہ جاننا۔عَيفَةُ الطَّائِر :منڈلانا۔پرندہ کا چکر۔
العِيفَة :کراہت کی نوعیت۔عمدہ مال۔
العَيِّفَان والعَيُوف :شگون لینے والا۔
نُسُور عَوَائِفُ :مقتولین پر منڈلانے والے گدھ۔
العَيَفَان :نفرت کرنے کا عادی۔

المَعِيف :مکروہ۔
المُتَعَيِّف :شگون لینے والا۔فال نکالنے والا۔
عَاق يَعِيق عَيقًا :بمعنی عَاق يَعُوق عَوقًا.
عَاكَ يَعِيكُ عَيكَانًا :مونڈھے کو ہلاتے ہوئے چلنا۔
عَالَهٗ يَعِيلُه عَيلًا ومَعِيلًا. الشَّيْءُ :عاجز کرنا۔محتاج کرنا۔عَالَ فِي مَشيِه :نازو انداز سے چلنا۔
عَالَ يَعِيل عَيلًا وعَيُولًا وعُيُولًا فِي الاَرضِ :جانا اور پھرنا۔
عَالَ يَعِيل عَيلًا وعَيلَةً وعُيُولًا ومَعِيلًا :محتاج ہونا۔صفت عَائِل :مؤنث عَائِلَة اسم عَيلَة. عَالَ الرَّجُلُ :کثیر العیال ہونا۔
عَيَّل :کثیر العیال ہونا......عَيَالَهٗ :معاش کی کفالت کرنا......القَوْمَ :عیال بنا لینا۔بیکار چھوڑ دینا......فَرَسَهٗ :مہمل کر دینا۔بے کار چھوڑ دینا۔
اَعيَلَ اَعيَالًا :کثیر العیال ہونا۔صفت مذکر مُعِيل :صفت مؤنث مُعِيلَة.
تَعَيَّل فِي المَشيِ :نازو انداز سے چلنا۔
العَائِل :فا محتاج ج عَالَة وعُيَّل وعِيَل وعَيلَى.
العَيلَان :نر بجو۔
عَيِّلُ الرَّجُلِ :گھر کے لوگ ج عَيَائِل.
عَيلَةُ الرَّجُلِ وعَائِلَتُهٗ :گھر کے لوگ جن کا نان نفقہ واجب ہو۔کہا جاتا ہے "اَمسَيتُ اَخَا عَيلَة" یعنی فقیر ومحتاج ہو گیا۔
العَالَة :فاقہ۔
العَيَّال :ناز سے چلنے والا۔
العِيَالَة المُعَالَة. لِلبَرَاذِين وغَيرِه :چارہ۔
رَجُلٌ مُعَيَّلٌ :صاحب عیال۔اہل وعیال والا۔
عَامَ يَعَامُ ويَعِيمُ عَيمًا وعَيمَةً :دودھ کا خواہش مند ہونا۔
اَعَامَهٗ اِعَامَةً. اللّٰهُ :بغیر دودھ کے چھوڑنا۔
اَعَامَ الرَّجُلُ :بغیر دودھ کے رہنا۔القَوْمُ :دودھ کم ہونا۔
اِعْتَام اِعتِيَامًا :عمدہ مال چھانٹ لینا۔
العَيمَة :دودھ کی بہت زیادہ خواہش۔
العِيمَة :عمدہ مال۔
العَيَام :دن۔کہا جاتا ہے "سِرنَا العَيَام كُلَّهٗ" یعنی سارے دن چلتا رہا۔
العَيمَان :دودھ کا خواہش مند۔مؤنث عَيمَى ج عَيَامَى.
عَانَ يَعِين عَينًا. الرَّجُلَ :نظر لگانا۔صفت عَائِن :صفت مفعول مَعِينٌ ومَعيُونٌ (عَينًا وعَيَانًا وعَيَنَانًا) المَاءُ او الدَّمْعُ :پانی یا آنسو جاری ہونا۔عَانَتِ البِئرُ :کنوئیں کا بہت پانی والا ہونا۔کہا جاتا ہے "حَضَرتُ حَتّٰى عِنتُ" یعنی میں نے کھودا یہاں تک کہ پانی کے چشمہ تک پہنچ گیا۔
(...... عِيَانَةً) القَوْمَ :خبر لانا......عَلَى القَوْمِ :جاسوس بننا۔
عَيِن يَعيَن عَيَنًا وعِينَةً :آنکھ کی بڑی چوڑی تپلی والا ہونا۔
عَيَّن تَعيِينًا. الشَّجَرُ :سرسبز ہونا۔شگوفہ دار ہونا......التَّاجِرُ :سامان کو ایک مدت کے وعدے پر بیچنا اور پھر پہلے ثمن سے کم میں دوبارہ خرید لینا......العَينَ :عین کو لکھنا......اللُّؤلُؤَةَ :بیندھنا۔
القِربَةَ :مشک میں پانی ڈالنا تاکہ سلائی کے سوراخ بند ہو جائیں......الحَربَ بَينَنَا :لڑائی جاری کرا دینا......الشَّيْءَ :خاص کرنا۔علیحدہ کرنا......فُلانًا :برائیوں کو روبرو کہہ دینا......عَلَى فُلانٍ :جاسوسی کرنا......عَلَى السَّارِقِ :متہمین میں سے چور کو متعین کرنا......الشَّيْءَ لِفُلانٍ :کسی کے لئے مخصوص کر دینا۔کہا جاتا ہے "مَا عَيَّنَ لِي بِشَيءٍ وَمَا عَيَّنَنِي شَيئًا" یعنی مجھ کو کچھ نہیں دیا۔
اَعَانَ اَعَانَةً :دیکھو مادہ عون۔کہا جاتا ہے "حَضَرتُ حَتّٰى اَعَينتُ" یعنی میں نے کھودا یہاں تک کہ پانی کے چشموں تک پہنچ گیا۔
"وَمَا اَعيَنَهٗ" وہ کتنا بدنظر ہے۔

عَایَنَہٗ عِیَانًا و مُعَایَنَۃً : خود دیکھنا۔ معائنہ کرنا۔

تَعَیَّنَہٗ : نظر بد لگنا۔ تَعَیَّنَ الرَّجُلَ : یقینی طور پر دیکھنا۔ تَعَیَّنَ الشَّیْئَ : دیکھنا...... الجِلْدُ : کھال کا آبلہ دار ہونا...... الرَّجُلُ : کسی شے کے حاصل کرنے کے لئے توقف کرنا۔ تَعَیَّنَ عَلَیْہِ الشَّیْئُ : معین چیز پر لازم ہونا......

السِّقَاءُ : کہنگی کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے دائرے پڑ جانا۔

اِعْتَانَ. الشَّیْئَ : عمدہ لے لینا۔ ادھار خریدنا...... القَوْمَ : خبر لانا...... لِفُلَانٍ مَنْزِلاً : تلاش کرنا۔

العَائِن : فا۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ عَائِن" یعنی کوئی نہیں "وشَرِبَ مِنْ عَائِن" یعنی بہتے ہوئے پانی سے پیا۔

العَائِنَۃ : مؤنث عائن : کہا جاتا ہے "لَقِیْتُہٗ اَوَّلَ عَائِنَۃٍ وَاَدْنٰی عَائِنَۃٍ" یعنی ہر چیز سے پہلے عَائِنۃ بنی فُلَانٍ : مال ومحافظین مال۔

العَیْن : مص۔ آنکھ۔ آنکھ کے ڈھیلے پر بولا جاتا ہے۔ یا پلک وغیرہ سمیت سب پر اطلاق ہوتا ہے۔ کلمہ مؤنث ہے ج اَعْیُنٌ وعُیُوْن وعِیُوْن واَعْیَان و جج اَعْیُنَات اور تصغیر عُیَیْنَۃ.

العَیْن : اہلِ شہر۔ اہلِ مکان۔ بدنظری۔ کہا جاتا ہے "بِہٖ عَیْنٌ" یعنی وہ بدنظر ہے۔ انسان اور اسی سے ہے "مَا بِالدَّارِ عَیْنٌ" یعنی کوئی نہیں۔ خالص۔ واضح۔ کہا جاتا ہے "ذَکَرَ الحَقَّ بِعَیْنِہٖ" یعنی حق کو خالص اور واضح طریقہ سے بیان کیا۔ نفیس۔ عزت۔ جھنڈا۔ عَیْنُ الاِبْرَۃِ : سوئی کا ناکہ۔ دیدبان۔ جاسوس۔ جماعت۔ ہر موجودہ چیز۔ کہا جاتا ہے "بِعْتُہٗ عَیْنًا بِعَیْنٍ" یعنی موجود کو موجود سے بیچا۔ عمدہ چیز۔ کھال کے چھوٹے چھوٹے حلقے۔ دینار۔ نقد موجود۔ ذات شی۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ ھُوَ عَیْنًا او بِعَیْنِہٖ" سود۔ سردار۔ شریف قوم۔ کمانڈر۔ فوج کا ہراول۔ آفتاب یا شعاع۔ مال۔ تیار مال۔ نالی کے پانی کے گرنے کی جگہ۔ کنوئیں کے پانی پھوٹنے کی جگہ۔ پانی کا چشمہ ج اَعْیُن وعُیُوْن : ترازو کا جھکاؤ۔ گوشہ۔ نظر۔ دیکھنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ عَیْنٌ عَلٰی فُلَانٍ" یعنی فلاں فلاں کے اوپر نگہبان ہے۔ "ھُوَ عَبْدُ عَیْنٍ او صَدِیْقُ عَیْنٍ" وہ دکھاوے کا خادم یا دوست ہے لَقِیْتُہٗ عَیْنَ عُنَّۃ : میں اس کو ایسی حالت میں ملا کہ اس نے مجھے نہیں دیکھا و "لَقِیْتُہٗ اَوَّلَ عَیْنٍ" میں نے اس سے سب سے پہلے ملاقات کی "لَا تَطْلُبْ اَثَرًا بَعْدَ عَیْنٍ" یعنی بعد معائنہ کے اثر کو مت طلب کرو اور یہ ضرب المثل ہے اس شخص کے لئے جو کسی چیز کو دیکھے اور چھوڑ دے اور اس چیز کے مفقود ہونے کے بعد اس کے نشان کے پیچھے پڑ جائے۔ "صَارَ خَبَرًا بَعْدَ عَیْنٍ" و "اَنْتَ عَلٰی عَیْنِی" تم میری حفاظت میں ہو تمہارا اکرام میری نگاہ میں ہے "ھَا ھُوَ عَرْضُ عَیْنٍ" یعنی وہ قریب ہے "فَعَلَہٗ عَلٰی عَیْنٍ وعَلٰی عَیْنَیْنِ و عَمْدَ عَیْنٍ وعَمْدَ عَیْنَیْنِ وعَمْدًا عَلٰی عَیْنٍ" یعنی یقین کے ساتھ کوشش کی۔ وفَقَأ عَیْنَہٗ : یعنی اسے طمانچہ مارا اور سخت سست کہا "ونَعِمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا" اللہ تمہاری آنکھ کو ٹھنڈی رکھے۔

العِیَن : نیل گائے۔

العَیْن : مص۔ اہل شہر۔ جماعت۔

العِیَان : مص۔ شخص۔ کہا جاتا ہے "لَقِیَہٗ او رَاٰہُ عِیَانًا" یعنی اس نے اس سے ملاقات کی یا اس کو دیکھا اور اس کے دیکھنے میں کوئی شک نہیں۔ العِیَان : ہل کا پھل ج عُیُن واَعْیِنَۃ.

العِیْنَۃ : عمدہ مال۔ عِیْنَۃُ الخَیْلِ : عمدہ گھوڑے۔ العِیْنَۃُ مِنَ النَّعْجَۃِ : بکری کی آنکھ کا گرداگرد۔ عِیْنَۃُ الحَرْبِ : مادۂ جنگ۔ کہا جاتا ہے ثَوْبٌ عِیْنَۃٌ : خوش نما کپڑا۔ بَیْعُ العِیْنَۃِ : کسی چیز کو اس کی اصلی قیمت سے زیادہ قیمت پر اُدھار بیچنا۔

العِیَانِی مِنَ الشُّھُوْدِ : عینی گواہ۔

العَیْنِیَّۃ : عین کی طرف منسوب۔

العَیُوْن : بہت نظر لگانے والا۔ ج عِیْن وعُیُن.

الاَعْیَن : وہ شخص جس کی پتلی بڑی اور چوڑی ہو۔ مؤنث عَیْنَاء ج عِیْن. الاَعْیَن : جنگلی بیل۔ العَیْنَاء : خوبصورت آنکھ والی۔ بہترین کلمہ۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ عَیْنَاء" یعنی سرسبز زمین۔

المُعَایَنَۃ : مص۔ برادری۔

المَعَان : منزل۔ کہا جاتا ہے "ھُمْ مِنْکَ بِمَعَانٍ" یعنی وہ لوگ ایسی جگہ میں ہیں کہ تم ان کو دیکھ سکتے ہو۔

العَیَّان والمِعْیَان : بہت نظر لگانے والا۔

المَاءُ المَعِیْن والمَعْیُوْن : جاری پانی۔ عَیْنٌ مَعْیُوْنَۃٌ : بہت پانی والا چشمہ۔

المُعَیَّن فا "فِی الھَنْدَسَۃ" شکل مسطح مساوی الاضلاع۔

المُعَیَّن : مفع۔ بیل۔ آنکھ کی شکل کا منقش کپڑا۔ نِیَّۃٌ مُعَیَّنَۃ ومُعَیِّنَۃ : یعنی نیت ظاہرہ۔

المُعْتَان : گھاس پانی تلاش کرنے والا۔

عَاہَ یَعِیْہُ عَیْہًا : آفت پہنچنا۔

العَائِھَۃ : شور۔ چیخ۔

العَاھَۃ : آفت۔

ارض مَعْیُوْھَۃ : آفت رسیدہ زمین۔

عَیَّ یَعَیُّ وعَیِیَ یَعْیَی عَیًّا وعَیَاءً بِاَمْرِہٖ وعَنْ اَمْرِہٖ : عاجز ہونا۔ نا قابل ہونا...... الاَمْرِ : جاہل ہونا۔

عَیِیَ یَعْیَی عِیًّا. فِی المَنْطِقِ : کلام میں رک جانا۔ عاجز ہونا۔ صفت عَیٌّ وعَیِیٌّ.

عَیَّا تَعْیِیَۃً وعَایَا مُعَایَاۃً — الرَّجُلُ : غیر مفہوم کلام کہنا۔ عَایَا صَاحِبَہٗ : پیچیدہ گفتگو کرنا۔

اَعْیَا اِعْیَاءً المَاشِی : چلنے والے کا تھکنا۔ اَعْیَاہ : تھکانا۔ اَعْیَا الدَّاءُ الطَّبِیْبَ : مرض کا طبیب کو عاجز کر دینا...... الاَمْرُ عَلَیْہِ : عاجز بنا دینا۔

تَعَایَا الاَمْرُ عَلَیْہِ وتَعَیَّا عَلَیْہِ وتَعَایَاہ : عاجز کرنا۔

تَعَایَا وتَعَیَّا واسْتَعْیَا بِالاَمْرِ : نا قابل ہونا۔ طاقت نہ رکھنا۔

العَیَاء : مص۔ عاجزی۔ دَاءٌ عَیَاءٌ : نا قابل علاج مرض۔

العَیُّ : تھکنے والا۔ گفتگو میں عاجز۔ ج اَعْیَاء.

العَیِیُّ : تھکنے والا۔ گفتگو میں عاجز ج اَعْیِیَاء واَعْیِیَۃ.

العَیَّان : تھکا ہوا۔ عاجز۔

الاُعْیُوْبَۃ : پیچیدہ کلام۔

المُعْیِی : تھکا ہوا۔ عاجز۔

غ

غ : اَلْـغَيْـن : انیسواں حرف بنیادی حروف میں سے۔ حروفِ حلقی میں سے ہے۔

غَبَّ (ن) غَبًّـا وغِبًّـا : چند دن کے بعد ملاقات کرنا۔ غَـبَّ : ایک دن ناغہ دے کر آنا۔ غَبَّتْ عَلَيْهِ الْحُمّٰی : بخار کا ایک دن ناغہ دے کر آنا۔ غَبَّ عِنْدَهٗ : رات بسر کرنا ...... الـرَّایُ : رائے اختیار کرنے میں توقف کرنا۔

غَبًّا وغِبًّا وغُبُوْبًا وغُبُوْبَةً. الطَّعَامُ : کھانے کا باسی ہونا۔ بدبودار ہونا۔ غَبَّتِ الْاُمُوْرِ : کاموں کا انتہا کو پہنچنا۔

غَبَّتْ (ض) غَبًّـا وغِبًّا وغُبُوْبًا الْمَاشِيَةُ : جانوروں کو ایک دن ناغہ دے کر پانی پینا۔ صفت غَابَّةٌ: ج غَوَابٌّ وغَابَّاتٌ.

اَغَبَّ. الْـمَاشِيَةَ : جانوروں کو ایک دن ناغہ دے کر پانی پلانا ...... الْقَوْمَ : ایک دن ناغہ دے کر ملاقات کو آنا۔ اَغَبَّتْــهُ الْـحُمّٰـی واَغَبَّتْ عَلَيْهِ : تیسرے دن بخار آنا۔ اَغَبَّ الطَّعَامُ : کھانے کا بدبودار ہونا ...... عِنْدَهٗ: رات بسر کرنا۔

غَبَّبَ. الشَّیْئُ : فاسد ہونا ...... فِی الْاَمْرِ : مبالغہ کرنا ...... عَنْهُمْ : دفع کرنا الذِّئْبُ بھیڑیے کا بکری وغیرہ کے گلے کو پکڑ لینا۔

الْغَابُّ : فا۔ باسی گوشت۔ نَجْمٌ غَابٌّ : ثابت ستارہ۔

الْغِبُّ : مص۔ نتیجہ انجام۔ بمعنی بعد۔ حُمّٰی الْــغِــبِّ : تیسرے دن کا بخار اور صفت موصوف کی صورت میں حُمّٰی غِبٌّ بھی بولا جاتا ہے۔ مَاءٌ غِبٌّ: دور کا پانی ج اَغْبَاب.

الْـغِـبُّ : لہر جو کنارے سے ٹکرائے۔ پست زمین۔ ج اَغْبَاب وغُبُوْب وغُبَّان.

الْغُبَّةُ : زندگی کے گزر بسر کا تھوڑا سامان۔

الْـغَبَـبُ : مرغ اور بیل وغیرہ کے حلق کے نیچے لٹکنے والا گوشت۔ ج اَغْبَابٌ.

الْغَبِيْبُ : باسی گوشت۔ چھوٹی ندی پہاڑی یا زمینی۔

الْــغَبِيْبَةُ : صبح کا دودھ کہ اسی پر شام کو دوہا جائے۔ اور پھر اگلے دن بلویا جائے۔

التَّغِبَّةُ : جھوٹی شہادت۔

الْمُغِبُّ : شیر۔

الْمَغَبَّةُ : انجام۔

الْمُتَغَبِّبُ : انجام کا انتظار کرنے والا۔

غَبَثَ (ن) غَبْثًا. الْجُبْنَ بِالسَّمْنِ : پنیر کو گھی سے لت کرنا۔

اِغْبَثَّ : مٹیالا رنگ کا ہونا۔ صفت "اَغْبَثُ".

الْغُبْثَةُ : مٹیالا رنگ۔

غَبَجَ (س) غَبْجًا. الْمَاءَ : لگاتار گھونٹ گھونٹ پینا۔

الْغُبْجَةُ : گھونٹ۔

غَبَرَ (ن) غُبُوْرًا: گزرنا۔ ٹھہرنا۔ گرد آلود ہونا۔

غَبِرَ (س) غَبَرًا. الْجُرْحُ : زخم کا خراب ہو کر مندمل ہونا اور پھر ٹوٹ جانا۔ صفت "غَبِرٌ" غبار لگنا۔

غَبَّرَ : غبار اُڑانا ...... الشَّیْئَ : غبار میں لتھیڑنا۔ الـرَّجُلُ : لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه : کہنا۔ یا قرأت وغیرہ میں آواز کو لوٹانا اور کہا جاتا ہے "غَبَّـرَ فِی وَجْهِ فُلَانٍ" اس نے فلاں کے چہرہ میں غبار ڈال دیا یعنی بڑھ گیا۔

اَغْبَرَ : غبار اڑانا۔ گرد آلود ہونا۔ فِی الْاَمْرِ : متوجہ ہونا اور کوشش کرنا۔ اَغْبَرَتِ السَّمَاءُ : زور سے برسنا۔

اِغْبَرَّ : گرد آلود ہونا ...... الْيَوْمُ : بہت غبار والا ہونا۔

الْغُبْرُ : چیز کا بقیہ۔ ج اَغْبَار.

الْغُبَّرُ : چیز کا بقیہ۔ ج غُبَّرَات کہا جاتا ہے "غُبَّرُ الْمَرَضِ" یعنی مرض کا بقایا۔

الْغُبْرَةُ : خاکستری رنگ۔

والْغَبَرَةُ والْغُبَار : مٹی۔ خاک۔

الْـغُبَّر : بقاء۔ دَاهِيَةُ الْغُبَّرِ : منقطع نہ ہونے والی بڑی مصیبت۔ مٹی۔

الْغَبَرَةُ : گرد۔ غبار۔

الْـغَبِرُ : گرد و غبار۔ ناسور۔ جُـرْحٌ غَبِرٌ : خراب شدہ زخم۔

الْاَغْبَــــر : خاکستری رنگ والا۔ بھیڑیا۔ جانے والا۔ کہا جاتا ہے "لَا يَغُرَّنْكَ عِزُّ الـدُّنْيَا فَاِنَّهٗ اَغْبَرُ" دنیا کی عزت تم کو دھوکا نہ دے اس لئے کہ وہ جانے والی ہے۔ ج غُبْـر۔ سخت بھوک کی صفت میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "الْـجُـوْعُ الْاَغْبَــر والْمَوْتُ الْاَحْمَرُ".

الْغَبْرَاءُ : مؤنث اَغْبَر : مادہ چکور۔ زمین۔ کہا جاتا ہے "مَـا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِثْلَ فُلَانٍ" مثل فلاں پر نہ تو آسمان

نے سایہ ڈالا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ بَنُوْ غَبْرَاءَ وبَنُوْ الغَبْرَاءِ :فقراء۔ سِنَةٌ غَبْرَاءُ : خشک سال۔

الغُبَيْرَاء :چینا کی شراب۔ ایک قسم کا پودہ۔

الغُبْرَان :ایک غلاف میں دو کھجور۔

الغَابِر :فا۔ گزرا ہوا۔ باقی۔ کہا جاتا ہے "وَ هُوَ غَابِرُ بَنِي فُلَانٍ" وہ بنی فلاں کا بقیہ ہے۔ ج غُبَّر وغَابِرُوْنَ. غُبْرُ الشَّيْءِ :چیز کا بقیہ۔ غُبْـرُ اللَّيْلِ :رات کا آخری حصہ۔ غُبَّـرُ النَّاسِ :رتبہ کے لحاظ سے آخری۔

المِغْبَار. مِنَ النَّخْلِ وَغَيْرِهَا :گرد آلود۔ درخت خرما وغیرہ۔

المُغَبِّرَة :وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے رہیں۔

غَبَسَ (ن) غَبْسًـا وَأَغْبَسَ واغْبَسَّ واغْبَـاسَّ. اللَّيْلُ :رات کا تاریک ہونا۔ صفت(أَغْبَس) ج غُبْـس. أَغْبَسَ الشَّيْءُ : خاکستری رنگ کا ہونا۔

الغُبْسَة والغَبَس :خاکستری رنگ۔ رات کی ابتدائی تاریکی۔

غَبَشَ (س) غَبَشًـا وَأَغْبَشَ. اللَّيْلُ : رات کی تاریکی کا صبح کی سفیدی سے مخلوط ہونا۔

تَـغْبِيْشَـةٌ :دھوکا دینا۔ ظلم کرنا۔ جھوٹا دعویٰ کرنا۔

الغَابِش :دھوکا باز۔ فریبی ظالم۔

الـغَبَـش :رات کا بقیہ۔ آخری رات کی تاریکی ج أَغْبَاش.

الـغُبْشَة :رات کا بقیہ۔ لَيْـلٌ (غَبِـشٌ وأَغْبَـشُ) تاریک رات۔ ولَيْلَةٌ غَبْشَاءُ ج غُبْش.

غَبِصَتْ (س) غَبَصًا. العَيْنُ :ہمیشہ رونے کی وجہ سے بہت کیچڑ والی ہونا۔

الـغَبَص :آنکھ کی کیچڑ۔ کہا جاتا ہے "فِـيْ عَيْنِهِ غَبَصٌ" اس کی آنکھ میں کیچڑ ہے۔

غَبَط (ض) غَبْطًـا. الكَبْشُ :مینڈھے کا موٹاپا معلوم کرنے کے لئے ہاتھ سے ٹٹولنا۔

غَبَطَهُ (ض) وغَبِطَ (ف) غَبْطًا وغِبْطَةً :کسی کی نعمت کو دیکھ کر ویسا ہی اپنے لئے بھی تمنا کرنا۔ صفت(غَابِطٌ) ج غُبَّط.

غَبَّطَهُ :رشک دلانا۔

أَغْبَـطَ. الـسَّحَابُ :لگاتار بارش ہونا۔ کہا جاتا ہے "أَغْبَـطَ عَلَيْنَـا المَطَرُ" النَّبَاتُ : زمین کو ڈھانپ لینا۔ أَغْبَطَتِ الحُمَّى عَلَيْهِ :بخار کا لگاتار رہنا۔

إِغْتَبَـطَ وأُغْتُبِطَ :خوشی اور اچھی حالت میں رہنا۔

الغَبْـط والـغَبَـط :کٹی ہوئی کھیتی کے مٹھے ج غُبُوْط.

الـغِبْـطَة :حسن حال، خوشی، رشک، پادری کا لقب۔

الغَبِيْط :کجاوہ۔ پست زمین جس کے دونوں طرف بلندی ہو۔ پانی کی لہر جو زمین کی بلندی کو کاٹ دے۔ ج غُبُط.

الـغَبُوْط مِنَ النُّوْقِ :اونٹنی جس کی چربی بغیر ہاتھ سے ٹٹولے ہوئے معلوم نہ ہو۔

سَمَاءٌ (غَبْطَى) لگاتار برسنے والا بادل۔

أَرْضٌ (مَـغْـبُـطَةٌ) نباتات سے گھری ہوئی زمین۔

الـغَبْغَب :گائے یا مرغ کے گلے کے نیچے کا لٹکا ہوا گوشت۔

غَبَقَهُ (ن ض) غَبْقًا وغُبُقَةً :شام کو پینے کی چیز پلانا۔ غَبَقَ الـغَنَمَ :بکری کو شام کو پلانا یا دوہنا۔

إِغْتَبَقَ :شام کو پینے کی چیز پینا...... الـخَمْرَ : شام کے وقت شراب پینا(...... تَـغَبَّـقَ) النَّاقَةَ :شام کے وقت دوہنا۔ (الغَبُوْق) شام کو پینے کی چیز اور یہ صبوح کے خلاف ہے۔ وہ جو شام کو دوہا جائے (الـغَبُـوْق والغَبُوْقَة) اونٹنی جو شام کو دوہی جائے۔ ج غَبَـائِق تم کہتے ہو "لَقِيْتُهُ ذَا صَبُوْحٍ وَذَا غَبُوْقٍ" یعنی میں نے صبح اور شام میں ملاقات کی۔

الـغَبِقَة :وہ رسی جو ہل چلاتے وقت بیل کے کوہان والی لکڑی کے سرے پر باندھتے ہیں۔

الـغَبْـقَان :شام کے وقت پینے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ غَبْقَانُ اِمْرَأَةٌ غَبْقَى" ج غَبَاقَى.

غَبَنَ (ن) غَبْـنًـا. الثَّوْبَ : کپڑے کو تنگ یا چھوٹا کرنے کے لئے موڑ کر سینا...... الـرَّجُلَ : کسی کے سامنے اس طرح گزر جانا کہ نہ وہ دیکھے نہ اسے علم ہو...... الـطَّعَامَ :کھانے کو حاجت کے وقت کے لئے چھپانا۔

غَبَنَـهُ (ن) غَبْـنًـا وغَبَـنًـا. فِي البَيْعِ او الشِّـرَاءِ :دھوکا دینا...... فُلَانًـا: قیمت وغیرہ میں نقصان پہنچانا۔ صفت(غَـابِـنٌ) صفت مفعولی(مَغْبُوْنٌ)

غَبِنَ (س) غَبْـنًـا وغَبَـنًـا. الشَّيْءَ وفِيْهِ : بھولنا۔ غلطی کرنا۔ (غَبْـنًا وغَبَانَةً رَأيَهُ) کم سمجھ ہونا۔ کند ذہن ہونا۔

تَغَابَنَ :بعض کا بعض کو نقصان پہنچانا۔

إِغْتَبَنَ. الشَّيْءَ :بغل میں چھپانا۔

الـغَبْـن والـغَبَن :مص۔ خرید وفروخت میں دھوکا...... والغَبَانَة :کند ذہنی۔ بھول چوک۔

الغَبَن :کپڑے کی کترن۔

الـغَابِن :فا۔ کام سے سستی کرنے والا۔ کام چور۔

الغَبِيْن والمَغْبُوْن :کم سمجھ۔

الْغَبْنُ وَالْغَبَنُ وَالْغَبَانَةُ :کمزور رائے۔ بھول جانا۔

الغَبِيْنَة :دھوکا۔

المُغَابَنَة :خرید وفروخت میں نقصان۔

المَغْبِن :بغل۔ جسم کی لوٹ ج مَغَابِن.

غَبِيَ يَغْبَى غَبًا وغَبَـاوَةً. الشَّيْءَ وعَنْهُ : ناسمجھ ہونا۔ کند ذہن ہونا...... الشَّيْءُ عَلَيْهِ: مخفی رہنا...... عَنْهُ الخَبَرُ :جاہل ہونا۔ غافل ہونا۔ مِنْهُ الشَّيْءُ :مخفی ہونا۔

تَغَابَى عَنْهُ تَغَابِيًا وتَغَابَاهُ :غفلت برتنا۔

تَغَبَّاه واسْتَغْبَاهُ :غبی جاننا۔ غبی سمجھنا۔

الـغَبَاء :زمین کی پوشیدگی...... مِـنَ التُّرَابِ: بلند غبار۔

الغَبْوَة والغُبْوَة :غفلت۔

الغَبَاوَة والغَبِي :جہالت۔ ناسمجھی۔ غفلت۔

الغَبِی: کم سمجھ جاہل ج اَغْبِیَاء واَغْبَاء۔
غَبّٰی تَغْبِیَۃً. الشَّیْئَ: چھپانا......الشَّعْرَ: بال کو چھوٹا کرنا یا جڑ سے اکھیڑنا۔
اَغْبَی. السَّحَابُ: کم برسنا' بوچھار برسانا۔
الغَبَاء. مِنَ التُّرَابِ: بلند غبار۔
الغَبْیَۃ: کم بارش یا بوچھار۔
مِنَ التُّرَابِ: بلند غبار۔ کہا جاتا ہے "جِئْتُ عَلٰی غَبْیَۃٍ مِنَ الشَّمْسِ" یعنی آفتاب کے غائب ہونے کے وقت آیا۔
الاَغْبَی مِنَ الاَغْصَانِ: گنجان ٹہنی۔ مؤنث غَبْیَاء ج غُبْیٌ شَجَرَۃٌ غَبْیَاء: گنجان درخت۔
المَغْبَاۃ: درندہ جانوروں کے شکار کا گڑھا۔ ج مَغَابٍ.
غَثَّ (ن) غَثًّا. الطَّعَامُ او الکَلَامُ: خراب ہونا......الشَّیْئُ فِی المَاءِ: پانی میں ڈبونا فُلَانًا: غمگین کرنا' گلا گھونٹنا......فُلَانًا بِالاَمْرِ: تھکانا اور غمگین کرنا......ہٗ بِالکَلَامِ: سرزنش کرنا۔ غَثَّ الضَّحِکَ: ہاتھ یا کپڑا رکھ کر ہنسی روکنا......المَاءَ: برتن کے منہ سے بغیر علیحدہ کئے ہوئے گھونٹ گھونٹ پانی پینا۔
غَثَّتَ واَغْثَتَ. الطَّعَامَ: کھانے کو خراب کرنا۔ بگاڑنا۔
غَثِلَ (س) غَثَلًا. المَکَانُ: بہت درخت والا ہونا۔ صفت (غَثِلٌ)
اَغْثَمَ. الزِّیَارَۃَ: زیادہ ملاقات کر کے ملول کرنا۔
الغَثَم: سخت گرمی جس سے دم گھٹے۔
الغُثْمَۃ: گفتگو میں رکاوٹ۔
الاَغْثَم والغُثْمِیُّ: جو اچھی طرح گفتگو نہ کر سکے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ اَغْثَمُ وقَوْمٌ غُثْمٌ واَغْثَام وامْرَاَۃٌ غَثْمَاء".
غَثَّ (ض۔س) غَثَالَۃً وغُثُوثَۃً الشَّاۃُ: بکری کا دبلا ہونا۔ کمزور ہونا۔ صفت (غَثَّۃ) ...... اللَّحْمُ: لاغر ہونا...... حَدِیْثُ القَوْمِ: ردی ہونا۔ فاسد ہونا۔
غَثَّ (ض) غَثًّا وغَثِیْثًا. عَلَیْہِ المَکَانُ: ناموافق ہونا......الجُرْحُ: زخم سے پیپ وغیرہ بہنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یَغِثُّ عَلَیْہِ شَیْئٌ" یعنی کسی چیز کے متعلق نہیں کہتا کہ وہ ردی ہے تاکہ اس کو چھوڑ دے۔
اَغَثَّ: دبلا ہونا۔ فاسد ہونا۔ فِی الکَلَامِ: بے کار گفتگو کرنا......اللَّحْمَ: دبلا گوشت خریدنا۔
اِغْتَثَّتِ. الخَیْلُ: موسم بہار کی گھاس پر پہنچنا۔
تَغَثَّثَ. الشَّیْئَ: کم سمجھنا۔
اِسْتَغَثَّ. الجُرْحَ: علاج کر کے پیپ وغیرہ نکالنا۔
الغَثُّ: دبلا۔ مِنَ الکَلَامِ: ردی کلام۔
الغَثِیْث: دبلا۔
غَثِیْثُ الجُرْحِ وغَثِیْثَتُہٗ: پیپ' خون وغیرہ۔ الغَثِیْثَۃ: بے فائدہ چیز۔ عقل کا فتور۔
غَثَرَ (ن) غَثْرًا. المَکَانُ بِالنَّبَاتِ: سبزی سے لہلہانا۔
اَغْثَرَ. الشَّجَرُ: درخت سے گوند بہنا۔
اِغْثَارَّ. الثَّوْبُ: زیادہ رواں والا ہونا۔ صفت (اَغْثَر)
الغَثَر: کپڑے کا رُواں والا ہونا۔
الغُثْر والغَثَرَۃ والغَثْرَاء والغَیْثَرَۃ: کمینے لوگ۔
الغَثْرَۃ: ارزانی وتروتازگی۔
الغُثْرَۃ: سبزی مائل بھورا یا سرخ رنگ۔
الاَغْثَر: سبزی مائل بھورا یا سرخ رنگ والا مؤنث (غَثْرَاء) ج غُثْر: زیادہ اون کا کمبل۔ شیر' بھیڑیا' کیچڑ۔ جاہل۔
المِغْثَر والمِغْثَار والمُغْثُور: بعض درختوں کا گوند ج مَغَاثِیْر.
اَرْضٌ (مَغْثَرِیَۃٌ) سبزہ سے لہلہانے والی زمین۔
غَثَمَ (ن) غَثْمَالَۃً: یکبارگی عمدہ مال دینا۔
الغَثْمَۃ: اوجھ کا وہ حصہ۔ جس میں بہت سے پرت ہوتے ہیں۔
الغُثْمَۃ: سیاہی مائل سفید رنگ۔
الاَغْثَم: سیاہی مائل سفید رنگ والا۔
المَغْثُوم: مخلوط۔
الغَثِیْمَۃ: ایک قسم کا کھانا جس میں ٹڈی پڑتی ہے۔
غَثَا یَغْثُوْ غَثْوًا وغُثُوًّا واَغْثَی. الوَادِی: زیادہ کوڑے کرکٹ والی ہونا۔
السَّیْلُ المَرْتَعَ: سیلاب کا چراگاہ کو بدمزہ بنا دینا۔
الغُثَاء والغُثَّاء: جھاگ۔ کوڑا کرکٹ جو سیلاب کی جھاگ سے ملا ہوا ہو۔
غَثَی یَغْثِی غَثْیًا. الوَادِی: زیادہ کوڑے کرکٹ والی ہونا......الکَلَامَ: مخلوط کرنا۔
غَثَتْ تَغْثِی غَثْیًا وغَثَیَانًا وتَغَثَّتِ النَّفْسُ: متلی آنا۔ غَثَتِ السَّمَاءُ بِالسَّحَابِ: آسمان پر بادل چھا جانا۔
غَثِیَ یَغْثَی غَثًی. الکَلَامَ: مخلوط کرنا۔
غَدَّ (س) غَدًّا وغُدَّ. البَعِیْرُ: اونٹ کا غدود والا ہونا۔
غَدَّ وغُدَّ وغُدِّدَ واُغِدَّ: غدود والا ہونا۔ صفت (مُغِدٌّ)
غَدَّدَ. نَصِیْبَہٗ: حصہ لینا۔
اَغَدَّ: غدود والا ہونا۔ عَلَیْہِ: غصہ سے پھولنا۔
الغُدَد: اونٹوں کا طاعون۔ ج غِدَاد.
الغُدَّۃ: مال کا ایک حصہ۔ سامان ج غَدَائِد.
(...... والغُدَّۃ) اونٹوں کا طاعون' گوشت کا سخت ٹکڑا جو مرض کی وجہ سے کھال اور گوشت کے درمیان پیدا ہو جاتا ہے۔ ج غُدَد وغَدَائِد.
المِغْدَاد: بہت غضبناک (مذکر و مؤنث)
غَدَرَ (ن ض س) غَدْرًا وغَدَرَانًا: خیانت کرنا۔ عہد توڑنا۔
غَدِرَ (س) غَدَرًا المَکَانُ: بہت پتھر والا ہونا......عَنْ اَصْحَابِہٖ: اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جانا......الرَّجُلُ: تالاب کا پانی پینا......اللَّیْلُ: رات کا تاریک ہونا۔
اَغْدَرَہٗ: پیچھے چھوڑنا۔ آگے بڑھ جانا۔ باقی

رکھنا۔ کیچڑ میں پھینکنا۔ اَغْدَرَ اللَّيْلُ: رات کا تاریک ہونا۔
غَادَرَهٗ غِدَارًا ومُغَادَرَةً: چھوڑ دینا۔ باقی رکھنا۔
تَغَدَّرَ: پیچھے رہ جانا۔
اِغْتَدَرَ. الرَّجُلُ: چوٹی بنانا۔
اِسْتَغْدَرَ. المَكَانُ: تالابوں والا ہونا۔
الغَدَرُ: مص۔ پتھر والی جگہ۔ درخت والے پتھر۔ کیچڑ جو تالاب میں پانی خشک ہونے کے بعد رہ جائے۔
الغَدَر والغَدْرَة والغَدَارَة: جو چھوڑا جائے۔
الغَدِيْر: نہر۔ تالاب۔ پانی جس کو سیلاب چھوڑ جائے۔ سبزی کا ٹکڑا۔ ج غُدُرٌ وغُدْرٌ وغُدْرَان واَغْدِرَة۔
الغَدِيْرَة: چوٹی ج غَدَائِر. الغَدِيْرَة: سبزی کا ٹکڑا۔ ج غُدْرَان۔
الغَادِر: فا۔ خیانت کرنے والا ج غَادِرُوْن وغَدَرَة وغُدَّار: مؤنث غَادِرَة ج غَادِرَات وغَوَادِر۔
الغَدْرَاء: تاریکی۔ لَيْلَةٌ (غَدْرَاءُ وغَدِرَةٌ ومُغْدِرَة) تاریک رات۔
الغُدَر والغُدَرَة والغِدِّيْر والغَدَّار والغَدُور: بہت غدر کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ غَدُوْرٌ وامْرَأَةٌ غَدُوْرٌ"۔ ج غُدُر اور مذکر کی گالی میں یاغُدَرُ: بمعنی یاغادِرُ: اور جمع میں یا آلُ غُدَرٍ مستعمل ہے۔
یَاغَدَارِ. مبنی علی الكسرة: عورت کی گالی میں مستعمل ہے۔
غَدَفَ (ن) غَدْفًا وغَدَفَ. لَهٗ فِي العَطَاءِ: بہت دینا۔
اَغْدَفَ. اللَّيْلُ: رات کا بہت تاریک ہونا ...... الشَّبَكَةَ عَلَى الصَّيْدِ: شکار پر جال ڈالنا ...... البَحْرُ: سمندر کا بہت لہروں والا ہونا ...... المَرْأَةُ قِنَاعَهَا عَلَى وَجْهِهَا: عورت کا چہرہ پر نقاب ڈالنا۔
اِغْتَدَفَ. مِنْهُ: زیادہ لے لینا ...... الثَّوْبَ: کپڑا کاٹنا۔
اِغْدَوْدَفَ. اللَّيْلُ: رات کا آنا۔ تاریک ہونا۔ الغَادِف: ملاح۔
الغُدَاف: لمبا کالا بال۔ سیاہ بازو۔ بڑا کوا۔ بڑا گدھ۔ ج غِدْفَان۔
الغَدَف: نعمت۔ ارزانی۔ تروتازگی۔ کہا جاتا ہے "هُمْ فِيْ غَدَفٍ" وہ لوگ خوش حالی میں ہیں۔
المِغْدَف والغَادُوْف: چپو۔
الغِدَفْل: کاٹل لمبا۔ بڑے ڈیل ڈول کا اونٹ ج غَدَافِل۔
غَدِقَ (س) غَدَقًا واَغْدَقَ واغْدَوْدَقَ. المَطَرُ: بکثرت بارش ہونا ...... عَيْنُ المَاءِ: کثیر ہونا اور خوشگوار ہونا۔ صفت (غَدِقَة)
اَغْدَقَ العَيْشُ: آسودہ ہونا۔ اَغْدَقَتِ الأَرْضُ: زمین کا سرسبز ہونا۔
غَدَقَ (ض) غَدْقًا المَكَانُ: بارش سے تر ہونا اور سرسبز ہونا۔ صفت (غَدِق)
تَغَدَّنَ. الغُصْنُ: ٹہنی کا جھکنا۔
اِغْدَوْدَنَ. النَّبْتُ: سبز ہونا اور زیادتی و شادابی کی وجہ سے سیاہی کی طرف مائل ہونا ...... الرَّجُلُ: ڈھیلا ہونا اور گرنا ...... الشَّعْرُ: لمبا ہونا اور لپٹا ہوا ہونا صفت (غُدَوْدَن)
الغَدَن: نیند۔ اونگھ۔ ڈھیلا پن، سستی ...... والغُدْنَة: نرمی۔ نزاکت۔
الغَدَان: شاخ جس پر کپڑے لٹکائے جائیں۔
الغُدَانِي: نازک بدن جوان۔
غَدَا يَغْدُوْ وغُدُوًّا: صبح کے وقت جانا۔ جانا اور صار کے معنی میں مستعمل ہے۔ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔
غَدَا يَغْدُوْ غُدُوًّا وغُدْوَةً اِغْتَدَى. عَلَيْهِ: سویرے آنا۔
غَدِيَ يَغْدَى غَدًا وتَغَدَّى: صبح کا کھانا کھانا۔ کہا جاتا ہے "هَلْ لَكَ اَنْ تَتَغَدَّى بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَتَغَشَّى بِنَا" یعنی کیا تیرے لئے یہ امکان ہے کہ ہم کو ہلاک کرنے سے پہلے اس کو ہلاک کرے۔
غَدَّى. الرَّجُلُ: دن کے ابتدائی حصہ میں کھلانا۔
غَادَى مُغَادَاةً. الرَّجُلُ: صبح کے وقت آنا۔
الغَد: آئندہ کل۔ دور کا دن جس کا انتظار ہو۔ نسبت کے لئے (غَدِيٌّ وغَدَوِيّ)
الغُدْوَة: صبح، فجر اور طلوع آفتاب کا درمیان، دن کا ابتدائی حصہ ج غُدًى وغُدُوّ۔
الغَدَاة: صبح، فجر اور طلوع آفتاب کا درمیان۔ دن کا ابتدائی حصہ ج غَدَوَات کہا جاتا ہے "هُوَ ابْنُ غَدَاتَيْنِ" یعنی وہ دو دن کا ہے۔
الغَدِيَّة: بمعنی غُدْوَة وغَدَاة ج غَدَايَا و غَدِيَّات۔
الغُدَيَّة: غداۃ کی تصغیر۔
الغَدَاء: صبح کا کھانا اور اس کے مقابل عَشاء ہے ج اَغْدِيَة۔
الغَادِي: فا۔ شیر۔
الغَادِيَة مؤنث غَادِي بادل جو صبح کے وقت اٹھے۔ صبح کی بارش۔ ج غَوَادٍ وغَادِيَات۔
الغَدْيَان: صبح کا کھانا کھانے والا۔ مؤنث غَدْيَا۔
المَغْدَى والمَغْدَاة: صبح کو جانے کی جگہ۔
غَذَّ (ن ض) غَذًّا. الشَّيْءُ: کم کرنا۔ گھٹانا ...... الجُرْحُ: خون پیپ وغیرہ جاری ہونا۔
اَغَذَّ اِغْذَاذًا. السَّيْرَ وفِي السَّيْرِ: چلنے میں جلدی کرنا ...... الجُرْحُ: خون، پیپ وغیرہ جاری ہونا۔
الغَاذّ: فا۔ آنکھ کی رگ جو ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ حس۔
الغَذِيْذَة: زخم کا خون پیپ وغیرہ۔
غَذَمَ (ن) غَذْمًا. لَهٗ مِنَ المَالِ: یکبارگی عمدہ مال دینا۔
وغَذِمَ (س) غَذْمًا وتَغَذَّمَ واغْتَذَمَ الشَّيْءَ: بہت حرص سے کھانا۔
اَغْذَمَ وتَغَذَّمَ والفَصِيْلُ مَا فِيْ ضَرْعِ اُمِّهٖ:

اونٹنی کے بچہ کا تھن سے سب دودھ پی لینا۔
الغُذْمَةُ : مال کا ایک حصہ۔ ج غُذَم......
والغَذِمَة: بہت دودھ۔ ج غَذِم.
بِئْرٌ غَذِیْمَةٌ : وسیع کنواں۔
الغَذِم والمُتغذِم : بہت زیادہ کھانے والا۔
غَذْمَرَ غَذْمَرَةً : غضبناک ہونا۔
...... الشَّیْئَ : جدا جدا کرنا۔ بعض کو بعض سے ملانا۔ انکل سے بیچنا۔
تَغَذْمَرَ فِي المَجْلِسِ : غصہ سے چلانا۔
الغَذْمَرَةُ : مص۔ شور۔ ڈانٹ۔ گفتگو اور چیخ کا مخلوط ہونا۔ ج غَذَامِیْر.
غَذَا یَغْذُو غَذْوًا. الرَّجُلُ بِالطَّعَامِ: خوراک دینا...... الطَّعَامُ الصَّبِیَّ : بچہ کو فائدہ دینا اور کافی ہونا...... العِرْقُ : خون بہانا......
الرَّجُلُ : جلدی کرنا...... الفَرَسُ : تیز گزرنا۔
غَذَّی تَغْذِیَةً. الرَّجُلَ : غذا دینا۔ پرورش کرنا۔ غَذَّی العِرْقُ : خون بہانا۔
تَغَذَّی تَغَذِّیًا واغْتَذَی اِغْتِذَاءً : خوراک کھانا۔
اِسْتَغْذَی اِسْتِغْذَاءً. الرَّجُلَ : سخت پچھاڑنا۔
الغِذَاء : خوراک۔ ج اَغْذِیَة.
الغَاذِی : فا۔ غَاذِی المَالِ : مال کا منتظم۔ ج غُذَاة وغَاذُوْن: مؤنث غَاذِیَة ج غَوَاذٍ.
الاَغْذَی : اسم تفضیل۔
الغَذِیّ : رحم کا بچہ (بکری کے لئے خاص ہے) ج غِذَاء : جانوروں کے چھوٹے چھوٹے بچے۔
الغَذَوِیُّ : رحم کا بچہ۔
الغَذَوَان : بدزبان۔ تیز رفتار گھوڑا۔
غَرَّهٗ (ن) غَرًّا وغِرَّةً وغُرُوْرًا : دھوکا دینا۔ بے ہودہ اُمید دلانا۔ کہا جاتا ہے "مَا غَرَّکَ بِفُلَانٍ" یعنی تو نے اس پر دلیری کیونکر کی؟ غَرَّ المَاءَ : پانی گرانا۔
غَرًّا وغِرَارًا. الطَّائِرُ فَرْخَهٗ : پرندہ کا اپنے بچہ کو چوگا دینا...... الرَّجُلُ : غرغر پرندہ کھانا۔
...... الرَّاعِی : اونٹ کو چرانا...... المَاءُ : پانی کا نایاب ہونا۔
غَرَّ (ن) غَرًّا وغِرَارًا وغَرِرَ (س) غَرَارَةً : شریف ہونا۔ ناتجربہ کار ہونا۔
غَرَّ (ض) غَرًّا وغَرَارَةً : تجربہ کے باوجود بچوں جیسا کام کرنا۔
غَرَّ (س) غَرَرًا وغُرَّةً وغَرَارَةَ الوَجْهُ : خوبصورت سفید رنگ والا ہونا۔ الشَّیْئُ : سفید ہونا۔
غَرَّرَ تَغْرِیْرًا وتَغِرَّةً. بِالشَّیْئِ : ہلاکت کے لئے پیش کرنا...... الطَّائِرُ : پرندہ کا اڑنے کے لئے پر پھیلانا...... القِرْبَةَ : مشک بھرنا۔
غَرَّرَتْ ثَنِیَّةُ الغُلَامِ : بچہ کا اگلے دانت نکلنا۔
غَارَتْ غِرَارًا ومُغَارَّةً. السُّوْقُ : بازار کا ماند پڑ جانا۔ غَارَّ التَّحِیَّةَ : کم کرنا۔ غَارَّتِ النَّاقَةُ : اونٹنی کا دودھ کم ہونا۔
تَغَرَّرَ. الفرسُ : گھوڑے کا پیشانی سفید ہونا۔
اِغْتَرَّ واسْتَغَرَّ. بِکَذَا : دھوکا کھانا۔
اِغْتَرَّهٗ واسْتَغَرَّهٗ : بے خبری میں آنا۔
واغْتَرَّهٗ: بے خبری کا طالب ہونا۔
الغَرُّ : مص۔ زمین میں شگاف۔ کپڑے یا کھال کی شکن۔ کہا جاتا ہے "طویت الثوب علی غرہ" یعنی میں نے کپڑے کو اس کی پہلی تہہ پر لپیٹا۔ چھوٹی ندی ج غُرُوْر.
الغَرُّ والغِرَار : تلوار کی دھار۔ الغِرَار : نیند وغیرہ کی کمی۔ کساد بازاری۔ اونٹنی کے دودھ کی کمی ج اَغِرَّة : کہا جاتا ہے "اَتَانَا عَلَی غِرَارٍ" یعنی وہ ہمارے پاس جلدی آیا۔
الغِرَار : تیر بنانے کا نمونہ اور اسی سے ہے "هُمْ عَلَی غِرَارٍ وَاحِدٍ" یعنی وہ ایک جیسے ہیں۔ کہا جاتا ہے "وَلَدَتْ ثَلَاثَةً بَیْنَ عَلَی غِرَارٍ" یعنی اس نے تین بچے پے در پے جنے جن کے درمیان کوئی لڑکی نہیں۔
لَبِثَ القَوْمُ غِرَارَ شَهْرٍ : قوم ایک مہینہ کی مدت ٹھہری رہی۔
الغَرَارَة : غفلت۔ نوعمری۔ کہا جاتا ہے "کان ذلک علی غرارتی" یعنی یہ میری نوعمری کے زمانہ میں تھا۔
اَلْغُدُدَةُ : ایک آبی پرندہ جو گہرے جوہڑ میں زندگی گزارتا ہے۔
الغُرَّة : گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔
مِنْ کُلِّ شَیْئٍ : ہر چیز کا ابتدائی اور معظم حصہ۔ ...... مِنَ القَوْمِ : شریف ...... مِنَ الرَّجُلِ : چہرہ۔ روشنی یا صبح ظاہر ہو تو کہا جاتا ہے قَدْ بَدَتْ غُرَّتُهٗ غلام۔ باندی۔ ج غُرَر. الغُرَر مہینہ کی ابتدائی تین راتیں یعنی پہلی، دوسری، تیسری رات۔ عرب مہینے کی تقسیم تین تین راتوں سے کرتے تھے کہ پہلی تین راتوں کو غُرَر دوسری تین راتوں کو نُفَل اور اس کے بعد تُسَع : پھر عُشَر : پھر بِیض : پھر دُرَع : پھر ظُلَم: پھر حَنَادِس : پھر دَآدِئ: پھر محاق کہتے ہیں۔
الغِرّ : ناتجربہ کار جوان۔ مؤنث غِرٌّ وغِرَّةٌ ج اَغْرَار.
الغَرِّیُّ: اپنے قبیلہ میں سردار عورت۔
الغِرَّة : مص۔ غفلت۔ ناتجربہ کاروں کی جماعت۔ ج غِرَر.
الغُرَّة : مہینے کا پہلا دن۔ ایک کالے رنگ کا آبی پرندہ۔
الغَرَر : ہلاکت کے درپے۔ کہا جاتا ہے "اَنَا غَرَرٌ مِنْکَ" میں تم سے دھوکے میں ہوں۔
الغَرُوْر : دھوکا دینا اور یہ دنیا کی صفت میں بھی آتا ہے۔ کہا جاتا ہے "الدُّنْیَا الغَرُوْر" غرغرہ کی دوائیں۔
الغُرُوْر : مص۔ بے ہودہ باتیں۔
الغَارُّ : فا۔ غافل۔ کنواں کھودنے والا۔ مؤنث غَارَّة.
الغَرَّار : بہت دھوکہ دینے والا۔
الغَرِیْر : اچھی عادت اور اسی سے مثل ہے "اَدْبَرَ غَرِیْرُهٗ وَاَقْبَلَ هَرِیْرُهٗ" یعنی اس کی اچھی عادت جاتی رہی اور بری عادت آ گئی۔ اچھی زندگی۔ ج غُرَّان : ضامن۔ دھوکا زدہ۔ ناتجربہ کار جوان۔ ج اَغِرَّة واَغِرَّاء مؤنث غَرِیْرَة ج غَرِیْرَات وغَرَائِر.

الغُرَيْر: کتے اور بلی کے درمیان چھوٹی ٹانگوں کا بھورے رنگ کا ایک جانور اور عرب کے امثال میں ہے "اَسْمَنُ مِنَ غُرَيْرٍ" اور اس کا نام يَغْو اور غُرْغُوْز بھی ہے۔

الاَغَرّ: خوبصورت۔ ہر چیز کا سفید۔ فیاض۔ سردار شریف...... مِنَ الاَيَّام: سخت گرم دن۔ مِنَ الخَيْلِ: پیشانی پر سفیدی والا۔ مؤنث غَرَّاء ج غُرّ و غُرَّان۔

الغِرَارَةُ: بورا۔ تھیلا۔ ج غَرَائِر۔

الغُرَّانُ: پانی کے بلبلے۔ کہا جاتا ہے "اَقْبَلَ المَاءُ بِغُرَّانِهِ" پانی بلبلے کے ساتھ آیا۔

المُغَارُّ: کم دودھ والی اونٹنی۔ ج مَغَارّ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُغَارُّ الكَفِّ" یعنی بخیل ہے۔

المَغْرُوْر: مفع۔ فریب خوردہ۔

غَرَبَ (ن) غَرْبًا: جانا...... فُلَانٌ عَنَّا: جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا...... فِيْ سَفَرِهِ: طویل سفر کرانا (...... غروبا) الرجل: دور ہونا...... النجم: ستارہ کا غائب ہونا۔ ڈوبنا۔

غَرَبَ (ن) غُرْبَةً وغُرْبًا وغَرَابَةً: پردیسی ہونا۔ وطن سے علیحدہ ہونا۔

غَرُبَ (ک) غَرَابَةً. الكَلَامُ: مخفی ہونا۔ پوشیدہ ہونا...... الشَّيْءُ: غیر مانوس ہونا۔

غَرِبَ (س) غَرَبًا: لو سے چہرہ کالا ہونا۔

غَرَّبَ: دور ہونا۔ وطن سے علیحدہ ہونا۔ پچھم میں پہنچنا...... ہ: دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ مسافرت پر برانگیختہ کرنا۔ جلا وطن کرنا...... فِي الاَرْضِ: دور تک لے جانا۔

اَغْرَبَ: مغرب میں جانا۔ شہروں میں دور تک جانا۔ اچھی حالت ہونا۔ عجیب چیز لانا۔ فصیح ہونا اور نوادرات بیان کرنا...... فِي الضِّحْكِ ونَحْوِهِ: مبالغہ کرنا...... الحَوْضَ: حوض کو بھرنا...... الفَرَسُ فِيْ جَرْيِهِ: گھوڑے کا بہت دوڑنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو دوڑانا۔ یہاں تک کہ مرجائے...... ہٗ: علیحدہ کرنا اَغْرَبَ واُغْرِبَ المَرِيْضُ: تکلیف زیادہ ہونا۔ اَغْرَبَ عَلَيْهِ وبِهِ: برا سلوک کرنا۔

تَغَرَّبَ: وطن سے علیحدہ ہونا۔ پچھم سے آنا۔

اِغْتَرَبَ: وطن سے علیحدہ ہونا۔ غیر اقارب میں شادی کرنا۔

اِسْتَغْرَبَ. الشَّيْءَ: نادر پانا یا سمجھنا۔ ...... الدَّمْعُ: آنسو بہانا۔ ...... واُسْتُغْرِبَ. فِي الضِّحْكِ: ہنسنے میں مبالغہ کرنا۔

الغَرْب: مص۔ پچھم۔ ہر چیز کا اوّل۔ دھار۔ نشاط۔ تیزی۔ کہا جاتا ہے "اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكَ غَرْبَ الشَّبَابِ" یعنی جوانی کی تیزی اور نشاط کا مجھے تمہارے اوپر خوف ہے۔ بڑا ڈول۔ آنکھ کی وہ رگ جو ہمیشہ جاری رہے۔ آنسو۔ آنسو بہنے کی جگہ۔ آنکھ کا پچھلا حصہ۔ دوری۔ آنکھ کی پھنسی۔ گوشۂ چشم کا ورم۔ تھوک کی کثرت۔ تیز دوڑنے والا گھوڑا۔ کہا جاتا ہے "سَهْمُ غَرْبٍ" اضافت سے اور "سَهْمٌ غَرْبٌ" وصف سے یعنی وہ تیر جس کا پھینکنے والا معلوم نہ ہو۔ ج غُرُوْب۔

الغُرْبَة: دوری۔

الغَرَبُ: مص۔ سونا۔ چاندی۔ پیالہ۔ شراب۔ پانی جو کنوئیں اور حوض کے درمیان ڈول سے ٹپکے۔ کہا جاتا ہے "سَهْمُ غَرَبٍ وسَهْمٌ غَرَبٌ" وہ تیر جس کا پھینکنے والا معلوم نہ ہو۔ و"بِعَيْنِهِ غَرَبٌ" جبکہ آنسو تھمتا نہ ہو۔

الغُرَاب: کوا۔ مختلف قسمیں ہیں۔ غراب اسود۔ ابقع۔ زاغ ج اَغْرُب وغُرُبٌ غِرْبَان واَغْرِبَة جج غَرَابِيْنُ کہا جاتا ہے "طَارَ غُرَابُهُ" یعنی بوڑھا ہوگیا اس کے بال سفید ہوگئے۔ واَرْضٌ لَا يَطِيْرُ غُرَابُهَا: یعنی سرسبز ہے۔ الغُرَاب: اولہ و برف۔ سر کا پچھلا حصہ۔ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز کی ابتداء اور دھار۔ جیسے غُرَابُ الفَاس اور کوے کی مثال سیاہی اور بعد اور صبح سویرے اٹھنے اور چوکنا رہنے میں دی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے "بَكَرْتُ بُكُوْرَ الغُرَابِ" کوے کی مانند صبح سویرے اٹھا۔ "فُلَانٌ اَحْذَرُ مِنَ الغُرَابِ" فلاں کوے سے زیادہ چوکنا ہے۔ و"دُوْنَ هٰذَا شَيْبُ الغُرَابِ" اس سے کم کوے کی سیاہی ہے اَغْرِبَةُ العَرَبِ: عرب کے سیاہ لوگ۔ الغُرَاب: پرانی قسم کی ایک کشتی۔

الغُرَابَان: دونوں سرین کے نچلے حصے جو ران سے ملے ہوئے ہوں۔

الغَارِب: فا۔ کندھا۔ پیٹھ اور گردن یا کوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ۔ ہر چیز کا اعلیٰ حصہ۔ ج غَوَارِب اور اسی سے ہے۔ غَوَارِبُ المَاءِ: بلند موجیں۔

الغَرِيْب: مسافر۔ وطن سے دور۔ اجنبی ج غُرَبَاء: عجیب و غیر مانوس مِنَ الكَلَامِ: جس کا سمجھنا دشوار ہو۔ مؤنث غَرِيْبَة ج غَرَائِب۔

الغُرُب: بمعنی غریب۔

المُغْرَب: صبح۔ ہر سفید چیز یا جس کے کنارے سفید ہوں۔ عَنْقَاء (مُغْرِب ومُغْرِبَة) دیکھئے لفظ "عَنْقَاء"۔

المَغْرِب: پچھم۔ آفتاب غروب ہونے کی جگہ۔ ممالک افریقیہ اور بزبان حال ممالک یورپ۔

مَغْرِبَانُ. الشَّمْسِ: آفتاب کے طلوع و غروب کی جگہ۔

المَغْرِبِيُّ: ممالک مغرب کی طرف منسوب۔ ج مَغَارِبَة۔

الغِرْبِيْب: سخت سیاہ اور اکثر بطور تاکید مستعمل ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "اَسْوَدُ غِرْبِيْبٌ"۔

غَرْبَلَ غَرْبَلَةً الحِنْطَةَ: گیہوں چھاننا۔ ...... البَلَدَ: ملک کے رہنے والوں کا حال کھولنا۔ ...... فِي الاَرْضِ: جانا...... الشَّيْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ جدا جدا کرنا...... القَوْمَ: قوم کو قتل کرنا اور کچل دینا۔

الغِرْبَال : چھلنی۔ دف۔ چغل خور ج غَرَابِیل.

المُغَرْبَل : مفع۔ چھنا ہوا۔ پھولا ہوا۔ مقتول۔ زوال پزیر ملک۔

الغِرْبِیل : چھلنی۔ دف۔ چغل خور۔

غَرِثَ (س) غَرَثًا : بھوکا ہونا۔ صفت (غَرْثَان) ج غَرْثٰی وغَرَاثٰی وغِرَاث : مؤنث (غَرْثٰی) ج غِرَاث.

غَرَّثَ. الكَلْبَ : کتے کو بھوکا رکھنا۔

الغَرِث والغَارِث : بھوکا۔

غَرِدَ (س) غَرَدًا وغَرَّدَ وأغْرَدَ وتَغَرَّدَ. الطَّائِرُ : پرندہ کا گانے میں آواز بلند کرنا اور ٹنٹکری کرنا أغْرَدَهُ الطَّائِرُ : گا کر خوش کرنا۔

اِسْتَغْرَدَهُ : گانے پر برانگیختہ کرنا۔

الأُغْرُوْد والأُغْرُوْدَة : پرندہ کی سریلی آواز ج أغَارِيْد.

الغِرْد والغَرِد والغِرِّيْد : گانے والا۔

غَرَزَهُ (ض) غَرْزًا. بِالإِبْرَة ونَحْوِهَا : سوئی وغیرہ چبھونا۔ غَرَزَ الإِبْرَةَ فِي الشَّيْءِ : داخل کرنا۔

الرَّاكِبُ رِجْلَه فِي الغَرْزِ : رکاب میں پاؤں ڈالنا۔ غَرْزًا بِالأَرْضِ : زمین میں لکڑی گاڑنا۔ غَرَزَتِ الجَرَادَةُ : انڈا دینے کے لئے زمین میں دُم چبھونا۔ صفت (غَارِزٌ وغَارِزَةٌ)

غَرَّزَ. الإِبْرَةَ فِي الشَّيْءِ : داخل کرنا۔ غَرَّزَتِ الجَرَادَةُ : انڈا دینے کے لئے زمین میں دُم چبھونا۔

الغَنَم : بکری کو موٹی ہونے کے لئے دوھنے سے چھوڑ دینا۔

أغْرَزَ. الإِبْرَةَ : بمعنی غَرَزَ...... الوَادِي : غرز نامی پودہ اگانا...... فِي الشَّيْءِ : داخل ہونا۔

اِغْتَرَزَ السَّيْر : روانگی قریب ہونا...... فُلاَنٌ السَّيْرَ : روانگی کے قریب ہونا۔ سوار ہونا...... الرَّاكِبُ رِجْلَهُ فِي الغَرْزِ : سوار کا رکاب میں پاؤں رکھنا۔

الغَرْز : مص۔ رکاب۔ زمین میں گاڑی ہوئی لکڑی۔ ج غُرُوْز : کہا جاتا ہے "اِلْزَمْ غَرْزَ فُلاَنٍ" یعنی اس کے امر و نہی کی اطاعت کرو۔ "أُشْدُدْ يَدَيْكَ بِغَرْزِهِ" مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔

الغَرَز : ایک چھوٹی قسم کا پودہ۔

الغَرِيْزَة : طبیعت ج غَرَائِز.

الغَارِز : فا۔ اونٹنی جس کا دودھ کم ہو گیا ہو۔ عُيُوْن (غَوَارِز) نہ بہنے والے چشمے۔

التَّغْرِيْز : کھجور کا پودا جو ایک جگہ سے منتقل کر کے دوسری جگہ لگایا جائے۔ ج تَغَارِيْز.

المَغْرِز : گاڑنے کی جگہ۔ ج مَغَارِز.

غَرَسَ (ض) غَرْسًا وغِرَاسَةً. الشَّجَرَ : درخت کا پودہ لگانا۔

اِنْغَرَسَ : پودہ لگنا۔

الغَرْس : مص۔ پودہ لگایا ہوا ج غِرَاس وأغْرَاس.

الغِرْس : پودہ۔ پانی جو رحم سے نکلے۔ چھوٹا کوا۔ ج أغْرَاس.

الغَرِيْس : پودا لگایا ہوا۔ بھیڑ۔

الغَرِيْسَة : کھجور کا پودا جو ابھی اگا ہو۔ گٹھلی جو بوئی جائے۔ انگور کی بیل جو ابھی بٹھائی گئی ہو۔ پودہ بٹھانے سے پھلدار ہونے تک۔ ج غَرَائِس وغِرَاس.

الغِرَاس : پودہ۔ پودہ لگانے کا وقت۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا زَمَنُ الغِرَاس" جس طرح کہا جاتا ہے "هٰذَا زَمَنُ الحَصَاد".

المَغْرِس : پودہ لگانے کی جگہ ج مَغَارِس.

الغِرْش. مِنَ المسكوكات : ایک سکہ ہے جو دو آنے کے مساوی ہوتا ہے۔ ج غُرُوْش.

غَرِضَ (س) غَرَضًا. إلَيْهِ : مشتاق ہونا۔ صفت (غَرِضٌ)...... مِنْهُ : تنگ دل ہونا۔ ملول ہونا۔ خوف کرنا۔

غَرَضَ (ض) غَرْضًا. الإِنَاءَ : برتن بھرنا۔ کم بھرنا...... الشَّيْءَ : تازہ چننا۔ وقت سے جلدی کرنا۔ روکنا۔ توڑنا اس طرح کہ جدا نہ ہو جائے (...... غَرِيْضًا) لَهُ : تازہ دودھ پلانا۔

غَرُضَ (ک) غَرَضًا. اللَّحْمُ : گوشت تازہ ہونا۔ صفت (غَرِيْضٌ) ج أغَارِيْض.

غَرَّضَ : مزاح کرنا۔ تازہ گوشت کھانا۔ ...... الشَّيْءَ : تازہ چننا...... فِي سِقَائِه : مشک میں نہ بھرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ بَحْرٌ لاَ يُغَرَّضُ" یعنی فلاں آدمی سمندر کی مانند ہے جو خالی نہیں کیا جا سکتا۔ غَرَّضَ فُلاَنًا : نشانہ بنانا۔

أغْرَضَ. فُلاَنًا : تنگ دل کرنا...... الغَرَضَ : نشانہ پر ٹھیک مارنا...... الإِنَاءَ : برتن بھرنا۔

غَارَضَ. الإِبِلَ : اونٹوں کو ترکے گھاٹ پر لے جانا۔

تَغَرَّضَ وانْغَرَضَ. الغُصْنُ : شاخ کا مڑنا اور ٹوٹنا مگر جدا نہ ہونا۔

اِغْتَرَضَ. الشَّيْءَ : کسی چیز کو اپنی غرض بنانا۔

اِغْتُرِضَ فُلاَنٌ : جوان مرنا۔

الغَارِض : فا۔ ترکے پانی پر جانے والا۔ لمبی ناک۔ کہا جاتا ہے "أتَيْتُهُ غَارِضًا" یعنی دن کے ابتداء میں۔

الغَرْض : مص۔ وادی کی ناقص شاخ ج غُرْضَان وغِرْضَان وأغْرُض...... : کجاوہ کا تنگ ج أغْرَاض وغُرُوْض.

الغُرْضَة : کجاوہ کا تنگ ج غُرُض وغُرْض.

الغَرَض : مص۔ مطلوب۔ حاجت۔ قصد۔ کہا جاتا ہے "فَهِمْتُ غَرَضَكَ" میں نے تیرے قصد کو سمجھ لیا نشانہ جس پر گولی ماری جائے۔ ج أغْرَاض.

الغَرِيْض : طرب انگیز گیت۔ بہترین گویا۔ ہر سفید تازہ بارش کا پانی۔ پانی جس پر ترکے آیا جائے۔ تازہ گوشت۔

الإِغْرِيْض : شگوفہ۔ ہر سفید تر و تازہ۔ ج أغَارِيْض.

المَغْرِض : اونٹ کا تنگ۔ ج مَغَارِض.

المَغْرُوْض : مفع بارش کا پانی۔

الغُرْضُوْف : نرم ہڈی جیسے کان، ناک کی ج غَرَاضِيْف. الغُرْضُوْفَان : دو لکڑیاں جو کجاوہ

کے دائیں بائیں باندھی جاتی ہیں۔

غَرْغَرَ غَرْغَرَةً :غرغرہ کرنا۔غرغرت القِدْرُ: ہانڈی کا جوش کے وقت آواز دینا۔

غَرْغَرَهٗ :ذبح کرنا۔غرغرہ بالرمح :حلق میں نیزہ مارنا......الرَّجُلُ :آواز گلوگیر نکالنا۔موت کے وقت خرخر کرنا......اللَّحْمُ: گوشت میں بھونتے وقت آواز ہونا۔

تَغَرْغَرَ. بِالْمَاءِ او الدَّوَاءِ :پانی یا دوا سے غرغرہ کرنا اور اسی سے ہے "تَغَرْغَرَتِ العَيْنُ بالدَّمْعِ" آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی۔

الغِرْغِر :ایک قسم کی مرغی جس کو چینی مرغی کہتے ہیں۔واحد(غِرْغِرَة)

الغُرْغُور :بمعنی الغُرَيْر (دیکھئے الغُرَيْر)

الغُرْغُرَة :پوٹا۔پیشانی کی سفیدی۔کہا جاتا ہے "فُلانٌ غُرْغُرَةٌ" یعنی فلاں شریف ہے۔

غَرَفَ (ض) غَرْفًا. الشَّیْءَ :کاٹنا۔النَّاصِيَةَ: پیشانی کے بال کترنا۔

واغْتَرَفَ. الماءَ بِيَدِهِ :پانی کا چلو لینا۔

تَغَرَّفَهٗ :کسی چیز کے ساتھ جتنی چیزیں ہوں سب لے لینا۔

اِنْغَرَفَ. الشَّیْءُ :کٹنا۔مرنا اور ٹوٹنا...... العَظْمُ: ہڈی کا ٹوٹنا......فُلانٌ :مرنا۔

الغَرَف :مص(...... والغَرْف) پودہ جس سے چمڑے کو دباغت دیا جائے۔

الغِـرْفَةُ :چلو لینے کی ہیئت۔جوتی۔ج غِرَف.

الغُرْفَةُ :چلو۔ج غِرَاف......:کوٹھری کے اندر کوٹھری' بالاخانہ' بالوں کا گچھا۔ج غُرَف وغُرُفَاتٌ وغُرَفَاتٌ وغُرْفَاتٌ.

الغَارِفَةُ مؤنث غارِف :اسم فاعل......مِنَ النُّوقِ :تیز دوڑنے والی اونٹنی۔ج غَوَارِف.

الغَرَاف :ایک قسم کا بڑا پیمانہ۔

الغَرَّاف :بہت چلو لینے والا۔نَهْرٌ غَرَّاف : بہت پانی کی نہر۔غَيْثٌ غَرَّاف :بہت بارش۔

الغَرُوف. مِنَ الابارِ :وہ کنوئیں جن سے پانی چلو سے لیا جائے۔

الغَرِيف. مِنَ الشَّجرِ :گھنا درخت۔بانس' نرکل وغیرہ کی جھاڑی۔

الغَرِيفَة :گھنا درخت۔جوتی۔تلوار کے تلے کے نچلے حصہ کا چمڑا۔

المِغْرَف :تیز رفتار گھوڑا اور "فَارِسٌ مِغْرَفٌ" بھی کہا جاتا ہے ج مَغَارِف.

المِغْرَفَة :چمچہ۔ڈوئی۔ج مَغَارِف.

غَرِقَ (س) غَرَقًا. فِي المَاءِ :ڈوبنا۔صفت(غَرِقٌ وغارِقٌ وغَرِيقٌ) ج غَرْقَى

غَرِقَ فُلانٌ :دودھ وغیرہ کا گھونٹ لینا۔مستغنی ہونا۔

غَرَقَ (ن) غَرْقًا. مِنَ اللَّبَنِ :دودھ وغیرہ کا گھونٹ لینا۔

اَغْرَقَ. فِي الْاَمْرِ :مبالغہ کرنا۔

اَغْرَقَهٗ وغَرَّقَهٗ :ڈبو دینا۔اَغْرَقَ وغَرَّقَ فِي القَوْسِ :کمان کو بہت زیادہ کھینچنا اَغْرَقَ وغَرَّقَ اللِّجامَ بالفِضَّةِ :لگام کو چاندی سے مزین کرنا۔کہا جاتا ہے "اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ بالمَعَاصِي" یعنی اپنے اعمالِ صالحہ کو معاصی کی وجہ سے ضائع کر دیا۔

غَارَقَهٗ :قریب ہونا۔کہا جاتا ہے "غَارَقَتْنِي لَمِنِيَّةُ" یعنی موت مجھ سے قریب ہوئی۔

اِغْتَرَقَ. النَّفَسَ :بہت ہانپنا۔

لَبَعِيرُ التَّصْدِيرَ :اونٹ کے پیٹ کے موٹے ہو جانے کی وجہ سے تنگ کا تنگ ہو جانا۔

الفَرَسُ الخَيْلَ :گھوڑوں کی جماعت میں داخل ہونا اور آگے بڑھ جانا۔کہا جاتا ہے "فُلانٌ يَغْتَرِقُ العَيْنَ :یعنی فلاں اپنی خوبصورتی کی وجہ سے نظر کو اپنی طرف کھینچتا ہے دوسری طرف نہیں ڈالنے دیتا۔

اِسْتَغْرَقَ. الشَّیْءَ :کل لے لینا......الغَايَةَ : مقررہ حد سے آگے بڑھ جانا......فِي النَّوْمِ : گہری نیند سونا......فِي الضَّحِكِ :کھلکھلا کر ہنسنا۔

اِغْرَوْرَقَتْ. العَيْنُ :ڈبڈبا آنا۔

الغُـرْقَة :دودھ وغیرہ ایک مرتبہ پینے کی مقدار ج غُرَق.

غَرْقَأَتِ. الدَّجَاجَةُ بَيْضَهَا :مرغی کا کچا انڈا دینا......البَيْضَةُ :کچا انڈا گرنا۔

الغِرْقِئُ :انڈے کے سفیدی کی جھلی۔انڈے کی سفیدی۔

غَرِلَ (س) غَرَلاً. الصَّبِيُّ :بچے کا غیر مختون ہونا۔صفت (اَغْرَل) مؤنث غَرْلَاءُ ج غُرْلٌ.

الغَرِل :ڈھیلا ڈھالا آدمی۔بہت ہی زیادہ لمبا نیزہ۔

الاَغْـرَل :ارزانی کا سال۔خوش عیش زندگی۔

الغُـرْلَة :چمڑا جس کو ختنے کے وقت کاٹتے ہیں۔

غَرِمَ (س) غُرْمًا وغَرَامَةً ومَغْرَمًا الدَّيْنَ ونَحْوَهٗ :قرض وغیرہ ادا کرنا۔

فِي التِّجارَةِ :تجارت میں نقصان اٹھانا۔

اَغْرَمَهٗ وغَرَّمَهُ الدَّيْنَ :قرض کی ادائیگی کو لازم کرنا۔کہا جاتا ہے "غَرَّمَ السَّحَابُ" یعنی بارش ہوئی۔

اُغْرِمَ. بالشَّیْءِ :بہت خواہش مند ہونا۔

تَغَرَّمَ :تاوان برداشت کرنا۔

اِغْتَرَمَ :تاوان کو اپنے اوپر لازم کرنا۔

الغَرَامَة والغُرم :تاوان۔مال جس کا ادا کرنا ضروری ہو۔ضرر۔مشقت۔

الغَرَام :اشتیاق۔محبت جو دل کو مبتلائے عذاب کرنے والا ہو۔ہلاکت۔عذاب۔

الغَرِيم :قرض خواہ۔قرض دار۔مخالف۔ج غُرَمَاء وغُرَّام.

الغَرَامَاتِيقُ او الغَرَامَاطِيقُ: وہ علم جو بولنے اور لکھنے میں غلطی سے بچائے یعنی علم صرف' علم نحو اور علم عروض۔اس لفظ کا اطلاق اس کتاب پر بھی ہوتا ہے جس میں یہ علم پایا جائے۔

المَغْرَم :تاوان۔ج مَغَارِم.

غَرِنَ (س) غَرَنًا. العَجِينُ :گندھے ہوئے آٹے کا خشک ہونا۔

الغَرِن: کمزور۔
الغَرِیْن والغِرْیَن: تر یا خشک مٹی جو سیلاب میں بہہ کر آئے اور زمین پر رہ جائے۔ بے وقوفی۔
الغِرْنَیق والغُرْنَیق والغُرْنُوق والغُرانق: ایک قسم کا آبی پرندہ جو سارس کے مشابہ ہوتا ہے سفید خوبصورت جوان کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "شَابٌ غُرَانِقٌ وصَبِیَّةٌ غُرَانِقٌ وغُرَانِقَةٌ" ج غَرَانِق وغَرَانِیق وغَرَانِقَة.
غَرَ یَغْرُو غُرُوًا. الرَّجُلُ: تعجب کرنا...... الجِلْدَ: سریش سے جوڑنا...... الشَّحْمَ قَلْبَهُ: چربی کا دل پر چھا جانا۔
الغُرْنُوقی: ایک افریقی پھول کا نام۔
غَرِیَ یَغْرَیٰ غَرَاءً وغَرًا وغُرِیَ وغُرِّیَ واُغْرِیَ. بِکَذَا: بہت خواہش مند ہونا۔ بہت رغبت رکھنا۔ غَرِیَ الغَدِیْرُ: تالاب کا پانی ٹھنڈا ہونا...... فُلَانٌ: بہت زیادہ غضبناک ہونا (...... غَرَاةً) بِهِ: چمٹنا۔ لازم ہونا۔
غَرَّیٰ تَغْرِیَةً. الشَّیْئَ: سریش سے جوڑنا۔
اَغْرَیٰ. الرَّجُلُ بِکَذَا: برانگیختہ کرنا۔ اَغْرَیٰ العَدَاوَةَ بَیْنَهُمْ: دشمنی ڈالنا اور فساد پیدا کرنا۔
غَارَیٰ غِرَاءً ومُغَارَاةً. فُلَانًا: سخت جھگڑا کرنا...... بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ: ایک کے بعد دوسرے کا لگاتار کرنا۔
الغَرَاء والغِرَاء: ہر وہ چیز جس کا طلا کیا جائے جس سے ورق یا کھال کو جوڑیں جیسے سریش یا لیئی۔ الغِرَاءُ: خوبصورتی۔
الغَرَاء والغَرْوَیٰ: خواہش مندی۔ کہا جاتا ہے "لَا غَرْوَ ولَا غَرْوَیٰ مِنْ کَذَا" یعنی اس سے تعجب نہیں۔
الغَرِیُّ: خوبصورت۔ عمدہ عمارت۔
المِغْرَاة: سریش پگھلانے کا آلہ۔
غَزَّ (ن) غَزْزًا واغْتَزَّ. بِفُلَانٍ: خاص کرنا...... الإِبِلَ او الصَّبِیَّ: اونٹ یا بچہ پر نظر بد سے حفاظت کے لئے رنگی ہوئی اون لٹکانا۔
غَازَّهُ مُغَازَّةً: سبقت کرنا۔ جھگڑنا۔
اَغَزَّ. الشَّجَرُ: درخت میں بہت اور سخت کانٹے ہونا۔ اَغَزَّتِ البَقَرَةُ: گائے پر وضع حمل کا دشوار ہونا۔
تَغَازَّ. القَوْمُ الشَّیْئَ: آپس میں جھگڑا کرنا۔
الغُزُّ: جیڑا۔ ترکوں کی ایک قوم۔ واحد (غُزِّیٌّ)
غَزُرَ (ک) غَزْرًا وغَزَارَةً وغُزْرًا. المَاءُ وغیرہ: پانی وغیرہ کا کثیر ہونا۔ غَزُرَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا بہت دودھ والی ہونا۔
تَغَزَّرَ الرَّجُلُ: زیادہ گوشت والا اور موٹا ہونا۔
غَازَرَ واسْتَغْزَرَ: زیادہ لینے کے لئے تھوڑا دینا۔
الغَزْر: مص۔ کھجور کے پتوں کی بکری۔
...... والغَزَارَة: کثرت۔
اَلْغَزَّار: باریک کانوں کا بورا جس سے تحریر کے لئے قلمیں بنائی جاتی ہیں۔
الغَزِیْرُ: ہر چیز کا بہت۔ ج غِزَار.
الغَزِیْرَة: مؤنث غَزِیْر...... مِنَ النُّوقِ: بہت دودھ والی اونٹنی...... مِنَ العُیُوْنِ: بہت آنسوؤں والی آنکھ...... مِنَ الآبَارِ والیَنَابِیْعِ: بہت پانی والے کنوئیں اور چشمے ج غِزَار.
المِغْزَار. مِنَ الإِبِلِ: بہت دودھ والی اونٹنی۔
مَکَانٌ (مَغْزُوْرٌ) کثیر بارش سے سیراب شدہ۔
غَزَلَ (ض) غَزْلًا واغْتَزَلَ. الصُّوْفَ: اون کاتنا۔
غَزِلَ (س) غَزَلًا بِالنِّسَاءِ: عورتوں سے باتیں کرنا۔ عشق بازی کرنا۔ عورتوں کے حسن وجمال کی تعریف کرنا۔
غَازَلَ. المَرْأَةَ: عورت سے بات کرنا اور پھسلانا۔ کہا جاتا ہے "غَازَلَ فُلَانٌ الاَرْبَعِیْنَ مِنَ العُمُرِ" یعنی فلاں چالیس سال کے قریب ہوگیا و "هُوَ یُغَازِلُ رَغَدًا مِنَ العَیْشِ" یعنی وہ نہایت آسودگی کی زندگی بسر کرتا ہے۔
اَغْزَلَتْ. الظَّبْیَةُ: ہرنی کا بچے والی ہونا...... المَرْأَةُ: عورت کا تکلہ گھمانا۔
تَغَزَّلَ. فُلَانٌ: بتکلف عشق بازی کرنا۔
تَغَازَلَ القَوْمُ: بعض کا بعض سے عشق بازی کرنا۔
الغَزْل: مص۔ کاتا ہوا۔
الغَزَل: مص۔ عورتوں کے ساتھ کھیل کود۔
الغَزَال: ہرن کا بچہ۔ ج غِزْلَة وغِزْلَانٌ. دمُ الغَزَال: نام ایک نباتات کا۔
الغَزَالَة: غزال کا مؤنث۔ چڑھتے وقت کا سورج غَزَالَةُ الضحی وغَزَالَتُهُ: چاشت کی ابتداء۔
الغَزِل: عورتوں سے بات کرنے والا۔ عشق بازی کرنے والا وہ شخص جو ہر چیز میں کمزور ہو۔
الغَازِلَة: کاتنے والی۔ ج غُزَّل وغوازل.
الغَزِیْل: عورتوں سے باتیں کرنے والا۔
الغَزَّال: بہت کاتنے والا۔
الاَغْزَل. غزل: کا اسم تفضیل۔
مِنَ الحُمّٰی: بار بار آنے والا بخار۔
المِغْزَل والمَغْزَل والمُغْزَل: تکلہ ج مَغَازِل.
غَزَاهُ یَغْزُوْهُ غَزْوًا: طلب کرنا۔ قصد کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَرَفْتُ مَا یَغْزِیْ مِنْ هٰذَا الکَلَامِ" یعنی اس کلام کے مقصود کو میں نے جان لیا۔
غَزْوًا وغَزَاوَةً وغَزَوَانًا. القَوْمَ: کسی قوم سے جنگ کے لئے چلنا۔ جہاد کے لئے نکلنا۔
غَزَّیٰ واَغْزَیٰ. فُلَانًا: جہاد کے لئے بھیجا جانا۔ سامان دینا، برانگیختہ کرنا...... هُ: مہلت دینا۔ مطالبہ کو مؤخر کردینا۔
اِغْتَزَیٰ اِغْتِزَاءً. فُلَانًا: قصد کرنا...... بِهِ: مخصوص کرنا۔
الغَزْوَة. غزا کا اسم مرۃ۔ ج غَزَوَات.

الغَارِی: فا۔ ج غُزَاۃ وغُزًّی وغُزِیٌّ وغُزَّاء: مؤنث غازِیَۃ ج غَوَازٍ وغَازِیَات.
الغَزَاۃ: اسم ہے غزو: کا ج غَزَوَات.
المِغزَوَۃ: جس کا قصد کیا جائے۔ جس کو طلب کیا جائے۔
المَغزَی: جنگ کرنا۔ جنگ کرنے کی جگہ۔
مغزی الکلام: مقصد کلام۔ ج مَغَازٍ.
المَغَازِی: غازیوں کے مناقب۔ غازیوں کے افعال۔
اِمرَاَۃ (مُغزِیَۃ) عورت جس کا شوہر جہاد میں ہو۔ اَتَانٌ او نَاقَۃٌ مُغزِیَۃٌ: دیر سے جننے والی گدھی یا اونٹنی۔
غَسَّ (ن) غَسًّا. فِی البِلَادِ: داخل ہونا ...... الکَلَامَ: کلام میں عیب لگانا ...... ہ فِی المَاءِ: پانی میں غوطہ دینا ...... الہِرَّۃَ: بلی کو ڈانٹنا اور غس کہنا۔
اِنغَسَّ. فِی المَاءِ: پانی میں ڈوبنا۔
الغُسُّ: کمزور نالائق۔
غَسَرَ (ن) غَسرًا. عَلَی الغَرِیمِ: قرض دار پر سختی کرنا۔
تَغَسَّرَ الغَزلُ: کتے ہوئے سوت کا لپٹ جانا۔ الجھا ہوا ہونا ...... الاَمرُ: ملتبس ہونا۔ مخلط ہونا۔ صفت (غَسِرٌ)
الغَسَرُ: جس چیز کو ہوا اڑا کر تالاب میں ڈال دے۔
اَغسَفَ: تاریکی میں داخل ہونا۔
الغَسَفُ: تاریکی۔
غَسَقَ (ض) غَسقًا وغَسَقًا وغَسَقَانًا واَغسَقَ. اللَّیلُ: رات کا تاریک ہونا۔
اَغسَقَ الرَّجُلُ: تاریکی میں داخل ہونا ......
المُؤَذِّنُ: موذن کا دیر میں مغرب کی اذان کہنا۔
غَسَقَ (ض) غَسقًا وغسوقًا وغَسِقَ (س) غَسَقَانًا. المَاءُ: پانی گرنا ...... الغَیمُ: بارش ہونا ...... العَینُ: آنکھ کا ڈبڈبانا اور تاریک ہونا۔
الغَسَقُ: اول شب کی تاریکی۔

الغَاسِقُ: فا۔ چاند۔ رات جبکہ تاریکی بڑھ جائے۔ گیہوں کی ایک قسم۔
الغَسَاقُ والغَسَّاقُ: ٹھنڈا۔ بدبودار۔
غَسَلَ (ض) غَسلًا وغُسلًا. الشَّیءَ: پانی سے میل کچیل دور کرنا ...... ہ: تکلیف دہ طریقہ سے مارنا۔ جماع کرنا۔
غَسَّلَ. الشَّیءَ: دھونے میں مبالغہ کرنا۔ بہت جماع کرنا۔
اِنغَسَلَ: دھلنا ...... الشَّیءُ: بہنا۔
اِغتَسَلَ: نہانا ...... بِالطِّیبِ: خوشبو لگانا ...... الفَرَسُ: گھوڑے کو پسینہ آنا۔
الغَسلُ والغُسلُ: اسم ہے غسل سے۔
الغِسلُ والغُسلُ: ہاتھ منہ دھونے کی چیز جیسے صابن وغیرہ ج اَغسَال.
الغِسلَۃُ والغَسُولُ والغَسُولُ: ہاتھ منہ دھونے کی چیز۔
الغُسَالَۃُ. مِنَ الشَّیءِ: پانی جس سے دھویا جائے۔ دھونے سے جو پانی گرے۔ کپڑا جو دھویا جائے۔
الغَسِیلُ: نہلایا ہوا۔ ج غَسلَی وغُسَلَاءُ: مؤنث غَسِیلَۃ ج غَسَالَی.
الغَاسُولُ: صابون۔ اور ہر وہ چیز جس سے عموماً دھویا جائے۔ ایک پودہ کا نام ہے جس سے دھوتے ہیں۔
الغَسَّالُ: اسم مبالغہ۔ مؤنث غَسَّالَۃ.
المَغسَلُ والمَغسِلُ: غسل خانہ۔ ج مَغَاسِلُ.
المُغتَسَلُ: غسل خانہ ج مُغتَسَلَات.
المُغتَسَلُ: وہ پانی جس سے نہایا جائے۔
المِغسَلُ: وہ چیز جس سے دھویا جائے۔
المَغسَلَۃُ: وہ برتن جس میں کپڑے دھوئے جائیں۔
الغِسلِینُ: دوزخیوں کے جسموں سے نکلنے والی پیپ۔
غَسلَبَ. الشَّیءَ مِن فُلَانٍ: کسی سے کسی چیز کو چھین لینا۔
غَسَمَ (ن) غَسمًا واَغسَمَ. اللَّیلُ: رات کا تاریک ہونا۔ صفت (غَاسِمٌ)
الغَسَمُ: سیاہی۔ تاریکی۔ خاکستری۔
الغُسَمُ والاَغسَامُ: آسمان میں بادل کے ٹکڑے۔
غَسَنَ (ن) غَسنًا. الشَّیءَ: چبانا۔
غُسَانُ القَلبِ وغُسَّانُہ: دل کے انتہائی گوشے۔ کہا جاتا ہے "عَلِمتُ اَنَّ ذٰلِکَ مِن غُسَانِ قَلبِکَ" میں نے جان لیا کہ یہ تمہارے دل کی گہرائی سے ہے۔
الغَسَّانُ والغَیسَانُ: جوانی کی تیزی اور کہا جاتا ہے "مَا اَنتَ مِن غَسَّانِہٖ" تم اس کے مردوں میں سے نہیں ہو۔
الغَسَّانِیُّ: بہت خوبصورت۔
الغُسنَۃُ والغُسنَاۃُ: بالوں کا گچھا۔ ج غُسَنٌ: غُسنَات وغُسُنَات.
الاَغسَانُ: لوگوں کے اخلاق وعادات۔ پرانے کپڑے۔
الغَیسَانَۃُ: نرم ونازک عورت۔
غَسَا یَغسُو غَسوًا وغَسِیَ یَغسَی غَسًی واَغسَی. اللَّیلُ: رات کا تاریک ہونا۔
اَغسَاہُ اللَّیلُ: تاریکی ڈالنا۔
الغَسَاۃُ: کچی کھجوریں۔ ج غَسَوَات وغَسًی: شیخ (غَاسٍ) پیرفانی۔
غَشَّہٗ (ن) غَشًّا وغِشَّۃً: خلاف ضمیر ظاہر کرنا اور خلاف مصلحت کو مزین کرنا۔ دھوکا دینا۔
اَغَشَّہٗ: دھوکے میں ڈالنا اَغَشَّہٗ عَن حَاجَتِہٖ: جلدی کرنا اور حاجت سے باز رکھنا۔
اِغتَشَّ واستَغَشَّ. الرَّجُلَ: خیانت کا گمان کرنا۔ خائن سمجھنا۔
الغِشُّ: دھوکا۔ فریب۔ کینہ۔ خیانت۔ دل کی سیاہی۔ ترش روئی۔ ہر چیز کی کدورت۔
الغُشُّ: دھوکاباز۔ ج غُشُون.
الغَاشُّ: دھوکاباز ج غَشَشَۃٌ وغُشَّاشٌ.
الغَشَشُ: گدلا پانی۔
الغِشَاشُ والغَشَاشُ: تاریکی کا اول وآخر۔ قَومٌ (غَشَاشَۃٌ) دھوکہ باز لوگ۔

اَلْمَغْشُوْش :ملمع۔غیر خالص۔کہاجاتا ہے "لَبَنٌ مَغْشُوْشٌ" غیر خالص پانی ملا ہوا دودھ۔

غَشَمَهٗ (ن ض) غَشْمًا تَغَشَّمَهٗ :ظلم کرنا۔

غَشَمَ (ض) غَشْمًا الحَاطِبُ :لکڑی چننے والے کا رات کو لکڑی چننا اور بغیر سوچے بوجھے جو ہاتھ لگے اس کو کاٹنا۔

اَلْغَاشِم والغَشُوْم والغَشَّام :ظالم۔ غاصب۔

اَلْمِغْشَم :خودرائے دلیر کہ جو چاہے کرے۔ظالم۔

اَلْغَشَمْشَم :بمعنی مِغْشَم :بہت ظلم کرنے والا۔

اَلْغَشَمْشَمَة والغَشَمْشَمِيَّة :دلیری۔ جرأت۔

غَشْمَرَ غَشْمَرَةً. السَّيْلُ :سیلاب کا آنا ......الرَّجُلُ :حق یا باطل میں خود رائی کرنا اور کوئی پرواہ نہ کرنا......الاَمْرَ :بے سوچے سمجھے کام کرنا......فُلانًا :ظلم کرنا۔

تَغَشْمَرَ. عَلَيْهِ :غضبناک ہونا۔فُلانًا : زبردستی لے لینا اور ظلم کرنا۔تَغَشْمَرَ السَّيْلُ او الجَيْشُ :سیلاب یا لشکر کا آنا۔

اَلْغَشْمَرَة :مص۔آواز۔ج غَشَامِر۔

اَلْغَشْمَرِيَّة :ظلم۔

اَلْغَشْمِيْر :سختی۔زبردستی۔کہا جاتا ہے "اَخَذَهٗ بِالغَشْمِيْر" یعنی اس کو سختی سے لیا۔

غَشَا يَغْشُوْ غَشْوًا. فُلانًا :کسی کے پاس آنا۔

غَشِيَ (س) غَشَاوَةً. الاَمْرُ فُلانًا :مبتلا کر دینا۔

غَشَا. الفَرَسُ وغیرہ :سفید سر والا ہونا۔

غَشِيَ (س) غَشَيَانًا. فُلانًا :کسی کے پاس آنا......هٗ بِالسَّوْطِ :کوڑے سے مارنا۔

اِسْتَغْشٰى. ثَوْبَهٗ وبِثَوْبِهٖ :ڈھانپ لینا تاکہ نہ دکھائی دے نہ سنائی دے۔

اَلْغِشْوَة والغَشَاوَة :دونوں میں غین کی تثلیث ہے۔پردہ۔ اَلْغِشْوَةُ :غشا کا اسم مرۃ۔

الاَغْشٰى. مِنَ الخَيْلِ وغَيْرِهَا :سارے جسم کے خلاف سفید سر والا گھوڑا۔مؤنث غَشْوَاء۔

غَشِيَ يَغْشٰى غَشْيًا وغِشَايَةً الاَمْرُ وفُلانًا :نازل ہونا۔ڈھانکنا۔غَشِيَ المَرْأَةَ :جماع کرنا......المَكَانَ :آنا......اللَّيْلُ : رات کا تاریک ہونا۔

غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيًا وغُشْيًا وغَشَيَانًا :بے ہوشی طاری ہونا۔صفت مفعول مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ۔

اَغْشٰى. الاَمْرُ فُلانًا :نازل کرانا۔ڈھکوانا ......اللَّيْلُ :رات کا تاریک ہونا......اللّٰه عَلٰى بَصَرِهٖ :نگاہ پر پردہ ڈال دینا۔اَغْشَانِي فُلانًا :فلاں کے پاس آنے کے لئے برانگیختہ کرنا۔

غَشّٰى. الشَّيْءَ وعَلَى الشَّيْءِ :ڈھانکنا۔ غَشَّيْتُهُ الاَمْرَ :میں نے اس کو کام سے ڈھانک دیا۔

تغشّٰى. بِثَوْبِهٖ :اپنے آپ کو ڈھانکنا۔

تغشّى المرأة :جماع کرنا۔تغشاهُ الاَمْرُ : کام نے اس کو ڈھانک لیا۔

اِسْتَغْشٰى. ثَوْبَهٗ وبِثَوْبِهٖ :اپنے آپ کو ڈھانک لینا۔

الغِشَاء :پردہ۔ج اَغْشِيَة۔

الغِشَايَة والغُشَايَة والغُشْيَةُ :پردہ۔

الغَشْيَة والغَشْي والغُشْي والغَشَيَان : بے ہوشی۔غشی۔

غَشَائِيَات الاَجْنِحَة :پروں کے چار حصے والی کیڑے جن میں بھونڈ اور بعض چیونٹی کی اقسام ہیں۔

الغَاشِيَة :مؤنث غَاشِي :پردہ۔دل کا پردہ۔ ج غَوَاشِي :مصیبت۔قیامت۔اندرونی بیماری کا نام۔غَاشِيَةُ فُلانٍ :خدام۔ ملاقاتی۔دوست احباب جو بار بار آئیں۔

الغِشْيَان :آنا۔

غَصَّ (س۔ن) غَصَصًا. بِالطَّعَامِ والمَاءِ :کھانے یا پانی سے پھندا لگنا۔اچھو لگنا۔صفت (غَاصٌّ وغَصَّان)......المَكَانُ بِهِمْ :بھر جانا اور تنگ ہونا۔

غَصَّ (ن) غَصًّا. الشَّيْءَ :قطع کرنا۔

اَغَصَّهٗ :اچھو لگوانا۔کسی کے گلے میں پھندا لگوانا۔کہا جاتا ہے "اغص علينا الارض" اس نے ہمارے اوپر زمین تنگ کر دی۔

اِغْتَصَّ. المَكَانُ بِهِمْ :تنگ ہونا۔

الغُصَّة :جس کا پھندا لگے۔غم۔اندوہ۔ج غُصَص۔

غَصَبَهٗ (ض) غَصْبًا عَلَى الشَّيْءِ :مجبور ہونا......الشَّيْءَ :زبردستی لے لینا......المَرْأَةَ :زنا بالجبر کرنا...... الجِلْدَ :کھال سے بال اور اُون دور کرنا۔صفت (غَاصِب) ج غَاصِبُوْن وغُصَّاب اور اس کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے۔کہا جاتا ہے غَصَبَهٗ مَالَهٗ اور کبھی مفعول اول میں مِن کی زیادتی ہوتی ہے۔کہا جاتا ہے "غَصَبْتُ مِنْهُ مَالَهٗ"

اِغْتَصَبَ. الشَّيْءَ :ظلم و دوستی سے لینا...... المَرْأَةَ :زنا بالجبر کرنا۔

غَاصَبَه :ہر ایک کا دوسرے سے چھیننا۔

الغَصْب :مص۔چھینی ہوئی چیز۔

غَصَنَ (ض) غَصْنًا. الغُصْنَ :ٹہنی کو کاٹنا' ٹہنی کو کھینچنا......الشَّيْءَ :لینا......هٗ عَنْ حَاجَتِهٖ :پھیرنا' منع کرنا اور کہا جاتا ہے "مَا غَصَنَكَ عَنِّي" کس چیز نے تم کو مجھ سے باز رکھا۔

اَغْصَنَ وغَصَّنَ. العنقودُ :بڑے دانوں والا ہونا۔اَغْصَنَتِ الشَّجَرَةُ :درخت کا شاخ دار ہونا۔

الغُصْن :شاخ ج غُصُوْن واَغْصَان وغِصَنَة۔

الغُصْنَة :شاخ میں نکلی ہوئی چھوٹی ٹہنی۔ثَوْرٌ (اَغْصَنُ) سفید دم کا بیل۔

غَضَّ (ن) غَضًّا وغَضَاضًا وغَضَاضَةً. طَرْفَهٗ ومِنْ طَرْفِهٖ او صَوْتَهٗ: ومِنْ صَوْتِهٖ :نگاہ یا آواز پست کرنا۔روکنا ......المُغْضَن :شاخ کو بغیر جدا کئے ہوئے

توڑنا......الشَّیْءَ : کم کرنا۔ کہا جاتا ہے "لاَ اَغُضُّکَ دِرْهَمًا" میں ایک درہم کو نہیں کروں گا......مِنْ فُلاَنٍ : کسی کا مرتبہ گھٹانا۔ کہا جاتا ہے "غَضَّ بَصَرَہٗ" یعنی جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس سے منع کیا۔ "غَضَّ طَرْفَہٗ لِفُلاَنٍ" فلاں کی وجہ سے مکروہ بات برداشت کرلی۔ "وغُضَّ لِیْ سَاعَةً" یعنی اپنی سواری کو تھوڑی دیر کے لئے روک لو اور ٹھہر جاؤ۔

غَضَّ (س ض) غَضَاضَةً وغُضُوضَةً النَّبَاتُ وغیرہ : نباتات کا تروتازہ ہونا۔ صفت (غَضٌّ) ج غِضَاض۔

غَضَّضَ : تروتازہ کو کھانا۔ تروتازہ ونرم و نازک ہونا۔ ذلت وخواری لاحق ہونا۔

اِنْغَضَّ. الطَّرْفُ : نگاہ کا بند ہونا۔

تَغَاضَضَ. عَنْہُ : غفلت برتنا۔

الغَضَاض والغُضَاض : سر کا اگلا حصہ یا چہرے یا اوپر کا حصہ۔

الغَضَّۃ : ذلت ونقصان ج غُضَض۔

الغَضِیْضَۃ والغَضَاضَۃُ ج غَضَائِض : ذلت ونقصان۔

المَغَضَّة ج مَغَاضُّ : ذلت ونقصان۔

الغَضُّ : مص۔ تروتازہ۔ نازک بدن۔ کہا جاتا ہے "شَبَابٌ غَضٌّ" یعنی تروتازہ نئی جوانی ج غِضَاض۔

الغَضِیْض : تروتازہ۔ ناقص۔ ذلیل۔ طَرْفٌ غَضِیْضٌ : پست نگاہ۔ ج اَغِضَّاء واَغِضَّۃ: مؤنث غَضِیْضَۃٌ ج غَضَائِض۔

غَضِبَ (س) غَضَبًا ومَغْضَبَةً عَلَیْہِ : غضبناک ہونا۔ صفت (غَضِبٌ وغَضُبٌ وغَضْبَانٌ) مؤنث غَضْبٰی وغَضُوْبٌ وغَضْبَانَۃٌ. ج غَضْبٰی وغِضَاب وغَضَابٰی وغُضَابٰی اور کہا جاتا ہے "غَضِبَ لِفُلاَنٍ" یعنی فلاں کے لئے غضبناک ہو گیا۔ "وغَضِبَ مِنْ لاَ شَیْءٍ" یعنی بغیر کسی سبب کے غضبناک ہوا۔

اَغْضَبَہٗ وغَاضَبَہٗ مُغَاضَبَۃً : غضب پر برانگیختہ کرنا۔ وغَاضَبَہٗ : ایک کا دوسرے کو غصہ دلانا۔ غَاضَبَ فُلاَنًا : ناراض کرنا۔ ایک دوسرے کو ناراض کرنا۔ اَغْضَبَتِ العَیْنُ : آنکھ کا تنکا وغیرہ نکال دینا۔

تَغَضَّبَ واسْتَغْضَبَ عَلَیْہِ : غضبناک ہونا۔

الغَضْبَۃُ : غضب کا اسم مرۃ۔ مچھلی کی کھال۔ سر کی کھال۔

الغِضَاب والغُضَاب : آنکھ کا تنکا۔

الغُضَابِیّ : مکدر زندگی بسر کرنے والا۔

الغُضُبُ والغُضُبَّۃ والغَضْبَۃ والغُضْبَۃ : غضبناک۔

غَضَرَہٗ (ن ض) غَضْرًا. اللّٰہُ : خوش حال کرنا۔ آسودہ حال بنانا۔ غَضَرَ الرَّجُلَ : کسی کو روکنا۔ منع کرنا......الشَّیْءَ : کاٹنا۔

غَضِرَ (س) غَضَرًا وغَضَارَۃً : آسودہ حال ہونا۔ بہت مال دار ہونا۔ اچھی زندگی والا ہونا۔ صفت (غَضِرٌ)

غَضَرَ (ض) غَضْرًا وتَغَضَّرَ عَنْہُ : تجاوز کرنا۔ پھر جانا۔ غَضَرَ عَلَیْہِ : مائل ہونا...... لِفُلاَنٍ مِنْ مَالِہٖ : مال میں سے کچھ دینا۔

اُغْتُضِرَ : جوان مرنا۔

الغَضَار : خالص چکنے والی مٹی۔ چکنے والی مٹی کا بنا ہوا پیالہ۔ سبز رنگ کی ٹھیکری جو نظر بد سے بچنے کے لئے رکھتے ہیں۔

الغَضَارَۃ : مص۔ نعمت۔ آسودہ زندگی۔ وسعت وآسودہ حالی۔ سبز رنگ کی ٹھیکری جو نظر بد سے بچنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خالص مٹی۔ بڑا پیالہ۔ ج غَضَائِر۔

الغَضْرَاء. مِنَ الاَرْضِ : پانی کے قریب کی عمدہ زمین۔ وہ زمین جس میں خالص مٹی ہو اور قطاۃ : ایک پرندہ ہے اس کو بھی غضراء کہتے ہیں۔ ج غَضَارِیُّ کہا جاتا ہے "هُمْ فِیْ غَضْرَاءَ مِنَ العَیْشِ" وہ لوگ آسودہ حالی اور خیر میں ہیں۔

الغَاضِرُ : فا۔ مانع۔ کھال جس کی دباغت اچھی ہوئی ہو۔ اپنی ضروریات کے لئے ترک کے جانے والا۔ مؤنث (غَاضِرَۃ)

الغَضِیْرُ : نرم ونازک۔ سبز رنگ والا۔ ارض غَضِیْرَۃٌ : خالص مٹی والی زمین۔

المُغْضِرُ : صاحب نعمت وآسودہ حال۔ ج مُغْضِرُوْن۔

المَغْضُوْرُ : صاحب نعمت وآسودہ حال۔ ج مَغْضُوْرُوْن ومَغَاضِیْر۔

الغُضْرُوْف : بمعنی غُرْضُوْف۔

غَضْغَضَ. المَاءَ : پانی کم کردینا۔

...... وتَغَضْغَضَ. المَاءُ : پانی کم ہونا۔ پایاب ہونا۔

غَضَفَ (ض) غَضْفًا. العُوْدَ : لکڑی توڑنا ......الکَلْبُ اُذُنَہٗ : کتے کا اپنے کان کو ڈھیلا کرنا......الوِسَادَۃَ : تکیہ کو موڑنا۔ دوہرا کرنا (...... غُضُوْفًا) آسودہ حال ہونا۔

غَضِفَ (س) غَضَفًا. اللَّیْلُ : رات کا تاریک ہونا۔ غَضِفَتِ الاُذُنُ: خِلْقَۃً : ڈھیلا ہونا۔ صفت (غَضْفَاء) ج غُضْفٌ۔

غَضِفَ العَیْشُ : آسودہ ہونا۔ صفت (اَغْضَفُ وغَاضِفٌ)

اَغْضَفَ. اللَّیْلُ : رات کا تاریک ہونا۔ ......السَّحَابُ : بادل کا چھا جانا اور آمادۂ بارش ہونا۔

غَضَّفَ. الشَّیْءَ : لٹکانا۔

تَغَضَّفَتْ. الجَارِیَۃُ : لچکنا۔ نازوانداز سے چلنا......الحَیَّۃُ : کنڈلی مارنا اور کہا جاتا ہے "تَغَضَّفَتِ الدُّنْیَا عَلَیْہِ" دنیا اس کی طرف متوجہ اور مائل ہے۔ تَغَضَّفَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ : رات کا آنا۔ البِئْرُ : کنوئیں کا منہدم ہونا۔

اِنْغَضَفَتِ البِئْرُ : کنوئیں کا گرنا۔ اِنْغَضَفَتْ اُذُنُہٗ : کان کا ٹوٹنا......الضَّبَابُ : کہر کا تہ بتہ ہونا......القَوْمُ فِی الغُبَارِ : قوم کا غبار میں داخل ہونا۔

الغَاضِفُ : فا۔ خوش حال۔ خوش عیش۔ کتا جس کا کان آگے کو لٹکا ہوا ہو۔

الغَضَفُ : درخت خرما کے مانند ایک درخت واحد (غَضَفَۃ)

الغَضَنْفَرُ : شیر۔ سخت جسم والا مرد۔

الغَضَفة: سنگ خوار کے مانند ایک پرندہ۔
الاَغْضَف: لٹکے ہوئے کان کا کتا۔ موٹے پیروں کا تیر۔ تاریک رات۔ عَیش اَغْضَف: خوش حال زندگی۔
غَضَنَہٗ (ن ض) غَضْنًا۔ عَنْ کَذا: منع کرنا۔ روکنا...... النَاقَۃُ: اونٹنی کا نا تمام بچہ گرانا اور اسم (الغِضان) ہے۔
اَغْضَنَ۔ السَحَابُ: لگاتار بارش ہونا۔
اَغْضَنَت عَلَیْہِ الحُمّٰی: تیز بخار آنا اور ہمیشہ رہنا...... عَلَیْہِ اللَیْلُ: رات کا تاریک ہونا۔
غَاضَنَ مُغَاضَنَۃً۔ عَیْنَہ: آنکھ کا جھپکانا...... المَرْأۃَ: آنکھ جھپکا کر عورت سے بات چیت کرنا۔
غَضَّنَ۔ الشَّئَ: موڑنا۔ شکن ڈالنا۔
غَضَنَتِ السَمَاءُ: لگاتار برسنا...... النَاقَۃُ: اونٹنی کا نا تمام بچہ گرانا۔
تَغَضَّنَ: مڑنا۔ شکن پڑنا۔
الغَضْن والغَضَن: کپڑے یا کھال کی شکن۔ شکن۔ مشقت۔ غَضَنُ العَیْن: آنکھ کی ظاہری کھال ج غُضُوْن۔ غُضُوْنُ الاُذُن: کان کی سلوٹ۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ذُوْ غُضُوْن" پیشانی پر شکن والا آدمی "وکَانَ الاَمْرَ فِیْ غُضُوْنِ ذٰلِکَ" یعنی اس کے درمیان میں۔
الغُضْنَۃ الغَضَنَۃ: باریک چھلکا جو چیچک والے کی جلد پر ہوتا ہے۔
الغَضِیْن: اونٹنی کا نا تمام بچہ۔
الاَغْضَن: خلقتاً تکبر یا عداوت کی وجہ سے آنکھ سمیٹنے والا۔
غَضَا یَغْضُوْ غَضْوًا۔ اللَیْلَ: تاریک ہونا ...... البَعِیْرُ: اونٹ کا درخت غضا چرنا۔ صفت (غَاضٍ)
غُضُوًّا: نعمت اور آسودہ حالت میں ہونا۔ صفت (غَاضٍ) مؤنث (غَاضِیَۃ) ج غَوَاضٍ۔
غَضِیَ یَغْضٰی غَضًی۔ البَعِیْرُ: درخت غضا کے کھانے سے اونٹ کے پیٹ میں درد ہونا۔ صفت (غَضٍ) مؤنث غَضِیَّۃ ج غضایا غَضِیَتِ الاَرْضُ: بہت درخت والی ہونا۔
اَغْضٰی اِغْضَاءً۔ اللَیْلُ: رات کا تاریک ہونا۔ صفت (غَاضٍ) خلاف قیاس۔ اَغْضٰی عَیْنَہ: آنکھ بند کرنا۔ عَلَی الاَمْرِ: خاموش رہنا۔ صبر کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَغْضٰی عَنْہُ طَرْفَہٗ" اس سے اُس نے نگاہ پھیر لی۔ و "اَغْضٰی عَلَی القَذٰی" اس نے صبر کیا اور معاف کر دیا۔
تَغَاضٰی: آنکھیں بند کر لینا...... عَنْہُ: غفلت برتنا۔
الغَضَا: جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور اس کی چنگاری دیر تک نہیں بجھتی۔ واحد (غَضَاۃ) جھاڑی۔ اَھْلُ الغَضَا: نجد کے رہنے والے۔
الغَاضِیَۃُ۔ غَاضٍ: کا مؤنث۔ تاریک۔ روشن۔ کہا جاتا ہے "لَیْلَۃٌ غَاضِیَۃٌ" یعنی تاریک رات "نَارٌ غَاضِیَۃٌ" یعنی روشن آگ۔ ج غَوَاضٍ۔
الغَضْیَاءُ۔ غَضَا: کے اُگنے کی جگہ۔ اَرْضٌ غَضْیَاء: بہت درخت غضا والی زمین۔
غَطَّ (ن ض) غَطًّا واَغَطَّ الشَّئَ فِی المَاءِ: پانی میں ڈبونا و غوطہ دینا۔
غَطَّ (ن) غَطًّا: سخت نچوڑنا۔
غَطَّ (ض) غَطِیْطًا۔ النَائِمُ: سونے والے کا خراٹے لینا۔ البَعِیْرُ: اونٹ کا بلبلانا۔
تَغَاطَّ۔ الرَجُلَانِ فِی المَاءِ: ایک دوسرے کو پانی میں ڈبونا۔
الغَطُّ فِی المَاءِ: پانی میں ڈوبنا۔
الغَطَاط: سنگ خوار پرندے کی ایک قسم۔
والغَطَاط: صبح کی ابتداء۔
الغُطَیْطَۃُ: تیز تلوار۔
غَطْرَسَ غَطْرَسَۃً۔ عَلٰی فُلَانٍ: تکبر کرنا ...... الرَجُلُ: اپنے ہم عمروں پر دست درازی کرنا...... بِالشَّئِ: خود پسند ہونا...... ہٗ: غضبناک کرنا۔
تَغَطْرَسَ: ناز کرنا۔ تکبر کرنا...... غضبناک ہونا۔ بخل کرنا۔
الغِطْرِس: متکبر۔ خود پسند۔ ج غَطَارِس۔
الغِطْرِیْس: متکبر۔ خود پسند۔ ج غَطَارِیْس۔
غَطْرَشَ۔ اللَیْلُ بَصَرَہٗ: رات کا نگاہ کو تاریک کرنا...... بَصَرُہٗ: لگاتار تاریک ہونا۔
الرَجُلُ: بڑائی ظاہر کرنا۔
تَغَطْرَفَ: ناز و انداز سے چلنا۔ تکبر کرنا۔
الغَطْرَفَۃ: تکبر۔
الغِطْرَاف والغِطْرِیْف: سخی۔ سردار۔ خوش طبع جوان۔ خوبصورت ج غَطَارِفَۃ وغَطَارِیْف۔ الغِطْرِیْف: باز کا بچہ۔ مکھی۔
الغِطْرُوْف والغُطْرُوْف: خوبصورت خوش طبع جوان۔
غَطَسَ (ض) غَطْسًا۔ فِی المَاءِ: پانی میں غوطہ کھانا...... ہٗ فِی المَاءِ: غوطہ دینا...... فِی الاِنَاءِ: برتن میں منہ لگا کے پینا۔
غَطَّسَہٗ۔ فِی المَاءِ: پانی میں غوطہ دینا۔
تَغَاطَسُوْا۔ فِی المَاءِ: پانی میں ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔ تَغَاطَسَ الرَجُلُ: غفلت برتنا۔
الغَاطِسُ۔ فا۔ لَیْلٌ غَاطِسٌ: تاریک رات۔
الغِطَاس عِنْدَ النَصَارٰی: نصرانیوں کی ایک عید۔
الغَطَّاس: قعر دریا تک غوطہ لگانے والا۔ ایک پرندہ جس کو غَوَّاص بھی کہتے ہیں۔
الغِطْوَس: لڑائیوں میں پیش قدمی کرنے والا۔
المَغْطِس: غوطہ لگانے کی جگہ۔
المُغْطَس: بڑا برتن جس میں غوطہ لگائیں۔ ج مَغَاطِس۔
غَطَشَ (ض) غَطْشًا۔ اللَیْلُ: رات کا تاریک ہونا۔ صفت (غَاطِش واَغْطَش)

اَلْغِطِّيْسُ: عیسائیوں کے بپتسمہ کا دن۔
غَطَشَ (ض) غَطْشًا وغَطَشَانًا: مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلنا۔
غَطِشَ (س) غَطَشًا: کمزور نظر والا ہونا۔ صفت (اَغْطَش وغَطِش) مؤنث (غَطْشَاء وغَطِشَة) ج غُطْش وغَطِشَات.
اَغْطَشَ. اللَّيْلُ: رات تاریک ہونا۔
اللّٰهُ اللَّيْلَ: رات کو تاریک کرنا۔
تَغَطَّشَتْ. عَيْنُه: نگاہ کمزور ہونا۔
تَغَاطَشَ. عَنْهُ: اندھا بننا و غفلت برتنا۔
اِغْطَاش: کمزور نظر والا ہونا۔
الغُطَاش: رات کی تاریکی۔
الغَطَش. فِي العَيْنِ: سیلانِ اشک کے ساتھ نظر کی کمزوری۔
فَـلاَةٌ (غَطْشَاء وغَطِيْش وغَطْشَى) چٹیل میدان جس میں راستہ کا پتہ نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "فَلاَةٌ غَطْشَى و نَحْنُ كَرِمَالِهَا غَطْشَى" چٹیل میدان تھا اور ہم اس میں اسی میدان کی ریت کے مانند پیاسے تھے۔
ليلة غطشاء: تاریک رات۔
غَطْغَطَتْ غَطْغَطَةً. القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا..... النَّوْمُ عَلَى فُلاَنٍ: نیند کا غالب آنا ..... وتَغَطْغَطَ البَحْرُ: سمندر میں موجوں کا بلند ہونا۔ تَغَطْغَطَ الشَّيْءُ: بکھرنا۔ متفرق ہونا۔
الغَطَاغِط: بکری کے مادہ بچے، واحد (غُطْغُط).
الغَطْغَطَة: مص۔ سنگ خوار کی آواز کے مانند نقل کرنا۔
غَطِفَ (س) غَطَفًا: پلکوں کا طویل ہونا اور مڑ جانا۔ صفت (اَغْطَف) مؤنث (غَطْفَاء) ج غُطْف.
الغَطَفُ: مص۔ وسعت عیش۔
الاَغْطَف. مِنَ العَيْشِ: آسودہ زندگی۔
الغِطَمّ: بڑا سمندر۔ وسیع الاخلاق آدمی۔ جماعت کثیر۔

غَطْمَطَ. البَحْرُ: سمندر کا بلند موجوں والا ہونا..... القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا۔
السَّيْلُ: آواز دینا۔
تَغَطْمَطَ. البَحْرُ: سمندر کا جوش مارنا اور موجوں کا بلند ہونا..... الصَّوْتُ: آواز کا گلوگیر ہونا۔
بَحْرٌ (غُطَامِط) بڑی موجوں والا سمندر۔
الغَطْمَطِم: بڑا سمندر۔
غَطَا يَغْطُو غَطْوًا وغُطُوًّا. الشَّيْءُ: چھپانا ..... المَاءُ وغَيْرُهُ: بلند ہونا..... اللَّيْلُ: رات کی تاریکی کا سب چیزوں کو چھپا لینا۔
غَطَّى تَغْطِيَةً واَغْطَى اِغْطَاءً. الشَّيْءُ: چھپانا۔ اَغْطَى الكَرْمُ: پانی جاری ہونا اور بیل کا پھیلنا۔
تَغَطَّى واغْتَطَى: چھپنا۔
الغِطَاء: پردہ۔ سرپوش۔ ج اَغْطِيَة.
الغِطَايَة: عورت کی کرتی۔
غَطَى يَغْطِي غَطْيًا وغُطِيًّا. اللَّيْلُ: رات کا تاریک ہونا..... الشَّبَابُ: جوانی کا بھرپور ہونا..... المَاءُ: پانی کا بہت ہونا۔ صفت (غَاطٍ) ..... الشَّيْءَ وعَلَى الشَّيْءِ: چھپانا۔ ..... واَغْطَى. الشَّجَرُ: درخت میں لمبی لمبی شاخوں کا ہونا۔ اَغْطَاه: چھپانا۔
الغَاطِيَة: مؤنث غَاطٍ: انگور کی بیل۔
غَفَّ الطَّائِرُ: پرندے کا گرنا۔
اِغْتَفَّتْ وتَغَفَّفَتْ. الدَّابَّةُ: جانور کا موسم بہار کے چارہ پر پہنچنا۔ اِغْتَفَّتِ الدَّابَّةُ: چوپایہ کا چارہ پانا۔ اِغْتَفَّ فُلاَنًا: تھوڑا دینا۔
تَغَفَّفَ. الإِنَاءَ او الضَّرْعَ: برتن یا تھن کے بقیہ کو لینا۔
الغَفّ: خشک شدہ پتے۔
الغُفَّة: چارہ جس کو اونٹ منہ سے جلدی لے سکے۔ گزارہ۔ غُفَّةُ الإِنَاءِ او الضَّرْعِ: برتن یا تھن کا بقیہ۔ الغُفَّةُ: چوہا۔
غَفَرَ (ض) غَفْرًا. الشَّيْءَ: ڈھانکنا۔ ..... الشَّيْبَ بِالخِضَابِ: سفید بالوں کو خضاب سے چھپانا۔
غَفَرَ وغَفِيْرًا وغَفِيْرَةً وغُفْرَانًا ومَغْفِرَةً وغُفُوْرًا. لَهُ الذَّنْبَ: چھپانا اور معاف کر دینا..... الاَمْرَ: درست کرنا۔
غَفَرَ (ض) وغَفِرَ (س) غَفْرًا وغَفَرًا. المَرِيْضُ: مریض کا دوبارہ بیمار ہونا۔ غَفِرَ وغُفِرَ الجُرْحُ: زخم کا تازہ ہونا۔ غَفِرَ الثَّوْبُ: کپڑے کا روئیں دار ہونا۔
غَفَّرَ. الشَّيْءَ: چھپانا، ڈھانکنا..... الرَّجُلَ: غفر اللّٰه لهٗ: کہنا۔
اَغْفَرَه: چھپانا۔ اَغْفَرَ الرِمْثُ: گوند نکالنا۔
تَغَفَّرَ: گوند چننا۔
تَغَافَرُوْا: ہر ایک کا دوسرے کے لئے مغفرت کی دعا کرنا۔
اِغْتَفَرَ. اللّٰهُ ذَنْبَهُ: بخش دینا۔
اِغْفَارَّ. الثَّوْبُ: روئیں دار ہونا۔
اِسْتَغْفَرَ. اللّٰهَ الذَّنْبَ ومِنَ الذَّنْبِ: بخشش طلب کرنا۔
الغَفْر والغَفَر: رواں کپڑے کا۔ الغَفَر: چھوٹی چھوٹی گھاس (الغَفْر والغَفَر والغُفَار) گردن وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بال۔
الغَفْر والغُفْر: پہاڑی بکری کا بچہ۔ ج غِفَرَة واَغْفَار وغُفُوْر.
الغِفْر: گائے کا بچہ۔
الغَفِرُ: گردن وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے بال والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ غَفِرُ القَفَا وامْرَاَةٌ غَفِرَةُ الوَجْهِ".
الغُفَار: رخسارہ پر نشان۔
الغُفْرَة: ڈھکنا۔ سرپوش۔ کہا جاتا ہے "غَفَر الشَّيْءَ بِغُفْرَتِهِ" اس نے مناسب طریقہ سے اصلاح کر دی۔
الغِفَارَة: خود جس کو فوجی ٹوپی کے نیچے پہنتا ہے ٹکڑا کہ جس سے کمان کے گوشہ کو لپیٹتے ہیں۔ چیتھڑا جس سے عورتیں اوڑھنی کو میل یا تیل وغیرہ سے بچاتی ہیں اور وہ چیز جس سے کسی چیز کو چھپائیں۔

الغِفَارَة: لمبی چوڑی چادر جس کو علمائے یہود اوڑھتے تھے۔
الغَافِر: فا۔ ج غَافِرُون وغُفَرَةٌ.
الغَفُور: بہت بخشنے والا۔ مؤنث ومذکر دونوں کے لئے مستعمل ہے۔
الغَفَّار: بہت بخشنے والا۔ مؤنث غَفَّارَةٌ.
الغَفِير: مص۔ رواں۔ کہا جاتا ہے "جَاؤُوْا جَمًّا غَفِيْرًا وجَمَّ الغَفِيْرِ والجَمُّ الغَفِيْرُ" یعنی جماعت آگئی جس میں شریف ورذیل سبھی قسم کے لوگ ہیں۔
المِغفَرَة: پہاڑی بکری بچہ والی ج مُغْفِرات.
المِغْفَرُ والمِغفَرَة: خود جس کو فوجی ٹوپی کے نیچے پہنتا ہے۔ ج مَغَافِر.
المِغفَرُ والمُغفُر والمُغفُور: ایک قسم کا گوند جو بعض درختوں سے نکلتا ہے۔ ج مَغَافِر ومَغَافِير. اَرْضٌ (مُغْفُورٌ) وہ زمین جس میں یہ گوند بہت نکلتا ہے۔
الغُوفُر: خربوزہ کی ایک قسم۔
الغَفَش: آنکھ کا کیچڑ۔
غَافَصَهُ غِفَاصًا ومُغَافَصَةً: اچانک آجانا۔ اچانک پکڑ لینا۔
الغَافِصَة: مصیبت زمانہ ج غَوَافِص.
غَفَقَهُ (ض) غَفْقًا بِالسَّوْطِ: کوڑے سے بہت مارنا۔ غَفَقَ عَلَيْهِ: کسی پر اچانک آجانا۔
الرَّجُلُ: اچانک واپس آجانا۔
غَفَّقَ: کچھ تھوڑا سا سونا۔
غَفَّقَ: اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سن رہا ہو۔
تَغَفَّقَ الشَّرَابَ: تمام دن شراب پیتا یا تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پینا۔
اِغْتَفَقَ بِهِ: احاطہ کرنا۔
الغَفَق: مص۔ ہلکی بارش۔
المَغْفِق: مرجع۔ لوٹنے کی جگہ۔
المُنْغَفَق: واپس ہونے اور مڑنے کی جگہ۔
غَفَلَ (ن) غُفُولًا وغَفْلَةً وغَفَلًا عَنْهُ: غافل ہونا۔ بھول جانا۔ چھوڑ دینا ......
الشَّيْءَ: چھپانا۔
غَفَّلَهُ: غافل بنانا۔ غافل سمجھنا۔ غَفَّلَ الشَّيْءَ: چھپانا۔
اَغْفَلَ الشَّيْءَ: چھوڑ دینا......هُ: غافل نام رکھنا۔ غافل سمجھنا......الكِتَابَ: نقطے نہ رکھنا ......هٗ: کام کے وقت کو پوچھنا اور فرصت کا انتظار کرنا۔
غَافَلَهُ وتَغَفَّلَهُ واغْتَفَلَهُ واسْتَغْفَلَهُ: غفلت کے وقت کا انتظار کرنا۔ اِغْتَفَلَهُ: غافل سمجھنا۔
تَغَافَلَ: بتکلف غافل بننا۔ تَغَافَلَ: غفلت کے وقت کا انتظار کرنا۔ تَغَافَلَ عَنِ الاَمْرِ: غافل ہونا۔ بھول جانا۔
الغُفْل: مص۔ فراخی عیش۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فِي غُفْلٍ مِنْ عَيْشِهِ" وہ فراخی عیش میں ہے۔
الغُفْل: بے علامت۔ بے حسب آدمی...... مِنَ الشِّعْرِ: جس کا قائل معلوم نہ ہو...... مِنَ الاَرْضِ: غیر آباد زمین...... مِنَ الرِّجَالِ: ایسا آدمی جس سے نہ خیر کی توقع ہو نہ شر کا اندیشہ۔ مِنَ الكُتُبِ: جس کا مصنف معلوم نہ ہو۔ مِنَ الشُّعَرَاءِ: مجہول شاعر ج اَغْفَال.
نَعَمٌ (اَغْفَال) بے علامت چوپائے۔
الغَافِل: فا۔ ج غَافِلُون وغُفُول وغُفَّل.
الغَفْلان: غافل۔
الغُفُلَانُ: غافل۔ غفلت ورزی اور بے خبری۔
المَغْفَلَة: ڈاڑھی بچہ۔
المُغَفَّل: مفع۔ بے خبر آدمی۔ سادہ لوح۔
غَفَا يَغْفُو غَفْوًا وغُفُوًّا وغَفِيَ يَغْفَى غَفْيَةً واَغْفَى: اونگھنا۔ ہلکی نیند سونا۔ کہا جاتا ہے اَغْفَيْتُ: اور غَفَيْتُ: کم بولا جاتا ہے۔ غَفَا الشَّيْءُ: پانی پر تیرنا۔
الغَفْوَة. غفا: کا اسم مرۃ۔ ہلکی نیند۔
غَفَى يَغْفِي غَفْيًا واَغْفَى. الطَّعَامَ: غلہ کو صاف کرنا۔ واَغْفَى الطَّعَامُ: بہت کوڑا کرکٹ والا ہونا۔ اغفى الرَّجُلُ: کھلیان میں بھوسہ پر سو جانا۔
اِنْغَفَى الشَّيْءُ: ٹوٹنا۔
الغَفَى: گیہوں کا چھلکن۔
الغُفَاءُ: گیہوں کا چھلکن۔ درخت خرما کے لئے آفت جو غبار کے مانند ہوتا ہے اور میووں کو پکنے نہیں دیتا۔
الغَفْيَة: بلند ٹیلہ جس پر پانی نہ چڑھے۔
الغَفَاءَة: آنکھ کی سفیدی۔
غَقَّ (ض) غَقًّا وغَقِيقًا. القَارُ: قار کا جوش مارنا اور اس کی آواز سنائی دینا (دیکھئے قار) ......الصَّقْرُ: شکرہ کا آواز کرنا۔
غَقُّ المَاءِ وغَقِيقُهُ: تنگ جگہ میں پانی کے داخل ہونے کی آواز۔
الغَقَّاق: اسم مبالغہ۔
غَلَّهُ (ن) غَلًّا. فِي الشَّيْءِ: داخل کرنا۔
غَلَّ المَفَازَةَ: بیابان میں داخل ہونا...... الشَّيْءَ: چپکے سے لینا اور اپنے سامان میں ملا دینا...... المَاءُ بَيْنَ الاَشْجَارِ: پانی کا درختوں کے درمیان جاری ہونا۔ نگاہ کا راہ راست سے بھٹک جانا۔
غُلُولًا: خیانت کرنا...... فِي الشَّيْءِ: داخل ہونا...... فِي البِلَادِ: گھستے ہوئے چلے جانا۔
غَلَّ (ن) غَلًّا وغَلَّلَ. الغِلَالَةَ: غلالہ پہننا۔ (دیکھئے غلالہ) غَلَّهُ وغَلَّلَهُ: ہاتھ میں ہتھکڑی یا گلے میں طوق ڈالنا۔
غَلَّ (ض) غِلًّا وغَلِيلًا. صَدْرُهُ: کینہ والا ہونا۔ دھوکے فریب والا ہونا۔
غُلَّ غَلًّا وغُلَّةً: سخت پیاسا ہونا۔ صفت (غَلِيل ومَغْلُول ومُغْتَلّ)
اَغَلَّ. الرَّجُلُ: خیانت کرنا۔ اَغَلَّتِ الاَرْضُ: غلہ والی ہونا۔ غلہ پیدا کرنا...... اَغَلَّ البَصَرَ: تیز نظر کرنا۔ اَغَلَّهُ: خیانت کی طرف نسبت کرنا...... عَلَى عِيَالِهِ: بال بچوں کے لئے غلہ لانا...... الخَطِيبُ: خطیب کا اپنے کلام میں صواب کو نہ پہنچنا...... الجَازِرُ فِي الجِلْدِ: قصائی کا کچھ گوشت اور چربی کے ساتھ کھال کو کھینچنا۔

اِنْغَلَّ وتَغَلَّلَ. فِیْ الشَّیْءِ :داخل ہونا۔
اِغْتَلَّ الضَّیْعَةَ :جائیداد سے غلہ کو لینا۔
...... الثَّـوْبَ :کپڑے کو کپڑوں کے نیچے پہننا۔
اِغْتَلَّ وتَغَلَّلَ. بِالغَالِیَةِ :غالیہ لگانا۔
اِسْتَغَلَّ. الارضَ :زمین سے غلہ لینا۔
عَبْدَهٗ :غلام کو غلہ لانے پر مجبور کرنا۔
الغِلُّ :کینہ ودھوکا فریب۔
الـغُـلُّ :پیاس۔ ہتھکڑی یا طوق ج اَغْلَالٌ وغُـلُـول: کہاجاتا ہے "هٰـذا غُـلٌّ فِـیْ عُـنُـقِکَ" یعنی یہ تیرے لئے لازم ہے اور تجھے اس پر سزا ملے گی۔
الـغَـلَّةُ :مکان کا کرایہ یا زمین کا ماحصل ج غَلَّاتٌ وغِلَالٌ.
الغُلَّةُ :سخت پیاس۔ کپڑے کے نیچے پہننے کا کپڑا۔ گدی جس کو عورتیں سرین پر بڑا معلوم ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔ ج غُلَلٌ.
الغَلَلُ: پیاس۔ درختوں کے درمیان بہنے والا پانی۔ چھنا (چائے وغیرہ چھاننے کا) گوشت جو کھال پر رہ جائے۔ ج اَغْلَالٌ.
الـغِلَالَةُ: ہر وہ کپڑا جو کپڑے کے یا زرہ کے نیچے پہنا جائے مثلاً بنیان یا شلوکا وغیرہ۔ زرہ کے نیچے دو حلقوں کو ملانے والی میخ۔ ج غَلَائِـــل :گدی جس کو عورتیں سرین پر بڑا معلوم ہونے کے لئے باندھتی ہیں۔
الغَالِیَةُ :ایک قسم کی مرکب خوشبو۔
الـغَـلِیْـل :سخت پیاسا۔ سخت پیاس۔ کینہ۔ سوزش محبت یا سوزش غم۔
الـغَلِیْلَة مؤنث غلیل: زرہ یا زرہ کے نیچے پہننے کا کپڑا۔ ج غَلَائِل.
المِغْلَال :بہت غلہ والا۔
المُغْتَلُّ :پیاسا۔ کہاجاتا ہے "اَنَا مُغْتَلٌّ اِلَیْهِ" یعنی میں اس کا مشتاق ہوں۔
الـمُغِلَّاتُ والمُسْتَغَلَّاتُ :زمین کا زائدہ (بصورت کرایہ یا غلہ)
غَـلَبَ الرَّجُلَ وغَلَبَ عَلَیْهِ (ض) غُلْبًا وغَـلَبًـا وغَـلَـبَـةً ومَـغْـلَـبًـا ومَغْلَبَةً وغُلُبّٰی وغِلِبّٰی وغُـلُبَّةً وغَلَابِیَةً واغْتَلَبَهٗ :غالب ہونا کہاجاتا ہے "غَـلَبَ عَلَیْهِ الکَرَمُ" کرم کا اس کے اوپر غلبہ ہوگیا گویا کہ وہ اس کی عادت ثانیہ ہے۔
غَلِبَ (س) غَلَبًا :موٹی گردن والا ہونا۔ صفت(اَغْلَب) مؤنث غَلْبَاء ج غُلْبٌ.
غَلَّبَهٗ :غالب بنانا۔
غَـالَبَهٗ غِلَابًا ومُغَالَبَةً :ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا۔
تَـغَـلَّبَ. عَلَی البَلَدِ :شہر پر زبردستی تسلط جما لینا۔
تَغَالَبُوْا عَلَی البلد :شہر پر قابض ہونے کے لئے ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا۔
اِغْلَوْلَبَ العُشْبُ :گھنا ہونا......القَوْمُ :بہت ہونا۔
اِسْتَـغْـلَبَ. عَـلَیْـهِ الضِحْکُ :تیز ہونا۔ غالب ہونا۔
الـــغَـلَّابُ :بہت غالب ہونے والا۔ ج غَلَّابُوْنَ.
الغَالِب :فا۔ ج غَالِبُوْنَ وغَلَبَةٌ کہاجاتا ہے "هٰـذا مـا یُـحْدِثُ غَالِبًا وفِی الغَالِبِ" یہ اکثر احوال میں واقع ہوتا ہے۔
الاَغْـلَبُ :اسم تفضیل۔ اسی سے ہے "عَلَی الاَغْلَب وفِی الاَغْلَبِ" یعنی عَلَی الاکثر وفِی الاکثر. الاَغْلَبُ :شیر۔
الـغَـلْـبَـاء :مؤنث اغلب : گھنے درختوں کا باغ۔ بڑا اونچا ٹیلہ۔ بہت عزیز خاندان۔
الغُلُبَّةُ :مص......مِنَ الرِجَال: جلد غالب آنے والا۔
المُغَلَّب :مفع۔ بار بار مغلوب کیا ہوا۔
المَغْلَبَةُ :مص۔ غلبہ۔ غلبہ کی جگہ۔
غَلَتَ (ن) غَلْتًا. البَیْعَ او الشِّرَاءَ :فسخ کرنا۔
غَـلِتَ (س) غَـلَتًا: غلطی کرنا۔ حساب غلطی کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے۔
تَـغَلَّتَهٗ واغْتَلَتَهٗ :اچانک پکڑ لینا۔ غفلت میں پکڑ لینا۔
الغَلْتَة :رات کا ابتدائی۔
غَـلِثَ (س) غَـلَثًا. القَوْمُ: سختی سے مقابلہ کرنا۔
واغْـتَـلَـثَ. الزَّنْدُ :چقماق سے آگ نہ نکلنا۔
غَلَثَ (ض) غَـلْثًا. الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ :ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا۔
الـغَـلْـث :مص۔ غلہ کے ساتھ ملا ہوا کوڑا کرکٹ۔
الغَلِث :مجنون۔ والمُغَالِث: سخت جنگ کرنے والا۔
الغَلِث والغَلِیْث والمَغْلُوْث مِنَ البُرِّ :وہ گیہوں جس میں کوڑا کرکٹ ملا ہوا ہو۔
غَلَجَ (ض) غَـلْـجًا وغَلَجَانًا. الفَرَسُ : برابر ایک رفتار پر چلنا۔
تَغَلَّجَ. عَلَیْهِ :ظلم کرنا۔
الغُلُج :عمدہ جوانی۔
الاُغْلُوْج :نرم ونازک شاخ۔ ج اَغَالِیْج.
اَلْغَلَاذِیْشِیَا: بڑے کانوں والا ایک درخت۔
غَـلَّسَ فِی العَمَلِ: آخر رات کی تاریکی میں کام کرنا۔ السَّـمَاءَ: آخر رات کی تاریکی میں پانی پر پہنچنا۔
اَلْغَلَسُ :آخر رات کی تاریکی ج اَغْلَاس.
غَلَصَهٗ (ن) غَـلْـصًا وغَلْصَمَهٗ غَلْصَمَةً: حلق کاٹنا۔ حلق پکڑنا۔
الـغَـلْـصَمَةُ :مص سر اور گلے کے درمیان کا گوشت۔ جماعت۔ قوم۔ سردارانِ قوم۔ ج غَلَاصِم: کہاجاتا ہے "هُوَ فِیْ غَلْصَمَةِ مِـنْ قَـوْمِـهٖ" وہ اپنی قوم میں شریف ومعزز ہے۔
غَلِطَ (س) غَـلَطًا. فِیْ الاَمْرِ: غلطی کرنا۔ صفت(غَالِط) اور صفت مفعولی(مَغْلُوْطٌ) فِیْهِ.
غَلَّطَهٗ :غلطی کی نسبت کرنا۔
غَالَطَهٗ غِلَاطًا ومُغَالَطَةً واَغْلَطَهٗ :غلطی میں ڈالنا۔
تَـغَـالَطَ. القَوْمُ :ایک دوسرے کو غلطی میں

ڈالنا۔

المَغْلَطَة :وہ مسائل مبہمہ جس سے آدمی کو غلطی میں ڈالا جائے۔ وہ چیز جس میں غلطی کی جائے یا کثرت سے جس میں غلطی واقع ہو۔ ج مَغَالِيط.

الاُغْلُوْطَة بمعنی مَغْلَطَة ج اُغْلُوْطَات واَغَالِيط.

الغَلُوْطَة بمعنی مَغْلَطَة کہا جاتا ہے هٰذِهٖ مَسْأَلَة غَلُوْطَة :یعنی یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں بکثرت غلطی ہوتی ہے۔

المِغْلَاط :بہت غلطی کرنے والا۔

غَلُظَ (ن ض) وغَلُظَ (ک) غِلَظًا وغِلْظَةً وغُلْظَةً وغَلَاظَةً :موٹا ہونا۔ گاڑھا ہونا۔ سخت ہونا۔ صفت (غَلِيْظًا) ج غِلَاظ و(غَالِظ) ج غَلْظَة. غَلُظَتِ السُّنْبُلَةُ :خوشہ میں دانہ نکلنا...... الرَّجُلُ : سخت وتندخو ہونا۔

غَلَّظَهٗ :گاڑھا کرنا۔ غَلَّظَ الْيَمِيْنَ :قسم کو موکد کرنا...... عَلَيْهِ فِي الْيَمِيْنِ :قسم میں سختی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ مِنْهُ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا" اس سے پختہ عہد لیا۔

اَغْلَظَ. المُسَافِرُ :مسافر کا سخت زمین پر اترنا...... الشَّيْئَ :غلیظ پانا...... لَهٗ فِي الْقَوْلِ : درشت کلامی کرنا۔ سختی سے جھڑکنا۔

غَالَظَ مُغَالَظَةً :دشمنی کرنا۔ مقابلہ کرنا۔

اِسْتَغْلَظَ :گاڑھا ہونا۔ موٹا ہونا۔ سخت ہونا ......الشَّيْئَ :موٹا پانا۔

الغِلَاظ :گاڑھا۔ موٹا۔ سخت۔

الغَلَظ :سخت زمین۔

الغِلْظَة :مص۔ سختی۔ گندگی۔ موٹاپا۔ بدخلقی۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ غِلْظَةٌ" یعنی ان کے درمیان عداوت ہے۔

غَلَفَ (ن) غَلْفًا. الشَّيْئَ :ڈھانکنا۔ غلاف میں ڈالنا۔

غَلِفَ (س) غَلَفًا :غیر مختون ہونا۔

غَلَّفَ. الشَّيْئَ :غلاف میں ڈالنا۔ ڈھانکنا۔ چھپانا۔

اَغْلَفَ. الشَّيْئَ :غلاف بنانا۔ غلاف میں ڈالنا۔

تَغَلَّفَ واغْتَلَفَ :غلاف میں ہونا۔

تَغَلَّفَ الرَّجُلُ :داڑھی میں غالیہ۔ یعنی مرکب خوشبو لگانا۔ اِغْتَلَفَ بِالْغَالِيَةِ :غالیہ خوشبو لگانا۔

الغَلَف :مص ایک درخت ہے دباغت کے کام میں آتا ہے۔

الغُلْفَة :ختنہ کا چمڑا جس کو ختنہ کرنے والا کاٹتا ہے ج غُلَفٌ. الغُلْفَتَان :مونچھوں کے دونوں کنارے۔

اَلْمُغَلَّف :غلاف شدہ کتاب۔

الاَغْلَف :غیر مختون۔ کہا جاتا ہے قَلْبٌ اَغْلَفُ :یعنی ایسا دل جو نہ محفوظ رکھے نہ سمجھے "عَامٌ اَغْلَفُ" ارزانی کا سال۔

الغِلَاف :وہ چیز جس میں کوئی چیز داخل کی جائے اور چھپائی جائے جیسے میان، جزدان ج غُلُفٌ وغُلْف وغُلَفٌ.

الغَلْفَاء. اَغْلَف :کا مؤنث ج غُلْف اَرْضٌ غَلْفَاء :بغیر چری ہوئی زمین۔ سَنَةٌ غَلْفَاءُ : ارزانی کا سال۔

غَلِقَ (س) غَلَقًا :تنگ دل ہونا۔ زچ ہونا۔ غضبناک ہونا۔ بدخلق ہونا۔ صفت (غَلِق) ...... الرَّهْنُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ :حق مرتہن ہونا اور یہ اس وقت جبکہ راہن رہن چھڑانے سے عاجز ہوجائے۔

اَغْلَقَ وغَلَّقَ. البَابَ :دروازہ بند کرنا اور نادر طریقہ پر بولا جاتا ہے۔

غَلَقَ (ض) غَلْقًا ......اور یہ اَغْلَقَ میں ایک ردی لغت ہے۔

اُغْلِقَ. عَلَيْهِ الاَمْرُ :معاملہ کا مبہم ہونا۔

اُغْلِقَ القَاتِلُ فِي يَدِ الوَالِي : قاتل کو والی کے قبضہ میں دیا جانا تا کہ جو چاہے فیصلہ کرے۔ کہا جاتا ہے "اُغْلِقَ فُلَانٌ بِجَرِيْرَتِهٖ" فلاں اپنے جرم کی وجہ سے حوالہ کیا گیا اور اسم (الغَلَاق) ہے۔

غَالَقَهٗ مُغَالَقَةً :شرط لگانا۔

تَغَالَقَ. القَوْمُ :ایک دوسرے سے شرط لگانا۔

اِسْتَغْلَقَ. البَابُ :دروازہ کا کھلنا دشوار ہونا۔ الكَلَامُ عَلٰى فُلَانٍ :گفتگو کا بند ہوجانا۔

الغَلَقُ :قفل۔ تالا۔ بڑا دروازہ...... عِنْدَ البَنَّائِيْن :معماروں کی اصطلاح میں غَلَق اس پتھر کو کہتے ہیں جو محراب یا قبہ کے بیچ میں لگایا جاتا ہے ج اغلاق :جج اَغَالِيْق.

كَلَامٌ (غَلِقٌ ومُغْلَقٌ) مشکل کلام جس کا سمجھنا دشوار ہو۔

بَابٌ (غَلِقٌ) بند دروازہ۔

المغلق :جوئے کے فائدہ بخش تیروں میں سے ایک تیر ج مَغَالِق.

المِغْلَقُ والمِغْلَاقُ والمُغْلُوْق :قفل۔ تالا جس سے دروازہ بند کیا جائے۔ ج مَغَالِيْق.

غَلِمَ (س) غَلَمًا وغُلْمَةً واغْتَلَمَ :شہوت پرست ہونا۔ صفت (غَلِمٌ وغِلِّيْمٌ ومُغْتَلِمٌ) مؤنث غلمه وغليم وغليمة ومغلمة اغتلم الشَّرَابُ :جوش مارنا۔ اِغْتَلَمَتِ الاَمْوَاجُ :تیز ہونا۔

الغُلَام :سبزخط۔ نوجوان۔ غلام۔ مزدور ج غِلْمَان وغِلْمَةٌ واَغْلِمَةٌ.

الغُلَامَة :غلام کا مؤنث۔ باندی۔ لونڈی۔

الغُلُوْمَة والغُلَامِيَّة والغُلُوْمِيَّة :نوجوانی۔

الغَيْلَم :مذکر۔ کچھوا۔ مینڈک۔ کنوئیں میں پانی کا سوت۔ بہت بالوں والا نوجوان۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي الدَّارِ غَيْلَم" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔

غَلَنَ (ض) غَلْنًا. الشَّبَابُ :جوش پر ہونا۔

غُلْوَانُ. الشَّبَابِ اَوِ الاَمْرِ :جوانی کی نشاط اور ابتداء۔

غَلَا يَغْلُوْ غُلُوًّا :زیادہ ہونا، بلند ہونا...... النَّبْتُ :نباتات کا گنجان اور بڑا ہونا...... بِالدِّيْنِ :دین میں جوشیلا و پختہ ہونا۔

غَلَا غَلَاءً. السِّعْرُ :بھاؤ بڑھ جانا۔ صفت (غَالٍ وغَلِيٌّ)

غَلَا يَغْلُوْ غَلْوًا وغُلُوًّا. السَّهْمَ وبِالسَّهْمِ :تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا۔

غَالَى غِلَاءً ومُغَالَاةً. السَّهْمَ وبِالسَّهْمِ : تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا......فِي الْأَمْرِ : مبالغہ کرنا......بِالشَّيْءِ : قیمت بڑھانا۔ گراں قیمت پر خریدنا وغَالَى الرَّجُلَ : مقابلہ کرنا۔

أَغْلَى الشَّيْءَ : گراں قیمت پر خریدنا......السِّعْرَ : بھاؤ گراں کرنا......الْكَرْمَ : انگور سے پتے اتار دینا۔

أَغْلَى وتَغَالَى واغْلَوْلَى. الشَّجَرُ : درخت کا گنجان ہونا اور بڑا ہونا۔

اِغْتَلَى. الْبَعِيرُ : اونٹ کا تیز چلنا۔

اِسْتَغْلَى. الشَّيْءَ : گراں پانا۔

الْغَالِي : فا۔ ج غُلَاةٌ مؤنث غَالِيَةٌ ج غَالِيَاتٌ وغَوَالٍ. الْغَالِي : موٹا گوشت۔ کہا جاتا ہے "بِعْتُ بِالْغَالِي وبِالْغَلِي" : یعنی میں نے گراں بیچا۔

الْغَلَاءُ : مص۔ قیمت کی زیادتی۔ ایک قسم کی چھوٹی مچھلی۔ ج أَغْلِيَةٌ۔

الْغُلْوَاءُ والْغَلْوَاءُ : حد سے گزرنا...... والْغُلْوَانُ) آغاز جوانی ونشاط جوانی۔ کہا جاتا ہے "خَفِّضْ مِنْ غُلَوَائِكَ" یعنی اپنی سرکشی اور حد سے گزرنے کو پست کر...... و"فَعَلَهُ فِي غُلَوَاءِ شَبَابِهِ" اس نے اُس کو اپنے آغاز جوانی میں کیا۔

الْغَلْوَةُ : ایک تیر پرتاب ج غَلَوَات وغِلَاءٌ۔

الْمِغْلَى والْمِغْلَاةُ : تیر جو انتہا تک پھینکا جائے۔ ج مَغَالٍ۔

غَلَى يَغْلِي غَلْيًا وغَلَيَانًا : جوش مارنا۔

غَلَّى تَغْلِيَةً وأَغْلَى إِغْلَاءً. الْقِدْرَ : ہانڈی کو جوش دینا۔ الرَّجُلَ : دور سے اشارہ کر کے سلام کرنا۔

تَغَلَّى. غالیہ (مرکب خوشبو) لگانا۔

الْغَالِيَةُ : مرکب خوشبو۔ ج غَوَالٍ۔

الْمِغْلَوْنُ : ٹونٹی والا چھوٹا برتن جس میں شراب گرم کی جاتی ہے۔

غَمَّهُ (ن) غَمًّا : ڈھانپ لینا۔ غمگین کرنا۔

غَمَّ الْيَوْمُ : تیز گرمی والا ہونا......الْقَمَرُ النُّجُومَ : ستاروں کی روشنی کو ماند کر دینا......الشَّيْءُ الشَّيْءَ : غالب ہونا۔

غُمَّ. عَلَيْهِ الْأَمْرُ : پوشیدہ ہونا۔ مشتبہ ہونا۔

غَمَّ (س) غَمَمًا : لمبے بال والا ہونا۔ صفت (أَغَمُّ) مؤنث غَمَّاءُ ج غُمٌّ۔

أَغَمَّهُ : غمگین کرنا۔ أَغَمَّ الْيَوْمُ : سخت گرمی والا ہونا۔ أَغَمَّتِ السَّمَاءُ : بادل والا ہونا اور کہا جاتا ہے "مَا أَغَمَّكَ لِيْ وعَلَيَّ وإِلَيَّ" کس چیز نے تم کو میرے لئے غمگین کیا۔

غَامَّهُ مُغَامَّةً : ایک دوسرے کو غمگین کیا۔

تَغَامَّ : بتکلف غم ظاہر کرنا۔

اِنْغَمَّ : ڈھک جانا...... واِغْتَمَّ) غمگین ہونا۔

اِغْتَمَّ النَّبَاتُ : نباتات کا لمبا ہونا اور بہت ہونا۔ اِغْتَمَّ الرَّجُلُ : پوشیدہ ہو جانا۔

الْغَامُّ : فا۔ يَوْمٌ غَامٌّ : گرم دن۔ غم کا دن۔

الْغَمُّ : غم۔ حزن۔ اندوہ۔ کرب۔ ج غُمُوم يَوْمٌ غَمٌّ : گرم دن۔ غم کا دن۔

الْغُمَّةُ : غم۔ حزن۔ ملال۔ حیرت۔ ج غُمَم کہا جاتا ہے "هُوَ فِي غُمَّةٍ" یعنی وہ حیرت میں ہے۔

لَيْلَةٌ (غَمٌّ وغَمَّةٌ) گرم رات۔ غم کی رات۔

الْأَغَمُّ. مِنَ السَّحَابِ : گھرا ہوا بادل۔ لَيْلَةٌ غَمَّاءُ : بادل والی رات۔

الْغَمَى : سختی' تاریکی۔ گرد آلودگی۔

الْغَمَامُ : بادل۔ ایک ٹکڑے کو (غَمَامَة) کہتے ہیں ج غَمَائِم کہا جاتا ہے هو يفتر عن مثل حب الغمام : وہ اولے جیسے دانتوں سے ہنستا ہے۔ الْغُمَامُ : زکام۔

الْمَغْمُومُ : زکام زدہ۔

الْغِمَامَةُ : منہ پر کا چھینکا اور کبھی اس کے لئے بھی بولتے ہیں جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے اِدھر اُدھر لگا دیتے ہیں تا کہ سوائے سامنے کے نہ دیکھ سکے ج غَمَائِم۔

الْغَمَّاءُ والْغُمَّى : غم۔ حزن۔ مصیبت۔ کہا جاتا ہے "مِثْلُكَ يَكْشِفُ الْغَمَّاءَ" تمہیں جیسا آدمی مصیبت کو دور کر سکتا ہے۔

الْغَمِيمُ : گرم کیا ہوا گاڑھا دودھ۔

الْغُمُومُ : جمع غم۔ چھوٹے مخفی ستارے۔

غَيْمٌ (مُغِمٌّ) بہت پانی والا بادل۔

أَرْضٌ (مُغِمَّةٌ) بہت پیداوار والی زمین۔

غَمَتَهُ (ض) غَمْتًا. الطَّعَامُ : کھانے کا دل پر ثقیل ہونا اور مدہوش کر دینا......هُ فِي الْمَاءِ : پانی میں ڈبانا......الشَّيْءَ : ڈھانکنا۔

غَمِتَ (س) غَمَتًا : کھانا دل پر ثقیل ہونے سے مدہوش سا ہونا۔

غَمَجَ (ض) غَمْجًا وغَمِجَ (س) غَمَجًا. الْمَاءَ : لگاتار گھونٹ سے پانی پینا۔

الْغَمْجَةُ والْغُمْجَةُ : گھونٹ ج غُمَجٌ۔

غَمَدَ (ن ض) غَمْدًا. السَّيْفَ : تلوار کو میان میں کرنا......الشَّيْءَ : چھپانا......الْأَمْرَ : درست کرنا۔

غَمِدَتْ (س) غَمَدًا. الْبِئْرُ : کنوئیں کا زیادہ پانی والا ہونا۔ کم پانی والا ہونا۔ غَمِدَ اللَّيْلُ : رات کا تاریک ہونا۔

أَغْمَدَ. السَّيْفَ : تلوار کو میان میں کرنا۔ الْأَشْيَاءَ : بعض کو بعض میں داخل کرنا۔

غَمَّدَهُ وتَغَمَّدَهُ : عیوب چھپا لینا۔

تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ : رحمت میں چھپا لینا۔ رحمت کے سایہ میں رکھنا۔ تَغَمَّدَ الْإِنَاءَ : برتن کو بھرنا۔

اِغْتَمَدَ. اللَّيْلَ : رات میں داخل ہونا۔

الْغِمْدُ : تلوار کی نیام ج غُمُود وأَغْمَاد.

سَفِينَةٌ (غَامِدٌ وغَامِدَةٌ) بھری ہوئی کشتی ج غَوَامِدُ.

بِئْرٌ (غَامِدٌ وغَامِدَةٌ) مٹی سے ڈھکا ہوا کنواں۔

مِغْمَدُ. السَّيْفِ : تلوار کی میان ج مَغَامِد.

غَمَرَهُ (ن) غَمْرًا. الْمَاءُ : پانی کا بلند ہو کر ڈھانکنا۔ کہا جاتا ہے "غَمَرَ فُلَانًا بِفَضْلِهِ" اس نے فلاں کو اپنے فضل و احسان سے ڈھانپ لیا۔

غَمِرَ (س) غَمَرًا وغِمْرًا. صَدْرُهُ عَلَيَّ : کینہ سے بھر جانا۔ غَمِرَتْ يَدُهُ : گوشت کی چکنا ہٹ لگنا۔

غَمَرَ (ک) غَمَارَةً وغُمُورَةً. المَاءُ : بہت ہونا..... الرَّجُلُ : جاہل ہونا۔
غُمِرَ. عَلَيْهِ : بے ہوشی طاری ہو جانا۔
غَمَّرَ. وجهه : منہ پر زعفران ملنا...... بالشَّيْءِ : پھینکنا یا دفع کرنا۔
اَغْمَرَهُ. الحَرُّ : گرمی کم ہو جانے کی وجہ سے سفر پر جرأت دلانا۔
غَامَرَهُ مُغَامَرَةً : مقاتلہ کرنا اور موت کی پروا نہ کرنا۔
اِغْتَمَرَ وتَغَمَّرَ : منہ پر زعفران ملنا۔
اِغْتَمَرَ وانْغَمَرَ : پانی میں ڈوبنا۔ اِغْتَمَرَ المَاءَ الشَّيْءَ : ڈوبانا۔
الغَمْرُ : مص۔ بہت پانی۔ سمندر کا بڑا حصہ۔ کامل کپڑا۔ کریم وسیع الاخلاق ج غِمَارٌ وغُمُورٌ : کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ غَمْرٌ" کشادہ کپڑا "ولَيْلٌ غَمْرٌ" بہت تاریک رات و"غَمْرُ النَّاسِ" لوگوں کی جماعت "هُوَ غَمْرُ الرِّدَاءِ" وہ بہت بھلائی کرنے والا سخی ہے۔
الغُمْرُ والغِمْرُ والغُمُرُ : ناتجربہ کار جاہل۔ ج اَغْمَار ...... الغِمْرُ : کینہ۔ پیاس۔ الغُمْرُ : زعفران منہ وغیرہ پر لگانے کی ایک چیز ہے جس کو ورس سے بناتے ہیں۔
الغَمَرُ : مص۔ ناتجربہ کار۔ جاہل۔ کینہ۔ گوشت کی چکناہٹ۔ ج غُمُورٌ. غَمَرُ النَّاسِ : لوگوں کی جماعت۔
الغُمَرُ : چھوٹا پیالہ ج غِمَار واَغْمَار.
الغَمِرُ : بہت چربی والا۔ چکنا۔
غَمْرَةُ. الشَّيْءِ : سختی۔ ج غَمَرات وغِمَار وغُمَر. غَمَراتُ المَوْتِ : موت کی سختیاں۔
الغُمْرَةُ : زعفران۔
الغَمَارَةُ : جہالت و بے خبری۔
والغُمَارُ والغِمَارُ والغُمَارَةُ : لوگوں کی جماعت۔ مختلف لوگوں کی جماعت۔
الغَامِرُ : فا۔ اُجاڑ زمین۔ المَالُ الغَامِرُ : بہت مال۔

الغَمِيرُ : بہت پانی۔
المُغْتَمِرُ : مدہوش۔
المَغْمُورُ : مفع۔ گمنام غیر مشہور ومقہور۔
الغَمَارِيدُ : سانپ کی چھتری۔
غَمَزَ (ض) غَمْزًا : ٹٹولنا...... القَنَاةَ : نیزہ کو آزمائش کے لئے دانتوں سے چبانا۔ ہ بالعَيْنِ او الجَفْنِ او الحَاجِبِ : آنکھ یا پلک یا ابرو سے اشارہ کرنا۔ غَمَزَ عَيْنَهُ اَوْ دَاؤُهُ : عیب یا مرض کا ظاہر ہونا۔ غَمَزَتِ الدَّابَّةُ : جانور کا لنگڑا ہونا۔ غَمَزَ بالرَّجُلِ وعَلَيْهِ : طعنہ دینا اور برائی کی کوشش کرنا۔
غَامَزَهُ مُغَامَزَةً : ایک دوسرے کو عیب لگانا۔
اَغْمَزَ. فِيهِ : عیب لگانا۔ حقیر ثابت کرنا۔ گھٹیا مال جمع کرنا۔
تَغَامَزَ. القَوْمُ : آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارہ کرنا۔
اِغْتَمَزَ : طعنہ دینا۔ الکلمۃ : کمزور سمجھنا۔
الغَمَزُ : گھٹیا مال۔ دبلے پتلے جانور۔ کمزور مرد ج غَمَزٌ و اَغْمَاز : کہا جاتا ہے "هُوَ رَجُلٌ غَمَزٌ مِنْ قَوْمٍ غَمَزٍ اَوْ اَغْمَازٍ"۔
الغَامِزُ : فا۔ نیزے کی آزمائش کرنے والا۔
الغَمَّازُ : اسم مبالغہ۔ مؤنث غَمَّازَةٌ.
الغَمِيزُ : کھلا ہوا عیب۔
المَغْمَزُ : عیب طعنہ یا طمع کی جگہ۔ ج مَغَامِز.
الغَمِيزَةُ بمعنی مَغْمَز : عقل یا عمل کی کمزوری۔ کہا جاتا ہے "مَافِيهِ غَمِيزَةٌ او مَغْمَزٌ" اس میں کوئی نمایاں عیب نہیں۔
المَغْمُوزُ : مفع۔ متهم الغموز : اونٹنی جب تک اس کے کوہان پر ہاتھ نہ ڈالیں۔ موٹائی ودبلا پن سے ظاہر نہ ہو۔
غَمَسَ (ض) غَمْسًا. الشَّيْءَ فِي المَاءِ : پانی میں ڈبونا غوطہ دینا۔ السِّنَانَ فِي صَدْرِهِ : بھالے کو سینہ میں داخل کرنا۔ گھسانا۔
غُمُوسًا. النَّجْمُ : ستارے کا ڈوبنا۔ غروب ہونا۔
غَمَّسَهُ : سختی سے ڈبونا۔ غَمَّسَ الشُّرْبَ : کم پینا...... الإبِلَ : اونٹ کو پلانا پھر واپس جانا۔
غَامَسَ مُغَامَسَةً : خطرات میں کود پڑنا۔
...... فُلانًا : ایک دوسرے کو پانی میں غوطہ دینا۔
...... فِي الأمْرِ : جلد بازی کرنا۔
اِنْغَمَسَ واغْتَمَسَ فِي المَاءِ : غوطہ لگانا۔
...... فِي الشَّيْءِ : داخل ہونا۔ گھسنا۔
الغَمُوسُ : مصیبت میں ڈالنے والا معاملہ۔
...... مِنَ الرِّجَالِ : بہادر۔ کہا جاتا ہے "طَعْنَةٌ غَمُوسٌ" پار ہو جانے والی نیزہ کی مار "اليَمِينُ الغَمُوسُ" جان بوجھ کر جھوٹی قسم ج غُمُس.
الغَمِيسُ : تاریکی لَيْلٌ غَمِيسٌ : تاریک رات۔...... والغَمِيسَةُ : جھاڑی۔ درختوں کا جھنڈ۔ ہر وہ گنجان چیز جس میں چھپا جا سکے۔
الغَمَّاسَةُ : مرغابی جس کی بہت قسمیں ہوتی ہیں۔ ج غَمَّاس. طعنة غَمَّاسة : کشادہ زخم۔
غَمِشَ (س) غَمَشًا : چندھا ہونا۔ کمزور نظر ہونا۔ سیلانِ اشک کی وجہ سے چندھا ہونا۔ صفت (اَغْمَش)
غَمَصَهُ (ض) وغَمِصَهُ (س) غَمْصًا : حقارت کرنا۔ غَمَصَ النِّعْمَةَ : نعمت کی ناشکری کرنا۔
عَلَيْهِ : جھوٹ بولنا...... عَلَيْهِ كَلامَهُ : عیب لگانا۔
غَمِصَ (س) غَمَصًا : آنکھ کا کیچڑ والی ہونا۔
غَمِصَتْ عَيْنُهُ : کیچڑ بہنا۔ صفت (اَغْمَصُ) اور آنکھ کو (غَمْصَاء) کہتے ہیں جمع غُمْص.
اِغْتَمَصَهُ : حقیر جاننا۔ حقارت کرنا۔ جھوٹا سمجھنا۔
الغَمَصُ : مص۔ آنکھ کی کیچڑ۔
رَجُلٌ (غَمِصٌ) عیب لگانے والا۔
الغَمُوصُ : جھوٹا۔ يمينٌ غموص : جھوٹی قسم۔

رَجُلٌ (مَغْمُوْصٌ) عَلَيْهِ : جس کے حسب یا دین میں عیب لگایا جائے۔
غَمَضَ (ن) وغَمُضَ (ک) غُمُوْضًا الکَلَامُ : کلام کا دقیق ہونا۔
غَمَضَ (ن ض) غَمْضًا. السَّیْفُ فِی اللَّحْمِ : تلوار کا گوشت میں گھسنا۔۔۔۔۔الرَّجُلُ فِی الْاَرْضِ : سفر کرنا۔۔۔۔۔عَنْهُ فِی البَیْعِ : خرید و فروخت میں نرمی برتنا۔
غَمِضَ (س) غُمُوْضَةً وغَمَاضَةً المَکَانُ : پست ہونا۔
غَمَّضَ واَغْمَضَ. عَیْنَهٗ : آنکھ بند کرنا۔
۔۔۔۔۔عَنْهُ فِی البَیْعِ : خرید وفروخت میں نرمی برتنا۔ غَمَّضَ الکَلَامَ : مبہم گفتگو کرنا۔ کہا جاتا ہے "غَمَّضَ عَنِ الاِسَاءَۃِ" چشم پوشی کرنا۔
اِغْمَضَتِ العَیْنُ فُلَانًا : حقارت کرنا۔
اَغْمَضَ عَنِ الشَّیْءِ : درگزر کرنا۔ اَغْمَضَ عَلٰی کَذَا : برداشت کرنا اور راضی ہونا۔
اَغْمَضَ فِی السِّلْعَۃِ : گھٹیا ہونے کی وجہ سے قیمت کم کرنا۔۔۔۔۔حَدَّ السَّیْفِ : تلوار کی دھار باریک کرنا۔۔۔۔۔فُلَانًا : کسی سے دوڑ میں آگے نکل جانا بعد اس کے کہ پہلے وہ آگے نکل چکا تھا۔
اِنْغَمَضَ. طَرْفُهٗ : آنکھ کا بند ہونا۔
اِغْتَمَضَ. البَرْقُ : بجلی کی چمک بند ہونا۔
۔۔۔۔۔الرَّجُلُ عَنِ الاِسَاءَۃِ : چشم پوشی کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اغْتَمَضَتْ عَیْنَاہُ" یعنی اس کی آنکھیں نہیں سوئیں۔
الغَمْضُ : مص۔ پست زمین ج غموض واغماض : کہا جاتا ہے "فُلَانٌ ذُوْ غَمْضٍ" : فلاں ذلیل وگمنام ہے۔
الغُمْضُ والغِمَاضُ والغِمَاضُ والتَّغْمَاضُ : آنکھ کا بند ہونا۔ نیند۔ کہا جاتا ہے "مَا اِکْتَحَلَتْ عَیْنِی غُمْضًا او غِمَاضًا او اغْمَاضًا او تَغْمَاضًا او تَغْمِیْضًا" یعنی میں نہیں سویا۔
الغَامِضُ : فا۔ پست زمین ج غَوَامِضُ : گمنام۔ ذلیل۔ اَمْرٌ غَامِضٌ : مبہم معاملہ۔
الخَلْخَالُ الغَامِضُ : پازیب جو پنڈلی کو بھر دے۔ الغَامِضُ مِنَ الکُعُوْبِ والسُّوْقِ : موٹا ٹخنہ یا موٹی پنڈلی۔ غَوَامِضُ الاِبِلِ : چھوٹے اونٹ۔
الغَامِضَۃُ : مؤنث غَامِض ج غَامِضَات وغَوَامِض. الدَّارُ الغَامِضَۃُ : مکان جو سڑک سے علیحدہ ہو۔
الغَمِیْضَۃُ : عیب۔
الغُمُوْضَۃُ "مَا فِی ھٰذَا الْاَمْرِ غُمُوْضَۃٌ" یعنی اس معاملہ میں کوئی عیب نہیں۔
المُغْمِضَاتُ : گناہ جو جان بوجھ کر آدمی کرے۔ مُغْمِضَاتُ اللَّیْلِ : رات کی تاریکیاں۔
غَمَطَهٗ (ض) وغَمِطَهٗ (س) غَمْطًا : حقارت کرنا۔ حقیر جاننا۔ غَمِطَ النِّعْمَۃَ : نعمت کی ناشکری کرنا۔ ناقدری کرنا ۔۔۔۔۔الحَقَّ : حق کا انکار کرنا۔۔۔۔۔المَاءَ : پانی کا زور سے گھونٹ بھرنا۔۔۔۔۔الذَّبِیْحَۃَ : ذبح کرنا۔
اَغْمَطَ. عَلَیْهِ الشَّیْءُ : ہمیشہ ہونا۔
غَامَطَ مُغَامَطَۃً فِی الشُّرْبِ : لگاتار گھونٹ لگانا۔
تَغَمَّطَ عَلَیْهِ التُّرَابُ : مٹی سے ڈھانکنا یہاں تک کہ مار ڈالنا۔
اِغْتَمَطَ : دوڑ میں ہارنے کے بعد آگے بڑھ جانا۔۔۔۔۔ہ بِالکَلَامِ : غالب ہونا۔ اِغْتَمَطَ الشَّیْءُ : نکل جانا اور پھر کوئی نشان نہ ملنا۔
الغَمْطُ : مص۔ پست زمین۔
غَمْغَمَ غَمْغَمَۃً : بیل کا خوف کے وقت ڈکارنا۔۔۔۔۔الاَبْطَالُ : بہادروں کا مقاتلہ کے وقت شور مچانا۔۔۔۔۔الکَلَامُ : غیر واضح کلام بولنا۔۔۔۔۔الصَّبِیُّ : بچے کا دودھ کے لئے پستان پر رونا۔
تَغَمْغَمَ. الرَّجُلُ : غیر واضح بولنا۔۔۔۔۔الغَرِیْقُ تَحْتَ المَاءِ : ڈوبے ہوئے پانی کے نیچے بولنا۔
الغَمْغَمَۃُ : مص۔ خوف کے وقت کی آواز۔۔۔۔۔۔مقاتلہ کے وقت کی آواز۔ غیر واضح کلام ج غَمَاغِم.
غَمِقَ (س ن) وغَمُقَ (ک) غَمَقًا المَکَانُ : نمناک ہونا۔ سیلن والا ہونا ۔۔۔۔۔النَّبَاتُ : نمناکی کی وجہ سے خراب ہونا۔ صفت (۔۔۔۔۔غَمِقٌ) مؤنث (غَمِقَۃٌ)
غَمِقَ. البَعِیْرُ : اونٹ کا غمقہ کی بیماری میں مبتلا ہونا۔
الغَمَقَۃُ : ایک بیماری جو پیٹھ میں ہوتی ہے۔
المَغْمُوْقُ : پیٹھ کی بیماری والا۔
غَمَلَ (ن) غَمْلًا. الشَّیْءَ : چھپانا۔۔۔۔۔فُلَانًا : پسینہ کے لئے ڈھانکنا۔۔۔۔۔البُسْرَ : گدر کھجور کی پال دبانا۔ العِنَبَ فِی الزَّنْبِیْلِ : انگور کو زنبیل میں تہ بتہ رکھنا۔۔۔۔۔الشَّیْءَ : درست کرنا۔
۔۔۔۔۔وتَغَمَّلَ. النَّبَاتُ : ایک دوسرے پر چڑھنا۔۔۔۔۔الشَّیْءُ : وسیع ہونا۔
غَمِلَ (ض) غَمْلًا : پیچیدہ ہو کر خراب و بدبودار ہونا۔۔۔۔۔الجُرْحُ : پٹی کی وجہ سے خراب ہونا۔ صفت (غَمِلٌ)
اَغْمَلَ. الاِھَابَ : کچے چمڑے کا چھوڑ دینا۔ یہاں تک کہ وہ بگڑ جائے۔
اِنْغَمَلَ. الاَدِیْمُ : چمڑے کا خراب ہونا۔ صفت (غَمِیْلٌ)
الغَمِیْلُ. مِنَ النَّصِیِّ (ایک قسم کی گھاس) پیچیدہ اُگی ہوئی۔۔۔۔۔مِنَ الاَرْضِ : پست زمین ج غَمْلٰی.
المَغْمُوْلُ : مفع۔ گمنام۔
الغُمُوْلُ : درختوں سے ڈھکی ہوئی وادی ج غَمَالِیْل.
الغَمْلَجُ والغَمَلَّجُ والغِمْلَاجُ والغُمْلُوْجُ والغِمْلِیْجُ : غیر مستقل جو ایک حالت پر نہ رہے۔ مؤنث غَمْلَجٌ وغَمَلَّجٌ غُمْلُوْجَۃٌ وغِمْلِیْجَۃٌ.
الغُمْلُجُ والغِمْلِیْجُ : موٹا لمبا۔ المُغْلُوْجُ : سایہ میں اُگی ہوئی شاخ ج غَمَالِیْج.
غَمَنَ (ن) غَمْنًا. الشَّیْءَ : چھپانا۔۔۔۔۔

البُسرَ : گدر کھجور کی پال دبانا...... فلاناً : پسینہ لانے کے لئے ڈھانکنا۔

غَمِنَ وانْغَمَنَ فِی الاَرْضِ : غائب کیا جانا۔ غائب ہونا۔

الغُمْنَة : ایک قسم کا اُبٹنا۔

غَمَا یَغْمُو غَمْوًا. البَیْتَ : لکڑی اور مٹی سے چھت پاٹنا۔

الغَمَا : مکان کی چھت یا چھت کی لکڑی، مٹی وغیرہ۔ اس کا تثنیہ غَمَوَان ج اَغْمِیَة واَغْماء.

غَمَی (ض) غَمْیًا وغَمْیٌ. البَیْتَ : بمعنی غَمَا یَغْمُو.

غُمِیَ واُغْمِیَ. الیَوْم : تمام دن ابر رہنا۔

غُمِیَ واُغْمِیَ عَلَی المَرِیْضِ : غشی طاری ہونا۔ صفت (مَغْمِیٌّ ومُغْمًی) عَلَیْهِ.

الغَمَی : گھوڑے کو پسینہ لانے والی پوشش۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ غَمًی" یعنی بے ہوش مرد اور جمع کے لئے کہا جاتا ہے "رِجَالٌ غَمًی واَغْمَاء".

...... والغِمَاءُ : مکان کی چھت ج اَغْمَاء واَغْمِیَة.

غَنَّ (س) غَنًّا. النَخْلُ : درخت خرما کا پکنا۔

...... الوَادِی : وادی کا زیادہ درخت والی ہونا۔ وغَنًّا وغُنَّةً : گنگنانا۔

غَنَّنَ . الرَّوْضَ : زیادہ درخت والا بنانا۔

اَغَنَّ. الشَجَرُ : درخت کا پکنا...... الوَادِی : وادی کا زیادہ درخت والی ہونا...... الرَّوْضُ : باغ کا سرسبز کرنا...... الذُبَابُ : مکھی کا بھنبھنانا...... الرَّجُلُ : نرم آواز نکالنا۔

الغُنَان : مکھی کی بھنبھناہٹ۔

الغُنَّة : گنگناہٹ۔

الاَغَنُّ : گنگنانے والا۔ حَرْفٌ اَغَنُّ : غنہ کا حرف۔ الوَادِی الاَغَنُّ : زیادہ گھاس اور درختوں والی وادی۔ مؤنث غَنَّاء.

القَرْیَة الغَنَّاء : آباد گاؤں۔

غَنِثَ (س) غَنَثًا. الرَّجُلُ : سانس لے کر پینا۔ غَنِثَتْ نَفْسُهُ : متلانا۔

تَغَنَّثَهُ. الشَّیْءُ : بوجھل ہونا۔ بھاری ہونا۔ چمٹنا۔

الغَنْثَر : بے وقوف۔

غَنِجَ (س) غَنَجًا وتَغَنَّجَ : ناز کرنا۔ صفت (غَنِج ومِغْنَاج) مؤنث غَنِجَة ومَغَانِج)

الغُنْج والغُنُج والغُنَاج : نازنخرہ۔

الغُنَاج : کاجل جس کو عورتیں گوندنے میں استعمال کرتی ہیں۔

الاُغْنُوجَة : نازنخرہ کرنے کی چیز۔ ج اَغَانِیْج.

الغُنْدَر والغُنْدُر. مِنَ الغِلْمَان : موٹا تازہ لڑکا۔

تَغَنْدَرَتِ المَرْأَةُ : لکیر سے چلنا۔

الغَانِد : نرخرہ۔

غَنِصَ (س) غَنَصًا : تنگ دل ہونا۔

اَلغَنَاقِلِیُوْن : زرد اور سفید پھول اس کا ہار بنا کر قبروں پر ڈالتے ہیں۔

غَنَظَ (ض) غَنْظًا : قریب ہلاکت ہونا۔

...... الاَمْرُ فُلانًا : دشوار ہونا۔ (غَنَّظَهُ واَغْنَظَهُ) غیظ وغضب سے بھر دینا۔

غَانَظَهُ : ایک دوسرے کو مشقت میں مبتلا کر دینا۔

الغَنْط والغَنْظ والغَنَاظ والغِنَاظ : لازمی رنج وغم۔

المَغْنُوْظ : مغم۔ غمزدہ۔

غَنِمَ (س) غُنْمًا. الشَّیْءُ : مفت حاصل کرنا۔

غُنْمًا وغَنْمًا وغَنِیْمَةً وغُنْمَانًا : غنیمت حاصل کرنا۔

غَنَّمَهُ. کَذَا : حصہ سے زائد دینا۔

اَغْنَمَهُ. الشَّیْءُ : غنیمت حاصل کرانا۔

تَغَنَّمَ واغْتَنَمَ واسْتَغْنَمَ . الشَّیْءُ : غنیمت سمجھنا۔ تَغَنَّمَ فُلانٌ : بکریاں جمع کرنا جیسے تَاَبَّلَ : اونٹ جمع کرنا۔

الغَنِیْمَة : مال جو جنگ میں حاصل ہو۔ کمائی۔ ج غَنَائِم : کہا جاتا ہے "الغَنِیْمَة بَارِدَةٌ" یعنی پاک کمائی یا بلا مشقت کی کمائی۔

الغُنْم : بمعنی غنیمت۔ غُنُوْم.

الغَنِیْم : بمعنی غنیمت۔

الغَنَم : مص۔ بکریاں اور اس کے لئے اس لفظ سے واحد نہیں واحد کے لئے لفظ (شاۃ) ہے ج اَغْنَام وغُنُوْم واَغَانِیْم : کہا جاتا ہے "غَنَمٌ (مُغَنَّمَةٌ ومُغْنَمَةٌ)" یعنی بہت بکریاں۔

الغَنَّام : بہت بکریوں والا۔ بکریوں کا چرواہا۔ بہت مال غنیمت حاصل کرنے والا۔

المَغْنَم : غنیمت۔ مَغَانِم : کہا جاتا ہے "مَغْنَمٌ بَارِدٌ" یعنی پاک غنیمت۔ کہا جاتا ہے (غُنَامَاکَ) اَنْ تَفْعَلَ کَذَا : تمہاری کوشش کی انتہا یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔

الغُنْوَة : بے نیازی۔ کہا جاتا ہے (لَهُ عَنْهُ غُنْوَةٌ) اس کو اس سے بے نیازی ہے۔

غَنِیَ (س) غِنًی. الرَّجُلُ : نکاح کرنا۔

غَنِیَتِ المَرْأَةُ : حسن وجمال کی وجہ سے آرائش سے بے نیاز ہونا۔

غِنًی ومَغْنًی. بِالمَکَانِ : اقامت کرنا۔ صفت (غَانٍ) کہا جاتا ہے غَنُوْا بِدِیَارِهِم ثُمَّ فَنُوا : اپنے ممالک میں اقامت کی پھر فنا ہو گئے۔ فُلانٌ : زندہ رہنا۔ زندگی بسر کرنا۔

غِنًی. غَنَاءً وغُنْیَانًا : مالدار ہونا۔ بِالشَّیْءِ عَنْ غَیْرِهِ : اکتفا کرنا۔

غَنَّی تَغْنِیَةً : آواز کرنا...... الشِعْرَ وبِالشِعْرِ : گانا...... بِالمَرْأَةِ : عشق بازی کرنا۔ الشَاعِرُ بِفُلانٍ : کسی کی مدح کرنا یا ہجو کرنا۔ غَنَّاهُ اللّٰه : مال دار کر دینا۔

اَغْنَی اِغْنَاءً. الرَّجُلَ : مالدار کر دینا۔ عَنْهُ : کافی ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَغْنَی عَنْهُ غَنَاءَ فُلانٍ ومَغْنَاهُ ومُغْنَاهُ مَغْنَاةَ ومُغْنَاةَ" یعنی قائم مقام ہوا۔ اِغْنَی عَنْهُ کَذَا : دور کر دینا اور کہا جاتا ہے "مَا یُغْنِی عَنْکَ هذَا ومَا اَغْنَی شَیْئًا" یعنی نافع نہیں ہے۔

تَغَنَّی تَغَنِّیًا : مالدار ہونا...... بِالمَرْأَةِ : عورت سے عشق بازی کرنا...... بِالشِعْرِ : شعر گانا...... بِفُلانٍ : کسی کی مدح یا ہجو کرنا۔ تَغَنَّتْ

المِرْاَۃَ :عورت کا نکاح کرنا۔
اِسْتَغْنٰی :بے نیاز ہونا......عَنْہُ بِہٖ :اکتفا کرنا......اللّٰـہَ :اللہ سے بے نیاز ہونے کی دعا کرنا۔
الغِنٰی والغِنْیَۃ والغُنْیَان :اکتفا۔ توانگری۔ مالداری۔ کہا جاتا ہے "مَالَہٗ عَنْہُ غِنًی وغُنْیَۃٌ وغُنْیَانٌ" یعنی اس کے لئے اس سے چارہ نہیں۔
الغِنٰی والغَنَاء :اکتفا توانگری۔ کہا جاتا ہے "لاَ غِنٰی عَنْہُ" یعنی ضروری ہے۔
الغِنَاء. عَنِ الصَّوْتِ :گیت۔ سُر۔
الاُغْنِیَّۃ والاُغْنِیَۃ والاِغْنِیَۃ :گیت۔ سُر۔ راگ۔ ج اَغَانِیّ واَغَانٍ۔
الغَنِیّ :اکتفا کرنے والا۔ توانگر۔ مالدار۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ غَنِیٌّ عَنْہُ" یعنی وہ اس سے بے نیاز ہے ج اَغْنِیَاء۔
الغَانِی :فا۔ غنی۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ غَانٍ عَنْ کَذَا" یعنی فلاں چیز سے بے نیاز ہے۔
الغَانِیَۃ :مؤنث غَانِی :وہ عورت جو حسن و جمال کی وجہ سے آرائش سے بے نیاز ہو۔ نکاح کرنے والی۔ ج غَانِیَات وغَوَانٍ۔
المَغْنٰی :منزل۔ ج مَغَانٍ کہا جاتا ہے "خَرِبَتْ مَبَانِیْھِم وخَلَتْ مَغَانِیْھِم" یعنی ان کا شرف جاتا رہا اور ان کے مکان خالی ہوگئے۔ "ومَالَہٗ عَنْہُ مَغْنًی" یعنی اس کے لئے اس سے چارہ نہیں۔
غَہِبَ (س) غَہَبًا واُغْہِبَ. عَنْہُ :غافل ہونا۔ بھولنا۔
اِغْتَہَبَ :تاریکی میں چلنا۔
الغَہَبُ :مص۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَ الصَّیْدَ غَہَبًا" یعنی شکار پر غفلت میں بلا قصد کے پہنچ گیا۔ "فَعَلَہٗ غَہَبًا" اس کو بلا قصد کیا۔
الغَیْہَب :تاریکی۔ بہت تاریک رات۔ بہت سیاہ گھوڑا۔ غافل۔ بے وقوف اور کمزور ج غَیَاھِب۔
الغَیْہَبَان :تاریکی۔ پیٹ۔
الغَیْہَبَۃ :مؤنث۔ غَیْہَب :لڑائی کا شور۔

غَاثَہٗ یَغُوْثُہٗ غَوْثًا واَغَاثَہٗ اِغَاثَۃً ومَغُوْثَۃً : اعانت کرنا۔ مدد کرنا۔
غَوَّثَ. الرَّجُلُ: واغوثاہ کہنا۔
اِسْتَغَاثَ الرَّجُلَ وبِہٖ :مدد طلب کرنا۔
الغَوْث والغُوَاث والغَوَاث :مدد۔
الغَوْث والغِیَاث والغُوَیْث :کھانے وغیرہ کی مدد۔
المَغَاوِث :پانی۔ کہا گیا ہے کہ اس کے لئے مفرد نہیں۔
غَاجَ یَغُوْجُ غَوْجًا وتَغَوَّجَ. الغُصْنُ :ٹہنی کا جھکنا، مڑنا۔ تَغَوَّجَ الرَّجُلُ فِیْ مَشْیِہٖ :چال میں لچکنا۔
غَارَ یَغُوْرُ غَوْرًا :پستی کی طرف آنا۔
المَاءُ :گہرائی میں جانا۔ صفت (غَائِر)
النَّہَارُ :سخت گرمی والا ہونا......الرَّجُلُ : دوپہر میں سونا......الشَّیْءَ او القَوْمَ :طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "غُرْتُ فِیْ غَیْرِ مَغَار" بغیر مطلب کے میں نے طلب کیا۔
غَارَتْ تَغُوْرُ غَوْرًا وغُؤُوْرًا. عَیْنُہٗ :آنکھ کا دھنس جانا۔
غَوْرًا وغُؤُوْرًا وغِیَارًا. فِی الاَمْرِ :معاملہ میں باریک نظر سے دیکھنا......فِی الشَّیْءِ :......داخل ہونا۔
غَارَتْ غِیَارًا وغُؤُوْرًا. الشَّمْسُ :آفتاب کا غروب ہونا۔
غَارَلَھُمُ اللّٰہُ غِیَارًا وغَارَھُمْ :رزق وغیرہ سے اعانت کرنا۔
غَوَّرَ :پستی کی طرف آنا......المَاءُ :زمین میں اُترنا......الرَّجُلُ :دوپہر میں چلنا یا نازل ہونا یا سونا......القَوْمَ :قوم کو شکست دینا ......غَوَّرَتِ الشَّمْسُ او النُّجُوْمُ :غروب ہونا ڈوبنا۔ کہا جاتا ہے غَوَّرَ النَّہَارُ :جبکہ دن ڈھل جائے۔
اَغَارَ اِغَارَۃً :چلنے میں جلدی کرنا۔ پستی کی طرف آنا۔ سفر کرنا......الحَبْلَ :رسی کو مضبوط بٹنا۔
اَغَارَ اِغَارَۃً وغَارَۃً ومُغَارًا. عَلَیْھِمْ :لوٹ ڈالنا......الفَرَسُ :تیز دوڑنا......بِھِمْ والَیْھِم :مدد دینے کے لئے آنا۔
غَاوَرَ مُغَاوَرَۃً. العَدُوَّ :دشمن پر لوٹ ڈالنا ......بعض کا بعض پر لوٹ ڈالنا۔
تَغَوَّرَ :پستی کی طرف آنا......طَاھِرُ العَیْنِ : دھنس جانا۔
تَغَاوَرَ. القَوْمُ :بعض کا بعض پر لوٹ ڈالنا۔
اِغْتَارَ اِغْتِیَارًا :نفع اٹھانا۔ غلہ حاصل کرنا۔
اِسْتَغَارَ. عَلَیْھِمْ :لوٹ ڈالنا......الرَّجُلُ : پست زمین میں اترنے کا ارادہ کرنا۔ موٹا ہونا......الجُرْحُ :زخم کا سوجنا۔
اِسْتَغْوَرَہٗ اِسْتِغْوَارًا :غلہ مانگنا۔
الغَار :غار ج اَغْوَار وغِیْرَان :ایک قسم کا درخت واحد (غَارَۃ) غبار۔ بڑا لشکر۔ انگور کے پتے۔ غیرت۔ ٹھوڑی کا گڑھا۔
الغَارَان :ہڈیاں جن میں آنکھیں ہیں اوپر نیچے کے تالو۔
الغَارَۃ :مص۔ لوٹ۔ اسم ہے اغارۃ :کا ج غَارَات :تیز رفتار غارت ڈالنے والا گھوڑا۔ کہا جاتا ہے "حَبْلٌ شَدِیْدُ الغَارَۃ :مضبوط بٹی ہوئی رسی و "شَنَّ الغَارَۃَ عَلَیْھِم" گھوڑوں کو متفرق کر دیا اور ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑا۔
الغَوْر :مص۔ پست زمین۔ نیچے اترا ہوا پانی۔ گڑھا۔ غار۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ بَعِیْدُ الغَوْرِ" فلاں نہایت باریک بین ہے۔
و "غَرَفْتُ غَوْرَ المَسْاَلَۃِ" مسئلہ کی حقیقت میں نے جان لی۔
الغَائِرَۃ :مؤنث غائر دوپہر :دوپہر کا سونا۔
الغَوْرَۃ :آفتاب۔ قیلولہ۔
الغَوْر :خون بہا۔
الغَوْرِیّ :ہر چیز کا گڑھا۔
المَغَار والمُغَار والمَغَارَۃ والمُغَارَۃ :غار۔ لوٹ ج مَغَاوِر ومَغَارَات......
المُغَار :لوٹ کی جگہ۔
المِغْوَار والمُغَاوِر. مِنَ الرِّجَالِ :بہت لوٹ ڈالنے والا۔ فَرَسٌ مِغْوَارٌ :تیز رفتار

گھوڑا۔
غَازَهُ يَغُوْزُهُ غَوْزًا : قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔
الغَاز : گیس۔ ج غَازَات.
غَاصَ يَغُوْصُ غَوْصًا وغِيَاصًا وغِيَاصَةً ومَغَاصًا. فِيْ الْمَاءِ : پانی میں غوطہ لگانا۔
صفت (غَائِص) ج غُوَّاص وغَاصَة.
غَاصَ عَلٰى الشَّيْءِ : اچانک آجانا۔ عَلٰى المَعَانِي: معانی کی حقیقت تک پہنچنا۔
غَوَّصَهُ : غوطہ لگوانا۔
الغَوَّاص : بہت غوطہ لگانے والا۔ وہ شخص جو موتی وغیرہ کے لئے غوطہ خوری کرتا ہے اور اس فن کا نام "الغِيَاصَة" ہے۔ ایک پرندہ جو غوطہ لگاتا رہتا ہے۔
الغَوَّاصَة. غواص : کا مؤنث۔ آبدوز کشتی۔
المَغَاص : مص۔ غوطہ لگانے کی جگہ۔ پنڈلی کے اوپر کا حصہ۔
غَاطَ يَغُوْطُ غَوْطًا. الحُفْرَةَ : گڑھا کھودنا۔ فِيْهِ : داخل ہونا۔ گھسنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا رَمْلٌ تَغُوْطُ فِيْهِ الأَقْدَامُ : یہ ایسی ریت ہے جس میں پاؤں گھس جاتے ہیں۔ فِي الْمَاءِ : پانی میں غوطہ لگانا۔
غَوَّطَ. البِئْرَ : کنواں گہرا کھودنا۔
الطَّعَامَ : بڑے بڑے لقمے نگلنا۔
تَغَوَّطَ : پاخانہ کرنا۔ کہا جاتا ہے تَغَوَّطَ وبَالَ : پیشاب یا پاخانہ کیا۔
تَغَاوَطَا. فِي المَاءِ : ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔
اِنْغَاطَ. العُوْدُ : لکڑی کا مڑنا۔
الغَائِط : فا۔ پاخانہ۔ پاخانہ کرنے کی جگہ۔ پست زمین۔
الغَوْط والغَاط والغَوْطَة : پست زمین۔ ج غُوْط وأَغْوَاط وغِيَاط وغِيْطَان. الغَاط : جماعت۔
الغُوْطَة : شام میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں پانی اور درخت بہت ہیں۔ اس کو غوطہ دمشق بھی کہتے ہیں۔

بِئْرٌ (غَوِيْطٌ) بہت گہرا کنواں۔
الغَاغ : پودینہ۔ واحد (غَاغَة)
الغَاغَة : بہت سے مختلف لوگ۔
الغَوَافَة : امریکی علاقے کا ایک درخت۔
الغَوْغَاء : ٹڈی جو اڑنے کے لئے تیار ہو یا جس کے پر نکل آئے ہوں۔ بہت سے مختلف لوگ۔ نیچے طبقے کے لوگ۔ فسادی لوگ۔
غَالَهُ يَغُوْلُهُ غَوْلًا واغْتَالَهُ : ہلاک کرنا۔ اچانک پکڑ لینا۔ غَالَتْهُ الخَمْرُ : شراب کا مست کردینا۔
غَاوَلَ مُغَاوَلَةً : جلدی چلنا۔
تَغَاوَلَا : ایک دوسرے پر سبقت کرنا۔
تَغَوَّلَ. الأَمْرُ : ابتر ہونا۔ تَغَوَّلَتِ الْمَرْأَةُ : رنگ برنگ ہونا۔ تَغَوَّلَتْهُمُ الْغِيْلَان : بے راہ کردینا...... الأَرْضُ بِفُلَانٍ : ہلاک کردینا اور بے راہ کردینا۔
الغَوْل : مص۔ دردسر۔ مدہوشی۔ جنگل کی دوری۔ مشقت۔ پست زمین۔ بہت مٹی۔
الغُوْل : مصیبت۔ ہلاکت۔ چھلاوہ ج اغوال وغیلان : سانپ۔ ہر وہ چیز جس سے عقل زائل ہو جائے۔ جادوگر اور جن جو مختلف رنگ بدلیں۔ موت۔ ج أَغْوَال.
الغِيْلَة: اسم ہے اِغْتِيَال کا۔
الغَائِلَة : مؤنث غَائِل: مصیبت۔ فساد۔ ہلاکت۔ برائی ج غَوَائِل.
الأَغْوَل. مِنَ العَيْشِ : آسودہ زندگی۔
المِغْوَل : ہلاک کرنے کا آلہ۔ لمبا پیکار۔ گپتی۔
المَغَالَة : ہلاکت۔
غَوَى يَغْوِيْ غَيًّا وغَوِيَ يَغْوَى غَوَايَةً : گمراہ ہونا۔ محروم ہونا۔ ہلاک ہونا۔
وغَوَّى وأَغْوَى. الرَّجُلَ. گمراہ کرنا۔
غَوِيَ يَغْوَى وغَوَى يَغْوِي غَوَى الفَصِيْل : اونٹ کے بچے کو بدہضمی ہونا اور لاغر ہوکر قریب ہلاکت ہونا۔ صفت (غَوٍ)
تَغَاوَى : بہ تکلیف گمراہ بننا۔ بتکلف جاہل بننا...... القَوْمُ عَلَيْهِ : قتل کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنا۔
اِنْغَوَى. الرَّجُلُ : گرنا اور جھکنا۔
اِسْتَغْوَى. الرَّجُلَ : گمراہ کرنا۔ کہا جاتا ہے بِتُّ (غَوًى وغَوِيًّا ومُغْوِيًا ومَغْوِيًّا ومَغْوَيًا) یعنی میں نے تہمارات بسر کی۔
الغَيَّةُ والغِيَّةُ : گمراہی۔ کہا جاتا ہے "إِنَّهُ وَلَدُ غَيَّةٍ" یعنی ولد الزنا ہے۔
الغَاوِي : فا ج غَاوُوْن وغُوَاة. رَأْسٌ غَاوٍ : چھوٹا سر یا بہت پھرنے والا سر۔
والغَوَى والغَوِيّ والغَيَّان : گمراہ۔ خواہشات کا غلام۔
الغَاوِيَة : مؤنث غَاوٍ : مشک جس میں پانی ہو۔
الأُغْوِيَّة : مصیبت۔ ہلاکت۔ درندوں کے شکار کے لئے گڑھا۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ النَّاسُ فِيْ أُغْوِيَّةٍ ج أَغَاوِي.
المَغْوَاة : گمراہی کی جگہ۔ ج مَغَاوٍ.
المُغَوَّاة: گمراہی کی جگہ ج مُغَوَّيَات.
غَابَ يَغِيْبُ غَيْبًا وغَيْبَةً وغِيَابًا وغُيُوْبًا ومَغِيْبًا. عَنْهُ : غائب ہونا۔ دور ہونا۔ جدا ہونا۔
غَابَتِ الشَّمْسُ غِيَابًا وغُيُوْبَةً : آفتاب کا غروب ہونا...... الشَّيْءُ عَنْ فُلَانٍ : پوشیدہ ہونا...... عَنْ بِلَادِهِ : سفر کرنا۔
غَابَ يَغِيْبُ غِيَابًا وغَيَابًا وغَيْبَةً وغِيَابَةً وغُيُوْبَةً الشَّيْءُ فِي الشَّيْءِ : چھپ جانا۔
غَابَهُ غَيْبَةً واغْتَابَهُ واغْتِيَابًا : غیبت کرنا۔ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا۔
غَيَّبَهُ : دور کرنا۔ کہا جاتا ہے غَيَّبَهُ غَيَابُهُ : یعنی وہ اپنی قبر میں دفن کیا گیا۔
أَغَابَتِ. المَرْأَةُ : غائب شوہر والی ہونا۔
صفت (مُغِيْب ومُغِيْبَة ومُغْيِب)
غَايَبَهُ مُغَايَبَةً : پیٹھ پیچھے بات کہنا۔ تم کہتے ہو "أَنَا مَعَكُمْ لَا أُغَايِبُكُمْ" میں تمہارے ساتھ ہوں تمہاری پیٹھ پیچھے بات نہیں کروں گا۔
تَغَيَّبَ. عَنْهُ : غائب ہونا۔
تَغَايَبَ. القَوْمُ : غائب ہونا۔

الغَیب :مص ۔شک ۔ ہر وہ چیز جو تم سے غایب ہو۔ بھید ۔ پست زمین ۔ ج غِیَاب وغُیُوب :کہا جاتا ہے "سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ وَرَاءِ الغَیْبِ" یعنی میں نے آواز ایسی جگہ سے سنی جس کو میں دیکھتا نہیں۔

الغَیْبَة والغَیَابَة :پست زمین ۔قبر ۔الغَیَابَةُ مِنْ کُلِّ شَیْئٍ :پردہ...... مِنَ الوَادِی او الجُبِّ :وادی یا کنوئیں کی گہرائی۔

الغِیْبَة :پیٹھ پیچھے کی بدگوئی۔

الغَائِب :فا ۔ج غَیَب وغُیَّب وغُیَّاب وغَائِبُون. غَائِبَکَ :جو چیز تم سے غائب ہو۔

الغَابَة :بانس کی جھاڑی ۔ پست زمین ۔ لوگوں کی جماعت ۔لمبا نیزہ ۔ ج غَاب وغَابَات وغَابَةُ البَحْرِ :سمندری کیڑوں کا تحجر درخت۔

الغَیَاب :مص ۔قبر ۔غَیَابُ الشَّجَرِ وغَیَابَةُ :درخت کی جڑیں۔

الغُیُوب والغَیَّاب :غائب کا اسم مبالغہ۔

الغَیْبُوبَة :غروب ۔کہا جاتا ہے "لَقِیتُهُ عند غَیْبُوبَةِ الشَّمْسِ" میں نے اس سے آفتاب کے غروب کے وقت ملاقات کی۔

غَاثَ یَغِیثُ غَیْثًا. اللّٰهُ البِلَادَ :برسانا ۔غَاثَ الغَیْثُ الأَرْضَ :بارش کا زمین پر برسنا۔

غِیثَتِ. الأَرْضُ :زمین کا سیراب ہونا ۔صفت (مَغِیثَة ومَغْیُوثَة) غَاثَ النُّورُ :روشن ہونا۔

تَغَیَّثَ. البَعِیرُ :اونٹ کا موٹا ہونا۔

الغَیْث :بارش ۔گھاس جو بارش کی وجہ سے اُگے ۔کہا جاتا ہے "رَعَیْنَا الغَیْثَ" اور بسا اوقات بادل کو بھی غیث کہتے ہیں ۔ ج غُیُوث واَغْیَاث اور کہا جاتا ہے غیث مغیث عام بارش ۔سَحَابٌ (غَیِّثٌ) موسلا دھار بارش کا بادل اور کہا جاتا ہے "بِئْرٌ ذَاتُ غَیِّثٍ" بہت پانی والا کنواں۔

غَیِدَ یَغْیَدُ غَیَدًا. الغُلَامُ :لڑکے کا جھکی ہوئی گردن والا ہونا ۔نرم کندھوں والا ہونا ۔صفت مذکر (اَغْیَد) صفت مؤنث (غَیْدَاءُ) ج غِید.

تَغَایَدَ. فِی مِشْیَتِهِ :نزاکت کی وجہ سے چلنے میں جھکنا۔

الغَیَد :مص ۔نزاکت۔

الاَغْیَد :نرم و نازک پودہ ۔مکان اغید : بہت پودہ والی جگہ۔

الغَادَة :نرم و نازک بدن عورت ۔تروتازہ شاخ ۔ج غَادَات.

غَیْدَانُ الشَّبَابِ :اول جوانی۔

غِیدِ غِیدِ :مکرر مستعمل ہے اور مبنی علی الکسر ہے اور اسم فعل بمعنی امر ہے یعنی جلدی کرو جلدی کرو۔

غَیْدَق. المَطَرُ :بارش کا بہت ہونا۔

الغَیْدَق :مص ۔بہت پانی۔

الغَیْدَاق :سرسبز ۔فیاض۔

والغَیْدق والغَیْدَقَان :نرم و نازک ۔غَارَ یَغَارُ غَیْرَةً وغَیْرًا وغَارًا. الرَّجُلُ عَلٰی اِمْرَاَتِهِ مِنْ فُلَانٍ وهِیَ عَلَیْهِ مِنْ فُلَانَةَ : غیرت کھانا ۔صفت (غَیْرَان وغَیُور ومِغْیَار) مؤنث (غَیُور وغَیْرٰی) ج غَیَارٰی وغُیَارٰی وغُیُرٌ ومَغَایِیرُ اور اسم الغِیرَة.

غَارَهُ یَغِیرُهُ غِیَارًا :نفع دینا ۔کہا جاتا ہے "غَارَهُ بِخَیْرٍ" یعنی اس کو خیر کا نفع دیا۔ وغَارَهُمُ اللّٰهُ بِمَطَرٍ "یعنی اللہ نے ان کو بارش سے سیراب کیا۔

غَارَهُ یَغِیرُهُ غَیْرًا وغِیَرَةً :خون بہا دینا۔

غَیَّرَ الشَّیئَ :بدل دینا ۔تغیر کر دینا۔

غَایَرَهُ غِیَارًا ومُغَایَرَةً :تبادلہ کرنا ۔مخالفت کرنا ۔خرید و فروخت میں مقابلہ کرنا ۔غیر ہونا ۔مغایرت برتنا۔

اَغَارَهُ اِغَارَةً :غیرت پر برانگیختہ کرنا۔ ...... الرَّجُلُ اِمْرَاَةً :مرد کا دوسرا نکاح کر کے پہلی بیوی کو غیرت میں ڈالنا۔

تَغَیَّرَ :بدل جانا...... عَلٰی اِمْرَاَتِهِ :بیوی پر غیرت آنا۔

تَغَایَرَ. الزَّوْجَانِ :ایک دوسرے پر غیرت کرنا۔

تَغَایَرَتِ الاَشْیَاءُ :چیزوں کا مختلف ہونا۔

اِغْتَارَ اِغْتِیَارًا. الرَّجُلُ :غلہ مہیا کرنا۔

الغَیْر :مص اسم ہے غَیْرٌ :سے کہا جاتا ہے "مَنْ یَکْفُرْ بِاللّٰهِ یَلْقَی الغِیَرَ" یعنی جو شخص کفر باللہ کرے گا وہ متغیر الحال ہوگا کہ صلاح سے فساد کی جانب پہنچ جائے گا ۔بَنَاتُ غَیْرٍ :جھوٹ اور باطل باتیں اور (غَیْر) کا لفظ سوی کے معنی میں آتا ہے ج اَغْیَار اور لا کے معنی میں بھی اور بوجہ حالیت کے منصوب ہوتا ہے ۔جیسے "فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ" بمعنی لا باغیا...... :اور الا کے معنی میں بھی ۔پس اسم لازم الاضافہ ہوتا ہے لفظوں میں مقطوع عن الاضافة بھی ہوتا ہے اگر معنی سمجھ میں آ سکے اور اس سے پہلے لَیْسَ یا اِلّا ہو اور اضافت کے رفع اور نصب جائز ہے اور حذف مضاف الیہ کے وقت حالت رفع اور ضمہ نصب اور فتحہ بھی جائز ہے ۔کہو گے "قَبَضْتُ عَشْرَةً لَیْسَ غَیْرُهَا ولَیْسَ غَیْرَهَا ولَیْسَ غَیْرُ ولَیْسَ غَیْرٌ ولَیْسَ غَیْرًا ولَیْسَ غَیْرَ" بمعنی لَیْسَ اِلَّا اور کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ غَیْرَ مَرَّةٍ" یعنی ایک سے زائد مرتبہ کیا۔

الغِیَرَة :خون بہا ۔غلہ کا ذخیرہ ۔نخوت اسم ہے ۔غار کا ج غِیَر.

غِیَرُ. الدَّهْرِ :زمانے کا حوادث۔

الغَیْرِیَّة :عینیت کے خلاف ۔ہر روش میں سے ایک کا دوسرے کے خلاف ہونا۔

المَغِیر والمَغْیُور :سیراب شدہ مقامات۔ کہا جاتا ہے "مَکَانٌ مَغِیرٌ ومَغْیُورٌ واَرْضٌ مَغِیرَةٌ ومَغْیُورَةٌ".

غَاضَ یَغِیضُ غَیْضًا ومَغَاضًا وتَغَیَّضَ وانْغَاضَ :پانی کا کم ہونا ۔نیچے اتر جانا...... الثَّمَنُ :قیمت گھٹنا۔

غَاضَ وغَیَّضَ واَغَاضَ الماءَ او الثَّمَنَ : پانی یا قیمت کم کرنا ۔دَمْعَهُ :آنسو روکنا۔

الغَیْض :مص ۔ناتمام بچہ ۔قلیل۔

الغَیْضَة :ایک مرتبہ کم کرنا ۔جھاڑی ۔پانی کی جگہ میں بہت درخت ۔ج غِیَاض واَغْیَاض وغَیْضَات.

المَغِیض :پانی کے جمع ہونے کی جگہ ۔ج مَغَایِض کہا جاتا ہے "مَاءٌ مَغِیضٌ" یعنی وہ پانی جو جمع ہونے کی جگہ تک جاری ہو۔

غَاطَ یَغِیطُ غَیْطًا. فِیهِ :داخل ہونا۔

المُغَایَطَة :خصومت ۔کہا جاتا ہے "بَیْنَهُمْ مُغَایَطَةٌ" یعنی ان کے درمیان خصومت ہے۔

الغَیْط :باغ۔

غَاظَهٗ يَغِيظُهٗ غَيْظًا وَغَيَّظَهٗ وَاَغَاظَهٗ وَغَايَظَهٗ : غصہ دلانا۔ غصہ پر برانگیختہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "غَايَظَ صَاحِبَهٗ فِي الْعَمَلِ" مقابلہ کرنا۔

تَـغَـيَّـظَ. الـحَـرُّ : سخت گرمی ہونا (...... واِغْتَاظَ) غضبناک ہونا۔

الغَيْظ : مص۔ غضب یا سخت غضب۔

الغِيَاظ : غم۔ مشقت۔

المَغِيظ : ناراض۔ رنجیدہ۔

غَـافَت تَـغِيفُ غَيَفَانًا وَاَغْيَفَتْ وَتَغَيَّفَتْ الشَّـجَـرَةُ : دائیں بائیں جھکی ہوئی شاخوں والا ہونا۔ صفت (غَيْفَاء) (غَيِّف) بھاگنا۔ بزدل ہونا (...... وَتَغَيَّف) عَنِ الاَمْرِ : انکار کرنا۔ اعراض کرنا۔ ہٹنا۔

اَغَافَ. الغُصْنَ : ٹہنی کو جھکانا۔

الغَاف : ایک درخت ہے جس کا پھل بہت میٹھا ہوتا ہے واحد غَافَةٌ : ہے۔

الغَيْف : پرندوں کا جھنڈ۔

الاَغْيَف : نازک بدن۔ کہا جاتا ہے "عَيْشٌ اَغْيَف" یعنی آسودہ و خوش حال زندگی۔ مؤنث غيفاء شجرة غيفاء : جھکی ہوئی ڈالیوں والا درخت۔

الغَيَّاف : بہت بڑی لمبی داڑھی والا۔

الغَيْفَان والغَيَفَان : متکبرانہ چال۔

غَيَّقَ. المَالَ : بگاڑنا فاسد کرنا ...... فِي رَأيِهٖ : غیر مستقل مزاج ہونا ...... الطائرُ : اپنی جگہ پر پھڑ پھڑانا ...... بَصَرَهٗ : نگاہ کو پھیرنا۔

تَغَيَّقَتِ. العَيْنُ : آنکھ کا تاریک ہونا۔

غَـــاق : مبنی علی الکسر۔ کوے کی آواز کی حکایت اگر نکرہ کیا جائے تو (غاقٍ) تنوین سے کہا جاتا ہے۔

الـغَاق : کوا (...... والغاقة) ایک آبی پرندہ ہے جس کو غواص : اور غُـرَابُ الـمَـاء بھی کہتے ہیں۔

غَـالَـتْ تَـغِيلُ غَيْلاً وَاَغَالَتْ اِغَالَةً المَرْأةُ وَلَـدَهَـا : بچے کو بحالت حمل دودھ پلانا۔ صفت (غَائِلَةٌ ومُغِيل ومُغْيِل)

غَالَهٗ يَغُولُهٗ غِيَالاً وغِيَالَةً وغُوُوْلاً : چرانا۔

اَغْيَلَتْ اِغْيَالاً. المَرْأةُ وَلَدَهَا : بچے کو بحالت حمل دودھ پلانا ...... الشَّجَرَةُ : درخت کا بڑا اور گھنا ہونا ...... الغَنَمُ : بکری کا سال میں دو مرتبہ بچہ جننا۔

تَغَيَّلَ. القَوْمُ : کثیر المال ہونا۔

تَـغَـيَّـلَـتْ وَاِسْتَغْيَلَتْ. الشَّجَرَةُ : درخت کا گھنی ٹہنیوں والا ہونا۔ صفت (مِغْيَال)

اِغْتَال اِغْتِيَالاً. الغُلَامُ : موٹا تازہ ہونا۔

الـــغَـيْـــل : حالت حمل کا دودھ۔ موٹا تازہ لڑکا۔ مؤنث غَيْـلَة : زمین پر بہتا ہوا پانی۔ وادی جس میں چشمے جاری ہوں۔ دور کی چیز جو نزدیک دکھائی دے۔

الـغِيْل : جھاڑی۔ گنجان درخت۔ وادی جس میں پانی ہو۔ شیر کی مانند ج اَغْيَال وغُيُوْل.

الغِيْلَة : دھوکا۔ غفلت سے مار ڈالنا۔ حمل میں دودھ پلانا۔ کہا جاتا ہے "قَتَلَهٗ غِيْلَةً" دھوکے سے مار ڈالا۔

الـغَائِلَة : شر۔ باطنی کینہ۔ حوض میں شگاف۔ ج غَوَائِل. الغَوائِل : مصیبتیں۔

المَغَالَة : بدی۔ برائی۔

الاَغْيَل : پُر گوشت۔

الغَيَّال : اسم مبالغہ۔ شیر اس وجہ سے کہ غِيْل : یعنی جھاڑی میں رہتا ہے۔

المُغْيَال : گھنا سایہ دار درخت۔

غَـامَـتْ تَـغِيمُ غَيْـمًا وغُيُومًا وَاَغَامَتْ اِغَامَةً وَاَغْيَمَتْ اِغْيَامًا وَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ : بادل والا ہونا۔ غَـامَ البَعِيْرُ : اونٹ کا پیاسا ہونا۔ صفت (غَيْـمَان) مؤنث (غَيْـمٰى)

اَغْيَمَ القَوْمُ : پیاسا ہونا اَغْيَمُوا فِي المَكَانِ : اقامت کرنا۔

غِيْمَ. البعير : اونٹ کا پیاسا ہونا۔

الـغَـيْـم : مص۔ بادل ج غُيُوْم واحد (غَيْمَة) پیاس۔ اونٹ کی ایک بیماری جس سے پیاس لگتی ہو۔ يَوْمٌ (غَيُوْم) بدلی کا دن۔

غَانَ يَغِيْنُ غَيْنًا : پیاسا ہونا۔

غَـانَـتْ. نَفْسُهٗ : متلانا۔ غَـانَتْ وغِيْنَتِ السَّمَاءُ : آسمان پر بادل گھر آنا۔

غِيْنَ وَاُغِيْنَ. عَلٰى قَلْبِهٖ : خواہشات کا غالب ہونا۔

اَغَانَ السَّحَابُ السَّمَاءَ : بادل گھر آنا۔

غَيَّنَ. غَيْنًا : حرف غ لکھنا۔

الغَيْن : مص۔ حروف تہجی کا ایک حرف۔ بادل۔

الغَيْنَة : بلا پانی کے گھنے درخت۔

الغِيْنَة : پیپ مردار سے جو بہے جھاڑی۔

الاَغْيَن. مِنَ الشَّجَرِ والنَّبَات : سرسبز اور لمبا۔ مؤنث غَيْنَاء ج غِيْن.

الغَيْهَم : تاریکی۔

غَيَّا تَغْيِيَةً وَاَغْيَا اِغْيَاءً ا. الغَايَةَ اى الرَّايَةَ : جھنڈا گاڑنا۔ غَـيَّـا الـقَـوْمَ : جھنڈا گاڑنا ...... الطَّيْرُ عَلَى الشَّيْءِ : پرندہ کا پھڑ پھڑانا۔

اَغْيَـا الـسَّـحَابُ : بادل کا ایک جگہ پر ٹھہر جانا۔ اَغْيَـا الـرَّجُـلُ : شرافت یا معاملہ میں انتہا کو پہنچنا۔

الفَرَسُ فِي سَبَاقِهٖ : گھوڑے کا حد مقررہ پر پہنچنا۔

غَـايَا مُغَايَاةً. القَوْمُ فِي رَاسِهٖ بِالسُّيُوْف : کسی کے سر پر تلواروں کا بلند کرنا۔

تَـغَـايَـت. الطَّيْرُ عَلَى الشَّيْءِ : پرندہ کا منڈلانا۔ کہا جاتا ہے "تَـغَايَوْا عَلَيْهِ حَتّٰى قَـتَـلُـوْهُ" یعنی ایک دوسرے کی اعانت کی یہاں تک کہ قتل کر دیا۔

الـغَـايَة : مدت۔ جھنڈا۔ نتیجہ۔ ج غَـايَـات وغَايٌ : اور نسبت کیلئے (غَـائِيٌّ) اور کہا جاتا ہے "غَايَتُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا" یعنی تمہاری انتہائی طاقت ہے کہ تم ایسا کرو۔ والغَايَة : پھڑ پھڑانے والا پرندہ۔ چڑیوں کے پھنسانے کی لے۔ کہا جاتا ہے "اَنْتَ بَعِيْدُ الغَايَةِ" یعنی تمہاری رائے درست ہے۔

الـغَـيَايَة : آفتاب کی شعاع کی روشنی کنوئیں کی گہرائی۔ ہر وہ چیز جو انسان پر سایہ انداز ہو۔ جیسے بادل گرد و غبار وغیرہ۔ ج غَيَايَات.

الغَيَّة. غوى : کا مادہ دیکھئے۔

الغيرديا : چوڑے پھولوں والا مالٹا رنگ کے پتے والا پودا۔

المُغَيَّا : جس کے لئے غایت مقرر کی گئی ہو۔ کہا جاتا ہے "الغَايَةُ لَا تَدْخُلُ فِي المُغَيَّا" یعنی حد محدود میں داخل نہیں۔

ف

ف : اَلْفَاءُ: بیسواں حرف بنیادی حروف میں سے۔ شفوی حروف (ہونٹوں کے ملنے سے ادا ہونے والے الفاظ)۔

الفَاء: یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) ترتیب جیسے قَامَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو.

(۲) تعقیب: جیسے حَبَسَ زَیْدًا فَقَتَلَهٗ.

(۳) سَبَبِیَّتْ: جیسے ضَرَبَ زَیْدًا فَمَاتَ.

(۴) رابطہ۔ جواب شرط میں جیسے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَنِیْ فَاحْفَظُوْ وَصَایَایَ: شبہ جواب شرط میں جیسے اَلَّذِیْ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ.

(۵) ناصب مضارع کے لئے بتقدیر اَنْ جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ.

(۶) استیناف کے لئے جیسے یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ.

(۷) زائدہ جیسے زَیْدٌ فَلَا تَضْرِبْهُ. خَرَجْتُ فَاِذَ الْاَسَدُ فِی الدَّارِ. وَلَمَّا قُمْتَ فَقُمْنَا.

اِفْتَأَتَ. بِرَاْیِهٖ: رائے میں منفرد ہونا۔ اکیلا ہونا...... عَلَى الْبَاطِلِ: گھڑ لینا۔

اُفْتِئَتَ: اچانک مر جانا۔

فَأَدَهٗ (ف) فَأْدًا: دل پر مارنا۔ دل پر لگنا۔ فَأَدَ الخوف فُلَانًا: بزدل بنانا...... اللَّحْمَ فِي النَّارِ: گوشت بھوننا...... الخُبْزَ: روٹی کو بھوبھل میں ڈالنا۔

فُئِدَ فَأْدًا وفَئِدَ (س) فَأَدًا: دل کی بیماری والا ہونا۔

اِفْتَأَدَ الرَّجُلُ: بھوننے کے لئے آگ جلانا۔ اللَّحْمَ فِي النَّارِ: گوشت بھوننا۔

تَفَأَّدَت. النَّارُ: آگ کا جلنا۔

الفُؤَاد: دل۔ بسا اوقات عقل پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ج اَفْئِدَةٌ.

الفَئِيْد: آگ۔ بھنا ہوا۔ بزدل۔

الأُفْــــؤُود: بھوبھل کی پکی ہوئی روٹی۔ بھوبھل میں روٹی رکھنے کی جگہ۔ ج اَفَائِیْد.

المُفْتَأَد: آگ جلنے کی جگہ۔

المِفْأَد والمِفْآد والمِفْأَدَة: آگ کریدنے کا لوہا یا لکڑی۔ جج۔ مَفَائِد ومَفَائِیْدُ.

المَــفْـؤُوْد: دل کی بیماری والا۔ بزدل۔ بھوبھل کی پکی ہوئی روٹی۔ بھنا ہوا۔

فَأَرَ (ف) فَأْرًا. التُّرَابُ: مٹی کھودنا۔ ...... الشَّیْءَ: دفن کرنا۔ چھپانا۔

فَئِرَ (س) فَأْرًا. المَکَانُ: بہت چوہے والا ہونا۔

الفَار: مص۔ چوہا۔ ج فِئْرَانٌ وفِئَرَةٌ: واحد (اَلْفَارَة) مذکر و مؤنث دونوں کے لئے۔

الفَأْرَة: مشک کا نافہ۔

مَکَانٌ (فَئِرٌ) واَرْضٌ (فَئِرَةٌ ومَفْأَرَةٌ) بہت چوہوں والا مکان۔ بہت چوہوں والی زمین۔

فَــأَسَ (ف) فَــأْسًــا. الــخَشَبَةَ: لکڑی کو کلہاڑی سے پھاڑنا...... الــرَّجُــلَ: کلہاڑی سے مارنا۔ سر کے پچھلے حصہ پر لگنا۔

الــفَأْسُ: مص۔ کلہاڑی۔ کبھی بغیر ہمزہ کے بولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے (فَــاسٌ) اور یہ مؤنث سماعی ہے ج اَفْؤُس و فُؤُوْس فَأْسُ الــرَّاسِ: سر کے پچھلے حصہ کی اُبھری ہوئی ہڈی۔ فَــأْسُ الفَمِ: منہ کا وہ کنارا جس میں دانت ہیں۔ فَــأْسُ اللِّجَام: لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں ہوتا ہے۔

فَــأْفَأَ فَــأْفَأَةً. الرَّجُلُ: حرف فا اکثر بولنا۔ صفت (فَأْفَاءٌ وفَأْفَأٌ)

فَأَقَ (ف) فُؤَاقًا: ہچکی آنا۔

فَأَّلَهٗ تَفْئِیْلاً. بِالشَّیْءِ: فال لینا۔

تَفَأَّلَ وَتفاءَ لَ وافْتَأَلَ بِهٖ: اچھا شگون لینا۔

الفَأْل: نیک شگون۔ جیسے مریض کسی کو یا سالم کہتے ہوئے سنے تو اس سے یہ سمجھے کہ صحت ہو جائے گی۔ کہا جاتا ہے "لَا فَأْلَ عَلَیْکَ" یعنی تیرے اوپر کوئی ضرر نہیں۔ ج فُــؤُوْلٌ واَفْؤُلٌ.

فَأَمَ (ف) فَــأْمًــا. مِنَ المَــاءِ: پانی سے سیراب ہونا۔

فَأَمَ وفَــئِــمَ فَأْمًا وتَفَأَّمَ. البَعِیْرُ: گھاس سے منہ بھرنا۔

فَأَّمَ واَفْأَمَ. القَتَبَ: پالان کو وسیع کرنا۔ اَفْأَمَ الدَّلْوَ: ڈول بھرنا۔

الــفِــئَــام: لوگوں کی جماعت اور اس لفظ سے واحد نہیں ج فُــؤُوْمٌ کہا جاتا ہے قَــطَّــعُــوْهُ (فُؤُوْمًا) یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

فَأَى یَفْأَى فَأْوًا وفَأْیًا. رَأْسَ فُلَانٍ: کسی کے سر کو تلوار سے پھاڑ دینا۔

اَفْأَى: تنگ وادی میں پڑنا۔

تَفَأَّى. القَدَحُ: پیالہ کا پھٹنا۔

اِنْفَأَى: کھلنا...... الشَّیْءُ: پھٹنا۔

الــفَــأْو: مص۔ دو پہاڑوں کے درمیان

شگاف۔ وادی میں تنگ جگہ۔ چٹنی جگہ۔ ریت کا تودہ۔ رات۔ آفتاب غروب ہونے کی جگہ۔ پہاڑوں کے درمیان عمدہ زمین۔

الفِئَة: جماعت۔ گروہ ج فِئَات وفِئُوْن.

فَتَّ (ن) فَتًّا وفَتَّتَ. الشَّيْئَ: اُنگلیوں سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔ کہا جاتا ہے "فَتَّ فِيْ سَاعِدِهٖ" یعنی اس نے اس کو کمزور کردیا۔ "فَتَّ فِيْ عَضُدِهٖ" یعنی اس کی قوت توڑ دی اور اس کے اعوان وانصار کو متفرق کردیا۔

اِنْفَتَّ وتَفَتَّتَ: ٹوٹنا۔

الفَتُّ: مص۔ پتھر میں پھٹن۔ کہا جاتا ہے "هُمْ اَهْلُ بَيْتٍ فَتٍّ وفِتٍّ وفُتٍّ" یعنی وہ لوگ منتشر ہیں۔

الفَتَّة الفُتَّة: خشک مینگنیاں جو توڑی جائیں اور چقماق کے نیچے رکھ کر آگ روشن کی جائے۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا لَا يُسَاوِيْ فُتَّةً" یعنی یہ مینگنی کے برابر نہیں۔ کھجوروں کا ڈھیر۔

الفُتَات: چورا۔

الفَتِيْتَة: ریزہ ریزہ شدہ چیز کا ایک ٹکڑا ج فَتَائِتُ.

الفَتِيْت والفَتُوْت والمَفْتُوْت: چورا کیا ہوا۔

فَتَأَ (ف) فَتْأً. النَّارَ: آگ بجھانا۔ فَتَأَهٗ عَنِ الاَمْرِ: کسی کام سے روک دینا۔

فَتِئَ (س) فَتْأً. عَنْهُ: رکنا۔ بھولنا۔ کہا جاتا ہے "مَافَتَأَ (ف س) ومَا فَتِئَ (س) يفعل ذٰلِكَ: یعنی ہمیشہ یہ کرتا رہا اور یہ افعالِ ناقصہ میں سے ہے اور سوائے ماضی و مضارع کے دوسرے افعال کا استعمال نہیں۔

فَتَحَ (ف) فَتْحًا. البَابَ: دروازہ کھولنا۔ ...... القَنَاةَ: پانی بہنے کے لئے نالی نکالنا۔ ...... البِلَادَ: مُلک پر غالب ہونا۔ مالک ہونا۔ فتح کرنا ...... الحَاكِمُ بَيْنَ النَّاسِ: حاکم کا فیصلہ کرنا ...... اللّٰهُ عَلَيْهِ: سکھلا دینا۔ پہنچا دینا ...... سِرَّهٗ عَلٰى فُلَانٍ: کسی پر بھید ظاہر کر دینا۔

فَتَحًا وفَتَاحَةً. اللّٰهُ عَلٰى فُلَانٍ: مدد کرنا۔

فَتَّحَ: بمعنی فتح تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔

تَفَتَّحَ: کھلنا ...... فِي الكَلَامِ. بِالمَالِ عَلٰى فُلَانٍ: اظہار کرنا اور فخر کرنا۔ تَفَتَّحَتِ الاَكِمَّةُ عن الشَّيْئِ: کھل جانا۔ النَّوْرِ: کلیوں کا کھلنا۔ اِنْفَتَحَ: کھلنا۔ اِنْفَتَحَ عَنِ الشَّيْئِ: کھل جانا۔

فَاتَحَهٗ: فیصلہ کے لئے لے جانا۔ فَاتَحَهٗ بالاَمْرِ: پہلے مخاطب کرنا۔ فَاتَحَ فُلَانًا: بھاؤ کرنا اور کچھ نہ دینا۔ فَاتَحَ البَيْعَ: بیع میں آسانی کرنا ...... المَرْاَةَ: عورت سے جماع کرنا۔

تَفَاتَحَ. القَوْمُ كَلَامًا بَيْنَهُمْ: آپس میں چپکے چپکے باتیں کرنا۔

اِفْتَتَحَ. البِلَادَ: ملک فتح کرنا (...... واستفتح) الاَبْوَابَ: دروازے کھولنا ...... الاَمْرَ بِكَذَا: شروع کرنا۔ اِسْتَفْتَحَ الرَّجُلُ: مدد طلب کرنا۔

الفَاتِح: فا۔ ج فَتَحة وفَاتِحُوْن.

الفَتْح: مص۔ مدد۔ روزی۔ دریاؤں کا جاری پانی۔ بہار کی پہلی بارش ج فُتُوْح.

يَوْمُ الفَتْحِ: قیامت کا دن۔ الفَتْحُ: زبر۔

الاِفْتِتَاحِيَّةُ: اداریہ اخبار۔ (ایڈیٹوریل)

الفُتُوْحَات: لڑائی سے جو ممالک فتح ہوں۔

الفَتْحَه: ایک مرتبہ کھولنا۔ زبر۔

الفَتَاحَة: مص۔ مدد۔

الفِتَاحَة والفُتَاحَة: دو دشمنوں کے درمیان فیصلہ۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا فُتَاحَات" یعنی ان دو کے درمیان خصومتیں ہیں۔

الفُتُح: کھلا ہوا وسیع دروازہ۔ کھلی ہوئی وسیع شیشی۔

الفُتْحٰى: ہوا۔

الفُتْحَة: کشادگی۔ مال یا علم وادب پر ناز۔ ج فُتَح.

الفَاتِحَة. مِنَ الشَّيْئِ: ابتدا اور اسی سے ہے فَاتِحَةُ الكِتَاب ج فواتح.

الفَتُوْح: بہار کی پہلی بارش ج فُتُح.

الفُتَاح والفِتَاح والفُتُوْحَة: حکومت۔

الفَتَّاح: اسم مبالغہ۔ حاکم۔ قاضی۔

الاِسْتِفْتَاح: مص اور حرف استفتاح: نحویوں کے نزدیک اِلَّا ہے۔

المَفْتَح: خزانہ۔ دفینہ۔ ج مَفَاتِح.

المَفْتَح: کنجی۔ ج مَفَاتِح. المِفْتَح: پانی کی نالی۔

المِفْتَاح: کنجی۔ ج مَفَاتِيْح.

فَتِخَ (س) فَتَخًا: ڈھیلے نرم وکمزور جوڑوں والا ہونا۔ صفت (اَفْتَخ)

فَتَخَ (ف) فَتْخًا وفَتَّخَ. اَصَابِعَه: انگلیوں کو مروڑنا اور نرم کرنا۔

اَفْتَخَ. الرَّجُلُ: تھکنا اور سانس پھولنا۔

تَفَتَّخَ: چھلا پہننا۔

الفَتَخَة والفَتْخَة: چھلا۔ بغیر نگینے کے انگوٹھی۔ نگینہ والی انگوٹھی کو خاتم کہتے ہیں۔ ج فَتَخ (فَتَخات وفُتُوْخ وفِتَاخ. فُتُوْخُ الاَسَدِ) شیر کے پنجے۔

الاَفْتَخ: نرم وکمزور ڈھیلے جوڑوں والا۔ مؤنث فتخاء ج فتخ. اَسَدٌ اَفْتَخ: چوڑے ہاتھ پاؤں والا شیر۔ رَجُلٌ اَفْتَخُ الطَّرف: کمزور نگاہ والا مرد۔

الفَتَخ والفَتْخَة: گٹے سے بازتک کا باطنی حصہ۔

فَتَرَ (ن ض) فُتُوْرًا وفُتَارًا وتَفَتَّرَ: تیزی کے بعد ساکن ہونا اور سختی کے بعد نرم پڑنا ...... المَاءُ: حرارت کم ہونا ...... عَنِ العَمَلِ: کوتاہی کرنا۔

فَتْرًا وفُتُوْرًا جِسْمُهٗ: کمزور نرم جوڑوں والا ہونا۔

فَتْرَةً وفُتُوْرًا. الحَرُّ: کم ہونا۔

فَتَرَهٗ (ن ض) فَتْرًا: انگوٹھا اور انگشت شہادت کے درمیان ناپنا۔

فَتَّرَ: تیزی کے بعد ساکن ہونا اور سختی کے بعد نرم پڑنا ...... السَّحَابُ: ٹھہرنا اور آمادہ

بارش ہونا۔ فَتَّرَهُ: سکون ونرمی پر برانگیختہ کرنا۔ فَتَّر المَاءَ: گرم پانی کی حرارت کو کم کرنا۔

اَفْتَرَ: کمزور پلکوں والا ہونا...... الشَّرَابُ: شراب کا مست کر دینا...... هُ الدَّاءُ او السُّكر: بیماری یا نشہ کا کسی کو ضعیف وکمزور کر دینا۔

اِسْتَفْتَرَ. الفَرَسُ: سواری چھوڑ دیئے جانے کی وجہ سے تھکن دور ہو کر آرام پانا۔

اَلْفَاتُوْرَةُ: سامان خرید وفروخت کا تفصیلی بل جس میں قیمت سامان اور حساب لکھا ہوتا ہے۔ (بیلنس شیٹ)

الفَتْرُ: کمزوری۔ فتور۔

الفِتْرُ: انگشت شہادت اور انگوٹھا کے درمیان کھلی ہوئی حالت میں۔

الفَتْرُ: آٹا چھاننے کے لئے کھجور کی چٹائی۔

الفَتْرَة: سستی وکمزوری۔ صلح۔ بخار کے دو باری کے درمیان کا زمانہ۔ دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ۔ ج فَتَرَات.

والفِتْرُ: ایک قسم کی مچھلی جس کے پکڑنے سے کپکپی پیدا ہوتی ہے۔

الفُتَار: مص۔ بے ہوشی کی ابتدا (مَاءٌ. فَاتُوْرٌ) نیم گرم پانی۔

فُتْرُصَةُ فُتْرُصَة: کانٹا۔

فَتَشَ (ض) فَتْشًا وفَتَّشَ. الشَّيْءَ: ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔ فتش وفتش عنه: سوال کرنا اور بحث کرنا۔

اَلْمُفَتِّشُ: تفتیشی (انکوائری) افسر۔

اَلْفَتُّوْشُ: وہ کھانا جو روٹی کے ٹکڑوں، پیاز، اجمود اور کھیر وغیرہ سے تیار کر کے پھر اس پر کھٹائی لگائی جاتی ہے۔

اَلْفِتِّيْشُ: راکٹ۔

الفَتَّاش: بہت تلاش وجستجو کرنے والا۔

فَتَغَ (ف) فَتْغًا الشَّيْءَ: روند کر ریزہ ریزہ کرنا۔

تَفَتَّغَ: ریزہ ریزہ ہونا۔

فَتْفَتَ اِلَيْهِ فَتْفَتَةً: چپکے چپکے بات کہنا۔ کہا جاتا ہے "مَاهٰذِهِ الفَتْفَتَةُ والدَّنْدَنَةُ".

الفَتَافِتُ: پوشیدہ اقوال۔

فَتَقَ (ن ض) فَتْقًا وفَتَّقَ. الشَّيْءَ: پھاڑنا...... الثَّوْبَ: کپڑے کی سیون توڑنا۔ اُدھیڑنا...... المِسْكَ: مشک کی خوشبو نکالنا۔ العَجِيْنَ: گندھے ہوئے آٹے میں خمیر ڈالنا۔

...... بَيْنَ القَوْمِ: اختلاف پیدا کرانا۔

الكَلَامَ: واضح کہنا۔

فَتِقَ (س) فَتَقًا. المكان: سرسبز ہونا۔

اَفْتَقَ. القَوْمُ: کھلے بادل پر جانا۔ قَرْنُ الشَّمْسِ: آفتاب کا بادلوں میں ظاہر ہونا۔

...... السَّحَابُ: بادل کا کھل جانا......

الرَّجُلُ: مختلف مصائب وآفات والا ہونا۔

تَفَتَّقَ وانْفَتَقَ: پھٹنا۔ وانْفَتَقَتِ المَاشِيَةُ: مویشی کا موٹا ہونا۔ تَفَتَّقَ فُلَانٌ بِالكَلَامِ: زبان کا رواں ہونا۔

الفَتْقُ: مص۔ کشادہ جگہ۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ فُلَانٌ اِلٰى فَتْقٍ" فلاں ایسے مقام کی طرف نکلا جہاں بارش نہیں اور اردگرد میں بارش ہے ج فُتُوْق: کہا جاتا ہے "عَامٌ ذُوْ فُتُوْقٍ" کم بارش کا سال۔ سرسبزی۔ قحط سالی۔ زندگی میں خلل۔

الفَتْقُ والفَتَقُ: صبح۔

الفِتَاق: خمیر کا بڑا پیڑا۔ آفتاب۔ آفتاب کی شعاع۔ درخت خرما کی سفید جڑ۔ دوائیوں کا مرکب۔

الفُتُوْق: آفات جیسے مرض بھوک فقیری تھوڑی بارش۔

الفَتِيْق: موٹائی سے پھٹ پڑنے والا۔

الصُّبْحُ الفَتِيْق: چمکنے والی صبح۔ رَجُلٌ فَتِيْقُ اللِّسَان: تیز زبان مرد۔

اِمْرَاَةٌ (فُتُقٌ ومُفَتَّقَةٌ) تیز زبان۔ جلد جواب دینے والی عورت۔

المَفْتُوْق: مفعو فتق کی بیماری والا۔

الفَيْتَق: دربان۔ بڑھئی۔ لوہار۔ بادشاہ۔

مَفْتَقُ. القَمِيْص: قمیص کا گریبان۔

الفَتْقَاء: کشادہ شرمگاہ والی عورت۔

فَتَكَ (ن ض) فَتْكًا وفِتْكًا وفُتْكًا وفُتُوْكًا. الرَّجُلُ: دلیر ہونا۔ بہادر ہونا۔ نڈر ہونا۔

...... بِفُلَانٍ: غفلت میں پکڑنا یا قتل کرنا۔

...... فِيْ الاَمْرِ: کسی کام میں اصرار کرنا۔ مبالغہ کرنا۔

فَتَكَ (ن ض) فُتُوْكًا. فِيْ صَنَاعَةٍ: اپنے پیشے میں ماہر ہونا...... فِي الخُبْثِ: خیانت میں مبالغہ کرنا۔

فَتَّكَ. القُطْنَ: روئی دھنا۔

اَفْتَكَ. الرَّجُلُ: بمعنی فتک.

فَاتَكَهُ مُفَاتَكَةً: کھلم کھلا قتل کرنا فاتک الشَّيْءَ والاَمْرَ: کسی کام کو سختی سے کرنا...... هُ: ہنرمندی سے مقابلہ کرنا۔ مانگی ہوئی قیمت دینا۔

تَفَتَّكَ. بِاَمْرِهِ: خودرائی سے کام کرنا اور کسی سے مشورہ نہ کرنا۔

الفَاتِك: فا۔ دلیر۔ بہادر۔ ج فُتَّاك کہا جاتا ہے "هُوَ فَاتِكُ القَلْبِ" یعنی وہ کر گزرنے والا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَفْتَكَهُ" یعنی کس قدر جھگڑالو ہے۔

فَتَلَ (ض) فَتْلًا وفَتَّلَ. الحَبْلَ: رسّی بٹنا۔ کہا جاتا ہے "فَتَلَ وَجْهَهُ عَنْهُمْ" یعنی ان سے اپنے چہرے کو پھیر لیا۔ "وفَتَلَ ذُؤَابَةَ فُلَانٍ" یعنی اس کو رائے سے ہٹا دیا۔ فَتَلَ البُلْبُلُ: چہچہانا اور مثال ہے "مَا زَالَ يَفْتِلُ مِنْ فُلَانٍ فِيْ الذِّرْوَةِ والغَارِبِ" یعنی وہ فلاں کے فریب دہی کے لئے چکر لگاتا ہے۔

فَتِلَ (س) فَتَلًا: بعید پہلوؤں والا ہونا۔ صفت (افتل) مؤنث (فَتْلَاء)

تَفَتَّلَ وانْفَتَلَ: رسّی وغیرہ کا بٹ جانا۔

الفَتْلَةُ. فتل: کا اسم مرۃ۔ ہاتھ کے پنکھے کی تختی۔ بیری اور ببول کے دانہ رکھنے کا برتن۔ ج فَتْل.

الفَتَلَة: درخت عُرْفُط: اور عضاہ کا دانہ ج

فتل: کہا جاتا ہے "مَا اَغْنَی عَنْکَ فَتْلَۃً او فَتْلَۃً" یعنی میں تم کو کچھ بھی فائدہ نہیں دوں گا۔

الفَتِیْل: بٹا ہوا۔ مؤنث فَتِیْلَۃٌ: کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتی (...... والفَتِیْلَۃُ) بدن کے میل کی بتی جو بدن کے ملنے سے بنتی ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا اَغْنَی عَنْکَ فَتِیْلاً" یعنی میں تم کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

الفَتِیْلَۃ: بتی۔ ج فَتَائِل و فَتِیْلَات۔

الفَتَّال: بہت بٹنے والا...... بلبل۔

المِفْتَل: بٹنے کا آلہ۔

المَفْتُوْل: مفع۔ مفتول الخلق: مضبوط اور گٹھا ہوا جسم والا۔

فَتَنَہٗ (ض) فَتْنًا و فُتُوْنًا و فِتْنَۃً و اَفْتَنَہٗ: تعجب میں ڈالنا۔ مائل کرنا۔ فریفتہ کرنا۔ فتنہ میں ڈالنا۔ فَتَنَ الرَّجُلُ: فتنہ میں پڑنا۔ (لازم و متعدی) صفت (فَاتِن) ج فُتَّان۔

فَتَنَ (ض) فُتُوْنًا و فُتِنَ۔ اِلَی النِّسَاءِ: عورتوں سے بدکاری کا ارادہ کرنا۔

فَتَنَ (ض) فِتْنَۃً و مَفْتُوْنًا فُلَانًا: گمراہ کرنا۔ آزمائش کرنا۔

فَتْنًا۔ الشَّئَ: جلانا...... فُلَانًا عَنْ رَأْیِہٖ: روک دینا۔ پھیر دینا۔

فِتْنَۃ۔ الصَّائِغُ الذَّھَبَ: سنار کا سونے کو پگھلا کر کھوٹا کھرا معلوم کرنا۔

فُتِنَ و اُفْتُتِنَ: مصیبت زدہ ہو کر مال یا عقل جاتی رہنا...... فِیْ دِیْنِہٖ: اعراض کرنا۔

اِفْتَتَنَ: فتنہ میں پڑنا۔ اِفْتَتَنَہٗ: فتنہ میں ڈالنا۔

تَفَتَّنَہٗ: فتنہ میں ڈالنے کے لئے تکلف کرنا۔

الفَاتِن: فا۔ چور' شیطان' حق سے گمراہ کرنے والا۔

الفَتْنُ: مص۔ حال۔ قسم اور اسی سے ہے "العُمْرُ فَتْنَان" یعنی عمر کی دو قسمیں ہیں۔ اچھی اور بری۔

الفِتْنَۃ: مص۔ آزمائش۔ گمراہی و کفر رسوائی۔ رنج۔ دیوانگی۔ عبرت۔ عذاب۔ مرض۔ مال و اولاد۔ اختلاف آراء و وقوع جنگ وجدال ج فِتَن۔

الفَتَّان: بہت فتنہ انگیز۔ چور۔ شیطان۔ سنار۔ الفَتَّانَان: چاندی و سونا۔

الفَتَّانَۃ: مؤنث۔ فتان: کسوٹی۔

الفَتِیْن: پتھریلی زمین کہ جس کے پتھر جلے ہوئے ہوں جیسے ج فُتُن۔ ذَھَبٌ فَتِیْنٌ: جلا ہوا سونا۔

الفَتِیْن: بڑھئی۔

المَفْتُوْن: مص۔ مفع۔ دیوانہ۔ پاگل۔

فَتَا یَفْتُوْ فَتْوًا۔ الرَّجُلَ: سخاوت و جوانمردی میں غالب ہونا۔

فَتِیَ (س) فَتًی و تَفْتَی تَفْتِیًا: جوان ہونا۔

فُتِّیَ تَفْتِیَۃً و تَفَتَّی تَفَتِّیًا۔ فُتِّیَتِ البنت و تَفَتَّتْ: پردہ نشین کرنا۔ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے رُکنا۔ تَفَتَّی الرَّجُلُ: صاحب سخاوت ہونا۔ جوانمرد بننا۔ کہا جاتا ہے "اَھْرَؤُ مِنْ شَیْخٍ یَتَفَتّٰی"۔

اَفْتٰی اِفْتَاءً۔ فُلَانًا فِی المَسْأَلَۃِ: فتویٰ دینا۔

فَاتٰی۔ الرَّجُلَ: جوانمردی میں غالب ہونا۔ فتویٰ پوچھنا۔

تَفَاتٰی: صاحب سخاوت ہونا۔ جوانمردی ظاہر کرنا۔ تَفَاتَوْا اِلَی العَالِمِ: فتویٰ دریافت کرنے کے لئے جانا۔

اِسْتَفْتٰی اِسْتِفْتَاءً۔ العَالِمَ فِیْ مَسْأَلَۃٍ: فتویٰ طلب کرنا۔

الفَتَاءُ والفُتُوَّۃُ: جوانی۔ الفُتُوَّۃ: سخاوت کرم۔ مروت۔

الفُتْوٰی والفَتْوٰی والفُتْیَا: شرعی مسائل میں ماہر شریعت کا فیصلہ ج الفَتَاوِی والفَتَاوٰی۔

الفَتٰی: نوجوان۔ سخی۔ غلام۔ اس کا تثنیہ فَتَوَان و فَتَیَان: اور ج فِتْیَان و فِتْیَۃ و فِتْوَۃ و فُتُوّ و فُتِیّ و فِتِیّ۔

الفَتَیَان: دن رات۔

الفَتَاۃ: نوجوان عورت۔ باندی۔ ج فتیات و فَتَوَات۔

الفَتِیُّ: ہر ایک جوان سال ج فِتَاءٌ و اَفْتَاء: مؤنث فَتِیَّۃ۔

الفِتِیَّۃ: سفید پھول کی ایک قسم۔

المُفْتِی: فا...... ماہر علم فقہ جو مسائل کا جواب دے۔

فَثَّ (ن) فَثًّا۔ القُفَّۃَ: ٹوکری سے بکھیر دینا۔ الحَارَّ بِالبَارِدِ: ٹھنڈا کر دینا۔ جوش کم کر دینا۔

اِنْفَثَّ۔ العُوْدُ: لکڑی کا ٹوٹنا...... الرَّجُلُ: شکستہ دل ہونا۔

تَمْرٌ (فَثٌّ) متفرق کھجور۔

المَفَثَّۃ: زیادتی کثرت۔

فَثَأَ (ف) فَثْأً و فُثُوْءًا۔ القِدْرَ: ہانڈی کا جوش ٹھنڈا کرنا...... الغَضَبَ: غصہ کی تیزی کم کرنا...... الشَّئَ عَنْہُ: روکنا۔

اَفْثَأَ: تھکنا' سست ہونا...... بِالمَکَانِ: اقامت کرنا (...... وانْفَثَأَ) الحَرُّ: گرمی کا کم ہونا۔

فَثَجَ (ن) فَثْجًا۔ الشَّئَ: کم کرنا...... المَاءَ الحَارَّ بِالبَارِدِ: گرمی کم کرنا (...... وفَثِجَ واَفْثَجَ و اُفْثِجَ) بوجھل ہونا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ بَحْرٌ لَا یُفْثَجُ" فلاں بحر ناپیدا کنار ہے۔

الفَاثِج: فا۔ حاملہ اونٹنی ج فَوَاثِج۔

الفَاثُوْر: سنگ رخام کی میز۔ آفتاب کی ٹکیہ۔ فرش۔ بڑا پیالہ۔ شربا کا برتن۔ جاسوس۔

فَثَغَ (ف) فَثْغًا۔ رَأْسَہٗ: پھوڑنا۔

فَجَّ (ن) فَجًّا۔ القَوْسَ: کمان کو کھینچنا۔ مَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ: کشادہ و بعید کرنا۔ فَجَّتِ النَّاقَۃُ لِلْحَلَبِ: اونٹنی کا دوہنے میں ٹانگیں پھیلانا۔

فَجَّ (س) فَجَجًا: چلنے میں ٹانگوں کے درمیان کشادہ ہونا۔ صفت (اَفَجّ) مؤنث (فَجَّاء) ج فُجّ۔

اَفَجَّ۔ مَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ: کشادہ اور بعید کرنا۔ صفت (مُفِجّ)...... فِی المَشْیِ: جلدی چلنا۔ درہ میں چلنا۔ اَفَجَّ الاَرْضَ بِالمِحْرَاثِ: ہل چلانا۔

تَفَاجَّ: ٹانگیں پھیلا کر چلنا۔

اِنْفَجَّتْ۔ القَوْسُ: کمان کا کھنچ جانا۔

اِفْتَجَّ. الرَّجُلُ: درے میں چلنا۔

الفَجُّ: درہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ۔ ج فِجَاج.

الـفُـجَـاج: درہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ۔

الفِجُّ والفَجَاجَة. مِنَ الفَوَاكِه وغَيْرِهَا: کچا میوہ وغیرہ۔

الفُجَّة: دو پہاڑوں کے درمیان کشادگی۔ کہا جاتا ہے فُلَانٌ يَـمْـشِـيْ (مُفَاجًّا) یعنی فلاں ٹانگیں پھیلائے ہوئے چلتا ہے۔

الافُجِيْج: کشادہ وادی۔ تنگ وگہرا۔

الـفَـجْـفَـج: کاہل وسُست لوگ۔ ایسے لوگ جن کی صحبت کو ناپسند کیا جائے۔

فَـجَأَ (ف) وفَـجِـئَ (س) فَـجْـأً وفَـجْـأَةً وفُـجَـاءَةً وفَاجَأَ مُفَاجَاةً وافْتَجَأَ افْتِجَاءً ا. الرَّجُلُ: اچانک آ جانا۔ جلدی کرنا۔

الفُجَاءَة: مص۔ اچانک۔

حَـرْف (الـمُـفَـاجَـاة) لفظ اذا: ہے جیسے خَـرَجْـتُ فَـاِذَا الاَسَـدُ بِالبَابِ: اور اس کو الفُجَائِيَه: بھی کہا جاتا ہے۔

فَجَرَ (ن) فَجْرًا. المَاءَ: پانی بہانا۔ جاری کرنا۔ القناة: نالی نکالنا۔

اللّٰهُ الفَجْرَ: فجر طلوع کرنا فُلَانًا: جھٹلانا۔ نافرمانی کرنا۔ مخالفت کرنا۔

فَجَرَ (ن) فُجُوْرًا. عَنِ الحَقِّ: تجاوز کرنا۔ عَنْ سَـرْجِـه: زین سے ایک طرف کو جھک جانا۔

فَـجَرَ (ن) فَـجْـرًا وفُجُوْرًا: جھوٹ بولنا۔ زنا کرنا۔ گناہ کرنا۔ کمزور نگاہ والا ہونا ...... اَمْرُهُمْ: بگڑنا۔ خراب ہونا۔

......مِنْ مَرَضِه: صحیح وتندرست ہونا۔

فَجِرَ (س) فَجْرًا: فیاضی کرنا۔

فَـجَّرَ. المَاءَ: پانی بہانا جاری کرنا۔ تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔ الـرَّجُـلَ: بدکاری کی طرف نسبت کرنا۔

فَاجَرَ فِجَارًا ومُفَاجَرَةً. المَرْأَةَ: زنا کرنا۔

اَفْـجَرَ: جھوٹ بولنا۔ زنا کرنا۔ کفر کرنا۔ حق سے تجاوز کرنا۔ فجر میں داخل ہونا۔ مالِ کثیر لانا......اليَنْبُوْعَ: چشمہ جاری کرنا۔

......فُلَانًا: فاجر پانا۔

اِنْـفَـجَـرَ. عَـلَيْهِمُ العَدُوُّ: دشمنوں کی طرف سے بکثرت آ جانا۔

......وتَفَجَّرَ. المَاءُ: پانی کا جاری ہونا۔

......الصبح: صبح کا روشن ہونا......بـالعطاء: فیاضی کرنا۔ اِنْـفَـجَرَ عَنْهُ اللَّيْلُ: رات کا ختم ہونا۔

اِفْـتَـجَـرَ. فِيْ الكَلَامِ: گھڑنا۔ بناوٹی بات کہنا۔

تَفَاجَرَ. القَوْمُ: گناہوں میں منہمک ہونا۔

الـفَـجْـر: بخشش۔ عطیہ۔ بھلائی۔ مال و کثرت مال۔ الفَجْر: مص۔ صبح کی روشنی۔ کہا جاتا ہے "طَـرِيْـقٌ فَـجْـرٌ" یعنی کھلا ہوا صاف راستہ۔

الْفَـجْـرَةُ. فَجْر: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "رَكِـبَ فَـجْـرَةَ" وہ جھوٹ پر سوار ہوا یعنی جھوٹی بات بنائی اور یہ کلمہ تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

الفُـجْـرَة. مِنَ الوَادِی: وادی کا وسیع حصہ جس میں پانی بہہ رہا ہو۔ ج فُجَر.

الـفُجْرَة والمَفْجَرَة والمُنْفَجَر: پانی بہنے کی جگہ۔ مُـنْـفَـجَـرُ الرَّمْلِ: ریگستان میں راستہ۔

فَـجَـارِ. الـفجور: کا اسم ہے اور معرفہ ہے جیسے "فَحَمَلْتُ بَرَّةَ واحْتَمَلْتِ فَجَارِ" اور عورت کے لئے بھی فَـجَـارِ: بمعنی فاجرہ آتا ہے اور صرف ندا ہی کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

الـفِـجَـار: کشادہ راستے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوں۔

الـفَـاجـر: فا۔ زانی۔ گناہوں کا تابعدار۔ جادوگر ج فَاجِرُوْن وفَجَرَةٌ وفُجَّار.

الفَاجِرَة: مؤنث فاجر: کہا جاتا ہے "يَمِيْنٌ فَاجِرَةٌ" یعنی جھوٹی قسم۔

الـفَجُوْر: زانیہ۔ زانی۔ گناہوں میں منہمک ج فُجُر.

الفَاجُوْر: زناکار۔ گناہوں میں منہمک۔

فَجَزَ (ن) فَجْزًا: تکبر کرنا۔

فَـجَـسَ (س) فَـجْـسًـا: تکبر کرنا۔ شرارت گھڑنا......فُلَانًا: غالب آنا۔

اَفْجَسَ: باطل پر فخر کرنا۔

تَفَجَّسَ. عَلَيْهِ: تکبر کرنا۔ بڑائی ظاہر کرنا۔

فَجَشَ (ن) فَجْشًا: سر توڑنا۔ چوڑا بنانا۔

فَجَعَهُ (ف) فَـجْعًا وفَجِيْعَةً: دردمند کرنا۔ مصیبت زدہ بنانا۔ کہا جاتا ہے "فُـجِـعَ فِـيْ مَـالِهِ وبِمَالِهِ" اس کو مال کی وجہ سے مصیبت لاحق ہوئی۔

اَفْجَعَتْه. المُصِيْبَةُ: مصیبت زدہ کرنا۔

تَفَجَّعَ: دردمند ہونا۔ صلہ اس کا لام ہے۔

الـفَـاجِـع: فا۔ بڑا غم جو انسان کو لاحق ہو۔ جدائی کا کوا۔ کہا جاتا ہے "اِمْـرَاَةٌ فَاجِعٌ" دردمند عورت۔ رَجُـلٌ (فَـاجِـعٌ ومُتَفَجِّعٌ) دردمند مصیبت زدہ مرد۔ حسرت و افسوس کرنے والا مرد۔

مَـوْتٌ فَـاجِعٌ وفَجُوْعٌ: مصیبت لانے والی موت۔

الفَاجِعَة: مصیبت ج فَوَاجِع.

الفَجِيْعَة: مصیبت ج فَجَائِع.

فَـجَلَ (ن) فَـجْلًا وفَـجِـلَ (س) فَجَلًا. الشَّيْئُ: ڈھیلا اور موٹا ہونا۔

فَجَّلَ. الشَّيْئَ: چوڑا کرنا۔

اِفْتَجَلَ. الاَمْرَ: ایجاد کرنا۔

الفَاجِل: فا۔ جواری۔

الفُجْلُ والفُجُلُ: مولی۔ واحد فُجْلَة.

الفَجَّال: مولی بیچنے والا۔

الاَفْـجَـل: وہ شخص جس کے دونوں قدموں کے درمیان دوری ہو۔

فَـجِـمَ (س) فَـجَـمًـا: موٹے جبڑے والا ہونا۔ صفت (اَفْجَم)

تَـفَـجَّـمَ وانْفَجَمَ. الوَادِی: وادی کا کشادہ ہونا۔ فُـجْـمَةُ. الوَادِی وفُجْمَتُهُ: وادی کی کشادہ جگہ۔

اَفْجَن: سداب کھانے کی مداومت کرنا۔
الفَیْجَن: سداب (ایک قسم کی گھاس)
فَجَا یَفْجُو فَجْوًا. البَابَ: دروازہ کھولنا ......القَوْسَ: کمان کھینچنا۔
فَجِيَ یَفْجَی فَجًا: پنڈلیوں یا پیروں کے درمیان دوری کرنا۔ صفت (اَفْجَی) مؤنث فجواء فجیت القوس: کمان کا کھنچا ہوا ہونا۔ النَّاقَۃ: اونٹنی کا بڑے پیٹ والی ہونا۔
تَفَاجَی: کشادہ جگہ ہونا۔
اِنْفَجَی. البَابُ: دروازہ کھلنا...... القَوْمُ عَنْ فُلَانٍ: علیحدہ ہونا۔ ہٹ جانا۔ القَوْسُ: کمان کھنچ جانا۔
الفَجْوَۃُ: دو چیزوں کے درمیان کشادگی۔ مکان کا میدان۔ صحن۔ کشادہ جگہ۔ ج فَجَوَاتٌ و فِجَاءٌ.
الفَجْوَاءُ: مؤنث اَفْجَی: کشادہ زمین۔
فَجِيَ یَفْجَی فَجًی: بمعنی فَجِيَ الوَادِي.
فَجَّی تَفْجِیَۃً. الشَّیْءَ: ظاہر کرنا۔ ننگا کرنا۔
الشَّیْءَ عَنْہُ: دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔
اَفْجَی اِفْجَاءً. الرَّجُلُ: بال بچوں پر خرچ میں وسعت کرنا۔
فَحَّ (ن ض) فَحًّا و فَحِیحًا و تَفْحَاحًا النَّائِمُ: سونے والے کا خراٹے لینا......
الاَفْعَی: سانپ کا پھنکارنا۔
فَحَّۃُ. الفِلْفِل: مرچ کی تیزی۔
الفُحُح: پھنکارنے والے سانپ۔
الفَحِیح: مص۔ فحیح الاَفْعَی: سانپ کے منہ کی آواز۔
فَحَجَ (ف) فَحْجًا: تکبر کرنا۔
فَحِجَ (س) فَحَجًا و فَحَجَۃً و فَحَّجَ فِی مَشْیَتِہ: قدم کے اگلے حصہ کو قریب اور ایڑیوں کو دور کرنا۔ صفت (اَفْحَج) فَحَّجَ رِجْلَیْہِ: ٹانگوں کو پھیلانا۔
اَفْحَجَ. عَنِ الاَمْرِ: رکنا۔ ہٹ جانا۔
تَفَحَّجَ. الرَّجُلُ: ٹانگوں کو پھیلانا۔
اِنْفَحَجَتْ. سَاقَاہُ: کشادہ و بعید ہونا۔

فَحَسَ (ف) فَحْسًا. الشَّیْءَ: مِنَ المَاءِ وغیرہ: ہاتھ میں لے کر زبان سے چاٹنا۔ جوں کو ہاتھ سے ملنا۔
تَفَحَّسَ. فِی مَشْیَتِہ: ناز سے چلنا۔
فَحُشَ (ک) فُحْشًا و فَحَاشَۃً الاَمْرُ: برا ہونا۔ فَحُشَتِ المَرْأَۃُ: قبیح ہونا اور بوڑھی ہونا۔
فَحَّشَ بِہ: طعن و تشنیع کرنا۔
اَفْحَشَ و تَفَاحَشَ: بری بات کہنا۔ بری بات کرنا۔ اَفْحَشَ الرَّجُلُ: بخل کرنا۔
تَفَاحَشَ الاَمْرُ: قباحت میں زیادہ ہونا۔
تَفَحَّشَ. عَلَیْھِمْ بِلِسَانِہ: بدکلامی کرنا۔ گالی سنانا۔
الفَاحِشُ: قبیح۔ بدخلق۔ بہت بخیل۔ ہر وہ چیز جو حد سے بڑھ جائے۔ کہا جاتا ہے غَبْنٌ فَاحِشٌ: جبکہ اتنا زیادہ نقصان ہو جائے جو عادتاً برداشت نہ کیا جا سکتا ہو۔ رَجُلٌ فَاحِشٌ: یعنی قول یا جواب میں حد سے گزرنے والا مؤنث فَاحِشَۃٌ.
الفَاحِشَۃُ: زنا۔ بہت سخت قبیح گناہ ج فَوَاحِش.
الفَحْشَاءُ: زنا۔ بہت سخت قبیح گناہ۔
الفَحَّاش: فاحش کا اسم مبالغہ مؤنث فَحَّاشَۃ.
الفُحْش: مص۔ قبیح قول یا فعل۔
المُتَفَحِّش: بدزبان، بے حیا۔
فَحَصَ (ف) فَحْصًا. عَنْہُ: تفتیش کرنا۔ کھود کرید کرنا...... المَطَرُ التُّرَابَ: بارش کا مٹی کو الٹ پلٹ دینا...... التُّرَابَ: کھودنا ...... بِرِجْلِہ: پاؤں سے کھودنا۔ الظَّبْیُ: ہرن کا تیز دوڑنا...... لِلْخُبْزَۃِ: روٹی کے لئے آگ میں جگہ بنانا۔
فَاحَصَہُ فِحَاصًا و مُفَاحَصَۃً: ایک دوسرے کے عیوب اور بھیدوں کی تلاش و جستجو کرنا۔
فَحَّصَہُ و اَفْحَصَہ. عَنْہُ: دور کرنا۔
تَفَحَّصَ و افْتَحَصَ. عَنْہُ: کھود کرید کرنا۔
الفَحْص: مص امتحان۔ ہر رہنے کی جگہ۔ ج فُحُوص.

الفَحْصَۃ. حفص: کا اسم مرۃ۔ چاہ زنخدان۔
الفَحِیص: ساتھی کے عیب اور بھید کی ٹوہ میں رہنے والا۔
الفَحَّاص: بہت تلاش و جستجو کرنے والا۔
المَفْحَص: گڑھا جو سنگ خوار نے انڈے دینے کے لئے بنایا ہو ج مَفَاحِص کہا جاتا ہے لَیْسَ لَہُ مَفْحَصُ قَطَاۃٍ.
الاُفْحُوص: بمعنی مفحص ج اَفَاحِیص.
فَحَضَ (ف) فَحْضًا: توڑنا۔ اکثر اس کا استعمال تر چیز کے لئے آتا ہے جیسے ککڑی وغیرہ۔
فَحْفَحَ: خراٹے لینا۔ آواز پڑ جانا۔
الفَحْفَاح: وہ شخص جس کی آواز بڑھ گئی ہو۔ بہت بولنے والا۔ مؤنث فَحْفَاحَۃ.
اَرْضٌ (فَیْحَقٌ) کشادہ زمین۔
اِنْفَحَقَ: کشادہ ہونا۔
فَحَلَ (ف) فَحْلًا و اَفْتَحَلَ. اِبِلَہ فَحْلًا کَرِیْمًا: عمدہ سانڈ جفتی کے لئے ڈھونڈنا۔
تَفَحَّلَ: سانڈ کے مشابہ ہونا...... الشَّجَرُ: درخت کا بے پھل ہونا۔
اِسْتَفْحَلَ. الاَمْرُ: بڑا ہونا۔ اِسْتَفْحَلَتِ النَّخْلَۃُ: درخت خرما کا نر کھجور جیسا ہونا۔
الفَحْل: سانڈ۔ نر ہر حیوان کا۔ ج فُحُوْل و اَفْحُل و فِحَال و فِحَالَۃٌ و فُحُوْلَۃٌ فُحُوْل الشُّعَرَاء: فضیلت رکھنے والے شعراء۔ ہجو کرنے میں غالب ہونے والے شعراء۔
الفُحَّل و الفُحَّال: نر کھجور ج فَحَاحِیل.
الفَحْلَۃ مِنَ النِّسَاءِ: تیز زبان عورت۔ ایسے اخلاق والی جو جنس عورت کے لائق نہ ہو۔
الفِحْلَۃ و الفُحُوْلَۃ و الفِحَالَۃ: مردانگی۔
الفَحِیْل: بمعنی فحل: صاحب مردی۔ فَحْلٌ فَحِیْلٌ: شریف۔
فَحَمَ (ف) فَحْمًا: جواب سے ساکت ہونا۔

فَخَمَتْ (ن) فُخُومًا. البِئرُ: پانی ٹھہر جانا۔
فَخِم (س) وفُخِم فَخمًا وفَخامًا وفُخُومًا وأفْـخَـم. الصَّبِي: بچے کا روتے روتے آواز بند ہونا۔
فَخُمَ (ک) فُخُومًا وفُخُومَةً: کالا ہونا۔
فَخَّم. الشَّيءَ: کالا کرنا۔
أفْـخَـمَـهُ: دلیل دے کر خاموش کر دینا۔ کہا جاتا ہے "هَـاجَـاهُ فَـأفْحَمَهُ و" وجَدَه مُفْحَمًا" یعنی اس کی ہجو کی اور خاموش کر دیا یا خاموش پایا یعنی وہ شعر کہنے پر قادر نہیں تھا ...... أفْـخَـمَ الـرَّجُـلُ: عشاء کے وقت کی تاریکی میں داخل ہونا...... ألهَمُّ الشَّاعِرِ: غم نے شعر کہنے سے منع کر دیا۔
الفَحم والفَحَم والفَحِيم: کوئلہ۔
الفَحْمَة: کوئلے کا ٹکڑا۔ فحمة الليل: سخت تاریکی ج فِحَام وفُحُوم.
الفُحُومَة: سیاہی۔
الفَحَّام: کوئلہ بیچنے والا۔ ج فَحَّامَة.
الفَحُوم: جواب نہ دے سکنے والا۔
الفَاحِم: فا۔ مَاءٌ فَاحِمٌ: ٹھہرا ہوا پانی۔
الفَاحِم والفَحِيم: کالا۔
الـمُفْحِم: قا۔ جواب مفحم: خاموش کر دینے والا جواب۔
الـمُـفْـحَـم: منع لا جواب۔ شعر نہ کہہ سکنے والا۔
المَفْحَمَة: کوئلہ کی جگہ۔
فَـحَـا يَـفْـحُـو فَحْوًا وفَحْي. بِكَلامِهِ إلَى كَـذَا: اپنے کلام سے کسی مضمون کی طرف اشارہ کرنا۔
الـفَـحَـا والفِحَى: مسالہ یا خشک مسالہ ج أفْحَاء.
الـفَحْوَى والـفَـحْـوَاء والـفُـحْـوَاء. مِنَ الكَلامِ: مضمون کلام ج فَحَاوٍ.
فَخَّتْ (ض) فَـخًّا وفَخَّةً وفَخْخًا رِجلاهُ: ٹانگوں کا کمزور ہونا۔ صفت (أفَـخُّ) مؤنث فَخَّاء ج فُخّ.

فَخَّ (ن) فَـخًّا وفَـخِيْـخًا اِفْـتَـخّ. النَّائِمُ: خراٹے لینا۔ فـخـت الافعی: سانپ کا پھنکارنا...... الرَّائِحَة: خوشبو کا بھڑکنا۔
الفَخّ: جال۔ ج فِـخَـاخ وفُخُوخ: کہا جاتا ہے "وَقَـبَ فُلانٌ مِنْ فَـخِّ الشَّيْطَانِ" یعنی توبہ کر لیا۔
الـفَـخَّة: خراٹے لینے والے کی نیند۔ گندی عورت۔
فَـخَـتَ (ف) فَخْتًا. السَّقْفُ: چھت میں سوراخ کرنا...... رَأسَهُ بالسَّيْفِ: سر پر تلوار مارنا...... الشَّـيْءُ: کاٹنا...... الإنَـاءَ: برتن کھولنا۔ فَخَتَ الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔
فَخْتَتِ. الفَاخِتَة: فاختہ کا کوکو کرنا۔
تَفَخَّت: فاختہ کی چال چلنا۔ تعجب کرنا۔
إنْـفَـخَـتَ. السَّقْفُ: چھت کا سوراخ دار ہونا۔
الـفَـخْـت: مص۔ جال۔ چھت میں گول سوراخ چاند کی روشنی یا اس کا سایہ۔
الفَاخِتَة: فاختہ۔ ج فَوَاخِت.
فَخَجَ (ف) فَخْجًا. الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔ ...... فُلانًـا وبِـه: ڈینگ مارنا اور بڑائی ظاہر کرنا۔
فَـخِجَ (س) فَخَجًا: جدا جدا رانوں والا ہونا۔ صفت (أفْخَج)
فَخَذَهُ (ف) فَخْذًا: ران پر مارنا۔ ران کو توڑنا۔ فُخِذَ: اس کی ران ٹوٹ گئی۔
فَـخَّذ. قَوْمَهُ: قبیلے قبیلے کو پکارنا۔ بَيْنَهُمْ: جدا جدا کرنا...... الـقَـوْمَ عَـنْ فُلانٍ: مدد نہ دینا ...... فُلانًا: قبیلہ سے بھگا دینا۔
تَـفَخَّذ: معاملہ سے ہٹ جانا۔ تَـفَـخَّذَهُ: کسی کی ران پر ران رکھنا۔
اِسْتَفْخَذَ: جھک جانا۔ مطیع ہو جانا۔
الـفَـخْذ الفِخْذ والفَخِذ: ران کلمہ مؤنث ہے ج أفْخَاذ.
الـفَـخْـذ: قبیلہ ج أفْـخَـاذ: یہ کلمہ مذکر ہے۔
فَخَرَ (ف) فَخْرًا وفَخرا وفَخَارًا وفَخَارَة وفِـخِـيرَى فِخِّـيْـرَاءُ وافْـتَـخَـرَ: فخر کرنا۔

فَخَرَهُ: فخر کرنے میں غالب ہونا۔
فَخَرَهُ (ف) وفَـخَّـرَهُ وأفْـخَـرَهُ. عَلى فُلانٍ: فخر کرنے میں فضیلت دینا۔
فَخِرَ مِنْهُ (س) فَخَرًا وتَفَخَّر: ننگ سمجھنا۔ ناک چڑھانا۔ تکبر کرنا۔
فَـاخَـرَهُ فِـخَـارًا ومُـفَـاخَـرَةً: فخر کرنے میں غالب ہونا۔
تَـفَـاخَـرَ. القَوْمُ: بعض کا بعض پر فخر کرنا۔ ہر ایک کا دوسرے کے مفاخر پر فخر کرنا۔
اِسْـتَـفْـخَـرَ. الشّيَ: قابلِ فخر سمجھنا۔ قابلِ فخر بنانا۔
الفَخْر والفَخَر: مص فضیلت بڑائی۔
الفُخْرَة: فخر۔
الفَاخِر: ہر چیز میں کا عمدہ۔
الـفِـخِّـيـر والـفِخِّيرَة: بہت فخر کرنے والا تا مبالغہ کے لئے ہے۔
الـفَـخُـور والفَخِير: فخر کرنے والا الفَخِير: فخر کرنے میں مغلوب۔
الـفَـخَّـار: ٹھیکری۔ پکی ہوئی مٹی۔ واحد (فَخَّارَة)
الفَخَّارِي: ٹھیکری بیچنے والا کمہار۔
الفَاخُور: ایک قسم کا پھول ج فَيَاخِير.
الـمَفْخَرَة والمَفْخُرَة: افعالِ حمیدہ۔ وہ چیز جس پر فخر کیا جائے۔ ج مَفَاخِر.
فَخَزَ (ف) وفَخِزَ (س) فَخْزًا وفَخَزًا وتفَخَّزَ: تکبر کرنا۔ بڑائی ظاہر کرنا۔
الفَخْز: مص۔ فضیلت۔
فَخَشَ (ف) فَخْشًا. الأمْرَ: ضائع کرنا۔
فَخْفَخَ فَخْفَخَةً. الرَّجُلُ: لغو باطل کرنا۔
الفَخْفَخَة: مص۔ کاغذ یا نئے کپڑے کی کھڑکھڑاہٹ۔
تَـفَـخَّـلَ: حلم و وقار ظاہر کرنا۔ عمدہ کپڑے پہننا۔
فَخُمَ (ک) فَـخَامَةً: موٹا ہونا۔ عظیم المرتبہ ہونا۔
فَـخَّمَهُ: تعظیم کرنا۔ فَـخَّـمَ الـحُرُوفَ فِي اللَّفْظِ: حروف کو پڑھنا۔

الفَخم: عظیم المرتبہ......مِنَ المَنطِقِ: درست بات۔

الفُخمِیّۃ: بڑائی۔ برتری۔ الافخم: اعظم۔ بڑے مرتبہ والا۔

فَدَّ (ض) فَدِیدًا. الرَّجُلُ: آواز بلند کرنا۔ دوڑنا......الطَّائِر: پرندہ کا پھڑ پھڑانا۔ فدت الابل: اونٹ کا زمین کو کھروں سے روندنا۔

فَدَّدَ: خرید و فروخت میں چلانا۔ تکبر و غرور سے چلنا۔

الفَدَّاد: متکبر۔ بہت چلانے والا۔ بہت روندنے والا۔ سینکڑوں سے ہزار تک اونٹوں کا مالک ج فَدَّادُون. الفَدَّادُوْن: چرواہے۔ اونٹ والے۔ گائے بیل والے کاشتکار اور ان کے علاوہ جن کی آواز کھیتی باڑی اور مویشی میں بلند ہوتی ہے۔

الفَدَّادَۃ: مؤنث۔ فَدَّاد: مینڈک' بزدل۔

فَدَحَہُ (ف) فَدْحًا. الاَمْرُ او الحَمْل او الدَّیْنُ: کسی معاملہ کا یا حمل کا یا قرض کا گرانبار بنا دینا۔

اَفْدَحَ واسْتَفْدَحَ. الاَمْرُ: بوجھل پانا۔

الفَادِح: مشکل جو بوجھل کرنے والا ہو۔ کہا جاتا ہے "نَزَلَ بِہٖ اَمْرٌ فَادِحٌ ورَکِبَ دَیْن فَادِحٌ" اس پر امر گرانبار آ پڑا۔ اس پر قرض گرانبار ہو گیا۔

الفَادِحَۃ: مصیبت ج فَوادِح.

فَوَادِحُ الدَّھْرِ: مصائب زمانہ۔

فَدَخَ (ف) فَدْخًا. الشَّیْءُ: توڑنا۔

العُوْدَ: تازہ لکڑی توڑنا۔

فَدَرَ (ض) فَدْرًا وفُدُوْرًا. اللَّحْمُ المَطْبُوْخُ: پکے ہوئے گوشت کا ٹھنڈا ہونا۔

فَدَّرَ. الحِجَارَۃَ: چھوٹے بڑے پتھر توڑنا۔

تَفَدَّرَ. الحَجَرُ: پتھر کا ٹوٹنا۔

الفَدَر: پہاڑی بکرا۔ ج فُدُوْر.

الفُدُور: پہاڑی بکرا ج فُدُر.

الفَدِر: بے وقوف۔ جلدی ٹوٹنے والی لکڑی۔

الفِدْرَۃ: پکے ہوئے گوشت کا سرد ٹکڑا۔ پہاڑ کا ایک حصہ۔ رات کا ایک ٹکڑا۔ ج فِدَر.

الفُدْرَۃ: قوم سے علیحدہ رہنے والا۔ تنہا چلنے والا۔

الفُدُرُ: چاندی۔ موٹا لڑکا۔

الفَادِر: پکا ہوا ٹھنڈا گوشت۔ پہاڑی بکرا۔ علیحدہ رہنے والی اونٹنی ج فُدر وفَوادِر وفُدُوْر.

الفَادِرَۃ: مؤنث فَادِر: پہاڑ کی چوٹی پر بڑی چٹان۔

المَفْدَرَۃ: بہت سے پہاڑی بکروں کی جگہ۔

اَفْدَس. الرَّجُلُ: کسی کے گھر یا دروازہ پر مکڑیوں کا ہونا۔

الفُدْس: مکڑی۔ ج فِدَسَۃ.

الفَیْدَس: مٹکا۔ بڑا گھڑا۔

فَدَشَ (ن) فَدْشًا. رَاْسَہٗ: سر پھوڑنا۔

فَدَشَہٗ (ض) فَدْشًا: دفع کرنا۔

الفَدْش: مادہ مکڑی۔

فَدِعَ (س) فَدَعًا: ٹیڑھے جوڑوں والا ہونا۔ صفت (اَفْدَع) مؤنث (فَدْعَاء) ج فُدْع.

فَدَغَہٗ (ف) فَدْغًا: کچلنا یا تھوڑا پھاڑنا۔

فَدَّعَہٗ: ٹیڑھے جوڑوں والا کر دینا۔

الفَدَع: ہاتھ یا پیر کے جوڑ میں کجی' جوڑوں کی کجی۔

الفَدْعَۃ: جوڑوں کی کجی کی جگہ۔

فَدَغَہٗ (ف) فَدْغًا: توڑنا۔

اِنْفَدَغَ: ٹوٹنا......الشَّیْءُ الیَابِسُ: نرم ہونا۔

المِفْدَغ: توڑنے کا آلہ ج مَفَادِغ.

فَدْفَدَ فَدْفَدَۃً: آواز بلند کرنا۔ بھاگتے ہوئے دوڑنا۔

الفَدْفَدُ: سخت آواز والا۔ بلند آواز والا۔ بہت زیادہ روندنے والا۔ الفُدْفُدُ: جما ہوا دودھ۔

فَدَکَ. القُطْنَ: روئی دھنا۔ فَدَّکَہُ القُطْنَ: روئی دھنوانا۔

فَدَمَ (ض) فَدْمًا الابریق وعَلَی الابریق: چھاگل پر سر بند لگانا۔

فَدُمَ (ک) فُدُوْمَۃً وفَدَامَۃً: بے وقوف ہونا۔

فَدَّمَ واَفْدَمَ. فَمَ الآنِیَۃِ: برتن پر سرپوش رکھنا۔

الفَدْم: کلام میں عاجز۔ بے وقوف۔ کم سمجھ۔ گاڑھے خون والا۔ ج فِدَام: گہرے سرخ رنگ والا مؤنث فَدْمَۃ.

الفِدَام والفَدَام: چھوٹی سی چھلنی یا کپڑا جو لوٹے وغیرہ کے منہ پر باندھ دیں تا کہ جو کچھ اس میں ہے صاف ہو جائے ج فُدُم.

الفَدَّام والفَدَّامَۃ والفَدُّوْم بمعنی الفِدَام.

الفِدَام والفِدَامَۃ: چھینکا جو اونٹ کے منہ پر باندھ دیں تا کہ کاٹ نہ سکے یا کھا نہ سکے۔

المُفَدَّمَات: قیفے والے لوٹے۔ مٹکے۔

فَدَّنَ. الابِلَ: اونٹ کو موٹا کرنا......البِنَاءَ: عمارت کو بلند کرنا......الثَّوْبَ: کپڑے کو سرخ رنگنا۔

الفَدَن: سرخ رنگ۔ بلند عمارت ج اَفْدَان.

الفَدَان والفَدَّان: بیلوں کی جوڑی جو ہل میں جتے ہوئے ہوں۔ ج فُدُن واَفْدِنَۃ وفَدَادِین. الفَدَن: کھیتی۔ وفِی المَسَاحَۃِ: چار سو مربع زمین۔

الفَادِن. فِی اِصْطِلَاحِ البنائیں سَاھل ج فَوَادِن.

الفَدَوْکَس: شیر۔ مضبوط مرد۔

فَدَی یَفْدِی فَدًی وفِدًی وفِدَاءً الرَّجُلَ مِنَ الاَسْرِ ونَحْوِہٖ: مال وغیرہ دے کر چھڑانا۔ صفت فاعلی (فَادٍ) اور صفت مفعولی (مَفْدِیّ) کہتے ہیں "فَدَتِ المَرْاَۃُ نَفْسَھَا مِنْ زَوْجِھَا" یعنی عورت نے مال دے کر طلاق لے لی اور چھٹکارا حاصل کر لیا۔

فَدَی وفَدَّی تَفْدِیَۃً. فُلانًا بنفسہ: اپنے متعلق کہنا کہ میں تمہارے اوپر فدا کیا جاؤں۔

فَادَی فِدَاءً ومُفَادَاۃً. الرَّجُلَ: چھوڑ دینا اور فدیہ لے لینا۔ چھڑانا۔

اَفْدَی اِفْدَاءً. فُلَانًا الاَسِیْرَ: کسی سے قیدی کا فدیہ قبول کرنا......الرَّجُلُ: موٹا ہونا۔

تَفَادَی تَفَادِیًا القَوْمُ: ایک دوسرے پر فدا ہونا۔ بعض کا بعض کے ذریعے سے بچنا۔

الرَّجُلُ مِنْ کَذَا: پرہیز کرنا اور یکسو ہونا۔

اِنْفَدَی اِنْفِدَاءً: فدیہ دیا جانا۔

اِفْتَدَی. بِهٖ: فدیہ دینا......مِنْهُ بِکَذَا: پرہیز کرنا۔ کہتے ہیں افتدت المراۃ نفسھا من زوجھا: یعنی عورت نے مال دے کر طلاق لے لی اور چھٹکارا حاصل کرلیا۔

اَلْفَادِی: عیسائی عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب یعنی بقول ان کے اپنی جان کریم دے کر انسانی جرائم کا فدیہ بنے۔

اَلْفَدَائِیُّ: خطرناک مقامات ومہمات پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والا۔

اَلْمُفَادَاۃُ: گرفتار قیدی کے بدلے قیدی کا تبادلہ کرنا۔

الفَدَاء: حجم۔ موٹاپا۔ ڈھیر۔ انبار جو گیہوں کھجور وغیرہ رکھنے کا برتن۔ تاجر کے سامان و غلے وغیرہ کی جگہ۔ ج اَفْدِیَة.

الفِدَاء والفَدَی والفِدَی: مص۔ مال جو چھڑانے کے لئے دیا جائے کہا جاتا ہے "فَدًی لَکَ اَبِی وفِدَاکَ اَبِی" یعنی میں تمہارے اوپر اپنے باپ کو فدا کرتا ہوں اور اس جملہ سے دعا اور اظہار محبت اور تعریف و توصیف کا ارادہ کرتے ہیں اور کبھی فعل محذوف ہوتا ہے اور صرف حرفِ با کو باقی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں "بِاَبِیَ التِّلْمِیْذ المُجْتَهِد" یعنی میں اس پر اپنے باپ کو فدا کرتا ہوں۔

الفِدْیَة: مال جو چھڑانے کے لئے دیا جائے ج فِدًی وفِدْیَات.

فَذَّہٗ (ن) فَذًّا: سختی سے دھتکارنا۔

اَفَذَّتْ. الشَّاۃُ: ایک بچہ جننا۔ صفت (مُفِذٌّ ومُفِذَّۃ) اور اگر یہی عادت ہو جائے تو اس کو (مِفْذَاذٌ) کہتے ہیں۔

تَفَذَّذَ واسْتَفَذَّ. بِالاَمْرِ: خودرائی کرنا۔

الفَذُّ: مص۔ اکیلا۔ جوئے کے تیروں سے پہلا تیر ج اَفْذَاذ وفُذُوْذ وکَلِمَۃٌ (فَذَّۃ وفَاذَّۃ) کلمہ شاذہ۔

الاَفَذُّ: بے پر کا تیر۔ کہا جاتا ہے "اَکَلْنَا فَذَاذَی وفَذَاذَی وفُذَاذًا وفَذَّاذًا" یعنی ہم نے جدا جدا ہو کر کھایا۔

فَذْفَذَ فَذْفَذَۃً: اچانک کودنے کے لئے سمٹنا۔

فَذْلَکَ فَذْلَکَۃً. الحِسَابَ: فارغ ہونا۔

الفَذْلَکَۃُ: مص۔ میزانِ کل۔ مفصل کا خلاصہ۔ حساب کا ہو یا کسی اور چیز کا (مولد)

فَرَّ (ض) فَرًّا وفِرَارًا ومَفَرًّا مَفِرًّا: بھاگنا۔ پویہ دوڑنا۔

فَرَّ (ن) فَرًّا وفُرَارًا وفِرَارًا وفُرَارًا. الدَّابَّۃَ: جانور کی عمر معلوم کرنے کے لئے دانتوں کو دیکھنا......اِلَی الشَّیْءِ: جانا......عَنِ الاَمْرِ: کھود کرید کرنا۔ کہا جاتا ہے "فَرَّ الاَمْرُ جَذَعًا" معاملہ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آیا۔

فَارَرْتُهٗ: میں نے اس کے حال کی اور اس نے میرے حال کی تحقیق کی۔

اَفَرَّ اِفْرَارًا. رَاْسَهٗ بِالسَّیْفِ: تلوار سے سر پھاڑ دینا۔ اَفَرَّتِ الخَیْلُ اوالاِبِلُ: اونٹ یا گھوڑے کا دودھ کے دانت گرنا۔ اَفَرَّهٗ: بھگانا۔

تَفَارَّ. القَوْمُ: ایک دوسرے سے بھاگنا۔

تَفَرَّرَ. بِالشَّیْءِ: ہنسنا۔

اِفْتَرَّ. البَرْقُ: بجلی کا چمکنا۔ آہستہ آہستہ ہنسنا......الشَّیْءَ: سونگھنا۔

الفَرُّ: مص۔ بھاگنے والا۔ (واحد جمع مذکر و مؤنث)

الفَرُّ: جمع ہے (فَارٌّ) کی جیسے رَکْبٌ: جمع (راکب) کی۔ کہا جاتا ہے (ھو فَرُّ قَوْمِهٖ وفُرَّتُهُمْ) وہ اپنی قوم کا بہترین آدمی ہے۔

الفُرَّۃ والاُفُرَّۃ والاَفُرَّۃ: اختلاط۔ شدت......مِنَ الحَرِّ ونَحْوِهٖ: گرمی کی شدت اور اس کی ابتداء۔

الفِرَّۃ: مسکراہٹ۔

الاَفَرُّ: خوبصورت طریقہ سے ہنسنے اور مسکرانے والا۔

الفَرَّار والفُرُوْر والفُرُرَۃ والفُرُوْرَۃ: تیز بھاگنے والا۔ الفَرَّار: پارہ۔

الفُرُوْر والفُرِیْر والفُرَار: بھیڑ اور بکری کا بچہ۔ الفُرَیْر: منہ۔

المَفَرُّ: بھاگنے کی جگہ۔

المِفَرُّ. مِنَ الخَیْلِ: تیز گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو بھاگنے کے کام میں آئے۔

اَلْفَرْبِیُوْن: ایک کثیر پیدائش پودا جس کے پتوں سے زہریلا دودھ نکلتا ہے اگر یہ مادہ آنکھوں میں پڑ جائے تو انتہائی ضرررساں ہو سکتا ہے۔

الفَرَأ والفَرَاء: جنگلی گدھا ج افراء وفراء اور عرب کا قول "کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الفَرَا" بغیر ہمزہ کے مثل ہے۔ وہ شخص کہتا ہے جس کی بہت سی حاجتیں ہوں اور ان میں سے بڑی حاجت پوری ہو جائے اور اس مقصد کے لئے بھی بولا جاتا ہے کہ وہ باقی حاجتوں کے فوت ہونے کی پروا نہیں کرتا۔

اَمْرٌ (فَرِیٌّ) گھڑا ہوا بڑا۔

فَرِتَ (ن) فَرْتًا: بدکار ہونا۔

فَرُتَ (ک) فُرُوْتَۃً. المَاءُ: پانی کا خوشگوار ہونا۔ میٹھا ہونا۔

فَرِتَ (س) فَرَتًا: ضعیف العقل ہونا۔

الفُرَات: ایک بڑا دریا ہے جو بحر فارس میں گرتا ہے۔ بہت میٹھا پانی۔ کہا جاتا ہے "مَاءٌ فُرَاتٌ ومِیَاہٌ فُرَاتٌ" الفرات: سمندر۔

الفُرَاتَان: فرات و دجلہ۔

فَرْتَکَ فَرْتَکَۃً: چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا......الشَّیْءَ: ریزہ ریزہ ہونا......العَمَلَ: فاسد کرنا۔ بگاڑنا۔

اَلْفُرْتِیکَۃُ: کھانے کے لئے ایک کانٹا۔

فَرْتَنَ فَرْتَنَۃً: چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا۔

فُرْتُنی: امت القرنونۃ: سمندر کا جوش۔

الفَرْثَنى: بجو کا بچہ۔زانیہ۔

فَرَثَتْ (ن) فَرْثًا وانْفَرَثَتِ. الحُبْلٰی: حاملہ عورت کا جی متلانا۔

فَرَثَ (ض) فَرْثًا. كَبِدَهُ: جگر پر مارنا۔

فَرِثَ (س) فَرَثًا: شکم سیر ہونا۔القَوْمُ: متفرق ہونا۔

اَفْرَثَ وفَرَّثَ. الكَرِشَ: اوجھ کو چیر کر گوبر نکالنا......الحُبُّ كَبِدَهُ: محبت کا جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَفَرَّثَ. القَوْمُ: متفرق ہونا......تَفَرَّثَتِ الحُبْلٰی: حاملہ عورت کا جی متلانا۔

الفَرْثُ: گوبر جب تک اوجھ میں رہے ج فُرُوْث.

الفَراثَة: اوجھ کا گوبر۔

فَرْثَدَ فَرْثَدَةً. وجهه: چہرہ پر گوشت ہونا۔

فَرَجَ (ض) فَرْجًا وفَرَّجَ. الشَّئَ: کھولنا۔ کشادہ کرنا۔اللّٰهُ الغَمَّ عَنْهُ: غم کو دور کرنا۔ زائل کرنا۔

اَفْرَجَ. الغُبارُ: غبار کا دور ہونا۔چھٹ جانا۔ ......القَوْمُ عَنِ المَكَانِ: علیحدہ ہو جانا۔ ہٹ جانا۔اَفْرَجَتِ الدَّجاجَةُ: مرغی کا بچوں والی ہونا۔صفت (مُفْرِجٌ)

تَفَرَّجَ. الغَمُّ: غم کا دُور ہونا۔

اِنْفَرَجَ: کھلنا......الغَمُّ: غم کا دور ہونا۔مَا بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ: کشادہ ہونا......الرَّجُلُ مِنْ ضِيقَةٍ: تنگی سے نجات پانا۔رہائی پانا۔

الفَرْجُ: مص۔دو چیزوں کے درمیان خلل۔سرحد......مِنَ الثَّوْبِ: کپڑے کا پھٹن۔ مِنَ الْاِنْسان: شرمگاہ اور قبل و دبر دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ج فُرُوْج فَرْجُ الوَادِي: وادی کا بطن۔فرج الطريق: راستہ کا درمیانی حصہ۔

الفَرْجُ والفُرُجُ: تانت سے علیحدہ کمان۔ ......والفَرِجُ والفُرُجَةُ. مِنَ الرِّجالِ: بھید نہ چھپانے والا مرد۔

الفَرَجُ: کشادگی۔

الفُرْجَة: دو چیزوں کے درمیان کشادگی۔ ج فُرَج.

الفُرْجَة والفِرْجَة والفَرْجَة: سختی اور غم سے نجات۔

الفَرُّوْجُ: بچے کی قمیص۔قبا جس میں پیچھے پھاڑا گیا ہو۔ج فَرَارِيج.

والفَرُّوْجُ: مرغی کے چوزے۔ج فَرارِيج: واحد الفَرُّوْجَة.

التِّفْرَجَة: انگلیوں یا دو کھمبوں کے درمیان کا فاصلہ ج تَفارِج...... والتِّفْراجَة: کمزور بزدل ج تَفارِيج.

الفَرِيْجُ: ظاہر کھلا ہوا۔قَوْسٌ فَرِيْجٌ: تانت سے علیحدہ کمان۔

المُفْرَجُ: مقتول جو جنگل میں ہے اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو۔وہ شخص جس کے مال، اولاد اور کنبہ نہ ہو۔

المُفَرَّجُ: کنکھی وہ شخص جس کی کہنی بغل سے دُور ہو۔

الفِرْجار: پرکار۔کہا جاتا ہے خَطٌّ (فِرْجارِی) یعنی گول دائرہ۔

الفِرْجَوْن: کھریرا۔

اِفْرَنْجَم اِفْرِنْجامًا: گوشت کا اوپر سے جل جانا اور نہ بھننا۔

فَرِحَ (س) فَرَحًا. بِالشَّئِ: خوش ہونا۔ اکڑنا۔صفت (فَارِحٌ وفَرِحٌ)

فَرَّحَهُ: خوش کرنا۔

اَفْرَحَهُ: خوش کرنا اَفْرَحَهُ الدين: بوجھل کرنا۔غمگین کرنا۔تم کہتے ہو "اَفْرَحَتْنِى الدُّنيَا ثُمَّ اَفْرَحَتْنِى" یعنی دنیا نے مجھ کو خوش کیا پھر غمگین بنا دیا۔ہمزہ سب کے لئے ہے۔

الفَرَحُ: خوشی۔

الفَرْحَة والفُرْحَة: خوشی: خوشخبری۔سنانے والے کا انعام عوام کے نزدیک اس انعام کو حُلْوان اور بَشارَۃٌ کہتے ہیں۔

الفَرْحان: خوشی والا۔مؤنث فَرْحی وفَرْحانَةٌ ج فَرْحی وفَراحی.

الفَرُوْحُ: خوشی والا۔ج فُرُحٌ.

المُفْرَحُ: مفع۔فقیر محتاج۔گمنام نسب والا۔

المِفْراحُ: بہت زیادہ خوش (مذکر و مؤنث)

المَفْرُوْحُ: مسرور۔جس پر خوشی کی جائے۔

فَرِخَ (س) فَرَخًا. اِلَى الاَرْضِ: چمٹنا۔ ......الرَّجُلُ: گھبراہٹ دور ہونا۔

فَرَّخَ. القَوْمُ: کمزور ہونا۔گھبرانا......فَرَّخَتِ الطَّائِرَةُ: پرندہ کا بچوں والا ہونا۔صفت (مُفَرِّخٌ)...... البَيْضَةُ: انڈے کا بچہ سے جدا ہونا۔فَرَّخَ الشَّجَرُ: درخت کا پھوٹنا...... الْاَمْرُ: اشتباہ کے بعد انجام کا ظاہر ہو جانا۔ ......الرَّوْعُ: خوف دُور ہونا۔

اَفْرَخَ. الرَّوْعُ: خوف دُور ہونا۔کہا جاتا ہے "اَفْرِخْ رَوْعَكَ" یعنی اپنی گھبراہٹ کو دور کرو اور دل کو مطمئن کرو۔اَفْرَخَتِ البَيْضَةُ والطَّائِرَةُ: بمعنی فرخت۔اَفْرَخَ الْاَمْرُ: اشتباہ کے بعد انجام کا ظاہر ہونا۔کہا جاتا ہے "اَفْرَخَ القَوْمُ بَيْضَتَهُمْ" یعنی قوم نے اپنا بھید ظاہر کر دیا۔

اِسْتَفْرَخَ. الحمام: کبوتر کو بچے نکالنے کے لئے لینا......الحمام: کبوتری کا بچہ والی ہونا۔

الفَرْخُ: پرندہ کا بچہ۔چھوٹا پودہ یا حیوان...... مِنَ الشَّجَرِ: درخت کی جڑ میں جو پودے نکل آئیں۔ج فِراخ واَفْراخ واَفْرُخ واَفْرِخَة وفِرْخان وفُرُوْخ. الفَرْخ: کمزور ذلیل دھتکارا ہوا آدمی۔فَرْخُ الرَّاسِ: دماغ۔

الفَرْخَة: پرندہ کا مادہ بچہ۔ج فِراخ: نیزے کی چوڑی ناک۔

المَفْرَخ: بچے نکالنے کی جگہ۔ج مَفارِخ.

فَرَدَ (ن) وفَرِدَ (س) وفَرُدَ (ک) فُرُوْدًا وانْفَرَدَ: اکیلا ہونا......بِالْاَمْرِ: تنہا کام کرنا۔

فَرَدَ عَنِ الشَّئِ: علیحدہ ہونا۔

فَرَّدَ: لوگوں سے جدا ہونا۔فقیہ ہونا۔

فَرَّدَ بِرَاْيِهِ: رائے میں اکیلا ہونا۔

اَفْرَدَ. الشَّئَ: جدا کرنا......اِلَيْهِ رَسُوْلاً:

قاصد بھیجنا......بـــالأمْــرِ: تنہا کام کرنا۔
اَفْــرَدَتِ الاُنْثـــى: ایک بچہ جننا۔ صفت (مُفْرِدٌ)
تَفَرَّدَ و اِنْفَرَدَ و اِسْتَفْرَدَ. بالأمْرِ: بغیر نظیر کے تنہا ہونا۔ تنہا کام کرنا۔ واِسْتَفْرَدَهٗ: اکیلا پانا۔ ساتھیوں میں سے نکال لینا۔ اِنْفَرَدَ بِهٖ: یکتا کو لینا جس کا کوئی ثانی اور مثیل نہ ہو۔
الفَارِدُ: فا۔ (الفَارِد و الفَرَد) بیل۔
الفَارِدَة: مؤنث فَارِدٌ: بکری جو گھر میں اکیلی رکھی جائے۔ نَـاقَةٌ فَـارِدَةٌ: چراگاہ میں تنہا چرنے والی اونٹنی ج فَوَارِد.
الفَرْد: ایک طاق۔ ج فِرَاد: بے مثال ج اَفْرَاد و فُـرَادَى: داڑھی کی ایک جانب۔ ایک تلوے کی جوتی ج اَفْـرَاد: کہا جاتا ہے "هٰذَا شَيْءٌ فَرْدٌ" یہ منفرد چیز ہے۔
اَفْرَادُ النُّجُوْمِ وفُرُوْدُهَا: الگ الگ طلوع ہونے والے ستارے۔ اَفْرَادُ النَّاسِ بڑے لوگ۔
الـفَـرَد و الفَرِد: ایک۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا سَيْفٌ فَـرِدٌ و فُـرُدٌ" یہ بے مثال تلوار ہے۔ "وشَيْءٌ فَرَدٌ و فَرِدٌ و فَرْدٌ و فُرُدٌ" یعنی یہ منفرد چیز ہے۔
الـفَرْدَة: فرد کا مؤنث ج فَـرَدَاتٌ و اَفْرَادٌ و فُرَدٌ.
الفَرْدَان: ایک۔ کہا جاتا ہے "شَيْءٌ فَرْدَان" یعنی منفرد ہے اور مؤنث فَرْدَى: کہا جاتا ہے لَقِيْتُهٗ (فَرْدَيْنِ) یعنی ہمارے ساتھ کوئی نہیں تھا۔
الفُرْدَة: تنہا جانے والا۔ کہا جاتا ہے جَاءُوْا (فُرَدًا و فُرَادًا و فُرْدَى و فَرَادًا و فُرَادَى) یعنی اکیلے اکیلے آئے۔ واحد (فَـرَدٌ و فَـرِدٌ و فَرِيْدٌ و فَرْدَانٌ)
الـفَرِيْد: ایک یکتا۔ چھوٹا موتی جو سونے اور بڑے موتیوں کے بیچ میں ہو۔ موتی۔ نفیس جوہر ج فَرَائِد.
الفَرِيْدَة: مؤنث فَرِيْد: نفیس جوہر۔ ریڑھ کی ہڈی کا وہ مہرہ جو دم کی ہڈی سے ملا ہوا ہے ج فَــرَائِـد کہا جاتا ہے "اَتـٰـى بِـالـفَـرَائِد" یعنی ایسے الفاظ جو فصاحت و بلاغت اور عربی الاصل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔
الفَرَّاد: موتیوں کا بیچنے والا۔
الـمُـفْرَد: مفع۔ واحد اور اس کے مقابلہ میں جمع ہے۔ جنگلی بیل۔
الـمُـفْرَد. مِنَ الذَّهَبِ: موتی لگا کر جدا کیا ہوا۔
الـمُفْرِد: فا۔ کہا جاتا ہے "رَاكِبٌ مُـفْرِد" سوار جس کے پاس اپنے اونٹ یا گھوڑے کے سوا نہ ہو۔
فَرْدَسَهٗ فَرْدَسَةً: پچھاڑ دینا۔ زمین پر پٹک دینا۔
الـفِـرْدَوْس: باغ۔ جنت۔ سرسبز وادی (مذکر و مؤنث) ج فَرَادِيْس. فِرْدَوْسُ النَّعِيْمِ: ایک جنت کا نام ہے۔
الفَرْدَسَة: مص۔ گنجائش۔
الـمُـفَرْدَس: فا۔ کشادہ سینہ والا۔ صَدْرٌ (مُفَرْدَس) کشادہ سینہ۔
كَرْمٌ مُفَرْدَسٌ: الٹی لگی ہوئی انگور کی بیل۔
فَرَزَ (ض) فَرْزًا و اَفْرَزَ. الشَّيْءَ مِنْ غَيْرِهٖ: جدا کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ اَفْرَزَ الصَّيْدُ الصَّائِدَ: شکار کا شکاری کو فریب سے مارنے کا موقعہ دینا۔ افرز فُلَانًا بِشَيْءٍ: خاص کرنا اور کسی کو شریک نہ کرنا۔
فَرَّزَ تَفْرِيْزًا. عَلٰى بِرَايِهٖ: قطعی حکم لگانا۔
فَارَزَ. شَرِيْكَهٗ: الگ کرنا۔
اِفْتَرَزَ. الاَمْرَ: اپنے لوگوں کے مشورہ کے بغیر فیصلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِفْتَـرَزَ اَمْـرَهٗ دُوْنَ اَهْلِ بَيْتِـهٖ" اس نے اپنے معاملہ میں اپنے گھر والوں سے مشورہ کئے بغیر فیصلہ کر لیا۔
تَـفَارَزَ. الشَّرِيْكَانِ الشِّرْكَةَ: شرکت کو فسخ کرنا۔
الفَرْز: مص دو پہاڑوں کے درمیان کشادگی دو ٹیلوں کے درمیان پست زمین۔
الفُرْزَة: سخت زمین میں شگاف۔
الفِرْز: ٹیلہ کا راستہ۔ ساتھی کے لئے علیحدہ کیا ہوا حصہ۔ ج اَفْرَاز و فُرُوْز.
الفِرْزَة: جدا کی ہوئی چیز کا ایک حصہ۔
الفُرْزَة: باری۔ فرصت۔ ٹیلہ کا راستہ۔
الـفَـارِز. فا. كَلَامٌ فَـارِزٌ: صاحب واضح کلام۔ لِسَانٌ فَارِزٌ: فیصلہ کن زبان۔
الاِفْـرِيْز. مِنَ الحَائِطِ: کارنس ج اَفَـارِيْز (دخیل)
الفَرَزْدَق: روٹی جو تنور میں گر پڑے۔ روٹی کے ٹکڑے۔ گوندھے ہوئے آٹے کے پیڑے۔ واحد (فَـرَزْدَقَة) اور اس کی تصغیر فُرَيْزِق یا فُرَيْزِد ج فَرَازِق اور قیاس کے لحاظ سے فَرَازِدُ الفَرَزْدَق: لقب ایک مشہور شاعر کا۔
تَفَرْزَعَ. الكَلَا: گھٹا گھٹا ہونا۔
الفُرْزُع: ہولہ۔
الـفُـرْزُعَة. فُرْزُع: کا واحد۔ گھاس کا گٹھا ج فَرَازِع.
فَرْزَلَهٗ فَرْزَلَةً: قید کرنا۔
الـفِـرْزِل: قید۔ ہتھکڑی لگانا۔ لوہا کاٹنے کی قینچی۔
الفِرْزِل: موٹا آدمی۔
تَـفَرْزَنَ. البَيْذَق: شطرنج میں پیادہ کا ملکہ بننا۔
الـفِـرْزَان: شطرنج کی ملکہ ج فَــرَازِيْن (دخیل)
فَـرَسَ (ض) فَـرْسًا و افْتَرَسَ. الاَسَدُ فَرِيْسَتَهٗ: گردن توڑ دینا۔ شکار کرنا۔ فَرَسَ الذَّبِيْحَةَ: رگ گلو کاٹ دینا۔ گردن جدا کرنا ...... الشَّيْءَ: جدا جدا کرنا۔
فَرَسَ (ض) فِرَاسَةً. بِالعَيْنِ: ظاہر نظر سے باطن کو معلوم کرنا۔
فَرُسَ (ک) فَرَاسَةً و فُرُوْسَةً و فُرُوْسِيَّةً: شہسواری میں ماہر ہونا۔
فَرَّسَ. الشَّيْءَ: پھاڑنے کے لئے پیش کرنا۔
اَفْرَسَ. عَنْ بَقِيَّةِ مَالِيْ: مال لینا اور کچھ باقی

چھوڑ دینا......الرّاعِی: گلّے کی حفاظت سے غافل ہونا......فُلانٌ الاَسَدَ حِمَارَهُ: اپنی نجات کے لئے گدھے کو پھاڑنے کے لئے شیر کے سامنے کر دینا۔

تَفرّس. فِیهِ: نظر جما کر دیکھنا۔فِیهِ الخَیرَ: کسی کے اندر علامت سے خیر پہچاننا...... الرّجُلُ: بتکلف شہسوار ظاہر کرنا کہا جاتا ہے فُلانٌ لَیسَ بِفَارِسٍ ولکِنَّهُ یَتَفَرّس: فلاں شہسوار نہیں ہے لیکن وہ شہسوار بنتا ہے۔

الـفُـرْس وفَـارِس: مملکت فارس کے باشندے ان کے مُلک کو (فارس) اور ان کی زبان کو (الفارِسیّة) کہتے ہیں۔

الفَارِسیُّ: فارس کی طرف نسبت۔فُرسٌ کا واحد۔

الفِرْس: ایک قسم کی گھاس۔

الفَرَس: گھوڑا۔گھوڑی۔مذکر کو حصان اور مؤنث کو حجرٌ: کہتے ہیں اور بسا اوقات مؤنث کے لئے (فرسة) بھی استعمال کرتے ہیں اور فَرَسٌ کی جمع غیر لفظ سے خیل آتی ہے اور اسی سے اَفْرَاس ہے۔تین گھوڑیوں کے لئے ثلاثَةُ اَفْرَاس اور تین گھوڑیوں کے لئے ثَلاثُ اَفْـرَاسٍ کہیں گے اور جمع کثرت فُـرُوسٌ آتی ہے اور عرب کا قول ہے "هُمَا کفَرَسَی رِهَانٍ" مثل ہے ان دو شخصوں کے لئے جو کسی ایک مقصد کی طرف مسابقت کریں اور کوشش اور فضل میں برابر ہوں۔فَرَسُ البَحْرِ: ایک دریائی جانور ہے جو بڑے جسم اور بڑے سر کا ہوتا ہے اور اس کی ٹانگیں اور دُم چھوٹی ہوتی ہے اور اس کی ہر ٹانگ میں چار کھر ہوتے ہیں اور اس کو فَرَسُ النَّهرِ اور جَامُوسُ البَحْرِ بھی کہتے ہیں۔

الفُرَیسَة: تصغیر فَرَسٌ: کی مؤنث کے لئے۔

الفُرَیس: تصغیر فَرَسٌ: کی مذکر کے لئے۔

الفَرْسَة. فَرَسَ: کا اسم مرة (...... والفُرصَة) پھوڑا جو گردن میں ہوتا ہے۔

الـفَـارِس: فا۔گھڑسوار۔گھوڑے والا ج فُـرْسَـان وفَـوَارِس اور کہا جاتا ہے "هُوَ فارِسٌ بِالاَمْرِ" وہ معاملہ کا جاننے والا ہے۔

الاَفْرَس: شہسواری کا ماہر۔زیادہ سمجھدار۔

اَبُوفِرَاس والفَرّاس: شیر۔الفَرّاس: ذکی۔

الفَرِیس: مقتول کہا جاتا ہے ثَورٌ فَرِیسٌ وبَقَرَةٌ فَرِیسٌ ج فَرْسَی: حلقہ جو رسّی کے سرے پر باندھا جاتا ہے۔

الفَرِیسَة. فریس کا مؤنث۔جس کو شیر وغیرہ پھاڑ دیں۔

الفَرَانِس والفِرْنَاس: شیر۔موٹی گردن والا۔

الفِرناس: بہت زیادہ بہادر۔دیہاتیوں کا چودھری۔ج فَرَانِسَةٌ.

المَفْرُوس: گردن کے پھوڑنے والا۔

الفَرْوَس: شیر۔

فَرْسَخ فَرْسَخة. الشَّیْ: کشادہ ہونا۔ (......وتَـفَـرْسَخ وافْـرَنْسَخ) البَـرْدُ اوالـمَـرَضُ: سردی یا بیماری کی تیزی کا کم ہونا۔تَـفَرْسَـخَ واَفْرَنْسَخَ الهم عَنْهُ: غم کا دُور ہونا۔زائل ہونا۔

الفَرْسَخ: راحت۔سکون۔مدت طویل۔ ہمیشہ رہنے والی چیز۔شگاف۔فَـرْسَـخُ الطَّرِیقِ: تین میل ہاشمی اور بقول بعض بارہ ہزار گز اور یہ تقریباً آٹھ کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے ج فَـرَاسِـخ (کلمۂ فارسیہ ہے) سَرَاوِیلُ (مُطَرْسَخَةٌ) کشادہ شلوار۔

اَلْفِرْسِنُ: اونٹ کے کھر کا کنارہ (مؤنث) ج فَرَاسِن.

رَجُلٌ (مُفَرْسَنُ) الوَجْهِ: پُر گوشت چہرہ والا مرد۔

فَرَشَ (ن ض) فَرْشًـا وفِرَاشًا. الشَّیْ: بچھانا......فُلانًا اَمْرًا: کشادہ کرنا......الرّجُلُ: جھوٹ بولنا......الاَمْرُ: پھیلانا......عَـنْـهُ: ارادہ کرنا۔تیار ہونا۔

......فَـرْشًـا. النَّبَاتُ: نباتات کا زمین پر پھیلنا۔

فَـرّشَ. فُلانًـا بِـسَـاطًا: کسی کے لئے بچھونا بچھانا۔

......فَـرَّشَ الدّارَ: فرش لگانا۔اینٹ اور پتھر بچھانا......الـزّرْعُ: پھیلنا اور پتوں کا بڑھنا ......الطّائِرُ: پرندہ کا پھڑ پھڑانا۔

اَفْـرَشَـهُ. بِسَاطًا: کسی کے لئے بچھونا بچھانا۔

اَفرَشَ السّیفَ: تلوار کی دھار کا پتلا کرنا۔تیز کرنا۔الشّجَرُ: درخت کا لمبی ٹہنی والا ہونا۔عَنْهُ: علیحدہ ہونا' دُور ہونا......الرّجُلُ: غیبت کرنا اور بُری بات کہنا......المَکَانُ: زیادہ پڑنے والا ہونا...... الشَّاة لذبح: زمین پر ذبح کرنے کے لئے لٹانا......الـرّجُـلُ: بچھونے والا ہونا۔

تَفَرّشَ. الطّائِرُ: پرندہ کا پھڑ پھڑانا۔

اِفْتَرَشَ. ذِرَاعَیهِ: بازو پھیلانا......الشَّیْ: روندنا......الـطّرِیقَ: چلنا......الـرّجُلُ: پچھاڑنا......اِثرَ فُلانٍ: پیچھا کرنا......عِرْضَهُ: بے عزتی کرنا......الشَّجَّةَ الدماغ: بغیر ٹوٹنے کے پھٹنا......المَالَ: غصب کرنا...... الشَّیْ: پھیلنا۔

الفَرْش: مص۔بچھونا۔کشادہ زمین چھوٹے چھوٹے درخت چھوٹی چھوٹی لکڑیاں۔ چھوٹے چھوٹے اونٹ (اور اس معنی کے لحاظ سے جمع نہیں) جھوٹ۔کھیتی۔جبکہ اس کے تین پتے نکل آئیں۔وہ جگہ جہاں بکثرت نباتات ہوں۔گائے' بکری جو ذبح کے قابل نہ ہوں۔

الفَرْشَة. فَرَشَ: کا اسم مرة......عِندَالعَامّة: بچھونا۔

الفِرْشَة: بچھانے کی ہیئت۔کہا جاتا ہے هُوَ حَسَنُ الفِرْشَة: یعنی وہ اچھی حالت میں بچھا ہوا ہے۔

الـفَرَاش: زمین پر خشک شدہ کیچڑ......مِنَ الـنّبِیذِ: شراب کے بلبلے' زبان کے نیچے دو سرخ رگیں' دو لوہے جس سے لگام کو باندھتے ہیں۔الفَرَاش مِنَ الرِجَال: بہت ہلکا پھلکا مرد۔

الـفِـرَاش: بچھونا۔گھونسلہ۔منہ کی جڑ میں

زبان کی جگہ ج اَفْرِشَۃٌ وفُرُوْشٌ.
الفَرَّاش: بہت بچھانے والا۔
الفَرَاشَۃ: پتلی ہڈی یا پتلا لوہا۔ تھوڑا پانی۔۔۔۔۔
مِنَ القفل: تالے کا جھڑ۔ کندھوں کا اٹھا ہوا
حصہ اور (فَرَاشُ الدِمَاغ) کا واحد ہے اور
فَرَاشُ الدِمَاغ: ان پتلی پتلی ہڈیوں کو کہتے
ہیں کہ جو کھوپڑی تک پہنچتی ہیں۔ الفَرَاشَۃ:
پروانہ۔ اوچھی طبیعت کا مرد۔ کہا جاتا ہے "مَا
ہُوَ اِلَّا فَرَاشَۃٌ" اور یہ حقارت اور خست کے
لئے مثل ہے ج فَرَاشٌ.
الفَرِیْش۔ مِنَ النَبَاتِ: زمین پر پھیلی ہوئی
بیل۔ گھوڑی جس نے حال ہی میں بچہ دیا
ہو۔ ج فَرَائِش.
المِفْرَاش: بچھونا۔
المِفْرَشَۃ: کجاوہ پر بچھانے کا چھوٹا سا
بچھونا۔ ج مَفَارِش.
المُفَرَّش: مفع کہا جاتا ہے "جَمَلٌ مُفَرَّشٌ"
بغیر کوہان کے اونٹ۔
فَرْشَحَ فَرْشَحَۃً وفَرْشَحی: ٹانگیں کشادہ
کرنا۔ ڈھیلے طریقہ سے رانوں کو زمین سے
ملا کر بیٹھنا۔ قریب قریب کودنا۔
الفِرْشَاح: بے بارش کا بادل۔ بے ڈول
بلند عورت۔ چوڑا کھر۔ کشادہ زمین
(الفِرْشِیْح) عضو تناسل۔
فَرَصَ (ن) فَرْصًا۔ الشَّیْئَ: کاٹنا۔
الجِلْدَ: چیرنا۔ پھاڑنا۔۔۔۔۔الفُرْصَۃَ: فرصت
پانا۔
فَرَصَ (ض) فَرْصًا۔ الرَّجُلَ: رگ گلو پر
مارنا۔ شانہ کے گوشت پر مارنا۔
فَرِصَ فَرَصًا وفَرْصًا: شانہ کے گوشت میں
درد ہونا۔
فَرَّصَ۔ النَعْلَ: جوتے پر لوہے کی نوک سے
منقش کرنا۔
فَارَصَہُ مُفَارَصَۃً۔ فِی الشَّیْئِ: نوبت بنوبت
کرنا۔
اَفْرَصَتْہُ الفُرْصَۃُ: فرصت ملنا۔ اَفْرَصَ
وتَفَرَّصَ الفُرْصَۃَ: مہلت پانا۔

تَفَارَصَ۔ القَوْمُ البِئْرَ: قوم کا کنوئیں پر باری
باری آنا۔
اِفْتَرَصَ۔ الفُرْصَۃَ: موقع پانا۔ فرصت کو
غنیمت جاننا کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یُفْتَرَصُ
اِحْسَانُہُ وبِرُّہُ" یعنی فوت ہونے کا خوف
نہیں کیا جاتا ہے۔
الفُرْصَۃ: باری اور یہ اسم ہے۔ تَفَارَصَ
القَوْمُ البِئْرَ: کا کہا جاتا ہے جَاءَتْ
فُرْصَتُکَ مِنَ السَّقِیِ: یعنی تمہاری باری
آئی۔ وقت مناسب اِنْتَہَزَ الفُرْصَۃَ: فرصت
کو غنیمت جاننا۔ ج فُرَصٌ.
الفُرْصَۃ والفِرْصَۃ والفَرْصَۃ: اُون یا رُوئی
کا ٹکڑا۔
الفَرِیْص: پانی کا شریک کہتے ہو "ہُوَ
فَرِیْصِی" گلے کی رگیں۔ واحد (فَرِیْصَۃ)
ہے۔
الفَرِیْصَۃ: باری۔ پہلو اور مونڈھے یا پستان
اور مونڈھے کے درمیان کا گوشت جو خوف
کے وقت اُچھلنے لگتا ہے کہا جاتا ہے ارتعدت
فَرِیْصَۃُ یعنی بہت گھبرایا "ہُوَ ضَخْمُ
الفَرِیْصَۃِ" یعنی وہ جری اور بہادر ہے۔ ج
فَرِیْصٌ وفَرَائِص.
المِفْرَص: لوہا یا چاندی کاٹنے کی چھینی ج
مَفَارِص.
المِفْرَاص: لوہا یا چاندی کاٹنے کی چھینی ج
مَفَارِیْص.
الفِرْصَاد: سرخ رنگ۔ توت یا توت کا
درخت۔
والفِرْصِد والفِرْصِیْد: انگور کا بیج۔ فَرَضَ
(ض) فَرْضًا۔ الخَشَبَۃَ وفِیْہَا: لکڑی کاٹنا'
چھیدنا۔۔۔۔۔الاَمْرَ: فرض کرنا۔ معین کرنا۔
۔۔۔۔۔لَہُ کَذَا فِی الدِیْوَانِ: عطیہ دینا۔ تنخواہ
مقرر کرنا۔۔۔۔۔لِفُلَانٍ کَذَا: فرض مقرر کرنا
۔۔۔۔۔لَہُ: وقت معین کرنا۔۔۔۔۔اللّٰہُ الاَحْکَامَ
عَلٰی عِبَادِہٖ: واجب ٹھہرانا۔
فَرَضَتْ (ض) وفَرُضَتْ (ک) فُرُوْضًا
وفَرَاضَۃً۔ البَقَرَۃُ: گائے کا عمر رسیدہ ہونا۔

صفت (فَارِض)
فَرُضَ (ک) فَرَاضَۃً: علم فرائض کا جاننے
والا ہونا۔
فَرَّضَ۔ الخَشَبَۃَ: لکڑی میں سوراخ کرنا۔
۔۔۔۔۔الاَمْرَ: واجب کرنا۔
اَفْرَضَ۔ فُلَانًا شَیْئًا: دینا۔۔۔۔۔لِفُلَانٍ کَذَا:
فرض قرار دینا۔ اَفْرَضَتِ المَاشِیَۃُ: نصاب
کو پہنچانا۔ زکوۃ کے قابل ہونا۔
اِفْتَرَضَ۔ اللّٰہُ الاَحْکَامَ عَلٰی عِبَادِہٖ:
واجب ٹھہرانا۔۔۔۔۔القَوْمُ: قوم کا ختم ہو جانا
۔۔۔۔۔الجُنْدُ: فوج کا تنخواہ لینا۔
الفَرْض: مص۔۔۔۔۔مِنَ القَوْسِ: چلہ کمان کی
جگہ۔ ج فِرَاض۔ الفَرْض: اللہ کا بندوں پر
مقرر کیا ہوا قانون۔ اپنے پر لازم کی ہوئی
چیز عَلَیْہِ: تنخواہ۔ تنخواہ دار فوج ج فُرُوْض
وفِرَاض.
الفُرْض: کاٹ۔
الاِفْتِرَاض: منطقیوں کے نزدیک۔ قضایا کے
برعکس طرق میں سے ایک طریق۔
الفُرْضَۃ۔ مِنَ النَہْرِ: دریا کا دہانہ۔ لکڑی
جس میں دروازہ کی چول ہو۔۔۔۔۔مِنَ البَحْرِ:
بندرگاہ۔۔۔۔۔مِنَ القَوْسِ: کمان کا سرا جو
تانت لگانے کے لئے کاٹا جائے۔۔۔۔۔مِنَ
الدَوَاۃِ: دوات میں سیاہی کی جگہ۔ فُرْضَۃُ
الجَبَلِ: پہاڑ کے وسط کی پست جگہ ج فُرَض
وفِرَاض.
الفِرَاض: کپڑا۔ دریا کا دہانہ۔
الفَارِض: فا۔ موٹا۔ پرانا ج فُرَّض: مؤنث
فَارِضَۃ ج فَارِضَات وفَوَارِض.
۔۔۔۔۔والفَرْضِی والفَرِیْض والفَرَّاض: علم
فرائض کا جاننے والا۔
الفَرِیْضَۃ: فرض۔ زکوۃ۔ مقرر کردہ حصہ۔
ج فَرَائِض عِلْمُ الفَرَائِض: وہ علم جس میں
وارثین کے حصص بیان کئے جائیں۔
اَصْحَابُ الفَرَائِض: وہ ورثہ جن کے حصے
مقرر ہیں۔
المِفْرَاض والمِفْرَض: کاٹنے کے اوزار۔

المَفرُوض: مص اللہ کا حکم جو بندوں پر واجب ہو۔ کاٹا ہوا۔ محدود۔

الفِرضِم: بوڑھی بکری۔

فَرَطَ (ن) فُرُوطًا: آگے بڑھنا۔ مقدم ہونا ...... فَرَطًا فِی الاَمرِ: کوتاہی کرنا۔ فرط منه القول: بغیر سمجھے بوجھے کہنا ...... مِنهُ شَیٌٔ: جاتا رہنا ...... عَلَیهِ فِی القَولِ: پیش دستی کرنا اور حد سے گزرنا فَرَطَ عَلٰی فُلَانٍ: جلدی کرنا اور تکلیف دینا۔ فَرَطَ: غالب ہونا۔ فَرَطَ اِلَیهِ رَسُولًا: قاصد بھیجنا اور جلدی کرنا ...... وَلَدًا: چھوٹا بچہ مرنا۔

فَرَطَ (ن ض) فَرطًا وفَرَاطَةُ القَومَ: گھاس پانی کی طرف قوم سے پہلے جانا۔ صفت (فَارِطٌ) جمع فَارِطُونَ وفُرَّاطٌ.

فَرَّطَ. الشَّیٔ وفِی الشَّیٔ: ضائع کرنا۔ متفرق کرنا ...... فِی الشَّیٔ: کوتاہی کرنا۔ عاجزی کرنا۔ فَرَّطَهُ: چھوڑ دینا اور آگے بڑھ جانا۔ مدح یا ہجو کرنا اور حد سے گزرنا ...... عَنهُ: مہلت دینا۔ ...... اِلَیهِ رَسُولًا: قاصد بھیجنا ...... اللّٰهُ عَنهُ مَایَکرَهُ: دور کرنا۔ ہٹانا۔ دفع کرنا۔

اَفرَطَ: جانب زیادتی اور حد سے بڑھ جانا۔ جلدی کرنا ...... رَسُولًا: قاصد بھیجنا ...... الاَمرَ: بھولنا اور چھوڑنا ...... الاِنَاءَ: برتن کو لبالب بھرنا ...... بِیَدِهٖ اِلَی السَّیفِ لِیَسُلَّهُ: تلوار کھینچنے میں جلدی کرنا ...... عَلَی الرَّجُلِ ...... : طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا ...... فُلَانٌ وَلَدًا: نابالغ بچے کا وفات پانا ...... الشَّیٔ: بھولنا۔ چھوڑنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَفرَطَ مِنهُم اَحَدًا" یعنی کسی کو نہیں چھوڑا۔

فَارَطَهُ فِرَاطًا ومُفَارَطَةً: سبقت لے جانا۔ پا لینا۔

تَفَرَّطَ. الشَّیٔ: وقت گزر جانا ...... الفَرَسُ الخَیلَ: گھوڑے کا سابق ہونا۔ آگے بڑھ جانا۔

تَفَارَطَ: آگے بڑھنا ...... القَومَ: آگے بڑھنے کی کوشش کرنا ...... الشَّیٔ: وقت کا جاتا رہنا۔ کہا جاتا ہے "تَفَارَطَتِ الصَّلَاةُ عَن وَقتِهَا" یعنی نماز اپنے وقت سے مؤخر ہو گئی تَفَارَطَتهُ الهُمُومُ: غموں کا لاحق ہونا۔

اِنفَرَطَ: کھلنا۔

اِفتَرَطَ. وَلَدًا: چھوٹے بچے کا مرنا۔ اِلَیهِ فِی الاَمرِ: آگے بڑھنا۔ سبقت کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یُفتَرَطُ اِحسَانُهُ" یعنی فلاں کے احسان کے فوت ہونے کا خوف نہیں کیا جاتا۔

الفَرطُ: مص۔ افراط کا اسم ہے۔ ٹیلہ کا سرا۔ پہاڑی کی چوٹی۔ راستہ کا نشان۔ ج اَفرُطٌ واَفرَاطٌ الفَرطُ: وقت اور کہا جاتا ہے اَتَیتُهُ فَرطًا: میں اس کے پاس چند دن کے بعد آیا اور یہ پندرہ دن سے زائد اور تین دن سے کم نہیں ہوتا۔ آتِیکَ فَرطَ یَومٍ اَو یَومَینِ: یعنی ایک یا دو دن کے بعد آؤں گا "وَلَا اَلقَاهُ اِلَّا فِی الفَرطِ" یعنی چند ایام میں ایک مرتبہ ملوں گا۔

الفُرطُ: دامنِ کوہ۔

اَفرَاطُ. الصَّبَاحِ: صبح کی پہلی شعاعیں۔

الفَرَطُ: پانی کی طرف قوم سے آگے بڑھنے والا۔ اس میں واحد جمع برابر ہیں کہا جاتا ہے رَجُلٌ فَرَطٌ قَومٌ فَرَطٌ اور اسی سے ہے "اَنَا فَرَطُکُم عَلَی الحَوضِ" الفَرَطُ: پہلا پہنچا ہوا اجر۔ جلد بازی۔ وہ کام جس میں کوتاہی کی جائے۔ نابالغ بچہ کہا جاتا ہے "سَبَقَهُ فَرَطٌ کَثِیرٌ" نابالغ بچے مر گئے اور مردہ بچہ کے جنازہ کی دعائیں کہتے ہیں ((اَللّٰهُمَّ اجعَلهُ لَنَا فَرَطًا)) یعنی اے اللہ اس کو ہمارے لئے اجر بنا دے جو ہم سے پہلے پہنچ جائے۔

الفُرُطُ: چھوڑا ہوا کام۔ حد سے گزرا ہوا، حد سے تجاوز، ظلم وزیادتی۔ تیز گھوڑا جو سارے گھوڑوں سے بڑھ جائے۔

الفَرطَةُ والفُرطَةُ: نکلنا اور آگے بڑھنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ذُو فُرطَةٍ فِی البِلَادِ" یعنی بہت سفروں والا ہے۔

الفُرَاطَةُ والمَاءُ الفُرَاطُ: پانی جو چند قبیلوں کے درمیان مشترک ہو اور جو پہلے پہنچ جائے اسی کا ہو جائے۔ بِئرٌ فُرَاطَةٌ: بھی کہا جاتا ہے یعنی مشترک کنواں تَکَلَّمَ فِرَاطًا: بے سمجھے بوجھے بولا۔

مَفَارِطُ. البِلَادِ: اطرافِ بلاد۔

فَرطَحَ فَرطَحَةً. الشَّیٔ: چوڑا کرنا۔

رَاسٌ فِرطَاحٌ ومُفَرطَحٌ: چوڑا سر۔

فَرطَسَ. الخِنزِیرُ: ناک لمبی کرنا۔

فُرطُوسَةٌ وفِرطِیسَةٌ: سور کی ناک۔

الفِرطِیسَةُ: ناک کا بانسہ۔ ج فَرَاطِیسُ.

الفِرطَاسُ: چوڑا۔

فَرَعَ (ف) فَرعًا وفُرُوعًا. الجَبَلَ: پہاڑ پر چڑھنا ...... الوَادِیَ: وادی میں اُترنا ...... الارضَ: زمین میں چکر لگانا ...... القَومَ: قوم سے شرافت اور جمال میں فائق ہونا ...... الفَرَسَ بِاللِّجَامِ: گھوڑے کو لگام کھینچ کر ٹھہرانا ...... رَاسَهُ بِالعَصَا: سر پر لاٹھی مارنا ...... بَینَ القَومِ: روک بن جانا یا اصلاح کرنا کہا جاتا ہے "هٰذَا اَوَّلُ صَیدٍ فَرَعَهُ" پہلا شکار ہے جس کا خون گرایا گیا ہے۔

فَرِعَ (س) فَرَعًا: کثرت سے بالوں والا ہونا۔ صفت (اَفرَعُ) مؤنث فَرعَاءُ ج فُرعٌ.

فَرَّعَ. فِی الجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔ مِنَ الجَبَلِ: پہاڑ سے اُترنا ...... بَینَهُم: تفریق کرنا ...... المَسَائِلَ مِن هٰذَا الاَصلِ: فروع کا استنباط کرنا ...... فِی الاَرضِ: زمین میں چکر لگانا۔

اَفرَعَ. مِنَ الجَبَلِ: پہاڑ سے اُترنا ...... بِالقَومِ: قوم کے پاس نازل ہونا ...... الشَّیٔ: طویل وبلند ہونا ...... الامرَ: شروع کرنا ...... اللِّجَامُ الفَرَسَ: لگام کا گھوڑے کو لہولہان کرنا۔ اَفرَعَتِ الضَّبُعُ الغَنَمَ او فِی الغَنَمِ: بجو کا بکریوں میں تباہی ڈالنا اور خون آلود کرنا۔ اَفرَعَتِ الاِبِلُ: اونٹنی کا پہلا بچہ جننا ...... القَومُ مِن سَفَرِهِم: وقت سے پہلے سفر سے واپس آنا۔

......الأرض : زمین میں چکر لگانا......

الفَرَعَة : پہلا بچہ ذبح کرنا......اَهْلَهُ: کفیل ہونا۔

خاجَتَهُ اوسَفَرَهُ: شروع کرنا(اَفْرَعَ) بِفُلَانٍ : پکڑا جانا اور قتل کیا جانا۔

فَارَعَهُ: کفایت کرنا اور انگیز کرنا۔

اِفْتَرَعَ. البِكْرَ: بکارت زائل کرنا۔

تَفَرَّعَ. القَوْمَ: گالی دینا۔فائق ہونا۔ الشَّئُ: بلند ہونا۔تَفَرَّعَتِ الاَغْصَانُ: ٹہنیوں کا بہت ہونا......المَسَائِلُ: اصول سے متفرع ہونا......الشَّئُ عَلَى الشَّئِ: مترتب ہونا۔مبنی ہونا۔

اِسْتَفْرَعَ الشَّئَ: شروع کرنا......الرَّجُلُ: پہلے بچہ کو ذبح کرنا۔

الفَرْعُ: مص......مِنْ كُلِّ شَيٍ: اوپر کا حصہ جو اصل سے نکلا ہو جیسے فَرْعُ الشَّجَرَةِ: منفعت بخش مال۔الفَرْعُ فِي المَسَائِلِ العِلْمِيَة: مسائل مستنبط جو کسی اصل سے نکلے ہوں۔فَرْعُ المَرْأَةِ: عورت کے بال فَرْعُ القَوْمِ: سردار رئیس۔فَرْعُ الاُذُنِ: کان کا اوپر کا حصہ۔ج فُرُوْع. الفَرَعُ: جوئیں واحد(فَرَعَة) اور کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ عَلَى فَرَعَيِّ اَلْيَتِهِ" چوتڑ کے اس حصے پر جو بیٹھنے میں زمین پر لگتا ہے۔

الفَرَعُ: گھاٹی کی طرف پانی بہنے کی جگہ ج فِرَاع.

الفَرَعُ: اونٹ یا بکری کا پہلا بچہ۔جوئیں واحد(فَرَعَة) تقسیم۔یم۔کہا جاتا ہے تَرَاضَوْا بالفَرَعِ: یعنی تقسیم پر راضی ہوگئے۔

الفَرْعَة: راستہ کی بلندی۔پہاڑ کی چوٹی ج فِرَاع.

الفَارِع: فا۔خوبصورت۔بلند۔پست۔

الفَارِعَة: مؤنث فَارِع. فَارِعَةُ الجَبَلِ: پہاڑ کا بلند حصہ۔ج فَوَارِع (فَارِعَةُ الطَّرِيقِ و فرعاؤه) راستہ کی بلندی۔

المِفْرَع: لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا۔ج مَفَارِع.

المُفْرَع: ہر چیز کا طویل۔کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُفْرَعُ الكَتفِ" یعنی فلاں چوڑے اور بلند مونڈھے کا ہے۔

فَرْعَنَ فَرْعَنَةً. الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔چالاک ہونا۔

تَفَرْعَنَ. النَّبَاتُ: لمبی اور قوی ہونا۔فُلَانٌ عَلَيْنَا: سرکشی اور ظلم کرنا۔فراعنہ: کے اخلاق کو اختیار کرنا۔

فِرْعَوْن و فُرْعُوْن وفُرْعَوْن: مصر کے بادشاہ کا لقب۔شریر۔سرکش۔ج فَرَاعِنَه.

فَرَغَ (ف ن) وفَرِغَ (س) فَرَاغًا وفُرُوْغًا.مِنَ العَمَلِ: کام سے خالی ہونا۔لَهُ وَاِلَيْهِ: قصد کرنا......الرَّجُلُ فُرُوْغًا: مرنا۔

فَرَغَ دَمُهُ: رائیگاں جانا' مطالبہ نہ کیا جانا ......مِنَ الشَّئِ: پورا کرنا۔تمام کرنا...... الظَّرْفُ: برتن کا خالی ہونا(......فُرْغًا) عَلَيْهِ المَاءَ: گرانا۔

فَرُغَ (ک) فَرَاغَةً: رنجیدہ ہونا۔گھبرانا۔ فَرُغَتِ الطَّعْنَةُ: وسیع ہونا۔صفت(فَرِيْغَة)

فَرِغَ (س) فَرَاغًا. المَاءُ: پانی کا گرنا۔

اَفْرَغَ وفَرَّغَ. المَاءَ: پانی گرانا......الاِنَاءَ: برتن خالی کرنا......الدِّمَاءَ: خون بہانا کہا جاتا ہے "فَرَّغَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الصَّبْرَ" یعنی اللہ اس کو صبر دے۔افرغ الذهبَ ونحوَه: سانچہ میں ڈھالنا۔

تَفَرَّغَ: کام سے خالی ہونا......الامرَ: کوشش کرنا۔

اِفْتَرَغَ. المَاءَ: اپنے اوپر پانی گرانا۔

اِسْتَفْرَغَ: قے کرنا......مَجْهُوْدَهُ لِكَذَا: طاقت صرف کرنا۔

الفَرْغُ: برتن کا کنارہ جس سے پانی گرایا جائے۔کہا جاتا ہے "هٰذِهِ طَعْنَةٌ ذَاتُ فَرْغٍ" یہ نیزے کا زخم چوڑا ہے۔قحط زدہ زمین۔ج فُرُوْغ.

الفِرْغ: فراغت کہا جاتا ہے "ذَهَبَ دَمُهُ فِرْغًا او فَرْغًا" یعنی اس کا خون رائیگاں گیا۔

الفَرِغ: فارغ۔

الفِرَاغ: ڈول کا کنارہ جس سے پانی گرایا جائے۔برتن۔بڑا پیالہ۔جانور کے ایک طرف کا بوجھ۔چوڑا نیزہ۔کشادہ رفتار کا جانور ج اَفْرِغَة: کہا جاتا ہے "رَجُلٌ فِرَاغٌ" یعنی تیز رفتار وسیع القدم مرد۔

الفَرِيْغ: چوڑا۔ہموار زمین۔کشادہ رفتار جانور ج فِرَاغ. رَجُلٌ فَرِيْغٌ: تیز زبان مرد۔طَرِيْقٌ فَرِيْغٌ: کشادہ راستہ۔ضَرْبَةٌ فَرِيْغٌ وفَرِيْغَةٌ: تلوار کا کشادہ زخم جس سے خون بہے۔

الفَرِيْغَة: مؤنث فَرِيْغ: زیادہ پانی کا چھاگل۔

الاَفْرَغ: فارغ۔مؤنث فَرْغَاء طَعْنَةٌ فَرْغَاء: کشادہ زخم۔

الفَرْغَان: کشادہ برتن۔

دِرْهَمٌ (مُفْرَغ ومُفَرَّغ) سانچہ میں ڈھلا ہوا جس پر ٹھپہ نہ ہو۔

فَرَس (مُسْتَفْرِغ) بہت تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

اِنْفِرَاغ: بجلی والا جسم۔نہ باتہ۔جسم۔بجلی کی لہر کا ہلکی گیس میں گزرنا۔

الفَرْفَخ: نرم و چکنی زمین۔

اَلْفَرْفَحِيْنُ: ایک سبزی کا نام جو کھائی جاتی ہے۔

الفَرْفَخ: لمبے پر والا۔گیہوں کا چھلکن۔

الفُرَافِص والفُرَافِصَة: مضبوط شیر۔

فَرْفَرَ فَرْفَرَةً: تیز چلنا اور قدم قریب رکھنا......البَعِيْرُ: بدن کو جھاڑنا......الرَّجُلُ فِي كَلَامِهِ: خلط ملط کرنا اور بڑھانا...... الشَّئَ: جھاڑنا اور حرکت دینا۔توڑنا...... الذِّئْبُ الشَّاةَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا...... الرَّجُلُ: غیبت کرنا' بےعزت کرنا...... فُلَانًا: فریاد کرنا۔فَرْفَرَ الفَرَسُ اللِّجَامَ: سر سے علیحدہ کرنے کے لئے حرکت دینا۔

الفِرْفِر والفُرْفُر: چڑیا۔

الفِرْفِر والفُرْفُرُ والفَرَافِر والفُرْفُوْر: شیر

جو اپنے مقابل کو پھاڑ دے۔ بھیڑ یا بکری یا جنگلی گائے کا بچہ۔ جوان لڑکا۔ الفُرَافِر: بے وقوف۔ بہت بکواس کرنے والا۔

الــفَـــرَسُ: گھوڑا اپنے منہ میں لگام کو حرکت دینے والا۔

الفِرْفَار: ایک درخت ہے جس سے پیالے بنائے جاتے ہیں اور جو آگ سے کم جلتا ہے۔

......الــفِـرْفَـار: شیر جو اپنے مقابل کو پھاڑ دے۔

فَرَق (ن ض) فَـرْقًا وفُرْقَانًا. بَيْنَهُمَا: جدا کرنا......البَحْرَ: سمندر کو پھاڑنا (...... فَرْقًا) الشَّعْرَ: بال میں مانگ نکالنا......الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔

فَرَق (ن) فُـرُوْقًـا. لَـهُ الطَّرِيْقُ: راستہ کا واضح ہونا......الامـرُ لِفُلَانٍ: روشن ہونا۔

فَـرَقَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا دردِ زہ والی ہونا۔لَهُ عَنِ الشَّيْ: ظاہر کرنا۔

فَـرِق (س) فَـرَقًا. مِنْهُ: گھبرانا۔کہا جاتا ہے "فَـرَقٌ خَيْرٌ مِنْ حُبٍّ" خوف محبت سے بہتر ہے۔ یعنی تم سے لوگوں کا خائف رہنا تمہارے ساتھ محبت کرنے سے بہتر ہے۔

فَرِق الرَّجُلُ: موج میں داخل ہونا۔

أَفْرَق. الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔

الـطَّائِرَ: پرندہ سے بیٹ کرانا......الـمَرِيْضُ مِنْ مَرَضِهِ: مریض کا صحت یاب ہونا۔

غَنَمَهُ: بکریوں کو ضائع کر دینا۔کھو دینا۔

فَـرَّق تَـفْرِيْقًا وتَفْرِقَةً. الشَّيْ: جدا جدا کرنا ......الــرَّجُــلَ: خوف دلانا......شَــعْــرَهُ بِالْمُشْطِ: کنگھے سے مانگ نکالنا۔

فَارَقَهُ فِرَاقًا ومُفَارَقَةً: جدا ہونا۔

فَـرَّق تَفَرُّقًا وتَفَرَّاقًا وافْتَرِق وتَفَارَق: ضد ہے تَجَمَّعَ اور اِجْتَمَعَ وتَجَامَعَ: کی کہا جاتا ہے "تَـفَـرَّقَـتْ بِهِـمُ الـطُّرُق" یعنی ہر ایک ایک راستہ کو ہولیا۔

اِنْفَرَق. عَنْهُمْ: جدا ہونا......لَـهُ الـطَّرِيْقُ: راستہ کا واضح ہونا۔

الفَرْق: مص۔ مانگ۔ کتان۔

الفِرْق: لڑکوں کا گروہ۔ قسم۔ ہر چیز کا ٹکڑا۔ بکری وغیرہ کا گلہ۔

الــفَــرَق: مص۔ گھبراہٹ۔ مانگ۔ صبح یا ابتداءِ صبح ج أفْرَاق وأفْرُق. الفَرَق: دو دانتوں کا فاصلہ فِــیْ الـخَـيْـلِ: گھوڑے کی ایک سرین سے دوسرے کی بلندی اور یہ غیر محبوب ہے۔

الــفُــرْقَــان: مص۔ ہر وہ چیز جس سے حق و باطل کے درمیان فرق ہو۔ دلیل۔ مدد صُبح ﴿يَوْمُ الفُرْقَان﴾: جنگ بدر کا دن۔ والفُرْق: توراۃ۔ قرآن۔ الفُرُق: تانبے کا ایک برتن۔

الفِرْقَة: لوگوں کی ایک جماعت ج فِرَق.

الفُرْقَة والفِرَاق: جدائی۔

الـفَـرِق والـفَـرُق والـفَـارُوْق والفَرُوق والفَرُّوْق: بہت گھبرانے والا۔ مؤنث فَرِقَةٌ وفَـرُوْقَةٌ. نَـبْـتٌ فَـرِقٌ: متفرق نباتات یا چھوٹے چھوٹے جو زمین کو نہ ڈھکیں۔

الـفَـرُوْقَة والـفَـرُّوْقَة والـفَـارُوْقَة (مذکر و مؤنث) بہت گھبرانے والا۔ بزدل۔

الـفَـرِيْق: ریوڑ۔ فرقہ سے بڑی جماعت۔

فَـرِيْقُ الـخَـيْـلِ: آگے بڑھنے والا گھوڑا ج اَفْرِقَاء واَفْرِقَةٌ وفُرُوْق.

الفَرِيْقَة: بکریوں کا ریوڑ۔ ایک قسم کا کھانا جو زچہ کو دیا جاتا ہے۔

الأفْرَق: مانگ والا جس کے داڑھی کے بال یا پیشانی کے بال میں مانگ ہو۔ جس کے دانت جدا جدا ہوں۔ دِیْکٌ اَفْـرَق: مرغ جس کی کلغی شاخ شاخ ہو۔ تَيْـسٌ اَفْرَق: مینڈھا کہ جس کے سینگوں میں دوری ہو۔ مؤنث فَرْقَاء.

الــفَـارِق: فا۔ مؤنث۔ فَـارِقَةٌ ج فَـوَارِق وفارقات: ابر کا ٹکڑا جو بادلوں سے جدا ہو۔ دردِ زہ میں مبتلا اونٹنی ج فَـوَارِق وفُـرَّق وفُرُق فُرَّاق.

الــفَــارِق: ہر وہ چیز جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہو۔

الــفَـارُوْق: وہ شخص جو اُمور کا فیصلہ کرے۔ لقب خلیفۂ دوم (رضی اللہ عنہ) کا کہا جاتا ہے "ضَمَّ" (تَـفَـارِيْق) مَتَاعِهِ یعنی اس نے متفرق سامان کو اکٹھا کیا۔ "وَاَخَــذَ حَـقَّـهُ بِـالتَّفَارِيْق" یعنی اس نے اپنا حق تھوڑا تھوڑا کر کے لیا۔

الـمَفْرِق والمَفْرَق. مِنَ الطَّرِيْقِ: راستہ کا وہ حصہ جہاں سے مختلف راستے نکلیں۔

......مِنَ الشَّعْرِ: مانگ ج مَفَارِق: کہا جاتا ہے وَقَّفَهُ عَلٰى مَفَارِقِ الحَدِيْثِ: یعنی اس نے بات کی وجوہ واضحہ سے واقف کیا۔

الـفَـرْقَد: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں فَرْقَدَان: کہلاتے ہیں۔

مِنَ الاَرْضِ: سخت ہموار زمین۔

الفَرْقَد: نیل گائے کا بچہ ج فَرَاقِد.

فَرْقَعَ فَرْقَعَةً وفِرْقَاعًا: تیز دوڑنا۔ گوز کرنا۔ صفت (فِـرْقَـاع)...... الاَصَابِعَ: اُنگلیاں چٹخانا......فلانًا: گردن مروڑنا۔

تَفَرْقَع: اُنگلیوں کا چٹخنا۔

اِفْرَنْقَع: اُنگلیوں کا چٹخنا......عَنْهُ: دُور ہونا۔ یکسو ہونا۔

الفُرْقُعَة: دُبر۔

فَـرَكَ (ن) فَـرْكًـا. الثَّوْبَ: کپڑے کو ملنا۔

الشَّــيْ عَنِ الثَّوْبِ: کھرچنا......الـجَوْزَ ونَــحْــوَهُ: اخروٹ وغیرہ کو مل دل کر چھلکا اتارنا۔

فَـرِكَهُ (س) فَـرْكًـا وفِرْكًـا وفُرُوْكًـا وفِرْكَانًا: بغض رکھنا اور کہا گیا ہے کہ زوجین کے ساتھ مخصوص ہے۔

فَرِكَتْ (س) فَرَكًا. الاُذُنُ: کان کی جڑ کا ڈھیلا ہونا۔ صفت (فَرِكَةٌ وفَرْكَاءُ)

فَرَّكَهُ: ملنے میں مبالغہ کرنا۔

فَارَكَهُ مُفَارَكَةً: چھوڑنا۔

اَفْرَکَ. السُّنْبُلُ: ملنے کے قابل ہونا۔
تفرّک: چال یا گفتگو میں اٹکنا۔
(...... وانْــفــرکَ) ملا جانا۔ کہا جاتا ہے "انْــفــرکَ مَــنْکِبُ فُلانٍ" یعنی فلاں کا مونڈھا اکھڑ گیا۔
اِسْتَفْرَکَ. الحَبُّ فِیْ السُّنْبُلَةِ: دانہ کا خوشہ میں سخت اور موٹا ہونا۔
الفِرْکُ: بغض۔ بغض زوجین۔
الــفَــرِک: چھلکا اتارا ہوا کہا جاتا ہے لَوْزٌ فَرِکٌ.
الــفَارِک: فا۔اِمْرَاۃٌ فَارِکٌ: شوہر سے بغض رکھنے والی ج فَوَارِک.
الــفَرُوک: بغض رکھنے والا۔شوہر سے بغض رکھنے والی عورت۔
الــفَرِیْک: ملا ہوا دانہ۔غلہ جو ملا جائے اور گھی ملا کر پکایا جائے۔
الــمَفْرُوْک: مفع مِنَ الابل: وہ اونٹ جس کے مونڈھے کی ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو اور مونڈھا چھد گیا ہو......مِنَ الثِیاب: بہت گہرا رنگا ہوا کپڑا۔
المُفَرَّک: مفع۔چھوڑا ہوا۔مبغوض۔
اَلْمَفْرُوْکَةُ: وہ حلوہ جو میدہ، گھی اور چینی سے بنایا جائے اور اس پر چلغوزے اور بادام بکھیر دیئے جائیں۔
اَفْرَمَ. الإناءَ: برتن کو بھرنا۔
الافْرَم: گرے ہوئے دانت والا۔
فَرَمَ یَفْرِمُ: گوشت کاٹنا۔فَرَمَ الْوَلَدُ: بچوں کے دانت تبدیل ہونا۔الــفــرمة: گوشت یا تمباکو کا ٹکڑا۔
الفِرْمَان: پروانہ شاہی ج فَرَامِیْن.
الفُرْن: تنور۔ج اَفْرَان.
الفَرَّان: تنور کا مالک۔روٹی پکانے والا۔
الفارِنَة: روٹی پکانے والی۔
الــفُــرْنی: گول موٹی روٹی واحد (فُــرْنِیَّةٌ) سخت بدن کا آدمی۔
اَلْفِرَنْکُ ج فَــرَنْکَاتٌ: ''فرنک'' ۔ملک فرانس کا سکہ (اگرچہ اب وہاں ''یورو'' بھی رائج ہو چکا ہے)۔

الفِرِنْد: اناردانہ۔تلوار۔جوہر تلوار۔تلوار کا نقش ونگار کہا جاتا ہے "سَیْفٌ فِــرِنْــدٌ" بے مثل تلوار ج فَــرَانِدُ. الــفِــرِنْد: ایک قسم کا کپڑا۔
الإفــرنْــد: جوہر تلوار۔نقش ونگار تلوار ج اِفْرِنْدَات.
فَرِهَ (س) فَرَهًا: خوش ہونا۔اکڑنا۔صفت (فَرِہ)
فَرُهَ (ک) فَرَاهَةً وفُرُوْهَةً وفَرَاهِيَةً: ماہر ہونا۔حاذق ہونا۔خوش ہونا۔سبک ہونا۔صفت (فَــارِہٌ) اَفْــرَہَ الــرَّجُــلُ: چست و چالاک غلام لینا۔
اِسْتَفْرَهَ الدَّوَابَّ: عمدہ جانور چھانٹنا۔
الــفَــارِہ: چالاک۔خوب کھانے والا کہا جاتا ہے "رَجُلٌ فَــارِہٌ وجَــارِیَةٌ فَــارِہَةٌ" ج فُرَّہٌ وفُرْهَةٌ وفُرُهَةٌ وفُرَهَةٌ وفُرُہٌ.
الــفَــارِهَة: مؤنث فَــارِہ: خوبصورت جوان لڑکی ج فَوَارِہ وفُرُہ.
الافْرَہ: چالاک۔
فَرْهَدَ: پھولنا۔فَرْهَدت نَفْسُه: تنگ ہونا۔
تَفَرْهَدَ. الغُلامُ: لڑکے کا موٹا ہونا۔
الــفُــرْهَــد والــفُــرْهُــد والفُرْهُوْد: موٹا تازہ لڑکا۔
الــفُــرْهُــوْد: بکری یا پہاڑی بکری کا بچہ ج فَرَاهِيد.
فَرَّی تَفْرِیَةً الجُبَّةَ: جبہ پر پوستین لگانا۔
اِفْتَرَی. الفَرْوَ: پوستین پہننا۔
الفَرْوَة: مع بالوں کے سر کی کھال۔عورت کا سربند۔تاج۔تونگری۔مالداری کہا جاتا ہے "ضَرَبَه عَلٰی اُمِّ فَرْوَتِهِ" اس کی چندیا پر مارا۔سائل کا تھیلہ۔اونٹ کے بالوں کا کمبل۔
الفَرْو: پوستین جو بعض حیوانات کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے۔ج فِرَاء.
الفَرَّاء: پوستین کا بنانے والا۔
فَرْوَزَ فَرْوَزَةً: مرنا۔

فَــرَیٰ یَــفْــرِیٰ فَــرْیًا. عَلَيْهِ الكَذِبَ: کسی پر جھوٹ باندھنا......الأرْضَ: زمین میں چلنا۔الــمَزَادَةَ: توشہ دان بنانا......البَرْقُ: بجلی چمکنا۔
فَرَیٰ وفَرَّیٰ. الشَّیْءَ: کاٹنا اور پھاڑنا۔
فَرِیَ یَفْرَیٰ فَرًی: مدہوش ہونا۔متحیر ہونا۔
اَفْرَیٰ. الشَّیْءَ: کاٹنا اور پھاڑنا۔درست کرنا......فُلانًا: ملامت کرنا۔
تَــفَــرَّیٰ تَــفَــرِّیًا او اِنْفَرَیٰ اِنْفِرَاءً: پھٹنا۔کہا جاتا ہے "تَــفَــرَّتِ الأرْضُ بِالعُیُوْنِ" زمین میں چشمے پھوٹ پڑے۔
اِفْتَرَیٰ اِفْتِرَاءً. عَلَيْهِ الكَذِبَ: کسی پر تہمت لگانا یا جھوٹ باندھنا۔
الفَرْیَة. فَرَیٰ: کا اسم مرۃ۔شور۔
الــفِرْیَة: جھوٹ۔تہمت ج فِــرًی. الفَرِیّ: پھٹا ہوا۔گھڑی ہوئی بات۔عجیب کہا جاتا ہے "فُلانٌ یَفْرِیْ الفَرِیَّ" فلاں تعجب انگیز کام کرتا ہے اور اسی سے قرآن میں ہے ﴿لَــقَــدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا﴾: یعنی تم نے ایسا کام کیا جس سے حیرت وتعجب ہے۔مؤنث فَرِیَّةٌ اور کہتے ہیں "الــفَــرِیَّةَ الفَرِیَّةَ" یعنی جلدی جلدی۔
الفَرِیُّ والفَرِیَّة: کشادہ ڈول۔
الــفَــرَا: تعجب۔بزدل۔کہا جاتا ہے "هٰــذَا (اَفْرَیٰ) اِلْفِرٰی" یعنی جھوٹوں کا جھوٹ۔
فَزَّ (ن) فَزًّا: اکیلا ہونا......عَــنْهُ: جدا ہونا......الــظَــبْیُ: ہرن کا گھبرانا......ہُ: دھوکا دینا اور غالب آنا۔ہوش اڑا دینا......ہ عَــنْ مَکَانِهِ: گھبرا دینا اور جگہ سے ہٹا دینا۔
فَزَّ (ض) فَــزِیْــزًا. الجُرْحُ: زخم سے خون، پیپ وغیرہ جاری ہونا۔
فَــزَازَةً وفُزُوْزَةً: مضطرب ہونا اور بھڑک اٹھنا۔
اَفَزَّہُ: گھبرا دینا۔
اِفْتَزَّ عَلَيْهِ: غالب ہونا۔
تَــفَــازَّ. الرَّجُلانِ: ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔

اِسْتَفَزَّهٗ: ہلکا جاننا۔ ذلیل سمجھنا۔ مضطرب کر دینا۔ گھر سے نکال دینا۔ قتل کرنا ...... مِنَ الشَّیْءِ: نکالنا۔

اَلفَزُّ: مص۔ ہلکا پھلکا آدمی۔ نیل گائے کا بچہ ج اَفْزَازٌ۔

اَلفَزَّۃُ: خوف ودہشت کی چھلانگ۔ کہا جاتا ہے قَعَدَ (مُسْتَفِزًّا) یعنی غیر مطمئن بیٹھنا۔

فَزَرَہٗ (ن) فَزْرًا: پھاڑنا۔ فتح کرنا۔ توڑنا ...... ہٗ بِالعَصَا: لاٹھی سے پیٹھ پر مارنا ...... الشَّیْءَ مِنَ الشَّیْءِ: ایک چیز کو ایک چیز سے جدا کرنا۔

فَزَرَ (ن) فُزُوْرًا: پھٹنا۔

فَزِرَ (س) فَزَرًا: پیٹھ یا سینہ میں گانٹھ پڑ جانا۔ صفت (اَفْزَر)

فَزَّرَ واَفْزَرَ. الشَّیْءَ: ریزہ ریزہ کرنا۔

تَفَزَّرَ وانْفَزَرَ: پھٹنا ...... الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔

اَلفِزْرُ: بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ اور کہا گیا ہے کہ دس اور چالیس بکریوں کے درمیان بکری کا بچہ۔ شیر ببر کا بچہ۔ جڑ۔ غدود جو ران کے اوپر کے حصے میں نکلے۔

اَلفِزَر: پھٹن۔ شگاف۔ گویا کہ یہ فِزْرَۃٌ کی جمع ہے۔

اَلفُزُوْر: پھٹن۔ شگاف۔

اَلفُزْرَۃ: پیٹھ یا سینہ میں گانٹھ۔ کشادہ راستہ۔ ج فُزَر۔

اَلفَازِر: فا۔ کالی چیونٹی جس میں سرخی ہو۔ کشادہ طویل راستہ۔

اَلفَازِرَۃ: مؤنث فَازِر: ریگستان کا راستہ۔

اَلفَزْرَاء: مؤنث اَفْزَر: پُر گوشت عورت۔ قریب البلوغ لڑکی۔

اَلفِزَارَۃ: چیتا کی مادہ۔

اَلمَفْزُوْر: مفع۔ کبڑا۔ پیٹھ یا سینے میں گانٹھ والا۔

فَزَعَ (ف) فَزْعًا وفَزَعًا. مِنْہ: خوف کرنا۔

فَزِعَ (س) فَزَعًا: دہشت زدہ ہونا۔ خائف ہونا ...... اِلَیْہِ: فریاد چاہنا۔ پناہ لینا ...... الرَّجُلَ: فریادرسی کرنا۔ مدد کرنا۔ مِنَ نومہ: بیدار ہونا (...... فَزَعًا) لِمَجِیءِ فُلَانٍ: کسی کے آنے کی وجہ سے تیاری کرنا۔

اَفْزَعَہٗ: خوف دلانا۔ گھبراہٹ دُور کرنا۔

اَفْزَعَ القَوْمَ: فریادرسی کرنا ...... ہٗ مِنَ النَّوْمِ: بیدار کرنا ...... افزع عنہ: گھبراہٹ زائل کرنا۔

فَزَّعَہ: خوف دلانا۔

فَزَّعَ عَنْہُ: گھبراہٹ دور کرنا۔

اَلفَزَع: مص۔ گھبراہٹ۔ فریادرسی۔

اَلفُزَعَۃ: وہ شخص جس سے لوگ گھبرائیں۔

اَلفُزْعَۃ: لوگوں سے بہت گھبرانے والا۔

اَلفَازِع: خائف۔ فریادی۔ ج فَزَعَۃٌ.

اَلفَزِع والمُفَازِع: خائف۔ فریادی۔

اَلفَزَّاعَۃ: بہت گھبرانے والا۔ وہ شخص جو لوگوں کو بہت گھبرادے۔ اُچکا (کھیت کا)

اَلمَفْزَع والمَفْزَعَۃ: جائے پناہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَفْزَعٌ او مَفْزَعَۃٌ لِلنَّاسِ" فلاں لوگوں کے لئے جائے پناہ ہے یعنی جب ان کو اہم معاملہ پیش آتا ہے تو اس کی پناہ لیتے ہیں۔ دونوں صیغے واحد جمع مذکر ومؤنث کے لئے مستعمل ہیں۔

اَلمُفَزَّع: بزدل۔ بہادر۔

فَسَاَہٗ (ف) فَسْأً: لاٹھی سے مارنا ...... ہٗ عَنْ کَذَا: روکنا (...... وفَسَّأ تَفْسِیئًا وتَفْسِئَۃً) الثَّوْبَ: کپڑا پھاڑنا۔

فَسِیْءَ (س) فَسَأً: اُبھرے ہوئے سینہ اور دھنسی ہوئی پیٹھ والا ہونا۔ اُبھرے ہوئے پیڑو والا ہونا۔ صفت (اَفْسَأُ) مؤنث فَسْآءُ.

تَفَسَّأَہٗ: لاٹھی سے مارنا۔ تَفَسَّأَ الثَّوْبُ: کپڑے کا پھٹنا۔ بوسیدہ ہونا ...... المَرَضُ فِیْھِمْ: بیماری پھیل جانا۔

تَفَاسَأَ تَفَاسُؤًا. الرَّجُلُ: پیٹھ اور چوتڑ کو ظاہر کرنا۔

اَلفُسْتُق والفُسْتَق: پستہ۔

اَلفُسْتُقِي: پستئی رنگ کا۔

اَلفُسْتَان: عورتوں کا ایک لباس بمنزلہ قباء کے ج فَسَاتِیْن.

فَسَّجَ: پیشاب کرنے کے لئے ٹانگیں پھیلانا۔

اَفْسَجَ. عَنْہُ: چھوڑنا۔

فَسَحَ (ف) فَسْحًا: کشادہ قدم رکھنا۔ ...... لَہٗ فِی السفر: پروانہ راہداری دینا۔ (...... فَسْحًا وفُسُوْحًا) لَہٗ فِی المَجْلِس: کشادگی کرنا۔

فَسُحَ (ک) فَسَاحَۃً: المَکَانُ: وسیع ہونا۔ صفت (فَسِیْحٌ وفُسَاحٌ وفُسُحٌ وفُسْحُمٌ) مبالغہ کے لئے میم کی زیادتی کے ساتھ۔

اَفْسَحَ المَکَانُ: وسیع ہونا۔

تَفَسَّحَ: کشادہ ہونا ...... لَہٗ: کشادگی کرنا۔ تَفَسَّحُوْا فِی المَجَالِس و (تَفَاسَحُوْا) کشادگی کرو۔

فَسَّحَ. المکانَ: کشادہ کرنا ...... لَہٗ فِی المَجْلِس: کشادگی کرنا۔

اِنْفَسَحَ. المکانُ: کشادہ کرنا ...... صَدْرُہٗ: کشادہ دل ہونا۔

اَلفَسْح: مص۔ پروانہ راہداری۔

اَلفُسْحَۃ: گنجائش۔ مکانوں کے درمیان کشادگی ج فُسَح.

اَلفَیْسَحِی: قدم کی چوڑائی۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ یَمْشِی الفَیْسَحِی" وہ کشادہ کشادہ قدم رکھ کر چلتا ہے۔

فَسَخَ (ف) فَسْخًا: جاہل ہونا۔ ضعیف العقل ہونا ...... رَاْیَ فُلَانٍ: فاسد کر دینا۔ بگاڑ دینا ...... الامرَ او العَقْدَ: توڑ دینا ...... الشَّیْءَ: جدا جدا کرنا ...... العُوْدَ او المَفْصَل: لکڑی یا جوڑ کو جگہ سے ہٹا دینا ...... الثَّوْبَ عَنْہُ: کپڑے کو اُتار دینا۔

فَسَخَ (ف) فَسْخًا وفَسِخَ (س) فَسْخًا الرَّأیُ: خراب ہونا۔

فَسَّخَہٗ: فسخ میں مبالغہ کرنا۔

فَاسَخَہٗ. العَقْدَ اوِ البَیْعَ و (تَفَاسَخَا) العَقْدَ او البَیْعَ: عقد یا بیع کے توڑنے پر متفق

ہونا کہا جاتا ہے "تَفَاسَخَتِ الاَقَاوِيْلُ" یعنی اقوال متناقض ہوگئے۔
اَفْسَخَ. الكِتَابَ: بھولنا۔
تَفَسَّخَ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا...... الشَّعْرُ عَنِ الجِلْدِ: بال کا کھال سے جھڑ جانا (اور یہ میت کے لئے خاص ہے)
اِنْفَسَخَ العَزْمُ او العَقْدُ: ٹوٹنا۔
الفَسْخَة: فسخ کا اسم مرۃ۔ ٹکڑا کہا جاتا ہے "رَجُلٌ فَسْخَةٌ" یعنی کمزور بدن یا ضعیف العقل مرد۔
الفَسْخ والفَسِيْخ: وہ شخص جو اپنی حاجات میں کامیاب نہ ہو اور اپنے اُمور کا انتظام نہ کرسکے۔ کمزور بدن یا عقل والا۔ کمزور جس کا ارادہ سختی یا مصیبت کے وقت ٹوٹ جائے۔
اَلْفَسْخُ: موت کے بعد روح جانوروں یا جمادات میں منتقل ہو جاتی ہے جس کو ہندو آواگون کہتے ہیں۔
اَلْفَسِيْخُ: نمک لگائی مچھلی۔
فَسَدَ (ن ض) وفَسُدَ (ک) فَسَادًا وفُسُوْدًا: خراب ہونا۔ بگڑ جانا۔ صفت (فَسِيْدٌ) ج فَسْدیٰ و (فَاسِدٌ)
اَفْسَدَهُ وفَسَّدَهُ: خراب کرنا۔ بگاڑنا۔
فَاسَدَ. القَوْمَ: قوم کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔
تَفَاسَدَ القَوْمُ: قطع رحمی کرنا۔ آپس میں مخالف ہونا۔
اِسْتَفْسَدَ: تباہی چاہنا...... القَوْمَ: بدسلوکی کرنا۔
الفَسَاد: مص۔ کھیل کود۔ ظلماً مال لینا۔
المَفْسَدَة: مصدر فساد یا سبب فساد ج مَفَاسِد.
فَسَرَ (ن ض) فَسْرًا. الامرَ: واضح کرنا۔ ظاہر کرنا...... المُغَطّٰی: ڈھکے ہوئے کو کھول دینا۔
فَسَرَ (ن ض) فَسْرًا وتَفْسِرَةً. الطَّبِيْبُ: طبیب کا قارورہ دیکھنا۔
فَسَّرَهُ: واضح کرنا۔ ظاہر کرنا۔
تَفَسَّرَ واسْتَفْسَرَ. فُلَانًا عَنِ الامرِ واِسْتَفْسَرَهُ الامرَ: واضح کرانا۔ واضح کرنے کو کہنا۔
التَّفْسِيْر: مص۔ تاویل۔ کشف۔ وضاحت۔ بیان شرح۔ ج تَفَاسِيْر.
وحروفها التفسير: اَیْ اور اَنْ ہیں اے سے مبہم کی جو تفسیر کی جاتی ہے جیسے "هٰذَا عَسْجَدٌ اَیْ ذَهَبٌ" اور اَنْ سے معنی قول کی تفسیر کی جاتی ہے جیسے "نَادَيْتُکَ اَنْ اَفْعَلُ كَذَا".
التَّفْسِرَة: مص۔ مریض کا پیشاب۔ ہر چیز جس سے دوسرے پر استدلال کریں۔
الفُسَّاط والفُسْطَاط والفِسْطَاط: خیمہ۔ اُون کا خیمہ ج فَسَاطِيْط والفُسْطَاط بالضَّمّ: مصر قدیم کا علم ہے۔ ایک لغت اس میں فُسْتَات وفِسْتَات: بھی ہے۔
الفَسِيْط: ناخن کا تراشہ واحد (فَسِيْطَة)
الفُسْطَان: دیکھئے فُسْتَان.
الفَسْفَس والفَسْفَاس: بےوقوف۔ ایک بدبودار نباتات ج فَسَافِس وفَسَافِيْس.
الفُسَافِس: مچھر۔
الفُسَيْفِسَاء: بچے کاری۔ رنگ برنگ کے چھوٹے چھوٹے پتھر کے ٹکڑوں کو جوڑ کر مختلف اشکال وصورتیں بنانا۔
اَلفِسْفِسَةُ: ایک قسم کا گھاس جس کو جانور کھاتے ہیں۔ اس میں دوسری صفت اَلفِصْفِصَةُ ہے۔ اَلْفُسْفُوسَةُ: پھنسی۔
فَسَقَ (ن ض) وفَسُقَ (ک) فِسْقًا وفُسُوْقًا: حق وصلاح کے لئے راستہ سے ہٹ جانا۔ بدکار رہونا۔ صفت (فَاسِق) ج فَسَقَةٌ وفُسَّاقٌ وفاسِقُوْنَ مؤنث فَاسِقَةٌ ج فَاسِقَاتٌ وفَوَاسِق (...... وانْفَسَقَ) الرُّطَبُ عَنْ قِشْرِهِ: چھلکے سے علیحدہ ہونا۔
فَسَّقَهُ: فسق کی طرف نسبت کرنا۔
الفِسْقِيَّة: حوض۔ وضو کرنے کی جگہ ج فَسَاقِيّ (دخیل)
الفُسَق والفُسَّاق والفِسِّيْق: بڑا بدکار اور کہا جاتا ہے "یَافُسَقُ" یعنی اَیُّهَا الفَاسِق اور یہ ندا ہی کے لئے مخصوص ہے جیسے یا خُبَثُ.
الفَاسِقِيَّة: پگڑی باندھنے کا ایک مخصوص طریقہ۔ کہا جاتا ہے "تَعَمَّمَ فُلَانٌ الفَاسِقِيَّةَ".
فَسَاقِ: بروزن قطام عورت کے لئے گالی ہے اور ندا ہی کی صورت میں مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "یَا فَسَاقِ" یعنی "یَا فَاسِقَةُ".
الفُوَيْسِقَة. فاسقة: کی تصغیر۔ چوہیا۔
اَلْفَاسِقِيَّةُ: اندھی گمراہی۔ ضَرْبُ الْمَثَل۔
تَعَمَّمَ فُلَانٌ بِالْفَاسِقِيَّة: فلاں اندھی میں پڑا۔
رَجُلٌ فُسْكُلٌ: مرد کمینہ۔ کاہل۔
فَسِلَ (س) وفَسُلَ (ک) فَسَالَةً وفُسُوْلَةً وفَسِلَ: فرومایہ ہونا' کمینہ ہونا' بےمروت ہونا۔
فَسَلَ (ن) فَسْلاً. الصَّبِيَّ: بچے کا دودھ چھڑانا۔
اَفْسَلَ. الفَسِيْلَةَ: کھجور کے پودے کو اُکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا۔ قلم لگانا۔ (اَفْسَلَ وفَسَّلَ) دَرَاهِمَهُ ومَتَاعَهُ: کھوٹا کر دینا۔
اِفْتَسَلَ. الفَسِيْلَةَ: کھجور کے پودے کو اُکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا۔
الفُسَالَة. مِنَ الحَدِيْدِ ونَحْوِهِ: لوہے کے ذرات جو کوٹتے وقت گریں۔
الفَسْل: مص۔ انگور کا قلم۔ کمینہ۔ بےمروت' ہر ردی چیز ج اَفْسُل وفُسُوْل وفِسَال وفُسْل وفُسُوْلَة وفُسَلاء واَفْسَال: کہا جاتا ہے "دِرْهَمٌ فَسْلٌ ودَرَاهِم فُسُوْلٌ". الفِسْل: بےوقوف۔
الفَسِيْلَة: کھجور کا پودہ جو ایک جگہ سے اُکھیڑ کر دوسری جگہ لگایا جائے۔ درخت کا قلم۔ ج فَسِيْل وفَسَائِل جج فُسْلان.
الفُسُوْلَة: مص۔ فتور۔
المَفْسُوْل: رذیل۔ بےمروت۔
فَسَأَ يَفْسُوْ فَسْوًا وفُسَاءً: بلا آواز کے گوز کرنا۔
تَفَاسَی: گوز کرنے کے لئے چوتڑ اٹھانا۔

الفَسَاء: مص ۔ بلا آواز کے گوز۔ پھسکی ۔
الفَسْوَة: ایک مرتبہ کی پھسکی ج فَسَوَات.
فَسَوَاتُ الضِبَاع: سانپ کی چھتری۔
الفَاسِيَة والفَاسِيَاء: گبریلا ۔ ج فَوَاسٍ.
الفَسُوُّ والفَسَّاء: بہت گوز کرنے والا ۔
المَفْسٰی: دُبر۔
اَلْفِيْسُولُوجِيَا اوِ الْفِيْزُلُوجِيَا: اعضاء کے کاموں کا علم۔
فَشَّ (ن) فَشًّا: ڈکار لینا۔ آہستہ آہستہ پھونکنا...... الوَطْبَ: سربند کھول کر ہوا نکال دینا ۔ مکھن نکالنا...... النَاقَةَ: اونٹنی کو جلدی سے دوھنا...... البَابَ: دروازہ کو حیلہ سے بغیر کنجی کے کھولنا...... بَيْنَ القَوْمِ: چغل خوری کرنا۔
فَشَّ. السِقَاءُ: ہوا نکال دیا جانا ۔
اِنْفَشَّ. الجُرْحُ: زخم کی سوجن ڈھل جانا ...... اللَبَنُ: دودھ جاری ہونا...... الرَجُلُ عَنِ الامرِ: کاہل ہونا۔ اِنْفَشَّتِ الرِيْحُ: دبانے سے ہوا کا مشک وغیرہ سے نکلنا...... عِلَّةُ فُلَانٍ: بیماری کا زائل ہونا۔
الفَشُّ: مص (...... والفَشُوْش) بے وقوف ۔ کمزور رائے والا ۔ باطل پر فخر کرنے والا ۔ موٹا کمبل ۔ درخت خروب ۔ پانی رسنے کی جگہیں ۔ الفَشُوشِ: پانی ٹپکنے والی مشک ۔
الفَشَّاش: صیغہ مبالغہ ۔
الفَشِيْش: آواز اور اسی سے ہے "فَشِيْشُ الافْعَى" سانپ کے کھال کی آواز چلنے میں ۔
الفَاشُوْش: ضعیف رائے اور کمزور ارادہ والا ۔
رَجُلٌ (مُنْفَشُّ) المَنْخَرَيْن: چھوٹے بانسہ کے ساتھ پھولے ہوئے نتھنوں والا ۔
فَشَأَ (ف) فَشْأً: ناز کرنا ۔
اَفْشَأ: بزرگی جتانا ۔ گردن کشی کرنا۔
تَفَشَّأ. المَرَضُ بِالقَوْمِ: قوم میں بیماری پھیل جانا ۔

فَشَجَ (ض) فَشْجًا وفَشَّجَ وتَفَشَّجَ وانْفَشَجَ. الرَجُلُ او البَعِيْرُ: مرد یا اونٹ کا پیشاب کرنے کے لئے ٹانگیں پھیلانا ۔
فَشَخَه (ف) فَشْخًا: ظلم کرنا ۔ بچوں کے کھیل میں طمانچہ مارنا ۔ فَشَخَ فِی اللَعِبِ: کھیل کود میں جھوٹ بولنا اور ظلم کرنا۔
فَشَّخَ. الرَجُلُ: جوڑوں کو ڈھیلا کرنا۔
اِنْفَشَطَ. العُوْدُ: تر لکڑی کا ٹوٹ جانا ۔
فَشَعَت (ف) فَشْعًا. الذُرَةُ: چینا کے اطراف کا سوکھنا۔
اَلْفُشَّاعُ وَالْفَشَّاعُ: امریکی علاقہ کا پودا جس کی ادویات بھی بنتی ہیں ۔
فَشَغَهُ (ف) فَشْغًا: بلند ہو کر ڈھانپ لینا۔ ...... هُ بِالسَوْطِ: کوڑے سے مارنا ۔ صفت (فَاشِغٌ) مؤنث فَاشِغَةٌ ...... الشَیءُ: وسیع ہونا ۔ منتشر ہونا ۔
اَفْشَغَهُ. بالسَوْطِ: کوڑے سے مارنا ۔
فَشَّغَ: بمعنی فَشَغَ ...... ه النَوْمُ: نیند غالب آنا ۔
تَفَشَّغَ. الشَيْبُ فِيهِ وتَفَشَّغَهُ: بڑھاپا ظاہر ہونا...... البيوتَ: گھروں میں داخل ہونا ۔ ...... الرَجُلُ: موٹے کھردرے کپڑے پہننا ۔
تَفَشَّغَتِ الغُرَّةُ: پیشانی کی سفیدی کا پھیل کر آنکھ کو گھیر لینا۔
اِنْفَشَغَ. الشَيءُ: کشادہ ہونا ۔ بہت ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔
الفُشْغَة: اسم مرۃ ۔ عشق پیچان ۔ نرکل کا گودا ۔ نَاصِيَةٌ (فَاشِغَةٌ وفَشْغَاءُ) پیشانی کے پھیلے ہوئے بال جو آنکھ کو ڈھانپ لیں۔
الفَشَاغ والفُشَّاغ: آکاس بیل ۔
الفِشَاغ: کاہلی ۔
الافْشَغ: مینڈھا جس کی سینگیں دائیں بائیں نکل گئی ہوں ۔ رَجُلٌ اَفْشَغُ الاسْنَانِ: مرد جس کے دانت پراگندہ ہوں ۔ مؤنث فَشْغَاء ج فُشْغٌ.
المِفْشَغ: جو اپنے ساتھی کا برائی سے مقابلہ کرے ۔

المُفَشِغ: بے خیر ۔ بے فیض ۔
فَشْفَشَ: کمزور رائے والا ہونا ۔ خوب جھوٹ بولنا ۔ غیر کی چیز کو اپنی طرف نسبت کرنا ۔ صفت (فَشْفَاش) ...... بِبَوْلِه: پیشاب کرنا ۔
الفَشْفَاش. مِنَ النُوْقِ: اونٹنی کہ جس کا دودھ دوہنے کے وقت پراگندہ نکلے ۔
الفَشْفَاشَة: نرم چیز۔ کہا جاتا ہے "تُخْرِجُ الزُبْدَةُ فَشْفَاشَةً" مکھن نرم نکلتا ہے ۔
فَشِقَ (س) فَشَقًا: آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا۔ آدھی رہے نہ ساری پانا...... هُ: اچانک آنا...... الظَبْيُ: ہرن کا دور دور سینگوں والا ہونا ۔ صفت (اَفْشَق) مؤنث فَشْقَاء.
فَشَقَ (ض) فَشْقًا. الشَيءُ: توڑنا ۔
فَاشَقَهُ: اچانک آنا ۔
تَفَشَّقَ. بِثَوْبٍ: کپڑے کو بدھی جیسا بنانا ۔
الفَشَق: مص ۔ دوڑ ۔ بھاگ ۔ چستی ۔
الفَشَك: کارتوس ۔ واحد (فَشَكَةٌ) دخیل ۔
فَشِلَ (س) فَشَلًا: کمزور و بزدل ہونا ۔ صفت (فَشْلٌ وفَشِلٌ وفَشِيْلٌ) ج فُشْلٌ وافْشَال.
فَشَلَ (ن ض) فَشْلًا. لِحْيَتَه: داڑھی پھٹکارنا۔
فَشَّلَتْ وتَفَشَّلَتْ وافْتَشَلَتْ. المَرْأةُ: عورت کا پالکی کا پردہ بنانا ۔ تَفَشَّلَ المَاءُ: پانی بہنا...... الرَجُلُ مِنْهُمْ اِمْرَاَةً: نکاح کرنا۔
الفِشْل: پالکی کا پردہ ۔ ہودج کا پردہ ۔ ہودہ کے اندر بچھانے کی چیز ۔ ج فُشُوْل.
المِفْشَل: ہودہ کا پردہ ۔ ہودہ کے اندر بچھانے کی چیز ۔ ج مَفَاشِل. المِفْشَل: وہ شخص جو غیر قوم میں شادی کرے تا کہ اولاد لاغر نہ ہو۔
التَفْشِيْل: مص ۔ تھن میں بقیہ دودھ ۔ ج تَفَاشِيْل.

الْاَفْشِیْنُ ج اَفَاشِیْنُ : رومی لوگوں کی نماز کا ایک حصہ۔

فَشَا یَفْشُوْ فَشْوًا وفُشُوًّا وفُشِیًّا خَبْرُہٗ او فَضْلُہٗ او سِرُّہٗ : خبر یا فضیلت یا بھید ظاہر ہونا۔ پھیل جانا۔ فَشَتِ الْمَاشِیَۃُ : چراگاہ میں جانا...... اُمُوْرُھُمْ: اُمور کا متفرق ہونا کہا جاتا ہے "فشت عَلَیْہِ ضَیْعَتُہٗ" اس کی جائیداد کا انتظام بکھر گیا سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کو سنبھالے۔

اَفْشٰی اِفْشَاءً. الشَّیْءَ : پھیلانا۔ سِرَّہٗ لِفُلَانٍ : ظاہر کرنا...... الرَّجُلُ: بہت جانوروں والا ہونا۔

تَفَشّٰی تَفَشِّیًا. الْمَرَضُ الْقَوْمَ وبِھِمْ : بیماری پھیلنا۔ تَفَشَّتِ الْقَرْحَۃُ : زخم کا چوڑا ہونا۔

الْفَشَاء: مویشیوں کی پیداوار اور زیادتی۔

الْفَشْیَان: غشی۔

الْفَشْوَۃ: عورت کی خوشبو کی ڈبیا۔

الْفَاشِی: فا۔ مؤنث فَاشِیَۃ ج فَوَاشٍ.

الْفَوَاشِی: پھیلے ہوئے مویشی۔

التَّفَشِّی: مص۔ عِنْدَ اَھْلِ الْعَرَبِیَّۃِ : حرف کا پڑھنا۔

فَصَّ (ض) فَصًّا وافْتَصَّ. کَذَا مِنْ کَذَا : جدا کرنا۔

فَصَّ (ض) فَصِیْصًا. الْجُرْحُ : زخم کا بہنا...... الْعَرَقُ: پسینہ ٹپکنا...... الوَلَدُ: بچے کا آہستہ آہستہ رونا...... الْجُنْدُبُ: ٹڈی کا آواز نکالنا۔

فَصَّصَ. الْخَاتَمَ : انگوٹھی پر نگینہ لگانا۔ بِعَیْنِہٖ: گھورنا۔

اَفَصَّ. اِلَیْہِ شَیْئًا. مِنْ حَقِّہٖ : حق کا کچھ حصہ دینا۔

اِنْفَصَّ. مِنْہُ: جدا ہونا۔

الْفَصّ. تثلیث الفاء: نگینہ (فتحہ فا اعلیٰ ہے)

الْفَصُّ: آنکھ کی سیاہی۔ لہسن کا جوا۔

اصل امر و حقیقت۔ امر۔ دو ہڈیوں کے ملنے کی جگہ۔

فَصُّ الْمَاءِ : بلبلہ ج فُصُوْص وفِصَاص واَفُصّ.

الفَصَّاص: نگینہ لگانے والا۔

الفَصِیْص: صاف گٹھلی گویا روغن ملی ہوئی۔

فَصَحَ (ف) فَصْحًا. الصُّبْحُ فلانًا : صبح ظاہر ہونا۔

فَصُحَ (ک) فَصَاحَۃً: فصیح ہونا۔ خوش بیان ہونا۔ صفت (فَصِیْحٌ) ...... الاَعْجَمِیُّ: عربی زبان میں گفتگو کرنا...... اللَّبَنُ : دودھ سے جھاگ اُتار لینا۔ صفت (فَصْحٌ وفَصِیْحٌ)

فَصَّحَ. اللَّبَنُ: بے جھاگ ہونا۔

اَفْصَحَ: فصاحت سے بولنا۔ فصیح ہونا۔ مراد کو ظاہر کرنا...... عَنْ کَذَا: خلاصہ کرنا۔

...... عَنِ الشَّیْءِ : ظاہر کرنا' بیان کرنا...... مِنْ کَذَا : نکل جانا' رہائی پانا...... الاَمْرُ: واضح ہونا۔

...... اللَّبَنُ : دودھ کا بے جھاگ ہونا......

الصُّبْحُ: صبح کی روشنی پھیلنا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا صاف ہنہنانا...... البَوْلُ: پیشاب صاف رنگ کا ہونا۔ اَفْصَحَ النَّصَارٰی او الیَھُوْدُ : ایسٹر کی عید ماننا۔ ایسٹر کی عید کا زمانہ آنا۔

تَفَصَّحَ: زبان آور ہونا۔ اچھا خوش بیان ہونا۔

...... وتَفَاصَحَ: بتکلف فصیح ہونا۔

الْفَصَاحَۃ : مص۔ بیان۔ کلام کا تعقید سے خالی ہونا اور یہ متکلم کلام کلمہ تینوں کی صفت واقع ہوتی ہے کہا جاتا ہے رَجُلٌ فَصِیْحٌ. کَلَامٌ فَصِیْحٌ کَلِمَۃٌ فَصِیْحَۃ.

الْفَصِیْح: صاحب فصاحت۔ ج فُصَحٌ وفُصَحَاء وفِصَاح : مؤنث فَصِیْحَۃ ج فِصَاح وفَصَائِح وفَصِیْحَات.

الفِصْح. عِنْدَ النَّصَارٰی: ایسٹر۔ فِصْحُ الیَھُوْدِ: یہودیوں کے مصر سے نکلنے کی یاد میں عید کہا جاتا ہے "یَوْمٌ فِصْحٌ" بے بادل کا دن۔

اَلْمُفْصِح: واضح۔ یَوْمٌ مُفْصِحٌ: بے بادل کا دن۔

فَصَخَ (ف) فَصْخًا. عَنِ الاَمْرِ : جان بوجھ کر غفلت کرنا...... العُوْدَ او المَفْصَلَ: لکڑی یا جوڑ کو اُکھیڑنا۔

فُصِخَ. فُلَانٌ: خرید و فروخت میں نقصان اُٹھانا۔

الفَصِیْخ والفَصِیْخَۃ والفَاصِخَۃ : کمزور عقل۔ تا مبالغہ کے لئے ہے۔

فَصَدَ (ض) فَصْدًا وفِصَادًا. المَرِیْضَ : رگ کھولنا...... لَہٗ عَطَاءً: جاگیر دینا۔

(...... وافْتَصَدَ) رگ کھولنا۔

فَصَّدَ. الشَّیْءَ: تھوڑے سے پانی میں بھگونا۔

اَفْصَدَتِ. الشَّجَرَۃُ : درخت کے کونپل نکلنا۔

تَفَصَّدَ. الدَّمُ: خون بہنا کہا جاتا ہے "جَاءَ یَتَفَصَّدُ عَرَقًا" آیا اس حال میں کہ پسینہ بہ رہا تھا۔

اِنْفَصَدَتِ. الشَّجَرَۃُ : درخت کے کونپل نکلنا۔ اِنْفَصَدَ الدَّمُ: خون بہنا۔

الفُصْدَۃ والفَصِیْدَۃ: کھجور خون کے ساتھ مخلوط کیا ہوا۔

الفَصِیْد : نشتر لگایا ہوا۔ آنت اور خون ملا کر بھونا ہوا۔

المِفْصَد: نشتر۔

فَصَعَ (ف) فَصْعًا. التَّمْرَۃَ : دو انگلیوں سے دبا کر چھلکا علیحدہ کرنا...... عِمَامَتَہٗ عَنْ رَاْسِہٖ: سر سے عمامہ اُتارنا...... الشَّیْءَ: نرم کرنے کے لئے انگلیوں سے ملنا (...... وفَصَّعَ) لَہٗ بِکَذَا: دینا۔ فَصَعَ الشَّیْءَ مِنْ کَذَا: نکالنا۔ وفَصَّعَ الرُّطَبَۃَ : دو انگلیوں سے مل کر چھلکا علیحدہ کرنا۔

اِنْفَصَعَ. الشَّیْءُ مِنْ کَذَا: نکلنا۔

اِفْتَصَعَ. حَقَّہٗ مِنْہُ: اپنا کل حق زبردستی لینا۔

الفَصْعَان: ہمیشہ سر کھلا رکھنے والا۔

الفُصْعَاء: چوہیا۔

اَلْفَصْفُوْرُ : فاسفورس: اس کی دو اقسام ایک

سفید اور دوسری سرخ۔ یہ زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہڈیاں جوڑی جاتی ہیں اور کھاد بنانے کے کام آتا ہے۔

فَصْفَصَ فَصْفَصَةً. الکَلَامَ: جلدی بولنا ......الدَّابَّةَ : فصفصہ: کھلانا۔

تَفَصْفَصَ. القَوْمُ عَنْ فُلَانٍ: متفرق ہونا۔

الفِصْفِصَةُ: ایک قسم کی گھاس ہے جس کو جانور کھاتے ہیں اور جب تک تر ہو اس وقت تک یہ نام ہے ج فَصَافِص عوام "فِصَّہ" کہتے ہیں۔

الفُصَافِص: قوی اور مضبوط ارادہ والا۔

الفِصْعَل: بچھو یا بچھو کا بچہ۔ نالائق۔

فَصَلَ (ض) فَصْلاً. الشَّیْءَ: جدا کرنا۔ علیحدہ کرنا اور اسی سے ہے "فَصْلُ الخُصُوْمَاتِ" یعنی جھگڑوں کا فیصلہ کرنا...... بَیْنَهُمَا: فاصلہ ہونا الوَلَدَ عَنِ الرضَاعِ: بچے کا دودھ چھڑانا۔

فَصَلَ (ن) فُصُوْلاً. الکَرْمُ: انگور کی بیل میں دانہ بیٹھنا...... الرَّجُلُ عَنِ البَلَدِ: شہر سے نکل جانا۔

فَصَّلَ. الکَلَامَ: تفصیل کرنا...... الشَّیْءَ: فصل فصل کرنا۔ متمیز کرنا۔ ٹکڑے کرنا۔

الثَّوْبَ: سینے کے لئے قطع کرنا۔

القصاب الشاۃ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

العِقد: ہار کے دو مہروں کے درمیان ایک دوسرے رنگ کا مہرہ ڈالنا۔

فَاصَلَ. شَرِیْکَهُ: جدا کرنا۔

اَفْصَلَ. المولود: دودھ چھڑانے کے قابل ہونا۔

اِنْفَصَلَ: جدا ہونا...... عَنْهُ: جدا کرنا۔

تَفَصَّلَ: عضو عضو کاٹنا۔

تَفَاصَلَتِ. الاَشْیَاءُ: بعض کا بعض سے جدا ہونا۔

اِفْتَصَلَ. الوَلَدَ عَنِ الرَّضَاعِ: بچے دودھ چھڑانا...... النَّخْلَةَ عَنْ مَوْضِعِهَا: کھجور کے پودہ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا۔

اِسْتَفْصَلَ: تفصیل طلب کرنا۔

الفَصْل: مص۔ دو چیزوں کے درمیان روک۔ زمین کے درمیان حد...... مِنَ الجَسَدِ: ہر دو ہڈیوں کے ملنے کی جگہ۔ جوڑ کی جگہ۔ فرع۔ کہا جاتا ہے "لِلنَّسَبِ اُصُوْلٌ وفُصُوْلٌ" یعنی فروع...... مِنَ الکِتَابِ: کتاب کا ایک مستقل ٹکڑا۔ سال کے چار حصوں میں سے ایک حصہ اور وہ چار حصے یہ ہیں۔ بہار، گرمی، خریف، سردی۔ ج فُصُوْلٌ. الفَصْل: حق و باطل کے درمیان فاصلہ۔ قَوْلٌ فَصْلٌ: قول حق یَوْمُ الفَصْلِ: قیامت کا دن اور فَصْلُ الخِطَابِ: سے مراد وہ خطاب ہے جو حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کن ہو اور فصل الخطاب خطیب کا قول اما بعد بھی ہے۔

الفَصْلَة: فصل کا اسم مرۃ۔ کھجور کا پودہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگایا گیا ہو۔

الفَصِیْل: شہر پناہ کے سامنے چھوٹی دیوار، اونٹنی یا گائے کا بچہ، جو ماں سے علیحدہ کیا گیا ہو ج فِصَالٌ وفُصْلَانٌ وفِصْلَانٌ.

الفَصِیْلَة: فصیل کا مؤنث۔ ران یا اعضاء جسم کے گوشت کا ٹکڑا۔ کنبہ۔ ج فصائل کہا جاتا ہے "جَاءُوْا بِفَصِیْلَتِهِم: یعنی تمام آئے۔

الاِنْفِصَالِی: وہ شخص جو کہ اپنے دین اور ملک سے الگ ہونے کی طرف میلان رکھتا ہے۔ وہ شخص جس ہدف جماعت سے اختلاف اور اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

الاِنْفِصَالِیَّةُ: دین و ملک سے الگ ہونا۔ الگ ہونے کی طرف میلان رکھنا۔

الفَصَّال: انعام حاصل کرنے کے لئے مدح کرنے والا۔ سَیْفٌ فَصَّالٌ: تلوار قاطع۔

الفِصَال: دودھ چھڑانا۔

الفَاصِل: فا۔ حکمٌ فَاصِلٌ: حکم نافذ۔

الفَاصِلَة: مؤنث فَاصِل: ہار کے دو مہروں کے درمیان ایک دوسرے رنگ کا مہرہ۔

الفَاصِلَةُ الصُّغْرَیٰ فِیْ عِلْمِ العُرُوْضِ: علم عروض کی اصطلاح میں تین حروف متحرک اور چوتھا ساکن جیسے ضَرَبَتْ اور فَاصِلَہ کُبْرٰی: چار حروف متحرک اور پانچواں ساکن جیسے ضَرَبَکُمْ: اور فاصلہ جمع میں ایسا ہی ہے جیسے قافیہ شعر میں ج فَوَاصِل.

الفَیْصَل: حاکم۔ قاضی حق و باطل کے درمیان فیصلہ۔ جو چیز اُمور میں فیصلہ کرے۔ تلوار قاطع ج فَیَاصِل. حکم فیصلٌ: حکم نافذ۔ حکومة فیصل": حکومت نافذہ۔ ضَرْبَةٌ فَیْصَلٌ: وہ مار جو دو ہمسر اور مقابل کے درمیان فیصلہ کن ہو۔

الفَیْصَلِی: حاکم۔ جج۔

المَفْصِل: جوڑ۔ ج مَفَاصِل. المَفَاصِل: جمع شدہ پتھر۔ دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین جس میں سنگریزے اور ریت وغیرہ جمع ہو گئے ہوں جس کا پانی صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے ذَاءُ المَفَاصِل، وَجَعُ مَفَاصِل: ایک بیماری جس میں جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔

المِفْصَل: زبان۔

المِفْصَال: جس کی عادت ہی فیصلہ کی ہو۔

المَفْصَلَة. فِیْ اِصْطِلَاحِ التُّجَارِیْنَ: دروازے وغیرہ کا قبضہ۔

اَلفَاصُوْلِیَّةُ اَوِ الفَصُوْلِیَا: لوبیا، زرعی سبزی۔ پہلے پہلے امریکہ میں کاشت ہوئی اب براعظم ایشیاء میں بھی پائی جاتی ہے۔

فَصَمَ (ض) فَصْمًا. الدُّمْلُجَ وَنَحْوَهُ: بازو بند وغیرہ کو بغیر جدا کئے ہوئے توڑنا ...... الشَّیْءَ: کاٹنا۔

فُصِمَ. البَیْتُ: مکان کا گرنا۔

اَفْصَمَ. عَنْهُ المَطَرُ او الحُمّٰی: بارش یا بخار کا منقطع ہونا۔

تَفَصَّمَ وانْفَصَمَ: منقطع ہونا۔ بغیر جدائی کے ٹوٹنا۔ پھٹنا۔

الفَصِیْم والاَفْصَمُ: ٹوٹا ہوا۔ کٹا ہوا۔ پھٹا ہوا۔

فَصَی یَفْصِیْ فَصْیًا. الشَّیْءَ مِنَ الشَّیْءِ وعنہ: جدا کرنا۔ زائل کرنا۔

فَصّٰی تَفْصِیَةً. اللَّحْمَ مِنَ العَظْمِ او عَنِ

العَظْمَ: گوشت کو ہڈی سے علیحدہ کرنا۔ جدا کرنا۔ چھڑانا۔

فَاصَاهُ مُفَاصَاةً: جدا ہونا۔

اِفْصَى اِفْصَاءً: خیر یا شر سے نکل جانا۔

اَفْصَى عَنَّا المَطَرُ: منقطع ہونا...... الصَّائِدُ: شکاری کے جال میں کچھ نہ پھنسنا۔

تَفَصَّى تَفَصِّيًا وانْفَصَى اِنْفِصَاءً مِنْ او عَنِ الشِّدَّةِ وغَيْرِهَا: رہائی پانا۔ کہا جاتا ہے "تَفَصَّى مِنَ الدُّيُوْنِ" قرض سے نجات پائی...... الرَّجُلُ مِنَ الرَّجُلِ وعَنْهُ: جدا ہونا۔

تَفَصَّى الشَّيْئَ: پورا لے لینا۔

الفَصَى: خشک انگور کا دانہ واحد (فَصَاةٌ)

الفَصْيَةُ والفُصْيَةُ: خیر سے محرومی شر سے رہائی۔ الفَصْيَةُ مَا بَيْنَ الحَرِّ والبَرْدِ: اعتدال موسم۔ کہا جاتا ہے "يَوْمٌ فَصْيَةٌ وفُصْيَةٌ ويَوْمٌ مُفْصٍ ولَيْلَةٌ فَصْيَةٌ وفُصْيَةٌ ولَيْلَةٌ فُصْيَةٌ" معتدل دن رات نہ گرم نہ سرد۔

فَضَّ (ن) فَضًّا۔ الشَّيْئَ: توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ فَضَّ خَتْمَ الكِتَابِ والخَتْمَ عَنِ الكِتَابِ: مہر توڑنا...... اللُّؤْلُؤَةَ: موتی باندھنا...... القَوْمَ: قوم کو متفرق کرنا۔ تم کہتے ہو "فَضَّ اللّٰهُ جَمْعَهُمْ" اللہ ان کی جمعیت کو متفرق کردے۔ وفَضَضْتُ حَلْقَةَ القَوْمِ: میں نے قوم کے حلقہ کو توڑ دیا...... الدُّمُوْعَ: آنسو بہانا۔

...... الشَّيْئَ عَلَى القَوْمِ: تقسیم کرنا۔ مَا بَيْنَهُمَا: کاٹ دینا...... اللّٰهُ فَاهُ: دانتوں کو گرا دینا اور اسی سے ہے "لَا فُضَّ فُوْكَ" اس شخص کے لئے جو بہترین گفتگو کرے دُعا ہے کہ تمہارے دانت نہ گرائے جائیں۔

فَضَّضَ۔ الشَّيْئَ: کسی چیز پر چاندی کا ملمع کرنا۔ چاندی کا جھول چڑھانا۔

اَفَضَّ۔ العَطَاءَ: بہت دینا۔

اِنْفَضَّ: ٹوٹنا۔ اِنْفَضَّتِ الدُّمُوْعُ: آنسو بہنا (...... وتَفَضَّضَ) متفرق ہونا۔

اِفْتَضَّ۔ المَاءَ: پانی آہستہ آہستہ گرانا۔

الفَضُّ: مص۔ بکھرے ہوئے لوگ کہا جاتا ہے "فِي المَدِيْنَةِ فَضٌّ" یعنی شہر میں متفرق لوگ ہیں وتَمْرٌ فَضٌّ: متفرق کھجوریں۔

الفُضَاضُ والفِضَاضُ والفُضَاضَةُ: ریزے ٹکڑے کہا جاتا ہے "طَارُوْا فُضَاضًا" متفرق ہو کر اڑ گئے۔

الفَضِيْضُ والفَضَضُ: نہاتے وقت پانی جو اِدھر اُدھر بکھر جائے۔ ہر متفرق و منتشر چیز کہا جاتا ہے "خَرَجَ فَضَضٌ مِنَ النَّاسِ" متفرق فرقے نکلے الفَضِيْضُ: ٹوٹا ہوا خوشگوار پانی یا بہتا ہوا پانی۔

الفِضَّةُ: چاندی (...... والفَضَّةُ) زمین جہاں پتھر ایک دوسرے کے اوپر بکھرے ہوئے ہوں۔

الفَاضَّةُ: مؤنث فاض: مصیبت ج فَوَاضُّ۔

المِفْضَاضُ والمِفَضُّ والمِفَضَّةُ: بیگا۔ موگری۔

الفَضْفَضَةُ: کشادگی۔

الفَضْفَاضُ: کشادہ۔

تَفَضَّجَ۔ الرَّجُلُ عَرَقًا وبِالعَرَقِ: بال کی جڑوں میں پسینہ آنا اور تر نہ ہونا...... الشَّيْئُ: وسیع ہونا...... جَسَدُهُ بِالشَّحْمِ: موٹاپے سے پھٹ پڑنا۔

اِنْفَضَجَ الرَّجُلُ عَرَقًا وبِالعَرَقِ: بمعنی تَفَضَّجَ...... الاَمْرُ: ڈھیلا اور کمزور ہونا...... البَدَنُ: بدن کا بہت موٹا ہونا...... القَرْحَةُ: زخم کا کشادہ ہونا...... الاُفُقُ: ظاہر ہونا۔

الفَضِيْجُ: پسینہ۔

فَضَحَهُ (ف) فَضْحًا: برائیاں ظاہر کرنا۔

فَضَحَ المُعَمّٰى: معمہ حل کرنا...... القَمَرُ النُّجُوْمَ: چاند کا ستاروں پر غالب آنا...... الصُّبْحُ: صبح طلوع ہونا...... الصُّبْحُ فُلَانًا: روشنی کا غالب ہونا۔

فَضِحَ (س) فَضَحًا: تھوڑا سفید ہونا۔ صفت (اَفْضَحُ) مؤنث فَضْحَاءُ ج فُضْحٌ۔

فَضَّحَ واَفْضَحَ۔ الصُّبْحُ: صبح طلوع ہونا۔

اَفْضَحَ النَّخْلُ: درخت خرما کا سرخ یا زرد پھل والا ہونا۔

فَاضَحَهُ وتَفَاضَحَا: ایک دوسرے کو رُسوا کرنا۔ ایک دوسرے کی برائیوں کو ظاہر کرنا۔

اِفْتَضَحَ۔ الاَمْرُ: مشہور ہونا...... الرَّجُلُ: رُسوا ہونا۔ برائیاں ظاہر ہونا۔

الفَاضِحُ: فاضح۔

الفَضَّاحُ: صیغہ مبالغہ۔

الفُضُوْحُ والفَضَاحَةُ والفُضُوْحَةُ والفِضَاحُ: رُسوائی' برائیوں کا ظاہر ہونا۔

الفَضُوْحُ: رُسوا کرنے والا۔ رُسوا شدہ۔

الفَضِيْحُ: مال یا مویشی میں بدانتظامی۔

الفَضِيْحَةُ: مؤنث فَضِيْحٌ: عیب۔ رُسوائی ج فَضَائِحُ۔

المَفْضَحَةُ: سبب رُسوائی ج مَفَاضِحُ۔

فَضَخَ (ف) فَضْخًا۔ الشَّيْئَ: کھوکھلی چیز کو توڑنا...... الرَّاسَ: سر کچلنا...... العَيْنَ: آنکھ پھوڑنا۔

اَفْضَخَ۔ العُنْقُوْدُ: انگور کے گچھے کا نچوڑے جانے کے قابل ہونا۔

اِنْفَضَخَ: ٹوٹنا۔ کشادہ ہونا۔ اِنْفَضَخَتِ القَرْحَةُ: زخم کا کشادہ ہونا اور بگڑ جانا...... زَيْدٌ: بہت رونا...... الدلو: ڈول کا چھلکنا۔

اِفْتَضَخَ۔ البُسْرَ: کچی کھجور کی نبیذ بنانا۔

فَضْخُ۔ المَاءِ: پانی کی چھلک۔

الفَضُوْخُ: شراب جو پینے والے کو مست بنا دے۔

الفَضِيْخُ: شیرۂ انگور۔ کھجور کی شراب۔ بہت پانی ملا ہوا دودھ۔

فَضْفَضَ فَضْفَضَةً۔ الثَّوْبُ او العَيْشُ: کشادہ ہونا وفَضْفَضَهُ: کشادہ کرنا۔

الفَضْفَاضُ: کشادہ کپڑا۔ خوش عیش۔ فیاض۔ اَرْضٌ فَضْفَاضٌ: زمین جس پر بارش کا پانی بہت جمع ہو۔ دِرْعٌ (فَضْفَاضَةٌ وفُضَافِضَةٌ) کشادہ زرہ۔ سَحَابَةٌ فَضْفَاضَةٌ وفُضَافِضَةٌ: بہت پانی والی بدلی۔

جَارِيَةٌ فَضْفَاضَةٌ: پُر گوشت طویل الجسم

لڑکی۔

فَضَلَ (ن) وفَضِلَ (س) فَضْلاً: باقی رہنا۔ زائد ہونا۔ فَضَلَهٗ: فضل میں غالب ہونا کہا جاتا ہے "فَضَلَ فُلَانٌ عَلٰی غَیْرِهٖ" جبکہ فضل میں غالب ہوجائے۔

فَضِلَ وفَضُلَ (ک) فَضْلاً: صاحبِ فضل ہونا۔ صاحبِ فضیلت ہونا۔

فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ: فضل کا حکم لگانا۔ ترجیح دینا (فاضله فِضالا ومُفاضلة) فضل میں فخر کرنا۔ فاضل بین الشیئین: دو چیزوں کے درمیان فضل کا مقابلہ کرنا۔

اَفْضَلَ عَلَیْهِ: بڑھنا۔ بھلائی کرنا۔ مہربانی کرنا۔ اَفْضَلَ عَلَیْهِ فِی الْحَسَبِ: حسب میں بڑھ جانا...... عَلَیْهِ: زیادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُ صَفَّهم قَدْ اَفْضَلَ عَلٰی صَفِّنَا" ان کی صف کو دیکھا کہ ہماری صف سے بڑھ گئی ہے (...... واسْتَفْضَلَ) مِنَ الشَّیْءِ: بقیہ چھوڑ دینا۔

تَفَضَّلَ عَلَیْهِ: مہربانی کرنا۔ فضل کا دعویٰ کرنا۔ تَفَضَّلَ الرَّجُلُ: شب خوابی کا لباس پہنایا۔ کام کاج کے لئے لباس پہننا۔

تَفَاضَلَ الرَّجُلَانِ: ایک کا دوسرے پر فضل کا دعویٰ کرنا۔

اِسْتَفْضَلَ مِنَ الشَّیْءِ: بقیہ چھوڑنا۔

الفَضْلُ: محض۔ احسان۔ زیادتی۔ بقیہ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یَمْلِکُ دِرْهَمًا فَضْلاً عَنْ دِیْنَارٍ" فلاں درہم کا مالک نہیں چہ جائیکہ دینار۔ گویا یوں کہا گیا کہ لَا یَمْلِکُ دِرْهَمًا فَکَیْفَ یَمْلِکُ دِیْنَارًا: یعنی درہم کا مالک نہیں تو دینار کا مالک کیسے ہوسکتا ہے اور کہا جاتا ہے "فِیْ یَدِهٖ فَضْلُ الزِّمَامِ" اس کے ہاتھ میں لگام کا کنارہ ہے۔ ج فُضُوْل

الفُضُوْلُ: حاجت سے زائد مال فُضُوْلُ البَدَنِ: جو طبعی طور پر بدن کے منافذ سے نکلے جیسے پسینہ۔ تھوک۔

الفَضْلَةُ. فَضَلَ: کا اسم مرۃ۔ بقیہ۔ شراب ج فَضَلَاتٌ وفِضَالٌ.

الفَضْلَةُ والفُضُلُ والفِضَالُ: وہ کپڑا جو کام کے وقت یا نیند کے وقت پہنیں یا جس کو گھر میں استعمال کیا جائے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ فُضُلٌ" یعنی ایک کپڑا پہنے ہوئے ہے اسی طرح "اِمْرَاَةٌ فُضُلٌ".

الفُضَالَةُ: بقیہ۔ ج فُضَالات.

الفَضَّالُ: بہت فضل والا۔

الفَضِیْلَةُ: خوبی۔ زیادتی۔ فضل میں بلند مرتبہ ج فَضَائِل.

الفَاضِلُ: فا۔ صاحبِ فضل۔ صاحبِ فضیلت ج فَاضِلُوْن وفُضَلَاء: مؤنث فَاضِلَةٌ ج فَاضِلَات وفَوَاضِل.

الفَاضِلَةُ: فضل میں بلند مرتبہ۔ بہ نعمت۔

فَوَاضِلُ المَالِ: مال کا نفع۔

الفَضُوْلُ: بہت فضل کرنے والا۔

الفُضُوْلُ: غنیمت میں جو تقسیم سے بچ رہے۔

الفُضُوْلِیُّ: لایعنی چیزوں میں مشغول ہونے والا۔

الفَضِیْلُ: صاحبِ فضل۔ صاحبِ فضیلت ج فُضَلَاءُ.

الاَفْضَلُ: فضل میں بڑھا ہوا ج اَفْضَلُوْن واَفَاضِلُ: مؤنث فُضْلٰی ج فُضْلَیَات. فُضَلٌ.

المُفْضِلُ والمُفَضَّلُ: بہت فضل والا

المُفَضَّلُ: جس کے متعلق فضل کا حکم لگایا گیا ہو۔

المِفْضَلُ والمِفْضَلَةُ: کپڑا جو کام کے وقت یا سوتے وقت پہنا جائے یا گھر میں پہننے کا کپڑا ج مَفَاضِل.

المِفْضَالُ: بہت فضل والا۔ مؤنث مِفْضَالَةٌ.

فَضَا یَفْضُوْ فَضَاءً او فُضُوًّا المَکَانُ: جگہ کشادہ ہونا۔ خالی ہونا صفت فَاضٍ (...... فُضُوًّا الشَّجَرُ بِالْمَکَانِ) درخت بہت ہونا۔

اَفْضٰی اِفْضَاءً ا. المَکَانُ: جگہ وسیع ہونا۔

...... المَکَانَ: جگہ وسیع کرنا...... اِلَیْهِ: پہنچنا۔ ...... اِلَیْهِ بِسِرِّهٖ: بھید کو جتانا...... بِهٖ اِلٰی کَذَا: پہنچانا...... بِفُلَانٍ: کشادہ میدان کی طرف لے جانا...... الرَّجُلُ: محتاج ہونا۔

الفَاضِیْ: فا کشادہ کہا جاتا ہے "مَقَامٌ فَاضٍ" کشادہ مقام۔ کھلا ہوا۔ خالی۔

الفَضَاءُ: وسیع زمین۔ میدان ج اَفْضِیَة: کہا جاتا ہے "مَکَانٌ فَضَاءٌ" یعنی کشادہ جگہ۔

المِفْضَاءُ: زمین پر جاری پانی۔ بسا اوقات پاخانہ کے لئے کنایہ کرتے ہیں۔

الفَضَاءُ: خشک انگور کا دانہ۔ سَهْمٌ فَضًا: اکیلا تیر۔ طَعَامٌ فَضًا: ملا جلا کھانا کہا جاتا ہے "اِنَّ اَمْرَهُمْ فَضًا عَلَیْهِمْ" یعنی ان کا کوئی امیر نہیں۔

فَطَاَهٗ (ف) فَطْاً: توڑنا۔ فَطَاَ بِهٖ الاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا...... فَطَاَ بِهٖ عَنْ رَاْیِهٖ: رائے سے ہٹا دینا...... القَوْمَ: غیر پسندیدہ چیز لانا...... فَطَاَ المَرْاَةَ: جماع کرنا۔ فَطَاَتِ القِدْرُ بِزَبَدِهَا: ہانڈی کا جھاگ لانا۔

فَطِیَ (س) فَطًا: دھنسی ہوئی پیٹھ اور ابھرے ہوئے سینہ والا ہونا۔ صفت اَفْطَا مؤنث فَطْآ ج فُطْءٌ.

فَاطَاَ مُفَاطَاَةً بِهٖ الارض: زمین پر پٹک دینا۔

اِفْطَاَ اِفْطَاءً: فراخ حال ہونا۔ بدخلق ہونا۔

...... فُلَانًا: کھلانا۔ بہت جماع کرنا۔

تَفَاطَاَ: سینہ ابھارنا اور پیٹھ دھنسانا۔

...... عَنْهُ: پیچھے ہٹنا...... عَنِ القَوْمِ: شکست کھانا اور حملہ کے بعد لوٹنا۔

الفُطْاَةُ: سینہ کا ابھار اور پیٹھ کا دھنسنا۔

فَطَحَ (ف) فَطْحًا وفَطَّحَ. الشَّیْءَ: چوڑا کرنا۔

...... العُوْدَ: لکڑی کو چھیلنا اور چوڑا کرنا۔

فَطَحَهٗ بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔

فَطِحَ (س) فَطَحًا رَاْسُهٗ او انفه: سر یا ناک چوڑی ہونا۔ صفت اَفْطَحُ الاَفْطَحُ: گرگٹ۔

رَاْسٌ مُفَطَّحٌ: چوڑا سر۔

الفِطَحْلُ: بڑا سیلاب جَمَلٌ فِطَحْلٌ: موٹا

اونٹ ج فطاجل. وعِند المولّدين
فطاحل العلماء: بڑے علماء وزمن
الفِطحَل: بہت پرانا زمانہ اورلوگوں نے کہا کہ وہ زمانہ جس میں آدمی ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔

فَطَذَ (ن) فَطْذًا: باز رکھنا۔ منع کرنا۔
فَطَرَ (ن ض) فَطْرًا. الشَّئَ: پھاڑنا ...... الامر: پیدا کرنا۔ شروع کرنا ...... العجين: خمیر ہونے سے پہلے روٹی پکانا۔
فَطَرَنابُ البَعِيرِ: اونٹ کے دانت ظاہر ہونا ...... الرجلُ الشاةَ: انگلیوں کے اطراف سے دوہنا۔
فَطَرَ وفِطْرًا وفُطُورًا الصائِمُ: روزہ دار کا افطار کرنا۔
اَفْطَرَ الصائِمُ: کھانا اور پینا۔ افطار کا وقت قریب ہونا۔ صفت مُفطِر ج مَفاطِير کہا جاتا ہے "قَومٌ مَفاطِيرُ وفُطَّر الصائِمَ: افطار کرانا۔ ناشتہ دینا۔ فَطَّرَ الشَّئَ: پھاڑنا۔
تَفَطَّرَ وانْفَطَرَ: پھٹنا۔ تَفَطَّرتْ وانفَطَرتِ الارضُ بِالنَباتِ: زمین کا پھٹنا اور نباتات کا نکلنا ...... القضيبُ: شاخ کے پتوں کا نکلنا شروع ہونا۔
اِفتَطَرَ الامرَ: ایجاد کرنا۔
الفَطْر: مص۔ پھٹن۔ ج فُطُور.
الفِطْر: مص۔ انگور جب کہ اس کا سرا ظاہر ہوا الفطر وعِيدُ الفِطرِ: ماہ رمضان المبارک کے بعد عید۔
الفُطْر: نباتات جو زمین سے اُگے۔ سانپ کی چھتری کی ایک قسم۔ واحد فُطْرَة.
الفِطرَة: وہ صفت کہ ہر موجود اپنی ابتدائی پیدائش میں اس پر ہو۔ طبیعی حالت۔ دین۔ سنت۔ طریقہ۔ پیدائش۔ ج فِطَر.
الفَطُور والفَطُورِيُّ: افطاری۔ ناشتہ۔
الفَطِير: ہر وہ چیز جو وقت سے پہلے جلدی کی جائے کہا جاتا ہے "هٰذا رَاىٌ فَطِيرٌ" یعنی بدیہی بے سمجھے بوجھے "عَجِينٌ فَطِيرٌ" بے خمیر کا گندھا ہوا آٹا۔ خُبزٌ فَطِيرٌ: تازہ روٹی۔ الفَطِير: تازہ دودھ۔ عِيدُ الفَطِير: یہودیوں کی ایک عید سَيفٌ فُطارٌ: کُند تلوار۔
الفُطارِيُّ: بے نفع مرد۔
الاُفطُور: ناک اور چہرہ میں پھٹن ج اَفاطِير.
الاُفطُورَة: متفرق گھاس۔ موسم بہار کی پہلی گھاس ج تَفاطِير.
الفُطْرِيّ: بے خمیر کی روٹی۔
الفاطِر: فا جس کے دانت نکل آئے ہوں۔
فَطِسَ (س) فَطَسًا: چپٹی ناک والا ہونا۔ صفت اَفطَسُ: اور چپٹی ناک کو بھی اَفطَس کہتے ہیں۔ مؤنث فَطساء. ج فُطْس.
فَطَسَ (ض) فُطُوسًا: مرنا۔ صفت فاطِس (...... فَطسًا) الحديدَ: لوہے کو چوڑا کرنا ...... ہ بِالكَلِمَةِ: رو در رو کہنا۔
الفَطْس: مص۔ حب الآس: واحد فَطسَة.
الفَطسَة: مہرہ جس کا تعویذ بنایا جائے۔
الفَطَسَة: ناک کا چپٹا پن۔
الفِطِّيس: بڑا ہتھوڑا ج فَطاطِيس.
الفِطِّيسَة: سور کی تھوتھنی۔ انسان کا ہونٹ۔ درندہ کا سونڈ۔
فَطَمَ (ض) فَطْمًا. الحبلَ: رسّی کاٹنا۔ الولدَ: بچے سے دودھ چھڑانا ...... ہ عَنِ العادَةِ: روکنا۔ منع کرنا۔ چھڑانا کہا جاتا ہے "لَا فْطِمَنَّكَ عَمَّا اَنتَ عَلَيهِ" یعنی تمہاری امید کو منقطع کردوں گا۔
اَفطَمَ الرَضِيعُ: دودھ پیتے بچہ کا دودھ چھڑانے کے وقت پر پہنچنا۔ دودھ چھڑانے کے قریب ہونا۔
اِنفَطَمَ: دودھ چھٹنا ...... عَنهُ: رُکنا۔ باز رہنا۔
تَفاطَمَ. القَومُ: ایسے جانوروں کے بچوں والا ہونا جو دودھ چھڑانے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ لپٹے رہیں۔
الفِطام: دودھ چھڑانا۔ دودھ چھڑانے کا زمانہ۔
الفَطِيم: دودھ چھڑایا ہوا۔ ج فُطُم.
ناقَةٌ (فاطِمٌ وفاطِمَةٌ) اونٹنی جس کا بچہ دودھ سے چھڑا دیا گیا ہو۔ فاطِمَةُ الذَهراَ رضی اللہ عنہا: نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کا اسم گرامی۔
الفَطِيمَة: بکری جس کا بچہ دودھ سے چھڑا دیا گیا ہو۔
فَطَنَ (ن) وفَطُنَ (ک) وفَطِنَ (س) فَطْنًا وفِطْنًا وفَطَنًا وفُطُنًا وفِطنَةً وفَطانَةً وفِطانَةً وفُطُونَةً وفَطانِيَةً وفِطانِيَةً. لِلامرِ وبِهِ واِلَيهِ: ادراک کرنا۔ سمجھنا۔ ماہر ہونا۔
فَطَّنَهُ. بِالامرِ ولَه واِلَيهِ: سمجھانا۔ فَطَّنَ التِلمِيذَ: شاگرد کو سمجھدار بنانا۔
فاطَنَهُ مُفاطَنَةً بِالكَلامِ: سمجھانے کے لئے کلام کو لوٹانا۔
تَفَطَّنَ. لِكَلامِهِ: سمجھنا کہا جاتا ہے "تَفَطَّنْ لِمَا اَقُولُ لَكَ" جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اس کو سمجھو۔
الفِطنَة: مہارت۔ سمجھ۔ ج فِطَن.
الفاطِنُ والفَطِن والفَطُن والفَطْن والفَطُون والفِطْن: زیرک۔ سمجھدار۔ ج فُطُن وفُطَن.
الفَطُونَة: زیرک سمجھدار۔
فَطِهَ (س) فَطَهًا: کشادہ پشت ہونا۔ صفت اَفطَهُ: مؤنث فَطهاءُ ج فُطْهٌ.
فَطا يَفطُو فَطوًا. الدابّةَ: جانور کو تیز ہانکنا۔
فَظَّ (س) فَظاظَةً وفِظاظًا وفَظَظًا: سخت کلام اور بدخلق ہونا۔
فَظَّ (ن) فَظًّا وافتَظَّ: جنگلوں میں اوجھ کا پانی نچوڑنا اور پینا اور یہ اس طریقہ پر کہ اونٹوں کو سیراب کر دیتے ہیں اور پھر ان کے منہ کو باندھ دیتے ہیں تاکہ جگالی نہ کرنے پائیں۔ پھر جب پیاس لگتی ہے تو پیٹ چاک کر کے اوجھ کو نچوڑتے ہیں اور پیتے ہیں۔

الفَظّ: مص۔ بہت بدخلق اور سخت کلام۔ ج افظاظ: اوجھ کا پانی جو جنگلوں میں نچوڑ کر پیا جاتا ہے۔ ج فِظَاظ وفُظُوظ.
الفَظّ: بُری شکل وصورت کا ایک آبی درندہ اور اس کے مذکر کے اوپر کے جبڑے میں دو لمبے لمبے دانت ہوتے ہیں۔
الفَظَاظَة: اُکھڑا۔
فَظُعَ (ک) فَظَاعَةُ الامْرُ: قباحت بڑھ جانا۔ قباحت میں حد سے گزر جانا۔ صفت فَظِعٌ وفَظِيعٌ.
فَظِعَ (س) فَظَعًا الإنَاءُ: برتن کا بھر جانا۔ فُلانٌ بِالامْرِ وَمِنَ الامْرِ: کام کو بڑا سمجھنا اور اس کے انجام دینے کا اعتماد نہ کرنا۔
اَفْظَعَ الامْرُ: قباحت بڑھ جانا۔ اِفْظَعَه: اَمر قبیح میں ڈالنا...... اُفْظِعَ الامْرَ: قبیح پانا۔
اُفْظِعَ: اَمر قبیح نازل ہونا۔
فَظَّعَ الامْرَ: قبیح بنانا۔ مبالغہ کرنا۔
تَفَظَّعَ واسْتَفْظَعَ الامْرَ: قبیح پانا۔
الفَظِيع: خوشگوار پانی یا آبِ زلال۔
اَفْظَى اِفْظَاءً ا. الرَّجُلُ: بدخلق ہونا۔
الفَظَى: بچہ دانی۔
فَعْفَعَ فَعْفَعَةً بالغَنَمِ: بکریوں کو فع فع کہہ کے ہانکنا اور اس آواز کو فَعْفَعَ یا فَعْفَاعَ: کہتے ہیں۔
تَفَعْفَعَ الرَّجُلُ فِي امره: جلدی کرنا۔
فَعَلَ (ف) فَعْلاً: کرنا۔ بنانا اور اسم اس سے الفِعْل: ہے۔
فَعَلَ البَيْتَ الشِعْرِيَّ: تقطیع کرنا اور وزن تقطیع کا ایسے اجزاء سے ہے جس کا مادہ ف ع ل ہے۔
اِنْفَعَلَ: ہو جانا۔ متاثر ہونا۔
اِفْتَعَلَ الشَّيْءَ: ایجاد کرنا...... الخَطَّ: جعل سازی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِفْتَعَلَ عَلَيْهِ زُوْرًا وكَذِبًا" اس نے اس پر جھوٹ و بہتان باندھا۔
الفِعْل: کام۔ ج فِعَال واَفْعَال ج اَفَاعِيل.
الافَاعِيل والتَفَاعِيل. عِنْدَالعروضيين: علمِ عروض کی اصطلاح میں اشعار کے اوزان اور وہ چار ہیں فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ مُفَاعَلَتُنْ وفَاعِلاتُنْ: اور بقیہ اوزان انہی سے ماخوذ ہیں۔
الفَعْلَة: فعل کا اسم مرۃ۔
الفِعْلَة: عادت۔
اَلتَّفَاعُل الكِيمَاوِي: دو یا دو سے زیادہ مادوں کا باہمی اثر کرنا۔ اس سے کیمیاوی اجسام کی طبیعت میں تبدیلی کا نتیجہ سامنے آتا ہے۔ جیسے آکسیجن اور ہائیڈروجن کی تاثیر میں۔
الفَعَال: اچھا فعل۔ کرم اور کبھی شر میں استعمال کیا جاتا ہے۔
الفِعَال: جمع فِعْلٍ: جس کو بہت سے آدمی کریں۔ فِعَالُ الفَاسِ: کلہاڑے کا دستہ ج فُعُل.
الفَاعِل فاج فَاعِلُون وفَعَلَة مؤنث فَاعِلَة ج فَاعِلاتٌ وفَوَاعِل.
المُفْتَعَل: مفع ہر وہ چیز جو بغیر مثال سابق کے بنائی جائے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فُلانٌ بالمُفْتَعَل" یعنی اس نے بڑا کام کیا۔ شِعْرٌ مُفْتَعَلٌ: عجیب وغریب شعر۔
فَعَمَ (ف) فَعْمًا وفَعَّمَ واَفْعَمَ الإنَاءَ: برتن بھرنا۔ اَفْعَمَ المِسْكُ البَيْتَ: مہکانا۔ خوشبو سے بھر دینا۔ اَفْعَمَ الرَّجُلَ: خوشی سے بھر دینا۔ خوش کرنا۔
فَعَمَ (ف) وفَعِمَ (س) فَعْمًا واَفْعَمَ الرَّجُلَ: غضبناک کرنا۔
فَعُمَ (ک) فَعَامَةً وفُعُومَةً الإنَاءُ او السَاعِدُ: بھر جانا۔ صفت فَعْمٌ وفَعْمَلٌ: لام کی زیادتی کے ساتھ کہا جاتا ہے "هُوَ فَعْمُ الاَعْضَاءِ" وہ تنومند ہے۔
اِفْعَوْعَمَ: بھر جانا اور بہہ پڑنا۔
سَيْلٌ (مُفْعَمٌ) بھر دینے والا سیلاب۔ بطور اسنادِ مجازی۔
الاَفْعَم: بھرنے کی وجہ سے چھلکنے والا۔
فَعَّى تَفْعِيَةً الجَمَلَ: اُونٹ پر سانپ کی شکل کا نشان لگانا۔
تَفَعَّى: بدخلقی میں سانپ کی طرح ہونا۔
الفَاعِي: غصے میں جھاگ نکالنے والا۔
الفَاعِيَة: مؤنث الفَاعِي: چغل خورن۔ حناء کے پھول۔
الاَفْعَى: بڑا سانپ۔ خبیث قسم کا سانپ اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔ ج اَفَاعٍ.
الاَفَاعِي: رگیں۔ جو بن ران کی رگ سے پھیلتی ہیں۔
الاُفْعُوَان: نر سانپ۔
اَرْضٌ (مُفْعَاةٌ) سانپوں والی سرزمین۔
الاَفْعَاء: خوشبوئیں۔
المُفَعَّاة: نشان جو سانپ کی شکل کا ہو۔
فَغَّ (ن) فَغَّةً الطِيبُ: خوشبو بھڑکنا۔ کہا جاتا ہے "فَغَّتْنِي الرَّائِحَةُ فَغًّا" یعنی مجھے اچھی خوشبو مہکی۔
فَغَرَ (ف ن) فَغْرًا فاه: منہ کھولنا۔
(...... وانْفَغَرَ) فُوْهُ: منہ کھلنا۔ اِنْفَغَرَ النَوْرُ: کلی کا کھلنا۔
الفَغْر: مص۔ گلاب کا پھول جب کہ کھلے۔
الفَغْرَة. فَغْر: کا اسم مرۃ کہا جاتا ہے "وُلِدَ بالفَغْرَةِ" یعنی ثریا کے طلوع ہونے کی ابتداء میں پیدا ہوا اور یہ جاڑے کے زمانہ میں ہوتا ہے۔
الفُغْرَة: وادی کا دہانہ۔ ج فُغَر.
الفَاغِر: ایک چھوٹے سے جانور کا نام ہے۔
الفَاغِرَة: ایک قسم کی خوشبو یا کباب یا بیج نیلوفر۔
المَفْغَرَة: وسیع زمین۔ پہاڑ کا شگاف۔ کہف سے چھوٹا۔
فَغْفُور: شاہانِ چین کا لقب۔
فَغَمَ (ف) فَغْمًا وفُغُومًا الطِيبُ فُلانًا: ناک کو بس دینا۔
وفَاغَمَ مُفَاغَمَةً. فُلانًا: بوسہ لینا۔
فَغَمَ (ف) فُغُومًا وتَفَغَّمَ. الوَرْدُ: پھول کا کھلنا۔

فَغِمَ (س) فَغَمًا بالشَّئِ: مشتاق ہونا۔ حریص ہونا......بالمَكَانِ: اقامت کرنا۔
اَفْغَمَ. المَكَانَ: خوشبو سے بسا دینا۔
......الإناءَ: برتن بھر دینا......الرَّجُلَ: خوشی سے بھر دینا۔
تَفَاغَمَا: ایک دوسرے کو بوسہ دینا۔
اِنْفَغَمَ المَكَانُ: خوشبو سے بھر جانا۔
وافْتَغَمَ. الزُّكَامُ: زکام کا اچھا ہونا۔
الفَغْم: مص۔ کھانے کا وہ حصہ جو دانتوں کے درمیان سے نکالا جائے۔
فَغْمَةُ الطِّيبِ: خوشبو کی بھڑک۔
الفُغْم والفُغُم: منہ۔ ٹھوڑی مع جبڑوں کے۔
الفَغِم: مشتاق۔ حریص کہا جاتا ہے "كَلْبٌ فَغِمٌ عَلَى الصَّيْدِ" کتا شکار کا حریص ہے۔
المُفْغَم: مفع مشتاق۔ حریص۔
المَفْغُوم: مفع۔ زکام زدہ۔ شَئٌ مَفْغُوم: خوشبوؤں سے بسایا ہوا۔
فَغَا يَفْغُوا فَغْوًا. الأمْرُ: پھیلنا......الزَّرْعُ: کھیتی کا خشک ہونا۔
اَفْغَى الرَّيْحَانُ: شگوفہ دار ہونا......فُلانٌ: غنا کے بعد محتاج ہونا۔ حسن کے بعد بدصورت ہونا۔ طاعت کے بعد نافرمان ہونا...... ہ: غضبناک کرنا......الشَّجَرُ:......درخت میں کلی کھلنا۔
الفَغْو: مص۔ حنا کا پھول۔
الفَاغِيَة: حنا کی کلی اور کہا گیا ہے کہ وہ پھول جو حنا کی شاخ کو الٹا گاڑ دینے سے نکلتا ہے اور وہ حنا کے پھول سے زیادہ اچھا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فَاغِيَة: ہر خوشبودار کلی کو کہتے ہیں۔
الفَغْوَة: خوشبو کہا جاتا ہے "فَغْوَةُ الطِّيبِ" خوشبو کی بھڑک۔
الفَوْفَل: چھالیہ۔
فَقَأَ (ف) فَقْأً وفَقَّأَ تَفْقِئَةً الدُّمَّلَ: پھوڑے کو چیرنا۔ شگاف کرنا......العَيْنَ: آنکھ پھوڑنا۔

تَفَقَّأَ وانْفَقَأَ: شگاف ہونا۔ پھوٹنا۔
الفَقْءُ: باریک سی جھلی جو جنین کے سر کے گرداگرد ہوتی ہے اور ولادت کے وقت پھٹ جاتی ہے۔ ج فُقُوْءٌ.
الفُقَأَة والفَاقِيَاء: بمعنی الفَقْءُ.
الفَقْءُ والفَقِيُّ: پتھر کا گڑھا۔ سخت زمین کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے۔
فَقَحَ (ف) فَقْحًا وفَقَّحَ الجِرْوُ: کتے کے بچے کا آنکھیں کھولنا......النَّبَاتَاتُ: نباتات کا کلی دار ہونا۔ شگوفہ کھلنا......فُلانًا: کسی کے دُبر پر مارنا......الشَّئَ: کسی چیز کا سفوف کرنا۔
تَفَقَّحَ: کھلنا۔ شر کے لئے آمادہ ہونا۔
تَفَاقَحَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنا۔
الفَقْحَة مِنَ النَّبْتِ: کلی۔ دُبر کا حلقہ۔ ج فِقَاح (...... والفُقَاحَة) ہتھیلی۔
الفُقَّاح مِنْ كُلِّ نَبْتٍ: کلی کہا جاتا ہے "فُلانٌ مُتَفَقِّحٌ لِلشَّرِّ" فلاں شر کے لئے آمادہ ہے۔
فَقَدَه (ض) فَقْدًا وفِقْدَانًا وفُقْدَانًا وفُقُوْدًا وافْتَقَدَهُ: گم کرنا۔ کھونا۔
اَفْقَدَهُ. الشَّئَ: گم کرنا۔
تَفَقَّدَهُ وافْتَقَدَهُ: گم شدہ کی تلاش کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا افْتَقَدْتُهُ مُنْذُ افْتَقَدْتُهُ": یعنی جب سے میں نے اُسے گم کیا تلاش نہیں کیا۔
تَفَاقَدَ القَوْمُ: بعض کا بعض کو کھونا۔
الفَاقِد: فا۔ وہ عورت جس کا شوہر یا لڑکا مر گیا ہو۔
الفَقِيْد: گم شدہ کہا جاتا ہے "مَاتَ غَيْرَ فَقِيْدٍ او غَيْرَ مَفْقُوْدٍ" یعنی وہ مر گیا اور اس کے مرنے کی کوئی پروا نہیں۔
فَقَرَ (ن ض) فَقْرًا وفَقَرًا: کھودنا......الخَرْزَ: پرونے کے لئے بیندھنا......الشَّئَ: کاٹنا اور اثر کرنا کہا جاتا ہے "فَقَرَتْهُ وفَقَّرَتْهُ الدَّاهِيَةُ" اس پر ایسی مصیبت نازل ہوئی جس نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو توڑ دیا۔

فَقَرَ الفَسِيْلَةَ: پودا لگانے کے لئے گڑھا کھودنا۔
فَقِرَ (س) فَقَرًا: ریڑھ کی ہڈی میں مرض یا شکستگی کی وجہ سے درد ہونا۔ صفت فَقِيْر وفَقِر ومَفْقُوْر.
فَقُرَ (ک) فَقَارَةً وافْتَقَرَ: مفلس ہونا۔
اِفْتَقَرَ اِلَيْهِ: محتاج ہونا۔ صفت فَقِيْر ج فُقَرَاء مؤنث فَقِيْرَة ج فَقِيْرَات وفَقَائِر وفُقَرَاءُ.
اَفْقَرَهُ: مفلس بنانا......ہُ الصَّيْدُ: شکار کا اپنی جانب سے موقع دینا...... ہُ الأرْضَ: زراعت کے لئے عاریت پر دینا۔ اَفْقَرَهُ اَفْقَرَهُ لِظَهْرٍ سواری کے لئے بچھیرا عاریتاً دینا۔ اَفْقَرَ ظَهْرُ المَهْرِ: بچھیرے کا سواری کے قابل ہونا۔
تَفَاقَرَ: فقیری ظاہر کرنا۔
الفَقْر: مص مفلسی۔ غم۔ ج فُقُوْر ومَفَاقِر: چھٹن۔ کاٹ۔ ج اَفْقُر.
الفُقْر: مفلسی۔ جانب ج فُقَر.
الفِقْرَة: ریڑھ کی ہڈی ج فِقَر وفِقْرَاتٌ وفِقَرَات.
الفَقَارَة: ریڑھ کی ہڈی ج فَقَار.
ذُوالفِقَار: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تلوار کا لقب۔ فَقَارُ الجَوْزَاءِ: برج جوزا کے ستارے۔
الفِقْرَة: فقر کا اسم نوع۔ نشان پہاڑ کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ کلام یا جملہ کا لطیف نکتہ۔ قصیدہ کا عمدہ شعر ج فِقَر.
الفُقْرَة: قرب۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْكَ فُقْرَةً" یعنی تم سے قریب ہے گڑھا۔ گریبان۔ امر عَظِیْم ج فُقَر وفُقَراء.
الفَقَارِيُّ: ریڑھ کی طرف منسوب۔
الفَاقِرَة: سخت مصیبت جو گویا ریڑھ کی ہڈی کو توڑ دے۔ ج فَوَاقِر.
الفَقِيْر: مفلس۔ محتاج ج فقراء مؤنث فَقِيْرَة ج فَقِيْرات وفقائر وفقراء: حوض کی نالی۔ گڑھا جس میں کھجور کا پودا لگایا جائے۔ عوام اسے بیٹھ کہتے ہیں۔ ج فُقُر.

الفَقُر: ترتیب وار کنوئیں۔ جن کا پانی ایک دوسرے میں جاتا ہو۔ رَکِیَّةٌ فَقِیْرَةٌ: کھدا ہوا کنواں۔
الفَیْقَر: مصیبت۔
المُفْقِر: قوی مرد۔ سواری کے قابل بچھیرا۔
المَفَاقِر: اسباب فقر اور اس کے لئے کوئی واحد نہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ فقر کی جمع خلاف قیاس ہے جیسے حسن کی جمع محاسن اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مُفْقَرة: بمعنی فقر کی جمع ہے۔
المُفَقَّر: مضبوط ریڑھ والا کہا جاتا ہے "سَیْفٌ مُفَقَّرٌ" تلوار کہ جس کی پشت پر ہموار خراشے ہوں۔ رَجُلٌ مُفَقَّرٌ: بالکل فرمانبردار مرد۔
فَقَسَ (ض) فَقْسًا. البیضة: انڈے کو ہاتھ سے توڑنا۔ پھاڑنا...... الطَّائِرُ بَیْضَتَهٗ: پرندہ کا انڈے کو توڑنا اور بچہ نکالنا۔
الحَیْوَانَ: قتل کرنا...... الرَّجُلَ: بالوں کو پکڑ کر نیچے گھسیٹنا...... ہ عَنِ الاَمْرِ: زبردستی ہٹانا۔
...... عَنِ الشَّیٔ: چھین لینا۔
...... فُقُوْسًا: اچانک مرنا۔ کودنا۔
تَفَقَّسَ وانْفَقَسَ الشَّیْٔ: اُلٹ جانا۔
تَفَاقَسَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کے بالوں کو پکڑ کے نیچے گھسیٹنا۔
الفُقَاسُ: جوڑوں کا مرض۔
الفَقُّوْس: خربوزہ کی ایک قسم واحد فَقُّوْسَة.
المِفْقَاس: جال کی لکڑی جو پرند پر اُلٹ پڑتی ہے۔
فَقَشَ (ن) فَقْشًا البَیْضَةَ: انڈے کو ہاتھ سے توڑنا۔
فَقَصَ (ض) فَقْصًا وفَقَّصَ. البَیْضَةَ ونَحْوَهَا: انڈا وغیرہ کو ہاتھ سے توڑنا۔ پھاڑنا۔ صفت مفعولی فَقِیْصَة ومُفَقُوْصَة.
تَفَقَّصَتْ وانْفَقَصَتْ. البَیْضَةُ عَنِ الفَرْخِ: انڈے کا ٹوٹنا اور بچہ کا ظاہر ہونا۔
الفَقُّوْص: کچا خربوزہ۔
الفَقِیْص: ہل کے لوہے کا چھل۔

المِفْقَاص: گرز کے سرے کا گول حصہ۔
فَقَطْ: کلمہ ہے جو فا اور قط سے مرکب ہے اور اس کے معنی لا غیر کے ہیں۔ یعنی صرف۔ بس۔
فقط الحِسَاب: تعین مقدار کے بعد فقط لکھنا تاکہ کوئی کچھ بڑھا نہ سکے۔
فَقَعَ (ف ن) فَقْعًا وفُقُوْعًا. لَوْنُهٗ: رنگ کا صاف و خالص ہونا یا گہرا زرد ہونا ...... الرَّجُلُ: سخت گرمی سے مرجانا...... الغُلامُ: لڑکے کا بڑھنا(...... فَقْعًا) الشَّیْٔ: چرانا۔ کہا جاتا ہے "فَقَعَتْهُ الفَوَاقِعُ" مصائب نے اسے ہلاک کر دیا۔
فَقِعَ (س) فَقَعًا: سرخ رنگ ہونا۔ گہرا رنگ ہونا اور اکثر اس کا استعمال زرد رنگ کے لئے ہے۔
فَقَّعَ: بے معنی گفتگو کرنا...... اَصَابِعَهٗ: اُنگلیاں چٹخانا...... الوَرْدَةَ: گلاب کی پتی کو ایک ہاتھ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے مار کر پھاڑنا اور آواز نکالنا۔
...... الاَدِیْمَ: چمڑے کو سرخ رنگنا۔
اَفْقَعَ: محتاج ہونا۔ بُرا حال ہونا۔
تَفَاقَعَتْ عَیْنَاهُ: آنکھوں کا سفید ہونا۔
اِنْفَقَعَ: پھٹنا۔
الفَقْعُ والفِقْع: سانپ کی چھتری جو نرم اور سفید ہوتی ہے۔ ج اَفْقُع وفُقُوْع وفِقَعَة
الفقع: محتاجی۔
الفَاقِع: فا۔ خالص صاف رنگ اور مشہور یہ ہے کہ یہ زرد رنگ کے لئے صفت کے طور پر مستعمل ہے۔
الفَاقِعَةُ: مؤنث فاقع: مصیبت ج فَوَاقِع.
الافْقَع: بہت زیادہ سفید مؤنث فَقْعَاء ج فُقْع.
الفَقِیْع: مرد سرخ فام۔ کبوتر کی ایک قسم۔ واحد فَقِیْعَة.
الفقع: سخت سپیدی۔
لَوْنٌ (فُقَاعِیٌّ) گہرا رنگ کہا جاتا ہے اَبْیَضُ فُقَاعِیٌّ: بہت سفید۔

الفَقَّاع: بڑا سخت خبیث۔
الفُقَّاع: جو کی شراب۔
الفُقَّاعِی: جو کی شراب بیچنے والا۔
الفُقَّاعَة: بلبلہ ج فَقَاقِیْع.
المُفَقَّع: نوکدار موزہ۔
المُفَقِّعَة: ایک کالے رنگ کا پرندہ ہے جس کے دم کی جڑ سفید ہوتی ہے۔
فَقْفَقَ فَقْفَقَةً: سخت محتاج ہونا۔
...... الکَلْبُ: کتے کا ڈر سے بھونکنا۔
(...... وتَفَقْفَقَ) الرَّجُلُ فِیْ کَلامِهٖ: حلق سے نکالنا۔
الفَقْفَاق والفَقْفَاقَة: بے وقوف۔ بکواس کرنے والا۔
فَقَلَ (ن) فَقْلاً. البَیْدَرَ: کھلیان میں غلہ بکھیرنا۔
اَفْقَلَ. المَکَانُ: سرسبز ہونا۔
الفَقْل: مص۔ سرسبزی۔
المِفْقَلَة: غلہ بکھیرنے کا آلہ۔ ج مَفَاقِل.
فَقَمَ (ن) فَقْمًا وتَفَقَّمَ الرَّجُلَ او الکَلْبَ: ناک کو پکڑنا ...... المَرْأَةَ: جماع کرنا۔
فَقِمَ (س) فَقَمًا الاِنَاءُ: پُر ہونا کہا جاتا ہے "اَکَلَ الرَّجُلُ حَتّٰی فَقِمَ" مرد نے کھایا یہاں تک کہ تخمہ ہو گیا۔ (...... فَقْمًا وفَقَمًا) الرَّجُلُ: سامنے کے دانتوں کا باہر نکلنا۔ صفت اَفْقَم: مؤنث فَقْمَاء ج فُقْم......
الرَّجُلُ: اکڑنا۔
فَقِمَ (س) فَقَمًا وفَقْمًا وفُقُوْمًا وفَقُمَ (ک) فَقَامَةً وفَقَاقَم. الاَمْرُ: عظیم ہونا اور نا ہموار ہونا۔ صفت اَفْقَمُ فَقِمَ الشَّیْٔ: وسیع ہونا۔
الفَقْم والفُقْم: تھوتھنی کا کنارہ۔ جبڑا۔
الفَقِم: سمجھدار آدمی جو مقابل پر غالب آئے۔
الفُقْم: منہ۔
الفَقْمَة والفُقْمَة: ایک قسم کی مچھلی اور یہ مچھلی دودھ دینے والے جانوروں میں سے ہے۔

فَقِـهَ (س) فَـقْهًـا وفَـقُـهَ (ک) فَقَاهَةً: جاننا۔ فقیہ ہونا۔

فَقِـهَ (س) فِـقْهًـا وتَـفَـقَّـهَ الشَّيْءَ او الـكَلَامَ: سمجھنا کہا جاتا ہے "فَـقِـهَ عَـنْـهُ الـكَلَامَ" اس نے اُس کی گفتگو کو سمجھ لیا۔

وَتَفَقَّهَ الرَّجُلَ: علم فقہ سیکھنا اور حاصل کرنا۔

فَقُهَ (ک) فَـقْهًا. الرَّجُلُ: علم میں غالب ہونا۔

فَقَّهَ وَأَفْقَهَ فُلَانًا: سکھلانا۔ سمجھانا۔

فَاقَهَ فُلَانًا: فقہ میں غالب ہونا۔

الفِقْهُ: کسی شے کا جاننا اور سمجھنا۔ احکام شرعیہ کا علم ادلہ تفصیلیہ کے ساتھ حذاقت زیرکی۔

الفَقِهُ والفَقُهُ والفَقِيْهُ: بہت سمجھ دار ذی علم۔ علم فقہ کا جاننے والا۔ ج فُـقَـهَـاء مؤنث فَقِهَةٌ وفَقِيْهَةٌ ج فَقِهَاءُ وفَقَائِهُ.

الـمُـسْتَفْقِهَةُ: نوحہ کرنے والی کا ساتھ دینے والی عورت۔

فَـقَـا يَفْـقُوْ فَقْوًا. أثَرَهُ: نشان قدم پر جانا۔ پیچھے جانا۔

فُقْوَةُ السَّهْمِ: سوفار۔ تیر۔ ج فُقًى.

فَكَّ (ن) فَـكًّا. الشَّيْءَ: جدا جدا کرنا...... الـعُـقْدَةَ: گرہ کھولنا...... الـعَظْمَ: ہڈی کو جگہ سے ہٹا دینا...... الخَتْمَ: مہر کو توڑنا۔

فَكَّ (ن) فَـكًّـا وفِـكَـاكًـا وفَكَـاكًـا الأَسِيْرَ: قیدی کو چھڑانا...... يَـدَهُ: ہاتھ کھولنا ...... الإِدْغَـامَ: ادغام نہ کرنا جیسے لا تَـمُـدُّ ولاتَمْدُدْ: میں۔

فَكَّ (ن) فَـكًّـا وفُكُوْكًا الرَّجُلُ: بہت بوڑھا ہونا۔

فَكَّ (س) فَـكًّـا وفُكُـوْكًـا وافْتَكَّ الرهن: رہن چھڑانا۔

فَكَّ (س) فَكَكًا والفَكَّ العَظْمُ: ہڈی کا جگہ سے ہٹ جانا۔

فَكَّ (س ن) فَـكًّا وفَكَّةً: سست و بے وقوف ہونا۔

أفَكَّ الظَّبْيُ مِنَ الحِبَالَةِ: ہرن کا جال میں پڑ کر نکل بھاگنا۔

فَكَّكَهُ: الگ الگ کرنا۔ چھڑانا۔

تَفَكَّكَ: الگ الگ ہونا۔ چھٹنا۔ ...... الـمُـخَـنَّـثُ: خفیف الحرکاتی کی چال چلنا۔

إِنْفَكَّ: جدا ہونا۔ کھلنا...... العَبْدُ: آزاد کیا جانا کہا جاتا ہے "مَـا انْـفَكَّ يَـفْـعَـلُ كَـذَا" ہمیشہ ایسا کرتا رہا اور یہ افعال ناقصہ میں سے ہے اور نفی اس کے لئے لازم ہے۔

إسْتَفَكَّهُ: رہائی طلب کرنا۔

الفَكُّ: مس۔ جبڑا۔ ج فُكُوْكٌ.

الفِكَـاكُ والفَكَـاكُ: جس سے رہن وغیرہ کو چھڑایا جائے۔

الـفَـاكُّ: فا۔ بہت بوڑھا۔ بہت بے وقوف۔ ج فِكَكَةٌ وفُكَّاكٌ.

فَـكْتُـوْرَيَا ملكية: بڑے پتوں والے ایک پودے کا نام بعض دفعہ اس کے پتے کا قطر دو میٹر ہو جاتا ہے۔

الفَكَّاكُ: صیغۂ مبالغہ۔

الأفَكُّ: وہ شخص جس کی ہڈی جوڑ سے ہٹ گئی ہو۔ مؤنث فَكَّاءُ ج فُكٌّ.

فَكَرَ (ض) فِـكْـرًا وفَكْرًا وفَكَّرَ وأفْكَرَ وتَـفَـكَّـرَ فِيْ الأمْرِ: سوچنا۔ غور کرنا۔ تامل کرنا۔

الفِكْرُ: سوچ بچار۔ غور و فکر۔ ج أفْكَار کہا جاتا ہے "مَـالِـيْ فِـيْ الأمْـرِ فَـكْـرًا وفِـكْـرٌ" مجھے معاملہ میں کوئی حاجت نہیں۔ "وَلِيَ فِيْ الأمْرِ فِكْرٌ" میرے لئے معاملہ میں غور و فکر ہے۔

الفِكْرَةُ والفِكْرِيّ: معاملہ میں سوچ بچار۔ غور و فکر۔ ج فِكَر.

اَلْفَاكُوْرَةُ ج فَوَاكِيْرُ: دروازے کو خود کھلنے سے بچانے کے لئے لکڑی وغیرہ کا کڑا۔

الـفِـكِّيْرُ والـفَيْكَرُ: بہت سوچ بچار کرنے والا۔

فَكَعَ (س) فَـكَـعًا وفُكُوْعًا الرَّجُلُ: غم یا غصہ کی وجہ سے سر جھکانا۔

فَكَعَ (ف) فَـكْعًا وفُكُوْعًا: جانا۔ کہا جاتا ہے "ذَهَـبَ فَـمَـا يُدْرِي أيْنَ فَكَعَ" گیا اور نہیں معلوم کہ کہاں گیا۔

الفَكَعُ: کھانسی۔

إفْتَكَلَ فِيْ فِعْلِهِ: اچھی طرح سرانجام دینا۔

الأفْـكَلُ: لوگوں کی جماعت۔ کپکپی۔ کہا جاتا ہے اخذہ افكل: جبکہ خوف یا سردی سے کانپنے لگے اور یہ تنوین کے ساتھ مستعمل ہے۔ "وجَـاءَ الـقَـوْمُ بِـأفْـكَلِهِمْ وبِأفَاكِيْلِهِمْ" یعنی تمام قوم آ گئی۔

المَفْكُوْلُ: کپکپی والا۔

فَكَنَ (ن) فَـكْنًـا فِيْ الكِذْبِ: جھوٹ بولنے میں اصرار کرنا۔

تَـفَـكَّـنَ: تعجب کرنا۔ فکر کرنا۔ افسوس کرنا۔ پشیمان ہونا۔

فَكِهَ (س) فَكَهًا وفَكَاهَةً: خوش طبع۔ ہنسنے ہنسانے والا ہونا۔ صفت فَـاكِـهٌ وفَـكِـهٌ وفَيْكَهَانٌ ...... مِنْهُ: تعجب کرنا فَكِهَ لِلشَّيْءِ: متعجب ہونا۔ کہا جاتا ہے "لَـوْ سَـمِـعْـتَ حَـدِيْـثَ فُلَانٍ لَمَا فَكِهْتَ لَهُ" اگر تم فلاں کی بات سنو تو متعجب نہیں ہو گے۔

فَكَّهَ الرَّجُلَ: میوہ کھلانا۔ کلام شیریں کر کے خوش کرنا۔

تَـفَـكَّـهَ: میوہ کھانا...... بِالشَّيْءِ: لذت حاصل کرنا...... بِـهِ: فائدہ اٹھانا...... مِـنْـهُ: تعجب کرنا۔ پشیمان ہونا...... بِفُلَانٍ: غیبت کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَـرَكْـتُ الـقَـوْمَ يَـتَـفَـكَّـهُـوْنَ بِـعَـرْضِ فُلَانٍ" یعنی میں نے لوگوں کو ایسی حالت میں چھوڑا کہ وہ فلاں کی غیبت سے لذت حاصل کر رہے تھے۔

فَاكَهَ مُفَاكَهَةً الرَّجُلَ: مزاح کرنا۔

تَفَاكَهَ القَوْمُ: آپس میں مزاح کرنا۔

الفُكَاهَةُ والفُكَيْهَةُ: خوش طبعی۔

الأُفْكُوْهَةُ: خوش طبعی۔ تعجب انگیز۔

الـفَـكِـهُ: خوش طبع۔ ہنسوڑ۔ خود پسند۔ اکڑباز۔ میوہ خور مؤنث فَكِهَةٌ ج فَكِهَات.

الفَاكِهُ: فا۔ میوہ والا۔ خوش طبع ......

الفَاکِهَة: مؤنث فَاکِه: ہر قسم کا پھل جس کو کھا کر لذت حاصل کی جائے ج فَوَاکِه

فَاکِهَة الشِّتَاءِ: آگ۔

الافکه: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ مِنْ اَفْکَهِ النَّاسِ" فلاں بہت مزاح کرنے والا ہے۔

الفَاکِهَانِی: میوہ فروش۔

فَلَّ (ن) فَلًّا وفَلَّلَ السَّیْفَ: تلوار کو دندانہ دار کرنا...... القَوْمَ: قوم کو شکست دینا۔

فَلَّ (ض) فَلًّا عَنْ فُلانٍ عَقْلُهُ: عقل زائل ہونے کے بعد لوٹ آنا۔

اَفَلَّ. الرَّجُلُ: مال ضائع ہونا...... القَوْمُ: قوم کا بنجر زمین پر پہنچنا۔

تَفَلَّلَ وانْفَلَّ. القَوْمُ: قوم کا شکست کھانا۔

تَفَلَّلَ وانْفَلَّ وافْتَلَّ. السَّیْفُ: تلوار کا دندانہ دار ہونا۔

اِسْتَفَلَّ. السَّیْفَ: تلوار کو دندانہ دار کرنا...... الشَّیْءَ: کسی چیز کا ادنیٰ حصہ لینا۔ رَجُلٌ فَلٌّ وقَوْمٌ فَلٌّ: شکست خوردہ واحد جمع برابر اور کبھی اَفْلال وفُلُول: جمع آتی ہے۔

الفَلُّ: مص تلوار کی دھار میں ٹوٹ یا دندانہ ج فُلُول: جو کسی چیز سے گرے جیسے لوہے کا برادہ۔ آگ کی چنگاری۔ جماعت ج فُلُوْل وفِلال.

الفَلُّ: خشک زمین جس میں کچھ نہ اُگے کہا جاتا ہے "هُوَ فَلٌّ مِنَ الخَیْرِ" وہ خیر سے خالی ہے ج فُلٌّ واَفْلال.

الفِلُّ والفِلِّیَّة: خشک زمین جس میں کچھ نہ اُگے ج فَلالِی.

الفُلُّ: پھول جو چنبیلی کے مشابہ ہوتا ہے اور خوشبو تیز ہوتی ہے۔

الفَلَل: تلوار کی دھار کا کند ہونا۔

الفَلَّة: تلوار کی دھار کا دندانہ۔

سَیْفٌ فَلِیْلٌ واَفَلُّ ومَفْلُوْلٌ ومُنْفَلٌّ: کند تلوار۔ دندانہ دار تلوار۔

کَتِیْبَةٌ فَلٌّ: شکست خوردہ فوج۔

الفَلِیْل: جماعت (...... والفَلِیْلَة) مجتمع بال۔

فَلَتَه (ض) فَلْتًا واَفْلَتَه: رہا کرنا۔ چھوڑنا۔

فَلَتَ واَفْلَتَ وتَفَلَّتَ وانْفَلَتَ: رہا ہونا۔ چھوٹنا۔ اَفْلَتَ وتَفَلَّتَ اِلَی شَیْءٍ: جھگڑا کرنا۔ تَفَلَّتَ عَلَیْهِ: کودنا۔ حملہ کرنا۔

فَالَتَهُ فِلاتًا ومُفَالَتَةً: اچانک آنا۔ پانا۔

اِفْتَلَتَ. الکَلامَ: فی البدیہ کہنا...... الاَمْرَ: بغیر توقف کے کام کرنا۔ اِفْتَلَتَ عَلَیْهِ: بغیر کسی دوسرے کے کام کو پورا کر دینا...... الشَّیْءَ: جلدی سے لینا۔

اُفْتُلِتَ: اچانک مرنا...... بِاَمْرِ کَذَا: تیاری سے پہلے اچانک مشغول کیا جانا۔ اُفْتُلِتَ الشَّیْءُ: اچانک لیا جانا۔

اِسْتَفْلَتَ. الشَّیْءَ مِنْ یَدِهِ: چھین لینا۔

الفَلَت: رہائی۔ کہا جاتا ہے "مَا لَکَ مِنْهُ فَلَتٌ" تمہیں اس سے رہائی نہیں۔

فَرَسٌ فَلَتَان: تیز گھوڑا ج فِلْتَانٌ ورَجُلٌ فَلَتَان: چست، دلیر، قوی دل، شر کی طرف جانے والا۔

اَلْفَلْتِیُّ: وہ شخص جو اپنے آپ کو برائیوں سے محفوظ نہ رکھے۔ اَلْفَالِتُ: وہ جانور مویشی جو باندھا نہ گیا ہو۔ (عامی لفظ) اپنی ہوس پر چلنے والا نوجوان۔ اَلْفَالِتَةُ مؤنث اَلْفَالِتُ: برائی سے غیر محفوظ خاتون۔ اَلنَّغْمَةُ الفَالِتَةُ: وہ گانا جو مروجہ موسیقی آوازوں کے مطابق نہ ہو۔

اَلاِنْفِلاتُ: مختصر وقت کے لئے گیس کی تیزی ست پڑ جانا۔ جیسے انجن میں ہوتا ہے۔

فَرَسٌ فُلَتٌ وفُلُتٌ: تیز گھوڑا۔

الفَلْتَة. فَلَتَ: کا اسم مرة۔ بغیر غور وفکر کے کام۔ مہینہ کی آخری رات ج فَلَتَات.

فَلَتَاتُ الکَلامِ: کلام کی لغزشیں۔ غلطیاں۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ الرَّجُلُ فَلْتَةً" مرد اچانک نکل گیا وحدثَ الاَمْرُ فَلْتَةً: اچانک واقعہ ہو گیا وهو فِی بردة لَهُ فلتة: وہ ایسی چھوٹی اور تنگ چادر میں ہے جس کے دونوں کنارے مل نہیں سکتے۔

کِسَاءٌ فُلُوْتٌ: چھوٹی تنگ چادر۔

فَلَجَ (ن ض) فَلْجًا وفُلُوْجًا الشَّیْءَ: پھاڑنا۔ دو ٹکڑے کرنا...... الحَرَّاثُ الاَرْضَ: کاشتکار کا زمین کو جوتنا...... الوَالِی الجِزْیَةَ بَیْنَهُمْ وعَلَیْهِمْ: والی کا جزیہ کو تقسیم کرنا۔ مقرر کرنا...... فَلْجًا وفُلْجًا القَوْمَ وعَلَی القَوْمِ: کامیاب ہونا...... سَهْمُهُ: غالب آنا...... الرَّجُلُ: مطلوب پر فتح مند ہونا...... لَهُ: موافق فیصلہ کرنا۔ فَلَجَ بِحَاجَتِهِ: ثابت کرنا۔

فَلِجَ (س) فَلَجًا وفَلْجَةً: قدموں یا ہاتھوں یا دانتوں کے درمیان فاصلہ والا ہونا۔ صفت اَفْلَج: مؤنث فَلْجَاء ج فُلْجٌ: فالج زدہ ہونا۔

فُلِجَ: فالج زدہ ہونا۔

فَالَجَهُ: کامیابی میں غالب آنا۔

فَلَّجَ الشَّیْءَ: تقسیم کرنا...... الاَمْرَ: غور کرنا۔ تدبیر کرنا۔

اَفْلَجَ: مطلوب پر فتح مند ہونا...... عَلَی خَصْمِهِ: غالب آنا اور کامیاب ہونا...... اللّٰهُ فُلانًا عَلَی فُلانٍ: غالب کرنا...... بُرْهَانَهُ: دلیل ظاہر کرنا اور پیش کرنا...... لِیْ: موافق فیصلہ کرنا۔

تَفَلَّجَ: پھٹنا۔

اِنْفَلَجَ الصُّبْحُ: صبح کا روشن ہونا۔

الفَلْج: مص آدھا۔ چاند۔ ج فُلُوْج.

...... والفُلْج والفُلْجَة: کامیابی۔ فتح مندی۔

الفِلْج: آدھا (...... والفَالِج) ایک قسم کا پیمانہ ج فَوَالِج.

الفَلَج: مص دونوں قدم یا دانتوں کے درمیان فاصلہ۔ صبح۔ ندی۔

الفَالِج: فا۔ ایک مرض ہے جس سے پورے بدن کا آدھا حصہ بالکل بے کار ہو جاتا ہے۔ دو کوہان والا اونٹ...... مِنَ السِّهَامِ: کامیاب تیر۔

الفَلِیْجَة: خیمہ کا ایک تختہ۔

المُفَلَّجَة. مِنَ الاَسْنَانِ: علیحدہ علیحدہ

دانت۔
المَفْلُوج: فالج زدہ ج مَفَالِيج.
الفَلُّوج: لکھنے والا۔
الـفَـلُّـوجَة: کاشت کے قابل زمین ج فَلالِيج.
فَلَحَ (ف) فَلْحًا الارْضَ: زمین جوتنا۔
......فلانًا: مکر کرنا (...... فَلاحَةً) لِلْقَوْم وبالقَوْم: خرید وفروخت میں دھوکا دینا۔
فَلِحَ (س) فَلَحًا: نیچے کے ہونٹ کا پھٹنا۔ صفت اَفْلَح اور ہونٹ کو فَلْحَاء کہتے ہیں ج فُلْح.
فَلَّحَ بِهٖ: ٹھٹھا کرنا۔ استہزاء کرنا۔ مکر کرنا۔
اَفْلَحَ الرَّجُلُ: مطلوب پر کامیاب وفتح مند ہونا۔ کوشش میں کامیاب ہونا...... بِالشَّیْءِ: زندگی گزارنا۔
اِسْتَفْلَحَ بِهٖ: کامیاب وفتح مند ہونا۔
الفَلْح: مص۔ پھٹن۔ ج فُلُوح.
الفَلَح والفُلْحَة: نیچے کے ہونٹ کا پھٹن۔
الفَلْحَة: زمین قابل کاشت۔
الفَلَح والفَلاح: کامیابی۔ درستی۔ حال۔ بقا۔ نجات کہا جاتا ہے "حَیَّ عَلَی الفَلاح" یعنی کامیابی اور نجات کے راستے کی طرف آؤ۔ الفَلاح: سحری۔
الفِلاحَة والفَلاحَة: کھیتی باڑی۔
الـفَـلّاح: کاشتکار۔ ملاح۔ کرایہ پر جانور دینے والا ج فَلّاحَة وفَلّاحُوْن.
المَفْلَحَة: باعث کامیابی۔
مُتَفَلِّحُ الشَّفَةِ او الیَدَیْنِ او القَدَمَیْنِ: سردی کی وجہ سے پھٹے ہوئے ہونٹ یا ہاتھ یا قدم والا۔
تَفَلْحَسَ: بے بلائے مہمان ہونا۔
الـفَـلْحَـسُ: حریص۔ لالچی۔ کتا۔ بوڑھا ریچھ۔ وہ شخص جو لوگوں کے کھانے کے انتظار میں رہے۔
الفَلْحَسَة: لاغر سرین کی بدصورت عورت۔
الفِلْحَاس: قبیح بدصورت۔
فَلَخَ (ف) فَلْخًا الشَّیْءَ: پھاڑنا۔

الامْرَ: واضح کرنا۔
فَلَخَه: مارنا۔
الفَيْلَخ: ہاتھ کی چکی ج فَيَالِخ.
غُلامٌ اَفْلُوْد: موٹا تازہ لڑکا۔
فَلَذَ (ض) فَلْذًا لَهٗ مِنَ المَالِ شَيْئًا: حصہ جدا کرنا۔
فَلَّذَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
اِفْتَلَذَہُ المَالَ: کچھ حصہ لینا۔ اِفْتَلَذَ مِنْ فُلانٍ حَقَّهٗ: کسی سے اپنا حق لینا۔
الـفِـلْـذ: اونٹ کا کلیجہ ج اَفْلاذ. اَفْلاذُ الاَرْضِ: زمین کے خزانے۔
الفِلْذَة: جگر یا گوشت یا سونے وغیرہ کا ٹکڑا ج فِلَذ وفِلَذ واَفْلاذ.
الفَالُوْذ والفَالُوْذَ ج والفَالُوْذَق: فالودہ ج فَوَالِيْذ.
الفُوْلاذ: فولاد لوہا ج فَوَالِيْذ.
الـمُفَـلْـوَذ مِنَ السُّيُوْفِ: فولاد کی بنی ہوئی تلوار۔
الـفِـلِـزُّ والفِلِزّ والفُلُزّ: سپید تانبا۔ لوہے کا میل۔ زمین کی ساری دھاتوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ بڑا سخت آدمی۔ بخیل۔ جس پر تلوار کو آزمائیں۔
فَلَّسَ القَاضِي. فُلانًا: کسی کے دیوالیہ ہونے کا حکم لگانا۔
اَفْـلَـسَ: بال باقی نہ رہنا۔ اور اس سے یہ ارادہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی حالت پر پہنچ گیا ہے کہ اس کے بارے میں یوں کہا جا سکے کہ "لَيْسَ مَعَهٗ فَلْسٌ" یعنی اس کے پاس پیسے نہیں۔ صفت مُفْلِس ج مُفْلِسُوْن ومَفَالِيس.
الفَلْس: پیسہ ج اَفْلُس وفُلُوس. فُلُوس السَّمَک: مچھلی کے سفنے اور کہا جاتا ہے "فُلانٌ فَلْسٌ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ" یعنی فلاں ہر خیر سے خالی ہے۔
الفَلّاس: صراف پیسے فروخت کرنے والا۔
الـمُفَلَّس: مفع جس کی کھال پر مچھلی کے سفنے جیسے ہوں۔

تَـفَـلْسَفَ: فلسفی بننا۔ مسائل علمیہ میں بحث کرنا۔ حذاقت کا دعوی کرنا۔
الفَلْسَفَة: حکمت۔ مسائل علمیہ میں غور وفکر۔ اشیاء کا علم بِحَسْبِ الطَّاقَةِ البَشَرِيَّة.
الفَيْلَسُوْف: فلسفی ج فَلاسِفَة.
فَلَّشَ الامْتِعَةَ و فَلْشَهَا: سامان بکھیر دینا۔
(سریانی لفظ) اَلـمُفَلُوْش: وہ شخص جو اپنے کام درست نہ کر سکے۔
فَلَصَ. الرَّجُلُ: چھڑانا۔ رہائی دینا۔
اَفْلَصَ وانْفَلَصَ وتَفَلَّصَ: رہائی پانا۔
اِفْتَلَصَ مِنْ يَدِهٖ: لینا۔
فَلَطَ (ن) فَلْطًا عَنِ الشَّیْءِ: سرگشتہ ہونا۔ حیران ہونا۔
فَالَطَهٗ: اچانک آنا۔ پانا۔
اَفْلَطَهُ الامْرُ: اچانک آنا۔
اُفْتُلِطَ بِالامْرِ: اچانک مشغول کیا جانا۔
الفَلَط: اچانک۔
فَلْطَحَ فَلْطَحَةً القُرْصَ: ٹکیہ کو پھیلانا۔ چوڑا کرنا۔
تَـفَـلْطَحَ او تَبَطَّطَ الارْضِ: زمین کے دو قطر استوائی اور قطبی کے درمیان فرق جب کہ اس کو قطر استوائی پر تقسیم ہو اس کی مقدار کا فرق ۲۹۷/۱ تک ہے۔ اور مشتری کا ۱۵/۱ ہے۔
الفِلْطاح والمُفَلْطَح: چوڑا کیا ہوا۔
فَلَعَ (ف) فَلْعًا وفَلَّعَ الشَّیْءَ: پھاڑنا۔
تَفَلَّعَ: پھٹنا۔
اِنْفَلَعَ: پھٹنا۔
الفَلْع والفِلْع: بوائی۔ پھٹن ج فُلُوْع.
الفِلْعَة: کوہان کا ایک ٹکڑا ج فِلَع.
الفَالِعَة: مصیبت ج فَوَالِع.
سَيْفٌ فَلُوْعٌ: شمشیر براں ج فُلُع.
سَيْفٌ مِفْلَع: شمشیر براں۔
مَزَادَةٌ مُفَلَّعَة: چمڑے کے ٹکڑوں کا پیوند لگا ہوا توشہ دان۔
فَلَغَ (ف) فَلْغًا. راسه: سر توڑنا۔ کچلنا۔
تَفَلَّغَ الشَّیْءُ: ریزہ ریزہ ہونا۔

فَلْفَلَ الطّعام: کھانے میں مرچ ڈالنا۔
فَلْفَلَ وتَفَلْفَلَ: چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا اور تکبر سے چلنا۔ تَفَلْفَلَتْ. حَلَمَات الضَرع: پستان کی بھٹنی کا سیاہ ہونا۔ تَفَلْفَلَ شَعْرُ الاَسْوَدِ: بال کا سخت گھنگھریالے ہونا۔
الفُلْفُل والفِلفِل: مرچ واحد فُلفُلَة.
الفُلَيْفِلَة: ایک قسم کی نباتات ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم مرچ کی مانند تیز ہوتی اور دوسری قسم میں تیزی نہیں ہوتی۔
شَرَابٌ مُفَلْفَل: تیز شراب وشَعرٌ مُفَلْفَل: سخت گھنگھریالے بال۔
فَلَقَ (ض) فَلْقًا وفَلَّقَ الشئَ: پھاڑنا۔
اللّٰہُ الصُّبحَ: رات کی تاریکی دُور کرنا اور صبح ظاہر کرنا۔
اَفْلَقَ الشاعِرُ: عجیب کلام کہنا۔ صفت مُفْلِق بِالاَمْرِ: ماہر ہونا۔
تَفَلَّقَ: پھٹنا۔ دوڑنے میں کوشش کرنا۔
الصُّبح: صبح ہونا۔
افتَلَقَ: عجیب کام کرنا۔ دوڑنے میں کوشش کرنا۔
اِنْفَلَقَ: پھٹنا۔
الفَالِق: فا۔ پہاڑ کا شگاف۔
الفَالِقَة. فَالِق: کا مؤنث۔ دو ٹیلوں کے درمیان پست زمین۔
الفَلْق: مص پھٹن ج فُلُوق. فَلْقُ الرّاسِ: مانگ۔
الفِلْق: امر عجیب۔ مصیبت۔ آدھا۔
الفَلَق: صبح۔ کل مخلوق۔ اشکال کے بعد حق کی وضاحت۔ دو ٹیلوں کے درمیان پست زمین۔ دوزخ۔ پہاڑ کا شگاف۔
ج فُلْقَان: پیالہ کی تلی کا دودھ۔ بطور حقارت کے کہا جاتا ہے "یا ابنَ شارِبِ الفَلَقِ" مجرم کو سزا دینے کی ایک قسم کی لکڑی۔ والفَلَق مِنَ اللَّبَنِ: پھٹا ہوا دودھ ج اَفْلاق.
الفِلْقَةُ: پھٹی ہوئی چیز کا آدھا۔ داغ جو اُونٹ کے کان کے نیچے لگائیں۔
الفِلْقَةُ: ٹکڑا۔ ج فِلَق.

الفِلاقَةُ: ٹکڑا۔ ج فِلاق.
الفِلْقَة: پھٹی ہوئی چیز کا آدھا۔ مصیبت ج فِلَق.
الفَلِيق والفَلِيقَة والمَفْلَقَة والفِلْقي: مصیبت۔ امرِ عجیب الفَلِيق: گردن کی اُبھری ہوئی رگ۔
الفُلْقَان: سفید جھوٹ۔ خالص جھوٹ لَبَنٌ فِلاق وفُلُوق پھٹا ہوا دودھ۔ کہا جاتا ہے "صَارَ اللَّبَنُ فُلاقًا وفِلاقًا واِفلاقًا" یعنی ترشی کی وجہ سے دودھ پھٹ گیا۔
التَّمرُ الفَلِيق والمُفَلَّق: خشک پھل جو گٹھلی سے جدا ہو گیا ہو۔
الفَيْلَق: بڑا لشکر۔ بڑا آدمی ج فَيالِق. رَجُلٌ فَيْلَق: کانا مرد۔ اِمْرَأةٌ فَيْلَق: بڑی چالاک شور مچانے والی عورت۔
المُفْلِق: فا۔ شَاعِرٌ مُفْلِقٌ: عجیب کلام کہنے والا شاعر۔
المِفْلاق: ناپسندیدہ افعال کرنے والا مفلس ج مَفَالِيق. رَجُلٌ مِفلاق: کمینہ ورذیل آدمی۔
المَفْلَقَة: بلا وسختی۔
المَفْلُوق: کان کے نیچے داغ لگا ہوا اونٹ۔
فَلْقَعَ مَا فِي الاِنَاءِ: برتن کا کل پی جانا یا کھا جانا۔
تَفَلْقَحَ اِلَى القَوْمِ: خوش خبری دینا۔
الفَلْقَحِي: ہنس مکھ۔
فَلَكَ (ن) فَلْكًا ثَدْيُ الجَارِيَةِ: لڑکی کی پستان کا گول ہونا۔
فَلَكَتْ وفَلَّكَتْ الجَارِيَةُ: گول پستان والی ہونا۔ صفت فَالِك ج فَوَالِك.
فَلَّكَ وافْلَكَ الثَدْيُ: پستان کا گول ہونا ...... الرَّجُلُ فِي الاَمْرِ: کسی معاملہ میں اصرار کرنا۔
تَفَلَّكَ واسْتَفْلَكَ ثَدْيُ الجَارِيَةِ: لڑکی کے پستان کا گول ہونا۔
الفَلَك: آسمان۔ ج فُلْك وفُلُك وافْلاك والفَلَكُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: گول

اور بڑا مِنَ البَحْرِ: موج۔ ریت کا ٹیلہ جس کے اردگرد کھلا میدان ہو۔ زمین کے گول ٹکڑے جو اردگرد کی زمین سے بلند ہوں۔ واحد فَلْكَة وفَلَكَة ج فِلاك.
الفَلِك: اُبھری ہوئی ہڈیوں والا۔ سخت جوڑوں والا۔ جس کے زانو کی چپنی میں درد ہو۔ رَجُلٌ فَلِكٌ: بڑے سرین والا۔
الفَلَكِي: فلک کی جانب منسوب۔ علمِ نجوم کا ماہر۔
الفَلْكَة: فلک کا واحد۔ ہر وہ چیز جو بلند اور گول ہو۔ ج فَلَكٍ وفَلَك فَلْكَةُ المِغْزَل: چرخے کا دمڑکا ج فِلَك.
الافْلَك: گول زمین کے گرد گھومنے والا۔
الافْلِيكَان: حلق کے کوے کے اردگرد گوشت کے دو ٹکڑے۔
المُفَلَّك والمُفْلِك. مِنَ النِسَاءِ: گول پستان والی عورت۔
اَلفِلِكْسُرَةُ: انگور کے تنے کو چوسنے والا کیڑا۔
اِفْتَلَمَ. اَنفَهُ: ناک کاٹنا۔
الفِلْمُ ج اَفلامٌ: کیسٹ۔ فوٹوگرافی میں استعمال والا نیگیٹیو۔ قصہ کہانی۔
عِلْمُ الفُلْك: آسمان کے برجوں کا علم۔ یہ بات رکھنی ضروری ہے کہ ہر ماہ ستاروں کے طلوع ہونے میں دو گھڑیوں (گھنٹوں) کا فرق ضروری ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جو ستارہ آٹھ بجے حزیران (جون) کے شروع میں طلوع ہوتا ہے وہی ستارہ دس بجے ایار (مئی) کے شروع میں طلوع ہوگا۔ اس کے برعکس یہ ستارہ چھ بجے (تموز) جولائی کے شروع میں طلوع ہوگا۔
الفِلَّم: بڑے جثہ کا مرد۔ چوڑا کنواں۔ کھی۔ بزدل۔ بڑی زلفوں والا۔ بہت لشکر۔ دسترخوان کے نیچے بچھانے کا چمڑا۔
فُلانٌ وفُلانَةٌ: ذوی العقول کے علم کا کنایہ کیا جاتا ہے اور اس صورت میں ان پر الف لام داخل نہیں ہوتا اور فُلانَة: غیر منصرف

ہے۔ کہا جاتا ہے جَاءَ فُلَانٌ: تنوین کے ساتھ اور جَاءَتْ فُلَانَةُ: بغیر تنوین کے اور کبھی غیر ذوی العقول کے علم سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے اس صورت میں الف لام داخل ہوتا ہے جیسے رَکِبْتُ الفُلَانَ وحَلَبْتُ الفُلَانَةَ.

فَلَا یَفْلُو فَلْوًا وفَلَاءً: سفر کرنا۔

ہ بِالسَّیْفِ: تلوار سے مارنا......

القَوْمَ: درمیان میں آنا۔

وأَفْلَی وافْتَلَی الصَّبِیَّ او المُهْرَ: بچے یا بچھیرے سے دودھ چھڑانا...... الـغُلَامَ: لڑکے کی پرورش کرنا۔ اِفْتَلَاهُ لِنَفْسِهِ: اپنے لئے لینا۔ أَفْلَی الرَّجُلُ: جنگل میں داخل ہونا۔ أَفْلَتِ الفَرَسُ: بچھیرے والی ہونا۔ دودھ چھڑانے کے قابل بچھیرے والی ہونا۔ صفت مُفْلٍ ومُفْلِیَةٌ.

الفِلْوُ: بچھیرا یا گدھے کا بچہ جو دودھ چھڑانے کے قابل ہو یا جن کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو۔ ج أَفْلَاءٌ وفِلَاءٌ.

الـفَلُوُّ والفُلُوُّ: بمعنی فِلْو ج أَفْلَاءٌ و فَلَاوَی مؤنث فِلْوَةٌ وفَلْوَةٌ.

الفَلَاةُ: وسیع بیابان ج فَلَوَاتٌ وفَلاً وفُلِیٌّ وفِلِیٌّ: اور فَلاً کی جمع أَفْلَاءٌ.

فَلَـی یَفْلِیُ فَلْیًا الأَمْرَ: کسی معاملہ کے اسباب و وجوہ پر غور کرنا...... الشِّـعْرَ: شعر میں غور کرنا اور معانی و غرائب کا استخراج کرنا...... ہ بِالسَّیْفِ: تلوار سے مارنا...... زَیْدًا فِیْ عَقْلِهِ: آزمائش کرنا...... وفَلّٰی تَـفْلِیَةً) رَاسَـهُ او ثَوْبَهُ: سر یا کپڑے سے جوئیں نکالنا۔

فَلَی یَفْلِی فَلْیًا. الشَّیْءَ: کٹنا۔

فَـلَی وأَفْلَی وافْتَلَی. القَوْمَ: درمیان میں آنا۔ أَفْلَی الـقَوْمَ بِعَیْنِهِ: قوم کو غور سے دیکھنا۔

تَفَلّٰی: سر یا کپڑے میں سے جوئیں نکالنا۔

الطَّائِرُ: پرندہ کا چونچ سے پروں کو کھجلانا۔

تَـفَالٰی واسْتَفْلٰی: کسی سے جوئیں نکالنے کی خواہش کرنا۔ تَـفَـالَتِ النِّسَـاءُ: ایک دوسرے کی جوئیں نکالنا ...... الـحُـمُرُ: گدھوں کا ایک دوسرے کو کھجانا۔

اِسْتَـفْلَاهُ: تلوار سے سر پھاڑنے کے درپے ہونا۔

الفَلَایَةُ: جوئیں نکالنا۔

الفَالِیَةُ: چھپکلی۔ داغ دار گبریلا سانپوں کے بلوں کے قریب رہا کرتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو فَالِیَةُ الأَفَاعِی: بھی کہتے ہیں۔ فَالِیَةُ الأَفَاعِی: شر کا پیش خیمہ۔

الـفَمُ والفُمُ والفِمُ مِنَ الإِنْسَانِ: منہ اصل وضع کے لحاظ سے (فـوه) ہے۔ اس کا تثنیہ فَـمَان فَمَوَان وفَمَیَان اور جمع أَفْوَاه (باعتبار اصل وضع کے) اور أَفْـمَام: اور نسبت کے لئے فَمَوِیٌّ وفَمِیٌّ.

فَنَّ (ن) فَنًّا الشَّیْءَ: مزین کرنا...... الرَّجُلَ: مشقت میں ڈالنا...... ہ فِیْ البَیْعِ: نقصان دینا۔ فَـنَّ الـدَّیْـنَ: قرض کو ٹالنا...... الإِبِلَ: اونٹ کو دفع کرنا۔ ہانکنا۔

فَـنَّنَ. الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: ملانا...... النَّـاسَ: جدا جدا کرنا، جماعت وار کرنا...... رَأْیَـهُ: رنگ برنگ رائے بدلنا۔

تَـفَـنَّنَ. الشَّیْءُ: قسم بہ قسم ہونا۔ مضطرب ہونا ...... وافْتَنَّ فِی الـحَدِیْثِ: اچھے اسلوب سے بیان کرنا۔ افْتَنَّ فِیْ خُصُوْمَتِهِ: قسم قسم کی باتیں کہنا۔

اِسْتَفَنَّ. فَرَسَهُ: گھوڑے کو گونا گوں چال چلانا۔

الفَنُّ: مص۔ قسم۔ حال ج أَفْنَان وفُنُوْن ج أَفَانِیْن. أَفَـانِیْنُ الکَلَامِ: کلام کے مختلف اسلوب۔ کہا جاتا ہے "لَقِیْتُ مِنْهُ فَنًّا" یعنی اس سے مجھے تکلیف ہوئی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فِنُّ عِـلْمٍ" وہ علم کے ساتھ بہتر تعلق رکھنے والا ہے۔

أَلْفَنُّ: سے مراد وہ عمل جس کو کرنے والا اعلیٰ جمال و کمال میں پیش کرے۔ فُـنُـوْنُ الشِّعْرِ: شعروں کی انواع و اقسام۔ الفُنُوْنُ الـجَـمِیْلَة: وہ فنون جو خوبصورتی کو اجاگر کریں جیسے موسیقی، فوٹوگرافی، شعر، بلاک سازی، ڈیزائن سازی، تعمیر اور رقص۔ أَلْفُنُوْنُ اللَّذِیْذَة: جن کے کرنے سے لذت (اگرچہ گناہ والی) محسوس ہو جیسے ناچ، گانا اور گھوڑ سواری۔ أَلْفُنُوْنُ الحُرَّة: وہ فنون جن میں ہاتھ کے بجائے ذہن زیادہ کام کرے۔ أَلْفُنُوْنُ البَدَوِیَّة: وہ فنون جن میں ہاتھ زیادہ زیادہ استعمال ہو بہ نسبت عقل کے۔ جیسے: سنگ تراشی وغیرہ۔

الفَنَنُ: سیدھی شاخ ج أَفْنَان جج أَفَانِیْن.

الفَنَّةُ: فن کا اسم مرۃ۔ مدت۔

الفُنَّةُ: بہت گھاس۔

شَـجَرَةٌ فَنَّاء وفَنْوَاء: بہت شاخ والا درخت۔

الـفَیْنَان: لمبے بال والا۔ شَـعْرٌ فَیْنَان: لمبے اچھے بال۔

الأُفْـنُوْن: قسم۔ گنجان ٹہنی۔ ابتداء جوانی۔ ابتداء بادل۔ مضطرب کلام۔ سانپ۔ ج أَفَانِیْن.

الـمِفَنُّ: عجیب عجیب امور کرنے والا مؤنث مِفَنَّة.

أَلْمُفَنَّة: بد خلق بوڑھی عورت۔

الـمُتَـفَـنِّـن: فا۔ گونا گوں حالات والا۔ گونا گوں صنعت والا۔

الفَنْءُ: جماعت۔

الفَنَاءُ: کثرت۔

فَـنْجَرَ عَیْنَیْهِ: آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تیز نگاہ سے دیکھنا۔

الفَنَاجِرَة: ماہرین شہ سواری۔

الفِنْجَان: چائے پینے کی پیالی جمع فناجین.

أَلْفُنْجَانُ: سونے، تانبے کا سر پر گول زیور۔

فَنَخَهُ (ن) فَـنْـخًا وفَنَخَهُ: غالب ہونا۔ ذلیل کرنا۔ فَـنَـخَ عَـظْـمَـهُ: بغیر خون نکلے ہوئے ہڈی کو چورہ کرنا۔

فَـنَخَهُ فُنْخًا وفُنُوْخًا: خوب اچھی طرح قتل کرنا۔

اَفْنَخَ رَاْسَهُ: کچلنا۔
تَفْنَخَهُ: مقہور کرنا۔ بہت بُری طرح سے ذلیل کرنا۔
الفَنِيْخ: نرم وکمزور۔ بڈھا۔
المِفْنَخ: دشمنوں کو بہت ذلیل کرنے والا۔ ان کے سروں کو بہت توڑنے والا۔
فَنْخَرَ وفَنْخَرَةً: نتھنے پھلانا۔
الفُنَاخِرُ: بڑی ناک والا(...... والفُنْخُر) بڑے ڈیل ڈول والا مؤنث فُنَاخِرَةٌ وفُنْخُرَةٌ.
الفِنْخِيْرَةُ: بہت فخر کرنے والا۔
فَنِدَ (س) فَنَدًا وافْنَدَ: کھوسٹ ہونا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ضعیف العقل ہونا۔ جھوٹ بولنا...... فِيْ الرَّايِ او القَوْلِ: خطا کرنا۔ اَفْنَدَه: خطا کار ٹھہرانا۔ اَفْنَدَه الكِبَرُ: بڑھاپے کا کسی کو ضعیف العقل کر دینا۔
فَنَّدَهُ: جھٹلانا۔ ملامت کرنا۔ خطا کار ٹھہرانا۔ ضعیف العقل بنانا۔ فَنَّدَ فِيْ الشَّرَابِ: مداومت کرنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو ڈبلا کرنا۔ چھریرا بنانا۔
وفَانَدَ وتَفَنَّدَ فُلَانًا عَلَى الاَمْرِ: طلب کرنا۔
تَفَنَّدَ مِنْ كَذَا: نادم و پشیمان ہونا۔
الفَنَد: مص۔ عاجزی۔ کفران نعمت ج افناد.
الفَنَد: بڑا پہاڑ۔
الفِنْد: بڑا پہاڑ۔ ٹہنی۔ نوع۔ جمع شدہ قوم۔ زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو۔ ج فُنُوْد واَفْنَاد: کہا جاتا ہے "اَتَوْا اَفْنَادًا" یعنی گروہ گروہ آئے۔ واَفْنَادُ اللَّيْلِ: رات کے حصے۔
الفُنْدُق: سرائے ج فَنَادِق: بندوق۔
الفُنْدَاق: حساب کا رجسٹر ج فَنَادِيْق.
الفَنَار: مشعل۔ روشنی کا منارہ۔ ج فَنَارَات.
الفَانُوْس: چغل خور۔ مشعل۔ لالٹین ج فَوَانِيْس.
فَنِشَ. فِيْ الاَمْرِ: سست ہونا۔

...... عَنِ الاَمْرِ: رُک جانا۔
الفِنْطَاس: جہاز میں میٹھے پانی کا حوض۔ میٹھے پانی کے تقسیم کرنے کا پیالہ ج فَنَاطِيْس.
اَنْفٌ فِنْطَاس: چوڑی ناک۔
الفِنْطِيْس: کمینہ۔ چوڑی ناک والا۔ ناک جس کے نتھنے چوڑے ہوں اور بانسہ پست ہو۔ ج فَنَاطِيْس.
الفِنْطِيْسَة: سور کی تھوتھنی۔
فَنِعَ (س) فَنَعًا: مالدار ہونا۔ صفت فَنِعٌ وفَنِيْعٌ.
الفَنَع: مص۔ بہت بخشش۔ فیاضی۔ مشک کی بھڑک۔
المِفْنَع: اچھی شہرت والا۔ نیک نام۔
فَنَّقَ وفَانَقَ: نازونعمت سے پالنا۔
اَفْنَقَ: تنگی کے بعد صاحب نعمت ہونا۔
تَفَنَّقَ. الغُلَامُ: نازونعمت سے زندگی بسر کرنا۔ ...... فِيْ الاَمْرِ: مبالغہ کرنا۔
جَارِيَةٌ فُنُقٌ ومِفْنَاقٌ: نازونعمت میں پلی ہوئی لڑکی۔
الفَنِيْق: نراونٹ کہ جس کو بوجہ اس کی شرافت کے نہ تو سواری کے کام میں لائیں اور نہ اس کو تکلیف پہنچائیں ج فُنُقٌ جج اَفْنَاق.
الفُنُقَة: پوری نازونعمت میں پلی ہوئی عورت ج فَنَانِق.
عَيْشٌ مُفَانِق: خوش عیش زندگی۔
الفَنْقَع: موت۔
فَنَكَ (ن) فُنُوْكًا بِالمَكَانِ: اقامت کرنا۔
...... وافْنَكَ عَلَى الاَمْرِ: مداومت کرنا۔
...... فِيْ الاَمْرِ: اصرار کرنا۔ جھوٹ بولنا۔
فَانَكَ مُفَانَكَةً فِيْ الاَمْرِ: دخل دینا۔
...... وفَنَّكَ تَفْنِيْكًا فِي الشَّرِّ اوالكِذْبِ: اصرار کرنا۔
الفَنَك والفُنُك: تعجب۔ الفَنَك: رات کا ٹکڑا۔ لومڑی کی جنس سے ایک جانور ہے جو لومڑی سے چھوٹا ہوتا ہے اور جس کی کھال کی پوستین بہت اچھی ہوتی ہے۔

الفِنْك: دروازہ (...... والفِنْك) رات کا ٹکڑا۔
الفَنِيْك: انسان کے جبڑوں کے ملنے کی جگہ۔
اَلْفِنِيْك: ترشہ کار بالک۔ (فرانسیسی لفظ)
والاَفْنِيْك: پرندہ کا دمغزہ۔
المُتَفَنِّكَة: بے وقوف عورت۔
الفَنَاة: بینگی ج فَنَوَات ٹکوے ج فَنًا.
شَجَرٌ فَنْوَاءُ: بہت شاخوں والا سایہ دار درخت۔
فَنِيَ وفَنَى يَفْنَى فَنَاءً: معدوم ہونا۔ ...... الرَّجُلُ: بہت بوڑھا ہونا کہا جاتا ہے "صَارَ شَيْخًا فَانِيًا".
فَانَى مُفَانَاةً. الرَّجُلَ: مدارات کرنا۔ تسکین دینا۔ کہا جاتا ہے "كَانَ يُفَانِي الاَيَّامَ لَاهِيًا" یعنی وہ زمانے کو کھیل کود میں بسر کرتا ہے۔ ...... المَالَ: مال کا اچھا انتظام کرنا۔
اَفْنَى اِفْنَاءً الشَّيْءَ: معدوم کرنا۔ ہلاک کرنا۔
تَفَانَى: بعض کا بعض کو ہلاک کرنا۔
الفَانِي: فا۔ پیر فانی۔ کھوسٹ بڈھا۔
الفَنَاء: مص۔ معدومی۔ ہلاکت۔
الفِنَاء: گھر کے سامنے کا میدان ج اَفْنِيَة وفُنِيّ: کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ" وہ غیر معروف النسب ہے۔
فَهَّ (ف) وفَهِهَ (س) فَهَاهَةً: بول چال میں درماندہ وعاجز ہونا۔ صفت فَهٌّ وفَهِيْهٌ.
فَهَّ (س) فَهًّا الشَّيْءَ وعَنِ الشَّيْءِ: بھولنا۔
فَهَّهَ واَفَهَّ اللّٰهُ الرَّجُلَ: عاجز کرنا۔ اَفَهَّهُ الشَّيْءَ: بھلوانا۔
الفَهَّة: مؤنث فَهٌّ: عاجزی۔ غفلت۔
فَهِدَ (س) فَهَدًا: تیندوے جیسا ہونا۔ صفت فَهِدٌ وفَهْدٌ. فَهِدَ عَنْهُ: غافل ہونا۔
فَهَدَ (ف) فَهَدَ الفُلَانَ: کسی کے کام کو اس کی غیر موجودگی میں اچھا کرنا۔
الفَهْد: تیندوا ج فُهُوْد واَفْهُد.
الفَهْدَة: مادہ تیندوا ج فَهْدَات: ڈبر.

الفَهَّاد: تیندوے والا۔ تیندوے کو شکار سکھانے والا۔
الفَوْهَد: موٹا تازہ قریب البلوغ لڑکا۔ مؤنث فَوْهَدَة.
الأفْهُود: بمعنی فَوْهَد: ج أفَاهِيد.
فَهِرَ الفَرَسُ او الرَّجُلُ: تھک جانا۔
أفْهَرَ: یہودیوں کی عید میں شریک ہونا۔
زَيْدٌ: موٹائی کی وجہ سے سلوٹ والا ہونا۔
تَفَهَّرَ. فِي المَالِ او الكَلامِ وسعت ہونا۔
الفِهْر. عِنْدَ الأطِبَّاء: دوا پیسنے کا پتھر۔ ج أفْهَار وفُهُوْر.
الفِهْرَة: بمعنی الفِهر.
الفِهْرِس والفِهْرِست: کتاب جس میں کتابوں کے نام جمع کئے جائیں۔ کتاب کے اوّل یا آخر میں چند اوراق جس میں کتاب کے ابواب وفصول بیان کر دیئے جائیں۔ ج فَهَارِس.
فَهَصَهُ (ف) فَهْصًا: توڑنا۔ کچلنا۔
فَهَقَ (ف) فَهْقًا. الرَّجُلَ: چنبر گردن پر مارنا۔
فَهِقَ (س) فَهَقًا وفَهْقًا. الإنَاءُ: برتن کا لبریز ہو کر چھلکنا۔
أفْهَقَ. الإنَاءَ: برتن کو بھرنا...... البَرْقُ وغَيْرُهُ: بجلی وغیرہ کا پھیل کر چمکنا۔
تَفَهَّقَ وانْفَهَقَ الحَوْضُ بالمَاءِ: حوض کا پانی سے چھلکنا...... البَرْقُ وغَيْرُهُ: بجلی وغیرہ کا پھیل کر چمکنا۔
الفَهْقَة: گردن کی جڑ کی ہڈی۔ ج فِهَاق.
الفَاهِقَة: زخم جس سے خون جاری ہو۔ بِئْرٌ مُفْهَاق: بہت پانی والا کنواں۔
المُنْفَهِق: کشادہ۔
الفَيْهَق: کشادہ۔ بہت دودھ والی اونٹنی۔
فَهِمَ (س) فَهْمًا وفَهَمًا وفَهَامَةً وفَهَامِيَةً: سمجھنا۔
فَهَّمَهُ وأفْهَمَهُ: سمجھانا۔
تَفَهَّمَ. الكَلامَ: تھوڑا تھوڑا سمجھنا۔
تَفَاهَمَ. القَوْمُ: بعض کا بعض سے سمجھنا۔

اِسْتَفْهَمَهُ الأمْرَ: دریافت کرنا۔ سمجھانے کے لئے کہنا۔
الفَهْم: مص۔ سمجھ۔ کسی چیز کا تصور۔
الفَهِم: تیز سمجھدار۔
الفَهَّامَة: بہت سمجھنے والا۔ تا مبالغہ کے لئے ہے۔
الفَهِيْم: سمجھدار۔ ج فُهَمَاء. فَهَا (ن) فَهْوًا. عَنِ الأمْرِ: بھولنا۔
الأفْهَاء: بے وقوف لوگ۔
فُ و. ف و ہ: کا مادہ دیکھئے۔
فَاتَ يَفُوْتُ فَوْتًا وفَوَاتًا الأمْرُ: گزرنا۔ وقت جاتا رہنا۔ ه الأمْرُ: حاصل کرنے میں ناکام رہنا...... ه فُلانٌ فِي كَذَا: آگے بڑھ جانا...... الشَّيْءُ: تجاوز کرنا۔
أفَاتَهُ إفَاتَةً الأمْرَ: گزرنے دینا......
تَفَوَّتَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ: غلبہ کرنا۔
تَفَاوَتَ تَفَاوُتًا وتَفَاوِتًا وتَفَاوَتًا الشَّيْئَانِ: مختلف ہونا۔ دُور دُور ہونا۔
تَفَاوَتَا فِي الفَضْلِ: فضل وکمال میں مختلف ہونا۔
اِفْتَاتَ الكَلامَ: نئی گفتگو کرنا...... بِرَأْيِهِ: خودرائی کرنا...... بِأمْرِهِ: کر گزرنا اور مشورہ نہ کرنا۔
...... عَلَى فُلانٍ فِي الأمْرِ: حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا۔
...... ه الأمْرُ: فوت ہونا کہا جاتا ہے "فُلانٌ لا يُفْتَاتُ عَلَيْهِ" فلاں کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جاتا۔
الفَوْت: مص۔ دو انگلیوں کے درمیان کشادگی ج أفْوَات کہا جاتا ہے "جَعَلَ اللهُ رِزْقَهُ فَوْتَ فَمِهِ" یعنی اللہ نے اس کے رزق کو ایسا بنایا ہے کہ وہ دیکھتا ہے اور اُس تک پہنچتا نہیں۔
الفَوَات: مص مَوتُ الفَوَات: اچانک موت۔
الفُوَيْت: خودرائے جو کسی سے مشورہ نہ کرے۔ (مذکر ومؤنث)

فَاجَ يَفُوْجُ فَوْجًا. المِسْكُ: مشک کی خوشبو کا بھڑکنا...... النَّهَارُ: دن کا ٹھنڈا ہونا۔
فَوَّجَ. عَنْ نَفْسِهِ: ٹھنڈا کرنا۔
أفَاجَ الرَّجُلُ: جلدی کرنا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنا۔
اُسْتُفِيْجَ: ہلکا سمجھا جانا۔ ذلیل سمجھا جانا۔
الفَوْج: جماعت۔ گروہ۔ ج أفْوَاج وفُوُوج جج أفَاوِج وأفَايِج وأفَاوِيج.
الفَائِجَة: جماعت۔ ریت یا سخت زمین کے دو ٹیلوں کے درمیان کشادگی۔
فَاحَتْ تَفُوْحُ فَوْحًا وفُوُوْحًا فَوَحَانًا القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا...... الشَّجَّةُ: زخم کا خون پھینکنا۔ فَاحَ وتَفَاوَحَ الزَّهْرُ: پھول کا مہکنا۔ خوشبو بھڑکنا۔ فَاحَ المِسْكُ او الطِّيْبُ: مشک یا خوشبو کا بھڑکنا۔
أفَاحَ. الدَّمَ: خون گرانا...... القِدْرَ: ہانڈی کو جوش دینا۔
فَوْحُ الحَرِّ: گرمی کی شدت۔
فَاخَتْ تَفُوْخُ فَوَخَانًا. الرِّيْحُ: ہوا کا چلنا اور آواز نکلنا۔
فَاخَ وأفَاخَ. الرَّجُلُ: گوز کرنا۔ أفَاخَ الزِّقَّ: مشک کا منہ کھول کر ہوا نکالنا۔
فَادَ يَفُوْدُ فَوْدًا: مرنا...... الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ: ملانا...... المَالُ لِفُلانٍ: ثابت ہونا۔ اور اسم اس سے الفَائِدَة ہے۔
أفَادَ إفَادَةً الرَّجُلَ: مارنا۔ ہلاک کرنا۔ أفَادَ وفُلانٌ المَالَ: جمع کرنا۔ کمائی کرنا...... فُلانًا مَالًا او عِلْمًا: دینا یا نفع پہنچانا۔
تَفَوَّدَ. الوَعْلُ فَوْقَ الجَبَلِ: پہاڑی بکری کا پہاڑ پر چڑھنا۔
اِسْتَفَادَهُ: حاصل کرنا۔
الفَوْدُ: مص۔ کنپٹی۔ کنپٹی کے بال کہا جاتا ہے "بَدَا الشَّيْبُ بِفَوْدَيْهِ" یعنی اس کی دونوں کنپٹیاں سفید ہو گئیں۔ الفَوْدُ: بڑا تھیلا۔ بوری۔ فوج۔ کنارہ۔ فَوْدُ الخِبَاءِ او الوَادِي: خیمہ یا وادی کا کنارہ ج أفْوَاد.
المِفْوَاد: تلف کرنے والا۔

الفَوْدَج: ہودج۔ دُلہن کی پالکی۔

فَارَت تَفُوْرُ فَوْرًا وفَوَرَانًا وفُؤُوْرًا. القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا۔ اُبلنا۔ فَارَ المَاءُ: پانی کا زمین سے نکلنا اور بہنا...... العِرْقُ: رگ کا مضطرب ہونا (...... فَوْرًا وفَوَارَانًا المِسْکُ) خوشبو کا بھڑکنا۔

فَوَّرًا وافَارَ. القِدْرَ: ہانڈی کو جوش دینا۔

......فَارَ المِیْزَانُ: ترازو کے زُبان کے اِدھر اُدھر کے لوہے بنانا۔

الفَار: چوہا۔ واحد فَارَۃ. فَارَۃُ الاِبِلِ: کھال کے تر ہو جانے کے بعد کی بو۔

الفَوْر: مس۔ جلدی۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ مِن فَوْرِہٖ" جلدی واپس ہوا۔ فَوْرُ کُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کا اوّل۔

الفُوْر: ہرنیاں۔ واحد فَائِر: کہا جاتا ہے "لا اَفْعَلُہٗ مَالَالَاتِ الفُوْرُ" میں اس کو نہیں کروں گا جب تک ہرنیاں اپنی دُم ہلاتی رہیں گی یعنی کبھی نہیں کروں گا۔

الفَوْرَۃ مِنَ الحَرِّ او الغَضَبِ: گرمی یا غصہ کی تیزی۔ فَوْرَۃُ النَّہَارِ: دن کی ابتدا۔ فَوْرَۃُ النَّاسِ: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ فَوْرَۃُ العِشَاءِ: عشاء کی نماز کے بعد کا وقت کہا جاتا ہے "اَخَذْتُ الشَّیْءَ بِفَوْرَتِہٖ" میں نے چیز کو اس کی ابتداء ہی میں لے لیا۔

الفَیَارَان: ترازو کے زُبان کے اِدھر اُدھر کے لوہے۔

الفَائِر: فا۔ کہا جاتا ہے "فَارَ فَائِرُہٗ" اس کا غصہ بھڑکا۔

الفُوَارَۃ: ہانڈی کا اُبال۔

الفَوَّار: اسم مبالغہ۔

الفَیُّور: بہت جلدی غضبناک ہونے والا۔

الفَوَّارَۃ: مؤنث فَوَّار: پانی کا چشمہ۔ فوارہ۔

فَازَ یَفُوْزُ فَوْزًا. بالاَمْرِ: کامیاب ہونا...... مِنَ المَکْرُوْہِ: نجات پانا...... الرَّجُلُ: ہلاک ہونا۔ مرنا۔

فَوَّزَ تَفْوِیْزًا الرَّجُلُ: گزرنا۔ مرنا...... الطَّرِیْقُ: ظاہر ہونا...... الرَّاعِی بِاِبِلِہٖ: چرواہے کا اُونٹوں کے ساتھ جنگل طے کرنا۔

......وتَفَوَّزَ: ایک مُلک سے دوسرے مُلک میں جانا۔

اَفَازَ فُلَانًا بِکَذَا: کامیاب کرانا۔

الفَازَۃ: دو کھمبوں والا خیمہ۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَ الفَازَۃَ بِالمَفَازَۃِ" اس نے بیابان میں خیمہ لگایا۔

المَفَازَۃ: نجات۔ کامیابی۔ ہلاکت۔ بیابان جس میں پانی نہ ہو ج مَفَازَات ومَفَاوِز.

فَوَّضَ تَفْوِیْضًا. اِلَیْہِ الاَمْرَ: سپرد کر دینا۔

الفُوْشِیَا: خوبصورت پھولوں کا پودا۔

......المَرْأَۃَ: بغیر مہر کے نکاح کر دینا۔

فَاوَضَہٗ مُفَاوَضَۃً فِی الاَمْرِ: برابر ہونا۔ شریک ہونا۔ اہم بات چیت کرنا۔

تَفَاوَضَ القَوْمُ فِی کَذَا: بعض کا بعض کے ساتھ شریک ہونا...... الشَّرِیْکَانِ فِی المَالِ: شریک ہونا اور برابر ہونا تَفَاوَضُوْا فِی الحَدِیْثِ: بات چیت میں مشغول ہونا کہا جاتا ہے قَوْمٌ فَوْضٰی: ایسی قوم جس میں سب برابر ہوں اور ان کا کوئی رئیس نہ ہو "وَاَمْرُہُمْ فَوْضٰی بَیْنَہُمْ وفَوْضُوْضٰی وفَوْضُوْضَاءُ" ان کا معاملہ مختلط ہے۔ ہر ایک تصرف کا حق رکھتا ہے "اَمْوَالُہُمْ فَوْضٰی بَیْنَہُمْ وفَوْضُوْضٰی وفَوْضُوْضَاءُ" وہ سب مال میں برابر کے شریک ہیں کوئی فرق نہیں۔ کہا جاتا ہے شِرْکَۃُ مُفَاوَضَۃٍ وشِرْکَۃُ مُفَاوَضَۃٍ: وہ شرکت جس میں شرکاء مال اور تصرف اور دین کے لحاظ سے برابر ہوں اور اس کے مقابلہ میں شرکت عنان ہے و مُفَاوَضَۃُ العُلَمَاءِ: علمی مسائل کا مذاکرہ۔

المُفَوَّضِیَّۃ: وہ دائرہ جس کو ذمہ دار افسر لگائے۔ منصب ذمہ دار افسر۔

الفَوْضَوِیَّۃ: وہ غیر منظم سیاسی نظام حکومت جس میں عوام پر حکام کا غیر مؤثر یا معطل تصور کے کیا جائے۔

الفَوْضَوِی: غیر منظم حکومت کا ساتھ دینے والا۔ لاقانونیت برتنے والا۔

فَوَّطَہٗ: ازار پہنانا۔

الفُوْطَۃ: ازار جس کو خدام استعمال کرتے ہیں ج فُوَط: اور عوام کے نزدیک رومال کو کہتے ہیں۔

فَاظَ یَفُوْظُ فَوْظًا وفُوَاظًا: مرنا۔ کہا جاتا ہے "حَانَ فَوْظُہٗ" یعنی اس کی موت کا وقت آ گیا۔

الفَوْعَۃ. مِنَ الطِّیْبِ: خوشبو۔

...... مِنَ السَّمِّ: زہر کی تیزی...... مِنَ الشَّبَابِ: جوانی کی ابتداء۔

فَاغَ یَفُوْغُ فَوْغًا الطِّیْبُ: خوشبو بھڑکنا۔ مہکنا۔

الفَوْغَۃ مِنَ الطِّیْبِ: خوشبو کی بھڑک۔

الفَائِغَۃ: تیز خوشبو جو ناک کو بھر دے۔

الفَوَغ: منہ کی موٹائی۔

الاَفْوَغ: موٹے منہ والا۔ کہا جاتا ہے فَمٌ اَفْوَغُ: موٹا منہ "ورَجُلٌ اَفْوَغُ" موٹے منہ والا مرد۔

فَاقَ یَفُوْقُ فَوْقًا: انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی کے ناخنوں کو ملا کر سائل کو کچھ نہ دینے کا اشارہ کرنا۔

الفُوْف والفُوْف: گائے بیل کا مثانہ۔ جوانوں کے ناخنوں کی سفیدی۔ واحد فُوْفَۃ وفُوْفَۃ ج اَفْوَاف.

الفُوْف والفُوْفَۃ: دانہ کا چھلکا۔

ثَوْبُ اَفْوَافٍ وثَوْبٌ مُفَوَّفٌ: باریک کپڑا۔ سفید دھاری دار کپڑا۔

فَاقَ یَفُوْقُ فَوْقًا وفُوَاقًا الشَّیْءُ: بلند ہونا۔

......اَصْحَابَہٗ بِالفَضْلِ او العِلْمِ: بڑھ جانا۔ سبقت لے جانا۔

فُوَاقًا ہچکی آنا (...... فُوَاقًا وفُؤُوْقًا) الرَّجُلُ: قریب المرگ ہونا یا مرنا (...... فَوْقًا) السَّہْمَ: سوفار تیر کو توڑنا الشَّیْءَ: توڑنا۔

فَاقَ یَفَاقُ وفَوِقَ یَفْوَقُ فَاقًا وفَوَقًا وفُوُقًا السَّہْمُ: سوفار میں کجی ہونا۔

فَوَّقَهُ علی قومه: فضیلت دینا۔ فَوَّقَ السَّهمَ: سوفار لگانا...... الفصیلَ: مہلت دے دے کے دودھ پلانا۔
اَفاقَ اِفاقةً مِنْ مرضه: صحت یاب ہونا۔ ...... الحالبُ: دو دفعہ کے دوہنے کے بیچ میں آرام لینا۔ افاقتِ الناقةُ: تھن میں دودھ جمع ہونا۔ صفت مُفِیقٌ ومُفِیقَةٌ ج مَفَاوِیقُ وفُیُقٌ۔ ...... السکران مِنْ سُکرِه: ہوش میں آنا۔ مِنَ النوم: بیدار ہونا...... المجنونُ مِنْ جُنُونِه: ہوشیار ہونا...... الزمانُ: تنگی کے بعد فراخی آنا...... عنهُ النُّعاسُ: نیند کا اُچٹ جانا۔ مِنْ غفلته: چوکنا ہونا (...... واَفْوَقَ اِفْوَاقًا واَوْفَقَ اِیفاقًا) السهمَ: تانت پر سوفار رکھنا۔
تَفَوَّقَ الشَرابَ: تھوڑا تھوڑا کرکے پینا۔ علی قومه: بلند ہونا...... الناقةَ: دوہنے کے بعد مہلت دے کر دوہنا ...... الفصیلُ: مہلت دے کر دودھ پینا...... مالَهُ: ٹھہر ٹھہر کے خرچ کرنا۔
اِنْفاقَ اِنْفِیاقًا. السهمُ: سوفار ٹوٹنا۔
...... الجملُ: اُونٹ کا لاغر ہونا اور ہلاک ہونا۔
اِفْتاقَ الرجلُ: محتاج ہونا۔ فقیر ہونا۔
اِسْتَفاقَ الرجلُ مِنْ نَوْمِه او مَرَضِه او غفلته: بمعنی افاق...... الناقةَ: اُونٹنی کو دوہنے کے بعد مہلت دے کر دوہنا۔
الفاقُ: کھانے سے بھرا ہوا بڑا پیالہ۔ جنگل۔ کنگھا۔ لمبے قد کا مرد۔ لمبی گردن کا ایک دریائی جانور۔
الفاقةُ: حاجت۔ فقر۔ محتاجی۔
فَوْقَ: مث۔ اوپر۔ اور یہ ظرف مکان ہے اور کبھی زمانہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَقَمْتُ فَوْقَ شَهْرٍ اور کبھی زیادتی اور فضل پر دلالت کرتا ہے جیسے العَشَرَةُ فَوْقَ التِسعةِ و "هذا فَوْقَ ذاكَ" اور کبھی بطور اسم کے استعمال ہوتا ہے۔ کقوله. واذا ذُکِرتَ فکلُّ فَوْقٍ دُوْنٌ.

الفَوْقانی: اُوپر والا۔ اعلیٰ۔ نقیض تحتانی۔
الفُوْقُ: سوفار۔ ج فُوَقٌ وأفْواقٌ: زبان کا کنارہ۔ پہلا راستہ۔ کہا جاتا ہے "ما ارْتَدَّ علی فُوْقِه" یعنی گیا اور لوٹا نہیں ولَهُ مِنْ کذا سَهْمٌ ذُوفُوْقٍ: یعنی وہ ان میں سے اکثر حصے والا ہے۔
الفَوَقُ: سوفار میں کجی۔
الفُوقَةُ: سوفار ج فُوَقٌ وفُقًا.
الفِیقَةُ.
دودھ جو دو دفعہ دوہنے کے درمیان میں تھن میں جمع ہو جائے۔ الفِیقَةُ مِنَ اللیلِ: رات کا اکثر حصہ۔ فِیقَةُ الضُّحٰی: چاشت کی ابتداء ج فِیَقٌ وفِیْقٌ وفِیَقاتٌ واَفْواقٌ واَفاوِیقُ۔ تم کہتے ہو "اَرْضَعَنی اَفَاوِیقَ بِرِّه" اس نے میرے ساتھ بہترین احسانات کئے۔ الاَفاوِیقُ: پانی جو بادل میں جمع ہو جائے اور تھوڑا تھوڑا برسے۔
الفَواقُ والفُواقُ: مث۔ دو دفعہ دوہنے کے درمیان کا وقت۔ دوہنے والے کے ہاتھ کے بند کرنے اور کھولنے کے درمیان کا وقت اور اسی سے ان کا قول ہے "اَمْهِلْنی قَدْرَ فُواقِ حالِبٍ" یعنی مجھے ذرا سی مہلت دو "ولَهُ مِنْ کذا سَهْمٌ ذُوفُواقٍ" اس کے لئے فلاں چیز سے حصہ کامل ہے۔
الفُواقُ: جانکنی کے وقت کی ہچکی ج اَفْوِقَةٌ وآفِقَةٌ و جج اَفْوِقات. الفُواق: اسم ہے اَفاقَ واسْتَفاقَ العَلِیلُ: سے جبکہ وہ لاغر ہو جائے۔
الفائقُ: فا۔ برگزیدہ۔ عمدہ خالص ہر چیز کا ج فائقون وفوقة. الفائق: سر اور گردن کی جوڑ کی جگہ۔
السَّهْمُ الأفْوَقُ: وہ تیر جس کا سوفار ٹوٹ گیا ہو۔ شاعرٌ مُفِیقٌ: شاعر بلیغ۔
طعامٌ مُفَوَّقٌ: کھانا جو تھوڑا تھوڑا لیا جائے۔
الفُوْلُ: لوبیا۔
الفَوّالُ: لوبیا بیچنے والا۔ لوبیا پکانے والا۔

فَوَّمَ: روٹی پکانا۔
الفُوْمُ: لہسن۔ گیہوں۔ چنا۔ روٹی۔ بڑا لقمہ۔ کل وہ غلے جن کی روٹی پک سکے ج فومان.
الفُوْمَةُ: فوم کا واحد۔ خوشہ۔ چٹکی جو دو دو انگلیوں کے درمیان لی جائے۔ ج فُوَم.
الفامیُّ: سبزی فروش۔
الفُوفَلُ والفَوْفَلُ: ہندوستان میں ایک انگوری کا پھل جس کو کمزوری دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی طاقت صندل کی طرح ہوتی ہے۔
الفاوانیا: اس کا دوسرا نام عود الصلیب ہے۔ ایک دوائی کا نام۔
فاهَ یَفُوْهُ فَوْهًا وتَفَوَّهَ بکذا: بولنا۔ وتَفَوَّهَ المکانَ: دہانہ میں داخل ہونا۔
فَوِهَ (س) فَوَهًا: فراخ دہن ہونا۔
فَوَّهَهُ: فراخ دہن بنانا۔
فاوَهَ مُفاوَهَةً وفاهی مُفاهاةً فلانًا: گفتگو کرنا۔ مفاخرت کرنا۔
تفاوَهَ القومُ بکذا: آپس میں گفتگو کرنا۔
اِسْتَفاهَ اسْتِفاهًا واسْتِفاهَةً: کمی کے بعد بہت کھانا پینا۔
الفُوْهُ والفاهُ والفِیهُ: منہ ج افواه
فو: اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ایک ہے اس کا اعراب حالت رفعی میں واو اور حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یا کے ساتھ آتا ہے۔ بشرطیکہ مفرد ہو اور یا۔ متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت ہو۔ تم کہو گے سَقَطَ لِفِیْهِ: یعنی وہ اپنے منہ کے بل گرا۔ و "کَلَّمْتُهُ فاهُ اِلی فِیَّ" یعنی میں نے اس سے روبرو گفتگو کی۔ فاہ حالیت کی بنا پر منصوب ہے اور ابتدائیت کی بنا پر اس کا مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس صورت میں جملہ حال واقع ہو گا۔ جیسے کَلَّمْتُهُ فُوْهُ اِلی فِیَّ۔
الفُوَیْهُ: فوہ کی تصغیر۔ چھوٹا منہ۔
الفَوَهُ: منہ کی کشادگی۔ دانتوں کا ہونٹ سے

نکلنا۔

الفُوَّۃُ والفُوَّۃُ: ایک درخت کی جڑیں جو سرخ رنگ کی ہوتی ہیں اور رنگائی کے کام میں آتی ہیں اور بعض امراض میں بطور دواء اس کا استعمال ہوتا ہے۔

الفَوْهَة: فاه کا اسم مرة۔منہ۔

الفُوْهَة. مِنَ الوَادِی والطَّرِیْق وجَبَلِ النَّارِ: وادی یا راستہ یا آتش فشاں پہاڑ کا دہانہ۔ج فُوْهَات.

الفَیِّه: بہت بولنے والا۔بلیغ۔بہت کھانے والا۔مؤنث فَیِّهَةٌ.

الفُوْهَة: اوّل شی...... مِنَ الطَّرِیْق و الوَادِی وجَبَلِ النَّارِ: راستہ یا وادی یا آتش فشاں پہاڑ کا دہانہ۔ج فُوْهَات واَفْوَاه فَوَائِه.

الفُوْهَة: گفتگو۔چغلی۔تم کہو گے "فُلَانٌ یَخَاف فُوْهَة النَّاسِ" فلاں لوگوں کی گفتگو سے خائف ہے۔اِنَّهٗ لَذُوْفُوْهَةٍ: وہ بڑا تیز زبان، زبان زور ہے "وَاِنَّ رَدَّ الفُوْهَة لَشَدِیْدٌ" نکلی ہوئی بات کو لوٹانا دُشوار بات ہے۔

الاَفْوَہ: چوڑے منہ والا۔مؤنث فَوْهَاءُ ج فُوْهٌ. طَعْنَةٌ فَوْهَاءُ: چوڑا زخم کرنے والی نیزہ کی ضرب۔

الاَفْوَاہ: مسالے۔خوشبو کی ڈبیاں۔قسمیں۔ج اَفَاوِیَه واحد فُوْہ.

المُفَوَّہ: بڑا بولنے والا۔بلیغ۔کہا جاتا ہے خطیب مُفَوَّہ شراب مفوّہ: خوشبو ملی ہوئی شراب (...... والمُفَوّی) فوہ سے رنگا ہوا۔دیکھئے الفُوَّۃ.

الفُوْہ: ایک قسم کی نباتات ہے جس سے وجع الجنب اور داء الثعلب: کا علاج کرتے ہیں ارض (مفوّاۃ) زمین جس میں فوہ بہت ہو (دیکھئے الفُوَّۃ)

فِیْ: حرف جر۔معانی ذیل پر دلالت کرتا ہے (۱) ظرفیت جیسے الخَمْرُ فِی الزِّقِّ (۲) مصاحبت: جیسے جَاءَ فِی القَوْمِ. قُمْتُ فِیْ شُرُوْقِ الشَّمْسِ (۳) تعلیل جیسے قُتِلَ فِیْ ذَنْبِهٖ (۴) مقابلہ جیسے مَا عِلْمِیْ فِیْ بَحْرِهٖ الا قَطْرَةٌ استعلاء جیسے لاصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (۶) بمعنی با جیسے اَنْتَ بَصِیْرٌ فِیْ عَمَلِکَ: بمعنی الی: جیسے رَدَّیْدَہٗ فِیْ جَیْبِهٖ: بمعنی مِن: جیسے مَضَتْ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ فِیْ ثَلَاثِ سِنِیْنَ.

فَاءَ یَفِیْءُ فَیْئًا: لوٹنا...... الظِّلُّ: سایہ کا ہٹ جانا...... الغَنِیْمَةَ: غنیمت حاصل کرنا...... (...... فَیْئًا وفُیُوْءًا) الاَمْرَ: لوٹ آنا۔

فَیَّأَ تَفْیِئَةً الشَّجَرِ: درخت کا سایہ دار ہونا۔ فَیَّاَتِ الرِّیَاحُ الغُصُوْنَ: ہوا کا ٹہنیوں کو ہلانا۔

اَفَاءَ اِفَاءَةً. الظِّلُّ: سایہ کا لوٹنا...... ہ اِلٰی کَذَا: لوٹانا۔اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مَالَ القَوْمِ: مالِ غنیمت حاصل کرادینا...... عَلَی القَوْمِ فَیْئًا: دوسری قوم سے مالِ غنیمت حاصل کر کے دینا۔

تَفَیَّأَ تَفَیُّؤًا. الظِّلُّ: سایہ کا پلٹنا...... الشَّجَرَۃَ وفِی الشَّجَرَۃِ: درخت کا سایہ لینا۔سایہ ڈھونڈنا...... الاَخْبَارَ: خبر کی سن گن لینا۔کہا جاتا ہے تَفَیَّأَ بِفَیْئِهٖ: سایہ میں پناہ لینا۔

اِسْتَفَاءَ اِسْتِفَاءَةً: لوٹنا...... المَالَ: مالِ غنیمت لینا...... الاَخْبَارَ: خبر کی سن گن لینا۔

الفَیْءُ: مص۔سایہ۔غنیمت۔خراج ج اَفْیَاء وفُیُوء. الفَیْءُ: پرندوں کی ایک ٹکڑی۔

الفَیْئَةُ: فاء کا اسم مرة۔لوٹنا۔وقت۔

الفِیْئَةُ: فاء کا اسم نوع۔کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ حَسَنُ الفِیْئَةِ" وہ بہتر واپسی والا ہے۔کہا جاتا ہے دَخَلَ عَلٰی (تَفِیْئَةِ) فُلَانٍ: یعنی فلاں کے نشانِ قدم پر داخل ہوا۔

المُفَاء. افاء: کا اسم مفعول۔

المَفْیَاءَۃ والمَفْیُوْءَۃ: وہ جگہ جہاں دھوپ نہ ہو۔سایہ دار جگہ۔

اَفَاجَ. فِیْ عدوہ: دوڑنے میں دیر کرنا...... القَوْمُ فِی الارض: ملک میں پھیل جانا۔

الفَیْج: پیک۔ایلچی۔ہرکارہ۔خادم۔لوگوں کی جماعت۔پست زمین۔ج فُیُوْج.

الفَائِجَة: دو پہاڑوں کے درمیان وادی۔ج فَوَائِج.

فَاحَ یَفِیْحُ فَیْحًا وفَیَحَانًا. الحَرُّ: گرمی کا تیز ہونا۔فَاحَتِ القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا (...... فَیْحًا وفُیُوْحًا) الرَّبِیْعُ: سرسبز ہونا...... الدَّمُ: خون گرنا...... الشَّجَّةُ: زخم کا بہت خون بہانا۔

فَاحَ یَفِیْحُ وفَاحَ یَفَاحُ فَیْحًا: کشادہ ہونا۔ فَاحَتِ الغَارَۃ: وسیع ہونا۔منتشر ہونا۔

فَیَّحَ الشَّیْءَ: بکھیرنا۔متفرق کرنا اور اسی سے ہے "لَوْمَلَکْتَ الدُّنْیَا یَفَحْتَهَا فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ" اگر تم دُنیا کے مالک ہو جاؤ گے تو ایک ہی دن میں بکھیر دو گے۔

اَفَاحَ. القِدْرَ: جوش دینا...... الدِّمَاءَ: خون بہانا۔

الفَیْح والفَیَح: کشادگی۔

فَیَاحِ: اسم ہے غارت کا کہا جاتا ہے "فیحی فیاح" یعنی اے غارت پھیل جا اور منتشر ہو جا۔اور غارت لوٹ ڈالنے والے گھوڑے کو کہتے ہیں۔

الفَیَّاح: اسم مبالغہ۔فیاض۔بحر فَیَّاحٌ: بہت وسیع سمندر۔رَجُلٌ فَیَّاحٌ: فیاض۔بڑا دیالو مرد۔مؤنث فَیَّاحَةٌ.

الاَفْیَح: کشادہ۔مؤنث فَیْحَاء. ج فِیْح.

الفَیْحَاء: وسیع مکان۔بصرہ۔دمشق اور طرابلس شام کا لقب۔

فَاخَ یَفِیْخُ فَیْخًا وفَیَخَانًا: بمعنی فَاخَ یَفُوْخُ: وادی۔

فَادَ یَفِیْدُ فَیْدًا: مرنا...... المَالُ لَهٗ: ثابت ہونا اور بعضوں نے کہا ہے۔جاتا رہنا۔ فادت لہٗ فائدۃ: حاصل ہونا (...... وفَیَدَ) الرَّجُلَ: ناز سے چلنا۔فَیَدَ: اُلو کی آواز سے بد فالی لینا۔

اَفَادَ افادۃً. الرَّجُلَ عِلْمًا او مَالًا: فائدہ پہنچانا۔

......الـرَّجُلَ: مارڈالنا......الـجَزُوْرَ: ذبح کرنا۔(......واسْتَفَاد) مِنْهُ عِلْمًا او مَالاً: حاصل کرنا۔

تَفَايَدَ. القَوْمُ بالمَالِ: ہر ایک کا دوسرے کو فائدہ پہنچانا۔

تَفَيَّدَ الرَّجُلُ: ناز سے چلنا۔

الفَيْد: مص۔ زعفران کی پتی۔

اَلْفَائِدَةُ: ادھار مال دے کر یا قرض دے کر اپنے مال کے عوض فیصدی کے حساب سے قرض خواہ مقروض سے کچھ مال لے۔

اَلْفَائِدَةُ الْبَسِيْطَة: حاصل شدہ نفع جو اصل مال میں ملایا جائے۔ اَلْفَائِدَةُ الْمُرَكَّبَة: سالانہ، ششماہی یا سہ ماہی مدت کے بعد حاصل ہونے والا نفع جو اصل مال ضم کر دیا جائے۔

الفَائِدَة: زیادتی جو انسان کو حاصل ہو۔ علم یا مال وغیرہ سے انسان جو حاصل کرے ج فوائد۔

الفَيَّاد: نر الو (...... والفَيَّادَة) ناز سے چلنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَمْشِيْ عَلَى الاَرْضِ فَيَّادًا مَيَّادًا: وہ زمین پر ناز سے اکڑتا ہوا چلتا ہے۔

الفَيْرُوْزُ والفَيْرُوْزُ والفَيْرُوْزَج والفِيْرُوْزَج ایک قسم کا قیمتی پتھر۔

فَاشَ يَفِيْشُ فَيْشًا: فخر کرنا۔ تکبر کرنا۔ صفت فَائِش۔

فَيَّشَ. عَنِ الاَمْرِ: بزدلی کرنا۔ پیچھے ہٹنا۔

فَايَشَهُ فِيَاشًا ومُفَايَشَةً: مفاخرت کرنا۔

فَايَشَ الرَّجُلُ: لڑائی میں ڈینگ مارنا اور فضول دھمکی دینا۔

تَفَيَّشَ. الاَمْرَ: لغو دعویٰ کرنا......عَنْهُ: عاجزی سے پلٹ جانا۔

تَفَايَشَ. القَوْمُ: ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

الفَيَّاش: بہت فضیلت والا سردار۔ فخر کرنے والا۔

اَلْفَائِش: (پانی پر تیرنے والا ضِدُّ الْعَمِيْق)

الفَيُوْش: فخر کرنے والا۔ بزدل۔ کمزور۔

فَاضَ يَفِيْضُ فَيْضًا. فِيْ الاَرْضِ: جانا......مِنْهُ: ہٹ جانا اور کہا جاتا ہے "مَا فِضْتُ اَفْعَلُ" یعنی ہمیشہ کرتا رہوں گا۔ فَاضَهُ: جدا ہونا۔

اَفَاضَ. الكَلاَمَ: ظاہر کرنا۔ اَفَاضَتْ يَدُه: انگلیوں کا کسی چیز کے پکڑنے سے عاجز رہنا۔ کہا جاتا ہے مَالَكَ عَنْهُ (مَفِيْضٌ) تمہارے لئے کوئی بچنے کی جگہ نہیں۔

فَاضَ يَفِيْضُ فَيْضًا وفَيَضَانًا وفُيُوْضًا وفُيُوْضًا وفُيُوْضَةً وفَيْضُوْضَةً. السَّيْلُ: کثرت سے ہونا اور وادی کے کنارہ سے بہنا۔

......كُلُّ سَائِلٍ: جاری ہونا۔ کہا جاتا ہے "فَاضَتْ عَيْنُه" یعنی آنسو بہہ پڑے فَاضَ الجُرْحُ: پھیل جانا......الشَّيُّ: بہت ہونا (...... فَيْضًا وفُيُوْضًا) مرنا۔ فَاضَتْ نَفْسُه: روح نکلنا (فَيْضًا) الإنَاءُ: برتن کا بھر جانا ......صَدْرُه بالسِّرِّ: بھید کو چھپا نہ سکنا۔

اَفَاضَ اِفَاضَةً. الدَّمْعَ: آنسو بہانا...... المَاءُ: پانی گرانا......الإنَاءَ: برتن کو لبریز کر دینا۔

......القَوْمُ مِنَ المَكَانِ: متفرق و منتشر ہو جانا۔

......القَوْمُ فِي الحَدِيْثِ: گفتگو میں مشغول ہونا۔

القَوْمُ عَلَى الرَّجُلِ: غالب ہونا...... بِالشَّيْءِ......: پھینکنا، دفع کرنا اور کہا جاتا ہے "مَا اَفَاضَ بِكَلِمَةٍ" یعنی کچھ نہیں بولا۔

تَفَيَّضَ. الجَفْنُ: آنسو بہانا۔

اِسْتَفَاضَ. اِسْتِفَاضَةً. الخَبَرُ: پھیلنا۔ المَكَانُ: کشادہ ہونا......الوَادِيْ شَجَرًا: وسیع ہونا اور درخت بہت ہونا...... القَوْمُ فِي الحَدِيْثِ: مشغول ہونا...... الرَّجُلُ: پانی بہانے کو کہنا۔ القِدَاحَ وبالقِدَاحِ: تیر سے جوا کھیلنا۔

الفَيْض: مص۔ موت۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبْنَا فِيْ فَيْضِ فُلاَنٍ" فلاں کے جنازہ میں گئے۔

الفَيْضُ مِنَ الخَيْلِ: بہت تیز رو گھوڑا۔ ج فُيُوْض واَفْيَاض: کہا جاتا ہے "مَاءٌ فَيْضٌ" بہت پانی "وَاَعْطَاهُ غَيْضًا مِنْ فَيْضٍ" اس نے بہت میں سے تھوڑا دیا۔

رَجُلٌ فَيْضٌ: فیاض و سخی آدمی۔

الفَيَّاض: بہت پانی والا۔ رَجُلٌ فَيَّاضٌ: بہت جود و بخشش کرنے والا۔

حَدِيْثٌ (مُفَاضٌ ومُسْتَفِيْضٌ ومُسْتَفَاضٌ) فِيْه: پھیلی ہوئی بات۔

دِرْعٌ (مُفَاضَةٌ) کشادہ زرہ۔

فَاظَ يَفِيْظُ فَيْظًا وفَيَظَانًا وفُيُوْظًا وفَيْظُوْظَةً: مرنا۔

اَفَاظَ اللّٰهُ: موت دینا۔ کہا جاتا ہے ضَرَبْتُهُ حَتّٰى اَفَظْتُ نَفْسَهُ: میں نے اس کو مارا یہاں تک کہ قتل کر دیا۔

الفَيْظ: مص۔ موت۔ کہا جاتا ہے "حَانَ فَيْظُهُ" اس کی موت آ گئی۔

الفَيْف: جنگل جس میں پانی نہ ہو۔ ہموار جگہ ج اَفْيَاف وفُيُوْف. الفَيْفُ مِنَ الاَرْضِ: مختلف ہواؤں والی زمین۔

الفَيْفَى والفَيْفَاء والفَيْفَاة بمعنی الفَيْف ج فَيَافٍ. الفَيْفَاء: چکنا پتھر۔

فَاقَ يَفِيْقُ فَيْقًا: جان دینا۔ مرنا۔

اَفْيَقَ اِفْيَاقًا. الشَّاعِرُ: بمعنی اَفْلَقَ.

الفَيْق: مرغی کی آواز۔

فَالَ يَفِيْلُ فَيْلَةً وفُيُوْلَةً وفَيْلُوْلَةً رَأْيُهُ: کمزور اور غلط ہونا۔ صفت فَائِلُ الرَّأْيِ وفَالُهُ وفِيْلُهُ وفَيِّلُهُ. وفَالَ الرَّجُلُ: ہاتھی جیسا ہونا۔

فَيَّلَ رَأْيَهُ: غلطی پکڑنا۔ کمزور سمجھنا......الرَّجُلَ فِيْ رَأْيِهِ: صواب کو نہ پہنچنا۔

تَفَيَّلَ. رَأْيُهُ: کمزور ہونا......النَّبَاتُ: نباتات کا بڑھنا......الشَّبَابُ: جوانی ڈھلنا۔

......الرَّجُلُ: موٹا ہونا۔

الفَال: شگون۔ فال کا مخفف۔

الفِيْل: ہاتھی۔ ج اَفْيَال وفِيَلَة فُيُوْل. مؤنث فِيْلَة. الفِيْل: مرد فرومایہ۔

دَاءُ الفِيلُ ایک بیماری ہے جس میں پاؤں سوج جاتا ہے۔ فیل پا۔
الفَيَّال: مہاوت، ہاتھی بان۔ ج فَيَّالَة.
فَالَ الرأي وفَالَةً وفيلةً: کمزور رائے والا۔
فَيِلُ اللحم: بہت گوشت والا۔ فَيِلُ الرَّاي: کمزور رائے والا۔
الفَيَالَة: رائے کی کمزوری۔
المَفْيُوْلاء: ہاتھی کے بچے۔
الفِيْلَجَة: ریشم کے کیڑے کا کویا۔ ج فَيَالِج.
الفَيْلَق: بڑا لشکر۔ بڑا آدمی۔ ج فَيَالِق.
الفَيْلَم: بزدل۔ کشادہ منہ کا کنواں۔ کنگھا۔ دسترخوان کے نیچے بچھانے کا چمڑا۔ تلچھٹ کی کثرت ج فَيَالِم (...... والفَيْلَمَانِي) بڑے ڈیل ڈول کا مرد۔
اَلْفِيْلِبْرِيَّة: جنگلی زیتون جیسا ایک درخت جس کے پتے انڈے کی شکل کے ہوتے ہیں اور اس کے پھل انگوری ہوتے ہیں زیب و زینت کے لئے بویا جاتا ہے۔
فَانَ يَفِيْنُ فَيْنًا: آنا۔
الفَيْنَة: وقت۔
الفَيْنَان: خوبصورت لمبے بالوں والا مؤنث فَيْنَانَة.
تَفَيْهَق فِي الْكَلام: بہت پھیلا کر گفتگو کرنا۔ ...... فِي مِشْيَتِه: ناز سے چلنا...... عليه كَذَا: بڑا بننا۔
الفَيْهَق: ہر کشادہ جز و ج فَيَاهِق.
الفَيْهَك: بے وقوف عورت۔

ق

ق: اَلْــقَــاف: بنیادی حروف میں سے اکیسواں حرف ہے لہویہ حروف میں سے ہے یعنی حلق کے کوا سے نکلنے والا حرف۔

قَأَبَ (ف) قَأْبًا الطعامَ: کھانا۔۔۔۔۔الماءَ: پانی پینا۔

قَئِبَ (س) قَأْبًا قَأَبًا۔ مِنَ الشرابِ: زیادہ پینا۔

قَابَ یقابُ قَأْبًا: کھانا' پینا۔

القُوَّابُ والقُوَّابَی۔ مِنَ الانیۃِ: بہت پانی کا برتن۔

القَؤُوب والمِقْأَب: بہت پینے والا۔

القَاقَاءُ: کوے کی کائیں کائیں۔

القَیقَی: انڈے کی سفیدی۔ انڈے کا باریک چھلکا۔

قَأَی (ف) قَأْیًا۔ الرجلُ: حق خصم کا اقرار کرنا۔ دشمن کا مطیع ہونا۔

قَبَّ (ن ض) قَبًّا۔ النباتُ: نباتات کا خشک ہونا۔۔۔۔۔الشیءَ: اطراف کو جمع کرنا۔ ۔۔۔۔۔القُبَّۃَ: گنبد بنانا۔

قَبَّ (ن ض) قَبًّا۔ یدَ فلانٍ: ہاتھ کاٹنا۔

قَبَّ (ض) قُبُوبًا۔ اللحمُ ونحوُہٗ: گوشت وغیرہ خشک ہونا۔۔۔۔۔القومُ: جھگڑے میں آواز بلند کرنا۔

قَبَّ (ض) قَبًّا وقَبِیبًا۔ الاسدُ او الفحلُ: دانت پیسنا۔ قَبَّ طَیَّ الثوبِ: کپڑے کی تہ کو لپیٹنا۔

قَبَّ وقَبِبَ (س) قَبَبًا۔ الخصرُ او البطنُ: کمر کا باریک یا پیٹ کا دُبلا ہونا۔

قَبَّبَ۔ الرجلُ: گنبد بنانا۔۔۔۔۔البیتَ: گھر کو گنبددار بنانا۔۔۔۔۔التمرُ: کھجور کا خشک ہونا۔۔۔۔۔الشیءَ: اطراف کو جمع کرنا۔

تَقَبَّبَ۔ القُبَّۃَ: گنبد میں داخل ہونا۔

اِقْتَبَّ۔ یدَہٗ: ہاتھ کاٹنا۔

القَبُّ: مص۔ جوان گھوڑا۔ سردار قوم۔ چرخی کا سوراخ۔ قمیص کے گریبان میں لگانے کی دھجی۔ غلہ کا ایک پیمانہ۔

القَبُّ والقِبُّ: سردار قوم۔ القِبُّ: دونوں سرینوں کے درمیان پیٹھ کی اُبھری ہوئی ہڈی۔

القَبَّانُ: غلہ کا ایک پیمانہ۔

القَبَبُ: مص۔ کمر کا باریک ہونا۔ پیٹ کا پتلا ہونا۔

القُبَّۃُ: گنبد۔ ج قِبَاب وقُبَب۔ قُبَّۃُ الاسلامِ: بصرہ۔ قبۃ الشهادۃ عند الیہود: ایک خیمہ تھا جس میں یہود تابوت عہد کو چھپاتے تھے اور اُس کو قبۃ الزمان بھی کہتے تھے اَلقُبَّۃُ الخضراءُ او الزرقاءُ: گنبد آسمان۔

القَبِیَّۃُ: اوجھ کا وہ حصہ جس میں پرت پرت ہوتا ہے۔

القَابُّ: فا۔ آئندہ تیسرا سال' کہا جاتا ہے انک لا تنجح العامَ الحاضرَ ولا القابلَ ولا القابَّ: تو نہ تو امسال کامیاب ہوگا' نہ آئندہ سال نہ تیسرے سال۔

القَابَّۃ۔ قَابّ: کا مؤنث۔ بادل کی گرج۔ بارش کا قطرہ۔

القَبَّابُ: اسم مبالغہ۔ شیر۔

القُبَابُ۔ مِنَ السُّیُوفِ ونحوِہا: شمشیر بران۔ ۔۔۔۔۔مِنَ الانوفِ: موٹی ناک۔

الاَقَبُّ۔ مِنَ الخیلِ: باریک کمر۔ پتلے پیٹ والا گھوڑا۔ مؤنث قَبّاء ج قُبّ۔

القُبِّی: لگاتار روزے رکھنے کی وجہ سے دُبلے پیٹ والا۔

القَبِیبُ: خشک نباتات۔

الاَقَبُّ والمُقَبَّبُ والمَقْبُوبُ: دُبلا۔

القَبَج: چکور۔ کبک کا معرب ہے۔ واحد (قبجۃ) مذکر ومؤنث پر اطلاق ہوتا ہے۔ بخلاف یعقوب کے کہ اس کا استعمال صرف مذکر ہی کے لئے ہوتا ہے۔

اَلقَبَاجُوْرُ او الاباجُور: روشنی روکنے کے لئے کھڑکیوں پر گرل لگانا۔

قَبُحَ (ک) قُبْحًا وقُبُحًا وقَبَاحَۃً وقُبَاحًا وقُبُوْحًا وقُبُوْحَۃً: برا ہونا۔ بدصورت ہونا۔

قَبَحَہٗ (ف) قَبْحًا وقُبُوْحًا وقَبْحَۃً۔ اللّٰہُ عَنِ الخیرِ: افعال خیر سے محروم کردینا۔ صفت مفعولی مَقْبُوْحٌ: اور کہا جاتا ہے "قَبَحْتُ لَہٗ وَجْہَہٗ" یعنی میں نے اس کے لئے قَبَحَہُ اللّٰہُ: کہا قَبَحَ البَیْضَۃَ: انڈا توڑنا۔ قَبَحَ عَلَیْہِ فِعْلَہٗ: برائی ظاہر کرنا۔

قَبَّحَ لَہٗ وَجْہَہٗ: کسی کے عمل کے خلاف ناراضی کا اظہار کرنا۔

قَابَحَہٗ مُقَابَحَۃً: آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

اَقْبَحَ۔ الرجلُ: برا فعل کرنا۔

اِسْتَقْبَحَ۔ الشیءَ: برا سمجھنا۔

القُبْحُ: مص۔ قول' فعل یا صورت کی برائی۔

القَبِیحُ: برا۔ ج قِبَاحٌ وقَبْحَی وقَبَاحَی۔

(......والقَباح) ران اور پنڈلیوں کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ۔ بازو کی ہڈی کا کنارہ جو کہنی سے ملتا ہے۔
القَبِیحَة: قبیح کا مؤنث۔ عمل قبیح۔ ج قِباح. وقَبائح.
قَبَرَ (ن ض) قَبرًا ومَقبَرًا. المَیّتَ: میت کو دفن کرنا۔
اَقبرهُ: قبر بنانا۔ دفن کرنا......القَومَ: مقتول کو دفن کرنے کی اجازت دینا۔ دفن کرنے کے لئے دینا۔
القَبر: مص۔ انسان کے دفن کرنے کی جگہ۔ ج قُبُور.
القُبَّرة والقُنبَرة والقُنبُرة والقُنبَراء القُنبُراء: ایک پرندہ ہے جس کو فارسی میں چکاوک اور اُردو میں چنڈول کہتے ہیں۔ ج قُبَّر وقُبَر وقَنابِر.
القَبّار: شکاری کا چراغ۔ لوگوں کی جماعت جو شکار کو جال سے کھینچنے کے لئے جمع ہو۔
القَبُور: پست زمین۔
المَقبَر والمَقبِرة والمَقبَرة والمَقبُرة والمِقبَرة: قبرستان۔ ج مَقابِر.
المَقبَرِیّ والمَقبُرِی: مقبرہ کی طرف نسبت۔
القُبَّرَةُ والقُنبَرَةُ والقُنبُرَةُ والقُنبَراءُ والقُنبُراءُ: ج قُبَّرٌ وقُبَرٌ وقَنابِرُ: چکاوک۔ چنڈول۔ یعنی ہمیشہ بولنے والی چڑیا۔
القَبرُس: عمدہ تانبا۔ قُبرُوس ج قَبارِسة.
القَبز: ایک قسم کا باجا۔
القَبز: پستہ قد۔ بخیل۔
قَبَس (ض) قَبسًا. مِنهُ النّارَ: شعلہ لینا۔ ......النّارَ: آگ جلانا......العِلمَ: علم سیکھنا۔ استفادہ کرنا۔ قَبَسَہ النّارَ: کسی کے لئے آگ لانا۔
(......واَقبَسَ) فُلانًا العِلمَ: سکھلانا۔
واَقبَسَ فُلانًا: کسی کو آگ دینا۔
اِقتَبَسَ. مِنهُ النّارَ او العِلمَ: بمعنی قَبَس. ......مِنَ العِلمِ: استفادہ کرنا۔ واِقتَبَسَہ نارًا: کسی سے آگ لینا۔

القابِس: فا۔ آگ طلب کرنے والا۔ ج اَقباس.
القِبس: اصل۔
القَبَس والمِقباس: آگ کا شعلہ۔
القَبسَة. قَبَسَ: کا اسم مرۃ۔ قَبسَةُ العَجلان: جلد بازی کے لئے مثال ہے۔ اس آگ لینے والے سے تشبیہ دی گئی ہے جو گھر میں داخل ہو اور صرف اتنی دیر ٹھہرے کہ آگ لے سکے۔
القابُوس: خوبصورت چہرہ اور اچھے رنگ و روغن کا مرد۔
القَوابِس: اچھی بات سکھانے والے لوگ۔
المَقبِس: لکڑی کا وہ حصہ جو جل رہا ہو۔ ج مَقابِس.
المُقتَبِس: آگ کا شعلہ۔
المِقباس والمِقبَس: وہ چیز جس سے آگ کا شعلہ لیا جائے۔ المِقباس: وہ عورت جو جلدی سے حاملہ ہو جائے۔
القَبَشُور: وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو۔
قَبَصَ (ض) قَبصًا. الفَرَسُ: گھوڑے کا بہت تیز دوڑنا۔ صفت (قَبُوص) الرَّجُلُ: سیراب ہونے سے پہلے روکنا۔ الغُلامُ: لڑکے کا جوان ہونا (وقَبَصَ) الشَّیءَ: چٹکی سے لینا۔
قَبِصَ قَبَصًا: بڑے سر والا ہونا۔ درد جگر میں مبتلا ہونا۔ سبک ہونا۔ چست ہونا۔
(......وتَقَبَّصَ) الجَرادُ عَلَی الشَّجَرِ: ٹڈیوں کا درخت پر اکٹھا ہونا۔
اِقتَبَصَ. قَبصَةً مِن کَذا: چٹکی سے لینا۔
القَبص والقِبص: بہت ریت کا ڈھیر۔
القِبصُ: بہت سے آدمی۔
القُبص والقَبَص: جگر کا درد جو باسی منہ کھجور کے کھانے اور اس پر پانی پینے سے ہوتا ہے۔
القَبصَة والقُبصَة: چٹکی......مِنَ الطَّعامِ: لپ بھر خوراک۔ ج قُبَص.
القُبَیصَة بمعنی قَبصَة......القَبیصَة: مٹی کا ڈھیر۔ کنکری۔
القَبُوص: ہلکا پھلکا۔ چست۔
حَبلٌ قَبِصٌ: چھوٹی رسّی۔ القَبِص: ہلکا پھلکا چست۔
القِبِصّی: تیز دوڑ۔
الاَقبَص: بڑی کھوپڑی والا......مِنَ الخَیلِ: چست تیز رفتار گھوڑا۔ الاَقبَص: وہ شخص جو چلنے میں قدم کے اگلے حصے سے غبار اُڑائے اور غبار ایڑی پر پڑے۔ مؤنث قَبصاء ج قُبصٌ.
القَبصاء: بڑی کھوپڑی۔
القَبِیص: مٹی کا ڈھیر۔
القَوابِص: جماعتیں۔ پارٹیاں۔ واحد قابِصَة.
المِقبَص: رسّی جو گھوڑ دوڑ کے میدان میں باندھ دی جاتی ہے تاکہ سارے گھوڑے ایک قطار میں ہو جائیں۔ ج مَقابِص.
حَبلٌ مُتَقَبِّص: چھوٹی رسّی۔
قَبَضَ (ض) قَبضًا. بِیَدِہِ الشَّیءَ وعَلَی الشَّیءِ: کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا۔ پنجہ سے پکڑنا......یَدَہُ عَنِ الشَّیءِ: پکڑنے سے باز رہنا۔ قَبضَةُ عَنِ الاَمرِ: ہٹانا۔ دُور کرنا۔ قَبَضَہُ اللّٰہُ: وفات دینا۔ قَبَضَ الشَّیءَ: سمیٹنا ......الحادِی الاِبِلَ: اونٹ کو تیز ہانکنا...... الطّائِرُ جَناحَہ: پرندہ کا بازو سمیٹنا......الدّارَ ونَحوَها: قبضہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّہ یَقبِضُنِی ما قَبَضَکَ" جس چیز نے تجھے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی وفُلانٌ الخَیرُ یَبسُطُہُ والشَّرُّ یَقبِضُہُ: فلاں کے لئے خیر باعث بسط اور شر باعث قبض ہے۔ "واللّٰہُ یَقبِضُ ویَبسُطُ" یعنی اللہ کسی پر وسعت کرتا ہے اور کسی پر تنگی ڈالتا ہے۔
قَبَضَ (ض) قَبضًا واقتَبَضَ مِنهُ المالَ: اپنے لئے لینا......قَبضَةً: مٹھی بھر لینا۔
قَبَضَ (ض) قَبضًا وانقَبَضَ. فِی حاجَتِہ: جلدی کرنا اور دامن سمیٹنا......القَومُ: چھوڑ

دینا...... بَطْنُهٗ: قبض ہونا۔ اِنْقَبَضَ الشَّیْءُ: ملنا۔ منقبض ہونا۔ سمٹنا۔

قُبِضَ. المَرِیْضُ: قریب المرگ ہونا۔ مرنا۔

قَبَّضَ. الشَّیْءَ: جمع کرنا۔ سمیٹنا۔ سکیڑنا۔ کہا جاتا ہے "قَبَّضَ وَجْهَهٗ فَتَقَبَّضَ" اس نے اپنا منہ بگاڑا پس وہ بگڑ گیا۔ "وَقَبَّضَ مَابَیْنَ عَیْنَیْهِ" اس نے اپنی آنکھوں کے درمیان یعنی پیشانی پر شکن ڈال لیا۔ قَبَّضَ المَالَ فُلَانًا: مال کسی کے قبضہ میں دینا۔ مال پر کسی کا قبضہ کرانا۔

قَابَضَهٗ مُقَابَضَةً: ہاتھ میں ہاتھ دینا۔

اقبض. السَّیْفَ: تلوار کا قبضہ بنانا...... فُلَانًا المَتَاعَ: سامان پر قبضہ کرنے کے لئے برانگیختہ کرنا۔

تَقَبَّضَ: جمع ہونا...... الجِلْدُ فِي النَّارِ: کھال سکڑ جانا...... الرَّجُلُ عَنِ الأَمْرِ: نفرت کرنا۔

اِلَیْهِ: کودنا...... عَلَی الأَمْرِ: توقف کرنا۔

تَقَابَضَ. المُتَبَایِعَانِ: بائع اور مشتری کا بیعہ اور ثمن پر قبضہ کرنا۔

القَبَضُ: مص۔ تیز ہانکنا۔ کہا جاتا ہے "صَارَ المَالُ فِي قَبَضِهٖ" مال اس کی ملکیت میں ہو گیا۔

القَبَضُ: قبضہ کیا ہوا مال۔ جلدی۔ تقسیم سے پہلے غنیمت کا مال۔

اَلْقَبْضُ: علم عروض کی اصطلاح میں پانچواں حرف ساکن کو حذف کرنا جیسے فَعُوْلُنْ سے فعول۔ حذف شدہ کو مَقْبُوْض بولتے ہیں۔

القَبْضَةُ. قَبَضَ: کا اسم مرۃ۔ موت کہا جاتا ہے "صَارَ المَالُ فِي قَبْضَتِهٖ" مال اس کی ملکیت میں ہو گیا۔ قُبْضَةُ السَّیْفِ: تلوار کا قبضہ۔

القَبْضَةُ والقُبْضَةُ: مقبوضہ شی مِنَ الشَّیْءِ: مٹھی بھر کر۔

القُبْضَةُ: منتظم۔ چرواہا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قُبْضَةٌ رُفْضَةٌ" قبضہ کرنے والا اور جلدی چھوڑ دینے والا مرد۔

القَبَاضُ والقَبَاضَةُ: سکڑ جانا۔ جلدی۔

القَبَّاضُ والقَبَّاضَةُ: بہت سخت قبضہ کرنے والا۔ تیز ہانکنے والا۔

القَابِضُ: فا...... مِنَ الطَّعَامِ: زبان پکڑنے والی خوراک...... مِنَ الأَدْوِیَةِ: قبض کرنے والی دوا۔ تیز ہانکنے والا۔ قَابِضُ الأَرْوَاحِ: حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

القَبِیْضُ: سکڑا ہوا۔ تیز۔ عقل مند۔ کاریگر جو اپنے کام پر متوجہ رہے۔

المِقْبَضُ والمُقْبَضُ والمَقْبِضُ والمِقْبَضَةُ والمَقْبَضَةُ والمَقْبِضَةُ: تلوار کا قبضہ ج مَقَابِض.

قَبَطَ (ن) قَبْطًا. الشَّیْءَ: ہاتھ سے جمع کرنا۔ ملانا۔

قَبَطَ وَجْهَهٗ: ترش روئی کرنا۔ منہ بگاڑنا۔

القِبْطُ: مصر میں نصرانیوں کی ایک جماعت واحد قِبْطِيٌّ ج اَقْبَاط

القُبْطِیَّةُ والقِبْطِیَّةُ: کتان کا کپڑا جو قبط کی طرف منسوب ہے۔ ج القَبَاطِيُّ والقُبَاطِي.

القُبَّا والقُبَّیْطُ والقُبَّیْطَی والقُبَّیْطَاءُ: ایک قسم کی مٹھائی۔ ریوڑی۔

قَبَعَ (ف) قُبُوْعًا. القُنْفُذُ: سیہی کا اپنی کھال میں سر چھپانا...... الرَّجُلُ فِي قَمِیْصِهٖ: گریبان میں سر ڈالنا...... رَاْسَهٗ: سر کو کپڑے میں داخل کرنا...... فِي الأَرْضِ: جانا (...قَبْعًا) الجَوَالِقَ: گون کے کنارے موڑنا۔ (...... قَبْعًا وقُبُوْعًا) عَنْ اَصْحَابِهٖ: تخلف کرنا...... النَّجْمُ: ستارے کا ظاہر ہو کر چھپ جانا...... الرَّجُلُ: عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا...... المَرْأَةُ: عورت کا چھپنا۔ (قَبْعًا وقِبَاعًا وقُبَاعًا) الخِنْزِیْرُ: سور کا غرانا۔ الفِیْلُ: ہاتھی کا چنگھاڑنا (...... واقْتَبَعَ) المَزَادَةَ: مشک کے منہ کو منہ میں ڈال کر پینا۔

القُبَعُ: بگل۔

القُبَعُ والقُبَاعُ: سیہی۔ ایک قسم کا دریائی جانور۔

القُبَاعُ: بے وقوف مرد۔ ایک بڑا پیمانہ۔

القُبَعَةُ: ایک چھوٹا سا پرندہ۔ کہا جاتا ہے "یَا ابْنَ قُبَعَةَ وَیَا ابْنَ قَابِعَاءَ" یعنی اے بے وقوف۔

...... "اِمْرَاَةٌ قُبَعَةٌ طُلَعَةٌ" کبھی چھپنے والی کبھی ظاہر ہونے والی عورت۔

القُبَّعَةُ: بچوں کی ایک قسم کی ٹوپی۔

القَبَّاعُ: بزدل سور۔

اَلْقُبَعَةُ: چھوٹا پرندہ جو چوہوں کی بل کے پاس ہوتا ہے جب خوفزدہ ہو تو بل میں داخل ہو جاتا ہے۔

القُبَاعِيُّ: بڑے سر کا مرد۔

القَبِیْعَةُ. مِنَ السَّیْفِ: تلوار کے قبضہ پر چاندی یا لوہے کی گرہ۔

القَبِیْعَةُ والقِنِیْعَةُ: سور کی ناک کا سوراخ۔

القَوَابِعُ: گھوڑ دوڑ میں پیچھے رہے ہوئے گھوڑے۔

القَبَعْثَرِی والقَبَعْثَرُ: بڑا۔ بڑا اونٹ ج قَبَاعِث.

القَبَعْثَی: بڑے قدم کا مرد۔ بڑے کھر کا اونٹ۔ مؤنث قَبَعْثَاة.

قَبْقَبَ قَبْقَبَةً. الفحلُ: بڑبڑانا...... الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔

القَبْقَبُ: پیٹ۔

القَبْقَبَةُ: مص۔ گھوڑے کے پیٹ کی آواز۔ نر جانور کے دانت کی آواز۔

القِبْقِبُ: دریائی سیپی۔

القَبْقَابُ: کھڑاؤں۔ ج قَبَاقِیب.

القَبْقَابُ والقُبَاقِبُ: بہت بولنے والا۔ بک بک کرنے والا۔ جھوٹا۔ سخت آدمی

القَبَاقِبُ: آئندہ تیسرا سال کہا جاتا ہے "اِنَّکَ لَا تُفْلِحُ العَامَ وَلَا القَابِلَ وَلَا القَبَاقِبَ: یعنی نہ تو تم امسال فلاح پاؤ گے نہ آئندہ سال نہ تیسرے سال۔

قَبِلَ (س) قَبُوْلًا وقُبُوْلًا. الشَّیْءَ: لینا۔ قبول کرنا...... الکَلَامَ: تصدیق کرنا۔

قبلت (ن) قبلا وقبولا۔ ريح القبول: پروائی ہوا چلنا۔
قبل (ن) قبلا۔ على الشئ: مشغول ہونا اور لازم ہونا۔۔۔۔ المكان: متوجہ ہونا کہا جاتا ہے "قبلت الماشية الوادى" جانور وادی کی جانب متوجہ ہوئے۔
قبل (ف) قبلا۔ اليوم: دن کا قریب ہونا۔
قبلت (س) قبالة المرأة: عورت کا دائی جنائی ہونا۔۔۔۔ القابلة الولد: دایہ گری کرنا۔
قبل (س) وقبل (ن ض) قبالة به: کفیل و ضامن ہونا۔
قبل (ن) قبلا وقبل (س) قبلا: آنکھوں میں کجی والا ہونا۔ بھینگی نظر والا ہونا۔
قبل القوم: پروائی ہوا لگنا۔
قبلة: بوسہ دینا۔ قبل العامل العمل: ضامن لینا اور ضمان کو (القبالة) کہتے ہیں۔ قبلته الحمى: بخار کی وجہ سے ہونٹوں پر دانے نکل آنا۔
قابلة: سامنے ہونا۔۔۔۔ قابل الشئ بالشئ: مقابلہ کے لئے دو چیزوں کو آمنے سامنے کرنا۔
اقبل۔ اليوم: دن کا قریب ہونا۔ اقبلت الارض بالنبات: زمین میں نباتات کا بڑھنا۔ بکثرت ہونا۔ اقبل عليه: متوجہ ہونا۔۔۔۔ اليه: آنا۔۔۔۔ على الشئ: شروع کرنا اور لازم ہونا۔۔۔۔ القوم: پروائی ہوا لگنا۔۔۔۔ فلانا الشئ: آگے کرنا کہا جاتا ہے "اقبلت زيدا مرة واذبرته اخرى" یعنی چلنے میں زید کو کبھی آگے کبھی پیچھے کیا۔ "اذهب فاقبله الطريق" اس کو لے جاؤ اور راستہ بتلاؤ اور سامنے کرو۔
تقبلة: لینا۔ تقبل العمل: کام کو لازم کرنا۔۔۔۔ الله دعاءه: دعا قبول کرنا۔۔۔۔ اباه: باپ کے مشابہ ہونا۔ تقبلته السعادة: نیک بختی ظاہر ہونا۔
تقابل۔ الرجلان: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔
اقتبل الكلام: فی البدیہہ کہنا۔۔۔۔ الامر: کام از سرنو کرنا۔۔۔۔ الرجل: بے وقوفی کے بعد عقل مند ہونا۔
اقبلت واقبالت عينه اقبلالا واقبيلالا: نگاہ کا بھینگا ہونا۔
استقبل۔ الشئ: سامنے ہونا۔۔۔۔ الرجل: توجہ کرنا۔ سامنا کرنا۔ مقابلہ کرنا۔
قبل: پہلے۔ آگے اور یہ ظرف زمان ہے کبھی معرب ہوتا ہے۔ جیسے مات الخليفة ومات الوزير قبله ومن قبله: کبھی مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ اگر نیت میں ہو تو مبنی علی الضم جیسے مات الخليفة ومات الوزير قبل ومن قبل: اور اگر مضاف الیہ نہ لفظوں میں ہو نہ نیت میں تو معرب جیسے مات الخليفة ومات الوزير قبلا ومن قبل۔
قبيل: قبل کی تصغیر۔ کہا جاتا ہے "جاء فلان قبيل العصر" یعنی فلاں عصر سے کچھ پہلے آیا۔
القبل والقبل: اگلا حصہ۔۔۔۔ من الزمان: ابتدائی زمانہ۔۔۔۔ من الجبل: دامن کوہ ج اقبال: کہا جاتا ہے اقبل قبله: یعنی اس نے اس کا قصد کیا "رأيته (قبلا وقبلا وقبلا وقبلا وقبلا وقبليا) میں نے اس کو ظاہر طور پر سامنے دیکھا۔
القبل: مص۔ سامنے کی مرتفع زمین۔ واضح راستہ۔ بکری کے سینگوں کا چہرے پر ہونا۔ کہا جاتا ہے "حيا الله قبله" اللہ باقی رکھے اس چیز کو جو اس سے پہلے نظر آئے۔ القبل: دایہ کی بچہ جنانے کی لطف تدبیر۔ ہر چیز جو پہلے نظر آئے۔ کلام کی برجستگی۔ ہاتھی دانت وغیرہ کا گول تعویذ جو عورت اور گھوڑے کے سینہ پر لٹکایا جاتا ہے والقبل فی العين: آنکھ کی سیاہی کا ناک کی طرف جھکنا۔۔۔۔ فی العينين: ہر آنکھ کی نگاہ کا ایک دوسرے کی طرف جھکنا۔
القبل: طاقت۔ قدرت جیسے "مالى به قبل" مجھے اس کی طاقت نہیں کہا جاتا ہے "لى قبل فلان دين" میرا فلاں کے پاس قرض ہے "واتانى من قبله" اس کے پاس سے میرے پاس آیا۔ اس کی طرف سے میرے پاس آیا۔
القبلة. قبل: کا اسم نوع۔ جہت اور اسی سے ہے قبلة المصلى: اس جہت کے لئے جدھر نماز پڑھتا ہے کعبہ۔ جس چیز کا سامنا کیا جائے کہا جاتا ہے "ماله فى هذا الامر قبلة ولا دبرة" اس کے لئے اس معاملہ میں آگا پیچھا نہیں یعنی نہیں جانتا کہ کیا کرے۔ "واجعلوا بيوتكم قبلة" اپنے مکانوں کو آمنے سامنے کرو۔
القبلة: بوسہ۔ کفالت۔ ضمان۔ ج قبل.
القبلة: ایک قسم کا مہرہ جس کو جادوگرنی استعمال کرتی ہے اور اسی سے جادو کرتی ہے ج قبل.
القبلة بسكون الباء اور القبلة بضم القاف وسكون الباء بھی اسی معنی میں ہے۔
القبال. من النعل: تسمہ۔ کہا جاتا ہے رجل منقطع القبال: مرد بدرائے۔
القبالة: مص۔ ضمانت۔ کفالت۔ کہا جاتا ہے جلس (قبالته) یعنی وہ اس کے سامنے بیٹھا۔
القبول: مص۔ اچھی ہیئت۔ بادصبا۔ دائی جنائی۔ عافیت اور نعمت وغیرہ کا آنا۔
القبيل: ضامن۔ کفیل۔ شوہر۔ تین یا زائد کی جماعت۔ ج قبل وقبلاء۔ القبيل: خدا کی اطاعت (دبير: خدا کی نافرمانی) القبيل من النساء: دائی جنائی۔ کہا جاتا ہے "مايعرف قبيلا من دبير" وہ آنے جانے والے کو پہچانتا نہیں "ومن قبيل ذلك" اس کی جہت سے اور کہا جاتا ہے "رأيته قبيلا" میں نے اس کو سامنے سے ظاہر طور پر دیکھا۔
القبيلة: ایک باپ کے بیٹے۔ کنوئیں کے من

کا پتھر۔ چمڑے کا ہر ایک ٹکڑا۔ ج قبائل.
قبائل الرأس: سر کی ہڈی کے ٹکڑے بعض بعض سے ملے ہوئے۔ قبائل الطیر: پرندوں کی قسمیں قبائل الثوب: کپڑے کے ٹکڑے۔
الاستقبال: مص من الزمان: حال کے بعد آنے والا زمانہ۔
الاقبل: وہ شخص جس کی آنکھوں میں بھینگا پن ہو۔ "رجل اقبل" ناک کی جانب دیکھنے والا مرد۔ مؤنث قبلاء. ج قُبل.
القابل: فا۔ آئندہ سال۔ آمادۂ قبول۔ متاثر۔ ج قبلة.
القابلية: قبول اور تاثر کی آمادگی کی حالت۔
القابلة: قابل کا مؤنث۔ آنے والی رات۔ دائی جنائی۔ ج قوابل وقابلات. قوابل الامر: اوائل امر۔
المقابل: مفع۔ الرجل المقابل: ماں باپ کی طرف سے شریف۔ کہا جاتا ہے "رجل مقابل مدابر" نجیب الطرفین مرد۔
المقبل: مفع۔ مقبول۔۔۔۔ من الثیاب: پیوند لگا ہوا کپڑا۔ رجل (مقبل) الشباب: مرد نوجوان جس میں بڑھاپے کے آثار ظاہر نہ ہوں۔
المستقبل. فا. (المستقبل والمستقبل) من الزمان: آئندہ زمانہ۔
قبن (ض) قبونا. الرجل: ملک میں جانا۔
قبّن. الشیٔ: قبان سے تولنا (دیکھئے قبان)
اقبن: دشمن سے شکست کھانا۔ بے خوف تیز دوڑنا۔
القبنة: ضروریات میں بھاگ دوڑ۔
القبان: بھاری اشیاء کے تولنے کا ایک آلہ (دخیل)
القبین: اپنے کاموں میں بھاگ دوڑ کرنے والا۔ تیز رو۔
قبا یقبو قبوا. البناء: عمارت کو بلند کرنا یا گنبد نما بنانا۔۔۔۔ الزعفران: زعفران توڑنا اور جمع کرنا۔۔۔۔ الشیٔ: کسی چیز کو انگلیوں سے جمع کرنا۔۔۔۔ (قبا) الشیٔ: کسی چیز کو کمان جیسا کرنا۔ الحروف: ملانا۔
قبّی تقبیة. المتاع: سامان مہیا کرنا۔ الثوب: کپڑے کو قبا بنانا۔۔۔۔ علی فلان: ظلم کرنا۔
تقبّی. الشیٔ: گنبد جیسا ہونا۔۔۔۔ القباء: قبا پہننا۔۔۔۔ الرجل: پیچھے سے آنا۔
انقبی. عنہ: پوشیدہ ہونا۔
اقتبی. المتاع: سامان مہیا کرنا۔ آراستہ کرنا۔
القبو: پکی ہوئی عمارت۔ گنبد۔ قبہ۔ گول گنبددار کمرہ۔
القبوة: قبا کا اسم مرۃ۔ دونوں ہونٹوں کا ملانا۔
القباء: ایک کپڑا ہے جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ ج اقبیة.
القباء: مقدار۔ کہا جاتا ہے "بینهما قباء قوسین وقاب قوسین" یعنی دو کمان کے مقدار۔ کنایہ قریب سے۔
القبة: اوجھ کا وہ حصہ جس میں پرت پرت ہوتا ہے۔ تا واو محذوف کے بدلہ میں ہے۔
المقبو: مفع۔ جمع کیا ہوا۔ ملا ہوا۔
المقبی: بہت چربی والا۔
القبی: مقدار۔
القباية: بیابان۔
قت (ن) قتا: جھوٹ بولنا۔۔۔۔ الثوب: کپڑے کو لمبائی میں کاٹنا۔۔۔۔ الشیٔ: کسی چیز کو تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ کم کرنا۔ مہیا کرنا۔
قت الی فلان وقت اثر فلان: ارادہ معلوم کرنے کے لئے کسی کے پیچھے پوشیدہ طور پر جانا۔
قت وقتت. الاحادیث: سخن چینی کرنا۔
وقتت الافادية: ہانڈی میں ڈالنا اور پکارنا۔ کہا جاتا ہے "هو يقت الحديث" وہ باتوں میں تزویر اور تحسین کرتا ہے۔
تقتت. الحدیث: بات کے پیچھے پڑنا۔ کان لگانا۔
اقتت. الشیٔ: کسی چیز کو جڑ سے اکھیڑنا۔
القت: مص۔ جھوٹ۔ اسپت یا اسپست خشک۔ ایک قسم کا جنگلی دانہ ہے جس کو دیہاتی کوٹنے اور پکانے کے بعد کھاتے ہیں۔ واحد (قتة)
القتات: ایک قسم کی نباتات۔
القتات والقتوت: چغل خور۔ امراة قتاتة وقتوت: چغل خورن۔
القتیتی: چغلی۔ رجل قتیتی: چغل خور مرد۔ قول (مقتوت ومقتت) جھوٹا قول۔
قتب (ن) قتبا: بھنی ہوئی آنت کھلانا۔
اقتب. البعیر: اونٹ پر پالان باندھنا۔
۔۔۔۔ ہ یمینا: سخت قسم دینا۔۔۔۔ ہ الدین: گرانبار و بوجھل کر دینا۔
القتب: آنتیں (مذکر اور کبھی مؤنث بھی استعمال کیا جاتا ہے) جو پیٹ کے ارد گرد ہو۔ پالان۔ ج اقتاب.
القتبة: آنتیں۔ ج اقتاب.
القتب: کجاوہ۔ آنتیں۔ ج اقتاب کہا جاتا ہے "هو قتب بعض بالغارب" یعنی وہ بہت زیادہ اصرار کرنے والا ہے۔
القتب: تنگ خو۔ جلدی غضبناک ہونے والا۔
القتوبة: وہ اونٹ جس پر پالان ہو۔
رجل (مقتب) الکاهل: تیز تیز تندے والا مرد۔
قتد. القتاد: قتاد کے کانٹے دور کر کے اونٹوں کو چارہ دینا۔
قُتد. القتاد: قتاد کے اطراف کو آگ سے جھلس دینا۔
القتاد: ایک درخت ہے جس کے کانٹے سوئی کی مانند ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "من دون هذا الامر خرط القتاد" یعنی بڑی ہی مشکل سے یہ حاصل ہو سکتا ہے اور درخت قتاد کا کانٹا اس سے بہت سہل ہے اور خرط القتاد سے مراد اس کے چھلکے اور کانٹے کو ہاتھوں سے دور کرنا ہے۔

القَـتَـد والقِتَد: کجاوہ کی لکڑی۔ ج اَقْتَاد واَقْتُد وقُتُود.

قَتَرَ (ن ض) قَتْـرًا وقُتُورًا. عَـلٰی عَيَالِهٖ: بال بچوں پر نفقہ میں تنگی کرنا۔ صفت (قَـاتِـر وقَتُوْر واَقْتَر) ...... الشَّیْءُ: بعض کو بعض سے ملانا۔

...... الـــدِّرْعَ: زرہ میں میخوں کے سرے بنانا۔

...... الاَمْـرِ: لازم ہونا ...... قَتْـرًا وقَتَـرًا وقُتُورًا) مَابَيْنَ الاَمْرَيْنِ: تخمینہ کرنا۔ اندازہ کرنا۔

قَتِرَ الرَّجُلُ: روزی کا تنگ ہونا۔

قَتَر (ن ض) قَتْـرًا وقُتُورًا وقَتِرَ (س) قَتَـرًا. البَـخُوْرُ واللَّحْمُ: بدبودار ہونا ...... النَّارُ: دھوئیں والی ہونا۔

قَتَّرَ. عَـلٰی عَيَالِهٖ: نان ونفقہ میں تنگی کرنا۔ الـلَّحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا ...... الـصَّيَّادُ لِلاَسَـــدِ: شیر کے شکار کے لئے گڑھے میں گوشت ڈالنا ...... ہ: خاک پر پچھاڑنا ...... الشَّـــیْءَ: ایک دوسرے کے قریب کرنا ...... الـــرَّجُـــلُ: پکی ہوئی چیز کی بُو تیز کرنا ...... الوَحْشَ: اونٹ کے بال وغیرہ کی دھونی دینا تاکہ شکاری کی بُو محسوس کر کے بھاگ نہ جائے ...... مَابَيْنَ الاَمْرَيْنِ: اندازہ کرنا۔

اَقْتَرَ: مال کم ہونا ...... عَـلٰی عَيَالِهٖ: نان ونفقہ میں تنگی کرنا ...... الشَّیْءُ: لازم ہونا ...... اللّٰـه رزقه: روزی تنگ کرنا ...... الـنَّـارُ: دھوئیں والی کرنا۔ اَقْتَـرَتِ الـمَـرْاَةُ: عود کی دھونی دینا۔

تَقَتَّرَ: غضبناک ہوکر آمادہ جنگ ہونا۔ ...... لِـلـصَّـيْدِ: شکار کے لئے قترہ میں چھپنا۔ (دیکھئے قُـتْـرَةٌ) ...... فُلاَنـًا: فریب دینے کا ارادہ کرنا ...... عَـنْـهُ: جدا ہونا ...... الاَمْـرَ: آمادہ ہونا ...... لِلاَمْرِ كَذَا: نرمی برتنا۔

تَقَاتَرَ. القَوْمُ: ایک دوسرے کو فریب دینا۔

اِقْتَـرَ. الـصَّـائِدُ: شکاری کا قترہ میں چھپنا (دیکھئے قُتْرة)

الـقُـتْـر: مص۔ زندگی بسر کرنے کے قابل۔ اندازہ۔

الـــقِتْـــر: تیر کا پھل۔ چھوٹا تیر۔ تیر کانے جو نشانے پر پھینکا جائے۔

القَتَر: گردوغبار۔ اندازہ۔

الـقُتْـر والقُتُر: گوشہ وجانب ج اَقْتَار: قطر میں ایک لغت ہے۔

القَتِر: متکبر۔ مغرور۔

القَتَرَةُ. قَتَر: کا اسم مرۃ۔ گردوغبار۔

الـقِتْرَةُ. قَتَر: کا اسم نوع۔ القِتَر: کا واحد۔ اَبُوْ قِتْرَةَ: ابلیس کی کنیت۔ اِبْنُ قِتْرَةَ: ایک خبیث قسم کا سانپ جس کا کاٹا ہوا بچتا نہیں۔ ج بَـنَـاتُ قِـتْـرَةَ. قترة: ان سب میں غیر منصرف ہے اس لئے کہ مؤنث معرفہ ہے۔

الـــقُـتْـرَةُ: شکاری کا مچان۔ زرہ کا حلقہ۔ تنگی عیش۔ روشن دان۔ قُتْرَةُ البُسْتَان: باغ کی نالی۔ قُتْرَةُ البَاب: دروازہ میں بند کرنے کی جگہ۔ ج قُتَر.

الـقُـتَـار: پختہ چیز کی بھاپ۔ بخور یا گوشت یا بھنی ہوئی چیز یا جلی ہوئی ہڈی یا عود کی بُو۔

الــقَـتِـيْـر: زرہ کی میخوں کے سرے۔ زرہ۔ بڑھاپا یا بڑھاپے کی ابتداء۔

الـقَـاتِـر والقَتُوْر والاَقْتَر: بخیل۔ جو بال بچوں پر نان ونفقہ میں تنگی کرے۔ کہا جاتا ہے "سـرْجٌ" (قَـاتِرٌ ومُقْتِر) آرام دہ زین جس سے جانور کو تکلیف نہ پہنچے۔ "ولَـحْـم قَـاتِر"۔ یعنی وہ گوشت جس میں چکنائی کی وجہ سے بُو ہو۔

الاَقْتَر: خاکستری رنگ والا۔

التَّقْتِيْر: مص۔ قوت لایموت۔

قَتَعَ (ف) قُتُوْعًا: ذلیل ہونا۔

قَاتَعَهٗ مُقَاتَعَةً: مقاتلہ کرنا۔

القِتْع: شہد کا چھتہ جو چٹان میں ہو یا ایسے غار میں ہو جو زیادہ گہرا نہ ہو۔

الـقَـتَـع: ایک سرخ رنگ کا کیڑا جو لکڑی کھاتا ہے۔ واحد (قَـتَـعَة) اور کہا گیا ہے کہ قَـتَـع: بمعنی دیمک۔

القَتَعَة: ذلیل۔ کہا جاتا ہے هُـوَ (اَقْتَعُ مِنْهُ) یعنی وہ اس سے زیادہ ذلیل ہے۔ مؤنث قَتْعَاءُ. ج قُتْع.

قَتَلَهٗ (ن) قَتْلاً وتَـقْتَالاً: مار ڈالنا۔ صفت (قَـاتِل) ج قَـاتِـلُـوْن وقَتَلَة وقُتَّال: کہا جاتا ہے "قَتَلَهٗ بِاَخِيْهِ" یعنی اپنے بھائی کے انتقام میں قتل کیا۔ قَـتَلَ الخَمْرَةَ: شراب میں پانی ملانا۔ الـجُـوْعَ او البَـرْدَ: بھوک یا سردی کی تیزی کو توڑ دینا۔ کہا جاتا ہے "قَـتَـلَـهُ اللّٰهُ" یعنی اللہ اس پر لعنت کرے اور یہ بددُعا کے موقع پر کہا جاتا ہے اور مقام مدح وثنا اور موقع استحسان پر بھی بولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے "قَتَلَ الشَّیْءَ خُبْرًا" یعنی اس نے علم کے لحاظ سے احاطہ کرلیا "وقَـتَـلَ غَلِيْلَه" یعنی اس نے اسے پلایا اور اس کی تشنگی سیرابی کی وجہ سے زائل ہوگئی۔

قَتَّلَ. القَوْمَ: بہت لوگوں کو قتل کرنا۔

قَـاتَـلَـهٗ قِتَـالاً وقِيْتَالاً ومُقَاتَلَةً: جنگ کرنا۔ دشمنی کرنا ...... هُ الـلّٰـهُ: لعنت کرنا۔ اور موقعہ استحسان پر کہا جاتا ہے "قَـاتَـلَـهُ الـلّٰـهُ مَا اَشْـعَـرَهٗ" مُراد اس سے مدح ہے نہ کہ قتل کی بددُعا۔

اَقْتَلَهٗ: قتل کے لئے پیش کرنا۔

تَـقَـتَّلَ: چلنے میں لچکنا ...... لِلاَمْـرِ: مہلت دینا ...... لِـفُلاَنٍ: جھکنا۔ فرمانبردار ہونا (تَـقَـاتَـلَ وتَقَاتَلَ واِقْتَتَلَ) القَوْمُ: باہم ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔

اِسْـتَـقْـتَـلَ: قتل ہونے کے لئے سر جھکانا۔ (جیسا اِسْتَمَاتَ) قتل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا۔ فِـی الاَمْـرِ: کوشش کرنا۔ جان جوکھوں میں ڈالنا۔

القَتْل: مص الـقَـتْـلُ العَمَد: قتل جو مقصود ہو القَتْلُ الخَطَا: قتل جو غیر مقصود ہو۔

الـقِتْل: دشمن۔ دوست۔ ہمسر۔ نظیر۔ جنگجو۔ بہادر ج اَقْـتَـال اور کہا جاتا ہے "اِنَّـهٗ لَقِتْلُ شَرٍّ" وہ شر کا جاننے والا ہے۔

القِتْلَة: قتل کا اسم نوع۔ کہا جاتا ہے "قَـتَـلَـهٗ

قَتْلَةَ سَوْءٍ" اس نے اس کو بُرے طریقہ سے
قتل کیا۔
القِتال: نفس۔ قوت۔ کہا جاتا ہے "ناقةٌ
ذاتُ قِتال" مضبوط اونٹنی۔
القَتُول: بہت قتل کرنے والا (مذکر و مؤنث)
ج قُتُل وقُتْل.
القَتِيل: مقتول (مذکر و مؤنث) ج قَتْلى
وقُتَلاء وقَتالى.
المَقْتَل: جسم کا وہ عضو مثلاً کنپٹی کہ جس پر
ضرب پہنچنے سے آدمی نہ بچے۔ قتل کی جگہ۔
قتل ج مَقاتِل.
المُقاتِلَة: لڑنے والی جماعت۔ تا تانیث
کے لئے جماعت کی تاویل کی وجہ سے ہے
واحد (مُقاتِل)
المُقْتَتَل: میدانِ جنگ۔
المُقَتَّل: تجربہ کار۔ باخبر۔ دل جس کو عشق
نے ہلاک کردیا ہو۔
قتَم (ن) قُتُومًا وقتِم (س) قَتَمًا.
الغُبارُ: غبار کا بلند ہونا۔
قتم (ض) قَتامةً وقُتُومًا: سیاہی مائل ہونا
(..... قُتُومًا) وَجهُهٗ: چہرے کا متغیر ہونا۔
اَقْتَمَ۔ اليَومُ: بہت غبار والا دن۔
اِقْتَمَّ اِقْتِمامًا۔ الشَّيئُ: کالا ہونا۔ سیاہی مائل
ہونا۔
القَتَم: محض۔ غبار۔
القَتام والقَتَمَة: کالا غبار۔ لڑائی کا غبار۔
تاریکی۔ سیاہی۔
القاتِم: فا۔ کالا۔ کہا جاتا ہے اَسْوَدُ قاتِم:
بہت کالا۔ ج قَواتِم.
الاَقْتَم: سیاہی مائل۔ بھورا۔
حِیاضٌ مُقْتِمٌ: موت کا گڑھا۔
قتَنَ (ن) قُتُونًا۔ السَّمَکُ: مچھلی کا خشک
ہونا۔ اس کی تری کا زائل ہونا۔
قتُنَ (ک) قَتانَةً واَقْتَنَ: کم خوراک ہونا۔
دُبلا ہونا۔
القَتان والقُتان: گردوغبار۔
القاتِن: فا۔ سیاہی مائل۔ کہا جاتا ہے اَسْوَد

قاتِن: بہت سیاہ۔
القَتِين: کم خوراک (مذکر و مؤنث) خوار و
ذلیل۔ دُبلا پتلا۔ باریک نیزہ۔ چچڑی۔
القَتَن: ایک قسم کی چوڑی مچھلی۔
قتا یَقْتُو قَتْوًا وقَتًا وقَتْى وقِتًى مَقْتًى
المُلُوکَ: اچھی خدمت کرنا۔ صفت (قاتٍ)
اِقْتَوى۔ الرَّجُلُ: خدمت لینا (اور یہ شاذ
ہے اس لئے کہ اِفْعِلال لازم ہے)
القَتْوَة: قتا کا اسم مرۃ۔ چغلی۔
المَقْتى: جو خوراک پر خدمت کرے اور اکثر
بادشاہ کے خدام کے لئے استعمال کیا جاتا
ہے۔ ج مَقْتَوُون ومَقاتِوَة ومَقاتِيَة.
المَقْتَوِیّ بمعنی مَقْتى.
قَثَّ (ن) قَثًّا۔ الشَّيئُ: کھینچنا..... الاِبِلَ:
اونٹ کو پانی پلانا (..... واقْتَثَّ) الشَّجَر:
درخت کو جڑ سے اکھیڑنا۔ قَثَّ۔
(ن) قَثًّا وقِثِّيثى۔ المالَ: بکثرت جمع کرنا۔
القُثاث: سامان۔ کہا جاتا ہے "جاءَ القَومُ
بِقَثاثِهِم وقُثاثَتِهِم" قوم مع اپنے ساز و
سامان کے آگئی۔
القَثّاث: چغل خور۔
القَثاثَة والقَثِيثَة والمَقَثَّة: لوگوں کی
جماعت۔
اَقْثَأَ۔ المَکانُ او القَومُ: بہت ککڑی والی
ہونا۔
القُثّاء والقِثّاء: ککڑی۔ واحد (قِثّاءَة قِثّاءُ
الحِمار) کریلا۔
المَقْثَأَة والمَقْثُوءَة: ککڑی کی جگہ۔ ج
مَقاثِئ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ مَقْثَأَة ومَقْثُوءَة" ککڑی والی سرزمین۔
اِقْتَثَر۔ الشَّيئُ: گھر کے لئے سامان بنانا۔
تَقَثَّرَ: بدول ہونا۔ ڈرنا۔ خوف زدہ ہونا۔
القِثْرَة: گھر کا سامان۔
القُثْرُد والقِثْرِد والقَثْرَد: گھر کا سامان۔
القَثْرَد والقُثْرُد القَثّار: گھر کے بہت
سامان والا۔ بہت بکریوں والا۔
القَثْرِد: انگور کی جڑ میں خشک کوڑا کرکٹ۔

لوگوں کی جماعت۔
القَثارِد: قمیص کے دامن۔
قَثْقَثَ قَثْقَثَةً۔ الوَتَد: کھونٹی کو اکھیڑنے کے
لئے حرکت دینا..... المِکْیالَ: ناپ پورا
کرنا۔
قَثَمَ (ض) قَثْمًا۔ الشَّيئُ: شیر کے پاخانہ
سے لتھیڑنا (..... واقْتَثَم) المالَ: بہت لینا۔
اِقْتَثَم الرَّجُلَ: ذلیل کرنا..... الشَّيئَ: جڑ سے
اکھیڑنا۔
قَثَمَ (ن) قَثْمًا۔ لَهٗ مِنَ المالِ: یکبارگی
دینا..... فِی مَشْیِه: سست چلنا۔
قَثِمَ (س) وقَثُمَ (ک) قُثْمَةً وقَثَمًا: شیر
کے پاخانہ سے لتھیڑنا۔
قَثَمَ (س) قَثَمًا وقَثامَةً: گردآلود ہونا۔
القَثِم والقَثُوم: خیر یا شر کا جمع کرنے والا۔
القُثَم: بہت دینے والا (قاثِم) سے معدول
ہے)
القاثِم: فا۔ دینے والا۔
القُثَم: سخی لوگ۔
القُثْمَة: خاکستری رنگ۔
قَثامِ: مبنی بر کسرہ۔ مادہ بجو۔ بہت مال غنیمت
قَثا یَقْثُو قَثْوًا وقَثى یَقْثِی قَثْيًا واقْتَثى
المالَ: جمع کرنا۔
القَثا: ایسی چیزوں کا کھانا جس سے کھانے
میں آواز نکلے جیسے ککڑی وغیرہ۔
قَحَّ (ن) قُحُوحَةً وقَحاحَةً: خالص ہونا۔
القُحّ: خالص کہا جاتا ہے "فُلانٌ کَرِیمٌ قُحٌّ
واَعْرابِیٌّ قُحٌّ" فلاں خالص کریم اور خالص
اعرابی ہے ج اَقْحاح۔ القُحّ: سخت اور
بدخو۔ مؤنث قُحَّة: کہا جاتا ہے اَعْرابِیَّةٌ
قُحَّةٌ۔
القُحاح: خالص۔
قَحَبَ (ن) قَحْبًا وقُحابًا وقَحْبَ:
کھانسنا۔ قَحَبَتِ المَرْاَةُ: عورت کا بدکار
ہونا۔
القَحْبُ: سن رسیدہ کھانسی والا۔
القَحْبَةُ: قحب کا مؤنث۔ بدکار۔ زانیہ۔

بڑھیا۔ ج قِحَاب.
قَحَثَ (ف) قَحثًا. الشَّیْءُ: کل لے لینا۔
قَحَدَ (ف) قَحدًا واَقْحَدَ. البَعِیْرُ: بڑے کوہان والا ہونا۔
اِسْتَقحَدَتِ. النَّاقَةُ: اونٹنی کا بڑے کوہان والی ہونا۔
نَاقَةٌ قَحِدَةٌ ومِقحَادٌ: بڑے کوہان والی اونٹنی ج مَقَاحِید.
القَحدَة: کوہان یا کوہان کی جڑ۔ ج قِحَادٌ واَقْحُد.
القَحَاد: وہ شخص جس کے نہ بھائی ہو نہ لڑکا۔
المُقحَدَة: کوہان کی جڑ۔
قَحَزَ (ف) قَحزًا: کودنا۔ رنجیدہ ہونا۔ مضطرب ہونا(...... قُحُوزًا) مُردہ کی طرح کرنا(...... قَحزًا وقُحُوزًا وقَحَزَ) بہ: پچھاڑنا۔ قَحَزَهُ قَحزًا وقَحَّزَهُ بالعَصَا: لاٹھی سے مارنا(قَحَزَ قَحزًا وقُحُوزًا وقُحزانًا) الرَّجُل: ہلاک کرنا۔
قَحَّزَ و تَقَحَّزَ. لَهُ الکلامَ: سخت کلامی کرنا۔
القَاحِزَات: سختیاں۔
القُحَازَة: پرندوں کے پھنسانے کا جال۔
القَحِیْز: مس۔ دھمکی۔ وعید۔ برائی۔
جُوعٌ مُقحِزٌ: سخت بھوک۔
قَحَطَ (ف) قَحطًا: سخت مارنا۔
قَحَطَ (ف) قَحطًا وقَحِطَ (س) قَحطًا السطرُ: بارش رکنا۔
قَحَطَ (ف) وقَحِطَ (س) قَحطًا وقَحطًا وقُحُوطًا وقَحِطَ واَقحَطَ العَامُ: بارش رکنا اور خشک سالی ہونا۔ صفت قَاحِطٌ ج قَوَاحِط واَقحَطَ اللّٰهُ الاَرضَ: قحط ڈالنا۔ اَقحَطَ النَّاسُ: قحط میں مبتلا ہونا۔
قَحِطَ وقُحِطَ واَقحَطَ البَلَدُ: بارش رکنا۔ خشک سالی والا ہونا۔
قَحَّطَ النَّخلَةَ: درخت خرما میں گابھا دینا۔
عَامٌ قَحِطٌ وقَحِیطٌ ومَقحُوطٌ: خشک سال۔
سَنَةٌ قَحِیطٌ: خشک سال۔

اَلمَقحَطَةُ: آلہ قحط
المِقحَط: نہ تھکنے والا گھوڑا۔
قَحَفَهُ (ف) قَحفًا: کھوپڑی کاٹنا یا توڑنا۔ ...... الشَّیءُ: بہالے جانا ...... مَا فِی الاِنَاءِ: ڈگڈگا کے سب پی جانا ...... الحَبَّ: دانے کو بکھیرنا۔ ...... الرُّمَّانَةَ: انار چھیلنا۔ چھلکا اتارنا(...... قُحافًا) کھانسنا۔
اِقتَحَفَ. مَا فِی الاِنَاءِ: ڈگڈگا کے سب پی جانا ...... السَّیلُ کُلَّ شَیءٍ: بہالے جانا۔
القِحف: کھوپڑی۔ کھوپڑی کا جو حصہ ٹوٹ کر جدا ہو جائے۔ لکڑی کا پیالہ۔ ج اَقحَاف وقُحُوف وقِحَفَةٌ: کہا جاتا ہے "رَمَاهُ بِاَقحَافِ رَاْسِه" اس نے اس پر بڑے بڑے کام ڈال دیئے۔ اس نے اس کو تباہی میں مبتلا کر دیا۔ "فُلانٌ مَالَهُ قِدٌّ ولا قِحفٌ" فلاں نہ تو اس کے پاس چمڑے کا پیالہ ہے نہ لکڑی کا۔ یعنی اس کے پاس کچھ نہیں قد چمڑے کے پیالہ کو کہتے ہیں۔
القِحَاف: ڈگڈگا کے پینا۔
القُحَاف: بہالے جانے والا سیلاب۔
القُحَافَة: ہر وہ چیز جس کو لے کر تم چست ہو جاؤ۔
القَاحِف: فا۔ ج قُحُف.
عَجَاجَةٌ قَحِفَاءُ: آندھی جو سب چیز کو اڑا لے جائے۔
المِقحَفَة: وہ لکڑی جس سے دانے کو بکھیرا جائے۔ ج مَقَاحِف.
قَحَلَ (ف) قُحُولاً وقَحِلَ (س) قَحَلاً وقَحلاً وقُحِلَ. الشَّیءُ: خشک ہونا۔ صفت قَاحِلٌ وقَحْلٌ وقَحِلٌ وانقَحَلَ: اور اسی سے قَحَلَ الشَّیخُ: یعنی ہڈیوں پر کھال خشک ہو گئی اور بہت بوڑھا ہو گیا "کَیفَ نَرُدُّ شَیخَکُم قَد قَحِلَ" یعنی ہم تمہارے شیخ کو کیسے واپس کر سکتے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی کھال خشک ہو گئی۔
اَقحَلَ الشَّیءُ: خشک کرنا۔ کہا جاتا ہے اَقحَلَهُ

الصَّومُ: روزہ نے اس کی کھال کو خشک کر دیا۔
قَاحَلَهُ مُقَاحَلَةً: لازم ہونا۔
تَقَحَّلَ. الشَّیخُ: بڑھاپے کی وجہ سے خشک کھال والا ہونا۔ تَقَحَّلَ فِی لُبُوسِه وحَالِه: برے لباس اور حال والا ہونا۔
القَاحِل: فا ...... مِنَ الجُلُودِ: خشک کھال۔
القُحَال: بکریوں کی ایک بیماری جس سے کھال خشک ہو جاتی ہے۔
القُحُولَة: خشکی۔
المُتَقَحِّل. مِنَ الرِّجَالِ: خشک کھال والا۔ بدحال۔
قَحَمَ (ن) قُحُمًا وقُحُومًا فِی الاَمرِ: کسی معاملے میں بلا سوچے سمجھے گھس پڑنا ...... اِلَیهِ: قریب ہونا۔
قَحَمَ (ف) قَحمًا. المَفَاوِزَ: بیابان طے کرنا۔
قَحَّمَه واَقحَمَه. فِی الاَمرِ: معاملہ میں بلا سوچے سمجھے داخل کرنا۔ "قَحَّمَ الفَرَسُ رَاكِبَهُ" گھوڑے کا سوار کو چہرے کے بل گرانا۔ اَقحَمَ فَرَسَهُ النَّهرَ: گھوڑے کو نہر میں زبردستی داخل کرنا ...... الکَلِمَةَ: کسی کلمہ کو دو متلازم کلمے مثلاً مضاف مضاف الیہ کے درمیان داخل کرنا جیسے رجل کا لفظ اور یدمن کے درمیان اس قول میں قَطَعَ اللّٰهُ یَدَ وَرِجلَ مَن قَالَهَا: اس لئے کہ اصل ترکیب یوں ہے۔
قَطَعَ اللّٰهُ یَدَ مَن قَالَهَا وَرِجلَهُ.
اُقحِمَ. القَومُ: قحط سالی کی وجہ سے اپنے ملک کو چھوڑ کر کسی سرسبز و شاداب جگہ میں چلا جانا۔
تَقَحَّمَ. الفَرَسُ النَّهرَ: گھوڑے کا نہر میں داخل ہونا۔ گھسنا ...... الفَرَسُ رَاكِبَهُ: گھوڑے کا سوار کو چہرے کے بل گرانا۔ ...... الاَمرَ: کسی معاملے میں اپنے کو مشقت کے ساتھ ڈال دینا۔
اِقتَحَمَ الاَمرَ: کسی معاملہ میں اپنے کو مشقت

کے ساتھ ڈال دینا۔
......فُلانًا : حقارت کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِقْتَحَمَتْهُ عَيْنِي" میری آنکھوں نے اس کو ذلیل سمجھا۔ اِقْتَحَمَ الْمَنْزِلَ: ہجوم کرنا...... النَّجْمُ: ستارے کا غائب ہونا۔ غروب ہونا (...... وانْقَحَمَ) بے سوچے سمجھے گھس پڑنا۔

الْقَحْمُ: مص۔ بہت بوڑھا۔ عمر رسیدہ۔ دُبلا۔ مؤنث قَحمة ج قِحام.

الْقُحْمَة: دشوار کام۔ ہلاکت۔ قحط ج قُحَم.

......الْقُحْمَة: بے سوچے کام میں مشغول ہونا۔ بے سوچے سمجھے سفر کو چل پڑنا۔ قُحَمُ الطَّرِيْقِ: راستہ کی دشواریاں۔ الْقُحَم مِنَ الْخُصُوْمَاتِ: وہ جو انسان کو مکروہات پر برانگیختہ کریں۔ کہا جاتا ہے "لِلْخُصُوْمَةِ قُحَمٌ"...... الْقُحَمُ مِنَ الشَّهْرِ: مہینے کی آخری تین راتیں۔

الْقَحَامَةُ والْقُحُوْمَةُ: بہت بڑھاپا۔

الْقَحُوْم: بہت بوڑھا۔

الْمِقْحَام. قَاحِم: کا اسم مبالغہ۔ وہ شخص جو سخت مصیبتوں میں گھس پڑے۔ ج مَقَاحِيْم.

الْمَقَاحِم: ہلاکتیں اور مفرد قَحْمَة: یہ جمع خلاف قیاس ہے جیسے مَلامح جمع لَمحة کی۔

الْمُقْحَم: مفع۔ کمزور، وہ اعرابی جس کی پرورش جنگل میں ہوئی ہو۔

قَحَا يَقْحُوْ قَحْوًا. الدَّوَاءَ: دوا میں گل بابونہ ڈالنا (...... واقْتَحَى) الْمَالَ: کل مال لے لینا۔

اَقْحَتِ. الاَرْض: گل بابونہ والی ہونا۔

الْمِقْحَاة: پھاوڑا۔

الْقَحْوَان والاُقْحُوَان: گل بابونہ۔ واحد۔ قُحْوَانَة واُقْحُوَانَة. ج اَقَاحِيّ واَقَاحٍ: اور اس کی تصغیر اُقَيْحِيَان: ہے اور اس کا واحد اُقَيْحِيَانَة اُقْحُوَانَة: سے دانتوں کو تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ اَقَاحِيُّ الاَمْرِ: کام کے اوائل۔

قَدْ: معانی ذیل میں مستعمل ہیں۔

(۱) بمعنی حسب جیسے قَدْ زَيْدٍ دِرْهَمٌ: اور کبھی معرب ہوتا ہے جیسے قَدُ زَيْدٍ دِرْهَمٌ: یعنی زید کے لئے ایک درہم کافی ہے اور قَدِيْ دِرْهَمٌ: بغیر نون وقایہ کے جیسے حَسْبِيْ دِرْهَمٌ.

(۲) اسم فعل بمعنی کَفٰی یا یَکْفِي: جیسے قَدْنِي دِرْهَمٌ بمعنی یَكْفِيْنِي دِرْهَمٌ: ان سب صورتوں میں قَدْ اسم ہے۔

(۳) مضارع کے ساتھ توقع کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے قَدْ يُقْدِمُ الْغَائِبُ الْيَوْمَ: توقع ہے کہ غائب آج آجائے اور کبھی تقلیل کا جیسے قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ: جھوٹا آدمی بھی سچ بولتا ہے۔

اور ماضی کے ساتھ تحقیق کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ: جو اللہ سے ڈرا۔ اس نے یقیناً فلاح پائی۔ قرآن میں ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا. قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ.

اور حال سے قریب کرنے کے لئے جیسے قَدْ قَامَ فُلانٌ: جبکہ قیام زمانہ قریب میں ہی ہو چکا ہو اور کبھی مضارع کے ساتھ تکثیر کا فائدہ دیتا ہے جیسے قَدْ اَشْهَدُ الْغَارَةَ الشعواء تحملني: مراد یہ ہے کہ میں لوٹ میں بہت حاضر ہوا کرتا ہوں۔

قَدَّ (ن) قَدًّا وقِدَّة. الشَّيْءَ: جڑ سے کاٹنا۔ لمبائی میں پھاڑنا یا کاٹنا۔ تم کہتے ہو قَدَدْتُ الشَّيْءَ نِصْفَيْنِ اور کبھی مفعول ثانی پر با کی زیادتی کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے قَدَدْتُ الشَّيْءَ بِنِصْفَيْنِ. قَدَّ الْمُسَافِرُ الْفَلاةَ: بیابان طے کرنا۔ قَدَّ الْكَلامَ: بات کاٹنا۔

قَدَّدَ اللَّحْمَ: ٹکڑے کرنا اور خشک کرنا۔

قُدَّ: درد شکم والا ہونا۔

تَقَدَّدَ: پھٹنا...... الْقَوْمُ: قوم کا متفرق ہونا ...... الشَّيْءُ: خشک ہونا ...... الثَّوْبُ: کٹ جانا اور پرانا ہونا ...... الْقَوْمُ: مختلف الرائے فرقے ہونا ...... الثَّوْبُ عَلَيْهِ: کپڑے کا اندازہ اور طول کے مطابق ہونا۔

اِنْقَدَّ: پھٹنا۔

اِقْتَدَّ. الشَّيْءَ: بمعنی قَدَّهُ ...... الشَّيْءُ: پھٹنا۔
...... الاُمُوْر: تدبیر کرنا۔ تمیز کرنا۔

اِسْتَقَدَّ. الاَمْرُ: برابر ہونا۔ ہمیشہ ہونا۔

الْقَدُّ: مص۔ مقدار۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا عَلٰى قَدِّ ذَاكَ" یعنی اس کے مقدار ہے۔ قامت۔ چابک۔ بکری کے بچہ کی کھال۔ ج اَقُدّ وقُدُوْد وقِدَاد اَقِدَّة.

الْقِدُّ: چمڑے کا برتن۔ تسمہ۔ کاٹی ہوئی چیز۔ چابک کہا جاتا ہے "مَالَهُ قِدٌّ ولاقِحْفٌ" اس کے پاس نہ تو چمڑے کا برتن ہے اور نہ لکڑی کا۔ جو کنایہ ہے اس بات سے کہ اس کے پاس کچھ نہیں۔ ج اَقُدّ.

الْقَدُّ: ایک سمندری مچھلی جس کی ایک قسم سے تیل نکالا جاتا ہے۔

الْقِدَّة: تسمہ۔ چیز کا ٹکڑا۔ مختلف الرائے فرقے۔ ج قِدَد واَقِدَّة: قرآن مجید میں ہے "كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا" یعنی ہم مختلف الرائے فرقے تھے۔

الْقُدَاد: جنگلی چوہا۔ یسی۔

الْقُدَاد: پیٹ کا درد۔

الْقَدِيْد: کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت۔ پرانا کپڑا۔

الْقُدَيْد: چھوٹا ٹاٹ۔

الْقُدَيْدِيُّوْن: فوج کے توابع۔ جیسے درزی، نائی وغیرہ۔

الْمَقَدّ: راستہ۔ ہموار جگہ۔

الْمِقَدّ والْمِقَدَّة والْمُقَدّ: کاٹنے کی چھری۔

اَلْمَقْدُوْد: ضعیف، کمزور۔

الْقَيْدُوْد: لمبی پیٹھ کی اونٹنی۔ ج قَيَادِيْد.

قَدَحَ (ف) قَدْحًا. فِيْ عِرْضِهِ: طعنہ مارنا۔ عیب لگانا۔ کہا جاتا ہے "قَدَحَ فِيْ سَاقِ اَخِيْهِ" اس نے اپنے بھائی کو دھوکا دیا "قَدَحَ الشَّيْءُ فِيْ صَدْرِيْ" اس چیز نے میرے دل میں اثر کیا "قَدَحَ خِتَام

الخَابِيَةَ" مٹکے کی مہر کو توڑ دیا۔
......الدُّودُ فِی الْاَسْنَانِ او الشَجَرِ : دانت یا درخت میں کیڑا لگنا۔ قَدَحَتِ العَیْنُ: آنکھ کا دھنس جانا۔
......الشَیْئَ : چلو لینا......الطَبِیْبُ العَیْنَ: آنکھ کے اندرونی حصہ سے پانی نکالنا۔
فِی الْقِدْحِ : تیر کے پھل میں سوراخ کرنا۔
قَدَحَ واِقْتَدَحَ بِالزَّنْدِ : چقماق سے آگ نکالنا۔ عرب کے امثال سے ہے "اِصْنَعْ لِی اَقْدَحْ لَکَ" یعنی تم میرے لئے ہو جاؤ میں تمہارے لئے ہو جاؤں گا۔ قَدَحَ واقْتَدَحَ المَرَقَ: شوربا نکالنا......القِدْرَ : چمچے سے نکالنا......واقْتَدَحَ الامْرَ : معاملہ کی تدبیر کرنا۔
قَدَحَ الفَرَسَ : گھوڑے کو دبلا کرنا۔
قَدِحَتِ العَیْنُ : آنکھ کا دھنسنا۔
قَادَحَہُ وتَقَادَحَا : ایک دوسرے پر طعن و تشنیع کرنا۔
اِسْتَقْدَحَ زِنَادَہُ : چقماق سے آگ نکالنے کی کوشش کرنا۔
القَدْحُ : مص۔ دانت یا لکڑی کا کیڑا۔
القِدْحُ : تیر بغیر پر اور نصل کے۔ جوئے کا تیر۔ ج قِدَاحٌ واَقْدُحٌ واَقْدَاحٌ وقِدْحَانٌ و جج اَقَادِیْحُ کہا جاتا ہے "صَدَقَهُمْ وَسْمَ قِدْحِهِ" یعنی ان سے سچ کہا۔
القَدَحُ : پینے کا برتن۔ چھوٹے اور بڑے دونوں کے لئے بولا جاتا ہے اور قدح خالی برتن کو کہتے ہیں اور جب اس میں پینے کی کوئی چیز ہو تو اس کو کاس کہتے ہیں کہا جاتا ہے "لَا تَجْعَلُوْنِی کَقَدَحِ الرَّاکِبِ" یعنی مجھ کو آخری مت بناؤ۔ اس لئے کہ سوار سارے سامان کے رکھنے کے بعد پیالہ کو آخر میں لگاتا ہے اور القَدَحُ الفَرْدُ : کنایہ ہے لے پالک سے۔ ج اَقْدَاحٌ۔ القَدْحُ: اسم ہے۔ اِقْتِدَاحُ النَّارِ سے۔
القِدْحَةُ. قَدْحٌ : کا اسم نوع۔
القُدْحَةُ. مِنَ المَرَقِ : چمچہ بھر۔

القِدَاحَةُ : پیالہ بنانے کا پیشہ۔
القَادِحُ : فا۔ دانت یا درخت کی سیاہی یا کیڑا۔ لکڑی میں شگاف۔
القَادِحَةُ : قادح کا مؤنث۔ درخت یا دانت کا کیڑا۔ ج قَوَادِحُ کہا جاتا ہے "حُمّٰی قَادِحَةٌ" بہت تیز بخار۔
القُدَّاحُ : کاسہ گر۔ تروتازہ پودے کے اطراف۔ نباتات کے شگوفے کھلنے سے پہلے (...... والقَدَّاحَةُ) چقماق کا لوہا۔
اَلْقَدَّاحَةُ: سگریٹ جلانے کیلئے لائٹر۔
القَدِیْحُ : شوربا یا وہ جو ہانڈی کی تلی میں رہ جائے اور مشکل سے چمچے سے نکلے۔
الاَقْدَحُ والقَدُوْحُ : مکھی۔ رَکِیٌّ قَدُوْحٌ: وہ کنواں جس میں سے ہاتھ سے پانی لیا جا سکے۔
المِقْدَحُ والمِقْدَاحُ : چقماق۔ آگ نکالنے کا پتھر یا لوہا۔
المِقْدَحُ والمِقْدَحَةُ : چمچہ۔
اِقْذَحَرَّ اِقْذِحْرَارًا. الرَّجُلُ : بدی یا گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑے کے لئے تیار ہونا۔
قَدَرَ (ن ض) وقَدِرَ (س) قَدْرًا وقُدْرَةً ومَقْدِرَةً ومَقْدَرَةً ومَقْدُرَةً ومِقْدَارًا وقَدَارَةً وقُدُوْرَةً وقُدُوْرًا وقِدْرَانًا وقَدَارًا وقِدَارًا. عَلَی الشَیْئِ : توانا ہونا، قوی ہونا۔
قَدَرَ (ض) قَدْرًا. الامْرَ : تدبیر کرنا۔ الشَیْئَ بِالشَیْئِ : اندازہ کرنا۔ مقدار کے مطابق کرنا (...... قَدَارَةً) الشَیْئَ : تیار کرنا۔ وقت معین کرنا۔
قَدَرَ (ن ض) قَدْرًا. الامْرَ کَذَا : غور و فکر کرنا۔
قَدَرَ (ن ض) قَدْرًا وقَدَرًا. اللّٰہَ : تعظیم کرنا (...... وقَدَرَ) اللّٰہُ عَلَیْہِ الامْرَ وقَدَرَ لَہُ الامْرَ : فیصلہ کرنا۔ حکم لگانا۔ قَدَرَ الرِّزْقَ: تقسیم کرنا۔ قَدَرَ وقَدَّرَ عَلٰی عِیَالِہِ : اہل و عیال پر نان و نفقہ میں تنگی کرنا۔ قَدَرَ عَلَی الشَیْئِ : قادر ہونا اور جمع کرنا۔ وقَدَّرَ

الرَّجُلُ : معاملہ کی درستی میں غور و فکر کرنا۔
وقَدَّرَ الشَیْئَ بِالشَیْئِ : اندازہ کرنا۔ مقدار کے مطابق بنانا۔
قَدِرَ (س) قَدَرًا: چھوٹی گردن والا ہونا۔
......عَلَی الشَیْئِ : قدرت رکھنا۔
قَدَّرَ واَقْدَرَ اللّٰہُ فُلَانًا عَلٰی کَذَا : قادر بنانا۔ واَقْدَرَ الاِنْسَانُ: ہانڈی میں پکانا۔
قَادَرَہُ مُقَادَرَةً : توانائی میں مقابلہ کرنا۔ اندازہ کرنا۔ دوسرے کے کام کے مانند کام کرنا۔
بَیْنَ الشَیْئَیْنِ : ایک کا دوسرے سے مقدار معلوم کرنے کے لئے اندازہ کرنا اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یُقَادِرُنِی" یعنی فلاں میرے ساتھ مساوات کا طالب ہے۔
تَقَدَّرَ. الثَوْبُ عَلَیْہِ : کپڑے کا مقدار کے مطابق ہونا۔ لَہُ کَذَا : آمادہ ہونا۔
تَقَادَرَ الرَّجُلَانِ : ہر ایک کا دوسرے کی مساوات کا طالب ہونا۔
اِنْقَدَرَ : اندازہ کے موافق ہونا۔ کہا جاتا ہے قَدَرْتُ الثَوْبَ فَانْقَدَرَ : یعنی میں نے کپڑے کا اندازہ کیا اور وہ اندازے کے موافق ہو گیا۔
اِقْتَدَرَ. عَلَیْہِ : قوی ہونا۔ قدرت پانا......الرَّجُلُ: ہانڈی میں پکانا......الشَیْئَ بِالشَیْئِ : اندازہ کرنا۔
اِسْتَقْدَرَ. اللّٰہَ خَیْرًا : خدا سے نیکی کا حصہ مانگنا۔
اَلْقَدْرُ : مص۔ چیز کی انتہا۔ بغیر کمی زیادتی کے برابر ہونا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا قَدْرُ ذَاکَ" یہ اس کے مماثل اور مساوی ہے۔ طاقت و قوت۔ عزت و وقار۔ توانگری۔ کندھے کا سرا۔ ج اَقْدَارٌ۔
﴿لَیْلَةُ القَدْرِ﴾ : رمضان شریف کے آخری عشرہ میں کوئی طاق رات۔
القِدْرُ : ہانڈی (مؤنث) ج قُدُوْرٌ اور اس کی تصغیر قُدَیْرَةٌ وقُدَیْرٌ۔
القَدَرُ : مص۔ چیز کی انتہا۔ طاقت و قوت۔

تقدیرِ الٰہی ارادہ کا تعلق اشیاء کے ساتھ ان کے اوقات میں۔ ج اَقْدَار۔

القَادِر: فا۔ ہانڈی میں پکانے والا۔ ہانڈی کا پکا ہوا۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَنَا لَيْلَةٌ قَادِرَةٌ" ہمارے درمیان ایسی رات ہے جس میں چلنا آسان ہے۔

القَدَرِيَّة: ایک جماعت ہے جو تقدیرِ الٰہی کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بندے اپنے افعالِ اختیاریہ کے خود خالق ہیں اور جبریہ اس کے خلاف ہے۔

القُدْرَة: فعل یا ترکِ فعل کی طاقت۔

القَدَرَة: چھوٹی شیشی۔ دو درختوں کے درمیان کا فاصلہ۔

القَدَار والقِدَار: قدرت۔

القُدَار: میانہ قد مرد۔ چست و چالاک لڑکا۔ باورچی۔ ہانڈی میں پکانے والا۔ بڑا اژدہا۔

القَدَّار: پتھر جو پانی کے بہنے کی جگہ پر لگایا جائے۔

القَدَارَة والقُدُوْرَة: مصادر۔ اقتدار۔ قوت۔ تونگری۔

التَقْدِيْر: مص۔۔۔۔عند النحاة: کلمہ کو حذف کرنا اور نیت میں باقی رکھنا۔۔۔۔عِنْدَ المتکلِّمِیْن: ہر مخلوق کو اس کے اندازہ کے مطابق کرنا۔ تقدیرِ الٰہی۔ ج تَقَادِيْر۔

القَدِيْر: قدرت والا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ ہانڈی میں پکا ہوا گوشت۔

الأَقْدَر: اسم تفضیل۔ پستہ قد اور کہا گیا ہے کہ چھوٹی گردن والا۔

القَدْرَاء: اقدر کا مؤنث۔ کان نہ بڑا نہ چھوٹا۔ بنو قَدْرَاء: اغنیاء۔

المِقْدَر: توانائی۔ اندازہ۔ پیمانہ ج مَقَادِيْر۔

المُقْتَدِر: فا۔ ہانڈی پکانے والا۔ کام کا ساتھی۔ ہر چیز کا وسط کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مُقْتَدِرُ الطُّوْلِ" مرد میانہ قامت۔

المَقَادَرَة: تنگ مکان۔

المَقْدُوْر: مفع۔ فیصل شدہ معاملہ کہا جاتا ہے "اَمْرٌ مَقْدُوْرٌ عَلَيْهِ" یعنی ایسا امر جس کے کرنے پر انسان قادر ہو۔

المَقْدَرَة المَقْدُرَة والمَقْدِرَة: قوت و تونگری۔۔۔۔المَقْدَرَة: قضاء وقدر۔ تقدیرِ الٰہی۔

قَدَسَ (ن) قُدْسًا وقُدُسًا: پاک ہونا۔ بابرکت ہونا۔

قَدَّسَ۔ اللّٰهُ فلانًا: پاک کرنا۔ بابرکت کرنا۔۔۔۔الرَّجُلُ اللّٰهَ: تنزیہ کرنا۔ قدوس ہونے کی صفت بیان کرنا۔۔۔۔الكَاهِنُ عِنْدَ النَّصَارىٰ: عشاءِ ربانی ادا کرنا۔۔۔۔الرَّجُلُ: بیت المقدس میں آنا۔ قَدَّسَ لِلّٰهِ: پاکی بیان کرنا۔ اسی سے ہے "نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ"۔

تَقَدَّسَ: پاک ہونا۔ القَدَاسَة: پاکی۔

القُدْس والقُدُس: مصادر و القُدُس: بیت المقدس و روح القدس۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ وحَظِيْرَةُ القُدُس۔ جَنَّتُ القُدُس: وہ پتھر جو پانی کی قلت و کثرت معلوم کرنے کیلئے کنوئیں میں ڈالا جائے۔

القُدْس والقَدَس: چھوٹا پیالہ۔

القَادِس: بڑی کشتی۔ پتھر جو اونٹ کے پانی پینے کی جگہ میں تقسیم کے لئے ڈالا جائے۔ ج قَوَادِيْس: بیت حرام۔ اندلس کا ایک جزیرہ۔

القَادُوْس: چکی میں دانے ڈالنے کا برتن۔ عوام اسے کور کہتے ہیں۔ نہر سے پانی نکالنے کا برتن۔ ج قَوَادِيْس۔

القُدَاس: اونٹوں کے حوض کے پانی کا اندازہ کرنے کا پتھر۔ چاندی کا بنا ہوا موتی۔ بڑی شرافت۔ القَدِيْس: موتی۔

القَدُوْس: سخت اقدام کرنے والا۔ سخت حملہ کرنے والا۔

القَدُّوْس والقُدُّوْس: باری تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے یعنی ہر نقص و عیب سے پاک۔

القِدِّيْس: باصطلاح نصاریٰ۔ مقبول عند اللہ۔ مؤنث قِدِّيْسَة۔

المَقْدِس: مکانِ مقدس۔ پاک جگہ۔ بَيْتُ المَقْدِس والبَيْتُ المُقَدَّس: یروشلم۔ نسبت کے لئے مَقْدِسِيّ ومُقَدَّسِيّ۔ اَرْضٌ مُقَدَّسَةٌ: مبارک زمین۔ الاَرْضُ المُقَدَّسَةُ: فلسطین۔

المُقَدِّس: فا۔ یہودی عالم۔ راہب۔

قَدَعَ (ف) قَدْعًا الفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنا۔۔۔۔الاَمْرَ: کرگزرنا۔۔۔۔فَرَسَهُ بِاللِّجَامِ: گھوڑے کو لگام سے روکنا۔۔۔۔السَّفِيْنَةَ: کشتی کھینا۔۔۔۔الخَمْسِيْنَ مِنْ عُمْرِهِ: تجاوز کرنا۔۔۔۔مِنَ الشَّرَابِ: گھونٹ گھونٹ پینا۔۔۔۔الذُّبَابَ عَنْهُ بِكَذَا: کسی چیز سے مکھی کو دفع کرنا۔ قَدَعَهُ واَقْدَعَهُ عَنْ كَذَا: روکنا۔

اَقْدَعَ الرَّجُلَ: گالی دینا۔

قَدِعَ (س) قَدَعًا: رکنا۔ باز رہنا۔

قَدِعَتْ عَيْنُهُ: زیادہ دیکھنے سے کمزور ہونا اور کہا جاتا ہے "قَدَعَتْ لِيْ خَمْسُوْنَ" میں تقریباً پچاس کی عمر کو پہنچ گیا۔

قَادَعَهُ بَعِيْرُهُ: کلیلیں کرنا۔

تَقَدَّعَ لَهُ بِالشَّرِّ: آمادۂ بدی ہونا۔

تَقَادَعَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو دفع کرنا اور کھینچنا۔۔۔۔بِالرِّمَاحِ: ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔ تَقَادَعَ عَلَى الشَّيْءِ وفِيْهِ: جوق جوق گرنا کہا جاتا ہے "تَقَادَعَ الذُّبَابُ فِي المَرَقِ" شوربے میں مکھیاں پے بہ پے گریں۔۔۔۔القَوْمُ: پے بہ پے مرنا۔

اِنْقَدَعَ: رُکنا۔۔۔۔عَنِ الشَّيْءِ: شرم کرنا۔

القَدِع: بہت رونے والا۔ مَاءٌ قَدِعٌ: پانی جو کھاری ہونے کی وجہ سے پیا نہ جا سکے۔

اِمْرَأَةٌ قَدِعَةٌ وقَدُوْعٌ: شرمیلی کم بولنے والی عورت۔

القَدَع: بزدلی۔ کثرتِ گریہ سے نگاہ کی کمزوری۔

القِدْعَة: چھوٹا سینہ بند۔ انگیا۔

القَدُوْع: کسی چیز پر گرنے والا۔ ذلیل۔

المُقْدَّع : چھری دار۔

المِقْدَعَة : مورچھل۔ مکھی ہانکنے کی چوری لاٹھی جس سے ہانکا جائے۔

قَذَفَ (ن) قَذْفًا. الْمَاءَ : چلو لینا۔ گرانا۔

الْقُذَاف : مٹی کا گھڑا۔ بڑا پیالہ۔

التَّقْدِيفُ : بحریہ کے نزدیک تَقْذِيفُ سے تحریف ہوا ہے۔ یعنی کشتی کھیلنا۔ کشتی کے مقابلہ میں جیت جانا۔ المقذاف چپو : یہ لفظ مغذاف سے تحریف شدہ ہے۔

قَدَمَ (ن) قَدْمًا وقُدُومًا. القَوْمَ : قوم سے سابق ہونا۔

قَدِمَ (س) قُدُومًا ومَقْدَمًا وقِدْمَانًا الْمَدِينَةَ : شہر میں آنا ...... مِنْ سَفَرِهِ : سفر سے واپس ہونا ...... إِلَى الأَمْرِ : قصد کرنا۔

قَدَمَ (ن) وَقَدِمَ (س) قَدْمًا وقُدْمًا وقُدُومًا واَقْدَمَ عَلَى قِرْنِهِ : جرأت کرنا۔ دلیری کرنا۔ قَدِمَ واَقْدَمَ عَلَى الأَمْرِ : بہادری کرنا۔ قَدِمَ واَقْدَمَ عَلَى العَيْبِ : عیب پر راضی ہونا۔ اَقْدَمَ يَمِينًا : قسم کھانا۔

اَقْدَمَ فُلانًا : آگے بڑھانا۔ اَقْدَمَهُ البَلَد : شہر کے آنے پر برانگیختہ کرنا۔

قَدُمَ (ک) قِدَمًا وقَدَامَةً : پرانا ہونا۔ حدث کا ضد ہے۔ صفت قَدِيم وقُدَام.

قَدَّمَ القَوْمَ : قوم سے سابق ہونا۔ قَدَّمَهُ : آگے کرنا۔ قَدَّمَ يَمِينًا : قسم کھانا ...... بَيْنَ يَدَيْهِ : آگے بڑھنا ...... إِلَيْهِ بِكَذَا : حکم دینا ...... قَدَّمَ إِلَى الحَائِطِ : قریب کرنا۔

تَقَادَمَ : بمعنی قَدُمَ : پرانا ہونا۔

تَقَدَّمَ : آگے بڑھنا۔ بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا ...... القَوْمَ : قوم سے سابق ہونا ...... إِلَيْهِ بِكَذَا : حکم دینا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَتَقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيهِ" فلاں اپنے باپ کے سامنے پیش قدمی کرتا ہے۔

اِقْتَدَمَ بمعنی تَقَدَّمَ : آگے بڑھنا۔

اِسْتَقْدَمَ : بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا ...... الرَّجُلَ : آنے کو کہنا ...... القَوْمَ : آگے کو بڑھ جانا۔

القَدَم : خاندانی شرافت۔ سرخ کپڑا۔

القِدَم : پرانا زمانہ کہا جاتا ہے كَانَ كَذَا قِدَمًا : یعنی ایسا پرانے زمانہ میں تھا۔

القِدَم : حدوث کا ضد۔ اوّلیت۔ کہا جاتا ہے "لَهُ قِدَمٌ فِي هٰذَا الأَمْرِ" اس کو اس معاملہ میں اوّلیت ہے۔

القَدَمُ : پاؤں (مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی مستعمل ہے) ج اقدام وقُدام : اور تصغیر قُدَيْمَة.

القَدَم : آگے بڑھنا۔ اوّلیت چاہے خیر میں ہو یا شر میں کہا جاتا ہے "لِفُلَانٍ فِي كَذَا قَدَمُ صِدْقٍ او قَدَمُ سُوْءٍ" یعنی فلاں کے لئے اس معاملہ میں اچھی اوّلیت یا بُری اوّلیت ہے۔ و"لِفُلَانٍ عِنْدَ فُلَانٍ قَدَمٌ" یعنی فلاں کا فلاں پر احسان ہے۔ و"وَضَعَ قَدَمَهُ فِي العَمَلِ" یعنی شروع کر دیا۔ "جَعَلَ دِمَاءَهُمْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ" ان کے خون کو اپنے قدم کے نیچے کر دیا یعنی معاف کر دیا۔ "واجْعَلْ ذٰلِكَ تَحْتَ قَدَمِكَ" اس کو اپنے قدم کے نیچے کر دو۔ یعنی معاف کر دو۔ والقَدَم فِي القِيَاسِ : پاؤں کے انگوٹھے کے کنارے سے ایڑی کے کنارے تک۔

القَدَم : بہادر (مذکر و مؤنث مفرد جمع) کہا جاتا ہے رَجُلٌ قَدَمٌ اِمْرَأَةٌ قَدَمٌ ورِجَالٌ قَدَمٌ ونِسَاءٌ قَدَمٌ : اور کہا جاتا ہے "هُوَ ذُوْ قَدَمٍ" یعنی وہ بہادر ہے۔

القَدِم : بہت اقدام کرنے والا۔ سخت سنگستان۔

القُدُم والقُدْم : دلیر۔ القُدُم : آگے گزرنے والا۔ کہا جاتا ہے "مَضَى قُدُمًا" وہ سیدھا گیا ادھر ادھر نہیں مڑا۔ مذکر و مؤنث دونوں کی صفت میں واقع ہوتا ہے۔

القُدْمَة : دلیری۔ معاملہ میں اوّلیت۔

القُدْمِيَّة : مغرورانہ چال۔

القَدُوم : دلیر بہت پیش قدمی کرنے والا۔ ج قُدُم القَدُوم : کلہاڑا۔ مؤنث ہے ج قُدُم وقَدَائِم (اور قَدُّوم ضعیف لغت ہے)

التَّقْدِمَة : مص قَدَّمَ کا ہدیہ۔ ج تَقَادِم.

القَادِم : فا۔ ج قُدُوم وقُدَّام وقَادِمُون.

قَادِمُ الإِنْسَان : انسان کا سر۔ ج قَوَادِم،

قَادِمُ الرَّحْلِ : کجاوہ کا اگلا حصہ۔ العَام القَادِم : آئندہ سال۔ القَادِمُ مِنَ الأَطْبَاء والضُّرُوع : اونٹنی اور گائے کے تھن کی اگلی باکھ۔

القَادِمَة : مؤنث قَادِم : لشکر۔ القَادِمَة : بازو کے اگلے پر جو بڑے ہوتے ہیں۔ ج قَوَادِم وقُدَامَى اور چھوٹے پروں کو خوافی کہتے ہیں جو قوادم کے نیچے ہوتے ہیں۔ وقَادِمَةُ الرَّحْلِ : کجاوہ کا اگلا حصہ۔ ج قَوَادِم وقَادِمَةُ العَسْكَرِ : فوج کا اگلا دستہ۔

القَدِيم والقُدَام : پرانا۔ ج قُدَمَاء وقُدَامَى وقَدَائِم مؤنث قَدِيمَة ج قَدِيمَات وقَدَائِم القُدَامَى : فوج کا اگلا دستہ۔

قُدَّام : آگے۔ مؤنث ہے اور اس کی تصغیر قُدَيْدِيمَة : اور کبھی مذکر مستعمل ہوتا ہے اس کی تصغیر قُدَيْدِيم : آتی ہے۔ کہا جاتا ہے لَقِيتُهُ قُدَّامَ ذَاكَ او قُدَيْدِيمَةَ ذَاكَ : یعنی میں نے اس سے اس کے پہلے یا کچھ پہلے ملاقات کی۔

القُدَّام والقَدَّام والقَدِيم : شرافت کی وجہ سے لوگوں میں آگے رہنے والا۔ سردار۔ بادشاہ۔ القُدَّام : قصائی۔

القَدَمَة مِنَ الغَنَمِ : چرنے میں جو بکری سب سے آگے ہو۔ سخت سنگستان۔

القَيْدُوم والقَيْدَام : اگلا حصہ۔

قَيْدُومُ الجَبَلِ : پہاڑ کا آگے کو نکلا ہوا حصہ۔

الأَقْدَم : اسم تفضیل۔ شیر۔

المَقْدَم : آنے کا وقت۔

المُقْدِم والمُقَدَّم. مِنَ العَيْنِ : ناک سے ملا ہوا آنکھ کا گوشہ ...... مِنَ الوَجْهِ : چہرہ کا وہ حصہ جو سامنے ہو ...... مِنَ الرَّحْلِ : کجاوہ کا اگلا حصہ۔ ج مَقَادِيم.

اَلْــمُـقَـدَّمْ: لبنان والوں کی اصطلاح میں خاندان کے اکابرین میں تیسرا درجہ اوّل درجہ اَلامیرُ پھر اَلْخَوَنْدُ پھر اَلْـمُـقَـدَّمُ پھر اَلشَّیْخُ۔

اہل منطق کی اصطلاح میں ۔قَـضِیَّة: شرطیہ کا اوّل جز جس پر دوسرا جز مرتب ہو جیسے اِنْ کَـانَـتِ الشَّمْــس طَـالِعَة فَالنَّهَارُ مَوْجُودٌ: دوسرے جز کا نام التالی ہے۔

الـمُقَدِّمَة والمُقَدَّمَة مِنَ الجَيْشِ: فوج کا اگلا دستہ۔ ہراوّل......مِــنَ الـكِتَــابِ: دیباچہ والـمُـقَـدِّمَةُ مِنْ كُلِّ شَئٍ: ہر چیز کا شروع۔ پیشانی' پیشانی کے بال۔ موقوف علیہ چاہے عقلی ہو یا عادی یا وضعی۔

اَلْقَدُوْمُ وَ اَلْقَدُّوْمُ: لکڑی چھیلنے اور صاف کرنے کے لئے آلہ جس کو رندا کہتے ہیں۔

الـمِقْدَام والـمِقْدَامَة: بہت پیش قدمی کرنے والا۔ تا مبالغہ کے لئے ہے ج مَقَادِيْم کہا جاتا ہے هُوَ يَمْشِيْ (القُدْمِيَّةَ والـيَـقْدُمِيَّةَ والتـقـدُمِيَّةَ) جبکہ میدانِ جنگ میں چلے اور دشمن پر حملہ کرنے میں پیش قدمی کرنے والا ہو یا جب کہ مکارم وفضائل میں سبقت کرے اور اس کی تقدیر یوں ہے کہ "مَشْــى الـمشية الـمَـنْــسُوْبَةَ اِلٰى قَوْلِ النَّاسِ يَقْدُمُ وتَقَدُّم."

القُدْمُوْس و القِدْمَاس: پرانا۔ کہا جاتا ہے "عِــزٌّ وحَـسَـبٌ قُـدْمُوْسٌ وقِـدْمَـاسٌ" خاندانی عزت۔

الـقُـدْمُوْس والـقُـدْمُوْسَة: بڑی چٹان۔

القُدْمُوْس و القُدَامِس: تخت۔ القُدْمُوْس: ہراوّل۔ لشکر کا اگلا حصہ ج قَــدَامِيْـــس خَمِيْسٌ قُدْموس: بڑا۔ الـقُدْمُوْسَة: بڑے ڈیل ڈول کی عورت۔

الــقَــدْنُ: کافی کہا جاتا ہے "قَـدْنُ زَيْـدٍ دِرْهَمٌ" زید کے لئے ایک درہم کافی ہے۔

قَــدَ ايَـقْـدُ وقَـدْوًا: قریب ہونا۔ سفر سے واپس ہونا......بِـهِ فَـرَسُـهُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا۔

قَدَ ايَقدو قَدْوًا وقَدِیَ يَقْدَی قَدًى وقَدَاةً وقَدَاوَةً. الطَّعَامُ: کھانے کا مزیدار وخوشبودار ہونا۔ صفت قَـــدٍ وقَـــدِیٌ: تم کہتے ہو "شَـمِـمْـتُ قَدَاة القِدْرِ: ہانڈی کی خوشبو کو میں نے سونگھا۔

اَقْـــدٰی اِقْـــدَاءً: خیر اور اُمور دینیہ میں استقامت اختیار کرنا' بوڑھا ہونا اور موت کے قریب پہنچنا......مِنَ السَّفَرِ: سفر سے واپس آنا۔

الـمِسْکُ: مشک کی خوشبو کا بھڑکنا۔

تَقَدّٰی تَقَدِّيًا. عَلٰی دَابَّتِهٖ: چوپایہ پر سوار ہو کر وسط راستہ میں چلنا......تَـقَـدَّتِ الدَّابَّةُ بِــرَاكِبِهَا: چوپایہ پر سوار ہو کر وسط راستہ پر لے جانا۔

اِقْتَدٰی اِقْتِدَاءً بِفُلَانٍ فِـیْ کَذَا: پیروی کرنا۔

القَدَاء: مص۔ خوشبو۔

القِدْو: جڑ جس سے شاخیں نکلیں۔

القَدْوَىٰ: استقامت۔ پائیداری۔

القِدَة و القَدْوَة و القِدْوَة و القُدْوَة و القِدْيَة: پیشوا۔ اُسوہ۔ جیسے "لِــیْ بِکَ قُـدْوَةٌ" میرے لئے تمہارے اندر اسوہ ہے کہا جاتا ہے "مَـا اَقْـدٰی طَـعَـامَ فُلَانٍ" یعنی فلاں کا کھانا کس قدر مزیدار وخوشبودار ہے۔

قَـدٰی يَقْدِیْ قَدْيًا الطَّعَامُ بمعنی قَدا يَقْدُوْ: مزیدار و خوشبودار ہونا اور کہا جاتا ہے "قَـدَتْ قَادِيَةٌ" قحط زدہ قوم کا دیہات سے آنا (...... قَـدَيَـانًـا) الفَرَسُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا۔

قَادٰی مُقَادَاةً. الرَّجُلُ: مقابلہ کرنا۔

تَقَدّٰی: ناز سے چلنا۔

القِدَة: ایک قسم کا سانپ ج قِدَات. القِدَة: پیشوا۔

الـقَـدٰی والقِدٰی: مقدار۔ اندازہ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُــمَـا قَدٰی رُمْحٍ" ان دونوں کے درمیان ایک نیزہ کی مقدار ہے۔

الــقِــدْيَة. قِــدٰی: کا اسم نوع۔ روش۔ طریقہ۔ سیرۃ۔ کہا جاتا ہے "خُــذْ فِــیْ هِدْيَتِکَ وقِدْيَتِکَ" اپنی روش وطریقہ پر لو۔

القَادِيَة: دیہات سے آنے والی قحط زدہ قوم ج قَوَادٍ.

المُتَقَدِّی: قا۔ شیر۔

القَدِيَّة: ہدیہ۔

قَـذَّ (ن) قَــذًّا. الـرِيْــشَ: تیر کے پر کے اطراف کا کاٹنا اور ہموار کرنا......الـرَّجُـلَ: گدی پر مارنا۔

......الـحَجَرَ و كُلَّ غَلِيْظٍ: پتھر اور ہر قسم کی سخت چیز پھینکنا (...... وقَـذَّذَ) الشَّعْـرَ: بال کاٹنا اور برابر کرنا۔ قَـذَّو اَقَـذَّ السَّهْمَ: تیر میں پر لگانا۔

تَقَذَّذَ القَوْمُ: قوم کا متفرق ہونا۔

القُذَّة: تغیر کا پر۔ القُذَّة: گھوڑے اور انسان کا کان۔ ج قُـذَذ وقِذَاذ: پسو۔ ج قِذَّان وقُذَذ.

الــقُذَاذَة: پر کا تراشہ۔ سونے وغیرہ کا ریزہ ج قُذَاذَات کہا جاتا ہے "اِنَّ لِــیْ قُذَاذَات وجُـذَاذَاتٍ" قُـذَاذَات: سونے کے ٹکڑے اور جُـــذَاذَات: چاندی کے کہا جاتا ہے "فُــلَانٌ لَا يَـدعُ شَـاذَّةً ولا قَاذَّةً" یعنی وہ ولاور جس کو دیکھتا ہے مار ڈالتا ہے۔

سَهْـمٌ اَقَذُّ: پردار تیر۔ بے پر کا تیر۔ ج قُذٌّ جج قِـذَاذ: کہا جاتا ہے "مَــالَــهُ اَقَـذُّ ولا مَرِيْشٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔

الـقُذَّان: بڑھاپے کی وجہ سے دونوں کنپٹی کی سفیدی۔ پرندہ کے بازوؤں کی سفیدی۔

الـمَـقَـذُّ: گدی۔ سر کے بالوں کے نکلنے کی انتہائی جگہ پیچھے کی طرف یا آگے کی طرف۔ سر کے بالوں کے کاٹنے کی جگہ آگے یا پیچھے کی طرف۔

المِقَذُّ والمِقَذَّة: تراشنے کا آلہ۔

الـمُقَذَّذ والمَقْذُوْذ: بال تراش کر ہموار کیا ہوا۔ ہر چیز ہموار اور لطیف۔ آراستہ و پیراستہ۔

المُقْذَذَة والمَقْذُوذَة : گول کان۔
تَقَذَّذَ فِی الجَبَلِ : پہاڑ پر چڑھنا...... فِی الرَّكِيَّة: کنوئیں میں گرنا اور مرنا...... الرَّجُلُ: خود رائے ہونا۔
قاذحه مُقاذَحَة : گالی گلوچ کرنا۔
تَقَذَّحَ لِفُلانٍ بالشَّرِّ : شرارت کرنا۔
قَذَرَ (ن) وَقَذُرَ (ک) وقَذِرَ (س) قَذَرًا وقَذَارَة : گندا ہونا۔ میلا ہونا۔ صفت قَذْرٌ وقَذِرٌ وقَذُرٌ وقَذَرٌ.
قَذَرَ (ن) قَذْرًا وقَذِرَ (س) قَذَرًا وقَذَّرَ الشَّیْءَ : گندا کرنا۔ قَذِرَ الشَّیْءَ : مکروہ جاننا۔ پرہیز کرنا۔ گندا سمجھنا۔
اَقْذَرَهُ : گندا پانا...... اَقْذَرَ فُلانًا : تنگ دل کرنا۔ بہت بولنا۔
تَقَذَّرَ الشَّیْءَ ومِنْهُ : میل کچیل کی وجہ سے مکروہ سمجھنا۔
القَذَرُ : مص۔ میل کچیل اور کبھی پاخانہ کے لئے بولا جاتا ہے ج اَقْذَاء اور مَقَاذِر: خلاف قیاس۔
القاذُورَة : بدی۔ فاحشہ ج قَاذُورَات.
القاذُورَة والقَذُور والقاذُور وذُوقاذُورَة: جو بدخلقی کی وجہ سے لوگوں سے نہ ملے، جو کسی چیز کو بوجہ نفرت کے نہ کھائے۔ القَذُور مِنَ النِّسَاءِ : مردوں سے الگ تھلگ رہنے والی۔ شک وشبہ سے دور۔
رَجُلٌ قُذَرَة : ملامت سے دور مرد۔
رَجُلٌ مَقْذَرٌ : مرد جس سے لوگ پرہیز کریں۔
المَقاذِر : گندگیاں۔
المُقْذِر : فواحش کا ارتکاب کرنے والا۔ ج مُقْذِرُون.
القُذْرُوف : عیب۔ ج قَذَارِيف.
قَذَعَهُ (ف) قَذْعًا : گالی دینا۔ بے ہودہ بکنا۔
اَقْذَعَ. فُلانًا : گالی دینا...... لِفُلانٍ : سخت سست کہنا...... القَوْلَ: برا کہنا۔
الرَّجُلُ : فواحش کا ارتکاب کرنا۔

قَاذَعَهُ : گالی گلوچ کرنا۔
قَذَّعَ. ثَوْبَه : کپڑے کو گندا کرنا۔ میلا کچیلا کرنا۔
تَقَذَّعَ. لَهُ بِالشَّرِّ : تیاری کرنا...... الرَّجُلُ: ناپسند کرنا۔
القَذَع : گندا۔ بے حیائی وفحش۔
القَذِع : گندگی والا۔ بے حیا۔ فحش کا ارتکاب کرنے والا کہا جاتا ہے "رَمَاهُ بِالمُقْذِعَات او المُقَذِّعَات" اس نے اس پر فواحش کی تہمت لگائی۔
القُذَعْمِل : موٹا اونٹ۔ القُذَعْمِيل : بہت بوڑھا۔
القُذَعْمِلَة : پست قامت۔ خسیس عورت اور کہا جاتا ہے "مَا عِنْدَهُ قُذَعْمِلَة" اس کے پاس کچھ نہیں "وَمَا فِی السَّمَاءِ قُذَعْمِلَة" آسمان میں کچھ بھی بادل نہیں۔
قَذَفَ (ض) قَذْفًا : قے کرنا...... المَلَّاحُ: چپو سے کشتی چلانا۔ قَذَفَ بِقَوْلِهِ : بغیر سمجھے بوجھے بک دینا...... الحَجَرَ و بالحَجَر: پتھر پھینکنا۔ قَذَفَهُ بِكَذَا: تہمت لگانا کہا جاتا ہے "هُمْ بَيْنَ حَاذِفٍ وقَاذِفٍ" وہ لوگ ڈھیلا پھینکنے والے اور لاٹھی مارنے والے کے درمیان ہیں (...... واسْتَقْذَفَ) فُلانًا بالحَجَر: پتھر مارنا...... الرَّجُلُ: تہمت لگانا۔
قَاذَفَهُ : ایک دوسرے کو تہمت لگانا اور گالی دینا۔
تَقاذَفَ المَاءُ : پانی کا تیز بہنا...... الفَرَسُ : گھوڑے کا تیز دوڑانا...... القَوْمُ : آپس میں گالی گلوچ کرنا۔ تَقَاذَفُوا بالحِجَارَة : ایک دوسرے پر پتھر پھینکنا۔ تَقَاذَفَت بِهِ الامْوَاجُ: تھپیڑے مارنا اور کہا جاتا ہے "تَقَاذَفَتْ بِهِ الاَبْوَابُ" دروازوں نے دھکا دیا۔ یعنی کوئی شخص دروازے میں داخل ہونا چاہتا تھا کہ مالک مکان نے دروازہ بند کر دیا اور وہ شخص دوسرے دروازہ پر جانے کے لئے مجبور ہوا اور وہاں بھی یہی معاملہ پیش آیا۔

اِنْقَذَفَ : پھینکا جانا۔
القُذْف والقَذَف والقُذُف : جانب۔ گوشہ۔
القُذُف والقَذَف : پھسلن کی جگہ۔
القُذْف والقَذَف والقَذُوف والقَذِيف : دور کہا جاتا ہے "فَلاةٌ او نِيَّةٌ قَذَفٌ وقُذُفٌ" دور کا بیابان۔ "بَلْدَةٌ قَذُوفٌ" دور دراز کا شہر۔ "قَوْسٌ قَذُوفٌ" تیر کو دور پھینکنے والی کمان۔
نَاقَةٌ قَاذِفٌ وقِذَافٌ وقَذُوفٌ وقُذُوفٌ : تیز دوڑنے والی اونٹنی۔
القُذْفَة : جانب۔ گوشہ۔ کنگرہ۔ پہاڑ کا گوشہ جو نکلا ہوا ہو ج قِذَاف وقُذَف وقُذُف وقُذْفَان.
القَاذِفَة : بمبار طیارہ۔ المِقْذَف: چھوٹی توپ۔
اَقْذَاف القَصْرِ : محل کے کنگرے۔
القَذِيفَة والقِذَاف : ہر وہ چیز جو پھینکی جائے ج قَذَائِف: اور اسی سے ہے قَذَائِف المَدَافِع : توپ کے گولے۔ القِذَاف: تیز روی۔
القُذَاف : تھوڑا پانی۔
القَذَّاف : اسم مبالغہ۔ سواری۔ ترازو۔ گوپھن۔ منجنیق۔ ہر وہ چیز جس سے کسی چیز کو دور تک پھینکا جائے۔
المُقَذَّف : لعنت کیا ہوا۔ پُر گوشت کہا جاتا ہے "فَارِسٌ مُقَذَّفٌ" جنگ آزمودہ شہسوار۔
المِقْذَف : چپو۔ ج مَقَاذِف، المَقَاذِف ہلاکتیں۔
المِقْذَاف : چپو۔ ج مَقَاذِيف.
فَرَسٌ مُتَقَاذِفٌ : تیز رفتار گھوڑا۔ سَيْرٌ مُتَقَاذِفٌ: تیز چال۔
قَذَلَهُ (ن) قَذْلًا: گدی پر مارنا۔ عیب لگانا۔ پیچھا کرنا۔ قَذِلَ فُلانٌ : برگشتہ ہونا اور ظلم کرنا...... فِی الاَمْرِ: کوشش کرنا۔

القَذَل: عیب۔

القَذَال: گدی۔ سر کا پچھلا حصہ۔ ج قُذُلٌ واَقْذِلَة۔

قَذِمَ (ن) قَذمًا. لَهُ مِنَ المَالِ: مال یکبارگی دینا۔

قَذِمَ (س) قَذمًا المَاءَ: پانی کا گھونٹ لینا۔

اِنْقَذَم: تیز دوڑنا۔

القُذمَة: پانی کا گھونٹ۔

القُذم والقُذَمّ: بہت دینے والا سردار۔

القِذَم والقُذَام مِنَ الآبَارِ: بہت پانی والا کنواں۔

بِئْرٌ قَذُومٌ: بہت پانی والا کنواں۔ ج قُذُم.

القَذِيمَة: مال کا ایک حصہ جو آدمی کسی کو دے۔ ج قَذَائِم.

قَذِیَ یَقْذَیٰ قَذًی وقَذَیَانًا وقَذْيًا: آنکھ میں تنکا پڑنا۔ آنکھ کی صفت (قَذِيَة وقَذِيَّة ومَقْذِيَّة)...... الشَرَابُ: پینے کی چیز میں تنکا پڑنا۔

قَذَیٰ یَقْذِیْ قَذْيًا وقَذًی وقُذِيًّا وقُذْيَانًا: آنکھ کا کیچڑ نکالنا۔ کہا جاتا ہے "قَذَتْ قَاذِيَة: لوگوں کی جماعت آئی۔

اَقْذَی عَیْنَهُ: آنکھ میں خس وخاشاک ڈالنا۔

قَذّٰی عَیْنَهُ: آنکھ سے خس وخاشاک نکالنا۔

قَاذَی مُقَاذَاةً الرَّجُلَ: بدلہ دینا۔

اِقْتَذَی. الطَائِرُ: سر کھجلاتے ہوئے آنکھ سے تنکا نکالنا۔

القَذَیٰ: تنکا۔ خس وخاشاک۔ محاورہ ہے۔ "فُلَانٌ یُغْضِي عَلَی القَذَیٰ" یعنی فلاں ظلم برداشت کرتا ہے اور شکایت نہیں کرتا۔ "صار الامر قذی فی عینه" یعنی معاملہ نے اس کو تکلیف پہنچائی اور اس نے اس کے ازالہ کی کوشش کی اور امثال عرب میں سے ہے یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ القَذَیٰ فِیْ عَیْنِ اَخِیْهِ ویَعْمِیْ عَنِ الجذع فِیْ عَیْنِه: دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ میں شہتیر نہیں دیکھتا۔ یعنی دوسرے کے تو چھوٹے چھوٹے عیوب پر نظر رکھتا ہے مگر اپنے بڑے بڑے عیوب کو نظر انداز کرتا ہے۔

القَذَاة: تنکا۔ خس وخاشاک۔

القَوَاذِی: جمع ہے قَاذِيَة کی۔ قَاذِيَة: لوگوں کی جماعت جو اوّل تمہارے پاس آئے۔

القِذَیٰ: باریک خاک۔ ج قُذِیّ واَقْذَاء: کہا جاتا ہے رَجُلٌ قَذِی العَیْنِ: وہ شخص جس کی آنکھ میں تنکا پڑ گیا ہو۔

الاَقْذَاء: معمولی درجہ کے لوگ۔

قَرَّ (س ن ض) قَرًّاء. الیَوْمُ: دن کا ٹھنڈا ہونا۔

(قَرَّ (ن ض) قَرًّا) القِدْرَ: ہانڈی میں ٹھنڈا پانی ڈالنا...... عَلَيْهِ المَاءَ: ٹھنڈا پانی ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "قَرَّ الكلامَ فِیْ اُذُنِه" کان سے منہ لگا کر بات کی۔

قَرَّتْ (ن) قَرِیرًا. الحَيَّةُ: سانپ کا پھنکارنا۔ (...... قَرًّا وقَرِیرًا) الدَجَاجَةُ: مرغی کی کڑکڑاہٹ کا بند ہونا۔

قَرَّتْ (س ض) قُرَّةً وقَرَّةً وقُرُوْرَةً عَيْنُهُ: خوشی کی وجہ سے آنکھیں ٹھنڈی ہونا۔ شخص کی صفت قَرِیرٌ اور آنکھ کی صفت قَرِيرَة.

قَرَّ (س ض) قَرَارًا وقُرُوْرًا وقَرًّا وتَقْرَارًا وتَقِرَّةً. فِی المَكَانِ او عَلَی الامْرِ: قرار پکڑنا۔ ثابت رہنا۔ ٹھہرنا۔

قُرَّ قَرًّا وقُرًّا: سردی زدہ ہونا۔

قَرَّرَهُ. بِالاَمْرِ: اقرار کرانا...... هُ عَلَی الحق: حق منوانا...... هُ فِی المَكَانِ او عَلَی العَمَلِ: ٹھہرانا۔ باقی رکھنا کہا جاتا ہے قَرَّرْتُ عِنْدَهُ الخَبَرَ. حَتّٰی اِسْتَقَرَّ: یعنی میں نے اس کے پاس خبر کو ثابت کیا۔

قَارَّ مُقَارَّةً الرَّجُلَ: موافقت کرنا۔ قَارَّ فِی الصَلَاةِ: سکون اختیار کرنا۔ حرکت وغیرہ نہ کرنا۔

اَقَرَّ اِقْرَارًا. فُلَانًا فِی المَکَانِ: ٹھہرانا ...... العَامِلَ عَلَی العَمَلِ: کام پر باقی رکھنا ...... بِالحَقِ: مان لینا۔ اقرار کرنا...... الكلامَ لَهُ: بیان کرنا۔

...... الطَائِرَ فِی عُشِّه: پرندہ کو گھونسلے میں باقی رکھنا...... اللهُ عَيْنَهُ ولِعَيْنِه: آنکھیں ٹھنڈی کرنا یعنی خواہش کے مطابق دینا اور کامیاب کرنا۔

...... الرَجُلُ: ٹھہرنا۔ تابعدار ہونا۔ ٹھنڈک میں داخل ہونا...... اللهُ الرَجُلَ: سردی پہنچانا۔ سردی زدہ کو خلاف قیاس مَقْرُوْر: کہتے ہیں اور مُقَرٌّ نہیں کہا جاتا...... القِدْرَ: ہانڈی سے چمٹی ہوئی چیز کو اتارنا۔ اَقَرَّتِ النَاقَةُ: اونٹنی کا حمل ٹھہرنا۔ صفت مُقِرٌّ.

تَقَرَّرَ: ثابت ہونا۔ تَقَرَّرَ القُرَة: ہانڈی کی چمٹی ہوئی چیز کو لینا اور سالن بنانا۔

تَقَارَّ. فِی المَكَانِ: ٹھہرنا اور ثابت رہنا۔

اِقْتَرَّ. فُلَانًا فِی العَمَلِ و عَلَيْهِ: باقی رکھنا۔ ...... الرَجُلُ: ہانڈی کی چمٹی ہوئی چیز کو سالن بنانا۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا۔

اِقْتَرَّتْ وتَقَرَّرَتِ الابل: آسودہ ہونا۔ بہت موٹا ہونا۔

اِسْتَقَرَّ. بِالْمَكَانِ: ٹھہرنا۔ ثابت رہنا۔

القَرُّ: مص۔ مردوں کی سواری جو کجاوہ اور زین کے درمیان ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ ہودج کو کہتے ہیں۔ قَرُّ الثَوْبِ: کپڑے کی تہ۔ یَوْمُ القَرِّ: ماہ ذی الحجہ کی گیارہویں تاریخ کہ اس روز حاجی منیٰ میں ٹھہرتے ہیں۔ یَوْمٌ قَرٌّ: ٹھنڈا دن لَيْلَةٌ قَرٌّ وقَرَّةٌ: ٹھنڈی رات۔ القَرَّتَان: صبح شام۔

القُرُّ: ٹھنڈک۔ کسی جگہ میں قرار ٹھہرنے کی جگہ اور اسی سے ہے "وقَعْتَ بِقُرِّكَ" یعنی جس چیز کے تم خواہشمند اور امیدوار تھے اس کو تم نے پا لیا۔ مثلاً طالب قصاص سے جبکہ وہ قصاص لے لے تو کہا جاتا ہے۔

القُرُّ: ایک لمبا سا کیڑا جو پانی کی سطح پر چلتا رہتا ہے اور اس سے قُرْقُرْ: کی آواز نکلتی ہے اسی وجہ سے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

القَرَارِیُّ: درزی۔ قصائی۔ شہری جو کسی کا احسان نہ لے اور ہر پیشہ ور۔

القَرار والقَرارَة : ٹھہرنے کی جگہ۔ سکون و اطمینان حاصل ہونے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "صَارَ الاَمْرُ اِلٰی قَرَارِہٖ" یعنی انتہا کو پہنچ گیا۔ القَرارِ : کسی مسئلہ میں جس پر رائے ٹھہرے۔ اَهْلُ القَرارِ : شہری لوگ کہ وہ اپنے مکانوں میں قیام کرتے ہیں۔ بخلاف اہل بدو کے کہ وہ خانہ بدوش ہوتے ہیں دارُ القَرارِ : دار آخرۃ۔ القَرارَة : پست قد گول گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہو۔

القِرَّة. قُرّ : کا اسم نوع۔ ٹھنڈک۔ عرب کے امثال میں سے ہے "حِرَّةٌ عَلٰی قِرَّةٍ" اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو ضمیر کے خلاف ظاہر کرے۔

القُرَّة. او قُرَّةُ العَيْنِ : ایک قسم کی گھاس جو پانی کے بہنے کی جگہ میں ہوتی ہے اور یہ جرجیر کے علاوہ ہے اس لئے کہ جرجیر کڑوی اور یہ میٹھی ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قُرَّةُ عَيْنِي" وہ میری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک ہے۔ "اَبُو قُرَّةَ" گرگٹ کی کنیت۔ اسی لئے کہ سردی کا غلبہ اس پر بہت ہوتا ہے اور اسی وجہ سے یہ ہمیشہ آفتاب کے سامنے رہتا ہے۔

القَرَّة والقِرَّة والقُرَّة : مینڈک۔

القُرَّة والقَرَرَة والقُرَرَة والقَرارَة : ہانڈی کی تلی میں جو لوگ جائے۔ ہانڈی کی کھرچن۔

القُرّیٰ : سختی جو پرہیز کرنے کے باوجود واقع ہوئے۔

القَرَرَة والقِرارَة والقَرارَة والقُرارَة والقُرُوْرَة : پانی جو پکا لینے کے بعد ہانڈی میں ڈالا جائے تاکہ جلنے نہ پائے۔

القَرُوْر : ٹھنڈا پانی۔

القارُوْرَة : آنکھ کا ڈھیلا۔ تر یا خشک کھجوروں کا برتن۔ شراب کا برتن ج قَوارِیْر۔

التَّقْرار والتَقِرَّة : ثبوت۔ سکون۔

القارُّ : فا۔ ...... يَوْمٌ قارٌّ : ٹھنڈا دن۔

القارَّة : مؤنث۔ قارٌّ. عَيْنٌ قارَّةٌ : ٹھنڈی آنکھ۔ کنایہ ہے مسرور ہونے سے۔

اَلْقارَة : براعظم جیسے براعظم ایشیاء۔

الاِسْتِقْراءُ : منطقیوں کے نزدیک ایک حکم سب پر لگانا ایک کلی کے اکثر افراد پر ہونے کی وجہ سے جیسے حیوان کھاتے وقت اپنا نیچے والا جبڑا حرکت دیتا ہے۔ اس واسطے کہ انسان، مویشی اور درندے ایسے کرتے ہیں لہذا یہ حکم کلی (حیوان) کے سب افراد پر لگا دیا گیا۔

الاَقَرُّ : اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "اَيُّ الاَيَّامِ اَقَرُّ" کون سا دن ٹھنڈا ہے۔

المَقَرُّ : ٹھہرنے کی جگہ ج مَقارّ. مَقَرُّ البِئْرِ : کوئیں کی تلی میں گڑھا جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔

المَقَرَّة : پانی کا حوض۔ گڑھا۔

المَقْرُوْر : ٹھنڈا۔ سردی زدہ۔

قَـرَاَ (ف ن) قَرْأً وقِراءَةً وقُرْآنًا واقْتَرَأَ الكِتابَ : پڑھنا۔ قَرَأَ (ف ن) قِراءَةً. عَلَيْهِ السَّلامَ : سلام پہنچانا اور یہ امر کی صورت میں "اِقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلامَ" کہا جاتا ہے اور اس کا تعدیہ بنفسہٖ غلط ہے اس لئے اِقْرَاهُ السَّلامَ نہیں کہنا چاہیے (...... قَرْأً وقُرْآنًا) الشَّيْءَ : جمع کرنا اکٹھا کرنا۔ ...... النّاقَةُ : اونٹنی کا حاملہ ہونا ...... الحامِلُ : حاملہ کا جننا۔

قارَاَهُ قِراءً ومُقارَاَةً : شریک درس ہونا۔

اَقْرَاَهُ اِقْراءً. الرَّجُلَ : پڑھانا ...... هُ السَّلامَ : سلام پہنچانا۔ اَقْرَأَ مِنَ السَّفَرِ : سفر سے واپس ہونا ...... الاَمْرُ : قریب ہونا ...... عَنْهُ : پھرنا۔

...... النَّجْمُ : ستارہ کا غروب ہونا ...... الرَّجُلُ : عبادت کرنا ...... الحاجَةَ : ضرورت کو مؤخر کرنا۔ اَقْرَاَتِ الرِّياحُ : ہوا کا وقت پر چلنا ...... زیادہ پیچھے ہٹنا ...... الحاجَةُ : حاجت کا مؤخر ہونا۔

تَقَرَّأَ : عبادت کرنا، فقیہ ہونا، عالم ہونا۔

اِسْتَقْرَاَ اِسْتِقْراءً. فُلانًا : پڑھنے کے لئے کہنا ...... الاُمُوْرَ : معرفت احوال کے لئے تتبع و تلاش کرنا۔

القِـراءَة : مص۔ پڑھنے کی کیفیت ج قِراءات۔

القَرْءُ : وقت۔ قافیہ۔ ج اَقْراءٌ وقُرُوْءٌ واَقْرُؤٌ. اَقْراءُ الشِّعْرِ : شعر کے انواع اور بحریں اور شعر کے مقاصد۔

القِرْأَة : وبا۔

القُرْآن : کلام اللہ۔

القارِئُ : فا۔ عبادت گزار ج قُرّاء وقارِئُوْنَ وقَرَأَة۔

الاَقْـرَأُ : عمدہ طریقہ سے پڑھنے والا۔ زیادہ پڑھنے والا۔

القَرّاء : اچھا پڑھنے والا۔ ج قَرّاؤُوْن.

القُرّاء : عبادت گزار ج قُرّاؤُوْن وقَرارِئُ.

المَقْرُوْ والمَقْرِيّ والمَقْرُوْءُ : جو چیز پڑھی جائے۔

المِقْرَأ : پڑھنے کے وقت جس پر کتاب رکھی جائے جیسے ڈسک۔ رحل وغیرہ۔

المُتَقَرِّي : عبادت گزار۔

القَرْءُ والقُرْءُ : حیض۔ طہر۔ وقت حیض۔ وقت طہر۔ ج اَقْرُؤٌ وقُرُوْءٌ واَقْراءٌ یا قُرُوْءٌ : بمعنی طہر کی جمع قُرُوْءٌ اور قُرْءٌ بمعنی حیض کی جمع اَقْراءٌ۔

قَرِبَ (س) وقَرُبَ (ک) قُرْبًا وقُرْبانًا وقِرْبانًا : قریب ہونا قَرِبَهُ وقَرُبَ مِنْهُ واِلَيْهِ : قریب ہونا۔

قَرِبَ (س) قَرَبًا : کوکھ کے درد والا ہونا۔

قَرَبَ (ن) قَرْبًا. السَّيْفَ : تلوار کو میان میں داخل کرنا۔ میان بنانا۔ صفت قارِب اور صفت مفعولی مَقْرُوْب۔

اَقْـرَبَ الاِنـاءَ : برتن کا بھرنے کے قریب کرنا۔ اَقْرَبَتِ الحامِلُ : حاملہ کا جننے کے قریب ہونا۔

...... قِرابًا : میان بنانا ...... الرّاعِي الاِبِلَ : گھاٹ پر پہنچنے کے لئے رات کو لے کے چلنا۔ راعی کو قارِب کہتے ہیں۔ مُقْرِبٌ :

نہیں۔ اور اونٹوں کو قوارب کہتے ہیں مُقْرِبَۃٌ نہیں۔

قَرَبَہٗ: قریب کرنا.....ہٗ الامیرُ: خاص لوگوں میں سے بنالینا۔ قَرَّبَ القُرْبَانَ لِلّٰہِ: قربانی کرنا۔ قَرَّبَ فُلانًا حَیَّاکَ اللّٰہ وقَرَّبَ دَارَکَ: کہنا.....الفرسُ: دلکی چلنا .....الرَّجُلُ: کوکھ کے درد والا ہونا۔

قَارَبَہٗ مُقَارَبَۃً: قریب ہونا۔ خوش کلامی کرنا۔ قَارَبَ فِی الاَمْرِ: غلو کو چھوڑ دینا اور میانہ روی اختیار کرنا۔

تَقَرَّبَ تَقَرُّبًا وتِقِرَّابًا اِلَی اللّٰہِ بالقربان: قربت ڈھونڈنا.....الرَّجُلُ: کوکھ پر ہاتھ رکھنا اور کہا جاتا ہے "تَقَرَّبْ یَا رَجُلُ" یعنی جلدی کر اور کہا گیا ہے کہ یہ امر ہی کے ساتھ خاص ہے۔

تَقَارَبَا: ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ تَقَارَبَ الزَّرْعُ: کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا۔ تَقَارُبَۃً: قریب ہونا۔

اِقْتَرَبَ الوَاعِدُ: قریب ہونا.....الشَّیْئَانِ: ایک دوسرے کے قریب ہونا۔

اِسْتَقْرَبَ الشَّیْءَ: قریب سمجھنا۔

القُرْب والقُرَاب: نزدیکی۔

القُرْب والقُرُب: کوکھ۔ ج اَقْرَاب.

القَرَب: کنواں جس کا پانی قریب ہو ج اَقْرَاب (..... والقِرَابۃ) گھاٹ پر پہنچنے کے لئے رات میں چلنا۔

القُرْبَۃُ والقُرُبَۃُ: نیک افعال۔ جن سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو۔ ج قُـــرَب وقُرُبَات والقُرْبَۃ: جگہ اور مرتبہ کی نزدیکی۔

القِرْبَۃ: مشک ج قِرَب وقِرْبَات وقِرِبَات وقِرَبَات: اور مثل ہے لَقِیْتُ مِنْہُ عرق القِرْبَۃِ: یعنی مجھے اس سے بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔

القِرَاب: میان ج قُرُب واَقْرِبَۃٌ.

قُرَابُ الشَّیءِ وقُرَابُہٗ: اندازے میں برابر۔

القُرَابُ والقُرَابَۃ: قریب کہا جاتا ہے "مَا هُوَ بِشَبِیْهِکَ وَلَا بِقُرَابَۃِ مِنْکَ" نہ تو وہ تمہارے مشابہ ہے اور نہ تم سے قریب ہے۔

القُرْبٰی والقُرْبَۃ والقَرَابَۃ: رشتہ داری اور کہا جاتا ہے "فِیْ الاِنَاءِ قُرْبَۃٌ" جب کہ بھرنے کے قریب ہو۔

القُرْبَان: ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا جائے۔ چاہے ذبیحہ ہو یا کچھ اور بادشاہ کا خاص ہم نشین۔ ج قَرَابِیْن.

القُرْبَان مِنَ الاٰنِیَۃِ: برتن جو بھرنے کے قریب ہو۔ مؤنث قَرْبٰی ج قِرَاب القُرْبَان: بادشاہ کا خاص ہم نشین۔

القَارِب: ڈونگی۔ چھوٹی کشتی ج قَوَارِب.

القَارِب: رات کو پانی ڈھونڈنے والا۔

القَرِیْب: نزدیک۔ رشتہ دار ج اَقْرِبَاء وقُرَابٰی مؤنث قَرِیْبَۃ ج قَرَائِب. القَرِیْب: اشعار کی ایک بحر کا نام ہے جو عجمیوں کے استعمال میں ہے۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا قُرَابٰی" وہ سب قریب قریب آئے اور یہ قریب کی جمع خلاف قیاس ہے۔

الاَقْرَب: اسم تفضیل۔

اَقْرِبَاء الرَّجُلِ و اَقَارِبُہٗ واَقْرَبُوْہُ: قریبی رشتہ دار۔

القَرَنْبٰی: لمبی ٹانگوں کا کیڑا جو گبریلا کے مشابہ ہوتا ہے۔

التَقْرِیْب: مص ایک قسم کی دوڑ۔

المُقْرَب: مثع مِنَ الخَیْلِ: عمدہ گھوڑا جس کی خوبی کی وجہ سے تھان قریب بنایا جائے۔ مؤنث مقربۃ.

المَقْرَب والمَقْرَبَۃ: مختصر راستہ۔

المَقْرَب: رات میں چلنا۔

المُقْرِب: فا.....مِنَ الحَوَامِلِ: جس کے جننے کا زمانہ قریب ہو۔ ج مَقَارِب و مَقَارِیْب.

المَقْرِبَۃ والمَقْرُبَۃ والمَقْرَبَۃ: رشتہ داری۔

المُقَارِب: فا۔ جید اور ردی کا درمیانہ۔ متوسط الحال۔

المُقَارَب: مثع مِنَ المَتَاعِ: ستا سامان۔

المُتَقَارِب: فا۔ ایک بحر کا نام ہے جس کا وزن فعولن آٹھ مرتبہ ہے۔ پستہ قد مرد۔

القَرَبُوْت والقَرَبُوْس: زین کا آگے پیچھے بلند حصہ۔ ج قَرَابِیْس.

قَرَتَ (ن ض) قَرْتًا وقُرُوْتًا وقَرِتَ (س) قَرَتًا الدَّمُ: تہ بتہ خون خشک ہونا۔ زخم میں خون کا بگڑ جانا۔ مار کی وجہ سے بدھی پڑنا۔

قَرِتَ الظُّفُرُ: خون کا ناخن میں بگڑ جانا...... (الرَّجُلُ) غم یا غصہ کی وجہ سے چہرہ کا متغیر ہونا۔

قَرَتَ (ن) قُرُوْتًا الرَّجُلُ: خاموش ہونا۔

القَارِتُ والمُقْتَرِت: جو چیز ملے اس کو کھانے والا۔ دَمٌ قَارِتٌ: کھال اور گوشت کے درمیان خشک ہونے والا خون۔

القَارِتُ والقَرَّات: عمدہ مشک۔

القَرْت: مص۔ برف۔

قَرِثَ (س) قَرَثًا الرَّجُلُ: محنت کرنا اور کمانا۔

قَرُثَ (ض) قَرْثًا الاَمْرُ: دشوار ہونا۔ مشکل ہونا۔ سخت ہونا۔

القِرِّیْث: مچھلی کی ایک قسم۔

القُرْث: چھوٹا کوزہ۔

قَرَحَہٗ (ف) قَرْحًا وقَرَّحَہٗ: زخمی کرنا۔

قَرَحَ وقَرَّحَ البِئْرَ: جہاں پانی نہ نکلتا ہو کنواں کھودنا۔ قَرَحَہٗ بالحَقِّ: حق سے پیش آنا۔ قَرَحَ النَّبَاتُ: کونپل نکلنا...... الاَرْضُ: سبزہ نکلنا شروع ہونا۔

قَرَحَ (ف) قُرُوْحًا وقِرَاحًا وقَرِحَ (س) قَرَحًا الفَرَسُ: گھوڑے کا پانچ سال کا ہونا۔

قَرَحَتْ (ف) قُرُوْحًا وقِرَاحًا. النَّاقَۃُ: اونٹنی کا حمل ظاہر ہونا۔ صفت قَارِح.

قَرِحَ (س) قَرَحًا: پھوڑوں والا ہونا کہا جاتا ہے "قَرِحَ قَلْبُہٗ مِنَ الحُزْنِ" اس کا دل غم سے زخمی ہو گیا "قَرَحَتْ سِنُّ الصَّبِیِّ" لڑکے کے دانت نکلنے کے قریب ہوئے۔

قَارَحَہٗ مُقَارَحَۃً: روبرو ہونا۔

اَفْرَحَ الفَرَسُ : گھوڑے کا پنج سالہ ہونا۔
اَفْرَحه اللّٰهُ : آبلے ڈالنا۔ پھوڑے نکالنا۔
تَـقَـرَّحَ لِلْاَمْرِ : تیاری کرنا......الـجَسَدُ : پھوڑے والا ہونا۔
اِقْـتَـرِحَ الـخُـطْـبَةَ : فی البدیہ خطبہ دینا ......الاَمْـرَ : بغیر کسی نمونہ کے ایجاد کرنا...... الشَّیْئَ : بغیر سننے کے اپنی طرف سے استنباط کرنا۔ چننا۔ اختیار کرنا......البَـعِـیْـرَ : جس اُونٹ پر کوئی سوار نہ ہوا ہو سوار ہونا ...... عَـلَـیْـهِ کَـذَا و بکَذَا : سختی سے اور بغیر سمجھے بوجھے سوال کرنا......عَـلَـیْـهِ کَذَا : بنوانے کی خواہش کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِقْـتَـرَحَ عَـلَـیْـهِ صَـوْتَ کَذَا" اس سے اس نے فلاں آواز کی خواہش کی ......البِـئْـرَ : جہاں پانی نہ ہو کنواں کھودنا۔
الـقَـرْح : مص۔ زخم۔ پھوڑا۔ سخت کھجلی جو اُونٹ کے بچوں کو ہلاک کر دے۔ ج قُرُوْح.
الـقُـرْح : ہر چیز کا اوّل۔ نئے کنوئیں کا پہلا پانی۔ مہینے کی ابتداء کی تین راتیں۔
الـقَـرَح : مص۔ اُونٹ کو خارش اور انسان کو چیچک نہ ہونے کی حالت۔
القَرْحة والقُرْحة : پرانا پھوڑا جس میں پیپ جمع ہو۔ قُـرْحَةُ الشِّـتَـاءِ او الـرَّبِـیْـعِ : جاڑے یا بہار کی ابتداء۔ القُرْحة فِیْ وَجْهِ الـفَـرَسِ : گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی۔ کہا جاتا ہے "قُـرْحَةُ اَصْـحَـابِـه" وہ اپنے ساتھیوں میں ممتاز ہے۔
القَرِح : پھوڑوں والا۔
القَرَاح : خالص پانی۔ بے پانی اور درخت کی زمین۔ ج اَقْرِحَة.
القُرْحَان : شیر۔
الـقُـرْحَـان. مِنَ الْاِبِلِ : اُونٹ جس کو کبھی خارش نہ ہوئی ہو......مِـنَ الـنَّـاسِ : وہ شخص جس کو چیچک نہ ہوئی ہو۔
الـقُـرْحَـان والـقُـرَاحِی : جو جنگ میں کبھی شریک نہ ہوا ہو۔ کہا جاتا ہے "اَنْتَ قُرْحَان

وقُـرَاحِیّ مِنَ الاَمْرِ" تم معاملہ سے علیحدہ ہو۔ صفت مؤنث قُـرَاحِیَّةُ الـقُـرَاحِی : جو ہمیشہ بستی میں رہے اور جنگل کی طرف نہ جائے۔
القُرَاحِیَّتَان : دونوں کوکھ۔
الـقَـارِح : قَـا ـ مِنْ ذِی الـحَافِرِ : جس کے پورے دانت نکل آئے ہوں۔ ج قَـوَارِح قُرَّح ومَقَارِیْح : مؤنث۔ قَـارِح وقَارِحَة ج قَارِحَات وقَوَارِح.
الـقَـارِح : شیر۔ کمان جو تانت سے دُور ہو۔
قَـارِحُ الـفَرَس : وہ دانت جس کے نکلنے کے بعد اس کو قارح کہا جائے۔
الـقَـرِیْح : زخمی۔ ج قَـرْحَی وقَـرَاحَی : خالص پانی وغیرہ۔ پہلا بادل جو ظاہر ہو۔
قَرِیْحُ السَّحَابَة : بارش بوقت نزول۔
الـقَرِیْحَة : ہر چیز کا اوّل۔ کنوئیں کا پہلا پانی ......مِـنَ الْاِنْـسَـانِ : طبیعت۔ قَـرِیْـحَـةُ الـشَّـاعِـرِ او الـکَـاتِـبِ : ملکۂ راسخہ۔ ج قرائح.
الاَقْرَح : اسم تفضیل۔ صبح۔ فَرَسٌ اَقْرَح : وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں درہم کے برابر یا اس سے کم سفیدی ہو مؤنث۔ قَـرْحَـاء ج قُـرُوْح. رَوْضَةٌ قَرْحَاء : سبزہ زار۔ سفید پھولوں والا باغ۔
الـمَـقْرُوْح : مقع ......مِنَ الـطُّرُق : واضح راستہ۔ (...... والـمُـقْرَح) پھوڑوں والا کہا جاتا ہے "لَقِیْتُهُ مُقَارَحَةً" یعنی میں اس سے روبرو ملا۔
الـقِـرْحِیَاء : زمین جو زراعت یا پودہ لگانے کے لئے خاص ہو۔
القِرْوَاح : لمبے پاؤں کی اونٹنی۔ ج قَرَاوِیْح
الـقِـرْوَاح : زمین مقابل آفتاب۔ زمین جو زراعت یا پودہ لگانے کے لئے خاص ہو۔
قَرِدَ (س) قَرَدًا. الاَدِیْمُ : ادھوڑی کا کرم خوردہ ہونا......الـکُـحْلُ فِی العَیْنِ : سرمہ کا پراگندہ ہونا......اَسْـنَـانُـهُ : چھوٹا ہونا اور مسوڑھے سے ملنا......الـعِلْکُ : بدمزہ ہونا

(...... وتَـقَـرَّدَ) الشَّـعْـرُ : بالوں کا گھنگھریالے ہونا۔ ایک پر ایک جم کر نمدہ جیسا ہو جانا۔
قَرِدَ واَقْرَدَ وقَرَّدَ : درماندگی سے خاموش رہنا۔ زمین سے چمٹنا۔ قَـرَّدَهٗ : دھوکا دینا۔
قَرَّدَ البَعِیْرَ : اُونٹ سے چیچڑی نکالنا۔ قَرَّدَ واَقْرَدَ اِلَیْهِ : تابعدار ہونا۔ اَقْرَدَ الْمُتَحَرِّکُ : ساکن ہونا۔ اَقْرَدَ البَعِیْرُ : چیچڑی والا ہونا۔ ایسی نرم چال چلنا جس سے سوار کو حرکت نہ ہو۔
قَرَدَ (ض) قَرْدًا. المَالَ : جمع کرنا۔ کمائی کرنا......فِـیْ الـسِّـقَـاءِ : مشکیزہ میں دودھ یا گھی جمع کرنا۔
القَرْد : مص۔ پستہ قد۔ گردن۔
الـقُـرْد والقُرَاد : چیچڑی واحد۔ قُـرْدَةٌ وقُرَادَةٌ ج قِرْدَان. القُرَاد : پستان کا سرا۔ کہا جاتا ہے "نَزَعْتُ قُرَادَ فُلَانٍ" یعنی میں نے اس کو فریب دیا۔
القِرْد : بندر، لنگور ج اَقْرَاد واَقْرُد وقُرُوْدٌ وقِرَدو قِرَدَة : مؤنث القِرْدَة. ج قِرَد.
الـقَـرَد : مص۔ اُون یا کتان کا ردی حصہ۔ پتی اُتاری ہوئی کھجور کی شاخ۔ واحد قَرَدَة.
الـقَـرَدُ : زبان کا ہلکا پن۔ بادل کے متفرق چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔
اَلْـقَرَدُ واحد (قَرَدَةٌ) کھجور کی شاخ جس کے پتے صاف کر دیئے گئے ہوں۔
القَرِد. مِنَ الاِبِلِ : بہت چیچڑی والا اونٹ۔ گھنگھوڑ گھٹا۔ رَجُـلٌ قَـرِدُ الـفَمِ : ایسا شخص جس کے دانت پیدائشی چھوٹے ہوں۔
رَجُلٌ قَرُوْدٌ : ساکن مرد۔
القَرَّاد : بندر والا۔
اَلْـقُـرَیْدِسُ : مکڑی کے برابر اس جیسی مچھلی۔ (یونانی لفظ)
قَـرْدَحَ قَـرْدَحَةً : اقرار کر لینا۔ تابع و فرمانبردار ہونا اور با استعمال عوام ہتھیار بنانا اور درست کرنا۔
الـقِـرْدَاحِی والقِرْدُحْجِیُّ : ہتھیار بنانے

اور درست کرنے والا۔
اِقْرَنْدَحَ لَہٗ :جستجوئے گناہ کرنا۔
القَرْدَحُ والقُرْدُوْحُ :لنگور۔ بڑا بندر۔
القَرْدَحَة والقُرْدُوْحَة :نوجوان کے گلے کا ٹیٹوا۔
المُقْرَنْدِح :فا۔ آمادۂ شرارت۔
القَرْدَد :سخت اور بلند زمین ج قرادد: کہا جاتا ہے "جَاءَ الحَدِيثُ عَلٰى قَرْدَدِهٖ" اس نے بات کو اپنے موقع پر کہا۔
القُرْدُوْد :سخت اور بلند زمین۔ ج قَرَادِيْد
القُرْدُوْد: انسان کی پیٹھ کا وسط۔
القُرْدُوْدَة :سخت اور بلند زمین۔
قُرْدُوْدَةُ الشِّتَاءِ :جاڑے کی شدت۔
قُرْدُوْدَةُ الظَّهْرِ :پیٹھ کا اعلیٰ حصہ۔
القِرْدِيْدَة :کلام کی سختی۔ پیٹھ کے درمیان کا خط۔ مرد کا سر۔ پہاڑ کی چوٹی۔ ج قَرَادِيْد.
قَرْدَسَهٗ قَرْدَسَةً :مضبوط باندھنا۔ قَرْدَس جِرْوَ الكَلْبِ :کتے کے پلے کو بلانا۔
القَرْدَسَة :مص۔ سختی۔ شدت۔
القَرْدَعَة :خواری۔ ذلت۔
القَرْدَعَة :گردن۔ کہا جاتا ہے "أَخَذَ بِقَرْدَعَتِهٖ" اس نے اس کی گردن پکڑلی۔
القُرْدُوْع :چھوٹی جوں۔
القُرْدُوْعَة :پہاڑ کی دڑاڑ کا گوشہ۔
القِرْذَع :نادان عورت۔
قَرَزَهٗ (ن) قَرْزًا :کھرچنا۔ قَرَزَ التُّرَابَ ونَحْوَهٗ :انگلیوں سے لینا۔
القَرْز :مص۔ ٹیلہ۔ سخت زمین۔
القُرْز :تیل کی شیشی۔
القُرْزَة :ہر چیز کی ایک مٹھی۔
اَلْقَرِيْشَة :دودھ سے بنایا گیا پنیر۔
القِرْزَحَة :پستہ قد عورت۔
قَرْزَلَتِ المَرْأَةُ قَرْزَلَةً :بالوں کا جوڑا بنانا۔
القُرْزُل :نالائق۔ کمینہ۔
قَرْزَمَ الشَّاعِرُ وشِعْرَهٗ :ردی شعر کہنا۔
القِرْزَام :گھٹیا شاعر۔
المُقَرْزَم :حقیر۔ لئیم۔ فرومایہ۔ رَجُلٌ مُقَرْزَم :گٹھے ہوئے بدن کا پستہ قد مرد۔
القُرْزُوْم :موچی یا موزہ بنانے والوں کا فرمہ۔
قَرَسَ (ض) قَرْسًا. المَاءُ :پانی کا منجمد سرد ہونا۔۔۔۔۔البَرْدُ :تیز جاڑا ہونا۔۔۔۔۔
المَقْرُوْس :سخت سردی کی وجہ سے کام نہ کر سکنا۔
قَرِسَ (س) قَرَسًا. البَرْدُ: تیز جاڑا ہونا۔ الرَّجُلُ :ٹھٹھرنا۔
أَقْرَسَ. العُوْدُ :لکڑی کی تری کا اس کے اندر جم جانا۔ أَقْرَسَ البَرْدُ أَصَابِعَهٗ :سردی کا انگلیوں کو سن کر دینا۔
أَقْرَسَ وقَرَّسَ. البَرْدُ فُلَانًا :ٹھٹھرا دینا۔
أَقْرَسَ وقَرَّسَ المَاءَ :جما دینا۔
القَرْس والقَرَس والقَرِيْس :سخت سردی۔
القَرِس والقَرِيْس :جما ہوا۔ کہا جاتا ہے "أَصْبَحَ المَاءُ قَرِيْسًا" پانی جم گیا۔
القِرْس :چھوٹے مچھر۔
القَارِس :فا۔ سخت سردی۔ شَيْءٌ قَارِسٌ وقَرِيْسٌ :پرانی چیز۔
القُرَاس والقُرَاسِيَة: مِنَ الإِبِلِ وغَيْرِهَا :موٹا و مضبوط۔ کہا جاتا ہے "لَهُمْ مُلْكٌ قُرَاسِيَةٌ وعِزٌّ قُرَاسِيَةٌ" ان کے لئے مضبوط مملکت اور پائیدار عزت ہے۔
القَرَاسِيَا :ایک درخت ہے جس کا پھل کالے انگور کی مانند ہوتا ہے۔ صاد سے بھی لکھا جاتا ہے۔ دخیل۔
قَرَشَهٗ (ن ض) قَرْشًا :کاٹنا۔ قَرَشَ الجَيْشُ بِالرِّمَاحِ :نیزہ مارنا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ :ادھر ادھر سے اکٹھا کرنا اور ملانا۔۔۔۔۔مِنَ الطَّعَامِ :تھوڑا سا کھانا پانا (۔۔۔۔۔ وقَرَّشَ وتَقَرَّشَ) لِعِيَالِهٖ :کمائی کرنا۔ وقَرَشَ بَيْنَهُمْ :برانگیختہ کرنا۔ اکسانا۔ چغل خوری کرنا۔
قَرَّشَهٗ :قریش کی طرف منسوب کرنا۔
أَقْرَشَ بِهٖ :چغلی کھانا۔ عیوب ظاہر کرنا۔
أَقْرَشَتِ الشَّجَّةُ :بغیر چورہ ہونے کے ہڈی ٹوٹنا۔
تَقَرَّشَ. المَالَ :جمع کرنا۔۔۔۔۔عَنِ السَّيِّئَاتِ :برائیوں سے پرہیز کرنا۔ بچنا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ: اوّل اوّل لینا۔۔۔۔۔الشَّيْءُ :چمٹنا۔ تَقَرَّشَ القَوْمُ :قوم کا جمع ہونا۔ تَقَرَّشَتْ وتَقَارَشَتِ الرِّمَاحُ :لڑائی میں نیزوں کا آپس میں گھتنا۔ تَقَارَشَ القَوْمُ :ایک دوسرے کو نیزہ مارنا اور اس سے جھنکار پیدا ہونا۔
اِقْتَرَشَ. لِعِيَالِهٖ :کمائی کرنا۔ اِقْتَرَشَتِ الرِّمَاحُ :لڑائی میں نیزوں کا آپس میں گھتنا۔ ۔۔۔۔بِهٖ :چغلی کھانا۔ نقصان پہنچانے کے لئے کوشش کرنا۔
القَرْش :جو ادھر ادھر سے جمع کیا جائے۔ ج قُرُوْش۔ قَرْشُ الشَّيْءِ :چیز کی آواز۔
القِرْش :پیاسٹر۔ ایک ترکی سکہ مساوی ۰۲/ (دخیل)
القِرْش والقُرَيْش :ایک قسم کی مچھلی جس کو كَلْبُ البَحْرِ بھی کہتے ہیں جو پانی کے اندر جانوروں کو اپنے دانت سے تلوار کی طرح کاٹ دیتی ہے۔
قُرَيْش :عرب کا مشہور قبیلہ اور نسبت کے لئے قُرَشِيٌّ وقُرَيْشِيٌّ.
رِمَاحٌ قَوَارِشُ :لڑائی میں گھتے ہوئے نیزے۔ جُبْنٌ قَرِيْشٌ :سخت خشک پنیر۔
المُقْرِشَةُ مِنَ السِّنِيْنَ :سخت قحط کا سال۔
قَرَصَ (ن) قَرْصًا لَحْمَهٗ :چٹکی لینا۔۔۔۔۔ہ بِلِسَانِهٖ :تکلیف دہ کلمات کہنا۔۔۔۔۔الثَّوْبَ بِالمَاءِ :انگلیوں کے پوروں سے دھونا۔۔۔۔۔البُرْغُوْثُ :پسو کا کاٹنا۔۔۔۔۔قَرَصَتْهُ الحَيَّةُ :سانپ کا ڈسنا۔ قَرَصَ وقَرَّصَ الشَّيْءَ :کاٹنا۔۔۔۔۔العَجِيْنَ :گندھے ہوئے آٹے کے پیڑے بنانا۔
قَارَصَهٗ ومُقَارَصَةً :ایک دوسرے کو چٹکی لینا۔
قَرِصَ (س) قَرَصًا :ہمیشہ غیبت کرنا اور تکلیف دہ کلمات بولنا۔
القُرْص :روٹی کی ٹکیا۔ قُرْصُ الشَّمْسِ :آفتاب کا گردہ۔ کہا جاتا ہے "غَابَ قُرْصُ

الشَّمْسِ" آفتاب کی ٹکیہ غائب ہوگئی۔ ج اَقْرَاص وقِرَصَة وقِرَاص.

القُرْصَة: روٹی کی ٹکیہ۔ ج قُرَص.

القُرَيْص: کشتی کا لنگر۔

القُرَّاص: ایک رُوئیں دار گھاس جس کے چھونے سے جلن ہوتی ہے۔ واحد قُرَّاصَة.

القُرَّاص: بابونہ اور کہا جاتا ہے "اَحْمَرُ قُرَّاصٌ" یعنی بہت سرخ۔

لِجَامٌ قُرَّاص وقَرُوْص: وہ لگام جو جانور کو تکلیف دے۔

القَارِص: ۔ چھچڑی کی مانند ایک جانور۔

القَارِصَة. قَارِص کا مؤنث۔ كَلِمَةٌ قَارِصَةٌ: تکلیف دہ کلمہ۔ ج قَوَارِص.

القَرُوْصَة: چڑچڑاہٹ۔

المِقْرَاص: ٹیڑھے سر کی چھری۔

المُقَرَّص: مِنْع ...... مِنَ الحُلِيِّ وغَيْرِهَا: ٹکیہ کے مانند گول زیور۔

اَلقُرَّاصُ: ایک کانٹے دار سبزی جو کہ کھائی جاتی ہے۔

القُرْصَان: بحری ڈاکو (دخیل)

القَرَاصِيَا: بمعنی قراسیا.

قَرْصَبَهُ قَرْصَبَةً: کاٹنا۔

اَلقُرَاصِيَا: گلاب کی اقسام سے ایک پودا جس کے پھل سیاہ ہوتے ہیں۔

قَرْصَعَ قَرْصَعَةً: سکڑنا۔ پوشیدہ ہونا۔ بخل کی وجہ سے تنہا کھانا۔ باریک لکھنا۔ اور سطروں کو قریب قریب کرنا ...... فِي بَيْتِهِ: بیٹھنا اور رہنا ...... زَيْدًا فِي ثِيَابِهِ: لپیٹنا۔

تَقَرْصَعَتِ المَرْأَة: بُری چال چلنا۔

اِقْرَنْصَعَ الرَّجُلُ: کپڑوں میں لپٹنا۔ سکڑنا اور چھپنا۔

القِرْصَعْنَة: ایک خاردار درخت جس کو شوکة ابراهيم: بھی کہتے ہیں اور اس کی چند قسمیں ہیں۔ ایک قسم سفید ہے جس میں پتے زیادہ اور کانٹے تیز ہوتے ہیں۔

القِرْصَعْنَة: ایک قسم کی ترکاری جس میں سرکہ اور زیتون کا تیل ملا کر کھاتے ہیں۔

قَرْضَمَهُ: کاٹنا۔ توڑنا۔

قَرَضَهُ (ض) قَرْضًا: بدلہ دینا۔ قرض دینا۔ قَرَضَ الشِّعْرَ: شعر کہنا ...... الوَادِي: وادی کو طے کرنا ...... هُ: مقابلہ کرنا ......

قَرَضَ فِي سَيْرِهِ: چلنے میں دائیں بائیں ہونا۔

...... المَكَانَ: علیحدہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَرَضَ رِبَاطَه" یعنی مرگیا (...... وقَرَّضَ) الشَّيْءَ: کاٹنا قَرَضَ الفَارُ الثَّوْبَ: چوہے کا کپڑے کو کترنا۔

قَرَّضَ فُلَانًا: مدح کرنا۔ مذمت کرنا۔

قَرِضَ (س) قَرَضًا: مرنا۔

قَارَضَهُ قِرَاضًا ومُقَارَضَةً: بدلہ دینا۔ بُرائی کا بُرائی سے مقابلہ کرنا ...... هُ فِي المَالِ: مضاربت کرنا۔

اَقْرَضَهُ: قرض دینا۔ اَقْرَضَ مِنْهُ: قرض لینا۔

تَقَارَضَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کو بُرائی یا بھلائی کا بدلہ دینا۔ تَقَارَضَا الشِّعْرَ: اپنے اپنے اشعار کا پڑھنا۔ تَقَارَضَا الثَّنَاءَ: ہر ایک کا دوسرے کی تعریف کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَقَارَضَ القِرْنَانِ النَّظَرَ" یعنی ہر ایک نے دوسرے کو کڑی نگاہ سے دیکھا۔

اِنْقَرَضَ: ختم ہونا۔ کٹنا ...... القَوْمُ: سب کا ہلاک ہوجانا اور کسی کا باقی نہ رہنا۔

اِقْتَرَضَ. مِنْهُ: قرض لینا ...... عِرْضَهُ: غیبت کرنا۔

اِسْتَقْرَضَ مِنْهُ: قرض مانگنا۔

القَرْض والقِرْض: اچھا یا بُرا عمل جو پیش کیا جائے جو مال تم کسی کو اس شرط پر دو کہ وہ وقت معینہ پر تم کو واپس کر دے۔ ج قُرُوْض.

القُرَاضَة: کاٹنے میں جو گرے جیسے سونے کے ذرات۔ کپڑے کی دھجی وغیرہ۔

قُرَاضَة المَالِ: ردی مال۔

التَّقْرِيْض: شاعری۔

القَرِيْض: کاٹا ہوا۔ شعر۔ جگال۔

القَرَّاضَة: لوگوں کی غیبت کرنے والا۔ کیڑا جو اُون کو چاٹ جاتا ہے۔

اِبْنُ مِقْرَض: نیولے کے مانند ایک جانور جو اس سے بڑا اور سفید زردی مائل ہوتا ہے اور چوہے خرگوش اور چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔

المِقْرَاض: قینچی۔ ایک پھل ہو جب تو "قَرَضْتُهُ بِالمِقْرَاضِ" بولتے ہیں اور اگر دونوں پھل ہوں تو "قَرَضْتُهُ بِالمِقْرَاضِ" نہیں کہتے بلکہ قَرَضْتُهُ بِالمِقْرَاضَيْنِ: کہتے ہیں۔ ج مَقَارِيْض.

المَقَارِض: تھوڑی کھیتی۔ بڑے مٹکے۔ شراب کے برتن۔

قَرْضَبَ الشَّيْءَ: جدا جدا کرنا ...... الرَّجُلُ: خشک چیز کھانا ...... اللَّحْمَ فِي البُرْمَةِ: گوشت کو ہانڈی میں جمع کرنا ...... فُلَانٌ: دوڑنا ...... اللَّحْمَ: کل کھاجانا۔ کہا جاتا ہے "قَرْضَبَ الذِّئْبُ الشَّاةَ" بھیڑیا سالم بکری کھا گیا۔

القِرْضِبُ: بھوسی جو چھلنی میں بچ رہے اور پھینک دی جائے۔

القِرْضَاب والقُرْضُوْب: تلوار قاطع۔ چور۔ خشک چیز کو کھانے والا۔ فقیر۔ ج قَرَاضِبَة.

القُرَاضِب: جو کچھ ملے اس کو کھا جانے والا۔ ج قَرَاضِب.

قَرْضَمَ الشَّيْءَ: کاٹنا۔ لے کر چل دینا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يُقَرْضِمُ كُلَّ شَيْءٍ" وہ ہر چیز کو لے کے چل دیتا ہے۔

قَرَطَ (ن) قَرْطًا. الكُرَّاثَ ونَحْوَهُ: باریک باریک کاٹنا۔

قَرِطَ (س) قَرَطًا. التَّيْسُ: کٹے ہوئے کانوں والا ہونا۔ صفت اَقْرَط.

قَرَّطَ الشَّيْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا ...... الجَارِيَةَ: لڑکی کو بالی پہنانا ...... الفَرَسَ: گھوڑے کو لگام لگانا ...... السِّرَاجَ: چراغ سے گل گرانا ...... عَلَى الرَّجُلِ: تھوڑا

تھوڑا دینا......اِلَیْهِ رَسُوْلاً: جلدی بھیجنا۔

تَقَرَّطَتِ الْمَرْاَةُ: عورت کا بالی پہنانا۔

القِرْط: گندنا کی ایک قسم۔

القُرْط: بالی۔ ایئر رنگ۔ کان کا زیور۔ ج اَقْرَاط وقِرَاط وقُرُوْط وقِرَطَة. القُرْطُ: آگ کا شعلہ۔ تھن۔ ایک گھاس ہے جو اسپست کے مشابہ ہے ثریا (بنا بر تشبیہ) والقُرْطُ مِنَ الموز او البَلَحِ عِنْدَ العَامَّةِ: کیلے وغیرہ کی پھلیوں کا گچھا۔

القَرَطَة والقِرَطَة: مینڈھے کے کان کا کٹ کر لٹکتا ہوا حصہ۔

الـقِــرَاط: چراغ۔ چراغ کا شعلہ (...... والقُرَاطَة) بتی کا گل۔

القِرَاط والقِيْرَاط: نصف دانق اور بقول بعض دینار کا ٦/٤ اور بقول بعض دینار کے دسویں حصہ کا آدھا۔ کسی چیز کا چوبیسواں حصہ......فِـي الـمَـسَـاحَةِ: اُنگلی کی چوڑائی کے برابر۔ (دخیل) القِيْرَاط عِنْدَ اليُوْنَان: دانہ خرنوب۔ نصف دانق ج قَـرَارِيْـط.

القَرَارِيْط: دانہ تمر ہندی۔

القَيْرُوْطِيّ: ایک مرہم جس کا ضماد کیا جاتا ہے (دخیل)

قَرْطَبَهٗ قَرْطَبَةً: گدی کے بل پچھاڑنا۔

قَــرْطَــبَ الـجَــزُوْرَ: ہڈیوں کا کاٹنا......الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔ تیز دوڑنا۔ بھاگنا۔

تَقَرْطَبَ: گدی کے بل گرنا۔

القُرَاطِب: بہت کاٹنے والا۔

القُرْطُبِيّ: تلوار۔

قَرْطَسَ: نشانہ لگانا۔

تَقَرْطَسَ الرَّجُلُ: ہلاک ہونا۔

الـقِـرْطَـس والـقَـرْطَـس والقِرْطَاس والـقُـرْطَــاس والـقَـرْطَــاس: کاغذ۔

القِرْطَاس: نشانہ۔ ایک قسم کی مصری چادر۔ تحریر جو کچھ بھی ہو۔ سفید کشیدہ قامت لڑکی۔ جوان اونٹنی۔ ج قَرَاطِيْس.

الـقِــرْطِـيْـط والـقِـرْطِـيْـطَة: تھوڑی چیز۔

القِرْطِيْطَة: بلا دختی۔

القِـرْطَـع: جوں جو اُونٹ کے بدن میں پیدا ہوتی ہے۔

القَرْطَف والقَرْطَفَة: مخملی چادر۔

قَرْطَقَهٗ قَرْطَقَةً: کرتا پہنانا۔

تَقَرْطَقَ: کرتا پہننا۔

القُرْطَق: کرتا۔

قَرْطَلَهٗ فِيْ المَاءِ: پانی میں ڈبونا۔

القَرْطَل: ٹوکری۔ کنڈیاج قَرَاطِل.

القَرْطَلَّة: گدھے کا ایک جانب کا بوجھ۔

الـقَـرْطَـالَة: پالان کے نیچے کا خوگیر۔ ج قَرَاطِل.

قَـرْطَـم قَرْطَمَةً. الشَّيْءَ: کاٹنا......الطَّائِر: قرطم کے دانے ڈالنا۔

الـقِـرْطِـم والـقُـرْطُم والقِرْطِمّ والقُرْطُمّ: عصفر کا دانہ۔

القُرْطُمَان: ایک قسم کا غلہ جو ماش کے مشابہ ہوتا ہے۔

خِفَاق مُقَرْطَمَةٌ: کناروں پر مضبوط سلا ہوا چرمی موزہ جو پتھر کو توڑ دے۔

قَـرَظَ (ض) قَـرْظًـا. القَـرظ: درخت سلم (جو کیکر کے درخت کی مانند ہوتا ہے) کے پتے چننا۔

......الاَدِيْـــم: درخت سلم کے پتوں سے دباغت دینا۔

قَـرِظَ (س) قَـرَظًـا: ذلت کے بعد سردار ہونا۔

قَـرَّظَهٗ تَـقْـرِيْظًا: زندہ کی جھوٹی یا سچی مدح کرنا۔

القَرَظ: درخت سلم کے پتے۔ واحد قَرَظَة.

القَرَّاظ: درخت سلم کی پتیوں کا بیچنے والا۔

قَـرَعَ (ف) قَـرْعًـا. البَـابَ: دروازہ کھٹکھٹانا۔ اور اسی سے مثل ہے "مَـنْ قَـرَعَ بَـابًـا ولَجَّ ولَجَ" جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہوتا ہے...... الـرَّجُلَ: مارنا۔ کہا جاتا ہے "قَـرَعَ رَاسَـهٗ بالعَصَا" اس نے اس کے سر پر لاٹھی ماری۔ و "قَرَعَ صَفَاتَهٗ" اس نے اس کی منقصت کی اور عیب بیان کیا "قَرَعَ سَاقَه لِلْاَمْرِ" وہ کام کے لئے فارغ ہوا......الشَّيْءَ: پسند کرنا...... السَّهْمُ الغَايَةَ: تیر کا نشانہ پر لگانا......هُ اَمْرٌ: اچانک پیش آنا......سِـنَّـهٗ: ندامت سے دانت پیسنا۔

قَرِعَ (ن) قَـرْعًـا فُلَانًا: قرعہ میں غالب آنا۔ قُـرِعَ عَـلَيْهِ: تیر اندازی میں مغلوب ہونا۔

قَرِعَ (س) قَـرَعًـا وقَـرْعًا المَكَانُ: خالی ہونا......مَـاءُ الْبِـئْـرِ: پانی کا ختم ہونا...... الرَّجُلُ: تیر اندازی میں مغلوب ہونا۔ مشورہ قبول کرنا (...... قَرْعًا) الرَّجُلُ: گنجا ہونا۔

قَـرَّعَ فُلَانًا: جھڑکی دینا......القَوْمَ: رنجیدہ کرنا......الفَصِيْلَ: اونٹ کے بچے کی پھنسی کا علاج کرنا......الشَّعْرَ: بال کاٹنا۔

قَـارَعَـهٗ مُقَارَعَةً وقِرَاعًا: باہم قرعہ اندازی کرنا۔ قَـارَعَـهٗ فَقَرَعَهٗ: اِس نے اُس سے قرعہ اندازی کی اور غالب آیا۔

قَـارَعَ وتَـقَـارَعَ القَوْمُ: قرعہ ڈالنا۔ بعض کا بعض کو تلوار مارنا......بِـالرِّمَاحِ: آپس میں نیزہ بازی کرنا۔

اَقْرَعَ: باز رہنا۔ مشورہ قبول نہ کرنا......عَنْهُ: رُکنا......الـمُـسَـافِرُ: منزل سے قریب ہونا......الـغَـائِصُ والـمَـائِحُ: غوطہ خور کا زمین کی تہ تک پہنچنا......الشَّرُّ: ہمیشہ رہنا......نَـعْلَهٗ: جوتے میں موٹا پیوند لگانا......الـحَـمِـيْـرُ: گدھوں کا ایک دوسرے کو دولتی مارنا...... الشَّيْءَ: طاقت رکھنا......دَارَهٗ آجُرًّا: اینٹوں کا فرش لگانا۔ ......فُلَانًا: روکنا......اِلَى الحَقِّ: لوٹنا...... الرَّجُلَ: عمدہ مال دینا......الدَّابَّةَ بِلِجَامِهَا: جانور کو لگام سے کھینچ کر روکنا......بَيْنَ القَوْمِ: قرعہ ڈالنا۔

تَـقَـرَّعَ وانْـقَـرَعَ: اُلٹنا پلٹنا۔ اِنْقَـرَعَ عَنِ الاَمْرِ: رُکنا......عَنِ الحَقِّ: باز رہنا۔ تَقَرَّعَ الـجِـلْـدُ: گنجے پن کی وجہ سے کھال کا چھل جانا۔

اِقْتَرَعَ الشَّیْءَ :اختیار کرنا۔ پسند کرنا...... النَّارَ : آگ روشن کرنا......القَوْمُ عَلٰی کَذَا :قرعہ ڈالنا۔

اِسْتَقْرَعَ الحَافِرُ : کھر کا سخت ہونا...... الکَرِشُ :اوجھ کا سخت ہونا۔

القَرْعُ :مص۔ کدو۔ واحد قَرْعَة.

القَرْعَة. قَرْعٌ: کا اسم مرۃ۔

اَلْقَرْعُون: بادام سخت ہونے سے پہلے۔ (سریانی لفظ)

القَرَعُ :مص۔ سفید پھنسی جو اُونٹ کے بچوں کو ہوتی ہے۔ گنجاپن۔ سبقت۔ اُونٹوں سے خالی ان کی خوابگاہ۔ وہ جگہیں جن میں صرف گھاس ہو اور دوسری نباتات نہ ہو۔ کھجلی۔

اَلْقَرْعُونَة: مٹی کا پرانا برتن۔

القَرَعَة: ڈھال۔ سر میں گنج کی جگہ۔ پھیلی ہوئی تلی کا توشہ دان۔ اُونٹوں سے خالی ان کی خوابگاہ۔

القُرْعَة :حصہ۔ توشہ دان۔ اِلْقَاءُ الْقُرْعَةِ : قرعہ اندازی (...... والقَرِيعَةُ) عمدہ مال۔

القَرِيعَة: گھر میں سب سے عمدہ جگہ۔

اَلقَرِعُ :نہ سونے والا۔ مشورہ قبول کرنے والا۔ تباہ شدہ ناخن۔ اَرْضٌ قَرِعَةٌ :بنجر زمین۔

القَارِعَة. قارع کا مؤنث۔ قیامت۔ قَارِعَةُ الطَّرِيق :راستہ کا اعلیٰ حصہ۔ مصیبت۔ ہلاک کرنے والی مصیبت۔ ج قَوَارِع.

قَوَارِعُ القُرْآن :وہ آیتیں جن کے پڑھنے سے شیاطین وجنات سے انسان محفوظ رہے کہا جاتا ہے "قَرَعَتْهُمْ قَوَارِعُ الدَّهْرِ" ان پر زمانہ کی سخت مصیبتیں نازل ہوئی و"نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَوَارِعِ فُلَانٍ" ہم فلاں کی زُبان کی تیزی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

القَرَّاع :اسم مبالغہ۔ ڈھال۔ بہت سخت۔ مؤنث۔ قَرَّاعَة.

القَرِيعُ :قرعہ اندازی کرنے والا۔ قرعہ اندازی میں غالب۔ قرعہ اندازی میں مغلوب۔ سردار جوان اونٹ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ قَرِيعُ دَهْرِهٖ" فلاں انتخاب زمانہ ہے "هُوَ قَرِيعُ الكَتِيبَةِ" وہ فوج کا سردار و کمانڈر ہے۔ "فَصِيلٌ قَرِيعٌ" پھنسی والا اونٹ کا بچہ۔ ج قَرْعٰی.

القَرُوعُ :کم پانی والا کنواں۔ بکری جس پر قرعہ اندازی کریں۔

القَرِّيعُ :مبالغہ۔ سردار۔

الاَقْرَعُ :گنجا۔ جَبَلٌ اَقْرَعُ :بے نباتات کا پہاڑ۔ عُودٌ اَقْرَعُ :چھال اُتری ہوئی لکڑی۔ تُرْسٌ اَقْرَعُ :سخت ڈھال۔ قِدْحٌ اَقْرَعُ :کنکری سے مانجھا ہوا تیر کہ جس میں نقوش وغیرہ ظاہر ہو جائیں۔ الاَقْرَعُ: عمدہ لوہے کی تلوار۔

مِنَ الحَيَّات :زہریلا سانپ کہ زہر کی وجہ سے اس کے سر کے بال گر گئے ہوں۔ مؤنث۔ قَرْعَاء ج قُرْعٌ وقُرْعَان.

القَرْعَاء. اَقْرَعُ :کا مؤنث۔ مصیبت۔ گھر کا صحن۔ راستہ کا اعلیٰ حصہ۔ اَرْضٌ قَرْعَاء : چری ہوئی زمین۔

القَرِيعَا :زمین جس کے کناروں پر پیداوار ہو اور درمیان میں خالی ہو۔

المِقْرَعُ :گٹھلی یا کھجور کھانے کا برتن۔

المِقْرَعَة :کوڑا۔ ہر وہ چیز جس سے کھٹکھٹایا جائے۔ ج مَقَارِع.

المُقْرَعُ مِنَ الخَيْلِ :وہ گھوڑا جس کو لگام کھینچ کر روکا جائے اور وہ اپنے سر کو بلند کرے۔

المِقْرَاع :پتھر توڑنے کی کدال۔

المَقْرُوعُ :مقرع۔ سردار۔

القَرَاغُول :راستہ کا محافظ۔ تاتاری لفظ ہے اور اس کے لئے عربی لفظ خَفِير ہے۔

اِقْرَعَبَّ :سردی وغیرہ سے سمٹنا۔

قَرَفَ (ض) قَرْفًا لِعِيَالِهٖ :کمائی کرنا...... عَلٰی القَوْمِ :ظلم کرنا۔ بغاوت کرنا۔ حد سے گزرنا......الرَّجُلَ: جھوٹ بولنا۔ جھوٹ سچ ملانا......الشَّیْءَ: چھیلنا۔ ملانا (...... وقَرَّفَ) فُلَانًا بِكَذَا :عیب لگانا۔ تہمت رکھنا...... القَرْحَةَ :زخم کو چھیلنا۔

قَرِفَ (س) قَرَفًا فُلَانٌ المَرَضَ :مرض کے قریب ہونا۔

قَارَفَهٗ مُقَارَفَةً وقِرَافًا :قریب ہونا۔ جماع کرنا۔ قَارَفَ الذَّنْبَ: گناہ میں ملوث ہونا۔

اَقْرَفَ. لَهٗ :قریب ہونا۔ اختلاط کرنا۔

اَقْرَفَهٗ :بُرائی سے یاد کرنا۔ اَقْرَفَ بِهٖ :تہمت لگوانا......الجَرَبُ الصِّحَاحَ :بیماری کا چھوت لگنا۔

تَقَرَّفَ. الجُرْحُ :زخم کا چھل جانا۔

اِقْتَرَفَ :کمائی کرنا......الذَّنْبَ :گناہ کرلینا ......المَالَ: جمع کرنا اور کہا جاتا ہے "قَرَفْتُهٗ بِالاَمْرِ فَاقْتَرَفَ بِهٖ" میں نے اسے عیب لگایا اور اسے عیب لگ گیا۔

القَرْفُ :ایک قسم کے چمڑے کا برتن جس کو انار کے چھلکوں سے دباغت دیتے ہیں۔ گہرا سرخ۔ ج قِرَاف وقُرُوف.

القِرْفُ :درخت کی چھال۔ ہر چھال کو قرف کہتے ہیں اور اسی سے ہے "قِرْفُ الرُّمَّان" روٹی کا چھلکا جو تنور میں رہ جائے۔ زمین سے اُکھیڑی ہوئی چیز۔ ناک پر خشک رینٹ ج قُرُوف: واحد قِرْفَة. القِرْفُ :لائق۔ مناسب کہا جاتا ہے "هُوَ قِرْفٌ بِكَذَا" وہ اس کے لائق ہے۔

القَرَفُ :مرض کا دوبارہ ہونا۔ میل جول۔ تہمت' بیماری کی چھوت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قَرَفٌ او قَرِفٌ بِكَذَا" وہ اس کے لائق ہے۔ القَرِفُ: گہرا سرخ والا۔ کہا جاتا ہے "اَرَاكَ اَحْمَرَ قَرِفًا" میں تم کو بہت سرخ دیکھ رہا ہوں۔

القِرْفَة :کمائی۔ چھال۔ انار کے چھلکے۔ دار چینی کی ایک قسم جس کو تج کہتے ہیں۔ تہمت۔ جس کے اوپر تہمت لگاؤ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ قِرْفَتِی" فلاں وہ شخص ہے جس پر میں نے تہمت لگائی ہے و"بَنُو فُلَانٍ قِرْفَتِی" بنو فلاں وہ لوگ ہیں جن کے متعلق

میرا گمان ہے کہ میرا مطلوب ان کے پاس ہے۔
المَقْرُوف : بہت ظلم کرنے والا۔ بڑا بے انصاف۔ توشہ دان۔ ج قُرُف وقُرُف.
القَرْفِيّ والمُقْرِف: وہ شخص جس کے اندر سرخی جھلکتی ہو۔ المُقْرِف: خسیس۔ حقیر۔ جس کی ماں عربیہ ہو اور باپ غیر عرب۔
وَجه مُقْرِف : بدصورت چہرہ۔
الأقْرَف : بہت سرخی والا۔
القِرَافَة : درخت کی چھال۔
المَقْرِف : وہ جگہ جہاں سے چھال اُتاردی گئی ہو۔
المِقْرَاف : بہت گناہوں کا ارتکاب کرنے والا۔ رَجُلٌ مَقْرُوْق : تِلّی کمر والا۔ سبک مرد۔
قَرْفَصَہٗ قَرْفَصَةً : پاؤں کے نیچے دونوں ہاتھ باندھنا۔
تَقَرْفَصَتِ. العَجُوزُ : بڑھیا کا کپڑوں میں لپٹنا۔
القَرْفَصٰی. مثلثة الفاء والقُرْفُصَاء والقُرُفُصَاء : اکڑوں بیٹھنا اور ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد باندھنا۔ کہا جاتا ہے "قَعَدَ القَرْفَصٰی او القَرْفَصَاء" وہ اکڑوں بیٹھا۔
القُرَافِص : مضبوط۔
القَرَافِصَة : ڈاکو۔
قَرْفَطَ الرَّجُلُ : چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا۔
اِقْرَنْفَطَ : سمٹنا۔
المُقَرْفَل. مِنَ الأطْعِمَةِ : لونگ سے خوشبودار کیا ہوا۔
قَرَقَ (ن) قَرْقًا بِفُلَانٍ : دھوکا دینا۔ قَرْقَتِ الدَّجَاجَةُ : کڑکڑانا اور انڈے یا بچوں کو پروں کے نیچے کرنا۔
قَرِقَ (س) قَرَقًا : ہموار جگہ میں چلنا۔
القِرْق : بُری جڑ۔ عادت۔ حقیر لوگ۔ جماعت۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ قِرْقٌ مِنَ النَّاسِ" لوگوں کی ایک جماعت آئی۔ ج
أقْرَاق. القِرْق : ایک کھیل ہے۔ خط کھینچ کر گوٹیاں رکھ کر کھیلتے ہیں۔ خط کی صورت یہ ہے:

المَقْرُوْق: قرق زدہ۔
القَرْق: زیادہ شور سے بولنا۔
القُرْقُب: ایک چھوٹا پرندہ۔
(...... والقَرَق والقَرِق) ہموار جگہ۔
القَرْقَذَان والقَرْقَذُوْن : سنجاب۔
قَرْقَرَ قَرْقَرَةً. البَعِيْرُ : اُونٹ کا بڑبڑانا۔
قَرْقَدَ الخُبْزُ : روٹی خشک ہونا۔ (سریانی لفظ)
قَرْقَرَتِ الحَمَامَةُ او الدَّجَاجَةُ : کبوتر کا غٹرغوں کرنا۔ مرغی کا کڑکڑانا...... البَطْنُ: پیٹ سے گڑگڑانا۔ الرَّجُلُ فِي ضِحْكِهٖ : بہت زور سے ٹھٹھا مارنا۔ الشَّرَابُ فِي حَلْقِهٖ: آواز کرنا۔
القَرْقَرَة : مص۔ کبوتر کی آواز۔ بہت زور کی ہنسی۔ چہرہ کی کھال (...... والقَرْقَر) پست نرم زمین۔ ج قَرَاقِر۔
القَرْقَار: اونٹ کی بڑبڑاہٹ۔
القُرَاقِرُ والقُرَاقِرِيّ : اچھی آواز سے حدی پڑھنے والا۔
القَرَاقِرَة : بہت بک بک کرنے والی عورت (...... والقَرْقَارَة) اونٹ کا جھاگ جو مستی کے وقت نکلتا ہے۔
القَرْقَارَة : لمبی گردن کا شیشے کا کپ۔
القُرْقُوْر : بڑی کشتی۔ ج قَرَاقِيْر.
قَرْقَسَ. الكَلْبَ وبِهٖ : کتے کو قُرْقُوس کہہ کے بلانا۔
القِرْقِس : مچھر کے بچے۔
القَرْقُوْس: کشادہ میدان۔
القُرْقُوْزُ : بکری کا چھوٹا بچہ۔
قَرْقَشَ: سخت چیز کھانا۔
القَرَاقِشُ : نرم آٹے کو گوندکر گھی ملا کر چینی یا شکر ملا کر پکایا جائے تو میٹھی ٹکیہ۔ نرم آٹا اور مغز کے ساتھ ملا کر گھی میں تلی ہوئی شے۔ نرم ہڈیاں۔
قَرْقَصَ. بالجرو : کتے کے پلے کو بلانا۔
القُرْقُوْص : کتے کا پلا۔ ج قَرَاقِيص.
قَرْقَعَ قَرْقَعَةً: کھٹکھٹانا۔
قَرْقَفَ قَرْقَفَةً مِنَ البَرْدِ : کپکپی زدہ ہونا...... قَرْقَفَهُ البَرْدُ: کپکپی ڈالنا۔
الرَّجُلُ فِي الضِّحْكِ والحَمَامُ فِي الهَدِيْرِ : آدمی کا ہنسنے میں اور کبوتر کا غٹرغوں کرنے میں زیادتی کرنا۔
القَرْقَف : شراب۔ ٹھنڈا پانی (...... والقُرْقُف) ایک چھوٹا سا پرندہ۔
القَرْقُوْف : درہم۔ شراب۔
دِيْكٌ قُرَاقِف : بلند آواز مرغ۔
القَرْقَل والقَرْقَلّ : بے آستین کا کرتہ ج قَرَاقِل.
قَرْقَمَ. الصَّبِيَّ : بچے کو بُری خوراک دینا۔
المُقَرْقَم : وہ جو جوان نہ ہو اور قوت نہ پکڑ سکے۔
قِرِلّٰی : ایک چوکنا آبی پرندہ۔
قَرَمَ (ض) قَرْمًا وقُرُوْمًا ومَقْرَمًا وقَرَمَانًا وتَقْرَمًا. الصَّبِيُّ والبَهْمُ : تھوڑا تھوڑا کھانا شروع کرنا۔
قَرَمَ (ن) قَرْمًا. الشَّيْءَ : چھیلنا...... الطَّعَامَ : کھانا...... الرَّجُلَ: گالی دینا۔ قید کرنا۔
قَرِمَ (س) قَرَمًا اِلَى اللَّحْمِ: گوشت کا خواہش مند ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَرِمْتُ اِلٰى لِقَائِهٖ" اس کی ملاقات کا میں شائق ہوا۔
قَرَّمَهٗ : کھانا سکھانا۔ قَرَّمَ وأقْرَمَ الفَحْلَ : سانڈ بننے کے لئے کام اور سواری سے فارغ رکھنا۔
اِسْتَقْرَمَ. البَكْرُ قَبْلَ أوَانِهٖ : وقت سے پہلے سانڈ بننا۔
القَرْم : مص۔ اونٹ کی ناک پر داغ جوئے کے تیر کی علامت۔ سانڈ جو سواری اور کام

سے فارغ رکھا جائے۔ سردار عظیم۔ ج قُرُوْم.

القَرْمَة والقُرْمَة : اُونٹ کی ناک کی کٹی ہوئی کھال۔

القُرْمَة والقِرَام : اونٹ کی ناک کاٹنے کا موقع القِرَام: سرخ پردہ یا باریک کپڑا۔

القُرَامَة : اونٹ کی ناک سے کٹا ہوا چھوٹا ٹکڑا۔ روٹی کا وہ حصہ جو تنور میں لگا ہوا رہ جائے۔ عیب۔ اونٹ کا سینہ۔

الاَقْرَمُ مِنَ الجِمَال : اونٹ جو باندھا نہ جائے۔ ناک پر داغ لگا ہوا۔ مؤنث قَرْمَاء. ج قُرْم.

القُرْم : ایک گھاس جو سفیدی اور موٹائی میں چنار کے درخت کی مانند ہوتی ہے۔

قَرْمَدَ قَرْمَدَةُ الكِتَابَ : باریک لکھنا۔ قریب قریب لکھنا۔ قَرْمَدَ فِيْ لمشي : قریب قریب قدم رکھنا...... الشَّيْءَ: قرمد کا طلا کرنا (دیکھئے قَرْمَد)

القَرْمَد : ہر وہ چیز جس کو زینت کے لئے کسی پر لگائیں۔ جیسے زعفران اور گچ وغیرہ۔ پختہ کھیری۔ اینٹ (دخیل)

القُرْمُوْد : پہاڑی بکرا۔ پہاڑی بکری کا بچہ ج قَرَامِيْد.

القِرْمِيْد : اینٹ جس سے پلاسٹر کیا جائے جیسے گچ وغیرہ واحد قِرْمِيْدَة (دخیل)

القِرْمِيْدَة : پہاڑی بکری ج قَرَامِيْد.

القِرْمِز : سرخ رنگ...... عِنْدَ الاَسَاكِفَة : وہ کھال جو سرخ رنگ سے رنگی ہوئی ہو۔

القِرْمِزِيَّة : کیڑوں کی ایک قسم۔

القِرْمِزِيُّ : جو سرخ رنگ کا ہو۔

قَرْمَشَة : بگاڑنا۔ فاسد کرنا۔ قَرْمَشَ الشَّيْءَ: جمع کرنا۔

القَرْمَش والقِرْمِش والقِرْمِيْش مِنَ النَّاس : طرح طرح کے لوگ۔

قَرْمَصَ وتَقَرْمَصَ : سردی زدہ آدمی کا گرمی حاصل کرنے کے لئے گڑھے میں داخل ہونا۔

...... القَرَامِيْصَ : گرمی حاصل کرنے کے لئے گڑھے بنانا۔

القِرْمَاص والقُرْمُوْص : اندر سے چوڑا اور تنگ منہ کا گڑھا جس میں سردی زدہ گرمی حاصل کرتا ہے۔ بھوبھل میں روٹی پکانے کی جگہ۔ کبوتر کا گھونسلہ۔ ج قَرَامِيْص.

القُرْمُوْص : شکاری کا گڑھا۔ زمین میں پرندہ کا گھونسلہ۔

قَرْمَطَ قَرْمَطَةُ الكِتَابَ : باریک اور قریب قریب لکھنا...... فِيْ خَطْوِهِ: قریب قریب قدم رکھ کر چلنا۔

القُرْمُوْط : ایک قسم کی مچھلی۔ گبریلا کی گولی۔ ج قَرَامِيْط

القَرَامِطَة : شیعوں کا ایک غالی فرقہ واحد قَرْمَطِيّ.

قَرْمَلَة : بچھاڑنا۔

القَرْمَل : بے کانٹوں کا ایک کمزور درخت واحد قَرْمَلَة.

القِرْمِل : دو کوہان والا اونٹ۔ بہت اُون والا اونٹ کا بچہ۔ ج قَرَامِل.

القَرَامِل والقَرَامِيْل مِنَ الشَّعْرِ والصُّوْف : بالوں یا اُون کا بنا ہوا عورت کا موباف۔

قَرَنَ (ض) قَرْنًا الشَّيْءَ وبالشَّيْءِ : باندھنا۔ ملانا...... الثَّوْرَيْنِ : دو بیلوں کو ایک جوئے میں باندھنا...... البَعِيْرَيْنِ: دو اونٹوں کو ایک رسّی میں باندھنا۔

قَرَنَ (ن) قِرَانًا الفَرَسُ : دوڑنے میں پچھلی ٹانگوں کا اگلی ٹانگوں کی جگہ میں پڑنا...... بَيْنَ الشَّيْءِ والشَّيْءِ: جمع کرنا۔

قَرِنَ (س) قَرَنًا : ملی ہوئی بھنوؤں والا ہونا۔ صفت اَقْرَن. قَرِنَ ذُوالقَرْنِ : بڑے سینگ والا ہونا۔

قَرَّنَهُ : جمع کرنا۔ باندھنا۔ کہا جاتا ہے "قُرِّنَتِ الأُسَارٰى فِيْ الحِبَال" قیدی رسیوں میں باندھے گئے۔

قَارَنَهُ قِرَانًا ومُقَارَنَةً : ساتھی ہونا۔ ملنا۔

اَقْرَنَ. بَيْنَ الاَمْرَيْنِ : جمع کرنا۔ (قَرَنَ: افصح ہے)

...... الرَّجُلُ : دو تیر چلانا۔ دو قیدوں کو ایک رسّی میں لانا۔ سینگ والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔ ہر رات میں ایک سلائی سرمہ لگانا...... الدَّمُ فِيْ العِرْقِ : خون کا رگ میں زیادہ ہونا اور جوش مارنا...... اَقَاطِيْرُ وَجْهِ الغُلَامِ : لڑکے کے چہرہ پر پھنسیاں نکلنا ...... السَّمَاءُ : لگاتار برسنا...... هُ: ہمسر ہونا۔ ایک رسی میں بندھے ہوئے دو اونٹ دینا عَنِ الطَّرِيْقِ : راستہ سے ہٹ جانا۔ پھر جانا۔ عَلٰى غَرِيْمِهِ : قرض دار پر تنگی کرنا۔ اَقْرَنَتِ الثُّرَيَّا: بلند ہونا...... الدُّمَّل : پھوڑے کا پکنا اور پھوٹنے کے قریب ہونا...... لِلاَمْرِ: توانا ہونا...... عَنْهُ : عاجز ہونا۔

تَقَارَنَ الرَّجُلَانِ : ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔

اِقْتَرَنَ الشَّيْءُ بِغَيْرِهِ : متصل ہونا۔ ملنا۔

اِسْتَقْرَنَ الدُّمَّلُ : پھوڑے کا پکنا اور پھوٹنے کا وقت قریب ہونا...... الدَّمُ فِيْ العِرْق : خون کا رگ میں زیادہ ہونا ...... الرَّجُلُ لِلاَمْرِ : توانا ہونا...... لِفُلَانٍ : ہمسر ہونا۔

القَرْن : مص۔ سینگ۔ والقَرْن فِي الإِنْسَانِ : انسان کے سر کا وہ حصہ جہاں پر جانور کے سینگ نکلتا ہے۔ قَرْنُ الشَّمْسِ : آفتاب کی پہلی شعاع القَرْنُ مِنَ المَطَرِ : بارش کا جھلا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَلٰى قَرْنِيْ" وہ میری عمر کا ہے۔ القَرْن: سو سال ایک زمانے کے لوگ۔ ایک گروہ کے بعد ایک گروہ۔ زمانہ کا ایک وقت۔ ج قُرُوْن.

القَرْن : چھوٹی پہاڑی۔ پہاڑ کی چوٹی۔ قلعہ۔ عورت کے گیسو۔ القَرْنُ مِنَ الجَرَادِ : ٹڈی کے سر کے دو بال۔ درخت کی چھال کی بٹی ہوئی رسّی۔ بال یا اُون کا ایک گچھا۔ ج قُرُوْن وقِرَان. والقَرْن مِنَ القَوْمِ :

سردار ومِنَ السَّيْفِ: تلوار کی دھار۔ قَرْنُ
الشَّيْطَانِ وقَرْنَاهُ: شیطان کی رائے کے
پابند وَجِيْدُ الْقَرْنِ: گینڈا۔ ذُوالْقَرْنَيْنِ:
بادشاہ اسکندر مکدونی کا لقب۔ منذر بن ماء
السماء کا لقب۔
القِرْن: کفو۔ ہمسر۔ مقابل۔ شجاعت یا علم
میں نظیر۔ ج اَقْرَان.
القَرَن: مص۔ دُوسرے سے ملا ہوا۔ رسّی
جس میں دو اونٹ بندھے ہوئے ہوں۔
ترکش ج اَقْرَان:......تلوار۔ تیر۔ ج قِرَان.
القِرَان: قیدی کے باندھنے کی رسّی ہل کے
بیلوں کی گردن میں باندھنے کی چھال کی
رسّی۔ رسّی جس کو باندھ کر اونٹ کو کھینچیں۔
ج قُرُن. حج کی ایک قسم جس میں عمرہ اور
حج کا احرام ایک ساتھ باندھتے ہیں۔ ج
قِرَانَات.
القُرْنَة: ہر چیز کا اُٹھا ہوا کنارہ۔ تلوار یا نیزہ
کی دھار۔ ج قُرَن.
اَلْقَارِن: فا۔ رَجُلٌ قَارِنٌ: تیر و تلوار سے
مسلح۔ القارِن: حج قرآن کرنے والا۔
القَرِيْن: دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا۔
ساتھی۔ مصاحب۔ شوہر۔ نفس۔ ج قُرَنَاء
القَرِيْنُ العَيْن: سرگیں آنکھ۔
القَرَانِي: نزدیک۔ تانت۔ جو اونٹ کی
کھال کی بٹی گئی ہو۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْ
اَقْرَانِي" ملے ہوئے آئے۔
القَرِيْنَة: قرین کا مؤنث بیوی۔ نفس۔ قَرِيْنَةُ
الكَلَام: جو کلام کے مراد پر دلالت کرے ج
قَرَائِن. دُوْرٌ قَرَائِن: آمنے سامنے کے
مکانات۔
القَرَّان: شیشی۔
القَرُوْن: ایک مرتبہ میں دو دو لقمے کھانے
والا وہ جانور جس کی پچھلی ٹانگیں اگلی ٹانگوں
کی جگہ میں دوڑنے میں پڑیں۔ وہ اُونٹنی
جس کے بیٹھنے میں دونوں گھٹنے مل جائیں
(...... والقَرُوْنَة) نفس۔
الاَقْرَن: سینگوں والا۔ ملی ہوئی بھنووں
والا۔ مؤنث قرناء. حَيَّةٌ قَرْنَاءُ: سانپ
جس کے سر پر گوشت کے دو ٹکڑے اُبھرے
ہوئے ہوں۔
اِقْتِرَان اَوِ اجْتِمَاعُ الْقَمَرِ بِالشَّمْسِ:
سورج اور چاند اپنی اپنی جگہ پر ہوں اور زمین
ان کے درمیان نہ ہو اور سورج کو گرہن تب
ہوتا ہے جس وقت وہ چاند کے ساتھ مل
جائے۔
اَلْقَرَانِيَا: ایک درخت کا نام جس کے پھول
خیمہ کی طرح ہوتے ہیں۔ اور اس کے پھل
کھائے جاتے ہیں۔
القَرِيْنَاءُ: لوبیا۔
المِقْرَن: جوا ہل کا۔
المُقَرَّن: بلند کنارے والا جس کے لئے
سینگ کے مشابہ بنایا جائے۔
المُقَرَّنَة. مُقَرَّن کا مؤنث۔ چھوٹی چھوٹی
پہاڑیاں جو پاس پاس ہوں۔
القَرْنَان: مرد دیوث۔
القَرْنَاء: سورۃ جو ہر رکعت میں پڑھی
جائے۔
القَيْرَوَان: گھوڑوں کا گلہ۔ قافلہ۔ فوج کا بڑا
حصہ۔
القَرَنْبَى: لمبی ٹانگوں کا ایک کیڑا جو گبریلا
کے مشابہ ہوتا ہے اور مثل ہے "القَرَنْبَى فِي
عَيْنِ اُمِّهَا حَسَنَةٌ" قرنبی اپنی ماں کی نگاہ
میں اچھا معلوم ہوتا ہے۔
القِرْنِب: جنگلی چوہا۔ چوہا۔ چوہے کا بچہ۔
القُرْنُب: کمر۔
قَرْنَسَ وقُرْنِسَ البَازِي: باز کی آنکھوں کو
سینا۔ قَرْنَسَ الدِّيْكُ: مرغ کی لڑائی سے
بھاگ جانا۔
القُرْنَاس والقِرْنَاس: پہاڑ کا آگے کو نکلا ہوا
حصہ۔ چرخے کا تکلا۔ القُرْنُوْس: موزے
کی نوک۔ ج قَرَانِيْص.
سَقْفٌ مُقَرْنَسٌ: سیڑھی کی طرز پر بنی ہوئی
چھت۔
القَرَنْفُل والقَرَنْفُوْل: لونگ۔ واحد قَرَنْفُلَة
وقَرَنْفُوْلَة.
المُقَرْفَل. مِنَ الاَطْعِمَةِ: لونگ ڈالا ہوا
کھانا۔
قَرِهَ (س) قَرَهًا وتَقَرَّهَ جِلْدُهُ: کھال کا
چھلنا یا بہت مار سے سیاہ ہونا۔ داد کی کثرت
سے داغ داغ ہونا۔ صفت اَقْرَه: مؤنث
قَرْهَاء ج قُرْه.
القَارِه: فا......مِنَ الجِلْدِ: خشک کھال۔
القَرْهَب: بوڑھا بیل......مِنَ المَعْزِ: بہت
اُون والی بکری۔ القَرْهَب: سردار قوم۔
بوڑھا۔
قَرَا يَقْرُو قَرْوًا اِلَيْهِ: قصد کرنا......بالرُّمْحِ
فُلَانًا: نیزہ مارنا۔ صفت مذکر قارٍ ج قُرَاة
وقَارُوْن: صفت مؤنث قَارِيَة ج قَوَارٍ
وقَارِيَات قَرَا واسْتَقْرَى واقْتَرَى الاَمْرَ:
تتبع کرنا۔ تلاش کرنا۔ اِسْتَقْرَى الدُّمَّلُ:
پھوڑے کا پیپ والا ہونا۔
اُقْرِيَ اِقْرَاءً: پیٹھ میں درد ہونا۔
القَرَا: پیٹھ۔ ج اَقْرَاء وقِرْوَان: کدو۔
القَرْو: مص۔ نہر کی مانند لمبا حوض۔ زمین
جس کو طے نہ کیا جا سکے۔ کولہو کی نالی۔ چھوٹا
برتن۔ کھجور کے درخت کا نچلا حصہ جس کو کھود
کر اس میں نبیذ بنایا جائے۔ لکڑی کا پیالہ۔
کھوکھلا بانس۔ ایک ہی طریقے کی چیزیں۔
کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُمْ قَرْوًا وَاحِدًا" میں
نے ان کو ایک طریقہ پر چھوڑا۔
و "قَصِيْدَتَانِ عَلَى قَرْوٍ وَاحِدٍ" دو قصیدے
ایک ردی پر "وتُرِكَتِ الاَرْضُ قَرْوًا" تمام
زمین پر بارش چھا گئی اَصْبَحَتِ الاَرْضُ
قَرْوًا وَاحِدًا: زمین کی سطح پانی سے ڈھک
گئی۔ ج قُرُوٌّ واَقْرَاء واَقْرٍ وقُرِيّ.
القَرْو والقَرْوَة. خُصْيَتَيْن: کی کھال کی
کھنچاوٹ قَرْوَةُ الرَّاسِ: سر کا کنارہ۔
القَرْو القَرْوَة والقِرْوَة والقُرْوَة: کتے کا
ٹھیکرا۔
القِرْوَاء: عادت۔ دُبر۔ ناقة قَرْوَاء: لمبے
کوہان والی اونٹنی (جمل اقریٰ نہیں کہا جاتا)

القِـرْوَان : پیٹھ یا پیٹھ کا درمیانی حصہ ج قِرْوَانَات.

القَرْوَانِی. خِصْیَتَیْن : کی کھال کی کھنچاوٹ والا۔

القَرْوِی : عادت۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ اِلٰی قَرْوَاہ" اپنی عادت پر لوٹ گیا۔۔

القَرِیّ : ایک ہی طریقہ کی چیزیں۔ قَرِیُّ العَقِیْدَۃِ : قصیدہ کا ردی۔

المَقرِی : ٹیلہ کی چوٹی ۔ ج مَقَارِ......

المُقْرَوْرِی : لمبی پیٹھ والا۔

شَـاۃٌ مَقْرُوَّۃ : بکری کہ اس کے سر میں ایک لکڑی لگا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے دودھ کو نہ پی سکے۔

قَرَی یَقْرِی قِرًی وقَرَاءً ا الضَّیْفَ : مہمان کی میزبانی کرنا (...... قَـرْیٌ وقِـرْیًا) المَاءَ فِی الحَوْضِ : پانی حوض میں جمع کرنا ...... البَعِیر و کُلُّ مَا اجْتَرَّ : جگال کو جبڑے میں جمع کرنا ...... الجُرْحُ : زخم کا بہنا...... المِدَّۃُ فِی الجُرحِ : زخم میں پیپ کا جمع ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَرِیْتُ فِی شِدْقِی جَوْزَۃً" میں نے اپنے جبڑے میں اخروٹ کو چھپایا۔

قَرَی یَقْرِی قَرْیًا وقُرْیًا وتَقَرَّی واسْتَقْرَی البِلَادَ : تلاش کرنا۔ چکر لگانا۔

اَقْرَی اِقْرَاءً : گاؤں میں رہنا...... کسی شے کو لازم رہنا اور اصرار کرنا (...... واسْتَقْرَی) مہمانی طلب کرنا۔

اِقْتَرَی : مہمانی طلب کرنا...... الضَّیْفَ : مہمان کی میزبانی کرنا...... البِلَادَ : تلاش کرنا اور چکر لگانا و اقْتَرَی فُلَانًا بِقَوْلِہٖ : تلاش کرنا۔

القِرَی : مہمانی کا کھانا۔ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔

القَرْیَۃ و القِرْیَۃ : جائیداد۔ گاؤں۔ لوگوں کی جماعت ۔ ج قُرًی وقِرًی اور نسبت کے لئے قَرَوِیّ وقَرْیِیّ. قَرْیَۃُ النَّمل : چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ۔ قَرْیَۃُ الاَنْصَارِ : مدینہ طیبہ و القَرْیَتَان: مکہ معظمہ اور طائف۔

القَـرِیُّ : جما ہوا دودھ۔ ٹیلہ سے باغ کی طرف بہنے والی نالی۔ نالی۔ ج اَقْـرِیَۃ واَقْرَاء وقُرْیَان.

القَـرِیَّۃ : لاٹھی۔ چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ۔ بادبان کے اوپر کے حصہ کی لکڑی جو عرض میں لگائی جاتی ہے ج قَرَایَا.

القَارِی : فا۔ دیہاتی۔ کہا جاتا ہے "جَاءَنِی کُلُّ قَارٍ وبَادٍ" میرے پاس ہر ایک دیہاتی اور شہری آیا۔

القَارِیَۃ : قاری کا مؤنث۔ مکان لوگوں سے بھرا ہوا۔ تلوار کی دھار۔ نیزہ کا نچلا حصہ یا اوپر کا حصہ۔ ج قَـوَارٍ کہا جاتا ہے "ھُمْ قَـوَارِیُ اللّٰـہِ" وہ اللہ کے شہدا ہیں (...... والـقَارِیَۃ) ایک پرندہ چھوٹی ٹانگوں اور لمبی چونچ کا جس کی پیٹھ سبز ہوتی ہے۔ ج قَـوَارٍ وقَوَارِیّ.

الـقَـارَاۃ : لوگوں سے بھری ہوئی جگہ ج قَارِیَات.

المِقْرِی والمِقْرَاۃ : ہر وہ جس میں بارش کا پانی جمع ہو۔

المِقْرِی والمِقْرَاء : میزبان۔ بہت مہمانی کرنے والا۔ مؤنث مِـقْرَاۃ ومِقْرَاءۃ.

المِقْرَی والمِقْرَاۃ : بڑا پیالہ جس میں مہمان کے سامنے کھانا پیش کیا جائے۔ ج مَقَارٍ.

المَقَارِی : ہانڈیاں۔

قَزَّ (ن ض) قَزًّا : کودنے کے لئے سمٹنا۔ کودنا۔ قَزَّتْہُ نَفْسِی وقَزَّتْ عَنْہُ نَفْسِی : نفرت کرنا۔ انکار کرنا (...... قَزًّا وتَقَزَّزَ) مِنَ الدَّنَسِ و کُلِّ مَا یُسْتَقْذَرُ ویُسْتَخْبَثُ : مکروہ جاننا۔ پرہیز کرنا بچنا۔

القَـزُّ : مص۔ ریشم جس سے نکالا جائے۔

دُوْدُ القَزِّ : ریشم کا کیڑا ۔ ج قُزُوْز (دخیل)

القَزُّ القُزُّ القَزِزُ القَزَّاز : گندگی سے بچنے والا۔ کہا جاتا ہے "مَا فِی طَعَامِہٖ قَزٌّ ولَا قُزٌّ ولَا قَزَازَۃ" اس کے کھانے میں ایسی کوئی چیز نہیں جس سے پرہیز کیا جائے اور اسے مکروہ سمجھا جائے۔

القَزَّاز : بڑا سانپ۔ اژدھا۔

القَازُّ : فا۔ شیطان۔

القَازُوْزَۃ : چھوٹی شیشی۔ طشت۔

القَزَّاز : ریشم بیچنے والا...... عِنْدَ العَامَۃِ : ریشم کے کیڑے کی تربیت کا ماہر۔

قَزَبَ (ن) قَزْبًا : بہت جماع کرنا۔

قَزِبَ (س) قَزَبًا : سخت ہونا۔

القَازِب : سوداگر۔

القَزْب : لقب۔

قَزْبَرَ قَزْبَرَۃً : جماع کرنا۔

قَزَحَ (ف) قَزْحًا القِدْرَ : ہنڈی میں مسالہ ڈالنا۔ الشَّیْءُ : بلند ہونا۔

قَزَّحَ تَقْزِیْحًا وقِزْحَانًا القِدْرَ : اُبلنا ۔ قَزَّحَ الـقِـدْرَ : ہانڈی میں مسالہ ڈالنا۔ قَـزَّحَ الـحَدِیْثَ : مزین کرنا۔ بغیر جھوٹ بولے ہوئے پورا کرنا۔ قَـزَّحَ الشَّجَر : بڑھنے کے لئے جڑ میں پیشاب ڈالنا۔

تَـقَزَّحَ النَّبَاتُ او الشَّجَرُ : زیادہ شاخ دار ہونا۔

القَزْح : مص ۔ کتے کا پیشاب ۔ مسالہ۔

قَوْسُ قُزَحٍ وقَوْسُ قُزَحَ : دھنک۔ وہ شکل جو بادل میں مختلف رنگوں کی کمان کے مانند دکھائی دیتی ہے۔ قُـزَحُ: منصرف ہے اس لئے کہ قُـزَحَۃ کی جمع ہے اور علم معدول کی تقدیر پر غیر منصرف ہے اور قزح کو قوس سے جدا استعمال نہیں کرتے پس "تَـاَمَّلْ قُزَحَ مَا اَبْیَنَ قَوْسَہٗ" نہیں کہا جائے گا۔

الـقِـزْح : مسالہ۔ پیاز کے بیج۔ سانپ کی بیٹ۔ ج اَقْزَاح.

الـقُـزَحَۃ : قوس قزح کے رنگ کی ایک دھاری ج قُزَح.

القَزَّاح : مسالہ بیچنے والا۔

القَـازِحُ : فا۔ سِعْرٌ قَـازِحٌ : مہنگا بھاؤ۔ مؤنث قَازِحَۃ ج قَـوَازِحُ الـمَاءِ : پانی کے بلبلے۔

التَّقَازِیح : مسالے۔

المِقْزَحَۃ : مسالہ کا برتن۔

القَزْحَلَة: کمان۔
قَزَعَ (ف) قُزُوْعًا: دیر کرنا...... الظَّبْيُ: ہرن کا دوڑنا۔ بھاگنے میں چست ہونا۔
قَزَّعَ الرَّسُوْلَ اِلَيْهِ: قاصد بھیجنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو دوڑانے کے لئے آمادہ کرنا...... الشَّارِبَ: مونچھ کاٹنا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا...... رَاْسَهٗ: سر مونڈنا اور کچھ اِدھر اُدھر چھوڑ دینا۔
قَزَّعَهٗ واَقْزَعَهٗ لِلْاَمْرِ: فارغ کر دینا اور دوسرے کام میں مشغول نہ کرنا۔ واَقْزَعَ لَهٗ فِی الْقَوْلِ: سخت سُست کہنا۔
تَقَزَّعَ الرَّاْسُ: سر متفرق جگہ سے مونڈا جانا۔
...... الفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنے کے لئے آمادہ ہونا...... القَوْمُ: قوم کا متفرق ہونا...... السَّحَابُ: بادل کھل جانا۔
القَزَعُ: بادل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ چھوٹے اونٹ۔ بالوں کو کچھ مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔ وادی کا کوڑا کرکٹ۔ قَزَعُ السَّهْمِ: تیر کے پَر کا پتلا حصہ۔ ہر چیز جس کے متفرق ٹکڑے ہوں واحد قَزَعَة۔
القَزَعَة: حرامی۔ ولد الزنا۔ بادل کا ٹکڑا۔ سر میں متفرق بال کٹے ہوئے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے مَا عِنْدَهٗ قَزَعَة: یعنی اس کے پاس کچھ کپڑا نہیں۔
القُزَّعَة والقَزِيْعَة: بالوں کا گچھا جو بچے کے سر پر چھوڑ دیا جائے۔ سر کے درمیان میں تھوڑے سے بال۔
قَوْسُ قَزِيْعٍ: بمعنی قوسِ قزح۔
القِزَاع: چیتھڑے کا ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "مَا فِی السَّمَاءِ قِزَاعٌ" یعنی آسمان میں تھوڑا سا بھی بادل نہیں۔
الاَقْزَع. مِنَ الكِبَاش: مینڈھا جس کے بال موسم بہار میں کہیں سے گر گئے ہوں کہیں سے باقی رہ گئے ہوں۔
المُقَزَّع: تیز ہلکا پھلکا۔ وہ شخص جس کے سر پر کچھ تھوڑے سے بال ہوں۔ بشارت کیلئے مخصوص کیا ہوا...... مِنَ الخَيْلِ: پیشانی پر کم بال والا گھوڑا۔ رَجُلٌ مُقَزَّعٌ: وہ شخص جس کا مال برباد ہو جائے اور صرف چھوٹے اونٹ رہ جائیں۔
المُقْزَعِلُّ: تیز رو۔
قَزَلَ (ض) قَزْلًا وقَزَلَانًا: کودنا۔ لنگڑے کی چال چلنا۔
قَزِلَ (س) قَزَلًا: لنگڑا ہونا۔ صفت اَقْزَل (قزل: بدترین لنگڑاہٹ ہے)
الاَقْزَل: بھیڑیا۔ باریک پنڈلی والا۔ ایک قسم کا سانپ۔
قَزَمَهٗ (ض) قَزْمًا: عیب لگانا۔
قَزِمَ (س) قَزَمًا: کمینہ ہونا۔ لئیم ہونا۔
تَقَزَّمَ: کاموں میں زبردستی داخل ہونا۔
القَزَم: مص۔ کمینگی۔ لئیمی۔ کوتاہی۔ ردی مال۔ حقیر لوگ (واحد جمع مذکر مؤنث) کہا جاتا ہے "هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ قَزَمٌ مَا فِيْهِمْ كَرَمٌ" یہ لوگ کمینہ ہیں ان میں کرم نہیں اور کبھی تثنیہ اور جمع مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قَزَمٌ ورَجُلَانِ قَزَمَانِ وامْرَأَةٌ قَزَمَةٌ ورِجَالٌ قُزُمٌ واَقْزَامٌ وقُزَامَى ونِسَاءٌ قَزَمَاتٌ"
القَزْم والقِزْم والقَزِم والقُزُم: لئیم اور دنی مرد۔ مؤنث قَزْمَةٌ وقِزْمَةٌ وقَزِمَةٌ وقُزُمَةٌ۔
القَزِم والقَزَم: چھوٹے جسم والا بے خیر۔ ج قُزُم واَقْزَام اور کہا جاتا ہے رَجُلٌ قَزَمَةٌ وامْرَأَةٌ قَزَمَةٌ: چھوٹے جسم کا مرد۔ چھوٹے جسم کی عورت۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے۔
القُزَام: لئیم لوگ۔
القُزَام: جس پر کوئی غالب نہ آئے۔ جلدی کی موت۔
سُوْدَدٌ اَقْزَم: سرداری جو خاندانی نہ ہو۔
القَزْمَل: کوتاہ قامت بدصورت۔
قَزَا يَقْزُو قَزْوًا. الاَرْضَ بِعَصَاهُ: زمین کو لاٹھی سے کریدنا...... الرَّجُلُ: عیب سے دُور رہنا۔ قُزَّه (ایک کھیل ہے) کھیلنا۔
اَقْزَى: بے عیبی کے بعد عیب دار ہونا۔
القُزَة: سانپ۔ عربوں کا ایک کھیل ج قُزَات۔
قَزَى الرَّجُلَ: پچھاڑنا اور قتل کرنا (یائی[1] ہے)
القِزْىُ: لقب کہا جاتا ہے "بِئْسَ القِزْىُ هٰذَا" یہ بُرا لقب ہے۔
قَسَّ (ن) قَسًّا وقِسًّا وقُسًّا: چغل خوری کرنا...... القَوْمَ: بُرے کلام سے تکلیف پہنچانا (...... قَسًّا) السَّيْرَ: دوڑنا...... مَا عَلَى العَظْمِ: ہڈی پر کا گوشت کھانا اور گودا نکالنا (وقَسَّ الاِبِلَ) اُونٹوں کو اچھی طرح سے چرانا۔
قَسَّ وتَقَسَّسَ الشَّيْءَ: طلب کرنا اور ڈھونڈنا۔ کہا جاتا ہے "تَقَسَّسَ اَصْوَاتَهُمْ بِاللَّيْلِ" اس نے رات میں ان کی آواز پر کان لگایا۔
قَسَّ قُسُوْسَةً قِسِّيْسَةً: پادری ہونا۔
اِقْتَسَّ الاَسَدُ: شیر کا خوراک تلاش کرنا۔
...... النَّاقَةُ: اُونٹنی کا تنہا چرنا۔
القَسُّ: پادری۔ کاہن ج قُسُوْس: اُونٹوں کا مالک جو اُن سے جدا نہ ہو۔ پالا۔
القُسُّ: عقلاء۔ ماہر۔
القُسَاس: سیلاب کا کوڑا کرکٹ۔ آرمینیا میں ایک پہاڑ ہے جس میں لوہے کی کان ہے اور اسی سے ہے السُّيُوْفُ والقُسَاسِيَّة۔
القَسَّاس: چغل خور۔
القِسِّيْس: پادری ج قِسِّيْسُوْن وقُسَّان واَقِسَّة وقَسًا وسته۔
القَسِيُّ. مِنَ الدَّرَاهِم: ردی دراہم۔
القَسَّة: چھوٹا گاؤں۔
القُسُوْسَة والقِسِّيْسَة: قسیس کا درجہ۔
قَسَبَ (ض) قَسْبًا المَاءُ: پانی جاری ہونا۔
...... الشَّمْسُ: آفتاب غروب ہونے لگنا۔
قَسُبَ (ک) قُسُوْبًا وقُسُوْبَةً الشَّيْءُ:

سخت ہونا۔

القَسْبُ : مص۔ بہت سخت۔ خشک کھجور جو منہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ واحد قَسْبَة.

القَسَابَة: ردی قسم کی کھجور۔

القَسُوْب : چمڑے کا موزہ۔ القَسُوْب: چمڑے کے موزے (اس کا واحد نہیں)

القَسْبُ والقِسِيْبُ : ہر ایک لمبی اور مضبوط چیز۔

قَسِيْبُ المَاءِ : پانی کا بہاؤ آواز کے ساتھ۔

قَسْبَرَ قَسْبَرَةً : جماع کرنا۔

قَسَحَ (ف) قَسَاحَةً وقُسُوْحَةً : سخت ہونا ...... الحَبلُ: رسّی بٹنا۔

قَاسَحَهُ: سختی کے ساتھ معاملہ کرنا۔

القَاسِحُ والقُسَاحُ والمَقْسُوْحُ : سخت اور موٹا۔ کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ قَاسِحٌ" موٹا کپڑا "رُمْحٌ قَاسِحٌ" ٹھوس مضبوط نیزہ۔

قَسَرَهُ (ض) قَسْرًا واقْتَسَرَهُ عَلَى الأَمْرِ: مجبور کرنا۔

قَسْوَرَ الرَّجُلُ : عمر رسیدہ ہونا ...... النَّبتُ : بکثرت ہونا۔

القَسْوَرُ والقَسْوَرَةُ : غالب۔ شیر۔ بہادر۔ قوی لڑکا ج قَسَاوِر وقَسَاوِرَة.

القَسْوَرَةُ: رات کا بڑا حصہ۔ ایک میدانی نباتات ج قَسْوَر.

القَسْوَرَة: تیر چلانے والا۔ شکاریوں کی جماعت۔

قَسَطَ (ض) قَسْطًا وقُسُوْطًا : ظلم کرنا۔ حق سے ہٹ جانا۔ صفت قَاسِطٌ ج قُسَّاط وقَاسِطُوْن.

قَسَطَ (ن ض) قِسْطًا واَقْسَطَ الوَالِي : منصف ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَقْسَطَ فِي حُكْمِهِ واَقْسَطَ بَيْنَهُمْ واِلَيْهِمْ" فیصلہ میں انصاف کیا۔ ان کے درمیان انصاف کیا۔

اَقْسَطَتِ الرِّيْحُ العِيْدَانَ : ہوا کا لکڑیوں کو خشک کر دینا۔

قَسِطَتْ (س) قَسَطًا العُنُقُ : گردن خشک ہونا ...... الدَّابَّةُ: سیدھی ٹانگوں والا ہونا (...... قُسُوْطًا) العِظَامُ : لاغری کی وجہ سے ہڈیوں کا خشک ہونا۔

قَسَّطَ الشَّيْءَ : جدا جدا کرنا ...... الاَغْرَاسَ : پودوں کے درمیان برابر فاصلہ کرنا ...... الدَّيْنَ: قرض کی قسط مقرر کر دینا۔ کہا جاتا ہے قَسَّطَ الخَرَاجَ عَلَيْهِمْ والمَالَ بَيْنَهُمْ : یعنی خراج کا ان کے اوپر قسط مقرر کر دیا اور مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

قَسَّطَ عَلَى عِيَالِهِ : اہل وعیال پر تنگی کرنا۔

اِقْتَسَطُوْا المَالَ بَيْنَهُمْ : تقسیم کرنا۔

تَقَسَّطَ القَوْمُ الشَّيْءَ بَيْنَهُمْ : برابر برابر تقسیم کرنا۔

القِسْطُ : انصاف۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قِسْطٌ" وہ عادل ہے "هُمْ قِسْطٌ" وہ لوگ عادل ہیں۔ حصہ۔ مقدار۔ میزان۔ ترازو۔ پیمانہ نصف صاع کا۔ روزی۔ قسط مقرر کئے ہوئے قرض کا ایک حصہ ج اَقْسَاط.

القُسْط: عود ہندی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قُسْطُ الرِّجْلِ وقَسِيْطُهَا" جبکہ پاؤں سخت اور سیدھے ہوں کہ چلنے میں مڑتے نہ ہوں۔

القَسَط : مص۔ اعضاء کی سختی یا خشکی۔

الاَقْسَط : خشک شدہ گردن والا۔ مؤنث قَسْطَاء ج قُسْط. رِجْلٌ قَسْطَاء : ٹیڑھا پیر۔

عُنُقٌ قَسْطَاء : خشک گردن۔ رُكْبَةٌ قَسْطَاء : خشک شدہ زانو جو مڑ نہ سکے۔ ج قِسَاط.

القُسْطَان: غبار۔

القُسْطَان والقُسْطَانَة والقُسْطَانِيّ والقُسْطَانِيَّة : قوسِ قزح۔ دھنک۔

المُقْسِط : اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اور معنی اس کے عادل کے ہیں۔

قَسْطَرَ الدَّرَاهِمَ : دراہم کو پرکھنا۔

القَسْطَر والقُسْطَار : مرد دانا و دور بیں۔

القَسْطَرِيُّ : دراہم کو پرکھنے والا۔ مرد دانا۔ دُور بیں۔ بڑے ڈیل ڈول کا۔ ج قَسَاطِرَة.

القُسْطَاسُ والقِسْطَاس : ترازو (جدید)

القَسْطَل والقَسْطَال والقُسْطُوْل والقَسْطَلَان : میدانِ جنگ کا گرد و غبار۔ ج قَسَاطِل. اُمُّ قَسْطَل : مصیبت۔ موت۔

نَهْرٌ قِسْطَالٌ : بہنے میں شور کرنے والا دریا۔

القَسْطَلَة : اُونٹ کی بڑبڑاہٹ۔

قَسْطَلَةُ المَاءِ : پانی بہنے کی آواز قَسَاطِلُ الخَيْلِ: گھوڑوں کی آوازیں۔

القَسْطَلَانِيَّة : شفق کی سرخی۔ غبار کی کثرت (...... والقَسْطَلَانِيّ) قوسِ قزح۔ دھنک۔

قَسْقَسَ قَسْقَسَةً : چرواہا ہونا۔ قَسْقَسَ الشَّيْءَ: ہلانا۔ قَسْقَسَ بِالكَلْبِ : کتے کو قوس قوس کہہ کے بلانا۔

قَسَمَ (ض) قَسْمًا الشَّيْءَ: بانٹنا۔ تجزیہ کرنا۔

...... الدَّهْرُ القَوْمَ : متفرق کرنا ...... فُلَانٌ اَمْرَهُ : اندازہ کرنا ...... بَيْنَ النِّسَاءِ : بیویوں کی باری کی حفاظت کرنا۔

قَسُمَ (ک) قَسَامَةً الغُلَامُ : لڑکے کا خوبصورت ہونا۔

قَسِيْمٌ : فا۔ خوبصورت۔

قَسَّمَ الشَّيْءَ : جزء جزء کرنا۔ تفریق کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَسَّمَ الدَّهْرُ القَوْمَ" زمانے نے قوم کو متفرق کر دیا ...... الشَّيْءَ: حسین بنانا۔

قَاسَمَهُ المَالَ : اپنے اپنے حصہ کو لینا۔

قَاسَمَهُ عَلَى كَذَا: قسم کھلانا۔

اَقْسَمَ بِاللهِ : حلف اٹھانا۔ قسم کھانا۔

تَقَسَّمَ الشَّيْءَ : جدا جدا کرنا ...... الشَّيْءُ: جدا جدا ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَقَسَّمَتْهُ الهُمُوْمُ" یعنی غموں نے اس کو پریشان خاطر کر دیا۔ وتَقَسَّمَ فُلَانٌ: فکر کرنا۔ سوچنا۔

تَقَاسَمَ القَوْمُ : آپس میں قسم کھانا ...... واقْتَسَمَ القَوْمُ المَالَ : آپس میں تقسیم کرنا۔

اِنْقَسَمَ : تقسیم ہونا۔

اِسْتَقْسَمَ: تقسیم کرنے کو کہنا۔ فکر کرنا۔ سوچنا۔ اِسْتَقْسَمَهُ بِاللّٰهِ: قسم کھانے کو کہنا۔

القَسْم: مص۔ عطیہ۔ رائے۔ شک۔ عادت۔ بارش۔ پانی۔ ہانڈی۔ گمان پیدا ہونا اور پھر قوت پاکر یقین ہونا۔ حَصَاةُ القَسْمِ: پانی تقسیم کرنے کی کنکری اور یہ اس طرح پر کہ سفر کی حالت میں جب پانی کی کمی ہوتی تھی تو ایک برتن میں کنکری ڈالتے تھے اور پھر اس پر پانی ڈالتے تھے اتنا کہ کنکری چھپ جائے پھر ایک آدمی کو پینے کے لئے دیتے تھے اور پھر اسی طرح کرتے تھے اور یہ اس لئے تاکہ سب کو پانی برابر پہنچ جائے اور کسی کو شکایت نہ رہے۔

القِسْم: تقسیم شدہ چیز کا ایک حصہ۔ خیر کا حصہ۔ ج اَقْسَام جج اَقَاسِيم۔

القَسَم: اللہ تعالیٰ یا غیر اللہ کی قسم ج اَقْسَام۔

القِسْمَة: اقسام کا اسم۔ حصہ۔ ج قِسَم۔

اَلْقِسْمَةُ التَّوَافُقِيَّة: (علم حساب) چار نقاط جو ایک خط پر جمع ہوں اور اس کے برابر ہوں تو تقسیم موافقت ہے۔ ورنہ تقسیم عدم موافقت ہے۔

قِسْمَةُ عَدَد غَيْر صِفْر عَلَى صِفْر: (علم حساب) یہ تقسیم مستحیل ہے۔ یعنی صفر کے علاوہ عدد کو صفر پر تقسیم کرنا۔ صفر کی تقسیم صفر پر اس کا حاصل معین نہیں کوئی عدد بھی ہوسکتی ہے۔

القَسَمَة والقَسِمَة: خوبصورتی۔ چہرہ (...... والقَسِم) عطر فروش کا ڈبہ۔ ج قَسِمَات وقَسَمَات۔

القَسَام: خوبصورتی۔ گرمی کی شدت۔

القَسَامَة: خوبصورتی۔ صلح۔ جماعت جو کسی چیز کے لئے قسم کھائے اور لے لے۔ قسم جو اولیاءِ مقتول کو دی جائے۔ کہا جاتا ہے "حَكَمَ القَاضِي بِالقَسَامَة" قاضی نے قسامت کا فیصلہ کیا اور قسامت اقسم کا اسم ہے جو مصدر کی جگہ پر استعمال ہوا ہے۔

القُسَامَة: صدقہ کا مال۔ تقسیم کرنے والا جس کو اپنے لئے خاص کرلے۔

القَسَامِي: پہلی تہ پر کپڑے کو لپیٹنے والا۔ دو چیزوں کے درمیان کی چیز۔

القَسَّام. قَاسِم: کا مبالغہ۔

القَسِيم: حصہ۔ تقسیم شدہ شے کا ایک حصہ ج اَقْسِمَاء: تقسیم کرنے والا ج اَقْسِمَاء وقُسَمَاء خوبصورت ج قُسُم۔

القَسِيمَة. قسیم کا مؤنث۔ عطر فروش کا ڈبہ۔ بازار۔ خوبصورت چہرہ ج قَسَائِم۔

الاُقْسُومَة: حصہ۔ ج اَقَاسِيم۔

المَقْسَم والمِقْسَم: حصہ۔ ج مَقَاسِم۔

المَقْسِم: تقسیم۔ تقسیم کرنے کی جگہ ج مَقَاسِم۔

صَاحِبُ المَقَاسِم: نائب امیر اور وہ اموالِ غنیمت کا تقسیم کرنے والا ہوتا ہے۔

المُقْسَم: قسم۔

المُقَسَّم: مفع۔ غمگین۔ خوبصورت۔ شَيْءٌ مُقَسَّم: خوبصورت بنائی ہوئی چیز۔

القِسْمِل: شیر کا بچہ۔

اَقْسَنَ الرَّجُلُ: سخت ہاتھوں والا ہونا۔

اِقْسَأَنَّ اِقْسِئْنَانًا وقُسَأْنِينَةً العُوْدُ: لکڑی کا خشک اور سخت ہونا...... الرَّجُلُ: مرد کا بوڑھا ہونا اور خشک ہونا...... فِي العَمَلِ: کر گزرنا ...... اللَّيْلُ: رات سخت تاریک ہونا۔

المُقْسَئِنُّ: جوانی کی انتہا اور بڑھاپے کی ابتدا میں ہونے والا۔

قَسَا يَقْسُو قَسْوًا وقَسْوَةً وقَسَاوَةً وقَسَاءَةً: سخت و درشت ہونا۔ صفت قَاسٍ ج قُسَاة ...... اللَّيْلُ: رات تاریک ہونا...... الدِّرْهَمُ: درہم کھوٹا ہونا۔ صفت قَسِيّ۔

قَسَّى تَقْسِيَةً واَقْسَى اِقْسَاءً الشَّيْءَ: سخت و درشت ہونا۔

قَاسَى مُقَاسَاةً الاَلَمَ: تکلیف برداشت کرنا۔

القَسِيّ: سخت...... مِنَ الدَّرَاهِم: کھوٹے درہم ج قِسْيَان کہا جاتا ہے "عَشِيَّةٌ قَسِيَّةٌ" ٹھنڈی شام "يَوْمٌ او عَامٌ قَسِيٌّ" سخت دن یا سخت سال۔ گرمی یا سردی یا قحط کی وجہ سے "سِرْنَا سَيْرًا قَسِيًّا" ہم تیز چال چلے۔

اَرْضٌ قَاسِيَةٌ: بنجر زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔

لَيْلَةٌ قَاسِيَةٌ: بہت تاریک رات۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَقْسَى مِنَ الصَّخْرِ" وہ پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

المَقْسَاة: جو سخت بنا دے۔ کہا جاتا ہے "الذَّنْبُ مَقْسَاةٌ لِلْقَلْبِ" گناہ دل کو سخت کرنے کا سبب ہے۔

قَشَّ (ن) قُشُوْشًا: لاغری کے بعد تومند ہونا...... فُلَانٌ: لاغری کی چال چلنا...... مِنْ مَرَضِهِ: مرض سے صحت یاب ہونا۔

قَشَّ (ن ض) قَشًّا النَّبَاتُ: نباتات کا خشک ہونا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا۔ ہاتھ سے رگڑنا...... فُلَانٌ: صدقہ کے ٹکڑے کھانا۔

قَشَّ (ن ض) قَشًّا وقَشْشًا: اِدھر اُدھر سے کھانا۔ قَشْشَهُ بِكَلَامِهِ: بدکلامی سے تکلیف پہنچانا۔

قَشَّ واَقَشَّ واِنْقَشَّ القَوْمُ: چلا جانا۔ اَقَشَّ مِنَ المَرَضِ: مرض سے صحت یاب ہونا واَقَشَّتِ الاَرْضُ: زمین میں زیادہ خشکی ہونا۔ اِنْقَشَّ القَوْمُ: قوم کا متفرق ہونا۔

تَقَشَّشَ واقْتَشَّ مَا وَجَدَ: سب کچھ کھا لینا۔

القَشّ: مص۔ بڑا ڈول۔ ردی قسم کی کھجور۔ گھر وغیرہ کا کوڑا کرکٹ۔

القِشَّة: بندریا۔ بندریا کا مادہ بچہ۔ چھوٹے جسم کی بچی۔ گبریلا کی مانند ایک کیڑا۔ کولتار استعمال کرنے میں جو چیتھڑا استعمال کیا جائے اور اس کو بعد میں پھینک دیا جائے۔

القَشِيش: سانپ کی کھال کی آواز۔

القَشِيش والقُشَاش والقُشَاشَى: پڑی ہوئی جو چیز اٹھائی جائے۔

القَشَّاش: پڑی ہوئی چیزوں کو اٹھانے والا (...... والقَشَّان والقَشُوش) جو معمولی چیز کو اٹھا کر کھا لے۔

المِقْشَبَة : جھاڑو۔
قَشَبَ (ض) قَشْبًا فُلانًا السَّمَّ : زہر پلانا۔ قَشَبَ عَلَیْهِ : بہتان لگانا ...... الرَّجُلَ : عار دلانا۔ عیب لگانا۔ بُری بات کہنا ...... السَّیْفَ : تلوار پر صیقل کرنا ...... ہٗ الدُّخَانُ : دھوئیں کا نتھنوں کو بھر دینا۔ کہا جاتا ہے "قَشَبَنِی رِیْحُه" اس کی بُو نے مجھ کو تکلیف دی ...... ہٗ المَالُ : عقل زائل کرنا۔
...... الشَّیْءَ : فاسد کرنا، بگاڑ دینا و قَشَّبَ لَهٗ : زہر پلانا۔ قَشَّبَه بِشَرٍّ : برائی سے یاد کرنا
قَشُبَ الرَّجُلُ : نیک نامی یا بدنامی اختیار کرنا۔ قَشَبَ و قَشَّبَ الطَّعَامَ بِالسَّمِّ : کھانے میں زہر ملانا ...... فُلانًا بِسُوْءٍ : ملوث کرنا۔ قَشَّبَتِ الرِّیْحُ فُلانًا : ہوا کا تکلیف دینا۔ قَشَبَ الشَّیْءَ : میلا کچیلا کرنا۔
قَشُبَ قَشَابَةً الشَّیْءُ : پاکیزہ ہونا۔ صاف ہونا۔
اِقْتَشَبَ : نیک نامی یا بدنامی حاصل کرنا۔
تَقَشَّبَ السَّیْفُ : تلوار کا زنگ خوردہ ہونا۔
اِسْتَقْشَبَه : گندہ سمجھنا۔
القَاشِبُ : فا۔ درزی۔ کمزور نفس والا۔ واقعی عیوب بیان کرنے والا۔
القَشَبُ : گندہ۔
القِشْبُ : نفس۔ زنگ۔ سخت خشک۔ زہر ...... مِنَ الطَّعَامِ : کھانے کا ردی حصہ ج اَقْشَابٌ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قِشْبٌ خِشْبٌ" بے خیر آدمی (خِشْب : تابع مہمل ہے)
القِشْبَةُ : بے خیر۔ مرد خسیس۔
القَشْبُ : زہر۔ ج اَقْشَاب۔
القَشِیْبُ : نیا پُرانا۔ سَیْفٌ قَشِیْبٌ : صیقل شدہ یا زنگ خوردہ تلوار۔
القَشِیْبُ : نیا۔ ستھرا۔ سفید ج قُشُب و قُشْب۔
سَیْفٌ قَشِیْبٌ : صیقل شدہ تلوار۔ زنگ خوردہ تلوار۔
القُشْبَانِیَّةُ : پرانی چادر۔

المُقَشَّبُ : غیر خالص۔ حَسَبٌ مُقَشَّبٌ ورَجُلٌ مُقَشَّبُ الحَسَبِ : مرد جس کا حسب خالص نہ ہو۔
القِشْبِرُ : ردی قسم کا اُون۔ اُون کا وہ حصہ جو صاف کرتے وقت گر جائے اور پھینک دیا جائے۔
القِشْبَارُ : سخت چھڑی۔ رَجُلٌ قِشْبَارُ اللِّحْیَةِ وقُشَابِرُهَا : لمبی داڑھی والا۔
قَشْبَرَ : باریک بالن کو جمع کرنا۔
قَشَدَهٗ (ن) قَشْدًا : برہنہ کرنا۔ کھولنا۔
القِشْدَةُ : پتلا مکھن۔ بالائی۔ ایک بہت دودھ والا پودہ (...... والقُشَادَةُ) گھی کا تلچھٹ۔
قَشَرَهٗ (ن ض) قَشْرًا وقَشَّرَهٗ : کھال یا چھال اُتارنا ...... القَوْمَ : بدشگونی لانا۔
قَشِرَ (س) قَشَرًا : موٹی کھال والا ہونا۔
تَقَشَّرَ وانْقَشَرَ : چھل جانا۔
اِقْتَشَرَ الرَّجُلُ : ننگا ہونا۔ صفت مُقْتَشِر۔
القِشْرُ : چھلکا۔ لباس ج قُشُوْر (...... والقِشْرُ) بالشت کے برابر ایک مچھلی۔
القُشْرَانِ : ٹڈی کے دونوں پر۔
القَشِرُ والقَشِیْرُ : بہت چھلکے والا۔ کہا جاتا ہے "تَمْرٌ قَشِرٌ وقَشِیْرٌ" یعنی چھلکے والی کھجور۔
القَشَرُ : سخت سرخی۔
القُشَرَةُ والقِشْرَةُ والقُشْرَةُ : بارش جو سطح زمین کو صاف کر دے۔ القَشَرَةُ : منحوس۔
القِشْرَةُ : چھال۔
القَاشِرُ : فا ...... مِنَ الخَیْلِ : گھوڑ دوڑ میں آخری گھوڑا۔
القَاشِرَةُ : قَاشِر کا مؤنث۔ پہلا زخم جو کھال کو پھاڑ دے۔ عورت جو اپنے چہرہ کو مل دل کر صاف کرے۔
القَشْرِیَاتُ : سخت اور مضبوط جسم والے جانور کچھ خشکی والے اور زیادہ پانی والے جیسے سرطان، مکڑی اور جھینگا مچھلی۔
القَاشُوْرُ والقَاشُوْرَةُ مِنَ الاَعْوَامِ : سخت قحط کا سال۔ سَنَةٌ قَاشُوْرَةٌ وقَاشُوْرٌ : قحط کا سال القَاشُوْر : منحوس ...... مِنَ الخَیْلِ : گھوڑ دوڑ کا آخری گھوڑا۔

القُشَارُ : سانپ کی کھال۔
القُشَارَةُ : اُتارا ہوا چمڑا یا چھال۔
الاَقْشَرُ : چھلکا اتارا ہوا۔ گرمی کی وجہ سے چھلی ہوئی ناک والا۔ سخت سرخی والا۔ ابرص۔ بہت سوال کرنے والا ...... مِنَ الاَرْضِ : سرخ سفید زمین۔ مؤنث قَشْرَاء ج قُشْر۔ شَجَرَةٌ قَشْرَاءُ : کہیں کہیں سے چھلا ہوا درخت۔ حَیَّةٌ قَشْرَاءُ : کینچلی سے علیحدہ سانپ۔
القَشُوْرُ : چہرہ کو صاف کرنے والی دوا۔
المُقَشَّرُ : مقع کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالجَوَابِ المُقَشَّرِ" واضح جواب دیا "رَجُلٌ مُقَشَّرٌ" ننگا مرد۔
المِقْشَرُ : سوال میں اصرار کرنے والا۔
قَشَطَهٗ (ض ن) قَشْطًا : لاٹھی سے مارنا۔
قَشَطَ عَنْهُ کَذَا : ننگا کرنا۔
قَشَطَ الرَّجُلُ : لوٹنا۔ صفت مُقَشِّط.
تَقَشَّطَ وانْقَشَطَ : ننگا ہونا۔ تَقَشَّطَتْ وانْقَشَطَتِ السَّمَاءُ : صاف بے ابر ہونا۔
القَشْطَةُ : بالائی۔
القِشَاطُ : برہنگی۔
القَشَّاطُ : بہت لوٹنے والا۔
المِقْشَطُ : چھال یا کھال اُتارنے کا آلہ۔
المِقْشَطَةُ عِنْدَ العَقَّادِیْنَ : ریشم کے دھاگوں کو صاف کرنے کا آلہ۔
قَشَعَ (ف) قَشْعًا القَوْمُ : متفرق کرنا۔
قَشَعَتْ واَقْشَعَتِ الرِّیْحُ السَّحَابَ : ہوا کا بادلوں کو پراگندہ کرنا۔ اَقْشَعَ القَوْمُ : متفرق ہونا۔ اَقْشَعُوْا عَنِ المَاءِ اَوِ المَکَانِ : ہٹ جانا۔ علیحدہ ہو جانا۔ اَقْشَعَ السَّحَابُ : بادل کھل جانا۔
قَشِعَ (س) قَشَعًا الشَّیْءُ : خشک ہونا۔
اِنْقَشَعَ اللَّیْلُ : رات ختم ہونا۔
اِنْقَشَعَ وتَقَشَّعَ السَّحَابُ : بادل کھل جانا۔ تَقَشَّعَ القَوْمُ : متفرق ہونا۔ اِنْقَشَعَ

القَوْمُ عَنْ اَمَاكِنِهِم : دور ہونا ۔ علیحدہ ہونا ...... الهَمُّ عَنِ القَلْبِ : دل سے غم کا زائل ہونا ۔

القَشْع : مص ۔ پرانی پوستین ۔ بے وقوف شترمرغ کا پر ۔ چمڑے کا خیمہ ۔ ج قُشُوع : پرانی مشک ۔ بڑھاپے کی وجہ سے ڈھیلے گوشت والا زنبیل ۔ زربجو ۔ خشک شدہ مٹی کا ٹکڑا ۔ خشک کھال ج قِشَع ۔

القَشْع والقِشْع : کھل جانے والا بادل ۔

القَشْع والقِشْع والقُشْع : حمام کا کوڑا کرکٹ ۔

القَشْعَة ج قِشَاع ۔ القِشْعَة ج قِشَع : خشک کھال کا ٹکڑا ۔ بادل کا ٹکڑا جو کھلنے کے بعد باقی رہ جائے ۔ القَشْعَة : قَشْع کا اسم مرۃ ۔ پرانی پوستین کا ٹکڑا ۔ خشک شدہ مٹی کا ایک ٹکڑا ۔ بڑھیا ۔ بادشمالی ۔

القَشِع : خشک ۔ غیر مستقل مزاج ۔ شَاةٌ قَشِعَةٌ : دُبلی پتلی بکری ۔ اَرَاكَةٌ قَشِعَةٌ : گنجان بہت پتوں والا پیلو کا درخت ۔

القِشَاع : بوسیدہ ٹکڑا ۔ دھجی ۔

القَشَاع : مادہ بجو کی آواز ۔

القُشَاعَة : رینٹ ۔

القَشِيْعُ مِنَ الكَلاءِ : متفرق گھاس ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَقْشَعُ مِنْهُ" یعنی وہ اس سے اشرف ہے ۔

اِقْشَعَرَّ جِلْدُهُ : کانپنا ۔ سمٹنا ۔ کھردرا ہونا ۔ متغیر اللون ہونا ۔ صفت مُقْشَعِر ج مُقْشَعِرُّوْنَ وقَشَاعِر ۔ واقْشَعَرَّتِ السَّنَةُ : قحط ہونا ۔ خشک سالی ہونا ...... الاَرْضُ : زمین کا بارش نہ ہونے سے خشک ہونا ۔ کہا جاتا ہے اِقْشَعَرَّ الشَّعْرُ : خوف یا سردی کی وجہ سے رونگٹے کھڑے ہونا ۔

المُتَقَشْعِرُ : بمعنی مُقْشَعِرّ ۔

القُشَعْرِيْرَة : کپکپی ۔

القُشَاعِر : سخت کھال والا عمر رسیدہ ۔

القَشْعَر : ککڑی ۔

القَشْعَم : عمر رسیدہ (مرد یا عورت یا گدھ) موٹا عمر رسیدہ شیر ۔ ج قَشَاعِم وقَشَاعِمَة ۔

القِشْعَام والقَشْعَمَانُ والقُشْعُمَان : بڑا نر گدھ ۔ عمر رسیدہ مرد یا گدھ ۔

القِشْعَامَة : جال ۔

القَشْعُوْم : چھوٹے جسم والا ۔ چیچڑی ۔

قَشِفَ (س) قَشَفًا وقَشُفَ (ک) قَشَافَةً وتَقَشَّفَ : بدحال ہونا ۔ پھٹے پرانے حال والا ہونا ۔ تنگ گزران ہونا ۔ گندہ جسم ہونا ۔ صفت قَشْفٌ وقَشِفٌ وقَشَفٌ وتَقَشُّفٌ : تنگ زندگی گزارنا ۔ تَقَشَّفَ فِيْ لِبَاسِهِ : پیوند لگے ہوئے اور میلے کچیلے کپڑے پہننا ۔

قَشَفَ اللّٰهُ عَيْشَهُ : تنگ زندگی کر دینا ۔

عَامٌ اَقْشَفُ : سخت سال ۔

قَشْقَشَهُ مِنَ الجَرَبِ اور الجُدَرِيِّ : کھجلی یا چیچک سے صحت یاب کرنا ۔

تَقَشْقَشَ : صحت یاب ہونا ۔

القَشْقَشَة : مص ۔ گوشت بھوننے کی آواز ۔

قَشَمَ (ن) قَشْمًا الطَّعَامَ : زیادہ کھانا ۔ مزیدار خوراک کھانا ۔

قَشَمَ (ض) قَشْمًا ۔ الرَّجُلُ فِيْ بَيْتِهِ : داخل ہونا ۔

اِقْتَشَمَهُ : ادھر اُدھر سے کھانا ۔

القَشْم والقِشْم : زمین میں پانی بہنے کی نالی ۔ گوشت جبکہ پک کر سرخ ہو جائے ۔

القِشْم : طبیعت ۔ جسم ۔ حال ۔ ہیئت ۔ چربی ۔ ج ج قُشُوْم ۔

القُشَام والقُشَامَة : دسترخوان پر بچا ہوا بیکار حصہ ۔

القَشِيْم : خشک سبزی ۔ ج قُشُم : موت ۔

المَقْشَم ۔ قَشَم : کا اسم ظرف اور کہا جاتا ہے مَا اَصَابَتِ الاِبِلُ مَقْشَمًا : اونٹ نے چراگاہ کو نہیں پایا ۔

القَشْمَر : پستہ قد ۔ موٹا گٹھے ہوئے بدن والا ۔

قَشَا يَقْشُوْ قَشْوًا وقَشَّى العُوْدَ : لکڑی ۔ چھیلنا ...... الوَجْهَ : چہرہ پونچھنا ۔ اور کہا جاتا ہے قَشَاهُ عَنْ حَاجَتِهِ : یعنی اس کو اس کی حاجت سے باز رکھنا ۔

اَقْشَى اِقْشَاءً : تونگری کے بعد محتاج ہونا ۔

تَقَشَّى الشَّيْءُ : چھل جانا ۔

القَاشِي : قا ۔ کھوٹا پیسہ ۔

القُشَاء : تھوک ۔

القَشْوَة : کھجور کے پتوں کی ٹوکری جس میں عورتیں روئی یا عطر وغیرہ رکھتی ہیں ج قِشَاء وقَشَوَات ۔

اَلْقِشْلَةُ : فوج کے اترنے کی جگہ ۔

القَشْوَان : کمزور ۔ مؤنث قَشْوَانَة ۔

القَشِيّ مِنَ الدَّرَاهِمِ : کھوٹے دراہم ۔

المَقْشُوُّ المُقَشَّى : چھیلا ہوا ۔

قَصَّ (ن) قَصًّا ۔ الشَّعْرَ ونَحْوَهُ : قینچی سے بال وغیرہ کاٹنا ...... النَّسَّاجُ الثَّوْبَ : جھوور کاٹنا ...... هُ : کان کے اطراف کو کاٹنا اور کہا جاتا ہے "مَا يَقُصُّ فِيْ يَدِهِ شَيْءٌ" کوئی چیز اس کے ہاتھ میں باقی نہیں رہتی (...... واَقَصَّ) المَوْتُ فُلَانًا : قریب الموت ہونا ۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ حَتّٰى قَصَّهُ عَلَى المَوْتِ او اَقَصَّهُ مِنَ المَوْتِ" اس کو مارا یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچا دیا ۔

قَصَّتْ واَقَصَّتِ الشَّاةُ : حمل ظاہر ہونا ۔ صفت مُقِصٌّ ج مَقَاصُّ اَقَصَّ الاَمِيْرُ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ : بدلہ لے لینا ۔ واَقَصَّ الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ : اپنے آپ سے بدلہ لینے دینا ۔

قَصَّ (ن) قَصَصًا عَلَيْهِ الخَبَرَ : بیان کرنا (...... قَصًّا وقَصَصًا) اَثَرَهُ : آہستہ آہستہ پیروی کرنا ۔

قَصَّصَ الشَّيْءَ : ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔

قَاصَّ قِصَاصًا ومُقَاصَّةً الرَّجُلَ بِمَا كَانَ لَهُ قِبَلَهُ : بدلہ میں روک لینا ۔ قَاصَّه : بدلہ لینا ۔ قصاص لینا ۔

تَقَصَّصَ اَثَرَهُ : پیروی کرنا ...... الكَلَامَ : یاد کرنا ۔

تَقَاصَّ القَوْمُ : ایک دوسرے سے بدلہ لینا ۔

اِنْقَصَّ : کٹ جانا۔
اِقْتَصَّ. اَثَرَہٗ : تابعداری کرنا......مِنْ فُلاَنٍ : قصاص لینا......الحَدِیْثَ : روایت کرنا۔ نقل کرنا۔
اِسْتَقَصَّہٗ : قصاص یا بدلہ لینے کو کہنا۔
القَصُّ : مص۔ (...... والقَصَص) سینہ یا اس کی ہڈی۔ ج قِصَاص. قَصُّ الشَاۃِ : بھیڑ کا کٹا ہوا اُون۔
القَصَّۃ. قَصٌّ : کا اسم مرۃ۔ چونا ج قِصَاص.
القِصَّۃ. قَصٌّ : کا اسم نوع۔ بات۔ واقعہ۔ حالت ج قِصَص و اَقَاصِیْص.
القُصَّۃ : پیشانی کے بال۔ بالوں کا گچھا۔ ج قُصَص و قِصَاص.
القَصَاص : ایک قسم کا درخت ہے، جس کو شہد کی مکھی چاٹتی ہے۔ واحد قصاصۃ.
القِصَاص : گناہ کی سزا۔ بدلہ۔
القُصَاص : سر پر قینچی چلنے کی جگہ و قُصَاصُ الشَعْر : بتثلیث القاف : بال نکلنے کی منتہا آگے یا پیچھے کی جگہ۔
اَلْقَصَّاصُ : وہ پودا جس کو شہد کی مکھی چاٹے۔
القُصَاصۃ : بال یا ناخن کا تراشہ۔
القَصِیْص : سینہ کے بال نکلنے کی جگہ۔ ایک قسم کی نباتات جو سانپ کی چھتری کی جڑوں میں ہوتی ہے اور اس سے سر دھوتے ہیں۔ واحد قَصِیْصَۃ. ج قَصَائِص.
القَصِیْصَۃ : اُونٹ کہ جس سے قافلہ کی پیروی کی جائے۔ قِصَّۃ : چھوٹا اونٹ کہ جس پر کھانا اور اثاثہ لادیں۔ جماعت جو ایک جگہ میں جمع ہو۔ کہا جاتا ہے کہ "تَرَکْتُھُم قَصِیْصَۃً وَاحِدَۃً" یعنی میں نے ان کو ایک جگہ میں مجتمع حالت میں چھوڑا۔
القَاصّ : فا۔ قصہ گو۔ خطیب۔ واعظ۔
القَصَّاص : اُجرت لے کر مجمع میں قصہ بیان کرنے والا۔ وہ شخص جو اونٹ وغیرہ کے بال اُتارنے کا پیشہ کرتا ہو۔
المُقَصَّص : مفع۔ پیشانی کے بالوں والا۔
رَجُلٌ مُقَصَّصٌ : بڑے سینہ والا۔
المِقَصُّ : اثر۔ نشان۔
المِقَصُّ : قینچی۔ ج مَقَاصّ.
قَصَبَ (ض) قَصْبًا : کاٹنا۔ قَصَبَ الشَاۃَ : بکری کے عضو کاٹنا (...... قَصْبًا و قُصُوْبًا) البَعِیْرُ : اونٹ کا پانی پینے سے باز رہنا...... الاِنْسَانَ و غَیْرَہٗ : پانی پینے سے باز رکھنا اور سیرابی سے پہلے روک دینا...... الرَجُلَ : کسی کو گالی دینا۔
قَصَّبَہٗ : گالی دینا۔ قَصَّبَ الشَعْرَ : بالوں کو گھنگھریالے بنانا...... الزَرْعُ : ڈنٹھل والی ہونا...... فُلاَنًا : ہاتھوں کو گردن سے ملا کر باندھنا۔
اَقْصَبَ. المَکَانُ : نرکل والی ہونا۔
الرَاعِی : چرواہے کے اونٹوں کا پانی پینے سے باز رہنا۔
اِقْتَصَبَ الشَیْئَ : اپنے لئے کاٹنا۔
القُصْبُ : پیٹھ۔ آنت۔ ج اقصاب.
القَصَبُ : ہر وہ جس میں پورے اور گرہیں ہوں جیسے بانس اور نرکل۔ قَصَبُ السُکر : گنا۔ القَصَبُ : ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں۔ گول اور لمبی جوف دار ہڈی۔ گودے والی ہڈی۔ حلق کی نالی۔ مستطیل جوہڑ۔ چشمے سے پانی بہنے کی جگہ۔ آنسو بہنے کی جگہ۔ مروارید آبدار تازہ۔ زبرجد آبدار تازہ۔ جو یاقوت سے مرصع ہو۔ کہا جاتا ہے "اَحْرَزَ قَصَبَ السَبَقِ" یعنی غالب رہا اور اس کی اصل یوں ہے کہ میدانِ مسابقت میں ایک بانس گاڑ دیا کرتے تھے کہ جو شخص آگے بڑھ جاتا تھا وہ اُسے اکھاڑ لیتا تھا تاکہ غالب رہنے کی علامت ہو۔
القَصَبَۃ : واحد ہے قصب کا۔ شہر کا یا ملک کے شہروں میں بڑا شہر۔ گاؤں یا گاؤں کے درمیان نیا کھدا ہوا کنواں۔ بالوں کا لپٹا ہوا گچھا۔ قَصَبَۃُ الاِصْبَعِ : اُنگلی کا سرا۔ قَصَبَۃُ المَرِیْ : نرخرہ. قَصَبَۃُ الاَنْفِ : ناک کا بانسہ۔ قَصَبَۃُ الرِئَۃِ : پھیپھڑے کی نالی۔
القَصَبِیُّ : اسی کا باریک کپڑا۔ ج قَصَب.
القَاصِبُ : فا۔ بانسری بجانے والا۔ قصائی۔ بادل۔ بہت گرجنے والا۔ ج قُصَّاب (...... والقَصِیْبُ) مِنَ الاِبِلِ : پانی سے رُکنے والا اونٹ۔ کہا جاتا ہے بَعِیْرٌ قَصِیْبٌ و نَاقَۃٌ قَصِیْبٌ.
القَصْبَاءُ : بہت سے بانس۔ نرکل یا بانس اُگنے کی جگہ۔ واحد قَصْبَاءَۃ. اَجَمَۃٌ قَصْبَاءُ : بہت نرکل یا بانسوں والی جھاڑی۔ نرکل یا بانس کا جنگل۔
القَصَّاب : بانسری بجانے والا۔ قصائی۔
القَصَّابَۃ : قصاب کا مؤنث۔ لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا۔ ج قَصَّاب.
القُصَّابَۃ ج قُصَّاب (...... والتَقْصِیْبَۃ والتَقْصِبَۃ) ج تَقَاصِب و تَقَاصِیْب : بالوں کا پیچیدہ گچھا۔ القُصَّابَۃ : بانسری۔
القَصِیْبَۃ : نرکل کی پوری۔ بانس کی پوری۔ بالوں کا گچھا۔ ج قَصَائِب.
القِصَابَۃ : قصائی کا پیشہ. بالوں کا پیچیدہ گچھا۔
القَصُوْب مِنَ الغَنَمِ : بھیڑ کہ جس کا اُون اُتار دیا جائے۔
المَقْصَبَۃ : بانس یا نرکل نکلنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ قَصِبَۃٌ و مِقْصَابٌ و مَقْصَبَۃٌ" بہت نرکل یا بانس والی سرزمین۔
المُقْصِبُ : فا۔ سبقت لے جانے والا۔ دودھ کہ جس پر گاڑھا جھاگ ہو۔
المُقَصَّبُ : مفع...... مِنَ الثِیَابِ : تہ شدہ کپڑا۔ شَعْرٌ مُقَصَّبٌ : گھنگھریالے بال۔
قَصْبَلَ قَصْبَلَۃَ الطَعَامَ : سب کھا لینا۔
قَصَدَ (ض) قَصْدًا الرَجُلَ و لَہٗ و اِلَیْہِ : توجہ کرنا...... اِلَیْہِ : اعتماد کرنا۔ قَصَدَ قَصْدَہٗ : اس کی طرف جانا...... فِی مَشْیِہٖ : سیدھی چال چلنا۔
...... فُلاَنًا عَلَی الاَمْرِ : مجبور کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِقْصِدْ بِذَرْعِکَ" یعنی ٹھہرو، توقف کرو (...... و قَصَدَ الشَیْئَ) توڑنا۔ قَصَدَ و قَصَّدَ الشَاعِرُ : قصائد بنانا۔ قَصَّدَ

القَصَائِدُ : مہذب کرنا۔ درست کرنا۔

قَصَدَ (ض) قَصْدًا واقْتَصَدَ فِي الأمْرِ : درمیانہ روی کرنا......فِي النَّفَقَةِ : متوسط خرچ کرنا۔ اِقْتَصَدَ فِي أمْرِهِ : مستقیم ہونا۔

قَصُدَ (ک) قَصَادَةً البَعِيرُ : اونٹ کا موٹا ہونا۔

اَقْصَدَهُ : ٹھیک نشانہ پر نیزہ مارنا......الحَيَّةُ فُلانًا : سانپ کا کسی کو ڈس کر مار ڈالنا۔ اِقْصَادُهُ السَّهْمُ : تیر مارنا اور اسی جگہ قتل دینا۔ اَقْصَدَ الشَّاعِرُ : قصائد بنانا کہا جاتا ہے "اَقْصَدَنِيْ اِلَيْكَ الأمْرُ" یعنی مجھے تیرے پاس آنے پر برانگیختہ کیا۔

تَقَصَّدَ الكَلْبُ وغَيْرُهُ : مرنا۔ تَقَصَّدَهُ : ارادہ کرنا۔ کسی کو اس کی جگہ پر مار ڈالنا......وانْقَصَدَ) الرُّمْحُ : نیزہ کا ٹوٹنا۔

القَصْدُ : مص۔ راستہ کی استقامت۔ میانہ روی۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قَصْدٌ" یعنی نہ تو بڑے ڈیل ڈول کا ہے اور نہ دبلا "طَرِيقٌ قَصْدٌ" سیدھا راستہ وإنَّهُ عَلَى قَصْدٍ : یعنی وہ ہدایت پر ہے "وعَلَى اللهِ قَصْدُ السَّبِيلِ" اللہ کے اوپر ایسے راستہ کا بیان کرنا ہے جو سیدھا ہو اور حق تک پہنچانے والا ہو۔ و"هُوَ قَصْدُكَ او قَصَدَكَ" وہ تمہارے مقابل ہے۔

القَصَدُ مِنَ العَوْسَجِ ونَحْوِهِ : نرم و نازک ٹہنیاں۔ ہر خاردار درخت اگتے وقت۔ واحد قَصَدَةٌ القَصَدُ : بھوک۔ رُمْحٌ قَصِدٌ وقَصِيدٌ واَقْصَادٌ : ٹوٹا ہوا نیزہ۔

القَصِيدُ مِنَ الشِّعْرِ : تین سے لے کر زائد شعروں کی نظم اور بعض نے کہا ہے کہ سولہ سے لے کر زائد شعروں کی نظم۔ درست اور مہذب کی ہوئی نظم۔ القَصِيدُ : موٹا گودا۔ خشک گوشت۔ لاٹھی۔ موٹی جوان اونٹنی۔ موٹا کوہان۔

القِصْدَةُ : ٹوٹی ہوئی چیز کا ٹکڑا۔ ج قِصَدٌ۔

القَصُودُ : موٹا گودا۔

القَصِيدَةُ مِنَ الشِّعْرِ : سات یا دس اشعار سے زائد نظم۔ لاٹھی۔ قصید کا واحد۔ ج قَصِيدٌ وقَصَائِدُ۔

القَاصِدُ : فا۔ مِنَ السَّفَرِ : آسان اور قریب کا سفر۔ طَرِيقٌ قَاصِدٌ : سیدھا راستہ۔ ج قَوَاصِدُ۔

القَاصِدَةُ : قاصد کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَنَا وبَيْنَ المَاءِ لَيْلَةٌ قَاصِدَةٌ" ہمارے اور پانی کے درمیان ایک رات کی مسافت ہے جس میں نہ تعب ہے اور نہ تاخیر ج قَوَاصِدُ۔

المُقْصَدُ : مفع۔ جو شخص بیمار ہو اور فوراً مر جائے۔

المَقْصِدُ : مکان۔ قصد۔ تم کہتے ہو "بابک مقصدی" تمہارا دروازہ میرے لئے جائے قصد ہے۔ ج مَقَاصِدُ۔

رَجُلٌ مُقْصَدٌ ومُقْتَصِدٌ : درمیانے جسم کا نہ موٹا نہ لاغر۔

المُقَصَّدَةُ : مفع۔ علامت جو اونٹوں کے کان میں ہوتی ہے۔

القَصْدِيرُ : رانگا۔ ایک معدنی چیز ہے جس سے جڑائی اور قلعی کا کام لیا جاتا ہے۔ ایک ٹکڑے کو قَصْدِيرَةٌ کہتے ہیں۔

قَصَرَ (ن) قُصُورًا الشَّيْءُ : ناقص ہونا۔ ارزاں ہونا......عَنِ الشَّيْءِ : رُکنا اور عاجزی کی وجہ سے چھوڑ دینا......عَنْهُ الغَضَبُ او الوَجَعُ : غضب یا درد میں سکون ہونا......السَّهْمُ عَنِ الهَدَفِ : تیر کا نشانہ پر نہ پہنچنا......هٰذَا البُقْعَةُ : مقصود کو نہ پہنچانا......الطَّعَامُ : بڑھنا......اللَّحْمُ : گراں ہونا (...... قَصْرًا) قَيْدَ البَعِيرِ : تنگ کرنا......الصَّلاةَ ومِنَ الصَّلاةِ : چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھنا......الشَّيْءَ : روکنا......السِّتْرَ : پردہ لٹکانا......بِهِ اللَّيْلُ : روکنا......الدَّارَ : گھر کو دیواروں سے محفوظ کرنا اور کہا جاتا ہے "قَصَرْتُ بِكَذَا نَفْسَكَ" جبکہ تم شی قلیل کو مانگو۔

قَصَرَه (ض) قَصْرًا فِي بَيْتِهِ : قید کرنا۔ هُ عَلَى الأمْرِ : لوٹانا۔ واپس کرنا۔ قَصَرَ الشَّيْءَ عَلَى كَذَا : منحصر کرنا۔ محدود کرنا۔ قَصَرَ نَفْسَهُ عَلَى كَذَا : دوسرے کی طرف نگاہ نہ اٹھانا......الظَّلامُ : مختلط ہونا۔ وقَصَرَ عَلَى نَفْسِهِ نَاقَةً : اپنے لئے خاص کر لینا۔ نَاقَةٌ : کو مَقْصُورَةٌ کہیں گے......الشَّيْءَ : چھوٹا کرنا۔

قَصُرَ (ک) قِصَرًا وقَصَرًا وقَصَارَةً : چھوٹا ہونا۔

قَصِرَ (س) قَصَرًا : خشک گردن والا ہونا۔ گردن میں درد ہونا۔ صفت قَصِرٌ واَقْصَرُ : مؤنث قَصِرَةٌ وقَصْرَاءُ۔

قَصَّرَ الشَّيْءَ : چھوٹا کرنا......الثَّوْبَ : کپڑے کو ٹیکنا اور سفید کرنا......فِي العَطِيَّةِ : کم کرنا......فِي الأمْرِ : کوتاہی کرنا۔ قَصَّرَ عَنِ الأمْرِ : باوجود قدرت کے رُکنا......مِنْ شَعْرِهِ : بال چھانٹنا......عَنِ الشَّيْءِ : طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے چھوڑنا......عَنْهُ الوَجَعُ او الغَضَبُ : درد یا غصہ میں سکون ہونا۔

اَقْصَرَهُ : چھوٹا کرنا۔ طول کم کرنا......فُلانٌ : شام کے وقت داخل ہونا۔ اَقْصَرَتِ المَرْأةُ : چھوٹے چھوٹے بچے جننا۔ اَقْصَرَ المَطَرُ : بارش رک جانا......الكَلامَ : مختصر کلام کرنا......مِنَ الصَّلاةِ : بجائے چار کے دو رکعت پڑھنا (...... وتَقَاصَرَ) عَنِ الأمْرِ : باوجود قدرت کے باز رہنا۔ تَقَاصَرَ الرَّجُلُ : کوتاہی ظاہر کرنا۔ تَقَاصَرَ الظِّلُّ : سایہ کا سمٹنا۔ تقاصرت نفسہ : بے تکلف چھوٹا بننا۔

تَقَصَّرَ بِفُلانٍ : مشغول ہونا۔

اِقْتَصَرَ عَلَى كَذَا : اکتفا کرنا۔ اِقْتَصَرَهُ : گردن کی جڑ پکڑنا۔

اِسْتَقْصَرَهُ : کوتاہ یا کوتاہی کرنے والا سمجھنا۔

القَاصِرُ : فا......مَاءٌ قَاصِرٌ : گھاس سے دور اور بقول بعض ٹھنڈا۔ كَلاءٌ قَاصِرٌ : گھاس کے اس کے اور پانی کے درمیان میں کتے کی آواز کا کے پہنچنے کا فاصلہ ہو۔

القاصِر (قاصر) کا مؤنث۔ اِمْرَاَۃٌ قَاصِرَۃُ الطرف :عورت جو اپنی نگاہ کو صرف اپنے شوہر ہی پر مرکوز رکھے۔
القَصْر :مص۔ بہت لکڑی۔ محل۔ قَصْرُ المَجْد: مجد و شرافت کی کان۔ ج قُصُوْر.
القِصَر : چھوٹا پن۔
القَصْر والقَصَار والقُصَار والقُصَارٰی : غایت۔ انتہا۔ کہا جاتا ہے "قَصْرُکَ او قُصَارُکَ او قُصَارَاکَ، اَنْ تَفْعَلَ کَذَا" تمہاری انتہائی طاقت یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔ کہا جاتا ہے "اِبْنُ عَمِّی قَصْرَۃً او قُصْـرَۃً" او وہ میرا اقریبی چچازاد بھائی ہے۔
القَصَر والقَصَرۃ والقُصْرٰی والقِصْرٰی والقُصَارَۃ: غلہ کا کوڑا کرکٹ جو چھلنی میں باقی رہ جائے۔ دائیں کرنے کے بعد خوشہ میں جو دانہ باقی رہ جائے۔
القُصْرِی والقَصْرِی : سانپ کی ایک قسم۔
والقُصرٰی: آخر امر۔
القُصْرَیَان: پسلی کی دو ہڈیاں جو چنبر گردن کے قریب ہیں۔
القُصْرِیّ والقِصْرِیّ: دائیں کرنے کے بعد خوشہ میں جو دانے باقی رہ جائیں اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قُصْرِیٌّ" یعنی خاص اور اس کی نظیر ہے "رَجُلٌ عُمِّیٌّ" یعنی عام۔
القَصَرَۃ :لکڑی کا ٹکڑا۔ پرندہ کی دم کی جڑ۔ گردن کی موٹی جڑ۔ ج قَصَر واَقْصَار وقَصَرات القَصَرۃ: کاہلی سستی۔
القُصَارَۃ : کشادہ۔ مضبوط مکان۔ قُصَارَۃُ الاَرْضِ: زمین کا زرخیز ٹکڑا۔
القِصَارَۃ : دھوبی کا پیشہ۔ پست قد عورت۔ کہا جاتا ہے اِمْـرَاَۃٌ قِصَارَۃٌ: یعنی پست قد عورت۔
قَیْصَر: شاہان روم کا لقب ج قَیَاصِرَۃ.
القِصَّار والقِصَّارَۃ: ہار مالا ج تَقَاصِیْر.
القَـصِیْر : چھوٹا۔ چھوٹے قد والا۔ سَیْلٌ قَصِیْرٌ: سیلاب جو وادی کو نہ بھرے۔ قَصِیْرُ العِلْم: کم علم۔ ج قِصَار وقُصَراء مؤنث قَصِیْرَۃ ج قِصَار وقَصِیْرَات وقَصَائِر .
الاَحَادِیْث القِصَار: جامع اور مفید باتیں۔
القَصِیْرَۃ والقَصُوْرَۃ والمَقْصُوْرَۃ مِنَ النِّسَاء: وہ عورت جس کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ ہو اور کہا جاتا ہے "ھُوَ ابْنُ عَمِّی قَصِیْرَۃً" وہ میرا اقریبی چچازاد بھائی ہے۔
قَیْصَرن قَیَاصِر: ہر رومی بادشاہ کا لقب۔
القَصَّار: اسم مبالغہ۔ دھوبی۔
الاَقْصَر :اسم تفضیل۔ ج اَقَاصِر واَقْصَرُون :مؤنث قُصْرٰی ج قُصَر وقُصْرَیَات.
الاُقَیْصِر: بعض عرب کے ایک بت کا نام۔
المِقْصَر والمِقْصَرَۃ: دھوبی کا تختہ۔
المَقْصِر والمَقْصَر والمَقْصَرَۃ : شام۔ ج مَقَاصِر ومَقَاصِیْر مَقَاصِیْرُ الطُّرُق: راستے کے اطراف۔ واحد مَقْصَرَۃ: کہا جاتا ہے ھُوَ جَارِی مُقَاصِرِیْ: یعنی اس کا محل میرے محل کے مقابل ہے۔
المَقَاصِر : درخت کی جڑیں۔ واحد مَقْصُوْر.
المَقْصُوْرَۃ :مضبوط کشادہ مکان۔ حویلی۔ دلہن کا مزین کمرہ۔ مَقْصُوْرَۃُ الدَّار: کمرہ ج مَقَاصِیْر اور کہا جاتا ہے "ھُوَ ابْنُ عَمِّی مَقْصُوْرَۃً" وہ میرا اقریبی چچازاد بھائی ہے۔
قَصَعَ (ف) قَصْعًا: پانی کے گھونٹ نگلنا۔ ...... القَمْلَۃَ بظُفُرِہٖ : جوں کا ناخن سے مار ڈالنا۔ قَصَعَتِ الرَّحی الحَبَّ: چکی کا دانہ کو پیسنا۔ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔ حقیر کرنا۔
قَصَعَ الرَّجُلَ او ھَامَتَہٗ: سر پر تھپڑ مارنا۔
قَصِعَ وقَصُعَ البَیْتَ :لازم رہنا...... المَاءُ عَطْشَۃُ: بجھانا۔ کہا جاتا ہے "قَصَعَ او قَصَعَ الشَّیْطَانُ فِیْ قَفَاہُ" یعنی غضبناک ہوا اور بدخلق ہوا۔ قَصَعَ وقَصَّعَ الجُرْحُ بالدَّم: زخم کا خون سے بھرنا...... النَّاقَۃُ بِجِرَّتِہَا : جگال کو لوٹا دینا۔ قَصَّعَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبِہٖ : کپڑے میں لپٹنا۔ قَصَّعَ الضَّبُّ: گوہ کا سوراخ کے منہ کو بند کر دینا۔ قَصَّعَ الزَّرْعُ مِنَ الاَرْضِ: اُگنا۔
قَصِعَ (س) قَصَعًا وقَصُعَ (ک) قَصَاعَۃً الغُلامُ : جوان ہونے میں تاخیر ہونا۔
تَقَصَّعَ الجُرْحُ بالدَّمِ : زخم کا خون سے بھرنا ...... البَیْتَ: لازم رہنا...... الیَرْبُوْعُ التُّرَابَ: جنگلی چوہے کا سوراخ سے مٹی نکالنا۔
القَصْعَۃ : پیالہ۔ ج قِصَع وقِصَاعٌ وقَصَعَات.
القَصَّاع: کاسہ ساز۔ پیالہ بنانے والا۔
القُصَعَۃ ج قُصَع و (القُصَعَۃ والقُصَعَاء والقُصَاعَۃ والقَاصِعَاء) ج قَوَاصِع والقُصَیْعَاء: جنگلی چوہے کا بل۔
الغُلامُ القَصِیْع مؤنث قَصِیْعَۃ وقَصِیْع والقَصِع مؤنث قَصِعَۃ والمَقْصُوْع : مؤنث مقصوعہ دیر میں جوان ہونے والا۔
المِقْصَع مِنَ السُّیُوْف: شمشیر براں۔
اِقْصَعَلَّتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا وسط آسمان میں پہنچنا۔
القُصْعُل :کمینہ۔ نااہل۔ بچھو۔ بچھو کا بچہ۔ بھیڑیئے کا بچہ۔
قَصَفَ (ض) قَصْفًا الشَّیْءَ: توڑنا...... الشَّیْءُ: ٹوٹنا...... قَصْفًا وقَصِیْفًا) الرَّعْدُ : بادل کا زور سے گرجنا...... البَعِیْرُ: اُونٹ کا دانت پیسنا اور بڑبڑانا۔
قَصَفَ (ن) قَصْفًا وقُصُوْفًا : کھانے پینے کھیل کود میں زیادہ مشغول رہنا۔
قَصِفَ (س) قَصَفًا العُوْدُ : کمزور وضعیف ہونا۔ صفت اَقْصَف وقَصِف ...... النَّبْتُ : لمبے ہونے کی وجہ سے جھک پڑنا...... الرَّجُلُ : کمزور وضعیف ہونا...... الرُّمْحُ: نیزہ کا عرض میں پھٹ جانا...... النَّابُ: دانت کا آدھا ٹوٹنا۔ القَنَاۃُ: بغیر جدا ہوئے ٹوٹنا۔
قَصَّفَہٗ: توڑ دینا۔
اَقْصَفَ العُوْدُ : نرم وباریک ہونا......

اَقْصَفُوْا عَنْهُ: عاجز ہو کر چھوڑ دینا۔
تَقَصَّفَ: ٹوٹنا ...... عَلَيْهِ الْقَوْمُ: قوم کا اکٹھا ہونا ...... الْقَوْمُ: قوم کا جھگڑے یا دھمکی میں شور مچانا۔
تَقَاصَفَ الْقَوْمُ: اکٹھا ہونا۔ بھیڑ کرنا۔
اِنْقَصَفَ: ٹوٹنا ...... السَّيْلُ: سیلاب کا رواں ہونا ...... الْقَوْمُ: عَنْهُ: سستی کی وجہ سے چھوڑ دینا ...... عَلَيْهِ: پے درپے آنا۔
الْقَصْفُ وَالْقُصُوْفُ: کھیل کود کھانے پینے میں مشغولیت۔ الْقَصْفُ: باجہ کی آواز۔ شور۔ کھیل کود کا اعلان۔
الْقُصُوْفُ وَالْقَصَفَةُ: اونٹ کی بڑبڑاہٹ' اونٹ کے دانتوں کی آواز۔
الْقَصْفَةُ: شہسواروں کی جماعتوں کا ایک دوسرے پر دباؤ۔ سیڑھی کا پایہ ...... مِنَ الْقَوْمِ: بھیڑ ہجوم۔ ج قَصْف وقُصْفَان.
الْقَاصِفُ: فا۔ رَعْدٌ قَاصِفٌ: بہت گرجنے والا بادل۔ رِيْحٌ قَاصِفٌ او قَاصِفَةٌ: بہت تیز ہوا۔
الْقَصِفُ: مرد سریع الانکسار۔ الْقَصِفُ الْبَطْنِ: بھوک کی تاب نہ رکھنے والا (...... وَالْقَصِيْفُ) دو برابر حصوں میں ٹوٹا ہوا۔ الْقَصِيْفُ: درخت کا ٹوٹا ہوا حصہ۔
الأَقْصَفُ: وہ شخص جس کا دانت آدھے حصہ سے ٹوٹ جائے۔
الْمَقْصَفُ: کھانے پینے کھیل کود کی جگہ ج مَقَاصِف (مولدة)
قَصْقَصَ. الشَّيْءَ: توڑنا ...... بِالْجِرْوِ: کتے کے پلے کو بلانا۔
تَقَصْقَصَ. أَثَرَهُ: پیروی کرنا ...... كَلَامَهُ: یاد کرنا۔
حَيَّةٌ قَصْقَاص وقُصَاقِص: خبیث سانپ۔
اَسَدٌ او رَجُلٌ قُصَاقِص ج قَصَاقِص و قُصَاقِصَات (وقُصْقُصٌ و قُصْقُصَةٌ وقُصْقَاص) موٹا یا پستہ قد شیر یا مرد۔
الْقَصْقَصُ: سینہ میں بال نکلنے کی جگہ۔ آواز۔

قَصَلَ (ض) قَصْلاً الشَّيْءَ: کاٹنا۔ صفت فاعلی قَاصِل اور صفت مفعولی قَصِيْل ومَقْصُوْل ...... الْحِنْطَةَ: گیہوں کا دائیں کرنا ...... الدَّابَّةَ وعَلَيْهَا: جانور کو کٹی کھلانا۔ چارہ دینا ...... عُنُقَهُ: گردن پر مارنا۔
تَقَصَّلَ وانْقَصَلَ: کٹنا۔
اِقْتَصَلَ. الشَّيْءَ: کاٹنا ...... الشَّيْءُ: کٹنا۔
اِقْصَالَّ بِهِ: قبضہ کرنا ...... بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔
الْقَصْلُ: مص۔ (...... وَالْقِصِلُ وَالْقَصَلُ وَالْقُصَالَةُ) گیہوں کا ردی حصہ جو پھینک دیا جائے یا دوبارہ دائیں کیا جائے۔ الْقِصْلُ: بے خبر۔ بے وقوف۔ کمزور۔ مؤنث قِصْلَة.
الْقَصْلَةُ والْقِصْلَةُ: اونٹوں کا گلہ۔
سَيْفٌ قَاصِلٌ وقَصَّالٌ ومِقْصَلٌ: شمشیر براں۔ لِسَانٌ مِقْصَلٌ: تیز زبان۔
الْقَصَّالُ: شیر۔
الْقَصِيْلُ: سبز جو۔ جو کاٹ کر جانوروں کو چارہ دیا جائے۔ جماعت۔ ج قُصْلَانٌ: فقہاء کی اصطلاح میں قَصِيْل: وہ کھیتی جو ابھی تیار نہ ہوئی ہو۔
الْمِقْصَلَةُ: مار ڈالنے کا ایک آلہ جس میں چھری ہوتی ہے اور مجرم کے سر پر گرتی ہے۔
الْقُصْلُبُ: قوی۔ توانا۔
قَصَمَ (ض) قَصْمًا الشَّيْءَ: توڑنا ...... الرَّجُلَ: ہلاک کرنا ...... فُلَانٌ: سفر توڑ دینا اور واپس آنا اور کہا جاتا ہے "قَصَمَ اللّٰهُ ظَهْرَ الظَّالِمِ" اللہ ظالم کی پیٹھ کو توڑ دے یعنی اس پر کوئی مصیبت نازل کرے "وقَصَمَ اللّٰهُ عُمْرَ الْكَافِرِ" اللہ نے کافر کی زندگی ختم کردی۔
قَصِمَتْ (س) قَصَمًا. سِنُّهُ: اگلے دانت کا نصف سے ٹوٹنا۔
تَقَصَّمَ وانْقَصَمَ: ٹوٹنا۔
الْقَصَمُ: اگلے دانت کا نصف سے ٹوٹنا۔ ٹڈی کے انڈے۔ واحد قَصَمَةٌ.

الْقَصْمَةُ والْقُصْمَةُ: ٹکڑا۔
الْقَصْمَةُ. قَصْمٌ: کا اسم مرۃ۔ سیڑھی کا پایہ ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے نَزَلَتْ بِهِمْ قَاصِمَةُ الظَّهْرِ: یعنی ان پر ہلاکت واقع ہوئی۔
الْقَصِمُ والْقَصِيْمُ: جلدی ٹوٹنے والا۔ کمزور۔
الْقَصِيْمَةُ. قَصِيْم: کا مؤنث۔ ریتلی زمین جس میں کثرت سے غضا کے درخت ہوں۔ ج قَصِيْم وقُصُم وقَصَائِم: کہا جاتا ہے "ذَهَبُوْا يَحْتَطِبُوْنَ فِي الْقَصِيْمِ" وہ لوگ غضا درخت کی لکڑیوں کو چن رہے تھے۔
الْقَيْصُوْمُ: ایک خوشبودار دوائی کا نام۔
الْقُصَمُ: ہر چیز کو توڑ دینے والا۔
الأَقْصَمُ: وہ شخص جس کا اگلا دانت ٹوٹا ہوا ہو۔ مؤنث قَصْمَاء ج قُصْم. الْقَصْمَاءُ مِنَ الْمَعْزِ: بکری جس کا سینگ ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہو۔
قَصْمَلَ الرَّجُلُ: چلنے میں چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا ...... هُ: پچھاڑ دینا ...... الشَّيْءَ: کاٹنا ...... الطَّعَامَ: سب کھا جانا (...... وتَقَصْمَلَ)
الْمُقَصْمَلُ قَصْمَل کی بیماری والا ہونا (قُصْمُل) ایک بیماری ہے جو اونٹوں کے بچوں کو ہوتی ہے جس سے وہ مر جاتے ہیں۔
الْقَصْمَلُ والْقِصْمِلُ: مضبوط مرد۔
الْقِصْمِلُ: شیر کہا جاتا ہے "اَلتَّقَمَهُ الْقَصْمَلِيُّ" یعنی بہت حرص سے کھایا۔
قَصَا يَقْصُوْ قَصْوًا وقُصُوًّا وقَصًا وقَصَاءً وقَصِيَ يَقْصَى قَصًا الْمَكَانُ: دور ہونا۔ ...... الرَّجُلُ عَنِ الْقَوْمِ: علیحدگی اختیار کرنا۔
قَصَا يَقْصُوْ قَصْوًا النَّاقَةَ او الشَّاةَ: اونٹنی یا بکری کے کان کا تھوڑا سا کنارہ کاٹ دینا۔
قَصَّى تَقْصِيَةً النَّاقَةَ: بمعنی قَصَا يَقْصُوْ ...... الأَظْفَارَ: ناخن تراشنا۔
قَاصَى مُقَاصَاةً الرَّجُلَ: دور کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَاصَانِي فَقَصَوْتُهُ" اس نے مجھ سے دور ہونا چاہا میں اس سے زیادہ دور ہو گیا اور یہ افعال مغالبہ میں سے ہے "هَلُمَّ

اُقَاصِیکَ اَیُّنَا اَبْعَدُ مِنَ الشَّرِّ" آؤ ہم سے مقابلہ کریں دیکھیں ہم میں سے شر سے کون بعید ہے۔

اَقْصٰی فلانًا عَنْہُ: دُور کرنا ...... الشَّیْءَ: انتہا پر پہنچانا۔ کہا جاتا ہے "نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا یُقْصِیْہِ الْبَصَرُ" ہم ایسی جگہ پر اُترے جس کی انتہا حد بصر سے خارج ہے۔

تَقَصّٰی تَقَصِّیًا: دُور ہونا (...... واِسْتَقْصٰی) الْمَسْأَلَۃَ وفِیْہَا: مسئلہ کی تہ کو پہنچنا۔ وتَقَاصَاھُمْ: بعید لوگوں میں سے ایک ایک کو بلانا۔

القَصَا: مص۔ دُور کا نسب۔ کنارہ کہا جاتا ہے "خُطِنِی القَصَا" یعنی مجھ سے دُور ہو جا۔ و "ذَھَبْتُ قَصَاہُ" میں اس کی طرف چلا۔

القَصَا: اونٹنی یا بکری کے کان کے کنارے سے تھوڑا سا کٹا ہوا حصہ (...... والقَصَاء) گھر کے سامنے کا صحن۔

القَصْوَۃ: کان کے اوپر کے حصہ پر داغ۔

القَصِیّ: دور۔ ج اَقْصَاء مؤنث قَصِیَّۃٌ ج قَصَایَا کہا جاتا ہے "رَمَیْتَ الْمَرْمٰی الْقَصِیَّ" یعنی تم گمان اور تاویل میں بہت دُور چلے گئے۔ الْقَصِیَّۃ: اصیل اُونٹنی۔ بداصل اونٹنی۔

القَاصِی: فا۔ دُور۔ بعید۔ قَاصُوْن واَقْصَاء.

القَاصِیَۃ: قاصی کا مؤنث۔ کنارہ۔ نَعْجَۃٌ قَاصِیَۃٌ: بوڑھی بھیڑ۔ القَاصِیَۃُ مِنَ الشَّاءِ: ریوڑ سے علیحدہ ہونے والی بکری۔

الاَقْصٰی: مؤنث قَصْوَاء و (المَقْصُوّ والمَقْصِیّ والمَقْصَی) مِنَ الجِمَالِ: اُونٹ جس کے کان کا کنارہ ذرا سا کٹا ہوا ہو اور ایسے ہی شَاۃٌ مَقْصُوَّۃٌ ومُقَصَّاۃٌ.

الاَقْصٰی: اسم تفضیل۔ زیادہ دُور۔ ج اَقَاصٍ: مؤنث قُصْوٰی وقُصْیَا.

القُصْوٰی والقُصْیَا: وادی کا کنارہ دُور کی حد۔

قَضَّ (ن) قَضًّا الشَّیْءَ: سوراخ کرنا۔ کوٹنا ...... الوَتِدَ: کھونٹی اُکھیڑنا ...... الحَائِطَ: دیوار کو زور سے ڈھانا ...... عَلَیْھِم الخَیْلَ: کسی جماعت پر گھوڑوں کو بھیجنا اور متفرق کرنا ...... الطَّعَامَ: کھانے میں کوئی خشک چیز مثلاً کنکر یا شکر ڈالنا۔

قَضَّ (ض) قَضِیضًا السَّیْرُ والوَتَرُ: چرچرانا، چٹخنا۔

قَضَّ (ض) قَضَضًا المَکَانُ او الطَّعَامُ: جگہ یا کھانے کا کنکری دار ہونا ...... عَلَیْہِ الضَّجْعُ: خوابگاہ کا سخت ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَضَّ الرَّجُلُ" جبکہ نیند نہ آئے اور آسودگی حاصل نہ ہو۔

اَقَضَّ المَکَانُ او الطَّعَامُ: بمعنی قَضَّ.

المَضْجَعُ: خوابگاہ کا سخت ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَقَضَّ عَلَیْہِ المَضْجَعُ" یعنی خوابگاہ خاک آلود اور سخت ہوگئی "واَقَضَّ عَلَیْہِ الھَمُّ" یعنی اس پر غم نازل ہوا ...... اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ: خوابگاہ کو کھردار کرنا ...... الرَّجُلُ: باریک اُمور کے درپے ہونا۔

اِنْقَضَّ: ٹوٹنا ...... الجِدَارُ: دیوار کا پھٹنا، گرنا۔ اِنْقَضَّتِ الخَیْلُ عَلَی القَوْمِ: گھوڑوں کا منتشر ہونا۔ کہا جاتا ہے قَضَضْنَا عَلَیْھِمُ الخَیْلَ فَانْقَضَّتْ عَلَیْھِمْ: ہم نے ان پر گھوڑے دوڑائے پس وہ ان پر ٹوٹ پڑے (...... وتَقَضَّضَ) الطَّائِرُ: پرندے کا نیچے اُترنا اور کہا جاتا ہے تَقَضّٰی تَقَضِّیًا: دوسرے ضاد کو یا سے بدل کر۔ جیسا تَظَنَّنَ سے تَظَنّٰی: اور بعضوں نے کہا ہے کہ قَضَّ: سے تَفَعُّل: کے وزن پر یا سے بدل کر ہی استعمال ہوتا ہے۔

اِنْقَاضَّ الجِدَارُ: دیوار کا پھٹنا۔ گرنا۔

اِسْتَقَضَّ المَضْجَعَ: خوابگاہ کو کھردار پانا۔ ...... الطَّعَامُ والمَکَانُ: کنکری دار ہونا۔

اِسْتَقَضَّ الھَمَّ: غم کا زوال چاہنا۔

اِقْتَضَّ: بکارت زائل کرنا۔

القَضُّ والقَضَضُ: مصادر۔ کنکری۔

القَضَضُ: خاک جو بچھونے پر پڑ جائے۔

القَضُّ والقَضِیضُ والاَقَضُّ: جس میں کنکری ہو اور کہا جاتا ہے "جَاءَ القَوْمُ قَضُّھُم وقِضُّھُم وقَضُّھُم وقَضَضُھُم وقَضِیْضُھُم وبِقَضِیْضِھِم" یعنی سب آئے۔ قَضّ کا نصب مصدر یا حال کی بنا پر اور رفع تاکید کی وجہ سے کُلُّھُم کے قائم مقام ہوکر۔

القَضَّۃ۔ قَضّ: کا اسم مرۃ۔ قِضَاض: کا واحد بمعنی تہ بتہ پتھر۔ چھوٹا ٹیلہ۔ کنکری۔ چیز کا بقیہ۔ دھاگے کی چھوٹی انٹی۔ اَرْضٌ قَضَّۃٌ: کنکری والی زمین۔

القِضَّۃ: جنس۔ چھوٹی کنکریاں۔ ج قِضَّات. والقِضَّۃ: دوشیزگی۔

القُضَۃ والقُضَّۃ: عیب۔

قَضِیَ یَقْضَا قَضًا الشَّیْءُ: کھانا ...... السِّقَاءُ: مشک کا خراب ہونا۔ بدبودار ہونا۔

...... العَیْنُ: آنکھ کا سرخ ہونا ...... الثَّوْبُ او الحَبْلُ: کپڑے یا رسّی کا بوسیدہ ہونا اور ٹکڑے ٹکڑے ہونا (...... قَضًا وقَضَاءَۃً) حَسَبُہٗ: تباہ ہونا ...... اَقْضَاہُ: کھلانا ...... کہا جاتا ہے تَقَضَّا مِنْ فُلَانٍ اَنْ یُزَوِّجَہٗ: یعنی اس کے حسب کو ذلیل سمجھا اور نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔

القَضَاۃ والقُضَاۃ: عیب۔ فساد۔ عار۔

القَضِیُّ: خراب بدبودار۔ کہا جاتا ہے سِقَاءٌ قَضِیٌّ وقِرْبَۃٌ قَضِیَّۃٌ: خراب اور بدبودار مشک۔

قَضَبَ (ض) قَضْبًا الشَّیْءَ: کاٹنا۔ ...... الرَّجُلَ: کسی کو شاخ سے مارنا ...... النَّاقَۃَ: اُونٹنی پر سدھانے سے قبل سوار ہونا۔

قَضَّبَ الشَّیْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا ...... الکَرْمَ: موسم بہار میں انگور کی شاخیں تراشنا (...... وتَقَضَّبَ) شُعَاعُ الشَّمْسِ: آفتاب کی کرن کا پھیلنا وتَقَضَّبَ الشَّیْءُ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

اَقْضَبَتِ الاَرْضُ: زمین کا سبزہ زار ہونا۔ ساگ پات اُگانا۔

القَضْبُ. کٹنا...... الكَوْكَبُ مِنْ مَكَانِهِ: ستارے کا اپنی جگہ سے ہٹنا۔

اِقتضَبَ الشيءَ: کاٹنا...... الكَلامَ: فى البديہ کہنا...... النَّاقَةَ: اونٹنی پر سدھانے سے قبل سوار ہونا...... فُلانًا: اچھی طرح سے کام کرنے کی صلاحیت سے قبل اس کے کرنے کی تکلیف دینا۔

القَضْبُ: لمبی اور لٹکی ہوئی شاخوں والا درخت۔ ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سے کمان بنایا کرتے تھے۔ کٹی ہوئی شاخیں۔ واحد قَضْبَة.

القَضْبَة: شاخ۔ درخت نبع: کا بے بنا ہوا تیر۔ ج قَضَبات. القَضْبَة: ساگ تر و تازہ جو کھایا جائے ج قَضْب.

القِضْبَة: اونٹوں یا بکریوں کا گلہ۔ سبک اور لطیف (مرد یا اونٹنی)

القَضِيبُ: کٹی ہوئی شاخ۔ بغیر سدھائی ہوئی اونٹنی۔ ج قُضْبان وقِضْبان. القَضِيبُ: شمشیر براں۔ کمان جو درست شاخ سے بنائی ہوئی ہو۔

سَيْفٌ قَاضِبٌ ج قَوَاضِب وقُضَّابٌ وقَضَّابَةٌ ومِقْضَبٌ: بہت تیز کاٹنے والی تلوار رَجُلٌ قَضَّابَةٌ: اُمور کا اچھی طرح طے کرنے والا۔

القَاضِبَة. قاضب: کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "مَا فِيْ فِيْ قَاضِبَةٌ" یعنی میرے منہ میں کوئی دانت نہیں۔

القُضَابَة: کاٹی ہوئی چیز کے ٹکڑے۔

اَلْمِقْضَبُ: درانتی۔

المِقْضَابُ: درانتی۔ بہت کاٹنے والا۔

أَرْضٌ مِقْضَابٌ: سبزہ زار زمین۔ ساگ پات اُگانے والی زمین۔

المَقْضَبَة: ساگ پات اُگنے کی جگہ۔ ج مَقَاضِب ومَقَاضِيب.

المُقْتَضَبُ: کام کرنے کی صلاحیت نہ ہونے سے پہلے اس کے کرنے کی تکلیف دیا ہوا۔ اوزان شعر میں ایک بحر کا نام...... مِنَ الشِّعْرِ والكَلامِ: فى البديہ شعر یا کلام۔

قَضَعَهُ (ف) قَضْعًا: مغلوب کرنا۔ مقہور کرنا۔

اِنْقَضَعَ عَنْهُ: دُور ہونا (...... وتَقَضَّعَ) ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ جدا جدا ہونا۔

القَضْعُ والقُضَاعُ والتقضيعُ: پیٹ کا درد اور مروڑ۔

القُضَاعُ والقُضَاعَة: آٹے کی گرد۔ دیوار کی جڑ میں جو جھڑ کر گرے۔ القُضَاعَة: تیندوا۔

اَلْقُفَّاء: چیتہ۔

القَضْعَم: بڑھا جس کے دانت گر گئے ہوں۔ پوپلا۔

قَضُفَ (ک) قَضَفًا وقِضَفًا وقَضَافَةً: نحیف ولاغر ہونا۔ صفت قَضِيفٌ ج قِضَاف وقُضْفَان وقُضَفَاء.

اِنْقَضَفَ: ٹوٹنا۔

القَضَفُ: پتلے پتھر۔

القَضَفَة: ٹیلہ جو ایک پتھر کا معلوم ہو۔ زمین کا ٹکڑا جو اُبھرا ہوا ہو اور کچھ لمبا ہو۔ ایک پرندہ کا نام۔ ج قَضَفٌ وقِضَافٌ وقُضْفَان وقِضْفَان.

القِضْفَة: ریت کا ٹکڑا جو بڑے حصہ سے علیحدہ ہو گیا ہو۔

القَضِيفَة. مِنَ النِّسَاءِ: کم گوشت دُبلی پتلی عورت۔

قَضْقَضَ قَضْقَضَةً العَظْمُ: ہڈی کا ٹوٹنے کے وقت چٹخنا...... الاَسَدُ فَرِيْسَتَهُ: شیر کا اپنے شکار کو توڑنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَقَضْقَضَ: ٹوٹنا۔ جدا جدا ہونا۔

القَضْقَاض والقُضْقَاض والقُضَاقِض: شیر۔

القِضْقَاض: ہموار زمین۔

قَضِمَ (س) وقَضَمَ (ض) قَضْمًا الشيءَ: دانت کے اطراف سے کاٹنا اور کھانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَقْضِمُ الدنيا قَضْمًا" جبکہ بے رغبتی کرے اور معمولی پر راضی ہو جائے۔

قَضِمَتْ (س) قَضَمًا السِّنُّ: دانت کے اطراف کا ٹوٹنا۔ قَضِمَ الرَّجُلُ: دانت کے ٹوٹے ہوئے اطراف والا ہونا۔ قَضِمَ السَّيْفُ: تلوار پرانی ہونے کی وجہ سے دھار خراب ہونا۔

قَاضَمَ مُقَاضَمَةً: تھوڑا تھوڑا بیچنا یا خریدنا۔

أَقْضَمَ الدَّابَّةَ: جانور کو جو کا چارہ دینا (...... واسْتَقْضَمَ) القَوْمُ: قحط میں تھوڑا غلہ لینا۔

القَضِمُ مِنَ الاَسْنَانِ: اطراف گرے ہوئے دانت۔ القَضِمُ مِنَ الرِّجَالِ: جس کے دانت کے اطراف ٹوٹے ہوئے ہوں۔

القَضِمُ مِنَ السُّيُوفِ: پرانی ہونے کی وجہ سے خراب دھار والی تلوار۔

الاَقْضَمُ: جس کے دانت کے اطراف ٹوٹے ہوئے ہوں۔ مؤنث قَضْمَاء ج قُضْم.

القَضَم: مص۔ تلوار۔

اَلْقَضَامِيُّ: وہ چنے جن کو بھگو کر بھونا جائے اور دانتوں سے چبایا جائے۔

القُضْمَة والقَضَام والمَقْضَم: جو دانت کے اطراف سے کاٹا جائے۔ کہا جاتا ہے "مَاذُقْتُ قَضْمَةً وقَضَامًا ومَقْضَمًا" یعنی میں نے کچھ نہیں چکھا۔

القَضِيم: جس کو دانت کے اطراف سے کاٹا جائے۔ ٹوٹی ہوئی دھار کی تلوار۔ گٹھری۔ نامہ (...... والقضيمة) چمڑے کا فرش جو مجرم کے نیچے بچھا دیتے تھے تاکہ خون سے زمین خراب نہ ہو۔ چمڑا۔ سفید چمڑا جس پر لکھا کرتے تھے۔ جانوروں کے لئے جو۔ چاندی ج قُضُم وقُضْم والقِضِمَة.

القَضَّام: کھجور کا لمبا درخت کہ اس کے پھل خشک ہو گئے ہوں۔ ج قَضَاضِيم.

قَضَى يَقْضِي قَضَاءً الشيءَ: مضبوطی سے بنانا...... حَاجَتَهُ: پوری کرنا اور فارغ ہونا...... وَطَرَهُ: مراد کو پہنچنا...... عَبْرَتَهُ: تمام آنسو بہا دینا...... الدَّيْنَ: قرض ادا کرنا...... الصَّلاةَ: نماز ادا کرنا...... الاَمْرُ اِلَيْهِ: پہنچانا...... العَهْدَ: نافذ کرنا...... عَلَيْهِ عَهْدًا:

وصیت کرنا۔ قَضَى الرَّجُلُ وقَضَى نَحْبَهُ وقَضَى اَجَلَهُ وقُضِيَ عَلَيْهِ: مرنا اور کہا جاتا ہے ضَرَبَهُ فَقَضَى عَلَيْهِ: یعنی مار ڈالا۔ وقَضَى مِنْهُ العَجَبَ: بہت زیادہ تعجب کیا۔ وَلا اَقْضِي مِنْهُ العَجَبَ: یعنی تعجب کا حق ادا کرنا ممکن نہیں کہ معاملہ بہت عظیم الشان ہے۔

قَضَى يَقْضِي قَضَاءً وقَضْيًا وقَضِيَّةً بَيْنَ الخَصْمَيْنِ: فیصلہ کرنا ...... الاَمْرَ لَهُ اَوْ عَلَيْهِ: موافق یا مخالف فیصلہ کرنا ...... الشَّيْئَ: جتانا۔ بیان کرنا۔

قَضَّى تَقْضِيَةً وقِضَّاءً. وَطَرَهُ: حاجت پوری کرنا۔ مُراد بر لانا ...... الاَمْرَ: معاملہ کو نافذ کرنا ...... فُلانًا: قاضی بنانا (...... تقضيةً) مرنا۔

قَاضَا مُقَاضَاةً. فُلانًا اِلَى الحَاكِمِ: فیصلہ کے لئے لے جانا ...... هُ عَلَى مَالٍ: صلح کرنا۔

تَقَضَّى. البَازِيُّ: باز کا ٹوٹ پڑنا۔ اس کی اصل تَقَضَّضَ: ہے ضاد اخیرہ کو تخفیف کے لئے یا سے بدل دیا گیا ہے (...... وانْقَضَى) الشَّيُئُ: فنا ہونا ختم ہونا۔

تَقَاضَيَا اِلَى الحَاكِمِ: دونوں کا حاکم کے پاس فیصلہ کے لئے جانا۔ تَقَاضَاهُ الدَّيْنَ وغَيْرَهُ وبالدَّيْنِ: قرض کا تقاضا کرنا۔

اِقْتَضَى اِقْتِضَاءً الحَالُ كَذَا: چاہنا۔ لازم کرنا۔ اِقْتَضَاهُ الدَّيْنَ وغَيْرَهُ: تقاضا کرنا۔ طلب کرنا۔ واقْتَضَى الاَمْرُ الوُجُوبَ: صیغہ امر کا وجوب پر دلالت کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِفْعَلْ مَا يَقْتَضِيهِ كَرَمُكَ" وہ کرو جو تمہارے کرم کا تقاضا ہو۔

اِسْتَقْضَى اِسْتِقْضَاءً فُلانًا الدَّيْنَ: قرض ادا کرنے کا مطالبہ کرنا۔ اِسْتَقْضَى السُّلْطَانُ فُلانًا عَلَيْنَا: قاضی بنانا ...... هُ: فیصلہ کے لئے طلب کرنا واُسْتُقْضِيَ فُلانٌ: قاضی بنایا جانا۔

القَضَى والقَضَاءُ: حکم۔ ادا۔ ج اَقْضِيَةٌ: مصباح میں ہے کہ علماء قضا کا استعمال اس عبادت کے لئے کرتے ہیں جو شرعی حیثیت سے معین وقت کے علاوہ میں ادا کی جائے۔ اور ادا وہ ہے جو وقت معین میں کی جائے اور یہ وضع لغوی کے خلاف ہے لیکن دونوں وقتوں میں تمیز کے لئے اصطلاح ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ قضا مُراد ہے عالم عقل میں تمام موجودات کے وجود سے جو مجتمعہ بطریق ابداع کے ہو اور قدر مُراد ہے وجودِ خارجی سے جو مفصل ایک کے بعد ایک ہو۔

القَضِيُّ: موت۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قَضِيٌّ" مرد جلد فیصلہ کرنے والا۔

القَضِيَّةُ: مص۔ قَضَى: کا اسم ہے ...... عند المنطقین: وہ قول جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ ج قَضَايَا.

القَضَةُ: ایک ترش قسم کی گھاس ج قِضَى وقَضَات وقِضُوْن.

القَاضِي: فا۔ حاکمِ شرعی۔ ج قُضَاة.

قَاضِي القُضَاةِ: قاضیوں کا رئیس۔ چیف جسٹس۔ سَمٌّ قَاضٍ: زہرِ قاتل۔

القَاضِيَةُ: قاضی کا مؤنث۔ موت۔ کہا جاتا ہے "اَتَتْ عَلَيْهِ القَاضِيَةُ" اسے موت آئی۔

القَضَّاءُ: اسم مبالغہ۔ مضبوط زرہ۔

قَطَّ (ن) قَطًّا واقْتَطَّ. القَلَمَ و نحوه: قلم پر قط لگانا ...... البَيْطَارُ حَافِرَ الدَّابَّةِ: سلوتری کا چوپایہ کے کھر تراشنا۔

قَطَّ (ن ض) قَطًّا وقُطُوْطًا وقُطَّ السِّعْرُ: بھاؤ گراں ہونا۔ صفت قَطٌّ وقَاطٌّ وقَاطِطٌ.

قَطَّ وقَطِطَ (س) قَطَطًا وقَطَاطَةً الشَّعْرُ: بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہونا۔ صفت قَطٌّ وقَطَطٌ.

قَطْطَ الخَرَّاطُ الخَشَبَةَ: خرادی کا لکڑی کو تراشنا اور ہموار کرنا۔

اِقْتَطَّ وانْقَطَّ الشَّيُئُ: منقطع ہونا۔

قَطْ: حسب کے معنی میں آتا ہے جیسے قَطْنِي وقَطْكَ وقَطْ زَيْدٍ دِرْهَمٌ: بمعنی حَسْبِي وحَسْبُكَ وحَسْبُ زَيْدٍ دِرْهَمٌ: فرق یہ ہے کہ قط مبنی ہے اور حسب معرب ہے۔ اور اسم فعل ہو کر بمعنی یکفی بھی مستعمل ہے۔ اس صورت میں نون وقایہ کے ساتھ بناء علی السکون کی حفاظت کے لئے قطنی کہا جاتا ہے۔ اگر تقلیل کا ارادہ ہو تو ساکن کر دیتے ہیں۔ جیسے مَا عِنْدِي اِلَّا هذا قطْ اور اگر ہمزۂ وصل کے ساتھ ملے تو آخر کو کسرہ دے دیتے ہیں۔ جیسے مَا علمتُ الا هذا قطِ الدهر اور کبھی تحسین لفظ کے لئے اس کے شروع میں فا بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے "رَاَيْتُهُ مرةً فقط" یعنی میں نے اس کو صرف ایک ہی مرتبہ دیکھا۔

قَطُّ: ظرفِ زمان ہے اور استغراق ماضی کے لئے آتا ہے اور نفی کے ساتھ مختص ہے جیسے مَا فَعَلْتُ هذا قَطُّ اور کبھی قُطُ اور قَطْ بھی کہا جاتا ہے۔

القِطُّ: بلی۔ ج قِطَاط وقِطَطَة. قِطُّ الزَّبَادِ: دیکھئے لفظ الزَّبَاد واحد قِطَّةٌ. القِطُّ: حصہ۔ رات کا ایک حصہ۔ حساب کا رجسٹر۔ چک۔ چٹھی۔ ج قُطُوْط.

رَجُلٌ قَطٌّ وقَطَطٌ: چھوٹے گھنگھریالے بال والا۔ ج قَطُّوْن وقِطَاط واَقْطَاطٌ وقَطَطُوْن وامْرَاَةٌ قَطَّة وقَطَط: گھنگھریالے بال والی عورت۔

قَطَاط: اسم فعل بمعنی حسب۔

القَطَوْطَى: چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے والا۔

القِطَاط: بالوں کا گھنگھریالا پن۔ سم کا گھیرا۔ پہاڑ کا کنارہ۔ نمونہ کہ جس کو دیکھ کر کوئی چیز قطع کریں ج اَقِطَّة (...... والقِطِيْطَة) غار کا بالائی کنارہ ج قَطَائِط اور کہا جاتا ہے "جَاءَتِ الخَيْلُ قَطَائِطَ" گھوڑے گروہ گروہ آئے۔

القَطَّاط: اسم مبالغہ۔ خراد کرنے والا۔ سِعْر قَاطٌّ وقَاطِطٌ ومَقْطُوْطٌ: گراں بھاؤ۔

المِقَطُّ والمِقَطَّة: قط زن۔

المَقطُ: گھوڑے کے پہلو کی ہڈی کے سرے کا منتہا۔

قَطَبَ (ض) قَطْبًا الشَّیْءَ: کاٹنا۔ جمع کرنا۔ ......الشَّرابَ: ملونی کرنا......الإناءَ: برتن بھرنا۔

......الرَّجُلَ: غضبناک کرنا......الجَوالِقَ: گون کے دونوں گوشوں کو ملانا......القَومُ: جمع ہونا۔

قَطَبَ (ض) قَطْبًا وقُطُوبًا وقَطَّبَ الرَّجُلَ: ترش روئی کرنا۔ صفت قِطَبٌ وقَطَّبَ الشَّرابَ: ملونی کرنا۔

اَقطَبَ الشَّرابَ: ملونی کرنا......القَومُ: جمع ہونا۔

القَطْب والقِطْب والقُطُب والقُطْب ج اَقطاب. القُطْبَة ج قُطَب: چکی کی کیل جس پر چکی گھومتی ہے۔

القُطْب: فرقدین اور جدی کے درمیان ایک ستارہ کا نام جس سے قبلہ کی تعیین کرتے ہیں۔ مدار کار کہا جاتا ہے "هُوَ قُطْبُ ذٰلِکَ الأمرِ" وصَاحِبُ الجَیشِ قُطْبُ رَحَی الحَرْبِ: سردار قوم۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ قُطْبُ بَنِی فُلانٍ" ج اَقطاب وقُطُوب وقِطَبَة ...... عِنْدَ الجغرافیین: زمین کے محور کا کنارہ اور وہ دو ہیں قطب شمالی اور قطب جنوبی۔

القَطْب: کسی چیز کو لینے کے بعد باقی کو انکل سے بغیر وزن کے لینا۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهُ قَطْبًا" اس نے اسے انکل سے بغیر وزن کے لے لیا۔

القُطْبَة: چکی کی کیل جس پر چکی گھومتی ہے۔ ایک قسم کی گھاس۔ القُطْبَة عند الجغرافیین: زمین کے محور کا کنارہ۔

القِطْبِیّ: ایک قسم کی گھاس جس سے رسی بنائی جاتی ہے۔

اَلقُطْبَان: ایک قسم کی گھاس۔

القِطَاب: ملونی۔ گریبان کے ملنے کی جگہ۔

القُطَابَة: گوشت کا ٹکڑا۔

القَطِیب والمَقطُوب: ملایا ہوا۔ القَطِیب والقَطِیبَة: اونٹنی اور بکری کا دودھ ملایا ہوا۔

القاطِب والقَطُوب: ترش رو۔ شیر۔ کہا جاتا ہے "جاءُوا قاطِبَةً وبِقَطِیبِهِم" یعنی سب آئے اور قاطبةً حالیت کی بنا پر منصوب ہے۔

قَطَرَهُ (ن) قَطْرًا: سخت پچھاڑنا۔ قطر البَعیرَ: اونٹ پر قطران ملنا......الثَّوبَ: کپڑے کو سینا اور کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِی مَنْ قَطَرَهُ او مَنْ قَطَرَ بِهِ" مجھے نہیں معلوم کہ اس کو کون لے گیا (اور یہ نفی کے ساتھ خاص ہے) (...... قَطْرًا) الرَّجُلَ: دانہ وغیرہ کو وزن سے لینا اور باقی کو اسی حساب سے اندازے سے بغیر وزن کے لینا (...... قُطُورًا) فِی الاَرضِ: جانا (...... قَطْرًا وقُطُورًا وقَطَرَانًا) المَاءُ: پانی کا بہنا اور قطرہ قطرہ ٹپکنا......الصِّمْغُ مِنَ الشَّجَرَةِ: درخت سے گوند نکلنا۔

قَطَرَ (ن) قَطْرًا و قَطَّرَ واَقطَرَ الإبِلَ: اونٹوں کو ایک قطار میں کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَطَرَ البَعِیرَ اِلَی البَعِیرِ: ایک اونٹ کو دوسرے اونٹ کے قریب کر دیا۔ قَطَّرَ واَقطَرَ المَاءَ: ایک ایک قطرہ ٹپکانا۔ قَطَّرَ الدَّواءَ: کشید کرنا۔ قَطَّرَ الثَّوبَ: کپڑے کو عود کی دھونی دینا۔ اَقطَرَ النَّبتُ: نباتات کی خشکی شروع ہونا......الشَّیْءُ: ٹپکنے کا وقت قریب ہونا اور کہا جاتا ہے "طَعَنَهُ فَاَقطَرَهُ" نیزہ مارا اور ایک جانب پر گرادیا۔ واَقطَرَ المَاءُ: پانی کا بہنا۔

تَقَطَّرَ: عود کی دھونی دیا ہوا ہونا......المَاءُ: پانی کا قطرہ قطرہ بہنا......الرَّجُلُ: اپنے آپ کو اوپر سے پھینک دینا۔ گرنا......عَنْ کَذَا: پیچھے رہنا......بِهٖ: ایک جانب گرا دینا۔

تَقَاطَرَ. القَومُ: گروہ در گروہ پے در پے آنا۔

......المَاءُ: پانی کا بہنا اور ایک ایک قطرہ گرنا وتقاطرا: کناروں کا مقابل ہونا۔

اِقْطَرَّ واقْطارَّ: خشک ہونے لگنا......النَّاقَةُ: اونٹنی کا دم اور سر اٹھانا۔ واقطارَّ الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔

اِستَقطَرَ المَاءَ وغیرہ: ٹپکانا۔ کشید کرنا۔ بارش طلب کرنا۔

القَطْر: مص۔ بارش۔ کسی بہنے والی چیز کا قطرہ ج قِطار.

القِطْر: تانبا۔ تانبے کی ایک قسم۔ پگھلا ہوا تانبا۔ ایک قسم کی چادر۔

القُطْر: اقلیم۔ گوشہ۔ جانب ج اَقطار اَقطارُ الدُّنیا: دنیا کی چاروں جہتیں۔ وقُطْرُ الدَّائِرَةِ فِی الهَندَسَةِ: وہ خط مستقیم جو دائرہ کو تقسیم کر دے اور مرکز سے گزر کر محیط پر ختم ہو۔ وقُطْرُ المُرَبَّعِ والمُستَطِیلِ والمُعَیَّنِ: اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جو دو مقابل زوایئے کے اندر ہو۔

القُطْر والقُطُر: عود۔ اگر۔

القَطْر: غلے وغیرہ کو وزن سے لینا اور جب تھوڑا سا باقی رہ جائے تو بقیہ کو اسی حساب سے بلا وزن کے انکل سے لینا۔

القَطْرَة قَطَر: کا اسم مرۃ۔ نقطہ ج قَطَرات کہا جاتا ہے "رَمَاهُ اللّٰهُ بِقَطْرَةٍ" اللہ اس پر مصیبت نازل کرے۔

القُطْرَة والقُطَیْرَة: معمولی چیز۔ خسیس چیز۔

القَطِرَان والقِطْرَان والقَطْرَان: کولتار کی مانند ایک چیز جو بعض درختوں سے بنایا جاتا ہے۔

القُطَار والقَطُور والمِقْطَار: بہت برسنے والا بادل۔ القُطَار: زہر جو کثرت کی وجہ سے ٹپکے۔

القُطَارَة: قطرہ۔ تھوڑا پانی۔

القِطَار. مِنَ الإبِلِ: اونٹوں کی قطار ج قُطُر وقُطُرات۔ ٹرین۔

القِطَارَة: اونٹوں کو ایک قطار میں ایک کے پیچھے ایک باندھنا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّتْ بِهٖ قِطَارَةُ جِمَالٍ" اس کے اوپر اونٹوں کی قطار گزری۔

الْقُطَارِيّ والْقُطَارِيَّة: سانپ۔

الْقَاطِر: فانکنے والا گوند۔ دم الاخوین۔

الْقَاطِرَة: قاطر کا مؤنث۔ انجن۔

الْمِقْطَرُ والْمِقْطَرَةُ: دھونی دینے کی انگیٹھی ج مَقَاطِر. الْمِقْطَرة: قیدیوں کے پیر میں ڈالنے کی لکڑی۔

الْمُقَاطَرَة: غلے وغیرہ کو وزن سے لینا اور جب تھوڑا سا باقی رہ جائے تو بقیہ کو اسی حساب سے بلا وزن انکل سے لینا اور کہا جاتا ہے "اَكْرَاهُ مُقَاطَرة" یعنی آمد و رفت کے لئے کرایہ کیا۔

الْمَقْطُوْر: مفع۔ قطران ملا ہوا۔ اَرْضٌ مَقْطُوْرَةٌ: بارش شدہ زمین۔

قَطْرَبَ: جلدی کرنا......هٗ: پچھاڑنا۔

تَقَطْرَبَ: سر کو حرکت دینا۔

الْقُطْرُب: چور۔ چوہا۔ بال گرا ہوا بھیڑیا۔ بھوت۔ چھوٹے جن۔ ایک کیڑا جو ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے۔ جاہل۔ بزدل۔ سفیہ۔ پچھاڑا ہوا۔ مالی خولیا کی ایک قسم۔ چھوٹے کتے۔ ایک خاردار پودہ ہے کہ گزرنے والے سے اُلجھتا ہے۔

قَطَرَنَ الْبَعِيْرَ: اونٹ پر قطران ملنا۔

قَطَعَ (ف) قَطْعًا ومَقْطَعًا وتِقِطَّاعًا الشَّیْ: کاٹنا۔ جدا کرنا......هٗ عَنْ حَقِّهٖ: منع کر دینا۔ قَطَعَ الصَّلٰوةَ: باطل کرنا......فِی الْقَوْلِ: یقین کرنا......الطَّرِيْقَ عَلَى السَّالِكِيْنَ: چلنے والوں کو راستے سے روکنا اور خوفناک بنانا۔

قَطَعَ (ف) قَطْعًا وقُطُوْعًا النَّهْرَ: نہر عبور کرنا......هٗ بِالْقَطِيْعِ او السَّوْطِ: کچی یا کوڑے سے مارنا......ه بِالْحُجَّةِ: خاموش کر دینا۔ لاجواب کر دینا......لِسَانَهٗ: احسان کر کے زبان بندی کرنا۔

قَطَعَ (ف) قَطْعًا وقَطِيْعَةً رَحِمَهٗ: رشتہ داروں سے جدائی اختیار کرنا (......قَطْعَةً) الصَّدِيْقَ: دوست کو چھوڑ دینا۔

قَطَعَ (ف) قَطْعًا الْحَوْضَ: حوض کو آدھے تک بھر کر پانی روک دینا......فُلَانٌ الْحَبْلَ او بِالْحَبْلِ: اپنے آپ رسی سے گلا گھونٹنا......عُنُقَ دَابَّتِهٖ: بیچنا......لَهٗ قِطْعَةً مِنَ الْمَالِ: مال کو دینے کے لئے اس کا ایک حصہ جدا کرنا (......قَطِيْعَةً) السَّيِّدُ عَلٰى عَبْدِهٖ: مالک کا اپنے غلام پر ٹیکس مقرر کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَطَعَنِی الثَّوْبُ" کپڑا میرے قد کے لئے کافی ہے۔

قَطَعَ (ف) قُطُوْعًا وقِطَاعًا وقَطَاعًا. مَاءُ الْبِئْرِ: کنوئیں کا پانی ختم ہونا یا کم ہونا۔ قَطَعَتِ الطَّيْرُ: پرندوں کا ٹھنڈے ممالک سے گرم ممالک کی طرف جانا۔ صفت قَوَاطِع.

قَطُعَ (ک) قَطَاعَةً: کلام پر قادر نہ ہونا۔ ......لِسَانُهٗ: زبان کی تیزی کا جاتا رہنا۔

قَطِعَتْ (س) قَطَعًا وقَطْعًا وقَطْعَةً وقُطَاعًا يَدُهٗ: مرض کی وجہ سے یا کاٹنے سے جدا ہونا۔

قُطِعَ النَّفَسُ: سانس کٹ جانا......الرَّجُلُ: عاجز ہونا یا ناامید ہونا......بِهٖ: آرزو پوری ہونے سے پہلے روکا جانا۔ صفت مَقْطُوْعٌ بِهٖ.

قَطَّعَ الشَّیْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا......الشِّعْرَ: شعر کی تقطیع کرنا......الْخَمْرَ بِالْمَاءِ: شراب میں پانی ملانا......الْفَرَسُ الْخَيْلَ: گھوڑے کا سبقت کرنا......اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَذَابَ: گونا گوں عذاب دینا......الْفَرَسُ الْجَرْیَ: نشاط کی وجہ سے قسم قسم کی چال چلنا اور کہا جاتا ہے "قَطَّعَنِی الثَّوْبُ" کپڑا میرے قد کے لئے کافی ہے و "هٰذَا الثَّوْبُ يُقَطِّعُكَ قَمِيْصًا" یہ کپڑا تمہارے کرتے کے لئے کافی ہے۔ کہا جاتا ہے "قُطِّعَ فِیْ بَطْنِهٖ" اس کے پیٹ میں مروڑ ہوا۔

قَاطَعَهٗ مُقَاطَعَةً: قطع تعلق کرنا۔ قَاطَعَ الْاَجِيْرَ عَلٰى كَذَا وكَذَا مِنَ الْاَجْرِ والْعَمَلِ: اُجرت پر کام طے کرنا......فُلَانٌ فُلَانًا بِسَيْفَيْهِمَا: ایک دوسرے کو تلوار دکھلانا کہ کس کی تلوار عمدہ ہے و قَاطَعُوْا لُحُوْمَهُمْ بِالسَّيْفِ: ایک دوسرے کے گوشت کو کاٹنا۔

اَقْطَعَ الرَّجُلُ: لاجواب ہونا......عَنْ اَهْلِهٖ: اپنے اہل سے جدا ہونا......مَاءُ الْبِئْرِ: کنوئیں کا پانی ختم ہونا...... فُلَانًا: نہر عبور کرانا......هُ الْحَطَبَ: لکڑی کاٹنے کی اجازت دینا......هٗ بِالْحُجَّةِ: دلیل سے خاموش کر دینا......الْاَمِيْرُ الْجُنْدَ الْبَلَدَ: جاگیر دینا۔ اَقْطَعَكَ الشَّیْءُ: منقطع ہونا۔ اَقْطَعَتِ السَّمَاءُ بِمَوْضِعِ كَذَا: بارش رُک جانا۔ اَقْطَعَ الْقَوْمُ: قوم سے بارش کا منقطع ہونا......الدَّجَاجَةُ: مرغی کا انڈے دینے سے رکنا۔ کُڑک ہونا اور کہا جاتا ہے "اَقْطَعَنِی الثَّوْبُ" کپڑا میرے قامت کے لئے کافی ہے۔

تَقَطَّعَ: کٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ تَقَطَّعَ الظِّلُّ: سمٹنا۔ کم ہونا۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ: اپنے درمیان معاملہ میں تفریق کر لینا۔ کہا جاتا ہے تَقَطَّعَتْ عَلٰى هٰذَا الْجَوَادِ اَعْنَاقُ الْخَيْلِ: یعنی اس گھوڑے سے گھوڑوں کی گردنیں نہیں ملیں۔

اِنْقَطَعَ: کٹنا۔ وقت ختم ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنْقَطَعَ الْحَرُّ والْبَرْدُ" گرمی یا سردی ختم ہوگئی۔ اِنْقَطَعَ السَّيْفُ: تلوار کا ٹوٹنا......مَاءُ الْبِئْرِ: کنوئیں کا پانی ختم ہونا......الْغَيْثُ: بارش کا رُکنا......الْكَلَامُ: کلام کا رُک جانا......النَّهْرُ: نہر کا خشک ہونا یا روک دیا جانا......اللَّبَنُ: دودھ میں پانی کا حصہ خشک ہو جانا......لِسَانُهٗ: زبان کی تیزی کا جاتا رہنا......اِلٰى فُلَانٍ: خاص تعلق رکھنا۔

اُنْقُطِعَ بِالْمُسَافِرِ: سواری کے جانور کا ہلاک ہونا یا زادِ راہ کا ختم ہونا۔ صفت مُنْقَطَعٌ بِهٖ.

تَقَاطَعَا: ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنا۔

تَقَاطَعَ الشَّیْءُ: جدا جدا ہونا۔

اِقْتَطَعَ مَالَ فُلَانٍ: اپنے لئے لینا......مِنَ الْمَالِ قِطْعَةً: کچھ لینا......مَا فِی الْاِنَاءِ: برتن کا سب کچھ پی لینا۔

اِسْتَقْطَعَهُ بَلَدًا او ثَوْبًا : جاگیر دینے کو کہنا۔ کپڑا قطع کرنے کو کہنا۔
اِقْطَوْطَعَتِ الطَّيْرُ : پرندوں کا سرد ممالک سے گرم ممالک کی طرف جانا۔
القَطْع : مص۔ کہا جاتا ہے "الاَمْرُ وَاقِعٌ قَطْعًا" یعنی اَمر یقیناً واقع ہے۔ و"اِنّي اَقْطَعُ بِذٰلِكَ قَطْعًا" میں اس کا یقین رکھتا ہوں۔
القِطْع : درخت کا کاٹا ہوا ٹکڑا۔ نیزے کا چوڑا اور چھوٹا پھل ج اَقْطَاع اَقْطُع وقِطَاع : سوار کے نیچے بچھانے کا کپڑا۔ ایک قسم کا منقش کپڑا' رات کا ایک ٹکڑا۔ ج قُطُوْعٌ واقطاع: کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ قِطْعٌ او اَقْطَاعٌ" کٹا ہوا کپڑا۔
القُطْع : پیٹ کا درد اور مروڑ۔ سانس پھولنا (...... والقُطْعَة) گرمی کی وجہ سے کنوئیں کے پانی کا خشک ہونا۔
القَطع فِي الفَرَس : گھوڑے کی بعض رگوں کا کٹنا۔
القُطْع والقُطَعَة : رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا۔
القَطِع : جس کی آواز بند ہو جائے۔
القِطْعَة : چیز کا حصہ۔ ج قِطَع. والقِطْعَةُ مِنَ الشِّعْرِ : دس یا سات یا اس سے کم اشعار کی نظم۔
القَطْعَة : زمین کا ٹکڑا۔ جو کسی کو دینے کے لئے جدا کیا جائے۔ کاٹا ہوا ٹکڑا۔ سفید آٹا۔ سفید آٹے کی بھوسی۔ کتاب کی فصل۔ ج قِطَعٌ وقُطُعَات (...... والقَطَعَة) کاٹنے کی جگہ۔ کٹے ہوئے ہاتھ کا بقیہ۔ ج قَطَع وقَطَعَات. قُطَعَاتُ الشَّجَرِ وقُطَعَاتُهَا وقَطَعَاتُهَا : درخت کی گرہ کے اطراف کہ جن کے کاٹ دینے کے بعد پھر دوبارہ نکلے۔
القِطَاع : کاٹنے کا آلہ۔ ج قِطَعَة (...... والقِطِيع) رات کی پہلی تہائی۔ القِطَاع والقِطع : دراہم۔

القُطَاعَة : کاٹنے میں جو گرے۔ کاٹا ہوا ٹکڑا۔ لقمہ جس میں سے آدھا کھا لیا جائے اور آدھا رہنے دیا جائے۔
القِطَاعَة فِي اصطلاح عامةِ النصارىٰ : گوشت اور بعض کھانے کی چیزوں سے بعض مخصوص دنوں میں پرہیز۔
القَطِيع : بکریوں اور چوپایوں کا گلہ۔ ج قُطْعَان وقِطَاع واَقْطَاع جج اَقَاطِيع ...... چھڑ جس سے تیر بنایا جائے۔ درخت یا ٹہنی سے جو کاٹا جائے۔ ج قُطْعَان وقِطَاع واَقْطِعَة واَقْطُع واَقَاطِيع وقُطُع وقُطُعَات ...... نظیر۔ شبیہ۔ جیسے "هُوَ قَطِيعُهُ" وہ خلقت اور قد میں اس کے مشابہ ہے ج "قُطَعَاء واَقْطِعَاء" کہا جاتا ہے "هُوَ قَطِيعُ القِيَامِ" وہ بوجہ ضعف یا فربہی کے اٹھنے سے عاجز ہے "وامْرَاَةٌ قَطِيعُ الكَلَامِ" کم سخن عورت۔ "رَجُلٌ قَطِيعٌ" سانس پھولا ہوا مرد۔ مؤنث۔ قَطِيعٌ. اِمْرَاَةٌ قَطِيعٌ وقَطُوْعٌ : کھڑے ہونے میں سست عورت کہا جاتا ہے "اِتَّقُوا القُطَيْعَاء" قطع تعلقات سے بچو۔
القَطِيعَة : جدائی۔ وظیفہ۔ قطع تعلقات۔ ٹیکس۔ جاگیر۔ ج قَطَائِع.
الاِقْطَاعَة : جاگیر۔ ج اِقْطَاعَات.
التَّقْطِيع : مص۔ پیٹ میں مروڑ۔ تَقْطِيعُ الرَّجُلِ : قد وقامت۔ ج تَقَاطِيع.
الاُقْطُوعَة : قطع تعلقات کی علامت جو ایک دوسرے کو بھیجے۔
القَاطِع : فا۔ روکنے والا۔ کاٹنے کا آلہ۔ نمونہ جس پر کپڑا وغیرہ قطع کیا جائے۔ کہا جاتا ہے "قَطْعُ الاَدِيْمِ عَلَى القَاطِعِ. لَبَنٌ قَاطِعٌ" کھٹا دودھ بُرْهَانٌ قَاطِعٌ : ایسی دلیل جو سارے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنے والی ہو۔ سَيْفٌ قَاطِعٌ : شمشیر براں۔ قَاطِعُ الطَّرِيْقِ : چور ڈاکو ج قُطَّع وقُطَّاع.
القَاطِعَة. قاطع : کا مؤنث ج قَوَاطِع.
طَيْرٌ قَوَاطِعُ : جاڑے اور گرمی میں ایک جگہ نہ رہنے والے پرندے۔
القَطَّاع : اسم مبالغہ۔ القَطَّاع فِي اصطلاح البنائين : پتھر کاٹنے والا۔
القَطُوْع : بہت کاٹنے والا ...... مِنَ النُّوْقِ : اونٹنی جس کا دودھ بہت جلدی سے ختم ہو جائے۔
الاَقْطَع : کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ بہرا۔ مؤنث قَطْعَاء ج قُطْعٌ وقُطْعَان. رَحِمٌ قَطْعَاءُ: قطع تعلقات۔
المَقْطَع : کاٹنے یا کٹنے کی جگہ۔ ج مَقَاطِع کہا جاتا ہے "شَرَابٌ لَذِيذُ المَقْطَعِ" پینے کی چیز جس کا آخر خوشگوار ہو "مَقَاطِعُ الاَنْهَارِ" نہروں میں جہاں گزر سکیں۔ "مَقَاطِعُ الكَلَامِ" وقف کرنے کے مواقع مَقْطَعُ الحَقِّ : جس سے باطل منقطع ہو جائے
المُقَطَّع : حرکت کرنے والا حرف۔ یا دو حرف جس میں دوسرا ساکن ہو۔ مُقَطَّعُ الحَرْفِ : حرف کا مخرج۔
المُقْطَع : جس کی حجت منقطع ہو گئی ہو۔ دلیل سے عاجز وخاموش۔
المُقْطَع : اجنبی۔ مسافر۔ عورتوں کی خواہش نہ رکھنے والا۔ وہ شخص جس کا نام دیوان وظائف میں نہ ہو یا وہ شخص جس کے ہمسروں کو ملے اور وہ محروم رہے۔ مُقْطَعُ النَّهْرِ : دریا کی پایاب جگہ۔
المِقْطَع : کاٹنے کا آلہ۔ نمونہ جس پر چمڑا وغیرہ کاٹا جائے۔ سَيْفٌ مِقْطَع : شمشیر براں۔
المِقْطَاع : بھائی چارہ پر قائم نہ رہنے والا۔ بِئْرٌ مِقْطَاعٌ : کنواں جس کا پانی جلدی اتر جائے مِقْطَاعُ الكَلَامِ : وہ شخص جو لوگوں کو لاجواب کر دینے کا عادی ہے۔
المَقْطَعَة : کاٹنے کی جگہ۔ کاٹنے کا سبب۔ کہا جاتا ہے "الهَجْرُ مَقْطَعَةٌ لِلْوُدِّ" یعنی جدائی دوستی کے قطع کا سبب ہے۔
المُقَطَّعَة والمُقَطَّعَات : چھوٹے کپڑے اور یہ اسم جنس ہے اس کے لئے مفرد نہیں۔ بلکہ

سارے چھوٹے چھوٹے کپڑوں کو مُقَطَّعَات ومُقَطَّعَة کہتے ہیں ومُقَطَّعَاتُ الشَّيْءِ: کسی چیز کے وہ طریقے جن کی طرف اس کی تحلیل وترکیب ہو۔ المُقَطَّعَاتُ مِنَ الشِّعْرِ: چھوٹے اشعار یا رجز۔ مُقَطِّعُ الاَسْحَارِ ومُقَطِّعَةُ الاَسْحَار ومُقَطِّعَةُ القُلُوْبِ: خرگوش۔

المُنْقَطِع مِنَ الوَادِي وَنَحْوِهٖ: وادی کا آخری سرا۔

المُنْقَطِع: فا۔ کہا جاتا ہے "مُنْقَطِعُ القَرِيْنِ" وہ معدوم النظیر ہے "هُوَ مُنْقَطِعُ العِقَالِ فِي الشَّرِّ" یعنی کوئی اس کا روکنے والا نہیں۔

المُنْقَطِع: فا۔ پستہ قد۔ غُرَّةٌ مُنْقَطِعٌ: پیشانی کی سپیدی نتھنوں سے آگے بڑھ کر آنکھ تک پہنچنے والی۔

اَلْمُقْطَعُون: عیسائیوں کے نزدیک وہ لوگ جو فوت ہو گئے اور ان کے لئے نماز جنازہ پڑھنے والا اور گناہوں کا کفارہ دینے والا نہ ہو۔

قَطَفَهٗ (ض) قَطْفًا وقَطَّفَهٗ: خراش کرنا۔ چھیلنا۔

قَطَفَ وقَطَّفَ واقْتَطَفَ الثَّمَرَ: پھل چننا۔ جمع کرنا...... الشَّيْءَ: اُچک لینا۔ قَطَفَ مَعْسَلَتَهٗ: شہد نکالنا۔ اِقْتَطَفَ الكَلَامَ: کلام کا خلاصہ کرنا۔

قَطَفَ (ن ض) قِطَافًا وقُطُوْفًا الفَرَسُ وغَيْرُهٗ: گھوڑے کا آہستہ چلنا۔

اَقْطَفَ الكَرْمُ: انگور توڑنے کے قابل ہونا...... الرَّجُلُ: سست رفتار جانور کا مالک ہونا۔

القَطْف: مص۔ خراش ج قُطُوْف۔

القَطَف: اثر۔ نشان۔ ج قُطُوْف: ایک سبزی۔ ایک پہاڑی درخت جس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ واحد قَطَفَة۔

القِطْف: توڑا ہوا پھل۔ انگوروں کا خوشہ ج قِطَاف وقُطُوْف۔

القَطَفَة: ایک خاردار سبزی جس کا اندرونی حصہ سرخ اور پتے اس کے خاکستری ہوتے ہیں۔

القِطَاف والقَطَاف: میوہ توڑنے کا موسم۔

قَطَافِ: بروزن قَطَامِ: بمعنی لونڈی۔

اَلْقُطَافَة: میوہ توڑنے کے وقت جو گر پڑے۔

القَطُوْف۔ مِنَ الدَّوَابِّ: سست رفتار۔ جانور ج قُطُف۔

القَطِيْف والمَقْطُوْف: توڑا ہوا۔

القَطِيْفَة: چھوردار چادر ج قُطُفٌ وقَطَائِف

القَطَائِف: ایک قسم کا کھانا جو آٹے سے تیار کیا جاتا ہے اور وہ چونکہ چھور کے مشابہ ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو قطائف کہتے ہیں۔

القَطِيْفَة: ایک قسم کی گھاس ہے جس کو سَالِفُ العَرُوْسِ: بھی کہتے ہیں۔

المِقْطَف: ٹوکری جس میں پھل چنا جائے ج مَقَاطِف۔

المِقْطَف: پھل توڑنے کا آلہ۔ خوشہ کی جڑ ج مَقَاطِف۔

المُقَطَّفَة: پستہ قد۔

قَطْقَطَ قَطْقَطَةً السَّحَابُ: اولے برسانا۔ باریک بارش برسنا۔ قَطْقَطَتِ الحَجَلَةُ: چکور کا آواز کرنا۔

تَقَطْقَطَ الرَّجُلُ فِي الاَمْرِ: مرد کا معاملات میں خودسر ہونا...... فِي البِلَادِ: جانا۔ سفر کرنا...... الدَّلْوُ اِلَى البِئْرِ: ڈول کا کنوئیں میں اُترنا۔

...... الرَّجُلُ: چھوٹے قدموں سے تیز چلنا۔

القِطْقِط: اولہ یا چھوٹے قطرہ کی بارش۔

القَطْقَاط: تیز رفتار۔ کہا جاتا ہے "جَاءَتِ الخَيْلُ قَطَائِطَ" یعنی گھوڑے گروہ گروہ آئے۔

قَطَلَ (ن ض) قَطْلًا وقَطَّلَ الشَّيْءَ: کاٹنا قَطَلَ عُنُقَهٗ: گردن پر مارنا۔ وقَطَّلَهٗ: پچھاڑنا یا ایک پہلو پر گرا دینا۔

تَقَطَّلَ الجِذْعُ: تنہ کا جڑ سے کٹنا۔

القَطْل والقَطِيْل مِنَ الشَّجَرِ وَنَحْوِهٖ: کٹا ہوا۔ کہا جاتا ہے "نَخْلَةٌ قَطِيْلٌ وجِذْعٌ قُطُلٌ وقَطِيْلٌ" یعنی جڑ سے کٹا ہوا۔

القَطِيْلَة: جھاڑن جس سے پانی وغیرہ صاف کیا جائے۔

المُقْطَل: مفع۔ پکا ہوا۔

المِقْطَل: کاٹنے کا لوہا ج مَقَاطِل۔

القَطْلَب: ایک درخت ہے جس میں انگور کے مانند سبز دانے آتے ہیں اور جب پک جاتے ہیں تو سرخ ہو جاتے ہیں اور میٹھے ہوتے ہیں واحد قَطْلَبَة۔

قَطَمَهٗ (ض) قَطْمًا: دانت سے کاٹ کر چکھنا۔ قَطَمَ العُوْدَ: دانت سے کاٹ کر سختی نرمی معلوم کرنا۔

...... الشَّيْءَ: کاٹنا...... اللَّحْمَ وغَيْرَهٗ: گوشت وغیرہ کا خواہش مند ہونا ...... الصَّقْرُ اِلَى اللَّحْمِ: شکرہ کا گوشت کا خواہش مند ہونا۔

قَطِمَ (س) قَطَمًا: گوشت وغیرہ کا خواہش مند ہونا۔ صفت قَطِم۔

قَطَّمَ الشَّارِبُ: پینے والے کا چکھنا اور منہ بنانا۔

القَطَام: شکرا۔ گوشت کا خواہش مند شکرا۔

القَطَامِي والقُطَامِي: تیز نظر کا شکرا جو شکار کی طرف نظر اٹھائے ہوئے ہو۔ القَطَامِي والقُطَامِي: تیز شراب۔ رَجُلٌ قَطَامِيٌّ: معاملات میں خودسر مرد۔

القُطَامَة: جو منہ سے کاٹا جائے پھر پھینک دیا جائے۔

القَطِم: غضبناک۔

القَطِيْمَة: دودھ جس کا مزہ متغیر ہو گیا ہو۔ ٹکڑا۔ غلہ کا ایک لپ۔ کہا جاتا ہے "شَيْءٌ مُزٌّ

المَقْطَم: مزے کے لحاظ سے کھٹ مٹھی چیز۔

المِقْطَم: چنگل ج مَقَاطِم۔

المُقَطَّم: مصر کے ایک پہاڑ کا نام۔

القِطْمِيْر والقِطْمَار: کھجور کی گٹھلی کے شگاف کا باریک چھلکا یا کھجور کی گٹھلی کے اوپر باریک چھلکا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَصَبْتُ

مِنْهُ قِطْمِيرًا" یعنی میں نے اس سے کچھ نہیں پایا۔ القِطْمِيْر: اصحاب کہف کے کتے کا نام اور امام ابن کثیر مفسر رحمتہ اللہ کے نزدیک قُطْمُوْر ہے۔

قَطَنَ (ن) قُطُوْنًا فِي المَكَان وبِه: اقامت کرنا۔ وطن بنانا۔ الرَّجُلَ: خدمت کرنا۔

قَطِنَ (س) قَطَنًا. ظَهْرُهُ: پیٹھ کا جھکنا۔ صفت اَقْطَن.

قَطَّنَهُ بِالمَكَان: اقامت کرانا۔ قَطَّنَ الكَرْمُ: انگور کی بیل کا شگوفہ دار ہونا۔

القَطَن: مص۔ اقامت کی جگہ۔ پرندہ کی دُم کی جڑ۔ دونوں سرینوں کے درمیان۔ پشت انسانی کا پست اور ہموار حصہ۔ ج اَقْطَان.

القُطْن والقُطُن: رُوئی۔ ایک ٹکڑے کو قُطْنَة کہتے ہیں اور قُطْن: اسم جنس ہے اور کبھی اس کی جمع اَقْطَان: آتی ہے۔

القِطْنَة والقَطِنَة: اوجھ کا پرت دار حصہ۔

القَطِنَة: سرینوں کے درمیان کا گوشت۔

القِطَان: ہودج کی لکڑی۔ ج قُطُن.

القَطَانَة: ہانڈی۔ دیگ۔

القُطْنِيَّة والقِطْنِيَّة: دانے جو پکائے جائیں۔ جیسے مسور، چنا وغیرہ۔ ج قَطَانِي: رُوئی کے بنے ہوئے کپڑے۔

القَاطِن: فا۔ ج قُطَّان وقَاطِنَة وقَطِيْن.

القَطِيْن بمعنی قَاطِن جمع قَاطِن: گھر کے لوگ۔ خادم۔ نوکر چاکر (واحد وجمع) یا ج قُطُن کہا جاتا ہے "هٰؤُلاءِ قَطِيْنُ فُلانٍ" یعنی یہ لوگ فلاں کے نوکر چاکر ہیں۔ "قَطِيْنُ اللّٰهِ" اللہ کے حرم کے رہنے والے لوگ۔

القَطِيْنَة: گھر کے رہنے والے۔

القَطَّان: رُوئی کا بیچنے والا۔

قَاطِنَاتُ مَكَّةَ وقُطَّنُهَا: مکہ کے کبوتر۔

القَيْطَان: ریشم وغیرہ سے جو رسّی کی مانند بن جائے۔

المَقْطَنَة: زمین جس میں روئی بوئی جائے۔

اليَقْطِيْن: بیل والی نباتات جیسے کھیرا، ککڑی وغیرہ۔ کدو کے لئے اکثر مستعمل ہے واحد يَقْطِيْنَة.

القَيْطُوْن: بڑے کمرے میں چھوٹا کمرہ۔

قَطَا يَقْطُوْ قَطْوًا: بوجھل چال سے چلنا۔

القَطَا: قطا کا آواز کرنا...... المَاشِي: آہستہ چلنا یا نشاط سے چلنا۔

تَقَطَّى: دیر کرنا۔ الفرس: گھوڑے کے پچھے پر سوار ہونا...... لِاَصْحَابِه: ساتھیوں کو فریب دینا...... بِوَجْهِه عَنْهُ: رُوگردانی کرنا، اعراض کرنا۔

اِقْطَوْطَى: آہستہ چلنا یا نشاط سے چلنا۔

القَطَاة: کبوتر کے برابر ایک پرندہ۔ ج قَطًا وقَطَوَات وقَطَيَات. القَطَاةُ مِنَ الدَّابَّةِ: چوتڑ۔ ردیف کے بیٹھنے کی جگہ۔ دونوں سرینوں کے درمیان کہا جاتا ہے "ذَهَبُوْا فِي الاَرْضِ بِقَطًا" زمین میں متفرق ہو گئے۔

القَطَوَان والقَطَوَان والقَطَوْطَى: آہستہ چلنے والا۔ القَطَوْطَى: لمبی ٹانگوں والا۔

القِطْيَا: ناریل کی چھال کی رسّی۔

قَعَّ (ن) قَعًّا: بے باکی سے گفتگو کرنا۔

اَقَعَّ القَوْمُ: کھودنا اور کھاری پانی پر بھیڑ کرنا۔

القُعُّ والقُعَاعُ مِنَ المِيَاهِ: بہت زیادہ کھاری پانی کہ اس سے زیادہ کھاری پانی نہ ملے۔

قَعَبَ الحَافِرُ: سم کا گنبد دار ہونا...... فُلانٌ فِي الكَلامِ: حلق کے انتہائی حصہ سے بولنا۔

القَاعِب: بلبلانے والا بھیڑیا۔

القَعْب: بڑا پیالہ۔ ج اَقْعُب وقِعَاب وقِعَبَة

قَعْبُ الكَلامِ: کلام کی گہرائی۔

القَعْبَة: پہاڑ کا گڑھا۔

القَعِيْب: عدد کثیر۔

القَعْبَلُ: عود۔ اگر۔

القُعْبُل والقِعْبِل: سانپ کی چھتری کی ایک قسم۔ القَعْبَل: دودھ دوہنے کا پیالہ۔ مرد درشت خو۔

قَعَثَ (ن) قَعْثًا وقَعَثَ لَهُ مِنَ الشَّيْءِ: لپ بھر دینا...... وقَعَثَ الشَّيْءَ: جڑ سے اُکھیڑنا۔

اَقْعَثَ فِي مَالِه: فضول خرچی کرنا...... لَهُ العَطِيَّةَ: بہت دینا۔

اِقْتَعَثَ الحَافِرُ: کھودنے والے کا کنوئیں سے بہت مٹی نکالنا...... لَهُ العَطِيَّةَ: بہت دینا۔

اِنْقَعَثَ: جڑ سے اکھڑنا...... الحَائِطُ: دیوار کا جڑ سے گرنا۔

القَعِيْث: آسان۔ موسلا دھار بارش۔ بڑا سیلاب۔

قَعَدَ (ن) قُعُوْدًا ومَقْعَدًا: کھڑے سے بیٹھنا (...... قُعُوْدًا) کھڑا ہونا۔ قَعَدَ بِه: بٹھانا۔

قَعَدَ عَنْ حَاجَتِه: پیچھے رہنا...... فُلانًا بِقِرْنِه: ہمسر ہونا اور کہا جاتا ہے "قَعَدَنِي عَنْكَ شُغْلٌ" مجھ کو تم سے کام کاج نے روک دیا...... لِلْحَرْبِ: جنگ آزما۔ لوگوں کو مہیا کرنا۔ قَعَدَتِ النَّخْلَةُ: دوسرے سال پھل دینا...... الفَسِيْلَةُ: پودے کا تنہ والا ہونا۔ ...... المَرْأَةُ: عورت کے شوہر کا لاپتہ ہونا اور صار اور طفق کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے "قَعَدَ يَشْتُمُنِي" وہ مجھے گالی دینے لگا۔

قَعَدَهُ: خدمت کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَعَدَ اَبَاهُ" اس نے اپنے باپ کو بٹھا دیا۔ یعنی اس کی کمائی اس کے باپ کے لئے بھی کافی ہے۔

قَعَّدَهُ عَنْ كَذَا: روک دینا۔

اَقْعَدَهُ: بٹھانا۔ اَقْعَدَهُ عَنِ الاَمْرِ: روک دینا

اَقْعَدَ بِالمَكَانِ: اقامت کرنا...... الرَّجُلَ: کھڑا کرنا۔ خدمت کرنا...... اَبَاهُ: کمائی کی مشقت کے لئے کافی ہونا...... البِئْرَ: کنواں بیٹھنے کے لائق کھودنا اور پانی تک نہ پہنچنا۔

اُقْعِدَ قُعَادًا: کی بیماری والا ہونا (قُعَاد: ایک بیماری ہے جس میں آدمی چلنے پھرنے سے معذور رہتا ہے)

تَقَعَّدَ: توقف کرنا...... هُ: ٹال مٹول کرنا۔ کام

کا انتظام کرنا...... تَقَعَّدَ عَنِ الاَمْرِ: طلب کرنے کو چھوڑنا۔
مُقَاعَدَۃ مُقَاعَدَۃ: دوسرے کے ساتھ بیٹھنا۔
تَقَاعَدَ بِهٖ فُلَانٌ: حق ادا نہ کرنا۔
اِقْتَعَدَ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو سواری بنانا۔
کہا جاتا ہے "مَا اقْتَعَدَکَ عَنْهُ" کس چیز نے تم کو اس سے روکا۔
القَعَد: وہ لوگ جو شریک جنگ نہ ہوں۔ فوجی لوگ جن کی تنخواہ مقرر نہ ہو۔ خوارج۔
القَعْدَۃ قَعَد: کا اسم مرۃ۔ انسان کے لئے سواری۔ غالیچہ (...... والقِعْدَۃ) اتنی جگہ جو بیٹھنے میں گھرے۔ القِعْدَۃ: بیٹھنے کی ہیئت۔ بِئْرٌ قِعْدَۃٌ: انسان کے بیٹھنے کی مقدار کا گڑھا۔ ذُوالقَعْدَۃ وذُوالقِعْدَۃ: قمری مہینوں میں سے گیارہواں مہینہ۔
القُعْدَۃ: بیٹھنے کی چیز۔ گدھا...... مِنَ الاِبِلِ: چرواہے کے لئے ہر حاجت میں سواری کا اونٹ ج قُعَدَات.
القُعْدَۃُ: سواری۔ غالیچہ۔
القُعَدۃ: بہت بیٹھنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قُعَدَۃٌ ضُجَعَۃٌ" وہ بہت بیٹھنے والا لیٹنے والا ہے۔ یعنی بہت کاہل ہے۔
الاِقْعَاد والقُعَاد: ایک بیماری ہے جس کو یہ لاحق ہوتی ہے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہوتا ہے۔
القِعَاد: بیوی۔
القَاعِد: ج قُعُوْد: غلے سے بھرے ہوئے گون۔ عورت جس کے لڑکا اور شوہر کوئی نہ ہو۔
القَاعِدَۃ. قَاعِد کا مؤنث۔ قَاعِدَۃُ التِّمْثَال: وہ بلند چبوترہ وغیرہ جس پر مجسمہ نصب کیا جائے
والقَاعِدَۃُ مِنَ البَیْتِ: بنیاد...... مِنَ الهَوْدَج: ہودہ کی لکڑی...... مِنَ البِلَادِ: بڑا شہر ج قواعد. والقَاعِدَۃُ فِی الاِصْطِلَاحِ: اصل کلی جو سارے جزئیات پر منطبق ہو۔
القُعَدِیُّ والقُعْدِیَّۃ والقِعْدِیَّۃ: بہت بیٹھنے والا۔ القُعَدِیّ: عاجز۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قُعَدِیٌّ ضُجَعِیٌّ" بہت بیٹھنے اور لیٹنے والا مرد۔
القَعُوْد والقَعُوْدَۃ مِنَ الاِبِل: چرواہے کا ہر حاجت میں سواری کا اونٹ۔ القَعُوْد: اونٹ کا بچہ۔ جوان اونٹ۔ ج اَقْعِدَۃٌ وقُعُدو قِعْدَان وقَعَائِد.
القَعِیْد (واحد جمع مذکر مؤنث) ہم نشین۔ نگہبان۔ ٹڈی کہ ابھی اس کے پر اچھی طرح سے نہ نکلے ہوں۔ پرندہ یا ہرن جو تمہارے پیچھے سے آئے اور اس سے بدفالی لی جائے (اور یہ نطیح کے خلاف ہے) قَعِیْدَا کُلِّ اَمْرٍ: دائیں بائیں کے محافظ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ قَعِیْدُ النَّسَبِ" فلاں قریب النسب ہے۔
القُعَیْد: قعود کی تصغیر اور اسی سے مثل ہے "اِتَّخَذُوْهُ قُعَیْدَ الحَاجَاتِ" جب کہ کسی شخص سے ساری ضرورتوں میں کام لیں۔
الاَقْعَدُ النَّسَبِ: مورث اعلیٰ سے قریب النسب۔
القَعِیْدَۃ: عورت۔ بیٹھنے کی چیز۔ بورا۔ ج قَعَائِد.
المَقْعَد: بیٹھنے کی جگہ۔ ج مَقَاعِد.
المَقْعَدَۃ: بیٹھنے کی جگہ۔ شخص کا نچلا حصہ۔ پاخانہ کرنے کا برتن۔
المُقْعَد. قُعَاد: کی بیماری والا۔ اپاہج۔ اُبھری ہوئی پستان۔ گدھ کا بچہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مُقْعَدُ الاَنْفِ" یعنی اس کے نتھنے کشادہ ہیں و "فُلَانٌ مُقْعَدُ الحَسَبِ" فلاں شریف نہیں ہے۔
المُقْعَدَۃ. مُقْعَد: کا مؤنث۔ کنواں کھودا جائے اور بغیر پانی نکلے ہوئے چھوڑ دیا جائے۔
المُقْعَدَات: مینڈکیں۔ قطا کے بچے اٹھنے سے پہلے۔
القُعْدُد والقُعْدَد والقُعْدُوْد: مورث اعلیٰ سے قریب النسب۔ مورث اعلیٰ سے بعید النسب (ضد) القُعْدُد: بزدل۔ کمینہ۔ مکارم اخلاق سے باز رہنے والا۔ گمنام۔
رَجُلٌ قُعْدُوْدَۃ: بزدل۔
قَعَرَہ (ف) قَعْرًا: پچھاڑنا۔ قَعَرَ الشَّجَرَۃَ: درخت کو جڑ سے اکھیڑنا...... الاِنَاءَ: برتن سے سب کچھ پی لینا...... البِئْرَ: کنوئیں کی گہرائی میں اُترنا۔ گہرا کرنا۔ قَعَرَتِ الشَّاۃُ: بکری کا ناتمام بچہ گرانا۔
قَعُرَ (ک) قَعَارَۃً المَاءُ: پانی بہت گہرائی میں ہونا۔
قَعَّرَ. البِئْرَ: کنوئیں کا گہرا کرنا...... فِیْ کَلَامِهٖ: حلق سے بولنا...... الرَّجُلُ: چیخنا...... الشَّیْءَ: گہرا بنانا۔ وقَعَّرَتِ الشَّاۃُ: بکری کا ناتمام بچہ گرانا۔
اَقْعَرَ البِئْرَ: کنوئیں کا گہرا کرنا...... النَّجْمُ: ستارے کا برتن کے پیندے میں ظاہر ہونا۔
تَقَعَّرَ: گہرا ہونا۔ پچھڑنا۔ منقلب ہونا...... فِیْ کَلَامِهٖ: حلق سے بولنا...... الشَّیْءُ: گہرا ہونا۔
اِنْقَعَرَ: اُکھڑنا۔ مرنا۔
القَعْر: مص...... مِنْ کُلِّ شَیْءٍ: گہرائی۔
القَعْر: بڑا پیالہ۔ پست زمین۔ عقل کامل۔
قَعْرُ الفَمِ: منہ کا اندرونی حصہ ج قُعُوْر اور کہا گیا ہے "مَا فِی هٰذَا القَعْرِ مِثْلُهٗ" یعنی اس شہر میں اس جیسا کوئی نہیں۔ وجَلَسَ فُلَانٌ فِیْ قَعْرِ بَیْتِهٖ" کنایہ ہے ہمیشہ گھر میں رہنے سے۔
القَعْرَۃ والقُعْرَۃ: جو چیز پیالہ کے گڑھے کو چھپالے۔ القُعْرَۃ: پست زمین۔ کہا جاتا ہے اِنَاءٌ قَعْرَان ومِقْعَار: زیادہ گہرا پیالہ وقَصْعَةٌ قَعْرٰی: پیالہ جس میں کوئی چیز ہو جو اس کے گڑھے کو چھپالے۔ وقَدَحٌ قَعْرَان: گہرا پیالہ۔
القَعُوْر والقَعِیْر: زیادہ گہرا۔
القَیْعَر والقَیْعَار والمِقْعَار: حلق سے بولنے والا۔ قَعْبٌ مِقْعَار: زیادہ گہرا بڑا پیالہ۔
المُقَعَّر: گہرا۔ المُقَعَّر مِنَ الخُطُوْطِ: دھنسی ہوئی لکیریں۔

القَعُوْر: گہرا کنواں۔
قَعْـرَطَ قَعْـرَطَةً: اُجاڑنا۔ ویران کرنا۔ ڈھانا۔
قَعَزَ (ف) قَعْزًا. الإنَاءَ: برتن کو بھرنا......مَا فِي الْإِنَاءِ: برتن سے سب کچھ پی جانا۔
قَعِسَ (س) قَعْسًا واقْعَنْسَسَ: سینہ نکلنا اور پیٹھ دھنسنا۔ صفت قَعِس ج قُعْسَان واَقْعَس: مؤنث قَعْسَاء ج قُعْس.
قَعَسَ (ن) قَعْسًا: سینہ اُبھار کر اور پیٹھ دھنسا کر چلنا......الشَيْئَ: موڑنا۔
قَعَس (ض) قَعْسًا: بتکلف سینہ اُبھار کر اور پیٹھ دھنسا کر چلنا۔
اَقْعَسَ: تونگر ہونا۔
تَقَاعَسَ: سینہ نکالنا......عَنِ الْاَمْرِ: پیچھے ہٹنا......فُلَانٌ: سینہ نکالنے والے کے مشابہ ہونا......الفَرَسُ وغَيْرُهُ: ہانکنے والے کے تابع نہ ہونا......العِزُّ: عزت کا پائیدار ہونا۔
العُقَاس: ایک بیماری جس میں بکریاں بہت مرتی ہیں۔
الاَقْعَس: بلند۔ عِزٌّ اَقْعَس: عزت ثابت۔ مؤنث قَعْسَاء ج قُعْسٌ وعِزَّةٌ قَعْسَاءُ: عزت۔ پائیدار۔ لَيْلٌ اَقْعَسُ: لمبی رات۔
بَعِيْرٌ اَقْعَسُ: سر پیٹھ گردن جھکا ہوا اونٹ۔
فَرَسٌ اَقْعَسُ: پست پیٹھ کا گھوڑا۔
العُقْعُنْـسِ: فا۔ سخت۔ ج مَقَاعِس ومَقَاعِيْس.
تَقَعْوَسَ الشَيْخُ: بہت بوڑھا ہونا......البَيْتُ: گرنا......الرَجُلُ: پیچھے ہٹنا اور آگے نہ بڑھنا۔
القَعْوَس: بہت بوڑھا۔ مضبوط پیٹھ والا۔
قَعْسَبَ قَعْسَبَةً: خوف کی وجہ سے تیز دوڑنا۔
القُعَاسِب: بلند قامت۔
قَعْسَرَ قَعْسَرَةً: مضبوطی سے پکڑنا۔ قَعْسَرَ عَلَيْهِ: قوی ہونا......الشَيْئُ: سخت ہونا۔
القَعْسَرِيّ: مضبوط اونٹ۔ چکی کا ہتھا (Handel)۔ عِزٌّ قَعْسَرِيٌّ: عزت قدیم۔ اصلی عزت۔
قَعَشَ (ف) قَعْشًا. الحَائِطَ: دیوار گرانا، ڈھانا......الشَيْئَ: جمع کرنا۔
اِنْقَعَشَ: گرنا......القَوْمُ: جانا۔
القَعْش: مص۔ ہودہ کی مانند عورتوں کی سواری ج قُعُوْش.
قَعَصَهُ (ف) قَعْصًا واقْتَعَصَهُ: جگہ پر قتل کرنا۔ جگہ پر مار ڈالنا۔
قُعِصَتِ الشَاةُ. قُعَاص: کی بیمار ہونا۔ (دیکھو قعاص) دودھ دوہنے میں مارنے والی ہونا۔
اِنْقَعَصَ: جگہ ہی پر مرنا......الشَيْئُ: مڑنا۔
القُعَاص: ایک بیماری ہے جو سینہ میں ہوتی ہے اور گردن توڑ دیتی ہے۔
القَعْص: مص۔ فی الفور موت۔ منہدم شدہ مکان۔
القَعَاص والمِقْعَص والمِقْعَاص: شیر جو شکار کو فوراً مار ڈالے۔
القَعُوْص: بکری جو دوہنے والے کو مارے اور دوہنے نہ دے۔
قَعَضَ (ن) قَعْضًا الغُصْنَ: شاخ کو موڑنا۔
اِنْقَعَضَ: جھکنا۔
القَعْض: مص۔ جھکا ہوا۔ کہا جاتا ہے "عُوْدٌ قَعْضٌ" جھکی ہوئی لکڑی۔ یہ وصف بالمصدر ہے۔
قَعْضَبَ قَعْضَبَةً: جڑ سے اکھیڑنا۔
القَعْضَب: بہت دلیر۔ قوی۔ القَعْضَبَة: سختی۔
قَعَطَ (ف) قَعْطًا: بہت چیخنا۔ بزدل ہونا۔ خشک ہونا......فُلَانًا: دھکا دینا۔ پچھاڑنا۔......الشَيْئَ: ضبط کرنا......عَنْ وَجْهِهِ: چہرہ کھولنا۔
......عَلَيْهِ: غضبناک ہونا (...... واقْتَعَط) العِمَامَةَ: سر پر پگڑی باندھنا۔ قَعَطَ وقَعَّطَ الدَابَةَ: چوپایہ کو تیز ہانکنا۔ صفت قَعَّـاط وقَعِط وقَعَّط عَلَى غُرِيْمه: قرض دار پر سختی کرنا۔ تقاضا کرنے میں سختی کرنا۔ وقَعَّطَ فِي القَوْلِ: بے ہودہ بکنا۔
قَعِطَ (س) قَعَطًا: ذلیل ہونا۔
اَقْعَطَ: سخت چیخنا......فِي القَوْلِ: بے ہودہ بکنا۔ اَقْعَطَهُ: اہانت کرنا۔ ذلیل کرنا......القَوْمُ عَنْهُ: علیحدہ ہونا۔ جدا ہونا......فِيْ اَثَرِهٖ: پیچھے دوڑنا۔
تَقَعَّطَ وانْقَعَطَ السَحَابُ: بادل کا کھل جانا۔
القَاعِط: فا۔ قرض دار پر سختی کرنے والا۔
القَعَّاط والمُقَعِّط: سخت قسم کا گھمنڈی۔
القَعْط: مص۔ بہت بکریاں۔
المِقْعَط والمِقْعَطة: عمامہ۔ پگڑی جو سر کے اوپر باندھی جائے۔
قَعْطَبَ. الشَيْئَ: کاٹنا۔
قَعْطَرَهُ: پچھاڑنا۔ مضبوط باندھنا۔ قَعْطَرَ. الإنَاءَ: برتن بھرنا۔
اِقْعَطَرَّ: سانس منقطع ہونا۔
قَعْطَلَهُ: پچھاڑنا۔ قَعْطَلَ عَلَى غَرِيْمِه: قرض دار سے قرض کے مطالبہ میں سختی کرنا۔
القَعْطَل: تیز۔ جلد باز۔
قَعَفَ (ف) قَعْفًا. التُرَابَ: تیز دوڑنے کی وجہ سے غبار اُڑانا......النَخْلَةَ: درخت خرما کو جڑ سے اکھیڑنا......مَا فِي الْإِنَاءِ: برتن سے سب کچھ پی لینا......المَطَرُ الحِجَارَةَ: بارش کا پتھر کو بہالے جانا۔
قَعِفَ (س) قَعَفًا الحَائِطُ: دیوار کا گرنا۔
تَقَعَّفَ وانْقَعَفَ واقْتَعَفَ الحَائِطُ: دیوار کا جڑ سے منہدم ہونا......الجُرفُ: وادی کے کناروں کا گرنا......الشَيْئُ: اپنی جگہ سے زائل ہونا۔ واقْتَعَفَ الشَيْئَ: حرص سے لینا۔
القَعَف: مص۔ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں جو سلسلہ دار ہوں۔
القَاعِف: فا۔ سخت بارش۔
سَيْلٌ قُعَافٌ: سخت سیلاب جو تمام چیزوں کو بہالے جائے۔

قَعْفَزَ الرَّجُلُ: اکڑوں بیٹھنے والے کی طرح بیٹھنا...... فِی المَشْیِ: چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا۔ ـــهُ الكَلَامَ: کسی کو سخت کلامی سے اپنے آپ سے ہٹانا۔

تَقَعْفَزَ. الرَّجُلُ: بیٹھنا۔

اِقْعَنْفَزَ: اس شخص کی بیٹھک بیٹھنا جو کودنے کو تیار ہو۔

اَلْقَعْفَزَی: اس شخص کی بیٹھک جو کودنے کو تیار ہو۔

قَعْقَبَ قَعْقَبَةً: زخم کرنا۔

القَعْقَبَة: زخم۔

القَعْقَب: ایک قسم کا پرندہ جو سانپوں کو کھاتا ہے۔

قَعْقَعَت عُمُدهُمْ: کوچ کرنا...... الشَّیْءُ الیَابِسَ: آواز کے ساتھ حرکت دینا...... القِدَاحَ: تیروں کو جوئے میں گھمانا...... فِی الاَرْضِ: جانا۔ کہتے ہیں "فُلَانٌ مَا يُقَعْقَعُ لَهُ بِالشِّنَانِ" اس شخص کے متعلق جو حوادثات زمانہ سے خائف نہ ہو اور بے باک رہے۔

تَقَعْقَعَ: مضطرب ہونا۔ متحرک ہونا۔ حرکت کے وقت آواز دینا۔ تَقَعْقَعَت عُمُدهُمْ: وہ کوچ کر گئے۔

القَعْقَاع: ہتھیار کی جھنکار۔ خشک کھجور۔ لرزہ کے ساتھ بخار۔ دشوار گزار راستہ (...... والقُعْقُعَانی) وہ شخص جس کے چلنے میں پیر کے جوڑوں سے آواز نکلے۔

القَعَاقِع: بادل کے گرج کی لگاتار سخت آواز اور یہ قَعْقَعَة کی جمع ہے۔ القَعْقَعَة: دانتوں کی کڑکڑاہٹ۔

القُعَاقِع: بہت آواز والا۔

اَقْعَلَ واَقْعَالَّ اِقْعِلَالاً. النَّوْرُ: شگوفہ نکلنا۔

اِقْعَالَّ الرَّاكِبُ: سوار کا سیدھا ہونا۔

اِقْتَعَلَ. القُعَالَ: شگوفہ کو دور کرنا۔

القُعَالَة: واحد قُعَال: شگوفہ جو جھڑ جائے۔ اونٹ کا گرا ہوا خون۔

قَعَمَ (ن) قَعْمًا السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔

قَعِمَ (س) قَعَمًا واُقْعِمَ الرَّجُلُ: بیمار ہو کر فوراً مرنا۔ اَقْعَمَتِ الحَيَّةُ: ڈسنا اور فوراً مار ڈالنا...... الشَّمْسُ: آفتاب کا بلند ہونا۔

القَعْم: مص۔ بلی کی آواز۔

القَعَم: ناک میں جھکاؤ۔

قُعْمَةُ. المَالِ: عمدہ مال۔

القَيْعَم: بلی۔ بوڑھا اونٹ۔

قَعِنَ (س) قَعَنًا الاَنْفُ: ناک کا چپٹا ہونا۔ بانسہ بلند ہونا۔ صفت اَقْعَن مؤنث قَعْنَاء ج قُعْنٌ اور تصغیر قُعَيْن.

القَعْن: آٹا گوندھنے کا بڑا برتن۔

قَعِيَ يَقْعَى قَعًا: بانسہ کا بلند ہونا پھر جھکنا۔ صفت اَقْعَى: مؤنث قَعْوَاء.

اَقْعَى الكَلْبُ: کتے کا چوتڑ پر بیٹھنا...... اَنْفَهُ: ناک بلند بانسہ والی ہونا...... فَرَسَهُ: گھوڑے کو پچھلے پاؤں لوٹانا۔

قَعَا يَقْعُو قَعْوًا وقُعُوًّا الفَحْلُ والطَّائِرُ: جفتی کرنا۔

اِقْتَعَى: جفتی کرنا۔

القَعْو: مص۔ لکڑی یا لوہے کا دھرا جس پر چرخی گھومتی ہے۔ القَعْوَان: دو لکڑیاں یا لوہے کہ جس میں چرخی کا دھرا ہوتا ہے ج قُعِيّ.

القَعْوَة: ران کی جڑ۔ ج قُعِيّ.

قَفَّ (ن) قُفُوفًا العُشْبُ او الشَّجَرُ: گھاس یا درخت کا خشک ہونا۔ قَفَّتِ الاَرْضُ: خشک پیداوار والی ہونا...... الشَّعْرُ: رونگٹے کھڑا ہونا...... الشَّیْءُ: سمٹنا۔ سکڑنا...... الثَّوْبُ: کپڑے کا دھونے کے بعد خشک ہونا...... الصَّيْرَفِیُّ: صراف کا دو انگلیوں کے درمیان دراہم کو چرانا۔

اَقَفَّ: خشک چراگاہ پانا۔ اَقَفَّتِ الدَّجَاجَةُ: مرغی کا انڈے دینے سے رکنا...... العَيْنُ: آنسو خشک ہونا۔

اِسْتَقَفَّ: سمٹنا۔ سکڑنا۔

القَفّ والقَفِيف: خشک سبزی۔

القُفّ: پستہ قد۔ چیز کا بیرونی حصہ۔ کلہاڑی کا سوراخ۔ کلہاڑی کے مانند ایک چیز۔ بلند زمین۔ چٹانی زمین سلسلہ وار کہ جس کے درمیان نرم زمین نہ ہو۔ پہاڑ کے مانند سیاہ بادل۔ قُفُّ البِئْرِ: کنوئیں کے اردگرد کا چبوترہ...... مِنَ النَّاسِ: مختلف قسم کے لوگ ج قِفَاف واَقْفَاف.

القُفَّة: خشک درخت۔ خشک کدو۔ کلہاڑی کی مانند ایک چیز۔ بلند زمین۔ کھجور کی پتیوں کی ٹوکری۔ ج قُفَف.

القُفَّة والقَفَّة. مِنَ الرِّجَالِ: پستہ قد۔ کمزور۔ القُفَّة: خرگوش۔ القُفَّة والقَفَّة والقِفَّة: بخار کی وجہ سے کپکپی۔

القِفَّة: اسم نوع۔ نوزائیدہ بچے کا پہلا پاخانہ۔

القَفَّاف: صراف جو درہم کو انگلیوں کے درمیان چرالے۔

القَفَّان: امانت دار۔ کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهُ عَلَى قَفَّانِ ذٰلِكَ" میں اس کے پاس اس کے پیچھے پیچھے آیا۔ "وهٰذَا قَفَّانُهُ" یہ اس کا وقت ہے۔

القَفَّان: جماعت۔

قَفِئَ (س) قَفَأَ المَكَانُ: بارش یا مٹی پڑ جانے کی وجہ سے تباہ شدہ پودوں والی ہونا۔

اِقْتَفَأَ الخَرْزَ: توشہ دان وغیرہ کی سلائی دوبارہ کرنا۔

قَفْثَلَ. الشَّیْءَ: جلدی سے لے جانا۔ جڑ سے اکھیڑنا۔

قَفَحَهُ (ف) قَفْحًا: ناپسند کرنا اور چھوڑ دینا۔ ...... الشَّیْءَ: دوا کی طرح پھانکنا۔ قَفَحَ عَنِ الشَّیْءِ: باز رہنا۔

القَفِيحَة: مکھن جس پر بکری کا دودھ دوہا جائے۔

قَفَخَهُ (ف) قَفْخًا وقِفَاخًا: مارنا۔ کھوکھلی یا خشک چیز یا سر پر ہی مارنے کے لئے مستعمل ہے۔

القَفِيخَة: ایک قسم کا کھانا جو چربی اور کھجور

سے بنایا جاتا ہے۔

القَفَخة: گائے جو جفتی کی خواہش مند ہو۔

القُفَاخ: متناسب الاعضا پُر گوشت عورت۔

القُفَاخِر والقُفَاخِرِيّ: بڑے جثہ کا۔

القُفَاخِرِي: نازک بدن پُر گوشت۔

قَفَدَ (ض) قَفْدًا: کام کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا زِلْتُ اَقْفِدُ لَكَ مُذَ الْيَوْم" میں آج کے دن تمہارے لئے کام کرتا رہا...... ہٗ: گدی پر تھپڑ مارنا۔ بغیر شملہ لٹکائے ہوئے پگڑی باندھنا۔

قَفِدَ (س) قَفَدًا: ڈھیلی یا موٹی گردن والا ہونا۔

الاَقْفَد: ڈھیلی یا موٹی گردن والا۔ پنجوں کے بل چلنے والا۔ موٹے ہاتھ پیر چھوٹی انگلیوں والا۔ مؤنث قَفْدَاءُ ج قُفْد: کہا جاتا ہے "اَعْتَمَّ الْقَفْدَاء والقَفَدَ" بغیر شملہ لٹکائے ہوئے پگڑی باندھی۔

القَفْدَان والقَفْدَانَة: سرمہ دانی کا غلاف۔ چمڑے کی تھیلی جس میں خوشبو رکھتے ہیں (دخیل)

قَفَرَ (ن) قَفْرًا وتَقَفَّرَ واقْتَفَرَ الاَثَرَ: پیچھے جانا' تلاش کرنا۔ اِقْتَفَرَ الْعَظْمَ: ہڈی چچوڑنا۔

قَفِرَ (س) قَفَرًا. مَالُهٗ: کم ہونا۔ صفت قَفِرُ الْمَالِ...... الطَّعَامُ: کھانا بغیر سالن کے ہونا۔

قَفَّرَ التُّرَابَ ونَحْوَهٗ: مٹی وغیرہ جمع کرنا۔

اَقْفَرَ: بیابان بے آب وگیاہ کی طرف جانا۔ ......الْمَكَانُ: گھاس پانی اور آدمی سے خالی ہونا۔ ......الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ: اکیلا ہونا...... رَاْسُهٗ مِنَ الشَّعْرِ: سر کا بال سے خالی ہونا۔ بھوکا ہونا۔ بے کھانا ہونا۔ بے سالن ہونا۔ بے سالن کے روٹی کھانا...... الْبَلَدَ: شہر کو خالی پانا...... الْعَظْمَ: ہڈی چچوڑ کے صاف کر دینا۔

القَفْرُ: گھاس پانی آدمی سے خالی زمین۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ قَفْرٌ و اَرْضٌ قِفَارٌ" بے آب وگیاہ چٹیل میدان۔ "نَزَلْنَا بِبَنِيْ فُلَانٍ فَبِتْنَا الْقَفْرَ" یعنی ہم بنوفلاں میں اُترے اور انہوں نے ہماری مہمانداری نہیں کی "وبَاتَ فُلَانٌ الْقَفْرَ والْوَحْشَ" یعنی فلاں کی مہمانداری نہیں کی گئی۔ الْقَفْرُ: بیل جو کھیتی کرنے کے لئے ماں سے جدا کرلیا جائے۔

القَفَر: مص۔ بال۔

القَفِر: کم بال والا۔ بھیڑیا۔

خُبْزٌ قَفَرٌ وقَفَارٌ: بے سالن کی روٹی۔

القَفِيْر: شہد کا چھتہ۔ ٹوکری۔ بے سالن کی روٹی ج قُفْرَان.

القَافُوْرُ والقُفُّوْرُ و القَفُّوْرَةُ: کھجور کے شگوفہ کا غلاف۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ مِقْفَار" خالی زمین۔

قَفَزَ (ض) قَفْزًا وقَفَزَانًا وقِفَازًا وقُفُوْزًا: مرنا...... الْغَزَالُ: ہرن کا کودنا۔ اچھلنا۔ چھلانگ مارنا۔

قَفِزَ (س) قَفَزًا. الفَرَسُ: گھوڑے کی اگلی ٹانگوں میں گھٹنے تک سفیدی ہونا۔

قَفَّزَهٗ: کودانا۔

تَقَفَّزَ بِالْحِنَاءِ: مہندی سے نقش ونگار کرنا۔

تَقَافَزَ الْقَوْمُ: باہم کودنا۔

القَفَزَى: اچھل۔ کودنا۔ کہا جاتا ہے "عَدَتِ الْخَيْلُ الْقَفَزَى" یعنی گھوڑے کود کود کر دوڑے۔

القَافِزَة: قافز کا مؤنث۔ تیز رفتار گھوڑا۔ مینڈک۔ ج قَوَافِز.

القَفِيْز: ایک پیمانہ کا نام...... مِنَ الاَرْضِ: ایک سو چوالیس شرعی گز۔ ج اَقْفِزَة وقُفْزَان.

الاَقْفَز والمُقَفَّز مِنَ الخَيْلِ: اگلی ٹانگ میں گھٹنے تک سفید گھوڑا۔

القُفَّاز: عورتوں کے ہاتھ پیروں کا زیور۔ دستانہ عوام كُفُوْف: کہتے ہیں۔ ج قَفَافِيْز.

القَفَّاز: بہت کودنے والا۔

القُفَّيْزَى: بچوں کا ایک کھیل کہ لکڑی گاڑ کر اس پر کودتے ہیں۔

قَفَسَ (ن ض) قَفْسًا وقُفُوْسًا: مرنا...... الشَّيْئَ: غصہ سے زبردستی پکڑنا...... فُلَانًا: بال پکڑنا اور نیچے گھسیٹنا(...... قَفْسًا) الظَّبْيَ: ہرن کی ٹانگوں کو باندھ دینا(...... قُفَاسًا): جوڑوں کی بیماری والا ہونا۔

قَفِسَ (س) قَفَسًا: بانسہ کے کنارے کا بڑا ہونا۔ تَقَفَّسَ. الظَّبْيُ: ہرن کا چھلانگ مارنا۔

تَقَافَسَ الرَّجُلَانِ بِشُعُوْرِهِمَا: ایک دوسرے کے بال پکڑنا۔

القَافِسَة. قَافِس: کا مؤنث۔ کمینے لوگ۔

قَفَاسِ. مبنى على الكسر: کمینی لونڈی۔

الاَقْفَس: باندی بچہ۔ ہر وہ چیز جو لمبی اور جھکی ہوئی ہو۔ عَبْدٌ اَقْفَس: کمینہ غلام۔

الْقَفْسَاء: اَقفس کا مؤنث۔ کمینی لونڈی۔ معدہ یا پیٹ۔

قَفَشَ (ن ض) قَفْشًا. الطَّعَامَ: بہت حرص سے کھانا...... الشَّيْئَ: لینا اور جمع کرنا۔ ہٗ بِالْعَصَاءِ: لاٹھی سے مارنا...... النَّاقَةَ: اُونٹنی کو تیز دوہنا...... مَا فِي الضَّرْعِ: دودھ کر جلدی ختم کر دینا...... الْمَرْاَةَ: بہت جماع کرنا (...... قَفْشًا وقُفُوْشًا) مرنا۔

اِنْقَفَشَ واقْتَفَشَ واقْفَنْشَشَ الْعَنْكَبُوْتُ ونَحْوُهٗ: مکڑی وغیرہ کا سمٹ کر بیٹھنا۔

القَفْشُ: مص نشاط۔ چھوٹا چرمی موزہ۔

القَفَش: چور (القَفْشَلِيْل) کف گیر۔

قَفَصَ (ض) قَفْصًا الظَّبْيَ: ہرن کی ٹانگیں باندھنا...... الشَّيْئُ: قریب قریب رکھنا...... الرَّجُلَ: تکلیف دینا...... الْيَعْسُوْبَ: دھاگے سے باندھ کر چھتے میں رکھنا...... الطَّائِرَ: پنجرے میں بند کرنا۔

قَفِصَ (س) قَفَصًا: ہلکا پھلکا ہونا۔ سردی سے سن ہونا...... الفَرَسُ: پورے دوڑ سے نہ دوڑنا۔ صفت قَفِص.

قَفَّصَ. الظَّبْيَ: ہرن کی ٹانگیں باندھنا۔

تَقَفَّصَ: اکٹھا ہونا۔

تَقَافَصَ: مختلط ہونا۔ اکٹھا ہونا۔

اَقْفَصَ. الرَّجُلُ: پنجرے والا ہونا۔
القَفَص: پنجرا۔ القَفَص: غلہ وغیرہ رکھنے کا برتن ج اَقْفَاص (...... القَفَص و القُفَص) مختلط۔
القَافِصَة: قافص کا مؤنث ج قَوَافِص: کمینے لوگ۔
القُفَاص: پہاڑی بکرا۔ ایک بیماری ہے جو جانوروں کو لاحق ہوتی ہے جس سے ان کی ٹانگیں خشک ہو جاتی ہیں۔
المُقَفَّص: منع۔ ثَوْبٌ مُقَفَّصٌ: پنجرے کی طرح منقش کپڑا۔
القُفَصَل: شیر۔
قَفَعَهُ (ف) قَفْعًا بالمِقْفَعَة: چھڑی سے مارنا۔ ...... ہ عَنْ كَذَا: منع کرنا۔
قَفِعَتْ (س) قَفَعًا و تَقَفَّعَتِ الأُذُنُ: کان کا سکڑنا۔ ایسے کان کو قَفْعَاء اور ایسے کان والے کو اَقْفَع کہتے ہیں ...... الرِّجْلُ: انگلیوں کا قدم کی جانب مڑا ہوا ہونا ...... الشَّاةُ: چھوٹی دُم والی ہونا۔ تَقَفَّعَ الشَّيْءُ: سمٹنا۔
قَفَّعَ الشَّيْءَ: برتن میں رکھنا ...... البَرْدُ أَصَابِعَهُ: سردی کا انگلیوں کو خشک کر دینا۔ سکڑا ہوا کر دینا۔
اِنْقَفَعَ. النَّبَاتُ: نباتات کا خشک اور سخت ہونا ...... عَنْهُ: باز رہنا۔
القَفْع: مص ایک جنگی آلہ ہے جس کو حصار کے موقع پر استعمال کرتے تھے اور اس کے اندر داخل ہو کر قلعہ کی دیوار تک پہنچ کر سوراخ کرتے تھے۔ واحد قَفْعَة۔
القفع: مص۔ تنگی۔ تھکن۔
القَفْعَة: نیچے سے کشادہ اور تنگ منہ کی ٹوکری۔ ج قِفَاع و قَفَعَات۔
القَفَعَة: ٹڈی دل۔
القُفَاع و القُفَّاع: ایک بیماری جو بکریوں کو لاحق ہوتی ہے جس سے ان کی ٹانگیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔
القَفَّاع: اسم مبالغہ۔

القُفَّاعَة: ایک قسم کا پھندا جو درخت خرما کی شاخ سے بناتے ہیں اور اس سے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔
الأَقْفَع: سکڑے ہوئے کان والا۔ سکڑی ہوئی انگلیوں والا۔ ہمیشہ سر جھکائے رکھنے والا۔ چھوٹی دُم والا۔
القَفْعَاء. اَقْفَع: کا مؤنث ج قُفْع ایک قسم کی گھاس جس میں انگوٹھی کے مانند حلقے ہوتے ہیں مگر دونوں کنارے ملے ہوئے نہیں ہوتے۔ شَاةٌ قَفْعَاء: چھوٹی دم والی بکری۔
المُقَفَّع: ہمیشہ سر جھکائے رکھنے والا۔ رَجُلٌ مُقَفَّعُ اليَدَيْنِ: سکڑے ہوئے ہاتھوں والا مرد۔
المِقْفَعَة: ہاتھ یا انگلی پر مارنے کی چھڑی۔
قَفْقَفَ قَفْقَفَةً و تَقَفْقَفَ: سردی وغیرہ سے کانپنا ...... النَّبْتُ: نباتات کا خشک ہونا۔
قَفْقَفَا الطَّائِرِ: پرندے کے دونوں بازو۔
قَفْقَفَا البَعِيرِ: اونٹ کے دونوں جبڑے۔
قَفَلَ (ن ض) قَفْلًا و قُفُولًا: سفر سے لوٹنا ...... فِي الجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا ...... الأَمِيرُ الجُنْدَ: امیر کا فوج کو لوٹانا ...... الشَّيْءَ: اندازہ کرنا (...... قَفْلًا) الطَّعَامَ: گرانی میں بیچنے کے لئے جمع کرنا۔
قَفَلَ (ض) قُفُولًا الفَرَسُ: لاغر ہونا۔ صفت قَافِل ...... الفَحْلُ: جفتی کے لئے ہیجان میں ہونا۔
قَفَلَ (ن) قُفُولًا و قَفِلَ (س) قَفَلًا. الجِلْدُ: کھال کا خشک ہونا۔
قَفَّلَ الجِلْدُ: کھال کا خشک ہونا ...... الأَبْوَابَ: دروازے بند کرنا۔ تالا لگانا۔
أَقْفَلَ البَابَ وعَلَى البَابِ: دروازہ پر تالا لگانا۔ البَابَ: دوازہ بند کرنا ...... القَوْمَ: پیچھے سے دیکھتے رہنا۔ أَقْفَلَهُم عَنْ مَبْعَثِهِمْ: لوٹانا ...... الجِلْدَ: کھال کو خشک کرنا ...... المَالَ: ایک ہی مرتبہ میں سب مال دینا ...... القَوْمَ عَلَى الأَمْرِ: جمع کرنا ...... الجَيْشَ: فوج کو لوٹانا۔

تَقَفَّلَ و انْقَفَلَ و اِقْتَفَلَ البَابُ: دروازہ بند ہونا۔ تَقَفَّلَ فِي الجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔
اِنْقَفَلَ الغُزَاةُ: غازیوں کا واپس ہونا۔ لوٹنا۔ ...... الرَّجُلُ: جس کام میں ہوا سے کر گزرنا۔
اِسْتَقْفَلَ البَابَ: دروازہ بند کرنا ...... الرَّجُلُ: بخل کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَقْفَلَتْ يَدَاهُ فَهُوَ مُسْتَقْفِلٌ" یعنی وہ بخیل ہے۔
القَفْل: مص (...... و القُفْلَة و القَفَلَة) سوکھا ہوا درخت۔
القَفْلَة: سر کا پچھلا حصہ۔ گدی۔ ایک ہی مرتبہ میں دینا۔ کہا جاتا ہے اَعْطَاكَ اَلْفًا قَفْلَةً" اس نے تم کو ایک ہزار ایک ہی مرتبہ میں دے دیا۔
القُفْل: تالا۔ ج اَقْفَال و اَقْفُل و قُفُول۔
القَفَل: مص۔ اسم جمع بمعنی قافلہ۔
القُفَلَة: ہر سنی ہوئی چیز کو یاد کر لینے والا۔
القَافِل: فا۔ خشک کھال یا ہاتھ والا۔ لوٹنے والا ج قَافِلَة و قُفَّال۔
القَافِلَة. قَافِل: کا مؤنث۔ کارواں۔ سفر سے لوٹنے والے رفقاء یا سفر شروع کرنے والے کہ ان پر بھی تفاولاً: قافلہ کا اطلاق ہوتا ہے ج قَوَافِل خَيْلٌ قَوَافِل: دُبلے گھوڑے۔
القَفِيل: خشک درخت۔ کوڑا۔ تنگ گھاٹی۔
جِلْدٌ قَفِيلٌ: خشک کھال۔
القَفَّال: اسم مبالغہ۔
القِيفَال: ہاتھ میں ایک رگ کا نام جس کی فصد لی جاتی ہے۔
رَجُلٌ مُقْفَلُ اليَدَيْنِ و مُتَقَفِّلُهُمَا و مُقْتَفِلُهُمَا: بخیل کنجوس آدمی کہ جس کے ہاتھوں سے کسی کو کچھ خیر پہنچے ہی نہیں۔
قَفْلَطَهُ قَفْلَطَةً. مِنْ يَدِهِ: اُچک لینا۔
قَفَنَ (ن) قَفْنًا: گدی پر مارنا۔ لاٹھی یا کوڑے سے مارنا ...... الكَلْبُ: کتے کا منہ ڈالنا (...... و اَقْفَنَ و اِقْتَفَنَ) الشَّاةَ: بکری کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا۔ جھکا کرنا۔ صفت مفعولی قَفِينَة۔

قَفَنَ (ض) قُفُوْنًا: مرنا۔
قَفَنَ رَاْسَهٗ: سر کاٹ دینا۔
القَفْن: مص۔موت۔مقاتلہ۔
القَفَن والقَفَنّ: سر کا پچھلا حصہ۔گدی۔
القَفَن: کوڑا۔
القِفَنّ: مرد سخت بدزبان۔
القَفَّان: امین۔تولنے کا ایک پیمانہ۔قَفَّانُ كُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کی جماعت۔انجام کار۔
شَاةٌ قَفِيْنٌ: ذبح کردہ بکری۔
قَفَا يَقْفُوْ قَفْوًا وقُفُوًّا. الرَّجُلَ: گدی پر مارنا۔صریحاً تہمت لگانا......اَثَرَهٗ: پیروی کرنا۔اللّٰهُ اَثَرَهٗ: مٹانا۔محو کرنا(...... واَقْفٰی واقْتَفٰی) الرَّجُلُ بِاَمْرِهٖ: متعین کرنا۔مخصوص کرنا۔اَقْفٰی كَذَا عَلٰی كَذَا: فضیلت دینا۔
اِقْتَفَاهُ: اتباع کرنا۔واقْتَفَی الشَّیْءَ: اختیار کرنا۔اِقْتَفٰی بِفُلَانٍ: کسی کے ساتھ اپنے آپ کو خاص کرنا۔
قَفّٰی تَقْفِيَةً: آنا......فُلَانًا زَيْدًا وبِزَيْدٍ: پیروی کرنا۔پیچھے چلانا۔کہا جاتا ہے "قَفَّيْتُ عَلٰی اَثَرِهٖ بِفُلَانٍ" میں نے فلاں کو اس کے نشانِ قدم پر چلایا۔قَفّٰی عَلَيْهِ: لے جانا۔
تَقَفّٰی الرَّجُلَ: پیچھا کرنا......الاَكَمَةَ: ٹیلے پر چڑھنا......الشَّیْءَ: چننا......بِفُلَانٍ: اکرام کرنے میں مبالغہ کرنا(...... واسْتَقْفٰی) فُلَانًا بِالعَصَا: پیچھے سے آ کر سر پر لاٹھی مارنا۔
تَقَافَی الرَّجُلَ: جھوٹی تہمت لگانا۔
......القَوْمُ: ایک دوسرے پر تہمت لگانا۔
القَفَا والقَفَاء: سر کا پچھلا حصہ۔گدی۔مذکر ہے اور کبھی مؤنث بھی استعمال کیا جاتا ہے ج اَقْفٍ واَقْفِيَة واَقْفَاء وقُفِيّ وقِفِيّ وقَفُوْن: کہا جاتا ہے "لَا اَفْعَلُهٗ قَفَا الدَّهْرِ" میں اس کو زمانہ بھر نہیں کروں گا۔
القَفْوَة: غبار جو بارش کی ابتدا میں اٹھتا ہے کہا جاتا ہے "هُوَ صَفْوَتِیْ وقَفْوَتِیْ" وہ میرا برگزیدہ ہے۔"وبِئْسَ القَفْوَةُ قَفْوَتُكَ" اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جس کا انتخاب اچھا نہ ہو۔
القِفْوَة: تہمت۔بری بات کی نسبت کرنا۔گناہ۔
القَفَاوَة: مہربانی۔نوازش۔مہمانی کا اکرام۔جس چیز سے مہمان کا اکرام کیا جائے۔موروثی عزت۔
القُفْيَة: شکاری کا گڑھا جس میں وہ شکار کی گھات میں چھپتا ہے۔
القِفْيَة: عیب۔
القَفِيّ: نہایت مہربان۔مکرم مہمان۔کھانا جس سے مہمان کا اکرام کیا جائے۔بہترین بھائی۔متہم بھائی۔کہا جاتا ہے "هُوَ قَفِيُّهُم وقَفِيَّتُهُم" وہ ان کا قائم مقام ہے۔
القَفِيَّة: فضیلت جو تمہیں غیر پر حاصل ہو۔گوشہ۔کھانا جو مہمان کے سامنے رکھا جائے
شَاةٌ قَفِيَّةٌ: سر کے پیچھے کی طرف سے ذبح کی ہوئی بکری اور کہا جاتا ہے "لَا اَفْعَلُهٗ قَفِيَّةَ الدَّهْرِ" یعنی میں زمانہ بھر اس کو نہیں کروں گا۔
القَافِيَة: گلے کا پچھلا حصہ۔شعر کا آخری کلمہ یا آخری حرف ج قَوَافٍ. قَافِيَةُ كُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز کا آخری۔کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهٗ عَلٰی قَافِيَةِ الشَّیْءِ" میں اس کے پاس فلاں چیز کے پیچھے آیا۔
الكَلَامُ المُقَفّٰی: وہ کلام جس میں سجع وقافیہ ہو۔
التَّقْفِيَة: مص......عِنْدَ الشُّعَرَاءِ: اشعار میں حرف آخر کا موافق ہونا۔
المُقَفِّي مِنَ الغَنَمِ: گردن کی طرف سے ذبح کی ہوئی بکری۔
رَجُلٌ مُقْفًی ومُقْفًی بِهٖ: چنا ہوا مرد۔عزت کیا ہوا مرد۔
قَفِيَ يَقْفٰی قَفًا الرَّجُلَ: گدی پر مارنا۔قبیح بات کا عیب لگانا۔
القَاقُلَّة: الائچی۔
القَاقُلِّي: ایک قسم کی نمکین گھاس جو اشنان کے مشابہ ہوتی ہے۔
القَوْقَل: نرچکور۔
القَاقُم والقَاقُوْم: ایک جانور ہے جو نیولے کی شکل کا اور اس سے کچھ بڑا ہوتا ہے اور اس کا رنگ گرمی میں سرخی سیاہی مائل اور جاڑے (سردیوں) میں بہت سفید ہوتا ہے۔
قَلَّ (ض) قِلًّا وقُلًّا وقِلَّةً: کم ہونا......الرَّجُلُ: کم مال والا ہونا......الجِسْمُ: بدن کا دبلا اور چھوٹا ہونا اور کہا جاتا ہے "هُوَ يَقِلُّ عَنْ كَذَا" یعنی وہ چھوٹا ہے۔وقَلَّ الشَّیْءُ: بلند ہونا اور کبھی قَلَّ کے ساتھ ما کافہ لاحق ہوتا ہے جیسے "قَلَّمَا جِئْتُكَ" اس صورت میں فعل نہیں رہتا اور فاعل کا تقاضا بھی نہیں ہوتا۔اور قَلَّمَا: دو معنے کے لئے کبھی محض نفی کے لئے اور کبھی تھوڑی سی چیز ثابت کرنے کے لئے مستعمل ہے (......
قَلَّ) الشَّیْءَ: اٹھانا۔قَلَّهٗ عَنِ الاَرْضِ: بلند کرنا۔
قَلَّلَ الشَّیْءَ: کم کرنا......الشَّیْءَ فِیْ عَيْنِ فُلَانٍ: ہیچ دکھلانا۔
اَقَلَّ الشَّیْءَ: کم کرنا......الرَّجُلُ: کم لانا۔کم مال والا ہونا۔محتاج ہونا......الشَّیْءَ: بلند کرنا۔اٹھانا۔اَقَلَّتْهُ الرِّعْدَةُ: کپکپی لگنا۔
قَالَّ لَهٗ العَطَاءَ: تھوڑا دینا۔
تَقَالَّ الشَّیْءَ: کم گننا۔تَقَالَّتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا بلند ہونا۔
تَقَلَّلَ الشَّیْءَ: کم سمجھنا۔
اِسْتَقَلَّ الشَّیْءَ: اٹھانا اور بلند کرنا۔کم سمجھنا۔
......الطَّائِرُ فِیْ طَيَرَانِهٖ: پرندہ کا اڑان میں بلند ہونا......القَوْمُ: کوچ کرنا۔اِسْتَقَلَّتْهُ الرِّعْدَةُ: کپوانا......بِرَاْيِهٖ: رائے میں منفرد ہونا......بِكَذَا: اکیلا ہونا اور کسی کو شریک نہ کرنا......فُلَانٌ غَضَبًا: ناراضی کی وجہ سے اٹھ جانا......بِالاَمْرِ: طاقت رکھنا......السَّحَابُ: بادل کا بلند ہونا۔
القِلّ: چھوٹی دیوار۔کپکپی۔

القِلّ والقُلّ : کم ......مِنَ الشَّیْءِ : کمتر۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قُلٌّ" اکیلا آدمی "هُوَ قُلٌّ اِبْنُ قُلٍّ" وہ غیر معروف ہے "قُلَّ رَجُلٌ او اَقَلُّ رَجُلٍ یَقُوْلُ ذٰلِکَ اِلَّا زَیْدٌ" یعنی سوائے زید کے کوئی نہیں کہتا۔

القُلَّة: مرض سے صحت یا حصولِ دولت۔

القُلَّة: سر کا یا پہاڑ کا یا ہر چیز کا بالائی حصہ۔ لوگوں کی جماعت۔ بڑا گھر۔ چھوٹا کوزہ۔ قُلَّةُ السَّیْفِ: تلوار کے قبضہ کی زیبائش ج قُلَل وقِلال۔

قِلالَةُ الجَبَلِ: پہاڑی کی چوٹی۔

القِلَّة: کمی۔ مرض سے صحت یا حصولِ دولت۔ کپکپی۔ ج قِلَل اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ طَوِیْلُ القِلَّةِ" یعنی لمبے قد کا مرد۔ "اَخَذَهٗ بِقِلِّیَّتِهٖ وبِقِلِّیْلَتِهٖ وباَقْلِیْلاهُ وبقِلِّیْلاهُ: اس نے سب لے لیا۔ "رَحَلُوْا بِقِلِّیَّتِهِم" وہ سب کوچ کر گئے اور اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ وَاَکَلَ الضَّبَّ بِقِلِّیَّتِهٖ: یعنی گوہ کو کھال وہڈی سمیت کھا گیا۔

القِلِّیَّة: عمارت۔ مشابہ معبد نصاریٰ۔

القَلِیْل: کم۔ لاغر۔ ج قَلِیْلُوْنَ واَقِلّاء وقُلُل وقُلُّوْن: مؤنث قَلِیْلَة ج قَلِیْلات وقَلائِل: کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قَلِیْلُ الخَیْرِ" مرد کم خیر و "قَلِیْلٌ مِنَ الرِّجَالِ یَقُوْلُ ذٰلِکَ" یعنی اس کو کوئی نہیں کہتا۔ "مَا اَخَذْتُ مِنْهُ قَلِیْلَةً ولا کَثِیْرَةً" میں نے اس سے کچھ نہیں لیا۔ تائے تانیث صرف نفی کی صورت میں داخل ہوتی ہے۔

القُلال والقُلال: کم۔ ج قُلُل۔

القُلال: زمین سے انگور کی شاخوں کو اٹھانے کے لئے تھونی۔

القُلُل مِنَ النَّاسِ: متفرق لوگ۔

الاَقَلُّ: کمتر (...... والمُقِلّ) فقیر جس کے پاس کچھ ہو۔

القُلّی: پستہ قد لڑکی۔

قَوْمٌ اَقِلَّة: خسیس درجہ کے لوگ۔

المُقَلَّل: مفع ......مِنَ السُّیُوْفِ: جس کے قبضہ میں چاندی یا لوہا لگا ہوا ہو۔

المُسْتَقِلّ: فا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مُسْتَقِلٌّ بِنَفْسِهٖ" وہ خود مختار ہے۔

قَلَبَ (ض) قَلْبًا الشَّیْءَ: پلٹ دینا۔ اوپر کا نیچے کر دینا۔ اندر کا باہر کر دینا...... القَوْمَ: پھیر دینا۔ لوٹا دینا۔ کہا جاتا ہے "قَلَبَ المُعَلِّمُ الصِّبْیَانَ" معلم نے بچوں کو ان کے گھر لوٹا دیا المَجْنُوْنُ عَیْنَهٗ: غضبناک ہونا۔

قَلَبَتِ البُسْرَةُ: کچی کھجور کا سرخ ہونا۔ قَلَبَ الاَرْضَ لِلزِّرَاعَةِ: زمین کو جوتنا اور کہا جاتا ہے "قَلَبَ الاَمْرَ ظَهْرًا البَطْنَ" اس نے معاملہ کی آزمائش کی۔

قَلَبَهٗ (ن ض) قَلْبًا: دل پر مارنا۔ قَلَبَ النَّخْلَةَ: گودا نکالنا...... اللّٰهُ فُلانًا اِلَیْهِ: موت دینا۔

قَلِبَ (س) قَلَبًا: اُلٹے ہونٹوں والا ہونا۔ صفت اَقْلَب۔ قَلِبَتِ الشَّفَةُ: اُلٹا ہونا۔ صفت قَلْباء۔

قُلِبَ البَعِیْرُ: اُونٹ کا دل کی بیماری والا ہونا۔

قَلَّبَهٗ: بمعنی قَلَبَهٗ اور تشدید مبالغہ یا تکثیر کے لئے ہے۔ کہا جاتا ہے "اَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْهِ" وہ نادام ہونے لگا۔ "وقَلَّبَ الاُمُوْرَ" اس نے انجام پر نظر ڈالی۔

اَقْلَبَ الشَّیْءَ: اُلٹ دینا...... هُ اللّٰهُ اِلَیْهِ: موت دینا۔ اَقْلَبَ العِنَبُ: انگور کے اوپر کا حصہ خشک ہونا...... الخُبْزُ: روٹی اُلٹنے کے قابل ہونا...... القَوْمُ: دل کی بیماری میں مبتلا شدہ اُونٹوں کا مالک ہونا۔

تَقَلَّبَ: پلٹنا...... عَلٰی فِرَاشِهٖ: کروٹیں لینا۔ فِی الاُمُوْرِ: اپنی مرضی سے تصرف کرنا اور کہا جاتا ہے "اَنَا اَتَقَلَّبُ فِی نَعْمَائِهٖ" میں اس کی نعمتوں میں اپنی مرضی سے تصرف کرتا ہوں۔

اِنْقَلَبَ: اُلٹا جانا۔ اوندھا جانا۔ واپس ہونا۔

القَلْب: مص۔ دل۔ عقل۔ قَلْبُ الجَیْشِ: فوج کا درمیانی حصہ۔ قَلْبُ کُلِّ شَیْءٍ: گودا۔ خالص۔ کہا جاتا ہے "جِئْتُکَ بِهٰذَا الاَمْرِ قَلْبًا" میں تمہارے پاس محض اس کام کے لئے آیا۔ قَلْبُ العَقْرَبِ: منازلِ قمر میں سے ایک منزل کا نام۔ ج قُلُوْب اَفْعَالُ القُلُوْبِ: ظن اور اس کے امثال۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ قَلْبٌ" یعنی خالص النسب اور اس میں مذکر و مؤنث واحد جمع سب برابر ہیں اور کبھی کہا جاتا ہے "اِمْرَاَةٌ قَلْبَةٌ"۔

القُلْب والقَلْب والقِلْب مِنَ الشَّجَرِ: درخت کے اندر کا نرم گودا ج اَقْلاب وقُلُوْب وقِلَبَة۔ القُلْبُ: کنگن۔ سفید سانپ۔

القُلْبَة: سرخی۔

القُلَابَ: وہ بیماری جس سے بیمار بچھونے پر تڑپے۔

القُلاب: دل کی بیماری۔

القالِب: فا۔ سرخ رنگ کی کچی کھجور۔ کہا جاتا ہے "شَاةٌ قَالِبُ اللَّوْنِ" ماں کے مخالف رنگ کی بکری (...... والقَالَب) سانچہ۔ موزہ۔ جوتا بنانے کا فرمہ۔ ج قَوَالِب۔

القُلَّب: پلٹنے والا۔ بہت اُلٹنے پلٹنے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ حُوَّلٌ قُلَّبٌ" اور "حُوَّلِیٌّ وقُلَّبِیٌّ" یعنی حیلہ گر۔ معاملہ کے اُلٹ پھیر کا ماہر۔

القَلُوْب: بہت اُلٹنے پلٹنے والا (...... والقِلاب) بھیڑیا۔

القَلِیْب: کنواں۔ کنواں بغیر من کا۔ پرانا کنواں (مذکر اور کبھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے) ج قُلُب وقُلْب واَقْلِبَة۔

القَلُوْب والقِلَوْب والقِلِّیْب: بھیڑیا۔ شیر۔

المِقْلَب: کھیتی کے لئے زمین کو اُلٹنے پلٹنے کا ایک آہنی اوزار۔

المُنْقَلَب: مص۔ انقلاب کا اسم ظرف۔ لوٹنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "کُلُّ امْرِئٍ یَصِیْرُ اِلٰی مُنْقَلَبِهٖ"۔

المَقْلُوْبَة: مفع۔ کان۔

قَلِتَ (س) قَلَتًا: ہلاک ہونا۔
اَقْلَتَهُ: ہلاک کرنا۔ اَقْلَتَتِ الْمَرْاَةُ وکُلُّ اُنْثٰی: بے اولاد ہونا۔ اور اسم قلت ہے۔ القَلَت: خوف۔ اَقْلَتَهُ فَقَلِتَ: اس نے فاسد کیا پس وہ فاسد ہوگیا۔
القَلْت: چٹان کا گڑھا۔ آنکھ کا گڑھا۔ ج قِلَات. کہا جاتا ہے "طَعَنَهُ فِي قَلْتِ خَاصِرَتِهٖ" اس نے اُس کے کوکھ کے گڑھے میں نیزہ مارا "وطَعَنَهُ فِي قَلْتَيْ تَرْقُوَتِهٖ" اس نے اس کی دو ہنسلیوں کے بیچ کے گڑھے میں نیزہ مارا۔ عضو کے ہر گڑھے کو قلت کہتے ہیں۔
ورَجُلٌ قَلْتٌ وقَلِتٌ: کم گوشت۔ دُبلا پتلا مرد۔ القَلْتَةُ: دونوں مونچھوں کے درمیان کا گڑھا۔ شَاةٌ قَلْتَةٌ: بکری جس کا دودھ میٹھا نہ ہو۔
اَلْمَقْلَتَةُ: ہلاکت۔ خوفناک جگہ۔
المِقْلَات: وہ عورت جس کا بچہ زندہ نہ رہے۔ وہ عورت جس کا ایک بچہ ہو اور پھر اس کے بعد وہ حاملہ نہ ہو۔ ج مَقَالِيت.
قَلِحَ (س) قَلَحًا: زرد دانتوں والا ہونا۔
قَلِحَتْ اَسْنَانُهُ: دانتوں کا زرد ہونا۔ صفت مذکر قَلِح واَقْلَح: صفت مؤنث قَلِحَةٌ وقَلْحَاء۔ ج قُلْح.
قَلَّحَهُ: دانتوں کو زردی سے صاف کرنا۔
تَقَلَّحَ: میلے کپڑے والا ہونا۔ تَقَلَّحَ البِلَادَ: قحط کے زمانے میں شہروں میں کمائی تلاش کرنا۔
القَلِح: بڈھا گدھا۔
القَلَح والقُلَاح: زردی جو دانتوں پر آ جاتی ہے۔
القَلَح: میلا کپڑا۔
اَلْقَلْحُوس: توت کی تر شاخ۔
الاَقْلَح: زرد دانتوں والا۔ گبریلا۔
رَجُلٌ اَقْلَح: تجربہ کیا ہوا۔
المُقَلَّح: تجربہ کیا ہوا۔
القَلْحَزَة: پستہ قد کی چال۔ القِلْحَز: موٹا متکبر۔
القِلْحَاس: مرد بدصورت۔ بد قوارہ۔
اِقْلَحَمَّ الرَّجُلُ: بہت بوڑھا ہونا۔
القِلْحَمّ: متکبر۔ بوڑھا۔
شَيْخٌ قِلْحَامَةٌ: بہت بوڑھا۔
قَلَخَ (ف) قَلْخًا وقَلِيْخًا الشَّجَرَةَ: درخت اُکھاڑنا۔
قَلَخَ (ف) قَلْخًا وقَلِيْخًا وقُلَاخًا البَعِيْرُ: اُونٹ کا بڑبڑانا۔
قَلَخَهُ بِالسَّوْطِ: کوڑا مارنا۔ قَلَخَ النَّبْتُ: نباتات کا سخت ہونا۔
القَلْخ: مص۔ کھوکھلا۔ نرکل بانس۔ بوڑھا گدھا (...... والقُلَاخ) بڑے سر والا۔
قَلَدَ (ض) قَلْدًا الحَبْلَ: رسی بٹنا...... الحَدِيْدَةَ: لوہے کو باریک کرنا اور کسی چیز پر موڑنا...... الرَّجُلَ السَّيْفَ: تلوار کو حمائل کرنا۔
...... المَاءَ فِي الحَوْضِ او الشَّرَابَ فِي البَطْنِ: جمع کرنا...... الزَّرْعَ: کھیتی سیراب کرنا...... الشَّيْءَ: موڑنا۔ الحُمّٰى فُلَانًا: بخار ہر روز آنا۔
قَلَّدَهُ السَّيْفَ: گلے میں تلوار کا پرتلہ ڈالنا۔ ...... القِلَادَةَ: ہار پہنانا ...... ہ العَمَلَ: کام سپرد کرنا ...... ہ الدَّيْنَ: قرض سونپ دینا۔ قَلَّدَ البَعِيرَ: اونٹ کی گردن میں کھینچنے کے لئے پٹہ ڈالنا۔
...... فُلَانًا القَضَاءَ فِي بَلَدِ كَذَا: قاضی بنانا۔ کہا جاتا ہے "قُلِّدَ حَبْلَهُ" وہ آزاد چھوڑ دیا گیا "وقَلَّدَهُ فِي كَذَا" اس نے اُس کی فلاں بات میں بغیر غور وفکر کے پیروی کی۔
اَقْلَدَ البَحْرُ عَلَيْهِم: غرق کر دینا۔ ڈبا دینا۔
تَقَلَّدَتِ المَرْاَةُ القِلَادَةَ: عورت کا ہار پہننا۔ تَقَلَّدَ الاَمْرَ: ذمہ دار ہونا۔ برداشت کرنا ...... السَّيْفَ: گلے میں تلوار کا پرتلہ ڈالنا۔
تَقَالَدَ القَوْمُ المَاءَ: پانی پر باری باری آنا۔
اِقْتَلَدَ المَاءَ: پانی کا چلو لینا۔
اِقْلَوَّدَ النُّعَاسُ فُلَانًا: نیند کا غالب آنا۔
القَلْد: مص۔ پیچ دیا ہوا اینٹھا ہوا کنگن۔ کہا جاتا ہے "سِوَارٌ قَلْدٌ" رسی میں بٹی ہوئی رسی۔ ج اَقْلَاد وقُلُوْد.
القِلْد: بخار کی باری کا دن۔ چوتھیا بخار کا دن۔ پانی کا حصہ۔ جماعت۔ ہر ہفتہ کی بارش۔ کہا جاتا ہے "سَقَتْنَا السَّمَاءُ قِلْدًا فِي كُلِّ اُسْبُوْعٍ" یعنی ہم پر ہر ہفتہ میں بارش ہوئی۔ بڑے پیالہ کے مشابہ۔ ج اَقْلَاد کہا جاتا ہے "اَعْطَيْتُهُ قِلْدَ اَمْرِي" میں نے اپنے معاملہ کو در وبست اس کے سپرد کر دیا۔
القِلْدَة: گھی کا تلچھٹ۔ کھجور۔
القَلْدَة: دونوں مونچھوں کے درمیان گڑھا۔
القِلَاد والاَقْلِيْد: انگوٹھی یا بالی کے گرد لپیٹنے کے لئے پیتل یا تانبے کا تار۔
القِلَادَة: ہار۔ مالا۔ ج قَلَائِد وقِلَاد: چھ ستارے جن کو قوس بھی کہتے ہیں۔ قَلَائِدُ الشِّعْرِ: اشعار جو نفاست کی بنا پر یاد کئے جائیں اور محفوظ رکھے جائیں۔
اَلْقَلَادَة: امریکی علاقوں کا ایک خوبصورت پودہ جس کو زیب وزینت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
القَلُوْد: بہت پانی والا کنواں۔
القَلِيْد والمَقْلُوْد: بٹا ہوا۔
القِلِّيْد والمِقْلَاد: خزانہ۔
التَّقْلِيْد: مص۔ ج تَقَالِيْد وتَقْلِيْدَات. التَّقَالِيْدُ عِنْدَ النَّصَارٰى: نصرانیوں کی سینہ بہ سینہ مذہبی باتیں اور تقلید کا اطلاق اس فرمانِ شاہی پر بھی ہوتا ہے جو پیروی حکم کے لئے جاری ہوتا ہے۔
الاِقْلِيْد ج اَقَالِيْد. المِقْلَد ج مَقَالِد. والمِقْلَاد ج مَقَالِيْد: کنجی۔ کہا جاتا ہے "ضَاعَتْ مَقَالِدُ او مَقَالِيْدُ" اُس کے اوپر اُس کے معاملات تنگ ہو گئے "والْقٰى اِلَيْهِ مَقَالِيْدَ الاُمُوْرِ" اس نے اپنے اُمور اسے

سونپ دیئے المِقْلَد: برتن ۔ توبرہ ۔ پیمانہ ۔ ٹیڑھے سر کی چھڑی ۔

المُقَلَّد: مفع ۔ سردارِ قوم ۔ آگے بڑھنے والا گھوڑا ۔ ہار پہننے کی جگہ ۔ مونڈھوں پر پرتلہ ڈالنے کی جگہ ۔ مُقَلَّدَاتُ الشِّعْرِ: اشعار جو نفاست کی بنا پر یاد کئے جائیں اور محفوظ رکھے جائیں ۔

القَلْد: ایک کیڑا ہے جو پاؤں کو چمٹ جاتا ہے اور ان کی موت تک جدا نہیں ہوتا ۔

قَلَزَہٗ (ن ض) قَلْزًا: مارنا ۔ قَلَزَ الارْضَ بعَصَاہ: کریدنا ...... بِسَهْمِهٖ: تیر پھینکنا ...... بقَيْئِهٖ: اُلٹی کرنا ...... الرَّجُلُ: چینا ۔ چست ہونا ۔ کودنا ۔ لنگڑانا ...... ہ الماءِ: گھونٹ گھونٹ پلانا ۔

(...... قَلَّزَ واَقْلَزَ) الجَرَادُ: انڈے دینے کے لئے دُم کو زمین پر مارنا ۔

تَقَلَّزَ: چست ہونا ...... الوَعْلُ: پہاڑی بکری کا دوڑنا ۔

اِقْتَلَزَ الكَأسَ: گھونٹ گھونٹ لینا ۔

القَلْزُ مِنَ الرِّجَالِ: ہلکا پھلکا کمزور مرد ۔

القِلِزّ والقُلُزّ: سخت تانبا کہ جس کو لوہا کاٹ نہ سکے ۔ مضبوط مرد ۔ مؤنث قِلِزَّۃ وقُلُزَّۃ ۔

قَلْزَمَ وتَقَلْزَمَ الشيءَ: نگلنا ۔ تَقَلْزَمَ الرَّجُلُ: کنجوسی کی وجہ سے مرنا ۔

القِلْزِم: کمینہ ۔

القُلْزُم: مصر اور مکہ کے درمیان ایک شہر کا نام اور اسی کے نام پر بحر قلزم ہے ۔

القُلْزُمَۃ: مص ۔ کمینہ پن ۔ شور ۔

قَلَسَ (ض) قَلْسًا وقَلَسَانًا: کھانا یا پانی کا پیٹ سے منہ تک آنا ۔ بہت شراب پینا ...... نَفْسُہٗ: جی متلانا ...... الكَأْسُ بالشَّرَابِ: چھلک پڑنا ...... الاِنَاءُ: بہہ پڑنا ...... النَّحْلُ: العَسَلَ: شہد بنانا ...... السَّحَابَۃُ بالنَّدَى: جھلا پڑنا ...... الرَّجُلُ: گانے میں ناچنا ۔ عمدہ گانا ۔

قَلَّسَ: دف بجانا اور گانا ۔ سجدہ کرنا ...... القَوْمَ: گا بجا کر اور کھیل کود سے بادشاہوں کا استقبال کرنا ...... لَہٗ: سینے پر ہاتھ رکھ کر عجز و انکساری ظاہر کرنا ...... الرَّجُلَ: ٹوپی پہنانا ۔

تَقَلَّسَ: ٹوپی پہننا ۔

القَلْس: مص ۔ کشتی و جہاز کی موٹی رسی ۔ ج قُلُوْس واَقْلَاس ۔ القَلَس: بدہضمی کی وجہ سے کھانا پانی جو منہ تک آئے ۔ قے ۔ قَلْسُ البَحْرِ: بادل ۔

القَالِس: وہ شخص جس کے منہ تک بدہضمی کی وجہ سے کھانا پانی آجائے ۔

القَلَّاس: اسم مبالغہ ۔ ٹوپی بنانے والا ۔ بَحْرٌ قَلَّاسٌ: زیادہ جھاگ پھینکنے والا سمندر ۔

القَلِيْس: شہد ۔ شہد کی مکھی ۔

قَلْسَى الرَّجُلَ: ٹوپی پہنانا ۔

تَقَلْسَى تَقَلْسِيًا: ٹوپی پہننا ۔

الاَنْقَلِيْس والاِنْقِلِيْس: ایک قسم کی مچھلی جو سانپ کے مانند ہوتی ہے ۔ بام مچھلی ۔

القَلَاش: چھوٹا ۔ سکڑا ہوا ۔

القَلَاشَۃ: کوتاہی ۔ چھوٹا پن ۔

القَلَّاش والاَقْلَش: حیلہ گر (دخیل)

قَلَصَ (ض) قُلُوْصًا. الرَّجُلُ: کودنا ...... القَوْمُ: اکٹھا ہو کر چلنا ...... القَوْمُ عَنِ الدَّارِ: ہلکا پھلکا ہونا اور اکٹھا ہو کر چلنے کا وقت آنا ۔

...... المَاءُ: پانی کا ختم ہونا ...... البِئْرُ: اوپر تک چڑھنا ...... الظِّلُّ عَنْ كَذَا: سایہ کا سمٹ آنا ۔ صفت قَالِص ...... الثَّوْبُ بَعْدَ الغَسْلِ: کپڑے کا سکڑنا ...... الغُلَامُ: جوان ہونا ...... الشَّفَۃُ: ہونٹ کا اوپر کو سکڑنا ۔

قَلَصَتْ (ض) قُلُوْصًا وقَلِصَتْ (س) قَلَصًا نَفْسُہٗ: جی متلانا ۔

قَلَّصَ قَمِيْصَہٗ فَقَلَّصَ هُوَ: سمیٹنا ۔ سمٹنا ۔ لازم و متعدی ۔ قَلَّصَتِ الدِّرْعُ: زرہ کا چست ہونا ...... النَّاقَۃُ بِرَاكِبِهَا: اونٹنی کا سوار کو لے کر تیز دوڑنا ۔ دوڑے جانا ...... القَوْمَ: اونٹنیوں پر سوار ہونا ۔

اَقْلَصَ البَعِيْرُ: کوہان کا کچھ ظاہر ہونا ...... النَّاقَۃُ: گرمی میں موٹی ہونا ۔

تَقَلَّصَ: اکٹھا ہونا ۔ سکڑنا ۔ قریب قریب ہونا ۔

القَلْصَۃ: پانی جو کنوئیں میں بکثرت جمع ہو کر ختم ہو جائے ۔ ج قَلَص وقَلَصَات اور کہا جاتا ہے "مَا وَجَدْتُ فِي البِئْرِ اِلَّا قَلْصَۃً مِنَ المَاءِ" کنوئیں میں میں نے صرف تھوڑا سا پانی پایا ۔

القَلُوْصُ مِنَ الاِبِلِ: لمبی ٹانگوں والی اونٹنی ۔ جوان اونٹنی یا چلتی ہوئی اونٹنی ۔ اونٹنی جس پر پہلی مرتبہ سواری کی جائے ۔ ج قَلَائِص وقِلَاص وقُلُص وقُلْصَان. القَلُوْص: مادہ شتر مرغ ۔ شتر مرغ کا مادہ بچہ ۔ شوات کا بچہ ۔ جوان لڑکی ۔ جاری نہر جس میں گندگی وغیرہ بہہ کر جاتی ہے ۔

القَلِيْص: بہت ...... مِنَ المِيَاہِ: ختم ہونے والا پانی ۔

القَلَّاص مِنَ المِيَاہِ: ختم ہونے والا پانی ۔ اونٹنی کو دوہنے والا ۔

المِقْلَاص: اونٹنی کو دوہنے والا ...... مِنَ النُّوْقِ: گرمی کے زمانہ میں موٹی ہونے والی اونٹنی ۔

فَرَسٌ مُقَلِّصٌ: لمبی ٹانگوں والا گھوڑا ۔

قَلَطَ (ن) قَلْطًا: بدصورت ہونا ۔

القَلَط: جن کے بچے ۔ شیطان کے بچے ۔

القَلَطِي والقِلِّيْط: مرد خبیث سرکش (...... والقُلَاط) بہت پستہ قد ۔ آدمی ہو یا بلی یا کتا ۔

القُلَيْط: میل اور گندگی جمع ہونے کی جگہ ۔

القُلَيْطَۃ: تیتر کی ایک قسم ۔

القَلِيْط: خصیہ میں سوجن ۔

القَيْلَط والقِيْلِيْط: خصیہ میں سوجن والا ۔

القَلْطَبَان: بیوی کے بارے میں غیرت نہ رکھنے والا ۔ بھڑوا ۔

قَلَعَ (ف) قَلْعًا وقَلَّعَ واقْتَلَعَ الشيءَ: جڑ سے اکھیڑنا ۔ قَلَعَ الوَالِي فُلَانًا: معزول کرنا ۔ اِقْتَلَعَ الشيءَ: چھیننا ۔

قَلِعَ (س) قَلَعًا وقَلْعَۃً الرَّاكِبُ: سوار کا

زین پر جم کر نہ بیٹھنا...... الرَّجُلُ: کند ذہنی کی وجہ سے کلام کو نہ سمجھنا...... المُصَارِعُ: کشتی کے وقت قدم ثابت نہ رہنا۔

قُلِعَ قَلْعًا. الرَّجُلُ: حملہ میں ثابت نہ رہنا۔ زین پر جم کر نہ بیٹھنا۔

اَقْلَعَ عَنْ کَذَا: باز رہنا اور چھوڑنا...... المَلَّاحُ السَّفِينَةَ: بادبان اٹھانا...... اَصْحَابُ السَّفِينَةِ: روانہ ہونا...... الشَّیْءُ: روشن ہونا...... الاَمِيْرُ: قلعہ بنانا...... الحُمّٰى عَنْ فُلَانٍ: بخار کا اتر جانا۔ قرآن مجید میں ہے "يَا سَمَاءُ اَقْلِعِيْ" یعنی اے آسمان بارش سے رُک جا۔

قَالَعَا مُقَالَعَةً: ایک دوسرے کو اُکھیڑنا۔

تَقَلَّعَ وَانْقَلَعَ وَاقْتَلَعَ: جڑ سے اُکھڑنا۔ تَقَلَّعَ فِي مَشْيِهٖ: آگے کو جھکتے ہوئے چلنا۔

القَلْعُ: مص۔ بسولی۔ چرواہے کا تھیلا۔ ج اَقْلُعٌ وَقُلُوْعٌ. قَلْعُ الحُمّٰى: بخار اُترنے کا دن۔ کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُ فِي قَلْعٍ وَقِلْعٍ وَقَلَعٍ مِنْ حُمَّاهُ" میں نے اس کو بخار اترتی ہوئی حالت میں چھوڑا۔ القلع: کان جس کی طرف عمدہ رانگ کو منسوب کرتے تھے کہتے تھے "رَصَاصٌ قَلْعِيٌّ وَقَلَعِيٌّ"۔

القِلْعُ: بادبان۔ ج قُلُوْعٌ وقِلَاعٌ.

القِلْعُ: بخار کے اُترنے کا دن۔ مردوں کے پہننے کی صدری۔ وہ شخص جو گھوڑے پر اچھی طرح نہ بیٹھ سکے۔

القُلْعُ: چلنے میں قوی مرد۔

القَلَعُ: مص۔ خون۔ کھرنڈ جو کھجلی والے کے جسم پر ہو۔ پتھر جو چٹان کے نیچے ہو...... مِنَ الحُمّٰى: بخار اُترنے کا دن۔

القَلِعُ: جو حملہ میں یا زین پر قائم نہ رہ سکے۔ کند ذہن جو کلام کو نہ سمجھے۔ کھرنڈ والے۔ وَشَيْخٌ قَلِعٌ: کھڑے ہونے کی حالت میں آگے کو جھکنے والا بڈھا۔

القَلْعَةُ: قلعہ۔ ج قِلَاعٌ وقُلُوْعٌ. القِلْعَة: کھجور کا چھوٹا پودہ جو کھجور کی جڑ سے اُکھیڑا جائے۔ چرواہے کا توشہ دان۔

القِلْعَةُ. قَلَعَ: کا اسم نوع۔ لمبا پھاڑا ہوا ٹکڑا۔ ج قِلَعٌ.

القُلْعَةُ: کھرنڈ والا، کمزور جو کشتی میں جلد مغلوب ہو جائے، ہمیشہ نہ رہنے والا مال، منگنی کا مال، درخت سے جو اُکھیڑا جائے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَلٰى قُلْعَةٍ" وہ سفر پر ہے "وَمَنْزِلُنَا مَنْزِلُ قُلْعَةٍ وقُلَعَةٍ وقُلْعَةٍ" یعنی ہم مالک نہیں و "هٰذَا المَنْزِلُ مَنْزِلُ قُلْعَةٍ" یعنی جب کوئی صاحب عزت آدمی آجاتا ہے تو بیٹھنے والے کو ہٹانا یا بار بار اُٹھنا پڑتا ہے۔

القَلَعَةُ: بڑا ٹیلہ۔ قلعہ۔ بادل کا پہاڑ جیسا ٹکڑا۔ ج قَلَعٌ: چٹان جو پہاڑ سے جدا ہو گئی ہو اور دشوار گزار ہو۔ ج قِلَاعٌ وقَلَعٌ.

القُلَعَةُ: کھرنڈ والا۔

القُلَاعُ: جو خشک ہونے کے بعد پھٹی ہوئی مٹی پھنسیاں۔ جو منہ یا زبان پر ہوں۔ واحد قُلَاعَة القُلَاعُ: مٹی جو خشک ہونے کے بعد پھٹ جائے اور اس کے نیچے سانپ کی چھتری ہو۔ قُلَاعُ الاُذُنِ: کان کی جڑ میں شگاف کہ جس سے پیپ وغیرہ نکلے۔

القُلَاعَةُ: پتھر یا ڈھیلا جو پھینکنے کے لئے زمین سے اُکھیڑا جائے۔ کہا جاتا ہے "رُمِيَ بِقُلَاعَةٍ" یعنی لاجواب کر دیا گیا۔

القِلَاعَةُ: کشتی وجہاز کا بادبان۔

القَلَّاعُ: وہ شخص جو حملہ میں یا زین پر قائم نہ رہ سکے۔ بڑا جھوٹا۔ داڑھ اکھیڑنے والا۔ بادشاہوں کے پاس چغلی کھانے والا۔ سپاہی۔ سپہ سالار۔ کفن چور۔

القَلُوْعُ: بڑی اونٹنی۔ کمان جو کھینچنے میں الٹ جائے۔ ج قُلُعٌ.

اِقْلَاعُ الحُمّٰى ومُقْلَعُهَا: بخار کا اُترنا۔

المَقْلَعُ: پتھر اکھیڑنے کی جگہ۔ ج مَقَالِعُ.

المِقْلَاعُ: گوپھن۔ ج مَقَالِيْعُ.

اِقْلَعَدَّ الشَّعْرُ: بال کا سخت گھنگھریالے ہونا۔

اِقْلَعَدَّ الشَّعْرُ: بال کا سخت گھنگھریالے ہونا ...... فُلَانٌ: خودسری کے ساتھ جانا۔

اِقْلَعَفَّ الشَّيْءُ: سمٹنا...... اَنَامِلُ فُلَانٍ: سردی یا بڑھاپے کی وجہ سے جھری دار ہونا۔

قَلْعَطَ وَتَقَلْعَطَ: زیادہ میلا کرنا اور میلا ہونا۔

اَلْمُقْلَعِطُ: میلا اور کنجوس آدمی۔

القَلْعَطَة: بالوں کا سخت گھنگھریالا پن۔

قَلَفَ (ض) قَلْفًا الشَّجَرَةَ: درخت سے چھال اُتارنا...... الشَّيْءُ: پلٹنا (...... واقْتَلَفَ) الظُّفُرَ: جڑ سے کاٹ لینا۔ قَلَفَ العَصِيْرُ: جھاگ لانا۔

قَلَفَ (ن) قَلْفًا. القُلْفَة: کاٹنا۔

قَلَفَ (ض) قَلْفًا وقِلَافَةً الدَّنَّ: مٹکے کے سرے پر کی مٹی چھڑانا (...... وقَلَّفَ) السَّفِيْنَةَ: کشتی کے تختوں کو درخت خرما کی چھال سے جوڑنا اور ان کے درمیان تارکول ڈالنا۔ اسم القِلَافَة: ہے۔ وقَلَّفَ الجزور: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

قَلِفَ (س) قَلَفًا الصَّبِيُّ: بے ختنہ ہونا یا عضو تناسل کی کھال کا بڑا ہونا۔ صفت اَقْلَفُ.

تَقَلَّفَ القِشْرُ عَنِ الشَّجَرَةِ: درخت سے چھال کا اُترنا۔

اِنْقَلَفَتِ السُّرَّةُ: ناف کا موٹائی کی وجہ سے لوٹ جانا۔

القِلْف: درخت کی چھال۔ واحد قِلْفَة: سخت جگہ۔

القِلْفَة: ناخن جڑ سے کٹا ہوا۔

القُلْفَة والقَلَفَة: عضو تناسل کی کھال۔ ج قُلَف.

القَلِفَة مِنَ الشِّفَاهِ: ہونٹ جس میں موٹائی ہو۔

القُلَافَة: درخت وغیرہ کی چھال۔

القَلِيْف ج قُلُف والقَلِيْفَة ج قَلِيْف والمَقْلُوْفَة ج مَقْلُوْفَات: کھجور رکھنے کا بڑا ٹوکرا۔

القَلِيْف والمَقْلُوْف: مٹکا جس کے سرے سے مٹی چھڑا دی گئی ہو۔ القَلِيْف: خشک میوہ۔ دریائی کھجور جس کا چھلکا اُتر گیا ہو۔

کھجور کا بڑا ٹوکرا۔ واحد قَلِيفَة.
الاَقْـلَف: بے ختنہ۔ عضو تناسل کی بڑی کھال والا۔ مؤنث قَلْفَاء ج قُلْف: کہا جاتا ہے "هُوَ اَقْلَفُ الْقَلْبِ" وہ اچھی باتوں کو نہیں قبول کرتا "عَامٌ اَقْلَفُ" سرسبز سال "عَيْشٌ اَقْلَفُ" خوش حال زندگی۔
التَّقْلِيف: کھجور سے گٹھلی جدا کرنا اور برتن میں ذخیرہ کرنا۔
قَلْفَحَ الطعَام: سب کچھ کھا لینا۔
تَقَلْفَعَ عَنْهُ الشَّئُ: چھل جانا۔
القِلْفَع والقِلَفِع: خشک کیچڑ کا پھٹا ہوا ٹکڑا۔ لوہے کے ذرات جو ڈھالتے وقت گریں۔
القلفعة: سانپ کی چھتری۔ زمین کی مٹی جو سانپ کی چھتری کے اُگنے سے ہٹ جائے۔ اونٹ کی کھال پر چھال کی مانند داغ۔
قَلِقَ (س) قَلَقًا: مضطرب ہونا۔ بے قرار ہونا۔ صفت مذکر قَلِق ومِقْلاَق: صفت مؤنث قَلِقَةٌ ومِقْلاَق.
قَلَقَ (ن) قَلْقًا الشئَ: حرکت دینا۔
اَقْلَقَهُ: بے قرار کرنا۔ اَقْلَقَ الشئَ مِنْ مَكَانِهِ: حرکت دینا...... القَوْمُ السُّيُوفَ فِي الغِمْدِ: آسانی کے لئے تلوار کو میان ہی میں حرکت دینا۔
القَلْقَاس: اروی۔
قَلْقَلَ قَلْقَلَةً: آواز نکالنا(...... قَلْقَلَةً وقَلْقَالاً) الشئَ: حرکت دینا۔
الحُزْنُ ومَعَهُ: آنسو بہانا...... فِي الاَرْضِ: سفر کرنا۔
تَقَلْقَلَ: متحرک ہونا۔ ہلکا ہونا اور تیز دوڑنا...... فِي البِلاَدِ: ملک میں پھرنا۔
القِلْقِل والقُلْقُلاَن: ایک درخت ہے جو انار کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کا پھل کالے رنگ کا چکنا گول کالی مرچ کے برابر ہوتا ہے۔
حروف القَلْقَلَة: پانچ حروف ہیں۔
ب ج د ط ق۔

القَلْقَال: ہمیشہ سفر کرنے والا۔
القُلاَقِل والقُلْقُل: پھرتیلا مددگار۔ القُلْقُل: سفر میں ہلکا پھلکا۔
قَلَمَ (ض) قَلْمًا وقَلَّمَ الشئَ: کاٹنا...... الظُّفُرَ: ناخن تراشنا۔ قَلَّمَ: تھوڑا تھوڑا کاٹنا......
القَلَم: قلم۔ قلم کا اطلاق بن جانے کے بعد ہے بننے سے پہلے قَصَبَة اور يراعه: کہتے ہیں۔
القَلَم: جوئے کا تیر۔ تیر جو جواریوں کے درمیان گھمایا جاتا ہے۔ ج اَقْلاَم وقِلاَم.
القَالِم: فا۔ جس کے بیوی نہ ہو۔ ج قَلَمَة.
القُلاَمَة: تراشہ۔ قُلاَمَةُ الظُّفُر: ناخن کا تراشہ۔ اور اس سے گھٹیا اور حقیر چیز کی تشبیہ دی جاتی ہے۔
الاِقْلِيم: ملک۔ صوبہ۔ ربع مسکون کا ساتواں حصہ۔ ج اَقَالِيم (دخیل)
الاِقْلِيمِيُّ: نظریہ اقلیمیہ کو ماننے والا۔ علاقائی سطح پر لوگوں کے اجتماع کا نظریہ۔
المِقْلَمَة: قلم دان۔ ج مَقَالِم.
مَقَالِمُ الرُّمْحِ: نیزے کی گرہیں۔
المُقَلَّمَة: بیوہ عورت اور کہا جاتا ہے "سَارَتْ اَلْفُ مُقَلَّمَةٍ" یعنی ہزار سپاہیوں کی ہتھیار بند فوج روانہ ہوئی۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ مَقْلُومُ الظُّفُرِ ومُقَلَّمُ الظُّفُرِ" یعنی ضعیف و ذلیل ہے۔
المِقْلاَم: قینچی۔
القَلَمَّس: بہت پانی والا کنواں۔ بہت فیاض۔ دور اندیش۔ ہوشیار۔ غیر معروف۔
قَلْمَعَ رَاْسَهُ: سر پر مار کر جدا کرنا۔ موڑنا...... الشئَ: جڑ سے اکھیڑنا۔
القَلْمَعَة: مس۔ کمینے لوگ۔
قَلْنَسَهُ: ٹوپی پہنانا۔ قَلْنَسَ الشئَ: چھپانا۔ ...... الرَّجُلُ: سینہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔
تَقَلْنَسَ: ٹوپی پہننا۔
القَلَنْسُوَة والقَلَنْسِيَة: ٹوپی ج قَلاَنِس

وقَلاَنِيس وقَلاَسٍ وقَلاَسِي: اور تصغیر قُلَيْنِسَة وقُلَيْسِيَة: اور پادری جس ٹوپی کو استعمال کرتے ہیں اس کو عوام قَلُّوسَة: کہتے ہیں۔
قَلاَ يَقْلُو قَلْوًا اللَّحْمَ وغَيْرَهُ: گوشت کڑاہی میں بھوننا۔ صفت فاعلی۔ قَلاَّء: اور صفت مفعولی مَقْلُوٌّ...... الاِبِلَ: اونٹوں کو ہانکنا۔
...... القُلَةَ وبالقُلَةِ: گلی ڈنڈا کھیلنا(...... قِلاً وقَلاَءً) الرَّجُلَ: بغض رکھنا۔
تَقَلَّى اِلَيْهِ: نفرت کرنا۔ بغض ظاہر کرنا...... عَلَى فِرَاشِهِ: مضطرب ہونا۔ تلملانا۔
تَقَالَى الرَّجُلاَنِ: ایک دوسرے سے بغض رکھنا۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ تَقَالٍ" ان کے درمیان بغض ہے۔
اِقْلَوْلَى اِقْلِيلاَءً: کوچ کرنا۔ بے آرام ہونا۔ سکڑنا۔ جگہ سے علیحدہ ہونا...... فِي الجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر جھانکنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا اڑنے میں بلند ہونا۔ درخت کے اوپر کے حصہ پر اُترنا...... هُ: پیٹھ پر سوار ہونا۔
القِلْو: ہلکا پھلکا۔ جوان ہلکا گدھا۔
القُلَة ج قُلاَت وقِلُون وقُلُون (المِقْلَى والمِقْلاَء) گلی ڈنڈا۔ القُلَة: ہرن کے پھنسانے کے لئے ایک قسم کا پھندا۔
القِلْوَة: جانور جو اپنے سوار کو لے کر سب سے آگے بڑھ جائے۔
القَلَوْلَى: بلند پرواز پرندہ۔
قَلَى يَقْلِي قَلْيًا اللحم وغيره: گوشت بھوننا صفت فاعلی قَلاَّء: صفت مفعولی مَقْلِي
قُلاَتًا: سر پر مارنا(...... الرَّجُلَ وقَلِيَهُ يَقْلاَهُ قِلًى وقَلاَءً ومَقْلِيَةً) بغض رکھنا۔ صفت فاعلی قَالٍ: اور صفت مفعولی مَقْلِي.
القِلَى والقِلْي: سجی۔
القُلَّى: پہاڑوں کی چوٹیاں۔ مُردوں کی کھوپڑیاں۔ واحد قُلَّة.
القَلاَّء: کڑاہی بنانے والا۔ کڑاہی میں

گوشت بھوننے والا۔

المَقلاءَة: وہ جگہ جہاں کڑاہیاں تیار ہوتی ہیں۔

القَلِيَّة: جو بھونا جائے۔ شوربا جو اونٹ کے گوشت سے بنایا جائے۔ راہب کی کوٹھری۔ ج قلایا.

المِقْلیٰ والمِقْلاة: کڑاہی۔ فرائی پان۔ ج مَقالٍ.

المَقْلاة: وہ مقام جہاں کڑاہی بنائی جائے۔

المَقْلِيُّ: جو بھونا جائے۔

قَمَّ (ن) قَمًّا: خشک ہونا...... شارِبَهٗ: مونچھ جڑ سے مونڈنا...... البَيتَ: گھر میں جھاڑو دینا۔ صفت قَامٌّ وقَمّام (...... واقْتَمَّ) مَا عَلَى المَائِدَة: کھانا و اِقْتَمَّ الشَّيْءَ: مزاولت کرنا۔ اعتماد کرنا۔ خطاء کرنا۔

قَمَّمَهٗ: خشک کرنا۔ قَمَّمَ النَّجمُ: ستارے کا وسط آسمان میں پہنچنا۔

تَقَمَّمَ مَا عَلَى المَائِدَة: دسترخوان پر سے سب کچھ کھالینا...... الشَّيْءَ: کسی چیز پر چڑھنا۔ ...... النَّخْلَةَ: درخت خرما پر چڑھنا اور سرے تک پہنچنا...... الرَّجُلُ قِرنَهٗ: ہمسر پر غالب آنا۔

القِمَّة: ہر چیز کی چوٹی۔ لوگوں کی جماعت۔ بدن۔ قد و قامت۔ ج قِمَم.

القُمَّة: شیر کا لقمہ۔ کوڑا گھر۔

القَمِيم: خشک سبزی۔ ستو۔

القُمَامَة: کوڑا کرکٹ۔ لوگوں کی جماعت ج قُمَم.

المِقَمّ والمُقْتَمّ: دسترخوان پر کا سب کچھ کھا لینے والا۔

المِقَمَّة: جھاڑو ج مَقَامُّ (...... والمِقَمَّة) پھٹے ہوئے کھر والے جانوروں کے ہونٹ۔

قَمَأَ (ف) وقَمُؤَ (ک) قَمَاءَةً وقُمْأَةً وقِمْأَةً وقَمَاءَةً: ذلیل و خوار ہونا۔ صفت قَمِيءٌ ج قُمَآء وقِمَاء.

قَمَأَ (ف) قَمْأً المَكان وبِهٖ: داخل ہونا اور اقامت کرنا...... هٗ: اکھیڑنا۔

قَمَأَتْ (ف) قَمْأً وقُمُوْءًا (ک) قُمُوْءًا وقُمُوْءَةً وقَمْأً وقَمَاءً وقَمَاءَةً. المَاشِيَةُ: جانور کا موٹا ہونا...... بِالمَكانِ: سرسبزی کی وجہ سے اقامت کرنا اور موٹا ہونا۔

اَقْمَأَ الرَّجُلُ: ذلیل کرنا...... الشَّيْءُ او المَكَان فُلانًا: تعجب میں ڈالنا اَقْمَأَتِ المَاشِيَةُ: جانور کا موٹا ہونا۔

قَامَأَهٗ مقامَأَةً: موافقت کرنا۔ کہا جاتا ہے مَا قَامَأَهُ المكان: جگہ اس کو موافق نہیں آئی۔

تَقَمَّأَ فُلانٌ المَكَانَ: موافق ہونا اور اقامت کرنا...... الشَّيْءَ: تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ عمدہ لینا۔

اِقْتَمَأَ الشَّيْءَ: جمع کرنا۔

القَمْءُ: وہ جگہ جہاں اقامت کریں اور موٹے ہو جائیں۔

القَمْأَة ج قِمَاء والمَقْمَأَة والمَقْمُؤَة: وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہنچے۔

القَمْأَة والقُمْأَة: سرسبزی۔ آرام۔

القَمِيْءُ: ذلیل و خوار۔

قَمَحَ (ن) قُمُوْحًا وقَامَحَ وتَقَمَّحَ وانْقَمَحَ البَعِيرُ: سیرابی کی وجہ سے پینے سے باز رہنا اور سر اٹھانا صفت قَامِح ج قِمَاح وقُمَّح وتَقَمَّحَ الشَّرَابَ ومِنَ الشَّرَابِ: ناپسند کرنا۔

قَمِحَ (س) قَمْحًا واِقْتَمَحَ وتَقَمَّحَ السَّوِيقَ: ستو پھانکنا...... الشَّرَابَ: ہتھیلی پر لینا اور چاٹنا۔

قَمَّحَ فُلانًا: حق سے کم دے کر ہٹانا۔

اَقْمَحَ السُّنبُلُ: خوشہ میں دانہ بیٹھنا...... البُرُّ: تیار گیہوں ہونا...... الرَّجُلُ: سر اٹھانا اور آنکھ بند کرنا...... بِاَنْفِهٖ: بڑائی جتانا۔ مغرور ہونا...... الغُلُّ الاَسِيْرَ: تنگی کی وجہ سے سر کو لگا ہوا چھوڑ دینا...... فُلانٌ: شراب پینا۔

القَمْح: گیہوں۔ واحد قَمْحَة.

القَمْحَة: پھنکی یا پانی سے منہ بھرا ہوا۔

(...... والقُمُّحَان والقُمَّحَان) زعفران۔

القِمَحْدُوَة: سر کے پچھلے حصہ میں اُٹھی ہوئی جگہ اور گدی کے گڑھے کے درمیان کی جگہ۔

القَمِيحَة: پھنکی (دوا یا ستو وغیرہ کی)

رَجُلٌ قَمُوْحٌ لِلنَّبِيْذِ: بہت پینے والا۔

القَمَحْدُوَة: سر کے پچھلے حصہ میں اٹھی ہوئی جگہ۔

اَقْمَخَ اِقْمَاخًا بِاَنْفِهٖ: بڑائی جتانا۔ متکبرین کی طرح بیٹھنا۔

قَمَدَ (ض) قَمْدًا وقُمُوْدًا: انکار کرنا۔ باز رہنا۔ نیکی یا بدی میں لگا رہنا۔

قَمِدَ (س) قَمَدًا: لمبی اور موٹی گردن والا ہونا۔ صفت اَقْمَدُ مؤنث قَمْدَاء.

اَقْمَدَ الرَّجُلُ: گردن بلند کرنا۔

القُمُد والقُمُدُّ والقُمَاد: مضبوط۔ موٹا۔

القُمُدُّ والقُمُدَّة والقُمُدَّانِيَّة: لمبی گردن والی اور بقول بعض موٹی اور لمبی گردن والی۔

القَمَنْدَر: لمبے قد والا۔

قَمَرَ (ض) قَمْرًا: جوا کھیلنا...... الرَّجُلَ: جوئے میں غالب آنا۔

قَمَرَ (ن ض) قَمَرَ الرَّجُلَ مَالَهٗ: مال چھین لینا۔

قَمِرَ (س) قَمَرًا الشَّيْءُ: بہت سفید ہونا۔ ...... الرَّجُلُ: برف کی وجہ سے چندھیانا۔ چاندنی رات میں بے خواب ہونا...... الكَلأُ والمَاءُ وغَيْرُهُمَا: گھاس پانی وغیرہ بہت ہونا...... الاِبِلُ: اونٹ کا سیراب ہونا۔

قَامَرَهٗ مُقَامَرَةً وقِمَارًا: باہم جوا کھیلنا۔

اَقْمَرَ اللَّيْلُ: چاندنی کا کھیت کرنا...... الهِلالُ: پورا چاند بننا...... القَوْمُ: چاندنی میں ہونا۔ چاند کے نکلنے کا انتظار کرنا...... الثَّمَرُ: پھل کے پکنے میں تاخیر ہونا یہاں تک کہ سردی کا آجائے پکنے سے پہلے سردی کا آجانا اور مٹھاس کا جاتا رہنا...... الاِبِلُ: اُونٹ کا سیراب ہونا۔ بہت گھاس میں چرنا۔

تَقَمَّرَ: چاندنی رات میں شکار کے لئے نکلنا۔ ......الرَّجُلَ: جوئے میں غالب آنا۔ چاندنی رات میں آنا......الطَّیْرَ والظِّبَاءَ: پرندوں یا ہرنوں کا چاند کی روشنی میں شکار کرنا...... الطَّیْرَ: پرندہ کو شکار کے لئے رات میں آگ سے چندھا کر دینا۔

تَقَامَرَ القَوْمُ: باہم جوا کھیلنا۔

اِقْمَارَّ اِقْمِیْرَارًا: سفید ہونا۔ چاند کے رنگ کا ہونا۔

القَمَر: چاند۔ تین رات کے بعد آخر ماہ تک قمر کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال ج اَقْمَارٌ القَمَرَان: آفتاب و ماہتاب۔ اَقْمَارُ العِلْمِ وشُمُوْسُه: علماء اور کہا گیا ہے "اِسْتَرْعَیْتُهُ الشَّمْسَ والقَمَرَ" یعنی میں نے اس کو مہلت دی۔

القُمْرَة: سبزی مائل۔ سفید رنگ۔

المَاءُ القَمِرُ: بہت پانی۔ لَیْلَةٌ قَمِرَةٌ: چاندنی رات۔

الحُرُوْفُ القَمَرِیَّة: چودہ حروف جن کے ساتھ تلفظ میں لام پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْقَمَر.

القُمْرِیّ: فاختہ کی مانند ایک مشہور پرندہ مؤنث قُمْرِیَّة ج قُمْر وَقَمَارِیّ.

اَلْقَمَرِیَّةُ: زمین پر پھیلنے والی بوٹی جس کے پھولوں کے بیج چاند کی طرح ہوتے ہیں زیب و زینت کے لئے لگائی جاتی ہے۔ امریکہ کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔

القِمَارُ: مص۔ جوا۔

القَمِیْر: جواری۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قَمِیْرُكَ" وہ جوئے میں تمہارا ساتھی ہے ج اَقْمَار جیسے نَصِیْر واَنْصَار.

قَمْرَةُ المَرْكَب: (عِنْدَ المَلاَّحِیْن): بحری جہاز کا کمرہ۔

الاَقْمَر: سبزی مائل سفید رنگ والا۔ سفید وَجْهٌ اَقْمَر: چاند کے مشابہ چہرہ۔ سَحَابٌ اَقْمَر: پانی سے بھرا ہوا بادل۔

القَمْرَاءُ. الاقمر کا مؤنث۔ چاندنی۔

لَیْلَةٌ مُقْمِرٌ ومُقْمِرَةٌ: چاندنی رات۔ عرب کے امثال میں سے ہے "اَنْشَطُ مِنْ ظَبْیٍ مُقْمِرٍ" بیان کیا گیا ہے کہ چاندنی میں ہرن کو نشاط حاصل ہوتا ہے اور وہ کھیلتا کودتا ہے اور کبھی دھوکے میں آجاتا ہے اور درندہ شکار کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے دوسری مثال میں کہا گیا ہے "اَغَرُّ مِنْ ظَبْیٍ مُقْمِرٍ."

المَقْمُوْر: مفع۔ بُرائی۔ ناپسندیدہ بات اور اسی سے مثال ہے "وَضَعْتُ یَدِیْ بَیْنَ اِحْدَی مَقْمُوْرَتَیْنِ" دو بُرائیوں میں سے ایک بُرائی میں میں نے ہاتھ ڈالا۔

قَمَزَ (ن ض) الشَّیْءَ: جمع کرنا...... الشَّیْءَ......: انگلیوں کے کناروں سے پکڑنا۔

اَقْمَزَ الرَّجُلُ: بے کار چیزوں کا ذخیرہ کرنا۔

القَمْز: بے کار مال۔

القُمْزَة: کھجور کی ایک مٹھی۔ نباتات کا شگوفہ جس میں دانہ نہ ہو۔ ج قُمَز.

قَمَسَهُ (ن ض) قَمْسًا واَقْمَسَهُ فِی المَاءِ: پانی میں غوطہ دینا۔ اَقْمَسَ الکَوْکَبُ: ستارے کا غروب ہونا...... قَمَسَتِ الدَّلْوُ فِی المَاءِ: ڈول کا ڈوب جانا۔ قَمَسَ بِهِ فِی البِئْرِ: کنوئیں میں پھینکنا۔ الوَلَدُ فِی البَطْنِ: بچے کا پیٹ میں حرکت کرنا۔

قَمَسَ (ن ض) قَمْسًا وقُمُوْسًا وانْقَمَسَ فِی المَاءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔ اِنْقَمَسَ الکَوْکَبُ: ستارہ کا غروب ہونا۔ اِنْقَمَسَ فِی الرَّکِیَّةِ: کنوئیں میں کود پڑنا۔

قَمَّسَ الرَّجُلُ: اُونٹوں کو سیراب کرنا۔

قَامَسَهُ قِمَاسًا ومُقَامَسَةً: غوطہ لگانے میں مقابلہ کرنا۔ مناظرہ کرنا۔ مباحثہ کرنا۔ کہا گیا ہے "هُوَ یُقَامِسُ حُوْتًا" وہ مچھلی سے غوطہ لگانے میں مقابلہ کرتا ہے یعنی اپنے سے زیادہ علم والے سے مباحثہ کرتا ہے۔

تَقَامَسُوْا فِی المَاءِ: باہم غوطہ زنی کرنا۔

القَمَّاس: غوطہ خور۔

القَامُوْس: سمندر۔ سمندر کا گہرا حصہ۔ ج قَوَامِیْس.

القَامُوْس: علامہ مجد الدین فیروز آبادی کی علم لغت میں ایک مشہور کتاب زمانہ موجودہ میں ہر لغت کی کتاب کو قَامُوْس: کہتے ہیں۔

القِمَاس: کنوئیں میں پانی کی زیادتی۔

القَمِیْس ج قَمَامِیْس القَمِیْس: سمندر۔

القَمُوْس: کنواں جس میں پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے ڈول ڈوب جائے۔

القُمُّس: مرد شریف ج قَمَامِس وقَمَامِسَة.

القَوْمَس: امیر۔ سمندر کا گہرا حصہ۔ ج قَوَامِس. القَوَامِس: مصیبتیں۔

قَمَشَ (ن ض) قَمْشًا وقَمَّشَ القُمَاشَ: اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔

تَقَمَّشَ: جو کچھ ملے اس کو کھا جانا اگرچہ معمولی ہو۔

اِقْتَمَشَ. القُمَاشَ: اِدھر اُدھر سے کھانا۔

القُمَاش: ردی اور گھٹیا چیزیں۔ قُمَاشُ النَّاسِ: رذیل لوگ۔ قُمَاشُ البَیْتِ: گھر کا سامان۔ ج اَقْمِشَه.

القَمْش: مص۔ ردی چیز۔

القَمَّاش: سامان بیچنے والا۔

قَمَصَ (ن ض) قُمَاصًا وقِمَاصًا وقَمْصًا الفَرَسُ وغَیْرُهُ: گھوڑے کا اگلی دونوں ٹانگوں کو اکٹھا ہی اٹھانا اور اکٹھا ہی رکھنا...... العَیْرُ: گدھے کا کودنا اور بھاگنا(...... قَمْصًا) مِنْهُ: نفرت کرنا۔ اعراض کرنا...... النَّاقَةُ بِالرَّدِیْفِ: اُونٹنی کا اُچھلتے ہوئے لے جانا(...... وقَمَّصَ) البَحْرُ بِالسَّفِیْنَةِ: موج سے حرکت دینا۔ وقَمَّصَهُ: قمیص پہنانا۔

قَمَّصَ الثَّوْبَ: کرتا قطع کرنا۔

تَقَمَّصَ: کرتا پہننا اور استعارہ کی بنا پر کہا جاتا ہے "تَقَمَّصَ الوِلاَیَةَ والاِمَارَةَ وتَقَمَّصَ لِبَاسَ العِزِّ" تَقَمَّصَتِ الرُّوْحُ: ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہونا۔

القَمَص: انڈے سے نکلے ہوئے ٹڈی کے تازہ بچے۔ مکھیاں یا مچھر جو پانی کے اوپر اڑتے ہیں۔ واحد قَمَصَة.

القِمَاص: مص۔ قلق۔

القَمِيْص : کرتا (مذکر ومؤنث) ج اَقْمِصَة وقُمُص وقُمْصَان. القَمِيْص: نوزائیدہ بچے کے اوپر کی جھلی۔ دِل کا غلاف۔ کہا جاتا ہے "هَتَکَ الخَوْفُ قَمِيْصَ قَلْبِهِ" خوف نے اس کے دِل کے غلاف کو پھاڑ دیا۔

القَمِيْص والقَمُوْص: وہ جانور جو اپنے سوار کو لے کر اُچھلے۔ القَمُوْص: شیر۔ بے آرام جس کو قرار نہ ہو۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ قَمُوْصُ الحَنجَرَة" فلاں بڑا جھوٹا ہے۔

قَمَطَهُ (ن ض) قَمْطًا وقَمَّطَهُ: گہوارہ میں چھوٹے بچے کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا......الإبِلَ: اُونٹوں کو قطار میں کرنا......طَعَمَ الشَّئُ: چکھنا......الشَّئَ: لینا۔قَمَطَ الدِّیکُ: مرغ کا جفتی کرنا......المَرْأةَ: عورت سے جماع کرنا۔

القِمَاط: رسّی جس سے ہاتھ پاؤں باندھیں۔ چوڑا کپڑا جس سے گہوارہ میں بچے کو لپیٹ دیں۔ ج قُمُط (......والقِمْط) رسّی جس سے بکری کی ٹانگوں کو ذبح کرنے کے لئے باندھیں۔

عَامٌ قَمِيْطٌ: پورا سال۔ کہا جاتا ہے "اَقَمْتُ عِنْدَهُ حَوْلًا قَمِيْطًا او شَهْرًا قَمِيْطًا" میں اس کے پاس ایک سال کامل یا ایک مہینہ کامل ٹھہرا۔

القَمَّاط: چور۔ بچوں کو گہوارہ میں باندھنے کے لئے پٹی بنانے والا۔

القُمَّاط: بہت سے چور۔

قَمْطَرَ قَمْطَرَةً الشَّئُ: جمع ہونا......الشَّئَ: جمع کرنا......القِرْبَةَ: مشک کو بندھن سے باندھنا۔مشک کو بھرنا......العَدُوُّ: دشمن کا بھاگنا۔قَمْطَرَ الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

اِقْمَطَرَّ: منتشر ہونا۔سکڑنا......لِلشَّرِّ: آمادہ ہونا......اليَوْمُ: دن کا سخت ہونا......عَلَيْهِ الشَّئُ: بھیڑ ہونا۔

القِمَطْر والقِمَطْرُ: بستہ۔ جزدوان۔ مجرمین کے پاؤں پھنسانے کی لکڑی۔ پستہ قد موٹا مرد۔ مذکر ومؤنث اور امْرَأةٌ قِمَطْرَةٌ کہتے ہیں۔ ج قَمَاطِر القِمَطْر: شکر دانی۔

القُمَاطِر والقَمْطَرِيْر: سخت دن یا سخت لڑائی۔

القِمَطْرِيّ: پست قد موٹا مرد۔ اکٹھی چال۔

قَمَعَهُ (ف) قَمْعًا: آنکس سے مارنا۔ ارادہ سے ہٹا دینا۔ خوار و ذلیل کرنا۔قَمَعَ القِرْبَةَ: باہر کی طرف مشک کے منہ کو موڑنا قَمَعَ فِي الشَّئِ: داخل ہونا۔ الكُتُبَ: عمدہ عمدہ چھانٹ لینا۔قَمَعَتِ المَرْأةُ بَنَانَهَا بِالحِنَّاءِ: عورت کا پوروں کو مہندی سے رنگنا......ہٗ: سر کے بالائی حصہ پر مارنا......لَبَرْدُ النَّبَاتَ: سردی کا نباتات کو جلا دینا......مَا فِي السِّقَاءِ: ڈگڈگا کے پینا......الشَّرَابُ: آسانی سے حلق سے اُترنا......سَمْعَهُ لِفُلَانٍ: خاموش ہونا......الوَطْبَ: قیف لگانا۔

قَمِعَتْ (س) قَمَعًا عَيْنُهُ: گوشہ چشم میں ورم والی ہونا۔ صفت قَمِعَة......الفَرَسُ: ایک موٹے گھٹنے والا ہونا......غُرْقُوْبُ الفَرَسِ: ایڑی کے سرے کا موٹا ہونا......الظَّبْيَةُ: ہرن کی ناک میں مکھی داخل ہونا اور اس کی وجہ سے اس کا سر ہلانا...... فُلَانٌ الدَّوَاءَ: دوا پھانکنا۔

قَمَّعَ البُسْرَةَ ونَحْوَهَا: کھجور وغیرہ کی پلیدی کو دور کرنا۔ قَمَّعَتِ البُسْرَةُ ونَحْوُهَا: کھجور وغیرہ کی پینڈی کا دور ہونا۔

اَقْمَعَهُ: ذلیل وخوار کرنا۔ رد کرنا۔ دفع کرنا۔ ہٹانا۔ تم کہو گے "اَقْمَعْتُهُ" یعنی فلاں میرے پاس آیا میں نے اس کو ہٹا دیا۔

تَقَمَّعَ: متحیر ہونا مدہوش ہونا۔ تنہا۔ بیٹھنا۔ ذلیل ہونا......الذُّبَابَ: مکھی مارنا۔ تم کہو گے تَرَكْتُهُ يَتَقَمَّعُ: میں نے اس کو مکھی مارتا ہوا چھوڑا (...... واقْتَمَعَ) الشَّئَ: چنا اور کہا گیا ہے "اقتمع ما فِي الإنَاءِ" یعنی برتن میں جو کچھ تھا سب پی گیا۔

اِنْقَمَعَ: خوار و ذلیل ہونا۔ پوشیدہ مکان میں داخل ہونا......الرَّجُلُ: تنہا بیٹھنا۔

القَمْع والقِمْع والقِمَع: قیف۔ ج اَقْمَاع: کھجور وغیرہ کے نیچے کی پینڈی اور تشبیہ کی بنا پر انگشتانہ کو بھی قُمَع کہتے ہیں۔ ج قُمُوْع.

القَمَع: آنکھ کے گوشوں میں ورم یا سرخی۔ گھوڑے کے گھٹنے میں یا ایڑی میں موٹاپا۔ حلق کا کنارہ۔ سانس کی نالی کا کنارہ۔ نرخرہ کی اُبھری ہوئی ہڈی۔

الاَقْمَع: مؤنث قَمْعَاء ج قُمْعٌ والقَمُوْع: وہ شخص جس کی آنکھ کے گوشے میں ورم یا سرخی ہو الاَقْمَع مِنَ الخَيْلِ: گھوڑا جس کے ایک گھٹنے میں موٹاپا ہو۔

القَمَعَة: کوہان کی چوٹی۔ آنکھ کا زخم۔ حلق کا کنارہ۔قَمَعَةُ الذَّنَبِ: دُم کا کنارہ۔قَمَعَة الشَّئِ: عمدہ چیز۔ ج قَمَعٌ. القَمَعَة: مکھی جو سخت گرمی میں اُونٹوں اور ہرنوں کو لگ جاتی ہے۔ ج مَقَامِع.

القَمِع. مِنَ الخَيْلِ: گھوڑا جس کے ایک گھٹنے میں موٹاپا ہو۔ سَنَامٌ قَمِعٌ: بڑا کوہان۔ طَرْفٌ قَمِعٌ: پھنسیوں والی آنکھ۔

القَمَعَة: توشہ دان وغیرہ کا سر بند۔ بہترین مال ج قَمَعٌ.

اَلْقُمْعُ وَالْقَمْعُ وَالْقِمَعُ: قیف (برتن کے منہ پر رکھ کر مائع چیز بھرنے کا آلہ)۔

اَلْقِمَعِيَّةُ: یورپ، برازیل اور ایشیاء کے ممالک میں پایا جانے والا ایک پھول جو کہ خوبصورت ہوتا ہے اور اس میں زہریلا مواد ہوتا ہے۔ اس سے پیشاب آور اور مسکن دواء جتالین حاصل کی جاتی ہے۔ ایسے ہی دل کے مریضوں کو دی جاتی ہے۔

القَمِيْعَة. مِنَ الدَّوَابِّ: دونوں کانوں کے درمیان اُبھرا ہوا حصہ۔ دم کا سرا ج قَمَائِع.

المِقْمَعَة: آنکس۔ لکڑی یا لوہا جس سے انسان کو مارا جائے۔ ج مَقَامِع.

المَقْمُوْع: مقمع۔ مغلوب۔ تخمہ زدہ......مِنَ المَالِ: چنا ہوا مال۔

قَمْعَلَ قَمْعَلَةً النَّبْتُ: نباتات کا غلاف نکلنا یا

شگوفہ نکلنا......الرَّجُلُ: سردارِ قوم ہونا۔
القِمْعَال: سردارِ قوم: چرواہوں کا سردار۔
القُمْعُل: تنگ منہ کی ہانڈی(...... والقُمْعُول) بڑا پیالہ ج قَمَاعِل وقَمَاعِيل.
القُمْعُولَة: نباتات کا غلاف یا پھول کی کلی۔ کونپل۔ سر کے اندر گمٹا۔ ج قَمَاعِيل.
قَمْقَم قَمْقَمَةً مَا عَلَى المَائِدَةِ: دسترخوان کے بچے ہوئے کو جمع کرنا۔
تَقَمْقَمَ: بہت پانی میں گھسا یہاں تک کہ ڈوب جانا۔الشَّيْئَ: چڑھنا۔
القُمْقُمُ: حلق کی نالی۔گھڑا۔پانی گرم کرنے کے لئے تانبے کا برتن۔عطر فروش کا برتن۔ گلاب پاش۔
القَمْقَام والقُمْقَام والقُمَاقِم والقُمْقَان: بڑی تعداد۔سمندر یا سمندر کا گہرا حصہ۔چھوٹی چچڑیاں۔ایک قسم کی جوئیں۔اس کا واحد قُمْقَامَة. القَمْقَام والقُمْقَام والقُمَاقِم: بڑا فیاض سردار ج قَمَاقِم و قَمَاقِمَة القَمْقَام: امرِ عظیم۔بڑا معاملہ۔رَجُلٌ قَمْقَام: کمینہ جو ردی اور گھٹیا قسم کے کھانے پر راضی ہو جائے۔القَمَاقِم: ماہِ تمبر کے آخری بارہ دن جن سے آنے والے سال کے ہر مہینے کی ہوا کا پتہ لگایا جائے۔
القِمْقِم: بُسر۔خشک کچی کھجور۔
القُمْقُمَة: لکڑی کا پیالہ۔لوٹا۔
قَمِلَ (س) قَمَلاً القَوْمُ: زیادہ تعداد ہونا۔ سرسبزی وشادابی والا ہونا......فُلاَنٌ: لاغری کے بعد موٹا ہونا......رَاسُهُ: سر میں جوں ہونا یا بہت جوں ہونا۔صفت قَمِل بَطْنُه: توند نکلنا۔
قَمِلَ واَقْمَلَ المَرْعَى: چراگاہ کا اُگنا اور سیاہ ہونا۔
تَقَمَّلَ الرَّجُلُ: کچھ موٹائی شروع ہونا۔
القَمْلُ: جوواحد قَمْلَة. کہا جاتا ہے "ذَبٌّ قَمْلَةٌ" یعنی موٹا ہوا۔قَمْل قریش: دانہ صنوبر۔
القَمَّال: جوں۔

القُمَّل: چچڑی۔چھوٹی چیونٹی۔واحد قُمَّلَة.
المِقْمَل: فقیری کے بعد توانگر۔
تَقَمَّنَ الامْرَ: قصد کرنا......الشَّيْئَ: پکڑنے کے قریب ہونا۔
القَمِن: لائق۔قریب۔مناسب۔یہی لفظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے ہے اور کہا جاتا ہے "هٰذَا المَنْزِلُ لَکَ مَوْطِنٌ قَمِنٌ" یعنی یہ مکان اس لائق ہے کہ تم اس میں رہو۔"وجِئْتُ بِالحَدِيْثِ عَلٰى قَمِنِه" یعنی میں نے اس کی روشن پر بیان کیا۔
القَمِين: لائق۔سزاوار۔حمام کی بھٹی۔
قَمِن اور قَمِين کے ساتھ با یا من یا لام کا استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے "هُوَ قَمِنٌ وقَمِيْنٌ بِکَذَا. وقَمِنٌ وقَمِيْنٌ مِنْ کَذَا ولِکَذَا" ج قُمَنَاء وقَمِيْنُوْنَ مؤنث قَمِيْنَة ج قَمِيْنَاتٌ وقَمَائِن کہا جاتا ہے۔اَقْمِنْ بِهٰذَا الامْرِ: یعنی وہ اس کے لئے سزاوارتر ہے۔وهٰذَا الامْرُ مَقْمَنَة لِذٰلِکَ: یعنی زیادہ مناسب ہے۔
المُقْمَئِنّ: سکڑا ہوا۔
قَامَى مُقَامَاةً: موافق ہونا۔کہا جاتا ہے: مَا يُقَامِيْنِي هٰذَا یہ میرے موافق نہیں۔
قَمِهَ (س) قُمُوْهًا البَعِيْرُ: جوش سے سر اُٹھا لینا اور پانی نہ پینا......الشَّيْئُ: فِي المَاءِ: ڈوبنا اور اُچھلنا۔
تَقَمَّهَ فِي الأرْضِ: آوارہ پھرنا۔کہا جاتا ہے "خرج فُلاَنٌ يتقمه" فلاں نکلا اس حال میں کہ نہیں جانتا کہ کہاں جائے۔
القَمَهُ: کھانے کی کم خواہش۔
القامِه: فا۔ج قُمَّه.
اِقْمَهَدَّ: مرنا......الرَّجُلُ او البَعِيْرُ: سر اُٹھانا......بِالمَکَانِ: ہمیشہ اقامت کرنا۔تیز دوڑنا۔
القَمْهَد: کمینہ۔بداصل۔بدصورت۔
قَامَاهُ مُقَامَاةً (یائی) موافقت کرنا۔تم کہو گے مَا يُقَامِيْنِي هٰذَا الشَّيْئُ: یعنی یہ چیز مجھے موافق نہیں۔

قَنَّ (ن) قَنًّا: نگاہ ڈال کر ڈھونڈنا۔خبروں کو تلاش کرنا۔لاٹھی سے مارنا۔قَنَّ فِي الجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا۔
اِقْتَنَّ: غلام بنانا۔خاموش ہونا(...... واقْتَانَّ اِقْتِنَانًا) کھڑا ہونا۔
اِسْتَقَنَّ بالامْرِ: مستقل ہونا۔بکریوں میں رہ کر انہیں کے دودھ پر گزارہ کرنا۔
القُنُّ: چھوٹی پہاڑی(...... والقُنَان) کرتے کی آستین۔
القِنُّ: غلام۔خود مملوک ہوا ہو یا اس کے ماں باپ اور یہ لفظ مذکر مؤنث مفرد جمع سب کے لئے ہے اور کبھی جمع اَقْنَان واَقِنَّة آتی ہے۔
القِنَانَة والقُنُوْنَة: غلامی۔بندگی۔
القُنَّة: چھوٹی پہاڑی۔پہاڑ کی چوٹی۔وقُنَّة کُلِّ شَيْئٍ: ہر چیز کا بالائی حصہ۔ج قُنَنٌ وقِنَان وقُنُوْن وقُنَّات.
القِنَّة: رسّی کی لڑیوں میں ایک لڑی۔ایک دوا کا نام۔ج قِنَن.
القَنَن: طریقہ۔روش۔
القِنِّيْنَة: شیشہ کی بوتل۔ج قَنَانِي وقِنَان.
القَانُوْن: قاعدہ۔اصل۔ہر چیز کا پیمانہ۔ایک قسم کا باجہ۔ج قَوَانِين (دخیل)
قَنَأَ (ف) قُنُوْءًا. الشَّيْئُ: گہرا سرخ رنگ والا ہونا......اللِّحْيَةُ مِنَ الخِضَابِ: داڑھی کا خضاب سے سیاہ ہونا(قَنَأَ) اللَّبَنَ: دودھ میں پانی ملانا۔
قَنَّأَ (ف) قَنْأً وقَنَّأ وتَقْنِئَة وتَقْنِيئًا لِحْيَتَهُ: داڑھی کو خضاب سے سیاہ کرنا۔قَنَّأَ الشَّيْئَ: گہرا سرخ رنگنا۔
(قَنَأَ (ف) قَنْأً واَقْنَأَ)الرَّجُلَ: قتل کرنا یا کسی دوسرے کو قتل کرنے پر برانگیختہ کرنا۔اَقْنَأَ الاَدِيْمَ: چمڑے کو خراب کرنا......الشَّيْئُ فُلاَنًا: ممکن ہونا اور قریب ہونا۔
قَنِئَ (س) قُنُوْءًا: مرنا......الاَدِيْمُ: چمڑے کا خراب ہونا۔کہا جاتا ہے "اَحْمَرُ قَانِئٌ" بہت گہرا سرخ۔

المَقْنَاة والمَقْنُوَة: وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پڑے۔
القِنْبِل: ہاتھی کی گردن۔ پستہ قد عورت۔
قَنَبَ (ن ض) قُنُوبًا فِي الشَّيْءِ: داخل ہونا۔ الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب ہونا...... الـكَـرَمَ: انگور کی تکلیف دہ ٹہنیوں کو کاٹ دینا۔
قَنَّبَ الزَّرْعُ: خوشہ کے پتے ظاہر ہونا...... الزَّهْرُ: کلی سے نکلنا...... الكَرَمَ: انگور کی شاخ تراشی کرنا...... الاَسَدُ بِمَخْلَبِهٖ: شیر کا چنگل کو سمیٹ لینا۔ قَنَّبَتْ واقْتَنَبَتْ وتَقَنَّبَتِ الخَيْلُ: چالیس کی جماعت کا دستہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَنَّبُوْا وتَقَنَّبُوْا نَحْوَ العَدُوِّ" جب کہ اکٹھے ہوں اور چالیس کے عدد کو پہنچ جائیں۔ وتَقَنَّبَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهٖ: داخل ہونا۔
اَقْنَبَ: سفر میں دُور جانا۔ قرض خواہ سے یا طاقتور سے چھپنا۔
قُنْبُ الزَّهْرِ: پھول کا غلاف ج قُنُوب.
القَانِب: فا۔ بلبلانے والا بھیڑیا۔ تیز رفتار قاصد۔ وَادٍ قَانِبٌ: وادی جس کا سیلاب دُور سے جاری ہو۔
القُنْب: بڑا بادبان۔ شیر کا چنگل۔ مِنْ كَفِّ الاَسَدِ: شیر کی ہتھیلی کا وہ حصہ جس میں چنگل سماتا ہے۔
القُنَّاب والقِنَاب والقُنَّابَة: پتے جن میں خوشہ ہوتا ہے۔ القِنَاب: شیر کا پنجہ۔ کمان کی تانت۔
القِنَّبُ والقُنَّب: جوٹ۔ سن جس سے ستلی بناتے ہیں۔
القَنِيب: لوگوں کا گروہ۔ گھنا بادل۔
القَيْنَاب: تیز رفتار قاصد۔ تیز رفتار چھٹی رساں۔
المِقْنَب: تیس سے لے کر چالیس تک گھوڑوں کی جماعت جو لوٹ ڈالنے کے لئے جمع ہوں ج مَقَانِب (...... والمِقْنَاب) شیر کا چنگل۔ المِقْنَب: شیر کی ہتھیلی۔ کہا جاتا ہے "مِخْلَبُ الاَسَدِ فِي مِقْنَبِهٖ" شیر کا چنگل اس کی ہتھیلی میں ہے۔ شکاری کا تھیلہ۔
القُنْبُرَة والقُنْبَرَة: چنڈول نامی ایک قسم کی چڑیا جسے فارسی میں چکاوک کہتے ہیں۔ ج قَنَابِر۔ القُنْبُرَة: سر پر کچھ زائد پر۔ کلغی۔
دَجَاجَةٌ قُنْبُرَانِيَّةٌ: چوٹی والی مرغی۔ کلغی دار مرغی۔
القُنْبُض: سانپ۔ پستہ قد۔ مؤنث قُنْبُضَةٌ.
القُنْبُضَة: بدصورت عورت یا پستہ قد عورت۔
القُنَّبِيط: گوبھی اور عوام قَرَنْبِيط بھی کہتے ہیں۔
قَنَبَعَ فِي بَيْتِهٖ: چھپنا۔ روپوش ہونا۔ قَنْبَعَتِ الشَّجَرةُ: غلاف کے اندر پھول یا پھل والا ہونا۔ ...... الرَّجُلُ: غصہ کی وجہ سے پھولنا۔
القُنْبُع: درخت کی کلی کا غلاف۔ خوشہ میں گیہوں کا غلاف۔ پستہ قد خسیس مرد۔
القُنْبُعَة: بمعنی القُنْبُع: ایک قسم کا بچوں کے لئے کپڑا۔ پستہ قد عورت۔ قُنْبُعَةُ الخِنْزِيرِ: سور کی خرخراہٹ۔
القَنْبَل والقَنْبَلَة: لوگوں کی یا گھوڑوں کی جماعت ج قَنَابِل.
القُنَابِل: بڑے سر والا (...... والقُنْبُل) موٹا قوی مرد۔
قَنْبَلَ العَدُوَّ: دشمن پر بم کے ساتھ حملہ کرنا۔
اَلْقُنْبُلَةُ: بم۔ اس بم کی کئی اقسام ہیں۔
(۱) اَلْقُنْبُلَةُ الْحَارِقَةُ: آگ لگانے والا بم۔
(۲) اَلْقُنْبُلَةُ الْجُرْثُوْمِيَّةُ: جراثیمی بم۔
(۳) اَلْقُنْبُلَةُ السَّامَّةُ: زہریلا بم۔
(۴) اَلْقُنْبُلَةُ الذَّرِّيَّةُ: ایٹم بم۔
قَنَتَ (ن) قُنُوتًا: اطاعت کرنا۔ نماز میں کھڑا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے خاکساری کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَنَتَ اللّٰهَ وقَنَتَ لِلّٰهِ". ...... لَهٗ: ذلیل ہونا۔
قَنُتَ (ک) قَنَاتَةً: کم خوراک ہونا۔
اَقْنَتَ: نماز میں قیام طویل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے خاکساری کرنا۔ دشمن پر بددعا کرنا۔ ہمیشہ حج کرنا۔ دیر تک جنگ کرنا۔
اِقْتَنَتَ: فرمانبردار ہونا۔
القَانِت: فا۔ ہمیشہ اطاعت وفرمانبرداری میں رہنے والا۔ نماز پڑھنے والا۔ ج قُنَّت.
القَنِيت: کم خوراک (مذکر ومؤنث) کہا جاتا ہے "سِقَاءٌ قَنِيتٌ" پانی کو روکنے والی مشک جو ٹپکے نہیں۔
اِمْرَاَةٌ قَنُوْتٌ: شوہر کی تابعدار عورت۔
القُنْجُل: غلام۔
قَنَحَ (ف) قَنْحًا العُوْدَ: لکڑی کا سرا موڑنا ...... الشَّارِبُ: پینے والے کا سیراب ہو کر سر اٹھانا۔ سیرابی کے بعد پینے کو ناپسند کرنا (...... واَقْنَحَ) البَابَ: دروازہ کو لکڑی سے اٹھانا۔
قَنَّحَ البَابَ: دروازے کے لئے لمبی ٹیڑھی کنجی بنانا۔
تَقَنَّحَ: سیرابی کے بعد پینے کو ناپسند کرنا۔
القُنَاح: دروازے کے پیچھے لگانے کا ڈنڈا۔
القُنَّاح: لمبی ٹیڑھی کنجی۔ لکڑی جس کو دوسری لکڑی کے نیچے ڈال کر حرکت دیں۔
القُنَاخِر۔ ج قَنَاخِر والقِنْخِر: بڑے جسم والا۔ اَنْفٌ قُنَاخِرٌ: موٹی ناک۔
القِنَّخِر: کشادہ نتھنوں اور سخت آوازمنہ والا۔
القُنْخُورَة والقِنْخِيرَة والقِنْخَرَة والقُنْخُور: بڑی چٹان۔
القَنْد۔ ج قُنُود والقِنْدِيد ج قَنَادِيد: شکر۔
القِنْدِيد: کافور۔ ایک قسم کی خوشبو جو زعفران سے بنائی جاتی ہے۔ خوشبودار شراب۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالاَمْرِ عَلٰى قَنَادِيدِهٖ" وہ معاملہ کو اپنی روش پر لایا...... سَوِيقٌ مُقَنَّدٌ و مَقْنُوْدٌ: شکر ملا ہوا ستو۔ كَلَامٌ مُقَنَّدٌ: شیریں گفتگو۔
اَلْقَنْدِيَةُ الْحَمْرَاء: بڑے پتوں والا پودا

جس کی بلندی دس میٹر ہوتی ہے بڑے بڑے پتے ہوتے ہیں زینت کے لئے بولا جاتا ہے۔

رَجُلٌ مَقْنُودُ الكَلَامِ: شیریں کلام مرد۔

القُنْدُرُ والقُنْدُسُ: ایک آبی جانور جس کی دُم چوڑی ہوتی ہے اور اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے اور اس کی کھال سے پوستین بنتی ہے۔

قَنْدَسَ: گناہ کے بعد توبہ کرنا......فِي الاَرْضِ: سیر و سفر کرنا۔

القِنْدَعْلُ: بے وقوف۔

قَنْدَلٌ: بڑے سر والا۔ صفت قَنْدَل وقُنَادِل وقِنْدِيل۔

رَاسٌ قُنَادِلٌ: بڑا اور مضبوط سر۔

القِنْدِيلُ: چراغ۔ فانوس۔ ج قَنَادِيل (دخیل)

القُنْدُوْلُ: ایک خاردار درخت۔ واحد قُنْدُوْلَة۔

القُنْذُعُ: مرد دیوث۔

اَقْنَزَ: چھوٹے مٹکے سے پینا۔

القِنْزُ والاِقْنِيزُ: چھوٹا مٹکا۔

القَانِزُ والقَنَّازُ: شکاری۔

القَنْزُ: قنص میں ایک لغت ہے۔

القُنْزُعَة والقَنْزَعَة والقِنْزِعَة والقُنْزَعَة والقُنْزُعُ: بالوں کا گچھا جو سر پر چھوڑ دیا جائے۔ سر کے گرداگرد بال۔ پروں کا بقیہ مرغ کی کلغی۔ القُنْزُعَة: بہت پستہ قد عورت۔ ج قُنْزُعَات وقَنَازِع۔

اَلْقَنَازِعُ: بلائیں۔ سخت و تلخ بات۔ چھوٹے لوگ۔

اَقْنَسَ الرَّجُلُ: کمینہ ہوتے ہوئے شریف کی طرف اپنی نسبت کرنا۔

القِنْسُ والقَنْسُ: اصل۔

القِنَسُ ج قُنُوْس والقَوْنَسُ ج قَوَانِس والقَوْنُوْسُ: سر کا بالائی حصہ۔ خود کی چوٹی۔ راستہ کا درمیان۔ گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان اُبھری ہوئی ہڈی۔

القَيْنَسُ: بیل۔ ج قَيَانِس۔

قَنْسَرَتْهُ الشَّدَائِدُ والسِّنُّ: بوڑھا کرنا۔

تَقَنْسَرَ: بوڑھا ہونا اور جھری پڑنا۔

القَنْسَرُ والقَنْسَرِيُّ والقِنَّسْرُ: بہت بوڑھا عمر رسیدہ۔

قَنْشَهُ تَقْنِيشًا: کم کرنا۔ اہل و عیال پر نفقہ میں تنگی کرنا۔ قُنِّشَ فِي الشَّيْءِ: کمی کیا جانا۔

القَنْشُوْرَة: عورت جس کو حیض نہ آئے۔

قَنَصَ (ض) قَنْصًا الطَّيْرَ: پرندہ کا شکار کرنا۔

تَقَنَّصَ واقْتَنَصَ الطَّيْرَ او الظَّبْيَ: پرندہ یا ہرن کا شکار کرنا۔

القِنْصُ: اصل۔

القَنَصُ: شکار۔

القَنَّاصُ: شکاری۔

القُنَّاصُ: شکاری لوگ۔

القَانِصُ والقَنِيْصُ: شکاری۔

القَنِيْصُ: شکار۔ مؤنث قَنِيْصَة۔

القَانِصَة: پرندے کا پوٹا ج قَوَانِص: شکار کرنے والے۔

القُنَاصِرُ: سخت۔

القِنْصَعْرُ: چھوٹی گردن والا۔ چھوٹی پیٹھ والا۔ گٹھے بدن کا۔

القُنْصُلُ: پستہ قد۔ ایک حکومت کا معتمد علیہ جو دوسری حکومت میں رہے۔ سفیر۔ ج قناصل (دخیل)

القُنْصُلِيَّة. قُنْصُل: کے رہنے کی جگہ۔

قَنِطَ (س) قَنَطًا وقَنَطَ (ض ن) قُنُوْطًا وقَنُطَ (ک) قَنَاطَةً: مایوس ہونا۔ صفت قَنِط وقَانِط وقَنُوْط۔

قَنَطَهُ (ض ن) قَنْطًا: منع کرنا۔ باز رکھنا۔

قَنَّطَهُ واَقْنَطَهُ: مایوس کرنا۔

قَنْطَتْ قَنْطَقَةً: خوف سے دوڑنا۔

قَنْطَرَ قَنْطَرَةً: بہت مال کا مالک ہونا۔ دیہات چھوڑ کر شہر میں اقامت کرنا...... عَلَيْنَا: دیر تک ٹھہرنا......الشَّيْءَ: مضبوط باندھنا۔ المَرْأَةَ: عورت سے جماع کرنا۔

القِنْطِرُ: ایک قسم کا پرندہ (...... والقِنْطِيْر) مصیبت۔

القَنْطَرَة: مص۔ پل۔ بلند عمارت ج قَنَاطِر۔

القِنْطَارُ: ایک وزن جس کی مقدار مختلف زمانوں میں مختلف رہی۔ سو (۱۰۰) رطل۔ مال کثیر۔ ج قَنَاطِيْر۔

القِنْطَارِيُوْن: ایک کڑوی گھاس جو مقوی معدہ ہے۔ کہا جاتا ہے قَنَاطِيْر مُقَنْطَرَة: بہت زیادہ۔

قَنَعَتْ وقَنِعَتْ (ف س) قَنْعًا. الاِبِلُ: اونٹوں کا تھان پر آنا۔

قَنَعَتْ (ف) قَنْعًا واَقْنَعَتْ واسْتَقْنَعَتْ الشَّاةُ: بلند تھان والی ہونا۔

قَنَّعَهُ: راضی کرنا۔ قَنَّعَ المَرْأَةَ: عورت کو دوپٹہ اوڑھانا......رَاسَهُ بِالسَّيْفِ او بِالعَصَاءِ: سر پر تلوار یا لاٹھی سے مارنا......ہ خِزْيَةً وعَارًا: رُسوائی اور عار میں مبتلا کر دینا۔ قَنَّعَ الدِّيكُ: مرغ کا لڑنے کے وقت گردن کے پروں کو کھڑا کرنا اور کہا جاتا ہے "قَنَّعَهُ الشَّيْبُ خِمَارَهُ" یعنی اس پر بڑھاپا چھا گیا۔

اَقْنَعَ رَاسَهُ او صَوْتَهُ: سر یا آواز بلند کرنا۔ بِيَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ: ہاتھ پھیلانا اور اللہ تعالیٰ سے رحم طلب کرنا......الاِنَاءَ: برتن سے اُنڈیلنا۔ بھر جانے کے لئے پانی کے بہاؤ کی طرف کر دینا۔ کہا جاتا ہے "اَقْنَعَ الاِنَاءَ فِي النَّهْرِ" یعنی بھر جانے کے لئے برتن کو نہر میں پانی کے بہاؤ کی طرف کر دیا۔ اَقْنَعَ الاِبِلَ: اونٹوں کو چراگاہ کی طرف لوٹانا۔

تَقَنَّعَ: بتکلف قناعت کرنا۔ کپڑے میں لپٹنا۔

فِي السِّلَاحِ: ہتھیار بند ہونا۔ تَقَنَّعَتِ المَرْأَةُ بِالقِنَاعِ: دوپٹہ اوڑھنا۔

اِقْتَنَعَ بِالشَّيْءِ: راضی ہونا......الاِبِلُ: اونٹوں کا تھان پر واپس آنا......الرَّجُلُ الاِبِلَ او الغَنَمَ لِمَا وَاهَا: اُونٹوں کو تھان پر واپس

لانا۔
القِنْع. ج اَقْنَاع والقِنَاع ج قُنُع: ہتھیار۔
القِنْع والقُنْع: کھجور کی لکڑی کی تھالی جس میں کھانا رکھا جاتا ہے۔ القِنْع: پہاڑ کے قرب میں بقیہ پانی' ریت کا گول ٹیلہ۔ ج قِنَعَة واَقْنَاع. القُنْع: بگل۔
القِنْعَة: دو ٹیلوں کے درمیان ہموار جگہ۔ ج قِنَع وجج قِنْعَان.
القُنْعَة: سوال۔ دیوار میں روشن دان۔
القُنْعَة. مِنَ الجَبَلِ والسنام: پہاڑ یا کوہان کی چوٹی۔ انسانی سر کا اُبھرا ہوا حصہ۔ باریک ریت۔
القِنَاع: دوپٹہ۔ کھانا رکھنے کی تھالی ج اَقْنَاع واَقْنِعَة: دل کا غلاف۔ کَشَفَ القِنَاعَ عَنِ الشَّئِ: کنایہ ہے تصریح کرنے سے۔
القَنِع: جو تقسیم میں مل جائے اس پر راضی ہونے والا۔
القَنُوع ج قُنُع والقَنِيع ج قُنَعَاءُ بمعنی قَنِع.
القَانِع: فا۔ بمعنی قَنِع: عاجزی سے سوال کرنے والا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا۔ قوم کا خادم۔ قوم کا اُجرت پر کام کرنے والا۔ ج قَانِعُوْن وقُنَّع.
رَجُلٌ قُنْعَان: تھوڑی سی چیز پر راضی ہونے والا مرد۔
شَاهِدٌ قُنْعَان: شاہد عادل کہ جس کی گواہی کافی سمجھی جائے (مذکر مؤنث مفرد جمع سب کے لئے)
رَجُلٌ قُنْعَانِی: جس کی رائے پسند ہو
القِنْعَان: بڑا پہاڑی بکرا۔
القُنُوْع: مص۔ لالچ۔ میلان۔ سوال۔ اظہار۔ عاجزی۔ تقسیم شدہ پر رضامندی۔
شَاهِدٌ مَقْنَع: شاہد عادل کہ وہ خود یا اس کی گواہی کافی سمجھی جائے۔ ج مَقَانِع اور کہا جاتا ہے فُلَانٌ لَنَا مَقْنَع: فلاں کے لئے رضامندی ہے۔ جس پر اہم قانع ہیں۔
المِقْنَع والمِقْنَعَة: سر پر ڈالنے کی اوڑھنی۔
المُقْنَع: مفع۔ وہ شخص جو اپنے سر کو خلقتاً اوپر اٹھائے ہوئے ہو۔ فَمٌ مُقْنَع: ایسا منہ جس کے دانت اندر کی طرف ہوں۔
المُقْنِع: فا۔ ذلت کے ساتھ سر کو اوپر اٹھانے والا۔
المُقَنَّع: مفع۔ سر پر خود رکھنے والا۔ کپڑے میں لپٹا ہوا سر چھپانے والا۔
قَنِفَ (س) قَنَفًا المَكَانُ: جگہ کا پھٹی ہوئی مٹی والا ہونا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا سفید گدی والا ہونا۔
قَنَّفَهُ بِالسَّيْفِ: تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرنے۔
أَقْنَفَ: ڈھیلے کان والا ہونا۔ بہت لشکر والا ہونا (...... واسْتَنْقَفَ) رائے اور تدبیر کا درست ہونا۔ اِسْتَنْقَفَ المَجْلِسُ: گول ہونا۔
القَنَف: مص۔ کان کا چھوٹا اور سر سے ملا ہوا ہونا۔
القِنَف: سیلاب کا کیچڑ جو زمین پر باقی رہ جائے اور پھٹ جائے۔
القَنِف: سر پر تھوڑے بال والا۔
القِنَاف والقُنَاف: بڑی ناک' لمبی داڑھی' لمبے قد والا۔
اَلْقَنْغَرُ: کنگرو یعنی آسٹریلیا کا قومی جانور۔ جس کی پچھلی ٹانگیں بڑی اور اگلی چھوٹی ہوتی ہیں۔ مؤنث کے پیٹ کے نیچے چھوٹا تھیلا بنا ہوتا ہے بچے کو خطرے کے وقت اس میں بٹھا لیتی ہے۔ انتہائی تیز رفتار جانور ہے۔
القَنِيف: لوگوں کی جماعتیں۔ بہت پانی والا بادل۔ کم خوراک مرد۔ سر پر کم بال والا مرد۔ رات کا ایک حصہ۔ ج قُنُف.
الاَقْنَفُ: چھوٹے کان والا...... مِنَ الخَيْلِ: سفید گدی والا گھوڑا۔ موٹی ناک والا۔ مؤنث قَنْفَاءُ ج قُنُفٌ. القَنْفَاء: انسان کا کان جس کے لئے دائرہ نہ ہو۔
القِنْفِج: موٹی گدھی۔
القُنْفُذ: ج قَنَافِد والقُنْفَذ والقُنْفُذ: قَنَافِذ: ج۔ سیہی۔ مؤنث قُنْفُذَة.
القُنْفُذ: چوہا۔ درخت جو ریت کے درمیان ہو۔ ریت کا بلند ڈھیر۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قُنْفُذ لَيْلٍ" یعنی وہ چغل خور ہے۔
القَنَافِذ: چھوٹے پہاڑ۔
قَنْفَشَهُ قَنْفَشَةً: جلدی جمع کرنا۔
تَقَنْفَش: سکڑنا۔
القُنَافِش: چھلی ہوئی ناک' سخت داڑھی والا۔
المُقَنْفِش: فا...... فِي اللِبَاسِ: بُری ہیئت اور لباس والا۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ مُقَنْفِشًا لِحْيَتَهُ" داڑھی کو بُری ہیئت میں کئے ہوئے آیا۔
تَقَنْفَعَتِ. القُنْفُذَةُ: سیہی کا سمٹنا۔
القُنْفُع: پستہ قد۔ کمینہ (...... والقِنْفِع) چوہیا۔
القُنْفُعة: چوتڑ۔ مادہ سیہی۔
القَنْقَن والقِنْقِن: ایک قسم کا چوہا۔ سمندری سیپی۔ واحد قِنْقِنَة. القِنْقِن: راہ نما (...... والقُنَاقِن) زمین کے نیچے پانی معلوم کر لینے والا انجینئر ج قَنَاقِن...... (دخیل)
قَنِمَ (س) قَنَمًا الجَوْزُ: اخروٹ کا خراب ہونا۔ فاسد ہونا۔ صفت قَانِم...... الفَرَسُ ونَحْوُهُ: نمی پہنچنے کے بعد غبار وغیرہ لگ کر میلا کچیلا ہونا...... الطَّعَامُ واللَّحْمُ والسِقَاءُ وغَيْرُهَا: خراب ہونا اور بدبودار ہونا۔ صفت قَنِم واَقْنَم: اور اسی سے ہے جو کہا جاتا ہے "يَدِي قَنِمَة مِنَ الزَّيْتِ".
القَنَمَة: تیل وغیرہ کی بدبو۔
الاَقْنُوْم: شخص۔ اصل۔ ج اَقَانِيْم (دخیل)
قَنَا يَقْنُوْ قَنْوًا وقُنْوَانًا وقُنُوًّا واقْتَنَى المَالَ: جمع کرنا۔ اپنے لئے حاصل کرنا۔
قَنَا يَقْنُوْ قَنْوًا اللهُ الشَّئَ: پیدا کرنا...... لَوْنُ الشَّئِ: گہرا سرخ رنگ ہونا۔
قَنَا يَقْنِي وقَنِيَ يَقْنَى قَنْوًا وقُنًى واقْتَنَى واسْتَقْنَى الحَيَاءَ: لازم پکڑنا۔ قَنَى القَنَاة: نالی کھودنا۔ اَقْنَاهُ اللهُ: غنی کرنا' مالدار بنانا اَقْنَتِ السَّمَاءُ: بارش رُک جانا......

قَنِيَ يَقْنَى قَنًا الانْفُ: نتھنوں کا تنگ ہونا اور درمیان سے اونچا ہونا۔ صفت اَقْنٰی.
تَقَنّٰی: نفقہ سے بچے ہوئے کا ذخیرہ کرنا۔
القَنَا والقِنَی والقُنُو والقِنْو: کھجور کا گچھا ج اَقْنَاء وقُنْيَان وقِنْيَان وقُنْوَان وقِنْوَان.
القَنَا: نیزہ ج قِنَآء: حلقوق۔
القُنْوَة والقِنْوَة: کمائی۔ کہا جاتا ہے "لَهُ غَنَمٌ قُنْوَةٌ وقِنْوَةٌ" خالص اسی کی بکریاں ہیں۔
اَلْقَنَا: پھولوں کی ایک قسم جس سے سرخ گوند نکالی جاتی ہے۔ زیب و زینت کے لئے زراعت کی جاتی ہے۔
القِنَاوَة: بدلہ۔
القَنَاة: نیزہ یا نیزہ کی لکڑی۔ ج قَنًا وقُنِيّ وقَنَوَات وقَنَيَات: کہا جاتا ہے "فُلانٌ صُلْبُ القَنَاةِ" فلاں سخت قد والا ہے ڈنڈا۔ جنگلی گائے۔ مادہ نیل گائے۔ درخت خرما لگانے کا تھالا۔ نالی۔ ج قِنِيّ وقِنَاء وقَنَوات.
القَانِي: فا۔ کہا جاتا ہے "اَحْمَرُ قَانٍ" بہت گہرا سرخ۔
القَنْوَان: موٹا۔
القِنْي والقِنْيَة: بکری یا اونٹنی جس کو ذخیرہ بنایا جائے۔
القَنَّاء والمُقْنِي: نیزہ والا۔ القَنَّاء: نالی کھودنے والا۔
الاَقْنٰی مِنَ الانُوف: نتھنے تنگ اور درمیان سے بلند ناک اور کہا جاتا ہے "هُوَ اَقْنَى الانْفِ" وہ تنگ نتھنے اور درمیان سے بلند ناک والا ہے۔ مؤنث قَنْواء.
القَنَاء والاَقْنَاء ة. مِنَ الحَائِطِ: دیوار کی وہ جانب جس پر سایہ رجوع کرے۔
القُنُو: سیاہی۔
المَقْنَاة والمَقْنُوَة: وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پڑے۔
قَنِيَ يَقْنِي قَنْيًا وقِنْيَانًا وقُنْيَانًا المَالَ: حاصل کرنا۔ کمائی کرنا...... الحَيَاءَ: حیا کو لازم ہونا۔

قَنَّى اللّٰهُ فُلانًا: خوش کرنا۔ راضی کر دینا۔
قَانَى مُقَانَاةً الشَّيْءُ فُلانًا: موافق ہونا۔
......الشَّيْءَ: ملانا...... الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: خلط ملط کرنا۔
......الشَّيْءَ: ہمیشہ رہنا۔
اَقْنَى اِقْنَاءً اللّٰهُ: غنی کرنا۔ خوش کرنا۔ راضی کر دینا...... الصَّيْدُ فُلانًا ولِفُلانٍ: شکار کا زد میں آ جانا۔ قریب آ جانا۔
القُنْيَة والقِنْيَة: کمائی۔ ج قِنًى کہا جاتا ہے "لَهُ غَنَمٌ قُنْيَةٌ وقِنْيَةٌ" خالص اسی کی بکریاں ہیں۔
اَرْضٌ مَقْنَاةٌ: ہر شخص کے موافق آب وہوا والی زمین۔
قَهِبَ (س) قَهَبًا: بھورے رنگ کا ہونا۔ صفت قَهِبٌ واَقْهَبُ.
اَقْهَبَ عَنِ الطَّعَامِ: ہاتھ کھینچ لینا اور خواہش نہ کرنا۔
القَهْبُ: بڑا اونٹ۔
القُهْبَة: بھورا رنگ۔
القُهَاب والقُهَابِي: سفید۔
الاَقْهَبَان: ہاتھی اور بھینس۔
قَهَدَ (ف) قَهْدًا فِي مَشْيِهِ: چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا۔
القَهْد: سفید۔ تیرہ گون۔ صاف رنگ والا۔ ایک قسم کی بکری۔ نیل گائے کا بچہ۔ بچھیا۔ نرگس کی کلی جب کہ کھلی نہ ہو۔ ج قِهَاد.
قَهَرَهُ (ف) قَهْرًا: غالب ہونا۔
قُهِرَ اللَّحْمُ: گوشت میں آگ کی وجہ سے پانی نکلنا۔
قَاهَرَهُ: غالب آنا۔
اَقْهَرَهُ: مغلوب پانا۔ اَقْهَرَ الرَّجُلُ: ذلت اور قہر کی طرف معاملہ والا ہونا۔ یاران مقہور کا ساتھی ہونا۔
القُهْرَة: مجبوری۔ کہا جاتا ہے "هُوَ قُهْرَة لِلنَّاسِ" وہ ہر ایک کا مقہور ہے۔
القُهَرَة: مِنَ النِّسَاءِ: بہت شریر عورت ج قُهَرات.

القَاهِر: فا۔ بلند۔ ج قَوَاهِر.
القَاهِرَة: القاہر کا مؤنث۔ مملکت مصر کا پایہ تخت۔ ہر چیز کا سابق۔ سینہ۔ سرِ سینہ۔ مونڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔
القَهَّار: اسم مبالغہ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔
القَهْرَمَان: وکیل۔ آمد وخرچ کا منتظم۔ ج قهارمة.
القَهْرَمَة: قہرمان کا فریضہ۔
القَهْزَم: پستہ قد۔ القَهْقَب: عمر رسیدہ۔ لمبے قد والا۔ بیگن۔
قَهْقَرَ قَهْقَرَةً وتَقَهْقَرَ: پچھلے پاؤں لوٹنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يُقَهْقِرُ فِي مَشْيِهِ" جبکہ پچھلے پاؤں چلے۔
القَهْقُور: عمارت جس کو بچے پتھروں سے بناتے ہیں اور عوام اسے "قُعْقُور" کہتے ہیں۔
القَهْقَرَى: پچھلے پاؤں لوٹنا۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ القَهْقَرَى" وہ پچھلے پاؤں لوٹا۔
القَهْقَرَة: مص۔ بڑی چٹان۔ گیہوں جو سبزی کے بعد سیاہ ہو جائے۔
قَهَزَ (ف) قَهْزًا: کودنا۔
القَهْز: ریشم۔
قَهَلَ (ف) قَهْلاً وقُهُولاً وقَهِلَ (س) قَهَلاً وتَقَهَّلَ. جِلْدُهُ: کھال خشک ہونا۔ قَهَلَ الرَّجُلُ: ناشکری کرنا۔ کفران نعمت کرنا...... فُلانًا: بری تعریف کرنا۔ قَهِلَ (س) قَهَلاً وتَقَهَّلَ الرَّجُلُ: جسم کو آلودہ رکھنا۔ پاک صاف نہ رکھنا۔ تَقَهَّلَ: آہستہ چال چلنا۔ اپنی حاجت کا گلہ کرنا۔ بدحال ہونا۔ تَقَهَّلَ صَوْتُهُ: آواز کا نرم وضعیف ہونا۔
اَقْهَلَ الرَّجُلُ: اپنے آپ کو میلا کچیلا رکھنا۔ لایعنی اُمور میں مشغول ہونا۔
اِنْقَهَلَ: کمزور ہونا اور گر پڑنا۔
القَيْهَل والقَيْهَلَة: چہرہ۔ پیکر۔ کہا جاتا ہے "حَيَّا اللّٰهُ هٰذِهِ القَيْهَلَةَ" اللہ تعالیٰ اس چہرہ کو باقی رکھے۔

قَهِمَ (س) قَهَمًا الرَّجُلُ: قلیل الاشتہاء ہونا۔ صفت قَهِمٌ۔

اَقْهَمَ عَنِ الطَّعَامِ: کھانے کی خواہش نہ رکھنا ......عَنِ الشَّيْئِ: ناپسند کرنا۔ عَنِ الشَّرَابِ وَالْمَاءِ: چھوڑنا...... اَلْاِبِلُ عَنِ الْمَاءِ: اونٹوں کا پانی پر نہ جانا...... اِلَيْهِ: خواہش کرنا۔ اَقْهَمَتِ السَّمَاءُ: آسمان کا بادل سے صاف ہونا۔

قَهْمَزَ قَهْمَزَةً: کودنا۔

الْقَهْمَزَى: گھوڑے کا پویہ دوڑنا۔ جلد بازی۔ نشاط۔

الْقَهْمَز: پستہ قد۔

الْقَهْمَزَة: مص...... مِنَ النِّسَاءِ: بہت پستہ قد عورت۔

اَقْهَى: قہوہ پینے کی مداومت کرنا۔

الْقَهْوَةُ: خالص دودھ۔ پوری شکم سیری۔ شراب۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شراب کو قہوہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے پینے والے کی اشتہا کم ہوجاتی ہے۔ بو۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ فُلَانًا طَيِّبُ قَهْوَةِ الْفَمِ" یعنی فلاں کے منہ کی بو اچھی ہے اور مولدین درخت بن کو بھی کہتے ہیں اور اس درخت سے پینے کی جو چیز بنائی جاتی ہے اس کو بھی قہوہ کہتے ہیں۔ نیز جس جگہ کثرت سے پی جائے اس کو بھی مجازاً قہوہ کہتے ہیں۔

اَلْمَقْهَى: قہوہ خانہ۔ ہوٹل قہوہ۔

الْقَهْوَان: عمر رسیدہ موٹے سینگوں والا بکرا۔

قَهْوَسَ وَتَقَهْوَسَ: دوڑنا۔ قَهْوَسَ الرَّجُلُ: خوف سے دوڑنا۔ وتَقَهْوَسَ: جھک کر مضطربانہ چلنا۔ کبڑا ہونا۔

قَهِيَ (س) قَهْيًا وَاَقْهَى اِقْهَاءً عَنِ الطَّعَامِ: اشتہا کم ہونا۔ قَهِيَ عَنِ الشَّرَابِ: چھوڑنا۔

اِقْتَهَى عَنِ الطَّعَامِ: بغیر مرض کے کھانے کی خواہش نہ ہونا۔

الْقَاهِي: تیز خاطر۔ عَيْشٌ قَاهٍ: خوش عیشی۔

قَابَ يَقُوبُ قَوْبًا الْاَرْضَ: زمین کو گولائی میں کھودنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا اپنے انڈے کو توڑنا...... الرَّجُلُ: قریب ہونا۔ بھاگنا۔

قَوَّبَ الْاَرْضَ: زمین کو گولائی میں کھودنا۔ روند کر نشان چھوڑنا...... الشَّيْئَ: اکھیڑنا۔

تَقَوَّبَ: جڑ سے اکھیڑنا۔ کہا جاتا ہے "تَقَوَّبَ مِنْ رَاْسِهِ مَوَاضِعُ" یعنی اس کے سر میں چند جگہ چھل گئیں (...... وَانْقَابَ) الْمَكَانُ: درخت اور گھاس سے صاف کیا جانا۔

تَقَوَّبَتْ وَانْقَابَتِ الْبَيْضَةُ: انڈے کا پھٹنا۔

وَانْقَابَتِ الْاَرْضُ: زمین کا کھدنا۔

اِقْتَابَ الشَّيْئَ: پسند کرنا۔ اختیار کرنا۔

الْقَاب: مقدار۔ کمان کے قبضہ اور گوشہ کمان کے درمیان کا فاصلہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَلٰى قَابَ قَوْسَيْنِ" کنایہ ہے بہت قریب ہونے سے۔

الْقُوْب: چوزہ۔ ج اَقْوَاب. اُمُّ قُوْب: مصیبت۔

الْقِيب: مقدار۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا قِيبُ قَوْسٍ"۔

الْقَابَة وَالْقَائِبَة: چوزہ۔ انڈا اور مثال میں ہے "تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ اَوْ قَابَةٌ مِنْ قُوْبٍ" یعنی انڈا چوزے سے جدا ہوگیا۔ اس موقع پر کہا جاتا ہے جبکہ کوئی اپنے ساتھی سے جدا ہوجائے۔

الْقُوْب: انڈے کے چھلکے۔

الْقُوْبَاءُ وَالْقُوَبَاءُ۔ ج قُوَب وَالْقُوْبَة وَالْقُوَبَة: داد کی بیماری۔ عوام اسے حزاز کہتے ہیں۔ الْقُوَبَة: گھر پر مقیم خانہ نشین۔

الْقُوَبِي: چوزے کھانے کا حریص۔

الْمُقْتَوَب: چھلا ہوا۔ داد کھجلی کی وجہ سے کھال چھلا ہوا شخص ...... مِنَ الْحَيَّاتِ: کینچلی اترا ہوا سانپ۔

قَاتَ يَقُوْتُ قَوْتًا وَقِيَاتَةً الرَّجُلَ: روزی دینا۔ گزارہ دینا۔ خوراک دینا۔

اَقَاتَ اِقَاتَةً فُلَانًا وَعَلٰى فُلَانٍ: گزارہ دینا۔ حفاظت کرنا۔ قابو پانا۔ قدرت رکھنا۔

اِقْتَاتَ اِقْتِيَاتًا وَتَقَوَّتَ بِالشَّيْئِ: کھانا۔

اِقْتَاتَ الشَّيْئَ: خوراک بنانا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَقْتَاتُ الْكَلَامَ" فلاں کم گفتگو کرتا ہے۔

اِسْتَقَاتَ اِسْتِقَاتَةً. فُلَانًا: گزارہ طلب کرنا۔

الْقَات: ایک درخت کا نام۔

الْقُوْت: خوراک۔ گزارہ کے لائق کھانا۔ ج اَقْوَات.

الْقَائِت وَالْقِيت وَالْقِيتَة وَالْقُوَات: خوراک گزارہ کے لائق۔ الْقَائِتُ مِنَ الْعَيْشِ: کفایت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ فِي قَائِتٍ مِنَ الْعَيْشِ" الْقَائِت: شیر۔

الْمُقِيت: فا۔ قدرت رکھنے والا۔ نگہبان۔ گواہ۔

قَاحَ يَقُوْحُ قَوْحًا وَتَقَوَّحَ تَقَوُّحًا. الْجُرْحُ: زخم سوجنا۔ پیپ والا ہونا۔ قَاحَ وَقَوَّحَ الْبَيْتَ: جھاڑو دینا۔

اَقَاحَ اِقَاحَةً الرَّجُلُ: سوال کے بعد منع کرنے کا ارادہ۔

الْقَاحَة: صحن۔ کہا جاتا ہے "دَخَلْتُ قَاحَةَ الدَّارِ" گھر کے صحن میں داخل ہوا۔ ج قُوْح.

قَاخَ يَقُوْخُ قَوْخًا جَوْفُهُ: بیماری کی وجہ سے خراب ہونا۔

لَيْلَةٌ قَاخٌ: کالی رات۔

قَادَ يَقُوْدُ قَوْدًا وَقِيَادَةً وَقِيَادًا وَمَقَادَةً وَقَيْدُوْدَةً وَقَوَّدَ. تَقْوِيدًا وَتَقْوَادًا. الدَّابَّةَ: چوپائے کو آگے سے کھینچنا۔

قَادَ يَقُوْدُ قِيَادَةَ الْجَيْشِ: سالار جیش ہونا۔

......الْقَاتِلَ اِلٰى مَوْضِعِ الْقَتْلِ: قاتل کو قصاص کے لئے لے جانا۔

قِيْدَ الدَّقِيْقُ: آٹے کا پیڑا بنانا اور پکایا جانا۔

قَوِدَ يَقْوَدُ قَوَدًا. الْفَرَسُ وَغَيْرُهُ: لمبی پیٹھ اور گردن والا ہونا۔ صفت اَقْوَدُ مؤنث قَوْدَاءُ ج قُوْد.

اَقَادَ: آگے بڑھنا...... الْغَيْثُ: بارش کا پھیلنا...... هُ خَيْلًا: آگے سے کھینچنے کے لئے دینا۔

القَاتِلَ بِالقَتِيلِ :مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا۔

قَاوَدَهٗ مُقَاوَدَةً :ساتھ ساتھ چلنا۔

اِنْقَادَ اِنْقِيَادًا. لِفُلَانٍ :تابعدار ہونا۔فروتنی کرنا......الطَّرِيْقُ اِلٰی کَذَا: واضح ہونا۔ نمایاں ہونا(...... واقْتَادَ اِقْتِيَادًا) کھینچنا۔

اِقْتَادَ الدَّابَّةَ :کھینچنا۔کہا جاتا ہے "اِقْتَادَ الدَّابَّةَ فَاقْتَادَتْ" اس نے جانور کو کھینچا پس وہ کھینچ گیا (لازم ومتعدی)

تَقَاوَدَ المَكَانُ :جگہ کا ہموار ہونا...... الرَّجُلَانِ: دومردوں کا ایک ساتھ بھاگنا گویا کہ دونوں ایک دوسرے کو کھینچ رہے ہیں۔

اِسْتَقَادَ :ذلیل ہونا۔فروتنی کرنا......لَهٗ : فرماں بردار ہونا۔تابعدار ہونا......الاَمِيْرَ : مقتول کا قصاص لینے کی درخواست کرنا۔کہا جاتا ہے اِسْتَقَادَ الاَمِيْرَ مِنَ القَاتِلِ فَاَقَادَهٗ مِنْهُ :اس نے امیر سے قصاص لینے کی استدعا کی اور امیر نے قصاص لیا۔

القَادُ والقِيْدُ :اندازہ ومسافت۔کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمَا قَادُ قَوْسٍ او قِيْدُ قَوْسٍ" ان دونوں کے درمیان ایک کمان کی مقدار فاصلہ ہے۔

القَوْدُ :مص۔کوتل گھوڑا۔کہا جاتا ہے "مَرَّبِنَا قَوْدٌ".

القَوَدُ :قود کا مصدر۔قصاص۔مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا۔

القِيَادُ :مص۔جانور کو کھینچنے کی رسّی۔کہا جاتا ہے "فُلَانٌ سَلِسُ القِيَادِ" فلاں تمہاری خواہشات کا فرمانبردار ہے "واَعْطَى فُلَانٌ القِيَادَ" فلاں خوشی سے فرمانبردار ہوگیا۔اور بعضوں نے کہا کہ مجبوراً۔

فَرَسٌ قَيِّدٌ وقَيْدٌ وقَوُوْدٌ وقَوُوْدٌ :سدھا ہوا تابعدار گھوڑا۔

القَوَّادُ :اسم مبالغہ۔

الاَقْوَدُ :سدھا ہوا تابعدار گھوڑا۔مضبوط گردن والا۔بخیل۔کسی چیز کی طرف متوجہ ہونے والا اور باز نہ رہنے والا (...... والمُقَوَّدُ) لمبا پہاڑ۔

القَائِدُ :قا۔ج قُوَّادٌ وقُوَّدٌ وقَادَةٌ :ج قَادَاتٌ: مستطیل زمین یا پہاڑ۔پہاڑ کی چوٹی۔

القَائِدَةُ :قائد کا مؤنث۔زمین پر پھیلا ہوا ٹیلہ۔کہا جاتا ہے "اَعْطَاهُ مَقَادَتَهٗ" یعنی وہ اس کا فرمانبردار ہوگیا۔

المِقْوَدُ :جانور کو کھینچنے کی رسّی۔ج مَقَاوِدُ.

المَقُوْدُ :مفع اور مَقْوُوْدٌ :بھی اصل کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔

طَرِيْقٌ مُنْقَادٌ :سیدھا راستہ۔

قَارَ يَقُوْرُ قَوْرًا :پنجوں کے بل چلنا...... الصَّيْدَ :فریب دے کر شکار کرنا......فُلَانًا: آنکھ پھوڑنا(...... وقَوَّرَا تَقْوِيْرًا واقْتَارَ اِقْتِيَارًا واقْوَرَّ اِقْوِرَارًا) الشَّيْءَ :گول کاٹنا۔

اِقْتَارَ الرَّجُلُ :محتاج ہونا۔اِقْتَارَ حَدِيْثَهُم : کھود کرید کرنا۔

قُوِرَ يُقْوَرُ قَوْرًا. الرَّجُلُ :کانا ہونا۔

تَقَوَّرَ السَّحَابُ :بادلوں کا علیحدہ علیحدہ گول ٹکڑے ہونا......اللَّيْلُ :اکثر رات گزر جانا......الحَيَّةُ :سانپ کا کنڈلی مارنا۔

اِنْقَارَ اِنْقِيَارًا :واقع ہونا......اِنْقَارَتِ البِئْرُ : کنوئیں کا منہدم ہونا۔ویران ہونا۔اِنْقَارَ بِهٖ :مائل ہونا۔

اِقْوَرَّ اِقْوِرَارًا. الفَرَسُ :گھوڑے کا دبلا ہونا......الجِلْدُ :دبلے پن کی وجہ سے جھری پڑنا۔اِقْوَرَّتِ الاَرْضُ :روئیدگی کا جاتا رہنا......فُلَانٌ :موٹا ہونا۔

القَارُ :تارکول۔سیاہ رنگ کا ایک روغن جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔ایک کڑوا درخت۔واحد قَارَةٌ: اونٹوں کا بڑا گلہ۔

القُوْرُ :مص۔نئی روئی۔روئی کی رسّی۔

القَارَةُ :پہاڑوں سے علیحدہ چھوٹا پہاڑ۔مادہ ریچھ ج قَارٌ وقَارَاتٌ وقُوْرٌ وقِيْرَانٌ.

الاَقْوَرُ :کشادہ۔مؤنث قَوْرَاءُ.

الاَقْوَرِيَّاتُ والاَقْوَرُوْنَ :بڑی بڑی مصیبتیں۔

المُقَوَّرُ :مفع۔قارملا ہوا۔دبلا گھوڑا۔

قَوَّزَ تَقْوِيْزًا النَّبْتُ :نباتات کا بکثرت ہونا۔

تَقَوَّزَ البَيْتُ :گھر کا منہدم ہونا......الوَعِلُ: پہاڑی بکرے کا دوڑنا۔

اِقْتَازَهُ النَّمِرُ :چیتے کا پھاڑ کھانا۔

قَاسَ يَقُوْسُ قَوْسًا القَوْمَ :سابق ہونا۔آگے بڑھنا......الشَّيْءَ عَلٰی غَيْرِهٖ وبِهٖ : نمونہ پر اندازہ کرنا۔

قَوِسَ (س) قَوَسًا وتَقَوَّسَ واِسْتَقْوَسَ الرَّجُلُ :خمیدہ پشت ہونا۔وقَوَّسَتِ السَّحَابَةُ :بارش ہونا۔

قَاوَسَنِي فَقُسْتُهٗ اَقُوْسُهٗ :اس نے کمان کے عمدہ ہونے میں مجھ سے مقابلہ کیا میں غالب رہا۔

تَقَوَّسَ :مڑا ہوا ہونا۔کمان کی مانند ہونا۔......قَوْسَهٗ :کمان اٹھانا......ہ الشَّيْبُ : بڑھاپے کا بالوں کو کھچڑی کرنا۔

اِقْتَاسَ الشَّيْءَ :اندازہ کرنا......بِفُلَانٍ: اقتداء کرنا۔

القَوْسُ :مص۔کمان۔مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں اور اس کی تصغیر قُوَيْسَةٌ وقُوَيْسٌ اور ج قِسِيٌّ وقُسِيٌّ واَقْوَاسٌ وقِيَاسٌ واَقْوُسٌ واَقْيَاسٌ اور نسبت کے لئے قَسَوِيٌّ :اور قوس کی اضافت تخصص کی طرف ہوا کرتی ہے۔جیسے قَوْسُ نَدْفٍ وقَوْسُ نَبْلٍ وغَيْرِهٖ. القَوْسُ : ہر خمی چیز جو کمان کی طرح ہو۔قَوْسُ قُزَحَ: دھنک۔ذراع۔قَوْسُ الرَّجُلِ :جھکی ہوئی پیٹھ۔

القُوْسُ :راہب کا صومعہ۔شکاری کا جھونپڑا۔

الاَقْوَسُ :خمیدہ پشت۔بلند ریت کا ڈھیر۔

لَيْلٌ اَقْوَسُ :بہت تاریک رات۔بَلْدَةٌ اَقْوَسُ :دور کا شہر(...... والقَوْسُ والقَوْسِيُّ) مِنَ الاَيَّامِ :سخت اور لمبا دن۔

القَوَّاس : کمان والا۔ کمان گر۔ کمان چلانے والا۔ والقَوَّاس: پادری یا سفیر کا خادم۔ جن کی خاص وردی ہوتی ہے۔

اَلقُوَیْسَۃُ: ایک خوشبودار پودا جو کہ پتھروں کے قریب بڑھتا ہے' سفید تنے والا ہوتا ہے اس کے پھول گلابی ہوتے ہیں اس کے کچھ طبی فوائد ہوتے ہیں۔

القَیّاس :کمان کا درست کرنے والا۔

(......والمَقاوِسُ) گھوڑوں کو چلانے والا۔

القُوَیْس والقُوَیْسَۃ :قوس کی تصغیر۔ ایک قسم کی نباتات۔

المِقْوَس :کمان رکھنے کا تھیلہ۔ میدان۔ رسّی کہ جس سے گھوڑ دوڑ میں گھوڑوں کی صفت بندی کی جاتی ہے۔ وہ مقام جہاں سے گھوڑ دوڑ میں گھوڑے دوڑنا شروع کرتے ہیں۔ ج مَقاوِس.

تَقَوْصَرَ :بعض کا بعض میں داخل ہونا۔

القَوْصَرۃ : کھجور وغیرہ رکھنے کا بانس کا بنا ہوا ٹوکرا۔

قاضَ یَقُوضُ قَوضًا وقَوَّضَ البِناءَ : عمارت ڈھانا۔ قَوَّضَ الصُّفُوفَ والمَجالِسَ :تتر بتر کرنا۔ منتشر کرنا۔ بولتے ہیں "بَنی فُلانٌ ثُمَّ قَوَّضَ" جبکہ کوئی بھلائی کے بعد برائی کرے۔

تَقَوَّضَ : آنا جانا...... الحَلَقُ او الصُّفُوفُ : حلقہ یا صفت کا پراگندہ ہونا (...... وانقاض)

البِناءُ: عمارت کا گر جانا۔ منہدم ہونا۔

القُوط : بکریوں کا ریوڑ۔ ج اَقْواط.

القُوطَۃ: بڑا ٹوکرا۔

القَوّاط : بکریوں کے ریوڑ کو چرانے والا۔

قاعَ یَقُوعُ قَوعًا : پیچھے رہنا۔ پچھلے پاؤں لوٹنا (...... وَتَقَوَّعَ) کانٹے دار جگہ میں چلنے والے کی طرح بچتا بچاتا چلنا۔

القاع : پست ہموار پہاڑ اور ٹیلوں سے دور والی زمین۔ ج اَقْواع واَقْوُع وقِیع وقِیعان وقِیعَۃ.

القَوْع :مس۔ گیہوں' کھجور وغیرہ کے خشک کرنے کی جگہ۔ ج اَقْواع.

القاعَۃ : مکان کا صحن ج قاعات.

القَوَّاع: بلبلانے والا بھیڑیا۔

القُوَّاع :خرگوش۔ مؤنث قُوَّاعَۃ.

قافَ یَقُوفُ قَوفًا واقْتافَ اَثَرَ فُلانٍ : پیروی کرنا۔ پیچھے جانا۔

تَقَوَّفَ اَثَرَ فُلانٍ :کھوج لگانا۔ تلاش کرنا۔

...... ہ فِی المَجْلِسِ :بات کرنی سکھلانا۔ کلام کی اصلاح کرنا۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ یَتَقَوَّفُ عَلٰی مَالِیْ" وہ میرے مال کو مجھ سے روکتا ہے۔

القائِف :قیافہ شناس۔ وہ شخص جو کسی کے اعضاء کو دیکھ کر یہ کہہ دے کہ یہ فلاں نسب سے ہے۔ ج قافَۃ (...... والقُوَّاف والقَوَّاف) کھوج لگانے والا۔

الاَقْوَف :اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ اَقْوَفُ النّاسِ لِلْاَثَرِ" وہ لوگوں میں نشانات کا زیادہ کھوج لگانے والا ہے۔

القُوف : کان کا بالائی حصہ۔

القُوفِی :ہر خوشبودار دھونی۔

القاف والقُوف والقُوفَۃ مِنَ الرَّقَبَۃِ :نقرہ گردن کے بال اور کہا جاتا ہے "اَخَذْتُہٗ بِقُوفِ رَقَبَتِہٖ" میں نے اس کی پوری گردن پکڑ لی۔

قاقَتْ تَقُوقُ قَوقًا. الدَّجاجَۃُ :مرغی کا کڑکڑانا۔

القاق : بے وقوف (...... والقُوق والقِیق) مِنَ الرِّجالِ :بہت زیادہ لمبا۔ القاق والقُوق: ایک آبی پرندہ۔

القائِق :لمبی کشتی۔

القاوُوق :ایک قسم کی لمبی ٹوپی جو ممالک عجم میں مستعمل ہے۔ ج قَواوِیق (دخیل)

قَوْقَأَت قَوْقاۃً الدَّجاجَۃُ : مرغی کا کڑکڑانا۔

القُوقَۃ: ایک قسم کا پرندہ جو اُجاڑ جگہوں میں رہتا ہے۔

قَوْقَلَ قَوْقَلَۃً الرَّجُلُ فِی الجَبَلِ :پہاڑ پر چڑھنا۔

قَوْقَی قَوْقاۃً وقِیقاءً :چیخنا۔ چلانا۔

قالَ یَقُولُ قَولاً وقالاً وقِیلاً وقَولَۃً ومَقالاً ومَقالَۃً :کہنا۔ بولنا...... بِکَذا: حکم کرنا' اعتقاد رکھنا...... بِیَدِہٖ: ہاتھ جھکا کر پکڑنا۔ بِرَاْسِہٖ :اشارہ کرنا...... بِرِجْلِہٖ: چلنا ...... عَنْہُ :روایت کرنا...... عَلَیْہِ :افترا کرنا۔ تہمت لگانا...... الحائِطُ :دیوار کا گرنا ...... لَہٗ : خطاب کرنا...... فِیْہِ وعَنْہُ :اجتہاد کرنا...... بِثَوبِہٖ: کپڑے کو بلند کرنا...... بِہٖ : محبت کرنا اور اپنے لئے خاص کرنا۔

القَومَ بِفُلانٍ :قتل کرنا اور "ماتَ وغَلَبَ ومَالَ واَقْبَلَ واسْتَراحَ" کے معانی میں بھی مستعمل ہے اور افعال کی تیاری کو بھی قول سے تعبیر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "قالَ فَاَکَلَ قالَ فَضَرَبَ" وغیرہ اور ظن کے معنی میں بھی آتا ہے اور اسی کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ مخاطب کا صیغہ اور فعل مستقبل ہو اور اس سے پہلے استفہام ہو اور استفہام اور فعل کے درمیان ظرف کے علاوہ کسی اور چیز کا فاصلہ نہ ہو۔ جیسے "اَتَقُولُ زَیْدًا مُنْطَلِقًا" بمعنی "اَتَظُنُّہٗ مُنْطَلِقًا" اور بعض کے نزدیک ظن کے معنی میں بلا کسی شرط کے مستعمل ہے چاہے استفہام ہو یا نہ ہو۔ صیغہ مخاطب کا اور فعل مستقبل کا ہو یا نہ ہو جیسے قُلْتُ زَیْدًا مُنْطَلِقًا :بمعنی ظَنَنْتُ.

قَوَّلَ واَقالَ اِقالَۃً واَقْوَلَ اِقْوالاً. فُلانًا مالَمْ یَقُلْ: غلط قول کی نسبت کرنا۔ نہ کہی ہوئی بات کو منسوب کرنا۔ وقَوَّلَہٗ: بات کہنے کی تعلیم دینا یا حکم دینا۔

قاوَلَہٗ مُقاوَلَۃً فِی الاَمْرِ : مباحثہ کرنا۔

تَقَوَّلَ عَلَیْہِ القَولَ :جھوٹ گھڑنا۔

تَقاوَلُوا فِی الاَمْرِ :گفت و شنید کرنا۔

اِقْتالَ الشَّیءَ :پسند کرنا...... عَلَیْہِمْ: حکم لگانا۔

بِالثَّوبِ ثَوبًا : کپڑے کو کپڑے سے بدل لینا۔

الْقَال و الْقِيْل :مص ۔ گفتگو ۔ الْقَال : ابتدایا سوال ۔ کہنے والا ۔ جیسے "رَجُلٌ قَالٌ" بمعنی قَائِل. الْقِيْلُ : جواب ۔

الْقَيْل :رئیس ۔ حمیر کے بادشاہ کا لقب ۔ ج اَقْوَال و اَقْيَال و قُيُوْل.

الْقَوْل : کلام یا ہر ایک لفظ ۔ ج اَقْوَال ج اَقَاوِيْل.

الْقَائِل : فا ۔ ج قُوَّل و قُيَّل و قَالَة و قُوُوْل.

الْقَالَة و الْقَوْلَة و الْمَقَال و الْمَقَالَة : گفتگو ۔ الْمَقَالَة : کتاب کا ایک ٹکڑا ۔ و الْقَالَة : لوگوں کے اندر بری یا بھلی پھیلی ہوئی بات ۔ دو پہر کا قَيْلُوْلَه.

الْقُوْلَة و الْقَوَّال و الْقَوَّالَة و الْقَوُوْل و الْقَوُوْل ج قُوُل و قُوْل و الْتِقْوَلَة و الْتِقْوَالَة : خوش بیان ۔ بہت بولنے والا ۔

الْقَوَّال : گویا ۔ ج قَوَّالُوْن.

الْمِقْوَل و الْمِقْوَال :اچھی گفتگو کرنے والا ۔ تیز زبان ۔ الْمِقْوَل : زبان ج مَقَاوِل و مَقَاوِلَة اِمْرَاَةٌ مِقْوَل و مِقْوَال :اچھی گفتگو کرنے والی تیز زبان عورت ۔

الْمَقُوْل و الْمَقْوُوْل :مفع ۔

كَلِمَةٌ مَقُوْلَة : بار بار کہا ہوا کلمہ ۔

قَامَ يَقُوْمُ قَوْمًا و قَوْمَةً و قِيَامًا و قَامَةً : کھڑا ہونا ۔ ٹھہرنا ۔ چلنے والے سے تم کہتے ہو "قُمْ لِيْ" یعنی میری وجہ سے ٹھہرو ۔

الْمَاءُ : پانی کا منفذ نہ پانے سے ٹھہر جانا ۔

قَامَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ : تھک جانا ۔ قَامَ مِيْزَانُ النَّهَارِ : دو پہر ہونا ...... الْاَمْرُ : اعتدال پر ہونا ...... الْمَاءُ : پانی کا جم جانا ...... قَامَتِ السُّوْقُ : بازار کا رائج ہونا ۔ قَامَ الْكَلَاُ : گھاس کا ظاہر ہونا ...... الْمَتَاعُ بِهٖ : قیمت برابر ہونا ...... عَلَى الْاَمْرِ : مداومت کرنا ...... بِهٖ ظهره : دردمند کرنا ...... بِالْاَمْرِ : انتظام کرنا ...... عَلَى الْاَمْرِ : نگہبانی کرنا ...... عَلٰى غَرِيْمِهٖ : قرض دار سے مطالبہ کرنا ۔ فِي الصَّلَاةِ : شروع کرنا ...... اَهْلَهٗ : اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرنا ۔ کہا جاتا ہے "قَامَ يَفْعَلُ كَذَا" یعنی ایسا کرنے لگا ۔ قَامَتِ الصَّلٰوةُ : نماز شروع ہوگئی اور کہا جاتا ہے "قَامَ بِيْ وَقَعَدَ" یعنی میرے متعلق بُری خبریں پھیلائیں ۔

قَوَّمَ الشَّيْءَ : سیدھا کرنا اور اسی سے تَقْوِيْمُ الْبُلْدَانِ : ہے جس کے معنی ہیں شہروں کا طول و عرض بیان کرنا ۔ قَوَّمَ دَارَءَهٗ : کجی کو دور کرنا ۔ الْمَتَاعَ : قیمت لگانا ۔

قَاوَمَهٗ قِوَامًا و مُقَاوَمَةً : ساتھ کھڑا ہونا ۔ مخالفت کرنا ۔ قائم مقام ہونا ۔

اَقَامَهٗ اِقَامَةً و قَامَةً : کھڑا ہونا ۔ اَقَامَ الْمَائِلَ او الْمُعْوَجَّ : سیدھا کرنا اور تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے "مَا اَقْوَمَه" اور یہ مزید سے آنے کی وجہ سے شاذ ہے ۔ اَقَامَ الشَّيْءَ : ہمیشہ رکھنا ...... بِالْمَكَانِ : وطن بنالینا ۔ اقامت کرنا ...... الْحَقَّ : حق ظاہر کرنا ...... الصَّلَاةَ : کامل طریقہ سے ادا کرنا ...... لِلصَّلَاةِ : اقامت کہنا ...... السُّوْقَ : رائج رکھنا ۔ بازار لگانا ۔

تَقَاوَمَ : سیدھا ہونا ۔ کہا جاتا ہے "قَوَّمْتُهٗ فَتَقَوَّمَ" میں نے اسے سیدھا کیا وہ سیدھا ہو گیا ۔

تَقَاوَمَ الْقَوْمُ الشَّيْءَ بَيْنَهُمْ : قیمت کا اندازہ لگانا ۔ تَقَاوَمُوْا فِي الْحَرْبِ : بعض کا بعض کے لئے کھڑا ہونا ۔

اِقْتَامَ اِقْتِيَامًا اَنْفَهٗ : ناک کاٹنا ۔

اِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَةً : سیدھا ہونا ۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَقَامَ لَهُ الْاَمْرُ" معاملہ اس کے لئے ٹھیک و درست ہوگیا ...... الْمَتَاعَ : سامان کی قیمت لگانا ...... الشِّعْرُ : شعر موزوں ہونا ۔

الْقَوْمُ : لوگوں کی جماعت ۔ ج اَقْوَام و اَقَاوِم و اَقَائِم و اَقَاوِيْم قَوْمُ الرَّجُلِ : قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں ۔

الْقَوْمَ : دشمن ج قِيْمَان (...... و الْقُوْم) کسی جگہ میں اقامت کرنا ۔ الْقَوْمَ : ارادہ ۔

اَلْقُوْمَانْدُس : وہ فوجی جماعت جس کو تربیت دی جائے تا کہ وہ کشتیوں کے ذریعے اندھیرے میں دشمن کے خشکی والے ٹھکانوں کو نیست و نابود کردے ۔

الْقَوْمَة :مص ۔ قام کا اسم مرۃ ۔ قامت انسان ۔ رکوع اور سجدہ کے درمیان قیام ۔

الْقَوَام :اعتدال ۔ قَوَامُ الْاِنْسَانِ : قد و قامت ۔

اَلْقَوْمِي : قومیت کا نظریہ رکھنے والا ۔

اَلْقَوْمِيَّة : اصل اجتماعی سیاسی نظریہ جس کے تحت اس نظریہ کو ماننے والا امت کے متعلق کاموں کو اس کے غیر کے کاموں پر ترجیح دیتا ہے ۔

الْقَوَام و الْقِوَام : گزارہ ۔ زندگی ۔

قِوَامُ الْاَمْرِ و قِيَامُهٗ : مایۂ درستگی ۔ جس سے کسی چیز کا قیام ہو اور کہا جاتا ہے "هُوَ قِيَامُ اَهْلِهٖ و قِوَامُهُمْ" وہ اپنے اہل و عیال کے لئے سہارا ہے ۔ الْقِوَام : سیدھا ۔ کہا جاتا ہے "رُمْحٌ قِوَامٌ" سیدھا نیزہ ۔

الْقُوَام : ایک بیماری جو جانوروں کی ٹانگ میں ہوتی ہے ۔

الْقَامَة :مص ۔ لوگوں کی جماعت ...... مِنَ الْاِنْسَانِ : قد ۔ ج قَامَاتٌ و قِيَم : چرخی مع سامان کہا جاتا ہے "اِسْتَقُوْا عَلَى الْقَامَةِ" انہوں نے چرخی پر پانی کھینچا ۔ ج قِيَم.

الْقِيَامَة : موت کے بعد اٹھنا ۔ یوم قیامت ۔ قبروں سے اٹھنے کا دن ۔

الْقِيْمَة. قام : کا اسم نوع ۔ قیمت ۔ ج قِيَم قِيْمَةُ الْاِنْسَانِ : انسانی قد ۔

الْقِيَمِي : قیمت کی طرف منسوب ۔

الْاِقَامَة :مص ۔ اِقَامَةُ الْجُنْدِيِّ : فوجی کی ڈیوٹی ۔ ج اِقَامَات اور کہا جاتا ہے "طَوٰى بِسَاطَ الْاِقَامَةِ" یعنی کوچ کیا ۔

اَلتَّقْوِيْم : کیلنڈر جنتری اس کی بانیوں کے لحاظ سے کئی اقسام ہیں ۔ (۱) اَلرُّوْمِي اَوِ الْيُوْلِيُوْسِي : اس کو یولیوس قیصر نے ۴۳ قبل مسیح جاری کیا تھا ۔ اس میں سال کبیسہ (لیپ سال) چار پر تقسیم ہو کر آتا ہے ۔

(۲) اَلتَّقْوِيْمُ الْهِجْرِي : اس کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۶ جولائی ۶۲۲ء

٧١ھ میں جاری کیا تھا۔ ہجری سال ١٢ قمری مہینوں کا ہوتا ہے۔ شمسی لحاظ سے ٣٥٤ دنوں کا ہوتا ہے۔ لیپ سالوں میں ٣٥٥ دنوں کا ہوتا ہے۔

التَّقْوِيم: مص۔ تَقْوِيمُ البُلْدَان: ممالک کے طول وعرض اور زمین کے خراج کا بیان۔

التَّقْوِيم: جنتری۔ ج تَقَاوِيم.

القَيِّمُ عَلَى الأمْرِ: متولی۔ منتظم۔ مؤنث قَيِّمَة قَيِّمُ المَرْأةِ: شوہر۔ اَمْرٌ قَيِّم: سیدھا معاملہ الدِّيَانَةُ القَيِّمَةُ: راست بازی۔ کہا جاتا ہے "ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةُ" صفت مؤنث اس وجہ سے ہے کہ دین سے مراد ملت حنفی ہے۔

القَائِم: فا ج قُوَّم وقُيَّم وقُوَّام وقُيَّام وقِيَمٌ وقِيَام. قَائِمُ السَّيْفِ: تلوار کا قبضہ۔ قَائِم المَاءِ: پانی کے لئے بلند عمارت جہاں سے پانی تقسیم ہو۔ واٹرورکس۔

القَائِم مَقَام عِنْدَ اَرْبَابِ السِّيَاسَة: نائب۔ ج قُوَّام المَقَامَات.

القَائِمَة. قائم: کا مؤنث ج قَائِمَات وقَوَائِم قَائِمَةُ السَّيْفِ: تلوار کا قبضہ۔ قَائِمَةُ الدَّابَّةِ: جانور کی ٹانگ اور اسی سے ہے قَائِمَةُ الخُوَانِ او السَّرِيْرِ: دسترخوان یا تخت کا پایہ۔ ج قَوَائِم. القَائِمَة: کتاب کا ورق۔ العَيْنُ القَائِمَةُ: ایسی آنکھ جس کی بصارت زائل ہو چکی ہو اور ڈھیلا اپنی جگہ پر قائم ہو۔

قَوْمِيَّةُ الأمْرِ: معاملہ کی درستگی۔ قَوْمِيَّةُ الإنْسَانِ وقُوْمِيَّتُهُ: قامت انسان۔

القَوَّام: اچھے قد وقامت والا۔ اُمور کا منتظم۔ اچھی نگرانی کرنے والا۔ امیر۔ ج قَوَّامُوْن.

القَوِيْم: معتدل۔ اچھے قد وقامت والا۔ ج قِيَام.

القَيَّام والقَيُّوْم: ہر چیز کا نگہبان۔ بے مثل و بے ہمتا۔ وہ ذات جو ابدی ہو اور قائم بذاتہ ہو۔ القَيُّوْم: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

الأقْوَم: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ أقْوَمُ كَلَامًا مِنْ فُلَانٍ" فلاں بہ نسبت فلاں کے زیادہ سیدھی سادی گفتگو کرنے والا ہے۔

المَقَام: کھڑے ہونے کی جگہ۔ مرتبہ ج مَقَامَات (...... والمُقَام) کھڑا ہونا۔ کھڑے ہونے کی جگہ۔ کھڑے ہونے کا زمانہ۔

المَقَامَة: مجلس۔ سرداری۔ لوگوں کی جماعت۔ خطبہ یا وعظ یا روایت جو لوگوں کے مجمع میں بیان کی جائے۔ ج مَقَامَات اور اسی سے ہے۔ مقاماتِ بدیعی، مقاماتِ حریری وغیرہ۔

المِقْوَم: ہل کا دستہ۔

المُقَامَة: کھڑا ہونا۔ لوگوں کی جماعت۔ وطن اقامت۔

المُقِيْم: فا۔ اور کہا جاتا ہے "هٰذَا اَمْرٌ مُقِيْمٌ ومُقْعِدٌ" یہ معاملہ اضطراب انگیز ہے۔

تَقَوَّنَ الرَّجُلُ: ظلم کرنا۔ زبان درازی کرنا۔ حد سے گزرنا...... تَقَوَّنَ الرَّجُلُ: اچھی تعریف کرنا۔

القَوْنَة: لوہے یا تانبے کا ٹکڑا جس سے برتن کو جوڑتے ہیں۔ ج قُوَن.

القَان: ایک درخت ہے جس سے کمانیں بناتے ہیں۔

القَاوُوْن: ککڑی کی ایک قسم۔

قَوَّهُ تَقْوِيْهًا. الرَّجُلُ: چلانا...... الصَّيْدَ: گھیرا ڈالنا۔

تَقَاوَهَ: الرَّجُلَانِ. صرخا فتعارفا: نشانِ مقررہ سے ایک دوسرے کو چلا کر پہچاننا۔

اِسْتَقْوَهَهُ: شکار کا گھیرا ڈالنے کے لئے کہنا۔

اَيْقَهَ: اطاعت کرنا۔ سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "اَيْقِهْ لِهٰذَا" یعنی اس کو سمجھو۔ اَيْقَهَ واسْتَيْقَهَ: اطاعت کرنا اور یہ دونوں اَوْقَهَ واسْتَوْقَهَ: کے مقلوب صیغے ہیں۔

القَاه: طاعت۔ عزت۔ مرتبہ۔ خوش حال زندگی اور کہا جاتا ہے "مَالَكَ عَلَيَّ قَاهٌ" تم کو میرے اوپر کوئی قدرت نہیں۔

القَاهِي: خوش حال زندگی والا۔

قَوِيَ يَقْوَىٰ قُوَّةً: توانا ہونا۔ مضبوط ہونا۔ ...... عَلَى الأمْرِ: طاقت رکھنا (...... قُوًى) بہت بھوکا ہونا...... المَطَرُ: بارش بند ہونا۔

قَوِيَتْ قِيًا وقَوَايَةً. الدَّارُ: گھر کا خالی ہونا۔

قَوَّى الرَّجُلَ او الشَّيْءَ: مضبوط کرنا۔

قَاوَىٰ مُقَاوَاةً الرَّجُلَ: طاقت میں غالب ہونا۔ تم کہتے ہو "قَاوَانِي فَقَوَيْتُهُ" اس نے مجھ سے قوت میں مقابلہ کیا میں غالب ہو گیا وقَاوَاهُ: دینا۔

اَقْوَىٰ اِقْوَاءً: محتاج ہونا۔ چٹیل میدان میں اُترنا۔ مالدار ہونا۔ مضبوط و جانور والا ہونا۔ اَقْوَتِ الدَّارُ: رہنے والوں سے خالی ہونا۔ اَقْوَى القَوْمُ: قوم کا توشہ ختم ہونا...... الرَّجُلُ: بھوکا ہونا اور کھانے کو کچھ نہ ہونا۔ اَقْوَى البُقْعَةَ: خالی کرنا۔ اَقْوَى الشِّعْرَ: اشعار کے قوافی کو اعراب میں مختلف کرنا ...... الحَبْلَ: رسی کو جا بجا موٹا بٹنا۔

تَقَوَّىٰ: قوی ہونا۔ مضبوط ہونا۔

تَقَاوَىٰ تَقَاوِيًا: بھوکے رات بسر کرنا۔ القَوْمُ المَتَاعَ بَيْنَهُمْ: قیمت بڑھانا یہاں تک کہ انتہائی قیمت پر پہنچنا...... القَوْمُ الدَّلْوَ: سب کا ڈول کے منہ پر منہ لگا کر پینا۔

اِقْتَوَىٰ اِقْتِوَاءً. المَتَاعَ: قیمت بڑھانے کے بعد خریدنا...... شَيْئًا بِشَيْءٍ: تبدیل کرنا ...... عَلَى فُلَانٍ: عتاب کرنا...... الرَّجُلُ: مضبوط اور قوی ہونا...... الشَّيْءَ: اپنے لئے خاص کرنا۔

اِسْتَقْوَىٰ اِسْتِقْوَاءً: قوی ہونا۔

القَوَاء والقِوَاء ج اَقْوَاء. القِيّ والقَوَايَة والقَوَىٰ: خالی اور چٹیل میدان۔ القَوَاء والقَوَايَة: بے بارش کی زمین۔ مَنْزِلٌ قَوَاءٌ: منزل جس میں کوئی انیس نہ ہو۔

القَوَاء والقَوَىٰ: بھوک۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ القَوَاءَ او القَوَىٰ" بھوکے رات بسر کی۔

القُوَّة: زور۔ طاقت۔ توانائی۔ ج قُوَّات

وقُوَى وقِوَى: رسّی کی لڑی۔ ج قُوًى.
القُوَى: عقل۔
القاوِی: قا۔ پکڑنے والا۔ لینے والا۔ بَلَدٌ قاوٍ: خالی شہر۔
القاوِیَة: مؤنث قاوی: انڈا۔ کم بارش کا سال۔ اِبِلٌ قاوِیاتٌ: بھوکے اونٹ۔
التقاوِی: مص۔ تقاوِی الامْطَارِ: بارش کی قلت۔
القوِیّ: مضبوط۔ زوردار ج اَقْوِیَاءُ.
المُقْوِی: قا۔ الفرسُ المُقْوِی: مضبوط گھوڑا۔ البَلَدُ مُقْوٍ: شہر جو بارش سے خالی ہو۔
قاءَ یقِیءُ قَیْئًا. مَا اَکَلَه: قے کرنا۔ صفت قائِیٌ
قاءَتِ الطعنَةُ الدمَ: نیزہ کا خون بہانا۔ کہا جاتا ہے قاءَتِ الارضُ الکَمْأَةَ: سانپ کی چھتری کو اُگانا۔ وقاءَ الرجُلُ نفسَهُ: مرنا۔
قیَّأ تقْیِئَةً واَقاءَ اِقاءَةً فلانًا مَا اکلَهُ: قے کرانا۔
تقیَّأ تقَیُّؤًا واسْتقاءَ اِسْتِقاءَةً: بتکلف قے کرنا۔
القُیاء: قے۔ قے آور دواء۔
القَیُوءُ والقَیُّوءُ: بہت قے کرنے والا۔
المُقْیِی: قے آور دوا۔
القِیثار والقِیثارَة. ج قَیاثِیر والقِیثار والقِیثارة. ج قَیاثِیر: سارنگی۔
قاحَ یقِیحُ قَیْحًا وقیَّحَ واَقاحَ وتقیَّحَ الجرحُ: زخم کا پیپ والا ہونا یا پیپ بہنا۔
القَیح: پیپ۔ پیپ جس میں خون کی آمیزش نہ ہو۔
قِیدَ الرجُلُ: بیڑی ڈالا جانا۔
قیَّدَهُ تقْییدًا: بیڑی ڈالنا۔ روکنا۔۔۔۔ہٗ: بالاحسان: احسان مند بنانا۔ قیَّدَ الکِتابَ: اعراب لگانا۔۔۔۔ الکاتبُ والمتکلمُ: کلام کو کسی قید سے مقید کرنا۔۔۔۔ الحِسابَ: حساب لکھنا۔۔۔۔ الخطَّ: نقطے اور اعراب لگانا۔
تقیَّدَ: بیڑی میں ہونا۔ رُکنا۔
القَیْد: جانور کے پاؤں باندھنے کی رسّی وغیرہ۔ ج قُیُود واَقْیاد. وقَیْدُ الاسْنانِ: مسوڑھا۔ کہا جاتا ہے "فرسٌ قیْدُ الاوابِدِ" تیز رفتار گھوڑا۔ یعنی اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے وحشی جانوروں کے لئے قید کی مانند ہے کہ وہ ان کو بھاگنے سے روک دیتا ہے۔
القَیْد والقِید والقاد: اندازہ۔ کہا جاتا ہے "بینهما قِیدُ رُمْحٍ او قادُ رُمْحٍ" ان دونوں کے درمیان ایک نیزہ کی مقدار ہے۔
القِیاد: رسّی۔ جس سے جانور کو کھینچا جائے۔
المُقَیَّدُ مِنَ الخیلِ او الابِلِ: سدھا ہوا تابعدار گھوڑا یا اونٹ۔
المُقَیَّد: مثلاً جانور کے پاؤں میں رسّی باندھنے کی جگہ۔ ج مَقَایِید پازیب پہننے کی جگہ۔ کِتابٌ مُقَیَّدٌ: اعراب لگی ہوئی کتاب اور کہا جاتا ہے "اِمْرَأَةٌ مُقَیَّدُ الحِمارِ" یعنی آزاد عورت۔ وبَنُو مُقَیَّد: بہت سے بچھو۔ وارضٌ مُقَیَّدَةُ الحمارِ: زمین سنگلاخ۔
قیَّرَ الشیءَ: کسی چیز پر قار ملنا۔
اِقْتارَ الحدیثَ: بحث کرنا۔ کھود کرید کرنا۔
القِیر والقار: سیاہ رنگ کی ایک چیز جس کو کشتی پر ملتے ہیں تاکہ پانی اندر نہ آئے۔
القَیُّور: گمنام۔ غیر معروف النسب۔ کہا جاتا ہے "هذا اَقْیَرُ مِنْ ذاک" یہ اس سے زیادہ کڑوا ہے۔
القَیْقَبُوس: امریکہ میں ایک پودا جس کا تنا ستون کی طرح سیدھا ہوتا ہے۔
القِیراط: دیکھو مادہ ق ر ط۔
القَیْرَوان: گھوڑوں کا گلہ۔ فوج کا بڑا حصہ۔ قافلہ۔ ج قَیْرَوانات (دخیل)
قاسَ یقِیسُ قَیْسًا وقِیاسًا: ناز سے چلنا۔ بھوکا ہونا۔۔۔۔ہٗ: سابق ہونا (۔۔۔۔ قَیْسًا)
الطبیبُ قعرَ الجراحةِ: زخم کی گہرائی ناپنا۔ صفت قائِس۔۔۔۔ الشیءَ بغیرِهِ او علی غیرِهِ: نمونہ پر اندازہ کرنا۔
اَقاسَ الشیءَ بغیرِهِ وعلیهِ والیهِ: نمونہ پر اندازہ کرنا۔
قایَسَ قِیاسًا ومُقایَسَةً بینَ الامرینِ: اندازہ کرنا۔۔۔۔ الشیءَ بکذا والی کذا: اندازہ کرنا۔۔۔۔ الرجُلَ: اندازہ کرنے میں مقابلہ کرنا۔۔۔۔ہٗ الی کذا: سابق ہونا۔
تقیَّسَ: قبیلہ قیس غیلان سے مشابہ ہونا۔ قبیلہ قیس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا۔ یا قبیلہ قیس کے حلیف ہونے یا پڑوسی ہونے یا ان سے ولاء کا تعلق ظاہر کرنا۔
اِنْقاسَ: اندازہ ہونا۔
اِقْتاسَ. الشیءَ: اندازہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "هو یقْتاسُ بابیهِ" وہ اپنے باپ کی پیروی کرتا ہے۔
القاس والقِیس: اندازہ۔ کہا جاتا ہے "بینهما قاسُ رمحٍ او قِیسُ رمحٍ" ان دونوں کے درمیان ایک نیزہ کی مقدار فاصلہ ہے۔
القِیاس: مص۔ کہا جاتا ہے "هذا قِیاسُ ذاک" یہ اس کے مشابہ ہے۔ القیاس فی المنطقِ: وہ قول جو کم از کم دو قضایا سے مرکب ہو کہ جن کے تسلیم کر لینے سے ایک دوسرا قول لازم ہو۔
القِیاسی: مطابق قیاس۔
القیّاس: بہت قیاس کرنے والا۔
المِقیاس: مقدار جس سے اندازہ کیا جا سکے۔ ج مَقَاییس.
القَیْسَرِیّ: بڑا۔ ج قَیاسِر وقَیاسِرَة.
قَیْسارِیَة: قیصریہ کی تحریف ہے اور یہ چند شہروں کے نام ہے۔ جو قیاصرہ روم کے ناموں پر رکھے گئے تھے۔ جیسے قیساریہ فلسطین قیساریہ فیلبس قیساریہ کبادوکیا۔
قاصَتْ تقِیصُ قَیْصًا. السِّنُّ: دانت کا جڑ سے گرنا۔ قاصَ البطنُ: پیٹ کا حرکت کرنا۔
اِنْقاصَ وتقیَّصَ الحائطُ: دیوار کا جھکنا اور گرنا۔۔۔۔ الفرسُ: داڑھ کا گرنا یا لمبائی میں پھٹ جانا۔ تقیَّصَتِ البئرُ: کنوئیں کا گرنا اِنقاصتِ البئرُ: پانی بہت ہونا۔ یہاں تک

کہ گرنے کے قریب ہونا۔
قَاضَ يَقِيضُ قَيْضًا الشَّيْءَ: پھاڑنا۔
......الشَّيْءُ: پھٹنا......السِّنُّ: دانت ہلنا......
الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: مانند بنانا......الشَّيْءَ مِنَ
الشَّيْءِ: بدلہ میں لینا۔
قِيضَتِ الْبِئْرُ: کنوئیں کا بہت پانی والا ہونا۔
قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ كَذَا: مقدر کرنا......اللّٰهُ فُلَانًا
بِفُلَانٍ: لانا۔
قَايَضَ قِيَاضًا وَمُقَايَضَةً فُلَانًا بِكَذَا: مبادلہ کرنا۔
تَقَيَّضَتِ الْبَيْضَةُ: انڈے کا ٹوٹنا۔تَقَيَّضَ
لَهُ كَذَا: مقدر ہونا......سبب ہونا......أَبَاهُ:
باپ کے مشابہ ہونا(......اِنْقَاضَ) الْحَائِطُ:
دیوار گرنا۔اِنْقَاضَتِ الرَّكِيَّةُ او السِّنُّ:
گھٹنے یا دانت کا لمبائی میں پھٹنا۔
تَقَايَضَ تَقَايُضًا الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے
سے تبادلہ کرنا۔
اِقْتَاضَ الشَّيْءَ: جڑ سے اکھیڑنا۔
الْقَيْضُ: مص۔انڈے کا خشک چھلکا(......
والْقِيَاضُ) برابر۔کہا جاتا ہے "هٰذَا قَيْضٌ
او قِيَاضٌ لِكَذَا" یہ اس کے برابر ہے
و"هُمَا قَيْضَانِ" وہ دونوں ہم مثل ہیں۔
اَلْمُقَايَضَةُ: ایک مال کو دوسرے مال کے
ساتھ برابر قیمت پر خرید وفروخت کرنا۔
الْقِيضَةُ: ہڈی کا چھوٹا ٹکڑا۔ج قِيَضٌ۔
الْقَيْضُ والْقَيْضَةُ: پتھر کہ جس کو گرم کرکے
بکری وغیرہ کے نقرۂ گردن پر داغ لگائیں۔
الْمَقِيضُ: انڈے کی جگہ۔بِئْرٌ مَقِيضَةٌ: بہت پانی
والا کنواں۔بَيْضَةٌ مَقِيضَةٌ: توڑا ہوا انڈا۔
قَاظَ يَقِيظُ قَيْظًا. الْيَوْمُ: سخت گرم ہونا(......
وقَيَّظَ وتَقَيَّظَ واِقْتَاظَ) الْقَوْمُ بالمكان: گرمی کا
زمانہ گزارنا۔قَيَّظُوا: لوگوں پر گرمی کی بارش ہونا۔
قَيَّظَهُ الشَّيْءُ: گرمی کے زمانہ کیلئے کافی ہونا۔
قَايَظَهُ قِيَاظًا ومُقَايَظَةً: گرمی کا زمانہ ساتھ
گزارنا۔موسم گرما بھر کا معاملہ کرنا۔
الْقَيْظُ: گرمی کی شدت۔گرمی کا موسم۔ج
اَقْيَاظٌ وقُيُوظٌ.
الْقَائِظُ والْقَيِّظُ: سخت گرمی والا۔يَوْمٌ قَائِظٌ:
سخت گرمی کا دن۔قَيْظٌ قَائِظٌ: سخت گرمی۔
الْقَيْظِيُّ: جو گرمی میں پیدا ہوا ہو۔
الْمَقَاظُ والْمَقِيظُ والْمَقْيَظُ: گرمی کا زمانہ
بسر کرنے کی جگہ۔
الْمَقِيظَةُ: گرمی تک سبز رہنے والی سبزی۔
قَاعَ يَقِيعُ قَيْعًا. الْخِنْزِيرُ: سور کا آواز نکالنا۔
قَيَّفَ وتَقَيَّفَ اَثَرَهُ: تلاش کرنا۔کھوج لگانا۔
الْقِيَافَةُ: کھوج۔تلاش۔
قَاقَتْ تَقِيقُ قَيْقًا الدَّجَاجَةُ: مرغی کا کڑکڑانا۔
الْقِيقُ: بے وقوف۔کبوتر کے برابر ایک پرندہ
جس کے بازو مخلوط اور دُم کالی ہوتی ہے اور
بہت بولتا رہتا ہے اور جس کو اَبُو زُرَيْقٍ بھی
کہتے ہیں۔
قَيْقَبَةُ الْبَيْضَةِ: انڈے کے سخت چھلکے کے
نیچے کا باریک چھلکا۔
الْقِيقَاةُ والْقِيقَاءَةُ: سخت زمین۔ج قَوَاقٍ
وقِيَاقٌ وقِيَقٌ.
الْقَيْقَبُ: ایک درخت کا نام۔زین کا تسمہ۔
وہ لوہا جس کے وسط میں وہ حصہ ہوتا ہے جو
گھوڑے کے منہ میں ہوتا ہے (......
والْقَيْقَبَانُ) زین۔ایک لکڑی جس سے زین
بنائے جاتے ہیں۔
الْقَيْقَابُ: کپڑے کو چکنا کرنے کا مہرہ۔
قَالَ يَقِيلُ قَيْلًا وقَائِلَةً وقَيْلُولَةً ومَقَالًا
ومَقِيلًا: دوپہر میں سونا(...... قَيْلًا) دوپہر
میں دودھ دوہنا اور پینا۔
قَيَّلَهُ: دوپہر میں پلانا۔
قَايَلَهُ: معاوضہ میں دینا۔تبادلہ کرنا۔
اَقَالَ اِقَالَةً الْبَيْعَ: بیع توڑنا۔
اللّٰهُ عَثْرَتَكَ: گرنے سے اٹھانا۔درگزر
کرنا۔اَقَالَ الْاِبِلَ: دوپہر میں پلانا۔
تَقَيَّلَ: دوپہر میں سونا......اَبَاهُ: باپ کے مشابہ
ہونا......الْمَاءُ: پانی کا جمع ہونا۔تَقَيَّلَتِ الْاِبِلُ
: اُونٹوں کا دوپہر میں پینا۔
تَقَايَلَ الرَّجُلَانِ الْبَيْعَ: بیع کو فسخ کرنا۔
اِقْتَالَ شَيْئًا بِشَيْءٍ: تبدیل کرنا۔
اِسْتَقَالَهُ اِسْتِقَالَةً الْبَيْعَ: بیع فسخ کرنے کو کہنا۔
اِسْتَقَالَهُ عَثْرَتَهُ: لغزش معاف کرنے کو کہنا۔
الْقَيْلُ: مص۔رئیس۔حمیر کے بادشاہوں کا
لقب۔اُونٹنی جس کو دوپہر میں دوہا جائے۔
الْقَيْلُ والْقَيُولُ: دودھ جو دوپہر میں پیا جائے۔
الْقَيْلَةُ والْقَيُولَةُ: اُونٹنی جس کو دوپہر میں دوہا جائے۔
الْقَيْلَةُ والْقِيلَةُ: خصیہ کا سوجن۔
الْقَائِلُ: دوپہر میں سونے والا۔ج قُيَّلٌ
وقُيَّلٌ وقُيَّالٌ.
الْقَائِلَةُ. قَائِلٌ: کا مؤنث۔دوپہر۔
الْقَائِلَةُ والْقَيْلُولَةُ: دوپہر میں سونا۔دوپہر میں لیٹنا۔
رَجُلٌ قَيَّالٌ: ہمیشہ دوپہر میں سونے والا۔
الْاِقَالَةُ: مص۔عقد کا فسخ کرنا۔
الْمَقِيلُ: مص قیلولہ کرنے کی جگہ۔دوپہر
میں سونا یا لیٹنا۔
الْمِقْيَلُ: دودھ دوہنے کا بڑا برتن جس میں
دوپہر کے وقت دوہا جائے۔
دَوْحَةٌ مِقْيَالٌ: بڑا درخت جس کے نیچے
بہت زیادہ لیٹا جائے۔
قَانَ يَقِينُ قَيْنًا الْحَدِيدَ: لوہے کو برابر کرنا
......الْاِنَاءَ: برتن کو درست کرنا......الشَّيْءَ:
جمع کرنا......اللّٰهُ فُلَانًا عَلَى كَذَا: پیدا کرنا
......الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ: بناؤ سنگار کرنا۔
قَانَ يَقِينُ قَيْنًا وقِيَانَةً: لوہار ہونا۔
قَيَّنَهُ: مزین کرنا۔
تَقَيَّنَ: مزین ہونا......النَّبْتُ: اچھا ہونا۔
اِقْتَانَ اِقْتِيَانًا النَّبْتُ: اچھا ہونا۔الرَّوْضَةُ:
باغ کا سرسبز وشاداب ہونا۔
الرَّجُلُ: مزین ہونا۔
الْقَانُ: ایک درخت ہے جس سے کمانیں
بنائی جاتی ہیں۔واحد قَانَةٌ.
الْقَيْنُ: غلام۔ج قِيَانٌ......: لوہار اور ہر
کاریگر ج قُيُونٌ واَقْيَانٌ.
الْقَيْنَةُ: باندی۔لونڈی۔گانے والی۔کنگھی
چوٹی کرنے والی۔ریڑھ کی ہڈی کا سب
سے نچلا حصہ۔ج قِيَانٌ.
الْمُقَيِّنَةُ. مُقَيِّنٌ: کا مؤنث۔کنگھی چوٹی
کرنے والی عورت۔

ک

ک : اَلْکَاف : بنیادی حروف میں سے بائیسواں حرف ہے۔ حروف مہموسہ سے ہے۔

کَ: مخاطب اور مخاطبہ کے لئے ضمیر منصوب اور مجرور کے طور پر مستعمل ہے جیسے ضَرَبَکَ وکِتَابُکَ وضَرَبَکِ وکِتَابُکِ وضَرَبَکُمَا وکِتَابُکُمَا وضَرَبَکُمْ وکِتَابُکُمْ وضَرَبَکُنَّ وکِتَابُکُنَّ۔

(۲) حرف جار کبھی تشبیہ کے لئے جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ اور کبھی تعلیل کے لئے جیسے اُذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا ھَدَاکُمْ: یعنی اللہ کو یاد کرو اس لئے کہ اس نے تمہاری ہدایت کی اور کبھی تاکید کے لئے اور اس صورت میں زائدہ ہوتا ہے "لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ"۔

(۳) حرف غیر جار اور اس صورت میں معنی خطاب کے ہوتے ہیں اور اسم اشارہ اور ضمیر منصوب منفصل اور بعض اسماء افعال کے ساتھ لاحق ہوتا ہے جیسے ذٰلِکَ وتِلْکَ واِیَّاکَ واِیَّاکُمَا وَرُوَیْدَکَ۔

کَئِبَ (س) کَأْبًا وکَأْبَةً وکَآبَةً: غمگین ہونا۔ شکستہ دل ہونا۔ صفت کَئِبٌ وکَئِیْبٌ اور مجازاً کہا جاتا ہے "اَرْضٌ کَئِیْبَةُ الْوَجْهِ"۔

اَکْاَبَ الرَّجُلُ: غمگین ہونا۔ ہلاکت میں پڑنا۔

......الرَّجُلَ: غمگین کرنا۔

اِکْتَأَبَ: غمگین ہونا۔

اَلْکَأْبَاءُ: سخت غم۔ اِمْرَاَةٌ کَأْبَاءُ: شکستہ دل و غمگین عورت۔ کہا جاتا ہے مَا اَکْاَبَهٗ: اس کا غم کس قدر شدید ہے۔

اَلْمُکْتَئِبُ: غمگین۔ کہا جاتا ہے "رَمَادٌ مُکْتَئِبُ اللَّوْنِ" یعنی راکھ سیاہی مائل۔

الکَوْبَةُ: ہر وہ چیز جس سے شرم کی جائے۔

کَأَجَ (ف) کَأْجًا الرَّجُلُ: حماقت زیادہ ہونا۔

الکَنَاجُ: حماقت۔ بے وقوفی۔

کَأَدَ (ف) کَأْدًا: شکستہ دل و غمگین ہونا۔ غم سے بدحال ہونا۔

تَکَأَّدَ وتَکَاءَدَ الاَمْرُ فُلَانًا: دشوار ہونا...... الاَمْرَ: مشقت اُٹھانا۔

اِکْوَأَدَّ الشَّیْخُ: بڑھاپے کی وجہ سے کانپنا۔

اَلْکَأْدَاءُ: غم۔ سختی۔ پرہیز۔ تاریک رات۔

عَقَبَةٌ کَأْدَاءُ وکَؤُوْدٌ: دشوار گزار گھاٹی۔

الکُوَدَاءُ: غم یا تھکن کی وجہ سے ٹھنڈی سانس۔

الکَأْسُ: پیالہ (مؤنث) ج کُؤُوْسٌ واَکْؤُسٌ وکَأْسَاتٌ وکِئَاسٌ. کَأْسُ الزَّهْرَةِ: کلی کا غلاف۔ الکَأْسُ: شراب۔

کَاسِیَةُ النُّوْرِ: شمالی امریکہ میں پھولوں کی ایک قسم جو خوشبودار ہوتا ہے زیب و زینت کے لئے بویا جاتا ہے۔

کَأَصَهٗ (ف) کَأْصًا: ذلیل کرنا۔ مغلوب کرنا...... الشَّیْءَ: بہت کھانا یا پینا۔ کہا جاتا ہے "کَأَصْنَا عِنْدَهٗ مِنَ الطَّعَامِ مَا شِئْنَا" یعنی ہم نے اس کے پاس جو کچھ چاہا کھایا۔

کَأْکَأَ کَأْکَأَةً: کمزور ہونا۔ بزدل ہونا۔ پیچھے ہٹنا۔

تَکَأْکَأَ: بزدل ہونا اور پیچھے ہٹنا...... القَوْمُ عَلَیْهِ: قوم کا کسی پر جمع ہونا...... فِیْ کَلَامِهٖ: گفتگو میں عاجز و درماندہ ہونا۔

الکَأْکَاءُ: بزدلی۔ چور کی بھاگنے کے وقت کی دوڑ۔

المُتَکَأْکِئُ: ناٹا۔ پستہ قد۔

کَأَلَ (ف) کَأْلًا وکَأْلَةً وکُؤُوْلًا: قرض کے بدلے میں قرض خریدنا یا بیچنا۔ مثلاً تمہارا قرض کسی کے ذمہ ہو تو تم اپنے قرض کو اس کے قرض سے بیچ لو۔

کَأَنَ (ف) کَأْنًا الرَّجُلُ: مضبوط ہونا۔

کَأَنَّ: حرف مشبہ بالفعل میں سے ہے اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع اور معانی ذیل میں مستعمل ہے۔

(۱) تشبیہ۔ جیسے "کَأَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ" گویا زید شیر ہے اور اکثر استعمال اسی میں ہوتا ہے۔

(۲) شک و ظن جیسے "کَأَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ" شاید زید کھڑا ہے۔

(۳) تقریب جیسے کَأَنَّکَ بِالشِّتَاءِ مُقْبِلٌ: قریب ہے کہ تم جاڑے میں پہنچو۔

کَأَیٰ یَکْأَیٰ کَأْیًا الرَّجُلَ: گفتگو سے رنجیدہ کرنا۔

اَکْأَیٰ عَنْهُ: ناپسند کرنا۔

کَأَیِّنْ وکَأَیٍّ: کاف تشبیہ اور اَیٍّ سے مرکب ہے۔ کم خبریہ کی طرح اکثر تکثیر کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جیسے کَأَیٍّ مِنْ رَجُلٍ اور

كَائِ رُجُلاً رَاَیْتُ : میں نے بہت سے آدمی دیکھے اور قلت کے ساتھ استفہام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے حضرت ابی بن کعب کا قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے لئے كَائِ تقرأ سورۃ الاحزاب : یعنی تم نے کتنی مرتبہ سورۃ احزاب کی تلاوت کی تو انہوں نے جواب دیا۔ تہتر مرتبہ۔

كَبَّ (ن) كَبًّا الاِنَاءَ : برتن کو اوندھا کر دینا۔

......الرَّجُلَ عَلٰی وَجْهِهٖ ولِوَجْهِهٖ : پچھاڑنا

......الغَزْلَ : کاتے ہوئے سوت کا گولہ بنانا

......الشَّیْئُ : بھاری ہونا۔ بوجھل ہونا۔

كَبَّبَ : کباب بنانا۔

اَكَبَّ فُلَانًا : پچھاڑنا......الرَّجُلُ : پچھڑ جانا۔ سرنگوں ہونا......عَلَی العِلْمِ وغَیْرِهٖ : ہمہ تن مشغول ہونا۔ اَكَبَّ عَلَیْهِ : کسی کو بچانے کے لئے اس پر چھا جانا۔

تَكَبَّبَ : کپڑے میں لپٹنا......الرَّمْلُ او الشَّجَرُ : تہ بتہ ہونا۔ تَكَبَّبَتِ الاِبِلُ : اونٹوں کا بیماری وغیرہ کی وجہ سے گرنا۔

تَكَابَّ القَوْمُ عَلَی الشَّیْئِ : بھیڑ کرنا۔

اِنْكَبَّ عَلَی الاَمْرِ : لازم ہونا۔

الكَبُّ : ایک قسم کی کڑوی گھاس۔

الكُبَّةُ : گھوڑوں یا آدمیوں کی جماعت۔ بڑا اونٹ۔ بوجھ۔ كُبَّةُ الغَزْلِ اوالخُیُوْطِ : کاتے ہوئے سوت یا دھاگے کا گولہ ج كُبَبٌ.

الكَبَّةُ والكُبَّةُ : حملہ اور کہا جاتا ہے "كَانَتْ لَهُمْ كُبَّةٌ فِی الحَرْبِ" یعنی انہوں نے لڑائی میں شور کیا۔ بھیڑ۔ دو گھوڑوں کے درمیان ٹکراؤ الكُبَّةُ : لوگوں کی جماعت۔

كُبَّةُ النَّارِ : آگ کا بڑا حصہ۔ كُبَّةُ الشِّتَاءِ : سردی کا یکبارگی آنا۔ سردی کی شدت۔

الكَبَابُ : کباب۔

الكُبَابُ : بہت اونٹ بکری۔ چپکنے والی مٹی۔ تہ بتہ ریت۔

المِكَبُّ : دھاگا لپیٹنے کی ریل۔ ج مَكَابُّ ومَكَابُّ.

المُكِبُّ والمِكْبَابُ : زمین کی طرف نظر رکھنے والا۔

كَبَتَهٗ (ض) كَبْتًا : پچھاڑنا۔ رسوا کرنا۔ پھیرنا۔ توڑنا۔ ذلیل کرنا۔ غصہ سے رد کرنا۔ کہا جاتا ہے "كَبَتَهٗ لِوَجْهِهٖ" یعنی اس نے اس کو منہ کے بل پچھاڑ دیا۔ و"كَبَتَ فُلَانٌ غَیْظَهٗ فِیْ جَوْفِهٖ" یعنی فلاں نے غصہ کو چھپایا۔ و"كَبَتَ اللّٰهُ العَدُوَّ" یعنی اللہ دشمن کو رسوا و ذلیل کرے۔

اِنْكَبَتَ : پچھاڑا جانا۔ رسوا ہونا۔ پھرنا۔ ٹوٹنا۔

اَلْكُبُوْتُ : اون کی کھلی گرم چادر۔ کمبل۔

المُكْتَبِتُ : غم سے بھرا ہوا۔

كَبِثَ (س) كَبَثًا اللَّحْمُ : گوشت کا خراب اور بدبودار ہونا۔ صفت كَبِثٌ ومَكْبُوْثٌ.

كَبَثَ السَّفِیْنَةَ : کشتی کو زمین کی طرف کھینچ کر لانا۔ ایک کشتی کا سامان دوسری کشتی میں رکھنا۔

كَبَحَ (ف) كَبْحًا الدَّابَّةَ بِاللِّجَامِ : چوپائے کو لگام کھینچ کر ٹھہرانا۔ كَبَحَهٗ عَنِ الحَاجَةِ : باز رکھنا۔ كَبَحَهٗ بِالسَّیْفِ : تلوار سے مارنا۔ كَبَحَ الحَائِطُ السَّهْمَ : دیوار کا تیر کو واپس کرنا اور گھسنے نہ دینا۔

اَكْبَحَ الدَّابَّةَ بِاللِّجَامِ : چوپایہ کو لگام کھینچ کر ٹھہرانا۔

كَابَحَهٗ مُكَابَحَةً : گالی گلوچ کرنا۔ برا بھلا کہنا۔

اُكْبِحَ المَكَانُ : بلند ہونا۔ صفت مُكْبَحٌ ومُكْبِحٌ.

الكَابِحُ : فا۔ بدشگونی کی چیز۔ ج كَوَابِحُ.

بَعِیْرٌ اَكْبَحُ : مضبوط اونٹ۔

كَبَدَهٗ (ن ض) كَبْدًا : جگر پر مارنا۔

كَبَدَ الاَمْرَ : ارادہ کرنا......البردُ القَوْمَ : سردی کا تکلیف دہ ہونا۔

كَبِدَ (س) كَبَدًا و كُبِدَ : درد جگر والا ہونا۔ صفت مَكْبُوْدٌ.

كَابَدَ كِبَادًا ومُكَابَدَةً الاَمْرَ : مشقتیں برداشت کرنا......المُسَافِرُ اللَّیْلَ : رات کے خوف اور صعوبت کے باوجود سفر کرنا۔

كَبَّدَتِ الشَّمْسُ السَّمَاءَ : آفتاب کا وسط آسمان میں پہنچنا۔

تَكَبَّدَ الاَمْرَ : ارادہ کرنا۔ مشقت برداشت کرنا......المَكَانَ : وسط میں پہنچنا......الشَّمْسُ السَّمَاءَ : آفتاب کا وسط آسمان میں پہنچنا۔ اللَّبَنُ : دودھ کا گاڑھا ہونا۔

الكَبْدُ والكِبْدُ والكَبِدُ مِنَ الاَمْعَاءِ : جگر۔ کلیجہ (مذکر و مؤنث) ج اَكْبَادٌ و كُبُوْدٌ.

الكَبِدُ : اندرون۔ پہلو۔ وسط شی۔ معظم شے۔ كَبِدُ القَوْسِ : علاقہ۔ کمان کے دونوں طرف کا درمیان۔ كَبِدُ الاَرْضِ : معدنی چیزیں جیسے چاندی سونا وغیرہ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ تُضْرَبُ اِلَیْهِ اَكْبَادُ الاِبِلِ" یعنی فلاں کی طرف لوگ سفر کر کر کے آتے ہیں۔

الكَبْدُ والكَبَدُ والكَبْدَاءُ والكُبَیْدَاءُ والكُبَیْدَاةُ مِنَ السَّمَاءِ : وسط آسمان۔

الكَبْدَاءُ : ہتھ چکی۔ ریت کا تودہ کہ جس کا درمیانی حصہ بڑا ہو۔ کمان کہ جس کا قبضہ ہتھیلی کو بھر دے۔ الكَبَدُ : پیٹ کی بڑائی۔ مشقت۔ فضاء آسمانی۔ سختی۔ ریت کا درمیانی حصہ۔

الكَبْدَةُ. كَبْدٌ : کا اسم مرۃ۔ دوستی و محبت کا مہرہ۔

الكُبَادُ : درد جگر۔

الكُبَّادُ : چکوترہ۔

الاَكْبَدُ : ایک قسم کا پرندہ۔ درمیان سے موٹا آہستہ سے چلنے والا۔ بڑے جگر والا۔ وہ شخص جس کے جگر کی جگہ بلند ہو۔ مؤنث كَبْدَاءُ ج كُبْدٌ.

اَلْكَبِدِیَّةُ : چھپے ہوئی پھولوں والا کائی جیسا پودا تر مقامات پر زندہ رہتا ہے سبز پتوں والا اس کے پتے سورج کی روشنی پڑنے پر گہرے سرخ رنگ کے دکھنے لگتے ہیں۔

اَلْكُبَّادُ : لیموں۔

الكَابِد: قا۔ مشقت کی برداشت۔

كَبِرَ (س) كِبَرًا و مَكْبِرًا فِي السِّنِّ: عمر رسیدہ ہونا۔

كَبَرَ (ن) كَبْرًا فُلَانًا بِالسِّنِّ: کسی سے بڑا ہونا (عمر میں)

كَبُرَ (ك) كِبَرًا و كُبْرًا و كَبَارَةً فِي الْقَدْرِ: مرتبہ میں بڑا ہونا۔ كَبُرَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ: دشوار ہونا۔ سخت ہونا۔ بھاری ہونا۔

كُوبِرَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ: ظلم سے لیا جانا۔ صفت مُكَابَرٌ عَلَيْهِ.

كَبَّرَ تَكْبِيرًا و كِبَّارًا: اللہ اکبر کہنا۔۔۔۔۔۔الشَّيْءَ: بڑا بنانا۔

كَابَرَهُ: دشمنی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ غلبہ کرنا ۔۔۔۔۔۔عَلَى حَقِّهِ: حق کا انکار کرنا۔

أَكْبَرَ الْأَمْرَ: بڑا سمجھنا۔۔۔۔۔۔الرَّجُلَ: بڑا شمار کرنا۔ تعظیم کرنا۔

تَكَبَّرَ وتَكَابَرَ: تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔ تَكَابَرَ الرَّجُلُ: اپنے آپ کو بزرگ ظاہر کرنا۔

اِسْتَكْبَرَ: متکبر ہونا۔۔۔۔۔۔الْأَمْرَ: بڑا سمجھنا۔ بڑا شمار کرنا۔

الكِبْرُ: غرور۔ بڑا گناہ۔

الـكِبْرُ والكُبْرُ: چیز کا بڑا حصہ۔ شرف۔ رفعت الكِبْرِ: کفر و شرک۔

الكِبَرُ والكَبْرَة والكِبْرَة: بڑھاپا۔ والكِبْرَةُ: بڑا گناہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ كُبْرُهُمْ وكِبْرَتُهُمْ وكُبْرُهُمْ وكُبُرَّتُهُمْ واكْبِرَتُهُم واكْبِرَتُهم" وہ ان کا بڑا بوڑھا ہے وفُلَانٌ كِبْرَةُ وَلَدِ أَبِيهِ: فلاں اپنے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا ہے۔ اس میں واحد جمع مذکر مؤنث سب برابر ہیں۔

الكَبَرُ: ڈھول۔ ج كِبَار و أكْبَار (دخیل) ایک درخت کا نام۔

الكِبْرِيَاءُ: بزرگی۔ عظمت۔ غرور۔

الكُبَار والكُبَّار والكَابِر: بڑا۔ الكَابِر: بلند مرتبہ سردار۔ مورث اعلیٰ۔

الكَبِيْرُ: بڑا۔ ج كِبَار و كُبَرَاء: معلم۔ رئیس اور کبیر اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

الكَبِيْرَة: کبیر کا مؤنث۔ بڑا گناہ۔ ج كَبِيْرَات و كَبَائِر.

الأكْبَر: اسم تفضیل اور کہا جاتا ہے "الأكْبَر والأصْغَر" بمعنی كَبِيْر و صَغِيْر ج أكَابِر وأكْبَرُوْن. أكَابِر القَوْمِ: شرفاء قوم۔ کہا جاتا ہے "أتَانِيْ فُلَانٌ أكْبَرَ النَّهَارِ" فلاں میرے پاس دن چڑھنے کے وقت آیا۔

الإِكْبِر والأكْبَر: ایک میٹھی چیز ہے خشک حلوے کی مانند۔ جس کو شہد کی مکھی جمع کرتی ہے اور یہ شہد اور موم کے علاوہ ہے۔

الـكُبْرَى: اکبر کا مؤنث۔ ج كُبَر و كُبْرَيَات: اور کہا جاتا ہے "هٰذِهِ الجَارِيَةُ مِنْ كُبْرَى بَنَاتِ فُلَانٍ" یہ لڑکی فلاں کی لڑکیوں میں سے بڑی ہے۔

المَكْبِر والمَكْبِرَة: عمر کی بڑائی۔

المَكْبُوْرَاءُ: اسم جمع بمعنی كُبَرَاء.

كَبَرَتَ الشَّيْءَ: کسی چیز پر گندھک ملنا۔

الـكِبْرِيْت: گندھک۔ سرخ سونا۔ سرخ یاقوت۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبٌ كِبْرِيْتٌ وفِضَّةٌ كِبْرِيْتٌ" خالص سونا چاندی۔

ألْـكَبَرِيَا الأصَفُ: ایک چھوٹا درخت جس کے پھول سفید خوبصورت اور ہاضم ہوتے ہیں۔

كَبَسَ (ض) كَبْسًا عَلَى الشَّيْءِ: حملہ کرنا اور بھینچنا۔۔۔۔۔۔البِئْرَ: کنوئیں کو مٹی سے پاٹنا ۔۔۔۔۔۔رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ: سر کو کپڑے میں داخل کرنا۔

الـقَوْمُ دَارَهُ: اچانک حملہ کرنا۔۔۔۔۔۔السَّنَةَ بِيَوْمٍ: سال میں ایک دن زائد کرنا۔۔۔۔۔۔

النَاصِيَةَ جَبْهَتَهُ: پیشانی کو چھپالینا۔

كَبِسَ (س) كَبَسًا: بڑے سروالا ہونا۔ صفت أكْبَس: مؤنث كَبْسَاءُ. ج كُبْس.

كَبَّسَ الجَسَدَ: جسم کو ہاتھوں سے مل کر نرم کرنا۔

۔۔۔۔۔۔عَلَى الشَّيْءِ: گھس پڑنا۔

تَكَبَّسَ وانْكَبَسَ النَّهْرُ او البِئْرُ: نہر یا کنوئیں کا مٹی سے بھر جانا۔ تَكَبَّسَ الرَّجُلُ: سر کو گریبان میں داخل کرنا۔ تَكَبَّسَ عَلَى الشَّيْءِ: گھس پڑنا۔

الكِبْس: کنواں پاٹنے کی مٹی۔ بڑا سر۔ پہاڑ کی جڑ میں غار۔ خزانہ۔ اصل۔ مٹی کا گھر۔

الكِبَاسَة: کھجوروں کا گچھا۔ ج كَبَائِس.

جِبَالٌ كُبْسٌ و كُبَّسٌ: سخت پہاڑ۔

الـكَابُوْس: ایک بیماری ہے جس میں آدمی کو نیند کی حالت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کو دبائے ہوئے ہے اور وہ حرکت پر قادر نہیں ہوتا اور یہ مرگی کا مقدمہ ہوتا ہے۔

الـكُبَاس: سر کو کپڑے میں لپیٹ کر سونے والا۔ بڑے سروالا۔ پُرگوشت۔ هَامَةٌ كُبَاس: موٹی گول کھوپڑی۔

الكَبْسة: اچانک حملہ۔

الـكَابِسَة: کابس کا مؤنث۔ أرْنَبَةٌ كَابِسَة: اوپر کے ہونٹ پر جھکا ہوا ناک کا بانسہ۔ نَاصِيَةٌ كَابِسَةٌ: پیشانی پر لٹکے ہوئے بال۔

الـكَبِيْس: ایک قسم کی کھجور۔ ایک قسم کا زیور جس کے خول میں خوشبو بھری ہوتی ہے۔

السَّنَةُ الـكَبِيْسَة: وہ سال جس میں فروری کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور یہ ہر اس سال میں ہوتا ہے جو چار پر برابر برابر تقسیم ہوجائے جیسے ۱۹۴۰ء و ۱۹۴۴ء۔

الـمِكْبَس ج مَكَابِس والمِكْبَاس ج مَكَابِيْس: اون یا اوراق وغیرہ دبانے کا آلہ۔ الـمَكَابِيْس: وہ لوگ جو لوگوں کے گھروں میں اکثر گھس آتے ہوں۔

الـمُكَبِّس: قا۔ سر نیچے رکھنے والا۔ اچانک آنے والا اور دبانے والا۔

ألْكَبْسُوْلُ: بندوق کی گولی۔ اس کی دوسری لغت کبسون ہے۔

كَبَشَ (ن) كَبْشًا الشَّيْءَ: مٹھی بھر کر لینا۔

الـكَبْش: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو اور بقول بعض چار سال کا۔ ج كِبَاش و أكْبَاش وأكْبُش و كَبُوْشَة. الكَبْش: سردار قوم۔ بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ لگانے کے لئے لگایا

جائے۔ ایک جنگی آلہ جو حصار کے موقع پر قلعوں پر پتھر پھینکنے کے کام آتا ہے۔

الكِبَاش: جواں مرد لوگ۔

الكَبَّاش: مینڈھوں والا۔

الكُبَاص والكُبَاصَة: مضبوط و قوی اُونٹ یا گدھا۔

كَبَعَ (ف) كَبْعًا الشَّيْءَ: کاٹنا۔۔۔۔ هٗ عَنْ كَذَا: منع کرنا، روکنا۔۔۔۔ الدَّرَاهِمَ: دراہم پرکھنا اور وزن کرنا۔

كَبَعَ (ف) كُبُوْعًا: ذلیل ہونا۔ فروتنی کرنا۔

كَبَّعَ الشَّيْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

الكُبَع: ایک قسم کی مچھلی جس کو "جمل البحر" (سمندر کا اونٹ) بھی کہتے ہیں۔

كَبْكَبَ كَبْكَبَةً وكِبْكَابًا الشَّيْءَ: اُلٹنا۔ پچھاڑنا۔ المَوَاشِي الشَّارِدَةَ: بھاگے ہوئے جانوروں کو جمع کرنا۔۔۔۔ الشَّيْءَ: گڑھے میں پھینکنا۔

تَكَبْكَبَ فِيْ ثِيَابِهٖ: لپٹنا۔۔۔۔ القَوْمُ: جمع ہونا۔

الكُبْكُبُ والكِبْكِبُ: ایک قسم کا کھیل۔

الكُبْكُبَة بتثليث الكافين والكُبْكُوْب والكُبْكُوْبَة: لوگوں یا گھوڑوں کی بھیڑ۔

الكُبَكِبُ والكُبَاكِب: گٹھے بدن والا۔

الكِبْكِبَة والكِبْكِبُ: کاتے ہوئے دھاگے کا گولہ۔

كَبَلَهٗ (ض) كَبْلًا وكَبَّلَهٗ: بیڑی ڈالنا۔ قید کرنا۔

كَبَلَهٗ وكَابَلَهٗ مُكَابَلَةً الدَّيْنَ: قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا۔ ادائے قرض میں تاخیر کرنا۔۔۔۔ كَابَلَ الدَّارَ: مکان کے خریدنے میں تاخیر کرنا تاکہ دوسرا شخص خرید لے اور پھر شفعہ سے لے لینا۔

تَكَبَّلَ: بیڑی ڈالا جانا۔ قید ہونا۔

اِكْتَبَلَ الأَسِيْرَ: بیڑی ڈالنا۔۔۔۔ الكِيْسَ: تھیلی کو باندھنا۔۔۔۔ هٗ: خَيْرَهٗ: روک کے رکھنا۔

الكَبْل والكِبْل: بیڑی۔ بڑی بیڑی۔ ج كُبُوْل واَكْبُل۔ الكُبْل: ڈول کا کنارہ۔ ڈول کا کنارہ جہاں چمڑا مڑا ہو۔ بہت بالوں والی پوستین۔

الكَبَل والكَابِلِي: تنگ کپڑا یا پوستین وغیرہ۔ کہا جاتا ہے "فَرْدٌ كَبَلٌ او كَابِلِي"۔

الكَابُوْل: شکاری کا جال۔

المَكْبُوْل: مفع۔ قیدی۔

الكَابِلِي: پستہ قد۔

الكَبُوْلَاء: ایک قسم کا کھانا۔

كَبَنَ (ن ض) كَبْنًا الثَّوْبَ: کپڑے کو اندر کو موڑ کر سینا۔۔۔۔ الشَّيْءَ: غائب کرنا۔۔۔۔ عَنِ الشَّيْءِ: بددل ہونا۔ باز رہنا۔۔۔۔ عَنْهُ لِسَانَهٗ: زبان روکنا۔۔۔۔ هَدِيَّتَهٗ: روک لینا۔

كَبَنَ (ض) كَبْنًا وكُبُوْنًا الظَّبْيُ: ہرن کا زمین سے چمٹنا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: سامنے والے اوپر یا نیچے کے اندر گھسے ہوئے دانتوں والا ہونا۔ پڑوسی کو چھوڑ کر دوسرے سے سلوک کرنا۔ آہستہ آہستہ دوڑنا۔ موٹا ہونا۔ مطمئن ہونا۔

اَكْبَنَ لِسَانَهٗ عَنْهُ: زبان روکنا۔

اِكْبَانَّ اِكْبِنَانًا: سمٹنا۔ سکڑنا۔

الظَّبْيُ: ہرن کا زمین سے چمٹنا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: شکستہ دل ہونا۔

الكَبْن: مص۔ ڈول کا کنارہ۔ ڈول کا موڑ کر سلا ہوا کنارہ۔

الكُبُنُّ والكُبُنَّة: بخیل کنجوس۔ الكُبْنَة: خشک روٹی۔

الكُبَان: اُونٹوں کی ایک بیماری۔

المَكْبُوْن: مفع۔ کبان کی بیماری والا اونٹ۔

۔۔۔۔ مِنَ الخَيْلِ: چھوٹی ٹانگوں والا گھوڑا۔ ج مَكَابِيْن۔ رَجُلٌ مَكْبُوْنُ الأَصَابِعِ: سخت اور موٹی اُنگلیوں والا مرد۔ مؤنث مَكْبُوْنَة۔

المَكْبُوْنَة: جلد باز عورت۔

كَبَا يَكْبُوْ كَبْوًا وكُبُوًّا لِوَجْهِهٖ: منہ کے بل گرنا۔۔۔۔ الزَّنْدُ: چقماق کا بے آگ ہونا۔

كَبَتِ النَّارُ: آگ کا راکھ میں چھپنا۔۔۔۔ النُّوْرُ: روشنی کم ہونا۔۔۔۔ النَّبْتُ: نباتات کا پژمردہ ہونا۔۔۔۔ الغُبَارُ: غبار کا اوپر کو چڑھنا۔۔۔۔ الجَمْرُ: بلند ہونا۔

۔۔۔۔ لَوْنُ الصُّبْحِ او الشَّمْسِ: تاریک ہونا

۔۔۔۔ السَّهْمُ: تیر کا نشانہ پر نہ لگنا۔۔۔۔ مَاءً فِي الوِعَاءِ: پانی کو برتن میں گرانا۔ بکھیرنا

۔۔۔۔ الكُوْزَ: کوزہ سے گرادینا۔۔۔۔ الشَّيْءَ: صاف کرنا۔۔۔۔ البَيْتَ: جھاڑو دینا۔

كَبَّى تَكْبِيَةً النَّارَ: آگ کو راکھ میں چھپانا۔

ثَوْبَهٗ بِالكِبَاءِ: کپڑے کو کباء سے دھونی دینا (دیکھیے كِبَاء)

اَكْبَى اِكْبَاءً الزَّنْدُ: چقماق کا بے آگ ہونا۔ دھوئیں والا ہونا۔ اَكْبَى وَجْهَهٗ: متغیر کرنا۔

كَابَى مُكَابَاةً السَّيْفَ: تلوار کو میان میں رکھنا۔

تَكَبَّى عَلَى المِجْمَرَةِ: عوددان پر کپڑے کو ڈالنا۔

اِكْتَبَى بِالعُوْدِ: دھونی دینا۔

اِنْكَبَى: منہ کے بل گرنا۔

الكُبَاءُ: بلند۔

الكِبَاء والكِبَى ج اَكْبَاء والكُبَة ج كُبُوْن: کوڑا کرکٹ۔

الكِبَاء: زمین پر پڑی ہوئی متفرق چیزیں۔ پانی کے ادھر اُدھر غلیظ جھاگ۔

الكِبَاء: دھونی کی لکڑی۔ ج كُبًى۔

الكَبْوَة. كبا: کا اسم مرة۔ تیرگی۔

الكُبْوَة: دھونی دینے کی انگیٹھی۔

الكَابِي: فا۔ بلند۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ كَابِي الرَّمَادِ" فلاں بہت راکھ والا ہے۔ کنایہ ہے بہت مہمان نواز ہونے سے۔۔۔۔ الفَحْمُ

الكَابِي: بجھا ہوا کوئلہ۔ رَجُلٌ كَابٍ: باوجود دعوت کے خیر کی طرف متوجہ نہ ہونے والا مرد۔ غُبَارٌ كَابٍ: بلند غبار۔

الكَابِيَة: کابی کا مؤنث جھاگ۔ نَارٌ كَابِيَة: راکھ میں چھپی ہوئی آگ۔

كَتَّهٗ (ن) كَتًّا: شمار کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَتَانَا

بِجَيْشٍ مَايُكَتُّ" وہ ہمارے اوپر غیر محصور فوج لے کر آیا۔
كَتَّ وَاَكَتَّ وَاكْتَتَّ الكَلَامَ فِي اُذُنِهٖ: چپکے چپکے کہنا۔
كَتَّ (ن) كَتِيتًا: آہستہ چلنا۔
كَتَّ (ض) كَتًّا البَعِيرُ: اُونٹ کا آہستہ آہستہ بڑبڑانا۔ كَتَّتِ القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا۔ اُبلنا۔ كَتَّ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔ غمگین کرنا۔
اِكْتَتَّ الحَدِيثَ: بات سننا۔
تَكَاتَّ النَّاسُ: شور کے ساتھ بھیڑ کرنا۔
الكَتُّ: مص ڈبلا (مذکر و مؤنث)......
الكَتَّةُ: كَتَّ کا اسم مرۃ۔ زمین کی سبزی۔
الكَتَّةُ: ردی مال۔
الكَتِيتُ: مص۔ ہانڈی ابلنے کی آواز۔ جوش شراب کی آواز۔ جوان اُونٹ کی آواز۔ بخیل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ كَتِيتُ الْيَدَيْنِ" یعنی بخیل مرد۔
الكَتِيتَةُ: ایک قسم کا کھانا۔
كَتَبَ (ن) كَتْبًا وَكِتَابًا وَكِتْبَةً وَكِتَابَةً الكِتَابَ: لکھنا۔ كَتَبَ عَلَيْهِ كَذَا: واجب کرنا۔ کہا جاتا ہے "كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ الطَّاعَةَ وَعَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ" یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی اطاعت فرض کی ہے اور اپنی ذات پر رحمت کو لازم کیا ہے۔
كَتَبَ القِرْبَةَ كَتْبًا: مشک کو دوہرے تسمہ سے سینا۔
كَتَّبَ الكِتَابَ: لکھنا...... الوَلَدَ: لکھنا سکھانا ...... الجُنُودَ: فوج کے دستے بنانا اور تیار کرنا۔
كَاتَبَهٗ مُكَاتَبَةً: خط و کتابت کرنا۔ ساتھ مل کر لکھنا۔ كَاتَبَ العَبْدَ: مال معینہ کی ادائیگی کی شرط پر آزاد کرنا۔
اَكْتَبَهٗ: لکھنا سکھانا۔ لکھنے والا پانا۔
اَكْتَبَهُ القَصِيدَةَ: لکھوانا۔ اَكْتَبَ القِرْبَةَ: مشک کا منہ باندھنا۔
تَكَتَّبَ الرَّجُلُ: کپڑے سمیٹ کر ہوشیار ہونا۔ تَكَتَّبَتِ الكَتَائِبُ: فوج کے دستوں کا جمع ہونا۔
تَكَاتَبَ القَوْمُ: ایک دوسرے سے خط و کتابت کرنا۔
اِكْتَتَبَ الكِتَابَ: لکھنا۔ املا کرانا۔ لکھوانا۔ لکھنے کو کہنا ...... الغُلَامَ: لکھنا سکھانا ...... القِرْبَةَ: مشک کو دوہرے تسمہ سے سینا ...... بَطْنُهٗ: بند ہونا ...... الرَّجُلُ: رجسٹر میں اپنا نام لکھنا اور اسی سے ہے "اِكْتَتَبَ بِمَالٍ اَوْ اِعَانَةٍ"۔
اِسْتَكْتَبَهُ الشَّيْءَ: لکھنے کو کہنا ...... هُ القَصِيدَةَ: قصیدہ املا کرانے کو کہنا ...... الغُلَامَ: کاتب بنانا۔
الكِتْبَةُ: مص۔ کتاب کی نقل۔ حالت۔ حصہ یا رزق میں رجسٹرڈ ہونا۔
الكُتْبَةُ: سینے کا تسمہ۔ مشک وغیرہ کی درز۔
الكِتَابُ: مص۔ جس میں لکھا جائے۔ خط۔ صحیفہ۔ فرض۔ حکم۔ اندازہ۔ ج كُتُبٌ وَكُتْبٌ وَالكِتَابُ عَلَى الْاِطْلَاقِ: ہر وہ کتاب جو منزل من اللہ ہو۔ اَهْلُ الكِتَابِ: وہ لوگ جن کے پاس آسمانی کتاب ہو۔ اُمُّ الكِتَابِ: اصل کتاب۔ سورۂ فاتحہ۔
الكُتُبِيُّ: کتابوں کا محافظ۔ کتب فروش۔
الكِتَابَةُ: مص۔ لکھا ہوا۔ مال معین کی ادائیگی پر غلام کو آزاد کرنا۔
الكَتِيبُ: بندھن سے بندھی ہوئی مشک۔
الكَتِيبَةُ: لشکر کا ایک حصہ۔ گھوڑوں کا ریوڑ۔ سواروں کا دستہ۔ ج كَتَائِبُ۔
الكَاتِبُ: فا۔ عالم۔ محرر۔ ج كَاتِبُونَ وَكَتَبَةٌ وَكُتَّابٌ۔
الكُتَّابُ: جمع کاتب۔ مکتب۔ تعلیم گاہ ج كَتَاتِيبُ۔
المَكْتَبُ: تعلیم گاہ۔ لکھنے کی جگہ۔ ج مَكَاتِبُ۔
المَكْتَبَةُ: لائبریری۔ کتب خانہ ج مَكَاتِبُ۔
المُكْتِبُ: فا رَجُلٌ مُكْتِبٌ: کتابیں نقل کرانے والا۔
المُكَتِّبُ: فا کتابت کی تعلیم دینے والا۔
المَكْتُوبُ: مفع۔ خط۔ ج مَكَاتِيبُ۔
كَتَحَ (ف) كَتْحًا الطَّعَامَ: شکم سیر ہو کر کھانا۔ كَتَحَتْهُ الرِّيحُ: ہوا کا غبار اُڑانا۔
الدَّبَى الاَرْضَ: کیڑے مکوڑوں کا نباتات اور درخت وغیرہ کو چاٹ جانا۔
الكَتَدُ وَالكَتِدُ: دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ۔ ج اَكْتَادٌ وَكُتُودٌ اور کہا جاتا ہے "خَرَجُوا عَلَيْنَا اَكْتَادًا وَاَكْتَادًا" وہ ہمارے خلاف گروہ گروہ ہو کر نکلے۔
الاَكْتَدُ: کندھوں کے درمیان سے بلند حصہ والا۔
الكَثَرُ وَالكِثْرُ وَالكُثْرُ وَالكَثَرَةُ: بلند کوہان۔ الكِثْرُ: بلند عمارت۔ اندازہ۔ چھوٹا ہو وہ۔ ہر چیز کا درمیان۔
الكُثُرُ وَالكُثْرَةُ: لڑکھڑاہٹ کی چال۔
الكُثْرَةُ: قبہ۔ گنبد۔ کوہان کا ایک ٹکڑا۔
كَتَشَ (ن) كَتْشًا لِاَهْلِهٖ: کمائی کرنا۔
كَتِعَ (س) كَتَعًا: سکڑنا۔ لنجا ہونا ...... فِي العَمَلِ: مستعد ہونا۔ کوشش کرنا۔
كَتَعَ (ف) كَتْعًا بِهٖ: لے جانا ...... كُتُوعًا فِي الْاَرْضِ: دور ہونا اور بھاگنا۔
كَتَّعَ اللَّحْمَ: گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
كَاتَعَهُ اللّٰهُ: تباہ و برباد کرنا۔
تَكَاتَعَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کا پیچھا کرنا۔
الكُتَعُ ج كِتْعَانٌ وَالكَتِيعُ: لئیم و ذلیل
الكُتَعُ: مرد ہلکا پھلکا۔ چست۔ لنجا۔ راستہ کا واقف۔ لومڑی کا بچہ۔ بھیڑیا۔ الكَتِيعُ: اکیلا منفرد۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ كَتِيعٌ اَوْ كُتَاعٌ" یعنی گھر میں ایک بھی نہیں۔ حَوْلٌ كَتِيعٌ: پورا سال۔
الكُتْعَةُ ج كِتَاعٌ وَالكُتَعَةُ ج كُتَعٌ وَالكِتْعَةُ ج كِتَعٌ: ڈولچی۔
كُتَعُ. كَتْعَاءُ. کی جمع ہے مؤنث کی تاکید میں مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "اِشْتَرَيْتُ هٰذِهٖ

الدار جَمْعَاء كَتْعَاء" میں نے اس سارے گھر کو خرید لیا۔ "رَأَيْتُ أَخَوَاتَكَ جُمَعَ كُتَعَ" میں نے تیری ساری بہنوں کو دیکھا اور كُتَعُ: وصف اور عدل کی بنا پر غیر منصرف ہے اور كُتَعُ: کو جُمَعُ: پر مقدم نہیں کرتے اور بغیر جُمَعُ: کے استعمال بھی نہیں کرتے۔ اس لئے کہ یہ اس کے توابع میں سے ہے۔

الأَكْتَعُ: لنجا۔ جس کی اُنگلیاں ہتھیلی کی طرف مڑی ہوئی ہوں۔ لفظ أَجْمَعُ: کے توابع میں سے ہے اور بغیر أَجْمَعُ: کے استعمال نہیں کیا جاتا۔ کہا جاتا ہے "رَأَيْتُهُمْ أَجْمَعِينَ أَكْتَعِينَ" یعنی سب کو دیکھا۔ مؤنث كَتْعَاء.

الكَتْعَاء: باندی۔ لونڈی۔ تاکید مؤنث کے لئے جَمْعَاء کا تابع ہے۔ کہا جاتا ہے "اِشْتَرَيْتُ الدَّارَ جَمْعَاءَ كَتْعَاءَ" میں نے سارا مکان خرید لیا۔

رَأْيٌ مُكْتَعٌ: قوی رائے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ مُكْتِعًا وَمُكَوْتِعًا" یعنی تیز رفتاری سے آیا۔

كَتَفَ (ض) كَتْفًا وكَتِيفًا: آہستہ چلنا یا کندھا ہلاتے ہوئے چلنا۔ کجاوہ کے دونوں کناروں کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھنا۔

......فِي الأَمْرِ: نرمی برتنا (...... كَتْفًا وكِتَافًا) الرَّجُلَ: مشکیں کسنا: کندھے کے پیچھے ہاتھوں کو باندھنا۔ شانہ پر مارنا ...... السَّرْجُ الدَّابَّةَ: زین کا کندھے کو زخمی کرنا ......الإِنَاءَ: برتن کو لوہے وغیرہ کے پترے سے جوڑنا ......الأَمْرَ: ناپسند کرنا (...... كَتْفًا وكَتَفَانًا) الطَّائِرُ: پرندہ کا بازوؤں کو پیچھے کی جانب ملا کر اُڑنا۔

كَتِفَ (س) كَتَفًا: چوڑے یا بڑے کندھوں والا ہونا۔ درد مند مونڈھے والا ہونا۔

كُتِفَ الرَّجُلُ: آہستہ چلنا۔

كَتَّفَ الرَّجُلَ: مشکیں کسنا۔ مونڈھوں کے پیچھے ہاتھوں کو باندھنا ......الإِنَاءَ: برتن لوہے وغیرہ کے پترے سے جوڑنا ...... اللَّحْمَ وَنَحْوَهُ: گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا ......الفَرَسُ: گھوڑے کا چلنے میں مونڈھوں کو ہلانا۔

تَكَتَّفَ: سینے پر ہاتھ باندھنا۔ تَكَتَّفَتِ الخَيْلُ: گھوڑوں کا چلنے میں کندھوں کو اُٹھانا۔

الكَتِفُ والكِتْفُ والكَتْفُ: شانہ۔ کندھا مؤنث۔ ج كِتَفَة وأَكْتَاف اور عرب کے امثال میں سے ہے "إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ تُؤْكَلُ الكَتِفُ" اس چالاک شخص کے حق میں بولتے ہیں جو اُمور کے گھات پیچ سے خوب واقف ہو۔

الكَتَفُ: مص درد شانہ کی وجہ سے جانوروں کی لنگڑاہٹ۔ شانہ کی کوتاہی۔

الكُتَاف: درد شانہ۔

الكِتَاف: مشکیں کسنے کی رسی۔ ج أَكْتِفَة وكُتُف وكُتْف.

الكَاتِف: فا۔ ناپسند کرنے والا۔

الأَكْتَفُ مِنَ الخَيْلِ والجِمَالِ: درد شانہ والا۔ مؤنث كَتْفَاء ج كُتْف. الأَكْتَفُ مِنَ الرِّجَالِ: مرد جس کے شانہ میں درد ہو۔ مِنَ الخَيْلِ: گھوڑا جس کا شانہ کے اوپر کا حصہ چوڑا ہو۔

الكَتِيف: لوہے وغیرہ کا چوڑا پتر۔ چوڑی تلوار۔ ج كُتُف.

الكَتِيفَة: دروازے کی بلی۔ دروازے کی چٹخنی۔ جماعت۔ کینہ۔ ج كَتَائِف.

الكُتْفَان والكِتْفَان: ٹڈی جو پہلی مرتبہ اُڑے۔ واحد كُتْفَانَة.

المِكْتَاف: جانور جس کا شانہ زین سے زخمی ہو گیا ہو۔

كَتْكَتَ الرَّجُلُ: بغیر قہقہہ کے ہنسنا۔ (...... وتَكَتْكَتَ) آہستہ چلنا۔ چھوٹے چھوٹے قدم سے دوڑنا۔

الكَتْكَات: جلدی جلدی بولنے والا۔

كَتَلَهُ (ن) كَتْلًا: قید کرنا۔ باز رکھنا۔

كَتِلَ (س) كَتَلًا: چمٹنا۔ صفت كَتِلٌ ...... الحِمَارُ: گدھے کا زمین پر لوٹنے سے گرد آلود ہونا۔

كَاتَلَهُ اللّٰهُ: تباہ و برباد کرنا۔ ملعون کرنا۔

كَتَّلَ الشَّيْءَ: جمع کرنا اور گول بنانا۔

تَكَتَّلَ القَصِيرُ: پستہ قد کا چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا ...... الشَّيْءُ: جمع ہونا۔ تہ بتہ ہونا اور گول ہونا۔

اِنْكَتَلَ: گزرنا۔ جانا۔

الكُتْلَة مِنَ الطِّينِ وَنَحْوِهِ: مٹی وغیرہ کا جمع شدہ ٹکڑا۔ گوشت کا ٹکڑا۔ کھجوروں کا گچھا ج كُتَل.

الكُتَال: نفس۔ حاجت جس کو تم پورا کرو۔ مشقت۔ تنگ زندگی۔ درست کیا ہوا لباس یا کھانا۔ گوشت۔ قوت (...... والكُتَل) موٹاپا اور کہا جاتا ہے "أَلْقَى عَلَيْهِ كُتَالَهُ" اس نے اس پر اپنا بوجھ ڈالا۔

اَلْكُتْلِيَة: شمالی امریکہ میں ایک خوبصورت درخت جس کے پتے چوڑے اور پھول بڑے اور سفید ہوتے ہیں۔

الكَتِيلَة: درخت خرما جس پر ہاتھ نہ پہنچ سکے۔ ج كَتَائِل.

الأَكْتَلُ: سخت مصیبت۔

المِكْتَل والمِكْتَلَة: کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ٹوکرا جس میں پندرہ صاع آ سکے۔ ج مَكَاتِل المِكْتَل: زمانہ کے مصائب میں سے ایک مصیبت۔

الكَاثُولِيك: رومن کیتھولک۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ۔ کاتولیکی ج كَاثُولِيكِيُّون (دخیل)

كَتَمَ (ن) كَتْمًا وكِتْمَانًا وكَتَّمَ واكْتَتَمَ الشَّيْءَ: پوشیدہ کرنا۔ چھپانا۔ اور کبھی کتم کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے كَتَمْتُ زَيْدًا الحَدِيثَ (میں نے زید سے بات چھپائی) اور مفعول اول میں من کی زیادتی بھی ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے "كَتَمْتُ مِنْ زَيْدٍ الحَدِيثَ كَتَّمَ الشَّيْءَ" چھپانے میں مبالغہ کرنا۔ واكْتَتَمَ الشَّيْءُ: زرد ہونا۔

كَتَمَ (ن) كُتُومًا و كِتمَانًا الإنَاءُ : بہنے سے روکے رکھنا۔

كَاتَمَهُ مُكَاتَمَةً السِرَّ : چھپانا۔ کہا جاتا ہے كَاتَمَهُ العَدَاوَةَ: یعنی دشمنی کو چھپایا۔

تَكَاتَمَ الرَّجُلَانِ الحَدِيثَ : ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھنا۔

اِنكَتَمَ: چھپنا۔

اِستَكتَمَ السِرَّ فُلانًا: بھید چھپانے کو کہنا۔

الكِتمَة: پوشیدگی۔

الكَتَم والكِتمَان: وسمہ جس سے خضاب بناتے ہیں اور اس کی جڑ کو جوش دے کر روشنائی تیار کرتے ہیں۔

الكَاتِم: فا۔ کہا جاتا ہے سِرٌّ كَاتِمٌ بمعنی مَكتُومٌ : یعنی چھپا ہوا بھید و قَوسٌ كَاتِمٌ: کمان ثابت و درست جس میں پھٹن وغیرہ نہ ہو۔

الكَتمَة: کتم کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "مَا رَاجَعتُهُ كَتمَةً" میں نے اس سے ایک کلمہ جواب میں نہیں کہا۔

الكُتَمَة والكُتَّام والكَتَّامَة : بھید کو بہت چھپانے والا۔

الكَتُوم: بھید کو چھپانے والا (...... والكَتِيم) مِنَ القِسِيِّ : ثابت و درست کمان۔ یا وہ کمان جس سے آواز نہ نکلے۔ خَرزٌ كَتِيمٌ: درز جو کشادہ نہ ہو اور پانی نہ ٹپکے۔

الأكتَم: بڑے پیٹ والا۔ شکم سیر۔

المُكتَتِم: فا۔ سَحَابٌ مُكتَتِم : بادل جس میں گرج نہ ہو۔

كَتِنَ (س) كَتَنًا۔ الوَسَخُ عَلَى الشَيءِ: میل کا چسپاں ہونا...... الشَيءُ: میل کچیل لگنا...... دھوئیں سے سیاہ ہونا...... النَخلَةُ: درخت خرما کی جڑوں پر مٹی چڑھ جانا...... فُلانٌ: سیاہ لب ہونا۔

كَتَّنَ وأكتَنَ الشَيءَ: چپکانا۔

تَكَتَّنَتِ المَرأةُ: برقع وستانے اور موزے پہننا۔

الكَتَن: ہونٹ کی سیاہی۔ دیوار کی دھوئیں کی وجہ سے سیاہی۔ میل کچیل۔ چس پیدگی۔ کھجور کی جڑ کی مٹی۔

الكَتِن والكَتِن: پیالہ۔ سِقَاءٌ كَتِنٌ: میلی کچلی مشک۔

الكَتَّان: السی کا پودہ۔ الكَتَّان: سبز کائی۔ کہا جاتا ہے "لَبِسَ المَاءُ كَتَّانَهُ" یعنی پانی کائی والا ہو گیا۔

ألكَتَّانِيَّات: ایک فصل جو کہ السی کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے اس کی ایک قسم بڑے پھولوں والی زرد رنگ ٹے کی طرح اکٹھے۔ زیب و زینت کے لئے لگایا جاتا ہے۔

الكُتُّونَة : کاہن کی قمیص جس کو ڈیوٹی کے وقت کپڑوں کے نیچے پہنتا ہے۔ (دخیل)

الكُتَّان: کھٹمل۔

كَتَا يَكتُو كَتوًا : چلنے میں قریب قریب قدم رکھنا۔

أكتَى إكتَاءً ا: دشمن پر غالب آنا۔

أكتَوتَى إكتِيتَاءً ا : غصہ سے بھر جانا۔ بغیر عمل کے اپنی آپ تعریف کرنا۔

كَثَّ (ض) كَثَاثَةً و كُثُوثَةً و كَثَّ (س) كَثَثًا : گاڑھا ہونا...... الشَعرُ: بالوں کا گھنا ہونا...... اللِحيَةُ: داڑھی گھنی اور گھنگریالی ہونا...... بِسَلحِه: پاخانہ کرنا۔

أكَثَّ الرَّجُلُ: گھنی داڑھی والا ہونا۔ صفت كَثٌّ. ج كِثَاث و أكَثُّ مؤنث كَثَّاء. ج كُثٌّ.

الكَثُّ والكَثِيث: گھنی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ كَثُّ اللِحيَةِ و كَثِيثُهَا" وہ گھنی داڑھی والا ہے۔ "وامرَأةٌ كَثَّةٌ و كَثَّاء" گھنے بال والی عورت۔ الكَثُّ: میلا کچیلا۔

الكَثِيث: سن وغیرہ کا باریک دھاگا جو بکھر جائے۔

الكَاثّ : کٹی ہوئی کھیتی کے دانوں سے جو دوبارہ اُگ آئے۔

كَثَا (ف) كَثأً و كُثُوءًا تَكثِئَةً اللَبَنُ ونَحوُهُ: دودھ کا پانی کے اوپر اور پانی کا نیچے آنا...... القِدرُ : ہانڈی کا جھاگ دینا...... اللِحيَةُ: داڑھی لمبی اور گھنی ہونا...... الزَرعُ: کھیتی کا سخت اور گنجان ہونا...... القِدرَ: ہانڈی سے جھاگ علیحدہ کرنا...... الرَجُلُ: بالائی کھانا...... أوبَارُ الإبِلِ: اونٹ کے بال کا نکلنا۔

أكثَأتِ اللِحيَةُ: داڑھی گھنی اور لمبی ہونا۔

الكَثأة والكُثأة مِنَ اللَبَنِ: بالائی۔ ...... مِنَ المَاءِ: پانی کی سطح پر جو آ جائے۔ کہا جاتا ہے "خُذ كُثأةَ قِدرِكَ" اپنی ہانڈی کے جھاگ علیحدہ کرو۔

...... الصَيدُ فُلانًا : شکار کا قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "كَثَبَكَ الصَيدُ فَارمِهِ" شکار تمہارے قریب آ چکا ہے تیر چلاؤ۔ جَاءَ يَكثُبُهُ: وہ اس کے پیچھے پیچھے آیا۔ كَثَبَ لَبَنُ النَاقَةِ: اونٹنی کا دودھ کم ہوا۔

كَثُبَ الشَيءُ: کم ہونا۔

كَاثَبَ القَومَ: قوم سے قریب ہونا۔

أكثَبَ الرَّجُلَ وإلَيهِ ومِنهُ ولَهُ: قریب ہونا۔

فُلانًا: تھوڑا دودھ یا پانی پلانا۔

اِنكَثَبَ الرَّملُ: ریت کا ڈھیر ہونا۔

الكَثَب : قرب۔ کہا جاتا ہے "رَمَاهُ مِن كَثَبٍ او عَن كَثَبٍ" یعنی اس نے اس کو نزدیک سے مارا۔

الكُثبَة : تھوڑا پانی یا دودھ۔ ہر تھوڑی اکٹھی چیز۔ پہاڑوں کے درمیان کی پست زمین۔ ج كُثَب.

الكَاثِبَة: كَاثِب: کا مؤنث ...... مِنَ الفَرَسِ: گھوڑے کی پیٹھ کا بالائی حصہ۔ ج كَوَاثِب.

الكُثَاب: بہت۔

الكَثَاب والكُثَاب: بے پیکان و بے پر کا تیر۔

الكَثِيب: ریت کا ٹیلہ۔ ج كُثُب و كُثبَان و أكثِبَة.

الكَثبَاء: مٹی۔

كَثَجَ (ض) كَثجًا۔ مِنَ الطَعَامِ: بقدر کفایت کھانا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ غلہ بہت لے جانا۔

كَثَحَ (ف) كَثْحًا الشَّیْءَ: جمع کرنا۔ بکھیرنا۔ كَثَحَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ عَلَيْهِ: غبار اڑانا۔ كَثَحَ مِنَ الْمَالِ: خواہش کے موافق لینا(...... وكَثَّحَ) عَنْ كَذَا: ننگا کرنا۔ کہا جاتا ہے "كَثَحَتْهُ الرِّيحُ" یعنی اس کو ہوانے ننگا کردیا۔
تَكَاثَحَ الْقَوْمُ بِالسُّيُوفِ: تلوار بازی کرنا۔
تَكَثَّحَ بِالْحَصَى: بتکلف کنکریوں سے مارنا۔
الْكُثْحَةُ مِنَ النَّاسِ: چھوٹی سی جماعت۔
رَجُلٌ كُثْحُمُ اللِّحْيَةِ: گھنی اور چھوٹی اور گھنگھریالی داڑھی والا امرد۔ كُثْحُمَةٌ مِنْ دَرِيْنٍ: خشک چارے کا چورہ۔ لِحْيَةٌ كُثْمُحَةٌ: گھنی چھوٹی اور گھنگھریالی داڑھی۔
كَثُرَ (ك) كَثْرَةً وكَثَارَةً: بہت ہونا۔ صفت كَثْرٌ وكَثِيْرٌ وكُثَارٌ وكَاثِرٌ وكَيْثَرٌ.
كَثَرَ (ن) كَثْرًا. الرَّجُلَ: کثرت میں غالب ہونا۔
كَثَّرَهُ: زیادہ کرنا۔
اَكْثَرَ الرَّجُلُ: بہت مالدار ہونا۔ بہت لانا۔ ...... الشَّیْءَ: بہت کرنا۔ بہت شمار کرنا۔ بہت پانا ...... النَّخْلُ: درخت خرما کا شگوفہ دار ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَكْثَرَ اللّٰهُ فِيْنَا مِثْلَكَ" اللہ تعالیٰ تمہارے جیسے کو ہمارے اندر زیادہ کرے۔
كَاثَرَهُ: کثرت میں غالب آنا۔ کثرتِ مال یا کثرتِ عدد پر فخر کرنا۔ كَاثَرَ الْمَاءَ: پینے کے لئے پانی زیادہ چاہنا۔
تَكَثَّرَ بِمَالِ غَيْرِهِ: دوسرے کے مال سے غنی ہونا ...... مِنَ الشَّیْءِ: بہت لے لینا ...... بِالْكَلَامِ: بہت گفتگو کرنا ...... فُلَانٌ: کثرت کا دکھلاوا کرنا۔
تَكَاثَرَ الْقَوْمُ: کثیر ہونا۔ کثرت میں ایک دوسرے پر غلبہ کرنا ...... الشَّیْءَ: بہت سمجھنا۔
اِسْتَكْثَرَ الشَّیْءَ: بہت سمجھنا یا بہت شمار کرنا ...... مِنَ الشَّیْءِ: بہت کرنا۔ بہت کی رغبت کرنا۔

الْكِثْرُ والْكُثْرُ: بہت۔ كُثْرُ الشَّیْءِ: چیز کی بہتات۔ کہا جاتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْقُلِّ وَالْكُثْرِ" قلت وکثرت پر اللہ ہی کا شکر ہے۔
الْكُثْرَةُ: بہتات۔ زیادتی۔
الْكِثْرَةُ: کثرت بفتح کاف میں ایک لغت ردیہ ہے۔ مگر بعضوں نے کہا ہے کہ اگر لفظ قلت کے ساتھ مستعمل ہو تو فصیح ہے جیسا کہ کہا جائے اَلْقِلَّةُ وَالْكِثْرَةُ.
الْكُثْرَى مِنَ النَّبِيْذِ وَنَحْوِهِ: نبیذ وغیرہ کی زیادتی۔
الْكَثِيْرُ: بہت۔ کہا جاتا ہے رِجَالٌ كَثِيْرٌ وكَثِيْرَةٌ وكَثِيْرُوْنَ. وَنِسَاءٌ كَثِيْرٌ وكَثِيْرَةٌ وكَثِيْرَاتٌ: اور کہا جاتا ہے "كَثِيْرًا مَا يَعْمَلُوْنَ كَذَا (بہت سے اس طرح نہیں کرتے) ظرفیت کی بنا پر منصوب ہے اس لئے کہ احیان کی صفت ہے اور ما تاکید کے لئے ہے اور بعضوں نے مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب کہا ہے اور ما کو مبالغہ فی الکثرت کے لئے مانتے ہیں۔
الْكُثَارُ: بہت (...... والْكِثَارُ) جماعتیں۔ کہا جاتا ہے "فِي الدَّارِ كُثَارٌ او كِثَارٌ مِنَ النَّاسِ" یعنی گھر میں لوگوں کی جماعتیں ہیں اور صرف جانداروں ہی کے لئے مستعمل ہیں۔
الْكَيْثَرُ: بہت فیاض مرد۔
الْمُكْثِرُ: مالدار۔
الْمِكْثَارُ والْمِكْثِيْرُ: بہت بولنے والا (مذکر ومؤنث)
الْمَكْثُوْرُ: مفع۔ مغلوب۔ وہ شخص جس پر بہت سے آدمی اکٹھے ہوجائیں اور دبالیں۔ وہ شخص جس کا سرمایہ ختم ہوجائے اور لوگوں کے حقوق و مطالبات بہت زیادہ ہو جائیں۔
كَثَعَ (ف) كَثْعًا اللَّبَنُ: دودھ کا گاڑھا اور بالائی والا ہونا۔
كَثَعَتْ (ف) كُثُوْعًا الْغَنَمُ: بکری کا نرم پیٹ والی ہونا۔ پیٹ چلنے والی ہونا۔
كَثَعَتْ (ف) كَثْعًا وكُثُوْعًا وكَثِعَتْ (س) كَثَعًا الشَّفَةُ: ہونٹ کا بہت خون والا ہونا یہاں تک کہ اُلٹنے کے قریب ہو جائے۔ ایسے ہونٹ کو كَاثِعَةٌ: اور ایسے ہونٹ والے کو اَكْثَعُ: کہتے ہیں۔
كَثَّعَ اللَّبَنُ او الْغَنَمُ: بمعنی كَثَعَ. كَثَّعَتِ الْاَرْضُ: روئیدگی کا ظاہر ہونا ...... الْقِدْرُ: ہانڈی کا جھاگ پھینکنا ...... الْجُرْحُ: زخم کا اوپر کا حصہ اچھا ہونا ...... لِحْيَةُ فُلَانٍ: داڑھی لمبی اور گھنی ہونا۔
فُلَانٌ السِّقَاءَ: مشکیزہ کی اوپر کی چکناہٹ کو کھانا۔
الْكَثْعَةُ والْكُثْعَةُ: بالائی۔ ہانڈی کی جھاگ۔ الْكُثْعَةُ: اوپر کے ہونٹ کے درمیان کا گڑھا۔
الْكَثْعَةُ: گارا۔ کیچڑ۔
الْمُكَثِّعُ: فَامْرَأَةٌ مُكَثِّعَةٌ: ہونٹوں یا مسوڑوں میں بہت خون والی عورت۔
الْكُثْعُمُ: چیتا اور بقول بعض تیندوا۔
كَثُفَ (ف) كَثَافَةً وتَكَاثُفًا: موٹا ہونا۔ بہت ہونا۔ گنجان ہونا۔ صفت كَثِيْفٌ.
كَثَّفَهُ: موٹا کرنا۔
اَكْثَفَ مِنْهُ: قریب ہونا۔ قدرت دینا۔
اِسْتَكْثَفَ الشَّیْءُ: گاڑھا ہونا ...... الشَّیْءَ: گاڑھا پانا۔ گاڑھا شمار کرنا ...... الْاَمْرُ: بلند ہونا۔
اَلْمُكَثِّفُ: بیڑی جو کہ ساکن بجلی کے ساتھ چارج ہوتی ہے ریڈیو اور ٹیلیفون وغیرہ کے آلات کے لئے ہے۔
الْكَثْفُ: جماعت۔
الْكَثِيْفُ: گاڑھا۔ موٹا۔ کہا جاتا ہے رَجُلٌ كَثِيْفٌ: یعنی سخت اور بدحالی کی زندگی بسر کرنے والا امرد(...... والْكُثَافُ) بہت۔
كَثَلَ (ن) كَثْلًا الشَّیْءَ: جمع کرنا۔
الْكُثْلُ: گروہ۔ گیہوں کا انبار۔
الْكَوْثَلُ والْكَوْثَلُ: دنبالہ کشتی۔

الکاثُولِیکِ: دیکھئے کاثُولِیک۔
کَثَمَ (ض) کَثَمًا الشَّیْءَ: جمع کرنا...... الاَثَرَ: تابعداری کرنا۔ پیروی کرنا...... الشَّیْءَ: منہ میں رکھ کر توڑنا...... ہٗ عَنِ الاَمْرِ: باز رکھنا۔
کَثِمَ (س) کَثَمًا: شکم سیر ہونا۔ بڑے پیٹ والا ہونا۔ صفت اَکْثَمُ۔
کَاثَمَہٗ: قریب آنا۔ میل ملاپ کرنا۔
اَکْثَمَ القِرْبَۃَ: مشک بھرنا...... فِیْ بَیْتِہٖ: روپوش ہونا۔ اَکْثَمَہُ الصَّیْدُ: شکار کا قریب ہونا اور موقعہ دینا۔
تَکَثَّمَ: حیران ہونا۔ توقف کرنا۔ چھپنا۔
اِنْکَثَمَ: غمگین ہونا...... عَنْ وَجْہِ کَذَا: پھر جانا۔
الکَثِمُ والکَاثِمُ مِنَ الطِّیْنِ ونحوہ: گاڑھا کیچڑ وغیرہ۔
کَثَمُ الطَّرِیْقِ: راستہ کا ظاہری حصہ۔ کہا جاتا ہے "رَمَاہُ عَنْ کَثَمٍ" اس نے اس پر نزدیک سے تیر مارا۔
الاَکْثَمُ: کشادہ راستہ۔ "وَطْبٌ اَکْثَمُ" بھرا ہوا دودھ کا برتن۔
الکُثْمَۃُ: گلدستہ۔ پھولوں کی ٹوکری۔
الکُحُّ: خالص۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ عَرَبِیٌّ کُحٌّ" وہ خالص عربی ہے۔
کَحَبَ الکَرْمُ: کچا انگور ظاہر ہونا۔
الکَحْبُ: کچا انگور واحد۔ کَحْبَۃٌ...... ذُبر۔
الکَاحِبُ: بہت۔ کہا جاتا ہے "عِنْدَہٗ دَرَاھِمُ کَاحِبَۃٌ" اس کے پاس بہت دراہم ہیں۔ الکَاحِبَۃُ: آگ کا شعلہ بلند ہو۔
کَحَتَ (ف) کَحْتًا لَہٗ مِنَ المَالِ: دونوں ہاتھوں میں بھر کر مال دینا۔
کَحَصَ (ف) کُحُوْصًا الاَثَرُ: نشان مٹنا۔
الظَّلِیْمُ: شتر مرغ کا زمین میں اس طرح جانا کہ دکھلائی نہ دے...... الرَّجُلُ: پشت دے کر بھاگنا...... کَحْصًا البِلٰی فُلَانًا: مٹانا۔ محو کرنا۔
بِرِجْلِہٖ: پاؤں سے کریدنا...... الاَرْضَ: زمین سے غبار اُڑانا...... الشَّیْءَ: کوٹنا......

کَحْصًا و کَحْصَ الاَثَرَ: نشان مٹانا۔
الکَاحِصُ: فا۔ پیر سے کریدنے والا۔ مؤنث ج کَاحِصَۃٌ۔ کَوَاحِصُ۔ اَطْلَالٌ کَوَاحِصُ: مکان کے مٹے ہوئے نشانات۔
کَحَطَ (ف) کَحْطًا العَامُ: خشک سالی ہونا۔ صفت کَاحِطٌ۔
الکُحُوْفُ: جسم کے اعضاء۔
کَحْکَحَ: عاجز کرنا۔
کَحَلَ (ف ن) کَحْلًا و کَحَّلَ العَیْنَ: آنکھ میں سرمہ لگانا...... فُلَانًا: دوسرے کی آنکھ میں سرمہ لگانا۔ صفت کَاحِلٌ و کَحَّالٌ اور کہا جاتا ہے کَحَلَ السُّھَادُ عَیْنَہٗ: کنایہ ہے بے خوابی سے۔
کَحَلَ (ف) کَحْلًا و اَکْحَلَ العَامُ: سخت خشک سالی ہونا۔ کَحَلَتِ السِّنُوْنُ القَوْمَ: قحط لاحق ہونا۔
کَحَلَ و اَکْحَلَ و تَکَحَّلَ و اکْتَحَلَ و اکْحَالَّ المَکَانُ بِالخُضْرَۃِ: ابتدائی سبزی والا ہونا۔
کَحِلَتْ (س) کَحَلًا و اکْحَالَّتِ العَیْنُ: آنکھ کا سرگیں ہونا۔ و کَحِلَ الرَّجُلُ: سرگیں آنکھ والا ہونا۔
تَکَحَّلَ و اکْتَحَلَ: آنکھوں میں سرمہ لگانا۔
اِکْتَحَلَ فُلَانٌ: نرمی کے بعد سختی میں پڑنا۔
اِکْتَحَلَ السُّھَادَ: بیدار رہنا اور نیند کا اچٹ جانا...... وَجْھُہٗ بِالھَمِّ: چہرہ پر غم کا اثر ظاہر ہونا اور کہا جاتا ہے "مَا اکْتَحَلَتْ عَیْنِیْ بِکَ" یعنی میں نے تم کو نہیں دیکھا۔
الکَحْلُ: مص۔ سخت قحط کا سال (کلمہ غیر منصرف ہے)
کَحْلُ و کُحَلُ و کَحْلَۃُ: تینوں کلمات غیر منصرف ہیں۔ آسمان کے اسماء ہیں۔ کہا جاتا ہے "صَرَّحَتْ کُحَلُ" جبکہ بالکل بادل نہ ہو۔
الکُحْلُ: سنگ سرمہ۔ سرمہ۔ مال کثیر۔
الکَحَلُ: خلقتاً آنکھوں کا سرگیں ہونا۔
الکِحَالُ: سنگ سرمہ و سرمہ (...... والکِحَلُ

والکِحْلَۃُ) مہرۂ تعویذ اور بقول بعض مہرۂ نظر بد۔
عَیْنٌ کَحِلٌ و کَحِیْلٌ و کَحِیْلَۃٌ: سرگیں آنکھ ج کَحْلٰی و کَحَائِلُ۔
اَعْیُنٌ کَحْلَاءُ: سرگیں آنکھیں۔
الکُحَیْلُ: نفط۔ قطران۔
الاَکْحَلُ: مرد سرمہ لگا ہوا۔ بازو کی ایک رگ کا نام۔
الکَحْلَاءُ: الاَکْحَلُ کا مؤنث۔ وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔ سفید جسم اور سیاہ آنکھوں والا مینڈھا۔ ج کُحْلٌ۔
الکَحْلَاءُ و الکُحَیْلَاءُ: گاؤزبان۔
الکُحْلِیُّ: سرمہ بنانے والا۔
المِکْحَلُ و المِکْحَالُ: سرمہ کی سلائی۔
المُکْحُلَۃُ: سرمہ دانی۔
اَلمُکْحُلَۃُ: پھول کی ایک قسم جس کا رنگ نیلا اور عمدہ خوشبو ہوتی ہے۔ لبنان اور ہالینڈ میں پیدا ہوتا ہے۔
الکَحْمَۃُ: آنکھ۔
کَحِیَ یَکْحِیْ کَحْیًا الشَّیْءُ: خراب ہونا۔ تباہ ہونا۔
کَخَّ (ض) کَخًّا و کَخِیْخًا فِیْ نَوْمِہٖ: خراٹے لینا۔
کَخَمَہٗ (ف) کَخْمًا: ہٹانا۔ دفع کرنا۔
الکَیْخَمُ: بڑا۔
کَدَّ (ن) کَدًّا: کام میں محنت کرنا۔ روزی طلب کرنا۔ اُنگلی سے اشارہ کرنا۔ مانگنے میں اصرار کرنا...... الرَّجُلَ: تھکانا...... الرَّاْسَ: سر میں کنگھی کرنا یا خوب کھجلانا...... الشَّیْءَ: ہاتھ سے چھین لینا۔
کَدَّدَہٗ: سختی سے ہٹانا۔
تَکَدَّدَ: مشقت برداشت کرنا۔
اَکَدَّ و اکْتَدَّ: کنجوسی کرنا۔ بخل کرنا۔ و اکْتَدَّ الشَّیْءَ: ہاتھ سے چھین لینا۔
اِکْتَدَّہٗ و اسْتَکَدَّہٗ: کام میں محنت کرانا۔
الکَدُّ: مص۔ جس میں کوئی چیز کوٹی جائے جیسے ہاون۔ کہا جاتا ہے "لَیْسَ ھٰذَا مِنْ

كَدِّكَ ولا كَدِّ ابيكَ" یعنی یہ تمہاری محنت وکوشش سے حاصل نہیں ہوئی۔
الكِدَّة والكَدِيْد: سخت زمین۔ الكَدِيْد: موٹا موٹا پسا ہوا نمک۔ زمین۔ شکم فراخ۔
الكُدَادَة والكُدَدَة والكَدَدَة: ہانڈی کا باقی ماندہ کھانا۔ ہانڈی کی کھرچن۔
كُدَاوَة السَّمَن: گھی کا تلچھٹ۔ كُدَاوَةُ الكلا: تھوڑی گھاس۔
الكَدُوْد: بہت محنتی۔ بخیل۔ بِئْر كَدُوْدٌ: کنواں جس کا پانی مشکل سے نکالا جائے۔
الاكَدَّة: چری ہوئی چراگاہ کا بقیہ۔
قَوْمٌ اكْدَاد واكَادِيْد: شکست خوردہ قوم (ان کے لئے واحد نہیں) اور کہا جاتا ہے "رَأَيْتُهُمْ اكْدَادًا واكَادِيْد" میں نے ان کو گروہوں میں دیکھا" وابِلٌ اكْدَاد" تیز چلنے والا اونٹ۔
المِكَدُّ: کنگھی۔
المَكْدُوْد: مقع مغلوب۔ أرْضٌ مَكْدُوْدَة: کھروں سے روندی ہوئی زمین۔
كَدَأَ وكَدِئَ (ف س) كَدْءًا وكُدُوْءًا النَّبْتُ: نباتات کا سردی کی وجہ سے مرجھانا یا پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے نہ بڑھنا۔
كَدِئَ (س) كَدَأَ الغُرَابُ: کوے کا قے کرنے جیسی آواز نکالنا......البَقْلُ: چھوٹا ہونا اور تباہ ہونا......الإبِلُ: اُونٹ کا کم بال والا ہونا۔
كَدَأَ وكَدَّأَ البَرْدُ النَّبَاتَ: زمین پر بٹھا دینا اور اُگنے نہ دینا۔
أرْضٌ كَادِئَة: دیر سے اُگنے والی یا اُگانے والی زمین۔ اِبِلٌ كَادِئَةُ الاوْبَار: کم بال والے اونٹ۔
الكَدْب والكُدْب والكَدَب والكَدِب: جوانوں کے ناخن کی سپیدی واحد كَدْبَة. دَمٌ كَدِبٌ: تازہ خون۔
كَدَجَ (س) كَدْجًا الرَّجُلُ: بقدر کفایت پینا۔
كَدَحَ (ف) كَدْحًا فِي العَمَلِ: محنت کرنا۔
مشقت اُٹھانا۔ كَدَحَ لِعَيَالِهِ: کمائی کرنا۔ رَأْسَهُ بالمُشْطِ: کنگھی سے سر کے بالوں کو علیحدہ علیحدہ کرنا(...... وكَدَّحَ) الوَجْهَ: چہرہ پر خراش لگانا۔ چہرہ کو نوچنا۔
اِكْتَدَحَ لِعَيَالِهِ: کوشش کرنا۔ کمائی کرنا۔
تَكَدَّحَ الجِلْدُ: خراش لگنا۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ مِنَ السَّطْحِ فَتَكَدَّحَ" چھت سے گر پڑا پس خراش لگ گئی۔
الكَدْحُ: مص۔ خراش۔ ج كُدُوح.
كَدَرَ (ن) وكَدُرَ (ك) وكَدِرَ (س) كَدْرًا وكَدَارَة وكُدُوْرًا وكُدُوْرَة وكُدْرَة: تیرہ گوں ہونا۔ مٹیالا ہونا۔ گدلا ہونا۔ کہا جاتا ہے "كَدِرَ عَلَى فُلاَنٍ" غضبناک ہوا۔ كَدِرَ العَيْشُ: زندگی تلخ ہوئی۔
كَدَّرَ الشَّيْءَ: تیرہ گوں کرنا کہا جاتا ہے "كَدَّرَ عَيْشَ فُلاَنٍ" فلاں کی زندگی تلخ کردی۔
تَكَدَّرَ واكْدَرَّ الشَّيْءُ: تیرہ گوں ہونا۔
اِنْكَدَرَ فِي السَّيْرِ: تیز دوڑنا......عَلَيْهِ القَوْمُ: قوم کا کسی پر ٹوٹ پڑنا۔ اِنْكَدَرَتِ النُّجُوْمُ: بکھر جانا۔
الكُدْرَة: مص......مِنَ الالْوَان: مٹیالا۔
الكَدَرَة مِنَ الحَوْضِ: کیچڑ یا کائی۔ کٹی ہوئی کھیتی کا ایک مشاج كَدَر (...... والكُدْرِيّ والكَدِرَة ى) پتلا بادل۔
الكَدَر والكَدِر والكَدِيْر مِنَ العَيْشِ او الالْوان وغَيْرِ ذٰلِكَ: غیر صاف۔ تکلیف دہ۔
الكُدُرُّ: موٹا قوی گٹھے بدن کا جوان۔ حِمَارٌ كُدُرٌّ: موٹا گدھا۔ مؤنث كُدُرَّة: موٹا گدھا۔ مؤنث كُدُرَّة.
الكُدَارَة: ہانڈی میں گھی کا تلچھٹ۔
الاكْدَر: مٹیالا۔ مؤنث كَدْرَاء. ج كُدْر: سخت سیلاب۔ عَيْشٌ اكْدَر: تلخ زندگی۔
كَدَسَهُ (ض) كَدْسًا وكُدَاسًا: دفع کرنا۔ ہٹانا۔ كَدَسَ بِهِ الارْضَ: پچھاڑنا۔
كَدَسَتِ الدَّابَّةُ: چوپائے کا چھینکنا......المُثْقَلُ فِي سَيْرِهِ: گرانبار آدمی کا دوڑنا......الخَيْلُ: گھوڑوں کا چلنے میں ایک دوسرے کے اوپر چڑھنا(...... كُدَاسًا) بدفالی لینا(...... وكَدَّسَ) الحَصِيْدَ: کٹی ہوئی کھیتی کا ڈھیر ایک دوسرے کے اوپر لگانا۔
تَكَدَّسَ: ڈھیر کا ایک دوسرے کے اوپر ہونا۔ تَكَدَّسَتِ الخَيْلُ: گھوڑوں کا چلنے میں ایک دوسرے پر چڑھنا۔ تَكَدَّسَ الرَّجُلُ: کندھے ہلاتے ہوئے دوڑنا۔ سینہ اُبھار کر چلنا......الفَرَسُ: گھوڑے کا گرانبار کی مانند چلنا۔
الكَدْسَة والكُدَاس: جانوروں کی چھینک اور کبھی انسان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے والكُدَاس مِنَ الثَّلْجِ او الحَصِيْدِ ومَا اَشْبَهَ: برف یا کٹی ہوئی کھیتی کا ڈھیر اور جو ان کی طرح ہو۔
الكُدْس ج اكْدَاس والكُدَاس ج كَدَادِيْس: کٹی ہوئی کھیتی کا ڈھیر۔ اكْدَاس الرَّمْلِ: ریت کا تہ بتہ ڈھیر۔
الكُدَاسَة: ایک دوسرے پر جمع کیا ہوا ڈھیر۔
الكَادِس: فا۔ جس سے بدفالی لی جائے۔ ج كَوَادِس.
المُتَكَادِس: فا۔ مِنَ الشَّجَرِ: گنجان درخت۔
كَدَشَهُ (ض) كَدْشًا: خراش لگانا۔ تلوار یا نیزہ سے مارنا۔ سختی سے ہٹانا۔ کاٹنا۔ ہانکنا۔ ہٹانا۔ كَدَشَ لِعَيَالِهِ: حیلہ کرنا اور محنت مشقت سے کمائی کرنا(...... واكْدَشَ واكْتَدَشَ) مِنْ فُلاَنٍ عَطَاءً: حاصل کرنا واكْدَشَ بِخَبَرٍ: تھوڑی سی خبر دینا۔
تَكَدَّشَ الرَّجُلُ: پیچھے سے دھکا دیے جانے کی وجہ سے گرنا۔
الكُدْش: زخم۔ کہا جاتا ہے "جِلْدٌ كَدِشٌ" خراش زدہ کھال۔

الکَدَّاش: بہت کمائی کرنے والا۔ باصرار مانگنے والا۔
کَدَعَهُ (ف) کَدْعًا: ہٹانا۔ دفع کرنا۔
الکُدْعَة: ذلیل ورُسوا۔
اَکْدَفَ الفَرَسُ: گھوڑے کی ٹاپ کی آواز سنائی دینا۔
الکَدَفَة: ٹاپ یا چاپ کی آواز۔
کَدْکَدَ الرَّجُلُ: زور سے ہنسنا۔ چلنے میں گرانبار ہونا۔ حملہ کرنا۔ کَدْکَدَهُ وتَکَدْکَدَهُ: سختی سے ہٹانا۔
الکَدْکَدَة: مص۔ سخت چیز پر کسی چیز کے مارنے کی آواز۔
کَدَم (ض ن) کَدْمًا: اگلے دانتوں سے کاٹنا ...... الصَّیْدَ: شکار کو بھگانا۔ کہا جاتا ہے "کَدَمَ فِیْ غَیْرِ مَکْدَم" بے موقع طلب کیا۔
کَادَمَتِ الدَّابَّةُ الحَشِیْشَ: چوپائے کا گھاس پر اچھی طرح سے قادر نہ ہونا۔
اُکْدِمَ الاَسِیْرُ: قیدی کو مضبوط باندھا جانا۔
تَکَادَمُوْا بِالاَفْوَاهِ: ایک دوسرے کو دانت کاٹنا۔
الکَدْم: مص۔ اثر۔ انسان۔ ج کُدُوْم.
الکَدَم: دانت کاٹنے کا نشان۔
الکُدَم: دانتوں سے بہت کاٹنے والا۔ بہت لڑاکا۔ سبز سر والی کالی ٹڈی۔ واحد کُدَمَة.
الکَدْمَة. کَدَمَ: کا اسم مرۃ۔ داغ، نشان۔
الکَدَمَة: حرکت۔
الکَدُوْم والکَدَّام: دانت کاٹنے والا۔
الکُدَام: گھاس کی جڑیں جو پانی پڑنے کے بعد پھر اُگ آئیں۔ بوڑھا مرد۔
الکُدَامَة: کھائی ہوئی چیز کا بقیہ۔ دانت سے کاٹ کر علیحدہ کیا ہوا۔
الکَدَامَة والکُدَام: کھائی ہوئی چیز کا بقیہ۔
المَکْدَم: دانت کاٹنے کی جگہ۔
المُکْدَم مِنَ الحِبَالِ والاَکْسِیَة: مضبوط بٹی ہوئی۔ قَدَحٌ مُکْدَمٌ: موٹے دل کا شیشے کا پیالہ۔ اَسِیْرٌ مُکْدَمٌ: رسّی سے بندھا ہوا قیدی۔

المُکَدَّم: دانت سے کاٹا ہوا۔ رَجُلٌ مکدَّم: جنگ کا زخمی شدہ۔
کَدَنَ (ن) کَدْنًا. بالثَّوْبِ: پکا باندھنا۔
الکِدْن والکِدَن: کپڑا جس کو عورت پردہ میں رہتے ہوئے پہنے۔ پالکی۔ کجاوہ۔ جانور کی ٹانگ کی کھال جس کو دباغت دینے کے بعد دوا وغیرہ کوٹنے کے استعمال میں لاتے ہیں ج کُدُوْن.
کَدَنَ یَکْدُنُ الفَدَّانَ: زراعت کے لئے دو بیل اکٹھے چلانا۔
الکِدْنَة: کوہان۔
الکِدْنَة والکُدْنَة: چربی اور گوشت کی کثرت۔
الکَدَانَة: نااہلی۔ فرومائیگی۔
الکَدِن: بہت چربی اور گوشت والا۔ مؤنث کَدِنَة ج کَدِنَات.
الکَدَن: ٹمیالا۔
الکَذَّان: نرم پتھر (اور یہ کَذَّان: کی تحریف ہے)
الکَذَّانَة: نرم پتھر کا ٹکڑا۔
کَدَهَ (ف) کَدْهًا وکَدَه. الشَّیْءَ: توڑنا۔ ...... بِالحَجَر: سخت پتھر سے رگڑنا ...... عَلَیْهِ: غالب ہونا ...... ہ الهَمُّ: مشقت میں ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مَکْدُوْهٌ مِنَ الهَمّ" وہ غم کی وجہ سے غمگین ہے۔
...... لِاَهْلِهِ: مشقت سے کمائی کرنا ...... شَعْرَهُ بِالمُشْط: بالوں میں کنگھی سے مانگ نکالنا۔
تَکَدَّهَ: ٹوٹنا۔
الکَادِه: فا۔ توڑنے والا۔ ج کُدَّه.
الکَدْه: مص۔ خراش۔ پتھر کی رگڑ کا اثر۔ ج کُدُوْه.
کَدَا یَکْدُو کَدْوًا وکُدُوًّا. الزَّرْعُ: خراب فصل ہونا ...... الاَرْضُ: دیر سے اُگنا ...... (کِدَاءً) الشَّیْءَ: کاٹنا۔ منع کرنا۔
کَدِیَ یَکْدَیٰ کَدًی بِالعَظْمِ: ہڈی کا گلے میں اٹکنا ...... المِسْکُ: بے خوشبو ہونا۔ صفت کَدٍ وکَدِیٌّ. کَدِیَتْ اَصَابِعُهُ: انگلیوں کا کھودنے کی وجہ سے تھکنا۔
تَکَدَّیٰ تَکَدِّیًا: مشقت برداشت کرنا۔
کَدَیٰ یَکْدِیْ کَدْیًا الرَّجُلَ: روکنا۔ مشغول کرنا ...... الوَجْهَ: چہرے میں خراش لگانا ...... الرَّجُلُ: دینے میں بخل کرنا۔
اَکْدَیٰ اِکْدَاءً الرَّجُلُ: حاجت میں ناکام رہنا۔ دینے میں بخل کرنا۔ اَکْدَاهُ عَنْ کَذَا: باز رکھنا۔ منع کرنا۔ اَکْدَی المَعْدِنُ: جوہر نہ بتانا۔ الحَافِرُ: کھودتے کھودتے سخت زمین پر پہنچنا اور آگے کو نہ کھود سکنا۔ کہا جاتا ہے "سَاَلَهُ فَاَکْدَیٰ" یعنی اس نے اس سے سوال کیا تو اس کو سخت زمین کی مانند پایا ...... النَّبْتُ: سردی کی وجہ سے چھوٹا ہونا ...... العَامُ: خشک سالی ہونا ...... المَطَرُ: بارش کم ہونا ...... الرَّجُلُ: غنا کے بعد محتاج ہونا۔
کَدَّیٰ تَکْدِیَةً: سوال کرنا۔ خیرات مانگنا۔
تَکَدَّیٰ تَکَدِّیًا: عطیہ طلب کرنا۔
الکُدْیَة: سخت ٹھوس زمین۔ بڑی سخت چٹان۔ ج کُدًی. الکُدْیَة: طلب عطیہ۔ باصرار مانگنے کا پیشہ۔ زمانہ کی سختی۔ (...... والکَدَاة والکَدَایَة) مٹی یا غلے کا ڈھیر۔
الکَادِیَة: زمانہ کی سختی۔
کَذَّ (ن) کَذًّا: کھردرا ہونا۔
اَکَذَّ: نرم پتھر پر چلنا۔
الکَذَّان: نرم پتھر۔ واحد کَذَّانَة. کَذَبَ (ض) کَذِبًا وکِذْبًا وکِذْبَةً وکَذْبَةً وکِذَابًا وکِذَّابًا: جھوٹ بولنا۔ جان بوجھ کر غلط خبر دینا۔ کَذَبَتِ العَیْنُ: دھوکا دینا۔ کَذَبَ الرَّاْیُ: غلط ہونا۔ کہا جاتا ہے "کَذَبَتْکَ عَیْنُکَ" یعنی تیری نظر نے تجھ کو دھوکا دیا۔ وکَذَبَ السَّیْرَ: چلنے میں کوشش نہ کرنا۔ وکَذَبَ القَوْمُ السُّرَیٰ: لوگ رات کو چلنے پر قادر نہیں ہوئے اور کبھی دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "کَذَبَهُ الحَدِیْثَ" جبکہ غلط خبر دے اور خلاف واقعہ بیان کرے اور مشدد ہونے کی صورت میں صرف ایک ہی مفعول آتا ہے۔

كُذِبَ الرَّجُلُ: جھوٹی خبر دیا جانا۔
كَذَّبَهُ: جھوٹا بتانا۔ جھوٹ کی طرف نسبت کرنا۔ كَذَّبَ عَنْ اَمْرٍ اَرَادَهُ: رُک جانا...... الحَرُّ: گرمی کا کم ہونا...... عَنْ فُلَانٍ: فلاں کی طرف سے جواب دینا۔ کہا جاتا ہے "مَا كَذَّبَ اَنْ فَعَلَ كَذَا" یعنی اس نے کرنے میں دیر نہیں کی كَذَّبَ نَفْسَهُ: جھوٹ بولنے کا اقرار کرنا(...... تَكْذِيبًا و كِذَّابًا) انکار کرنا۔ کہا جاتا ہے "كَذَّبَ بِآيَاتِ رَبِّهِ" اس نے پروردگار کی نشانیوں کا انکار کیا۔
اَكْذَبَهُ: جھوٹ پر آمادہ کرنا۔ جھوٹا پانا۔ جھوٹ ظاہر کرنا۔ اَكْذَبَ نَفْسَهُ: جھوٹ بولنے کا اقرار کرنا اور کہا جاتا ہے "اَكْذَبَ فُلَانٌ" جب کہ آواز دی جائے اور وہ خاموش پڑا رہے یہ ظاہر کرے گویا سویا ہوا ہے اس سے اسم اِلاكْذَاب ہے۔
كَاذَبَهُ كِذَابًا ومُكَاذَبَةً: کسی کو یہ کہنا کہ تو نے جھوٹ کہا۔
تَكَذَّبَ: بتکلف جھوٹ بولنا...... فُلَانًا وعَلَيْهِ: جھوٹا سمجھنا۔
تَكَاذَبَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا۔
الكِذَاب بتثليث الكاف والكُذْبَى والكُذْبَان: جھوٹ۔
الاُكْذُوبَة: جھوٹ۔ ج اَكَاذِيب۔
الكَاذِب: ق ج كَذَبَةٌ و كُذَّابٌ و كُذُبٌ۔
الكَاذِبَة. كاذب: کا مؤنث ج كَاذِبَات و كَوَاذِب: جھوٹ۔
الكَذُوب ج كُذُب والكَذْبَان والكَيْذَبَان والكَيْذُبَان: بڑا جھوٹا۔
الكَذُوب: نفس۔
الكَذَّاب والكُذَّبَة والكَذُوبَة والتِكِذَّاب والمَكْذَبَان والمَكْذَبَانَة: بڑا جھوٹا۔
الكَذُوبَة: نفس۔
المَكْذَبَة والمَكْذُبَة ج مَكَاذِب والمَكْذُوب والمَكْذُوبَة ج مَكَاذِيب: جھوٹ۔
التكاذِيب: جھوٹی باتیں۔ لغو و باطل باتیں۔

كَذَا: دو طریقہ سے مستعمل ہے۔
(۱) یہ کہ دونوں کلمے کاف حرف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ اپنی اصلی حالت پر رہیں جیسے رَاَيْتُ زَيْدًا فَاضِلًا ورَاَيْتُ عَمْرًو كَذَا اور اس صورت میں ہا کلمہ تنبیہ بھی داخل ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے هٰكَذَا۔
(۲) یہ کہ کلمہ انہیں دونوں کلموں سے مرکب ہو اور کنایہ ہو عدد سے جیسے قَبَضْتُ كَذَا و كَذَا دِرْهَمًا: یا غیر عدد سے جیسے بِمَكَانِ كَذَا و كَذَا۔
الكَاذِي: کیوڑہ۔
كَرَّ (ن) كُرُورًا: لوٹنا۔ مڑنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْهَزَمَ عَنْهُ ثُمَّ كَرَّ عَلَيْهِ" یعنی اس نے فلاں سے شکست کھائی اور پھر لوٹ پڑا۔ پینترا بدلنے کے لئے بھاگنا پھر دوبارہ حملہ کرنا۔ صفت كَرَّار اور اسی سے کہا جاتا ہے "الجَوَادُ يَصْلُحُ لِلْكَرِّ والفَرِّ" گھوڑا گھومنے اور حملے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
...... اللَّيْلُ والنَّهَارُ: رات دن کا باری باری آنا(...... كَرًّا) الرَّجُلُ: لوٹانا(...... كَرًّا و كُرُورًا وتَكْرَارًا) الفَارِسُ عَلَى العَدُوِّ: شہسوار کا دشمن پر حملہ کرنا اور ٹوٹ پڑنا۔
كَرَّ (ن) كَرِيرًا. المَرِيضُ: جان دینا۔
كَرَّ (س ن) كَرًّا صَدْرُهُ: گلا گھونٹے ہوئے کی طرح آواز نکلنا۔
كَرَّرَ تَكْرَارًا وتَكْرِيرًا وتَكِرَّةً. الشَّيْءَ: بار بار کرنا۔
تَكَرَّرَ: بار بار ہونا۔
الكَرُّ: مص۔ کھجور کے پتوں کی رسّی۔ درخت خرما پر چڑھنے کی رسّی۔ جہاز کا رسا۔ ج كُرُور (...... والكُرُّ) کنواں۔ ج كِرَار۔
الكُرُّ: نماز پڑھنے کے لئے مصلی۔ ج اَكْرَار و كُرُور۔
الكُرُّ: ایک پیمانہ کا نام۔ چار درج اَكْرَار۔
الكَرَّة: لڑائی میں حملہ...... عند المولدين

مِنَ المحاسبين: ایک لاکھ کرّات.
الكُرَة: سڑی ہوئی مینگنیاں جس سے زرہ کو صاف کرتے ہیں۔ صبح اور شام اور ان دونوں کو كَرَّتَانِ اور قَرَّتَانِ: کہتے ہیں۔
الكَرَّى: لڑائی میں حملہ۔
الكَرِيرُ: مص۔ گلا گھوٹنے ہوئے والے کی طرح سینہ کی آواز۔ غبار وغیرہ کی وجہ سے گلو گرفتگی۔
الكَرَّار والمِكَرُّ: لڑائی میں بہت زیادہ حملہ کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ مِكَرٌّ مِفَرٌّ" یعنی گھوڑا ایسا سدھا ہوا کہ حملہ کے وقت حملہ کرے اور جب بھاگنے کا ارادہ کریں تو لے کر بھاگ جائے۔ نَاقَةٌ مِكَرَّةٌ اونٹنی جس کو ایک دن میں دو مرتبہ دوہا جائے۔
المَكَرُّ: حملہ کی جگہ۔
كَرَبَ (ن) كَرْبًا الحَبْلَ: رسّی بٹنا...... القَيْدَ عَلَى المُقَيَّدِ: قیدی پر بیڑی کو تنگ کرنا۔
...... ہ الاَمْرُ: دشوار ہونا...... ہ الغَمُّ: سخت غم ہونا۔ كَرَبَ الدَّلْوَ: ڈول کے دستہ میں چھوٹی رسّی باندھنا...... فُلَانٌ: درخت خرما کے تنہ سے ملحق ٹہنی کی جڑ لینا(...... كُرُوبًا) قریب ہونا۔
النَّارُ: آگ بجھنے لگنا۔ كَرَبَتِ الشَّمْسُ: آفتاب ڈوبنے کے قریب ہونا...... فُلَانٌ: کھجور کے تنہ کے نزدیک کی چنی ہوئی کھجوریں کھانا بے درخت اور بے پانی والی زمین میں کھیتی کرنا۔ كَرَبَ النَّاقَةَ: بوجھل کرنا۔ اور کہا جاتا ہے "كَرَبَ يَفْعَلُ" یعنی وہ کرنے لگا اور اس صورت میں یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے(...... كَرْبًا و كِرَابًا) الاَرْضَ لِلزَّرْعِ: کھیتی کے لئے زمین جوتنا۔
كَرِبَ (س) كَرَبًا الرَّجُلُ: ڈول کے دستہ کی ٹوٹی ہوئی رسّی والا ہونا۔
كُرِبَ: غم لاحق ہونا۔
كَرَّبَ الدَّلْوَ: ڈول کے دستہ پر چھوٹی سی

رسّی باندھنا......الرَّجُلُ: بے درخت اور بے پانی والی زمین میں کھیتی کرنا۔ تنہ کے نزدیک کی چنی ہوئی کھجوریں کھانا۔

اَكْرَبَ: قریب ہونا......الاَمْرُ: قریب الوقوع ہونا......الاِنَاءَ: برتن بھرنے کے قریب ہونا۔

فِي السَّيْرِ: دوڑنا......القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔

كَارَبَهٗ مُكَارَبَةً وَكِرَابًا: قریب ہونا۔

تَكَرَّبَ: تنہ کے نزدیک کی کھجوریں چننا۔

اِكْتَرَبَ اِكْتِرَابًا وَاكْرَابَّ اِكْرِبَّابًا: سخت غمگین ہونا۔

الكَرْبُ ۔ ج كُرُوْبٌ والكُرْبَةُ ج كُرَبٌ: غم اور مشقت۔

الكَرَبُ: ڈول کے دستہ پر کی چھوٹی رسّی۔ کھجور کی ٹہنی کی موٹی چوڑی جڑ۔ واحد كَرَبَةٌ۔

الكَرَبَةُ: گول لکڑی جس میں خیمہ کے ڈنڈے کا سرا رکھا جاتا ہے جس کو فارسی میں کماج اور بادریس کہا جاتا ہے۔ ج كَرَبٌ۔

الكَرَابَةُ: سخت مصیبت۔ ج كَرَائِبُ۔

الكَرَابَةُ والكُرَابَةُ: کھجور جو ٹہنی کی جڑ سے کٹنے کے بعد چنی جائے۔ ج اَكْرِبَةٌ۔

الكِرَابُ: وادی میں پانی بہنے کی جگہیں۔ واحد كَرَبَةٌ۔

الكَرُوْبِيُّوْنَ والكَرُوْبِيَّةُ: اشراف ملائکہ۔ مقرب فرشتے۔ عبرانی زبان میں كَرُوْبِيْم کہتے ہیں۔ ج كَرُوْبٌ اور کبھی عبرانی لفظ ہی کو استعمال کرتے ہیں واحد كَرُوْبٌ۔

الكَرِيْبُ: نے کی گرہ۔ روٹی پکانے والے کا بیلن۔ الكَرِيْبُ مِنَ الاَرْضِ: بے پانی اور بے درخت والی زمین (...... والمَكْرُوْبُ) غمگین۔

الكَرِيْبَةُ. كَرِيْبٌ: کا مؤنث۔ سخت مصیبت۔ ج كَرَائِبُ: کہا جاتا ہے "مَا فِي الدَّارِ كَرَّابٌ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔

الْمِكْرُوْبُ: جرثومہ۔ یعنی پانی، خون اور ہوا میں باریک جانور جو بغیر دوربین کے نظر نہ آئے۔

الاِكْرَابُ: مص جلد بازی۔ تم کہتے ہو "خُذْ رِجْلَيْكَ بِاِكْرَابٍ" یعنی جانے میں جلدی کرو۔

المُكْرَبُ مِنَ المَفَاصِلِ: پٹھوں سے بھرا ہوا۔ مضبوط رسّی یا عمارت یا جوڑ وغیرہ۔

حَافِرٌ مُكْرَبٌ: مضبوط کھر۔

اَلْكَرْبُوْنُ اَوِ الفَحِيْمُ: (کیمیا) کیمیائی عناصر میں سے ایک ہے جس کا رمز (علامت ایٹمی نمبر اور کیت نمبر درج ذیل ہیں۔ ۱. ۱۲ کاربن-6 -C۔ کوئلہ کے استعمال کے لئے ایک جسم بسیط ہے۔ زندگی والی کائنات اور ملائم میں کاربن داخل ہوتا ہے۔

اَلْكَرْبُوْنَاتُ: کاربونات۔ سفید باریک پیسا ہوا اکٹھا مادہ جو کہ دوسرے جسم کے ساتھ ہو۔ (سوڈا بی کاربونیٹ)۔

الكَرْبَجُ: دُکان یا دُکان کا سامان۔ ج كَرَابِجُ (دخیل)

كَرْبَدَ فِي عَدْوِهٖ: دوڑنے میں کوشش کرنا۔ تیز دوڑنا۔

الكِرْبِزُ: بڑا کھیرا۔

كَرْبَسَ: بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا۔

تَكَرْبَسَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهٖ: گھوڑے کی پیٹھ سے گر پڑنا۔

الكِرْبَاسُ: کھردرا کپڑا۔ شراب چھاننے کی چیز۔ ج كَرَابِيْسُ (دخیل)

رَجُلٌ مُكَرْبَسُ الرَّاسِ: گول سر والا مرد۔

كَرْبَشَ: چھلانگ لگانے کے لئے ٹانگوں کو اکٹھا کرنا۔ بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا ......الشَّيْءَ: لپیٹنا اور باندھنا۔

تَكَرْبَشَ الجِلْدُ: کھال کا سکڑنا۔

كَرْبَعَهٗ: پچھاڑنا......الشَّيْءَ بِالسَّيْفِ: تلوار سے کاٹنا......قَوَائِمَهٗ: ٹانگیں جدا کرنا۔

تَكَرْبَعَ: چوتڑوں کے بل گرنا۔

كَرْبَلَ: کیچڑ میں چلنا۔ پانی میں گھسنا...... الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: ملانا......الحِنْطَةَ: گیہوں میں چھاننا، صاف کرنا۔

الكِرْبَالُ: گیہوں صاف کرنے کی چھلنی۔ روئی دھننے کی کمان۔ ج كَرَابِيْلُ۔

الكَرْبَلَةُ: مص۔ پاؤں کی سستی۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ يَمْشِي مُكَرْبِلًا" یعنی وہ اس طرح آیا گویا کیچڑ میں چل رہا ہے۔

فَرَاشَةُ الكُرُنْبِ: اَوْ دُوْدَةُ المَلْفُوْفِ: کرم کلا کو تباہ کرنے والا سفید کیڑا۔

اَلْكَرُوِيْنَا: درختوں کی ایک قسم جو کہ سڑکوں کے کنارے زیب و زینت کے لگائے جاتے ہیں ان درختوں کا ملک آسٹریلیا ہے۔

كَرَثَ (ض ن) كَرْثًا واَكْرَثَ الغَمُّ فُلَانًا) سخت غمگین کرنا۔

اِنْكَرَثَ الحَبْلُ: رسّی کا ٹوٹنا۔

اِكْتَرَثَ لِلْاَمْرِ: پروا کرنا...... کہا جاتا ہے "هُوَ لَا يَكْتَرِثُ لِهٰذَا الاَمْرِ" وہ اس معاملہ کی پروا نہیں کرتا۔

الكُرَّاثُ والكُرَّاثُ: گندنا۔ ایک بدبودار قسم کی ترکاری۔ جس کی بعض قسمیں پیاز اور بعض لہسن کے مشابہ ہوتی ہیں۔ واحد كُرَّاثَةٌ۔

الكَارِثُ: غم انگیز معاملہ۔ ج كَوَارِثُ۔

الكَرِيْثُ: غم انگیز معاملہ۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ لَكَرِيْثُ الاَمْرِ" جبکہ بزدلی کرے اور پیچھے ہٹے۔

كَرْثًا وتَكَرْثًا الشَّعْرُ ونَحْوُهٗ: بال وغیرہ کا گنجان ہونا۔

الكِرْثِئُ: تہ بتہ بادل۔ انڈے کا اوپر کا چھلکا۔

الكِرْثِئَةُ والكِرْثَاةُ: گنجان سبزی۔

الكَرِيْثَاءُ: پکی کھجور۔

كَرِجَ (س) كَرَجًا وكَرَّجَ واَكْرَجَ وتَكَرَّجَ الخُبْزُ: خراب ہونا۔ پھپھوندی لگنا۔ عوام "عَفَّنَ" سے تعبیر کرتے ہیں۔

الكُرْجُ: ایک قوم کا نام۔ واحد كُرْجِيٌّ (...... والكُرَّجُ) ایک چیز ہے بچھیرے کی شکل کا جس سے کھیلتے ہیں۔

الكُرَّجِيُّ: مخنث۔

الکِرْح: راہب کی کوٹھری۔ ج اَکْرَاح.

کَرَخَ (ف) کَرْخًا المَاءُ اِلٰی مَوَاضِعِہٖ: چلاتا۔

کَرَدَ (ن) کَرْدًا: ہانکنا...... العَدُوَّ: دشمن کو ہٹانا...... الشَیْئَ: کاٹنا۔

کَارَدَہٗ مُکَارَدَۃً: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

الکَرْدُ: گردن کی جڑ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَہٗ بِکَرْدِہٖ او بِکَرْدَنِہٖ" اس نے اس کی گردن کی جڑ کو پکڑ لیا۔

الکِرْدِیْدَۃ: کھجور کی بڑی ڈھیری۔

کَرْدَحَ: پستہ قد کی طرح دوڑنا۔ فُلَانًا: پچھاڑنا۔

تَکَرْدَحَ فِیْ عَدْوِہٖ: پستہ قد کی طرح دوڑنا۔

الکِرْدَحُ: بڑھیا۔ مضبوط مرد۔

الکُرَادِحُ: پستہ قد۔

الکِرْدَاحُ: دوڑنے میں قریب قریب قدم رکھنے والا۔

الکَرْدَحَۃ: مص۔ تیز دوڑ۔

المُکَرْدَحُ: فا۔ ذلیل وخوار۔

کَرْدَسَ الخَیْلَ: گھوڑوں کو جمع کرنا اور دستہ دستہ بنانا...... الشَیْئَ: باندھنا۔ بیڑی ڈالنا۔ بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا...... الحِمَارَ: گدھے کو تیز ہانکنا...... ہٗ: پچھاڑنا۔

کُرْدِسَ الرَّجُلُ: ہاتھ پاؤں اکٹھا باندھا جانا۔

تَکَرْدَسَ: سکڑنا اور بعض کا بعض پر جمع ہونا۔

الکُرْدُوس: کندھے کی ہڈی۔

الکُرْدُوسَۃ: گھوڑوں کا بڑا گلہ۔ ہر ہڈی جس پر گوشت ہو۔ ہر جوڑ کی دونوں ہڈیاں۔ ج کَرَادِس وکَرَادِیْس.

کَرَادِیْسُ الفَرَسِ: گھوڑے کے جوڑ۔

المُکَرْدَس: گٹھے بدن کا۔

الکَرْدِیْنَال ج کَرَادِلَۃ: گرجا میں ایک بڑا عہدہ۔

کَرْدَمَ: موٹے پستہ قد کی طرح دوڑنا۔ القَوْمَ: جمع کرنا۔

تَکَرْدَمَ: گھبرا کر دوڑنا۔

الکُرْدُم والکُرْدُوم مِنَ الرِّجَالِ: موٹا پستہ قد۔ ج کَرَادِم وکَرَادِیْم. الکُرْدُم: بہادر۔

کَرَزَ (ض) کُرُوْزًا: داخل ہونا۔ پوشیدہ ہونا...... اِلٰی فُلَانٍ: پناہ لینا (...... کَرْزًا) انجیل کا وعظ کہنا۔

کَرَّزَ البَازِیَ: باز کو سدھانے کے لئے آنکھوں کو سینا اور کھلانا۔

کُرِّزَ البَازِیُ: باز کے پروں کا گرنا۔

کَارَزَ مُکَارَزَۃً اِلَی المکان: دوڑ کر چھپنا۔ عَنْہُ: بھاگنا...... ہٗ: بھاگنا اور عاجزی ظاہر کرنا...... القَوْمُ: ایک چیز کو چھوڑ کر دوسری کو لینا۔

الکُرْزُ: چرواہے کا تھیلا۔ چھوٹی بوری۔ کُرْزُ الجُعَلِ: گبریلا کی گولی۔ ج اَکْرَاز وکِرَزَۃ.

الکَرْزُ: ایک درخت کا نام جس کا پھل شفتالو کی مانند مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے۔ واحد کَرْزَۃ.

الکُرَّزُ: حاذق۔ نجیب۔ گفتگو میں عاجز و درماندہ باز۔ ایک سال کا پرندہ ج کَرَارِزَۃ. (...... والمُکَرَّز والکُرَّزِیّ) لئیم۔ خبیث۔

الکَارِز والکَارُوز: انجیل کا واعظ۔

الکُرَاز۔ ج کِرْزَان والکُرَّاز: شیشی۔ تنگ سر کا کوزہ۔

الکُرَّاز: چرواہے کا تھیلا اُٹھانے والا۔ بے سینگ کا مینڈھا...... مِنَ المَعْزِ: گھنٹی دار بکری۔ ج کَرَارِیْز.

الکَرِیْز: پنیر۔

الکِرَازَۃ: انجیل کا وعظ۔

کَرْزَمَ کَرْزَمَۃَ الرَّجُلُ: دوپہر میں کھانا۔

الکَرْزَم: بہت کھانے والا۔ چھوٹی ناک والا۔ کلہاڑا۔

الکِرْزِم والکِرْزِیْم: کلہاڑا۔ سخت مصیبت۔ ج کَرَازِم وکَرَازِیْم.

کَرَسَ البِنَاءَ: عمارت کی بنیاد رکھنا۔ الاُسْقُفُ البِیعۃ او الاوانی الکَنِیْسَۃ وغیرَھا: وقف کرنا۔ خدمت اللہ کے لئے مخصوص کرنا۔

اَکْرَسَ: المَکَانُ: بول وبراز سے لتھڑنا۔ ہٗ: بول وبراز والی جگہ میں داخل ہونا۔

تَکَرَّسَ: بنیاد رکھا جانا۔ وقف ہونا۔ خدمت اللہ کے لئے مخصوص ہونا...... الشَیْئُ: تہ بتہ ہونا اور سخت ہونا...... اُسُّ البِنَاءِ: عمارت کی بنیاد کا مضبوط ہونا۔ لتھڑنا...... الحَبَّ ونَحْوَہٗ: دانہ وغیرہ جمع کرنا۔

اِنْکَرَسَ عَلَیْہِ: اوندھا ہونا...... فِی الشَیْئِ: اوندھا ہو کر داخل ہونا۔

الکِرْس: ہر چیز کا انبوہ۔ بول وبراز سے لتھڑا ہوا۔ بکریوں کے بچوں کا باڑہ۔ جڑ۔ ج اَکْرَاس وجج اَکَارِیْس. کِرْسُ الحَوْضِ: حوض کے ارد گرد بول وبراز سے لتھڑی ہوئی زمین۔

الکُرَّاسَۃ والکُرَّاس: کتاب کا جزء۔ پمفلٹ۔ ج کَرَارِیْس.

الکُرْسِیّ: تخت۔ کرسی۔ ج کَرَاسِیّ وکَرَاسٍ کُرْسِیُّ الاُسْقُفِ: پادری کی اقامت گاہ۔ کُرْسِیُّ المَلِکِ: تخت شاہی۔ الکُرْسِیّ: علم: کہا جاتا ہے "ھُوَ مِنْ اَھْلِ الکُرْسِیّ" یعنی وہ اہلِ علم میں سے ہے اور کہا جاتا ہے "اِجْعَلْ لِھٰذَا الحَائِطِ کُرْسِیًّا" اس دیوار کے لئے پشتہ بنادو۔

کُرْسِیُّ الجَوْزَا: چند ستاروں کا مجموعہ۔

الکَرَاسِیّ: علماء۔

الکِرْیَاس: چھت کے اوپر کا پاخانہ۔ ج کَرَایِیْس.

الکَرَوَّس: بڑے سر والا۔ ہر ضخیم چیز۔ سیاہ۔

المُکْرَس والمُکَرَّس: مفع...... مِنَ القَلَائِد: دو دھاگوں میں علیحدہ علیحدہ موتی اور مہرے کو گوندھ کر بڑے مہروں سے جوڑا ہوا ہار۔ المُکَرَّس: جوان پستہ قد پُر گوشت۔

الکَرْسَتَۃ: موچیوں کی اصطلاح میں وہ چمڑا جس سے جوتیاں تیار کی جاتی ہیں۔

كَرْسَعَ كَرْسَعَةً الرَّجُلَ : دوڑنا...... فُلانًا: گٹے ہوئے چھنگلیا والے حصے پر مارنا۔
الكُرْسُوْعُ : گٹے کا چھنگلیا کی طرف کا حصہ۔ ج كَرَاسِيْعُ. كُرْسُوْعُ القَدَمِ: ٹخنے کا جوڑ۔
الكُرْسُعَةُ والكُرْسُوْعَةُ : لوگوں کی جماعت۔
المُكَرْسَعُ: گٹے کے چھنگلیا کی طرف اُبھرا ہوا حصہ۔ مؤنث مُكَرْسَعَةٌ.
كَرْسَفَ الدَّابَّةَ: چوپایہ کی کونچ کاٹنا۔
...... البَعِيْرَ: اُونٹ کے پاؤں باندھنا۔
الدَّوَاةَ: دوات میں صوف ڈالنا۔
تَكَرْسَفَ : کونچ کٹنا۔ پاؤں بندھنا۔ دوات میں صوف پڑنا...... الشَّيْءُ: بعض کا بعض میں داخل ہونا۔
الكِرْسَافَةُ: آنکھ کی کدورت۔
الكُرْسُفُ والكُرْسُوْفُ: رُوئی۔
الكُرْسُفَةُ والكُرْسُوْفَةُ: رُوئی کا ٹکڑا۔ دوات کا صوف۔
الكِرْسِنَّةُ والكِرْسِنَةُ: ایک چھوٹے سے پودے کا نام جس کے بیج کو گاؤ دانہ کہتے ہیں جو چنے کے برابر گول سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے اور دوا میں کام آتا ہے۔
كَرِشَ (س) كَرَشًا الجِلْدُ: کھال سکڑنا۔ ...... الرَّجُلُ: تنہائی کے بعد جماعت والا ہونا۔
كَرَّشَ : ترش رُوئی کرنا۔ مُكَرَّشَةٌ (ایک قسم کا کھانا) بنانا۔
تَكَرَّشَ وَجْهُهُ : ترش رُو ہونا۔ تیوری چڑھنا ...... القَوْمُ: اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا۔
اِسْتَكْرَشَ الجَدْيُ: بکری کے بچے کا بڑے پیٹ والا ہونا۔ اِسْتَكْرَشَتْ اِنْفَحَةُ الجدی: بکری کے بچہ کے اِنْفَحَة کا کرش ہونا (بکری کے بچہ جب تک کچھ نہ کھائے اور صرف دودھ پیتا رہے تو اس کی آنت کو اِنْفَحَة: کہتے ہیں اور جب وہ کچھ کھانے لگے تو پھر كَرِش: کہتے ہیں)...... الرَّجُلُ: تیوری چڑھانا۔ ترش رُوئی کرنا۔

الكِرْشُ والكَرِشُ : جگالی کرنے والے جانور کی اوجھ (مؤنث) ج كُرُوْش.
الكِرْشُ والكَرِشُ :لوگوں کی جماعت۔ مرد کے اہل وعیال۔ چھوٹی اولاد۔ ایک بہترین قسم کی گھاس۔ خوشبو کا ڈبہ۔ کپڑے کی گٹھری۔ ج اَكْرَاش وكُرُوْش. كَرِشُ القَوْمِ: قوم کا بڑا حصہ۔ كَرِشُ كُلِّ شَيْءٍ: ہر ایک چیز کا اجتماع۔
الكُرَيْشَةُ: اوجھ میں پکا ہوا کھانا۔
الأَكْرَشُ مِنَ الرِّجَالِ: بڑے پیٹ والا اور بقول بعض زیادہ مال والا۔ مؤنث كَرْشَاء ج كُرْش. قَدَمٌ كَرْشَاءُ: پُرگوشت بھرے ہوئے تلوے اور چھوٹی اُنگلیوں والا قدم۔ دَلْوٌ كَرْشَاءُ : بڑا ڈول۔ اَتَانٌ كَرْشَاءُ: بھرے ہوئے کوکھ کی گدھی۔
المُكَرَّشَةُ: کھانا جو گوشت، چربی اور اوجھ ملا کر پکاتے ہیں۔
كَرَصَ (ض) كَرْصًا الشَّيْءَ : کوٹنا۔ ہاتھ سے نچوڑنا۔
كَرَّصَ: پنیر کھانا۔
اِكْتَرَصَ الشَّيْءَ: جمع کرنا۔
الكَرِيْصُ: پنیر۔ پنیر بنانے کی جگہ۔
المِكْرَصُ: دودھ دوہنے کا برتن۔
كَرَضَ (ن) كَرْضًا الشَّيْءَ: تہ بتہ رکھنا۔
كَرَظَ (ن) كَرْظًا فِيْ عِرْضِ فُلَانٍ :طعنہ دینا۔ عزت میں عیب لگانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مَكْرُوْظُ الحَسَبِ" اس کے حسب میں عیب لگایا گیا ہے۔
كَرَعَ (ف) وكَرِعَ (س) كَرْعًا وكُرُوْعًا فِيْ المَاءِ او الاناءِ: پانی یا برتن میں منہ لگا کر پانی پینا۔
كَرَعَهُ (ف) كَرْعًا: پنڈلی پر تیر مارنا۔
كَرِعَ (س) كَرَعًا: دردمند پنڈلی والا ہونا۔ پایہ کھانے کا مشتاق ہونا۔ باریک پنڈلی والا ہونا...... السَّاقُ: پنڈلی کے اگلے حصہ کا باریک ہونا۔ كَرِعَتِ السَّمَاءُ: برسانا۔

اَكْرَعَهُ الصَّيْدُ : شکار کا قریب ہونا۔ اَكْرَعَ القَوْمُ: منہ سے پانی پینے کے قابل پانا۔
تَكَرَّعَ...... الرَّجُلُ :وضو کرنا۔ اطراف پر پانی بہانا۔
الكَرَعُ :مص۔ منہ لگا کر پینے کے قابل پانی۔ جانور کی ٹانگیں۔ کمینے وفرومایہ لوگ۔ دنی طبیعت کا۔ واحد جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ كَرَعٌ ورِجَالٌ كَرَعٌ" الكُرَاعُ مِنَ البَقَرِ والغَنَمِ: گائے بکری کے پائے (مذکر ومؤنث) اور بقول بعض كُرَاع: ٹخنوں کے نیچے کو کہتے ہیں۔ والكُرَاعُ مِنَ الإِنْسَانِ: گھٹنے سے نیچے۔ پنڈلی۔ ج اَكْرُعٌ واَكَارِعُ.
الكُرَاعُ: گھوڑے۔ خچر۔ گدھے۔ ہر شے کا کنارہ۔
كُرَاعُ الأَرْضِ : زمین کے گوشے۔ کہا جاتا ہے "اِمْشِ فِيْ كُرَاعِ الطَّرِيْقِ" یعنی راستے کے کنارے میں چلو۔ اَكَارِعُ الأَرْضِ : زمین کی آخری حدیں۔
الكُرَاعِيُّ: پائے کا بیچنے والا۔
الكَارِعُ :فا۔ پانی میں گھسنے والا پئے یا نہ پئے۔
الكَارِعَةُ. کارع کا مؤنث۔ ج كَارِعَات.
الكَارِعَاتُ: پانی کے اوپر کھجور کے درخت۔
الكَرِيْعُ: برتن نہ ہونے کی وجہ سے اوک سے پانی پینے والا۔
الأَكْرَعُ: پتلی پنڈلیوں والا۔
الكَرَّاعُ :اسم مبالغہ۔ فرومایہ لوگوں سے دوستی کرنے والا۔ بارش کے پانی سے سیراب کرنے والا۔
المَكْرَعُ: جانوروں کے پانی پینے کی جگہ۔ ج مَكَارِع.
فَرَسٌ مُكْرَعُ القَوَائِمِ :مضبوط ٹانگوں والا گھوڑا۔
المُكْرَعَةُ مِنَ النَّخِيْلِ وغَيْرِهِ : پانی لگائی ہوئی کھجور۔
كَرَفَ (ن ض) كَرْفًا وكِرَافًا واَكْرَفَ

الحمار وغیرہ: گدھے کا پیشاب کو سونگھ کر سر اُٹھانا اور ہونٹوں کو پلٹنا۔

کَرَفَ الشَّیْءَ: سونگھنا۔ اُکْرِفَتِ البَیْضَۃُ: انڈے کا گندا ہونا۔

اَلْکُرْشُنَۃُ: عربی حروف غیر عربی زبان میں یا اس کا برعکس۔ الکُرْشُوْنِی: عربی الفاظ جو کہ سریانی میں لکھے جاتے ہیں۔ (سریانی لفظ)

الکِرْف: ایک ہی چمڑے کا ڈول۔

کَرَفَاتِ القِدْرُ: ہانڈی کا جھاگ دینا۔

کَرْفَأَ القَوْمُ: خلط ملط ہونا۔

تَکَرْفَأَ السَّحَابُ: بادل کا تہ بتہ ہونا۔

الکِرْفِیءُ: بلند بادل۔ اور ایک ٹکڑے کو کِرْفِئَۃ: کہتے ہیں۔ الکِرْفِیءُ: انڈے کا اوپر کا چھلکا۔

المُکَرْفَح: بدصورت چہرہ والا۔

اَلْکَرَافِیَۃُ: شیشہ کی بوتل۔

کَرْفَسَ کَرْفَسَۃً: بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا...... البَعِیْرَ: تنگ باندھنا۔

تَکَرْفَسَ: بعض کا بعض میں داخل ہونا۔

الکُرْفُس: رُوئی۔

الکَرَفْس: اجوائن۔

الکُرْکِیُّ: سارس۔ ج کَرَاکِی۔

الکَرْکَدَن: گینڈا۔ اس کو مرمیس بھی کہتے ہیں اور عوام کَرْکَدَنّ کہتے ہیں۔

کَرْکَرَ کَرْکَرَۃً الشَّیْءَ: بار بار اعادہ کرنا...... الرحی: چکی گھمانا...... الحَبَّ: دانہ پیسنا۔

الشَّیْءَ: جمع کرنا...... الرَّجُلَ: قید کرنا...... فِی الضِّحْکِ: بہت ہنسنا...... الرَّجُلُ: ہنسنا۔ شکست کھانا...... الرِّیَاحُ السَّحَابَ: ہوا کا بادل کو اُڑا دینا۔ متفرق ہونے کے بعد اکٹھا کر دینا...... الاَمْرَ عَنْہُ: دفع کرنا۔ ہٹانا۔ رد کرنا...... بِالدَّجَاجَۃِ: مرغی کو بلانا۔

تَکَرْکَرَ فِی الاَمْرِ: مضطرب ہونا...... الماءُ: اپنے بہنے کی جگہ میں لوٹ جانا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا فضا میں منڈلانا۔

الکُرْکُر: ایک آبی پرندہ۔

الکَرْکَرَۃ: مص گاڑھا دودھ۔ پیٹ کی گڑگڑاہٹ۔

الکِرْکِرَۃ: سم والے جانور کا سینہ۔ لوگوں کی جماعت۔ ج کَرَاکِر۔ الکَرَاکِر: گھوڑے کے جوڑ۔

الکَرْکُوْرَۃ: گہری وادی۔

کَرْکَسَ الشَّیْءَ: رد کرنا۔ ہٹانا...... الدَّابَّۃَ: چوپائے کو باندھنا(...... وتَکَرْکَسَ) الاِنْسَانُ: اوپر سے نیچے لڑھکنا۔

الکُرْکُم: زعفران۔ مصطگی۔ ایک نباتات کی جڑ کہ وہ ورس ہے یا اس کے مشابہ۔

الکُرْکُنْد: سرخ رنگ کا گوند۔ گینڈا۔

کَرُمَ (ک) کَرَمًا وکَرَمَۃً وکَرَامَۃً: عزیز و نفیس ہونا۔ آسانی سے دینا اور بخشش کرنا۔ فیاض ہونا...... السَّحَابُ: بارش لانا۔

کَرَمَہٗ (ن) کَرْمًا: کرم میں غالب ہونا۔ کہا جاتا ہے "کَارَمَہٗ فَکَرَمَہٗ" اس نے اُس سے کرم میں مفاخرت کی اور غالب ہوگیا۔

کَرَّمَہٗ تَکْرِیْمًا وتَکْرِمَۃً: تعظیم کرنا۔ تنزیہ کرنا۔ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ: اللہ تعالیٰ ان کو باعزت کرے(...... وکَرَّمَ) السَّحَابُ: بادل کا بہت پانی والا ہونا۔

کَارَمَہٗ: کرم میں مفاخرت کرنا۔ وکَارَمْتُ فُلاَنًا: میں نے اس کے پاس ہدیہ بھیجا تاکہ وہ بدلہ دے۔

اَکْرَمَ: کریم اولاد والا ہونا...... فُلاَنًا: تعظیم کرنا...... نَفْسَہٗ عَنِ المَعَاصِی: بچانا، محفوظ رکھنا اور تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے "مَا اَکْرَمَہٗ لِی" یعنی وہ میری تعظیم کس قدر کرتا ہے اور فعل رُباعی سے ہونے کی وجہ سے یہ شاذ ہے۔

تَکَرَّمَ: بہ تکلف کرم کرنا(...... وتَکَارَمَ) عَنْ کَذَا: بچنا۔ دُور رہنا۔

اِسْتَکْرَمَ: عمدہ عمدہ چھانٹ لینا...... الشَّیْءَ: اچھی چیز طلب کرنا۔ اچھی چیز پانا۔

الکَرْمُ: مص۔ درگزر۔ بخشش۔ فیاضی۔ ہار میں ایک قسم کی کاریگری۔

الکَرْمُ: صفت بمعنی کریم وطیب اور یہی لفظ واحد جمع مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے جیسے رَجُلٌ کَرْمٌ ونِسَاءٌ کَرْمٌ واَرْضٌ کَرْمٌ۔

الکَرْمُ: انگور کی بیل۔ فصیل والا گنجان باغ (عامیہ) ج کُرُوْم۔ بِنْتُ الکَرْمِ او الکَرْمَۃِ او الکُرُوْمِ: شراب۔ الکَرْم: ہار۔

الکَرْمَۃ: انگور کی بیل۔ یہ کرم سے خاص ہے

الکُرْمَۃ: سرین کی ہڈی کا گول سرا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ کُرْمَۃٌ" سردکریم۔

الکَرَامَۃ: مص۔ کہا جاتا ہے "اَفْعَلُ ذٰلِکَ حُبًّا وکَرَامَۃً لَکَ" میں اس کو تمہاری محبت و تعظیم کے خیال سے کرتا ہوں۔ "وَلَہٗ عَلَیَّ کَرَامَۃٌ" فلاں کے لئے میرے اوپر بزرگی ہے۔ الکَرَامَۃ: امر خارق عادت جو اولیاء اللہ سے ظاہر ہو۔ کہا جاتا ہے کُرْمًا وکُرْمَۃً وکَرْمَۃً وکُرْمَی وکُرْمَانًا وکُرْمَۃَ عَیْنٍ لَکَ: یعنی تمہاری تعظیم کے لئے۔

الاُکْرُوْمَۃ: کرم کا فعل۔

التَّکْرِمَۃ: مص۔ تکیہ۔ تکیہ جس پر انسان کو عزت و تعظیم کے خیال سے بٹھایا جائے۔

الکَرِیْم: صاحب کرم۔ درگزر کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے رَجُلٌ کَرِیْمٌ: مردسخی۔ دیالو۔ ج کِرَام وکُرَمَاء اور لفظ "کَرِیْم" کا اطلاق ہر اچھی اور پسندیدہ اور قابل تعریف چیز پر ہوتا ہے۔

رِزْقٌ کَرِیْمٌ: بہت روزی۔ قَوْلٌ کَرِیْمٌ: نرم وپسندیدہ قول۔ کِتَابٌ کَرِیْمٌ: معنی الفاظ اور فوائد کے لحاظ سے پسندیدہ کتاب۔ وَجْہٌ کَرِیْمٌ: جمال ومحاسن کے لحاظ سے پسندیدہ چہرہ۔ الکَرِیْمَان: حج اور جہاد۔

الکَرِیْمَۃ: کریم کا مؤنث ج کَرِیْمَات وکَرَائِم وکِرَام۔ الکَرِیْمَۃ: ہر عضو شریف۔ جیسے ہاتھ کان۔ الکَرِیْمَتَان: دونوں آنکھیں۔ کَرِیْمَۃُ الرَّجُلِ: بیٹی۔ الکَرِیْمَۃ: صاحب کریم وحسب۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنَۃٌ کَرِیْمَۃُ قَوْمِہٖ" فلاں اپنی قوم میں شریف

ہو۔ كَرِيمَة: میں تا مبالغہ کے لئے ہے۔
كَرَائِمُ المَال: عمدہ اور بہترین مال۔
الكُرَام: کریم۔ ج كُرَامُون.
الكَرَّام: انگور کی بیل والا اور اس کی نگہبانی کرنے والا۔
الكُرَّام والكُرَّامة: بہت زیادہ کرم کرنے والا۔ ج كُرَّامُون.
المَكْرَمَانُ: کریم بہت وسیع اخلاق والا اور یہ ندا ہی کے لئے مخصوص ہے۔ کہا جاتا ہے يَا مَكْرَمَانُ.
المَكْرَم والمَكْرَمَة: شریف۔ فیاض۔ ج مَكَارِم. أَرْضٌ مَكْرَمَةٌ لِلنَّبَاتِ: عمدہ زرخیز زمین۔
المَكْرُم والمَكْرُمَة: کرم کا فعل۔ کریم۔ کہا جاتا ہے "فِعْلُ الخَيْرِ مَكْرُمَةٌ" یعنی فعل خیر کرم یا تعظیم کا سبب ہے۔
المِكْرَام: لوگوں کا اکرام کرنے والا۔ بہت فیاض۔
المُكْرَم: مفع۔ ہر ایک کے نزدیک باعزت شخص۔
كَرْنَبَ الرَّجُلُ: چھوارے کو دودھ کے ساتھ کھانا...... ضَيْفَهُ: مہمان کو کرم کلا کھلانا۔
الكُرُنْب والكَرَنْب: کرم کلا۔
الكُرُنْبِيَّة: ایک قسم کا کھانا جو کرم کلا سے بنایا جاتا ہے۔
فَرَاشَةُ الكُرُنْبِ: أو دُودَةُ المَلْفُوفِ: کرم کلا کو تباہ کرنے والا سفید کیڑا۔
كَرْنَفَ الكَرَانِيفَ: کھجور کی ٹہنی کو کاٹ لینے کے بعد تنہ میں جو حصہ باقی رہ جائے اس کو کاٹنا۔ كَرْنَفَهُ بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔ كَرْنَفَ الشَّيْءَ بِالسَّيْفِ: تلوار سے کاٹنا۔ النَّخْلَةَ: تنہ کو کھجور کی ٹہنی کے باقی ماندہ حصہ سے صاف کرنا۔
الكِرْنَاف والكُرْنَاف: کھجور کی ٹہنی کو کاٹ لینے کے بعد تنہ میں باقی ماندہ حصہ۔ واحد كُرْنَافَةٌ ج كَرَانِيف.
أَنْفٌ مُكَرْنَفٌ: موٹی ناک۔
كَرِهَ (س) كَرْهًا وكُرْهًا وكَرَاهَةً وكَرَاهِيَةً ومَكْرَهَةً ومَكْرُهَةً الشَّيْءَ: ناپسند کرنا۔ صفت فاعلی كَارِه: صفت مفعولی مَكْرُوه.
كَرُهَ (ك) كَرَاهَةً وكَرَاهِيَةً الأَمْرُ أو المَنْظَرُ: قبیح ہونا۔ صفت كَرِيهٌ.
كَرَّهَ الشَّيْءَ فُلَانًا وكَرَّهَ الشَّيْءَ إِلَى فُلَانٍ: ناپسند کرانا۔
أَكْرَهَ فُلَانًا عَلَى الأَمْرِ: مجبور کرنا۔ الرَّجُلَ: ناپسندیدہ امر پر اُکسانا۔
تَكَرَّهَهُ وتَكَارَهَ الشَّيْءَ: ناپسند کرنا۔ تَكَرَّهَ وتَكَارَهَهُ: غضبناک ہونا۔
اِسْتَكْرَهَ الشَّيْءَ: قبیح پانا۔ قبیح سمجھنا۔
الكَرْه والكُرْه: مص۔ انکار۔ مشقت جس پر کسی کو مجبور کیا جائے اور بقول بعض كُرْه بالضم: جس پر تم اپنے آپ کو مجبور کرو اور كَرْه: بالفتح جس پر کسی غیر کو مجبور کرو۔ اور کہا جاتا ہے "شَيْءٌ كَرْهٌ" مکروہ چیز۔ و"رَجُلٌ كَرْهٌ" ناراض مرد "وَجْهٌ كَرْهٌ" قبیح چہرہ "وفَعَلَهُ كَرْهًا" یعنی اس نے اس کو مجبوراً کیا۔
الكَرِه: قبیح۔
الكَرَاهَة: مص۔ سخت زمین۔
الكَرَاهِين: کراہت۔ کہا جاتا ہے: "أَتَيْتُكَ كَرَاهِيَنْ أَنْ تَغْضَبَ" تیرے غضبناک ہونے کی کراہت سے میں تیرے پاس آیا۔
الكَرِيهَة: مؤنث كَرِيه: لڑائی کی شدت۔ مصیبت۔ ج كَرَائِه. ذُو الكَرِيهَةِ: شمشیر براں۔ کہا جاتا ہے "لَقِيتُ دُونَهُ كَرَائِهَ ومَكَارِهَ" اس کے ورے مصیبتوں اور مکروہات سے میں دوچار رہا۔
المَكْرَه: مکروہ۔ ج مَكَارِه.
المَكْرَهَة والمَكْرُوهَة: ناپسندیدہ ودشوار چیز۔ ج مَكَارِه.
المَكْرُوه: مفع۔ شر۔ ناپسندیدہ۔
المَكْرُوهَة: سختی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ ذُو مَكْرُوهَةٍ" وہ سختی میں ہے۔
كَرَا يَكْرُو كَرْوًا. الأَرْضَ: کھودنا...... الأَمْرَ: بار بار اعادہ کرنا..... البِئْرَ: کنوئیں کا منہ درخت کے تنوں سے بنانا...... بالكُرَة: گیند کھیلنا۔ كَرَتِ الدَّابَّةُ: تیز دوڑنا۔
كَرِيَتْ تَكْرَى كَرًا. السَّاقُ: پنڈلی کا باریک ہونا..... المَرْأَةُ: موٹے بازوؤں والی ہونا۔
الكَرَا: بازوؤں کی موٹائی۔ قدم کے پنجے کا قریب ہونا اور ایڑیوں کا دور ہونا یا پنڈلیوں کی باریکی۔ كَرَوَان کا مذکر۔
الكَرَوَان: ایک پرندہ۔ بھورے رنگ کا لمبی چونچ کا اور کہا جاتا ہے کہ وہ رات کو سوتا نہیں اور اس کا نام ایسا رکھا گیا ہے جو ضد پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے کہ کرٰی کے معنی نیند کے ہیں مؤنث كَرَوَانَة. ج كِرْوَان وكَرَاوِين.
الكُرَة: ہر وہ چیز جس کو تم گول بناؤ۔ ہر گول چیز اور نسبت کیلئے كُرِي وكُرَوِي ج كُرًى وكُرِين وكِرِين وكُرَات وأُكَر.
الكَرَوْيَا والكَرَوِيَاء: زیرہ۔
كَرَى يَكْرِي كَرْيًا الرَّجُلُ: تیز دوڑنا..... النَّهْرَ: نہر کو کھودنا..... بالكُرَة: گیند کھیلنا۔
كَرِيَ يَكْرَى كَرًى الرَّجُلُ: اونگھنا۔ صفت كَرٍ و كَرْيَان وكَرِيّ.
كَارَاهُ مُكَارَاةً وكِرَاءً الدَّابَّةَ أو الدَّارَ: چوپایہ یا مکان کرایہ پر دینا۔ صفت مُكَارٍ.
أَكْرَى إِكْرَاءً الشَّيْءُ: زیادہ ہونا۔ کم ہونا۔ (ضد)...... فُلَانٌ: اطاعت الٰہی میں شب بیداری کرنا۔ الأَمْرَ: مؤخر کرنا۔ پیچھے ڈالنا...... الحَدِيثَ: بات طویل کرنا..... فُلَانًا دَابَّتَهُ أو دَارَهُ: چوپایہ یا مکان کرایہ پر دینا اور اسم۔
الكَرْوُ والكُرُوُّ الكُرْوَة.
تَكَرَّى تَكَرِّيًا: سونا۔

اِکْتَرٰی مِنْہُ الدَّارَ وَغَیْرَھَا: مکان وغیرہ کرایہ پر لینا۔

تَکَارٰی وَاسْتَکْرٰی الدَّارَ وَغَیْرَھَا: مکان وغیرہ کرایہ پر لینا۔

اَلْکِرَاءُ وَالْکِرْوَۃُ: کرایہ۔

اَلْکَرِیُّ: اُونگھنے والا۔ کرایہ پر لینے والا۔ کرایہ پر دینے والا۔ ج اَکْرِیَاءُ: بہت چیز۔ ایک درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے۔ واحد کَرِیَّۃٌ.

اَلْکَرْیَانُ: اُونگھنے والا۔

اَلْمُکَارِیْ: جانوروں کو کرایہ پر دینے والا۔ ج مُکَارُوْنَ: اوراب اکثر گدھے اور خچر والوں پر بولا جاتا ہے۔

اَلْمُکْرِیْ مِنَ الْاِبِلِ: آہستہ ونرم رفتار اُونٹ۔

کَزَّ (ن) کَزًّا الشَّیْءَ: تنگ کرنا۔ کَزَّتْ خُطَاہُ: قدم قریب قریب ہونا۔۔۔۔۔۔اَلْمَرْأَۃُ دُمْلُجَھَا: عورت کا بازو بند کو بازو سے بھر دینا (۔۔۔۔۔ کَزَازَۃً وَکُزُوْزَۃً) سکڑنا۔ خشک ہونا۔

کُزَّ: سردی سے کپکپی لاحق ہونا۔ زکام ہونا۔

اَکَزَّ اللّٰہُ فُلَانًا: کپکپی کی بیماری لگانا۔ صفت مفعولی۔ مَکْزُوْزٌ.

اِکْتَزَّ: سکڑنا۔

اَلْکَزُّ: مص۔ سکڑا ہوا۔ خشک۔ کہا جاتا ہے "وَجْہٌ کَزٌّ" یعنی قبیح چہرہ۔ "وَذَھَبٌ او جَمَلٌ کَزٌّ" یعنی بہت ٹھوس اور مضبوط۔ "وَفُلَانٌ کَزُّ الْیَدَیْنِ" فلاں بخیل ہے۔ ج کُزٌّ.

اَلْکَزَّۃُ. کَزٌّ کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "قَوْسٌ کَزَّۃٌ" یعنی ایسی کمان جس کی لکڑی خشک ہے مڑتی نہیں۔ "وَبَکَرَۃٌ کَزَّۃٌ" یعنی تنگ چرخی۔

اَلْکَزَّانُ: کجاوہ کے پچھلے حصہ کی دو لکڑیاں۔

اَلْکُزَزُ: بخل۔

اَلْکُزَازُ وَالْکُزَّازُ: سخت سردی کی وجہ سے کپکپی یا ایک مرض کا نام۔

کَزِبَ (س) کَزَبًا. مُشْطُ الرِّجْلِ: پاؤں کی ہڈی کا چھوٹا ہونا، سکڑنا۔

اَلْکُزْبَرَۃُ وَالْکُزْبُرَۃُ وَالْکَزْبُرَۃُ: دھنیا کا پودہ اور دھنیا کو جلجلان کہتے ہیں۔

کَزَمَ (ن) کَزْمًا منہ بند کرنا اور چپ رہنا۔ ۔۔۔۔۔اَلْجَوْزَۃَ وَنَحْوَھَا: اخروٹ وغیرہ کو اگلے دانتوں سے توڑنا اور گری نکالنا۔۔۔۔۔ہٗ: سخت دانت کاٹنا۔

کَزِمَ (س) کَزَمًا: بخیل ہونا۔ بہت کھانے والا ہونا۔ چھوٹی ناک یا انگلی والا ہونا۔ صفت اَکْزَمُ: پیش قدمی سے ڈرنا۔

کَزَمَ الْبَرْدُ اَصَابِعَہٗ: سردی کا انگلیوں کو سکڑا دینا۔

اُکْزِمَ: سکڑنا۔۔۔۔۔عَنِ الطَّعَامِ: بہت کھانا یہاں تک کہ خواہش باقی نہ رہے۔

تَکَزَّمَ الْفَاکِھَۃَ: میوہ بغیر چھیلے ہوئے کھانا۔

اَلْکَزَمُ: تنگ ہتھیلی۔ چھوٹی انگلیوں والا۔

اَلْکَزَمُ: بخل۔ بہت کھانا۔ ناک یا انگلیوں کی کوتاہی۔ گھوڑے وغیرہ کے ہونٹ کی چھوٹائی اور موٹائی کہا جاتا ہے "فِیْ یَدِہٖ کَزَمٌ" جبکہ افعال خیر کے لئے ہاتھ نہ کھلے۔

اَلْکَزِمُ مِنَ الرِّجَالِ: بزدل خائف مرد۔

اَلْکَزْمَانُ مِنَ الرِّجَالِ: اتنا کھانے والا کہ ناپسند کرنے لگے۔

اَلْمُتَکَزِّمُ: چھوٹی ہتھیلی اور قدم والا۔

کَزَیٰ یَکْزِیْ کَزْیًا: اپنے آزاد کردہ سے احسان کرنا۔

کَسَّ (ن) کَسًّا الشَّیْءَ: باریک کوٹنا۔

کَسَّ (س) کَسَسًا: چھوٹے چھوٹے دانتوں والا ہونا۔ چھوٹے تالو والا ہونا۔ صفت اَکَسُّ: مؤنث کَسَّاءُ ج کُسٌّ.

اَلْکُسُّ: اندام نہانی۔

اَلْکُسَیْسُ: ٹوٹی ہوئی روٹی، شکر اور بقول بعض جو اور چینا سے بنی ہوئی شراب۔ کھجور کی نبیذ۔ خشک شدہ گوشت کہ اس کو کوٹ کر باریک کرلیتے ہیں اور بطور توشہ کے سفر میں لے جاتے ہیں۔

اَلْمَکْسُوْسُ: مفع۔ ٹوٹی ہوئی روٹی۔

کَسَأَہٗ (ف) کَسْأً: پیچھا کرنا۔

کَسَأَ الدَّابَّۃَ: چوپایہ کو ہانکنا۔۔۔۔۔اَلْقَوْمَ: خصومت میں غالب آنا۔۔۔۔۔ہٗ بِالسَّیْفِ: تلوار سے مارنا۔

اَلْکَسْءُ مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ایک ٹکڑا۔

اَلْکَسْءُ وَالْکُسْءُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ: پچھلا حصہ ج اَکْسَاءٌ: کہا جاتا ہے "رَکِبَ کُسْأَہٗ" یعنی وہ گدی کے بل گرا "وَاَتَیْنَا فِیْ اَکْسَاءِ الشَّھْرِ" یعنی ہم مہینہ کے آخر میں آئے۔ "وَمَرُّوْا فِیْ اَکْسَاءِ الْمُنْھَزِمِیْنَ اَوْ عَلٰی اَکْسَاءِھِمْ" یعنی وہ لوگ شکست خوردہ جماعت کے نشان قدم پر اور ان کے پیچھے رہ گئے۔

کَسَبَ (ض) کَسْبًا وَکِسْبًا وَتَکَسَّبَ وَاکْتَسَبَ مَالًا اَوْ عِلْمًا: مال یا علم حاصل کرنا۔ طلب کرنا۔ کمائی کرنا۔ کَسَبَ الشَّیْءَ: جمع کرنا۔ کَسَبَ الْاِثْمَ: گناہ اٹھانا ۔۔۔۔۔ لِاَھْلِہٖ: کمائی کرنا۔

کَسَّبَ وَکَسَبَ وَاَکْسَبَ فُلَانًا مَالًا اَوْ عِلْمًا: مال یا علم حاصل کرانا۔

اِسْتَکْسَبَ وَتَکَسَّبَ فُلَانًا: کمائی کرانا۔

تَکَسَّبَ الرَّجُلُ: کمانے کی کوشش کرنا۔

اَلْکَسْبُ: مص۔ کمائی۔

اَلْکِسْبَۃُ اَلْکَسِیْبَۃُ: کمائی۔

اَلْکَاسِبُ: فا۔ ابوکاسب: بھیڑیا۔

اَلْکَاسِبَۃُ کاسب کا مؤنث ج کَوَاسِبُ

اَلْکَوَاسِبُ: انسان یا پرندہ کے جسم کے جوڑ۔ شکاری جانور۔

اَلْکَسُوْبُ وَالْکَسَّابُ: بہت کمائی کرنے والا۔

اَلْمَکْسَبُ وَالْمَکْسِبُ وَالْمَکْسَبَۃُ: کمائی۔

اَلْکُسْنُبَا: ایک معروف درخت شاہ بلوط۔ ابوفروہ۔ اس کے پھلوں کو بھون کر کھایا جاتا ہے۔ کُسْنُبَۃُ الْحِصَانِ اَوْ قُسْطُلَۃُ

الْحِصَانِ: سفید پھولوں والا کڑوے پھلوں والا درخت۔

الکُسَاب: بھیڑیا۔

الکُسْب: کھلی۔

الکُسْبَج: کھلی۔

الکُسْتُبَر: ہاتھی دانت کا کنگن کی مانند ایک زیور۔ ج کَسَابِر۔

الکُسْبَرَۃ: دھنیا۔

کَسَحَ (ف) کَسْحًا البَیْتَ: گھر میں جھاڑو دینا۔ کَسَحَتِ الرِّیحُ الاَرْضَ: ہوا کا مٹی کو اڑا لے جانا۔ الشَّیْءَ: کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "اَتَیْنَا بَنِی فُلَانٍ فَکَسَحْنَاھُمْ" یعنی ہم بنی فلاں پر پہنچے اور ان کو نیست و نابود کر دیا۔

کَسِحَ (س) کَسَحًا: ہاتھ پاؤں میں بے حسی والا ہونا۔ ایک پاؤں کے بوجھل ہونے کی وجہ سے چلنے میں گھسٹ کر چلنا۔ صفت اَکْسَحُ ج کُسْحَان: کہا جاتا ہے "مَا اَکْسَحَہٗ" کس قدر بوجھل ہے۔

کَاسَحَہٗ مُکَاسَحَۃً: بہت سخت جھگڑا کرنا۔

اِکْتَسَحَ الشَّیْءَ: لے جانا۔ کہا جاتا ہے "اَغَارُوْا عَلَیْھِمْ فَاکْتَسَحُوْھُمْ" یعنی انہوں نے ان کو لوٹا اور ان کا سارا مال لے گئے۔

الکَسْحُ: مص۔ عاجزی۔

الکُسَاحَۃ: کوڑا کرکٹ۔ ہاتھ پاؤں کی بے حسی اور اکثر پاؤں کی بے حسی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الکَسِیحُ: وہ شخص کہ جس سے تم مدد طلب کرو اور وہ تمہاری مدد نہ کرے۔

الاَکْسَحُ: ہاتھ پاؤں کی بے حسی والا۔ لنگڑا لنجا۔ ج کُسْحَان۔

الکَسِیحُ والکُسَیْحُ والکُسْحَان: ہاتھ پاؤں کی بے حسی والا۔

الکُسَاحُ: اونٹوں کا ایک مرض۔

المِکْسَحَۃ: جھاڑو۔

المُکَسَّحُ: چھیل کر ہموار کیا ہوا۔ جیسے عُوْدٌ مُکَسَّحٌ۔

المَکْسُوْحُ: مفع جَمَلٌ مَکْسُوْحٌ: سخت لنگڑا اونٹ۔

کَسْحَبَ کَسْحَبَۃً: ڈر کی وجہ سے چھپ چھپ کر چلنا۔

کَسَدَ وکَسُدَ (ن) کَسَادًا وکُسُوْدًا الشَّیْءُ: خواہش مندوں کی کمی کی وجہ سے رائج نہ ہونا۔ کَسَدَتِ السُّوْقُ: بازار کا مندا ہونا۔ شی کی صفت کَاسِدٌ وکَسِیْدٌ اور سوق کی صفت کَاسِدٌ وکَاسِدَۃٌ واَکْسَدُ۔

اَکْسَدَ القَوْمُ: مندے بازار والا ہونا۔

اَکْسَدَتِ السُّوْقُ: بازار کا مندا ہونا۔

اَکْسَدَ الشَّیْءَ: غیر رائج بنانا۔

اِنْکَسَدَتِ الغَنَمُ اِلَی الغَنَمِ: واپس ہونا۔ لوٹنا۔

الکُسْدُ: قسط (ایک دوا کا نام)

الکَسِیْدُ: مندا۔ گھٹیا۔

کَسَرَ (ض) کَسْرًا العُوْدَ وکُلَّ صُلْبٍ: توڑنا۔

العَسْکَرَ: لشکر کو شکست دینا...... الوَصِیَّۃَ: وصیت منسوخ کرنا...... الشِّعْرَ: شعر کا وزن درست نہ کرنا...... الطَّائِرُ جُنَاحَیْہِ: پرندہ کا اترنے کے لئے پروں کو سمیٹنا...... الحَرْفَ: حرف کو زیر دینا...... الوِسَادَۃَ: تکیہ کو موڑنا اور ٹیک لگانا...... المَتَاعَ: سامان ایک ایک کر کے بیچنا۔ کَسَرَ مِنْ طَرْفِہٖ وعَلٰی طَرْفِہٖ: نگاہ پست کرنا...... فُلَانًا عَنْ مُرَادِہٖ: پھیرنا۔

کَسَرَ (ض) کُسُوْرًا الطَّائِرُ: پرندہ کا اترنے کے لئے پروں کو سمیٹنا۔

کَسِرَ (س) کَسَرًا: کاہل ہونا۔

کَسَّرَ: بمعنی کَسَرَ: تشدید مبالغہ اور تکثیر کے لئے ہے و کَسَّرَتِ المَرْآۃُ وَنَحْوُھَا النُّوْرَ عَلٰی کَذَا فَتَکَسَّرَ: آئینہ نے فلاں چیز پر روشنی ڈالی اور اس پر روشنی پڑ گئی۔ کَسَّرَ الکَلِمَۃَ: جمع مکسر بنانا اور کہا جاتا ہے "کَسَّرَ الکِتَابَ عَلٰی عِدَّۃِ اَبْوَابٍ" کتاب کو چند ابواب پر منقسم کیا۔

تَکَسَّرَ: ٹوٹنا...... الشَّیْءَ: توڑنا۔

اِنْکَسَرَ: ٹوٹنا...... العَسْکَرُ: لشکر کا شکست کھانا اور پراگندہ ہونا۔ صفت دونوں معنی کے لحاظ سے مکسور ہے اور منکسر نہیں کہا جاتا...... الحَرُّ: گرمی کم ہونا...... العَجِیْنُ: گندھے ہوئے آٹے کا نرم ہونا اور خمیر ہونا...... عَنِ الشَّیْءِ: عاجز ہونا۔

اِکْتَسَرَ الشَّیْءَ: توڑنا۔

الکَسْرُ: مص زیر کی حرکت۔ بہت کم...... فِی الحِسَابِ: ایک سے کم جیسے تہائی چوتھائی اور اس کے مقابلہ میں صحیح ہے ج کُسُوْرٌ و جج کُسُوْرَات۔

الکَسْرُ والکِسْرُ: عضو کا جزو۔ ہڈی کا جز مع گوشت کے۔ کہا جاتا ہے "اَتَیْتُہٗ وَھُوَ یُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ کُسُوْرِ الاِبِلِ" میں اس کے پاس آیا اور وہ لوگوں کو اونٹ کے اعضاء کھلا رہا تھا۔ کوٹھری کا ایک گوشہ۔ خیمہ کا وہ کنارہ جو زمین پر لگا ہوا ہو۔ گوشہ ج اَکْسَارٌ وکُسُوْرٌ۔ کُسُوْرُ الاَوْدِیَۃِ: وادی کے موڑ (اور اس آخری معنی میں اس لفظ کا واحد نہیں) "ھٰذِہٖ اَرْضٌ ذَاتُ کُسُوْرٍ" یہ زمین اونچی نیچی ہے۔

الکَسْرَۃ: کَسْرٌ: کا اسم مرۃ۔ زیر کی حرکت۔ شکست۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَتْ عَلَیْھِمُ الکَسْرَۃُ" یعنی شکست کھا گئے۔ "وبِعَیْنِہٖ کَسْرَۃٌ مِنَ السَّھَرِ" یعنی اس کی آنکھ میں نیند کا غلبہ ہے۔ بیداری کی وجہ سے۔ ج کَسَرَات اور کہا جاتا ہے "ھُوَ ذُوْکَسَرَاتٍ وَھَزَرَاتٍ" وہ ایسا شخص ہے جس کو ہر چیز میں نقصان ہوتا ہے۔

الکِسْرَۃ: ٹوٹی ہوئی چیز کا ٹکڑا۔ ج کِسَرٌ وکِسِرَات وکِسْرَات۔

کَسْرٰی وکِسْرٰی: شاہان فارس کا نام۔ ج اَکَاسِرَۃ واَکَاسِرُ وکَسَاسِرَۃ وکُسُوْر اور نسبت کے لئے کَسْرَوِیّ اگر کَسْرٰی کی طرف نسبت ہو اور اگر کِسْرٰی کی طرف ہو۔ کِسْرَوِیّ واَکْسَرِیّ۔

الکُسَار والکُسَارَۃ مِنَ الحَطَبِ ونَحوِہ: کھورا۔ چھپٹی۔
الکَسِیْر: ٹوٹا ہوا۔ ج کَسْرٰی و کُسَارٰی۔
الاِکْسِیْر: وہ چیز جو چاندی وغیرہ کو سونا بنا دے۔
التَّکْسِیْر: مص۔ والتَّکْسِیْر عِنْدَ المُھَنْدِسِیْنَ: پیمائش۔
الکَاسِر: فا۔ ج کُسَّر: عقاب۔ کہا جاتا ہے عُقَابٌ کَاسِرٌ: ٹوٹ پڑنے والا یا شکار کئے ہوئے جانور کو توڑ دینے والا عقاب۔
کَاسِرُ الحَجَرِ اَو القُلُب: پہاڑی علاقے کا پھول۔
الکَاسِرَۃ: کاسر کا مؤنث ج کَاسِرَات و کُسَّر و کَوَاسِر۔ الکَوَاسِر: شکاری پرندے۔
اَلتَّکَسُّر: (فی الطب) وہ حالت جو جسم میں کمزوری والی ٹھنڈک اور چمڑے اور پٹھوں میں بدحالی پیدا کردے۔
اَلاِنْکِسَار: (فلکیات) اشعی شعاع کی جہت میں تبدیلی جو شفاف مادے سے گزر کر دوسرے مادے کے وسط تک چلی جاتی ہے۔
الکَسَّار: اسم مبالغہ۔
المَکْسِر: توڑنے کی جگہ۔ مَکْسِرُ الشَّجَرَۃ: درخت کی جڑ یا درخت کا تنہ جہاں سے ٹہنیاں توڑی جائیں۔ آزمائش۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ طَیِّبُ المَکْسِرِ" فلاں آزمائش کے وقت اچھا ہے۔
المُکَاسِر مِنَ الجِیْرَان: پڑوسی جس کے مکان کا گوشہ تمہارے مکان کے گوشہ سے ملا ہوا ہو۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ جَارِیْ مُکَاسِرِیْ" وہ میرا پڑوسی ہے کہ اس کے مکان کا گوشہ میرے مکان کے گوشہ سے ملا ہوا ہے۔
المُکَسَّر: مفع۔ المُکَسَّر مِنَ الاَوْدِیَۃ: وادی جس کے موڑ بہر رہے ہوں۔ الجمع المُکَسَّر: جمع سالم کی ضد۔ جس میں واحد وزن باقی نہ رہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ مَسْجِدٌ: سے مَسَاجِد۔

المَکْسُوْر: مفع۔ صَوْتٌ مَکْسُوْرٌ: نرم و کمزور آواز۔
المُتَکَسِّر: فا۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُہُ مُتَکَسِّرًا" میں نے اس کو ست دیکھا۔
کَسَعَہُ (ف) کَسْعًا: دھتکارنا۔ دھتکارتے ہوئے پیچھا کرنا۔ چوتڑوں پر ہاتھ یا لات مارنا۔ کَسَعَ السَّفِیْنَۃَ فِی البَحْرِ: کشتی کو سمندر میں اتارنا اور چلانا۔ کَسَعَہُ بِکَذَا: تابع بنانا۔ کہا جاتا ہے "وَرَدَتِ الخَیْلُ یَکْسَعُ بَعْضُھَا بَعْضًا" گھوڑے آئے اس حال میں کہ بعض بعض کے پیچھے تھے۔ "وَاتَّبَعَ فُلَانٌ اَدْبَارَھُمْ یَکْسَعُھُمْ بِالسَّیْفِ" فلاں ان کے پیچھے گیا اور تلوار سے ان کو دھتکار رہا تھا۔ "کَسَعْتُ الرَّجُلَ بِمَا سَاءَہُ" جبکہ گفتگو کرے اور آخر میں ایسی بات کہے جو تکلیف دہ ہو۔
کَسِعَتْ واکْتَسَعَتِ الخَیْلُ بِاَذْنَابِھَا: گھوڑوں کا ٹانگوں میں دُم دبانا۔
تَکَسَّعَ فِی ضَلَالِہٖ: گمراہی کی انتہا کو پہنچنا۔
الکَسَعُ فِی الخَیْلِ: گھوڑے کے کھر کے پاس جوڑ کے اردگرد سفیدی۔
الکُسْعُ: روٹی کے ٹکڑے۔
الکُسْعَۃ: پیشانی پر سفید داغ۔ پرندہ کی دُم کے نیچے سفید پر۔ ج کُسَع: کام کرنے والے بیل۔ گدھے۔ غلام۔
الاَکْسَعُ مِنَ الخَیْلِ: کھر کے پاس جوڑ کے اردگرد سفیدی والا گھوڑا ...... مِنَ الطَّیْرِ: دُم کے نیچے سفید پر والا پرندہ۔
رَجُلٌ مُکَسَّعٌ: بے بیاہا مرد۔
الکُسْعُوْم: گدھا۔
کَسَفَ (ض) کَسْفًا الثَّوْبَ: کپڑا کاٹنا ...... اللّٰہُ الشَّمْسَ او القَمَرَ: گہن لگانا ...... بَصَرَہُ: نگاہ پست کرنا ...... الشَّمْسُ النُّجُوْمَ: آفتاب کی روشنی کا ستاروں پر غالب آنا۔
الشَّیْءَ: ڈھانکنا۔ کَسَفَہُ الحُزْنُ وَغَیْرُہُ: غمگین کر دینا۔

کَسَفَتْ (ض) کُسُوْفًا الشَّمْسُ: آفتاب میں گہن لگنا ...... وَجْھُہُ: تیوری چڑھنا۔ متغیر ہونا ...... حَالُہُ: برا ہونا۔ کَسَفَ اَمَلُہُ: امید منقطع ہونا ...... کَسَفَ بَالُہُ: جی میں برا خیال آنا یا امید کا کھوٹا ہونا۔
تَکَسَّفَتِ الشَّمْسُ: آفتاب میں گہن لگنا۔
اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ والقَمَرُ: آفتاب اور ماہتاب میں گہن لگنا۔
کَسَّفَ الشَّیْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
الکَسْف: مص عرب کے امثال سے ہے "اَکَسْفًا وَاِمْسَاکًا" یعنی کیا ترش روئی اور بخل بھی (یہ بھی مثال ترش رو وبخیل کے لئے استعمال ہوتی ہے)
الکَاسِف: فا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ کَاسِفُ البَالِ" یعنی فلاں برے حال والا ہے "وَکَاسِفُ الوَجْہِ" ترش رو "وَیَوْمٌ کَاسِفٌ" سخت وخوفناک دن "ورَجُلٌ کَاسِفٌ" غمگین مرد جو غم کی وجہ سے نڈھال ہوگیا ہو۔
الکِسْفَۃ: ٹکڑا ج کِسَف وکِسْف واَکْسَاف وکُسُوف۔
الکَسِیْفَۃ: ٹکڑا۔
الکَسْکَسَۃ: مص وقف کی حالت میں ک ضمیر مؤنث کے ساتھ سین ملانا جیسے بِکِس واَکْرَمْتُکِس بِکِ واَکْرَمْتُکِ: میں (یہ لغت بنوتمیم کی ہے)
الکُسْکُس: ایک کھانا ہے جو آٹے سے بنایا جاتا ہے۔
کَسِلَ (س) کَسَلًا وتَکَاسَلَ: کاہل ہونا۔ جس کام سے سستی نہ کرنا چاہئے اس میں سستی کرنا۔ صفت کَسِلٌ و کَسْلَانُ ج کَسَالٰی و کُسَالٰی مؤنث کَسِلَۃ و کَسْلَانَۃ و کَسْلٰی۔
کَسِلَ (س) کَسَلًا واَکْسَلَ: بے انزال کے جماع کرنا یا منی کو باہر گرانا۔
اَکْسَلَ الاَمْرُ فُلَانًا: کاہلی میں ڈالنا۔
الکَسَالَۃ: بیکاری۔

الکَسُوْلُ : کاہل ۔ ناز پروردہ لڑکی کے لئے وصف ہے جو اپنی مجلس سے جدا نہ ہو۔

الکِسْلُ والمِکْسَلُ : دُھنیا کے کمان کی تانت جب کہ اُتار دی جائے ۔ نَسَبٌ مِکْسَلٌ : وہ نسب جسے سرداری اور افعالِ خیر میں خودداری نہ ہو۔

المِکْسَالُ : کاہل (مذکر ومؤنث) ناز پروردہ لڑکی جو اپنی مجلس سے جدا نہ ہو۔ یہ اس کے لئے باعث مدح ہے۔

المَکْسَلَة : سبب کاہلی ۔ کہا جاتا ہے "الشِّبْعُ مَکْسَلَةٌ" آسودگی باعث کاہلی ہے "فُلَانٌ لَا تَکْسِلُهُ المَکَاسِلُ" اسباب کاہلی فلاں کو کاہل نہیں بناتے ۔

کَسَمَ (ض) کَسْمًا الیَابِسَ : خشک چیز کو ہاتھ سے چورا کرنا ...... عَلٰی عِیَالِهٖ : کمائی حاصل کرنے کے لئے محنت کرنا ...... نَارَ الحَرْبِ : لڑائی بھڑکانا ۔

الکُسْمُ : مص ۔ خشک چیز کا چورہ جو تمہارے ہاتھوں میں باقی رہ جائے ۔

الکَسُوْمُ : گزرنے والا ۔

الکَیْسُوْمُ : بہت گھاس ۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهٖ رَوْضَةٌ کَیْسُوْمٌ واَکْسُوْمٌ ویَکْسُوْمٌ" یہ سرسبز وشاداب اور گنجان باغ ہے ۔

خَیْلٌ اَکَاسِمُ : بہت سے گھوڑے جو ایک دوسرے کے اوپر ہوں ۔

کَسَا یَکْسُوْ کَسْوًا واَکْسٰی الثَّوْبَ فُلَانًا : کپڑے پہنانا ۔ کَسَاهُ شِعْرًا : اشعار سے مدح کرنا ۔

کَسِیَ یَکْسٰی وکُسِیَ کَسَا الثَّوْبَ : کپڑا پہننا کَسِیَ یَکْسٰی کَسَاءً : بزرگ ہونا ۔

تَکَسّٰی تَکَسِّیًا بالکِسَاءِ : اوڑھنا ۔ پہننا ۔

کَاسٰی مُکَاسَاةً فُلَانًا : فخر کرنا ۔

اِکْتَسٰی : لباس پہننا ۔ اِکْتَسَتِ الاَرْضُ بِالنَّبَاتِ : نباتات سے چھپ جانا ۔ اِکْتَسَیْتُهٗ ثَوْبًا : کپڑے پہنانا ۔

اِسْتَکْسٰی فُلَانًا : کسی سے لباس مانگنا ۔

الکَاسِی : فا ۔ لباس پہننے والا ۔ ج کُسَاةٌ .

الکَسَاءُ : بزرگی وشرف ۔

الکِسَاءُ : کپڑا ۔ کمبل ۔ ج اَکْسِیَةٌ .

الکُسْوَةُ والکِسْوَةُ : لباس ۔ ج کُسًی وکِسًی .

الاَکْسٰی : بہت پہننے والا ۔ بہت لباس دینے والا ۔ عرب کے امثال میں سے ہے "هُوَ اَکْسٰی مِنْ بَصَلَةٍ" اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو بہت زیادہ کپڑے پہنے ۔

الکَسْءُ : چوتڑ کا پچھلا حصہ ۔ ہر چیز کا پچھلا حصہ ج اَکْسَاءٌ ۔ کہا جاتا ہے "رَکِبَ اَکْسَاءَهٗ" وہ گدی کے بل گرا ۔

کَشَّ (ض) کَشًّا وکَشِیْشًا الزَّنْدُ : آگ نکلتے وقت سائیں سائیں کی آواز نکلنا ...... الجَرَّةُ : شراب کے مٹکے میں جوش آنا ۔

کَشَّتْ کَشِیْشًا الحَیَّةُ : سانپ کی کھال سے آواز نکلنا ۔ کَشَّ الجَمَلُ : اُونٹ کا پہلی مرتبہ بڑبڑانا ...... البَقَرَةُ : گائے کا آواز نکالنا (...... کَشَّا) الرَّجُلَ وغَیْرَهٗ : دھتکارنا ۔ ڈانٹنا ......

تَکَاشَّتِ الاَفَاعِی : سانپوں کا آپس میں آواز نکالنا ۔

الکُشُّ : وہ چیز جس سے درخت خرما کو گابھا دیا جائے ۔

الکُشَّةُ : پیشانی یا سر کے اگلے حصہ کے بالوں کا گچھا ۔

الکَشِیْشُ : مص ۔ شراب کے جوش کی آواز ۔

کَشَأَ (ف) کَشْأً الشَّیْءَ : چھیلنا ۔ اگلے دانتوں سے کاٹ کر کھانا ...... فُلَانًا بالسَّیْفِ : تلوار سے مارنا (...... واَکْشَأَ اللَّحْمَ) گوشت بھون کر خشک کرنا ۔ صفت مفعولی کَشِیْءٌ وکَشَأَ الرَّجُلُ : بھونے ہوئے گوشت کا ٹکڑا کھانا ۔ کَشَأَ المَرْأَةَ : جماع کرنا ۔

کَشِئَتْ (س) کَشَأً وکَشَاءً اَیْدِیْهِ : ہاتھ پھٹنا ۔ جھری دار ہونا ۔

کَشَأَ وکَشِیَٔ کَشْأً وکَشَاءً تَکَشَّأَ ...... الرَّجُلُ مِنَ الطَّعَامِ : شکم سیر ہو کر کھانا ۔ صفت کَشِیْءٌ وکَشِیٌّ . تَکَشَّأَ الشَّیْءُ : چھیل جانا ...... اللَّحْمَ : خشک بھنا ہوا گوشت کھانا ۔

کَشَّأَ تَکْشِئَةً اللَّحْمَ : خشک بھنا ہوا گوشت کھانا ۔

الکُشَاةُ : عیب ۔ کہا جاتا ہے "مَا فِیْ جَسَدِهٖ کُشَاةٌ" اس کے جسم میں کوئی عیب نہیں ۔

کَشَبَ (ض) کَشْبًا وکَشَّبَ اللَّحْمَ : گوشت بہت کھانا ۔

الکُشْتُبَان انگشتانہ ج کَشَاتِبِیْنَ . وَزَهْرُ الکُشْتُبَانِ : ایک قسم کی نباتات ۔

الکَشُوْثُ والکُشُوْثِیْ والکَشُوْثٰی والکَشُوْثَا : ایک قسم کی گھاس ہے جو درخت وغیرہ پر لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی جڑ نہیں ہوتی اور اس کے پتے بھی نہیں ہوتے ۔

کَشَحَ (ف) کَشْحًا البَیْتَ : گھر میں جھاڑو دینا ...... القَوْمَ : پراگندہ کرنا ، دھتکارنا ...... عَنِ المَاءِ : پانی پر سے واپس ہونا ...... لَهٗ بِالعَدَاوَةِ : دشمنی کرنا ...... الدَّابَّةُ : چوپایہ کا ٹانگوں کے درمیان دُم دبانا ...... الطَّائِرُ : پرندہ کا تیز واپس آنا ...... الظَّلَامُ والضَّوْءُ : تاریکی یا روشنی کا زائل ہونا (...... وکَشَّحَ) العُوْدَ : لکڑی چھیلنا ۔ چھال اُتارنا ...... البَعِیْرَ : اُونٹ کے پہلو میں داغ لگانا ...... هٗ : پہلو پر داغ دینا ۔

کُشِحَ الرَّجُلُ : پہلو پر داغ دیا جانا ۔ صفت مَکْشُوْحٌ . کُشِحَ القَوْمُ عَنِ المَاءِ : متفرق ہونا ۔ پراگندہ ہونا ۔

کَشِحَ (س) کَشَحًا : درد پہلو والا ہونا ۔

کَاشَحَ کِشَاحًا ومُکَاشَحَةً فُلَانًا بالعَدَاوَةِ : دشمنی رکھنا ۔

اِنْکَشَحَ القَوْمُ عَنِ المَاءِ : متفرق ہونا ۔ بکھرنا ۔

تَکَشَّحَ الجَارِیَةَ : جماع کرنا ۔

الکَشْحُ : مص ۔ پہلو ۔ ج کُشُوْحٌ : کہا جاتا ہے "طَوٰی کَشْحَهٗ عَنْ فُلَانٍ او طَوٰی

کَشَحَ عَنْہُ" یعنی اس نے پہلوتہی کی اور اعراض کیا۔ "وَطَوَی کَشْحَہ عَلَی الاَمْرِ" اس نے کام پر مداومت کی۔

الکَشَح: پہلو کی بیماری جس کا علاج داغ لگانا ہے اور بقول بعض ذات الجب کو کہتے ہیں۔

الکَاشِح: فا۔ پوشیدہ دشمنی رکھنے والا۔ اور بقول بعض وہ شخص جو دشمنی کی بنا پر پہلوتہی کرے یا وہ جو تم سے دُوری اختیار کرے اور اعراض کرے۔

الکِشَاح: پہلو کا داغ۔

الکُشَاحَۃ: باطنی عداوت۔

المِکْشَح والمِکْشَاح: تلوار کی دھار۔

المِکْشَاخ: کلہاڑا۔

اکشَدَ (ض) کَشْدَ الشَّیْءَ: دانتوں سے کاٹنا۔۔۔۔۔ النَّاقَۃَ: اونٹنی کو تین انگلیوں سے دوہنا۔

اَکْشَدَ: خالص مکھن بنانا۔

الکِشْدَۃ: مکھن۔

الکَاشِد والکُشُود والکَشَد: اہل وعیال کے لئے بہت محنت سے کمانے والا۔ ج کُشُد

کَشَرَ (ض) کَشْرًا عَنْ اَسْنَانِہٖ: ہنسی وغیرہ میں دانت نکالنا اور اسم الکِشْرَۃ۔۔۔۔۔ السبعُ عَنْ نَابِہٖ: درندے کا مقابلے میں دانت دکھانا۔ فُلَانٌ لَہٗ: چیتے جیسا بننا۔

کَشِرَ (س) کَشْرًا: بھاگنا۔

کَشَّرَ عَنْ اَسْنَانِہٖ: بمعنی کَشَرَ تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔

کَاشَرَہٗ مُکَاشَرَۃً: باہم ہنسنا۔ باہم دانت نکالنا۔

اَکْشَرَ لَہٗ عَنْ اَنْیَابِہٖ: دھمکی دینا۔

تَکَشَّرَ: دانت نکالنا۔

الکَشْر: مص۔ سوکھی روٹی۔

الکَشْر: انگور کا خوشہ جس کے انگور کھائے جا چکے ہوں۔

المُکَاشِر: فا۔ الجَارُ المُکَاشِر: قریبی پڑوسی۔

کَشَطَ (ض) کَشْطًا واسْتَکْشَطَ الشَّیْءَ: ڈھکی ہوئی چیز کو کچھ کھولنا۔ کَشَطَ الجُلَّ عَنِ الفَرَسِ والغِطَاءَ عَنِ الشَّیْءِ: جھول کر گھوڑے سے یا ڈھکنے کو کسی چیز سے اُتارنا۔ ننگا کرنا۔۔۔۔۔ الحَرَقَ: موقع سے ہٹا دینا۔

وکَشَطَ البَعِیْرَ: اونٹ کی کھال اتارنا واسْتَکْشَطَ البَعِیْرُ: کھال اُتارنے کا وقت قریب ہونا۔

تَکَشَّطَ السَّحَابُ فِی السَّمَاءِ: آسمان میں بادل ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ پراگندہ ہونا۔

اِنْکَشَطَ: اُتارا جانا۔ ننگا ہونا۔۔۔۔۔ الرَّوْعُ: خوف زائل ہونا۔

الکَشَّاط: قصائی۔

الکِشَاط: اَلکِشَاف۔ اُتری ہوئی کھال۔

الکَشَطَۃ: کھال اُتری ہوئی اُونٹوں کے مالکین۔

کَشَعَ (ف) کَشْعًا القَوْمُ عَنْ قَتِیْلٍ: قوم کا مقتول سے متفرق و پراگندہ ہونا۔

کَشِعَ (س) کَشَعًا: بددل ہونا۔ زچ ہونا۔

کَشَفَ (ض) کَشْفًا وکَاشِفَۃَ الشَّیْءَ وعَنِ الشَّیْءِ: ظاہر کرنا۔ کھولنا۔ کہا جاتا ہے "کَشَفَ اللّٰہُ غَمَّہٗ" اللہ اس کے غم کو زائل کرے۔ "کَشَفَتْہُ الکَوَاشِف" یعنی رُسوا کر دیا۔

کَشِفَ (س) کَشَفًا: شکست کھانا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ او الفَرَسُ: کھلی ہوئی پیشانی والا ہونا۔

کَشَّفَ الشَّیْءَ: کھولنا۔ ظاہر کرنا۔۔۔۔۔ فُلَانًا عَنِ الاَمْرِ: ظاہر کرنے پر مجبور کرنا۔

کَاشَفَہٗ بِکَذَا: خبردار کرنا۔۔۔۔۔ ہٗ بِالعَدَاوَۃِ: کھلی کھلی دشمنی کرنا۔

اَکْشَفَ: ہنسنے میں مسوڑھوں کو ظاہر کرنا۔

اِنْکَشَفَ الشَّیْءُ: ظاہر ہونا۔

تَکَشَّفَ الشَّیْءُ: ظاہر ہونا۔۔۔۔۔ البَرْقُ: بجلی کا آسمان پر پھیلنا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: رُسوا ہونا۔

تَکَاشَفَ القَوْمُ: ایک دوسرے کے عیوب کو ظاہر کرنا۔

اِکْتَشَفَ الشَّیْءَ: ظاہر کرنا۔ کھولنا اور اسی سے ہے "اِلاِکْتِشَافَات" ان نئی تحقیقات کے لئے جو اُمور طبعیہ و صناعیہ میں ظاہر ہوں۔

اِسْتَکْشَفَ عَنِ الشَّیْءِ: ظاہر کرنے کو کہنا۔

الکَشْف: مص۔۔۔۔۔ عِنْدَ العَرُوضِیِّیْن: ساتویں متحرک کا گرا دینا۔

اَلکَشْفُ: وہ کاغذ جس میں سامان تجارت کی مقدار اور اس پر معاوضہ اوائیگی تحریر کیا جاتا ہے۔

اَلکَشْفُ الاِلٰھِیُّ: عِنْدَ الصُّوفِیِّیْن: جب صوفی ولی اللہ مخصوص طرق عبادت اختیار کرے تو اس پر حقائق الہیہ منکشف ہو جاتے ہیں۔ اصحاب الکشف ان ہی حضرات کو کہا جاتا ہے جن پر کشف ہوتا ہے۔

الکَشَف: سر کے اگلے حصہ کے بال گر جانا۔

والکَشَفُ فِی الخَیْلِ: دُم کے بالوں کی پیچیدگی۔

الکَشَفَۃ: سر کے اگلے حصہ میں بال گرنے کی جگہ۔

الکَاشِف: فا۔ ج کَشَفَۃ۔

الکَاشِفَۃ: مص۔ کاشف کا مؤنث۔ رُسوائی۔ ج کَوَاشِف۔

الکَشَّاف: اسم مبالغہ۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ کَشَّافُ الغُمَمِ" وہ غموں کا زائل کرنے والا ہے۔

الاَکْشَف: جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے ہوں۔ گھوڑا جس کی دُم کے بالوں میں پیچیدگی ہو۔ وہ شخص جس کے پاس لڑائی میں نہ ڈھال ہو نہ خود ہو۔ لڑائی میں شکست خوردہ۔

الکَشْفَاء۔ اکشف: کا مؤنث۔

الکَشِیْف: بمعنی مَکْشُوف: کھلا ہوا۔ ظاہر۔

الکَشْک: جو کا پانی۔ آش جو۔

الکِشْک۔ عِنْدَ عَامَتِنَا: ایک قسم کا کھانا جو

موٹے ستو کو دودھ میں بھگو کر خمیر اٹھنے کے بعد پکایا جاتا ہے۔ الکِشک: گنبد دار محل (دخیل)
کَشکَش کَشکَشَۃً: بھاگنا۔ کَشکَشَتِ الحَیَّۃُ: سانپ کا کھال سے آواز نکالنا۔
الکَشکَشَۃ: مص ضمیر خطاب مؤنث کو شین سے بدل لینا۔ جیسے اکرمتش وعلیتش اکرمتک وعلیک میں۔
الکشکول والکشکولۃ: بھکاریوں کا چپبل (دخیل) بہاء الدین عاملی کی ایک کتاب کا نام کشکول ہے اس لئے کہ اس میں مختلف موضوع پر مضامین ہیں۔
کَشَمَ (ن) کَشمًا وکَشَّمَ واکتَشَمَ الانفَ: ناک جڑ سے کاٹنا۔
کَشِمَ (س) کَشَمًا: پیدائشی یا خاندانی عیب دار ہونا۔ صفت اَکشَم۔
کَشَمَ (ض) کَشمًا القِثّاءَ والجَزَرَ: ککڑی یا گاجر بہت حرص سے کھانا۔
انفٌ کَشِمٌ واَکشَمُ: جڑ سے کٹی ہوئی ناک۔
الکُشم والاُکشُم: تیندوا۔
کَشمَرَ: رونے کے لئے آمادہ ہونا۔۔۔۔۔ انفَہٗ: ناک توڑ دینا۔
الکِشمِش: کشمش واحد کِشمِشَۃ۔
کَشاہٗ یَکشُوہٗ کَشوًا: دانتوں سے کاٹ کھانا۔
الکُشیَۃ: گوہ کے پیٹ کی چربی۔ یا اس کی دم کی جڑ۔ ج کُشیٌ۔
کَصَّ (ض) کَصَّ القَومُ: اکٹھا ہونا (۔۔۔۔۔ کَصِیصًا) الماءُ بالناسِ: پانی پر لوگوں کی بہت بھیڑ ہونا (۔۔۔۔۔ کَصًّا وکَصِیصًا) الصَّوتُ: آواز باریک ہونا۔
اَکَصَّ: بھاگنا اور شکست کھانا۔
تَکاصَّ واکتَصَّ القَومُ: اکٹھا ہونا۔ بھیڑ کرنا۔
الکَصِیص: مص شدت مشقت کی وجہ سے پیچ و تاب۔ خوف۔ اضطراب۔ ٹڈی کی آواز۔ موٹا پستہ قد مرد۔ مکروہ۔
الکَصِیصَۃ: جماعت۔ ہرن کے پھنسانے کا پھندا۔ ج کَصائِص۔
کَصکَصَ: تیز چلنا۔
کَصَمَ (ض) کُصُومًا: پشت پھیرنا۔ پیٹھ دکھانا (۔۔۔۔۔ کَصمًا) دانتوں سے کاٹنا۔ الرَّجُلَ: سختی سے ہٹانا۔
کَصِیَ یَکصِیُ کَصیًا: رفعت کے بعد خسیس ہونا۔
کَضکَضَ: تیز چلنا۔
کَضَلَ (ن) کَضلًا: ہٹانا، دور پھینکنا۔
کَظَّ (ن) کَظًّا الطَّعامُ فُلانًا: زیادہ بھرنے سے سانس نہ لینے دینا۔۔۔۔۔ الغَیظُ صَدرَہٗ: سخت غضبناک ہونا۔۔۔۔۔ الحَبلَ: رسی باندھنا۔
خَضَمَہٗ: چاروں طرف سے گھیر دینا (۔۔۔۔۔ کِظاظًا وکَظاظَۃً الامرُ فُلانًا) غمگین کرنا۔ مبتلائے کرب کرنا۔ بوجھل کرنا ۔۔۔۔۔ المَسِیلُ بالماءِ: پانی کی زیادتی سے بہاؤ کی جگہ کا تنگ ہونا۔
کاظَّہٗ کِظاظًا ومُکاظَّۃً: جنگ میں سخت اور جم کر مقابلہ کرنا۔
تَکاظَّ القَومُ: میدان جنگ کو تنگ کرنا۔ دشمنی میں حد سے گزرنا۔
اِکتَظَّ مِنَ الطَّعامِ: سانس نہ لے سکنے کی حد تک بھر لینا۔۔۔۔۔ المَسِیلُ بالماءِ: پانی کی زیادتی سے بہاؤ کی جگہ کا تنگ ہونا ۔۔۔۔۔ المَحلُّ: لوگوں سے بھر جانا۔۔۔۔۔ اِکتَظَّہُ الغَیظُ: سینہ کا غصہ سے بھر جانا۔
الکِظَّۃ: بدہضمی۔ زیادہ پیٹ بھر جانے کی تکلیف۔
الکِظاظ: مص۔ تھکن۔ سختی۔ غم جو دل کو بھر دے۔ عداوت۔
الکَظُّ: مص کہا جاتا ہے "رَجُلٌ کَظٌّ" سخت گیر مرد (۔۔۔۔۔ والکَظِیظ والمُکَظَّظ والمَکظُوظ) وہ شخص جس کو امور گرانبار کر دیں اور وہ عاجز ہو جائے۔ بہت زیادہ غضبناک۔
الکَظِیظ والمَکظُوظ: کھانے سے بھرا ہوا۔ شکم سیر۔
الکَظِیظ: بھیڑ۔ انبوہ۔ کہا جاتا ہے "عَلٰی بابِ فُلانٍ کَظِیظٌ" فلاں کے دروازہ پر بھیڑ ہے۔
طَعامٌ مَکظَّۃٌ: بدہضمی والا کھانا۔
کَظَبَ (ن) کُظُوبًا: بہت موٹا ہونا۔
کَظَرَ (ن) کَظرًا القَوسَ: کمان کے کنارے پر تانت لگانے کے لئے دندانہ بنانا ۔۔۔۔۔ الزَّندَۃَ: چقماق سے دندانہ بنانا۔
الکُظر: کمان کے کناروں پر تانت کا حلقہ لگانے کی جگہ۔ گردہ کی چربی (۔۔۔۔۔ والکُظرَۃ) گردہ کی جگہ جب کہ گردے نکال لئے جائیں۔
الکِظر: ہنسلی کی ہڈی کے درمیان کی جگہ۔
کَظَمَ (ض) کَظمًا البابَ: دروازہ بند کرنا ۔۔۔۔۔ النَّہرَ: نہر کو روکنا ۔۔۔۔۔ القِربَۃَ: مشک بھرنا اور منہ باندھنا ۔۔۔۔۔ البَعیرَ بالکِظامَۃ: اونٹ کو نکیل لگانا ۔۔۔۔۔ الشَّیءَ وعلی الشَّیءِ: روکنا کُظُومًا البَعیرُ: اونٹ کا جگالی کرنے سے باز رہنا۔ کہا جاتا ہے "ما کَظَمَ فُلانٌ عَلٰی جِرَّتِہٖ" یعنی فلاں کے پیٹ میں بات پچتی نہیں (۔۔۔۔۔ کَظمًا وکُظُومًا) غَیظَہٗ: غصہ نگل جانا۔
کَظَمَ کُظُومًا: خاموش رہنا۔
الکَظَم: سانس کی نالی۔ ج اَکظام وکِظام کہا جاتا ہے "اَخَذَ بِکَظَمِہٖ" یعنی اس کو غم میں مبتلا کر دیا۔
الکِظام: بند کرنے کی چیز۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ بِکِظامِ الامرِ" یعنی اس نے بھروسہ کے لائق چیز کو اختیار کیا۔
الکِظامَۃ: وادی کا دہانہ۔ اونٹ کی نکیل۔ ترازو کی رسیوں کا حلقہ۔ کہا جاتا ہے "عَقَدَ الخُیُوطَ فی کِظامَتَیِ المِیزانِ" یعنی اس نے ترازو کی ڈنڈی کے دونوں حلقوں میں دھاگے باندھ دیئے الکِظامَۃ: زمین کے

اندر پانی کی نالی۔ کِظَامَةُ الْبَابِ: دروازہ
بند کرنے کی چیز (...... والکَظِیمَةُ) دو قریب
قریب کنوؤں کے درمیان نالی۔
الکَظِیمَة: توشہ دان۔ ج کَظَائِم۔
الکَاظِم: فا۔ خاموش۔ ج کُظَّم۔ بَعِیرٌ
کَاظِمٌ: پیاسا اونٹ۔
اِبِلٌ کُظُوْمٌ: اونٹ جو جگالی نہ کرے۔
الکَظِیْم والمَکْظُوْم: مصیبت زدہ۔
الکَظِیْم: دروازہ بند کرنے کی چیز۔
کَظَا یَکْظُوْ کَظْوًا اللَّحْمُ: گوشت سخت
ہونا۔
تَکَظَّی لَحْمُهُ سِمَنًا: موٹائی کی وجہ سے
گوشت کا بلند ہونا۔
اَرْضٌ کَاظِیَةٌ: خشک زمین۔
کَعَّ (ن ض) کَعًّا و کُعُوْعًا و کَعَاعَةً
و کَیْعُوْعَةً: کمزور ہونا۔ بزدل ہونا۔
اَکَعَّ فُلَانًا: خوف دلانا۔ بزدل بنانا...... فِیْ
کَلَامِہٖ: کلام میں رکنا...... الخَوْفُ فُلَانًا:
ارادہ سے باز رکھنا۔
الکَعُّ والکَاعُّ: کمزور۔ بزدل۔ کہا جاتا ہے
"فُلَانٌ کَعُّ الوَجْہِ" فلاں سبک رخسار ہے۔
کَعَبَتْ (ن ض) کُعُوْبًا و کُعُوْبَةً و کِعَابَةً
الجَارِیَةُ: لڑکی کا اُبھری ہوئی پستان والی
ہونا۔ صفت کِعَاب و کَاعِب۔
کَعَبَ (ف) کُعُوْبًا الثَّدْیُ: پستان اُبھرنا۔
(...... کَعْبًا) الإِنَاءَ: برتن بھرنا...... فُلَانًا:
خشک چیز مثلاً سر وغیرہ پر مارنا۔
کَعَّبَ الإِنَاءَ: برتن بھرنا...... الشَّیْءَ: چوکور
بنانا۔ کَعَّبَتِ الجَارِیَةُ: لڑکی کا اُبھری ہوئی
پستان والی ہونا۔
اَکْعَبَ: دوڑنا۔
الکَعْب: دو پوروں کے درمیان کی گرہ۔
نیزہ کی گرہ۔ ہر بلند و مرتفع چیز۔ بزرگی و
شرف ج کُعُوْب: کہا جاتا ہے "اَعْلَی اللّٰہُ
کَعْبَهُمْ" اللہ ان کی شان کو بلند کرے۔
و "ذَهَبَ کَعْبُهُمْ" ان کی عزت تباہ ہوگئی
و "رَجُلٌ عَالِی الکَعْبِ" مرد بڑی بزرگی
والا۔ الکَعْب: پانسہ۔ گھی کا ٹکڑا۔ برتن کا
باقی ماندہ دودھ ج کُعُبٌ و کِعَاب
والکَعْبُ فِی عِلْمِ الهَنْدَسَةِ: مربع جسم۔
الکَعْب: ہڈیوں کا جوڑ۔ قدم کے اوپر اُبھری
ہوئی ہڈی۔ ٹخنے۔ ج کِعَاب و کُعُوْبٌ
و اَکْعُبٌ۔
الکِعَاب: نرد کے مہرے۔ واحد کَعْبٌ
و کَعْبَةٌ۔
تَکْعِیْبُ عَدَدٍ مَا: تین برابر اعداد کا حاصل
ضرب جیسے ۶ کا کعب ۲۱۶=۶×۶×۶
الکَعْب: اُبھری ہوئی پستان۔
الکَعْبَة: نرد کا مہرہ۔ ہر چوکور مکان۔
جھروکہ۔ بیت اللہ الحرام۔ ج کِعَاب
و کعبات۔
الکُعْبَة: دوشیزگی۔
جَارِیَةٌ کَعَابٌ و مُکَعَّبٌ: اُبھری ہوئی
پستان والی لڑکی۔ کہا جاتا ہے "وَجْهٌ
مُکَعَّبٌ"۔
الکَاعِبُ مِنَ الجَوَارِی والثَّدْیِ: اُبھری
ہوئی پستان والی لڑکی یا اُبھری ہوئی پستان
ج کَوَاعِب۔
المُکَعَّب: مربع جسم۔ وہ جسم جس کی چھ
سطحیں ہوں اور لمبائی چوڑائی موٹائی سب
برابر ہو۔ وَفِی الحِسَابِ مُکَعَّبُ العَدَدِ:
چوگنے کا حاصل ضرب۔ جیسے آٹھ دو کا
مکعب۔ ثَدْیٌ
مُکَعِّبٌ: اُبھری ہوئی پستان (یہ نادر ہے)
مُکَعَّبَة: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی کھجور کے
لئے زنبیل۔
کَعْبَرَهٗ کَعْبَرَةً بِالسَّیْفِ: تلوار سے کاٹنا۔
ٹکڑے کرنا۔
الکَعْبَرَة: مص...... مِنَ النِّسَاءِ: عجمی اُکھڑ
عورت۔
الکُعْبُر مِنَ العَسَلِ: شہد کے چھتہ میں جو جمع
ہو۔
الکُعْبُرَةُ: سخت گرہ دار ہڈی۔ بند و دست۔
گوشت کا ٹکڑا۔ ہر جمع شدہ چیز۔ سر کی جڑ۔
موٹا سرین۔ گیہوں کا کوڑا کرکٹ جو صاف
کرتے وقت پھینک دیا جائے۔ پاخانہ جو
اونٹ کی دم پر خشک ہو جائے۔ کُعْبُرَةُ
الکَتِفِ: مونڈھے کا گول حصہ۔ کُعْبُرَةُ
الوَظِیْفِ: پنڈلی کے نچلے حصہ کے ملنے کی
جگہ۔ ج کَعَابِر۔ الکَعَابِر: ہڈیوں کے
سرے۔
الکُعْبُوْرَة: گرہ۔ جمع شدہ۔ غلہ میں سے جو
پھینک دیا جائے ج کَعَابِیْر۔
اَکْعَتَ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ بیٹھنا۔ غصہ سے
پھولنا۔
الکُعَت: پستہ قد مرد۔ مؤنث کُعَتَة۔
الکُعْتَة: شیشی کا سر بند۔
کَعْتَرَ: تیز چلنا۔ تیز دوڑنا۔ فِی مِشْیَتِہٖ:
مستانہ چال چلنا۔ چلنے میں لڑکھڑانا۔
الکُعْتُر: چڑیا کی مانند ایک پرندہ۔
الکَعْد: گون۔
الکُعْدَة: شیشی کا سر بند۔
الکَعْذَب: فرومایہ۔ بے مروت مرد۔
الکُعْذُبَة: پانی کا بلبلہ۔
کَعِرَ (س) کَعَرًا الصَّبِیُّ: پرشکم ہونا۔ موٹا
ہونا۔ صفت کَعِرٌ کَعِرَ البَطْنُ: پیٹ بھرنا۔
موٹا ہونا (...... وکَعَّرَ و اَکْعَرَ) البَعِیْرُ:
اونٹ کے کوہان میں گرہ دار چربی ہونا۔
کَعَرَ یَکْعَرُ کَعْرًا: ملامت کرنا۔
الکُعْر: کوہان۔
الکُعْرَة: غدود کے مانند گوشت میں گرہ دار
چربی۔
الکُعْوَرَة: بڑی ناک والا۔
کَعَزَ (ف) کَعْزًا: انگلیوں سے چننا۔
الکَعْس: ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی
ہڈی۔ گائے اور بکری کے پائے کی ہڈی۔
ج کِعَاس۔
کَعْسَبَ کَعْسَبَةً الرَّجُلُ: دوڑنا۔ بھاگنا۔
تیز چلنا۔ مستانہ چال چلنا۔ چلنے میں
لڑکھڑانا۔
کَعْسَمَ کَعْسَمَةً: پیٹھ دے کر بھاگنا۔

الكَعْسَم: گورخر۔ ج كَعَاسِم.

كَعْطَلَ كَعْطَلَةً: تیز دوڑنا ...... بِيَدِهٖ: انگڑائی لینے میں ہاتھ پھیلانا۔

الكَعِيْظ والمُكَعْظ: پستہ قد۔ موٹا مرد۔

كَعْظَلَ كَعْظَلَةً: تیز دوڑنا۔ آہستہ دوڑنا۔ ...... بِيَدِهٖ: انگڑائی لینے میں ہاتھ پھیلانا۔

الكَعْك: کیک۔ واحد كَعْكَة. ج كَعْكَات (دخيل)

تَكَعْكَعَ التَمْرُ ونَحْوُهٗ: ایک دوسرے کے ساتھ گتھا ہوا ہونا۔

الكَعْل: بخیل مالدار۔ پاخانہ گوبر (...... والكُعَل) کالا پستہ قد مرد۔

المُكَعِّل: غصہ سے پھولا ہوا۔ چوتڑوں کو حرکت دینے والا۔

كَعَمَ (ف) كَعْمًا الوِعَاءَ: برتن کا منہ باندھنا۔ البَعِيْرَ: اونٹ کو تھوتھنی لگانا ...... الخَوْفُ فُلانًا: ہٹانا ...... المَرْأَةَ: عورت کا بوسہ لینا۔

الكِعَم: ہتھیار کا گیس۔ نیام۔ ج كِعَام.

الكِعَام ج كُعُم والكِعَامَة: تھوتھنی جس سے اونٹ کے منہ کو باندھ دیتے ہیں تاکہ کھا اور کاٹ نہ سکے۔

كُعُوْمُ الطَرِيْق: راستہ کے دہانے۔

بَعِيْرٌ مَكْعُوْمٌ: تھوتھنی چڑھایا ہوا اونٹ۔

اَكْعَنَ الرَجُلُ: سست ہونا۔ نشاط میں کمی ہونا۔

تَيْسٌ مُكَعْنَبُ القَرْنِ: پیچیدہ سینگ والا بکرا۔

تَكَعْنَش الطَائِرُ: پرندہ کا جال میں پھنسنا۔ ...... فُلانٌ فِي الشَيء: مستغرق ہونا۔

كَعَا يَكْعُوْ كَعْوًا: بزدل ہونا۔

الكَاعِي: فا۔ شکست خوردہ۔

الاَكْعَاء: بزدل لوگ۔

الكَعْوَة: وہ جو کفایت کرے۔

الكَاغِد والكَاغَد: کاغذ۔

الكَاغِدِيّ: کاغذ بیچنے والا۔

كَفَّ (ن) كَفًّا وكَفَافَةً. الثَوْبَ: بتکرر کرنے کے بعد دوبارہ سینا (...... كَفًّا) الإِنَاءَ: برتن کو بہت بھرنا ...... الشَيْءَ: جمع کرنا ...... رِجْلَهٗ: پیر میں چیتھڑا لپیٹنا ...... القَبِيْلَةَ: قبیلہ کے ایک گوشہ کو اختیار کرنا ...... مَاءَ وَجْهِهٖ: آبرو بچانا اور سوال کرنے سے رکنا ...... عَنِ الاَمْرِ: باز رہنا ...... هٗ عَنِ الاَمْرِ: باز رکھنا (...... كُفُوْفًا) النَاقَةُ: بوڑھی ہونے کی وجہ سے چھوٹے دانت والی ہونا۔

كُفَّ وكَفَّ. بَصَرُهٗ: اندھا ہونا۔

تَكَفَّفَ النَاسَ: لوگوں سے مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانا ...... الرَجُلُ: ہاتھ میں لینا یا مٹھی بھر کر کھانا مانگنا۔ یا بھوک روکنے کے لائق مانگنا عَنِ الاَمْرِ: چھوڑنا ...... دَمْعَهٗ: آنسو کا رکنا۔

تَكَافَّ عَنِ الاَمْرِ: باز رہنا ...... القَوْمُ: ایک دوسرے کو روکنا۔

اِنْكَفَّ: باز رہنا ...... عَنِ المَكَانِ: چھوڑنا۔

اِسْتَكَفَّ الشَيْءَ: ہاتھ میں لینا ...... النَاسَ: مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانا ...... هٗ عَنِ الشَيْءِ: رکنے کے لئے کہنا ...... النَاسُ حَوْلَهٗ: دیکھنے کے لئے احاطہ کرنا۔ اِسْتَكَفَّتِ الحَيَّةُ: کنڈلی مارنا ...... النَاظِرُ: دھوپ سے بچنے والے کی طرح بھوؤں پر ہاتھ رکھنا ...... عَيْنَهٗ: دیکھنے کے لئے آنکھ پر ہاتھ کا سایہ کرنا۔ اِسْتَكْفَفْتُ عَيْنَهٗ: ہاتھ کے نیچے سے دیکھنا ...... فُلانٌ بِالصَدَقَةِ: صدقہ مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانا ...... بِهِ النَاسُ: احاطہ کرنا ...... الشَعْرُ: بال بکثرت ہونا ...... الشَيْءُ: گول ہونا۔

الكَفّ: مص۔ ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیوں کے (مؤنث) ج اَكُفّ وكُفُوْف وكُفّ. كَفُّ السَبُعِ وكَفُّ الكَلْبِ وكَفُّ الذِئْبِ وكَفُّ مَرْيَمَ وكَفُّ آدَمَ وكَفُّ الاَسَدِ وكَفُّ الضَبُعِ وكَفُّ القِرْدِ وكَفُّ الاَجْذَمِ وكَفُّ الجَذْمَاءِ وكَفُّ عَائِشَةَ: گھاس کی قسمیں۔ الكَفُّ: نعت ...... عِنْدَ العَرُوْضِيِّيْنَ: ساتویں حرف ساکن کا ساقط کردینا جیسے فَاعِلاتُنْ: کاتون۔

الكَفَّة: کف کا اسم مرۃ۔ كِفَّةُ المِيْزَانِ: ترازو کا پلڑا۔ کہا جاتا ہے "رَأَيْتُهٗ كَفَّةً كَفَّةً" مبنی برفتح وكَفَّةً لِكَفَّةٍ وكَفَّةً عَنْ كَفَّةٍ: یعنی میں نے اس کو روبرو دیکھا۔

الكِفَّة: ہر گول چیز۔ گڑھا جس میں پانی جمع ہو ...... مِنَ المِيْزَانِ: ترازو کا پلڑا ...... مِنَ الدَفِّ: ڈھول کا ڈھانچہ۔ كِفَّةُ الصَائِدِ: شکاری کا جال۔ ج كِفَف وكِفَاف.

الكِفَّةُ الجَنُوْبِيَّةُ والكِفَّةُ الشِمَالِيَّةُ: دو ستاروں کے نام اور کہا جاتا ہے "الذَهَبُ بِالذَهَبِ والكِفَّةُ بِالكِفَّةِ" یعنی برابر سر برابر جِئْتُهٗ فِي كِفَّةِ اللَيْلِ: میں رات کی ابتدا میں اس کے پاس آیا۔

الكُفَّة: چیز کا کنارہ۔ حاشیہ۔ گوٹ۔ الكُفَّةُ مِنَ الشَجَرِ: درختوں کی انتہا ...... مِنَ النَاسِ: لوگوں کی جماعت۔ نزدیک جگہ والے ...... مِنَ الغَيْمِ: بادل کا کنارہ ...... مِنَ اللَيْلِ: دن رات ملنے کی جگہ یا مشرق میں یا مغرب میں ...... مِنَ الدِرْعِ: زرہ کا دامن ...... مِنَ الرَمْلِ: ریت کا ٹیلہ جو لمبا اور گول ہو ...... مِنَ الثَوْبِ: کپڑے کے اوپر کی دھاری جس میں چھور نہ ہو ...... مِنَ اللِثَةِ: مسوڑھے کا لٹکا ہوا حصہ۔ كُفَّةُ القَمِيْصِ: دامن کے ارد گرد کی گوٹ۔ ج كُفَف وكِفَاف.

الكَفَف: سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا ...... مِنَ الرِزْقِ: گزارہ کے لائق روزی ...... فِي الوَشْمِ: گودنے کے حلقے۔

الكِفَف فِي الوَشْمِ: گودنے کے حلقے۔ گڑھے جس میں چشمے ہوں۔

الكَفَاف مِنَ الرِزْقِ: گزارہ کے لائق اور لوگوں سے مستغنی کرنے والی روزی کہا جاتا ہے "قُوْتُهٗ كَفَافُ حَاجَتِهٖ" یعنی اس کا گزارہ بغیر کمی زیادتی کے اس کی حاجت کے مطابق ہے "وفُلانٌ لَحْمُهٗ كِفَافٌ لأَدِيْمِهٖ" یعنی فلاں کے بدن کے گوشت سے اس کا چمڑا ابھرا ہوا ہے۔ كِفَافُ الشَيْءِ: چیز

کے مانند کہا جاتا ہے "وعنی کَفَافِ" یعنی تو مجھے چھوڑ دے میں تجھ کو چھوڑ دوں گا "وطَارَ البَرْقُ فِیْ کَفَافِ السَّحَابِ" یعنی بادل کے کناروں میں بجلی کوندی "وجِئْتُہ فِیْ کَفَافِ اللَّیْلِ" میں اس کے پاس رات کے ابتدائی حصہ میں آیا۔

الکِفَاف مِنَ الشَّیْ : گھیرا ...... مِنَ الثَّوبِ : کپڑے کی گوٹ۔ کِفَافُ السَّیفِ : تلوار کی دھار کِفَافُ السَّحَابِ : بادل کا کنارہ۔ بادل کا نچلا حصہ۔ ہر وہ جو کسی چیز کے ملنے کی جگہ ہوتی ہے۔ وہ کفاف ہے مثلاً کِفَافُ الاُذُن. ج اَکِفَّۃ.

الکَافُ: فا۔ ج کَفَفَۃ. ونَاقَۃ کَافٌّ : بوڑھی ہونے کی وجہ سے گھسے ہوئے دانت والی اونٹنی۔ رَجُلٌ کَافٌّ : اپنے نفس کو روکنے والا مرد۔

الکَافَّۃ: کاف کا مؤنث۔ جماعت۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ النَّاسُ کَافَّۃً" یعنی سب آئے۔ (اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا اور اس کی اضافت نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ حالیت کی بنا پر منصوب رہتا ہے) الکافّۃ: بوڑھی اونٹنی۔

الکَفُوف مِنَ النُّوقِ : بوڑھی ہونے کی وجہ سے گھسے ہوئے دانت والی اونٹنی۔

المُکَافَّۃ: ایک دوسرے کو روکنا۔

المَکْفُوف ج مَکَافِیف والکَفِیف : اندھا۔

المُسْتَکِفّ: گول۔

المُسْتَکِفَّات : چشمے۔ اکٹھے اونٹ۔

کَفَأ (ف) کَفْأً: پھرنا۔ شکست کھانا ...... عَنِ القَصْدِ: میانہ روی سے تجاوز کرنا۔ الرَّجُلَ: کسی کو دھتکارنا (...... وکَفَأَ واَکْفَأَ) الإنَاءَ: برتن کو الٹ دینا۔ اوندھا کر دینا۔

کَافَأَ الرَّجُلَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْہُ : بدلا دینا ...... فُلاناً : انتظار کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ نظیر ہونا۔ برابری کرنا۔ مدافعت کرنا۔ بَیْنَ الفَرَسَیْنِ بِرُمْحِہ : ایک کے بعد دوسرے کو نیزہ مارنا۔

اَکْفَأ : جھکنا ...... الإنَاءَ : برتن کو الٹ دینا۔ جھکا دینا۔ اَکْفَأَتِ الإبِلُ : اونٹ کا بہت بچے دینا۔ اَکْفَأَ البَیْتَ : گھر پر پردہ لگانا ...... الشَّاعِرُ: بیت کے آخر کو روی کے بدلنے سے یا کسی اور طریقہ سے خراب کر دینا۔

تَکَفَّأَ فِیْ مِشْیَتِہ: لڑکھڑانا۔

اِکْتَفَأَ الإنَاءَ : برتن کو جھکانا ...... پلٹ دینا۔ الإبِلَ: اونٹوں کو لوٹ ڈال کر لے بھاگنا۔

تَکَافَأَ القَوْمُ: ایک دوسرے کے برابر ہونا۔

اِنْکَفَأَ القَوْمُ : متفرق ہونا' واپس ہونا۔ شکست کھانا ...... اِلٰی کَذَا : جھکنا ...... اللَّبَنُ: متغیر ہونا' رنگ بدلنا۔

اِسْتَکْفَأَ فُلاناً اِبِلَہٗ : ایک سال کی اونٹوں کی پیدائش کسی سے مانگنا۔ کہا جاتا ہے : "اِسْتَکْفَأْتُہٗ اِبِلَہٗ فَاَکْفَأَنِیْھَا" یعنی میں نے اس سے اس کے اونٹ کی ایک سال کی پیدائش کو مانگا تو اس نے مجھے دودھ' اون' بچے سب دے دیئے "اِسْتَکْفَأْتُ فُلاناً" برتن کی چیز کو اپنے برتن میں انڈیلنے کو میں نے کہا۔

الکَفَاء والکَفَاءَۃ: برابری۔ مساوات۔

الکِفَاء : مصدر کَافَأَ: کہا جاتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کِفَاءَ الوَاجِبِ" جتنی حمد واجب ہے اس کے برابر اللہ کے لئے حمد ثابت ہے "وھٰذَا کِفَاءُہٗ" یہ اس کے مثل ہے "وَلا کِفَاءَ لَہٗ" اس کی کوئی نظیر نہیں۔ کِفَاء البَیْتِ : خیمہ کے اوپر سے نیچے تک کا پردہ جو آخر میں لگایا جاتا ہے۔ ج اَکْفِئَۃ.

الکَفُءُ والکِفء والکُفء : مثل ونظیر۔ ج اَکْفَاء وکِفَاء.

الکُفُوءُ والکُفُوء والکَفِیُّ والکَفِیْئَۃ : مماثل۔

الکَفَاۃ والکُفاۃ من النخل : درخت خرما کی ایک سال کی پیداوار ...... فِی الإبِلِ : ایک سال کی پیدائش یا ایک سال یا اس سے زائد کے ناغہ کے بعد کی سالانہ پیدائش ...... فِی الأرْضِ : سال بھر کی کھیتی تم کہتے ہو ...... "مَنَحْتُہٗ کَفْأۃَ غَنَمِیْ" جبکہ تم ایک سال کے لئے دودھ صوف بچے سب دے دو اور اختتام سال پر بکریوں کو وہ تمہیں واپس کر دے۔

الکَفِیُ: مماثل بطن وادی۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ کَفِیُ اللَّوْنِ" یعنی اس کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

کِفْءُ الوَادِیْ: اندرون وادی۔

الإکْفَاء: مصدر اَکْفَأَ ...... عِنْدَ الشُّعَرَاءِ : حرف روی کو بدل بدل کر لانا۔ مثلاً کہیں میم کہیں دال کہیں نون اور یہ ممنوع ہے۔ کہا جاتا ہے "رَأَیْتُہٗ مُکْتَفِیَ اللَّوْنِ ومُکْفَأَ اللَّوْنِ" میں نے اس کو متغیر اللون پایا۔

کَفَتَہٗ (ض) کَفْتاً: پھیر دینا ...... ہُ اللّٰہُ : وفات دینا۔ کہا جاتا ہے "اَللّٰھُمَّ اکْفِتْہُ اِلَیْکَ" اے اللہ اس کو وفات دے۔

کَفَتَ الشَّیْءُ: الٹ جانا (...... وکَفَتَ) الشَّیْءَ اِلٰی نَفْسِہ : اپنے ساتھ ملانا ...... الشَّیْءَ : قبض کرنا ...... فُلانٌ ذَیْلَہٗ : دامن سمیٹنا۔

کَفَتَ (ض) کَفْتاً وکِفَاتاً وکَفِیْتاً وکَفَتَاناً تَکَفَّتَ الطَّائِرُ وغَیْرُہٗ : پرندہ کا تیز اڑنا یا دوڑنا اور سمٹنا۔ تَکَفَّتَ فِیْ مَسِیْرِہ : دوڑنا۔ تَکَفَّتَ الثَّوْبُ : کپڑے کا سمٹنا۔

کَافَتَ مُکَافَتَۃً وکِفَاتاً الرَّجُلَ : دوڑنے میں سبقت کرنا ...... الرَّجُلُ: اچانک مرنا۔

اِنْکَفَتَ : پھرنا۔ سکڑنا ...... الفَرَسُ: گھوڑے کا لاغر ہونا۔

اِکْتَفَتَ المَالَ: سب لے لینا۔

الکَفْت : مص۔ موت۔ الٹ پلٹ ہونا۔ کہا جاتا ہے "خُبْزٌ کَفْتٌ" بے سالن کی روٹی۔ "رَجُلٌ کَفْتٌ" دبلا پتلا ہلکا پھلکا مرد (...... والکِفْت) چھوٹی ہانڈی۔

الکُفْت والکُفْتَۃ مِنَ الخَیْلِ : بہت اچھلنے کودنے والا گھوڑا جو سوار نہ ہونے دے۔

الکِفَات : مص۔ چیز جمع کرنے کی جگہ۔ جمع کی ہوئی چیز۔

الكَفِيتُ: مص۔ توشہ دان۔۔۔۔ مِنَ الرِّجَالِ: ہلکا پھلکا تیز مرد۔ وہ شخص جو تم سے آگے بڑھ جائے۔ عَدْوٌ كَفِيتٌ: تیز دوڑ۔ کہا جاتا ہے مَاتَ كِفَاتًا و مُكَافَتَةً: اچانک مر گیا۔

الكُفَاتُ: اسم مبالغہ۔ شیر۔

المُكَفِّتُ: دو زرہوں کا پہننے والا جن کے درمیان میں کپڑا ہو۔

كَفَحَ (ف) كَفْحًا العَدُوَّ: دشمن کے رو در رو ہونا۔ آمنے سامنے ہونا۔۔۔۔ بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔۔۔۔ لِجَامَ الدَّابَّةِ: چوپایہ کو ٹھہرانے کے لئے لگام کھینچنا۔۔۔۔ الشَّيْءَ: سر پوش اتارنا۔ المَرْأَةَ: عورت کا اچانک بوسہ لینا۔

كَفِحَ (س) كَفَاحَةً: شرمندہ ہونا۔ بزدل ہونا۔

كَافَحَ القَوْمُ أَعْدَاءَهُمْ: بغیر ڈھال وغیرہ کے دشمن کے مقابلہ پر آنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يُكَافِحُ الأُمُورَ" وہ امور کو خود انجام دیتا ہے۔ كَافَحَ عَنْهُ: مدافعت کرنا۔ كَافَحَ المَرْأَةَ: عورت کا اچانک بوسہ لینا۔

أَكْفَحَ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو ٹھہرانے کے لئے لگام کھینچنا۔۔۔۔ فُلَانًا عَنْ نَفْسِهِ: ہٹانا۔ دفع کرنا۔

تَكَافَحَ القَوْمُ: آمنے سامنے مقابلہ کرنا۔

تَكَافَحَتِ الأَمْوَاجُ: موجوں کا ٹکرانا۔۔۔۔ الكِبَاشُ: مینڈھوں کا ایک دوسرے کو سینگ مارنا۔

الكِفَاحُ: مص کہا جاتا ہے "لَقِيْتُهُ كِفَاحًا" میں نے اس سے آمنے سامنے ملاقات کی۔

الكَفِيحُ: نظیر۔ کفو۔ شوہر۔ اچانک آنے والا مہمان۔

الأَكْفَحُ: کالا۔

الكُفْحَةُ: چھوٹی سی جماعت۔

كَفَخَهُ (ف) كَفْخًا: طمانچہ مارنا۔۔۔۔ هُ بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔

الكَفْخَةُ: جمع شدہ سفید مکھن۔

رَجُلٌ مِكْفَخٌ وعَمُودٌ مِكْفَخٌ: مضبوط۔

كَفَرَ (ن) كَفْرًا و كُفْرًا۔ الشَّيْءَ: چھپایا۔ کہا جاتا ہے "كَفَرَ دِرْعَهُ بِثَوْبِهِ" اس نے اپنی زرہ کو اپنے کپڑے سے چھپایا۔۔۔۔ اللَّيْلُ الشَّيْءَ وعَلَى الشَّيْءِ: ڈھانکنا۔۔۔۔ الجَهْلُ عَلَى عِلْمِ فُلَانٍ: علم پر جہل کا غالب آنا۔۔۔۔ (كُفْرًا و كُفُرًا و كُفُورًا و كُفْرَانًا) ایمان کی ضد۔۔۔۔ بِالخَالِقِ: نفی کرنا۔۔۔۔ (كُفْرًا و كُفُورًا و كُفْرَانًا) نِعَمَ اللهِ و بِنِعَمِ اللهِ: ناشکری کرنا۔۔۔۔ بِكَذَا: بیزار ہونا۔

كَفَّرَ الشَّيْءَ: چھپانا۔۔۔۔ الرَّجُلَ: کفر پر برانگیختہ کرنا۔ کفر کی طرف نسبت کرنا۔ کافر کہنا۔ كَفَّرَ لَهُ: تعظیماً کسی کے سامنے سینہ پر ہاتھ رکھنا اور سر جھکانا۔۔۔۔ اللهُ لَهُ الذَّنْبَ: معاف کرنا۔ گناہ مٹانا۔۔۔۔ عَنْ يَمِيْنِهِ او إِثْمِهِ: کفارہ ادا کرنا۔

كُفِّرَ لِلْمَلِكِ: تاج پہنایا جانا کہ جس کے دیکھنے سے تعظیم لازم ہو۔

كَافَرَ مُكَافَرَةً. فُلَانًا حَقَّهُ: انکار کرنا۔

أَكْفَرَ: طاعت اور ایمان کے بعد گناہ اور کفر اختیار کرنا۔۔۔۔ الرَّجُلَ: کافر کہنا۔ کفر کی طرف منسوب کرنا۔ کافر بنانا۔ کفر کرنے پر مجبور کرنا۔

أَكْفَرَ الرَّجُلُ: دیہات میں رہنا۔

اِكْتَفَرَ: دیہات میں رہنا۔

الكَفْرُ: مص دور کی زمین۔ قبر۔ چھوٹی لاٹھی۔ مٹی الكفر: دیہات۔ ج كفور (۔۔۔۔ والكِفْرُ والكُفْرَةُ) رات کی تاریکی۔

الكُفْرُ والكُفْرَانُ: ضد ایمان۔ الكُفْرَانُ: ناشکری۔ الكُفْرُ: فارسیوں کا اپنے بادشاہ کی تعظیم کرنا۔

الكَفْرُ والكَفَرَى والكُفُرَّى والكِفِرَّى: کھجور کے شگوفے کا غلاف۔ الكَفْرُ: پہاڑ کی گھاٹیاں واحد كَفْرَةٌ۔

الكَفْرُ مِنَ الجِبَالِ: بڑا پہاڑ۔

الكَافِرُ: فا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا۔ ج كَافِرُونَ كَفَرَةٌ و كُفَّار و كُفَّار (کفار اس کافر کی جمع میں اکثر استعمال ہوتا ہے جو ضد مومن ہے اور كَفَرَةٌ کا استعمال اس كَافِر کی جمع میں ہے جو بمعنی ناشکرگزار ہے۔ الكَافِرُ: تاریک رات۔ سمندر۔ بڑی وادی۔ کالا بادل۔ تاریکی۔ کھجور کے شگوفہ کا غلاف۔ بڑا دریا۔ زرہ۔ وہ شخص جس نے زرہ کو اپنے کپڑوں سے چھپا رکھا ہو۔ دور کی زمین۔ ہموار زمین۔ نباتات۔ کاشتکار۔ ہتھیار بند۔ چھپا ہوا مقیم

الكَافِرُ مِنَ الخَيْلِ: کالا گھوڑا۔

الكَافِرَةُ: کافر کا مؤنث۔ ج كَافِرَات و كَوَافِر۔ الكَوَافِرُ: شراب کے مٹکے۔

الكَفُورُ: کافر۔ ج كُفُر (اس کی جمع سالم نہیں آتی)

الكَافُورُ: ایک خوشبودار گھاس۔ کافور۔ کھجور کا شگوفہ۔ کھجور کے شگوفے کا غلاف۔ خوشہ۔ انگور نکلنے کی جگہ۔ ج كَوَافِيرُ و كَوَافِرُ۔

الكَفَّارُ: اسم مبالغہ۔ رَجُلٌ كَفَّارٌ: اللہ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا۔

الكَفَّارَةُ: کفار کا مؤنث۔ گناہ کا کفارہ۔ صدقہ یا روزہ جو کفارہ میں ادا کیا جائے۔

المُكَفَّرُ والمُتَكَفِّرُ: ہتھیار بند۔ ہتھیار میں چھپا ہوا۔

المُكَفَّرُ: مفع۔ وہ احسان کرنے والا جس کی ناشکری کی گئی ہو۔ لوہے میں بندھا ہوا۔ طَائِرٌ مُكَفَّرٌ: پروں میں چھپا ہوا پرندہ۔

كَفِسَ (س) كَفَسًا الصَّبِيُّ: ٹیڑھے پاؤں والا ہونا۔ صفت أَكْفَسُ: مؤنث كَفْسَاءُ: ج كُفْسٌ

كَفِسَتْ وانْكَفَسَتْ رِجْلُهُ: پاؤں کا ٹیڑھا ہونا۔ اِنْكَفَسَ الرَّجُلُ: مرد کا دوہرا ہونا۔

الكِفَاسُ: بچے کے بدن پر باندھنے کا کپڑا۔ بدن سے ملے ہوئے کپڑے سے اوپر کا کپڑا۔ كَفْكَفَهُ كَفْكَفَةً عَنْ كَذَا: پھیرنا۔ باز رکھنا۔ منع کرنا۔ كَفْكَفَ الدَّمْعَ: آنسو بار بار پونچھنا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: قرض دار سے نرمی

برتنا یا قرض دار سے تکلیف پہنچانے والے کو دور کرنا۔
تَكَفْكَفَ. عَنْهُ: باز رہنا۔ پھر جانا۔
كَفَلَ (ن) كَفْلاً و كَفَالَةً فُلاَنًا: نان ونفقہ کا ذمہ دار ہونا ...... فِيْ صِيَامِهِ: لگاتار روزے رکھنا ...... الشَّيْئَ إِلَيْهِ: ملانا۔
كَفَلَ (ن س) و كَفِلَ (س) و كَفُلَ (ک) كَفْلاً و كُفُوْلاً الرَّجُلَ وبالرَّجُلِ والمَالَ وبالمَالِ: ضامن ہونا۔ کہا جاتا ہے "كَفَلَ عَنْهُ بالمَالِ لِغَرِيْمِهِ" اس نے قرض خواہ کے لئے مال کی ذمہ داری کی۔
كَفَّلَهُ: نان ونفقہ وغیرہ کا ذمہ دار ہونا۔
كَفَّلَه و اَكْفَلَهُ إِيَّاهُ: ضامن بنانا۔ كَفَّلَ القَاضِي الخَصْمَ: ضامن لینا۔ اَكْفَلَ زَيْدٌ عَمْرًوا: مال کا ضامن ہونا۔
كَافَلَهُ مُكَافَلَةً: معاہدہ کرنا۔
تَكَفَّلَ لَهُ بِكَذَا: ضامن ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَكَفَّلَ بالمَالِ" یعنی اپنے ذمہ کرلیا (...... واكْتَفَلَ) البَعِيْرَ: اونٹ کے کوہان پر گول زین رکھ کر سوار کرنا۔ اِكْتَفَلَ بِفُلاَنٍ: اپنے پیچھے سوار کرانا ...... بِالشَّيْئِ: پیچھے کرنا۔ کہا جاتا ہے اِكْتَفَلُوْا بالجَبَلِ: یعنی پہاڑ سے گزر گئے اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔
تَكَافَلَ القَوْمُ: بعض بعض کا ضامن ہونا۔
الكِفْلُ: دو چند ثواب یا گناہ پیچھے سوار ہونے والا۔ حصہ۔ نظیر۔ ضمانت۔ بیل کی گردن پر ہل کی لکڑی کے نیچے کا چیتھڑا۔ اون جو پہلے اون کے گرنے کے بعد نکلے' وہ شخص جو گھوڑے پر بیٹھ نہ سکے' وہ شخص جو میدان جنگ میں آخر میں رہے اور بھاگنے میں مستعد رہے' وہ شخص جو اپنے جان و مال کو دوسرے کے ذمہ ڈال دے' چیتھڑے وغیرہ سے ایک گول سی چیز بناتے ہیں اور اس کو اونٹ کے کوہان پر رکھتے ہیں تاکہ بیٹھنے میں آسانی رہے' وہ چیز جو سوار کی اس کے پیچھے سے حفاظت کرے۔ ج اَكْفَال۔
الكِفْلُ مِنَ الدَّابَّةِ: چوپایہ کا چوتڑ یا سرین کا پچھلا حصہ۔ ج اَكْفَال۔
الكَافِلُ: فا۔ ضامن۔ یتیم کا متولی۔ پے در پے روزے رکھنے والا۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ فُلاَنٌ كَافِلاً" فلاں نے اس حالت میں رات گزاری کہ نہ تو دن کو کھانا کھایا اور نہ رات میں۔ ج كُفَّلٌ۔
الكَفَالَةُ: ضمانت (اسم ہے كَفَلَ: سے) ج كَفَالاَت۔
الكَفِيْلُ: ضامن۔ ہم مثل۔ کہا جاتا ہے رَجُلٌ كَفِيْلٌ وامْرَأَةٌ كَفِيْلَةٌ وقَوْمٌ كَفِيْلٌ" ج كُفَلاء۔
الكُفُوْلَةُ: اسم ہے کفل کا اور کفل اس شخص کو کہتے ہیں جو گھوڑے پر نہ بیٹھ سکے۔
كَفَنَ (ض) كَفْنًا الجَمْرَ بالرَّمَادِ: چنگاری کو راکھ میں دبا دینا ...... الصُّوفَ: اون کاتنا ...... الخُبْزَةَ فِي المِلَّةِ: بھوبھل میں روٹی چھپانا۔ (...... وكَفَّنَ) المَيِّتَ: کفن دینا۔
تَكَفَّنَ بِكَذَا: چھپنا۔
الكَفْنُ: مص۔ اور کہا جاتا ہے "طَعَامٌ كَفْنٌ" بے نمک کھانا۔
الكَفَنُ: کفن۔ ج اَكْفَان۔
الكَفْنَةُ: ایک درخت کا نام ہے اور بقول بعض ایک گھاس ہے جو زمین پر بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔
الكُفُنَّةُ: عمدہ زمین جو ہر چیز کو اگائے۔ کہا جاتا ہے "قَوْمٌ مُكْفَنُوْنَ" یعنی ایسے لوگ جن کے پاس نمک نہ ہو۔
الكَافِهُ: فوج کا سردار۔
اِكْفَهَرَّ. اِكْفِهْرَارًا اللَّيْلُ: رات کا سخت تاریک ہونا ...... السَّحَابُ: بادل گھٹا ٹوپ ہونا ...... الرَّجُلُ: تیوری چڑھانا ...... النَّجْمُ: ستارہ کا سخت تاریکی میں چمکنا۔
المُكْفَهِرُّ: فا۔ ہرتہ بتہ چیز۔ سخت اور بلند پہاڑ۔ کم گوشت۔ سخت اور بے حیا چہرہ۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ مُكْفَهِرُّ اللَّوْنِ" یعنی فلاں کا رنگ تیرگی کی طرف مائل ہے "وفُلاَنٌ مُكْفَهِرٌّ" یعنی فلاں منقبض وترش رو ہے۔ خوشی کے آثار اس کے اندر نہیں۔
الكُفْؤُ والكُفْيُ: مثل اور نظیر۔
كَفَى يَكْفِي كِفَايَةً الشَّيْئُ: کافی ہونا۔ صفت كَافٍ. كَفَى الشَّيْئُ فُلاَنًا: قناعت کرنا اور دوسرے سے مستغنی ہونا۔ وكَفَى فُلاَنًا مُؤْنَتَهُ: کارگزاری کر دینا اور کارگزاری سے مستغنی کر دینا۔ کہا جاتا "كَفَيْتُهُ شَرَّ عَدُوِّهِ" یعنی اس کو دشمن کے شر سے بچا دیا اور كفى کے فاعل پر باکی زیادتی ہوتی ہے۔ جیسے "كَفَى بِاللهِ شَهِيْدًا" یعنی اللہ تعالیٰ کی شہادت غیر سے مستغنی کر دیتی ہے۔ لفظ اللہ محلا مرفوع ہے اور شہیدا تمیز ہے۔
كَافَى كِفَاءً ومُكَافَاةً الرَّجُلَ: بدلہ دینا۔ کافی ہونا۔
تَكَفَّى النَّبَاتُ: نباتات کا طویل ہونا۔
اِكْتَفَى بِكَذَا: قناعت کرنا۔ مستغنی کرنا۔
اِسْتَكْفَى الرَّجُلَ الشَّيْئَ: کافی چیز مانگنا۔ تم کہتے ہو "اِسْتَكْفَيْتُهُ الأمْرَ فكَفَانِيْهِ" میں نے اس سے کافی چیز کی درخواست کی اس نے مجھے کافی دی۔
الكِفَايَةُ: مص۔ جو کافی ہو اور غیر سے مستغنی کر دے۔
الكَفْيُ والكِفْيُ والكُفْيُ: جس سے کفایت ہو۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ كَفْيُكَ مِنْ رَجُلٍ" یہ مرد اس مرد سے تمہارے لئے کافی ہے اس میں مفرد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب برابر ہیں۔ الكِفْيُ: اندرون وادی۔ ج اَكْفَاء۔
الكُفْيَةُ: گزارہ۔ جو تمہاری زندگی گزارنے کے لائق ہو۔ ج كُفًى۔
الكَفِيُّ والكَافِي: جو تمہارے لئے کافی ہو اور تم کو غیر سے مستغنی کر دے۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا رَجُلٌ كَافِيْكَ مِنْ رَجُلٍ ورَجُلاَنِ كَافِيَاكَ مِنْ رَجُلَيْنِ ورِجَالٌ كَافُوْكَ مِنْ رِجَالٍ" یہ مرد تمہارے لئے فلاں مرد سے کافی ہے اور اسی قیاس پر تثنیہ اور جمع۔

كَفِيُّ الرَّجُلِ : مرد کا قائم مقام ۔ الكِفِّي : بارش ۔

اَلْكَاكَاو : وسطی امریکہ کا ایک درخت جس کے پتے چوڑے پھول چھوڑے پھل بڑے اس کے بیج سے کاکا (نکالا) جاتا ہے۔

المكافات : مص ۔ احسان کا احسان سے یا اس سے زیادہ سے مقابلہ اور کہا جاتا ہے "رَجَوْتُ مُكَافَاتَكَ" میں نے تمہارے کافی ہونے کی اُمید کی۔

كَلَّ (ض) كَلًّا وَكِلَّةً وَكَلَالاً وَكُلُوْلاً وَكَلَالَةً وَكُلُوْلَةً : تھکنا ۔ صفت كَالٌّ : بے والد اور بے اولاد ہونا ۔۔۔۔۔۔ السَّيْفُ وَغَيْرُهُ : تلوار وغیرہ کا کند ہونا ۔ صفت كَلٌّ وَكَلِيْلٌ ۔۔۔۔۔۔ اللِّسَانُ او البَصَرُ : زبان یا نگاہ کا اچھی طرح سے کام نہ دینا۔

كَلَّلَ السَّيْفَ : تلوار کا کند ہونا ۔۔۔۔۔۔ عَنِ الْاَمْرِ : بزدل ہو کر رکنا ۔۔۔۔۔۔ فِي الْاَمْرِ : کوشش کرنا ۔۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ : اپنے اہل وعیال کو ضائع کرنے کے لئے چھوڑ دینا ۔۔۔۔۔۔ السَّبُعُ : درندہ کا حملہ کرنا ۔ کہا جاتا ہے "كَلَّلَ تَكْلِيْلَةَ السَّبُعِ" یعنی اس نے درندہ جیسا حملہ کیا ۔۔۔۔۔۔ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ : تلوار سے حملہ کرنا ۔۔۔۔۔۔ هُ : تاج پہنانا ۔۔۔۔۔۔ هُ بِالْحِجَارَةِ : پتھراؤ کرنا ۔۔۔۔۔۔ السَّحَابُ السَّمَاءَ : بادل چاروں طرف سے گھر آنا۔

اَكَلَّ الْبُكَاءُ بَصَرَهُ : نگاہ کا مدہم کر دینا ۔۔۔۔۔۔ البَعِيْرَ : اُونٹ کو تھکا دینا ۔۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ : تھکے ہوئے اونٹ والا ہونا۔

تَكَلَّلَ : تاج پہننا ۔۔۔۔۔۔ الشَّيْءُ بِهِ : احاطہ کرنا ۔ تَكَلَّلُوْهُ : لوگوں نے اس کا احاطہ کرلیا (۔۔۔۔۔۔ واكتلّ) السَّحَابُ عَنِ البَرْقِ : آہستہ آہستہ چمکنا واِكْتَلَّ الغَمَامُ بِالبَرْقِ : بادل میں بجلی چمکنا ۔ کوندنا۔

اِنْكَلَّ السَّيْفُ : تلوار کا کند ہونا ۔۔۔۔۔۔ البَرْقُ : بجلی کا آہستہ آہستہ چمکنا ۔۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ : مسکرانا ۔۔۔۔۔۔ السَّحَابُ عَنِ البَرْقِ : آہستہ آہستہ چمکنا۔

الكَلُّ : مص کمزور ۔ وہ شخص جس کے والد اور اولاد نہ ہو ۔ یتیم ۔ مرد گراں جان بے خیر ۔ چھری یا تلوار کی پیٹھ ۔ وکیل ۔ بت ۔ مصیبت ۔ فقیر ۔ عیال بوجھ اور كَلٌّ کا اطلاق واحد جمع وغیرہ سب پر ہوتا ہے اور بعض مذکر ومؤنث کی جمع كُلُوْل : کہتے ہیں۔

كُلٌّ : ایک اسم ہے جو متعدد کے افراد کے استغراق کے لئے یا واحد کے اجزاء کے عموم کے لئے وضع کیا گیا ہے اور بغیر اضافت کے استعمال نہیں کیا جاتا عام اس سے کہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور ما مصدر یہ ظرفیہ کے داخل ہونے سے تکرار کا فائدہ دیتا ہے جیسے "كُلَّمَا اَتَاكَ زَيْدٌ اَكْرِمْهُ" یعنی زید جب کبھی تمہارے پاس آئے تو تم اس کا اکرام کرو اور معرفہ ونکرہ کی صفت میں بھی واقع ہوتا ہے اور اس وصف کی انتہا پر دلالت کرتا ہے ۔ جیسے "هُوَ الْعَالِمُ كُلُّ الْعَالِمِ" وہ بڑا کامل عالم ہے اور معرفہ ونکرہ محدودہ کی تاکید میں واقع ہوتا ہے جیسے "سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ" و "اَقَمْنَا حَوْلاً كَامِلاً كُلَّهُ" اور لفظ کل کا حکم افراد اور تذکیر کا ہے اور معنی باعتبار مضاف الیہ کے ہوں گے ۔ اگر نکرہ کی طرف اضافت ہوگی تو معنی کی رعایت واجب ہوگی اور اس کے بعد ضمیر مفرد مذکر کی آئے گی جیسے "كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ بِحِكْمَةٍ" اور مفرد مؤنث کی بھی جیسے "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" اور تثنی کی جیسے "وَكُلُّ رَفِيْقَيْ كُلِّ رَحْلٍ وان هما" اور مجموع مذکر کی جیسے "وَكُلُّ اُنَاسٍ سَوْفَ تَدْخُلُ بَيْنَهُمْ" اور جمع مؤنث کی جیسے "وَكُلُّ مُصِيْبَاتِ الزَّمَانِ وَجَدْتُهَا" اور اگر معرفہ کی طرف اضافہ ہو تو لفظ کی بھی رعایت جائز ہے اور معنی کی بھی ۔ جیسے كُلُّ الْقَوْمِ حَضَرَ یا كُلُّ الْقَوْمِ حَضَرُوْا : اور مقطوع عن الاضافہ : کی صورت میں بھی لفظ و معنی دونوں کی رعایت جائز ہے ۔ جیسے كُلٌّ حَضَرَ وكُلٌّ حَضَرُوْا اور کہا گیا ہے کہ جب مضاف الیہ مقدر، مفرد اور نکرہ ہو تو مفرد لانا واجب ہے اور اگر جمع معرف ہو تو جمع لانا واجب ہے اور مقطوع عن الاضافہ کی صورت میں تنوین مضاف الیہ کے بدلے میں ہے اور تقدیر پہلی مثال میں كُلُّ اَحَدٍ ہے اور دوسری میں كُلُّهُمْ اور اگر لفظ کل نفی کے بعد واقع ہو تو نفی بعض افراد کی ہوگی ۔ جیسے "مَا جَاءَ كُلُّ الْقَوْمِ" پوری قوم نہیں آئی کچھ آئے کچھ نہیں آئے اور اگر لفظ کل پہلے ہو اور نفی بعد میں ہو تو نفی سارے افراد کی ہوگی جیسے كُلُّهُمْ لَمْ يَقُوْمُوْا یعنی کوئی بھی نہیں کھڑا ہوا اور اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا مگر اس وقت جبکہ مضاف الیہ کے عوض میں ہو یا لفظ کل ہی کا ارادہ کیا گیا ہو جیسے الكُلُّ لِاحَاطَةِ الْاَفْرَادِ۔

كَلَّا : ہرگز نہیں ۔ حرف ردع ہے ۔ تنبیہ اور زجر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الكَلَّة ، كَلَّ : کا اسم مرۃ ۔ کند چھری۔

الكُلَّة : تاخیر ۔ دیر ۔ کل کا مؤنث ۔ کہا جاتا ہے كُلَّةُ امْرَءَةٍ : جیسے كُلُّ امْرِئٍ۔

الكِلَّة : باریک پردہ ۔ مچھر دانی ۔ ہودج کے سرے پر سرخ اون ۔ ج كِلَلٌ وكِلَّاتٌ (۔۔۔۔۔۔ والكلل) حالت ۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ بِكِلَّةِ سُوْءٍ" یعنی بری حالت میں رات گزاری۔

الكَلَالَة : تھکن ۔ جس کے والد اور ولد نہ ہو ۔ وہ شخص جس کے لئے نسبی رشتہ دار نہ ہوں ۔ کہتے ہیں "هُوَ ابْنُ عَمِّ الْكَلَالَةِ وَابْنُ عَمٍّ كَلَالَةٍ" جبکہ قبیلہ کا تو ہو مگر قریبی نسبی رشتہ دار نہ ہو۔

الكُلِّيُّ : کل کی طرف منسوب ۔ العِلْمُ الكُلِّي : علم الٰہی۔

كُلِّيَّةُ الشَّيْءِ : بتمامہ : کہا جاتا ہے "اَخَذَهُ بِكُلِّيَّتِهِ" یعنی بتمامہ لے لیا۔

اَلْكُلِّيَّة : اعلیٰ تعلیمی مدرسہ جس میں مختلف علوم پڑھائے جائیں جس کو کالج کہتے ہیں۔

الكُلِّيَّات فِيْ عُرْفِ المنطقيين : وہ مفہوم

ہے جو بہت افراد پر صادق ہو اور اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) جنس: وہ کلی جس کے افراد کی حقیقتیں مختلف ہوں۔ جیسے حیوان۔

(۲) نوع: وہ کلی جس کے افراد کی حقیقتیں متحد ہوں۔ جیسے انسان۔

(۳) فصل: وہ کلی جو ماعدا سے ممتاز کردے جیسے ناطق۔

(۴) خاصہ: وہ کلی عرضی جو ایک حقیقت کے ساتھ خاص ہو جیسے ضَاحِکٌ.

(۵) عرض عام: وہ کلی عرضی جو ایک سے زائد حقیقت کے ساتھ ہو جیسے ماشی۔

اَلاِکْلِیْلُ: عیسائی مرد حضرات کے سر پر شادی کا تاج۔ کہا جاتا ہے کَلَّلَ الْکَاهِنُ الْعَرُوْسَیْنِ مُکَلَّلاً کاہن: (پادری) نے شادی والوں کو تاج پہنایا پس تاج والے ہوئے۔

اَلاِکْلِیْلُ الدَّائِرِی اَوِ الْحَلْقَةُ الدَّائِرِیَّةِ: وہ سطح جو متحد مرکز دو دائروں کو گھیرتی ہو۔

اَلاِکْلِیْلُ: تاج۔ جواہر سے مزین پٹکا۔ ج اَکِلَّةٌ و اَکَالِیْلُ: ناخن کے اردگرد کا گوشت۔ اِکْلِیْلُ الْمَلِکِ: ناخنہ۔ واِکْلِیْلُ الْجَبَلِ: ایک قسم کی نباتات۔

الْکَلِیْلُ: تھکا ہوا۔ کہا جاتا ہے "بَصَرٌ کَلِیْلٌ" کمزور نگاہ "سَیْفٌ کَلِیْلٌ" کند تلوار۔ ج کِلاَلٌ.

کَلاَ (ف) کَلْأً وکِلاَءً وکِلاَءَةً اللّٰهُ فُلاَنًا: حفاظت کرنا۔ کَلاَهُ بِالسِّیَاطِ: کوڑے مارنا۔ کَلاَ یَعْرُهُ فِی الشَّیْءِ: بار بار دیکھنا...... النَّجْمَ مَتٰی یَطْلُعُ: ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرنا(...... کَلاَ وکُلُوْءَةً) الدَّیْنُ: ادائیگی میں دیر ہونا۔ صفت کَالِیٌ وکَالٍ...... عُمْرُهُ: عمر کا ختم ہونا۔

کَلاَ وکَلِیَ (س) کَلاَ الْمَکَانُ: سبزہ زار ہونا(...... واَکْلاَتِ) النَّاقَةُ: اونٹنی کا سبزی کھانا۔

کَلاَّ تَکْلِیْئًا وتَکْلِئَةً السَّفِیْنَةَ: کشتی کو کنارے سے قریب کرنا...... الرَّجُلَ: باز رکھنا...... فِی الْاَمْرِ: غور سے دیکھنا...... اِلٰی فُلاَنٍ فِی الْاَمْرِ: آگے بڑھنا(...... تَکْلِیْئًا) بیعانہ لینا۔(...... تَکْلِئَةً) ہوا سے پناہ کی جگہ میں آنا...... فِی الطَّعَامِ وغَیْرِهِ: بیع سلم کرنا۔

کَالَاهُ مُکَالاَةً وکِلاَءً: انتظار کرنا۔

تَکَلاَّ واِسْتَکْلاَ. الْکُلاَةَ: بیعانہ لینا۔

اِسْتَکْلاَ الْمَکَانُ: سبزہ زار ہونا۔

اِکْتَلاَ کُلاَةً: بیعانہ لینا۔ اِکْتَلاَتْ عَیْنُهُ: بے خوابی میں مبتلا ہونا اور نہ سونا۔ اِکْتَلاَ مِنْ فُلاَنٍ: بچنا۔

الْکَلاَّءُ: بندرگاہ۔ دریا کا کنارہ۔

الْکَالِیْ والْکَالِی: بیعانہ۔ ادھار ج کَوَالِی وکَوَالٍ.

مَکَانٌ کَلِیٌّ ومُکْلِیٌّ: بہت سبزہ زار۔ مؤنث کَلِئَةٌ ومُکْلِئَةٌ.

رَجُلٌ کَلُوْءُ الْعَیْنِ: مرد بیدار چشم جس پر نیند کا غلبہ نہ ہو۔ عَیْنٌ کَلُوْءٌ: بے نیند کی آنکھ۔

الْکُلاَةُ: بیعانہ۔ ادھار۔

الاَکْلاَ: اسم تفضیل اور کہا جاتا ہے "بَلَّغَ اللّٰهُ بِکَ اَکْلاَ الْعُمْرِ" یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری انتہائی عمر کرے۔

اَرْضٌ مَکْلاَةٌ: بہت سبزہ زار زمین۔

الْمُکَلاَّ: بندرگاہ۔ دریا کا کنارہ۔ ہر وہ جگہ جہاں ہوا سے پناہ لے سکیں۔

کَلَبَ (ن) کَلْبًا الْفَرَسَ: گھوڑے کو مہمیز مارنا...... الْمَزَادَةَ: توشہ دان میں تسمہ لگانا۔

کَلَبَ (ض) کَلْبًا الرَّجُلُ: کتوں کے بھونکنے کے لئے انہیں کی طرح آواز نکالنا۔

الْکَلْبُ: کتے کا لاگو ہونا۔

کَلِبَ (س) کَلَبًا: پیاسا ہونا...... الْکَلْبُ: دیوانہ ہونا...... الرَّجُلُ: پاگل کتے کے کاٹنے سے دیوانگی والا ہونا...... عَلَی الْاَمْرِ: حریص ہونا...... فِی کَذَا: امید رکھنا...... عَلَی الرَّجُلِ: اصرار کرنا...... الرَّجُلُ: بغیر آسودگی کے بہت کھانا۔ دیوانہ کتے کا کاٹنا۔ دیوانہ کتے کے کاٹنے سے چیخنا۔ غضبناک کرنا۔ فرومائگی کرنا...... الْکَلْبُ: کتے کا لاگو ہونا...... الْقِدُّ عَلَی الْاَسِیْرِ: خشک ہونا...... الشَّجَرُ: درخت کی سیرابی نہ ہونے کی وجہ سے پتوں کا خشک ہونا اور گزرنے والے کے کپڑوں سے الجھنا...... الشِّتَاءُ والزَّمَانُ: سخت ہونا۔

کُلِبَ کَلاَبًا الرَّجُلُ: کتے کے کاٹنے کی وجہ سے دیوانہ ہونا۔

کَلَّبَ الْکَلْبَ: کتے کو سدھانا۔

کَالَبَ کِلاَبًا ومُکَالَبَةً الرَّجُلُ: کھلم کھلا دشمنی کرنا اور تنگی ڈالنا۔ کَالَبَتِ الاِبِلُ: اونٹوں کا کانٹے دار درخت چرنا۔

اَکْلَبَ الْقَوْمُ: پیاسے اونٹوں والا ہونا۔

تَکَالَبَ الْقَوْمُ: کھلم کھلا آپس میں دشمنی کرنا...... عَلَی کَذَا: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَکَالَبَ النَّاسُ عَلَی الدُّنْیَا" یعنی لوگ دنیا کے بہت حریص ہو گئے۔

اِسْتَکْلَبَ الرَّجُلُ: کتوں کی طرح بھونکنا...... الْکَلْبُ: کتے کا لاگو ہونا۔ انسان کے کھانے کا عادی ہونا۔

الْکَلْبُ: ہر ایک کاٹنے والا درندہ۔ کتا ج کِلاَبٌ. واَکْلُبٌ وجج اَکَالِبُ وکِلاَبَاتٌ

الْکَلْبُ: چکی کے دھرے کے سرے کا لوہا۔ کجاوہ کے کنارہ کی میخ۔ جس پر مسافر اپنے توشہ وغیرہ کو لٹکائے۔ دیوار میں ٹیک لگانے کی کھونٹی۔ ٹیلہ کا کنارہ۔ تلوار کے قبضہ کی میخ مِنَ الْفَرَسِ: گھوڑے کی پیٹھ کی دھاری۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَوٰی عَلَی کَلْبِ فَرَسِهِ" وہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر جم کے بیٹھ گیا اور کہا جاتا ہے "کَفَّ عَنْهُ کِلاَبَهُ" یعنی اس نے گالی دینی اور تکلیف پہنچانی چھوڑ دی اور فُلاَنٌ بِوَادِی الْکَلْبِ: جبکہ گھربار نہ ہو جہاں وہ ٹھکانا لے سکے۔ الْکَلْبُ: وادی کے پانی کی پہلی زیادتی۔ ہر وہ چیز جس سے کوئی چیز باندھی جائے۔ کَلْبُ الْمَاءِ او

كَلْبُ البَحْرِ: ایک قسم کی مچھلی جو کتے سے کچھ مشابہ ہوتی ہے اور دم لمبی اور کان اور ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اور رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ الكَلْبُ وكَلْبُ الجَبَّار والكَلْبُ الأَكْبَر والكَلْبُ الأَصْغَر وكَلْبُ الرَّاعِي: ستاروں کے نام۔ كَفُّ الكَلْبِ: ایک قسم کی پھیلی ہوئی گھاس۔ لِسَانُ الكَلْبِ: ایک نباتات۔

الكَلَابُ: کتے کے کاٹنے کی وجہ سے دیوانگی۔

الكَلَب. كَلِبَ: کا مصدر۔ کتے کی دیوانگی۔ سخت پیاس۔ ابتدائی سرما اور کہا جاتا ہے "دَفَعْتُ عَنْكَ كَلَبَ فُلَانٍ" یعنی میں نے تم سے فلاں کے شر کو دور کر دیا۔

الكَلْبَة: کتیا۔ کاٹنا۔ أُمّ كَلْبَة: بخار۔

الكَلْبَتَان: لوہا کا زنبور۔ دانت اکھاڑنے کا زنبور۔ اور اس کو كَلَّابَة: بھی کہتے ہیں۔

الكُلْبَة: سختی۔ تنگی۔ قحط۔ شدت سرما۔ بلی کتے کی تھوتھنی کے دونوں طرف کے بال۔ شراب فروش کی دکان۔

الكُلَّاب والكَلُّوب: مہمیز۔ آگ نکالنے کے لئے مڑے ہوئے سر کی سلاخ۔ آنکس ج كَلَالِيب. كَلَالِيبُ البَازِي: باز کے پنجے۔ كَلَالِيبُ الشَّجَر: درخت کے کانٹے۔

الكَلَّاب والكَالِب: کتے والا۔ الكَلَّاب: کتوں کو سدھانے والا۔ کجاوہ کے کنارہ پر کچھ لٹکانے کے لئے میخ۔ گوشت وغیرہ لٹکانے کے لئے لوہے کا کنڈا۔ ج كَلَالِيب.

الكَالِب والكَلِيب: کتوں کا جھنڈ۔

الكَلِب ج كَلِبُوْن والكَلِيب ج كَلْبَى کتے کے کاٹنے سے دیوانہ۔ عَامٌ كَلِبٌ: سخت اور قحط کا سال۔ دَهْرٌ كَلِبٌ: غم میں مبتلا کرنے والا دور۔ سَائِلٌ كَلِب: بہت اصرار سے مانگنے والا سائل اور کہا جاتا ہے "هُوَ كَلِبٌ عَلَى كَذَا" وہ فلاں چیز کا بہت حریص ہے۔

الكَلِبَة. كَلِب: کا مؤنث۔ خاردار درخت أَرْض كَلِبَةٌ وأَرْض كَلِبَةُ الشَّجَر: خشک زمین۔

المُكَلَّب: مقع بیڑی پڑا ہوا قیدی۔ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ: سدھے ہوئے کتے۔

المُكَلِّب: کتوں کو سدھانے والا۔ شکار پکڑنے والے جانور۔

المُكَالِب: دلیر۔

أَرْضٌ مَكْلَبَة: بہت کتوں والی زمین۔

كَلَتَ (ض) كَلْتًا الشَّيْءَ: جمع کرنا۔ كَلَتَ بِهِ: پھینکنا۔ كَلَتَهُ فِي الإِنَاءِ: برتن میں انڈیلنا۔ الفَرَسَ: گھوڑے کو چلانا۔

إِنْكَلَتَ المَاءُ: ڈالا جانا...... الرَّجُلُ: منقبض ہونا۔

إِكْتَلَتَ المَاءَ: پینا۔

الكُلْتَة: کھانے کا حصہ۔

الكَلِيت والكِلِّيت: لما پتھر جس سے بجو کے بھٹ کو بند کیا جائے۔

كَلْتَبَ كَلْتَبَةً فِي أَمْرِهِ: مداہنت برتنا۔ سستی کرنا۔

الكَلْتَب والكُلْتُب: کاموں میں سستی کرنے والا۔

كَلْثَمَ كَلْثَمَةً لَحْمُ الوَجْهِ: بلا ترش روئی کے چہرے کا گوشت سمٹنا۔

الكَلَج: بہادر مخی۔

الكُلَّج: قوی لوگ۔

كَلَحَ (ف) كُلُوْحًا وكُلَاحًا وَجْهُهُ: تیوری چڑھا ہوا ہونا۔ صفت كَالِح: کہا جاتا ہے "كَلَحَ فِي وَجْهِ الصَّبِيّ او المَجْنُوْن" یعنی بچے یا مجنون کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔

كَلَّحَ وَجْهَهُ: ترش رو بنانا۔ تیوری چڑھانا۔

أَكْلَحَ وَجْهَهُ: تیوری چڑھا ہوا ہونا...... وَجْهَهُ: تیوری چڑھانا۔

كَالَحَ فُلَانًا: قوت میں مقابلہ کرنا۔ باہم سختی کرنا...... القَمَرُ: چاند کا بادل میں چھپنا۔ منزل سے آگے نہ بڑھنا۔

تَكَلَّحَ. الوَجْهُ: تیوری چڑھا ہوا ہونا...... البَرْقُ: بجلی کا لگاتار چمکنا...... الرَّجُلُ: مسکرانا۔

أَكْلَوَّحَ وَجْهُهُ: تیوری چڑھانے میں دانت نکالنا۔ کہا جاتا ہے "دَهْرٌ كُلَاحٌ" سخت اور تنگی کا سال۔

كَلَاحِ: مبنی بر کسرہ۔ قحط زدہ سال۔

الكَلْحَة: منہ اور اس کا اردگرد۔

الكَالِح: فا۔ وہ شخص جس کے ہونٹ کھلے ہوئے ہوں۔ کہا جاتا ہے "دَهْرٌ وشِتَاءٌ كَالِحٌ" سخت زمانہ اور سخت سردی۔

الكَوْلَح: قبیح۔

كَلَدَ (ض) كَلْدًا وكَلَّدَا الشَّيْءَ: تہ بتہ جمع کرنا۔

تَكَلَّدَ الرَّجُلُ: موٹے گوشت والا ہونا۔ قوی ہونا۔

الكَلَد: سخت زمینیں۔ واحد كَلَدَة.

الأَكْلِيد: کنجی۔ (دخیل)

كَالُوْرِي او حَرِيْرَة: ایک گرام پانی کو گرم کرنے کے لئے سو (۱۰۰) درجہ کی حرارت۔

الكَلُوْر: کمیت نمبر علامت ایٹمی نمبر۔

كَلُوْرِيْن: ۳۵ء۴۵۷۔ 17-C-L

جسم بسیط زرد سبزی مائل گیس جس کی ہوا سانس روکنے والی ہوتی ہے۔ یہ زہریلا گیس ۱۹۱۵ء کی جنگوں میں پہلی دفعہ استعمال کی گئی۔

صفائی کرنے والے اور رنگوں کو مٹانے والے مواد میں داخل کی جاتی ہے۔

الكَلُوْرُوْمِيْتِيْن: ٹائیفائیڈ بخار کے علاج میں استعمال ہونے والی دوا کا نام۔

كَلَزَ (ض) كَلْزًا وكَلَّزَا الشَّيْءَ: جمع کرنا۔

إِكْلَأَزَّ اِكْلِئْزَازًا. البَازِي: باز کا سمٹ کر شکار پکڑنے کا ارادہ کرنا...... الرَّجُلُ: سکڑنا۔

الكِلِز: مضبوط پٹھے والا مرد۔

كَلَّسَ البَيْتَ: گچ سے استر کاری کرنا۔ ...... الشَّيْءَ: گچ کی مانند بنانا۔ كَلَّسَ عَنْ قِرْنِهِ: بزدل ہونا اور بھاگنا...... عَلَيْهِ: حملہ

کرنا......مِنَ الْمَاءِ: پانی سے سیراب ہونا۔
تَکَلَّسَ: چونا یا گچ ہونا۔ چونا یا گچ کی مانند ہونا۔
......مِنَ الْمَاءِ: پانی سے سیراب ہونا۔
الکِلْس: چونا یا چونا راکھ ملا ہوا۔
الکُلْسَة: بھورا رنگ۔
اَلْکَلْسِیُوم: کَیْلْشِیَم: کمیت نمبر ۴۰٫۰۸۔ ۲۰-C-A
ایک سفید بسیط مادہ جو ہڈیوں اور دانتوں کے جوڑنے میں کام آتا ہے۔ اس کے مرکبات سے چونا اور چونا والے پتھر۔
الاَکْلَس: چونہ والا۔ چونا بیچنے والا۔ سَیْفٌ کَلّاسٌ: شمشیر براں۔
اَلْکَلَسَة ج اَلْکَلَسَاتُ: جوار بین۔ اس کو اَلْقِلْشِیْن ج قَلاشِیْنَ: بھی کہا جاتا ہے۔
اَلْکَلَاسِیْکِیَّةُ اَو الادَبِ الْکَلَاسِیْکِیّ: کلاسیکی ادب کو بڑھانے کا وہ نظریہ جو کہ قدماء یونان نے اختیار کیا۔
المُتَکَلِّس: تیز دوڑنے والا۔
الاَنْکَلِیْس: ایک مچھلی جو سانپ کی مانند ہوتی ہے اور اس کو حَنْکَلِیْس بھی کہتے ہیں (دخیل)
کَلَسَمَ اِلَیْهِ: قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔
الرَّجُلُ: تیز جانا۔ اداء حقوق میں کاہلی کی وجہ سے تاخیر کرنا۔
الکُلْشَمَة: بڑھیا۔
کَلْصَمَ الرَّجُلُ: بھاگنا۔
کَلِعَتْ (س) کَلَعًا قَدَمُهٗ: قدم کا میلا ہونا اور پھٹنا۔
کَلِعَ (س) و کَلَعَ (ف) کَلْعًا۔ الوَسَخُ عَلٰی رَاْسِهٖ او فِیْ رَاْسِهٖ: سر پر میل کا خشک ہونا۔ کَلِعَ رَاْسُهٗ: سر کا میلا ہونا۔ کُلِعَتْ قَوَائِمُ الدَّابَّةِ: چوپائے کی ٹانگوں میں سخت خارش ہونا (...... کَلَعًا و کُلاعًا) البَعِیْرُ: پھٹے ہوئے کھر والا ہونا۔
اَکْلَعَهُ الوَسَخُ: میلا کچیلا ہونا۔ میل کچیل کا تہ بتہ جمنا۔

تَکَلَّعَ القَوْمُ: جمع ہونا اور باہم قسم کھانا۔
الکَلَع: مرد بدقوارہ۔ فرومایہ۔ ج کِلَعَة.
الکَلَع: بوائی۔ پیر کی پھٹن۔
اَلْکَلِعُ: بوائی والا۔ جس شخص یا چیز پر میل جم گیا ہو۔ مؤنث کَلِعَةٌ کہا جاتا ہے "هُوَ اَسْوَدُ کَلِعٌ" یعنی وہ کالا ہے اور اس کی سیاہی میل کی مانند ہے۔
الکَلْعَة: بکریوں کے ریوڑ کا ایک حصہ۔ بہت سی بکریاں۔
الکُلْعَة: ایک مرض ہے جو اونٹ کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔
الکُوْلَع: میل کچیل۔
الکُلاع: مص۔ سختی۔ شدائد میں صبر۔ مواقع جنگ۔
الکُلاعِیّ: مرد دلیر۔
کَلِفَ (س) کَلَفًا الوَجْهُ: چہرہ کا جھائیں والا ہونا۔ صفت اَکْلَف: مؤنث کَلْفَاء. بِهٖ: عاشق زار ہونا۔ صفت کَلِف...... الاَمْرَ: مشقت پر برانگیختہ کرنا۔ کَلَّفَه: دشوار کام کا حکم دینا۔
اَکْلَفَهٗ بِکَذَا: عاشق زار بنانا۔ تَکَلَّفَ الاَمْرَ: دشوار کام برداشت کرنا۔ تکلف کرنا۔
اِکْلَافَ اِکْلِنْفَافًا: جھائیں کے رنگ کا ہونا۔
الکَلَف: سیاہی زردی مائل۔ جھائیں۔
الکَلِف: عاشق زار۔
الکُلْفَة: جھائیں کا رنگ۔
الکُلْفَة: مشقت۔ رنج۔ سختی۔ کسی مصیبت یا حق کے بارے میں جو رنج تمہیں لاحق ہو ج کُلَف.
التَّکْلِفَة: مشقت۔ ج تکالیف.
الکَلُوْف: دشوار امر۔
الکَلافَة: سخت محبت۔ اشتیاق۔
الکَلْفَاء. اَکْلَف: کا مؤنث۔ تیز سرخ شراب جو سیاہی مائل ہو۔ سرخی سیاہی مائل شراب کا مٹکا۔
المُکَلَّف والمُتَکَلِّف: تکلفات کرنے والا۔ اُمور لایعنی میں پڑنے والا۔
الکَلَک: چھوٹی کشتیاں جو عراق کے دریاؤں میں چلائی جاتی تھیں۔ ج کَلَکَات.
الکَلْکَل ج کَلاکِل و الکَلْکَال: سینہ۔ ہنسلی کی ہڈیوں کے درمیان کا حصہ...... مِنَ الفَرَسِ: بیٹھنے کی حالت میں سینہ کا جتنا حصہ زمین پر لگے۔ الکَلاکِل: جماعتیں۔
الکُلْکُل والکُلاکِل: مضبوط۔ گٹھے بدن کا پستہ قد مرد۔ مؤنث کُلْکُلَة و کُلاکِلَة.
کَلَمَهٗ (ن ض) کَلْمًا: زخمی کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مِمَّا یَکْلِمُ العِرْضَ والدِّیْنَ" یہ ان چیزوں میں سے ہے جو دین اور آبرو میں عیب لگائے۔
کَلَّمَهٗ تَکْلِیْمًا: زخمی کرنا (...... تَکْلِیْمًا و کِلَّامًا) بات چیت کرنا۔
کَالَمَهٗ مُکَالَمَةً: گفتگو کرنا۔
تَکَالَمَ الرَّجُلانِ: جدائی کے بعد گفتگو کرنا۔ کہا جاتا ہے "کَانَا مُتَصَارِمَیْنِ فَاَصْبَحَا یَتَکَالَمَانِ" دونوں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے تھے۔ پھر گفتگو کرنے لگے۔ اس موقعہ پر یَتَکَالَمَانِ: ہی کہا جائے گا۔ یَتَکَلَّمَانِ: نہیں۔
تَکَلَّمَ تَکَلُّمًا و تِکِلَّامًا الرَّجُلُ کَلِمَةً و بِکَلِمَةٍ: بات کہنا۔
الکَلْم: مص۔ زخم۔ ج کُلُوْم و کِلام.
الکَلِمَة۔ ج کَلِم و کَلِمَات و الکِلْمَة ج کِلَم و الکَلْمَةُ ج کَلْمات: لفظ۔ مفرد یا مرکب جو انسان بولے۔ کَلِمَةُ التَّوْحِیْدِ: لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کَلِمَةُ التَّقْوٰی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: العَشْرُ الکَلِمَاتُ: اللہ تعالیٰ کے دس احکامات جو بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے۔ الکَلِمَةُ و کَلِمَةُ اللّٰهِ: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا لقب اور کلمہ کا اطلاق خطبہ اور قصیدہ پر بھی ہوتا ہے۔
کَلِمَةُ اللّٰهِ: (عیسائیوں کے نزدیک) اقنوم

ثانی تین میں سے۔
الکَلام: قول۔ گفتگو۔ جملہ۔
عِلمُ الکَلام: اسلامی نظریات کے مطابق وہ علم جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات پیدائش مخلوق اور آخرت کے متعلق بحث کی جائے۔
الکُلام: سخت زمین۔
الکَلَمانِیُّ والکُلَمانِیُّ والکِلِمّانِیُّ والکِلِّمانِیُّ: فصیح اور عمدہ گفتگو کرنے والا۔ بہت بولنے والا۔ انہی میں تا لگانے سے مؤنث کا صیغہ ہو جائے گا۔
رَجُلٌ تِکْلامٌ وتِکِلّامٌ وتِکْلامَۃٌ وتِکِلّامَۃٌ: عمدہ اور فصیح گفتگو کرنے والا۔
الکَلِیم: مجروح۔ ج کَلْمٰی...... تمہارا ہم کلام ج کُلَماء۔ الکَلِیم و کَلِیمُ اللّٰہِ: حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا لقب۔
رَجُلٌ کَلِیمٌ: بہت بولنے والا۔
المُتَکلِّم: فا۔ علم کلام کا ماہر۔
المُتَکلَّم: گفتگو کی جگہ۔ تم کہتے ہو مَا اَجِدُ مُتَکلَّما: یعنی گفتگو کی جگہ میں نہیں پاتا ہوں۔
کَلیٰ یَکْلِی کَلْیًا۔ الرَّجُلَ: گردے پر مارنا۔ صفت مفعول مَکْلِیّ۔
کَلِیَ (س) کَلًی واکْتَلیٰ: گردے پر لگنا۔ واِکْتَلاہُ: گردے پر مارنا۔
کُلِیَ: درد گردہ میں مبتلا ہونا۔
کَلَّی تَکْلِیَۃً: چھپنے کی جگہ میں آنا۔
اِکْلَوْلیٰ اِکْلِیلاءً: شکست کھانا۔
الکُلْیَۃُ والکُلْوَۃُ: گردہ۔ مثنٰی کُلْیَتَانِ وکُلْوَتانِ ج کُلیٰ وکُلْیات۔ کُلَی الوَادِی: وادی کے اطراف وجوانب۔ کہا جاتا ہے "غَنَمٌ حَمْرَاءُ الکُلیٰ" دُبلی پتلی بکریاں "لَقِیتُہٗ بِشَحْمِ کُلاہُ" میں نے اُس سے آغاز جوانی اور ایام نشاط میں ملاقات کی۔ والکُلْیَۃُ مِنَ القَوْسِ: کمان کے قبضہ سے تین بالشت...... مِنَ السَّحَاب: بادل کے نیچے کا حصہ۔ الکُلیٰ مِنَ الطَّیْرِ: بازو کے چار پر۔
الکُلَوِیّ: درد گردہ والا۔
کِلا وکِلْتَا: یہ دونوں اسم لفظاً مفرد اور معناً مثنیٰ ہیں اور کلا سے مذکر کی اور کلتا سے مؤنث کی تاکید ہوتی ہے اور ہمیشہ ایسے کلمہ کی طرف اضافت ہوتی ہے جو معرفہ اور تثنیہ پر دلالت کرتا ہو اور جب اسم ظاہر کی طرف اضافت ہوتی ہے تو الف اپنی حالت پر باقی رہتا ہے اور اعراب تقدیری ہوتا ہے جیسے "رَاَیْتُ کِلا الرَّجُلَیْنِ وکِلْتَا المَرْاَتَیْنِ" اور جب ضمیر کی طرف اضافت ہو تو مثنیٰ جیسا اعراب ہوتا ہے جیسے "جَاءَ الرَّجُلانِ کِلاهُمَا ورَاَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا والمَرْاَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا" اور جب ضمیر ان کی طرف راجع ہو تو لفظ کی رعایت جائز ہے جیسے "کِلْتَا الجَنَّتَیْنِ آتَتْ اُکُلَهَا" و "زَیْدٌ وعَمْرٌو کِلاهُمَا قَائِمٌ" اور یہی افصح ہے اور رعایت معنیٰ بھی جائز ہے۔ جیسے "کِلاهُمَا قَامَا" و زَیْدٌ وعَمْرٌو کِلاهُمَا قَائِمَانِ اور یہ کم ہے۔ اور "کِلاهُمَا مُحِبٌّ لِصَاحِبِهٖ" جیسی ترکیب میں رعایت لفظ متعین ہے اس لئے کہ معنیٰ کُلٌّ مِنْهُمَا کے ہیں۔
الاِکْلِیرُس: گرجا کے خادم۔ واحد اِکْلِیرِیکِیٌّ۔ ج اِکْلِیرِیکِیُّونَ۔
کَمْ: دو قسمیں ہیں۔ (۱) استفہامیہ اور اس کا ممیز منصوب ہوتا ہے جیسے کَمْ دِرْهَمًا لَکَ: یعنی تمہارے کتنے درہم ہیں۔
(۲) خبریہ بمعنی کثیر اس کا ممیز مجرور ہوتا ہے جیسے کَمْ عَبْدٍ او عَبِیدٍ مَلَکْتُ میں بہت غلاموں کا مالک ہوں۔
کَمَّ (ن) کَمًّا: چھپانا۔ پوشیدہ ہونا۔ البَعِیرَ: اونٹ کے منہ پر تھوتھنی چڑھانا...... النَّاسُ: لوگوں کا اکٹھا ہونا۔
کَمَّتْ وکُمَّتْ کَمًّا وکُمُومًا النَّخْلَۃُ: درخت خرما میں شگوفہ آنا۔ صفت مَکْمُوم۔
کَمَّمَ واَکَمَّ القَمِیصَ: کرتے میں آستین لگانا۔ کَمَّمَتْ واَکَمَّتِ النَّخْلَۃُ: درخت خرما کا شگوفہ دار ہونا۔
تَکَمَّمَ بِثِیَابِهٖ: اوڑھنا۔ چھپنا۔ تَکْمِمَۃ: بند کرنا۔ لپیٹنا۔
تُکُمِّمَ القَوْمُ: مدہوش ہونا۔ ڈھانکا جانا۔
الکَمُّ والکَمِّیَّۃُ: مقدار۔
الکَمِّی: کم کی طرف نسبت۔ مؤنث کَمِّیَّۃ۔
الکُمُّ: آستین۔ ج اَکْمَام وکِمَمَۃ۔
الکُمَّۃ: گول ٹوپی۔ ڈھکنا۔
الکِمُّ: غلاف شگوفہ۔ ج اَکِمَّۃ واَکْمَام وکِمَام واَکَامِیم۔
اَکِمَّۃُ الخَیْلِ: توبڑہ۔ واحد۔ کِمَام۔
الکِمَامَۃ: پھول کا غلاف۔ کھجور کے شگوفہ کا غلاف۔
الکِمَامَۃ والکِمَام: تھوتھنی جس سے جانور کے منہ کو باندھ دیا جائے تا کہ وہ کھا اور کاٹ نہ سکے۔
المَکْمُوم: مثلاً...... مِنَ النَّخْلِ: درخت خرما جس میں غلاف شگوفہ نکل آئے۔
المِکَمَّۃ: تھوتھنی۔
کَمِیَ (س) کَمْیًا: پوشیدہ ہونا...... عَنِ الاَخْبَارِ: ناواقف ہونا۔ بے خبر ہونا۔
کَمِئَتْ یَدُہٗ مِنَ البَرْدِ او العَمَلِ: ہاتھ کا سردی یا کام سے پھٹنا۔
کَمَاَ (ف) کَمْأً: سانپ کی چھتری کھلانا۔
اَکْمَأَ اِکْمَاءً ا. المَکَانُ: بہت سانپ کی چھتری والا ہونا...... الرَّجُلَ: سانپ کی چھتری کھلانا...... السِّنُّ فُلانًا: بوڑھا کر دینا۔
تَکَمَّأَہٗ: ناپسند کرنا۔ برا جاننا۔ تَکَمَّأَتْ عَلَیْهِ الاَرْضُ: پوشیدہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ النَّاسُ یَتَکَمَّؤُونَ" یعنی لوگ سانپ کی چھتری چننے کے لئے نکلے۔
الکَمْءُ: مص۔ سانپ کی چھتری اور اس کو شحم الارض بھی کہتے ہیں ج اَکْمُؤ وکَمْأَۃ۔
الکَمَّاءُ: سانپ کی چھتری بیچنے والا۔ سانپ کی چھتری بیچنے کیلئے چننے والا۔

الْمَكْمَأَةُ والْمَكْمُؤَةُ: سانپ کی چھتری کی جگہ۔
اَلْكُمْبِيَالَةُ: سند یا ورق جو لکھا جائے۔
اَلْكُمْبِيُو: نقدی سکوں کا تبادلہ۔
كَمُتَ (ک) كُمْتًا وكُمَاتَةً وكُمْتَةً الفَرَسُ: کمیت ہونا۔
كَمَتَ (ن) كَمْتًا. الغَيْظَ: غصہ کو دبانا۔
كُمِّتَ الثَّوْبُ: کپڑے کو سیاہی مائل سرخ رنگنا۔
كَمَّتَ تَكْمِيتًا الْخَمْرَ والفَرَسَ وغيرَهُمَا: کمیت بنایا جانا۔
اَكْمَتَ واكْمَاتَّ الفرسُ: گھوڑے کا کمیت ہونا۔
الكُمْتَةُ: کمیت رنگ۔
الكُمَيْتُ مِنَ الْخَيْلِ (للمذكر والمؤنث) سرخ سیاہ رنگ والا اور یہ خلاف قیاس اَكْمَت کی تصغیر ہے۔ ج كُمْت.
الكُمَيْت: شراب۔ کہا جاتا ہے خَيْلٌ كُمَاتِيٌّ: قوم کمیت گھوڑے۔
الكَمِيتَةُ: جڑ۔ اصل۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهُ بِكَمِيتَتِهِ" یعنی اس نے اس کو مع جڑ کے لے لیا۔
كَمْثَرَ: چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا...... الْقِرْبَةَ: مشک کو بندھن سے باندھنا۔ السِّقَاءَ: مشک بھرنا...... القَصِيرُ: پستہ قد کا دوڑنا۔
الكُمْثُر والكُمَاثِر: موٹا۔ پستہ قد۔ سخت مضبوط
كَمْثَرَ الشَّيُّ: جمع ہونا اور بعض کا بعض میں داخل ہونا۔
الكُمَاثِر: پستہ قد۔
الكُمَّثْرَىٰ: املوث۔ واحد كُمَّثْرَاةٌ: ناسپاتی۔
الكَمْج: بن ران۔
اَلْكُمَاجُ: اس کا واحد۔ كُمَاجَةٌ گول موٹی روٹی جو عام روٹی سے بڑی اور نسبتاً موٹی ہوتی ہے۔
كَمَحَ (ف) كَمْحًا الدَّابَّةَ: چوپایہ کو کھینچ کر ٹھہرانا۔
اَكْمَحَ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو کھینچ کر ٹھہرانا۔
الكَرْمُ: پتے نکالنے کے قریب ہونا اور خوشہ انگور نکلنے کی جگہ ظاہر ہونا۔
اُكْمِحَ الرَّجُلُ: بڑا بنایا جانا۔
الْمُكْمَح: بڑا بنایا ہوا۔
كَمَخَ (ف) كَمْخًا بِأَنْفِهِ: تکبر کرنا...... الفَرَسَ بِاللِّجَامِ: گھوڑے کو لگام کھینچ کر ٹھہرانا۔
اَكْمَخَ الكَرْمُ: پتے نکالنے کے وقت خوشہ انگور نکلنے کی جگہ کا ظاہر ہونا۔
الكُمَاخ: غرور۔ بڑا بننا۔
الكَامَخ: سالن اور بعضوں نے سرکہ کی چٹنی کے لئے خاص کیا ہے۔ ج كَوَامِخ (دخیل)
كَمِدَ (س) كَمَدًا: بدلے ہوئے رنگ والا ہونا...... الرَّجُلُ: غم سے بیمار دل والا ہونا۔ صفت كَامِد وكَمِد وكَمِيد. وكَمِدَ الثَّوْبُ: پرانے ہونے کی وجہ سے بدلے ہوئے رنگ والا ہونا۔
كَمَدَ (ن) كَمْدًا وكُمُودًا القَصَّارُ الثَّوْبَ: دھوبی کا کپڑے کو کاٹنا۔ اور اسم الكِمَاد: ہے۔
اَكْمَدَ الهَمُّ فُلانًا: غمگین کرنا۔ اداس کرنا۔ دل کو بیمار کرنا...... وكَمَّدَ العُضْوَ: ٹکور کرنا۔ سینکنا۔ صفت مفعول مَكْمُود.
الكَمْد والكَمَد والكُمْدَة: رنگ کا بدلنا۔ صفائی کا جاتا رہنا۔ غم۔ سخت اندوہ۔
الكِمَاد: ٹکور کرنا۔ سینکنا (...... والكِمَادَة) ٹکور کرنے کی پٹی۔
اَكْمَدُ اللَّوْنِ: بدلے ہوئے رنگ والا ہونا۔
الكَمَر: ہر وہ عمارت جس میں محراب جیسا ہو جیسے پل وغیرہ۔
كَمَزَ (ض) كَمْزًا العَجِينَ ونَحْوَهُ: گندھے ہوئے آٹے کو ہاتھ سے گول بنانا۔
الكُمْزَة: کھجور وغیرہ کا گچھا۔ ریت یا مٹی کا ٹیلہ۔ ج كُمَز.
كَمَسَ (ن) كُمُوسًا: تیوری چڑھانا۔
الاَكْمَسُ: جو دیکھ نہ سکتا ہو۔
كَمَشَ (ن) كَمْشًا النَّاقَةَ: اونٹنی کے تھن باندھنا...... فُلانًا بِالسَّيْفِ: تلوار سے اعضاء کو کاٹنا...... الزَّادُ: توشہ ختم ہونا۔
كَمِشَ (س) كَمَشًا: پھرتیلا اور پکے ارادہ والا ہونا۔
كَمُشَ (ک) كَمَاشَةً: دلیر ہونا۔ كَمُشَتِ الْمَرْأَةُ: چھوٹے پستان والی ہونا...... واَكْمَشَ فِي السَّيْرِ وغيرِهِ: تیز چلنا۔
اَكْمَشَ بِالنَّاقَةِ: اونٹنی کے پورے تھن کو باندھ دینا۔
كَمَّشَ الحَادِي بِالسَّوْقِ: حدی پڑھنے والے کا کوشش سے ہانکنا...... فُلانًا: جلدی کرانا...... ذَيْلَهُ: دامن سمیٹنا۔
اِنْكَمَشَ وتَكَمَّشَ الرَّجُلُ: دوڑنا۔
تَكَمَّشَ الجِلْدُ ونَحْوُهُ: سکڑنا۔ اِنْكَمَشَ الثَّوْبُ بَعْدَ الغَسْلِ: کپڑے کا دھونے کے بعد سکڑنا، سمٹنا۔
الكَمْش والكَمِش والكَمِيش مِنَ الرِّجَالِ: پھرتیلا۔ پکے ارادہ والا۔ عرب کے امثال سے ہے "كَمِيشُ الإِزَارِ" ازار سمیٹنے والا۔ یعنی پھرتیلا۔
الكَمُش والكَمُوش والكَمِشَة والكَمِيشَة مِنَ الإِنَاثِ: چھوٹے تھن یا پستان والی۔
الاَكْمَش: چھوٹے قدم والا جو دیکھ نہ سکتا ہو۔ مؤنث كَمْشَاء ج كُمْش.
كَمَعَ (ف) كَمْعًا فِي الإِنَاءِ: برتن میں منہ لگا کر پینا...... قَوَائِمَ الدَّابَّةِ: چوپایہ کی ٹانگیں کاٹنا...... فِي الْمَاءِ: پانی میں اترنا۔
كَمَعَتِ الدَّابَّةُ: آہستہ چلنا۔
كَامَعَهُ: ملانا۔ ہم بستری کرنا۔
اِكْتَمَعَ الإِنَاءَ: برتن میں منہ لگا کر پینا۔
الكَمْع: اترنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ فِي كَمْعِهِ" یعنی فلاں اپنے گھر اور اپنی جگہ

میں ہے۔ وادی کا گوشہ۔ قبا۔ پست زمین
(...... والکمیع) ہم خوابہ۔
الکمع :ران کی گرہ۔
المُکامِع :فا۔ اپنے قریب جس سے کوئی
بات پوشیدہ نہ رہے۔
کَمْکَمَ کَمْکَمَةً الشَّیْءَ :پوشیدہ کرنا۔
تَکَمْکَمَ :گول ٹوپی پہننا......فِیْ
ثِیَابِهٖ: چھپنا۔
الکَمْکَام :پستہ قد گٹھے بدن کا۔ مؤنث
کَمْکَامَةٌ
کَمَلَ (ن) وکَمُلَ (ک) وکَمِلَ
(س) کَمَالاً وکُمُوْلاً وتَکَمَّلَ وتَکَامَلَ
واکْتَمَلَ: پورا ہونا۔ کامل ہونا۔
کَمَّلَ واَکْمَلَ واسْتَکْمَلَ الشَّیْءَ :پورا
کرنا۔ کَمَّلَ واَکْمَلَ الشَّیْءَ :ٹوٹل کر
دینا۔
الکَمَلُ : کامل۔ پورا۔ کہا جاتا ہے "اَعْطَیْتُهٗ
الْمَالَ کَمَلاً" میں نے اس کو پورا مال دیا
اور یہ لفظ جمع اور واحد میں برابر ہے اور یہ نہ
تو مصدر ہے اور نہ صفت اور یہ تمہارے قول
اَعْطَیْتُهُ الْمَالَ کُلَّهٗ: جیسا ہے۔
الکَمَال :مص۔ اسم مصدر۔ کہا جاتا ہے
"لَکَ کَمَالُ الشَّیءِ" یعنی تمہارے لئے یہ
چیز کل ہے۔
الکَمِیْل: کامل۔
الکَامِیْلِیَا :ایک درخت جو کہ ہمیشہ سبز ہوتا
ہے اسکے پتے چمکیلے پھول بڑے سرخ رنگ
کے ہوتے ہیں۔ محض آرائش کے لئے اُگایا
جاتا ہے
الکَامِل :فا۔ جس کے اجزاء پورے ہوں
جس کی صفات پوری ہوں۔ ضد ناقص ج
کَمَلَة
تَکْمِلَةُ الشَّیْءِ: جس سے کوئی چیز پوری کی
جائے۔
المُکَمَّل :خیر یا شر میں کامل مرد۔
کَمَنَ (ن) وکَمِنَ (س) کُمُوْنًا: چھپنا۔
سمجھ میں نہ آنے والے کام میں دخل دینا۔

کَمَنَ (ن) کُمُوْنًا الشَّیْءَ :پوشیدہ کرنا۔
چھپانا۔
کَمِنَ (س) وکُمِنَ کُمُوْنًا :آنکھ میں
تاریکی یا پلکوں میں ورم والا ہونا۔ کَمِنَتْ
وکُمِنَتْ عَیْنُهٗ :تاریکی والی یا پلکوں میں
ورم والی ہونا۔
اَکْمَنَ الشَّیْءَ: چھپانا۔
تَکَمَّنَ واکْتَمَنَ: چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔
الکُمْنَة :آنکھ کی تاریکی یا پلکوں میں ورم۔
ایک بیماری جس سے آنکھ کی پلکیں سرخ ہو
جاتی ہیں۔
الکَمِیْن: بغیر سمجھے بوجھے کام میں دخل دینے
والا۔ ج کُمَنَاء :گھات اور کہا جاتا ہے
"هٰذَا اَمْرٌ فِیْهِ کَمِیْنٌ" یہ ایسا معاملہ ہے جس
میں ایسا فساد ہے جو ناقبل سمجھ ہے۔
الکَمُّوْن :زیرہ۔ الکَمُّوْنُ الحُلْو :انیسون
واحد کَمُّوْنَةٌ
المَکْمَن :چھپنے کی جگہ۔ ج مَکَامِن
المُکْتَمِن :مکین۔
الکَمَنْجَة :دوتارہ۔ سارنگی (دخیل)
کَمِهَ (س) کَمَهًا: اندھا ہونا۔ رتوندی والا
ہونا...... بَصَرُهٗ :تاریک ہونا اور بینائی کو
ناپید کرنا...... النَّهَارُ :دن کا غبار والا ہونا
......الرَّجُلُ: رنگ بدلا ہوا ہونا۔ عقل زائل
ہونا۔ سارے معانی میں صفت اَکْمَہ
:مؤنث کَمْهَاء ج کُمْه۔ الاَکْمَه
:اندھا۔ مادرزاد اندھا۔
تَکَمَّهَ فِی الاَرْضِ :حیران پھرنا صفت
کَامِهٌ ومُتَکَمِّهٌ :کہا جاتا ہے ذَهَبَتْ اِبِلُهُ
الکُمَّهٰی یعنی نہیں معلوم کہ اس کے اونٹ
کہاں گئے۔
مُکْمَهُ الْعَیْنَیْنِ :جس کی آنکھیں نہ کھل
سکیں۔
کَمْهَلَ الرَّجُلُ :کپڑوں کو جمع کرنا اور سفر
کے لئے باندھنا...... عَلَیْنَا :حق روکنا......
الحَدِیْثَ :پوشیدہ کرنا۔ معمہ جیسا کرنا......
المَالَ :جمع کرنا۔

تَکَمْهَلَ الشَّیْءُ :جمع ہونا۔
اِکْمَهَلَّ الرَّجُلُ :سمٹ کر بیٹھنا۔ سردی سے
سکڑنا۔
کَمٰی یَکْمِیْ کَمْیًا واکْمٰی۔ شَهَادَتَهٗ
وغَیْرَهَا :چھپانا کَمٰی وکَمّٰی نَفْسَهٗ :زرہ
اور خود سے اپنے آپ کو چھپانا۔ اَکْمٰی
عَلَی الاَمْرِ :پکا ارادہ کرنا۔ اَکْمٰی
المُحَارِبُ :لشکر کے زرہ پوش کو قتل کرنا۔
اَکْمَی الرَّجُلُ مَنْزِلَهٗ :مکان کو لوگوں کی نگاہ
سے پوشیدہ رکھنا۔
تَکَمَّی الشَّیْءَ :چھپنا...... الشَّیْءَ :حفاظت
کرنا اور چھپانا۔ تَکَمَّتِ الفِتْنَةُ
النَّاسَ :گھیر لینا۔
تُکُمِّیَ الْجَیْشُ :لشکر کے دلاور یا زرہ پوش
کا قتل کیا جانا...... القَوْمُ :مدہوش ہونا۔ گھیر لیا
جانا۔
اِنْکَمٰی :پوشیدہ ہونا۔
اِکْتَمٰی اِکْتِمَاءً :چھپنا۔
الکَمِیُّ :بہادر۔ دلاور۔ ہتھیار بند۔ زرہ
پوش۔ بھید کا محافظ۔ ج کُمَاة واَکْمَاء
المُتَکَمِّیُّ :ہتھیار بند۔ دلیر۔
کَنَّ (ن) کَنًّا وکُنُوْنًا وکَنَّنَ واَکَنَّ
الشَّیْءَ :گھر میں چھپانا اور دھوپ سے بچانا
......العِلْمَ وغَیْرَهٗ فِیْ نَفْسِهٖ :دل میں
چھپانا۔
اِکْتَنَّ الرَّجُلُ: چھپنا...... الشَّیْءُ :سفید ہونا۔
......المَرْاَةُ :عورت کا شرم وحیا سے منہ
چھپانا...... الشَّیْءَ: چھپانا۔
تَکَنّٰی تَکَنِّیًا :ہمیشہ گھر میں رہنا (اصل اس
کی تَکَنَّنَ ہے)
اِسْتَکَنَّ: چھپنا۔ گھر کی طرف لوٹنا۔
الکِنُّ :ہر چیز کی حفاظت اور پوشیدگی۔
منزل۔ گھر۔ ج اَکْنَان واَکِنَّة
الکَنَّة۔ کَنَّ: کا اسم مرہ۔ بہو یا بھاوج۔ ج
کَنَائِن
الکِنَّة :چیز کی حفاظت اور اس کی پوشیدگی
سفیدی۔

الکُنَّة: چھجہ۔ الگنی۔ کوٹھڑی کے اندر چھوٹی کوٹھڑی۔ ج کُنّات و کِنان.

الکِنان: چیز کی حفاظت اوراس کی پوشیدگی۔ ج اَکِنَّة.

الکِنانة: ترکش۔ تیردان۔ ج کَنائن کِنانات.

کانُونُ الاوّل و کانُونُ الثّانی: رومی مہینے مطابق دسمبر و جنوری۔

الکانُون والکانُونة: انگیٹھی۔ ج کَوانِین: وہ شخص جس کی صحبت سے پرہیز کیا جائے۔ وہ شخص جو بیٹھ کر خبر و واقعات کا پتہ لگائے تا کہ ان کو دوسری جگہ نقل کرے۔

الکَنِین: چھپا ہوا۔

المُستَکِنَّة: کینہ۔

کَنَبَ (ن) کُنُوبًا الرَّجُلُ: سخت ہونا۔ فقیری کے بعد مالدار ہونا۔

کَنَبَ (ض) کَنْبًا الشَّیئَ فِی جِرابِه: جمع کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔

کَنِبَتْ (س) کَنَبًا الیَدُ: ہاتھ کا کام کرنے سے سخت ہونا۔

اَکْنَبَ الشَّیئُ والیَدُ: سخت ہونا...... عَلَیْهِ لِسانَهُ: زبان روکنا عَلَیْهِ بَطنُهُ: سخت ہونا۔

الکانِب: قا۔ شکم سیر۔

الکَنَب: مص۔ کام کرنے سے ہاتھ کی سختی۔

الکِناب: خوشہ خرما۔

الکَنِیب: خشک درخت۔

الکُنْبَة: ظالم خبیث۔

المِکْنَب والمُکْنِب: کھودنے والا جس کے ہاتھ غم کی وجہ سے سخت ہوگئے ہوں۔

حافِرٌ مِکْنَبٌ ومُکْنِبٌ: سخت کھر۔

المُکْنَبِث: مرد پستہ قد۔ سخت بدن والا۔

کَنْبَثَ وتَکَنْبَثَ الرَّجُلُ: سکڑنا۔

رَجُلٌ کُنْبُثٌ وکُنابِث: گٹھے بدن کا مرد مضبوط و قوی مرد۔

الکُنْباث: گرنے والی ریت۔

وَجْهٌ کُنابِد: بدصورت چہرہ۔

رَجُلٌ کُنابِد: مرد بدصورت۔

الکِنْبِرَة: ناک کا موٹا سرا۔

تَکَنْبَشَ القَوْمُ: خلط ملط ہونا۔

الکَنْبُوش والکُنْبُوش: عرق گیر۔ منہ چھپانے کا برقع۔ ج کَنابِیش (دخیل)

کَنَتَ (ن) کَنْتًا فِی خَلْقِه: مضبوط ہونا۔ قوی ہونا۔

کَنِتَ (س) کَنَتًا السِّقاءُ: مشک کا کھردرا اور سخت ہونا۔

اِکْنَتَ الرَّجُلُ: خضوع کرنا۔ راضی ہونا۔

سِقاءٌ کَنِیتٌ: پانی روکنے والی مشک جس میں ٹپکے نہیں۔

الکُونْت: عزت داروں کا لقب جس کا معنی ہے امیر یا عزت دار (لاطینی لفظ)

اَلْکُنْتَراتُوا: دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کا باہمی معاہدہ کسی کام یا امر مخصوص شرائط کے ساتھ معاہدہ کو توڑنا۔

الکُنْتِیّ: قوی مضبوط۔

کَنْثَأَتْ کَنْثَأَةً اللِّحْیَةُ: داڑھی طویل اور گھنی ہونا۔

رَجُلٌ کَنْثَأُ اللِّحْیَةِ و کَنْثَأُوها: لمبی داڑھی والا مرد۔

کَنَدَ (ن) کُنُودًا النِّعْمَةَ: نعمت کی ناشکری کرنا۔

کَنَدَ (ن) کَنْدًا الشَّیئَ: کاٹنا۔

الکِنْدَة: پہاڑ کا ایک ٹکڑا۔

الکَنُد: ناشکرا۔ (مذکر و مؤنث)

الکَنُود: ناشکرا۔ بخیل۔ گنہگار۔ خدا کو ملامت کرنے والا۔ نعمتوں کو بھولنے والا اور مصائب کو شمار کرنے والا (مذکر و مؤنث) اَرْضٌ کَنُودٌ: کچھ نہ اگانے والی زمین۔

الکَنّاد: ناشکرا۔ بہت کاٹنے والا۔

الکُنْدُر: ایک خاردار درخت کا گوند۔ مضبوط بناوٹ والا اور جمع کی صورت میں کہا جاتا ہے "فِتْیانٌ کَنادِرَةٌ" مضبوط بناوٹ کے جوان۔

الکُنْدُرة: باز کے بیٹھنے کی جگہ۔ سخت و اونچی زمین۔

الکُنْدُرَةُ: جوتیوں کی ایک قسم۔

الکُنار: بیر (دخیل)

الکَنارِیّ: ایک خوش الحان پرندہ ہے جس کے بازو کے اگلے پر لمبے ہوتے ہیں اور اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور جزائر خالدات میں پایا جاتا ہے۔

الکِنّارَة والکَنّارَة: بربط یا ڈھول یا دف ج کَنانِیر و کِنّارات. الکِنارَة: کتان کے کپڑے کا ٹکڑا۔

کَنَزَ (ض) کَنْزًا المالَ: جمع کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔ زمین میں دفن کرنا...... الرُّمْحَ: نیزہ کو زمین میں گاڑنا...... الشَّیئَ فِی وِعاءٍ او اَرْضٍ: برتن یا زمین میں ہاتھ سے دبانا...... السِّقاءَ: مشک بھرنا (...... کِنازًا و کِنازًا) التَّمْرَ: خرما کو سردی کے زمانہ کے لئے ذخیرہ کر کے رکھنا۔

اِکْتَنَزَ: بھرنا۔ جمع ہونا...... اللَّحْمُ: جمع ہونا اور سخت ہونا...... الشَّیئُ فِی الوِعاءِ: برتن میں ہاتھ سے دبانا۔

تَکَنَّزَ لَحْمُهُ: گوشت کا اکٹھا ہونا اور سخت ہونا۔ گوشت کا گٹھا ہونا۔

الکَنْز: مص ہر ذخیرہ کی ہوئی قابل رغبت چیز۔ زمین میں دفن کیا ہوا مال۔ جس میں مال محفوظ رکھا جائے جیسے صندوق وغیرہ۔ ج کُنُوز اور کہا جاتا ہے "شَدَّ کَنْزَ القِرْبَةِ" یعنی بھر دیا۔

رَجُلٌ کَنِزُ اللَّحْمِ و کَنِیزُهُ و مَکْنُوزُهُ و مُکْتَنِزُهُ: بہت اور سخت گوشت والا اور کہا جاتا ہے "کِتابٌ مُکْتَنِزٌ بِالفَوائِدِ" فوائد سے بھری ہوئی کتاب۔

الکَناز: کھجور یا گیہوں ذخیرہ کرنے کا وقت۔

الکِناز: ٹھوس اور مضبوط گوشت والا۔ کہا جاتا ہے "جارِیَةٌ او ناقَةٌ کِنازٌ" بہت اور ٹھوس گوشت والی لونڈی یا اونٹنی۔ ج کُنُزٌ و کِنازٌ.

الـكَنِيْـز : کھجوریں جو سردی کے زمانہ کے لئے جمع کی جائیں۔

الكَنَّاز : مال کے جمع کرنے میں مبالغہ کرنے والا۔

الـمَـكْـنَـز : جس میں ذخیرہ کیا جائے ج مَكَانِز.

كَنَسَ (ن) كَـنْـسًا وكَنَسَ الْبَيْتَ : گھر میں جھاڑو دینا اور کہا جاتا ہے "كَـنَـسَ فِيْ وَجْـــهِ فُلَانٍ" اس نے فلاں سے ٹھٹھا کیا "وَمَـرُّوْا بِهِـمْ فَكَـنَـسُوْهُمْ" وہ ان کے اوپر گزرے اور ان کی جڑ مٹا دی۔

كَـنَـسَ (ض) كُـنُـوْسًـا وتَـكَـنَّـسَ الظَّبْيُ : ہرن کا جائے پناہ میں داخل ہونا۔تَـكَـنَّـسَ الـرَّجُلُ : خیمہ میں داخل ہونا۔تَـكَـنَّـسَـتِ الْمَرْأَةُ : عورت کا ہودہ میں داخل ہونا۔

إِكْتَنَسَـــتِ الـظِّبَـاءُ والبَقَرُ : ہرنیوں کا یا گائے کا جائے پناہ میں داخل ہونا۔

الـكُـنَـــاسَة : کوڑا کرکٹ۔کوڑا کرکٹ کی جگہ۔

الكَنِيْس : توبڑا۔یہودیوں کی عبادت گاہ۔

الكَنِيْسَة عِـنْـدَالـنَّـصَـارٰى : گرجا۔اور نصارٰی اپنے مذہب کے مؤمنین پر بھی بولتے ہیں۔یہودیوں کی عبادت گاہ۔ج كَنَائِس. الكَنِيْسَة : خوبصورت عورت۔

الـكِـنَــاس : ہرن کی پناہ لینے کی جگہ۔ج أَكْنِسَـة وكُنُس.

الكَانِس : فا۔ہرن جو اپنی پناہ کی جگہ میں داخل ہو ج كُـنَّــس وكُنُوس وكَوَانِـس "والـجَـوَارِي الـكُـنَّـس" ستارے یا نیل گائیں یا ہرنیاں۔

الكَنَّاس : بھنگی۔جھاڑو دینے والا۔

المِكْنَسَة : جھاڑو۔ج مَكَانِس.

المُكَانِس : ہمیشہ پناہ گاہ میں رہنے والا۔

الـمَـكْـنَس : وحشی جانوروں کے گرمی کی وجہ سے چھپنے کی جگہ۔

كَنَشَ (ن) كَـنْـشًـا الثَّوْبَ : کپڑے کے کنارے بننا......الـمِـسْـوَاكَ الـخَـشِـنَ : مسواک کا سرا نرم کرنا۔

أُكْنُشْهُ عَنِ الْأَمْرِ : جلدی کرانا۔

الـكُـنَّـاشَة : بیاض جس میں مفید اور نادر باتیں لکھ لی جائیں۔

الكُنَاشَات : جڑیں جن سے شاخیں پھوٹیں واحد كُنَاشَة.

الـكِـنْـشَـاءُ مِنَ الرِّجَالِ : چھوٹے چھوٹے گھنگھریالے بال والا بدصورت مرد۔

كَنَصَ : ٹھٹھا سے ناک کو حرکت دینا۔

الكُنَّاص : قوی اونٹ گدھے وغیرہ۔

كَنِظَ (ن ض) كَنْظًا وتَكَنَّظَ الْأَمْرُ فُلَانًا : غمگین کرنا۔

الكُنْظَة : غم۔بھینچ۔دباؤ۔

كَنَعَ (ف) كُـنُـوْعًـا : سمٹنا......عَنِ الْأَمْرِ : بزدل ہونا اور بھاگنا......النَّجْمُ : ستارے کا غروب ہونے کی طرف مائل ہونا......إِلَيْهِ : فروتنی کرنا اور نرم ہونا......فِيْهِ : لالچ کرنا۔ بِـاللّٰه : اللہ کی قسم کھانا......الْأَمْرُ : قریب ہونا الـمِـسْـكُ بِـالثَّوْبِ : مشک کا کپڑے سے چپکنا الـعُـقَـابُ : عقاب کا ٹوٹ پڑنے کے لئے بازوؤں کو سمیٹنا......أَصَابِعَهُ : انگلیوں کو مار کر خشک کرنا۔

كَنِعَ (س) كَنَعًا : خشک ہونا۔سکڑنا۔صفت كَنِعٌ. وكَنِعَ الرَّجُلُ : پچھاڑا جانا......الشَّيْءُ : لازم ہونا اور ہمیشہ رہنا۔

كَـنَّـعَ الشَّيْءَ : قبضہ کرنا......يَدَهُ : ہاتھ خشک کرنا اور شل کرنا......فُلَانًـا بِـالـسَّـيْفِ : بند دست پر تلوار مارنا......عَنْهُ : علیحدہ ہونا۔

أَكْـنَــعَ : فروتنی کرنا۔نرم ہونا۔ذلت کے قریب پہنچنا۔ سوال کرنا ...... الـعُـقَـابُ : عقاب کا ٹوٹ پڑنے کے لئے بازوؤں کو سمیٹنا۔الـقَوْمُ : اکٹھا ہونا......الإِبِلَ : اونٹوں کو قریب کرنا۔

تَـكَـنَّـعَ : قلعہ بند ہونا......الأَسِيْرُ فِيْ قِدِّهِ : تسمہ سے باندھا جانا......بِهِ : چمٹنا۔

إِكْتَنَعَ : حاضر ہونا۔قریب ہونا......عَـلَـيْـهِ : مہربان ہونا......الـقَـوْمُ : اکٹھا ہونا۔فُلَانٌ مِنِّيْ : قریب ہونا۔

الـكَـانِع : فا۔وہ جو قریب ہو۔جو چھوٹا ہو۔جو بعض بعض سے قریب ہو۔کہا جاتا ہے "أَنْفٌ كَانِعٌ" چپٹی ناک "أَسِيْرٌ كَانِعٌ" تسمہ سے بندھا ہوا قیدی رَجُلٌ كَانِعٌ : وہ شخص جو مع اہل و عیال کے تمہارے پاس آ پڑے اور تمہارے فضل و احسان کا طامع ہو۔

الـكَـنِـيْـع : سکڑا ہوا۔راستہ سے ہٹا ہوا۔ٹوٹے ہوئے ہاتھ والا......مِـنَ الـجُـوْعِ : سخت بھوک۔

الـكُـنَــاع : مرض کی وجہ سے ہاتھ پیروں کا چھوٹا ہونا گویا کہ کٹا ہوا یا مڑا ہوا ہے۔

الأَكْنَع والمُكْنَع اولمُكَنَّع : شل شدہ ہاتھ والا۔والأَكْـنَــعُ مِـنَ الأُمُوْرِ : ناقص۔ادھورا۔ج كُنْع. يَدٌمُكَنَّعَةٌ : شل ہاتھ۔

المَكْنُوْع : مفع۔دونوں ہاتھ کٹا ہوا۔

كَنَفَ (ن) كَـنْـفًـا الشَّيْءَ : حفاظت کرنا۔اپنے میں ملانا......الإِبِـلَ والإِبِـلِ : اونٹوں کے لئے باڑھ بنانا......عَنْهُ : علیحدہ ہونا...... الـدَّارَ : گھر میں پاخانہ بنانا......يَـدَهُ : پانی وغیرہ لینے کے لئے ہاتھوں کو ملانا......فُلَانًـا عَنِ الْأَمْرِ : روکنا۔

كَـنَفَ وأَكْنَفَ وكَانَفَ الرَّجُلَ : مدد کرنا۔اعانت کرنا۔

كَنَّفَ الرَّجُلَ : احاطہ کرنا۔گھیرنا۔

إِكْتَـنَفَ : اونٹوں کے لئے باڑھ بنانا(...... وتَكَنَّفَ) القَوْمُ فلَانًا : احاطہ کرنا۔وإِكْتَنَفَ القَوْمُ : پاخانہ بنانا۔

الـكِـنْـف : تاجر یا چرواہے کے سامان رکھنے والا برتن۔

الـكَـنَـف : جانب۔سایہ۔پرندہ کا بازو۔ج أَكْنَاف. وكَنَفُ الإِنْسَانِ : پہلو۔یا دونوں بازو اور سینہ۔کہا جاتا ہے "أَنْتَ فِيْ كَنَفِ الـلّٰـــهِ" تم اللہ کے حفظ و امان میں ہو(...... والكَنَفَة) گوشہ۔

الكَنِيْف : پردہ۔پردہ کرنے والا۔ڈھال۔جانوروں کا باڑہ۔پاخانہ۔دروازہ کا

چھجہ۔ ج كُنُف و كُنُف.
الكَانِفَة : روکنے والا۔ کہا جاتا ہے رَجُلٌ
مُكَنَّفُ اللِحْيَة : بڑی داڑھی والا مرد۔
دراز ریش مرد۔
الكُنْفُرَة : ناک کا بانسہ۔
اَلْكُنْفُرُوا : میٹھے پانی میں تیزی سے پھیلنے
والی بوٹی جو کہ سبز رنگ میں تہ بہ تہ ایک
دوسرے میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔
رَجُلٌ كُنْفَلِيْلُ اللِحْيَة : بڑی داڑھی والا
مرد۔
لِحْيَةٌ كُنْفَلِيْلَة : بڑی داڑھی۔
اَكْنَهَ واكْتَنَهَ الشَیْءَ : حقیقت کو پہنچنا۔
الكُنْهُ اَصْلُ شَیْءٍ : حقیقت شے۔ جوہر شے
غایت۔ الكُنْهُ : وقت۔
كَنَا يَكْنُو و كَنٰى يَكْنِی كِنَايَةً بِالشَّیْءِ عَنْ
كَذَا : کنایہ کرنا۔ لفظ بولنا اور اس کے غیر
مدلول کا ارادہ کرنا۔ مثلاً تم کہو "زَيْدٌ كَثِيْرُ
الرَّمَادِ" اور مراد لو کہ زید کریم ہے۔ متکلم کو
کان اور لفظ کو مَكْنِی عَنْهُ کہتے ہیں۔
كَنٰی يَكْنِی كُنْيَةً و كِنْيَةً و كَنّٰی تَكْنِيَةً
واَكْنٰی اِكْنَاءً. زَيْدًا اَبَا فُلَانٍ و كَنَاهُ و كَنَاهُ
بِاَبِیْ فُلَانٍ : کنیت رکھنا۔
تَكَنّٰی تَكَنِّيًا واكْتَنٰی اِكْتِنَاءً بِكَذَا : اپنی
کنیت رکھنا۔ وتَكَنّٰی الرَّجُلُ : مشہور ہونے
کے لئے اپنی کنیت بیان کرنا۔ چھپنا۔
الكُنْيَةُ والكِنْيَةُ والكُنْوَةُ والكِنْوَةُ : وہ نام
جو کسی کی تعظیم یا علامت کے لئے بولا جائے
وہ نام جو اب۔ ابن۔ ام یا بنت سے شروع
کیا جائے۔ ج كُنًی و كِنًی.
الكِنَايَةُ : مص اور اصطلاح میں کنایہ اس کو
کہتے ہیں کہ شے معین کو کسی ایسے لفظ سے تعبیر
کیا جائے جس کی دلالت اس پر صریح نہ ہو
اور ایسا کسی غرض کے لئے کرتے ہیں۔ مثلاً
سامعین سے بات کو مبہم رکھنا۔
الكَانِی : فا۔ ج كُنَاة و كَانُون.
الكَنِیّ : ہم کنیت۔ کہا جاتا ہے "هُوَ
كَنِيُّهُ" یعنی دونوں کے لئے ایک کنیت ہے

جیسے تم کہتے ہو "هُوَ سَمِيُّهُ" یعنی دونوں ہم
نام ہیں۔
كَهِبَ (س) وكَهُبَ (ك) كَهَبًا
وكُهُوبًا : سیاہی مائل بھورا ہونا۔ صفت
كَاهِبٌ واَكْهَبُ.
اِكْهَابَّ اِكْهِيْبَابًا. لَوْنُهُ : رنگ متغیر ہونا۔
الكُهْبَة : سیاہی مائل بھورا رنگ۔
رَجُلٌ اَكْهَبُ اللَّوْنِ : متغیر رنگ والا۔
كَهَدَ (ف) كَهْدًا وكَهَدَانًا الحِمَارُ
: گدھے کا دوڑنا ...... الحِمَارَ : گدھے کو
دوڑانا ...... الرَّجُلُ : تھکنا ...... فِی الطَّلَبِ
: اصرار کرنا۔
اَكْهَدَ : تھکنا ...... فُلَانًا : تھکانا۔
الكَهْد : مص۔ مشقت۔
الكَهْدَاء : باندی۔ لونڈی۔ کہا جاتا ہے اَتَانٌ
كَهُوْدُ اليَدَيْنِ : تیز رفتار گدھی۔
الكَهْدَل : جوان موٹی عورت۔ بڑھیا۔
مکڑی۔ نوجوان لڑکی۔
كَهَرَ (ف) كَهْرًا فُلَانًا : حقارت سے
ترش روئی سے پیش آنا۔ جھڑکنا۔ قہر کرنا۔
سسر داماد کا تعلق کرنا ...... النَّهَارُ : دن کا
بلند ہونا ...... الرَّجُلُ : ہنسنا ...... الحَرُّ : گرمی
تیز ہونا۔
الكُهْرُوْر والكُهْرُوْرَة : ترش رو جو لوگوں کو
جھڑکے۔ ج كَهَارِير. الكُهْرُوْرَة : ترش
روئی۔
كَهْرَبَ الشَّیْءَ : قوۃ کہربائیہ بھرنا۔
الكَهْرَبَاء والكَهْرَبَا : ایک درخت کا گوند
ہے کہ اس کو رگڑ دیا جاتا ہے تو تنکا وغیرہ کو
کھینچ لیتا ہے (دخیل) اصل میں کاہ ربا تھا۔
یعنی گھاس کو لے جانے والا۔ الكَهْرَبَاء
: بجلی۔
الكَهْرَبَائِيَّة والكَهْرَبِيَّة : بجلی کی قوت۔
تَكَهَّفَ الجَبَلُ : غاروں والا ہونا۔
اِكْتَهَفَ : غار میں داخل ہونا۔
الكَهْف : کھوہ۔ غار (غار اور کہف میں فرق
یہ ہے کہ غار چھوٹا ہوتا ہے اور کہف وسیع)

جائے پناہ۔ ج كُهُوْف.
الكَهْكَب : بیگن۔
الكَهْكَم والكَهْكَامَة : بیگن۔ عمر رسیدہ
بڑھا۔ خوفناک مرد۔
كَهْكَهَ. المَقْرُوْرُ : سردی زدہ کا سانس سے
ہاتھوں کا گرم کرنا ...... الاَسَدُ والبَعِيْرُ :
كَهْكَهَ کی آواز نکالنا ...... الشَّیْءُ : گرم
ہونا۔
تَكَهْكَهَ. عَنْهُ : ضعیف وکمزور ہونا۔
الكَهْكَهَة : مص۔ گرمی۔ شیر یا اونٹ کی
آواز کی نقل۔
الكَهْكَاه والكَهْكَاهَة : کمزور۔ خوفناک۔
كَهَلَ (ف) كُهُوْلًا وكَهُلَ (ك) كُهُوْلَةً:
ادھیڑ عمر کا ہونا۔
كَاهَلَ مُكَاهَلَةً الرَّجُلُ : شادی کرنا۔ ادھیڑ
عمر کا ہونا۔
اِكْتَهَلَ : ادھیڑ عمر کا ہونا ...... وتَكَهَّلَ)
النَّبَاتُ : پوری لمبائی کا ہونا۔
الكُهُوْلَة والكُهُوْلِيَّة : ادھیڑپن۔
الكَهْل : ادھیڑ عمر کا۔ تیس سے پچاس سال
تک کی عمر والا۔ ج كَهْلُوْن وكُهُوْل
وكِهَال وكُهْلان وكُهَّل.
الكَهْلَة. كَهْل : کا مؤنث ج كَهْلَات
وكَهَلَات.
الكَاهِل : فا۔ گردن کے قریب پیٹھ کا بالائی
حصہ۔ ج كَوَاهِل. كَاهِلُ القَوْمِ: قوم کا
معتمد۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ شَدِيْدُ
الكَاهِلِ" فلاں صاحب شوکت وقوت ہے۔
الكَهْوَل والكَهُوْل : مکڑی۔
الكُهْلُوْل : بہت ہنسنے والا۔ مرد فیاض۔
كَهَمَتْ (ف) كَهْمًا. الشَّدَائِدُ فُلَانًا
: خوف دلانا۔ آگے بڑھنے سے بزدل
بنانا۔
كَهِمَ (س) وكَهُمَ (ك) كَهَامَةً
وكُهُوْمًا : کمزور ہونا ...... السَّيْفُ : کند ہونا۔
كَهُمَ (ك) وكَهَمَ (ف) كَهَامَةً
وتَكَهَّمَ الرَّجُلُ : لڑائی اور مدد سے سستی

کرنا۔
اَکْھَمَ بَصَرُہٗ : نگاہ کمزور ہونا۔
الکَھَام والکَھِیْم : سست۔ عمر رسیدہ جس کے پاس کوئی مال نہ ہو اور جمع کی صورت میں بھی "قَوْمٌ کَھَام" کہا جاتا ہے۔
کَھْمَسَ الرَّجُلُ : چلنے میں دونوں پاؤں کو قریب قریب رکھنا۔ چلنے میں غبار اُڑانا۔
الکَھْمَس : شیر۔ بھیڑیا۔ بدصورت پستہ قد مرد۔
الکَھْمَل : ایسا شخص جس کی صحبت کو لوگ پسند نہ کریں۔
کَھَنَ (ف۔ن) کَھَانَةً وتَکَھَّنَ تَکَھُّنًا وتَکْھِیْنًا لِفُلَانٍ : غیب کی باتیں بتلانا۔
کَھُنَ (ک) "کَھَانَةً : کاہن ہونا یا کہانت طبیعت ثانیہ بن جانا۔
کَاھَنَ مُکَاھَنَةً : عطا کرنا۔ ایک دوسرے کو مدد دینا۔ میل ملاپ کرنا۔
الکِھَانَة : کاہن کا پیشہ۔
الکَھْنُوْت : کاہن کا فریضہ۔ کاہن کی تنخواہ۔ کاہن کا درجہ۔
الکَاھِن : فا۔ غیب دانی کا مدعی ...... عِنْدَ الیَھُوْد وعَبَدَة الاَوْثَان : پروہت ...... عِنْدَ النَّصَارٰی : جو کہنوت کے درجہ پر ہو ج کَھَنَة وکُھَّانٌ الکَاھِن : دوسرے کے کام کا متکفل اور کوشش کرنے والا۔
کَھِیَ یَکْھٰی کَھًی : چہرے پر چھائیں والا ہونا۔ گندہ ذہن ہونا۔ بزدل وکمزور ہونا۔
کَاھَی مُکَاھَاةً الرَّجُلَ : باہم فخر کرنا۔
اَکْھٰی : انگلیوں کے اطراف کو سانس سے گرمی پہنچانا ...... عَنِ الطَّعَام : باز رہنا۔
اِکْتَھَاہ اِکْتِھَاءً ا : تعظیم واجلال کرنا۔
الاَکْھٰی : چہرے میں چھائیں والا۔ گندہ ذہن۔ بزدل وکمزور۔ الاَکْھٰی : بے شگاف کا پتھر۔
الاَکْھَاء : شرفاء۔
کَاءَ یَکُوْءُ کَوْءً او کَاْوًا عَنْہُ : خوف کرنا۔ بزدل ہونا۔

اَکَاءَ ہ اِکَاءً و اِکَاءَةً : کسی کام پر اچانک پہنچنا اور پھر خوف سے چھوڑ دینا۔
الکَاءُ والکَاءَة والکَیُّ والکَیْئَة : کمزور دل والا۔ بزدل۔
کَابَ یَکُوْبُ کَوْبًا واکْتَابَ : بے دستہ کے کوزہ سے پینا۔
کَوَّبَ الشَّیْئَ : بٹے سے کوٹنا۔
الکُوْب : بے دستہ کا کوزہ۔ ج اَکْوَاب.
الکُوْبَة : فوت شدہ پر حسرت وافسوس۔
الکُوْبَة : شطرنج۔ نرد۔ ڈگڈگی۔ بربط۔ دوا وغیرہ پیسنے کا بٹا۔
کَوَّثَ الزَّرْعُ : چار پانچ پتوں والی ہونا۔
الکَوْث : جوتا۔
الکَوْثَلَة : فراخ سال۔
تَکَوْثَرَ الغُبَارُ : زیادہ اور تہ بتہ ہونا۔
الکَوْثَر : بہت اور تہ بتہ۔ بہت اور تہ بتہ غبار۔ بہت بڑا فیاض سردار۔ جنت کی ایک نہر۔
الکَوْثَلُ والکَوْثَلُ : جہاز کا پچھلا حصہ۔
کَاخَهٗ یَکُوْخُهٗ کَوْخًا وکَوَّخَهٗ وکَاوَخَهٗ مُکَاوَخَةً واَکَاخَهٗ اِکَاخَةً : لڑائی میں غالب آنا۔ کَاخَ الشَّیْئُ : پانی میں ڈبونا۔ مٹی میں دبانا۔ کَوَّخَهٗ : غالب بنانا۔ کَوَّخَ فُلَانًا : ذلیل کرنا۔ رد کرنا۔ کَوَّخَ الزِّمَامُ البَعِیْرَ : مغلوب کرنا۔ کَاوَخَهٗ : گالی گلوچ کرنا۔ اَکَاخَهٗ : ہلاک کرنا۔
تَکَاوَخَ الرَّجُلَانِ : باہم جنگ وجدال کرنا۔
الکَاخ والکِیْخ : دامن کوہ۔ ج کُیُوْخ واکْیَاخ : کہا جاتا ہے "رَجَعَ اِلٰی کُوْخِہٖ" یعنی پہلے اس نے کچھ بھلائی کی اور پھر باز رہا۔
الکُوْخ والکَاخ : جھونپڑی اور اسی سے ہے کُوْخُ الصَّائِد : کھیت یا باغ کی جھونپڑی جس کو کاشتکار کھیت کی حفاظت کے لئے اور باغبان باغ کی حفاظت کے لئے بنا لیا کرتے ہیں۔ ج اَکْوَاخ وکُوْخَان وکِیْخَان وکِوَخَة.

لَیْلَةٌ کَاخٌ : تاریک رات۔
الکَاخِیَةُ عِنْدَ اَرْبَابِ السِّیَاسَة : والی کا معتمد۔ محافظ اسرار۔ یہ اصل میں کتخدا تھا تحریف ہو کر کاخیہ بن گیا۔ ج کَوَاخ (دخیل)
کَادَهٗ یَکُوْدُهٗ کَوْدًا : روکنا۔ کَادَ بِنَفْسِہٖ : جان دینا۔
کَادَ یَکَادُ کَوْدًا ومَکَادًا ومَکَادَةً : فعل کرنے کے قریب ہونا اور نہ کرنا۔ جیسے "کَادَ یَضْرِبُ" مارنے کے قریب ہوا مگر مارا نہیں۔ اور یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اور اس کے خبر کے ساتھ حرف ان بہت کم آتا ہے اور کبھی ارادہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور اسی سے ہے اَکَادُ اُخْفِیْهَا یعنی میں نے اس کو پوشیدہ کرنے کا ارادہ کیا اور "عَرَفَ مَا یَکَادُ مِنْہُ" یعنی جو ارادہ کیا جائے اور کاد کے عوض میں "یُکِیْدُ یَفْعَلُ کَذَا" بھی سنا گیا ہے اور کبھی "کَادَ" زائدہ ہوتا ہے اور کلام کا صلہ واقع ہوتا ہے جیسے "لَمْ یَکَدْ یَرَاهَا" معنی میں لَمْ یَکَدْ یَرَاهَا کے۔
کَوَّدَ الشَّیْئَ : جمع کرنا اور ایک ڈھیر بنانا۔
اِکْوَادَّ اِکْوِیْدَادًا : بوڑھا ہونا اور لرزہ زدہ ہونا۔
الکُوْدَة : مٹی وغیرہ کا تودہ۔
المَکَادَة : مص۔ کہا جاتا ہے "لَا مَهَمَّ لِیْ وَلَا مَکَادَةَ" نہ تو مجھے اس کا قصد ہے اور نہ اس کے قریب ہوں۔
الکَوْدَن والکَوْدَنِیّ : غیر اصیل گھوڑا۔ ہاتھی۔ خچر ٹٹو۔ کَوْدَن کی جمع کَوَادِن.
کَوَّذَ الاِزَارُ : ازار کا گرنا اور ران کے اوپر حصہ تک آجانا۔
الکَاذَة : ران کے اوپر کا اُبھرا ہوا گوشت۔
الکَاذِیُّ : کیوڑہ۔
کَارَ یَکُوْرُ کَوْرًا. العِمَامَةَ ونَحْوَهَا عَلٰی رَاسِہٖ : سر پر پگڑی باندھنا ...... الاَرْضَ : زمین کھودنا۔

......فِـيْ مِشْيَتِهٖ : تیز چلنا......الـحِمْـالُ
الکَارَۃ : گٹھری اُٹھانا(...... کِیَارًا) الفَرَسُ
ذَنَبَہٗ : گھوڑے کا دوڑنے میں دم اٹھانا۔
کَوَّرَ العِمَامَۃَ : سر پر پگڑی باندھنا......ہٗ :
پچھاڑنا۔ نیزہ مار کر گرا دینا......المتَاعَ : تہ
بہ تہ رکھنا......اللّٰہُ اللَّیْلَ عَلَی النَّھَارِ : ایک کو
دوسرے میں داخل کرنا۔
کُوِّرَتِ الشَّمْسُ : آفتاب کی روشنی کو تہ کر
دینا اور بقول بعض مضمحل کر دینا۔
اَکَـارَ اِکَـارَۃً عَلَیْہِ : ضعیف و کمزور سمجھنا۔
ذلیل کرنا۔
تَکَوَّرَ : گرنا۔ پچھاڑا جانا۔ تیز گزر جانا۔
اِکْتَارَ اِکْتِیَارًا : عمامہ باندھنا......الفَرَسُ :
دوڑنے میں دم اٹھانا......الشَّـیْءُ : بعض کو
بعض پر ٹپکنا......الـرَّجُلُ : تیز چلنا۔ پچھاڑا
جانا۔ گرنا۔ کہا جاتا ہے "کَوَّرَہٗ فَاکْتَارَ" یعنی
اس نے پچھاڑا وہ گر گیا......الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ
: گالی دینے کے لئے آمادہ ہونا۔
اِسْتَـکَـارَ اِسْتِکَارَۃً : تیز دوڑنا۔ اپنی پیٹھ پر
گٹھری اٹھانا۔
الـکَـارُ : ایک قسم کا جہاز۔ غلہ سے بھرا ہوا
جہاز ج کَارَات.
الکَوْرُ : مص۔ عمامہ کا پیچ۔ بڑی جماعت۔
اُونٹوں یا گایوں کا گلہ۔ زیادتی۔ ج
اَکْوَار. الکَوْرُ : طبیعت۔ عادت۔ کہا جاتا
ہے "لَـہٗ کَوْرٌ کَرِیْمٌ" اس کی طبیعت اچھی
ہے۔
الکُوْرُ : مٹی کی انگیٹھی۔ ج اَکْوَار و اَکْوُر
و کِیْـرَان و کُـوْرَان. الکُوْر : بھڑوں کا
چھتا۔ لوہار کی بھٹی۔ (......والمَکْوَر) اُونٹ
کا کجاوہ۔ کجاوہ مع سامان۔
الـکَارَۃُ مِنَ الثِّیَابِ : دھوبی کے کپڑوں کی
گٹھری۔ غلہ کی ایک مقدار معلوم۔ ج
کَارَات.
الکُوْرَۃُ : ضلع۔ ج کُوَر.
الکُوَارَۃُ والکِوَارَۃُ الکُوَّارَۃ : شہد کی مکھیوں
کے لئے ٹہنی یا مٹی کا بنایا ہوا گھروندہ۔ شہد مع

موم کے۔
الکِوَارَۃُ : عمامہ۔ پگڑی۔ والکُوَارَۃ : تیز
دوڑ۔
اَلْکُوْزَار : ایک زہریلا پودا جس کو استعمال
کیا جائے تو انسانی پٹھے کمزور سے کمزور
ہوتے جاتے ہیں خاص کر اس وقت
خطرناک ہوتی ہے جب زخمی انسان کے
خون میں سرایت کر جائے۔
المِکْوَر والمِکْوَرَۃ : عمامہ۔
المُکَوَّرِیُّ والمِکْوَرِیُّ : فرومایہ۔ کمینہ۔
چوڑے بدن کا پستہ قد۔
کَـازَ یَکُـوْزُ کَـوْزًا : کوزے سے پینا......
الشَّیْءُ : جمع کرنا۔
تَکَوَّزَ. القَوْمُ : قوم کا اکٹھا ہونا۔
اِکْتَازَ : کوزے سے پینا......المَاءَ : کوزے
سے لینا۔
الکُوْزُ : کوزہ۔ ج اَکْوَاز و کِیْزَان و کِوَزَۃ
(دخیل)
مُکَوَّزُ الرَّاسِ : لمبے سر والا۔
اَلْکَازُ النَّفَطُ : پٹرول۔
کَـاسَ یَکُـوْسُ کَوْسًا البَعِیْرُ : ایک ٹانگ
کے زخمی ہونے کی وجہ سے تین ٹانگوں پر چلنا
فِـي السَّیْرِ : آہستہ چلنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ
یَکُـوْسُ فِـي السَّیْرِ" فلاں چلنے میں دیر کرتا
ہے......عَـلٰـي رَاسِہٖ : سر کے بل اُلٹ پڑنا
......فِی البَیْعِ : قیمت گھٹانا۔ کہا جاتا ہے "لَا
تَـکُـسْـنِـيْ یَـافُلَانُ فِي البَیْعِ" اے فلاں
میرے لئے قیمت مت گھٹا......الـحَیَّۃُ
: کنڈلی مارنا۔
کَاسَہٗ واَکَاسَہٗ اِکَاسَۃً : پچھاڑنا۔
کَوَّسَ الشَّیْءَ عَلٰی رَاسِہٖ : سرنگوں کرنا۔
تَکَوَّسَ الرَّجُلُ : سرنگوں ہونا۔
تَـکَـاوَسَ لَـحْـمُہٗ : گوشت کا تہ بہ تہ ہونا
العُشْبُ : گھاس کا گنجان اور بہت ہونا۔
اِکْتَاسَہٗ عَنْ حَاجَتِہٖ : روکنا۔
الکَاس. کَاْس : کا مخفف بمعنی پیالہ۔
الکَوْسُ : مص۔ دریا کا تلاطم۔ ڈوبنے کے

قریب ہونا۔
الکُوْسُ : ڈھول۔ ایک مثلث پیمانہ جس کو
بڑھئی استعمال کرتے ہیں۔ ج کُـوْسَـات
(دخیل) اُلْمُعَۃٌ کَوْسَاءُ : خشک گھاس کا مٹھا۔
آپس میں ایک دوسرے پر لپٹا ہوا۔ ج
کُوْس. رِمَالٌ کُوْسٌ : ریت تہ بہ تہ جما ہوا۔
الکُوْسِیُّ مِنَ الخَیْلِ : چھوٹی ٹانگوں والا
گھوڑا۔ مؤنث کُوْسِیَّۃ.
المَکَاس : سانپ کے کنڈلی مارنے کی جگہ۔
المِکْوَس : چکی کے پتھر درست کرنے کی
چھینی ج مَکَاوِس.
کَوْسَجَ وتَکَوْسَجَ الرَّجُلُ : کوسج ہونا۔
الکَوْسَج : صرف ٹھوڑی پر داڑھی والا۔ کم
دانتوں والا۔ آہستہ چلنے والا گھوڑا۔ ج
کَوَاسِج.
الکَوْسَج : ایک قسم کی مچھلی جس کی ناک آرہ
کی طرح ہوتی ہے۔
کَاشَ یَکُوْشُ کَوْشًا عَنْہُ : بہت گھبرانا۔
الْجَارِیَۃَ : جماع کرنا۔
کَوِعَ (س) کَـوَعًـا : بڑے بند دست والا
ہونا۔ مڑے ہوئے بند دست والا ہونا۔
صفت اَکْوَعُ مؤنث کَوْعَاء ج کُوْع.
کَـاعَ یَکُـوْعُ کَوْعًا الکَلْبُ : گرمی کی وجہ
سے بند دست پر چلنا۔ زخمی ہونے کی وجہ
سے بند دست پر چلنا۔
کَـوَّعَـہٗ بِـالسَّیْفِ : تلوار مارنے سے بند
دست کا ٹیڑھا کرنا۔
تَکَوَّعَتْ یَدُہٗ : بند دست کا ٹیڑھا ہونا۔
الـکَـاعُ والـکُـوْعُ : انگوٹھے کی جانب بند
دست کا کنارہ۔ ج اَکْوَاع.
الکَوَعُ : مص۔ بند دست کی ہڈی میں ٹیڑھا
پن۔ پیر کے انگوٹھے کا دوسری انگلیوں کی
طرف بہت جھکاؤ۔
کَـافَ یَکُـوْفُ کَوْفًا الادِیْمَ : چمڑے کے
کناروں کو ملا کر سینا۔
کَـوَّفَ الادِیْـمَ : ٹکڑے ٹکڑے کرنا......
الشَّیْءَ : علیحدہ کرنا......الکَاف : حرف کاف

لکھنا۔ اَلرَّجُلُ: کوفہ میں آنا۔

تَکَوَّفَ الْقَوْمُ تَکَوُّفًا وَ کُوْفَانًا عَلٰی غَیْرِ الْقِیَاسِ: جمع ہونا۔۔۔۔۔اَلرَّجُلُ: اہل کوفہ کے مشابہ ہونا یا اہل کوفہ کی طرف منسوب ہونا۔

اَلْکُوْفَۃُ: عراق کے ایک شہر کا نام۔ ریت کا گول سرخ ٹیلہ۔

اَلْکُوْفِیُّ: کوفہ کی جانب منسوب اور اسی سے ہے خط کوفی۔

اَلْکُوْفِیُّوْنَ: کوفہ کے نحوی حضرات۔

اَلْکُفُوْفِیَّۃُ. کُوْفِیُّ کا مؤنث۔ سر پر لپیٹنے کا رومال اور عوام اسے اَلْکَفِیَّۃُ کہتے ہیں۔

کُوْفَلَتِ الْمَرْأَۃُ ابْنَھَا: عورت کا بچے کو گول کپڑا لپیٹنا۔ اَلْکَافُوْلِیَّۃُ: مربع شکل کا سفید کپڑا جو کہ بچوں کو لپیٹا جاتا ہے۔

اَلْکُوْفَانُ وَالْکَوْفَانُ وَالْکَوَفَانُ وَالْکُوَّفَانُ: گول تودہ ریت۔ گول چیز۔ عزت وشوکت و بلندی و مشقت۔ نرکل بانس۔ لکڑی کا جھنڈا۔ اور کہا جاتا ہے "ظَلُّوْا فِیْ کُوْفَانٍ مِنْ اَمْرِھِمْ" ان کا معاملہ گڑبڑ ہوگیا "وَھُمْ فِیْ کُوْفَانٍ مِنْ ذٰلِکَ" وہ لوگ اس سے عزت وشوکت میں ہیں۔ یعنی لوگ گڑبڑی میں ہیں۔ کہا جاتا ہے "اَلنَّاسُ فِیْ کُوْفِیْ مِنْ اَمْرِھِمْ"۔

اَلْکُوْکَۃُ: ایک درخت جو دو یا تین میٹر سے زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ اس کے پتے انڈے کی شکل میں ہوتے ہیں اس کو کائین حاصل کیا جاتا ہے۔

اَلْکُوْکَائِیْنُ: ایک نشہ آور مادہ جو "کوکہ" سے نکالا جاتا ہے۔

کَوْکَبَ الْحَدِیْدُ: چمک اٹھنا۔ چم چم کرنا۔

اَلْکَوْکَبُ: ستارہ۔ تلوار۔ پانی۔ گرمی کی سختی۔ لوہے کی چمک دمک۔ لمبی نباتات۔ سردار قوم۔ شہسوار قوم۔ میخ۔ قید خانہ۔ ہتھیار بند۔ قریب البلوغ لڑکا۔ باغ کی کلی۔ فوج۔ پہاڑ۔ آنکھ کا پھولا۔ چیز کا بڑا حصہ۔ شبنم جو گھاس وغیرہ پر پڑی ہوئی ہو زمین کا خطہ کہ اس کا رنگ دوسرے خطہ سے مختلف ہو۔ کَوْکَبُ الْبِئْرِ: کوئیں کا سوت۔ ج کَوَاکِبُ کہا جاتا ہے "ذَھَبُوْا تَحْتَ کُلِّ کَوْکَبٍ" یعنی متفرق ہوگئے "وَیَوْمٌ ذُوْ کَوَاکِبَ" سختیوں والا دن۔

اَلْکَوْکَبَۃُ: ایک ستارہ۔ ایک کلی۔ جماعت۔

اَلْمُکَوْکَبُ: آنکھ کے پھولے والا۔

کَوْکَی کَوْکَوَۃً. اَلرَّجُلُ: تیز چلنے میں جھومنا۔ قد کا دوڑنا۔

اَلْکَوْکَاۃُ وَالْکَوَاکِیَۃُ: پستہ قد۔

اَلْمُکَوْکَی: بے برکت۔ کیکڑا۔

تَکَوَّلَ الْقَوْمُ: اکٹھا ہونا (۔۔۔۔۔ وَانْکَالَ اِنْکِیَالًا) اَلْقَوْمُ عَلَیْہِ: مار پیٹ گالی گلوچ کے لئے کسی پر ٹوٹ پڑنا۔

تَکَاوَلَ الرَّجُلُ: کوتاہی کرنا۔ باز رہنا۔

اَلْکَوْلَانُ وَالْکُوْلَانُ: بردی نام کی ایک گھاس واحد کَوْلَانَۃٌ.

اَلْاَکْوَلُ: پہاڑ کی مانند بلند زمین۔ ج اَکَاوِلُ.

کَامَ (ن) کَوْمًا وَ کَوْمَۃَ الْجَارِیَۃَ: جماع کرنا۔۔۔۔۔اَلْفَرَسُ وَغَیْرُہٗ: جفتی کرنا۔

کَوِمَتْ (س) کَوَمًا النَّاقَۃُ: اونٹنی کا بڑی کوہان والی ہونا۔

کَوَّمَ تَکْوِیْمًا التُّرَابَ: مٹی کو تودہ تودہ کرنا ۔۔۔۔۔ اَلْمَتَاعَ: سامان کا ڈھیر لگانا۔۔۔۔۔ثِیَابَہٗ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ: کپڑوں کو ایک کپڑے میں باندھنا۔

اِکْتَامَ اِکْتِیَامًا الرَّجُلُ: پیر کی انگلیوں کے اطراف پر بیٹھنا۔

اَلْکَوْمُ: اونٹوں کا گلہ۔ ج اَکْوَامٌ: بلند جگہ۔ ٹیلہ۔ ج کیمان.

اَلْکُوْمَۃُ وَالْکَوْمَۃُ: مٹی کا ڈھیر۔ ج کُوَمٌ وَاَکْوَامٌ.

اَلْاَکْوَمُ: بلند۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔ مؤنث کَوْمَاءُ ج کُوْمٌ.

اَلْکُوْمِسْیُوْن: بڑھئی کی اجرت۔ کمیشن ایجنٹ کی اجرت۔ سیاسی و تجارتی معاملات کو درست کرنے کے لئے ایک منظم جماعت جس کو عربی میں اَللَّجْنَۃُ بولتے ہیں۔

اَلْکُوْمِسْیُوْنْجِی: سامان برآمد کرنے والا۔

کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا وَ کِیَانًا وَ کَیْنُوْنَۃً الشَّیْءُ: نو پید ہونا۔ واقع ہونا۔ پایا جانا۔ ہونا۔ کان افعال ناقصہ میں سے ہے۔ مبتدا و خبر پر داخل ہوتا ہے۔ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور خبر کو مبتدا کے لئے ثابت کرتا ہے اور مبتدا کو اسم کان کہا جاتا ہے جیسے "کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا" اور کبھی تامہ ہوتا ہے جیسے "فَقَالَ اللّٰہُ لِیَکُنْ نُوْرٌ فَکَانَ نُوْرٌ" اور ثبت کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے "کَانَ اللّٰہُ وَلَا شَیْءَ مَعَہٗ" اور حصر کے معنی میں بھی جیسے "اِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ" اور وقع کے معنی میں جیسے "مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ" اور ینبغی کے معنی میں جیسے "مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَھَا" اور استقبال کے معنی کے لئے جیسے "یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا" اور زمانہ ماضی کے لئے جیسے "کَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ" اور زمانہ حال کے لئے جیسے "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" اور کبھی دوام و استمرار کا فائدہ دیتا ہے جیسے "کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا" اور کہا جاتا ہے "صَارَ اِلٰی کَانَ"۔ یعنی مرگیا اور تثنی اور جمع میں کہا جاتا ہے "صَارُوْا اِلٰی کَانُوْا" اور "کُنْتُ الْکُوْفَۃَ" یعنی میں کوفہ میں تھا "وَمَنَازِلُ اَقْفَرَتْ کَانَ لَمْ یَکُنْھَا اَحَدٌ" یعنی منازل خالی ہوگئے گویا کہ وہاں کوئی نہیں تھا۔ "وَکُنَّاھُمْ" بمعنی کُنَّا لَھُمْ.

کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا وَکِیَانًا عَلٰی فُلَانٍ: ضامن ہونا۔ ذمہ دار بننا۔

کَوَّنَ تَکْوِیْنًا الشَّیْءَ: پیدا کرنا۔ ایجاد کرنا۔

تَکَوَّنَ: پیدا کرنا۔ ایجاد ہونا۔ متحرک ہونا۔

اِکْتَانَ اِکْتِیَانًا بِفُلَانٍ وَعَلَیْہِ: ضامن ہونا۔ ذمہ دار بننا۔

اِسْتَکَانَ اِسْتِکَانَۃً لِفُلَانٍ :فروتنی کرنا۔ عاجزی ظاہر کرنا۔

اَلْکَوْن :مص۔ عالم وجود۔

اَلْکَوْنِیُّ :کون کی جانب منسوب۔

اَلْکُوْنِیُّ :عمر رسیدہ۔ بڑی عمر والا۔

اَلْکِیَان :مص۔ طبیعت۔ فطرت۔

اَلْکِیَانَہ :ضمانت۔ کفالت۔

اَلتَّکْوِیْن :مص۔ معدوم کو عدم سے وجود میں لانا۔ سِفْرُ التَّکْوِیْنِ :بائبل کی پہلی کتاب موسوم بہ کتاب پیدائش۔

اَلْکَائِن :فا۔ ہونے والا۔ واقعہ۔ حادثہ۔

اَلْکَائِنَۃ :مؤنث کائن حادثہ ج کَائِنَات وکَوَائِن۔ اَلْکَائِنَات :موجودات۔

اَلْکُنْتِیُّ والْکُنْتُنِیُّ :بڑی عمر والا۔ گویا کہ وہ اپنے قول "کُنْتُ فِی شَبَابِی کَذَا وکَذَا" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ تم کہتے ہو "اَصْبَحْتُ کُنْتِیًّا" یعنی میں بڑی عمر والا ہو گیا ج کُنْتِیُّوْنَ وکُنْتُنِیُّوْن اور کُنْتُنِی میں نون وقایہ ہے تا کہ ضمہ ظاہر ہو جائے جس طرح کی ضَرَبَنِی: میں فتحہ ظاہر ہونے کے لئے نون لاتے ہیں۔

اَلْمَکَان :کسی شے کے ہونے کی جگہ ج اَمَاکِن واَمْکِنَۃ واَمْکُن (اخیر نادر ہے)

اَلْمَکَانَۃ :موضع۔ جگہ۔ مرتبہ۔ ج مَکَانَات.

اَلْمَکِیْنُ :مرتبہ والا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَکِیْنٌ عِنْدَ فُلَانٍ" فلاں فلاں کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے۔ کہا جاتا ہے مَکْوُنٌ فِیْہِ :یعنی موجود۔

کَوِہَ (س) کَوْھًا: متحیر ہونا۔

کَاہَ یَکُوْہُ کَوْھًا الشَّیْئَ :منہ سونگھ کر بو معلوم کرنا۔

کَوَّہَ النَّارَ :آگ بھڑکانا۔

تَکَوَّہَ عَلَیْہِ الْاَمْرُ :پراگندہ و پریشان ہونا۔

کَوَّیَ فِی دَارِہٖ کُوَّی :روشندان بنانا۔

تَکَوَّی تَکَوِّیًا الرَّجُلُ :تنگ جگہ میں داخل ہونا اور سمٹنا۔

اَلْکَوُّ والْکَوَّۃ والْکُوَّۃ :روشن دان۔ ج کِوَاء وکُوًی وکَوَّات وکُوَّات. کُوَی النَّھْرِ :دریا کے نالے۔

کَوَی یَکْوِیْ کَیًّا فُلَانًا :لوہے وغیرہ سے داغ دینا۔ کَوَتِ الْعَقْرَبُ فُلَانًا :بچھو کا ڈسنا۔ ڈنک مارنا۔ تم کہتے ہو "کَوَانِی بِعَیْنِہٖ" یعنی اس نے مجھ کو تیز نظر سے دیکھا۔

اَکْوَی اِکْوَاءً :زبان سے تکلیف پہنچانا۔

کَاوَی مُکَاوَاۃً :باہم گالی گلوچ کرنا۔

اِکْتَوَی :داغ لگنا......الرَّجُلُ :اپنے آپ کو داغ دینا۔ اپنی آپ تعریف کرنا ان صفات سے جو فی الحقیقت نہ ہوں۔

اِسْتَکْوَی فُلَانًا :داغ لگانے کو کہنا...... الرَّجُلُ: داغے جانے کا وقت قریب ہونا۔

اَلْکَیَّۃ. کَوَی :کا اسم مرۃ۔ داغ لگانے کی جگہ۔

اَلْکَوَّاء :اسم مبالغہ۔ بدزبان۔ بہت گالی بکنے والا۔

اَلْمِکْوَاۃ :داغ دینے کا لوہا۔ استری کرنے کا لوہا۔ ج مَکَاوٍ.

اَلْمِکْوَلَۃ والْکَاوِیَاء :بکریوں پر نشان لگانے کا آلہ۔

کَیْ :حرفِ تعلیل ہے۔ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور تقدیر ان کی وجہ سے نصب دیتا ہے جیسے "جَاءَ کَیْ یَسْئَلَ" یعنی آیا تا کہ پوچھے اور ما استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے "کَیْمَ جِئْتَ" یعنی تم کیوں آئے اس صورت میں یہ حرفِ جر ہوگا۔

وقف کی صورت میں اس کے ساتھ ہا متصل ہے تو کہا جاتا ہے کَیْمَہْ جیسا کہ لِمَہْ کہا جاتا ہے اور مَا مصدریہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے "یُرْجَی الْفَتٰی کَیْمَا یَضُرُّ وَیَنْفَعُ".

اور اَنْ مصدریہ مقدرہ پر وجوبا داخل ہوتا ہے جیسے "جِئْتُکَ کَیْ تُکْرِمَنِی" میں تمہارے پاس اس لئے آیا کہ تم میرا اکرام کرو اور اکثر اس کا استعمال لام کے بعد ہوتا ہے جیسے جِئْتُ لِکَیْ تُکْرِمَنِی.

کَاءَ یَکِیْئُ کَیْئًا عَنِ الْاَمْرِ :اعراض کرنا۔

اَلْکَاءُ والْکَیْءُ والْکَاءَۃُ والْکَیَاۃ :بزدل۔

کَیَّتَ الْوِعَاءَ :برتن بھرنا...... الْجَھَازَ: سامان تیار کرنا اور آسان کرنا۔

کَیْتَ وکَیْتَ اور کبھی کَیْتِ وکَیْتِ مکسورًا کہتے ہیں اور ان سے بات کا کنایہ کیا جاتا ہے۔ تم کہتے ہو "قَالَ فُلَانٌ کَیْتَ وکَیْتَ" یعنی فلاں نے ایسا ایسا کہا اور کَیْتَ کَیْتَ بغیر واو کے بھی استعمال کرتے ہیں اور ان کا استعمال مکرر ہی ہوتا ہے۔

کَاخَ یَکِیْخُ کَیْخًا السَّیْفُ فِیْہِ :تلوار کا اثر کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا کَاخَ فِیْہِ السَّیْفُ" یعنی تلوار نے اس پر کام نہیں کیا۔

اَکَاخَہٗ اِکَاخَۃً :ہلاک کرنا۔

اَلْکَیْخ :موٹا (مذکر و مؤنث) کِیْخٌ اَکْیَخُ : کھردرا۔ موٹا۔ جیسے کہا جاتا ہے یَوْمٌ اَیْوَمُ.

اَلْکَیْخ :سختی۔ موٹاپا۔

کَادَہٗ یَکِیْدُہٗ کَیْدًا :مکر کرنا۔ فریب کرنا۔ مکر سکھلانا۔ جنگ کرنا۔ برارادہ کرنا...... الزَّنْدُ :چقماق کا آگ نکالنا۔ کَادَ لِفُلَانٍ :حیلہ کرنا اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یَکِیْدُ اَمْرًا مَا اَدْرِی مَا ھُوَ" جبکہ وہ پھسلائے اور فریب دے و "بَلَغُوْا الْاَمْرَ الَّذِیْ کَادُوْا" یعنی جس امر کا وہ ارادہ کرتے تھے اس کو انہوں نے حاصل کر لیا...... بِنَفْسِہٖ: جان دینا...... الشَّیْئَ :تیار کرنا...... الرَّجُلُ :قے کرنا۔

کَایَدَہٗ مُکَایَدَۃً :مکر و فریب کرنا۔

تَکَایَدَ الرَّجُلَانِ :ایک دوسرے کے ساتھ مکر کرنا۔

اِکْتَادَ اِکْتِیَادًا :حیلہ کرنا۔ مکر و فریب کرنا۔

اَلْکَیْد :مص۔ حیلہ۔ مکر۔ خباثت۔ لڑائی۔ قے ج کِیَاد کہا جاتا ہے "غَزَا فَلَمْ یَلْقَ کَیْدًا" یعنی اس نے مقاتلہ نہیں کیا "وَلَا کَیْدًا وَلَا ھَمًّا" یعنی نہ تو سختی کرتا ہوں اور نہ اس کا ارادہ۔

اَلْکَیَّاد :بہت مکر کرنے والا۔

اَلْمَکِیْدَۃ : اسم ہے کَادَ کا۔ مکر۔ دھوکا۔ خباثت ج مَکَائِد۔ کید : کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے تو اس سے مُراد مہلت دینی یا مکاروں کو ان کے فعل پر سزا دینی ہوتی ہے۔

کَارَ یَکِیْرُ کَیْرًا۔ اَلْفَرَسُ : دوڑنے میں دُم اٹھانا۔

اَکَارَ عَلَیْہِ یَضْرِبُہٗ : متوجہ ہونا۔

تَکَایَرَا : ایک دوسرے کو مارنا۔

اَلْکِیْر : لوہار کی بھٹی۔ ج اَکْیَار و کِیَرَۃ۔

اَلْکَیِّر : دوڑنے میں دُم اُٹھانے والا۔

کَاسَ یَکِیْسُ کَیْسًا و کِیَاسَۃً اَلْغُلَامُ : زیرک ہونا۔ ذہین ہونا...... فُلَانًا : دانائی میں غالب آنا...... اَلْجَارِیَۃَ : جماع کرنا۔

کَیَّسَہٗ تَکْیِیْسًا : زیرک و ذہین بنانا۔

کَایَسَہٗ مُکَایَسَۃً : دانائی میں مقابلہ کرنا...... ہٗ فِی الْبَیْعِ : بیچنے میں مقابلہ کرنا۔

اَکَاسَ اِکَاسَۃً و اَکْیَسَ اِکْیَاسًا : ذہین اولاد والا ہونا۔

تَکَیَّسَ : دانائی ظاہر کرنا۔ بتکلف دانا بننا۔

اَلْکَیْس : مص۔ عقل، سمجھ، دانائی، زیرکی۔ بخشش۔ جماعت۔ کاموں میں سنجیدگی۔

اَلْکِیَاسَۃ : مص۔ جو چیز نافع ہو اس کے استخراج کی قدرت۔

اَلْکِیْس : تھیلی۔ بٹوہ۔ ج اَکْیَاس و کِیَسَۃ : جھلی جس میں بچہ رہتا ہے۔

اَلْکَیِّس : دانا۔ سمجھدار۔ اچھی سمجھ بوجھ والا۔ ج اَکْیَاس و کَیْسیٰ مؤنث کَیِّسَۃ ج کِیَاس۔

اَلْمُکَیَّس : سمجھدار۔

کَیْسَان : بغیر الف لام کے اسم ہے غدر کے لئے۔ جب کوئی بے وفائی کرے تو کہا جاتا ہے رَکِبَ فُلَانٌ کَیْسَانَ۔

اَلْاَکْیَس : اسم تفضیل۔ مؤنث کَیْسیٰ و کُوْسیٰ ج کِیَس۔

اَلْمِکْیَاسُ مِنَ النِّسَاءِ : وہ عورت جو عقلمند بچوں کو جنے۔ ج مَکَایِیْس۔

کَاصَ یَکِیْصُ کَیْصًا و کُیُوْصًا و کَیَصَانًا : کسی چیز سے عاجز ہونا...... الطَّعَامَ : تنہا کھانا۔...... مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ : بہت کھانا پینا۔ الرَّجُلُ : تیز چلنا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّ یَکِیْصُ" جلدی کرتا ہوا گزرا و "کِصْنَا عِنْدَہٗ مَاشِئْنَا" ہم نے اس کے پاس جو کچھ جی میں آیا کھایا۔

کَایَصَ مُکَایَصَۃً الْاَمْرَ اَوِ الْعَمَلَ : مشق کرنا۔

اَلْکَیْص : مص۔ سخت بخیل۔ درشت خو۔ گٹھے ہوئے بدن کا پستہ قد۔

کَیِّصٌ و کَیْصیٰ و کِیْصیٰ و کَیُصیٰ : تنہا اترنے والا۔ تنہا کھانے والا اور کسی کا خیال نہ کرنے والا۔

اَلْکِیْصُ والکَیِّصُ مِنَ الرِّجَالِ : مضبوط پٹھے والا۔

کَاعَ یَکِیْعُ کَیْعًا و کَیْعُوْعَۃً عَنْہُ : بزدل ہونا۔ خائف ہونا۔ صفت کَاعٍ و کَائِعٌ ج کَاعَۃ۔

کَافَ یَکِیْفُ کَیْفًا الشَّیْءَ : کاٹنا۔

کَیَّفَ الشَّیْءَ : ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ کیفیت معلوم بنانا۔

تَکَیَّفَ : ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ کسی کیفیت پر ہونا۔

اِنْکَافَ اِنْکِیَافًا الشَّیْءُ : کاٹنا۔

کَیْفَ : اسم مبہم مبنی علی الفتحہ ہے اور اکثر اس کا استعمال استفہام کے لئے ہوتا ہے جیسے "کَیْفَ زَیْدٌ" اور کبھی شرط کے لئے آتا ہے کبھی "مَا" لگاتے ہیں اور کبھی نہیں جیسے کَیْفَمَا تَصْنَعْ اَصْنَعْ و کَیْفَ تَصْنَعْ اَصْنَعْ : اور کہا جاتا ہے "کَیْفَ لِیْ بِفُلَانٍ" اس کے جواب میں تم کہتے ہو کُلُّ الْکَیْفِ : جر کے ساتھ۔ مثل دوسرے معربات کے اور فتحہ کے ساتھ اپنی حالت پر باقی رہتے ہوئے۔

کَیْفِیَّۃُ الشَّیْءِ : صفت۔ حالت ج کَیْفِیَّات۔

اَلْکِیْفَۃ : کپڑے کا ٹکڑا جس سے کرتے کے دامن کے اگلے حصہ میں پیوند لگائیں۔ ج کِیَف۔

اَلْکَیْکَۃ : انڈا۔ ج الکَیَاکِی اور تصغیر کُیَیْکَۃ و کُیَیْکِیَۃ۔

کَالَ یَکِیْلُ کَیْلًا و مَکِیْلًا و مَکَالًا و کَیَّلَ الْقَمْحَ وَغَیْرَہٗ : ناپنا اور کبھی دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا جیسے "کِلْتُ زَیْدًا الطَّعَامَ" اور کبھی مفعول اوّل پر لام داخل ہوتا ہے۔ جیسے کِلْتُ لِزَیْدٍ الطَّعَامَ۔ کَالَ الدَّرَاھِمَ : تولنا۔ الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ : اندازہ کرنا اور کہا جاتا ہے "ھٰذَا طَعَامٌ لَا یَکِیْلُنِیْ" یعنی اس پیمانہ کا غلہ میرے لئے کافی نہیں۔

کَالَ یَکِیْلُ کَیْلًا الزَّنْدُ : چقماق کا بے آگ ہونا۔

کَیَّلَ الْقَمْحَ : گیہوں ناپنا...... الرَّجُلُ : بزدل ہونا۔

کَایَلَہٗ مُکَایَلَۃً : دوسرے کے قول یا فعل کی مانند کہنا یا کرنا۔ گالی دینا اور بڑھ جانا اور کہا جاتا ہے "کَایَلْتُ فُلَانًا" یعنی اس نے میرے لئے اور میں نے اس کے لئے ناپا۔ دونوں مُکَایِلَانِ کہے جائیں گے "و کَایَلَ الْفَرَسُ الْفَرَسَ فِی الْجَرْیِ" یعنی ایک گھوڑے نے دوسرے گھوڑے کا دوڑنے میں مقابلہ کیا اور کہا جاتا ہے "کَایَلْنَاھُمْ صَاعًا بِصَاعٍ" یعنی ہم نے ان کو پورا پورا بدلہ دیا۔

تَکَیَّلَ الرَّجُلُ : میدانِ جنگ میں آخری صف میں کھڑا ہونا۔

تَکَایَلَ الرَّجُلَانِ : گالی اور کینہ میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔ ایک کا دوسرے کے لئے ناپنا۔

اِکْتَالَ اِکْتِیَالًا مِنْہُ وَعَلَیْہِ : اپنے لئے ناپنا۔

اَلْکَیَّال : ایک ٹیڑھا سا آلہ ہے جو قلعہ کے گرانے میں کام آتا ہے۔

اَلْکَیْل : مص۔ ناپنے کا آلہ۔ چنگاری جو چقماق سے گرے۔ ج اَکْیَال۔

الکَیْلَة : کال کا اسم مرۃ۔ ناپنے کا برتن فِیْ بَسرِ الشَام : دودھ کا پیمانہ۔ ج کَیْلَات اور عرب کے امثال میں سے ہے "اَحَشَفًا وَسُوْءَ کَیْلَة" اس وقت بولا کرتے ہیں جب کہ دو بری باتوں کو کوئی جمع کرے۔ مراد یہ کہ بری کھجور بھی اور پھر اس پر بری تول بھی۔

الکِیْلَة : کال کا اسم۔ اور اسم نوع۔

الکِیَالَة : ناپنے کا پیشہ۔ ناپنے کی اجرت۔

الکَیَّال : وہ شخص جو ناپنے کا پیشہ اختیار کرے۔

الکُیُوْل : میدانِ جنگ کی آخری صف۔ اُونچی زمین۔ بزدل (...... والکَیِّل) چنگاری جو چقماق سے جھڑے۔

المِکْیَل والمِکْیَلَة ج۔ مَکَایِل والمِکْیَال ج مَکَایِیْل : جس سے ناپا جائے۔

اَلْکَیْلُوسُ : ایک سفید مائع مادہ جو کہ زود ہضم مطعومات کا جوس ہوتا ہے۔

اَلْکِیْلُوغرَام : کلوگرام جو کہ ہزار گرام وزن کا ہوتا ہے اور گرام اوقیہ کا چوبیسواں جز ہوتا ہے۔

المَکِیْل والمَکْیُوْل : ناپا ہوا۔

الکِیْمِیَاء والکِیْمِیَا : اکسیر۔ جس کے متعلق خیال تھا کہ اس سے سونا چاندی بن جایا کرتا ہے۔ "عِلْمُ الکِیْمِیَا او الکِیْمِیَا عِنْدَ القُدَمَاء : وہ علم ہے جس میں اس سے بحث کی جائے کہ کس طرح ایک معدنی چیز کو دوسرے کی طرف خصوصاً سونے کی طرف تبدیل کر سکتے ہیں اور یا تمام امراض کے لئے دوا کا استنباط...... عِنْدَ المُتَاخِرِین : وہ علم ہے جس میں اجسام کے طبائع وخواص سے بواسطہ حل وترکیب کے بحث ہو اور نسبت کے وقت کِیْمِیّی وکِیْمَوِیّ کہتے ہیں۔ ج کِیْمِیُوْنَ وکِیْمَوِیُّوْنَ.

کَانَ یَکِیْنُ کَیْنًا لِفُلَانٍ : فروتنی کرنا۔ عاجزی ظاہر کرنا۔

اَکَانَهُ کَانَهُ اللّٰهُ : عاجز کر دینا۔ مطیع کرنا۔ فرمانبردار بنانا۔

اِکْتَانَ اِکْتِیَانًا : غمگین ہونا اور غم کو چھپانا۔

اِسْتَکَان : کون کے مادہ میں مذکور ہے۔

الکِیْنَة : بیری۔ ضمانت۔

الکِیْنَة : سختی۔ ذلت۔ حالت۔ کہا جاتا ہے "بَاتَ فُلَانٌ بِکِیْنَةِ سُوْءٍ" یعنی اس نے بری حالت میں رات گزاری۔

الکِیْنَا. کُوْنِیْن (دخیل)

کَاهَ یَکِیْهُ کَیْهًا فُلَانًا : منہ سونگھ کر بو معلوم کرنا۔

الکَیِّهُ : وہ شخص جو اپنے حیلے سے عاجز آ چکا ہو۔

ل

اَللّامُ: بنیادی حروف میں سے تیئسواں حرف ہے۔ یہ حرف ذلقیہ سے ہے۔

للامُ: تین قسمیں ہیں:

(۱) عامل بعمل جر (۲) عامل بعمل جزم (۳) غیر عامل۔

(۱) جارہ۔ اسم ظاہر اور ضمیر واحد متکلم کے ساتھ مکسور ہوتا ہے جیسے لِـزَیْـدٍ وَلِـیْ اور مستغاث بیا اور ضمائر غیر واحد متکلم کے ساتھ مفتوح جیسے یا لَلّٰہِ وَلَکَ وَلَنَا وَلَہٗ۔

یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے اسم پر داخل ہونے والے کئی معنوں میں آتا ہے۔

(۱) اختصاص جیسے "اَلْجَنَّۃُ لِلْمُؤْمِنِ" جنت مومنین کے لئے خاص ہے۔

(۲) استحقاق جیسے "اَلْـعِزَّۃُ لِلّٰہِ" عزت کا مستحق اللہ تعالٰی ہے۔

(۳) ملکیت جیسے ﴿لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾: اللہ ہی مالک ہے ان چیزوں کا جو آسمان وزمین میں ہیں۔

(۴) تبلیغ جیسے "قُلْتُ لَہٗ وَفَسَّرْتُ لَہٗ" میں نے اس سے کہہ دیا میں نے اس سے بیان کردیا۔

(۵) تعدیہ جیسے "مَـا اَشَـدَّ حُـبَّ زَیْـدٍ لِعَمْرٍو" زید کو عمرو سے کتنی شدید محبت ہے۔

(۶) قسم جیسے "لِلّٰہِ لَا َفْعَلَنَّ ھٰذَا" قسم اللہ کی میں اس کو ضرور کروں گا۔

(۷) صیرورت جیسے "وُلِدَ الْاِنْسَانُ لِحَیٰوۃٍ اَبَـدِیَّۃٍ" انسان ہمیشہ کی زندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کو لام عاقبت اور لام المال بھی کہتے ہیں۔

(۸) تعلیل جیسے "وَیَـوْمَ عَـقَـرْتُ لِلْعَذَارٰی مَـطِیَّتِی" اور اس دن کہ باکرہ چھوکریوں کے لئے میں نے اپنی اُونٹنی کو ذبح کیا۔

(۹) موافقت الٰی جیسے "بِـاَنَّ رَبَّـکَ اَوْحٰی لَھَا"۔

(۱۰) موافقت علٰی جیسے "یَـخِـرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ"۔

(۱۱) موافقت فی جیسے "وَنَـضَـعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ"۔

(۱۲) بمعنی عِنْدَ جیسے "کَتَبْتُہٗ لِـخَـمْـسٍ خَـلَـوْنَ" پانچویں تاریخ کے گزرنے پر میں نے اس کو لکھا۔ اور اس کو لام تاریخ بھی کہتے ہیں۔

(۱۳) موافقت بعد جیسے "اَقِـمِ الصَّـلٰـوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ"۔

(۱۴) موافقت مَعْ جیسے "فَـلَـمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّی وَمَالِکًا. لِطُوْلِ اِجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ مَعًا."

(۱۵) موافقت مِنْ جیسے "سَـمِـعْـتُ لَـہٗ صُرَاخًا" میں نے اس سے چیخ سنی۔

(۱۶) موافقت عَنْ جیسے "قَـالَ الَّـذِیْـنَ کَفَرُوْا لِـلَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْہِ"۔

(۱۷) زائدہ جیسے "ضَرَبْتُ لِزَیْدٍ" میں نے زید کو مارا اور فعل پر داخل ہونے والا۔ تقدیر اَنْ سے فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور ان مع اپنے مدخول کے مصدر مجرور باللہ کی تاویل میں ہوتا ہے اور یہ یا تو تعلیل کے لئے ہوتا ہے جیسے "جِئْتُکَ لِتُعَلِّمَنِیْ" میں تیرے پاس اس لئے آیا کہ تو مجھے تعلیم دے اور یا تاکید نفی کے لئے اور اس صورت میں کان منفی اس سے پہلے آتا ہے اور اس کو لازم جحود کہتے ہیں جیسے "مَـا کَـانَ زَیْـدٌ لِیُکْرِمَکَ" زید ہرگز تیری تعظیم کے لئے نہ تھا۔

(۲) لازم جازمہ اور وہ لام امر ہے اور اس کا نام لام طلب بھی ہے اور یہ مکسور ہوا کرتا ہے جیسے "لِیَحْکُمَ اللّٰہُ" اور کبھی مفتوح بھی ہوتا ہے اور واؤ اور فا کے بعد اکثر ساکن ہوتا ہے جیسے "فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ" اور ثم کے بعد بھی کبھی ساکن ہوتا ہے جیسے "ثُمَّ لْیَقْضُوْا"۔

(۳) غیر عاملہ اور یہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور وہ لام ابتدا ہے جیسے "لَزَیْدٌ قَائِمٌ وَ اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ"۔

اور لام جواب بعد لَـوْ وَلَـوْ لَاوَ قسم جیسے "لَـوْ عُـدْتُـمْ لَـعُـدْنَـا وَلَـوْلَا زَیْـدٌ لَهَـلَـکْـنَـا" و "وَاللّٰہِ لَزَیْدٌ کَرِیْمٌ" اور لام زائدہ جیسے "اَرَاکَ لَشَاتِمِیْ"۔

اور منجملہ انہیں غیر عاملہ کے وہ لام ہے جو بعد پر دلالت کرنے کے لئے اسمائے اشارہ کے ساتھ لاحق ہوتا ہے اور اصلاً یہ ساکن ہوتا ہے جیسے تِـلْـکَ میں مگر ذٰلِکَ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسرہ دیا گیا ہے۔

لاَ: تین طرح پر ہے۔

(۱) نافیہ اور یہ چار طرح پر مستعمل ہے۔

(الف) نفی جنس کے لئے۔ اس صورت میں اس کا اسم مبنی برفتحہ ہوتا ہے اور مضاف اور شبہ مضاف کی صورت میں منصوب ہوتا ہے جیسے "لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ" گھر میں کوئی مرد نہیں۔ "وَلَا غُلَامَ رَجُلٍ حَاضِرٌ" مرد کا کوئی غلام حاضر نہیں۔

(ب) بمعنی لَيْسَ: اس صورت میں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور یہ نفی واحد کے لئے ہے جیسے "لَا رَجُلٌ قَائِمًا" مرد قائم نہیں اور لائے نفی جنس اور لا بمعنی لَيْسَ میں فرق یہ ہے کہ جب تم لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ کہو گے تو اب اس کے بعد بَلْ رَجُلَيْنِ اَوْ رِجَالٌ کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس مثال میں جنس رجال کی نفی کر دی گئی ہے۔ بخلاف لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ کے کہ وہاں بَلْ رَجُلَيْنِ او رِجَالٌ کہنا صحیح ہوگا اس لئے کہ لا بمعنی لَيْسَ: صرف واحد کی نفی کرتا ہے ماسوا کی نہیں۔

(ج) لا نافیہ عطف کے لئے جیسے "جَاءَ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو" زید آیا نہ کہ عمرو۔

(د) حرف جواب نقیض نعم جیسے کوئی پوچھے "اَقَامَ زَيْدٌ" تو تم اس کے جواب میں کہو "لا"۔

(۲) طلب ترک فعل کے لئے اور اس کا نام لا نہی ہے اور یہ صرف مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس کو جزم دیتا ہے جیسے "لَا تَخَفْ" مت ڈر۔

(۳) زائدہ۔ اور یہ تقویت معنی کے لئے ہوتا ہے حذف کر دینے سے خلل واقع نہیں ہوتا جیسے "مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَقُوْمَ" بمعنی "مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْمَ"

لَاتَ: حرف نفی ہے لَيْسَ کا عمل کرتا ہے اور اس کے بعد صرف ایک ہی معمول ذکر کیا جاتا ہے اور عموماً اسم ہی محذوف ہوا کرتا ہے جیسے نَدِمَ الْبُغَاةُ وَلَاتَ سَاعَةَ مَنْدَمٍ بمعنی لَاتَ السَّاعَةُ سَاعَةَ مَنْدَمٍ یعنی باغی پشیمان ہوئے مگر وقت اب پشیمانی کا نہیں رہا۔

الْمُتَلَئِبُ: سیدھا۔

اللَّازَوَرْدُ: لاجورد۔ ایک مشہور معدنی چیز ہے جو آرمینیا اور فارس کے پہاڑوں میں ہوتا ہے اور عمدہ وہ ہوتا ہے جو صاف شفاف نیلگوں مائل بہ سرخی یا سبزی ہو۔ زیورات میں لگایا جاتا ہے اور بہت مفید چیز ہے۔

اللَّازَوَرْدِيُّ: جو لاجورد کے رنگ کا ہو۔

لَاطَهُ (ف) لَاطًا: اصرار سے کسی کام کے لئے کہنا۔ لَاطَ عَلٰى فُلَانٍ سختی کرنا۔ لَاطَهُ بِسَهْمٍ: تیر مارنا۔ لَاطَ فُلَانٌ فِي مُرُوْرِهِ: بغیر اِدھر اُدھر التفات کے تیز بھاگنا...... فُلَانًا: دیر تک دیکھتے رہنا یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو جائے...... ہٗ بِالْعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔

لَاظَهُ (ف) لَاظًا: غمگین کرنا۔ دھتکارنا۔ مقابلہ کرنا...... فُلَانًا فِي التَّقَاضِي: تقاضا کرنے میں سختی واصرار کرنا۔

لَافَ (ف) لَافًا الطَّعَامَ: اچھی طرح سے کھانا۔

اَلْاَكَهُ اِلَاكَةً اِلٰى فُلَانٍ: پیغامبری کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَلِكْنِي اِلٰى فُلَانٍ" یعنی میرا پیغام اس کو پہنچا دو (اصل اَلْاَكَ ہے)

اِسْتَلَاكَ لَهٗ: پیغام لے جانا۔

الْمَلَاكُ وَالْمَلَاكَةُ: پیغام۔ پیغامبری۔

الْمَلَاكُ وَالْمَلَكُ: فرشتہ جو اللہ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ ج مَلَائِكَةٌ وَمَلَائِكُ وَاَمْلَاكٌ اور مفرد مَلَاكٌ ورجمع مَلْئَكَةٌ: بنائی جاتی ہے۔

لَالَا لَالَاةً النَّجْمُ اَوِ الْبَرْقُ: ستارہ یا بجلی کا چمکنا۔ لَالَاتِ النَّارُ: آگ کا روشن ہونا۔ بھڑکنا۔ لَالَا الثَّوْرُ بِذَنَبِهٖ: بیل کا دم ہلانا۔ لَالَاتِ النَّوَائِحُ: بین کرنے والی عورتوں کا ہاتھوں کو اُلٹنا پلٹنا۔ لَالَا الدَّمْعَ: آنسو بہانا۔

تَلَالَا النَّجْمُ اَوِ الْبَرْقُ اَوِ النَّارُ بمعنی لَالَا وَجْهُهٗ: چہرہ کا چمک اُٹھنا۔

اللُّؤْلُؤُ: موتی۔ واحد لُؤْلُؤَةٌ ج لَآلِي۔

اللُّؤْلُئِيُّ وَاللُّؤْلُوَانُ: موتی کے رنگ کا۔

اللِّئَالَةُ: موتی فروشی کا پیشہ۔

اللَّالَاءُ: بہت زیادہ خوشی۔ لَالَاءُ السِّرَاجِ: چراغ کی روشنی (......... وَالَّلَالُ وَاللَّاءُ) موتی فروش۔

لَامَ (ف) لَامًا وَلَامَ تَلْئِيمًا الرَّجُلَ: کمینگی کی طرف نسبت کرنا...... السَّهْمَ: پر لگانا۔ الْجُرْحَ: زخم باندھنا...... لَامَ (ف) لَامًا وَلَامَ تَلْئِيمًا وَاَلْاَمَ اِلْامًا الشَّيْءَ: درست کرنا۔ جمع کرنا اور باندھنا۔ اَلْاَمَ الرَّجُلُ: کمینے بچوں کا باپ ہونا۔ ایسا کام کرنا جس سے لوگ کمینہ کہیں۔

لَؤُمَ (ک) لُؤْمًا وَمَلَاَمَةً وَلَآمَةً دَنِيَ الْاَصْلِ ہونا۔ بخیل ہونا۔ ذلیل ہونا۔ صفت لَئِيْمٌ ج لِئَامٌ وَلُؤَمَاءُ۔

لَاءَمَ مُلَاءَمَةً الشَّيْءَ: درست کرنا۔ جمع کرنا۔ لَاءَمَ الشَّيْءُ: موافقت کرنا۔ لَاءَمَ بَيْنَ الْقَوْمِ: صلح کرانا۔

تَلَامَ وَتَلَاءَمَ الشَّيْءُ الْفَاسِدُ: درست ہونا۔ تَلَامَ لَامَتَهٗ اَيْ دِرْعَهٗ: زرہ پہننا۔

اِلْتَامَ الْفَاسِدُ: درست ہونا...... الشَّيْءُ: ملنا اور چمٹ جانا...... الْجُرْحُ: انگور بننا اور اچھا ہونا...... الْقَوْمُ: اکٹھا ہونا...... الشَّيْئَانِ: متفق ہونا...... الْفَرِيْقَانِ: مصالحت کرنا۔

اِسْتَلْاَمَ اِسْتِلْاَمًا: زرہ پہننا۔ کمینوں میں شادی کرنا...... اَصْهَارًا: کمینوں کو داماد بنانا...... الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ: چومنا...... الْاَبَ: کمینہ باپ والا ہونا۔

اللَّامُ: مص۔ جمع لَامَةٌ: بمعنی زرہ۔ شخص۔ ہر سخت چیز۔ کہا جاتا ہے "شَيْءٌ لَامٌ" مجتمع چیز۔ "سَهْمٌ لَامٌ" پر لگا ہوا تیر۔

اللِّئْمُ ج اَلْاَمٌ وَلِئَامٌ. وَاللِّئْمَةُ: مثل۔ مانند اللِّئْمُ: لوگوں کے درمیان اتفاق۔ تلوار شَهِدَ اللُّمَةَ: تین سے لے کر دس تک مردوں کی جماعت۔ ج لُمَاتٌ کہا جاتا ہے "هُوَ لِئَامُهٗ" وہ اس کی مانند ہے۔

اللُّوَامُ: حاجت۔

اللَّامَة: زرہ۔ ج لَامٌ ولُؤَم.
اللُّؤْمَة: اوزار کاشت کاری۔ ہر نفیس چیز جس پر بخل کیا جائے۔ دوسروں کے فعل کی نقل کرنے والا۔
اللَّئِيم: کمینہ۔ بخیل۔ دَنِيُّ الاصل: بہت زیادہ حریص۔ ذلیل۔ ج لِئَام ولُؤَمَاء.
اَللَّئِيمُ: شہد۔
المَلْأَم والمِلَام والمِلْآم: کمینوں کی عذر خواہی کرنے والا۔ ندا کے موقع پر یا مَلْأَم بمعنی یا لئیم کہا جاتا ہے۔
الملأمان واللُّؤْمَان ولَمْلأمان. دَنِیُّ الطبع: اور یہ ندا کے لئے مخصوص ہے۔
المُلأم: زرہ پہننے والا۔ رَجُلٌ مُلَأَّمٌ: کمینگی کی طرف منسوب مرد۔
المُلْئِم: کمینہ۔ کمینوں کے پاس آنے جانے والا۔
لأَى يَلْأَى لأيًا: دیر کرنا۔ رکنا۔
اَلْأَى اِلْآءً: سختی میں پڑنا۔
اِلْتَاى اِلْتِئَاءً: دیر کرنا۔ تنگ گزران والا ہونا۔ مفلس ہونا۔
اللأي واللأى واللأواء: سختی۔ رنج وتکلیف۔
اللأي: ڈھال۔ جنگلی بیل۔ مؤنث لأة. ج آلاء.
لَبَّ (ن) لَبًّا بالمكان: اقامت کرنا...... الدابة: جانور کے سینہ پر تنگ باندھنا......
اللوزة: بادام توڑ کر گری نکالنا...... الرجل: سینہ پر مارنا۔
لَبِبَ (س) لَبَبًا ولَبًّا ولَبَابَةً: عقلمند ہونا۔ لَبَّ يَلَبُّ: بھی بیان کیا گیا ہے مگر یہ مضاعف میں نادر ہے۔
لَبَّ (ض س) لَبًّا ولَبَابَةً: عقلمند ہونا۔ اور لَبُبْتَ ولَبِبْتَ تَلَبُّ: بھی آیا ہے مگر باب فَعُلَ يَفْعَلُ: سے اس کے سوا کوئی نہیں اور حقیقت میں یہ باب تداخل سے ہے۔
لَبَّ تَلْبِيبًا الحبُّ: دانہ کا گودے دار ہونا...... فلانًا: گریبان پکڑ کر کھینچنا...... فی الامر: تردد کرنا۔
اَلَبَّ بالمكان: اقامت کرنا...... علی الامر: لازم ہونا...... الدابة: جانور کے سینہ پر تنگ باندھنا...... السرج: زین کا تنگ بنانا...... لہ الشيء: پیش آنا اور کہا جاتا ہے "دارُ فُلَانٍ تُلِبُّ دَارِي" فلاں کا مکان میرے مکان کے مقابل ہے۔
تَلَبَّبَ لِلْقِتَالِ: مستعد ہونا۔ کمر کسنا...... الرجلان: ہر ایک کا دوسرے کے گریبان کو پکڑ کر کھینچنا۔
اِسْتَلَبَّ. زَيْدًا: عقل کی آزمائش کرنا۔
اللَّبُّ: قریبی مہربان۔ مؤنث لَبَّة. ج لِبَاب رَجُلٌ لَبٌّ عَلَى الْأَمْرِ: کام سے لازم رہنے والا امرأةٌ لَبَّةٌ: مہربان ماں۔
اللُّبُّ: ہر چیز کا خالص۔ خالص عقل۔ جو وہم وغیرہ کی آزمائش سے پاک ہو یا تیز فہمی۔ اس لئے لُبّ: ہر عقل کا اطلاق ہوگا مگر عقل پر لب کا اطلاق ضروری نہیں۔
اللُّبُّ: دل۔ زہر۔ ج اَلْبَاب واَلُبّ واَلْبُبُ (آخری جمع صرف اشعار میں آتی ہے)
اللُّبُّ مِنَ الْجَوْزِ واللَّوْزِ ونَحْوِ ذٰلِكَ: بادام اخروٹ وغیرہ کی گری۔ ج لُبُوب.
اللَّبَّة. لَبّ: کا اسم مرة۔ سینہ پر ہار پڑنے کی جگہ۔ شوہر کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرنے والی عورت۔ ج لَبَّات.
اللَّبَب: مص۔ سینہ پر ہار پڑنے کی جگہ۔ سینہ کا اوپر کا حصہ۔ باریک ریت۔ گھوڑے وغیرہ کے سینہ پر باندھنے کا تنگ۔ ج اَلْبَاب اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ فِي لَبَبٍ رَخِيٍّ" فلاں آسودہ حال ہے۔
اللَّبَب: دل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ رَخِيُّ اللَّبَبِ" وہ کشادہ دل ہے۔
اللَّبَاب: تھوڑی گھاس۔ کہا جاتا ہے "لَبَاب لَبَاب" کوئی حرج نہیں۔
اللُّبَاب: ہر چیز کا خالص۔ برگزیدہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لُبَابُ قَوْمِهِ وهُمْ لُبَابُ قَوْمِهِمْ وهِيَ لُبَابُ قَوْمِهَا" فلاں اپنی قوم کا برگزیدہ ہے "حَسَبٌ لُبَابٌ وعَيْشٌ لُبَابٌ" خالص حسب۔ خالص زندگی۔ لُبَابُ الْجَوْزِ ونَحْوِهِ: اخروٹ وغیرہ کی گری۔
اللَّبَابَة: لباس جو لڑائی کے وقت کپڑوں پر پہنا جائے۔
لُبَابُ الحُقُول: کھیتی کے درمیان پھیلنے والا پودا جو کھیتی کو نقصان دیتا ہے۔
اللَّبِيب: عقلمند۔ ج اَلِبَّاء مؤنث لَبِيبَة ج لَبِيبَات ولَبَائِب. رَجُلٌ لَبِيبٌ: کام سے چمٹے رہنے والا۔ سستی نہ کرنے والا۔ اَلْبَنَاتُ اَلْبُب دل کی چند رگوں کا نام جو مرکز لطف و مہربانی میں کہا جاتا ہے "اَنَا اُحِبُّكَ مِنْ بَنَاتِ اَلْبُبِي" میں تجھ سے تہ دل سے محبت کرتا ہوں۔ اور اَلْبُب: کی جمع اَلاَبّ: اور تصغیر لُبَيْب.
التَّلْبِيب: مص۔ گریبان ج تَلَابِيب
التَّلَبُّب: بہ تکلف عقل کا اظہار۔
اَلْأَلْبُوب: بیر کی گٹھلی۔ کہا جاتا ہے "لَبَّيْكَ" میں حاضر ہوں۔ میں موجود ہوں میں تمہاری طاعت پر قائم ہوں۔ تثنیہ تاکید کے لئے ہے اور نصب مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے اور اس کی اصل اُلِبُّ لَكَ اِلْبَابًا بَعْدَ اِلْبَاب ہے۔
المَلْبُوب: جودت عقل سے متصف۔
المُتَلَبَّب: سینہ پر ہار پڑنے کی جگہ۔
لَبِيبَة: بغیر آستینوں کی قمیص۔
لَبَأَ (ف) لَبَأَ الشَّاةَ: بکری کی پیوسی دوہنا۔
لَبَأَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا: ماں کا بچے کو پیوسی پلانا۔
لَبَأَ الزَّرْعَ: پہلی بار پانی دینا...... و(اَلْبَأَ) القومَ: پیوسی کھلانا...... اللِّبَأ: پیوسی تیار کرنا
اَلْبَأَتِ الشَّاةُ: پیوسی اتارنا...... الجدی: بکری کے بچہ کا خود پیوسی پی لینا۔ اَلْبَأَ القومُ: بہت پیوسی والا ہونا...... الفصيل: پیوسی پینے کے لئے تھن سے لگا دینا۔
لَبَّأَتْ تَلْبِئَةً الشاةُ: بکری کے تھن میں پیوسی اترنا۔ صفت مُلَبِّئ. لَبَّأَ بالحج: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ: کہا (مانند لَبَّى يُلَبِّي: ناقص یائی کے۔ اور اصل میں ہمزہ نہیں بلکہ یا ہے)

اِلْتَبَأ الشَّاةَ : بکری سے پیوسی دوہنا......اللبأ : پیوسی پینا(...... واسْتَلْبَأ) الجدی الشَّاةَ : پیوسی پینا۔

اللبأ : پیوسی۔کھیس۔

اَلــلَّبْأَة واللَّبَاءَة واللَّبُوْءَة واللَّبْوَة واللَّبُوَة والـــلِّبْوَة واللَّبَّة واللَّبَاة واللَّبُ : شیرنی۔ ج لَبَآت ولَبَا ولَبُوء ولَبْوَات.

لَبَتَ (ن) لَبْتًا يَدَهُ : ہاتھ اینٹھنا۔مروڑنا ......فُلانًـــا : کسی کے سینہ، پیٹ، کمر پر لاٹھی سے مارنا۔

لَبِثَ (س) لَبْثًا ولُبْثًا ولَبَثًا ولَبَاثًا ولُبَاثًا ولَبَاثَةً ولَبَثَانًا ولَبِيْثَةً. بِالْمَكَان : ٹھہرنا۔اقامت کرنا اور کہا جاتا ہے"مَـــا لَبِـــثَ اَنْ فَـــعَلَ كَذَا" اس نے ایسا کرنے میں تاخیر نہیں کی۔

لَبَّثَ واَلْبَثَ فُلانًا فِى الْمَكَانِ : ٹھہرانا۔مقیم کرانا۔

تَلَبَّثَ بِالْمَكَانِ : ٹھہرنا۔

اِسْتَلْبَثَ : سست پانا۔سست سمجھنا۔

اللاَّبِـــثُ واللَّبِـــثُ بِـالْمَكَانِ : اقامت گزیں۔ٹھہرنے والا۔

اللُّبْثَة : تھوڑی دیر۔

الـــلَّبِيْثَة : مص۔مختلف قبائل کی جماعت۔ج لَبَائِث.

لَبَجَ (ن) لَبْجًا بِهِ الْاَرْضَ : زمین پر پٹک دینا اور پچھاڑ دینا اور کہا جاتا ہے"لُبِـــجَ بـالرَّجُلِ او البَعير" یعنی مرض یا تھکن کی وجہ سے گر پڑنا۔صفت لَبِيْج ...... ہٗ بِـــالْعَصَـــا : لاٹھی سے مارنا۔

اللُّبْجَة والـــلَّبْجَة : شاخ دار لوہا جس سے بھیڑیے کو شکار کیا جاتا ہے۔ج لُبَـــجٌ ولُبَجٌ.

اللَّبَاج : بے وقوف۔کمزور عقل والا۔

لَبِخَ (س) لَبَخًـــا ولَبَـــخَ وَاَلْبَخ الرَّجُلَ : بڈھا ہونا۔

اللَّبِخ : بوڑھا۔عمر رسیدہ۔بہادری۔

لَبَخَ (ف) لَبْخًا فُلانًا : مارنا۔گالی دینا۔قتل کرنا......الرَّجُلُ : پکڑنے کے لئے حیلہ کرنا......الشَّيْئَ : لینا(...... لُبُوْخًا) جَسَدُهُ : بہت گوشت والا ہونا۔صفت لَبِيْخ.

لاَبَـــخَهُ لِبَاخًا ومُلاَبَخَةً : باہم طمانچہ مارنا۔باہم مار پیٹ کرنا۔

تَلَبَّخَ : مشک لگانا۔

الـــلَّبَـــخ : ایک درخت ہے جس کے پتے اخروٹ کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔واحد لَبَخَة.

اللَّبِيْخ : زیادہ گوشت والا۔

اللَّبِيْخَة : مشک کا نافہ۔

لَبَدَ (ن) لُبُوْدًا بِالْمَكَانِ : اقامت کرنا۔الـقَوْمُ بِـالرَّجُلِ : لازم ہونا......بِـالشَّيْئِ : چمٹنا......الشَّيْئُ بِالشَّيْئِ : گتھ جانا......الثَّوْبَ : کپڑے میں پیوند لگانا۔

لَبِدَ (س) لَبَدًا بِالْمَكَانِ : اقامت کرنا۔

لَبَدَ (ض) لَبْدًا الصُّوْفَ : اون دھنک کر پانی میں تر کر کے نمدہ بنانا ......

لَبَّدَ الصُّوْفَ : بمعنی لَبَدَهُ...... الكِسَاءَ : پیوند لگانا......الشَّيْئُ : نمدہ جیسا ہونا......الـمَطَرُ الْاَرْضَ : تر کرنا......شَـعْرَه : لیس دار چیز یا گوند سے چپکانا۔

اَلْبَدَ بِالْاَرْضِ : چمٹ جانا......بِـالْمَكَانِ : اقامت کرنا......الـسَّـــرْجَ : زین کے لئے نمدہ بنانا......الـفَـرَسَ : گھوڑے پر نمدہ باندھنا۔الشَّيْئَ بِالشَّيْئِ : چپکانا......الرَّجُلُ رَاْسَـــهٗ : دروازہ میں داخل ہونے کے وقت سر جھکانا......الـخَرْقَ : پیوند لگانا......بَـصَرُ الْمُصَلِّي : سجدہ گاہ میں نگاہ ہونا۔

تَلَبَّدَ الصُّوْفُ ونَحْوُهٗ : نمدہ بننا......الطَّائِرُ بِالْاَرْضِ : پرندہ کا زمین پر بیٹھنا۔الـرَّجُلُ : دیکھ کر معلوم کرنا۔تَـــلَبَّـــدَتِ الْاَرْضُ بِـــالْـمَطَرِ : بارش کی وجہ سے زمین کا ٹھوس ہونا۔

اِلْتَبَدَ الوَرَقُ ونَحْوُهٗ : آپس میں چمٹنا۔......الشَّجَرَةُ : بہت پتوں والا ہونا۔

اللَّبَد : مص۔نمدہ۔کہا جاتا ہے"مَـالَهٗ سَبَدٌ وَلاَ لَبَـــدٌ" اس کے پاس نہ بال ہے نہ اون یعنی نہ قلیل ہے نہ کثیر۔

اللَّبِد : تہ بتہ شدہ بال۔

اللَّبِد واللُّبَد : جو سفر نہ کرے اور ہمیشہ گھر ہی میں رہے۔کہا جاتا ہے"مَالٌ لُبَدٌ" یعنی بہت مال گویا کہ ایک پر ایک جمع ہے۔اَبُـو لُبَد : شیر۔

اللِّبْد : بال یا اون تہ بتہ شدہ۔اون کا بچھونا۔نمدہ ج۔لُبُـوْد واَلْبَاد : کہا جاتا ہے"فُلاَنٌ لاَ يَـــجِفُّ لِبْدُهٗ" فلاں کا عرق گیر خشک نہیں ہوتا یعنی وہ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے۔

اللُّبَّادَة : اون کی ایک چیز جو سر پر پہنی جاتی ہے یا نمدے کی قبا۔

اللِّبْدَة : تہ بتہ جما ہوا بال یا اون۔کپڑے کا ٹکڑا جس سے کرتے کے سامنے کا پیوند لگایا جائے۔ران کا اندرونی حصہ۔ٹڈی۔

اللُّبْدَة : تہ بتہ جما ہوا بال یا اُون۔

الـــلِّبْدَة واللُّبْدَة : شیر کے ایال۔ج لِبَد ولُبَد واَلْبَاد ولُبُوْد.

اللاَّبِـد : فا۔شیر۔کہا جاتا ہے"مَـــالٌ لاَبِدٌ" یعنی بہت مال۔

اللَّبَّاد : نمدے بنانے والا۔

اللَّبُوْد : چیچڑی۔

الـلَّبِيْد : توبرہ۔چھوٹا بورا(...... والـلُّبَـادَى والـلُّبَّـادَى واللُّبَّدَى) ایک قسم کا پرندہ۔جو بغیر اڑائے نہیں اڑتا اور ہر وقت زمین ہی سے چمٹا رہتا ہے۔اللُّبَّدَى : جمع شدہ لوگ۔

المُلْبِد : فا۔زمین پر پٹک دینے والا۔کہا جاتا ہے"فُلاَنٌ مُـلْبِد" اى فَقِيْرٌ مُدْقِعٌ یعنی بہت زیادہ فقیر ہے۔شیر۔زمین سے چمٹنے والا۔

الـمَلْبُوْد والـمُـلْبَد والمُلَبَّد : پیوند لگا ہوا تَيْسٌ مَلْبُوْد : ٹھوس گوشت والا بکرا۔

لَـبَزَهٗ (ض) لَبْـزًا : بہت سخت مارنا۔لَـبَزَ الشَّيْئَ : بہت تیز کھانا۔توڑنا......فُلاَنًا : عیب

لگانا۔ برالقب دینا۔ پیٹھ پر ہاتھ سے مارنا۔

لَبَسَ (ض) لَبْسًا عَلَيْهِ الْاَمْرَ: مشتبہ کر دینا۔ گڑبڑ کردینا۔

لَبَّسَه (ن) لَبْسًا: شبہ میں ڈال دینا۔ تم کہتے ہو "لَبَّسَنِی" یعنی اس نے ایسا کردیا کہ میں اپنے معاملہ میں شبہ میں پڑ گیا۔

لَبِسَ (س) لُبْسًا الثَّوْبَ: کپڑا پہننا۔ فُلَانًا: مدت تک کسی کی معاشرت و مصاحبت سے فائدہ اٹھانا...... فُلَانًا عَلٰی مَافِيْهِ: برداشت کرنا۔ قبول کرنا۔ اور کہا جاتا ہے "لَبِسْتُ عَلٰی ذٰلِکَ اُذُنِیْ" یعنی میں بتکلف بہرا بن گیا اور میں نے گفتگو نہیں کی "وَلَبِسْتُ لِفُلَانٍ اُذُنِیْ" یعنی میں نے اس سے تغافل برتا۔

لَبَّسَ عَلَيْهِ الْاَمْرَ: خلط ملط کرنا...... الشَّیْءَ: عیب چھپانا۔

اَلْبَسَهٗ: چھپانا۔ پوشیدہ کرنا...... ہٗ الثَّوْبَ: کپڑا پہنانا۔

لَابَسَهٗ: ملانا۔ اندرونی حالت معلوم کرنا لَابَسَ الْاَمْرَ: ہمیشہ کرنا۔

تَلَبَّسَ بِالْاَمْرِ وَبِالثَّوْبِ: کام میں لگنا۔ کپڑا پہننا...... الطَّعَامُ بِالْيَدِ: چپکنا۔ تَلَبَّسَ بِیَ الْاَمْرُ: تعلق ہونا...... عَلَی الْاَمْرِ: مشتبہ ہونا۔ دشوار ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَلَبَّسَ حُبُّهٗ بِدَمِیْ" اس کی محبت میرے خون میں پیوست ہوگئی "وَتَلَبَّسَ لِبَاسًا حَسَنًا" عمدہ لباس پہننا۔

اِلْتَبَسَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ: مشتبہ ہونا۔ دشوار ہونا۔ وَالْتَبَسَ بِعَمَلِ کَذَا: ملانا۔ اِلْتَبَسَتْ بِهِ الْخَيْلُ: لاحق ہونا۔

اَللَّبْسُ وَاللُّبْسُ وَاللُّبْسَةُ وَالْاِلْتِبَاسُ وَاللَّبُوْسَةُ وَاللُّبُوْسَةُ: شبہ۔ دشواری۔ عدم وضاحت۔ اَللَّبْسُ وَاللُّبْسُ: تاریکی کا ملنا۔

اَللِّبْسُ: ایک قسم کا کپڑا۔

اَللِّبْسُ: لباس۔ ج لُبُوْس۔ لِبْسُ الْهَوْدَجِ وَنَحْوِهٖ: ہودہ کا کپڑا۔ کھال اور گوشت کے درمیان جو باریک سی جھلی ہوتی ہے اس پر بھی لِبْس: کا اطلاق ہوتا ہے۔

اَللِّبَاسُ: جو کپڑا پہنا جائے ج لُبُس وَاَلْبِسَة: شوہر و بیوی۔ مختلط ہونا۔ اجتماع۔ لِبَاسُ الزَّهْرِ: کلی کا غلاف۔ لِبَاسُ التَّقْوٰی: حیا۔ ستر عورت وغیرہ۔

اَللِّبْسَةُ: ایک قسم کا کپڑا۔ لِبْس کا اسم نوع۔

اَللَّبُوْسُ: لباس۔ زرہ۔ بہت پہننے والا۔

اَللَّبِيْسُ: کپڑا۔ قَمِيْصٌ لَبِيْسٌ: بہت پہننے سے پرانا کرنا۔ مثل و نظیر۔

اَلتَّلْبِيْسُ: مص۔ کتمان حقیقت۔ اخفاء حقیقت۔

اَللَّبَّاسُ: بہت لباس پہننے والا۔ بہت خلط ملط کرنے والا۔

اَلْمَلْبَسُ وَالْمِلْبَسُ: لباس۔ ج مَلَابِس

الْمِلْبَسُ: رات۔

اَلْمُلَبَّسُ: مفع...... عِنْدَ الْمُوَلَّدِيْنَ: بادام وغیرہ جس پر شکر چڑھائی گئی ہو۔

لَبَّشَ: سفر پر جانے کے لئے بے ترتیب سامان جمع کرنا۔

لَبَطَ (ض ن) لَبْطًا بِفُلَانٍ الْاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا۔ پچھاڑ دینا۔ لُبِطَ بِهٖ: گرایا جانا۔ کسی مرض یا کسی اچانک معاملہ کے پیش آجانے کی وجہ سے گر پڑنا۔ زکام والا ہونا۔

لَبَطَ (ض) لَبْطًا وَتَلَبَّطَ وَالْتَبَطَ۔ الْبَعِيْرُ اَوِ الْبَغْلُ: اونٹ یا خچر کا زمین پر لات مارنا، دوڑنے میں لات پٹکنا۔ اِلْتَبَطَ وَتَلَبَّطَ الرَّجُلُ: زمین پر لوٹنا۔ مضطرب ہونا۔ متحیر ہونا...... فِی الْاَمْرِ: کوشش کرنا۔ حیلہ کرنا۔

اَللَّبْطَة۔ لَبْط: کا اسم مرۃ۔ زکام۔

اَللُّبْطَة۔ اِلْبَاط: کا اسم۔ لنگڑے کی دوڑ۔

الاَلْبَاط: کھالیں۔ واحد لَبْط۔

اَلْمَلْبُوْطُ: مفع۔ رَجُلٌ مَلْبُوْطٌ بِهٖ: اپنے کام میں متحیر مرد۔

لَبِعَ: لالچ کے ساتھ کھانا۔

لَبَقَ (ن) لَبْقًا وَلَبَّقَ الشَّیْءَ: نرم کرنا۔

لَبِقَ (س) لَبَقًا وَلَبُقَ (ک) لَبَاقَةً: حاذق ہونا۔ ذہین ہونا۔ نرم اخلاق والا ہونا۔ لَبِقَ وَلَبِقَ الثَّوْبُ وَنَحْوُهٗ بِفُلَانٍ: چپکنا۔

اَللَّبِقُ وَاللَّبِيْقُ: نرم اخلاق والا۔ پاکیزہ اخلاق والا۔ ذکی۔ ذہین۔ مؤنث لَبِقَةٌ وَلَبِيْقَةٌ۔

لَبَکَ (ن) لَبْکًا وَلَبَّکَ الْاَمْرَ اَوِ الشَّیْءَ: ملانا...... الثَّرِيْدَ: کھانے کے لئے جمع کرنا...... الْقَوْمُ بَيْنَ الشَّاءِ: بکریوں کو ملا دینا۔

لَبِکَ (س) لَبَکًا وَالْتَبَکَ وَتَلَبَّکَ الْاَمْرُ: گڑبڑ ہونا۔ مشتبہ ہونا۔

اَلْبَکَ: فحش کلامی کرنا۔ گفتگو میں غلطی کرنا۔

اللَّبْکُ وَاللَّبْکَةُ: مخلوط چیز۔ اَمْرٌ لَبِکٌ وَلَبِيْکٌ: گڑبڑ معاملہ۔ مشتبہ معاملہ۔

اَللَّبْکَةُ: ثرید کا ایک لقمہ۔ ثرید کا ایک حصہ۔

اَللَّبَاکَةُ وَاللَّبِيْکَةُ: جماعت۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ فِیْ لَبْکَةٍ وَلَبِيْکَةٍ" یعنی وہ گڑبڑ میں پڑ گیا۔

لَبْلَبَتِ الْمَرْاَةُ بِوَلَدِهَا: عورت کا بچے سے لاڈ پیار کرنا۔ مہربان ہونا...... الشَّاةُ بِوَلَدِهَا بَعْدَ الْوَضْعِ: بکری کا بچے کو جننے کے بعد ہونٹوں سے چاٹنا اور مہربان ہونا۔

لَبْلَبَ الْقَوْمُ: قوم کا متفرق و پراگندہ ہونا۔

اللَّبْلَبُ وَاللُّبْلُبُ: اپنے لوگوں سے مہربانی کرنے والا۔ اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے والا۔

لَبَالِبُ الْغَنَمِ: بکریوں کا شور اور ان کی آواز۔

اللَّبْلَابُ: عشق پیچہ (ایک پھول دار بیل جو جھاڑوں پر پھیلتی ہے اس کا پتہ لوبیا کے پتہ کے مشابہ ہوتا ہے)

لَبَنَ (ن ض) لَبْنًا الرَّجُلَ: دودھ پلانا۔ فُلَانًا بِالْعَصَا: سخت لاٹھی مارنا (لَبَنَ (ض) لَبْنًا) الرَّجُلُ: بہت کھانا۔

لَبِنَ (س) لَبَنًا الرَّجُلُ: تکیہ کی وجہ سے درد گردن والا ہونا...... الشَّاةُ: بکری کا دودھ والی ہونا۔

اَلْبَنَ الْقَوْمُ: بہت دودھ والی ہونا۔ صفت لَابِنُوْنَ وَمُلْبِنُوْنَ...... النَّاقَةُ: تھن میں دودھ

اُترنا ...... الرَّجُلُ : تَلْبِيْنَه : بنانا (دیکھئے تَلْبِيْنَه)

لَبَّنَ : اینٹ بنانا۔ فیصلے کرنے کے لئے مجلس بنانا ...... الشَّيْءَ : چوکور بنانا۔

تَلَبَّنَ الرَّجُلُ : دیر کرنا۔

اِلْتَبَنَ : اپنا دودھ چوسنا۔

اِسْتَلْبَنَ : دودھ طلب کرنا۔

اللَّبَن : مص۔ دودھ ج اَلْبَان : تھوڑے سے کو لَبِنَة کہتے ہیں۔ لَبَنُ الشَّجَرَةِ : درخت کا دودھ۔

اللَّبِن و اللِّبِن و اللِّبْن : کچی اینٹیں۔ واحد لَبِنَة.

اللَّبِن و اللَّبُوْن : دودھ کا خواہش مند۔ دودھ پینے والا۔ لَبِنُ الْقَمِيْصِ : کرتے کی کلی۔ مَجْلِسٌ لَبِنٌ : فیصلے کی مجلس۔ اللَّبِنَةُ و اللَّبِيْنَةُ : دودھ والی۔

اللَّبَان : سینہ یا دونوں پستان کا درمیان اور اکثر استعمال گھوڑے وغیرہ کے سینے کے لئے ہوتا ہے۔

اللِّبَان : دودھ پلانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَخُوْهُ بِلِبَانِ اُمِّهٖ اور بِلَبَنِ اُمِّهٖ : نہیں کہا جاتا ہے۔

اللُّبَان : صنوبر۔ کندر۔ ایک قسم کا گوند جو دھونی کے کام آتا ہے۔

اللُّبَانَة : حاجت۔ ضرورت۔ ج لُبَانَات و لُبَان.

لُبْنَان : ملک شام کا ایک پہاڑ جس کی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہے۔

اللَّابِن : فا۔ دودھ والا۔ زیادہ دودھ والا' دودھ پلانے اولا۔ مؤنث لَابِنَة ج لَابِنَات لَوَابِن. اللَّوَابِن : تھن۔

اللَّبُوْن و اللَّبُوْنَة : دودھ والی۔ ج لِبَان و لِبْن و لُبُن و لَبَائِن : کہا جاتا ہے "کَمْ لُبْنُ غَنَمِكَ" تمہاری بکریوں میں کتنی دودھ والی ہیں۔

اللَّبِيْن : دودھ سے پرورش پایا ہوا۔ دودھار۔ مؤنث لَبِيْنَة : کرتے کی کلی۔

اللُّبْنٰى : ایک درخت ہے جس سے شہد کی مانند دودھ نکلتا ہے اور کبھی اس سے دھونی کا کام لیا جاتا ہے غَسْلُ اللُّبْنٰى لُبْنٰى : درخت کا دودھ۔

اللَّبَّان و المُلَبِّن : اینٹیں بنانے والا۔

التَّلْبِيْن و التَّلْبِيْنَة : بھوسی دودھ شہد سے بنا ہوا حریرہ۔

المِلْبَن : دودھ صاف کرنے کا چھننا۔ دودھ دوہنے کا برتن۔ اینٹ بنانے کا سانچہ۔ کچی اینٹوں کو جس میں رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائیں۔

المَلْبُوْن : دودھ سے پرورش پایا ہوا۔ دودھ پینے سے جس کو نشہ جیسا ہو۔

المِلْبَنَة : چمچہ۔

عُشْبٌ مَلْبَنَةٌ : زیادہ دودھ والی گھاس۔

اللَّبُوَة و اللَّبْوَة : شیرنی اس کو لَبُؤَة اور لَبَاءَة اور لَبَاة بھی کہا جاتا ہے (لَبَأَ کے مادہ میں ذکر ہو چکا ہے)

لَبِيَ يَلْبٰى لَبًا مِنَ الطَّعَامِ : بہت کھانا۔

لَبّٰى تَلْبِيَةً الرَّجُلَ : جواب دینا۔ لَبَّيْكَ : کہنا۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمُ الْمُلَبِّيَة" ان کے درمیان ایسی موافقت ہے کہ ان میں سے کوئی اپنے راز کو دوسرے سے نہیں چھپاتا۔

لَتَّ (ن) لَتًّا. الشَّيْءَ : کوٹنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔ پیسنا۔ باندھنا ...... السَّوِيْقَ : ستو کو پانی سے تر کرنا۔ گھی ملانا ...... الْمَاءُ الثِّيَابَ وَغَيْرَهَا : تر کرنا۔ صفت لَاتٌّ.

لَتَّ فُلَانٌ بِفُلَانٍ : چمٹنا۔

اَلَتَّ الطَّائِرُ : پرندہ کا اپنے سر کو پروں میں چھپانا۔

اللَّاتُ و اللَّاتُّ : زمانہ جاہلیت کے ایک بُت کا نام۔

اللِّتُّ : مص۔ کلہاڑی۔ بڑا کلہاڑا۔

اللُّتَات : درخت کی چھال جو باریک کی جائے۔ کہا جاتا ہے "مَا اَبْقٰى مِنِّي الْمَرَضُ اِلَّا لُتَاتًا" مرض نے مجھ میں سوائے خشک کھال کے کچھ نہیں چھوڑا۔

لَتَأَ (ف) لَتْأً. فُلَانًا فِيْ صَدْرِهٖ : دھکا دینا۔ کہا جاتا ہے "لَتَأَتْ بِهٖ اُمُّهٗ" اس کی ماں نے اس کو جنا ...... هُ بِحَجَرٍ : پتھر مارنا۔ لَتَأَ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ : گھورنا۔ تیز نظر سے دیکھنا ...... الشَّيْءَ : کم کرنا ...... الْجَارِيَةَ : جماع کرنا۔ لَتَأَ : گوز کرنا۔

اللَّتِيُّ : ہمیشہ اپنی جگہ پر رہنے والا۔

لَتَبَ (ن) لَتْبًا و لُتُوْبًا بِهٖ : چپکنا ...... فِيْهِ : ثابت رہنا ...... فِيْ مَنْحَرِ النَّاقَةِ : بھالا مارنا (...... و لَتَّبَ) السَّرْجَ عَلَى الْفَرَسِ : زین کسنا اور کہا جاتا ہے "لَتَبَ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ" جب کہ کپڑا پہنے اور اتارنا نہ چاہے۔

اَلْتَبَ عَلَيْهِ الْاَمْرَ : واجب کرنا۔

تَلَاتَبَ الْقَوْمُ : قوم کا باہم ملنا ...... بِالرِّمَاحِ : ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔

اِلْتَتَبَ. الثَّوْبَ : کپڑا پہننا۔

اللَّاتِبُ : چپکنے والا۔ ثابت رہنے والا۔

المِلْتَب : ہمیشہ گھر میں رہنے والا۔ گوشہ نشین۔

المَلَاتِب : پرانے کپڑے۔

لَتَحَهٗ (ف) لَتْحًا : کنکری مار کر چہرہ یا جسم کو زخمی کرنا ...... هُ بِبَصَرِهٖ : نگاہ ڈالنا ...... فُلَانًا : سب کچھ لے لینا کچھ باقی نہ چھوڑنا ...... الْجَارِيَةَ : جماع کرنا۔ لَتَحَه بِيَدِهٖ : ہاتھ سے مارنا۔

لَتِحَ (س) لَتْحًا : بھوکا ہونا۔ صفت لَتْحَان : مؤنث لَتْحٰى.

رَجُلٌ لَتِحٌ و لَاتِحٌ و لُتَاحٌ و لُتَحَة : چالاک عقل مند ج لُتَّاح کہا جاتا ہے "هُوَ اَلْتَحُ شِعْرًا مِنْهُ" وہ بہ نسبت اس کے معانی پر زیادہ قابو یافتہ ہے۔

لَتَخَهٗ (ف) لَتْخًا : آلودہ کرنا ...... الشَّيْءَ : پھاڑنا۔

تَلَتَّخَ بِالشَّيْءِ : آلودہ ہونا۔

لَتَدَ (ض ن) لَتْدًا فُلَانًا بِيَدِهٖ : مکا مارنا۔

لَتَزَهٗ (ض ن) لَتْزًا : مکا مار کر دفع کرنا۔

لَتَغَ (ف) لَتْغًا فُلَانًا : ڈسنا ...... هُ بِيَدِهٖ : ہاتھ سے مارنا۔

اللَّثْلَثَة: جھوٹی قسم۔

اَللَّثْلَثَة: بے فائدہ کلام۔ کم قیمت کاموں میں مشغول ہونا۔ اس کا باپ: لَثْلَثَ فَهُوَ لَثْلاثٌ وَهِيَ لَثْلاثَة.

لَثَمَهُ (ن ض) لَثْمًا: مارنا۔ نتھنے پر نیزہ مارنا۔ لَثَمَ السَّهْمَ: تیر پھینکنا ..... هُ بِسَهْمٍ: تیر مارنا ..... فُلانٌ بِشَفْرَتِهِ فِيْ لَبَّةِ بَعِيْرِهِ: اُونٹ کے سینے پر چھری چلانا۔ لَثَمَتِ الْحِجَارَةُ رِجْلَ الْمَاشِي: پتھروں کا چلنے والے کے پیر کو زخمی کرنا۔

اللَّثْم: زخم۔

اَللاتِيْنِي ج لاتِيْنُوْن وَلاتِيْن: مؤنث لاتِيْنِيَّة لاتِيْنُوْم: کی طرف نسبت یا اٹلی کا مقام مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے شعب لاتيني ولغة لاتينية.

اللَّثِن: میٹھا۔

اللَّثَنَة: تری۔

اَلَّتِيْ وَالَّتِ وَاللَّتْ. اَلَّذِيْ: کا مؤنث ج اللاتِيْ واللاتِ واللَّوَاتِيْ واللَّوَاتِ واللَّوَا واللائِيْ واللاءِ واللاءات اور تثنیہ کے لئے اللَّتَان واللَّتَانّ: تشدید نون کے ساتھ۔ واللَّتَا: بغیر نون کے حالت رفعی میں واللَّتَيْ: حالت نصبی وجری میں۔

اَللَّتَيَّا وَاللُّتَيَّا. اَلَّتِيْ: کی تصغیر اور تثنیہ کی صورت میں اللَّتَيَّان واللُّتَيَّان اور جمع کے لئے اللَّتَيَّات واللُّتَيَّات: کہا جاتا ہے "وَقَعَ فِي اللَّتَيَّا وَالَّتِيْ" یعنی بڑی بڑی مختلف مصیبتوں میں پڑ گیا۔ "وَبَعْدَ اللَّتَيَّا وَالَّتِيْ صَارَ كَذَا" یعنی بہت جھگڑوں کے بعد ایسا ہوا۔

لَثَّ (ن) لَثًّا وَاَلَثَّ بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا ..... اَلْمَطَرُ: چند روز تک برسنا ..... عَلَيْهِ: اصرار کرنا۔ لَثَّ الشَّجَرُ: درخت کو تری پہنچنا۔

اللَّثّ: مص۔ تری۔

لَثَأَ (ف) لَثْأً الْكَلْبُ: کتے کا منہ ڈالنا۔

اللَّثَأ: وہ چیز جو درخت سے ٹپکے یا بہے۔

لَثَدَ (ض) لَثْدًا. اَلْمَتَاعَ: سامان تہ بہ تہ رکھنا۔

اللَّثَدَة: جماعت جو مقیم ہو اور کوچ نہ کرے۔

لَثَطَ (ض) لَثْطًا فُلانًا: آہستہ آہستہ مارنا۔ هُ: آہستہ سے پھینکنا۔ آہستہ آہستہ تھپکی دینا۔

اللَّثْغَة: دانت کی جڑوں سے ہونٹ کا ملا ہوا حصہ۔

الأَلْثَع: ہکلا۔ مؤنث لَثْعَاء ج لُثْع.

لَثِغَ (س) لَثَغًا وَتَلاثَغَ: ہکلا پن ہونا۔ صفت الأَلْثَغ مؤنث لَثْغَاء ج لُثْغ.

اللُّثْغَة: سین کی جگہ میں ثاء۔ راء کی جگہ میں غین یا لام وغیرہ بولنا۔ ہکلا پن۔

اللَّثْغَة: منہ۔

لَثِقَ (س) لَثَقًا الْيَوْمُ: بند ہوا والا۔ اور نمناک ہونا ..... اَلْمُسَافِرُ: کیچڑ میں پڑنا ..... ثِيَابُهُ: کپڑوں کا تر ہونا ..... الطَّائِرُ: پروں کا تر ہونا۔ صفت لَثِق.

لَثَّقَ الشَّيْءَ: خراب کرنا۔ فاسد کرنا۔ تباہ کرنا۔

اَلْثَقَ الشَّيْءَ: تر کرنا۔

اِلْتَثَقَ وَتَلَثَّقَ: تر ہونا۔

اللَّثَق: تری۔ کیچڑ۔ گارا۔ کہا جاتا ہے "مَشَيْنَا فِيْ لَثَقٍ" ہم کیچڑ میں چلے۔

اللَّثِق: چپکنے والی مٹی "يَوْمٌ لَثِقٌ" بند ہوا اور نمناک دن۔

لَثْلَثَ الْمَطَرُ: بارش کا چند دن تک برسنا۔ ..... الرَّجُلُ: کمزور ہونا ..... عَلٰى فُلانٍ: اصرار کرنا ..... هُ عَنْ كَذَا: منع کرنا۔ روکنا ..... هُ فِي التُّرَابِ: لوٹ لگوانا۔ لَثْلَثَ الْبَعِيْرَ: اونٹ کو تھکانا ..... كَلامَهُ: صاف نہ کہنا اور کہا جاتا ہے "لَثْلِثُوْا بِنَا" ہمیں تھوڑا سا آرام لینے دو ..... وَتَلَثْلَثَ فِي الْأَمْرِ: تردد کرنا۔ دیر کرنا ..... بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔ تَلَثْلَثَ فِي التُّرَابِ: مٹی میں لوٹ لگانا ..... الْغَيْمُ وَالسَّحَابُ: بادلوں کا آنا جانا۔

اللَّثْلَثُ وَاللَّثْلاثُ وَاللَّثْلاثَةُ وَالْعَلْثَلِثُ: ہر معاملے میں دیر کرنے والا جب کبھی تمہیں گمان ہو کہ تمہاری حاجت پوری کرے گا تو کاہلی کر جائے۔

لَثَمَ (ض) وَلَثِمَ (س) لَثْمًا الْفَمَ اوالوَجْنَة: بوسہ لینا۔

لَثَمَ (ض) لَثْمًا اَنْفَهُ: ناک پر مکا مارنا ..... اَلْحِجَارَةُ خُفَّ الْبَعِيْرِ: ٹھوکر لگنا اور خون آلود کر دینا ..... اَلْبَعِيْرُ الْحِجَارَةَ بِخُفِّهِ: ٹھوکر سے توڑ دینا۔

لَثَمَ وَلَثِمَ وَتَلَثَّمَ وَالْتَثَمَ الرَّجُلُ: ڈھاٹا باندھنا۔

لاثَمَهُ: بوسہ لینا۔

تَلاثَمَا: ایک دوسرے کا بوسہ لینا۔

اللَّثْم: مص۔ ناک اور اس کا ماحول۔

اللاثِم: فا۔ ج لُثَّم.

اللِّثْمَة: بوسہ لینے کی ہیئت۔

اللَّثْمَة. لَثَمَ: کا اسم مرۃ۔ بوسہ۔

اللِّثَام: ڈھاٹا۔ کپڑا جو ناک اور اس کے اردگرد لپیٹا جائے۔ نقاب۔ ج لُثُم.

لَثِيَ يَلْثَى لَثًى: تھوڑا پانی پینا۔ الْقِدْرَ: ہانڈی کو خوب چاٹنا ..... وَالْثَى شَجَرُ السَّمُرِ: نمناک ہونا اور گوند بہنا۔ لَثِيَتِ الْيَدُ مِنْ طِيْنٍ وَنَحْوِهِ: ہاتھ کا لت پت ہونا۔ دودھ کی چکناہٹ سے چکنا ہونا۔ لَثِيَ الثَّوْبُ: کپڑے کا پسینہ سے تر ہونا اور میلا ہونا۔

اَلْثَتِ الشَّجَرَةُ مَا حَوْلَهَا: نمناک کرنا۔

تَلَثَّى وَالْتَثَى: گوند نکالنا۔ تَلَثَّى الشَّجَرُ: گوند بہنا۔

اللَّثَى: مص۔ گوند۔ دودھ کی چکناہٹ۔ تری۔ لَثَى الثَّوْبِ: کپڑے کا میل۔

اللِّثَة: مسوڑھا۔ ج لِثًى ولِثَات ولُثِيٌّ.

اللَّثِي: نمناک۔ ثوب لَثٍ: پسینہ سے تر اور میلا۔

اللَّثِيُّ: گوند کھانے کا حریص۔

اللَّثَاة: حلق کا کوا۔ ایک درخت کا نام۔

الْحُرُوف اللِّثَوِيَّة: ثاء۔ ذال۔ ظا۔

لَجَّ (ض س) لَجَجًا ولَجَاجًا ولَجَاجَة: سخت جھگڑا کرنا۔ دشمنی میں مداومت کرنا ...... فِي الْأَمْرِ: لازم ہونا اور باز رہنے سے انکار کرنا ...... بِهِ الْهَمُّ ونَحْوه: لازم رہنا ...... عَلٰى فُلَانٍ فِي الْمَسْأَلَةِ: اصرار کرنا اور جلدی فیصلہ کی خواہش کرنا۔

لَجِج والْتَجَّ الْقَوْمُ: قوم کا پانی کے گہرے حصے میں داخل ہونا۔ لَجَّجَتِ السَّفِيْنَةُ: کشتی کا پانی کے گہرے میں چلنا۔ اَلْتَجَّتِ الْإِبِلُ: اونٹ کا بڑبڑانا۔

لَاجَّ. خَصْمَهٗ: جھگڑے میں مداومت کرنا۔

تَلَجَّجَ واسْتَلَجَّ مَتَاعَ فُلَانٍ: کسی کے سامان پر دعویٰ کرنا۔ اِسْتَلَجَّ بِيَمِيْنِهٖ: اصرار کرنا اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ صادق ہے کفارہ ادا نہ کرنا۔

اِلْتَجَّ الْبَحْرُ: سمندر کا متلاطم ہونا ...... الْأَرْضُ بِالسَّرَابِ: موج جیسا ہونا ...... الْأَمْرُ او الْمَوْجُ: معاملہ کا یا موج کا بڑا ہونا ...... الظَّلَامُ: اندھیرے کا گھٹاٹوپ ہونا۔

اِلْتَجَتِ الْأَرْضُ: زیادہ اور لمبی نباتات والی ہونا ...... الْأَصْوَاتُ: آوازوں کا مخلوط ہونا۔

اَللُّجُّ: پانی کا بڑا حصہ۔ بڑی جماعت۔ وادی کا کنارہ۔ تلوار۔ پہاڑ میں سخت جگہ۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ اَدْهَمُ لُجٌّ" بہت سیاہ گھوڑا۔

اَللُّجَّة: پانی کا بڑا حصہ۔ بڑی جماعت۔ چاندی۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لُجَّةٌ وَاسِعَةٌ" فلاں کشادگی میں سمندر کے مشابہ ہے۔ ج لُجٌّ ولُجَج ولِجَاج واللُّجَّة: آئینہ۔

اللُّجِّي. لُجّ: کی جانب منسوب۔ کہا جاتا ہے "بَحْرٌ لُجِّيٌّ" یعنی بحر بے پایاں۔ اتھاہ سمندر۔

اللَّجَّة. لَجّ: کا اسم مرۃ۔ شور۔

اللَّاجّ واللَّجُوْج واللَّجُوْجَة واللُّجَجَة والمِلْجَاج: سخت جھگڑالو۔

اَلْمُلَجَّجَة: بہت سیاہ آنکھ۔ بہت سبزہ زار زمین۔

لَجَأَ (ف) لَجْأً ولُجُوْءًا ولَجِي (س) لَجَأً والْتَجَأَ اِلَى الْحِصْنِ وغَيْرِهٖ: قلعہ وغیرہ کی پناہ لینا۔

لَجَّأَ تَلْجِئَةً. فُلَانٌ مَالَهٗ: بعض ورثاء کے لئے خاص کردینا ...... والْجَأَ فُلَانًا: مضطر کرنا۔ مجبور کرنا۔ اَلْجَأَهٗ: بچانا۔ اَلْجَأَ اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ: سپرد کرنا۔

تَلَجَّأَ اِلَيْهِ: سہارا لینا ...... مِنَ الْقَوْمِ: قوم سے علیحدہ ہونا اور دوسروں کا سہارا لینا۔

اَللَّجَأُ: مص۔ قلعہ۔ جائے پناہ۔ ج اَلْجَاء: وارث۔ بیوی۔ کچھوے کی ایک قسم جو خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہے واحد اس کا لَجَاۃ ہے۔

التَّلْجِئَة: مص ...... عِنْدَ الْفُقَهَاءِ: کسی ایسے فعل کے کرنے پر مجبور کرنا جس کا ظاہر باطن کے خلاف ہو۔

اَلَّجَّاءَةُ: ایک پہاڑی پودا جس کے پھول بطور سبزی استعمال ہوتے ہیں۔

اَلْمَلْجَأُ: جائے پناہ۔ قلعہ۔ پناہ لینا۔ ج مَلَاجِي۔

لَجِبَ (س) لَجَبًا الْبَحْرُ: سمندر کا جوش میں آنا ...... الْقَوْمُ: شور مچانا۔

لَجُبَتْ (س) لُجُوْبَةً ولَجِبَتِ الشَّاةُ: کم دودھ والی ہونا۔ زیادہ دودھ والی ہونا۔

لَجَّبَهٗ بِالسَّيْفِ: تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

اَللَّجَبُ: مص۔ گھوڑے کی ہنہناہٹ۔ بہادروں کا شور۔ کہا جاتا ہے "بَحْرٌ ذُوْلَجَبٍ" شور مچانے والا سمندر۔

اللَّجِب: شور مچانے والا۔ سخت شور مچانے والا۔ کہا جاتا ہے "جَيْشٌ لَجِبٌ" شور مچانے والی فوج۔

اللَّجْبَة واللِّجْبَة واللُّجْبَة واللَّجَبَة والْجَبَة واللِّجِبَة: کم دودھ والی بکری۔ زیادہ دودھ والی بکری۔ ج لِجَاب ولَجَبَات۔

اَلْمِلْجَاب: تیر کہ جس میں پر لگادیئے گئے ہوں اور پیکان نہ ہو۔

لَجَذَ (ن) ولَجِذَ (س) لَجْذًا ولَجَذًا. الْكَلْبُ الْاِنَاءَ: کتے کا برتن کو اندر سے چاٹنا ...... لَجَذَ الرَّجُلُ: کھانا۔ ایک دفعہ دیئے جانے کے بعد زیادہ سوال کرنا ...... الْحِمَارُ: گدھے کا پہلی مرتبہ چرنا۔ الْمَاشِيَةُ الْكَلَأَ: جانور کا گھاس کو دانتوں کے اطراف سے کھانا ...... مِنَ الشَّيْءِ: تھوڑا سا لینا ...... فُلَانًا: برانگیختہ کرنا۔ تم کہتے ہو "لَجَذَنِيْ عَلٰى كَذَا" اس نے مجھ کو فلاں کام پر برانگیختہ کیا۔

لَجَفَهٗ (ن) لَجْفًا: سخت مارنا۔

لَجِفَت (س) لَجَفًا الْبِئْرُ: کنواں وسیع و کشادہ ہونا۔ صفت لَجْفَاء۔

لَجَّفَ الْبِئْرَ: کنوئیں کو وسیع کرنا ...... الشَّيْءَ: جوانب سے کشادہ کرنا۔

تَلَجَّفَ الْبِئْرَ: جوانب سے کھودنا۔ تَلَجَّفَتْ والْتَجَفَتِ الْبِئْرُ: جوانب سے کھدا ہوا ہونا۔ کنوئیں کا گرنا۔ منہدم ہونا۔ تَلَجَّفَ الْوَحْشُ الْكِنَاسَ: وحشی جانور کا ہرن کی جھاڑی کے اردگرد کھودنا۔

اَللَّجَف: مص۔ کنوئیں کے جوانب میں کھدائی۔ کنوئیں کی تہ کا وہ حصہ جس کو پانی گرادے۔ سیلاب کے بند ہونے کی جگہ۔ وسط وادی۔ ج اَلْجَاف۔

اللِّجَاف: پہاڑ میں غار کے اوپر بڑھا ہوا حصہ۔ دروازے کی چوکھٹ۔ ج اَلْجِفَة ولُجُف۔

اللَّجِيْفَة: دروازے کے پہلو۔

بِئْرٌ مُلْتَجِفَة: منہدم کنواں۔

لَجْلَجَ لَجْلَجَةً وتَلَجْلَجَ: تتلانا۔ ...... فِيْ صَدْرِهٖ شَيْءٌ: کھٹکنا۔ لَجْلَجَ اللُّقْمَةَ فِيْ فِيْهِ: بغیر چبانے کے منہ میں پھرانا۔ تَلَجْلَجَ بِالشَّيْءِ: سبقت کرنا اور کہا جاتا ہے "تَلَجْلَجَ دَارَهٗ مِنْهُ" یعنی اس نے اس کے گھر کو لے لیا۔

اللَّجْلَاج: توتلا۔ ہکلا۔

لَجَمَ (ن) لَجْمًا الثَّوْبَ: کپڑا سینا۔

اَلْجَمَ الدَّابَةَ: چوپایہ کو لگام لگانا۔
اَلْقِدْرَ: دیگ کے کڑے میں لکڑی لگا کر اٹھانا۔ النَّاقَةَ: لگام سے داغ لگانا ...... ہٗ عَنْ حَاجَتِہٖ: روکنا۔ کہا جاتا ہے "تَکَلَّمَ فَاَلْجَمْتُهُ وَاَلْقَمْتُهُ الْحَجَرَ" اس نے گفتگو کی تو میں نے اس سے بند کر دیا۔
اَلْجَمَ وَالْجَمَ الْمَاءُ فُلَانًا: پانی کا منہ تک پہنچنا۔
اِلْتَجَمَتِ الدَّابَةُ: لگام لگنا۔
اِسْتَلْجَمَ فُلَانًا الْفَرَسَ: لگام لگانے کو کہنا۔
اَللَّجَمُ: زمین نہ پست نہ بلند۔ ج
اَلْجَامٌ (...... وَاللُّجَمُ وَاللَّجَمُ) گرگٹ۔ مینڈکیں۔ جانور جس سے بدفالی لیں۔
اللُّجَمُ: فضاء آسمانی۔
اللِّجَامُ: لگام۔ ج لُجُمٌ ولُجْمٌ والْجِمَةٌ: اُونٹوں کا نشان اور کہا جاتا ہے "جَاءَ فُلَانٌ وَقَدْ لَفَظَ لِجَامَہٗ" یعنی فلاں شخص اپنی حاجت سے تھک کر واپس ہوا اور عرب کے امثال میں سے ہے "اَتْبِعِ الْفَرَسَ لِجَامَهَا" بھلائی کو پورے طریقے سے کرنے کے لئے کہنے کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔
اللَّجَّامُ: لگامیں بنانے والا۔
اللُّجَّامُ: جس سے بدشگونی لی جائے۔
اللَّجْمَةُ والْمَلْجَمُ: لگام دینے کی جگہ۔
اللَّجَمَةُ: لُجَمٌ کا واحد۔ زمین کے لئے علم۔ لَجْمَةُ الْوَادِيْ: کنارۂ وادی۔
اللُّجمہ: مسطح پہاڑ۔ زمین کے لئے علم لُجْمَةُ الْوَادِيْ: وادی کا کنارہ۔
الْمِكْيَالُ الْمُلْجَمُ: ڈھائی صاع کا پیمانہ۔
لَجَنَ (ن) لَجْنًا ولَجَّنَ وَرَقَ الشَّجَرِ وَنَحْوَهُ: پتوں کو کوٹ کر آٹا جو ملا کے چارہ تیار کرنا۔
لَجَنَ (ن) لُجُوْنًا ولِجَانًا الْبَعِيْرُ: اُونٹ کا اڑیل ہونا ...... فِي الْمَشْيِ: آہستہ چلنا۔
لَجِنَ (س) لَجَنًا بِہٖ: چمٹنا۔
تَلَجَّنَ الشَّيْءُ: لیس دار ہونا ...... رَاْسُهُ: میلا ہونا ...... الْقَوْمُ: پتے اور آٹا جو ملا کر چارہ بنانا۔
اللَّجِنُ: میلا۔
اللَّجِيْنُ: کٹے ہوئے پتے اور آٹا یا جو ملا کر تیار کیا ہوا چارہ۔
اللَّجْنَةُ: جماعت۔ پارٹی۔
اللُّجُوْنُ مِنَ الْجِمَالِ وَالنُّوْقِ: سست رفتار اُونٹ یا اُونٹنی۔
اللُّجَيْنُ: چاندی (تصغیر ہی کے وزن پر مستعمل ہے)
اللُّجَيْنِيَّةُ: دراہم (لُجَیْن کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے)
اِلْتَجٰی اِلٰی غَیْرِ قَوْمِهٖ: غیر قوم کی طرف اپنے کو منسوب کرنا۔
لَحَّ (ن ض) لَحًّا الْقَرَابَةُ بَيْنَنَا: رشتہ داری نزدیک ہونا۔
لَحِحَتْ (س) لَحَحًا ولَحِحَتِ الْعَيْنُ: کیچڑ سے پلکوں کا چپکنا۔
اَلَحَّ فِي السُّؤَالِ: سوال میں اصرار کرنا ...... السَّحَابُ بِالْمَطَرِ: بادل کا لگاتار برسنا ...... الْمَطِيُّ: سواری کا تھک کر دیر کرنا۔
الْقَتَبُ عَلٰی ظَهْرِ الدَّابَّةِ: پالان کا چوپایہ کی پیٹھ کو زخمی کرنا ...... الْجَمَلُ: اُونٹ کا اڑیل ہونا۔
تَلَحَّحَ عَلَيْهِ: مثل اَلَحَّ عَلَيْهِ.
اللِّحُّ: مص۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اِبْنُ عَمِّيْ لَحًّا" وہ میرا قریبی چچا زاد ہے اور لحّاً حالیت کی بنا پر منصوب ہے اس لئے کہ اس کا ماقبل معرفہ ہے اور نکرہ کی صورت میں تم کہو گے "هُوَ اِبْنُ عَمٍّ لِحٍّ" جر کے ساتھ اس لئے کہ یہ عم کی صفت ہے اور ایسا ہی مؤنث اور تثنیہ اور جمع۔
اللَّاحُّ: فا۔ مَكَانٌ لَاحٌّ ولَحِحٌ: تنگ جگہ۔
الْمِلْحَاحُ: بہت اصرار کرنے والا۔ پالان جو پیٹھ کو زخمی کر دے۔ سَحَابٌ مِلْحَاحٌ: لگاتار برسنے والا بادل۔
لَحَبَ (ف) لَحْبًا الطَّرِيْقَ: راستہ پر چلنا۔ راستہ کو واضح کرنا ...... الشَّيْءَ: اثر کرنا ...... بِفُلَانٍ الْاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا۔ پچھاڑ دینا۔ ہٗ بِالسَّيْفِ: تلوار سے مارنا ...... اللَّحْمَ: گوشت کو لمبائی میں کاٹنا ...... اللَّحْمَ عَنِ الْعَظْمِ: گوشت کو ہڈی سے جدا کرنا ...... الرَّجُلُ: سیدھا چلنا یا تیز چلنا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّ يَلْحَبُ" (...... لُحُوْبًا) الطَّرِيْقُ: راستہ کا واضح ہونا ...... ظَهْرُ الْفَرَسِ: گھوڑے کی پیٹھ کا تھوڑی سی پستی کے ساتھ چکنا ہونا ...... الْمَرْاَةَ: جماع کرنا۔
لَحِبَ (س) لَحَبًا الرَّجُلُ: بڑھاپے کی وجہ سے دبلا ہونا ...... لَحْمُ زَيْدٍ: لاغر ہونا۔
لَحَّبَ الشَّيْءَ: اثر کرنا۔ نشان چھوڑنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ...... فُلَانًا: ذلیل کرنا ...... ہٗ بِالسَّيْفِ: تلوار سے مارنا۔
اِلْتَحَبَ الطَّرِيْقَ: راستہ پر چلنا۔
اللَّحْبُ: مص (...... واللاحب) کشادہ راستہ۔ کہا جاتا ہے "طَرِيْقٌ لَحْبٌ ولَاحِبٌ" کشادہ راستہ۔
اللَّحِيْبُ: پیٹھ پر کم گوشت والی اونٹنی۔
الْمِلْحَبُ: بہت گالی بکنے والا بدزبان۔ کاٹنے یا چھیلنے کا اوزار۔ فصیح زبان۔
الْمَلْحُوْبُ: مفع رَجُلٌ مَلْحُوْبٌ: لاغر مرد۔ طَرِيْقٌ مَلْحُوْبٌ ومُلْحَبٌ: واضح راستہ۔
لَحَتَ (ف) لَحْتًا الْعَصَا: لاٹھی کو چھیلنا ...... فُلَانًا بِالْعَصَا: لاٹھی سے مارنا ...... الرَّجُلَ: سب کچھ لے لینا اور کچھ نہ چھوڑنا۔ کہا جاتا ہے "لَحَتُوْكُمْ كَمَا يُلْحَتُ الْقَضِيْبُ" انہوں نے تم سے مال وغیرہ لے کر تم کو ایسا ننگا کر دیا جس طرح شاخ چھیل دی جاتی ہے۔
اللَّحْتُ: مص۔ خالص۔
اللُّحَاتَةُ: اتاری ہوئی چھال۔
لَحَجَہٗ (ف) لَحْجًا: مارنا ...... ہٗ بِعَيْنِهٖ: نظر بد لگانا۔ لَحَجَ اِلَيْهِ: پناہ لینا۔
لَحِجَ (س) لَحَجًا السَّيْفُ وَنَحْوُهُ: تلوار کا میان میں چمٹ کر رہ جانا ...... بِالْمَكَانِ: لازم پکڑنا ...... الشَّيْءُ: تنگ ہونا ......

اللحیُ: کج ہونا۔ صفت اَللَحج. لحِجتْ عَینُہٗ: کیچڑ والی آنکھ ہونا۔
لَحَجَ عَلَیْہِ الْخَبرَ: غلط خبر دینا۔
اَلْحَجَہٗ اِلَیْہِ: مجبور کرنا۔
اِلْتَحجَ اِلَیْہِ: مائل ہونا...... اِلَیْہِ: مائل کرنا۔ مجبور کرنا۔
تَلَحَّجَ الْاَمْرَ عَلٰی فُلَانٍ: ضمیر کے خلاف ظاہر کرنا۔
اِسْتَلْحَجَ الْبَابُ: دروازہ کا بند ہونا۔
اللحج: مص آنکھ کا گڑھا۔
اللُحج: آنکھ کا گڑھا۔ گھر کا گوشہ۔ کجاوہ۔ پہاڑ کا ابھرا ہوا حصہ۔ وادی کا گوشہ و کنارہ۔ ج اَلْحَاج. مکان لَحِجٌ: تنگ مکان۔
اللحج: آنکھ کی کیچڑ۔
المَلْحَج والمُلْتَحج: جائے پناہ کہا جاتا ہے "اِنَّ فِی النَّاسِ لَمَلْحجًا" لوگوں میں جائے پناہ ہے قُفْل مُلْحج: بند تالا۔
الملاحِج: تنگیاں۔
المَلاحِیج: پہاڑ کے تنگ راستے۔
لَحوَجَ عَلَیْہِ الْاَمْرَ: ضمیر کے خلاف ظاہر کرنا۔
لَحَدَ (ف) لَحْدًا. اَلْمَیِّتَ: میت کو دفن کرنا...... اللَحْدَ: کھودنا...... لِلْمَیِّتِ: بغلی قبر کھودنا...... السَّھْمَ عَنِ الْھَدَفِ: نشانہ سے خطا کرنا...... اِلٰی فُلَانٍ: مائل ہونا...... فِی الدِّیْنِ: بے دینی اختیار کرنا...... عَلٰی فِیْ شَھَادَتِہٖ: گنہگار ہونا۔
اَلْحَدَ اِلْحَادًا. اَلْمَیِّتَ: مردہ کو دفن کرنا...... اللَحْدَ: کھودنا...... لِلْمَیِّتِ: بغلی قبر کھودنا...... عَنِ الدِّیْنِ: دین سے ہٹنا۔ دین میں طعن کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ احکام خداوندی کو چھوڑنا اور ظلم کی طرف مائل ہونا اور اللہ کے بارے میں شک کرنا...... فِی الْحَرَمِ: محارم کو حلال سمجھنا اور بے عزتی کرنا...... السَّھْمُ الْھَدَفَ: نشانہ کے ایک جانب میں لگنا...... بِہٖ: عیب لگانا اور باطل بات کرنا۔

لَاحَدَ مُلَاحَدَۃً صَاحِبَہٗ: ہر ایک کا ایک دوسرے سے کجی برتنا۔
اِلْتَحَدَ عَنِ الدِّیْنِ: دین سے پھرنا...... اِلٰی کَذَا: مائل ہونا...... اِلٰی فُلَانٍ: پناہ لینا۔
اللَحْد واللُحْد: بغلی قبر۔ قبر۔ ج اَلْحَاد ولُحُوْد.
الالحاد. اَلْحَدَ: کا مصدر۔ کفر۔ بے دینی۔
اللحُوْد: مائل ہونے والا۔
اللاحِد: فا۔ گورکن۔ کہا جاتا ہے "قَبْرٌ لَاحِدٌ ومَلْحُوْد" بغلی قبر۔
المُلْحِد: فا۔ کافر۔ بے دین۔ ج مَلَاحِدَۃ ومُلْحِدُوْن. المَلَاحِدَۃ: کافروں کی ایک جماعت جس کو دہریہ کہتے ہیں۔
المُلْحَدُ والمَلْحُوْد: بغلی قبر۔ قبر۔
المِلْحادَۃ: دین میں بہت طعن کرنے والا۔
المُلْتَحَد: جائے پناہ۔
لَحِزَ (س) لَحَزًا: بخیل ہونا۔ صفت لِحِز ولَحِز.
لَحَزَہٗ (ف) لَحْزًا: اصرار کرنا۔
تَلَحَّزَ: بخیل ہونا۔ کھٹی چیزوں کے کھانے کے لئے منہ میں پانی بھر آنا۔ جنگ یا سفر کے لئے کمر کسنا...... عَنْہُ: پیچھے ہٹنا۔
تَلَاحَزَ الْقَوْمُ: کلام میں مقابلہ کرنا...... الصِّبْیَانُ: اشعار کا نقل کرنا۔
المَلْحَز: تنگ جگہ۔ ج مَلَاحِز کہا جاتا ہے "وَقَعُوْا فِی الْمَلَاحِزِ" لوگ تنگ جگہوں یا تنگیوں میں پڑ گئے۔
المُتَلَاحِزُ مِنَ الشَّجَرِ: گنجان ایک میں ایک گھسا ہوا۔
اللُحَیْزَاء: ذخیرہ۔ خزانہ۔
لَحَسَ (ف) لَحْسًا الدُّوْدُ الصُّوْفَ: کیڑے کا اون کو چاٹنا...... الْجَرَادُ الْخَضِرَ: ٹڈیوں کا سبزیوں کو چٹ کر جانا۔
لَحِسَ (س) لَحْسًا ولَحْسَۃً ولُحْسَۃً ومَلْحَسًا الْقَصْعَۃَ: پیالہ کو زبان یا انگلی سے چاٹنا اور اسی سے مثل ہے "اَسْرَعُ مِنْ لَحْسِ الْکَلْبِ اَنْفَہٗ" کتے کا اپنی ناک چاٹنے سے بھی زیادہ تیز۔
لَحَّسَہ الشَّیْءَ: چٹانا۔
اَلْحَسَ الْمَاشِیَۃُ: تھوڑا سا چرنا۔ اَلْحَسَتِ الْاَرْضُ: سبزی کا ابتدائی حصہ نکالنا۔
اِلْتَحَسَ مِنْہُ حَقَّہٗ: حق لینا۔
اللَحْس: مص۔ سبزی کی ابتدائی روئیدگی۔
سَنَۃٌ لَاحِسَۃٌ: سخت سال۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَتْھُمْ لَوَاحِسُ" یعنی ان کے اوپر سخت قحط سالیاں واقع ہوئیں جو ساری پیداوار کو چٹ کر گئیں۔ کہا جاتا ہے مَالَکَ عِنْدِیْ لُحْسَۃٌ: تمہارے لئے میرے پاس کوئی چیز نہیں۔
اللَحُوْس: مٹھاس کے پیچھے لگنے والی جیسے مکھی۔
اللاحُوْس: بدبخت۔ منحوس (...... واللَحُوْسُ والمُلْحِس والمِلْحَس) لالچی جو ہر چیز کو لے لے المِلْحَس: بہادر۔
اللَحَّاس: بہت چاٹنے والا۔
اللَحَّاسَۃ. لَحَّاس: کا مؤنث۔ شیرنی۔
اللُحْسُم: وادی کی تنگ نالی۔ ج لَحَاسِم.
لَحَصَ (ف) لَحْصًا فِی الْاَمْرِ: مشغول ہونا۔ خَبَرَ فُلَانٍ: پورے طریقہ سے معلوم کرنا اور تھوڑا تھوڑا بیان کرنا۔
لَحَّصَ خَبَرَہٗ: بمعنی لَحَصَہٗ...... فِیْ کَذَا: سختی کرنا۔ تنگی کرنا...... ہٗ عَنْ کَذَا: روکنا۔ سست کرنا...... الْکِتَابَ: پختہ کرنا۔
اِلْتَحَصَ الْاَمْرُ: معاملہ کا سخت ہونا۔
اِلْتَحَصَتِ الْاِبْرَۃُ: سوئی کے ناکہ کا بند ہونا۔
اِلْتَحَصَہُ الشَّیْءُ: مشغول ہونا...... ہٗ اِلٰی کَذَا: مجبور کرنا...... الْبَیْضَۃَ ونَحْوَھَا: انڈے کو تھوڑا تھوڑا مہلت سے پینا...... ہٗ عَنْ کَذَا: روکنا۔ سست کرنا۔ اِلْتَحَصَتْ عَیْنُہٗ: کیچڑ سے آنکھ کا چپک جانا۔
لَحَاصِ: مبنی بر کسرہ۔ سختی۔ مصیبت۔
اللَحْص: اوپر کے پپوٹے کی شکن۔
اللَحَصَان: دوڑ۔ تیزی۔
اللَحِیْص: تنگ۔ سکڑا۔

المَلْحَص: جائے پناہ۔

لَحَظَهُ (ف) لَحْظًا: پانی چھڑکنا۔ زینت دینا۔

اِلْتَحَظَ الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔

لَحَظَ (ف) لَحْظًا ولَحَظَانًا فُلَانًا و اِلٰی فُلَانٍ بِالْعَیْنِ: گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ انتظار کرنا۔ (لَحْظًا ولَحَّظَ تَلْحِیْظًا) البَعِیْرَ: اونٹ کو آنکھ کے نیچے داغ کی علامت لگانا۔

لَاحَظَهُ لِحَاظًا ومُلَاحَظَةً: انتظار کرنا۔ ایک دوسرے کو دیکھنا۔

تَلَحَّظَ الشَّیْئُ: تنگ ہونا۔

تَلَاحَظَتِ الْاَشْیَاءُ: ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَحْوَالُهُمْ مُتَشَاكِلَةٌ مُتَلَاحِظَةٌ" یعنی ان کے احوال ایک جیسے ہیں۔

اللَّحْظ: مص۔ آنکھ کا اندرونی حصہ۔ ج لِحَاظ والْحَاظ.

اللَّحَاظ واللِّحَاظ: کنپٹی کی جانب گوشۂ چشم۔ آنکھ کے نیچے کا داغ۔ ج لُحُظ.

اللِّحَاظ: گھر کا صحن۔ ولِحَاظُ السَّهْمِ: تیر کے اوپر کا پر۔ لِحَاظُ الرِّیْشَةِ: پر کا سفید نچلا حصہ۔

اللَّحَّاظ: بہت سخت دیکھنے والا۔

التَّلْحِیْظ: مص آنکھ کے نیچے کا داغ۔

اللَّاحِظَة. لَاحِظ: کا مؤنث۔ آنکھ۔ ج لَوَاحِظ.

اللَّحْظَة. لَحْظ: کا اسم مرۃ۔ ج لَحَظَات کہا جاتا ہے "جَلَسْتُ عِنْدَهُ لَحْظَةً" میں اس کے پاس ایک لحہ بیٹھا۔

اللَّحُوْظ: تنگ۔

اللَّحِیْظ: شبیہ ونظیر۔

المَلْحَظ: دیکھنا۔ دیکھنے کی جگہ۔ ج مَلَاحِظ.

لَحَفَهُ (ف) لَحْفًا: لحاف اوڑھانا ..... ہٗ الثَّوْبَ: کپڑا پہنانا ..... ہٗ بِجُمْعِ كَفِّهٖ: مکا مارنا ..... ہٗ سَهْمًا: تیر مارنا ..... النَّارَ الْحَطَبَ: آگ میں لکڑی ڈالنا۔ لَحَفَ الشَّیْئَ: چاٹنا ..... عَنْهُ اللَّحْمَ: گوشت اتارنا۔ لُحِفَ الْقَمَرُ: چاند کا آخری تین راتوں میں ہونا۔ لُحِفَ لَحْفَةَ الرَّجُلُ فِیْ مَالِهٖ: کچھ ضائع ہونا اور کہا جاتا ہے "اَلْحَفَنِیْ فَضْلَ لِحَافِهٖ" یعنی اس نے مجھے زائد عطیہ دیا۔

لَحَفَ اِزَارَهُ: ازار کو تکبر سے زمین پر گھسیٹنا۔

اَلْحَفَ السَّائِلُ: اصرار سے مانگنا۔ ہٗ الثَّوْبَ: کپڑا پہنانا۔ دوسرے کے لئے لحاف بنانا الرَّجُلَ: دوسرے کے لئے لحاف خریدنا ..... ضَیْفَهُ: سرما میں مہمان کے لئے بچھونا اور لحاف مہیا کرنا ..... شَارِبَهُ: مونچھ کاٹنے میں مبالغہ کرنا ..... بِهٖ: نقصان پہنچانا ..... الظُّفْرَ: جڑ سے ناخن کاٹنا ..... الرَّجُلُ: دامن کوہ میں چلنا۔ تکبر سے ازار کو زمین پر گھسیٹ کر چلنا۔

لَاحَفَهُ: مدد کرنا۔ ایک دوسرے کے لئے لازم رہنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یُضَاجِعُ السَّیْفَ ویُلَاحِفُ الْخَوْفَ" یعنی فلاں تلوار ساتھ رکھتا ہے اور ڈرتا ہے۔

تَلَحَّفَ والْتَحَفَ: اپنے لئے لحاف بنانا۔ بِاللِّحَافِ وغَیْرِهٖ: لحاف وغیرہ سے ڈھانکنا۔

اللِّحْف: دامن کوہ۔

اللِّحْفَة. لَحَفَ: کا اسم نوع۔ لحاف اوڑھنے والے کی حالت۔

اللِّحَاف: رضائی۔ لحاف۔ ج لُحُف.

المِلْحَف والمِلْحَفَة: چادر۔ اوپر کا لباس ج مَلَاحِف.

لَحِقَ (س) لَحْقًا ولَحَاقًا فُلَانًا وبِفُلَانٍ: پا لینا۔ آملنا۔ آپہنچنا ..... اِلٰی قَوْمٍ كَذَا: چمٹنا۔

لَحِقَ (س) لُحُوْقًا. الْفَرَسُ: گھوڑے کا دبلا ہونا ..... الثَّمَنُ فُلَانًا: قیمت لازم ہونا۔

لَاحَقَهُ: پیچھے ہونا۔

اَلْحَقَهُ: پالینا۔ آملنا ..... ہٗ بِفُلَانٍ: ملا دینا۔ لاحق کردینا۔

تَلَاحَقَ: ایک دوسرے کے پیچھے ہونا۔ تَلَاحَقَتِ الْمَطَایَا: سواریوں کا بعض کا بعض سے ملنا۔

اِلْتَحَقَ بِهٖ: ملنا یا چمٹنا۔

اِسْتَلْحَقَهُ: اپنے خاندان میں ملانا۔

اِسْتَلْحَقَ الرَّجُلُ: وادی کی نکلی ہوئی زمین میں کھیتی کرنا۔

اللَّحَق: جو اپنے پہلے کے ساتھ ملے۔ پھل جو پہلے پھل کے بعد ہو۔ ج اَلْحَاق.

اللَّحَق: قوم جو اپنے سے پہلی قوم کے ساتھ اُس کے گزر جانے کے بعد لاحق ہو۔ لَحَقُ الْغَنَمِ: بکری کے بچے (..... والمُلْحَق) شی زائد۔ تتمۂ کتاب۔

اللُّحَاق: وادی کے وہ قطعات جہاں پانی خشک ہو جانے کے بعد زراعت کریں۔ مفرد اللحق: ہے۔

اللِّحَاق: کمان کا غلاف۔

اللَّاحِق: فا۔ پہلے پھل کے بعد کا پھل۔ اَبُوْ لَاحِق: باز۔

اللَّاحِقَة. لَاحِق: کا مؤنث۔ پہلے پھل کے بعد کا پھل۔ ج لَوَاحِق.

اللُّوَیْحِق: باز کے انواع میں سے ایک شکاری پرندہ۔ جس کی پیٹھ مٹیالی اور سینہ سفید ہوتا ہے۔

المِلْحَاق: تیز تیر پھینکنے والی کمان، اونٹنی جس سے اونٹ آگے نہ بڑھ سکیں۔

المُلْحَق: خاندان میں ملایا ہوا۔

لَحَكَ (ف) لَحْكًا ولَاحَكَ وتَلَاحَكَ الشَّیْئُ بِالشَّیْئِ: چپکنا۔

تَلَاحَكَ الشَّیْئُ: ایک دوسرے میں داخل ہونا۔ تَلَاحَكَ الْبُنْیَانُ: عمارت کا مضبوط ہونا۔ ولَحَكَ الصَّبِیَّ: بچے کے منہ میں دوا ٹپکانا۔

لُوْحِكَتْ فِقَارُ ظَهْرِهٖ: بعض کا بعض میں داخل ہونا۔

لَحِكَ (س) لَحَكًا الْعَسَلَ: شہد چاٹنا۔

اللُّحَكَة واللُّحَكَاء: چھپکلی کی مانند ایک کیڑا

جوریت میں رہتا ہے۔
اللجک: وہ شخص جسے انزال دیر میں ہو۔
الملاجک: تنگیاں۔
لَحلَحَ وتَلَحلَحَ القَومُ: ایک جگہ پر قائم رہنا۔ دور چلا جانا۔
الحَلح: تنگ جگہ۔
المُلحلَح: قوم کا بڑا۔ سردار۔
لَحَمَ (ن) لَحمًا الاَمرَ: مضبوط کرنا۔ القَصَّابُ العَظمَ: قصائی کا ہڈی سے گوشت کو جدا کرنا ...... ہٗ: نقصان دینا۔ تکلیف پہنچانا۔ الصَّائغُ الفِضَّۃَ: سنار کا چاندی کو درست کرنا۔
لَحَمَہٗ (ف) گوشت کھلانا۔
لَحِمَ (س) لَحمًا بالمَکَانِ: لازم ہو کے رہنا۔ الصَّقرُ ونَحوُہٗ: گوشت کا خواہش مند ہونا۔
لَحِمَ (س) لَحمًا ولَحُمَ (ک) لَحَامَۃً: موٹا ہونا جسم میں زیادہ گوشت والا ہونا۔ گوشت کا بہت خواہش مند ہونا۔
لُحِمَ لَحمًا: قتل کیا جانا۔ صفت لَحِیم۔
لاحَمَ الحَبلَ: رسّی مضبوط بٹنا۔ الشَّیئَ بالشَّیئِ: ملانا۔ لاحَمَ بَینَ الشَّیئَینِ: ایک کو دوسرے کے ساتھ چپکانا۔
اَلحَمَ۔ الثَّوبَ: کپڑا بننا ...... الشِّعرَ: اشعار کہنا ...... الزَّرعُ: کھیتی میں دانہ بیٹھنا ...... بَینَ القَومِ شَرًّا: قوم کے درمیان فساد کرا دینا الشَّیئَ بالشَّیئِ: ملانا ...... ہٗ بَصَرَہٗ: تیز نظر سے دیکھنا۔ گھورنا۔ اَلحَمَ الرَّجُلَ: غمگین کرنا ...... فُلانًا الاَرضَ: زمین پر پٹک دینا۔ پچھاڑ دینا ...... ہٗ عِرضَ فُلانٍ: گالی دینے کا موقع دینا۔ اَلحَمَتِ الدَّابَّۃُ: ٹھہر جانا۔ آگے نہ بڑھنا۔ اَلحَمَ بالمَکَانِ: اقامت کرنا ...... الرَّجُلُ: گھر میں بہت گوشت والا ہونا ...... القَومَ: گوشت کھلانا ...... الشَّیئَ: درست کرنا۔ اَلحَمَہُ القِتَالُ: گھیر لینا اور رہائی نہ ملنا۔ اُلحِمَ الرَّجُلُ: مرنا۔
تَلاحَمَ القَومُ: باہم مقاتلہ کرنا۔ تَلاحَمَتِ الشَّجَّۃُ: زخم کا بھر جانا اور درست ہو جانا
(...... والتَحَمَ) الشَّیئُ: جڑ جانا اور درست ہونا ...... اِلتَحَمَتِ الحَربُ بَینَہُم: گھمسان کی جنگ ہونا۔ "اِلتَحَمَ الجُرحُ لِلبُرءِ" زخم بھر جانا اور درست ہو جانا۔
اِستَلحَمَ الطَّرِیقُ: راستہ کا کشادہ ہونا۔ الطَّرِیقَ او الطَّرِیقَۃَ: پیچھے پڑنا ...... الخَطبُ فُلانًا: مشغول کر دینا ...... الزَّرعُ: گنجان ہونا۔ اُستُلحِمَ الرَّجُلُ: جنگ میں پھنس جانا اور رہائی نہ ملنا۔
اللَّحمُ واللَّحَمُ مِنَ جِسمِ الحَیَوانِ: گوشت۔ ج لِحَام ولُحُوم ولُحمَان ولِحمَان والُحم۔ لَحمُ کُلِّ شَیئٍ: مغز لَحمُ البَحرِ: ایک کیڑا ہے۔ کہا جاتا ہے "اَکَلَ لَحمِی ورَتَعَ لَحمِی" یعنی میری غیبت کی۔
اللَّحمَۃ: گوشت کا ایک ٹکڑا۔ لَحمَۃُ الثَّوبِ: کپڑے کا بانا۔
اللُّحمَہ: قرابت۔ کپڑے کا بانا۔ باز کو اس کے شکار سے جو کھلایا جائے۔ ج لُحَم۔
اللِّحَام: جس سے پھٹن کو درست کیا جائے۔
اللَّحَّام: گوشت بیچنے والا۔
اللاحِم: گوشت کھلانے والا۔ جس کے پاس گوشت ہو۔ بازٌ لاحِمٌ: گوشت کھانے والا یا گوشت کا خواہش مند باز۔
اللَّحِم: جسم میں زیادہ گوشت والا۔ گوشت کا زیادہ خواہش مند۔ بازٌ لَحِمٌ: گوشت کھانے والا یا گوشت کا خواہش مند باز۔ اللَّحِم: شیر۔
اللَّحِیم: جسم میں زیادہ گوشت والا۔ مقتول۔ اور کہا جاتا ہے "ھٰذَا لَحِیمُ ذاکَ" یعنی یہ اس کے موافق اور ہم شکل ہے۔
المُلحَم: مفع۔ گوشت کھانے کا عادی۔ قوم کے ساتھ ملا ہوا قیدی۔ ایک قسم کا کپڑا جس کا تانا ریشم کا اور بانا غیر ریشم کا ہوتا ہے۔
المُلحِم: فا۔ گوشت کھلانے والا یا جس کے پاس گوشت زیادہ ہو۔
المَلحَمۃ: گھمسان کی جنگ کا موقع۔ ج مَلاحِم۔
المُلاحِمُ مِنَ الحِبَالِ: مضبوط بٹی ہوئی رسّی۔ کہا جاتا ہے شَجَّۃٌ مُتَلاحِمَۃٌ: زخم کہ جس میں گوشت پھٹ جائے اور پھر جڑ جائے۔
المُستَلحِمُ: فا۔ شیر۔
لَحَنَ (ف) لَحنًا ولَحَنًا ولُحُونًا ولَحَانَۃً ولَحَانِیَۃً فِی کَلامِہٖ او فِی القِراءۃِ: اعرابی غلطی کرنا۔ صفت لاحِن ولَحَّان ولَحَانَۃ (...... لَحنًا) لِفُلانٍ: کسی سے اشارہ کنایہ میں بات کرنا تاکہ دوسرا نہ سمجھ سکے۔ صفت لاحِن: اور لَحّان: نہیں کہا جاتا اِلَیہِ: قصد کرنا۔ مائل ہونا ...... قَولَہٗ: سمجھنا۔
لَحِنَ (س) لَحَنًا الرَّجُلُ: ذہین ہونا۔ اپنی دلیل سے خبردار ہونا ...... الکَلامَ: سمجھنا۔
لَحَّنَہٗ: غلطی کی طرف منسوب کرنا۔ لَحَّنَ فِی القِراءۃِ: خوش آوازی کے ساتھ پڑھنا۔
لاحَنَ القَومَ: گفتگو کو ایک دوسرے پر دہرانا۔
اَلحَنَ فُلانًا القَولَ فَلَحِنَہٗ: اس نے فلاں کو بات سمجھائی پس وہ سمجھ گیا۔
اللَّحنُ: مص ...... مِنَ الاَصوَاتِ: موزوں آواز سر۔ ج اَلحَان ولُحُون۔ صَنَاعَۃُ الاَلحَانِ: فن موسیقی لَحنُ الکَلامِ: مضمون کلام۔ اللَّحنُ فِی الکَلامِ: اعراب و بنا کی غلطی۔
اللَّحَنُ: لغت۔ سمجھ۔
اللَّحِنُ: زیرک۔ سمجھدار۔
اللاحِنُ: فا۔ نتائج کلام کا جاننے والا۔
اللُّحَنَۃ: وہ شخص جس کی غلطی لوگ بہت پکڑیں۔
اللُّحَنَۃ: بہت غلط بولنے والا۔ جو لوگوں کی غلطی بہت پکڑے۔
الاَلحَنُ: بہت زیادہ سمجھدار۔ خوش آوازی سے گانے والا یا پڑھنے والا۔

لحا یلحو لحوًا والتحی التحاءً الشجرۃ: درخت کو چھیلنا۔ لحاہٗ: گالی دینا۔

الملحی: لکڑی چھیلنے کا اوزار۔

لحوج لحوجۃ علیہ الخبر: گڑبڑ کرنا اور ضمیر کے خلاف ظاہر کرنا۔

لحی یلحی لحیًا الشجرۃ: درخت کو چھیلنا۔ فلانًا: ملامت کرنا۔ گالی دینا۔ عیب نکالنا۔

صفت فاعلی لاحٍ: صفت مفعولی ملحیٌّ: کہا جاتا ہے "لحا اللہ فلانًا" اللہ فلاں پر لعنت کرے۔

لاحی لحاءً وملاحاۃً الرجل: جھگڑا کرنا اور اسی سے مثل ہے "من لاحاک فقد عاداک" جس نے تم سے جھگڑا کیا اس نے تم سے دشمنی کی۔ ......فلانًا: دفع کرنا۔ منع کرنا۔ ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔

الحی الحاءً: قابل ملامت کام کرنا۔ العود: چھیلے جانے کے قابل ہونا۔

تلحّی تلحّیًا: ٹھوڑی کے نیچے عمامہ لپیٹنا۔

تلاحی تلاحیًا القوم: باہم لعن کرنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ باہم ملامت کرنا۔ باہم بغض رکھنا۔ باہم جھگڑنا۔

التحی التحاءً: داڑھی اُگنا۔ داڑھی رکھنا ......العود: لکڑی چھیلنا۔

اللحی: جبڑا۔ داڑھی اُگنے کی جگہ۔ لحیان: دونوں جبڑے۔ لحیا الغدیر: تالاب کے دونوں کنارے۔ ج الحٍ ولُحِیّ.

اللحاء: مص۔ لکڑی یا درخت کی چھال اور امثال عرب سے ہے "لا تدخل بین العصا و لحائھا" لاٹھی اور اس کی چھال کے درمیان داخل مت ہو ان دو دوستوں کے حق میں بولتے ہیں جن کے درمیان کوئی فساد نہ کرا سکے۔

اللحیان: لمبی داڑھی والا۔ مؤنث لحیانۃ.

اللحیۃ: داڑھی۔ ج لحیٌ ولُحی: اور نسبت کے لئے لحویٌّ. لحیۃ الحمار: پر سیاؤشاں (نام ایک دوا کا) لحیۃ التیس: نام ایک نباتات کا جس کے پتے گندنا کے پتے کے مانند ہوتے ہیں لیکن اس سے بلند ہوتے ہیں۔

اللحیان: تھوڑا پانی۔ سیلاب کے بنائے ہوئے گڑھے۔ واحد لحیانۃ.

الالحی واللحیانی: لمبی یا بڑی داڑھی والا۔

لخّہٗ (ن) لخًّا: طمانچہ مارنا۔ لخّ الخبر: پوری خبر معلوم کرنا ......فی الکلام: مشتبہ اور سربستہ بات کہنا ......ہٗ بالطیب: خوشبو لگانا ......فی الجبل: پہاڑ میں پیچھا کرنا ......فی الحفر: کھودنے میں جھکنا۔

لخت لخًّا ولخیخًا ولخخت (س) لخخًا عینہٗ: زیادہ آنسو اور موٹی پلکوں والا ہونا۔ صفت لخخۃ.

التخّ الامرُ: خلط ملط ہونا۔ کہا جاتا ہے "التخّ علیہ الامرُ" معاملہ ان کے اوپر خلط ملط ہو گیا۔

العشب: گھنی و گنجان ہونا۔

تلاخّ الوادی: تنگ وادی ہونا اور درختوں سے بھری ہوئی ہونا۔

وادٍ لاخٌّ: تنگ اور گنجان درختوں والی وادی۔

اللخّۃ: ناک۔ امرأۃ لخّۃ: گندی بدبودار عورت۔ اصلٌ لخوخٌ: عیب دار اصل۔

سکرانُ ملتخٌّ: بدمست۔ ہوش و حواس زائل شدہ وادٍ ملتخٌّ: بہت اور گنجان درختوں والی وادی۔

لخبہٗ (ف ن) لخبًا ولاخبہٗ ملاخبۃً: طمانچہ مارنا...... الجاریۃ: جماع کرنا۔

اللخب: گوگل کا درخت۔ واحد لخبۃ.

الملخّب: طمانچہ مارا ہوا۔ جھگڑوں میں پھنسا ہوا۔

اللخج: آنکھ کی بری کیچڑ۔

اللخز: تیز چھری۔

لخص (س) لخصًا: اوپر کے موٹے پپوٹے والا ہونا۔ لخصت عینہٗ: آنکھ کے ارد گرد کا متورم ہونا۔ لخص کی صفت الخص: آنکھ کی صفت۔ لخصاء۔ ج لُخص.

لخّص الکلام: مختصر کرنا۔ خلاصہ کرنا۔ کھول کر بیان کرنا اور کہا جاتا ہے "لخّص لی خبرک" مجھ سے اپنی خبر کو تھوڑا تھوڑا بیان کرو۔

الشیئ: خالص لینا۔

اللخص: مص۔ خلقتًا۔ آنکھ کے پپوٹے کی موٹائی۔

اللخصۃ: آنکھ کے اندر کا گوشت۔ ج لخاص.

الالخص: ظاہر۔ مختصر۔

ضرعٌ لخصٌ: زیادہ گوشت والا تھن جس سے دودھ مشکل سے نکلے۔ ورجلٌ لخصٌ: اوپر کے موٹے پپوٹے والا مرد اور کہا جاتا ہے "جفنٌ لخصٌ" موٹا پپوٹا۔

الملخّص: مفع کہا جاتا ہے "ھذا ملخّص ما قالوہٗ" یہ لوگ کے قول کا خلاصہ ہے۔

لخفہٗ (ف) لخفًا: زور سے مارنا۔

اللخف: مص۔ پتلے جھاگ۔

اللخفۃ: سفید باریک پتھر ج لخاف.

لخمہٗ (ن) لخمًا: طمانچہ مارنا ......لخم الشیئ: کاٹنا۔

لخم (ف) لخامۃً الرجلُ: پُر گوشت چہرے والا ہونا۔

لاخمہٗ لخامًا وملاخمۃً: باہم طمانچہ بازی کرنا۔

اللخمۃ: سستی۔ افسردہ دلی۔

رجلٌ لخمۃ ولخمۃ: افسردہ دل مرد۔ لئیم۔

اللخمۃ: سخت زمین میں دشوار گزار جگہ۔

اللخام: ہڈیاں۔

لخن (س) لخنًا: بدبودار ہونا ......الرجلُ: فحش کلامی کرنا۔ بن ران وغیرہ میں بدبو ہونا۔ صفت الخن مؤنث لخناء۔ ج لُخن.

لخنہٗ۔ یا ابن اللخناء: کہنا۔

اللَّخَن: مص غیر مختون بچے کے قلفہ کی سپیدی۔
لَخَاہ یَلْخُوہُ لَخْوًا: ناک میں دوائی چڑھانا۔
لَخَاہُ یَلْخِیہِ لَخْیًا و اَلْخَاہُ: مال دینا۔ ناک میں دوائی چڑھانا۔ حلق میں دوا ٹپکانا۔
لَخِیَ یَلْخَی لَخًی: ہرزہ سرائی کرنا۔ بکواس کرنا۔
لاخی لِخَاءً ومُلاخَاۃً۔ الرَّجُلَ: دوستی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ باہم نرمی برتنا...... فُلانًا عَلٰی فُلانٍ: اکسانا۔ بھڑکانا...... بِہٖ: چغل خوری کرنا۔
اِلْتَخٰی اِلْتِخَاءً ا. الصَّبِیُّ: تر کردہ روٹی کھانا اسم لَخَاء ہے۔
اللَّخَا واللَّخی واللَّخاء والمِلْخٰی: جس سے ناک میں دوا چڑھائی جائے۔
الاَلْخٰی: ہرزہ سرا۔ بکواس کرنے والا (...... والِلَّخْی مِنَ الْجِمَال) جس کا ایک گھٹنا دوسرے سے بڑا ہو۔
اللَّخْوَاءُ. الاَلْخٰی: کا مؤنث۔ عقاب کہ اس کی چونچ کے اوپر کا حصہ نیچے سے بڑا ہو۔
لَدَّ (ن) لَدًّا و لادَّ لِدَادًا ومُلادَّۃً والَدَّ الرَّجُلَ: سخت جھگڑا کرنا اور غالب ہونا۔ لَدَّہٗ عَنِ الشَّیْءِ: منع کرنا۔ لادَعَنۃُ: مدافعت کرنا۔
لَدَّ (ن) لَدًّا ولُدُودًا والَدَّ الرَّجُلَ: منہ کے کنارے سے دوا پلانا۔ لَدًّا للُّدُوْدَ: منہ کے کنارے سے پلائی جانے والی دوا تیار کرنا۔
اَلَدَّہٗ: سخت جھگڑالو پانا۔ اَلَدَّبِہٖ: ٹالنا۔ کہا جاتا ہے اَلْدَدْتُ بِہٖ: میں نے اس سے جھگڑا کرنے میں سختی کی۔
لَدَّ (س) لَدَدًا: بہت جھگڑالو ہونا۔ صفت الَدُّ: کہا جاتا ہے "ھُوَ الدَّبِیْنُ اللَّدَدِ" یعنی وہ بہت ہی سخت جھگڑالو ہے۔
لَدَّدَہٗ: حیران کرنا۔ لَدَّدَ بِہٖ: بدنام کرنا۔

تَلَدَّدَ: متحیر ہونا۔ دائیں بائیں دیکھنا۔ فِی الْمَکَان: ٹھہرنا۔
اِلْتَدَّ: منہ کے کنارے سے دوا پینا۔
عَنِ الشَّیْءِ: مائل ہونا۔ ٹیڑھا ہونا۔
اللَّدُّ: مص۔ بورا۔
اللَّدَدُ: مص۔ سخت جھگڑالو۔
اللَّدُّ واللادُّ واللَّدُود واللَّدِیْد۔ ج اَلِدَّۃ والاَلَدُّ: مؤنث لَدَّاءُ۔ ج لِدَادٌ ولُدٌّ.
والاَلَنْدَد والیَلَنْدَد: سخت جھگڑالو۔ اللَّدِیْد واللَّدُوْد: دوا جو منہ کے کنارہ سے ٹپکائی جائے۔ اللَّدِیْدَان: کانوں کے نیچے گردن کے دونوں طرف کے کنارے، ہر چیز کے دونوں جانب۔ کہا جاتا ہے "مَالَہُ عَنْہُ مُحْتَدٌ ولا مُلْتَدٌ" یعنی اس کے لئے کوئی چارہ نہیں۔
المُتَلَدَّد: گردن۔
لَدَحَہٗ (ف) لَدْحًا: پیٹھ پر آہستہ آہستہ تھپکی دینا۔
لَدَسَ (ن) لَدْسًا الشَّیْءَ: چاٹنا۔ ۂ بِیَدِیْہِ: مارنا...... ۂ بِحَجَرٍ: پتھر مارنا۔
لَدَّسَ الْخُفَّ: پیوند لگانا۔ درست کرنا۔
اَلْدَسَتِ الْاَرْضُ: کچھ نباتات اگانا۔
اللِّدْس: سست و نرم۔
اللَّدِیْس: موٹا۔ ج اَلْدَاس.
المِلْدَس: گٹھلی توڑنے کا پتھر۔ ج مَلادِس.
لَدَغَہٗ (ف) لَدْغًا وتَلْدَاغًا: ڈسنا کہا جاتا ہے "لَدَغَہ بِکَلِمَۃٍ" یعنی اس نے اسے طعن و تشنیع کیا۔
اَلْدَغَ۔ العَقْرَبَ فُلانًا: ڈسنے کے لئے بچھو چھوڑنا۔ بچھو سے ڈسوانا۔
اللادِغ: فا۔ مؤنث لادِغۃ ج لُدَّغ.
اللَّدْغَۃ. لدغ: کا اسم مرۃ۔
اللُّدَّاغ: کانٹا یا اس کا نوکیلا کنارہ۔
اللُّدَّاغۃ مِنَ الرِّجَال: طعن و تشنیع کرنے والا۔
اللَّدِیْغ: ڈسا ہوا (مذکر و مؤنث) ج لَدْغٰی ولُدَغَاء اور کہا جاتا ہے "ھُمْ قَوْمٌ لَدْغٰی ولُدَغَاء" وہ ایسے لوگ ہیں جو لوگوں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔
المِلْدَغ: وہ شخص جس کی عادت طعن و تشنیع کی ہو۔
لَدِکَ (س) لَدْکًا ولَدَکًا بِہٖ: چپکنا۔
لَدَمَہٗ (ض) لَدْمًا: طمانچہ مارنا۔ کسی بھاری چیز سے مارنا جس کی آواز سنائی دے۔
اَلْخُبْزَ مِنَ الْمَلَّۃِ: روٹی کو بھوبھل سے نکالنا (...... ولَدَّمَ) الثَّوْبَ: کپڑے میں پیوند لگانا، درست کرنا۔
اَلْدَمَتْ عَلَیْہِ الْحُمّٰی: لگاتار بخار رہنا۔
تَلَدَّمَ: بوسیدہ ہونا۔ پیوند لگانے کے قابل ہونا...... الثَّوْبَ: کپڑے میں پیوند لگانا۔
اِلْتَدَمَ: پریشان و مضطرب ہونا۔ اِلْتَدَمَتِ النِّسَاءُ: نوحہ و ماتم میں منہ پر طمانچہ مارنا۔
اِلتَدَمَۃُ: مارنا اور پیٹنا۔
اللَّدْم: مص پتھر کے زمین پر گرنے کی آواز۔
اللَّدَم: عزت۔ قرابت۔
اللادِم: فا۔ ج لَدَم (کخادم وخدم)
اللِّدام: پیوند۔
اللَّدَّام: پیوند لگانے والا۔
اللَّدِیْم۔ مِنَ الثِّیَاب: پیوند لگا ہوا کپڑا۔
المِلْدَم: بےوقوف۔ سست۔ پر گوشت اُمّ مِلْدَم: بخار (...... والمِلْدام) گٹھلی توڑنے کا پتھر۔
لَدُنَ (ک) لَدَانَۃً ولُدُوْنَۃً: نرم ہونا صفت لَدْنٌ مؤنث لَدْنَۃ ج لُدْن ولِدَان.
لَدُنَتْ اَخلاقُہٗ: نرم اخلاق ہونا۔
لَدَّنَ الشَّیْءَ: نرم کرنا...... ۂ فِی الْاَمْرِ: ٹھہرانا۔ لَدَّنَ ثَوْبَہٗ: تر کرنا۔
تَلَدَّنَ: ٹھہرنا...... بِالْمَکَان: اقامت کرنا...... عَلَیْہِ: دیر لگانا۔ کہا جاتا ہے "تَلَدَّنَتْ عَلَیَّ رَاحِلَتِیْ" جبکہ وہ نہ چلے۔
اللَّدْنُ مِنَ الطَّعَام: خراب گیہوں جس کی روٹی اچھی نہ پکے اور کہا جاتا ہے "ھُوَ لَدْنٌ

الْخَلِيقَةِ" وہ نرم طبیعت پسندیدہ اخلاق والا ہے۔
لَدُنْ ولَدُنُ ولَدِنْ ولُدْنَ ولَدِنِ۔ عِنْدَ :کے معنی میں ظرف زمان ومکان ہے۔ مگر عِنْدَ: سے زیادہ قرب پر دلالت کرتا ہے اور اس سے اخص ہے اور مبنی ہے۔ کہا جاتا ہے "لِیْ اِلَیْہِ لُدْنَۃٌ" مجھے اس کے پاس حاجت ہے۔
الَّذِیْ الِّذَاۃُ: زیادہ ہم عمر والا ہونا۔
لَدٰی :ظرف مکان ہے۔ مبنی ہے اور معنی میں لَدُنْ کے ہے۔
اللِدَۃ : ہم عمر یا جس کی ایک ساتھ پرورش ہوئی ہو۔ کہا جاتا ہے "ھُوَلِدَتِی" وہ میرا ہم عمر ہے۔ ج لِدَات ولِدُوْن. اللِدَۃ :وقت ولادت۔ (کلمہ یا مادہ ولَدَ سے ہے) جیسے عِدَۃ وعد: سے۔
لَذَّ (س وض) لَذَاذًا ولَذَاذَۃً. الشَّیْءُ: خوش مزہ ہونا۔ مرغوب ہونا۔ لذیذ ہونا۔ صفت لَذٌّ ولَذِیْذٌ.
لَذَّ (س) لَذًّا وتَلَذَّذَ والتَذَّ الشَّیْءَ وبِہٖ واسْتَلَذَّ الشَّیْءَ: لذیذ پانا۔
لَذَّذَہٗ: لذیذ بنانا۔
تلاذًّا: ایک دوسرے سے لذت اٹھانا۔
اللَذّ: مص۔ لذیذ۔ مرغوب۔ نیند۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ لَذٌّ" میٹھی گفتگو کرنے والا۔
اللاذّ: زیادہ لذیذ۔
اللَذَّۃ: خوشی۔ مزہ۔ حصول مرغوبات۔ ج لَذّات: شراب۔
اللَذِیْذ: مرغوب۔ مزیدار۔ شراب۔ ج لُذّو ولِذاذٌ.
المَلَذ: لذت کی جگہ۔ ج مَلاذٌّ.
المَلَذَّۃ: خواہش۔ ج مَلَذّات.
لَذَبَ (ن) لُذُوْبًا ولاذَبَ مُلاذَبَۃً بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا۔
لَذَجَہٗ (ن) لَذْجًا: سوال میں اصرار کرنا
لَذَجَ الْمَاءَ: گھونٹ لگانا۔
لَذَعَ (ف) لَذْعًا. فُلانًا بِلِسَانِہٖ: زبان سے تکلیف پہنچانا۔ لَذَعَتِ النَّارُ الشَّیْءَ: آگ کا جھلس دینا۔ جلا دینا۔ کہا جاتا ہے "لَذَعَ الْحُبُّ قَلْبَہٗ" محبت نے اس کے دل کو تکلیف پہنچائی۔
لَذَّعَ الْبَعِیْرَ: داغنے کے لوہے کے ایک کنارے سے داغنا......الرَّجُلُ بِذُکَائِہٖ: جلدی سمجھنا۔ الطَّائِرُ: پرندہ کا پھڑ پھڑا کر بازوؤں کو تھوڑا سا حرکت دینا۔
تَلَذَّعَ: دائیں بائیں متوجہ ہونا۔ ذہین ہونا۔ تیز ذہین ہونا۔ تَلَذَّعَتِ النَّارُ: آگ بھڑکنا۔
اِلْتَذَعَ: درد میں سوزش ہونا۔
اللاذِعَۃ: لاذع کا مؤنث۔ ج لَوَاذِع
لَوَاذِعُ الْکَلَامِ: تکلیف دہ گفتگو۔ کہا جاتا ہے "نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ لَوَاذِعِہٖ" ہم اس کی تکلیف دہ گفتگو سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔
اللَذّاع: اسم مبالغہ۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَذّاعٌ لَذّاعٌ" یعنی بڑا خلاف وعدہ۔ اس لئے کہ زبان سے خیر کا وعدہ کرتا ہے پھر خلاف وعدگی کر کے تکلیف پہنچاتا ہے۔
اللَوْذَع واللَوْذَعِیُّ: تیز ذہن۔ تیز خاطر۔ فصیح۔
اللاذِقِیَّۃ: شام کے ایک شہر کا نام۔ اور نسبت کے لئے لاذِقانِیٌّ ولاذِقِیٌّ.
لَذْلَذَ: چست وپھرتیلا ہونا۔
اللَذْلاذ: چست وپھرتیلا۔ بھیڑیا۔
لَذِمَہٗ (س) لَذَمًا الشَّیْءُ: تعجب میں ڈالنا۔ بوسہ دینا۔
لَذِمَ (س) لَذَمًا بِالْمَکَانِ: چمٹے رہنا...... بِالشَّیْءِ: حریص ہونا۔ شیفتہ ہونا۔
اَلْذَمَہُ الشَّیْءَ وبِہٖ: حریص بنانا۔ شیفتہ کرنا۔
......ہٗ بِفُلانٍ: لازم کرنا۔ اَلْذِمَ بِالْمَکَانِ: ثابت رہنا اور کہا جاتا ہے "اَلْذِمْ بِفُلانٍ کَرَامَتَکَ" یعنی ہمیشہ کرو۔
اُلْذِمَ بِفُلانٍ: فریفتہ کیا جانا۔
اللُذَمَۃ: گھر سے جدا نہ ہونے والا۔ کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنے والا۔
رَجُلٌ لَذِمٌ ولُذُوْمٌ ومِلْذَمٌ بِالشَّیْءِ: چیز کا شوقین۔ المِلْذَم: بہادر۔
اللاذَن واللاذَنَۃ: گوند کی ایک قسم۔
لَذِیَ یَلْذَیٰ لَذًی بِالْاَمْرِ: لازم ہونا۔ جدا نہ ہونا۔ شیفتہ ہونا۔
اَلَّذِیْ: اسم موصول ہے اور اس میں پانچ لغات ہیں۔ اَلَّذِ واللَّذْ واللَّذِیُّ واللَّذِیّ ولَذِیْ: مؤنث اَلَّتِیْ (مادہ ل ت ی میں ذکر ہو چکا) تثنیہ اللَّذَانِ اللَّذَا واللَّذَانّ ج الَّذِیْنَ واللاؤ دن واللاؤُوْ: اور بعضوں نے کہا ہے کہ اَلَّذُوْنَ: حالت رفعی میں اور اَلَّذِیْنَ بہ: حالت نصبی وجری میں۔ اور اَلَّذِیْ: کی تصغیر اللُّذَیَّا: اور تثنیہ کی اللُّذَیَّان: اور جمع کی اللُّذَیُّوْنَ.
لَزَّ (ن) لَزًّا ولِزَزًا ولِزَازًا. الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: باندھنا۔ ملانا۔ لازم کرنا......الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: ملنا۔ اَلْقَوْمُ: اکٹھا ہونا۔ بھیڑ کرنا۔ لَزَّہٗ بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔
......ہٗ: اِلٰی کَذَا: مجبور کرنا۔
لَزَّزَ اللّٰہُ فُلانًا: مضبوط جسم والا بنانا۔
لازَ لِزَازً وملازَّۃً: چمٹنا اور جھگڑے میں تنگ کرنا۔
اَلَزَّ الشَّیْءَ: باندھنا اور چمٹانا۔
اِلْتَزَّبِہٖ: چمٹنا۔ ملنا۔
اللَزّ: مص۔ دروازہ کا حلقہ۔
اللِزَز واللِزَاز: مص۔ دروازے کی بلی۔ سخت جھگڑا۔
اَلْمِلَزّ: چمڑے یا سٹیل کی سوراخ دار واشل جو پیچ کے نیچے مضبوطی کے لئے ڈالی جاتی ہے۔
اللِز: چمٹنے والا۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ لِزُّ شَرٍّ ولَزِیْزُ شَرٍّ" فلاں شر کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اس سے جدا نہیں ہوگا۔
اللزاب: سرو کے درختوں میں سے ایک بڑا درخت اس کے پتے شریان درخت کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑی عمدہ قسم کی لکڑی ہوتی ہے۔

عَيْشٌ لَزِزٌ: تنگ زندگی۔
اللَّزِيْزَة. لَزِيْز: کا مؤنث ج لَزَائِز. اللَّزَائِز: سینہ کی ہڈیاں۔
المِلَزُّ: سخت جھگڑالو۔ (مذکر ومؤنث)
لَزَأَ (ف) لَـذْأً وَالَـزَأَوْ لَزْأً: الْإِنَاءَ: برتن بھرنا...... السَّـمَـاشِيَةَ: جانور کو سیر کرنا۔
لَزَأَفُلَانًا: دینا۔ کہا جاتا ہے "لَزَأَتْهُ أُمُّهُ" اس کی ماں نے اس کو جنا۔
تَلَزَّأَالْإِنَاءُ: برتن کا بھر جانا۔
لَزَبَ (ن) لُزُوْبًا: مضبوطی سے قائم رہنا۔ ...... بِهٖ: چمٹنا۔ لَـزَبَتِ السَّنَةُ: خشک سالی ہونا۔ قحط ہونا۔
لَزَبَتْ (ض) لَـزْبًا. العَقْرَبُ فُلَانًا: بچھو کا ڈسنا۔
لَزِبَ (س) لَـزَبًا ولَزُبَ (ک) لَـزْبًا ولُـزُوْبًا الطِّيْنُ: چپکنے والی اور سخت ہونا۔
لَزِبَ الشَّيْئُ: بعض کا بعض میں داخل ہونا۔
تَلَازَبَ الشَّيْئُ: تہ بتہ ہونا۔
اللِزْب: تنگ راستہ۔
اللَازِب: فا۔ ثابت۔ کہا جاتا ہے "صَـارَ الْاَمْرُ ضَرْبَةَ لَازِبٍ" یعنی لازم و ثابت ہو گیا۔ طِيْنٌ لَازِبٌ: ہاتھ میں چپکنے والی مٹی۔
اللَزِب: کم۔ تھوڑا۔ ج لِزَاب کہا جاتا ہے "هُوَ عَزَبٌ لَزِبٌ" اس کے نہ جورو ہے نہ جانتا۔
اللَّزْبَة: سختی۔ قحط۔ ج لِـزَب ولَزَبَات سَنَةٌ لَزْبَةٌ: سخت سال۔
المِلْزَاب: بڑا کنجوس۔ ج مَلَازِيْب.
لَزِجَ (س) لَزَجًا ولُزُوْجًا: لیس دار ہونا۔ چپکنے والا ہونا۔ صفت لَـزِج. لَـزِجَ الْعَسَلُ بِاِصْبَعِه: شہد کا انگلی میں چپکنا۔
تَلَزَّجَ: چپکنے والا ہونا...... البَقْلُ: نرم ہونے کی وجہ سے بعض کا بعض پر جھکنا...... الـدَّابَةُ البُقُوْلَ: سبزی کے لئے جانا۔
اللُزُوْجَة: چپک۔ چسپیدگی۔
رَجُلٌ لَزِجَةٌ ولَزِجَةٌ لَزِيْجَةٌ: گھر ہی پر رہنے والا۔ جدا نہ ہونے والا۔

لَزِقَ (س) لُـزُوْقًـا والْتَزَقَ بِـهٖ: چپکنا (...... لَـزَقًـا) الرِئَةُ بِالْجَنْبِ: پیاس کی وجہ سے پھیپھڑے کا پہلو سے چپکنا۔
لَازَقَه لِزَاقًا ومُلَازَقَةً: چپکانا۔
اَلْزَقَهُ بِهٖ: چپکانا۔
لَـزَّقَ الشَّيْئَ: چپکانا۔ بغیر مضبوطی کے کام کرنا۔
اللِـزْق: قریب بہ پہلو۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لِزْقِيْ او بِلِزْقِيْ" وہ میرے پہلو میں ہے۔
اللِزَاق: مص۔ جس سے چپکایا جائے۔ جیسے لیسی: گوند وغیرہ۔ لِـزَاقُ الـذَّهَبِ ولِزَاقُ الْحَجَرِ والزِّاقُ الرُّخَامِ: دواؤں کے نام۔
اللِزَاق: جماع۔
اُذُنٌ لَـزْقَاء: کان جس کا کنارہ سر سے ملا ہوا ہو۔
اللَّـزُوْق واللَّازُوْق: زخم کا مرہم جو اچھے ہونے تک چپکا رہے۔
اللَّـزِيْق: قریب بہ پہلو۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لَزِيْقِيْ" وہ میرے پہلو میں ہے۔
اللُّزَيْق: سمندری گھونگا۔
اللَّـزْقَةُ: درد والے مقام پر مرہم وغیرہ لگائی گئی۔
اللُّـزَّق واللُّزَيْقَاء واللُّزَّيْقَى: خودرو گھاس جو بارش کی صبح میں پتھروں کے نیچے نکل آئے۔
المُلْزَق: خاندان میں ملا ہوا۔ منہ بولا بیٹا۔
لَـزِكَ (س) لَـزَكًـا الجُـرْحُ: بغیر اچھا ہوئے گوشت کا اوپر سے برابر ہو جانا اور یا صواب لذک دال مہملہ سے ہے۔
لَزِمَ (س) لُـزُوْمًـا لَـزْمًـا ولِـزَامًا ولَزَامًا ولِزَامَةً ولُـزْمَةً ولُـزْمَانًا الشَّيْئَ: لازم رہنا ...... بَيْتَهُ: گھر سے جدا نہ ہونا ...... ہُ الْمَالُ: واجب ہونا ...... اَلْـغَـرِيْمَ وبِـهٖ: قرض دار کو چمٹے رہنا ...... الْاَمْـرُ: حکم واجب ہونا ...... كَـذَا عَـنْ كَـذَا: لازم آنا۔ نتیجہ نکلنا (...... لَزْمًا) الشَّيْئَ: جدا کرنا۔ ممیز کرنا۔
لَازَمَهٗ لِـزَامًا ومُلَازَمَةً: چمٹے رہنا اور جدا نہ ہونا۔

اَلْزَمَ اِلْزَامًا الشَّيْئَ: لازم کرنا ...... ہُ الْمَالَ والعَمَلَ او بِالْمَالِ وبِالعَمَلِ: واجب کرنا اور کہا جاتا ہے "اَلْزَمْتُ خَصْمِيْ" یعنی میں اپنے خصم پر حجت میں غالب رہا۔
اِلْتَزَمَه: بمعنی لَازَمَهٗ ...... فُلَانًا: گردن پکڑنا ...... العَمَلَ او المَالَ: اپنے اوپر واجب کر لینا ...... القَرْيَةَ او العُشْرَ او غَيْرَهُمَا: مال گزاری یا عشر کا ضامن ہونا (آخری معنی میں مولد ہے)
اِسْتَلْزَمَ الشَّيْئَ: لازم سمجھنا۔ چاہنا۔
اللِـزَام: مص۔ موت۔ حساب۔ بہت چمٹنے والا۔ فیصلہ (...... واللَّزِم) فیصلہ کرنے والا۔
لَـزَامِ. بِـالْبِـنَـاءِ عَلَى الْكَسْرِ: لگاتار۔ پیوستہ۔ کہا جاتا ہے "ضَـرْبَةُ لَـزَامِ" یعنی لگاتار مار۔
اللُّزَمَة: جدا نہ ہونے والا۔ چمٹا رہنے والا۔
اللُّزُوْمِيَّة: اسم ہے لزوم سے۔
اَلْـمُلَازِم: بحری فوج کے اندر کمانڈر سے چھوٹا افسر جو کہ لیفٹیننٹ کے برابر ہو۔
اللَازِم: فا۔ مؤنث لَازِمَةٌ جمع لَـوَازِم کہا جاتا ہے "صَارَ الْاَمْرُ ضَرْبَةَ لَازِمٍ" جیسا کہا جاتا ہے "ضَرْبَةَ لَازِبٍ".
المِـلْـزَم والمِلْزَمَة: لوہے یا لکڑی کا شکنجہ ج مَلَازِم.
المَلْزُوْم: مفع۔ لازم کیا ہوا۔
لَزَنَ (ن) لَزْنًا ولَزِنَ (س) لَزَنًا وتَلَازَنَ القَوْمُ: ہجوم کرنا۔ بھیڑ کرنا۔
اللَّزَن: مص۔ سختی۔ عَـيْشٌ لَزِنٌ: تنگ زندگی مَـاءٌ لَـزَنٌ: وہ پانی جو مشکل سے حاصل ہو۔
مَكَانٌ لَزَنٌ ولَزِنٌ ومَلْزُوْنٌ: بھیڑ والی جگہ۔
اللَّزْنَة واللِّزْنَة: سختی لَيْلَةٌ لَزْنَةٌ: بھوک، سردی یا خوف کی وجہ سے مصیبت کی رات۔ ج لِزَن.
زَمَانٌ لَزِنٌ: سخت زمانہ۔
اَللَّازُوَرْدُ وَاللَّازَوَرْدُ: (فارسی لفظ) ایک کان جس کو زیورات میں لگایا جاتا ہے۔

اس کی عمدہ قسم صاف شفاف نیلی سرخ اور سبزی مائل ہوتی ہے۔

اَللَّازَوَرْدِی: جو لازورد کے رنگ میں ہو۔

لَسَّ (ن) لَسًّا اَلْقَصْعَةَ: پیالہ چاٹنا۔

لَسَّتِ الدَّابَّةُ الْكَلَأَ: چوپایہ کا زبان کی اطراف سے چرنا...... الطَّعَامَ: کھانا۔

اَلَسَّ الْمَكَانُ: ابتداءً نباتات کا نکالنا۔

اللَّسَاس واللُّسَاس: ایک سخت اور کھردری گھاس۔ اللُّسَاس: ہریاول جس کو جانور چر نہ سکے اور اطراف زبان سے چرے۔

اللُّسُس: ہوشیار و ماہر اونٹ والے۔

لَسَبَهُ (ض) لَسْبًا الْحَيَّةُ: سانپ کا ڈسنا۔

لَسَبَهُ بِالسَّوْطِ: کوڑے سے مارنا...... ہٗ بِلِسَانِهٖ: برا بھلا کہنا۔ سخت سست کہنا۔

لَسِبَ (س) لَسَبًا بِهٖ: چپکنا...... اَلْعَسَلَ: شہد چاٹنا۔

اَلْسَبَ الْحَيَّةُ فُلَانًا: سانپ سے ڈسوانا۔

رَجُلٌ لَسَّابَةٌ لِلنَّاسِ: لوگوں کو برا بھلا کہنے والا مرد۔ کہا جاتا ہے "مَاتَرَكَ لَسُوْبًا وَلَسُوْبًا" یعنی کچھ نہیں چھوڑا۔

لَسَدَ (ض) لَسْدًا وَلَسِدَ (س) لَسَدًا الْاِنَاءَ: برتن چاٹنا...... العَسَلَ: شہد چاٹنا...... اُمَّهٗ: تھن کا سارا دودھ پی لینا۔

فَصِيْلٌ مِلْسَد: بہت چاٹنے والا اور اونٹنی کا بچہ۔

لَسَعَهٗ (ف) لَسْعًا: ڈسنا۔ اور کہا گیا ہے کہ لَسَعَ: ڈنگ سے ڈسنے کو اور لَدَغَ منہ سے ڈسنے کو کہتے ہیں۔ بچھو کے لئے تَلَسَّعَ اور سانپ کے لئے تَلَدَّغَ کا استعمال ہے۔

لَسَعَهٗ بِلِسَانِهٖ: عیب لگانا۔ گفتگو سے تکلیف پہنچانا۔ لَسَعَ فِي الْاَرْضِ: جانا۔ سفر کرنا۔

اَلْسَعَ فُلَانًا عَقْرَبًا: بچھو سے ڈسوانا...... بَيْنَ الْقَوْمِ: دشمنی ڈالنا۔ بھڑکا دینا۔

لَسِعَ الرَّجُلُ: خانہ نشین ہونا۔

اللَّسَّاع واللُّسَعَة: لوگوں کو گفتگو سے بہت تکلیف پہنچانے والا۔

اللَّسِيْع: ڈسا ہوا۔ ج لَسْعٰى ولُسَعَاء.

اللُّسُوْع: بہت سے شگاف۔

المِلْسَع: ماہر راہبر۔

المُلَسَّعَة: خانہ نشین جو گھر سے جدا نہ ہو۔

المُلَسِّعَة: مقیم جماعتیں۔

لَسِقَ (س) لُسُوْقًا واللَّسَق: چپکنا۔

اَلْسَقَ: چپکانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لِسْقِي ولَسِيْقِي": وہ میرے پہلو میں ہے۔

الْمَلْسُوْق: دوا جو اچھے ہونے تک چپکی رہے۔

المُلَسَّق: خاندان میں ملایا ہوا۔ منہ بولا بیٹا۔

لَسَمَ (ن) لَسْمًا: چکھنا۔ کہا جاتا ہے "مَالَسَمَ لِسَامًا" یعنی کچھ نہیں چکھا۔

لَسِمَ (س) لَسَمًا: حیا یا عاجزی کی وجہ سے چپ رہنا۔

لَسِمَهٗ لُسُوْمًا: لازم ہونا۔

اَلْسَمَهٗ كَلَامًا: سمجھانا۔ کلام سکھانا...... ہٗ الطَّرِيْقَ: راستہ اختیار کرانا۔ اَلْسَمَ واسْتَلْسَمَ الشَّيْءَ: ڈھونڈنا۔

لَسِنَ (س) لَسَنًا: فصیح و بلیغ ہونا۔

لَسَنَ (ن) لَسْنًا فُلَانًا: بہتر بیان والا ہونا۔ برائی سے یاد کرنا۔ گفتگو میں غالب آنا۔ لَسَنَتْهُ الْعَقْرَبُ: ڈسنا (...... ولَسَّنَ) الشَّيْءَ: کنارہ کو زبان کے کنارہ کی مانند بنانا۔ زبان کی شکل کا بنانا اور تیز کرنا۔

لَاسَنَ مُلَاسَنَةً الرَّجُلَ: جھگڑے اور گفتگو میں غالب ہونا۔

اَلْسَنَ فُلَانًا قَوْلًا اَوْ رِسَالَةً: پہنچانا۔ کہا جاتا ہے "اَلْسِنِّي فُلَانًا وَاَلْسِنْ لِيْ فُلَانًا كَذَا وَكَذَا" یعنی فلاں کو میری فلاں فلاں بات پہنچا دو۔

تَلَسَّنَ عَلٰى فُلَانٍ: جھوٹ بولنا۔ افترا کرنا ...... الْجَمْرُ: چنگاری سے زبان کی مانند شعلہ بلند ہونا۔

اللِّسْن: زبان۔ لغت۔ گفتگو۔

اللَّسَن: فصاحت۔

اللِّسَان: زبان۔ (مذکر و مؤنث مذکر اکثر استعمال ہوتا ہے ج اَلْسِنَة واَلْسُنٌ ولُسُنٌ ولِسَانَات: لغت۔ پیغام۔ لِسَانُ الْعَرَبِ: عرب کی زبان لِسَانُ الْقَوْمِ: قوم کا ترجمان۔ لِسَانُ الْحَالِ: زبانِ حال یا کسی چیز کی ظاہری کیفیت۔ لِسَانُ الصِّدْقِ: اچھی شہرت۔ لِسَانُ الْمِيْزَانِ: ترازو کا وہ حصہ جو تولتے وقت ہاتھ سے پکڑا جائے۔ لِسَانُ النَّارِ: شعلہ۔ لِسَانُ الْحَمَلِ و...... الثَّوْرِ و...... الْكَلْبِ و...... السَّبُعِ و...... الْعَصَافِيْرِ: مختلف نباتات کے نام۔ والحُرُوْفُ اللِّسَانِيَّة: ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ ذُوْلِسَانَيْنِ" یعنی فریبی دغاباز۔ منافق۔ غیبت کرنے والا۔ "واَلْسِنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ حَسَنَةٌ" لوگوں کی ثنا و تعریف اس کے حق میں اچھی ہے۔

المَلْسِن: جو چیز زبان کی طرح نوکدار ہو (...... والاَلْسَن) فصیح بلیغ۔ مؤنث لَسْنَاء ج لُسْنٌ.

المُلْسِن: فا۔ فصیح۔ بہت بولنے والا۔

المِلْسَن: پتھر جس کو دروازہ کے اوپر کے حصے میں لگا دیتے ہیں اور اس کے نیچے گوشت کا ٹکڑا رکھ دیتے ہیں۔ جب کوئی درندہ آتا ہے اور اس گوشت کو لینا چاہتا ہے تو پتھر گر پڑتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے جس سے درندہ بند ہو جاتا ہے۔

المُلَسَّن: مفع۔ زبان کی طرح نوکدار بنایا ہوا۔

المُلَسِّن: فا۔ حیرت یا فکر کی وجہ سے زبان کو دبانے والا۔

المَلْسُوْن: جھوٹا۔ باتونی کام چور۔ زبان بریدہ۔

لَسَا يَلْسُوْ لَسْوًا: تھوڑا کھانا۔

لَشَّهٗ (ن) لَشًّا: دھتکارنا۔ دفع کرنا۔ ہٹانا۔

اللَّشّ: مص۔ ماش۔

لَشْلَشَ: گھبراہٹ کی وجہ سے جگر وغیرہ کا کانپنا۔

الشَلاشَ: گھبراہٹ کی وجہ سے جگر وغیرہ کا کانپنے والا۔

لَشَا يَلْشُوْ لَشْوًا: رفعت کے بعد خسیس ہونا۔

لاشَى مُلاشَاةً الشَّىْءُ: لاشی کر دینا۔ معدوم کر دینا (یہ لاشی سے بنایا گیا ہے)

تَلاشَى تَلاشِيًا الشَّىْءُ: معدوم ہونا۔ مضمحل ہونا۔

التَلاشِى: مص۔ اضمحلال۔

لَصَّ (س) لَصَصًا ولَصَاصًا ولُصُوْصِيَّةً ولَصُوْصِيَّةً: چور ہونا۔

لَصَّ (ن) لَصًّا البَابَ: بند کرنا......الشَّىْءُ: چرانا۔ خفیہ طریقہ سے کرنا۔

لَصَصَ البُنْيَانَ: مضبوط بنانا۔ لغت ہے رَصَّصَ: میں۔

تَلَصَّصَ: چور ہونا۔ چوروں کی عادات اختیار کرنا۔

اللَصُّ واللِصُّ واللُصُّ: چور۔ ج لُصُوْص والْصَاص ولِصَصَة ولِصَاص مؤنث لِصَّة. ج لِصَّات ولَصَائِص.

اَلْصَصُ: مص۔ مونڈھوں کا یا داڑھ کا قریب قریب ہونا اور یہ عیوب انسانی سے ہے۔

الالَصُّ: قریب قریب مونڈھوں والا۔

اللَصَّاء. الَصُّ: کا مؤنث۔ تنگ پیشانی۔ وہ بکری جس کا ایک سینگ آگے اور دوسرا پیچھے ہو۔ ج لُصٌّ.

المَلَصَّة: بہت چوروں والی سرزمین۔ اسم جمع بمعنی لُصُوْص.

لَصِبَ (س) لَصَبًا. الجِلْدُ باللَّحْمِ: گوشت کا کھال سے لاغری کی وجہ سے چمٹنا۔ الخَاتِمُ فِى الاصْبَعِ: انگوٹھی کا انگلی میں تنگ ہونا۔ السَّيْفُ فِى الغِمْدِ: تلوار کا میان میں چمٹ کے رہ جانا۔

اِلتَصَبَ الشَّىْءُ: تنگ ہونا۔

اللِصْبُ: وادی میں تنگ جگہ۔ پہاڑ کی چھوٹی گھاٹی۔ ج لُصُوْب ولِصَاب.

اللَصِبُ: بخیل۔ تنگ اخلاق والا۔

اللَوَاصِبُ: گہرے تنگ کنوئیں۔

کہا جاتا ہے "سَيْفٌ مِلْصَابٌ" میان میں پھنس کے رہنے والی تلوار۔

طَرِيْقٌ مُلْتَصِبٌ: تنگ راستہ۔

اَللِصْتُ واللَصْتُ واللُصْتُ: چور۔ ج لُصُوْت.

لَصَغَ (ف) لُصُوْغًا الجِلْدُ: کھال کا لاغری کی وجہ سے ہڈی پر خشک ہونا۔

لَصِفَ (س) لَصَفًا الجِلْدُ: کھال کا ہڈی پر خشک ہونا اور چمٹنا۔

لَصَفَ (ن) لَصْفًا الحِجَارَةَ: ترتیب سے جوڑنا (...... لَصْفًا ولَصِيْفًا ولُصُوْفًا) لَوْنُهُ: رنگ کا چمکنا۔

لَصِقَ (س) لَصَقًا ولُصُوْقًا والْتَصَقَ بالشَّىْءِ: چپکنا۔

اَلْصَقَ الشَّىْءَ بالشَّىْءِ: چپکانا...... بِغُرُوْقُوْب البَعِيْرِ: زخمی کرنا۔

لاصَقَهُ مُلاصَقَةً: چپکانا۔

اللِصْقُ واللَصِيْقُ: جو شخص یا چیز قریب ہو۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لِصْقِىْ وبِلِصْقِىْ ولَصِيْقِىْ" وہ میرے پہلو میں ہے۔

اللَصُوْق: زخم کا مرہم جو چپکا رہے۔ عضو پر باندھنے کی پٹی۔

المُلْصَق: مفع۔ خاندان میں ملایا ہوا۔ منہ بولا بیٹا۔ مؤنث مُلْصِقَة.

لَصْلَصَ الوَتَدَ ونَحْوَهُ: اکھیڑنے کے لئے ہلانا۔

لَصَا يَلْصُو لَصْوًا. المَرْأَةَ: عورت پر تہمت لگانا۔ گالی دینا۔ لَصَاهُ ولَصَا اِلَيْهِ: تہمت و شک کی وجہ سے ملنا۔

لَصَى يَلْصِى لَصْيًا ولَصِىَ يَلْصَى لِصًى اِلَيْهِ: تہمت و شک کی وجہ سے ملنا۔ لَصَاهُ لَصْيًا: عیب لگانا۔ ولَصِىَ الرَّجُلُ: گنہگار ہونا۔

اللَصَاة: عیب۔

لَضْلَضَ لَضْلَضَةً: دائیں بائیں بہت زیادہ التفات کرنا۔

اللَضْلاضُ: ماہر راہبر۔

لَضَمَهُ (ن) لَضْمًا: سختی کرنا۔ اصرار کرنا۔

لَضَا يَلْضُوْ لَضْوًا الرَّجُلُ: راہبری میں ماہر ہونا۔

لَطَّ (ض) لَطًّا البَابَ: دروازہ بند کرنا...... الشَّىْءَ: چھپانا...... السِتْرَ: پردہ لٹکانا الرَّجُلُ حَقَّهُ وعَنْ حَقِّهِ: حق کا انکار کر دینا...... عَنْهُ وعَلَيْهِ الخَبَرَ: پوشیدہ رکھنا...... بِالاَمْرِ: لازم ہونا...... الشَّىْءَ بِكَذَا: چمٹانا۔ لَطَّتِ النَاقَةُ بِذَنَبِهَا: اونٹنی کا دوڑنے میں دم کو رانوں میں دبا لینا۔

لَطَّهُ (ن) لَطًّا بالعَصَا: لاٹھی مارنا۔

اَلَطَّ عَلَيْهِ الاَمْرَ: چھپانا...... الرَّجُلُ: جھگڑے یا معاملے میں سختی کرنا...... الغَرِيْمُ: حق روکنا فلانًا: مدد کرنا۔ اَلَطَّ بِالحِجَابِ: پردہ لٹکانا۔ (...... وتَلَطَّطَ) حَقَّ فُلانٍ: انکار کرنا۔ اور تین طا کے اکٹھے ہونے کی وجہ سے تَلَطّٰى حَقَّهُ: بھی کہا جاتا ہے۔

اِلْتَطَّ: چھپنا...... الشَّىْءَ: چھپانا۔ اِلْتَطَّ بالمِسْكِ: مشک سے لت پت ہونا۔

اللَطُّ: مص اندرائن کے رنگین دانوں کا ہار۔ ج لِطَاط. اللَطُّ: خصم۔

اللَطَّة واللَطِيْطَة: سویاں۔

اللَطَط: قرض خواہ کا قرض روکنا۔ دانتوں کا گرنا یا دانتوں کا کھدر جانا۔ چیز کا چھپانا۔

اللِطَاط والمِلْطَاط: پہاڑ کی بالائی چوٹی کا کنارہ۔ پہاڑ کا پہلو۔

اللِطَاط: وادی کا کنارہ۔

اللاطُّ: فا(...... والمُلِطّ) خبیث۔ وہ شخص جس کے ساتھی بھی سب خبیث ہوں۔

الالَطُّ: جس کے دانت گر گئے ہوں یا جس کے دانتوں کو کیڑوں نے کھا لیا ہو اور جڑیں باقی رہ گئی ہوں۔

المِلْطَاط: سمندر کا کنارہ۔ کشادہ راہ گزر۔ گھر کا صحن۔ پلاستر کرنے والوں کی کرنی۔ بیلن۔ چکی یا ہتھ چکی۔ زخم جو دماغ تک پہنچ

جائے۔ وادی کا کنارہ۔

المَلْطُوط: مثع تَرْسٌ مَلْطُوطٌ: اوندھی کی ہوئی ڈھال۔

لَطَأَ (ف) لَطْوءًا ولَطِئَ لَطَأً بِالْاَرْضِ: زمین سے چمٹنا۔ لَطَأَہٗ بِالْعَصَا: پیٹھ پر لاٹھی سے مارنا۔

اللاطِئَۃ: اچھا نہ ہونے والا پھوڑا۔ زخم جو دماغ تک پہنچ جائے۔ چھوٹی ٹوپی جو سر سے چپک کے رہ جائے۔

اللَّطَأ: بھیڑیا۔ شکاری۔

المِلْطَأ والمِلْطَاۃ: سر کے گوشت اور ہڈی کے درمیان باریک جھلی۔

لَطَثَہٗ (ن) لَطْثًا: چوڑی چیز سے مارنا۔ تھپڑ مارنا...... ہٗ بِحَجَرٍ: پتھر مارنا۔ لَطِثَ الشَّیْءُ: جمع کرنا۔ الشَّیْءَ: بگاڑنا۔ خراب کرنا...... ہُ الْاَمْرُ: دشوار ہونا۔

تَلاطَثَ الْمَوْجُ: موجوں کا ٹکرانا...... الْقَوْمُ: ہاتھوں سے ایک دوسرے کو مارنا۔

المَلاطِث: جسم کے وہ حصے جو مار یا بوجھ اٹھانے کی وجہ سے درد کر رہے ہوں۔

لَطَحَہٗ (ف) لَطْحًا: باطن کف دست سے مارنا۔ تھپکی دینا۔ لَطَحَ بِہٖ: زمین پر پٹک دینا۔

لَطَخَ (ف) لَطْخًا ولَطَّخَ الشَّیْءَ بِالْمِدَادِ ونَحْوِہٖ: آلودہ کرنا...... ہٗ بِشَرٍّ: شر کی نسبت کرنا۔

تَلَطَّخَ: آلودہ ہونا...... بِاَمْرٍ قَبِیْحٍ: ملوث ہونا...... بِشَرٍّ: برائی کا ارتکاب کرنا۔

اللَّطْخ: مص۔ تھوڑا سا۔ کہا جاتا ہے سَمِعْتُ لَطْخًا مِنْ خَبَرٍ: میں نے تھوڑی سی خبر سنی "وفِي السَّمَاءِ لَطْخٌ مِنَ السَّحَابِ" آسمان میں تھوڑا سا بادل ہے۔

اللَّطِخ: گندی غذا کھانے والا۔ وہ چیز جو اپنے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ میں لتھیڑی گئی ہو۔

اللَّطُوخ: جس سے کسی چیز کو آلودہ کریں۔

اللُّطْخَۃ: بے وقوف۔ ج لُطْخَات۔

اللَّطِیْخ: بے وقوف۔

لَطَسَہٗ (ن) لَطْسًا: طمانچہ مارنا۔ چوڑی چیز سے مارنا۔ لَطَسَ الشَّیْءَ: سخت کوٹنا...... ہٗ بِحَجَرٍ: پتھر مارنا...... الشَّیْءَ: سخت روندنا...... الحَجَرَ بِالْحَجَرِ: پتھر کو پتھر سے مارنا۔

لاطَسَہٗ مُلاطَسَۃً: آلودہ ہونا۔ لتھڑنا۔

تَلاطَسَ الْمَوْجُ: موجوں کا تھپیڑے مارنا۔

المِلْطَس ج مَلاطِس. المِلْطَاس. ج مَلاطِیْس: گٹھلی توڑنے کا پتھر۔ پتھر توڑنے کی سخت اور بڑی کدال۔ پتھر یا چکی میں کھودنے کا آلہ۔ اونٹ کا کھر۔

لَطَشَ یَلْطُشُ: ہاتھ کے ساتھ مارنا۔

لَطَّشَ الثِّیَابَ: کپڑے خراب کرنا۔

لَطَعَ (ف) ولَطِعَ (س) لَطْعًا. الشَّیْءَ بِلِسَانِہٖ: زبان سے چاٹنا...... فُلانًا: پیچھے سے لات مارنا۔ لَطَعَ الغَرَضَ: نشانہ لگانا...... فُلانًا بِالْعَصَا: لاٹھی مارنا...... عَیْنَہٗ: آنکھ پر طمانچہ مارنا...... الکَلْبُ او الذِّئْبُ المَاءَ: پینا...... اِسْمَہٗ: نام کو دیوان سے مٹا دینا۔ دیوان میں نام لکھنا۔ لَطَعَتِ الْبِئْرُ: کنوئیں کا پانی خشک ہو جانا۔ کہا جاتا ہے "لَطِعَ اِصْبَعَہٗ" یعنی مرگیا۔

لَطِعَ (س) لَطَعًا: دانتوں کا گرنا اور جڑوں کا باقی رہنا۔ صفت اَلْطَع۔

تَلَطَّعَتِ الْاِبِلُ: اونٹ کا بڑھاپے کی وجہ سے بے دانت ہونا۔

اِلْتَطَعَ: برتن یا حوض کا سب پانی پی جانا۔ الشَّیْءَ: چاٹنا۔

اللَّطْع: مص۔ تالو۔ ج اَلْطَاع۔

اللَّطْعَاء. الاَلْطَع: کا مؤنث۔ دبلی پتلی۔ ج لُطْع۔

اللَّطَع: مص۔ ہونٹ کے اندر کی سفیدی۔

رَجُلٌ لُطَعٌ: کمینہ آدمی۔

اللَّطَّاع: کھا کر انگلیوں کو چاٹنے والا۔

لَطَفَ (ن) لُطْفًا بِفُلانٍ ولِفُلانٍ: مہربانی کرنا...... اللّٰہُ بِالْعَبْدِ ولَہٗ: توفیق دینا۔ بچانا...... الشَّیْءُ: قریب ہونا۔

لَطُفَ (ک) لُطْفًا ولَطَافَۃً: باریک ہونا۔ چھوٹا ہونا۔ صفت لَطِیْف۔ کَلامُہٗ: نرم ہونا اور کہا جاتا ہے "لَطُفَ عَنْہُ" چھوٹا ہونا و "لُطِفَ بِہٖ" اس کے ساتھ مہربانی کی گئی۔

لَطَّفَ الشَّیْءَ: نرم بنانا۔ باریک کرنا۔

لاطَفَہٗ مُلاطَفَۃً: بھلائی کرنا۔ نرمی برتنا۔ نرم گفتگو کرنا۔

اَلْطَفَ السُّؤالَ: خوبصورتی سے سوال کرنا...... ہٗ بِکَذَا: تحفہ دینا۔ بھلائی کرنا۔ اَلْطَفَ الشَّیْءَ بِجَنْبِہٖ: پہلو میں کوئی چیز چپکانا۔

تَلَطَّفَ: خاکساری کرنا...... بِہٖ: حیلہ کر کے بھیدوں کو معلوم کرنا...... الْاَمْرَ وفِي الْاَمْرِ: نرمی برتنا۔

تَلاطَفَ الْقَوْمُ: باہم میل ملاپ کرنا۔

تَلاطَفُوا فِي الْاَمْرِ: باہم نرمی برتنا۔

اِسْتَلْطَفَہٗ: لطیف پانا۔ اِسْتَلْطَفَ الشَّیْءَ بِجَنْبِہٖ: پہلو میں کوئی چیز چپکانا۔

اللَّطَف: بھلائی کرنا۔ تحفہ دینا۔ تحفہ۔ تھوڑا کھانا۔ ج اَلْطَاف کہا جاتا ہے "ہٰؤُلاءِ اَلْطَافُ فُلانٍ" یہ لوگ فلاں کے اصحاب اور اہل ہیں۔

اللَّطَفَۃ: تحفہ۔ ہدیہ۔

اللُّطْف: مص...... مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ: توفیق و عصمت خداوندی۔ ج اَلْطَاف۔

اللَّطِیْف: باریک۔ نرم۔ پاکیزہ۔ مہربان ج لِطَاف ولُطَفَاء. اللَّطِیْف: اللہ تعالیٰ کے اسم حسنیٰ میں سے ہے۔ یعنی بندوں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرنے والا' نیز باریک سے باریک امور کا جاننے والا۔

اللَّطِیْفُ مِنَ الْکَلامِ: کلام غامض جس کے معنی پوشیدہ ہوں...... مِنَ الْاَجْرَامِ: نازک جسم۔

اللَّطَّاف: بہت نرمی برتنے والا۔

اللَّطِیْفَۃ: لطیف کا مؤنث۔ نکتہ جس سے انبساط پیدا ہو۔ ج لَطَائِف۔

اللَّوَاطِف. مِنَ الْاَضْلاعِ: سینہ کے قریب پہلو کی ہڈیاں۔

اللَّطَفَان: مہربان۔ نرمی کرنے والا۔

التَّلْطِيف: مص...... عِنْدَ الْقُرَّاء: حرکت کو حرف کی جانب جھکا دینا۔

لَطَمَهٗ (ض) لَطْمًا: تھپڑ مارنا...... ہٗ بِكَذَا: چپکانا۔ لَطَمَتِ الْغُرَّةُ الْفَرَسَ: ایک جانب چہرہ پر سفید داغ ہونا۔

لُطِمَ الْفَرَسُ: گھوڑے کے ایک رخسارہ پر سفید داغ ہونا۔ صفت لَطِيْم (مذکر و مؤنث) ج لُطُم. لُطِمَ الرَّجُلُ: ظلم کیا جانا۔

لَطَّمَهٗ: زور سے تھپڑ مارنا۔ لَطَّمَ الْكِتَابَ: خط پر مہر لگانا۔

لَاطَمَهٗ لِطَامًا ومُلَاطَمَةً: تھپڑ مارنا۔ ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا۔

تَلَطَّمَ وَجْهُهٗ: چہرے کا خاکستری رنگ کا ہونا۔

تَلَاطَمَتْ والْتَطَمَتِ الْاَمْوَاجُ: موجوں کا تھپیڑے مارنا...... الْقَوْمُ: باہم طمانچہ مارنا۔

اللَّطْمَة لَطْم: کا اسم مرۃ۔ ج لَطَمَات.

اللَّطِيْم: طمانچہ زدہ۔ ایک رخسارے پر سفیدی والا گھوڑا۔ میدانِ گھوڑ دوڑ کا نواں (۹) گھوڑا۔ مشک۔ جوان اونٹ۔ لڑکا جس کے ماں باپ دونوں مرگئے ہوں۔

اللَّطِيْمَة: مشک۔ مشک کا نافہ۔ عطر فروشوں کا بازار۔ ج لطائم.

المَلْطَم: رخسارہ۔

المِلْطَم: بچھانے کا چمڑا۔

المَلْطِم: وہ موقع جہاں پر سمندر کی موجیں ٹوٹ جائیں۔

المُلَطَّم: مثل لئیم وناکس۔

لَطَهَهٗ (ن ض) لَطْهًا: تھپڑ مارنا۔

لَطَا يَلْطُوْ لَطْوًا: بارش وغیرہ سے کسی غار یا پتھر کی پناہ لینا۔

لَطِیَ یَلْطٰی لَطًی الرَّجُلُ: زمین سے چمٹنا۔

لَطٰی یَلْطِی لَطْیًا الرَّجُلَ: بوجھل کرنا۔ فُلَانًا بِذٰلِكَ: کسی چیز کے متعلق گمان کرنا۔

تَلَطّٰی تَلَطِّيًا عَلَى الْعَدُوِّ: دشمن کی غفلت کا انتظار کرنا۔

اللَّطَاة: زمین۔ جگہ۔ پیشانی یا پیشانی کا درمیانی حصہ۔ لَطَاةُ الرَّجُلِ: مرد کا سامان۔ کہا جاتا ہے "اَلْقٰى بِلَطَاتِهٖ" اس نے اپنا بوجھ اتار دیا۔

اللُّطَاة: چور جو تم سے قریب ہوں۔

المِلْطٰی والمِلْطَاة: سر کی ہڈی اور گوشت کے درمیان باریک جھلی۔

لَظَّهٗ (ن) لَظًّا ولَظِيْظًا: لازم ہونا۔ اصرار کرنا۔ لَظَّ بِالشَّيْءِ: چمٹے رہنا۔ لَظَّهٗ لَظًّا: دھتکارنا۔

لَاظَّهٗ لِظَاظًا ومُلَاظَّةً فِي الْحَرْبِ: اصرار کرنا۔

اَلَظَّ: اصرار کرنا...... الْمَطَرُ: لگاتار برسنا...... بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا...... بِالشَّيْءِ: چمٹے رہنا۔ اور جدا نہ ہونا۔

تَلَاظَّ الْقَوْمُ فِي الْحَرْبِ: ایک دوسرے کو ہٹانا۔

تَلَظْلَظَتْ تَلَظْلُظًا الْحَيَّةُ: سخت غصہ سے سر ہلانا۔

اللَّظّ: مص سخت عادت کا مرد۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ لَظٌّ كَظٌّ" تابع مہمل ہے۔

المُلَظَّة: پیغام۔

المِلَظّ والمِلْظَاظ: سخت اصرار کرنے والا۔

اللَّظَا: تھوڑی چیز۔

لَظْلَظَتْ لَظْلَظَةً الْحَيَّةُ رَاْسَهَا: سانپ کا سخت غصہ سے سر ہلانا۔

تَلَظْلَظَتِ الْحَيَّةُ: سانپ کا سخت غصہ سے لہرانا۔

اللَّظْلَاظُ مِنَ الرِّجَالِ: درشت خو۔ سختی کرنے والا۔ فصیح۔ يَوْمٌ لَظْلَاظٌ: گرم دن۔

لَظِيَتْ تَلْظٰى لَظًى النَّارُ: آگ کا بھڑکنا۔

لَظّٰى تَلْظِيَةً النَّارَ: آگ کا بھڑکانا۔

تَلَظَّتْ والْتَظَتِ النَّارُ: آگ بھڑکانا۔

تَلَظّٰى والْتَظٰى فُلَانٌ: غصہ سے بھڑک اٹھنا۔

تَلَظَّتِ الْمَفَازَةُ: بیابان میں گرمی کی بھڑک کا تیز ہونا...... الْحَيَّةُ مِنَ السَّمِّ: پھنپھنانا۔

اللَّظٰى: مص۔ آگ یا آگ کی بھڑک۔

لَظٰى مَعْرِفَةً: دوزخ۔ کلمہ تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

اَلَعَّ الْمَكَانُ: ابتدائی روئیدگی کو اگانا۔

تَلَعّٰى اللُّعَاعَ: ابتدائی روئیدگی کو کھانا۔ ابتدائی روئیدگی کو جمع کرنا (اصل تَلَعَّعَ ہے ایک عین کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔)

اللُّعَاع: ابتدائی روئیدگی واحد لُعَاعَة ہے اور اسی سے ہے "اِنَّمَا الدُّنْيَا لُعَاعَةٌ" یعنی دنیا ابتدائی روئیدگی کی مانند ہے جس کے لئے بقا نہیں۔

اللُّعَاعَة: کاسنی۔ ارزانی سال۔ دنیا ایک گھونٹ۔ لُعَاعَةُ الْاِنَاءِ: برتن کا خالص حصہ اور کہا جاتا ہے "مَا بَقِيَ اِلَّا لُعَاعَةٌ" یعنی صرف تھوڑا سا باقی رہا۔ ج لُعَاع.

اللَّعَّاعَة: بتکلف سر نکالنے والا۔ کہا جاتا ہے "مُطْرِبٌ لَعَّاعَةٌ".

اللَّعَّةُ مِنَ النِّسَاءِ: خوبصورت پاک دامن عورت۔

عَسَلٌ مُلَعَّعٌ: شہد جس کا گاڑھے پن کی وجہ سے تار نہ ٹوٹے۔

لَعَبَ ولَعِبَ (س) لَعْبًا الصَّبِيُّ: رال ٹپکانا۔

لَعِبَ (س) لَعِبًا ولَعْبًا ولِعْبًا وتَلْعَابًا: کھیل کرنا۔ مزاح کرنا۔ لذت وتفریح کے لئے کوئی فعل کرنا۔ ایسا فعل کرنا جس پر کوئی نفع متصور نہ ہو...... بِكَذَا: کھیل کی چیز بنانا...... فِي الْاَمْرِ: سبک سمجھنا۔ لَعِبَتِ الرِّيَاحُ بِالدِّيَارِ: گھروں پر ہوائیں قابض ہوگئیں یعنی مکانات ویران وبرباد ہوگئے۔

لَعَّبَ بمعنی لَعِبَ.

اَلْعَبَ بمعنی لَعِبَ...... هٗ: کھلانا یا کھیل کی چیز لانا...... الصَّبِيُّ: رال ٹپکانا۔

لَاعَبَهٗ مُلَاعَبَةً: باہم کھیلنا۔ عورتوں کے ساتھ کھیل کود کرنا۔

تلاعَبَ وتلعّبَ: بمعنی لَعِبَ کہا جاتا ہے "لَعِبَتْ بِهِمُ الهُمُوْمُ وتلعّبَتْ بِهِمْ" ان کے ساتھ غموں نے کھیل کود کیا یعنی ان پر غم واقع ہوئے۔
اِسْتَلْعَبَتِ النّخلةُ: خرما باقی رہتے ہوئے دوبارہ شگوفہ دار ہونا۔
اللَّعْبَة. لَعِب: کا اسم مرۃ۔
اللِّعْبَة. لَعِب: کا اسم نوع۔
اللُّعْبَة: کھیل۔ کھیل کی باری۔ کہا جاتا ہے "اُقْعُدْ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْ هٰذِهِ اللُّعْبَةِ" جب تک میں اس کھیل کی باری سے فارغ ہوں بیٹھو۔ جس سے کھیلا جائے جیسے شطرنج۔ گڑیا وغیرہ۔ بے وقوف جس کا مذاق بنایا جائے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ لُعْبَةٌ" یعنی ایسا مرد جس سے کھیل وتفریح کیا جائے۔ ج لُعَب.
الاُلْعُوبَة: کھیل۔
اللُّعاب: منہ کی رال۔ لُعابُ النّحلِ: شہد لُعابُ الحَيَّةِ ونَحْوِها: سانپ وغیرہ کا زہر۔ لُعابُ الشَّمْسِ: وہ چیز جو گرمی کے زمانہ میں دوپہر کے وقت چلچلاتی دھوپ میں مکڑی کے جالے کی مانند فضاء میں اوپر سے نیچے اُترتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اس کو مخاط الشّیطان بھی کہتے ہیں۔
لُعابُ السَّفَرْجَلِ ونَحْوِهِ: ایک قسم کی دوا ہے جو بہی کے بیج سے تیار کی جاتی ہے۔
اللُّعابِيّ. لُعاب: کی جانب منسوب۔
اللُّعابِيَّة: پھلوں کا رس۔
اللَّعِب: مص کھیلنے والا۔
اللَّعُوْب: نازوانداز والی حسینہ۔ کہا جاتا ہے "جارِيَةٌ لَعُوْبٌ" ج لَوَاعِب ولَعَائِب.
اللُّعَبَة واللَّعّاب واللِّعِّيب والتَّلْعاب والتِّلِعّاب والتِّلْعابة والتِّلِعّابة والتِّلْعاب والتِّلِعّابة والتِّلْعِيبة والاُلْعُبان: بڑا کھلاڑی۔ بڑا مذاق کرنے والا۔ اللَّعّاب: بازی گر۔
المَلْعَب: کھیل کی جگہ۔ ج مَلاعِب.
مَلاعِبُ الرِّياحِ: ہواؤں کی آمدورفت کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُ فِي مَلَاعِبِ الجِنِّ" میں نے اس کو گمنام جگہ میں چھوڑ دیا۔
المِلْعَبَة والمُلْعِبَة: بے آستین کی قمیص کہ جس کو پہن کر بچے کھیلتے ہیں۔
المُلاعِب: فا۔ مُلاعِبُ ظِلِّه: ایک پرندہ ہے جس کی گردن چھوٹی ہوتی ہے اور بازو بڑے ہوتے ہیں۔
ثَغْرٌ مَلْعُوْبٌ: رال بہانے والے دانت۔
لَعِثَ (س) لَعَثًا: ست ہونا۔ صفت اَلْعَثُ: مؤنث لَعْثاء. ج لُعْث.
لَعْثَمَ وتَلَعْثَمَ فِي الأمْرِ: توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔ غور سے دیکھنا۔ ہٹ جانا۔ کہا جاتا ہے "سَأَلْتُهُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يَتَلَعْثَمْ" یعنی میں نے اس سے فلاں چیز کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دینے میں تاخیر نہیں کی "وَمَا تَلَعْثَمَ عَنْ شَيْءٍ" نہ تو وہ پیچھے ہٹا اور نہ تاخیر کی۔
لَعَجَ (ف) لَعْجًا الضَّرْبُ فُلانًا: تکلیف پہنچانا اور کھال میں سوزش ہونا..... الشَّيْءُ فِي صَدْرِهِ: کھٹکنا..... الحُبُّ او الحُزْنُ فِي قَلْبِهِ: گرمی پھونکنا۔
لاعَجَه مُلاعَجةً الأمْرُ: سخت ہونا۔ دشوار ہونا۔
اَلْعَجَ النّارَ فِي الحَطَبِ: آگ کو سلگانا۔
اِلْتَعَجَ: غم سے جلنا۔
اللاعِج: فا۔ دل سوز محبت۔ ج لَوَاعِج.
اللَّعْج: ہر جلانے والی چیز۔ مار کی تکلیف۔ جلن۔
لَعْذَمَ فِي الأمْرِ: دیر کرنا۔ توقف کرنا۔ تامل کرنا۔
تَلَعْذَمَ عَنِ الكَلامِ: حیرت سے متردد ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَرَأَهَا فَمَا تَلَعْذَمَ" اس نے پڑھا تو نہ تو ٹھہرا اور نہ متردد ہوا "وَمَا تَلَعْذَمْنَا شَيْئًا" ہم نے کچھ نہیں کھایا۔
اللَّعْذَمِيّ: لالچی۔
لَعَزَهٗ (ف) لَعْزًا: ہٹانا اور مکا مارنا۔ لَعَزَتِ النّاقةُ فَصِيلَهَا: بچے کو زبان سے چاٹنا..... المَرْأَةَ: جماع کرنا۔
لَعَسَهُ (ف) لَعْسًا: دانت سے کاٹنا۔
لَعِسَ (س) لَعَسًا: سیاہی مائل سرخ ہونٹ والا ہونا۔ خوبصورت سیاہ ہونٹ والا ہونا۔ صفت اَلْعَس مؤنث لَعْساء ج لُعْس. ولَعِسَت الشَّفَةُ: سیاہی مائل سرخ ہونا۔ بہترین سیاہ ہونا۔
اللُّعْسَة: سیاہی مائل سرخ رنگ۔ کہا جاتا ہے "ماذُقْتُ لَعُوْسًا" میں نے کچھ نہیں چکھا۔
اللَّعُوْس: کم خوراک۔ حریص۔ بھیڑیا۔ ج لَعاوِس.
الاَلْعَسُ مِنَ النَّباتِ: گنجان پودہ۔
المُتَلَعِّس مِنَ الرِّجالِ: بہت کھاؤ۔
لَحْمٌ مَلْعُوْسٌ: کچا سرخ گوشت۔
تَلَعْسَمَ فِي اَمْرِهٖ: دیر کرنا۔ توقف کرنا۔
لَعِصَ (س) لَعَصًا الأمْرُ: دشوار ہونا۔ الرَّجُلُ فِي الأكْلِ والشُّرْبِ: بہت حرص سے کھانا۔ پینا۔ صفت لَعِص.
تَلَعَّصَ عَلَيْنَا: سختی کرنا..... الرَّجُلُ: کھانے پینے میں بہت حریص ہونا۔
لَعَضَهٗ (ف) لَعْضًا بِلِسانِهٖ: زبان سے لینا۔
اللَّعُوْض: گیدڑ۔
لَعَطَ (ف) لَعْطًا: دوڑنا۔ لَعَطَتِ الإبِلُ: گھروں کے اردگرد چرنا..... ہٗ: گردن کے عرض میں داغ لگانا..... ہٗ بِأبْيَاتٍ: اشعار میں ہجو کرنا..... ہٗ بِسَهْمٍ او بِعَيْنٍ: تیر مارنا یا نظر بد لگانا..... ہٗ بِحَقِّهٖ: ٹال مٹول کرنا..... الماشِيَةُ النَّباتَ: جانور کا نباتات کو چرنا۔
اَلْعَطَ الرَّجُلُ: پہاڑ کے دامن میں چلنا۔
اِلْتَعَطَتِ الإبِلُ: چراگاہ میں دور نہ جانا اور گھروں کے اردگرد ہی چرنا۔
اللَّعْط: مص۔ واحد الالْعاط: سیاہ یا زرد خطوط جو عورتیں اپنے چہرہ پر کرتی ہیں۔
اللُّعْط: دیوار یا پہاڑ کا پہلو۔ لُعْطُ الرَّمْلِ: ریت کا گوشہ۔ لُعْطُ الجَبَلِ: دامن کوہ۔

اللُّعطَة: اسم ہے لَعَط کا سیاہی یا زردی کا خط جو عورتیں اپنے رخسارے پر کرتی ہیں۔ بکری کے گردن کی سیاہی۔ شکرے کے چہرے کی تیرگی۔

اللَّعطَاء: گردن میں سیاہ داغ والی بکری۔

المَلعَط: گھروں کے اردگرد کی چراگاہ۔ ج مَلَاعِط۔

المُلطَعَة: فربہ دراز لڑکی۔

اَلعَف وتَلَعَّفَ الْاَسَدُ او البَعِيْرُ: شیر یا اونٹ کا بار بار آنکھ کھولنا اور بند کرنا۔ غضبناک ہونا اور حملہ کے لئے تیار ہونا۔

لَعِقَ (س) لَعقًا ولُعقَةً ولَعْقَةَ العَسَلَ ونَحوَهٗ: شہد کو زبان یا انگلی سے چاٹنا۔ صفت لَاعِق ج لَعَقَة کہا جاتا ہے "لَعِقَ فُلانٌ اِصْبَعَه" یعنی مر گیا۔

اَلعَقَ ولَعَّقَ: چٹانا۔ اَلعَقَ النَّاسِجُ الثَّوبَ: ہلکے کتائی کے دھاگے سے بننا۔

اَلتَعِق...... لَوْنُهٗ: رنگ سے متغیر ہونا۔

اللَّعقَة: مص۔ اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "فِی الْاَرضِ لَعقَةٌ مِنْ رَبِیْعٍ" زمین میں تھوڑی سی سبزی ہے۔

اللُّعقَة: مص چمچہ یا انگلی میں جتنا آئے۔ چاٹنے کے قابل چیزوں میں سے تھوڑا سا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ وَعِقٌ لَعِقٌ" یعنی لالچی مرد۔

اللُّعَاق: چاٹی ہوئی چیز کا وہ حصہ جو منہ میں باقی رہ جائے۔

اللَّعُوق: ہر وہ چیز جو چاٹی جا سکے جیسے شہد، دوا وغیرہ۔ چٹنی۔ تھوڑا سا توشہ۔ کہا جاتا ہے "مَا مَعَنَا اِلَّا لَعُوقٌ" ہمارے ساتھ صرف تھوڑی سی چیز ہے۔

المِلعَقَة: چمچہ۔ ج مَلَاعِق۔

اللَّعقَط: بدزبان عورت۔

لَعَلَّ: حرف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور توقع کا فائدہ دیتا ہے جیسے لَعَلَّ الْحَبِیْبَ قَادِمٌ: اور خوف کے موقع پر بھی بولا جاتا ہے جیسے "لَعَلَّ الشِّدَّةَ نَازِلَةٌ" اور ایسے ممکن کے ساتھ خاص ہے جس کے حصول کا وثوق نہ ہو۔ (مفردات امام راغب اصفہانی میں ہے کہ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ لَعَلَّ: جب باری تعالیٰ عَزَّ اِسْمُهٗ کی طرف سے ہو تو وجوب کے معنی ہوتے ہیں اور قرآن پاک کے بہت سے مواقع میں لَعَلَّ کی تفسیر گئی سے کی گئی ہے) اس کے لام اوّل کو حذف کر کے عَلَّ بھی کہا جاتا ہے اور اس پر ما کافہ بھی داخل ہوتا ہے جیسے لَعَلَّمَا اَضَاءَتْ لَكَ النَّارُ اور اس سے کے ساتھ جب یاء متکلم متصل ہو تو اکثر نون وقایہ نہیں لاتے۔ کہا جاتا ہے "لَعَلِّي" اور "لَعَلَّنِي" بھی۔

اللَّعل: ایک مشہور نہایت بیش قیمت پتھر۔

لَعلَعَ العَظمَ ونَحوَهٗ: ہڈی توڑنا...... الرَّعدُ: بادل کا گرجنا...... السَّرَابُ: سراب کا چمکنا...... مِنَ الشَّيْءِ: تنگ دل ہونا۔ زچ ہونا...... مِنَ الجُوعِ: بھوک کی وجہ سے غمگین ہونا...... بِالعَاثِرِ: پھسلنے والے سے لَعْ یا لَعلَعْ یا لَعًا کہنا۔

تَلَعلَعَ: ٹوٹنا...... مِنَ الْجُوعِ: بلبلانا اور پیچ و تاب کھانا...... الرَّجُلُ: تھکن یا مرض کی وجہ سے کمزور ہونا...... السَّرَابُ: سراب کا چمکنا...... الكَلبُ: کتے کا پیاس کی وجہ سے زبان لٹکانا۔

اللَّعلَع: سراب۔ بھیڑیا۔ ایک حجازی درخت۔

اللَّعلَاع: بزدل۔

عَسَلٌ مُتَلَعلِعٌ: شہد جس میں لمبا تار نکلے۔

تَلَعلَمَ فِي اَمرِهٖ: دیر لگانا۔

اللَّعَم: لعاب دہن۔

لَعمَظَ لَعمَظَةً ولَعمَاظًا اللَّحمَ: ہڈی سے گوشت چھوڑنا۔

اللَّعمَظ واللُّعمُوظ واللُّعمُوظَة: بہت حریص وخواہش مند۔ ج لَعَامِظَة ولَعَامِيظ. اللُّعمُوظ: طفیلی۔ صرف کھانے پر خدمت کرنے والا۔ رَجُلٌ لَعمَظَةٌ: بہت حریص۔

اللِّعمَاظ: مص۔ ڈینگ مارنے والا۔

لَعَنَ (ف) لَعنًا فُلَانًا: لعنت کرنا۔ رسوا کرنا۔ گالی دینا۔ خیر سے بعید کرنا۔ دھتکارنا۔ لَعَنَ نَفسَهٗ: عَلَيَّ لَعنَةُ اللهِ: کہنا۔ اپنے اوپر لعنت کرنا۔

لَعَّنَهٗ تَلعِينًا: عذاب دینا۔

لَاعَنَهٗ لِعَانًا ومُلَاعَنَةً: ایک دوسرے پر لعنت کرنا...... الْحَاكِمُ بَيْنَهُمَا: فیصلہ کرنا۔

اِلتَعَنَ: اپنے اوپر لعنت کرنا (...... وتَلَاعَنَ) بعض کا بعض پر لعنت کرنا۔

اللَّعن: مص "وَاَبَیْتَ اللَّعنَ" زمانہ جاہلیت میں بادشاہوں کے لئے سلام۔ یعنی اے بادشاہ تو ایسے فعل سے باز رہ جو مستحق لعنت ہو۔

اللَّعنَةُ. لَعَنَ: کا اسم مرۃ۔ لعنت۔ عذاب ج لِعَان ولَعَنَات.

اللِّعَان واللَّعَانِيَة: اسم ہیں لعنت سے۔

اللَّاعِن: فا۔ اَمرٌ لَاعِنٌ: باعث لعنت۔

اللَّعَّان: بہت لعنت کرنے والا۔

اللُّعنَة: جس پر لوگ بہت لعنت کریں۔

اللُّعَنَة: جو لوگوں پر بہت لعنت کرے۔ ج لُعَن.

اللَّعِين: لعنت کیا ہوا۔ گالی دیا ہوا۔ دھتکارا ہوا۔ بدبخت۔ مسخ کیا ہوا۔ رسوا۔ ہلاک شدہ۔ شیطان۔ اُچکا (جو کھیتوں میں پرندوں کو ڈرانے کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے)

اللَّعِينَة: بمعنی ملعون جیسے رَهِينَة: بمعنی مَرهُون.

المَلعَنَة: پاخانہ۔ ج مَلَاعِن (...... واللَّاعِنَة) وسط راستہ۔

المَلعُون: مفع۔ ج مَلَاعِين.

تَلَعَّى العَسَلُ: شہد کا گاڑھا ہونا...... اللُّعَاعُ اي اَوَّلُ النَّبَاتِ: ہریاول نکلنا۔ شروع ہونا۔

اَلعَتِ الاَرضُ: ہریاول والی زمین ہونا۔

اللَّعو: بدخلق۔ کمینہ۔ لالچی۔ ج لِعَاء.

اللَّغْوَة. اللَّغْو: کا مؤنث۔ سرپستان کے اردگرد کی سیاہی۔ لَغْوَةُ الْجُوْعِ: بھوک کی تیزی (...... واللَّعَاة) کتیا۔ کَلْبَةٌ او ذِئْبَةٌ لَغْوَةٌ: لالچی کتیا یا مادہ بھیڑیا۔ ج لِعَاء ولَغَوات.

اللُّغْوَة: سرپستان کے اردگرد کی سیاہی۔

اللَّاعِي: جس کو ذرا سی چیز گھبراہٹ میں ڈال دے۔

اللَّاعِيَة اللاعی: کا مؤنث۔ ایک چھوٹا سا پودہ جس کا پھول زرد رنگ کا اور خوشبو عمدہ ہوتی ہے۔

اللَّعَا: بہت حریص اور پھسلنے والے کے لئے۔ کہا جاتا ہے "لَعًا لَكَ" یعنی خدا تمہیں اٹھائے اور "لَا لَعًا لَكَ" بددعا ہے یعنی خدا تمہیں نہیں اٹھائے۔

الأَلْعَاء: انگلیوں کی گرہوں کے جوڑ۔

لَغْوَق: کام میں جلدی کرنا۔

اللَّغْوَق: کم عقل۔ بے وقوف۔

لَغَبَ (ف ن) ولَغُبَ (ک) لَغْبًا ولُغُوْبًا ولُغُوْبًا ولَغِبَ (س) لَغَبًا: بہت تھکنا۔

لَغَبَ (ف) لَغْبًا. القَوْمَ: جھوٹی بات کہنا ...... عَلَيْهِمْ: فساد ڈالنا ...... الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ: کتے کا برتن میں منہ ڈالنا۔

لَغَّبَ والغَبَ وتَلَغَّبَ السَّيْرُ فُلَانًا: بہت تھکا دینا۔ لَغَّبَ دَابَّتَهُ: جانور پر اتنا لاد دینا جس سے تھک جائے' تھکا ہوا پانا ...... الْغَبَ فُلَانًا: تھکا دینا۔ تَلَغَّبَ الْإِنْسَانَ وَالْحَيْوَانَ: دور بھگا دینا یا ہانک دینا' کہا جاتا ہے "تَلَغَّبَتْهُمُ الْأَسْفَارُ و تَلَغَّبَتْ بِهِمِ الْقِفَارُ" یعنی سفر نے انہیں دور ڈال دیا' میدانوں نے انہیں دور پھینک دیا۔ مطلب یہ کہ وہ دور چلے گئے تَلَغَّبَ سَيْرَ الْقَوْمِ: قوم کے تھکنے تک چلتا رہا تَلَغَّبَ الدَّابَّةَ: تھکا ہوا پانا۔

اللَّاغِب: فا۔ کمزور۔ ج لُغَّب کہا جاتا ہے "أَتَانَا سَاغِبًا لَاغِبًا" ہمارے پاس بھوکا تھکا ہوا آیا۔

اللَّاغِبَة. اللاغِب: کا مؤنث ج لَوَاغِب کہا جاتا ہے "رِيَاحٌ لَوَاغِب" یعنی نرم ہوائیں۔

اللَّغْب واللَّغُوْب: کمزور۔ بے وقوف۔

اللَّغْب: اگلے دانتوں کا مسوڑھا۔ کلام فاسد۔ کہا جاتا ہے أُكْفُفْ عَنَّا لَغْبَكَ: یعنی ہم سے اپنے کلام فاسد کو بند کرو۔ سَهْمٌ لَغْبٌ: خراب تراشا ہوا تیر۔

اللَّغْب واللَّغَب واللَّغِب واللَّغِيْب: خراب پر۔ اللَّغَب: گردن کے بال۔ کہا جاتا ہے أَخَذَ بِلَغَبِ رَقَبَتِهِ: یعنی اس نے اس کی گردن کے بال کو پکڑ لیا۔

اللُّغَاب: خراب تراشا ہوا تیر۔

اللَّغَابَة واللُّغُوْبَة: بے وقوفی۔ کمزوری۔

اللَّغِيْث: زہر ملائی ہوئی چیز جو گدھ کے پھنسانے کیلئے پھیلائیں۔ جو ملا ہوا گیہوں (گوجنی)

اللُّغْنُوْن: ناک کا نتھنا۔ ج لَغَانِيْن.

لَغَدَ (ف) لَغْدًا الْإِبِلَ الْعَوَانِدَ: سیدھے راستے پر اونٹوں کو لانا ...... عَنْ كَذَا: روکنا ...... فُلَانًا: کنارۂ گردن کے گوشت پر مارنا۔

اللُّغْد ج أَلْغَاد. واللُّغْدُوْد واللِّغْدِيْد. ج لَغَادِيْد: حلق کا گوشت۔ حلق کا کوا۔ کان کے اندرونی حصہ کا زائد گوشت۔ کہا جاتا ہے "عِلْجٌ مِنَ الْأَوْغَادِ ضَخْمُ الْأَلْغَادِ".

الْمُتَلَغِّد: سخت غضبناک۔

اللُّغْدُمِيُّ والْمُتَلَغْدِم: بہت کھاؤ۔

لَغَزَ (ن) لَغْزًا الشَّيْءَ: چیز کو اس کے صحیح طریقے سے پھیر دینا ...... فِيْ يَمِيْنِهِ: قسم کھانے میں تلبیس سے کام لینا ...... وَأَلْغَزَ الْيَرْبُوْعُ جُحْرَهُ: جنگلی چوہے کا سوراخ کو پیچ دار کھودنا۔ (لَغَزَ وأَلْغَزَ فِي الْكَلَامِ وأَلْغَزَ الْكَلَامَ) کلام سربستہ کہنا۔ پیچ دار بات کہنا۔

لَاغَزَهُ مُلَاغَزَةً: پہیلی جیسی گفتگو کرنا۔

اللُّغَز واللُّغُز واللُّغْز: چوہے یا جنگلی چوہے یا گوہ کا بل۔

اللُّغْزُ واللُّغَزُ واللَّغَزُ ج أَلْغَاز. واللُّغَيْزَاءُ واللُّغَيْزَى والأُلْغُوْزَةُ مِنَ الْكَلَامِ: چیستان۔ معمہ۔ پہیلی۔ الأَلْغَاز: پیچ دار اور مشکل راستے۔

اللَّغَّاز: لوگوں کی بہت غیبت کرنے والا۔

الْمُلْغَز مِنَ الْكَلَامِ: پیچیدہ و دشوار کلام۔

اللَّغْوَس: بھیڑیا۔ کھانے میں تیز مرد۔ بہت فریبی چور۔ نرمی و نازکی کی وجہ سے لہلہانے والی گھاس۔

اللَّغْوَسَة: غیر محقق خبر۔

الْمُلَغْوَس: کچی چربی۔

لَغَطَ (ف) لَغْطًا ولِغَاطًا وأَلْغَطَ ولَغَّطَ الْقَوْمُ: شور کرنا۔

لَغَطَ (ف) لَغْطًا ولَغِيْطًا الْحَمَامُ او الْقَطَا: کبوتر یا قطا کا غٹرغوں کرنا۔

اللَّغْط: مص۔ دروازے کے آگے کا صحن۔ (...... واللَّغَط) آواز۔ شور۔ مبہم آواز جو سمجھ میں نہ آئے۔ ج أَلْغَاط.

لَغِفَ (س) لَغْفًا. الإِنَاءَ: برتن چاٹنا۔ ...... الإِدَامَ: سالن کو لقمہ بنانا۔

لَغَفَ (ف) لَغْفًا الرَّجُلُ او الأَسَدُ: مرد یا شیر کا تیز نظر سے دیکھنا۔

لَاغَفَهُ مُلَاغَفَةً: بوسہ دینا۔ دوستی کرنا۔

أَلْغَفَ: تیز دوڑنا۔ نظر تیز کرنا۔ چوروں کے ساتھ رہنا اور ان کے مال و متاع کا محافظ بننا ...... فُلَانًا الإِدَامَ: سالن کا لقمہ نگلوانا۔ ...ہٗ: برا معاملہ کرنا اور ظلم کرنا۔ أَلْغَفَ عَلَيْهِ: سخت سست باتیں کہنا۔

اللُّغْفَة: لقمہ۔

اللَّغِيْف: مرد کے خاص لوگ۔ چوروں کا ساتھی اور ان کے کپڑے وغیرہ کا محافظ۔ ج لُغَفَاء

اللَّغِيْفَة: ایک قسم کا کھانا جس کو عصیدہ بھی کہتے ہیں۔

الْمُلْغَفَة: چوروں کا گروہ۔

اللَّغْلَغَة: کلام میں لکنت۔

لَغَمَ (ف) لَغْمًا الْبَعِيْرُ: جھاگ پھینکنا ...... ہ: منہ چومنا ...... الرَّجُلُ: غیر متیقن خبر دینا۔

(...... ولَغَمَ) فُلانًا بالطِّيبِ: منہ پر خوشبو لگانا۔

لَغِمَ (س) لَغَمًا ولَغْمًا: غیر یقینی خبر دریافت کرنا۔

لَغَمَ يَلْغَمُ الأرْضَ أو الحَجَرَ: بارودی سرنگ بچھانا۔

اللَّغَمُ: بارودی سرنگ کبھی خشکی والی اور کبھی سمندری ہوتی ہے۔

أَلْغَمَ الذَّهَبَ وماشابَهَهُ مِنْ كُلِّ جَوْهَرٍ مُذابٍ: سونے وغیرہ میں پارہ ملایا جانا۔ صفت مُلْغَمٌ۔

اِلْتَغَمَ الذَّهَبُ: سونے کا پارہ سے ملنا۔

تَلَغَّمَ بالطِّيبِ: ناک اور منہ پر خوشبو لگانا ...... القَوْمُ بالكَلامِ: گفتگو میں منہ کے کناروں کو ہلانا ...... الغَنَمُ بالعُشْبِ وبالشُّرْبِ: تر ہونٹوں والی ہونا۔

اللَّغَم: تھوڑی خوشبو۔ زبان کی رگیں۔

اللُّغام: اونٹ کے منہ کی جھاگ۔ لعاب۔

اللَّغْماء: سفید منہ والی بکری۔

اللَّغِيم: بھید۔

المَلْغَم: ناک اور منہ اور ان دونوں کا اردگرد۔ ج مَلاغِم۔

اِلْغانَّ النَّبْتُ: نباتات کا گنجان اور دراز ہونا ...... الأرْضُ: بہت گھاس والی زمین ہونا۔

اللَّغَن: جوانی کا جوش۔

لَغا يَلْغُو لَغْوًا بكَذا: بولنا ...... الشَّيءُ: باطل ہونا ...... الرَّجُلُ: محروم ہونا ...... عَنِ الطَّرِيقِ: ہٹ جانا۔

لَغا يَلْغُو لَغْوًا ولَغا يَلْغَى ولَغِيَ يَلْغَى لَغًى ولَغايَةً ولاغِيَةً ومَلْغاةً فِي قَوْلِهِ: غلطی کرنا۔ بغیر سمجھے بوجھے بولنا۔

لَغِيَ يَلْغَى لَغًى بالأمْرِ: مشتاق ہونا ...... بالماءِ: بہت پانی پینا اور سیراب نہ ہونا ...... بالشَّيءِ: چمٹے رہنا اور جدا نہ ہونا ...... الطَّيْرُ: بأصْواتِها: پرندوں کا سر نکالنا اور کہا جاتا ہے هُمْ يَلْغُونَ فِي الحِسابِ: وہ حساب میں غلطی کرتے ہیں۔

لاغَى مُلاغاةً الرَّجُلَ: ہنسی مذاق کرنا۔

أَلْغَى الشَّيءَ: باطل کرنا ...... فُلانًا: محروم کرنا۔

اِسْتَلْغَى فُلانًا: گفتگو کرانا۔ لغت سننا۔

اللَّغا: مص۔ آواز۔ بے ہودہ۔ بے ہودہ کلام وغیرہ۔

اللُّغَة: ہر قوم کی کلام مصطلح جس سے وہ اپنے مقاصد کو ظاہر کرے۔ ج لُغًى ولُغات ولُغُون: اور نسبت کے لئے لُغَوِي. عِلْمُ اللُّغَة: مفردات کے اوضاع کی معرفت کا علم۔ كُتُبُ اللُّغَةِ: فن لغت کی کتابیں۔ أَهْلُ اللُّغَةِ: فن لغت کے ماہرین اور کبھی عِلْمُ اللُّغَة: کا اطلاق علوم عربیہ کے سارے اقسام پر ہوتا ہے۔

اللَّغْو: مص۔ بے ہودہ کلام وغیرہ۔ کتے کی آواز۔ کہا جاتا ہے "تَكَلَّمَ باللَّغْوِ واشْتَغَلَ باللَّغْوِ" وہ بے ہودہ گفتگو اور افعال میں مشغول ہوا۔ قسم کھانے میں گناہ۔

اللاغِيَة: مص۔ بے ہودہ کلام وغیرہ۔ كَلِمَةٌ لاغِيَةٌ: قبیح کلمہ۔

اللَّغاة: آواز۔

اللَّغْوَى: قطا پرندہ کا شور۔ بے ہودہ کلام وغیرہ۔ کہا جاتا ہے "اِسْمَعْ لَغْواهُم وَلا تَخَفْ طَغْواهُم" ان کے بے ہودہ کلام کو سنو اور ان کی سرکشی سے خوف مت کرو۔

لَفَّ (ن) لَفًّا الشَّيءَ: لپیٹنا۔ ملانا۔ جمع کرنا ...... المَيِّتَ فِي أَكْفانِهِ: میت کو کفن میں لپیٹنا ...... الكَتِيبَتَيْنِ: دو لشکروں کو ملانا ...... فِي الأكْلِ: مختلف قسم کے کھانوں کو ملا کر بری طرح سے کھانا اور اسی سے ہے "إنْ أَكَلَ لَفَّ وإنْ شَرِبَ اشْتَفَّ" اگر کھاتا ہے تو سب ہڑپ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب صاف کر دیتا ہے ...... الشَّيءَ بالشَّيءِ: چیز کو چیز سے ملانا۔ جوڑنا ...... هُ حَقَّهُ: حق کا انکار کرنا۔ منع کرنا۔ لَفَّتِ الأشْجارُ: گنجان ہونا۔

لَفَّ (س) لَفًّا ولَفَفًا: پر گوشت رانوں والا ہونا۔ صفت ألَفّ مؤنث لَفَّاء ج لُفّ۔

لَفَّفَ بمعنی لَفَّ تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔

لافَّ الصَّقْرُ الصَّيْدَ: شکرے کا شکار پر ٹوٹ پڑنا اور پنجوں میں کر لینا۔ کہا جاتا ہے "لافَفْنا القَوْمَ" یعنی ہم قوم سے مل گئے۔

أَلَفَّ الطَّائِرُ رَأْسَهُ: پرندہ کا پروں میں سر کو چھپالینا ...... الرَّجُلُ رَأْسَهُ: جیب میں سر کو چھپا لینا۔

اِلْتَفَّ وتَلَفَّفَ فِي ثَوْبِهِ: کپڑے میں لپٹنا۔ عَلَيْهِ القَوْمُ: اکٹھا ہونا۔ اِلْتَفَّ النَّباتُ: گنجان ہونا ...... لَهُ عَلَى حَنَقٍ: غضبناک ہو کر لپٹنا ...... الشَّيءُ: گنجان ہونا۔

تَلافَّ القَوْمُ: باہم ملنا۔

اللَّفّ: مص۔ کہا جاتا ہے جاءُوا بِلَفِّهِم ولَفِيفِهِم" یعنی جماعت کے ساتھ سب آئے۔

اللِّفّ: پارٹی۔ گروہ۔ اکٹھی قوم۔ جو اِدھر اُدھر سے جمع کیا جائے۔ گنجان باغ۔ ج أَلْفاف ولُفُوف کہا جاتا ہے "جاءَ القَوْمُ وَمَنْ لَفَّ لِفَّهُمْ او لَفَّهُمْ" قوم آئی اور ان کے ساتھ ان کے لگے بندھے بھی آئے "وجاءُوا أَلْفافًا" مختلف قسم کے لوگوں کی جماعت آئی رَوْضَةٌ لَفٌّ ولِفٌّ ولَفَّةٌ ولِفَّةٌ ولَفَّاءُ: گنجان باغ۔

اللِّفافَة: جو چیز کسی چیز پر لپیٹی جائے۔ دل پر لپٹی ہوئی چربی۔ سگریٹ (مولدۃ) ج لَفائِف۔

اللَّفَف: کام کرنے والے کے بازو کی رگ کا مڑ جانا جس کی وجہ سے وہ کام میں بیکار ہو جاتا ہے۔ کھانے میں ملانا جلانا اور زیادہ کھانا جس چیز کو قوم یہاں وہاں سے جمع کرے۔

اللَّفِيف: جھنڈ دار اور گنجان درخت مختلف قسم کے لوگوں کی جماعت جس میں شریف، رذیل، فرمانبردار، نافرمان، قوی، کمزور بھی قسم کے ہوں اور کہا جاتا ہے "طَعامٌ لَفِيفٌ"

مخلوط رکھنا و "هُوَ لَفِيفُ فُلَانٍ" وہ فلاں کا دوست ہے و "جَمْعٌ لَفِيفٌ" ہر جگہ سے اکٹھا کیا ہوا۔

اَللَّفِيفَة : مجموعہ۔ اونٹ کی پیٹھ کا گوشت۔ سگریٹ۔ ج لَفَائِف۔

الأَلَفّ : بازو کی ایک رگ۔ گفتگو میں عاجز و درماندہ۔ کاموں میں عاجز و سُست۔ ملے ہوئے ابروؤں والا۔ لوگوں سے بھری ہوئی جگہ۔ مؤنث لَفَّاءُ ج لُفّ. فَخِذٌ لَفَّاء : موٹی ران۔

التلافيف: گنجان گھاس...... مِنَ الْأَمْعَاءِ والدماغ فِي اِصْطِلَاحِ الطِّبِّ : ایک کے اوپر ایک لپا ہوا۔

اَلمِلَفّ والمِلْفَاف : چادر۔ لحاف۔ والمِلَفّ فِي اصطلاحِ عُلَمَاءِ الكَهْرَبائِيَة: چکر جس پر تار لپیٹا جائے۔

المَلْفُوف : مثع۔ ایک قسم کی نباتات۔ واحد مَلْفُوفَة.

لَفَا (ف) لَفْواً ولَفَا العُودَ: لکڑی چھیلنا۔ اللحمَ عَنِ العَظْمِ: گوشت اتارنا...... الرِيحُ السَّحَابَ عَنْ وَجْهِ الْأَرْضِ : بادلوں کو پراگندہ کردینا فلانًا عَنْ مُرَادِهِ : رد کرنا۔ ہٹانا...... هُ: غیبت کرنا...... هُ حَقَّه: حق سے کم دینا۔ پورا حق دینا...... هُ بِالعَصَا: لاٹھی مارنا۔

لَفِيَ (س) لَفَا الشَّيْءُ: باقی رہنا۔

أَلْفَا اِلْفَاءً. الشَّيْءَ: باقی رکھنا۔

اِلْتَفَا العُودَ: لکڑی چھیلنا۔ چھلکا اتارنا۔

اللَّفَاء: مٹی۔ تھوڑی چیز۔ حق سے کم۔

اَلْـلَّـفِيَة : بغیر ہڈی کے گوشت کا ٹکڑا۔ ج لَفَايَا ولَفِيّ.

لَفَتَ (ض) لَفْتاً الشَّيْءَ : دائیں یا بائیں موڑنا...... رِدَاءَه عَلَى عُنُقِه: چادر کو گردن پر موڑنا۔ فُلَاناً عَنْ رَأْيِه: رائے سے پھیرنا...... الرِّيشَ عَلَى السَّهْمِ: پر کو تیر پر کھینچا اتفق لگا دینا...... الرَّاعِي الْمَاشِيَةَ: مارنا اور اس کی پروا نہ کرنا کہ کس کو لگے...... اللِّحَاءَ عَنِ الشَّجَرَةِ: درخت سے چھال اتارنا...... الكَلَامَ: لاپروائی سے گفتگو کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَفَتَهُ بِكَذَا" یعنی اس نے اس کو دیا۔

لَفَّتَ الشَّيْءَ: موڑنا۔

اِلْتَفَتَ وتَلَفَّتَ اِلَيْهِ: چہرہ پھیرنا۔

اِلْتَفَتَ بِوَجْهِهِ يُمْنَةً ويُسْرَةً: جھکنا۔

اللِّفْت: شلغم۔

اللِّفْت: چیز کی ایک جانب۔ گائے۔ بے وقوف عورت۔

اللَّفَت فِي التَّيْسِ : مینڈھے کے ایک سینگ کا ٹیڑھا ہونا...... فِي الْإِنْسَانِ : بائیں ہاتھ سے کام کرنا۔

اللَّفَات: بے وقوف۔ سخت خو۔

اَلْـلُـفَتَة : جانوروں کو ہمیشہ مارنے والا چرواہا۔

الأَلْفَت: ایک پیچ دار سینگ والا بکرا۔ مضبوط ہاتھ والا۔ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ بے وقوف۔ بھینگا۔ مؤنث لَفْتَاء. ج لُفْتٌ.

اللَّفُوت: سخت خو۔ چغل خور عورت۔ اونٹنی جو دوہنے کے وقت بے قرار رہے۔ عورت جس کی نگاہ ایک جگہ نہ ٹھہرے۔

اللَّفِيتَة: ایک قسم کا گاڑھا حلوا۔

المُلْتَفَة: کندھے کی ہڈی کا اوپر کا حصہ۔

اِسْتَلْفَتَ : باہر نکالنا۔ چیز کی حقیقت کو پہنچنا۔ خبر کو چھپانا۔ حاجت روائی کرنا۔ تمام چارے کو کھانا۔

الأَلْفَت: بے وقوف۔

اَلْفَجَ : مفلس ہونا۔ بے مال و دولت ہونا۔ غم وغیرہ کی وجہ سے زمین سے چمٹے رہنا۔ فُلَانٌ محتاج بنانا۔ مجبور کرنا۔

اللَّفَج: ذلت۔

المُلْفَج والمُسْتَلْفِج : مفلس۔ لاغری کی وجہ سے زمین سے چمٹنے والا۔ المُسْتَلْفَج: خوف کی وجہ سے پراگندہ دل۔

لَفَحَ (ف) لَفْحاً فُلَاناً بِالسَّيْفِ : تلوار مارنا اَلْفَحَتْ (ف) لَفْحاً ولَفَحَاناً. النَّارُ او السَّمُوْمُ بِحَرِّهَا فُلَاناً: جھلس دینا۔

نَارٌ لَفُوحٌ ولَافِحٌ : جلانے والی آگ۔ ج لَوَافِح کہا جاتا ہے "اَصَابَهُ مِنَ الْحَرِّ لَفْحٌ ومِنَ الْبَرْدِ نَفْحٌ".

اللُّفَّاح: ایک قسم کا پودہ۔ واحد لُفَّاحَة.

لَفَخَهُ (ف) لَفْخاً فِي او عَلَى رَأْسِهِ : مارنا۔

اللَّفْخ: مص سارے سر پر مارنا۔

لَفَظَ (ض) ولَفِظَ (س) لَفْظاً الشَّيْءَ وبِالشَّيْءِ مِنْ فَمِهِ : منہ سے پھینکنا۔ ڈال دینا۔ صفت مفعولی لَفِيظٌ ومَلْفُوظٌ...... البَحْرُ دَابَّةً : دریا کا کنارے پر پھینک دینا ...... فُلَانٌ نَفْسَهُ او عَصَبَهُ: مرنا (عصب سے مراد تھوک ہے جو منہ سے چمٹ کر خشک ہو جاتا ہے) اور کہا جاتا ہے "لَفَظَتْ اِلَيْنَا البِلَادُ اَهْلَهَا" یعنی ہماری جانب نکال دیا و "جَاءَ وَقَدْ لَفَظَ لِجَامَهُ" یعنی وہ آیا اس حال میں کہ پیاس اور تھکن کی وجہ سے تکلیف میں تھا(...... وتَلَفَّظَ) بِالكَلَامِ: بولنا۔

اَلْـلَّـفْظ : مص۔ کلمات جو بولے جائیں۔ کلام۔ ج اَلْفَاظ.

اللَّفْظَة. لَفَظَ: کا اسم مرۃ۔ کلمہ ج لَفَظَات.

اللَّافِظَة. لَافِظ : کا مؤنث۔ سمندر اس وجہ سے کہ جواہر کو پھینکتا ہے (ہا مبالغہ کے لئے ہے) چکی۔ دنیا۔

لَافِظَة : سمندر۔ اور یہ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

اللُّفَاظ: جو پھینکا جائے۔

اللِّفَاظ: ترکاری۔

اَلْـلُّـفَاظَة: جو منہ سے پھینکا جائے۔ جو دسترخوان سے جھاڑا جائے۔ کسی چیز کا تھوڑا سا بقیہ۔ ج لُفَاظ ولُفَاظَات: کلام۔

اللَّفِيظ: پھینکی ہوئی چیز۔

اللَّفْظِي: جس کا لفظ سے تعلق ہو۔

لَفَعَ (ف) لَفْعاً. الشَّيْبُ رَأْسَهُ: سارے سر کا سفید ہونا۔ لَفَعَتْهُ النَّارُ : بھڑک اور شعلہ پہنچنا۔

لَفَعَ بمعنی لَفَعَ۔۔۔۔۔الغُلامَ: اپنی جانب کھینچ کر بغل گیر ہونا۔۔۔۔۔فُلانٌ: بہت کھانا اور کہا جاتا ہے "لَفَعَ رَاسَهُ" جبکہ ڈھانپ لے۔

تَلَفَّعَ: بڑھاپا آنا۔ تَلَفَّعَتِ النَّارُ: شعلہ بھڑکنا۔۔۔۔۔الحَرْبُ بِالشَّرِّ: سبھی کو گھیر لینا۔۔۔۔۔المَالُ: مال یعنی مویشیوں کو چرنے سے نفع پہنچنا۔۔۔۔۔القَوْمُ عَلٰى جَيْشِ العَدُوِّ: دشمن کی فوج کو گھیر لینا اور سب کو قتل کر دینا (۔۔۔۔۔والتَفَعَ) الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ وَالشَّجَرُ بِالوَرَقِ: لپٹنا۔ ڈھک جانا۔ اِلْتَفَعَتِ الأَرْضُ: سبزی سے ڈھک جانا۔

اِلْتَفَعَ لَوْنُهُ: رنگ متغیر ہونا۔

اللِّفَاعُ: چادر یا کمبل۔ اُونٹنی کا تھنوں میں سے اگلے تھن۔

اللِّفَاعَةُ واللِّفِيعَةُ: قمیض کا پیوند۔

المِلْفَعَةُ: چادر یا کمبل وغیرہ۔

لَفَقَ (ض) لَفْقًا الثَّوْبَ: کپڑے کو دوہرا کر کے سینا۔۔۔۔۔الأَمْرَ: طلب کرنا اور نہ پانا۔

الصَّقْرُ: شکار پر چھوڑا جانا اور شکار نہ کرنا۔

لَفَّقَ الحَدِيثَ: باطل سے مزین کرنا۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: طلب کرنا اور نہ پانا۔۔۔۔۔الشُّقَّتَيْنِ: دونوں سرے ملا کر سینا اور کہا جاتا ہے "لَفَّقَ بَيْنَ الثَّوْبَيْنِ" جبکہ دوہرا کر کے سیئے۔

تَلَفَّقَ بِهِ: لاحق ہونا۔۔۔۔۔مَا بَيْنَهُمْ: درست ہونا۔

تَلافَقَ القَوْمُ: معاملات درست ہونا۔

اللِّفْقُ: چادر کے دو پاٹوں میں سے ایک پاٹ۔ اور دو آدمی جو جدا نہ ہوں۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے "هُمَا لِفْقَانِ".

اللَّفَاقُ: مطلوب کو نہ پانے والا۔

اللِّفَاقُ: دو کپڑے جو ایک ساتھ ملا کر جوڑے گئے ہوں اور ان میں سے ہر ایک کپڑے کو لفاق کہتے ہیں۔

اللَّفِيكُ والأَلْفَكُ: بے وقوف۔

اللَّفِيكُ: بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔

لَفْلَفَ: گفتگو میں عاجز و درماندہ ہونا۔ خوب اچھی طرح سے کھانا۔۔۔۔۔فِي ثَوْبِهِ: کپڑے میں لپٹنا۔

تَلَفْلَفَ بِثَوْبِهِ: کپڑے میں لپٹنا۔

اللَّفْلَفُ واللَّفْلافُ: کمزور (۔۔۔۔۔والمُلَفْلَفُ) کلام میں عاجز و درماندہ۔

لَفَمَتْ (ض) لَفْمًا وتَلَفَّمَتْ والتَفَمَتْ المَرْأَةُ: عورت کا نقاب ڈالنا۔ ناک پر نقاب باندھنا۔ تَلَفَّمَ بِعِمَامَتِهِ: ڈھاٹا باندھنا۔ لَفَمَتِ المَرْأَةُ فَاهَا: منہ پر نقاب ڈالنا۔ لَفَمَهُ: مضبوط باندھنا۔

اللِّفَامُ: ناک کے اوپر کا نقاب۔

لَفَا يَلْفُو لَفْوًا فُلانًا حَقَّهُ: حق کم کرنا۔۔۔۔۔اللَّحْمَ عَنِ العَظْمِ: ہڈی سے گوشت اتارنا۔

أَلْفَاهُ إِلْفَاءً: پانا۔

تَلافَى الأَمْرَ: تدارک کرنا۔

اللَّفِيَةُ: گوشت کا ٹکڑا۔ ج لَفَايَا.

اللَّفَاءُ: مٹی۔ خسیس۔ حقیر اور کہا جاتا ہے "رَضِيَ فُلانٌ مِنَ الوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ" فلاں شخص اپنے پورے حق میں سے تھوڑے پر راضی ہو گیا۔

التَّلافِي: مص خون کا بدلہ حاصل کرنا۔

لَقَّ (ن) لَقًّا عَيْنَهُ: آنکھ پر ہاتھ سے مارنا۔ صفت لاقّ. ج لَقَقَةٌ.

اللَّقُّ: مص زمین میں شگاف۔ بلند زمین۔ بہت بولنے والا۔ ہر تنگ اور لمبی زمین۔

اللَّقَقَه. لاقّ: کی جمع۔ تنگ منہ کے گڑھے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ لَقَّاقٌ بَقَّاقٌ" بہت باتونی مرد۔

لَقَّبَ فُلانًا بِكَذَا: لقب دینا۔

لاقَبَهُ: بُرے القاب سے گالی دینا۔

تَلَقَّبَ بِكَذَا: لقب پانا۔

تَلاقَبَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو بُرے لقب سے گالی دینا۔

اللَّقَبُ: اصلی نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام جو اپنے وضع اوّل کے اعتبار سے مدح یا ذم کی طرف مشعر ہو۔ ج أَلْقَاب.

لَقَحَ (ف) لَقْحًا النَّخْلَ: نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالنا۔

لَقِحَتْ (س) لَقْحًا ولَقَحًا ولَقَاحًا النَّاقَةُ ونَحْوُهَا: حاملہ ہونا۔ صفت لاقِح ولَقُوح.

(۔۔۔۔۔لَقْحًا) الحَرْبُ: سکون کے بعد بھڑک اٹھنا۔

المَرْأَةُ والنَّخْلَةُ: حاملہ ہونا۔

أَلْقَحَ النَّخْلَةَ: نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالنا۔

أَلْقَحَ النَّاقَةَ: حاملہ کرنا۔ گابھن کرنا۔ صفت مفعول مُلْقَحَة. ج مَلاقِيح. أَلْقَحَ بَيْنَهُمْ شَرًّا: فساد پیدا کرا دینا۔ أَلْقَحَتِ الرِّيحُ الشَّجَرَ أو السَّحَابَ: باردار کرنا۔

لَقَّحَ النَّخْلَةَ: نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالنا۔

تَلَقَّحَتِ النَّاقَةُ: حاملہ نہ ہوتے ہوئے حاملہ جیسی معلوم ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَلَقَّحَ زَيْدٌ عَلَيَّ" زید نے میری طرف ناکردہ گناہ کی نسبت کی۔۔۔۔۔يَدَاهُ: گفتگو کرنے میں دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا۔

اِلْتَقَحَتِ الأُنْثَى: مادہ منویہ کو قبول کرنا۔

اِسْتَلْقَحَتِ النَّخْلَةُ: نر کھجور کے شگوفہ کو مادہ کھجور میں ڈالنے کا وقت قریب آنا۔

اللَّقَاحُ: مص۔ نر کھجور کا شگوفہ جو مادہ کھجور میں ڈالا جائے۔

اللِّقَاحُ. لَقُوح: کی جمع۔ گھوڑے اونٹ کا مادہ منویہ۔

اللَّقَحُ: مص۔ حاملہ ہونا۔

اللِّقْحَةُ: دائی پلائی۔ عقاب۔ کوا۔ ج لِقَح ولِقَاح. اللِّقْحَةُ: نفس۔ ج لِقَاح.

اللِّقْحَةُ واللَّقْحَةُ. ج لِقَح ولِقَاحٌ واللَّقُوحُ: ج لِقَاح ولَقَائِح: بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔

اللاقِحُ: فا۔ رِيحٌ لاقِحٌ: وہ ہوا جس سے درخت باردار ہو جائیں۔ وہ اونٹنی جو مادہ منویہ کو قبول کرلے۔ ج لَوَاقِح.

اللَّقُوحُ: وہ اونٹنی جو مادہ منویہ کو قبول کر لے۔ ج لُقُح.

اللَّوَاقِحُ والمَلاقِحُ: حاملہ عورتیں۔ اللَّوَاقِحُ

مِنَ الرِّيَاحِ: درختوں کو باردار کرنے والی ہوائیں۔ بارش لانے والی ہوائیں۔

اللَّوَاقِح: کوڑے۔

المَلَاقِح: حاملہ کرنے والے۔ واحد مُلْقِح: حاملہ عورتیں، واحد مُلْقِحَة.

المُلَقَّح: مشع۔ آزمودہ کار۔

المَلَاقِيح: مائیں۔ واحد مَلْقُوحَة: جنین۔ مادہ منویہ۔

لَقَزَهُ (ن) لَقْزًا: مکا مارنا۔

لَقَسَهُ (ن ض) لَقْسًا: عیب لگانا۔ صفت لَاقِس.

لَقِسَتْ (س) لَقَسًا نَفْسُ فُلَانٍ إِلَى الشَّيْءِ: دل کھنچنا۔ مائل ہونا...... نَفْسُهُ مِنَ الشَّيْءِ: جی متلانا۔ صفت لَقِسَةٌ. ولَقِسَ بِأَمْرٍ: سمجھنا۔ صفت لَقِسٌ.

لَاقَسَ لِقَاسًا ومُلَاقَسَةً: ایک دوسرے کو برا لقب دینا۔

تَلَقَّسَتْ نَفْسُهُ مِنَ الشَّيْءِ: تنگ ہونا۔

تَلَاقَسَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو گالی دینا۔

اللَّقَسُ واللَّاقِسُ: خارش۔

اللَّقِسُ: لوگوں کا مذاق اڑانے والا اور برے القاب دینے والا۔ بدخلق۔ ہر چیز کا لالچی۔ جو ایک طریقہ پر مستقل نہ رہے۔

المُلَاقِسُ: صبر کرنے والا۔ شَنٌّ لِقَشٌ: پرانی مشک۔

لَقَصَ (ض) لَقْصًا الشَّيْءُ جِلْدَهُ: کھال کو جلانا۔

لَقِصَ (س) لَقَصًا الشَّيْءُ: تنگ ہونا۔

لَقِصَتْ نَفْسُهُ: جی متلانا۔

اِلْتَقَصَ الشَّيْءَ: لینا۔

اللَّقِصُ: تنگ۔ شرارت میں جلدی کرنے والا۔ بہت باتونی۔

لَقَطَ (ن) لَقْطًا الشَّيْءَ: زمین سے اٹھانا...... العِلْمَ مِنَ الكُتُبِ: مختلف کتابوں سے حاصل کرنا...... الثَّوْبَ: پیوند لگانا...... الطَّائِرُ الحَبَّ: پرندہ کا چونچ سے چگنا۔ صفت لَاقِطٌ ولَقَّاطٌ.

لَاقَطَهُ لِقَاطًا ومُلَاقَطَةً: مقابل ہونا۔ لَاقَطَ الفَرَسُ: چاروں ٹانگیں پکڑ لینا۔

اِلْتَقَطَ الشَّيْءَ: بغیر قصد و طلب کے مطلع ہونا...... الشَّيْءَ: زمین سے اٹھانا...... اللِّقَاطَ: جمع کرنا (...... وتَلَقَّطَ) الشَّيْءَ: اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔

اللَّقَطُ: اٹھائی ہوئی چیز۔ چھوارے وغیرہ کا نچھاور۔ واحد لَقَطَة. لَقَطُ المَعْدِنِ: سونے وغیرہ کے ٹکڑے جو کان میں ملیں۔ کہا جاتا ہے "فِي المَكَانِ لَقَطٌ لِلْمَاشِيَةِ" یعنی مکان میں جانور کے لئے تھوڑا سا چارہ ہے۔

اللَّقَطَة: ایک قسم کی اچھی سبزی جس کے جانور حریص ہوتے ہیں۔ ج لَقَط.

اللُّقْطَة واللُّقَطَة: وہ چیز جو تم کو راستہ میں پڑی ہوئی ملے اور تم اٹھا لو یا وہ شے متروک جس کا مالک معلوم نہ ہو۔

اللُّقَاط واللِّقَاط: خوشہ جس کو کھیتی کاٹنے والا خطا چھوڑ دے اور لوگ اسے چن لیں۔ پڑی ہوئی چیز جو تمہیں ملے اور تم لے لو۔

اللِّقَاط: گرے ہوئے خوشوں کا جمع کرنا۔ اور کہا جاتا ہے "دَارُهُ بِلِقَاطِ دَارِي" اس کا مکان میرے مکان کے مقابل ہے۔ و"لَقِيتُهُ لِقَاطًا" میں اس سے رو در رو ملا۔

اللُّقَاطَة: گرے ہوئے خوشے۔ گری پڑی بے قیمت چیز۔ ج أَلْقَاط.

اللَّاقِط: فا۔ کھیتی کٹنے کے بعد خوشے چننے والا۔ آزاد کردہ غلام۔

اللَّاقِطَة. لَاقِط کا مؤنث اور اسی سے مثل ہے "لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ" یعنی ہر کلمہ جو منہ سے نکلے اس کے لئے کوئی نہ کوئی سننے والا ہے (حفاظت زبان کی نصیحت کے موقع پر بولا جاتا ہے) اللَّاقِطَة: رذیل مرد یا عورت۔ لَاقِطَةُ الحَصَى: پرندہ کا سنگدانہ۔

اللَّقَّاط اللَّقَّاطَة: بہت اٹھانے والا۔

اللَّقِيط: اٹھایا ہوا۔ نومولود بچہ جو پھینک دیا جائے۔

اللَّقِيطَةُ. لَقِيط: کا مؤنث۔ رذیل مرد یا عورت ج لَقَائِط کہا جاتا ہے "رَجُلٌ لُقَيْطَى خُلَيْطَى" چغلی کھانے کے لئے خبروں کے کھوج میں رہنے والا مرد۔

الأَلْقَاط: آوارہ و اوباش لوگ۔ تھوڑے متفرق لوگ۔

المَلْقَط: مطلب۔ دھات کی کان۔ کہا جاتا ہے یا مَلْقَطَانُ یعنی اے بے وقوف۔ مؤنث مَلْقَطَانَة.

المِلْقَط: جس سے اٹھایا جائے جیسے دستپناہ۔ موچنا۔ ج ملاقط.

المِلْقَاط: قلم۔ نقش کرنے کا آلہ۔ مکڑی۔ ج مَلَاقِيط.

المَلْقُوط: مثع نومولود پھینکا ہوا بچہ۔ جو اٹھایا جائے۔ ج مَلَاقِيط.

لَقَعَ (ف) لَقْعًا الشَّيْءَ: پھینکنا...... فُلَانًا بِعَيْنِهِ: نظر بد لگانا۔ لَقَعَتْهُ الحَيَّةُ: سانپ کا ڈسنا۔ لَقَعَ فُلَانًا: عیب لگانا...... لَقَعَهُ بِالكَلَامِ: کلام میں غالب آنا۔

لَقَعَ (ف) لَقَعَانًا: تیز گزرنا (...... لَقْعًا) عیب دار ہونا۔

لَاقَعَ فُلَانًا بِالكَلَامِ: کلام میں غالب آنا۔

تَلَقَّعَ بِالكَلَامِ: بکواس کرنا۔

اِلْتَقَعَ لَوْنُهُ: رنگ متغیر ہونا۔

اللُّقَاع واللُّقَّاع: سبز رنگ کی مکھی جو لوگوں کو کاٹتی ہے۔ واحد لُقَاعَة ولُقَّاعَة.

اللُّقَعَة اللُّقَاعَه واللُّقَاع والتِّلِقَّاع والتِّلِقَّاعَة: بے وقوف۔ لوگوں کے عیوب نکالنے والا۔ برے لقب رکھنے والا۔ بہت باتونی۔ کہا جاتا ہے اِمْرَأَةٌ تِلِقَّاعٌ ومِلْقَعَةٌ: بے ہودہ گو عورت۔

لَقِفَ (س) لَقْفًا ولَقَفَانًا والْتَقَفَ الشَّيْءَ: جلدی سے لینا۔

لَقِفَ (س) لَقَفًا الحَوْضُ: نیچے سے گر کر وسیع ہونا۔ صفت لَقِفٌ...... الحَائِطُ: دیوار کا گرنا۔

لَقَّفَهُ الشَّیْءَ: اُچکنے کے لئے پھینکنا...... ہٗ
الطَّعَامَ: نگلوانا۔ لَقِفَ الطَّعَامَ: نگلنا......
الْفَرَسُ: دو اگلی ٹانگوں سے سختی سے روندنا۔
تَلَقَّفَ الشَّیْءَ: جلدی سے لینا...... الطَّعَامَ:
نگلنا...... الحَائِطُ او الحَوْضُ: دیوار یا
حوض کا منہدم ہونا۔ گرنا۔ کہا جاتا ہے
"تَلَقَّفَ مِنْ فِیْهِ کَذَا" جبکہ کسی سے سن کر یاد
کرے۔

اللَّقَف: مص۔ کنوئیں یا حوض کا کنارہ۔
ج اَلْقَافٌ. اللَّقَف: بمعنی اِلْتِقَاف و تَلَقُّف:
یعنی جلدی سے لینا۔

اللَّقَافَة: حذاقت۔ ہوشیاری۔

اللَّقْف و اللَّقِف و اللَّقِیْف مِنَ الرِّجَال:
چست و زیرک۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ثَقْفٌ
لَقْفٌ وثَقِفٌ لَقِفٌ وثَقِیْفٌ لَقِیْفٌ"۔

لَقْلَقَ. اللَّقْلَاق: سارس کا آواز کرنا۔

لَقْلَقَتِ. الحَیَّةُ: سانپ کا زبان نکالنا۔

لَقْلَقَ الشَّیْءَ: حرکت دینا۔

تَلَقْلَقَ. الشَّیْءُ: ہلنا۔

اَللَّقْلَق ج لَقَالِق و اللَّقْلَاق: سارس کی قسم کا
ایک پرندہ ہے جس کی گردن اور ٹانگیں لامبی
ہوتی ہیں اور سانپوں کو کھاتا ہے۔ ذکاوت
اور فطانت کے ساتھ متصف ہے اور اس کی
کنیت "اَبُو خُدَیْج" ہے اللَّقْلَق: زبان۔

اللَّقْلَاق: آواز۔ شور۔

اللَّقْلَقَة: سارس کی آواز۔ ہر آواز جس میں
حرکت و اضطراب ہو اور کہا جاتا ہے "فِی
لِسَانِهِ لَقْلَقَة" یعنی اس کی زبان میں رکاوٹ
ہے۔ ج لَقَالِق۔

حُرُوْفُ اللَّقْلَقَة: ب ج د ط ق۔ طَرْفٌ
مُلَقْلَق: تیز نگاہ جو ایک جگہ میں نہ ٹھہرے۔

لَقَمَ (ن) لَقْمًا الطَّرِیْقَ وَغَیْرَهٗ: راستہ کا
دہانہ بند کرنا۔

لَقِمَ (س) لَقْمًا الطَّعَامَ: جلدی کھانا، ہڑپ
کرنا۔

لَقَّمَهٗ و اَلْقَمَهُ الطَّعَامَ: لقمہ لقمہ کھلانا۔ کہا جاتا
ہے "اَلْقَمَهُ الْحَجَر" یعنی اس نے اسے
خاموش کردیا۔

تَلَقَّمَ الشَّیْءَ: جلدی سے کھانا۔ ہڑپ کرنا۔
...... الْمَاءُ فِیْ بَطْنِهِ: پانی کا زیادتی کی وجہ
سے پیٹ میں بولنا۔

اِلْتَقَمَ الطَّعَامَ: نگلنا۔ کہا جاتا ہے "اِلْتَقَمَ
اُذُنَهٗ" یعنی چپکے چپکے کان میں بات کی۔

اللَّقَم و اللُّقَم: راستہ کا بڑا حصہ۔ راستہ کا
درمیان۔

اللَّقْمَة. لَقَم: کا اسم مرۃ۔

اللُّقْمَة: ایک مرتبہ جتنا نگلا جائے۔ ج لُقَم.

اللَّقِیْم: لقمہ۔

التِلْقَام و التِلْقَامَة و التِلِقَّام و التِلِقَّامَة:
بڑے بڑے لقمے نگلنے والا۔

رَکِیَّةٌ مُلَقِّمَةٌ: بہت پانی والا کنواں۔

لَقُنَ (ک) لَقَانَةً: تیز فہم و ذکی ہونا۔

لَقِنَ (س) لَقَنًا و لَقَنَةً و لَقَانَةً و لَقَانِیَةً
وتَلَقَّنَ الکَلَامَ مِنْ فُلَانٍ: بالمشافہ حاصل کرنا
اور سمجھنا۔

لَقَّنَهُ الکَلَامَ: بالمشافہ سمجھانا۔

اَلْقَنَ الکَلَامَ: جلدی سے یاد کرنا۔

اللَّقَن: ستون۔ کنارہ۔

اللَّقَانَة و اللَّقَانِیَة: مص۔ زود فہمی۔

اللَّقِن: زود فہم۔ تیز سمجھ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ
ثَقِفٌ لَقِنٌ" یعنی وہ سنی ہوئی چیز کو بہت جلدی
سمجھنے اور یاد کرنے والا ہے۔

اللَّقَن: لگن (دخیل)

اَللَّقَنُ: تانبے کا برتن ہاتھ دھونے کے لئے۔

اللَّوَاقِن: پیٹ کا نچلا حصہ۔

لَقَا یَلْقُو لَقْوًا فُلَانًا: مبتلاء لقوہ کرنا۔

لُقِیَ لَقْوًا: مبتلائے لقوہ ہونا۔

اللَّقْوَة: ایک بیماری ہے جس سے منہ ایک
جانب کو ٹیڑھا ہوجاتا ہے (...... و اللِّقْوَة)
مادہ عقاب۔ تیز عقاب۔ ج لِقَاء و اَلْقَاء.

المَلْقُوُّ: لقوہ زدہ۔

لَقِیَ یَلْقَی لِقَاءً ولِقَاءَةً ولِقَایَةً ولَقَاءَةً
ولُقِیَانًا ولِقْیَانًا ولِقْیَانَةً ولُقِیًّا ولِقِیًّا ولَقْیَةً
ولُقْیَةً ولُقًی فُلَانًا: استقبال کرنا۔ پانا۔
دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔

لَقَّی تَلْقِیَةً فُلَانًا الشَّیْءَ: پھینکنا۔

لَاقَی لِقَاءً ومُلَاقَاةً الرَّجُلَ: پانا۔ ملاقات
کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَاقَی بَیْنَ طَرَفَیِ
الْقَضِیْبِ" شاخ کے دونوں کنارے موڑ کر
ملانا اور کہا جاتا ہے "لُوْقِیَ بَیْنَهُمَا"۔

اَلْقَی الشَّیْءَ اِلَی الْاَرْضِ: ڈال دینا...... اِلَیْهِ
الْقَوْلَ وبِالْقَوْلِ: پہنچانا...... عَلَیْهِ الْقَوْلَ:
املاء کرانا۔ پہنچانا...... فِیْهِ الشَّیْءَ: رکھنا......
عَنْهُ الشَّیْءَ: ڈال دینا...... اِلَیْهِ السَّمْعَ:
کان لگانا...... اِلَیْهِ خَیْرًا: بہتر سلوک کرنا
...... اِلَیْهِ بَالًا: پرواکرنا اور کہا جاتا ہے
"اَلْقَیْتُ اِلَیْهِ الْمَوَدَّةَ و بِالْمَوَدَّةِ" میں نے
اُس سے محبت کی۔

تَلَقَّی الشَّیْءَ: ملنا۔ استقبال کرنا...... الشَّیْءَ
مِنْهُ: سیکھنا...... تَلَقَّتِ الْمَرْاَةُ: عورت کا
حاملہ ہونا۔ صفت مُتَلَقٍّ.

اِلْتَقَی الشَّیْءَ: ملنا (...... وتَلَاقَی) الْقَوْمُ:
باہم ملنا۔ وتَلَاقَوْا: باہم جھگڑا کرنا۔

اِسْتَلْقَی عَلٰی قَفَاهُ: چت سونا۔

اَللَّقَی: پھینکی ہوئی چیز۔ ج اَلْقَاء.

اللَّقْیَة و اللُّقْیَة: مص۔ اللَّقْیَة: لَقِیَ کا اسم
مرۃ۔ ج لُقًی. کہا جاتا ہے "لَقِیْتُهٗ لُقًی
کَثِیْرَةً" میں نے اس سے بہت ملاقات کی۔

اللُّقَی: پرندے۔ درد۔ تمام حیوان جو جلدی
گابھن ہوجائیں۔

اللُّقْیَا. لِقَاء کا اسم ہے۔

اَلتِّلْقَاءُ. لِقَاء کا اسم۔ ملاقات کی جگہ۔ کہا
جاتا ہے "جَلَسَ تِلْقَاءَهٗ" یعنی وہ اس کے
مقابل بیٹھا "و فَعَلَ الْاَمْرَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ"
یعنی اس نے اس کام کو خود بخود بغیر کسی کے
مجبور کئے ہوئے کیا۔

اللِّقَاة: راستہ کا درمیان۔

اللَّقِیُّ: خیر یا شر کے لئے ملاقات کرنے
والا۔ اور اکثر استعمال شر ہی کے لئے ہوتا
ہے۔ مؤنث لَقِیَّة. اللَّقِیَّانِ: آمنے سامنے
آنے والا۔ کہا جاتا ہے "هُمَا لَقِیَّانِ"

ولَـقِيَـان" وہ دونوں آمنے سامنے آنے والے ہیں "وهُوَ شَقِي لَقِي" کے جملہ میں لقی تابع مہمل ہے۔

اللقّاء: خیر یا شر کے لئے ملاقات کرنے والا۔ شر میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

الاُلْقِيَّة: چیستان۔ پہیلی۔ ج الاَلَاقِي۔

اَلالاقِي: سختیاں۔

المَلْقَى والمُلْتَقَى: ملنے کی جگہ۔

المَلاقِي. مَلْقَى کی جمع۔ مَلاقِيُ الاَجْفَانِ: پپوٹوں کے ملنے کی جگہ۔

التَلاقِي: مص يَوْمُ التَلاقِي: قیامت کا دن۔

المُتَلاقِي: فا۔ اوزان شعر میں سے ایک وزن۔

المُلْقَى: چیز ڈالنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذا مُلْقَى الكُنَاسَاتِ" یہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ ہے و "فِنَاءُ فُلانٍ مُلْقَى الرِّحَالِ" فلاں کا صحن دار کجاووں کے اتارنے کی جگہ ہے۔ کنایہ ہے اس سے کہ فلاں بڑا مہمان نواز ہے۔

المُلْقَى والمُلَقَّى والمُلَقِّي: خیر یا شر کے لئے ملاقات کرنے والا۔ شر میں زیادہ استعمال ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے "فُلانٌ مُلَقًّى" فلاں مصائب سے آزمایا ہوا ہے۔ والشُّجَاعُ مُوَقًّى و الجَبَانُ مُلَقًّى کہا جاتا ہے "هُوَ جَارِي مُلاقِيَّ" وہ میرا مقابل پڑوسی ہے۔

لَكَّهُ (ن) لَكًّا: گدی پر مکا رمارنا۔ بھینچنا۔ لَكَّ اللَّحْمَ: گوشت کو ہڈی سے جدا کرنا...... الشَّيْءَ: ملانا...... الجِلْدَ: لک سے کھال رنگنا۔

اِلْتَكَّ الوِرْدُ: گھاٹ پر آنے والوں کا بھیڑ کرنا...... العَسْكَرُ: لشکر کا آپس میں ملنا۔ ہجوم کرنا...... فِي كَلامِهِ: غلطی کرنا...... فِي حُجَّتِهِ: دیر لگانا۔

اللِكَاك: بھیڑ۔ اژدحام۔ سخت گوشت والی اونٹنی ج لُكُك ولِكَاك.

اللَّكّ: مص۔ گوشت۔ ایک سرخ رنگ جس سے کھال رنگتے ہیں۔ ایک نباتات جس سے گوند بناتے ہیں...... عِنْدَ حُسَّابِ المُوَلَّدِينَ: لاکھ ج الكَاك ولُكُوك.

اللَّكّ واللُّكّ: نباتات مذکور کا عصارہ یا اس کی تلچھٹ۔ لک سے رنگی ہوئی کھال کا چھیلن۔ سخت و پُر گوشت۔

اللَكّة: شدت۔

اللَكَّاء. مِنَ الجُلُودِ: لک سے رنگی ہوئی کھال۔ رَجُلٌ لَكِّيٌّ: موٹا و سخت گوشت والا آدمی۔

اللَكِيك: گنجان لشکر۔ سخت گوشت۔ سخت اور موٹے گوشت والا۔ قطران۔ ایک کمزور درخت۔ ج لِكَاك.

المُلَكَّك: سخت موٹے گوشت والا۔

سَكْرَانُ مُلْتَكّ: مست جو مستی کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔

لَكَأَ (ف) لَكْأً بِالسَّوْطِ فُلانًا: کوڑے سے مارنا۔ ...... فُلانًا: پچھاڑنا...... بِهِ الاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا...... الرَّجُلَ: پورا حق دینا۔

لَكِيَ (س) لَكْأً بِالمَكَانِ: اقامت کرنا ...... بِفُلانٍ: لازم ہونا۔ چمٹنا۔

تَلَكَّأَ تَلَكُّؤًا عَلَيْهِ: عذر کرنا۔ بہانہ کرنا...... عَنِ الاَمْرِ: دیر کرنا۔ توقف کرنا۔ ہچکچانا۔

لَكَثَهُ (ن) لَكْثًا بِالسَّوْطِ: کوڑے سے مارنا۔ لَكَثَ فُلانًا: طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔

لَكِثَ (س) لَكَثًا البَعِيرُ: منہ میں پھنسیوں والا ہونا...... الوَسَخُ عَلَيْهِ وبِهِ: میل جمنا۔

اللَكَث: مص۔ دودھ کا میل جو دودھ کے برتن کے کناروں پر جم جائے۔ اونٹ کے منہ کی پھنسیاں۔ نَاقَةٌ لَكِثَةٌ: موٹی اونٹنی۔

اللُكَاث: اونٹ کے منہ کی پھنسیاں۔ چونے کے چمکنے والے پتھر۔

اللُكَاثِيّ: بہت سفید۔

اللَكَّاث: چونہ بنانے والا۔

لَكَحَهُ (ف) لَكْحًا: مکا مارنا۔

لَكَدَهُ (ن) لَكْدًا: ہاتھ سے مارنا۔ ہٹانا۔

لَكِدَ (س) لَكَدًا الوَسَخُ عَلَى فُلانٍ وبِهِ: میں جمنا۔ چمٹنا لَكِدَ الشَّعْرُ: بالوں کا گتھا ہوا ہونا۔

لَاكَدَ الغُلَّ: طوق سے لگے رہنا...... قَيْدَهُ: بیڑی کی وجہ سے اچھی طرح نہ چل سکنا فُلانًا: لازم ہونا۔ چمٹنا۔

تَلَكَّدَ فُلانٌ: موٹے گوشت والا ہونا۔ الشَّيْءَ: چمٹنا...... بِهِ او عَلَيْهِ الوَسَخُ: میل کا جم جانا ...... فُلانًا: گردن میں ہاتھ ڈالنا۔

اِلْتَكَدَ فُلانًا وبِفُلانٍ: چمٹنا اور جدا نہ ہونا۔

اللَكِد: بد خلق۔ بخیل۔

الاَلْكَد: کمینہ قوم سے ملا ہوا۔

المِلْكَد: کوٹنے کا دستہ۔

لَكَزَهُ (ن) لَكْزًا: مکا مارنا۔

لَاكَزَهُ: مکا بازی کرنا۔ ایک دوسرے کو مکا مارنا۔

تَلاكَزَا: ایک دوسرے کو مکا مارنا۔

المِلْكَاز: چیتھڑا جس سے چرخی کے دھرے کو تنگ کرتے ہیں۔

اللَكِز: بخیل۔

المُلَكَّز: ذلیل۔ دروازوں سے ہٹایا ہوا۔

لَكِسٌ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ شِكِسٌ لَكِسٌ" یعنی مرد دشوار خو۔ سرکش نافرمان۔

لَكَشَهُ (ض) لَكْشًا: مکا مارنا۔

لَكَضَهُ (ن) لَكْضًا: مکا مارنا۔

لَكَعَتْهُ (ف) لَكْعًا العَقْرَبُ: بچھو کا ڈسنا لَكَعَ الرَّجُلَ: سخت ست سنانا...... الوَلَدُ: بچے کا دودھ چھوٹنے کے قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُ يَلْكَعُ" میں نے اس کو کھاتا پیتا چھوڑا۔

لَكِعَ (س) لَكَعًا ولَكَاعَةً: لئیم ہونا۔ بے وقوف ہونا (...... لَكَعًا) عَلَيْهِ الوَسَخُ: میل جمنا۔ کہا جاتا ہے اِمْرَأَةٌ لَكَاعِ: مبنی علی الکسر: یعنی اے لئیمہ اور ندا ہی میں استعمال ہوتا ہے۔

رَجُلٌ لُكَاعٌ: لئیم و کمینہ مرد۔

السلكاعة: ایک قسم کا کانٹے دار پودہ۔ ج لکاعٌ.

اللُکع: پستہ قد۔

اللُکع: کمینہ اور کہا جاتا ہے نداء کی صورت میں یالُکعُ اور نداء تثنیہ کی صورت میں یا ذوی لُکع اور معرفہ کی صورت میں غیر منصرف ہوگا۔ اس لئے کلمہ اَلُکع سے معدول ہے۔ اللُکع: غلام۔ بے وقوف۔ گھوڑے کا بچہ۔ گدھے کا بچہ۔ چھوٹا بچہ۔ میلا کچیلا۔ گھوڑا یا وہ گھوڑا جس کے دانت گر گئے ہوں۔

اللُکعَة: کمینی۔ گھوڑی۔

الاَ لْکع: مؤنث لَکعَاءِ ج لُکعٌ واللُکوع واللَکِیع: کمینہ۔ الاَ لْکع: وہ گھوڑا جس کے دانت گر گئے ہوں۔

المَلْکعَان: کمینہ۔ مؤنث مَلْکعَانَة.

اللُکلک: پستہ قد(...... واللُکالِک) موٹا اُونٹ۔

اللکاف: خوگیر۔

لَکمَهٗ (ن) لَکمًا: مکا مارنا۔ ہٹانا۔ کہا جاتا ہے "لَکمَ السَّیلُ عَرْضَ الْجَبَلِ" سیلاب نے دامنِ کوہ میں نشان چھوڑا۔

لاکَمَهٗ مُلاکَمَةً: ایک دوسرے کو مکا مارنا۔

اِلْتَکمَ: بعض کا بعض کو طمانچہ مارنا۔

تلاکَمَا: ایک دوسرے کو طمانچہ مارنا۔

اللُکمَة: گھونسا۔ مکا۔

رَجُلٌ مِلْکمٌ: بہت گھونسے مارنے والا۔

المَلْکُوم: مقع مظلوم۔

خُفٌّ لَکامٌ ومِلْکمٌ ومُلَکمٌ: سخت کھر جو پتھر کو توڑ دے۔

المُلَکم: پیوند لگایا ہوا۔ چرمی موزہ۔

لَکنَ (س) لَکنًا ولُکنَةً ولُکُونَةً ولُکنُونَةً الرَّجُلُ: گفتگو میں اٹکنا۔ ہکلانا۔ صفت اَلْکنُ: مؤنث لَکنَاء ج لُکنٌ.

تلاکنَ فی کَلامِهٖ: ہنسانے کے لئے ہکلا کے بولنا۔

اللُکنَة: مَس۔ ہکلا پن۔ تتلاہٹ۔

لٰکِن: اس کی اصل لاکن ہے۔ الف کتابت میں محذوف ہے پڑھنے میں نہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) یہ کہ ثقیلہ سے مخفف ہو اس صورت میں عمل باطل ہوتا ہے اور حرف ابتداء ہے دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور کبھی واو کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ وَلٰکِنْ عَمْرٌو جَالِسٌ۔

(۲) یہ کہ اصل وضع سے خفیف ہو اور اس وقت یہ حرف عطف ہے اگر عطف جملہ علی الجملہ ہو تو واؤ لانا ضروری ہے اور اگر اس کے بعد مفرد ہو تو واجب ہے کہ واؤ نہ آئے اور اس سے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے جیسے "مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِن عَمْرٌو" و "لاَ تَضْرِبْ زَیْدًا لٰکِنْ عَمْرًوا".

اللَکنُ: لگن۔ ج اَلْکان (دخیل)

لٰکِنَّ: اس کی اصل لاکِنَّ ہے۔ الف کتابت میں محذوف ہے پڑھنے میں نہیں اور یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور استدراک یعنی دفع توہم کے لئے آتا ہے۔ جیسے "قَامَ الْقَوْمُ لٰکِنَّ زَیْدًا جَالِسٌ" اور کبھی تاکید کے لئے جیسے لَوْزَارَنِی زَیْدٌ لَاَکرَمْتُهٗ لٰکِنَّهٗ لَمْ یَجِیءْ لَوْ سے جو نفی سمجھ میں آتی تھی اس کی لٰکِن سے تاکید ہوگئی۔

لَکِیَ یَلْکی لَکًی بِهٖ: مشتاق ہونا۔ چمٹنا۔ صفت لَکٍ۔ لَکِیَ بِالْمَکانِ: اقامت کرنا۔

اللاکِی: حیب جو (لاَمِکٌ کا مقلوب ہے)

لَمْ: حرف جزم ہے۔ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَاکُلْ اس نے نہیں کھایا اور لم پر ہمزہ استفہام داخل ہوتا ہے۔ لم کا عمل باقی رہتا ہے اور تقریر و توبیخ کا فائدہ دیتا ہے جیسے "اَلَمْ اَقُلْ لَکَ" کیا میں نے تم سے نہیں کہا اور کبھی ہمزہ اور لم کے درمیان واؤ اور فا بھی لاتے ہیں۔ جیسے اَفَلَمْ اَقُلْ لَکَ او لَمْ اُوْذِیکَ.

لَمَّا: تین صورتوں سے مستعمل ہے۔

(۱) لَمْ: کی طرح فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے مگر مندرجہ ذیل پانچ باتوں میں فرق ہے۔

(الف) حرف شرط کے ساتھ نہیں آتا مثلاً اِنْ لَمَّا تَقُمْ نہیں کہا جاتا ہے اور اِنْ لَمْ تَقُمْ کہنا جائز ہے۔

(ب) لَمَّا: کے منفی میں استغراق ہے اور لَم: کے منفی میں انقطاع جیسے لَمْ یَکنْ شَیْئًا مَذْکوْرًا اور اسی وجہ سے "لَمْ یَکنْ ثُمَّ کَانَ" کہنا جائز ہے اور "لَمَّا یَکنْ ثُمَّ کَانَ" نہیں کہہ سکتے۔

(ج) لَمَّا: کا منفی اکثر حال کے قریب ہوتا ہے بخلاف منفی لَم کے۔

(د) لَمَّا کا منفی متوقع ہوتا ہے بخلاف منفی لَم کے۔

(ہ) لَمَّا: کے منفی کو قرینہ کی بنا پر حذف کیا جاتا ہے جیسے "فَجِئْتُ قُبُوْرَهُمْ بَدْءًا وَلَمَّا" یعنی لَمَّا اَکنْ بَدْءًا قَبْلَ ذٰلِکَ" اور "وَصَلْتُ اِلَی بَغْدَادَ وَلَمْ" یعنی لَمْ اَدْخُلْهَا: کہنا جائز نہیں۔

(۲) لَمَّا: ماضی کے ساتھ مختص ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جس میں سے فعل ثانی کا وجود فعل اول پر موقوف ہے۔ جیسے لَمَّا جَاءَنِیْ اَکرَمْتُهٗ: اور اس صورت میں اس کو حرف وجود لوجود کہا جاتا ہے (اور بعض حرف وجوب لوجوب کہتے ہیں) اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ فعل کے لئے ظرف ہے جو غیر کے واقع ہونے سے واقع ہو اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ یہ حین کے معنی میں ظرف ہے۔

(۳) لَمَّا: حرف استثناء ہے اِلاَّ کے معنی میں۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے "اِنْ کلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ" ان لوگوں کی قرأت میں جو میم کو مشدد پڑھتے ہیں۔ اور ماضی لفظا پر داخل ہوتا ہے جیسے اَنْشُدُکَ اللّٰهَ لَمَّا فَعَلْتَ: یعنی مَا اَسْاَلُکَ اِلاَّ فِعْلَکَ.

لَمَّ (ن) لَمًّا الشَّیْءَ: جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔
کہا جاتا ہے "لَمَّ اللّٰہُ شَعَثَ فُلاَنٍ" یعنی اللہ
تعالیٰ فلاں کے مختلف پراگندہ امور کو درست
کر دیں۔ لَمَّ بِفُلاَنٍ: کسی کے پاس آ کر
نازل ہونا۔
لُمَّ فُلاَنٌ: کچھ جنون لاحق ہونا۔ صفت
مَلْمُوْم۔
اَلَمَّ: چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہونا۔ اَلْغُلاَمُ
: بلوغ کے قریب پہنچنا۔ صفت مُلِمٌّ۔ اَلَمَّتِ
النَّخْلَةُ: پختگی کے قریب ہونا...... بِہٖ مرضٌ:
مرض لاحق ہونا...... بِالْقَوْمِ وَعَلَی الْقَوْمِ: آ
کر اتر پڑنا...... بِالْمَعْنٰی: سمجھ لینا......
بِالذَّنْبِ: گناہ کرنا...... الشَّیْءُ: قریب ہونا
...... بِالْاَمْرِ: غور نہ کرنا...... بِالطَّعَامِ: کھانے
میں اسراف نہ کرنا اور کبھی کَادَ کے معنی میں
استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے "اَلَمَّ یَفْعَلُ کَذَا"
بمعنی کَادَ یَفْعَلُ کَذَا۔
اِلْتَمَّ فُلاَنًا: زیارت کرنا...... بِالْقَوْمِ: آ کر
اترنا۔
اَللاَّمَّةُ: نظر بد۔ ہر گھبراہٹ اور خوف کی چیز
کہا جاتا ہے "اُعِیْذُہٗ مِنْ کُلِّ ھَامَّةٍ وَلاَمَّةٍ"
کہا جاتا ہے "ھُوَ یَزُوْرُنَا لِمَامًا" وہ ہم سے
ناغہ سے ملاقات کرتا ہے۔
اللَّمُّ: مص۔ بے شمار جماعت۔
اللَّمَمُ: تھوڑی سی دیوانگی۔ گناہ کے قریب
ہونا۔ چھوٹے گناہ۔
اللَّمَا: ایک قسم کی مچھلی۔
اللَّمَّةُ: لَمَّ کا اسم مرۃ۔ سختی۔ جمع شدہ چیز۔ کہا
جاتا ہے "اَصَابَتْہُ لَمَّةٌ مِنَ الْجِنِّ" یعنی اس
پر جنات کا کچھ اثر پہنچا۔ اللَّمَّةُ زمانہ اور کہا
جاتا ہے "لِلشَّیْطَانِ لَمَّةٌ" یعنی شیطان کے
لئے قربت ہے۔
اللُّمَّةُ: ساتھی۔ ہم سفر۔ کہا جاتا ہے "لاَ
تُسَافِرُوْا حَتّٰی تُصِیْبُوْا لُمَّةً" مت سفر کرو
یہاں تک کہ ہم سفر پاؤ۔ مونس۔ (واحد و
جمع)
اللِّمَّةُ: بالوں کی زلف جو کانوں کی لو سے
متجاوز ہو۔ پراگندہ بال۔ ج لِمَمٌ ولِمَامٌ۔
المِلَمُّ: ہر چیز میں سے سخت۔ کہا جاتا ہے
"رَجُلٌ مِلَمٌّ" اپنے قبیلہ کے لوگوں کو جمع
کرنے والا۔ "وَرَجُلٌ مِلَمٌّ مِعَمٌّ" لوگوں
کے اُمور کی اصلاح اور عموماً ان کے ساتھ
بھلائی کرنے والا مرد۔
المُلِمَّةُ: دنیاوی مصیبتوں میں سے سخت
مصیبت۔ درخت خرما جو پکنے کے قریب
ہو۔
المَلْمُوْمُ: جس کو تھوڑی سی دیوانگی ہو۔ گول
جمع کیا ہوا۔
کَتِیْبَةٌ مَلْمُوْمَةٌ: گنجان فوج۔ صَخْرَةٌ
مَلْمُوْمَةٌ: سخت گول چٹان۔
لَمَاہُ ولَمَا عَلَیْہِ (ف) لَمْوًا: ہاتھ ڈالنا......
الشَّیْءَ: سب لے لینا۔ دیکھنا...... بِہٖ: مشتمل
ہونا اور کہا جاتا ہے "مَا یَلْمَا فَمُہٗ بِکَلِمَةٍ"
یعنی کسی قبیح بات کے بولنے کو وہ کوئی بڑی
بات نہیں سمجھتا۔
اَلْمَا۔ اللِّصُّ عَلَی الشَّیْءِ وبِالشَّیْءِ: چور کا
کسی چیز کو چوری سے لے جانا...... عَلٰی
حَقِّہٖ: حق کا انکار کرنا۔ اَلْمَاتِ الدَّوَابُّ
الْمَکَانَ: جانوروں کا جگہ کو خالی چھوڑ دینا۔
کہا جاتا ہے "کَانَ بِالْاَرْضِ مَرْعًی
فَھَاجَتِ الدَّوَابُّ فَاَلْمَاتْہُ" زمین میں
چراگاہ تھی چوپائے پل پڑے...... عَلَی
الشَّیْءِ: مشتمل ہونا...... بِمَا فِی الْجَفْنَةِ:
اپنے لئے خاص کر لینا۔ کہا جاتا ہے "مَا
اَدْرِیْ اَیْنَ الْمَا مِنْ بِلاَدِ اللّٰہِ" مجھے نہیں
معلوم کہ کہاں گیا۔
تَلَمَّاتْ تَلَمُّؤًا الْاَرْضُ بِہٖ وعَلَیْہِ: گھیر لینا۔
تَلَمَّا والْتَمَا بِمَا فِی الْجَفْنَةِ والْتَمَاہُ: اپنے
لئے خاص کر لینا اور غالب ہونا۔
اُلْتُمِیَ لَوْنُ الرَّجُلِ: رنگ متغیر ہونا۔
المَلْمُؤَةُ: جگہ جو لی جائے یا جہاں کوئی چیز
پائی جائے۔ جال۔
لَمَجَ (ن) لَمْجًا الشَّیْءَ: منہ کے اطراف
سے کھانا...... الْمَرْاَۃَ: جماع کرنا کہا جاتا ہے
"مَا لَمَجُوْا ضَیْفَھُمْ بِشَیْءٍ" انہوں نے اپنے
مہمان کو ناشتہ نہیں دیا۔
تَلَمَّجَ الرَّجُلُ: غذا سے پہلے کچھ کھانا کہا جاتا
ہے "رَاَیْتُہٗ یَتَلَمَّجُ بِالطَّعَامِ" میں نے اس کو
دیکھا کہ وہ کھانے کو چکھ رہا تھا۔
اللَّمَاجُ واللُّمُوْجُ: تھوڑی خوراک۔ کہا
جاتا ہے "مَا تَلَمَّجْتُ عِنْدَہٗ بِلَمَاجٍ" یعنی
میں نے اس کے پاس کچھ نہیں چکھا۔
المِلْجُ واللَّمِیْجُ: بہت کھانے والا۔
کہا جاتا ہے "سَمِجٌ لَمِجٌ وسَمِجٌ لَمِجٌ
وسَمِیْجٌ لَمِیْجٌ" یعنی بہت برا۔
اللُّمْجَةُ: غذا سے پہلے کا ناشتہ۔ ج لُمَجٌ۔
المَلاَمِجُ: منہ کے اردگرد۔
رُمْحٌ مُلَمَّجٌ: نرم و چکنا نیزہ۔
لَمَحَ (ف) لَمْحًا الْبَصَرُ: نگاہ اٹھنا......
الرَّجُلُ الشَّیْءَ وَاِلَی الشَّیْءِ: دزدیدہ نظر
سے دیکھنا۔ اور اسم اللَّمْحَةُ ہے...... الشَّیْءَ
بِالْبَصَرِ: نگاہ ڈالنا۔
لَمَحَ (ف) لَمْحًا ولَمَحَانًا وتَلْمَاحًا
النَّجْمُ اَوِ الْبَرْقُ: ستارہ یا بجلی کا چمکنا۔ صفت
لاَمِحٌ ولَمُوْحٌ ولَمَّاحٌ۔
لاَمَحَہٗ: دزدیدہ نگاہی کرنا۔
لَمَّحَ تَلْمِیْحًا اِلَی الشَّیْءِ: اشارہ کرنا......
اَلْمَحَ اِلٰی فُلاَنٍ: اچٹتی ہوئی نظر ڈالنا......
الشَّیْءُ: چمکدار بنانا۔ دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا
...... الرَّجُلَ: دکھانا۔
اِلْتَمَحَہٗ: نظر خفیف سے دیکھنا۔
اُلْتُمِحَ بَصَرُہٗ: نگاہ جاتا رہنا۔
اللَّمْحُ: مص۔ کہا جاتا ہے "لاَرِیَنَّکَ
لَمْحًا بَاصِرًا" میں تم کو صاف و روشن معاملہ
دکھاؤں گا۔ اکثر اس کا استعمال وعید کے
موقع پر ہوتا ہے۔
اللَّمْحَةُ: جلدی کی نگاہ۔ اسم ہے لَمَحَ کا۔
مَلاَمِحُ: کا واحد۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُہٗ لَمْحَةَ
الْبَرْقِ" میں نے اس کو دیکھا اتنی دیر جتنی دیر
میں ایک مرتبہ بجلی چمکتی ہے۔
اللاَّمِحُ: فا۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ لاَمِحٌ

عِطْفَيْهِ" یعنی وہ خود پسند ہے۔ اَبْيَضُ لَمَّاحٌ: بہت زیادہ سفید۔

الـمَلَامِح: مشابہ۔ چہرے کے خط وخال۔ لمحہ کی جمع۔ کہا جاتا ہے "فِيْ فُلَانٍ لَمْحَةٌ مِنْ اَبِيْهِ او مَلَامِحُ مِنْ اَبِيْهِ" فلاں میں اس کے باپ کی مشابہت ہے۔

لَمَحَهُ (ف) لَمْحًا: طمانچہ مارنا۔

لَامَحَـهُ مُلَامَحَةً ولِمَاحًا: ایک دوسرے کو طمانچہ مارنا۔

تَلَمَّحَ بِكَلَامٍ قَبِيْحٍ: بری گفتگو کرنا۔

لَمَدَهُ (ن) لَـمْدًا: فروتنی کرنا۔ انکساری کرنا۔

اَلْاُلْمُد واللُّمْدَان: عاجز۔ ذلیل۔

لَمَذَ (ن) لَمْذًا: منہ کے اطراف سے کھانا (مج میں ایک لغت ہے)

لِـمَـاذَا: کلمہ مرکب ہے لام تعلیل اور ما استفہامیہ اور ذا اسم اشارہ ہے۔

لَمَزَهُ (ن ض) لَمْزًا: عیب لگانا۔ آنکھ سے اشارہ کرنا۔ ہٹانا۔ مارنا۔ لَمَزَهُ الشَّيْبُ: بڑھاپا ظاہر ہونا۔

لَامَزَهُ: اشارہ کنایہ سے گفتگو کرنا۔

تَلَمَّزَهُ: ڈھونڈنا۔ تَلَمَّزَ فِي السَّيْرِ: دوڑنا۔

اللَّمَّاز واللُّمَزَة: لوگوں کے عیوب نکالنے والا۔ سامنے عیب بیان کرنے والا۔ اللَّمَّاز۔ چغل خور۔

اللُّمَّاز: سامنے غیبت کرنے والے۔

لَمَسَهُ (ن ض) لَـمْسًا: چھونا۔ لَـمَسَ الشَّيْءَ: طلب کرنا...... الشَّيْءُ: چھونے کے قابل ہونا...... الْمَرْأَةَ: جماع کرنا...... زَيْدًا اِمْرَأَةً: نکاح کرادینا۔ کہا جاتا ہے "لَـهُ شُعَاعٌ يَكَادُ يَلْمِسُ الْبَصَرَ" اس کے لئے شعاع ہے جو نگاہ کو چکا چوند کردے۔

لَامَسَهُ: ایک دوسرے کو چھونا۔ جماع کرنا۔

اَلْمَسَ فُلَانًا: ڈھونڈنے میں مدد کرنا۔

زَيْدًا اِمْرَأَةً: نکاح کرادینا۔

تَلَمَّسَ الشَّيْءَ: بار بار طلب کرنا۔

اِلْتَمَسَ الشَّيْءَ مِنْ فُلَانٍ: مانگنا۔ طلب کرنا۔

اَللَّمَاسَة واللُّمَاسَة: قریبی حاجت۔

اللَّـمْـس: مس حواس خمسہ ظاہرہ میں ایک حاسہ جس سے حرارت و برودت، رطوبت یبوست معلوم ہوتی ہے۔

اللَّمِيْس: نازک بدن عورت۔

اللَّمُوْس: منہ بولا بیٹا یا جس کے حسب میں عیب ہو۔ کہا جاتا ہے كَوَاهُ لَمَاسَ او كَوَاهُ الْمُتَلَمِّسَة: یعنی مرض کی جگہ میں داغ لگا۔

الْمُلَامَسَة: مس...... فِي الْبَيْعِ: کپڑے چھو کر بیع کو واجب سمجھنا۔

الْمَلْمَس: چھونا۔ چھونے کی جگہ۔

الـمَلْـمُوْس: مقع۔ کہا جاتا ہے "اِكَـافٌ مَلْـمُوْسُ الْاَحْنَاءِ" پالان جس کی کجی وغیرہ ہموار کردی گئی ہو۔

الـمَلْمُوْسَات: قوۃ لامسہ کے مدرکات۔ اوائل محسوسات۔

اللَّمُوْسَة: راستہ۔

صَـحِيْفَةُ الْمُتَلَمِّس: بدبختی کے لئے مثل ہے۔ اس لئے کہ خط میں یہ لکھا ہوا تھا کہ جب متلمس آئے تو اس کو قتل کردو۔

لَمَصَ (ن) لَـمْصًا العَسَلَ وشِبْهَهُ: شہد کو انگلی کے کنارہ سے لینا اور چاٹنا...... فُلَانًا: چٹکی لینا۔ نقل اتارنا۔ عیب لگانا۔ منہ چڑانا۔

الصَّبِيُّ: پیشاب کردینا۔

اَلْمَصَ الشَّجَرُ: انگلی سے پکڑنے کے قابل ہونا۔ اَلْمَصَ الكَرْمُ: انگور کی بیل میں نرم انگور ہونا۔

اللَّمْص: مص۔ لوگوں کی غیبت کرنا۔

اللَّامِص: انگور کی بیل کا محافظ۔

اللَّـمُوْص: جھوٹا۔ فریبی۔ غیبت کرنے والا چغل خور۔

لَمَطَهُ (ن) لَـمْطًا بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔

لَمَطَ فُلَانٌ: گھبرانا۔ مضطرب ہونا۔

اِلْتَمَطَ بِحَقِّيْ: حق مار لینا۔

لَمَظَ (ن) لَـمْظًا: کھانے پینے کے بعد زبان سے ہونٹ چاٹنا۔ کھانے کے بعد زبان سے دانتوں کے درمیان کا نکالنا...... فُلَانًا مِنْ حَقِّهِ: حق میں سے کچھ دینا...... الْمَاءَ: زبان کے کنارے سے چکھنا۔

لَـمَّظَهُ مِنْ حَقِّهِ: حق میں سے کچھ دینا۔ کہا جاتا ہے "لَـمِّظْ فُلَانًا لُـمَاظَةً" تھوڑا سا چکھانا۔

اَلْمَظَهُ: ہونٹوں پر پانی ڈالنا۔ اَلْمَظَهُ عَلٰى فُلَانٍ: غصہ دلانا۔ اَلْمَظَ فُلَانًا: آہستہ نیزہ مارنا...... الْبَعِيْرُ بِذَنَبِهِ: اونٹ کا ٹانگوں کے درمیان دُم کو دبانا...... الرَّجُلُ الْقَوْسَ: کمان پر تانت باندھنا۔

تَلَمَّظَ الرَّجُلُ: کھانے کے بعد زبان نکال کر ہونٹوں کو چاٹنا۔ کھانے کو منہ میں پھرانا اور کہا جاتا ہے "تَـلَمَّظَ بِذِكْرِهِ" یعنی عیب لگایا۔ تَـلَمَّظَتِ الْحَيَّةُ: سانپ کا زبان نکالنا۔

اِلْتَمَظَ الشَّيْءَ: جلدی سے منہ میں ڈالنا...... الطَّـعَامَ: کھانا...... بِحَقِّهِ: حق مار لینا...... بِالشَّيْءِ: لپٹنا...... بِشَفَتَيْهِ: ہونٹوں کو اس طرح ملانا کہ آواز نکلے۔

اِلْمَظَّ الْفَرَسُ: نیچے کے ہونٹ پر سفیدی والا ہونا۔

اللَّمَاظ: تھوڑی سی چیز جو چکھی جائے کہا جاتا ہے "مَالَهُ لَمَاظٌ" اس کے پاس ایسی چیز بھی نہیں جس کو چکھے۔ "وَمَاذُقْتُ لَمَاظًا" میں نے کچھ نہیں چکھا۔ "وَشَرِبَهُ لَـمَاظًا او لِمَاظًا" یعنی اس نے زبان کے کنارے سے چکھا۔

اللَّمَاظَة: فصاحت۔ زبان کی روانی۔

اللُّـمَاظَة: منہ میں بقیہ کھانا۔ تھوڑی سی چیز کا بقیہ کہا جاتا ہے "مَا الدُّنْيَا اِلَّا لُمَاظَةُ اَيَّامٍ" دنیا صرف دنوں کا بقیہ ہے۔

اللُّـمَظ: گھوڑے کے نیچے کے ہونٹ کی سفیدی۔

اللُّـمْظَة: گھوڑے کے نیچے کے ہونٹ کی سفیدی یا ہونٹوں کی سفیدی۔ دل کا سیاہ نقطہ تھوڑا سا گھی وغیرہ جس کو انگلی میں لے

شیں۔

الالمظ مِنَ الخَيْلِ: نیچے کے ہونٹ میں سفیدی والا گھوڑا۔

التِلِمّاظ: جو کسی کی دوستی پر قائم نہ رہے۔ مؤنث تِلِمّاظَة. التِلِمّاظَه: بے ہودہ بکواس کرنے والی عورت۔

مَلاَمِظُ الْاِنْسَانِ: منہ اور ہونٹ کا گردا گرد۔

المُتَلَمَّظ: تبسم کرنے کی جگہ۔

لَمَعَ (ف) لَمْعًا ولَمَعَانًا ولُمُوْعًا ولَمِيْعًا وتَلِمّاعًا البَرْقُ وغَيْرُهُ: بجلی وغیرہ کا چمکنا۔ روشن ہونا۔

ضَرْعُ النَّاقَةِ: تھن کا دودھ اترنے کے وقت رنگین ہونا...... فُلاَنٌ بِالشَّئِ: لے جانا...... بِيَدِهٖ او بِثَوْبِهٖ او بِسَيْفِهٖ: ہاتھ یا کپڑا یا تلوار سے اشارہ کرنا...... الطَّائِرُ بِجَنَاحَيْهِ: پرندہ کا بازو پھڑ پھڑانا...... فُلاَنٌ الْبَابَ: دروازے سے نکلنا۔

اَلْمَعَتِ الشَّاةُ بِذَنَبِهَا: بکری کا دُم اٹھانا جس سے معلوم ہو کہ گابھن ہو گئی۔ صفت مُلْمِعَةٌ ومُلْمِع...... الانْثٰى: پیٹ میں بچہ کا حرکت کرنا...... فُلاَنٌ بِالشَّئِ وعَلَيْهِ: اُچک لینا۔ چرانا۔ لے جانا۔ اَلْمَعَتِ البِلاَدُ: خشک گھاس والا ہونا یا بہت گھاس والا ہونا۔

اَلْمَعَ اِلٰى فُلاَنٍ بِثَوْبِهٖ: کپڑے سے اشارہ کرنا...... الفَرَسُ ونَحْوُهَا: حمل کی وجہ سے تھنوں کا چمک اٹھنا اور تھنوں کے سرے کا کالا ہونا...... الطَّائِرُ بِجَنَاحَيْهِ: پرندہ کا بازو کو پھڑ پھڑانا۔

لَمَّعَ النَّسْجَ: مختلف رنگوں کا بننا۔

تَلَمَّعَ الشَّئَ والْتَمَعَهٗ: اُچک لینا...... البَرْقُ وغَيْرُهٗ: بجلی وغیرہ کا روشن ہونا۔ اِلْتَمَعَ القَوْمَ: لے جانا۔

اِلْتَمَعَ والْتُمِعَ لَوْنُهٗ: رنگ جاتا رہنا اور متغیر ہونا۔

اللاّمِع: فا۔ ج لُمَّعٌ کہا جاتا ہے "مابِالدّارِ لامِعٌ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔

اللاّمِعَة. لامع کا مؤنث۔ بچہ کی چندیا جب تک نرم رہے۔ ج لَوَامِع.

اللُّمْعَة: گھاس کا خشک شدہ حصہ۔ لوگوں کی جماعت۔ تھوڑا سا گزارہ زندگی۔ کہا جاتا ہے "مَعَهٗ لُمْعَةٌ مِنَ العَيْشِ" اس کے ساتھ تھوڑا سا گزارہ زندگی ہے جو اس کے لئے کفایت کر سکے...... مِنَ الْجَسَدِ: جسم کے رنگ کی چمک۔ اور بقول بعض لُمْعَة: خاص کر بدن کا سیاہ حصہ۔ اور بقول بعض ہر رنگ جو اصلی رنگ کے مخالف ہو۔ جسم کا وہ حصہ جو نہانے یا وضو کرنے میں خشک رہ جائے۔ ج لُمَعٌ ولِمَاع.

اللَّمّاع. لامع: کا اسم مبالغہ۔

اللَّمّاعَة: عقاب۔ میدان جس میں سراب چمکے۔ بچے کی چندیا جب تک نرم رہے۔

اللَّمُوْع: چمکنے والا۔ تیز جھپٹنے والا عقاب۔

الاَلْمَع والاَلْمَعِيّ: تیز ذہن۔ تیز فہم۔

الاَلْمَعِيَّة: ذکاوت۔

کہا جاتا ہے ذَهَبَتْ نَفْسُهٗ لِمَاعًا: اس کی جان آہستہ آہستہ نکلی۔

التَّلْمِيْع فِى الْخَيْلِ وغَيْرِهَا: جسم کے رنگ کے مخالف داغ۔ ج تَلاَمِيْع کہا جاتا ہے "فِيْهِ تَلْمِيْعٌ وتَلاَمِيْعُ" جب کہ جسم میں مختلف رنگ ہوں۔

مِلْمَعَا الطَّائِرِ: پرندہ کے دونوں بازو۔

المُلَمَّع مِنَ الْخَيْلِ وَغَيْرِه: جسم کے رنگ کے مخالف داغ والا۔

اَرْضٌ مُلْمِعَةٌ ومُلْمَعَةٌ ومُلَمَّعَةٌ: زمین جس میں سراب چمکے۔

خَدٌّ مُلْمِع: چمکدار رخسارہ۔

اليَلْمَع: بے بارش کی بجلی۔ سراب۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ اَكْذَبُ مِنْ يَلْمَع" فلاں سراب سے زیادہ جھوٹا ہے اور اس سے جھوٹے کو تشبیہ دی جاتی ہے کہا جاتا ہے "اِنَّمَا هُوَ يَلْمَعٌ" یعنی وہ جھوٹا ہے۔ ج يَلاَمِع.

واليَلْمَع مِنَ السِّلاَحِ: چمکنے والے ہتھیار جیسے خود زرہ وغیرہ۔ ج يَلاَمِع.

اليَلْمَعِيّ: ذہین۔ تیز فہم۔ جھوٹ سچ ملانے والا۔

لَمَقَهٗ (ن) لَمْقًا ولُمُوْقًا: لکھنا۔ مٹانا۔

لَمَقَ عَيْنَهٗ: آنکھ ملنا۔ کانی کرنا۔ لَمَقَ اِلَيْهِ: دیکھنا...... اِلَيْهِ بِبَصَرِهٖ: دیر تک دیکھنا۔

تَلَمَّقَ: چکھنا۔

اللَّمَاق: چکھنے کی تھوڑی سی چیز۔ کہا جاتا ہے "مَاذُقْتُ لَمَاقًا" میں نے کچھ نہیں چکھا "وَمَا بِالْاَرْضِ لَمَاقٌ" زمین میں چراگاہ نہیں۔

لَمَقُ الطَّرِيْقِ راستہ کا درمیان۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ فِىْ لَمَقِ الطَّرِيْقِ" یعنی راستہ کے وسط میں چلا۔

اليَلْمَق: روئی دار قبا۔ (دخیل)

لَمَكَ (ن) لَمْكًا العَجِيْنَ: نرم گوندھنا۔

تَلَمَّكَ البَعِيْرُ: اُونٹ کا جبڑوں کو حرکت دیتے ہوئے کھانا۔

اللَّمَاك: چکھنے کی چیز۔ صرف نفی ہی میں مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا تَلَمَّكَ بِلَمَاكٍ" یعنی کچھ نہیں چکھا۔

اللَّمَاك واللُّمَاك واللُّمْك: سرمہ۔

اللَّمِيْك: سرمہ لگایا ہوا۔

اليَلْمَك: قوی جوان۔ مردوں ہی کے لئے خاص ہے اور حرف یا زائد ہے۔

تَلَمَّلَ بِفَمِهٖ: کھانے کے بعد زبان کو اِدھر اُدھر پھرانا۔

اللَّمَال واللُّمَال: سرمہ۔

لَمْلَمَ الحَجَرَ: پتھر کو گول گھڑنا...... الشَّئَ: جمع کرنا۔

تَلَمْلَمَ: گول ہونا۔ جمع ہونا۔

اللَّمْلَم: بہت جمع شدہ فوج۔

اللُّمْلُوْم: جماعت۔

رَجُلٌ مُلَمْلَم وجَمَلٌ مُلَمْلَمٌ: گٹھے بدن کا مرد اور اُونٹ۔ شَعرٌ مُلَمْلَمٌ: تیل لگے ہوئے بال۔

المُلَمْلَمَة مُلَمْلَم: کا مؤنث۔ ہاتھی کی سونڈ۔

لَمَا يَلْمُوْ لَمْوًا. الشَّيْءَ: سب لے لینا۔

اَلــلُّمَةُ: جماعت۔ تین سے لے کر دس تک کے ساتھی۔ ہم عمر۔ ہم شکل۔ پیروی کے لئے نمونہ۔ ج لُمَات.

لَمِيَ يَلْمَى لَمًى وَلَمِيَ يَلْمَى لَمَى الْغُلَامُ: لڑکے کا سیاہ ہونٹوں والا ہونا۔ صفت مذکر اَلْمَى صفت مؤنث لَمْيَا.

اَلْمَى اِلْمَاءَ. اللِّصُّ بِكَذَا: چور کا چپکے سے لے جانا۔ اڑا لے جانا۔

تَلَمَّتِ الْاَرْضُ بِهٖ وَعَلَيْهِ: حاوی ہونا۔ مشتمل ہونا۔

اِلْتَمَى اِلْمَتَاءً ا. لَوْنُهٗ: رنگ متغیر ہونا ...... بِهٖ: اپنے لئے خاص کرنا اور غالب ہونا۔

اَللُّمَى: بتثلیث اللام: ہونٹ کے اندرونی حصہ میں گندم گونی یا سیاہی۔

اَللَّامِيُوْن: گھاس کی قسم سے ایک پودا جس کے پتے گھنے پھول سفید یا گلابی ہوتے ہیں بے آباد زمین میں ہوتا ہے۔

اَلْاَلْمَى: گندم گوں یا سیاہ ہونٹ والا۔ رُمْحٌ اَلْمَى: مضبوط و گندم گوں نیزہ۔ ظِلٌّ اَلْمَى: گنجان سایہ۔ شَجَرٌ اَلْمَى: گنجان سایہ دار درخت۔ غُلَامٌ اَلْمَى: سرد تھوک والا لڑکا۔ مؤنث لَمْيَاءُ۔ ج لُمْيٌ. لِثَةٌ لَمْيَاءُ: کم خون والا اور بقول بعض کم گوشت والا مسوڑھا۔

لَنْ: مضارع کے حروف ناصبہ میں سے ہے نفی اور استقبال کا فائدہ دیتا ہے جیسے "لَنْ اَفْعَلَ الْمُنْكَرَ مَابَقِيْتُ" جب تک زندہ رہوں گا امور منکرہ ہرگز نہیں کروں گا اور دعا کے موقع پر بھی آتا ہے جیسے "لَنْ تَزَالُوْا مَلْجَا الْفَقِيْرِ" ہمیشہ فقیر کے ملجا رہو۔

لَهُ (ن) لَهْوًا الشِّعْرَ: نازک و مستحسن شعر کہنا۔

لَهِبَتْ (س) لَهْبًا وَلَهَبًا وَلَهِيْبًا وَلُهَابًا وَلَهَبَانًا. النَّارُ: شعلہ بھڑکنا۔

لَهِبَ (س) لَهَبًا وَلَهَبَانًا الرَّجُلُ: پیاسا ہونا۔ صفت لَهْبَان.

لَهَّبَ النَّارَ فَتَلَهَّبَتْ وَاَلْهَبَهَا فَالْتَهَبَتْ: آگ بھڑکانا۔ یہاں تک کہ شعلہ ہو کر بھڑک اٹھنا۔ اِلْتَهَبَ عَلَيْهِ: غضبناک ہونا۔ غصہ سے جلنا اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَتَلَهَّبُ اَوْ يَلْتَهِبُ جُوْعًا" فلاں بھوک سے بھڑک رہا ہے۔

اَلْهَبَ. النَّارَ: آگ بھڑکانا ...... الْفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنے میں غبار اڑانا ...... الْبَرْقُ: بجلی کا پیاپے کوندنا۔ اَلْهَبَ فِي الْكَلَامِ: جلدی سے کہہ گزرنا۔ کہا جاتا ہے "اَلْهَبَهٗ لِلْاَمْرِ" اس نے اس کو کام کے لئے اُکسایا۔

اللُّهَاب: مص۔ پیاس۔

اللُّهَابَة: ایک قسم کی کملی جس میں پتھر رکھ کر ہودج یا بوجھ کے ایک جانب کو جھکاتے ہیں۔

اللِّهْب: دو پہاڑوں کے درمیان کشادگی یا پہاڑ کی دراڑ۔ ج اَلْهَاب وَلُهُوْب وَلِهَاب وَلِهَابَة

اللَّهَب: مص۔ بے دھوئیں کا شعلہ۔ بلند غبار۔

اللَّهَبَان: مص گرمی کی شدت۔ گرم دن۔ پیاس۔

اللُّهْبَة: پیاس۔ خالص سفیدی۔

اللَّهِيْب: مص۔ آگ کی گرمی۔ الْمَلْهُوْب: حق کے نہ ملنے کی وجہ سے بھڑکنے والا۔

الْاُلْهُوْب: گھوڑے کی دوڑ کی تیزی جس سے غبار اڑے یا اس کے کھر سے آگ نکلے۔

المِلْهَب: نہایت خوبصورت۔

المُلْهِب: تیز دوڑنے والا غبار اڑانے والا گھوڑا۔

المُلْهَب مِنَ الثِّيَاب: کم سرخی والا کپڑا۔

اللَّاهُوْت: خداوندی۔ اور اس کی اصل "لَاهٌ" بمعنی الٰہ ہے واؤ اور تا کی زیادتی مبالغہ کے لئے ہے جیسے جبروت و ملکوت میں۔ عِلْمُ اللَّاهُوْت: عقائد متعلقہ ذات و صفات باری تعالیٰ کا علم۔ اللَّاهُوْتِي: عقائد متعلقہ ذات و صفات باری تعالیٰ کا عالم۔

لَهَثَ وَلَهِثَ لَهْثًا وَلُهَاثًا الْكَلْبُ وَغَيْرُهٗ: کتے وغیرہ کا ہانپنے میں زبان نکالنا۔

لَهِثَ (س) لَهَثًا وَلَهَثَانًا وَلُهَاثًا الرَّجُلُ: پیاسا ہونا۔ صفت مذکر لَهْثَان صفت مؤنث لَهْثَى.

اِلْتَهَثَ الْكَلْبُ: کتے کا ہانپنے میں زبان نکالنا۔

اللُّهَاث: مص پیاس کی جلن۔ موت کی سختی۔ تم کہتے ہو "هُوَ يُقَاسِي لُهَاثَ الْمَوْتِ" وہ موت کی سختی کو برداشت کر رہا ہے۔

اللُّهْثَة: تھکن۔ پیاس۔

لَهِجَ (س) لَهَجًا بِالشَّيْءِ: شیفتہ ہونا۔ صفت لَهِجٌ وَلَاهِجٌ ...... الْفَصِيْلُ اُمَّهٗ: چوسنا ...... الْفَصِيْلُ بِاُمِّهٖ: ماں کے دودھ پینے کا عادی ہونا۔ صفت لَاهِج.

لَهَّجَ الْقَوْمَ: کھانے سے پہلے تھوڑا سا ناشتہ کھلانا۔

اَلْهَجَ الرَّجُلُ: دودھ پینے کے عادی بچوں والا ہونا ...... فُلَانًا بِالشَّيْءِ: فریفتہ کرانا۔ شیفتہ بنانا۔

الْفَصِيْلَ: منہ میں لکڑی باندھنا تاکہ دودھ نہ پی سکے (آخری معنی میں ہمزہ سلب کے لئے ہے)

اُلْهِجَ بِالشَّيْءِ: شیفتہ و فریفتہ ہونا۔

اِلْهَاجَّ اِلْهِيْجَاجًا الشَّيْءُ: گڈمڈ ہونا۔

اِلْهَاجَّتْ عَيْنُهٗ: اونگھ آنا۔ اِلْهَاجَّ اللَّبَنُ: دودھ کا ناقص طریقے سے جمنا۔

اللَّهْجَة: زبان یا نوک زبان۔ مادری زبان۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ فَصِيْحُ اللَّهْجَةِ وَصَادِقُ اللَّهْجَةِ".

اللُّهْجَة: کھانے سے پہلے کا ناشتہ۔

الْمُلْهَج: مفع۔ وہ شخص جو سوتا ہے اور کام کرنے سے عاجز ہو۔

لَهْوَجَ الشَّيْءَ: ملانا ...... الْاَمْرَ: ادھورا کرنا۔ مستحکم نہ کرنا ...... الشِّوَاءَ: نیم پخت کرنا۔

اچھی طرح سے نہ بھونا۔ کہا جاتا ہے شِوَاءٌ مُلَهْوَجٌ: اچھی طرح سے نہ بھنا ہوا۔ حَدِيثٌ مُلَهْوَجٌ وَرَأيٌ مُلَهْوَجٌ: غیر محکم بات و رائے۔

تَلَهْوَجَ الشَّيْءَ: جلدی کرنا...... اللَّحْمَ: گوشت کو نیم پختہ کرنا۔ اچھی طرح سے نہ بھونا۔

تَلَهْجَمَ بِالشَّيْءِ: شیفتہ ہونا...... الطَّرِيْقُ: واضح ہونا۔ چلنے والوں کے پیر کا نشان ہونا۔

اللَّهْجَم: کشادہ چلتا ہوا راستہ۔ بڑا پیالہ۔

لَهَدَهُ لَهْدًا الحِمْلُ: بوجھل کرنا۔ دبانا۔ صفت مفعولی مَلْهُوْدٌ وَلَهِيْدٌ. لَهَدَ الدَّابَةَ: چوپایہ کو تھکانا۔ لاغر کرنا...... الشَّيْءَ: کھانا یا چاٹنا...... فُلَانًا: ذلیل کر کے ہٹانا یا پستان کی جڑ میں مونڈھے کی جڑ میں مارنا یا چبھونا۔

لَهَّدَ فُلَانًا: بمعنی لَهَدَهُ اور تشدید تکثیر کے لئے ہے۔

اَلْهَدَهُ: ظلم کرنا۔ اَلْهَدَ بِهِ: ذلیل کرنا۔ حقیر سمجھنا۔ اَلْهَدَ اِلَى الْاَرْضِ: بوجھ کی وجہ سے زمین کی طرف جھکنا...... بِفُلَانٍ: دو لڑنے والوں میں سے ایک کو پکڑ لینا اور دوسرے کو چھوڑ دینا۔

اللُّهَاد: ہچکی۔

اللَّهَد: مص۔ ایک مرض ہے جو انسان کی ٹانگ یا رانوں میں ہوتا ہے۔ صدمہ وغیرہ کی وجہ سے اونٹ کے سینہ میں شگافتگی۔ سست و ناکارہ مرد۔

اللَّهِيْد: عاجز۔ تھکا ہوا۔

اللَّهِيْدَة: ایک نرم قسم کا حلوا۔

المُلَهَّد: مثلاً "رَجُلٌ مُلَهَّدٌ" کمزور و ذلیل۔ دروازوں سے دھکا دیا ہوا۔

اللَّهْذَب: ہمیشہ ثابت رہنے والی چیز۔

لَهْذَمَهُ: کاٹنا۔

تَلَهْذَمَهُ: کاٹنا۔ تَلَهْذَمَ الشَّيْءَ: کھانا۔

اللَّهْذَم: تیز کاٹنے والا۔ تلوار۔ بھالا۔ دانت وغیرہ ج لَهَاذِم وَلَهَاذِمَة.

اللَّهَاذِمَةُ: چوروں کی جماعت۔

لَهَزَ (ف) لَهْزًا الشَّيْءُ فُلَانًا: کسی چیز کا کسی کے اندر ظاہر ہونا...... الْقَوْمَ: قوم میں مل جانا۔ لَهَزَهُ الشَّيْبُ: بڑھاپا ظاہر ہونا۔ صفت مفعولی مَلْهُوْز. لَهَزَهُ بِالرُّمْحِ: سینہ میں نیزہ مارنا۔ لَهَزَ فُلَانًا: مکا مارنا اور بقول بعض کان کے نیچے کی ہڈی اور گردن پر مکا مارنا...... الْفَصِيْلُ ضَرْعَ أُمِّهِ: دودھ پیتے ہوئے سر سے تھن کو مارنا۔

لَهَّزَهُ تَلْهِيْزًا: کان کے نیچے کی ہڈی اور گردن پر مکا مارنا۔

اللاهِز: فا۔ پہاڑ اور ٹیلہ جو راستہ کو تنگ اور دشوار گزار کر دے اور جب دو پہاڑ اتنے قریب ہوں کہ ان کے درمیان کا راستہ تنگ گلی کی مانند ہو جائے تو ان دونوں پہاڑوں کو لاهِزان: کہیں گے۔

اللِّهَاز: چیتھڑا یا پچر جس سے چرخی وغیرہ کے سوراخ کو تنگ کریں۔

اللِّهْز: سخت۔

اللَّهْزَة: کان کے نیچے جبڑے میں ابھری ہوئی ہڈی۔

المِلْهَز: کان کے نیچے کی ہڈی اور گردن پر مکا مارنے والا۔

المَلْهُوْز: مفع۔ گٹھے بدن والا۔ جبڑے کی ہڈی پر داغ لگا ہوا۔

لَهْزَمَهُ: جبڑے کی ہڈی کو کاٹنا۔ لَهْزَمَ الشَّيْبُ خَدَّيْهِ: بڑھاپا ظاہر ہونا۔

اللِّهْزِمَة: کان کے نیچے جبڑے کی ابھری ہوئی ہڈی ج لَهَازِم.

لَهَسَ (ف) لَهْسًا الشَّيْءَ: چاٹنا (لحس میں لغت ہے)...... الصَّبِيُّ ثَدْيَ أُمِّهِ: بے چوسے ہوئے چاٹنا...... عَلَى الطَّعَامِ: حرص کی وجہ سے ہجوم کرنا۔

لاهَسَ مُلاهَسَةً عَلَى الطَّعَامِ: کھانے پر ہجوم کرنا...... الْقَوْمُ اِلَى الشَّيْءِ: سبقت کرنا اور ہجوم کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يُلاهِسُ بَنِيْ فُلَانٍ" جبکہ کھانے کے وقت پہنچ جائے۔

اللاهِس: جلد باز۔ چابک دست۔ ج لَوَاهِس.

اللُّهَاس واللُّهَاسَة: تھوڑی خوراک۔

اللُّهْسَة: چاٹنے کے قابل چیز۔ کہا جاتا ہے "مَالَكَ عِنْدِيْ لُهْسَةٌ" تمہارے لئے میرے پاس کچھ نہیں۔

لَهْسَمَ مَا عَلَى الْمَائِدَةِ: دسترخوان سے سب کچھ کھا لینا۔

اللَّهَاسِم: وادی کی تنگ نالیاں، واحد لُهْسُم.

لَهَطَهُ (ف) لَهْطًا: تھپڑ مارنا۔ لَهَطَ بِسَهْمٍ: تیر مارنا۔ لَهَطَ الثَّوْبَ: کپڑا سینا...... بِهِ الْاَرْضَ: زمین پر پچھاڑنا۔ لَهَطَتْ أُمُّهُ بِهِ: جننا۔

اللاهِط: فا۔ اپنے گھر کے دروازے پر چھڑکاؤ کرنے والا اور صاف ستھرا رکھنے والا۔

لُهْطَةٌ مِنَ الْخَبَرِ: افواہ جس کی نہ تم تصدیق کرو نہ تکذیب۔

لَهِعَ (س) لَهَعًا وَلَهَاعَةً الرَّجُلُ: ہر ایک سے بے تکلف ہونا۔ صفت لَهِعٌ وَلَهْعٌ وَلَهِيْعٌ...... فِي الْكَلَامِ: خوب بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا۔

اللَّهَاعَة: غفلت۔

اللَّهِيْع: کارگزاری میں تیز۔

اللَّهِيْعَة: غفلت۔ سستی۔ کاہلی۔ خرید و فروخت میں سستی کرنا یہاں تک کہ نقصان ہو جائے۔

لُهِفَ لَهْفًا: ظلم کیا جانا۔

لَهِفَ (س) لَهَفًا. عَلَى مَافَاتَ: غمگین ہونا۔ افسوس کرنا۔ صفت لَهِفٌ وَلَهِيْفٌ.

لَهَّفَ فُلَانٌ نَفْسَهُ او أُمَّهُ: وانفساہ واُمّاہ والهفاہ کہنا اور کہا جاتا ہے "لَهَّفَ أُمَّيْهِ" یعنی أَبَوَيْهِ یہاں پر لفظ ام کو اب پر غلبہ کر دیا گیا ہے اس لئے کہ ماں کی مامتا مشہور ہے

اور کہا جاتا ہے "لَهِفْتُ اِلَيْکَ تَلهِيفًا" یعنی میں نے تجھ سے فریادرسی کی۔
اَلْهَفَ : حریص ہونا۔ نہایت خواہش مند ہونا۔
تَلَهَّفَ. عَلَيْهِ : غمگین ہونا۔ افسوس کرنا۔
اِلْتَهَفَتِ النَّارُ : آگ کا بھڑکنا۔ اِلْتَهَفَ فُلَانٌ : کسی مصیبت کے نازل ہونے پر غم سے بھڑک اٹھا۔
اللَّاهِف : فا۔ مظلوم۔ مضطر۔ فریادی۔ افسوس کرنے والا۔ مؤنث لَاهِفٌ ولَاهِفَةٌ اور کہا جاتا ہے "هُوَ لَاهِفُ الْقَلْبِ" وہ شکستہ دل ہے۔
اللَّاهِفَة. لَاهِف کا مؤنث۔ ج لَاهِفَات ولَوَاهِف۔
اللَّهَف : مص۔ یا لَهَفَ فُلَانٍ کلمہ ہے جس سے مافات پر افسوس کیا جاتا ہے یعنی فلاں پر کس قدر افسوس ہے اور کہا جاتا ہے "يَا لَهْفِي عَلَيْکَ و يا لَهَف ويالَهْفَا ويالَهَفَ اَرْضِيَ وسَمَاءِي عَلَيْکَ ويا لَهْفَاهُ" یعنی تیرے اوپر افسوس ہے۔
اللَّهْفَان : افسوس کرنے والا۔ غمزدہ۔ مؤنث لَهْفَى ج لَهَافَى ولُهُف۔
اللَّهْفَة. لَهَف : کا اسم مرۃ اور فوت شدہ کے افسوس کے لئے کہا جاتا ہے "يَا لَهْفَةُ ويَا لَهْفَتَاهُ ويَا لَهْفَتِيَاهُ"
اللَّهُوف : موٹا۔ لمبا۔ افسوس کرنے والا۔ مؤنث اللَّهُوفَة۔
اللَّهِيف : مضطر۔ افسوس کرنے والا۔ رَجُلٌ لَهِيفُ الْقَلْبِ : سوختہ دل۔ ج لِهَاف۔
المَلْهُوف : غمگین جس کا مال ضائع ہوگیا ہو یا کوئی قریب فوت ہوگیا ہو۔ فریاد کرنے والا مظلوم رَجُلٌ مَلْهُوفُ الْقَلْبِ : سوختہ دل مرد۔
لَهَقَ (ف) ولَهِقَ (س) لَهْقًا ولَهَقًا الشَّيْءُ : بہت سفید ہونا۔
تَلَهَّقَ الشَّيْءُ : بہت سفید ہونا...... الرَّجُلُ : زیادہ گفتگو کرنا۔

اللَّهَاق : سفید یا سفید بیل۔ کہا جاتا ہے : "اَبْيَضُ لَهَاقٌ او لِهَاقٌ" بہت سفید "وبَقَرَةٌ لِهَاقٌ" بہت سفید گائے۔
اللَّهِق واللَّهَق : سفید بیل۔ سفید۔ مؤنث لَهِقَةٌ ولَهَقَةٌ. ج لَهِقَاتٌ ولِهَاقٌ کہا جاتا ہے "اَبْيَضُ لَهِقٌ ولَهَقٌ" بہت سفید۔
مُلَهَّقُ اللَّوْنِ : سفید رنگ والا۔
لَهْلَهَ لَهْلَهَةً. النَّسَّاجُ الثَّوْبَ : باریک بننا (هَلْهَلَ کا مقلوب ہے)
تَلَهْلَهَ الثَّوْبُ : باریک بنا ہوا ہونا......
الْكَلَأُ : تھوڑی سی گھاس کے درپے ہونا۔
اللَّهْلَهُ مِنَ الثِّيَابِ او الْكَلَامِ او الشِّعْرِ : روی کپڑا یا گفتگو یا شعر۔
اللُّهْلُه : بدصورت۔ بَلَدٌ لُهْلُهٌ : کشادہ مقام جہاں سراب بہت ہوں۔ ج لَهَالِهُ (...... والْهَلَهَة) کشادہ زمین۔
اللَّهْلَهَة : کسی چیز سے رجوع کرنا۔ باریک بناوٹ۔
لَهِمَ (س) لَهْمًا ولَهَمًا الشَّيْءَ : ایک ہی مرتبہ میں نگلنا...... الْمَاءَ : گھونٹ لینا۔
اَلْهَمَهُ الشَّيْءَ : نگلوانا۔ اَلْهَمَ اللّٰهُ فُلَانًا خَيْرًا : وحی کرنا۔ سکھلانا۔ توفیق دینا۔ دل میں ڈالنا۔
تَلَهَّمَ والْتَهَمَ الشَّيْءَ : ایک ہی دفعہ میں نگلنا۔ ہڑپ کرنا۔ (اِلْتَهَمَهُ ہی بولا جاتا ہے)
اِلْتَهِمَ لَوْنُهُ : رنگ متغیر ہونا۔
اِسْتَلْهَمَ اللّٰهَ خَيْرًا : اللہ سے خیر کے الہام کی دعا کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَسْتَلْهِمُ اللّٰهَ الرَّشَادَ" اللہ سے رشد وہدایت کے الہام کی دعا کرتا ہوں۔
اللُّهَام : بڑا لشکر۔
اللِّهَم : عمر رسیدہ۔ ج لُهُوم۔
رَجُلٌ لِهَمٌّ ولُهَمٌ : کھاؤ۔ پیٹو۔
اللُّهْمَةُ مِنَ السَّوِيقِ : ایک مرتبہ پھانکنے کی مقدار ستو۔
اللِّهَمّ : بہت بخشش والا۔ بڑا دیالو۔ بڑا سمندر۔ کھاؤ۔ سبقت کرنے والا گھوڑا یا آدمی۔ رَجُلٌ لِهَمٌّ : مرد روشن رائے بخشش کرنے والا۔ کفایت کرنے والا۔ ج لِهَمُّونَ (عورتوں کے وصف میں واقع نہیں ہوتا) رَجُلٌ لَهُومٌ : کھاؤ مرد۔
اللَّهِيم واُمّ اللُّهَيْم : موت۔ بخار۔ مصیبت۔ اللُّهَيْم : کشادہ دیگ۔
الإِلْهَام : مص۔ اللہ کا انسان کے دل میں ایسا داعیہ پیدا کرنا جو کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے پر آمادہ کرے۔
المِلْهَم والمُلْهَم مِنَ الرِّجَالِ : کھاؤ۔ پیٹو۔
لَهْمَسَ مَا عَلَى الْمَائِدَةِ : دسترخوان سے سب کچھ کھالینا۔
اللُّهْمُوم : بڑا لشکر۔ سخی آدمی۔ عمدہ گھوڑا۔ بے شمار۔ بہت برسنے والا بادل۔ بہت دودھ والی اونٹنی۔ ج لَهَامِيم ولَهَامِيمُ النَّاسِ : سخی لوگ۔
اللُّهْمِيم : سبقت کرنے والا گھوڑا یا آدمی۔
لَهَّنَ الْقَوْمَ ولِلْقَوْمِ : ناشتہ کھلانا۔ سفر سے واپسی پر تحفہ دینا۔
اَلْهَنَهُ : مسافر کو سفر سے واپسی پر تحفہ دینا۔
تَلَهَّنَ الرَّجُلُ : ناشتہ کھانا۔
اللُّهْنَة : تحفہ جو مسافر سفر سے واپسی پر دے۔ ناشتہ۔ تحفہ جو مسافر کو سفر سے واپسی پر دیا جائے۔ ج لُهَن۔
لَهَا يَلْهُو لَهْوًا. الرَّجُلُ : کھیلنا...... بِهِ : فریفتہ ہونا (...... لَهْوًا ولُهُوًّا) الْمَرْاَةُ اِلَى حَدِيثِ الرَّجُلِ : مانوس ہونا۔ پسند کرنا (...... لُهِيًّا ولِهْيَانًا)...... عَنِ الشَّيْءِ : غافل ہونا۔ ذکر چھوڑنا۔ بھولنا۔
لَهِيَ يَلْهَى لَهًا بِكَذَا : محبت کرنا...... عَنْهُ : تسلی پانا۔ غافل ہونا۔ ذکر چھوڑنا۔ روگردانی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِلْهَ لَهُ كَمَا يَلْهَى لَکَ" تم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی کرو جیسا وہ تمہارے ساتھ کرتا ہے۔
لَهَّاهُ تَلْهِيَةً عَنْ كَذَا : غافل کر[illegible]

بکذا: مشغول کرنا۔

لَاھَاہ مُلَاھَاۃً: قریب ہونا۔ جھگڑا کرنا۔

لَاھَی الشَّیْئَ: نزدیک ہونا...... الْغُلَامُ: دودھ چھوٹنے کے قریب ہونا۔

اَلْھَاہ اِلْھَاءً. اللَّعِبُ عَنْ کَذَا: غافل کرنا۔

فُلَانٌ الشَّیْئَ: عاجزی سے چھوڑ دینا...... الرَّحَی وفِی الرَّحٰی ولِلرَّحٰی: چکی میں کول ڈالنا۔ اَلْھَی الرَّجُلَ: بہتر اور کثیر عطیہ دینا۔

تَلَھَّی تَلَھِّیًا بِکَذَا: کسی چیز پر توجہ یا اعراض سے دل بہلانا...... بِالشَّیْئِ: مشغول ہونا۔

تَلَاھَی تَلَاھِیًا بِالْمَلَاھِی: کھیل کود میں مشغول ہونا...... الْقَوْمُ: باہم کھیلنا۔

اِلْتَھَی الرَّجُلُ بِالشَّیْئِ: کھیلنا...... عَنْہُ بِغَیْرِہٖ: مشغول ہونا۔

اِسْتَلْھَی اِسْتِلْھَاءً ا. صَاحِبَہٗ: ساتھی کا انتظار کرنا۔ ٹھہرانا...... الشَّیْئَ: زیادہ لینا۔ گھنا۔

اَللُّھَاءُ: مقدار۔ کہا جاتا ہے "ھُمْ لُھَاءُ مِائَۃٍ" وہ لوگ سو (۱۰۰) کی مقدار ہیں۔

اَللَّھْوُ: کھیل کود۔ وہ چیز جس سے انسان لذت حاصل کرے۔ عورت جس سے کھیل کود کیا جائے۔ ڈھول۔ فرزند۔

اَللَّھَاۃُ: حلق کا کوا ج لَھَوَات ولَھَیَات ولُھِیّ ولِھِیّ ولَھًا ولِھَاءٌ ولِھَاۃٌ۔

اَللَّھْوَۃُ. لَھَا کا اسم مرہ۔ عورت جس سے کھیل کود کیا جائے۔

اَللَّھْوَۃُ واللُّھْوَۃُ: پیستے ہوئے چکی میں ایک مرتبہ جتنی مقدار میں غلہ ڈالیں۔ عطیہ۔ بہتر وکثیر عطیہ۔ لپ بھر مال۔ ج لُھًی۔

اَللُّھْیَۃُ: عطیہ یا بہتر وکثیر عطیہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَھُوٌّ عَنِ الْخَیْرِ" فلاں بھلائی سے بہت غافل ہے۔

اَللَّھَوِیُّ. لَھَاۃ کی طرف منسوب۔ والحرفان اللَّھَوِیَّان: ق وک۔

الاُلْھُوَّۃُ والاُلْھِیَّۃُ والتَّلْھِیَۃُ: جس سے کھیل کود کیا جائے۔

اَلْمَلْھٰی: کھیل کود۔ کھیل کود کا زمانہ۔ کھیل کود کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا مَلْھَی الْقَوْمِ" یعنی یہ ان کی اقامت کی جگہ ہے۔ "وھٰذَا مَلْھَی الْاَثَافِیْ" یہ پایہ دیگ دان کی جگہ ہے۔

اَلْمِلْھٰی: کھیل کود کا آلہ۔ ج مَلَاہٍ. آلَاتُ الْمَلَاھِی: آلات موسیقی۔

لَھْوَجَ: مادہ ل ہ ج میں گزر چکا۔

لَھْوَقَ لَھْوَقَۃً وتَلَھْوَقَ الرَّجُلُ: جو اپنے اندر نہ ہوا سے ظاہر کرنا...... فِی الْعَمَلِ والْکَلَامِ: ترک مبالغہ کرنا۔

رَجُلٌ لَھْوَقٌ: ڈینگ مارنے والا۔ جو اپنے اندر نہ ہوا سے ظاہر کرنے والا۔

لَوْ: یہ حرف چھ طریقے سے مستعمل ہے۔

(۱) زمانہ ماضی میں شرط کے لئے جیسے "لَوْ جَاءَنِیْ لَاَکْرَمْتُہٗ" اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کا اکرام کرتا۔ یہ تین باتوں کا فائدہ دیتا ہے۔ ایک شرط۔ دوسرے شرط کو ماضی کے ساتھ مقید کرنا۔ تیسرے امتناع اور اسی وجہ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حرف امتناع لامتناع ہے یعنی شرط کے منتفی ہونے کی وجہ سے جزاء منتفی ہوتی ہے مناطقہ نے اس کو ادوات اتصال قرار دیا ہے جیسے "لَوْ کَانَ زَیْدٌ حَجَرًا کَانَ جَمَادًا"۔

(۲) زمانہ مستقبل میں شرط کے لئے مگر یہ جازم نہیں جیسے "وَلَوْ تَلْتَقِیْ اَصْدَاءُ نَا بَعْدَ مَوْتِنَا" الخ۔ اور اس قسم میں اور پہلی قسم میں فرق یہ ہے کہ شرط جب مستقبل ہو تو لَوْ اِنْ کے معنی میں ہوتا ہے اور جب ماضی ہو تو حرف امتناع ہوتا ہے اور جب اس کے بعد فعل مضارع واقع ہو تو ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے جیسے لَوْ تَقُوْمُ اَقُوْمُ بمعنی لَوْ قُمْتَ قُمْتُ۔

(۳) یہ کہ حرف مصدری ہو بمنزلہ اَنْ کے مگر یہ نصب نہیں دیتا اور اکثر وَدَّ یَوَدُّ کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے "وَدُّوْا لَوْ تَاْتِیْھِمْ" وہ تمنا کرتے ہیں کہ تم ان کے پاس آؤ "یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ" ان میں ایک عمر دیئے جانے کی تمنا کرتا ہے۔

(۴) یہ کہ تمنا کے لئے ہو۔ اس کا جواب منصوب اور فا کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثَنِیْ" تمنا ہے کہ تم میرے پاس آتے اور مجھ سے باتیں کرتے۔

(۵) عرض کے لئے مانند اَلَا کے اس کا جواب بھی فاء سے ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے جیسے "لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا" اگر تم ہمارے پاس اُترتے تو بھلائی کو پہنچتے۔

(۶) تقلیل کے لئے جیسے "تَصَدَّقُوْا وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ" صدقہ کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

لَابَ یَلُوْبُ لَوْبًا ولُوَابًا ولَوَبَانًا الرَّجُلُ او الْبَعِیْرُ: مرد یا اونٹ کا پیاسا ہونا۔ پانی کے ارد گرد بغیر اس تک پہنچے ہوئے گھومنا۔ اسم اللَّوْبُ واللُّوْبُ واللُّوُوْبُ واللُّوَاب۔

لَوَّبَہٗ تَلْوِیْبًا. ملاب (ایک قسم کی خوشبو) ملنا (دیکھئے مَلَاب)

اَلَابَ اِلَابَۃً الرَّجُلُ: پیاسے اونٹوں والا ہونا۔

اللَّائِبُ: فا۔ ج لُوُوْب ولُوْب کہا جاتا ہے "اِبِلٌ لُوْبٌ او نَخْلٌ لُوْبٌ ولَوَائِبُ" پیاسے پانی سے دور۔

اللُّوَاب: مثل لُعاب۔

اللُّوبَاءُ واللُّوبِیَاءُ واللُّوبِیَا: لوبیا۔ لوبیا کی پھلی (دخیل)

اللُّوبَۃُ: جماعت جو دوسری جماعت کے ساتھ رہے مگر شریک مشورہ نہ کی جائے۔ سنگلاخ سوختہ ج لُوَب۔

اللُّوب: گوشت کا ٹکڑا جو دیگ میں پھرے۔ شہد کی مکھی۔

اللَّابَۃ: سنگلاخ سوختہ۔ ج لَابَات ولَابٌ۔

اللَّابَۃ: کالے اونٹ جمع شدہ۔

اَلْمَلَاب: ایک قسم کی خوشبو جو زعفران کے

مشابہ ہے۔
المُلوَّب: مقمع۔ پیچ دار لوہا۔
اللَوْلَب: پیچ۔ پیچ دار کیل۔ ج لَوَالِب.
اللَوْلَبِي: جو لَوْلَب: کی ہیئت پر ہو۔
المُلَوْلَب: سرمہ کی سلائی۔
لَاثَ يَلُوثُ لَوْثًا الرَّجُلُ: بغیر پوچھے ہوئے خبر دینا...... الخَبَرَ: خبر کو چھپانا...... فُلانًا: حق گھٹانا۔
الَاتُ: زمانہ جاہلیت کے ایک بت کا نام۔
لَاتَ: حرف نفی ہے لَيْسَ: کا عمل کرتا ہے مگر اس کے بعد دو معمول میں سے ایک ہی ذکر کیا جاتا ہے اور عموماً مرفوع محذوف ہوتا ہے جیسے "وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ" تقدیر عبارت کی یوں ہے "وَلَاتَ الحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ".
لَاثَ يَلُوثُ لَوْثًا. العَمَامَةَ عَلَى رَاسِهِ: سر پر عمامہ لپیٹنا...... الضَبَابُ بِالْجَبَل: کہرے کے پہاڑ کو ڈھانکنا...... بِفُلَانٍ: پناہ لینا۔
لَاثَ بِهِ النَّاسُ: ارد گرد جمع ہونا...... دَارَهُ: ہمیشہ گھر میں رہنا...... الشَّيْئَ: منہ میں چباتا...... فِي الْاَمْرِ: دیر کرنا۔ عَنِ الْحَاجَةِ: سستی کرنا...... ثَوْبَهُ بِالطِّيْنِ: کپڑے کو کیچڑ میں لتھیڑنا...... الشَّيْئَ: بھگا کر ملانا۔ لَاثَ فُلَانٌ: گھومنا۔ کہا جاتا ہے "لَاثَ لَوْثًا مِنَ الْكَلَامِ" بات کو اس نے چبا چبا کے کہا صاف نہیں بیان کیا۔ "وَمَا لَاثَ فُلَانٌ اَنْ غَلَبَ فُلَانًا" وہ غالب آنے سے نہیں رکا۔
لَوَّثَ يَلُوِّثُ لَوْثًا فِي الْاَمْرِ: تاخیر کرنا۔
لَوَّثَ تَلْوِيْثًا الشَّيْئَ: بھگونا...... المَاءَ: گدلا کرنا...... ثِيَابَهُ بِالطِّيْنِ: کپڑوں کو کیچڑ میں لتھیڑنا۔
...... التِّبْنَ بِالقَتِّ: بھوسہ کو چارے میں ملانا...... فُلَانًا عَنْ كَذَا: روکنا...... الْاَمْرَ: مشتبہ کرنا۔
الَاثَ اِلَاثَةً مَالَهُ بِفُلَانٍ: ودیعت کرنا۔
اَلْوَثَ اِلْوَاثًا. الْاَرْضُ: خشک گھاس میں تر اُگانا۔

تَلَوَّثَ تَلَوُّثًا ثَوْبُهُ بِالطِّيْنِ: کپڑے کا کیچڑ میں بھرنا...... زَيْدٌ بِعَمْرٍو: پناہ لینا اور نفع کی امید سے صحبت میں رہنا۔
اِلْتَاثَ اِلْتِيَاثًا عَلَيْهِ الْاَمْرُ: پیچیدہ ہونا۔
...... بِرِدَائِهِ: لپٹنا...... فِي الْعَمَلِ: دیر کرنا...... فِيْ كَلَامِهِ: حجت سے عاجز رہنا...... بِالدَّمِ: خون سے لتھڑنا۔ آلودہ ہونا...... البَعِيْرُ: اونٹ کا موٹا اور قوی ہونا...... فُلَانًا عَنْ كَذَا: روکنا۔
اللَائِث: فا۔ شیر۔ نَبَاتٌ لَائِثٌ: آپس میں لپٹے ہوئے پودے۔
اللُوَاث: پلیتھن۔
اللُوَاثَة: پلیتھن۔ جماعت۔ وہ شخص جو ہر چیز میں آلودہ ہو جائے۔
اللَوْث: مس۔ قوت۔ برائی۔ زخم۔ کینہ کے مطالبات۔ کمزور ثبوت۔
اللَوَث: ڈھیل ڈھال۔
اللَيْث: گنجان نباتات۔
اللَوْثَة. لَاثَ: کا اسم مرۃ۔ بے وقوفی۔
اللُوْثَة: ڈھیل ڈھال۔ تاخیر۔ بے وقوفی۔ زبان میں رکاوٹ۔ اثر جنون۔ کہا جاتا ہے "بِهِ لُوْثَةٌ" اس کے ساتھ جنون کا اثر ہے۔ گوشت و چربی کی زیادتی اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ذُوْلُوْثَةٍ" سست و کمزور مرد۔ کہا جاتا ہے نَبَاتٌ لَيِّثٌ: گنجان پودہ۔
اللُوَيْثَة: جماعت۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ الْمَجْلِسَ لَيَجْمَعُ لُوَيْثَةً مِنَ النَّاسِ" مجلس مختلف قسم کی جماعتوں کو جمع کر لیتی ہے۔
الاَلْوَث: ڈھیلا ڈھالا۔ قوی۔ سست۔ موٹی زبان والا۔ کمزور عقل والا۔ مؤنث لَوْثَاءُ. ج لُوْث.
المَلَاث والمِلْوَث: سردار شریف جس کی پناہ لی جائے۔ ج المَلَاوِث والمَلَاوِثَة والمَلَاوِيْث کہا جاتا ہے "هُمْ مَلَاوِث" یعنی وہ اشراف ہیں۔
وَاِنَّهُ لَنِعْمَ المَلَاثُ لِلضِّيْفَانِ: وہ مہمانوں کے لئے بہترین جائے پناہ ہے۔

المَلَاث: مرکز۔ وہ جگہ جس پر کوئی چیز گھومے۔
المَلْيَث: موٹاپے کی وجہ سے سست۔ دِيْمَةٌ لَوْثَاءُ: لگاتار بارش جو گھاس کو بکھیر دے۔
لَاجَ يَلُوْجُ لَوْجًا الشَّيْئَ: منہ میں پھرانا۔
لَاحَ يَلُوْحُ لَوْحًا الشَّيْئُ: ظاہر ہونا...... البَرْقُ: بجلی کا چمکنا...... النَجْمُ: ستارہ کا نکلنا...... اِلَيْهِ: دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا...... الشَّيْئَ: دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "لَاحَهُ بِبَصَرِهِ لَوْحَةً" جبکہ دیکھے اور پھر پوشیدہ ہو جائے...... العَطَشُ او السَفَرُ فُلَانًا: متغیر کرنا۔ رنگ بدل دینا...... لَوْحًا ولُوْحًا ولُوَاحًا ولُوُوْحًا ولَوَحَانًا) الرَّجُلُ: پیاسا ہونا۔
لَوَّحَ تَلْوِيْحًا: دور سے اشارہ کرنا۔ لَوَّحَ بِسَيْفِهِ: تلوار چمکانا...... بِثَوْبِهِ: کپڑا بلند کر کے بلانا۔ کہا جاتا ہے "لَوَّحَ لِلْكَلْبِ بِرَغِيْفٍ فَتَبِعَهُ" اس نے کتے کو روٹی بلا کر دکھائی وہ پیچھے ہولیا...... السَفَرُ والعَطَشُ فُلَانًا: چہرہ متغیر کر دینا...... الشَّيْبُ فُلَانًا: سفید بالوں والا کر دینا...... فُلَانًا بِالْعَصَا والسَّيْفِ والسَّوْطِ والنَّعْلِ: اُٹھانا اور مارنا۔
الشَّيْئَ بِالنَّارِ: آگ سے گرم کرنا۔
اَلَاحَ اِلَاحَةً الشَّيْئُ: ظاہر ہونا...... البَرْقُ: بجلی کا چمکنا...... النَّجْمُ: ستارے کا روشن ہونا...... بِسَيْفِهِ او ثَوْبِهِ: تلوار یا کپڑے سے اشارہ کرنا...... بِحَقِّهِ: حق مار لینا...... فُلَانًا: ہلاک کرنا...... مِنْهُ: خوف کرنا۔ پرہیز کرنا...... مِنَ الْقَوْلِ: شرمانا...... عَلَى الشَّيْئِ: اعتماد کرنا۔
تَلَوَّحَ: ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔
اِلْتَاحَ اِلْتِيَاحًا: پیاسا ہونا۔
اِسْتَلَاحَ فِي الْاَمْرِ اِسْتِلَاحًا: غور کرنا۔
اِسْتَلَاحَ: پیاسا ہونا۔
اللَيَاح واللِيَاح: صبح۔ جنگلی بیل۔ سفید اور تاکید کے موقع پر بولا جاتا ہے "اَبْيَضُ لِيَاحٌ او لَيَاحٌ" خالص سفید۔

اللَّائِحَة لائح : کا مؤنث۔ ظاہر ہونے والی۔ ج لَوَائِح کہا جاتا ہے "نَظَرْتُ اِلٰی لَوَائِحِہٖ وَالْوَاحِہٖ" میں نے اس کی ظاہری شکل وصورت کو دیکھا۔ اَللَّائِحَةُ: رجسٹر۔ جس میں حساب درج کیا جائے۔ (مولدہ)

اللَّوْح : تختی۔ ہر چوڑی چیز لکڑی ہو یا ہڈی یا لوہا۔ ج اَلْوَاح. لَوْحُ الْجَسَدِ : ہاتھ اور ٹانگ کی ہڈی کے علاوہ ہڈی۔ یا ہر وہ ہڈی جو چوڑی ہو۔ ج اَلْوَاح جج اَلَاوِیْح.

اَلْوَاحُ السِّلَاحِ : چمکدار ہتھیار۔

اللُّوْح : پیاس۔ فضاء آسمانی۔

اِبِلٌ لُوْحِی : پیاسے اونٹ۔

التَّلْوِیْحَات : کتاب کے حواشی ونوٹ۔

الـمُلْتَاح : دھوپ یا سفر کی وجہ سے متغیر رنگ والا۔

الـمِلْوَاح : لمبا۔ دبلا۔ جلد دبلی ہونے والی عورت۔ بڑی اور چوڑی چکلی ہڈی والا۔ اُلو جس کی ٹانگ کو باز کے شکار کرنے کے لئے باندھ دیا جائے۔

الـمِلْوَاح والـمِلْوَح والمِلْيَاح : جلدی پیاسا ہونے والا۔ ج مَلَاوِیْح کہا جاتا ہے "اِبِلٌ مَلَاوِیْح" جلدی پیاسے ہونے والے اونٹ۔

قِدْحٌ مُلَوَّحٌ : آگ سے متغیر شدہ تیر۔

لَاخَهٗ يَلُوْخُهٗ لَوْخًا : ملانا۔

اِلْتَاخَ اِلْتِيَاخًا : ملنا..... العَجِيْنُ : گندھے ہوئے آٹے میں خمیر اُٹھنا۔

الـلِّوَاخَة واللِّيَاخَة : مکھن دودھ سے ملا ہوا۔

لَوِدَ يَلْوَدُ لَوَدًا : سرکش ہونا۔ نافرمان ہونا۔

الاَلْـــوَد : سرکش۔ نافرمان۔ جو عدل کی طرف مائل نہ ہو۔ موٹی گردن۔ ج اَلْوَاد.

لَاذَ يَـلُـوْذُ لَوْذًا ولَوَاذًا ولِوَاذًا ولُوَاذًا ولِيَاذًا بِالجَبَلِ : پہاڑ میں چھپنا۔ پناہ گیر ہونا ...... بِالقَوْمِ : پناہ میں آنا ...... الطَّرِيْقُ بِالدَّارِ : راستہ کا گھر سے متصل ہونا۔

لَاوَذَ لِـوَاذًا ومُلَاوَذَةً بِـفُلَانٍ : پناہ میں آنا...... عَنْهُ : فریب دینا...... فُلَانًا : مخالفت کرنا۔ الـقَوْمَ : مدارات کرنا...... القَوْمُ : ایک دوسرے کی پناہ لینا...... بِـالْـقَوْمِ : گرد گھومنا۔

اَلَاذَ اِلَاذَةً بِـالْـجَبَلِ وبِـالْـقَوْمِ : بمعنی لَاذَ. الطَّرِيْقُ بِالدَّارِ : احاطہ کرنا اور متصل ہونا۔ اَلَاذَتِ الـدَّارُ بِـالطَّرِيْقِ : گھر کا راستہ سے متصل ہونا۔

الـلَّوْذ : مص۔ پہاڑ کا کنارہ۔ کہا جاتا ہے اِعْتَـصَـمَ بِـلَوْذِ الْجَبَلِ وبِالْوَادِيْ : اس نے پہاڑ کے کنارے پناہ لی۔ وادی کا موڑ۔ کہا جاتا ہے "نَـزَلُوْا بِـلَـوْذِ الوَادِیْ" وہ لوگ وادی کے گوشہ میں اُترے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَطُوْفُ فِي الْوَادِ لِبِلَادِ" فلاں ملک کے اطراف میں پھرتا ہے۔ "وَهُوَ لَوْذُهٗ" وہ اس سے قریب ہے۔ ج اَلْوَاذ.

لَوْذَانُ الشَّيْءِ : جانب۔

اللَّوْذَانِيَّة : فریب دہی۔

اللاذَة : سرخ ریشمی کپڑا۔ ج لَاذ.

التَّلْوَاذ : اسم ہے بمعنی مُلَاوَذَة کہا جاتا ہے "لَهُمْ تَلْوَاذ" یعنی بعض بعض کی پناہ لیتا ہے۔

لِـوَاذُ الشَّــيْءِ : قریب قریب۔ کہا جاتا ہے "لِيْ مِنَ الدَّرَاهِم مِاْةٌ او لِوَاذُهَا" میرے پاس سو یا اس کے قریب قریب درہم ہیں۔

المَلَاذ : قلعہ۔ جائے پناہ۔

المَلَاوِذ : ازیں۔ واحد مِلْوَذ.

المِلْوَذَة : جائے پناہ۔

الـلُّـوَرُ : گاڑھا دودھ۔ جو پیوسی اور پنیر کے درمیان ہو۔ جس کو اہل شام قَـــرِيْشَة کہتے ہیں۔

لَازَ يَلُوْزُ لَوْزًا. اِلَيْهِ : پناہ لینا...... مِنْهُ : رہائی پانا...... الشَّيْءُ : کھانا۔

لَـوَّزَ تَـلْـوِيْزًا. التَّمْرَ : چھوارے میں بادام بھرنا۔

اللَّوْز : بادام۔ واحد لَوْزَة.

الـلَّـوْزَة : حلق میں کوے کے قریب کا گوشت اور وہ دو ہوتے ہیں۔ الـلَّـوْزَتَان : سرین کے دو گڑھے۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ لَعَوِزٌ لَوِزٌ" یعنی وہ محتاج ہے۔ لَوِزٌ تابع ہے۔

اللَّوْزِیُّ : بادام کی شکل کا۔

المَلَاز : جائے پناہ۔

اَرْضٌ مَلَازَة : بادام والی سرزمین۔

الـمُلَوَّز : بادام سے بھری ہوئی کھجور۔ وَجْهٌ مُلَوَّزٌ حسین وملیح چہرہ۔

اللَّوْزِيْنَج : ایک قسم کا حلوا۔ لوزینہ۔

لَاسَ يَـلُوْسُ لَوْسًا. الحَلَاوَاتِ وغَيْرَهَا : کھانے وغیرہ کے لئے مٹھائی وغیرہ ڈھونڈنا۔ صفت لَائِــس ولَـــوُوْس ولَوَّاس والْـوَس...... الشَّيْءَ : چکھنا...... الشَّيْءَ فِيْ فَــمِــهٖ : منہ میں پھرانا اور کہا جاتا ہے "هُوَ لَايَلُوْسُ كَذَا" وہ اتنا نہیں دیتا۔

اللُّوَاسَة : لقمہ۔

اللُّوْس جمع لَائِس کی (جیسے بَازِل وبُزَّل) کھانا۔ کہا جاتا ہے مَـاذُقْتُ لَـوُوْسًـا او لَوَاسًا یعنی میں نے نہیں چکھا۔

لَاصَ يَلُـوْصُ لَوْصًا : دروازے کی جھری سے دیکھنا...... عَنْهُ : الگ ہونا۔ ہٹنا۔

لَوَّصَ تَلْوِيْصًا : خالص شہد کھانا۔

لَاوَصَ مُلَاوَصَةً : دروازے کی جھری سے دیکھنا...... اِلَيْــهِ : اس طرح دیکھنا گویا کسی ارادہ سے فریب دے رہا ہے...... فُلَانًــا عَنْ كَذَا : فریب دینا...... الـشَّجَرَةَ : درخت کو کلہاڑی سے کاٹنے کے ارادہ سے دائیں بائیں دیکھنا۔

اَلَاصَـهٗ اِلَاصَةً عَلَى الشَّيْءِ : گھمانا۔ چکر دینا۔ ارادہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَلَصْتُ اَنْ آخُذَ مِنْهُ شَيْئًا" میں نے اس سے کچھ لینے کا ارادہ نہیں کیا۔

اُلِيْصَ الرَّجُلُ : کپکپی زدہ ہونا۔

تَلَوَّصَ تَلَوُّصًا : لپٹنا۔ لوٹ پوٹ ہونا۔

اللَّوْص : مص۔ کان یا سینہ کا درد۔

اللَّوَاص : شہد خالص۔

اللَّوْصَة : پیٹھ کا درد۔

المَلَاوِص : چاپلوسی کرنے والا۔ فریبی۔

لَاطَ يَلُوْطُ لَوْطًا الْحَوْضَ : حوض کو مٹی سے لیپنا ...... الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ : چپکانا ...... الْإِنْسَانَ : مارنا ۔ دھتکارنا ۔ کہا جاتا ہے "لَاطَ الشَّيْءُ بِقَلْبِيْ" چیز میرے دل میں جم گئی ...... فُلَانًا بِعَيْنٍ : نظرِ بد لگانا ...... فُلَانًا بِسَهْمٍ : تیر مارنا ...... فُلَانًا بِفُلَانٍ : لاحق کرنا ۔ نسبت کرنا ...... الشَّيْءَ : چھپانا (...... لَاطًا) فِي الْأَمْرِ : اصرار کرنا (...... لَوْطًا وَلِوَاطَةً وَلَاوَطَ وَتَلَوَّاطَ) اغلام کرنا ۔

لَوَّطَهُ تَلْوِيْطًا بِالطِّيْبِ : خوشبو سے لت پت کرنا ۔

اِلْتَاطَهُ اِلْتِيَاطًا وَاسْتَلَاطَهُ اِسْتِلَاطَةً : منہ بولا بیٹا بنانا ۔

اِلْتَاطَ حَوْضًا : اپنے لئے حوض میں مٹی لگانا ۔ کہا جاتا ہے "اِلْتَاطَ بِقَلْبِيْ" یعنی میرے دل میں جم گیا ۔

اللِّيَاطُ : سود ۔ بیاج ۔

اللُّوْطُ : مص ۔ چادر ۔ پھرتیلا مرد ۔ سود ۔ چپکنے والی چیز ۔ کہا جاتا ہے "اِنِّيْ لَاَجِدُ لَهُ فِيْ قَلْبِيْ لَوْطًا" میں اپنے دل میں اس کی پیوستہ محبت کو محسوس کرتا ہوں ۔

الْأَلْوَطُ : اسم تفضیل ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَلْوَطُ بِقَلْبِيْ" وہ میرے دل کے ساتھ زیادہ چسپاں ہے ۔

الْمُسْتَلَاطُ : منہ بولا بیٹا ۔

لَاظَهُ يَلُوْظُهُ لَوْظًا : بمعنی لَاظَهُ ۔

اِلْتَاظَتِ الْحَاجَةُ : دشوار ہونا ۔

الْمِلْوَظُ : چھڑی یا کوڑا ۔

لَاعَهُ يَلُوْعُهُ لَوْعًا ۔ الْحُبُّ : بیمار کر دینا ۔

لَاعَتِ الشَّمْسُ فُلَانًا : رنگ بدل دینا (...... لَوْعًا وَلُؤُوْعًا) الرَّجُلُ : بزدل یا لالچی اور بداخلاق ہونا ۔

لَاعَ يَلُوْعُ وَيَلَاعُ لَوْعَةً : گھبرانا ۔ تنگدل ہونا ۔ یا مریض ہونا ۔ غم یا عشق سے دل جلنا ۔

لَوَّعَهُ تَلْوِيْعًا ۔ الْحُبُّ : بیمار کر دینا ۔ عوام کہتے ہیں "لَوَّعَ فُلَانًا" یعنی عذاب دیا ۔

اَلَاعَهُ اِلَاعَةً الشَّمْسُ : رنگ بدل دینا ۔ الثَّدْيُ : پستان کے سرے کا کالا اور متغیر ہونا ۔

اِلْتَاعَ اِلْتِيَاعًا قَلْبُهُ : دل کا غم یا عشق سے جل اٹھنا ۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَائِعٌ لَائِعٌ وَهَاعٌ وَلَاعٌ" یعنی بزدل اور خائف اور مؤنث کے لئے "هَاعَةٌ لَاعَةٌ" ۔

اللَّاعُ : خائف یا بزدل ۔ مریض ۔ ج لَاعُوْنَ وَلَاعَةٌ وَاَلْوَاعٌ ۔

اللَّاعَةُ اللَّاعُ : کا مؤنث ۔ تیز خاطر ۔ ج لَاعَاتٌ ۔

اللَّوْعَةُ ۔ لَاعَ : کا اسم مرۃ ۔ غم یا عشق و محبت کی جلن ۔ کہا جاتا ہے "فِيْ قَلْبِهِ لَوْعَةٌ" اس کے دل میں سوزش ہے ۔ پستان کے سرے کی سیاہی ۔

لَافَ يَلُوْفُ لَوْفًا الطَّعَامَ : کھانا یا چبانا ۔

لَافَتِ الدَّابَّةُ الْكَلَأَ : چوپایہ کا سوکھی گھاس کھانا ۔

اللَّوْفُ : مص ...... مِنَ الْكَلَأِ اَوِ الطَّعَامِ : غیر مرغوب گھاس یا کھانا ۔

اللُّوْفُ : ایک قسم کا پودہ ہے جس کی جڑ میں جنگلی پیاز کی طرح لگتا ہے ۔ واحد لُوْفَةٌ ۔

اللُّوْفِيُّ : ایک قسم کی نباتات ہے جو پرانے اسہال کے لئے مجرب ہے ۔

اللِّيْفُ : خشک گھاس ۔ (اصل اس کی لِيُوْفٌ ہے)

اللُّوَافَةُ : پلتھن ۔

اللَّوَّافُ : شطرنجی ساز ۔ کہا جاتا ہے كَلَأٌ مَلُوْفٌ : بارش سے تر گھاس ۔

لَاقَهُ يَلُوْقُهُ لَوْقًا : نرم کرنا ۔ لَاقَ عَيْنَهُ : آنکھ پر مارنا ...... الدَّوَاةَ : دوات میں روشنائی درست کرنا کہا جاتا ہے "هُوَ لَا يَلُوْقُ عِنْدَكَ" وہ تمہارے پاس نہیں ٹھہرتا ہے ۔

لَوَّقَ تَلْوِيْقًا ۔ الطَّعَامَ : گھی یا مکھن سے تیار کرنا ۔

اللُّوْقُ : نرم کی ہوئی چیز ۔

اللَّوَقُ : بے وقوفی ۔

اللَّوْقَةُ ۔ لَاقَ : کا اسم مرۃ ۔ وقت ۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ فُلَانٌ لَوْقَةً" فلاں اسی وقت گیا ۔ کہا جاتا ہے مَاذَاقَ لَوَاقًا : اس نے کچھ نہیں چکھا ۔

اللُّوْقَةُ وَالْأَلُوْقَةُ : مکھن ۔

الْأَلْوَقُ : بے وقوف ۔

الْمِلْوَقُ : دوا فروش کا چمچہ ۔ (مولدۃ)

لَاكَ يَلُوْكُ لَوْكًا اللُّقْمَةَ : لقمہ کو آہستہ چبانا اور منہ میں پھرانا ...... الْفَرَسُ اللِّجَامَ : چبانا اور کاٹنا ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَلُوْكُ اَعْرَاضَ النَّاسِ" وہ لوگوں کی عیب گیری کرتا ہے وَالِكْنِيْ اِلٰى فُلَانٍ : میرا پیغام فلاں کو پہنچا دو ۔ (اصل اَلِكْنِيْ ہے)

اللَّوَاكُ : چبانے کی چیز ۔ کہا جاتا ہے "مَاذَاقَ لَوَاكًا" ۔

اللَّوْلَاءُ : سختی و تکلیف ۔ کہا جاتا ہے وَقَعَ فِي اللَّوْلَاءِ : وہ سختی میں پڑا ۔

لَوْلَا : حرف تحضیض و تندیم ہے ۔ تین طریقوں سے مستعمل ہے ۔

(۱) دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جس میں پہلا جملہ اسمیہ اور دوسرا فعلیہ ہوتا ہے اور اول کے وجود سے انتفاء ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے "لَوْلَا زَيْدٌ لَاَكْرَمْتُكَ" اگر زید موجود نہ ہوتا تو میں تیرا اکرام کرتا ۔ اور جب لَوْلَا کے بعد ضمیر واقع ہو تو ضمیر مرفوع ہونا چاہئے جیسے "لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ" ۔

اور لَوْلَايَ لَوْلَاكَ لَوْلَاهُ : بہت کم سنا گیا ہے ۔

(۲) اور تحضیض اور عرض کے لئے اس صورت میں مضارع کے ساتھ خاص ہے چاہے حقیقتاً ہو یا تاویلاً جیسے "لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ" کیوں تم اللہ سے استغفار نہیں کرتے ؟ اور "لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ" ۔

(۳) توبیخ اور تندیم کے لئے ۔ اس صورت میں ماضی کے ساتھ خاص ہے جیسے "لَوْلَا

جَاءُوا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ" اوراصل
لَوْلَاءَ: کی لَو: ہے جو لاَ: کے ساتھ مرکب ہے اوراس کے لئے جواب کا ہونا ضروری ہے اوراس کے جواب میں اکثر لام آتا ہے مگر جبکہ منفی بِلَمْ ہوتو لام کا داخل ہونا ممتنع ہے۔

اللَّوْلَب: دیکھو مادہ "لَوْب".

لَوْلَى لَوْلَاةً: پشت پھیرنا۔ کہا جاتا ہے "لَوْلاَ مُدْبِرًا".

لَامَهُ يَلُوْمُهُ لَوْمًا وَمَلَامًا وَمَلَامَةً فِي كَذَا وَعَلَى كَذَا: ملامت کرنا۔ صفت فاعل۔
لَائِم و: صفت مفعول مَلُوْمٌ و مَلِيْمٌ.

لِيْمَ بِهِ: کاٹا جانا۔

لَوَّمَا تَلْوِيْمًا: ملامت کرنا۔ تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔ لَوَّمَ لاَمًا: حرف لام لکھنا۔

لَاوَمَهُ مُلَاوَمَةً وَلِوَامًا: ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔

اَلَامَهُ اِلَامَةً: ملامت کرنا۔ صفت فاعل مُلِيْم: اور صفت مفعول مُلَام اور اسم المَلَامَة. ج مَلَاوِم. اَلَامَ الرَّجُلُ: مستحق ملامت فعل کرنا۔

تَلَوَّمَ تَلَوُّمًا فِي الْاَمْرِ: انتظار کرنا۔ دیر کرنا۔

تَلَاوَمُوْا: بعض کا بعض کو ملامت کرنا۔

اِلْتَامَ اِلْتِيَامًا: ملامت قبول کرنا۔

اِسْتَلَامَ اِسْتِلَامًا: مستحق ملامت ہونا۔ ...... اِلَى ضَيْفِهِ: اچھا سلوک نہ کرنا ...... اِلَيْهِمْ: ایسا فعل کرنا جس پر لوگ ملامت کریں۔

اللَّائِم: فا۔ ج لُوَّم ولُوَّام ولُيَّم.

اللَّائِمَة. لَائِم: کا مؤنث۔ ملامت۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَحَقَّ اللَّائِمَةَ" مستحق ملامت ہے۔ ج لَوَائِم.

اللَّام: خوف۔ وجود۔ نزدیکی۔ ہر چیز کا سخت۔ حرف لام۔ ج لاَمَات.

اللَّوْم: مص۔ ملامت۔ خوف۔

اللُّوْم. لوم: کا تخفیف شدہ۔

اللُّوَّم: بہت ملامت۔

اللَّوْمَى واللَّوْمَاء: ملامت۔

اللَّامَة: خوف۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِلَامَةٍ" قابل ملامت فعل کیا۔

اللَّوْمَة. لَامَ: کا اسم مرة۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِلَوْمَةٍ" ایسا کام کرنا جس پر ملامت کی جائے۔

اللُّوْمَة: جس کو لوگ ملامت کریں۔ انتظار۔ کہا جاتا ہے "لِيْ فِيْهِ لُوْمَةٌ" مجھے اس کا انتظار ہے۔

اللُّوَمَة: جو لوگوں کو بہت ملامت کرے۔

اللَّوَّام واللَّوَّامَة: بہت ملامت کرنے والا۔ "النَّفْسُ اللَّوَّامَةُ" وہ نفس جو کسی غلطی کے ارتکاب پر ملامت کرے۔

اللَّامِيُّ. لام: کی جانب منسوب۔

لَامِيَّةُ الْعَجَمِ: طغرائی کا قصیدہ لامیہ۔ لَامِيَّةُ الْعَرَبِ: شنفری کا قصیدہ لامیہ۔
کہا جاتا ہے "اَنْتَ اَلْوَمُ مِنْ فُلَانٍ" تو فلاں سے زیادہ قابل ملامت ہے۔

المُتَلَوِّم: فا۔ بُرے فعل کی وجہ سے قابل ملامت حاجت پوری کرنے کا منتظر۔

لَوَّنَ تَلْوِيْنًا الشَّيْءَ: رنگین کرنا ...... البُسْرُ: پختگی کا اثر ظاہر ہونا۔ کہا جاتا ہے "لَوَّنَ الشَّيْبُ فِيْهِ" بالوں میں سفیدی ظاہر ہوئی۔

تَلَوَّنَ الشَّيْءُ: رنگین ہونا۔ مختلف رنگ کا ہونا ...... الرَّجُلُ: متلون مزاج ہونا۔

اِلْوَنَّ اِلْوِنَانًا: بمعنی تَلَوَّنَ.

اللَّوْن: جو ایک چیز کو دوسرے سے ممتاز کر دے۔ رنگ۔ ج اَلْوَان.

اللَّوْن: قسم۔ کہا جاتا ہے "عِنْدَهُ لَوْنٌ مِنَ الثِّيَابِ" اس کے پاس کپڑے کی ایک قسم ہے۔ "وَتَنَاوَلَ كَذَا وَكَذَا لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ" اس نے فلاں فلاں قسم کے کھانے کھائے اور کہا جاتا ہے "اَتَى بِاَلْوَانٍ مِنَ الْحَدِيْثِ" اس نے مختلف قسم کی باتیں کیں۔

التَّلْوِيْن: مص۔ تفکہ اور تلذذ کے لئے مختلف قسم کے کھانے پیش کرنا۔ کلام میں ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کو اختیار کرنا۔

المُتَلَوِّن: فا۔ جو ایک حالت وکیفیت پر قائم نہ رہے۔

لَاهَ يَلُوْهُ لَوْهًا وَلُوْهَانًا وَتَلَوَّهَ السَّرَابُ: چمکنا۔

اللَّاهَة: سانپ۔

لَوْهُ السَّرَابِ وَلَوْهَتُهُ وَلُوُوْهَتُهُ: سراب کی چمک۔

لَوَاهُ(وَاوِيَّةُ الْعَيْنِ وَاللَّام) يَلْوِيْهِ لَيًّا وَلُيًّا وَلِيَّانًا وَلَيَّانًا دَيْنَهُ وَبِدَيْنِهِ: قرض میں ٹال مٹول کرنا ...... فُلَانًا بِحَقِّهِ: حق کا انکار کرنا۔

لَوِيَ يَلْوَى لَوًى الْقِدْحُ او الرَّمْلُ: تیر یا ریت کا ٹیڑھا ہونا ...... النَّبْتُ: نباتات کا خشک ہونا ...... المِعْدَةُ او الظَّهْرُ: معدہ کا درد والا ہونا۔ پیٹھ کا خمیدہ ہونا۔ صفت مذکر لَوٍ: صفت مؤنث لَوِيَةٌ. لَوِيَتْ لَوًى الْحَيَّةُ: سانپ کا کنڈلی مارنا۔

لَاوَتْ مُلَاوَاةً وَلِوَاءً. الحَيَّةُ الحَيَّةَ: سانپ کا سانپ پر لپٹنا۔

اَلْوَى اِلْوَاءً الْقَوْمُ: ریت کے موڑ پر پہنچنا ...... الرَّجُلُ: خشک کھیتی والا ہونا۔ دوسرے کے لئے جو کھانا چھپا کر رکھا ہو اس کو کھانا۔ امیر کے جھنڈے کو سینا ...... الْاَمِيْرُ لَهُ لِوَاءً: امیر کا کسی کیلئے جھنڈا نصب کرنا ...... البَقْلُ: سبزی کا مرجھانا ...... فُلَانٌ: بہت تمنا کرنا ...... بِيَدِهِ او بِثَوْبِهِ: ہاتھ یا کپڑے سے اشارہ کرنا ...... بِهِ: لے جانا ...... بِحَقِّ فُلَانٍ: حق کا انکار کرنا ...... بِمَا فِي الْاِنَاءِ: اپنے لئے خاص کرنا ...... بِهِمِ الدَّهْرُ: ہلاک کرنا ...... بِكَلَامِهِ: کلام میں تبدیلی کرنا ......
النَّبْتُ: نباتات کا خشک ہونا۔ فُلَانٌ اللِّوَاءَ: بلند کرنا اور نصب کرنا۔

تَلَوَّى تَلَوِّيًا الشَّيْءُ: مڑنا ...... البَرْقُ فِي السَّحَابِ: بجلی کا بادل میں پراگندہ چمکنا۔

تَلَاوَوْا تَلَاوِيًا عَلَى فُلَانٍ: جمع ہونا۔ وتَلَاوَيَا: ایک دوسرے پر لپٹنا۔

اِلْتَوَى اِلْتِوَاءً الْقِدْحُ او الرَّمْلُ: تیر یا ریت کا ٹیڑھا ہونا ...... عَلَيْهِ الْاَمْرُ: دشوار ہونا ...... الشَّيْءُ: مڑنا ...... لَوِيَّةً: دوسرے کے

لئے کھانا چھپا کر رکھنا۔
اِسْتَلْوٰی بِهِمُ الدَّهْرُ: ہلاک کرنا۔
اللّوُوْن واللاوُوْ. اَلّذِیْنَ کی جمع۔
اللّاوِی: اسم فاعل۔ ج لاوُوْن ولُوَاۃ۔
اللّاوِیُّ: لاوی بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہا السلام کی جانب منسوب۔
سِفْرُ اللّاوِیِّیْن: موجودہ بائبل کی کتابوں میں سے ایک کتاب۔
اللِّوَاءُ: فوج کا ایک عہدہ جو جنرل کے مساوی ہوتا ہے۔ جماعت کا قائد۔ شہروں میں سے ایک حصہ کا نام۔ خاص گنتی شدہ لشکر۔ اسی لئے امیر اللواء: کالفظ فوجی عہد کے لئے بولا جاتا ہے۔
اللِّوَاء: جھنڈا اور یہ رایت سے چھوٹا ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے لِوَاء اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بڑے ہونے کی وجہ سے موڑ کے رکھا جاتا ہے اور ضرورت ہی کے وقت کھولا جاتا ہے۔ ج اَلْوِیَۃ و اَلْوِیَات کہا جاتا ہے بَعَثُوْا بِالسِّوَاءِ واللِّوَاءِ.
اللَّوٰی: مس۔ معدہ کا درد۔ پشت کی کجی۔
اللُّوٰی: بمعنی اللاتی جمع اَلّتِیْ۔
اللَّوٰی: باطل باتیں۔
اللِّوٰی: ریت کا موڑ۔ یا ریت کی تنگ جگہ ج اَلْوَاء و اَلْوِیَۃ۔
الاَلْوَاء: وادی کے موڑ۔ مملکت کے اطراف۔
اللُّوَّاء: ایک پرندہ۔
اللَّیَّاء مؤنث اَلْوٰی: پانی سے دور جگہ۔
اللَّاوِیَاء: ایک قسم کی گھاس، داغ کرنے کا آلہ۔
اللُّوَّۃ: بدصورتی۔
اللُّوَّۃ واللِّیَّۃ: عود جس کی دھونی دی جائے۔
اللِّیَّۃ: قرابتیں۔
اللَّاتُ: زمانہ جاہلیت کے ایک بت کا نام۔
اللَّوِیُّ: خشک گھاس۔ مرجھائی ہوئی گھاس۔
اللُّوِیُّ: ایک درخت کا نام۔
اللَّوِیَّۃ: دوسرے کے لئے چھپا کر رکھا ہوا کھانا ج لَوَایَا۔
الاَلْوٰی: سخت جھگڑالو۔ سخت جنگجو۔ تنہا۔ گوشہ نشین۔ مؤنث لَیَّا۔ الاَلْوٰی مِنَ الطَّرِیْقِ: دور کا غیر معروف راستہ۔ ٹیڑھا سینگ۔ خلقتاً مڑی ہوئی دم۔ ج لُیٌّ بِالضَّمِّ اور قیاس کے مطابق لِیٌّ کسرہ یاء کی مناسبت سے ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے رَمَاہُ اللّٰہُ بِاَحْوٰی اَلْوٰی خدا اس کو بڑی مصیبت میں مبتلا کرے۔
لَوٰی (وَاوِیَّۃُ الْعَیْنِ یائیہ اللام) یَلْوِیْ لَیًّا ولَوِیًّا ولُوِیًّا الْحَبْلَ: رسی بٹنا۔ موڑنا...... الْغُلَامُ: لڑکے کا بیس سال کا ہونا...... عَنِ الْاَمْرِ: سستی کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَوَتِ اللَّیَالِیْ کَفَّہٗ عَلَی الْعَصَا" یعنی بوڑھا بنا دیا (...... لَیًّا ولَیَّانًا) اَمْرَہٗ عَنِّیْ: پوشیدہ رکھنا ...... سِرَّہٗ: چھپانا ...... الْحُزْنُ قَلْبَہٗ: پھیر دینا ...... عَلَیْہِ: مڑنا یا انتظار کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّ لَا یَلْوِیْ عَلٰی اَحَدٍ" وہ اس حال میں گزرا کہ نہ تو ٹھہرتا ہے نہ انتظار کرتا ہے۔ رَاْسَہٗ او بِرَاْسِہٖ: پھیرنا یا اعراض کرنا۔ لَوَتِ النَّاقَۃُ بِذَنَبِهَا: حرکت دینا ...... فُلَانًا عَلٰی فُلَانٍ: فضیلت دینا اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا یَلْوِیْ ظَهْرَہٗ" جبکہ شدت بیان کرنی مقصود ہو۔
لَوّٰی تَلْوِیَۃً عَلَیْہِ الْاَمْرَ: دشوار کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَوَّی اَعْنَاقَ الرِّجَالِ" یعنی ان کے اوپر غالب آ گیا۔
اَلْوٰی اِلْوَاءً بِرَاْسِہٖ: پھیرنا۔ اَلْوَتِ النَّاقَۃُ بِذَنَبِهَا: دم ہلانا۔
تَلَوّٰی تَلَوِّیًا واِلْتَوٰی اِلْتِوَاءً الْحَبْلُ: رسی کا بٹا جانا۔
تَلَوَّتِ الْحَیَّۃُ: کنڈلی مارنا۔
اِلْتَوٰی الْاَمْرُ: دشوار ہونا ...... عَنِ الْاَمْرِ: سستی کرنا۔
المَلَاوِی: مڑے ہوئے راستے۔ کہا جاتا ہے "سَلَکُوْا الْمَلَاوِیَ".
مُلْتَوٰی الْوَادِیْ: وادی کا موڑ۔
اللَّیَّۃ. لَوٰی: کا اسم مرۃ۔ ج لَوٰی.
اَلْیَاتُ اِلْیَاءً. النَّاقَۃُ: اونٹنی کا سست چلنا۔
لَاتَہٗ یَلِیْتُہٗ لَیْتًا. عَنْ کَذَا: روکنا۔ پھیرنا۔
لَاتَ زَیْدًا حَقَّہٗ: حق کا گھٹانا۔
اَلَاتَہٗ اِلَاتَۃً. عَنْ کَذَا: روکنا۔ پھیرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَلَاتَہٗ مِنْ عَمَلِہٖ شَیْئًا" اس نے اس کے عمل میں کچھ کم نہیں کیا۔
اللِّیْتُ: کنارہ گردن۔ مثنی لِیْتَانِ ج اَلْیَات.
لَاتَ: دیکھو۔ ل ا ت۔
لَیْتَ: حرف تمنی ہے۔ مستحیل پر اکثر آتا ہے جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ: کاش جوانی لوٹتی اور ممکن پر کم جیسے لَیْتَ الْعَلِیْلَ یَصِحُّ: کاش بیمار تندرست ہوتا اور یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور لَیْتَ کے ساتھ مَا متصل ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی اسماء ہی پر داخل ہوتا ہے اسی وجہ سے لَیْتَمَا قام زَیْدٌ کہنا جائز نہیں اور اس وقت عمل و ابطال عمل دونوں جائز ہیں عمل تو اختصاص بالاسماء کی وجہ سے اور ابطال عمل دوسرے حروف مشبہ بالفعل پر حمل کی وجہ سے اور جب لَیْتَ: کے ساتھ متکلم متصل ہو تو لَیْتَنِیْ و لَیْتِیْ دونوں کہا جاتا ہے۔ مگر لیتی نادر ہے۔
لَیَّثَ تَلْیِیْثًا ولَیَّثَ وتَلَیَّثَ تَلَیُّثًا الرَّجُلُ: شیر جیسا ہونا۔
لَایَثَہٗ مُلَایَثَۃً: شیر جیسا معاملہ کرنا۔ شیر کی صفت میں فخر کرنا۔
اِسْتَلْیَثَ: شیر جیسا ہونا۔
اللَّائِثُ: شیر۔
اللَّیْثُ: شیر۔ ایک قسم کی مکڑی۔ قوت و شدت۔ زبان آور بلیغ۔ ج لُیُوْث ومَلْیَثَۃ۔
اللَّیْثَۃُ: شیرنی۔ مضبوط اونٹنی۔ ج لَیْثَات
الاَلْیَثُ: بہادر۔ مؤنث لَیْثَاء ج لِیْث اور کہا جاتا ہے "هُوَ اَلْیَثُ اَصْحَابِہٖ" وہ اپنے ساتھیوں میں زیادہ قوی اور مضبوط ہے۔
المِلْیَثُ: مضبوط قوی۔

الْمَلِيْثُ: موٹا۔ خوار و ذلیل۔

اللِّیَاذ: تھوڑی چیز۔ کہا جاتا ہے "مَاتَرَكْتُ لَهُ لِيَاذًا" میں نے اس کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔

لَاذَ يَلِيْذُ لَيْذًا. الرَّجُلُ: پناہ لینا۔

الْمَلِيْذ: جائے پناہ۔

لَيِسَ يَلْيَسُ لَيَسًا الرَّجُلُ: دلیر و بہادر ہونا ...... عَنْهُ: غافل ہونا۔

لَيْسَ: مختلف طریقے سے مستعمل ہے۔

(۱) نفی حال کے لئے اور قرینہ سے حال کے علاوہ کی بھی نفی کرتا ہے جیسے "لَيْسَ خَلْقُ اللّٰهِ مِثْلَهُ" اور یہ ایسا فعل ہے جس کی گردان نہیں آتی۔ اس کا وزن فَعِلَ ہے مگر عین کلمہ کو تخفیفاً ساکن کر دیا گیا ہے اور یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے جیسے "لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا" اور اس کی خبر کا اس کے اوپر مقدم کرنا جائز نہیں اور کبھی اس کے ذریعے سے استثناء کیا جاتا ہے جیسے "جَاءَنِي الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْدًا" اس صورت میں اسم ضمیر مستتر ہے اور جو اسم کے بعد میں واقع ہے وہ بنا بر خبریت کے منصوب ہے۔

(۲) یہ کہ خبر مع اِلّا کے ہو جیسے لَيْسَ الطِّيْبُ اِلَّا الْمِسْكُ

(۳) یہ کہ جملہ فعلیہ پر داخل ہو یا مبتدا و خبر پر کہ دونوں مرفوع ہوں اور اس صورت میں اسم ضمیر شان ہوگی اور جو جملہ کے بعد میں واقع ہوگا وہ خبر ہوگا اور محلاً منصوب ہوگا۔ جیسے لَيْسَ يَقُوْمُ زَيْدٌ. لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمٌ اور لَيْسَ کی خبر میں تاکید نفی کے لئے باء داخل کرتے ہیں اس صورت میں خبر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوتی ہے۔ جیسے لَيْسَ اللّٰهُ بِظَالِمٍ.

تَلَيَّسَ الرَّجُلُ: صاحب قوت ہونا۔

تَلَايَسَ الرَّجُلُ تَلَايُسًا: نیک خو ہونا۔ عَنْهُ: چشم پوشی کرنا۔

الْاَلْيَس: نڈر۔ بہادر۔ اونٹ کہ جو کچھ لاد دیا جائے اٹھا لے۔ خانہ نشین۔ شیر۔ نیک خو۔ مؤنث لَيْسَاءُ ج لِيْس کہا جاتا ہے "قَوْمٌ لِيْسٌ وَلُوْسٌ" یعنی سخت قوم "وَاِبِلٌ لِيْسٌ عَلَى الْحَوْضِ" حوض سے نہ جدا ہونے والا اونٹ۔

الْمُلَايِس: سست۔ دیر کرنے والا۔

لَاصَ يَلِيْصُ لَيْصًا: یکسو ہونا...... الشَّيْءَ: اکھیڑنے کے لئے ہلانا۔

اَلَاصَ اِلَاصَةً الشَّيْءَ: اکھیڑنے کے لئے ہلانا۔ فُلَانًا عَنْ كَذَا: پھسلانا۔

لَاطَ يَلِيْطُ لَيْطًا: چمٹنا...... الشَّيْءُ بِقَلْبِهِ: محبوب ہونا۔ دل سے چپکنا ...... فُلَانًا بِفُلَانٍ: لاحق کرنا۔ اللّٰهُ فُلَانًا: لعنت کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا يَلِيْطُ بِهِ النَّعِيْمُ" یعنی نعمت اس کے لائق نہیں۔

لَيَّطَ بِهِ تَلْيِيْطًا: چپکانا۔

اَلَاطَهُ اِلَاطَةً: چپکانا۔

اللِّيَاط: گچ۔ پائخانہ۔ سود۔ رنگ۔

اللِّيْط: مس۔ رنگ۔

اللِّيْط: رنگ۔ کھال۔ عادت۔ ہر چیز کا چھلکا۔ کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهُ وَلِيْطُ الشَّمْسِ لَمْ يُقْشَرْ" یعنی میں اس کے پاس دن کے ابتدائی حصہ میں قبل اس کے کہ آفتاب کی سرخی زائل ہوا آیا۔

اللِّيْطَة: نرکل بانس وغیرہ کا چھلکا جو چمٹا رہتا ہے۔ کمان۔ نیزے کا ڈنڈا۔ ج لِيْط ولِيَاط و اَلْيَاط.

لَاعَ يَلِيْعُ لَيَعَانًا: رنج ہونا۔ بزدل ہونا۔ گھبرانا ...... لَوْعَةً ولَيْعَةً الْجُوْعُ فُلَانًا: بھوک کا سوزش میں مبتلا کرنا۔

الْاَلَاعَ: رنج ہونا۔ تنگ دل ہونا۔

رِيْحٌ لِيَاعٌ: تیز یا گرم ہوا۔

اللَّيْعَة. لَاعَ: کا اسم مرۃ۔ لَيْعَةُ الْجُوْعِ: بھوک کی سوزش۔

لَاغَهُ يَلِيْغُهُ لَيْغًا. الشَّيْءَ: پھسلانا۔ لَاغَ الشَّيْءَ: لینے کے لئے پھسلانا۔

تَلَيَّغَ: بیوقوف ظاہر کرنا۔

اللَّيَاغَة: بیوقوف۔ کہا جاتا ہے رَجُلٌ لَيَاغَةٌ: بیوقوف مرد۔

اللَّيَغ: کامل بیوقوفی۔ کہا جاتا ہے طَعَامٌ سَيِّغٌ لَيِّغٌ: خوشگوار کھانا۔

الْاَلْيَغ: صاف گفتگو نہ کر سکنے والا۔ بیوقوف مؤنث لَيْغَاءُ ج لِيْغ اور اسی سے مثل ہے "دَرِّي بِمَا عِنْدَكِ يَالَيْغَاءُ" اے بیوقوف عورت جو کچھ تیرے دل میں ہے اس کو بیان کر۔

لَافَ يَلِيْفُ لَيْفًا. الطَّعَامَ: کھانا۔

لَيَّفَتْ تَلْيِيْفًا. فَسِيْلَةُ النَّخْلِ: بہت اور موٹی چھال والا ہونا۔ لَيَّفَ فُلَانٌ اللِّيْفَ: لیف کو بنانا۔ الْمُلَيِّفُ فُلَانًا: کسی کی کھال کو کھجور کے ریشے سے ملنا۔

اللِّيْف: کھجور کے درخت کی چھال۔ واحد لِيْفَة.

اللِّيْفَانِي: کھجور کی چھال کے مشابہ۔

لِحْيَةٌ لِيْفَانِيَّةٌ: گھنی اور پھیلی ہوئی داڑھی۔

الْمُلَيِّف: حمام میں کھجور کی چھال سے بدن کو ملنے والا ملازم۔

لَاقَ الدَّوَاةَ يَلِيْقُهَا لَيْقًا ولَيْقَةً: صوف ڈالنا۔ روشنائی درست کرنا۔ دوات کو مَلِيْقَة کہتے ہیں۔ لَاقَتِ الدَّوَاةُ روشنائی کا صوف سے چمٹنا۔

لَاقَ يَلِيْقُ لَيْقًا ولِيَاقَةً ولِيَاقًا ولَيَقَانًا بِفُلَانٍ: پناہ لینا اور چمٹنا ...... بِهِ الثَّوْبُ: بدن کے مناسب ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَالِقْتُ بَعْدَكَ بِاَرْضٍ" میں تیرے بعد کسی زمین میں نہیں رہا۔ "وَهٰذَا اَمْرٌ لَا يَلِيْقُ بِكَ وَلَا يَلِيْقُكَ" یہ کام تمہارے مناسب نہیں اور کہا جاتا ہے "مَا يَلِيْقُ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا" تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تم ایسا کرو۔ "وَفُلَانٌ لَا يَلِيْقُ بِبَلَدٍ" فلاں کسی شہر میں نہیں ٹھہرتا۔

لَيَّقَ الطَّعَامَ: کھانے کو نرم کرنا ...... الثَّرِيْدَ بِالسَّمْنِ: زیادہ گھی ڈالنا۔

اَلَاقَ الدَّوَاةَ اِلَاقَةً: صوف ڈالنا۔ اور روشنائی درست کرنا ...... فُلَانًا بِنَفْسِهِ: اپنے

ساتھ لگا لینا۔ کہا جاتا ہے "مَا الْتَاقَتْنِی الْبَصْرَةُ" یعنی میں بصرہ میں نہیں ٹھہرا "وفُلاَنٌ مَا يُلِيقُهُ بَلَدٌ" فلاں کسی شہر میں نہیں ٹھہرتا۔ "وفُلاَنٌ مَا تُلِيقُ يَدَهُ شَيْئاً" یعنی فلاں کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی "وَهٰذَا سَيْفٌ لاَ يَلِيقُ شَيْئاً" یعنی یہ ایسی تلوار ہے کہ ہر چیز کو کاٹ دیتی ہے۔

اِلْتَاقَ اِلْتِيَاقًا فُلاَنٌ بِفُلاَنٍ: دوستی کرنا۔

......لَهُ: چمٹنا......الرَّجُلُ: بے نیاز ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "اِلْتَاقَ قَلْبِيْ بِفُلاَنٍ" میرا دل فلان کے ساتھ لگ گیا۔

اِسْتَلاَقَهُ بِهٖ: چپکانا۔

اللَّيَاق: چراگاہ۔ ثابت قدمی۔ مستقل مزاجی۔

اللِّيَاق: آگ کا شعلہ۔

اللِّيق: ایک سیاہ چیز ہے جس کو سرمہ میں ملاتے ہیں۔

اللِّيَق: چھوٹے چھوٹے بادل کے ٹکڑے۔

اللِّيقَة: اسم ہے لاق سے۔ دوات کا صوف دیوار میں لگانے کی مٹی۔ ج لِيَق.

لَيْقَنَ الشَّيْءَ: تیل لگانا۔ اللَّيْقُونَةُ: خاص تیل۔

وَجْهٌ مُلْتَاقٌ خوبصورت و دل پسند چہرہ اور اصل مُلْتَاقٌ بِهٖ ہے۔

لاَيَلَهُ مُلاَيَلَةً: رات کے لئے اُجرت پر لینا اور کہا جاتا ہے "عَامَلَهُ مُلاَيَلَةً" لَيْل: سے جیسے "عَامَلَهُ مُيَاوَمَةً" یوم سے۔

أَلاَلَ الْقَوْمُ إِلاَلاً وَأَلْيَلُوْا إِلْيَالاً: رات میں داخل ہونا۔

لَيْلٌ لاَئِلٌ: لمبی کالی رات۔ مہینے کی کالی رات۔

اللَّيْل: رات (مذکر و مؤنث) ج اللَّيَالِي یا کی زیادتی کے ساتھ خلاف قیاس اور لَيَائِل بھی کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ لَيْلٌ واحد معنی میں جمع کے ہے اور اس کا واحد لیلہ ہے جیسے تَمْرٌ و تَمْرَةٌ اور کہا گیا ہے کہ لیل مثل لیلۃ ہے جیسے کہ عَشِيٌّ و عَشِيَّةٌ مگر فرق یہ ہے کہ لیل نہار کے مقابل ہے اور لیلہ: یوم کے۔

اللَّيْلِيُّ: لیل کی جانب منسوب۔ وہ شخص جو رات کو چلنا پسند کرے۔

لَيْلَى الْخَمْرِ: شراب کا اٹھنا۔ اُمُّ لَيْلَى: کالی شراب۔

لَيْلَةٌ لَيْلاَءُ وَلَيْلَى: سخت کالی طویل رات جیسے لَيْلٌ لاَئِلٌ.

اللَّيْلَة: رات یا لیل کا واحد۔ ج لَيْلاَت.

لَيْلٌ أَلْيَلُ وَمُلَيَّلٌ: سخت کالی طویل رات مانند لَيْلٌ لاَئِلٌ کے۔

اللِّيْم: صلح۔ شکل و صورت میں مشابہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ لِيْمُهُ" وہ اس کے شکل و صورت میں مشابہ ہے۔

اللَّيْمُون: لیمو (دخیل)

لاَنَ يَلِيْنُ لِيْنًا وَلَيَانًا وَلِيْنَةً: نرم ہونا۔ صفت لَيِّنٌ وَلَيْنٌ اور اسم اللَّيَان بمعنی نرمی۔

لَيَّنَ الشَّيْءَ تَلْيِيْنًا وَأَلاَنَهُ إِلاَنَةً وَأَلْيَنَهُ إِلْيَانًا: نرم کرنا۔ کہا جاتا ہے اَلاَنَ لِلْقَوْمِ جَنَاحَهُ: اس نے قوم سے نرم برتاؤ کیا۔

لاَيَنَهُ مُلاَيَنَةً وَلِيَانًا: نرمی کرنا۔ نرم برتاؤ کرنا۔ مداہنت کرنا۔

تَلَيَّنَ الشَّيْءُ تَلَيُّنًا: نرم ہونا......لِفُلاَنٍ: چاپلوسی کرنا۔

اِسْتَلاَنَ اِسْتِلاَنَةً الشَّيْءَ: نرم سمجھنا۔ نرم پانا۔

اللَّيَان: مص۔ آسودہ زندگی۔ کہا جاتا ہے "وَفِيْ لَيَانٍ مِنَ الْعَيْشِ" وہ آسودہ زندگی اور ناز و نعمت میں ہے۔

اللَّيْن: نرم۔ ج لَيْنُوْن اور اتباع کی بنا پر کہا جاتا ہے رَجُلٌ هَيْنٌ لَيْنٌ.

اللِّيْن: مص۔ عجوہ کھجور کے علاوہ ہر ایک قسم کی کھجور کا درخت واحد لِيْنَةٌ.

اللِّيْنَة. لِيْن کا مؤنث۔ لان کا اسم مرۃ۔ تکیہ اور اس کو نرمی کی بنا پر لِيْنَه کہتے ہیں۔

اللِّيْنَة: مص۔ لان کا اسم نوع۔ کمزوری۔ ڈھیلا پن۔ اللَّيَانَة: نرمی۔

اللَّيِّن: نرم۔ ج لَيِّنُوْن. وَأَلْيِنَاء.

الأَلْيَن: نرم۔ ج اُلاَيِن: بہت نرم۔

المَلْيَنَة: نرمی۔ کہا جاتا ہے "إِنَّهُ لَذُوْ مَلْيَنَةٍ" وہ نرمی و مہربانی والا ہے۔

المُلَيِّن مِنَ الأَدْوِيَةِ: قبض کش دوا۔

اللَّيْنُوْفَر وَالنَّيْلُوْفَر: کنول کا پھول۔

لاَهَ يَلِيْهُ لَيْهًا: چھپنا۔ بلند ہونا۔

اللِّيْوَان: ایوان۔ محل جو کشادہ ہو اور تین اطراف سے گھرا ہوا ہو۔

اللِّيَاء. بِالْيَاءِ الْعَيْنِ وَاللاَّمِ: ایک قسم کا سفید غلہ (...... وَاللَّيَاءُ) پانی سے دور جگہ۔

م

م : اَلْمِیْمُ: بنیادی حروف میں سے چوبیسواں حرف ۔ یہ حروف شفوی سے ہے۔

م: حرف ہے جو جمع ذکور پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے "ذٰلِکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ" اور کبھی حرفِ قسم ہوتا ہے اور لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسے "مَا لِلّٰہِ لَا فْعَلَنَّ" اور کبھی حرفِ جر کے بعد استفہام ہوتا ہے جیسے "بِـــمَ وعَلَامَ" کیوں؟ اور اصل میں یہ ما استفہامیہ ہے جس میں سے الف محذوف ہے اور میم کی حرکت فتحہ کی باقی رہ گئی۔

مَا: دو قسمیں ہیں۔ حرفیہ و اسمیہ۔

حرفیہ کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) نافیہ۔ جیسے "مَاهٰذَا بَشَرًا"۔

(۲) زائدہ۔ جیسے "فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ"۔

(۳) کافہ۔ جیسے "کَـاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ"۔

(۴) مصدریہ جیسے "وَضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ"۔

(۵) مصدریہ ظرفیہ جیسے "وَاَوْصَانِی بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا"۔

اسمیہ کی قسمیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) استفہامیہ اور اس سے غیر ذوی العقول کے متعلق سوال ہوتا ہے جیسے "مَا عِنْدَکَ" تمہارے پاس کیا ہے اور ذوی العقول کی صفات کے متعلق بھی سوال کیا جاتا ہے جیسے "مَازَیْدٌ" اس کے جواب میں مثلاً عاقل یا احمق کہا جائے گا۔

اور جب اس پر حرف جار داخل ہو تو الف محذوف ہوتا ہے اور فتحہ میم پر باقی رہتا ہے جیسے بِـــمَ وعَلَامَ اور کبھی میم ساکن کیا جاتا ہے۔

(۲) موصولہ جیسے "مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَاعِنْدَاللّٰهِ بَاقٍ"۔

(۳) وہ جو جزا کے لئے منتخب ہو جیسے "مَا یَفْعَلْ اَفْعَلْ"۔

( ) وہ جو تعجب کے لئے ہو جیسے "مَا اَحْسَنَ زَیْدًا"۔

(۵) وہ جو فعل کے ساتھ مصدر کی تاویل میں ہو جائے جیسے "بَلَغَنِیْ مَا صَنَعْتَ"۔

(۶) وہ جو نکرہ ہو اور اس کے لئے صفت لازم ہے جیسے "مَرَرْتُ بِمَا مُعْجِبٍ لَکَ"۔

(۷) وہ جو ابہام کے لئے ہو جیسے "اَعْطِنِی کِتَابًا مَا" یعنی کوئی کتاب مجھے دو۔ "جَاءَ لِاَمْرٍ مَا" کسی کام کے لئے آیا۔ اس کا نام ابہامیہ ہے اور "غَسَلْتُهٗ غَسْلًا نِعِمَّا" کی تقدیر غَسَلْتُهٗ نِعْمَ الْغَسْلُ ہے۔

الْـمَاهِیَةُ مِنَ الْاَمْرِ او الشَّیْءِ: حقیقت طبیعت قوام شی یا ہر وہ چیز جو ما ہو کے جواب میں واقع ہو۔

الماء: دیکھئے موہ۔

مَوُجَ (ک) مُؤُوْجَةً: بے وقوف ہونا۔ ...... الْمَاءُ: پانی کا کڑوا و کھاری ہونا۔

الْـمَاجُ: بے وقوف۔ مضطرب۔ اضطراب۔ کڑوا کھاری پانی۔

مَادَ (ف) مَـادًا. النَّبَاتُ اوالشَّجَرُ: نباتات کا لہلہانا۔ تروتازہ ہونا۔ ج م ... ا

بہتا ہوا ہونا۔ نرم و نازک ہونا۔

اَمَادَ الرِّیُّ النَّبَاتَ: نباتات کو تر و تازہ کرنا۔

اِمْتَادَ الْخَیْرَ: بھلائی حاصل کرنا۔

الْمَادُ و الْیَمْؤُوْدُ: تر و تازہ و نرم و نازک۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ او غُصْنٌ مَادٌ وَیَمْؤُوْدٌ وَجَارِیَةٌ مَائِدَةٌ وَیَمْؤُوْدٌ وَیَمْؤُوْدَةٌ" نرم و نازک (مرد یا شاخ یا لڑکی)

الْمَیْدُ: نازک۔ ناز پروردہ۔

مَارَ (ف) مَارًا السِّقَاءَ: وسیع کرنا ...... بَیْنَ الْقَوْمِ: فساد کرا دینا۔ فساد پرا کسانا۔

مَئِرَ (س) مَارًا. الْجُرْحُ: زخم کا خراب ہونا اور سوجنا ...... عَلٰی فُلَانٍ: دشمنی سوچنا۔

اِمْتَارَ عَلٰی فُلَانٍ: کینہ کرنا۔

مَاءَرَهٗ مِئَارًا و مُمَاءَرَةً: مفاخرت کرنا۔

ہٗ فِیْ فِعْلِهٖ: برابری کرنا۔ مَـاءَرَ بَیْنَ الْقَوْمِ: فساد ڈالنا۔ فساد پرا کسانا۔

تَمَاءَرَ تَمَاؤُرًا: ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

الْـمَئِیْرُ مِنَ الْاُمُوْرِ: سخت و دشوار (...... والمِئَرُ): فساد انگیز۔

الْمِئْرَةُ: عداوت۔ چغل خوری۔ ج مِئَرٌ۔

اَمْرٌ مَئِیْرٌ: سخت۔

مَاَسَ (ف) مَاْسًا عَلَیْهِ: غضبناک ہونا۔ بَیْنَ الْقَوْمِ: فساد انگیزی کرنا ...... الدَّبَّاغُ الْـجِلْدَ: چرم ساز کا کھال کو ملنا دلنا (...... ومَئِسَ) (س) مَاْسًا) الْجُرْحُ: زخم کا کشادہ ہونا۔

الْمَاْسُ: مص۔ وہ شخص جو کسی کی نصیحت قبول نہ کرے۔

الْـمَائِسُ والْمَآسُ والْمَؤُوْسُ والْمِمْاَسُ والْمِمْآسُ: چغل خور۔ فساد انگیز

ماشہ (ف) مَاشًا عَنْهُ بِكَذَا: دفع کرنا۔
ہٹانا۔ مَاشَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ: سیراب کرنا۔
مطر کو مَیْش کہتے ہیں۔
مَئِقَ (س) مَاقًا الصَّبِيُّ: سسکی لینا۔ صفت
مَئِقٌ ...... الرَّجُلُ: شدتِ غیظ سے رونے
لگنا۔
اَمْاَقَ: سسکی لینا۔
اِمْتَاقَ: سسکی لینا...... غَضَبُهُ: سخت غضبناک
ہونا...... اِلَى بِالْبُكَاءِ: روانسا ہونا۔
اَلْمَاقُ والمُؤْقُ والمُؤْقِ ج آماق وامآق
ومَوَاقٍ ومَآقٍ. والمُؤْقِيُّ والمَوْقِيُّ
والمَاقِي. ج مَآقٍ: ناک کی طرف کا گوشہ
چشم۔ المُؤْقُ والمُوقُ مِنَ الْاَرْضِ: زمین
کے پست کنارے۔ ج آمَاقٌ.
المَاقُ: زیادتی گریہ۔
المَاقَةُ: شرم وعار سے کراہت۔ شدتِ
غضب۔ حمیت۔
المَئِقُ: جلدی رو پڑنے والا اور اسی سے مثل
ہے "اَنَا تَئِقٌ واَنْتَ مَئِقٌ" دو مختلف مزاج
لوگوں پر بولی جاتی ہے اس لئے کہ تئق جلدی
سے شرارت کرنے والے کو اور مَئِق جلدی
سے رونے والے کو کہتے ہیں۔
المَاقَةُ: سسکی۔ گریہ وزاری کرنا۔
المَوَاقِي: ناک کی طرف کے آنکھ کے
گوشے واحد۔ مَاقِي.
مَالَ ومَئِلَ (ف س) ومَوُلَ (ک) مُؤُوْلَةً
ومَآلَةً: موٹا ہونا۔ صفت مَئِلٌ ومَآلٌ کہا جاتا
ہے "جَاءَهُ اَمْرٌ مَا مَالَ لَهُ مَالًا" اس پر ایسا
معاملہ آپڑا جس کے لئے وہ تیار نہیں تھا اور
نہ اس کو اس کا علم تھا۔
المَآلُ: جائے پناہ۔
المَآلَةُ: باغ۔ چکی۔ ج مِئَالٌ.
المُمْتَئِلُ: لمبا سیدھا مرد۔
المَالِجُ: کرنی۔ کہگل کرنے کا آلہ۔ ج
مَآلِجُ (دخیل) اس کے لئے فصیح عربی
المِسْيَعَةُ: ہے۔
مَامَاتٌ مَامَأَةً الشَّاةُ او الظَّبْيَةُ: بکری یا

ہرن کا ممیانا۔
مَانَ (ف) مَانًا. الرَّجُلَ: ناف پر مارنا۔
چوکنا رہنا۔ پرہیز کرنا...... القَوْمَ: نان ونفقہ
برداشت کرنا (اور مَانَ يَمُوْنُ اجوف واوی
سے بھی مستعمل ہے) "اَتَانِيْ هٰذَا الْاَمْرُ فَمَا
مَانْتُ لَهُ اَوْ مَا مَأَنْتُ مَأْنَهُ" مجھے یہ معاملہ
پیش آیا اور میں نے اس کی پرواہ نہیں کی اور
نہ مجھے اس کا علم ہوا۔ "واِمْاَنْ مَأْنَكَ
واشْاَنْ شَأْنَكَ" یعنی جو تمہیں اچھا معلوم
ہو کرو "واَنَا اَمْأَنُهُ".
مَأَّنَ تَمْئِيْنَةً. الشَّيْءَ: تیار کرنا...... فُلَانًا:
خبردار کرنا۔ جتانا (...... وَمَاءَنَ) فِي الْاَمْرِ:
غور کرنا' سوچنا۔
تَمَاءَنَ تَمَاؤُنًا الشَّيْءُ: پرانا ہونا۔ کہنہ ہونا۔
المَأْنَةُ: ناف۔ ناف کے اردگرد۔ ج مَأْنَاتٌ
و مُؤُوْنٌ خلاف قیاس (جیسے بَدْرَةٌ
وبُدُوْرٌ) (...... المَأْنُ) کر۔ المَأْنُ:
کدال۔
المُؤْنَةُ والمَؤُوْنَةُ: خوراک۔ سختی وبوجھ ج
مُؤَنٌ.
المَئِنَّةُ: علامت۔
المَمْأَنَةُ: سزاوار۔ لائق۔ مناسب۔ کہا جاتا
ہے "هُوَ مَمْأَنَةٌ لِكَذَا" یعنی وہ اس کے
مناسب ہے۔
مَا اَيَمْؤُوْ مُؤَاءً السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں
میاؤں کرنا۔
مَا اَيَمْؤُوْ مَأْوًا. الجِلْدَ: کھال کو پھیلانے
کے لئے کھینچنا...... بَيْنَهُمْ: فسادانگیزی کرنا۔
تَمَأَّى تَمَئِّيًا الجِلْدُ: کھال کھینچ کر چوڑی
ہونا...... الشَّرُّ بَيْنَهُمْ: فساد پھیلنا۔
المَأْوَةُ: پست زمین ج مَأْوٌ.
مَأَى يَمْأَى مَأْيًا. الجِلْدَ: کھال کو کھینچنا۔
القَوْمَ: اپنے کو شامل کرکے سو (۱۰۰) پورا
کرنا۔ قوم کو مَمْئِيُّوْنَ کہتے ہیں...... بَيْنَهُمْ:
فسادانگیزی کرنا...... فِي الْاَمْرِ: مبالغہ کرنا
...... الشَّجَرُ: درخت کا پتوں والا ہونا۔
اَمْأَى اِمْآءً. القَوْمُ: سو (۱۰۰) ہونا۔ صفت

مُمْؤُوْنَ. القَوْمَ: اپنے آپ کو شامل کرکے
سو (۱۰۰) پورا کرنا۔
تَمَأَّى تَمَئِّيًا. السِّقَاءُ: کشادہ ہونا۔ کھنچنا۔
الشَّرُّ بَيْنَ القَوْمِ: فساد پھیلنا۔
المِائَةُ: سو (۱۰۰) ج مِئَاتٌ ومِئُوْنَ ومِئُوْنَ
ومِئِيٌّ: اور نسبت کے لئے مِئَوِيٌّ. لفظ مائۃ:
میں الف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔ کہا
جاتا ہے "شَارَطَهُ مُمَاءَاةً" یعنی اس نے سو
(۱۰۰) کی شرط کی جیسے کہا جاتا ہے شَارَطَهُ
مُؤَالَفَةً یعنی ہزار کی شرط کی۔
مَتَّهُ (ن) مَتًّا: کھینچنا...... الحَبْلَ: رسی کو بغیر
چرخی کے کھینچنا...... اِلَى فُلَانٍ بِقَرَابَةٍ: تعلق
پیدا کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَتَّتْ بَيْنَنَا رَحِمٌ
مَاتَّةٌ" ہمارے درمیان قرابت قریبہ ہے......
ہٗ: قرابت ڈھونڈنا۔
مَاتَّ فُلَانًا: قرابت یاد دلانا۔
المَاتَّةُ ج مَوَاتُّ والمَتَّاتُ: وسیلہ۔
قرابت۔ رشتہ داری۔
مَتَاهُ (ف) مَتْوًا بِالْعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔
مَتَحَ (ف) مَتْحًا الْمَاءَ: پانی نکالنا......
الدَّلْوَ وبِهَا: ڈول کھینچنا۔ صفت مَاتِحٌ
ومَتُوحٌ فُلَانًا: مارنا پچھاڑنا...... الشَّيْءَ:
اکھیڑنا...... الشَّجَرَةَ: کاٹنا...... الخَمْسِيْنَ:
پچاس کے قریب ہونا۔
مَتَّحَ ومَتَّحَ واَمْتَحَ. الجَرَادُ: ٹڈی کا
انڈے دینے کے لئے زمین پر دم کو پٹکنا۔
اِمْتَتَحَ الشَّيْءَ: جڑ سے کھینچنا۔
تَمَتَّحَتِ الْاِبِلُ فِي سَيْرِهَا: اپنے ہاتھوں
سے آرام لینا۔
المَتُوْحُ: پانی نکالنے والا ڈول۔ بِئْرٌ مَتُوْحٌ:
قریب پانی والا کنواں۔
المَتَّاحُ: بہت لمبا۔ کہا جاتا ہے يَوْمٌ مَتَّاحٌ
وفَرْسَخٌ مَتَّاحٌ.
مَتَخَ (ن ض) مَتْخًا الشَّيْءَ: اکھیڑنا' کاٹنا
...... الجَرَادُ: ٹڈی کا انڈے دینے کے لئے
زمین پر دم مارنا...... بِالدَّلْوِ: کھینچنا...... ہٗ
بِالسَّهْمِ: تیر مارنا...... فُلَانًا: مارنا اور دور کرنا

......الشَّیْ: بلند ہونا......فِی الشَّیْ: گڑنا ......بِسَلْحِهٖ: بیٹ کرنا......الشَّیْ: بلند کرنا ......الْخَمْسِیْنَ: پچاس کے قریب ہونا الْجَارِیَةَ: جماع کرنا۔

اِمْتَاخَ الشَّیْ: کھینچنا۔

عُوْدٌ مَتِیْخٌ: نازک لمبی لکڑی۔

مَتَدَ (ن) مُتُوْدًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔

مَتَرَ (ن) مَتْرًا الشَّیْ: کاٹنا......الْحَبْلَ: رسّی کھینچنا......بِسَلْحِهٖ: بیٹ کرنا...... الْجَارِیَةَ: جماع کرنا۔

تَمَاتَرَ: گرنا۔ تَمَاتَرَ و الشَّیْ: کھینچنا۔

اِمْتَرَ اِمْتَارًا. الْحَبْلَ: رسّی کھینچنا (اس کی اصل اِمْتَتَرَ ہے پہلی تاء کو میم سے بدل دیا گیا ہے)

الْمِتْرُ: میٹر۔

الْمِتْیُوْرُوْ گِرَاف: موسمی حالات کی تبدیلی کا پتہ بتانے والا آلہ۔

مَتَزَ (ن) مَتْزًا بِسَلْحِهٖ: بیٹ کرنا۔

مَتَسَ (ض) مَتْسًا الشَّیْ: اکھیڑنے کے لئے جھکانا (......(ن) مَتْسًا) بِالْخَبْسِ: پاخانہ کرنا۔

مَتِشَتْ (س) مَتَشًا عَیْنُهٗ: آنکھ کا دھوپ یا بھوک کی وجہ سے چندھیا جانا۔ صفت امتش: مؤنث مَتْشَاء. ج مُتْش.

مَتَشَ (ض) مَتْشًا الشَّیْ: انگلیوں سے بکھیرنا۔ جمع کرنا......اَخْلَافَ النَّاقَةِ: آہستہ آہستہ دوہنا۔

الْمَتَشُ و الْمَتَشُ: جوانوں کے ناخن کی سفیدی۔

مَتَعَ (ف) مَتْعًا و مُتْعَةً بِالشَّیْ: لے جانا۔

مَتَعَ (ف) مُتُوْعًا الشَّیْ: لمبا ہونا...... النَّهَارُ: دن کا بلند ہونا......النَّبِیْذُ: نبیذ کا سخت سرخ ہونا......الرَّجُلُ: زیرک ہونا...... السَّرَابُ: دن کے ابتدائی حصہ میں بلند ہونا ......الْحَبْلُ: رسّی کا مضبوط ہونا (......مَتْعًا و مُتُوْعًا) بِفُلَانٍ: جھوٹ بولنا (......مَتْعًا و مُتْعَةً) بِالشَّیْ: لے جانا۔

مَتُعَ (ک) مَتَاعَةً الرَّجُلُ: زیرک ہونا۔

مَتَّعَ الشَّیْ: لمبا کرنا......هُ اللّٰهُ: طویل عمر دینا۔

......هُ اللّٰهُ بِكَذَا: مدت تک نفع اٹھانے دینا۔

......الْمَرْأَةَ الْمُطَلَّقَةَ: مطلقہ عورت کو متعہ دینا۔

اَمْتَعَهُ اللّٰهُ بِكَذَا: مدت تک نفع اٹھانے دینا۔ اور کہا جاتا ہے "اَبْقَاكَ اللّٰهُ وَ اَمْتَعَ بِكَ" یعنی اللہ تمہاری عمر دراز کرے۔ اَمْتَعَ بِمَالِهٖ: فائدہ اٹھانا......عَنْ كَذَا: بے نیاز ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَمْتَعَنِیْ بِفِرَاقِهٖ: اس نے اپنے فراق وجدائی کا سامان مجھے دیا۔

تَمَتَّعَ و اسْتَمْتَعَ بِكَذَا و مِنْ كَذَا: مدت تک فائدہ اٹھانا......بِمَالِهٖ: آسودگی کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ تَمَتَّعَ: حج تمتع کرنا۔

الْمَتْعُ و الْمُتْعُ: مکر۔

الْمُتْعَةُ و الْمِتْعَةُ اسم ہے تَمْتِیْعٌ: کا۔ تھوڑا توشہ۔ تھوڑی خوراک۔ شکار یا کھانا جس سے فائدہ اٹھایا جائے کہا جاتا ہے "اَبْغِنِیْ مُتْعَةً اَعِیْشُ بِهَا" میرے لئے تھوڑی سی خوراک تلاش کرو جس سے زندگی بسر کر سکوں الْمُتْعَة: مشکیزہ، ڈول، رسّی۔ مُتْعَةُ الْمَرْأَةِ: قمیص، ازار، چادر جو مطلقہ عورت کو دیا جائے اور اس کو مُتْعَةُ الطَّلَاقِ بھی کہتے ہیں۔ ج مُتَعٌ و مِتَعٌ.

الْمَتَاعُ: چاندی وسونے کے علاوہ سامان زندگی۔ ہر وہ چیز جس کو انسان پہنے یا بچھائے۔ ہر وہ چیز جس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے کہا جاتا ہے "اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ" ج اَمْتِعَة جج اَمَاتِعُ و اَمَاتِیْعُ.

اَلْمَاتِعُ: ہر چیز کا لمبا۔ ہر چیز کا عمدہ۔ نہایت عمدہ۔ بہت سرخ شراب وسرکہ۔ جھکی ہوئی ترازو۔ مضبوط بٹی ہوئی رسّی۔ رَجُلٌ مَاتِعٌ: افعالِ خیر میں کامل۔

مَتَكَ (ن) مَتْكًا الشَّیْ: کاٹنا۔

مَاتَكَهٗ مُمَاتَكَةً فِی الْبَیْعِ: بیع کی مہارت میں غالب ہونا۔

تَمَتَّكَ الشَّرَابَ: گھونٹ گھونٹ پینا۔

الْمَتْكُ و الْمُتْكُ و الْمُتُكُ: مکھی کی ناک۔ لیموں۔ سوسن۔ مَتْكُ الذُّبَابِ: مکھی کی بیٹ۔

مَتَلَ (ن) مَتْلًا الشَّیْ: ہلانا۔ زور سے ہلانا۔

مَتُنَ (ک) مَتَانَةً: مضبوط وقوی ہونا۔ صفت مَتْنٌ و مَتِیْنٌ.

مَتَنَ (ن) مُتُوْنًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔ ......الرَّجُلُ: قسم کھانا۔ سفر کرنا......بِفُلَانٍ: پورے دن ساتھ چلنا......الشَّیْ: کھینچنا...... الْكَبْشَ: مینڈھے کے بیضہ کو مع رگوں کے نکالنا......هٗ بِالسَّوْطِ: کوڑے سے بہت مارنا۔

مَتَنَ (ن وض) مَتْنًا و اَمْتَنَ: پیٹھ پر مارنا۔

مَتَّنَ الشَّیْ: مضبوط بنانا......الدَّلْوَ: ڈول کو مضبوط باندھنا......الْخَیْمَةَ: خیمہ کو مضبوط کسنا......الطَّعَامَ: مصالحے سے عمدہ بنانا...... لِمَنْ سَابَقَهٗ: آگے بڑھنے والے سے یہ کہنا کہ فلاں مقام پر آگے بڑھ جاؤ اور میں تم سے آ کر مل جاؤں گا۔

مَاتَنَ فُلَانًا: ٹالنا۔ بہت دور کر دینا......هٗ فِی الشِّعْرِ: مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "بَیْنَهُمَا مُمَاتَنَةٌ" ان کے درمیان ہر چیز میں مقابلہ ہے "مَاتَنَ الرَّجُلُ" جیسا معاملہ اس کے ساتھ کیا گیا ہے ویسا ہی کرنا۔

تَمَاتَنَ الشَّاعِرَانِ فِی الشِّعْرِ: باہم مقابلہ کرنا۔

الْمَتْنُ: مص پیٹھ (مذکر ومؤنث) مَتْنُ الشَّیْ: چیز کا ظاہری حصہ۔ مَتْنُ الْاَرْضِ: زمین کا بلند و ہموار حصہ...... الطَّرِیْقِ: راستہ کا وسط......الْكِتَابِ: کتاب کی اصل عبارت شرح وحاشیہ کے علاوہ...... اللُّغَةِ: لغت کے اصول وقواعد اور اس کے مفردات۔ کہا جاتا ہے "سَارَ مَتْنَ النَّهَارِ"

یعنی سارے دن چلتا رہا۔ مَتْنَا الظَّھْر: پیٹھ
کے دونوں طرف کے پہلو ج مِتَان ومُتُوْن۔
المَتْنَۃ: سخت و بلند زمین۔ مَتْنَۃُ الظَّھْرِ: پیٹھ کا
پہلو۔ ج مِتَان ومُتُوْن۔
المَتِیْن: مضبوط۔ قوی۔ کہا جاتا ہے "حَبْلٌ
مَتِیْنٌ" مضبوط رسّی۔ "وَرَأْیٌ مَتِیْنٌ وفِیْ
رَأْیِہٖ مَتَانَۃٌ" سنجیدہ رائے۔ اس کی رائے
میں سنجیدگی ہے اور متین اللہ تعالیٰ کے اسمائے
حسنیٰ میں سے ہے یعنی باری تعالیٰ قوی و
غالب ہے اس کو افعال میں مشقت اور
کلفت لاحق نہیں ہوتی۔ ج مِتَان۔
المِتَان: دو ستونوں کے درمیان کا فاصلہ۔ ج
مُتُن۔
التَّمْتِیْن: مص (...... والتِّمْتَان): خیمہ کی
رسیاں۔ ج تَمَاتِیْن۔
المَاتِن: فا۔ متن کتاب کا لکھنے والا۔
سَیْرٌ مُمَاتِنٌ: سفر بعید۔ کہا جاتا ہے "سَارَ
سَیْرًا مُمَاتِنًا" وہ تیز چلا۔
مَتِہَ (س) مَتَھًا: گمراہی میں مبتلا ہونا۔
مَتَہَ (ف) مَتْھًا الدَّلْوَ: ڈول کھینچنا۔
تَمَتَّہَ: حیران ہونا۔ بے وقوف ہونا۔ بغیر
خوبی کے وصف کا طالب ہونا۔ تکبر کرنا۔
بعید ہونا۔ مبالغہ کرنا۔ گمراہی و بے وہودہ
باتوں میں مشغول ہونا۔
تَمَاتَہَ عَنِ الشَّیْءِ: غفلت برتنا...... القَوْمُ:
دور ہونا۔
مَتَا یَمْتُو مَتْوًا۔ الشَّیْءَ: کھینچنا۔ مَتَاہُ بِالْعَصَا:
لاٹھی سے مارنا۔
امْتَی اِمْتِاءً: بری چال چلنا۔ زیادہ رزق
والا ہونا۔ بڑی عمر والا ہونا۔
تَمَتَّی: لغت ہے تمطّی میں بمعنی انگڑائی
لینا۔
مَتٰی: اسم استفہام ہے زمانہ کے لئے۔ اسم
شرط ہے جملہ شرطیہ کے دونوں فعلوں کو جزم
دیتا ہے جیسے مَتٰی اَضَعِ الْعِمَامَۃَ تَعْرِفُوْنِیْ۔
مَتٰی یَمْتِیْ مَتْیًا۔ الشَّیْءَ: کھینچنا۔
مَثَّ (ن) مَثًّا۔ العَظْمُ: ہڈی سے گودا بہہ
جانا...... الرِّزْقُ والسِّقَاءُ: ٹپکنا...... الرَّجُلُ:
موٹاپے کی وجہ سے پسینہ آنا کہا جاتا ہے
"جَاءَ یَمُثُّ" جبکہ کوئی موٹا آدمی آئے اور
اس کی کھال پر موٹائی کی وجہ سے کچھ تیل کا
سا اثر معلوم ہو۔ مَثَّ یَدَہٗ: رومال سے ہاتھ
پونچھنا...... شَارِبَہٗ: مونچھ کی چکناہٹ کو
ہاتھ سے پونچھنا۔ الجُرْحَ: زخم سے پیپ
اور مادہ فاسد کو صاف کرنا...... الحَدِیْثَ:
بات پھیلانا۔ نَبْتٌ مَثَاثٌ: ترگھاس۔
مَثَجَ (ن) مَثْجًا الشَّیْءَ: ملانا...... فُلَانًا:
کھلانا...... البِئْرَ: کنواں صاف کرنا......
بِالْعَطِیَّۃِ: بخشش کرنا۔
مَثَدَ (ن) مَثْدًا بَیْنَ الحِجَارَۃِ: چھپ کر
گھات میں بیٹھنا اور دیدبانی کرنا......
الرَّجُلَ: دیدبان مقرر کرنا۔
المَاثِد: فا۔ نگہبان۔ دیدبان۔
مَثَطَ (ن) مَثْطًا: ہاتھ سے زمین میں کسی چیز
کو گاڑنا۔
مَثِعَتْ (ن س ف) مَثْعًا المَرْأَۃُ: عورت کا
بری چال چلنا۔
تَمَثَّعَ: بجو کا چلنا۔
المَثْعَاءُ: بدبودار بجو۔
مَثَلَ (ن) مُثُوْلًا فُلَانًا: مانند ہونا......
القَمَرُ: ظاہر ہونا۔ غائب ہونا...... الرَّجُلُ:
زمین سے چمٹنا۔ اپنی جگہ سے ہٹنا ......
التِّمْثَالَ: مجسمے بنانا...... فُلَانًا بِفُلَانٍ:
مشابہت دینا۔
مَثَلَ (ن ض) مَثْلًا ومُثْلَۃً بِالرَّجُلِ: عذاب
دینا...... بِالْقَتِیْلِ: مثلہ کرنا۔ ناک، کان
وغیرہ کاٹنا۔
مَثَلَ (ک ن) مُثُوْلًا بَیْنَ یَدَیْ فُلَانٍ: کسی
کے سامنے کھڑا ہونا۔
مَثُلَ (ک) مَثَالَۃً: افضل ہونا۔
مَثَّلَ تَمْثِیْلًا الشَّیْءَ لِفُلَانٍ: ہوبہو تصویر
بنانا...... الحَدِیْثَ وبِالْحَدِیْثِ: بیان کرنا۔
مَثَّلَ بِفُلَانٍ: عذاب دینا...... بِالْقَتِیْلِ: مثلہ
کرنا...... المِثَالَ: نمونہ بنانا...... التَّمَاثِیْلَ:
مجسمے بنانا (...... تَمْثِیْلًا وتَمْثَالًا) الشَّیْءَ
بِالشَّیْءِ: مشابہت دینا۔
مَاثَلَہٗ مُمَاثَلَۃً: مشابہت دینا۔ مَاثَلَہٗ بِفُلَانٍ:
تشبیہ دینا۔
أَمْثَلَہٗ۔ فُلَانًا وبِہٖ: مانند بنانا...... الحَاکِمُ
فُلَانًا: قصاص میں قتل کرنا...... الحَاکِمَ فُلَانًا
مِنْ فُلَانٍ: قصاص لینا۔
تَمَثَّلَ الحَدِیْثَ وبِالْحَدِیْثِ: بیان کرنا......
الشَّیْءَ: مثال کا تصور کرنا...... لَہٗ الشَّیْءُ:
تصور ہونا...... بِالشَّیْءِ: مثال دینا۔ کہا جاتا
ہے "ھٰذَا البَیْتُ مَثَلٌ یُتَمَثَّلُ بِہٖ" یہ شعر
مثال ہے جس کی مثال دی جاتی ہے......
مِنْہُ: بدلہ لینا...... بَیْنَ یَدَیْہِ: سامنے کھڑا
ہونا۔ تَمَثَّلَ مِثَالًا: نمونہ بنانا...... بِہٖ: مشابہ
ہونا۔
اِمْتَثَلَ المَثَلَ وبِالْمَثَلِ: بیان کرنا......
الأَمْرَ: فرمانبرداری کرنا...... الشَّیْءَ: نمونہ پر
بنانا...... الطَّرِیْقَۃَ: پیروی کرنا...... مِنَ
القَاتِلِ: قصاص لینا۔
تَمَاثَلَ الشَّیْئَانِ: باہم مشابہ ہونا...... العَلِیْلُ
مِنْ عِلَّتِہٖ: بیمار کا اچھے ہونے کے قریب
ہونا۔
المِثْل: شبہ۔ نظیر۔ مشابہ۔ ج امثال (مذکر و
مؤنث واحد تثنیہ جمع سبھی کے لئے آتا ہے)
کہا جاتا ہے "ھُوَ وھِیَ وھُمَا وھُمْ وھُنَّ
مِثْلُہٗ" اور مھم امثالھم بھی بولا جاتا ہے۔
و"فُلَانٌ مُسْتَرَادٌ لِمِثْلِہٖ" یعنی اس کے مانند
طلب کیا جاتا ہے اور اس پر بخل کیا جاتا ہے
اور ایسا ہی ہے "ھُوَ مُسْتَرَادَۃٌ لِمِثْلِھَا"۔
المَثَل: مشابہ۔ نظیر۔ (لغت ہے مثل میں)
صفت۔ بات۔ کہاوت (کہاوت کے الفاظ
میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوتا) عبرت۔ دلیل۔
ج اَمْثَال۔
المُثْلَۃ: آفت۔ ناک، کان کاٹنا۔ المُثُلَۃ
والمَثُلَۃ: سزا۔ عذاب۔ المَثُلَۃ: اُمم ماضیہ
کی عبرت ناک سزائیں۔ ج مَثُلات۔
المِثَال: مقدار۔ شبہ۔ قصاص۔ بستر۔ چیز۔

ج اَمْثِلَة ومُثْل ومُثُل.

المَثَالَة: فضیلت۔ اچھی حالت۔

الاُمْثُولَة: شعر جو مثال میں پیش کیا جائے ج اَمَاثِيل واُمْثُولَات.

اَلْـمَثَـالِيَّةُ: ایک فلسفی مذہب جو چیزوں کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں بقول ان کے یہ خیالی چیز ہے۔ اس کو اَلْـمَـنَـادِيَّة بھی بولتے ہیں۔

اَلتَّمَثُّل والتَّمْثِيْلُ فِي الْغِذَاءِ: غذا کی اصل صورت تبدیل ہو کر دوسری غذائیت والی شکل بننا۔

التِّمْثَال: تصویر۔ مجسمہ۔ ج تَمَاثِيْل.

المَثِيْل: شبیہ۔ نظیر۔ عمدہ۔ ج مُثُلٌ.

المَاثِل: فا۔ ج مُثَّلٌ جیسے خَادِم وخُدَم...... مِنَ الرُّسُوْمِ: مٹا ہوا نشان۔ کہا جاتا ہے مِثْلٌ مَاثِلٌ.

المَـاثِلَة۔ مَاثِل: کا مؤنث۔ چراغ دان۔ دیوٹ۔

الاَمْثَل: افضل۔ ج اَمَاثِل ومُثُل: مؤنث مُثْلٰى. اَمَاثِلُ القَوْمِ: قوم کے برگزیدہ لوگ۔ الطَّرِيْقَةُ: المُثْلٰى: اشبہ بالحق طریقہ اور کہا جاتا ہے اَلْـمَـرِيْضُ الْيَوْمَ اَمْثَلُ: مریض کی حالت آج اچھی ہے۔

مَثَمَـتْ مَثْمَثَةً ومَثْمَاثًا زِقُّ السَّمْنِ ونَحْوِهٖ: ٹپکنا اور اسم المَثْمَاث...... الفَتِيْلَةَ: بتی کو اچھی طرح سے تر کر دینا...... اَمْرَهُمْ: خلط ملط کرنا۔ الشَّئَ: ہلانا...... فُلَانًا: پانی میں غوطہ دینا۔

مَثِنَ (س) مَثَنًا: مثانہ میں پیشاب نہ رکنا۔ صفت اَمْثَنُ ومَثِنٌ۔ مؤنث مَثْنَاء مَثِنَةٌ.

مَثَنَ (ن ض) مَثْنًا الرَّجُلَ: مثانہ پر مارنا۔

مُثِنَ مَثْنًا: مثانہ کی بیماری والا ہونا۔ صفت مَمْثُوْنٌ ومَثِيْنٌ.

الـمَثَـانَة: پیشاب جمع ہونے کی جھلی۔ بچہ دانی۔ ج مَثَانَات.

مَجَّ (ن) مَجًّا الشَّرَابَ او الشَّئَ وبِهٖ مِنْ فَمِهٖ: کلی کرنا۔ اور بطور استعارہ کے کہا جاتا ہے "هٰذَا كَلَامٌ تَمُجُّهُ الْاَسْمَاعُ" یعنی یہ ایسا کلام ہے جس کو کان سننا نہیں چاہتے۔

مَجْمَجَ الْعِنَبُ: انگور کا پک کر میٹھا ہونا۔

اَمَجَّ الْعُوْدُ: لکڑی میں تری ہونا۔ الفَرَسُ: دوڑنے لگنا...... الرَّجُلُ: ملک میں پھرنا۔

اِنْمَجَّ: ٹپکنا۔

المَجّ: مص۔ ماش کے دانے۔

الـمَـاجُّ: فا۔ جس کے بڑھاپے کی وجہ سے رال ٹپک رہی ہو۔ ج مُجَّاج ومَاجُوْج.

المَجَاج: ٹہنی۔ شاخ۔

المُجَاج: تھوک۔ ماش کے دانے۔ مُجَاجُ النَّحْلِ: شہد۔ مُجَاجُ الْعِنَبِ: شراب۔ مُجَاجُ المزن: بارش۔ کہا جاتا ہے "خَبَزَ مُجَاجًا" اس نے چینا کی روٹی پکائی۔

المُجَاجَة: تھوک۔ مُجَاجَة الشَّئِ: نچوڑ۔

الـمَجْمَجُ: باچھوں کا ڈھیلا ہونا۔ انگوروں کی چٹنی۔

المَجَّاج: بہت کلی کرنے والا۔ کاتب۔

المُجُّ: پتھر پر شہد کے نقطے۔

الـمَـجَّة۔ مَجّ: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "مَـابَقِيَ فِي الْاِنَاءِ اِلَّا مَجَّة" برتن میں صرف کلی کے لائق پانی باقی رہا۔

المُجُج: شہد کی مکھیاں۔ مست لوگ۔

مَجَحَ (ف) مَـجْحًا ومَجِحَ (س) مَجَحًا وتَمَجَّحَ الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔ فخر کرنا۔ مَجَحَ الدَّلْوَ فِي الْبِئْرِ: ڈول کو کنوئیں میں حرکت دینا۔

المَجَّاح: متکبر۔

مَجَدَ (ن) مَجْدًا: بزرگوار ہونا...... فُلَانًا: بزرگی میں غالب ہونا...... الرَّاعِي الْاِبِلَ: چارے سے سیر کرنا۔

مَجَدَتْ (ن) مَجْدًا ومُجُوْدًا۔ الْاِبِلُ: بہت چارہ والی چراگاہ میں چر کر سیر ہونا۔ صفت مَاجِدَة۔ ج مَوَاجِد ومُجَّد ومُجُد.

مَجُدَ (ک) مَجَادَةً: بزرگوار ہونا۔ صفت مَاجِد ومَجِيْد۔ ج اَمْجَاد.

مَجَّدَ واَمْجَدَ۔ فُلَانًا: تعظیم کرنا۔ تعریف کرنا۔ بزرگی کی طرف نسبت کرنا...... العَطَاءَ: بہت بخشش کرنا...... لِفُلَانٍ مِنْ كَذَا: زیادہ کرنا کہا جاتا ہے "اَمْـجَدَهٗ ذَمًّا وشَتْمًا" اس نے اس کی بہت برائی کی بہت گالی دی "ونَزَلُوْا بِهِمْ فَاَمْجَدُوْهُمْ قِرًى" وہ لوگ ان کے مہمان ہوئے اور انہوں نے خوب خاطر تواضع کی۔ اَمْـجَدَتِ الْاِبِلُ: بہت چارہ والی چراگاہ میں چر کر سیر ہونا...... فُلَانٌ وَلَـدَهٗ ولِـوَلَـدِهٖ: بہترین ماؤں کا انتخاب کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰـؤُلَاءِ قَـوْمٌ اَمْـجَدَهُمْ اٰبَاؤُهُمْ" یہ لوگ وہ قوم ہیں جن کے باپ نے بہترین ماؤں کا انتخاب کیا۔ اَمْـجَدَ ومَجَّدَ الرَّاعِي الْاِبِلَ: چارے سے سیر کرنا۔

مَـاجَدَهٗ مِجَادًا ومُمَاجَدَةً: بزرگی میں مقابلہ کرنا۔

تَمَجَّدَ: بڑا بننا۔

تَـمَاجَدَ: باہم فخر کرنا۔ بزرگی بیان کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَـمَاجَدُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ" انہوں نے باہم فخر کیا۔

اِسْتَـمْجَدَ: بزرگی طلب کرنا۔ عمدہ صفات میں ممتاز ہونا۔

الـمَـجْـد: مص۔ عزت۔ بلندی۔ بلند زمین۔ ج اَمْجَاد.

الـمَـاجِد: فا۔ بزرگی والا۔ اچھے اخلاق والا۔ شَئٌ مَاجِدٌ: بہت چیز۔ مؤنث مَاجِدَة۔ ج مَوَاجِد.

الاَمْجَد: اسم تفضیل۔ ج اَمَاجِد.

الـمَجِيْدِيُّ: چاندی کا ایک سکہ۔ جو سلطان عبد المجید کی طرف منسوب ہے۔

مَجَرَ (ن) مَجْرًا: پیاسا ہونا۔

مَجِرَ (س) مَجَرًا مِنَ الْمَاءِ ونَحْوِهٖ: پیٹ بھرنا اور سیراب نہ ہونا۔

مَـجِرَتْ واَمْجَرَتِ الشَّاةُ: پیٹ میں بچے کے بڑے ہونے کی وجہ سے لاغر اور بوجھل

ہونا اور اُٹھ نہ سکنا۔
مَاجَرَ مِجَارًا ومُمَاجَرَةً و اَمْجَرَ فُلَانًا فِی الْبَیْعِ: زیادہ لینا۔ سود لینا۔
المَجْر: مص۔ اُونٹ اور بکری کے پیٹ کا بچہ۔ پیٹ کے بچہ کا خریدا جانا۔ بڑا لشکر۔ جوا۔ زیادتی اور سود۔ ہر چیز کا بہت۔ عقل۔
المَجَر: مص ملک ہنگری۔ ملک ہنگری کے رہنے والے۔ سونے کے سکہ کی ایک قسم۔ بکری کے پیٹ میں بچہ کی بڑائی۔
شَاةٌ مَجِرَةٌ: پیٹ میں بچہ کے بڑے ہونے کی وجہ سے دُبلی بکری۔
الاَمْجَر: دبلے جسم کے بڑے پیٹ والا۔
المِجَار: اُونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسی۔
المُمْجِر مِنَ النِّسَاءِ: جڑواں بچے جننے والی عورت۔ ج مَمَاجِر۔
مَجَّسَهُ: مجوسی بنانا۔
تَمَجَّسَ: مجوسی ہونا۔
المَجُوْس: آتش پرست یا آفتاب پرست واحد مَجُوْسِیٌّ اور مجوسی کا اطلاق کبھی جادوگر اور فلسفی پر بھی ہوتا ہے۔
المَجُوْسِيَّة. المجوسِی: کا مؤنث۔ آتش پرستی یا آفتاب پرستی۔
المَاجَشُوْن: ایک قسم کی کشتی۔ رنگے ہوئے کپڑے۔
مَجَعَ (ن) مَجْعًا ومَجْعَةً وامْتَجَعَ وتَمَجَّعَ: کھجوریں کھانا اور دودھ پینا۔
مَجِعَ (س) ومَجُعَ (ک)
مَجَاعَةً: مخول کرنا۔ بے شرم ہونا۔
مَاجَعَهُ مُمَاجَعَةً: باہم مخول کرنا۔
مَجَّعَ تَمْجِیْعًا: کھجور دودھ ملا ہوا کھلانا۔
اَمْجَعَ الْفَصِیْلَ: اُونٹ کے بچے کو برتن سے دودھ پلانا۔
تَمَاجَعَا: باہم مخول کرنا۔
المِجْع والمَجِع والمُجْعَة: جاہل۔ بے وقوف۔ المِجع: مخول کرنے والا۔
المَجْعَة والمجعة والمُجْعَة والمَاجِعَة: مخول کرنے والی بے حیا عورت۔

المَجْعَة والمِجَعَة: جاہل عورت۔
المِجَاع والمِجَاعَة والمُجَّاعَة: مخول کرنے والا۔ بے حیا۔
المَجِیْع: کھجور دودھ ملا ہوا کھانا۔
المُجَاعَة: کھجور دودھ ملے ہوئے کھانے کا بقیہ۔
مَجَلَتْ (ن) مَجْلًا ومُجُوْلًا ومَجِلَتْ (س) مَجَلًا وامْجَلَتْ يَدُهُ: کام کرنے سے آبلہ پڑنا۔ (عوام بَقْبَقَتْ يَدُهُ کہتے ہیں۔ اَمْجَلَ الْعَمَلُ يَدَهُ: آبلہ ڈالنا۔
تَمَجَّلَ رَأْسُهُ قَیْحًا دَمًا: خون پیپ سے بھرنا۔
المَاجِل: ما۔ پہاڑ کے دامن اور وادی کا پانی۔
المَجْل: مص۔ آبلہ۔
المَجْلَة: آبلہ ج مِجَال ومَجْل (عوام بَقْبُوْقَة کہتے ہیں)
مَجْمَجَ الْكِتَابَ: بے نقطہ اور بے اعراب کے لکھنا...... فِیْ حَدِیْثِهِ: صاف نہ بیان کرنا۔
المَجْمَاج: ڈھیلا ڈھالا۔ بہت اور موٹے گوشت والا۔
مَجَنَ (ن) مُجُوْنًا. الشَّیْءُ: موٹا اور سخت ہونا۔ (...... مُجُوْنًا ومُجْنًا ومَجَانَةً: مخول کرنا اور بے حیا ہونا۔ صفت مَاجِن ج مُجَّان.
تَمَاجَنَ: باہم مخول کرنا۔
تَمَجَّنَ: بتکلف مخول کرنا۔ مخول کرنے والے کا ساعمل کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَمَجَّنَ فِیْ كَلَامِهِ" اس نے اپنی گفتگو میں مخول کیا۔
المِمْجَان: بہت مخول کرنے والا۔ بہت کافی کہا جاتا ہے "مَاءٌ مَجَّان" کافی اور بہت پانی۔
المَجَّان: مفت۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَهُ اَوْ فَعَلَهُ مَجَّانًا" اس نے مفت لیا یا کیا" وهذا الشَّیْءُ لَكَ مَجَّانٌ" یہ چیز تمہارے لئے مفت ہے۔

يُوَزَّعُ مَجَّانًا وَلَا يُبَاعُ: مفت تقسیم کیا جائے بیچا نہ جائے۔
طَرِیْقٌ مُمَجَّنٌ: لمبا راستہ۔
المُمَاجِن: اُونٹنی جو باوجود بہت جفتی ہونے کے حاملہ نہ ہو۔
المَنْجَنُوْن: رہٹ۔ بڑے ڈول کی چرخی۔ زمانہ۔ ج مَنَاجِیْن.
مَحَّ (ف ن) مَحًّا ومَحِیْحًا ومُحُوْحًا ومُحُوْحَةً وامَحَّ الثَّوْبُ: کپڑے کا پرانا ہونا...... الْاَثَرُ: نشان کا مٹنا...... الدَّارُ: گھر کا بے نشان ہونا۔
المَحُّ والمَاحُّ: پرانا کپڑا۔
المُحّ: خالص (...... والمُحَّة): انڈے کی زردی۔
المُحَاح: بھوک۔
الاَمَحّ: موٹا۔
المَحَّاح: بڑا جھوٹا۔ صرف باتوں سے خوش کرنے والا۔
مَحُتَ (ک) مَحَاتَةً الْیَوْمُ: دن کا گرم ہونا۔
مَحَتَ (ف) مَحْتًا فُلَانًا: غضبناک کرنا۔
المَحْت: گرم دن۔ ہر چیز کا سخت۔ عقلمند۔ تیز خاطر۔ خالص۔ کہا جاتا ہے "هُوَ عَرَبِیٌّ مَحْتٌ بَحْتٌ" وہ خالص عربی ہے ج مُحَتَاء ومُحُوْت.
مَحَجَ (ف) مَحْجًا. الرَّجُلُ: تیز چلنا...... الْعُوْدَ واللَّحْمَ: لکڑی یا گوشت چھیلنا...... اللَّبَنَ: دودھ بلونا...... الجِلْدَ: کھال کو نرم کرنے کے لئے ملنا...... الدَّلْوَ: کنویں میں ڈول کو ہلانا...... شَيْئًا عَنْ شَيْءٍ: ہٹانا...... الرِّیْحُ الْاَرْضَ: غبار اڑاتے جانا...... الْجَارِیَةَ: جماع کرنا۔
مَحِجَ (س) مَحَجًا الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔
مَاحَجَهُ مِحَاجًا ومُمَاحَجَةً: ٹال مٹول کرنا۔
المَحَّاج: بڑا جھوٹا۔
المَحَارَة: ج ورکو دیکھو۔

مَحَزَ (ف) مَحْزًا ومِحَازًا الرَّجُلَ: سینہ پر مکا مارنا......الْجَارِیَۃَ: جماع کرنا۔
مَحَسَ (ف) مَحْسًا الْجِلْدَ: نرم کرنے کے لئے کھال کو متنا اور دباغت دینا۔
الاَمْحَس: ماہر دباغ۔
مَحَشَ (ف) مَحْشًا الْجِلْدَ: گوشت سے کھال جدا کرنا......طَعَامٌ: بہت کھانا۔
السَّیْلُ مَا مَرَّ عَلَیْہِ: بہالے جانا......الْجَارِیَۃَ: جماع کرنا (...... مَحْشَۃً) وَجْھَہٗ بِالسَّیْفِ: چہرہ پر تلوار مار کر کھال چھیل دینا (...... وامْحَشَ) الحَرُّ او النَّارُ الْجِلْدَ: کھال کو جلانا۔
اِمْتَحَشَ: جلنا......فُلَانٌ غَضَبًا: غصہ سے بھڑک اٹھنا......الْقَمَرُ: چاند کا غائب ہونا......النَّارُ: آگ کا جلانا۔
المَحَاش: گھر کا سامان۔
المِحَاش: مختلف قبائل کے لوگ جو عہد و پیمان کرنے کے لئے آگ کے گرد جمع ہوں۔
المُحَاش: جلا ہوا۔
سَنَۃٌ مَحُوْشٌ ومُمْحِشَۃٌ: خشک سال جو ہر چیز کو جلا دے۔
مَحَصَ (ف) مَحْصًا الظَّبْیُ فِیْ عَدْوِہٖ: ہرن کا تیز دوڑنا......المَذْبُوْحُ بِرِجْلِہٖ: تڑپنا......بِفُلَانٍ الْاَرْضَ: پٹک دینا......فُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ: بھاگنا......الْبَرْقُ: بجلی کا چمکنا......اللّٰہُ مَا بِکَ: زائل کرنا......الشَّیْءَ: ہر عیب سے پاک صاف کر دینا......الذَّھَبَ بِالنَّارِ: پگھلا کر کھوٹ سے جدا کرنا......السِّنَانَ: بھالے کو صیقل کرنا......الْحَبْلَ: رسی کو مضبوط بٹنا۔
مَحَصَ الشَّیْءُ: گھٹنا۔ کہا جاتا ہے "مَحَصَ اللّٰہُ عَنْ فُلَانٍ ذُنُوْبَہٗ" اللہ تعالیٰ فلاں کو گناہوں سے پاک صاف کر دے......اللَّحْمَ: گوشت کو پٹھے سے صاف کرنا۔ ومَحَّصَہٗ عَنْہُ: دور کرنا۔ صاف کرنا۔
مَحَّصَ الرَّجُلَ: آزمائش کرنا۔

اَمْحَصَ مِنَ الْمَرَضِ: تندرست ہونا۔
اَمْحَصَتِ الشَّمْسُ: گہن سے نکلنا اور صاف ہونا۔ اَمْحَصَہٗ عَنْہُ: دور ہونا۔
تَمَحَّصَ الظَّلَامُ: تاریکی چھٹ جانا۔
اِنْمَحَصَ الْوَرَمُ: ورم کا گھٹ جانا۔
اِنْمَحَصَتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا روشن ہونا......فُلَانٌ مِنْ یَدِہٖ: نکل بھاگنا۔
اِمْتَحَصَ الظَّبْیُ فِیْ عَدْوِہٖ: ہرن کا چھلانگیں مارنا۔
المَحِص مِنَ الْجِبَالِ او الْاَوْتَارِ: نرم رسی یا تانت۔
المَحْصُ والمُمَحَّصُ والمَحِیْصُ والمَمْحُوْصُ مِنَ الْخَیْلِ: مضبوط و قوی گھوڑا۔ المَحِیْصُ والمُمَحَّصُ مِنَ الْاَسِنَّۃِ: صیقل شدہ بھالے۔
المَحَّاص: اسم مبالغہ۔ بَرْقٌ مَحَّاصٌ: چمکنے والی بجلی۔
الاَمْحَص: جھوٹے سچے سب کا عذر سننے والا۔
مَحُضَ (ک) مُحُوْضَۃً نَسَبُ الرَّجُلِ و مَحُضَ الرَّجُلُ فِیْ نَسَبِہٖ: خالص نسب ہونا۔
مَحِضَ (س) مَحْضًا وامْتَحَضَ: خالص دودھ پینا۔
مَحَضَ (ف) مَحْضًا فُلَانًا الْوُدَّ او النُّصْحَ: خالص دوستی یا خیر خواہی کرنا......الرَّجُلَ: خالص دودھ پلانا۔
اَمْحَضَ فُلَانًا الْوُدَّ او الْحَدِیْثَ: خالص دوستی کرنا۔ راست گفتاری کرنا۔ لَہُ النُّصْحَ: خالص خیر خواہی کرنا۔
مَاحَضَہُ الْوُدَّ: خالص دوستی کرنا۔
اِمْتَحَضَ الرَّجُلُ: خالص دودھ پینا۔
اِسْتَمْحَضَ: خالص دودھ مانگنا۔
المَحْضُ: مص۔ مِنَ اللَّبَنِ ونَحْوِہٖ: خالص۔ ج مِحَاض کہا جاتا ہے "عَرَبِیٌّ مَحْضٌ" و "عَرَبِیٌّ مَحْضًا" یعنی خالص نسب عربی۔ مصدر ہونے کی وجہ سے واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے آتا ہے اور تانیث و تثنیہ و جمع بھی جائز ہے۔
المَحِضُ والمَاحِضُ: خالص دودھ کا خواہش مند اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَاحِضٌ" خالص دودھ پینے والا۔ جیسے لَبَنٌ سے لَابِنٌ یعنی دودھ والا۔
الاُمْحُوْضَۃ: خالص خیر خواہی۔
المَحُوْض: خالص۔ مؤنث مَمْحُوْضَۃ کہا جاتا ہے فِضَّۃٌ مَمْحُوْضَۃٌ: خالص چاندی۔
مَحَطَ (ف) مَحْطًا ومَحَّطَ الْوَتَرَ: درست و ہموار کرنے کے لئے تانت پر انگلی پھیرنا......السَّھْمَ: تیر چلانا۔
اِمْتَحَطَ الْبَعِیْرُ: اونٹ کا دوڑنا......السَّیْفَ: تلوار سونتنا......الرُّمْحَ: نیزہ کھینچنا۔
عَامٌ مَاحِطٌ: کم بارش کا سال۔
مَحَقَ (ف) مَحْقًا الشَّیْءَ: باطل کرنا۔ مٹانا۔ اللّٰہُ الشَّیْءَ: گھٹانا بے برکت کرنا......فُلَانًا: ہلاک کرنا......الحَرُّ الشَّیْءَ: جلانا۔
مُحِقَ الرَّجُلُ: موت کے قریب ہونا۔
مَحَّقَ الشَّیْءَ: باطل کرنا۔ مٹانا۔
اَمْحَقَ الْمَالُ: ہلاک ہونا......الرَّجُلُ: مال میں بے برکتی والا ہونا......الْقَمَرُ: مہینہ کی آخری رات یا آخری تین راتوں میں ہونا۔
تَمَحَّقَ وانْمَحَقَ وامَّحَقَ وامْتَحَقَ: مضمحل ہونا۔ باطل ہونا۔ مٹنا۔ وامْتَحَقَ الحَرُّ الشَّیْءَ: جلانا......النَّبَاتُ: شدت گرمی سے خشک ہونا اور جلنا......الرَّجُلُ: موت کے قریب ہونا......الشَّیْءُ: بے برکت ہونا۔ وانْمَحَقَ الْھِلَالُ: چاند آخری مہینہ میں دکھائی نہ دینا۔
المَحْق: مص۔ کھجور کے قریب قریب لگے ہوئے پودے۔
المَحْقَۃ: ہلاکت۔
المَحَاق والمُحَاق والمِحَاق: مہینہ کی آخری رات یا آخری تین راتیں۔

سِنَانٌ مَحِیْقٌ: باریک وتیز بھالا۔
الماحِق: فا۔ مَاحِقُ الصَّیْفِ: سخت گرمی یَوْمٌ مَاحِقٌ: سخت گرم دن۔
الاَمْحَق: بے برکت۔
المَمْحَقَة: باعث بے برکتی۔
مَحَکَ (ف) مَحْکًا ومَحِکَ (س) مَحَکًا وامْحَکَ وتَمَحَّکَ الرَّجُلُ: گفتگو میں جھگڑا کرنا۔ بھاؤ کرنے میں جھگڑنا۔ صفت مَحِکٌ ومَاحِکٌ ومَحْکان.
اَمْحَکَ الْخُصُوْمُ فُلانًا: غضبناک کرنا۔
مَاحَکَ مُمَاحَکَةً فُلانًا: جھگڑا کرنا۔
تَمَاحَکَ الخَصْمَان: باہم جھگڑا کرنا۔
المُتَمَحِّک: بداخلاق' جھگڑالو۔
مَحِلَ (س) ومَحَلَ (ف) مَحْلاً ومُحُوْلاً ومَحُلَ (ک) مَحَالَةً المَکَانُ: قحط زدہ ہونا۔ صفت مَاحِل.
مَحَلَ (ف) ومَحِلَ (س) ومَحُلَ (ک) مَحْلاً ومِحَالاً بِهٖ اِلَی الاَمِیْرِ: چغل خوری کرنا۔ صفت مَاحِل ومَحُول ومَحَّال. مَحَلَ بصَاحِبِهٖ: بہتان رکھنا۔
مَحَّلَ فُلانًا: مضبوط کرنا......الشَّیْءَ: لمبا کرنا۔
مَاحَلَهٗ مِحَالاً ومُمَاحَلَةً: مکر کرنا۔ قوت معلوم کرنے کیلئے باہم زور آزمائی کرنا۔ دشمنی کرنا۔ ہٹانا۔ جھگڑا کرنا۔
اَمْحَلَ الْمَکَانُ: قحط زدہ ہونا۔ صفت مُمْحِل والاَرْضُ مُمْحِلٌ ومُمْحِلَةٌ: قحط زدہ زمین......المَطَرُ: بارش رکنا......القَوْمُ: قحط زدہ ہونا۔ صفت مُمْحِلُوْنَ......اللّٰهُ الاَرْضَ: قحط زدہ کرنا۔
تَمَحَّلَ الشَّیْءَ وَلَهٗ: حیلہ کرنا......لِفُلانٍ حَقَّهٗ: حق حاصل کرنے کی تدبیر کرنا......الدَّرَاهِمَ: پرکھنا۔
تَمَاحَلَ القَوْمُ: باہم کید ومکر کرنا۔ تَمَاحَلَتْ بِهِمُ الدَّارُ: دور ہونا۔

المَحْل: فریب۔ مکر۔ غبار۔ شدت۔ قحط۔ بارش کا نہ ہونا اور زمین کا خشک ہونا۔ سخت بھوک۔ ج مُحُوْل وامْحَال کہا جاتا ہے رَجُلٌ مَحْلٌ: غیر مفید مرد۔
المَاحِل: فا۔ جھگڑالو۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُهٗ مَاحِلاً" میں نے اس کو متغیر اللون دیکھا۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ مَاحِلٌ ومَحْلٌ ومَحْلَةٌ ومَحُوْلٌ ومَحُوْلَةٌ" قحط زدہ زمین اور جمع کے لئے اَرْضُوْنَ مَحْلٌ ومُحُوْلٌ.
المَحَال: بڑی چرخی۔ ایک قسم کا زیور۔
المِحَال: کید۔ مکر۔ جھگڑا۔ عذاب۔ شدت وقوت۔ ہلاک ہونا۔ ہلاک کرنا۔ حیلوں سے کسی مقصد کو طلب کرنا۔ تدبیر۔ دشمنی۔
المَحَالَة: بڑی چرخی۔ اُونٹ وغیرہ کی ریڑھ کی ہڈی کا ایک مہرہ۔ لکڑی جس پر کھڑے ہو کر کھگل کریں۔ ج مَحَال اور مَحَال کی جمع مُحُل اور کہا جاتا ہے "لاَمَحَالَةَ" یعنی ضرور ولابدی۔
المِحَل: وہ شخص جو دھتکارا جائے یہاں تک کہ تھک جائے۔ اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مِحَلٌ" یعنی حیلہ گر۔ مکار۔
المَحَّال: مکار۔ دغاباز۔ شیطان۔
اَرْضٌ مُمْحِلٌ ومُمْحِلَةٌ: قحط زدہ زمین۔
المُتَمَاحِل: بہت لمبا تڑنگا مرد یا اونٹ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مُتَمَاحِلٌ" بہت لمبا تڑنگا مرد۔ "ورَاَیْتُهٗ مُتَمَاحِلاً" یعنی میں نے اس کو دیکھا کہ اس کے بدن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ فَلاةٌ مُتَمَاحِلَةٌ: دو کنارے والا میدان۔ فِتْنَةٌ مُتَمَاحِلَةٌ: ایسا فتنہ جو ختم ہونے میں نہ آئے۔
اَرْضٌ مِمْحَال: قحط زدہ زمین۔
المُمْحَلَة: دودھ کا مشکیزہ۔
مَحَنَ (ف) مَحْنًا فُلانًا: آزمانا......هٗ عِشْرِیْنَ سَوْطًا: کوڑے مارنا......الفِضَّةَ: چاندی کو تاؤ دے کر صاف کرنا۔ اسم المِحْنَة: ہے......الثَّوْبَ: کپڑے کو پہن کر پرانا کرنا......فُلانًا شَیْئًا: دینا......البِئْرَ: کنوئیں کی صفائی کرنا......النَّاقَةَ: اُونٹنی کو چلا کر تھکانا......الجَارِیَةَ: جماع کرنا (......ومَحَنَ) الاَدِیْمَ: چمڑے کو نرم کرنا۔
اِمْتَحَنَ الشَّیْءَ: آزمائش کرنا......القَوْلَ: غور کرنا۔ سوچنا......الفِضَّةَ: چاندی کو تاؤ دے کر صاف کرنا۔
المَحْن: مص۔ ہر چیز کا نرم۔ تمام دن چلنے یا اور کسی کام سے تھکن۔ کہا جاتا ہے "کَانَ فِیْ مَحْنٍ" وہ مشقت میں تھا۔ المَحْن: عطیہ۔
المِحْنَة: آزمائش۔ ج مِحَن.
مَحَا یَمْحُوْ ویَمْحِیْ مَحْوًا ومَحْیًا الشَّیْءَ: مٹانا۔ صفت مفعولی۔ مَمْحِیٌّ ومَمْحُوٌّ کہا جاتا ہے "مَحَتِ الرِّیْحُ السَّحَابَ والصُّبْحُ اللَّیْلَ" ہوا نے بادل کو پراگندہ کر دیا اور صبح نے رات کو زائل کر دیا۔
اِمَّحَا یَمَّحُوْ ویَمَّحِیْ مَحْوًا وامْحَی وامْتَحَی الشَّیْءُ: مٹنا (امتحی امحی میں ایک ضعیف لغت ہے)
تَمَحَّی تَمَحِّیًا مِنَ القَوْمِ: معافی کی درخواست کرنا۔
المَحْو: مص۔ چاند کا سیاہ داغ۔
المَحْوَة: محا کا اسم مرۃ۔ شرم وعار۔ بارش اس لئے کہ زمین کی خشکی کو دور کر دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے "صَابَتِ الاَرْضَ مَحْوَةٌ" زمین پر بارش ہوئی اور کہا جاتا ہے "هَبَّتْ مَحْوَةُ" بغیر لام کے اور ضمہ کے ساتھ۔ یعنی بادشمالی چلی۔
المِمْحَاة: میل صاف کرنے کا چیتھڑا۔
مَحَاهُ یَمْحَاهُ ویَمْحِیْهِ مَحْیًا مٹانا (لغت ہے مَحَا واوی میں)
مَخَجَ (ف) مَخْجًا وتَمَخَّجَ وتَمَاخَجَ الدَّلْوَ او بالدَّلْوِ: بھرنے کے لئے ڈول ہلانا۔ مَخَجَ الجَارِیَةَ: جماع کرنا۔
تَمَخَّجَ المَاءُ: حرکت دینا۔
مَخَخَ وتَمَخَّخَ وامْتَخَّ العَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔
اَمَخَّ العَظْمُ: گودے والی ہونا۔ اَمْخَتِ

الشَّاةُ : موٹی ہونا...... العُوْدُ: لکڑی کا تر ہونا...... الزَّرْعُ: پُرمغز ہونا۔

المُخُّ : ہڈی کا گودا۔ بھیجا۔ آنکھ کی چربی۔ خالص۔ ج مِخَاخ ومِخَخة : کہا جاتا ہے "لا اَرَیٰ لِاَمْرِکَ مُخًّا" میں تمہارے معاملہ میں کوئی خیر نہیں دیکھتا ہوں۔ والمُخَّہ : گودے کا ٹکڑا۔ کہا جاتا ہے "هٰؤُلاءِ مُخُّ القَوْمِ ومُخَّةُ القَوْمِ" یعنی یہ لوگ قوم کے افضل ہیں۔

المَخُّ: نرم۔

المُخَاخة :ہڈی کا گودا جو چوسنے سے منہ میں آئے۔

المَخِيخ : گودے والی ہڈی۔ شَاةٌ مَخِيخَة : گودے والی یعنی موٹی بکری۔ ج مَخَائخ. اِبلٌ مَخَائخ : عمدہ اونٹ۔ کہا جاتا ہے "لَہٗ لِسَانٌ مُمِخٌّ" یعنی زبان آور اور قادر الکلام ہے۔

مَخَرَتْ (ف ن) مَخْرًا ومُخُوْرًا السَّفِيْنَةُ : آواز کے ساتھ پانی کو چیرنا۔ مَخَرَ الأَرْضَ : زمین کو کھیتی کے لئے کھودنا۔ اچھی کھیتی کے لئے پانی دینا...... السَّابِحُ: ہاتھوں سے پانی کو پھاڑنا۔ الذِّئْبُ الشَّاةَ: بھیڑیے کا بکری کا پیٹ پھاڑنا۔

مَخِرَ (ف) مَخَرَ البَيْتَ : عمدہ سامان لے لینا۔

اِمْتَخَرَ وتَمَخَّرَ واسْتَمْخَرَ الرِّيحَ : ہوا کی طرف پیٹھ کرنا۔ اِمْتَخَرَ العَظْمَ : ہڈی سے گودا نکالنا...... الشَّيْءَ : اختیار کرنا۔

المَخْرُ: مص بَنَاتُ مَخْرٍ : پتلے سفید بادل۔

المَخْرة. مخر : کا اسم مرۃ۔ منہ کی بدبو (...... والمِخْرة والمُخْرة) : پسند کی ہوئی چیز۔

المَاخِرَة. مَاخِر : کا مؤنث۔ کشتی۔ ج مَوَاخِر.

المَاخُوْر : بدکاروں کی مجلس۔ بدکاروں کا اڈا۔ بدکاری کے اڈے کا متولی۔ ج مَوَاخِر و مَوَاخِيْر.

مَخْرَقَ مَخْرَقَةً: جھوٹ گھڑنا۔

مِخْرَاق: کَڑ پا۔ ج مَخَارِيْق.

تَمَخَّسَ تَمَخُّسًا: بہت ہلنا۔

مَخَضَ (ن ف ض) مَخْضًا اللَّبَنَ : دودھ بلونا۔ مکھن نکالنا۔ صفت مفعولی مَخِيْض ومَمْخُوْض. الشَّيْءَ : بہت ہلانا...... الرَّأْيَ: خوب غور کرنا...... بِالدَّلْوِ: بھرنے کے لئے ڈول ہلانا...... البِئْرَ بِالدَّلْوِ : کنوئیں میں سے ڈول سے بہت پانی نکالنا۔

مَخِضَتْ (س) مِخَاضًا ومَخَاضًا ومُخِضَتْ ومَخُضَتْ وتَمَخَّضَتْ الحَامِلُ : دردِ زہ میں مبتلا ہونا۔ صفت مَاخِض. ج مُخَّض و مَوَاخِض.

اَمْخَضَ اللَّبَنُ : دودھ کے بلوئے جانے کا وقت قریب ہونا...... الرَّجُلُ: قریب الولادۃ اونٹنیوں کا مالک ہونا۔

اِمْتَخَضَ وتَمَخَّضَ اللَّبَنُ: مکھن نکلا ہوا ہونا۔ مکھن نکالنے کے برتن میں ہلنا...... الوَلَدُ: بچے کا پیٹ میں حرکت کرنا۔

تَمَخَّضَتِ السَّمَاءُ : برسنے کے قریب ہونا۔ تَمَخَّضَ الدَّهْرُ بِالفِتْنَةِ: فتنہ ظاہر کرنا اور کہا جاتا ہے "تَمَخَّضَتِ اللَّيْلَةُ عَنْ صَبَاحِ سُوْءٍ" رات ختم ہوگئی اور اس کے بعد بُری صبح آئی۔

اِسْتَمْخَضَ اللَّبَنُ: دیر میں جمنے والا ہونا۔

اِسْتَمْخَضَتِ الحَامِلُ بِوَلَدِهَا: حاملہ کا دردِ زہ میں مبتلا ہونا۔

المَخَاض :دردِ زہ۔

الاِمْخَاض :دودھ جب تک مکھن نکالنے کے برتن میں رہے۔

المِمْخَض والمِمْخَضَةُ :مشکیزہ۔ مکھن نکالنے کا برتن۔ ج مَمَاخِض.

مَخَطَ (ف ن) مَخْطًا الشَّيْءَ: کھینچ کر لمبا کرنا۔ الجَمَلُ بِهٖ : تیز دوڑنا...... الرَّجُلُ فِي الأَرْضِ : تیز چلنا...... الوَلَدُ: لڑکے کا باپ کے مشابہ ہونا۔ ...... غَرْسَ فُلَانٍ : پودے میں پانی دینا اور نگہبانی کرنا...... السَّيْفَ: تلوار سونتنا ...... المُخَاطَ : رینٹ صاف کرنا...... الصَّبِيَّ: بچے کی رینٹ صاف کرنا...... ہٗ بِيَدِهٖ : مارنا (...... مَخْطًا ومُخُوْطًا) السَّهْمُ: تیر کا پار ہونا۔ صفت مَاخِط.

مَخَّطَ الوَلَدَ : بچے کی ناک سے رینٹ صاف کرنا۔

اَمْخَطَ السَّهْمَ: تیر کو پار کرنا۔

اِمْتَخَطَ الشَّيْءَ: چھین لینا۔ اُچک لینا...... السَّيْفَ: تلوار سونتنا۔

اِمْتَخَطَ وتَمَخَّطَ : رینٹ صاف کرنا۔ و تَمَخَّطَ الرَّجُلُ: چلنے میں لڑکھڑانا۔

المَخْط: مص۔ راکھ۔ چھوٹا کپڑا۔

المُخَاط : رینٹ۔ ج اَمْخِطَة. مُخَاطُ الشَّيْطَانِ : وہ چیز جو دوپہر کے وقت میں مکڑی کے جالے کی مانند اوپر سے نیچے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اس کو مُخَاطُ الشَّمْسِ ولُعَابُ الشَّمْسِ بھی کہتے ہیں۔

المُخَاطِيُّ: رینٹ والا۔

المَخِط: فیاض سردار۔ ج اَمْخَاط.

المَخْطَة. مَخَط : کا اسم مرۃ۔ ایک مرتبہ میں جتنی رینٹ صاف کی جائے۔

المُخْل عِنْدَ المُوَلَّدِيْن :لوہے وغیرہ کا آلہ جس سے بڑے بڑے پتھر اٹھائے جائیں یا توڑے جائیں۔ ج اَمْخَال ومُخُوْل.

المَاخِل: بھاگنے والا۔

مَخْمَخَةٌ: گودا نکالنا۔

مَخَنَ (ن) مَخْنًا: رونا...... البِئْرَ: کنوئیں سے پانی نکالنا...... العُوْدَ: لکڑی چھیلنا...... الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

مَخَنَ (ن) مَخْنًا ومُخُوْنًا: لمبا ہونا۔ صفت مَخْن ومَخِن مؤنث مَخْنَة ومَخِنَة.

المِخَنُّ: لمبا مرد۔

المِخَنَّة. المِخَنّ: کا مؤنث۔ گھر کا صحن۔

مَخَى الرَّجُلَ عَنِ الأَمْرِ :الگ کردینا۔ دور کردینا۔

اَمْخَى اِمْخَاءً و اَمَّخَى اِمِّخَاءً وتَمَخَّى

وامتخى اِلَيهِ: عذر خواہی کرنا...... مِنهُ: بیزار ہونا۔ وتمخى العظمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔

مَدَّ (ن) مَدًّا الشّئَ وبالشّئِ: پھیلانا' کھینچنا...... اللّٰهُ عُمرَهُ: عمر طویل کرنا...... مِنَ الدَّوَاةِ: قلم میں روشنائی لینا...... النَّهرُ او البَحرُ: دریا یا سمندر کا چڑھنا۔ پانی زیادہ کرنا (لازم و متعدی) کہا جاتا ہے "قَلَّ مَاءُ رَكِيَّتِنَا فَمَدَّتهَا رَكِيَّةٌ اُخرىٰ" ہمارے کنوئیں کا پانی کم ہو گیا تو دوسرے کنوئیں نے اس کے پانی کو زیادہ کر دیا" وهٰذَا الوَادِي يَمُدُّ فِي وَادِي كَذَا" یہ وادی دوسری وادی کے پانی کو زیادہ کرتی ہے" و مَدَّ نَظرَهُ اِلَيهِ" اس نے اس کی طرف بلند نگاہ ڈالی۔ مَدَّ الاَرضَ: کھاد یا دوسری مٹی ڈالنا...... الحَرفَ: کھینچ کر پڑھنا...... الاِبِلَ: پانی میں جو یا آٹا یا تل ملا کر پلانا...... السِّرَاجَ بِالسَّلِيطِ: چراغ میں تیل ڈالنا ...... فِي السَّيرِ: گزرنا۔ مَدَّ وَاَمَدَّ الرَّجُلَ: مہلت دینا۔ اعانت کرنا۔ فریاد رسی کرنا ......هُ فِي غَيِّهِ: گمراہی میں زیادتی کرنا...... الجُندَ: فوج کی مدد کرنا...... النَّهَارُ: دن کا چڑھنا۔ بلند ہونا...... الدَّوَاةَ: روشنائی ڈالنا۔ دوات میں روشنائی یا پانی زیادہ کرنا اور ایسا ہی "مَدَّ القَلَمَ" قلم میں روشنائی لگانا۔ اَمَدَّ فِي مَشيِهِ: ناز و انداز سے چلنا۔ اَمَدَّهُ اللّٰهُ فِي الخَيرِ: زیادہ کرنا...... اَجَلَهُ: طویل کرنا اور مؤخر کرنا...... فُلَانًا بِمَالٍ: دینا...... الكَاتِبَ: قلم میں ایک ڈوبا دینا...... البَعِيرَ: پانی میں جو یا آٹا یا تل ملا کر پکانا...... وَاَمَدَّ الجُرحُ: زخم میں پیپ ہونا۔

مَدَّدَ الشَّئَ: پھیلانا۔

مَادَّهُ مِدَادًا وَمُمَادَّةً: کھینچنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ مَادَّهُ الثَّوبَ: ایک دوسرے کے کپڑے کو کھینچنا۔

تَمَادَّا الثَّوبَ: باہم مل کر کھینچنا۔

تَمَدَّدَ وَامتَدَّ: پھیلنا۔ انگڑائی لینا۔ تَمَدَّدُوا الشَّئَ بَينَهُم: کھینچنا۔ اِمتَدَّ بِهِمُ السَّيرُ: طویل ہونا...... فِي مِشيَتِهِ: ناز و انداز سے چلنا...... اِلَى الشَّئِ: دیکھنا...... النَّهَارُ: دن کا آدھا ہونا۔

اِستَمَدَّ القَومُ الاَمِيرَ عَلَى العَدُوِّ: مدد طلب کرنا...... مِنَ الدَّوَاةِ: روشنائی لینا۔

المَدُّ: مص۔ سیلاب۔ ج مُدُود. مُنتَهىٰ کہا جاتا ہے "بَينِي وَبَينَهُ قَدرَ مَدِّ البَصَرِ" میرے اور اس کے درمیان منتہائے نظر کی مقدار فاصلہ ہے۔ دن کا بلند ہونا کہا جاتا ہے "اَتَيتُهُ مَدَّ النَّهَارِ وَمَدَّ الضُّحىٰ" میں اس کے پاس دن چڑھنے کے وقت آیا۔ مَدُّ البَحرِ: دریا کا چڑھنا۔

المَدُّ وَالمَدَّةُ: حرف کو کھینچ کر پڑھنے کی علامت۔

المُدُّ: ایک پیمانہ جس کی مقدار اہل عراق کے نزدیک دو رطل اور اہلِ حجاز کے نزدیک ایک اور تہائی رطل ہے۔

المَدَّةُ: مدکا اسم مرۃ۔ قلم کا ایک مرتبہ دوات میں ڈالنا۔

المُدَّةُ: زمانہ کا حصہ قلیل ہو یا کثیر۔ غایت زمانی یا مکانی کہا جاتا ہے "لِهٰذِهِ الاُمَّةِ وَالاَرضِ مُدَّةٌ"۔ قلم کا ایک ڈوبا۔ ج مُدَد.

المِدَّةُ: مدکا اسم نوع۔ پیپ۔

المدد: مدد۔ فریاد رسی کہا جاتا ہے "اَمدَدتُهُ بِمَدَدٍ" میں نے اس کو قوت پہنچائی میں نے اس کی اعانت کی۔

المِدَّانُ وَالاِمِدَّانُ: کھاری یا بہت سخت کھاری پانی۔ وہ زمین جہاں سے پانی رسے۔

المِدَادُ: مص۔ روشنائی۔ گوبر یا کھاد۔ چراغ میں جو تیل ڈالا جائے۔ مثال و طریقہ۔ تم کہتے ہو "هُم عَلىٰ مِدَادٍ وَاحِدٍ" وہ ایک مثال پر ہیں و "سُبحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ السَّمٰوَاتِ" یعنی آسمان کی تعداد کے مطابق۔

المَادَّةُ: المَادُّ کا مؤنث۔ جس سے کسی چیز کی ترکیب و قوام ہو۔ المَادَّةُ الاُولىٰ: وہ جس سے کسی چیز کا حصول بالقوہ ہو۔ ج مَوَادُّ. مَادَّات. مَوَادُّ اللُّغَةِ: الفاظ لغت۔ مَوَادُّ العِلمِ: مباحث علم۔

المَادِّيُّ: منسوب اِلَى المَادَّةِ: دہریہ جو اس بات کا قائل ہو کہ صرف مادہ ہی کا وجود ہے۔

الاَمِدَّةُ: تانا۔

الاُمدُود: عادت۔

المَدِيدُ: کھینچا ہوا۔ لمبا۔ کہا جاتا ہے "قَدٌّ مَدِيدٌ" لمبا قد۔ "فُلَانٌ مَدِيدُ القَامَةِ" فلاں لمبے قد کا ہے۔ مؤنث مَدِيدَةٌ. مُدَّةٌ مَدِيدَةٌ: طویل مدت۔ ج مُدَد: چارہ۔ پانی میں جو یا آٹا یا تل ملا ہوا۔ اوزان شعر میں سے ایک وزن۔

المُدَيدَةُ: تھوڑی سی مدت (مدت کی تصغیر)

المَمَدُّ: مصدر میمی۔ چیز کے کھینچنے کی جگہ۔

المُمتَدُّ: اوزان شعر میں ایک وزن جس کو بعض متاخرین نے استعمال کیا ہے۔ وزن اس کا فاعلن فاعلاتن چار مرتبہ ہے۔

المَمدُود: مفع۔ مَالٌ مَمدُودٌ: بہت مال۔

المَمدُودُ فِي عِلمِ الصَّرفِ: ہر وہ اسم معرب جس کے آخر میں ہمزہ ہو اور اس سے پہلے الف زائدہ ہو جیسے صحراء۔

مَدَحَهُ (ف) مَدحًا وَمِدحَةً: تعریف کرنا۔

مَادَحَهُ: تعریف کرنا۔

تَمَدَّحَ: غیر واقعی اوصاف پر فخر کرنا۔ خود بخود تعریف کرنا...... الرَّجُلُ: تعریف کرنا...... اِلَى النَّاسِ: اپنی تعریف چاہنا۔

اِمتَدَحَ فُلَانًا: تعریف کرنا (...... وَامدَحَ): وسیع ہونا۔

تَمَادَحَ القَومُ: ایک دوسرے کی تعریف کرنا۔

المِدحَةُ اسم ہے مَدح سے۔ تعریف ج مِدَح.

المَدِيحُ ج مَدَائِحُ. وَالاُمدُوحَةُ. ج اَمَادِيحُ: تعریف۔

المَمَادِح: تعریفیں۔

مَدَخَ (ف) مَدْخًا: بڑا ہونا...... فُلَانًا: پوری مدد کرنا۔

مَادَخَه: خیر یا شر میں مدد کرنا۔

تَمَدَّخَ: تکبر کرنا۔ تَمَدَّخَتِ الْإِبِلُ: اونٹ کا پُر گوشت اور چربی والا ہونا...... النَّاقَةُ: اونٹنی کا بل کھاتی ہوئی چلنا۔

تَمَادَخَ وامْتَدَخَ عَلَيْهِ: ظلم کرنا۔ تَمَادَخَ عَنْهُ: سستی و کاہلی کرنا۔

المَادِخ والمَدِيخ والمِدْيَخ: معظم و معزز۔

المَدُوخ والمُتَمَادِخ: جلد باز۔

مَدَرَ (ن) مَدْرًا ومَدَّرَ الْمَكَانَ: مٹی سے لیپنا...... الْحَوْضَ: حوض کے پتھروں کی جھری کو مٹی سے بند کرنا...... مَدَّرَ: بیٹ کرنا۔

مَدِرَ (س) مَدَرًا: بڑے پیٹ والا ہونا۔

تَمَدَّرَ: لیپا جانا۔ آلودہ ہونا۔

اِمْتَدَرَ. المَدَر: ڈھیلا لینا۔

المَدَر: مص۔ مٹی کا ڈھیلا۔ بغیر ریت کا کیچڑ۔ شہر اور دیہات اس لئے کہ اکثر ان کی عمارتیں مٹی کی ہوتی ہیں۔

المَدَرَة: مٹی کا ایک ڈھیلا۔ مَدَرَةُ الرَّجُلِ: مرد کا گھر کہا جاتا ہے فُلَانٌ سَيِّدُ مَدَرَتِهِ: فلاں اپنے شہر کا سردار ہے۔

المَدَرِيُّ: شہر کا رہنے والا۔

الأَمْدَر: بڑے پیٹ والا۔ بہت پاخانہ کرنے والا جو روکنے سے عاجز ہو۔ پھولے ہوئے پہلوؤں والا جس کے دونوں پہلو خاک آلود ہو گئے ہوں۔ گرد آلود۔

المَدْرَاء: بڑے پیٹ والی۔ بجو۔ بَنُو مَدْرَاء: شہر والے۔

مَكَانٌ مَدِيرٌ ومَمْدُورٌ: لیپی ہوئی جگہ۔

المَمْدَرَة والمِمْدَرَة: جہاں سے مٹی کے ڈھیلے لئے جائیں۔

اِبِلٌ مُمَدَّرَة: موٹے اونٹ۔

مَدَسَ (ن) مَدْسًا الْجِلْدَ ونَحْوَهُ: کھال وغیرہ کو ملنا۔

مَدِشَتْ (س) مَدَشًا عَيْنُهُ: بھوک وغیرہ سے چندھیانا...... يَدُهُ: ڈھیلے پٹھوں والا اور کم گوشت ہونا۔ صفت أَمْدَش مؤنث مَدْشَاء ج مُدْش۔

مَدَشَ (ن) مَدْشًا. مِنَ الطَّعَامِ: تھوڑا سا کھانا...... لِفُلَانٍ مِنَ الْعَطَاءِ: کم کرنا۔

مَدَّشَ وأَمْدَشَ: دینا۔

رَجُلٌ مَدَّاشُ الْيَدِ: چور۔

المَدْش: مص۔ تھوڑا عطیہ۔

المَدَش: مص۔ گرمی یا بھوک کی وجہ سے چندھا پن۔ ہاتھ کے پٹھوں کا ڈھیلا پن اور گوشت کی کمی۔ پاؤں کی پچکن۔ عورت کے پستان میں گوشت کی کمی۔ چہرہ کی سرخی اور سختی۔ بےوقوفی اور کہا جاتا ہے "مَابِهِ مَدَشٌ او مَابِهِ مَدَشَةٌ" اس کو کوئی مرض نہیں۔

المَدِش: بےوقوف۔

المَدَعَة: ناریل کا خول جس میں سے مغز نکال لیا گیا ہو۔

المَدْعِيُّ: نسب میں متہم۔

المِيْدَع: سمندر کی چھوٹی مچھلیاں۔

مَدَقَ (ن) مَدْقًا الصَّخْرَةَ: چٹان توڑنا۔

المِدَقْس: ریشم۔

تَمَدَّلَ بِالْمِنْدِيلِ: سر پر رومال لپیٹنا یا عمامہ باندھنا۔

المَدْل: کمینہ۔ جما ہوا دودھ۔

المِدْل: مرد کم گوشت لاغر بدن۔

المُدْلُوج: باز و بند۔ مَدْمَدَ: بھاگنا۔

مَدَنَ (ن) مُدُونًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا (غیر مستعمل فعل ہے)...... المَدِينَةَ: شہر میں آنا۔

مَدَّنَ. المَدَائِنَ: شہر آباد کرنا۔

تَمَدَّنَ: شائستہ و مہذب ہونا۔

تَمَدْيَنَ: نازپروردہ ہونا۔

المَدِينَة: شہر۔ قصبہ۔ ج مُدْن ومُدُن ومَدَائِن۔

المَدِينَة: مدینہ منورہ جس کا نام نبی کریم ﷺ کی ہجرت سے پہلے یثرب تھا۔ مَدِينَةُ السَّلَام: بغداد۔

المَدَائِن: بغداد کے قریب ایک شہر کا نام جس میں کسریٰ کا محل تھا۔ بڑے ہونے کی وجہ سے جمع کا لفظ اطلاق کیا گیا اور نسبت کے لئے مَدَائِنِي۔

المَدْيَن: شیر۔

المَدَان: ایک بت کا نام۔

مَدَهَ (ف) مَدْهًا: تعریف کرنا۔ صفت مادہ۔ ج مُدَّه۔

تَمَدَّهَ الرَّجُلُ: تعریف کرنا۔ خود بخود تعریف کرنا۔

مَادَى مُمَادَاةً فُلَانًا: مہلت دینا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يُمَادِيهِ أَحَدٌ" فلاں کا غایت تک کوئی مقابلہ نہیں کرتا۔

أَمْدَى إِمْدَاءً فُلَانًا: مہلت دینا۔ الرَّجُلُ: بڑی عمر والا ہونا۔ بہت دودھ پینا۔

تَمَادَى. فِي غَيِّهِ: دیر تک رہنا اور اصرار کرنا...... فِي الْأَمْرِ: انتہا کو پہنچنا...... بِنَا السَّفَرُ: سفر کا طویل ہونا۔

المَدَى والمَدْيَة والمِيدَاء: غایت انتہا۔ کہا جاتا ہے "بَلَغَ مَدَى الْحَيَاةِ ومَدْيَتَهَا ومِيدَاءَهَا" یعنی زندگی کی انتہا کو پہنچ گیا و"دَارِي بِمِيدَاءِ دَارِهِ" میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے "مَدْيَةُ الْقَوْسِ" کمان کا وسط۔

المُدْيَة والمَدْيَة والمِدْيَة: بڑی چھری۔ ج مُدًى ومِدًى ومُدْيَات ومَدَيَات۔

المُدْيُ: شام و مصر کا ایک پیمانہ جس میں ۱۹ صاع آتے ہیں۔ ج امداء۔

المَدِيُّ: جوہڑ۔ حوض کا نکلا ہوا پانی جو گندہ ہو گیا ہو۔ ج أَمْدِيَة۔

الأَمْدَى: اسم تفضیل کہا جاتا ہے "فُلَانٌ أَمْدَى الْعَرَبِ" فلاں عربوں میں سے بہت زیادہ معمر ہے۔

مُذ: دیکھو مُنْذُ۔

مَدِجَ (س) مَدْجًا وتَمَدَّجَ الشَّيْءُ: وسیع ہونا اور پھولنا۔ تَمَدَّجَ الْإِنَاءُ: برتن کا بھرنا

......البِطِّيخ: خربوزہ کا پختہ ہونا۔
مَذَجَ تَمْذِيجًا الشَّيْءَ: وسیع کرنا۔
مَذِحَ (س) مَذَحًا: رگڑ کھانے یا پسینہ آنے سے رانوں یا خصیوں یا سرینوں میں سوزش ہونا۔ صفت اَمْذَحُ.
تَمَذَّحَ الشَّيْءُ: چوسنا۔
الأَمْذَحُ: بدبودار۔
المَذَحُ: مص۔ جنگلی انار کے پھول کا شہد۔
تَمَذَّحَ الرَّجُلُ: چوسنا۔
المَذَخُ: جنگلی انار کے پھول کا شہد۔
مَذِرَتْ (س) مَذَرًا. البَيْضَةُ: انڈے کا گندا ہونا۔ صفت مَذِرَةٌ عوام "مُوْذِرَتِ البَيْضَةُ" اور صفت "مُمْوذِرَةٌ" کہتے ہیں۔ مَذِرَتْ نَفْسُه او مِعْدَتُهُ: جی متلانا یا معدہ بگڑنا...... الرَّجُلُ: پانی کے خزانہ کی طرف بہت آنا جانا۔
مَذَّرَ الشَّيْءَ: پراگندہ کرنا۔ بکھیرنا۔
اَمْذَرَتِ الدَّجَاجَةُ البَيْضَةَ: گندا کرنا۔
تَمَذَّرَ: پراگندہ ہونا۔ بکھرنا۔ تَمَذَّرَتِ البَيْضَةُ: انڈے کا گندا ہونا...... المِعْدَةُ: بگڑنا...... النَّفْسُ: جی متلانا۔ تَمَذَّرَ اللَّبَنُ: دودھ کا مشکیزہ میں پھٹ جانا۔ کہا جاتا ہے "تَفَرَّقَ القَوْمُ شَذَرَ مَذَرَ" قوم ہر طرف کو بکھر گئی۔
المَذِرُ: گندا۔ بگڑا ہوا۔ اِمْرَأَةٌ مَذِرَةٌ: گندی عورت۔
الأَمْذَرُ: پانی کے خزانہ کی طرف بہت آنے جانے والا۔
المِذَارُ مِنَ النِّسَاءِ: چغل خورن۔
مَذْرَقَ بِهٖ: پھینکنا۔
مَذَعَ (ف) مَذْعًا ومَذْعَةً يَمِينًا: قسم کھانا۔ مَذَعَتِ المِيَاهُ: پہاڑ کی چوٹی پر بہنا مَذَعَ لِفُلَانٍ: خبر کا کچھ حصہ بیان کرنا اور کچھ چھپانا (...... مَذْعًا) الضَّرْعُ: تھن کا آدھا دودھ دوہنا۔
تَمَذَّعَ الشَّرَابَ: آہستہ آہستہ پینا۔
المَذَّاعُ: جھوٹا۔ بے وفا۔ ایک جگہ قائم نہ رہنے والا۔ راز کو نہ چھپانے والا۔
مَذَقَ (ن) مَذْقًا اللَّبَنَ: دودھ میں پانی ملانا...... فُلَانًا ولِفُلَانٍ: پانی ملا ہوا دودھ پلانا...... الوُدَّ: خالص دوستی نہ کرنا۔
اِمْتَذَقَ واِمَّذَقَ الشَّرَابُ او اللَّبَنُ: شراب یا دودھ کا پانی سے ملنا۔
لَبَنٌ مَذْقٌ ومَذِيقٌ ومَمْذُوقٌ: پانی ملا ہوا دودھ۔ رَجُلٌ مَذِقٌ: ملول و رنجیدہ مرد۔
المَذَّاقُ: غیر خالص دوستی کرنے والا۔
مَذَلَ (ن) مَذْلًا ومِذَالًا ومَذِلَ (ن) مَذَلًا بِسِرِّهٖ: زچ ہو کر بھید کو ظاہر کر دینا (...... ومَذُلَتْ (ک) مَذَالَةً) نَفْسُهُ بِالشَّيْءِ: فیاضی کرنا۔ جواں مردی کرنا۔ صفت مَذِيلٌ: کہا جاتا ہے "مَذِلَ بِمَالِهٖ ومَذِلَ بِنَفْسِهٖ" اس نے مال یا نفس کی سخاوت کی۔ مَذِلَتْ رِجْلُهُ: پاؤں کا سن ہونا۔
اَمْذَلَهُ: تنگ دل کرنا۔ زچ کرنا۔ اُمْذِلَتْ رِجْلُهُ: پاؤں کا سن ہونا۔
اِمْذَلَّ اِمْذِلَالًا: سست و ڈھیلا ہونا۔
اِمْذَلَّتْ رِجْلُهُ: پاؤں کا سن ہونا۔
المَذَلُ: مص۔ سستی و ڈھیلا پن اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَذْلُ اليَدِ او النَّفْسِ" فلاں سخی و کریم ہے۔
المِذْلُ: چھوٹے جسم والا۔
المَذِلُ والمَذِيلُ: بے قرار۔ زچ ہونے والا۔ راز کو ظاہر کر دینے والا۔ مَذِيلٌ کی جمع مُذْلَى.
المَذِلُ والمَاذِلُ: وہ شخص جس کا دل کسی چیز سے بھر جائے اور وہ اس کو چھوڑ کر دوسری چیز کی اُمید لگائے کہا جاتا ہے "هُوَ مَذِلٌ بِمُهْجَتِهٖ" وہ اپنی روح کی سخاوت کرنے والا۔
المُذْلَةُ: کھجور کی گٹھلی۔ چٹان کا گڑھا۔
المِمْذَلُ: جو بھید کے چھپانے سے زچ ہو جائے۔ بہت بے حس پاؤں والا۔
مَذْمَذَ مَذْمَذَةً الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا۔
المَذْمَاذُ: بہت چلانے والا۔ باتونی۔ مؤنث مَذْمَاذَة.
المِذْمِيذُ: جھوٹ بولنے والا۔
مَذَى يَمْذِيْ مَذْيًا ومَذَّى الفَرَسَ: گھوڑے کو چرنے کے لئے چھوڑنا۔
مَذَى يَمْذِيْ واَمْذَى الرَّجُلُ: مذی نکلنا۔
اَمْذَى الفَرَسَ: گھوڑے کو چرنے کے لئے چھوڑنا۔ کہا جاتا ہے "اَمْذِ بِعَنَانِ فَرَسِكَ" یعنی اپنے گھوڑے کی لگام کو چھوڑ دے۔
اَمْذَى الشَّرَابَ: زیادہ پانی ملانا۔
المَذْيُ: پانی جو حوض کی نالی سے نکلے۔ مذی جو ملاعبت یا بوسہ لینے کے وقت نکلے۔
المَمْذِيُ: حوض میں پانی بہنے کی جگہ...... والمَذِيُّ: مذی جو ملاعبت یا بوسہ لینے کے وقت نکلے۔
المَاذِيَانَات: پانی بہنے کی جگہ۔ یا وہ پیداوار جو پانی بہنے کی جگہ ہو۔
المَاذِيُّ: شہد۔ لوہے کا ہر قسم کا ہتھیار۔
المَاذِيَّةُ: آسانی سے حلق سے نیچے اترنے والی شراب۔ نرم یا سفید زرہ۔
المِذْيَه والمِذْيَةُ: آئینہ۔ ج مِذَاء ومِذْيَات.
مَرَّ (ن) مَرًّا ومُرُوْرًا ومَمَرًّا: گزرنا۔ جانا مَرَّهٗ ومَرَّ بِهٖ ومَرَّ عَلَيْهِ: گزرنا۔
مَرَّ (ن) مَرًّا. البَعِيْرَ: اونٹ کے رسی باندھنا۔
مُرَّ يُمَرُّ مَرًّا ومِرَّةً. بِفُلَانٍ: صفرا کا غلبہ ہونا۔ صفت مَمْرُوْر.
مَرَّ (س ن) مَرَارَةً: کڑوا کرنا۔
مَرَّرَ الشَّيْءَ: کڑوا ہونا۔ زمین پر پھیلانا۔
اَمَرَّ فُلَانًا بِكَذَا: گزارنا...... الحَبْلَ: رسی بٹنا اور اسی سے ہے "مَا زَالَ فُلَانٌ يُمِرُّ عَلَيْهِ" فلاں اس کے ساتھ لپٹتا رہا تاکہ اسے پٹک دے "وفُلَانٌ ذُوْ نَقْضٍ واِمْرَارٍ" یعنی فلاں صاحب حل وعقد ہے اَمَرَّ الشَّيْءُ: کڑوا ہونا...... الشَّيْءَ: کڑوا کرنا۔ اَمَرَّهٗ عَلَى الجِسْرِ: اس نے اسے پل پر سے گزارا...... يَدَهٗ

علی الشئ : ہاتھ پھیرنا اور کہا جاتا ہے "ما امرّ فلانٌ" و "ما احلی" یعنی فلاں نے نہ کڑوی بات کی نہ میٹھی۔ "وما یُمرّ وما یُحلی" یعنی نہ ضار ہے نہ نافع۔
مارَ مَرارًا ومُمارّۃً علی الارض: کھینچنا۔ الرجلَ: پچھاڑنے کے لئے لپٹنا۔ ساتھ گزرنا۔
اِمتَرّبہ وعلیہ: گزرنا۔
تَمارّ القومُ: بعض کا بعض کے ساتھ گزرنا۔
تَمارّ ما بینَھُم: ایک دوسرے کے ساتھ بغض ودشمنی رکھنا کہا جاتا ہے "ھُما یتمارّان" وہ دونوں کشتی لڑ رہے ہیں۔
اِستَمَرّ: گزرنا۔ جانا۔ ایک حالت پر باقی رہنا۔ ہمیشگی کرنا...... بہ علی کذا: باقی رکھنا۔ ثابت رکھنا...... الرجلُ: درست معاملہ ہونا...... الشئَ: کڑوا پانا...... بالشئ: حملہ کرنے میں قوی ہونا۔
المَرّ: مص۔ رسّی۔ پھاوڑی۔
المُرّ: کڑوا۔ ایک قسم کی دوا جو ایک درخت سے نکل کر جم جاتی ہے جس کا مزا کڑوا ہوتا ہے اور بو اچھی ہوتی ہے۔ مُرّ الصحاری: اندرائن۔
المَرّۃ: ایک بار۔ ج مَرّ ومِرار ومِرَر ومُرور ومَرّات۔
المِرّۃ: مص۔ وہ حالت کہ جس پر کوئی چیز ہمیشہ رہے۔ رسّی کی لڑی۔ جسم کی توانائی۔ ذہانت۔ ج مِرر ج اَمرار: صفرا یا سودا۔ ج مِرار۔ المِرّۃ: بٹنا۔ کہا جاتا ہے "حبلٌ شدیدُ المِرّۃ" مضبوط بٹی ہوئی رسّی۔ ذو مرۃ: لقب حضرت جبرئیل علیہ السلام کا۔
المُرّۃ۔ المُرُّ: کا مؤنث۔ کڑوی۔ ج مَرائر: بہت بخیل۔ ایک قسم کی سبزی۔ ج مُرّ وامرار۔ ابو مُرّۃ: کنیت ابلیس علیہ اللعن کہا جاتا ہے "لقی منہ المُرَّتَین" شر کو اور بڑے امر کو۔
المَرارۃ: پتا۔ ج مَرائر و مَرارات: تلخی۔
المُرَیراء: ایک قسم کا کالا دانہ جو گیہوں میں ہوتا ہے اور پھینک دیا جاتا ہے۔ نازک اندام لڑکی۔
المارُوزۃ: نازک اندام لڑکی۔ ایک قسم کا کالا دانہ جو گیہوں میں ہوتا ہے۔
المُرّیُّ: سالن۔ چٹنی۔ ایک قسم کی دوا۔
المُرار: ایک درخت ہے جس کو عوام المُرَیر کہتے ہیں اونٹ جب اس کو کھاتا ہے تو اس کے ہونٹ سکڑ جاتے ہیں اور دانت نکل آتے ہیں۔
المَریر والمَریرۃ: پختہ ارادہ...... مِن الحِبال: مضبوط بٹی ہوئی رسی۔ اَمرٌ مَریرٌ: مضبوط معاملہ رجلٌ مَریرٌ: قوی پختہ ارادہ والا۔ کہا جاتا ہے "اِستَمَرّ مَریرُہ" یعنی ضعف کے بعد قوی ہو گیا۔
"واستَمَرّت مریرتُہ علی کذا" جبکہ کوئی شخص کسی چیز کا عادی ہو جائے۔ المَریرۃ: عزت نفس۔ رسّی کی لڑی۔ ج مَرائر۔
الاَمَرّ: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "فلانٌ اَمرّ عقدًا من فلانٍ" یعنی فلاں فلاں سے زیادہ عہد کا پابند ہے۔ مؤنث مُرّیٰ۔ الاَمَرّ: گوبر جمع ہونے کی آنتیں (اور یہ اسم جمع ہے)
الاَمَرّان: فقر اور بڑھاپا یا انہیں کے مانند کہا جاتا ہے "لقی منہ الاَمَرّین" یعنی اس نے اس سے سختی اور تنگی دیکھی۔
المَمَرّ: مص۔ گزرگاہ۔
المُمَرّ: مفع۔ بہت مضبوط بٹی ہوئی رسّی۔
قِربۃٌ مَمزورۃ: بھری ہوئی خشک۔
مَرأ ومَرِیَ (س) ومَرُؤ (ک) مَراءۃ۔ الطعامُ: خوشگوار ہونا اور "ھَنانی ومَرانی الطعامُ" اتباع کی بنا پر کہا جاتا ہے اور اگر بغیر ہنانی کے کہنا ہو تو اَمرأنی بباب افعال سے کہا جائے گا۔
مَرَأ (ف) مَرءًا۔ الرجلُ: کھانا......
وامرأ۔ الطعامُ فلانًا: نافع و مفید ہونا۔
مَرِیَ (س) مَرءًا: بول چال یا ہیئت میں عورت کی مانند ہونا۔
مَرُؤ (ک) مُرُوءۃ: صاحب مروت ہونا۔
(مَراءۃ) المکانُ: اچھی ہوا کا ہونا۔
مرّأہ: کسی کا ھنیئًا مریئًا کہنا۔
تَمَرّأ: بتکلف مروت کرنا۔ صاحب مروت ہونا کہا جاتا ہے "فلانٌ یتمرّأ بنا" فلاں ہمارے عیب یا نقصان کے ذریعے نخوت چاہتا ہے۔
اِستَمرأ الطعامَ: خوشگوار سمجھنا۔ خوشگوار پانا۔
المَرءُ مثلثۃ المیم: مرد۔ ج رجال (من غیر لفظہ) اور مَرؤون بھی سنا گیا ہے اور نسبت کے لئے مَرئی مؤنث مَرأۃ ومَرۃ۔
اُمرُؤ: مرد۔ ہمزہ وصل کے ساتھ اور را کی حرکت آخر کی حرکت کے مطابق ہوتی ہے۔ تم کہو گے جاءَ امرُؤٌ رأیتُ امرأً مررتُ بامرِئٍ: اور ہر حالت میں ضمہ وفتحہ بھی جائز ہے۔ مؤنث امرأۃ ج نساء ونسوۃ (من غیر لفظھا) اور جب تصغیر بنائیں گے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جائے گا۔ کہا جائے گا مُرَیءٌ ومُرَیئۃ اور اَمرئ: پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا اور اِمرأۃ داخل ہونا نادر ہے۔
المَرأۃ۔ مَرأ: کا اسم مرۃ۔ مَریءُ الطعام: کا اسم۔
المُروءۃ: نخوت۔ کامل مردانگی۔ مصباح میں ہے کہ مُروءۃ: ان آداب نفسانیہ کو کہتے ہیں جو انسان کو اخلاق حسنہ اور آداب جمیلہ پر برانگیختہ کریں اور کبھی ہمزہ کو واؤ سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں مُروّۃ۔
المَرِیءُ: نرخرہ۔ ج مُرُؤٌ وامرِئۃ: صاحب مروت کہا جاتا ہے "طعامٌ مَریءٌ" خوشگوار کھانا۔ وکلأ مَریءٌ: بدہضمی نہ کرنے والی گھاس۔ و "ھنیئًا مریئًا" کھانے پینے والے کے لئے دعا ہے۔ یعنی رچتا پچتا کھاؤ۔
المَرِیئۃ۔ مَریءٌ: کا مؤنث۔ اَرضٌ مَریئۃ: اچھی ہوا والی زمین۔
مَرَتَ (ض) مَرتًا۔ الشئَ: نرم و چمکدار

کرنا۔

المَرْت: مص۔(......والمَرُوْت): جنگل جس میں سبزی نہ ہو اور کہا جاتا ہے اَرْضٌ مَرْتٌ: زمین سبزی سے خالی۔ج اَمْرَات ومُرُوْتٌ واَمَارِیْت رَجُلٌ مَرْتٌ: مرد جس کی ابرؤوں پر بال نہ ہوں۔مَـرْتُ الْجَسَد: وہ شخص جس کے جسم پر بال نہ ہوں۔غُلَامٌ مَـرْتُ الْعِذَارِ: لڑکا جس کی مسیں نہ بھیگی ہوں۔

اَرْضٌ مَمْرُوْتَةٌ: زمین سبزی سے خالی۔

المُـرُوْتَة. المَرْت: کا اسم۔زمین کا سوکھا پن۔

مَرَثَ (ن ض) مَـرْثًـا الشَّیْءَ: نرم کرنا...... الصَّبِیُّ اِصْبَعَه: بچے کا انگلی چبانا...... ثَدْیَ اُمِّه: چوسنا...... الرَّجُلُ الرَّجُلَ: مارنا...... الدَّوَاءَ فِي الْمَاءِ: دوا بھگونا۔مَرَثَ التَّمرَ بِيَدِه فِي الْمَاءِ: بھگونا اور ریزہ ریزہ ہونے کے لئے ہلانا۔

مَرِثَ (س) مَـرَثًـا عَلَى الْخِصَام: صابرو بردبار ہونا۔صفت مَـرِثٌ ومِـمْرَثٌ. ج مَمَارِث.

مَرَّثَ الثَّرِيْدَ: ثرید کو ریزہ ریزہ کرنا۔

مَرِجَ (س) مَرَجًا الْاَمْرُ والْعَهْدُ والْاَمَانَةُ والدِّيْنُ: خراب ہونا۔فاسد ہونا...... الْخَاتَمُ فِي الْاِصْبَعِ: انگوٹھی کا انگلی میں ڈھیلا ہونا۔

مَرَجَ (ن) مَـرْجًـا الدَّابَّةَ: چوپایہ کو چراگاہ میں چرنے کے لئے چھوڑنا۔مَـرَجَـتِ الـدَّابَّةُ: چوپایہ کا چراگاہ میں چرنا۔کہا جاتا ہے "مَرَجَ لِسَانَه فِي اَعْرَاضِ النَّاسِ" اس نے لوگوں کی مذمت اور غیبت میں زبان چلائی۔مَـرَجَ الْكِذْبَ: جھوٹ میں ملوث ہونا...... السُّـلْطَانُ رَعِيَّـتَهُ: فساد کرنے دینا۔مَـرَجَ الْاَمْرَ: ضائع کرنا۔مضبوط نہ کرنا...... الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ: ملانا۔

اَمْـرَجَ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو آزادی سے چرنے دینا...... الشَّـیْءَ: ملانا...... الْـعَهْدَ: پورا نہ کرنا۔اَمْـرَجَتِ النَّاقَةُ: جنین کو خون بستہ ہو جانے کے بعد گرا دینا۔

المَرْج: مص۔چراگاہ۔ج مُرُوْج.

الـمَارِج: فا۔بہت بھڑکنے والا شعلہ۔بے دھوئیں کا انگارہ۔

المَرَّاج: باتوں میں زیادتی کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا۔

المَرْجَان: چھوٹے موتی۔واحد مَرْجَانَةٌ: مونگا۔

الـمَـرِيْج: سفید چھوٹی ہڈی جو سینگوں کے درمیان ہوتی ہے۔ج اَمْرِجَةٌ. اَمْرٌ مَرِيْجٌ: گڑبڑ و بے ترتیب معاملہ۔سَهْمٌ مَرِيْجٌ: ہلتا ہوا تیر۔غُـصْـنٌ مَـرِيْـجٌ: شاخوں میں گھسی ہوئی شاخ۔

الـمِـمْرَاج: وہ شخص جس کے امور مستحکم نہ ہوں۔کہا جاتا ہے "نَـاقَةٌ مِـمْرَاجٌ" وہ اونٹنی جس کو جنین گرا دینے کی عادت ہو گئی ہو۔

مَرِحَ (س) مَـرَحًـا ومَرَحَانًا الزَّرْعُ: کھیتی میں خوشہ نکلنا...... السَّحَابُ: بادل کا برسانا۔مَـرِحَـتْ عَيْنُه: آنکھ کا خراب ہونا اور پانی بہنا...... الْعَيْنُ بِمَائِهَا وقَذَاهَا: آنکھ کا پانی بہانا۔مَـرِحَ الرَّجُلُ: بہت زیادہ خوش ہونا۔اترانا۔ناز سے چلنا۔صفت مَـرِحٌ. ج مَرْحَى ومَرَاحَى. ومِرِّيْح ج مِرِّيْحُوْن کہا جاتا ہے "لَا تَمْرَحْ بِعِرْضِكَ" اپنی آبرو کے درپے نہ ہو۔

مَـرَّحَ الْجِلْدَ: کھال پر تیل ملنا...... المَزَادَةَ الْـجَـدِيْـدَةَ: پانی بھر دینا تاکہ درز بند ہو جائے۔الْبُـرَّ: گیہوں صاف کرنا...... الْمُهْرَ: بچھیرے کو سدھانا...... الرَّجُلُ: بڑی جنگ میں شامل ہونا۔

اَمْـرَحَ: اترانے میں برانگیختہ کرنا۔اَمْـرَحَ الْكَلَأُ الْفَرَسَ: نشاط میں ڈالنا۔

المِـرَاح: نشاط و شادمانی۔اتراہٹ۔خرام ناز۔

مَرْحَى: کلمہ تعجب ہے جو تیرانداز کے لئے کہا جاتا ہے جب کہ تیر نشانہ پر لگے اور اسی کے مانند ہے "مَرْحَيًا".

المَرْحَى: بڑی لڑائی (مادہ ر ح ی سے)

الـمِـرْحَة. مَـرح: کا اسم نوع۔خشک انگور کا ڈھیر۔

الـمَرُوْح: شراب۔چست و چالاک گھوڑا۔ قَوْسٌ مَرُوْحٌ: اچھے طریقہ سے تیر پھینکنے والی کمان۔

العِمْرَح والعِمْرَاح: چست۔خوش وخرم۔

العِـمْـرَح والمِمْرَاح: بہت آنسوؤں والی آنکھ۔بہت جلد اگانے والی زمین۔

الـمُـمَـرَّح: مفع۔كَـرْمٌ مُـمَرَّحٌ: ٹٹی پر پھیلی ہوئی انگور کی بیل۔

التِمْرَاحَة: بہت خوش وخرم کہا جاتا ہے "هُوَ تِـلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ" وہ بہت کھلاڑی اور بہت خوش وخرم ہے۔

مَـرْحَـبَ فُلَانًا وبِه: مرحبا کہنا۔خوش آمدید کہنا...... اللّـٰـهُ فُلَانًا: وسعت و گنجائش میں رکھنا...... هُ: وسعت کی طرف بلانا۔

مَرَخَ (ف) مَـرْخًا: مذاق کرنا...... جَـسَـدَهُ بِالدُّهْنِ: جسم پر تیل ملنا۔

مَرِخَ (س) مَـرَخًـا. العُرْفُجُ: طویل شاخ اور اچھے پتوں والا ہونا۔صفت مَرِخٌ.

مَـرَّخَه: تیل ملنا۔مَـرَّخَ واَمْرَخَ. العَجِيْنَ: خمیر کو پانی ملا کر ڈھیلا کرنا۔

تَمَرَّخَ بِالدُّهْنِ: اپنے آپ کو تیل ملنا۔

الـمَرْخ: مص۔ایک قسم کا درخت جو جلدی آگ پکڑ لیتا ہے۔

المَرُوْخ: مالش کرنے کی چیز۔

المَارِخ: فا۔مَاءٌ مَارِخٌ: بہتا ہوا پانی۔رَجُلٌ مَارِخٌ: پانی بہانے والا امرد۔

المِرْخ والمِرِّيْخ: بہت تیل لگانے والا بے وقوف...... مِنَ الشَّـجَـرِ: نرم و پتلا۔

الـمِـرِّيْخ: سبعہ سیارہ سے ایک ستارہ کا نام جس کو ہندی میں منگل اور فارسی میں جلاد فلک کہتے ہیں۔

المُرْخَة: کچی کھجور۔ج مُرَخ.

المُرْخ: دم پونچھ۔

الـمَـرِّيْخ: سینگ کے اندر چھوٹا سینگ۔ج

أمْرَخة.
ثَوْرٌ أمْرَخ: سپید سرخ داغ والا بیل۔
المَرْخاء: چست تیز چلنے والی اونٹنی۔
مَرَدَ (ن) مُرُوْدًا ومَرُدَ (ک) مَرَادَةً ومُــرُوْدَةً: سرکشی کرنا۔ نافرمانی کرنا۔ ہمسروں سے سبقت لے جانا۔ مَـرَدَ عَلَی النِّفَاقِ ونَحوِهٖ: نفاق وغیرہ پر مداومت کرنا۔
مَرَدَ (ن) مَرْدًا الشَّیْئَ: نرم کرنا اور صاف کرنا۔ کاٹنا..... فُلانًا: ہتک عزت کرنا..... الدَّابَّةَ: چوپایہ کو زور سے ہانکنا..... الصَّبِیُّ ثَدْیَ اُمِّہٖ: ہاتھوں سے ملنا..... المَلّاحُ السَّفِیْنَةَ: کشتی کو چپو سے چلانا..... الشَّیْئُ فِی المَاءِ: پانی میں ملنا..... الغُصْنَ: ٹہنی کی چھال چھڑانا۔
مَرِدَ (س) مَرَدًا ومُرُوْدَةً. الغُلامُ: لڑکے کے دیر تک بے داڑھی کے رہنا..... الرَّجُلُ: دودھ میں بھیگی ہوئی کھجور کھانے کی مداومت کرنا۔
مَرَّدَ تَمْرِیْدًا وتَمْرَادًا الغُصْنَ: ٹہنی سے پتے جھاڑ دینا..... البِنَاءَ: عمارت کو ہموار و چکنا کرنا۔ لمبی کرنا..... لِلْحَمَامِ تَمْرَادًا: کابک میں چھوٹے چھوٹے خانے بنانا۔
تَمَــرَّدَ: مدت تک بے داڑھی کے رہنا۔ نافرمانی کرنا..... عَلَی النَّاسِ: سرکشی کرنا..... الرَّجُلُ: ہمسروں سے بڑھ جانا۔ تکبر کرنا۔ سرکشوں کے پاس آنا۔
المَرَاد والمُرَاد: گردن۔ ج مَرَادِیْد.
المَرْدُ: پیلو کا تازہ پھل۔
المُرْدِیُّ: کشتی چلانے کا چپو۔ ج مَرَادِیُّ.
المَارِدُ: فا۔ سرکش۔ بلند۔ کہا جاتا ہے "بِنَاءٌ مَارِدٌ" بلند عمارت (اور یہ مجاز ہے) ج مَرَدَةٌ ومَارِدُوْنَ ومُرَّاد.
المِرِّیْد: سخت سرکش۔ بڑا شریر۔ ج مُرَدَاء
المَرِیْد: دودھ میں بھگوئی ہوئی کھجور۔
الاَمْرَدُ: بے داڑھی کا جوان۔ فَرَسٌ اَمْرَدُ: گھوڑا جس کے کھر کے ارد گرد بال نہ ہوں۔ مؤنث مَرْدَاءُ ج مُرْدٌ کہا جاتا ہے "مُرْدٌ عَلَی جُرْدٍ" کم بال والے گھوڑوں پر بے داڑھی مونچھ کے جوان۔
الـــمَــرْدَاءُ: بے پتوں کا درخت۔ بنجر ریگستان۔ بنجر زمین۔ ج مَرَادٍ.
التِّــمْـــرَاد: کبوتروں کی کابک میں چھوٹے چھوٹے خانے۔ ج تَمَارِیْد.
المِرِّیْد: سخت سرکش۔
المَـرْدَقُوْش: دونا مروا۔ زعفران۔ رَجُلٌ مَرْدَقُوْش: نرم کان والا مرد۔
مَرَذَ (ن) مَرْذًا. الخُبْزَ: روٹی کو نرم کرنے کے لئے ملنا۔
مَرَزَهٗ (ن) مَرْزًا: کاٹنا۔ آہستہ آہستہ چٹکی لینا جس میں تکلیف نہ ہو اور جب تکلیف ہو تو اسے قرص کہتے ہیں..... الـرَّجُلَ: عیب لگانا۔ ہاتھ سے مارنا..... الشَّـــیْئَ: ٹکڑا کرنا..... الصَّبِـیُّ ثَدْیَ اُمِّہٖ: بچے کا دودھ پیتے ہوئے پستان پر ہاتھ مارنا۔
مَـارَزَهٗ مُمَـــارَزَةً: مشق کرنا۔ مہارت پیدا کرنا۔
اِمْتَرَزَ. عِـرْضَهٗ: عیب لگانا..... شَـرِیْکَهٗ: شریک کے مال کو اپنے مال سے جدا کرنا..... مِنْ مَالِهٖ مَرْزَةً: کچھ لے لینا۔
المُرْزَة والمِرْزَة: حصہ۔ ٹکڑا۔
المَرْزَتَان: لوے اوپر ابھرا حصہ۔
المُرْزَة: ایک شکاری پرندہ جس کو عقیب بھی کہتے ہیں۔
عِـرْضٌ مَـرِیْزٌ: آبرو جس کی بے عزتی ہوئی ہو۔
الـمَـرْزُبَان عِنْدَ الفُرْس: رئیس۔ سردار۔ چودھری ج مَرَازِبَة. والـمَرْزُبَةُ عِنْدَهُمْ: سرداری۔
المَرْزَنْجُوْش: دونا مروا۔
مَرَسَ (ن) مَـرْسًا الدَّوَاءَ: پانی میں بھگونا اور ملنا..... الصَّبِیُّ اِصْبَعَهٗ: بچے کا انگلی کو منہ میں ڈال کے چوسنا..... یَدَهٗ بِـالـمِنْدِیْلِ: رومال سے پونچھنا..... حَبْلُ البَکَرَةِ: چرخی سے اتر کر ایک جانب ہو جانا۔
مَرِسَتْ (س) مَـرَسًا البَکَرَةُ: رسّی کا چرخی اور ادھر ادھر کی لکڑی کے درمیان پھنس جانا۔ کہا جاتا ہے "مَرِسَتْ حِبَالُهٗ" یعنی اس کے امور گڑبڑ ہو گئے۔ مَـرِسَ الـرَّجُلُ: کاموں میں بہت مشغولیت والا ہونا۔
مَارَسَ مِرَاسًا ومُمَارَسَةً الاَمْرَ: مشق کرنا۔ محنت کرنا۔ ہمیشگی کرنا۔ مہارت پیدا کرنا۔ خود کو کسی کام میں لگانا۔
اَمْرَسَ. حَبْلَ البَکَرَةِ: چرخی پر رسّی کو دوبارہ چڑھانا۔
تَـمَرَّسَ وامْتَرَسَ بِالشَّیْئِ: رگڑنا۔ تَمَرَّسَ بِـالـطِّـیْبِ: خوشبو سے لت پت ہونا..... بِـالرَّجُلِ: برائی کے درپے ہونا..... بِـدِیْنِهٖ: دین سے کھیلنا..... بِـالشَّـــیْئِ: مارنا..... بِـالـنَّوَائِبِ والخُصُوْمَاتِ: حوادث اور جھگڑوں کا عادی ہونا۔ اِمْتَـرَسَ الْخُطَبَاءُ والاَلْسُنُ فِی الْخُصُوْمَةِ: خصومت میں اپنی بات پر اڑے رہنا۔
تَـمَارَسَ الْقَوْمُ فِی الْحَرْبِ: باہم جنگ و پیکار کرنا۔
المَرْس: مص۔ لگاتار چال۔
المَـرِس: کاموں میں زیادہ مشغولیت رکھنے والا۔ جنگ آزمودہ۔ رسّی جو چرخی سے علیحدہ ہو جائے۔ کہا جاتا ہے "هُـمْ عَلَی مَـرِسٍ وَاحِدٍ" وہ سب ایک ہی اخلاق کے ہیں۔ ج اَمْرَاس.
الـمَـرَسَة: رسّی۔ ج مَـرَس و جج اَمْرَاس.
اَمْرَاس المَرْکَب: سواری کی رسیاں۔
الـمِرَاس والمَرَاسَة: طاقت۔ سختی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ سَهْلُ المِـرَاسِ" وہ نرم مزاج ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں صَـعْـــبُ المِرَاس کہا جاتا ہے۔
الـمَـرَّاس: مضبوط۔ طاقت ور۔ کہا جاتا ہے "لَـیْـلَةٌ مَـرَّاسَةٌ" سخت اور تھکا دینے والی رات۔
المَمْرُوْس: چرخی جس سے رسّی ایک طرف کو

گرگئی ہو۔

المَرِيسُ: پانی میں بھگوئی ہوئی کھجوریں وغیرہ۔

المَارِسْتَان والمَارَسْتَان: شفاخانہ ج مارِستانات (دخیل)

مَرَشَ (ن) مَرْشًا وَجْهَهُ: چہرہ نوچنا۔ کھرچنا۔ منہ سے کاٹنا۔ چٹکی لینا...... ہٗ: کلام سے ایذا پہنچانا۔ مَرَشَ المَاءُ: پانی بہنا۔

اِمْتَرَشَ الشَّيْءَ: کھینچنا۔ اُچک لینا...... لِعِيَالِهِ: کمائی کرنا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا۔

المَرْشُ: مَسّ۔ بارش سے صاف شدہ زمین۔ وہ زمین جو تھوڑی سی بارش میں بہہ نکلے۔ ج مُرُوش وأَمْرَاش. المَرْش: پہاڑ کا پست حصہ۔

الأَمْرَشُ: بہت شریر۔ مؤنث مَرْشَاء ج مُرْش. المَرْشَاء: ہر پاگل کٹ کھنا جانور۔ مختلف قسم کی گھاسوں والی زمین۔

المَرَّاش: بہت کماؤ۔

التَّمْرِيش: تھوڑی بارش۔

مَرَصَ (ن) مَرْصًا الثَّدْيَ ونَحْوَهُ: پستان کو انگلیوں سے دبانا۔

مَرَصَ (ن) مَرْصًا الرَّجُلُ: سبقت کرنا۔ آگے بڑھ جانا۔

تَمَرَّصَ القِشْرُ عَنِ الشَّعِيرِ ونَحْوِهِ: جو وغیرہ سے چھلکا اُتر جانا۔

المَرُوص: تیز رفتار اونٹنی۔

مَرِضَ (س) مَرَضًا ومَرْضًا: بیمار ہونا۔ صفت مَرِضٌ ومَرِيضٌ ومَارِضٌ.

مَرَّضَهُ: علاج کرنا۔ تیمارداری کرنا۔ مریض کردینا۔ مَرَّضَ فِي الأَمْرِ: کاہل ہونا۔ کمزور ہونا۔ مضبوطی سے نہ کرنا...... البُرَّ: گیہوں بکھیرنا۔

أَمْرَضَ: مریض ہونا...... اللّٰهُ فُلَانًا: مریض بنانا...... ہٗ: مریض پانا۔ کہا جاتا ہے "أَتَيْتُ زَيْدًا فَأَمْرَضْتُهُ" میں زید کے پاس آیا تو میں نے اس کو مریض پایا...... أَجْفَانَهُ: پلکوں کو پست کرنا...... الرَّجُلُ: حاجت برآری کے قریب ہونا۔ القَوْمُ: مریض چوپائے والے ہونا۔

تَمَرَّضَ: کام میں کمزور ہونا۔

تَمَارَضَ: بتکلف مریض بننا...... فِي أَمْرِهِ: کمزور ہونا۔

المَرَضُ والمَرْضُ: بیمار ج أَمْرَاض کہا جاتا ہے "بِهِ مَرْضَةٌ شَدِيدَةٌ" یعنی اسے سخت مرض ہے۔

المَرِيضُ ج مَرْضَى والمَرِضُ ج مِرَاض بیمار۔ قَلْبٌ مَرِيضٌ: کمزور دین والا۔ رَأْيٌ مَرِيضٌ: کمزور رائے۔ عَيْنٌ مَرِيضَةٌ: کمزور آنکھ۔ رِيحٌ مَرِيضَةٌ: سست ہوا۔ لَيْلَةٌ مَرِيضَةٌ: رات جس میں ستارے دکھائی نہ دیں۔ أَرْضٌ مَرِيضَةٌ: تنگ زمین۔ چٹیل زمین۔ بہت فتنہ فساد جنگ و جدال والی زمین۔ شَمْسٌ مَرِيضَةٌ: بادل وغیرہ کی وجہ سے اچھی طرح سے روشنی نہ دینے والا آفتاب۔ مَرِيضَةٌ کی جمع مِرَاض و مَرْضَى.

المِمْرَاض: بہت بیماری والا۔

المَمْرُوض والمُتَمَرِّض: بیمار۔

مَرَطَ (ن) مَرْطًا ومَرَّطَ. الشَّعْرَ او الرِّيشَ: بال یا پر نوچنا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا...... بِسَلْحِهِ: پاخانہ کرنا۔ مَرَطَتِ المَرْأَةُ بِوَلَدِهَا: جننا (...... مَرْطًا ومُرُوطًا) الرَّجُلُ: جلدی کرنا...... فُلَانًا: تھکا دینا۔ مَرَّطَ الثَّوْبَ: آستینوں کو چھوٹا کرکے چادر کی مانند بنانا۔

مَرِطَ (س) مَرَطًا: کم بالوں والا ہونا۔

أَمْرَطَ الشَّعْرُ: بال کا نوچنے کے قابل ہونا۔

أَمْرَطَتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما سے کچی کھجوریں گرانا...... النَّاقَةُ: اونٹنی کا چلنے میں تیز ہونا۔

مَارَطَهُ مُمَارَطَةً: ایک دوسرے کے بال نوچنا۔

تَمَرَّطَ وامَّرَطَ وانْمَرَطَ الشَّعْرُ: بال گرنا۔

تَمَرَّطَ السَّهْمُ: تیر کا پر سے خالی ہونا۔

اِمْتَرَطَ الشَّيْءَ: اچک لینا۔

المِرْطُ: ہر بے سلا ہوا کپڑا۔ اون یا ریشم کی چادر۔ ج مُرُوط.

الأَمْرَطُ: کم بال والا بھیڑیا جس کے بال نچے ہوئے ہوں۔ چور۔ مؤنث مَرْطَاء ج مُرْط شَجَرَةٌ مَرْطَاءُ: بے پتوں کا درخت۔

سَهْمٌ مَرِيطٌ ومِرَاطٌ وأَمْرَطُ: بے پر کا تیر۔

الأَمْرَطُ مِنَ السِّهَامِ: بے پر کا تیر کہا جاتا ہے "سَهْمٌ مُرْطٌ" ج أَمْرَاط ومِرَاط.

المُرَاطَة: جو بال نوچنے یا کنگھی کرنے میں گرے۔ المُرُوط: تیز رفتاری۔ فَرَسٌ مَرَطَى: تیز رفتار گھوڑا۔

المِمْرَطَةُ مِنَ النُّوقِ: تیز رفتار اونٹنی۔ ج مَمَارِط.

المُرَيْطِي: حلق کا کوا۔

المُرَيْطَاء: ناف یا سینہ اور پیڑو کے درمیان بغل۔ داڑھی بچہ کے گرداگرد۔

المُرَيْطَاوَان: داڑھی بچہ کے گرداگرد۔

مَرَغَ (ف) مَرْغًا رَأْسَهُ بِالدُّهْنِ: سر پر تیل ملنا...... شَعْرَهُ: بال میں کنگھی کرنا۔

مَرِعَ (س) مَرَعًا ومَرُعَ (ک) مَرَاعَةً المَكَانُ: سرسبز ہونا...... الرَّجُلُ: خوش حال ہونا مَرَعَ (س) مَرْعًا...... الرَّجُلُ: سبزہ زار میں پہنچنا۔

أَمْرَعَ المَكَانُ: سرسبز ہونا...... رَأْسَهُ بِالدُّهْنِ: خوب تیل ملنا...... القَوْمُ: سرسبز جگہ پانا۔

تَمَرَّعَ: جلدی کرنا۔ گھاس طلب کرنا۔

اِنْمَرَعَ فِي البِلَادِ: جانا۔ سیر کرنا۔

المَرْعُ: گھاس۔ ج أَمْرُع وأَمْرَاع.

مَكَانٌ مَرِعٌ: سبزہ زار جگہ۔ رَجُلٌ مَرِعٌ: سبزہ زار ڈھونڈنے والا امرد۔

المُرْعَة والمِرَاع: چربی۔

المُرَعَة والمُرْعَة: ایک پرندہ تیر کے مانند۔ ج مُرَع ومِرْعَان.

مَكَانٌ مَرِيعٌ: سبزہ زار جگہ۔ ج أَمْرَاع وأَمْرُع: کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَرِيعُ الجَنَابِ" فلاں بہت سخی و فیاض ہے۔

الأمْرُوْغَة: سبزہ زار زمین۔ ج أمَارِيْغ.

المِمْرَاغ: سبزہ زار۔

مَمَارِيْغ الأرْض: عمدہ زمینیں (اس کا واحد نہیں)

المِرْغِزُّ والمِرْغِزّىٰ والمَرْعِزّىٰ والمِرْعِزَاء والمَرْعِزَاء: بکری کے بالوں کے نیچے کا رواں۔ نرم اُون۔

مَرَغ (ف) مَرْغًا الحَيَوَانُ العُشْبَ: چارہ چرنا...... فِي العُشْبِ: چرنے کے لئے ٹھہرنا...... البَعِيْرُ: اُونٹ کا جھاگ ڈالنا۔

مَرِغ (س) مَرَغًا. عِرْضُهُ: عزت پر دھبہ لگنا۔

مَرَّغَهُ تَمْرِيْغًا وتَمْرَاغًا فِي التُّرَابِ: مٹی میں لوٹانا۔ مَرَّغَ العِرْضَ: آبرو کو داغ دار کرنا...... رَاسَهُ: خوب تیل لگانا۔

مَارَغَهُ: فریب دینا...... هُ فِي التُّرَابِ: مٹی میں چپکانا۔

أمْرَغَ: سونے میں رال بہنا۔ بہت بکواس کرنا...... العَجِيْنَ: گندھے ہوئے آٹے کو پانی بڑھا کر نرم کرنا...... عِرْضَهُ: آبرو کو داغ دار کرنا۔

تَمَرَّغَ. فِي التُّرَابِ: مٹی میں لوٹنا...... فِي الأمْرِ: تردد کرنا...... عَلىٰ فُلانٍ: دیر لگانا۔ الحَيَوَانُ: جانور کا جھاگ نکالنا۔ تَمَرَّغَتِ السَّائِمَةُ: چوپایہ کا دیر تک کسی جگہ میں چرنا...... الرَّجُلُ: برائی سے دور رہنا۔ بدن کو چمکیلا اور نرم کرنا۔ درد کی وجہ سے تلملانا...... فِي النَّعِيْمِ: نعمت میں لوٹ پوٹ ہونا۔

المَرَغ: مص۔ لعاب۔ باغ۔ تیل کی خوب مالش۔

المَارِغ: فا۔ بے وقوف۔

المَرِغ مِنَ الشَّعْرِ: بہت تیل جذب کرنے والے بال۔

المَرَاغ والمَرَاغَة والمُتَمَرَّغ: جانور کے لوٹنے کی جگہ۔

المَرْغَة: مرغ کا اسم مرۃ۔ باغ۔

الأمْرَغ: افعال رذیلہ میں آلودہ۔ مؤنث مَرْغَاءُ ج مُرْغ.

المِمْرَغَة: ایک آنت کا نام جس کو اعور بھی کہتے ہیں۔

مَرَقَ (ن) مُرُوْقًا السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ: تیر کا شکار کو چھید کے پار ہو جانا...... مِنَ الدِّيْنِ: گمراہی یا بدعت کی وجہ سے دین سے نکل جانا۔

مَرَقَ (ن ض) مَرْقًا القِدْرَ: شوربا زیادہ کرنا...... الجِلْدَ: کھال سے اون اکھیڑنا...... هُ بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔

مَرِقَتْ (س) مَرَقًا البَيْضَةُ: انڈے کا گندا ہو کر پانی بننا...... النَّخْلَةُ: درخت خرما سے زیادتی کی وجہ سے پھلوں کا گر جانا۔

أمْرَقَ القِدْرَ: شوربا زیادہ کرنا...... الجِلْدُ: اون اکھیڑنے کے قابل ہونا...... النَّخْلَةُ: زیادتی کی وجہ سے پھلوں کا گرنا۔ اسم المَرَق: ہے۔

مَرَّقَ: گانا...... القِدْرَ: شوربا زیادہ کرنا۔

تَمَرَّقَ الشَّعْرُ: بال اکھیڑا جانا۔ مرض وغیرہ کی وجہ سے بال جھڑ جانا...... الثَّوْبُ: کپڑے کا عصفر سے رنگا جانا۔

اِنْمَرَقَ وامَّرَقَ السَّهْمُ: چھید کر پار ہونا۔ الشَّعْرُ: بال گرنا۔

اِمْتَرَقَ الشَّيْءُ: جلدی سے گزر جانا۔ السَّيْفَ مِنْ غِمْدِهِ: تلوار کو میان سے سونتنا۔

المَرْق: مص۔ دھنکی ہوئی اون۔ بدبودار اون یا کھال۔ خوشہ کے خار۔ ج أمْرَاق کہا جاتا ہے "أصَابَهُ ذٰلِكَ فِي مَرْقِكَ" یعنی یہ مصیبت اس کو تمہاری وجہ سے یا تمہارے جرم کی وجہ سے لاحق ہوئی۔

المِرْق: بدبودار اون یا کھال۔

المَرَق والمَرَقَة: شوربا۔

المُرَاقَة: اکھیڑی ہوئی اون۔ تھوڑی سی اکھیڑی ہوئی گھاس۔

المَارِق: دین سے نکل جانے والا۔ ج مَارِقُوْنَ ومُرَّاق. المَارِق: چھید کر کے پار ہو جانے والا۔

المَارِقَة. المَارِق: کا مؤنث۔ خوارج۔

المُرَيْق المُرَيِّق: عصفر۔ ثَوْبٌ مُمَرَّق: عصفر سے رنگا ہوا کپڑا۔

المَمْرَق: نکلنے کی جگہ۔ روشن دان۔

لَحْمٌ مُمَرَّق: بہت چکنا گوشت۔ المُمَرِّق: گویا۔ (گانے والا)

مَرْمَرَ: غضبناک ہونا...... المَاءَ: سطح زمین پر پانی بہانا۔

مَرَكَ ومَرَّكَ: سامان تجارت پر نشان فارق لگانا۔

الفَارِكَة: سامان پر نشان فارق۔

تَمَرْمَرَ الرَّمْلُ: ریت کا موج مارنا...... الجِسْمُ: جسم کا تھلتھلانا...... عَلىٰ أصْحَابِهِ: امیر ہونا۔

المَرْمَر: سنگ مرمر۔ واحد مَرْمَرَة (...... والمَرْمَار) بہت رس والا انار۔ نازک بدن تھلتھلانے والا۔

المَرَامِر: باطل۔ نازک بدن۔ تھلتھلانے والا۔

المَرْمَرَة: مص۔ بہت بارش۔

المَرْمَرِيْس: چکنا۔ سخت۔ مصیبت۔ لمبی گردن۔

المَرْمِيْس: گینڈا۔

مَرُنَ (ن) مُرُوْنَةً ومُرُوْنًا ومَرَانَةً: تھوڑی سختی کے ساتھ نرم ہونا...... يَدُهُ عَلىٰ العَمَلِ وَوَجْهُهُ عَلىٰ الأمْرِ: سخت ہونا...... مُرُوْنًا ومَرَانَةً عَلىٰ الشَّيْءِ: عادی ہونا۔

مَرَنَ (ن) مَرْنًا الجِلْدَ: کھال کو نرم کرنا...... مِنْ عَدُوِّهِ: دشمن سے بھاگنا...... بِهِ الأرْضَ: زمین پر پٹک دینا۔

مَرَّنَ الشَّيْءَ: نرم کرنا...... فُلانًا عَلىٰ الأمْرِ: عادی بنانا...... بِهِ الأرْضَ: زمین پر پٹک دینا۔

تَمَرَّنَ: بتکلف دانا و زیرک بننا۔ مہربان ہونا...... عَلىٰ الشَّيْءِ: عادی ہونا۔

تمارنت النَّاقَةُ: دودھ دینے سے رک جانا۔
المرن: مص۔ ایک قسم کا کپڑا۔ نرم کھال، لباس پوستین۔ عطیہ۔ جانب۔ ج امران: مرنا۔
الأنف: ناک کے دونوں جانب۔
المَرن: مچان جس پر باغبان سوتا ہے۔
المرن: ملائم وسخت۔ عادت۔ کہا جاتا ہے "هُمْ علی مرنٍ واحدٍ" جب کہ سب اخلاق میں ایک جیسے ہوں۔ حال۔ کہا جاتا ہے "ما زال ذلك مرني" ہمیشہ میری یہ حالت رہی۔ المرن: شور و جنگ۔
المُرّان: ٹھوس و لچک دار نیزے۔ ایک درخت ہے جس کے نیزے بنائے جاتے ہیں۔ واحد مُرّانة۔
المارن: فا۔ ناک کا کنارہ یا ناک کا نرم حصہ ج موارن۔ رُمحٌ مارنٌ: ٹھوس لچک دار نیزہ۔
المَيْرُون عند النَّصارى: عیسائیوں کے اعتقاد میں ایک مقدس تیل جو بعض رسوم میں عیسائیوں کو لگایا جاتا ہے۔
أمرانُ الذِّراع: ہاتھ کا پٹھا۔
مَرِهت (س) مَرَهاً عينُهُ: سرمہ چھوڑنے سے آنکھ کا خراب ہونا۔ صفت مَرِهٌ و امرهُ۔
رَجُلٌ مَرِهُ الفُؤاد: مرد بیمار دل۔ سحابٌ أمرهُ: سفید بادل جس میں سیاہی بالکل نہ ہو۔
المَرهاء۔ الأمره: کا مؤنث۔ شاةٌ مَرهاءُ: سفید بکری جس میں کوئی اور داغ نہ ہو۔ ج مُرهٌ أرضٌ مَرهاءُ: کم درخت والی زمین۔
المُرهة: سفیدی جس میں کوئی دوسرا رنگ ملا ہوا نہ ہو۔ گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہو۔
مَرهَم مَرهمةً الجُرحَ: زخم پر مرہم لگانا۔
المَرهَم: زخم پر لگانے والی دوا۔ ج مَراهِم۔
المَرْو: ایک سخت قسم کا پتھر جس کو صوان بھی کہتے ہیں۔ واحد المَروة کہا جاتا ہے "قرع الدَّهرُ مَروَتَه" یعنی زمانہ نے اس پر بلا نازل کی۔ المَرو: ایک خوشبودار پودہ۔
المَروة: مکہ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام۔
مَرى يَمرِي مَرْياً النَّاقَةَ: دودھ اتارنے کے لئے تھن پر ہاتھ پھیرنا...... الدَّمَ ونَحوَهُ: خون نکالنا...... حَقَّهُ: حق کا انکار کرنا ...... الرِّيحُ السَّحابَ: ہوا کا بادل سے بارش برسانا...... الشَّيءَ: نکالنا...... الفرسَ: کوڑے وغیرہ سے مار کر رفتار ظاہر کرانا۔ کہا جاتا ہے "مَرَيتُ مرى دابّةً بساقِهِ" وہ گزرا اس حال میں کہ اپنے جانور کو اپنی پنڈلی سے دبا دبا کر اس کی رفتار کو دکھلا رہا تھا۔
...... فُلاناً مِائةَ سَوطٍ: کوڑے مارنا۔ مَرَى الفرسُ: گھوڑے کا تین پاؤں پر کھڑے ہو کر چوتھے کو زمین پر پٹکنا۔
أمرَت النَّاقَةُ: اونٹنی کا بہت دودھ والی ہونا۔
مارى مِراءً ومُماراةً: جھگڑا کرنا۔
تماريا: باہم جھگڑا کرنا۔
اِمتَرى في الشَّيءِ: شک کرنا (...... واستَمرى اللَّبنَ ونحوَهُ) دودھ دوہنا۔ نکالنا۔
تمرّى تَمَرِّياً بكذا: آراستہ ہونا۔
المِرية والمُرية: جھگڑا۔ کہا جاتا ہے "ما فيه مِرية" یعنی اس میں کوئی جھگڑا نہیں۔ شک۔
المِرية: دودھ جو اونٹنی کے تھن پر ہاتھ پھیر کر دوہا جائے۔ کہا جاتا ہے "اخذتُ مِريةَ النَّاقَةِ" اونٹنی کے تھن پر ہاتھ پھیر کر دوہا ہوا دودھ میں نے لیا۔
المَمرِيّ: بہت دودھ والی اونٹنی۔ رگ جو دودھ سے بھر جاتی ہے۔ ج مَرايا۔ المَرايا: جمع مِرآة: بمعنی آئینہ اور بجائے هَنيئاً مَريئاً کے هَنِيًّا مَرِيًّا: بھی کہا جاتا ہے۔
المَرِيّة: بہت دودھ والی اونٹنی۔
المارِي: سفید چکنا بچھڑا۔ مؤنث مارِيَة: چھوٹی دھاری دار کملی۔ قطا پرندہ کا شکاری۔
المارِية والمُمرِية: سفید چکنے بچھڑے والی گائے۔
مَريم ج مَريمات: خاتون کا نام (سریانی لفظ) اس کا معنی بلندی پانے والی ہے۔
المِزكا: شراب اور پانی کا نام جس کو مقدس کام کے وقت پیا جاتا۔ (سریانی لفظ) ترجمہ: ملا ہوا۔
أمرٌ مُمِرٌّ: سیدھا معاملہ۔
مَزَّ (س) مَزازةً الرَّجُلُ: فضیلت والا ہونا ...... الشَّيءُ: بہت ہونا۔ صفت مَزِيزٌ (...... مَزازةً ومُزُوزَةً) الطَّعمُ: کھٹ مٹھا ہونا۔
مَزَّ (ن) مَزًّا الشَّيءَ: چوسنا۔
مازَّ مُمازَّةً بينَهُما: دور دور کرنا۔
مَزَّزَهُ: فضیلت والا سمجھنا...... بكذا: فضیلت دینا۔
تمازَّتِ البِنيَةُ بِهِ: دور ہونا۔
تمزَّزَ الشَّرابَ: چوسنا۔ تھوڑا تھوڑا کھانا یا پینا۔
المَزُّ: دشوار۔ سخت۔ کہا جاتا ہے "هذا أمرٌ مَزٌّ" یہ سخت کام ہے۔
المِزُّ: مرتبہ و فضل۔ کثرت اور کہا جاتا ہے "شيءٌ مِزٌّ" فاضل چیز۔
المُزُّ: کھٹ مٹھا۔ مؤنث مُزَّة۔
المُزُّو المُزّاءُ والمُزَّة: خوشگوار شراب
المَزَّة: ایک مرتبہ چوسنا کہا جاتا ہے "ما بقي في الإناءِ إلّا مَزَّة" برتن میں صرف تھوڑا سا باقی رہا۔
المُزُّ: کثرت اور کہا جاتا ہے "فعلتُهُ على مُزٍّ" یعنی میں نے اس کو مہلت سے کیا۔
المَزِيز: فاضل۔ تھوڑا۔ بہت۔ دشوار۔
الأمَزُّ: فاضل۔ افضل۔ دشوار۔ مؤنث مَزّاء ج مُزٌّ۔
مَزَجَ (ن) مَزجاً ومِزاجاً الشَّرابَ بالماءِ: پانی ملانا...... فُلاناً على فُلانٍ: اکسانا۔ برانگیختہ کرنا۔
مازجهُ مُمازجةً: مخالطت کرنا۔ فخر کرنا۔
مَزَّجَ السُّنبُلُ: سبزی کے بعد زرد ہونا۔
فُلاناً: کچھ دینا۔
تمازجا: باہم ایک دوسرے کا ملنا۔

اِمتزج بہٖ: ملنا۔

اَلْمِزْج والمَزْج: شہد۔ پانی جو شراب میں ملایا جائے۔

المِزَاج: مص۔ ملانے کی چیز (جیسے پانی شراب میں) مزاج۔ ج اَمْزِجة۔

رَجُلٌ مَزَّاجٌ: جھوٹا گڑبڑ کرنے والا۔ ایک عادت پر باقی نہ رہنے والا۔

المَزِیج: ملایا ہوا۔ کڑوا بادام۔

مزح (ف) مَزْحًا: مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا۔

مَزَّحَ السُّنْبُلُ او العِنَبُ: رنگ پکڑنا۔

مَازَحَهٗ مِزَاحًا ومُمَازَحَةً: ہنسی مذاق کرنا۔

تَمَازَحَا: باہم ہنسی مذاق کرنا۔

تَمَزَّحَ بہٖ: فخر کرنا۔

المَزْح: مص۔ خوش۔

المُزَاحة والمِزَاح: ہنسی۔ مذاق۔ دل لگی۔

المَزَّاح: بہت ہنسی مذاق کرنے والا۔

المُزَّح مِنَ النَّاسِ: ہنسی مذاق کرنے والے لوگ۔

المَزْد: سردی۔

مَزَرَ (ن) مَزْرًا. مِنَ اللَّبَنِ: تھوڑا سا پینا ...... اللَّبَنَ: دودھ کو چکھنے کے لئے پینا ...... ہٗ: آہستہ سے چٹکی لینا۔ غصہ دلانا (...... ومَزَّرَ) القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔

مَزُرَ (ک) مَزَارَةً: ظریف ہونا۔ سخت دل ہونا۔

تَمَزَّرَ النَّبِیْذَ: تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چکھنا۔

المَزْر: مص۔ مرد ظریف۔

المِزْر: جو یا گیہوں کی شراب۔ بے وقوف۔ اصل۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ کَرِیْمُ المِزْرِ" وہ شریف الاصل ہے۔

المَزِیْر: ظریف۔ سخت دل۔ ج اَمَازِر۔

الاَمْزَر: اسم تفضیل ہے مزر سے مؤنث مَزْرَاء ج مُزْر و اَمَازِر کہا جاتا ہے "ھُوَ مِنْ اَمَازِرِ النَّاسِ" وہ افاضل الناس میں سے ہے۔

المَزَّة: ایک مرتبہ چوسنا۔

مزع (ف) مَزْعًا الظَّبْیُ ونحوہٗ: ہرن کا آہستہ سے چھلانگ مارنا (...... ومَزَّعَ) القُطْنَ: روئی تومنا۔ مَزَّعَ الشَّیْءَ: متفرق کرنا۔

تَمَزَّعَ: جدا جدا ہونا۔ تَمَزَّعُوْا الشَّیْءَ بَیْنَھُمْ: انہوں نے چیز آپس میں تقسیم کر لی اور کہا جاتا ہے "ھُوَ یَتَمَزَّعُ غَیْظًا" وہ غصہ کی وجہ سے پھٹ پڑا۔

المِزْعَة: روئی وغیرہ کا ٹکڑا۔ ج مِزَع (...... والمُزْعَة) مِنْ لَحْمٍ او شَحْمٍ: گوشت یا چربی کا ٹکڑا۔

...... مِنَ المَاءِ: پانی کا گھونٹ۔ ج مِزَع و مُزَع۔

المَزَّاع: بہت دوڑنے والا۔ سیہی۔

المُزَاعَة مِنَ الشَّیْءِ: روئی وغیرہ کا وہ حصہ جو تومتے وقت گرے۔

المِزْعِی: چغل خور۔

فَرَسٌ مِمْزَعٌ: تیز رفتار گھوڑا۔

مَزَقَ (ن ض) مَزْقًا ومَزْقَةً الثَّوْبَ: پھاڑنا ...... عِرْضَھُمْ: طعنہ مارنا۔ عیب لگانا۔ صفت مَزِق ج مَزِقُوْن جیسے "اَتَانِیْ اَنَّھُمْ مَزِقُوْن عِرْضِیْ" مجھ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ میری آبرو میں عیب لگاتے ہیں ...... الطَّائِرُ بِسَلْحِہٖ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔

مَزَّقَ الثَّوْبَ: چیر پھیر کرنا کہا جاتا ہے "مَزَّقَھُمُ اللّٰہُ کُلَّ مُمَزَّقٍ" اللہ ان کو پورے طریقہ سے پراگندہ کرے۔

مَازَقَہٗ: دوڑنے میں آگے بڑھ جانا۔

تَمَزَّقَ: پھٹنا ...... القَوْمُ: متفرق ہونا۔

اِنْمَزَقَ: پھٹنا۔

المِزْقَة: کپڑے وغیرہ کا ٹکڑا اور کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ مِزَقٌ ومَزِقٌ ومَزِیْقٌ" پھٹا ہوا کپڑا۔

نَاقَةٌ او فَرَسٌ مِزَاقٌ: تیز رفتار گویا کہ تیز رفتاری کی وجہ سے کھال پھٹنے کے قریب ہے۔

مَزْمَزَہٗ: اکھیڑنے کے لئے ہلانا۔

تَمَزْمَزَ: حرکت کرنا ...... لِلْقِیَامِ: اٹھنے کے لئے تیار ہونا۔

مَزَنَ (ن) مَزْنًا ومُزُوْنًا: چلا جانا ...... وَجْھُہٗ: چہرہ کا چمک اٹھنا ...... مِنَ العَدُوِّ: دشمن سے بھاگنا (...... ومَزَّنَ) القِرْبَةَ: مشک بھرنا ...... فلانًا: تعریف کرنا۔ فضیلت دینا۔

تَمَزَّنَ: چلا جانا ...... عَلَی القَوْمِ: مہربانی و سخاوت کرنا۔ بتکلف فضل ظاہر کرنا۔ بتکلف زیرک بننا ...... عَلَی الاَمْرِ: عادی ہونا۔

المُزْن: بادل۔ سفید بادل۔ پانی سے بھرا ہوا بادل۔ حَبُّ المُزْنِ: اولہ۔

المُزْنَة: بادل کا ٹکڑا۔ بارش۔ اِبْنُ المُزْنَةِ: نیا چاند۔

المَزْن: عادت۔ طریقہ۔ حال کہا جاتا ہے "مَا زَالَ عَلٰی ھٰذَا المَزْنِ" ہمیشہ اس حالت پر رہا۔

المَازِن: فا۔ چیونٹی کے انڈے۔

مُزَیْنَة: مضر کا ایک قبیلہ اور نسبت کے لئے مُزَنِی۔

مَزَہَ (ف) مَزْھًا: ہنسی مذاق کرنا۔

مَزَا یَمْزُوْ مَزْوًا: تکبر کرنا۔

مَزَّاہٗ تَمْزِیَةً: تعریف کرنا۔ فضیلت دینا۔ کہا جاتا ہے "مَزَّیْتُ مَتَاعَہٗ حَتّٰی نَفَقْتُہٗ لَہٗ" میں نے اس کے سامان کی تعریف کی یہاں تک کہ اس کو رائج کر دیا۔

تَمَازَی القَوْمُ: قوم میں سے ہر ایک کا اپنی فضیلت کا دعویٰ کرنا۔

المَزْوُ والمَزِیَّة ج مَزَایَا والمَازِیَة. ج مَازِیَات: علم۔ کرم۔ شجاعت وغیرہ میں فضیلت جس کی وجہ سے دوسرے سے امتیاز ہو جائے۔ خوبی۔ عمدگی۔

مَزِیَ یَمْزَی: تکبر کرنا۔

مَزَّی تَمْزِیَةَ الرَّجُلِ: تعریف کرنا۔

کہا جاتا ہے "قَعَدَ عَنِّیْ مَازِیًا ومُتَمَازِیًا" یعنی مجھ سے دور مخالفت ہو کر بیٹھا۔

الْمَرْأَةَ: سرکش لوگ۔ مغرور ناز۔

الْمَازِيَةُ ج مَازِيَات. والْمَزِيَّةُ. ج مَزَايَا: علم۔ کرم، شجاعت، شرافت وغیرہ میں فضیلت جس کی وجہ سے دوسرے سے ممتاز ہو جائے۔

الْمَزِيُّ: مرد خوش طبع۔ زیرک۔

مَسَّ (ن س) مَسًّا ومَسِيسًا ومَسِّيسَى الشَّيْءَ: چھونا۔ پہنچنا...... الْمَرَضُ او الْكِبَرُ فلانًا: لاحق ہونا۔ مَسَّتِ الْحَاجَةُ إِلَى كَذَا: مجبور کرنا...... مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وعَذَابٍ: شیطان نے مجھ کو ایذا و تکلیف پہنچائی اور کہا جاتا ہے "مَسَّتْ فُلَانًا مَوَاسُّ الْخَيْرِ او الشَّرِّ" یعنی فلاں کو خیر یا شر پیش آئے۔ "ومَسَّتْ بِكَ رَحِمُ فُلَانٍ" جبکہ تم دونوں کے درمیان قرابت قریبہ ہو۔

مُسَّ مَسًّا: جنون لاحق ہونا۔ صفت مَمْسُوسٌ.

مَاسَّهُ مُمَاسَّةً مِسَاسًا: چھونا۔ جماع کرنا۔

أَمَسَّهُ الشَّيْءَ: چھوانا اور کہا جاتا ہے "أَمَسَّ وَجْهَهُ الْمَاءَ او بَدَنَهُ الطِّيبَ" چہرہ پر پانی لگایا یا بدن پر خوشبو۔

تَمَاسَّ الشَّيْئَانِ: ایک دوسرے کو چھونا۔

الْمَاسُّ: فا۔ حَاجَةٌ مَاسَّةٌ: شدید حاجت اور کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ رَحِمٌ مَاسَّةٌ" ان کے درمیان قرابت قریبہ ہے۔

مَسَاسِ: اسم فعل بمعنی امر یعنی چھو۔ اور کہا جاتا ہے لَا مَسَاسِ: یعنی مت چھو۔

الْمَسُوسُ مِنَ الْمَاءِ: پانی جو ہاتھوں سے لیا جا سکے۔ میٹھا صاف پانی۔ کھاری پانی۔ پیاس دور کرنے والا پانی۔ كَلَأٌ مَسُوسٌ: چرنے والے جانوروں کے لئے مفید گھاس۔

الْمَسِيسَةُ: ایک حلوے کا نام۔

الْمِسُّ: تانبا۔

الْأَمَسُّ: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے هُوَ أَمَسُّ مِنْ ذَاكَ بِكَذَا".

الْمَمْسُوسُ والْمَسْنُوسُ: پاگل۔ مجنون۔ دیوانہ۔

مَسِيسُ الْحَاجَةِ: حاجت کا مجبور کرنا۔

الْمَسَّاسُ: بہت چھونے والا۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ رَحِمٌ مَسَّاسَةٌ" یعنی ان کے درمیان بہت زیادہ قرابت قریبہ ہے۔

مَسَا (ف) مَسْوًا ومُسُوًّا: بے باک ہونا...... الْمَاشِي: دیر کرنا...... الْحَقَّ: حق کو دیر میں ادا کرنا...... الطَّرِيقَ: راستہ کے درمیان میں چلنا۔ عَلَى الشَّيْءِ: عادی ہونا...... الرَّجُلَ بِالْقَوْلِ وَغَيْرِهِ: کسی کو گفتگو سے نرم کر دینا۔ دھوکا دینا (...... وأَمْسَا) بَيْنَ الْقَوْمِ: فساد ڈالنا۔

تَمَسَّا الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔

مَسَحَ (ف) مَسْحًا الشَّيْءَ: پونچھنا۔ مریض کے لئے دعا کے موقع پر کہا جاتا ہے "مَسَحَ اللّٰهُ مَا بِكَ مِنْ عِلَّةٍ" یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت دیں اور مرض کو زائل کر دیں...... هُ بِالدُّهْنِ: تیل ملنا...... هُ بِالسَّيْفِ: تلوار سے کاٹنا...... ذَوَائِبَ الْمَرْأَةِ: کنگھی کرنا اور کہا جاتا ہے "مَسَحَهُ او مَسَحَ رَأْسَهُ" یعنی اس نے فریب دینے کے لئے نرم باتیں کیں۔ "مَسَحَ الْقَوْمَ قَتْلًا" قوم کو خوب اچھی طرح قتل کیا۔ "ومَسَحَهُ اللّٰهُ" اللہ نے اس کو مبارک پیدا کیا۔ اللہ نے اس کو ملعون پیدا کیا۔ مَسَحَ فُلَانًا: مارنا۔

...... عُنُقَهُ: گلا کاٹنا...... الْإِبِلَ: اونٹ کو تھکانا اور لاغر کرنا...... سَيْفَهُ: تلوار سونتنا...... الْمَرْأَةَ: جماع کرنا۔

مَسَحَ (ف) مَسْحًا ومِسَاحَةً: پیمائش کرنا (...... مَسْحًا وتِمْسَاحًا) جھوٹ بولنا۔

مَحَ (ف) مُسُوحًا فِي الْأَرْضِ: جانا۔

مَسِحَ (س) مَسَحًا: کپڑے کے کھردرے پن کی وجہ سے رانوں کا چھل جانا۔

مُسِحَ بِالْعِتْقِ او الْكَرَمِ: کسی پر شرافت یا کرم کا اثر ہونا۔

مَسَّحَ الشَّيْءَ: پونچھنا۔ مَسَّحَهُ بِالدُّهْنِ: تیل ملنا۔ مَسَّحَ فُلَانًا: فریب دینے کے لئے اچھی بات کہنا...... الْإِبِلَ: اونٹ کو تھکانا اور لاغر کرنا۔

مَاسَحَهُ مُمَاسَحَةً: فریب دینے کے لئے اچھی بات کہنا۔ مصافحہ کرنا...... هُ عَلَى كَذَا: معاہدہ کرنا۔

تَمَسَّحَ بِالْمَاءِ ومِنَ الْمَاءِ: غسل کرنا...... الشَّيْءَ: پونچھنا۔ وتَمَسَّحَهُ بِالْمَاءِ او الدُّهْنِ: نہلانا یا تیل ملنا کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَتَمَسَّحُ بِهِ" فلاں اس کی بزرگی کی وجہ سے برکت حاصل کرتا ہے۔

تَمَاسَحَا: اتفاق کرنا۔ خرید و فروخت کرنے میں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا کہا جاتا ہے "تَمَاسَحُوا عَلَى كَذَا" یعنی فلاں چیز پر سبھوں نے عہد و پیمان کیا" والْتَقَوْا فَتَمَاسَحُوا" وہ سب ملے اور باہم مصافحہ کیا۔

اِمْتَسَحَ السَّيْفَ: تلوار سونتنا۔

الْمِسْحُ: ٹاٹ۔ کمبل۔ اونی لباس جس کو زاہد لوگ تقشف کی بناء پر پہنا کرتے تھے۔ راستہ کا وسط ج أَمْسَاحٌ ومُسُوحٌ۔

الْمَسْحَةُ: مسح کا اسم مرۃ۔ کیلے ہاتھ کا نشان۔ اور اسی سے ہے جو کہا جاتا ہے "عَلَيْهِ مَسْحَةٌ مِنْ جَمَالٍ او هُزَالٍ" اس کے اوپر جمال یا لاغری کا کچھ اثر ہے۔

الْمَسَحُ: مص۔ کپڑے کے کھردرے پن کی وجہ سے ران یا گھٹنے کے اندرونی حصہ میں سوزش۔

الْمِسَاحَةُ: مصدر یا مَسَحَ الْأَرْضَ: کا اسم ہے عِلْمُ الْمِسَاحَةِ: وہ علم ہے جس میں مقادیر خطوط و سطوح واجسام سے بحث کرتے ہیں۔

الْمَسِيحُ: تیل لگا ہوا ج مُسَحَاءُ ومَسْحَى: لقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا۔ بہت سیاحت کرنے والا۔ چاندی کا ٹکڑا۔

پسینہ۔ بہت سچا۔ کان۔ گز۔ بہت جھوٹا۔
خوبصورت۔ بدصورت۔ بہت جماع کرنے
والا۔۔۔۔مِنَ الدَّرَاهِمِ: گھسا ہوا درہم۔
اَلْمَسِيْحِيُّ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
تابع۔
المَسِيْحَة: سر کے دونوں جانب کے بال۔
گیسو۔ کنپٹی اور پیشانی کا درمیان۔ کمان۔
چاندی کا ٹکڑا۔ ج مَسَائِح۔
اَلْمَاسِح: فا۔ بڑا جھوٹا۔ بہت قتل کرنے
والا۔
الماسِحَة. الماسح: کا مؤنث۔ کنگھی چوٹی
کرنے والی۔ ج مواسح۔
اَلْمَسَّاح: زمین کی پیمائش کرنے والا۔
المِسِّيْح: بڑا سیاح۔
الاَمْسَح: کھردرے کپڑے کی رگڑ سے ران
یا گھٹنے کے اندرونی حصہ میں سوزش والا۔
ہموار تلوے والا۔ بڑا جھوٹا۔۔۔۔مِنَ
الْاَرْضِ: ہموار زمین ج اَمَاسِح: بڑا
سیاح۔ کانا۔ مؤنث مَسْحَاء۔
اَلْمَسْحَاء: کنکریوں والی ہموار زمین۔ سرخ
زمین۔ ج المِسَاح والمَسَاحِي: چھوٹے
پستانوں والی عورت۔ کہا جاتا ہے "اِمْرَأَةٌ
مَسْحَاءُ الثَّدْيِ"۔
التِّمْسَح: بڑا جھوٹا۔ فریب دینے کے لئے
نرم بات کہنے والا۔ بڑا سرکش (۔۔۔۔
والتِمْسَاح) مگرمچھ ج تَمَاسِح وتَمَاسِيْح۔
المِمْسَح والمِمْسَحَة: جس سے پونچھا
جائے۔
مَسَخَهُ (ف) مَسْخًا: بُری صورت میں
بدل دینا اور اسی سے ہے جو کہا جاتا ہے
"مَسَخَهُ اللّٰهُ قِرْدًا" اللہ نے اس کو بندر کی
صورت میں بدل دیا۔
صفت مفعول مَسِيْخٌ ومَمْسُوْخٌ ج
مُسُوْخ۔۔۔۔الْكَاتِبُ: لکھنے میں بہت غلطی
کرنا۔۔۔۔النَّاقَةَ: اونٹنی کو لاغر کرنا۔۔۔۔طَعْمَ
اللَّحْمِ: گوشت کو بے مزہ کرنا۔
اَمْسَخَ الوَرَمُ: ورم کا تحلیل ہونا۔

تَمَسَّخَ الغَزْلُ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
اِمْسَخَتْ وانْمَسَخَت العَضُدُ: کم گوشت
والا ہونا۔ اسم المَسَخ۔
اِمْتَسَخَ السَّيْفَ: تلوار سونتنا۔
الماسِخِيُّ: کمان ساز۔
المَسِيْخ: بدشکل۔۔۔۔مِنَ الطَّعَامِ: بے مزہ یا
بے نمک۔ بے وقوف۔
الاُمْسُوْخ: ایک قسم کی نباتات جس کا دانہ
چنے کے برابر ہوتا ہے۔
المَمْسُوْخ: مفع۔ فَرَسٌ مَمْسُوْخٌ: سرین
پر کم گوشت والا گھوڑا۔
اَلْمَسْخ: اقسام تناسخ سے ہے۔ اس کے
قائلین کا نظریہ ہے کہ حیوان ناطق
(انسان) کا بدن غیر ناطق حیوان کے بدن
سے مناسب اوصاف حاصل کر لیتے ہیں۔
جیسے اسد لفظ سے انسان میں شجاعت آجاتی
ہے۔ ارنب: (خرگوش) کے لفظ سے بزدلی
آجاتی ہے۔
اَلْمَسْخَر ج مَسَاخِر: وہ شخص جس سے
مذاق کیا جائے۔ اسی سے فعل تُمُسْخِرَ
عَلَيْهِ: اس سے مذاق کیا گیا اسی سے مساخر
وہ کھیل و تماشے جو عید کے ایام میں کھیلے
جاتے ہیں۔
مَسَدَ (ن) مَسْدًا الحَبْلَ: رسی بٹنا یا
مضبوط بننا۔۔۔۔فِي السَّيْرِ: تھکانا۔
مَسَدَ البَطْنُ: پیٹ کا نرم و ہموار ہونا۔
مَسَدَ الشَّيْءَ وعَلَى الشَّيْءِ: سختی سے ہاتھ
پھیرنا۔
المَسَد: کھجور کے ریشہ کی رسی۔ یا مضبوط بٹی
ہوئی رسی۔ کھجور کا ریشہ۔ لوہے کا دُھرا۔ ج
مِسَادٌ و اَمْسَاد۔
المِسَاد: شہد کا مشکیزہ۔ درشتی۔ کہا جاتا ہے
"هُوَ اَحْسَنُ مِسَادِ شَعْرٍ مِنْكَ" اس کے
بالوں کی درشتی تیرے بالوں سے اچھی
ہے۔
المَمْسُوْد: مفع۔ رَجُلٌ مَمْسُوْدٌ: گٹھے بدن
کا مرد۔

سَاقٌ مَسْدَاءُ: اچھی ہموار پنڈلی۔
مَسَرَهُ (ن) مَسْرًا: کھینچنا اور تنگی سے باہر
نکالنا۔۔۔۔النَّاسَ: نکتہ چینی کرنا۔ ورغلانا۔
مَسَطَ (ن) مَسْطًا: انگلی ڈال کر آنت میں
سے نکالنا۔۔۔۔الثَّوْبَ: تر کرنا۔ پھر نچوڑنا
۔۔۔۔فُلَانًا بالسِّيَاطِ: کوڑے سے مارنا۔۔۔۔
السِّقَاءَ: مشکیزہ سے جما ہوا دودھ انگلی سے
نکالنا۔
المَاسِط: فا۔ کھاری پانی جو پیٹ کو صاف کر
دے۔ ایک قسم کی گھاس جو گرمی کے زمانہ
میں ہوتی ہے کہ جب اس کو اونٹ چرتا ہے تو
اس کا پیٹ صاف ہوتا ہے۔
المَسِيْط: گارا۔ گدلا پانی جو حوض میں باقی
رہ جائے۔
المَسِيْطَة: گدلا پانی۔ تھوڑا پانی بہانے والی
وادی۔
اَلْمِسْع: شمالی ہوا۔
المَسْعِيُّ: بہت سیر و سفر کرنے والا مرد۔
اَمْسَغَ وامْتَسَغَ الرَّجُلُ: علیحدہ ہونا۔
مَسَكَ (ن ض) مَسْكًا: چمٹنا۔ متعلق
ہونا۔۔۔۔بِالنَّارِ: زمین میں گڑھا کھود کر راکھ
سے آگ کو دبا دینا۔
مَسُكَ (ک) مَسَاكَةُ السِّقَاءِ: مشکیزہ کا
پانی کو گرنے نہ دینا۔
مَسَّكَ بِهِ: چمٹنا۔ مَسَّكَهُ: مشک سے
خوشبودار کرنا۔
اَمْسَكَهُ: روکنا۔ اَمْسَكَ بِهِ: چمٹنا۔۔۔۔
الشَّيْءَ عَلَى نَفْسِهِ: اپنے لئے حفاظت کرنا
۔۔۔۔اللّٰهُ الغَيْثَ: بارش روکنا۔۔۔۔عَنِ
الاَمْرِ: رکنا۔ باز رہنا۔۔۔۔عَنِ الكَلَامِ:
خاموش رہنا۔
تَمَسَّكَ وتَمَاسَكَ وامْتَسَكَ بِهِ:
چمٹنا۔ اور کہا جاتا ہے "مَا تَمَاسَكَ اَنْ
قَالَ كَذَا" یعنی وہ فلاں بات کہنے سے نہیں
رکا۔ "وغَشِيَنِي اَمْرٌ مُقْلِقٌ فَتَمَاسَكْتُ"
میرے اوپر ایک رنجیدہ معاملہ آپڑا اس لئے
میں رک گیا۔ "ومَا بِهِ تَمَاسُكٌ" اس کے

اندر کوئی خیر نہیں "وامتسک فی البلد" وہ شہر میں ٹھہرا رہا۔

اِستمسک بہ: چمٹنا ...... عن کذا: باز رہنا ...... بولہ: پیشاب بند ہونا ...... الرجل علی راحلۃ: جم کر بیٹھنا۔

المسک: مص۔ کھال۔ ج مسک ومسوک: ایک ٹکڑے کو "مسکۃ" کہتے ہیں۔

المسک: پانی روکنے کا بند۔ زمین کے طبقات۔ ہاتھی دانت یا ہڈی کے کنگن یا پازیب۔ کچھوے کی کھال۔ مچھلی کی ہڈی۔ واحد مسکۃ۔

المسک: بقاء بدن کے مقدار کھانا پانی عقل کامل۔

المسک: مشک۔ کستوری۔ یہ ایک جانور کا خون ہے جو اس کی ناف میں جمع ہوتا ہے اور اس جانور کو غزال المسک کہتے ہیں اور مشک کے ٹکڑے کو مسکۃ کہتے ہیں۔ ج مسک۔ مسک البر ومسک الجن: دو قسم کی نباتات۔ لفظ مسک فراء کے نزدیک مذکر ہے اور دوسرے ائمہ لغت کے یہاں مذکر ومؤنث دونوں۔

المسکۃ: جس سے تعلق کیا جائے۔ بقاء بدن کی مقدار کھانا پانی۔ عقل تام ورائے کامل۔ سخت کنواں جس میں من بنانے کی ضرورت نہ ہو ج مسک: کہا جاتا ہے "ما فیہ مسکۃ" یعنی اس میں کوئی خیر نہیں "ولیس لامرہ مسکۃ" یعنی اس امر کے لئے کوئی اصل نہیں جس پر اعتماد کیا جائے۔ "وفیہ مسکۃ من خیر" اس کے اندر خیر کا کچھ بقیہ ہے۔ "ومافی سقائہ مسکۃ من ماء" اس کے مشکیزہ میں تھوڑا سا پانی بھی نہیں۔

المسکۃ والمسکۃ: بخل۔

المسکۃ: بخیل۔ وہ شخص جو کسی چیز سے چمٹے تو اس سے چھٹکارا نہ پا سکے۔ وہ شخص کہ جب کوئی اس کے مقابل ہو تو وہ بھاگ کھڑا ہو۔ ج مسک۔

المساک: پانی روکنے کا بند۔ بخل۔

المساک: بخل۔ روکنے والی چیز۔ تلوار وغیرہ کا دستہ اور کہا جاتا ہے "ما فیہ مساک" یعنی اس کے اندر خیر نہیں۔

المساکۃ والمساکۃ: بخل۔

المساکات: وہ مقامات جہاں پانی کی حفاظت کی جائے۔

المسکان: بیعانہ۔ ج مساکین۔

المسکین والمسکنۃ: دیکھو مادہ س ک ن۔

المسک والمساک والممسک: بخیل۔

المسیک ج مسک والمسیک: بخیل۔ کہا جاتا ہے "سقاء مسیک ومسیک" مشک جو پانی کو روکے بہنے نہ دے۔ "وما فیہ مسیک" اس کے اندر خیر نہیں۔

الامساک: مص۔ بخل۔

المسیکۃ والارض المسیکۃ: زمین جو سختی کی وجہ سے پانی کو جذب نہ کرے۔

المسیکۃ المسکیۃ: ایک قسم کی نباتات۔

مسل (ن) مسلا الماء: پانی بہنا۔

امتسل السیف: تلوار سونتنا۔

المسل: پانی بہنے کی جگہ۔ ج امسلۃ ومسل مسلان ومسائل۔

مسالا الرجل: مرد کے دونوں بازو یا داڑھی کے دونوں جانب یا مرد کے دونوں پہلو۔

مسالۃ الوجہ: حسن کے ساتھ چہرہ کی لمبائی۔

المسیل: بہاؤ۔ دودھ وغیرہ کا آبی حصہ۔ ترشی۔ ج مسل وامسلۃ۔ مسیل الماء: پانی بہنے کی جگہ۔ س ی ل کے مادہ میں مذکور ہے۔

مسمس مسمسۃ ومسماسا الامر: مختلط ہونا۔ ملتبس ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھو من امرہ فی مسماس" وہ اپنے معاملہ میں اشتباہ میں ہے۔

مسمس الرجل: جنوبی کیفیت لاحق ہونا۔

المسماس: ہلکا۔

مسا (ن) مسنا الرجل: بے باک ہونا۔ ۂ: مارتے مارتے گرا دینا ...... الشیء من الشیء: کھینچنا۔

مسا یمسو مسوا۔ الحمار: گدھے کا اڑنا (...... ومسی تمسیۃ) الرجل: کسی چیز کا وعدہ کر کے ٹالنا۔

مساہ تمسیۃ: شام کے بہتر ہونے کی دعا دینا۔ یہ کہنا کہ تم نے شام کس طرح بسر کی اور کہا جاتا ہے "مسی بہ اللیل" جبکہ کوئی شخص شام کے وقت آئے۔

امسی امساء ومُمسی: شام میں داخل ہونا۔ کان کی طرح فعل ناقص ہو کر بھی مستعمل ہے۔ جیسے "امسی زید ضاحکا" یعنی زید شام کے وقت ہنس رہا تھا یا زید ہنس رہا تھا۔

امساہ امساء: کسی چیز سے مدد کرنا۔ وعدہ کر کے ٹالنا۔

ماساہ مماساۃ: مخول کرنا۔

امتسی امتساء ما عند فلان: کل لے لینا۔

المساء ج امسیۃ والمُمسی والمُسی: شام ظہر سے مغرب تک کا وقت۔

الامسیۃ: شام۔ کہا جاتا ہے "اتیتہ امسیۃ امس" میں کل گزشتہ شام کے وقت اس کے پاس آیا۔

الممسی: مص۔ شام بسر کرنے کی جگہ۔

مسی یمسی مسیا الشیء: ہاتھ سے پونچھنا ...... الحر الماشیۃ: گرمی کا جانور کو لاغر کرنا ...... السیف: تلوار سونتنا ...... الرجل: برے خلق والا ہونا۔

تماسی وتمسی الشیء: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

امتسی امتساء: پیاسا ہونا۔

السَّمَاسِي: فا۔ وہ شخص جو کسی کی نصیحت نہ سنے۔ رَجُلٌ مَاسٌ: ہلکا پھلکا مرد۔

اَلْمَسْوَة: ایک زرد شئے بکری کے پیٹ سے نکالی جاتی ہے اس کو باریک کپڑے نچوڑ کر دودھ ڈال دیا جاتا ہے اس سے جبن (پنیر) بن جاتا ہے۔

التَّمَاسِي: مَش۔ مصیبتیں (اس کا مفرد نہیں)

مَشَّ (ن) مَشًّا الْعَظْمَ: ہڈی کے اطراف کو چوسنا...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو دوہنا اور کچھ چھوڑ دینا۔ سارا دودھ دوھنا...... مَالَ فُلَانٍ: تھوڑا تھوڑا کر کے لینا...... يَدَهُ: ہاتھ سے چکناہٹ دور کرنے کے لئے پونچھنا...... فلانًا: دشمنی کرنا۔ جھگڑا کرنا...... الشَّيْءَ: پانی میں حل کرنے کے لئے بھگونا۔

مَشْشٌ وتَمَشَّشَ الْعَظْمَ: ہڈی چوس کے گودا نکالنا۔

اَمَشَّ الْعَظْمُ: ہڈی کا گودے والی ہونا۔

اِنْمَشَّ لَهُ الشَّيْءُ: حاصل ہونا۔

اِمْتَشَّ الثَّوْبَ: کپڑا اتار لینا...... مَا فِي الضَّرْعِ: تھن سے سارا دودھ لینا...... مِنْ مَالِ فُلَانٍ: حصہ پانا...... الْعَظْمَ: چبائی ہوئی ہڈی کو چوسنا...... الْمُتَغَوِّطُ: پاخانہ کرنے والے کا پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرنا۔

الْمُشَاشُ. مُشَاشَةٌ: کی جمع۔ نرم زمین۔ اصل نفس۔ طبیعت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَيِّنُ الْمُشَاشِ" فلاں نرم اخلاق ہے ومُشَاشُ الرَّجُلِ: سفر و حضر کے خدام۔

الْمُشَاشَةُ: نرم ہڈی کا سرا۔ راستہ کہ جس میں خاک اور نرم سنگ ریزے ہوں۔ پہاڑ کہ جس میں چشمے ابل رہے ہوں۔ ج مُشَاشٌ. مُشَاشَةُ الْقَوْمِ: قوم کے بہترین لوگ۔

الْمَشُّ: مَش۔ کہا جاتا ہے "اَطْعَمَهُ هَشًّا مَشًّا" اس نے اسے عمدہ خوراک کھلائی۔

الْمَشَشُ: سفیدی جو اونٹ کی آنکھ میں ہو جاتی ہے۔

الْاَمَشُّ. مِنَ الْاِبِلِ: آنکھ میں سفیدی والا اونٹ۔ مؤنث مَشَّاءُ ج مُشٌّ۔

الْمَشُوشُ: ہاتھ پونچھنے کا کپڑا جیسے رومال تولیہ وغیرہ۔

اَلْمَشَّاؤُنَ: ارسطو کے فلسفہ کو ماننے والے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ارسطو اپنی تعلیمات چل کر پیش کرتے تھے۔ الْمَشَّائِيَّة: فلسفہ ارسطو۔

مَشَجَهُ (ن) مَشْجًا بِكَذَا: ملانا۔ کہا جاتا ہے "مَشَجَ بَيْنَهُمَا"۔

الْمَشَجُ والْمَشِيجُ والْمَشِجُ والْمَشْجُ: مخلوط ج اَمْشَاج. الْاَمْشَاجُ: میل کچیل جو ناف میں جمع ہو جائے۔

اَمْشَحَتِ السَّمَاءُ: بادل کا کھل جانا...... السَّنَةُ: خشک سالی ہونا۔

مَشَرَ (ن) مَشْرًا الشَّيْءَ: ظاہر کرنا۔

مَشِرَ (س) مَشَرًا: اترانا۔ اکڑباز ہونا۔

مَشَّرَ ومَشَرَ و اَمْشَرَ وتَمَشَّرَ الشَّجَرُ: شاخیں نکلنا مَشْرَةً: پہنانا۔ مَشَّرَ الشَّيْءَ: تقسیم کرنا واَمْشَرَ الرَّجُلُ: کھل کر دوڑنا...... بَدَنُهُ: بدن کا پھولنا...... الْاَرْضُ: سبزی اگانا۔ وتَمَشَّرَ الرَّجُلُ: مستغنی ہونا یا دولت کا اثر ظاہر ہونا۔ تَمَشَّرَ لِاَهْلِهِ شَيْئًا: کمائی کرنا یا اپنے اہل کے لئے لباس خریدنا...... الشَّجَرُ: سرسبز ہونا...... الْقَوْمُ: کپڑے پہننا۔

اِمْتَشَرَ الرَّاعِي وَرَقَ الشَّجَرِ: چرواہے کا لکڑی سے درخت کے پتوں کو کھینچنا۔

الْمِشْرُ مِنَ الرِّجَالِ: سخت سرخ مرد۔

الْمَشْرُ: نشان۔ کہا جاتا ہے "اَذْهَبَهُ مَشْرًا" یعنی اس نے اس کو گالی دی۔ ہجو کیا۔ یا گالی سنوائی۔

الْمَشْرَةُ: نئی نکلی ہوئی نرم سبز ٹہنی۔ نیا نکلا ہوا پتا لکڑی سے جھکائے ہوئے پتے' نئی نئی نکلی ہوئی گھاس اور کہا جاتا ہے "عَلَيْهِ مَشْرَةُ غِنًى" یعنی اس کے اوپر دولت مندی کا اثر ہے۔

مَشْرَةُ الْاَرْضِ ومَشْرَتُهَا: سبزی یا نئی نکلی ہوئی سبزی۔

اَرْضٌ مَاشِرَةٌ: بارش سے سیراب اور سبزی نکلی ہوئی زمین۔

الْاَمْشَرُ: چست و چالاک۔

الْمَوْشُوْرُ: دیکھئے مادہ وش ر۔

مَشَطَ (ض،ن) مَشْطًا ومَشَّطَ الشَّعْرَ: بالوں میں کنگھی کرنا۔ مَشَطَ الشَّيْءَ: ملانا...... الْبَعِيْرَ: اونٹ پر کنگھی جیسے آلہ سے داغ لگانا۔

مَشِطَتْ (س) مَشَطًا يَدُهُ: کام کرنے سے کھردرا ہونا یا پھانس چبھنا (...... ومَشِطَتْ) النَّاقَةُ: دونوں پہلوؤں میں کنگھی جیسی چربی چڑھنا۔

اِمْتَشَطَ: کنگھی کیا ہوا ہونا۔ اِمْتَشَطَتِ الشَّعْرَ: کنگھی کرنا۔

الْمُشْطُ والْمَشْطُ والْمِشْطُ والْمُشُطُ والْمَشِطُ والْمُشُطُّ: کنگھی ج اَمْشَاط ومِشَاط.

الْمُشْطُ: کپڑا بننے کا ایک آلہ جو کنگھی کے مانند ہوتا ہے۔ اونٹ کے بدن پر داغ کرنے کا کنگھی کے مانند آلہ۔ پست قدم کی پتلی پتلی ہڈیاں اور کبھی پورے قدم پر اطلاق ہوتا ہے۔ والْمُشْطُ: ایک دریائی مچھلی جس کو مُلْطِيُّ بھی کہتے ہیں۔

الْمِشْطَةُ. مَشْطُ: کا اسم نوع۔

الْمِشَاطَةُ. مَشَاطَة: گری۔

الْمُشَاطَةُ: کنگھی کرنے میں گرے ہوئے بال۔

الْمَشَّاطُ: شانہ ساز۔

الْمَاشِطَةُ والْمَشَّاطَةُ: کنگھی کرنے کا پیشہ کرنے والی۔

الْمَشِيْطُ: کنگھی کیا ہوا۔ کہا جاتا ہے "شَعَرٌ مَشِيْطٌ ولِمَّةٌ مَشِيْطٌ" کنگھی کئے ہوئے بال۔ کنگھی کی ہوئی زلف۔

الْمُمْشَطُ: کنگھی۔

المَمْشُوط: مفع ۔ رَجُلٌ مَمْشُوطٌ: پتلا و لمبا مرد۔

مَشِطَ (س) مَشَطًا ومَشْطًا: پھانس چبھنا۔ کہا جاتا ہے مَشِطَتْ یده: یعنی اس کے ہاتھ میں پھانس چبھ گئی۔ مَشِطَتِ الدَّابَّةُ: گوشت سے نمایاں پٹھوں والا ہونا۔

مَشَطَ (ن) مَشْطًا۔ البَلَدَ: شہر کو اقامت کے لئے پسند کرنا...... فلانًا: کچھ لے لینا۔

المُشُطُ والمِشْطَةُ: پھانس۔ کانٹا جو ہاتھ میں چبھ جائے۔ کلہاڑی کو مضبوط کرنے کا پچڑ۔

المَشْطَةُ۔ مشط: کا اسم مرة...... مِنَ الاَخْبارِ: مخفی خبریں جن کی تحقیق نہ ہو۔

قَنَاةٌ مَشِطَةٌ: ناسخت نیزہ کہ جو لے اسی کا ہاتھ چھل جائے۔

مَشَعَ (ف) مَشْعًا الشَّیْءَ: کمانا۔ اُچک لینا...... القُطْنَ: روئی تومنا...... الغَنَمَ: بکری دوہنا...... بِبَوْلِهِ: پیشاب کرنا...... فلانًا بِالحَبْلِ وغَیْرِہ: رسی وغیرہ سے مارنا...... الرَّجُلُ: آہستہ چلنا۔

مَشَّعَ الشَّیْءَ: صاف کرنا۔ پونچھنا...... القَصْعَةَ: پیالہ میں سے سب کھالینا۔

اِمْتَشَعَ ثَوْبَ صَاحِبِهِ: چھین لینا۔

مَا فِی الضَّرْعِ او مَا فِی یَدِ فُلانٍ: سب دودھ دوہنا یا سب کچھ ہاتھ سے لے لینا۔ السَّیْفَ: جلدی سے سونتنا (...... وتَمَشَّعَ) الرَّجُلُ: اپنے آپ سے گندگی کو دور کرنا۔ پتھر سے استنجا کرنا۔

المُشْعَةُ والمُشَیْعَةُ: تومی ہوئی روئی کا ٹکڑا۔

المَشُوعُ: بہت کمائی کرنے والا...... ذِئْبٌ مَشُوعٌ: بہت اُچکنے والا بھیڑیا۔

مَشَغَه (ف) مَشْغًا: مارنا۔ عیب لگانا...... الرَّجُلُ: ککڑی وغیرہ آہستہ آہستہ کھانا۔

مَشَّغَ الثَّوْبَ: گیرو سے رنگنا...... عِرْضَ فُلانٍ: آبرو میں داغ لگانا۔

المِشْغُ: گیرو۔

المِشْقَةُ: بوسیدہ کپڑے کا ٹکڑا۔

مَشَقَ (ن) مَشْقًا: جلدی نیزہ مارنا۔ جلدی کام کرنا...... ہٗ بِالسَّوْطِ: کوڑے سے مارنا۔ الشَّعْرَ: بالوں میں کنگھی کرنا...... الکَتَّانَ ونَحْوَهُ: رانچھ میں ڈال کر خراب وردی حصہ کو علیحدہ کرنا۔ الشَّیْءَ: دراز ہونے کے لئے کھینچنا...... الثَّوْبَ: کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو تھوڑا سا دوہنا...... فِی الکِتَابَةِ: بڑے بڑے حروف لکھنا' لکھنے میں جلدی کرنا اور کہا جاتا ہے "مَشَقُوا رَحِیْلَهُمْ" یعنی انہوں نے کوچ کرنے میں جلدی کی۔

مَشُقَ مَشَقًا: پتلا و لمبا ہونا۔ دبلا اور کم گوشت والا ہونا۔ صفت مَشِقٌ ومَشِیْقٌ ومَمْشُوقٌ۔

مَشِقَ (س) مَشَقًا: رانوں کی رگڑ سے سوزش ہونا۔ صفت مَشِقٌ وأَمْشَقُ اور اسم المُشْقَةُ۔

مَاشَقَهُ مُمَاشَقَةً: گالی گلوچ کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ مَاشَقَهُ الشَّیْءَ: کسی سے چیز کو کھینچنا۔

اَمْشَقَهُ بِالسَّوْطِ: کوڑا مارنا۔ اَمْشَقَ الثَّوْبَ: گیرو سے رنگنا۔

مَشَّقَ تَمْشِیْقًا الإِبِلَ الکَلَأَ: اونٹ کو گھاس چرانا۔

تَمَشَّقَ الثَّوْبُ: کپڑے کا پھٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا...... الغُصْنُ: ٹہنی کا چھلنا...... اللَّیْلُ: رات کا ختم ہونا۔

اِمْتَشَقَ: چھین لینا۔ اُچک لینا...... مَا فِی الضَّرْعِ: سارا دودھ دوہنا...... السَّیْفَ: تلوار سونتنا...... فِی الشَّیْءِ: داخل ہونا...... الکَتَّانَ: رانچھ میں ڈال کر خراب وردی حصہ کو علیحدہ کرنا...... الشَّیْءَ: اپنے لئے لینا...... مَا فِی یَدِ الرَّجُلِ: سارا لے لینا۔

المَشْقُ: مص۔ گیرو۔ اور کہا جاتا ہے "فِی قَدِّہِ مَشْقٌ" اس کے قد میں لمبائی اور پتلا پن ہے۔

المِشْقُ والمُشَاقَةُ: رانچھ کا نکالا ہوا خراب و ردی حصہ۔ المِشْقَةُ: روئی کا گالا۔ پرانا کپڑا ج مِشَقٌ۔

المُشْقَةُ: نئے کپڑے کی دھجی۔

المَشِیْقُ: پہنا ہوا کپڑا...... مِنَ الخَیْلِ: دبلا گھوڑا۔

المَاشِقُ: فا۔ ج مُشُقٌ۔

قَلَمٌ مَشَّاقٌ: تیز چلنے والا قلم۔

ثَوْبٌ مِشْقٌ ومُمَشَّقٌ وأَمْشَاقٌ: گیرو سے رنگا ہوا کپڑا۔

المَشْقَةُ۔ مَشَقَ: کا اسم مرة۔ جانور کی ٹانگ میں رسی کا نشان۔

المَمْشُوقُ: مفع۔ کم گوشت کا مرد۔ مِنَ الخَیْلِ: دبلا گھوڑا...... مِنَ القُضْبَانِ: پتلی لمبی شاخ۔ کہا جاتا ہے "قَدٌّ مَمْشُوقٌ" لمبا پتلا قد۔ مؤنث مَمْشُوقَةٌ۔

التَّمَاشُقُ: جھگڑا۔

المِمْشَقَةُ: رانچھ۔ کتان وغیرہ کو صاف کرنے کا کنگھی کے مانند ایک آلہ۔ ج مَمَاشِقُ۔

مَشَلَ (ن) مُشُولاً لحمہ۔ وہ کم ہونا (...... مَشْلاً اللَّبَنَ: دودھ کم دوہنا) وامْتَشَلَ السَّیْفَ: تلوار سونتنا۔

المَاشِلُ والمَمْشُولُ: دبلا پتلا۔ کم گوشت۔

المَشْلُ: کم دوہائی۔

المِمْشَلُ: نرمی سے دوہنے والا۔

المِشْلَوْزُ: میٹھی گٹھلی کا زرد آلو (یہ کلمہ مِشْمِش اور لَوْز سے مرکب ہے)

المِشْمِشُ: زرد آلو۔ واحد مِشْمِشَةٌ۔

مَشَنَه (ض) مَشْنًا: خراش لگانا۔ مَشَنَهُ بِالسَّوْطِ: کوڑا مارنا...... ہٗ بِالسَّیْفِ: تلوار مار کر کھال چھیلنا۔ مَشَنَ الجَارِیَةَ: جماع کرنا (...... وامْتَشَنَ) النَّاقَةَ: سارا دودھ دوہنا۔ صفت مَاشِنٌ۔ ج مُشَّنٌ۔ وامْتَشَنَ السَّیْفَ: تلوار سونتنا...... الشَّیْءَ: اُچک کر اپنے لئے لے لینا...... ثَوْبَهُ: کپڑا چھین لینا۔

مَشَنَتِ النَّاقَةُ: اُونٹنی کا بدکتے ہوئے دودھ دینا۔ کہا جاتا ہے "تَمَاشَنَا جِلْدَ الظَّرِبَانِ" بدترین قسم کی آپس میں گالی گلوچ کرنا۔
المِشَانُ والمُشَانُ: ایک قسم کی کھجور یا عمدہ کھجور۔
اِسْتَمْشَى الرَّجُلُ: مسہل دوا پینا۔ اور کہا جاتا ہے "اِسْتَمْشَى بِكَذَا" جبکہ کوئی شخص مسہل لے۔
المَشْوُ والمَشُوُّ والمَشِيُّ والمَشَاءُ: دست آور دوا۔
مَشَى (ض) مَشْيًا وتَمْشَاءً: چلنا۔ بہت مویشی والا ہونا...... زَيْدٌ: ہدایت پانا اور اسم المِشْيَةُ (...... مَشَاءُ) اَلْمَرْأَةُ او المَاشِيَةُ: بہت بچوں والی ہونا...... بِالنَّمِيمَةِ: چغل خوری کرنا۔ بَطْنُهُ: پیٹ چلنا۔
مَشَّى تَمْشِيَةً: چلنا...... الرَّجُلَ: چلانا۔
اَمْشَى الرَّجُلَ: چلانا۔ اَمْشَاهُ الدَّوَاءُ: دست لانا (...... وامْتَشَى) بہت مویشی کے بچوں والا ہونا۔
مَاشَاهُ مُمَاشَاةً: ساتھ چلنا۔
تَمَشَّى: چلنا۔
تَمَاشَيَا: باہم مل کے چلنا۔
المِشْيَةُ: چال۔
المَشِيئَةُ: ارادہ۔ خواہش۔
المَاشِي: فا۔ ج مُشَاةٌ ومَاشُونَ: چوپائے والا۔ المَشَّاءُ: چغلی کھانے والے...... مِنَ العَسْكَرِ: پیدل دستہ۔
المَاشِيَةُ مَاشِي: کا مؤنث۔ مویشی۔ ج مَوَاشٍ۔
المَشَّاءُ: بہت چلنے والا۔ چغل خور۔
المُتَمَشَّى: چلنے کی جگہ۔ غلام گردش ج مَمَاشٍ۔
مَصَّ (س ن) مَصًّا وتَمَصَّصَ وامْتَصَّ: چوسنا۔
اَمَصَّ اللَّبَنَ: چوسانا۔
المَصُّ: مص۔ قَصَبُ المَصِّ: گنا۔
المُصَّةُ والمُصَاصُ مِنَ الشَّيْءِ: خالص۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ كَرِيمُ المُصَاصِ" و "هُوَ مُصَاصُ قَوْمِهِ" جبکہ نسب کے لحاظ سے خالص ہو اور اس میں واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب برابر ہیں۔
المُصَاصَةُ: جو چیز چوسی جائے۔
المَصَّاصُ: بہت چوسنے والا۔ پچھنے لگانے والا۔
المَصَّانُ: کمینہ۔ کمینگی کی وجہ سے بھیڑ بکری کے تھن میں منہ لگا کر چوسنے والا اور گالی کے موقع پر مرد کے لئے یا مَصَّانُ اور عورت کے لئے یا مَصَّانَةُ کہا جاتا ہے۔ المَصَّانُ: پچھنے لگانے والا۔
المُصَّانُ: گنا۔
المَصُوصُ: پختہ گوشت جو سرکہ میں ڈالا جائے۔
المَصِيصَةُ: پیالہ۔
مَصِيصُ الثَّرَى: نمناک مٹی یا ریت۔
المِمَصُّ: چوسنے کا آلہ۔
مَصَتَ (ن) مَصْتًا الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔ النَّاقَةَ: ہاتھ ڈال کر بچہ دانی کو صاف کرنا۔
مَصَحَ (ف) مَصْحًا ومُصُوحًا الشَّيْءُ: جاتا رہنا۔ منقطع ہونا...... بِالشَّيْءِ: لے جانا۔ مَصَحَتِ الدَّارُ: گھر کا نشان مٹ جانا۔ مَصَحَ الثَّوْبُ: کپڑے کا پرانا ہونا...... النَّبَاتُ: نباتات کا مرجھانا...... الكِتَابُ: کتاب کا مٹنا یا مٹنے کے قریب ہونا...... لَبَنُ النَّاقَةِ: اُونٹنی کے دودھ کا ختم ہونا (مَصَحَ (ف) ومَصِحَ (س) مَصْحًا) الظِّلُّ: کم یا تنگ ہونا۔ صفت اَمْصَحُ۔
مَصَّحَ ومَصَحَ واَمْصَحَ اللّٰهُ مَرَضَكَ: صحت دینا۔ مرض کو زائل کرنا۔
المُصَاحَاتُ: اُونٹنی کے بچوں کی کھالیں جن میں کچھ بھر کر اُونٹنی کے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ وہ سمجھے کہ اپنا ہی بچہ کھڑا ہے۔
مَصَخَ (ف) مَصْخًا الشَّيْءَ: کھینچنا۔
تَمَصَّخَ وامْتَصَخَ الشَّيْءَ: کھینچ کر نکالنا۔
وامْتَصَخَ الشَّيْءُ عَنِ الشَّيْءِ: جدا ہونا۔
اِمْتَصَخَ الوَلَدُ: ماں کے پیٹ سے جدا ہونا۔
الاُمْصُوخَةُ: بردی کا سفید گودا۔ ثمام اور نصی کے پتے ج اُمْصُوخ واَمَاصِيخ (بردی، ثمام اور نصی یہ سب نباتات کی قسمیں ہیں)
المَصُوخَةُ: بکری جس کے تھن کی جڑ ڈھیلی پڑ گئی ہو۔
المُصَّاخُ: ایک قسم کی نباتات جس کے چھلکے پیاز کے مانند ہوتے ہیں۔
مَصَدَ (ن) مَصْدًا الصَّبِيُّ ثَدْيَ اُمِّهِ: بچے کا ماں کے پستان کو چوسنا...... الشَّيْءَ: چوسنا۔
الرَّجُلَ: مطیع وفرمانبردار کرنا۔
المَصَادُ: بلند پشتہ۔ پہاڑ کی چوٹی ج اَمْصِدَةٌ ومُصْدَانٌ۔
المَصْدُ والمَصَدُ: گرمی کی شدت۔ سردی کی زیادتی۔ بادل کی گرج۔ بارش۔ بلند پشتہ۔
المَصْدَةُ: بارش۔
مَصَرَ (ن) مَصْرًا۔ النَّاقَةَ: اونٹنی کو انگلیوں کے اطراف سے دوہنا۔
مَصَّرَ العَطِيَّةَ: بند کر دینا یا تھوڑا تھوڑا دینا
مَصَّرُوا المَكَانَ: شہر بنانا...... الثَّوْبَ: گیرو سے رنگنا۔
تَمَصَّرَ المَكَانُ: شہر ہونا...... الشَّيْءُ او العَطَاءُ: کم ہونا...... القَوْمُ: پراگندہ ہونا...... الشَّيْءَ: پیچھا کرنا۔ تلاش کرنا (...... وامْتَصَرَ) النَّاقَةَ: اُونٹنی کو انگلیوں کے اطراف سے دوہنا۔
المَاصِرُ: فا۔ دو چیزوں کے درمیان روک نَاقَةٌ او شَاةٌ مَاصِرٌ: کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا وہ جس کا دودھ دیر میں نکلے۔
المِصْرُ: دو چیزوں کے درمیان روک۔ دو ملکوں کے درمیان کی سرحد۔ شہر۔ گوشہ۔ ج اَمْصَارٌ ومُصُورٌ ومِصْرُ: ملک مصر۔
المِصْرَانِ: کوفہ وبصرہ۔
المِصْرِيُّ: منسوب الی مصر مصر کا رہنے

والا۔ مؤنث مِصْرِيَةٌ ج مَصَارٍ و مَصَارِيُّ کہا جاتا ہے حُمُرٌ مَصَارٍ و مَصَارِيُّ۔

اَلْمَصُوْرُ مِنَ الْاِبِلِ او الشَّاءِ: وہ اونٹنی یا بکری جس کا دودھ دیر میں نکلے۔ ج مِصَار و مَصَائِر وعَطَاءٌ مَصُوْرٌ: تھوڑا عطیہ۔

اَلْمَصِيْرُ: آنت۔ ج اَمْصِرَةٌ و مُصْرَان جج مَصَارِيْن۔

اَلْمُمَصَّرُ: گیرو سے رنگا ہوا۔

اَلْمُمَصَّرَةُ. الْمُمَصَّرُ: کا مؤنث۔ کتے ہوئے سوت کا گولا۔

مَصْطَكَ الدَّوَاءَ: دوا میں مصطگی ملانا۔

اَلْمَصْطَكِيُّ والْمُصْطَكِيُّ والْمُصْطَكَاءُ: مصطگی۔ ایک مشہور دوا کا نام ہے (دخیل)

مَصَعَ (ف) مَصْعًا الْبَرْقُ: بجلی کا چمکنا ...... الدَّابَّةُ بِذَنَبِهَا: چوپایہ کا دم ہلانا ...... فُلَانًا: کوڑا وغیرہ مارنا ...... الْفَرَسُ: آہستہ سے گزرنا ...... الطَّائِرُ بِذَرْقِهِ: پرندہ کا بیٹ کرنا ...... الْمَرْأَةُ بِالْوَلَدِ: بچہ گرا دینا ...... فُؤَادُ فُلَانٍ: جلد بازی یا خوف سے دل کا پراگندہ ہونا ...... هُ: ملنا (...... مُصُوْعًا) لَبَنُ النَّاقَةِ: اونٹنی کے دودھ کم ہونا یا سوکھ جانا۔ ناقہ کی صفت مَاصِعٌ و مَاصِعَةٌ ...... مَاءُ الْحَوْضِ: حوض کا پانی کم ہونا ...... الرَّجُلُ فِي الْاَرْضِ: جانا۔ سفر کرنا۔

اَمْصَعَ الطَّائِرُ بِذَرْقِهِ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔ ...... الْعَوْسَجُ: درخت عوسج کا پھل نکلنا ...... الْمَرْأَةُ وَلَدَهَا: تھوڑا دودھ پلانا و اَمْصَعَتْ بِهِ: بچہ گرا دینا ...... الْقَوْمُ: بے دودھ والی اونٹنیوں والا ہونا ...... لِفُلَانٍ بِحَقِّهِ: اقرار کرنا۔

مَصَّعَ الْقَضِيْبَ: چھال کو ٹہنی پر خشک ہونے کے لئے چھوڑ دینا۔

مَاصَعَ مِصَاعًا و مُمَاصَعَةً: جنگ کرنا۔ مقاتلہ کرنا ...... قِرْنَهُ: تلوار وغیرہ سے مارنا ...... بِلِسَانِهِ: تہمت لگانا۔

تَمَاصَعَ الْقَوْمُ فِي الْحَرْبِ: باہم جنگ کرنا۔

اِنْمَصَعَ وامْتَصَعَ فِي الْاَرْضِ: جانا۔ سفر کرنا۔

اِنْمَصَعَ الْحِمَارُ: گدھے کا کان کھڑے کرنا۔

اَلْمَصْعُ: مص۔ ہانکنا۔ پھینکا جانا۔

اَلْمُصْعَةُ والْمُصَعَةُ: ایک چھوٹا پرندہ۔ عوسج درخت کا پھل۔ ج مُصْعٌ و مُصَعٌ۔

اَلْمَاصِعُ: فا۔ کھاری پانی۔ کم۔ گدلا۔ چمکیلا۔ پشت پھیرنے والا۔ مؤنث مَاصِعَةٌ۔

اَلْمِمْصَعُ: تلوار باز۔ لڑکا جو بٹے ہوئے کپڑوں سے کھیل رہا ہو۔

اَلْمَصُوْعُ: خوفزدہ مرد۔

مَصَلَ (ن) مَصْلًا اللَّبَنَ: پانی نکلنے کے لئے کپڑے میں لٹکانا ...... مَالَهُ: مال کو لغویات میں خرچ کرنا (مَصْلًا و مُصُوْلًا) الْجُبْنُ ونَحْوُهُ: ٹپکنا ...... الْجُرْحُ: زخم کا رسنا۔

اَمْصَلَ مَالَهُ: مال تباہ کرنا۔ لغویات میں خرچ کرنا ...... الْغَنَمَ: سارا دودھ دوہ لینا۔

اَمْصَلَتِ الْمَرْأَةُ: ناتمام بچہ گرادینا۔ صف مُمْصِلٌ۔

اَلْمَصْلُ: مص۔ (...... والْمَصَالَةُ والْمُصَالَةُ) مِنَ اللَّبَنِ ونَحْوِهِ: دودھ وغیرہ سے ٹپکا ہوا پانی الْمُصَالَةُ: تھیلا یا مٹکے سے جو ٹپکے۔

اَلْمَاصِلُ: فا۔ تھوڑا دودھ یا تھوڑا عطیہ۔

اَلْمُصْلَاءُ: باریک بازوؤں والی عورت۔

اَلْمِمْصَلُ: دودھ وغیرہ سے پانی ٹپکانے کا برتن۔ لغویات میں مال تباہ کرنے والا۔

مَصْمَصَ الْمَاءَ: زبان کے کنارے سے حرکت دینا ...... الثَّوْبَ: کپڑا دھونا۔ صاف کرنا۔

اَلْمُصَامِصُ: ہر چیز کا خالص۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ لَمُصَامِصٌ فِي قَوْمِهِ" وہ اپنی قوم میں خالص النسب ہے۔

مَضَّ (س ن) مَضًّا و مَضِيْضًا الْجُرْحُ فُلَانًا: دردمند کرنا۔ تکلیف پہنچانا ...... الْكُحْلُ الْعَيْنَ بِحِدَّتِهِ: سرمہ کا آنکھ میں جلن پیدا کردینا ...... الْخَلُّ فَاهُ: سرکہ کا منہ کو جلا دینا ...... الشَّيْءُ فُلَانًا: تکلیف دہ غم میں مبتلا کرنا (...... مَضًّا) الشَّيْءَ: چوسنا۔

مَضَّ (س) مَضَضًا مِنَ الشَّيْءِ: دردمند ہونا۔ (...... مَضَضًا و مَضَاضَةً و مَضِيْضًا) مصیبت کے دکھ سے دردمند ہوا۔

اَمَضَّهُ الْاَمْرُ: دردمند کرنا۔ جلن پیدا کرنا۔

اَمَضَّهُ الْجُرْحُ ونَحْوُهُ: دردمند کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَمَضَّنِيْ كَلَامُ فُلَانٍ" فلاں کی گفتگو نے مجھ کو تکلیف پہنچائی "اَمَضَّهُ جِلْدُهُ" اس کی کھال کھجلائی۔

مَاضَّهُ مِضَاضًا: لعنت ملامت کرنا۔

مَضْمَضَ تَمْضِيْضًا: بہت کھاری پانی پینا۔ کھٹا دودھ پینا۔

تَمَاضَّ الْقَوْمُ: باہم جھگڑا کرنا۔

اَلْمَضُّ: مص۔ كُحْلٌ مَضٌّ: تیز جلن پیدا کرنے والا سرمہ۔ رَجُلٌ مَضُّ الضَّرْبِ: تکلیف دہ مار پیٹ والا مرد۔

اَلْمِضُّ: ہونٹوں سے نہیں کے مانند کلمہ نکالنا اور کچھ امید بھی دلانا۔

مِضُّ و مِضِّ و مِضَّ مبنی و مِضٍّ مع التنوین: کلمہ ہے جو انکار کے معنی میں مستعمل ہے مگر اس کے ساتھ کچھ امید بھی ہو۔

اَلْمَضَّةُ: اسم مرۃ۔ مؤنث الْمَضّ۔ اِمْرَأَةٌ مَضَّةٌ: عورت جو کسی مکروہ و مصیبت برداشت نہ کرسکے اَلْبَانٌ مَضَّةٌ: کھٹے دودھ۔

اَلْمَضَضُ: مص۔ مصیبت کی تکلیف۔ کھٹا دودھ۔

اَلْمَضَاضُ: جلن۔

اَلْمُضَاضُ: خالص۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مِنْ مُضَاضِ الْقَوْمِ" فلاں قوم کا خالص ہے۔ بہت کھاری پانی جو پیا نہ جاسکے۔ آنکھ کی جلن۔

اَلْمَضَّاضُ: جلانے والا۔

مَضَحَ (ف) مَضْحًا وامْضَحَ عِرْضَهُ:

عیب لگانا۔ مَضَغَ عِنْدَهُ: وقع کرنا...... الشَّمْسُ: شعاع پھیلنا...... الإِبِلُ: اُونٹوں کا منتشر ہونا...... المزادةُ: رسنا۔

مَضِدَ (س) مَضَدًا: کینہ رکھنا۔

مَضَرَ (ن) ومَضُرَ (ک) ومَضِرَ (س) مَضْرًا ومَضَرًا ومُضُورًا النَبِيذُ او اللَّبَنُ: نبیذ یا دودھ کا کھٹا ہونا۔

مَضَّرَهُ: قبیلہ مضر کی طرف نسبت کرنا اور کہا جاتا ہے "مَضَّرَ اللّٰهُ لَهُ الثَّنَاءَ" اللہ نے اس کی تعریف اچھی بنائی۔ مَضَّرَ مُضَرَ: ہلاک کرنا۔

تَمَضَّرَ: قبیلہ مضر کی طرف منسوب یا اس کے مشابہ ہونا۔ قبیلہ مضر کی جنبہ داری کرنا۔

تَمَضَّرَتِ المَاشِيَةُ: جانور کا موٹا ہونا۔

لَبَنٌ مَضِرٌ ومَاضِرٌ ومَضِيرٌ: کھٹا دودھ۔

وعَيْشٌ مَضِرٌ: آسودہ زندگی اور کہا جاتا ہے "ذَهَبَ دَمُهُ خِضْرًا مِضْرًا او خَضِرًا مَضِرًا" یعنی اس کا خون رائیگاں گیا۔ "اَخَذَهُ خَضِرًا مَضِرًا و خِضْرًا مِضْرًا" یعنی اس نے اس کو تر و تازہ لیا یا بلا قیمت لیا۔

المَضِيرَةُ: ایک قسم کا کھانا جو کھٹے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے۔

المُضَارَةُ مِنَ اللَّبَنِ: کھٹے دودھ کا پانی۔

مَضَغَ (ف ن) مَضْغًا الطَّعَامَ: چبانا۔

مَاضَغَهُ القِتَالَ او الخُصُومَةَ: دیر تک لڑنا یا جھگڑنا۔

اَمْضَغَهُ ومَضَّغَهُ: چبوانا۔ اَمْضَغَ الثَّمَرُ: پھل کا چبانے کے قابل ہونا۔ اَمْضَغَ اللَّحْمُ: گوشت کا لذیذ ہونا اور کھایا جانا۔

المَضَاغُ: چبانا (...... والمُضَاغَة) جو چیز چبائی جائے۔ کہا جاتا ہے "مَا عِنْدَنَا مَضَاغٌ" ہمارے پاس چبانے کے لئے کوئی چیز نہیں۔ المُضَاغَة: چباتے چباتے آخر میں جو منہ میں باقی رہ جائے۔

المَاضِغُ: فا۔ ج مُضَّغٌ.

المُضْغَةُ: گوشت وغیرہ کا ٹکڑا۔ ج مُضَغٌ ومُضَغُ الأُمُورِ والجِرَاحَاتِ: معمولی اور چھوٹے چھوٹے کام۔

المَضِيغَةُ: ہڈی سے لگا ہوا گوشت۔ جبڑا۔ عضلہ۔ ج مَضِيغٌ ومَضَائِغُ.

المَضَّاغَه: بے وقوف۔ بہت چبانے والا۔

المَاضِغَانِ والمَاضِغَتَانِ: دونوں جبڑے۔

المَوَاضِغُ: ڈاڑھیں۔

مَضْمَضَ مَضْمَضَةً ومَضْمَاضًا ومِضْمَاضًا المَاءَ فِي فِيهِ: پانی کو منہ میں پھرانا...... الثَّوْبَ وَغَيْرَهُ: دھونا (...... وتَمَضْمَضَ) النُّعَاسُ فِي عَيْنَيْهِ: اونگھ کا اثر آنکھوں میں ہونا۔ تَمَضْمَضَ الكَلْبُ فِي أَثَرِهِ: کسی کے پیچھے کتے کا بھونکنا۔

المِضْمَاضُ: جلن۔ ہلکا پھلکا مرو۔ نیند۔

المَضْمَضَة: مص۔ سانپ وغیرہ کی آواز۔ کلی۔

مَضَى يَمْضِي ومَضَا يَمْضُو مُضُوًّا ومُضِيًّا الشَّيْءُ: گزر جانا (...... مُضُوًّا) سَبِيلَهُ ولِسَبِيلِهِ: مرنا۔

مَضَى يَمْضِي ويَمْضُو مَضَاءً ومُضُوًّا عَلَى الأَمْرِ: مداومت کرنا۔ جاری کرنا اور پورا کرنا۔ جس امر کو پورا کیا جائے اس کو مَمْضُوٌّ عَلَيْهِ: کہتے ہیں۔ عَلَى البَيْعِ: بیع کو جائز رکھنا۔ مَضَى مَضَاءَ السَّيْفُ: کاٹنا۔

اَمْضَى اِمْضَاءً الأَمْرَ: انجام کو پہنچانا۔ کہا جاتا ہے "اَمْضَى الحَاكِمُ حُكْمَهُ" حاکم نے اپنے فیصلہ کو نافذ کیا...... البَيْعَ: بیع کو جائز رکھنا اور اسی سے ہے "اِمْضَاءُ الصُّكُوكِ و الرَّسَائِلِ" یعنی دستخط کرنا اور کہا جاتا ہے "اَمْضَيْتُ لَهُ" یعنی میں نے اس کو تھوڑی غلطی پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ انتہائی غلطی میں مبتلا ہو گیا پھر ایسے موقعہ پر اس کو سزا دی گئی کہ اس کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہا۔

مَضَّى تَمْضِيَةَ الأَمْرَ: نافذ کرنا۔

تَمَضَّى الأَمْرُ: نافذ ہونا۔ پورا ہونا...... الرَّجُلُ: آگے بڑھنا۔

المُضْوَاء: آگے بڑھنا۔ کہا جاتا ہے "مَضَى عَلَى مُضْوَائِهِ" وہ اپنی پیش قدمی میں آگے رہا۔

المَاضِي: فا۔ گزشتہ زمانہ...... عِنْدَ النُّحَاةِ: وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانہ پر وضعا دلالت کرے المَاضِي: تلوار۔ ج مَوَاضٍ.

المَضَّاء: پختہ ارادہ والا۔ کہا جاتا ہے "اَنْتَ مَضَّاءٌ عَلَى مَا عَزَمْتَ عَلَيْهِ" تم اپنے ارادہ کو پورا کرنے والے ہو۔

مَطَّ (ن) مَطًّا الشَّيْءَ: پھیلانا...... الدَّلْوَ: ڈول کھینچنا...... خَدَّهُ: تکبر کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَطَّ شِدْقَهُ" اس نے گفتگو میں چرب زبانی کی۔

الطَّائِرُ جَنَاحَيْهِ: پرندہ کا بازو پھیلانا...... خَطَّهُ او خُطُوَهُ: دراز کرنا۔

مَطَّطَ الشَّيْءَ: سخت کھینچنا...... الرَّجُلَ: گالی دینا۔

تَمَطَّطَ: کھینچنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا دِبْسٌ يَتَمَطَّطُ لِخُثُورَتِهِ" یہ شیرہ ہے جو گاڑھا ہونے کی وجہ سے چمٹتا ہے...... فِي الكَلَامِ: رنگ برنگ کی گفتگو کرنا۔

المَطَاط: اُونٹ کا گاڑھا کھٹا دودھ۔

المَطَّاط: ربڑ۔

المُطَيْطَى والمُطَيْطَاء والمَطِيْطَاء: مغرورانہ چال۔ چلنے میں دونوں ہاتھ کا پھیلانا۔

المَطِيطَة: گدلا۔ گاڑھا پانی۔ ج مَطَائِط.

مَطَأَ (ف) مَطْأً الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

مَطَحَهُ (ف) مَطْحًا بِيَدِهِ: مارنا۔

تَمَطَّحَ وامْتَطَحَ الوَادِي: بہت اور بلند پانی والی ہونا۔

مَطَخَ (ف) مَطْخًا العَسَلَ: شہد چاٹنا...... الرَّجُلَ بِيَدِهِ: مارنا...... عِرْضَهُ: آبرو کو داغدار کرنا۔

المَاطِخُ: فا۔ سست رفتار گھوڑا۔

المَطَّاخ: بے وقوف۔ مغرور۔ فحش گو۔ جھوٹا اور جھوٹے سے کہا جاتا ہے "مَطْخ مَطْخ اور مَطِخ مَطِخ" یعنی تیرا قول باطل ہے۔

مَطَرَتْ (ن) مَطَرًا ومَطَرًا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ: بارش ہونا...... السَّمَاءُ الْقَوْمَ: پانی برسانا وَاَمْطَرَ الرَّجُلُ: پیشانی پر پسینہ والا ہونا۔ بارش میں ہونا۔ کہا جاتا ہے "کَلَّمْتُ فُلانًا فَاَمْطَرَ وَاسْتَمْطَرَ" میں نے فلاں سے گفتگو کی تو اس نے سر جھکا لیا اور اس کی پیشانی پر پسینہ آگیا۔ اَمْطَرَ الْمَكَانُ: بارش شدہ پانا۔

مَطَرَ (ن) مُطُورًا ومَطْرًا. الْفَرَسُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا...... الْقِرْبَةَ: مشک کو بھرنا...... الطَّيْرُ: پرندہ کا تیزی سے اترنا۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ وَلَا اَدْرِيْ مَنْ مَطَرَ بِهِ" وہ گیا اور میں نہیں جانتا کہ اس کو کس نے پکڑ لیا...... (مُطُورًا) فِي الْاَرْضِ: جانا...... الْعَبْدُ: بھاگنا...... الشَّيْءُ: بلند ہونا۔

تَمَطَّرَ: بارش کے سامنے ہونا۔ بارش طلب کرنا...... الرَّجُلُ فِي الْاَرْضِ: جانا...... الطَّيْرُ: پرندہ کا تیزی سے اترنا...... بِهِ فَرَسُهُ: لے کے تیز دوڑنا۔ تَمَطَّرَتِ الْخَيْلُ: گھوڑوں کا تیزی سے آنا اور سبقت کی کوشش کرنا۔

اِسْتَمْطَرَ اللّٰهَ: بارش طلب کرنا...... الْمَكَانُ او الزَّرْعُ: بارش کے قابل ہونا...... الرَّجُلُ: بارش سے چھپنا۔ خاموش رہنا...... ثَوْبَهُ: برساتی پہننا۔ اِسْتَمْطَرَ فُلانًا ومِنْ فُلانٍ: عنایت وکرم کی التجا کرنا...... لِلسِّيَاطِ: کوڑوں کے درپے ہونا اور صبر کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَا تَسْتَمْطِرِ الْخَيْلَ" گھوڑوں کے درپے مت ہو۔

الْمَطَرُ: بارش ج اَمْطَار۔

الْمُطْرُ: چینا کا خوشہ۔ عادت۔

الْمَطْرَةُ: بارش کی ایک بوچھار (...... والْمَطْرَةُ والْمُطْرَةُ) عادت۔ الْمَطَرَةُ: مشک۔ حوض کا وسط۔

الْمَطَارُ والْمَطَارَةُ مِنَ الْآبَارِ: چوڑے منھ کا کنواں۔

الْمِطَارُ مِنَ الْخَيْلِ: بہت تیز رفتار گھوڑا۔

الْمَطِرُ والْمَاطِرُ والْمَطِيْرُ: بارش والا۔

الْمَطِيْرُ: جس پر بارش ہو۔

سَحَابٌ مِمْطَارٌ: موسلا دھار برسنے والا بادل۔

الْمِمْطَرُ والْمِمْطَرَةُ: برساتی۔ عوام مَشَمَّع: کہتے ہیں۔

الْمُتَمَاطِرُ: بادل جو تھوڑی دیر برسے اور پھر رک جائے۔

الْمُتَمَطِّرُ: تیز رفتار گھوڑا۔ تیز رفتار گھوڑے کا سوار۔ بارش کے بعد سیر کو نکلنے والا۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ مُتَمَطِّرًا" یعنی بارش کے بعد سیر کو چلا۔

الْمُسْتَمْطِرُ: فا۔ بارش کا منتظر۔

الْمُسْتَمْطَرُ: مفع۔ بارش کے لئے کھلا میدان۔

الْمَطْرَانُ والْمِطْرَانُ: پادریوں کا ایک بڑا عہدہ ج مَطَارِنَةٌ ومَطَارِيْنُ.

مَطَزَ (ن) مَطْزًا الْجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

مَطَسَ (ض) مَطْسًا الْقَذَرَةَ: یکبارگی پاخانہ کرنا...... وَجْهَهُ: چہرہ پر طمانچہ مارنا۔

مَطَعَ (ف) مَطْعًا ومُطُوْعًا فِي الْاَرْضِ: جانا اور گم ہونا...... الشَّيْءَ: اگلے دانتوں سے کھانا۔

الْمَاطِعُ: فا۔ خالص۔ کہا جاتا ہے "بَيَاضٌ مَاطِعٌ نَاطِعٌ" خالص سفید۔

تَمَطَّقَ الطَّعَامَ: چکھنا...... الرَّجُلُ: چٹخارہ لینا۔ تَمَطَّقَتِ الْقَوْسُ: کمان کا پھٹنا۔

الْمَطْقَةُ: مٹھاس۔ کہا جاتا ہے "تَمْرُهُمْ لَهُ مَطْقَةٌ" ان کے چھوارے میں مٹھاس ہے کہ کھانے والے چٹخارہ لیتا ہے۔

مَطَلَ (ن) مَطْلًا الْحَبْلَ: رسی تاننا...... الْحَدِيْدَ: لوہے کو کوٹ کے بڑھانا۔ پگھلا کر چوڑا کرنا...... ہٗ حَقَّهُ وبِحَقِّهِ: ٹال مٹول کرنا ...... الدَّيْنَ: قرض کی ادائگی میں تاخیر کرنا۔

اِمْتَطَلَهُ حَقَّهُ: ٹال مٹول کرنا۔ اِمْتَطَلَ النَّبَاتُ: لمبا اور گنجان ہونا۔

اِمْطَلَّ الشَّيْءُ: دراز ہونا۔

الْمُطْلَةُ والْمَطْلَةُ: حوض کی تہ میں بقیہ پانی۔

الْمُطْلَةُ: تھوڑا سا پانی وغیرہ جو مشک سے گرے۔

الْمِطَالَةُ: لوہے کے پگھلانے کا پیشہ۔

الْمَطَّالُ: لوہے کو پگھلانے اور چوڑا کرنے والا (...... والْمَطُوْلُ) بہت ٹالنے والا۔

الْمَطِيْلَةُ: کوٹ پیٹ کے چوڑا کیا ہوا لوہا۔

الْمِمْطَلُ: چور۔ لوہار کا گھن۔

الْمَمْطُوْلُ: مفع۔ لمبا کیا ہوا۔ پھیلایا ہوا۔ ٹالا ہوا۔

تَمَطْمَطَ: گفتگو یا لکھنے میں سستی کرنا۔

تَمَطْمَطَ الْمَاءُ: گاڑھا ہونا۔

مَطَا يَمْطُوْ مَطْوًا: چلنے میں جلدی کرنا۔ بِالْقَوْمِ: دیر تک چلانا۔

مَطِيَ يَمْطَى مَطًا: پھیلنا اور لمبا ہونا۔

اَمْطَى الدَّابَّةَ: جانور پر سوار ہونا۔ سواری بنانا۔ اَمْطَاهُ الدَّابَّةَ: سوار کرانا۔

اِمْتَطَى الدَّابَّةَ: سوار ہونا۔

تَمَطَّى: پھیلنا اور لمبا ہونا...... الرَّجُلُ: چلنے میں ہاتھوں کو پھیلانا اور انگڑائی لینا۔

الْمَطَا: مص۔ پیٹھ۔ تثنیہ مَطَوَان ج اَمْطَاء.

الْمِطْوُ والْمَطْوُ: شاخ جس کو چیر کر گٹھا باندھا جائے۔ ج مِطَاء واَمْطَاء ومُطِيّ الْمِطْوُ: ساتھی۔ نظیر۔ کھجور کا گچھا۔ چینا کی بالی ج مِطَاء.

الْمُطَوَاءُ: بروزن غُلَوَاءُ: انگڑائی۔ لمبائی۔

الْمَطْوَةُ. مطا: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "مَضَتْ مَطْوَةٌ مِنَ اللَّيْلِ" رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔

الْمَطِيَّةُ: سواری۔ مذکر مؤنث دونوں کے لئے ہے بعیر اور ناقة: دونوں کو مطیّة کہتے ہیں۔ ج مَطَايَا ومَطِيّ.

الْاُمْطِيُّ: سیدھے لمبے قد والا۔ ایک قسم گوند کی جو کھایا جاتا ہے۔

مَظَّهُ (ن) مَظًّا: ملامت کرنا۔

ماظه مِظاظًا ومُماظّةً: جھگڑا کرنا۔ گالی
دینا۔ ماظَّ الْخَصْمَ: چمٹے رہنا۔
اَمْظَهُ: گالی دینا۔
تماظّوا: باہم جھگڑنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔
المَظُّ: مص۔ جنگلی انار کا درخت۔ ایک قسم
کے گوند کا سرخ رنگ کا عصارہ۔
المَظاظة: سختی و بدمزاجی۔
مَظَعَ (ف) مَظْعًا ومَظَّعَ الْوَتَرَ: تانت کو
خشک اور چمکیلا کرنا۔
تمظّعَ الْمَأكولَ: سب کا سب چاٹ جانا۔
...... الظِّلَّ: سایہ ڈھونڈتے پھرنا...... فِي
الرَّعْيِ: چرانے کے وقت سے دیر کرنا۔
المُظْعة: گھاس کا بقیہ۔
المظعة: باقی ماندہ گفتگو۔
مَعَ ومَعْ: اسم ہے جو مضاف ہو کر مستعمل ہے
اور ظرف ہے اور اس وقت اس کے تین
معانی ہوتے ہیں۔
(۱) اجتماع اور مصاحبت جیسے "اللّٰهُ مَعَكُمْ"
اور الْفِعْلُ هٰذا مَعَ هٰذا۔
(۲) وقت اجتماع۔ جیسے جِئْتُكَ مَعَ
الْعَصْرِ۔
(۳) بمعنی عند جیسے جِئْتُ مِنْ مَعَ الْقَوْمِ اور
بلا مضاف ہوئے بھی مستعمل ہے اس وقت
اس پر تنوین آتی ہے اور حال واقع ہوتا ہے
اور یہی تثنیہ اور جمع کے لئے بھی آتا ہے۔
جیسے "جاءَ زَيْدٌ وعَمْرٌو مَعًا وجِئْنا مَعًا"
اور نسبت کے لئے مَعِيّ اور اسی سے واو
معیت ہے۔
مَعَّ (ن) مَعًّا الشَّحْمُ: چربی کا پگھلنا۔
معت (ف) مَعْتًا الشَّيْءَ: ملنا دلنا۔
مَعَجَ (ف) مَعْجًا الفَرَسُ: نرمی کے ساتھ
تیز رفتار ہونا۔ صفت مَعُوج. مَعَجَ الْبَحْرُ:
سمندر کا موج مارنا...... السَّيْلُ: سیلاب کا
تیز بہنا...... بالقَلَمِ فِي الدَّواةِ: قلم کو روشنائی
لگنے کے لئے دوات میں ہلانا...... الفَصِيلُ
ضَرْعَ اُمِّهِ: اونٹ کے بچہ کا دودھ اتارنے
کے لئے تھن پر سر مارنا اور کہا جاتا ہے
"الرِّيحُ تَمْعَجُ فِي النَّباتِ" ہوا پودوں کو
ادھر اُدھر کر رہی ہے...... الْجارِيَةَ: جماع
کرنا...... الرَّجُلَ: جنگ کرنا۔ تلوار مارنا۔
مُعِجَتِ النَّباتُ: لہلہانا۔
تَمَعَّجَ السَّيْلُ او الْحَيَّةُ: سیلاب یا سانپ کا
بل کھاتے ہوئے چلنا۔
المَعْج: مص۔ اضطراب۔ مقاتلہ۔ نرمی سے
ہوا کا چلنا۔
المَعْجَة. مَعَج: کا اسم مرۃ۔ جوانی کا آغاز۔
کہا جاتا ہے "فَعَلَ ذٰلِكَ فِي مَعْجَةِ
شَبابِهِ" اس نے یہ اپنی جوانی کے شروع میں
کیا۔
المَعّاج: اسم مبالغہ۔ حِمارٌ مَعّاجٌ: دوڑنے
میں ادھر اُدھر ہونے والا گدھا۔
رِيحٌ مَعُوجٌ: تیز چلنے والی ہوا۔
فَرَسٌ مِعْمَج: نرمی کے ساتھ تیز رفتار گھوڑا۔
مَعَدَ (ف) مَعْدًا الشَّيْءَ: چھین لینا۔ اچک
لینا۔ لے جانا...... الشَّيْءَ: جلدی سے کھینچنا
...... الرُّمْحَ: مرکز سے کھینچنا...... فِي
الْاَرْضِ: دور تک جانا...... الشَّيْءُ: تباہ ہونا
...... لَحْمَهُ: گوشت کو اگلے دانتوں سے کھانا
...... السَّيْفَ: تلوار سونتنا...... الرَّجُلَ: معدہ
پر مارنا...... مَعْدًا ومُعُوْدًا بِالشَّيْءِ لے جانا
...... الدَّلْوَ بِها: ڈول کھینچنا اور کنوئیں سے
نکالنا۔
مُعِدَ: درد معدہ والا ہونا۔ صفت مَمْعُوْد.
اِمْتَعَدَ الشَّيْءَ: چھین لینا۔ اچک لینا۔ لے
جانا۔
المَعْد: مص۔ موٹا۔ نرم سبزی۔ تر و تازہ
پھل۔ تیز رفتار اونٹ۔ کہا جاتا ہے "مالَهُ
سَعْدٌ ولا مَعْدٌ" اس کے پاس نہ قلیل ہے نہ
کثیر۔
المَعَدُّ: پیٹ۔ پہلو۔
المَعِدَة والمِعْدَة آنتوں میں پہنچنے سے
پہلے کھانا ہضم ہونے کی جگہ۔ ج
مِعَدٌ و مَعِدٌ.
المُتَمَعِّدَة مِنَ الرُّطَبِ: تر و تازہ۔
تَمَعْدَدَ الْغُلامُ: لڑکے کا جوان ہونا......
الْمَرِيضُ: بیمار کا صحت یاب ہونا......
الْمَهْزُوْلُ: موٹا ہونے لگنا۔
مَعِرَ (س) مَعَرًا الرِّيشُ او الشَّعْرُ: بال کم
ہونا...... النّاصِيَةُ: پیشانی کے سب بال گر
جانا...... الظُّفُرُ: ناخن کا چوٹ وغیرہ لگنے
سے گر جانا۔
مَعِرَ: مفلس ہونا...... وَجْهُهُ: چہرہ کا غصہ سے
بدلنا۔
اَمْعَرَ الرِّيشُ او الشَّعْرُ: بال کم ہونا......
الرَّجُلُ: محتاج ہو جانا۔ اَمْعَرَتِ الْاَرْضُ: کم
نباتات والی ہونا...... الرَّجُلَ: مال چھین کر
فقیر بنا دینا۔
الْقَوْمُ: قحط زدہ ہونا۔ بے سبزی والی زمین
میں پڑنا...... الْمَواشِيَ الْاَرْضَ: چر کر
صاف کر دینا۔
تَمَعَّرَ وَجْهُهُ: چہرے کا رنگ بدل جانا......
رَاْسُهُ: سر کے بال گر جانا۔
المَعارَة: بدخلقی۔ غصہ کی وجہ سے ترش رو۔
المَعِر: کم بال یا کم پروں والا۔ چوٹ لگنے
سے گرنے والا۔ ناخن۔ بے برکت بخیل
مرد۔ کم گوشت والا۔ اَرْضٌ مَعِرَةٌ: کم
نباتات والی زمین۔
الاَمْعَر: کم بال والا۔ کم نباتات والی جگہ۔
چمڑے کا موزہ۔ جس کے بال گر گئے
ہوں۔ مؤنث مَعْراءُ ج مُعْر. ناصِيَةٌ
مَعْراءُ: بے بال کی پیشانی۔
المَمْعُور: مغص۔ غصہ کی وجہ سے ترش روئی۔
مَعِزَ (س) مَعَزًا الشَّيْءُ: سخت ہونا۔ صفت
مَعِزٌ وماعِزٌ...... الرَّجُلُ: اپنے کام میں
کوشش کرنا...... واَمْعَزَ الرَّجُلُ: بہت
بکریوں والا ہونا۔
مَعَزَ (ف) مَعْزًا. الرّاعِي المِعْزَى عَنِ
الضَّأنِ: بکریوں کو بھیڑوں سے جدا کرنا۔
تَمَعَّزَ وَجْهُهُ: چہرہ کا سکڑنا...... البَعِيرُ: تیز
دوڑنا۔
اِسْتَمْعَزَ: کام میں کوشش کرنا۔ کہا جاتا ہے ما

امْعزهُ مِن رَجُلٍ : یعنی کس قدر قوی اور سخت ہے۔ "وَمَا امْعزَ رأیه" وہ کس قدر مضبوط رائے والا ہے۔

المَعْز والمَعَز : بکری۔ یہ اسم جنس ہے۔ واحد ماعِز ج امْعُز ومَعِیز. المَعز : زمین کی سختی۔

الامْعوز ج اَماعِز واَماعِیز والمَعِیز والمِعْزیٰ والمَعاز : بکری۔ الامعوز تیس سے چالیس تک ہرنوں کی جماعت۔

الماعِز : فا۔ معز کا واحد (جیسے صاحب وصحب) بمعنی بکرا بکری۔ اور کبھی بکری کو ماعِزة کہتے ہیں) جمع مَوَاعِز. الماعِز والمَعِز والمُسْتَمْعِز اپنے کام میں کوشش کرنے والا۔ والماعِز : بکری۔ بکری کی کھال' مرد تیز طبیعت چالاک دوسروں کو منع کرنے والا۔

المِعزَاة : بکری۔

الامْعز : بہت کنکر پتھر والی سخت جگہ مؤنث مَعْزاء ج مُعْز ومَعْزاوات واماعِز.

المَعّاز : بکری والا۔ بکریوں کا چرواہا۔

المَعْزِیّ : بخیل جو مال جمع کرے اور سائل کو منع کرے۔

رَجلٌ مُمْعَز : خلقتاً سخت کھال والا مرد۔

مَعَسَ (ف) مَعْسًا الشَّیُٔ : سخت ملنا...... الرَّجُلَ : بے عزتی کرنا۔ نیزہ مارنا۔

المَعْس : دودھ۔ حرکت۔

المَعّاس والمُتَمَعِّس : لڑائی میں پیش قدمی کرنے والا۔

مَعِصَ (س) مَعَصًا الرَّجُلُ : موچ والا ہونا یا بہت چلنے سے پٹھوں میں درد والا ہونا۔ صفت مَعِصٌ ومَعِیص.

تَمَعَّص بَطْنُهُ : پیٹ کا دردمند ہونا...... الرَّجُلُ : شرمندہ ہونا۔

مَعِضَ (س) مَعَضًا وامْتَعَضَ مِنَ الْاَمْرِ : غضبناک ہونا اور کام کا دشوار ہونا۔ صفت مَعِضٌ وماعِض.

مَعَضَهُ وامْعَضَهُ : غضبناک کرنا۔ دردمند کرنا۔ اَمْعَضَ الشَّیُٔ : جلانا۔

مَعَطَ (ف) مَعْطًا الشَّیُٔ : کھینچنا...... الرِّیْشَ : پر اکھیڑنا...... بِحَقِّ فُلَانٍ : ٹالنا...... (وامتعط) السَّیْفَ : تلوار سونتنا۔ مَعَطَ الجَارِیَةَ : جماع کرنا...... الجَسَدُ : جسم کا بے بال ہونا۔

مَعِطَ (س) مَعَطًا وتَمَعَّطَ الذِّئْبُ : بھیڑیئے کا گرے ہوئے بال والا ہونا۔ صفت مَعِطٌ وامْعَط.

تَمَعَّطَ وامَّعَطَ وانْمَعَطَ وامْتَعَطَ الشَّعْرُ : بیماری کی وجہ سے بال گر جانا۔ امَّعَطَ وامْتَعَطَ النَّهَارُ : دن کا دراز ہونا۔ امْتَعَطَ رُمْحَهُ : نیزہ کھینچنا۔

المَعِط والامْعَط : جسم پر بے بال والا۔ مؤنث مَعْطاء ج مُعْط. ولِصٌّ امْعَطُ : بھیڑیئے کے مشابہ چور۔ رَمْلٌ امْعَط : بغیر نباتات کے ریگستان اَرْضٌ مَعْطاءُ : بغیر نباتات والی زمین۔

مَعَقَهُ (ف) مَعْقًا : ڈگڈگا کے پینا۔ مَعَقَ السَّیْلُ الاَرْضَ : سیلاب کا زمین کو بہالے جانا۔

مُعِقَ مَعْقًا. الرَّجُلُ : فاسد معدہ والا ہونا۔

مَعُقَ (ک) مَعْقًا ومَعَاقَةً النَّهْرُ : گہرا ہونا۔ صفت مَعِیق مؤنث مَعِیقَة.

اَمْعَقَ البِئْرَ : کنواں گہرا کھودنا۔

تَمَعَّقَ : گہرا ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَمَعَّقَ الرَّجُلُ عَلَیْنَا" یعنی اس نے ہم سے بدخلقی کی۔

المَعْق والمَعَق والمُعُق : گہرائی۔ ج اَمْعَاق واَمَاعِق واَمَاعِیق. المَعْق : بدخلقی۔ بے نباتات والی زمین۔

مَعَکَ (ف) مَعْکًا الشَّیُٔ : ملنا...... الرَّجُلَ : ذلیل کرنا۔ بے عزتی کرنا...... فُلَانًا فِی الخُصُوْمَةِ : غالب آنا۔ مَعَکَهُ دَیْنَهُ وبِدَیْنِهِ : قرض کی ادائیگی کو ٹالنا۔

مَعُکَ (ک) مَعَاکَةً : بے وقوف ہونا۔

مَعَّکَهُ : زمین میں لوٹانا۔

تَمَعَّکَ : زمین میں لوٹنا۔

مَاعَکَهُ مُمَاعَکَةً بِدَیْنِهِ : قرض کی ادائیگی کو ٹالنا۔

المَعِک : بے وقوف۔ سخت جھگڑالو (...... والمِمْعَک) قرض کو ٹالنے والا۔

المَعْکَرُوْنَة : مشہور کھانے کا نام۔

اِبِلٌ مَعْکَی : بہت اونٹ۔

المَعْکُوْکاء : گرد وغبار۔ شور وغوغا۔ بدی۔

مَعَلَ (ف) مَعْلًا الشَّیُٔ : چھین لینا۔ اُچک لینا...... الخَشَبَةَ : لکڑی چیرنا...... امْرَهُ : کام کو ساتھیوں سے پہلے کر لینا...... الرَّجُلُ : تیز چلنا...... الحِمَارَ : گدھے کو خصی کرنا۔ مَعْلَهُ وامْعَلَهُ عَنِ الشَّیْءِ : جلدی سے ہٹا دینا۔

اِمْتَعَلَ الرَّجُلَ : پے در پے نیزہ مارنا۔

المَعِل مِنَ النَّاسِ : پھرتیلا' جلد باز۔

المَعْل : مص۔ کہا جاتا ہے "مَالَکَ مِنْهُ مَعْلٌ" تیرے لئے ضروری ہے۔

المَعَالَة : بدی۔

حِمَارٌ مَمْعُوْلٌ : خصی کیا ہوا گدھا۔

مَعْمَعَ : جلدی کام کرنا...... الشَّیُٔ المُحْتَرِقُ : جلتی ہوئی چیز سے آواز نکلنا...... القَوْمُ : سخت جنگ کرنا۔ سخت گرمی میں چلنا...... الرَّجُلُ : گفتگو میں لفظ مع اکثر بولنا...... السَّمَاءُ المَطَرَ عَلَی الاَرْضِ : سخت بارش گرانا اور زمین کو صاف کر دینا۔

المَعْمَع : تیز خاطر عورت اور کہا جاتا ہے "هُوَ ذُوْ مَعْمَعٍ" وہ امور پر صبر کرنے والا ہے۔

المَعْمَعَة : مص۔ بانس وغیرہ جلنے کی آواز۔ لڑائی میں بہادروں کا شور۔ گرمی کی شدت ج مَعَامِع. المَعَامِعُ : لڑائیاں اور فتنے۔

المَعْمَعِیّ : جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہو اور ہر ایک سے کہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

المَعْمَعَان والمَعْمَعَانِی مِنَ الاَیَّامِ : سخت گرم۔ المَعْمَعَان : سخت گرمی یا سردی۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِی مَعْمَعَانِ الصَّیْفِ" یعنی

وہ سخت گرمی میں آیا۔ وَفِی مَغْمَعَانِ الشِّتَاءِ: یعنی وہ سخت جاڑے میں آیا۔

مَعَنَ (ن) مَعْنًا النِّعْمَةَ: نعمت کی ناشکری کرنا...... بِالْحَقِّ: حق کا انکار کرنا۔ حق کا اقرار کرنا۔ (ضد)

مَعَنَ (ف) مَعْنًا ومَعُنَ (ک) مُعُوْنًا الْمَاءُ: آہستہ آہستہ بہنا۔ صفت مَعِیْن. مَعَنَ الْفَرَسُ: گھوڑے کا دور تک دوڑنا...... الْمَطَرُ الْأَرْضَ: پے در پے بارش ہو کر سیراب کر دینا۔

مَعِنَ (س) مَعَنًا الْمَكَانُ او النَّبْتُ: پانی سے سیراب ہونا۔

أَمْعَنَ فِی الطَّلَبِ: ڈھونڈنے میں بہت مبالغہ کرنا...... فِی الْأَمْرِ: معاملے کی گہرائی میں پہنچنا۔ الضَّبُّ فِی جُحْرِهِ: گوہ کا سوراخ کے انتہائی حصے میں غائب ہونا...... الْفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنے میں دور دور تک پہنچنا...... النَّظَرَ فِی الْأَمْرِ: نہایت غور کے ساتھ سوچنا...... الْوَادِی: زیادہ بہتے ہوئے پانی والی ہونا...... مَالُهُ: بہت ہونا، کم ہونا...... بِالْحَقِّ: حق کا انکار کے بعد اقرار کرنا۔ انکار کرنا...... الْمَاءُ: پانی کا آہستہ آہستہ بہنا...... فُلَانٌ الْمَاءَ: پانی بہانا۔ أَمْعَنَتِ الْأَرْضُ: زمین کا سیراب ہونا۔

تَمَعَّنَ: ذلیل و حقیر ہونا۔

الْمَعْنُ: مص۔ ہر نفع اٹھانے کی چیز۔ بہت کم۔ آسان۔ لمبا۔ کوتاہ۔ ادھوری۔ سرخ کھال جو ٹوکری وغیرہ پر لگائی جاتی ہے۔ بہت مال والا۔ کم مال والا۔ ذلت۔ کھلے میدان کا پانی۔

الْمَعْنَةُ. مَعْن: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ سَعْنَةٌ ولا مَعْنَةٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔

الْمَعْنِیُّ: بہت مال والا۔ کم مال والا۔

الْمَعَانُ: منزل۔

الْمَاعُوْنُ: بارش۔ پانی۔ ہر وہ خانگی سامان جس سے خود نفع اٹھایا جائے اور دوسروں کو عاریت پر دیا جائے (جیسے ہانڈی، چمچہ، ڈول، رسی وغیرہ وغیرہ) بھلائی۔ فرمانبرداری۔ زکوۃ...... عِنْدَ الْعَامَّةِ: کاغذ کا دستہ یا رم۔

الْمَعِیْنُ: بہتا ہوا پانی اور کہا جاتا ہے "مَاءٌ مَعِیْنٌ" جاری پانی "سِقَاءٌ مَعِیْنٌ" بہتے ہوئے پانی والا مشکیزہ۔ ج مُعُنَات ومُعُن.

الْمُعْنَات والْمُعْنَان: پانی بہنے کی جگہ، وادی میں پانی کے نالے۔

كَلأٌ مَمْعُوْنٌ: گھاس جس میں پانی جاری ہو

رَوْضٌ مَمْعُوْنٌ: جاری پانی سے سیراب کیا ہوا باغ۔

تَمَعْنَى يَتَمَعْنَى: معنی سمجھنا۔ معنی بیان کرنا۔

مَغَا يَمْغُو مُغَاءً السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔

أَمْغَى النَّخْلُ: پکنے کے بعد کچھ خشک کھجوروں والا ہونا...... الْبُسْرُ: گدر کھجور کا خوش مزہ ہونا۔

تَمَغَّى السِّقَاءُ: مشکیزہ کا تن جانا...... الشَّرُّ بَيْنَ النَّاسِ: برائی کا پھیلنا۔

الْمَغْو: تر کھجور جو کچھ خشک ہونے لگے۔ اونٹ کے نچلے ہونٹ کی پھٹن۔

الْمَغْیُ والْمِغَی ج أَمْغَاء. والْمِعَاءُ ج أَمْعِيَة آنت مذکر ہے اور کبھی مؤنث بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مَغَثَ (ف) مَغْثًا الدَّوَاءَ فِی الْمَاءِ: دوا کو پانی میں نرم کرنا...... الرَّجُلَ: غیر تکلیف دہ مارنا۔ پچھاڑنا۔ کہا جاتا ہے "مَغَثَتْهُمُ الْحُمّٰى" ان کو بخار آ گیا۔ مَغَثَهُ فِی الْمَاءِ: پانی میں ڈبونا۔ مَغَثَ الشَّیْءَ: گڈمڈ کرنا...... عِرْضَ فُلَانٍ: عیب لگانا۔

مُغِثَ الرَّجُلُ: بخار زدہ ہونا۔

مَاغَثَهُ مِغَاثًا ومُمَاغَثَةً: جھگڑا کرنا۔

الْمَغْثُ: مص۔ انگلیوں سے مل کر نرم کرنا۔ برائی۔ مقاتلہ ج مِغَاث.

الْمِغَثُ: سخت قسم کا پہلوان۔

الْمَغِیْثُ: گھاس جس کو بارش نے بچھا دیا ہو۔ شریر مرد۔

الْمُغَاثُ: چوڑے پتوں اور سفید پھولوں کا ایک درخت۔

الْمَمْغُوْثُ: بخار زدہ۔ بارش سے بچھی ہوئی گھاس۔

مَغَجَ (ن) مَغْجًا الرَّجُلُ: دوڑنا۔ چلنا۔

مَغَدَ (ف) مَغْدًا الشَّیْءَ: چوسنا۔ الْفَصِيْلُ أُمَّهُ: اونٹ کے بچہ کا اپنی ماں کا دودھ پینا...... النَّبَاتُ: نباتات لمبی ہونا...... الرَّجُلُ فِی عَيْشِهِ: آسودہ زندگی گزارنا...... شَعْرَهُ: بال اکھیڑنا...... الْعَيْشُ الْبَدَنَ: موٹا تازہ کر دینا...... فُلَانٌ: کامل جوان ہونا...... الْجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

مَغَدَ (ف) ومَغِدَ (س) مَغْدًا الْبَدَنُ: بدن کا موٹا ہونا۔

أَمْغَدَ: دیر تک پینا...... الصَّبِیَّ: بچے کو دودھ پلانا۔

الْمَغْدُ: مص۔ عَيْشٌ مَغْدٌ: آسودہ زندگی۔

الْمَغْدُ: ببول کا گوند، بیری کا گوند...... یبروج الصنم (ایک دوا کا نام) اور بقول بعض بیگن۔ ایک پھل جو ککڑی کے مشابہ ہوتا ہے۔ ایک درخت کا نام جس کے پتے باریک، نازک اور لمبے ہوتے ہیں اور درخت پر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ بڑا ڈول۔ گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی کی جگہ۔ ہر موٹی لمبی چیز۔ موٹا اونٹ۔

مَغَرَ (ف) مَغْرًا فِی الْبِلَادِ: تیز جانا...... بِهِ بَعِيْرُهُ: لے کے تیز دوڑنا۔

مَغَّرَ الثَّوْبَ: کپڑے کو گیرو سے رنگنا۔

أَمْغَرَهُ بِالسَّهْمِ: آر پار کر دینا۔ أَمْغَرَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا مرض کی وجہ سے سرخ دودھ والی ہونا۔ صفت مُمْغِر.

الْمَغَرَة والْمَغْرَة: گیرو۔

الْمَغَر والْمُغْرَة: غیر خالص سرخی کا رنگ۔

الْمَغَارَة: دیکھئے مادہ غور۔

الْأَمْغَر: غیر خالص سرخ رنگ والا۔ وہ شخص جس کے چہرہ میں خالص سفیدی میں سرخی

جھلکتی ہو۔
لَبَنٌ مَغِيرٌ: سرخ دودھ خون ملا ہوا۔
المَغْرَة: وہ زمین جہاں سے گیرو نکلے۔
مَغَسَ (ف) مَغْسًا بِيَدِهٖ: چھونا......ہٗ بالرُّمح: نیزہ مارنا......المَرْأَةَ: عورت سے جماع کرنا۔
مُغَسٌ: آنتوں میں درد والا ہونا۔
مَغِصَ (س) مَغْصًا ومُغِصَ مَغْصًا: آنتوں میں درد اور مروڑ ہونا۔ صفت مَمْغُوص.
اَمْغَصَهٗ: مروڑ اور اینٹھن والا کرنا۔
تَمَغَّصَ بَطْنُهٗ: مروڑ اور اینٹھن لاحق ہونا۔ دردناک کرنا۔ کہا جاتا ہے "تمغّص بَطْنِيْ" یعنی درد میں مبتلا کیا۔ "تَمَغَّصَنِي الشَّیْ وتَمَغَّصْتُ مِنْهُ" اس نے مجھے تکلیف دی۔
المَغَصُ: مص۔ آنتوں میں مروڑ اور اینٹھن۔
المَغَصُ: عمدہ اونٹ ج اَمْغَاص واحد مَغَصَة.
مَغَطَ (ف) مَغْطًا ومَغَّطَ الشَّیْ: لمبا ہونے کے لئے کھینچنا۔
تَمَغَّطَ وامَّغَطَ الشَّیْ: کھنچنا اور طویل ہونا۔
تَمَغَّطَ البَعِیْرُ: دوڑنے میں اگلے پیروں کو پھیلانا......الفَرَسُ: بہت زیادہ دوڑنا۔
اِمْتَغَطَ: کھنچنا اور طویل ہونا......السَّیْفَ: تلوار سونتنا۔
المُمَّغِط: انتہائی لمبا۔
مَغَلَ (ف) مَغْلاً ومَغَالَةً بالرَّجُلِ: چغل خوری کرنا۔
مَغِلَتْ (س) مَغَلاً عَيْنُهٗ: خراب ہونا۔
الحَامِلُ بِوَلَدِهَا: زمانۂ حمل میں دودھ پلانا۔
مَغَلَتْ (ف) ومَغِلَتْ (س) مَغْلاً الدَّابَّةُ: چوپایہ کے پیٹ میں مٹی ملی ہوئی گھاس وغیرہ کھانے سے درد ہونا۔ صفت مَغِلَة ومَمْغُولَة: اور اسم المَغْلَة.
اَمْغَلَ القَوْمُ: مٹی ملی ہوئی گھاس وغیرہ کھانے سے پیٹ میں درد ہونے والے جانور کا مالک ہونا......الحَامِلُ وَلَدَهَا: زمانۂ حمل کا دودھ پلانا......بِهٖ عِنْدَ السُّلْطَانِ: چغل خوری کرنا۔
المَغْلُ والمُغُل: زمانۂ حمل میں عورت کا دودھ المَغَلُ: آنکھ کا کیچڑ۔ ج اَمْغَال.
لمُغُل: ایک قوم کا نام۔ ج مُغُوْل.
المَغْلَة: مَغْل کا اسم مرۃ۔ فساد۔ سال میں دو مرتبہ بچے جننے والی بھیڑ یا بکری۔ ج مِغَال.
المُغَالَة: مص خیانت۔ فریب۔
مَغْمَغَ اللَّحْمَ: گوشت کو نرم نرم چبانا۔
الکَلامَ: مبہم کہنا......الشَّیْ: گڈمڈ کرنا......
فِیْ عَمَلِهٖ: ناقص وردی طریقے سے کرنا......
الاَمْرُ: خلط ملط ہونا......الکَلْبُ فِي الإِنَاءِ: کتے کا برتن میں منہ ڈالنا۔
المَغْنَطِيْس والمَغْنَاطِيْس: چمک پتھر۔
مَغَا يَمْغُوْ مَغْوًا السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔
المُغَاء والمُغُوّ: بلی کی آواز۔
مَغِيَ يَمْغِيْ مَغْيًا: غیر مفہوم گفتگو کرنا۔
تَمَغَّى الاَدِيْمُ: چمڑے کا ڈھیلا پڑنا۔
المَغْیُ مص...... فِي الاَدِيْم: چمڑے کا ڈھیلا پن۔
فِي الاِنْسَانِ: نداقتاً یا واقعی طور پر وہ کچھ کہنا جو اس کے اندر نہ ہو۔
مَفَجَ (ف) مَفْجًا الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔
رَجُلٌ مَفَاجَة: بے وقوف مرد۔
مَقَّ (ن) مَقًّا الشَّیْ: چیز کو کھولنا......اللّٰهُ عَيْنَهٗ: اکھیڑنا۔
مَقَّقَ الطَّائِرُ فَرْخَهٗ: پرندہ کا بچہ کو چوگا دینا۔
عَلٰى عِيَالِهٖ: فقیری یا بخل سے نان نفقہ میں تنگی کرنا۔
تَمَقَّقَ الشَّرَابَ: تھوڑا تھوڑا پینا......مَا فِي العَظْمِ: ہڈی سے سارا گودا نکال لینا(......وامْتَقَّ) الفَصِیْلُ مَا فِي الضَّرْعِ: تھن سے سارا دودھ پی لینا۔
المَقَقُ: پتلے پن کے ساتھ بہت لمبائی۔ ہردو چیزوں کے درمیان دوری۔
المَقَقَةُ: دودھ پینے والے میمنے۔ جاہل لوگ۔ تھوڑی تھوڑی شراب پینے والے۔
الاَمَقُّ: پتلے پن کے ساتھ بہت لمبا۔ مؤنث مَقَّاء ج مُقّ. بَلَدٌ اَمَقُّ وسیع شہر۔ فَخِذٌ مَقَّاء: گوشت سے خالی ران۔ ج مُقّ.
مَقَتَ (ن) مَقْتًا ومَاقَتَ الرَّجُلَ: بہت بغض رکھنا۔
مَقُتَ (ک) مَقَاتَةً فُلانٌ اِلَی: ناپسند ہونا۔
مَقَّتَهٗ: بہت بغض رکھنا۔ مَقَّتَهٗ اِلٰی قُبْحُ فِعْلِهٖ: مبغوض کر دینا۔
تَمَقَّتَ اِلَی: ناپسند ہونا۔
تَمَاقَتُوْا: بعض کا بعض کے ساتھ بغض رکھنا۔
المَقْتُ: مص زَوَاجُ المَقْتِ: باپ کی بیوہ سے شادی کرنا۔
المَقْتِيُّ: باپ کی بیوہ سے شادی کرنے والا۔
المَقِيْتُ والمَمْقُوْت: ناپسند۔
مَقَرَ (ن) السَّمَکَةَ مَقْرًا عُنُقَهٗ: لاٹھی مار کر گردن توڑ دینا......المَالِحَة: نمک لگی ہوئی مچھلی کو سرکہ میں بھگونا۔
مَقِرَ (س) مَقَرًا الشَّیْ: کڑوا یا کھٹا ہونا۔ صفت مَقِر.
اَمْقَرَ السَّمَکَةَ المَالِحَةَ: نمک لگی ہوئی مچھلی کو سرکہ میں بھگونا......الشَّیْ: کڑوا ہونا......
اللَّبَنُ: دودھ کا بے مزہ ہونا۔
اِمْتَقَرَ الرَّکِيَّةَ: پانی ختم ہونے کے بعد کنوئیں کو پھر کھودنا۔
اِمْقَرَّ اِمْقِرَارًا. الرَّجُلُ: ابھری ہوئی رگ والا ہونا۔
المَقْرُ والمَقِرُ: ایلوا یا اس کے مشابہ کڑوی چیز۔
المَمْقُوْر: سرکہ میں بھگوئی ہوئی نمکین مچھلی۔
المُمْقِر: کم پانی والا کنواں۔
مَقَسَ (ن) مَقْسًا القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔
الشَّیْ فِی المَاءِ: پانی میں ڈبونا......المَاءَ:

پانی کا جاری ہونا ...... فُلَانٌ فِی الْاَرْضِ : جانا۔

مَقِسَتْ (س) مَقَسًا وتَمَقَّسَتْ نَفْسُهٗ : جی متلانا۔

مَاقَسَهٗ مُمَاقَسَةً : باہم ڈبونا۔ غواصی میں مقابلہ کرنا اور کہا جاتا ہے "هُوَ يُمَاقِسُ حُوتًا" وہ مچھلی سے غوطہ زنی میں مقابلہ کرتا ہے۔ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ اپنے سے زیادہ قوی سے جھگڑا کرے۔

مَقَطَهٗ (ن ض) مَقْطًا : غصہ میں ڈالنا مَقَطَهٗ بِالْعَصَا : لاٹھی سے مارنا۔ مَقَطَ الشَّیْءَ : باندھنا۔ مضبوط بٹی ہوئی رسّی سے باندھنا ...... عُنُقَهٗ : توڑ دینا۔ الْكُرَةَ : زمین پر مارنا پھر اٹھانا ...... هٗ بِالْاَيْمَانِ : قسم دلانا ...... الْحَبْلَ : رسی بٹنا ...... الشَّیْءَ : گھونٹ لگانا۔ مَقَطَ بِالْقِرْنِ ومَقَطَهٗ ومَقَّطَهٗ : پچھاڑنا ...... مَقَطَ بِالْاِبِلِ : مضبوط بٹی ہوئی رسی سے باندھنا۔

الْمَاقِطُ : فا۔ کنکری ڈال کر شگون لینے والا۔ ڈول کی رسّی۔

الْمِقَاطُ : مضبوط بٹی ہوئی چھوٹی رسّی۔ ج مُقُطٌ۔

الْمَقِطُ : چھ مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ۔

الْمُقَطُ : پرندہ پھنسانے کا دھاگہ ج اَمْقَاطٌ۔

مَقَعَ (ف) مَقْعًا الشَّرَابَ : ڈگڈگا کے پینا۔ ...... هٗ بِشَرٍّ : تہمت لگانا ...... الْفَصِيلُ اُمَّهٗ : اونٹ کے بچے کا اپنی ماں کا دودھ پینا۔

اِمْتَقَعَ الْفَصِيلُ مَا فِی ضَرْعِ اُمِّهٖ : تھن کا سارا دودھ پی لینا۔

اُمْتُقِعَ : غم یا گھبراہٹ کی وجہ سے رنگ بدلنا۔

الْمَقْعُ : مص۔ ٹھہرا ہوا پانی۔ ج اَمْقُعٌ۔

مَقَلَهٗ (ن) مَقْلًا : دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "مَقَلَتْهُ عَيْنِیْ" میری آنکھ نے اس کو دیکھا "وَمَا مَقَلَتْ عَيْنَایَ مِثْلَهٗ" میری آنکھوں نے اس کی مانند نہیں دیکھا۔

...... هٗ : پانی میں ڈبونا۔ مَقَلَ فِی الْمَاءِ : غوطہ لگانا۔

...... الْمَقْلَةَ : برتن میں کنکری رکھنا اور پھر اس پر پانی ڈالنا اور جب پانی اس سے اوپر آ جائے تو تقسیم کرنا تاکہ اس طرح سب کو برابر برابر پانی مل جائے۔

مَاقَلَهٗ : ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔

تَمَاقَلَا : باہم غوطہ زنی کرنا۔

اِمْتَقَلَ : بار بار غوطہ لگانا۔

الْمَقْلُ : مص۔ کنوئیں کی تہ۔ کنوئیں کی تہ کی مٹی یا کنکری۔ سمندر میں غوطہ لگانے کی جگہ۔

الْمُقْلُ : گوگل کا پھل۔ گوگل۔

الْمَقْلَةُ۔ مقل : کا اسم مرۃ۔ کنوئیں کی تہ۔ کنکری جس کو سفر کی حالت میں پانی کی کمی کی وجہ سے برتن میں رکھتے تھے اور پھر اس پر پانی ڈالتے تھے اور جب پانی اس سے اوپر آ جاتا تھا تو پلاتے تھے تاکہ اس طرح پانی سب کو برابر پہنچ جائے۔

الْمُقْلَةُ : آنکھ کا ڈھیلا۔ آنکھ۔ ج مُقَلٌ۔

مَقْمَقَ الشَّیْءُ : نرم اور آسان ہونا ...... الشَّیْءَ : ذلیل کرنا ...... الْوَلَدُ اُمَّهٗ : زور سے چوسنا۔

الْمُقَامِقُ : حلق کے انتہائی حصے سے بولنے والا۔

مَقِهَ (س) مَقَهًا : سرخ پلکوں والا ہونا۔ صفت اَمْقَهُ۔

الْمَقَهُ : سفیدی مائل نیلگونی اور یہ مذموم ہے۔

الْاَمْقَهُ : دور بنجر زمین۔ سرخ پلکوں والا۔ خود سر آدمی جو یہ نہ جانتا ہو کہ کدھر جا رہا ہے۔ مؤنث مَقْهَاءُ ج مُقْهٌ۔

مَقَا يَمْقُوْ مَقْوًا ومَقٰی يَمْقِیْ مَقْيًا السَّيْفَ : تلوار پر صیقل کرنا۔ مَقَا الْفَصِيلُ اُمَّهٗ : زور سے دودھ پینا۔ مَقَا الطَّسْتَ : دھونا۔

مَكَّ (ن) مَكًّا وتَمَكَّكَ وامْتَكَّ الْعَظْمَ : ہڈی سے سارا گودا چوس لینا۔ مَكَّ الشَّیْءَ : ہلاک کرنا۔ برباد کرنا ...... غَرِيمَهٗ : قرض دار سے وصولی میں اصرار کرنا۔

اِمْتَكَّ وتَمَكَّكَ الْفَصِيلُ مَا فِی ضَرْعِ اُمِّهٖ : سب کچھ چوس لینا۔

مَكَّكَ عَلٰی غَرِيمِهٖ : قرض دار سے اصرار کرنا۔

الْمُكَاكُ والْمُكَاكَةُ : ہڈی کا گودا۔

الْمَكُّوكُ : پینے کا پیالہ ڈیڑھ صاع کا پیمانہ۔ کپڑا بننے کی نال۔ ج مَكَاكِيكُ۔

مَكَتَ (ن) مَكْتًا بِالْمَكَانِ : اقامت کرنا۔

اِسْتَمْكَتَ : پھنسی کا پیپ سے بھرنا۔

مَكَثَ (ن) مَكْثًا ومُكْثًا ومُكُوثًا ومَكَثَانًا ومِكِّيثٰی ومِكِّيثَاءُ بِالْمَكَانِ : اقامت کرنا۔ ٹھہرنا۔ صفت مَاكِثٌ اور اسم الْمُكْثُ والْمِكْثُ۔

مَكُثَ (ک) مَكَاثَةً : ٹھہرنا۔

اَمْكَثَهٗ : ٹھہرانا۔

تَمَكَّثَ : انتظار کرنا اور ٹھہرنا ...... بِالْمَكَانِ : ٹھہرنا ...... فِی الْاَمْرِ : جلد بازی نہ کرنا۔

الْمَكِّيثُ : ٹھہرنے والا۔ رنجیدہ۔ ج مُكَثَاءُ ومَكِيثُونَ۔

مَكَدَ (ن) مَكْدًا ومُكُوْدًا بِالْمَكَانِ : اقامت کرنا۔ صفت مَاكِدٌ۔ مَاءٌ مَاكِدٌ : ختم نہ ہونے والا پانی نَاقَةٌ مَاكِدَةٌ : بہت دودھ والی اونٹنی۔ اور ایسا ہی نَاقَةٌ مَكْدَاءُ ومَكُوْدٌ۔ ج مُكُدٌ ومَكَائِدُ۔

الْمِكَدُ : کنگھا۔

مَكَرَ (ن) مَكْرًا الرَّجُلَ وبِهٖ : دھوکہ دینا۔ اللّٰهُ فُلَانًا : مکر کی سزا دینا۔ مَكَرَ الثَّوْبَ : گیرو سے رنگنا ...... هٗ : رنگنا ...... الْاَرْضَ : سیراب کرنا۔

مَكِرَ (س) مَكَرًا : سرخ ہونا۔

مَاكَرَهٗ : فریب دینا۔

مَكَّرَ : گرانی کے انتظار میں غلہ کو روکنا۔

اَمْكَرَهٗ : دھوکا دینا ...... هٗ اللّٰهُ : مکر کی سزا دینا۔

تَمَاكَرُوْا: بعض کا بعض سے حیلہ کرنا۔
اِمْتَكَرَ و اِمْتُكِرَ: گیرو سے رنگا ہوا ہونا۔
اَلْمَكْرُ: مص۔ دھوکا۔ فریب۔ دھوکہ فریب کی سزا۔ گیرو۔
اَلْمَكْرَةُ: مکر کا اسم مرۃ۔ لڑائی میں حیلہ و تدبیر۔ بے پھولوں کا ایک قسم کا پودہ۔ کھیت کی سیرابی۔ خوبصورت موٹی پنڈلی۔ ج مُكُرٌ و مُكُوْرٌ۔
اَلْمَاكِرُ: فریب کرنے والا۔ ج مَكَرَةٌ و مَاكِرُوْنَ۔
اَلْمَكَّارُ و اَلْمَكُوْرُ: بہت دھوکہ فریب کرنے والا۔
مَكَسَ (ض) مَكْسًا: ٹیکس جمع کرنا ...... فِي الْبَيْعِ: قیمت گھٹانا ...... ہٗ: ظلم کرنا۔
اَلْمَكْرُوْمَكْرُوْب: (یونانی لفظ) اس کی عربی اَلْمِجْهَرُ: دوربین۔
مُكِسَ الرَّجُلُ: خرید و فروخت وغیرہ میں نقصان پہنچنا۔
مَاكَسَهٗ مِكَاسًا و مُمَاكَسَةً: قیمت کم کرانا۔ مخالفت کرنا۔
تَمَاكَسَ الرَّجُلَانِ فِي الْبَيْعِ: خرید و فروخت میں باہم جھگڑنا۔
اَلْمَكْسُ: مص۔ محصول۔ ٹیکس۔ چنگی۔ ج مُكُوْسٌ۔
اَلْمَاكِسُ و اَلْمَكَّاسُ: ٹیکس وصول کرنے والا۔ صاحب مکس بھی کہا جاتا ہے۔
مَكْمَكَ الرَّجُلُ: چلنے میں لڑھکنا ......
اَلْمُخَّ: سارا گودا چوس لینا۔
مَكُنَ (ک) مَكَانَةً عِنْدَ الْاَمِيْرِ: صاحب مرتبہ ہونا۔
مَكِنَتْ (س) مَكْنًا الْجَرَادَةُ و نَحْوُهَا: ٹڈی کا انڈا دینا یا انڈے والی ہونا۔ صفت مَكُوْنٌ۔ ج مَكَانٌ۔
مَكَّنَهٗ و اَمْكَنَهٗ مِنَ الشَّيْءِ: قدرت دینا۔ قادر بنانا۔
اَمْكَنَ الْاَمْرُ فُلَانًا و لِفُلَانٍ: آسان ہونا۔ ممکن ہونا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يُمْكِنُهُ النُّهُوْضُ" فلاں اٹھنے پر قادر نہیں۔ وَاَمْكَنَنِي الْاَمْرُ: یعنی معاملہ میرے قبضہ میں آ گیا۔ اَمْكَنَتِ الْجَرَادَةُ: ٹڈی کا انڈا دینا۔
تَمَكَّنَ عِنْدَ الْاَمِيْرِ: بلند و صاحب مرتبہ ہونا۔ اَلْمَكَانُ و بِهٖ: مضبوط اور جمے ہوئے قدم والا ہونا۔ (...... واسْتَمْكَنَ) مِنَ الْاَمْرِ: قادر ہونا یا فتح مند ہونا۔
اَلْمَكْنُ و الْمَكِنُ: ٹڈی وغیرہ کے انڈے۔ واحد مَكْنَةٌ و مَكِنَةٌ ج مَكْنَات و مَكِنَات۔
اَلْمُكْنَةُ: قوت۔ طاقت۔
اَلْمَكِنَةُ: قدرت۔ پرندوں کا گھونسلا۔ ج مَكِنَات۔
اَلْمَكَانُ: موضع۔ جگہ (یہ ظرف ہے کون سے) ج اَمْكِنَةٌ و اَمْكُنٌ و جج اَمَاكِنُ اور کہا جاتا ہے "هُوَ مِنَ الْعِلْمِ بِمَكَانٍ" اس کے لئے علم کا ایک خاص مرتبہ حاصل ہے "وَهٰذَا مَكَانُ هٰذَا" یہ اس کے بدلے میں ہے۔
اَلْمَكَانَةُ: مص۔ مرتبہ۔ رفعت شان۔ سنجیدگی۔ کہا جاتا ہے "اِمْشِ عَلٰى مَكَانَتِكَ" یعنی سنجیدگی اور وقار کے ساتھ چلو۔ ج مَكَانَات۔
اَلْمَكِيْنُ: صاحب مرتبہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مَكِيْنٌ عِنْدَ الْاَمِيْرِ" اس کو امیر کے نزدیک مرتبہ حاصل ہے "وَهُوَ اَمْكَنُ مِنْ غَيْرِهٖ" بہ نسبت غیر کے زیادہ صاحب مرتبہ ہے۔ ج مُكَنَاءُ۔
اَلْمَكِيْنَةُ: آہستگی۔ کہا جاتا ہے "اِمْشِ عَلٰى مَكِيْنَتِكَ" یعنی سنجیدگی اور وقار کے ساتھ چلو۔
اَلْمُتَمَكِّنُ فِي عِلْمِ النَّحْوِ: اصطلاح نحو میں وہ اسم جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو۔
وَالْمُتَمَكِّنُ الْاَمْكَنُ: اسم منصرف جس کے آخر میں تینوں حرکات مع تنوین کے ظاہر ہوں۔
وَالْمُتَمَكِّنُ غَيْرُ الْاَمْكَنِ: اسم غیر منصرف جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ آئے۔
غَيْرُ الْمُتَمَكِّنِ: وہ اسم جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو جیسے كَيْفَ و اَيْنَ۔
مَكَا يَمْكُوْ مُكَاءً و مُكُوًّا: منھ سے سیٹی بجانا۔
مَكِيَتْ تَمْكٰى مَكًا يَدُهٗ: ہاتھ میں زیادہ کام کرنے کی وجہ سے چھالے ہونا۔
تَمَكّٰى تَمَكِّيًا الْفَرَسُ: گھوڑے کا پسینہ سے شرابور ہونا۔
اَلْمَكْيُ و الْمَكْوُ: خرگوش وغیرہ کا بھٹ۔ ج اَمْكَاءٌ۔
اَلْمُكَّاءُ: سفید رنگ کا خوش آواز پرندہ۔ ج مَكَاكِيُّ۔
اَلْمَكْوَةُ: دبر۔
مَلَّ (ن) مَلًّا الثَّوْبَ: کپڑے پر لنگر کرنا۔ کچا کرنا ...... الشَّيْءَ فِي الْجَمْرِ: انگاروں میں رکھنا۔ صفت فاعلی مَلَّال صفت مفعولی مَمْلُوْلٌ و مَلِيْلٌ۔
...... السَّهْمَ بِالنَّارِ: تیر کو آگ سے سیدھا کرنا۔
...... اللَّحْمَ اَوِ الْخُبْزَ: گوشت یا روٹی کو بھوبھل میں ڈالنا ...... فِي الْمَشْيِ: تیز دوڑنا ...... عَلَيْهِ السَّفَرُ: سفر طویل ہونا۔
مَلَّ (س ن) مَلًّا: ملال لاحق ہونا۔ مرض یا غم کی وجہ سے تڑپنا ...... الشَّيْءَ: الٹ پلٹ کرنا۔ اَلْمَحْمُوْمُ: بخار زدہ کا تلملانا۔
مَلَّ (س) مَلَلًا و مَلَالًا و مَلَّةً و مَلَالَةً الشَّيْءَ و مِنَ الشَّيْءِ: تنگ دل ہونا۔ رنج ہونا۔
مَلَّلَ تَمْلِيْلًا الشَّيْءَ: اُلٹ پلٹ کرنا۔
اَمَلَّ عَلَيْهِ السَّفَرُ: طویل ہونا۔ اَمَلَّهُ الْاَمْرُ وَاَمَلَّ عَلَيْهِ الْاَمْرُ: دشوار ہونا۔ ملال میں ڈالنا۔ اَمَلَّهُ الشَّيْءَ: بھوبھل میں ڈالنا۔
اَمْلَلْتُ اِمْلَالًا و اَمْلَيْتُ اِمْلَاءً الْكِتَابَ عَلَى الْكَاتِبِ: املا کرانا۔
تَمَلْمَلَ: مرض یا غم کی وجہ سے تڑپنا ...... فِي

المَشْي: تیز دوڑنا۔۔۔۔۔مِلَّةَ كذا: مذہب اختیار کرنا۔۔۔۔۔الخُبزَةَ: روٹی کو بھوبھل میں پکانا۔
اِنْمَلَّ: کھنچا جانا۔ نکل آنا۔
اِسْتَمَلَّ الشَّيئُ: زچ ہونا۔
المَلُّ: مص۔ رَجُلٌ مَلٌّ: اکتایا ہوا مرد۔
المَلَّة: اسم مرۃ۔ چنگاری، بھوبھل، بخار کا پسینہ۔ تنگ دلی۔ وخُبْزَةُ المَلَّةِ: بھوبھل کی پکی ہوئی روٹی اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَلَّةٌ" بہت جلدی ملول ہونے والا۔
المِلَّة: مذہب۔ شریعت۔ خون بہا۔ ج مِلَل۔
المُلَّة: پکی سلائی۔ ج مُلَل۔
المَلِّي: بھوبھل میں پکی ہوئی روٹی۔
المَلِل والمَلال: تنگ دل۔
المَلال: مرض یا غم کی وجہ سے اضطراب۔ پیٹھ کا درد۔ کمان کی پیٹھ۔ ہڈی کے اندر کی گرمی۔ بخار کا پسینہ۔ تلوار کے قبضہ کی لکڑی۔
المَمْلُول والمَمْلُولَة والمَلَالَة والمَالُولَة: تنگ دل۔ مذکر و مؤنث تا مبالغہ کے لئے ہے۔
المَلِيل والمَمْلُول: بھوبھل میں بھنا ہوا۔
الشَّيئُ المَمْلُول: باعث ملال۔ المَلِيل: کریلی۔ رَجُلٌ مَلِيلٌ: آفتاب سے جھلسا ہوا مرد۔
المُلُولُ: واحد مُلُولَة: بلوط درخت کی ایک قسم جو کہ رنگنے کے کام آتا ہے۔
المَلِيل والمُمَلُّ مِنَ الطُّرُقِ: بہت چلتا ہوا راستہ۔
۔۔۔۔۔المَلِيلَة: اندرونی بخار۔ پیاس کی تیزی۔
مَلأَهُ (ف) مَلأً ومَلأَةً ومِلأَةً: بھرنا۔
۔۔۔۔۔الإنَاءَ مَاءً وبِالمَاءِ ومِنَ المَاءِ: برتن کو لبالب کرنا۔ صفت مفعولی مَمْلُوءٌ اور کہا جاتا ہے مَلأَهُ عَلَى الأَمْرِ: اس کی اس نے مدد کی "وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَمَلأَتْ مِنْهُ عَيْنِي" میں نے اس کو دیکھا مجھے اس کا دیکھنا بھلا معلوم ہوا ومَلأَ عَلَيْهِ الأَرْضَ: اس نے اس پر زمین تنگ کر دی۔
مَلُؤَ (ک) مَلاءً ومَلاءَةً: توانگر ہونا۔
مَلُؤَ (ک) ومُلِئَ مَلاءَةً: زکام والا ہونا۔
مَلِئَ (س) مَلأً وتَمَلأً: پُر ہونا۔ صفت مَلآن۔
مَلأَهُ تَمْلِئَةً: خوب بھرنا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے) مَلأَ فِي قَوْسِهِ: کمان کو خوب زور سے کھینچنا۔
أَمْلأَهُ: باعث زکام ہونا۔ صفت مَلآن۔ أَمْلأَ فِي القَوْسِ: خوب زور سے کھینچنا۔
تَمَلأَ۔ پُر ہونا۔ تَمَلأَتِ الهذاةُ: عورت کا چادر اوڑھنا۔
مَالأَهُ مُمَالأَةً ومِلاءً عَلَى الأَمْرِ: موافقت کرنا۔ مدد کرنا۔
تَمَالأَ القَوْمُ عَلَى الأَمْرِ: اکٹھا ہو کر باہم مدد کرنا۔
اِسْتَمْلأَ فِي دَيْنِهِ: قابل اعتماد اغنیاء کو قرض دینا۔
المِلْءُ: برتن بھرنے کی مقدار۔ ج أَمْلاءٌ اور کہا جاتا ہے "إِنَّهُ يَنَامُ مِلْءَ جَفْنِهِ" وہ بے غم سوتا ہے و"فُلَانٌ مِلْءُ كِسَائِهِ" فلاں موٹا ہے۔
المَلأُ: قوم کی جماعت۔ اشراف قوم جن سے دلوں میں ہیبت طاری ہو۔ المَلأُ الأَعْلَى: ملائکہ مقربین۔ المَلأُ: مشورہ۔ کہا جاتا ہے "مَا كَانَ هٰذَا الأَمْرُ عَنْ مَلأٍ مِنَّا" یہ کام ہمارے مشورہ سے نہیں تھا۔ گمان۔ لالچ۔ ج أَمْلاءٌ اور کہا جاتا ہے "مَا أَحْسَنَ مَلأَ بَنِي فُلَانٍ" یعنی ان کے عادات و اخلاق کس قدر اچھے ہیں۔
المَالِئُ: فا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَالِئٌ" مرد جلیل جس کے سامنے آنکھیں نہ ٹھہر سکیں۔ وشَابٌّ مَالِئُ العَيْنِ: آنکھوں کو بھر دینے والا جوان۔
المُلاءُ والمُلاةُ والمُلاءَةُ: زکام۔ المُلاءَةُ: تہ بند۔ دہری چادر۔ ج مُلاءٌ۔
المِلأَةُ: مص۔ بھرنے کی ہیئت۔ بدہضمی۔
المَلآنُ: بھرا ہوا۔ زکام والا۔ مؤنث مَلأَى ومَلآنَةٌ ج مِلاءٌ۔
المَلِيءُ والمَلِيُّ: توانگر۔ ج مِلاءٌ وأَمْلِيَاءُ ومُلَاءُ کہا جاتا ہے "هُوَ أَمْلأُ القَوْمِ" یعنی وہ قوم میں سے زیادہ غنی اور قادر ہے و"فُلَانٌ أَمْلأُ لِعَيْنِي مِنْ فُلَانٍ" یعنی فلاں فلاں کے لحاظ سے حسن میں زیادہ کامل ہے۔
مَلَتَهُ (ض) مَلْتًا: حرکت دینا۔ زور سے ہلانا۔
مَلَثَهُ (ن) مَلْثًا: بغیر نیت وفا کے محض زبانی وعدہ سے دل خوش کر دینا۔ آہستہ مارنا۔
مَلَثَهُ بِالشَّرِّ: آلودہ کرنا۔ مَلِثَ الظَّلامُ: گھٹا ٹوپ اندھیرا ہونا۔
مَالَثَهُ مِلاثًا ومُمَالَثَةً: کھیل کود کرنا۔ مداہنت برتنا۔
مَلْثُ اللَّيْلِ ومَلَثَةٌ: رات کی ابتدائی تاریکی۔
المَلَثَةُ: مغرب کے وقت کی ابتدائی تاریکی۔
المِلْثُ: وہ شخص جو جماع کرنے سے سیر نہ ہو۔
مَلَجَ (ن) ومَلِجَ (س) مَلْجًا الصَّبِيُّ أُمَّهُ: بچے کا ہونٹوں میں لے کر دودھ پینا۔
أَمْلَجَهُ: دودھ پلانا۔
اِمْتَلَجَ۔ مَا فِي الثَّدْيِ: چوسنا۔
المُلْجُ: گوگل کے پھل کی گٹھلی۔ ج أَمْلاج۔
السملج: دودھ پینے والے میمنے۔ چھوٹے چھوٹے بکری کے بچے۔
المَلِيجُ: دودھ پیتا بچہ۔ مرد بزرگ۔
الأَمْلَجُ: چٹیل میدان۔ آملہ۔
الأُمْلُوجُ: ایک جنگلی درخت جس کے پتے سرو اور جھاؤ کی طرح ہوتے ہیں۔ نازک ٹہنی اور بقول بعض جڑ جو نرم ہونے کے لئے مٹی میں دبا دی جائے۔ ج أماليج۔

المالج : کرنی۔ گل کاری کرنے کا آلہ۔ ج مَوَالِج (دخیل)

ملح (ف ض) مَلْحًا الطَّعَامَ : کھانے میں نمک ڈالنا ...... الرَّجُلَ : غیبت کرنا ...... الطَّائِرُ : پرندہ کا بہت پھڑ پھڑانا ...... الْمَاشِيَةَ : نونی کھلانا اور کہا جاتا ہے "مَلَحَ اللّٰهُ فِيهِ" یعنی اللہ اس کی زندگی میں برکت دے۔

مَلَحَ (ف) ومَلُحَ (ک) مُلُوحَةً ومَلاحَةً ومُلُوحًا الْمَاءُ : پانی کا کھاری ہونا۔ صفت مَلِيح اور نادر طور پر مالح بھی مستعمل ہے۔

مَلُحَ (ک) مَلاحَةً ومُلُوحَةً : خوبصورت ہونا۔ حسن ملیح والا ہونا۔ صفت مَلِيح ومُلاح ومُلَّاح۔

مَلِحَ (س) مَلَحًا : نیلگوں رنگ کا ہونا۔

مَلَّحَ الشَّيْءَ : نمکین کرنا ...... الطَّعَامَ : کھانے میں بہت نمک ڈالنا ...... السَّمَكَ ونَحْوَهُ : مچھلی وغیرہ میں نمک لگانا ...... الدَّابَّةَ : چوپائے کے جبڑے میں نمک ملنا۔ الْمَاشِيَةَ : جانور کو نونی کھلانا۔ الْمُتَكَلِّمُ : عمدہ بات کہنا۔

أَمْلَحَ الْمَاءُ : پانی کا خوشگوار ہونے کے بعد کھاری ہونا ...... الطَّعَامَ : کھانے میں بہت نمک ڈالنا ...... الإِبِلُ : کھاری پانی پر جانا ...... الرَّجُلُ : کھاری پانی پر پہنچنا ...... الرَّاعِي الإِبِلَ : کھاری پانی پلانا ...... الشَّيْءُ : نیلگوں لی رنگ کا ہونا۔

الْمُتَكَلِّمُ : عمدہ بات کہنا اور تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے "مَا أَمْلَحَهُ وما أُمَيْلِحَهُ" یعنی کس قدر خوبصورت ہے۔

مَالَحَهُ مِلاحًا ومُمَالَحَةً : ساتھ کھانا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَحْفَظُ حُرْمَةَ الْمُمَالَحَةِ" وہ ساتھ کھانے کا پاس کرتا ہے۔ مَالَحَ فُلانًا : ایک بچے کا دوسرے بچے کے ساتھ دودھ پینا۔

تَمَلَّحَ الْبَعِيرُ : اونٹ کا موٹا ہونا ...... الرَّجُلُ : نمک توشہ میں لینا۔ نمک کی تجارت کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلانٌ يَتَظَرَّفُ ويَتَمَلَّحُ" فلاں خوش طبع اور دلچسپ باتیں کہتا ہے۔

اِمْلَاحَ الْكَبْشُ : مینڈھے کا سفید و سیاہ رنگ کا ہونا۔

اِمْلاحَّ النَّخْلُ : سرخ اور زرد کچی کھجور کا ہونا۔ اِسْتَمْلَحَ الشَّيْءَ : ملیح سمجھنا۔

الْمَلَح : عمدہ عمدہ باتیں۔

الْمِلْح : نمک (مذکر ومؤنث تانیث غالب ہے) تصغیر مُلَيْحَة ج مِلاح. الْمِلْح : چربی' موٹاپا۔ خوبصورتی۔ رضاعت۔ علم علماء. مَاءٌ مِلْحٌ : کھاری پانی اور کبھی مَاءٌ مَالِح بھی کہا جاتا ہے۔ ج مِلْح ومِلْحَة ومِلاح وأَمْلاح کہا جاتا ہے "فُلانٌ مِلْحُهُ عَلَى رُكْبَتِهِ" وہ بے وفا ہے یا وہ بہت جھگڑا کرنے والا ہے۔

الْمِلْح والْمِلْحَة : حرمت۔ معاہدہ۔ کہا جاتا ہے بَيْنَهُمَا مِلْحٌ اور مِلْحَةٌ ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہے۔ والْمِلْحَة : کھاری۔ کہا جاتا ہے "بِئْرٌ مِلْحَةٌ" کھاری کنواں۔

الْمَلَح : سپیدی سیاہی ملی ہوئی۔ سخت نیلگونی۔ گھوڑے کی ایڑی کی سوجن۔

الْمَلْحَة : اسم مرۃ۔ موج دریا۔

الْمُلْحَة : سخت نیلگونی۔ ہیبت۔ خوف۔ برکت۔

الْمُلْحَة : مزیدار بات۔ ج مُلَح.

الْمُلْحَة : کلمہ ملیحہ۔

الْمَلّاح : کشتی چلانے والی ہوا۔ نیزہ کا بھالا۔ پوشش۔ توبرہ۔

الْمُلاح : خوبصورت۔ ج مُلاحُون.

الْمَلاحَة : خوبصورت ہونا۔

الْمِلاحَة : جہازرانی۔

الْمَمْلَحَة والْمَلّاحَة : نمک پیدا ہونے کی جگہ۔ الْمَلّاحَة : نمک بکنے کی جگہ۔

الأُمْلُوحَة مِنَ الْكَلامِ : عمدہ مستحسن کلام ج أَمالِيح.

الْمَلّاح : نمک والا۔ نمک بیچنے والا۔ جہاز ران۔

الْمُلّاح : ایک ترش نباتات۔ واحد مُلّاحَة رَجُلٌ مُلّاح : خوبصورت خوش طبع مرد۔ ج مُلّاحُون.

الْمِلاحِيَّة : جہازراں کا پیشہ۔

الْمُلُوحَة : مص۔ نمکینی۔

الْمَلِيح : خوبصورت۔ مؤنث مَلِيحَة ج مِلاح وأَمْلاح ...... مِنَ الْمَاءِ : کھاری پانی۔ سَمَكٌ مَلِيحٌ : نمک لگی ہوئی مچھلی۔

الأَمْلَح : اسم تفضیل۔ سفید و سیاہ رنگ والا۔ ج مُلْح. الأَمْلَح : شبنم جو رات کو سبزیوں پر پڑتی ہے۔

الْمَلْحَاء : تانیث أَمْلَح : سفید و سیاہ رنگ والی۔ درخت جس کے پتے جھڑ گئے ہوں۔ بڑا لشکر ج مَلْحَاوات.

الْمُلاحِي والْمُلّاحِي : سفید لمبا انگور۔ ایک قسم کا انجیر۔

الْمَمْلَحَة : نمک دان۔ ج مَمالِح.

الْمُتَمَلِّح : نمک والا یا سوداگر نمک۔

مَلَخَ (ف) مَلْخًا الشَّيْءَ : ہاتھ یا دانت سے کھینچنا ...... الطَّعَامُ : کھانے کا خراب و بدمزہ ہونا ...... الْفَرَسُ : گھوڑے کا کلیلیں کرنا ...... الرَّجُلُ : تیز چلنا۔ بھاگنا ...... فِي الْبَاطِلِ : لغو باطل میں بہت مشغول ہونا ...... الْجَارِيَةَ : جماع کرنا۔

مَلُخَ (ک) مَلاخَةً الطَّعَامُ : کھانے کا خراب و بدمزہ ہونا۔

مَالَخَهُ مِلاخًا ومُمالَخَةً : باہم کھیل کود کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔

تَمَلَّخَ الشَّيْءُ : خراب و فاسد ہونا ...... الشَّيْءَ : کھینچنا۔

اِمْتَلَخَ الشَّيْءَ : اکھیڑنا۔ کھینچنا ...... يَدَهُ مِنَ الْقَابِضِ عَلَيْهِ : کھینچ لینا ...... السَّيْفَ : تلوار کو جلدی سے سونتنا۔ کہا جاتا ہے "فَمَرَّ بِرُمْحٍ مَرْكُوزٍ فَامْتَلَخَهُ" اس کا گزر ایک گڑے ہوئے نیزہ پر ہوا اور اس نے اسے اکھیڑ لیا۔

الْمَلّاخ : بہت چاپلوسی کرنے والا۔ غلہ

مَلَّاخٌ: بہت بھاگنے والا غلام۔
السُّلُوخِيَّة: ایک قسم کی سبزی جو پکا کر کھائی جاتی ہے۔
المَلِيْخُ: بگڑا ہوا کھانا۔ بے مزہ۔ کمزور۔
مُمْتَلِخُ العَقْلِ: محروم العقل۔
مَلَدَ (ن) مَلْدَ الشَّیْءَ: کھینچنا۔
مَلِدَ (س) مَلَدًا الغُصْنُ: ٹہنی کا ہلنا اور نرم ہونا۔
مَلَّدَ الأَدِيْمَ: چمڑے کو نرم کرنا...... السریُّ الغُصْنَ: ٹہنی کو نرم و نازک کرنا۔
المَلَد: جوانی۔ نزاکت۔ ج أَمْلاد.
المَلَدان: ٹہنی کی نزاکت۔
السَّلْد والأَمْلَد والأُمْلُد والأُمْلُوْد والإِمْلِيد والأُمْلَدان والأُمْلُدَانِي: نرم و نازک ٹہنی یا آدمی۔ کہا جاتا ہے "شَابٌّ أُمْلُوْدٌ وشُبَّانٌ أَمَالِيْد" المَلَد: جھوٹ۔
المَلْدَاء: تانیث أَمْلَد۔ ج مُلْد: کہا جاتا ہے إِمْرَأَةٌ مَلْدَاءُ وأُمْلُوْد وأُمْلُوْدَةٌ وأُمْلُدَانِيَّةٌ: یعنی نازک بدن عورت۔
مَلَذَ (ن) مَلْذًا الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا...... فُلَانًا: نیزہ مارنا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا بازوؤں کو پھیلا کر تیز دوڑنا...... مَلْذًا ومَلَاذَةً الرَّجُلَ: محض باتوں ہی سے خوش کرنا اور کہنے کے مطابق عمل نہ کرنا۔
مَلِذَ (س) مَلَذَ الظَّلَامُ: گھٹا ٹوپ اندھیرا ہونا...... الرَّجُلُ: خالص دوستی نہ کرنا اور ضمیر کے خلاف ظاہر کرنا۔
الأَمْلَذ والمَلْذَان والمَلْذَانِيُّ والمَلَاذَانِيُّ والمَلَّاذ والمِلْوَذ: خالص دوستی نہ کرنے والا۔
مَلَزَ (ن) مَلْزًا: پیچھے رہنا...... بِالشَّیْءِ: لے جانا۔
مَلَزَهُ مِنْهُ: چھڑانا۔ مَلَزَ الشَّیْءُ عَنِّی: جاتا رہنا۔
أَمْلَزَهُ تَمَلَّزَهُ وامْتَلَزَهُ: نکال لینا۔ اُچک لینا۔ لے جانا۔ وتَمَلَّزَ مِنْهُ: چھٹکارا پانا۔
انْمَلَزَ وامَّلَزَ مِنْهُ: بچ کر نکل جانا وامَّلَزَ عَنْهُ: پیچھے رہنا۔
المَلِز مِنَ الرِّجَالِ: مضبوط پٹھوں والا۔
المِلَّاز: بہت اچکنے والا۔ بھیڑیا۔
مَلَسَ (ن) مَلْسًا الشَّیْءَ: جڑ سے اکھیڑنا۔ الإِبِلَ: زور سے ہانکنا...... الظَّلَامُ: گھٹا ٹوپ اندھیرا ہونا...... الرَّجُلُ بِلِسَانِهِ: مداہنت کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔
مَلِسَ (س) ومَلُسَ (ک) مُلُوْسَةً ومَلَاسَةً: نرم اور چمکدار ہونا۔ صفت أَمْلَس.
مَلَّسَ الشَّیْءَ: نرم و چمکدار کرنا...... الأَرْضَ: زمین کو ہموار کرنا...... هُ مِنَ الأَمْرِ: چھڑانا۔
أَمْلَسَ الظَّلَامُ: گھٹا ٹوپ اندھیرا ہونا۔
أَمْلَسَتِ الشَّاةُ: گرے ہوئے اون والی ہونا۔
تَمَلَّسَ: چکنا ہونا...... مِنْ بَيْنِ القَوْمِ: خارج ہونا...... مِنَ الشَّرَابِ: نشہ سے ہوش میں آنا (...... وانْمَلَسَ وامَّلَسَ) مِنَ الأَمْرِ: بچ نکلنا' رہائی پانا۔
اِمْتَلَسَ الشَّیْءَ: اچک لینا۔ أُمْتُلِسَ بَصَرُهُ: اس کی نگاہ جاتی رہی۔
اِمْلَاسَّ: چکنا ہونا...... مِنَ الأَمْرِ: بچ نکلنا۔ رہائی پانا۔
المَلْسُ: ہموار جگہ۔ ج مُلُوس وأَمْلَاس و جج أَمَالِيس. مَلْسُ الظَّلَامِ: سخت تاریکی اور یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت ہے۔
المَلَسَى: بہت تیز رفتار اونٹنی اور کہا جاتا ہے بَايَعَهُ المَلَسَى اس نے اس سے بلا شرط بیع کی۔
الأَمْلَس: نرم چکنا۔ مؤنث مَلْسَاء.
المَلْسَاء: آسانی سے حلق سے اترنے والی شراب۔ سَنَةٌ مَلْسَاء: خشک سال۔ ج أَمَالِس وأَمَالِيس. الأَلِفُ المَلْسَاء: الف لین۔ جیسے کتاب کا الف۔
المَلِيْس: نرم اور چکنا۔
المُلَيْسَاء: دوپہر۔ مغرب اور عشاء کا درمیان۔
الإِمْلِيْس والإِمْلِيْسَة: خشک جنگل۔ ج أَمَالِيس اور أَمَالِس شاذ ہے۔
المِلَّاسَة والمِمْلَسَة: ہینگا۔ سراون۔ پٹیلا۔
مَلَشَ (ن) مَلْشًا الشَّیْءَ: ہاتھ سے ٹٹول کر کسی چیز کو ڈھونڈنا۔
المَالُوْش عِنْدَ العَامَّةِ: ایک کیڑا ہے جو نباتات کی جڑوں کو کھا جاتا ہے۔ ج مَوَالِيْش.
مَلِصَ (س) مَلَصًا الشَّیْءُ مِنْ يَدِهِ: چکنے ہونے کی وجہ سے ہاتھ سے پھسل جانا۔ کہا جاتا ہے "مَلِصَتِ السَّمَكَةُ مِنْ يَدِی" مچھلی میرے ہاتھ سے نکل گئی...... الرَّجُلُ: بھاگ نکلنا۔
مَلَصَ (ن) مَلْصًا بِسَلْحِهِ: پاخانہ کرنا۔
أَمْلَصَتِ الحَائِلُ: حاملہ کا بچہ گرا دینا۔ صفت مُمْلِص ج مَمَالِص. أَمْلَصَ الشَّیْءَ: پھسلانا۔
تَمَلَّصَ وانْمَلَصَ وامَّلَصَ مِنْهُ: بچ نکلنا۔ رہائی پانا...... الشَّیْءُ: مِنْ يَدِی: پھسل جانا۔
المَلَص: ننگا۔
المَلَص: مص۔ پھسلن۔
المَلِص. مِنَ الجِبَالِ ونَحْوِهَا: پہاڑ وغیرہ کی وہ چکنی جگہ جہاں سے ہاتھ پھسل جائے اور پکڑنا دشوار ہو۔ سَمَكَةٌ مَلِصَةٌ: پھسلنے والی مچھلی۔
المَلِيْص: بمعنی مَلِص: اسقاط شدہ بچہ۔
الأَمْلَص: نرم و تر۔ رَجُلٌ أَمْلَصُ الرَّأْسِ: سر پر بغیر بالوں کا مرد۔
المِمْلَاص: وہ عورت جس کو اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔
المُمْلَص: ساقط شدہ بچہ۔
مَلَطَ (ن) مَلْطًا الحَائِطَ: مٹی سے لیپنا...... الشَّعْرَ: بال مونڈنا۔
مَلَطَتْ و أَمْلَطَتِ الحَامِلُ جَنِيْنَهَا: حاملہ کا ناتمام بچہ گرا دینا۔ أَمْلَطَ رِيْشُ السَّهْمِ: تیر

کے پر کا گر جانا ...... الرَّجُلُ محتاج ہونا۔

مَلَطَ (ن) ومَلُطَ (ک) مُلُوطًا الغُلامُ: غیر معروف النسب ہونا۔

مَلِطَ (س) مَلَطًا ومُلْطَةً: بے بال کے جسم والا ہونا۔

مَلَّطَ الحائطَ: دیوار کو مٹی سے لیپنا ...... الشَّاعِرُ: ایک شاعر کا ایک مصرعہ پڑھنا اور دوسرے کا شعر کو پورا کرنا۔

مَالَطَه مُمَالَطَةً: باہم ملنا۔ ایک شاعر کا مصرعہ پڑھنا اور دوسرے کا شعر کو پورا کرنا۔

تَمَلَّطَ الشَّئُ: چمک دار ہونا ...... السَّهْمُ: تیر کا بے پر ہونا۔

اِمْتَلَطَ الشَّئَ: چھین لینا۔ اُچک لینا۔

المِلْطُ: شریر و بدکار جس پر بھروسہ نہ کیا جا سکے غیر معروف النسب ج اَمْلاَط ومُلُوط.

المِلاَطُ: لیپنے کی مٹی۔ ج مُلُط.

الاَمْلَطُ ج مُلْط والمَلِيطُ: بے بال کے جسم والا۔ سَهْمٌ اَمْلَطُ ومَلِيطٌ: بے پر کا تیر۔ المَلِيطُ: بے بال کا ساقط شدہ بچہ۔

المِمْلاَطُ مِنَ النُّوقِ: بچہ گرانے کی عادی اونٹنی۔

مَلَعَ (ف) مَلْعًا وامْتَلَعَ الشَّاةَ: بکری کی کھال اتارنا۔ مَلَعَ الفَصِيلُ اُمَّهُ: دودھ پینا۔ اِمْتَلَعَ الشَّئَ: چھین لینا۔ اچک لینا۔

مَلَعَتْ وامْلَعَتْ وامْتَلَعَتْ وانْمَلَعَتْ النَّاقَةُ: اونٹنی کا تیز دوڑنا۔

المَلْعُ: مس اور کہا جاتا ہے "هُمْ عَلَيْهِ مَلْعٌ وَاحِدٌ" وہ سب اس کی دشمنی پر جمع ہیں۔

المَلِيعُ ج مُلُعٌ والمَيْلَعُ: تیز رفتار گھوڑا یا اونٹنی۔ المَيْلَعُ: لمبا۔ اُدھر اُدھر حرکت کرنے والا۔

جَمَلٌ مَلُوعٌ: تیز رفتار اونٹ۔ مؤنث مَلُوعٌ عُقَابٌ مَلُوعٌ: تیزی سے جھپٹنے والا عقاب۔

المَلاَعُ والمَلِيعُ: بے گھاس کا بیابان۔

مَالَغَهُ مُمَالَغَةً بِالكَلامِ: ناشائستہ گفتگو سے مزاح کرنا۔

تَمَلَّغَ فِي كَلامِهِ: بے وقوف بننا۔

تَمَالَغَ بِهِ: تمسخر کرنا۔

المِلْغُ ج اَمْلاَغٌ والمَالِغُ ج مُلاَّغٌ والاَمْلَغُ: مؤنث مَلْغَاءُ ج مُلْغٌ: فحش کلامی کرنے والا۔ بدکار۔ بے وقوف۔

المُلُوغَةُ: بے وقوفی۔ فحش کلامی۔

مَلِقَهُ (س) مَلَقًا ومَلِقَ لَهُ ومَالَقَهُ: چاپلوسی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ مَلِقَ الخَاتَمُ مِنَ الاصبعِ: ڈھیلی ہونا۔

مَلَقَ (ن) مَلْقًا الشَّئَ: مٹانا۔ نرم کرنا ...... الثَّوْبَ: کپڑا دھونا ...... هُ بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔ مَلَقَ الوَلَدُ اُمَّهُ: دودھ پینا ...... الرَّجُلُ: تیز چلنا ...... الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

مَلَّقَ الارضَ او الحائطَ: زمین یا دیوار کو کرنی سے گلکاری کرنا ...... هُ بِالعَصَا: لاٹھی سے مارنا۔

اَمْلَقَ محتاج ہو جانا ...... الثَّوْبَ: کپڑا دھونا ...... الدَّهْرُ مَالَهُ: ضائع کر دینا۔

تَمَلَّقَ تَمَلُّقًا وتِمِلاَّقًا. الرَّجُلَ وللرَّجُلِ: چاپلوسی کرنا۔ تَمَلَّقَتِ المَرْأَةُ العِلْكَ بِفِيهَا: چبانا۔

اِنْمَلَقَ وامَّلَقَ: نرم و چمکدار ہونا ...... مِنْهُ: بچ نکلنا۔ اِنْمَلَقَ الخِضَابُ: خضاب کا چھوٹ جانا۔

اِمْتَلَقَ الشَّئَ: نکالنا۔

اِسْتَمْلَقَ الوَلَدُ اُمَّهُ: دودھ پینا۔

المَلَقُ: مس۔ دوستی۔ بڑی مہربانی۔ دعا۔ ہموار زمین۔ تیز رفتاری۔ کہا جاتا ہے "لِهٰذَا الفَرَسِ مَلَقٌ" اس گھوڑے میں تیز رفتاری ہے۔

المَلِقُ والمَلاَّقُ: بہت چاپلوسی کرنے والا۔

المَلِقُ: کمزور۔ فَرَسٌ مَلِقٌ: گھوڑا جس کی رفتار پر اعتماد نہ کیا جائے۔ مؤنث مَلِقَة.

المَلِيقُ: تیز رفتار۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ او فَرَسٌ مَلِيقٌ" تیز رفتار مرد یا گھوڑا۔

المَلَقَةُ: چکنا پتھر۔

المَالَقُ والمِمْلَقُ والمِمْلَقَةُ: ہنگا۔ المَالَقُ: کرنی۔ (دخیل)

السِّمْلاَقُ: بہت محتاج۔ بہت چاپلوسی و خوشامد کرنے والا۔

مَلَكَ (ض) مَلْكًا ومِلْكًا ومُلْكًا ومَلَكَةً ومَمْلُكَةً ومَمْلَكَةً ومَمْلِكَةَ الشَّئَ: مالک ہونا ...... عَلَى القَوْمِ: غالب ہونا ...... عَلَى فُلاَنٍ اَمْرَهُ: کسی کے کام پر حاوی ہونا ...... نَفْسَهُ: قابو رکھنا ...... المَرْأَةَ: نکاح کرنا (...... مَلْكًا) العَجِينَ: اچھی طرح سے گوندھنا۔

مَلَّكَ الشَّئَ: مالک بنانا۔ مَلَّكَ القَوْمُ فُلاَنًا عَلَيْهِمْ: بادشاہ بنانا ...... هُ امْرَأَةً: نکاح کرانا۔ مَلَّكَ فُلاَنًا اَمْرَهُ: کسی کو اس کے حال پر چھوڑ دینا۔ مُلِّكَتِ المَرْأَةُ اَمْرَهَا: طلاق کا اختیار دے دینا۔

مَلَّكَ العَجِينَ: اچھی طرح گوندھنا۔

اَمْلَكَهُ الشَّئَ: مالک بنانا۔ اَمْلَكَ القَوْمُ فُلاَنًا عَلَيْهِمْ: بادشاہ بنانا ...... فُلاَنًا اَمْرَهُ: کسی کو اس کے حال پر چھوڑ دینا ...... هُ المَرْأَةَ: نکاح کرانا۔

تَمَلَّكَ وامْتَلَكَ الشَّئَ: مالک ہونا۔

تَمَلَّكَ عَلَى القَوْمِ: بادشاہ بننا۔

تَمَالَكَ عَنْ كَذَا: اپنے نفس پر قابو رکھنا۔ کہا جاتا ہے "مَا تَمَالَكَ اَنْ فَعَلَ او عَنْ اَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ" یعنی فلاں فعل کے کرنے سے وہ اپنے آپ کو نہیں روک سکا۔

المَلِكُ: بادشاہ۔ ج مُلُوكٌ واَمْلاَكٌ.

المِلْكُ: ملکیت۔ ج اَمْلاَكٌ ومُلُوكٌ قدرت کابلی مٹر کا دانہ۔ تھوڑا پانی۔

مِلْكُ الدَّابَّةِ: چار پائے کی ٹانگیں اور گردنیں۔ واحد مِلاَك کہا جاتا ہے "مَالَهُ مِلْكٌ ومَالَهُ مُلْكٌ" یعنی اس کے پاس کوئی چیز نہیں جس کا وہ مالک ہو کہا جاتا ہے "هٰذَا مِلْكُ يَمِينِي" یعنی میں اس کا مالک ہوں اور وہ میرے قبضہ اور تصرف میں ہے "وَلَيْسَ لَهُ مِلْكٌ" اس کے پاس پانی نہیں "وَاَعْطَانِي مِنْ مِلْكِهِ" اس نے مجھ کو اس

مِن سے دیا جس پر وہ قادر ہے۔ وطال ملکہ: اس کی غلامی طویل ہے "وملک الطریق" راستہ کا وسط یا کنارہ۔ سارے معانی میں میم کو تینوں حرکتیں ہیں۔

الملک: فرشتہ۔ انسان جس کا مالک ہو۔ کہا جاتا ہے "مالہ ملک" یعنی اس کے پاس کوئی چیز نہیں جس کا وہ مالک ہو۔

الملاک. مالک: کا مخفف۔ بمعنی فرشتہ ج ملائکۃ وملائک. الملاک: اقتدار۔ وملاک الامر: سہارا۔ سرمایہ۔ بقا۔ کہا جاتا ہے القلبُ مَلاکُ الجَسَد: دل جسم کے لئے سرمایۂ بقا ہے۔

الملاک: مثٰی۔ ملاکُ الامر: سہارا۔ سرمایۂ بقا۔

الملک: اللہ تعالیٰ۔ بادشاہ۔ صاحب قوت واقتدار۔ ج مُلُوک واَمْلاک.

الملکیّ. مَلِک: کی طرف نسبت۔ مؤنث مَلَکِیَّۃ.

الملکۃ والملکۃ: ملکیت۔

الملکۃ: ملکیت۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ مَلَکَۃ یمینی" یعنی میں اس کا مالک ہوں اور اس پر قادر ہوں۔ الملکۃ: وہ صفت جو نفس کے اندر راسخ ہو جائے اور جب تک راسخ نہ ہو اسے حال کہتے ہیں۔

المالک: فا۔ بادشاہ۔ ج مُلّک ومُلّاک. ابو مالک: بھوک یا بڑھاپا۔ مالک الحزین: بگلا۔

الملاکۃ والملاکۃ والمُلُوکۃ: ملکیت۔

الملکوت: بادشاہی۔ عزت وقدرت۔

الملکوتُ السماوی: آسمان میں قدسیوں کی جگہ۔

المملکۃ والمملکۃ: شاہی شان و شوکت۔ بادشاہی۔ ج مَمالک.

الملیک: بادشاہ۔ ج مُلکاء. مَلِیکُ النحل: شہد کی مکھیوں کی ملکہ۔ ج مُلُوک.

المَلیکۃ: صحیفہ۔

الاُملوک: اسم جمع ہے بمعنی مُلُوک ایک ریگستانی جانور ہے جو گرگٹ کے مشابہ ہوتا ہے۔

المملوک: مفع۔ غلام۔ ج مَمالِیک اور اسی سے ہے مَمالیکُ مِصْر: جو چرکسی غلاموں کی ایک جماعت تھی جو مصر پر غالب آ گئی تھی اور مالک بن بیٹھی تھی۔

مَلْمَل: تیز دوڑنا۔ مَلْمَلَۃُ المَرض: مضطرب کرنا۔

تَمَلْمَل: غم یا مرض کی وجہ سے بستر پر کروٹیں بدلنا...... الجالِسُ: کبھی ایک پہلو پر ٹیک لگانا کبھی دوسرے پر۔

المَلْمَلۃ: مص۔ ہاتھی کی سونڈ۔

المُلْمُول: سرمہ کی سلائی۔ ناک کا سوراخ مُلْمُولُ البعیرِ والثَّعْلَبِ: اونٹ اور لومڑی کا ذکر۔

المَلْمَلی: تیز رفتار۔ کہا جاتا ہے ناقۃٌ مَلْمَلی: تیز رفتار اونٹنی۔

المَلَنْخُولیا: مالیخولیا۔

مَلا یَمْلُو مَلْوًا البعیرُ: اونٹ کا تیز چلنا۔ دوڑنا۔

مَلاہُ اللّٰہُ عُمْرَہٗ: عمر طویل کرنا اور دیر تک نفع اٹھانے دینا۔ مَلاہُ اللّٰہُ حَبِیبَہٗ: اللہ تعالیٰ اس کو دیر تک حبیب سے نفع اٹھانے دے۔

مُلِّیَ وتَمَلّیٰ عُمْرَہٗ: عمر طویل ہونا اور فائدہ اٹھانا۔ مُلِّیَ وتَمَلّیٰ حَبِیبَہٗ: اس نے اپنے حبیب سے دیر تک نفع اٹھایا۔

اَمْلیٰ اِمْلاءً. اللّٰہ فلانًا عمرہ: عمر طویل کرنا اور دیر تک نفع اٹھانے دینا...... البعیرُ و لِلْبعیرِ: بندھن کو ڈھیلا کرنا...... اللّٰہُ الظّالِمَ وَلَہٗ: مہلت دینا...... عَلَیْہِ الکتابَ: بول کر لکھوانا۔

...... لَہٗ فی غَیِّہٖ: گمراہی میں زمانہ دراز تک چھوڑنا۔

...... عَلَیْہِ الزَّمَنُ: لمبا ہونا۔

اِسْتَمْلَیْتُہُ الکتابَ: املا کرنے کی درخواست کرنا۔

المَلا: جنگل۔ کشادہ زمین۔ گرم راکھ۔ زمانہ دراز۔ ج اَمْلاء.

المَلَوان: رات دن۔ واحد ملا.

المَلاوۃ والمَلْوۃ. بتثلیث المیم: زمانہ دراز۔

المَلِیُّ: زندگی کی مدت۔

الاِمْلاء: مص۔ مہلت دینا۔ تاخیر کرنا۔ جو املا کیا جائے۔ ج اَمالٍ واَمالِیّ.

المَلاۃ: سنگریزہ ناک۔ بیابان۔ ج مَلاً.

المَلِیُّ: زمانہ طویل۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَظَرْتُہٗ مَلِیًّا" زمانہ دراز تک میں نے اس کا انتظار کیا۔ "ومَرَّ مَلِیٌّ مِنَ اللَّیْلِ" رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور بقول رات کا ایک حصہ گزر گیا جس کی کوئی حد معین ہیں۔

الاَمالی: املا کئے ہوئے اقوال وغیرہ اور یہ اَمْلی الکتاب: کے مصدر الاملاء کی جمع ہے۔

المَلْیُون فی العَدَدِ: دس لاکھ۔ ج مَلایِین.

مِم: مرکب ہے من وما استفہامیہ سے۔

المامُوس والمامُوسۃ: آگ۔ آتش دان۔ المامُوسۃ: بدزبان بے وقوف عورت۔

مِنْ: حروف جر میں سے ہے۔ معانی ذیل میں مستعمل ہے۔

(۱) ابتداء غایت زمانی جیسے مَرِضَ مِنْ یَوْمِ الجُمُعَۃِ.

(۲) ابتداء غایت مکانی جیسے سارَ مِنْ بَیْرُوْتَ.

(۳) تبعیض۔ جیسے مِنْھُمْ مَنْ اَحْسَنَ ومِنْھُمْ مَنْ اَساءَ۔

(۴) تعلیل۔ جیسے مِمّا خَطِیْئاتِھِمْ اُغْرِقُوْا۔

(۵) بدل۔ جیسے اَرَضُوْنَ بالحَیوۃِ الدُّنْیا مِنَ الآخِرَۃِ:۔

(۶) مرادف یا جیسے یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ.

(۷) معنی فصل کا فائدہ بھی دیتا ہے جیسے

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔

(۸) زائدہ بھی ہوتا ہے اور زائدہ ہونے کے لئے تین چیزیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے پہلے نفی نہی یا استفہام ہو۔ دوسرے یہ کہ مجرور نکرہ ہو۔ تیسرے یہ کہ مجرور فاعل یا مفعول بہ مبتدا ہو جیسے "مَا جَاءَنِیْ مِنْ رَجُلٍ" "وَہَلْ ضَرَبْتَ مِنْ اَحَدٍ" و "مَا فِی الدَّارِ مِنْ اَحَدٍ" ان کے علاوہ اور بھی معانی ہیں جو قرینہ سے مفہوم ہوتے ہیں۔

مَنْ: اسم شرط جازم ہے جیسے مَنْ یَعْمَلْ خَیْرًا یُجْزَ بِہٖ: اسم استفہام۔ جیسے مَنْ اَتٰی اسم موصول اکثر استعمال ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے یَسْجُدُ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ: نکرہ موصوفہ جیسے مَرَرْتُ بِمَنْ مُعْجِبٍ لَکَ۔

مَنَّ (ن) مَنًّا ومِنِّیْنَی عَلَیْہِ بِکَذَا: بھلائی کرنا۔

مَنَّ (ن) مَنًّا ومِنَّۃً وامْتَنَّ وامْتِنَانًا عَلَیْہِ بِمَا صَنَعَ: احسان جتانا۔ وامْتَنَّ عَلَیْہِ بِکَذَا: بھلائی کرنا۔ وامْتَنَّ فُلَانًا: فلاں کے انتہائی چیز پر پہنچنا۔

مَنَّ (ن) مَنًّا وامَنَّ وتَمَنَّنَ الرَّجُلَ: کمزور کرنا۔ قوت زائل کرنا۔ مَنَّ الْحَبْلَ: کاٹنا۔ مَنَّ الشَّیْءَ: کم ہونا...... النَّاقَۃَ: سفر کی وجہ سے لاغر کرنا۔ تَمَنَّنَ فُلَانٌ فُلَانًا وتَمَنَّنَ عَلَیْہِ: احسان جتا کر تکلیف پہنچانا۔

مَنَّیَ تَمْنِیًا النَّاقَۃَ وبِہَا: اونٹنی کو سفر کی وجہ سے لاغر کرنا۔

مَانَّہٗ مُمَانَّۃً: کسی کی حاجت روائی کے لئے آنا جانا۔

اِسْتَمَنَّہٗ: طالب احسان ہونا۔

الْمَنُّ: مص۔ احسان۔ انعام۔ ایک قسم کی شبنم ہے جو پتھروں اور درختوں پر شہد کے مانند جم کر خشک ہو جاتی ہے۔ وَمَنُّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ: وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا کہ اس سے وہ اپنی غذا حاصل کریں۔ الْمَنُّ: دو رطل کا پیمانہ یا میزان۔ ج اَمْنَان۔

الْمُنَّۃُ: قوت۔ ضعف۔ ج مُنَن۔

الْمِنَّۃُ: مص۔ احسان۔ کہا جاتا ہے "لَہٗ عَلَیَّ مِنَّۃٌ او مِنَنٌ" اس کا میرے اوپر احسان یا احسانات ہیں۔ المِنَّۃ اسم ہے مَنَّ عَلَیْہِ سے اور اسی سے ہے الْمِنَّۃُ تَھْدِمُ الصَّنِیْعَۃَ: احسان کا جتانا احسان کو ضائع کر دیتا ہے۔ ج مِنَن۔

الْمِنَنَۃُ: مکڑی۔ مادہ یہی۔

الْمَنُوْنُ: موت (مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) کہا جاتا ہے "ذَھَبَتْ بِھِمُ الْمَنُوْنُ" موت نے ان کو تباہ و برباد کیا۔ زمانہ۔ رَیْبُ الْمَنُوْنِ: حوادث زمانہ۔

الْمَنُوْنُ والْمَنُوْنَۃُ: بہت احسان جتانے والا۔ تاء مبالغہ کے لئے ہے۔ مؤنث مَنُوْن۔

الْمَنُوْنَۃُ: مکڑی۔

الْمَنَّانُ: بہت احسان کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بہت احسان جتانے والا۔ مؤنث مَنَّانَۃ۔

الْمَنِیْنُ: کمزور۔ قوی۔ غبار یا ہلکا پراگندہ غبار۔ ج مُنُن وامِنَّۃ۔

الْمَمْنُوْنُ: منع۔ کٹا ہوا۔ کمزور۔ قوی۔ ہر چیز کا بہترین حصہ جو کسی کے پاس ہو۔ کہا جاتا ہے "بَلَغْتُ مَمْنُوْنَہٗ"۔

مَنَاَ (ف) مَنْاً الْجِلْدَ: کھال کو دباغت دینا ...... فُلَانًا: فعل کی موافقت کرنا۔

الْمَنِیْئَۃُ: کھال جس کو پہلی بار دباغت دی جائے۔ دباغت دینے کی جگہ۔

الْمَمْنَاۃُ: کالی زمین۔

الْمَنْجَنِیْقُ والْمَنْجَلِیْقُ: جنگ میں قلعہ کی دیوار پر پتھر وغیرہ پھینکنے کی مشین۔ ج مَجَانِیْق ومَجَانِق ومَنْجَنِیْقَات۔

مَنَحَہٗ (ف ض) مَنْحًا الشَّیْءَ: دینا۔ عطا کرنا ...... ہُ النَّاقَۃَ وکُلَّ ذَاتِ لَبَنٍ: اونٹنی یا دودھ والے جانور کو فائدہ اٹھانے کے لئے دینا۔ صفت مفعولی الْمَنِحَۃ والْمَنِیْحَۃ۔ ج مِنَح ومَنَائِح۔

مَانَحَہٗ مِنَاحًا ومُمَانَحَۃً: لگاتار عطیہ دینا۔

مَانَحَتِ الْعَیْنُ: لگاتار آنسو بہانا ...... النَّاقَۃُ: اونٹنی کا جاڑے کے زمانہ میں جبکہ اور اونٹنیوں کا دودھ دینا ختم ہو گیا ہو دودھ دینا۔

اَمْنَحَتِ النَّاقَۃُ: اونٹنی کا بچہ جننے کے قریب ہونا۔ صفت مُمْنِح۔

اِمْتَنَحَ الرَّجُلُ: عطیہ لینا اور کہا جاتا ہے "اُمْتُنِحَ مَالًا" یعنی وہ مال کا رزق دیا گیا۔

اِمْتَنَحَ الْمَنِیْحَ: عاریت پر لینا۔

تَمَنَّحَ الْمَالَ: دوسرے کو کھلانا۔

اِسْتَمْنَحَہٗ: عطیہ طلب کرنا۔

الْمِنْحَۃُ: عطیہ۔ ج مِنَح۔

الْمَنَّاحُ: بہت دینے والا۔

الْمَنُوْحُ: جاڑے کے زمانہ میں اونٹنیوں کے دودھ ختم ہو جانے کے بعد دودھ والی اونٹنی۔

الْمَنِیْحُ: جوئے کے محروم تیروں میں سے ایک تیر۔

الْمُمَانِحُ: جاڑے کے زمانہ میں دودھ دینے والی اونٹنی۔ مَطَرٌ مُمَانِحٌ: لگاتار بارش۔ رِیْحٌ مُمَانِحٌ: ہوا جس کی بارش نہ رکے۔

الْمَنْدَرِیْنُ: ایک درخت جس کا پھل مالٹے سے چھوٹا ہوتا ہے اس کو لیموں یوسف آفندی بولتے ہیں۔ لذیذ پھل والا ہوتا ہے عام مالٹے کے باغوں میں پایا جاتا ہے۔

مُنْذُ ومُذْ: کبھی ان کی میم مکسور ہوتی ہے ان کی تین حالتیں ہیں۔

پہلی یہ کہ دونوں حرف جر ہیں۔ اگر زمانہ ماضی ہو تو مِن کے معنی میں جیسے "مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْاَحَدِ" اور اگر زمانہ حال ہو تو فی کے معنی میں جیسے "رَاَیْتُہٗ مُذْ شَھْرِنَا" یعنی اس موجودہ مہینہ میں اور اگر معنی معدود ہوں تو مِن اور الیٰ کے معنی میں جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یعنی میں نے اس کو تین دن سے یا تین دن تک نہیں دیکھا۔

دوسری یہ کہ اسم ان دونوں کے بعد مرفوع ہو جیسے "مَارَاَیْتُہٗ مُذْیَوْمَانِ" کہا گیا ہے کہ یہ دونوں اس حالت میں ظرف ہیں جن کی اضافت جملہ کی طرف ہے جس میں فعل کو حذف کر دیا گیا ہے اور فاعل کو باقی رکھا گیا ہے اور اصل یوں ہے مُذْکَانَ. یَوْمَانِ:۔ اور تیسری حالت یہ ہے کہ ان کے بعد جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو جیسے "مَازِلْتُ اَبْغِی الْمَالَ مُذْاَنَا یَافِعٌ" میں جب سے جوان ہوا ہوں مال ہمیشہ تلاش کرتا رہا۔ مشہور یہ ہے کہ یہ دونوں اس وقت ظرف ہیں جن کی اضافت جملہ کی طرف ہے اور مُذْمُنْذُ کا مخفف ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اجتماع ساکنین کے وقت مُذْ کی ذال کو ضمہ دیتے ہیں جیسے مُذُ الْیَوْمِ اگر اصل میں ضمہ نہ ہوتا تو کسرہ دیتے۔

اَلْمنغیزیُوْمُ: میگنیشیم۔

رمز (علامت) اٹیمک نمبر

54.93 - 25 - M-N

اَلْمَنْسَۃُ: کمبن سال۔

المَنْس: خوشی۔

مَنَعَہٗ (ف) مَنْعًا ومَنَعَہُ الشَّیْءَ ومِنْہُ وعَنْہُ: محروم رکھنا۔ روکنا...... ہٗ الْقَاضِی عَنِ الْمِیْرَاثِ: روکنا...... ہٗ عَنِ الدَّعْوٰی: باز رکھنا۔ مَنَعَ جَارَہٗ: حمایت کرنا اور تکلیف سے بچانا۔

مَنُعَ (ک) مَنَاعَۃً ومَنَاعًا: قوی ہونا۔ ...... الحِصْنُ: قلعہ تک پہنچ دشوار ہونا...... الشَّیْءُ: بلند مرتبہ ودشوار ہونا۔ صفت مَنِیْع۔

مَانَعَہٗ: حمایت کرنا...... ہٗ الشَّیْءَ: جھگڑا کرنا اور منع کرنا۔

تَمَنَّعَ وامْتَنَعَ عَنِ الشَّیْءِ: رکنا۔ اِمْتَنَعَ الشَّیْءُ: ناممکن الحصول ہونا۔ تَمَنَّعَ وامْتَنَعَ بِقَوْمِہٖ: حفاظت میں آنا۔ قوت پکڑنا۔

تَمَانَعَا: باز رہنا...... عَنْ اَنْفُسِہِمَا: ایک دوسرے کی حمایت کرنا۔

المَنْعُ: مص۔ کیکڑا۔ ج مُنُوْع۔

رَجُلٌ مَنْعٌ: اپنے نفس کو باز رکھنے والا مرد۔

المَنَعَۃُ: عزت۔ قوت۔ ج مَنَعَات اور کہا جاتا ہے "لَھُمْ مَنَعَات" ان کے ایسے مضبوط قلعے ہیں جن پر دشمن قادر نہیں ہو سکتا۔

المَنْعَہ والمِنْعَۃُ: قوت۔ شوکت۔

المَنَاعَۃُ: مص...... فِی الطِّبِّ: ایسی قوت جو جسم کو حاصل ہو جائے اور آئندہ امراض سے محفوظ رکھے۔

المَانِع ج مَانِعُون ومَنَعَۃٌ: فا۔ کنجوس۔ بخیل ج مَوَانِع: روکنے والا۔

مَنَاعِ: اسم فعل ہے بمعنی اِمْنَعْ۔

المَنُوْع والمَنَّاع: بہت زیادہ منع کرنے والا۔ المَنَّاع: کنجوس۔ بخیل۔

المَنْعٰی: اسم ہے بمعنی اِمْتِنَاع۔

المَنِیْع: غالب وقوی کہ جس پر کوئی قادر نہ ہو سکے۔ مؤنث مَنِیْعَۃ. حِصْنٌ مَنِیْعٌ: بلند ومضبوط قلعہ جس پر پہنچنا دشوار ہو۔

مَنَا یَمْنُوْ مَنْوًا الرَّجُلَ: آزمائش کرنا۔ صفت مفعولی مَمْنُوٌّ بِکَذَا.

المَنَا: پیمانہ یا وزن مساوی دو رطل۔ ثنی مَنَوَان ومَنَیَان ج اَمْنَاءٌ واَمْنٍ ومُنِیٌّ اور اسی معنی میں المَنَاۃُ بھی ہے۔ کہا جاتا ہے "دَارِیْ مَنَا دَارِہٖ" میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے۔

مَنَاۃ: مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان قبیلہ ہذیل اور خزاعہ کے ایک بت کا نام۔

المُنْوَۃُ: آرزو۔

مَنٰی یَمْنِیْ مَنْیًا اللّٰہُ الْخَیْرَ لِفُلَانٍ: مقدر کرنا۔ مَنَاہٗ: آزمائش کرنا۔ کہا جاتا ہے مَنَاہُ اللّٰہُ بِکَذَا: یعنی اللہ اس کو فلاں چیز میں مبتلا کرے۔

مُنِیَ لِکَذَا: توفیق دیا جانا...... بِکَذَا: آزمائش کیا جانا۔

مَنّٰی تَمْنِیَۃً الرَّجُلَ الشَّیْءَ وبِالشَّیْءِ: آرزو دلانا۔

مَانٰی مُمَانَاۃً الرَّجُلَ: مدارات کرنا۔ مہلت دینا اور انتظار کرنا۔ بدلہ دینا...... الرَّفِیْقَ: باری باری سوار ہونا۔

اَمْنٰی اِمْنَاءً الدِّمَاءَ: خون بہانا۔ گرانا...... الحَاجُّ: حاجیوں کا منیٰ میں آنا یا نازل ہونا۔ اَمْنٰی: منی گرانا۔

اِسْتَمْنٰی بِالْیَدِ: جلق لگانا۔ بغیر جماع کے منی نکالنا۔

اِمْتَنٰی اِمْتِنَاءً الشَّیْءَ: جھوٹ گھڑنا...... الحَاجُّ: حاجیوں کا منیٰ میں آنا یا نازل ہونا۔

تَمَنّٰی الشَّیْءَ: ارادہ کرنا...... الکِتَابَ: پڑھنا...... الرَّجُلُ: جھوٹ بولنا...... الحَدِیْثَ: جھوٹی بات گھڑنا۔

المَنِیَّۃُ ج مَنَایَا والمَنٰی: موت۔ المَنٰی: ارادہ۔ تقدیر الٰہی۔ تم کہتے ہو "اَنَا رَاضٍ بِمَنَی اللّٰہِ" یعنی میں تقدیر الٰہی پر راضی ہوں اور کہا جاتا ہے "ھُوَ مِنِّیْ بِمَنٰی مِیْلٍ" وہ مجھ سے ایک میل کے اندازہ پر ہے۔

المُنْیَۃُ والمِنْیَۃُ ج مُنًی ومِنًی والاُمْنِیَّۃُ ج اَمَانٍ واَمَانِیُّ: آرزو۔ مطلوب۔ الاُمْنِیَّۃُ: جھوٹ۔

المُتَمَنِّیَات: تمنائیں۔

اَلْمَنیْہُوْک: درمیانہ قد کا پودا جو برازیل کے جنگلات میں ہوتا ہے اس کے تنے سے آٹا نکالا جاتا ہے۔

مَہْ: اسم فعل مبنی علی السکون۔ بمعنی رک جا اور کبھی کہا جاتا ہے مَہٖ.

مَہَّ (ن) مَہًّا الاِبِلَ: اونٹ کے ساتھ نرمی برتنا۔

مَہِہَ (س) مَہْہًا الشَّیْءُ: نرم ہونا۔

المَہَاہُ: نرمی۔ تازگی۔ خوبصورتی۔ خوبصورت (...... والمَہَہُ) سیر وسفر کا ساتھی۔ امیر۔ المَہَہ: رفیق۔ نرمی۔

المَہْتَر والمِہْتَار: امیر۔ والی۔ (دخیل)

مَہَجَ (ف) مَہْجًا: بیماری کے بعد چہرے پر رونق آنا...... الوَلَدُ اُمَّہٗ: دودھ پینا...... الجَارِیَۃَ: جماع کرنا۔

اُمْتُہِجَ الرَّجُلُ: خون کھینچ لیا جانا۔

المَاہِج: فا۔ خالص دودھ۔ پتلا دودھ یا

چربی۔

الـمهـجة: خون یا دِل کا خون۔ روح۔

ومُهجة كُلِّ شئ: ہر چیز کا بہتر اور خالص۔ ج مُهج ومُهجات.

الأمْهَج والأمْهُوج والأمْهُعَاج: خالص دودھ۔

کہا جاتا ہے رَجُلٌ مُمْهُوجُ الْبَطْنِ: ڈھیلے پیٹ کا مرد۔

مَهَدَ (ف) مَهْـدَ الْفِرَاشَ: بستر بچھانا۔ لِنَفْسِهٖ: کمائی کرنا۔ کام کرنا۔

مَهَّدَ الفِرَاشَ: بستر بچھانا...... الأمْرَ: درست وہموار کرنا...... لَهُ الْعُذْرَ: عذر خواہی کرنا ...... لِفُلَانٍ عُذْرَهٗ: قبول کرنا ...... لِنَفْسِهٖ خَيْرًا: اپنے لئے بھلائی مہیا کرنا۔

تَمَهَّدَ الْفِرَاشُ: بستر بچھانا...... لَهُ الْأمْرُ: آسان ہونا...... الرَّجُلُ: قادر ہونا۔

اِمْتَهَدَ الشَّئُ: بچھنا...... الرَّجُلُ: کمائی کرنا' کام کرنا۔

اِسْتَمْهَدَ فِرَاشًا: بستر بچھانا۔

المَهْد: گہوارہ۔ پست زمین ج مُهُوْد.

الـمُهْد ج مِهَدَةٌ وأمْهَاد والـمُهْدَة ج مُهْد: نرم وپست ہموار زمین۔

الـمِهَاد: بچھونا۔ پست زمین۔ ج مُهُد ومُهْد وأمْهِدَة.

المَهِيْد: خالص مسکہ۔

المُمَهَّد: مفع مَاءٌ مُمَهَّدٌ: پانی نہ گرم نہ سرد۔

مَهَرَ (ف ن) مَهْـرًا ومُهُـوْرًا ومَهَـارًا ومَهَـارَةَ الشَّئَ وفِيْهِ وبِهٖ: حاذق ہونا۔ صفت ماہر۔ کہا جاتا ہے "مَهَرَ فِيْ الْعِلْمِ" یعنی علم میں حاذق وماہر ہوا۔ فِيْ صَنَاعَتِهٖ: تجربہ کار وماہر ہونا۔

مَهَرَ (ف ن) مَهْرًا وأمْهَرَ الْمَرْأةَ: مہر دینا یا مہر مقرر کرنا۔ وأمْهَرَهَا: مہر کے بدلے میں کسی شخص سے نکاح کرنا۔ صفت مفعولی مُمْهَرَة. وأمْهَرَتِ الْفَرَسُ: بچھیرے یا بچھیری والی ہونا۔

مَهَّرَ: بچھیرا مانگنا یا حاصل کرنا۔

مَاهَرَهٗ مُمَاهَرَةً: ماہر ہونے میں مقابلہ کرنا۔

تَمَهَّرَ: ماہر ہونا' حاذق ہونا۔ تیرنا۔

المَهْر: مص۔ نکاح کے عوض مالی ج مُهُوْر ومُهُوْرة اور کہا جاتا ہے "هٰذَا مَهْر ذٰلِكَ" یہ اس کے بدلے میں ہے۔

الـمُهْر: بچھیرا۔ گھوڑی گدھی کا پہلا بچہ۔ ج مِهَار وأمْهَار ومِهَارَة مؤنث ج مُهْرَة ج مُهَر ومُهْرَاتٌ ومُهُرات. المُهْر: درمیانی سینہ کی ایک ہڈی۔ اندراین کا پھل۔ کبوتر کا بچہ۔ ج مِهَرَة.

الـمَهِيْرَةُ مِنَ النِّسَاءِ: بہت مہر والی عورت ج مَهَائِر.

الـمَاهِر: حاذق۔ اچھا تیرنے والا۔ ج مَهَرَة.

الـمَهْرِيَّة: سرخ گیہوں۔ الإِبِلُ الْمَهْرِيَّةُ: مہرة بن حیدان کی طرف منسوب اونٹ جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ تیز رفتاری میں کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ج مَهَارِي ومَهَارٍ ومَهَارِئ.

اَلْـمَهْـرَجَانُ: (فارسی لفظ) فرس (اہل فارس) کے نزدیک یہ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ مہر کا معنی محبت اور جان کا معنی روح۔ یعنی روح سے محبت۔

المِهْرَجان: پارسیوں کی ایک عید۔

مَهَزَهٗ (ف) مَهْزًا بِيَدِهٖ: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

مَهَشَهٗ (ف) مَهْشًا: جلانا۔ کھرچنا۔

اِمْتَهَشَ: جلنا۔

مَهَصَ الثَّوْبَ: کپڑا پاک صاف کرنا۔ سفید کرنا۔

تَمَهَّصَ فِي الْمَاءِ: پانی میں گھسنا۔

اِمْهَاصَّتِ الْأرْضُ: بے نباتات ہونا۔ صفت مُمْهَاصَّة.

مَهِقَ (س) مَهَقًا: بہت سفید ہونا۔

مَهَقَتْ (ف) مَهْقًا الْخَيْلُ: گھوڑے کا دوڑنا۔ مَهَقَ الْفَصِيْلَ: اونٹ کے بچہ کو پانی پلانا۔

تَمَهَّقَ الشَّرَابَ: تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پینا۔

المَهَق: مص۔ پانی پر کی سبزی۔

الأمْهَق: بغیر چمک کے بہت سفید جیسے چونا۔ مؤنث مَهْقَاء ج مُهْق.

المُهْقَة: بغیر چمک کے بہت سفید رنگ۔

مَهَكَ (ف) مَهْـكًا ومَهَّكَ الشَّئَ: خوب پیسنا۔ باریک پیسنا۔ مَهَّكَهٗ: نرم وچمکدار کرنا۔ مَهَكَ فِـي السَّيْرِ: جلدی کرنا۔

تَمَهَّكَ فِي الْعَمَلِ: اچھے طریقہ سے کرنا۔ ہاتھ سے منقش کرنا۔

اِمْتَهَكَ الرَّجُلُ: کم گوشت والا ہونا...... فِي الْعَدْوِ: کوشش کرنا۔

تَمَاهَكَ الْقَوْمُ: باہم جھگڑنا۔

مَهْكَةُ الشَّبَابِ ومُهْكَتُهٗ: جوانی کی رونق وتروتازگی۔

المَهُوْك: نرم کمان۔

الـمُمَهَّك والـمُتَمَهِّك: جوانی سے بھرپور۔ کہا جاتا ہے شَابٌ مُمَهَّك.

المُمَهَّك: لمبا بے ڈول۔

مَهَلَ (ف) مَهْلًا ومُهْلَةً وتَمَهَّلَ فِي الْعَمَلِ: اطمینان سے بغیر جلد بازی کے کام کرنا۔

مَهَلَ (س) مَهَلًا الرَّجُلُ: بھلائی میں پیش قدمی کرنا۔ صفت مَاهِل.

أمْهَلَهٗ ومَهَّلَهُ الدَّيْنَ: مہلت دینا۔ أمْهَلَ ومَهَّلَ الرَّجُلُ: نرمی برتنا...... فِي الْأمْرِ: مبالغہ کرنا۔ عذر کرنا۔

اِسْتَمْهَلَهٗ: مہلت مانگنا۔

الـمَهْل والمَهَل: مص۔ نرمی آہستگی۔ میت کی پیپ اور کہا جاتا ہے "مَهْلًا وغَلَـى مَهْلٍ" یعنی ٹھہر جا جلدی نہ کر اور یہ مصدر ہے جو فعل کے قائم مقام ہے اور واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے ہے المَهَـل: کسی شخص کے گزرے ہوئے لوگ۔ سوار ہونے سے پہلے معاملہ کی ہدایت۔ پیش قدمی۔ کہا جاتا ہے فُلَانٌ ذُوْ مَهَـلٍ: فلاں بھلائی میں

پیش قدمی کرنے والا ہے۔

اَلْمُهْلُ: معدنی جواہر۔ جیسے چاندی تانبا لوہا وغیرہ پگھلی ہوئی دھاتیں۔ پتلا قطران۔ زیتون کا پتلا تیل۔ زہر۔ پیپ۔ یا خاص مردہ کی پیپ روئی سے جو راکھ جھڑے۔

اَلْمُهْلَةُ: مص۔ راکھ میں بقیہ چنگاری۔ آہستگی ونرمی۔ کہا جاتا ہے "مَشٰی عَلٰی مُهْلَتِهٖ" وہ آہستہ آہستہ چلا۔ پتلا قطران۔ ثمار۔ کہا جاتا ہے "خُذِ الْمُهْلَةَ فِیْ اَمْرِکَ" یعنی اپنے معاملہ میں سامان کو لو۔ "وَاخَذَ عَلٰی فُلَانٍ الْمُهْلَةَ" یعنی وہ اس سے عمر یا ادب میں بڑھ گیا۔

المَهْلَة والمِهْلة والمُهْلَة والمَهَلة: پیپ یا خاص مردہ کی پیپ۔

اَلْمُتَمَهِّلُ: فا۔۔۔۔۔مِنَ الرِّجَالِ: لمبا۔

مَهْمَا: اسم شرط جازم ہے۔ غیر عاقل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور ظرف زمان ہے جیسے مَهْمَا یَزُرْنِیْ زَیْدٌ اُکْرِمْهُ: جب زید مجھ سے ملے گا تو اس کا اکرام کروں گا اور کبھی غیر ظرف ہوتا ہے جیسے مَهْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ: جو تو کرے گا میں کروں گا۔

مَهْمَهَهٗ عَنِ السَّفَرِ: روکنا۔ مَهْمَهَ فُلَانًا: مہ مہ کہہ کے ڈانٹنا۔

تَمَهْمَهَ عَنِ الشَّیْءِ: باز رہنا۔ رکنا۔

اَلْمَهْمَه والمَهْمَهَة: دور کا جنگل۔ ویران ملک۔ ج مَهَامِه.

مَهَنَ (ف ن) مَهْنًا ومَهْنَةً ومِهْنَةً الرَّجُلَ: خدمت کرنا۔

مَهَنَ (ف ن) مَهْنًا: اپنا پیشہ کرنا۔۔۔۔۔ الرَّجُلَ: مارنا اور سختی کرنا۔۔۔۔۔ الثَّوْبَ: کھینچنا۔ بوسیدہ کرنا۔۔۔۔۔ الْجَارِیَةَ: جماع کرنا۔

مَهُنَ (ک) مَهَانَةً: حقیر و کمزور ہونا۔

مَاهَنَهٗ مُمَاهَنَةً: مشق کرنا۔

اَمْهَنَهٗ: کمزور کرنا۔ خدمت لینا۔

اِمْتَهَنَ الشَّیْءَ: حقیر کرنا۔ بوسیدہ کرنا۔۔۔۔۔ الرَّجُلَ: خدمت میں رکھنا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: خدمت میں مشغول ہونا۔

المِهْنَة والمَهْنَة والمَهَنَة والمِهَنَة: کام کی مہارت۔ خدمت۔ کہا جاتا ہے "قَامَتِ الْمَرْاَةُ بِمِهْنَةِ بَیْتِهَا" عورت اپنے گھر کے کام کاج کے لئے مستعد ہوئی "وَمَا مِهْنَتُکَ هٰهُنَا" یہاں پر تمہارا کیا عمل ہے "وَهُوَ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ" وہ اپنے لوگوں کی خدمت میں مشغول ہے "خَرَجَ فِیْ ثِیَابِ مِهْنَتِهٖ" وہ اپنے کام کاج کے کپڑوں میں نکلا۔ ج مِهَن ومُهَن.

اَلْمَاهِنُ: فا۔ خادم۔ غلام۔ ج مُهَّان ومَهَنَة ومِهَان: مؤنث مَاهِنَةٌ ج مَوَاهِن.

اَلْمَهِیْنُ: حقیر۔ کمزور۔ کم سمجھ۔ ج مُهَنَاء.

مَهَا یَمْهُوْ مَهْوًا۔ الرَّجُلَ: بہت مارنا۔

مَهَا یَمْهُوْ مَهًا۔ الْبَقَرَةُ الْوَحْشِیَّةُ: نیل گائے کا خالص سفید ہونا۔

مَهُوَ یَمْهُوْ مَهَاوَةً اللَّبَنُ او السَّمْنُ: دودھ یا گھی کا پتلا ہونا۔ صفت مَهْوٌ.

اَمْهَی اللَّبَنَ: دودھ میں زیادہ پانی ملانا۔۔۔۔۔ الْحَدِیْدَةَ: لوہے کو تیز کرنا۔۔۔۔۔ الْفَرَسَ: رسّی دراز کرنا۔ دوڑا کر گرم کرنا۔ اِسْم الْمُمْهٰی: اور کہا جاتا ہے "حَفَرَ الْبِئْرَ حَتّٰی اَمْهٰی" اس نے کنواں کھودا یہاں تک کہ پانی تک پہنچ گیا۔ اَمْهٰی فُلَانٌ: تعریف میں خوب مبالغہ کرنا۔۔۔۔۔ الْحَبْلَ: رسّی کو ڈھیل دینا۔۔۔۔۔ الْقِدْحَ: تیر کی کجی کو درست کرنا۔۔۔۔۔ الْقِدْرَ: ہانڈی میں پانی بڑھا دینا۔ اَمْهَتِ الْعَیْنُ: آنسو بہانا۔

اَلْمَهْوُ: مص۔ سفید کنکری۔ موتی۔ بلور۔ اولہ۔ تازہ کھجوریں۔ پتلی تلوار۔ بہت پانی والا دودھ۔

اَلْمَهَاةُ: نیل گائے (جس سے آنکھوں کی خوبصورتی میں تشبیہ دی جاتی ہے) آفتاب۔ بلور۔ ج مَهًا ومَهَوَات ومَهَیَات.

مَهَی یَمْهَی ویَمْهِیْ مَهْیًا واَمْهٰی وامْتَهٰی الشَّفْرَةَ او الْحَدِیْدَةَ: پتلا کرنا۔ تیز کرنا۔ ومَهَی الشَّیْءَ: ملمع کرنا۔

اِسْتَمْهٰی الْفَرَسَ: گھوڑے کو پوری رفتار پر چھوڑ دینا۔۔۔۔۔ الْقَوْمُ: دشمن کی صفوں کو توڑ دینا اور شکست دینا۔

مَهْیَمْ: کلمہ استفہام ہے یعنی تمہارا کیا حال ہے یا تمہیں کیا ہوا۔ یا کیا خبر ہے۔

مَاءَ یَمُوْءُ مُوَاءً وَاَمْوَاَ السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔ وَاَمْوَاَ الرَّجُلُ: بلی کی طرح آواز کرنا۔

المَائِیَة والمَائِنَة والمَائِیَّة: بلی۔

مَاتَ یَمُوْتُ مَوْتًا: مرنا۔ مَاتَتِ الرِّیْحُ: ہوا کا رک جانا۔۔۔۔۔ النَّارُ: آگ کی راکھ ٹھنڈی ہونا۔ مَاتَ الْحَرُّ وَ الْبَرْدُ: گرمی یا سردی کا زائل ہونا۔ مَاتَتِ الْحُمّٰی: بخار کا جوش کم ہونا۔ مَاتَ الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔

مَاتَ یَمُوْتُ مَوَاتًا مَوَتَانًا الْمَکَانُ: ویران ہونا۔۔۔۔۔ الطَّرِیْقُ: راستہ چلنا بند ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَاتَ فَوْقَ الرَّحْلِ" یعنی گہری نیند سو گیا۔

مَوَّتَهٗ: مار ڈالنا۔ موت دینا۔

اَمَاتَهٗ اِمَاتَةً: مار ڈالنا۔ اَمَاتَ نَفْسَهٗ: مغلوب کرنا۔۔۔۔۔ غَضَبَهٗ: غصہ پی جانا۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: مرے ہوئے بچوں والا ہونا۔۔۔۔۔ النَّاقَةُ او الْمَرْاَةُ: مرے ہوئے بچہ والی ہونا۔ صفت مُمِیْت ومُمِیْتَة ج مَمَاوِیْت۔۔۔۔۔ الْقَوْمُ: مرے ہوئے جانوروں والا ہونا۔ اَمَاتَ اللَّحْمَ: خوب اچھی طرح پکانا اور جوش دینا اور کہا جاتا ہے "مَا اَمْوَتَهٗ" یعنی وہ کیسا مردہ دل ہے۔

اُمِیْتَتِ اللَّفْظَةُ: لفظ کا استعمال چھوڑ دیا جانا۔

مَاوَتَ مُمَاوَتَةً قِرْنَهٗ: باہم صبر کرنا۔

تَمَاوَتَ: بتکلف مردہ بننا۔ خاموشی اور کمزوری ظاہر کرنا۔

اِسْتَمَاتَ اِسْتِمَاتَةً واِسْتِمَاتًا: موت چاہنا۔ ہر طریقے سے کسی چیز کو طلب کرنا۔ لاغری کے بعد موٹا ہونا۔۔۔۔۔ الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔۔۔۔۔ الشَّیْءُ: ڈھیلا ہونا۔

المَوْتُ والمَوْتَةُ: موت۔ المَوْتُ الاَحْمَرُ: قتل سے جو موت واقع ہو۔ المَوْتُ الاَبْيَضُ: موت طبعی یا اچانک موت۔ المَوْتُ الاَسْوَدُ: گلا گھونٹنے سے جو موت واقع ہو۔

المُوْتَةُ: جنون کی ایک قسم۔ مرگی۔

المَيْتَةُ. المَيْتُ: کا مؤنث۔ مردار۔ ج مَيْتَات.

المِيْتَةُ: مرنے کی حالت۔ کہا جاتا ہے "مَاتَ مِيْتَةً صَالِحَةً" و "مَاتَ مِيْتَةَ سُوْءٍ" (اچھی اور بُری طرح مرنا)

المیتو: موت۔ (مولدة)

المَوْتَانُ والمُوْتَانُ: جانوروں کی مری اور کہا جاتا ہے "هٰذَا مَوْتَانُ الْفُؤَادِ" یعنی یہ بلید الطبع ہے۔ مؤنث مَوْتَانَةٌ.

المَوَتَانُ: موت۔ غیر ذی رُوح۔ کہا جاتا ہے "اِشْتَرِ مِنَ المَوَتَانِ وَلَا تَشْتَرِ مِنَ الحَيَوَانِ" یعنی زمین مکانات وغیرہ خریدو اور غلام جانور وغیرہ مت خریدو اور کہا گیا ہے کہ مَوَتَان اس زمین کو کہتے ہیں جس میں آبادی نہ ہو۔

المَائِتُ: قریب المرگ۔ کہا جاتا ہے "مَوْتٌ مَائِتٌ" یعنی سخت موت۔

المَيْتُ ج اَمْوَات ومَوْتَى ومَيْتُوْن.

والمَيِّتُ ج مَيِّتُوْن: مردہ۔ مؤنث مَيِّتَةٌ ومَيِّتٌ ومَيْتَةٌ ج مَيْتَات ومَيِّتَات.

المَوَاتُ: مص۔ غیر ذی رُوح۔ غیر آباد زمین یا وہ زمین جس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے۔

المَمَاتُ: موت۔ یا زمانہ موت۔

المَمَاتُ مِنَ اللَّفْظِ: متروک الاستعمال لفظ۔

خَطِيْئَةٌ مُمِيْتَةٌ: گناہ کبیرہ۔

المُسْتَمِيْتُ: فا۔ طالب قتل جو لڑائیوں میں موت کی پروا نہ کرے۔ بتکلف مجنوں بننے والا۔ انڈے کی سفیدی کا باریک چھلکا۔

مَاثَ يَمُوْثُ مَوْثًا ومَوَثَانًا الشَّيْئَ بِالشَّيْئِ: مخلوط کرنا۔۔۔۔۔ الشَّيْئُ فِي المَاءِ: پانی میں گھسنا۔ اِنْمَاثَ: مختلط ہونا۔ حل ہونا۔ گھل مل جانا۔

مَاجَ يَمُوْجُ مَوْجًا ومَوْجَانًا وتَمَوَّجَ البَحْرُ: سمندر کا موج مارنا۔ مَاجَ القَوْمُ: مضطرب ہونا۔ بے ترتیب ہونا۔ مَاجَ عَنِ الْحَقِّ: حق سے تجاوز کرنا۔

المَوْجُ: مص۔ لہر۔ واحد مَوْجَةٌ. ج اَمْوَاج. ومَوْجَةُ الشَّبَابِ: آغاز جوانی۔

المَوَّاجُ: بہت موج مارنے والا۔

مَاخَ يَمُوْخُ مَوْخًا الغَضَبُ: غصہ کا ٹھنڈا ہونا۔

المَاذُ: اچھی خصلتوں والا ہونا۔ خوش طبع (اصل اس کی مَوَذٌ ہے)

المَاذِيُّ: سفید شہد۔ یا عمدہ شہد۔ ہر قسم کے ہتھیار (۔۔۔۔ والمَاذِيَّةُ) نرم زرہ۔

الماذيّة: شراب۔

مَارَ يَمُوْرُ مَوْرًا البَحْرُ: موج زن ہونا۔۔۔۔۔ الدَّمُ عَلَى الأَرْضِ: خون کا زمین پر پھیل کر بہنا۔۔۔۔۔ الدَّمَ: خون کو زمین پر پھیلا کر بہانا۔۔۔۔۔ الشَّيْئُ: آگے پیچھے تیزی سے ہلنا۔۔۔۔۔ التُّرَابُ: غبار کا اٹھنا۔ برانگیختہ ہونا۔ مَارَتِ الرِّيْحُ التُّرَابَ وبِالتُّرَابِ: ہوا کا مٹی کو اٹھانا۔ برانگیختہ کرنا۔ مَارَ الصُّوْفَ عَنِ الْجَسَدِ: پشم کو جسم سے اکھیڑنا۔ السِّنَانُ فِي المَطْعُوْنِ: بھالے کا زخمی کے بدن میں ہلنا۔

اَمَارَ الدَّمَ: خون بہانا۔ اَمَارَتِ الرِّيْحُ التُّرَابَ: ہوا کا مٹی کو اُٹھانا برانگیختہ کرنا۔ اَمَارَ السِّنَانَ فِي المَطْعُوْنِ: بھالے کو زخمی کے بدن میں ہلانا۔

تَمَوَّرَ: تردد کی حالت میں آنا جانا۔۔۔۔۔ الشَّعْرُ: بالوں کا ادھر اُدھر ہونا اور کہا جاتا ہے "تَمَوَّرَ الوَبَرُ ونَحْوُهُ عَنِ الدَّابَّةِ" جبکہ بال یا اون وغیرہ گر جائیں۔۔۔۔۔ الشَّيْئُ: کسی چیز کا مضطرب ہونا اور جلدی جلدی حرکت کرنا۔

اِنْمَارَ الشَّعْرُ: بال اکھیڑا جانا۔

اِمْتَارَ اِمْتِيَارًا السَّيْفَ: تلوار سونتنا۔

مَارِيْ ومَارِي: سریانی کلمہ ہے اس کے معنے سید کے ہیں اور اکثر اس کا استعمال مقدس لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور مؤنث کے لئے مَرْتْ کہا جاتا ہے۔

المَوْرُ: مص۔ نرم چیز۔ چلتا ہوا ہموار راستہ۔ تیزی۔

المُوْرُ: ہوا میں اُڑنے والا غبار۔ مٹی جس کو ہوا اڑائے۔ ایک قسم کے میگنے۔

المُوْرَةُ والمُوَارَةُ: گری ہوئی اون۔

المُوَارَةُ: چیز جو کسی چیز سے گرے۔ فانی چیز کا کچھ باقی حصہ۔

المَائِرُ: فا۔ کم سمجھ۔ سَهْمٌ مَائِرٌ: گھس جانے والا ہلکا تیر۔ مؤنث مَائِرَةٌ. ج مَائِرَاتٌ ومَوَائِرُ.

المَوَّارُ: اسم مبالغہ۔ رِيْحٌ مَوَّارَةٌ وأَرْيَاحٌ مُوْرٌ: مٹی برانگیختہ کرنے والی ہوا۔

المَوْرَجُ: کھیتی کرنے والوں کا آلہ جس کو کھلیان پر گھماتے ہیں اس کو پھلسا کہتے ہیں۔

اَلمُوْرِكْسُ: ایک سیپی پاؤں والی پیٹ والے کھلے منہ والی کانٹے والی جس کو ہر سو چلاتی ہے سرخ رنگ والا سیلان بہائی ہے پرانے زمانے میں لوگ اس سے سرخ رنگ حاصل کرتے تھے۔

المَوْزُ: کیلے کا درخت۔ کیلا۔ واحد مَوْزَةٌ.

المَوَّازُ: کیلہ بیچنے والا۔

المَوْزَجُ: موزہ۔ ج مَوَازِجُ ومَوَازِجَةٌ.

مَاسَ يَمُوْسُ مَوْسًا الرَّأْسَ: سر مونڈنا۔

المَاسُ: ہیرا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَاسٌ" بے حس مرد جس پر عتاب وخفگی کا کوئی اثر نہ ہو۔

المُوْسَى: استرا۔ (مذکر ومؤنث) ج مَوَاسٍ ومُوْسِيَات.

المُوْسِيْقَى: گانے کا فن۔

المُوْسِيْقِيُّ: گانے والا۔ گویا۔

مَاشَ يَمُوْشُ مَوْشًا الكَرْمَ: توڑنے کے

بعد باقی ماندہ انگور چننا۔

الـمَاش: اٹرو۔ واحد مَاشَةٌ: گھر کا معمولی سامان۔

اَلْمُوسِلِين: روئی کا باریک نرم کپڑا۔

مَاصَ يَـمُوصُ مَوْصًا ومَوَّصَ الثَّوْبَ: کپڑا دھونا۔ مَاصَ الشَّئَ: ہاتھ سے ملنا۔

الْمَوْص: مص۔ بھوسہ۔

الـمُـوَاصَةُ: پانی جس سے برتن یا کپڑے وغیرہ دھوئے گئے ہوں۔

مَوْعَةُ الشَّبَابِ: آغاز جوانی۔

مَاغَ يَـمُوغُ مَوْغًا ومُوَاغًا السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔

مَاقَ يَمُوقُ مَوْقًا المَبِيعُ: ارزاں ہونا۔ الطَّعَامُ: غلہ مندا ہونا۔

مَاقَ يَـمُوقُ مَوْقًا ومُوقًا ومُوَاقَةً ومُوُوْقًا الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔ ہلاک ہونا۔

تَمَاوَقَ: حماقت ظاہر کرنا۔

اِنْمَاقَ اِنْمِيَاقًا: ہلاک ہونا۔

اِسْتَمَاقَ اِسْتِمَاقَةً: بے وقوف سمجھنا۔

المَائِقُ: بے وقوف۔ ہلاک ہونے والا۔ کہا جاتا ہے "اَحْمَقُ مَائِقٌ" وہ بڑا احمق بے وقوف ہے۔ ج مَوْقَى.

المُوقُ: مص۔ بے وقوفی۔ غباوت۔ غبار۔ پر والی چیونٹی۔ گوشۂ چشم۔ موٹا موزہ جو باریک موزہ پر پہنا جائے۔ ج اَمْوَاق.

مَالَ يَـمُولُ ويَمَالُ مَوْلًا ومُؤُوْلًا: مالدار ہونا یا بہت مال والا ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَـا اَمْوَلَهُ" وہ کس قدر مالدار ہے۔

مَالَهُ يَمُولُهُ مَوْلًا واَمَالَهُ إِمَالَةً: مال دینا۔

مَوَّلَهُ: مالدار بنانا۔

تَـمَوَّلَ الْـمَـالَ: اپنے لئے جمع کرنا (...... واسْتَمَـالَ) مال حاصل کرنا یا بہت مال والا ہونا۔

الْـمَالُ ج اَمْوَال: مال و دولت۔ اہل بادیہ کے نزدیک اس کا اطلاق چوپایوں پر ہوتا ہے جیسے اونٹ بکری وغیرہ۔ مذکر و مؤنث ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ المَالُ وهِيَ المَالُ"

اور کہا جاتا ہے "خَـرَجَ اِلـى مَالِه" یعنی اپنی جائیداد یا اپنے اونٹوں کی طرف گیا۔ ج مَـالَةٌ ومَـالُوْن: بہت مال والا مرد۔ کہا جاتا ہے رَجُـلٌ مَـالٌ: بہت مال دار مرد۔ مؤنث مَالَةٌ ج مَالَةٌ ومَالات.

المُوْل: مکڑی۔ واحد مُوْلَةٌ.

الـمَـالِيَّة: مالیت۔ دولت۔ مال کے متعلق مولدین اس کا اطلاق مال پر بھی کرتے ہیں۔

المَوَّل والمَيِّل: بہت مال والا۔

المُوَيْل: مال کی تصغیر۔ رجب کا مہینہ۔

مِيـمَ مَـوْمًـا الرَّجُلُ: برسام کی بیماری لاحق ہونا یا سخت چیچک ہونا جس میں سارا جسم ایک زخم بن جائے۔ صفت مفعولی مَمُوْمٌ.

مَوَّمَ مِيمًا: حرف میم لکھنا۔

الـمُـوْم: موم۔ جلاہوں کا نال۔ موچیوں کا ایک آلہ۔ الـمُوْمَاء والمَوْمَاة: وسیع بیابان یا بے پانی کا بیابان۔ ج المَوَامِي.

الـمُـوْمِيَاء: ایک قسم کی دوا۔ قدماء مصر کے طریقہ پر حنوط لگائے ہوئے اجسام۔

مَانَـهُ يَـمُوْنُهُ مَوْنًا ومَؤُوْنَةً ومَؤُنَةً: نان نفقہ برداشت کرنا۔ صفت مَائِن. مَانَ الْاَرْضَ: زراعت کے لئے زمین جوتنا۔

تَمَوَّنَ: نان نفقہ جمع کرنا۔ بال بچوں پر زیادہ خرچ کرنا۔

المُؤْنَة: گزارے کا ذخیرہ۔ ج مُؤَن.

بَيْتُ المُؤْنَةِ: گزارہ جمع کرنے کی کوٹھری۔

الـمَـوَّان: ذخیرہ جمع کرنے والا۔ ذخیرہ مہیا کرنے والا۔

مَاهَت تَمُوْهُ وتَمَاهُ مَوْهًا ومَاهَةً ومُؤُوْهًا. البِئْرُ: کنوئیں کا بہت پانی والا ہونا۔

...... والسَّفِينَةُ: کشتی میں پانی داخل ہونا۔

مَاهَ يَمُوْهُ مَوْهًا الرَّجُلَ: پانی پلانا ...... الشَّئَ بالشَّئِ: ملانا۔

اَمَاهُ اِمَاهَةً واَمْوَهَ اِمْوَاهًا الشَّئَ: ملانا ...... الشَّئُ: ملنا ...... الـرَّجُـلَ: پانی پلانا ...... الـحَـوْضَ: حوض میں پانی جمع کرنا

الـدَّوَاةَ: دوات میں پانی ڈالنا ...... البِـئْـرَ: کنواں کھود کر پانی نکالنا ...... السِّـكِّـيْـنَ: چھری پر پانی چڑھانا۔ اَمَاهَتِ السَّمَاءُ: بہت پانی برسانا ...... الْاَرْضُ: بہت پانی والا ہونا۔

مَـوَّهَ الْـمَـكَـانُ: پانی والی ہونا ...... القِدْرَ: ہانڈی میں پانی بڑھانا ...... الشَّـئَ بِـمَـاءِ الـذَّهَـبِ او الـفِـضَّـةِ ونَحْوِهِمَا: سونے یا چاندی کا پانی چڑھانا ...... عَـلَـيْـهِ الْاَمْـرَ والخَبَرَ: جھوٹی بات خلاف واقعہ بتانا۔

تَمَوَّهَ: سونے چاندی وغیرہ کا پانی چڑھنا۔

الـعِـنَـبُ: انگور کا رس دار ہونا اور پکنے کے قریب ہونا ...... الْـمَـكَـانُ بالبَقْلِ: سبزہ زار ہونا۔

الـمَاءُ: پانی (اصل مَوَهٌ ہے) تصغیر مُوَيْهٌ اور نسبت کے لئے مَـائِـيٌّ ومَـاوِيٌّ ومَاهِيٌّ ج مِيَـاهٌ واَمْوَاهٌ. ومَـاءُ الوَرْدِ ومَـاءُ الزَّهْرِ ونَحْوِهِمَا: گلاب وغیرہ کا پانی جو عرق کھینچنے سے نکلے۔ مَاءُ الوَجْهِ او مَاءُ الشَّبَابِ: چہرہ یا جوانی کی رونق و تروتازگی مَـاءُ الـسَّـيْفِ: تلوار کی چمک دمک بَـنَـاتُ الـمَاءِ: پانی کے آس پاس رہنے والے پرندے۔ مفرد اِبْـنُ المَاءِ. المَاءُ الْاَزْرَق: موتیابند۔

المَاهُ: پانی اور نسبت کے لئے مَاهِيٌّ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَاهُ الْفُؤَادِ ومَاهِيَ الفُؤَادِ" یعنی بزدل۔ بلید الطبع۔

المَاءَة: پانی۔ تصغیر مُوَيْهَةٌ.

الـمُـوْهَة والـمُـوَاهَة مِـنَ الْوَجْـهِ: رونق و حسن۔

المَاهَة: مص۔ چیچک۔ بِئْرٌ مَاهَةٌ: بہت پانی والا کنواں۔

الـمَاهِيَّة مؤنث الـمَـاهِيُّ. مَاهِيَّةُ الشَّئِ: حقیقت "شـئ مَـا هُـوَ" سے نکلا ہوا۔ ج مَاهِيَّات.

الـمَـائِيَّة والـمَـاوِيَّة. مِنَ الشَّجَرِ: وہ سائل چیز جس سے درخت کو غذا حاصل ہو۔

المَاوِيَة: آئینہ۔ ج مَاوِيٌّ.

رَكِيَّةٌ مَيِّهَةٌ: بہت پانی والا کنواں۔
الاَمْوَهُ: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "البِئْرُ هٰذِهِ السَّنَةَ اَمْوَهُ مِمَّا كَانَتْ" یعنی کنواں امسال بہ نسبت پہلے کے زیادہ پانی والا ہے۔
المُمَوَّهَةُ: مقع۔ ناخنہ والی آنکھ۔
مَاتَ يَمِيثُ مَيْثًا: مرنا۔
اَلْمَاهِيَّةُ ج مَاهِيَّاتٌ: ماہانہ اجرت (تنخواہ) یہ لفظ "ماہ" کی طرف منسوب ہے جس کا معنی مہینہ ہے۔
مَاثَ يَمِيثُ مَيْثًا ومَيَّثَ الشَّئَ فِي المَاءِ: پگھلانا۔ حل کرنا۔ مَيَّثَ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔
تَمَيَّثَ الشَّئُ فِي المَاءِ: پگھلنا۔ حل ہونا ...... الرَّجُلُ: ذلیل ہونا۔ تَمَيَّثَتِ الاَرْضُ: بارش سے نرم ہونا ...... الحَرَارَةُ: ٹھنڈی ہونا۔
اِنْمَاثَ اِنْمِيَاثًا الشَّئُ فِي المَاءِ: پانی میں حل ہونا۔
اِمْتَاثَ الرَّجُلُ: زندگی کی راحت پانا ...... الاَقِطَ: پنیر کو پانی میں بھگو کر کھانا ...... الشَّئُ فِي المَاءِ: پگھلانا۔ حل کرنا۔
المَيْثُ: نرم۔
اَرْضٌ مَيْثَاءُ: بغیر ریت والی نرم زمین۔
المُسْتَمِيثُ: انڈے کی سفیدی کا باریک چھلکا۔
مَاجَ يَمِيجُ مَيْجًا الشَّئُ: مختلط ہونا۔
مَاحَ يَمِيحُ مَيْحًا ومَيْحُوحَةً: چلو سے پانی لینا ...... اَصْحَابَهُ: لوگوں کے لئے چلو چلو پانی لانا ...... الرَّجُلَ: نفع دینا ...... هُ عِنْدَ الاَمِيرِ: سفارش کرنا۔ کہا جاتا ہے "مِحْنِي عِنْدَ الاَمِيرِ" یعنی سفارش امیر سے کرو۔
مَاحَتِ الرِّيحُ الشَّجَرَةَ: جھکانا۔ مَاحَ الرَّجُلُ: نازو انداز سے چلنا۔ مَاحَهُ يَمِيحُهُ مَيْحًا ومِيَاحَةً: دینا۔
مَيَّحَ تَمْيِيحًا الغُصْنُ: جھکنا۔ ہلنا ...... السَّكْرَانُ: چلنے میں ڈگمگانا۔
مَايَحَهُ مُمَايَحَةً: ملانا۔

اِمْتَاحَ المَاءَ: چلو لینا ...... الرَّجُلَ: طلب فضل کے لئے کسی کے پاس آنا۔ اِمْتَاحَتْهُ الحَرُّ او العَمَلُ: پسینہ میں شرابور کرنا۔
تَمَيَّحَ: نازو انداز سے چلنا۔ دائیں بائیں جھکنا۔
تَمَايَحَ: ڈگمگانا۔
اِسْتَمَاحَهُ اِسْتِمَاحَةً: عطیہ مانگنا۔ سفارش کرنے کی درخواست کرنا۔
المَائِحُ ج مَاحَةٌ وَالمَيَّاحُ: چلو سے پانی پلانے کی درخواست کرنے والا۔
مَاخَ يَمِيخُ مَيْخًا وتَمَيَّخَ الرَّجُلُ: نازو انداز سے چلنا۔
مَادَ يَمِيدُ مَيْدًا و مَيَدَانًا: ہلنا۔ جھکنا۔ کہا جاتا ہے "مَادَتْ بِهِ الاَرْضُ" زمین اس کے ساتھ گھوم گئی ...... الغُصْنُ: ٹہنی کا جھکنا۔ ہلنا ...... الرَّجُلُ: نازو انداز سے چلنا۔ سر چکرانا ومَادَ الرَّجُلَ: زیارت کرنا۔ بہتر سلوک کرنا۔
تَمَايَدَ: نشاط سے جھومنا۔
تَمَيَّدَتِ المَرْاَةُ: عورت کا ناز سے چلنا۔
اِمْتَادَ اِمْتِيَادًا: غلہ جمع کرنا۔ عطیہ طلب کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِمْتَادُوهُ فَمَادَهُم" یعنی لوگوں نے اس سے عطیہ طلب کیا اور اس نے دیا۔
المَائِدُ: جھکنے والا۔ سر میں چکر والا۔ ج مَيْدَى. غُصْنٌ مَائِدٌ: جھکنے والی ٹہنی۔
غُصُونٌ مُيَّدٌ: جھکنے والی ٹہنیاں۔
المَائِدَةُ: المَائِد کا مؤنث۔ دستر خوان جس پر کھانا ہو۔ کھانا۔ زمین کا دائرہ ج مَوَائِدُ ومَائِدَات.
مَيْدَ: بید میں ایک لغت نادرہ۔
المَيْدَةُ. مَادَ: کا اسم مرۃ۔ کھانا۔ دستر خوان جس پر کھانا چنا ہوا ہو۔
مَيْدَى: بمعنی مِنْ اَجْلِ کہا جاتا ہے "فَعَلَهُ مَيْدَى ذٰلِكَ" اس نے اس کو اس کی وجہ سے کیا۔ وبمعنی "حِذَاءِ" کہا جاتا ہے "دَارِي بِمَيْدَى دَارِهِ" میرا مکان اس کے مکان کے مقابل ہے۔

مَيْدَاءُ الشَّئِ: قیاس و انداز۔ انتہا۔ اور کہا جاتا ہے "هٰذَا مَيْدَاءُ ذٰلِكَ وبِمَيْدَائِهِ" یعنی یہ اس کے مقابل ہے۔
المَيْدَانُ والمِيْدَانُ: گھوڑ دوڑ یا کھیل کود کے لئے کشادہ جگہ۔ ج مَيَادِيْن.
المَيَّادُ: بہت جھومنے والا۔ مؤنث مَيَّادَة.
المَيُودُ: بہت ہلنے والا۔
المُمْتَادُ: عطیہ مانگنے والا۔ جس سے عطیہ مانگا جائے۔
مَارَ يَمِيرُ مَيْرًا و اَمَارَ. عِيَالَهُ: اہل وعیال کے لئے نان ونفقہ لانا ...... الدَّوَاءَ ونَحْوَهُ: پگھلانا۔ اَمَارَ الصُّوفَ: اون دھننا۔ اَمَارَ اَوْدَاجَهُ: رگیں کاٹنا۔
مَايَرَهُ مُمَايَرَةً: خوراک لانا۔ مقابلہ کرنا۔ نقل اتارنا۔
تَمَايَرَ تَمَايُرًا مَابَيْنَ القَوْمِ: فساد واقع ہونا۔
اِمْتَارَ لِعِيَالِهِ او لِنَفْسِهِ: خوراک جمع کرنا۔
المَيْرُ: مص۔ خوراک۔ کہا جاتا ہے "مَا عِنْدَهُ خَيْرٌ ولا مَيْرٌ".
المِيرَةُ: خوراک جس کو انسان ذخیرہ کر کے رکھے۔ ج مِيَر.
المَائِرُ: خوراک لانے والا ج مُيَّار ومَيَّارَةٌ.
المَيَّارُ: خوراک لانے والا۔
المُوَارَةُ: اون کا ردی حصہ جو دھننے کے وقت گرے۔
مَازَ يَمِيزُ مَيْزًا ومَيَّزَ و اَمَازَ الشَّئَ: علیحدہ کرنا۔ جدا کرنا ...... الشَّئَ: ترجیح دینا۔ مَازَ فُلاَنٌ: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔
تَمَيَّزَ وانْمَازَ اِنْمِيَازًا واِمْتَازَ اِمْتِيَازًا واسْتَمَازَ اِسْتِمَازَةً: جدا ہونا۔ وتَمَيَّزَ فُلاَنٌ مِنَ الغَيْظِ: غصہ سے پھٹ پڑنا۔ اِمْتَازَ القَوْمُ: بعض کا بعض سے جدا ہونا۔ واسْتَمَازَ: جدا ہونا۔
تَمَايَزَ القَوْمُ: متفرق ہونا۔ گروہ بندی کرنا۔
المَيِّزُ والمَيْزُ: مضبوط پٹھوں والا۔
التَّمْيِيزُ. مَيَّزَ: کا مصدر۔ قوت نفسانی جس

سے معانی کا استنباط ہو۔ علم نحو کی ایک اصطلاح۔ سِنُّ التَّمْيِيْز: نفع ضرر پہنچانے کی عمر۔

اَلْاِمْتِيَاز: مص۔ کسی چیز کے بیچنے یا کسی کام کے کرنے کی اجازت کا خاص پروانہ۔ لائسنس ج اِمْتِيَازَات (مولدة)

اَلْمِيْزَاب: پرنالہ۔

مَاسَ يَمِيْسُ مَيْسًا ومَيَسَانًا وتَمْيَاسًا الرَّجُلُ: نازو انداز سے چلنا۔ صفت مَائِسٌ ومَيَّاسٌ ومَيْسَانُ ومَيُوْسٌ.

مَيَّسَ الثَّوْبَ: دامن بنانا۔

اَلْمَيْسُ: مص۔ ایک بڑا درخت جس کی لکڑی سے کجاوہ بنایا کرتے تھے اور اس کے دانے کالے اور میٹھے ہوتے ہیں۔ واحد مَيْسَةٌ. اَلْمَيْسُ: ایک قسم کی کشمکش۔ دو بیلوں کے درمیان لمبی لکڑی۔ کجاوہ۔

اَلْمَيَّاس: اکڑ کے چلنے والا شیر۔ بھیڑیا۔

اَلْمَيْسَان: بہت تیز چمکنے والا ستارہ ج مَيَاسِيْن.

مَاشَ يَمِيْشُ مَيْشًا الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: ملانا...... النَّاقَةَ: تھن سے آدھا دودھ دوھنا...... الْخَبَرَ: کچھ بتلانا کچھ چھپانا۔ کہا جاتا ہے "مَاشُوْا الْاَرْضَ مَيْشَةً" وہ زمین پر گزرے۔

مَاطَ يَمِيْطُ مَيْطًا ومَيَطَانًا واَمَاطَ اِمَاطَةً عَنْ كَذَا: جدا ہونا۔ دور ہونا۔ کہا جاتا ہے "مِطْ عَنَّا يَا فُلَانُ" یعنی اے فلاں ہم سے دور ہو۔ مَاطَه واَمَاطَه ومَاطَ بِه: جدا کرنا۔ دور کرنا۔ لے جانا۔ مَاطَ الرَّجُلُ: ظلم کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَاطَ عَلَيَّ فِيْ حُكْمِه" اس نے اپنے فیصلہ میں میرے اوپر ظلم کیا۔ فُلَانًا: ڈانٹنا، ہٹانا...... الشَّيْءَ: جانا۔

مَيَّطَ تَمْيِيْطًا بَيْنَهُمَا: مائل کرادینا۔

تَمَايَطَ الْقَوْمُ: فساد واقع ہونا۔ ایک دوسرے سے بعید ہونا۔

مَايَطَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ: ترجیح دینا۔

اَلْمَيْطُ: مص۔ کہا جاتا ہے "مَا عِنْدَهُ مَيْطٌ" اس کے پاس کچھ نہیں "وَامْتَلَا حَتّٰى لَا يَجِدُ مَيْطًا" بھر گیا یہاں تک کہ اب مزید گنجائش نہیں "وَاَمْرٌ ذُوْمَيْطٍ" سخت معاملہ۔

اَلْمِيَاط: دفع۔ ڈانٹ۔ جھکاؤ۔ ادبار و تباعد (جس طرح ہیاط کے معنی اقبال اور قربت کے ہیں) اور اسی سے ہے "اَصْبَحُوْا فِيْ هِيَاطٍ ومِيَاطٍ" وہ لوگ اقبال وادبار میں ہیں۔

اَلْمَيَّاط: بے ہودہ کھیل کود میں رہنے والا۔

مَاعَ يَمِيْعُ مَيْعًا الشَّيْءُ: زمین پر پھیل کر بہنا۔ کہا جاتا ہے "السَّرَابُ يَمِيْعُ" سراب زمین پر پھیل کر جاری ہے...... نَاصِيَةُ الْفَرَسِ: گھوڑے کی پیشانی کے بال طویل ہونا اور لٹکنا...... الْفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنا (...... وانْمَاعَ اِنْمِيَاعًا وتَمَيَّعَ تَمَيُّعًا) السَّمْنُ: گھی کا پگھل کر بہنا۔ صفت مَائِعٌ مؤنث مَائِعَةٌ کہا جاتا ہے الفِضَّةُ يَتَمَيَّعُ فِي الْبُوْطَةِ: چاندی کٹھالی میں پگھل کر بہہ رہی ہے۔

اَمَاعَ اِمَاعًا واَمَاعَةً الشَّيْءَ: بہانا۔

مَيْعَةُ الشَّيْءِ: اول شے۔ اصل شے۔ کہا جاتا ہے "مَيْعَةُ الشَّبَابِ" آغاز جوانی "ومَيْعَةُ السُّكْرِ" ابتدائی نشہ و"مَيْعَةُ الْفَرَسِ" گھوڑے کی دوڑ کا آغاز۔ کہا جاتا ہے "الْفَرَسُ فِيْ مَيْعَةِ جَرْيِه" گھوڑا اپنی دوڑ کے آغاز میں ہے۔ اَلْمَيْعَةُ: زمین پر بہتی ہوئی چیز کا سیلان۔ ایک درخت کا خوشبودار گوند۔

اَلْمَائِع: بہنے والی چیز۔ بے وقوف۔

اَلْمَائِعَةُ. الْمَائِع: کا مؤنث۔ گھوڑے کی پیشانی کے بال جبکہ طویل ہوں۔ ایک درخت کا خوشبودار گوند۔ ج مَوَائِع.

اَلْمَيْعَةُ السَّائِلَةُ: ایک خوبصورت درخت جو ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

مَالَ يَمِيْلُ مَيْلًا وتَمْيَالًا ومَيَلَانًا ومَيْلُوْلَةً ومَمَالًا ومَمِيْلًا اِلَى الْمَكَانِ: لوٹنا...... اِلَى الشَّيْءِ اَوِ الشَّخْصِ: رغبت کرنا۔ محبت کرنا...... عَنِ الطَّرِيْقِ: تجاوز کرنا۔ چھوڑ دینا...... الْحَائِطُ: دیوار کا جھکنا...... الْحَاكِمُ فِيْ حُكْمِه: ظلم کرنا...... عَلَيْهِمُ الدَّهْرُ: زمانہ کا مصائب ڈالنا۔ مَالَ بِفُلَانٍ: غالب ہونا۔ مَالَ الشَّيْءُ: جھکانا کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا تَمِيْلُ عَلَيْهِ الْمِرْبَعَةُ" یعنی فلاں بہت قوی ہے۔

مَالَتْ تَمِيْلُ مُيُوْلًا. الشَّمْسُ: آفتاب کا ڈھلنا یا غروب کے قریب ہونا۔ مَالَ النَّهَارُ اَوِ اللَّيْلُ: دن یا رات کا ختم ہونے کے قریب ہونا اور کہا جاتا ہے "مَالَ بِنَا الطَّرِيْقُ" یعنی دور ہوا۔

مَيِلَ (س) مَيَلًا: خلقتاً جھکا ہوا ہونا۔ صفت اَمْيَل۔ کبھی اس کا استعمال عمارات کے متعلق ہوتا ہے۔

مَيَّلَ تَمْيِيْلًا الشَّيْءَ: جھکانا...... فِي الْاَمْرِ: شک کرنا...... بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ: تردد اور ترجیح دینا۔ جیسے "قَرَّبَ لَهُ طَعَامًا فَمَيَّلَ فِيْهِ لِقِلَّتِه" اس نے کھانا پیش کیا اور کم ہونے کی وجہ سے متردد رہا کہ کھائے یا چھوڑ دے۔

اَمَالَ اِمَالَةً الشَّيْءَ: جھکانا...... يَدَهُ بِالْفَرَسِ: لگام ڈھیلی کرنا۔ اَمَالَتِ الْمَرْأَةُ: نقاب اتارنا۔ اَمَالَ الْقَارِئُ: پڑھنے میں امالہ کرنا۔

مَايَلَهُ مُمَايَلَةً: موافقت کرنا۔ مدد دینا۔ لوٹ ڈالنا۔ مائل ہونا۔ محبت کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَايَلْنَا الْمَلِكَ فَمَا يَلْنَاهُ" بادشاہ نے ہم پر حملہ کیا ہم نے اس پر حملہ کر دیا۔ مَايَلَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ: ترجیح دینا۔

تَمَيَّلَ وتَمَايَلَ تَمَايُلًا فِيْ مِشْيَتِه: ناز و انداز سے چلنا۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَ الْقَوْمِ تَمَايُلٌ" یعنی قوم کے درمیان جنگ و جدال اور فتنے ہیں۔ تَمَايَلَ الْحِمْلُ عَنِ الْفَرَسِ: جھکنا۔

اِسْتَمَالَ اِسْتِمَالَةً: مائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَيَّلَهُ فَاسْتَمَالَ" اس نے اسے جھکایا وہ جھک گیا...... فُلَانًا وبِقَلْبِه: جھکانا۔ مائل کرنا۔ مہربان بنانا...... مَا فِي الْوِعَاءِ: لینا۔

اِسْتِمَالَ الطَّعَامَ وَنَحْوَهٗ: دونوں کف یا ذراع سے ناپنا۔

المِیْلُ: سرمہ کی سلائی (مولدۃ) زخم ناپنے کا آلہ۔ المِیْلُ: نشانِ راہ جو مسافر کے لئے بنا دیا جائے تا کہ وہ مسافت معلوم کر سکے۔ مسافت جس کی کوئی حد مقرر نہیں۔ لوگوں نے کہا ہے کہ نگاہ پہنچنے تک کی مسافت ...... عِنْدَ المُحَدِّثِیْنَ: چار ہزار ہاتھ کی مسافت۔ والمِیْلُ الهَاشِمِی: ایک ہزار باع (اور باع دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی لمبائی) ج اَمْیَال وَاَمْیُل ومُیُول۔

مَیْلُ کَوْکَب: وہ زاویہ جو استواء آسمانی اور اس خط کے درمیان واقع ہے جو زمین اور ستارے کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے۔

دَائِرَةُ المَیْلِ: آسمانی کرہ کا بڑا دائرہ جو کرہ دو قطب کے ساتھ گزرتا ہے۔ (العناصر الکیماویہ) (کیمیائی عناصر)

المِیْلَة: وقت۔ ج مِیَل اور کہا جاتا ہے "الدَّهْرُ مِیَلٌ" زمانہ گردشوں والا ہے۔

الإِمَالَة: مص ...... فِی القِرَاءَةِ: فتحہ کو کسرہ کی جانب اور الف کو یا کی جانب جھکانا۔

الأَمْیَل: اسم تفضیل۔ جھکی ہوئی عمارت وغیرہ۔ زین پر ایک جانب جھکا ہوا۔ بزدل۔ مؤنث مَیْلَاءُ۔

المَیْلَاءُ۔ الأَمْیَل: کا مؤنث۔ ریت کا ٹیلہ۔

شَجَرَةٌ مَیْلَاءُ: بہت ٹہنیوں والا درخت۔

المَائِل: فا۔ ج مُیَّل ومَالَة مؤنث مَائِلَة ج مَائِلَات ومَوَائِل۔

المَیَّال: بہت جھکنے والا۔ مؤنث مَیَّالَة۔

مَانَ یَمِیْنُ مَیْنًا: جھوٹ بولنا۔ صفت مَائِن ومَیَّان ومَیُوْن۔ مَانَ الأَرْضَ: زمین کو زراعت کے لئے جوتنا۔

تَمَایَنَ القَوْمُ: ایک کا دوسرے پر جھوٹ بولنا۔

المَان: ہل کا پھل۔

المَیْن: جھوٹ۔ ج مُیُوْن کہتے ہیں "اَکْثَرُ الظُّنُوْنِ مُیُوْنٌ" اکثر گمان جھوٹے ہوتے ہیں۔ "وَمَا هُوَ اِلَّا کَذِبٌ وَمَیْنٌ" یہ صرف جھوٹ ہے۔

المِیْنَا والمِیْنَاء: بندرگاہ۔ ج مَوَانٍ ومَوَانِی۔ المِیْنَاء: آبگینہ۔

مُتَمَایِنُ الوُدِّ: جھوٹی دوستی کرنے والا۔

مَاهَ یَمِیْهُ مَیْهًا ومَیْهَةً السَّیْفَ وغَیْرَه بِمَاءِ الذَّهَبِ: تلوار پر سونے کے پانی کا ملمع کرنا ...... فُلَانًا: پانی پلانا۔ مَاهَتِ البِئْرُ: بہت پانی والا ہونا۔ مَاهَ یَمِیْهُ مَیْهَةً و مَاهَةً ومَیْهًا الرَّکِیَّةَ: کنوئیں کے پانی کو زیادہ کرنا۔

المَاهَة والمِیْهَة: کنوئیں کے پانی کی کثرت۔

الأَمْیَهُ: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "البِئْرُ اَمْیَهُ مِمَّا کَانَتْ" کنواں بہ نسبت پہلے کے بہت پانی والا ہے۔

مَیّ ومَیَّة ومَیَّا: عورتوں کے نام۔

ن

ن: اَلنُّوْنُ: بنیادی حروف میں سے پچیسواں حرف ہے۔ حروفِ زلقیہ سے ہے۔

ن: حرف نون پانچ قسموں پر ہے۔

(۱) نونِ تاکید۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ خفیفہ۔ ثقیلہ اور یہ فعل کے ساتھ مختص ہے جیسے "لَیَکُوْنَنَّ مِنَ الصَّاغِرِیْنَ" و "لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا" ماضی کی تاکید اس سے بالکل نہیں آتی اور امر کی تاکید جائز ہے اور فعل مضارع کی تاکید واجب ہے جبکہ جواب قسم ہو اور لام قسم سے کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہو اور فعل مثبت مستقبل ہو جیسے "تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ" اور جبکہ جواب قسم ہو اور یہ شرطیں نہ پائی جاتی ہوں تو تاکید ممتنع ہے اور ان کے علاوہ میں تاکید و عدم تاکید دونوں جائز ہیں مگر طلب میں تاکید زیادہ ہوتی ہے۔

(۲) نونِ تنوین اور یہ نونِ ساکنہ زائدہ اسم کے آخر میں آتا ہے جو صرف پڑھا جاتا ہے لکھا نہیں جاتا جیسے کِتَابٌ۔

(۳) نونِ تانیث اور یہ یا تو خفیفہ و مفتوحہ ہوتا ہے جو فعل کے ساتھ لاحق ہوتا ہے جیسے "ضَرَبْنَ وَيَضْرِبْنَ وَاضْرِبْنَ" اور یہ ضمیر ہے اور یا مشددہ و مفتوحہ ہوتا ہے جو جمع مؤنث پر دلالت کرنے کے لئے ضمیروں کے ساتھ متصل ہوتا ہے جیسے "غُلَامُكُنَّ وَمِنْهُنَّ وَضَرَبَهُنَّ" اور یہ حرف ہے۔

(۴) نونِ وقایہ اور یہ یائے متکلم سے پہلے آتا ہے جیسے ضَرَبَنِيْ وَاِنَّنِيْ۔

(۵) نونِ زائدہ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو فعل مضارع کے ساتھ لاحق ہوتا ہے جبکہ ضمیر تثنیہ کے ساتھ متصل ہو جیسے "يَضْرِبَانِ وَتَضْرِبَانِ" یا ضمیر مؤنث حاضر کے ساتھ متصل ہو جیسے "تَضْرِبِيْنَ" یا جمع مذکر کے ساتھ جیسے: "يَضْرِبُوْنَ وَتَضْرِبُوْنَ" ان ساری صورتوں میں سوائے مثنی کے مفتوح ہوتا ہے اور مثنی میں مکسور۔ دوسری قسم وہ ہے جو اسم مثنی کے ساتھ لاحق ہوتا ہے اور مکسور ہوتا جیسے "الزَّيْدَانِ" اور جمع مذکر کے ساتھ اور مفتوح ہوتا ہے جیسے الزَّيْدُوْنَ۔

نَا: ضمیر جمع متکلم ہے اور رفع نصب جر میں مشترک ہے جیسے "رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا"۔

نَأَثَ (ف وض) نَأْثًا وَنَئِيْثًا: گریہ وزاری کرنا...... الرَّجُلَ: حسد کرنا۔

النَّأَّاتُ: شیر۔

نَأَثَ (ف) نَأْثًا وَمَنْأَثًا عَنْهُ: بعید ہونا۔ تاخیر کرنا...... الرَّجُلَ: کوشش کرنا۔

اَنْأَثَهٗ اِنْآثًا: دور کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَعٰى سَعْيًا نَأْثًا وَمَنْأَثًا" وہ سست چال چلا۔ سَيْرٌ مِنْأَثٌ: سست چال۔

نَأَجَ (ف) نُؤُوْجًا فِي الْاَرْضِ: جانا...... الْاَمْرَ: کام کو مؤخر کرنا (...... نَئِيْجًا) اِلَى اللّٰهِ فِي الدُّعَاءِ: گڑگڑانا۔ نَأَجَتِ الرِّيْحُ: ہوا کا تیز ہونا...... الرِّيْحُ الْمَوْضِعَ: ہوا کا تیز گزرنا۔

نَأَجَ (ف ض) نَأْجًا وَنُؤَاجًا الثَّوْرُ: بیل کا آواز نکالنا۔

نُئِجَ (س) نَأْجًا: آہستہ کھانا۔

نُئِجَ الْقَوْمُ: تیز ہوا لگنا۔

النَّائِجَةُ: تیز ہوا۔ ج نَائِجَات۔

النَّأَّاجُ: بہت آواز نکالنے والا۔ تیز رَجُلٌ نَأَّاجٌ: بلند آواز والا مرد۔

النَّئِيْجُ: مص۔ کہا جاتا ہے "لِلرِّيْحِ نَئِيْجٌ" ہوا کے لئے تیز سرسراہٹ ہے۔

رِيْحٌ نَؤُوْجٌ: تیز چلنے والی ہوا۔ ج نَوَائِج۔

الْمَنْؤُوْجُ: مفع۔ حَدِيْثٌ مَنْؤُوْجٌ: پیچیدہ بات۔

نَأَدَهٗ (ف) نَأْدًا: حسد کرنا۔ نَأَدَتْهُ الدَّاهِيَةُ: مصیبت نازل ہونا۔ نَأَدَتِ الْاَرْضُ: زمین میں سیلن ہونا۔

النَّآدُ: بروزن عَقَام والنَّآدٰى: بروزن نصارىٰ والنُّؤُوْدُ: مصیبت۔

النِّئْدِلُ: مصیبت۔

نَأَرَتْ (ف) نَأْرًا. نَائِرَةٌ فِي النَّاسِ: لوگوں میں ہیجان ہونا۔

النُّؤُوْرُ: کاجل۔

نَأَشَ (ف) نَأْشًا تَنَاءَشَ الشَّيْءَ: سخت پکڑنا...... الْاَمْرَ: مؤخر کرنا...... الشَّيْءَ: دور کرنا...... ہٗ اللّٰهُ: زندہ کرنا اور بلند کرنا...... الرَّجُلُ مِنْ مَكَانِهٖ: اٹھنا۔

تَنَاءَشَ: پیچھے ہونا اور دور ہونا...... الشَّيْءَ: دور سے لینا۔

اِنْتَأَشَ: پیچھے ہونا اور دور ہونا...... الشَّيْءَ فُلَانًا: جلدی میں ڈالنا...... بِغَنَمِهٖ: بکریوں

کے ساتھ کوچ کرنا...... فُلَانًا: بطی سمجھنا...... ہُ اللّٰہُ: برباد کرنا۔

النَّوُوش: قوی غالب۔

النَّبِیْش: دور۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَہٗ نَبِیْشًا" اس نے اس کو اخیر میں کردیا۔ "وَجَاءَ نَبِیْشًا" وہ دیر سے آیا۔ "وَاتَّبَعَہٗ نَبِیْشًا" بولا جاتا ہے جبکہ پیچھے رہ جائے اور پھر ساتھ چھوٹ جانے کے خوف سے جلدی سے پیچھا کرے۔

النَّبِضل: مصیبت۔

النِّبطِل: بڑی مصیبت۔ چالاک مرد۔

نَافَ (ف) نَأْفًا فِی الْاَمْرِ: کوشش کرنا۔

نَئِفَ (س) نَأَفًا وَنَآفًا مِنَ الشَّرَابِ: آسودہ ہونا...... الرَّجُلَ: نفرت کرنا...... الشَّیْءَ: کھانا۔

نَأَلَ (ف) نَأْلًا وَنَئِیْلًا وَنَأَلَانًا الْفَرَسُ: گھوڑے کا جھومتے ہوئے چلنا۔ صفت نَؤُوْل۔

الرَّجُلُ: سر اُٹھا کر بلاتے ہوئے چلنا...... فُلَانًا: حسد کرنا۔

نَأَمَ (ف ض) نَئِیْمًا: آہستہ آہستہ رونا۔

نَأَمَتِ الْقَوْسُ وَالْاَسَدُ وَالظَّبْیُ: کمان، شیر، ہرن کا آواز کرنا۔

النَّأْمَۃُ. نَأَمَ: کا اسم مرۃ۔ نغمہ۔ آواز۔ کہا جاتا ہے "اَسْکَتَ اللّٰہُ نَأْمَتَہٗ" اللہ اس کی آواز کو خاموش کردے یعنی ماردے۔

نَأْنَأَ. نَأْنَأَ نَأْنَأَۃً وَتَنَأْنَأَ عَنِ الْاَمْرِ: سُست ہونا۔ عاجز ہونا۔ قاصر ہونا۔ صفت نَأْنَأٌ وَنَأْنَاءٌ وَنُؤْنُؤٌ: یعنی عاجز۔ بزدل۔ نَأْنَأَ فُلَانًا: اچھی غذا دینا۔ ارادہ سے باز رکھنا۔

نَأَی یَنْأَی نَأْیًا فُلَانًا وَنَأَی عَنْ فُلَانٍ: دور ہونا۔ صفت نَاءٍ مؤنث نَائِیَۃٌ۔

نَأَی وَاَنْأَی وَانْتَأَی النُّؤْیَ لِلْخَیْمَۃِ: خیمہ کے گرد چو بچہ کھودنا۔

ءی مُنَآَاۃً الرَّجُلَ: دور کرنا...... الشَّرَّ عَنْ فُلَانٍ: مدافعت کرنا۔ ہٹانا۔

اَنْأَیٰ فُلَانًا عَنْہُ: دور کرنا۔

تَنَاءَی تَنَائِیًا وَانْتَأَی اِنْتِئَاءً: دور ہونا۔

النَّأْیُ وَالنُّؤْیُ وَالنِّئْیُ وَالنُّؤَیُ: چو بچہ خیمہ کے اردگرد۔ ج آنَاءٌ وَاَنْآءٌ وَنُئِیٌّ وَنِئِیٌّ۔

النَّائِی: دور۔

الْمُنْتَأَی: دور جگہ۔ خیمہ کے اردگرد چو بچہ۔

النَّایُ: بانسری۔ ج نَایَات (دخیل)

نَبَّ (ض) نَبًّا وَنَبِیْبًا وَنُبَابًا التَّیْسُ خَاصَۃً: بکرے کا جوش کے وقت بلبلانا۔

نَبَّبَ تَنْبِیْبًا النَّبَاتُ: پورے دار ہونا۔

تَنَبَّبَ الْمَاءُ: پانی کا بہہ پڑنا۔

النَّبَّۃُ: اسم مرۃ۔ بدبو۔

الْاُنْبُوْبُ: بانس یا نرکل وغیرہ کا پورا۔ ج اَنَابِیْبُ: ہر گول جوف دار کیلئے بھی استعارہ کے طور پر بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے "شَرِبَ مِنْ اُنْبُوْبِ الْکُوْزِ" اس نے کوزہ کی ٹونٹی سے پیا۔

اُنْبُوْبُ الْمَاءِ: نالی۔ اُنْبُوْبُ الْکُوْزِ: کوزہ کی ٹونٹی۔ الْاُنْبُوْبُ مِنَ الشَّجَرِ: درختوں کی قطار۔ اَنَابِیْبُ الرِّئَۃِ: پھیپھڑے سے سانس لینے کی نالیاں۔

الْاَنْبَبُ وَالْاُنْبُوْبَۃُ: بانس یا نرکل کا پورا۔

نَبَأَ (ف) نَبْأً وَنُبُوْءً الشَّیْءُ: بلند ہونا۔ دور ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَبَأَ سَمْعِیْ عَنْ کَذَا" میرے کان نے فلاں بات سے نفرت کی...... عَلَی الْقَوْمِ: ظاہر ہونا۔ برآمد ہونا...... مِنْ اَرْضٍ اِلَی اَرْضٍ: ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف نکلنا (نَبَأَ (ف) نَبْأً) آہستہ آواز نکالنا۔

نَبَّأَ تَنْبِئَۃً وَتَنْبِیْئًا وَاَنْبَأَ فُلَانًا الْخَبَرَ وَبِالْخَبَرِ: خبر دینا۔ تم کہتے ہو نَبَّأْتُ زَیْدًا عَمْرًوا خَارِجًا: یعنی میں نے زید کو بتلایا کہ عمرو خارج ہے۔ وَاَنْبَأَ فُلَانًا: دفع کرنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ نکالنا۔

نَابَأَہٗ مُنَابَأَۃً: ایک دوسرے کو خبر دینا۔ نَابَأَ الْقَوْمَ: دور ہونا۔ پڑوس چھوڑ دینا۔

تَنَبَّأَ تَنَبُّؤًا: دعویٰ نبوت کرنا۔

اِسْتَنْبَأَ الرَّجُلَ: خبر دریافت کرنا...... النَّبَأَ: خبر کی تفتیش کرنا۔

النَّبَأُ: خبر ج اَنْبَاءٌ۔

النَّبْأَۃُ: آہستہ آواز یا کتے کی آواز۔

النُّبُوْءَۃُ والنُّبُوَّۃُ: اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی بات بتانا۔ پیشین گوئی کرنا۔ خدا کی طرف سے پیغامبری۔

النَّبِیْءُ والنَّبِیُّ: اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا۔ آئندہ کی پیشین گوئی کرنے والا۔ خدا کی طرف سے پیغامبر۔ نسبت کے لئے نَبَوِیٌّ ج اَنْبِیَاءُ وَنَبِیُّوْنَ وَاَنْبَاءٌ. وَنُبَاءٌ مؤنث نَبِیْئَۃٌ ج نَبِیْئَاتٌ.

النَّبِیُّ: واضح راستہ۔ ٹیڑھی بلند جگہ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا نَبِیٌّ کی تصغیر نُبَیِّئٌ اور نَبِیٌّ کی نُبَیٌّ۔

النَّابِیءُ: فا۔ ٹیڑھی جگہ۔ رَجُلٌ نَابِیءٌ وَسَیْلٌ نَابِیءٌ: ایسی جگہ سے آنے والا کہ معلوم نہ ہو۔

نَبَتَ (ن) نَبْتًا وَنَبَاتًا الْمَکَانُ: سبزہ زار ہونا...... الْبَقْلُ: سبزی کا اُگنا (...... نُبُوْتًا) ثَدْیُ الْجَارِیَۃِ: پستان کا اُبھرنا۔

نَبُتَ (ن) نَبْتَۃً وَنَبَاتًا الْاِنْسَانُ: جوان ہونا اور کہا جاتا ہے "نَبُتَ فُلَانٌ فِیْ مَنْبَتِ صِدْقٍ" یعنی فلاں نے سچے لوگوں میں پرورش پائی۔

اَنْبَتَ الْمَکَانُ: سبزی والی ہونا...... الْبَقْلُ: سبزی کا اُگنا...... الْغُلَامُ: لڑکے کا جوان ہونا۔ اَنْبَتَ اللّٰہُ الْبَقْلَ: سبزی اگانا۔ صفت مَنْبُوْتٌ: خلاف قیاس۔

نَبَّتَ الشَّجَرَ: پودا لگانا...... الْحَبَّ: دانہ بونا...... الصَّبِیَّ: بچے کی پرورش کرنا۔

تَنَبَّتَ الشَّیْءُ: ظاہر ہونا۔

النَّبْتُ: مص۔ سبزی۔ ج نُبُوْتٌ واحد نَبْتَۃٌ.

النَّبَاتُ: مص۔ زمین سے جو کچھ اُگے (پودا یا بیل یا گھاس) واحد نَبَاتَۃٌ. ج نَبَاتَاتٌ وَاَنْبِتَۃٌ علم النَّبَاتِ: وہ علم جس میں نباتات کی حقیقت اور ان کے افعال و خواص سے بحث ہو۔

النَّباتِيُّ: ماہر علم نبات۔
النابت: نئی اُگی ہوئی سبزی۔
النابتة. النابت کا مؤنث۔ اولاد۔ چوپاؤں کے بچے۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ بَنِیْ فُلَانٍ لَنَابِتَةُ شَرٍّ" فلاں کی اولاد شر وفساد کے باعث ہیں۔ ج نَوابِت. النَوابِت: ناتجربہ کار نوجوان۔
النُّبُوْت: درخت کی ٹہنی اور ڈنڈے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ج نَبابِيْت.
التَّنْبِيْت: مص۔ درخت۔ پودا۔ درخت خرما کی چھانٹی ہوئی شاخیں۔ ج تَنابِيْت.
المَنْبِت: اُگنے کی جگہ۔
المِنْبات: بہت روئیدگی والی زمین۔
اليَنْبُوْت: خشخاش کا پودا۔ خرنوب کا درخت۔ ج يَنابِيْت واحد يَنْبُوْتَة.
نَبَثَ (ن) نَبْثًا البِئرَ: کنواں کھود کر مٹی نکالنا ......التُّرابَ: کنوئیں وغیرہ سے مٹی نکالنا ......عَنِ السِّرِّ او الاَمْرِ: بھید کی یا معاملہ کی تفتیش کرنا ...... فُلانًا: غضبناک ہونا اور کہا جاتا ہے "فُلانٌ يَنْبُثُ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ" فلاں لوگوں کے عیوب کو ظاہر کرتا ہے۔
اِنْتَبَثَ التُّرابَ: کنوئیں وغیرہ سے مٹی نکالنا ......الشَّيْءَ: لینا۔
تَنابَثَ القَوْمُ: باہم بحث کرنا۔ "لَا يَزَالُوْنَ يَتَنابَثُوْنَ عَنِ الاَسْرارِ وَيَتَباحَثُوْنَ عَنِ الاَخْبارِ" وہ لوگ اسرار واخبار کے متعلق ہمیشہ بحث کرتے رہے۔
اِسْتَنْبَثَ عَنِ السِّرِّ: تحقیق میں کوشش کرنا۔
النَّبَث: نشان۔ ج اَنْباث.
النَّبِيْث: شریر۔ کہا جاتا ہے "هُوَ خَبِيْثٌ نَبِيْثٌ".
النَّبِيْثَة: کنوئیں وغیرہ سے نکالی ہوئی مٹی۔ بھید۔ ج نَبائِث کہا جاتا ہے "ظَهَرَتْ نَبائِثُهُمْ وَلَمْ تَخْفَ خَبائِثُهُمْ" ان کے بھید ظاہر ہوگئے اور ان کی خباثتیں پوشیدہ نہیں رہیں۔ نَبِيْثَةُ السَّبُعِ: ضرورت کے وقت کے لئے چھپایا ہوا گوشت۔
الاُنْبُوْثَة: کوڑی چھپول۔ بچوں کا ایک کھیل کہ مٹی کے نیچے کسی چیز کو چھپا دیتے ہیں جو نکال لیتا ہے وہ جیت جاتا ہے۔
نَبَجَ (ض) نَبِيْجًا: سخت آواز ودرشت کلام ہونا۔ صفت نَبّاج.
نَبَجَتْ (ن) نَبْجًا القَبْجَةُ: چکور کا باہر نکلنا۔
اَنْبَجَ: کلام میں گڈمڈ کرنا۔ بلند ٹیلوں پر بیٹھنا۔
اِنْتَبَجَ وتَنَبَّجَ العَظْمُ: سوجنا۔
النَّبْجَة: ٹیلہ ج نَباج.
النَّبّاج: جھوٹا۔ كَلْبٌ نَبّاجٌ ونُباجِيٌّ: بھونکنے والا کتا۔
النُّباج: ناکارہ آدمی۔ گوز۔ نُباجُ الكَلْبِ: کتے کی آواز۔
النَّباجَة. نَبّاج کا مؤنث۔ چوتڑ۔ دبر۔
النابجَة: مصیبت۔
النَّباج: بلند ٹیلے۔
النَّبَجان: دھمکی۔ وعید۔ ج نِباج.
المِنْبَج: جھوٹے وعدے کرنے والا۔
النُّبُج: کالے تھیلے۔
الاَنْبَج: آم۔
النَّبِيْج: کتے کی آواز۔
نَبَحَ (ف ض) نَبْحًا ونُبُوْحًا ونَبِيْحًا ونُباحًا ونِباحًا وتَنْباحًا الكَلْبُ: کتے کا بھونکنا۔ صفت نابِح ج نَوابِح ونُبَّح ونُبُوْح کہا جاتا ہے "نَبَحَهُ الكَلْبُ ونَبَحَ عَلَيْهِ" اس پر کتا بھونکا۔ نباح کتے کی آواز کے لئے ہے مگر مجازاً ہرن اور بکرے وغیرہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ونَبَحَ الشّاعِرُ کہا جاتا ہے "تَنْبَحُنِیْ كِلابُكَ" تمہاری گالیاں مجھے پہنچیں۔
نَبَحَ (ف) نُباحًا الهُدْهُدُ: زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے موٹی آواز والا ہونا۔
نابَحَهُ مُنابَحَةً الكَلْبُ: کتے کا کسی پر بھونکنا۔
اَنْبَحَهُ واسْتَنْبَحَهُ: بھونکانا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَنْبَحَ الاَضْيافُ كَلْبَهُمْ" مہمانوں نے ان کے کتوں کو بھونکایا۔ عادت تھی کہ جب مسافر رات کو راستے میں بھٹک جایا کرتا تھا تو کتے کی طرح آواز نکالتا تاکہ آبادی کے کتے بھونکنے لگیں اور ان کی آواز سے اس کو راستہ کا پتہ لگ جائے اور اسی وجہ سے رات کے آنے والے کو مُسْتَنْبِح کہتے تھے۔
النُّبُوْح: مص۔ قوم کا شور اور ان کے کتوں کی آوازیں اور یہ نَبْح کی جمع ہے۔
النَّبّاح: تیز بھونکنے والا۔ چھوٹی سفید سیپی جس کو ہار میں ڈالا کرتے تھے۔ واحد نَبّاحَة.
كَلْبٌ نَبّاحِيٌّ: بلند آواز سے بھونکنے والا کتا۔ ظَبْيَةٌ نَبْحاء: ممیانے والی ہرنی۔
المَنْبُوْح: جس کو گالی دی جائے۔
نَبَخَ (ن ض) نُبُوْخًا العَجِيْنُ: خمیر اٹھنا۔
اَنْبَخَ العَجّانُ: خمیر اٹھانا ...... الرَّجُلُ: نرم زمین میں کھیتی کرنا۔
النَّبْخ والنَّبَخ: آبلہ۔ چھالا۔
النَّبْخَة والنَّبَخَة. بردیٌّ: ایک قسم کی گھاس جس سے کشتی کی درز کو بند کرتے تھے۔ گندھک۔
النُّبْخَة والنُّبُخَة: نکتہ۔
النابِخَة: دور کی زمین۔ تکبر سے بولنے والا۔ ج نَوابِخ.
الاَنْبَخ: مرد سخت اندام۔ مٹیالے رنگ والا۔ بہت مٹی۔
الاَرْضُ النَّبْخاء: بلند زمین۔ نرم زمین۔ ج نَباخَى.
النَّبّاخ والاَنْبَخان مِنَ العَجِيْنِ: اُٹھا ہوا خمیر۔
نَبَذَ (ض) نَبْذًا الشَّيْءَ: پھینک دینا۔ ......الاَمْرَ: بے کار کر دینا ......العَهْدَ: توڑنا۔ کہا جاتا ہے "نَبَذَ اِلَى العَدُوِّ" اس نے عہد کو دشمن کی طرف ڈال دیا۔
نَبَذَ ونَبَّذَ النَّبِيْذَ: نبیذ بنانا ......العِنَبَ او التَّمْرَ: نبیذ بنا۔ ونَبَذَ الشَّيْءَ: ڈال دینا۔

پھینک دینا۔

نَبَذَ (ض) نَبْذًا ونَبَذَانًا عِرْقُهُ: رگ کا حرکت کرنا۔ (نبض میں ایک لغت ہے)

نَابَذَهُ مُنَابَذَةً ونِبَاذًا: دشمنی کی وجہ سے جدا ہونا..... هُ الْحَرْبَ: اعلانِ جنگ کرنا۔

هُ فِي الْبَيْعِ: بیع منابذہ کرنا اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ مشتری سامان پر کنکری پھینکتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ جس پر لگ جائے وہ اتنے میں میری ہے اس کو بیع منابذہ، بیع القاء الحجر اور بیع الحصاۃ کہتے تھے۔

تَنَابَذُوْا: باہم اختلاف کرنا۔ دشمنی سے علیحدہ ہونا۔

اِنْتَبَذَ النَّبِيْذَ: نبیذ بنانا..... العِنَبُ او التَمْرُ: نبیذ بنا..... عَنِ الْقَوْمِ: قوم سے جدا ہونا..... فُلَانٌ: گوشہ نشین ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَبَذَ اِلٰى نَاحِيَةٍ وانْتَبَذَ مَكَانًا" اس نے گوشہ بعید میں اپنے لئے جگہ بنالی۔

النَّبْذُ: مص۔ تھوڑی سی چیز۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ مَالُهُ وبَقِيَ نَبْذٌ مِنْهُ" اس کا مال برباد ہوگیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا۔ ج اَنْبَاذٌ۔ اَنْبَاذُ النَّاسِ: اوباش لوگ۔

النَّبْذَةُ والنُّبْذَةُ: گوشہ۔ کہا جاتا ہے "جَلَسَ نُبْذَةً" وہ ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور کبھی چیز کے ٹکڑے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ج نُبَذٌ۔

النَّبِيْذُ: پھینکا ہوا۔ مؤنث نَبِيْذَةٌ: انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب۔ شراب۔ ج اَنْبِذَةٌ۔

النَّبَّاذُ: نبیذ بیچنے والا۔

المَنْبُوْذُ: مفع۔ حرامی بچہ۔ بچہ جس کو اس کی ماں نے راستہ میں پھینک دیا ہو۔ آج کل کی زبان میں اچھوت کے لئے مستعمل ہے۔

المِنْبَذَةُ: تکیہ۔ ج مَنَابِذُ۔

نَبَرَ (ض) نَبْرًا الْغُلَامُ: بڑھنا..... المُغَنِّي: گویئے کا آواز کو پست کے بعد بلند کرنا..... الرَّجُلَ: ڈانٹنا..... هُ بِلِسَانِهِ: غیبت کرنا..... الْحَرْفَ: ہمزہ لگانا..... الشَّيْءَ: بلند کرنا۔

الرُّمْحَ عَنْهُ: جلدی سے اٹھانا۔

اَنْبَرَ الْاَنْبَارَ: کھلیا بنانا۔

اِنْتَبَرَ الْجُرْحُ: زخم کا سوجنا..... الْخَطِيْبُ: خطیب کا منبر پر چڑھنا..... الْجَسَدُ: جسم کا سوجنا۔ اِنْتَبَرَتْ يَدُهُ: ہاتھ میں آبلہ ہونا۔

النَّبْرُ: مص۔ بے شرم اور کہا جاتا ہے "طَعَنَ طَعْنًا نَبْرًا" اس نے جلدی سے نیزہ مارا۔

النِّبْرُ: ایک قسم کی مکھی یا چیچڑی۔ بہت زیادہ پستہ قد۔ ج نِبَارٌ واَنْبَارٌ۔

النِّبْرُ والاَنْبَارُ: کھلیا۔ غلہ وسامان رکھنے کی کوٹھری۔ ج اَنَابِرُ واَنَابِيْرُ واَنْبَارَاتٌ۔

النَّبْرَةُ: نَبْر کا اسم مرۃ۔ اوپر کے ہونٹ کا درمیان گڑھا۔ جس کا ورم۔ پست آواز کے بعد بلند آواز۔ گھبراہٹ کی چیخ۔ چیز کا بلند حصہ۔

النُّبْرَةُ: بڑا لقمہ۔ ج نُبَرٌ۔

النَّبِيْرُ: پنیر۔ تم کہتے ہو "اَكَلْنَا النَّبِيْرَ" ہم نے پنیر کھایا۔

النُّبَيْرُ: مردوانا۔

النَّبُوْرُ: چوتڑ۔ دبر۔

النَّبَّارُ: چلانے والا۔ فصیح۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَبَّارٌ بِالْكَلَامِ" یعنی مرد فصیح۔

المِنْبَرُ: بلند جگہ۔ جہاں سے واعظ یا خطیب لوگوں کو خطاب کرتا ہے۔ بلند ہونے کی وجہ سے منبر کہا جاتا ہے اور آلہ کی تشبیہ کی بنا پر میم کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ ج مَنَابِرُ۔

قَصَائِدُ مُنَبَّرَةٌ ومَنْبُوْرَةٌ: ایسے قصائد جن کا قافیہ ہمزہ ہو۔

النَّبْرِيْجُ: حقہ کی نالی (فارسی لفظ)

النِّبْرَاسُ: چراغ۔ النِّبْرَاسُ: نیزے کا بھالا۔ بہادر دلیر۔ شیر۔ ج نَبَارِيْسُ۔

النَّبَارِيْسُ: قریب قریب کنوئیں۔

النِّبْرِيْسُ: ہوشیار ماہر۔

النَّبْرَشْتُ: آدھ بھونا ہوا۔ (فارسی لفظ)

نَبَزَهُ (ض) نَبْزًا ونَبَزَةً: عیب لگانا..... هُ بِكَذَا: برا لقب دینا۔

تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ: ایک دوسرے کو شرم دلانا۔ ایک دوسرے کو برا لقب دینا۔

النَّبْزُ: برا لقب۔ ج اَنْبَازٌ۔

النِّبْزُ: حسب اور عادات میں کمینہ۔

النُّبَزَةُ: لوگوں کو اکثر برا لقب دینے والا۔

نَبَسَ (ض) نَبْسًا ونُبْسَةً ونَبَسَ بِالْمَجْلِسِ: بولنا۔ اکثر اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا نَبَسَ بِكَلِمَةٍ"..... السِّرَّ: بھید چھپانا۔ نَبَسَ الرَّجُلُ: حرکت کرنا۔ جلدی کرنا۔

اَنْبَسَ: جلدی کرنا۔ ذلت سے خاموش رہنا۔

النُّبُسُ: بولنے والے۔ اپنی ضروریات میں جلدی کرنے والے۔

رَجُلٌ اَنْبَسُ الْوَجْهِ: ترش رو مرد۔ مؤنث نَبْسَاءُ ج نُبْسٌ۔

نَبَشَ (ن) نَبْشًا الشَّيْءَ الْمَسْتُوْرَ: ظاہر کرنا..... الْكَنْزَ مِنَ الْاَرْضِ: کھود کر نکالنا اور اسی سے ہے "نَبْشُ الْقَبْرِ"..... الْحَدِيْثَ: نکالنا..... السِّرَّ: پھیلانا..... عَنِ الْاَسْرَارِ: بھیدوں کو نکال لینا۔ نَبَشَ لِعِيَالِهِ: کمائی کرنا۔

اِنْتَبَشَ الشَّيْءَ مِنَ الْاَرْضِ: کھود کر نکالنا۔

النَّبْشُ: ایک درخت ہے جس کے پتے صنوبر کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں اور اس کی لکڑی سرخ رنگ کی بہت سخت ہوتی ہے۔

النَّبِيْشَةُ: زمین یا کنواں کھدا ہوا۔

النَّبَّاشُ: اسم مبالغہ۔ کفن چور۔

النِّبَاشَةُ: کفن چور کا پیشہ۔

الاُنْبُوْشُ: جو کھودا جائے۔ الاُنْبُوْشُ والاُنْبُوْشَةُ: جڑ سے اکھیڑا ہوا درخت۔ ج اَنَابِيْشُ۔ اَنَابِيْشُ الْعُنْصُلِ ونحوه: جنگلی پیاز کی جڑیں۔

نَبَصَ (ض) نَبْصًا فِي الْمَجْلِسِ: بولنا۔ اکثر اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "مَا نَبَصَ بِكَلِمَةٍ" نبس میں ایک۔

لغت ہے اور نَبَسَ افصح ہے۔ نَبَصَ الشَّعْرَ: بال اُکھیڑنا۔

نَبَصَ (ض) نَبِيْصًا الطَّائِرُ: پرندہ کا آہستہ چہچہانا۔

النَّبَص: مص۔ سبزی کی کونپل۔

النَّبْصَةُ: نبض کا اسم مرۃ۔ کلمۃ۔ کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْتُ لَهُ نَبْصَةً" میں نے اس سے ایک کلمہ نہیں سنا۔

نَبَضَ (ض) نَبْضًا وَنُبُضَانًا الْعِرْقُ: رگ کا حرکت کرنا۔ نَبَضَتِ الْأَمْعَاءُ: مضطرب ہونا۔ نَبَضَ الْبَرْقُ: بجلی کا آہستہ چمکنا (...... نَبْضًا) الشَّعْرَ: بال اکھیڑنا۔

نَبَضَ (ن) نُبُوْضًا. الْمَاءُ: پانی بہنا یا گہرائی میں جانا۔

نَبَضَ فِي الْقَوْسِ وَاَنْبَضَ الْقَوْسَ وَعَنِ الْقَوْسِ وَفِي الْقَوْسِ: آواز نکلنے کے لئے تانت کھینچنا۔ اَنْبَضَ الْوَتَرَ وَبِالْوَتَرِ: آواز نکلنے کے لئے کھینچنا۔

النَّبْض: دل اور شریان کی حرکت جس سے صحت اور مرض کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ج اَنْبَاض والنَّبْضَة: ایک ضرب نبض کی۔

فُؤادٌ نَبْضٌ وَنَبِضٌ وَنَبَضٌ: تیز دل۔

النَّابِض: فا۔ تیرانداز۔ پٹھا۔ کہا جاتا ہے "نَبَضَ نَابِضُهُ" اس کا غصہ بھڑکا۔

المَنْبِض: نبض دیکھنے کی جگہ۔ ج مَنَابِض.

المِنْبَض: دھننے کی کمان۔ ج مَنَابِض.

نَبَطَ (ض ن) نَبْطًا وَنُبُوْطًا الْمَاءُ: زمین یا چشمہ سے اُبلنا۔ نَبَطَ (ض ن) نَبْطًا وَنَبَّطَ وَاَنْبَطَ تَنَبَّطَ وَاسْتَنْبَطَ. الْبِئْرَ: کنوئیں سے پانی نکالنا۔ نَبَطَ وَاَنْبَطَ وَاسْتَنْبَطَ الشَّيْءَ: پوشیدگی کے بعد ظاہر کرنا۔ اَنْبَطَ الْحُكْمَ: اجتہاد سے نکالنا۔ اَنْبَطَ فِيْهِ: اثر کرنا۔ اِسْتَنْبَطَهُ: ایجاد کرنا۔ وَاسْتَنْبَطَ مِنْ فُلَانٍ خَيْرًا: نکالنا۔ اِسْتَنْبَطَ الْفَقِيْهُ: معنی کو نکالنا اور کہا جاتا ہے "اِسْتَنْبَطَ وَاَنْبَطَ رَأْيًا حَسَنًا اَوْ مَعْنًى صَائِبًا" اچھی رائے یا درست معنی ظاہر کرنا۔ وَاسْتَنْبَطَ الْعَرَبُ: نبطی ہونا۔

تَنَبَّطَ: نبطیوں کے مشابہ ہونا یا نبطیوں کی طرف منسوب ہونا۔

اِنْتَبَطَ الْكَلَامَ: اجتہاد سے نکالنا۔

النَّبَط: کنوئیں کا پہلا پانی۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ قَرِيْبُ الثَّرَى بَعِيْدُ النَّبَطِ" جبکہ وعدہ کرے اور وفا نہ کرے۔ ج اَنْبَاط وَنُبُوْط: مرد کی اندرونی حالت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يُدْرَكُ نَبَطُهُ" فلاں کی اندرونی حالت اور اس کے علم کی گہرائی نہیں معلوم کی جا سکتی۔ گھوڑے کی بغل اور پیٹ کی سپیدی۔

النَّبَط: ایک عجمی قوم جو عراقین کے درمیان آباد رہتی تھی۔ پھر اس لفظ کا استعمال عوام الناس کے لئے ہونے لگا اور اسی سے ہے جو کہا جاتا ہے كَلِمَةٌ نَبَطِيَّةٌ یعنی عام کلمہ۔ واحد نَبَطِيٌّ وَنَبَاطِيٌّ وَنَبَاطٍ. ج اَنْبَاط وَنَبِيْط

النُّبْطَة: کنوئیں کا پہلا پانی۔ گھوڑے کی بغل اور پیٹ کی سپیدی۔

الاَنْبَطُ مِنَ الْخَيْلِ: بغل اور پیٹ کی سپیدی والا گھوڑا۔ مؤنث نَبْطَاء ج نُبْط.

نَبَعَ (ن) وَنَبِعَ (س) وَنَبُعَ (ک) نَبْعًا وَنُبُوْعًا وَنَبَعَانًا الْمَاءُ: چشمہ سے نکلنا۔

تَنَبَّعَ الْمَاءُ: تھوڑا تھوڑا نکلنا۔

النَّبْع: مص۔ ایک درخت جس سے تیر و کمان بنائے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "قَرَعُوْا النَّبْعَ بِالنَّبْعِ" وہ لوگ باہم ملے اور آپس میں نیزہ بازی کی "وَمَا رَأَيْتُ اَصْلَبَ مِنْهُ نَبْعًا" میں نے اس سے زیادہ کسی کو سخت نہیں دیکھا...... عِنْدَ الْمُوَلَّدِيْنَ: پانی کا چشمہ اور عرب کے امثال سے ہے "لَوْ اِقْتَدَحَ بِالنَّبْعِ لَاَوْرَى نَارًا" اگر درخت نبع کی لکڑی سے آگ نکالے تو بھڑکا دے یہ مثال جودت رائے کے لئے بیان کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ درخت نبع کی لکڑی آگ نہیں پکڑتی۔

النَّبْعَة. النَّبْع: کا واحد۔ کمان پر بھی اطلاق ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ نَبْعَةٍ كَرِيْمَةٍ" وہ شریف خاندان میں سے ہے۔

النَّابِعَة. النَّابِع: کا مؤنث۔ ج نَوَابِع.

نَوَابِعُ الْبَعِيْرِ: اونٹ کے پسینہ والے اعضاء۔

النَّبِيْع: پسینہ۔

النَّبَّاعَة: دُبر۔ بچے کی چندیا جب تک کہ نرم ہو اور جب سخت ہو جائے تو اس کو یافوخ کہتے ہیں۔

النَّبْعِيَّة: درخت نبع کی بنی ہوئی کمان۔

المَنْبَع: چشمہ۔ ج مَنَابِع.

اليَنْبُوْع: چشمہ۔ بہت پانی والا نالہ ج يَنَابِيْع کہا جاتا ہے "فَجَّرَ اللّٰهُ يَنَابِيْعَ الْحِكْمَةِ عَلٰى لِسَانِهِ" اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی کے چشمے اس کی زبان پر جاری کر دیے۔

نَبَغَ (ف ن ض) نَبْغًا وَنُبُوْغًا الشَّيْءُ: نکلنا اور ظاہر ہونا...... الْمَاءُ: پانی کا چشمہ سے نکلنا ...... الْوِعَاءُ بِالدَّقِيْقِ: چھننا ...... الشَّرُّ: پھیلنا، ظاہر ہونا...... رَاْسُهُ: سر میں بھوسی ہونا...... الرَّجُلُ: عمدہ اشعار کہنا...... فِي الْعِلْمِ وَغَيْرِهِ: فائق ہونا...... فِي الدُّنْيَا: آسودہ زندگی والا ہونا اور کہا جاتا ہے "نَبَغَ فِيْهِمُ النِّفَاقُ" ان کے اندر نفاق ظاہر ہو گیا بعد اس کے کہ وہ چھپاتے تھے۔

اَنْبَغَ الْبَلَدَ: شہر میں بہت آٹا جانا......

النَّاخِلُ: آٹا چھاننا۔

النَّبْغ وَالنُّبَاغ: چکی کا غبار۔

نَبَغَةُ الْقَوْمِ: قوم کے بہترین لوگ۔

النَّابِغَة ج نَوَابِغ: فصیح۔ مرد عظیم الشان

النَّوَابِغ: آٹھ فصیح و بلیغ شاعروں کا لقب اور نسبت کے لئے النَّابِغِي. النَّوَابِع: مادہ لومڑیاں۔

النَّابِغَة: کلمہ فصیحہ۔

النَّبِيْغ: مرد عظیم الشان۔ ج نُبَغَاء.

النُّبَاغ وَالنَّبَّاغ وَالنُّبَاغَة وَالنُّبَّاغَة: آٹا۔ سر

کی بھوسی ۔مَحَجَّۃٌ نَبَّاغَۃٌ: گردوغبار والا راستہ۔

نَبَقَ (ن) نَبْقًا الشَّیْئُ: نکلنا اور ظاہر ہونا۔ الرَّجُلُ: لکھنا۔

نَبَّقَ الشَّیْئُ: نکلنا اور ظاہر ہونا...... الرَّجُلُ: لکھنا...... الْکِتَابَ: ترتیب سے لکھنا...... الشَّجَرَ: ترتیب سے پودے لگانا...... النَّخْلُ: خراب ہونا اور کھجوروں کا بیری کے مانند چھوٹا ہونا۔

نَبَقَ ونَبَّقَ واَنْبَقَ: وادی میں ایک قطار میں پودا لگانا۔

اِنْتَبَقَ الْکَلَامَ: نکلوانا۔

النَّبْقُ: مص ۔ میٹھا آٹا جو درخت خرما کے تنہ سے بنایا جاتا ہے۔

النَّبْقُ والنِّبْقُ والنَّبَقُ والنَّبِقُ: بیری واحد نَبِقَۃٌ۔

النُّبَیْقَۃُ: انگور کے خوشے نکلنے کی جگہ میں گرہ جبکہ بڑی ہو جائے۔ ج نَبَائِقُ۔

نَبَکَ (ن) نُبُوْکًا وانْتَبَکَ الْمَکَانُ: بلند ہونا۔

النَّابِکُ: بلند جگہ۔ کہا جاتا ہے "مَکَانٌ نَابِکٌ واَرْضٌ نَابِکَۃٌ" ج نَوَابِکُ۔

النَّبْکَۃُ والنَّبَکَۃُ: نوک دار ٹیلہ یا چھوٹا ٹیلہ۔ ج نَبْکٌ ونَبَکٌ ونِبَاکٌ ونُبُوْکٌ۔

النَّبَکَۃُ: درخت کی جڑ۔

نَبَلَ (ن) نَبْلًا الرَّجُلَ: تیر مارنا یا تیر دینا...... بِالسَّهْمِ: تیر مارنا...... ہٗ بِالطَّعَامِ: تھوڑا تھوڑا دے کر مشغول رکھنا...... الرَّجُلُ: تیز چلنا...... الْاِبِلَ: اونٹ کو تیز ہانکنا...... ہٗ: نجابت وشرافت میں غالب ہونا...... بِہٖ: نرمی برتنا...... عَلَی الْقَوْمِ: تیراندازی کے لئے چن چن کے دینا۔

نَبُلَ (ک) نَبَالَۃً: نجیب وشریف ہونا۔ صفت نَبْلٌ ونَبِیْلٌ: مؤنث نَبْلَۃٌ ونَبِیْلَۃٌ ج نِبَالٌ ونَبَائِلُ ونَبْلَاتٌ ونَبِیْلَاتٌ۔ نَبُلَ عَنْ کَذَا: بڑا ہونا۔

نَبَّلَ الرَّجُلَ: تیر دینا۔ استنجے کے ڈھیلے دینا۔

اَنْبَلَہٗ: تیر دینا۔ اَنْبَلَ الْقِدَاحَ: موٹے بدنما تیر بنانا...... النَّخْلُ: درخت خرما میں پکی کھجوریں ہونا۔

نَابَلَہٗ مُنَابَلَۃً: نجابت وشرافت میں مقابلہ کرنا۔

تَنَبَّلَ: ذکی ہونا۔ نجیب وشریف ہونا۔ اذکیاء وشرفاء کے مشابہ بننا۔ مرنا...... الْمَالَ: عمدہ عمدہ چھانٹ لینا۔ تَنَبَّلَتِ الْخُطُوْبُ: حوادث کا بڑا ہونا۔

تَنَابَلَ الْقَوْمُ: شرافت یا تیرسازی میں مقابلہ کرنا۔

اِنْتَبَلَ: مرنا اور بدبودار ہونا...... فُلَانًا: قتل کرنا...... الْخَطْبُ: حادثہ کا بڑا ہونا...... لِلْاَمْرِ: خبردار اور مستعد ہونا...... الشَّیْئَ: یکبارگی اور جلدی اُٹھانا۔

اِسْتَنْبَلَ الْمَالَ: عمدہ لینا...... الرَّجُلَ: تیر طلب کرنا۔

النَّبْلُ: مص ۔ تیر۔ واحد نَبْلَۃٌ ج نِبَالٌ واَنْبَالٌ ونُبْلَانٌ۔ نَبْلُ الدَّهْرِ: حوادثِ زمانہ۔

النُّبْلُ: ذکاوت۔ نجابت۔ شرافت۔ فضیلت۔ کمال جسم۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ لِلْاَمْرِ نُبْلَۃً" اس نے کام کے پورا کرنے کا سامان لے لیا۔

النَّبَلُ والنُّبَلُ: بڑے بڑے یا چھوٹے چھوٹے پتھر۔ واحد نَبَلَۃٌ ونُبْلَۃٌ۔

رَجُلٌ نَبْلٌ: مرد شریف۔ مؤنث نَبْلَۃٌ۔

النُّبْلَۃُ: عطیہ۔ ثواب اور بدلہ۔ چھوٹا لقمہ۔ ونُبْلَۃُ کُلِّ شَیْئٍ: عمدہ چیز۔ ج نُبُلَاتٌ۔

النَّبَالَۃُ: مص ۔ ذکاوت۔ نجابت وشرافت وفضیلت۔

النِّبَالَۃُ: تیرسازی کا پیشہ۔

النُّبَالَۃُ: کسی چیز کے پورا کرنے کا سامان۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ لِلْاَمْرِ نُبَالَتَہٗ" اس نے کام کے پورا کرنے کا سامان لے لیا۔

النَّبْلُ والنَّبِیْلُ: شرافت والا۔ فضیلت والا۔

النَّبِیْلُ: بڑے جسم والا اور کہا جاتا ہے "اِنَّہٗ نَبِیْلُ الرَّاْیِ" وہ عمدہ رائے والا ہے۔ ج نِبَالٌ۔

النَّبِیْلَۃُ۔ نَبِیْلٌ: کا مؤنث۔ مردار ج نَبَائِلُ۔

النَّابِلُ ج نُبَّلٌ ونَبْلٌ والنَّبَّالُ۔ ج نَبَّالَۃٌ: تیر والا۔ تیرانداز۔ تیز ساز۔ تیراندازی میں ماہر کہتے ہیں "اِخْتَلَطَ الْحَابِلُ بِالنَّابِلِ" مثال ہے اس وقت بولتے ہیں جبکہ کوئی معاملہ گڑبڑ ہو جائے۔ کہا گیا ہے کہ حابل سے تانا اور نابل سے بانا مراد ہے۔

الاَنْبَلُ: اسم تفضیل۔ تیراندازی کا زیادہ جاننے والا۔

النِّبَالُ والنِّبَالَۃُ: دیکھئے۔ تنبل۔

نَبِہَ (س) نَبَهًا لِلْاَمْرِ: سمجھ جانا۔

نَبِہَ (س) نُبْهًا مِنْ نَوْمِہٖ: نیند سے بیدار ہونا۔

نَبَہَ (ن) ونَبِہَ (س) ونَبُہَ (ک) نَبَاهَۃً: شریف ہونا۔ مشہور ہونا۔ صفت نَابِہٌ ونَبَہٌ ونَبِہٌ ونَبِیْہٌ۔

نَبَّهَہٗ مِنْ نَوْمِہٖ: نیند سے بیدار کرنا...... ہٗ عَلٰی اَوْ اِلَی الْاَمْرِ: واقف کرنا۔ جتانا۔ نَبَّہَ بِاِسْمِہٖ: مشہور کرنا۔ گمنامی سے نکالنا۔

اَنْبَہَ الْحَاجَۃَ: بھولنا...... ہٗ مِنَ النَّوْمِ: بیدار کرنا۔

تَنَبَّہَ مِنْ نَوْمِہٖ: نیند سے بیدار ہونا...... عَلٰی اَوْ لِلْاَمْرِ: واقف ہونا۔ سمجھ جانا۔

اِسْتَنْبَہَ مِنْ نَوْمِہٖ: نیند سے بیدار ہونا۔

النُّبْہُ: سمجھ۔

النَّبْہُ: مص ۔ کھوئی ہوئی چیز جو بغیر تلاش وجستجو کے مل جائے۔ کہا جاتا ہے "وَجَدْتُ الضَّالَّۃَ نَبْهًا" میں نے گم شدہ چیز کو بغیر تلاش کے پالیا۔ مشہور۔ شے موجود۔

النَّبَاهَۃُ: شرافت۔ سمجھ۔ شہرت۔

النَّابِہُ والنَّبَہُ والنَّبِیْہُ: شریف۔ سمجھ دار۔ شہرت والا۔ ج نُبَهَاءُ۔ اَمْرٌ نَابِہٌ: بڑا کام۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَبَہٌ" مرد شریف و"قَوْمٌ نَبَہٌ" یعنی شرفاء (مفرد اور جمع کے لئے اس لئے کہ مصدر ہے)

النَّبَاة: اوپر کو نکلا ہوا بلند۔

الـمَنْبَهَة: سبب بیداری۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مَنْبَهَة عَلٰى كَذَا" یہ فلاں چیز کو بتلانے والا ہے۔

رَجُلٌ مَنْبُوْهُ الاسْمِ: مشہور و معروف۔

نَبَا يَنْبُوْ نَبْوَةً وَنُبُوًّا وَنُبِيًّا بَصَرُهُ: نگاہ کا دھندلا ہونا۔ صفت نَـاب ...... الشَّئُ: دور ہونا اور پیچھے ہونا (...... نَبْوًا وَنَبْوَةً) السَّيْفُ عَنِ الضَّرِيْبَةِ: تلوار کا اچٹ جانا ...... جَنْبُهُ عَنِ الْفِرَاشِ: بے چین رہنا ...... السَّهْمُ عَنِ الْهَدَفِ: تیر کا نشانہ سے خطا کرنا ...... الطَّبْعُ عَنِ الشَّئِ: نفرت کرنا ...... عَنِ الشَّئِ: زائل ہونا ...... بِـي فُلَانٌ: ظلم کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَبَتْ بِي تِلْكَ الْاَرْضُ" یہ زمین مجھے موافق نہیں آئی ...... الْـمَـكَـانُ بِفُلَانٍ: ناموافق ہونا ...... عَلَيْـهِ الْاَمْرُ او الصَّاحِبُ: گراں ہونا۔ صاف نہ ہونا۔

نَبَتْ صُوْرَةُ فُلَانٍ: بدصورت ہونا۔ یہاں تک کہ آنکھ دیکھنے سے انکار کرے۔

اَنْبَى السَّيْفَ: تلوار کو کند کرنا۔

النَّبْوَة: مص۔ نَبْوَةُ الزَّمَانِ: زمانہ کی سختی (...... و النَّبَاوَة) بلند زمین۔

النَّبِيُّ والنُّبُوَّة: پیغامبر و پیغامبری۔ (دیکھئے مادہ نبأ) والنَّبِيُّ مِنَ الْاَرْضِ: بلند زمین۔

النَّبَاءَة: شرافت و ریاست کی طلب۔ پیش قدمی۔

النَّبْوُ: بلندی و ارتفاع۔

النَّابِي: چوکنے والی تلوار یا تیر۔ موٹا۔ لڑائی میں پشت پھیرنے والا۔

النَّابِيَه النَّابِي: کا مؤنث۔ کمان۔

نَتَّ (ض) نَتِيْتًا الْقِدْرُ: ہانڈی کا اُبلنا۔

نَتَّ (ن) نَتًّا وَنَتِيْتًا مَنْخِرَهُ: غصے سے نتھنے پھلانا۔

نَتَّتَ الْخَبَرَ: بیان کرنا۔

تَنَتَّتَ الرَّجُلُ: صفائی کے بعد گندہ ہونا۔

النُّتَّة: چھوٹا سا گڑھا جس میں پانی جمع ہو۔

نَتَأَ (ف) نَتْأً وَنُتُوْءًا۔ الشَّئُ: بغیر جدائی کے اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ بلند ہونا۔ پھولنا ...... الْـقَـرْحَةُ: زخم کا سوجنا ...... الثَّدْيُ: پستان اُبھرنا ...... الْجَارِيَةُ: بالغ ہونا ...... عَلَى الْقَوْمِ: ظاہر ہونا۔

اِنْتَتَأَ الشَّئُ: بلند ہونا۔

النَّاتِئ: فا۔ ہر بلند چیز جیسے مکان وغیرہ۔ اور اس میں تخفیف ہمزہ بھی جائز ہے تم کہو گے نَاتِي جیسے قَارِئ وقَارِي.

النُّتُوْء: مص (...... والنَّتْأَة) ٹیلہ۔

نَتَبَ (ن) نُتُوْبًا الشَّئُ: بمعنی نَتَأَ.

نَتَجَ (ض) نَتْجًا الْـمَـاخِضَ مِنَ الْبَهَـائِـمِ: بچہ جننے میں خبر گیری کرنا۔ صفت نَـاتِـجٌ. بهيمة: کو مَنْتُوْجَة اور بچے کو نَتِيْجَةٌ کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے "نَتَجَهَا وَلَدًا" اس نے بچہ جنوایا۔ وَنَتَجَ الرَّجُلُ الْحَامِلَ: حاملہ عورت نے مرد کے پاس بچہ دیا۔ نَتَجَ الشَّئُ مِنَ الشَّئِ: نتیجہ نکلنا۔

نَتَجَتْ وَنُتِجَتْ نَتَاجًا وَاُنْتِجَتْ الْبَهِيْمَةُ وَلَدًا: جننا۔ وَنُتِجَ الْوَلَدُ: جنا جانا اور کہا جاتا ہے "نَتَجَتِ الرِّيْحُ السَّحَابَ" بارش برسانا۔ نَتِجَ الْقَوْمُ: بچہ والی مویشی کا مالک ہونا۔

نَتَّجَ: بمعنی نَتَجَ تشدید تکثیر کے لئے ہے۔

اَنْتَجَ الْقَوْمُ: حاملہ اونٹنی اور بکریوں کا مالک ہونا۔ جننے والی اونٹنی اور بکریوں کا مالک ہونا۔ اَنْتَجَتِ الْبَهِيْمَةُ: جننے کے قریب ہونا۔ صفت نَتُوْج اور مُـنْـتِـج نہیں کہا جاتا۔ اَنْتَجَ الشَّئُ مِنَ الشَّئِ: نتیجہ نکالنا۔

اَنْتَجَتِ الرِّيْحُ السَّحَابَ: بارش برسانا۔

تَنَتَّجَتِ الْبَهِيْمَةُ: ولادت کے وقت پیچ و تاب کھانا۔ اِنْتَتَجَتْ وتَنَاتَجَتِ الْاِبِلُ: بچہ جننا و اَنْتَتَجَتِ النَّاقَةُ: غیر معروف جگہ میں بچہ دینا۔ اِسْتَنْتَجَ: بچہ جنوانا۔ نتیجہ نکالنا۔

النِّتَاج: جانوروں کے بچہ جننے کی حالت اور کہا جاتا ہے "بِالنَّاقَةِ نِتَاجٌ" یعنی اونٹنی کو حمل ہے۔

النَّتِيْجَة: بچہ۔ نتیجہ۔ ج نَتَائِج اور کہا جاتا ہے "غَنَمُ فُلَانٍ نَتَائِجُ" فلاں کی بکریاں ایک عمر کی ہیں۔

النَّاتِج: فا۔ لِلْبَهَائِمِ: جنانے والا۔

النَّتُوْج: حاملہ چوپایہ۔

الْمَنْتِج: بچہ جننے کا وقت۔

الْمُنْتَجَة: دُبر۔

نَتَحَ (ن ض) نَتْحًا وَنُتُوْحًا الْعَرَقُ: پسینہ نکلنا ...... الدَّسَمُ مِنَ الْاِنَاءِ: چکنائی کا برتن سے رسنا۔ نَتَحَهُ الْحَرُّ: پسینہ لانا۔

اِنْتَتَحَ الشَّئُ: اُکھیڑنا۔

النَّتْح: مص۔ پسینہ۔

النُّتُوْح: مص۔ درخت کا گوند۔

زِقٌّ نَتَّاحٌ: ٹپکنے والی مشک۔ الْمَنْتَح: جسم سے پسینہ نکلنے کی جگہ۔ ج مَنَاتِح.

الْمُنْتَحَة: دُبر۔

نَتَخَ (ض) نَتْخًا الشَّئُ: اُکھیڑنا۔ کہا جاتا ہے "نَتَخَ الْقَلَّاعُ الضِّرْسَ" دانت اُکھیڑنے والے نے داڑھ اُکھیڑ لی وَنَتَخَتْهُ الْمَنِيَّةُ مِنْ بَيْنِ قَوْمِهِ: موت نے اس کو قوم کے درمیان سے لے لیا۔ نَتَخَ الْبَازِي اللَّحْمَ: باز کا چنگل سے جھپٹا مارنا ...... اِلَيْهِ بِبَصَرِهِ: دیکھنا ...... الثَّوْبَ بِالذَّهَبِ: سونے سے بننا ...... فُلَانًا: اہانت کرنا (نَتِيْخًا وَنَتَخَ) بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا نَتَخَ عَلٰى مِلَّةِ كَذَا: ثابت قدم رہنا۔

الْـمِنْتَاخ: موچنا۔ تم کہتے ہو "نَتَخْتُ الشَّوْكَةَ مِنْ رِجْلِيْ بِالْمِنْتَاخِ" میں نے کانٹے کو اپنے پیر سے موچنے سے نکال لیا۔

نَتَرَ (ن) نَتْرًا الشَّئَ: سختی سے کھینچنا۔ اُچک لینا ...... الْقَوْسَ: کمان کھینچنا ...... الثَّوْبَ بِالْاَصَابِعِ او الْاَضْرَاسِ: کپڑے کو پھاڑنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا ...... الْكَلَامَ: درشت کلامی کرنا ...... ہ بِالرُّمْحِ: سخت نیزہ مارنا۔

نَتِرَ (س) نَتَرًا الشَّئُ: فاسد ہونا۔ ضائع ہونا۔

اِنْتَتَرَ: کھینچنا۔ کہا جاتا ہے "نَتَرَهُ فَانْتَتَرَ" اس

نے اسے سختی سے کھینچا وہ کھنچ گیا انتتر فی مشیتہ: چلتے ہوئے ٹیک لگانا۔

النتر: مص۔ کام میں کمزوری و سستی۔ سختی۔ کہا جاتا ہے "قابلتہ بنتر" میں نے اس کا سختی سے مقابلہ کیا "واطعنوا النتر" زور سے نیزہ مارو۔

النترۃ۔ نتر: کا اسم مرۃ۔ پار ہو جانے والی ضرب نیزہ۔ ج نترات۔

الناترۃ: تانت ٹوٹی ہوئی کمان۔ ج نواتر کہا جاتا ہے کلمتہ مناترۃ میں نے اس سے بلند آواز سے گفتگو کی۔

نتش (ض) نتشا الشوکۃ ونحوھا: نکالنا الشعر: بال اکھیڑنا...... اللحم ونحوہ: گوشت وغیرہ کو دانت سے نوچنا ...... الجراد الارض: زمین کی سبزی کھا جانا ...... الرجل لعیالہ: کمائی کرنا...... ہ بالعصا: لاٹھی مارنا...... الحجر برجلہ: پتھر کو پاؤں سے ہٹا دینا اور کہا جاتا ہے "ما نتشت من فلان شیئا" میں نے فلاں سے کچھ نہیں حاصل کیا اور کچھ نہیں لیا۔

نتش (ض) نتشا وتنتاشا الرجل: پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنا۔

انتش النبات: نباتات کا زمین سے ظاہر ہونا (قبل اس کے کہ پہچانی جاسکے کہ کیا ہے)

النتش: ابتدائی روئیدگی۔ ناخن کی جڑ کی سفیدی۔

المنتاش: موچنا۔

تنانیش الدین: قرض کا بقایا۔

نتض (ن) نتوضا الجلد: داد وغیرہ جیسے مرض سے چھلکے والا ہونا۔ کہا جاتا ہے انتضت السن السن۔

نتع (ن ض) نتوعا الدم من الجرح او الماء من العین: خون کا زخم سے یا پانی کا چشمہ سے تھوڑا تھوڑا نکلنا۔ صفت ناتع

انتع الرجل: سخت پسینہ آنا...... القیئ: بہت قے ہونا۔

نتغ (ن ض) نتغا الرجل: عیب لگانا۔ غیبت کرنا۔ تہمت رکھنا۔

انتغ: ہنسی اڑانا...... ہ: غیب کرنا۔

المنتغ: وہ شخص جس کی عادت لوگوں کی غیبت کرنے کی ہو۔

نتف (ض) نتفا ونتف وانتتف الشعر او الریش ونحوہ: بال یا پر نوچنا۔ اکھیڑنا نتف فی القوس: آہستہ کھینچنا۔

انتف الکلا: اکھیڑے جانے کے قابل ہونا۔

انتتف وتنتف وتناتف الشعر او الریش: بال یا پر اکھیڑا جانا۔

النتفۃ: گھاس وغیرہ جو انگلیوں سے اکھیڑی جائے اور کہا جاتا ہے "اعطاہ نتفۃ من الطعام وغیرہ" یعنی اس نے اسے تھوڑا سا کھانا دیا اور ایسا ہی "افادہ نتفۃ من علم" اس نے اسے تھوڑا سا علم سکھلایا۔ ج نتف۔

النتفۃ: وہ شخص جو علم وغیرہ کو پوری طرح سے حاصل نہ کر سکے۔

النتاف والنتافۃ: جو اکھیڑتے ہوئے گرے۔

النتیف والنتیف: اکھیڑا ہوا۔ کہا جاتا ہے "غراب نتف الجناح" پر وبال نچا ہوا کوا۔

النتوف: داڑھی کے بال اکھیڑنے کا شائق۔

المنتاف: موچنا۔ چمٹی۔

نتق (ن ض) نتقا الجراب: توشہ دان کو جھاڑنا...... الجلد: کھال اتارنا...... الشئ: پھاڑنا۔ ہلانا۔ بلند کرنا۔ پھیلانا۔

نتقت المراۃ او الناقۃ: بہت بچوں والی ہونا۔ صفت ناتق ومنتاق عوام النتق والنتاق کو قے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور اس سے افعال بناتے ہیں۔

نتق (ن ض) نتوقا: موٹا ہونا۔

نتقت (ض) نتقا ونتوقا الدابۃ راکبھا وبراکبھا: چوپایہ کا اپنے سوار کو تھکا دینا۔

انتق: توشہ دان جھاڑنا۔ بہت بچوں والی عورت سے نکاح کرنا۔ اپنا گھر غیر کے گھر کے مقابل بنانا۔

انتتق الشئ: کھنچ جانا...... الجراب: توشہ دان جھاڑا جانا۔

الناتق: فا۔ آگ دینے والا چقماق۔ گھوڑا جو اپنے سوار کو تھکا دے۔ ماہ رمضان۔ کہا جاتا ہے "بنی دارۃ نتاق داری" اس نے اپنا گھر میرے گھر کے سامنے بنایا۔

نتک (ض) نتکا الشعر: بال اکھیڑنا۔

نتل (ض) نتلا الشئ: آگے کھینچنا۔ فلانا: ڈانٹنا...... الجراب: توشہ دان جھاڑنا یا سب کچھ نکال دینا...... نتلا ونتولا ونتلانا) من بین اصحابہ: آگے بڑھ جانا۔

انتل: سبقت کرنا۔

تناتل النبت: پیچیدہ ہونا اور بعض کا بعض سے بڑا ہونا۔

استنتل من بین اصحابہ: پیش قدمی کرنا ...... للامر: تیاری کرنا...... القوم علی الماء: پانی پر پہلے پہنچ جانا۔

النتل والنتل: شتر مرغ کا انڈا جو پانی بھر کر جاڑے کے زمانہ میں دور دور میدانوں میں زمین کے اندر دبا جاتا ہے تاکہ گرمی کے زمانہ میں جب پانی کی ضرورت پڑے تو کام آئے۔ رجل نتل: مرد پستہ قد۔

النتیلۃ: وسیلہ۔

نتن (ض) ونتن (س) نتنا ونتن (ک) نتانۃ ونتونۃ وانتن: بدبودار ہونا۔ صفت نتن ونتین ومنتن ومنتن اور نتین کی مونث نتنی جیسے زمن: کی زمنی

نتن الشئ: بدبودار کرنا۔

النیتون: ایک بدبودار درخت۔

المنتین: بدبودار۔ ج مناتین کہا جاتا ہے "رجال او اباط مناتین" بدبودار لوگ۔ یا بدبودار بغل۔

المناتن: بدبو کی جگہیں۔ واحد منتن۔

نتا ینتو نتوا العضو: سوجنا۔ صفت نات

اَنْثَی اِنْثَاءً: پیچھے ہٹنا......ہٗ: صورت وسیرت میں مشابہ ہونا۔

تَنَثَّی عَلَیْهِ: کسی پر چڑھ بیٹھنا۔

اِسْتَنْثَی اِسْتِنْثَاءً الدُّمَّلُ: پھوڑے کا پکنا اور پھوٹنے کا وقت قریب ہونا۔

نَثَّ (ن ض) نَثًّا الْخَبَرَ: پھیلانا...... الجُرْحَ: زخم پر تیل لگانا۔

نَثَّ (ض) نَثًّا ونَثِیْثًا الزِّقُّ: مشک کا ٹپکنا ...... الرَّجُلُ: موٹاپے کی وجہ سے پسینہ والا ہونا...... العَظْمُ: ہڈی سے گودا بہنا۔

تَنَاثَّ القَوْمُ الاَخْبَارَ: ایک دوسرے کو خبر بتلانا۔

النَّثُّ: مص۔ نمناک دیوار۔

النَّثَاث: زخم پر لگانے کا تیل۔

النَّثِیْثَة: مشک سے ٹپکا ہوا۔

النَّثَّاث والمِنَثُّ: بھید یا بات کو بہت پھیلانے والا۔

النُّثَّاث: غیبت کرنے والے۔ واحد نَاثٌّ.

المِنَثَّة: اُون کا ٹکڑا جس سے زخم پر تیل لگائیں۔ ج مَنَاثُّ ومِنَثَّات.

نَثِتَ (س) نَثَتًا اللَّحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا۔

نَثَجَ (ض) نَثْجًا بطْنَهُ بِالسِّكِّيْن: پیٹ پھاڑنا۔

مَافِي بَطْنِهٖ: آنتوں کو خالی کر دینا۔

اِسْتَنْثَجَ اَحد العِدلَیْن: ڈھیلا پڑ جانا۔

اَلنَّثِج: بزدل۔ بے برکت۔

المِنْثَجَة: دبر۔

نَثِدَ (س) نُثُوْدًا الرَّجُلُ: ٹھہرنا...... الْكَمَاةُ: سانپ کی چھتری کا اگنا۔

نَثَرَ (ن ض) نَثْرًا ونِثَارًا الشَّیْئَ: بکھیرنا۔ نثر میں گفتگو کرنا...... الدِّرْعَ مِنْهُ: زرہ کو اتار دینا اور کہا جاتا ہے "نَثَرَتِ المَرْأَةُ بَطْنَهَا" یعنی اس کے بچے بہت ہوئے "واَخَذَ فُلَانٌ دِرْعًا فَنَثَرَهَا عَلٰی نَفْسِهٖ" فلاں نے زرہ لی اور اپنے اوپر ڈال لی۔

نَثَرَتْ (ض) نَثِیْرًا الدَّابَّةُ: چھینکنا اور کہا گیا ہے کہ نثیر جانوروں کے لئے ہے جیسے عُطَاس: آدمیوں کے لئے۔

اَنْثَرَ: ناک جھاڑنا...... ہٗ: ناک کے بل گرانا۔

نَثَّرَ الشَّیْئَ: بکھیرنا۔

تَنَثَّرَ وتَنَاثَرَ وانْتَثَرَ الشَّیْئُ: بکھرنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَاثَرَ القَوْمُ" قوم کے لوگ بیمار ہوئے اور مرے۔

اِنْتَثَرَ واسْتَنْثَرَ: ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا۔

النَّثْر: مص۔ ضد نظم۔

النَّثْرَةُ: نثر کا اسم مرۃ۔ کلام نثر کا ایک ٹکڑا۔ نتھنا اور اس کا اردگرد۔ چھینک۔ کشادہ زرہ۔ دونوں طرف کی مونچھوں کے درمیان کا گڑھا۔

النَّثِر والمِنْثَر والنَّیْثُرَان: بہت بولنے والا۔ بھیدوں کا بہت ظاہر کرنے والا۔

رَجُلٌ نَثُوْرٌ او اِمْرَاَةٌ نَثُوْرَةٌ: بہت صاحب اولاد مرد یا عورت۔

النَّثِیْر: بکھیرا ہوا۔ کلام نثر۔ کہا جاتا ہے "كَاَنَّ لَفْظَهٗ نَثِیْرُ الدُّرِّ والدُّرُّ النَّثِیْرُ" گویا اس کے الفاظ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

النُّثَارَة والنُّثَار والنَّثَر: بکھری ہوئی چیزیں۔

النِّثَار: مص۔ شادی کے موقعہ پر جو بکھیرا جائے۔

النَّاثِر: فا۔ نثر بولنے والا یا لکھنے والا۔ نَخْلَةٌ نَاثِرٌ: کچی کھجوریں گرانے والا درخت۔

المُنْثَر: مفع۔ بیچ وتا کارہ آدمی۔

المِنْثَار: کچی کھجوریں گرانے والا درخت۔

المَنْثُوْر: مفع۔ مِنَ الْكَلَام. ضد منظوم

المَنْثُوْر: ایک تیز خوشبو والا پھول دار پودہ۔ واحد مَنْثُوْرَة.

نَثَطَه (ن) نَثْطًا...... فلانًا: بوجھل کرنا۔

اَلْكَمَاةُ: سانپ کی چھتری کا زمین سے نکلنا (...... نَثْطًا ونُثُوْطًا) ساکن ہونا' قرار پانا۔

نَثَّطَهٗ: آرام دینا۔

اَنْثَعَ: بہت قے کرنا...... القَیْئَ او الدمُ: قے یا خون نکلنا۔

نَثَلَ (ن) نَثْلًا الفَرَسُ و كُلُّ ذِی حَافِرٍ: لید کرنا۔

نَثَلَ (ن ض) وانْتَثَلَ البِئْرَ: کنوئیں سے مٹی نکالنا...... الجِرَابَ: توشہ دان خالی کرنا...... الكِنَانَةَ: ترکش سے تیروں کو نکالنا اور بکھیر دینا۔ نَثَلَ الدِّرْعَ عَنْهُ: زرہ کو اتار پھینکنا...... اللَّحْمَ فِی القِدْرِ: گوشت کو ہانڈی میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے ڈالنا...... عَلٰی فُلَانٍ دِرْعَهٗ: زرہ پہنانا۔ اور کہا جاتا ہے "نُثِلَتْ حُفْرَتُهٗ" یعنی اس کی قبر کھودی گئی۔

اَنْثَلَ البِئْرَ: کنوئیں سے مٹی نکالنا۔

تَنَاثَلَ القَوْمُ اِلَیْهِ: اکٹھے ٹوٹ پڑنا۔

اِسْتَنْثَلَ الْكِنَانَةَ: ترکش سے تیروں کو نکال کر بکھیرنا۔

النَّثَل: کھودا ہوا۔ کہا جاتا ہے "بِئْرُكَ نَثَلٌ" تمہارا کنواں کھدا ہوا ہے۔

النَّثْلَة نَثَلَ: کا اسم مرۃ۔ دونوں مونچھوں کے درمیان کا گڑھا۔ کشادہ زرہ۔

النَّثِیْل: لید۔

النُّثَالَة والنَّثِیْلَة: کنوئیں سے نکالی ہوئی مٹی۔

بَقِیَ النَّثِیْلَة: موٹا گوشت۔

المِنْثَلَة: زنبیل۔

نَثَمَ (ض) نَثْمًا وانْتَثَمَ: فحش بکنا۔

نَثَا یَنْثُوْ نَثْوًا الْحَدِیْثَ: بیان کرنا۔ پھیلانا ...... الشَّیْئَ: متفرق کرنا...... فُلَانًا: غیبت کرنا ...... عَلَیْهِ قَوْلًا: کسی کی جانب سے خبر دینا۔

تَنَاثَی القَوْمُ الْحَدِیْثَ: آپس میں ایک دوسرے سے کہنا...... الشَّیْئَ: ایک دوسرے کو یاد دلانا۔

النَّاثِی: فا۔ غیبت کرنے والا۔

النَّثْوَة: لوگوں کی عیب جوئی۔

النَّثَا: کسی کے متعلق اچھی یا بُری خبر۔

نَثَی یَنْثِی نَثْیًا الخَبَرَ: بیان کرنا یا پھیلانا۔

اَنْثَی مِنَ الشَّیْئِ: ناک بھوں چڑھانا۔

فُلَانًا: غیبت کرنا۔

نَجَّ (ض) نَجًّا و نَجِيْجًا الرَّجُلُ: جلدی کرنا۔ صفت نَجُوج...... القَرْحَةُ: زخم سے مواد بہانا۔

نَجَّ (ن) نَجًّا الشَّيْءَ مِنْ فِيهِ: منہ سے پھینکنا۔

نَجَأَهُ (ف) نَجْأً و تَنَجَّأَهُ و انْتَجَأَهُ: نظر بد لگانا۔

رَجُلٌ نَجُوْءُ العَيْنِ و نَجُوؤُها و نَجِئُها و نَجِيْئُها: بہت تیز نظر لگانے والا۔

نَجَأَةُ السَّائِلِ: مانگنے والے کی حریصانہ نظر۔

نَجُبَ (ک) نَجَابَةً الْوَلَدُ: شریف الاصل ہونا۔ قول و فعل میں لائق ستائش ہونا۔ صفت نَجِيب۔

نَجَبَ (ض ن) نَجْبًا و نَجَّبَ و انْتَجَبَ الشَّجَرَةَ: درخت سے چھال اتارنا۔ وانْتَجَبَ الشَّيْءَ: چننا۔ برگزیدہ کرنا۔

أَنْجَبَ: شریف الاصل ہونا...... الرَّجُلُ: شریف بچوں کا باپ ہونا۔ بزدل بچے کا باپ ہونا اور کہا جاتا ہے "أَنْجَبَ بِهِ أَبَوَاهُ" اس کے والدین نے شریف بچہ جنا۔

اِسْتَنْجَبَ: شرفا کو طلب کرنا۔

النَّجَبُ و النُّجَبَةُ: سخی۔ شریف۔ فیاض۔

النَّجَبُ مِنَ الشَّجَرِ: چھال یا جڑ کی چھال۔

النَّجَابَةُ: شرافت۔

النَّجِيبُ: شریف۔ شریف خاندان۔ ج أَنْجَاب و نُجَبَاء و نُجُب مؤنث نَجِيبَة و نَجِيبَةٌ۔ ج نَجَائِب۔ نَجَائِبُ الشَّيْءِ و نَوَاجِبُهُ: کسی چیز کا مغز جس پر چھلکا نہ ہو۔ خالص۔

المِنْجَاب (مذکر مؤنث) ج مَنَاجِيب و المُنْجِب ج مَنَاجِب مؤنث مُنْجِبَة: شریف اولاد والا ہونا۔

المِنْجَاب: ست و کمزور بغیر پر و پیکان کے تیر۔ کریلی۔

المَنْجُوب: کشادہ برتن۔

نَجَثَ (ن) نَجْثًا و تَنَجَّثَ عَنِ الأَمْرِ: کھود کرید کرنا۔ تفتیش کرنا۔ الشَّيْءَ: نکالنا۔ نَجَثَ القَوْمَ: قوم سے فریاد کرنا۔

تَنَاجَثَ القَوْمُ الأَخْبَارَ: ایک دوسرے کے سامنے ظاہر کرنا۔

اِنْتَجَثَ و اسْتَنْجَثَ: نکالنا۔ اِسْتَنْجَثَ لِلشَّيْءِ: درپے ہونا۔

النَّجَثُ و النُّجُثُ: دل کا غلاف۔ زرہ۔ مکان۔ ج أَنْجَاث۔

رَجُلٌ نَجِثٌ: خبروں کی تلاش و جستجو رکھنے والا۔

النَّجَّاثُ: امور کی کھود کرید کرنے والا۔

النَّجِيثُ: مخفی بھید۔ نشانہ۔ ست۔

النَّجِيثَةُ: بری خبر جو ظاہر ہو جائے۔ کنوئیں اور جو ہڑ کی مٹی۔

نَجَحَ (ف) نَجْحًا و نُجْحًا و نَجَاحًا الأَمْرُ: آسان و سہل ہونا۔ نُجِحَتْ حَاجَةُ فُلَانٍ و نَجَحَ فُلَانٌ بِحَاجَتِهِ: کامیاب و فتح مند ہونا۔

نَجَّحَهُ: کامیاب کرانا۔

أَنْجَحَ: کامیاب و فتح مند ہونا...... اللّٰهُ حَاجَتَهُ: حاجت پوری ہونا۔ صفت مُنْجِح ج مَنَاجِح و مَنَاجِيح و أَنْجَحَ فُلَانٌ بِالبَاطِلِ: باطل پر غالب ہونا و أَنْجَحَ الْبَاطِلَ بِفُلَانٍ: باطل کا غالب ہونا۔

تَنَجَّحَ الحَاجَةَ: وعدہ کرنے والے سے پورا کرنے کو کہنا۔

تَنَاجَحَتْ عَلَيْهِ أَحْلَامُهُ او مَسَاعِيهِ: پے بہ پے درست ہونا۔

اِسْتَنْجَحَ فُلَانًا حَاجَتَهُ: حاجت پوری کرنے کو کہنا۔

النَّجَاح و النُّجْح: مص۔ کامیابی۔

النَّجَاحَةُ: صبر۔

النَّاجِح: فا۔ سَيْرٌ نَاجِحٌ: سخت اور تیز چال۔

النَّجِيحُ: درست رائے۔ کہا جاتا ہے "رَأْيٌ نَجِيحٌ" وہ شخص جس کی رائے درست ہو اور اس کے امور کامیاب ہوتے ہوں۔ صابر۔ مؤنث نَجِيحَة کہا جاتا ہے "نَفْسٌ نَجِيحَةٌ"

سَيْرٌ نَجِيخٌ" تیز چال۔ مَكَانٌ نَجِيخٌ: قریب جگہ۔

نَجَخَ (ف) نَجْخًا: فخر کرنا...... السَّوْءُ: سمندر کا جوش میں آنا...... السَّيْلُ: یکبارگی زور سے آنا۔

البَعِيرُ: بدہضمی والا ہونا۔ صفت نَجِخٌ البِئْرَ: کنواں کھودنا۔

تَنَاجَخَ الْمَوْجُ: موج کا ایک دوسرے سے ٹکرانا۔ تَنَاجَخَا: باہم فخر کرنا۔

النَّاجِخ: فا۔ کھانسنے والا۔ نَاجِخُ الْبَحْرِ: سمندر کا شور۔

النَّاجِخ و النَّجُوخ: شور کرنے والا سمندر۔

سَيْلٌ نَاجِخٌ: بہت تیز بہاؤ کا سیلاب جو زمین کو کھود دے۔

نَاجِخَةُ الْمَاءِ و نَجِيخَتُهُ: پانی کی آواز۔

النُّجَاخ: کھانسنے والے کی آواز۔

نَجْخَاتُ الْمَاءِ: پانی کی بوچھاریں۔

النَّجِيخَة: مکھن جو دودھ کے برتن میں کناروں پر چپک جائے۔

اِمْرَأَةٌ نَجَّاخَةٌ: وہ عورت جس کی اندام نہانی سے جماع کے وقت آواز نکلے اور بقول بعض وہ عورت جو جماع سے آسودہ نہ ہو۔

نَجَدَهُ (ن) نَجْدًا: مدد کرنا۔ غالب ہونا۔

نَجَدَ (ن) نُجُوْدًا الأَمْرُ: واضح ہونا...... البَدَنُ عَرَقًا: بدن سے پسینہ بہنا...... الشَّيْءُ مِنَ الأَرْضِ: نکلنا۔

نَجِدَ (س) نَجَدًا الرَّجُلُ: کام یا گھبراہٹ سے پسینہ آنا۔ صفت نَجِد۔ تھکنا۔ بلید ہونا۔

نُجِدَ نَجْدًا الرَّجُلُ: غمگین ہونا۔ صفت مَنْجُوْد و نَجِيد۔

نَجُدَ (ک) نَجْدَةً و نَجَادَةً: دلیر ہونا دوسروں کو عاجز کرنے والے امور کا پورا کرنے والا ہونا...... نُجُوْدًا: واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ صفت نَاجِد و نَجْد۔

نَجَّدَ البَيْتَ: مکان کو آراستہ کرنا......

النَّجَّادُ الفَرْشَ: فرش ساز کا فرش کو بنانا اور

ینا...... الدَّهرُ فُلاناً : تجربہ کار بنانا ...... الرَّجُلُ: دوڑنا۔

ناجَدہ مُناجَدۃً : مدد کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ جنگ کے لئے نکلنا۔

اَنْجَدۃً: مدد کرنا۔ اَنْجَدَ الرَّجُلُ: پسینہ والا ہونا۔ نجد میں آنا یا نجد کی طرف سفر کرنا۔ اپنے اہل و عیال سے قریب ہونا ...... البِناءُ: عمارت کا بلند ہونا...... الدَّعوۃَ: قبول کرنا۔ اَنْجَدَتِ السَّماءُ: بادل سے صاف ہونا۔

تَنَجَّدَ الشَّئُ: بلند ہونا۔

اِسْتَنْجَدَ: دلیر ہونا...... فُلاناً وبِہٖ: مدد طلب کرنا...... عَلَیْہِ: خوفزدہ ہونے کے بعد دلیری کرنا۔

نَجد: مص۔ مُلک نجد۔

النَّجد: بلند زمین۔ ج اَنْجُد و نُجُد و نِجاد و نُجُود و اَنْجاد و اَنْجِدَۃ کہا جاتا ہے "هُوَ طَلَّاعُ اَنْجُدٍ و اَنْجِدَۃٍ و نِجادٍ و طَلَّاعُ النِّجادِ" وہ مشکل اُمور پر غالب آنے والا ہے اور اسی معنی میں ہے "طَلَّاعُ الثَّنایا" گھاٹیوں کو عبور کر جانے والا۔

النَّجْدُ: مکان کی آراستگی کا سامان۔ ج نِجاد و نُجود۔ النجد: ماہر رہنما۔ درختوں سے خالی جگہ۔ کرب و غم۔ پستان۔ بلند راستہ۔

رَجُلٌ نَجْدٌ و نَجِدٌ و نَجُدٌ: دلیر مرد۔ دوسروں کو عاجز کر دینے والے امور کا پورا کرنے والا۔ دعوت کو بہت جلدی قبول کرنے والا۔ ج اَنْجاد۔

النَّجَد: پسینہ۔ گھر کا سامان۔ بچھونا۔ پردہ وغیرہ۔ ج اَنْجاد۔

النَّجْدَۃ: مص۔ اسم مرۃ۔ بہادری و دلیری۔ طاقت و سختی۔ کہا جاتا ہے "لاقی فُلانٌ نَجْدَۃً" فلاں سختی میں پڑ گیا۔ مقاتلہ۔ گھبراہٹ۔ ج نجدات۔

النِّجاد: پرتلہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ طَویلُ النِّجادِ" وہ لمبے پرتلے والا ہے۔ کنایہ ہے طویل القامت ہونے سے۔

النِّجادۃ: فرش سازی کا پیشہ۔

النَّجِید: بہادر۔ ایسے اُمور کو انجام دینے والا جو دوسروں کو عاجز کر دیں۔ شیر۔ غمگین۔ ج نُجُد و نُجَداء۔

النّاجِد: فا۔ مؤنث ناجِدۃ ج نَواجِد۔

النَّجّاد: فرش ساز۔

نُجُودُ البَیْتِ: مکان کو آراستہ کرنے کے لئے دیواروں کے پردے۔

النَّجُود مِنَ الاِبِلِ و الاُتُنِ: لمبی گردن والا۔ چلنے میں آگے رہنے والا ...... مِنَ النِّساءِ: عقلمند عورت۔ شریف عورت۔ ج نُجُد۔

النّاجُود: شراب۔ شراب کا برتن۔ خون۔ زعفران۔ ج نَواجید۔

المِنْجَد: عورتوں کا ایک زیور جس کو گردن میں ڈالتی ہیں اور سینے کے نیچے تک ہوتا ہے۔ چھوٹا پہاڑ ج مَناجِد۔

المِنْجَدۃ: اون وغیرہ دھنے کا لکڑی کا اوزار۔ جانوروں کو ہانکنے کے لئے چھوٹی سی چھڑی۔ ج مَناجِد۔

رَجُلٌ مِنْجاد: بہت مدد کرنے والا مرد۔

المَنْجُود: مفع۔ مغموم۔ ہلاک ہونے والا۔

نَجَذَہٗ (ض) نَجْذاً: داڑھوں سے کاٹنا۔ اصرار کرنا۔

نَجَّذَہٗ: تجربہ کرنا۔ آزمانا۔ نَجَّذَتْہُ والتَّجارِبُ: تجربہ کار بنانا...... ہٗ البَلایا: مصیبتوں کا لاحق ہونا۔

النّاجِذ: فا۔ نَواجِذ: کا واحد بمعنی داڑھ۔ کہا جاتا ہے "عَضَّ عَلیٰ ناجِذِہٖ" وہ بالغ ہو گیا کمالِ عقل کو پہنچ گیا۔ اس لئے کہ نواجذ بلوغ و کمالِ عقل کے بعد نکلتی ہے۔ "وضَحِکَ حَتّیٰ بَدَتْ نَواجِذُہٗ" وہ کھلکھلا کے ہنس پڑا۔ "وَابْدَتِ الحَرْبُ ناجِذَیْها" لڑائی تیز ہو گئی و عَضَّ الرَّجُلُ عَلیٰ ناجِذِہٖ: یعنی اُس نے صبر کیا۔

المَناجِذ: جمع جُلْذ مِن غَیرِ لَفْظِہٖ: بمعنی چھچھوندر۔

نَجَرَ (ن) نَجْراً اليَوْمُ: دن کا گرم ہونا۔ ...... المَاءَ: پانی کو گرم پتھر سے داغ کرنا...... الرَّجُلَ: مار کر ہٹانا...... الخَشَبَ: لکڑی کو چھیل کر ہموار کرنا...... الشَّئَ: ارادہ کرنا ...... الاِبِلَ: اُونٹ کو ہانکنا۔

نَجِرَ (س) نَجَراً: سخت پیاسا ہونا۔

اَنْجَرَ فُلاناً: دودھ، گھی، آٹے سے بنا ہوا کھانا پیش کرنا۔

النَّجْر: مص۔ اصل۔ حسب۔ رنگ۔ گرمی۔

النَّجَر: سخت پیاس جو اُونٹ وغیرہ کو لاحق ہوتی ہے اور بجھتی نہیں۔

النّاجِر: گرمی کے مہینوں میں سے ہر ایک مہینہ۔

النِّجار و النُّجار: اصل۔ حسب۔ رنگ۔

النِّجارۃ: بڑھئی کا پیشہ۔

النُّجارۃ: لکڑی کا چھیلن۔ رندہ کرتے وقت جو گرے۔

النَّجّار: بڑھئی۔

المِنْجَر: تیشہ۔

النَّجِیرۃ: لکڑی کی چھت۔ دودھ، گھی، آٹے سے بنا ہوا کھانا۔ گرم پتھر سے داغ کیا ہوا پانی۔ بدلہ۔ کہا جاتا ہے "لاَنْجُرَنَّ نَجِیرَتَکَ" میں تم کو بدلہ دوں گا جس کے تم مستحق ہو۔

النَّجْران: لکڑی کی چول جس پر دروازہ گھومتا ہے۔ پیاسا اور یمن اور حوران کے دو شہروں کا نام نَجْران ہے۔

اِبِلٌ نَجْرَۃٌ و نَجْرَیٰ و نَجاریٰ: پیاسے اونٹ۔

الاَنْجَر و الاَنْجَرۃ: لنگر۔ ج اَناجِر (دخیل)

المَنْجَر: مقصد جو راستہ سے ہٹا ہوا نہ ہو۔

المِنْجَرۃ: پانی داغ کرنے کا گرم پتھر۔

المِنْجَر: اُونٹوں کو بہت تیز ہانکنے والا۔ رندہ۔

المَنْجُور: مفع۔ کنوئیں سے پانی نکالنے کی

چرخی۔
النَّوجَر: ایک قسم کا آلہ جس سے زمین کھودی جاتی ہے۔
نَجَزَ (ن) نَجزًا الحَاجَةَ: حاجت پوری کرنا ...... بِالوَعدِ: وعدہ میں جلدی کرنا ...... الوَعدُ: حاضر ہونا۔ جلدی ہونا۔ پورا ہونا۔
نَجَزَ ونَجِزَ (س) نَجزًا الشَّیُٔ: ختم ہونا۔ فنا ہونا۔
الکَلَامُ: کلام کا منقطع ہونا۔
نَجَّزَ الحَاجَةَ: حاجت پوری کرنا۔
اَنجَزَ الحَاجَةَ: حاجت پوری کرنا۔
الوَعدَ: وعدہ وفا کرنا اور اسی سے مثل ہے "اَنجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ" شریف آدمی جو وعدہ کرتا ہے پورا کرتا ہے اور کبھی وعدہ کو پورا کرنے کے لئے بولا جاتا ہے ...... عَلَی القَتِیلِ: فوراً مار ڈالنا۔
نَاجَزَهٗ: مقابلہ پر نکلنا۔ مقاتلہ کرنا۔
تَنَجَّزَ الشَّرَابَ: پینے میں اصرار کرنا ...... واستَنجَزَ الحَاجَةَ او الوَعدَ: حاجت یا وعدہ پورا کرنے کو کہنا۔
تَنَاجَزُوا: باہم مقابلہ کرنا۔ باہم مقاتلہ کرنا۔
النَّجزُ والنَّجَازُ: حصول۔ وفائے عہد اور کہا جاتا ہے "اَنتَ عَلٰی نَجزِ حَاجَتِکَ" تم اپنی حاجت کی تکمیل کے قریب ہو۔
النَّجِیزُ والنَّاجِزُ: حاضر۔ موجود۔ نقد۔ کہا جاتا ہے "بِعتُهٗ نَاجِزًا بِنَاجِزٍ" میں نے اس کو دست بدست بیچا اور میں نے موجود کی موجود سے بیع کی و"لَا یُبَاعُ غَائِبٌ بِنَاجِزٍ" غائب کی موجود سے بیع نہ کی جائے و"وَعدٌ نَاجِزٌ ونَجِیزٌ" وعدہ جو پورا کر دیا جائے۔
نَجِسَ (س) نَجَسًا ونَجُسَ (ک) نَجَاسَةً: گندا ہونا۔ ناپاک ہونا۔ صفت نَجَسٌ ونَجِسٌ ونَجُسٌ ونَجِسٌ نَجَسٌ ج انجاس۔
نَجَّسَهٗ واَنجَسَهٗ: ناپاک کرنا۔ نَجَّسَ الصَّبِیَّ وَلَهٗ: نظر بد وغیرہ سے بچنے کے لئے تعویذ وغیرہ لٹکانا۔
تَنَجَّسَ: ناپاک ہونا ...... الثَّوبُ: گندگی سے آلودہ ہونا۔ نجاست سے لگنا۔
الانجاس: نظر بد وغیرہ سے بچانے کے لئے تعویذ، گنڈا وغیرہ۔
دَاءٌ نَجَسٌ ونَاجِسٌ ونَجِیسٌ: لاعلاج مرض۔
النَّجِسُ: تعویذ کرنے والے۔
نَجَشَ (ن) نَجشًا الشَّیَٔ: کھود کرید کرنا۔ نکالنا۔ بکھیرنے کے بعد جمع کرنا ...... الصَّیدَ: شکار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کے لئے بھڑکانا ...... النَّارَ: آگ روشن کرنا۔ جلانا ...... الحَدِیثَ: بات پھیلانا ...... فِی البَیعِ: بیع کی تعریف کر کے بائع کی موافقت کرنا اور بقول بعض بغیر ارادۂ خریداری دوسروں کو پھنسانے کے لئے قیمت بڑھانا یا خریدار کو ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف رغبت دلانا۔ اسم النَّجَشُ (...... نَجشًا ونَجَاشَةً) تیز چلنا۔
تَنَاجَشَ القَومُ فِی البَیعِ وَغَیرِهٖ: دوسرے سے بڑھ کر بولی دینا۔
اِستَنجَشَهُ الشَّیُٔ: نکالنا ...... الصَّیدَ: شکار کو بھڑکانا۔
النِّجَاشُ: تسمہ جس کو دو چمڑوں کے درمیان رکھ کر سی دیتے ہیں۔
النَّاجِشُ والنَّجَّاشُ والنَّجِیشُ: شکاری
النَّاجِشُ والنَّجَاشِیُّ والمِنجَاشُ: شکار کو شکاری کی طرف بھگانے والا۔
المِنجَاشُ: بڑا عیب جو۔
النَّجَاشِیُّ والنِّجَاشِیُّ والنَّجَاشِیُّ والنِّجَاشِیُّ: شاہ حبشہ کا لقب۔
رَجُلٌ نَجُوشٌ ومِنجَشٌ: شکار کو بھڑکانے والا۔ المِنجَشُ: بڑا نکتہ چیں وعیب جو۔
قَولٌ مَنجُوشٌ: گھڑی ہوئی جھوٹی بات۔
نَجَعَ (ف) نُجُوعًا ونَجَعَ الطَّعَامُ فِی الاِنسَانِ: فائدہ مند ہونا۔ نفع پہنچانا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا طَعَامٌ یَنجَعُ عَنهُ وبِهٖ" یہ ایسا کھانا ہے جو فائدہ مند ہے اور اسی سے موٹاپا حاصل ہوتا ہے ...... فِیهِ الدَّوَاءُ والطَّعَامُ او الکَلَامُ: اثر کرنا۔ نَجَعَ البَلَدَ: شہر میں آنا ...... القَومُ الکَلَأَ: چراگاہ کی تلاش میں جانا ...... الاِبِلَ النُّجُوعَ وبِالنُّجُوعِ: آٹا ملا ہوا پانی پلانا۔ نُجِعَ الصَّبِیُّ لَبَنَ الشَّاةِ او بِلَبَنِ الشَّاةِ: خوراک دیا جانا۔ پرورش کیا جانا۔
اَنجَعَ الطَّعَامُ وَغَیرُهٗ: کھانے وغیرہ کا مفید ہونا ...... الرَّجُلُ: کامیاب ہونا ...... الرَّاعِی الفَصِیلَ: چرواہے کا اونٹ کے بچے کو دودھ پلوانا۔
تَنَجَّعَ وانتَجَعَ واستَنجَعَ القَومُ الکَلَأَ: چراگاہ کی تلاش میں جانا۔ تَنَجَّعَ وانتَجَعَ واستَنجَعَ فُلَانًا: بخشش طلب کرنے کے لئے کسی کے پاس آنا۔ تَنَجَّعَ بِالدَّمِ: خون سے لتھڑنا۔ اُستُنجِعَ بِهٖ وعَنهُ: ہضم ہونا اور موٹا ہونا۔
النَّجعُ: بالوں کا بنا ہوا خیمہ ج نُجُوعٌ۔
النُّجعَةُ: چراگاہ کی تلاش۔ یہ نُجُوعٌ کا اسم ہے۔ کہا جاتا ہے "خَرَجُوا لِلنُّجعَةِ" لوگ چراگاہ کی تلاش میں نکلے و"فُلَانٌ نُجعَتِی" فلاں میری جائے امید ہے۔ ج نُجَعٌ۔
النَّاجِعُ: چراگاہ کی تلاش کرنے والا۔ ج نَاجِعَةٌ ونَوَاجِعُ۔ مَاءٌ نَاجِعٌ: خوشگوار پانی۔
النُّجَاعُ: شُجَاعٌ کا تابع ہے۔ کہا جاتا ہے "شُجَاعٌ نُجَاعٌ" بہت دلیر۔
النَّجُوعُ: آٹا ملا ہوا پانی جو اونٹ کو پلایا جاتا ہے۔ نَجُوعُ الصَّبِیِّ: دودھ۔ مَاءٌ نَجُوعٌ: خوشگوار صاف پانی۔
النَّجِیعُ: فائدہ مند ...... مِنَ الطَّعَامِ او الشَّرَابِ: نافع بدن کھانا یا پانی ...... مِنَ الدَّمِ: سیاہی مائل خون۔ مَاءٌ نَجِیعٌ: خوشگوار پانی۔
المَنجَعُ والمُنتَجَعُ والمُستَنجَعُ: وہ مقام جہاں گھاس کے لئے لوگ جائیں۔
نَجَفَ (ن) نَجفًا النَّجِیفَ: تراشنا۔ صفت

مفعول نَجِيف ومَنجُوف ...... الشَّجَرَةَ : درخت کو جڑ سے کاٹنا ...... الشَّاةَ : بکری کا سارا دودھ دوہ لینا۔

نَجَفَ لِفُلانٍ نُجفَةً مِنَ اللَّبَنِ : کسی کے لئے تھوڑا سا دودھ علیحدہ کرنا۔ نَجَفَتِ الرِّيحُ الْكَثِيبَ او الرَّمْلَ : ہوا کا ریت کے تودہ یا ریت کو اڑا دینا۔

اِنْتَجَفَ واسْتَنْجَفَ الشَّيْءَ : نکالنا۔ الرِّيحُ السَّحَابَ : ہوا کا بادل کو پانی سے خالی کر دینا ...... الشَّاةَ : بکری کا سارا دودھ دوہ لینا۔

النَّجَفُ ج نِجَافٌ والنَّجَفَة : ٹیلہ۔ وادی میں وہ جگہ جہاں پانی نہ چڑھے۔

النِّجَافُ : دروازہ کے اوپر کا چھجہ۔ نِجَافُ الغارِ : غار کے اوپر آگے کو نکلا ہوا پتھر۔

النَّجِيفُ : چوڑے پھل والا تیر۔ ج نُجُف.

المِنْجَفُ : زنبیل۔ ٹوکری۔

المَنْجُوفُ : مفع۔ چوڑے پھل والا تیر۔ اندر سے چوڑا برتن یا قبر۔

النُّجْفَة : تھوڑی چیز۔

نَجَلَ (ن) نَجْلاً الشَّيْءَ : ظاہر کرنا ...... الأَرْضَ : زمین جوتنا۔ نَجَلَهُ أَبُوهُ ونَجَلَ بِهِ : پیدا کرنا۔ نَجَلَتِ الأَرْضُ : زمین کا سرسبز ہونا۔ نَجَلَ فُلانًا : ٹھوکر مارنا یہاں تک کہ لڑھک جائے۔ ...... النَّاسَ : شرارت کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَنْ نَجَلَ النَّاسَ نَجَلُوهُ" جو لوگوں کو عیب لگاتا ہے لوگ اسے عیب لگاتے ہیں۔ جو لوگوں کو گالی دیتا ہے لوگ اسے گالی دیتے ہیں ونَجَلَ الْجِلْدَ عَنِ الْمَذْبُوحِ : دونوں پچھلی ٹانگوں کے درمیان کھال کاٹ کر سر کی طرف سے کھینچ لینا۔ کھال کو مَنجُول کہتے ہیں۔

نَجَلَ (ض) نَجْلاً الشَّيْءَ وبالشَّيْءِ : پھینکنا۔ ہ بالرُّمْحِ : نیزہ مارنا ...... الصَّبِيُّ اللَّوْحَ : بچہ کا تختی کو مٹانا ...... الرَّجُلُ : تیز چلنا۔

نَجِلَ (س) نَجَلاً الرَّجُلُ : بڑی اور خوبصورت آنکھوں والا ہونا۔ صفت أَنْجَلُ ج نُجْلٌ ونِجَالٌ : آنکھ کی صفت۔ نَجْلاءُ ج نُجْل.

أَنْجَلَ الدَّابَّةَ. نَجِيل (ایک قسم کی ترش گھاس) چرنے کے لئے چھوڑنا۔

تَنَاجَلَ الْقَوْمُ : جھگڑا کرنا۔ نسل پیدا کرنا۔

اِنْتَجَلَ الأَمْرُ : ظاہر ہونا اور گزرنا۔

اِسْتَنْجَلَ الْمَكَانُ : کسی جگہ سے پانی کا بکثرت رسنا ...... فُلانٌ النَّزَّ (زمین سے) سونا نکالنا۔

النَّجْلُ : مص۔ اولاد۔ نسل اور کہا جاتا ہے "هُوَ كَرِيمُ النَّجْلِ" وہ کریم الاصل و شریف الطبع ہے والد۔ ج أَنْجَال. النَّجْلُ : عمل۔ بڑی جماعت۔ سڑک۔ بہنے والا پانی۔ زمین سے رسنے والا پانی ج نِجَال وأَنْجَال.

النَّاجِلُ : فا۔ شریف النسل (انسان یا حیوان) مؤنث نَاجِلَة. ج نَاجِلات ونَوَاجِل. النَّوَاجِل : نَجِيل (ایک قسم کی ترش گھاس) کے چرنے والے اونٹ۔

الأَنْجَلُ : کشادہ لمبا چوڑا۔ ج نُجْلٌ ونِجَالٌ مؤنث نَجْلاءُ ج نُجْل کہا جاتا ہے "طَعَنَهُ طَعْنَةً نَجْلاءَ" اس نے اسے کشادہ زخم کرنے والا نیزہ مارا۔

النَّجِيلُ : ایک قسم کی ترش گھاس۔ اسی گھاس کی ٹوٹی ہوئی پتیاں۔ ج نُجُل.

النَّجِيلِيَّاتُ : جو گندم وغیرہ کی فصلیں جن کی بالی کھول دار اور سیدھی ہو۔

المِنْجَلُ : درانتی۔ ج مَنَاجِل.

المِنْجَلُ : گنجان کھیتی۔ بہت اولاد والا۔ ماہر اونٹ ہانکنے والا۔ اور کہا جاتا ہے "سِنَانٌ مِنْجَلٌ" چوڑا زخم کرنے والا بھالا۔

نَجَمَ (ن) نُجُومًا الشَّيْءُ : ظاہر ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَجَمَتِ الْكَوَاكِبُ" ستارے طلوع ہوئے۔ ونَجَمَ النَّبْتُ : سبزی اُگی۔ ونَجَمَ السِّنُّ او الْقَرْنُ : دانت یا سینگ نکل آئے۔ او "نَجَمَ فِي بَنِي فُلانٍ شَاعِرٌ او فَارِسٌ" بنو فلاں میں بے مثال شاعر یا شہسوار ظاہر ہوا ...... كَذَا عَنْ كَذَا : فلاں چیز سے ایسا نتیجہ برآمد ہوا ...... فُلانٌ الدَّيْنَ : قسطوں میں ادا کرنا ...... السَّهْمُ او الرُّمْحُ : تیر یا نیزے کا پار ہو جانا۔

نَجَّمَ : احوالِ عالم معلوم کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھنا ...... الدَّيْنَ : قرض کو قسطوں میں ادا کرنا ...... عَلَيْهِ الدِّيَةَ : دیت کی قسط مقرر کرنا۔

أَنْجَمَ الشَّيْءُ : ظاہر ہونا۔ أَنْجَمَتِ السَّمَاءُ : آسمان پر تاروں کا کھل جانا۔ أَنْجَمَ الشِّتَاءُ او الْبَرْدُ : جاڑے اور سردی کا ختم ہونا ...... الرَّجُلُ عَنِ الأَمْرِ : چھوڑنا۔ أَنْجَمَتِ الْحَرْبُ : لڑائی کا ختم ہونا۔

اِنْتَجَمَ الْبَرْدُ والشِّتَاءُ : جاڑے یا سردی کا گزر جانا۔ ختم ہونا۔

تَنَجَّمَ : احوالِ عالم معلوم کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھنا۔

النَّجْمُ ج نُجُومٌ وأَنْجُمٌ وأَنْجَامٌ ونُجُمٌ : ستارہ اور ثریا پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ادائیگی قرض کا مقررہ وقت۔ وقت مقررہ پر ادا کی ہوئی قسط۔ کہا جاتا ہے "جَعَلْتُ مَا لِي عَلَيْهِ نُجُومًا مُنَجَّمَةً يُؤَدِّي كُلَّ نَجْمٍ مِنْهَا فِي وَقْتِ كَذَا" میں نے اس پر قسط مقرر کر دی کہ ہر قسط فلاں وقت میں ادا کرے۔

النَّجْمُ : بیل۔ بغیر تنہ کے نباتات۔ اصل کہا جاتا ہے "هٰذَا الْحَدِيثُ لا نَجْمَ لَهُ" اس بات کے لئے کوئی اصل نہیں۔

النَّجْمَةُ : ستارہ اور یہ نجم سے خاص ہے كلمة (...... والنَّجْمَة) دو گھاسوں کے نام۔ النَّجْمَةُ : ایک بیل ہے جو زمین پر پھیلتی ہے اور کہا گیا ہے کہ "ثَيِّل" اور "نَجْمَة" اور "عِكْرِش" ایک ہی چیز کے نام ہیں "ذُو النَّجْمَةِ" گدھا۔

النَّجِيمُ مِنَ النَّبَاتِ : تازہ گھاس۔

النَّجَّامُ والمُنَجِّمُ والمُتَنَجِّمُ : نجومی۔

المَنْجَمُ : نکلنے کی جگہ۔ معدن۔ واضح

راستہ۔

اَلْمِنْجَم: ترازو کی لوہے کی ڈنڈی۔

نَجْنَجَ نَجْنَجَةً فِي رَأْيِهِ: متحیر ہونا۔ مضطرب ہونا...... عَيْنُهُ: دھنسی ہوئی آنکھ ہونا...... اَلْاِبِلَ: اُونٹ کو چراگاہ سے روکنا۔ پانی سے واپس کرنا...... فُلَانًا عَنْهُ: منع کرنا...... اَلشَّيْءَ: حرکت دینا...... اَلْاَمْرَ: پختہ ارادہ نہ کرنا۔

تَنَجْنَجَ الرَّجُلُ: متحیر ہونا...... اَلشَّيْءُ: ہلنا۔

نَجِهَ (ف) نَجْهًا وانتجه وتَنَجَّهَ الرَّجُلَ: بُری طرح سے ہٹانا۔ بُری صورت سے پیش آنا۔ نَجِهَ عَلَى الْقَوْمِ: ظاہر ہونا...... اَلْبَلَدَ: شہر میں داخل ہونا اور ناپسند کرنا۔

نَجَا يَنْجُوْ نَجَاةً وَنَجَاءً وَنَجْوًا وَنَجَايَةً مِنْ كَذَا: نجات پانا۔ رہائی پانا۔

نَجَا يَنْجُوْ نَجَاءً: تیز چل کر آگے بڑھنا (...... نَجْوًا) اَلشَّجَرَةَ: درخت کاٹنا...... اَلصَّبِيُّ: بچے کا پاخانہ کرنا...... فُلَانًا: رہائی دینا۔ چھڑانا...... اَلدَّوَاءَ: دوا پینا...... اَلنَّجْوُ مِنَ الْبَطْنِ: پاخانہ نکلنا (...... نَجْوًا وَنَجًا) اَلْجِلْدَ عَنِ الذَّبِيْحَةِ: کھال اتارنا (...... نَجْوًا وَنَجْوَى وَنَاجَى مُنَاجَاةً وَ نِجَاءً) الرَّجُلَ: سرگوشی کرنا۔ اسم النَّجْوَى.

نَجَّى تَنْجِيَةً الرَّجُلَ مِنْ كَذَا: رہائی دلانا۔ بلند زمین میں چھوڑنا۔

اَنْجَى الرَّجُلَ: رہائی دلانا...... الرَّجُلُ: پاخانہ کرنا...... فُلَانًا غُصْنًا: کسی کے لئے ٹہنی کاٹنا...... اَلْجِلْدَ: کھال اتارنا...... اَلنَّخْلَةُ: پکی کھجوروں والا ہونا...... اَلرَّجُلُ: پسینہ نکلنا اور کہا جاتا ہے "شَرِبَ دَوَاءً فَمَا اَنْجَاهُ" اس نے دوا پی فائدہ نہیں ہوا۔

تَنَجَّى: بلند زمین ڈھونڈنا۔

تَنَاجَى تَنَاجِيًا الْقَوْمُ: سرگوشی کرنا۔

اِنْتَجَى الْقَوْمُ: سرگوشی کرنا...... اَلرَّجُلَ: سرگوشی کے لئے خاص کرنا۔ رازدار بنانا۔

اِسْتَنْجَى مِنْ كَذَا: رہائی پانا...... اَلشَّجَرَةَ: درخت کو جڑ سے کاٹنا...... اَلشَّيْءَ مِنْ فُلَانٍ: چھڑوانا...... اَلرَّجُلُ: پاخانہ کرنے کے بعد دھونا ڈھیلے سے پونچھنا...... اَلثَّمَرَ: پھل چننا...... اَلْقَوْمُ: تر کھجوریں حاصل کرنا یا کھانا...... اَلرَّجُلُ: تیز چلنا۔ شکست کھانا۔

اَلنَّاجِي: فا۔ مؤنث۔ نَاجِيَةٌ ج نَوَاجٍ وَنَاجِيَاتٌ. اَلنَّاجِيَةُ: تیز رفتار اُونٹنی۔ کہا جاتا ہے "قَطَعَ الْمَكَانَ بِنَوَاجٍ سَرِيْعَةِ الْاِيْغَالِ" اس نے جگہ کو تیز رفتار اُونٹنیوں سے طے کیا۔

اَلنَّجَا: لاٹھی۔ لکڑی۔ ہودج کی لکڑی۔ کھال۔

النَّجْوُ والنَّجَا والنَّجَاةُ والنَّجَاءُ: رہائی۔ کہا جاتا ہے "اَلنَّجَاءَ كَ النَّجَاءَ كَ وَالنَّجَاكَ وَالنَّجَاكَ" یعنی جلدی کر۔ جلدی کر اور یہ باب اغراء سے ہے اور فعل محذوف سے منصوب ہے اور اس کی تقدیر "اِلْزَمِ النَّجَاءَ" ہے اور کاف حرف خطاب ہے۔

اَلنَّجْوُ: مص۔ پاخانہ یا گوز۔ دو آدمیوں کے درمیان بھید۔ ج نِجَاءٌ: بادل جو پانی برسا چکا ہو۔ ج نُجُوٌّ.

اَلنَّجْوَى: اسم ہے مناجات کا۔ بھید۔ سرگوشی کرنے والے اور یہ وصف بالمصدر ہے اس میں واحد جمع برابر ہیں۔ کہا جاتا ہے "هُمْ نَجْوَى النَّجْوَى" خراج۔ محصول۔ ج نَجَاوَى.

اَلنَّجَاةُ: مص۔ رہائی۔ بلند زمین۔ حسد۔ لالچ۔ سانپ کی چھتری۔ ٹہنی۔ ج نَجًا.

اَلنَّجْوَةُ: اسم مرۃ۔ بلند زمین۔ ج نِجَاءٌ. کہا جاتا ہے "اِنَّهُ مِنَ الْاَمْرِ بِنَجْوَةٍ" وہ اس کام سے پاک صاف ہے۔

اَلنَّجَاوَةُ: زمین کی گنجائش۔

اَلنَّجِيُّ: بھید۔ جس سے رازداری کی بات کی جائے۔ بات کرنے والا۔ حدی پڑھنے والے کی آواز۔ بلند آواز سے جانور کو ہانکنے والا۔ تیز۔ کہا جاتا ہے "بَعِيْرٌ نَجِيٌّ" تیز رفتار اونٹ۔ اور کہا جاتا ہے "بَاتَتْ فِيْ صَدْرِهِ نَجِيَّةٌ قَدْ اَسْهَرَتْهُ" اس کے سینے میں غم رہا جس نے اسے بیدار رکھا۔

اَلْمَنْجَى: نجات کی جگہ۔ بلند زمین۔ ج مَنَاجٍ.

اَلْمَنْجَاةُ: باعث نجات۔ ج مَنَاجٍ کہا جاتا ہے "اَلصِّدْقُ مَنْجَاةٌ" سچائی باعث نجات ہے۔

نَحَّ (ض) نَحِيْحًا الرَّجُلُ: سینہ میں آواز گڑگڑانا۔

نَحَّ (ن) نَحًّا الْجَمَلَ: تیز چلنے پر اُکسانا۔

اَلنَّحَاحَةُ: سخاوت۔ بخل (ضد)

اَلنَّحِيْحُ: مص بخیل۔ کہا جاتا ہے فلانٌ شَحِيْحٌ نَحِيْحٌ: فلاں حریص و بخیل ہے۔

نَحَبَ (ف ض) نَحْبًا وَنَحِيْبًا الرَّجُلُ: رونے میں آواز بلند کرنا (...... نَحْبًا) بِكَذَا: شرط لگانا۔

نَحَبَ (ض) نَحْبًا وَنُحَابًا الْبَعِيْرُ: کھانسنا۔

نَحَبَ (ن) نَحْبًا وَنَحَّبَ الرَّجُلُ: نذر ماننا۔

نَحَبَ وَنَحَّبَ الْقَوْمُ فِي سَيْرِهِمْ: جلدی سے چلنا۔ نَحَبَ عَلَى الشَّيْءِ: مشغول ہونا۔ ٹوٹ پڑنا۔

نَاحَبَهُ مُنَاحَبَةً: مفاخرت کرنا...... هُ عَلَى كَذَا: شرط لگانا...... هُ اِلَى فُلَانٍ: فیصلہ کے لئے جانا۔

تَنَاحَبَ الْقَوْمُ: جنگ وغیرہ کے لئے وقت معین کرنا۔

اِنْتَحَبَ: بہت رونا۔ زور سے لمبے لمبے سانس لینا۔ پھوٹ کر رونا۔

اَلنَّحْبُ: مص۔ سخت گریہ۔ کھانسی۔ نحی۔ موت۔ مدت۔ وقت۔ بڑا خطرہ۔ ہمت۔ نفس۔ نیند۔ موٹاپا۔ بڑے جسم کا اونٹ۔

حاجت ۔ ذیل ۔ جوا ۔ تیز چال ۔ یا آہستہ چال ۔ نذر ۔ کہا جاتا ہے "قَضٰی فُلَانٌ نَحْبَهٗ" فلاں نے اپنی نذر پوری کردی ۔ یعنی مرگیا گویا کہ موت اس کے ذمہ نذر تھی ۔

النُّحْبَة: قرعہ ۔

المُنْجِب: فا ۔ مَسِيْرٌ مُنْجِبٌ: تیز چال ۔

نَحَتَ (ض ن) ونَحِتَ (س) نَحْتًا العُوْدَ: لکڑی چھیلنا ...... الحَجَرَ: پتھر کو ہموار کرنا ...... الخَشَبَةَ: لکڑی چھیل کر ہموار کرنا ...... هٗ: پچھاڑنا ...... السَّفَرُ البَعِيْرَ: دبلا کرنا ...... الجَبَلَ: پہاڑ کھودنا ...... الكَلِمَةَ: دو یا زائد کلمات سے ایک کلمہ بنایا جیسے صَهْصَلِقٌ. صهل وصلق: سے بَسْمَلَةٌ. بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم سے ۔ حَوْقَلَةٌ لا حول ولا قوّة الّا باللّٰه سے ۔ فَذْلَكَةٌ فَذٰلِكَ كَذَا وكَذَا: سے نَحَتَهٗ بِالعَصَا: لاٹھی مارنا ...... هٗ بِلِسَانِهٖ: غیبت کرنا ۔ ملامت کرنا ۔ گالی دینا ...... عِرْضَهٗ: طعن کرنا ۔ بے آبروئی کرنا ...... اَثْلَتَهٗ وفِي اَثْلَتِهٖ: مذمت کرنا ۔ حسب میں طعن کرنا اور کہا جاتا ہے "نُحِتَ فُلَانٌ عَلَى الكَرَمِ" یعنی فلاں شخص فیاض پیدا کیا گیا ہے ۔

نَحِتَ (ف) نَحْتًا: چڑچڑا ہونا ۔

اِنْتَحَتَ مِنَ الخَشَبَةِ مَا يَجْعَلُهٗ فِي النَّارِ: آگ میں ڈالنے کے لئے چھپٹیاں کاٹنا وانْتَحَتَتِ الخَشَبَةُ: لکڑی کا چھپٹیاں ہونا ۔

النَّحْتُ: مص (...... والنَّحَاتُ والنَّحِيْتَةُ) طبیعت ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ كَرِيْمُ النَّحِيْتَةِ" وہ کریم الطبع ہے ۔

النَّحِيْتَة: چڑچڑ ۔

النُّحَاتَة: تراشہ ۔ چھیلن ۔ وہ ریزے جو کاٹنے سے گریں ۔

النَّحَّات: سنگ تراش ۔ بہت چھیلنے والا ۔

النَّحِيْت: مص ۔ چھیلا ہوا ۔ گریہ وزاری ۔ چڑچڑ ۔ دبلا اونٹ ۔ ردی چیز ۔ ...... فی قوم میں اجنبی ...... مِنَ الحَوَافِرِ: کنارے گھسا ہوا کھر ۔

المِنْحَتُ ج مَنَاحِتُ والمِنْحَاتُ ج مَنَاحِيْتُ: لکڑی تراشنے کا آلہ ۔ بسولہ ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ مَنْحَتِ صِدْقٍ" وہ خالص اصل سے ہے "وَهُمْ كِرَامُ المَنَابِتِ والمَنَاحِتِ" وہ لوگ فیاض و اصل خاندان سے ہیں ۔

نَحَرَ (ف) نَحْرًا وتَنْحَارًا. البَهِيْمَةَ: سینہ پر مارنا ۔ ذبح کرنا ...... فلانًا: مقابلہ کرنا ۔ کہا جاتا ہے "نَحَرَ بَيْتِيْ بَيْتَهٗ" میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے "وَنَحَرَ الاُمُوْرَ عِلْمًا" یعنی اس نے معاملات کو مضبوط طریقے سے کیا ۔ الصَّلٰوةَ: اول وقت میں نماز پڑھنا ...... المُصَلِّي فِي الصَّلٰوةِ: سینہ نکال کر کھڑا ہونا ۔

ناحَرَهٗ مُنَاحَرَةً: جھگڑا کرنا ۔

تَنَاحَرَ القَوْمُ عَلَى كَذَا: جھگڑا کرنا ۔ تَنَاحَرَتِ الدَّارَانِ: ایک دوسرے کے مقابل ہونا ...... القَوْمُ عَنِ الطَّرِيْقِ: راستہ سے تجاوز کرنا ۔ ہٹ جانا ...... عَلَى الطَّرِيْقِ وغَيْرِهٖ: پے در پے آنا ۔

اِنْتَحَرَ الرَّجُلُ: خودکشی کرنا ...... القَوْمُ عَلَى الاَمْرِ: جھگڑا کرنا ۔ اِنْتَحَرَ السَّحَابُ: بہت پانی لے کر اٹھنا ...... هٗ بِالعَصَا: مارنا ۔

النَّحْرُ: مص ۔ سینہ کا بالائی حصہ ۔ ج نُحُوْرٌ کہا جاتا ہے "قَعَدَ فِي نَحْرِ فُلَانٍ" یعنی اس نے فلاں کا مقابلہ کیا ۔ "نَحْرُ النَّهَارِ اَوِ الشَّهْرِ" دن یا مہینے کا ابتدائی حصہ ۔ يَوْمُ النَّحْرِ: ماہ ذی الحجہ کا دسواں دن ۔

النَّحِر: حاذق ۔ ماہر ۔ سمجھدار ۔ دانا بینا ۔

النَّاحِر: فا ۔ النَّاحِرَانِ: سینہ کی دو رگوں کا نام ۔

النَّاحِرَة. النَّاحِر کا مؤنث ۔ مہینہ کا پہلا دن یا آخری دن یا آخری رات ۔ ج نَوَاحِرُ و نَاحِرَاتٌ. النَّاحِرَتَانِ: سینہ کی دو رگوں کا نام ۔

النَّحُوْر: ذبح کرنے والا ۔

النِّحْرِيْر: حاذق ۔ سمجھدار ۔ عقلمند ۔ ج نَحَارِيْرُ.

النَّحِيْر: ذبح کیا ہوا ۔ ج نَحْرٰى ونُحَرَاءُ ونَحَائِرُ.

النَّحِيْرَة. نَحِيْر: کا مؤنث ۔ طبیعت ...... مِنَ الشَّهْرِ: مہینے کا پہلا دن یا آخری دن یا آخری رات ۔ ج نَحَائِرُ.

المَنْحَر: حلق میں ذبح کرنے کی جگہ ۔ مقام ذبح ۔

المُنْتَحَر: کشادہ راستہ ۔

المِنْحَار: کریم ۔ فیاض ۔ بہت ذبح کرنے والا ۔ مہمان نواز ۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ لَمِنْحَارٌ بَوَائِكَهَا" وہ موٹے اونٹوں کو بہت ذبح کرنے والا ہے یعنی بڑا مہمان نواز ہے ۔

المَنْحُوْر: سینہ کا بالائی حصہ ۔ ج مَنَاحِيْرُ.

نَحَزَهٗ (ف) نَحْزًا: دفع کرنا ۔ ہٹانا ۔ چبھونا ۔ ہاون میں کوٹنا ...... بِرِجْلِهٖ: ٹھوکر مارنا ...... فِي صَدْرِهٖ.

نَحِزَ ونَحُزَ (ک) ونَحِزَ (س) نَحْزًا ونُحِزَ البَعِيْرُ: پھیپھڑے کی بیماری والا ہونا ۔ صفت نَحِزٌ ونَاحِزٌ ونَحِيْزٌ ومَنْحُوْزٌ.

نَحِزَ (س) نَحْزًا. الرَّجُلُ: کھانسنا ۔

اَنْحَزَ القَوْمُ: پھیپھڑے کی بیماری والے اونٹوں کا مالک ہونا ۔

النُّحَاز: اونٹوں کی ایک بیماری جو پھیپھڑے میں ہوتی ہے ۔ جس کی وجہ سے بہت کھانستے ہیں (...... والنِّحَاز) اصل ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ كَرِيْمُ النِّحَازِ" وہ کریم الاصل ہے ۔

النَّحِيْزَة: طبیعت ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ كَرِيْمُ النَّحِيْزَةِ" وہ کریم الطبع ہے ۔ تخت راستہ ۔ بڑے راستہ سے نکلا ہوا چھوٹا راستہ ۔ ج نَحَائِزُ.

المِنْحَاز: ہاون ۔ اوکھلی ۔

نَحَسَ (ف) نَحْسًا ونَحُسَ (ک) نَحَاسَةً ونُحُوْسَةً طَالِعُ الاِنْسَانِ: بدقسمت ہونا ۔ منحوس ہونا ۔ صفت نَحْسٌ ونَحِسٌ

ومنخوس اور کہا جاتا ہے "یوم نحس ونحس وناحس ونحیس وایام نواحس ونحسات ونحسات" نامبارک دن۔

نحسہ (ف) نحسا: ظلم کرنا۔

انحست النار: آگ کا زیادہ دھوئیں والی ہونا۔

نحس الاخبار: تجسس کرنا۔ سن گن لینا۔

تنحس الرجل: بھوکا ہونا...... لشرب الدواء: دوا پینے کے لئے بھوکا رہنا (...... واستنحس) الاخبار وعنھا: تجسس کرنا اور حقیقت دریافت کرنا۔

تناحس وانتحس فلانٌ: اوندھا گرنا۔

عام ناحس: خشک سال۔ ج نواحس۔

النحس: مص نامبارک۔ منحوس۔ کہا جاتا ہے یوم نحس وایام نحس: نامبارک دن ج نحوس وانحس. النحس: مشقت و تکلیف۔ ایسا معاملہ جس کا کوئی حل نظر نہ آئے۔ ٹھنڈی پچھوائی ہوا۔ اطراف آسمان میں غبار۔ النحسان: زحل اور مریخ السعدان: مشتری اور زہرہ۔

النحس: مہینہ کی انیسویں بیسویں اکیسویں رات جن کو ظلم بھی کہتے ہیں۔

النحاس. بتثلیث النون: تانبا۔ آگ۔ دھواں بغیر شعلہ کے۔ طبیعت۔ کہا جاتا ہے "ھو کریم النحاس" وہ فیاض طبیعت کا ہے۔ ہر چیز کا اصل۔ چنگاری جو لوہے وغیرہ کو کوٹتے وقت جھڑے۔

النحاس: ٹھٹھیرا۔ تانبے کا کام کرنے والا۔

المناحس: نامبارک ومنحوس چیزیں۔ باعث نحوست امور۔

النحاشۃ: جلی ہوئی روئی۔

نحصت (ف) نحوصا الناقۃ: اونٹنی کا بہت موٹا ہونا۔ یا موٹائی کی وجہ سے حاملہ نہ ہونا۔ صفت نحوص ونحیص. ج نحص ونحائص.

النحص: دامنِ کوہ۔ المنحاص: دبلی پتلی لمبی عورت۔

نحض (ف ض) نحضا اللحم: گوشت اتارنا...... فلانًا: اصرار سے سوال کرنا...... العظم: ہڈی سے سب گوشت اتار لینا...... السنان: بھالا تیز کرنا...... ہ الدھر: نقصان پہنچانا۔

نحض (ف) نحوضا ونحض وانتحض: دبلا ہونا۔ کم گوشت والا ہونا۔ صفت نحیض ومنحوض.

نحض (ک) نحاضۃ: موٹا ہونا۔ زیادہ گوشت والا ہونا۔ صفت نحیض ومنحوض.

انتحض الشیٔ: بمعنی نحض الشیٔ.

النحض: مص۔ موٹا گوشت۔ ج نحاض ونحوض.

النحضۃ: گوشت یا موٹے گوشت کا بڑا ٹکڑا۔

نحط (ض) نحطا ونحیطا الفرس: گھوڑے کا تھکن سے ہنہنانا (...... نحیطا) لمبے لمبے سانس لینا (...... نحطا) السائل: مانگنے والے کو سوال کے وقت جھڑک دینا۔

الناحط: فا۔ سخت کھانسی والا۔

النحط والنحاط والنحیط: سینے میں رونے کی دبی ہوئی آواز۔

النحطۃ: اسم مرۃ۔ اونٹ اور گھوڑوں کی ایک بیماری جو سینے میں ہوتی ہے اور جس سے بہت کم بچتے ہیں۔

المنحطۃ والمنحوطۃ: سینہ کی بیماری والا اونٹ یا گھوڑا۔

النحاط: متکبر۔ مغرور۔

نحف (س) ونحف (ک) نحافۃ: لاغر ہونا یا خلقۃ: دبلا ہونا۔ صفت نحف ج نحفون ونحیف ج نحفاء ونحاف ومنحوف.

انحفہ: لاغر کرنا۔ دبلا کرنا۔

نحل (ف ن) ونحل (س) ونحل (ک) ونحولا: بیماری یا تھکن سے دبلا ہونا۔

نحل (ف) نحلا الرجل: دینا...... المرأۃ: مہر دینا۔ اسم النحلۃ (...... نحلا) القول: غلط بات منسوب کرنا...... زیدا: گالی دینا...... ہ المرض: لاغر کرنا۔

نحل الشاعر قصیدۃ: دوسرے کا قصیدہ منسوب کیا جانا۔

انحل ونحل فلانا ماءً: دینا...... ہ مالا: دینے کے لئے خاص کرنا۔ انحلہ الھم او المرض: غم یا بیماری کا کسی کو لاغر کرنا۔

انتحل وتنحل مذھب کذا او قبیلۃ کذا: منسوب ہونا۔ انتحل وتنحل الشعر او القول: دوسرے کے شعر یا قول کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

النحل: شہد کی مکھیاں۔ واحد نحلۃ.

النحل: لاغر ودبلا۔ عطیہ۔ بخشش۔ نیا چاند۔ کہا جاتا ہے "اھلۃ نحل".

النحل والنحلی والنحلان: عطیہ۔ ہبہ۔

النحلۃ والنحلۃ: عطیہ۔ ہبہ۔ عورت کو مہر دینا۔ دعویٰ۔ مذہب۔ دین۔ ج نحل ونحل کہا جاتا ہے "ما نحلتک" یعنی تمہارا دین کیا ہے۔

النحل. النحلۃ: لاغری۔

الناحل: فا۔ باریک۔ کہا جاتا ہے "سیف ناحل" یعنی باریک تلوار "وجمل ناحل" یعنی لاغر اونٹ۔ ج نحول (جیسے شاہد ومشہود)

الناحلۃ. الناحل: کا مؤنث۔ ج نواحل.

النواحل: وہ تلواریں جن کی دھاریں کثرت استعمال سے پتلی ہوگئی ہوں۔

النحیل: دبلا۔ ج نحلی.

نحم (ض) نحما ونحیما ونحمانا الرجل: کھنکھارنا۔

الاسد: شیر کا گونجنا۔

انتحم علی کذا وکذا: پختہ ارادہ کرنا۔

النحام: سرخ رنگ اور لمبی گردن اور ٹیڑھی چونچ والی مرغابی۔ واحد نحامۃ.

النَحْمَةُ: کھانسی۔

النَحِیْم: پیٹ کی گڑگڑاہٹ۔

رَجُلٌ نَحِمٌ: پیٹ کی گڑگڑاہٹ والا مرد۔

النَحّام: بہت پیٹ کی گڑگڑاہٹ والا۔ شیر۔ بخیل۔

نَحْنُ: ہم۔ جمع متکلم کی ضمیر۔

نَحْنَحَ وتَنَحْنَحَ الرَّجُلُ: گلا صاف کرنا۔ کھنکھارنا۔ سینے سے آواز نکالنا۔ نَحْنَحَ فلانًا: بری طرح سے ہٹانا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَنَا بِمُنَحْنَحِ النَّفْسِ عَنْ كَذَا" میرا جی اس سے خوش نہیں۔

النَحَانِحَة: بخیل وکمینے۔

نَحَا يَنْحُو نَحْوًا الشَّيْءُ: قصد کرنا۔ نَحَا نَحْوَ فُلَانٍ: پیروی کرنا۔ نَحَا بَصَرَهُ اِلَيْهِ: کسی کی طرف نگاہ پھیرنا...... الرَّجُلُ: اپنی دو جانبوں میں سے ایک جانب جھکا ہوا ہونا ...... فُلَانًا عَنْهُ: پھیرنا۔ ہٹانا ...... الشَّيْءُ: جھکانا۔

نَحَّى تَنْحِيَةً الرَّجُلَ عَنْ مَوْضِعِهِ: ہٹانا۔ معزول کرنا۔ علیحدہ کرنا۔

نَاحَاهُ مُنَاحَاةً: باہم ایک دوسرے کی جانب ہونا۔

اَنْحَى اِنْحَاءً: اعتماد کرنا۔ کسی جانب جھکنا ...... عَلَى فُلَانٍ ضَرْبًا: متوجہ ہونا ...... بَصَرَهُ عَنْهُ: نگاہ پھیر لینا ...... عَلَيْهِ: اعتماد کرنا۔

اِنْتَحَى اِنْتِحَاءً الشَّيْءَ او الرَّجُلَ: قصد کرنا ...... لَهُ: اعتماد کرنا اور جھکنا ...... البَعِيْرُ عَلَى شِقِّهِ الاَيْسَرِ: اونٹ کا بائیں جانب جھکنا۔

تَنَحَّى عَنْ مَوْضِعِهِ: جدا ہونا ...... لِلشَّيْءِ: اعتماد کرنا ...... الرَّجُلُ: کلام میں اعراب استعمال کرنا۔

النَّحْو: جانب۔ جہت۔ راستہ۔ مثل۔ مقدار۔ قصد و ارادہ اور بطور ظرف و اسم مستعمل ہوتا ہے ج اَنْحَاء۔ وعِلْمُ النَّحْوِ: وہ علم جس میں کلمات عرب کے احوال مثل اعراب دینا و ترکیب و افراد سے بحث کی جائے اور اس علم کا نام علم نحو اس وجہ سے ہے کہ متکلم عرب کے طریقے پر چلتا ہے۔ ج اَنْحَاء ونُحُوٌّ اور تصغیر نُحَيَّة جیسے دَلْوٌ ودُلَيَّة۔

النَّحْوِيُّ: علم نحو کا جاننے والا۔ ج نَحْوِيُّوْنَ.

النَّاحِي: فا۔ علم نحو کا جاننے والا۔ ج نُحَاة.

النَّاحِيَة: جانب وجہت۔ ج نَاحِيَات ونَوَاحٍ وانْحِيَة.

نَخَى يَنْخَى ويَنْخِي نَخْيًا. اللَّبَنَ: دودھ بلونا۔ متھنا۔ مسکہ نکالنا ...... الشَّيْءَ: زائل کرنا ...... بِصَرَهُ اِلَيْهِ: نگاہ پھیرنا۔

نَخَاهُ يَنْخِيْهِ نَخْيًا: ایک گوشہ میں کرنا۔

اَنْخَى لَهُ السِّلَاحَ: ہتھیار سے مارنا ...... عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ: تلوار کے ساتھ متوجہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَنْخَى عَلَيْهِ بِاللَّوَائِمِ" وہ اس پر ملامت کے ساتھ متوجہ ہوا۔

نَخَّاهُ تَنْخِيَةً: زائل کرنا۔ جھکانا۔

تَنَخَّى تَنَخِّيًا: زائل ہونا۔ جھکنا۔

اِنْتَخَى فِي الْاَمْرِ: کوشش کرنا ...... فِي الشَّيْءِ: اعتماد کرنا۔

النَّخْي والنِّخْي والنُّخْي: گھی کی مشک۔ دودھ بلونے کا برتن۔ چوڑے پھل کا تیر۔ ج اَنْخَاء ونِخَاء ونُخِيّ.

النَّخِيَّة: ارادہ۔ نشانہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَخِيَّةُ الشَّدَائِدِ" فلاں سختیوں کا نشانہ ہے۔

المَنْخَاة: پانی بہنے کی بیچ دار جگہ۔ پانی لانے والے اونٹ کا راستہ۔ ج مَنَاخٍ. اَهْلُ الْمَنْخَاةِ: بیگانے لوگ۔

نَخَّ (ن) نَخًّا: تیز چلنا ...... الاِبِلَ: اونٹ کو تیز ہانکنا ...... الاِبِلَ وبِالاِبِلِ: اونٹ بٹھانے کے لئے اِخ اِخ یا نِخ نِخ کہنا۔

النَّخّ: مص۔ لمبا فرش۔ ج اَنْخَاخ.

النَّخَّة: اسم مرۃ۔ ہلکی بارش۔ کام کرنے والے بیل۔ باندی غلام۔ خبر جس کا سچ یا جھوٹ معلوم نہ ہو۔

النُّخَّة: کام کرنے والے بیل۔

النُّخّ والنُّخَاخَة: گودا۔ مغز۔

نَخَبَ (ن) نَخْبًا الشَّيْءَ: کھینچنا۔ عمدہ حصہ لینا۔ نَخَبَتِ النَّمْلَةُ: چیونٹی کا کاٹنا ...... الصَّقْرُ الصَّيْدَ: باز کا شکار کے دل کو نکال لینا۔

نَخِبَ (س) نَخَبًا: بزدل ہونا۔ صفت نَخْبٌ ونَخِبٌ ونَخَبٌّ ونَخِيْبٌ وانْخَبُ.

اَنْخَبَ الرَّجُلُ: بزدل بچہ پیدا کرنا۔ بہادر بچہ پیدا کرنا۔

اِنْتَخَبَ الشَّيْءَ: کھینچ کر نکالنا۔ چننا۔

النَّخْب: مص۔ بزدلی۔ دل کی کمزوری۔ بزدل۔ جام صحت اور عوام کہتے ہیں "شَرِبَ بِسِرِّهِ او عَلَى صِحَّتِهِ" (...... والنَّخْبَة) دُبر۔ النَّخْبَة: بزدل۔

النُّخْبَة والنُّخَبَة: چنا ہوا۔ ج نُخَب.

النُّخْبَة: منتخب لوگ۔ دوست کے جام صحت کا پینا۔ پلانا۔ ج نُخَبَات. النُّخَبَات: بزدل لوگ۔

النَّخِيْب: ج نُخُب والمَنْخُوْب واليَنْخُوْب: بزدل۔ بے دل۔

المَنْخُوْب: دبلا کم گوشت والا واليَنْخُوْب: لمبا۔

النِّخَاب: دل کی جھلی۔

المَنْخَبَة: حلقۂ دبر۔

المِنْخَاب: کمزور۔ ناکارہ۔ ج مَنَاخِيْب.

نَخَتَ (ن) نَخْتًا الطَّائِرُ الشَّيْءَ: پرندہ کا چونچ مارنا ...... القَوْلَ: انتہا تک پہنچانا ...... الشَّجَرَ: درخت کو جڑ سے اکھیڑنا۔

نَخَجَ (ض) نَخْجًا السَّيْلُ فِي سَنَدِ الْوَادِي: سیلاب کا وادی کے بلند کناروں سے ٹکرانا الدَّلْوَ وبِالدَّلْوِ فِي الْبِئْرِ: ڈول کو بھر جانے کے لئے کنوئیں میں ہلانا ...... الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

اِسْتَنْخَجَ الرَّجُلُ: سختی کے بعد نرم ہونا۔

النَّخِيْجَة: باریک مکھن جو مشک سے رس کر نکلے۔

تَنَخَّذَ: ناخدا ہونا۔ جہاز کا کپتان ہونا۔

نَاخُذَاة: جہاز کا کپتان۔ ج نَوَاخِذَة.

نَخَرَ (ض ن) نَخْرًا ونَخِيْرًا الاِنْسَانُ او

الدابّةَ: خرّاٹے لینا۔
نَخَرَ (ف) نَخرًا الحَالِبُ النّاقَةَ: دوہنے کے لئے نتھنوں میں انگلی ڈال کر کھجلانا۔
نَخِرَ (س) نَخَرًا العُوْدُ او العَظْمُ ونَخُوَةُ: لکڑی یا ہڈی کا بوسیدہ ہونا۔ ریزہ ریزہ ہونا۔ صفت نَاخِرَةٌ ونَخِرٌ.
نَخَّرَهُ: بوسیدہ کرنا۔ گفتگو کرنا۔
النُّخْرَةُ مِنَ الرِّيْحِ: ہوا کا تیز بہاؤ (...... والنُّخُرَةُ) ناک کا اگلا حصہ۔ ج نُخَر.
النّاخِر: فا۔ بوسیدہ۔ ریزہ ریزہ۔ حملہ کرنے والا سور۔ گدھا اور بقول بعض گھوڑا۔ ج نُخَّر: کہا جاتا ہے "مَابِالدَّارِ نَاخِرٌ" گھر میں کوئی نہیں۔
النّاخِرَة. النّاخِر: کا مؤنث۔ بوسیدہ ہڈیاں۔ گھوڑے یا گدھے۔
النَّخّار: بہت خراٹے لینے والا۔
النِّخْوَار: بزدل۔ کمزور۔ شریف۔ مغرور ج نَخَاوِرَةٌ.
المَنْخَر والمِنْخَر والمَنْخِر والمِنْخِر والمُنْخُر والمَنْخُوْر: ناک۔ نتھنا۔ ج مَنَاخِر ومَنَاخِيْر.
النَّخُوْر: اونٹنی کہ جب تک نتھنوں میں انگلی ڈال کر نہ کھجلائیں دودھ نہ دے۔
النَّخُوْرِيّ: چوڑے منھ والا۔ بڑے پیٹ والا۔
اِمْرَأَةٌ مِنْخَار: وہ عورت جو جماع کے وقت بہت خراٹے لے گویا دیوانی ہے۔
نَخْرَبَ الشَّجَرَةَ: درخت میں سوراخ کرنا۔
النُّخْرُوْب: سوراخ۔ پتھر کا شگاف۔ ج نَخَارِيْب. نَخَارِيْبُ النَّحْلِ: شہد کے چھتے کے خانے۔
نَخَزَهُ (ف) نَخْزًا. بِالْحَدِيْدَةِ: مارنا...... هُ بِكَلِمَةٍ: تکلیف پہنچانا۔
نَخَسَ (ف ن) نَخْسًا الدّابّةَ: جانور کے پہلو یا پچھلے حصہ پر لکڑی وغیرہ چبھو کر اکسانا ...... بِفُلانٍ: بھڑکانا۔ برانگیختہ کرنا......

البَكْرَةَ: چرخی میں پچڑ لگانا۔
نُخِسَ لَحْمُهُ: کم ہونا...... البَعِيْرُ: اونٹ کی دم کے قریب خارش ہونا۔ صفت مَنْخُوْس.
تَنَاخَسَتِ الغَنَمُ: بھیڑ بکری کا سردی کی وجہ سے ایک دوسرے سے گرمی حاصل کرنا۔
الغُدْرَانُ: تالابوں کا ایک دوسرے میں پانی پہنچانا۔
النّاخِس: فا اونٹ کی دم کے قریب خارش (...... والنَّخُوْس) جوان پہاڑی بکرا۔
النَّخِيْس: چرخی کہ اس کا سوراخ چوڑا ہوگیا ہو تو پچڑ لگا کر تنگ کر دیا جائے۔
النَّخِيْسه: بھیڑ بکری کا ملا ہوا دودھ۔ مکھن۔
النِّخَاس: چرخی کے سوراخ کو تنگ کرنے کا پچڑ۔ نِخَاسَا البَيْتِ: گھر یا خیمہ کے ستون۔
النِّخَاسَة: بمعنی نِخَاس (...... والنَّخَاسَة) غلاموں یا جانوروں کی بیع۔
النَّخَّاس: بہت چبھونے والا۔ غلاموں اور جانوروں کی تجارت کرنے والا۔
المِنْخَس: آنکس۔ مہمیز۔ ج مَنَاخِس کہا جاتا ہے "هُوَ ابْنُ نِخْسَةٍ" وہ حرامی بچہ ہے۔
نَخَشَهُ (ن) نَخْشًا: برانگیختہ کرنا۔ تکلیف دینا...... الشَّيْءُ: حرکت دینا......
الدّابّةَ: جانور کو تیز ہانکنا...... العُوْدَ: لکڑی چھیلنا۔
نَخَشَ (ف) نَخْشًا ونُخِشَ: دبلا ہونا۔
نَخِشَ (س) نَخَشًا الشَّيْءُ: کسی چیز کا نچلا حصہ بوسیدہ ہونا۔
النَّخْش اِلَى كَذَا: حرکت کرنا۔
تَنَخَّشَ: مص۔ مال کا ایک ٹکڑا۔
نَخَصَ (ف ن) نَخْصًا الرَّجُلُ: لاغر ہونا۔ جھریوں والا ہونا۔
نَخَصَهُ وانْتَخَصَهُ الكِبَرُ او المَرَضُ: لاغر کرنا۔ جھریوں والا ہونا۔
نَخِصَ (س) نَخَصًا وانْتَخَصَ لَحْمُهُ: کم گوشت ہونا۔
عَجُوْزٌ نَاخِصٌ: جھریوں والی بڑھیا۔

نَخَطَ (ن) نَخْطًا اِلَيْهِمْ: اچانک آنا۔
المُخَاطَ مِنْ اَنْفِهِ: ناک سے رینٹ صاف کرنا۔
نَخَطَ (ن) نَخِيْطًا لِفُلانٍ: گالی دینا۔ عیب ظاہر کرنا...... عَلَيْهِ: تکبر کرنا۔
اِنْتَخَطَهُ: مشابہ ہونا۔ اِنْتَخَطَ المُخَاطَ مِنْ اَنْفِهِ: ناک صاف کرنا۔
النَّخْط والنُّخْط: لوگ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِيْ اَيُّ النَّخْطِ هُوَ" میں نہیں جانتا کہ وہ کون آدمی ہے۔
النُّخْط: حرام مغز۔ بچہ دانی کی جھلی کا پانی۔
النُّخْط: بہادری کی وجہ سے نیزہ دے کھیلنے والے لوگ۔
نَخَعَ (ف) نَخْعًا الذَّبِيْحَةَ: ذبح کرنے میں چھری کو حرام مغز تک پہنچانا...... الاَمْرَ عِلْمًا: اچھی طرح سے آگاہ ہونا...... هُ الطّاعَةَ او النَّصِيْحَةَ: فرمانبرداری یا نصیحت یا خالص طریقے سے کرنا...... الرَّجُلُ: سینے یا ناک سے کسی چیز کو گرانا (...... نُخُوْعًا) لَهُ بِحَقِّهِ: اقرار کرنا۔
نَخِعَ (س) نَخَعًا العُوْدُ او النَّبَاتُ: لکڑی یا نباتات سے پانی نکلنا...... فُلانٌ بِحَقِّيْ: اقرار کرنا۔
تَنَخَّعَ الرَّجُلُ: کھنکھارنا (...... اِنْتَخَعَ) السَّحَابُ: سارا پانی برسا دینا۔ وانْتَخَعَ الرَّجُلُ عَنْ اَرْضِهِ: دور ہونا۔
النُّخَاع. بتثليث النون: حرام مغز۔ ج نُخُع.
النُّخَاعَة: کھنکھار۔ بلغم۔
النُّخُوْع: مص۔ حق کا اقرار۔
الاَنْخَع: اسم تفضیل۔ بمعنی اذل واقہر۔ بہت زیادہ ہلاک کرنے والا۔
المَنْخَع: گردن اور سر کا اندرونی جوڑ۔ حرام مغز کٹنے کی جگہ۔
نَخَفَ (ف ن) نَخْفًا ونَخِيْفًا: چھینکتے ہوئے آواز نکالنا (اور یہ بکری کے لئے خاص ہے)

النَّخَف: چھینکتے ہوئے بہت آواز نکالنا۔
النُّخْفَة: پہاڑ کی چوٹی میں پست زمین۔
النِّخَاف: چرمی موزہ۔ ج اَنْخِفَة.
نَخَلَ (ن) نَخْلاً الدَّقِيقَ: آٹا چھاننا۔ بھوسی دور کرنا...... الشَّيْءَ: چننا۔ صاف کرنا۔ النَّصِيحَةَ اَوِ الْوُدَّ لِفُلَانٍ: سچی خیر خواہی یا خالص دوستی کرنا۔ (...... وَنَخَّلَ) السَّحَابُ الثَّلْجَ: بادل کا پتھر برسانا۔ برف گرانا۔
تَنَخَّلَ وَانْتَخَلَ الشَّيْءَ: چننا۔ عمدہ لینا۔
النَّخْلُ وَالنَّخِيلُ: کھجور کا درخت۔ واحد نَخْلَة وَنَخِيلَة.
النُّخَيْلَاتُ: ایک تنے والے درخت جس کی شاخیں نہ ہوں۔
النُّخَالَة: بھوسی جو چھلنی میں رہ جائے۔ غلہ جو چھانا جائے۔
النَّخِيلَة: طبیعت۔ خالص خیرخواہی۔ ج نَخَائِل کہا جاتا ہے "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا نَخَائِلَ الْقُلُوبِ" اللہ تعالیٰ صرف خالص نیتوں کو قبول فرماتے ہیں۔
النَّاخِل: فا۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ نَاخِلُ الصَّدْرِ" وہ خیرخواہ ہے و "نَصِيحَةٌ نَاخِلَةٌ" سچی خیرخواہی۔
النَّخَّال: بہت کھجور کے درختوں والا۔ آٹا چھاننے والا۔
الْمُنْخُل وَالْمُنْخَل: چھلنی۔ ج مَنَاخِل.
نَخَمَ (ن) نَخْمًا: کھیلنا۔ عمدہ گانا۔ صفت نَاخِم.
نَخِمَ (س) نَخْمًا وَنَخَمًا وَتَنَخَّمَ: کھنکھارنا۔ ناک صاف کرنا۔
نَخِمَ (س) نَخَمًا الرَّجُلُ: جھکنا۔
النُّخَامَة: کھنکار۔ رینٹ۔ بلغم۔
النَّخْمَة: اسم مرۃ۔ کھنکھار۔ رینٹ۔ خوبصورتی و زیبائی۔ بہادری۔ طمانچہ۔
نَخْنَخَ الْبَعِيرَ: اونٹ کو بٹھانا...... نَخْنَخَ فُلَانًا: ڈانٹنا۔ بٹانا۔ نَخْنَخَ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ نَخْنَخَ بِالْاِبِلِ اِخْ اِخْ: کہہ کر ڈانٹنا تا کہ بیٹھ جائے۔
تَنَخْنَخَ الْبَعِيرُ: اونٹ کا بیٹھنا۔
نَخَا يَنْخُو نَخْوَةَ الرَّجُلُ: تعریف کرنا۔
نُخِيَ نَخْوَةَ الرَّجُلُ: فخر کرنا۔ بڑا بننا۔
اَنْخَى اِنْخَاءً: کبر و غرور زیادہ ہونا۔
اِنْتَخَى اِنْتِخَاءً عَلَيْنَا: بڑا بننا۔ تکبر کرنا...... مِنْ كَذَا: ننگ جاننا۔
النَّخْوَة: مص۔ دلیری۔ مروت۔ بڑائی۔ کبر و غرور۔ فخر۔
نَدَّ (ض) نَدًّا وَنَدِيدًا وَنُدُودًا وَنِدَادًا الْبَعِيرُ: اونٹ کا بدک کر بھاگ جانا۔ کہا جاتا ہے نَدَّتِ الْكَلِمَةُ: شاذ ہونا۔ کم مستعمل ہونا۔
نَدَّدَ الْاِبِلَ: اونٹوں کو متفرق کرنا...... بِالشَّيْءِ: بدنام کرنا...... بِفُلَانٍ: عیوب ظاہر کرنا۔ قبیح بات سنانا...... صَوْتَهُ: آواز بلند کرنا۔
اَنَدَّ الْاِبِلَ: اونٹوں کو متفرق کرنا۔
نَادَّهُ مُنَادَّةً: مخالفت کرنا۔
تَنَادَّ الْقَوْمُ: باہم مخالفت کرنا۔ ایک دوسرے سے بدکنا۔ متفرق ہونا۔ تَنَادَّتِ الْاِبِلُ: اونٹوں کا بدک کر بھاگ جانا۔
النَّادُّ: فا اور کہا جاتا ہے "لَيْسَ لَهُمْ نَادٌّ" ان کے لئے رزق نہیں۔ ج نُدَّاد.
النَّدُّ: ٹیلہ۔ بلند پشتہ۔
النِّدُّ: مثل۔ کہا جاتا ہے "مَا لَهُ نِدٌّ" اس کی کوئی نظیر نہیں۔ ج اَنْدَاد.
النَّدِيد: مثل و نظیر۔ ج نُدَدَاءُ مؤنث نَدِيدَةٌ ج نَدَائِدُ کہا جاتا ہے مَا لَهُ نَدِيدٌ: اس کی کوئی نظیر نہیں۔
التَّنَادُّ: مص "يَوْمُ التَّنَادِّ وَيَوْمُ التَّنَادِ" دال کی تخفیف کے ساتھ بمعنی یوم قیامت۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبُوا اَنَادِيدَ وَتَنَادِيدَ" وہ لوگ ہر طرف پراگندہ ہوگئے۔
نَدَأَهُ (ف) نَدْأً: خوف دلانا۔ نَدَأَ اللَّحْمَ: گوشت کو آگ میں دبانا...... الْمَلَّةَ: بھوبھل بنانا...... عَلَيْهِمْ: ظاہر ہونا۔ سامنے آنا۔
النَّدِيُّ: آگ میں دبایا ہوا گوشت۔
النُّدْءُ وَالنَّدْأَةُ وَالنُّدْأَةُ: آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت بادلوں کی سرخی۔ قوس قزح۔ النَّدْأَةُ وَالنُّدْأَةُ: آفتاب کا دائرہ۔ چاند کا ہالہ۔ مال مویشیوں کی زیادتی و بہتات۔
النُّدْأَةُ وَالنَّدْأَةُ: متفرق گھاس کا ایک حصہ ج نُدَاءٌ.
نَدَبَ (ن) نَدْبًا الْمَيِّتَ: میت پر رونا۔ میت کی خوبیاں شمار کرنا...... فُلَانًا اِلَى الْاَمْرِ اَوْ لِلْاَمْرِ: بلانا۔ برانگیختہ کرنا۔ هُ اِلَى الْحَرْبِ: لڑائی کی جانب متوجہ کرنا۔ صفت فاعلی نَادِبٌ صفت مفعولی مَنْدُوبٌ اور امر کو مَنْدُوبٌ اِلَيْهِ کہتے ہیں اور اسم النُّدْبَة.
نَدِبَ (س) نَدَبًا وَنُدُوبًا وَنُدُوبَةً الظَّهْرُ: پیٹھ پر زخم کا نشان ہونا۔ صفت نَدِبٌ (...... نَدَبًا وَاَنْدَبَ) الْجُرْحُ: نشان زخم ثبت ہونا۔ اَنْدَبَ فُلَانٌ نَفْسَهُ وَبِنَفْسِهِ: خطرے میں ڈالنا۔ اَنْدَبَ الْجُرْحُ فُلَانًا: نشان ڈالنا...... بِظَهْرِهِ وَفِي ظَهْرِهِ: نشان چھوڑنا۔
نَدُبَ (ک) نَدَابَةً الرَّجُلُ: زیرک ہونا۔ ہوشیار و چست ہونا۔
اِنْتَدَبَ لِفُلَانٍ: تردید کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَكَلَّمَ فَانْتَدَبَ لَهُ فُلَانٌ" اس نے گفتگو کی اور فلاں نے اس کی تردید کی۔ اِنْتَدَبَهُ لِلْاَمْرِ: بلاوے پر جواب دینا اور کہتے ہیں "خُذْ مَا انْتُدِبَ" یعنی لو جو آسان ہو۔
النَّدْبُ: مص۔ فضائل کی طرف سبقت کرنے والا۔ شریف دانا۔ مرد کم حاجت۔ ج نُدُوبٌ وَنُدَبَاءُ۔ فَرَسٌ نَدْبٌ: تیز گھوڑا۔
النَّدَبُ: مص۔ نشان زخم۔ ج نُدُوبٌ: گھوڑ دوڑ یا تیر بازی کی شرط کہ جو غالب ہو لے لے۔ تیز تیر پھینکنے والی کمان۔ کہا جاتا ہے "رَمَيْنَا نَدَبًا" یعنی تیز پھینکنے والی کمان

چلانی۔ ج اَنْدَاب.

النَّدَبَة: اسم مرۃ۔ مؤنث النَّدَب (...... والنُّدْبَة) نشان زخم جو جسم پر باقی رہ جائے۔ ج نَدَبٌ ج نُدُوب و اَنْدَاب.

النُّدْبَة: میت کے محاسن وفضائل بیان کرنا اور کہا جاتا ہے کہ "عَرَبِیٌّ نُدْبَةٌ" یعنی فصیح عربی۔

المَندَب: میت پر رونا۔ ج مَنَادِب.

المِندَبَى: مردکم حاجت۔

نَدَخ (ف) نَدْخًا الشَّیْءَ: کشادہ کرنا۔

نَادَخَهٗ: کسی سے کسی چیز کے زیادہ ہونے میں مقابلہ کرنا۔

تَنَدَّخَت وَانْتَدَخَتِ الْغَنَمُ فِیْ مَرَابِضِهَا او مَسَارِحِهَا: بکریوں کا بیٹھنے کی جگہ یا چراگاہ میں منتشر ہونا۔ متفرق ہونا۔ وتَنَدَّخَت: پُری شکم سے پھولنا۔

النَّدْح والنُّدْح: کشادگی۔ کثرت۔ پہاڑ کا کنارہ جو تمہارے مقابل ہو۔ ج اَنْدَاح.

النَّدْح والنُّدْح والنَّدْحَة والنُّدْحَة: کشادہ زمین۔

النَّدْح: بوجھ۔ چیز جس کو تم دور سے دیکھو۔

المَنْدُوحَة والمُنْتَدَح: کشادگی۔ گنجائش۔ کہا جاتا ہے "لَکَ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ مَنْدُوحَةٌ او مُنْتَدَحٌ" تم کو اس کام میں آزادی ہے اور تم کو اس کا چھوڑنا ممکن ہے "وَلَکَ مُنْتَدَحٌ فِی الْبِلَادِ" تمہارے لئے ملکوں میں گنجائش ہے ...... اَرْضٌ مَنْدُوحَة: دور کی کشادہ زمین۔

المَنَادِح: دور کی کشادہ زمین۔

نَدَخَهٗ (ف) نَدْخًا: ٹکرا دینا۔ سمندر کا مسافر کہتا ہے "اَنْدَخْنَا الْمَرْکَبَ سَاحِلَ کَذَا" ہم نے جہاز کو فلاں ساحل سے ٹکرا دیا۔

تَنَدَّخَ الرَّجُلُ: بڑ ہانکنا۔

الْاَنْدَخ: بے وقوف نیز کم بولنے والا۔

المِنْدَخ: بری بات کہنے اور سننے میں لا پرواہ۔

نَدَرَ (ن) نَدْرًا ونُدُوْرًا. الشَّیْءُ: نادر ہونا۔ کسی چیز میں سے گر کر نمایاں ہونا ...... مِنْ مَوْضِعِهٖ: زائل ہونا ...... فُلَانٌ مِنْ قَوْمِهٖ: نکل جانا ...... الشَّجَرَةُ: پتیاں نکلنا یا سبز ہونا ...... الشَّیْءَ: تجربہ کرنا ...... النَّبَاتُ: پتوں والی ہونا ...... الرَّجُلُ: مرنا ...... الرَّجُلُ فِیْ فَضْلٍ او عِلْمٍ: فضیلت یا علم میں بڑھ جانا۔

نَدُرَ (ک) نَدَارَةً الْکَلَامُ: فصیح ہونا۔ عمدہ ہونا۔ عجیب وغریب ہونا۔

اَنْدَرَ: نادر قول یا فعل کرنا ...... الشَّیْءَ: گرانا ...... الْعَظْمَ: جگہ سے ہٹانا۔

تَنَادَرَ عَلَیْنَا: نوادر بیان کرنا۔ وتَنَادَرُوْا الشَّیْءَ: گرانا۔

اِسْتَنْدَرَهٗ: نادر سمجھنا ...... الْقَوْمُ اَثَرَهٗ: پیچھے جانا۔

النَّدْر: نادر۔ کہا جاتا ہے "شَیْءٌ نَدْرٌ" نادر چیز یہ وصف بالمصدر ہے۔

النَّدْرَة: چاندی یا سونے کا ٹکڑا جو کان میں پایا جائے (...... والنُّدْرَة) کمی۔ کمیابی۔ کہا جاتا ہے "لَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِلَّا نَدْرَةً وَفِی النَّدْرَةِ" یعنی یہ بہت کم ہے۔

النَّادِر: فا ...... مِنَ الْکَلِمِ: کمیاب۔ شاذ و مخالف قیاس ...... مِنَ الْجَبَلِ: پہاڑ کا نکلا ہوا حصہ۔

النَّادِرَة. النَّادِر: کا مؤنث۔ ج نَوَادِر.

نَوَادِرُ الْکَلَامِ: عجیب کلام۔ شاذ۔ فصیح وعمدہ اور کہا جاتا ہے "هُوَ نَادِرَةُ الزَّمَانِ" وہ یکتائے زمانہ ہے۔

النَّدَرَی: نادر کمیاب اور اسی سے ہے جو کہا جاتا ہے "لَقِیْتُهٗ نَدَرَی وَفِیْ نَدَرَی والنَّدَرَی وَفِی النَّدَرَی" یعنی میں نے اس سے گاہے ماہے ملاقات کی۔

الْاَنْدَر: گیہوں کا کھلیان۔ کھلیان۔ ج اَنَادِر.

الْاَنْدَرِیُّ: موٹی سی۔

نَدَسَهٗ (ن) نَدْسًا بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔

...... هٗ بِکَلِمَةٍ: کسی کے متعلق کوئی کلمہ کہہ دینا۔ نَدَسَ بِهِ الْاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا ...... هٗ عَنِ الطَّرِیْقِ: راستہ سے ہٹانا ...... عَلَیْهِ الظَّنَّ: بدگمانی کرنا ...... الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ: زمین پر پاؤں پٹکنا۔

نَدِسَ (س) نَدَسًا الْغُلَامُ: سمجھدار و زیرک ہونا۔ صفت نَدْسٌ ونَدِسٌ ونَدُسٌ.

نَادَسَهٗ: ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔

تَنَدَّسَ: گر پڑنا۔ پچھڑنا۔ کہا جاتا ہے "نَدَسَ بِهِ الْاَرْضَ فَتَنَدَّسَ" اس نے اس کو زمین پر پٹک دیا اور وہ گر گیا ...... مَاءُ الْبِئْرِ: کنوئیں کے پانی کا بہنا ...... الرَّجُلُ الْاَخْبَارَ وَعَنِ الْاَخْبَارِ: خبروں کی جستجو کرنا تا کہ دوسروں سے مخفی خبر معلوم ہو جائے۔

تَنَادَسَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا۔

النَّدُس: مص۔ پست آواز۔ پست آواز کو تیز سننے والا۔ سمجھدار۔

النَّدَس: سمجھ وزیرکی۔

رِمَاحٌ نَوَادِس: لگنے والے نیزے۔ زخم کرنے والے نیزے۔

المِنْدَاس مِنَ النِّسَاءِ: ہلکی پھلکی سمجھدار عورت۔

المَنْدُوْسَة: کبریلا۔

نَدَشَ (ض) نَدْشًا ونَدَشًا عَنِ الشَّیْءِ: کھود کرید کرنا ...... الْقُطْنَ: روئی دھننا۔

نَدَصَ (ن) نَدْصًا ونُدُوْصًا الشَّیْءُ مِنَ الشَّیْءِ: نکل جانا ...... الرَّجُلُ: جلدی سے نکلنا ...... عَلَی الْقَوْمِ: مکروہ چیز کے ساتھ ظاہر ہونا ...... الْقَوْمَ: لوگوں کے ساتھ شرارت کرنا (...... نُدُوْصًا) عَیْنُهٗ: گلا گھونٹے ہوئے کی مانند آنکھیں باہر کو نکل پڑنا۔

نَدِصَتْ (س) نَدَصًا الْبَثْرَةُ: پھنسی سے دبانے کی وجہ سے خون نکلنا۔

اَنْدَصَ واسْتَنْدَصَ حَقَّهٗ مِنْ فُلَانٍ: حق وصول کرنا۔ حاصل کرنا۔

المِنْدَاص: قوم کے ساتھ ہمیشہ بدی و

شرارت کرنے والا ۔ ج مَنَادِيص.

اِمْـرَأَةٌ مِنْدَاصٌ ونُدُصَةٌ : بے وقوف بد زبان عورت ۔ خفیف العقل عورت ۔

نَـدَغَـهُ (ف) نَـدْغًا : اُنگلی چبھونا ......ہٗ بِالرُّمْحِ او الكلامِ: نیزہ مارنا ۔ بُرا کہنا ...... الـرَّجُـلَ : غمگین کرنا ۔ نَـدَغَـتْـهُ العَقْرَبُ: بچھو کا ڈسنا ۔

نُدِغَ الصَّبِيُّ: گدگدایا جانا ۔

نَـدَّغَ العَجِينَ : گوندھے ہوئے آٹے پر خشک آٹا ڈالنا ۔

نَادَغَهُ: باہم عشق بازی کرنا ۔

اَنْدَغَ بِهِ: بُرا سلوک کرنا ۔

اِنْتَدَغَ: آہستہ ہنسنا ۔

النَّدْغُ والنِّدْغُ: جنگلی صعتر. النَّدْغُ: شہد ۔

النُّدْغَةُ والمِنْدَغَةُ: ناخن کی جڑ کی سفیدی ۔

المِنْدَغُ : نیزہ باز ۔ کلام سے تکلیف پہنچانے والا ۔

نَدَفَ (ض) نَدْفًا القُطْنَ: روئی دُھننا ۔ ...... بِالعُودِ او المِزْهَرِ : بربط یا سارنگی بجانا ...... الطَّعَامَ: کھانا ...... الدَّابَّةُ: چوپایہ کو تیز ہانکنا ۔ تَندِفتِ السَّمَاءُ بِالثَّلْجِ : آسمان کا برف برسانا ۔

نَدَفَتْ (ض) نَدْفًا ونَدِيفًا ونَدَفَانًا الدَّابَّةُ: رفتار میں تیزی سے دونوں اگلی ٹانگوں کو پھیرانا ۔

اَنْـدَفَ : بربط کی آواز کی طرف مائل ہونا ۔ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو تیز ہانکنا ...... الكَلْبَ: کتے کو چلانا ۔

نَدَّفَ تندِيفًا القُطْنَ: روئی دھننا ۔

النُّدْفَةُ: تھوڑا سا دودھ ۔

النَّـدَّاف : دھنیا ۔ بربط نواز ۔ بہت کھانے والا ۔

النِّدافة: روئی دھننے کا پیشہ ۔

النَّدِيفُ مِنَ القُطْنِ: دھنی ہوئی روئی ۔

المِنْدَفُ والمِنْدَفَةُ: روئی دھننے کی کمان ۔

نَدَلَ (ن) نَـدْلاً الشَّيْءَ : جلدی سے اُچک لینا ۔ منتقل کرنا ...... الـدَّلْوَ مِنَ البِئْرِ : کنوئیں سے ڈول کھینچنا ...... بِسَلْحِهِ: پاخانہ کرنا ۔

نَـدِلَـتْ (س) نَـدَلاً يَـدُهُ: ہاتھ کا میلا کچیلا ہونا ۔

تَنَـدَّلَ وتَـمَـنْـدَلَ. بِالمِنْدِيلِ : رومال سے پونچھنا ۔ سر پر رومال لپیٹنا ۔

اِنْتَدَلَ المَالَ: برداشت کرنا ۔

النَّدَلُ: مص ۔ میل کچیل ۔

النُّدُلُ: کھانا کھلانے والے خدام ۔

المَنْدَلُ: چرمی موزہ ۔ عود ۔ ج مَنَادِلُ.

المِنْدَلُ والمِنْدِيلُ والمَنْدِيلُ : رومال ۔ ج مَنَـادِلُ ومَنَـادِيلُ. المِنْدَلُ: اُچک لینے والا ۔ وہ شخص جو دونوں ہاتھوں سے چلو لے ۔

النَّوْدَلُ: پستان ۔

نَدِمَ (س) نَـدَمًـا ونَـدَامَـةً وتَنَدَّمَ عَلَى مَا فَعَلَ: پشیمان کرنا ۔

اَنْدَمَهُ: پشیمان کرنا ۔

نَـادَمَـهُ نِـدَامًا ومُنَادَمَةً عَلَى الشَّرَابِ : ہم نشین ہونا ۔

تَنَادَمَ القَوْمُ عَلَى الشَّرَابِ : ہم نشینی کرنا ۔

اِنْتَـدَمَ الاَمْـرُ : آسان ہونا ۔ کہا جاتا ہے "خُذْمَا اِنْتَدَمَ" وہ جو آسان ہو ۔

الـنَّـادِمُ : پشیمان ۔ شرمندہ ۔ ج نَـادِمُـونَ ونُدَّامٌ.

الـنَّـدْمَان: پشیمان و شرمندہ ۔ ج نَـدَامَى ونَـدْمَـان (مثل مفرد) مؤنث نَـدْمَـانَـةٌ ونَدْمَى. النَّدْمَان: مجلس شراب کا ہم نشین ۔

النَّدْمُ: تیز طبیعت ۔ زیرک ۔

النَّدَمُ: مص ۔ نشان ۔

الـنَّدِيـمُ والنَّدِيمَةُ : مجلس شراب کا ساتھی ۔ رفیق وساتھی ۔ ج نِدَامٌ ونُدَمَاءُ ونَدْمَانُ.

المَنْدَمُ: پشیمانی ۔

المَنْدَمَةُ: باعث پشیمانی ۔

نَدَهَ (ف) نَـدْهًـا الرَّجُلُ : آواز دینا ...... الـرَّجُـلَ : ڈانٹنا ۔ چلا کر دھتکارنا ...... الإبِلَ: اکٹھا ہانکنا ۔

اِنْتَدَهَ واسْتَنْدَهَ الاَمْرُ: درست ہونا ۔

الـنَّـدْهَةُ والـنُّـدْهَةُ: بہت مویشی ۔ الـنَّـدْهَةُ: آواز ۔ النَّوَادِهُ: دھمکیاں ۔

نَـدَا يَنْدُو نَدْوًا. القَوْمُ: جمع ہونا اور مجلس میں حاضر ہونا ...... القَوْمَ: مجلس میں جمع کرنا ۔ کہا جاتا ہے "مَا يَنْدُوهُم النَّادِي" مجلس میں ان کے لئے گنجائش نہیں ...... الـرَّجُـلُ: بخشش کرنا ۔ جدا ہونا ...... الشَّيْءُ: متفرق ہونا ۔

نَدِيَ يَنْدَى نَدًى ونَدَاوَةً ونُدُوَّةً الشَّيْءُ : تر ہونا ...... الاَرْضُ: تری پہنچنا ...... الصَّوْتُ: دور کی ہونا اور کہا جاتا ہا"مَا نَدِيتُ بِشَيْءٍ مِنْ فُلَانٍ: میں نے فلاں سے کچھ حاصل نہیں کیا ۔ و "رَمَيْـتُ بَـصَـرِي فَلَمْ يَـنْـدَلِي شَيْءٌ" میں نے نگاہ ڈالی میرے لئے کوئی چیز متحرک نہیں ہوئی "وَمَـا نَـدِيَنِي مِنْ فُلَانٍ شَيْءٌ اَكْـرَهُـه" فلاں سے مجھ کو ایسی چیز نہیں پہنچی جس کو میں ناپسند کرتا ہوں و "لَـمْ يَـنْـدَ مِنْهُمْ نَـادٍ" یعنی ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا ۔

نَـدَّى تَـنْـدِيَةً الشَّيْءَ : تر کرنا ...... الفَرَسَ: گھوڑے کو چلانا ۔ پسینہ آنے تک دوڑانا ۔

نَـادَى مُـنَـادَاةً ونِـدَاءً الـرَّجُـلَ وبِـالـرَّجُلِ: پکارنا ...... فُلَانًـا : مجلس میں ہم نشین ہونا ۔ مفاخرت کرنا ۔ نَـادَى بِسِرِّهِ : بھید ظاہر کرنا ...... الشَّـيْءَ : دیکھنا اور جاننا ...... فُلَانًـــا : مشورہ کرنا ...... النَّبْتُ : نباتات کا ظاہر ہونا اور گنجان ہونا ۔ کہا جاتا ہے "نَـادَى الـطَّـرِيقُ لِفُلَانٍ و نَادَاهُ" یعنی فلاں کے لئے راستہ ظاہر ہو گیا ۔

اَنْدَى اِنْـدَاءً الـرَّجُلُ : بہت داد و دہش والا ہونا ۔ سخی ہونا ۔ صاحب فضل ہونا ...... الشَّـيْءَ : تر کرنا ...... الكَلَامُ: بدانجامی کے خوف سے کہنے والے یا سننے والے کو پسینہ لانا ۔

تَـنَـدَّى الـرَّجُـلُ : سخی ہونا ۔ مہربان ہونا ۔ سیراب ہونا ۔ کہا جاتا ہے "شَـرِبَ حَتَّـى تَـنَدَّى" اس نے پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گیا ...... المَكَانُ: گیلا ہونا ۔

تَنَادَی الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو پکارنا (...... وانتدی) اِنْتَدَی الْقَوْمُ: مجلس میں جمع ہونا۔ وانتدی الرَّجُلُ: مجلس میں حاضر ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَا انْتَدَیْتُ مِنْهُ شَیْئًا" میں نے اس سے کوئی خیر حاصل نہیں کی۔

النَّدَی: مص۔ بارش۔ سبز گھاس۔ شبنم۔ تر مٹی۔ بخور کے مانند ایک چیز جس سے خوشبودار کرتے ہیں۔ انتہا۔ بخشش۔ فضل و خیر۔ چربی۔ ج اَنْدَاء واَنْدِیَة.

النِّدَاء والنُّدَاء: پکار۔ آواز۔

النَّدْوَة: اسم مرۃ۔ جماعت۔ مجلس۔ دارُ النَّدْوَة: مجلس مشورہ النُّدْوَة: بخشش۔ مشورہ۔

النُّدْوَة: اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ۔

النَّدِیُّ والنَّدِیُّ: گیلا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَدِیُّ الْکَفِّ وَنَدِیُّ الْکَفِّ" فلاں فیاض و سخی ہے مؤنث نَدِیَّةٌ ونَدِیَّةٌ. النَّدِی: مجلس اور کہا جاتا ہے "هُوَ نَدِیُّ الصَّوْتِ" وہ بلند آواز ہے۔

النَّدْیَان: گیلا۔

النَّادِی: فا۔ مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود ہیں۔ ج اَنْدِیَة و نَوَادٍ و جج اَنْدِیَات.

النَّادِیَة. النَّادِی کا مؤنث ج نَادِیَات ونَوَادٍ ونَادِیَاتُ الشَّیْءِ: چیز کے اوائل۔ ونَوَادِی الدَّهْرِ: حوادثِ زمانہ۔

النَّوَادِی: گوشے۔ متفرق اونٹنیاں نَخْلٌ نَادِیَة: پانی سے دور کھجور کے درخت۔

الأَنْدَی: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ أَنْدَی مِنْ فُلَانٍ" فلاں فلاں سے زیادہ فیاض ہے "وَهُوَ أَنْدَی صَوْتًا مِنْهُ" وہ اس سے زیادہ بلند آواز ہے۔

التَّنَادِی: مص یَوْمُ التَّنَادِ: یوم قیامت۔

التَّنْدِیَة: مص تَنْدِیَةُ الْخَیْلِ: گھوڑوں کو چھریرا بنانا اور دوڑانا یہاں تک کہ پسینہ آجائے اور ڈھیلا پن جاتا رہے۔

المُنَدَّی: گھوڑوں کو چھریرا بنانے اور دوڑانے کی جگہ۔

المُنْدِیَة: ایسا کلمہ جو حیا کی وجہ سے پیشانی کو پسینہ آلود کردے۔ ج مُنْدِیَات.

المُنْتَدَی: مجلس۔

نَذَّ (ن) نَذِیْذًا: رینٹ یا کھنکھار نکلنا۔ پیشاب کرنا۔

النَّذِیْذ: مص۔ رینٹ۔ کھنکھار۔ تھوک۔

نَذَخَ (ف) نَذْخًا وانْذَخَ الْبَعِیْرُ: اونٹ کا تیز دوڑنا۔

النَّوْذَخ: بزدل۔

نَذَرَ (ن ض) نَذْرًا و نُذُوْرًا: نذر ماننا۔ غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کرنا جیسے کہا جاتا ہے "نَذَرَ مَالَهُ" و "نَذَرَ عَلٰی نَفْسِهِ لِلّٰهِ مِنَ الْمَالِ کَذَا"۔ ونَذَرَ الْجَیْشُ فُلَانًا: فوج کا کسی کو دیدبان بنانا۔ الأَبُ الْوَلَدَ: خادم کلیسا بنانا۔

نَذِرَ (س) نَذَرًا بِهِ: جاننا اور چوکنا ہونا اور تیاری کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَذِرُوْا بِالْعَدُوِّ" وہ دشمن سے واقف ہو کر چوکنا ہو گئے۔

أَنْذَرَهُ بِالأَمْرِ إِنْذَارًا ونَذِیْرًا ونُذْرًا ونُذُرًا ونَذْرًا: جتلانا اور انجام سے ڈرانا۔ (چار آخر کے مصدر غیر قیاسی ہیں)

تَنَاذَرَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو ڈرانا۔ تَنَاذَرُوْا الْعَدُوَّ: دشمن سے ایک دوسرے کو خوف دلانا۔

إِنْتَذَرَ عَلٰی نَفْسِهِ کَذَا: واجب کرنا۔

النَّذْرُ: مص۔ تاوان زخم۔ کہا جاتا ہے "قَضٰی بِالنَّذْرِ" اس نے تاوان زخم ادا کیا۔ ہر وہ چیز جو اللہ کے لئے مانی جائے۔ ج نُذُوْر.

النُّذْرُ والنُّذُرُ والنِّذَارَة: ڈرانا۔

النَّاذِرُ: فا "فُلَانٌ نَاذِرٌ إِلَیَّ بِعَیْنِهِ ومُنْذِرٌ" فلاں میری طرف تیز نظر سے گھور رہا ہے۔

النَّذِیْرُ: مص۔ اسم بمعنی انذار۔ ڈرانے والا قاصد۔ بڑھاپا۔ اس لئے کہ قرب موت سے ڈراتا ہے۔ ج نُذُر.

النَّذِیْرَة: نذر میں جو دیا جائے۔ دیدبان۔ ڈرانا۔ ج نَذَائِر.

المُنْذِر: فا۔ ڈرانے والا۔ ابو المُنْذِر: مرغ کی کنیت۔

ابْنُ الْمُنْذِر: حیرہ کے ایک بادشاہ کی کنیت جس کا نام نعمان تھا۔

المَنَاذِرَة: شاہان حیرہ۔

المُنَاذِر: فا۔ شیر۔

نَذَعَ (ف) نَذْعًا الْمَاءُ او الْعَرَقُ: پانی ٹپکنا۔ پسینہ نکلنا۔

النُّذْعَة: پانی وغیرہ کا قطرہ۔

نَذُلَ (ک) نَذَالَة ونُذُوْلَة: خسیس و حقیر ہونا۔ دین یا حسب میں کمتر درجہ کا ہونا۔ صفت نَذْلٌ ج أَنْذَال ونُذُوْل. ونَذِیْل ج نُذَلَاء و نِذَال.

النَّرْجِس والنِّرْجِس: نرگس۔ واحد نَرْجِسَة (دخیل)

النَّارَجِیْل والنَّارْجِیْل: ناریل واحد نَارَجِیْلَة اور اسی سے ہے النَّارَجِیْلَة بمعنی گڑگڑی حقہ۔ عوام ارکیلة کہتے ہیں۔

النَّرْد: کھجور کے پتوں کا بنا ہوا تھیلا جس کا نچلا حصہ چوڑا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا کھیل جس کو اردشیر بن بابک شاہ ایران نے ایجاد کیا تھا۔

النَّرْدِیْن والنَّارْدِیْن: ایک خوشبودار پودہ۔ سنبل رومی۔

النَّرَنْج والنَّارَنْج: لیموں۔

نَزَّ (ض) نَزًّا ونَزِیْزًا وأَنَزَّ الْمَکَانُ: بہت چشموں والی جگہ ہونا۔ کثرت سے پانی رسنے والی جگہ ہونا۔ کثرت سے سوتا ہونا۔

نَزَّ السَّوْتَرُ: تیر پھینکتے وقت تانت کا حرکت کرنا۔ نَزَّ فُلَانٌ عَنِّی: دور ہونا اور اکیلا ہونا (...... نَزِیْزًا) الظَّبْیُ: ہرن کا دوڑنا۔ آواز نکالنا۔ اِنْزَّ الشَّیْءُ: سخت ہونا۔

نَزَّزَ فُلَانًا عَنْ کَذَا: پاک کرنا۔ دور کرنا۔

نَزَّزَتِ الظَّبْیَةُ وَلَدَهَا: پرورش کرنا۔

نَازَّهُ مُنَازَّةً: خطاب میں باہم مقابلہ کرنا۔

النِّزُّ والنَّزُّ: زمین سے رس کر بہنے والا پانی۔

ہوتا۔ ج نزوز. النزز والنِز: خوش طبع۔ تیز فہم۔ جو ایک جگہ قرار سے نہ رہے اور کہا جاتا ہے مکانٌ نزّ: رس کر پانی بہنے کی جگہ و "رَجلٌ نِــزُ شــرّ" برائی کے ساتھ لازم رہنے والا مرد۔

النزۃ: اسم مرۃ۔ زبردست خواہش۔

اَرض نزۃ: رس کر پانی بہنے کی زمین۔ نــاقۃ نزۃ: سبک اونٹنی۔

النزاز: جھگڑا کرنا۔ مقابلہ کے دور پر کسی چیز کی رغبت کرنا۔ باہم چمٹنا اور کہا جاتا ہے "هُــو نــزاز شــرّ" وہ برائی کے ساتھ لازم رہنے والا ہے۔

النزاز: اسم مبالغہ۔

النــزیــز: مثل۔ ہلکا پھلکا۔ کثیر الحرکت خوش طبع۔ خواہش مند۔ کہا جاتا ہے "هُــو نــزیــز شـــرّ" وہ برائی کے ساتھ لازم رہنے والا ہے۔

المِنز: بہت حرکت کرنے والا۔ گہوارہ۔ کہا جاتا ہے "الصّبیُ فی المِنزّ" بچہ گہوارے میں ہے۔

نزأ (ف) نــزء او نــزوءا بَيْنَ الْقَوْمِ: برانگیختہ کرنا اور فساد ڈالنا (...... نــزأ) علی فلان: حملہ کرنا...... فلانــا عــلــیــہ: اکسانا برانگیختہ کرنا...... ہ عــن کــذا: رد کرنا۔ ہٹا دینا۔

نزئ بکذا: شیفتہ ہونا۔ صفت مفعولی مَنزُوْءٌ بہ.

رَجلٌ نزّاءٌ: بہت شیفتہ و فریفتہ۔

النزئ: چھوٹی مشک۔

نزب (ض) نــزبــا ونــزابــا ونَــزیــبــا. الظّبیُ: ہرن کا آواز نکالنا۔

تنــازبُوا بالألقابِ: ایک دوسرے کو برا لقب دینا۔

النزب: لقب۔ ج انزاب.

النیزب: نر ہرن۔ بیل۔

نزج (ن) نزجا الغُلامُ: لڑکے کا ناچنا۔

نزح (ف) نزحا و نُزُوحًا: دور ہونا۔

نــزحــتِ الْبِئرُ: کنوئیں میں بہت کم پانی ہونا یا ختم ہونا۔ صفت نـــازِح ونَــزُوْح ونزِح: کہا جاتا ہے "مـــاءٌ لا یَــنــزح" پانی جو ختم نہ ہو (...... وانزح) البئرَ: پانی نکالنا یہاں تک کہ بہت کم ہو جائے یا ختم ہو جائے۔

القومُ: کم پانی کے کنوئیں والے ہونا۔

نــزح بِفُلانٍ: اپنے وطن سے بہت دور چلا جانا۔

اِنتزح عنْ دیارِہ: اپنے وطن سے دور ہونا۔

تنازح: دور ہونا۔

النّزح: گدلا پانی۔ کنواں جس کا زیادہ یا تمام پانی نکال دیا گیا ہو۔ ج انزاح.

النازِح والنّزیح والنّزوح: دور۔

المُنتزح: دوری۔ کہا جاتا ہے "هُوَ بِمُنتزحٍ مِنْ کذا" وہ اس سے دوری پر ہے۔

قومٌ منازیح: اپنے وطن سے دور لوگ۔

المِنزحۃ: ڈول یا اس کے مانند کوئی چیز جس سے پانی نکالیں۔ ج منازِح.

نــزرہ (ن) نــزرًا: سوال کرنے میں اصرار کرنا۔ جلدی کرنا۔ نــزر الشّیٔ: کم سمجھنا...... فلانـــا: حکم دینا۔ حقیر سمجھنا۔ کسی کے پاس جو کچھ ہو اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرنا...... الشّرابُ فُلانًا: مست کر دینا۔

نزُر (ک) نَزرًا ونُزرۃً ونَزارًا ونَزارۃً ونُزُورۃً: کم ہونا (...... نَزارۃ) الرَّجلُ: بے برکت ہونا...... النّاقۃُ: کم دودھ والی ہونا۔

نزّر وانزر. العطاء: کم دینا۔

تــنــزّر الشّیٔ: کم ہونا۔ تــنــزّر مِنَ الشّیٔ: کم لینا۔

الــنــزر والنّزیر: بہت کم۔ نــزیر کی جمع نزر

رَجلٌ نزرٌ: بے برکت مرد۔ الــنــزر: اونٹنی کے تھن کا ورم اور کہا جاتا ہے "مـــاجِـئـتَ الّا نزرًا" تم بہت تاخیر سے آئے۔

الــنّــزرۃ والــنّــزور. مِنَ النّساءِ: کم بچے یا کم دودھ والی عورت۔ النّزور: کم بولنے والا۔ ہر تھوڑی چیز۔ ج نُزُر.

المَــنْــزُوْر: بہت کم اور کہا جاتا ہے "اَعطاہُ عــطــاءً مَنزُوْرًا" اس نے اس کو ایسا عطیہ دیا جس میں بہت اصرار کرنا پڑا "وعــطــاءٌ غَیر مَــنــزُوْرٍ" اور ایسا عطیہ جس میں اصرار نہ کرنا پڑے۔

نَزَعَ (ض) نَزعًا الشّیٔ مِنْ مَکانِہ: اکھیڑنا...... الأمیــرُ الــعَــامِــلَ: معزول کرنا...... بــالسّــهــمِ: تیر پھینکنا...... فِــی الــقَــوْسِ: کمان کھینچنا...... عَنِ القَوسِ: کمان سے پھینکنا...... الــدّلــوَ وبــالــدّلــوِ: کھینچنا۔ ڈول نکالنا...... یَدَہُ: گریبان سے نکالنا...... الشّـــمْـــسُ: آفتاب کا مغرب کی طرف جانا...... المَرِیْضُ: بیمار کا قریب الموت ہونا۔

نَزَعَ (ض) نُــزُوْعًــا عَنْ کذا: رکنا۔ باز رہنا...... الوَلَدُ اَباہُ والی اَبِیْہِ: مشابہ ہونا۔

نَزَعَ (ف) نَزعًا مَعنًی جَیِّدًا: عمدہ معنی نکالنا۔

نَــزعَ (ف) نِــزاعًــا ونُــزُوْعًــا اِلــی اَهــلِــہ: مشتاق ہونا (...... نِــزاعًـــا) اِلَی الشّیٔ: جانا۔ کہا جاتا ہے "لَــہُ نَزعۃٌ اِلَی کَذا" اس کو فلاں چیز کی طرف میلان ہے۔...... بِفُلانٍ اِلٰی کَذا: بلانا۔ دعوت دینا۔

نَزِعَ (س) نَــزَعًا: کنپٹیوں پر سے گنجا ہونا۔ صفت اَنزَع: مؤنث نَزعاءُ (مگر یہ مستعمل نہیں بلکہ اَنزع کی مؤنث زعراءُ ہے)

نازَعَ نِزاعًا المَرِیضُ: بیمار کا قریب الموت ہونا۔ نــازعــہ نِزاعًا ومُنازعۃً: جھگڑا کرنا۔

نازعۃَ الثّوبَ: کپڑے سے کھینچنا اور اسی سے ہے "اَرضِــی تُــنــازِعُ اَرضَکُمْ" یعنی میری زمین تمہاری زمین سے متصل ہے۔ نـــازعَ اِلَی اَهــلِــہ: مشتاق ہونا...... فُلانًا: مصافحہ کرنا...... الکَاسَ: پیالہ دینا۔

نَزّعَ الشّیٔ مِنْ مَکانِہ: اکھیڑنا۔

اَنزَعَ الرَّجلُ: کنپٹیوں پر سے گنجا ہونا۔

تنزّعَ اِلَیْہِ: دوڑ کر جانا۔

تَــنــازَعَ القَوْمُ: اختلاف کرنا۔ تَــنــازَعُوا الشّیٔ: باہم کھینچنا...... الکَاسَ: پیالہ دینا...... فِی الشّیٔ: جھگڑا کرنا۔

اِنْتَزَعَ الشَّیْئُ: اُکھڑنا...... الشَّیْئَ: اُکھیڑنا۔ رُکنا۔ باز رہنا۔ اِنْتَزَعَ بِالشِّعْرِ او الآیَةِ: شعر یا آیت کو بطور شاہد و مثال کے پیش کرنا اور کوئی شخص عمدہ معنی پیش کرے تو کہا جاتا ہے "قَدِ انْتَزَعَ مَعْنًی جَیِّدًا"۔

اِسْتَنْزَعَهٗ عَنِ الشَّیْئِ: رُک جانے کو کہنا۔ کہا جاتا ہے "رَآهُ مُکِبًّا عَلَی الشَّرِّ فَاسْتَنْزَعَهٗ" اس نے اس کو برائی میں منہمک دیکھا تو اس سے باز رہنے کو کہا۔

النَّزْعُ والنِّزَاعُ والمُنَازَعَة ونَزْعُ الحیوۃ: قریب موت کی حالت۔

النِّزَاعُ النَّزَاعَة والمُنَازَعَة: جھگڑا خصومت۔

النَّزَعَة۔ نَازِع: کی جمع۔ تیر پھینکنے والے اور عرب کے امثال میں سے ہے "عَادَ السَّهْمُ اِلَی النَّزَعَةِ" یعنی حق، حق دار کو مل گیا۔

النَّزَعَة: کنپٹیوں پر بال جھڑ جانے کی جگہ۔ ج نَزَعَات۔ النَّزَعَة: پہاڑی راستہ۔

النَّازِعُ: فا۔ مسافر۔ ج نَزَعَةٌ ونُزَّاعٌ ونُزَّعٌ: مؤنث نَازِعَةٌ۔ ج نَوَازِع ونَازِعَات کہا جاتا ہے "شَاةٌ نَازِعٌ" یعنی وہ بکری جو بکرے کی طالب ہو۔

النَّزِیْعُ: مسافر۔ دور۔ کہا جاتا ہے "مَکَانٌ نَزِیْعٌ" دور کی جگہ۔ کم گہرا کنواں۔ وطن کا مشتاق۔ لونڈی بچہ۔ شریف اور ایسا ہی "فَرَسٌ نَزِیْعٌ" اصیل گھوڑا۔ ج نُزَّاعٌ۔ نُزَّاعُ القَبَائِل: اجنبی لوگ جو دوسرے قبائل کے پڑوس میں رہیں۔ النَّزِیْعُ: اکھیڑا ہوا۔ ثَمَرٌ نَزِیْعٌ: توڑا ہوا پھل۔ مؤنث نَزِیْعَة ج نَزَائِع۔

النَّزِیْعَة مِنَ النِّسَاءِ: عورت جس کی شادی دوسری قوم میں کی گئی ہو۔ وہ عورت جو اپنے وطن کی مشتاق ہو...... مِنَ النَّجَائِبِ: وہ اصیل اونٹنیاں جو دوسرے ملک میں لے جائی گئی ہوں ج نَزَائِع۔ النَّزَائِع: چرائی ہوا...... مِنَ الاِبِلِ والخَیْلِ: مسافروں سے چھینے ہوئے اونٹ یا گھوڑے۔

النَّزُوْعُ: وطن کا مشتاق۔ بِئْرٌ نَزُوْعٌ: کم گہرا کنواں۔ فَلَاةٌ نَزُوْعٌ: دور کا بیابان۔ ج نُزُعٌ ونِزَاعٌ۔

النُّزَاعَة: ہاتھ سے اُکھیڑ کر پھینکی ہوئی چیز۔

الاَنْزَعُ: کنپٹیوں سے گنجا۔ مؤنث نَزْعَاء۔

المَنْزَعُ: کھینچنے کی جگہ۔ ج مَنَازِع۔

المِنْزَعُ: سخت کھینچنے والا۔ دور پھینکا ہوا تیر۔

المِنْزَعَة: جھگڑا۔ شہد اٹھانے کی چوڑی لکڑی۔

المَنْزَعَة والمَنْزِعَة: ہمت۔ کہا جاتا ہے فُلَانٌ بَعِیْدُ المَنْزَعَةِ: فلاں بڑی ہمت والا ہے۔ انجام کار وتدبیر کہ جس کی طرف آدمی رجوع کرے اور کہا جاتا ہے "شَرَابٌ طَیِّبُ المَنْزَعَةِ" لذیذ شراب۔

نَزَغَهٗ (ف) نَزْغًا: انگلی چبھونا یا نیزہ مارنا۔ تھوڑی سی حرکت دینا۔ عیب لگانا۔ غیبت کرنا...... ہٗ بِکَلِمَةٍ: طعن وتشنیع کرنا۔

نَزَغَ (ف ض) نَزْغًا بَیْنَ القَوْمِ: فساد ڈالنا اور کہا جاتا ہے "نَزَغَ الشَّیْطَانُ بَیْنَهُمْ" شیطان نے بعض پر بعض کو ورغلا دیا و"نَزَغَهُ الشَّیْطَانُ اِلَی المَعَاصِیْ" شیطان نے اس کو گناہوں پر اُکسا دیا۔

النَّزْغُ: مص۔ اُکسانے والا کلام۔ نَزْغُ الشَّیْطَانِ: شیطانی وسوسے۔ وہ چیزیں جن سے انسان گناہوں میں آلودہ ہو جائے۔

النَّزْغَة۔ نَزَغَ: کا اسم مرۃ۔ طعن وتشنیع۔ ج نَزَغَات۔

النَّزَّاغ والمِنْزَغ والمِنْزَغَة: قوم کے درمیان فساد ڈالنے والا۔

النَّازِغَة۔ نَازِغ: کا مؤنث۔ ج نَوَازِغ النَّوَازِغ: فساد ڈالنے والیاں۔

النَّزِیْغَة: برا کلمہ۔

نَزَفَ (ض) نَزْفًا۔ مَاءَ البِئْرِ: کنوئیں سے سارا پانی نکال ڈالنا...... البِئْرُ: کنوئیں کا پانی نکالا جانا...... دَمَ فُلَانٍ: پچھنا یا فصد سے خون نکالنا...... عَبْرَتَهٗ: آنسو ختم کرنا...... الدَّمُ فُلَانًا: بہت خون نکل جانا۔

نُزِفَ مَاءُ البِئْرِ: کنوئیں سے سارا پانی نکالا جانا...... الرَّجُلُ: بے عقل ہونا یا بدمست ہونا...... فِی الخُصُوْمَةِ: حجت ودلیل سے خاموش ہو جانا...... ونُزِفَ الرَّجُلُ دَمًا: نکسیر چل کے سارا خون نکل جانا۔

نَزِفَتْ (س) نَزْفًا عَبْرَتُهٗ: آنسو خشک ہونا۔

اَنْزَفَ البِئْرَ: کنوئیں سے سارا پانی نکال لینا۔...... العَبَرَاتِ: آنسو ختم کر دینا۔ اَنْزَفَتِ البِئْرُ: کنوئیں سے سارا پانی نکل جانا۔ اَنْزَفَ الرَّجُلُ: نادار ہونا۔ بدمست ہونا۔ بے عقل ہونا۔ جھگڑے میں حجت منقطع ہونا۔

اِسْتَنْزَفَ۔ الدَّمْعَ او المَاءَ: سب نکال لینا۔

النَّزْفُ: مص۔ نَزْفُ الدَّمِ: خون کا بہنا۔

النُّزْفُ: کنوئیں کا پانی نکالنا۔ بہت خون نکل جانے سے کمزوری۔

النَّازِفُ: فا۔ عِرْقٌ نَازِفٌ: رگ جس سے خون جاری نہ ہو۔ ج نُزُف۔

النُّزْفَة: تھوڑا سا پانی وغیرہ۔ ج نُزَف۔

النَّزُوْفُ: کنواں جس کا سارا پانی ہاتھ سے نکال لیا گیا ہو۔

نَزَافِ: اسم فعل بمعنی اَمر۔ کہا جاتا ہے "نَزَافِ مَاءَ البِئْرِ" یعنی کنوئیں کا سارا پانی نکال لو۔

النَّزِیْفُ والنَّزُوْفُ: کثرت سے خون نکل جانے کی وجہ سے کمزور۔ پیاس سے خشک زبان والا۔ النَّزِیْفُ: بدمست۔ بخار زدہ۔ بِئْرٌ نَزِیْفٌ: کم پانی والا کنواں۔

المَنْزُوْفُ: بے عقل۔

المِنْزَفَة: جس سے پانی نکالا جائے۔ ڈھینکلی۔

نَزِقَ (س) نَزَقًا ونُزُوْقًا الرَّجُلُ: غصہ کی وجہ سے خفیف العقل ہونا۔ طیش میں آنا۔ صفت نَزِقٌ: مؤنث نَزِقَةٌ (...... نَزَقًا) الاِنَاءُ: برتن کا لبالب ہونا۔

نَزِقَ (س) ونَزَقَ (ض ن) نَزْقًا ونُزُوْقًا الفَرَسُ: گھوڑے کا کودنا۔ اچھلنا۔

نَزَقَ (ض) نَزْقًا الْاِنَاءَ: برتن کولبالب کرنا۔

نَزِقَ وانْزَقَ الْفَرَسَ: گھوڑے کوکودانا۔

اَنْزَقَ الرَّجُلُ فِی الضِّحْکِ: بہت زیادہ ہنسنا۔

فُلَانٌ: عقل کے بعد خفیف العقل ہونا ......

النَّعِيْمُ فُلَانًا: سبکی پر برانگیختہ کرنا۔

نَازَقَهٗ نِزَاقًا ومُنَازَقَةً: قریب ہونا۔گالی دینا۔

تَنَازَقَا: ایک دوسرے کوگالی دینا۔

النَّزَق: مص۔سبکی۔جہالت وحماقت کی وجہ سے جلد بازی۔مَکَانٌ نَزِقٌ: قریب جگہ۔

النَّزْقَة: اسم مرۃ۔دوڑکی ابتدامیں اُچھل کود۔

النَّيْزَق. نَيْزَک: مں لغت ہے بمعنی چھوٹا نیزہ ج نَيَازِق.

النِّزَاق والنَّزِقَة مِنَ النُّوْقِ: سرکش اُونٹنی۔

النِّزَاق: تیز رفتار اُونٹنی۔

الْمُنَازِق: بہت باتیں کرنے والا۔

نَزَكَهٗ (ن) نَزْكًا: نیزہ مارنا۔عیب لگانا۔بُرا کہنا۔ناحق جھوٹ باندھنا۔

النَّزَّاک والنُّزَک: بہت عیب لگانے والا۔

النَّزِيْكَات: شریر لوگ۔

النَّيْزَک: چھوٹانیزہ۔ج نَيَازِک.

النَّيَازِک: ٹوٹے ہوئے ستارے۔

نَزَلَ (ض) نُزُوْلًا مِنْ عُلْوٍ اِلَی اَسْفَلَ: اترنا......بِهٖ: اُتارنا......بِهِ الْاَمْرُ: واقع ہونا...... فُلَانٌ عَنِ الْحَقِّ: چھوڑ دینا(...... نِزَالَةً) مسافرت کرنا۔کہاجاتا ہے"مَا زِلْتُ اَنْزِلُ" میں ہمیشہ سفرکرتا رہا (...... نُزُوْلًا ومَنْزَلًا ومَنْزِلًا) الْقَوْمَ وبِالْقَوْمِ وعَلَی الْقَوْمِ: قوم کے پاس اترنا۔

نُزِلَ (س) نَزْلَةَ الرَّجُلُ: زکام میں مبتلا ہونا (...... نَزْلًا) الزَّرْعُ: کھیتی کا بڑھنا......

الْمَكَانُ: سختی کی وجہ سے تھوڑی بارش میں بھی بہنے والی جگہ ہونا۔

نَزَّلَهٗ: اُتارنا۔نَزَّلَ الشَّيْئَ: مرتب کرنا...... الشَّيْئَ مَكَانَ الشَّيْئِ: قائم مقام کرنا......اللّٰهُ كَلَامَهٗ عَلٰی اَنْبِيَائِهٖ: تدریجاً وحی نازل کرنا ...... الْقَوْمَ: منازل میں اُتارنا...... الْحَاسِبُ الرَّقْمَ: رقم لکھنا۔

اَنْزَلَ اِنْزَالًا ومُنْزَلًا الشَّيْئَ: اُتارنا۔اَنْزَلَ الضَّيْفَ: مہمان اُترنا......اللّٰهُ الْكَلَامَ: یکبارگی وحی نازل کرنا اور کہا جاتا ہے "اَنْزَلَ حَاجَتَهٗ عَلٰی كَرِيْمٍ" اس نے اپنی حاجت کریم کے سامنے پیش کی۔یعنی پوری کرنے کی درخواست کی۔

نَازَلَهٗ نِزَالًا ومُنَازَلَةً فِی الْحَرْبِ: مقابلہ میں اُترنا اور جنگ کرنا اور کہا جاتا ہے "تَنَازَلُوْا بِالنِّزَالِ" دونوں فریق نے اونٹوں سے اتر کرگھوڑوں پرسوار ہوکر جنگ کی۔

تَنَازَلَ الْقَوْمُ: اُونٹوں سے اتر کرگھوڑوں پر سوار ہوکر جنگ کرنا۔میدان جنگ میں اتر کر جنگ کرنا...... الْقَوْمُ فِی السَّفَرِ: کبھی اس کے پاس کبھی اس کے پاس کھانا اور مولدین کے استعمال میں تَنَازَلَ الرَّجُلُ: کے معنی درجے سے اترنے کے ہیں۔

تَنَزَّلَ: آہستہ آہستہ اترنا......عَنِ الْحَقِّ: حق چھوڑ دینا۔تَنَزَّلَ فُلَانًا: اُتارنا۔

اِسْتَنْزَلَهٗ: اُتارنا۔اِسْتَنْزَلَهٗ عَنْ رَاْيِهٖ او حَقِّهٖ: رائے سے یاحق سے نیچے اترنے کے لئے۔اُسْتُنْزِلَ فُلَانٌ: مرتبہ سے اتاراجانا۔

النُّزْل والنُّزُل: کھاناجومہمان کے سامنے پیش کیاجائے۔ج اَنْزَال. النُّزُل: بابرکت کھانا۔الْمُنْزِل: اترنے والے لوگ۔

النُّزْل والنُّزُل والنَّزَال: کھیتی کی بالیدگی اور ستھرائی۔دادودہش وفضل۔النَّزَل: بارش رَجُلٌ ذُوْ نُزْلٍ: بہت دادودہش والا۔بابرکت ج اَنْزَال. اَنْزَالُ الْقَوْمِ: قوم کی روزیاں۔

النِّزْل: جمع شدہ۔ج نُزُوْل.

النَّزَل: جگہ جہاں بہت اتریں۔سخت جگہ جہاں سیلاب جلدی آئے۔کہا جاتا ہے مَكَانٌ نَزِلٌ.

النَّزْلَة. نَزَلَ: کااسم مرۃ اورکہاجاتا ہے"لَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً اُخْرٰی" اس نے اس کو یقیناً دوسری مرتبہ دیکھا۔زکامٌ نزلہ۔اَرْضٌ نَزْلَةٌ: عمدہ کھیتی والی زمین اورکہاجاتا ہے "نَزَلَايِهِمْ ونَزِلَايِهِمْ" میں نے ان کو درست حالت میں چھوڑا۔

النِّزَالَة: سخت زمین ہونے کی وجہ سے تھوڑی سی بارش میں بہہ پڑنا۔

النَّزَالَة: سفر۔مہمانی۔کہاجاتا ہے"كُنَّا فِی نِزَالَةِ فُلَانٍ" ہم فلاں کی مہمانی میں تھے۔و"فُلَانٌ مِنْ نِزَالَةِ سُوْءٍ" فلاں لئیم باپ سے ہے۔

النَّازِلَة. النَّازِل: کامؤنث۔سخت مصیبت ج نَازِلَات ونَوَازِل.

النَّزَّال: بہت اُترنے والا۔بہت مقابلہ کرنے والا۔

الْمُنَزَّلَةُ: گوشت اورچکنائی سے تیارکیا ہوا کھانا۔

النَّزِيْل: مہمان۔بابرکت۔کھانا۔کہاجاتا ہے"ثَوْبٌ نَزِيْلٌ"کامل کپڑا"وفُلَانٌ نَزِيْلِی" فلاں میرے ساتھ گھرمیں اترنے والا ہے۔ج نُزَلَاء.

التَّنْزِيْل: مص۔ترتیب۔اوپر سے نیچے اترنا۔

الْمَنْزِل: اترنے کی جگہ۔مکان۔چشمہ۔ج مَنَازِل.

الْمَنْزُوْلُ: مہمان نہ نہ۔

الْمَنْزِلَة: اترنے کی جگہ۔گھر۔مرتبہ۔کہا جاتا ہے"لَهٗ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ الْاَمِيْرِ"اس کوامیر کے پاس مرتبہ حاصل ہے و"هُوَ رَفِيْعُ الْمَنْزِلَةِ" وہ بلندمرتبہ والا ہے۔

نَزْنَزَ الرَّجُلُ: سرہلانا......الْاُمُّ صَبِيَّهَا: ماں کا بچےکوداتا۔نچانا۔

نَزَهَ (ن) نَزْهًا الْاِبِلَ: اُونٹ کوپانی سے دور رکھنا۔

نَزِهَ (س) ونَزُهَ (ک) نَزَاهَةً

ونَـزَاهِيَةً: برائی سے دور ہونا۔ پاک دامن ہونا......الْمَكَانُ: صحت افزا ہونا۔

نَـزَّهَهُ: بری بات سے دور کرنا۔ "نَـزَّهَ نَفْسَهُ عَنِ الْقَبِيحِ" اپنے آپ کو گناہ سے پاک رکھنا۔ نَـزَّهَ اللّٰـهَ عَنِ السُّوْءِ: اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنا۔

تَنَزَّهَ عَنْ كَذَا: دور ہونا۔ محفوظ ہونا۔ کہا جاتا ہے "يَتَنَزَّهُ عَنِ الْمَطَامِعِ وعَنْ مَلَائِمِ الْأَخْلَاقِ" وہ لالچ اور برے اخلاق سے برتر ہے۔ فُلَانٌ: سیر کو نکلنا۔

إِسْتَنْزَهَ عَنْ كَذَا: دور ہونا......فُلَانٌ: سیر و تفریح کو جانا۔

النَّزْهُ والنَّزِهُ والنَّزِيْهُ: پاک دامن۔ برائیوں سے دور۔ ج نُزَهَاءُ وأَنْزَاهٌ ونِزَاهٌ مکان نَزْهٌ ونَزِهٌ ونَزِيْهٌ: لوگوں سے دور جگہ۔ صحت افزا مقام۔

النُّزْهَة: اسم ہے تَنَزَّهَ سے بمعنی سیر و تفریح ج نُزَہ اور کہا جاتا ہے "هُوَ بِنُزْهَةٍ مِنَ الْمَاءِ او عَنِ الْمَاءِ: وہ پانی سے دور ہے۔

النَّزَهُ والنَّزَاهَة: برائی سے دور۔

النَّازِهُ: فا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نَازِهُ النَّفْسِ" وہ پاک دامن ہے۔

الْمُتَنَزَّهُ: سیر و تفریح کی جگہ۔

نَزَا يَنْزُو نَزْوًا ونُزُوًّا ونَزَوَانًا: کودنا۔ عَلَيْهِ: کسی پر گرنا اور روندنا......الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثٰى: جفتی کرنا اور اسم النِّزَاءُ والنُّزَاءُ اور اس کا استعمال چوپایوں کے لئے ہوتا ہے۔

نَـزَا بِهِ قَلْبُهُ اِلٰى كَذَا: شیفتہ و فریفتہ ہونا۔ نَـزَتِ الْحُمُرُ: گدھوں کا اچھلنا کودنا۔ نَزَا الطَّعَامُ: غلہ کا گراں ہونا (...... نَزَوَانًا) بچ کر نکل بھاگنا۔

نُـزِيَ نَزْوًا الرَّجُلُ: سارا خون نکل جانا۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَهُ جُرْحٌ فَنُزِيَ مِنْهُ فَمَاتَ" اس کو زخم لگا جس کی وجہ سے سارا خون نکل گیا اور وہ مر گیا۔

نَـزَّاهُ تَنْزِيَةً وتَنْزِيًا وأَنْزَاهُ إِنْزَاءً: کودانا جفتی کرانا۔

تَـنَـزّٰى تَـنَـزِّيًـا اِلَى الشَّرِّ: برائی کی طرف جلدی کرنا۔

اِنْتَزٰى اِنْتِزَاءً: برائی کی طرف جلدی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَزٰى عَـلٰى اَرْضِ كَذَا فَـاَخَـذَهَا" اس نے فلاں زمین کی طرف سبقت کی اور اسے لے لیا۔

النَّزْوَة: کودائی۔ ہر چھوٹی چیز۔

اَلنَّـازِی: نازی عقیدہ والا۔ اسی سے ہے (نازی ازم)۔

اَلنَّازِيَةُ: جرمن لوگوں کا قومی عقیدہ۔

النَّـازِيَـه۔ النَّازِی: کا مؤنث۔ تیزی و تیز روی۔ کم گہرا پیالہ۔ اَلْكَـمَـةُ نَـازِيَةٌ: اردگرد سے بلند ٹیلہ۔

النَّـزِیُّ والنَّزَّاءُ والْمُنْتَزِی: بہت اُچھل کود والا۔

النَّـزِيَّة۔ النَّزِیُّ: کا مؤنث۔ بادل۔ کم گہرا پیالہ۔ الـنَّـزِيَّةُ: اچانک شوق۔ اچانک مصیبت۔ کلہاڑی کی دھار۔

النَّزَوَان: تیزی و جوش۔

نَسَّ (ض ن) نَـسًّـا ونَسِيْـسًـا النَّاقَةَ: ہانکنا اور ڈانٹنا۔ کہا جاتا ہے "كَـانَ يَنُـسُّ اَصْـحَـابَهُمْ" یعنی اپنے ساتھیوں کے پیچھے چل رہا تھا (...... نَسًّـا وتَـنُـسَّـا) الْقَوْمُ: پانی پر پہنچا۔

نَسِيْسًـا ونُسُوْسًا) اَلْخُبْزُ و اللَّحْمُ: روٹی یا گوشت کا خشک ہونا......فُلَانٌ: جلدی سے ہر کام پر گزرنے والا ہونا۔

نَسَّ (ض) نُسُوْسًا الْحَطَبُ: لکڑی سے جلنے میں دوسری جانب پانی نکلنا......لِفُلَانٍ: حقیقت حال سے واقف ہونا۔

نَـسَّسَ الْمَاشِيَةَ: جانور کو چلانا......الصَّبِیَّ: بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرانے کے لئے اس اس کہنا۔

اَنَسَّ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو پیاسا کرنا۔

تَـنَـسَّـسَ مِنْهُ الْاَخْبَارَ: سن گن لینا۔ خبردار ہونے کی کوشش کرنا۔

النَّاسُّ: فا۔ خُبْزٌ نَاسٌّ: خشک روٹی۔

النَّـسِيْـس: مص۔ ہانکا ہوا۔ سخت بھوک۔ پوری کوشش۔ لکڑی کے جھاگ جو جلنے کی حالت میں دوسرے سرے پر نکلے۔ ج نُـسُـس (...... والنَّسِيْسَةُ) طبیعت۔

النَّسِيْس: جسم میں بقیہ روح۔ کہا جاتا ہے "بَـلَـغَ مِنْهُ نَسِيْسَهُ و نَسِيْسَتَهُ" یعنی مرنے لگا النَّسِيْسَةُ: چغل خوری۔ تری جو جلتی لکڑی کے پچھلے سرے پر ظاہر ہو۔ ج نسائس۔

النُّسُس: ردی جڑیں۔

التَّنَـاس: مص۔ تیز چال۔

الْمِنَسَّةُ والْمِنْسَاس: لاٹھی۔

نَسَاَ (ف) نَسْاُ الدَّابَّةَ: چوپایہ کو ڈانٹنا اور ہانکنا۔ حوض سے ہٹانا......اللَّـبَنَ بِالْمَاءِ: دودھ میں پانی ملانا......ہُ: لسی پلانا۔ نَـسَـاَتِ الْـمَـاشِيَةُ: موٹائی ظاہر ہونا (...... نَسْـاً ومَنْسَـاَةً) الشَّیْءَ: مؤخر کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَسَـاَ اللّٰهُ اَجَلَه وفِی اَجَلِه" مہلت دینا۔ عمر دراز کرنا......فُلَانًـــا: نگہبانی کرنا۔ حفاظت کرنا......ہُ الْبَيْعَ وفِـی الْبَيْعِ: بیچنا اور ادائیگی قیمت کی مہلت دینا (...... نَسَاءً) عَـنْ فُلَانٍ دَيْـنَـهُ: ادائیگی قرض کے لئے مہلت دینا۔

اَنْسَـاَ اِنْسَاءً الشَّیْءَ: مؤخر کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَنْسَـاَ اللّٰهُ اَجَلَهُ وفِیْ اَجَلِه" عمر دراز کرنا......ہُ الْبَيْعَ وفِـی الْبَيْعِ: بیچنا اور ادائیگی قیمت کی مہلت دینا......عَنْهُ: پیچھے ہونا۔ دور ہونا۔

نَسَّاَ تَنْسِئَةً: ڈانٹ کر ہانکنا۔

اِنْتَسَاَ عَنْهُ: پیچھے ہونا۔ اِنْتَسَـاَتِ الْاِبِلُ فِی الْمَرْعٰی: اونٹوں کا چراگاہ میں دور ہونا۔

اِسْتَنْسَـاَ غَرِيْمَهُ: قرض خواہ سے ادائیگی قرض کی مہلت مانگنا۔

الـنَّـاسِی: فا۔ موٹا (حیوان یا انسان) ج نَسَاۃ۔

النَّسَاءُ: درازی عمر۔

النَّسْءُ: مص۔ لسی۔ بہت پانی والا دودھ۔ عقل زائل کرنے والی شراب۔ موٹاپا یا

موٹاپے کی ابتدا۔
النِّسُّ ء: گھل مل کر رہنے والا آدمی۔
النُّسَأة والنَّسِيئَة : تاخیر۔ کہا جاتا ہے بَاعَهُ بِنَسِيئَة: اس نے ادھار بیچا۔
النَّسِيُّ: تاخیر۔ بہت پانی ملا ہوا دودھ۔
المِنْسَأة والمِنْسَاة والمَنْسَاة: چرواہے کا ڈنڈا۔ کہا جاتا ہے "إنَّ لِي عَنكَ لَمُنْتَسأ" میرے لئے تمہاری طرف سے گنجائش ہے۔
نَسَبَ (ن ض) نَسَبًا ونِسْبَةً الرَّجُلَ: نسب بیان کرنا۔ دریافت کرنا۔ نَسَبَهُ إلى فُلانٍ: نسبت کرنا۔ ...... نَسَبًا ونَسِيبًا ومَنْسَبَةً الشَّاعِرُ بِالْمَرْأَةِ: تشبیب کہنا۔ غزل میں عورتوں کے اوصاف بیان کرنا۔
نَاسَبَهُ مُنَاسَبَةً: مشابہ ہونا۔ مناسب ہونا۔ نسب میں شریک ہونا۔
تَنَسَّبَ الرَّجُلُ إلَيكَ: ہم نسب ہونے کا دعوی کرنا اور اسی سے مثل ہے "القَرِيبُ مَنْ تَقَرَّبَ لا مَنْ تَنَسَّبَ" قریب وہ ہے جو دوستی سے قربت کرے نہ وہ جو محض دعوی ہم نسبی کرے۔
تَنَاسَبَا: باہم مشابہ ہونا۔ تَنَاسَبَ القَوْمُ إلى أحسابِهِم: منسوب ہونا۔
إنْتَسَبَ الرَّجُلُ: نسب ظاہر کرنا۔ نسب ذکر کرنا ...... إلى أبِيهِ: منسوب ہونا۔
اِسْتَنْسَبَ: نسب بیان کرنا ...... الرَّجُلَ: نسب بیان کرنے کو کہنا۔
النَّسَبُ: مص۔ قرابت۔ رشتہ داری۔ ج أنْسَاب۔
النِّسْبَة والنُّسْبَة: قرابت۔ دو چیزوں کے درمیان ربط و تعلق اعداد کے درمیان نسبت مثلاً کہا جائے کہ چار کو آٹھ کے ساتھ وہی نسبت ہے جو پانچ کو دس کے ساتھ اور کہا جاتا ہے "بالنِّسْبَةِ إلى كَذَا" یعنی فلاں چیز کے لحاظ سے۔
النَّسِيبُ: مص۔ مناسب۔ رشتہ دار۔ صاحب نسب۔ لطیف شعر عورتوں کے متعلق اور مبالغہ کے لئے "نَسِيبٌ نَاسِبٌ" کہا جاتا ہے جیسا "شِعْرٌ شَاعِرٌ" (اور فاعل اس موقعہ پر مفعول کے معنی میں ہے) ج أنْسِبَاء ونُسَبَاء (جیسے شریف وشرفاء)
النَّسَابَة: رشتہ داری۔
النَّسَّاب ج نَسَّابُونَ والنَّسَّابَة ج نَسَّابَات: نسب کا علم رکھنے والا۔
الأنْسَب: اسم تفضیل اور کہا جاتا ہے "هٰذَا الشِّعْرُ أنْسَبُ مِنْ ذَاكَ" یہ شعر اس سے زیادہ لطیف ہے۔
النِّسْبِيَّة: فلسفی مذہب جو علم ومعرفت کی طرف نسبت رکھتا ہے۔
المُنَاسِب: فا۔ رشتہ دار۔ مشابہ۔
المَنْسُوب: مفع۔ شعر منسوب۔ عشقیہ شعر خَطٌّ مَنْسُوبٌ: مطابق قاعدہ۔ ج مَنَاسِيب۔
نَيْسَبَ بَيْنَهُمَا: چغل خوری کے لئے دوڑ دھوپ کرنا۔
النَّيْسَب: چیونٹیوں کی قطار۔ چیونٹیوں کا یا سانپ کا راستہ (...... والنَّيْسَبَان) سیدھا واضح راستہ۔
النَّاسُوت: طبیعت انسانی۔ ناس میں واو تا کی زیادتی ہوئی ہے جیسے ملکوت میں۔
نَسَجَ (ن ض) الثَّوْبَ: کپڑا بننا ...... الكَلامَ: خلاصہ کرنا۔ آراستہ کرنا ...... الشَّاعِرُ الشِّعْرَ: نظم کرنا۔
الغَيْثُ النَّبَاتَ: بارش کا نباتات کو بڑھا کر گنجان کرنا۔ نَسَجَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ او الماءَ: لہریں پیدا کرنا۔ نَسَجَتِ النَّاقَةُ فِي سَيْرِهَا: اونٹنی کا جلدی جلدی قدم اٹھانا۔
إنْتَسَجَ: بنا جانا۔
النَّسْج: مص۔ کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ نَسْجُ اليَمَنِ" کپڑا یمن کا بنا ہوا۔
النِّسَاجَة: بننے کا پیشہ۔
النَّسَّاج: بننے والا۔ کلام کو آراستہ کرنے والا۔ جھوٹا۔
النَّسِيج: بنا ہوا۔ ج نُسُج کہا جاتا ہے "هُوَ نَسِيجُ وَحْدِهِ" وہ صفات محمودہ میں بے نظیر و لاثانی ہے۔ النُّسُج: جائے نمازیں۔
النَّسِيجَة: نسیج کا مؤنث۔ ج نَسَائِج۔
المِنْسَج والمَنْسِج: بننے کا کرگہ۔
المِنْسِج والمَنْسَج مِنَ الدَّابَّةِ: چوپایہ کی گردن کی جڑ سے مونڈھوں تک اٹھی ہوئی جگہ۔
المِنْسَج والمِنْسَاج: کرگہ۔
نَسِحَ (س) نَسَحًا: لالچ کرنا۔
نَسَحَ (ف) نَسْحًا التُّرَابَ: مٹی کا بکھیرنا۔
النَّسْح والنُّسَاح: کھجوروں کا کوڑا کرکٹ۔
المِنْسَاح: غبار اڑانے کا آلہ۔
نَسَخَ (ف) نَسْخًا الشَّيءَ: زائل کرنا۔ باطل کرنا۔ مٹانا ...... الكِتَابَ: نقل کرنا۔
نَاسَخَهُ مُنَاسَخَةً: ایک دوسرے کو محو کرنا۔
تَنَاسَخَا: ایک دوسرے کو محو کرنا۔ تَنَاسَخُوا الشَّيءَ: ہاتھوں ہاتھ لینا۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ تَنَاسَخَتِ الأزْمِنَةُ: پے در پے آنا۔ تَنَاسَخَ الوَرَثَةُ: تقسیم میراث سے پہلے بعض وارثوں کا مرجانا۔
إنْتَسَخَ الشَّيءَ: زائل کرنا ...... الكِتَابَ: نقل کرنا ...... الشَّيءُ الشَّيءَ: کسی چیز کا کسی چیز کے قائم مقام ہونا۔
اِسْتَنْسَخَ الشَّيءَ: بمعنی نسخ۔ لکھنے کو کہنا۔
بَلْدَةٌ نَيْسِخَة ونُسْخِيَّة: دور کا شہر۔
النُّسْخَة: کتاب نقل کی ہوئی۔ کتاب جس سے نقل کی جائے۔ ج نُسَخ کہا جاتا ہے "كَتَبَ القَاضِي نُسْخَتَيْنِ بِحُكْمِهِ" قاضی نے اپنے فیصلے کی دو کاپیاں کیں۔
النَّاسِخ: فا۔ کتابوں کا نقل کرنے والا۔
التَّنَاسُخ: مص۔ آواگون۔ روح کا ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل اور اس کو تقمُّص ہونا بھی کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس کا اعتقاد رکھتے ہیں وہ "تناسخیہ" کہلاتے ہیں۔ تَنَاسُخُ الأزْمِنَةِ والقُرُونِ: زمانہ

کا یکے بعد دیگرے آنا۔

نَسَرَهُ: (ن) نَسْرًا. عَنْهُ: اُتارنا۔ اُدھیڑنا۔ الجُرحُ اللَّحمَ: شگاف کردینا ...... الرَّجُلَ: تہمت لگانا۔ بدگوئی کرنا۔

نَسَرَهُ (ض ن) نَسْرًا. البَازِی: باز کا چونچ سے نوچنا۔

نَسَرَ الحَبلَ: رسّی کا بل کھول دینا۔ توڑ دینا۔

تَنَسَّرَ: گدھوں کا شکار کرنا...... الحَبلُ: رسّی کا ٹوٹنا...... الجُرحُ: زخم کا ٹوٹ جانا اور پیپ وغیرہ بہ جانا...... الثَّوبُ ونَحوُهُ: کپڑے کا گھس گھس کے پھٹنا۔ تَنَسَّرَتِ النِّعمَةُ عَن فُلانٍ: متفرق ہونا۔

اِنتَسَرَ طَرَفُ الحَبلِ: رسّی کے کنارے کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

اِستَنسَرَ الطَّائِرُ: قوت میں گدھ جیسا ہونا اور اسی سے مثل ہے "اِنَّ البُغَاثَ بِاَرضِنَا یَستَنسِرُ بغاث" (ایک چھوٹے سے پرندہ کا نام) ہماری زمین میں گدھ ہو جاتا ہے یعنی کمزور قوی ہو جاتا ہے۔

النَّسرُ بتثلیث النون والفتح اشھر وافصح: گدھ۔ اس کی کنیت اَبُو الاَبرَدِ و اَبُو الاَصبَعِ و اَبُو مَالِکٍ و اَبُو المِنهَالِ و اَبُو یَحیٰی ہے اور مادہ گدھ کی کنیت "اُمّ قَشعَم" ج نُسُورٌ واَنسُر ونِسَار.

النَّسرُ: گھوڑے کے سم کے اندرونی حصہ میں غدود ج نُسُور. النَّسرَانِ: دو ستارے جن میں سے ایک کو نسر طائر اور دوسرے کو نسر واقع کہتے ہیں۔

النَّاسُورُ: ناسور۔ زخم جس سے ہمیشہ مواد بہتا رہے۔ ج نَوَاسِیرُ.

النُّسَارِیَّةُ: عقاب۔

المِنسَرُ والمَنسِرُ: شکاری پرندہ کی چونچ

المِنسَرُ والمَنسِرُ: لشکر کا ایک حصہ جو بڑے لشکر کے آگے آگے چلے۔ تیس سے چالیس تک یا چالیس سے پچاس یا ساٹھ تک یا سو سے دو سو تک گھوڑوں کا گلہ۔ ج مَنَاسِرُ.

النِّسرِینُ: گل سیوتی۔ واحد نِسرِینَة.

نَسَطَ (ن) نَسطًا الثَّوبَ: کپڑے کو تر کر کے نچوڑنا۔

المُنَسِّطُ: وہ لوگ جو پیدائش کے دشوار ہونے کے وقت بچے کو باہر نکال لیں۔

نَسَعَت (ف) نَسعًا ونُسُوعًا ونَسِعَتِ الاَسنَانُ: ڈھیلے مسوڑھوں والا ہونا۔ نَسَعَ فُلانٌ فِی الاَرضِ: جانا (...... نُسُوعًا) الشَّیءُ: لمبا ہونا۔

اَنسَعَ الرَّجُلُ: پڑوسیوں کے لئے ایذا رساں ہونا۔ بادِ شمالی میں داخل ہونا۔

اِنتَسَعَتِ الاِبِلُ: اونٹوں کا چراگاہ میں متفرق ہونا۔

النَّاسِعُ: فا۔ لمبی گردن۔

النِّسعُ: ہاتھ کا جوڑ۔ کجاوہ کسنے کی چوڑی رسّی یا تسمہ۔ اس کے ایک ٹکڑے کو النِّسعَة کہتے ہیں۔ ج نُسَعٌ ونِسَعٌ ونُسُوعٌ واَنسَاعٌ. واَنسَاعُ الطَّرِیقِ: راستے کے وہ گڑھے جو چوپایوں کی ٹانگوں سے پڑ جائیں۔

النِّسعُ والرِّیحُ النِّسعِیَّةُ والمِنسَعُ: بادِ شمالی۔

النُّسُوعُ: مص۔ لمبائی۔

المِنسَعَةُ: زمین جس کی پیداوار لمبی لمبی ہو۔

نَسَغَ (ف) نَسغًا اللَّبَنَ بِالمَاءِ: دودھ میں پانی ملانا۔ نَسَغَهُ بِالسَّوطِ: چابک مارنا۔ ہُ بِکَذَا: تہمت لگانا...... ہُ بِکَلِمَةٍ: طعن و تشنیع کرنا۔ ...... الخُبزَةَ: روٹی پر لوہے سے یا کسی اور چیز سے گودنا۔ نَسَغَتِ الوَاشِمَةُ بِالاِبرَةِ: گودنے والی عورت کا سوئی چبھونا...... فِی الاَرضِ: جانا۔ نَسَغَت و نَسِغَتِ الاَسنَانُ: دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی جڑوں کا ڈھیلا ہو جانا۔ نَسَغَتِ الشَّجَرَةُ: درخت کا کاٹنے کے بعد پھر اُگنا۔ ونَسَغَهُ: نیزہ مارنا۔

اَنسَغَتِ الشَّجَرَةُ: درخت کا کاٹنے کے بعد پھر اُگنا...... الفَسِیلَةُ: درخت کے پودے کا نرم حصہ کو نکالنا...... ہُ: نیزہ مارنا...... ہُ بِالسَّوطِ: چابک مارنا۔

اِنتَسَغَتِ الاِبِلُ: اونٹوں کا چراگاہ میں متفرق ہونا...... الرَّجُلُ: سوچ بچار کرنا۔

النَّاسِغُ: فا۔ رَجُلٌ نَاسِغٌ: نیزہ بازی میں ماہر۔ ج نُسَّغ.

النَّسغُ: درخت کٹنے کے بعد جو نمی نکلے۔

النَّسِیغُ: پسینہ۔

المِنسَغَةُ: سوئیوں کا مجموعہ جس سے گودنے والی عورت گودتی ہے یا پرندہ کے پروں کا یا لوہے کی تیلیوں کا مجموعہ جس سے نانبائی روٹی پر نشان کرتا ہے۔

نَسَفَ (ض) نَسفًا البِنَاءَ: عمارت کو بنیاد سے ڈھانا...... الجِبَالَ: پہاڑوں کو گرا دینا ...... الشَّیءَ: چھاننا...... الحَبَّ بِالمِنسَفِ: غلہ کو چھاج سے پھٹکنا (...... وانتَسَفَ) الرِّیحُ التُّرَابَ: ہوا کا مٹی کو اکھیڑنا اور اڑانا۔

نَسَفَهُ (ن) نَسفًا ونُسُوفًا: دانت سے کاٹنا۔ نَسَفَ الاِنَاءُ: بھر کر بہہ پڑنا۔

اِنتَسَفَ البِنَاءَ: عمارت کو بنیاد سے ڈھانا ...... الشَّیءَ: اکھیڑنا۔ اِنتَسَفُوا الکَلَامَ بَینَهُم: کم کرنا اور پوشیدہ کرنا...... الکَلَامَ: خوف کی وجہ سے ناتمام کہنا اور چپکے چپکے کہنا ...... الرِّیحُ الشَّیءَ: ہوا کا کسی چیز کو اکھیڑنا اور اڑانا۔

اُنتُسِفَ لَونُهُ: رنگ متغیر ہونا......

تَنَسَّفَ فِی الصِّرَاعِ: کشتی میں پچھاڑ دینا۔

تَنَاسَفَا الکَلَامَ: باہم باتیں چپکے چپکے کہنا۔

النُّسفَه بتثلیث النون والنَّسَفَةُ: پاؤں رگڑنے کا جھانواں۔ ج نِسَف ونُسَف ونُسُف ونِسَاف.

النَّسِیفَةُ: پاؤں رگڑنے کا جھانواں۔

النُّسَافَةُ: غلہ کا پچھوڑن۔ دودھ کے جھاگ۔ زمین سے جو غبار اٹھے۔

النَّسِيْف : بھید۔ گدھے کے دانت کاٹنے کا نشان۔ كَلَامٌ نَسِيْفٌ: پوشیدہ گفتگو۔ شَيْءٌ نَسِيْفٌ: چھپائی ہوئی چیز۔

النَّسُوْف : اُونٹ جو گھاس کو جڑ سے اکھیڑ لے۔ ج مَنَاسِيْف. عَقَبَةٌ نَسُوْق : لمبی دشوار گزار گھاٹی۔

النَّسَّاف والنُّسَّاف : ایک پرندہ ہے جس کی چونچ لمبی ہوتی ہے اور اس کے اوپر سینگ کے مانند اٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ج نَسَاسِيْف.

النُّسْفَان مِنَ الْآنِيَة: لبالب چھلکتا ہوا برتن۔

المِنْسَف والمَنْسِف : گدھے کی تھوتھنی۔ ج مَنَاسِف. المِنْسَف: چھاج۔ سوپ۔

المِنْسَفَة: چھلنی۔ عمارت کے ڈھانے کا ایک آلہ۔

نَسَقَ (ن) نَسْقًا الدُّرَّ ونَحْوَهُ : موتی پرونا...... الْكَلَامَ: کلام کو ترتیب دینا۔

نَسَّقَ الشَّيْءَ: ترتیب وار رکھنا۔

نَاسَقَ بَيْنَهُمَا: دونوں کو ترتیب سے کرنا۔

أَنْسَقَ الرَّجُلُ: سجع کہنا۔

اِنْتَسَقَت وتَنَاسَقَت وتَنَسَّقَت الْاَشْيَاءُ : منظم ہونا۔ بالترتیب ہونا۔ کہا جاتا ہے تَنَاسَقَ كَلَامُهُ : اس کا کلام بالترتیب ہے۔ صفت مُتَنَاسِق.

النَّسَق : بالترتیب۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ الْقَوْمُ وجَاءَتِ الْخَيْلُ نَسَقًا" لوگ بالترتیب آئے۔ گھوڑے ترتیب کے ساتھ آئے۔ "وغَرَسْتُ النَّخْلَ نَسَقًا" میں نے کھجور کے درختوں کو ہموار ایک قطار میں لگایا۔ "وهٰذَا دُرٌّ نَسَقٌ وكَلَامٌ نَسَقٌ وثَغْرٌ نَسَقٌ" حروف النَّسْق والنَّسَق حروفِ عطف۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا نَسَقٌ عَلٰى هٰذَا" یعنی یہ اس کے اوپر معطوف ہے۔

النَّسِيْق: بالترتیب۔ منظم۔

نَسَكَ (ن) نُسْكًا ونُسُكًا ونَسْكًا ونُسُوْكًا ونَسْكَةً ومَنْسَكًا الرَّجُلُ : زاہد و عابد ہونا...... لِلّٰهِ: نفلی عبادت کرنا۔ خدا کے نام پر ذبح کرنا...... (...... نَسْكًا) الثَّوْبَ : کپڑے کو دھو کر پاک کرنا۔ الْبَيْتَ: گھر میں آنا...... اِلٰى طَرِيْقَةٍ جَمِيْلَةٍ: مداومت کرنا۔

نَسُكَ (ک) نَسَاكَةً: زاہد و عابد ہونا۔

تَنَسَّكَ: زاہد و عابد بننا۔

النُّسْك بتثليث النون والنُّسُك : عبادت۔ اللہ تعالٰی کا ہر ایک حق۔

النَّسْك :مانوس جگہ۔

النُّسْك والنُّسُك : نذر جو اللہ کے لئے پیش کی جائے۔ ذبیحہ۔ کہا جاتا ہے "مَنْ فَعَلَ كَذَا وكَذَا فَعَلَيْهِ نُسْكٌ" جس شخص نے ایسا اور ایسا کیا اس پر ایک ذبیحہ ہے۔

النَّسِيْك: سونا۔ چاندی۔

النَّسِيْكَة : ذبیحہ۔ چاندی سونے وغیرہ کا ٹکڑا۔ ج نَسَائِك.

النَّاسِك :فا۔ عابد زاہد۔ ج نُسَّاك.

عُشْبٌ نَاسِكٌ :بہت سبز گھاس۔ اَرْضٌ نَاسِكَةٌ: تازہ بارش والی سرسبز زمین۔

المَنْسَك :مانوس جگہ (...... والمَنْسِك) قربانی کی رسم۔ قربانی کی جگہ۔ قربانی ج مَنَاسِك ومَنَاسِكُ الْحَجِّ :افعال و ارکان حج۔

المَنْسُوْك :مفع۔ ثَوْبٌ مَنْسُوْكٌ :پانی سے دھو کر پاک کیا ہوا کپڑا۔ فَرَسٌ مَنْسُوْكَةٌ : چھوٹے چھوٹے نرم بالوں والا گھوڑا۔ اَرْضٌ مَنْسُوْكَةٌ :کھاد ڈالی ہوئی زمین۔

نَسَلَ (ن) نَسْلًا الصُّوْفَ او الرِّيْشَ : جھاڑنا اور گرانا...... الْوَلَدَ وبِالْوَلَدِ :جننا ...... الرَّجُلُ: بہت اولاد والا ہونا۔

نَسَلَ (ن) نُسُوْلًا الرِّيْشُ او الصُّوْفُ : پر یا اُون کا جھڑنا اور گرنا۔

نَسَلَ (ض ن) نَسْلًا ونَسَلًا ونَسَلَانًا فِي مَشْيِهِ: تیز چلنا۔

أَنْسَلَ الصُّوْفَ او الرِّيْشَ :اُون یا پر گرانا۔ الصُّوْفُ :اون گرنا...... الْوَالِدُ الْوَلَدَ : پیدا کرنا...... فِيْ عَدْوِهِ: تیز دوڑنا...... الْقَوْمَ: آگے بڑھ جانا...... الدَّابَّةُ: جانور کے بال گرنے کا زمانہ قریب ہونا۔

تَنَاسَلَ الْقَوْمُ: بعض کا بعض سے پیدا ہونا ...... بَنُوْ فُلَانٍ: بہت اولاد والے ہونا۔

النَّسْل :مص۔ خلق۔ اولاد۔ ذریت۔ ج أَنْسَال.

النَّسَل :مص۔ دودھ جو تھن سے خود نکلے۔ سبز انجیر کا دودھ۔

النُّسَال: گرے ہوئے پر یا بال یا اون۔ واحد نُسَالَة.

النَّسِيْل :گرے ہوئے پر یا بال یا اون۔ موم سے جدا شدہ شہد۔

النَّسِيْلَة نَسِيْل :کا واحد۔ اولاد۔ بتی۔ موم سے جدا شدہ شہد۔

النَّسُوْلَة مِنَ الْمَوَاشِي :مویشی جو نسل بڑھانے کے لئے محفوظ کیا جائے۔ بہت نسل والا۔

النَّاسِل :فا۔ تیز رفتار۔ ج نَسَل.

النَّسُوْل والنَّسَّال: تیز دوڑنے والا۔

نَسَمَ (ض) نَسْمًا الْبَعِيْرُ الْاَرْضَ بِخُفِّهِ : اُونٹ کا ٹھوکر مار کر زمین میں نشان ڈالنا۔

نَسَمَتْ (ض) نَسْمًا ونَسِيْمًا ونَسَمَانًا الرِّيْحُ :ہوا کا آہستہ چلنا (...... نَسْمًا ونَسَمَ (س) نَسَمًا الشَّيْءُ :متغیر ہونا۔ نَسِمَ الْبَعِيْرُ: سوراخ دار کھر والا ہونا۔

نَسُمَ (ک) نَسَامَةً الْمَكَانُ: پانی کا رسنا۔

نَسَّمَ فِي الْاَمْرِ :شروع کرنا...... النَّسَمَةَ: زندہ کرنا' آزاد کرنا...... الْاَسِيْرَ: قیدی کو رہا کرنا۔

نَاسَمَهُ مُنَاسَمَةً ونِسَامًا : چپکے چپکے بات کہنا۔

تَنَسَّمَ الرَّجُلُ : سانس لینا۔ تَنَسَّمَتِ الرِّيْحُ : ہوا کا آہستہ چلنا...... الْجَمْرُ: چنگاری کا بھڑکنا۔ تَنَسَّمَ الْمَكَانُ بِالطِّيْبِ : خوشبو سے مہک اٹھنا۔ فُلَانٌ الْخَبَرَ او الْعِلْمَ: آہستہ آہستہ دریافت کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَسَّمْتُ مِنْهُ عِلْمًا" میں نے اس سے

علم حاصل کیا...... الرِّیْحَ: بُو سونگھنا۔ بُو محسوس کرنا...... الْوَلَدَ: جنین کے جسم کا تیار ہونا اور روح پڑ جانا۔

النَّاسِم: فا۔ قریب الموت مریض۔

النَّسَم: مص۔ زندگی کا سانس۔ آہستہ چلنے والی ہوا۔ ج اَنْسَام. النَّسَم: ناک۔ نسمہ۔ بمعنی روح کی جمع۔ مٹا ہوا راستہ۔ دودھ یا چکنائی کی بو۔

النَّسَمَة: حمام وغیرہ کے راستے۔

النَّسَمَة: زندگی کا سانس۔ ہر جان دار انسان ہو یا حیوان۔ لونڈی۔ غلام۔ ج نَسَم وَنَسَمَات النَّسَمَةُ: سانس کا چڑھنا۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَهُ نَسَمَةٌ" یعنی اس کا سانس چڑھ گیا۔

النَّسِیْم: مص۔ روح۔ پسینہ۔ نرم ہوا۔ ج نِسَام اور بھاری بھرکم آدمی کے لئے کہا جاتا ہے "هُوَ ثَقِیْلُ الظِّلِّ بَارِدُ النَّسِیْم"۔

النَّیْسَم: نرم ہوا۔ مٹا ہوا راستہ۔

الاَنَاسِم: لوگ (یہ نَسَم کی جمع الجمع ہے) کہا جاتا ہے "مَا فِي الْاَنَاسِمِ مِثْلُهُ" یعنی لوگوں میں اس کے مانند کوئی نہیں۔

الْمَنْسِم. لِلْاِبِلِ: اُونٹ کے کھر کا کنارہ۔ ج مَنَاسِم. الْمَنْسِم: علامت۔ راستہ۔ مذہب۔ طریقہ۔ کہا جاتا ہے "اِلٰى اَیْنَ مَنْسِمُكَ" تمہاری توجہ کس طرف ہے۔

نَسْنَسَ الطَّائِرُ: پرندہ کا تیز اڑنا۔ نَسْنَسَتِ الرِّیْحُ: ہوا کا چلنا۔ نَسْنَسَ الْبَعِیْرَ: اُونٹ کو ڈانٹنا اور ہانکنا...... الرَّجُلُ: کمزور ہونا۔

النَّسْنَاس: شکل انسانی پر ایک خیالی جانور...... عِنْدَ الْعَامَّة: بندروں کی ایک قسم۔ لنگور۔ نَسْنَاسُ الْاِنْسَانِ وَغَیْرِهٖ: مشقت اور صبر۔

النِّسْنَاس: سخت بھوک۔

نَسَا یَنْسُوْ نَسْوَةً الرَّجُلُ: کام چھوڑ دینا۔

اَنْسَاهُ اِنْسَاءً الشَّیْءَ: چھوڑنے کا حکم دینا۔

النَّسَا: ایک رگ جو سرین سے ٹخنے تک ہوتی ہے۔ مثنی نَسَوَان وَنَسَیَان ج اَنْسَاء.

النَّسْوَة: مص۔ دودھ کا ایک گھونٹ۔

النِّسْوَة وَالنُّسْوَة وَالنِّسَاء وَالنِّسْوَان وَالنُّسْوَان وَالنِّسْنِیْنَ: عورتیں (یہ سب الفاظ مَرْاَةٌ کی جمع ہیں) اور نِسْوَة اور نُسْوَة کی طرف نسبت کے لئے نِسْوِیٌّ و نُسْوِیٌّ اور تصغیر نُسَیَّة و نُسَیَّات بھی کہا جاتا ہے۔

الْمَنْسُوُّ: عرق النساء کی بیماری میں مبتلا۔

نَسِیَ یَنْسَی نَسًی: مبتلائے عرق النساء ہونا۔ صفت مذکر نَسٍ وَاَنْسَی: صفت مؤنث نَسِیَةٌ وَنَسْیَاء.

نَسَی یَنْسِی نَسْیًا الرَّجُلَ: نسا نامی رگ پر مارنا۔

نَسِیَ یَنْسَی نَسْیًا وَنِسْیَانًا وَنِسَایَةً وَنَسْوَةً الشَّیْءَ: بھولنا۔

نَسَّی وَاَنْسَی الرَّجُلَ الشَّیْءَ: فراموش کرانا۔

تَنَاسَی: اپنے آپ کو بھولا ہوا ظاہر کرنا۔

النَّسْیُ وَالنِّسْیُ: بھولی ہوئی چیز۔ معمولی چیزیں جن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والے چھوڑ جائیں۔

النَّسْیَان وَالنَّسَّاء: بہت بھولنے والا۔

النَّسِیُّ: بہت بھولنے والا۔ اپنی قوم میں شمار نہ ہونے والا۔

الْاَنْسَی: پنڈلی کے نچلے حصہ کی ایک رگ۔

الْمَنْسِیُّ: مفع۔ بھولی ہوئی چیز۔ مبتلاء عرق النساء۔

الْمِنْسَاة: لاٹھی (اس کی اصل مِنْسَاَة: ہمزہ کے ساتھ ہے)

نَشَّ (ن) نَشًّا الدَّابَّةَ: چوپایہ کو ہانکنا...... الْمِسْكَ وَنَحْوَهُ: مشک باریک کرنا۔ کوٹنا۔ الشَّیْءَ: ملانا۔

نَشَّ (ض) نَشًّا وَنَشِیْشًا الْمَاءُ فِي الْكُوْزِ الْجَدِیْدِ: سکورے میں پانی کا آواز کرنا...... اللَّحْم: ہانڈی میں یا سیخ پر آواز نکلنا...... الْغَدِیْرُ: تالاب کا پانی اترنے لگنا...... النَّبِیْذُ: جوش مارنا...... الرُّطَبُ: خشک ہونا۔

نَشَّتِ اللَّحْمَةُ: گوشت کے ٹکڑے سے پانی ٹپکنا۔

النَّشّ: مص۔ ہر چیز کا نصف۔

النَّشَّاش: اسم مبالغہ۔

وَاَرْضٌ نَشَّاشَةٌ: نمناک زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔

النَّشِیْش: مص۔ پانی کے جوش کی آواز۔

اَرْضٌ نَشْنَشَةٌ: شور زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔

الْمِنَشَّة: مورچھل۔ چوری۔

نَشَاَ (ف) وَنَشُؤَ (ک) نَشْاً او نُشُوْءً او نَشْاَةً وَنَشَاءً وَنَشَاءَةً الشَّیْءُ: نو پید ہونا۔ زندہ ہونا...... الطِّفْلُ: جوانی کو پہنچنا۔ کہا جاتا ہے نَشَاْتُ فِي بَنِي فُلَانٍ: میری پرورش بنی فلاں میں ہوئی اور میں جوانی کو پہنچا اور اسم النَّشْءُ. نَشَاَتِ السَّحَابَةُ: گھٹا اٹھنا۔

اَنْشَاَهُ اِنْشَاءً: پرورش کرنا۔ اَنْشَاَ اللّٰهُ السَّحَابَةَ: گھٹا اٹھانا...... الشَّیْءَ: نو پید کرنا...... اللّٰهُ الشَّیْءَ: پیدا کرنا...... اللّٰهُ الْخَلْقَ: شروع کرنا۔ اَنْشَاَ الْحَدِیْثَ او الْكَلَامَ: وضع کرنا۔ ابتدا کرنا اور اسی سے ہے "عِلْمُ الْاِنْشَاءِ"...... "زَیْدٌ" عمدہ شعر بنانا یا بہترین خطبہ دینا...... فُلَانٌ دَارًا: تعمیر شروع کرنا۔ اَنْشَاَ فُلَانٌ یَضْرِبُ: مارنے لگنا (اس صورت میں یہ افعال مقاربہ میں سے ہے) مِنَ الْمَكَانِ: نکلنا۔ کہا جاتا ہے مِنْ اَیْنَ اَنْشَاْتَ: یعنی تم کہاں سے نکلے۔

نَشَّاَهُ تَنْشِئَةً: پرورش کرنا۔ نَشَّاَ اللّٰهُ السَّحَابَةَ: گھٹا چڑھانا۔

تَنَشَّاَ تَنَشُّوًا. اِلٰى حَاجَتِهٖ: اپنی حاجت کے لئے جانا۔

اِسْتَنْشَاَ اِسْتِنْشَاءً الْاَخْبَارَ: خبروں کی حقیقت دریافت کرنا...... الْعَلَمَ فِي الْمَفَازَةِ: بلند کرنا...... فُلَانًا قَصِیْدَةً او خُطْبَةً: قصیدہ یا خطبہ کی فرمائش کرنا۔

النَّشْءُ: مص۔ نسل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نَشْ

سُوْءٍ او مِنْ نَشْ سُوْءٍ" وہ بری نسل سے ہے۔ چھوٹے چھوٹے اونٹ۔ نَاشِي: اسم فاعل کی جمع۔ چڑھا ہوا بادل یا بادل کا وہ حصہ جو پہلے ظاہر ہو۔ ج نَشَأٌ۔

النَّشِيُّ: بادل کا وہ حصہ جو پہلے ظاہر ہو۔

النَّشْأَةُ والنَّشِيئَةُ: نباتات کی نازک کونپلیں۔ النَّشِيئَةُ بمعنی النَّاشِئَةُ۔

النَّاشِي: فا۔ جوانی کے قریب پہنچا ہوا لڑکا یا لڑکی۔ ج نَشْءٌ ونَشَأٌ ونَاشِئَةٌ (خلافِ قیاس) ہر وہ چیز جو رات کو ظاہر ہو۔ ج نَوَاشِي۔

النَّاشِئَةُ. نَاشِي: کا مؤنث۔ دن کا ابتدائی حصہ۔ رات کے ابتدائی اوقات۔ سونے کے بعد اُٹھنا۔ نوجوان لڑکی۔ ج نَوَاشِي۔

المَنْشَأُ: پیدا ہونے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "مَوْلِدِيْ ومَنْشَايَ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ"۔

المُنْشَأُ والمُنْتَشَأُ: بلند جھنڈا۔ بلند نشان راہ۔

نَشِبَ (س) نَشَبًا ونُشُوْبًا ونُشْبَةً الشَّيْءُ فِي الشَّيْءِ: چمٹنا...... العَظْمُ فِيْ حَلْقِهِ: حلق میں ہڈی چھنا۔ کہا جاتا ہے "نَشِبَ فُلَانٌ مَنْشَبَ سُوْءٍ" فلاں ایسی چیز میں پھنس گیا جس سے رہائی ممکن نہیں "وَمَا نَشِبْتُ اَفْعَلُ كَذَا" یعنی میں ہمیشہ ایسا کرتا رہا "وَلَمْ يَنْشَبْ اَنْ مَاتَ" یعنی وہ فوراً مر گیا (...... نُشُوْبًا) الحَرْبُ بَيْنَ القَوْمِ: گھمسان کی جنگ ہونا...... الاَمْرُ فُلَانًا: لازم ہونا...... فِيْهِ: خریدنا۔

نَشْبَةٌ وانْشَبَهُ فِيْ كَذَا: چمٹانا۔ چسپاں کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَنْشَبَ البَازِيْ مَخَالِبَهُ فِي الاُخِيْذَةِ" باز نے چنگل شکار میں گھسا دیا۔

اَنْشَبَ الصَّائِدُ: شکاری نے شکار کو جال میں پھنسالیا۔

الرِّيْحُ: ہوا کا تیز ہونا اور کنکری وغیرہ اڑانا۔

نَاشَبَهُ مُنَاشَبَةً الحَرْبَ: کھلم کھلا جنگ کرنا۔

تَنَشَّبَ فِيْهِ: چمٹنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَشَّبَ فِيْ قَلْبِهِ حُبُّ فُلَانٍ" اس کے دل میں فلاں کی محبت پیوست ہوگئی۔

اِنْتَشَبَ فِيْهِ: چمٹنا...... الحَطَبَ: لکڑی جمع کرنا۔

تَنَاشَبُوْا: بعض کا بعض کے ساتھ چمٹنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَاشَبُوْا حَوْلَ الرَّسُوْلِ" لوگوں نے رسول کے اردگرد بھیڑ لگائی۔

النَّشَبُ: مص (...... والنَّشَبَةُ) جائیداد غیر منقولہ۔ مال ومویشی۔ النَّشَبُ: ایک درخت کا نام جس سے کمانیں بنائی جاتی ہیں۔

النُّشْبَةُ: مص۔ (...... والنُّشَبَةُ) کام میں پھنس کر رہائی نہ پانے والا مرد۔

نُشْبَةُ: بھیڑیا کا علم جنس۔

النُّشَّابُ: تیر۔ واحد نُشَّابَةٌ۔ ج نَشَاشِيبُ۔

النَّاشِبُ: فا۔ تیروں والا۔ تیرانداز۔

النَّاشِبَةُ. نَاشِبٌ کا مؤنث۔ تیرانداز لوگ۔

النَّشِبُ: چمٹنے والا۔

النَّشَّابُ: بہت چمٹنے والا۔ تیرساز وانداز۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَشَّابٌ" تیرانداز مرد۔ قَوْمٌ نَشَّابَةٌ: تیرانداز لوگ۔

المَنْشَبُ: چمٹنے کی جگہ۔

المَنْشَبَةُ: مال مویشی۔ کہا جاتا ہے بُرْدٌ مُنَشَّبٌ: تیر کی مانند نقش ونگار والی چادر۔

نَشَجَ (ض) نَشْجًا ونَشِيْجًا الباكي: روتے روتے ہچکی لگنا۔ نَشَجَتِ القِدْرُ: ہانڈی کا کھد کھدانا نَشَجَ الضِّفْدَعُ: مینڈک کا ٹراتے وقت آواز دہرانا...... المُطْرِبُ: گویئے کا دو طرز کے سروں کے درمیان فصل کرنا اور کھینچنا۔

النَّشْجُ: پانی بہنے کی جگہ۔ ج اَنْشَاجٌ۔

النَّشِيْجُ: مص۔ آواز۔

عَبْرَةٌ نَشُجٌ: آنسو کہ جس کے ساتھ آواز بھی ہو۔

نَشَحَ (ف) نَشْحًا ونُشُوْحًا الرَّجُلُ: سیرابی سے کم پینا۔ سیر ہو کر پینا۔

النَّشُوْحُ: تھوڑا پانی۔

النُّشُحُ: مست لوگ۔ واحد نَشُوْحٌ۔

النَّشَّاحُ مِنَ الاٰنِيَةِ: بھر کر چھلکنے والا برتن۔

نَشَدَ (ن ض) نَشْدًا ونِشْدَانًا ونِشْدَةً الضَّالَّةَ: گم شدہ کو ڈھونڈھنا۔ تلاش کرنا۔ گم شدہ کی تشہیر کرنا...... فُلَانًا: پہچاننا...... هُ اللّٰهَ وبِاللّٰهِ: قسم دینا...... نَشَدَ الرَّجُلَ: کسی سے اَنْشُدُكَ اللّٰهَ کہنا اور کہا جاتا ہے "نَشَدْتُكَ اللّٰهَ اِلَّا فَعَلْتَ" اس سے مقصد یہ ہے کہ میں نے تم سے کوئی چیز طلب نہیں کی سوائے اس کے کہ تم یہ کردو "نَشَدَهُ عَهْدَهُ او وَعْدَهُ" اس نے اس کو وعدہ یاد دلایا۔

اَنْشَدَ الضَّالَّةَ: گم شدہ کے متعلق پوچھ پاچھ کرنا۔ گم شدہ کی تشہیر کرنا۔ اَنْشَدَهُ الشِّعْرَ: شعر پڑھنا۔ اَنْشَدَ بِالقَوْمِ: ہجو کرنا...... زَيْدًا ولِزَيْدٍ: جواب دینا۔ کہا جاتا ہے "نَشَدْتُهُ فَاَنْشَدَنِيْ او اَنْشَدَنِيْ" میں نے اس سے پوچھا اس نے جواب دیا۔

نَاشَدَهُ مُنَاشَدَةً ونِشَادًا: قسم کھلانا۔ نَاشَدَهُ الاَمْرَ وفِي الاَمْرِ: متوجہ کرنا۔

تَنَشَّدَ الاَخْبَارَ: اطلاع دینا۔

تَنَاشَدُوْا الاَشْعَارَ: ایک دوسرے کے سامنے شعر پڑھنا۔

اِسْتَنْشَدَهُ الشِّعْرَ: شعر پڑھنے کو کہنا۔ کہا جاتا ہے نَشَدَكَ ونِشْدَكَ اللّٰهَ اِلَّا فَعَلْتَ: یعنی میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اللہ کی قسم دے کر تم سے کہتا ہوں کہ تم یہ کرو۔

النَّاشِدُ: فا۔ طلب کرنے والا۔ تشہیر کرنے والا۔ النَّاشِدُوْنَ: گم شدہ کو تلاش کر کے مالک تک پہنچانے والا۔

النِّشْدَةُ: مص۔ آواز۔

النَّشِيْدُ: آواز کی بلندی (...... والنَّشِيْدَةُ ج نَشَائِدُ والاُنْشُوْدَةُ. ج اَنَاشِيْدُ: شعر جس کو ایک دوسرے کے سامنے پڑھیں۔ نَشِيْدُ الاَنْشَادِ: بائبل کی ایک کتاب۔

النَّشَّادُ: گم شدہ کو تلاش کرنے والا۔

النُّشَادِرُ والنُّوْشَادِرُ: نوسادر (دخیل)

نَشَرَ (ض ن) نَشْرًا الثَّوْبَ: پھیلانا......

الخَبَر : افشا کرنا...... الشَّیْءَ: بکھیرنا......
الخَشَبَ : چیرنا...... عَنِ المَجْنُوْنِ او
المَرِیْضِ : منتر پھونکنا۔ نَشَرَتِ الرِّیْحُ:
بادل والے دن میں ہوا کا چلنا۔
نَشَرَ (ن) نُشُوْرًا. الشَّجَرُ: پتے نکالنا۔
نَشَرَتْ اَوْرَاقُ الشَّجَرَةِ: پتوں کا بڑھنا اور
پھیلنا...... الاَرْضُ: ابر بہاری کے بعد سرسبز
ہونا۔
نَشَرَ (ن) نَشْرًا ونُشُوْرًا اللّٰهُ المَوْتٰی:
زندہ کرنا۔ نَشَرَ ونَشِرَ المَوْتٰی: زندہ
ہونا۔ صفت نَاشِرُوْنَ.
نَشِرَتْ (س) نَشَرًا المَوَاشِی: رات میں
چرنے کے لئے پھیلنا۔ خارش والے ہونا۔
نَشَّرَ الثَّوْبَ ونَحْوَهُ: کپڑا پھیلانا...... عَنِ
المَرِیْضِ او المَجْنُوْنِ: بیمار یا دیوانہ پر منتر
پھونکنا۔
اَنْشَرَ اللّٰهُ المَیِّتَ: مردہ کو زندہ کرنا......
الاَرْضَ: زمین کو پانی ڈال کر قابلِ
زراعت بنانا...... الرَّجُلُ: مذی نکالنا۔
تَنَشَّرَ الشَّیْءُ: پھیلنا۔
اِنْتَشَرَ الشَّیْءُ: پھیلنا...... النَّهَارُ: دن چڑھنا
...... الخَبَرُ: خبر کا فاش ہونا...... الاِبِلُ:
اونٹوں کا متفرق ہونا...... الرَّجُلُ: سفر شروع
کرنا۔
تَنَاشَرُوا الثِّیَابَ: کپڑوں کو باہم مل کے
پھیلانا۔
اِسْتَنْشَرَ الخَبَرَ: خبر پھیلانے کو کہنا۔
اَلنَّشْرُ: مص۔ عمدہ خوشبو یا بو۔ کہا جاتا ہے
"لَهُ نَشْرٌ طَیِّبٌ" اس کی اچھی خوشبو ہے۔
اگنے کی ابتدا۔ خارش۔
النَّشْر والنَّشَر: بغیر سردار کے منتشر لوگ۔
کہا جاتا ہے "جَاءُوْا اَنْشَرًا او نَشَرًا"
لوگ متفرق ہو کر آئے۔ النَّشَر: پھیلا ہوا۔
کہا جاتا ہے "اَللّٰهُمَّ اضْمُمْ نَشَرِی" اے
اللہ میرے متفرق اُمور کو جمع کردے۔
النَّشْر والنُّشُوْر: مص یَوْمُ النَّشْرِ ویَوْمُ
النُّشُوْرِ: قیامت کا دن۔

النَّشْرَة. نَشْر کا اسم مرۃ۔ بادِ نسیم۔ اشتہار۔
(مولدۃ) ج نَشَرَات.
النُّشْرَة: افسوں۔ منتر۔
النُّشَارَة: لکڑی کا برادہ جو آرہ کرتے وقت
گرے۔
النَّاشِرَة. النَّاشِر: کا مؤنث۔ نَوَاشِر کا
واحد۔ نَوَاشِر: ہاتھ کے رگ پٹھے کو کہتے
ہیں۔
المَنْشُوْر مِنَ الرِّیَاحِ: بادل اٹھانے والی
ہوائیں۔ ج نُشُر.
النَّشِیْر: ازار۔ تہہ بند۔ کاٹ کر جمع کی ہوئی
کھیتی۔
التَّنَاشِیْر: بچوں کے سرمشق (جمع ہے اس کا
واحد نہیں)
المِنْشَار: آرہ۔ ج مَنَاشِیْر. المِنْشَار:
پنجہ دار لکڑی جس سے گیہوں وغیرہ کو بھوسے
سے علیحدہ کرتے ہیں۔ ایک سمندری مچھلی
جس کو اَبُوْ مِنْشَار بھی کہتے ہیں۔
المَنْشُوْر: مفع۔ کھلا ہوا شاہی فرمان۔
المَنْشَر: مصدر میمی۔ کپڑا وغیرہ پھیلانے کی
جگہ۔
المَنْشُوْرَة. المَنْشُوْر کا مؤنث۔ سخی و
شریف عورت۔
النِّشْوَار: جانوروں کا اصطبل۔
نَشَزَ (ض ن) نَشْزًا فِی او عَنْ مَکَانِهِ:
بلند ہونا...... الرَّجُلُ: بیٹھے ہوئے سے اٹھنا۔
اونچی جگہ میں جھانکنا...... القَوْمُ فِی
مَجْلِسِهِمْ: ساتھیوں کے لئے سمٹنا۔ اٹھ کھڑا
ہونا۔ نَشَزَتْ نَفْسُهُ: گھبراہٹ سے دل
دھڑکنا۔
نَشَزَت (ن ض) نُشُوْزًا المَرْأَةُ بِزَوْجِهَا
و مِنْهُ وعَلَیْهِ: بیوی کا نافرمان ہونا۔ نفرت
کرنا۔ بغض رکھنا۔ صفت نَاشِز ونَاشِزَة ج
نَوَاشِز. نَشَزَ بَعْلُهَا عَلَیْهَا ومِنْهَا: شوہر کا
ظلم کرنا۔ سختی کرنا۔ تکلیف دینا...... بِالقَوْمِ
فِی الخُصُوْمَةِ: قوم کے ساتھ جھگڑا کرنے
کے لئے اٹھ کھڑا ہونا۔

نَشَزَ (ض) نَشْزًا بِقَرْنِهِ: سینگ سے اٹھا کر
پھینک دینا۔
اَنْشَزَ الشَّیْءَ: جگہ سے نمایاں کردینا۔ بلند
کرنا۔
اللّٰهُ عِظَامَ المَیِّتِ: مردوں کی ہڈیوں کو اٹھا
کر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا۔
النَّشْز: مص...... ج نُشُوْز والنَّشَز ج
نِشَاز واَنْشَاز: بلند جگہ...... مِنَ الرِّجَالِ:
قوی۔ مضبوط۔ بڑے ڈیل ڈول کا موٹا۔
النَّشَاز: بلند جگہ۔
النَّاشِز: فا۔ جگہ سے اُبھرا ہوا۔ نمایاں۔
عِرْقٌ نَاشِزٌ: مرض وغیرہ کی وجہ سے ابھری
ہوئی اور دھڑکنے والی رگ۔
النَّشِیْزَة والنَّشَزَة مِنَ الدَّوَابِّ: سواری
جس کی پیٹھ پر زین یا سوار ٹھہر نہ سکے۔
نَشَصَ (ض ن) نُشُوْصًا السَّحَابُ:
بادل کا بلند ہونا...... النَّفْسُ: دھڑکنا......
الصُّوْفُ الشَّعْرُ: اون یا بال کا نکلنا اور کھال
سے چمٹا ہوا ہونا۔ نَشَصَتِ السِّنُّ: لمبا
ہونا۔ نَشَصَ الشَّیْءَ: نکالنا...... فُلَانًا: نیزہ
مارنا...... عَنْ بَلَدِهِ: شہر و مسکن سے علیحدہ
ہونا۔ نَشَصَتِ المَرْأَةُ عَنْ زَوْجِهَا:
عورت کا نافرمان ہونا۔ بغض رکھنا صفت
نَاشِص.
اَنْشَصَهُ عَنْ بَلَدِهِ او بَیْتِهِ: شہر سے یا گھر
سے نکال دینا۔
نَشَّصَهُ: بلند کرنا۔
تَنَشَّصَ لِکَذَا: اٹھنا اور تیاری کرنا۔
اِنْتَشَصَ الشَّجَرَةَ: درخت کو جڑ سے
اکھیڑنا۔
اِسْتَنْشَصَتِ الرِّیْحُ السَّحَابَ: ہوا کا بادل
کو اٹھانا۔
النِّشَاص والنَّشَاص: بلند تہ بتہ بادل۔
لشکر۔ ج نُشُص ونَشَائِص.
النَّشُوْص والنَّشِیْص: کھڑا کیا ہوا نیزہ۔
بلند کوہان والی اونٹنی۔
نَشِطَ (س) نَشَاطًا: ہشاش بشاش ہونا

...... فِیْ عَمَلِہٖ او اِلٰی عَمَلِہٖ: پھرتیلا و چست ہونا۔ صفت نَاشِطٌ ونَشِیْطٌ.

نَشِطَتِ الدَّابَّۃُ: موٹا ہونا۔

نَشَطَ (ض) نَشْطًا مِنَ الْمَکَانِ: نکلنا۔ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ: عبور کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَشَطَ بِهِمُ الطَّرِیْقُ" راستہ ان لوگوں کو دائیں بائیں لے گیا۔

نَشَطَ (ن) نَشْطًا الْحَبْلَ: رسّی میں گرہ دینا ...... الْعُقْدَۃَ: گرہ کو مضبوط کرنا ...... الدَّلْوَ مِنَ الْبِئْرِ: بغیر چرخی کے ڈول نکالنا ...... زَیْدًا: نیزہ مارنا۔ نَشَطَتْہُ الْحَیَّۃُ: سانپ کا ڈسنا۔

نَشَّطَ الْحَبْلَ: رسّی میں گرہ دینا ...... ہٗ اِلٰی اوفِی الْعَمَلِ: چست بنانا۔ جرأت دلانا۔

اَنْشَطَہٗ: چست بنانا۔ اِنْشَطَ الرَّجُلُ: چست لوگوں یا جانوروں والا ہونا۔ اَنْشَطَتِ الْحَیَّۃُ: سانپ کا ڈسنا۔ اَنْشَطَ الْحَبْلَ: رسّی میں گرہ دینا ...... الْعُقْدَۃَ اوِ الْعِقَالَ: گرہ کھولنا ...... الْبَعِیْرَ مِنْ عِقَالِہٖ: اونٹ کو رہا کرنا۔ چھوڑنا ...... الْکَلَأُ الدَّابَّۃَ: موٹا کرنا۔

تَنَشَّطَ: بشاش بشاش ہونا ...... لِلْعَمَلِ: تیار ہونا اور چست ہو کر متوجہ ہونا۔ "تَنَشَّطَتِ النَّاقَۃُ فِیْ سَیْرِهَا" تیز دوڑنا۔ تَنَشَّطَ الْمَفَازَۃَ: بیابان کو عبور کرنا۔

اِنْتَشَطَ الْحَبْلَ: رسّی کو کھلنے کے لئے کھینچنا ...... الْحَبْلُ: رسّی کا کھلنا ...... النَّشِیْطَۃَ: بلا قصد وارادہ کے ہاتھ لگے ہوئے اونٹوں کو ہانکنا ...... السَّمَکَۃَ: مچھلی کے سفنے اتارنا ...... الشَّیْئَ: چھینا' مضبوط کرنا ...... فُلَانًا اِلٰی کَذَا: کھینچنا یا بلند کرنا۔ اِنْتَشَطَتِ الْحَیَّۃُ فُلَانًا: سانپ کا ڈسنا۔

اِسْتَنْشَطَ الْجِلْدُ: کھال کا سکڑنا۔ جھری دار ہونا۔

النَّشْطُ: مص۔ جلدی اور تیزی کے ساتھ ڈنک مارنا۔

النَّاشِطُ: فا۔ چست۔ پھرتیلا۔ جنگلی بیل جو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرے۔ طَرِیْقٌ نَاشِطٌ: بڑی سڑک سے دائیں نکلا ہوا راستہ۔

النَّاشِطَۃُ. النَّاشِطُ کا مؤنث ج نَاشِطَاتٌ ونَوَاشِطُ. والنَّوَاشِطُ مِنَ الْمَسَائِلِ: بڑے مسئلے سے نکلے ہوئے مسائل واحد اس کا نَاشِطٌ ہے۔

النَّشِیْطُ: چست پھرتیلا۔ چست اہل وعیال والا یا چست جانوروں والا۔ ج نِشَاطٌ ونَشَاطٰی.

النَّشُوْطُ: ایک قسم کی مچھلی۔ بِئْرٌ نَشُوْطٌ: گہرا کنواں۔

بِئْرٌ اَنْشَاطٌ واُنْشَاطٌ: کم گہرا کنواں جس سے ڈول ایک ہی دفعہ کے کھینچنے میں نکل آئے۔

النَّشِیْطَۃُ: النَّشِیْطُ: کا مؤنث۔ مال غنیمت جو غازیوں کو راستہ میں ہاتھ لگ جائے۔ اونٹ جو بلا قصد وارادہ کے ہاتھ لگ جائیں اور ہانکے جائیں۔

الاُنْشُوْطَۃُ: گرہ جس کا کھولنا آسان ہو۔ کہا جاتا ہے "مَا عِقَالُکَ بِاُنْشُوْطَۃٍ" یعنی تمہاری دوستی کمزور نہیں ہے۔ ج اَنَاشِیْطُ.

الْمِنْشَطُ: بہت چست۔

الْمَنْشَطُ: خوش دلی۔ کہا جاتا ہے "اِفْعَلُوْا ذٰلِکَ عَلَی الْمَنْشَطِ والْمَکْرَہِ" اس کو خوش دلی اور ناراضی کے باوجود کرو۔

نَشَظَ (ن) نُشُوْظًا النَّبَاتُ: نباتات کا نمودار ہونا۔

نَشَعَ (ف) نَشْعًا الرَّجُلُ: سسکی لینا۔ الشَّیْئَ: سختی سے کھینچنا ...... الطِّیْبَ: خوشبو سونگھنا ...... فُلَانًا الدَّوَاءَ: دوا منہ میں ٹپکانا ...... ہٗ الْکَلَامَ: تلقین کرنا۔ سوجھانا۔

نَشَعَ (ف) نُشُوْعًا: قریب الموت ہو کر صحت پانا۔

نُشِعَ نَشْعًا بِکَذَا: مشتاق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ صفت مَنْشُوْعٌ بِہٖ.

اَنْشَعَہُ الدَّوَاءَ: منہ میں دوا ٹپکانا ...... ہٗ الْکَلَامَ: تلقین کرنا۔ سوجھانا۔ اَنْشَعَ: ناک میں دوا ٹپکانا۔ الشَّیْئَ: سختی سے کھینچنا۔

النَّشُوْعُ: ناک میں ڈالنے کی دوا۔ دوا جو مریض کے منہ میں ٹپکائی جائے۔ ہر وہ چیز جو سانس کو پھلادے۔

النَّاشِعُ: ابھرا ہوا۔

النَّشَعُ: خراب مزے کا پانی۔

النُّشَاعَۃُ: ہاتھ سے نکال کر پھینکی ہوئی چیز۔

الْمِنْشَعُ والْمِنْشَعَۃُ: منہ یا ناک میں ٹپکانے کی دوا کا برتن۔

نَشَغَ (ف) نَشْغًا الْمَاءُ: پانی بہنا ...... ہٗ بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا ...... ہٗ الْکَلَامَ: تلقین کرنا۔ سمجھانا ...... الصَّبِیَّ: بچے کے منہ میں دوا ٹپکانا ...... الْمَاءَ: اوک سے پانی پینا ...... الرَّجُلُ: سسکی لینا یہاں تک کہ بے ہوشی طاری ہو جائے۔

نُشِغَ الصَّبِیُّ: بچے کے منہ میں دوا ٹپکایا جانا ...... بِالشَّیْئِ: مشتاق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ صفت مَنْشُوْغٌ بِہٖ.

اَنْشَغَ عَنْہُ: علیحدہ ہونا ...... ہٗ الْکَلَامَ: تلقین کرنا۔ سمجھانا۔

تَنَشَّغَ: سسکی لینا یہاں تک کہ بے ہوشی طاری ہو جائے (...... وتَنَاشَغَ واِنْتَشَغَ) الْکَلَامَ: سیکھنا اور حاصل کرنا۔

النَّاشِغُ فا ج نُشَّغٌ مؤنث نَاشِغَۃٌ. ج نَوَاشِغُ ونَاشِغَاتٌ. النَّوَاشِغُ: وادی میں بہنے کی نالیاں۔

النَّشْغَۃُ: لمبی لمبی سانسوں میں سے ایک سانس۔ موت کے وقت کی بہت ہلکی ہچکی۔ ج نَشَغَاتٌ.

النَّشُوْغُ: ناک میں ڈالنے کی دوا۔ بچہ یا مریض کے منہ میں ٹپکانے کی دوا۔

الْمِنْشَغُ والْمِنْشَغَۃُ: منہ یا ناک میں دوا ٹپکانے کا برتن۔

نَشِفَ (س) ونَشَفَ (ن) نَشْفًا الثَّوْبُ الْعَرَقَ او الْحَوْضُ الْمَاءَ: کپڑے کا پسینہ کو یا حوض کا پانی کو جذب کر لینا ...... الْمَاءُ فِی الْاَرْضِ: جذب ہونا۔ نَشِفَتِ الْبِئْرُ: کنوئیں

کا پانی ختم ہونا۔

نَشَفَ (ض) نَشْفًا الماءَ: پانی کو چیتھڑے وغیرہ سے خشک کر دینا۔

نَشِفَ المـاءَ: پانی کو چیتھڑے وغیرہ سے خشک کر دینا۔ نَشِفَتِ النَّاقَةُ: زمانۂ ولادت کے قرب کی وجہ سے کبھی تھن کا بھرا ہونا اور کبھی خشک ہونا۔ صفت مُـنْشِف: جھاگ والے دودھ والی ہونا۔

اَنْشَفَهٗ: جھاگ والا دودھ پلانا۔

تَنَشَّفَ الثَّوْبُ العَرَقَ: کپڑے کا پسینہ کو جذب کرنا ...... الرَّجُلُ: چیتھڑے وغیرہ سے جسم پونچھنا۔

اِنْتَشَفَ: جھاگ والا دودھ پینا ...... الوَسَخَ و نَحْوَهٗ: میل وغیرہ صاف کرنا۔

النَّشَف: پانی کا جذب ہونا۔

النِّشْفَة والنُّشْفَة: تھوڑی چیز جو برتن میں باقی رہ جائے۔ النُّشْفَة: وہ چیز جو گرم گرم ہانڈی سے نکالی جائے اور کھائی جائے۔

النُّشْفَة: بتثلیث النون والنَّشَفَة: جھانواں۔ ج نُشَف ونِشَف ونَشَف ونُشُف ونِشاف.

فـالنُّشْفَة والنُّشَافَة: پانی پونچھنے کا کپڑا۔ جھاڑن۔

النُّشْفَة والنُّشَافَة: دودھ دوہتے وقت کے جھاگ۔ النُّشَافَة: جذب شدہ پانی۔ وہ چیز جو گرم گرم ہانڈی سے نکالی جائے۔

اَرْضٌ نَشِـفَة: پانی جذب کرنے والی زمین۔

المِـنْشَفَة: رومال۔ تولیہ (مولدہ) ج مَنَاشِف.

النَّشَّاف: وہ شخص جو روٹی کو دیگ کے سرے پر سے تر کر کے تنہا کھائے۔

نَشِقَ (س) نَشْقًا ونَشَقًا الرِّيحَ: بو سونگھنا۔ ...... فِي الحِبَالَةِ: پھندے میں پھنسنا۔

اَنْشَقَـهُ المِسْكَ ونَحْوَهٗ: مشک وغیرہ سونگھانا ...... الظَّبْيَ فِي الحِبَالَةِ: ہرن کو جال میں پھنسانا اور کہا جاتا ہے "اَنْشَقَتْهُ الحِبَالَةُ" اس کو جال نے پھنسالیا ...... هٗ النَّشُوقَ: نسوار سونگھانا۔

تَنَشَّقَ واِنْتَشَقَ واسْتَنْشَقَ الماءَ فِي اَنْفِهٖ: ناک میں پانی ڈالنا۔ تَنَشَّقَ واسْتَنْشَقَ الرِّيحَ او النَّشُوقَ: بو یا نسوار سونگھنا۔

النُّشْقَةُ: بکری وغیرہ کی گردن کا پٹہ۔ ج نُشَق.

النَّشِق: وہ شخص جو کسی کام میں پھنس جائے اور رہائی نہ پا سکے۔

النَّشْق والنَّشَق: سونگھنا۔ کہا جاتا ہے "رَائِحَةٌ مَكْرُوْهَةُ النَّشَقِ".

النَّشُوق: نسوار۔ ناک میں ڈالنے کی دوا۔ ہر دوا جو سونگھی جائے۔

المَنْشَق: ناک۔ ج مَنَاشِق.

المِـنْشَقَة: وہ ڈبیہ وغیرہ جس میں نسوار رکھیں۔

نَشَلَ (ن) نُشُولاً الرَّجُلُ: دبلا ہونا۔ نَشَلَتِ الفَخِذُ: کم گوشت والی ہونا۔ صفت نَاشِلَة.

نَشَلَ (ض ن) نَشْلاً الشَّيْءَ: جلدی سے اچک لینا۔ چھین لینا ...... الخَاتَمَ: انگوٹھی اُتارنا۔ نَشَلَتِ الحَيَّةُ الرَّجُلَ: سانپ کا ڈسنا ...... اللَّحْمَ: گوشت بغیر مسالہ کے پکانا۔ بغیر چمچے کے ہاتھ سے نکالنا۔

اَنْشَلَ واِنْتَشَلَ اللَّحْمَ مِنَ القِدْرِ: گوشت کو ہانڈی سے نکالنا ...... مَا عَلَى العَظْمِ بِفِيْهِ: دانت سے چھڑا کر کھانا۔

النَّشْل: مص۔ بغیر مسالہ کے پکا ہوا گوشت۔

النَّشَّال: اکثر بغیر مسالہ کے گوشت پکانے والا۔ روٹی کو دیگ کے سرے سے تر کر کے تنہا کھانے والا۔ گرہ کٹ۔ جیب کترا۔

النَّشِيل: کنوئیں کا پہلا پانی۔ تازہ دودھ۔ پتلی تلوار۔ بغیر چمچے کے ہاتھ سے نکالا ہوا گوشت۔ بغیر مسالہ کے پکا ہوا گوشت۔

المِنْشَلَة: انگلی کا وہ حصہ جو انگوٹھی کے نیچے رہے۔

المِنْشَلُ والمِنْشَال: کنڈی دار سیخ جس سے گوشت نکالیں۔ ج مَنَاشِل.

نَشِمَ (س) نَشَمًا الثَّوْرُ: بیل کا سیاہ و سفید داغوں والا ہونا۔ صفت نَشِم.

نَشَّمَ اللَّحْمُ: گوشت کا بگڑ جانا۔ بودار ہو جانا ...... الاَرْضُ: زمین سے پانی کا رسنا ...... فِي فُلاَنٍ: بدگوئی کرنا ...... فِي الشَّرِّ: برائی میں مشغول ہونا ...... اللّٰهُ ذِكْرَ فُلاَنٍ: بلند کرنا۔ شہرت دینا (...... وتَنَشَّمَ) فِي الاَمْرِ: شروع کرنا۔ تَنَشَّمَ مِنْهُ عِلْمًا: حاصل کرنا۔ استفادہ کرنا۔

النَّشَم: مص۔ ایک درخت کا نام جس سے کمان بناتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "يَدِيْ نَشِمَةٌ مِنَ الجُبْنِ ونَحْوِهٖ" یعنی میرا ہاتھ بدبودار ہے۔

المَنْشَم والمَنْشِم: ایک قسم کی خوشبو جس کا کوٹنا دشوار ہے۔ مَنْشِم: ایک عطر فروش عورت کا نام کہ جب اس سے عطر لے کر لگاتے تھے تو لڑائی بہت زیادہ تیز ہو جایا کرتی تھی۔ اسی وجہ سے یہ مثل مشہور ہے "اَشْاَمُ مِنْ عِطْرِ مَنْشِمٍ" المَنْشِم: حَبُّ بلسان.

نَشْنَشَ نَشْنَشَةً الجِلْدَ: کھال اُتارنا۔ ...... الشَّيْءَ: زور سے ہٹانا ...... الثَّوْرَ: بیل کو ہانکنا، دھتکارنا ...... الثَّوْبَ: کپڑے اُتارنا ...... الوِعَاءَ: برتن کو جھاڑنا۔ بکھیرنا ...... السَّلَبَ: لینا۔ نَشْنَشَتِ القِدْرُ: ہانڈی کا اُبال میں آواز نکالنا۔ نَشْنَشَ الرَّجُلُ: کام میں جلدی کرنا ...... اللَّحْمَ: گوشت کو جلدی کھانا ...... الجَارِيَةَ: جماع کرنا۔

تَنَشْنَشَ مطاوع نَشْنَشَ ...... الشَّجَرُ: درخت سے پھل اتارنا۔

النَّشْنَشَة: مص۔ زرہ۔ کاغذ۔ نئے کپڑے وغیرہ کی کھڑکھڑاہٹ۔

النَّشْنَاش والنَّشْنَش والنَّشْنَشِيُّ: عمل یا حرکات میں ہلکا پھلکا۔ اَرْضٌ نَشْنَاشَة: زمین شور۔

نَشِيَ يَنْشَى نَشْوَةً ونِشْوَةً ونُشْوَةً وتَنَشَّى وانْتَشَى واسْتَنْشَى الرِّيحَ: سونگھنا
نَشِيَ بالشَّيْءِ: بار بار کرنا۔
نَشِيَ يَنْشَى نَشْوًا ونَشْوَةً ونِشْوَةً ونُشْوَةً ونَشِي وتَنَشَّى وانْتَشَى: مست ہونا۔ نشہ والا ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَشِيَ مِنَ الشَّرَابِ" وہ شراب سے مست ہوا۔
نَشِيَ واسْتَنْشَى الْخَبَرَ: خبر دریافت کرنا۔
النَّشَا: عمدہ خوشبو۔ بو۔ ج أَنْشَاء (...... والنَّشَاء) نشاستہ۔
النَّشَاة: خشک درخت۔ ج نَشًا.
النَّشْوة: اسم مرۃ۔ مستی یا ابتدائے مستی۔ بو۔
النِّشْوة: تازہ خبر۔
النَّشِيَة: بو۔ ج نَشَايا.
النَّشْوَان: مست۔ مؤنث۔ نَشْوى. ج نَشَاوى.
النَّشْيَان: پہلے پہل خبر کو معلوم کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَشْيَانٌ لِلْأَخْبَارِ او بِالْأَخْبَارِ".
نَصَّ (ن) نَصًّا الشَّيْءَ: بلند کرنا۔ نمایاں کرنا۔ حرکت دینا...... الْحَدِيثَ: حدیث کی سند بیان کرنا...... الرَّجُلَ: پوری طرح سے دریافت کرنا...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو تیز دوڑانا...... الْمَتَاعَ: سامان تہ بتہ رکھنا...... الْعَرُوسَ: دلہن کو حجلہ عروسی میں بٹھانا...... فُلَانٌ عُنُقَهُ: گردن اٹھانا...... الشَّيْءُ: ظاہر ہونا۔
نَصَّ (ض) نَصِيصًا الشِّوَاءُ عَلَى النَّارِ: بھوننے کے وقت آواز نکلنا۔ نَصَّتِ الْقِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا۔
نَصَّصَ ونَاصَّ مُنَاصَّةً غَرِيمَهُ: قرض دار سے جھگڑا کرنا اور اصرار سے طلب کرنا۔
نَصَّصَ الْمَتَاعَ: سامان تہ بتہ رکھنا۔ نَصَّصَ فُلَانٌ: تصریح کرنے میں مبالغہ کرنا۔
اِنْتَصَّ الشَّيْءُ: بلند ہونا۔ سیدھا ہونا۔ اِنْتَصَّ الرُّمْحُ: کھڑا ہونا۔ سکڑنا۔ اِنْتَصَّتِ الْعَرُوسُ: دلہن کا حجلہ عروسی میں بیٹھنا۔

تَنَاصَّ الْقَوْمُ: ہجوم کرنا۔
النَّصُّ: مص۔ مصرح کلام۔ ج نُصُوص، والنَّصُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: انجام۔ انتہا۔
النَّصُّ مِنَ الْكَلَامِ: ایسا کلام جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو۔
النُّصَّة: اسم مرۃ۔ مادہ چڑیا۔
النُّصَّة: ماتھے پر لٹکے ہوئے بال۔ ج نُصَص ونِصَاص.
النَّصِيص: مص۔ نَصِيصُ الْقَوْمِ: لوگوں کی تعداد۔
الْمَنَصَّة: حجلہ عروسی۔ دلہن کے لئے آراستہ کیا ہوا کمرہ۔
الْمِنَصَّة: دلہن کے بٹھانے کی کرسی۔ پیوند لگے ہوئے کپڑے۔ پاؤں سے روندے ہوئے فرش۔ ج مِنَاصّ اور کہا جاتا ہے "وُضِعَ فُلَانٌ عَلَى الْمِنَصَّةِ" یعنی فلاں کی بے عزتی کی گئی۔
النُّصَّاص: ناک کو حرکت دینے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نُصَّاصُ الْأَنْفِ".
الْمَنْصُوص: مفع۔ تصریح شدہ۔ معین۔
نَصَاهُ (ف) نَصْوًا: پیشانی کے بال پکڑنا۔
الرَّجُلَ: ڈانٹنا۔ دفع کرنا۔
نَصَبَهُ (ض ن) نَصْبًا الْمَرَضُ او الْهَمُّ: تھکانا۔ تکلیف دینا۔ نَصَبَ الشَّيْءَ: بلند کرنا۔ کھڑا کرنا۔ گاڑنا...... الشَّجَرَةَ: پودہ لگانا...... لَهُ الْحَرْبَ: کسی سے لڑائی کی بنیاد رکھنا...... لَهُ الشَّرَّ: برائی ظاہر کرنا۔ لَهُ رَأْيًا: رائے دینا...... لِفُلَانٍ: دشمنی کرنا...... الْكَلِمَةَ: کلمہ کو زبر دینا یا زبر کے ساتھ پڑھنا...... الْأَمِيرُ فُلَانًا: کسی کو عہدہ پر مقرر کرنا۔
نَصِبَ (س) نَصَبًا: تھکنا...... فِي الْأَمْرِ: کوشش کرنا۔
نَصَّبَ الشَّيْءَ: رکھنا۔ بلند کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَصَّبَتِ الْخَيْلُ آذَانَهَا" گھوڑوں نے اپنے کان کھڑے کئے...... الْأَمِيرُ فُلَانًا: کسی کو عہدہ پر مقرر کرنا۔
أَنْصَبَهُ: تھکانا۔ حصہ مقرر کرنا...... هُ الْمَرَضُ: تکلیف دینا۔ أَنْصَبَ الْحَدِيثَ: سند بیان کرنا...... السِّكِّينَ: چھری کا دستہ لگانا۔
نَاصَبَهُ مُنَاصَبَةً: دشمنی کرنا۔ مقابلہ کرنا...... هُ الْحَرْبَ او الْعَدَاوَةَ: لڑائی کا اعلان کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔
اِنْتَصَبَ: کھڑا ہونا۔ بلند ہونا...... الْحَرْفُ: حرف پر زبر ہونا...... الطَّاهِي: پکانے والے کا ہانڈی پر چڑھانا۔
تَنَصَّبَ: کھڑا ہونا...... الْغُبَارُ ونَحْوُهُ: بلند ہونا۔
تَنَاصَبُوا الشَّيْءَ: باہم تقسیم کرنا۔
النَّصْب: مص۔ کھڑا کیا ہوا جھنڈا۔ بلا۔ مرض۔ نتیجہ...... عِنْدَ النُّحَاةِ: ایک حرکت اعرابی کا نام اور اسی کے مقابلہ میں بنائی حرکت کو فتحہ کہتے ہیں۔ نَصْبُ الْعَرَبِ: ایک قسم کا راگ جو حدی کے مشابہ ہے۔
النِّصْب: حصہ (نصیب میں ایک لغت)
النُّصْب والنُّصُب: کھڑی کی ہوئی چیز۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا نُصْبُ عَيْنِي" یعنی یہ میری نگاہ کے سامنے ہے۔ بت۔ ج أَنْصَاب: مرض۔ بلا ومصیبت۔ النُّصُب: حصہ۔ ہر وہ چیز جو علامت مقرر کی جائے۔ نِصَاب: کی جمع۔
الْأَنْصَاب: پتھر جو کعبہ کے اردگرد کھڑے کئے گئے تھے اور وہاں جانور غیر اللہ کے نام کا ذبح کرتے تھے۔
النَّصَب: مص۔ کھڑی کی ہوئی علامت۔ ج أَنْصَاب.
النَّصِب: بیمار۔ مبتلاء درد۔
النَّصْبَة۔ نَصَب: کا اسم مرۃ۔ نصب کی علامت گاڑنے کے لئے پودہ۔
النِّصْبَة: گاڑنے کی نوعیت۔
النُّصْبَة: ستون وغیرہ جو راستہ بتانے کے لئے کھڑا کیا جائے۔ ج نُصَب.
النِّصَاب: پارلیمینٹ میں بل پاس کروانے کے لئے کورم۔ (مقررہ تعداد)

النِّصَاب: اصل۔ مرجع۔ سورج غروب ہونے کی جگہ۔ ہر چیز کی ابتدا۔ چھری کا دستہ۔ مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ ج نُصُب.

النَّصِيْب: حصہ۔ حوض۔ نصب کیا ہوا پھندا ج اَنْصِبَة واَنْصِبَاء. نُصُب.

النَّصِيْبَة: حوض کے اردگرد کا پتھر۔ ج نَصَائِب.

النَّاصِب: فا۔ تیز رفتار۔ هَمٌّ نَاصِبٌ: تھکا دینے والا غم...... عِنْدَ النُّحَاة: نصب دینے والا عامل ج نَوَاصِب.

النَّصَّاب: ہر کام میں خود گھسنے والا۔

الاَنَاصِيْب والتَّنَاصِيْب: راستہ پر کھڑے کئے ہوئے نشانات۔

الاَنْصَب: سیدھے سینگوں والا۔ مؤنث نَصْبَاء. ونَاقَةٌ نَصْبَاء: ابھرے ہوئے سینہ والی اونٹنی۔

المَنْصِب: اصل۔ مرجع۔ حسب و شرافت اور اسی سے ہے مَنْصِب: بمعنی عہدۂ حکومت ج مَنَاصِب کہا جاتا ہے "لِفُلَانٍ مَنْصِبٌ" یعنی فلاں کے لئے علو مرتبہ ہے۔

المِنْصَب: دیگدان آہنی۔ ج مَنَاصِب.

المَنْصَبَة: رنج و کلفت۔ کہا جاتا ہے "عَيْشٌ ذُوْ مَنْصَبَةٍ" رنج و کلفت والی زندگی۔

المُنَصَّب: مفع۔ اَسْنَانٌ مُنَصَّبَةٌ: خوبصورت و ترتیب وار دانت۔

المَنْصُوْب: مفع۔ وہ کلمات جن پر نصب ہو۔

المَنْصُوْبَة. المَنْصُوْب: کا مؤنث۔ حیلہ۔ کہا جاتا ہے "سَوّٰى لَهٗ مَنْصُوْبَةً" اس نے اس کے لئے حیلہ سوچا۔

نَصَتَ (ض) نَصْتًا واَنْصَتَ وانْتَصَتَ لَهٗ: بات سننے کیلئے خاموش رہنا۔ اَنْصَتَهٗ: خاموش کرنا۔

تَنَصَّتَ: خاموش رہنے اور سننے کی کوشش کرنا۔

اِسْتَنْصَتَ: خاموش کھڑا ہونا...... هٗ: خاموش رہنے کی درخواست کرنا۔

النُّصْتَة: خاموشی۔

نَصَحَ (ف) نُصْحًا ونُصُحًا ونَصَاحَةً ونِصَاحَةً ونَصَاحِيَةً. فُلَانًا وبِفُلَانٍ: نصیحت کرنا۔ مخلص ہونا۔ صفت نَاصِحٌ ج نُصَّاحٌ ونُصَّحٌ کہا جاتا ہے "لَا اُرِيْدُ مِنْكَ نُصْحًا وَلَا اِنْتِصَاحًا" یعنی میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ کو نصیحت کرو اور نہ مجھے ناصح سمجھو۔

نَصَحَ (ف) نَصْحًا ونُصُوْحًا الشَّيْءُ: خالص ہونا۔ صاف ہونا...... تَوْبَتَهٗ: پختہ توبہ کرنا...... الْعَمَلَ: خالص طریقہ سے کرنا...... الْعَسَلَ: شہد صاف کرنا...... الثَّوْبَ: کپڑا سینا...... الْغَيْثُ الْبَلَدَ: اچھی طرح سے سیراب کر کے سبزہ زار کر دینا۔

نَاصَحَهٗ مُنَاصَحَةً: ایک دوسرے کو نصیحت کرنا...... نَفْسَهٗ بِالتَّوْبَةِ: خالص توبہ کرنا۔

اَنْصَحَ الرَّاعِيُ الْاِبِلَ: سیراب کرنا۔

تَنَصَّحَ: بہت نصیحت کرنا۔ نصیحت کرنے والوں کے مشابہ ہونا...... الثَّوْبَ: کپڑا سینا۔

اِنْتَصَحَ: نصیحت قبول کرنا...... فُلَانًا: خیر خواہ سمجھنا۔

اِسْتَنْصَحَهٗ: خیر خواہ سمجھنا۔

النِّصَاح: دھاگہ۔ سلک۔ ج نُصُحٌ ونِصَاحَةٌ.

النِّصَاحَات: چمڑے اس لئے کہ بعض کو بعض سے ملا کر سیتے ہیں۔ پھندے۔ واحد نِصَاحَة.

النَّاصِح: خالص شہد وغیرہ اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَيْبِ" یعنی صاف دل مرد۔

النَّاصِح والنَّصَّاح والنَّاصِحِيُّ: درزی۔

النَّصِيْح: خیر خواہ۔ نصیحت کرنے والا۔ ج نُصَحَاء.

النَّصُوْح: نصیحت کرنے والا (مذکر و مؤنث) تَوْبَةٌ نَصُوْحٌ: خالص توبہ۔

النَّصِيْحَة: اسم مصدر۔ اخلاص۔ خیر و صلاح کی طرف بلانا اور شر و فساد سے روکنا۔ ج نَصَائِح.

غُيُوْثٌ نَوَاصِحُ: لگاتار بارشیں۔

المِنْصَح والمِنْصَحَة: سوئی۔

المُتَنَصَّح: مفع۔ ثَوْبٌ مُتَنَصَّحٌ: پیوند لگا ہوا یا سلا ہوا کپڑا اور کہا جاتا ہے "اِنَّ فِيْ ثَوْبِهٖ مُتَنَصَّحًا" اس کے کپڑے میں سینے کی جگہ ہے۔

نَصَرَهٗ (ن) نَصْرًا: مدد کرنا...... هٗ مِنْ وعَلٰى عَدُوِّهٖ: دشمن سے نجات دلانا۔ کسی کے برخلاف مدد دینا۔ نَصَرَ الْغَيْثُ الْاَرْضَ: عالمگیر بارش ہونا۔

فُلَانًا: دینا۔

نُصِرَتِ الْاَرْضُ: بارش ہونا۔

نَصَّرَهٗ: نصرانی بنانا۔

نَاصَرَهٗ مُنَاصَرَةً: ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

تَنَصَّرَ: نصرانی ہونا۔ تَنَصَّرَ لَهٗ: مدد کی کوشش کرنا۔

تَنَاصَرَ الْقَوْمُ: باہم مدد کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَاصَرَتِ الْاَخْبَارُ" یعنی خبروں نے ایک دوسرے کی تصدیق کی۔

اِنْتَصَرَ: مدد کرنے میں غالب ہونا۔ کامیاب ہونا۔ ظالم سے بچنا...... مِنْ عَدُوِّهٖ: دشمن سے بدلہ لینا...... عَلٰى خَصْمِهٖ: غالب ہونا۔

اِسْتَنْصَرَهٗ: مدد طلب کرنا۔ اِسْتَنْصَرَ بِهٖ: فریاد کرنا...... فُلَانًا عَلٰى فُلَانٍ: کسی کے برخلاف مدد کرنے کی درخواست کرنا۔

النَّصْر: مص۔ مددگار۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَصْرٌ وقَوْمٌ نَصْرٌ" بمعنی رَجُلٌ نَاصِرٌ وقَوْمٌ نَاصِرُوْنَ جمع نَاصِرٌ کی جیسے رَكْبٌ جمع رَاكِبٌ کی۔ النصر بارش۔

النَّصْرَة: نصر کا اسم مرۃ۔ کامل بارش۔

النُّصْرَة: مدد اور بہترین اعانت۔ کامل بارش۔

النَّصْرَانِيُّ: شہر ناصرہ کی طرف منسوب۔ وہ

لوگ جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع ہیں۔ ج نَصَارىٰ: مؤنث نَصْرَانِيَّة.

النَّصْرَانِيَّة: نصاریٰ کا دین۔

النَّصْرَان: نصرانی۔ مؤنث نَصْرَانَة.

النَّاصِر: فا۔ ج نَاصِرُوْنَ و نُصَّار و نَصْر و اَنْصَار و الاَنْصَار علَى الْاِطْلَاقِ: نبی کریم ﷺ کے مددگار جو باشندگانِ مدینہ طیبہ تھے۔ اور نسبت کے لئے اَنْصَارِيٌّ کہا جاتا ہے۔ النَّاصِر: وادی کی طرف بہنے کی نالی۔ ج نَوَاصِر کہا جاتا ہے "مَدَّتِ الْوَادِي النَّوَاصِرُ" وادی کو نالیوں نے بڑھا دیا۔

النَّاصِرَة النَّاصِر کا مؤنث۔ و نَاصِرہ: ایک شہر کا نام جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے پیدائش تھی اور نسبت کے لئے نَاصِرِيٌّ.

النَّصُوْر و النُّصْر: مددگار۔

النَّصِيْر: مددگار۔ ج نُصَرَاء و اَنْصَار.

النَّصِيْرَة. النَّصِيْر: کا مؤنث۔ عطیہ۔ ج نَصَائِر.

النُّصَيْرِيَّة: غالی شیعوں کا ایک فرقہ جو شام کے شمال میں رہتے ہیں اور اپنے اعتقادات کو لوگوں سے چھپاتے ہیں۔ واحد نُصَيْرِيٌّ.

النَّاصُوْر: ناسور۔ ج نَوَاصِير.

النَّصَّار: بہت مدد کرنے والا۔

الاَنْصَر: غیر مختون۔

الْمَنْصُوْر: مفع۔ اَرْضٌ مَنْصُوْرَةٌ: بارش شدہ زمین۔

نَصَعَ (ف) نُصُوْعًا و نَصَاعَةً الشَّيْءُ: خالص ہونا (...... نُصُوْعًا) الْاَمْرُ: واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَصَعَ الْحَقُّ" یعنی حق ظاہر ہو گیا ...... اللَّوْنُ: بہت سفید ہونا ...... الشَّارِبُ: پیاسے کا پیاس بجھانا ...... الاُمُّ بِہ: جننا۔ کہا جاتا ہے "قَبَّحَ اللّٰهُ اُمًّا نَصَعَتْ بِہٖ" اللہ اس ماں کا برا کرے جس نے اس کو جنا ہے (...... و اَنْصَعَ) بِالْحَقِّ: حق کا اقرار کر کے ادا کرنا۔ اَنْصَعَ لِلشَّرِّ: برائی کے درپے ہونا۔

النَّصْع و النِّصْع و النُّصْع: بہت سفید یا چمڑا یا کپڑا۔

النِّصَع: چمڑے کا فرش جس پر مجرم کو قتل کیا جاتا تھا۔

النَّاصِع و النَّصِيْع: خالص۔ صاف۔ کہا جاتا ہے "اَصْفَرُ نَاصِعٌ اَبْيَضُ نَاصِعٌ حَقٌّ نَاصِعٌ" خالص حق۔ حَسَبٌ نَاصِعٌ: خالص حسب۔ کہا جاتا ہے اَحْمَرُ نَصَّاعٌ: یعنی خالص سرخ۔ حُمْرَةٌ نَصَّاعَةٌ: خالص سرخی۔

الْمَنَاصِع: قضاء حاجت کے مقامات۔ واحد مَنْصَع.

نَصَفَهٗ (ن ض) نَصْفًا: آدھے تک پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "نَصَفْتُ عُمْرِيْ" میں اپنی آدھی عمر کو پہنچا۔ "وَنَصَفْتُ الْكِتَابَ" میں آدھی کتاب تک پہنچا۔ نَصَفَ النَّهَارُ وَغَيْرُهٗ: دن کا آدھے تک پہنچنا ...... نَصْفًا و نَصَافًا و نِصَافًا و نَصَافَةً و نِصَافَةً) الرَّجُلَ: خدمت کرنا۔

نَصَفَ (ن) نَصْفًا و نَصَافَةً و نِصَافَةً الشَّيْءَ: آدھا لینا ...... الْقَوْمَ: آدھا وصول کرنا۔

...... الشَّيْءَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ: آدھا آدھا تقسیم کرنا۔

...... الْقَدَحَ: پیالے سے آدھا پینا (نَصَفَ (ن) نُصُوْفًا) النَّخْلُ: کچھ سرخ کچھ سبز کھجوروں والا ہونا۔

نَصَّفَ الشَّيْءَ: آدھا آدھا کرنا۔ آدھا لینا۔ النَّهَارُ: دن کا آدھا ہونا ...... رَاْسُ فُلَانٍ: سر کا آدھا سفید آدھا سیاہ ہونا ...... الرَّجُلُ: ادھیڑ عمر والا ہونا ...... الْجَارِيَةَ: اوڑھنی اُڑھانا ...... النَّخْلُ: کچھ سرخ کچھ سبز کھجوروں والا ہونا۔

اَنْصَفَ الشَّيْءُ: آدھے تک پہنچنا ...... الشَّيْءَ: آدھا لینا ...... الرَّجُلُ: انصاف ور ہونا ...... الْمُسَافِرُ: آدھے دن چلنا ...... الْخَصْمَيْنِ: انصاف سے فیصلہ کرنا ...... مِنْ فُلَانٍ: پورا حق وصول کرنا ...... فُلَانًا: خدمت کرنا ...... الْمَاءُ الْاِنَاءَ: آدھے تک بھرنا اور کہا جاتا ہے "اَنْصَفْتُ الْمَاءُ الْاِنَاءَ" آدھے تک برتن کو پانی سے بھر دیا۔

نَاصَفَهٗ مُنَاصَفَةً: آدھا آدھا بانٹنا۔ نَاصَفَهُ الْمَالَ: آدھا مال دینا۔

تَنَصَّفَ الْاَمِيْرَ: انصاف کرنے کی درخواست کرنا۔ الشَّيْبُ فُلَانًا: تمام بال سفید ہونا ...... الرَّجُلَ: خدمت کرنا ...... فُلَانٌ فُلَانًا: خدمت کرانا۔ بھلائی طلب کرنا۔ مطیع ہونا ...... الشَّيْءَ: آدھا لینا اور کہا جاتا ہے "تَنَصَّفْنَاكَ بَيْنَنَا" یعنی ہم نے تم کو اپنے درمیان کر لیا۔

اِنْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَيْرُهٗ: دن کا آدھے تک پہنچنا ...... سَهْمُهٗ فِي الصَّيْدِ: تیر کا شکار کے جسم میں آدھا داخل ہونا ...... الشَّيْءَ: آدھا لینا۔

تَنَصَّفَ و اِنْتَصَفَ مِنْ فُلَانٍ: انصاف چاہنا۔ حق لینا۔ بدلہ لینا۔ تَنَصَّفَتْ و اِنْتَصَفَتِ الْجَارِيَةُ: اوڑھنی اوڑھنا۔

تَنَاصَفَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے انصاف کرنا۔

اِسْتَنْصَفَ: انصاف کرنا ...... مِنْ فُلَانٍ: پورا حق وصول کرنا۔

النِّصْف: بتثلیث النون: کسی چیز کا آدھا ج اَنْصَاف.

النَّصَف: درمیانی عمر والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَصَفٌ" ج نَصَفُوْن و اَنْصَاف و امْرَاَةٌ نَصَفٌ ج نُصُف و نُصْف و اَنْصَاف اور کہا جاتا ہے "اِنَّ فُلَانَةً لِعَلٰى نَصَفِهَا" یعنی فلاں عورت آدھی جوانی پر ہے (...... و النَّصَفَة) انصاف و عدل۔

النِّصْف وقد تثلث النون: انصاف رَجُلٌ نِصْفٌ: درمیانی عمر یا قد والا اور اسی طرح کہا جاتا ہے "اِمْرَاَةٌ نِصْفٌ و رِجَالٌ او

نِسَاءٌ نِصْفٌ" واحد ہی کا لفظ مذکر مؤنث واحد جمع سب میں مستعمل ہے۔

النَّصِيْف: آدھا۔ ہر وہ چیز جو سر کو چھپائے جیسے اوڑھنی اور عمامہ وغیرہ...... مِنَ الْبُرْدِ: دو رنگوں والی چادر۔

النَّاصِف: فا۔ خادم ج نَصَفٌ ونَصَفَةٌ ونُصَّافٌ۔

النَّاصِفَة: النَّاصِف: کا مؤنث۔ نَاصِفَةُ الْمَاءِ: نالی۔ ج نَوَاصِف۔

النَّصْفَانِ مِنَ الْآنِيَةِ ونَحْوِهَا: نصف تک بھرا ہوا برتن۔ مؤنث نَصْفَى۔

الْأَنْصَف: بہت انصاف کرنے والا اور یہ أَنْصَفَ: اسے اسم تفضیل خلاف قیاس ہے۔

الْمَنْصَف والْمَنْصِف مِنَ الطَّرِيْقِ: راستے کا آدھا۔

الْمِنْصَف والْمَنْصَف: خادم۔ مؤنث۔ مَنْصَفَةٌ ج مَنَاصِف۔

الْمُنَصَّف: مع۔ شراب جس کو پکا کر آدھا کر دیا گیا ہو۔

مُنْتَصَفُ الشَّيْءِ ومُنْتَصَفُهُ: ہر چیز کا درمیان۔

الْمُتَنَاصِفُ مِنَ الرِّجَالِ: سڈول بدن کا مرد۔ مَكَانٌ مُتَنَاصِفٌ: برابر برابر اجزاء والی جگہ۔

نَصَلَ (ن) نَصْلاً السَّهْمَ: تیر میں پیکان لگانا...... السَّهْمُ: پیکان لگنا۔

نَصَلَ (ن) نَصْلاً ونُصُوْلاً مِنْ كَذَا: نکلنا۔ کہا جاتا ہے "نَصَلَ السَّهْمُ مِنْ نَصْلِهِ" تیر پیکان سے نکل گیا۔ "ونَصَلَتِ الْخَيْلُ مِنَ الْغُبَارِ" گھوڑے غبار سے نکل گئے "ونَصَلَ الطَّرِيْقُ مِنْ مَوْضِعِ كَذَا" راستہ فلاں جگہ سے نکل گیا۔ نَصَلَتِ اللِّحْيَةُ: داڑھی سے خضاب کا رنگ زائل ہونا...... اللَّسْعَةُ او لُحْمَةُ: ڈنگ کا اثر اتر جانا۔ ونَصَلَ بِحَقِّي صَاغِرًا: نکالنا...... مِنْ بَيْنِ الْجِبَالِ: ظاہر ہونا...... النَّاقَةُ: اونٹوں سے آگے بڑھ جانا۔

نَصَّلَ وأَنْصَلَ السَّهْمَ: تیر میں پیکان لگانا وأَنْصَلَ السَّهْمَ: پیکان جدا کرنا۔ أَنْصَلَ الشَّيْءَ مِنَ الشَّيْءِ: نکالنا۔

تَنَصَّلَ الشَّيْءَ: نکالنا۔ پسند کرنا...... الرَّجُلَ: کسی کی ساری چیزیں لے لینا۔ تَنَصَّلَ إِلَى فُلَانٍ مِنَ الْجِنَايَةِ: کسی کے پاس اپنے آپ کو بری کرنا...... مِنْ كَذَا: نکلنا...... اللِّحْيَةُ: داڑھی سے خضاب کا رنگ زائل ہونا...... كَمَدُ فُلَانٍ: رنج وغم زائل ہونا۔

اِنْتَصَلَ السَّهْمُ: پیکان نکلنا۔

تَنَاصَلَ: نکلنا۔

اِسْتَنْصَلَهُ: نکالنا۔ اِسْتَنْصَلَتِ الرِّيْحُ الْيَبِيْسَ: جڑ سے اکھیڑنا۔

النَّصْل: مص۔ پیکان۔ چاقو کا پھل اور بسا اوقات تلوار کو بھی نَصْل کہتے ہیں۔ ج نِصَال و أَنْصُل ونُصُوْل ونَصْلُ الرَّأْسِ: سر کا بالائی حصہ۔ اور کہا جاتا ہے "مِعْوَلٌ نَاصِلٌ" کدال جس کا دستہ نکلا ہوا ہو۔

النَّصْلَانِ: پیکان اور بھالا۔

النَّصْلَةُ: ایک پیکان۔

النَّصِيْل: کلہاڑا۔ سر کا بالائی حصہ۔ تالو۔ ٹھوڑی کے نیچے گردن اور سر کا جوڑ۔ بھوسہ اور مٹی سے صاف۔ گیہوں۔ وادی کی ایک شاخ۔ نَصِيْلُ الْحَجَرِ: پتھر کی سطح۔ ج نُصُل النَّصِيْل والمِنْصَل والمِنْصَال: لمبا پتھر جس سے کوٹنے کا کام لیا جائے۔

الْمُنْصُل والْمُنْصَل: تلوار۔ ج مَنَاصِل۔

مُنْصِلُ الْأَسِنَّةِ ومُنْصِلُ الْإِلِّ: نام ماہِ رجب کا۔

النَّصْمَة: تصویر جس کی تعظیم کی جائے۔

نَصْنَصَ الْبَعِيْرُ: اٹھنے کے لئے دونوں زانو زمین میں لگانا...... الشَّيْءَ: لانا...... فِي مِشْيَتِهِ: چلنے میں جھومنا۔

حَيَّةٌ نَصْنَاص: بہت حرکت کرنے والا سانپ۔

نَصَا يَنْصُوْ نَصْوًا وانْتَصَى الرَّجُلَ: پیشانی کے بال پکڑنا۔ نَصَتِ الْمَاشِطَةُ الْمَرْأَةَ: پیشانی کے بالوں میں کنگھی کرنا۔ نَصَا فُلَانٌ الثَّوْبَ: اتارنا۔ دور کرنا۔

نَاصَى نِصَاءً ومُنَاصَاةً الرَّجُلَ: ایک دوسرے کے پیشانی کے بال پکڑنا۔ نَاصَى الشَّيْءُ الشَّيْءَ: متصل ہونا۔

تَنَصَّى الرَّجُلُ الْقَوْمَ: قوم کی بہترین عورت سے شادی کرنا۔ تَنَصَّتِ الْمَرْأَةُ: پیشانی کے بالوں میں کنگھی کرنا۔ تَنَصَّى الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ: متصل ہونا۔

تَنَاصَى الْقَوْمُ: جھگڑے میں ایک دوسرے کے پیشانی کے بالوں کو پکڑنا...... الْأَغْصَانُ و نَحْوُهَا: ٹہنیوں کا ہوا چلنے کے وقت قریب ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے الجھنا۔

النَّصْو: مص۔ پیٹ کا درد۔

النَّاصِيَة: پیشانی یا پیشانی کے بال جبکہ لمبے ہوں۔ ج نَوَاصٍ ونَاصِيَات اور کہا جاتا ہے "أَذَلَّ فُلَانٌ نَاصِيَةَ فُلَانٍ" یعنی فلاں نے فلاں کی اہانت کی۔ نَوَاصِي النَّاسِ: قوم کے بڑے بڑے لوگ۔ عمائد۔

الْمُنْتَصَى: دو وادیوں کے ملنے کی جگہ۔ دو وادیوں کے بالائی حصہ کے ملنے کی جگہ۔

أَنْصَى إِنْصَاءً الْمَكَانُ (یائی) بہت نَصِيّ والی ہونا (دیکھئے لفظ نَصِيّ)

اِنْتَصَى اِنْتِصَاءً الشَّعْرُ: بال کا طویل ہونا۔ ...... الْجَبَلُ او الْأَرْضُ: پہاڑ یا زمین کا بلند ہونا...... الشَّيْءَ: چننا۔

النَّصِيّ: ایک عمدہ قسم کا چارہ۔ واحد نَصِيَّةٌ ج أَنْصَاء جج أَنَاصٍ. النَّصِيّ: گردن کی ہڈی ج أَنْصِيَة۔

النَّصِيَّة: بمعنی نَصِيّ...... مِنَ الْقَوْمِ او الْإِبِلِ وَغَيْرِهَا: برگزیدہ وعمدہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهِ نَصِيَّتِي" یہ میرا عمدہ مال ہے۔ النَّصِيَّة: بقیہ۔ ج نَصِيّ وجج أَنْصَاء وأَنَاصٍ۔

نَضَّ (ض) نَضًّا ونَضِيْضًا الْمَاءُ: تھوڑا تھوڑا بہنا یا رسنا۔ نَضَّ مَالُهُ: سامان کے بعد نقدی ہونا...... الشَّيْءَ: ظاہر کرنا...... الطَّائِرُ جَنَاحَيْهِ: پرندوں کا بازوؤں کو ہلانا......

العُودُ: لکڑی سے جلنے میں دوسرے سرے پر پانی نکلنا...... القِربَۃُ مِنْ شِدَّۃِ المَلأ: مشک کا زیادہ بھر جانے سے پھٹنا۔

نَضَّ (ض) نَضِیضًا الأمرُ: ممکن ہونا۔ کہا جاتا ہے "مَانَضَّ بِیَدِی مِنہُ شَیئٌ" یعنی مجھ کو اس سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ "وَخُذْ مَا نَضَّ لَکَ مِنْ دَیْنٍ او ثَمَنٍ" قرض یا قیمت سے جو کچھ آسانی سے جلدی وصول ہوسکے لو۔

نَضَّضَ الرَّجُلُ: بہت درہم و دینار والا ہونا ...... الشَّیٔ: ہلانا۔

أنَضَّ وتَنَضَّضَ الحاجۃَ: پورا کرنا۔

تَنَضَّضَ واسْتَنَضَّ حَقَّہُ مِنْ فُلانٍ: تھوڑا تھوڑا کرکے وصول کرنا۔ تَنَضَّضَ فُلانًا: برانگیختہ کرنا۔ اکسانا۔ اِسْتَنَضَّ المَعْرُوفَ او الخَیرَ: تھوڑا تھوڑا کرکے فائدہ حاصل کرنا۔

النَّضُّ: مص۔ درہم و دینار۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَخلَصَہُ مِنہُ نَضًّا" اس نے اس سے نقد حاصل کیا۔ امر مکروہ۔ کہا جاتا ہے "اَتیٰ بِاَمرٍ نَضٍّ" اس نے امر مکروہ کیا۔ رَجُلٌ نِضُّ اللَّحمِ: کم گوشت والا آدمی۔

النَّاضُّ: فا۔ درہم و دینار۔ کہا جاتا ہے "اَمْرٌ نَاضٌّ" یعنی امر ممکن "وَمَاءٌ نَاضٌّ" دیر تک باقی رہنے والا پانی۔

النِضاضُ: تھوڑا تھوڑا فائدہ حاصل کرنا۔

النُّضَاضَۃُ مِنَ المَاءِ وغَیرِہٖ: بقیہ۔ تھوڑی سی چیز۔ نُضَاضَۃُ الرَّجُلِ: مرد کا آخری بچہ۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ نُضَاضَۃُ اَبَوَیہِ" وہ اپنے ماں باپ کا آخری لڑکا ہے۔

النَّضَّاضُ: اسم مبالغہ مؤنث نَضَّاضَۃٌ۔

بِئرٌ نَضُوضٌ: کنواں جس سے پانی تھوڑا تھوڑا نکلے۔

النَّضِیضُ: مص۔ تھوڑا سا پانی وغیرہ ج نِضَاضٌ اور کہا جاتا ہے رَجُلٌ نَضِیضُ اللَّحمِ کم گوشت والا مرد۔ "وَجَاءَ القَومُ بِاَقْصٰی نَضِیضِہِمْ" قوم اپنی انتہائی جماعت تک کو لائی۔

النَّضِیضَۃُ: تھوڑی بارش۔ ج اَنِضَّۃٌ ونَضَائِضُ اور کہا جاتا ہے "جَاءُوْا بِاَقْصٰی نَضِیضَتِہِمْ" لوگ آخری جماعت تک لائے "وَاِبِلٌ نَضِیضَۃٌ ونَضَائِضُ" پیاسے اونٹ جو سیراب نہ ہوں۔

النَّضَائِضُ: گرم پتھر پر گوشت بھوننے کی آواز۔ واحد نَضِیضَۃٌ۔

نَضَبَ (ن) نَضْبًا المَاءُ: جاری ہونا۔ بہنا۔ نَضَبَ عُمُرُہٗ: ختم ہونا۔

نَضَبَ (ن ض) نُضُوبًا المَاءُ: پانی کا زمین میں اترنا۔ خشک ہونا...... عَنِ الشَّیئِ: کشادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے نَضَبَ عَنہُ البَحرُ: یعنی پانی خشک ہوگیا...... الخَیرُ: کم ہونا...... عَینُہٗ: آنکھ کا دھنس جانا۔ نَضَبَتِ المَفَازَۃُ: بیابان کا دور ہونا۔

نَضَبَ القَومُ: دور ہونا...... فُلانٌ: مرنا اور کہا جاتا ہے "نَضَبَ مَاءُ وَجْھِہٖ" یعنی وہ بے شرم ہوا...... فُلانٌ الثَّوبَ: کپڑا اتارنا۔

نَضَّبَ المَاءُ: پانی کا زمین میں جذب ہونا۔ نَضَّبَتِ النَّاقَۃُ: اونٹنی کا دودھ کم ہونا۔

اَنْضَبَ القَوسَ: کمان سے آواز نکلنے کے لئے تانت کو کھینچنا۔

النَّاضِبُ: فا۔ غَدِیرٌ نَاضِبٌ: خشک شدہ تالاب۔ مَکَانٌ نَاضِبٌ: دور کی جگہ۔ ج نُضُبٌ۔

التَّنْضُبُ: ایک خاردار درخت جس کی لکڑی سفید ہوتی ہے اور دیکھنے میں خشک معلوم ہوتی ہے اگرچہ تر ہی کیوں نہ ہو اور اس درخت پر گرگٹ بہت رہتے ہیں۔ ج تَنَاضِبُ۔

نَضِجَ (س) نَضْجًا الثَّمَرُ او اللَّحمُ: پھل یا گوشت کا پکنا۔ صفت نَاضِجٌ ونَضِیجٌ (...... ونَضِجَت) النَّاقَۃُ بِوَلَدِہَا: اونٹنی کا وقت ولادت گزار دینا اور بچہ نہ دینا۔

اَنْضَجَ الثَّمَرَ او اللَّحمَ: پھل یا گوشت پکانا۔

اِسْتَنْضَجَ الکُرَاعَ اَیْ یَدَا الشَّاۃِ: بکری کے پائے پکانا۔

النُّضجُ والنَّضجُ: پختگی۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ نَضِیجُ الرَّأیِ" یعنی وہ مضبوط رائے والا ہے وَاَمْرٌ مُنْضَجٌ: مضبوط معاملہ۔

المِنْضَاجُ: گوشت بھوننے کی سیخ۔

نَضَحَ (ف ض) نَضْحًا البَیتَ بِالمَاءِ: پانی چھڑکنا...... عَلَیہِ المَاءَ: پانی چھڑکنا ...... الجِلدَ: کھال تر کرنا...... عَطَشَہٗ: پیاس بجھانا۔ آسودگی سے کم پینا...... البَعِیرُ المَاءَ: کھیت میں ڈالنے کے لئے نہر یا کنوئیں سے لانا...... فُلانًا بِالنَّبلِ: تیراندازی کرنا۔

نَضَحَ عَنْ نَفْسِہٖ: مدافعت کرنا۔ نَضَحَ الزَّرعُ: کھیتی کا دانہ دار ہونا...... الشَّجَرُ: پتے نکلنے کے لئے پھٹنا...... النَّخلَ: پانی لانے والی اونٹنی سے پانی لاکر سیراب کرنا۔

نَضَحَ (ف) نَضْحًا وتَنْضَاحًا الإنَاءُ: برتن کا ٹپکنا...... الفَرَسُ: پسینہ والا ہونا۔

نَضَحَتِ العَیْنُ: آنسو بہانا...... السَّمَاءُ القَومَ: برسانا۔

اَنْضَحَ الزَّرعُ او الشَّجَرُ بمعنی نضح...... عِرضَ فُلانٍ: آلودہ کرنا۔ خراب کرنا۔

نَاضَحَ مُنَاضَحَۃً عَنْ کَذَا: مدافعت کرنا۔

اِنْتَضَحَ المَاءُ عَلَیہِ: پانی چھڑکا جانا (...... واِسْتَنْضَحَ المُتَوَضِّئُ) وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا۔

تَنَضَّحَتْ واِنْتَضَحَتِ العَینُ: آنسو بہانا۔

اِنْتَضَحَ مِنْ کَذَا: بیزار ہونا۔

النَّضحُ: مص۔ پانی وغیرہ کا چھڑکاؤ۔ پانی جس سے کھیت سیراب کیا جائے۔ النَّضحُ: ہر وہ چیز جو پانی کی طرح رقیق ہو۔ ج نُضُوحٌ واَنْضِحَۃٌ۔

النَّضَحُ: حوض۔ ج نُضُوحٌ واَنْضَاحٌ۔

النَّضِیحُ: حوض۔ پسینہ۔ ج نُضُحٌ۔

النَّاضِحُ: فا۔ اونٹ جس پر پانی سیراب کرنے کے لئے لایا جائے۔ مؤنث نَاضِحَۃٌ۔ ج نَوَاضِحُ: بارش۔ پانی چھڑک کر سیراب کی ہوئی جگہ۔

النَّضَّاح: اسم مبالغہ۔ کھجوروں کو سیراب کرنے والا۔ سیراب کرنے والے اونٹوں کو ہانکنے والا۔ مؤنث نَضَّاحَةٌ قَوْسٌ نَضَّاحَةٌ بِالنَّبْلِ: اچھی طرح تیر پھینکنے والی کمان۔
النَّضُوح: ایک قسم کی خوشبو۔ قِرْبَةٌ نَضُوْحٌ: مشک جس سے پانی رستا ہو۔ قَوْسٌ نَضُوْحٌ ونَضِيْحَةٌ: اچھی طرح تیر پھینکنے والی کمان۔
التَّنْضَاحُ: پسینہ۔
المِنْضَحَة والمَنْضَحَة: پانی چھڑکنے کا آلہ۔ بزارہ۔
نَضَحَهُ (ف) نَضْحًا: چھڑکنا۔ تر کرنا اور کہا جاتا ہے "نَضَحَ النَّبْلَ وبِالنَّبْلِ فِي الْعَدُوِّ" اس نے دشمنوں میں تیر کی بوچھاڑ کی۔
نَضَخَ (ف) نَضْخًا ونَضَخَانًا المَاءُ: پانی کا چشمہ سے اُبلنا۔
نَاضَخَهُ مُنَاضَخَةً ونِضَاخًا: ایک دوسرے پر چھڑکنا۔
اِنْضَخَ وانْضَاخَ عَلَيْهِ المَاءُ: پانی کا گرنا۔
اِنْتَضَخَ المَاءُ: پانی چھڑکا جانا۔
النَّضْخُ: مص۔ خوشبو کا نشان جو کپڑے میں باقی رہ جائے۔
النَّضْخَة: بوچھار۔
النَّضَّاخ: موسلا دھار بارش۔ عَيْنٌ نَضَّاخَةٌ: اُبلنے والا پانی۔
المِنْضَخَة: پانی چھڑکنے کا آلہ ج مَنَاضِخ: عوام اسے مَرَشَّةٌ یا رَشَّاشَةٌ کہتے ہیں۔
نَضَدَ (ض) نَضْدًا ونَضَّدَ المَتَاعَ: سامان ترتیب سے رکھنا یا ڈھیر لگانا۔ صفت مفعول مَنْضُوْدٌ ونَضِيْدٌ ومُنَضَّدٌ اور کہا جاتا ہے رَأْيٌ مُنَضَّدٌ: یعنی مضبوط رائے۔
تَنَضَّدَتِ الأَسْنَانُ ونَحْوُهَا: دانتوں کا ترتیب سے ہونا۔
اِنْتَضَدَ القَوْمُ بِمَكَانِ كَذَا: جمع ہونا۔ اور ٹھہرنا۔
النَّضَد: ترتیب سے رکھا ہوا ڈھیر لگایا ہوا سامان خانہ۔ تخت۔ تہ بتہ بادل۔ عزت و شرافت۔ کہا جاتا ہے "لِبَنِي فُلَانٍ نَضَدٌ" فلاں کے بیٹوں کے لئے شرافت ہے۔ شریف ج أَنْضَاد. أَنْضَادُ القَوْمِ: لوگوں کی جماعت اور ان کی تعداد۔ أَنْضَادُ الرَّجُلِ: مرد کے شریف چچا اور ماموں۔ أَنْضَادُ الجِبَالِ او السَّحَابِ: تہ بتہ پہاڑ یا بادل (...... والنَّضُوْد) موٹی اونٹنی۔ ج أَنْضَاد ونُضُد.
النَّضِيْدَة: بھری ہوئی چیز۔ تکیہ۔ ج نَضَائِد.
المِنْضَدَة: گھر کے سامان وغیرہ رکھنے کا ٹیبل۔
نَضَرَ (ن) ونَضِرَ (س) ونَضُرَ (ک) نَضْرًا و نَضْرَةً ونَضَرًا و نُضُوْرًا و نَضَارَةً الوَجْهُ او اللَّوْنُ او الشَّجَرُ وغَيْرُهَا: شگفتہ ہونا۔ نرم و نازک ہونا۔ سرسبز و شاداب ہونا۔ صفت نَاضِرٌ ونَضِرٌ ونَضِيْرٌ.
نَضَرَهُ (ن) نَضْرًا ونَضَّرَهُ اللّٰهُ: تروتازہ بنانا۔
أَنْضَرَ: تروتازہ ہونا...... الشَّجَرُ: درخت کا سرسبز ہونا۔ أَنْضَرَهُ اللّٰهُ: تروتازہ بنانا۔
اِسْتَنْضَرَ الشَّيْءَ: تروتازہ پانا یا سمجھنا۔
النَّضْر ج أَنْضَار وأَنْضُر و النُّضَار والنَّضِيْرُ والأَنْضَر: چاندی۔ سونا۔ عموماً سونے کے لئے مستعمل ہے۔ النُّضَار: ہر چیز کا خالص۔ سونے کا خالص جوہر۔
النُّضَار والنِّضَار: جھاؤ کا درخت اور بقول بعض سیدھی ٹہنیوں والا لمبا جھاؤ کا درخت برتن بنانے کے لئے بہترین لکڑی۔ کہا جاتا ہے "قَدَحُ نُضَارٍ" یعنی عمدہ لکڑی کا بنا ہوا پیالہ۔
النَّاضِر: خوبصورت۔ نرم و نازک۔ کیچڑ۔ النَّاضِرُ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ: گہرا رنگ۔ کہا جاتا ہے أَحْمَرُ نَاضِرٌ و أَخْضَرُ نَاضِرٌ.
النَّضْرَة: نرمی و نازکی۔ خوبصورتی و رونق۔ دولت مندی۔ پگھلایا ہوا سونا۔ کہا جاتا ہے "تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ" یعنی ان کے چہروں میں نعمت کی رونق معلوم ہوتی ہے۔
النَّضَارِيَّة: پتے کھانے والے کڑے جن کے رنگ چمکیلے ہوتے ہیں۔
نِضْرُ الرَّجُلِ: مرد کی بیوی۔
نَضَفَ (ض ن) نَضْفًا ونَضِفَ (س) نَضَفًا وانْتَضَفَ الفَصِيْلُ مَا فِي ضَرْعِ أُمِّهِ: اُونٹ کے بچے کا تمام دودھ پی جانا۔
نَضَفَهُ (ن) نَضْفًا: خدمت کرنا۔ نَضَفَ الحِمَارُ: گدھے کا گوز کرنا۔
أَنْضَفَ الجَمَلُ: اُونٹ کا دلکی چلنا...... الرَّجُلُ: ہمیشہ جنگلی پودینہ کھانا...... الجَمَلَ: اُونٹ کو دلکی چلانا۔
النَّضْف: مص۔ جنگلی پودینہ۔
النَّضَفَان: دلکی چال۔
النَّضِف والنَّضِيْف: ناپاک۔
النَّاضِف: فا(...... والمِنْضُف) بہت گوز کرنے والا۔ ج مَنَاضِف.
نَضَلَهُ (ن) نَضْلًا: تیراندازی میں سبقت کرنا۔ تیراندازی ہی میں غالب ہونا۔
نَضِلَ (س) نَضَلًا البَعِيْرُ: اُونٹ کا دبلا ہونا۔ تھکنا۔
نَاضَلَهُ نِضَالًا ونِيْضَالًا ومُنَاضَلَةً: تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔ نَاضَلَ عَنْهُ: کسی کی جانب سے مدافعت کرنا۔ کسی کی حمایت کرنا۔
أَنْضَلَهُ: لاغر کرنا۔ تھکانا۔
تَنَضَّلَهُ: نکالنا۔
اِنْتَضَلَهُ: نکالنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَضَلَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ" اس نے تیر کو ترکش سے نکالا۔
اِنْتَضَلَ رَجُلًا مِنَ القَوْمِ او سَهْمًا مِنَ الكِنَانَةِ: انتخاب کرنا۔ چننا۔ اِنْتَضَلَتِ الإِبِلُ فِي السَّيْرِ: چلنے میں اگلی ٹانگوں کو آگے پھینکنا۔
اِنْتَضَلَ وتَنَاضَلَ القَوْمُ: تیراندازی میں مقابلہ کرنا۔ باہم فخر کرنا۔

نُضَّال.

النِّضْل: مصیبت۔ بلا وسختی۔

تَضَنْضَ الرَّجُلُ: بہت روپے پیسے والا ہونا ...... لِسَانَهُ: حرکت دینا ...... هُ: مبتلاء رنج کرنا۔

النَّضْنَاض والنَّضْنَاضَة مِنَ الْحَيَّاتِ: زبان ہلانے والا سانپ۔ ایک جگہ میں نہ رہنے والا سانپ۔ فی الفور ہلاک کرنے والا سانپ۔

نَضَا يَنْضُو نَضْوًا. السَّيْفُ مِنْ غِمْدِه: تلوار کو میان سے سونتنا ...... الثَّوْبَ عَنْهُ: کپڑا اتارنا ...... الرَّجُلُ مِنْ ثَوْبِه: ننگا کرنا ...... الْبِلَادَ: طے کرنا۔ نَضَا الْجُرْحُ: زخم کی سوجن اترنا ...... الْمَاءُ: پانی کا جذب ہونا ...... السَّيْفُ: تلوار کا پار ہونا (...... نَضْوًا ونُضِيًّا) الفَرَسُ الْخَيْلَ: آگے بڑھ جانا (...... نَضْوًا ونُضُوًّا) الْخِضَابُ: رنگ اتر جانا۔

أَنْضَى إِنْضَاءً الْبَعِيرَ: اُونٹ کو دبلا کرنا۔ الثَّوْبَ: کپڑا بوسیدہ کرنا ...... فُلَانًا: دبلا جانور دینا۔

نَضَّى تَنْضِيَةً. ثَوْبَهُ عَنْهُ: کسی کا کپڑا اتارنا۔

تَنَضَّى الْبَعِيرَ: اُونٹ کو دبلا کرنا۔

إِنْتَضَى إِنْتِضَاءً السَّيْفَ: تلوار کو میان سے سونتنا ...... الثَّوْبَ: کپڑا بوسیدہ کرنا۔

النِّضْوُ: دبلا جانور مؤنث نِضْوَةٌ: بوسیدہ کپڑا۔ کثرت تیراندازی کی وجہ سے خراب شدہ تیر۔ باریک تیر۔ لگام کا لوہا۔ ج أَنْضَاء.

النُّضَاوَة مِنَ الْخِضَابِ: چھڑایا ہوا خضاب۔ کہا جاتا ہے "أَعْطِنِي نُضَاوَةَ حِنَّائِكَ" عضو سے حنا کے چھڑائے ہوئے کو مجھے دو۔

النَّضِيّ: دبلا جانور۔ بغیر پیکان اور پر کے تیر ...... مِنَ السَّهْمِ: پر اور پیکان کے درمیان کا حصہ ج أَنْضِيَة.

نَضَّى ...... نَضَّى ...... السَّيْفَ ...... تلوار سونتنا ......

الثَّوْبَ: کپڑا اتارنا (...... وانْتَضَى وانْتَضَى) الثَّوْبَ: کپڑا بوسیدہ کرنا۔ پرانا کرنا۔

نَطَّ (ن) نَطًّا الشَّيْءَ: باندھنا۔ کھینچنا۔

نَطَّ (ض) نَطًّا: بکواس کرنا ...... فِي الْأَرْضِ جانا (...... نَطِيطًا) بھاگنا۔ پھاندنا۔ اچھلنا۔

النَّطَّاط: بک بک کرنے والا۔ بہت سفر کرنے والا۔ کودنے والا۔ لغو دعوی کرنے والا۔

النَّطِيط: مص۔ مَكَانٌ نَطِيطٌ: دُور کی جگہ۔

أَرْضٌ نَطِيطَةٌ: دُور والی زمین۔

عَقَبَةٌ نَطَاةٌ: دُور کی گھاٹی۔

الأَنَطّ: دُور کا سفر۔ ج نُطُط.

نَطَبَهُ (ن) نَطْبًا وأَنْطَبَهُ: انگلی سے کان پر مارنا۔

نَاطَبَهُ مُنَاطَبَةً: برانگیختہ کرنا۔ اکسانا۔ جھگڑا کرنا۔

أَنْطَبَ أُذُنَهُ: انگلی سے کان پر مارنا۔

النَّاطِبَة: چھلنے کا سوراخ۔ ج نَوَاطِب.

النِّطَاب: سر۔ گردن کی رگ۔

المِنْطَب والمِنْطَبَة: چھلنا۔

المَنْطَبَة: بے وقوف۔

نَطَحَهُ (ف ض) نَطْحًا الثَّوْرُ ونَحْوُهُ: بیل کا سینگوں سے مارنا۔ نَطَحَ فُلَانًا: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

نَاطَحَهُ نِطَاحًا ومُنَاطَحَةً: سینگوں سے مارنا۔

إِنْتَطَحَ وتَنَاطَحَ الْكَبْشَانِ: مینڈھوں کا ایک دوسرے کو سینگ مارنا۔ تَنَاطَحَتِ الْأَمْوَاجُ او السُّيُولُ: موج یا سیلاب کا آپس میں ٹکرانا۔

النَّاطِح: فا۔ پرند یا وحشی جانور جو سامنے سے آئے اور یہ "قَعِيد" کے خلاف ہے۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ نَاطِحٌ وَلَا خَابِطٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔ نَاطِح سے مراد بھیڑ بکری بیل اور خَابِط سے اونٹ النَّاطِحُ

منازل قمر میں سے دو ستاروں کا نام۔

النَّطْح: مص۔ منازل قمر میں سے دو ستاروں کا نام۔

النَّوَاطِح: سختیاں۔

النَّطْحَة. نَطَحَ: کا اسم مرة۔ لڑائی۔

النَّطِيح: سینگ مارا ہوا۔ سینگ مارنے سے مرا ہوا۔ منحوس۔ گھوڑا جس کی پیشانی میں دو دائرے ہوں۔ مؤنث نَطِيحَة. ج نَطْحَى ونَطَائِح.

النَّطَّاح: بہت سینگ مارنے والا۔ سینگ مارنے کا عادی۔

نَطَرَ (ن) نَطْرًا ونِطَارَةً. الْكَرْمَ او الزَّرْعَ: انگور یا کھیت کی نگہبانی کرنا۔ باغبانی کرنا۔

النِّطَارَة: مص۔ باغبانی کا پیشہ۔

النَّاطِر والنَّاطُور: باغبان۔ انگور یا کھیت کا نگہبان۔ ج نُطَّار ونَطَرَة ونَوَاطِير ونُطَرَاء.

النُّطَّار: اُچکا (جو کھیت میں پرندوں اور جانوروں کو ڈرانے کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے)

نَطْرُون: بورۂ ارمنی۔

النَّاطُورُ: الماس کا زیور جو عورتیں پیشانی پر سجاتی ہیں۔

نَطِسَ (س) نَطَسًا: عالم ہونا۔ ماہر ہونا۔

تَنَطَّسَ: گفتگو اور لباس وغیرہ میں احتیاط کرنا۔ امور میں غور و فکر کرنا اور خوب تحقیقات کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَطَّسَ الْأَخْبَارَ وعَنِ الْأَخْبَارِ" یعنی اس نے تحقیقات کی۔

النَّطْس والنَّطِس والنَّطُس: عالم گفتگو اور لباس وغیرہ میں احتیاط کرنے والا۔

النِّطِّيس والنِّطَاسِي والنَّطَاسِي: عالم۔ ماہر طبیب۔

النُّطُس: ماہر اطباء۔

النُّطَسَة: بہت احتیاط کرنے والا۔

النَّاطِس: جاسوس۔

نَطَعَ نَطْعًا وانْتَطَعَ واسْتَنْطَعَ لَوْنُهُ: رنگ

متغیر ہونا۔

تَنَطَّعَ فِی الْکَلَامِ: غلو کرنا۔ تالو سے بولنا۔ ...... فِیْ شَهَوَاتِه: مبالغہ کرنا ...... فِیْ عَمَلِه: ماہر ہونا ...... الرَّجُلُ: چمڑے کے دستر خوان پر کھانا رکھنا۔ خوب سیر ہو کے کھانا۔

النَّطْعُ والنِّطْعُ والنَّطَعُ والنِّطَعُ: چمڑے کا فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لئے بچھایا جائے ج اَنْطَاع و نُطُوْع.

النِّطَعُ والنِّطْعُ: تالو کا اگلا حصہ جس میں شکن جیسا ہوتا ہے۔ ج نُطُوْع اور اسی سے حرف نِطْعِیّہ ت و ط ہیں۔

النَّطِعُ: گفتگو میں بتکلف فصاحت ظاہر کرنے والا۔

النَّاطِعُ: خالص رنگ۔ کہا جاتا ہے بیاض ناطع.

نِطَاعُ الْقَوْمِ: قوم کی زمین۔ قوم کا علاقہ۔ کہا جاتا ہے "وَطِئْنَا نِطَاعَ بَنِیْ فُلَانٍ" ہم نے بنی فلاں کے علاقے کو طے کیا۔

النَّطَّاعُ: کلام میں بہت غلو کرنے والا۔ جلد ساز۔ ہوشیاری سے کھانے کو دستر خوان پر چننے والا۔ ج نَطَّاعُوْن.

النَّطَّاعَة: لقمہ جس کا نصف حصہ کھایا جائے اور نصف دستر خوان پر چھوڑ دیا جائے۔

نَطَفَ (ن ض) نَطْفًا وتَنْطَافًا ونَطَفَانًا ونِطَافَةً. الْمَاءُ: تھوڑا تھوڑا پانی بہنا ...... الْقِرْبَةُ: مشک کا ٹپکنا ...... الْمَاءَ: پانی بہانا۔ نَطَفَهُ ونَطَّفَهُ وانْطَفَهُ: بدکاری کی تہمت لگانا۔ عیب لگانا۔ نَطَّفَ الْمَرْأَةَ: عورت کے کان میں بالی پہنانا۔

نَطِفَ (س) ونَطُفَ نَطَفًا ونَطَافَةً ونُطُوْفَةً: عیب دار ہونا۔ عیب و بدکاری کا الزام لگایا جانا۔ نَطِفَ الشَّیْءُ: فاسد ہونا۔ خراب ہونا۔ نَطِفَ الرَّجُلُ: بدہضمی والا ہونا۔

تَنَطَّفَ الرَّجُلُ: عیب دار ہونا ...... مِنْ كَذَا: پرہیز کرنا۔ نفرت کرنا۔ تَنَطَّفَتِ الْمَرْأَةُ: عورت کا بالی پہننا۔

النَّطَفُ: مص۔ عیب۔ برائی۔ فساد۔

النُّطْفَةُ: صاف پانی۔ تھوڑا یا زیادہ۔ سمندر۔ مرد یا عورت کا نطفہ۔ ج نِطَاف ونُطَف (...... والنُّطَافَة) تھوڑا پانی جو ڈول یا مشک میں باقی رہ جائے۔ النُّطَافَة: ہر وہ چیز جو کسی چیز سے ٹپکے۔

النُّطْفَتَان: دو سمندر (بحر روم و بحر چین یا بحر مشرق و بحر مغرب)

النُّطْفَة والنَّطَفَة: بالی۔ آبدار موتی ج نُطَف.

النَّطِفُ: پلید۔ شکی آدمی۔

النَّطُوْفُ: بارش والی۔ کہا جاتا ہے "لَيْلَةٌ نَطُوْفٌ" صبح تک بارش والی رات۔

النَّاطِفُ: ریوڑی۔ گزک۔

النَّاطِفِيُّ: ریوڑی بیچنے والا۔

نَطَقَ (ض) نَطْقًا ومَنْطِقًا ونُطُوْقًا: بولنا ...... الْكِتَابُ: واضح بیان کرنا۔

نَطَّقَهُ: گفتگو کرانا۔ کسی کو پٹکا باندھنا۔ کسی کی کمر میں پٹکا باندھنا۔ نَطَّقَ الْمَاءُ الْأَكَمَةَ وَغَيْرَهَا: پانی کا ٹیلے کے وسط تک پہنچنا۔

نَاطَقَهُ: گفتگو کرنا۔

اَنْطَقَهُ: گفتگو کرانا۔

تَنَاطَقَ الرَّجُلَانِ: باہم گفتگو کرنا۔

تَنَطَّقَ وانْتَطَقَ وتَمَنْطَقَ: کمر میں پٹکا باندھنا ...... الْمَرْأَةُ: عورت کا کمر میں پٹکا باندھنا ...... الْأَرْضُ بِالْجِبَالِ: پہاڑوں سے گھرا ہوا ہونا۔ اِنْتَطَقَ بِقَوْمِه: طاقتور و قوی ہونا۔ ...... الرَّجُلُ: گفتگو کرنا۔ علم منطق حاصل کرنا ...... فَرَسَهُ: بغیر سوار ہوئے کھینچنا۔

اِسْتَنْطَقَهُ: گفتگو کرنا۔ بولنے کو کہنا۔

النُّطْقُ: مص۔ اس کا استعمال نطق خارجی یا ظاہری یعنی گفتگو پر بھی ہوتا ہے اور نطق داخلی یا باطنی یعنی فہم و ادراک کلیات پر بھی۔

النَّطْقَة. نطق: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "نَطَقَ نَطْقَةً وَاحِدَةً" وہ ایک ہی بولا۔

النَّطِقُ: بولنے والا۔

النِّطَاقُ: کمر بند۔ پیٹی۔ کہا جاتا ہے "عَقَدَ فُلَانٌ حُبُکَ النِّطَاقِ" یعنی فلاں شخص جانے کے لئے یا کام کرنے کے لئے مستعد ہوا۔ النِّطَاقُ: کپڑے کا ایک ٹکڑا جس کو عورتیں کمر پر باندھتی ہیں اور اس کا بالائی حصہ نچلے حصہ پر اور نچلا حصہ زمین تک لٹکتا رہتا ہے۔ ج نُطُق.

نِطَاقُ الْجَوْزَاءِ: جوزا کے درمیان کے تین ستارے جن کو عرب نظم بھی کہتے تھے اور یہ انتظام والتام کے لئے ضرب المثل ہے۔

النِّطَاقَة: پرچہ۔ پرزہ۔ اس وجہ سے کہ وہ لکھے ہوئے کو بتلاتا ہے۔

النَّاطِقُ: فا۔ عرب کا قول "الْإِنْسَانُ حَيَوَانٌ نَاطِقٌ" یعنی انسان عاقل ہے۔ كِتَابٌ نَاطِقٌ: واضح کتاب۔

النَّاطِقَة. النَّاطِقُ: کا مؤنث۔ کہہ۔ النَّفْسُ النَّاطِقَة: نفس انسانی۔

المَنْطِقُ: مص۔ گفتگو اور کبھی انسان کے علاوہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے سَمِعْتُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ۔ علم المنطق: ایک علم عملی کا نام جس کو میزان بھی کہتے ہیں اور یہ وہ علم ہے جو ذہن کو خطاء فی الفکر سے بچائے۔

المَنْطِقِيُّ: علم منطق جاننے والا۔

المِنْطَقُ والمِنْطَقَة: پٹکا جو کمر پر باندھا جائے۔ ج مَنَاطِق اور مِنْطَقَة سے فعل کا اشتقاق کیا ہے۔ کہتے ہیں تَمَنْطَقَ: بمعنی پٹکا باندھنا جیسے مِدْرَعَة سے تَمَدْرَعَ اور مِنْدِیْل سے تَمَنْدَلَ.

تَمَنْطَقَ: علم منطق حاصل کرنا اور اسی سے بعض کا قول ہے "مَنْ تَمَنْطَقَ فَقَدْ تَزَنْدَقَ" جس نے علم منطق سیکھا وہ زندیق ہوگیا۔ مِنْطَقَةُ الْجَوْزَاءِ: تین ستاروں کے نام اور مِنْطَقَةُ الْعَوَّاءِ: ایک دوسرے ستارے کا نام ہے۔

المِنْطِيْقُ والنِّطِّيْقُ: بلیغ۔

المَنْطَقُ: مفع۔ پٹکا باندھنے کی جگہ۔ المُنَطَّقَة مِنَ الْمَعْزِ: کمر میں سفیدی والی بکری۔

الْمَنْطِقُ: (علم حساب)۔
الْمُنْتَطِقُ: عالی مرتبہ۔ گرامی قدر اور کہا جاتا ہے "جَاءَ مُنْتَطِقاً حِصَانَهُ" یعنی وہ بغیر سوار ہوئے گھوڑے کو کوتل بنا کر آیا۔
الْمَنْطُوقُ عِنْدَ الْاُصُولِيِّينَ: مفہوم مخالف کے خلاف۔
نَطَلَ (ن) نَطْلاً الْخَمْرَ: نچوڑنا (...... ونَطَلَ) رَاسَ الْعَلِيْلِ بِالنَّطُولِ: تریڑا کرنا۔ آہستہ آہستہ دوا میں جوش دیا ہوا نیم گرم پانی گرانا۔
اِنْتَطَلَ مِنَ الزِّقِّ: مشک سے تھوڑا پانی گرانا یا لینا۔
النَّطْلُ: مص۔ انگور کا چھلکا۔ تھوڑا دودھ۔ (...... والنِّطْلُ) بھگوئے ہوئے خشک انگور خود بخود شراب نکلنے کے بعد جو نچوڑا جائے۔ النِّطْلُ: شراب کا بقیہ۔
النُّطْلَةُ والنَّاطِلُ: شراب یا پانی یا دودھ وغیرہ کا گھونٹ۔ النَّاطِلُ: فضلہ جو پیمانہ میں باقی رہ جائے۔ کہا جاتا ہے "مَا ظَفِرْتُ مِنْهُ بِنَاطِلٍ" میں نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا۔
النَّاطِلُ والنَّاطَلُ والنَّيْطَلُ والنَّاْطِلُ: شراب دودھ وغیرہ ناپنے کا کوزہ۔ النَّيْطَلُ والنَّطْلاءُ: مصیبت۔ والنَّيْطَلُ: ہلاکت۔ موت۔ ڈول۔ ج نَيَاطِلُ.
الانْطِلَة: مصیبتیں۔
النَّطُولُ: پانی جس میں دوا جوش دیں اور عضو ماؤف کو اس سے دھاریں۔
المَنَاطِلُ: شراب کشی کے آلات۔
نَطْنَطَ الشَّيْءَ: کھینچنا...... الرَّجُلُ: لمبے سفر والا ہونا (...... واتَنَطْنَطَ) دور ہونا۔
النَّطْنَطُ والنُّطْنُطُ والنُّطْنَاطُ: لمبے قد والا۔ ج نَطَانِطُ ونَطَانِيطُ.
نَطَا يَنْطُو نَطْوًا الْحَبْلَ: رسی کھینچنا...... الْغَزْلَ: کاتتے ہوئے سوت کا بانا کرنا...... الْمَنْزِلُ: دور ہونا...... عَنْ فُلَانٍ: چپ ہو جانا۔
نَاطَى مُنَاطَاةً الرَّجُلَ: باہم نزاع کرنا۔
اَنْطَى: دینا۔
تَنَاطَى الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ تَنَاطَوُا الْكَلَامَ: آپس میں گفتگو کرنا۔
النَّطْوُ: دوری۔
النَّطِيُّ: دور۔ کہا جاتا ہے "طَرِيقٌ نَطِيٌّ" دور کا راستہ (...... والْمَنْطُوُّ) مِنَ الْغَزْلِ: کاتتے ہوئے سوت کا تانا کیا ہوا۔
النَّطَاةُ: کچی کھجور کا غلاف یا ڈنٹھل ج اَنْطَاء.
نَظَرَ (ن) ونَظِرَ (س) نَظَرًا و مَنْظَرًا ومَنْظَرَةً و تَنْظَارًا ونَظَرَانًا هُ و اِلَيْهِ: دیکھنا۔ غور سے دیکھنا۔ (نَظَرَ (ن) نَظَرًا) فِي الْاَمْرِ: سوچنا۔ فکر کرنا۔ اندازہ کرنا...... الشَّيْءَ: انتظار کرنا...... بَيْنَ النَّاسِ: حکم کرنا اور فیصلہ کرنا...... لِلْقَوْمِ: رحم کرنا اور مدد دینا...... فُلَانًا: متوجہ ہونا۔ دیر کرنا...... فُلَانًا الدَّيْنَ: مہلت دینا۔ (اَنْظَرَ میں ایک لغت ہے) ...... الشَّيْءَ: مہلت سے بیچنا...... فُلَانٌ: کاہن ہونا اور کہا جاتا ہے "اُنْظُرْ لِي فُلَانًا" میرے لئے فلاں کو طلب کرو۔ ودَارِي تَنْظُرُ دَارَهُ" میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے "وَنَظَرَ الدَّهْرُ اِلَى بَنِي فُلَانٍ" زمانے نے بنی فلاں کو ہلاک کر دیا۔
نَاظَرَهُ مُنَاظَرَةً: مشابہ ہونا۔ بحث کرنا۔ نَاظَرَ الْجَيْشُ الْاَلْفَيْنِ: قریب پہنچنا...... فُلَانًا بِفُلَانٍ او الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ: مشابہ بنانا اور کہا جاتا ہے "دَارِي تُنَاظِرُ دَارَهُ" میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے۔
اَنْظَرَهُ الدَّيْنَ: ادائیگی قرض کے لئے مہلت دینا۔ اَنْظَرَ فُلَانًا لِفُلَانٍ: مشابہ بنانا...... الرَّجُلَ: سوچنے کا موقعہ دینا۔ مہلت سے بیچنا۔
تَنَظَّرَهُ: آنکھ سے بغور دیکھنا۔ دیر کرنا۔ مہلت دینا۔ تَنَظَّرَ فُلَانًا: انتظار کی ہوئی چیز کی امید رکھنا۔
تَنَاظَرَا فِي الْاَمْرِ: باہم کام میں مشقت اٹھانا۔ بحث کرنا۔ تَنَاظَرَ الدَّارَانِ: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ تَنَاظَرَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو دیکھنا۔
اِنْتَظَرَهُ: انتظار کرنا۔ امید رکھنا۔ توقع رکھنا۔ دیر لگانا۔
اِسْتَنْظَرَهُ: انتظار کرنا۔ مہلت طلب کرنا۔
النَّظَرُ: مص۔ نگاہ و دانائی۔ عِلْمُ النَّظَرِ والْاِسْتِدْلَالِ: علم کلام اور کہا جاتا ہے "فِي هٰذَا الْاَمْرِ نَظَرٌ" عدم ظہور کی وجہ سے یہ امر محل غور ہے "وَبَيْنَنَا نَظَرٌ" ہمارے درمیان اتنی قربت ہے کہ نگاہ پہنچ سکے۔ "وَنَظَرَ اِلَى كَذَا وبِالنَّظَرِ اِلَى كَذَا" یعنی فلاں کے لحاظ سے۔ النَّظَرُ: ہمسائے۔
النِّظْرُ: مشابہ۔ مانند۔
النَّظْرَةُ۔ نَظْرٌ: کا اسم مرۃ۔ ایک نگاہ۔ ہیئت۔ بری ہیئت و عیب۔ رحمت۔ مہربانی۔ کہا جاتا ہے "نَظْرَةٌ بِعَيْنِ النَّظْرَةِ" اس نے اس کو مہربانی کی نگاہ سے دیکھا۔
النَّظِرَةُ: مہلت۔ معاملہ میں تاخیر۔
النَّظَرِيُّ: نظر کی جانب منسوب۔ استدلالی علوم کی تقسیم میں نظری کا اطلاق اس علم پر ہوتا ہے جو عمل سے تعلق نہ رکھتا ہو اور اس کے مقابل کو عملی کہتے ہیں۔
النَّظَرِيَّةُ فِي الْهَنْدَسَةِ: وہ قضیہ جو صحت ثبوت کے لئے دلیل کا محتاج ہو۔ ج نَظَرِيَّات.
النِّظَارُ والنِّظَارَةُ: فراست۔ دانائی۔
النَّاظِرُ: فا۔ آنکھ کی پتلی۔ والنَّاظِرُ عِنْدَ الْمُوَلَّدِينَ: کسی ادارہ کا ناظم۔ جیسے نَاظِرٌ خَارِجِيَّة ونَاظِرٌ مَالِيَّة۔ ج نُظَّار. النَّاظِرُ: پیشانی سے ناک کے نتھنوں تک کی ہڈی۔ وہ امین آدمی جس کو بادشاہ کسی مقام کے لوگوں کے معاملات کی تحقیقات کے لئے بھیجے اور کہا جاتا ہے "هُوَ شَدِيدُ النَّاظِرِ" یعنی وہ تہمت سے بری ہے اس لئے کہ آنکھ ملا کر بات کرتا ہے۔ النَّاظِرَانِ: ناک کے دونوں پہلوؤں کی دو رگیں۔

نَظَارِ: اسم فعل۔ بروزن نَزَالِ وتَرَاکِ: بمعنی انتظر۔
النَّاظِر والنَّاظُوْر: انگور یا کھیتی کا محافظ۔
النَّاظُوْر: سردار قوم۔
النَّاظِرَة۔ النَّاظِر: کا مؤنث۔ آنکھ ج نَوَاظِر
النَّوَاظِر: سر کی رگیں جو آنکھ سے ملی ہوئی ہیں۔
النَّظَّار: تیز دیکھنے والا۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ نَظَّارٌ" چالاک تیز خاطر بلند اطراف گھوڑا۔
النَّظَّارَة: ناظرین۔ موقعہ جنگ کے تماشائی
النَّظَّارَة عِنْدَ المولّدين: دُور بین۔
النَّظُوْر والنَّظُوْرَة والنَّظِيْرَة والنَّاظُوْرَة: قوم کا سردار (مذکر و مؤنث واحد جمع)
النَّظُوْر: مہمات سے غفلت نہ برتنے والا۔
النَّظِيْر: مثل و مانند اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَظِيْرُ فُلَانٍ" یعنی فلاں فلاں کے مطابق ہے۔ ج نُظَرَاءُ مؤنث نَظِيْرَة ج نَظَائِر۔
نَظَائِرُ القَوْمِ: قوم کے شرفا و افاضل۔
نَظِيْرَةُ القَوْمِ او الجَيْشِ ونُظُوْرَتُهُمْ: دیدبان۔
المَنْظَر: دیکھنے کی جگہ چاہے خوش نما ہو یا بدنما۔ اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ فِيْ مَنْظَرٍ وَمُسْتَمَعٍ" فلاں ایسی جگہ میں ہے کہ میں اس کو دیکھ سکتا ہوں اور اس کی باتیں سن سکتا ہوں۔ "وكُنْتُ عَنْ هٰذَا المَقَامِ بِمَنْظَرٍ" یعنی میں اس مقام سے علیحدہ تھا ج مَنَاظِر
المَنَاظِر: بلند زمینیں۔ عِلْمُ المَنَاظِر: وہ علم جس سے اشیاء کی مقدار با اعتبار قرب و بعد کے پہچان سکیں۔
المَنْظَرَة: مص۔ دیکھنے کی جگہ چاہے خوش نما ہو یا بدنما۔ دیکھنے بھالنے کی جگہ۔ المَنْظَرَة: قوم جو کسی چیز کی طرف دیکھنے والی ہو۔
المَنْظَرِي والمَنْظَرَانِي: خوش نما۔
المُنَاظِر: فا۔ مثل۔
المِنْظَار: آئینہ۔ ج مَنَاظِيْر۔
المَنْظُوْر: مفع وہ شخص جس کی خیر کی امید رکھی جائے۔ نظر بد لگا ہوا۔

المَنْظُوْرَة۔ المَنْظُوْر: کا مؤنث۔ مصیبت
اِمْرَأَةٌ مَنْظُوْرَةٌ: عیب دار عورت۔
نَظُفَ (ک) نَظَافَةً الشَّيْءُ: صاف ستھرا ہونا۔ بارونق وحسین ہونا۔ صفت مذکر نَظِيْفٌ صفت مؤنث نَظِيْفَة ج نُظَفَاء: کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَظِيْفُ السَّرَاوِيْلِ" فلاں پاک دامن ہے و نَظِيْفُ الأَخْلَاقِ: مہذب۔
نَظَّفَ الشَّيْءَ: صاف کرنا۔ پاک کرنا۔
تَنَظَّفَ الشَّيْءُ: صاف ستھرا ہونا۔ الرَّجُلُ: بتکلف صاف ستھرا بننا۔ برائیوں سے دور ہونا۔
اِنْتَظَفَ الفَصِيْلُ مَا فِيْ ضَرْعِ أُمِّهِ: اونٹ کے بچے کا تھن سے سارا دودھ پی لینا۔
اِسْتَنْظَفَ: صاف ستھرا طلب کرنا...... الوَالِي الخَرَاجَ: پورا وصول کر لینا...... فُلَانٌ الشَّيْءَ: سب لے لینا...... الفَصِيْلُ مَا فِيْ ضَرْعِ أُمِّهِ: اونٹ کے بچے کا تھن سے سارا دودھ پی لینا۔
نَظَمَ (ض) نَظْمًا ونِظَامًا اللُّؤْلُؤَ ونَحْوَهُ: موتی پرونا۔ آراستہ کرنا۔ موزوں کرنا...... الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ: ترتیب دینا۔ کسی چیز کو کسی چیز سے جوڑنا...... الأَمْرَ: برپا کرنا۔ قائم کرنا۔
نَظَّمَ اللُّؤْلُؤَ والشِّعْرَ: بمعنی نَظَمَ (پرونا۔ موزوں کرنا)
نَظَمَتْ وأَنْظَمَتِ السَّمَكَةُ او الدَّجَاجَةُ: مچھلی یا مرغی کا انڈے والی ہونا۔
تَنَظَّمَ وانْتَظَمَ وتَنَاظَمَ اللُّؤْلُؤُ ونَحْوُهُ: موتی کا پرو دیا جانا۔ ترتیب وار ہونا۔ تَنَظَّمَ وانْتَظَمَ الأَمْرُ: درست ہونا۔ وانْتَظَمَ الصَّيْدَ: شکار کو چھید کر پار کر دینا۔ تَنَاظَمَتِ الصُّخُوْرُ: پتھر کی چٹانوں کا ایک ساتھ ملا ہوا ہونا۔
النَّظْم: مص۔ ٹڈی دل یا ٹڈیوں کی ایک قطار۔ ترتیب دیا ہوا موزوں کلام اور اس کے مقابل کو نثر کہتے ہیں۔ النَّظْمُ: بعض ستاروں پر اطلاق ہوتا ہے جیسے ثریا۔ نِطَاقُ الجَوْزَاءِ و الدَّبَرَان۔
نِظَامُ كُوْبِرْنِيْك: کوبرنیک البولونی (۱۴۷۳۔۱۵۴۳) کا نظریہ فلکیات جس کے تحت وہ دعویٰ کرتا ہے کہ زمین اپنے ارد گرد گھومتی ہے نیز وہ اور دیگر سیارات سورج کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ اس سے قبل اس کے برخلاف بطلیموس نے نظریہ فلکیات پیش کیا تھا کہ سورج ستارے اور سیارے زمین کے ارد گرد گھومتے ہیں۔
النِّظَام: مص۔ موتیوں کی لڑی کا دھاگا۔ ج نُظُم وأَنْظِمَة وأَنَاظِيْم۔ النِّظَام: طریقہ و عادت۔ کہا جاتا ہے "مَا زَالَ عَلَى نِظَامٍ وَاحِدٍ" وہ ہمیشہ ایک طریقہ پر رہا۔ نِظَامُ الأَمْرِ: سرمایہ۔ معاملہ۔ النِّظَامُ مِنَ الرَّمْلِ: ریت پر جما ہوا اور تہ لگا ہوا۔ النِّظَامُ مِنَ الجَرَادِ و النَّخْلِ ونَحْوِهَا: ایک قطار ٹڈیوں یا درخت خرما کی۔
النِّظَامَانِ والإِنْظَامَانِ والأُنْظُوْمَتَانِ مِنَ السَّمَكَةِ او الضَّبَّةِ: دُم سے کان تک کی دو دھاریاں۔ ج أَنَاظِيْم۔
الإِنْظَام: مچھلی یا گوہ کے انڈوں کی قطار۔ لڑی کا دھاگا...... مِنَ الرَّمْلِ: ریت پر جما ہوا اور تہ لگا ہوا۔
النَّظَّام: بہت پرونے والا۔
النَّظِيْم: موزوں شعر وغیرہ۔ پہاڑی راستہ جس میں چشمے قریب قریب ہوں۔
المَنْظُوْم: مفع۔ شعر اور یہ منثور کے خلاف ہے۔
المَنْظِم: ترتیب دینے کی جگہ۔ ج مَنَاظِم۔
النَّعُ: کمزور مرد۔
النُّعَاع: ملائم و نازک گھاس۔ واحد نُعَاعَة۔
نَعَبَ (ف ض) نَعْبًا ونُعَابًا ونَعِيْبًا ونَعَبَانًا وتَنْعَابًا الغُرَابُ: کوے کا کاؤں کاؤں کرنا۔ جدائی کا خوف دلانا...... المُؤَذِّنُ: گردن لمبی کر کے اذان دینا۔
نَعَبَتْ (ف) نَعْبًا الإِبِلُ: اونٹ کا چلنے میں

گردن لمبی کرنا۔
النَّعب: مص ۔ رِیحٌ نَعِبٌ: تیز ہوا۔
نَاقَةٌ نَاعِبَةٌ: ج نَوَاعِب ونُعُوبٌ. ج نُعُب ونَعَّابَة: تیز رفتار اُونٹنی۔
النَّعَّاب: اسم مبالغہ۔ کوے کا بچہ۔
المِنعَب والمُنعِب: تیز رفتار اُونٹنی۔ تیز رفتار گھوڑا جو چلنے میں گردن بلند کرے۔ چلانے والا۔ بے وقوف۔
نَعَتَهٗ (ف) نَعتًا: تعریف کرنا۔ بیان کرنا (اور اکثر اس کا استعمال صفات حسنہ کیلئے ہوتا ہے) نَعَتَ الکَلِمَةَ: کلمہ کے لئے صفت لانا۔
نَعِتَ (س) نَعتًا: بتکلف عمدہ صفات دکھانا۔
نَعُتَ (ک) نَعَاتَةً الرَّجُلُ: خلقۃً عمدہ صفات والا ہونا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا تیز رفتار ہونا۔
اَنعَتَ الرَّجُلُ: خوب صورت چہرہ والا ہونا۔ عمدہ خصلتوں والا ہونا۔
اِنتَعَتَهٗ: تعریف کرنا۔ اِنتَعَتَتِ المَرأَةُ...... بِالجَمَالِ: متصف ہونا۔
تَنَعَّتَ الشَّیْءَ: تعریف کرنا۔ بیان کرنا۔
اِستَنعَتَهٗ الشَّیْءَ: بیان کرنے کو کہنا۔
النَّعت: مص ۔ تعریف ج نُعُوت.
النَّعت والنَّعتَة والنَّعِیت والنَّعِیتَة والمُنتَعِت مِنَ الخَیلِ: گھوڑ دوڑ میں سبقت لے جانے والا اصیل گھوڑا جس کی سب تعریف کریں اور کہا جاتا ہے "شَیْءٌ نَعتٌ" عمدہ چیز۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نُعتَةٌ" یعنی وہ بلندی مرتبہ یا حسن جمال میں انتہا پر ہے۔
نَعَثَ (ف) نَعثًا واِنتَعَثَ الشَّیْءَ: لینا۔
اَنعَثَ فِی مَالِهٖ: فضول خرچی کرنا...... الرَّجُلُ: سفر کے لئے سامان لینا...... القَومُ: کام میں جدو جہد کرنا۔
نَعثَلَ الشَّیْءَ: جمع کرنا...... الفَرَسُ فِی جَریِهٖ: تیز دوڑ کی وجہ سے گھوڑے کا بیٹھ بیٹھ جانا۔

النَّعثَل: بے وقوف بڈھا۔ نر بجو۔
النَّعثَلَة: بے وقوفی۔ بڈھے کی چال۔
نعج (س) ونعج (ن) نَعَجًا ونعوجا اللَّونُ: خالص سفید رنگ ہونا۔ نَعَجَتِ النَّاقَةُ فِی سَیرِهَا: اُونٹنی کا تیز دوڑنا۔ (نَعِجَ (س) نَعَجًا) البَعِیرُ: اُونٹ کا موٹا ہونا...... الرَّجُلُ: بھیڑ کا گوشت کھا کر بدہضمی ہونا۔ صفت نَعِجٌ.
اَنعَجَ القَومُ: موٹے اُونٹوں والا ہونا۔
النَّعجَة: بھیڑ۔ ج نِعَاجٌ و نَعَجَاتٌ.
ونِعَاجُ الرَّملِ: گائے۔
النَّاعِجَةُ مِنَ النِّسَاءِ او النُّوقِ: سفید عورت یا اُونٹنی۔ نَاقَةٌ نَاعِجَةٌ: تیز رفتار اُونٹنی کہ جس پر بیٹھ کر جنگلی بھیڑوں کا شکار کریں۔ اَرضٌ نَاعِجَةٌ: ہموار نرم زمین۔ ج نَوَاعِج.
النَّعج: مص ۔ خالص سپیدی۔
نَعَرَ (ف ض) نَعِیرًا و نُعَارًا الرَّجُلُ: خراٹے لینا...... العِرقُ بِالدَّمِ: جوش کے ساتھ خون نکلنا یا نکلنے میں آواز ہونا اور کہا جاتا ہے "نَعَرَ فُلَانٌ فِی قَفَا الإِفلَاسِ" یعنی مستغنی ہوا۔
نَعَرَ (ف) نَعرًا فِی البِلَادِ: جانا...... القَومُ: جوش وخروش ظاہر کرنا اور اکٹھا ہونا...... اِلٰی فُلَانٍ: آنا۔ کہا جاتا ہے "مِن اَینَ نَعَرتَ اِلَینَا" تم کہاں سے ہمارے پاس آئے۔ نَعَرَ فِی الاَمرِ: اٹھنا اور کوشش کرنا...... الرَّجُلُ: مخالفت کرنا اور انکار کرنا۔
نَعِرَ (س) نَعَرًا الحِمَارُ او الفَرَسُ: ناک میں مکھی داخل ہونے کی وجہ سے مضطرب ہونا۔ صفت نَعِرٌ.
نَعَّرَ السَّهمَ: سیدھائی معلوم کرنے کے لئے ناخن پر گھمانا۔
اَنعَرَ الاَرَاکُ: درخت پیلو کا پھل دار ہونا۔
النَّعرَة۔ نعر: کا اسم مرۃ۔ خراٹا۔ ج نَعَرَات. نَعرَةُ النَّجمِ: ہوا کا جھونکا۔ اور ثریا کے طلوع کے وقت سخت گرمی۔
النُّعَرَة والنُّعُرَة: تکبر۔ غرور۔ مہتم بالشان کام۔
النُّعَرَة والنُّعُرَة: ناک کا اندرونی بالائی حصہ۔ النُّعَرَة: ہوا جو ناک میں داخل ہو کر حرکت پیدا کرے۔ پیلو کا پھل (ایک قسم کی بڑی نیلی مکھی جو گھوڑوں اور گدھوں کی ناک میں داخل ہو کر تکلیف پہنچاتی ہے۔ ج نُعَرٌ ونُعَرَاتٌ.
النَّاعِر: فا۔ کہا جاتا ہے "کُلَّمَا نَعَرَ بِهِم نَاعِرٌ اِتَّبَعُوهُ" جب بھی کوئی چیخنے والا چیختا ہے اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ وہ ہر بونگ کے پیچھے ہو جاتے ہیں۔
النَّعِر: وہ شخص جو ایک جگہ پر قائم نہ رہے مؤنث نَعِرَة.
النَّعِیر: مص ۔ لڑائی وغیرہ کی چیخ و پکار۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَعِیرُ الهَمِّ" فلاں بلند ہمت ہے۔
النَّعَّار: نافرمان۔ فتنہ انگیز۔ چیخنے والا۔ شور مچانے والا۔ مؤنث نَعَّارَة. اِمرَأَةٌ نَعَّارَةٌ: شور مچانے والی۔ بدزبان عورت۔ النَّعَّار: ایک قسم کا پرندہ۔
النَّعَّار والنَّعُور والنَّاعُور: رگ یا زخم جس سے خون جوش سے نکلے۔ النَّاعُور: چکی کا پہلو۔ النَّعُور مِنَ الرِّیَاحِ: گرمی میں ناگہاں ٹھنڈی ہوا یا سردی میں گرم ہوا۔ نِیَّةٌ نَعُورٌ: دُور کی نیت۔
النَّعَّارَة عِندَ المُوَلَّدِینَ: دستے والا مٹی کا آب خورہ۔ عوام عین کی تخفیف سے بولتے ہیں۔
النَّاعُور والنَّاعُورَة: رہٹ۔ ج نَوَاعِیر.
نَعَسَ (ف ن) نُعَاسًا الرَّجُلُ: اونگھنا صفت مذکر نَاعِسٌ ج نُعَّس: صفت مؤنث نَاعِسَة ج نَاعِسَات ونَوَاعِس. نَعَسَ جِسمُهٗ او رَأیُهٗ: جسم یا رائے کا نرم وکمزور ہونا۔ نَعَسَتِ السُّوقُ: بازار کا ماند پڑنا۔
اَنعَسَهٗ: سلانا...... فُلَانٌ: سست بیٹوں والا ہونا۔
تَنَاعَسَ: بتکلف سونا۔ اپنے آپ کو سوتا ہوا

ظاہر کرنا۔۔۔۔۔البَرْقُ: بجلی کا سست پڑنا۔
تناعَسَتِ السُّوقُ: بازار کا ماند پڑنا۔
النُّعاس: حواس کی سستی۔اونگھ۔ابتدائی نیند۔
النَّعسان: اونگھنے والا۔مؤنث نَعْسیٰ (اس کا استعمال عموماً اشعار میں مستحسن ہے)
اِمرأۃٌ نَعّاسَۃٌ ونَعُوسٌ: اونگھنے والی عورت۔ناقۃٌ نَعُوسٌ: دودھار اونٹنی۔
نَعَشَہٗ (ف) نَعْشًا اللہُ: بلند کرنا۔اٹھانا۔ہلاکت سے بچانا۔فقیری کے بعد دولت والا بنانا۔۔۔۔۔الرَّبِیعُ النَّاسَ: خوش حال کرنا۔۔۔۔۔المَیِّتَ: بھلائی سے یاد کرنا۔۔۔۔۔طَرْفَہٗ: نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔۔۔۔۔الشَّجَرَۃَ: جھکے ہوئے درخت کو اٹھانا۔
نُعِشَ: تابوت پر اٹھایا جانا۔صفت مَنْعُوشٌ۔۔۔۔۔فُلانٌ: پھسلنے کے بعد اٹھایا جانا۔
نَعَّشَہٗ وانْعَشَہُ اللہُ: بلند کرنا اور اٹھانا۔
نَعَّشَ فُلانٌ فُلانًا: نَعَّشَکَ اللہُ مِنْ عَثْرَتِکَ: کہنا۔
اِنْتَعَشَ: سستی کے بعد چست ہونا۔سر اٹھانا۔۔۔۔۔مِنْ سَقْطَتِہٖ: گرنے کے بعد اٹھنا۔
اِسْتَنْعَشَ: سستی کے بعد چست ہونا۔
النَّعْشُ: مص۔بقا۔محافہ کے مانند چارپائی جس پر بادشاہ کو بیمار ہونے کے بعد اٹھاتے تھے۔تابوت۔مُردہ کا تخت۔بَنَاتُ نَعْشٍ الکُبْریٰ: سات ستارے جو قطب شمالی کی جہت میں ہیں اور انہیں کے قریب سات اور ستارے ہیں جن کو بَنَاتُ نَعْشِ الصُّغْریٰ: کہتے ہیں۔
نَعَصَ (ف) نَعْصًا الشَّیْءُ: حرکت دینا۔۔۔۔۔الجَرادُ الاَرْضَ: چٹ کر جانا۔
نَعِصَ (س) نَعَصًا: جھکنا۔
اِنْتَعَصَ: ہلنا۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: گرنے کے بعد اٹھنا۔غضبناک ہونا۔
النَّاعِصَۃُ: مددگار۔اعوان وانصار۔
اَنْعَطَ الاَکْلُ: آدھا لقمہ کھانا آدھا ڈال دینا۔
النَّعْط: کھانے اور داد و دہش میں بد تمیز لوگ۔واحد ناعِط۔
ناعَفَہٗ مُناعَفَۃً: باہم دو راستوں میں مقابلہ کرنا کہ ہر ایک آگے بڑھ جانا چاہتا ہو۔۔۔۔۔الطَّرِیقُ: راستہ میں مقابلہ کرنا۔
اَنْعَفَ: بلند جگہ پر بیٹھنا۔
اِنْتَعَفَ: بلند جگہ پر چڑھنا۔۔۔۔۔لِفُلانٍ: درپے ہونا۔۔۔۔۔الشَّیْءَ: غیر کے لئے چھوڑ دینا۔۔۔۔۔الرَّاکِبُ: ظاہر ہونا۔
النَّعْفُ: پہاڑ سے نیچے اور وادی سے بلند ہموار جگہ۔۔۔۔۔مِنَ الرَّمْلَۃِ: ریت کا اگلا و پتلا حصہ۔ج نِعَاف۔
النَّعْفَۃُ: پشت پاؤں پر جوتے کا تسمہ۔
النَّعَفَۃُ: گیسو۔شملہ۔گوشت میں فاسد گرہ۔کجاوہ کے تسمے جو ادھر اُدھر حرکت کریں۔
اُذُنٌ نَاعِفَۃٌ ونُعُوفٌ ومُنْتَعِفَۃٌ: لٹکتا ہوا کان۔
المَنَاعِفُ مِنَ الجِبَالِ: پہاڑوں کی چوٹیاں۔
المُنْتَعَفُ: نرم اور سخت زمین کے درمیان کی حد۔
نَعَقَ (ف ض) نَعْقًا ونَعِیقًا ونُعَاقًا ونَعَقَانًا الغُرَابُ: کوے کا کاؤں کاؤں کرنا۔المُؤَذِّنُ: مؤذن کا بلند آواز سے اذان دینا۔الرَّاعِی بِغَنَمِہٖ: چرواہے کا بکریوں کو آواز دینا اور ڈانٹنا۔
النَّعّاقُ: بہت کائیں کائیں کرنے والا۔
النَّاعِقَانِ: جوزاء کے دو ستارے۔
نَعَلَ (ف) نَعْلاً القَوْمَ: جوتے دینا۔(نَعَلَ و نَعَّلَ واَنْعَلَ) الدَّابَّۃَ: نعل لگانا۔
نَعِلَ (س) نَعَلاً: جوتہ پہننا۔
تَنَعَّلَ وانْتَعَلَ: جوتہ پہننا۔۔۔۔۔الثَّوْبَ: روندنا۔اور کہا جاتا ہے "اِنْتَعَلَ الاَرْضَ" اس نے پیدل سفر کیا۔
النَّعْلُ: مص۔جوتہ۔ہر وہ چیز جس سے قدم کو بچایا جائے (مؤنث) تصغیر نُعَیْلَۃ۔نَعْلُ الدَّابَّۃِ: گھوڑے کا نعل ج نِعَال وانْعُل۔النَّعْلُ: میان کے نچلے حصہ میں چاندی یا لوہے کا بنا ہوا۔سخت زمین جس میں کچھ نہ اُگے۔ج نِعَال کہا جاتا ہے "اِخْضَرَّتْ نِعَالُ القَوْمِ" یعنی قوم کی زمین سرسبز ہوگئی۔
النَّعْلَۃُ: ہر وہ جس سے قدم کو زمین سے بچایا جائے اور یہ نَعْل سے خاص ہے۔
النَّاعِلُ: فا۔بہت جوتے والا۔گورخر۔رَجُلٌ نَاعِلٌ: جوتا پہنا ہوا مرد۔حَافِرٌ نَاعِلٌ: سخت کھر۔
النَّعّالُ: نعل بند۔
المَنْعَلُ والمَنْعَلَۃُ: سخت زمین۔کہا جاتا ہے "مَکَانٌ مَنْعَلٌ و اَرْضٌ مَنْعَلَۃٌ"۔
المُنْعَلُ: جوتے والا۔فَرَسٌ مُنْعَلٌ: مضبوط نعل لگا ہوا گھوڑا۔کہا جاتا ہے "رَمَاہُ بِالمُنْعَلاتِ" اس نے اس پر مصیبتیں ڈالیں۔
نَعَمَ (ف ن) ونَعِمَ (س) نَعْمَۃً ومَنْعَمًا الرَّجُلُ: خوش حال ہونا۔۔۔۔۔عَیْشُہٗ: آسودہ و کشادہ ہونا اور کہا جاتا ہے "ھٰذَا مَنْزِلٌ یَنْعَمُھُمْ" یہ ایسی منزل ہے جو ان کے موافق ہے "ونَعِمْتُ بِھٰذَا عَیْنًا" یعنی میں اس سے خوش ہوا "ونَعِمَکَ اللہُ عَیْنًا ونَعِمَ اللہُ بِکَ عَیْنًا" یعنی تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرے اور تم سے تمہاری محبوب کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔
نَعِمَ (س) نَعْمًا العُوْدُ: لکڑی کا سرسبز و تر و تازہ ہونا۔
نَعُمَ (ک) نُعُوْمَۃً: نرم و نازک ہونا۔ملائم ہونا صفت نَاعِم۔
نِعْمَ افعال مدح میں سے ہے اور غیر منصرف ہے۔تم کہتے ہو "نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ونِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ" اور مثنی اور جمع کا استعمال نادر ہے۔کہا جاتا ہے نِعْمَا نِعْمُوا ونِعْمَتَا ونِعْمَن اور کبھی اس کے آخر میں ما لاحق ہوتا اس وقت صلہ سے مستغنی ہوتا ہے جب کہ

ن ع م ن ع م

کوئی قرینہ ہو۔ مثلاً تم کہو گے "دَقَقْتُهُ دَقًّا نِعِمَّا" (کسر عین سے اور کبھی مفتوح بھی ہوتا ہے) معنی میں نِعْمَ مَا دَقَقْتُهُ کے اور عرب کا قول "اِنْ فَعَلْتَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ" تا ساکنہ ہے جس کی تقدیر نِعْمَتِ الفِعْلَةُ ہے۔

نَعَّمَ الشَّئْ: نرم و نازک بنانا...... الرَّجُلَ: آسودہ حال کر دینا۔ کسی سے نعم کہنا...... القَوْمَ: لوگوں کے پاس پاؤں آنا۔

اَنْعَمَ الشَّئْ: نرم و نازک بنانا...... فُلَانًا: آسودہ حال بنانا۔ کہا جاتا ہے "اَنْعَمَ اللّٰهُ صَبَاحَکَ" یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صبح اچھی کرے اور یہ امر کے موقعہ پر کہا جاتا ہے "اَنْعِمْ صَبَاحًا" اور کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہمزہ اور نون حذف کر دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے "عِمْ صَبَاحًا و عِمْ مَسَاءً اَنْعَمَ اللّٰهُ النِّعْمَةَ عَلَيْهِ و اَنْعَمَهُ بِالنِّعْمَةِ" نعمت پہنچانا۔ انعم اللہ بک عینا: تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرنا یا تمہاری وجہ سے دوسرے کی آنکھیں ٹھنڈی کرنا اَنْعَمَ الرَّجُلَ: زیادہ کرنا۔ نعمت کو پہنچنا القَوْمَ: لوگوں کے پاس ننگے پاؤں آنا۔ اَنْعَمَ صَدِيْقَهُ: ننگے پاؤں ہو کر رخصت کرنا۔

اَنْعَمَ فِي الْاَمْرِ: مبالغہ کرنا۔ اچھی طرح سے کرنا...... اَنْعَمَ النَّظَرَ فِي الْمَسْأَلَةِ: غور کرنا۔ اَنْعَمَ لَهُ کسی سے نَعَمْ کہنا اور کہا جاتا ہے "هٰذَا مَنْزِلٌ يُنْعِمُ" یہ ایسی منزل ہے جو بہت برکت والی اور موافق ہے۔

نَاعَمَ مُنَاعَمَةً الرَّجُلُ: آسودہ حال ہونا۔ الرَّجُلَ: آسودہ حال بنانا...... الحَبْلَ وَغَيْرَهُ: رسی کو مضبوط کرنا۔

تَنَعَّمَ الرَّجُلُ: ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنا۔ ننگے پاؤں چلنا...... قَدَمَيْهِ: مشغول کرنا...... فُلَانًا بِالْمَكَانِ: ڈھونڈنا...... الدَّابَّةُ: خوب اچھی طرح ہانکنا اور کہا جاتا ہے "اَتَيْتُ اَرْضَهُمْ فَتَنَعَّمَتْنِي" یعنی میں ان کی زمین میں پہنچا اور وہ میرے لئے موافق ہوئی۔

تَنَاعَمَ: خوش عیش ہونا۔

نَعَمْ: کلمۂ ایجاب ہے اور اس میں چار لغت اور ہیں۔

نَعِمْ و نِعِمْ و نِعَامْ و نَحَمْ اور یہ چار معانی میں آتا ہے۔

(۱) خبر کے بعد واقع ہو تو حرف تصدیق ہے جیسے قَامَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ ہو تو اس کے معنی قَامَ کے ہوں گے۔

(۲) امر اور نہی کے بعد واقع ہو تو حرف وَعْد: ہوگا جیسے "اِضْرِبْ زَيْدًا" کا جواب میں "نَعَمْ اَعِدُکَ بِضَرْبِهِ" کے معنی میں ہوگا۔

(۳) اور استفہام کے بعد واقع ہو تو حرف اعلام ہوگا جیسے اَقَامَ زَيْدٌ: کے جواب میں نَعَمْ اُعْلِمُکَ بِقِيَامِهِ کے معنی میں ہوگا۔

(۴) اور جب صدر کلام میں واقع ہو تو فائدہ تاکید کا ہوتا ہے جیسے نَعَمْ اِنَّ رَبِّي قَادِرٌ۔

النُّعْم: خوش حالی۔ تن آسانی۔ ج اَنْعُمْ تم کہتے ہو "هٰذَا يَوْمُ نُعْمٍ" یعنی یہ عیش و طرب کا دن ہے۔

النَّعَم: اونٹ۔ چوپایہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے ج انعام: جج اَنَاعِيْم۔

النَّعْمَة: اسم مرۃ۔ آسودگی۔ نَعْمَةُ الْعَيْشِ: زندگی کی آسودگی۔

النِّعْمَة: احسان۔ رزق وغیرہ کا انعام جو تمہارے اوپر ہو۔ خوشی۔ خوشگوار حالت۔ ج نِعَم و اَنْعُم و نِعْمات و نِعَمات و نِعِمات کہا جاتا ہے فُلَانٌ وَاسِعُ النِّعْمَةِ: فلاں بہت مالدار ہے۔

النَّعْمَاء ج اَنْعُم و النُّعْمٰى: بابرکت ہاتھ۔ والنُّعْمٰى: آرام۔ خوش عیشی، مال۔ کہا جاتا ہے "سَاَفْعَلُهُ نَعْمَ عَيْنٍ و نُعْمَ عَيْنٍ و نَعْمَة عَيْنٍ و نُعْمَة عَيْنٍ و نُعْمٰى عَيْنٍ و نَعِيْم عَيْنٍ و نَعَام عَيْنٍ و نِعَام عَيْنٍ و نُعَام عَيْنٍ و نُعَامٰى عَيْنٍ" یعنی عنقریب تمہارے اکرام کے لئے میں ایسا کروں گا اور کہا جاتا ہے "نُعَامَاکَ اَنْ تَفْعَلَ کَذَا" تمہارے لئے آخری امر یہ ہے کہ تم ایسا کرو۔

النُّعْمَة: خوشی۔ نُعْمَةُ العَيْنِ آنکھ کی ٹھنڈک۔

النَّعَامَة: شتر مرغ (مذکر و مؤنث) ج نَعَام و نَعَامَات و نَعَائِم اور مذکر کو ظلیم اور شتر مرغ کے گلہ کو بَنَاتُ الْهَيْسَقِ کہتے ہیں۔ شتر مرغ کے پر خوبصورت ہوتے ہیں جس کو زینت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بھاگنے اور عبادت میں اس کی مثال دی جاتی ہے۔ النَّعَامَة: نفس، تاریکی۔ خوشی۔ اکرام۔ جہالت۔ واضح راستہ۔ کنوئیں میں اٹھا ہوا پتھر۔ راستہ کا نشان۔ پہاڑ پر سائبان کی مانند بنی ہوئی عمارت۔ دماغ کھجلی۔ لوگوں کی جماعت۔ اِبْنُ النَّعَامَة: پنڈلی کی ہڈی۔ قدم یا تلوا اور کہا جاتا ہے "نَفَرَتْ نَعَامَتُهُ" یعنی مر گیا یا کوچ کر گیا۔ "وَجَاءَ كَالنَّعَامَةِ" یعنی محروم لوٹا "وَرَكِبَ جَنَاحَي النَّعَامَةِ" یعنی اس نے اپنے معاملہ میں کوشش کی "وَشَالَتْ نَعَامَتُهُ" یعنی مر گیا "وَشَالَتْ نَعَامَةُ الْقَوْمِ" یعنی متفرق ہو گئے اور انہوں نے اپنے منازل کو خالی کر دیا "وَاِنَّهُ لَخَفِيْفُ النَّعَامَةِ" یعنی ضعیف العقل ہے "وَاَصَمُّ مِنْ نَعَامَةٍ" وہ شتر مرغ سے زیادہ بہرا ہے اس لئے کہ شتر مرغ جب بھاگتا ہے تو کسی جانب نہیں مڑتا۔

النَّعَام: اسم جمع ہے مفرد اس کا النَّعَامَة ہے۔ بیابان۔ النَّعَامُ الصَّادِرُ: چار ستاروں کے نام النَّعَامُ الْوَارِدُ: دوسرے چار ستاروں کے نام اور یہ سب منازل قمر میں سے ہیں۔

النَّعَائِم: منازلِ قمر میں سے ایک منزل کا نام۔ جس کی صورت شتر مرغ جیسی ہے اور یہ آٹھ ستارے ہیں۔

النُّعُوْمَة: مص۔ نرمی و نازکی۔ ملائمت۔

النُّعْمَان: حیرہ کے ہر بادشاہ کا لقب، خون شَقَائِقُ النُّعْمَانِ: گل لالہ۔ واحد شَقِيْقَةُ النُّعْمَانِ۔

الْاِنْعَام: مص۔ انعام۔ ج انعامات۔

الْإِنْعَامَةُ: انعام۔ عطیہ۔

النَّاعِمُ: فا۔۔۔۔۔مِنَ الثِّيَابِ: ملائم کپڑا۔۔۔۔۔مِنَ الْعَيْشِ: آسودہ زندگی۔۔۔۔۔مِنَ النَّبَاتِ: سیدھا ہموار۔

النَّاعِمَةُ. النَّاعِم: کا مؤنث۔ آسودہ زندگی والی۔ باغ۔

النَّعِيْمُ: آسودہ حالی۔ آرام۔ مال۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَعِيْمُ الْبَالِ" یعنی سکون قلب والا مرد۔ نَعِيْمُ اللّٰهِ: اللہ کا فضل۔

الْمِنْعَمُ: جھاڑو۔

الْمِنْعَامُ: بڑا فیاض۔

كَلَامٌ مُنَعَّمٌ: نرم کلام۔

الْمُنَاعِمُ والْمُتَنَاعِمُ مِنَ النَّبَاتِ: سیدھی ہموار نباتات۔

الْمُتَنَعِّمُ والْمُنَاعِمُ والْمُتَنَعِّمُ والْمُتَنَاعِمُ: خوش حال۔ مالدار۔

نَعْنَعَ لِسَانُ فُلَانٍ: زبان میں ہکلا پن ہونا۔

تَنَعْنَعَ الشَّيْءُ: مضطرب ہونا۔ جھکنا۔۔۔۔۔عَنْهُ: دور ہونا۔

النَّعْنَعُ والنَّعْنَاعُ: پودینہ۔ واحد نَعْنَعَةٌ ونَعْنَاعَةٌ۔

النُّعْنُعَةُ: پوٹا۔

نَعَا يَنْعُو نُعَاءً السِّنَّوْرُ: بلی کا میاؤں میاؤں کرنا۔

النَّعْوُ: ناک کے نیچے کا دائرہ۔ اُونٹ کے اوپر والے ہونٹ کی پھٹن۔ کھر کے پچھلے حصے کی کشادگی۔ تازہ کھجور۔

نَعَى يَنْعَى نَعْيًا ونَعِيًّا ونُعْيَانًا لَنَا وإِلَيْنَا فُلَانًا: موت کی اطلاع دینا۔ کہا جاتا ہے "نَعَاهُ بِمَوْتِ فُلَانٍ" اس نے اس کو فلاں کی موت کی اطلاع دی۔۔۔۔۔نَعَى الْقَوْمَ: میت کے دفن کے لئے بلانا۔ نَعَيْتُهُ الشَّيْءَ: خبر دینا۔۔۔۔۔عَلَى الْقَوْمِ شُهْوَاتِهِمْ: عیب گیری کرنا کہا جاتا ہے "هُوَ يَنْعَى عَلَى فُلَانٍ ذُنُوْبَهُ" یعنی وہ فلاں کے گناہوں کو ظاہر کرتا ہے اور شہرت دیتا ہے۔ "وفُلَانٌ يَنْعَى فُلَانًا" فلاں فلاں سے قصاص طلب کرتا ہے۔ "وفُلَانٌ يَنْعَى عَلَى نَفْسِهِ بِالْفَوَاحِشِ" یعنی فلاں اپنے آپ کے متعلق ارتکاب فواحش کی شہرت دیتا ہے۔

اَنْعَى عَلَيْهِ شَيْئًا قَبِيْحًا: کسی کے متعلق بری بات طعنہ کے طور پر کہنا۔ اَنْعَيْتُهُ الشَّيْءَ: خبر دینا۔

تَنَاعَى الْقَوْمُ: قتل اور طلب قصاص پر برانگیختہ کرنے کے لئے مقتولین کی خبر موت کو بیان کرنا۔

اِسْتَنْعَى الْقَوْمُ: قتل اور طلب قصاص پر برانگیختہ کرنے کے لئے مقتولین کی خبر موت کو بیان کرنا۔ متفرق و منتشر ہونا۔ اِسْتَنْعَى ذِكْرُ فُلَانٍ: پھیلنا۔۔۔۔۔حُبُّ الْخَمْرِ بِهِ: مدت تک رہنا۔۔۔۔۔الرَّاعِي الْغَنَمَ: چرواہے کا آگے ہو کر اپنے پیچھے بکریوں کو بلانا۔

النَّعْيَةُ. نَعَى: کا اسم مرۃ۔ ج نَعَيَات۔

النَّاعِي: فا۔ خبر مرگ لانے والا۔ طعن و تشنیع کرنے والا۔ ج نَاعُوْنَ ونُعَاةٌ ونُعْيَانٌ۔

النَّعِيُّ: مص۔ خبر مرگ لانے والا۔ جس کی وفات کی خبر دی جائے۔

نَعَاءِ مبنی علی الکسر: اسم فعل بمعنی اِنْعَ کہا جاتا ہے نَعَاءِ فُلَانًا: یعنی فلاں کی موت کا پیغام پہنچاؤ۔

الْمَنْعَى والْمَنْعَاةُ: خبر مرگ۔ ج مَنَاعٍ۔

نَغَبَ (ف ن) نَغْبًا الرِّيْقَ: تھوک نگلنا۔

نَغَبَ (ن) نَغْبًا الرَّجُلُ فِي الشُّرْبِ: گھونٹ گھونٹ پینا۔

نَغَبَ (ف) نَغْبًا الطَّائِرُ: پرندہ کا پانی پینا۔

النَّغْبَةُ والنُّغْبَةُ: گھونٹ ج نُغَب. النُّغْبَةُ: برا کام۔

النُّغْبُنُ: بے وقوف۔

النَّغْبَقَةُ والنُّغْبُوْقَةُ: جانور کے پیٹ کی آواز۔

النُّغْبُوْقُ: ایک قسم کا پرندہ۔

النُّغْبُوْلُ: ایک قسم کا پرندہ۔ ایک نباتات۔

نَغَثَ (ف) نَغْثًا الشَّعْرَ: بال کھینچنا۔

النَّغْثُ: دائمی سخت مصیبت۔

نَغَرَتْ (ف ض) ونَغِرَتْ (س) نَغِيْرًا ونَغَرَانًا الْقِدْرُ: ہانڈی کا ابلنا۔

نَغَرَ ونَغِرَ نَغْرًا ونَغَرَانًا الرَّجُلُ عَلَى فُلَانٍ: غضبناک ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَغِرَ عَلَيْهِ جَوْفُهُ" اس کا جوف اس پر بھڑک اٹھا۔ صفت مذکر نَغِرٌ: صفت مؤنث نَغِرَةٌ۔۔۔۔۔النَّاقَةَ: اُونٹنی کو آواز دینا۔ بلانا۔

نَغِرَ (س) نَغْرًا مِنَ الْمَاءِ: بہت پانی پینا۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: کینہ رکھنا۔

نَغَّرَ الصَّبِيَّ: بچے کو گدگدانا۔ بِالنَّاقَةِ: اُونٹنی کو آواز دینا۔ بلانا۔

تَنَغَّرَ الرَّجُلُ: غضب کی وجہ سے جوف کا بھڑک اٹھنا۔۔۔۔۔عَنْ فُلَانٍ: دگرگوں ہونا یا غضبناک ہونا۔

اَنْغَرَتِ الْبَيْضَةُ: انڈے کا گندا ہونا۔

تَنَاغَرَ الرَّجُلُ: ناواقف بننا۔

النَّغْرُ: مص۔ کھاری پانی کا چشمہ۔

النُّغَرُ: بلبل۔ چڑیا کے بچے۔ ج نِغْرَان۔

النَّغَّارُ: بہت غضبناک۔ جُرْحٌ نَغَّارٌ: بہت خون بہانے والا زخم۔

الْمُنْغِرُ: بکری جس کے دودھ کے ساتھ خون آئے۔

الْمِنْغَارُ: بکری جس کے دودھ کے ساتھ خون آنے کی عادت ہو۔

نَغَزَ (ف) نَغْزًا الصَّبِيَّ: بچے کو گدگدانا۔ بَيْنَ الْقَوْمِ: ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنا۔

النَّغَّازُ: فتنہ انگیز۔ تباہی لانے والا۔

نَغَشَ (ف) نَغْشًا ونَغَشَانًا: ہلنا اور بے قرار ہونا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَنْغَشُ إِلَى فُلَانٍ" وہ فلاں کی طرف مائل ہے۔ "وسُقِيَ فُلَانٌ فَنَغَشَ" یعنی طاری ہونے کے بعد حرکت کی۔

تَنَغَّشَ وانْتَغَشَ الشَّيْءُ: ہلنا اور بے قرار ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَغَشَ وتَنَغَّشَ الْمَكَانُ بِأَهْلِهِ والرَّأْسُ بِالْقَمْلِ" جگہ اپنے لوگوں اور سر جوں سے بھر گیا۔

النَّغْشَةُ. نَغَش: کا اسم مرۃ۔

النَّغَاش والنُّغَاش والنُّغَاشِيُّ : بہت پستہ قد۔ النُّغَاش: رذیل لوگ۔عیار لوگ۔
نَغِصَ (س) نَغَصًا البَعِيرُ : سیراب نہ ہونا ......الرَّجُلُ: مراد پوری نہ ہونا۔
نَغَصَهُ (ف) نَغْصًا: پانی کا حصہ روک دینا یا پوری طرح سے پینے نہ دینا۔
نَغَّصَ وأَنْغَصَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَيْشَ ونَغَّصَ عَيْشَهُ: زندگی مکدر کر دینا۔ونَغَّصَ فُلانًا: زندگی مکدر کر دینا۔أَنْغَصَ فُلانًا رَعِيَّةُ: کسی کے جانوروں کو چرنے سے روک دینا۔
نُغِّصَ تَنْغِيصًا: خوشگواری کامل نہ ہونا۔
تَنَغَّصَ الْعَيْشُ: مکدر ہونا۔
تَنَاغَصَتِ الإِبِلُ: ہجوم کرنا۔
النُّغْصَة: مراد پوری کرنے سے مانع ج نُغَص.
نَغَضَ (ن ض) نَغْضًا ونُغُوضًا ونَغَضَانًا: کپکپی کے ساتھ ہلنا اور بے قرار ہونا۔
نَغَضُوا إِلَى الْعَدُوِّ : مقابلے کے لئے اٹھنا ......الشَّيْءُ وبالشَّيْءِ: ہلانا۔نَغَضَ نَغْضًا الشَّيْءُ: بہت ہونا......السَّحَابُ: گھٹا ٹوپ بادل چڑھنا۔
نَغِضَ الشَّيْءُ: ہلانا۔
أَنْغَضَ الشَّيْءَ: ہلنا اور بے قرار ہونا۔رَأْسَهُ: سر کو تعجب یا استہزاء سے ہلانا۔
تَنَغَّضَ الشَّيْءُ: ہلنا اور بے قرار ہونا۔
النَّغْض: مص۔سر ہلانے والا۔چلنے میں کانپنے والا۔
النَّاغِض: فا۔ج نُغْض. النَّاغِضُ مِنَ الإِنْسَانِ: گردن کی جڑ جہاں سے سر کی حرکت ہوتی ہے۔غَيْمٌ نَاغِضٌ: ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے چلنے والا بادل (...... والنَّغْض) مِنَ الْكَتِفِ: مونڈھے کے کنارے کی پتلی ہڈی۔
النُّغَاض مِنَ السَّحَاب: ایک دوسرے کے پیچھے چلنے والا بادل۔رَجُلٌ نُغَاضُ الْبَطْنِ: بڑے پیٹ والا جس کے پیٹ پر موٹاپے کی وجہ سے شکن ہو۔

النَّغُوض: بڑے کوہان والی اونٹنی۔
نَغِفَ (س) نَغَفًا البَعِيرُ: اونٹ کی ناک میں کیڑا ہونا۔
النَّغَف: مص۔اونٹ اور بکری کے ناک کے کیڑے۔واحد نَغَفَةٌ. النَّغَف: خشک رینٹ جو ناک سے نکلے۔
نَغَقَ (ف ض) نُغَاقًا ونَغِيقًا الْغُرَابُ: کوے کا کاؤں کاؤں کرنا۔
النَّغَّاق: بہت کاؤں کاؤں کرنے والا۔
نَغِلَ (س) نَغَلًا الْجِلْدُ: کھال کا دباغت میں خراب ہونا......الْجُرْحُ: فاسد ہونا۔زخم میں کچھ خرابی باقی رہ جانا۔نَغِلَتْ نِيَّتُهُ: نیت بری ہونا۔نَغِلَ قَلْبُهُ عَلَيَّ: کینہ رکھنا...... بَيْنَهُمْ: فساد ڈالنا۔چغل خوری کرنا......وَجهُ الأَرْضِ: سوکھا پڑنے کی وجہ سے سطح زمین کا خشک ہونا۔
نَغُلَ (ک) نُغُولة المولود: نسبت بگڑنا۔ النُغْلَة اسم مصدر ہے۔
أَنْغَلَ الْجِلْدُ: دباغت میں خراب کرنا۔اسم النُّغْلَة.
النَّغْل: گھوڑے اور گدھی سے پیدا شدہ جانور۔
النَّغْل: مص۔لوگوں کے درمیان فساد انگیزی۔چغل خوری۔
النِّغْلَة: چغل خوری۔
النَّغْل والنَّغِل مؤنث نَغْلَةٌ ونَغِلَةٌ والنَّغِيلُ: بگڑا ہوا۔حرامی بچہ۔
النَّغِيلَة: ایک قسم کا کیڑا جو چمڑے کو خراب کر دیتا ہے۔
نَغَمَ (ض ن) ونَغِمَ (س) نَغْمًا ونَغَمَ وتَنَغَّمَ الرَّجُلُ: گانے میں سر نکالنا۔نَغَمَ فِي الشَّرَابِ: تھوڑا سا پینا اور کہا جاتا ہے "سَكَتَ فَمَا نَغَمَ بِحَرْفٍ" وہ خاموش رہا ایک حرف نہیں بولا۔
نَاغَمَهُ مُنَاغَمَةً: بہت آہستہ گفتگو کرنا۔
النَّغْم والنَّغَم: گانے میں سر۔ج أَنْغَام ج أَنَاغِيم اور اسی سے أَنْغَامُ الْمُوسِيقِي ہے۔

آہستہ گفتگو۔
النَّغَّام: بہت سر نکالنے والا۔
النَّغْمَة والنَّغَمَة. نغم: کا واحد۔پڑھنے میں اچھی آواز۔ج نَغَمَات.
النُّغْمَة: گھونٹ۔ج نُغَم.
رَجُلٌ نَغُومٌ: اچھی آواز والا امرد۔
نَغَا يَنْغُو نَغْوًا ونَغَى يَنْغِي نَغْيًا وأَنْغَى إِلَيْهِ: قابل سمجھ بات کرنا۔کہا جاتا ہے "سَكَتَ فُلانٌ فَمَا نَغَى بِحَرْفٍ" فلاں خاموش رہا ایک حرف نہیں بولا۔
نَاغَى الصَّبِيَّ: بچے سے دل پسند بات کرنا۔ الْمَرْأَةَ: عشق بازی کرنا......الرَّجُلَ: مقابلہ کرنا۔غالب ہونے کی کوشش کرنا۔قریب ہونا......الْمَوْجُ السَّحَابَ: موج کا بادل کی طرف اٹھنا۔کہا جاتا ہے "هٰذَا لَجَبَلٌ يُنَاغِي السَّمَاءَ" یہ پہاڑ اونچائی کی وجہ سے آسمان کے قریب ہے۔
تَنَاغَى الْقَوْمُ: باہم مقابلہ کرنا۔ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا۔
النَّاغِيَة: کلمہ۔
النَّغْوَة والنَّغْيَة: سریلی آواز۔اچھی گفتگو
النَّغْيَة: خبر جو ابھی تحقیق نہ کی گئی ہو۔کہا جاتا ہے "سَمِعْتُ نَغْيَةً مِنْ كَذَا" میں نے فلاں چیز کی افواہ سنی ہے۔
نَفَّ (ن) نَفًّا الأَرْضَ: بونا۔
نَفَّ (س) نَفًّا السَّوِيقَ: ستو پھانکنا۔
النَّفِيُّ: جس پر ستو پھانا جائے۔ج نَفَانِيُّ.
النَّفِيَّة والنُّفْيَة والنُّفَى: کھجور کے پتوں سے بنا ہوا گول دسترخوان۔
النَّفِيف: اونٹ کے پالان کا تنگ۔
النُّفَا: نباتات کے متفرق قطعات۔چھوٹے باغ یا اکٹھے بعض درخت جو بڑی بڑی گھاس سے بلند ہو گئے ہوں۔واحد نُفَاة.
نَفَتَ (ض) نَفْتًا ونَفَتَانًا ونَفِيتًا ونَافَتَتِ الْقِدْرُ: ہانڈی کا بہت زور سے ابلنا۔صفت نَفُوت. نفت ونافَتَ الرَّجُلُ: غضبناک ہونا۔غصہ سے پھولنا۔ونَفَتَ الدَّقِيقُ نَفْتًا:

آٹے کا پانی ڈالنے سے پھولنا۔
النَّفِيْتَة: آٹا جس پر پانی یا دودھ ڈالا جائے۔
النَّفْتَالِيْنُ: (کیمیا) کاربن اور ہیڈروجن سے مرکب ایک سفید بلوری مادہ جس کی ہوا طاقت ور ہوتی ہے رنگ دار چیزوں کے بنانے اور کیڑوں کی مدافعت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔
نَفَثَ (ن ض) نَفْثًا وَنَفَثَانًا الْبُصَاقَ مِنْ فِيْهِ: منہ سے تھوک پھینکنا...... الْجُرْحُ الدَّمَ: زخم کا خون بہانا...... الرَّجُلُ: تھوکنا۔ نَفَثَتِ الْحَيَّةُ السُّمَّ: سانپ کا زہر نکالنا۔ نَفَثَ الْمَصْدُوْرُ: درد سینہ والے کا تھوک کھنکھار وغیرہ پھینکنا۔ الْقَلَمُ: لکھنا...... فُلَانًا: کسی پر جادو کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَفَثَ اللّٰهُ الشَّيْئَ فِيْ قَلْبِهٖ" اللہ نے اس کے دل میں ڈالا۔ وَنُفِثَ فِيْ رَوْعِيْ او قَلْبِيْ كَذَا: مجھے فلاں چیز کا الہام ہوا۔ "وَفُلَانٌ يَنْفُثُ عَلَيَّ غَضَبًا" فلاں مجھ پر غصہ کی وجہ سے طیش میں ہے۔
نَافَثَهٗ مُنَافَثَةً: چپکے چپکے بات کرنا۔
النَّفْثُ: مص۔ بلغم۔ نَفْثُ الشَّيْطَانِ: غزل کے اشعار۔
النَّفْثَة. نَفْث: کا اسم مرۃ۔ ج نَفَثَات کہا جاتا ہے "مَا اَحْسَنَ نَفَثَاتِ فُلَانٍ" یعنی فلاں کے اشعار کس قدر اچھے ہیں۔
النُّفَاثَة: تھوک وغیرہ جو درد سینہ والا پھینکے۔
النَّافِثُ والنَّفَّاثُ: جادوگر۔ مؤنث نَافِثَة ونَفَّاثَة۔
دَمٌ نَفِيْثٌ: زخم سے بہا ہوا خون۔
الْمَنْفُوْثُ: مفع۔ رَجُلٌ مَنْفُوْثٌ: جادو کیا ہوا مرد۔
نَفَجَ (ن) نَفْجًا وَنَفَجَانًا وَنُفُوْجًا الْاَرْنَبُ او الْيَرْبُوْعُ: خرگوش یا جنگلی چوہے کا دوڑ کر نکل بھاگنا۔ نَفَجَتِ الرِّيْحُ: ہوا کا تیز چلنا...... الطَّرِيْقُ بِالْقَوْمِ: راستہ میں قوم کا اچانک ظاہر ہونا۔
نَفَجَ نَفْجًا الْاِنْسَانُ: غیر واقعی صفات پر فخر کرنا...... الفَرُّوْجَةُ: مرغی کے بچے کا انڈے سے نکلنا...... الْاَرْنَبُ وَغَيْرَهَا: خرگوش کو بھڑ کر نکالنا...... الشَّيْئُ: بلند کرنا...... السِّقَاءَ: مشکیزہ بھرنا۔
اَنْفَجَ الْاَرْنَبَ: خرگوش کو بھڑکا کر نکالنا...... الْحَالِبُ: دوہنے کے وقت برتن کو تھن سے جدا کرنا۔
تَنَفَّجَ وانْتَفَجَ: بلند ہونا...... الرَّجُلُ: غیر واقعی صفات پر فخر کرنا۔ ڈینگ مارنا۔ تَنَفَّجَتِ الرِّيْحُ عَلَى الْقَوْمِ: غفلت کی حالت میں تیز ہوا کا چلنا۔ اِنْتَفَجَ الْاَرْنَبُ: خرگوش کا دوڑنا۔ کودنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَفَجَتْ مِنْهُ الْاَرْنَبُ" "اِنْتَفَجَ الْاَرْنَبُ وَغَيْرُهَا" خرگوش کو بھڑکا کر نکالنا۔
اِسْتَنْفَجَ الشَّيْئَ: نکالنا۔ ظاہر کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا الَّذِيْ اِسْتَنْفَجَ غَضَبَكَ" یعنی کس چیز نے تمہیں غصہ دلایا۔
النَّافِجُ: فا۔ صَوْتٌ نَافِجٌ: سخت و بلند آواز۔
النَّافِجَة. النَّافِج: کا مؤنث۔ بہت بارش والا۔ بادل۔ ہوا جو پہلے زور سے چلے۔ آخری پسلی۔ بیٹی۔ اس وجہ سے کہ وہ اپنے مہر سے باپ کے مال کو بڑھاتی ہے۔ مشک کا نافہ۔ مشک رکھنے کا برتن۔ ج نَوَافِج۔
النَّفَّاجُ: غیر واقعی صفات پر فخر و غرور کرنے والا۔ ڈینگ مارنے والا۔
النِّفَاجَة: چوبغلا۔
النَّفِيْجَة: کمان۔ ج نَفَائِج۔
النَّفِيْجُ: اجنبی شخص جو کسی قوم میں شامل ہو اور نہ مصلح ہو نہ مفسد۔ ج نُفُج۔
النُّفُجُ: بوجھل اور سست لوگ اور کہا جاتا ہے "هُوَ نُفُجُ الْحَقِيْبَةِ" وہ موٹے سرین والا ہے "وَامْرَأَةٌ نُفُجُ الْحَقِيْبَةِ" موٹے سرین والی عورت۔
الْاَنْفَجَانِيْ: قول میں افراط کرنے والا۔
الْمَنَافِجُ: چھوٹے تکیے کے مانند ایک چیز جس سے عورتیں اپنے سرین کو بڑا ظاہر کرتی ہیں۔
بَعِيْرٌ مُنْتَفِجٌ: کوکھ باہر نکلا ہوا اونٹ۔
الْمَنْفُوْجُ: کشادہ پہلوؤں والا اونٹ۔
نَفَحَ (ف) نَفْحًا ونَفَحَانًا ونُفُوْحًا ونُفَاحًا الطِّيْبُ: خوشبو پھیلنا۔ نفحت الرِّيْحُ: ہوا کا چلنا۔ ابتدائی ہوا کا چلنا۔ نَفَحَ الْعِرْقُ: رگ سے خون نکلنا۔ نَفَحَتِ الدَّابَّةُ الرَّجُلَ: کھر کے کنارے سے مارنا۔ نَفَحَ فُلَانًا بِالسَّيْفِ: آہستہ تلوار سے مارنا۔ نَفَحَهٗ بِكَذَا: دینا۔ نَفَحَ لِمَتَّهٗ: کنگھا کرنا...... الشَّيْئَ: دفع کرنا۔ ہٹانا۔
نَافَحَهٗ مُنَافَحَةً: جھگڑا کرنا۔ نَافَحَ عَنْ فُلَانٍ: کسی کی جانب سے مدافعت کرنا۔
اِنْتَفَحَ بِفُلَانٍ: سامنے آنا۔ اِنْتَفَحَ اِلَى مَوْضِعِ كَذَا: واپس آنا۔
النَّفْحُ: مص۔ النَّفْحُ مِنَ الرِّيَاحِ: سردی میں ہوا کا چلنا اور گرمی میں ہوا کے چلنے کو اللَّفْحُ: کہتے ہیں۔
النَّفْحَة. نفح: کا اسم مرۃ۔ نَفْحَةُ الدَّمِ: خون کا فوارہ۔ نَفْحَةُ الرِّيْحِ: ہوا کا جھونکا۔ نَفْحَةُ الطِّيْبِ: خوشبو کی بھڑک...... مِنَ الْاَلْبَانِ: خالص دودھ۔ النَّفْحَة: عطیہ۔ ج نَفَحَات: کہا جاتا ہے۔ نِيَّةٌ نَفْحٌ: بلند ارادہ۔
النَّفُوْحُ مِنَ النُّوْقِ: اونٹنی جس کے تھن سے بغیر دوہے ہوئے دودھ نکلے...... مِنَ الْقِسِيِّ: دور تک تیر پھینکنے والی کمان۔ رِيْحٌ نَفُوْحٌ: تیز چلنے والی ہوا۔
النَّفَّاحُ: بہت داد و دہش والا۔ طَعْنَةٌ نَفَّاحَةٌ: زور سے خون بہانے والا نیزہ۔
النَّفِيْحَة: دور تک تیر پھینکنے والی کمان۔
النَّفِيْحُ والمِنْفَح: دخل در معقولات کرنے والا مرد۔
الْاِنْفَحَةُ والْاِنْفِحَةُ والْاِنْفَحَّة والْمِنْفَحَة: بکری کا بچہ جو ابھی صرف دودھ ہی پیتا ہو اس کے پیٹ میں سے ایک چیز نکالتے ہیں اور کپڑے میں لت پت کر لیتے

ہیں پھر وہ پنیر کا مانند گاڑھا ہو جاتا ہے اور
عوام اس کو مَجْبِنَة کہتے ہیں۔
نَفَخَ (ن) نَفْخًا ونَفِيْخًا بِفَمِهٖ: منہ سے
پھونک مارنا۔ کہا جاتا ہے نَفَخَ فِى النَّار
ونَفَخَ النَّارَ. نَفَخَ الضُّحٰى: بلند ہونا۔
نَفَخَتِ الرِّيْحُ: ہوا کا اچانک آنا۔ اور کہا
جاتا ہے "نَفَخَ شِدْقَيْهِ" یعنی اس نے تکبر کیا۔
و"نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِىْ اَنْفِهٖ" شیطان نے اس
کی ناک میں پھونک دیا۔ یعنی اس نے اپنے
متعلق ایسی بڑھ چڑھ کر باتیں کہیں جو حقیقتاً
اس کے اندر نہیں تھیں۔ نَفَخَهُ
الطَّعَامُ: سیر کرنا۔
تَنَفَّخَ: پھولنا۔
اِنْتَفَخَ: پھولنا۔ اِنْتَفَخَ الشَّئُ: بلند ہونا......
النَّهَارُ: دن چڑھنا...... الرَّجُلُ: بڑا بننا۔ تکبر
کرنا۔
النَّفْخ: فخر۔ تکبر۔ کہا جاتا ہے فُلَانٌ ذُوْنَفْخٍ.
النَّفَخ: جانوروں کے ٹخنوں کا ورم جو چلنے
سے کم ہو جائے۔
النُّفُخ: جوانی سے بھرپور۔ کہا جاتا ہے
"شَابٌّ نُفُخٌ وجَارِيَةٌ نُفُخٌ."
النَّفْخَة نفخ: کا اسم مرۃ۔ کھانے وغیرہ سے
پیٹ کا پھولنا۔ نَفْخَةُ الشَّبَابِ: کامل
جوانی۔ نَفْخَةُ الرَّبِيْعِ: موسم بہار کی
تروتازگی۔
النُّفَاخ: ورم جو بیماری کی وجہ سے پیدا ہو۔
النُّفَّاخَة: پانی کا بلبلہ۔ مچھلی کے پیٹ میں
ایک پھولی ہوئی چیز۔ ج نُفَّاخَات.
النَّافِخ: فا۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ نَافِخُ
ضَرَمَةٍ" یعنی گھر میں کوئی نہیں۔
النَّافُوْخ: يافوخ کی تحریف ہے بمعنی چندیا۔
النَّفِيْخ: مص۔ جو شخص آگ پھونکنے پر مقرر
ہو۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ اَنْفَخَان وانْفِخَان
واَنْفَخَانِى وانْفِخَانِى" موٹائی کی وجہ سے پر
گوشت مرد اور مؤنث تا کے ساتھ جمع کی
صورت میں۔
المِنْفَاخ والمِنْفَخ: پھونکنی۔ لوہار کی
دھونکنی۔ ج مَنَافِيْخ ومَنَافِخ. مَنَافِخ
الشَّيْطَان: شیطان کے وساوس۔
المَنْفُوْخ: مفع۔ بڑے پیٹ والا۔ موٹا۔
بزدل۔
نَفِدَ (س) نَفَدًا ونَفَادًا. الشَّئُ: نیست و
نابود ہونا۔ ختم ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَفِدَ زَادُ
الْقَوْمِ" قوم کا توشہ ختم ہو گیا۔
نَفَدَ (ن) نَفْدًا الْقَوْمَ: لوگوں سے آگے
بڑھ جانا۔
اَنْفَدَ الْقَوْمُ: بے مال و بے توشہ ہونا۔
اَنْفَدَتِ الْبِئْرُ: کنوئیں کا پانی ختم ہونا۔ اَنْفَدَ
الشَّئَ: نیست و نابود کرنا...... الْقَوْمَ: لوگوں
کے درمیان گھس کر درمیان میں چلنا۔
نَافَدَهٗ مُنَافَدَةً: باہم حاکم کے پاس جانا۔
جھگڑا کرنا۔ ایک دوسرے کی حجت کو نابود
کرنے کی کوشش کرنا۔
اِنْتَفَد واِسْتَنْفَدَ الشَّئَ: نیست و نابود کرنا۔
اِسْتَنْفَدَ وُسْعَهٗ: پوری طاقت لگانا۔ اِسْتَنْفَدَ
الْحَقَّ: پورا حق لینا...... اللَّبَنَ: دودھ دوھنا
اور کہا جاتا ہے "اِسْتَنْفَدَ مِنْ عَدُوِّهٖ" یعنی اس
نے اپنے دشمن سے پورا بدلہ لے لیا۔
تَنَافَدَ الْخَصْمَانِ اِلَى الْقَاضِى: فیصلہ کے
لئے جانا۔ تَنَافَدَ الْقَوْمُ: جھگڑا کرنا۔
الْمُنَافِد فاخَصْمٌ مُنَافِدٌ: جھگڑے میں پوری
طاقت صرف کرنے والا۔
المُسْتَنْفِد: فا۔ اور کہا جاتا ہے "قَعَدَ
مُنْتَفِدًا" وہ گوشہ نشین ہوا۔
الْمُنْتَفَد: مفع۔ کہا جاتا ہے "فِىْ هٰذَا الشَّئِ
مُنْتَفَدٌ عَنْ غَيْرِهٖ" اس چیز میں بہ نسبت غیر
کے وسعت ہے "وَفُلَانٌ مُنْتَفَدُ فُلَانٍ" یعنی
جب ایک کے پاس سے سارا مال خرچ ہو
جاتا ہے تو دوسرا اپنے مال سے اس کی مدد
کرتا ہے۔
نَفَذَ (ن) نَفْذًا ونُفُوْذًا ونَفَاذًا الشَّئُ
الشَّئَ: چھید کر پار ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَفَذَ
السَّهْمُ الرَّمِيَّةَ وفِيْهَا ومِنْهَا" تیر شکار سے
چھید کر پار ہو گیا...... فُلَانٌ الْقَوْمَ: آگے گزر
جانا (نفذ (ن) نُفُوْذًا ونَفَاذًا) الْاَمْرُ او
الْقَوْلُ: جاری ہونا۔ نافذ ہونا۔ پورا ہونا۔
نَفَذَ الْمَنْزِلُ اِلَى الطَّرِيْقِ: متصل ہونا۔ نَفَذَ
الطَّرِيْقُ: شاہراہ عام ہونا۔ صفت نَافِذٌ. نَفَذَ
الْكِتَابُ اِلٰى فُلَانٍ: پہنچنا۔ نَفَذَ الرَّجُلُ فِى
الْاَمْرِ: جلدی کرنا۔ ماہر ہونا۔ نَفَذَ
لِوَجْهِهٖ: اپنی حالت پر گزرنا۔
نَافَذَهٗ: فیصلہ کے لئے جانا۔
نَفَذَ واَنْفَذَ السَّهْمَ الرَّمِيَّةَ: تیر سے شکار کو
چھید کر پار کرنا...... الْكِتَابَ اِلٰى
فُلَانٍ: بھیجنا...... الْحَاكِمُ الْاَمْرَ: جاری
کرنا۔ نافذ کرنا...... الرَّجُلُ الْقَوْمَ: وسط
میں چلنا۔ آگے گزر جانا و اَنْفَذَ عَهْدَهٗ: عمل
میں لانا۔
تَنَافَذَ الْقَوْمُ اِلَى الْحَاكِمِ: فیصلہ کے لئے
حاکم کے پاس جانا۔
النَّفَذ: جاری کرنا۔ کہا جاتا ہے اَمْرٌ بِنَفَذِ
الْكِتَابِ: اس نے کتاب کے لکھے ہوئے
کے مطابق اجرا کا حکم دیا۔ چھٹن۔ نکلنے کی
جگہ۔ رہائی کی جگہ۔ ج اَنْفَاذ اور کہا جاتا
ہے "هٰذِهٖ طَعْنَةٌ لَهَا نَفَذٌ" یہ ضرب نیزہ ایسی
ہے کہ آر پار ہے۔
النَّافِذ: فا۔ ہر کام کو کر گزرنے والا۔ طَرِيْقٌ
نَافِذٌ: عام راستہ۔ اَمْرٌ نَافِذٌ: ایسا حکم جس کی
فرمانبرداری کی جائے۔ النَّافِذ: یہ
النَّوافِذ: کا واحد ہے۔ نوافذ: جسم انسانی
کے ہر سوراخ کو کہتے ہیں جیسے ناک، منہ
وغیرہ۔
النَّافِذَة. النَّافِذ: کا مؤنث۔ روشن دان۔
سوراخ اور کہا جاتا ہے "هٰذِهٖ طَعْنَةٌ
نَافِذَةٌ" یہ ضرب نیزہ آر پار ہے۔ ج
نَوافِذ.
النَّفَاذ والنُّفُوْذ: ہر کام کو کر گزرنے والا۔
النُّفْذَة: مہرہ۔ ج نُفَذ.
النَّفِيْذ: نافذ۔ اَمْرٌ نَفِيْذٌ: مانا ہوا حکم۔
الْمُنْفَذ: گزرگاہ۔ ج مَنَافِذ.
المَنْفَذ: کسی چیز کے جاری ہونے کی جگہ۔ ج

مَنَافِذ مَنَافِذُ الْإِنْسَانِ: جسم انسانی کے سوراخ جیسے منہ ناک وغیرہ۔
الْمُنْتَفَذ: گنجائش۔ کشادگی۔
نَفَرَت (ض ن) نُفُوْرًا وَنِفَارًا وَنَفِيْرًا الدَّابَّةُ مِنْ كَذَا: چوپائے کا بدکنا۔ ڈر کر دور ہونا۔ صفت نَافِرٌ وَنَفُوْرٌ.
نَفَرَ (ض) نَفْرًا. مِنْ كَذَا: نفرت کرنا۔ ناپسند کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَفَرْتُ مِنْ صُحْبَةِ فُلَانٍ" مجھے فلاں کی صحبت ناپسند آئی...... عَنْ كَذَا: روگردانی کرنا۔ اعراض کرنا...... القَوْمُ: متفرق ہونا۔ نَفَرَ إِلَى الشَّيْءِ: دوڑنا (...... نُفُوْرًا) الْعَيْنُ وَغَيْرُهَا: آنکھ کا سوجنا (...... نَفْرًا) فُلَانًا: غالب آنا (...... نَفْرًا وَنُفُوْرًا) الْحَاجُّ مِنْ مِنًى: مکہ کی طرف کوچ کرنا (...... نَفْرًا وَنُفُوْرًا وَنِفَارًا وَنَفَرَانًا) الظَّبْيُ وَغَيْرُهُ: ہرن کا بھاگنا اور دور ہونا (نِفَارًا وَنُفُوْرًا وَنَفِيْرًا) الْقَوْمُ لِلْقِتَالِ او الْأَمْرِ: چل پڑنا۔
نَفَّرَهُ: بھگانا۔ نَفَّرَهُ عَلَى فُلَانٍ: کسی پر غالب ہونے کا فیصلہ دینا۔ نَفَّرَهُ الشَّيْءَ وَعَلَى الشَّيْءِ وَبِالشَّيْءِ: غالب ہونا۔ نَفَّرَ عَنْ فُلَانٍ: برا لقب دینا۔
أَنْفَرَهُ: بھگانا۔ أَنْفَرَ الْقَوْمُ: بھاگے ہوئے اونٹوں والا ہونا...... الْقَوْمُ فُلَانًا: مدد دینا...... الْحَاكِمُ فُلَانًا عَلَى فُلَانٍ: غالب ہونے کا فیصلہ دینا۔
نَافَرَهُ نِفَارًا وَمُنَافَرَةً: فیصلے کے لئے جانا۔ حسب ونسب میں فخر کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَافَرْتُهُ إِلَى الْقَاضِي فَنَفَّرَنِي عَلَيْهِ" میں اس کو قاضی کے پاس فیصلہ کے لئے لے گیا اُس نے میرے غلبہ کا فیصلہ کیا۔
تَنَفَّرَ: کوچ کرنا۔
تَنَافَرَ الرَّجُلَانِ: باہم فیصلہ کے لئے جانا۔ باہم فخر کرنا...... الْقَوْمُ لِلْأَمْرِ: چل پڑنا۔
اِسْتَنْفَرَهُ: بھگانا۔ اِسْتَنْفَرَ الْقَوْمَ: قوم سے مدد طلب کرنا۔ جنگ کے لئے کوچ کرنے کی درخواست کرنا...... الظَّبْيُ: ہرن کا بھاگنا۔
اِسْتَنْفَرَ فُلَانٌ بِثَوْبِهِ: کپڑے لے جاکر گم کر دینا۔
النَّفَرُ: مص۔ النَّافِرِ: کی جمع۔
النَّفْرُ وَالنَّفْرَةُ: بھاگنے والوں کا گروہ۔ جنگجو لوگوں کی جماعت۔ معاملہ میں آگے رہنے والوں کی جماعت۔ تین سے دس تک کی جماعت الـنَّفْرَةُ: نَفْر: کا اسم مرۃ۔ نَفْرَةُ الرَّجُلِ: خاندان کہا جاتا ہے عِفْرٌ نِفْرٌ وَعِفْرٌ نِفْرٌ: تابع مہمل کے طور پر بمعنے خبیث وسرکش اور ایسا ہی عِفْرِيَةٌ نِفْرِيَةٌ وَعِفْرِيْتٌ نِفْرِيْتٌ وَعِفْرِيَةٌ نِفْرِيَةٌ.
النَّفَرُ: سارے لوگ۔ تین سے دس تک مردوں کی جماعت۔ ج اَنْفَار کہا جاتا ہے "ثَلَاثَةُ نَفَرٍ او ثَلَاثَةُ اَنْفَارٍ" یعنی تین شخص۔
نَفَرُ الرَّجُلِ: مرد کا قبیلہ۔
يَوْمُ النَّفْرِ وَالنَّفَرِ وَالنَّفِيْرِ او النُّفُوْرِ: حاجیوں کا منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف واپس ہونے کا دن اور وہ ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ ہے۔
النُّفْرَةُ: حکم۔ فیصلہ (...... وَالنُّفْرَةُ) نظر بد سے حفاظت کے لئے تعویذ وغیرہ۔
النِّفَار: مص۔ اڑیل ہونا۔ کہا جاتا ہے "فِي الدَّابَّةِ نِفَارٌ" چوپایہ میں اڑیل ہونے کی عادت ہے۔
النُّفَارَةُ: حکم۔ فیصلہ۔ مغلوب سے جو غالب لے۔
النَّافِرُ: فا۔ غالب۔ ج نَفْرٌ وَنُفُرٌ.
النَّافِرَةُ. النَّافِرُ: کا مؤنث۔ نَافِرَةُ الرَّجُلِ وَنَفُوْرَتُهُ: مرد کا خاندان۔
النَّفُوْرُ وَالنَّيْفُوْرُ وَالْمُسْتَنْفِرُ: بھاگنے والا۔ بہت تیز بھاگنے والا۔
النَّفِيْرُ: مص۔ دس مردوں سے کم کی جماعت۔ کوچ کرنے والوں کی جماعت یا جنگجو لوگوں کا گروہ۔ النَّفِيْرُ: بگل (دخیل) ج اَنْفَار۔ وَالنَّفِيْرُ الْعَامُّ: دشمن سے مقابلہ کے لئے عوام کا اٹھ کھڑا ہونا اور کہا جاتا ہے "مَا هُوَ بِنَفِيْرِ فُلَانٍ" وہ فلاں کا فخر کرنے میں مساوی نہیں۔
اَلنَّافُوْرُ: عیسائیوں کے نزدیک: قربان مقدس کا راز۔ مخصوص عبادتیں۔
النَّفَارِيْرُ: چڑا۔ چڑے۔ واحد نُفُّوْرٌ.
الْمُسْتَنْفَرُ: مفع۔ ڈرایا ہوا۔
الْمَنْفُوْرُ: مفع۔ مغلوب۔
نَفْرَجَ نَفْرَجَةً: بہت بات کہنا۔
النِّفْرِجُ وَالنِّفْرِجَةُ وَالنِّفْرَاجُ وَالنِّفْرَاجَةُ وَالنِّفْرِجَاءُ: بزدل۔ ڈرپوک۔
النِّفْرِيْجُ: بہت کہنے والا۔
نَفَزَ (ض) نَفْزًا وَنُفُوْزًا وَنَفَزَانًا الظَّبْيُ: ہرن کا کودنا۔ اُچھلنا۔ چھلانگ مارنا...... الرَّجُلُ: مرنا۔
نَفَّزَهُ: کودانا۔ نَفَّزَتِ الْمَرْأَةُ وَلَدَهَا: عورت کا بچے کو اچھالنا۔ نَفَّزَ وَأَنْفَزَ السَّهْمَ: تیر کی درستی کو دیکھنے کے لئے ناخن پر گھمانا۔
تَنَافَزُوْا: باہم اچھلنا کودنا۔
النَّفِيْزُ وَالنَّفِيْزَةُ: مکھن جو مٹکی میں اِدھر اُدھر لگا ہوا رہ جائے۔
النَّيْفُوْزُ مِنَ الظِّبَاءِ: ہرن چھلانگ مارنے والا۔
نَوَافِزُ الدَّابَّةِ: جانوروں کی ٹانگیں۔
النُّفَّاز: ایک قسم کا کھیل جس میں باہم کودتے ہیں۔
نَفِسَ (س) نَفَسًا وَنَفَاسِيَةً بِالشَّيْءِ: بخل کرنا...... عَلَى فُلَانٍ بِخَيْرٍ: حسد کرنا (...... نَفَاسَةً) الشَّيْءَ عَلَى فُلَانٍ: نا اہل سمجھنا۔
نَفَسَهُ (ن) نَفْسًا بِنَفْسٍ (ای بعین) نظر بد لگانا۔
نَفِسَتْ (س) وَنُفِسَتْ وَنَفْسًا وَنَفَاسَةً وَنِفَاسًا. الْمَرْأَةُ غُلَامًا: زچہ ہونا۔ بچہ جننا۔ نُفِسَ فُلَانٌ: پیدا ہونا۔ صفت مَنْفُوْسٌ کہا جاتا ہے "وَرِثَ فُلَانٌ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يُنْفَسَ" فلاں اس کا پیدا ہونے سے پہلے وارث ہوا۔
نَفُسَ (ک) نَفَاسَةً وَنِفَاسًا وَنُفُوْسًا

ونفسا: نفیس ومرغوب ہونا۔

نَفَّسَ تَنْفِيْسًا عَنْهُ الْكُرْبَةَ: غم دور کرنا۔ غم سے رہائی دینا۔ کہا جاتا ہے "نَفَّسَ فُلَانًا" اس نے فلاں کو مہلت دی یا اس کے غم کو زائل کیا۔ نَفَّسَهُ فِي الْاَمْرِ: ترغیب دینا۔

نَافَسَ نِفَاسًا ومُنَافَسَةً فُلَانًا فِي الْاَمْرِ: باہم فخر کرنا۔ باہم مقابلہ کرنا...... فِي الشَّيْءِ: مبالغہ کرنا۔ گراں قیمت کرنا۔ کرم میں مقابلے کی رغبت کرنا۔

اَنْفَسَ الشَّيْءُ: نفیس ہونا...... الشَّيْءُ فُلَانًا: پسند آنا...... فُلَانًا فِي الشَّيْءِ: رغبت دلانا۔

تَنَفَّسَ: سانس لینا...... الصُّبْحُ: صبح کا روشن ہونا...... الْقَوْسُ: کمان کا چٹخنا...... النَّهْرُ: نہر میں زیادہ پانی ہونا...... النَّهَارُ: دوپہر ہونا۔ الرَّجُلُ: لمبی لمبی باتیں کرنا...... الرَّجُلُ فِي الْاِنَاءِ: برتن بغیر جدا کئے ہوئے پانی پینا۔ تین سانس میں پانی پینا (اضداد میں سے ہے) حدیث میں ہے "اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ وَنَهٰى عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ" جناب نبی ﷺ تین سانس میں پانی پیتے تھے اور ایک سانس میں پانی پینے سے منع فرماتے تھے اور کہا جاتا ہے "تَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ" یعنی اس نے تھکن یا غم کی وجہ سے لمبے لمبے سانس لئے۔

تَنَافَسَ الْقَوْمُ فِي الْاَمْرِ: مبالغہ کرنا۔ بطریق مقابلہ کے لئے رغبت کرنا۔

النَّفْسُ: مص۔ روح۔ خون۔ کہا جاتا ہے "وَفَقَ نَفْسُهُ" اس کا خون اچھل کر نکلا۔ بدن کہا جاتا ہے "هُوَ عَظِيْمُ النَّفْسِ" یعنی وہ بڑے جسم کا ہے۔ نظر بد۔ کہا جاتا ہے "اَصَابَتْهُ نَفْسٌ" یعنی اسے نظر بد لگی۔ شخص۔ نَفْسُ الشَّيْءِ: عَيْنُ شَيْءٍ اور یہ بطور تاکید بھی مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِي هُوَ نَفْسُهُ وَبِنَفْسِهِ" یعنی وہ خود ہی آیا۔ نَفْسُ الْاَمْرِ: حقیقت امر۔ النَّفْسُ: عظمت۔ ہمت۔ عزت۔ ارادہ۔ رائے۔ عیب۔ سزا۔ پانی۔

...... نفس سے مراد اگر روح ہو تو مؤنث ہے جیسے خَرَجَتْ نَفْسُهُ: اور اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہے جیسے عِنْدِيْ خَمْسَةُ عَشَرَ نَفْسًا ج اَنْفُسٌ ونُفُوْسٌ اور کہا جاتا ہے "فِي نَفْسِيْ اَنْ اَفْعَلَ كَذَا" میرا ارادہ ہے کہ ایسا کروں "وَفُلَانٌ يُؤَامِرُ نَفْسَيْهِ وَيُشَاوِرُهُمَا" یعنی فلاں اپنے معاملہ میں متردد ہے اور اس کی دو رائیں ہیں اور کسی پر استقلال نہیں "وخَرَجَتْ نَفْسُهُ وجَادَ بِنَفْسِهِ" یعنی وہ مر گیا۔

النَّفَسُ: مص۔ جھونکا۔ سانس۔ گنجائش۔ مہلت۔ کشادگی۔ کہا جاتا ہے "اِعْمَلُوا الْخَيْرَ وَاَنْتُمْ فِي نَفَسِ الْبَقَاءِ" خیر کا عمل کرو۔ اس حال میں کہ تم کو زندگی کی مہلت حاصل ہے۔ لمبی گفتگو۔ کہا جاتا ہے "كَتَبَ كِتَابًا نَفَسًا" اس نے لمبا خط لکھا۔ گھونٹ جیسے "اِكْرَعْ مَا فِي الْاِنَاءِ نَفَسًا وَاحِدًا" برتن میں جو کچھ ہے اس کو ایک گھونٹ میں پی جاؤ۔ ج اَنْفَاسٌ اور کہا جاتا ہے "هٰذَا شَرَابٌ ذُوْ نَفَسٍ" یعنی خوشگوار ہے۔ ونَفَسُ السَّاعَةِ: آخری زمانہ ونَفَسُ الشَّاعِرِ او الْمُؤَلِّفِ: طرز تحریر۔

النِّفَاسُ: مص۔ زچگی۔ ولادت کے بعد کا خون۔

النُّفْسَةُ: مہلت۔ کہا جاتا ہے "لَكَ فِي الْاَمْرِ نُفْسَةٌ" تمہارے لئے معاملے میں گنجائش ہے۔

النَّافِسُ: فا۔ حاسد۔ بیش قدر۔ نظر بد والا۔ جوئے کا پانچواں یا چوتھا تیر۔

النَّفِيْسُ: بہت مال۔ شَيْءٌ نَفِيْسٌ: مرغوب و قیمتی چیز اور اس کے مقابلے میں خسیس آتا ہے۔ رَجُلٌ نَفِيْسٌ: حاسد مرد۔

مَالٌ نَفِيْسٌ ومُنْفِسٌ ومُنْفَسٌ: بہت مال۔

الْاَنْفَسُ: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا الثَّوْبُ اَنْفَسُ مِنْ ذَاكَ" یہ کپڑا اس سے بہتر ہے "وهٰذَا الْمَكَانُ اَنْفَسُ مِنْ هٰذَا" یہ جگہ اس سے وسیع ہے "وهٰذَا اَنْفَسُ مَالِيْ" یہ میرا مرغوب مال ہے۔

النُّفَسَاءُ النَّفْسَاءُ والنَّفَسَاءُ: زچہ۔ مثنی نُفَسَاوَانِ. ج نِفَاسٌ ونُفُسٌ ونُفَّسٌ ونُفَّسٌ ونُفَّاسٌ ونَوَافِسُ ونُفَسَاوَاتٌ.

النَّفُوْسُ: حاسد نگاہیں۔

الْمَنْفُوْسُ: نوپید بچہ۔ شَيْءٌ مَنْفُوْسٌ: مرغوب چیز۔

الْمُنْفِسُ: فا۔ بیش قدر چیز۔

الْمُتَنَفَّسُ: سانس لینے کی جگہ۔

نَفَشَ (ن) نَفْشًا ونَفَّشَ الْقُطْنَ او الصُّوْفَ: روئی یا اون دھننا۔

نَفَشَ نُفُوْشًا الْقَوْمُ: ارزانی میں ہونا۔ فُلَانٌ عَلَى الشَّيْءِ: کھانے کے لئے متوجہ ہونا۔

نَفَشَتْ (ض ن) ونَفِشَتْ (س) نَفْشًا الْاِبِلُ او الْغَنَمُ: اونٹ یا بکریوں کا بغیر چرواہے کے لئے رات میں رنا۔ صفت نَافِشَةٌ ونُفَّاشٌ ونَوَافِشُ ونُفُشٌ اور اسم النَّفَشُ.

اَنْفَشَ الرَّاعِيْ الْاِبِلَ: چرواہے کا اونٹ کو رات میں چرنے کے لئے چھوڑنا۔

تَنَفَّشَ الطَّائِرُ: پرندہ کا پروں کو جھاڑنا۔

تَنَفَّشَتِ الْاِبِلُ: اونٹ کا بغیر چرواہے کے رات میں چرنا۔ تَنَفَّشَتْ وانْتَفَشَتِ الْهِرَّةُ: بلی کا بال کھڑے کرنا۔ وانْتَفَشَ الصُّوْفُ: دھنی ہوئی ہونا۔

النَّفَشُ: دھنی ہوئی اون۔ متفرق سامان۔ کثرت کلام و کثرت دعویٰ۔ کہا جاتا ہے "بَلَدٌ ذُوْ نَفَشٍ" یعنی سرسبز و شاداب شہر۔

اِبِلٌ او غَنَمٌ نَفَشٌ: بغیر چرواہے کے رات میں چرنے والے اونٹ یا بکریاں۔ نفش کا اطلاق صرف رات ہی میں چرنے پر ہوتا ہے اور ہمل کا رات اور دن دونوں پر۔

النَّفِيْشُ: برتن میں متفرق سامان۔ کہا جاتا ہے "بَقَرٌ او غَنَمٌ نَفَشٌ ونَوَافِشُ

ونُفَّاشٌ" رات میں بغیر چرواہے کے چرنے
والی گائیں یا بکریاں۔
النَّفَّاش: مغرور۔ پھلانے والا۔ ایک قسم کا
بڑا لیموں۔
المُتَنَفِّش والمُنْتَفِش: پھولا ہوا اور نرم کہا
جاتا ہے "اَنْفٌ مُتَنَفِّشٌ ومُنْتَفِشٌ" چپٹی
ناک۔
نَفَضَ (ض) نَفَضًا وانْتَفَضَ بِبَوْلِهٖ: پیشاب
کرنا۔ نَفَضَ وانْتَفَضَ بِالْكَلِمَةِ: جلدی بولنا
۔اَنْفَضَ فِي الضَّحِكِ: بہت ہنسنا......
الشَّاةُ بِبَوْلِهَا: بکری کا تھوڑا تھوڑا پیشاب
کرنا۔
......الرَّجُلُ بِشَفَتَيْهِ: ہونٹوں سے اشارہ
کرنا۔
النُّفْضَة: خون کا فوارہ۔ ج نُفَض۔
النُّفَاض: بکریوں کی ایک بیماری جس میں
بار بار پیشاب آتا ہے یہاں تک کہ مر جاتی
ہے۔
النَّفِيض: خوش گوار پانی۔
المِنْفَاض: بہت ہنسنے والا۔
نَفَضَ (ن) نَفْضًا الثَّوْبَ: کپڑا جھاڑنا......
الشَّجَرَةَ: درخت سے پھل گرانے کے لئے
ہلانا......الوَرَقَ مِنَ الشَّجَرِ: پتے گرانا
......المَكَانَ: اچھی طرح دیکھ بھال کرنا۔
نَفَضَتْهُ الحُمّٰى: بخار آنا۔ کپکپانا۔ نَفَضَ
الزَّرْعُ: آخری خوشہ نکالنا۔ نَفَضَتِ الإِبِلُ:
سارے بچے جننا......المَرْأَةُ: بہت بچوں
والی ہونا۔ نَفَضَ القَوْمُ: بے توشہ یا بے مال
ہونا۔ نَفَضَ الطَّرِيقَ: تلاش و جستجو کرنا،
چوروں سے پاک کرنا......القَوْمُ حَلاَ
ئِبَهُمْ: دودھ دینے والے جانوروں کا سارا
دودھ نکال لینا۔ نَفَضَ الثَّوْبُ او
الصِّبْغُ: رنگ کا مدھم پڑنا......الكَرْمُ: انگور کی
بیل میں گچھے نکلنا......فُلاَنٌ: چاروں طرف
دیکھنا۔ کہا جاتا ہے "اِذَا تَكَلَّمْتَ نَهَارًا
فَانْفُضْ" جب دن میں گفتگو کرو تو ادھر ادھر
دیکھ لو۔

نَفَضَ (ن) نُفُوضًا المَرِيضُ مِنْ مَرَضِهٖ:
بیمار کا صحت یاب ہونا۔
اَنْفَضَ القَوْمُ: تباہ شدہ توشہ یا ختم شدہ مال
والا ہونا......القَوْمُ زَادَهُمْ: توشہ کو ختم کر
دینا۔ اَنْفَضَ فُلاَنًا عَنْهُ: دور کر دینا۔ دوستی
ختم کرا دینا۔ اِنْفَضَتِ الإِبِلُ: سارے بچے
جننا۔
نَفَّضَ الثَّوْبَ او الشَّجَرَةَ: کپڑا یا درخت
جھاڑنا۔
اِنْتَفَضَ الثَّوْبُ او الشَّجَرُ: کپڑا یا درخت کا
جھڑنا......الفَصِيلُ مَا فِي الضَّرْعِ: اونٹ
کے بچے کا تھن سے سارا چوس لینا......
الكَرْمُ: انگور کی بیل کا سرسبز ہونا۔
تَنَفَّضَ واسْتَنْفَضَ المَكَانَ: اچھی طرح
دیکھ بھال کرنا۔ اِسْتَنْفَضَ القَوْمُ: تامل
کرنا۔ غور کرنا......الشَّيْءَ: نکالنا......
الأَمِيرُ: جاسوس بھیجنا۔
النَّفَض والنِّفَاض والنُّفَاض والنُّفَاضَة:
جھاڑے ہوئے سے جو گرے۔ النُّفَاضَة
: توشہ کا بقیہ جو جھاڑا جائے۔ النَّفَض: پتے یا
کھجور جو گریں۔ النِّفَاض: اسم ہے اَنْفَضَ
القَوْمُ زَادَهُمْ سے۔ النِّفَاض: بچوں کا
تہبند۔ ج نُفُض اور کہا جاتا ہے "مَا عَلَيْهِ
نِفَاضٌ" اس پر کچھ بھی کپڑا نہیں۔
النُّفَضَة والنُّفْضَة والنُّفَاض
والنُّفَضَاء: بخار کی کپکپی۔ النُّفْضَة: بارش جو
کہیں ہو اور کہیں نہ ہو۔
النَّفَضَة: جاسوسوں کی جماعت۔
النُّفْضٰى والنِّفِضّٰى والنِّفِيضٰى: کپکپی۔
النَّافِض: فا۔ جوڑی کا بخار۔ کہا جاتا ہے
"اَخَذَتْهُ حُمَّى نَافِضٍ وحُمَّى نَافِضٌ
وحُمَّى بِنَافِضٍ" اس کو جوڑی کا بخار آ گیا۔
ثَوْبٌ نَافِضٌ: مدھم رنگ کا کپڑا۔
النَّفُوض مِنَ النِّسَاءِ: بہت اولاد والی
عورت۔
النِّفْض: شہد کی مکھی کی بیٹ۔
النَّفِيضَة: جاسوسوں کی جماعت۔ ج

نَفَائِض. النَّفَائِض: کنکری پھینک کر آئندہ
کی خبر دینے والے۔ دبلے اونٹ۔
الإِنْفَاض: مفلسی۔ بھوک۔ حاجت۔
الإِنَافِيض: درخت کے نیچے گرے ہوئے
پھل۔ واحد اُنْفُوضَة۔
المِنْفَض: چھاج۔ سوپ۔ پنکھا۔ (......
والمِنْفَاض) چادر وغیرہ جسے بچھا کر پتے یا
میوے جھاڑیں۔
المُنْفِض مِنَ الدَّجَاجِ: مرغی جو انڈے
دے کر رک گئی ہو۔
المَنْفُوض: مقع۔ تپ و لرزہ زدہ۔
نَفِطَتْ (س) نَفَطًا ونَفْطًا ونَفِيطًا
يَدُهُ: ہاتھ کا آبلہ دار ہونا۔
نَفَطَ (ض) نَفْطًا: غضبناک ہونا یا غصہ سے
بھڑک اٹھنا۔
نَفَطَتْ (ض) نَفْطًا ونَفِيطًا العَنْزُ: بکری
کا چھینکنا......القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا۔
نَفَطَ الظَّبْيُ: ہرن کا آواز کرنا......
الرَّجُلُ: مبہم گفتگو کرنا۔
تَنَافَطَتِ القِدْرُ: ہانڈی کا جھاگ پھینکنا۔
تَنَفَّطَ: غضبناک ہونا یا غصہ سے بھڑک
اٹھنا۔ تَنَفَّطَتِ اليَدُ: ہاتھ کا زخمی ہونا یا آبلہ
والا ہونا۔
النَّفْط والنِّفْط: ایک قسم کا معدنی تیل جو
بہت جلد آگ پکڑ لیتا ہے اور جس سے
آگ جلانے کا کام لیتے ہیں اور اس سے
علاج بھی کرتے ہیں۔ النَّفْط: چیچک۔
آبلہ۔ آج کل کی زبان میں نفط کا اطلاق
مٹی کے تیل پر بھی ہے۔
النَّفْطَة والنِّفْطَة والنَّفِطَة: آبلہ چیچک۔
النُّفَطَة: جلدی غضبناک ہونے والا۔
النَّافِطَة: بکری۔ يَدٌ نَافِطَةٌ: آبلہ دار ہاتھ
رُغْوَةٌ نَافِطَةٌ: بلبلہ والے جھاگ۔
النَّفَّاط: معدن سے نفط نکالنے والا۔
نَفَّط: پھینکنے والا۔ ج نَفَّاطَة ونَفَّاطُون۔
النَّفَاطَة والنَّفَّاطَة. نَفْط: کا معدن۔ ایک قسم
کا چراغ۔ تانبے کا ایک آلہ جس سے

نَفط اور آگ پھینکا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ النَّفَّاطُوْنَ بِاَيْدِيْهِمُ النَّفَّاطَاتُ" نفط پھینکنے والے اس حال میں نکلے کہ ان کے ہاتھوں میں نفط پھینکنے کے آلات تھے۔ النَّفَّاطَة: پھنسی۔

النَّفَطَان: کھانسی کے مشابہ۔ غصہ کے وقت پھولنا۔

النَّفِيْط والمَنْفُوْط: ہاتھ میں آبلہ والا۔ مؤنث نَفِيْطَة ومَنْفُوْطَة.

النَّفَاطِيْر: متفرق گھاس یا موسم بہار کی پہلی گھاس۔ واحد نُفْطُوْرَة.

نَفَعَهُ (ف) نَفْعًا بِكَذَا: نفع دینا۔

اِنْفَعَ الرَّجُلُ: لاٹھیوں کی تجارت کرنا۔

اِنْتَفَعَ بِهٖ ومِنْهُ: فائدہ اٹھانا۔

اِسْتَنْفَعَهٗ: فائدہ طلب کرنا۔

النَّفْع: فائدہ۔ نفع۔ خیر جو مطلوب تک پہنچنے کا ذریعہ ہو۔

النَّفَاع والنَّفِيْعَة: منفعت۔ فائدہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ حَاضِرُ النَّفِيْعَة" اس کا نفع موجود ہے۔

النَّفْعَة. نَفَعَ: کا اسم مرۃ۔ لاٹھی اس وجہ سے کہ اس کی مار سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ج نَفَعَات.

النِّفْعَة. نَفَعَ: کا اسم نوع۔ چمڑے کا ٹکڑا جو توشہ دان کے دونوں جانب لگا ہوتا ہے ج نِفَع ونِفَاع.

النَّفَاعَة: ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔

النَّافِع: فا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اَلنَّفْعِي: منفعی مذہب کا قائل النفعية: وہ مذہب جس کے ماننے والے خالص منفعت کے قائل ہیں۔

النَّافِعَة: جس چیز سے فائدہ اٹھایا جائے۔ کہا جاتا ہے "مَا نَفَعَنِيْ فُلَانٌ بِنَافِعَةٍ" فلاں نے مجھ کو کچھ بھی نفع نہیں پہنچایا۔

النَّفَّاع: بہت فائدہ پہنچانے والا۔

النَّفُوْع: بہت فائدہ پہنچانے والا۔ ج نُفُعٌ.

المَنْفَعَة: ہر چیز جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ فائدہ۔ ج مَنَافِع. مَنَافِعُ الدَّارِ: گھر میں آرام کی چیزیں۔ جیسے کنواں اور دھونے دھانے کی جگہ وغیرہ۔

نَفِغَتْ (ف) نَفْغًا ونُفُوْغًا ونَفِغَتْ (س) نَفَغًا وتَنَفَّغَتْ يَدُهٗ: ہاتھ کا آبلہ دار ہونا۔ کام کرنے کی وجہ سے سوج جانا۔

نَفَقَ (ن) نَفَاقًا ونَفِقَ (س) نَفَقًا الشَّيْئُ: ختم ہونا۔ کم ہونا۔ نَفَقَ البَيْعُ: خرید و فروخت رائج ہونا۔ نَفَقَتِ السُّوْقُ: گرم بازار ہونا۔

نَفَقَ (ن) نُفُوْقًا الرَّجُلُ او الدَّابَّةُ: مرنا۔ روح نکلنا...... الجُرْحُ: زخم کا چھل جانا۔

نَفَقَ (ن) ونَفِقَ (س) نَفَقًا اليَرْبُوْعُ: جنگلی چوہے کا سوراخ سے نکلنا۔ سوراخ میں داخل ہونا۔ (ضد)

نَافَقَ مُنَافَقَةً ونِفَاقًا فِيْ دِيْنِهٖ: دل میں کفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاہر کرنا۔ صفت مُنَافِق. نَافَقَ اليَرْبُوْعُ: جنگلی چوہے کا سوراخ میں داخل ہونا۔

اَنْفَقَ: محتاج ہونا۔ توشہ ختم ہونا...... المَالَ: خرچ کرنا...... السِّلْعَةَ: سامان رائج کرنا...... القَوْمُ: رائج تجارت والی قوم ہونا...... الرَّجُلُ: سامان کو رائج پانا۔

تَنَفَّقَ اليَرْبُوْعَ: جنگلی چوہے کو سوراخ سے نکالنا...... اليَرْبُوْعُ: جنگلی چوہے کا سوراخ سے نکلنا۔ سوراخ میں داخل ہونا (ضد)

......

اِنْتَفَقَ الرَّجُلُ: سرنگ میں داخل ہونا۔

اليَرْبُوْعُ: جنگلی چوہے کا سوراخ میں داخل ہونا۔ سوراخ سے نکلنا (ضد) ......

اليَرْبُوْعَ: جنگلی چوہے کا سوراخ سے نکالنا۔

اِسْتَنْفَقَ المَالَ: مال ختم کرنا۔

النَّفَق سرنگ۔ ج اَنْفَاق.

النَّفِق جلدی منقطع ہونے والا۔ کہا جاتا ہے فَرَسٌ نَفِقُ الجَرْيِ: جلدی تھکنے والا گھوڑا۔

النِّفَاق والمُنَافَقَة: مص۔ منافق کا فعل۔

النَّفَقَة. اِنْفَاق: کا اسم۔ خرچ۔ ج نَفَقَات ونِفَاق واَنْفَاق.

النَّافِق: فا...... مِنَ البَضَائِع: رائج سامان۔

النَّافِقَة. النَّافِق: کا مؤنث۔ مشک کا نافہ۔

النَّافِقَاء ج نَوَافِق والنُّفَقَة والنُّفَقَاء: جنگلی چوہے کے پوشیدہ سوراخوں میں سے ایک سوراخ۔

نَيْفَق السَّرَاوِيْل: پائجامہ کا نیفہ۔

المِنْفَاق: بہت خرچ کرنے والا۔

المُنَافِق: دل میں کفر اور زبان سے ایمان ظاہر کرنے والا۔

المَنْفَقَة: باعث رواج پذیری اور اسی سے ہے "اليَمِيْنُ الكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ" یعنی جھوٹی قسم سامان کو رائج کر دیتی ہے لیکن برکت کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔

النَّفْكَة: کان کی لو کے قریب جبڑے کی جڑ میں چھوٹے چھوٹے غدود۔

نَفَلَ (ن) نَفْلًا: قسم کھانا...... الرَّجُلَ: کسی کو بغیر ارادہ ثواب کے عطیہ دینا۔ نَفَلَهُ النَّفَل: زائد عطیہ دینا۔ نَفَلَ القَائِدُ الجُنْدَ: مال غنیمت تقسیم کرنا...... الرَّجُلَ عَنْ نَسَبِهٖ: نفی کرنا۔ کہا جاتا ہے "اُنْفُلْ عَنْ نَفْسِكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا" یعنی جو کچھ تمہارے بارے میں کہا جاتا ہے اس کو دور کرو اگر تم سچے ہو۔

نَفَّلَهٗ: قسم کھلانا۔ حصہ سے زائد دینا۔ نَفَّلَهُ النَّفَلَ: غنیمت دینا۔ نَفَّلَ عَنْ فُلَانٍ: دفع کرنا۔ ہٹانا۔

اَنْفَلَهُ النَّفَلَ: غنیمت دینا۔ اَنْفَلَ لَهٗ: قسم کھانا۔

تَنَفَّلَ: نفل نماز ادا کرنا...... عَلٰى اَصْحَابِهٖ: مال غنیمت میں سے ساتھیوں سے زیادہ حصہ لینا۔ وتَنَفَّلَ مِنْهُ الشَّيْئَ: طلب کرنا۔

اِنْتَفَلَ: نوافل پڑھنا...... الشَّيْئَ مِنْ فُلَانٍ: طلب کرنا...... مِنَ الاَمْرِ

والکلام: بیزار ہونا۔ کہا جاتا ہے "قَالَ لِیْ قَوْلًا فَانْتَفَلْتُ مِنْهُ" اس نے مجھ سے ایک بات بیان کی تو میں نے اس سے بیزاری ظاہر کی...... مِنَ الْقَوْمِ: قوم کی مدد سے دور رہنا۔ اِنْتَفَلَ: عذر بیان کرنا۔ قسم کھانا۔

اَلنَّفْل: فرائض وواجبات سے زائد کام واجبات وفرائض سے زائد کام جو کرنے کو کہا جائے۔

اَلنَّفَل: غنیمت۔ ہبہ۔ زیادتی۔ کہا جاتا ہے "لِهٰذَا نَفَلٌ عَلٰی ذَاكَ" اس چیز کو اس پر زیادتی ہے ج نِفَال وأنْفَال. النَّفَل: ایک خوشبودار قسم کی گھاس جس سے گھوڑے موٹے ہوتے ہیں واحد نَفَلَةٌ.

اَلنَّافِلَة: غنیمت۔ عطیہ۔ فرائض وواجبات سے زائد کام۔ پوتا۔ ج نَوَافِل کہا جاتا ہے "هُوَ كَثِيْرُ النَّوَافِلِ" وہ بہت بخشش اور عطایا والا ہے۔

اَلنُّفَل: قمری مہینے کی چوتھی، پانچویں، چھٹی راتیں۔

اَلنَّوْفَل: بڑا فیاض۔ خوبصورت جوان۔ ج نَوْفَلُوْنَ. النَّوْفَل: سمندر۔ عطیہ۔ نر بجو۔

النَّوْفَلَة: نمک دان۔

اَلنَّفْنَف: فضاء آسمانی۔ آسمان وزمین کا درمیان۔ دیوار کے بالائی اور زیریں حصے کے درمیان۔ کنوئیں کے کنارے سے تہ تک کا حصہ۔ پہاڑ کا دیوار کے مانند گوشہ۔ بیابان ج نَفَانِف ونَفَانِفُ الدَّارِ: گھر کے اطراف ونواحی (...... والنَّفْنَاف) دو پہاڑوں کے درمیان کا خلا۔ ڈور۔

نَفَهَ (ف) نُفُوْهًا الرَّجُلُ: کمزور دل، بزدل ہونا...... الجَمَلُ: دشوار کے بعد مطیع ہونا۔

نَفِهَتْ (س) نَفَهًا نَفْسُهُ: تھکنا۔

نَفَّهَ وأنْفَهَ النَّاقَةَ: اونٹنی کو تھکانا اور کہا جاتا ہے "أنْفَهَ لَهُ مِنْ مَالِهِ" اس نے اُس کو تھوڑا مال دیا۔

اِسْتَنْفَهَ الرَّجُلُ: آرام لینا۔

النَّافِه: تھکا ہوا ج نُفَّه (...... والمَنْفُوْه) کمزور دل۔ بزدل۔

جَمَلٌ مَنْفَهَةٌ: تھکا ہوا اونٹ۔

نَفَاهُ يَنْفُوْهُ نَفْوًا لغت ہے۔ نَفَاهُ يَنْفِيْهِ یائی میں۔

نُفَاوَةُ الشَّيْءِ ونُفَوَتُهُ: ہر چیز کا ردی حصہ۔ چیز کا بقیہ۔ النُّفْوَة: جلاوطنی۔

نَفَى يَنْفِي نَفْيًا الشَّيْءَ: انکار کرنا۔ نَفَاهُ عَنْهُ: علیحدہ کرنا۔ ہٹانا۔ نَفَى الرَّجُلَ: قید خانہ میں قید کرنا...... الرَّجُلَ مِنْ بَلَدِهِ: جلاوطن کرنا...... السَّيْلُ الغُثَاءَ: سیلاب کا کوڑا کرکٹ بہا کر لانا...... السَّحَابَةُ مَاءَهَا: بادل کا پانی برسانا۔

"نَفَى يَنْفِي نَفْيًا ونَفَيَانًا الصَّيْرَفِيُّ الدَّرَاهِمَ" صراف کا درہموں کو پرکھنے کے لئے بکھیرنا۔ نَفَتِ الرِّيْحُ التُّرَابَ: ہوا کا مٹی کو اڑانا۔

نَفِيَ يَنْفِيْ نَفْيًا وانْتَفَى عَنْهُ: دور ہونا...... الشَّعْرُ: بال گرنا وانْتَفَى الشَّيْءُ: نابود ہونا۔

اِنْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ: بچہ کا انکار کرنا۔ اِنْتَفَى فُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ: کراہت کے ساتھ اعراض کرنا۔ ونَفَاهُ فَانْتَفَى: اس نے اسے ہٹایا وہ ہٹ گیا۔

نَفَّاهُ: نفی کرنے میں مبالغہ کرنا۔

نَافَاهُ مُنَافَاةً: ایک دوسرے کو ہٹانا اور کہا جاتا ہے "هٰذَا يُنَافِي ذَاكَ" یعنی یہ اس کے منافی ومخالف ہے۔

تَنَافَى تَنَافِيًا الرِّجَالُ: ایک دوسرے کو دفع کرنا۔ ایک دوسرے کے مخالف ہونا۔

تَنَافَتِ الأشْيَاءُ: مخالف ہونا۔ متباین ہونا۔

نَفَاءُ الشَّيْءِ ونَفَاتُهُ ونَفِيَّتُهُ ونُفَايَتُهُ ونَفَايَتُهُ ونَفِيَّةٌ: چیز کا وہ حصہ جو ردی ہونے کی وجہ سے دور کر دیا جائے۔ چیز کا بقیہ۔

النَّفِيَة نَفَى: کا اسم مرۃ۔ کھجور کے پتوں کا دستر خوان جس پر گوشت پھیلایا جائے۔ ج نُفَيَات.

النَّفَيَان: مص۔ درختوں کی جڑ میں ہوا سے جمع شدہ مٹی۔ لشکر کا بڑا حصہ جو ایک طرف کو ہو جائے۔

النَّافِي: فا۔ دھتکارا ہوا۔ دور کیا ہوا۔

النَّفِي: نابود کیا ہوا جھاگ جس کو ہانڈی پھینکتی ہے۔ چکی سے نکلا ہوا آٹا۔ گھوڑوں کے سم سے بکھری ہوئی مٹی، کنکری وغیرہ۔ درختوں کی جڑ میں ہوا سے جمع شدہ مٹی۔ لشکر کا بڑا حصہ جو ایک طرف کو ہو جائے۔ ڈھال جو کھجور کے پتوں سے بنائی گئی ہو۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا ابْنُ نَفِيٍّ" یعنی اس کے باپ نے بیٹا ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

النَّفِيَّة. النَّفِيُّ: کا مؤنث۔ کھجور کے پتوں کا دستر خوان جس پر گوشت یا پنیر دھوپ میں خشک کیا جائے یا ہوا میں پھیلایا جائے۔

المَنْفِيّ: دور کیا ہوا۔ ہٹایا ہوا، دھتکارا ہوا...... فِي الكَلَامِ: اثبات کے خلاف۔

المَنْفَى: جلاوطنی کی جگہ۔ ج مَنَافٍ.

نَقَّ (ض) نَقِيْقًا الضِّفْدَعُ: مینڈک کا ٹرانا (یہ لفظ مرغی، چکور، بچھو، شتر مرغ اور بلی وغیرہ کے لئے بھی مستعمل ہے) اور کہا جاتا ہے "نَقَّتْ ضَفَادِعُ بَطْنِهِ" یعنی وہ بھوکا ہوا۔

أنَقَّ: ٹرانے والا ہونا۔

النَّقَّاق: اسم مبالغہ۔ مینڈک۔

النَّقَّاقَة. النَّقَّاق: کا مؤنث۔ مینڈکی۔

النُّقَيْق: نر شتر مرغ۔ النُّقَيْقَات: چھوٹے آبی جانور جن کے جسم پر باریک بال ہوتے ہیں ٹھہرے پانی یا جاری پانی میں رہتے ہیں۔

النَّقُوْق: چلانے والا۔ کہا جاتا ہے "ضِفْدَعٌ نَقُوْقٌ" ج نُقُقٌ ونُقٌّ.

نَقَبَ (ن) نَقْبًا الحَائِطَ: دیوار میں سوراخ کرنا...... الخُفَّ: موزے میں پیوند لگانا...... فُلَانٌ فِي الأرْضِ: جانا...... عَنِ الأخْبَارِ: کھود کرید کرنا یا خبر دینا...... الثَّوْبَ: بغیر نیفہ کے پائجامہ بنانا۔ ...... الفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنے میں ٹانگیں اکٹھی کرنا اور کہا جاتا ہے "نَقَبَتِ النَّكِبَةُ فُلَانًا" فلاں کو تکلیف پہنچی۔

نَقِبَ (س) نَقَبًا الخُفُّ المَلْبُوْسُ: پہنے ہوئے موزے کا پھٹا ہوا ہونا ...... البَعِيْرُ: اُونٹ کا گھسے ہوئے کھر والا ہونا ...... الرَّجُلُ: پہاڑی راستوں میں چلنا ...... فِي البِلَادِ: سیر کرنا۔ ملکوں میں جانا۔

نَقَبَ (ن) نِقَابَةً ونَقِبَ (س) نَقَبًا ونَقُبَ (ک) نَقَابَةً عَلَى القَوْمِ: سردار قوم ہونا (نِقَابَۃً و نَقَابَۃً یا تو مصدر ہیں اور یا نِقَابَۃ بالکسر اسم ہے اور نَقَابَۃ بالفتح مصدر ہے)

نَقَّبَ فِي الأَرْضِ: بھاگتے ہوئے ملک میں گھسنا ...... عَنِ الشَّيْءِ: خوب اچھی طرح کھود کرید کرنا۔

نَاقَبَهُ نِقَابًا ومُنَاقَبَةً: مناقب پر فخر کرنا۔ نَاقَبَهُ نِقَابًا: رودررو ملنا یا بغیر وعدے کے ملنا اور کہا جاتا ہے "وَرَدْتُ المَاءَ نِقَابًا" میں پانی پر بغیر تلاش کے پہنچ گیا۔

أَنْقَبَ فِي الأَرْضِ: ملک میں چلنا ...... البَعِيْرُ: گھسے ہوئے کھر والا ہونا ...... الرَّجُلُ: قوم کا سردار بننا ...... فُلَانٌ: گھسے ہوئے کھرے والے اونٹ کا مالک ہونا۔

تَنَقَّبَ عَنِ الشَّيْءِ: تفتیش میں مبالغہ کرنا۔

تَنَقَّبَتْ وانْتَقَبَتِ المَرْأَةُ: عورت کا نقاب ڈالنا۔

النَّقْبُ: مص۔ سوراخ۔ پہلو کا زخم (...... والنُّقْبُ) پہاڑی راستہ ج نِقَاب وأَنْقَاب ونَقْبُ العَيْنِ: موتیا بند کا علاج۔

النَّقْبُ والنُّقْبُ والنُّقَبُ: کھجلی۔

النِّقْبَةُ: نقاب ڈالنے کی ہیئت۔ کہا جاتا ہے "اِمْرَأَةٌ حَسَنَةُ النِّقْبَةِ" عمدہ طریقے سے نقاب ڈالنے والی عورت۔ نیز کہا جاتا ہے "إِنَّ عَلَيْهِ نِقْبَةً مِنْ كَذَا" اس کے اوپر یقیناً فلاں چیز کا اثر ہے۔

النُّقْبَةُ: ابتدائی خارش۔ زنگ۔ رنگ۔ چہرہ۔ سوراخ۔ ایک قسم کا کپڑا جو پائجامہ کی مانند باندھا جاتا ہے۔ ج نُقَب.

الأَنْقَاب: کان (جمع ہے اس کا واحد نہیں)

النِّقَاب: مص۔ بڑا عالم۔ عورت کے منہ ڈھانکنے کا کپڑا۔ سخت زمین کا راستہ۔ پیٹ اور "فَرْخَانِ فِي نِقَابٍ" ضرب المثل ہے ان دو شخصوں کے حق میں بولا جاتا ہے جو شکل و شباہت میں مشابہ ہوں اور کہا جاتا ہے "لَقِيْتُهُ نِقَابًا" یعنی میں اس سے رودررو ملا یا بغیر وعدہ کے ملا "وَرَدْتُ المَاءَ نِقَابًا" میں پانی پر اچانک بغیر تلاش کے پہنچ گیا۔

النَّاقِب: فا۔ ایک بیماری کا نام جو دیر تک سونے سے پیدا ہوتی ہے اور یا اس زخم کو کہتے ہیں جو پہلو میں ہوتا ہے اور اس کا منہ جوف کی جانب اندر کو ہوتا ہے۔

النَّاقِبَة. النَّاقِب: کا مؤنث۔ مذکورہ بالا زخم۔

النَّقَّاب: کاموں میں گھسنے والا۔ کاموں کو بہت دریافت کرنے والا۔

النَّقِيْب: قوم کا گواہ۔ قوم کا ضامن۔ قوم کا چودھری و سردار۔ نَقِيْبُ الأَشْرَافِ عِنْدَ المُسْلِمِيْنَ: لوگوں کے احوال کی تفتیش کرنے والا۔ ج نُقَبَاءُ النَّقِيْب: بانسری۔ ترازو کی زبان۔ چھدا ہوا۔ کُلْبٌ نَقِيْبٌ: کتا جس کے گلے میں سوراخ کر دیا گیا ہو تا کہ اس کی آواز پست ہو جائے اور ایسا بخیل آدمی کرتا ہے تا کہ کتے کی آواز سن کر مہمان نہ آ جائیں اور کھانا دینا پڑے۔

النَّقِيْبَة: مؤنث النَّقِيْب: نفس۔ عقل۔ طبیعت۔ مشورہ۔ رائے کا نفاذ۔ کہا جاتا ہے فُلَانٌ مَيْمُوْنُ النَّقِيْبَةِ" فلاں پاک نفس ہے۔

المَنْقَب: جانور کے پیٹ میں سوراخ کرنے کی جگہ۔

المَنْقِب: پہاڑی راستہ۔ ج مَنَاقِب.

المِنْقَب: پہاڑی راستہ۔ بہت بحث و تحقیقات کرنے والا عالم۔ (...... والمِنْقَبَة) نشتر جس سے جانور کی ناف میں سوراخ کیا جائے۔

المَنْقَبَة: پہاڑی راستہ۔ دو مکانوں کے درمیان تنگ راستہ۔ دیوار۔ عمدہ فعل۔ فخر۔ ج مَنَاقِبُ. مَنَاقِبُ الإِنْسَانِ: عمدہ خصائل اور شریف اخلاق۔

النِّقَابَةُ: محنت کشوں کی پارٹی اپنے حقوق مشترکین کے دفاع کے لئے۔

نَقَتَ (ن) نَقْتًا العَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔

نَقَثَ (ن) نَقْثًا وانْتَقَثَ العَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا ...... الشَّيْءَ المَدْفُوْنَ: کھود کر نکالنا۔ نَقَثَ الرَّجُلُ فِي الأَمْرِ او السَّيْرِ: دوڑنا ...... الحَدِيْثَ: بات میں گڑبڑ کرنا ...... فُلَانًا بِالكَلَامِ: بات سے تکلیف پہنچانا ...... الأَرْضَ بِيَدِهِ: کدال سے کھودنا ...... عَنِ الشَّيْءِ: کھود کرید کرنا۔

نَقَّثَ الرَّجُلُ: دوڑنا۔

تَنَقَّثَهُ: اپنی طرف مائل کرنا۔ مہربان بنانا۔

تَنَقَّثَ ضَيْعَتَهُ: جائیداد کی دیکھ بھال کرنا۔

نَقَّاثٌ: ہجو۔

النَّقْثُ: ہجو۔ چغل خوری۔

نَقْثَلَ نَقْثَلَةَ الشَّيْخِ: بوڑھے آدمی کا خاک اڑاتے ہوئے چلنا۔

نَقَخَ (ف) نَقْخًا ونَقَّخَ العَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا ...... الجِذْعَ: تنہ کی گرہیں چھیل کر صاف کرنا ...... الشَّيْءَ: چھیلنا اور خالص کو ردی سے جدا کرنا۔

نَقَّخَ وانْتَقَخَ الكَلَامَ: اصلاح کرنا۔ درست کرنا۔ نَقَخَتِ السِّنُوْنُ الرَّجُلَ: کمزور کر دینا ...... وانْتَقَخَ الرَّجُلُ: قحط یا فقر کی وجہ سے تلوار کی زیبائش اتار لینا۔

تَنَقَّخَ شَحْمُهُ: چربی کم ہونا۔

اِنْتَقَخَ العَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔

النَّقْخُ: مص۔ گرمی کے زمانے کا سفید بادل۔

النُّقَخ: خالص ریت۔

التَّنْقِيْخ: مص۔ ظہور۔ معنی کے ساتھ الفاظ کا اختصار۔

نَقَخَهُ (ف) نَقْخًا: مارنا۔ نَقْخ

دِمَاغَهُ: توڑنا۔

اِنْتَقَخَ الْمُخَّ مِنَ الْعَظْمِ: ہڈی سے گودا نکالنا۔

النَّقَاخُ: ٹھنڈا صاف پانی۔ نیند۔ آرام۔ امن۔ وَنُقَاخُ كُلِّ شَيْءٍ: خالص۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا نُقَاخُ الْعَرَبِيَّةِ" یہ خالص عربیت ہے۔

نَقَدَ (ن) نَقْدًا وَتَنْقَادًا الدَّرَاهِمَ وَغَيْرَهَا: پرکھنا...... الْكَلَامَ: کلام کے عیوب ومحاسن کو ظاہر کرنا۔ نَقَدَ فُلَانًا وَلِفُلَانٍ الثَّمَنَ: نقد ادا کرنا۔ نَقَدَهُ دِرْهَمًا: دینا...... الطَّائِرُ الْفَخَّ او الْحَبَّ: چونچ مارنا...... الرَّجُلُ الشَّيْءَ وَإِلَى الشَّيْءِ بِنَظَرِهِ: چپکے چپکے نظر ڈالنا۔ چپکے چپکے گھورنا...... نَقَدَتْهُ الْحَيَّةُ: سانپ کا ڈسنا۔

نَقِدَ (س) نَقَدًا الضِّرْسُ او الْقَرْنُ: دانت یا سینگ کا ٹوٹنا۔ کرم خوردہ ہونا۔ صفت نَقِدٌ...... الْحَافِرُ: کھر کا چھل جانا...... الْجِذْعُ: تنہ کا کیڑوں کے کھانے سے کھوکھلا ہونا۔

اَنْقَدَ الشَّجَرُ: درخت میں پتے ہونا۔

نَاقَدَهُ مُنَاقَدَةً: کسی معاملہ میں جھگڑا کرنا۔

تَنَقَّدَ الدَّرَاهِمَ وَغَيْرَهَا: دراہم وغیرہ پرکھنا۔

تَنَاقَدَ الدَّرَاهِمَ: دراہم پرکھنا اور کھوٹا علیحدہ کرنا۔

اِنْتَقَدَ الدَّرَاهِمَ: نقد وصول کرنا۔ کھوٹا علیحدہ کرنا...... الشِّعْرَ عَلَى قَائِلِهِ: شعر کے عیوب ظاہر کرنا...... الْكَلَامَ: کلام کی تنقید کرنا۔ عیوب و محاسن ظاہر کرنا ...... الْاَرَضَةُ الْجِذْعَ: دیمک کا کھوکھلا کرنا۔ اِنْتَقَدَ الْوَلَدُ: لڑکے کا جوان ہونا۔

النَّقْدُ: مص۔ قیمت جو فوراً ادا کی جائے۔ دراہم۔ ج نُقُودٌ کہا جاتا ہے "دِرْهَمٌ نَقْدٌ" عمدہ کھرا درہم۔ النَّقْدَانِ: چاندی و سونا۔

النِّقْدُ والنَّقَدُ: کم گوشت والا۔ دیر سے جوان ہونے والا۔

النَّقَدُ: مص۔ بھیڑوں کی ایک قسم جن کی ٹانگیں چھوٹی اور چہرہ بدشکل ہوتا ہے۔ واحد نَقَدَةٌ: مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ج نِقَادٌ ونِقَادَةٌ. النَّقَد: کمینے لوگ۔ النَّقَدُ مِنَ الصِّبْيَانِ: حقیر و ذلیل بچہ کہ جس پر جوانی کا اثر ظاہر نہ ہو۔ النَّقَدُ والنُّقُدُ: ایک قسم کا درخت واحد نَقَدَةٌ ونُقُدَةٌ.

النَّاقِدُ: فا۔ ج نَقَدَةٌ ونُقَّادٌ.

اَنْقَدُ والْاَنْقُدُ: سیہی اور امثال عرب سے ہے "بَاتَ بِلَيْلِ اَنْقَدَ" یعنی وہ سویا نہیں اس لئے کہ سیہی پوری رات نہیں سوتا۔

الْاَنْقَدُ والْاِنْقِذَانُ: کچھوا۔

النَّقَّادُ: دراہم وغیرہ کا پرکھنے والا۔ رَاعِي النَّقَدِ (چھوٹی ٹانگ والی بھیڑ کا چرواہا)

مِنْقَادُ الطَّائِرِ: پرندے کی چونچ ج مَنَاقِيدُ.

الْمُنْتَقَدُ: مصدر میمی بمعنی اِنْتِقَادٌ.

نَقَذَ (ن) نَقْذًا وَنَقَّذَ وَاَنْقَذَ فُلَانًا مِنْ كَذَا: نجات دینا۔ چھڑانا۔

تَنَقَّذَهُ واسْتَنْقَذَهُ مِنْ كَذَا: نجات دینا۔ چھڑانا۔

نَقِذَ (س) نَقَذًا: نجات پانا۔

النَّقَذُ: مص۔ سلامتی۔ پھسلنے والے کی سلامتی کی دعا کے لئے کہا جاتا ہے "نَقَذًا لَكَ" اور اس کی اصل "نَقَذَكَ اللّٰهُ نَقَذًا" ہے یعنی اللہ تمہیں محفوظ رکھے۔

النَّقَذُ: مص۔ چھڑایا ہوا اور کہا جاتا ہے "مَالَهُ شَقَذٌ وَلَا نَقَذٌ" یعنی اس کے پاس کچھ نہیں۔

النَّقِيذُ: دشمن کے ہاتھ سے چھڑایا ہوا۔

النَّقِيذَةُ: دشمن کے ہاتھ سے چھڑایا ہوا۔ جیسے گھوڑا، زرہ وغیرہ۔ ج نَقَائِذُ اور کہا جاتا ہے "هُوَ نَقِيذَةُ بُؤْسٍ" وہ سختی سے چھڑایا ہوا ہے۔

الْاَنْقَذُ: سیہی۔

نَقَرَهُ (ن) نَقْرًا: مارنا۔ نَقَرَ الْعُودَ او الدُّفَّ: بربط یا دف بجانا۔ فُلَانًا: عیب لگانا...... الشَّيْءَ: چونچ سے سوراخ کرنا...... الطَّائِرُ الْبَيْضَةَ عَنِ الْفَرْخِ: پرندہ کا بچہ نکالنے کے لئے انڈے میں سوراخ کرنا۔ نَقَرَ فِي الْحَجَرِ: پتھر پر لکھنا...... فِي النَّاقُورِ: بگل میں پھونکنا...... الطَّائِرُ الْحَبَّ: پرندہ کا ادھر اُدھر سے دانہ چگنا...... الْحَجَرَ او الْخَشَبَ: لکڑی یا پتھر کھودنا۔ نَقَرَتِ الْخَيْلُ بِحَوَافِرِهَا: گھوڑوں کا کھروں سے کھودنا۔ نَقَرَ عَنِ الْاَمْرِ: چھان بین کرنا۔ نَقَرَ فُلَانٌ: چٹکی بجانا۔ زبان کو تالو سے لگا کر آواز نکالنا۔ نَقَرْتُ بِالرَّجُلِ: قوم میں سے علیحدہ بلانا۔ نَقَرَ السَّهْمُ الْهَدَفَ: تیر کا نشانہ پر لگنا اور پار نہ ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "رَمَى الرَّامِي الْغَرَضَ فَنَقَرَهُ" تیر پھینکنے والے نے نشانہ پر تیر لگایا۔

نَقِرَ (س) نَقَرًا عَلَى فُلَانٍ: غضبناک ہونا۔ نَقِرَتِ الشَّاةُ: نقرہ کی بیماری والی ہونا۔ نَقِرَ فُلَانٌ: فقیر ہونا۔

نَقَّرَ الطَّائِرُ فِي الْمَوْضِعِ: انڈے دینے کے لئے نرم کرنا...... فُلَانٌ بِاسْمِ فُلَانٍ: جماعت کے درمیان نام لے کر پکارنا...... الشَّيْءَ وَعَنِ الشَّيْءِ: چھان بین کرنا...... عَلَى فُلَانٍ: عیب لگانا اور بُری معلوم ہونے والی باتوں کا ذکر کرنا۔ الطَّائِرُ الْحَبَّ: پرندہ کا ادھر اُدھر سے دانہ چگنا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے)

نَاقَرَهُ مُنَاقَرَةً ونِقَارًا: گفتگو میں لوٹ پھیر کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ مُنَاقَرَةٌ" ان کے درمیان جھگڑا ہے۔

اَنْقَرَ عَنْهُ: رکنا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ فَمَا اَنْقَرَ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلَهُ" اس نے اسے مارا اور نہیں رکا یہاں تک کہ قتل کر دیا۔ وَاَنْقَرَ الرَّجُلُ: گنگنا کر آواز نکالنا۔ چٹکی بجانا۔

تَنَقَّرَ الشَّيْءَ: چھان بین کرنا...... عَلَى الْاَهْلِ وَالْمَالِ: بددعا کرنا اور "اَرَاحَنِي اللّٰهُ مِنْكُمْ وَذَهَبَ اللّٰهُ بِمَالِكُمْ" (اللہ تعالیٰ مجھ کو تم سے راحت دیں اور تمہارے مال کو ضائع کر دیں) کہنا۔

اِنْتَقَرَهُ: پسند کرنا۔ اِنْتَقَرَ الشَّيْءَ: چھان بین

کرنا۔اِنْتَقَرَہٗ وانْتَقَرَ بِہٖ: قوم کے درمیان سے علیحدہ بلانا......القَوْمَ وبِالقَوْمِ: خاص خاص لوگوں کو بلانا۔اِنْتَقَرَتِ الْخَیْلُ بِحَوَافِرِهَا نَقْرًا: کھروں سے کھودنا۔اِنْتَقَرَتِ السُّیُوْلُ نَقْرًا: سیلاب کا گڑھے کر دینا۔اِنْتَقَرَ الشَّئَ: لکھنا۔

النَّاقِرُ: فا۔نشانہ پر لگنے والا تیر۔ج نَوَاقِرُ.

النَّاقِرَۃُ النَّاقِرُ: کا مؤنث۔مصیبت۔درست دلیل۔ج نَوَاقِرُ اور کہا جاتا ہے "اَتَتْنِیْ عَنْہُ نَوَاقِرُ" اس سے مجھے تکلیف دہ باتیں پہنچیں۔"وَاَخْطَاَتْ نَوَاقِرُہٗ" یعنی وہ راہِ راست پر مستقیم نہیں رہا۔"وَبَیْنَہُمْ نَاقِرَۃٌ ونَقِرَۃٌ" ان کے درمیان جھگڑا ہے۔

النَّاقُوْرُ: صُور یا بگل۔دل۔ج نَوَاقِیْرُ.

النُّقَارَۃُ: پتھر پر لکھنے سے جو باقی رہ جائے۔چونچ بھر۔اور کہا جاتا ہے "مَا تَرَکَ عِنْدِیْ نُقَارَۃً اِلَّا انْتَقَرَهَا" میرے پاس جو کچھ تھا اس نے سب کچھ لکھ لیا۔

النَّقْرُ: مص۔چٹکی کی آواز۔پتھر کی کتابت۔

النَّقْرُ: کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔

النَّقِرُ: غضبناک۔کہا جاتا ہے "هُوَ نَقِرٌ عَلَیْکَ" وہ تمہارے اوپر غضبناک ہے۔

نُقْرہ: کی بیماری میں مبتلا اور کہا جاتا ہے "مَا لَہٗ بِمَوْضِعِ کَذَا نَقْرٌ" اس کے لئے فلاں جگہ میں پانی یا کنواں نہیں ہے۔

النَّقَرُ: مص۔کہا جاتا ہے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْعَقَرِ والنَّقَرِ" میں لنجاپن اور ضیاع مال سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

النَّقَرٰی: عیب اور یہ نقر: فعل کا اسم ہے اور کہا جاتا ہے "دَعَوْتُهُمُ النَّقَرٰی" میں نے ان لوگوں کو خاص طور سے بلایا۔اور اس کے مقابلے میں "الجَفَلٰی" ہے جس کے معنی دعوت عامہ کے ہیں "بَنَاتُ النَّقَرٰی" وہ عورتیں جو ہر اس شخص کی عیب جوئی کریں جو ان کے سامنے سے گزرے۔

النَّقْرَۃُ نقر: کا اسم مرۃ۔کہا جاتا ہے "مَا اَثَابَہٗ نَقْرَۃً" اس نے اُس کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیا "وَمَا اَغْنٰی عَنِّیْ نَقْرَۃً" اس نے مجھ کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیا اور یہ ہمیشہ نفی کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے۔

النِّقْرَۃُ: گفتگو میں لوٹ پھیر اور جھگڑا۔

النُّقْرَۃُ: چھوٹا گول گڑھا۔چاندی سونے کا پگھلایا ہوا ٹکڑا۔آنکھ کا گڑھا۔سرین کے وسط کا گڑھا۔گردن کے پچھلے حصہ کا گڑھا۔پرندہ کے انڈے دینے کی جگہ۔کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ج نُقَرٌ ونِقَارٌ.

النَّقِرَۃُ النَّقِرُ: کا مؤنث۔پست زمین میں بلند جگہ۔

النُّقَرَۃُ: ایک قسم کی بیماری ہے جو بکری اور گایوں کی ٹانگ میں لاحق ہوتی ہے۔

النَّقَّارُ: اسم مبالغہ۔اموراور خبروں کی چھان بین کرنے والا۔پتھر یا لکڑی میں کھدائی کا کام کرنے والا۔رکاب یا لگام میں نقش و نگار کرنے والا۔اس کے پیشہ کو النِّقَارَۃ کہتے ہیں۔النَّقَّار: ایک چھوٹا سا پرندہ جو درختوں پر چڑھتا ہے اور سوراخ کر کے کیڑے نکالتا ہے۔

النَّقَّارَۃُ النَّقَّارُ: کا مؤنث۔

النَّقِیْرُ: آواز۔کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔کھدا ہوا پتھر یا لکڑی۔تنہ جس کو کھود کر سیڑھی جیسی بناتے ہیں۔لکڑی کی جڑ جس کو کھود کر اس میں نبیذ بناتے ہیں اور اس کی نبیذ تیز و تند ہوتی ہے۔النَّقِیْرُ: اصلیت کہا جاتا ہے "فُلَانٌ کَرِیْمُ النَّقِیْرِ" فلاں شریف الاصل ہے۔بہت محتاج۔ایک کالے رنگ کی مکھی۔ج اَنْقِرَۃٌ.

النَّقِیْرَۃُ: چھوٹی کشتی۔

الاُنْقُوْرُ: کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔

التَّنْقِیْرُ: مص۔سیٹی بجانے کے مشابہ آواز۔

المِنْقَرُ: کدال۔چھینی۔ج مَنَاقِرُ.

المُنْقُرُ والمُنْقَرُ: شراب بنانے کے لئے لکڑی کا کھدا ہوا برتن۔ج مَنَاقِیْرُ (خلاف قیاس) تنگ منہ کا کنواں یا بہت پانی والا گہرا کنواں حوض۔

المُنْقِرُ: بہت کھٹا دودھ۔کہا جاتا ہے "هُوَ مُنْقَرُ العَیْنِ ومُنْتَقِرُهَا" وہ دھنسی ہوئی آنکھ والا ہے۔

المِنْقَارُ: کدال۔چونچ۔المِنْقَار: چرمی موزہ کی نوک۔مِنْقَارُ الدَّجَاجَۃِ ومِنْقَارُ الْغُرَابِ: دو ستاروں کے نام۔ومِنْقَارُ الْغُرَابِ: مونڈھے کی ایک ہڈی جس کو اَخْرَم بھی کہتے ہیں۔

نَقْرَدَ نَقْرَدَۃً فِی الْمَکَانِ: اقامت کرنا۔کہا جاتا ہے "مَا لَکَ مُنْقَرِدًا" کوئی تمہارے لئے ٹھہرانے والا نہیں۔

النِّقْرِسُ: پیر کے جوڑوں کا آماس۔ہلاکت۔بڑی مصیبت۔ماہر رہنما۔طبیب حاذق۔گلاب کے پھول جیسی ایک چیز جس کو عورتیں بنا کر سر میں لگاتی ہیں ج نَقَارِس.

النِّقْرِیْسُ: ماہر رہنما۔طبیب حاذق۔

نَقَزَ (ن ض) نَقْزًا ونَقَزَانًا ونِقَازًا الظَّبْیُ: ہرن کا کودنا۔چھلانگ مارنا۔صفت نَاقِزٌ.نَقَزَہٗ عَنْهُمْ: دفع کرنا۔ہٹانا۔

نَقَزَتِ الصَّبِیَّ اُمُّہٗ: بچے کا اُچھلنا۔نَقَزَ فُلَانًا: کودانا۔

اَنْقَزَ الرَّجُلُ: ہمیشہ صاف اور میٹھا پانی پینا۔ردی مال جمع کرنا۔نُقَاز کی بیماری والے جانوروں والا ہونا۔اَنْقَزَ عَدُوَّہٗ: دشمن کو فوراً قتل کر دینا......عَنِ الشَّئِ: رُکنا۔باز رہنا۔

اِنْتَقَزَتِ الشَّاۃُ: نُقاز کی بیماری والی ہونا۔

اِنْتَقَزَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ مِنْ مَالِہٖ: ردی مال دینا۔

اِنْتَقَزَ لِفُلَانٍ شَرَّ الْاِبِلِ: کسی کے لئے بُرے اونٹ پسند کرنا۔کہا جاتا ہے عَطَاءٌ نَاقِزٌ وذُوْنَاقِزٍ گھٹیا عطیہ۔

النَّاقِزَۃُ النَّاقِزُ کا مؤنث۔ج نَوَاقِزُ.نَوَاقِزُ الدَّابَّۃِ: چوپایہ کی ٹانگیں۔

النُّقَازُ بالضّمّ: طاعون کے مشابہ جانوروں کا ایک مرض۔

النِّقْزُ: خسیس مال۔گھٹیا قسم کے لوگ۔

النُّقز: کنواں۔
النَّقز: لقب۔
النَّقز: لقب' گھٹیا مال' رذیل اور ادنیٰ درجہ کے لوگ واحد نَقَزۃ۔
النِّقز: صاف میٹھا پانی۔
النُّقَّاز و النَّقَّاز: ایک قسم کا پرندہ۔ چڑیوں کے بچے۔ ج نَقَاقِیز۔
المَنقُوز۔ نُقَاز: کی بیماری والا۔ مؤنث مَنقُوزَۃ۔
نَقَسَ (ن) نَقسًا۔ النَّاقُوسَ بِالخَشَبَۃِ: لکڑی سے ناقوس بجانا...... النَّاقُوسُ: ناقوس بجنا......المَرأَۃَ: جماع کرنا۔
نَقِسَ (ن) نُقُوسًا۔ الشَّرَابُ: کھٹا ہونا۔ بَینَ القَومِ: فساد ڈالنا۔
نَقِسَہ (س) نَقسًا: عیب لگانا۔ تمسخر کرنا۔ نَقِسَت نَفسُہ: متلی آنا۔
نَقَّسَ فُلانًا: لقب دینا......الدَّوَاۃَ: دوات میں روشنائی ڈالنا۔ نَقَّسَہُم بِنَاقُوسِہٖ: ناقوس بجا کر لوگوں کو بلانا۔
نَاقَسَہ: عیب لگانا۔ کہا جاتا ہے "بَینَہُمَا مُنَافَسَۃٌ و مُنَاقَسَۃٌ" ان کے درمیان مفاخرت اور عیب گیری ہے۔
اِنتَقَسَ: ناقوس بجانا۔
النَّاقِس: فا۔ کھٹا۔ کہا جاتا ہے "لَبَنٌ نَاقِسٌ او شَرَابٌ نَاقِسٌ" کھٹا دودھ یا کھٹی شراب۔
النِّقس: ایک قسم کا ناقوس۔ کھجلی۔ ج نُقُس رَجُلٌ نِقسٌ: لوگوں کی عیب گیری کرنے والا اور لقب رکھنے والا مرد۔
النِّقس: روشنائی۔ ج اَنقَاس و اَنقُس۔
الاَنقَس: باندی بچہ۔ کھجلی والا۔
النَّقُوس: ایک قسم کی نباتات۔
النَّاقُوس: لکڑی یا لوہے کا بڑا ٹکڑا جس کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سے بجاتے ہیں اور کبھی گھنٹہ کے لئے ناقوس کا کلمہ استعمال کرتے ہیں۔

النِقَاسَۃ: لقب دینا۔
نَقَشَ (ن) نَقشًا الشَّیءَ: مختلف رنگوں سے نقش و نگار کرنا اور مزین کرنا...... العِذقَ: کھجور کے خوشہ کو پکانے کے لئے کانٹوں سے مارنا...... الشَّوکَۃَ مِن رِجلِہٖ: پیر سے کانٹا نکالنا......مَربَضَ الغَنَمِ: بکری کے باڑہ کو کنکر' کانٹے وغیرہ سے پاک صاف کرنا......عَنِ الشَّیءِ: نہایت وضاحت کرنا......فَصَّ الخَاتَمِ: انگوٹھی کے نگینہ پر نقش کرنا۔ الشَّعرَ بِالمِنقَاشِ: بال کو موچنے سے اکھیڑنا۔ الرَّحَی: چکی کے دندانے بنانا۔ الجَارِیَۃَ: جماع کرنا اور کہا جاتا ہے "مَا نَقَشَ مِنہُ شَیئًا" اس نے اس میں سے کچھ نہیں پایا۔
نَقَّشَ الشَّیءَ: مختلف رنگوں سے نقش و نگار کرنا۔
نَاقَشَہُ الحِسَابَ وفِی الحِسَابِ: حساب کی تفصیل سختی سے لینا۔ نَاقَشَ فُلانًا: جھگڑا کرنا۔
اَنقَشَ عَلٰی غَرِیمِہٖ: مقروض سے پورا وصول کرنا۔ نقش کے کھانے پر مداومت کرنا۔ (دیکھئے لفظ النقش)
تَنَقَّشَ جَمِیعَ حَقِّہٖ مِن فُلانٍ: سارا وصول کر لینا کچھ نہ چھوڑنا۔
اِنتَقَشَ الشَّوکَۃَ: کانٹا پیر سے نکالنا اور کبھی اِنتِقَاش: توبہ کے لئے بطور استعارہ کے مستعمل ہوتا ہے......الشَّیءَ: نکالنا......مِن زَیدٍ جَمِیعَ حَقِّہٖ: سارا حق وصول کر لینا کچھ نہ چھوڑنا۔ اِنتَقَشَ فُلانًا: پسند کرنا۔ تم کہتے ہو "اِنتَقَشتُکَ لِکَذَا" میں نے تم کو فلاں چیز کے لئے منتخب کیا۔ اِنتَقَشَ لِنَفسِہٖ خَادِمًا او غَیرَہ: اس نے اپنے لئے خادم وغیرہ بنایا۔ اِنتَقَشَ فُلانٌ: نگینہ پر کندہ کرنے کا حکم دینا......عَلٰی فَصِّہٖ کَذَا: نقش کئے جانے کا حکم دینا۔
النِقَاشَۃ: نقش و نگار کا پیشہ۔

النَّقش: مص۔ زمین میں نشان۔ نقش و نگار از قسم تصویر و بیل بوٹہ۔ ج نُقُوش۔
النَّقَش: خشک کھجور جس کو توشہ دان میں رکھ کر پانی ڈالیں۔ کہا جاتا ہے "دَامَ عَلٰی اَکلِ النَّقَشِ" اس نے نقش کے کھانے پر مداومت کی۔
النَّقَّاش: نقش و نگار کرنے والا۔
النَّقِیش: برتن میں متفرق سامان۔ نظیر۔ کہا جاتا ہے "مَا لَہٗ نَقِیشٌ" اس کی کوئی نظیر نہیں۔
المِنقَش و المِنقَاش: نقش و نگار کرنے کا آلہ۔ موچنا۔ ج مَنَاقِش۔ و مَنَاقِیش کہا جاتا ہے "اِستَخرَجتُ حَقِّی بِالمَنَاقِیشِ" مجھے اپنے حق کے وصول میں تکلف لاحق ہوئی۔
المَنقُوش: مشغ۔ دینار۔ کچی کھجور جس کو پکنے کے لئے کانٹا ماریں۔
الشَّجَّۃُ و المُنَقِّشَۃ و المَنقُوشَۃ: زخم جس سے ہڈیاں نکالی جائیں۔
نَقَصَ (ن) نَقصًا و تَنقَاصًا و نُقصَانًا الشَّیءُ: کم ہونا۔ گھٹنا۔ نَقَصَتُ الشَّیءَ: گھٹانا۔ نَقَصتُ زَیدًا حَقَّہٗ: حق کم کر دینا' گھٹا دینا۔
نَقُصَ (ک) نَقَاصَۃً المَاءُ: پانی میٹھا و خوشگوار ہونا۔
نَقَّصَ الشَّیءَ و اَنقَصَہٗ: گھٹانا۔
اِنتَقَصَ الشَّیءُ: گھٹنا......الشَّیءَ: گھٹانا الرَّجُلَ: عیب جوئی کرنا۔ اِنتَقَصَہٗ حَقَّہٗ: حق کم کرنا۔
تَنَقَّصَ فُلانًا: مذمت کرنا۔ نقص کی نسبت کرنا ......الشَّیءَ: تھوڑا تھوڑا لینا۔
تَنَاقَصَ الشَّیءُ: آہستہ آہستہ گھٹنا۔
اِستَنقَصَ الثَّمَنَ: قیمت گھٹانے کے لئے کہنا۔ تھوڑا پانا......الرَّجُلَ: نقصان کی نسبت کرنا۔
النَّاقِص: فا۔ درہم ناقص۔ کم وزن کا درہم ج نُقَّص۔
النَّقص: مص۔ یہ نقصان کے مانند ہے مگر فرق یہ ہے کہ نقصان کا استعمال دین اور

عقل میں نہیں ہوتا۔ کہا جاتا ہے "دَخَلَ عَلَيْهِ نَقْصٌ فِيْ دِيْنِهِ و عَقْلِهِ" اور "دَخَلَ عَلَيْهِ نُقْصَانٌ فِيْ دِيْنِهِ وعَقْلِهِ" نہیں کہا جاتا۔

النُقْصَان: مص۔ گھٹی۔ کمی۔ کہا جاتا ہے "نُقْصَانُهُ كَذَا و كَذَا" اس کا نقصان اتنا اور اتنا ہے۔

النَقِيْص: خوشگوار میٹھا پانی۔ ہر عمدہ و خوشبودار چیز۔

النَقِيْصَة: عیب گیری۔ بری خصلت ج نَقَائِص۔

اَلْمُنَاقَصَةُ: ٹینڈر۔

المَنْقَصَة: کمی۔ نقصان۔ ج مَنَاقِص۔

نَقَضَ (ن) نَقْضًا البِنَاءَ: عمارت ڈھانا ...... العَظْمَ: ہڈی توڑنا ...... الحَبْلَ: رسی کھولنا ...... اَلْعَهْدَ او الْاَمْرَ: مضبوطی کے بعد خراب کرنا۔ اور کہا جاتا ہے "نَقَضَ فُلَانٌ وِتْرَهُ" یعنی فلاں نے اپنا بدلہ لے لیا۔

نَقَضَ (ن ض) نَقْضًا المَفْصَلُ او الْاَدِيْمُ و نَحْوُهُمَا: جوڑ یا چمڑے کا تڑ تڑ کرنا۔

نَاقَضَ مُنَاقَضَةً ونِقَاضًا قَوْلُهُ الثَّانِيْ قَوْلَهُ الْاَوَّلَ: مخالف ہونا۔

اَنْقَضَتِ الْعُقَابُ: عقاب کا آواز نکالنا۔

اَنْقَضَ اَصَابِعَهُ: انگلیاں چٹخانا ...... الْكَمْاَةَ و عَنِ الْكَمْاَةِ: سانپ کی چھتری کو زمین سے نکالنا ...... بِالْمَعْزِ: بکری کو بلانا ...... الحِمْلُ الظَّهْرَ: بوجھل کرنا (...... و نَقَّضَ الكَمْءُ) سانپ کی چھتری کا زمین کو پھاڑنا۔ ونَقَّضَ الْاَرْضَ: مٹی علیحدہ کر دینا۔

تَنَقَّضَ الدَّمُ: خون ٹپکنا ...... الجُرْحُ: زخم سے خون بہنا ...... الحَبْلُ: رسی کا کھل جانا ...... البَيْتُ: تڑکنا۔ تَنَقَّضَتْ عِظَامُهُ: ہڈیوں سے آواز نکلنا ...... الْاَرْضُ عَنِ الْكَمْاَةِ: زمین کا پھٹنا۔

تَنَاقَضَ الْبِنَاءُ او الحَبْلُ: عمارت کا تڑکنا یا رسی کا کھلنا ...... القَوْلَانِ: ایک دوسرے کے مخالف ہونا۔ تَنَاقَضَا البَيْعَ: بیع کو باہم توڑنا۔

اِنْتَقَضَ الْبِنَاءُ: عمارت کا تڑکنا ...... الحَبْلُ: رسی کھلنا ...... الجُرْحُ بَعْدَ بُرْئِهِ: زخم کا خراب ہونا ...... الْاَمْرُ بَعْدَ الْتِئَامِهِ: فساد ہونا۔ بگڑنا۔ اِنْتَقَضَتِ الطَّهَارَةُ: طہارت کا زائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَقَضَ عَلَيْهِ الْبَلَدُ" یعنی شہر والوں نے بغاوت کی۔

النُقَاضَة: بٹی ہوئی رسی کا جو حصہ کھول دیا جائے۔

النَقْض: مص۔ مفاعلتن کا ساتواں حرف حذف کرنا اور پانچویں کو ساکن کرنا۔

النِقْض: عمارت۔ ملبہ۔ کثرت سفر سے لاغر شدہ۔ خیمہ یا کمبل جو ادھیڑ کر دوبارہ کاتا جائے۔ زمین کی باریک تہ جو سانپ کی چھتری سے پھٹ جائے۔ ج اَنْقَاض ونُقُوْض۔

النُقْض: عمارت کا جو حصہ ٹوٹ جائے۔ ج اَنْقَاض ونُقُوْض۔

النَقَض: کشتی کا ایک پیچ۔

النَقَض: خیمہ یا کمبل جو ادھیڑ کر دوبارہ کاتا جائے۔

النَقْضَة. نَقْض: کا اسم مرۃ۔

النِقْضَة. نَقْض: کا اسم نوع۔ کثرت سفر سے لاغر شدہ۔ کہا جاتا ہے نَاقَةٌ نِقْضَةٌ. ج اَنْقَاض.

النَقِيْض: مخالف۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ هُوَ نَقِيْضُكَ" فلاں تمہارا مخالف ہے۔ مؤنث نَقِيْضَة النَقِيْضُ مِنَ الادَمِ و الرَّحْلِ والوَتَرِ وَالْاَصَابِعِ وَالْاَضْلَاعِ والمَفَاصِلِ ونَحْوِهَا: برعکس۔ مخالف۔ آواز۔

النَقِيْض: چوزے، بچھو، مینڈک، عقاب، شتر مرغ کی آواز۔ نَقِيْضُ السَّقْفِ: چھت کی چرچراہٹ۔ نَقِيْضُ كُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز کا رفع۔ مثلاً جب ہم کہیں کہ "كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ بالضَّرُوْرَةِ" تو اس کی نقیض اِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ہوگی۔

النَقِيْضَان: دو چیزیں جن کا اجتماع ایک ہی جہت سے ممتنع ہو جیسے ایجاب وسلب۔

النَقِيْضَة: پہاڑی راستہ۔ اسم ہے مُنَاقَضَة کا والنَقِيْضَةُ فِي الشِّعْرِ: نظم جو کسی نظم کے جواب میں ہو۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهِ الْقَصِيْدَةُ نَقِيْضَةُ قَصِيْدَةِ فُلَانٍ" یہ قصیدہ فلاں کے قصیدہ کے جواب میں ہے اور اسی سے ہے نَقَائِضُ جَرِيْرٍ و فَرَزْدَق.

التَنَاقُض: مص۔ باہم مخالف ہونا۔ کہا جاتا ہے "فِيْ كَلَامِهِ تَنَاقُضٌ" یعنی اس کے کلام میں تخالف ہے۔ بعض کا بعض سے ابطال ہو جاتا ہے۔

نَقَطَ (ن) نَقْطًا الْحَرْفَ: حرف پر نقطے لگانا۔ صفت فاعلی نَقَّاط اور صفت مفعولی مَنْقُوْط (...... ونَقَّطَ) بِهِ الزَّمَانُ: زمانہ کا موافق ہونا۔ ونَقَّطَ الْحَرْفَ: حرف پر نقطے لگانا۔ نَقَّطَ ثَوْبَهُ بِالْمِدَادِ او الزَّعْفَرَانِ: کپڑے کو روشنائی یا زعفران سے بوٹی دار بنانا۔

تَنَقَّطَ الْمَكَانُ: گھاس کے متفرق قطعے ہونا ...... فُلَانٌ الخَبَرَ: آہستہ آہستہ لینا۔

تَنَقَّطْتُ الْخُبْزَ: آہستہ آہستہ میں نے روٹی کھائی۔

النَاقِط: فا۔ غلام کا غلام۔

النَقْطَة. نَقْط: کا اسم مرۃ۔

النُقْطَة. نقطہ: فل اسٹاپ۔ ج نِقَاط ونُقَط کہا جاتا ہے "نِقَاطٌ او نُقَطٌ مِنَ الْكَلَاِ" گھاس کے متفرق ٹکڑے۔ "وَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ نُقْطَةٍ" یعنی انہوں نے پوری طرح موافقت کی۔ ذرا بھی مخالفت نہ کی۔ نُقْطَةُ الدَّائِرَةِ: دائرہ کا مرکز۔

النَقِيْط: غلام کا غلام۔

المَنْقُوْط: مفع۔ اَلْمَنْقُوْطُ مِنَ الشِّعْرِ: شعر جس کے تمام حروف نقطے والے ہوں۔ كِتَابٌ مَنْقُوْطٌ: کتاب جس میں اعراب لگے ہوئے ہوں۔

نَقَعَ (ف) نَقْعًا: آواز بلند کرنا ...... الجَيْبَ: گریبان پھاڑنا ...... فُلَانًا: قتل کرنا

......رِيْقَهُ: تھوک منہ میں جمع کرنا......
الْمَوْتُ: زیادہ ہونا......فُلَانًا بِالشَّتْمِ: بہت
بری گالی دینا......بِالشَّرَابِ: شفا پانا......
الدَّوَاءَ وَغَيْرَهُ فِي الْمَاءِ: بھگونا......
الرَّجُلُ: مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرنا۔
نَقَعَ (ف) نُقُوْعًا الصَّوْتُ: آواز بلند ہونا
......الصَّارِخُ بِصَوْتِهِ: لگاتار چلانا......لَهُ
الشَّرَّ: ہمیشہ کرنا......مِنَ الْمَاءِ وبِهِ: سیراب
ہونا...... السَّمُّ فِي اَنْيَابِ الْحَيَّةِ: زہر کا
سانپ کے دانتوں میں جمع ہونا۔ کہا جاتا
ہے "مَا نَقَعْتُ بِخَبَرِهِ" یعنی میں نے اس کی
تصدیق نہیں کی۔
نَقَعَ (ف) نَقْعًا ونُقُوْعًا الْمَاءُ فِي بَطْنِ
الْوَادِي: پانی کا وادی میں جمع ہونا اور دیر
تک ٹھہرنا......الْمَاءُ الْعَطَشَ: پانی کا پیاس
کو بجھانا۔
اَنْقَعَ الدَّوَاءَ وَغَيْرَهُ فِي الْمَاءِ: بھگونا......
الصَّارِخُ بِصَوْتِهِ: لگاتار چلانا......الْمَاءُ
فُلَانًا: سیراب کرنا......الْمَاءُ: زرد ہونا اور
رنگ بدل جانا......الرَّجُلُ: مہمانی کے لئے
ذبح کرنا......الْحَيَّةُ السَّمَّ فِي
اَنْيَابِهَا: سانپ کا زہر کو اپنے دانتوں میں جمع
کرنا......لِفُلَانٍ شَرًّا: دل میں چھپانا......
الْمَيِّتَ: میت کو دفن کرنا......الْعَطَشُ: پیاس
کا بجھنا۔
اِنْتَقَعَ النَّقِيْعَةَ: مہمانی کے لئے جانور ذبح
کرنا......الْقَوْمُ نَقِيْعَةً: تقسیم سے پہلے مالِ
غنیمت کے کسی جانور کو ذبح کرنا۔
اُنْتُقِعَ لَوْنُهُ: غم یا گھبراہٹ کی وجہ سے چہرہ کا
رنگ بدل جانا۔
اِسْتَنْقَعَ الصَّوْتُ: آواز بلند ہونا......الْمَاءُ:
پانی کا زرد اور متغیر ہونا......فُلَانٌ فِي النَّهْرِ:
نہر میں داخل ہونا اور ٹھنڈک حاصل کرنے
کے لئے دیر تک ٹھہرنا......الْمَاءُ فِي الْغَدِيْرِ:
پانی کا تالاب میں جمع ہونا۔
اُسْتُنْقِعَ لَوْنُهُ: رنگ بدل جانا......الشَّيْءُ فِي
الْمَاءِ: بھگویا جانا۔

النَّاقِعُ: فا۔ سَمٌّ نَاقِعٌ: زہر قاتل۔ دَوَاءٌ
نَاقِعٌ: مفید دوا۔ دَمٌ نَاقِعٌ: تازہ خون۔
النَّقْعُ: مص۔ جمع شدہ پانی ج اَنْقُعٌ۔
النَّقْعُ: غبار۔ ج نِقَاعٌ ونُقُوْعٌ۔
والنَّقْعُ: مکہ معظمہ کے قریب ایک جگہ کا نام۔
سنگستانی زمین جس میں پانی جمع ہو۔ نرم و
ہموار زمین۔ پانی رکنے کی جگہ ج نِقَاعٌ
واَنْقُعٌ۔ نَقْعُ الْبِئْرِ: پانی جو کنوئیں میں جمع
ہو۔ کنوئیں کے پانی کی زیادتی۔
النِّقَاعُ: خشک انگور وغیرہ بھگونے کا برتن۔
النُّقَاعَةُ: پانی وغیرہ جس میں کوئی چیز بھگوئی
جائے۔
النَّقْعَاءُ: نرم و ہموار زمین۔ سنگستانی زمین
جس میں پانی جمع ہو۔ غبار۔ آواز۔ ج
نِقَاعٌ۔
النَّقَّاعُ: اسم مبالغہ۔ ایسے فضائل کا دعویٰ
کرنے والے جو اس کے اندر نہ ہوں۔
النُّقُوْعُ: رنگ کہ جس میں خوشبو پڑی ہوئی
ہو۔ میٹھا ٹھنڈا پانی۔ وہ چیز جو پانی میں
بھگوئی جائے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَقُوْعُ
اُذُنٍ" فلاں ہر چیز تسلیم کرلیتا ہے۔
النَّقِيْعُ: خشک انگور کی شراب جو پانی میں بھگو
کر بنائی جائے۔ ہر وہ چیز جس میں خشک
کھجور بھگوئی جائے۔ ٹھنڈا میٹھا پانی۔ بہت
پانی والا کنواں۔ ج اَنْقِعَةٌ: چیخ۔ مرد جس کی
ماں غیر قوم کی ہو۔ دَوَاءٌ نَقِيْعٌ: مفید دوا۔
النَّقِيْعَةُ: کھانا جو سفر سے واپس آنے والے
کے لئے تیار کیا جائے۔ جانور جو مہمانی کے
لئے ذبح کیا جائے۔ ج نَقَائِعُ اور اسی سے
ہے "النَّاسُ نَقَائِعُ الْمَوْتِ" یعنی موت نے
لوگوں کو ذبح کردیا۔
الْاَنْقَعُ: اسم تفضیل۔ زیادہ پیاس بجھانے
والا اور اسی سے مثال ہے "الرَّشْفُ
اَنْقَعُ" یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے پینا پیاس کے
لئے زیادہ بجھانے والا ہوتا ہے۔ جلد بازی
کے ترک کی مثال دی جاتی ہے۔
الْاُنْقُوْعَةُ: ہر ایسی جگہ جہاں پانی بہہ کر آئے

"اُنْقُوْعَةُ الْمِيْزَابِ" پرنالے میں پانی بہنے
کی جگہ۔
الْمُسْتَنْقَعُ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ تالاب
کی وہ جگہ جہاں پانی میں گھس کر آدمی غسل
کرے۔
الْمَنْقَعُ: سمندر۔ پانی جمع ہونے کی جگہ۔
پانی سے سیرابی۔ ج مَنَاقِعُ۔
الْمِنْقَعُ: برتن جس میں کوئی چیز بھگوئی
جائے۔
الْمُنْقَعُ: مٹکا۔ پتھر کا چھوٹا برتن۔ ہر وہ چیز جو
بھگوئی جائے۔ خالص دودھ کہ جس کو ٹھنڈا
کریں اور پئیں۔ سَمٌّ مُنْقَعٌ: زہر جس میں
اور زہر ملا کر قوت بڑھا دی گئی ہو۔ کہا جاتا
ہے "فُلَانٌ مُنْقَعٌ" فلاں کی رائے سے تسلی
ہوتی ہے۔
الْمُنْقُعُ: چھوٹی ہانڈی جس میں دودھ، کھجور
ڈالتے ہیں اور بچہ کو کھلاتے ہیں۔
الْمِنْقَعَةُ: خشک انگور وغیرہ بھگونے کا برتن
(...... والْمَنْقَعَةُ) بمعنی مُنْقَع۔
نَقَفَ (ن) نَقْفًا الْهَامَةَ الرَّجُلِ: کھوپڑی توڑ
دینا......فُلَانًا: ہلکی ضرب مارنا......الْفَرْخُ
الْبَيْضَةَ: پرندہ کے بچے کا انڈے میں سوراخ
کر کے نکلنا۔ الرُّمَّانَةَ: انار چھیل کر دانے
نکالنا......الْحَنْظَلَ ونَحْوَهُ: اندرائن توڑ کر
دانہ نکالنا۔ صفت فاعلی نَاقِفٌ اور صفت
مفعولی نَقِيْفٌ ومَنْقُوْفٌ......
الشَّرَابَ: صاف کرنا اور بقول بعض ملانا
......عَنِ الشَّيْءِ: کھود کرید کرنا۔ نَقَفَهُ
بِظُفْرِهِ: ناخن سے مارنا۔
نَاقَفَهُ مُنَاقَفَةً نِقَافًا: سر پر تلوار مارنا۔
اَنْقَفَ الْجَرَادُ الْوَادِيَ: انڈوں سے بھر دینا
......فُلَانًا الْعَظْمَ: ہڈی سے مغز نکالنے کے
لئے دینا (...... وتَنَقَّفَ الْحَنْظَلَ) دانہ
نکالنے کے لئے اندرائن توڑنا۔
اِنْتَقَفَ الشَّيْءَ: نکالنا......الْحَنْظَلَ: دانہ
نکالنے کے لئے اندرائن کو توڑنا۔
رَجُلٌ نِقَافٌ: دور اندیش مرد۔ کہا جاتا ہے

"جَاءَا فِيْ نِقَافٍ وَاحِدٍ" وہ دونوں برابر برابر آئے کوئی آگے پیچھے نہیں تھا اور
نِقَاف: اصل میں ان دو بچوں کو کہتے ہیں جو ایک ہی انڈے سے نکلیں اور کہا جاتا ہے "اَلْيَوْمَ قِحَافٌ وَغَدًا نِقَافٌ" آج شراب نوشی کا دن ہے اور کل معاملہ ہے۔
النِّقْفُ والنَّقَفُ: بچہ جس وقت کہ انڈے سے نکلے۔
النقفة: پہاڑ کی چوٹی یا ٹیلہ پر چھوٹا سا گڑھا۔
النَّقَّافُ: اصرار کے ساتھ سوال کرنے والا۔ سوال کرنے میں حریص۔ لکڑی کا بہت چھیلنے والا۔ رَجُلٌ نَقَّافٌ: مُردوراندیش۔
النَّقَّافَة: سوال کرنے میں حریص۔
النَّقِيْفُ: تنہ جس کو دیمک نے کھالیا ہو ج نُقُفٌ۔
المِنْقَافُ: پرندے کی چونچ۔ ایک قسم کی کوڑی۔
المَنْقُوْفُ: مثغ۔ زرد رو۔ دبلا پتلا۔ کمزور جِذْعٌ مَنْقُوْفٌ: دیمک خوردہ تنہ۔ عَيْنَانِ مَنْقُوْفَتَانِ: سرخ آنکھیں۔
نَقَلَ (ن) نَقْلًا الشَّيْءَ: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا...... خُفَّ الْبَعِيْرِ او الثَّوْبَ او النَّعْلَ: پیوند لگانا اور درست کرنا...... الكَلامَ عَنْ قَائِلِهٖ: روایت کرنا...... الكِتَابَ: نقل کرنا...... الكِتَابَ اِلَى لُغَةٍ كَذَا: ترجمہ کرنا۔
نَقَّلَ الشَّيْءَ: زیادہ منتقل کرنا...... الخُفَّ او الثَّوْبَ: پیوند لگانا اور درست کرنا۔ تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔ نَقَّلَتِ الشَّجَّةُ العَظْمَ: زخم کا ہڈی توڑنا...... فُلانٌ الضَّيْفَ: مہمان کو نُقل کھلانا (دیکھئے نُقل)
نَاقَلَ الفَرَسُ: جلدی جلدی ٹانگیں اٹھانا۔ دوڑنے میں پتھروں سے بچنا۔ نَاقَلْتُهُ الحَدِيْثَ: میں نے اس سے اور اس نے مجھ سے روایت کی۔ نَاقَلَهُ الاَقْدَاحَ: ایک دوسرے سے لینا دینا۔ نَاقَلْتُ فُلانًا: پینے میں کسی کے ساتھ جھگڑا کرنا۔ نَاقَلَ الشَّاعِرُ الشَّاعِرَ: ایک شاعر کا دوسرے شاعر سے مقابلہ کرنا۔
اَنْقَلَ الخُفَّ او النَّعْلَ: درست کرنا۔
تَنَقَّلَ مِنْ مَكَانٍ اِلَى آخَرَ: منتقل ہونا۔ زیادہ منتقل ہونا...... الرَّجُلُ: نُقل کھانا۔
تَنَاقَلُوْا الحَدِيْثَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ: بعض کا بعض سے نقل کرنا۔
اِنْتَقَلَ مِنْ مَكَانٍ اِلَى آخَرَ: منتقل ہونا۔ فُلانٌ اِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ او اِلَى رِضْوَانِهٖ: مرنا۔ اِنْتَقَلَ الفَرَسُ: چلنے میں پچھلے پاؤں کو اگلے پاؤں کی جگہ میں رکھنا۔
النَّاقِلُ: فا۔ ج نَاقِلُوْنَ وَنَقَلَةٌ۔
النَّاقِلَة۔ النَّاقِل: کا مؤنث ج نَوَاقِل۔ وَنَوَاقِلُ الدَّهْرِ: حوادث زمانہ۔ جو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلیں۔
النَّاقِلَةُ مِنَ النَّاسِ: وہ لوگ جن کی عادت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی ہو۔
نَوَاقِلُ العَرَبِ: وہ لوگ جو ایک قبیلہ سے دوسری قبیلہ کی طرف منتقل ہوں اور اسی کی طرف اپنی نسبت کریں۔
النِّقَالُ: مصدر ناقل: چوڑے چھوٹے تیزے کے پھل واحد نَقْلَةٌ۔ النِّقَالُ: اونٹ کا بغیر کسی کے خود پینا۔ کہا جاتا ہے "شَرِبَتِ الاِبِلُ نِقَالًا" اونٹ نے خود بخود پانی پیا۔
النَّقَّالُ: اسم مبالغہ۔ وہ شخص جو چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرے۔ فَرَسٌ نَقَّالٌ: تیز رفتار گھوڑا۔
النُّقْلُ: مص۔ پرانا جوتا یا موزہ۔ کہا جاتا ہے "نَعْلٌ نَقْلٌ وَخُفٌّ نَقْلٌ" النَّقْلُ والنُّقْلُ: وہ چیز جو شراب کے ساتھ استعمال کی جائے جیسے پستہ سیب وغیرہ۔ ج نُقُوْلٌ وَنُقُوْلاتٌ: مختصر راستہ۔
النَّقْلُ عِنْدَ اَهْلِ العَرَبِيَّةِ: ایک لفظ کو ایک معنی کے لئے وضع کر لینے کے بعد دوسرے معنی کے لئے وضع کرنا۔
النِّقْلُ: پرانا جوتا یا چرمی موزہ۔
النَّقَلُ: پرانا جوتا یا چرمی موزہ۔ ج اَنْقَال وَنِقَال۔ النَّقَلُ: شوروشغب کے ساتھ جواب۔ تیر کا پر جو ایک تیر سے نکال کر دوسرے میں لگایا جائے۔ کہا جاتا ہے "لا تَرِشْ سَهْمِيْ بِنَقَلٍ" تباہ شدہ مکان کا ملبہ۔ چھوٹے چھوٹے پتھر۔ مختصر راستہ۔
مَكَانٌ نَقِلٌ: چھوٹے چھوٹے پتھر والی جگہ۔
رَجُلٌ نَقِلٌ: حاضر جواب۔ سخت جھگڑالو۔
النَّقْلَة: نقل کا اسم مرۃ۔ نِقَال کا واحد۔
النُّقْلَةُ: اسم ہے بمعنی انتقال۔ چغلی۔ ج نُقَلٌ۔
النِّقْلَة۔ نَقَل: کا اسم نوع۔ عورت جس کو کبرسنی کی وجہ سے پیغام نہ دیا جائے۔ ج نِقَلٌ۔
النَّقِيْلُ: مسافر (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَقِيْلٌ و اِمْرَاَةٌ نَقِيْلٌ" مسافر مرد مسافر عورت۔ سیلاب جو بارش شدہ زمین سے خشک زمین میں آئے۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا فَرَسٌ ذُوْ نَقِيْلٍ" یہ گھوڑا تیز رفتار ہے
النَّقِيْل: مختصر راستہ۔ جوتے۔
النَّقِيْلَة: مسافر عورت۔ جوتہ یا چرمی موزہ کا پیوند۔ ج نَقَائِل و نَقِيْل۔
فَرَسٌ مُنَاقِلٌ وَنَقَّالٌ وَمِنْقَلٌ: تیز رفتار گھوڑا۔
المُنْقَل: پہاڑی راستہ۔ مختصر راستہ۔ پرانا جوتا۔ یا پرانا چرمی موزہ۔
المَنْقَلَة: سفر کے منازل میں سے ایک منزل۔ ٹکڑا جو اونٹ کے کھر میں لگایا جائے۔ اَرْضٌ مَنْقَلَةٌ: چھوٹے چھوٹے پتھروں والی زمین۔
المِنْقَلَة: نقل مکانی کا آلہ۔ ج مَنَاقِل
والمَنْقَلَةُ عِنْدَ المولدين: ایک قسم کا کھیل ہے جو ایک لمبی لکڑی سے بناتے ہیں اور اس میں چودہ گڑھے دو صف میں بناتے ہیں اور ہر گڑھے میں سات سات کنکریاں ڈالتے ہیں اور پھر اس کو گھماتے ہیں۔
نَقَمَ (ض) ونَقِمَ (س) نَقْمًا وتَنْقَامًا مِنْ فُلانٍ: سزا دینا...... الاَمْرَ عَلَى فُلانٍ او مِنْ فُلانٍ: عیب لگانا۔ بہت مکروہ جاننا۔ کہا جاتا

ہے "نَقِمَ فُلَانٌ وِتْرَهٗ" یعنی بدلہ لیا۔ "وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا" تمہیں طعن و تشنیع کرتے ہوتم (...... نَقْمًا) الشَّیْئَ: جلدی کھانا۔
نَقَّمَ تَنْقِیمًا: بہت زیادہ مکروہ جاننا۔
اِنْتَقَمَ مِنْهُ: سزا دینا۔
اَلنَّقَمُ: مص۔ راستہ کا وسط۔
النَّقْمَةُ والنِّقْمَةُ والنَّقِمَةُ اسم ہے انتقام کا۔ سزا۔ بدلہ۔ ج نِقَمٌ ونِقَمٌ ونَقِمَاتٌ۔
النَّقِيْمَةُ: بدل ہے نَقِيْبَةٌ سے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ مَيْمُوْنُ النَّقِيْمَةِ" فلاں پاک نفس ہے۔
نَقْنَقَ الضِّفْدَعُ: مینڈک کا ٹرٹر کرنا۔ نَقْنَقَتِ الْعَيْنُ: آنکھ کا دھنس جانا۔
النِّقْنِقُ: نرشتر مرغ۔ ج نَقَانِقُ۔
نَقَهَ (ف) نُقُوْهًا ونَقِهَ (س) نَقَهًا. فُلَانٌ مِنْ مَرَضِهٖ: صحت یاب ہونا اور ضعف باقی رہنا۔ صفت نَاقِهٌ ج نُقَّهٌ (...... نَقْهًا ونُقُوْهًا ونَقَهَانًا) الْحَدِيْثَ: سمجھنا۔ صفت نَقِهٌ ونَاقِهٌ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يَفْقَهُ وَلَا يَنْقَهُ" فلاں نہیں سمجھتا ہے۔
اَنْقَهَهُ اللّٰهُ مِنْ مَرَضِهٖ: مرض سے عافیت دینا ...... فُلَانًا الْحَدِيْثَ: سمجھانا اور کہا جاتا ہے "اَنْقِهْ لِيْ سَمْعَكَ" یعنی میری طرف کان لگا۔
اِنْتَقَهَ مِنَ الْحَدِيْثِ: تسلی پانا ...... مِنْ مَرَضِهٖ: مرض سے صحت یاب ہونا اور ضعف باقی رہنا۔
اِسْتَنْقَهَ: پوچھنا ...... الْحَدِيْثَ: سمجھنا۔
النَّقْهَةُ. نَقَهَ: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "لَهٗ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرْضَةٌ ونَقْهَةٌ" اس کے لئے ہر سال میں ایک دفعہ مرض ایک دفعہ صحت ہے۔
نَقَا يَنْقُوْ نَقْوًا. الْعَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔
نَقِيَ يَنْقَى نَقَاوَةً ونَقَاءً ونَقَاءَةً ونُقَاوَةً ونَقَايَةً: صاف ستھرا ہونا۔ خوبصورت ہونا۔ خالص ہونا۔ صفت نَقِيٌّ۔
نَقَّاهُ تَنْقِيَةً واَنْقَاهُ اِنْقَاءً: صاف ستھرا کرنا۔

چننا۔ نَقَّى واَنْقَى الطَّعَامَ: غلہ کا کوڑا کرکٹ نکالنا۔ اَنْقَى الْبُرُّ: موٹا دانہ ہونا۔ اَنْقَتِ الْاِبِلُ وَغَيْرُهَا: موٹا ہونا۔ گودے دار ہونا۔ صفت مُنْقِيَةٌ ج مُنْقِيَاتٌ. واَنْقَى الْعُوْدُ: لکڑی کا تر ہونا۔
اِنْتَقَاهُ اِنْتِقَاءً: چننا۔ اِنْتَقَى الْعَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔
تَنَقَّاهُ تَنَقِّيًا: چننا۔ تَنَقَّى الْعَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔
نَقَاوَةُ الشَّيْءِ ونُقَاوَتُهٗ ونُقَايَتُهٗ ونَقَاتُهٗ: عمدہ حصہ۔ خلاصہ۔ نُقَاوَةٌ کی جمع نُقَاوَى و نُقَاءٌ اور نُقَايَةٌ کی جمع نَقَايَا ونُقَاءٌ۔
نَقَادَةُ الطَّعَامِ ونُقَاتُهٗ ونَقَايَتُهٗ ونُقَايَتُهٗ: غلہ کا کوڑا کرکٹ۔ النَّقَاةُ: ریت کا ٹیلہ جس پر کچھ نہ اگے۔
النُّقَاوَةُ: ایک قسم کی نباتات جس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں۔ ج نَقَاوَى۔
النَّقَا: ریت کا محدب ٹیلہ۔ مثنی نَقَوَانِ ونَقَيَانِ ج اَنْقَاءٌ ونُقِيٌّ ونُقْيَانٌ. بنات النَّقَا: ایک قسم کا کیڑا جو ریت میں رہتا ہے اور اس کو شَحْمَةُ النَّقَا بھی کہا جاتا ہے۔
النَّقَا والنَّقْوُ والنِّقْوُ: گودے دار ہڈی ج اَنْقَاءٌ۔
النُّقْوَةُ: چیز کا عمدہ حصہ۔
النِّقَةُ: ثقہ کا تابع ہے۔ کہا جاتا ہے "ثِقَةٌ نِقَةٌ" اور اس کی اصل نِقْوٌ ہے لام کلمہ کو حذف کر دیا گیا ہے اور اس کے عوض میں تالایا گیا ہے۔
النَّقِيُّ: صاف ستھرا۔ ج نِقَاءٌ واَنْقِيَاءُ ونُقَوَاءُ۔
الْاَنْقَى: اسم تفضیل۔ مؤنث نُقْوَى. رَجُلٌ اَنْقَى: باریک ہڈیوں والا مرد۔ مؤنث نَقْوَاءُ فَخِذٌ نَقْوَاءُ: باریک ہڈی کم گوشت والی ران۔
نَقَى يَنْقِي نَقْيًا الْعَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا۔
نَقِيَهٗ يَنْقَاهُ نَقَاءً: ملاقات کرنا۔
النِّقْيُ: ہڈی کا مغز۔ موٹائی کی وجہ سے آنکھ کی چربی۔ ج اَنْقَاءٌ۔

النَّقْيَةُ: کلمہ۔ کہا جاتا ہے "سَمِعْتُ نَقْيَةَ حَقٍّ" میں نے کلمۂ حق سنا۔
النَّقِيُّ: صاف ستھرا۔ ج نِقَاءٌ واَنْقِيَاءُ ونُقَوَاءُ۔
النَّقِيَّةُ. النَّقِيُّ: کا مؤنث۔ کلمہ۔ ج نَقَايَا۔
الْمَنْقِيُّ والْمَنْقَى: راستہ۔
نَكَّ (ن) نَكًّا. عَلَى الْغَرِيْمِ: قرض دار پر سختی برتنا ...... الْعَمَلَ: درست کرنا۔
نَكَأَ (ف) نَكَأَ الْقَرْحَةَ: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیل ڈالنا ...... الْعَدُوَّ وفِي الْعَدُوِّ: قتل وخونریزی کرنا ...... فُلَانًا حَقَّهٗ: کسی کا حق پورا کرنا۔
اِنْتَكَأَ اِنْتِكَاءً حَقَّهٗ مِنْ فُلَانٍ: حق وصول کرنا۔ قبضہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ زُكَأَةٌ نُكَأَةٌ" وہ ماوجب کو جلدی ادا کرتا ہے ٹالتا نہیں۔
نَكَبَ (ن) نَكْبًا ونُكُوْبًا عَنْهُ: تجاوز کرنا۔ ہٹ جانا (...... نَكْبًا) الشَّيْءَ وبِهٖ: ڈال دینا۔ الْاِنَاءَ: برتن سے سب کچھ بہا دینا ...... الْكِنَانَةَ: ترکش سے سب کچھ بکھیر دینا۔
نَكَبَتِ الْحِجَارَةُ رِجْلَهٗ: پتھر کا پیر کو زخمی کرنا (...... نَكْبًا ونَكَبًا) الدَّهْرُ فُلَانًا: مصیبت پہنچانا۔ نَكَبَتْ نُكُوْبًا الرِّيْحُ: ہوا کا بے رخ چلنا۔
نَكَبَ (ن) نِكَابَةً ونُكُوْبًا فُلَانٌ عَنْ قَوْمِهٖ: مددگار قابل بھروسہ ہونا۔
نَكِبَ (س) نَكَبًا عَنِ الطَّرِيْقِ: راستہ سے ہٹ جانا ...... الْبَعِيْرُ: نکب بیماری والا ہونا (دیکھئے بیماری نکب) ...... الرَّجُلُ: بیمار کندھے والا ہونا۔
نُكِبَ: مصیبت زدہ ہونا۔
نَكَّبَ. عَنِ الطَّرِيْقِ: راستہ سے ہٹ جانا، الگ ہونا ...... الشَّيْءَ: الگ کرنا اور کہا جاتا ہے "نَكَّبَهُ الطَّرِيْقَ ونَكَّبَ بِهِ الطَّرِيْقَ ونَكَّبَ بِهٖ عَنِ الطَّرِيْقِ" یعنی اس نے اسے راستہ سے ہٹا دیا۔

ناکبَہٗ: مونڈھے کے مقابل ہونا۔

تنکّبَ عنہُ: الگ ہونا۔ بچنا۔ گوشہ گیر ہونا۔ کندھا پھیر کر دوسرے کی جانب متوجہ ہونا ...... عَلَی الشَّیْءِ: ٹیک لگانا ...... کِنَانَتَہٗ او قَوْسَہٗ: ترکش یا کمان کو کندھے پر ڈالنا اور کہا جاتا ہے "تَنَکَّبْ عَنْ وَجْھِی" میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔

اِنْتَکَبَ الرَّجُلُ کِنَانَتَہٗ او قَوْسَہٗ: ترکش یا کمان کو کندھے پر ڈالنا۔

النَّکْب: مص۔ مصیبت۔ ج نُکُوْب.

النَّکِب: وہ شخص جس کا پاؤں پتھر لگنے سے زخمی ہو۔

النَّکَب: مص۔ کسی چیز میں تھوڑی سی کجی۔ ایک بیماری جو اونٹوں کے مونڈھے میں ہوتی ہے جس سے وہ لنگڑا ہو جاتا ہے اور کچھ ٹیڑھا چلنے لگتا ہے۔

الاَنْکَبُ: جس کے پاس کمان نہ ہو۔ نکب کی بیماری والا اونٹ۔ جس کا ایک مونڈھا دوسرے سے بلند ہو۔ مردستم گار۔ جفا کار۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ اَنْکَبُ عَنِ الْحَقِّ وَنَاکِبٌ عَنْہُ" حق سے اعراض کرنے والا مرد۔

النَّکْبَاء. الاَنْکَبُ: کا مؤنث۔ رِیْحٌ نَکْبَاءُ: خلاف رخ چلنے والی یا دو ہواؤں کے درمیان چلنے والی ہوا۔ ج نُکْبٌ وَنَکْبَاوَات. نُکْبُ رِیَاحٍ: چار ہیں۔ الاَزْیَبُ: صبا اور جنوب کے درمیان ۔۲۔ الصَّابِیَۃ: صبا اور شمال کے درمیان اور اس کو نُکَیْبَاء بھی کہتے ہیں اور یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے اس لئے کہ عرب اس کو بہت ٹھنڈی سمجھتے ہیں ۳۔ الجِرْبِیَاء: شمال اور دبور کے درمیان اور الھَیْفُ: جنوب اور دبور کے درمیان۔

النَّکْبَۃ: نَکَبَ: کا اسم مرۃ۔ مصیبت۔ ج نَکَبَات.

النُّکْبَۃ: غلہ کی غیر معین مقدار۔ ج نُکَب.

النَّکِیْب: کھر کا گرداگرد۔

المِنْکَاب: مردستم گار و جفا کار۔ کہا جاتا ہے رَجُلٌ مِنْکَابٌ عَنِ الْحَقِّ: حق سے روگردانی کرنے والا مرد۔

المَنْکِب: مونڈھا۔ ج مَنَاکِب کہا جاتا ہے "تَشَابَھَتْ مِنْھُمُ الْمَنَاکِبُ وَالرُّؤُوْسُ" وہ سب مساوی ہیں کوئی ان میں بڑھا ہوا نہیں اور کہا جاتا ہے "ھُوَ مُنْکِبَۃٌ لِکَذَا" وہ فلاں چیز سے خوش ہوا۔ "وَفُلَانٌ مَعِیَ عَلٰی حَدِّ مَنْکِبٍ" فلاں مجھ سے کنارہ کش ہے۔ المَنْکِبُ: پہلو۔ گوشہ۔ کہا جاتا ہے "سِرْنَا فِیْ مَنْکِبٍ مِنَ الْاَرْضِ او الْجَبَلِ" ہم زمین یا پہاڑ کے پہلو میں چلے۔ المَنْکِبُ مِنَ الْقَوْمِ: چودھری مددگار ...... مِنَ الْاَرْضِ: راستہ بلند جگہ۔ کہا جاتا ہے "اِمْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِھَا" اس کی بلند جگہوں میں چلو۔ مَنْکِبُ الْجَوْزَا وَمَنْکِبُ ذِی الْعِنَانِ وَمَنْکِبُ الْفَرَسِ: ستاروں کے نام۔

المَنَاکِب. مَنْکِب: کی جمع ...... فِیْ رِیْشِ الطَّائِرِ: پرندہ کے بڑے پروں کے بعد چار پر (جمع ہے اس کا واحد نہیں)

المَنْکُوْب: مفع۔ مصیبت زدہ (...... النَّکِیْب) جس کا پاؤں پتھر لگنے سے زخمی ہو۔

نَکَتَ (ن) نَکْتًا الْاَرْضَ بِقَضِیْبٍ او بِاِصْبَعِہٖ: سوچ کی حالت میں چھڑی یا انگلی سے زمین کو کریدنا ...... النَّاسَ بِالْحَصٰی: زمین پر کنکری پھینکنا ...... الفَرَسُ: گھوڑے کا اُچھلنا۔ کہا جاتا ہے "مَرَّ الْفَرَسُ یَنْکُتُ" گھوڑا اُچھلتا ہوا گزرا ...... العَظْمَ: ہڈی سے گودا نکالنا ...... فُلَانًا: سر کے بل گرانا اور اسی سے ہے "لَاَنْکُتَنَّ بِکَ الْاَرْضَ" میں تجھ کو زمین پر سر کے بل گرادوں گا ...... کِنَانَتَہٗ: ترکش سے بکھیر دینا۔

نَکَتَ الرُّطَبُ: پکنا شروع ہونا ...... فِیْ قَوْلِہٖ: نکتہ چینی کرنا۔

اِنْتَکَتَ: سر کے بل گرنا۔ کہا جاتا ہے "نَکَتَہٗ فَانْتَکَتَ" اس نے اسے سر کے بل گرایا وہ گر گیا۔

النُّکْتَۃ: داغ۔ زمین میں کریدنے کا اثر۔ ج نُکَتٌ وَنِکَاتٌ. النُّکْتَۃ: آئینہ یا تلوار میں دھبہ' مشکل مسئلہ جو دقت نظر سے حاصل ہو۔ لطیفہ۔

النَّکَّات: بڑا نکتہ چین' بڑا آہو گیر۔ وہ شخص جو اپنے کلام میں لطائف بیان کرے۔

النَّکِیْت: مطعون۔ وہ شخص جسے طعن تشنیع کیا گیا ہو۔

المَنْکُوْت: مفع۔ سر کے بل گرا ہوا۔

نَکَثَ (ن ض) نَکْثًا الْعَھْدَ او الْبَیْعَ: عہد کو توڑنا۔ بیع کو فسخ کرنا ...... الْحَبْلَ او الْکِسَاءَ: رسی یا کمبل ادھیڑنا ...... المِسْوَاکَ: مسواک کی کوچی بنانا۔

تَنَاکَثُوْا. عُھُوْدَھُمْ: آپس میں معاہدہ توڑ دینا۔

اِنْتَکَثَ. الْحَبْلُ وَغَیْرُہٗ: رسی وغیرہ کو اُدھیڑا جانا ...... السِّوَاکُ: کوچی بنا ...... فُلَانٌ مِنْ حَاجَۃٍ اِلٰی اُخْرٰی: ایک کام سے ہٹ کر دوسرے میں لگنا۔

النُّکَاث: پھنسیاں جو اونٹ کے منہ میں نکلتی ہیں۔

النُّکَاثَۃ: رسی کا ادھڑا ہوا کنارہ۔

النِّکْث: دوبارہ کاتنے کے لئے ادھیڑا ہوا کمبل یا خیمہ۔ ج اَنْکَاث کہا جاتا ہے "حَبْلٌ نِکْثٌ وَاَنْکَاثٌ" اُدھیڑی ہوئی رسی۔

النَّکِیْث: ادھیڑا ہوا۔ مؤنث نَکِیْثَۃ.

النَّکِیْثَۃ: نفس۔ طبیعت۔ قوت۔ پوری طاقت۔ مشکل کام جس میں لوگ اپنے عہد کو توڑ دیں۔ اور کہا جاتا ہے "قَالَ قَوْلًا لَا نَکِیْثَۃَ فِیْہِ" اس نے ایسی بات کہی جس میں خلاف وعدگی نہیں "وَصَرَفَ فِیْہِ نَکِیْثَتَہٗ" اس نے اس میں پوری طاقت صرف کی۔ "وَقَعُوْا فِی النَّکِیْثَۃِ" وہ مشکل

کام میں پڑ گئے۔ "وَهُوَ ذُوْ نَكِيْثَةٍ حَسَنَةٍ" وہ اچھی طبیعت والا ہے۔ ج نَكَائِث.

النِّكَاث: بنے ہوئے کو پرانا ہونے کے بعد ادھیڑنے والا۔ کہا جاتا ہے "بَعِيْرٌ مُنْتَكِثٌ" لاغر و دبلا اونٹ۔

نَكَحَ (ف ض) نِكَاحًا ونَكْحًا الْمَرْأَةَ: عورت سے شادی کرنا۔ نَكَحَتِ الْمَرْأَةُ: عورت کا شادی کرنا۔ صفت نَاكِحٌ ونَاكِحَةٌ. نَكَحَ الْمَطَرُ الْأَرْضَ: بارش کا زمین میں جذب ہونا...... الدَّوَاءُ فُلَانًا: دوا کا کسی کے اندر اثر کرنا...... النُّعَاسُ عَيْنَهُ: آنکھوں میں نیند کا غالب ہونا۔

أَنْكَحَهُ الْمَرْأَةَ: شادی کرانا۔

تَنَاكَحُوْا: ایک دوسرے سے شادی کرنا۔

تَنَاكَحَتِ الْأَشْجَارُ: درختوں میں آپس میں گتھ جانا۔

اِسْتَنْكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ: شادی کرنا۔ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ: نکاح کرنا...... النَّوْمُ عُيُوْنَهُمْ: نیند کا غالب آنا۔

اَلنُّكَحُ: سخت پرہیزگار (عامی لفظ)

الْمَنَاكِحُ: عورتیں۔

نَكَخَ (ف) نَكْخًا فُلَانًا فِيْ حَلْقِهِ: حلق میں مکا مارنا۔ نیزہ مارنا۔

نَكَدَ (ن) نَكْدًا فُلَانًا حَاجَتَهُ: محروم کر دینا' تھوڑا سا دینا۔ نَكَدَ الْغُرَابُ: کوے کا بہت کاؤں کاؤں کرنا...... الْقَوْمُ الرَّجُلَ: کثرت سوال سے تنگ دست بنا دینا۔ نَكَدَ الرَّجُلُ: بہت سوال والا اور کم داد و دہش والا ہونا۔

نَكِدَ (س) نَكَدًا الْعَيْشُ: تنگ ہونا...... الرَّجُلُ: تنگ گزاران والا ہونا۔ نَكِدَتِ الْبِئْرُ: کنوئیں میں کم پانی ہونا۔

نَكَّدَ عَيْشَهُ: زندگی کو تنگ بنا دینا...... فُلَانًا: مکدر زندگی والا کر دینا۔

نَاكَدَهُ: سختی برتنا۔

أَنْكَدَهُ: کم داد و دہش والا پانا۔

تَنَكَّدَ عَيْشُهُ: مکدر ہونا۔

تَنَاكَدَا: باہم سختی برتنا۔

النَّاكِد: نَاقَةٌ نَاكِدٌ: کم دودھ والی اونٹنی' وہ اونٹنی جس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں۔ ج نُكُدٌ...... رَجُلٌ نَكِدٌ ونَكْدٌ ونَكَدٌ: دشوار خو۔ کم داد و دہش والا۔ ج أَنْكَادٌ ومَنَاكِيْد.

أَرَضُوْنَ نِكَادٌ: کم نباتات والی زمین۔

النُّكْدُ: بے دودھ والی اونٹنیاں۔ بہت دودھ والی اونٹنیاں (ضد) واحد نَكْدَاءُ.

النُّكْدُ والنَّكَدُ: کم داد و دہش۔ مَاءٌ نَكَدٌ: کم پانی۔

الأَنْكَدُ: مرد دشوار خو۔ کم داد و دہش والا۔ مؤنث نَكْدَاءُ ج نُكْدٌ کہا جاتا ہے "جَاءَ مُنْكِدًا" وہ آیا اس حال میں کہ اس کا آنا اچھا نہیں اور یا یہ کہ خالی خولی آیا۔

عَطَاءٌ مُنْكَدٌ ومَنْكُوْدٌ: تھوڑا عطیہ۔ رَجُلٌ مَنْكُوْدٌ: وہ مرد جس سے سوال میں اصرار کیا جائے۔

نَكِرَ (س) نَكْرًا ونُكْرًا ونُكُوْرًا ونَكِيْرًا الْأَمْرَ: ناواقف ہونا...... الرَّجُلَ: نہ پہچاننا۔

نَكُرَ (ک) نَكَارَةً الْأَمْرُ: دشوار ہونا۔

نَكَّرَهُ: دگرگوں کر دینا۔ نَكَّرَ الْاِسْمَ: نکرہ بنانا۔

نَاكَرَهُ مُنَاكَرَةً: مقابلہ کرنا۔ لڑائی کرنا۔ دھوکا دینا۔

أَنْكَرَهُ: جاہل ہونا۔ أَنْكَرَ حَقَّهُ: حق کا انکار کرنا۔ أَنْكَرَ عَلَيْهِ فِعْلَهُ: عیب لگانا اور منع کرنا۔

تَنَكَّرَ الرَّجُلُ: اچھی حالت سے بدحال ہونا' دگرگوں ہونا...... فُلَانٌ: بدخلق ہونا...... لِفُلَانٍ: اجنبی ہونا۔

تَنَاكَرَ: دانستہ ناواقف بننا...... الْأَمْرَ: ناواقف ہونا...... الْقَوْمُ: آپس میں دشمنی کرنا اور ایک دوسرے کا انکار کرنا۔

اِسْتَنْكَرَ الْأَمْرَ: ناواقف ہونا...... أَمْرًا بِجَهْلِهِ: غیر معلوم چیز کو پوچھنا۔

النَّكَارَة: مص۔ چالاکی۔ تیز فہمی۔ جہالت۔

النَّكْر: مص۔ چالاکی وتیز فہمی۔

النُّكْر: مص۔ چالاکی وتیز فہمی۔ برا کام۔ بہت برا کام۔

رَجُلٌ نَكِرٌ ونَكُرٌ ونُكُرٌ: چالاک تیز فہم۔ ج أَنْكَار. اِمْرَأَةٌ نَكِرٌ: چالاک وسمجھدار عورت۔

النُّكُرُ: ناشناختہ۔ سخت کام۔

النَّكْرَاء: چالاکی وتیز فہمی۔ ناشناختہ مصیبت۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ ذُوْ نَكْرَاءَ" فلاں چالاک وعقلمند ہے "وَأَصَابَتْهُمْ مِنَ الدَّهْرِ نَكْرَاءُ" زمانے کی سختی ان پر واقع ہوئی۔

نَكْرَاءُ الدَّهْرِ: زمانے کی سختی۔

النَّكِرَة: انکار۔ ضد معرفہ۔ خون یا پیپ کا پھوڑا۔ ج نَكِرَات.

النَّكِرَة: اسم ہے انکار کا جیسے نَفَقَةٌ إِنْفَاق کا۔

النَّكِيْر: دگرگونی۔ أَمْرٌ نَكِيْرٌ: سخت کام۔ حِصْنٌ نَكِيْرٌ: مضبوط قلعہ۔

الْمُنْكَر: مفع۔ خلاف مرضی خدا قول ہو یا فعل اور اس کا ضد معروف ہے۔ ج مُنْكَرَات و مَنَاكِر اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مُنْكَرٌ" چالاک تیز فہم مرد۔ ج مُنْكَرُوْنَ ومَنَاكِيْر.

الْمَنْكُوْر: مفع۔ مجہول۔ ج مَنَاكِيْر.

الْمَنَاكِيْر: خلاف مرضی خدا امور۔ کہا جاتا ہے "هُمْ يَرْكَبُوْنَ الْمَنَاكِيْرَ والْمُنْكَرَاتِ" یعنی وہ لوگ امور غیر پسندیدہ میں مبتلا ہیں۔

الْمُنْكَر عِنْدَ النُّحَاةِ: اسم نکرہ۔ ضد معرفہ۔

نَكَزَتْ (ن) نَكْزًا الْحَيَّةُ فُلَانًا: سانپ کا ڈسنا...... فُلَانًا: مار کر ہٹانا...... الشَّيْءَ: چبھونا...... الدَّابَّةَ بعقبه: ایڑ لگا کر ہانکنا...... نَكْزًا ونُكُوْزًا الْمَاءُ: پانی کا نیچے اتر جانا...... الْبَحْرُ: خشک ہونا...... الْبِئْرُ: کنوئیں میں پانی کم ہونا یا ختم ہونا۔

نَكِزَتْ (س) نَكَزًا الْبِئْرُ: کنوئیں میں پانی کم ہونا یا ختم ہونا۔ نَكِزَ الْبَحْرُ: گھٹنا۔

اَنکزَ البِئرَ: کنوئیں کا پانی ختم کر دینا۔
النّاکِزُ: فا۔ بِئرٌ ناکِزٌ: کنواں جس کا پانی ختم ہوگیا ہو۔ ج نَواکِز.
النِکز: رذیل لوگ۔ ہڈی میں باقی ماندہ مغز (...... والمُنکِز) خالی۔ کہا جاتا ہے "جاءَ نِکزًا ومُنکِزًا" یعنی وہ خالی خولی آیا۔
بِئرٌ نکِزٌ: کم پانی والا کنواں۔
النَّکّاز: اسم مبالغہ۔ ایک بہت ہی خبیث قسم کا سانپ جو منہ سے نہیں کاٹتا بلکہ ناک سے پھنکار مار کر ہلاک کرتا ہے اور اتنا باریک ہوتا ہے کہ اس کے سر اور دم میں تمیز نہیں ہوتی ج نکاکِیز ونکّازات.
البِئرُ النَّکُوز: کنواں جس کا پانی ختم ہوگیا ہو ج نُکُز کہا جاتا ہے فُلانٌ بِمَنکَزۃٍ مِنَ العَیشِ: فلاں تنگ زندگی میں ہے۔
نَکَسَہٗ (ن) نَکسًا: اوندھا کر دینا۔ نَکَسَ رَاسَہٗ: ذلت سے سر جھکانا...... الطَّعامُ وَغَیرُہٗ داءَ المَرِیضِ: کھانے وغیرہ کا مریض کے مرض کو لوٹا دینا ...... الخِضابَ: بار بار لگانا۔ کہا جاتا ہے "نَکَستُ فُلانًا فِی ذٰلِکَ الاَمرِ" میں نے فلاں کو اس معاملہ میں پھر پھنسا دیا۔
نُکِسَ المَرِیضُ: دوبارہ بیمار ہونا...... الرَّجُلُ: ضعیف وعاجز ہونا...... الرَّجُلُ عَن نُظَرائِہٖ: اپنے ہم جولیوں سے کوتاہی کرنا۔
نَکَّسَہٗ تَنکِیسًا: اوندھا کرنا۔ نَکَّسَ الفَرَسُ: گھوڑوں سے نہ مل سکنا۔ صفت مُنَکِّس.
تَنَکَّسَ: اوندھا ہونا۔
اِنتَکَسَ: سر کے بل گرانا...... المَرِیضُ: صحت یابی کے بعد دوبارہ بیمار ہونا۔
النّاکِسُ: فا۔ سر جھکانے والا مرد۔ ج نَواکِس (شاذ)
النُّکاس: صحت یابی کے بعد مرض کا عود کرنا۔
النُّکس: صحت یابی کے بعد مریض کا عود کرنا۔ گرنے کے بعد ابھی سیدھا نہیں ہوا تھا کہ پہلی دفعہ کے گرنے سے زیادہ زور سے گرنا اور کہا جاتا ہے تَعسًا لِفُلانٍ و نُکسًا او ونَکسًا کلمات بد دعا ہیں یعنی فلاں کے لئے ہلاکت وسرنگونی ہو۔
النِکس: تیر کہ جس کا سرا ٹوٹ گیا ہو اور اس کے اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا گیا ہو۔ کمان کہ جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں (اور یہ کمان میں عیب ہے) کمزور و ہیچ و بے برکت مرد۔ پست قد۔ کرم وسخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج انکاس.
النُّکس: بہت بوڑھے لوگ۔ واحد ناکِس.
المُنَکِّس: فا۔ آہستہ چلنے والا گھوڑا جو اپنے سر کو نہ اٹھائے، وہ گھوڑا جو گھوڑوں سے نہ مل سکے۔
المَنکُوس: مفع۔ دوبارہ بیمار ہونے والا۔ مِنَ الاَولادِ: پیدائش میں جس کے پیر پہلے نکلیں قَوسٌ مَنکُوسَۃٌ: کمان کہ جس میں ٹہنی کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔
نَکَشَ (ن ض) نَکشًا البِئرَ: کنوئیں کی کیچڑ تک نکال دینا...... الشَّیءَ: فنا کر دینا...... الشَّیءَ و مِنَ الشَّیءِ: فارغ ہو جانا۔
اِنتَکَشَ البِئرَ: کنوئیں کو کیچڑ تک صاف کر دینا۔
المِنکَش: معاملات میں خوب غور کرنے والا۔
المِنکاش: کنواں صاف کرنے کا آلہ۔ ج مَناکِیش.
المَنکُوش: مفع۔ سَفَطٌ مَنکُوشٌ: ٹوکرا جس میں سب کچھ نکال لیا گیا ہو۔
نَکَصَ (ن ض) نَکصًا ونُکُوصًا ومَنکَصًا عَنِ الاَمرِ: رُک جانا۔ صفت ناکِص نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیہِ: پہلے کام سے ہٹ جانا (اس کا استعمال عموماً خیر سے رجوع کے موقع پر ہوتا ہے اور شر سے نادر طور پر)
نَکَّصَہٗ: ہٹا دینا۔
اِنتَکَصَ الرَّجُلُ: پچھلے پاؤں لوٹنا۔
المَنکَصُ: مص۔ ہٹنے کی جگہ۔
نَکَظَ (ن) نَکظًا: بہت بھوکا ہونا۔ فُلانًا عَن حاجَتِہٖ: جلدی کرانا۔
نَکِظَ (س) نَکَظًا: اپنی ضرورت میں جلدی کرنا...... لِلخُرُوجِ: نکلنے کے لئے جلدی کرنا۔
الرَّحِیلُ: قریب ہونا۔
نَکَّظَہٗ عَن حاجَتِہٖ: جلدی کرانا۔ نَکَّظَ حاجَتَہٗ: دشوار کرنا۔
اَنکَظَہٗ عَن حاجَتِہٖ: جلدی کرانا۔
تَنَکَّظَ الرَّجُلُ: سفر میں بدحال ہونا...... عَلٰی فُلانٍ: بخل کرنا...... الاَمرُ عَلَیہِ: پیچیدہ ہونا۔
النَّکظُ والنَّکَظُ والنَّکظَۃ والنَّکَظَۃ والمَنکَظَۃُ: کوشش۔ سفر کی سختی۔ جلدی۔
نَکَعَہٗ (ف) نَکعًا عَنِ الاَمرِ: جلدی کرانا یا روکرنا...... فُلانًا: پاؤں کی پشت سے مارنا ...... فُلانًا حَقَّہٗ: حق روک دینا (...... نَکعًا وتَنکاعًا) المَاشِیَۃَ: مویشی کے تھن پر مار کر دودھ نکالنا...... فُلانٌ عَنِ الحاجَۃِ: سستی کرنا۔ اور مَا نَکَعَ: بمعنی مازال: افعال ناقصہ میں سے ہے "وَمَا اَدرِی اَینَ نَکَعَ" میں نہیں جانتا کہاں گیا۔
نَکِعَ (س) نَکَعًا: چھلی ہوئی ناک والا ہونا۔
نَکَّعَہٗ عَن حاجَتِہٖ: ہٹا دینا۔ جلد بازی سے زندگی کو مکدر کر دینا۔
اَنکَعَہٗ: رد کرنا۔ دفع کرنا۔ تھکانا۔ عَنِ الاَمرِ: جلدی کرانا۔ ہٹانا۔ اَنکَعتُ فُلانًا بُغیَتَہٗ: کسی کا مطلوب باوجود طلب کے فوت ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَکَلَّمَ فَاَنکَعَہٗ" اس نے گفتگو کر کے اسے خاموش کر دیا" وشَرِبَ فَانکَعَہٗ" اس نے پیا یہاں تک کہ اس کی طبیعت مکدر ہوگئی۔
النَّکِع: مرد سرخ فام۔ چھلی ہوئی ناک والا۔ کہا جاتا ہے "اَحمَرُ نَکِعٌ" یعنی بہت سرخی والا۔

النَّكَع: سرخ رنگ۔ مرد سیاہ۔ سرخی مائل۔
نَكَعَةُ الْأَنْف: ناک کا کنارہ۔
النُّكَعَة: مرد سرخ فام جس کی ناک چھل گئی ہو۔ بے وقوف کہ جب کہیں بیٹھ جاؤ تو ٹلے نہیں۔
النَّكَعَة: ناک کا کنارہ۔ ایک سرخ رنگ کے درخت کا پھل۔ درخت قتاد کا گوند۔ مرد کی سرخی ملی ہوئی سیاہی۔
الْأَنْكَع: مرد سرخ فام جس کی ناک چھل گئی ہو۔
المُنْكَع: پیچھے کو لوٹنے والا۔ اَنْفٌ مُنْكَعٌ: چپٹی ناک۔
نَكَفَ (ن) نَكْفًا عَنْ كَذَا: ناک بھوں چڑھانا۔ باز رہنا۔ الگ ہونا۔ صفت نَاكِفٌ۔
فُلَانٌ الْغَيْثَ: بارش منقطع ہونا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا غَيْثٌ لَا يَنْكُفُهُ اَحَدٌ" یہ ایسی بارش ہے جس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ اس کی انتہا کہاں ہے "وَغَيْثٌ لَا يُنْكَفُ" منقطع نہ ہونے والی بارش "وَهٰذَا جَيْشٌ او بَحْرٌ لَا يُنْكَفُ" یہ لشکر غیر محدود ہے یا یہ سمندر لاتھاہ ہے۔ نَكَفَ الدَّمْعَ: رخساروں پر سے انگلیوں سے پونچھنا۔
نَكِفَ (س) نَكَفًا مِنْهُ او عَنْهُ: ناک بھوں چڑھانا۔ باز رہنا۔ بیزار ہونا۔ نَكِفَتِ الْيَدُ: درد رسیدہ ہونا۔۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: حلق کے درد کی وجہ سے جبڑے کے غدود کا گر جانا۔
نَاكَفَهُ الْكَلَامَ مُنَاكَفَةً: ترکی بہ ترکی جواب دینا۔
اَنْكَفَهُ: ننگ و عار سے پاک کرنا۔ اَنْكَفَ اللّٰهَ: تنزیہ و تقدیس کرنا۔
تَنَكَّفَتِ الْإِبِلُ: اونٹ کی ٹھوڑی کے نیچے غدود ظاہر ہونا۔
تَنَاكَفُوْا الْكَلَامَ: باہم باری باری گفتگو کرنا۔
اِنْتَكَفَ الْغَيْثُ: منقطع کرنا۔۔۔۔۔۔ الْقَوْمُ: ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا۔۔۔۔۔۔ اِلَيْهِ: مائل ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَكَفْتُ لَهُ فَضَرَبْتُهُ" میں اس کے اوپر جھک پڑا اور میں نے اس کو مارا۔۔۔۔۔۔ الْحَبْلَ: رسی کا ادھڑنا۔۔۔۔۔۔ الرَّجُلُ: بیزار ہونا۔۔۔۔۔۔ الْعَرَقَ عَنْ جَبِيْنِهِ: پیشانی سے پسینہ پونچھنا۔
اِسْتَنْكَفَ الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔۔۔۔۔۔ مِنْ كَذَا: ننگ و عار یا غرور کی وجہ سے باز رہنا ۔۔۔۔۔۔
النُّكَاف: اونٹوں کے حلق کا مرض جس سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔
النُّكَاف: بچوں کے جبڑے کے نیچے غدود کا پھول جانا۔
النَّكَف: مص۔ کان کی لو کے قریب ٹھوڑی کی جڑ میں چھوٹے چھوٹے غدود۔ واحد نَكَفَةٌ۔
رَجُلٌ نَكِفٌ: مرد جس سے ناک بھوں چڑھائی جائے۔
النَّكَفَتَانِ والنُّكَفَتَانِ: داڑھی۔ بچے کے دائیں بائیں کے جبڑے۔ ج نَكَفَات۔
النَّكْفَة: کان کا درد۔
المَنْكُوف: مفع۔ نکاف زدہ اونٹ (دیکھئے نُكَاف)
نَكَلَ (ض ن) نُكُوْلًا ونَكِلَ (س) نَكَلًا عَنْ كَذَا او مِنْ كَذَا: پیچھے ہٹنا اور بزدلی کرنا۔ کہا جاتا ہے "نَكَلَ عَنِ الْعَدُوِّ وعَنِ الْيَمِيْنِ وعَنِ الْجَوَابِ" وہ دشمن سے پیچھے ہٹ گیا اور قسم و جواب سے باز رہا۔
نَكَلَ (ن) نَكْلَةً بِفُلَانٍ: عبرتناک سزا دینا۔
نَكِلَ (س) نَكَلًا: سزا قبول کرنا۔
نَكَّلَ بِهِ: مصیبت ڈالنا۔ عبرتناک سزا دینا۔
نَكَّلَهُ عَنِ الشَّيْءِ: باز رکھنا۔ یکسو کرنا۔
اَنْكَلَهُ عَنْهُ: ہٹانا۔ دفع کرنا۔
النَّاكِل: فا۔ بزدل کمزور۔
النَّكَال: عقوبت۔ سزا۔ عبرتناک سزا۔
النِّكْل: مضبوط بیڑی۔ ج اَنْكَال ونُكُوْل: لگام کا لوہا۔ مہار "فُلَانٌ نِكْلُ شَرٍّ" فلاں برائی کے لئے قید ہے۔ یعنی دشمنوں کے لئے تازیانہ ہے۔
النَّكَل: قوی مرد۔ ہمسر پر غالب آنے والا۔ مضبوط سدھا ہوا گھوڑا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَكَلُ شَرٍّ" فلاں دشمنوں کے لئے تازیانہ ہے۔
النُّكْلَة: عبرتناک سزا۔ کہا جاتا ہے "رَمَاهُ بِنُكْلَةٍ" اس نے اس کو عبرتناک سزا دی۔
المُنَكَّل: عبرتناک سزا۔
المِنْكَل: سزا دینے کا سامان۔
النَّكْمَة: سخت مصیبت۔
نَكْنَكَ نَكْنَكَةً الْاَمْرَ: درست کرنا۔۔۔۔۔۔ عَلٰى غَرِيْمِهِ: سختی کرنا۔
نَكَهَ (ف ض) نَكْهًا لِفُلَانٍ وعَلَيْهِ: کسی کی ناک پر سانس لینا۔ نَكَهَتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا سخت گرم ہونا۔
نَكِهَهُ ونَكَهَهُ (س ف) نَكْهًا: کسی کا منہ سونگھنا۔
نَكِهَ الرَّجُلُ: بدہضمی کی وجہ سے منہ کی بو کا بدل جانا۔
اِسْتَنْكَهَهُ: کسی کے منہ کی بو سونگھنا۔ کسی کے منہ کی بو سونگھنے کا حکم دینا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَنْكَهْتُ الرَّجُلَ فَنَكَهَ فِيْ وَجْهِيْ" میں نے مرد کے منہ کی بو کو سونگھنا چاہا اس نے میرے منہ کے سامنے سانس لیا۔
النَّكْهَة. نَكَهَ: کا اسم مرۃ۔ منہ کی بو۔
نَكٰى يَنْكِيْ نِكَايَةً الْعَدُوَّ وفِي الْعَدُوِّ: قتل کر کے یا زخمی کر کے غالب آنا۔ صفت فاعلی نَاكٍ اور صفت مفعولی مَنْكِيٌّ۔۔۔۔۔۔ الْقَرْحَةَ: زخم کو اچھے ہونے سے پہلے چھیل ڈالنا۔
نَكِيَ يَنْكٰى نَكْيًا: شکست کھانا۔ مغلوب ہونا۔ مقہور ہونا۔
النُّلْنُل: کمزور بڈھا۔
نَمَّ (ن ض) نَمًّا الْحَدِيْثَ: چغل خوری کرنا ۔۔۔۔۔۔ الْحَدِيْثُ: ظاہر ہونا۔۔۔۔۔۔ بَيْنَ النَّاسِ: بھڑکانا۔۔۔۔۔۔ الْكَلَامَ: جھوٹ سے آراستہ کرنا

......الشَّيْءُ: خوشبو پھیلنا۔ نَمَّتِ الرِّيْحُ: ہوا کا بُو کو لانا۔

النَّامُّ: فا۔ ج نُمَّام۔

النَّامَّةُ. النَّامُّ: کا مؤنث۔ حس۔ حرکت۔ زندگی۔ کہا جاتا ہے "اَسْكَتَ اللّٰهُ نَامَّتَهُ" یعنی اللہ اسے موت دے۔

النَّمُّ: مص۔ چغل خور۔ ج نَمُّوْنَ واَنِمَّاء ونُمٌّ۔

النَّمَّام: چغل خور۔ ایک خوشبودار تخم کی نباتات۔ واحد نَمَّامَةٌ۔

النَّمَّة. نَمَّ: کا اسم مرۃ۔ نَمَّ کا مؤنث۔ سیاہی میں سفید یا سفیدی میں سیاہ داغ اور کہا جاتا ہے "سَمِعْتُ نَمَّتَهُ" میں نے اس کی حرکت سنی۔

النِّمَّة. نَمَّ: کا اسم نوع۔ جوں۔

النَّمِيُّ: خیانت۔ عیب۔ دشمنی۔ طبیعت۔ انسان کا جوہر یا اصل۔ نُمِيُّ الرَّجُلِ: مرد کی طبیعت۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي الدَّارِ نُمِّيٌّ" گھر میں کوئی نہیں۔

النُّمِّيَّة. نُمِّي: کا واحد۔ فاختہ۔ طبیعت۔

النَّمُوْم: چغل خور۔

النَّمِيْم والنَّمِيْمَة: چغل خوری۔ حرکت۔ لکھنے کی آواز۔ لکھائی۔ گفتگو کی نرم آواز۔ ج نَمَائِم۔

النمم: چغل خوری۔

المِنَمّ: چغل خور۔

النَّمْء والنَّمَأ: چھوٹی چھوٹی جوئیں۔

نَمَرَ (ن) نَمْرًا فِي الْجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔

نَمِرَ (س) نَمَرًا الرَّجُلُ: غضبناک وبدخلق ہونا...... السَّحَابُ: بادل کا چیتے کے رنگ کا ہونا۔

نَمَّرَ وتَنَمَّرَ: غضبناک ہونا۔ بدخلق ہونا۔

نَمَّرَ وَجْهَهُ تَنْمِيْرًا: ترش رو کر دینا۔

اَنْمَرَ: صاف پانی پانا۔

تَنَمَّرَ: عادت یا رنگ میں چیتے کے مشابہ ہونا ...... بِفُلَانٍ: بگڑنا۔ خفا ہونا۔ دھمکی دینا۔ دھمکی دینے میں آواز بلند کرنا۔

النَّامِرَة والنَّامُوْرَة: بھیڑیا وغیرہ شکار کرنے کے لئے ایک حلقہ دار لوہا جس میں گوشت لگا کر شکار کرتے ہیں۔

النَّامُوْر: خون۔

النَّمِر والنِّمْر والنَّمْر: چیتا اور اس کی کنیت اَبُو الاَبْرَد اور اَبُو الاَسْوَدِ ہے اور ان کے علاوہ اور بھی کنیتیں ہیں۔ ج اَنْمُرٌ واَنْمَار ونُمُرٌ ونِمَارٌ ونِمَارَةٌ ونُمُوْرٌ ونُمُوْرَةٌ ونُمْرٌ" کہا جاتا ہے "لَبِسَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ جِلْدَ النَّمِرِ" فلاں فلاں سے بگڑ گیا اور خفا ہوا۔

النَّمِر: صاف پانی۔ خالص حسب۔ بہت مِنَ السَّمَاءِ: زود ہضم پانی شیریں ہو یا نہ ہو۔ ج اَنْمَار۔

النُّمْرَة: داغ کہا جاتا ہے "بِهِ نُمْرَةٌ مِنْ غَيْرِ لَوْنِهِ" ج نُمَرٌ۔

النَّمِرَة. النَّمِر: کا مؤنث۔ مادہ چیتا۔ بادل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو قریب قریب ہوں۔

النَّمِرَة: بھیڑیئے کو شکار کرنے کے لئے حلقہ دار لوہا جس میں گوشت لگا کر شکار کرتے ہیں۔ چتکبرا رنگ۔ دھاری دار چادر۔ اُون کی چادر جس میں سیاہ وسفید دھاریاں ہوں۔ ج نِمَارٌ۔

النَّمِيْر: صاف پانی۔ خالص حسب۔ کہا جاتا ہے مَاءٌ نَمِيْرٌ وحَسَبٌ نَمِيْرٌ: بہت...... مِنَ السَّمَاءِ: پانی جو گوارا ہو چاہے میٹھا ہو یا نہ ہو۔

الاَنْمَر: سیاہ وسفید داغ والا...... مِنَ الْخَيْلِ والنَّعَم: داغ دار اور ان بادلوں کو بھی کہتے ہیں جو مختلف رنگ کے ہوں۔ مؤنث نَمْرَاءُ ج نُمْرٌ اور کہا جاتا ہے "اَسَدٌ اَنْمَرُ" وہ شیر جس میں نیلا پن اور سیاہی ہو۔

طَيْرٌ مُنَمَّرٌ: کالے کالے نقطے والا پرند۔

النُّمْرُق والنُّمْرُقَة والنِّمْرِق والنِّمْرِقَة والنُّمْرِق والنُّمْرُقَة: چھوٹا تکیہ۔ زین کے نیچے ڈالنے کا گدیلا۔ النِّمْرِقَة: پھٹے پھٹے بادل۔

نَمَسَ (ض) نَمْسًا السِّرَّ: بھید چھپانا...... الرَّجُلَ: چپکے چپکے بات کرنا...... بَيْنَ الْقَوْمِ: فساد ڈالنا۔ بھڑکانا۔

نَمِسَ (س) نَمَسًا السَّمْنُ وكُلُّ طِيْبٍ ودُهْنٍ: گھی، خوشبو اور تیل کا خراب ہونا۔ بگڑنا۔ صفت نَمِسٌ۔

نُمِّسَ عَلَيْهِ الاَمْرُ: ملتبس کرنا۔ خلط ملط کرنا ...... الشَّعْرُ: بالوں کا تیل لگنے سے میلا کچیلا ہونا...... السَّمْنُ او الْجُبْنُ: گھی یا پنیر کا بدبودار ہونا۔ صفت مُنَمَّسٌ۔

نَامَسَ مُنَامَسَةً الصَّائِدُ: شکاری کا گھات میں بیٹھنا...... فُلَانًا: چپکے چپکے بات کرنا۔

اَنْمَسَ بَيْنَ الْقَوْمِ: فساد ڈالنا۔ بھڑکانا۔

تَنَمَّسَ الاَمْرُ: ملتبس ہونا۔ خلط ملط ہونا۔ ...... الصَّائِدُ: شکاری کا گھات میں بیٹھنے کی جگہ بنانا۔

اِنَّمَسَ اِنِّمَاسًا الرَّجُلُ: چھپنا...... فِي الشَّيْءِ: داخل ہونا۔

النَّامُوْس: رازدار۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَامُوْسُ الاَمِيْرِ" فلاں امیر کا رازدار ہے۔ وحی۔ حاذق۔ جھوٹا۔ چغل خور۔ شکاری کے گھات کی جگہ، راہب کی کوٹھری۔ جال۔ مکر و فریب۔ حیلہ نہانی۔ چیونٹی کی شکل کا ایک نیلا جانور۔ شیر کی جھاڑی ج نَوَامِيْسُ۔

النَّامُوْسُ الاَكْبَرُ: حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب (دخیل)

النَّامُوْسَة: شیر کی جھاڑی۔ مچھر۔

النَّامُوْسِيَّة: مچھر دانی (دخیل)

النِّمْس: چھوٹی چھوٹی ٹانگوں اور لمبی دم کا بلی کے برابر ایک جانور جو سانپ اور چوہے وغیرہ کا شکار کرتا ہے اور اس کی بہت قسمیں ہیں۔ ج نُمُوْس۔

النَّمَس: گھی و خوشبو کی خرابی۔ دودھ یا چکنائی کی بو۔

النَّمَسَة: بدبو۔

النَّمَّاس: چغل خور۔
الاَنْمَس: مَیالا۔ مؤنث نَمْسَاء. ج نُمْس.
المُنَامِس: چپکے چپکے بات کرنے والا۔ گھات کی جگہ میں داخل ہونے والا۔
نَمْسَة: ملک آسٹریا (دخیل)
نَمْسَاوِیّ: آسٹریا کا باشندہ (دخیل)
نَمَشَ (ن) نَمْشًا: چغل خوری کرنا۔ جھوٹ بولنا...... الکَلَامَ: جھوٹی بات بنانا ...... الجَرَادُ الاَرْضَ: کھا کے سب صاف کرنا۔ ...مِنَ الاَرْضِ: بے ہودہ لوگوں کی طرح کچھ اٹھانا۔
نَمَشَهُ (ض) نَمْشًا: منقش کرنا۔
نَمِشَ (س) نَمَشًا: داغ دار ہونا۔ دھاری دار ہونا۔ صفت اَنْمَشُ ونَمِش.
نَمَّشَ فِی اُذُنِهٖ: کان میں چپکے چپکے بات کہنا۔
اَنْمَشَ الرَّجُلُ: چغل خوری کرنا اور کہا جاتا ہے "اَنْمَشَ بَیْنَهُمْ" یعنی اس نے ان کے درمیان فساد ڈالا۔
النَّمْش: مص۔ چکنی چپڑی گفتگو۔
النَّمَش: مص۔ داغ۔ دھاری۔ نقش ونگار کے خطوط۔
النَّمِش: داغ دار۔ دھاری دار۔ سَیْفٌ نَمِشٌ: دھاری دار تلوار۔ وَجْهٌ نَمِشٌ: داغ دار چہرہ۔
الاَنْمَش: داغ دار۔ مؤنث نَمْشَاء. ج نُمْش. عَنْزٌ نَمْشَاء: داغ دار بکری۔
رَجُلٌ مُنْمِشٌ: فساد آمیز مرد۔
نَمَصَ (ن) نَمْصًا. الشَّعْرَ و النَّبْتَ: بال یا نباتات اکھیڑنا۔
نَمَّصَ تَنْمِیْصًا وتَنَمَّصَا الشَّعْرَ: بال اکھیڑنا۔
اَنْمَصَ النَّبْتُ: جانور کے چرنے کے بعد دوبارہ اُگنا۔
تَنَمَّصَتِ المَاشِیَةُ: مویشی کا ابتدائی روئیدگی کو چرنا...... المَرْاَةُ: اکھیڑنے کے لئے پیشانی کے بال کو پکڑنا۔
النِّمَاص: سوئی کا دھاگا۔
النُّمَاص: مہینہ۔ ج نُمُصٌ واَنْمِصَةٌ.
النَّمَص: روئیں کی طرح نرم وملائم بال۔ چھوٹے چھوٹے پر۔ ابتدائی نباتات۔ ایک قسم کی نرم گھاس جس سے سرپوش وغیرہ بناتے ہیں۔
النَّمِیْص: اکھیڑا ہوا...... مِنَ النَّبْتِ: وہ گھاس جس کو جانور چر سکیں۔ یا وہ گھاس جو چرنے کے بعد پھر نکل آئے۔
المِنْمَصُ والمِنْمَاص: موچنا۔
نَمَّطَ تَنْمِیْطًا بِفُلَانٍ الشَّیْئَ وعَلَی الشَّیْئِ: راہنمائی کرنا۔
اَنْمَطَ لَهُ العَطَاءَ: کم دینا۔
النَّمَط: ایک قسم کی چادر۔ ٹوکرے کے مانند ایک برتن۔ طریقہ۔ روش۔ نوع۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مِنْ نَمَطِ هٰذَا" یہ اس کی قسم سے ہے "وَمَا عِنْدَهٗ نَمَطٌ مِنَ العِلْمِ" اسے کسی قسم کا علم نہیں۔
النَّمَط: ایک قسم کا اونی کپڑا جو ہودج پر ڈالا جاتا ہے۔ ج اَنْمَاط ونِمَاط اور نسبت کے لئے اَنْمَاطِیٌّ ونَمَطِیٌّ. النَّمَط: لوگوں کی جماعت کہ ان کا معاملہ ایک ہو۔
الاَنْمَط: طریقہ۔
النَّمْغَة: پہاڑ کی چوٹی۔ مال کی کثرت۔ قوم کا بہترین حصہ۔ نومولود بچہ کے سر کا وہ حصہ جو حرکت کرتا رہتا ہے۔
النَّمَاغَة: سر کا بالائی حصہ۔ نومولود بچے کے سر کا وہ حصہ جو سخت ہونے سے پہلے حرکت کرتا رہتا ہے۔
نَمَقَ (ن) نَمْقًا عَیْنَ فُلَانٍ: آنکھ پر طمانچہ مارنا...... الکِتَابَ: لکھنا۔
نَمَّقَ الکِتَابَ: کتاب کو خوبصورت لکھنا...... الجِلْدَ: کھال کو منقش کرنا۔
اَنْمَقَتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما میں بے گٹھلی کے کھجور ہونا۔
النَّمْق: کتاب۔ نَمْقُ الطَّرِیْقِ: راستہ کا وسط۔
النَّمَقَة: بدبو۔
ثَوْبٌ نَمِیْقٌ ومُنَمَّقٌ: منقوش کپڑا۔ وَعْدٌ او قَوْلٌ مُنَمَّقٌ: بناوٹی وعدہ یا گفتگو۔
نَمَلَ (ن) نَمْلًا ونَمِلَ (س) نَمَلًا و اَنْمَلَ: چغل خوری کرنا۔ نَمَلَ ونَمِلَ فِی الشَّجَرِ: درخت پر چڑھنا۔
نَمِلَتْ (س) نَمَلًا یَدُهٗ: ہاتھ کا سن ہونا۔
تَنَمَّلَ القَوْمُ: حرکت کرنا اور بعض کا بعض میں داخل ہونا۔
النَّامِل: فا۔ چغل خور۔
النَّامِلَة. النَّامِل: کا مؤنث عام راستہ۔
النَّمْل والنَّمُل: چیونٹی۔ واحد نَمْلَةٌ ونُمْلَةٌ (مذکر ومؤنث) ج نِمَال. النَّمْلُ: پہلو کی پھنسیاں۔
النَّمِل: چغل خور۔ بہت چیونٹیوں والی جگہ۔ کہا جاتا ہے "مَكَانٌ نَمِلٌ و اَرْضٌ نَمِلَةٌ" اور کہا جاتا ہے "فَرَسٌ نَمِلٌ او نَمِلُ القَوَائِمِ" گھوڑا جو کلیلیں کرنے کی وجہ سے ایک جگہ قائم نہ رہے و "رَجُلٌ نَمِلٌ او نَمِلُ الاَصَابِعِ" ہر کام میں پھرتیلا مرد۔
النَّمْلَة: جھوٹ۔ جانور کے کھر کی پھٹن۔ پہلو کی پھنسیاں۔ ایک قسم کی پھنسی جس میں سوزش ہوتی ہے اور جو جگہ بدلتی رہتی ہے۔
النُّمْلَة: حوض کا بقیہ پانی۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ ذُوْ نُمْلَةٍ" بہت حرکت کرنے والا گھوڑا۔
النُّمْلَة: بتثلیث النُّوْن: چغل خوری۔
النَّمَلَان: کسی چیز پر اوپر سے جھانکنا۔
النَّمَّال: چغل خور۔
النَّمِیْلَة: چغل خوری۔
الاَنْمُلَة. تسع لغات بتثلیث الهمزه والمیم: سرانگشت اور بقول بعض انگلی کا اوپر کا پورا۔ ج اَنَامِل واَنْمُلَات (بتثلیث الحرفین)
النَّمْلِی والمُنَمَّلَة مِنَ النِّسَاءِ: ایک جگہ پر قرار نہ لینے والی عورت۔

المنمل و نُمْنُمل: چغل خور۔
المُنْمَل والمُنَمَّل: لکھا ہوا۔ گنجان لکھا ہوا۔
المَنْمُول: زبان۔ طَعَامٌ مَنْمُولٌ: کھانا جس میں چیونٹیاں پڑ گئی ہوں۔
تَأمَّلَ تَأمُّلَةً: بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چلنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَتَأمَّلُ فِي قَيْدِهِ"۔
نَمْنَمَةً: آراستہ کرنا۔ مزین کرنا۔ منقش کرنا۔ نَمْنَمَتِ الرِّيحُ الرَّمْلَ او الْمَاءَ: دھاری ڈالنا۔ لہر ڈالنا۔ نَمْنَمَ كِتَابَهٗ: گنجان ڈالنا۔
النَّمِيم والنَّمِيمَة: ریت پر کی دھاری۔ لہر۔
النُّمْنُمَةُ: نقش والی کتاب پر باریک تصویر کسی کا فن۔
النِّمْنِم والنُّمْنُم: جوانوں کے ناخن پر کی سپیدی۔ واحد نِمْنِمَة ونُمْنُمَة۔
المُنَمْنَم: مع۔ ثَوْبٌ نَمْنَمٌ: منقش کپڑا۔ نَبْتٌ مُنَمْنَمٌ: گنجان نباتات۔ كِتَابٌ مُنَمْنَمٌ: منقش کتاب۔ نَاقَةٌ مُنَمْنَمَةٌ: موٹی اونٹنی۔
نَمِهَ (س) نَمَهًا: حیرانی جیسی لاحق ہونا۔ صفت نامِهٌ ونَمِهٌ۔
نَمَا يَنْمُو نُمُوًّا: زیادہ ہونا۔ بڑھنا۔ بلند ہونا ...... الْخِضَابُ: سرخی یا سیاہی زائد ہونا ...... الْحَدِيثُ إِلَى فُلَانٍ: نسبت کرنا۔
النُّمُوُّ: بڑھاؤ، زیادتی۔
النُّمُوَّة: زیادتی۔
النَّمُوذَج والأُنْمُوذَج: نمونہ۔ ج نَمُوذَجَات وأُنْمُوذَجَات۔
نَمَى يَنْمِي نَمْيًا ونُمِيًّا ونَمَاءً نَمِيَّةً الْمَالُ وَغَيْرُهٗ: زیادہ ہونا۔ بہت ہونا ...... السِّعْرُ: بھاؤ گراں ہونا ...... الْحِبْرُ فِي الْكِتَابِ: روشنائی کا لکھنے کے بعد چمک اٹھنا ...... الْخِضَابُ فِي الْيَدِ او الشَّعْرِ: سیاہی زیادہ ہونا ...... الشَّيْءُ عَلَى الشَّيْءِ: کسی چیز سے بلند کرنا ...... النَّارُ: آگ کو خوب بھڑکانا ...... الرَّجُلُ: موٹا ہونا ...... الْمَاءُ: پانی کا چڑھنا ...... الْحَدِيثُ إِلَى فُلَانٍ: کسی کی جانب نسبت کرنا ...... الرَّجُلَ إِلَى أَبِيهِ: نسبت کرنا۔ نَمَتِ الْإِبِلُ: موٹا ہونا۔ گرمی میں گھاس کی تلاش میں دور تک جانا ...... الصَّيْدُ: شکار کا زخم لگ جانے کے بدنگاہ سے اوجھل ہونا اور مر جانا۔
نَمَّى تَنْمِيَةً الشَّيْءَ: بڑھانا ...... النَّارَ: آگ کو خوب بھڑکانا ...... الْحَدِيثَ إِلَى فُلَانٍ: نسبت کرنا۔ فساد انگیزی کے لحاظ سے پہنچانا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يُنَمِّي أَحَادِيثَ النَّاسِ" فلاں لوگوں کی باتوں کو فساد انگیزی کے لئے پہنچاتا ہے۔
أَنْمَى إِنْمَاءً الشَّيْءَ: زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔ أَنْمَى: بڑھنا ...... الْحَدِيثَ: چغل خوری کے لحاظ سے پھیلانا ...... الصَّيْدُ: شکار کا زخم لگ جانے کے بعد نگاہ سے اوجھل ہو کے مر جانا اور اس کے مقابل میں "أَصْمَى" ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ تیر لگنے کے بعد فوراً مر جائے اور اسی سے عرب کا قول ہے "كُلْ مَا أَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا أَنْمَيْتَ" ...... أَنْمَى الرَّاعِي الْإِبِلَ: چرواہے کا اونٹوں کو دور تک لے جانا۔ أَنْمَاهَا الْكَلَأُ: گھاس کا اونٹوں کو موٹا کرنا۔ أَنْمَى الْكَرْمُ: انگور کی بیل میں گچھے دار شاخ ہونا۔ أَنْمَيْتُ لِفُلَانٍ: کسی کی معمولی غلطی کو چھوڑ دینا تاکہ بڑی غلطی میں مبتلا ہو جائے اور پھر اس کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے۔
تَنَمَّى تَنَمِّيًا الشَّيْءُ: ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اور بلند ہونا۔
اِنْتَمَى اِنْتِمَاءً فُلَانٌ إِلَى أَبِيهِ: منسوب ہونا ...... الْبَازِي: ایک جگہ سے دوسری جگہ بلند ہونا۔ وَانْتَمَى فُلَانٌ فَوْقَ الْوِسَادَةِ: بلند ہونا۔
النَّامِي: فا۔ نجات پانے والا۔
النَّامِيَة۔ النَّامِي: کا مؤنث۔ بڑھنے کی طاقت، مخلوق ...... مِنَ الْإِبِلِ: موٹے اونٹ۔ نَامِيَةُ الْكَرْمِ: گچھے دار شاخ۔ ج النَّوَامِي۔

النَّمَاة: چھوٹی جوں۔ ج نَمًى۔
نَهَأَ يَنْهَأُ نَهْأً الْإِنَاءَ: بھرنا اور کہا جاتا ہے شَرِبَ فُلَانٌ حَتَّى نَهَأَ: فلاں نے پیا یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔
نَهِئَ يَنْهَأُ ونَهُؤَ يَنْهُؤُ نَهْأً ونَهَاءً ونَهَاءَةً ونُهُوءًا ونَهَاوَةً اللَّحْمُ: گوشت کا کچا رہنا۔ صفت نَهِيءٌ۔
أَنْهَأَ إِنْهَاءً اللَّحْمَ: گوشت کچا رکھنا ...... الْأَمْرَ: مضبوط نہ کرنا۔
النَّاهِئُ: شکم سیر۔ سیراب۔
النُّهُوءَة: کچاپن۔
نَهَبَ (ف ن) ونَهِبَ (س) نَهْبًا الْغَنِيمَةَ: مال غنیمت لوٹنا ...... الْقَوْمُ فُلَانًا: سخت سست کہنا۔ نَهَبَهُ الْكَلْبُ: کتے کا ایڑی پر کاٹ لینا۔
نَاهَبَهُ مُنَاهَبَةً: دوڑنے میں مقابلہ کرنا۔
نَاهَبَ الْقَوْمُ فُلَانًا: سخت سست کہنا ...... الْغَنِيمَةَ: مال غنیمت لوٹنا۔
أَنْهَبَ الرَّجُلَ مَالَهٗ: لوٹنے کا موقع دینا۔
أَنْهَبَهُ الْمَالَ: لٹا دینا۔
تَنَاهَبَتِ الْإِبِلُ الْأَرْضَ: ٹانگوں کے نیچے کرنا۔ تَنَاهَبَ الْفَرَسَانِ: باہم لوٹنا اور دوڑنے میں مسابقت کرنا۔
اِنْتَهَبَ الْفَرَسُ الشَّوْطَ: غالب ہونا۔ کہا جاتا ہے "جَوَادٌ يَنْتَهِبُ الْغَايَةَ" گھوڑا جو غایت تک مسابق ہوتا ہے "وَانْتَهَبَ النَّهْبَ" مال غنیمت کو لینا۔
النَّهْب: مص۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا زَمَانُ النَّهْبِ" یہ لوٹ کا وقت ہے۔ غنیمت۔ ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔ ج نِهَابٌ۔ النَّهْبُ: ایک قسم کی دوڑ۔
النُّهْبَة والنُّهْبَى والنُّهَيْبَى: لوٹ، لوٹی ہوئی چیز۔
النَّهَّاب: بہت لوٹنے والا۔
الْمِنْهَب: دوڑ میں فوقیت لے جانے والا گھوڑا۔
الْمُنْتَهَب: مصدر میمی بمعنی انتہاب۔ لوٹ کی

جگہ۔
المَنْهُوْب: مفع۔ فوری مطلوب۔
النَهابِر والنَهابِيْر: ہلاکتیں۔ زمین یا ریت کی بلند جگہیں اور بقول بعض ٹیلوں کے درمیان گڑھے۔ واحد نُهْبُرَةٌ ونُهْبُوْرٌ ونُهْبُوْرَةٌ. النَهابِر: جہنم اور کہا جاتا ہے "غشِيَ بِهِ النَهابِيْر" اس نے اس کو سخت کام پر برانگیختہ کیا۔
النَهْبَرَة: لمبی لاغر عورت یا قریب بہ ہلاکت۔
النُهْبُوْغ: ایک قسم کا پرندہ۔ ایک قسم کی لمبی تیز رفتار کشتی جس کو دونیج بھی کہتے ہیں۔ جو معرب ہے دونی کا۔
نَهْبَلَ الرَّجُلُ: عمر رسیدہ ہونا۔ لنگڑا ہونا اور لنگڑے بجو کی طرح چلنا۔
النَهْبَل: عمر رسیدہ۔ کہا جاتا ہے "شَيْخٌ نَهْبَلٌ وعَجُوْزٌ نَهْبَلَةٌ" عمر رسیدہ بڈھا۔ عمر رسیدہ بڑھیا۔
النَهْبَلة: گرانباری کی چال۔ موٹی اونٹنی۔
نَهَتَ (ض) نَهاتًا ونَهِيْتًا الأَسَدُ او الحِمارُ اوِ الرَّجُلُ: شیر کا گونجنا۔ گدھے کا رینکنا۔ مرد کا آواز کرنا۔ نالہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "رَأَيْتُهُ يَنْهِتُ كَمَا يَنْهِتُ القِرْدُ" میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس طرح آواز نکال رہا تھا جیسے بندر نکالتا ہے۔
النّاهت: فا۔ حلق۔
النَهّات: رینکنے والا (...... والمِنْهَت) شیر۔
نَهْتَرَ فُلانٌ عَلَيْنا: جھوٹ باندھنا۔
نَهَجَ (ض) ونَهِجَ (س) نَهْجًا الرَّجُلُ: ہانپنا۔ دمہ والا ہونا۔
نَهَجَ (ف ن) نَهْجًا الثَّوْبُ: کپڑے کو بوسیدہ ہونا۔ صفت نَهِج.
نَهَجَ (ف) نَهْجًا الثَّوْبَ: کپڑے کو پرانا کرنا۔ بوسیدہ کرنا...... الأَمْرَ: واضح کرنا۔ ظاہر کرنا...... الطَّرِيْقَ: راستہ میں چلنا۔
نَهَجَ (ف) نَهْجًا ونُهُوْجًا الطَّرِيْقُ او الأَمْرُ: راستہ کا یا معاملہ کا واضح ہونا۔

أَنْهَجَ الطَّرِيْقُ او الأَمْرُ: راستہ یا معاملہ کا واضح ہونا ظاہر ہونا...... الطَّرِيْقَ او الأَمْرَ: راستہ یا معاملہ کو واضح کرنا۔ ظاہر کرنا...... الدّابَّةَ: چوپایہ پر سوار ہو کر سانس چڑھانا...... فُلانًا: سانس چڑھانا...... الثَّوْبَ: کپڑے کو پرانا کرنا بوسیدہ کرنا...... الثَّوْبُ: کپڑا پرانا ہونا یا کہنگی شروع ہونا۔
اِنْتَهَجَ الرَّجُلُ: چلنا اور بقول بعض واضح راستہ تلاش کرنا...... الطَّرِيْقَ: راستہ کو ظاہر کرنا۔
اِسْتَنْهَجَ الطَّرِيْقُ: راستہ کا واضح ہونا۔
فُلانٌ سَبِيْلَ فُلانٍ: پیروی کرنا۔
طَرِيْقٌ ناهِجَةٌ: واضح راستہ۔
النَهْج: مص۔ واضح راستہ۔ کہا جاتا ہے "طَرِيْقٌ نَهْجٌ وطُرُقٌ نَهْجَةٌ ونَهْجاتٌ ونُهُجٌ ونُهُوْجٌ".
نَهْجُ البَلاغة: بلاغت کے واضح طریقے۔ ایک کتاب کا نام جس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خطبات، اقوال، مکاتیب، نصائح جمع کئے گئے ہیں۔
النَهَج والنَهِيْج: ہانپنا۔
المَنْهَج والمِنْهَج والمِنْهاج: کشادہ راستہ ج مَناهِج.
المُنْهَج: جلدی بوسیدہ ہونے والا کپڑا۔
نَهَدَ (ف ن) نُهُوْدًا الثَّدْيُ: پستان کا ابھرنا
نَهَدَتِ المَرْأَةُ: ابھرے ہوئے پستان والی ہونا۔ صفت ناهِدٌ وناهِدَةٌ...... القِرْبَةُ: مشک کا بھرنے کے قریب ہونا...... نَهْدًا ونَهَدًا) لِلعَدُوِّ والَى العَدُوِّ: دشمن پر جلدی حملہ کرنا...... الهَدِيَّةَ: ہدیہ کو بڑا سمجھنا یا بڑا کرنا۔
نَهَدَ (ف) نَهْدًا: اٹھنا...... اِلَيْهِ: کھڑا ہونا۔ جیسے دَخَلَ المَسْجِدَ فَنَهَدَ النّاسُ لِيَسْأَلُوْنَهُ" یعنی وہ مسجد میں داخل ہوا تو لوگ کھڑے ہو کر اس سے پوچھنے لگے۔
نَهُدَ (ک) نُهُوْدَةً الفَرَسُ: گھوڑے کا عمدہ اور مضبوط ہونا۔

نَهَّدَتِ المَرْأَةُ: ابھرے ہوئے پستان والی ہونا۔ صفت مُنَهِّدٌ.
ناهَدَهُ مُناهَدَةً: لڑائی میں کسی کا مقابلہ کرنا۔
أَنْهَدَ العَطِيَّةَ: عطیہ کو بڑھانا...... الحَوْضَ او الاناءَ: حوض یا برتن کو بھرنا یہاں تک کہ چھلکنے لگے۔ أَنْهَدَتِ المَرْأَةُ: ابھرے ہوئے پستان والی ہونا...... فُلانًا: اٹھانا۔
تَنَهَّدَ الرَّجُلُ: ٹھنڈی سانس لینا۔
تَناهَدَ القَوْمُ: برابر برابر نفقہ نکالنا تاکہ اس سے مشترک طور پر غلہ خریدیں اور جو نفقہ نکالا جائے اس کو النِهْد کہتے ہیں۔ تَناهَدَ القَوْمُ الشَّيْءَ: آپس میں لین دین کرنا۔ تَناهَدُوا فِي الحَرْبِ: لڑائی میں ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔
اِسْتَنْهَدَهُ: لڑائی میں اٹھنے کے لئے بلانا۔
النّاهد: فا۔ ج نُهَداء ونُهّادٌ: ابھرے ہوئے پستان والی عورت۔ ج نَواهد.
النّاهد: شیر۔ غُلامٌ ناهِدٌ: قریب البلوغ لڑکا۔
النُهاد: مقدار۔ اندازہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا نُهادُ مِائَةٍ" یہ مقدار سو کے ہے۔
النَهْد: مص۔ بلند چیز۔ شیر۔ کریم۔ عمدہ مضبوط گھوڑا۔ مشک۔ پستان۔ ج نُهُود.
النِهْد: نفقہ جو شرکاء سفر برابر نکالیں۔ کہا جاتا ہے "طَرَحَ نِهْدَهُ مَعَ القَوْمِ" یعنی اس نے ان کی مدد کی۔
النَهْداء: ریت کا بلند ٹیلہ۔
حَوْضٌ او اِناءٌ نَهْدانُ: بھرا ہوا حوض یا برتن جو ابھی چھلکتا نہ ہو۔
النَهِيْد: گاڑھا مسکہ۔
النَهِيْدَة: گاڑھا مسکہ۔ ایک قسم کا کھانا جو اندرائن کے بیج کے مغز کو آٹے سے ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔
المَنْهُوْدُ اِلَيْهِ: جس کا قصد کیا جائے جس کی طرف اٹھا جائے۔
المُناهَدَة: مص۔ جھگڑا کرنا۔
نَهَرَ (ف) نَهْرًا الدَّمُ: خون کا زور سے بہنا

......الـمَـاءَ: پانی کا بہنا اور نہر بنالینا......
الـنَّـهَـرَ: نہر کھودنا ۔ نہر جاری کرنا......
السَّائِلَ: سائل کو ڈانٹنا...... ونَهِرَ (س) نَهَرًا الحَافِرُ: کھودنے والے کا پانی تک پہنچنا کہا جاتا ہے "حَـفَـرْتُ الْبِئْرَ حَتّٰی نَهِرْتُ" میں نے کنواں کھودا یہاں تک کہ پانی تک پہنچ گیا۔
اَنْهَرَ النَّهْرَ: نہر کو وسیع کرنا ۔ چوڑا کرنا (اور یہ نیزہ کے زخم کے لئے بھی آتا ہے) ......
الدَّمَ: نکالنا ۔ بہانا ۔ الدَّمُ: خون کا بہنا......
العِرْقُ: رگ سے خون کا نہ رکنا...... فُلانٌ: بھلائی کو نہ پہنچنا...... فِي العَدْوِ: تاخیر کرنا ۔ سستی کرنا...... الرَّجُلُ: دن کرنا...... البَطْنُ: پیٹ چلنا...... الحَافِرُ: کھودنے والے کا پانی تک پہنچنا۔
اِنْتَهَرَ السَّائِلَ: سائل کو ڈانٹنا...... العِرْقُ: رگ سے خون نہ رکنا...... بَطْنُهُ: پیٹ چلنا۔
اِسْتَنْهَرَ النَّهْرُ: نہر کا اپنے بہنے کے لئے مضبوط جگہ بنانا...... الشَّيْءُ: وسیع وکشادہ ہونا اور ہر وہ چیز جو بہت ہو اور بہہ پڑے اس کے لئے اِسْتَنْهَرَ کا استعمال کرتے ہیں۔
النَّاهِر: ق ۔ سفید انگور۔
النَّهَار: دن ۔ نہار شرعی صبح سے لے کر مغرب تک ۔ ج اَنْهُر و نُهُر.
النَّهَارُ: بھٹ تیتر ۔ نر سرخاب ۔ نرالو۔
النَّهَارِيّ: کھانا جو دن کے ابتدائی حصہ میں کھایا جائے ۔ ناشتہ۔
النَّهْر: ندی ۔ دریا ۔ ج اَنْهُر و اَنْهَار و نُهُر و نُهُور.
النَّهَر: گنجائش ۔ وسعت ۔ نہر میں ایک لغت ہے۔
النَّهِر: سفید انگور ۔ کہا جاتا ہے "نَهْرٌ نَهِرٌ" کشادہ نہر ۔ "نَهَارٌ نَهِرٌ" روشن دن "مَاءٌ نَهِرٌ" بہت پانی۔
النَّهِير: بہت۔
النَّهِيرَة: بہت دودھ والی اونٹنی۔
الاَنْهَر: اسم تفضیل ۔ نَهارٌ اَنْهَر: بہت روشن دن۔
الاَنْهَران مِنْ مَنَازِلِ الْقَمَرِ: چاند کے منازل میں عَوّاء اور سِمَاک نامی دو ستارے۔
النَّاهُور: بادل۔
المَنْهَر: پانی بہنے کی جگہ جس کو خود پانی نے بنا لیا ہو ۔ قلعہ سے پانی باہر نکلنے کی نالی۔
المَنْهَرَة: لوگوں کے گھروں کے درمیان کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ ۔ کہا جاتا ہے "اَمَامَ دَارِهِمْ مَنْهَرَةٌ" ان کے گھروں کے سامنے کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ ہے۔
نَهَزَهُ (ف) نَهْزًا: دفع کرنا اور مارنا ۔ نَهَزَ رَاسَهُ: سر ہلانا...... الشَّيْءُ: قریب ہونا...... فُلانًا: کچھ لینے کے لئے اٹھنا...... الفَصِيلُ ضَرْعَ اُمِّهِ: اونٹ کے بچے کا ماں کے تھن پر ٹکر مارنا...... الدَّابَّةُ: چوپایہ کا سینہ نکال کر چلنا...... الدَّابَّةُ بِرَاسِهَا: چوپایہ کا اپنے آپ سے دفع کرنا اور جب دودھ چھڑانے کے قریب ہو تو کہا جاتا ہے "نَهَزَ لِلْفِطَام" صفت مذکر نَاهِزٌ اور صفت مؤنث نَاهِزَةٌ.
نَهَزَ بِالدَّلْوِ فِي الْبِئْرِ: ڈول کو کنوئیں میں بھر جانے کے لئے ہلانا...... الدَّلْوَ مِنَ الْبِئْرِ: ڈول کو کنوئیں سے نکالنا...... نَهَزَ الرَّجُلُ: قے کرنے کے لئے گردن اٹھانا اور سینہ نکالنا...... قَيْحًا: پیپ پھینکنا اور کہا جاتا ہے "نَهَزَتْنِيْ اِلَيْكَ حَاجَةٌ" مجھے ضرورت تمہارے پاس لے آئی۔
نَاهَزَهُ مُنَاهَزَةً: قریب ہونا ۔ کہا جاتا ہے "نَاهَزَ الْخَمْسِيْنَ" اس کی عمر پچاس کے قریب ہے "وَنَاهَزَ لِلْفِطَام" وہ دودھ چھڑانے کے قریب پہنچا...... الصَّيْدَ: سبقت کرنا...... الفُرْصَةَ: غنیمت جاننا ۔ نَاهَزْتُهُمُ الفُرَصَ: فرصت پانا۔
اَنْهَزَهُ: دفع کرنا ۔ اٹھانا۔
تَنَاهَزُوا: سبقت کرنا ۔ کہا جاتا ہے "تَنَاهَزُوا الفُرَصَ" انہوں نے فرصت کو غنیمت جاننے کی وجہ سے سبقت کی۔
اِنْتَهَزَ الْفُرْصَةَ: غنیمت جاننا اور سبقت کرتے ہوئے اٹھنا...... الشَّيْءَ: قبول کرنا اور لینے کی جلدی کرنا...... فِي الضَّحِكِ: بہت زور سے ہنسنا۔
النَّاهِز: فا ۔ نَاهِزُ القَوْمِ: قوم کا سردار ۔ قوم کا چودھری۔
النُّهَاز والنِّهَاز: قدر ۔ اندازہ ۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا نُهَازُ ذَاكَ" یہ اس کے مقدار ہے۔
النَّهْز: مص ۔ ہاتھ میں لینا ۔ لینے کے لئے اٹھنا اور کہا جاتا ہے "نَهْزُهُ كَذَا" یعنی اس کی مقدار اتنی ہے۔
النَّهز: شیر۔
النَّهَّاز: اسم مبالغہ ۔ چلنے میں سینہ نکالنے والا گدھا۔
النُّهْزَة: فرصت ۔ ج نُهَز کہا جاتا ہے "هُوَ نُهْزَةُ الْمُخْتَلِس" وہ ہر ایک کا شکار ہے۔
المُنْهَزِ مِنَ البِئْرِ: کنوئیں کا منہ۔
المُنَاهَزَة: مص ۔ مسابقت۔
نَهَسَ (ف) ونَهِسَ (س) نَهْسًا اللَّحْمَ: گوشت کو اگلے دانتوں سے نوچنا ۔ نَهَسَتِ الْحَيَّةُ فُلانًا: سانپ کا ڈسنا ۔ نَهَسَ الكَلْبُ فُلانًا: کتے کا کسی کو نوچ لینا۔
اِنْتَهَسَ اللَّحْمَ: گوشت کو اگلے دانتوں سے نوچنا...... فُلانًا: غیبت کرنا۔
النُّهَسُ والنَّهَس: لٹورے کے مانند ایک پرندہ جو ہمیشہ اپنی دُم ہلاتا رہتا ہے اور چڑیوں کا شکار کرتا ہے ۔ ج نِهْسَان.
النَّهَّاس والنَّهُوس والمَنْهَس والمِنْهَس: بہت دانت سے کاٹنے والا ۔ شیر ۔ بھیڑیا۔
المَنْهَس: کاٹنے کی جگہ ۔ کہا جاتا ہے "اَرْضٌ كَثِيْرَةُ الْمَنَاهِسِ" بہت چراگاہ والی زمین۔
النَّهِيس: کم گوشت والا ۔ دبلا ۔ المَنْهُوس: مفع ۔ کم گوشت والا ۔ رَجُلٌ مَنْهُوسُ القَدَمَيْنِ: دبلے پتلے قدم کا مرد۔
نَهْسَرَ نَهْسَرَةً. اللَّحْمَ: گوشت کاٹنا......
الطَّعَامَ: کھانا۔

النَّهْسَر: بھیڑیا۔ یا بجو سے بھیڑیئے کا بچہ۔ ہلکا پھلکا۔ تیز رفتار۔ گوشت کا بہت حریص۔

نَهَشَهُ (ف ض) نَهْشًا: اگلے دانتوں سے نوچنا۔ دانت سے کاٹ کر نشان ڈالنا...... الحَيَّةُ: سانپ کا ڈسنا۔ نَهَشَهُ الدَّهْرُ: مشقت میں ڈالنا۔

نَهِشَتْ وانْتَهَشَتْ اَعْضَوْنَا: لاغر ہونا۔

النَّهَاوِش: مظالم۔ عرب والوں کے قول نَهَشَهُ سے جبکہ مشقت میں ڈال دیں۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نَهِشُ الْيَدَيْنِ او القَوَائِم" وہ ہاتھ پاؤں کا پھرتیلا ہے۔

المَنْهُوش: مفع۔ مشقت میں پڑا ہوا۔ دبلا۔

نَهْشَلَ الرَّجُلُ: بڑی عمر کا ہونا...... فُلَانًا: دانت سے کاٹنا...... الشَّئَ: سخت بھوکے کی مانند کھانا۔

النَّهْشَل: بھیڑیا۔ شکرا۔ بہت بڈھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے کانپنے والا۔ مؤنث نَهْشَلَةٌ۔

نَهَضَ (ف) نَهْضًا ونُهُوضًا: کھڑا ہونا...... عَنْ مَكَانِهِ: اٹھنا...... اِلَى عَدُوِّهِ: جلدی سے حملہ کرنا...... النَّبْتُ: نباتات کا سیدھا کھڑا ہونا...... لِلْاَمْرِ: مستعد ہونا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا اڑنے کے لئے بازو پھیلانا (...... نَهْضًا) فُلَانًا: ظلم کرنا...... الشَّيْبُ فِي الشَّبَاب: جلدی بڑھاپا شروع ہوجانا۔

نَاهَضَ قِرْنَهُ مُنَاهَضَةً: مقابلہ کرنا۔

اَنْهَضَهُ: اٹھانا۔ کھڑا کرنے کے لئے بلانا۔

اَنْهَضَتِ الرِّيحُ السَّحَابَ: ہوا کا بادلوں کو چلانا اور اٹھانا...... القِرْبَةَ: مشک کو چھلکنے تک بھرنا۔ اِنْهَضَهُ بِالشَّئِ: ٹیک لگا کے اٹھنا۔

تَنَاهَضُوا فِي الحَرْبِ: جنگ میں ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِنْتَهَضَ: کھڑا ہونا...... فُلَانًا لِلْاَمْرِ: مستعد کرنا۔ کھڑا کرنا...... القَوْمُ: مقاتلہ کے لئے کھڑا ہونا۔

اِسْتَنْهَضَهُ لِكَذَا: کسی کام کے لئے اٹھنے کو کہنا۔

النَّاهِض: فا۔ اڑنے کے لائق پرندہ کا بچہ۔ گھوڑے کے بازو کے اوپر کا گوشت۔ کہا جاتا ہے "عَامِلٌ نَاهِضٌ" کر گزرنے والا۔ "وَمَكَانٌ نَاهِضٌ" بلند جگہ۔

نَاهِضَةُ الرَّجُلِ: مرد کے باپ کی اولاد اور اس کے خدام وغیرہ۔ ج نَوَاهِض۔

النَّوَاهِض: بڑے ڈیل ڈول اور سخت بدن والے اونٹ۔

النِّهَاض مِنَ الطُّرُقِ: راستہ کی بلندیاں اور گھاٹیاں۔ النِّهَاض: جلدی۔

النَّهْض: مص...... مِنَ البَعِيرِ: اونٹ کے مونڈھے اور کندھے کے درمیان کا حصہ۔ ج اَنْهُض. النُّهَض: ظلم وزبردستی۔ سخت زمین۔

النُّهْضَة. نَهْض: کا اسم مرۃ۔ طاقت و قوت۔ زمین کی چڑھائی کہ جس میں انسان یا چوپایہ پست زمین سے چڑھتے ہوئے تھک جائے۔ ج نِهَاض کہا جاتا ہے "كَانَ مِنْهُ نَهْضَةٌ اِلَى كَذَا" اس کی حرکت فلاں جانب ہے "وَهُوَ كَثِيرُ النَّهَضَاتِ" وہ بہت حرکت والا ہے۔

النَّهَّاض: بہت اٹھنے والا۔ گا۔ مَكَانٌ نَهَّاضٌ: بلند جگہ۔

النَّهْضَل: عمر رسیدہ آدمی یا گدھ یا باز۔

نَهَطَهُ (ف) نَهْطًا بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔

نَهَعَ (ف) نُهُوعًا: قے کرنا اور کچھ نہ نکلنا۔

نَهِفَ (ف ن ض) نَهْفًا الرَّجُلُ: متحیر ہونا۔

نَهَقَ (ف) ونَهِقَ (س) نَهْقًا ونَهِيقًا ونُهَاقًا وتَنْهَاقًا الحِمَارُ: گدھے کا رینکنا۔ صفت نَاهِقٌ۔

تَنَاهَقَتِ الحُمُرُ: گدھوں کا رینکنا۔

النَّاهِقَان: کھر دار جانور کے جبڑے کی دو ابھری ہوئی ہڈیاں اور ان کو النَّوَاهِق بھی کہتے ہیں۔

نَاهِقُ الحِمَارِ ونَوَاهِقُهُ: گدھے کے گلے سے آواز نکلنے کی جگہ اور بقول بعض نَوَاهِق ان کو کہتے ہیں جو جانور کی ناک کے آخری حصہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ واحد نَاهِقَة۔

النَّهَق: مص۔ پرندہ کی ایک قسم (...... والنَّهَق) ایک قسم کی نباتات۔ واحد نَهَقَة وغَعَقَة.

نَهَكَهُ (ف) نَهْكًا ونَهَاكَةً: غالب ہونا۔

نَهَكَ الثَّوْبَ: پہن کر بوسیدہ کرنا...... مِنَ الطَّعَامِ وفِيهِ: کھانے میں مبالغہ کرنا...... عِرْضَ فُلَانٍ: آبروریزی میں مبالغہ کرنا...... الضَّرْعَ: تھن سے دودھ نکال لینا......

نَهَكَتِ الاِبِلُ مَاءَ الحَوْضِ: سارا پانی جانا...... الحُمّٰى فُلَانًا: لاغر کر دینا۔ مشقت میں مبتلا کر دینا...... الشَّرَابُ فُلَانًا: دبلا کرنا۔

نَهِكَهُ (س) نَهْكًا ونَهْكَةً: سخت سزا دینا (...... نَهْكًا ونَهَكًا ونَهْكَةً ونَهَاكَةً) الحُمّٰى فُلَانًا: لاغر و دبلا کرنا (...... نَهْكًا) فُلَانٌ الشَّرَابَ: ختم کرنا۔

نُهِكَ نَهْكًا: لاغر و دبلا ہونا۔ صفت مَنْهُوكٌ.

نَهُكَ (ک) نَهَاكَةً: دلیر ہونا۔

اَنْهَكَهُ: سخت سزا دینا۔

اِنْتَهَكَتْهُ الحُمّٰى: لاغر و دبلا کرنا۔ اِنْتَهَكَ فُلَانٌ الحُرْمَةَ: اپنے چال چلن کو خراب کرنا...... الشَّئَ: بے عزتی کرنا...... فُلَانًا: بے آبروئی کرنا۔

النَّاهِك: فا۔ تمام چیزوں میں مبالغہ کرنے والا۔

النَّهْك: مص۔ بحر رجز کے دو ثلث کو حذف کرنا۔ جزء اخیر کو یا باقی کو مَنْهُوك کہتے ہیں۔

النَّهْكَة. نَهْك: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "بَدَتْ فِيهِ نَهْكَةُ المَرَضِ" اس میں مرض کا اثر و دبلا پن ظاہر ہوا۔

النَّهُوك: دلیر۔

النَّهِيك: تمام چیزوں پر مبالغہ کرنے والا۔ دلیر۔ مضبوط اونٹ۔ تلوار قاطع۔ کہا جاتا

ہے "سَيْفٌ نَهِيكٌ" اچھے اخلاق والا (...... والنُّهَيْك) پسو کے مانند ایک کیڑا جس کو حرقوص بھی کہتے ہیں۔

المَنْهَكَة : باعث پردہ دری۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مَنْهَكَةُ الاَعْرَاضِ" یہ آبرو ریزی کا سبب ہے۔

نَهِلَتْ (ی) نَهَلاً وَمَنْهَلاً الإِبِلُ : پہلی بار پینا۔ پیاسا ہونا۔

اَنْهَلَ الإِبِلَ : پہلی بار پلانا ...... القَوْمُ : پہلی بار پئے ہوئے اونٹوں والا ہونا ...... اَنْهَلُوا زَرْعَهُمْ : پہلی مرتبہ سیراب کرنا۔ اَنْهَلَ فُلاناً : غضبناک کرنا۔

النَّاهِل : فا۔ سیراب۔ پیاسا۔ ج نَهَلٌ ونِهَلٌ ونُهُولٌ ونَهَلَةٌ ونَهْلَى ونِهَالٌ.

النَّاهِلَة مؤنث النَّاهِل : چشمہ کی طرف آنے جانے والی ج نِهَال ونَوَاهِل. النَّوَاهِل : بھوکے اونٹ۔

النَّهَل : مص۔ جمع نَاهِل : پہلی مرتبہ پینا۔ وہ خوراک جو کھائی جائے۔

النَّهْلاَن : پینے والا۔ سیراب۔ پیاسا۔ ج نَهْلَى إِبِلٌ نَهْلَى : بھوکے اونٹ۔

المِنْهَال : بہت غصہ دلانے والا۔ ریت کا بلند ٹیلہ جس سے ریت گرتی رہے۔ قبر۔ بہت فیاض۔

المَنْهَل : گھاٹ۔ پینا۔ راستہ پر پانی پینے کی جگہ۔ ج مَنَاهِل.

نَهَمَ (ف ض) نَهْماً ونَهْمَةً ونَهِيْماً الإِبِلَ : اونٹ کو تیز دوڑنے کے لئے ڈانٹنا۔

نَهَمَ (ض) نَهْماً : بہت کھانا۔

نَهَمَ (ض) نَهْمَا ونَهِيْمَا الفِيلُ : ہاتھی کا چنگھاڑنا۔

نَهِمَ (س) ونُهِمَ نَهَمًا ونَهَامَةً فِي الأَكْلِ : حریص ہونا ...... فُلاَنٌ فِي الشَّيْءِ : مشتاق ہونا۔

نَاهَمَهُ مُنَاهَمَةً : باہم ٹھنڈی سانس بھرنا۔

اِنْتَهَمَ : جھڑکی کھانا۔

النَّاهِم : فا۔ چلانے والا۔

النِّهَام : بتثلیث النون۔ لوہار۔ بڑھئی۔

النُّهَام : اُلو۔ راہب۔ ج نُهُم.

النِّهَامِيُّ : بتثلیث النون: لوہار۔ بڑھئی۔

النِّهَامِي والنُّهَامِيُّ : راہب۔ آسان راستہ۔

النَّهِم : حریص۔

النَّهْمَة : مص۔ نَهَمَ : کا اسم مرۃ۔ حاجت۔ کسی چیز کی خواہش۔ کہا جاتا ہے "لَهُ فِي هٰذَا الاَمْرِ نَهْمَةٌ" اس کو اس کی خواہش ہے وَقَضَى مِنْهُ نَهْمَتَهُ اس نے اپنی خواہش پوری کی۔

النَّهَّام : اسم مبالغہ۔ شیر۔ واضح راستہ کا درمیان۔ النَّهَّامَة. النَّهَّام : کا مؤنث۔ شیر۔

النَّهِيم : حریص۔ شیر کی دھاڑ۔ ہاتھی کی چنگھاڑ۔

المِنْهَام مِنَ الإِبِلِ : ڈانٹ پر مطیع ہونے والی اونٹنی۔ ج مَنَاهِيم.

المَنْهُوم : مفع۔ حریص۔ مشتاق وفریفتہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مَنْهُومٌ بِالمَالِ" وہ مال کا حریص ہے سیر نہیں ہوتا۔

نَهْنَهَهُ نَهْنَهَةً عَنِ الشَّيْءِ : روکنا۔ ڈانٹنا۔

تَنَهْنَهَ : رکنا۔

النَّهْنَهُ : باریک بناوٹ کا کپڑا۔

نَهَاهُ يَنْهُوهُ نَهْوًا : ایک لغت ہے نَهَاهُ يَنْهَاهُ نَهْيًا یائی میں۔

نَهَاهُ يَنْهَاهُ نَهْيًا عَنْ كَذَا : ڈانٹنا۔ منع کرنا۔ صفت مذکر نَاهٍ صفت مؤنث نَاهِيَةٌ اور جس سے منع کریں اس کو مَنْهِيٌّ عَنْهُ کہتے ہیں اور اسم النُّهْيَة نَهَى اللّٰهُ عَنْ كَذَا : حرام کرنا اور کہا جاتا ہے "هُوَ رَجُلٌ نَهَاكَ مِنْ رَجُلٍ" یہ ایسا شخص ہے جس نے تم کو دوسرے شخص کے طلب کرنے سے منع کر دیا ہے اور تم کہتے ہو "هِيَ اِمْرَأَةٌ نَهَتْكَ مِنْ اِمْرَأَةٍ. وهُمَا رَجُلاَنِ نَهَيَاكَ مِنْ رَجُلَيْنِ وَهُمْ رِجَالٌ نَهَوْكَ مِنْ رِجَالٍ".

نَهِيَ ونُهِيَ اِلَيْهِ الخَبَرُ : پہنچنا۔

نُهِيَ يَنْهَى نَهْيًا عَنِ الحَاجَةِ : چھوڑ دینا۔ (کامیاب ہو یا ناکامیاب)

نَهُوَ يَنْهُوُ نَهَاوَةً : کامل العقل ہونا۔

نَهَّاهُ تَنْهِيَةً : منع کرنا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے) نَهَّى الشَّيْءَ : انتہا کو پہنچنا ...... اِلَيْهِ الخَبَرَ : پہنچانا۔

اَنْهَى اِنْهَاءً الشَّيْءَ : پہنچانا ...... الاَمْرَ اِلَى الحَاكِمِ : اطلاع دینا۔ کہا جاتا ہے "طَلَبَ حَاجَةً حَتَّى اَنْهَى عَنْهَا" اس نے حاجت طلب کی اور بغیر کامیابی وعدم کامیابی ترک کر دی۔ اَنْهَى الرَّجُلُ مِنَ اللَّحْمِ : اکتفا کرنا اور آسودہ ہونا۔

تَنَاهَى تَنَاهِيًا عَنِ الشَّيْءِ : رکنا ...... القَوْمُ عَنِ المُنْكَرِ : بعض کا بعض کو منع کرنا ...... الشَّيْءُ : انتہا کو پہنچنا ...... المَاءُ : پانی کا تالاب میں ٹھہرنا ...... تَنَاهَى الخَبَرُ : پہنچنا۔

اِنْتَهَى اِنْتِهَاءً. الشَّيْءُ : انتہا کو پہنچنا ...... عَنِ الشَّيْءِ : رکنا ...... اِلَيْكَ المَثَلُ او الخَبَرُ : پہنچنا ...... بِفُلاَنٍ اِلَى مَوْضَعِ كَذَا : پہنچنا۔

اِسْتَنْهَاهُ اِسْتِنْهَاءً : کسی سے کہنا کہ رُک جاؤ۔ وَاسْتَنْهَيْتُ فُلاَنًا مِنْ فُلاَنٍ : میں نے فلاں سے کہا کہ فلاں کو مجھ سے باز رکھو۔

النَّاهِي : فا۔ ج نُهَاة : شکم سیر۔ سیراب اور کہا جاتا ہے "نَاهِيكَ بِزَيْدٍ فَارِسًا" زید تمہارے لئے کافی شہسوار ہے اور یہ مقام تعجب واستعظام میں بولا جاتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وہ تمہارے مطلوب کی انتہا ہے غیر کے طلب کرنے سے مانع ہے اور عرب کا قول "هٰذَا رَجُلٌ نَاهِيكَ مِنْ رَجُلٍ" (یہ شخص تمہارے لئے فلاں شخص سے کافی ہے) کلمہ ہے جو مقام مدح میں بطور تعجب کے بولا جاتا ہے اور پھر کثرت استعمال سے ہر تعجب میں بولا جانے لگا اور چونکہ یہ اسم فاعل ہے اس لئے مؤنث اور تثنیہ اور جمع ساری صورتوں میں مستعمل ہے۔ تم کہو گے "هٰذِهِ اِمْرَأَةٌ نَاهِيَتُكَ مِنْ اِمْرَأَةٍ وعَلَى هٰذَا القِيَاسِ" اور کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ مَا لَهُ نَاهِيَةٌ" فلاں کے لئے عقل نہیں جو اس کو قبیح

سے روکے "وَمَا تَنْهَاهُ عَنَّا نَاهِيَةٌ" اس کو ہم سے کوئی چیز روکنے والی نہیں ۔ ج نَوَاهٍ اور کہا جاتا ہے "مَا يَنْظُرُ فِي أَوَامِرِ اللّٰهِ وَنَوَاهِيهِ" وہ اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کی رعایت نہیں کرتا ۔

النِهَاء: چیز کا آخری مرتبہ ...... مِنَ النَّهَارِ وَالسَّمَاءِ: چڑھائی ۔ النِهَاءُ: ایک قسم کا سفید پتھر ۔ ایک قسم کا خرمہرہ ۔ اندازہ ۔ مقدار ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ نِهَاءُ مِائَةٍ" وہ لوگ بقدر سو کے ہیں ۔

النُهَاء : پانی کی چڑھائی ۔ شیشہ ۔ شیشہ کی صراحی ۔ اندازہ ۔ مقدار ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ نُهَاءُ مِائَةٍ" وہ لوگ سو کے قریب ہیں ۔

نَفْسٌ نَهَاةٌ : باز رہنے والا نفس ۔

النِهَايَة : انتہا ۔ آخری مرتبہ ۔ ج نِهَايَات نِهَايَاتُ الدَّارِ : گھر کے حدود ۔

النَهْي : مص ...... عِنْدَ النُّحَاةِ : کسی سے ترک فعل کو طلب کرنا اور اس کا حرف کلمہ لا ہے جس کا نام لاناھیہ ہے کہا جاتا ہے "هُوَ رَجُلٌ نَهْيُكَ مِنْ رَجُلٍ" بمعنی "نَاهِيكَ مِنْ رَجُلٍ" اور چونکہ یہ صدر ہے اس لئے مؤنث اور تثنیہ وجمع نہیں لاتے ۔

النَهْي والنِهْي : تالاب ۔ جوہڑ ۔ ج أَنْهٍ وأَنْهَاءٌ ونُهِيٌّ ونِهَاءٌ.

النَهِي والنِهِيّ : کامل العقل ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نَهٍ ونِهٍ" ج نَهُوْنَ ونِهُوْنَ.

النِهْي : شیشہ ۔

النُهَى . النُهْيَة : کی جمع ۔ عقل اور عقل کو نُہی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ہر قبیح اور منافی عقل سے مانع ہوتی ہے ۔

النُهْيَة : اسم ہے نہی سے ۔ آخری مرتبہ چیز کی انتہا ۔ میخ کے سرے کا سوراخ ۔ عقل ۔ ج نُهًى.

نَاقَةٌ نَهِيَةٌ : انتہائی موٹی اونٹنی ۔

النَهُوُّ : منع کرنے والا ۔ ضد ہے أَمُوْر کا بمعنی آمر ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ نَهُوٌّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَمُوْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ" وہ برائی سے روکنے والا اور بھلائی کا حکم دینے والا ہے ۔

النَهِيُّ : انتہائی موٹا اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَهِيٌّ" یعنی کامل العقل مرد ۔ "وَفُلَانٌ نَهِيُّ فُلَانٍ" فلاں فلاں کو منع کرتا ہے ۔ ج أَنْهِيَاءُ.

التَّنْهَاةُ والتَّنْهِيَةُ مِنَ الْوَادِي : وادی کا آخری کنارہ ۔ ج تَنَاهٍ.

التِنْهَاة : سیلاب کے لئے روک ۔ بند ۔

مَنَاهِي الشَّرْعِ : شریعت کے ممنوعات ۔

المَنْهَاة : انتہا ۔ آخری حد ۔ عقل ۔ ایسی حالت جو گناہ سے دور رکھے ۔ رَجُلٌ مَنْهَاةٌ : عقلمند ۔ اچھی تدبیر والا ۔

المُنْتَهٰى : انتہا ۔ آخری حد ۔

نَاءَ يَنُوْءُ نَوْءًا وتَنْوَاءً : مشقت جو تکلیف سے اٹھنا ۔ گرنا ...... بِالْحِمْلِ : مشکل سے اٹھانا ...... بِهِ الْحِمْلُ : بوجھل کرنا ۔ جھکا دینا ...... النَّجْمُ : مغرب میں ایک ستارہ کا غروب ہونا اور اسی وقت دوسرے ستارے کا مشرق میں طلوع ہونا اور نَاءَ ایک لغت ہے نَأَى میں بمعنی بعید ہونا ۔

نَاوَأَهُ مُنَاوَأَةً ونِوَاءً : فخر کرنا ۔ مقابلہ کرنا ۔ دشمنی کرنا ۔

أَنَاءَهُ إِنَاءَةً الْحِمْلُ : بوجھل کرنا ۔ جھکانا ۔

اِسْتَنَاءَ اِسْتِنَاءَةً النَّجْمُ : بمعنی نَاءَ النَّجْمُ ...... فُلَانًا : عطیہ طلب کرنا ۔

النَّوْء : مص ۔ ستارہ جو مائل بغروب ہو ۔ بارش ۔ عطیہ ج أَنْوَاءٌ ونُوْآنٌ ونُوْءٌ کہتے ہیں صَدَقَ النَّوْءُ جب کہ بارش ہو اور کہا گیا ہے کہ نَوْء کے معنی ایک ستارے کا مغرب میں غروب ہونا اور اس وقت مشرق میں دوسرے ستارے کا جو اس کے مقابل ہو طلوع ہونا اور یہ ہر رات میں تیرہ دن تک ہوتا ہے ۔ سوائے جبہہ نامی ستارہ کے کہ اس کے لئے چودہ دن ہیں ۔ اور نَوْء کو نَوْء اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جب ایک غروب ہوتا ہے تو دوسرا اُٹھتا ہے اور طلوع ہوتا ہے اور یہی طلوع نَوْ ہے ۔ اور أَنْوَاء : منجمین کے نزدیک اٹھائیس ہیں ۔ جن کے مطالع مشہور ہیں ۔ ہر تیرہ دن میں ایک ستارہ مغرب میں غروب ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں اسی وقت دوسرا ستارہ مشرق میں طلوع ہوتا ہے اور ان اٹھائیس ستاروں کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ سال کا اختتام ہو جاتا ہے اور پھر از سرنو شروع ہوتا ہے ۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کا خیال تھا کہ ایک ستارے کے طلوع اور دوسرے کے غروب کے وقت بارش یا ہوا کا ہونا ضروری ہے اسی وجہ سے وہ بارش کو اسی ستارے کی طرف منسوب کرتے تھے جس کے طلوع کے وقت ہوتی تھی اور کہتے تھے مثلاً مُطِرْنَا بِنَوْءِ الثُّرَيَّا او بِنَوْءِ الدَّبَرَانِ.

النُّوْء : نباتات ۔ ساگ ۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالْبَادِيَةِ أَنْوَأُ مِنْ فُلَانٍ" دیہات میں فلاں سے زیادہ انواء کا جاننے والا کوئی نہیں ۔

المُسْتَنَاء : وہ شخص جس سے عطیہ مانگا جائے ۔

نَابَ يَنُوْبُ نَوْبًا ومَنَابًا ونِيَابًا فِي الْأَمْرِ عَنْ زَيْدٍ : قائم مقام ہونا ۔ صفت نائب اور جس کی قائم مقامی کی جائے اس کو مَنُوْبٌ عَنْهُ اور جس میں قائم مقامی کی جائے اس کو مَنُوْبٌ فِيْهِ کہتے ہیں ...... إِلَيْهِ بار بار واپس آنا ۔ کہا جاتا ہے "النَّحْلُ تَنُوْبُ إِلَى الْخَلَايَا" شہد کی مکھی بار بار چھتے کی طرف واپس آتی ہے ...... إِلَى اللّٰهِ : توبہ کرنا ...... فُلَانٌ : خدا کی اطاعت کرنا ۔

نَابَ يَنُوْبُ نَوْبًا ونَوْبَةً فُلَانًا أَمْرٌ : پیش آنا ۔

نَاوَبَهُ مُنَاوَبَةً : سزا دینا ۔

نُوِّبَ فُلَانٌ : باری مقرر کیا جانا ۔

أَنَابَ زَيْدًا عَنْهُ وَكِيْلًا فِي كَذَا : قائم مقام کرنا ۔ زید کو مُنِيْب وکیل کو مُنَاب اور امر کو مُنَابٌ فِيْهِ کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے "أَنَبْتُهُ مَنَابِي" میں نے اس کو اپنا قائم مقام کیا ...... إِلَيْهِ : باری باری واپس ہونا ...... إِلَى اللّٰهِ :

متوجہ ہونا اور توبہ کرنا اور کہا جاتا ہے "اَتَانِیْ فُلَانٌ فَمَا اَبَتُ لَہٗ وَاِلَیْہِ" میرے پاس فلاں آیا میں نے اس کی پروا نہیں کی۔

تَنَاوَبُوْا تَنَاوُبًا عَلَی الْمَاءِ: تقسیم کی کنکری سے بانٹنا۔۔۔۔۔الْاَمْرَ: باری باری کرنا۔۔۔۔۔

تَنَاوَبَتْہُ الْخُطُوْبُ: حوادث ومصائب کا پیش آنا اور کہا جاتا ہے "اَلْمَنَایَا تَتَنَاوَبُنَا" موت ہر ایک کی باری سے آتی ہے "تَنَاوَبُوْا الْخَطْبَ اَوِ الْاَمْرَ" باری باری سے وہ کام کرنے کے لئے مستعد ہوئے۔

اِنْتَابَھُمْ اِنْتِیَابًا: پیاپے آنا۔۔۔۔۔فُلَانًا اَمْرٌ: لاحق ہونا۔ پیش آنا۔۔۔۔۔زَیْدٌ عَمْرًوا: قصد کرنا۔

اِسْتَنَابَہٗ اِسْتِنَابَۃً: اپنا نائب بنانا۔

النَّائِبُ: فا۔ قائم مقام۔ ج نُوَبٌ ونُوَّابٌ اور کہا جاتا ہے "خَیْرٌ نَائِبٌ" یعنی خیر کثیر۔

النَّائِبَۃُ. النَّائِبُ: کا مؤنث۔ حادثہ۔ مصیبت۔ ج نَائِبَاتٌ ونَوَائِبُ. النَّوائب عام اس سے کہ خیر ہوں یا شر۔ نَوَائِبُ الرَّعِیَّۃِ: پل اور سڑک وغیرہ کی درستی کے لئے شاہی ٹیکس۔ الحُمّٰی النَّائِبَۃُ: روزانہ کا بخار۔

النِّیَابَۃُ: مص۔ قائم مقامی۔ باری۔ کہا جاتا ہے "جَاءَتْ نِیَابَتُکَ" تمہاری باری آئی۔

النَّوْبُ: مص۔ نائب کی جمع۔ ایک دن رات کا سفر۔ نزدیکی۔ قوت۔

النُّوْبُ: حبشیوں کا ایک گروہ۔ نُوْبَۃ: کا رہنے والا۔ واحد نُوْبِیٌّ: شہد کی مکھی۔ واحد النَّائِبُ.

النَّوْبَۃُ: مص۔ فرصت۔ باری۔ دولت۔ لوگوں کی جماعت۔ کہا جاتا ہے "جَاءَتْ نَوْبَتُکَ" تمہاری باری آئی۔ ج نُوَبٌ. النَّوْبَۃُ عِنْدَ الْاَطِبَّاءِ: بخار شروع ہونے کا وقت۔

النُّوْبَۃُ: حادثہ۔ مصیبت۔ ج نُوَبٌ. نَابَہٗ اَمْرٌ وانْتَابَہٗ: کا اسم۔ نوبہ کے رہنے والے صعید (مصر) کے جنوب میں ایک صوبہ۔

الْمَنَابُ: مص۔ کہا جاتا ہے "نَابَ مَنَابَ الْقَاضِیْ" وہ قاضی کے قائم مقام ہوا۔ پانی کی طرف راستہ۔

الْمُنِیْبُ: فا۔ بکثرت بارش۔ عمدہ بہار۔

نَاتَ یَنُوْتُ نَوْتًا: کمزوری کی وجہ سے جھک پڑنا۔

نُوتْرُوْن: ایٹم کے مرکزہ کے گرد منفی چارج والے ذرات جن کو الیکٹران کہتے ہیں۔ مختلف مداروں میں گردش کرتے ہیں۔ ایک الیکٹران برقی چارج کا سب سے چھوٹا یونٹ ہے۔

النُّوْتِیُّ: کشتی بان۔ جہازراں۔ ج نَوَاتِیُّ اور بقول بعض معرب ہے۔

نَاجَ یَنُوْجُ نَوْجًا: ریاکاری کرنا۔ فریب دینا۔

النَّوْجَۃُ. نَاجَ: کا اسم مرۃ۔ بگولا۔ ج نُوَجٌ.

نَاحَتْ تَنُوْحُ نَوْحًا ونُوَاحًا ونِیَاحًا ونِیَاحَۃً ومَنَاحًا الْمَرْاَۃُ الْمَیِّتَ وعَلَی الْمَیِّتِ: مردہ پر واویلا کرنا۔ اسم النِّیَاحَۃُ۔۔۔۔۔ الْحَمَامَۃُ: کوکو کرنا۔ صفت نَائِحَۃٌ ونَوَّاحَۃٌ.

نَاوَحَہٗ مُنَاوَحَۃً: مقابلہ کرنا۔

تَنَوَّحَ تَنَوُّحًا الشَّیْءُ: جھولنا۔

تَنَاوَحَ تَنَاوُحًا الْجَبَلَانِ: دو پہاڑوں کا باہم مقابل ہونا۔ تَنَاوَحَتِ الرِّیَاحُ: ہواؤں کا تیز چلنا۔ کبھی پروائی کبھی شمالی کبھی جنوبی ہوا کا چلنا۔

اِسْتَنَاحَتْ اِسْتِنَاحَۃً الْمَرْاَۃُ: نوحہ کرنا۔ واویلا کرنا۔ اِسْتَنَاحَ الذِّئْبُ: بھیڑیے کا بھونکنا۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: روکر دوسرے کو رلانا۔۔۔۔۔فُلَانًا: رلانا۔

النَّائِحَۃُ: اسم فاعل مؤنث۔ ج نُوْحٌ وانْوَاحٌ ونُوَّحٌ ونَوَائِحُ ونَائِحَاتٌ.

النَّوْحُ: مص۔ اکٹھی ہوکر نوحہ کرنے والی عورتیں۔ کہا جاتا ہے "نِسَاءٌ نَوْحٌ" بمعنی نَوَائِحُ.

النَّوْحَۃُ: اسم مرۃ۔ میت پر بین۔ قوت۔

النَّوَّاحُ: اسم مبالغہ۔ مؤنث نَوَّاحَۃٌ قمری کی مانند ایک پرندہ۔

الْمَنَاحَۃُ: نوحہ کی مجلس۔ نوح کا اسم۔ کہا جاتا ہے "کُنَّا فِیْ مَنَاحَۃِ فُلَانٍ" ہم فلاں کے اوپر بین کرنے میں تھے۔ ج مَنَاحَاتٌ ومَنَاوِحُ.

الْمَنَاحَۃُ: اکٹھی ہوکر نوحہ کرنے والی عورتیں۔

نَوَّخَ تَنْوِیْخًا اللّٰہُ الْاَرْضَ طُرُوْقَۃً لِلْمَاءِ: ہموار کرنا اور برداشت کرنے کی طاقت دینا۔

اَنَاخَ اِنَاخَۃً الْجَمَلَ: اونٹ کو بٹھانا۔ کہا جاتا ہے "اَنَخْتُ الْبَعِیْرَ فَبَرَکَ وتَنَوَّخَ واسْتَنَاخَ" میں نے اونٹ کو بٹھایا وہ بیٹھ گیا اور نَاخَ اور اَنَاخَ نہیں بولا جاتا۔۔۔۔۔فُلَانٌ بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا۔۔۔۔۔الْبَلَاءُ اَوِ الذُّلُّ بِفُلَانٍ: نازل ہونا۔ اَنَاخَ بِہِ الْحَاجَۃَ: نازل کرنا۔

اِسْتَنَاخَ اِسْتِنَاخَۃً الْجَمَلُ: اونٹ کا بیٹھنا۔

النَّائِخَۃُ: دور کی زمین۔

الْمُنَاخُ: اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔ اقامت گاہ۔ غیر پسندیدہ جگہ کے لئے کہا جاتا ہے "ھٰذَا مُنَاخُ سُوْءٍ".

الْمُنِیْخُ: فا۔ شیر۔

نَادَ یَنُوْدُ نَوْدًا ونُوَادًا ونَوَدَانًا: نیند سے جھومنا۔

تَنَوَّدَ تَنَوُّدًا الْغُصْنُ: ٹہنی کا ہلنا۔

نَوْدَلَ نَوْدَلَۃً الرَّجُلُ: بڑھاپے کی وجہ سے کانپنا۔

النَّوْدَلُ: پستان۔

الْمُنَوْدِلُ: بڑھاپے کی وجہ سے کانپنے والا بڈھا۔ کہا جاتا ہے "مَشَی الرَّجُلُ مُنَوْدِلًا" مرد بدن چھوڑ کر چلا۔

نَارَ یَنُوْرُ نَوْرًا ونِیَارًا: روشن ہونا۔۔۔۔۔الْبَعِیْرَ: اونٹ پر داغ لگانا۔۔۔۔۔الْقَوْمُ: شکست کھانا۔۔۔۔۔النَّارَ مِنْ بَعِیْدٍ: آگ دور سے دیکھنا۔

(نَارَتِ الْمَرْاَۃُ نَوْرًا ونِوَارًا ونَوَارًا) تہمت سے بچنا۔ شک وشبہ سے دور ہونا۔۔۔۔۔

الفِتنَةُ: فتنہ کا واقع ہونا۔ پھیلنا۔ صفت نَائِرَةٌ.

نَوَّرَ تَنوِيرًا. الشَّئُ: روشن ہونا...... المِصْبَاحَ: چراغ روشن کرنا...... عَلٰی فُلَانٍ: مشتبہ کرنا...... الثَّمَرُ: کھل بیٹھنا...... الصُّبحُ: روشنی چمکنا...... الشَّجَرُ: کلی نکالنا ...... لِفُلَانٍ: روشنی دکھانا...... الزَّرْعُ: پکنا ...... المَرْأَةُ: تہمت سے بچانا۔ شک وشبہ سے دور رکھنا۔

نَاوَرَهُ مُنَاوَرَةً: باہم گالی گلوچ کرنا۔

أَنَارَ إِنَارَةً الشَّئُ: روشن ہونا۔ خوبصورت ہونا۔ ظاہر ہونا...... البَيْتَ: روشن کرنا...... المَسْأَلَةَ: واضح کرنا...... اللّٰهُ بُرْهَانَهُ: حجت کی تلقین کرنا...... الشَّجَرُ: کلی نکالنا۔

أَنْوَرَ إِنْوَارًا. الشَّئُ: ظاہر ہونا۔

تَنَوَّرَ تَنَوُّرًا. المَكَانُ: روشن ہونا...... الرَّجُلُ: بال دور کرنے کے لئے پاؤڈر استعمال کرنا۔ القَوْمُ: شکست کھانا...... النَّارَ مِنْ بَعِيدٍ: دور سے دیکھنا...... الرَّجُلَ: کسی شخص کو آگ کے پاس ایسی جگہ سے دیکھنا کہ وہ اس کو نہ دیکھ رہا ہو۔

إِنْتَارَ إِنْتِيَارًا وإِنْتَوَرَ إِنْتِوَارًا: بال اڑانے کا پاؤڈر استعمال کرنا۔

إِسْتَنَارَ إِسْتِنَارَةً. البَيْتُ: روشن ہونا...... بِهِ: کسی سے روشنی کی مدد مانگنا...... عَلَيْهِ: فتح مند ہونا۔ غالب ہونا...... المَرْأَةَ: تہمت سے بچانا۔ شک وشبہ سے دور رکھنا۔

النَّائِرَةُ: اسم فاعل مؤنث۔ عداوت۔ بغض کینہ۔ ج نَوَائِرُ.

النُّوُوْرُ والنُّؤُوْرُ: کاجل۔ اثمد (سرمہ کا پتھر) کی مانند کنکری جس کو باریک پیس کر مسوڑھے پر لگاتے ہیں۔ شک وشبہ سے دور رہنے والی عورت۔ گائے جو سانڈ سے علیحدہ رہے۔ ج نُوْرٌ.

النَّوَارُ: مص۔ شک وشبہ سے دور رہنے والی عورت۔ گائے جو سانڈ سے علیحدہ رہے۔ ج نُوْرٌ.

النِّوَارُ: شک وشبہ سے دوری۔ یا دوری خواہ کسی چیز سے ہو۔

النَّارُ: آگ۔ کلمہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے۔ تصغیر نُوَيْرَةٌ ج أَنْوُرٌ ونِيرَانٌ ونِيرَةٌ. النَّار: داغ۔ رائے اور نار سے جہنم کا کنایہ کیا جاتا ہے جَبَلُ النَّارِ: کوہ آتش فشاں بَنُو النَّارِ: قعقاع و ضنان وثوب تین شاعر جو عمر بن ثعلبہ کے لڑکے تھے اور جودت اشعار کی بنا پر بنو النار کہلاتے تھے اور کہا جاتا ہے "أَوْقَدَ نَارَ الحَرْبِ" اس نے لڑائی کی آگ بھڑکائی "ولَا تَسْتَضِئْ بِنَارِ فُلَانٍ" فلاں سے مشورہ مت لو۔ "لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا" وہ دونوں اکٹھے نہیں ہوتے۔ اس حیثیت سے کہ ایک کی آگ دوسرے کی آگ کے مقابل ہو۔ "نَارُ التَّهْوِيلِ" زمانہ جاہلیت میں عرب کا طریقہ تھا کہ تحالف کے وقت آگ روشن کرتے تھے اور اس میں نمک ڈالتے تھے جب وہ چٹختا تھا تو اس سے حلف کی تاکید سمجھتے تھے۔ "نَارُ القِرَى" مہمانی کی آگ۔ عادت تھی کہ بلند جگہ پر رات میں آگ روشن کر دیا کرتے تھے تاکہ بھولا بھٹکا مسافر اس کو دیکھ کر آ جائے اور جتنی ہی بلندی پر یہ آگ ہوتی تھی اتنی ہی باعث فخر تھی "نَارُ الإِنْذَارِ" اعلانِ جنگ یا مدافعت کی آگ اس طرح پر کہ جب کسی قوم سے لڑنے کا ارادہ یا کسی قوم کے حملہ کا خوف کرتے تھے تو آگ روشن کر دیا کرتے تھے اور لوگ اسے دیکھ کر جمع ہو جایا کرتے تھے۔ "نَارُ الإِسْتِكْثَارِ" اظہار زیادتی کی آگ۔ عرب جب کسی قوم سے مقابلہ کے لئے جاتے تھے اور کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تھے تو بہت آگ جلاتے تھے اور بہت سے جانور ذبح کرتے تھے تاکہ کوئی آگ اور ذبح کی کمی سے قلت تعداد پر استدلال نہ کرے۔

النَّوْرُ: مص۔ کلی یا سفید کلی۔ واحد نَوْرَةٌ. ج أَنْوَارٌ.

النُّوْرُ: روشنی اور بقول بعض نور اس کیفیت کا نام ہے جس کو قوتِ باصرہ اولاً ادراک کرتی ہے اور اسی کے واسطہ سے مبصرات کا ادراک کرتی ہے ج أَنْوَارٌ ونِيرَانٌ.

النُّوْرُ: وہ جو چیزوں کو ظاہر کر دے۔ نباتات کی خوشنمائی اور لسبائی۔ ج نُوْرَةٌ داغ۔

النُّوْرُ والنُّوْرَةُ: ایک خانہ بدوش قوم جو ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ میں پائی جاتی ہے واحد نُوْرِيٌّ. النُّوْرِيُّ: اُچکا۔

النُّوْرَةُ: داغ۔ چونہ کا پتھر۔ بال دور کرنے کا پاؤڈر۔ جادوگرنی۔

النَّوَّارُ: بہت روشن۔

النُّوَّارُ: کلی۔ واحد نُوَّارَةٌ. ج نَوَاوِيرُ.

النَّيِّرُ: روشن کرنے والا۔

النَّيِّرَةُ. النَّيِّرُ: کا مؤنث۔ کہا جاتا ہے "بَغَاهُ اللّٰهُ نَيِّرَةً" اللہ کی مار اس پر ایسی پڑے جو کسی سے پوشیدہ نہ رہے۔

الأَنْوَرُ: اسم تفضیل۔ ظاہر خوشنما۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا أَنْوَرُ مِنْ ذَاكَ" یہ اس سے واضح تر ہے۔

المَنَارُ: روشنی کی جگہ۔ علامت جو راستے کی راہنمائی کے لئے لگائی جائے۔ دو چیزوں کے درمیان کے حدود۔ ذُو المَنَارِ: ابرہ تبع بن الرائش کا لقب کہ اس نے منارہ نصب کرنے کی ابتدا کی تھی۔

المُنِيرُ: فا۔ خوش رنگ۔ چمکدار۔ کہا جاتا ہے "بَغَاهُ اللّٰهُ ذَاتَ مُنَوِّرٍ" اللہ کی مار اس پر ایسی پڑے جو روشن ہو اور کسی سے پوشیدہ نہ رہے۔

المَنَارَةُ: روشنی کی جگہ۔ روشنی کا منارہ۔ آذان دینے کا منارہ۔ ج مَنَاوِرُ ومَنَائِرُ.

نَوْرَجَ نَوْرَجَةً: آنے جانے میں مختلف۔ چغل خوری کے لئے چلنا پھرنا۔

النَّوْرَجُ: ہل کی پھالی۔ غلہ گاہنے کا ایک آلہ۔ خواہ لکڑی کا ہو یا لوہے کا۔

النَّوْرُوْزُ والنَّيْرُوْزُ. عِنْدَ الفُرْسِ: شمسی سال کا پہلا دن۔ خوشی کا دن۔

النَّوْرَسُ: کبوتر کے برابر یا اس سے کچھ بڑا

ایک آبی پرندہ جو فضا میں اڑتا رہتا ہے پھر یکبارگی پانی میں غوطہ لگاتا ہے اور سوائے مچھلی کے کچھ نہیں کھاتا اور اس کو مُخ الماءِ بھی کہتے ہیں۔

نَوَّزَهٗ تَنْوِیْزًا: کم کرنا۔

نَاسَ یَنُوْسُ نَوْسًا الابِلَ: اونٹوں کو ہانکنا (...... نَوْسًا ونَوَسَانًا) الشَّیْءُ: جھولنا۔ کہا جاتا ہے "لَهٗ ضَفِیْرَتَانِ تَنُوْسَانِ عَلٰی عَاتِقِهٖ" اس کے دو گیسو ہیں جو اس کے کندھوں پر لٹک رہے ہیں۔

نَوَّسَ بِالْمَكَانِ تَنْوِیْسًا: اقامت کرنا۔

اَنَاسَ اِنَاسَةً الشَّیْءَ: ہلانا۔

تَنَوَّسَ الْغُصْنُ: ٹہنی کا ہوا کے چلنے سے ہلنا۔

النَّاوُوْسُ والنَّاوُوْسُ: نصرانیوں کا قبرستان (دخیل) ج نَوَاوِیْس: اس سنگی تابوت کو بھی کہتے ہیں جس میں لاش رکھی جائے۔

نُوَاسُ الْعَنْكَبُوْتِ: مکڑی کا جالا۔ نُوَاسُ الدُّخَانِ: دھوئیں کا جالا۔

النَّاسُ: اسم ہے جو رہط وقوم کے مانند جمع کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ واحد انسان ہے اور تصغیر نُوَیْس۔

النَّوَّاس: لٹکنے والا۔

النُّوَسَات: چوٹیاں۔

الْمَنُوْسُ: کھجور جس کا کنارہ کالا ہو گیا ہو۔

نَاشَ یَنُوْشُ نَوْشًا الشَّیْءَ: پکڑنا۔ ڈھونڈنا ...... فُلَانٌ: چلنا ...... الْبَعِیْرُ: اٹھنے میں جلدی کرنا۔

...... فُلَانًا: سر اور داڑھی پکڑنا ...... زَیْدًا خَیْرًا: بھلائی پہنچانا۔ نَاشَ الشَّیْءُ بِالشَّیْءِ: چمٹنا۔ نُشْتُ مِنَ الطَّعَامِ: حاصل کرنا۔

نَاوَشُوْهُمْ مُنَاوَشَةً فِی الْقِتَالِ: باہم حملہ کرنا۔ نَاوَشَ فُلَانٌ الشَّیْءَ: ملانا۔

تَنَاوَشَ الشَّیْءَ: پکڑنا۔ تَنَاوَشُوْا بِالرِّمَاحِ: نیزہ بازی کرنا۔

اِنْتَاشَهٗ اِنْتِیَاشًا: پکڑنا۔ نکالنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَاشَهٗ مِنَ الْهَلَكَةِ" اس نے اس کو ہلاکت سے بچالیا۔

النَّوُوْشُ: قوی۔ رَجُلٌ نَوُوْشٌ: سخت پکڑنے والا مرد۔

نَاصَ یَنُوْصُ نَوْصًا ومَنَاصًا ومَنِیْصًا عَنْ قِرْنِهٖ: مقابل سے بھاگنا۔ جدا ہونا...... فُلَانًا: سبقت لے جانا...... اِلَیْهِ: اٹھنا...... الشَّیْءَ: کھینچنا...... لِلْحَرْكَةِ: تیار ہونا...... عَنْهُ: پیچھے ہٹنا (...... مَنَاصًا ونَوِیْصًا ونِیَاصًا ونِیَاصَةً ونَوْصًا ونَوَصَانًا) الرَّجُلُ: حرکت کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یَنُوْصَ" وہ حرکت کرنے پر قادر نہیں۔

نَاوَصَهٗ مُنَاوَصَةً: باہم حملہ کرنا۔

اَنَاصَهٗ اِنَاصَةً: ارادہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَنَصْتُ اَنْ آخُذَ مِنْهُ شَیْئًا" میں نے ارادہ کیا کہ اس سے کچھ لوں۔

اِنْتَاصَتْ اِنْتِیَاصًا الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب ہونا۔

اِسْتَنَاصَهٗ اِسْتِنَاصَةً: حرکت دینا اور ہلکا سمجھنا اور اپنی ضرورت کے لئے لے جانا۔

اِسْتَنَاصَ الْفَرَسُ: چلنے کے لئے حرکت کرنا ...... الرَّجُلُ: سر بلند کرنا۔ پیچھے رہنا۔

النَّوْصُ: مص۔ گورخر۔ سخاوت (...... والنُّوْصُ) گریز۔

النَّوْصَةُ. نَاصَ: کا اسم مرۃ۔ پانی وغیرہ سے دھلائی۔ کہا جاتا ہے "مَابِهٖ نَوِیْصٌ" اس میں قوت یا حرکت نہیں۔

الْمَنَاصُ: مص۔ جائے پناہ۔ بھاگنے کی جگہ۔ تم کہتے ہو "مَا لَكَ مِنْ مَنَاصٍ" تمہارے لئے نجات کی جگہ نہیں۔ سخاوت۔

نَاضَ یَنُوْضُ نَوْضًا: ملکوں میں جانا۔ پیچھے ہٹنا...... الشَّیْءَ: اکھیڑنے کی کوشش کرنا...... السَّمَاءُ: پانی نکالنا...... الْبَرْقُ: بجلی کا چمکنا ...... الشَّیْءُ: ہلنا...... الرَّجُلُ: بھاگ کر نجات پانا۔

نَوَّضَ تَنْوِیْضًا الثَّوْبَ بِالصِّبْغِ: کپڑے کو رنگنا۔

اَنَاضَ اِنَاضَةً: مشقت کا اثر آنکھوں میں ظاہر ہونا...... النَّخْلُ: درخت خرما کا تیار ہونا، پکنا۔

النَّوْضُ: پانی نکلنے کی جگہ۔ وادی۔ سرینوں کے درمیان کی ہڈی...... مِنَ الْبَعِیْرِ: اونٹ کی پشت اور چوتڑ کا درمیانی حصہ۔ ج اَنْوَاضٌ واَنَاوِیْضُ. الْاَنْوَاضُ والاَنَاوِیْضُ: بلند جگہیں۔

الْمَنَاضُ: جائے پناہ۔

نَاطَهٗ یَنُوْطُهٗ نَوْطًا ونِیَاطًا: لٹکانا۔ کہا جاتا ہے "نِیْطَ عَلَیْهِ الشَّیْءُ" اس پر فلاں چیز لٹکائی گئی۔ نَاطَتِ الدَّارُ: گھر کا دور ہونا۔

نَاطَ الشَّیْءَ: بغیر مشورہ کے خود اپنی رائے سے کاٹنا۔

نِیْطَ بِهِ الشَّیْءُ: ملایا جانا۔

نَوَّطَهٗ: لٹکانا۔ نَوَّطَ الْقِرْبَةَ: مشک میں تیل لگانے کے لئے بوجھل کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَبْطَاَ حَتّٰی نَوَّطَ الرُّوْحَ" اس نے تاخیر کی یہاں تک کہ تنگ دل وملول کر دیا۔

اَنَاطَهٗ اِنَاطَةً بِكَذَا: لٹکانا۔ اَنَاطَ الْبَعِیْرُ: نوطہ کی بیماری لاحق ہونا (دیکھئے لفظ نوطة)

اِنْتَاطَ اِنْتِیَاطًا بِهٖ: لٹکنا...... الشَّیْءُ: دور ہونا ...... الشَّیْءَ: بغیر مشورہ کے خود اپنی رائے سے کاٹنا۔

اِسْتَنَاطَ اِسْتِنَاطَةً فُلَانًا بَعِیْرَهٗ: خوراک لادنے کے لئے اپنا اونٹ ہمراہ کرنا۔

النَّائِطُ: فا۔ پیٹھ کی ایک اندرونی رگ۔ (...... والنَّائِطَةُ) پوٹا۔

النِّیَاطُ: مص۔ دل...... مِنَ الْمَفَازَةِ: بیابان کے راستہ کی دوری اور کہا جاتا ہے "مَفَازَةٌ بَعِیْدُ النِّیَاطِ" دور حد والا بیابان۔ کہا جاتا ہے "قَطَعْتُ نِیَاطَ الْبَلَدِ" یعنی میں نے شہر کو طے کیا۔ النِّیَاطُ: چیز لٹکانے کی جگہ۔ دل کے متصل موٹی رگ کہ جب اس کو کاٹ دیتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ پیٹھ کی اندرونی رگ ج اَنْوِطَةٌ ونُوْطٌ۔

النَّوْطُ: مص۔ جانور کے دونوں طرف کے بوجھ کے درمیان زائد بوجھ۔ کہا جاتا ہے "اَثْقَلَ النَّوْطُ الدَّابَّةَ" جانور کو درمیان کے

زائد بوجھ نے گرانبار کر دیا۔ جو چیز لٹکائی جائے۔ ج اَنْوَاط ونِیَاطٌ محمل سے لٹکی ہوئی چھوٹی ٹوکری جس میں کھجور وغیرہ ہو۔

النَّوْطَة. نَاطَ: کا اسم مرۃ۔ پوٹا۔ اُونٹ کے سینے اور ران کی جڑ میں ورم۔ اُونٹ کے پیٹ میں غدود جو مہلک ہوتے ہیں۔ کینہ۔ جگہ جس کے وسط میں درخت ہو اور اس کے دونوں طرف درخت نہ ہوں اور وہ جگہ سیلاب سے بلند ہو۔ پانی سے بلند جگہ۔ پشت اور سرین کے درمیان کی جگہ۔

النَّیْط: کنواں جس کے صرف اطراف سے پانی نکلتا ہو۔ وسط۔ درمیان۔ تم کہتے ہو "لاَ کَثِیرٌ وَلاَ قَلِیلٌ وَلٰکِنْ نَیْطٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ" یعنی وسط ہے درمیان قلیل وکثیر کے گویا کہ دونوں سے تعلق ہے۔

النَّیْطَة: اونٹ جس کو تم غلہ لانے والے کے ساتھ بھیجو تا کہ تمہارے لئے غلہ لائیں۔

الاَنْوَاط. نوط: کی جمع۔ لٹکی ہوئی چیزیں۔ کہا جاتا ہے "عِنْدَهُ اَنْوَاطٌ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ" اس کے پاس کھجور اور انگور کے لٹکے ہوئے گچھے ہیں۔

النَّوَّاط: ہودج پر جو چیز زینت کے لئے لٹکائی جائے۔

التَّنَوُّط والتُّنَوِّط: ایک قسم کا پرندہ۔ بیا واحد تَنَوُّطَة و تُنَوِّطَة.

المَنَاط: لٹکانے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ مِنِّیْ مَنَاطَ الثُّرَيَّا" وہ مجھ سے اتنا ہی بعید ہے جتنا ثریا (مَنَاط ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے)

"وَبَنُوْ فُلاَنٍ مَنَاطُ الثُّرَيَّا" فلاں کے بیٹے شریف اور عالی مرتبہ ہیں۔

غَایَةٌ مُنْتَاطَةٌ: دور کی غایت۔

المَنُوْط: اسم مفعول۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مَنُوْطٌ بِهٖ" وہ اس کے ساتھ معلق ہے۔ "وَهُوَ مَنُوْطٌ بِالْقَوْمِ" وہ قوم میں اجنبی ہے اور کہا جاتا ہے "بَعِیْرٌ مَنُوْطٌ" جبکہ اس کے سینے یا رانوں کی جڑوں میں ورم ہو۔

نَاعَ یَنُوْعُ نَوْعًا الْغُصْنُ: ٹہنی کا جھکنا۔ الشَّیْءُ: رائج ہونا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: پیاسا ہونا ۔۔۔۔ العُقَابُ: کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے کے لئے جھکنا۔ فُلاَنٌ الشَّیْءَ: ڈھونڈھنا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: بھوکا ہونا۔ صفت نَائِعٌ ج نِیَاعٌ.

نَوَّعَ تَنْوِیْعًا الشَّیْءَ: قسمیں کرنا۔ نَوَّعَتِ الرِّیْحُ الشَّیْءَ: ہلانا۔ نَوَّعَ زَیْدٌ الشَّیْءَ: لٹکا کر جھولتے ہوئے چھوڑنا۔

تَنَوَّعَ الشَّیْءُ: قسمیں ہونا۔ جھولنا۔۔۔۔ الغُصْنُ: ٹہنی کا ہلنا۔۔۔۔ فِی السَّیْرِ: آگے بڑھنا۔

اِسْتَنَاعَ اِسْتِنَاعَةً الْغُصْنُ: ٹہنی کا ہلنا۔۔۔۔ الرَّجُلُ فِی السَّیْرِ: آگے بڑھنا۔۔۔۔ الشَّیْءُ: مدت تک رہنا۔

النَّائِع: ق۔ پیاسا اور کہا جاتا ہے بطور تابع کے "جَائِعٌ نَائِعٌ" یعنی بھوک کی وجہ سے جھکا ہوا۔ وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ قَوْمٌ جِیَاعٌ نِیَاعٌ".

النَّوْع: مص۔ قسم اور یہ جنس سے خاص ہے۔ ج اَنْوَاع.

النُّوْع: پیاس۔ کہتے ہیں "رَمَاهُ اللّٰهُ بِالْجُوْعِ وَالنُّوْعِ" اللہ اس کو بھوک پیاس میں مبتلا کرے اور جب بددعا کرتے ہیں تو کہتے ہیں "جُوْعًا نُوْعًا".

النَّوْعَان: شاخ کا ہلنا۔

النَّوْعَة. نَاعَ: کا اسم مرۃ۔ تازہ میوہ۔

مَکَانٌ مُتَنَوَّعٌ: دور کی جگہ۔

المِنْوَاع: طرز۔ طریقہ۔

نَافَ یَنُوْفُ نَوْفًا. الشَّیْءُ: بلند ہونا۔۔۔۔ عَلٰی الشَّیْءِ: نمایاں ہونا۔۔۔۔ البَعِیْرُ: اونٹ کا لمبا اور بلند ہونا۔۔۔۔ الصَّبِیُّ مِنَ الثَّدْیِ: بچے کا پستان سے چوسنا۔

نَیَّفَ تَنْیِیْفًا عَلٰی کَذَا: زائد ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَیَّفَ الْعَدَدُ عَلٰی مَا تَقُوْلُ" جو تم کہہ رہے ہو اس سے عدد زائد ہے۔

اَنَافَ اِنَافَةً عَلَی الشَّیْءِ: نمایاں ہونا۔ طویل ہونا۔ بلند ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَنَافَ الْجَبَلُ وَاَنَافَ الْبِنَاءُ" پہاڑ بلند ہے۔ عمارت بلند ہے۔۔۔۔ عَلٰی کَذَا: زائد ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَنَافَتِ الدَّرَاهِمُ عَلَی الْمِائَةِ" دراہم سو سے زائد ہیں۔

النِّیَاف مِنَ الْجِمَالِ او النُّوْق: بلند اونٹ یا اونٹنیاں۔ کہا جاتا ہے "جَمَلٌ نِیَافٌ وَنَاقَةٌ نِیَافٌ" "اِمْرَاَةٌ نِیَافٌ" پورے قد کی خوبصورت عورت۔ فَلاَةٌ نِیَافٌ: طویل عریض بیابان۔

النَّوْف: مص۔ بلند کوہان۔ آواز۔ دامن کا نچلا حصہ۔ ج اَنْوَاف.

النَّیِّف والنَّیْف: زیادتی۔ کہا جاتا ہے عَشَرَةٌ وَنَیِّفٌ او وَنَیْفٌ: دس اور دس سے زائد دس بیس تیس جیسی دہائیوں سے جتنی زیادتی ہو اس کو نَیِّف کہتے ہیں یہاں تک کہ دوسری دہائی آئے اور لفظ نیف کا استعمال انہیں جیسی دہائیوں سے زیادتی کے لئے ہوتا ہے۔ اسی لئے عَشَرَةٌ وَنَیِّفٌ مائة ونَیِّفٌ والْفٌ وَنَیِّفٌ تو بولا جاتا ہے مگر خَمْسَةَ عَشَرَ وَنَیِّفٌ نہیں کہا جاتا۔

النَّیْف: فضل واحسان اور کہا جاتا ہے "هُوَ نَیْفٌ عَلَیْهِ" وہ اس سے زائد ہے۔ کہا جاتا ہے "جَبَلٌ عَالِی الْمَنَافِ" پہاڑ جس کے چڑھنے کی جگہ بلند ہو۔

المُنِیْف: ق۔ جَبَلٌ مُنِیْفٌ: بلند پہاڑ اور بطور مجاز کے کہا جاتا ہے "لَهُ عِزٌّ مُنِیْفٌ" اس کی عزت بلند ہے۔ اِمْرَاَةٌ مُنِیْفَةٌ: پورے قد کی خوبصورت عورت۔

نَاقَ یَنُوْقُ نَوْقًا: گوشت سے چربی اتارنا۔

نَوَّقَ تَنْوِیْقًا الجَمَلَ: اونٹ کو سدھانا۔۔۔۔ النَّخْلَ: مادہ کھجور میں نر کھجور کے پھول ڈالنا ۔۔۔۔ الشَّیْءَ: ترتیب سے رکھنا۔

اَنِقَ اِنْیَاقًا ونِیْقًا الشَّیْءُ فُلاَنًا: پسند آنا۔ آنق اَنَاقَ کا مقلوب ہے اور نِیْقًا مصدر غیر قیاسی ہے)

تَنَوَّقَ تَنَوُّقًا وتَنَیَّقَ تَنَیُّقًا واِنْتَاقَ اِنْتِیَاقًا فِی مَلْبَسِهٖ ومَطْعَمِهٖ واُمُوْرِهٖ: کھانے پہننے اور

دوسرے اُمور میں عمدگی اختیار کرنا (مانند تَانَّقَ کے) تَنَوَّقَ بِهٖ: مہربانی برتنا۔ اِنْتَاقَ الشَّئْیَ: چننا۔

اِسْتَنْوَقَ اِسْتِنْوَاقًا الْجَمَلُ: اُونٹنی کے مشابہ ہونا اور اسی سے مثل ہے "اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ" اس موقع پر بولا جاتا ہے جبکہ کوئی شخص بات کرتا کرتا ایک بات میں بغیر کسی جوڑ کے دوسری بات ملادے۔

النَّوَق: تھوڑی سرخی کے ساتھ ملی ہوئی سپیدی۔

النِّيْق: پہاڑ کی بلند جگہ۔ ج نِيَاق وَاَنْيَاق ونُيُوْق.

النَّاقَة: اونٹنی ج نَاق ونُوْق واَنْوُق واَنْوُق واَوْنَق واَيْنُق ونِيَاق ونَاقَات واَنْوَاق و ج ج اَيَانِق ونِيَاقَات.

النَّاقَة: ایک قسم کی پھنسی جو ہاتھ میں نکلتی ہے۔ ستارے جو اونٹنی کی شکل کے ہوتے ہیں۔

النُّوْقَة: حذاقت۔ مہارت۔ ہوشیاری۔

النِّيْقَة: اسم ہے تَنَوُّق کا۔

النَّاوَق: لکڑی کا پرنالہ۔ ج نَاوَقَات (دخیل)

النَّوَّاق: وہ شخص جو اُمور کو ہوشیاری سے انجام دے۔

النَّيِّق: کھانے پینے اور دیگر اُمور میں عمدگی اختیار کرنے والا۔

المُنَوَّق: سدھا ہوا اونٹ جو اونٹنی کی مانند بنا دیا گیا ہو...... مِنَ النَّخْلِ: نر کھجور کا پھول ڈالا ہوا۔

نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ: سدھائی ہوئی اونٹنی۔

نَوِكَ يَنْوَكُ نَوَكًا ونُوَاكًا ونَوَاكًا ونَوَاكَةً: بے وقوف ہونا۔

اَنْوَكَهٗ اِنْوَاكًا: بیوقوف پانا یا بیوقوف سمجھنا۔

اِسْتَنْوَكَ اِسْتِنْوَاكًا: بیوقوف ہونا۔

فُلَانًا: بیوقوف سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَنْوَكَهٗ" وہ کیسا بیوقوف ہے (اور اَنْوِكْ بِهٖ نہیں کہا جاتا حالانکہ یہ قیاس کے مطابق ہے)

الاَنْوَك: بیوقوف۔ بہت زیادہ بیوقوف و عاجز و جاہل۔ بول چال میں عاجز۔ ج نَوْكَى ونُوْك مؤنث نَوْكَاءُ ج نُوْك.

المُسْتَنْوِك: بیوقوف۔

نَالَ يَنُوْلُ نَوَالاً ونَوْلاً. فُلَانًا الْعَطِيَّةَ وبِالْعَطِيَّةِ ونَالَ لَهُ الْعَطِيَّةَ وبِالْعَطِيَّةِ: دینا۔ جیسے "نَالَنِي بِالْخَيْرِ" اس نے مجھ کو خیر پہنچائی "ونَالَ لَهٗ بِشَيْءٍ" بخشش کی اور کہا جاتا ہے "نَالَ لَهٗ اَنْ يَفْعَلَ كَذَا" اس کے لئے ایسا کرنے کا وقت آ گیا۔

نَوَّلَهٗ تَنْوِيْلاً: عطیہ دینا۔ نَوَّلَهٗ مَعْرُوْفَهٗ: بھلائی پہنچانا۔ نَوَّلَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ: دینا۔

نَاوَلَهٗ مُنَاوَلَةً الشَّيْءَ: دینا یا ہاتھ بڑھا کے دینا۔

اَنَالَهٗ اِنَالَةً الشَّيْءَ وبِالشَّيْءِ: دینا۔ کہا جاتا ہے "اَنَالَنِي بِخَيْرٍ" اس نے مجھے بھلائی پہنچائی۔ اَنَالَ فُلَانٌ بِاللّٰهِ: قسم کھانا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَنْوَلَهٗ: وہ کس قدر فیاض ہے۔

تَنَوَّلَ الشَّيْءَ: لینا...... عَلَيْنَا فُلَانٌ بِشَيْءٍ يَسِيْرٍ: تھوڑا سا دینا۔

تَنَاوَلَ الشَّيْءَ: لینا...... مِنْ يَدِهٖ شَيْئًا: لینا۔ پکڑنا۔ کہا جاتا ہے "تَنَاوَلَتْ بِنَا الرِّكَابُ مَكَانَ كَذَا" سواریوں نے ہم کو فلاں جگہ پہنچا دیا۔

النَّائِل: فا۔ مصدر۔ عطیہ۔ بھلائی۔

النَّائِلَة. النَّائِل: کا مؤنث۔ قریش کے ایک بت کا نام۔

النَّوَال: داد و دہش۔ حصہ۔ ورزق اور کہا جاتا ہے "نَوَالُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا" تمہارے لئے مناسب ہے کہ ایسا کرو۔

النَّالُ: داد و دہش۔ رَجُلٌ نَالٌ: سخی مرد یا بہت بخشش والا اور کہا جاتا ہے "رَجُلَانِ نَالَانِ ورِجَالٌ اَنْوَالٌ.

النَّوْل: مص۔ بننے والی وادی۔ بننے والے کی کپڑا لپیٹنے کی لکڑی اور کہا جاتا ہے "نَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا" تمہارے لئے مناسب ہے کہ ایسا کرو۔ "وَمَا نَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا" تمہارے لئے مناسب نہیں کہ اس کو حاصل کرو یا ایسا کرو۔

النَّوْلَة. نَالَ: کا اسم مرۃ۔ داد و دہش۔ کہا جاتا ہے "مَا اَصَبْتُ مِنْهُ نَوْلَةً" میں نے اس کا عطیہ نہیں پایا۔ بوسہ۔

اَلْمُنَاوَلَةُ: قربانِ مقدس میں حاضر ہونا یعنی عیسائی مذہب کے نزدیک۔

النُّوْلَة: داد و دہش۔ عطیہ۔

المِنْوَل والمِنْوَال: بننے والے کی کپڑا لپیٹنے کی لکڑی یا کرگہ۔ ج مَنَاوِيْل. المِنْوَال: کپڑا بننے والا اور کہا جاتا ہے "هُمْ عَلٰى مِنْوَالٍ وَاحِدٍ" وہ سب ایک ہی قسم کی عادت کے ہیں "وَلَا اَدْرِيْ عَلٰى اَيِّ مِنْوَالٍ هُوَ" میں نہیں جانتا وہ کس طریقہ پر ہے "وافْعَلْ عَلٰى هٰذَا الْمِنْوَال" اس طریقہ پر کرو۔ "وَمِنْوَالُكَ اَلَّا تَفْعَلَ كَذَا" تمہارے لئے مناسب ہے کہ ایسا نہ کرو۔

نَامَهٗ يَنُوْمُهٗ نَوْمًا: سونے میں غالب ہونا۔ کہا جاتا ہے "نَاوَمَنِي فَنِمْتُهٗ" اس نے سونے میں مجھ سے مقابلہ کیا میں غالب رہا۔

اَلنَّاوُلُوْن: گاڑی یا کشتی کی اجرت۔ (یونانی لفظ)۔

نَامَ يَنَامُ نَوْمًا ونِيَامًا: اونگھنا یا سونا۔ مرنا۔ اور اسم النِّيْمَة. نَامَتِ السُّوْقُ: بازار کا ماند پڑنا...... الرِّيْحُ: ہوا کا رُک جانا...... النَّارُ: آگ کا بجھنا۔ نَامَ الْبَحْرُ: سمندر کا ٹھہر جانا...... الْعِرْقُ: رگ کا حرکت نہ کرنا...... الثَّوْبُ: کپڑا پرانا ہونا...... الرَّجُلُ: اللہ کے لئے تواضع وخاکساری کرنا...... اِلَيْهِ: اطمینان کرنا...... عَنْ حَاجَتِهٖ: غافل ہونا، بے پرواہ ہونا اور کہا جاتا ہے "نَامَ هَمُّهٗ" وہ بے ہمت ہے "وفُلَانٌ لَا يَنَامُ وَلَا يُنِيْمُ" فلاں نہ سوتا ہے نہ سونے دیتا ہے۔

نَوَّمَهٗ تَنْوِيْمًا: سلانا۔ نَوَّمَ الرَّجُلُ: خوب اچھی طرح سونا...... الإِبِلُ: اُونٹوں کا مرنا۔

نَاوَمَهٗ مُنَاوَمَةً: سونے میں غالب ہونا۔

اَنَامَهٗ اِنَامَةً: سلانا۔ قتل کرنا۔ کہا جاتا ہے "طَعَنْتُ قِرْنِي فَاَنَمْتُهٗ" میں نے اپنے ہمسر کو نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ اَنَامَ زَيْدًا: سوتا ہوا پانا۔

تَنَاوَمَ تَنَاوُمًا: اپنے آپ کو سوتا ہوا ظاہر کرنا۔ نیند چاہنا...... اِلَيْهِ: مطمئن ہونا۔ سکون اختیار کرنا۔

اِسْتَنَامَ اِسْتِنَامَةً. الرَّجُلُ: سونا۔ نیند چاہنا۔ اپنے آپ کو سوتا ہوا ظاہر کرنا...... اِلَيْهِ: سونے والے کی طرح مطمئن ہونا...... اِلَى الشَّيْءِ: مانوس ہونا۔

النَّائِم: فا۔ سونے والا۔ لیٹنے والا۔ ج نِيَام ونُوَّمٌ ونُيَّمٌ ونِيَمٌ ونُوَّامٌ ونُيَّامٌ ونَوْمٌ اور کہا گیا ہے کہ نَوْمٌ اسم جمع ہے اور کہا جاتا ہے "لَيْلٌ نَائِمٌ" گہری نیند والی رات۔

النَّائِمَة. النَّائِم: کا مؤنث۔ ج نُوَّم: موت۔ سانپ۔

النَّؤُوْم: بہت سونے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَؤُوْمٌ وامْرَاَةٌ نَؤُوْمٌ".

النُّوَام: نیند۔ نیند کی بیماری۔

النَّوْم: نیند۔ نَائِم: کی جمع۔ یا اسم جمع جیسا کہ گزر چکا رَجُلٌ نُوَمٌ ونُوَّامٌ: بہت سونے والا مرد۔

النِّيْم: لباس شب خوابی۔ پوستین اور بعض کے نزدیک سینہ تک کی چھوٹی پوستین۔ کامل نعمت۔ وہ شخص جس سے اُنس حاصل کیا جائے۔ ایک نرم کانٹے والا درخت جس کے پتے چھوٹے ہوتے ہیں اور چنے کے برابر اس کے دانے ہوتے ہیں اور کھٹے ہوتے ہیں اور جب پک جاتے ہیں تو کالے پڑ جاتے ہیں اور میٹھے ہو جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے یَا نَوْمَانُ یعنی اے بہت سونے والے اور یہ ندا ہی کے لئے خاص ہے۔

النَّوْمَة. نَام: کا اسم مرۃ۔ ج نَوْمَات.

النِّيمَة: اسم ہے نام کا۔ کہا جاتا ہے "مَالَهٗ نِيمَةُ لَيْلَةٍ" اس کے پاس ایک رات کا گزارہ نہیں ہے۔

النُّوَمَة: وہ شخص جس کی پرواہ نہ کی جائے۔

النُّوَمَة: بہت سونے والا۔ غافل۔ گمنام۔

النُّوَيْم: غافل۔ گمنام۔

المَنَام: نیند۔ سونے کی جگہ۔ خواب ج مَنَامَات.

المَنَامَة: سونے کی جگہ۔ لباس شب خوابی۔ قبر۔

المَنَام والمُسْتَنَام: پست جگہ جہاں پانی ٹھہر جائے۔

طَعَامٌ مَنْوَمَةٌ: خواب آور کھانا۔

نَوَّنَ نُوْنًا: حرف نون لکھنا...... الكَلِمَةَ: کلمہ پر تنوین لگانا۔

النُّوْن: حروف مبانی میں سے ایک حرف جس کے عدد ۵۰ ہیں اور حروف زوائد میں سے ہے ج نُوْنَات واَنْوَان.

النُّوْن: دوات۔ مچھلی۔ ج نِيْنَان اَنْوَان: تلوار کی دھار۔ تلوار۔ ذُوالنُّوْن: لقب یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ عرب کی ایک تلوار کا نام۔ ذُوالنُّوْنَيْنِ: معقل بن خویلد کی تلوار کا نام۔

النُّوْنَة: مچھلی۔ عمدہ بات۔ چھوٹے بچے کی ٹھوڑی کا گڑھا۔ ج نُوْنَات.

نَاهَ يَنُوْهُ نَوْهًا النَّبَاتُ وَغَيْرُهٗ: بلند ہونا۔ نَاهَتِ الْهَامَةُ: اُلّو کا سر اٹھا کے چیخنا۔ نُهْتُ بِالشَّيْءِ: اونچا کرنا۔

نَاهَتْ تَنُوْهُ وتَنَاهُ نَوْهًا نَفْسُهٗ عَنِ الشَّيْءِ: رک جانا۔ انکار کر کے چھوڑ دینا۔

نَوَّهَ تَنْوِيْهًا الشَّيْءَ: بلند کرنا...... بِفُلَانٍ: بلند آواز سے پکارنا۔ کسی کا نام بلند کرنا۔ تعریف کرنا۔ تعظیم کرنا اور کہا جاتا ہے "نَوَّهْتُ بِالْحَدِيْثِ" میں نے بلند آواز سے بات کی۔ نَوَّهَ بِاِسْمِهٖ: نام لے کر بلانا۔ پکارنا۔

تَنَوَّهَ تَنَوُّهًا: بلند ہونا۔

النَّوْه والنُّوْه: کسی چیز سے رکنا۔

النَّوْهَة. نَاهَ: کا اسم مرۃ۔ خوراک دن رات میں صرف ایک مرتبہ۔

النُّوْهَة: بدن کی طاقت۔

النَّوَّاهَةُ: نوحہ کرنے والی عورت۔ بین کرنے والی عورت۔

النُّوَّه: بین کرنے والی عورتیں' کہا جاتا ہے "هُوَ اَنْوَهُ مِنْ فُلَانٍ" وہ فلاں سے زیادہ شریف ہے۔

نَوَى الشَّيْءَ يَنْوِيْهِ نَوَاةً ونِيَّةً ونِيَةً: ارادہ کرنا۔ نَوَى الْقَوْمُ مَنْزِلًا بِكَذَا: قصد کرنا۔ ارادہ کرنا...... اللّٰهُ فُلَانًا: حفاظت کرنا۔ مسافر سے کہا جاتا ہے "نَوَاكَ اللّٰهُ" یعنی اللہ تمہاری حفاظت کرے اور تمہارا سفر میں ساتھی ہو۔ ونَوَاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ: اللہ تم کو بھلائی پہنچائے (...... نَوًى) فُلَانٌ مِنْ مَكَانٍ اِلَى آخَرَ: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا...... النَّوَاةَ: گٹھلی پھینکنا (...... نِيَّةً ونَوًى) المُسَافِرُ: دور ہونا۔ (نَيًّا وَنَوَايَةً ونَوَايَةً) النَّاقَةُ: موٹی ہونا۔ صفت نَاوِيَةٌ و نَاوٍ.

نَوَّى تَنْوِيَةً حَاجَتَهٗ: حاجت پوری کرنا۔ نَوَّتِ الْبُسْرَةُ: گٹھلی والی ہونا۔ نَوَّى فُلَانٌ: گٹھلی پھینکنا...... فُلَانًا: کسی کی نیت پر چھوڑ دینا۔

نَاوَاهُ مُنَاوَاةً: دشمنی کرنا (اس کی اصل ہمزہ سے ہے)

اَنْوَى اِنْوَاءً الرَّجُلُ: دور ہونا یا زیادہ سفروں والا ہونا...... حَاجَتَهٗ: حاجت پوری کرنا۔ اَنْوَتِ الْبُسْرَةُ: گٹھلی بیٹھنا۔ اَنْوَى فُلَانٌ: گٹھلی پھینکنا۔

تَنَوَّى تَنَوِّيًا الشَّيْءَ: قصد کرنا۔

اِنْتَوَاهُ اِنْتِوَاءً: قصد کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِنْتَوَاهُ بِنَوَاتِهٖ" اس نے اس کی حاجت پوری کر دی۔ اِنْتَوَى الْقَوْمُ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل ہونا...... القَوْمُ بِمَوْضِعِ كَذَا: اقامت کرنا...... القَوْمُ مَنْزِلًا بِمَكَانِ كَذَا: قصد کرنا۔

اِسْتَنْوَى اِسْتِنْوَاءً الرَّجُلُ: گٹھلی پھینکنا۔

النَّاوِي: فا۔ وہ شخص جو منتقل ہونے کا پختہ

ارادہ کرے۔ اونٹنی کا کوہان۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ نَاوِیُ الْقَوْمِ وَمُنْتَوَاهُمْ" فلاں قوم کا ذی رائے اوران کے امور کا مالک ہے۔

اَلنَّوَّاء: کھجور کی گٹھلیوں کا بیچنے والا۔

اَلنَّوَیٰ :مص۔ دوری۔ وہ جگہ قریب یا بعید جہاں کا مسافر ارادہ کرے (اس معنی میں مؤنث ہے) گھر۔ گٹھلیاں (اس معنی میں مذکر ومؤنث دونوں ہے) کہا جاتا ہے "اِسْتَقَرَّتْ نَوَی الْقَوْمِ بِمَوْضَعِ كَذَا وَكَذَا" (یعنی فلاں جگہ میں قوم نے اقامت کی)۔

اَلنَّیُّ :مص۔ چربی۔

اَلنِّیُّ :موٹاپا۔

اَلنَّوَاة: گٹھلی ج نَوَیٰ وَنَوَیَات و جج اَنْوَاءٌ وَنُوِیٌّ وَنِوِیٌّ.

اَلنِّیَّةُ :قصد۔ ارادہ۔ دل کا عزم۔ جس کو انسان موافق سمجھے اس کی طرف اٹھنا۔ امر حاجت۔ کہا جاتا ہے "لِیْ فِیْ بَیْتِ فُلَانٍ نِیَّةٌ" فلاں کے گھر میں میری ایک ضرورت ہے۔ وہ جگہ قریب یا بعید جہاں کا مسافر ارادہ کرے۔ کہا جاتا ہے "شَطَّتْ بِهِمْ نِیَّةٌ قُذُفٌ" رحلة بعیدہ: نے ان کو دور پھینک دیا "وَنَوَوْا نِیَّةً قُذُفًا" انہوں نے دور کی جگہ کا ارادہ کیا اور کبھی یاء میں تخفیف کی جاتی ہے کہا جاتا ہے نِیَةٌ ج نِیَات.

اَلنَّوِیُّ: ہم ارادہ ساتھی۔

نَاءَ یَنِیْءُ نَیْأً وَنُیُوءًا وَنُیُوْءَةً اللَّحْمُ وَغَیْرُهُ: گوشت وغیرہ کا کچا رہنا۔

نَیَّأَ تَنْیِئًا الْاَمْرَ: ناقص طور سے کرنا۔

اَنْیَأَ اللَّحْمَ اِنْیَاءً: گوشت کو کچا رکھنا۔

اَلنِّیْءُ مِنَ اللَّحْمِ: کچا یا نیم پختہ گوشت۔ اور نِیٌّ ابدال وادغام سے بھی جائز ہے۔ اَلنِّیْءُ خالص دودھ۔

نَابَهٗ یَنِیْبُهٗ نَیْبًا: دانت مارنا۔

نَیَّبَتْ تَنْیِیْبًا النَّاقَةُ: اونٹنی کا بوڑھی ہونا۔

نَیَّبَ النَّبْتُ: نباتات کی جڑیں پھوٹنا...... فُلَانٌ السَّهْمَ: تیر پر دانت مار کر سختی معلوم کرنا اور دانتوں کا نشان ڈالنا...... زَیْدٌ: دانت کاٹنا۔ دانت چبنا...... فُلَانًا: دانت سے کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "ظَفَّرَ فِیْهِ السَّبُعُ وَنَیَّبَ" درندہ نے اس کے اندر ناخن اور دانت گھسا دیا۔

تَنَیَّبَ تَنَیُّبًا النَّبْتُ :جڑیں نکلنا...... الشَّیْبُ: بڑھاپا ظاہر ہونا۔

النَّاب : کچلی کا دانت (مؤنث) ج اَنْیُبٌ وَنُیُوْبٌ وَاَنَابِیْب. النَّاب :بوڑھی اونٹنی اور اس کی تصغیر نُیَیْب. ج اَنْیَابٌ وَنُیُوْبٌ وَنِیْبٌ

نَابُ الْقَوْمِ: سردار قوم ج اَنْیَاب.

اَلنَّیُوْب: بوڑھی اونٹنی۔

الاَنْیَبُ: موٹے موٹے دانتوں والا۔ مؤنث نَیْبَاء ج نِیْبٌ.

نَاتَ یَنِیْتُ نَیْتًا : کمزوری سے ڈگمگاتے ہوئے چلنا۔

نَاخَ یَنِیْخُ نَیْخًا وَنَیَخَانًا الْغُصْنُ: ٹہنی کا جھکنا (...... نَیْخًا) الْعَظْمُ :ہڈی کا سخت ہونا۔ مضبوط ہونا۔

نَیَّخَ تَنْیِیْخًا اللّٰهُ عَظْمَهٗ :ہڈی مضبوط کرنا۔ ریزہ ریزہ کرنا (اضداد میں سے ہے) کہا جاتا ہے مَا نَیَّخْتُهٗ بِخَیْرٍ :میں نے اس کو کچھ نہیں دیا۔ وَلَا نَیَّخَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ: اللہ اس کی ہڈیوں کو نہ سخت کرے اور نہ مضبوط۔

اَلنَّیِّخ :سخت۔ کہا جاتا ہے "عَظْمٌ نَیِّخٌ" سخت ہڈی۔

نَارَ الثَّوْبَ یَنِیْرُهٗ نَیْرًا وَنَیَّرَهٗ تَنْیِیْرًا وَ اَنَارَهٗ اِنَارَةً: کپڑا بننا۔ منقش کرنا۔

النَّائِر :فا۔ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے والا۔

النَّیَّار : کپڑے میں نقش ونگار کرنے والا۔ کپڑے میں گوٹ لگانے والا۔

النِّیْر :بیلوں کے کندھے پر رکھنے کا جوا۔ ج اَنْیَار. وَنِیْرَان النِّیْرُ: نے۔ اکٹھے دھاگے۔ کپڑے کے نقش ونگار۔ کپڑے کا چھور۔ راستہ کا کنارہ۔ راستہ کی نمایاں کھائی۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ذُوْنِیْرَیْنِ" اپنے ساتھی سے دگنی قوت والا۔ و "حَرْبٌ ذَاتُ نِیْرَیْنِ" سخت جنگ "وَنَاقَةٌ ذَاتُ نِیْرَیْنِ وَاَنْیَار" بوڑھی اونٹنی جس میں ابھی جوانی کچھ باقی ہو اور کبھی اس کا استعمال عورت کے لئے بھی ہوتا ہے۔

النِّیْر والنِّیْرَة اسم ہے نَیَّرَ الثَّوْبَ کا۔ النِّیْرَة: بنائی کے آلات میں سے ایک آلہ کا نام کہتے ہیں "مَا اَنْتَ بِسَتَاةٍ وَلَا لُحْمَةٍ وَلَا نِیْرَةٍ" اس شخص کے لئے جو نہ نافع ہو نہ نقصان دہ۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا اَنْیَرُ مِنْ ذَاکَ" یہ اس سے واضح تر ہے۔ کہا جاتا ہے "بَیْنَهُمْ مُنَایَرَةٌ" ان کے درمیان فساد ہے۔

المُنَیَّر :موٹی کھال۔ ثَوْبٌ مُنَیَّرٌ :دوسوتی کپڑا۔

نَیْرَبَ. الرَّجُلُ :چغل خوری کرنا۔ کلام میں گڑبڑ کرنا۔ گھڑنا...... الرِّیْحُ التُّرَابَ فَوْقَ الشَّیْءِ: ہوا کا کسی چیز کے اوپر خاک چڑھا دینا اور دھاری دھاری جیسی بنا دینا۔

النَّیْرَبُ :برائی۔ چغل خوری۔ چست و چابک مرد۔ اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ نَیْرَبٌ وَذُوْنَیْرَبٍ" یعنی بدکار مرد۔

نَیْرَجَ نَیْرَجَةً الرَّجُلُ: چغل خوری کرنا۔

النَّیْرَج: چغل خور۔ کپڑے کا نقش ونگار۔ ہل کی پھالی۔ غلہ گاہنے کا ایک آلہ خواہ لکڑی کا ہو یا لوہے کا۔ رِیْحٌ نَیْرَجٌ تیز ہوا۔ اِمْرَاَةٌ نَیْرَجٌ : چالاک ومکار عورت اور کہا جاتا ہے "عَدَا عَدْوًا نَیْرَجًا" متردد ہو کر جلدی جلدی دوڑا۔ اور ہر جلدی کو نَیْرَج کہتے ہیں۔

النَّیْرُوْز. عِنْدَ الْفُرْس : شمسی سال کا پہلا دن۔ خوشی کا دن عموماً۔

النَّیْزَک: چھوٹا نیزہ۔ نیزے کی مانند شعلہ اور یہ ٹوٹے ہوئے ستارے کی ایک قسم ہے۔ ج نَیَازِک (دخیل)

نَیْسَبٌ والنَّیْسَبُ والنَّیْسَبَان: دیکھئے مادہ ن۔س۔ب۔

نَیْسَان: ماہ اپریل۔

النَّیْص: کمزور حرکت۔ موٹی سیخ۔

نَاضَ يَنِيضُ نَيْضًا الْعِرْقُ : رگ کا حرکت کرنا۔

نَاطَ يَنِيطُ نَيْطًا وانْتَاطَ اِنْتِيَاطًا: دُور ہونا۔

النَّيْط : مص۔ جنازہ۔ موت۔ مدت۔ کہا جاتا ہے "اَتَاهُ نَيْطُهُ" یعنی اس کی مدت آ گئی "وَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالنَّيْطِ" اللہ نے اسے موت دی۔ "وَطَعَنَ فُلَانٌ فِيْ نَيْطِهِ" فلاں نے اس کے جنازہ میں نیزہ مارا یعنی وہ مرگیا۔

نَاعَ يَنِيعُ نَيْعًا الغُصْنُ: ٹہنی کا جھکنا صفت نائع.

النوائع: جھکی ہوئی شاخیں۔

نَالَ يَنِيلُ وَيَنَالُ نَيْلًا وَنَالًا وَنَالَةً الْمَطْلُوْبَ: پانا۔ حاصل کرنا۔ صفت فاعلی نَائِلٌ وصفت مفعولی مَنِيْلٌ اور امر حاضر کا صیغہ نَل ونَل: ہوگا۔ نَالَ مِنْ فُلَانٍ : گالی دینا عیب لگانا اور کہا جاتا ہے "نَالَ مِنْ عَدُوِّهِ مَطْلُوْبَهُ" اس نے اپنے دشمن سے اپنا مطلوب حاصل کر لیا اور کبھی دو مفعول کی طرف تعدیہ ہوتا ہے جیسے "نَالَهُ مَطْلُوْبَهُ" اس نے اس کا مطلوب حاصل کرا دیا۔ کہا جاتا ہے "نَالَنِيْ مِنْ فُلَانٍ" معروف فلاں سے مجھے بھلائی پہنچی۔ "وَنَالَ مِنْ عِرْضِ فُلَانٍ" یعنی اس نے اس کی بے عزتی کی۔ ونَالَ الرَّحِيْلُ کوچ کا وقت قریب ہونا۔ "وَاَمَا نَالَ لَهُمْ اَنْ يَفْقَهُوْا" کیا ان کے لئے سمجھ کا وقت نہیں آیا۔

اَنَالَ اِنَالَةً فُلَانًا الشَّیْءَ ولِفُلَانٍ الشَّیْءَ: حاصل کرانا۔

النَّائِل: فا۔ جو حاصل کیا جائے۔ کہا جاتا ہے "اَصَبْتُ مِنْهُ نَائِلًا" مجھے اُس سے انعام ملا۔

النَّيْل : مص۔ جو حاصل کیا جائے۔ کہا جاتا ہے اَصَبْتُ مِنْهُ نَيْلًا.

النيل :مصر کے ایک دریا کا نام۔ ایک قسم کی گھاس جس سے نیلا رنگتے ہیں۔ ایک دوسری قسم کی گھاس جس کے پتے چھوٹے چھوٹے اور تنہ سخت ہوتا ہے۔ النَّيْل: بادل۔

النَّالَة: مص۔ گھر کا صحن۔

النُّوْلَة والنَّيْلَة: جو حاصل کیا جائے۔

النِّيْلَج والنِّيْلَنْج : چربی کا کاجل جس کو گوندنے میں استعمال کیا جائے اور یہ معرب ہے اور عربی اس کی نَوْرُوْز ہے۔

النِّيْلَج: نیل کا رنگ۔

النِّيْلُوْفَر والنِّيْنُوْفَر والنَّيْلُوْفَر :گل نیلوفر (جدید)

اَلنَّيْلُوْن : نیلون جس سے کپڑے وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔

النِّيمْبِرِشْتُ ادھ بھنا۔ کہا جاتا ہے: "بيضٌ نيمبرشت" اور عوام کہتے ہیں: "بيضٌ برِشْتٌ".

نَاهَ يَنَاهُ نَيْهًا الشَّیْءُ: بلند ہونا۔ پسند آنا۔

النَّائِه: بلند۔ نمایاں۔ کہا جاتا ہے "نَفْسٌ نَاهَةٌ" رکنے والا نفس۔

النِّيْمُ: ن وم میں ذکر کیا گیا۔

اَلنِّيُوْن: ایک کمیاب گیس جس کی بو اور رنگ نہیں بجلی کے ایندھن میں استعمال ہوتا ہے۔

النَّائی: بانسری۔ ج نَايَاتٌ (فارسی)

و

الـــواؤ : یہ حرف حروف تہجی میں سے ستائیسواں حرف ہے۔ یہ حروف جوف سے ہے۔
الواو : چند معنی کے لئے مستعمل ہے۔
(۱) حرفِ عطف اور اس کے معنی مطلقاً جمع کے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ و عَمْروٌ۔
(۲) واوحالیہ۔ جملہ اسمیہ پر جیسے "جَاءَ زَیْدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ" جملہ فعلیہ پر جیسے "جَاءَ زَیْدٌ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ"۔
(۳) واو استناف جیسے "لاَ تَأْكُلِ السَّمَكَ وتَشْرَبُ اللَّبَنَ۔
(۴) واو معیہ جیسے "سِرْتُ وَالْجَبَلَ"۔
(۵) واو جو اس مضارع منصوب کے اوپر داخل ہو جو نہی کے جواب میں واقع ہو جیسے "لاَ تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَاتِي مِثْلَهُ"۔
(۶) واو قسم جیسے وَاللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
(۷) واورُبَّ : جیسے وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ اَرْخٰى سُدُوْلَهُ۔
(۸) واو ضمیر جمع مذکر جیسے قَامُوْا۔
(۹) واو علامت جمع مذکر جیسے "يَلُوْمُوْنَنِيْ قَوْمِيْ"۔
(۱۰) واو فصل جیسے عَمْروٌ کا واو حالت رفعی وجری میں تاکہ عمر سے فرق ہو جائے۔
(۱۱) واو زائدہ بعد اِلا جیسے مَا مِنْ اَحَدٍ اِلاَّ وَلَهُ طَمَعٌ او حَسَدٌ"۔
وا : ندبہ کے لئے مخصوص ہے جیسے "وَازَيْدَاهُ" یا "وَاظَهْرَاهُ" اور کبھی نداء حقیقی میں مستعمل ہوتا ہے۔

الوَاح والوَاحَة : ریگستانی علاقہ میں سبزہ زار زمین۔ ج وَاحَات.
وَأَبَ يَئِبُ وَأْبًا وابَةً مِنْ فُلاَنٍ : شرم کرنا۔ شرم کی وجہ سے جھجکنا۔ وَأَبَ يَأْبُ وَأْبَةً : کھر کے کناروں کا سمٹنا۔
وئِبَ يَوْأَبُ وَأَبًا : غضبناک ہونا۔
اَوْأَبَهُ وَاَتْأَبَهُ : غضبناک کرنا۔ کسی کے ساتھ قابل شرم فعل کرنا۔ ذلت کے ساتھ حاجت سے پھیر دینا۔
اِتَّأَبَ اِتِّئَابًا مِنْهُ : شرم کرنا۔
الإبَةُ والتُّوْبَةُ والمَوْئِبَةُ والمُوْئِبَةُ : رسوائی۔ عار۔ شرم۔
الــوَأْبُ مِـنَ الْقِدَاحِ : بڑا پیالہ...... مِنَ الحَوَافِرِ : باہم ملے ہوئے کناروں والا مضبوط کھر۔ چوڑا۔ بڑا اونٹ۔ ج اَوْآب.
الـــوَأْبَةُ : پتھر کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے (...... والـــوَئِبَةُ) بہت گہرا کنواں۔
قِدْرٌ وَأْبَةٌ : کشادہ ہانڈی۔
المُوْئِبَات : رسوا کرنے والی باتیں۔
الوَأْجُ : سخت بھوک۔
وَأَدَ يَئِدُ وَأْدًا البِنْتَ : لڑکی کو زندہ درگور کرنا۔ صفت مفعولی وَئِيْدٌ وَئِيْدَةٌ ومَوْءُوْدَةٌ ...... فُلاَنًا : بوجھل کرنا۔
تَوَأَّدَ و اِتَّأَدَ فِي الأَمْرِ : مہلت اور آہستگی سے کرنا۔ وَتَوَأَّدَتْ عَلَيْهِ الأَرْضُ : زمین کا کسی کو چھپا لینا اور غائب کر دینا...... المَرْأَةُ فِي قِيَامِهَا : بوجھل ہونے کی وجہ سے لچکنا۔
الوَأْدُ : مص۔ سخت آواز۔ دھماکہ۔ اونٹ کی بلبلاہٹ۔
الوَئِيْد : سخت۔ اُونٹ کی بلبلاہٹ۔ پیروں کی چاپ جو دور سے سنائی دے اور کہا جاتا ہے "مَشٰى مَشْيًا وَئِيْدًا" وہ متانت وسنجیدگی سے چلا (...... وَالتُّؤْدَةُ والتَّوْآد) سنجیدگی۔ متانت۔
المَوَائِدُ : مصیبتیں (اس کی اصل المآود : ہے)
وَأَرَ يَئِرُ وَأْرًا وإرَةً الرَّجُلَ : گھبراہٹ میں ڈالنا...... النَّارَ ولِلنَّارِ : آگ روشن کرنے کے لئے گڑھا بنانا (...... ووَأَّرَ تَوْئِيْرًا) فُلاَنًا : مصیبت میں ڈالنا۔
اَوْأَرَهُ اِيْئَارًا : نفرت دلانا۔ خبردار کرنا۔
اِسْتَوْأَرَتِ الإبِلُ : اُونٹوں کا رُک کر پہاڑ پر چڑھ جانا۔
الوَائِرُ : فا۔ خوفزدہ۔
الإرَةُ ج اِرَاتٌ وارُوْنَ والـــوُؤْرَةُ ج وُؤَرٌ واُوَرٌ : آگ سلگانے کی جگہ۔ الإرَةُ : آگ۔ اوجھ میں پکا ہوا گوشت۔ دھوپ میں سکھایا ہوا گوشت۔ دشمنی۔ آگ کی بھڑک۔ کوہان کی چربی۔
الوِئَار : لیپنے کی مٹی نکالنے کے گڑھے۔
اَرْضٌ وَئِرَةٌ : بہت گرمی والی زمین۔
وَأَصَ يَئِصُ وَأْصًا بِهِ الأَرْضَ : زمین پر پٹکنا۔
تَوَاصَّ القَوْمُ : اکٹھا ہونا۔ پانی پر بھیڑ کرنا۔
الوَئِيْصَة : جماعت "مخلوق" کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِيْ اَيُّ الوَئِيْصَةِ هُوَ" میں نہیں جانتا کہ

وہ کون ہے۔

وَأَطَ يَئِيطُ وَأْطًا الْقَوْمَ: زیارت کرنا۔ الشَّيْ: جوش میں آنا۔

الـوَّاطَةُ مِنَ الْأَرْضِ: بلند زمین ...... مِنَ الْمَاءِ: پانی کی بڑی جگہ۔

وَأَلَ يَـئِـلُ وَأْلاً وَوَئِيلاً وَوُؤُولاً وَوَاءَ لَ وِئَالاً وَمَوْاءَ لَهُ مِنْ كَذَا: نجات ڈھونڈنا۔ إِلَيْهِ: پناہ لینا ...... إِلَى الْمَكَانِ: سبقت کرنا۔

وَأَلَ فُلَانًا: جائے پناہ بنانا ...... إِلَى اللّٰهِ: رجوع کرنا۔ توبہ کرنا (...... وَأَوْأَلَ) الْمَكَانُ: تہ بتہ جمی ہوئی مینگنیوں والی ہونا۔

وَأَوْأَلَ الْمَكَانُ: تہ بتہ جمی ہوئی مینگنیوں والی بنانا۔ أَوْأَلَتِ الْمَـاشِيَةُ فِي الْمَكَانِ او الْكَلَا: گوبر مینگنی سے خراب کرنا۔

الْوَأْلُ وَالْمَوْئِلُ وَالْمَوْأَلَةُ: جائے پناہ۔

إِسْتَوْأَلَتْ إِسْتِيئَالاً الْإِبِلُ: اونٹوں کا اکٹھا ہونا۔

الْوَأْلَةُ: اونٹ یا بکریوں کی تہ بتہ مینگنیاں۔

وَأَمَهُ يُؤْنِمُهُ تَوْئِيمًا: بدشکل کر دینا۔

وَاءَمَهُ وِئَامًا وَمُوَاءَمَةً: موافقت کرنا۔

تَوَاءَمَ: موافق ہونا۔ مناسب ہونا۔

اَتْـأَمَتْ إِتْـآمًا الْمَرْأَةُ: جڑواں جننا۔ صفت مُتْـئِـمٌ: اس میں واؤ کی تبدیلی تا سے ہوئی ہے۔

الْوَأْمِ: گرم کمرہ۔

الْوَأْمَةُ: دوسرے کی صنعت کا نقال۔

الْمُوَأَّمِ: بدشکل۔ بڑے سر والا۔

الْمُتَوَائِمُ: فا۔ غِنَاءٌ مُتَوَائِمٌ: متناسب۔

وَأْوَأَ وَأْوَأَةً الْكَـلْـبُ: بھونکنا۔ کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْتُ إِلَّا وَعْوَعَةَ الذِّئَابِ وَوَأْوَأَةَ الْكِلَابِ: میں نے بھیڑیوں کے چیخنے اور کتوں کے بھونکنے کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔

وَأَى يَئِي وَأْيًا: وعدہ کرنا ...... الشَّيْ: ذمہ دار ہونا۔

تَوَاءَى تَوَائِيًا الْقَوْمُ: اکٹھا ہونا۔

اِتَّأَى اِتِّئَاءً: وعدہ قبول کرنا۔

إِسْتَوْأَى إِسْتِيئَاءً الرَّجُلَ: وعدہ لینا۔

الْوَأْيُ: مص۔ وعدہ۔ وہم و گمان۔ لوگوں کی تعداد۔

الـوَّأَى مِنَ الـدَّوَابِّ: تیز رفتار۔ مؤنث وَآةٌ (جیسے کہ فَتَاةٌ)

الـوَّئِيَّةُ: بڑے بورے۔ بڑے پیٹ والی اونٹنی (...... وَالْوَأْيَةُ) بڑا پیالہ۔ بڑی ہانڈی

الْوَئِيَّةُ: موتی۔ اپنے گھر کی محافظ عورت۔

وَبَّ يَوُبُّ وَبًّا: لڑائی میں حملہ کے لئے تیار ہونا۔

وَبَأَ يَوْبَأُ وَبْأً وَوَبَأَ الْمَتَاعَ: ترتیب سے رکھنا۔

وَبَأَ وَأَوْبَأَ إِلَيْهِ: اشارہ کرنا۔

وَبِئَ يَوْبَأُ وَيَبَأُ وَبْأً وَوُبُوءًا وَبَاءً وَبَاءَةً وَإِبَاءً وَإِبَـاءَةً وَوُبِئَ يُوبَأُ وَبْأً وَأَوْبَأَ الْمَكَانُ: بہت وبا زدہ ہونا۔ اسم الْبِئَةُ عِدَةٌ کی مانند۔

تَوَبَّأَ الْبَلَدَ: شہر کی آب و ہوا کو نا موافق پانا۔

إِسْتَوْبَأَ إِسْتِيبَاءً الْمَدِينَةَ: وبازدہ پانا۔

الْوَبَأُ ج أَوْبَـاءٌ وَالْوَبَـاءُ ج أَوْبِئَةٌ: عام بیماری۔

الْوَبِئُ وَالْوَبِيُّ وَالْمَوْبُوءُ: بہت وبازدہ جگہ اور ہر ایک کی مؤنث تا کے ساتھ۔

الْمُوبِئُ: فا۔ تھوڑا پانی۔

وَبَتَ يَبِتُ وَبْتًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔

وَبَّخَـهُ: جھڑکنا، ملامت کرنا۔ عار دلانا۔ دھمکانا۔

الْوَبْخَةُ: سرزنش۔ تکلیف دہ ملامت۔

وَبِدَ يَـوْبَـدُ وَبَـدًا: بدحال اور کم مال والا ہونا۔ صفت وَبِـدٌ ...... الثَّوْبُ: کپڑا بوسیدہ ہونا ...... النَّهَارُ: دن سخت گرم ہونا ...... عَلَيْهِ: غضبناک ہونا۔

أَوْبَدَهُ إِيبَادًا: جدا کرنا۔

تَـوَبَّـدَ أَمْوَالَهُمْ: نظر لگانے کے لئے معین کرنا۔

الْوَبَدُ: پہاڑ کا گڑھا۔

الـوَّبَدُ: مص۔ بدحالی و تنگی زندگانی۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ فِـي وَبَدٍ" فلاں بدحالی میں ہے اور کبھی اس مصدر کو بطور وصف کے بھی استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں "رَجُـلٌ وَبَدٌ" یعنی بدحال مرد۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے اور کبھی أَوْبَـاد جمع لاتے ہیں۔

الْوَبَدُ: گرمی۔ عیب۔ پہاڑ کا گڑھا۔

الْوَبِدُ: بھوکا (...... وَالْمُتَوَبِّدُ) سخت نظر لگنے کا سبب بننے والا۔

قَوْمٌ أَوْبَادٌ: مفلس لوگ۔

الْمُسْتَوْبِدُ: قلت مال اور کثرت عیال سے بدحال مرد۔

وَبِرَ يَوْبَرُ وَبَرًا وَأَوْبَرَ إِيبَارًا: بہت پشم والا ہونا۔ صفت وَبِـرٌ وَأَوْبَـرُ: مؤنث وَبِـرَةٌ وَبْرَاءُ.

وَبَرَ يَبِرُ وَبْرًا بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔

وَبَّرَ: چھوٹے چھوٹے بال نکلنا ...... الثَّعْلَبُ: لومڑی کا نشان چھپانے کے لئے سخت زمین پر چلنا ...... الرَّجُـلُ بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا ...... فُلَانٌ: بھاگنا اور وحشت زدہ ہونا یا تنہا زندگی بسر کرنا ...... عَـلَيْـهِ الْأَمْـرَ: پوشیدہ رکھنا۔

وُبِّرَتِ النَّخْلَةُ: درخت خرما میں گابھا دینا۔

الْـوَبْرُ: سخت سردی کے سات دنوں میں سے ایک دن۔ بلی سے چھوٹا ایک جانور جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ ج وُبُورٌ وِبَارٌ وَوِبَارَةٌ: مؤنث الْوَبْرَةُ.

الْـوَبَرُ: مص۔ اونٹ اور خرگوش وغیرہ کے بال ج أَوْبَـارٌ. أَهْلُ الْوَبَرِ: دیہاتی لوگ۔ کہا جاتا ہے "أَخَذَ الشَّيْءَ بِوَبَرِهِ" یعنی اس نے سارا لے لیا۔

الْوَبَرَةُ. وَبَرٌ: کا واحد۔

الْوَابِرُ: فا۔ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ وَابِرٌ" گھر میں کوئی نہیں۔

بَنَاتُ الْأَوْبَرِ وَبَنَاتُ أَوْبَرَ: چھوٹی اور ردی قسم کے سانپ کی چھتری اور کہا جاتا ہے لَقِيتُ مِنْهُ بَنَاتِ أَوْبَرَ: مجھے اس سے مصیبت حاصل ہوئی۔

الْوَابُورُ ج بَوَابِيرُ: اسٹیمر۔ (فرانسیسی لفظ)

وَبِشَ يَوْبَشُ وَبَشًا الظُّفْرُ: ناخن پر سفید داغ ہونا...... جِلْدُ الْبَعِيْرِ: خارش کی وجہ سے اُونٹ کی کھال پر سیاہ سفید داغ ہونا۔ صفت وَبِشٌ.

وَبَشَ تَوْبِيْشًا الْجَمْرُ: چنگاری کا ہوا چلنے سے سلگنا...... الْقَوْمُ فِيْ اَمْرٍ: کسی کام میں ہر جگہ سے مشغول ہونا...... لِلْحَرْبِ: مختلف قبائل سے جنگ کے لئے اکٹھا ہونا۔

وَبَّشَتِ الْاَظْفَارُ! ناخنوں میں سفید داغ ہونا۔

اَوْبَشَ: تیز چلنا۔ اَوْبَشَتِ الْاَرْضُ: مخلوط پودوں والی ہونا۔

الْوَبَش والْوَبْش: کھجلی کے داغ۔ ناخن کے سفید داغ۔ اَوْبَاش: کا واحد بمعنی سفلہ و کمینے لوگ۔ وَبَشُ الْكَلَامِ: ردی کلام اور کہا جاتا ہے "مَا بِهٰذِهِ الْاَرْضِ اِلَّا اَوْبَاشٌ مِنْ شَجَرٍ اَوْ نَبَاتٍ" یعنی اس زمین میں صرف تھوڑے سے بکھرے ہوئے درخت یا نباتات ہیں۔

وَبَصَ يَبِصُ وَوَبْصًا وَبِيْصًا وبِصَةً: چمکنا۔ بجلی کوندنا۔ صفت وَابِصٌ...... الجروُ: پلے کا آنکھیں کھولنا۔ وَبَصَتِ الْاَرْضُ: بہت نباتات والی ہونا۔

وَبِصَ يَوْبَصُ وَبَصًا: چست ہونا۔ صفت وَبِصٌ.

وَبَّصَ الْجَرْوُ: پلے کا آنکھیں کھولنا...... لَهٗ بِيَسِيْرٍ: تھوڑا دینا۔

اَوْبَصَتِ النَّارُ: روشن ہونا۔ شعلہ اُٹھنا۔

اَوْبَصَتِ الْاَرْضُ: نباتات ظاہر ہونا۔ یا بہت نباتات والی ہونا۔

اَبْيَضُ وَابِصٌ: چمکدار سفید۔

الْوَابِصَة والْوَبِيْصَة: آگ۔ الْوَابِصَة: وحشت۔ خوف۔ کہا جاتا ہے "مَا فِي النَّارِ وَابِصَةٌ" آگ میں چنگاری نہیں۔ "اِنَّهٗ لَوَابِصَةُ سَمْعٍ" یعنی ہر سنی ہوئی چیز پر بھروسہ کرتا ہے۔

الْوَبَّاص: چاند۔ چمکیلا۔ عَارِضٌ وَبَّاصٌ: بہت چمکنے والا بادل۔

وَبْصَان وَوُبْصَان: زمانہ جاہلیت میں ماہ ربیع الاخر کا نام۔

وَبَطَ يَبِطُ وَبْطًا الْجُرْحَ: زخم کھولنا۔ الرَّجُلَ: مرتبہ گھٹانا۔ ذلیل کرنا...... فُلَانًا عَنْ حَاجَتِهٖ: روک دینا۔ باز رکھنا (...... وَوَبِطَ يَوْبَطُ وَوَبُطَ يَوْبُطُ وَبْطًا وَبُوْطًا وَبَاطَةً) کمزور ہونا۔ خسیس یا بزدل ہونا۔

اَوْبَطَهٗ: اچھی طرح خون بہانا۔ اچھی طرح قتل و غارت کرنا۔

الْوَابِط: خسیس۔ کمزور۔ بزدل۔

الْوَبَاط: کمزوری۔

وَبَقَ يَبِقُ وَ وَبِقَ يَبِقُ وَبْقًا وَوَبِقَ يَوْبَقُ وَبَقًا وَوُبُوْقًا وَمَوْبِقًا وَاسْتَوْبَقَ: ہلاکت ہونا۔ صفت وَبِقٌ.

اَوْبَقَهٗ اِيْبَاقًا: ہلاک کرنا۔ ذلیل کرنا۔ قید کرنا۔

الْمَوْبِق: ہلاکت کی جگہ۔ وعدہ کی جگہ۔ قید خانہ۔ ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ يَرْكَبُ الْمُوْبِقَاتِ" فلاں خطرات میں پڑتا ہے "وَيَفْعَلُ الْمُوْبِقَاتِ" فلاں معاصی کا ارتکاب کرتا ہے۔

وَبَلَ يَبِلُ وَبْلًا فُلَانًا بِالْعَصَا: لگاتار لاٹھی سے مارنا...... الصَّيْدَ: شکار کو تیز ہانکنا۔

وَبَلَتِ السَّمَاءُ: بڑی بڑی بوندوں کی بارش برسانا۔

وَبُلَ يَوْبُلُ وَبَلًا وَوَبَالًا وَوُبُوْلًا وَوَبَالَةً الْمَكَانُ: بدہضمی والی جگہ ہونا...... الشَّيْئُ: سخت ہونا۔

وَابَلَهٗ مُوَابَلَةً: ہیشگی کرنا۔

اِسْتَوْبَلَ اِسْتِيْبَالًا الْمَكَانَ: بدہضمی والی جگہ پانا۔ اِسْتَوْبَلَتِ الْاِبِلُ: چراگاہ کے مضر صحت ہونے سے بیمار ہونا۔

الْوَبْل والْوَابِل: تیز بارش۔ بڑی بوندوں کی بارش۔

الْوَابِلَة. وَابِل: کا مؤنث۔ بازو یا ران کے سرے کا کنارہ۔

الْوَبَال: مص۔ سختی۔ بدہضمی۔ بُرا انجام۔

الْوَبْلَة والْاَبَلَة: گرانی۔ سختی۔ بدہضمی۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَتْهُ وَبْلَةُ الطَّعَامِ او اَبَلَةُ الطَّعَامِ" اس کو کھانے سے بدہضمی ہوگئی۔

الْوَبِيْل: سخت۔ مَرْعًى وَبِيْلٌ: مضر صحت چراگاہ۔ طَعَامٌ وَبِيْلٌ: مضر صحت کھانا۔ الوبیل ناقوس بجانے کی لکڑی۔ نرم شاخ۔ دھوبی کی موگری اور کہا جاتا ہے "اَبِيْلٌ عَلٰى وَبِيْلٍ" یعنی لاٹھی پر سہارا لینے والا بڈھا (...... والْوَبِيْلَة والْمَوْبِل...... والْمِيْبَل) موٹا ڈنڈا۔ لکڑی کا گٹھا۔

الْمِيْبَل والْمِيْبَلَة: کوڑا۔ اونٹوں کے ہانکنے کے لئے لکڑی میں بندھا ہوا تسمہ۔ ج مَوَابِل.

وَبَنٌ کہا جاتا ہے "مَا بِالدَّارِ وَابِنٌ" گھر میں کوئی نہیں۔

الْوَبْنَة: تکلیف۔ بھوک۔

وَبَهَ وَوَبِهَ يَوْبَهُ وَبْهًا وَوَبَهًا وَوُبُوْهًا وَاَوْبَهَ اِيْبَاهًا لِفُلَانٍ وبِهٖ: جاننا۔ سمجھنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يُوْبَهُ بِهٖ اَوْ لَهٗ" فلاں کی پروا نہیں کی جاتی۔

وَتَاَ يَتِاُ وَتَاَفِيْ مِشْيَتِهٖ: سست رفتار چلنا۔

وَاتَاهُ مُوَاتَاةً وَوِتَاءً عَلَى الْاَمْرِ: موافقت کرنا۔

الْوَتُّ والْوَتَّة: قمری کی آواز۔

وَتُحَ يَوْتُحُ وَتَاحَةً وَوُتُحَةً وَوُتُوْحَةً الْعَطَاءُ: داد و دہش کم ہونا۔

وَتَحَ يَتِحُ وَتْحًا وَتِحَةً الْعَطَاءَ: داد و دہش کم کرنا۔

اَوْتَحَ اِيْتَاحًا وَوَتَّحَ تَوْتِيْحًا الْعَطَاءَ: کم کرنا۔ اَوْتَحَ الرَّجُلُ: آفت لاحق ہونے سے کم مال والا ہونا...... فُلَانًا: رنج و مشقت میں ڈالنا...... لَهُ الشَّيْئَ: کم کرنا۔

تَوَتَّحَ تَوَتُّحًا مِنَ الشَّرَابِ: کم پینا۔

الْوَتْح والْوَتَح والْوَتِيْح: تھوڑا۔ ناچیز۔ رَجُلٌ وَتِحٌ: خسیس مرد۔ طَعَامٌ وَتْحٌ: بے

برکت کھانا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَغْنٰی عَنْهُ وَتْحَةً" اس نے اس کو کچھ فائدہ نہیں دیا۔

وَتَخَ يَتِخُ وَتْخًا الرَّجُلَ بِالْعَصَا : لاٹھی سے مارنا۔

اَوْتَخَ اِيْتَاخًا مِنْ فُلَانٍ : انتہائی مشقت کو پہنچنا۔

الوَتْخة : کیچڑ۔ کہا جاتا ہے "مَا اَغْنٰی عَنْهُ وَتْخَةً" اس نے اس کو کچھ فائدہ نہیں دیا۔

المِيْتَخة : چھڑی۔

وَتَدَ يَتِدُ وَتْدًا وَتِدَةً وَتَدَ الْوَتَدَ : میخ گڑ جانا ...... الوَتَدَ: میخ گاڑنا۔ وَتَدَ فِي بَيْتِهِ : اقامت کرنا۔ وَتَدَ الزَّرْعُ: نباتات کا ظاہر ہونا اور قوی ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "وَتَدَ رِجْلَهُ فِي الْاَرْضِ" اس نے اپنے پیر کو زمین میں دھنسا دیا۔

اَوْتَدَ اِيْتَادًا الْوَتَدَ: میخ گاڑنا۔

الاَوْتَادُ فِي عُرْفِ الْمُسْلِمِيْنَ: مسلمانوں کی اصطلاح میں اوتاد چھپے ہوئے چار اولیاء ہیں اور ان کی ذمہ داری میں ہے کہ وہ چار آسمانوں سے آنے والے احکام کی تدبیر کریں۔ ان اولیاء کی رہائش چار آسمانوں پر ہوتی ہے۔ ان اولیاء کو العمد بھی کہا جاتا ہے۔

الاَوْتَادُ الاَرْبَعَة: (فلکیات)
چار رئیسی برج بارہ برجوں میں سے جن چار کے نام یہ ہیں: (۱) اَلْوَتَدُ الطَّالِعُ (۲) اَلْوَتَدُ الْغَائِبُ۔ (۳) وَتَدُ السَّمَاءِ (۴) وَتَدُ الاَرْضِ : ان چار بوجوں کو نظام فلکی میں بنیادی اور حفاظتی حیثیت ہے۔

الوَتَدُ والوَتِدُ والوَدّ: میخ۔ کھونٹی۔ کان کے سامنے کاسہ کے مانند ابھرا ہوا حصہ۔ ج اَوْتَادٌ۔ اَوْتَادُ الاَرْضِ: پہاڑ۔ اَوْتَادُ الْبِلَادِ: ملک کے بڑے بڑے آدمی۔

اَوْتَادُ الْفَمِ: دانت۔ وَالْوَتِدُ عِنْدَ اَهْلِ الْعَرُوْضِ : تین حروف جن میں سے دوسرا یا تیسرا ساکن ہو۔ اگر دوسرا ساکن ہو تو وتد مفروق کہلاتا ہے جیسے قَوْلٌ اور تیسرا ساکن ہو تو وتد مجموع جیسے عَلٰی۔

المِيْتَدُ والمِيْتَدَة: میخ گاڑنے کی لکڑی یا لوہے کی موگری۔

الوَاتِد : فا۔ ثابت۔ قَرْنٌ وَاتِدٌ: کھڑا سینگ وَتِدٌ وَاتِدٌ: مبالغہ کے لئے ہے جیسے شُغْلٌ شَاغِلٌ۔

وَتَرَ يَتِرُ وَتْرًا وَتِرَةً فُلَانًا: گھبرا دینا۔ ستانا۔ تکلیف پہنچانا ...... فُلَانًا مَالَهُ او حَقَّهُ: گھٹا دینا۔ الـقَوْمَ: جفت کو طاق کر دینا ......

القَوْسَ: تانت لگانا۔

اَوْتَرَ اِيتَارًا القَوْسَ: کمان کے لئے تانت بنانا یا کمان میں تانت لگانا ...... الشَّئَ: طاق بنانا ...... بَيْنَ الاَشْيَاءِ: وقفہ دے دے کر لگاتار کرنا۔

وَاتَرَ وِتَارًا ومُوَاتَرَةً الاَشْيَاءَ: وقفہ دے دے کر لگاتار کرنا ...... الکُتُبَ: لگاتار بھیجنا ...... الـقَوْمَ: ایک یا دو روز کا ناغہ دے کر روزہ رکھنا۔

وَتَّرَ القَوْسَ: کمان میں تانت لگانا۔

تَوَتَّرَ العَصَبُ ونَحْوُهُ: پٹھے وغیرہ کا تانت کی مانند سخت ہونا۔

تَوَاتَرَتِ الاَشْيَاءُ: وقفہ کے ساتھ لگاتار ہونا۔

وَتَرُ القَوْسِ: کمان کی تانت۔

فِي الخَطِّ المُنْحَنِيْ: خط کا قطعہ جو لفظوں کو ملانے والا ہو۔ فِي المُثَلَّثِ القَائِمِ الـزَّاوِيَةِ : (علم ہیئت) زاویہ قائمہ کے بالمقابل ضلع۔

الوَتْرُ والوِتْرُ : بے جوڑ۔ طاق۔ بدلہ یا بدلہ لینے میں ظلم۔ ج اَوْتَار۔

الوَتَرُ۔ وَتَرَةٌ کی جمع ہے بمعنی تانت۔ ج اَوْتَارٌ وِتَارٌ۔

الوَتَرَة: دو انگلیوں کے درمیان کی کھال۔ کان کے اوپر کے حصہ کی نرم ہڈی۔ نتھنے کا کنارہ یا ناک کے بانسہ اور مونچھ کے درمیان کا حصہ۔ کمان سے تیر نکلنے کی جگہ۔ زبان کے نیچے کا پٹھا۔ مکان کا وہ حصہ جہاں ستونوں سے طاق کے مانند بنایا جائے۔ ہر چیز کا گھیرا۔ ہر چیز کا خالص حصہ ج وَتَرٌ وَتَرَاتٌ۔

الوَتِيْرَة: طریقہ۔ وقفہ۔ سستی۔ نیزہ بازی سیکھنے کا دائرہ۔ قبر۔ گھوڑے کی پیشانی کا گول سفید داغ۔ بدلہ یا بدلہ دینے میں ظلم۔ قید۔ تاخیر۔ نتھنوں کے درمیان کا پردہ۔ کان کے اوپر کا حصہ کی نرم ہڈی۔ دو انگلیوں کے درمیان کی کھال۔ ہونٹ کا حلقہ۔ مکان کا وہ حصہ جہاں ستونوں سے طاق کے مانند بنایا جائے۔ سفید زمین۔ گلاب کا شگوفہ۔ پہلی دہائی کا نام۔ یعنی جب دس کا عدد پورا ہو جاتا ہے تو اسے وَتِيْرَة کہتے ہیں۔

تَتْرٰی: اس کی اصل وَتْرٰی ہے اور اس کے معنی ایک کے بعد ایک کا آنا جیسے اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرٰی۔

المَوْتُوْرُ: مفع۔ وہ شخص جو اپنے مقتول کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔

الوَتْشُ: ہر چیز کا قلیل۔ کمینے۔

وَتِغَ يَوْتَغُ وَتْغًا: گنہگار ہونا۔ دین یا دنیا کے بارے میں ہلاک ہونا۔ دردمند ہونا۔ بدخلق ہونا۔ ملامت زدہ ہونا۔ گفتگو میں ناسمجھ ہونا۔ برا قول کہنا اور حد درجہ جاہل ہونا ...... فِي حُجَّتِهِ: غلطی کرنا۔

اَوْتَغَهُ اِيْتَاغًا: ہلاک کرنا۔ قید کرنا اور بقول بعض مصیبت میں ڈالنا۔ دردناک کرنا۔

اَوْتَغَهُ عِنْدَ السُّلْطَانِ: معتربات کی تلقین کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَوْتَغَ دِيْنَهُ بِالاِثْمِ" اس نے اپنے دین کو گناہ سے خراب کیا۔

الوَتِيْغَة: دلیل میں غلطی۔

المَوْتَغَة: ہلاکت۔

وَتَنَ يَتِنُ وُتُوْنًا وتِنَةً المَاءُ: پانی کا ہمیشہ رہنا اور ختم نہ ہونا ...... بِالْمَكَانِ: ٹھہرنا اور اقامت کرنا ...... وَتْنًا و وَتِيْنًا الرَّجُلَ: شہرگ پر مارنا۔

وُتِنَ: شہرگ پر مارنا۔

وَاتَنَهُ مُوَاتَنَةً: چمٹنا۔ ایک دوسرے کا مانند

کام کرنا۔ وَاتَنَ الْمَكَانَ: دیر تک ٹھہرنا۔
اِسْتَوْتَنَ الْمَالُ: مال (یعنی جانوروں کا) موٹا ہونا۔
الْوَاتِنُ: فا۔ کسی جگہ میں ہمیشہ رہنے والا۔ ج وُتُن ہمیشہ بہنے والا پانی جو کبھی ختم نہ ہو۔
الْوَتْنَةُ: مقروض کا پیچھا۔ مخالفت۔
الْوَتِيْنُ: مص۔ شہ رگ۔ دل کی رگ جس سے تمام رگوں میں خون جاتا ہے۔ ج وُتُنٌ وَاَوْتِنَةٌ.
وَثَأَيَثَأُ وَثْأً اللَّحْمَ: مردار کرنا...... الْوَتَدَ: کھونٹی کے سرے کو پاش پاش کر دینا (...... وَاَوْثَأَ) يَدَهُ: موچ ڈالنا۔
وَثِئَتْ تَوْثَأُ وَثْأً وَوَثَأً وَوُثُوْءًا وَوُثِئَتْ يَدُهُ: ہاتھ میں موچ ہونا۔ صفت وَثِئَةٌ وَمَوْثُوْءٌ۔ ھُوَ وَثِيْئَةٌ.
وُثُؤَيُوْثُؤُ وَثَاءَةً: موچ لاحق ہونا۔
الْوَثَاءَةُ والْوَثْءُ: موچ۔
الْوَثِيْءُ: ٹوٹے ہوئے ہاتھ والا۔
الْمِيْثَأَةُ: میخ گاڑنے کا آلہ۔
وَثَبَ يَثِبُ وَثْبًا وَثُوْبًا وَوَثَبَانًا وَوِثَابًا وَوَثِيْبًا وَثِبَةً: اُٹھنا۔ کودنا۔ عرب کا قول ہے "وَثَبَ اِلَى الشَّرَفِ وَثْبًا" وہ عزت پر دفعتاً پہنچ گیا۔
وَثَّبَهُ تَوْثِيْبًا: گدی پر بٹھانا...... هُ الْوِسَادَةَ: بیٹھنے کے لئے بچھانا۔ وَثَّبَهُ وِثَابًا: کسی کیلئے فرش بچھانا۔
اَوْثَبَهُ اِيْثَابًا: کودنا۔ اَوْثَبَهُ الْمَوْضِعَ: کسی مقام سے کودانا۔
وَاثَبَهُ مُوَاثَبَةً: سبقت کرنا۔ ٹوٹ پڑنا۔
تَوَثَّبَ عَلَيْهِ فِيْ اَرْضِهِ: ظلماً قبضہ کر لینا۔
تَوَاثَبَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔
الْوِثَابُ: تخت۔ بچھونا۔ بیٹھنے کی جگہ۔
الْوَثَبَى: بہت کودنے والا۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ اَوْ نَاقَةٌ وَثَبَى" بہت اُچھلنے کودنے والا گھوڑا یا اونٹنی۔
الْوَثَّابُ: بہت کودنے والا۔ فَرَسٌ وَثَّابَةٌ: تیز رفتار گھوڑا۔

اَلْوُثَابُ: ایک مخصوص بیماری جس میں جسم گرمی یا سردی کی وجہ سے سکڑ جاتا ہے پٹھے پھول جاتے ہیں اور سر میں شدید درد ہوتا ہے۔
الْمِيْثَبُ: کودنے والا۔ بیٹھنے والا۔ بلند زمین۔ نرم زمین۔ چھوٹا چشمہ۔
الْمَوْثَبَانُ: غزوہ نہ کرنے والا بادشاہ۔
وَثُجَ يَوْثُجُ وَثَاجَةً: گاڑھا ہونا۔ الْفَرَسُ: گھوڑے کا موٹا ہونا...... الْمَكَانُ: بہت گھاس والی ہونا۔ صفت وَثِيْجٌ.
اَوْثَجَهُ اِيْثَاجًا: زیادہ کرنا۔
اِسْتَوْثَجَ الْمَالُ: زیادہ ہونا...... مِنَ الْمَالِ: زیادہ لینا...... الْفَرَسُ: گھوڑے کا موٹا اور گٹھا ہونا...... النَّبْتُ: نباتات کا بہت ہونا اور گنجان ہونا۔
الْوَثِيْجُ: گاڑھا۔ گٹھا۔ ثَوْبٌ وَثِيْجٌ: گف بنا ہوا کپڑا۔
الْوَثِيْجَةُ: بہت درختوں والی زمین۔ گنجان درختوں والی زمین۔
اَرْضٌ مُوْتَشِجَةٌ وَمُتَّشِجَةٌ: بہت گھاس والی زمین۔
الْمَوْثُوْجُ مِنَ الثِّيَابِ: نرم بنا ہوا کپڑا۔
الْوَثْخَةُ: پانی کی تری۔
الْوَثِيْخَةُ: گاڑھا دودھ۔ چربی ملی ہوئی نرم ہڈی۔ تروتازہ اُلجھی ہوئی گھاس۔ کیچڑ والی زمین۔
رَجُلٌ مُوْتَثِخُ الْخَلْقِ وَمَوْثُوْخَةٌ: کمزور جسم کا مرد۔
وَثُرَيَوْثُرُ وَثَارَةَ الْفِرَاشُ: بچھونے کا نرم و ملائم ہونا۔ صفت وَثِيْرٌ...... لَحْمُهُ: بہت گوشت والا ہونا...... الرَّجُلُ: موٹا ہونا۔
وَثَرَ يَثِرُ وَثْرًا وَوَثَرَ الْفِرَاشَ: بچھونے کو روندنا۔ نرم کرنا۔
اِسْتَوْثَرَ الْفِرَاشَ: بچھونے کو نرم پانا۔ مِنَ الْمَالِ: بہت لینا۔
الْوَاثِرُ: فا۔ ثابت قدم۔
الْوَثْرُ: مص چمڑے کا ٹکڑا جس کو تسمہ کے طور پر لمبا کاٹا جائے۔ صدری کے مانند ایک کپڑا۔
الْوِثْرُ: ایک قسم کا کپڑا جو سارے کپڑوں سے اوپر رہتا ہے۔ نرم (...... والْمِيْثَرَةُ) زمین پر رکھنے کا گدیلا۔ ج مَوَاثِرُ وَمَيَاثِرُ.
الْوَثْرُ والْوَثِيْرُ: نرم و ملائم۔ الْوَثِيْرُ: بمعانی وِثْرٌ.
الْوَثِيْرَةُ. وَثِيْرٌ: کا مؤنث۔ بہت گوشت والی۔ ج وَثَائِرُ وَوِثَارٌ.
الْوِثَارُ: نرم بچھونا۔
الْوَثَارَةُ والْوِثَارَةُ: بچھونے کی نرمی۔
الْمَوَاثِرُ والْمَيَاثِرُ: درندوں کی کھالیں۔ ریشم و دیبا کی بنی ہوئی۔
وَثَغَ يَثِغُ وَثْغًا رَاسَهُ: توڑنا۔ کچلنا۔
الْوَثْغَةُ مِنَ الْمَطَرِ: تھوڑی بارش۔
الْوَثِيْغَةُ: موسم بہار کی اُلجھی ہوئی گھاس۔
الْوَثِيْغَةُ مِنَ الْمَطَرِ: تھوڑی بارش۔
وَثَفَ يَثِفُ وَثْفًا وَثَّفَ وَاَوْثَفَ الْقِدْرَ: ہانڈی کے لئے پایہ بنانا۔
وَثِقَ يَثِقُ ثِقَةً وَثُوْقًا وَمَوْثِقًا بِفُلَانٍ: بھروسہ کرنا۔ صفت فاعلی وَاثِقٌ اور صفت مفعولی مَوْثُوْقٌ بِهٖ.
وَثُقَ يَوْثُقُ وَثَاقَةً الشَّيْءُ: قوی و مضبوط ہونا۔
وَثَّقَ الرَّجُلَ: مضبوط و استوار کرنا۔
وَثَّقَ الْاَمْرَ: مضبوط کرنا...... الرَّجُلَ: کسی شخص کو معتبر کہنا۔
اَوْثَقَهُ اِيْثَاقًا: رسی سے باندھنا۔
وَاثَقَهُ وِثَاقًا وَمُوَاثَقَةً: معاہدہ کرنا۔
تَوَثَّقَ: مضبوط و قوی ہونا...... فِي الْاَمْرِ: وثیقہ لینا۔
تَوَاثَقَ الْقَوْمُ: باہم عہد و پیمان ہونا۔
اِسْتَوْثَقَ مِنْهُ: وثیقہ لینا...... مِنَ الْاَمْوَالِ: حفاظت میں مبالغہ کرنا۔
الثِّقَةُ: مص۔ قابل بھروسہ۔ لفظ واحد مذکر مؤنث واحد جمع سب کے لئے مستعمل ہے اور کبھی ثقات کے وزن پر مذکر و مؤنث دونوں کے لئے جمع لاتے ہیں اور کہا جاتا

ہے "فُلَانٌ اَخُوْ ثِقَةٍ" یعنی فلاں بہادر ہے اور اس کی بہادری پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

الوَثَاق والوِثَاق: باندھنے کی چیز جیسے رسّی وغیرہ ج وُثُق.

الوَثِيق: مضبوط۔ ج وِثَاق.

الوَثِيقَة. وَثِيق: کا مؤنث۔ قابلِ اعتماد۔ کام کی مضبوطی۔ اَرْضٌ وَثِيقَةٌ: بہت گھاس والی زمین ج وَثَائِق.

الاَوْثَق: اسم تفضیل۔ مؤنث وُثْقٰی اور اسی سے ہے "اِسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی" اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا اور کہا جاتا ہے "خُذِ الْاَمْرَ بِالْاَوْثَق" معاملہ کو مضبوطی کے ساتھ اختیار کرو۔

المَوْثِق والمِيثَاق: عہد۔ ج مَوَاثِق ومَيَاثِق ومَوَاثِيق ومَيَاثِيق.

الوَثَاقِيَّةُ: زیتون کی قسم کا ایک چھوٹا درخت جس کے پتے آمنے سامنے ہوتے ہیں پھول خوشہ کی شکل میں لٹکے ہوتے ہیں زینت کے لئے بویا جاتا ہے۔

وَثَلَ الْمَالَ: مال جمع کرنا ...... الشَّيْءَ: مضبوط واستوار کرنا۔

الوَثَل: درخت خرما کے چھال کی رسی۔ چمڑے کا میل کچیل۔

الوَثِيل: درخت خرما کی چھال۔ درخت خرما کی چھال کی رسّی یا جوٹ کی رسّی۔

وَثَمَ يَثِمُ وَثْمًا الشَّيْءَ: توڑنا۔ کوٹنا۔ وَثَمَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ: زور سے بارش ہونا ...... الفَرَسُ الْاَرْضَ: گھوڑے کا زمین پر پاؤں مارنا۔

وَثَمَتْ وَثْمًا وِثَامًا الْحِجَارَةُ رِجْلَهُ: پتھروں کا پیر کو خون آلود کر دینا۔

وَثُمَ يَوْثُمُ وَثَمًا الْمَكَانُ: کم گھاس والی ہونا۔

وَثُمَ يَوْثُمُ وَثَامَةً: بہت گوشت والا اور گٹھا ہونا۔ صفت وَثِيمٌ.

وَاثَمَ مُوَاثَمَةً فِي الْعَدُوِّ: دشمنوں میں گھستے ہوئے چلا جانا۔

الوَثِيمَة: پتھر۔ چقماق کا پتھر۔ گھاس یا نباتات کا ڈھیر۔

الوَثْم: کمی۔

خُفٌّ مِيثَمٌ: بہت پامال کرنے والا گھر۔

وَثَنَ يَثِنُ وُثُونًا: عہد پر قائم رہنا۔

اَوْثَنَهُ اِيثَانًا: بہت عطیہ دینا ...... مِنَ الْمَالِ: بہت لینا۔

اِسْتَوْثَنَ اِسْتِيثَانًا الشَّيْءُ: باقی رہنا۔ مضبوط ہونا ...... الْمَالُ: مال یعنی مویشی کا موٹا ہونا ...... مِنَ الْمَالِ: بہت لینا۔

اِسْتَوْثَنَتِ الْاِبِلُ: اولاد کا بڑھنا۔

الوَاثِن: فا۔ ایک جگہ پر قائم رہنے والا۔ ج وُثُن.

الوَثَن: بت۔ ج اَوْثَان ووُثُن ووُثْن واُثُن.

الوَثَنِيُّ: بت پرست۔

وُثِيَت تُوثَى وَثْيًا يَدُهُ: ہاتھ میں موچ ہونا۔ صفت مَوْثِيَّة.

اَوْثٰى اِيثَاءً الرَّجُلُ: زخمی یا شکستہ سواری والا ہونا۔

الوَثْيُ: موچ۔

الوُثِيُّ: تکلیفیں۔

المِيثَاءَة: موگری۔ ہتھوڑا۔

وَجَّ يَوُجُّ وَجًّا: تیز چلنا۔ دوڑنا۔

الوَجُّ: مص۔ تیزی۔ شتر مرغ۔ قطا۔ بل کی لکڑی۔ ایک دوا کا نام۔

وَجَاَ يَوْجَاُ وَجْاً وتَوَجَّاَ فُلَانًا بِالسِّكِّينِ او بِيَدِهِ: کسی کی چھری یا ہاتھ سے مارنا۔ صفت مفعولی مَوْجُوءٌ ووَجِيءٌ اور اسم الوِجَاء ...... التَّمْرَ: کھجور کو کوٹنا۔

وَجَاَ تَوْجِئَةً الْبِئْرَ: ختم شدہ پانی والا پانا۔

اَوْجَاَتِ الْبِئْرُ: کنوئیں کا پانی ختم ہونا۔ اَوْجَاَ الرَّجُلُ: ناکام ہونا ...... فُلَانًا عَنْهُ: دور کرنا۔ ہٹانا۔

اِتَّجَاَ التَّمْرُ: کھجور کا گودے دار ہونا۔

الوَجْءُ والوَجَاُ والوَجَاءُ: بے برکت چیز جیسے بے پانی کا کنواں۔

الوَجِيئَة: گانٹے۔ کھجور یا ٹڈیوں کو کوٹ کر گھی یا زیتون کے تیل میں لت پت کر کے تیار کیا ہوا کھانا۔

وَجَبَ يَجِبُ وُجُوبًا وَجِبَةً الشَّيْءُ: ثابت ہونا۔ لازم ہونا۔ کہا جاتا ہے "وَجَبَ الْبَيْعُ ووَجَبَ لِيْ عَلٰى فُلَانٍ كَذَا" یعنی بیع لازم ہو گئی اور میری فلاں پر اتنی چیز ثابت ہو گئی (...... وَجْبَةً الْحَائِطُ ونَحْوُهُ) دیوار کا زمین پر گرنا ...... الرَّجُلُ: دن میں ایک دفعہ کھانا (...... وَجْبًا ووُجُوبًا) الرَّجُلُ: مرتے ہوئے گرنا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ فَوَجَبَ" اس نے اسے مارا پس وہ مر کر گر گیا ...... فُلَانًا عَنْهُ: باز رکھنا۔ ہٹا دینا۔ وَجَبَتِ الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب ہونا ...... العَيْنُ: آنکھ کا دھنس جانا۔ وَجَبَ وَجْبًا ووَجِيبًا ووَجَبَانًا الْقَلْبُ: دل کا تڑپنا۔ دھڑکنا۔

وَجُبَ يَوْجُبُ وُجُوبَةً: بزدل ہونا۔

وَجَّبَ: دن میں ایک ہی مرتبہ کھانا۔

ہ: دن میں ایک ہی مرتبہ کھانے کا عادی بنانا اور ایسا ہی وَجَّبَ نَفْسَهُ ولِنَفْسِهِ: اپنے کو ایک ہی مرتبہ کھانے کا عادی کرنا ...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو دن رات میں صرف ایک مرتبہ دوھنا ...... الْاَمْرَ عَلَيْهِ: لازم کرنا ...... بِهِ الْاَرْضَ: زمین پر پٹک دینا۔ وَجَّبَتِ الْاِبِلُ: اونٹ کا تھکنا۔ وَجَّبَ اللَّبَنُ فِيْ ضَرْعِ النَّاقَةِ: پیوی کا تھن میں جم جانا۔ البَعِيرُ: اونٹ کا بیٹھنا۔

اَوْجَبَ اِيجَابًا لِفُلَانٍ حَقَّهُ: رعایت کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِيجَابًا لِحَقِّهِ: میں نے اس کے حق کی رعایت کی وجہ سے یہ کیا ...... الشَّيْءَ: واجب کرنا یا سمجھنا۔ اَوْجَبَ الْبَيْعَ: لازم کرنا ...... الرَّجُلُ: دن میں ایک مرتبہ کھانا۔ جنت یا جہنم کے لائق کام کرنا ...... اللّٰهُ قَلْبَهُ: دل کو تڑپانا۔ دھڑکانا۔

وَاجَبَهُ وِجَابًا ومُوَاجَبَةً: لازم کرنا۔

تَوَجَّبَ: دن میں ایک مرتبہ کھانا۔

تَوَاجَبُوا: باہم شرط لگانا (گویا کہ بعض نے بعض پر کچھ واجب کیا)

اِسْتَوْجَبَ اِسْتِيجَابًا الشَّئَ: مستحق ہونا۔ واجب ولازم جاننا۔

الوَجْبُ: مص بڑی مشک۔ ج وِجَابٌ (...... والوَجَّاب والوَجَّابَة: بزدل۔ قَلْبٌ وَجَّابٌ: بہت دھڑکنے والا دل۔

الوَجَبُ: گھوڑ دوڑ یا تیر اندازی کی شرط۔

الوَجْبَة: مص دھماکے کے ساتھ گرنا۔ یا گرنے والے کی آواز۔ دن میں ایک مرتبہ کی خوراک۔ ج وَجَبَات.

الوُجُوب: مص ثبوت۔ ذات کا اپنی عین کا اقتضاء کرنا اور خارج میں محقق ہونا۔

الوَجِيبَة: وظیفہ۔ بیع کو واجب کرنا۔ پھر پہلے پہل لینا اور جب لے کر فارغ ہو چکو تو کہا جاتا ہے "قَدْ اِسْتَوْفَيْتَ وَجِيبَتَكَ".

الوَاجِب: فا۔ لازم اور جائز ممکن ممتنع کے مقابل پر بھی بولا جاتا ہے۔ الوَاجِبُ: مقتول۔ وَاجِبُ الوُجُودِ: جس کا وجود بذاتہ ہو اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو اور ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔

المُوجِب: فا۔ سبب۔ باعث۔

المُوجَب: مفع...... مِنَ الكَلَامِ: جس میں نفی نہی استفہام ہو۔

المُوجِبَة: بڑی نیکی یا بڑا گناہ جو باعث جنت یا جہنم ہو۔

المَوْجِب: موت۔ ج مَوَاجِب کہا جاتا ہے "خَرَجَ القَوْمُ اِلَى مَوَاجِبِهِمْ" قوم اپنی موت کی جگہوں میں گئی۔

وَجَحَ الشَّئُ: ظاہر ہونا۔

اَوْجَحَ: ظاہر ہونا...... الحَافِرُ: کھودنے میں چٹان تک پہنچنا...... البَيْتَ: گھر پر پردہ لٹکانا ...... هُ اِلَى كَذَا: مجبور کرنا۔ اوجَحَتِ النَّارُ: آگ کا چمکنا...... غُرَّةُ الفَرَسِ: گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کا واضح ہونا۔ اَوْجَحَ البَوْلُ فُلَانًا: ...... پیشاب کا کسی کو تکلیف پہنچانا۔

الوَجَاح: چکنا پتھر (...... الوُجَاح والوِجَاح) پردہ۔

الوَجْح: غار کے مانند۔

المُوجَح: مفع: جائے پناہ۔ چکنا چمڑا (...... والوَجِيح) مضبوط و گف بنا ہوا کپڑا۔

المُوجُوح مِنَ الاَبْوَابِ: بند کیا ہوا دروازہ۔

وَجَدَ ووَجِدَ يَجِد وَجْدًا ووُجْدًا وجِدَةً ووُجُودًا وِجْدَانًا واِجْدَانًا المَطْلُوبَ: پانا۔ ضائع ہونے کے بعد کامیاب ہونا۔ کہا جاتا ہے "وَجَدْتُ الضَّالَّةَ" میں نے گم شدہ کو پالیا۔ وَجَدَ افعال القلوب میں سے بھی ہے اس صورت میں دو مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے وَجَدْتُ كَلَامَكَ صَادِقًا اور اس کا مصدر وُجُودٌ ہے۔

وَجَدَ يَجِدُ وَجْدًا ووِجْدًا ووُجْدًا.

وجِدَةَ المَالَ ونَحْوَهُ: مستغنی ہونا۔

وَجَدَ يَجِدُ ويَجُدُ وَجْدًا وجِدَةً ومَوْجِدَةً ووِجْدَانًا عَلَيْهِ: غضبناک ہونا (...... وَجْدًا) بِفُلَانٍ: بہت محبت کرنا...... لَهُ: غمگین ہونا۔

وَجِدَ يَوْجَدُ وَجْدًا: بہت محبت کرنا۔ لَهُ: غمگین ہونا۔

وُجِدَ وُجُودًا الشَّئُ عَنْ عَدَمٍ: نیست سے ہست ہونا۔ صفت مَوْجُودٌ.

اَوْجَدَ اِيجَادًا اللّٰهُ الشَّئَ: موجود کرنا...... فُلَانًا: غنی کرنا۔ قوی کرنا...... هُ مَطْلُوبَهُ: کامیاب کرانا۔ فتح مند کرانا۔ حاصل کرانا۔

اَوْجَدَهُ عَلَى الاَمْرِ: مجبور کرنا۔ اَوْجَدَهُ اِلَيْهِ: مضطر کرنا۔

تَوَجَّدَ بِهِ: محبت کرنا...... لَهُ: غمگین ہونا...... السَّهَرَ ونَحْوَهُ: بے خوابی وغیرہ کی شکایت کرنا۔

تَوَاجَدَ: محبت یا خوشی یا غم یا تکلیف ظاہر کرنا۔

الوَجْد: مص پانی جمع ہونے کی جگہ ج وِجَاذٌ (...... والوُجْد والوِجْد) محبت۔ خوشی۔ تونگری۔ قدرت۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مِنْ وُجْدِي" یہ میری قدرت میں ہے۔

الجِدَة: مص تونگری۔ قدرت۔

الوِجْدَان: مص اور بعضوں کے نزدیک بمعنی نفس اور اس کی باطنی قوتیں۔

الوِجْدَانِي: ہر وہ چیز جس کو انسان اپنے نفس سے محسوس کرے۔ جو چیزیں باطنی قوتوں سے محسوس ہوں۔ ج وِجْدَانِيَّات.

الوَاجِد: فا۔ تونگر۔ محب اور کہا جاتا ہے اَنَا وَاجِدٌ لِلشَّئِ: میں اس پر قادر ہوں۔

الوَجَّاد: بہت غضبناک۔

الوَجِيد: ہموار زمین۔ ج وُجْدَان.

الوُجُود: مص ہست۔ عدم کا خلاف۔

الوُجُودِيّ: عدمی کا خلاف۔

اَوْجَذَهُ اِلَى كَذَا: مضطر کرنا...... عَلَيْهِ: مجبور کرنا۔

الوَجْذ: پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے اور بقول بعض حوض ج وِجَاذ ووُجْذَانٌ.

مَكَانٌ وَجِذٌ: بہت گڑھوں والی۔ یا بہت حوض والی جگہ۔

وَجِرَ يَوْجَرُ وَجَرًا مِنْ كَذَا: خوف کرنا۔ صفت مذکر وَجِرٌ واَوْجَر صفت مؤنث وَجِرَةٌ ووَجْرَاءُ.

وَجَرَهُ يَجِرُهُ وَجْرًا: منہ میں دوا ڈالنا۔ وَجَرَ فُلَانًا: ناپسندیدہ باتیں سنانا۔

اَوْجَرَهُ اِيجَارًا. الوَجُورَ: منہ میں دوا ڈالنا ...... هُ الرُّمْحَ: منہ میں نیزہ مارنا۔

تَوَجَّرَ المَاءَ: ناپسندیدگی سے پینا ...... الدَّوَاءَ: دوا کو تھوڑا تھوڑا نگلنا۔

اِتَّجَرَ. وَجُور: سے علاج کرنا (اس کی اصل اَوْتَجَرَ ہے) دیکھو وَجُور.

الوَجْر: مص۔ پہاڑ میں غار کے مانند ج اَوْجَار.

الوُجْرَة والوَجْرَة: وحشی جانوروں کو شکار کرنے کا گڑھا۔ ج اَوْجَار.

الوِجَار والوَجَار: بجو وغیرہ کا بھٹ۔ وادی کا وہ حصہ جس کو سیلاب نے کھود دیا ہو۔ ج اَوْجِرَةٌ ووُجُر.

الوُجُورُ والوَجُور: منہ میں ٹپکانے کی دوا۔

المِيْجَرُ والمِيْجَرَة: منہ میں دوا ٹپکانے کا آلہ۔
المِيْجَار: چوگان کے مانند ایک لکڑی جس سے گیند کو مارتے ہیں۔
وَجَزَ يَجِزُ وَجْزًا الْكَلامَ: کلام مختصر کرنا۔ (ووَجُزَ يَوْجُزُ وَجْزًا و وَجَازَةً ووُجُوْزًا)
الرَّجُلُ فِي مَنْطِقِهِ: مختصر گو ہونا۔
وَجُزَ يَوْجُزُ وَجَازَةً الْكَلامُ: کلام مختصر و بلیغ ہونا۔
اَوْجَزَ اِيْجَازًا الْكَلامُ: مختصر ہونا...... الْكَلامَ و فِي الْكَلامِ: مختصر کرنا...... الْعَطِيَّةَ: جلدی دینا۔
تَوَجَّزَ الشَّيْءَ: حاجت پوری کرنے کو کہنا۔
اِسْتَوْجَزَ اِسْتِيْجَازًا الْكَلامَ: زوائد کو حذف کر دینا۔
الْوَجْز. وَجْلُ وَجُزٌ: جلدی دینے والا یا پھرتیلا (...... وَالْوَجِيْزُ والْوَاجِزُ) ہلکا اور مختصر...... مِنَ الْكَلامِ: جلدی سے سمجھ میں آنے والا مختصر کلام۔
المِيْجَاز: مختصر کلام۔ بولنے کا عادی۔
وَجَسَ يَجِسُ وَجْسًا: پوشیدہ ہونا۔
وَجَسَتِ الْاُذُنُ: کان کا آہٹ محسوس کرنا (...... وَجْسًا وَجَسَانًا) سنی ہوئی چیز سے گھبرانا۔
اَوْجَسَ اِيْجَاسًا الرَّجُلُ: محسوس کرنا اور دل میں چھپانا۔ کہا جاتا ہے "اَوْجَسَ الْقَلْبُ فَزَعًا" یعنی دل نے گھبراہٹ محسوس کی۔
اَوْجَسَتِ الْاُذُنُ: کان کا آہٹ سننا۔
تَوَجَّسَ: آہٹ پر کان لگانا...... الطَّعَامَ او الشَّرَابَ: تھوڑا تھوڑا چکھنا...... فَزَعًا: گھبراہٹ محسوس کرنا...... الصَّوْتَ: خوفزدہ ہو کر سننا۔ تَوَجَّسَتِ الْاُذُنُ: آواز سننا۔
الْوَجْسُ: مص۔ آہستہ آواز۔ دل کی گھبراہٹ۔
الواجِس: فا۔ دل میں آنے والا خیال۔
الاَوْجَسَ: تھوڑی خورد و نوش۔ زمانہ۔ کہا جاتا ہے "لا اَفْعَلُهُ سَجِيْسَ الْاَوْجَسِ" میں اس کو کبھی نہیں کروں گا۔
وَجِعَ يَوْجَعُ وَجَعًا: مریض اور دردمند ہونا۔ اس کے مضارع میں يَيْجَعُ اور يَاجَعُ واو کو یا یا الف سے بدل کر بھی بولتے ہیں ووَجِعَ فُلانًا رَاسُهُ ووَجِعَ فُلانٌ رَاسَهُ" فلاں کے سر میں درد ہے۔
اَوْجَعَهُ اِيْجَاعًا: دردمند کرنا۔ تکلیف پہنچانا
اَوْجَعَ فِي الْعَدُوِّ: دشمن کی بہت خونریزی کرنا۔
تَوَجَّعَ: شکایت کرنا۔ غم ظاہر کرنا...... لَهُ: نرم دل ہونا۔
الْوَجَعُ: مرض و تکلیف ج وِجَاعٌ و اَوْجَاعٌ.
الْوَجِعُ: درد والا۔ ج وَجِعُوْنَ ووَجْعَى ووَجَاعَى ووِجَاعٌ واَوْجَاعٌ مؤنث وَجِعَةٌ ج وَجَاعَى ووَجِعَات.
الجِعَة: جو کی نبیذ۔
الْاَوْجَعُ: بہت تکلیف پہنچانے والا۔ (یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور شاذ ہے اس لئے کہ اَوْجَعَ ثلاثی مزید سے بنایا گیا ہے)
الْوَجْعَاءُ: دبر۔ ج وجعاوات.
الْوَجِيْعُ: درد پہنچانے والا۔ کہا جاتا ہے "ضَرْبٌ وَجِيْعٌ" دردناک مار۔ جیسے کہا جاتا ہے "عَذَابٌ اَلِيْمٌ".
وَجَفَ يَجِفُ وَجْفًا ووَجِيْفًا ووُجُوْفًا الشَّيْءُ: مضطرب ہونا (...... وَجِيْفًا) الْقَلْبُ: دل کا دھڑکنا۔ صفت وَجَّافٌ وواجِفٌ (...... وَجْفًا وَجِيْفًا) الْفَرَسُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا۔ صفت وَاجِفٌ.
اَوْجَفَ الْفَرَسَ: گھوڑے کو تیز دوڑانا۔
الشَّيْءَ: حرکت دینا۔ مضطرب کرنا......
الْبَابَ: دروازہ بند کرنا۔
اِسْتَوْجَفَ الْحُبُّ فُؤَادَهُ: محبت کا دل کو شیفتہ کرنا۔
نَاقَةٌ مِيْجَافٌ: تیز دوڑنے والی اونٹنی۔
الْوَجِيْفُ: مص۔ خوف سے گرنا۔
الْوُجَاقُ والاُوْجَاقُ: آتش دان۔ انگیٹھی۔ فوج کی ترتیب۔ ج وُجَاقَات (دخیل)
وَجِلَ يَوْجَلُ وَجَلاً ومَوْجَلاً: ڈرنا یا خوف محسوس کرنا اور اس کا مضارع يَيْجَلُ اور يَاجَلُ واو کو یا یا الف سے بدل کر اور يِيْجَلُ علامت مضارع کے کسرہ کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے۔
وَجَلَهُ يَوْجُلُهُ وَجْلاً: خوف میں بڑھ جانا۔
وَجُلَ يَوْجُلُ وَجَالَةً: بوڑھا ہونا۔
وَاجَلَهُ مُوَاجَلَةً فَوَجَلَهُ: خوف میں مقابلہ کرنا۔
اَوْجَلَهُ: ڈرانا۔
الْوَجَلُ: خوف۔ ج اَوْجَالٌ.
الْوَجِلُ: خوف کرنے والا۔ ج وَجِلُوْنَ ووِجَالٌ مؤنث وَجِلَةٌ.
الاَوْجَلُ: خوف کرنے والا (مؤنث کے لئے وَجْلاء نہیں بلکہ وَجِلَةٌ بولا جاتا ہے) اور کہا جاتا ہے "هُوَ اَوْجَلُ مِنْكَ" وہ تم سے زیادہ خائف ہے۔
الْوَجِيْلُ والمَوْجِلُ: گڑھا جس میں پانی جمع ہو۔ المَوْجَلُ: خوف کی جگہ۔
الْوُجُوْلُ: بڈھے۔
وَجَمَهُ يَجِمُهُ وَجْمًا: مکا مارنا (...... وَجْمًا وُجُوْمًا) شدت غیظ یا خوف سے گفتگو سے عاجز رہنا۔ کہا جاتا ہے "لَمْ اَجِمْ عَنْهُ" میں اس سے گھبرا کر خاموش نہیں ہوا۔ شدت غم کی وجہ سے ترش رو ہو کر سر جھکانا۔ صفت وَجِمٌ وواجِمٌ. وَجَمَ مِنَ الْاَمْرِ: ناپسند کر کے رک جانا...... الشَّيْءَ: ناپسند کرنا۔ وَجَمَ لِفُلانٍ مِنْ كَذَا: نرم دل اور غمگین ہونا۔
الْوَجْمُ: مص۔ رَجُلٌ وَجْمٌ: ناکارہ مرد۔ کہا جاتا ہے "هُوَ وَجْمُ سُوْءٍ" وہ برا آدمی ہے۔
الْوَجْمُ: بخیل۔ لئیم۔ ہلکا پھلکا۔
الوَجْم والوَجَم: قبروں یا ٹیلوں پر پتھروں کا ڈھیر یا جنگلوں میں راستہ کے نشانات ج وُجُوْم واَوْجَام. بَيْتٌ وَجْمٌ ووَجَمٌ: بڑا

کھر۔

الاَوْجَم: اسم تفضیل۔ اَوْجَمُ الرَّمْلِ: ریت کا بڑا قطعہ۔

الوَجْمَة: ایک مرتبہ کی خوراک۔

الوَجْمَة: ننگ وعار۔

الوَجِيم مِنَ الأَيَّام: سخت گرم دن۔

الوَجِيمَةُ: گیہوں یا چارہ۔ آفت رسیدہ۔

المِيجَمَةُ: دھوبی کی موگری۔

وَجَن يَجِنُ وَجْنا بِالْشي: پھینکنا...... الوَتَد: کھونٹی ٹھونکنا...... بِهِ الاَرْض: زمین پر پٹکنا ...... الْقَصَّارُ الثَّوْبَ: دھوبی کا کپڑے کو پچھوڑنا۔

وَجَّنَ الْجِلْد: کھال کو نرم ہونے کے لئے کوٹنا۔

تَوَجَّنَ: ذلیل ہونا۔ فروتنی کرنا۔

الوَجْنَة والوِجْنَة والوُجْنَة والوَجَنَة والوَجِنَة والاَجْنَة والإِجْنَة والاُجْنَة: رخسارہ میں اُبھری ہوئی جگہ۔ ج وَجَنَات۔

الوَجْن والوَجَن والوَاجِن: پتھریلی سخت زمین۔

الوَجِين: وادی کا کنارہ۔ سامنے کی قدرے اونچی اور پتھریلی زمین ج وُجُن۔

الاَوْجَن: سخت پہاڑ۔ بڑے رخساروں والا۔ مؤنث وَجْنَاءُ۔ نَاقَةٌ وَجْنَاء: سخت اونٹنی۔

المُوَجَّن: بڑے رخساروں والا۔ بہت گوشت والا موٹا۔

المِيجَنَة: موگری۔ ج مَيَاجِن ومَوَاجِن۔

المَوْجُون: مفع۔ شرمندہ۔

المَوْجُونَة: دلہن کا آراستہ کمرہ۔

وَجَهَ يَجِهُ وَجْهًا فُلانًا: منہ پر مارنا اور رد کرنا۔ لوگوں کے نزدیک وجاہت میں بڑھ جانا۔

وَجُهَ يَوْجُهُ وَجَاهَةً: وجیہ ہونا۔ صاحب وجاہت ہونا۔

وَجَّهَ اِلٰى فُلانٍ: کسی کے پاس جانا...... هُ اِلٰى فُلانٍ: کسی کے پاس بھیجنا...... هُ الاَمِيرُ: باعزت بنانا...... وَجَّهَ الشَّيْءَ: کسی طرف پھیر دینا۔ القَوْمُ الطَّرِيقَ: راستہ پر چلنا اور نشان واضح کرنا۔ لِعَبْدِهِ: غلام سے اپنے مرنے کے بعد آزادی کے لئے کہنا ...... الْمَطَرُ الاَرْضَ: ایک روش کی بارش ہونا۔ سطح زمین کو صاف کر دینا اور نشان ڈال دینا ...... الرِّيحُ الْحَصٰى: ہوا کا کنکریوں کو اڑانا ...... المَيِّتَ: میت کو قبلہ رو کرنا۔

اَوْجَهَهُ اِيجَاهًا الرَّجُلَ: وجیہ بنانا۔ وجیہ پانا۔ رد کرنا۔

وَاجَهَهُ وِجَاهًا ومُوَاجَهَةً: رُو در رُو مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "لَقِيَهُ مُوَاجَهَةً ووِجَاهًا" اس نے اس سے رُو در رُو ملاقات کی۔

تَوَجَّهَ اِلَيْهِ: متوجہ ہونا اور قصد کرنا...... الْجَيْشُ: شکست کھانا...... الشَّيْخُ: بڈھا ہونا۔

تَوَاجَهَ الرَّجُلانِ او الْمَنْزِلانِ: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

اِتَّجَهَ اِلَيْهِ: متوجہ ہونا...... لَهُ رَأْيٌ: خیال سوجھنا۔

الْوَجْهُ: چہرہ۔ ج اَوْجُهٌ ووُجُوهٌ واُجُوهٌ۔ وَجْهُ الثَّوْبِ ونَحْوِهِ: کپڑے وغیرہ کا سامنے کا پہلو۔ وَجْهُ الدَّهْرِ: زمانہ کا اوّل۔ کہا جاتا ہے "كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الدَّهْرِ" یہ زمانے کے شروع میں تھا۔

الوَجْه: مص۔ جانب۔ قصد ونیت جس عمل وغیرہ کی طرف انسان متوجہ ہو۔ عزت ومرتبہ وَجْهُ الْكَلامِ: مقصود کلام۔ رضامندی۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَ ذٰلِكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ" اس نے اس فعل کو اللہ کی رضامندی کے لئے کیا۔ "وضَرَبَ وَجْهَ الاَمْرِ وعَيْنَهُ" اس نے کام کی اچھی تدبیر کی۔ "وَمَضٰى عَلٰى وَجْهِهِ" وہ لاپروائی سے گزر گیا "اِبْيَضَّ وَجْهُهُ وبَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَهُ" اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ کوئی فعل محمود کرے اور اس طرح اِسْوَدَّ وَجْهُهُ وسَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ" اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ فعل مذموم کرے...... ج وُجُوهٌ: سردار قوم اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ وَجْهٌ" یعنی صاحب عزت ومرتبہ مرد۔ الوَجْه: نوع وقسم جیسے "الْكَلامُ فِيهِ عَلٰى وُجُوهٍ عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوهٍ۔ وَلَيْسَ لِكَلامِكَ وَجْهٌ" یعنی تمہارے کلام کے لئے صحت کی کوئی صورت نہیں "وَالْوَجْهُ اَنْ يَكُونَ كَذَا" یعنی ظاہری قصد ہے کہ ایسا ہو "وَلِهٰذَا الْقَوْلِ وَجْهٌ" یعنی اس قول کے لئے ماخذ ہے "وَفُلانٌ اَحْسَنُ الْقَوْمِ وَجْهًا" فلاں قوم کے لحاظ سے بہتر حال میں ہے اس لئے کہ عموماً حسن ظاہر حسن باطن پر دلالت کرتا ہے "وَصَرَفَ الشَّيْءَ عَنْ وَجْهِهِ" اس نے چیز کو اس کے طریقے سے پھیر دیا۔ "وَرَجُلٌ ذُو وَجْهَيْنِ" جبکہ ضمیر کے خلاف ظاہر کرے۔

الوَجْه والوَجَه: تھوڑا پانی۔

الوِجْه والوُجْه: جانب۔ گوشہ۔

الوَجِه والوَجُه: صاحب عزت ومرتبہ۔

الجِهَة والجَهَة والجُهَة ج جِهَات وجِهَات وجُهَات والوُجْهَة والوِجْهَة: جانب۔ گوشہ جس کی طرف تم توجہ کرو۔ اور کہا جاتا ہے "ضَلَّ وَجْهَةَ اَمْرِهِ" وہ اپنے مقصد سے بچل گیا۔

الوَجَاهَة: مص۔ مرتبہ۔ عزت۔ حرمت۔ کہا جاتا ہے "لَهُ وَجَاهَةٌ عِنْدَ النَّاسِ" اس کی لوگوں کے نزدیک عزت وحرمت ہے۔

التَّوْجِيه: مص...... فِيْ عِلْمِ العروض: روی مقید کے قبل کے حرف کی حرکت کا اختلاف۔ روی مطلق اور تاسیس کا درمیان۔ کہا جاتا ہے "هُمْ وِجَاهُ اَلْفٍ" وہ ایک ہزار کے قریب ہیں۔ کہا جاتا ہے "وَجَاهَهُ ووِجَاهَهُ وُجَاهَهُ وتَجَاهَهُ وتُجَاهَهُ وتِجَاهَهُ: سامنے۔ مقابل اور کہا جاتا ہے "قَعَدُوا تُجَاهَهُ وُجَاهَهُ" وہ لوگ اس کے سامنے بیٹھے۔

الوَجِيه: سردار قوم۔ آبرو والا۔ مرتبہ والا ج

وُجَهَاءُ مؤنث وَجِيهَةٌ ج وَجِيهَاتٌ وَجَانَةُ الْوَجِيهِ مِنَ الْأَكْسِيَةِ: دورخی چادر۔ الْوَجِيه: پاؤں کے بل پیدا ہونے والا بچہ۔

الْوَجِيهَةُ. وَجِيه: کا مؤنث۔ ایک قسم کا دو رخہ مہرہ جس میں صورت نظر آتی ہے اور بسا اوقات اس کو نظر بد سے بچنے یا حصول عزت کے لئے گردن میں لٹکاتے ہیں۔

الْأَوْجَه: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "هُوَ أَوْجَهُ قَوْمِهِ" وہ اپنی قوم میں زیادہ مرتبہ والا ہے۔ کہا جاتا ہے نَظَرُوا إِلَيَّ بِأُوَيْجِه سُوْءٍ یعنی انہوں نے مجھ کو بری نظر سے دیکھا۔ أُوَيْجِه. أَوْجُه جمع وَجْهٌ کی تصغیر ہے۔

الْمُوَجَّه: مرتبہ والا...... مِنَ الْكِسَاءِ: دورخی چادر۔ شَيْءٌ مُوَجَّهٌ: ایک روش پر بنی ہوئی چیز۔

الْمُوَاجَهَة: مص۔ کسی کا کلام یا چہرے سے استقبال کرنا۔

وَجِيَ يَجِيَ وَجًى الرَّجُلَ: ناکارہ و نکما پانا۔

وَجِيَ يَوْجَى وَجًى وتَوَجَّى الْمَاشِي: ننگے پاؤں ہونا یا قدم گھسنا۔ صفت وَجٍ ووَجِيٌّ مؤنث وَجِيَةٌ ووَجْيَاء.

أَوْجَى إِيجَاءً. الرَّجُلَ: پاؤں گھسانا۔ دینا عَلَيْهِ: بخل کرنا...... عَنْ كَذَا: اعراض کرنا ...... الشَّيْءَ: دور کرنا...... فُلَانًا: حاجت سے ہٹا دینا۔ کہا جاتا ہے "أَوْجَاهُ عَنْهُ" اس نے اس کو اس سے ہٹا دیا "وَأَوْجَيْتُ عَنْكُمْ ظُلْمَ فُلَانٍ" میں نے تم سے فلاں کے ظلم کو دور کر دیا۔ أَوْجَى الرَّجُلُ: حاجت کے لئے آنا اور ناکام واپس ہونا اور کہا جاتا ہے "سَأَلَ حَاجَةً فَأَوْجَى" اس نے حاجت کا سوال کیا اور محروم رہا۔

الْوِجَاءُ: چھوٹی بوری۔ ج أَوْجِيَةٌ.

الْوَجِيُّ: نکما ناکارہ۔

الْوُحَاب: اونٹ کی ایک بیماری کا نام۔

وَحِجَ يَوْحَجُ وحَجَابِه: پناہ لینا۔

أَوْحَجَهُ: پناہ دینا۔

الْوَحِج: جائے پناہ۔

وَحَدَ يَحِدُ وَحْدًا ووَحْدَةً وَحِدَةً ووُحُودًا ووَحُدَ يَحِدُ وَحَادَةً ووُحُودَةً: اکیلا ہونا۔ صفت وَحِيدٌ.

وَحَّدَهُ تَوْحِيدًا وأَحَّدَهُ: ایک بنانا وَحَّدَ اللّٰهَ تَعَالَى: ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ یکتا کہنا یا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا۔

أَوْحَدَهُ إِيحَادًا: اکیلا چھوڑ دینا۔ یکتا جاننا أَوْحَدَهُ لِلْأَعْدَاءِ: چھوڑ دینا۔ أَوْحَدَتِ الشَّاةُ: بکری کا ایک بچہ جننا۔ صفت مُوْحِد.

تَوَحَّدَ: تنہا باقی رہنا...... بِرَأْيِهِ: اپنی رائے میں اکیلا رہنا۔ تَوَحَّدَهُ بِالْفَضْلِ: کسی پر مہربانی کرنا اور دوسرے کی طرف سپرد نہ کرنا۔

اِتَّحَدَ الشَّيْئَانِ: ایک ہونا...... الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ: ایک چیز کا دوسری چیز سے گھل مل جانا...... الْقَوْمُ: متفق ہونا۔

الْوَحْد: مص۔ کہا جاتا ہے "رَأَيْتُهُ وَحْدَهُ أَوْ جَاءَ وَحْدَهُ" میں نے اس کو اکیلا دیکھا یا وہ اکیلا آیا۔ مصدر ہونے کی وجہ سے اس کا تثنیہ جمع نہیں آتا اور یہ حالیت کی وجہ سے بتقدیر منفرد منصوب ہے اور بعضوں کے نزدیک اسم متمکن ہے کہا جاتا ہے "جَلَسَ وَحْدَهُ وعَلَى وَحْدِهِ وعَلَى وَحْدِهِمَا وحَدَيْهِمَا ووَحْدِهِمْ" اور بعضوں کے نزدیک اس کی اضافت صرف فُلَانٌ نَسِيجُ وَحْدِهِ بصورت مدح اور عُيَيْرُ وَحْدِهِ یا جُحَيْشُ وَحْدِهِ: بصورت ذم میں ہوتی ہے اور کبھی رُجَيْلُ وَقْدِهِ بھی کہتے ہیں۔ رَجُلٌ وَحْدٌ تنہا مرد۔ أَجِيرُ الْوَحْدِ: اجیر خاص۔

الْوَاحِدَانِيُّ: اکیلا۔

الْوَحْدَانِيَّةُ: اکیلا ہونے کی حالت۔

الْوَحْدَةُ الْفَلَكِيَّةُ: زمین کی سورج سے دوری کی مسافت جو کہ مساوی: (۱۳۹۵۰۰۰ کلومیٹر) ہے۔

الْحِدَةُ: مص۔ کہا جاتا ہے "بَقِيَ عَلَى حِدَتِهِ" وہ تنہا باقی رہا۔ "وَفَعَلَهُ عَلَى ذَاتِ حِدَتِهِ ومِنْ ذَاتِ حِدَتِهِ ومِنْ ذِي حِدَتِهِ" اس نے اس کو خود بخود بغیر کسی کی مدد و رائے کے کیا۔

الْوَحْدَة: مص۔ تنہائی۔

الْوَحْد والْوَحِد: اکیلا۔ مؤنث وَحْدَةٌ ووَحِدَةٌ.

الْأَحَد: اکیلا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ أَحَدٌ" اکیلا مرد۔ اس کی اصل وَحَدٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے "الْأَحَد" لاثانی۔ بے نظیر اور لفظ احد دو موقعوں پر واحد کا مترادف ہے۔ ایک باری تعالیٰ کی صفت میں کہا جاتا ہے "هُوَ الْوَاحِدُ وهُوَ الْأَحَدُ" اور اس معنی کے لحاظ سے باری تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ دوسرے اسماء عدد میں جیسے أَحَدٌ وعِشْرُونَ و وَاحِدٌ وعِشْرُونَ اور لفظ احد: مذکر کے لئے آتا ہے کبھی مؤنث کے لئے بھی اطلاق ہوتا ہے جیسے "لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ" اس وقت شَيْء کے معنی میں ہے اور احد کی تانیث احدیٰ ہے۔ اور اس کا استعمال دوسرے کے ساتھ مل کر ہوتا ہے جیسے إِحْدَى وعِشْرُونَ وإِحْدَى عَشْرَةَ وإِحْدَى بَنَاتِ طَبَقٍ: مصیبت۔ سانپ اور کہا جاتا ہے "هُوَ ابْنُ إِحْدَاهَا" وہ شریف ماں باپ والا ہے (آدمی ہو یا اونٹ) ضمیر امہات کی طرف راجع یوم ہے۔ يَوْمُ الْأَحَدِ: اتوار کا دن۔ ج آحَاد.

الْوَاحِد: ایک مؤنث وَاحِدَةٌ تثنیہ وَاحِدَانِ ج وَاحِدُونَ: لاثانی۔ کہا جاتا ہے "هُوَ وَاحِدُ قَوْمِهِ" وہ اپنی قوم میں لاثانی ہے یعنی علم و فضیلت وغیرہ میں بڑھا ہوا ہے ج وُحْدَان وأُحْدَان: اور واحد کا استعمال أَحَد کے معنی میں ہے۔ یعنی یکتا و لاثانی ہے۔ اسماء حسنٰی میں اس معنی کے لحاظ سے ہے اور کبھی عدد کی صفت میں آتا ہے جیسے أَلْفٌ وَاحِدٌ وعَشْرَةٌ وَاحِدَةٌ.

اَلْوَحِيْد: اکیلا۔

اَلْاَوْحَد: واحد سے صفت کا صیغہ ہے اور اسی سے ہے "اَللّٰهُ الْاَوْحَدُ" یعنی اللہ وحدانیت والا ہے اور کہا جاتا ہے "هُوَ اَوْحَدُ اَهْلِ زَمَانِهٖ" وہ اپنے زمانے والوں میں بے نظیر ہے ج اُحْدَان وَلَسْتُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ بِاَوْحَدٍ" میں اس کام میں اکیلا نہیں ہوں اور مؤنث کے لئے وَحْدَاءُ کا صیغہ نہیں آتا۔

وُحَادَ واُحَادَ ومَوْحَدَ: ایک ایک واحد واحد سے معدول ہے۔ تم کہتے ہو "جَاءُوْا وُحَادَ وَاُحَادَ ومَوْحَدَ" لوگ ایک ایک کر کے آئے اور ایسا ہی مؤنث کے لئے بھی اور یہ عدل اور وصفیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

اَلتَّوْحِيْد: مص۔ باری تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتقاد۔

اَلْاِتِّحَادُ اَوِ الْجِسْمُ الْمُرَكَّبُ: (کیمیا) دو یا دو سے زیادہ بسیط جسموں کے ذرات کے درمیان نسبِ تامہ کے ساتھ مضبوط ترکیب کا نتیجہ۔ جیسے پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن سے مرکب ہے۔ اور یہ مرکب جسم اپنے مرکبات سے مکمل مختلف ہوتا ہے۔

اَلْاِتِّحَادِی: کام کرنے والوں کی تنظیم کا رکن سیاسی اتحادی کا ماہر۔ اَلْاِتِّحَادِيَّةُ: اتحادی کی صفت۔ مزدوروں کی یونین۔

اَلْمُوَحِّد: فا۔ اللہ کی واحدانیت کا معتقد۔

اَلْمُوَحَّد مِنَ الْحُرُوْفِ: ایک نقطہ والا حرف جیسے ب۔

اَلْمِيْحَاد: اکیلا اکیلا۔ ج مَوَاحِيْد۔

وَحِرَ يَحِرُ ويَوْحَرُ ويَيْحَرُ وَحَرًا عَلَيْهِ: سخت غضبناک ہونا اور کینہ رکھنا۔ صفت وَحِرٌ۔

وَحِرَ يَوْحَرُ وَحَرًا ووَحِرَةً: چھپکلی کے مانند ایک زہریلا جانور۔ زہر آلود چیز کو کھانا پینا اور زہر کا اثر کرنا...... اَلطَّعَامُ: وحرہ سے زہر آلودہ ہونا۔ صفت وَحِرٌ۔

اَوْحَرَهٗ: غیظ و غضب میں ڈالنے والی باتیں سنانا۔ اَوْحَرَتِ الْوَحَرَةُ الطَّعَامَ: زہر آلود کر دینا کہ جس کے کھانے والے کو قے آنے لگے یا پیٹ چلنے لگے۔

اَلْوَحْر: کینہ۔ سخت غضب۔ خیانت۔

اَلْوَحْر: مص۔ غصہ۔ کینہ۔ سینہ کی سوزشیں۔

اَلْوَحَرَة: چھپکلی کے مانند ایک چھوٹا سا جانور جس کے متعلق مشہور ہے کہ جس چیز پر چلتا ہے وہ زہر آلود ہو جاتی ہے۔ پستہ قد عورت یا اونٹ ج وَحَرٌ۔ اِمْرَاَةٌ وَحَرَةٌ: سیاہ رنگ کی بدصورت عورت یا سرخ رنگ کی پستہ قد عورت۔

وَحَشَ يَحِشُ وَحْشًا بِثَوْبِهٖ اَوْ بِسِلَاحِهٖ: کپڑا یا ہتھیار بھاگنے میں خوف کی وجہ سے پھینک دینا۔

اَوْحَشَ اِيْحَاشًا الْمَكَانُ: ویران ہونا۔ الْمَكَانَ: خالی پانا...... الرَّجُلُ: بھوکا ہونا۔ بے توشہ ہونا...... الرَّجُلَ: وحشت محسوس کرنا۔

تَوَحَّشَ: وحشی کے مانند ہونا۔ بھوک کی وجہ سے پیٹ خالی ہونا۔ کپڑے پھینکنا...... الْمَكَانُ: ویران ہونا۔

اِسْتَوْحَشَ: وحشت محسوس کرنا...... مِنْهُ: مانوس نہ ہونا...... الْمَكَانُ: ویران ہونا۔

اَلْوَحْش: مص۔ جنگلی جانور۔ ج وُحُوْش وُحْشَان واحد وَحْشِيٌّ۔ حِمَارٌ وَحْشٍ وحِمَارٌ وَحْشِيٌّ: جنگلی گدھا۔ وبَقَرُ الْوَحْشِ: نیل گائے۔ کہا جاتا ہے "مَكَانٌ وَحْشٌ" ویران و خالی جگہ۔ "وَمَشٰى فِي الْاَرْضِ وَحْشًا" وہ تنہا گیا "وَبَاتَ وَحْشًا" اس نے بھوکے رات گزاری اور جمع کی صورت میں تم کہو گے "هُمْ اَوْحَاشٌ" اور کہا جاتا ہے "هُوَ مِنْ وَحْشِ النَّاسِ" وہ سفلہ لوگوں میں سے ہے۔

اَلْوَحْشَة: تنہائی۔ تنہائی کی وجہ سے خوف یا طبیعت کا منقبض ہونا۔ غم۔ بے تعلقی۔ دوستی۔ محبت کی دوری۔ ویران زمین۔

اَلْوَحْشِيّ۔ وَحْش: کا واحد۔ لوگوں سے بدکنے والا۔ ہر چیز کا دایاں پہلو...... مِنَ الْقَوْسِ: کمان کی پشت...... اَلْوَحْشِيُّ مِنَ التِّيْنِ وَنَحْوِهٖ: جنگلی انجیر۔

اَلْوَحْشِيَّةُ۔ وَحْشِيّ: کا مؤنث۔ تیز ہوا جو کپڑوں میں داخل ہو جائے۔

اَلْوَحِيْش: جنگلی جانور۔ اَلْجَانِبُ الْوَحِيْش: دایاں پہلو۔

اَلْوَحْشَان: غمگین۔ ج وَحَاشٰی۔

اَرْضٌ مَوْحُوْشَةٌ: جنگلی جانوروں والی زمین۔

وَحَفَ يَحِفُ وَحْفًا الْبَعِيْرُ اَوِ الرَّجُلُ: زمین پر گر پڑنا۔ بیٹھنا...... مِنْهُ: قریب ہونا...... اِلَيْهِ: توجہ کرنا...... اِلٰى كَذَا: تیز چلنا۔

وَحُفَ يَوْحُفُ وَحْفًا ووَحِفَ يَوْحَفُ وَحَافَةً ووُحُوْفَةً الشَّعْرُ اَوِ النَّبَاتُ: گنجان ہونا۔

وَحَّفَ: تیز چلنا۔ زمین پر گر پڑنا...... فُلَانًا: ڈنڈے سے مارنا۔

اَوْحَفَ اِيْحَافًا: تیز چلنا۔ جلدی جانا۔

اَلْوَحْف: مص۔ خوبصورت گنجان کالے بال۔ تازہ گھاس (...... والْوَاحِف) مِنَ الْاَجْنِحَةِ: بہت پروں والا بازو۔

اَلْوَحَف: مص۔ خوبصورت گنجان بال۔

اَلْوَحْفَة۔ وحف: کا اسم مرۃ۔ کالا پتھر۔ گول۔ بلند کالی زمین۔ آواز۔ ج وِحَاف۔

اَلْوَحْفَاء مِنَ الْاَرَاضِي: وہ زمین جو سنگستان نہ ہو اور اس میں کالے پتھر ہوں۔ سرخ زمین۔ ج وَحَافٰی۔

اَلْمَوْحِف: اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ ج مَوَاحِف۔

اَلْمِيْحَاف مِنَ النُّوْقِ: ہمیشہ اپنے تھان پر رہنے والی اونٹنی۔ ج مَوَاحِيْف۔

بَعِيْرٌ مُوْحَفٌ: دُبلا اونٹ۔

وَحِلَ يَوْحَلُ وَحَلًا ومَوْحَلًا: کیچڑ میں

پڑنا۔

اَوْحَلَهٗ: کیچڑ میں ڈالنا......هٗ شَرًّا: برائی میں پھنسا دینا۔

وَاحَلَـهٗ مُوَاحَلَةً: کیچڑ میں گھسنے میں مقابلہ کرنا۔کہا جاتا ہے "وَاحَلَهٗ فَوَحَلَهٗ" اس نے کیچڑ میں گھسنے میں مقابلہ کیا اور غالب رہا۔

اِتَّحَلَ اِتِّحَالًا فِیْ یَمِیْنِهٖ: قسم کھانے میں استثناء کرنا۔

تَـوَحَّـلَ: کیچڑ میں لت پت ہونا(...... وَاسْتَوْحَلَ) اَلْمَكَانُ: کیچڑ والی ہونا۔

اَلْوَحْل بِـالتَّسْكِیْنِ: وحل میں ایک ردی لغت۔

اَلْوَحَل: کیچڑ۔ج اَوْحَال وَوُحُوْل.

اَلْوَحِل: کیچڑ میں لت پت۔

اَلْـمَوْحِل: کیچڑ کی جگہ۔کیچڑ میں گرنا۔یہ وَحِل سے اسم ہے۔

وَحِـمَتِ الْمَرْاَةُ تَحِمُ وَتَوْحَمُ وَحَمًا وَتَـوَحَّمَتْ: حاملہ ہونے کی وجہ سے بعض چیزوں کے کھانے کا خواہش مند ہونا۔ کھانے کی خواہش بدل جانا یا کم ہو جانا۔ صفت وَحْمٰی ج وِحَـام وَحَامٰی اور اسی سے مثال ہے۔"وَحْـمٰی وَلَاحَبَل" اس لالچی کے متعلق بولتے ہیں جو بغیر ضرورت کے بہت سوال کرے۔

وَحِمَ الشَّیْءَ: خواہش کرنا۔

وَحَمْتُ وَحْمَهٗ: ارادہ کرنا۔

وَحَّمَ الْـحُبْلٰی: حاملہ کو خواہش کے مطابق کھلانا......لَهَـا: حاملہ کی خواہش کے مطابق ذبح کرنا یا پیش کرنا۔

اَلْـوَحَـم: مص۔حاملہ کی خواہش۔پرندہ کی پھڑ پھڑاہٹ اور کہا جاتا ہے "لَیْـلَةٌ ذَاتُ وَحِمٍ" بہت گرم رات۔

اَلْوِحَام وَالْوَحَام: حاملہ کی خواہش۔

اَلْوَحِیْم: بہت گرم دن۔

وَحَـنَ یَـحِـنُ وَوَحِنَ یَوْحَنُ وَحْنًا وَوَحِنَةً عَنْ فُلَانٍ: کینہ رکھنا۔

تَوَحَّنَ: ذلیل ہونا۔ہلاک ہونا۔بڑے پیٹ والا ہونا۔

اَلْوَحْنَةُ: اسم مرۃ۔پھسلانے والی کیچڑ۔

وَحْوَحَ: آواز گلوگرفتہ نکالنا۔سخت سردی کی وجہ سے ہاتھوں میں پھونکنا اور اُح اُح یا حو حو کہنا۔

تَوَحْوَحَ. اَلظَّلِیْمُ فَوْقَ الْبَیْضِ: شتر مرغ کا انڈوں پر شیفتگی ظاہر کرنا۔

اَلْـوَحْوَح وَالْـوَحْوَاح: قوی۔کتا۔آواز نکالنے والا۔الْـوَحْـوَح: جلد باز تیز آدمی۔ہلکا پھلکا آدمی۔ج وَحَـاوِح. اَلْوَحْوَاح: سردار اور رئیس ج وَحَاوِیْح.

وَحٰـی یَـحِیْ وَحْیًا اِلٰی فُلَانٍ: اشارہ کرنا۔پیغامبر بھیجنا......اِلَیْـهِ اَو وَحٰـی اِلَیْهِ كَلَامًا: چپکے سے گفتگو کرنا یا دوسروں سے پوشیدہ بات کہنا اَللّٰـهُ فِیْ قَلْبِهٖ كَذَا: دل میں ڈالنا ...... اَلْـكِتَابَ: لکھنا......اَلـذَّبِیْحَةَ: جلدی سے ذبح کرنا(...... وَحْیًـا وَوَحِیَّ وَوَحًـا وَتَوَحّٰی) جلدی کرنا۔

اَوْحٰـی اِیْـحَـاءً اِلٰی فُلَانٍ: اشارہ کرنا۔دوسروں سے چھپا کر بات کہنا۔برانگیختہ کرنا ...... اَللّٰهُ اِلَیْهِ بِكَذَا: وحی بھیجنا......اَلْكِتَابَ: لکھنا......نَـفْـسُهٗ: خوفزدہ ہونا......اَلرَّجُلُ: محتاجی کے بعد بادشاہ ہونا......اَلْقَوْمُ: چلانا ...... اَلْـعَـمَـلَ: جلدی کرنا......اَلـدَّوَاءُ اَلْمَوْتَ: جلدی موت واقع کرنا۔

وَحّٰی تَوْحِیَةً. ذَبِیْحَتَهٗ: جلدی ذبح کرنا۔

وَحَّـاهُ: جلدی کرنا۔کہا جاتا ہے "وَحّٰـی الـدَّوَاءُ الْـمَوْتَ" دوا نے فوراً موت واقع کی۔

تَـوَاحٰـی تَـوَاحِیًـا الْقَوْمُ: بعض کا بعض کے ساتھ جلدی کرنا۔

اِسْتَوْحَاهُ: پکارنا۔جلدی کرانا......هُ الشَّیْءَ: دریافت کرنا۔

اَلْـوَحْـی: مص۔لکھا ہوا پیغام۔ہر وہ چیز جو دوسرے کو معلوم ہونے کے لئے تم پیش کرو۔پھر غالب طور پر انبیاء علیہم السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو القاء ہو اس پر استعمال ہونے لگا جس کی وحی ہو (......وَالْوَحَاة) آواز۔

اَلْوَحٰی: مص۔آواز۔جلدی۔بڑا سردار۔بادشاہ۔آگ ج وُحِـیٌّ اور جلدی کرانے کے لئے بولا جاتا ہے "اَلْـوَحَـیَ الْوَحَـیَ" "وَالْـوَحَـاكَ الْـوَحَاكَ" یعنی سبقت کرو، سبقت کرو۔

اَلْوَاحِیُّ: فا۔ج وَاحُوْن وَوُحَاة.

اَلْـوَحِیُّ: بہت جلدی۔کہا جاتا ہے "مَوْتٌ وَحِیٌّ" جلدی کی موت۔"وَذَكَـاةٌ وَحِیَّةٌ" جلدی کا ذبح۔

اَلْاَوْحٰی: زیادہ تیز۔کہا جاتا ہے "اَلْـقَتْـلُ بِـالسَّیْفِ اَوْحٰی" تلوار سے قتل جلدی واقع ہوتا ہے۔

وَخَدَ یَـخِـدُ وَخْدًا وَوَخِیْدًا وَوَخَـدَانًا اَلْـبَـعِیْرُ: اونٹ کا تیز دوڑنا اور ٹانگوں کو شتر مرغ کی طرح ڈالنا۔صفت وَاخِدٌ وَوُخُوْدٌ وَوَخَّادٌ.

اَلْوَخْد. وَخَدَ: کا اسم ج وُخُوْد.

وَخَزَهٗ یَخِزُهٗ وَخْزًا: چبھونا......هُ الشَّیْبُ: سر کے بالوں کا کھچڑی ہونا......فُلَانٌ: شہد کا ثرید بنانا۔

اَلْوَخْز: مص۔ہر چیز کا تھوڑا اور کہا جاتا ہے "جَاءُوْا وَخْزًا وَخْزًا" چار چار آئے۔

اَلْوَخِیْز: شہد کا ثرید۔

وَخُـشَ یَـوْخُـشُ وُخُوْشَةً وَوَخَـاشَةً وَوُخُوْشًا الشَّیْءُ: نکما اور ردی ہونا......رَاسُ الْكَبْشِ: خشک ہونا اور سکڑنا۔

وَخَّشَ الشَّیْءَ: نکما و ردی کرنا......اَلْعَطِیَّةَ: کم دینا۔

اَوْخَشَ لَهٗ بِالْعَطِیَّةِ: کم دینا......فِیْ عِرْضِهٖ: بے عزتی کرنا......اَلشَّیْءَ: خلط ملط کرنا۔

اَلْـوَخْـش: ہر چیز کا ردی۔کمینے لوگ۔لفظ واحد ہی جمع مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے اور کبھی وخاش و اوخاش: جمع آتی ہے۔

وَخَصَ یَخِصُ وُخُوْصًا: حرکت کرنا۔

أَوْخَصَ اِيْخَاصًا فُلَانٌ لِيْ بِعَطِيَّةٍ: کم دینا۔
وَخَصَ يَخِصُ وَخْصًا فُلَانًا بِالرُّمْحِ: نیزہ چبھونا......هُ الشَّيْبُ: بڑھاپے کا سر کے بالوں کو کھچڑی کر دینا۔
اَلْوَخِيْصُ: نیزہ زدہ۔
وَخَطَ يَخِطُ وَخْطًا فُلَانًا بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔ وَخَطَهُ بِالسَّيْفِ: دُور سے تلوار سے کوچنا۔
......هُ الشَّيْبُ: سر کے بالوں کا کھچڑی ہونا۔
وَخَطَ فِي الْبَيْعِ: کبھی فائدہ کبھی نقصان اٹھانا۔
وُخِطَ: سر کے بالوں کا کھچڑی ہونا۔
اَلْوَخَّاطُ: تیز اور کشادہ قدم چلنے والا۔ شتر مرغ یا اونٹ۔ طَعْنٌ او رُمْحٌ وَخَّاطٌ: پار ہونے والا نیزہ۔
اَلْمِيْخَطُ: پار ہونے والا۔
وَخَفَ يَخِفُ وَخْفًا السَّوِيْقَ: ستو گوندھنا اور لیس دار بنانا......السَّوِيْقُ: ستو گوندھا ہوا اور لیس دار ہونا......الرَّجُلَ: بدگوئی کرنا۔ بُرائی سے یاد کرنا۔
وَخَّفَ و أَوْخَفَ السَّوِيْقَ: ستو گوندھنا اور لیس دار بنانا اور اسی سے عرب کا قول ہے "اِنَّهُ لَيُوْخِفُ فِي الطِّيْنِ" اس احمق کے لئے بولتے ہیں جو خود اپنے ہی قول کو نہیں جانتا۔
اِتَّخَفَتْ رِجْلُهُ: پاؤں کا پھسلنا۔
اَلْوَخْفَةُ: اسم مرۃ۔ خریطہ کے مانند چمڑے کا تھیلا۔
اَلْوَخِيْفَةُ: ستو وغیرہ جو گوندھا جائے۔
اَلْمُوْخِفُ: بے وقوف۔
اَلْمِيْخَفُ: ستو گوندھنے کا برتن۔
وَخُمَ يَوْخُمُ وَخَامَةً وَوُخُوْمَةً وُخُوْمًا الْمَكَانُ او الطَّعَامُ: مضرِ صحت یا نا قابلِ ہضم ہونا۔
وَخِمَ يَخِمُ وَخَمًا: زیادہ بدہضمی والا ہونا۔ وَخِمَ يَوْخَمُ وَخَمًا واتَّخَمَ مِنْ وعَنْهُ: بدہضمی ہونا۔
وَاخَمَهُ مُوَاخَمَةً فَوَخَمَهُ (ض) وَخْمًا: بدہضمی میں مقابلہ کرنا اور غالب آنا۔
اَتْخَمَهُ اِتْخَامًا الطَّعَامُ: بدہضمی میں مبتلا کرنا (اس کی اصل اَوْخَمَهُ ہے اور اصل کا استعمال نادر ہے)
وَخَّمَ الشَّيْءَ: مضرِ صحت بنانا۔
تَوَخَّمَ واِسْتَوْخَمَ الطَّعَامَ: کھانے کو ناخوشگوار سمجھنا۔ اِسْتَوْخَمَ الْمَكَانَ: کسی جگہ کی آب وہوا کو نا موافق پانا۔
اَلْوَخْمُ والْوَخِمُ مِنَ الرِّجَالِ: ست ج اَوْخَام۔ شَيْءٌ وَخِمٌ: وبازدہ۔
اَلْوَخَمُ: مص۔ بواسیر کے مانند ایک مرض۔ ہوا کا خراب ہونا جس سے امراضِ وبائیہ پیدا ہوں۔ ضرر کے لئے استعارہ کیا جاتا ہے۔
اَلْوَخِيْمُ والْوَخُوْمُ مِنَ الرِّجَالِ: گندا۔ ست۔ ج وَخَامَى ووِخَامٌ۔ بَلَدٌ وَخِيْمٌ: نا موافق شہر۔ شَيْءٌ وَخِيْمٌ: وبازدہ۔ اَمْرٌ وَخِيْمُ الْعَاقِبَةِ: مضر ردی۔
اَرْضٌ وَخْمَةٌ ووَخِمَةٌ ووَخَامٌ ووُخُوْمٌ وَخِيْمَةٌ ومُوْخِمَةٌ ومَوْخَمَةٌ ومُوْخَمَةٌ: مضرِ صحت گھاس والی زمین۔ وبازدہ زمین۔
اَلتُّخَمَةُ: بدہضمی (اس کی اصل وُخَمَةٌ ہے) ج تُخَمَات وتُخَم کہا جاتا ہے "هٰذَا الطَّعَامُ مَتْخَمَةٌ" یہ خوراک مضرِ صحت ہے (اس کی اصل مَوْخَمَةٌ ہے)
تَوَخَّنَ: خیر یا شر کا ارادہ کرنا۔
اَلْوَخْنَةُ: فساد۔
وَخَى يَخِي وَخْيًا الْاَمْرَ: قصد کرنا۔ وَخَتِ النَّاقَةُ: اُونٹنی کا متوسط چال چلنا۔ کہا جاتا ہے "وَخَى وَخْيَهُ" اس نے اس کا ارادہ کیا "وَمَا اَدْرِيْ اَيْنَ وَخَى" میں نہیں جانتا اس نے کہاں توجہ کی۔
وَخَّى الْاَمْرَ: طلب کرنا......هُ لِلْاَمْرِ: متوجہ کرنا۔
وَاخَى مُوَاخَاةً فُلَانًا: بھائی بندی کرنا (آخاہ میں ایک ضعیف لغت ہے)
تَوَخَّى تَوَخِّيًا وتَاخَى تَاخِيًا الْاَمْرَ: قصد کرنا۔ طلب کرنا۔
اِسْتَوْخَى الْقَوْمَ: خیر طلب کرنا۔
اَلْوَخْيُ: مص۔ ارادہ۔ قابلِ اعتماد راستہ۔ ارادہ کرنے والا۔ ج وُخِيٌّ ووِخِيٌّ۔
اَلْوِخْيُ والْخِيَةُ: ارادہ۔
وَدَّهُ يَوَدُّهُ وَدًّا ووُدًّا ووِدًّا ووَدَادًا ووُدَادًا ووِدَادًا ووَدَادَةً ومَوَدَّةً ومَوْدِدَةً ومَوْدُوْدَةً: خواہش کرنا۔ محبت کرنا۔ کہا جاتا ہے "وَدِدْتُ لَوْ كَانَ كَذَا وَلَوْ اَنَّكَ فَعَلْتَ كَذَا" مجھے تمنا ہے کہ ایسا ہوتا، مجھے تمنا ہے کہ تم ایسا کرتے۔ (لَوْ اس مقام میں موصول حرفی ہے)
وَادَّهُ وِدَادًا ومُوَادَّةً: محبت ظاہر کرنا۔
تَوَدَّدَهُ: دوستی چاہنا۔ تَوَدَّدَ اِلَيْهِ: دوستی کرنا۔
تَوَادَّ الرَّجُلَانِ: آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنا۔
اَلْوَدُّ والْوِدُّ والْوُدُّ: محبت۔ دوستی۔ تم کہتے ہو "تُوَدِّيْ اَنْ يَكُوْنَ كَذَا" میں چاہتا ہوں کہ ایسا ہو محبت کرنے والا یا بہت محبت کرنے والا۔ ج اَوْدَادٌ اَوُدٌّ واَوُدٌّ کہا جاتا ہے "هُوَ وُدُّكَ وَهُمْ اَوْدَادُكَ" اور وُدٌّ تثلیث واو سے اسم جمع بمعنی محبین ہے۔ جیسے قَوْمٌ وُدٌّ۔
اَلْوَدُوْدُ: بہت محبت کرنے والا۔ محبوب۔ تم کہو گے هُوَ وَدُوْدٌ ہی وَدُوْدٌ۔
اَلْوَدِيْدُ: محبت کرنے والا۔ ج اَوِدَّةٌ واَوِدَّاءُ اور وَدِيْد اسم جمع بمعنی محبین بھی ہے۔
اَلْاَوَدُّ: اسم تفضیل ج اَوَدُّوْنَ۔
اَلْمَوَدُّ: بہت محبت کرنے والا۔
وَدَأَ يَدَأُ وآدَأَ الشَّيْءَ: برابر کرنا......بِالْقَوْمِ: بدسلوکی کرنا۔
وَدِئَ يَوْدَأُ وَدْءًا: منقطع ہونا۔ کہا جاتا ہے "وَدِئَتِ الْاَخْبَارُ عَنْهُ" اس کی خبریں منقطع ہو گئیں۔
وَدَّأَ تَوْدِيْئًا وتَوْدِئَةً عَلَيْهِ الْاَرْضَ: ہموار کرنا......عَلَيْهِ وبِهِ: ہلاک کرنا۔ وَدَّأَتْهُ الْاَرْضُ: چھپالینا۔

تَوَدَّأَ عَلَيْهِ: ہلاک کرنا۔تَوَدَّأَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ: اوپر گر پڑنا اور ہموار ہونا......عَلَيْهِ وَعَنْهُ الْأَخْبَارُ: خبریں منقطع ہونا۔تَوَدَّأَ الرَّجُلُ: مرنا......فُلَانٌ عَلٰى مَالِهِ: لینا اور جمع کرنا۔

الْوَدْأُ: مص۔ہلاکت۔التَّوْدِئَةُ: مص۔دفن کرنا۔

الْمُوَدَّأَةُ: ہلاکت۔بیابان۔میت کا گڑھا۔

الْوَدْبُ: بدحالی۔کہا جاتا ہے "هُوَ عَلٰى وَدْبٍ" وہ بدحالی میں مبتلا ہے۔

وَدَجَ يَدِجُ وَدْجًا وَوَدَجَ الدَّابَّةَ: چوپایہ کی گردن کی رگ کاٹنا۔وَدَجَ بَيْنَ الْقَوْمِ: معاملات درست کرنا۔شر و فساد دور کرنا۔

وَادَجَهُ مُوَادَجَةً: صلح کرنا۔نرمی برتنا۔

الْوَدَجُ. ج أَوْدَاج والوِدَاج: گردن کی رگ جو غصہ کے وقت پھول جاتی ہے اور بقول بعض وَدَج اس رگ کو کہتے ہیں جس کو ذبح کرنے والا کاٹتا ہے۔الْوَدَجُ: وسیلہ۔سبب۔کہا جاتا ہے "كَانَ فُلَانٌ وَدَجِي إِلٰى كَذَا" یعنی فلاں شخص میرے لئے فلاں چیز کے لئے وسیلہ ہے ج أَوْدَاج. الْوَدَجَانِ: دو بھائی۔کہا جاتا ہے "بِئْسَ وَدَجَا حَرْبٍ هُمَا" وہ دونوں لڑائی کے دو بُرے بھائی ہیں۔

أَوْدَجَ لَهُ: مطیع ہونا۔اقرار کرنا......الْإِبِلُ: اونٹ کا موٹا ہونا۔اچھی حالت والا ہونا......الْحَوْضَ: حوض کو درست کرنا۔

الْوَدَحَةُ: تھوڑی چیز۔کہا جاتا ہے "مَا أَغْنٰى عَنِّي وَدَحَةً" اس نے مجھ کو کچھ فائدہ نہیں دیا۔

وَدَرَ يَدِرُ وَدْرًا: بے ہوشی طاری ہونے کے قریب تک مست ہونا......الشَّيْءَ: دُور کرنا۔علیحدہ کرنا۔

وَدَّرَهُ: بھڑکا کر ہلاکت میں ڈالنا۔وَدَّرَ الرَّسُولَ: قاصد بھیجنا......الشَّيْءَ: دُور کرنا۔علیحدہ کرنا......الْمَالَ: فضول خرچی کرنا......الرَّجُلَ: گمراہ کرنا۔

تَوَدَّرَ: فضول خرچ ہونا......فِي الْأَمْرِ: پڑنا......هُ: ہلاکت میں ڈالنا۔

وَدَسَ يَدِسُ وَدْسًا عَلَى الشَّيْءِ: پوشیدہ رہنا......بِالشَّيْءِ: چھپانا......إِلَيْهِ بِكَلَامٍ: ادھوری بات کہنا......الرَّجُلُ: جانا۔

وَدَّسَ الشَّيْءُ: پوشیدہ ہونا۔وَدَّسَتِ الْمَاشِيَةُ: ہریاول چرنا......إِلَيْهِ بِكَلِمَةٍ: کوئی بات کہنا۔

وَدَسَ وَوَدَّسَ وَتَوَدَّسَ الْمَكَانُ: ہریاول والا ہونا۔

أَوْدَسَتِ الْأَرْضُ: اتنا اگنا کہ سطح زمین چھپ جائے۔

الْوَدْسُ والوِدَاس والوُدَاس: نباتات جو سطح زمین کو چھپالے۔الْوَدْسُ: عیب۔

الْوَدِيسُ: خشک نباتات۔پتلا شہد۔

أَرْضٌ مَوْدُوسَةٌ: کم گھاس والی زمین۔

وَدَصَ يَدِصُ وَدْصًا إِلَيْهِ بِكَلَامٍ: ادھوری بات کہنا۔

وَدَعَ يَدَعُ وَدْعًا الشَّيْءَ: چھوڑنا......مَالًا عِنْدَهُ: امانت رکھنا......الشَّيْءُ: ٹھہرنا (اس فعل کے مصدر اور ماضی قلیل الاستعمال ہیں) (......وَدْعًا) الْمُسَافِرُ النَّاسَ: مسافر کا لوگوں کو عیش و آرام میں چھوڑنا اور کہا جاتا ہے "وَدْعُوهُ" جبکہ کسی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکالیف سفر کو دور کرے اور اس کو آرام نصیب کرے......الثَّوْبَ بِالثَّوْبِ: محفوظ کرنا (...... وَوَدُعَ يَوْدُعُ وَدَاعَةً) الرَّجُلُ: مطمئن ہونا۔صفت وَدِيعٌ وَوَادِعٌ.

وَدَّعَ الْمُسَافِرُ الْقَوْمَ: مسافر کا لوگوں کو عیش و آرام سے چھوڑنا......الْقَوْمُ الْمُسَافِرَ: رخصت کرنے کے لئے جانا......فُلَانًا: چھوڑنا......الصَّبِيَّ أَوِ الْكَلْبَ: گلے میں کوڑی ڈالنا......الثَّوْبَ فِي صِوَانٍ وَنَحْوِهِ: کپڑے کو گٹھری وغیرہ میں محفوظ کرنا......فَرَسَهُ: گھوڑے کو خوشحال رکھنا۔

وَادَعَهُ مُوَادَعَةً وَوِدَاعًا: صلح کرنا۔اسم الْوِدَاعُ.

أَوْدَعَهُ الشَّيْءَ: کسی کے پاس امانت رکھنا......هُ السِّرَّ: راز ظاہر کرنا اور دوسرے سے چھپانے کو کہنا۔أَوْدَعَ كِتَابَهُ كَذَا: خط میں لکھنا......الْكَلَامَ مَعْنًى حَسَنًا: لطیف معنی کی تضمین کرنا اور کہا جاتا ہے أَوْدَعْتُهُ مَالًا: یعنی میں نے اپنے پاس امانت رکھنے کے لئے اس سے مال لیا۔

تَوَدَّعَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو رخصت کرنا......الثَّوْبَ: کپڑے کو محفوظ کرنا......فُلَانًا: اپنی ضرورت میں مشغول کرنا۔

تَوَادَعَ الْقَوْمُ: باہم صلح کرنا۔ایک دوسرے کو رخصت کرنا۔

اِتَّدَعَ: آرام کرنا۔تن آسانی اختیار کرنا۔قرار پکڑنا۔

اِسْتَوْدَعَ فُلَانًا مَالًا: کسی کو امانت رکھنے کے لئے مال دینا۔

الْمَوْدَعُ: مص۔قبر۔تیراندازی کا نشانہ۔ج وُدُوعٌ (...... والوَدَعُ) کوڑی یا گھونگا۔ واحد وَدْعَة وَوَدَعَةٌ. ج وَدَعَاتٌ.

الْأَوْدَعُ: جنگلی چوہا۔

الْوَدَاعُ: رخصت۔

الْوَدَاعَةُ. وَدُعَ: کا مصدر۔سکون و وقار۔

الدَّعَةُ والتُّدْعَةُ والتُّدَعَةُ والتَّدَاعَةُ: سکون۔راحت۔فراخی زندگانی۔

الْوَدِيعُ ج وُدَعَاءُ: چپ چاپ۔ٹھہرنے والا ج وَدَائِعُ: عہد۔مقبرہ۔

الْوَدِيعَةُ. وَدِيعٌ: کا مؤنث۔امانت۔ج وَدَائِعُ.

الْمُسْتَوْدَعُ: حفاظت کی جگہ۔رحم مادر۔

الْمِيدَعُ ج مَوَادِعُ والْمِيدَعَةُ والْمِيدَاعَةُ: پرانا استعمالی کپڑا۔کپڑے وغیرہ محفوظ کرنے کی چیز۔كَلَامٌ مِيدَعٌ: غم انگیز گفتگو۔الْمِيدَاعَةُ: آرام طلب مرد۔

الْمُوْدَعُ: مفع......مِنَ الْخَيْلِ: پرسکون آرام پہنچایا ہوا گھوڑا۔

الْمَوْدُوعُ: سکون و وقار۔

وَدَفَ يَدِفُ وَدْفًا: پگھل کر بہنا......اَلْاِنَاءُ: برتن کا ٹپکنا......لَهُ الْعَطَاءَ: کم دینا۔

تَوَدَّفَ الْخَبَرَ: کھود کرید کرنا۔ تَوَدَّفَتِ الْاَوْعَالُ فَوْقَ الْجَبَلِ: پہاڑی بکروں کا پہاڑ کی چوٹی سے جھانکنا۔

اِسْتَوْدَفَ الشَّحْمَ: چربی ٹپکانا......اللَّبَنَ: دودھ برتن میں ڈالنا......فِي الْاِنَاءِ: برتن کا سرا کھول کر جھانکنا......اَلْخَبَرَ: کھود کرید کرنا......مَعْرُوْفَ فُلَانٍ: مانگنا......اَلنَّبَاتُ: نباتات کا لمبا ہونا۔

الْوَدْفَةُ والْوَدِيْفَةُ: مرغزار سبز۔

الْوَدْفَةُ: چربی۔ ایک نباتات کا نام جس کو نصی بھی کہتے ہیں۔

وَدَقَ يَدِقُ وَدْقًا الْمَطَرُ: ٹپکنا(......وَدْقًا وُدُوْقًا) اِلَيْهِ: قریب ہونا......بِهٖ: مانوس ہونا......بَطْنُهٗ: وسیع ہونا یا پیٹ چلنا......اَلسَّمَاءُ: برسانا......اَلسَّيْفُ: تلوار کا تیز ہونا۔

وَدَقَ يَدِقُ و وَدِقَ يَوْدَقُ ووَدُقَ يَوْدُقُ وَدْقًا ووَدْقًا وُدُوقًا ووِدَاقًا ووَدَقَانًا کہا جاتا ہے "وَدَقَتْ ذَاتُ الْحَافِرِ" یعنی سم دار مادہ جانور کا خواہش مند جفتی ہونا۔ صفت وَادِقٌ ووَدُوْقٌ وَدِيْقٌ اور اسم الوِدَاق.

وَدِقَتْ تَيْدَقُ وَدْقًا عَيْنُهٗ: آنکھ میں سرخ پھنسی ہونا۔

اَوْدَقَتِ السَّمَاءُ: برسانا۔

الْوَدْقُ: مص۔ بارش۔

الْوَدْقَةُ والْوَدَقَةُ: سرخ پھنسی جو آنکھ میں نکلتی ہے ج وَدْقٌ ودَوْقٌ.

الْوَدِيْقَةُ: سخت گرمی۔ سبزہ زار ج وَدَائِقُ.

الْمَوْدِقُ: ہرن وغیرہ کے کھڑے ہونے کی جگہ جہاں سے وہ درخت کے پتوں کو کھا سکیں۔ گھمسان لڑائی کی جگہ۔ دو چیزوں کے درمیان آڑ۔

وَدُكَ يَوْدُكُ وَدْكًا: چربی دار اور موٹا ہونا۔

وَدَّكَ الثَّرِيْدَ: ثرید میں چربی ڈالنا۔

الْوَادِكُ والْوَدِكُ: موٹا۔

الْوَدَكُ: گوشت اور چربی کی چکناہٹ۔

رَجُلٌ ذُوْوَدَكٍ: موٹا۔ وَدَكُ الْمَيْتَةِ: وہ چیز جو مردہ سے بہے۔

الْوَدَّاكُ: چربی بیچنے والا۔

الدِكَةُ: چربی۔

دَجَاجَةٌ وَدُوْكٌ ووَدِيْكٌ ووَدِيْكَةٌ: موٹی مرغی۔

الْوَدِيْكَةُ. ودیک: کا مؤنث۔ چربی ملا ہوا آٹا۔ بَنَاتُ اَوْدَكَ: مصیبتیں۔

وَدَلَ يَدِلُ وَدْلاً السِّقَاءَ: مشکیزہ میں بلونا۔

وَدَنَ يَدِنُ وَدْنًا الشَّيْءَ: چھوٹا کرنا......هٗ بِالْعَصَا: ڈنڈے سے مارنا......اَلشَّيْءَ: گھٹانا، حقیر کرنا۔ کوٹنا۔ صفت مفعولی مَوْدُوْنٌ (......وَدْنًا ووِدَانًا) الشَّيْءَ: تر کرنا۔ بھگونا......الْجِلْدَ: کھال کو نرم ہونے کے لئے مٹی کے نیچے گاڑنا۔

وَدِنَتْ تَوْدَنُ وَدْنًا و وَدَنَتْ تَدِنُ وَدْنًا الْمَرْاَةُ: کمزور جسم کے بچے جننا۔

وَدَّنَ الشَّيْءَ: چھوٹا کرنا۔ تر کرنا۔ نرم کرنا۔ گھٹانا۔

اَوْدَنَ الشَّيْءَ: چھوٹا کرنا۔ حقیر کرنا۔ اَوْدَنَتِ الْمَرْاَةُ: لاغر بچہ جننا۔

تَوَدَّنَ الْجِلْدُ: کھال کا نرم ہونا۔

اِتَّدَنَ الْجِلْدَ: کھال بھگونا......الْجِلْدُ: کھال کا بھیگنا۔

الْاَوْدَنُ: نرم و نازک۔

الْمُوْدَنُ والْمَوْدُوْنُ: لاغر بچہ۔ الْمَوْدُوْنُ: چھوٹی گردن اور چھوٹے ہاتھوں والا۔ ناقص الخلقت۔ تنگ کندھوں والا۔ مؤنث مَوْدُوْنَةٌ.

الْمُوَدَّنُ: چھوٹا ناقص الخلقت۔

الْوَدِيْنُ: بھگویا ہوا۔

وَدَهٗ يَدِهُ وَدْهًا فُلَانًا عَنِ الْاَمْرِ: ہٹانا۔

اَوْدَهَ اِيْدَاهًا بِالْاِبِلِ: اونٹ کو ڈانٹنا۔......فُلَانًا عَنْ كَذَا: باز رکھنا۔

اِسْتَوْدَهَ الْخَصْمُ: مغلوب ہونا۔ مطیع ہونا۔

اِسْتَوْدَهَتِ الْاِبِلُ: اکٹھا ہونا۔

اِسْتِيْدَهَ الرَّجُلَ: ہلکا سمجھنا......اَلْاَمْرُ: درست ہونا۔

الْوَدْهَاءُ مِنَ النِّسَاءِ: خوبصورت سفید عورت۔

وَدَى يَدِيْ وَدْيًا وَدِيَةً الْقَاتِلُ الْقَتِيْلَ: خون بہا دینا......اَلْاَمْرَ: قریب کرنا(......وَدْيًا) الشَّيْءُ: بہنا اور اسی سے وادی کا اشتقاق ہے اس لئے کہ اس میں پانی بہتا ہے۔ اور وَدٰى يَدِيْ سے امر کے صیغے یہ ہیں۔ دِ. دِيَا. دُوْا. دِيْ. دِيَا. دِيْنَ.

اَوْدَى اِيْدَاءً: ہلاک ہونا......بِهِ الْمَوْتُ: ہلاک کرنا۔ واَوْدَى بِالشَّيْءِ: لے جانا۔

اِتَّدَى اِتِّدَاءً: دیت لینا (اس کی اصل اِوْتَدَى: ہے)

اِسْتَوْدَى اِسْتِيْدَاءً بِحَقِّهٖ: حق کا اقرار کرنا۔

الدِيَةُ: مص۔ خون بہا۔ ج دِيَاتٌ (اس کی اصل وَدْيٌ ہے) تاء واوٗ محذوفہ کے عوض میں ہے جیسے عِدَةٌ وزِنَةٌ میں۔

الْوَدَى: ہلاکت۔

الْوَادِيْ: فا۔ پہاڑوں یا ٹیلوں کے درمیان کی کشادگی جو سیلاب کیلئے گزرگاہ ہو۔ ج اَوْدِيَةٌ　　واَوَادِيَةٌ واَوْدَاءٌ واَوْدَاةٌ: طریقہ۔ مذہب۔ کہا جاتا ہے "هُمَا مِنْ وَادٍ وَاحِدٍ" وہ دونوں ایک معنی ایک لفظ سے ہیں "وَسَالَ بِهِمُ الْوَادِيْ" وادی ان کو بہا لے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گئے "وَاَنْتَ فِيْ وَادٍ وَنَحْنُ فِيْ وَادٍ" اختلاف مقاصد کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

الْوَدِيُّ: کھجور کے چھوٹے پودے واحد وَدِيَّةٌ.

التَّوْدِيَةُ: پست قد مرد۔ لکڑی جو اونٹنی کے تھنوں پر باندھی جاتی ہے۔ ج التَّوَادِيْ.

الْمُوْدِيْ: فا۔ شیر۔

وَذَاَ يَذَاُ وَذْاً فُلَانًا: ڈانٹنا۔ حقیر سمجھنا۔ عیب لگانا۔ وَذَاَتِ الْعَيْنُ عَنِ الشَّيْءِ: چندھیا جانا۔

اِتَّذَاَ: جھڑکی برداشت کرنا۔

الوَذْءُ: مص ـ نامناسب ومکروہ بات۔

الوَذَاۃُ: عیب ـ علت۔

وَذَحَ يَذِحُ وَذُحًا: تیز چلنا۔

وَذِحَت تَوْذَحُ وتَيْذَحُ وَذَحًا الشَّاةُ: اُون میں مینگنی لگی ہوئی والی ہونا...... الرَّجُلُ: مرد کی رانوں کے اندر حصہ میں جلا ہوا ہونا۔

الــــوَذَح: بھیڑ بکری کے اون میں لگی ہوئی مینگنی اور پیشاب واحد وَذَحَة ج وُذُح.

الاَوْذَح: کمینہ ولیئم۔

وَذَرَهٗ يَذَرُهٗ وَذْرًا: کاٹنا ـ وَذَرَ الْجُرْحَ: زخم کو چیرنا...... الشَّئَ: چھوڑنا ـ اس آخری معنی میں مضارع اور امر کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ مستعمل نہیں ـ تم کہو گے ذَرْهُ بمعنی دَعْـــهُ واتر کهٗ ويَذَرُهٗ بمعنی يَدَعُه ويتر كهٗ اور اس کے لئے ماضی مصدر اور اسم فاعل تَـــرَكَ والتَّــرْك والتَّــارِك بولا جائے گا(...... ووَذَّرَ تَـوْذِيرًا) الــــوَذْرَة: گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا۔

الــــوَذْرَة مِنَ اللَّحْمِ: چھوٹا ٹکڑا ج وَذْرٌ وَذَرٌ الوَذْرَتَانِ: دو ہونٹ۔

الــــوَذِرَة: بہت گوشت والا بازو ـ بدبودار عورت اور بقول بعض موٹے ہونٹ والی عورت۔

الــــوُذَارَة: درزی کے کپڑوں کا کاٹ چھانٹ۔

وَذَعَ يَذَعُ وَذْعًا الْمَاءُ: پانی بہنا۔

الــــوَاذِع: فا ـ چشمہ ـ سنگلاخ پر بہنے والا پانی۔

وَذَفَ يَذِفُ وَذْفًا الشَّحْمُ وَغَيْرُهٗ: چربی بہنا ـ(...... وَذْفــا ووَذَفَــانًــا ووَذَّفَ وتَوَذَّفَ) اکڑتے ہوئے ناز سے چلنا۔

تَـوَذَّلَ الْقَوْمُ مِنَ الْجَزَّارِ: گوشت کا ٹکڑا لینا۔

اِمْرَاَةٌ وَذِلَةٌ وذِلَةٌ: چست وچالاک اور اچھے قد والی عورت۔

الوَذَالَة: گوشت کا ٹکڑا جس کو قصائی تقسیم سے پہلے جدا کر دے۔

الوَذِيلَة: صیقل کیا ہوا چاندی کا ٹکڑا ـ آئینہ ج وَذِيلٌ ووَذَائِل. الوَذِيلَةُ: کوہان یا دُم کے گوشت کا ٹکڑا...... مِنَ النِّسَاءِ: اچھے قد والی عورت۔

وَذِمَــتْ تَـوْذَمُ وَذَمًــا الدَّلْوُ: ڈول کا تسمہ ٹوٹنا ـ صفت وَذِمَةٌ...... الوَذْمُ نَفْسُــهٗ: خود تسمہ ٹوٹنا۔

وَذَمَهٗ: کاٹنا ـ وَذَمَ الْكَلْبَ: کتے کے گلے میں پٹہ ڈالنا...... عَلَى الْخَمْسِيْنَ: زیادہ ہونا...... الْيَمِيْنَ: واجب کرنا الدَّلْوَ: ڈول کا تسمہ بنانا اَوْذَمَ الدَّلْوَ: ڈول میں تسمہ باندھنا یا تسمہ بنانا...... النَّذْرَ: نذر واجب کرنا...... عَلَى الْخَمْسِيْنَ: زیادہ ہونا۔

الوَذْم: مص ـ زیادتی ـ مَسّہ ج وُذُوْم واَوْذَام واَوْذُم وجج اَوَاذِم. الوَذَمُ: ڈول کا تسمہ ـ واحد وَذَمَة.

اِمْرَاَةٌ وَذْمَاءُ: بانجھ عورت اور ایسا ہی فَرَسٌ وَذْمَاء.

الوَذَمَة: اوجھ آنتیں ـ ج وِذَامٌ.

الــوَذِيــمَة: مال جو فی سبیل اللہ دیا جائے۔

وَذِيــمَةُ الْـكَلْــبِ: کتے کے گلے کا پٹہ ج وَذَائِم.

تَـوَذَّنَـهٗ تَوَذُّنًا: پھیرنا ـ تَـوَذَّنَ الشَّئُ فُلَانًا: عمدہ معلوم ہونا ـ پسند آنا۔

وَذُوَذَ الرَّجُلُ: تیز چلنا ـ دوڑنا ـ کہا جاتا ہے "مَــرَّ الــذِّئْــبُ يُوَذْوِذُ" بھیڑیا دوڑتا ہوا گزرا۔

رَجُلٌ وَذْوَاذٌ: تیز رفتار مرد۔

وَذَى يَذِى وَذْيًا وَجْهَهٗ: چہرہ پر خراش لگانا۔

الوَذَاة: رنج وتختی کا سبب۔

الــوُذْيَة: اسم مرۃ ـ درد ـ مرض ـ عیب ـ تھوڑا پانی۔

الوَرَّة: زمین کا گڑھا...... والوَرُّ سرین۔

وَرَأَ يَرَأُ ويَوْرَأُ وَرْءًا الشَّئَ: دفع کرنا...... مِنَ الــطَّــعَــام: شکم سیر ہونا اور کہا جاتا ہے "مَاوَرِئْتُ وَمَا اُوْرِئْتُ وَمَا وُرِئْتُ بِهٖ" میں نے اس کو نہیں جانا۔

تَوَرَّاَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ: گر کر ہموار کرنا۔

الوَرَاء: پوتا ـ وَرَاءُ الْاِنْسَانِ: پیچھے ـ اور کبھی آگے کے معنی میں آتا ہے ـ مذکر ومؤنث ہے اور اس کی تصغیر وُرَيِّئَةٌ ووُرَيَّةٌ: ہے ـ کہا جاتا ہے "هُوَ وُرَيِّئَةَ الْحَائِطِ او وُرَيَّةَ" وہ دیوار کے پیچھے ہے ـ یہ کلمہ ظرف مکان ہے اور سوئی کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے مَــنِ ابْتَــغٰــى وَرَاءَ ذٰلِكَ: جو شخص اس کے سوا طلب کرے۔

وَرِبَ يَوْرَبُ وَرَبًــا الْعِرْقُ: خراب ہونا ـ صفت وَرِبٌ.

وَرَّبَ عَــنِ الشَّــئِ: معارضات سے توریہ کرنا۔

وَارَبَ وِرَابًــا ومُوَارَبَةً الرَّجُــلَ: فریب دینا ـ مکاری کرنا۔

الــوَرْبُ: جنگلی جانوروں کا بھٹ ـ چوہے یا بچھو کے سوراخ کا دہانہ ـ دو پسلیوں کا درمیانی حصہ ـ عضو ـ انگوٹھا اور انگشت شہادت کا درمیانی حصہ کھولنے کی حالت میں ـ چوتڑ ـ ج اَوْرَاب.

الـــــوِرْب. اِرْب: ایک میں لغت ہے بمعنی عضو۔

الوَرْبَة: چوتڑ ـ کوکھ کا گڑھا۔

الوِرَاب: جھکاؤ ـ پیچیدگی۔

وَرِثَ يَــرِثُ وِرْثًا ووَرْثًا وَاِرْثًا واِرْثَةً ورِثَةً وتُــرَاثًــا فُلَانًـــا: وارث ہونا ـ کہا جاتا ہے "وَرِثَ الْـمَـالَ والْمَجْدَ عَنْ فُلَانٍ" فلاں کے مال ومجد کا وارث ہوا۔

وَرَّثَ الــرَّجُلَ مَالًا: میراث قرار دینا...... هٗ مِنْ فُلَانٍ: وارث بنانا...... الرَّجُلُ فُلَانًا: اپنا وارث بنانا...... النَّــارَ: آگ کو بھڑ کانے کے لئے حرکت دینا۔

اَوْرَثَــهٗ اِيْــرَاثًا: وارث بنانا...... فُلَانًــا مَالًا: میراث قرار دینا...... هُ الــسُّــقْــمَ: مبتلائے بیماری کرنا...... هُ الشَّئُ: پیچھے لانا ـ اَوْرَثَــهُ الْــحُــزْنُ هَمًّــا: باعث وسبب ہونا ـ اَوْرَثَ الْمَطَرُ النَّبَاتَ نِعْمَةً: باعث وسبب ہونا......

وَلَّدَهُ: تنہا وارث بنانا۔
تَوَارَثَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کا وارث ہونا۔ تَوَارَثُو الْمَالَ او الْمَجْدَ: زمانہ قدیم سے ایک دوسرے کا وارث ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَوَارَثُوا الْمَجْدَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ" انہوں نے اپنے باپ دادا سے بزرگی پائی "وَالْمَجْدُ مُتَوَارَثٌ بَيْنَهُمْ" بزرگی ان کے درمیان میراث میں ہے "وَهُمْ فِي إِرْثِ مَجْدٍ" ان لوگوں کے لئے بزرگی کی میراث ہے "وَتَوَارَثَنِي الْحَوَادِثُ" میرے اوپر حوادثات پے بہ پے واقع ہوئے۔
الْوِرْثُ: تازہ چیز۔
الإِرْثُ والْوِرْثُ ولوِرَاثَةُ والتُّرَاثُ: مصادر۔ میت کا ترکہ۔
الْوَارِثُ: فا۔ ج وَرَثَةٌ ووُرَّاثٌ.
الْمِيرَاثُ: میت کا ترکہ۔ ج مَوَارِيثُ.
الْمُوَرِّثُ: مفع۔ ترکہ چھوڑنے والا۔ میراث۔
وَرِخَ يَوْرَخُ وَرَخًا وتَوَرَّخَ الْعَجِينُ: گندھے ہوئے آٹے کا ڈھیلا ہونا۔
وَرَّخَ الْكِتَابَ: ایک لغت ہے أَرَّخَهُ میں۔
أَوْرَخَ الْعَجِينَ: گندھے ہوئے آٹے کو نرم کرنا۔
تَوَرَّخَتْ تَوَرُّخًا واسْتَوْرَخَتْ اِسْتِيرَاخًا الأَرْضُ: تر ہونا۔
التَّارِيخُ: دیکھئے مادہ ارخ۔
مَكَانٌ وَرِخٌ: گنجان گھاس والی جگہ۔
الْوَرِيخَةُ: نرم زمین۔ ڈھیلا گندھا ہوا آٹا ج وَرَائِخ.
وَرَدَ يَرِدُ وُرُودًا الْمَاءَ: پانی پر آنا۔ صفت وارد ...... الْمَاءَ وَغَيْرَهُ: متوجہ ہونا۔ قریب آنا۔ پہنچنا۔ اسم۔ الْوِرْد ...... الرَّجُلُ: حاضر ہونا۔ وَرَدَتِ الْحُمَّى: باری سے آنا ...... الشَّجَرَةُ: پھول والا ہونا اور "وَرَدْتُ الْبَلَدَ" (میں اس شہر میں پہنچا) ...رَدَ عَلَيَّ كِتَابٌ (میرے پاس خط آیا)

مجاز ہیں۔
وُرِدَ الرَّجُلُ: بخار زدہ ہونا۔ وُرِدَ عَلَيْهِ بِفُلَانٍ: لایا جانا۔
وَرُدَ يَوْرُدُ وُرُودَةً إِيرَادًا الْفَرَسُ: گھوڑے کا سرخی زردی مائل ہونا۔
وَرَّدَ الشَّجَرُ: درخت میں پھول نکلنا۔
وَرَّدَتِ الْمَرْأَةُ: رخسارے سرخ کرنا۔ وَرَّدَ الثَّوْبَ: کپڑے کو گلابی رنگنا۔
وَارَدَهُ مُوَارَدَةً الرَّجُلَ: کسی کے پاس آنا۔ ...... الشَّاعِرُ الشَّاعِرَ: دوسرے شاعر کے شعر کے مانند بغیر سنے ہوئے شعر کہنا۔
أَوْرَدَهُ إِيرَادًا: گھاٹ پر لانا۔ پھر مطلقاً حاضر کرنے کے معنی میں مستعمل ہونے لگا ...... هُ الْمَاءَ: پانی پر لانا۔ أَوْرَدَ الْكَلَامَ: تصریح کرنا ...... الشَّيْءَ: ذکر کرنا ...... الْخَبَرَ: بیان کرنا۔
تَوَرَّدَ: گھاٹ پر آنے کو کہنا ...... الْمَاءَ: پانی پر آنا ...... الْخَيْلُ الْبَلْدَةَ: آہستہ آہستہ داخل ہونا ...... الْخَدُّ: رخسارہ کا سرخ ہونا۔ گلگوں ہونا۔
تَوَارَدَ الْقَوْمُ إِلَى الْمَكَانِ: یکے بعد دیگرے آنا۔ تَوَارَدُوا الْمَاءَ: پانی پر اکٹھا پہنچنا۔
تَوَارَدَ الشَّاعِرَانِ: بغیر سنے ہوئے لفظ اور معنی میں متفق ہونا۔
اِسْتَوْرَدَ الْمَاءَ: پانی پر پہنچنا ...... هُ: گھاٹ پر لے جانا ...... الضَّلَالَةَ: مبتلائے گمراہی ہونا ...... فُلَانًا الضَّلَالَةَ: مبتلائے گمراہی کرنا۔
الْوَرْدُ ج وُرُدٌ ووِرَادٌ و أَوْرَادٌ: زعفران۔ شیر۔ بہادر۔ دلیر ...... مِنَ الْخَيْلِ: سرخی زردی مائل گھوڑا ...... ج وُرُودٌ: درخت کی کلی۔ گلاب۔ واحد وَرْدَةٌ. وَرْدُ ذَفْرَاءَ: ایک قسم کا پھول۔
الْوِرْدُ: بخار۔ پانی پر پہنچنا۔ وظیفہ۔ ج أَوْرَادٌ: پیاس۔ پانی کا حصہ۔ وہ پانی جس پر لوگ پہنچیں۔ پانی پر پہنچنے والے لوگ یا اونٹ۔ لشکر۔ پرندوں کی ڈار۔
بِنْتُ وَرْدَانَ: گبریلا۔ ج بَنَاتُ وَرْدَانَ.

الْوُرْدَةُ: گھوڑے کا سرخ رنگ۔
الْوَرْدِيُّ: گلابی رنگ والی چیز۔ مؤنث وَرْدِيَّةٌ.
الْوَرُودُ: تیز رفتار اونٹ۔
الْوَرِيدُ: گردن کی رگ اور اسی کو حَبْلُ الْوَرِيدِ بھی کہتے ہیں۔ "وتین" اسی کے مترادف ہے۔ اور یہ بھی دو ہوا کرتی ہیں۔ ج أَوْرِدَةٌ ووُرُدٌ ووُرُودٌ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مُنْتَفِخُ الْوَرِيدِ" یعنی غضبناک بد خلق مرد۔
الْوَرْدِيَّةُ: گلاب کے پھولوں کی ایک قسم جو کہ زیادہ تر جنگلات میں ہوتی ہے اور کچھ باغوں میں لگاتے ہیں۔
الْوَارِدُ: فا۔ ج وَارِدُونَ و وُرَّادٌ ووُرُودٌ ووَارِدَةٌ. الْوَارِدُ: دلیر۔ بہادر۔ راستہ۔ لمبے لٹکے ہوئے بال وغیرہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَارِدُ الأَرْنَبَةِ" یعنی لمبی ناک والا اور ہر طویل کو "وَارِدٌ" کہتے ہیں۔
الْوَارِدَةُ. وَارِدٌ: کا مؤنث۔ راستہ۔ پانی پر جانے والی قوم۔
الْوَرْدِيَّاتُ: دو قلموں والے پودے اور مختلف چھوٹے درخت جیسے گلاب سیب زعرور آلو باجرہ اور بہی۔
الْمَوْرِدُ: گھاٹ۔ پانی کی طرف کا راستہ ج مَوَارِد.
الْمَوْرِدَةُ: پانی کی طرف کا راستہ۔ ہلاکت۔
الْمُوَرَّدُ: مفع۔ کہا جاتا ہے "رَجَعَ مُوَرَّدَ الْقَذَالِ" وہ اس حال میں واپس ہوا کہ اس کی گدی طمانچوں سے سرخ تھی۔
وَرِسَ يَوْرَسُ وَرَسًا الصَّخْرُ: چٹان کا کائی سے سبز اور پھسلن والا ہونا۔
وَرَسَ (ض) وُرُوسًا النَّبْتُ: نباتات کا سبز ہونا۔
وَرَّسَ الثَّوْبَ: کپڑے کو ورس سے رنگنا۔
أَوْرَسَ الشَّجَرُ: پتوں والا ہونا ...... الْمَكَانُ: ورس والی ہونا۔
الْوَرْسُ: ایک قسم کی گھاس تل کے مانند ہے جس سے رنگائی کا کام لیتے ہیں۔

الوَارِس والوَرِس: سرخ۔ وَارِسُ الحُمْرة: بہت سرخ۔

الوَرِسِی والوَرِیس والمُوَرَّس: ورس سے رنگا ہوا۔

وَرِشَ یَرِشُ وَرْشًا: لالچ کرنا اور دنی کاموں کے پیچھے پڑنا...... شَیْئًا مِنَ الطَّعَامِ: حرص سے کھانا...... ہُ بِفُلَانٍ: بھڑکانا...... عَلَی الْقَوْمِ: بغیر بلائے ہوئے کھانے کے وقت پہنچ جانا۔ کہا جاتا ہے "لَا تَرِشْ عَلَیَّ" میری گفتگو کو قطع مت کرو۔

وَرِشَ یَوْرَشُ وَرْشًا: چست و چالاک اور خوش ہونا۔ صفت وَرِشٌ مؤنث وَرِشَةٌ. ج وَرِشَاتٌ.

وَرَّشَ تَوْرِیْشًا بَیْنَ الْقَوْمِ: بھڑکانا۔ اکسانا۔ اور واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اَرَّشَ تَارِیْشًا بھی کہا جاتا ہے۔

الوَرْش: مص۔ ایک قسم کا کھانا جو دودھ سے تیار کیا جاتا ہے۔

الوَرَش: مص۔ پیٹ کا درد۔

الوَرَشَان: قمری۔ مؤنث وَرَشَانَةٌ ج وِرْشَان ووَرَاشِیْن.

وَرَصَتْ تَرِصُ وَرْصًا وَرَّصَتْ واَوْرَصَتِ الدَّجَاجَةُ: یکبارگی انڈے دینا۔

الوَرْص: پاخانہ۔ ج اَوْرَاص.

وَرَّضَ: چراگاہ تلاش کرنا۔

وَرَّطَهٗ واَوْرَطَهٗ: ہلاکت میں ڈالنا۔ اَوْرَطَ الشَّیْئَ: چھپانا۔ وَرَّطَ اِبِلَهٗ فِی اِبِلٍ اُخْرٰی: دوسرے اونٹوں میں اپنے اونٹوں کو رلا ملا دینا۔

وَارَطَه وِرَاطًا ومُوَارَطَةً: فریب دینا۔

تَوَرَّطَتِ الْمَاشِیَةُ: کیچڑ کی جگہ میں پھنسنا۔ یا ایسی جگہ میں پھنسنا جہاں سے رہائی نہ ہو سکے۔ تَوَرَّطَ الرَّجُلُ: کیچڑ میں پھنسنا یا مشکل میں پھنسنا۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتَوْرَطَ فِیْ اَمْرٍ: ایسی مشکل میں پھنسنا جس سے رہائی نہ ہو سکے۔ ہلاک ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَوْرَطَ فِی حِبَالَتِیْ" وہ میرے جال میں پھنس گیا۔

الوَرْطَة: کیچڑ۔ سخت کیچڑ۔ جس میں بکری پھنس جائے اور چھوٹ نہ سکے۔ پست زمین جس میں کوئی راستہ نہ ہو۔ کنواں۔ تنگ گڑھا۔ ہلاکت۔ ہر مشکل کام جس سے رہائی دشوار ہو۔ وغیرہ۔ ج وَرَطَات ووِرَاط.

الوِرَاط: دھوکا، فریب۔

وَرِعَ یَرِعُ ویَوْرَعُ ووَرَعَ یَرَعُ ووَرُعَ یَوْرُعُ وَرَعًا ووَرْعًا ووُرُوْعًا ووُرُوْعًا: پرہیزگار ہونا۔ گناہوں سے دور رہنا۔ شبہات اور معاصی سے بچنا۔ صفت وَرِعٌ.

وَرِعَ یَرِعُ وَرَاعَةً عَنْ کَذَا: رکنا۔ وَرَعَ یَرَعُ ووَرُعَ یَوْرُعُ وَرْعَةً ووَرَاعَةً ووُرْعَةً ووُرَاعًا ووُرُوْعًا ووُرْعًا ووُرْعًا: کمزور ہونا۔ بزدل ہونا۔ حقیر ہونا۔

وَرُعَ یَوْرُعُ وَرَاعَةً ووُرْعًا ووُرُوْعًا: معمولی مال والا ہونا۔

وَرَّعَ الْفَرَسَ: گھوڑے کو لگام سے روکنا...... الاِبِلَ عَنِ الْمَاءِ: اونٹوں کو پانی پر سے واپس لانا (...... واَوْرَعَ) فُلَانًا عَنْ کَذَا: روکنا...... بَیْنَهُمَا: روک بن جانا۔ کہا جاتا ہے "مَا وَرَّعَ اَنْ فَعَلَ کَذَا وکَذَا" وہ ایسا اور ایسا کرنے سے نہیں رکا۔

وَارَعَهٗ مُوَارَعَةً: گفتگو کرنا۔ مشورہ کرنا۔

تَوَرَّعَ مِنْ اَوْ عَنْ کَذَا: پرہیز کرنا۔

الوَرَع: مص۔ پرہیزگاری۔ رَجُلٌ وَرَعٌ: بزدل۔ کمزور۔ نکما۔ ج اَوْرَاع (...... والرِّعَةُ والرَّیْعَةُ) گناہ اور شبہات سے بچنا۔

الرِّعَة: حالت۔ تم کہتے ہو "فُلَانٌ حَسَنُ الرِّعَةِ اَوْ سَیِّئُ الرِّعَةِ" فلاں کی حالت اچھی یا بری ہے۔

الوَرِع: پرہیزگار۔

الوَرِیع: روکنے والا۔

وَرَفَ یَرِفُ وَرْفًا ووَرِیْفًا ووُرُوْفًا ورِفَةً الظِّلُّ: سایہ کا دراز و کشادہ ہونا...... النَّبَاتُ: نباتات کا سرسبز ہونا اور لہلہانا۔ صفت وَارِف.

وَرَّفَ الْاَرْضَ: زمین کو تقسیم کرنا...... النَّبَاتُ النَّاضِرَ: تازہ نباتات کو چوسنا (...... واَوْرَفَ) الظِّلُّ: سایہ کا دراز و کشادہ ہونا۔

الوَرْف: مص۔ جگر کے اطراف کا پتلا حصہ۔

وَرْفُ الشَّجَرِ ووَرَفُهٗ: درخت کی خوشنمائی۔

الرِّفَة: مص۔ سرسبزہ پودہ۔

الرُّفَة: خشک گھاس۔

وَرَقَ یَرِقُ وَرْقًا الشَّجَرُ: پتے دار ہونا۔ الشَّجَرَ: درخت سے پتے لینا۔

وَرَّقَ الشَّجَرُ: پتے دار ہونا...... الشَّجَرَ: درخت سے پتے لینا۔

اَوْرَقَ الشَّجَرُ: پتے دار ہونا...... الرَّجُلُ: بہت مال و دولت والا ہونا...... الطَّالِبُ: محروم رہنا...... الصَّائِدُ: شکار نہ کرنا...... الغَازِی: بغیر مال کے لوٹنا۔ مال غنیمت حاصل کرنا۔

تَوَرَّقَ الظَّبْیُ: ہرن کا پتے کھانا۔

اِیْرَاقَ واَوْرَاقَ یَوْرَاقُّ اِیْرِیْقَاقًا الْعِنَبُ: انگور کا رنگ پکڑنا۔ صفت مُوْرَاقٌ.

الوَرْق والوِرْق والوُرْق والوَرِق: چاندی کا سکہ۔ ج اَوْرَاق ووِرَاق.

الوَرَق: چاندی کا سکہ۔ ج اَوْرَاق. وَرَقُ الشَّجَرِ: درخت کا پتا۔ وَرَقُ الْکِتَابِ: کتاب کا ورق۔ واحد الوَرَقَة ج وَرَقَات واَوْرَاق. الوَرَق: زمین پر پڑا ہوا خون وغیرہ کا گول ٹکڑا۔ ہر زندہ حیوان۔ مال و روپیہ پیسہ یا مویشی۔ وَرَقُ الشَّبَابِ: جوانی کی تروتازگی اور ورق جمال و خوبی اور حسن ہیئت کے لئے بطور استعارہ کے بولا جاتا ہے۔

الرِّقَة: چاندی کا سکہ ج رِقُوْن نصی نامی گھاس کی ابتدائی روئیدگی جبکہ سبز ہو جائے۔

زمین جو گرمی کے زمانے میں بارش ہونے کی وجہ سے سبزہ زار ہو جائے۔
الوَرْقَةُ فِي القَوْسِ: کمان کا عیب۔
الوُرْقَةُ: مٹیالا رنگ۔
الوَرَاقُ: گھاس کی وجہ سے زمین کی سبز گونی۔
الوِرَاقُ: پتے نکلنے کا زمانہ۔
الوِرَاقَةُ: کاغذ سازی کا پیشہ۔
الوَرَّاقُ: روپے پیسے والا۔ کاغذ کا بیچنے والا۔ کاغذ بنانے والا۔ کاتب۔
الوَارِقُ والوَرِقُ والوَرِيقُ مِنَ الشَّجَرِ: پتوں والا درخت۔ بہت پتوں والا۔ خوبصورت پتوں والا۔ شَجَرَةٌ وَارِقَةٌ ووَرِقَةٌ ووَرِيقَةٌ: سبز اور خوبصورت بہت پتوں والا درخت۔
الأَوْرَقُ: خاکستری رنگ والا۔ راکھ۔ عَامٌ أَوْرَقُ: بے بارش کا سال۔ زَمَانٌ أَوْرَقُ: قحط کا زمانہ۔ مؤنث وَرْقَاءُ. ج وُرْقٌ.
الوَرْقَاءُ. أَوْرَق: کا مؤنث۔ مادہ بھیڑیا۔ ایک درخت کا نام جس کے پتے گول چوڑے اور نازک ہوتے ہیں۔ کبوتر و فاختہ یا وہ جس کا رنگ سبزی مائل ہو۔ ج وَرَاقٌ. ووَرَاقَى کہا جاتا ہے التِّجَارَةُ مَوْرَقَةٌ لِلْمَالِ: یعنی تجارت مال کے بڑھانے کا ذریعہ ہے۔
المُوَرِّقُ: قا۔ کاغذی۔ کاغذ کا بنانے والا۔
وَرَكَ يَرِكُ وَرْكًا: سرین پر سہارا لینا ...... الرَّجُلَ: سرین پر مارنا ...... الشَّيْئَ: سرین کے مقابل کرنا (...... وُرُوكًا) الرَّاكِبُ: اترنے یا آرام لینے کیلئے سرین کو موڑنا ...... بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا ...... عَلَى الأَمْرِ: قادر ہونا۔
وَرِكَ يَرِكُ وُرُوكًا: سرین کو زمین پر رکھ کر لیٹنا۔
وَرِكَتْ تَوْرَكُ وَرَكًا. الوَرِكُ: سرین کا بڑا ہونا۔
وَرَّكَ الحَبْلَ أَوِ الرَّجُلَ: سرین کے مقابل کرنا۔ ...... عَلَى الأَمْرِ: قادر ہونا ...... الشَّيْئَ: واجب کرنا۔ ...... الرَّاكِبُ: دوزانو بیٹھنے والے کی طرح ٹانگوں کو موڑنا اور دونوں سرین کو زمین میں رکھنا ...... الذَّنْبَ عَلَيْهِ: گناہ کا الزام لگا دینا ...... اليَمِينَ: قسم کھلانے والے کی نیت کے علاوہ نیت کرنا۔
وَارَكَ مُوَارَكَةً الجَبَلَ: پہاڑ سے گزر جانا۔
تَوَرَّكَ: سرین پر سہارا لینا ...... الشَّيْئَ: سرین پر بٹھانا ...... الرَّاكِبُ: اترنے یا آرام لینے کے لئے ٹانگ کو موڑنا ...... عَنِ الأَمْرِ: دیر کرنا ...... بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا ...... عَلَى الأَمْرِ: قادر ہونا ـ بِالرَّجُلِ: کسی کی ٹانگ کو باندھ دینا۔ کہا جاتا ہے تَوَرَّكَ لَهُ فَصَرَعَهُ: اس نے اس کی ٹانگ کو باندھ دیا اور پچھاڑ دیا۔
تَوَارَكَ: سرین پر ٹیک لگانا۔
الوَرِكُ والوِرْكُ والوَرْكُ: چوتڑ۔ سرین (مؤنث) ج أَوْرَاكٌ. الوَرِكُ: کمان کا کنارہ یا تانت باندھنے کی جگہ۔ کہا جاتا ہے قَعَدَ المَلَّاحُ عَلَى وَرِكِ السَّفِينَةِ" ملاح کشتی کے پچھلے حصہ پر بیٹھا۔ "وَهُمْ عَلَيَّ وَرِكٌ وَاحِدٌ" وہ میرے خلاف اکٹھے ہو گئے۔
الوَرْكَى: خبر کی اصلیت۔ کہا جاتا ہے "إِنَّ عِنْدَهُ لَوَرْكَى الْخَبَرِ" اس کے نزدیک خبر کی اصلیت ہے۔
الوَارِكُ والوِرَاكُ ج وُورُكٌ والمَوْرِكُ والمَوْرِكَةُ مِنَ الرَّحْلِ: کجاوہ کا وہ حصہ جہاں سوار تھک کر ٹانگ پھیلا دے۔
الأَوْرَكُ: بڑے سرین والا۔ مؤنث وَرْكَاءُ ج وُرْكٌ.
المُوَرَّكُ: مفع۔ کہا جاتا ہے "إِنَّهُ لَمُوَرَّكٌ فِي هٰذَا الأَمْرِ" وہ اس معاملہ میں بے گناہ ہے۔
المَوْرِكُ والمَوْرِكَةُ: کجاوہ کا اگلا حصہ
المَوْرِكَةُ: تکیہ کے مانند ایک چیز جس کو سوار اپنے سرین کے نیچے رکھتا ہے۔
الوَرَلُ: گوہ کی مانند ایک جانور ہے جو اس سے کچھ بڑا ہوتا ہے اور اس کی دم لمبی اور باریک ہوتی ہے۔ ج وِرْلَانٌ أَوْرَالٌ أَوْرُلٌ مؤنث وَرَلَةٌ.
وَرِمَ يَرِمُ وَرَمًا وتَوَرَّمَ الْجِلْدُ: سوجنا۔ صفت وَارِمٌ ...... أَنْفُ فُلَانٍ: غضبناک ہونا۔ النَّبْتُ: لمبا اور موٹا ہونا۔
وَرَّمَ الْجِلْدَ: سوجن پیدا کرنا ...... أَنْفُ فُلَانٍ: غضبناک کرنا ...... بِأَنْفِهِ: تکبر کرنا۔
أَوْرَمَ إِيرَامًا: غضبناک کرنے والی باتیں سنانا۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَ بِهِ مَا أَوْرَمَهُ" یعنی اس نے اس کے ساتھ وہ فعل کیا جس نے اسے غمگین کر دیا اور غضبناک بنا دیا۔
الوَرَمُ: مص۔ سوجن۔ ج أَوْرَامٌ.
الأَوْرَمُ: لوگ یا بہت سے لوگ۔ کہا جاتا ہے "مَا أَدْرِي أَيُّ الأَوْرَمِ هُوَ" میں نہیں جانتا وہ کون ہے۔
المَوْرِمُ: ڈاڑھ نکلنے کی جگہ۔
المُوَرَّمُ: مفع۔ بڑے ڈیل ڈول کا مرد۔
وَارَنَهُ مُوَارَنَةً: روبرو ہونا۔ مقابل ہونا۔
تَوَرَّنَ: بہت تیل ملنا۔ لاڈ پیار سے پالنا۔
الوَرَنْكُ: مچھلی کی ایک قسم۔
وَرِهَ يَوْرَهُ وَرَهًا: بے وقوف ہونا۔ صفت أَوْرَهُ. مؤنث وَرْهَاءُ. وَرِهَتِ الرِّيحُ: ہوا کا تیز چلنا۔
وَرِهَتْ تَرِهُ وَرَهًا الْمَرْأَةُ: عورت میں بہت چربی ہونا۔
تَوَرَّهَ فُلَانٌ فِي عَمَلِ هٰذَا الشَّيْءِ: ماہر نہ ہونا۔
الوَرِهُ مِنَ السَّحَابِ: بہت بارش والا بادل۔
الوَارِهُ: کشادہ۔ فراخ۔
وَرْوَرَ النَّظَرَ: نظر تیز کرنا ...... فِي الْكَلَامِ:

جلدی جلدی بولنا۔

الوَرْوَار: ایک پرندہ جس کی ٹانگیں چھوٹی اور چونچ لمبی اور کالی ہوتی ہے اور اس کے سر کے بالائی حصہ پر سرخی اور گلے میں حلقہ ہوتا ہے جس کا رنگ زردی مائل اور سارا بدن سبز نیلگوں مائل اور اس کی دم میں دو لمبے پر ہوتے ہیں۔

الوَرْوَرِیّ: کمزور نگاہ والا۔

المُوَرْوِر: فا۔ گانے والا۔

وَرَی یَرِی وَرْیًا الرَّجُلَ: پھیپھڑے پر مارنا۔ القَیْحُ جَوْفَهُ: خراب کرنا اور گلا دینا۔

اِسْمُ الوَرْی وَرَتْ وَرْیًا وَرِیَةُ النَّارُ: آگ کا بھڑکنا۔۔۔ الاِبِلُ: اونٹ کا موٹا اور زیادہ چربی اور گودے والا ہونا۔

وَرَی وَوَرِیَ یَرِیْ وَرْیًا وَوُرِیًّا وَرِیَةُ الزَّنْدُ: چقماق کا آگ نکالنا۔ صفت وَارٍ۔

وَرِیَ یَرِی وَرْیًا۔ المُخُّ: گودے کا ٹھوس ہونا۔

وُرِیَ الرَّجُلُ: پھیپھڑے میں پیپ والا ہونا۔ صفت مَوْرُوٌّ ومَوْرِیٌّ۔

وَرَّی تَوْرِیَةً الشَّیْءَ: پوشیدہ کرنا۔۔۔ عَنْ کَذَا: اصل بات چھپا کے دوسری بات ظاہر کرنا۔۔۔ الخَبَرَ وعَنِ الخَبَرِ: پس پشت ڈالنا اور چھپانا۔۔۔ عَنْ فُلَانٍ بَصَرَهُ: نگاہ ہٹا لینا۔ وَرَّی النَّارَ: آگ نکالنا (۔۔۔ واَوْرَی) الزَّنْدَ: چقماق سے آگ نکالنا۔

وَارَی مُوَارَاةً الشَّیْءَ: چھپانا۔

تَوَرَّی تَوَرِّیًا وتَوَارَی تَوَارِیًا عَنْهُ: چھپنا۔

اِسْتَوْرَی الزَّنْدَ: آگ نکالنا۔ کہا جاتا ہے اِسْتَوْرَیْتُهُ رَایَهُ: میں نے اس کی رائے دریافت کی۔

الوَرْیُ: مص۔ جوف بدن کی پیپ۔ پھیپھڑوں کا زخم۔

الوَرَی: اسم ہے وَرَی کا۔ مخلوق۔ اَبُو الوَرَی: زمانے کی کنیت۔

الوَرَاء۔ وَرَأَ کا مادہ دیکھئے۔

الزَّنْدُ الوَارِی والوَرِیُّ: آگ دینے والا چقماق۔ الوَارِی والوَرِیُّ: موٹی چربی۔ والوَرِیُّ: مہمان۔ پڑوسی۔ لَحْمٌ وَرِیٌّ: موٹا گوشت۔

رِیَةُ النَّارِ ووَرْیَتُهَا: آگ سلگانے کے لئے چیتھڑا وغیرہ۔

الوَزُّ۔ اِوَزٌّ: میں ایک لغت۔ بط۔ مؤنث وَزَّةٌ۔ ج وَزَّاتٌ۔

اَرْضٌ مَوَزَّةٌ: بہت بط والی زمین۔

وَزَأَ یَوْزَأُ وَزْأً اللَّحْمَ: گوشت خشک کرنا۔۔۔ القَوْمَ: بعض کا بعض کو ہٹانا۔ وَزَأَهُمْ: بعض کو بعض سے ہٹانا۔

وَزَّأَ تَوْزِئَةً وتَوْزِیئًا القِرْبَةَ: مشک بھرنا۔۔۔ الفَرَسُ بِرَاکِبِهِ: گھوڑے کا سوار کو گرانا۔

وَزَّأَ فُلَانًا: سخت قسم کھلانا۔

وَزَّأَ فُلَانًا: سخت قسم کھلانا۔

تَوَزَّأَ الوِعَاءُ: برتن کا بھر جانا۔۔۔ الرَّجُلُ: خوشنمائی میں بھرپور ہونا۔

وَزَبَ یَزِبُ وُزُوبًا المَاءُ ونَحْوُهُ: پانی وغیرہ کا بہنا۔

اَوْزَبَ اِیْزَابًا فِی الاَرْضِ: جانا۔

الوَزَّاب: شاطر چور۔

المِیْزَاب والمِئْزَاب: پرنالہ ج مَیَازِیْب ومَآزِیْبُ اور بقول بعض مَوَازِیْب۔

وَزَرَ یَزِرُ وَزْرًا وِزْرًا الشَّیْءَ: اٹھانا۔۔۔ الرَّجُلُ: بوجھل چیزوں کو پیٹھ پر اٹھانا (۔۔۔ وَزْرًا) الرَّجُلَ: غالب ہونا۔۔۔ الثُّلْمَةَ: رخنہ بند کرنا۔

وَزِرَ یَزِرُ وَوَزِرَ یَوْزَرُ وِزْرًا ووَزْرًا ووِزْرَةً: گنہگار ہونا۔ وُزِرَ فُلَانٌ: گناہ سے منسوب کیا جانا۔

وَزَرَ یَزِرُ وِزَارَةً لِلْمَلِکِ: وزیر بننا۔

اَوْزَرَ اِیْزَارًا الشَّیْءَ: محفوظ کرنا۔ چھپانا۔ لے جانا۔۔۔ الرَّجُلَ: جائے پناہ دینا۔

وَازَرَهُ مُوَازَرَةً: وزیر بننا۔۔۔ هُ عَلَی الاَمْرِ: مدد دینا۔ تقویت دینا (یہ آزرہ کا مقلوب ہے)

تَوَزَّرَ لَهُ: ۔۔۔ وزیر بننا۔

اِتَّزَرَ: چھوٹا سا کمبل اوڑھنا۔۔۔ بِثَوْبِهِ: چھوٹے سے کمبل کی مانند پہننا۔ گناہ کرنا۔

اِسْتَوْزَرَهُ: وزیر بنانا۔ اِسْتَوْزَرَ الشَّیْءَ: لے جانا۔

الوِزْر: مص۔ گناہ۔ گرانی۔ بھاری بوجھ۔ کپڑوں کی گٹھری۔ ج اَوْزَار۔ اَوْزَار الحَرْبِ: سامان جنگ۔ کہا جاتا ہے "وَضَعَتِ الحَرْبُ اَوْزَارَهَا" یعنی جنگ ختم ہوگئی اس لئے کہ اس وقت ہتھیار رکھ دیتے ہیں۔

الوَزَر: جائے پناہ۔ بلند پہاڑ۔

الوِزْرَةُ: چھوٹا کمبل ج وِزْرَات وِزَرَات وِزِرَات۔

الوِزَارَة والوَزَارَة: وزیر کا مرتبہ۔

الوَزِیْر: امور سلطنت میں بادشاہ کا معین و مددگار۔ مددگار۔ ج وُزَرَاء واَوْزَار۔

المَوْزُوْر: مفع۔ گنہگار۔ گناہ سے متہم۔

وَزَعَ یَزَعُ ویَزِعُ وَزْعًا فُلَانًا وبِفُلَانٍ: روکنا۔ منع کرنا۔ وَزَعَ الجَیْشَ: ترتیب سے صفوں میں رکھنا۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُهُ یَزَعُ الجَیْشَ" میں نے اس کو دیکھا کہ وہ لشکر کی ترتیب سے صف بندی کر رہا تھا (۔۔۔ وُزُوْعًا) فُلَانًا بِفُلَانٍ: بھڑکانا۔

وَزَّعَ المَالَ بَیْنَهُمْ: پراگندہ کرنا۔۔۔ المَالَ عَلَیْهِمْ: تقسیم کرنا۔

اَوْزَعَ المَالَ: تقسیم کرنا۔۔۔ هُ بِکَذَا: بھڑکانا۔ اَوْزَعَ بَیْنَهُمَا: تفریق کرنا۔ اصلاح کرنا۔۔۔ هُ الشَّیْءَ: الہام کرنا۔ واُوْزِعَ الشَّیْءَ: الہام کیا جانا۔ واُوْزِعَ بِهِ: بھڑکایا جانا۔ صفت مُوْزَعٌ۔

تَوَزَّعَ: پراگندہ ہونا۔۔۔ القَوْمُ المَالَ: آپس میں تقسیم کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَوَزَّعَتْهُ الاَفْکَارُ" اس نے کبھی ایک کی فکر کی کبھی دوسرے کی۔ وتَوَزَّعُوْا ضُیُوْفَهُمْ: انہوں نے مہمانوں کو آپس میں تقسیم کر لیا۔

اِتَّزَعَ: باز رہنا۔ رکنا۔

اِسْتَوْزَعَ اللّٰهَ شُکْرَهُ: شکر کی توفیق چاہنا۔

الوَازِع: فا۔ ڈانٹنے والا۔ کتا۔ فوج کا سردار ج وَزَعَة ووُزَّاع۔

الوَزَعَة. وازِع: کی جمع۔ بادشاہ کے مددگار رو محافظ۔ اللہ تعالیٰ کے محارم سے باز رکھنے والے حکام۔

الاَوْزاع: جماعتیں (اس کا واحد نہیں)

المُتَّزِع: فا۔ سخت جان۔

وَزَغَ يَزِغُ وَزْغًا واَوْزَغَ بِبَوْلِهٖ: تھوڑا تھوڑا کر کے پیشاب کرنا اور اسی سے ہے اَوْزَغَتِ الطَّعْنَةُ بالدَّمِ: نیزہ کے زخم سے تھوڑا تھوڑا خون نکلا۔

وَزَغَ الجَنِيْنُ: بصورت بن کر حرکت کرنا۔

الوَزْغ: کپکپی۔ بزدل مرد۔

الوَزَغَة: چھپکلی۔ ج وَزَغ ووِزَاغ واَوْزَاغ وِزْغَان واِزْغَان. الاَوْزَاغ: کمزور لوگ۔

وَزَفَ يَزِفُ وَزْفًا ووَزِيْفًا ووَزَّفَ تَوْزِيْفًا واَوْزَفَ اِيْزَافًا: جلدی کرنا(...... وَزَفًا) فُلانًا: جلدی کرانا۔

وَازَفَ مُوَازَفَةً وتَوَازَفَ تَوَازُفًا...... القَوْمُ: بعض کا بعض سے قریب ہونا۔

اَلْوَزَّالُ: ایک خاردار درخت جس کے پتے نہیں ہوتے زرد رنگ کے خوبصورت پھول ہوتے ہیں۔

وَزَمَ يَزِمُ وَزْمًا فُلانًا بِفِيْهِ: منہ سے آہستہ سے کاٹنا...... الشَّيْءَ: سوراخ کرنا...... الدَّيْنَ: قرض ادا کرنا(...... ووَزَّمَ) نَفْسَهٗ: دن میں ایک مرتبہ کھانا۔

وُزِمَ وَزْمَةً فِيْ مَالِهٖ: کچھ جاتا رہنا۔

تَوَزَّمَ: بہت روندنے والا ہونا۔

الـوَزْم: مص۔ مقدار۔ اپنے وقت پر آنے والا۔ معاملہ(...... والوَزِيْم والوَزِيْمَةُ) سبزی کا گٹھا۔ گوشت جس کو عقاب اپنے گھونسلے میں جمع کرتا ہے۔ الوَزِيْم: گوشت کا ٹکڑا خشک کیا ہوا۔ بڑا جوڑا۔ رَجُلٌ وَزِيْمٌ: گٹھے ہوئے گوشت کا مرد۔

الوَزْمَة: مص۔ مقدار۔ دن میں ایک مرتبہ کی خوراک۔

الوِزَام: جلدی۔

الوَزَّام: بہت گوشت اور عضلہ والا۔

اَلوَزِيْمُ عِنْدَ اَرْبَابِ عِلْمِ النَّبَاتِ: مؤنث نباتات کا عضو تانیث۔

اَلْـوَزِيْـمِيَّةُ: امریکہ میں ایک لمبے تنے والے درخت زیب و زینت۔

وَزَنَ يَزِنُ وَزْنًا وَزِنَةً الشَّيْءَ: تولنا...... لَهُ الدَّرَاهِمَ وَغَيْرَهَا: تول کر دینا...... الشِّعْرَ: شعر کی تقطیع کرنا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا يَزِنُ رِطْلًا" یعنی یہ ایک رطل کے برابر ہے۔

وَزُنَ يَـوْزُنُ وَزَانَةً الشَّـيْءُ: بوجھل ہونا۔ صفت وَازِنٌ...... الـرَّجُـلُ: عقلمند و سنجیدہ رائے ہونا۔

وَزَّنَ واَوْزَنَ نَفْسَهٗ عَلٰى كَذَا: دل لگانا۔

وَازَنَـهٗ وِزَانًا ومُوَازَنَةً: مقابل ہونا۔ وزن میں برابر کرنا۔ عمل کا بدلہ دینا...... بَيْـنَ الشَّيْـئَيْـنِ: وزن معلوم کرنے کیلئے مقابلہ کرنا۔

تَوَازَنَ الشَّيْئَانِ: باہم برابر ہونا۔

اِتَّزَنَ: تلنا...... الدَّرَاهِمَ: پرکھنا...... العِدْلُ: گٹھڑی کا دوسرے کے برابر ہونا...... الشَّيْءَ: وزن سے لینا۔

الوَزْن: مص۔ مثقال۔ ج اَوْزَان کہا جاتا ہے "هٰذَا دِرْهَمٌ وَزْنٌ" وزن کیا ہوا ہے۔ "وَهٰذَا رَجُلٌ رَاجِحُ الْوَزْنِ" یہ شخص پختہ رائے اور کامل العقل ہے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ وِزَانَ الشَّيْءِ او وَزْنَ الشَّيْءِ او زِنَةَ الشَّيْءِ او بِـوِزَانِهٖ او بِوِزَانَتِهٖ" وہ اس کے سامنے ہے یا وزن میں اس کے برابر ہے "وَهُـوَ وَزْنَ الْجَبَلِ" وہ پہاڑ کی جانب میں ہے۔

الوَزْنَة: وزن کا اسم مرۃ۔ پختہ رائے۔ کامل العقل عورت۔ کہا جاتا ہے "مَـا اَكَـلَـهٗ فِي الْيَوْمِ اِلَّـا وَزْنَةً وَاحِدَةً" دن میں اس کی خوراک صرف ایک ہی مرتبہ ہے۔

الوِزْنَة. وِزْن: کا اسم نوع۔

الـــوَازِن: فا۔ کہا جاتا ہے "دِرْهَـــمٌ وَازِنٌ" درہم کامل۔

الاَوْزَن: اسم تفضیل۔ کہا جاتا ہے "هٰـذَا الْقَـوْلُ اَوْزَنُ مِـنْ غَيْـرِهٖ" یہ قول دوسرے سے زیادہ قوی ہے "وَهُـوَ اَوْزَنُ الْقَوْمِ" وہ قوم میں زیادہ وجاہت والا ہے۔

الوَزِيْن: اندرائن کے پسے ہوئے دانے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَزِيْـنُ الـرَّاْيِ" فلاں سنجیدہ رائے ہے۔

المَوْزُوْنَة: پست قد عقلمند عورت۔

المِيْزَان: ترازو۔ ج مَوَازِيْن. المِيْزَان: مقدار۔ انصاف۔ کہا جاتا ہے "اِسْتَـقَـامَ مِيْزَانُ النَّهَارِ" دن آدھا ہوگیا۔

وَزْوَزَ وَزْوَزَةً: جسم کو حرکت دیتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر چلنا۔ ہلکا ہونا اور جلدی کودنا۔

الوَزْوَاز: جسم کو حرکت دیتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر چلنے والا(...... والـوَزْوَازَة) اوچھا پست قد مرد۔ ایک پرندہ۔

اَلْمُوَزْوِزُ: فا۔ گانے والا۔

وَزَى يَزِيْ وَزْيًا الشَّيْءُ: جمع ہونا۔ سکڑنا۔ ...... الاَمْرُ فُلَانًا: غصہ دلانا۔

وَازَاهٗ مُوَازَاةً: مقابل ہونا۔

اَوْزَى اِيْزَاءً ظَهْرَهٗ اِلَى الْحَائِطِ: ٹیک لگانا...... لِـدَارِهٖ: دیواروں کو مٹی سے لیپنا...... الشَّيْءَ: اٹھانا اور ٹیک لگانا...... اِلَى فُلَانٍ: پناہ لینا۔ اَوْزَيْتُهٗ اِلَيْهِ: پناہ لینے پر مجبور کرنا۔

تَـوَازَى تَوَازِيًا الشَّيْئَانِ: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

اِسْتَـوْزَى اِسْتِيْـزَاءً فِي الْـجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔

الوَزَى: پستہ قد گٹھے بدن کا مرد۔

الـمُسْتَـوْزِي: فا۔ خودرائے۔ سیدھا کھڑا ہونے والا بلند۔

وَسَبَ يَسِبُ وَسْبًا واَوْسَبَ اِيْسَابًا الْمَكَانُ: بہت گھاس والی ہونا۔ اَوْسَبَ الْكَبْشُ: بہت اون والا ہونا۔

وَسِبَ يَوْسَبُ وَسَبًا الثَّوْبُ: کپڑا میلا ہونا۔

الوِسْب: گھاس۔
الوَسَب: مص۔ میل۔
المِیْسَاب: ادھ پکی کھجور۔
وَسَجَت تَسِجُ وَسْجًا ووَسِیْجًا ووَسَجَانًا الْاِبِلُ: تیز چلنا۔ صفت وَاسِجَة.
اَوْسَجَ البَعِیْرَ: تیز چلانا۔
الوَسَّاج والوَسُوْج مِنَ الْاِبِلِ: تیز رفتار ج وُسُجٌ اور کہا جاتا ہے "اِبِلٌ وُسُوْجٌ" تیز رفتار اونٹ۔
الوَسْج والوَسَجَان والوَسِیْج: اُونٹ کی تیز چال۔
وَسِخَ یَوْسَخُ ویَاسَخُ ویَیْسَخُ وَسَخًا الشَّیْئُ: میلا ہونا۔ صفت وَسِخ.
وَسَّخَ واَوْسَخَ الشَّیْئَ: میلا کرنا۔
تَوَسَّخَ واتَّسَخَ اِسْتَوْسَخَ: میلا ہونا۔
الوَسَخ: میل کچیل۔ ج اَوْسَاخ.
وَسَّدَہُ الوِسَادَةَ: کسی کو تکیہ دینا۔ وَسَّدَ اِلَیْہِ الْاَمْرَ: کسی کام کو کسی کے ذمہ کر دینا۔
اَوْسَدَ فِی السَّیْرِ: تیز چلنا...... الکَلْبَ بِالصَّیْدِ: کتے کو شکار پر اُکسانا۔
تَوَسَّدَ الوِسَادَةَ: سر کے نیچے تکیہ رکھنا...... ذِرَاعَہُ: ہاتھ کو تکیہ کی طرح رکھ کر سونا۔
الوَسَاد والوِسَاد والوُسَاد......: تکیہ ج وُسُد کہا جاتا ہے "رَجُلٌ عَرِیْضُ الوِسَادِ" یعنی غبی۔ اور "اِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیْضٌ" کنایہ ہے کثرت نوم سے۔
الوَسَادَة والوِسَادَة والوُسَادَة: تکیہ ج وَسَادَات ووِسَادَات ووُسَادَات ووَسَائِد.
وَسَطَ یَسِطُ وَسْطًا وسِطَةً المَکَانَ اَوِ القَوْمَ: بیچ میں بیٹھنا۔ صفت وَاسِط (...... وَسَاطَةً) القَوْمَ وفِیْھِمْ: قوم میں حق و عدل میں متوسط ہونا۔
وَسُطَ یَوْسُطُ وَسَاطَةً: شریف ہونا۔ صاحب حسب ہونا۔
وَسَطَ یَسِطُ وَسَاطَةً وسِطَةً ووَسْطًا فِی حَسَبِہٖ: شریف و صاحب حسب ہونا۔

وَسَّطَہُ: ثالث بنانا۔ بیچ میں کرنا۔ وَسَّطَ الشَّیْئَ: دو ٹکڑے کرنا۔
اَوْسَطَ اِیْسَاطًا القَوْمَ: بیچ میں داخل ہونا۔
تَوَسَّطَ القَوْمَ او المَکَانَ: بیچ میں بیٹھنا...... بَیْنَھُمْ: ثالث و مصلح بننا...... الرَّجُلُ: درمیانی چیز لینا۔
الوَسَط (واحد جمع مذکر و مؤنث کے لئے) معتدل۔ مثلاً کہا جاتا ہے "شَیْئٌ وَسَطٌ" یعنی عمدہ اور ردی چیزوں کی درمیانی چیز ج اَوْسَاط وَسَطُ الشَّیْئِ: دونوں اطراف کے درمیان جیسے وَسَطُ الحَبْلِ ووَسَطُ الدَّارِ. رَجُلٌ وَسَطٌ صاحب حسب مرد اور کہا جاتا ہے "ھُوَ فِیْ وَسَطِ القَوْمِ وفِیْ وَسْطِھِمْ" یعنی وہ قوم کے درمیان میں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہر وہ موقع جہاں پر لفظ وسط کے عوض بین رکھ سکتے ہوں وہ ساکن الاوسط ہوتا ہے ورنہ متحرک الاوسط اور اسی لحاظ سے کہتے ہیں "وَسْطَ القَوْمِ" اور "وَسَطَ الحَبْلِ".
الوَاسِط: فا۔ دروازہ۔ پالان کا اگلا حصہ۔
الوَاسِطَة. واسط: کا مؤنث۔ پالان کا اگلا حصہ۔ ہار کے بیچ کا عمدہ جوہر۔ ذریعہ۔ سبب۔ کہا جاتا ہے "کَانَ بِوَاسِطَةِ کَذَا" وہ فلاں کے ذریعہ سے تھا۔ ثالث اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ فِیْ وَاسِطَةِ قَوْمِہٖ" فلاں اپنی قوم میں سب سے اچھا ہے۔
الوَسَاطَة: مص۔ ثالثی۔
الوَسِیْط: دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان ثالث ج وُسَطَاء مؤنث وَسِیْطَة اور کہا جاتا ہے "ھُوَ وَسِیْطٌ فِیْھِمْ" وہ بلند مرتبہ اور شریف النسب ہے۔
الاَوْسَط: متوسط۔ معتدل ج اَوَاسِط اَوْسَطُ الشَّیْئِ: دونوں اطراف کا درمیان۔
العِلْمُ الاَوْسَط: علم ریاضی اور اس کو حکمت وسطٰی بھی کہتے ہیں۔
الوُسْطٰی. اَوْسَط: کا مؤنث ج وُسَط مِنَ الاَصَابِعِ: بیچ کی انگلی۔

الوُسُوْط: درمیانی۔ بالوں کا خیمہ یا چھوٹا خیمہ۔
وُسُوْطُ الشَّمْسِ: آفتاب کا آسمان کے بیچ میں آنا۔
مُوَسَّطُ البَیْتِ: گھر کا درمیانی حصہ۔
المُتَوَسِّط: فا۔ البَحْرُ المُتَوَسِّط: وہ سمندر جو یورپ ایشیا اور افریقہ کے درمیان ہے اور جس کو بحر ابیض اور بحر روم بھی کہتے ہیں۔
وَسِعَ یَسَعُ ویَیْسَعُ سَعَةً وسِعَةً المَکَانُ: کشادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا الاِنَاءُ یَسَعُ عِشْرِیْنَ کَیْلًا" یعنی اس برتن میں بیس کیل کی گنجائش ہے۔ "وَوَسِعَتْ رَحْمَةُ اللّٰہِ کُلَّ شَیْئٍ ولِکُلِّ شَیْئٍ وَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ" اللہ تعالیٰ کی رحمت سب چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے "وَمَا اَسَعُ ھٰذَا" میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ "لَا یَسَعُکَ اَنْ تَفْعَلَ ھٰذَا" تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم یہ کرو۔ تم اس کے کرنے پر قادر نہیں ہو "وَوَسِعَ القَوْمَ فَضْلُہٗ" اس کا فضل ساری قوم کو عام ہے "وَوَسِعَ المَالُ الدَّیْنَ" یعنی مال بہت ہے یہاں تک کہ سارے قرض کی ادائیگی کے لئے کافی ہے۔
وَسَّعَ یُوَسِّعُ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ رِزْقَہٗ: بکثرت دینا۔ کشادہ کرنا اور کہا جاتا ہے "وَسَّعَ عَلَیْہِ" جبکہ غنی کر دے۔
وَسُعَ یَوْسُعُ سَعَةً ووَسَاعَةً المَکَانُ: کشادہ ہونا...... الفَرَسُ: کشادہ قدم ہونا۔
اَوْسَعَ: مالدار ہونا...... المَوْضِعَ: کشادہ پانا...... النَّفَقَةَ: بہت خرچ کرنا (...... ووَسَّعَ) کشادہ کرنا...... اللّٰہُ عَلَیْہِ: مالدار بنانا۔
واَوْسَعَہُ الشَّیْئَ: کسی چیز کو گنجائش کا بنانا۔
تَوَسَّعَ: کشادہ ہونا...... القَوْمُ فِی المَکَانِ: کشادگی کرنا...... الرَّجُلُ فِی النَّفَقَةِ: زیادہ خرچ کرنا۔
اِتَّسَعَ: کشادہ ہونا...... الرَّجُلُ: صاحب وسعت و مالدار ہونا...... النَّھَارُ: طویل و دراز ہونا۔

اِسْتَوْسَعَ : کشادہ ہونا......الشَّیْئَ: کشادہ پانا یا طلب کرنا۔

الْوَاسِعُ : فا۔کشادہ......فِی الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی : اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے جس کے معنی ہیں بہت دینے والا یا ہر چیز پر احاطہ کرنے والا۔

الْوَسْعُ والْوِسْعُ الْوُسْعُ: طاقت۔کہا جاتا ہے "لَیْسَ فِیْ وَسْعِہٖ اَنْ یَفْعَلَ کَذَا" یعنی اس کے کرنے پر وہ قادر نہیں۔

السَّعَۃُ والْوُسْعَۃُ والتَّوْسِعَۃُ: گنجائش السَّعَۃُ تونگری۔غنیٰ۔طاقت۔قدرت۔

الْوَسِیْعُ: کشادہ......مِنَ الْخَیْلِ: کشادہ قدم گھوڑا۔

الْوَسَاعُ مِنَ الْخَیْلِ: عمدہ یا کشادہ قدم گھوڑا۔

وَسَّفَ تَوْسِیْفًا الشَّیْئَ: چھیلنا۔

تَوَسَّفَ الشَّیْئُ: چھلنا......الْبَعِیْرُ: موٹا ہونا اور پرانے بال گر کر نئے بال نکلنا......اَوْبَارُ الْاِبِلِ : اونٹ کے اُون کا جھڑ جانا۔

وَسَقَ یَسِقُ وَسْقًا الشَّیْئَ : جمع کر کے اٹھانا ......الْبَعِیْرَ: اُونٹ پر ایک وسق (ساٹھ صاع) لادنا۔اَوْسَقَتِ النَّاقَۃُ وَغَیْرُھَا : اُونٹنی کا حاملہ ہونا۔صفت وَاسِق ج وَاسِقَات ووِسَاق اور مَوَاسِق ومَوَاسِیْق : خلافِ قیاس جمع ہیں۔وَسَقَتِ الْعَیْنُ الْمَاءَ : آنکھ میں پانی ہونا۔کہا جاتا ہے "لَا اَفْعَلُ ذٰلِکَ مَا وَسَقَتْ عَیْنِیَ الْمَاءَ" میں اس کو نہیں کروں گا جب تک میری آنکھوں میں پانی ہے۔وَسَقَتِ النَّخْلَۃُ : پھل دار ہونا(...... وَسِیْقًا) الْبَعِیْرَ: ہانکنا۔

وَسَّقَ الْحِنْطَۃَ : ساٹھ ساٹھ صاع کا گیہوں کا ڈھیر لگانا۔

اَوْسَقَ اِیْسَاقًا الدَّابَّۃَ : لادنا۔اَوْسَقَتِ النَّخْلَۃُ: بہت پھل دار ہونا۔

وَاسَقَہٗ مُوَاسَقَۃً: برابری کرنا۔مقابلہ کرنا۔

اِتَّسَقَ الْاَمْرُ: مرتب ہونا......الْاِبِلُ: اُونٹوں کا اکٹھا ہونا......الْقَمَرُ: چاند کا پورا ہونا۔

اِسْتَوْسَقَ اِسْتِیْسَاقًا : اکٹھا ہونا۔الْاَمْرُ : مرتب ہونا......لَہُ الْاَمْرُ: ممکن ہونا۔

الْوَسْقُ : مص۔ساٹھ صاع اور بقول بعض ایک اُونٹ کا بوجھ ج اُوْسَاق. الْوَسْقُ : درخت خرما کا بوجھ۔ج اَوْسَاق ووُسُوْق.

الْوَسِیْقُ: مص۔دھتکار۔بارش۔

الْوَسِیْقَۃُ مِنَ الْاِبِلِ : اُونٹوں کا گلہ۔ج وَسَائِق. الْوَسِیْقَۃ : حاملہ۔کہا جاتا ہے نَاقَۃٌ وَسِیْقَۃٌ: حاملہ اونٹنی۔

الْمُتَّسِقُ عِنْدَ اَھْلِ الْعَرُوْضِ : اوزان شعر میں ایک وزن ہے۔جس کا نام متدارک بھی ہے۔الْمُتَّسِقُ: چاند کا نام۔

الْمِیْسَاقُ مِنَ الْحَمَامِ : بڑے بازوؤں والا کبوتر ج مَیَاسِیْق ومَآسِیْق. الْمِیْسَاق : پرندہ جو اڑنے میں پھڑ پھڑائے۔

وَسَلَ یَسِلُ وَسِیْلَۃً ووَسَّلَ وتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ بِعَمَلٍ او وَسِیْلَۃ: تقرب حاصل کرنا۔صفت وَاسِل.

الْوَاسِلَۃ والْوَسِیْلَۃ : تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ ج وَسِیْل ووَسَائِل ووُسُل الْوَاسِلَۃُ والْوَسِیْلَۃُ: مرتبہ۔درجہ۔

وَسَمَہٗ یَسِمُہٗ وَسْمًا وسِمَۃً : داغ لگانا۔

وُسِمَ الْوَسْمِیُّ الْاَرْضَ بہار کی پہلی بارش ہونا۔

وَسُمَ یَوْسُمُ وَسَامًا ووَسَامَۃً الْغُلَامُ : خوبصورت چہرے والا ہونا......الْوَجْہُ: خوبصورت ہونا۔

وَسَّمَ: حج کے موقعہ پر مکہ میں حاضر ہونا۔

وَاسَمَہٗ مُوَاسَمَۃً :خوبصورتی میں مقابلہ کرنا۔

تَوَسَّمَ الشَّیْئَ : فراست سے معلوم کرنا۔علامت طلب کرنا۔پہچاننا۔تَوَسَّمَ فِیْہِ الْخَیْرَ : بھلائی معلوم کرنا......الرَّجُلُ: موسم بہار کی گھاس کو تلاش کرنا۔تَوَسَّمَ بِالْوَسِمَۃِ : وسمہ لگانا۔

اِتَّسَمَ: اپنی علامت بنانا۔

الْوَسْمُ :مص۔ایک درخت ہے جس کے پتوں کو بطور خضاب کے استعمال کرتے ہیں۔علامت داغ کا نشان۔ج وُسُوْم.

اَسِمَّۃُ : پھول کی پتی کا اوپر والا حصہ۔

جُزْءُ الْمَدَقَّۃِ: پھول پتیوں کو جمع کرنے والا حصہ۔

السِّمَۃ :مص۔علامت۔داغ کا نشان۔ج سِمَات.

الْوَسْمِیُّ: موسم بہار کی پہلی بارش۔

الْوِسَام: جانوروں کا داغ۔تمغہ ج اَوْسِمَۃ.

الْوَسْمَۃ والْوَسِمَۃ: نیل کے پتے یا ایک قسم کی نباتات جس کے پتوں سے خضاب کرتے ہیں۔

الْوَسِیْم :خوبصورت چہرے والا ج وُسَمَاء ووِسَام مؤنث وَسِیْمَۃٌ ج وَسِیْمَات ووِسَام.

الْوَسَامَۃ :مص۔خوبصورتی کا اثر۔حسن و جمال۔

الْاَوْسَم :خوبصورت۔

الْمَوْسِمُ :لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔اکثر استعمال حج کے موقع کے لئے ہوتا ہے اور عید کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ج مَوَاسِم.

الْمِیْسَم :داغ لگانے کا آلہ۔داغ کا نشان ج مَیَاسِم. الْمِیْسَم: حسن و جمال۔

الْمَوَاسِیْم: داغ لگائے ہوئے اونٹ۔

وَسِنَ یَوْسَنُ وَسْنًا وسِنَۃً: اونگھنا۔بیدار ہونا (ضد) صفت مذکر وَسِنٌ ووَسْنَان ومِیْسَان صفت مؤنث وَسِنَۃٌ ووَسْنٰی ومِیْسَان. وَسِنَ فُلَانٌ : کنوئیں کی بد بو سے غشی طاری ہونا۔

اَوْسَنَہُ الْبِئْرُ: غشی طاری کرنا۔

تَوَسَّنَہٗ: نیند کے وقت آنا۔

اِسْتَوْسَنَ :اونگھنا۔

الْوَسَنُ :مص۔ضرورت۔حاجت۔ج اَوْسَان.

السِّنَۃُ :مص۔اونگھ۔غنودگی۔کہا جاتا ہے "ھُوَ فِیْ سِنَۃٍ" وہ غفلت میں ہے۔

الوَسْنَة: مص ۔ نیند کی کمی ۔ اونگھ ۔
الوَسْنِیّ: بہت اونگھنے والا ۔
المَوْسُون: کاہل ۔ مؤنث مَوْسُونَة.
وَسْوَسَ وِسْوَاسًا ووَسْوَسَةً الشَّیْطَانُ لَهٗ وَاِلَیْهِ: وسوسہ ڈالنا...... الرَّجُلُ: خرابیٔ عقل کی وجہ سے بے تکی باتیں کرنا ۔ وسوسہ والا ہونا ۔ صفت مُوَسْوِس: آہستہ بولنا...... الحُلِیُّ او القَصَبُ: جھنکار ہونا یا آواز نکلنا...... الرَّجُلَ: کسی سے آہستہ گفتگو کرنا ۔
وُسْوِسَ بِهٖ: کلام میں گڑبڑی ہونا ۔
الوَسْوَاس: وسوس کا اسم ۔ شیطان ۔ ایک مرض ہے جو غلبہ سوداء کی وجہ سے پیدا ہوجاتا ہے ۔ دل میں جو برائی یا بے نفع بات گزرے اس پر بھی اطلاق ہوتا ہے ۔ ج وَسَاوِس.
وَسَی یَسِیْ وَسْیًا رَاْسَهٗ: مونڈنا ۔
وَاسَی الرَّجُلَ مُوَاسَاةً. آسَاهُ مُؤَاسَاةً: میں ایک لغت ہے بمعنی مدد دینا ۔
اَوْسَی اِیْسَاءً ا. الرَّاْسَ: مونڈنا ۔ الشَّیْئَ: کاٹنا ۔
المُوْسَی: استرہ ۔ ج مَوَاسٍ.
الوَشْب: سخت قسم کی کھجور وغیرہ ۔
الوِشْب. اَوْشَاب: کا واحد بمعنی اخلاط ناس طرح طرح کے لوگ ۔
وَشَجَتْ تَشِجُ وَشْجًا الاَغْصَانُ: ٹہنیوں کا ایک دوسرے میں گتھی ہوئی ہونا ۔ کہا جاتا ہے "وَشَجَتْ بِکَ قَرَابَتُهٗ" تمہارے ساتھ اس کی قرابت مل گئی ۔ "وَوَشَجَتْ فِیْ قَلْبِهٖ اُمُوْرٌ وَهُمُوْمٌ" اس کے دل میں مختلف قسم کے امور اور غم لاحق ہیں (...... وَوَشَّجَ مَحْمِلَهٗ) کچھ گرنے سے بچانے کے لئے تسمہ سے باندھنا ۔ وَشَّجَ اللّٰهُ قَرَابَتَهٗ بِکُمْ: اللہ اس کی قرابت کو تم سے ملا دے ۔ وَشَّجَ اللّٰهُ بَیْنَ القَوْمِ: اللہ نے لوگوں کو آپس میں ملا دیا ۔
تَوَشَّجَتْ وتَوَاشَجَتْ عُرُوْقُ الشَّجَرَةِ وَنَحْوُهَا: پیچیدہ ہونا ۔

الوَاشِجُ: فا ۔ پیچیدہ ۔ مؤنث وَاشِجَة
الوَاشِجَة: باہم پیوستہ قرابت ۔
الوَشِیْج: قرابت و رشتہ داری کی باہم پیوستگی ۔ نیزوں کا درخت ۔ نیزوں کے لئے بھی بولا جاتا ہے کہتے ہیں تَطَاعَنُوْا بِالوَشِیْجِ.
الوَشِیْجَة: درخت کے ریشہ کی رسّی جس کو بن کر دو لکڑیوں میں پھنسا دیتے ہیں اور اس پر گیہوں وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں ۔ ج وَشَائِج کہا جاتا ہے "هُمْ وَشِیْجَةُ القَوْمِ" وہ لوگ قوم میں اجنبی ہیں ۔
الوُشَیْجَة: کان کی رگ ۔ ج وَشَائِج.
وَشَّحَهٗ: حمیل پہنانا ۔
تَوَشَّحَ واتَّشَحَ: حمیل پہننا ۔ تَوَشَّحَ بِسَیْفِهٖ: تلوار کو گردن میں لٹکانا...... بِثَوْبِهٖ: کپڑا پہننا یا بغل کے نیچے سے نکال کر کندھے پر ڈالنا...... الجَبَلَ: پہاڑ پر چلنا ۔
الوِشَاح: تلوار ۔ کمان ۔ ذُوالوِشَاحِ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام ۔ (الوُشَاح) حمیل ۔ جڑاؤ پیٹی ۔ ج وُشُحٌ واَوْشِحَةٌ ووَشَائِحُ.
الوِشَاحَة: تلوار ۔
الوَشْحَاء: کالی بکری جس کی گردن اور سینہ سفید ہو ۔
المُوَشَّح: اشعار کی ایک قسم جو خاص اوزان اور قوافی پر نظم کئے جاتے ہیں مگر اس میں ناظم ایک ہی قافیہ کا پابند نہیں ہوتا اور یہ اندلسی شعراء کا اختراع ہے ۔
المُوَشَّحَة مِنَ الطَّیْرِ او الظِّبَاءِ: پرندہ یا ہرن جس کے دونوں پہلوؤں پر دو سفید دھاریاں ہوں ۔
وَشَرَ یَشِرُ وَشْرًا اَسْنَانَهٗ: دانتوں کو تیز اور باریک کرنا...... الخَشَبَةَ بِالمِنْشَارِ: لکڑی کو آرہ سے چیرنا ۔
اِتَّشَرَ واسْتَوْشَرَ: دانت تیز اور باریک کرنے کو کہنا ۔
المِیْشَار: آرہ ۔

مَوْشُوْر ثُلَاثِیّ' رُبَاعِیّ' خُمَاسِیّ: جس کے قاعدے ثلاثی' رباعی اور خماسی ہوں ۔
المَوْشُوْر: مفع ...... فِیْ عِلْمِ الطَّبِیْعِیَاتِ: علم طبیعیات کی اصطلاح میں اُس بلوری جسم کو کہتے ہیں جس کے تین ضلعے ہوں ۔ ج مَوَاشِیْر.
وَشَزَ یَشِزُ وَشْزًا: جلدی کرنا ۔
تَوَشَّزَ لِلشَّرِّ: آمادہ برائی ہونا ۔
الوَشْز والوَشَز: جلدی ۔ بلند مکان جس کی پناہ لی جائے ۔ سختی زندگانی ج اَوْشَاز.
الوَشِیْزَة: بہت بھرا ہوا تکیہ ج وَشَائِز.
وَشَظَ یَشِظُ وَشْظًا العَظْمَ: ہڈی کا ٹکڑا توڑنا...... الفَاسَ: کلہاڑے میں پچر لگا کر سوراخ تنگ کرنا...... القَوْمُ اِلَیْنَا: کم لوگوں کا آ کر ملنا ۔
الوَشِیْظ: تابع ۔ حلیف ۔ قوم میں اجنبی آدمی ملا ہوا ۔ خسیس ۔ مختلف النسل لوگ ۔ ج اَوْشَاظ (والوَشِیْظَة) لکڑی کا ٹکڑا جس سے پیالہ کو جوڑیں ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ وَشِیْظَةٌ فِیْ قَوْمِهِمْ" وہ لوگ اپنی قوم میں فرومایہ ہیں اور ایسا ہی "هُوَ وَشِیْظَةٌ فِیْهِمْ" ج وَشَائِظ.
وَشَعَ یَشَعُ وَشْعًا الشَّیْئَ: ملانا ۔ القُطْنَ: روئی کو لپیٹنا (...... وَشْعًا و وُشُوْعًا) الجَبَلَ وفِیْهِ: پہاڑ پر چڑھنا...... البَقْلَةُ: پھولدار ہونا...... هُ الشَّیْئُ: بلند ہونا ۔
وَشَّعَ القُطْنَ: روئی دھننے کے بعد لپیٹنا...... الثَّوْبَ: کپڑے پر نقش و نگار کرنا...... الشَّیْبُ رَاْسَهٗ: سر میں سفیدی چھا جانا...... الشَّیْئُ فِی الشَّیْئِ: داخل ہونا ۔ وَشَّعُوْا عَلٰی کُرُوْمِهِمْ او بُسْتَانِهِمْ: باغ میں باڑ لگانا ۔
اَوْشَعَ البَقْلُ او الشَّجَرُ: سبزی یا درخت کا پھولدار ہونا ۔
تَوَشَّعَ الشَّیْئُ: پراگندہ ہونا...... فِی الجَبَلِ: پہاڑ میں دائیں بائیں جانا...... الشَّیْبُ رَاْسَهٗ: سر میں سفیدی چھا جانا ۔ تَوَشَّعُوا الضُّیُوْفَ: ہر ایک کا مہمانوں کی ایک

جماعت کو اپنے گھیرے لے جانا۔ تَوَشَّعَ بِہ: بہت ہونا...... بِالْکِذْبِ: جھوٹ سے مزین ہونا...... الْغَنَمُ فِی الْجَبَلِ: بکریوں کا چرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھنا۔

الوَشْعُ: مص۔ سبزیوں کے شگوفے۔ پہاڑ میں تھوڑی سی نباتات ج وُشُوْع۔

الوُشْعُ: مکڑی کا جالا۔

الوُشُوْعُ: پہاڑ میں متفرق نباتات۔ حلق میں ٹپکانے کی دوا۔

الوَشِیْعُ: کپڑے کا نقش ونگار، باغ کے اردگرد کی باڑ۔ مکان کی چھت یا چٹائی وغیرہ جو چھت کے قائم مقام ہو۔ خشک ہو کر گرا ہوا درخت۔ سردار لشکر کا خیمہ جہاں سے وہ فوج کی نقل وحرکت کو دیکھ سکے۔ کنوئیں کے سرے کی موٹی سی لکڑی جس پر کھڑے ہو کر پانی کھینچیں۔

الوَشِیْعَةُ: رنگ برنگ کے سوت لپیٹنے کی لکڑی، بننے والے کی نال، ہر پیچیدہ چیز۔ غبار کی دھاری ج وَشِیْع ووَشَائِع۔

المُوَشَّعُ: مفع۔ بُرْدٌ مُوَشَّعٌ: منقش و دھاری دار چادر۔

وَشَغَ یَشِغُ وَشْغًا بِبَوْلِہٖ: پیشاب کرنا۔

وَشَغَ الثَّوْبَ بِالدَّمِ: کپڑے پر خون لت پت کر کے دھاری دار کر دینا۔

اَوْشَغَ اِیْشَاغًا الْعَطِیَّةَ: کم دینا...... بِبَوْلِہٖ: پیشاب کرنا۔

تَوَشَّغَ بِالسُّوْءِ: آلودہ ہونا۔

الوَشْغُ والوَشِیْغُ: تھوڑا۔

الوُشُوْغُ: منہ میں ٹپکانے کی دوا۔

وَشَقَهٗ یَشِقُهٗ وَشْقًا: خراش کرنا...... هٗ بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔ وَشَقَ اللَّحْمَ: گوشت کے پارچے کاٹ کر خشک کرنا...... الرَّجُلُ: جلدی کرنا۔

وَشَّقَ الشَّیْءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

اَوْشَقَ الشَّیْءُ فِی الشَّیْءِ: چمٹنا۔

تَوَاشَقَ واتَّشَقَ الْقَوْمُ الْعَدُوَّ بِاَسْیَافِهِمْ: دشمن کو تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

وَاتَّشَقَ فُلَانٌ اللَّحْمَ: گوشت کے پارچے کاٹ کر خشک کرنا۔

الوَاشِقُ: فا۔ تھوڑا دودھ۔ جلدی سے گزرنے والی چیز جیسے عمر اور زمانہ۔ بَاشِق: میں ایک لغت۔

الوَشْقُ: مص۔ متفرق چراگاہ۔

الوَشَقُ: ایک جانور کا نام جس کی کھال سے عمدہ پوستین تیار ہوتی ہے۔

الوَشِیْقُ والوَشِیْقَةُ: خشک کیا ہوا گوشت کا پارچہ ج وَشَائِق۔

المِیْشَاقُ: کنگھی کا دندانہ۔ ج مَوَاشِیْق۔

وَشُکَ یَوْشُکُ وَشْکًا ووَشَاکَةً وَوَشُکَ الْاَمْرُ: جلدی ہونا۔ صفت وَشِیْک۔

اَوْشَکَ: جلدی چلنا اور قریب ہونا اور اسی سے ہے اَوْشَکَ اَنْ یَمُوْتَ: وہ مرنے کے قریب ہی تھا اور یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے۔ مضارع کا استعمال ماضی سے زیادہ ہے اور اسم فاعل کا استعمال بہت کم ہے اور اس کی خبر پر اکثر اَنْ آتا ہے۔

وَاشَکَ مُوَاشَکَةً: جلدی چلنا۔

الوَشْکُ والوُشْکُ والوَشْکَانُ والوِشْکَانُ والوُشْکَانُ: جلدی۔ اور کہا جاتا ہے وَشْکَانَ مَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ: یعنی یہ جلدی ہوا۔ یا یہ کس قدر جلدی ہونے کو ہے۔ اور یہ اسم فعل ہے۔

الوِشَاکُ: جلدی۔

الوَشِیْکُ (مذکر ومؤنث) جلد باز۔ قریب۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ وَشِیْکًا" وہ جلدی نکلا۔

وَشَلَ یَشِلُ وَشْلًا ووَشَلَانًا الْمَاءُ: پانی کا بہنا۔ ٹپکنا...... وُشُوْلًا: کمزور ہونا۔ محتاج ہونا...... اِلَیْہِ: عاجزی ظاہر کرنا۔

اَوْشَلَ الْمَاءُ: پانی کم پانا...... حَظَّهٗ: کم کرنا۔

الوَشَلُ: تھوڑا پانی جو پہاڑ یا چٹان سے ٹپکے۔ تھوڑا آنسو۔ بہت پانی یا آنسو (ضد) ج اَوْشَال۔ الوَشَلُ: ہیبت۔ خوف۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ الْقَوْمُ اَوْشَالًا" قوم ایک دوسرے کے پیچھے آئی۔

عُیُوْنٌ وَشِلَةٌ: کم پانی والے چشمے۔

الوَاشِلُ: فا...... مِنَ الْجِبَالِ: پہاڑ جس سے ہمیشہ پانی ٹپکے۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَاشِلُ الرَّاْیِ" فلاں کمزور رائے والا ہے۔ "وَهُوَ وَاشِلُ الْحَظِّ" وہ ناقص حصہ والا ہے۔

نَاقَةٌ وَشُوْلٌ: زیادہ دودھ والی۔ کم دودھ والی اونٹنی۔

الوُشُوْلُ: دولت کی کمی۔ نقصان۔

وَشَمَ یَشِمُ وَشْمًا ووَشَمَ الْیَدَ: ہاتھ میں گودنا۔ وَشَمَ الْغُصْنُ: ٹہنی میں پتے ظاہر ہونا۔

اَوْشَمَ اِیْشَامًا الْمَکَانُ: ہریالی ہونا۔ الکَرْمُ: انگور کا رنگ پکڑنا...... الشَّیْبُ فِی رَاْسِہٖ: بڑھاپے کی سفیدی پھیلنا...... البَرْقُ: بجلی کا آہستہ چمکنا...... السَّمَاءُ: بجلی کوندنا...... فِی عِرْضِ فُلَانٍ: گالی دینا۔ عیب لگانا...... فِی الْاَمْرِ: غور و فکر کرنا۔ اَوْشَمَتِ الْجَارِیَةُ: پستان کا ابھار شروع ہونا اور کہا جاتا ہے "اَوْشَمَ یَفْعَلُ کَذَا" وہ ایسا کرنے لگا۔

اِسْتَوْشَمَ اِسْتِیْشَامًا: گودنے کے لئے کہنا۔

الوَشْمُ: مص۔ گودائی۔ گودنے کا اثر۔ نباتات کی پہلی روئیدگی۔ ج وُشُوْم ووِشَام۔

الوُشْمَةُ، وَشْمٌ: کا اسم مرۃ۔ بارش کا قطرہ۔ کہا جاتا ہے "مَا عَصَاهُ وَشْمَةً" اس نے اس کی ذرا بھی نافرمانی نہیں کی۔

الوَشِیْمَةُ: دشمنی، برائی۔

تَوَشَّنَ الْمَاءُ: پانی کم ہونا۔

الوَشْنُ: بلند زمین۔ موٹا اونٹ۔

الاَوْشَنُ: دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھانے والا۔

وَشْوَشَ وَشْوَشَةً فُلَانًا: آہستہ گفتگو کرنا...... هٗ الشَّیْءَ: دھیرے سے دینا۔

تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا۔

الوَشْوَش والوَشْوَاش: ہلکا۔ جلد باز۔ رَجُلٌ وَشْوَشِـيُّ الذِّرَاعِ: کام کرنے میں پھرتیلا مرد۔

وَشَـى يَشِـي وَشْيًا وَشِيَةً ووَشَّى الثَّوْبَ: منقش کرنا...... الكَلَامَ: جھوٹ بولنا۔ وَشَّاهُ ثَوْبًا: کپڑا پہنانا۔

وَشَـى يَشِـي وَشْيًا و وِشَايَةً بِـهِ إِلَى الـمَلِكِ: چغل خوری کرنا...... بَنُـو فُلَانٍ: بکثرت ہونا۔

أَوْشَـى إِيْشَـاءً المَكَانُ: ابتدائی نباتات ظاہر ہونا...... الـرَّجُلُ: بہت مویشی والا ہونا...... الـمَعْدِنُ: کان میں تھوڑا سا سونا پایا جانا...... الـنَّخْلَةُ: پہلا پھل نکالنا...... الشَّـيْئَ: نکالنا۔ جاننا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو اُکسانا...... الـدَّوَاءُ الـمَرِيْضَ: دوا کا مریض کو تندرست کرنا...... فِي الدَّرَاهِمِ: کچھ لینا۔

تَـوَشَّى: نقش ونگار ہونا...... الشَّـيْبُ فِيْ رَاسِهِ: سر میں سفیدی کا پھیلنا۔

اِيْتَشَـى اِيْتِشَـاءً العَظْمُ: ٹوٹی ہوئی ہڈی درست ہونا۔

اِسْتَوْشَى الْـفَرَسَ: گھوڑے کو اُکسانا...... الْحَدِيْثَ: بحث کرنا اور جمع کرنا...... الرَّجُلَ: مانگنا اور ہاتھ میں جو کچھ ہو اُسے نکال لینا...... الْمَعْدِنُ: تھوڑا سا سونا پایا جانا۔

الـوَشْيُ: مص۔ کپڑے کا نقش ونگار۔ منقش کپڑے۔ ج وِشَاء. وَشْيُ السَّيْفِ: تلوار کا جوہر۔

الوَشَاءُ: اونٹوں کی کثرت۔

الـوَاشِي: فا۔ چغل خور۔ بہت اولاد والا۔ یا بہت مویشی والا۔ جلاہا۔ ج وَاشُـــوْنَ ووُشَاة. الوُشَاة: سونے کا سکہ بنانے والا۔

الـوَشَّاء. وَاشِي: کا اسم مبالغہ۔ منقش کپڑے بیچنے والا۔

الشِّيَةُ: مص۔ داغ۔ نشان۔ علامت ج شِيَات.

الأَشْيَةُ: داغوں والا۔ کہا جاتا ہے "ثَــوْرٌ اَشْيَةٌ" جیسے کہا جاتا ہے "فَـرَسٌ اَبْلَقُ" اور نسبت کے لئے وَشَوِيٌّ.

وَصَّ يَوُصُّ وَصًّا الْعَمَلَ: مضبوط بنانا۔

وَصْوَصَتْ تَوْصِيْصًا الْمَرْأَةُ: منہ کا پردہ تنگ کرنا۔

وَصِئَ يَوْصَأُ وَصَاءً الثَّوْبُ: کپڑا امیلا ہونا۔

وَصَـبَ يَصِبُ وُصُوْبًا: ہمیشہ رہنا۔ ثابت ہونا...... الدَّيْنُ: قرض واجب ہونا...... عَلَى الْأَمْـرِ: مداومت کرنا۔ خوش اسلوبی سے کرنا۔

وَصِبَ يَوْصَبُ وَصَبًا ووَصَّبَ وتَوَصَّبَ: مریض ہونا۔ صفت وَصِبٌ ج وَصَـابَى ووِصَاب. تَوَصَّبَ: درد محسوس کرنا۔

أَوْصَبَ: مریض ہونا...... اللّٰهُ فُلَانًا: مریض کرنا...... الـرَّجُلُ: بیمار اولاد والا ہونا...... الشَّـــيْءُ: ہمیشہ رہنا۔ ثابت ہونا(...... ووَاصَبَ) ہمیشگی مداومت کرنا۔

الـوَصَبُ: بیماری۔ دائمی درد۔ جسم کی لاغری اور کبھی سستی اور تھکن کے لئے بھی بولا جاتا ہے الـوَصَـبُ: بصرا اور سبابہ کے درمیان کا حصہ۔ ج اَوْصَاف.

الوَاصِبُ: فا۔ دائم۔

الـوَاصِبَة. واصِب: کا مؤنث۔ بہت دُور تک پھیلا ہوا بیابان۔

المُوَصَّبُ: بہت دردوں والا۔

وَصَدَ يَصِدُ وَصْدًا: ثابت ہونا۔ بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا...... الثَّوْبَ: کپڑا بُننا۔

وَصَّدَ الثَّوْبَ: کپڑا بُننا...... الْكَلْبَ بِالصَّيْدِ: کتے کو شکار پر بھڑکانا...... فُلَانًـــــا: خوف دلانا۔

أَوْصَدَ الْبَابَ: دروازہ بند کرنا...... الْقِدْرَ: ہانڈی ڈھانکنا...... عَـلَـى فُلَانٍ: تنگی ڈالنا...... الْـكَـلْـبَ بِـالصَّيْدِ: کتے کو شکار پر اُکسانا۔ بھڑکانا(...... واسْتَوْصَدَ) پہاڑ میں مویشیوں کے لئے باڑہ بنانا۔

الوَصَّادُ: جلاہا۔

الـوِصَـاد. أَوْصَدَ الْبَابَ وأَوْصَدَ الْقِدْرَ: کا اسم بمعنی بندش وڈھکائی۔

الوَصِيْدُ: چوکھٹ۔ گھر کے سامنے کا صحن۔ غار۔ پہاڑ۔ قریب قریب جڑوں والی نباتات۔ دوبارہ ختنہ کیا ہوا۔ تنگ اور بند کیا ہوا ج وُصُد (...... الوَصِيْدَة) پہاڑ میں مویشیوں کے لئے پتھروں کا باڑہ ج وَصَائِد.

المُوْصَدُ: پردہ۔

الوِصْرُ: عہد ج أَوَاصِر (...... والوَصِيْرَة والأَوْصَـرُ) عہدنامہ۔ چک۔ دستاویز اور بقول بعض یہ الفاظ معرب ہیں۔

وَصَعَ يَصَـعُ وَصْعًا الشَّيْءُ: غائب کرنا۔ چھپانا۔

الـوَصَعُ: مص۔ چڑیا سے چھوٹا ایک پرندہ۔ یا ممولا۔ ج وِصْعَان.

الـــوَصِيْـــعُ: چڑیا یا چڑیا کے بچوں کی چہچہاہٹ۔

وَصَفَ يَصِفُ وَصْفًا وَصِفَةً الشَّيْءَ: بیان کرنا۔ تعریف کرنا(...... وُصُوْفًا) الفَرَسُ: گھوڑے کا عمدہ چال چلنا(...... وَصْــفَةً) الطَّبِيْبُ لِلْمَرِيْضِ: نسخہ تجویز کرنا۔

وَصُفَ يَوْصُفُ وَصَـافَةً الْغُلَامُ: لڑکے کا خدمت کے قابل ہونا اور اچھی طرح سے خدمت کرنا۔ صفت وَصِيْفٌ اور اسم الْإِيْصَاف والوَصَافَة.

وَاصَفَهُ: حالت بیان کرکے بیع کرنا۔

أَوْصَفَ إِيْصَافًا: خدمت کے قابل ہونا۔

اِتَّصَفَ الشَّيْءُ: قابل بیان ہونا۔ الـرَّجُلُ: عمدہ صفات سے مشہور ہونا...... بِـالصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ: آراستہ ہونا۔

تَوَصَّفَ وَصِيْفًا او وَصِيْفَةً: خادم بنانا۔

تَـوَاصَفَ الْقَوْمُ الشَّيْءَ: ایک کا دوسرے سے بیان کرنا۔

اِسْتَوْصَفَ فُلَانًا الشَّيْءَ: بیان کرنے کو کہنا۔ الطَّبِيْبَ: نسخہ تجویز کرانا...... الْغُلَامُ: لڑکے کا قابلِ خدمت ہونا۔

الـصِّـفَةُ: مص۔ نعت۔ خوبی۔ ہر وہ چیز جو موصوف کے ساتھ قائم ہو جیسے علم و جمال وغیرہ۔ علامت جس سے موصوف پہچانا

جائے۔

الصِفَاتِیَّۃ: ایک فرقہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتا ہے۔ واحد صِفَاتِیٌّ.

الوَصفِیَّۃ: صفت کی حالت۔

الوَصِیف: لڑکا جو خدمت کرنے کے قابل ہوگیا ہو ج وُصَفَاء مؤنث وَصِیفَۃٌ ج وَصَائِف.

الوَصَّاف: وصف شناس۔ طبیب۔

وَصَلَ یَصِلُ وَصْلاً وَصِلَۃً وَصُلَۃً الشَّیْ بِالشَّیْ: جوڑنا۔ جمع کرنا ...... ہٗ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ: احسان کرنا (...... وَصْلاً وَصِلَۃً) فُلاَنًا: تعلق رکھنا ...... زَیْدًا: نیکی کرنا۔ دینا۔ وَصَلَ رَحِمَہٗ: رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا۔ مہربانی کرنا۔ نرمی برتنا (...... وُصُولاً وَوُصْلَۃً وَصِلَۃً) اِلَی المَکَانِ: پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "وَصَلَنِی الخَبَرُ وَوَصَلَ اِلَیَّ الخَبَرُ" مجھے خبر پہنچی "وَضَرَبَہٗ ضَرْبَۃً لاَ تُوْصَلُ" اس نے ایسی مار ماری کہ جس کا علاج نہیں۔

وَاصَلَہٗ وِصَالاً وَمُوَاصَلَۃً: تعلق رکھنا وَاصَلَ الشَّیْ وَفِی الشَّیْ: ہمیشگی کرنا۔ لگاتار کرنا۔

وَصَّلَ الشَّیْ بِالشَّیْ: جوڑنا (...... وَاَوْصَلَ) فُلاَنًا اِلٰی کَذَا: پہنچانا۔

تَوَصَّلَ اِلٰی کَذَا: پہنچنا ...... اِلٰی فُلاَنٍ: پہنچنے کے لئے حیلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَوَصَّلَ اِلَیْہِ بِوُصْلَۃٍ وَسَبَبٍ" اس نے اس کے پاس پہنچنے کے لئے تعلق اور سبب کو حیلہ بنانا۔

تَوَاصَلَ الرَّجُلاَنِ: ایک دوسرے سے تعلق رکھنا۔

اِتَّصَلَ بِالشَّیْ: جڑنا ...... اِلَیْہِ: پہنچنا ...... بِیْ خَبَرُ فُلاَنٍ: جاننا ...... فُلاَنٌ بِالْوَزِیْرِ: خدمت میں رہنا ...... اِلٰی بَنِی فُلاَنٍ: منسوب ہونا۔

اِسْتَوْصَلَ: میل ملاپ ڈھونڈنا۔

الوَصْل: مص۔ لَیْلَۃُ الوَصْلِ: قمری مہینے کی آخری رات۔ حَرْفُ الوَصْلِ عِنْدَ اَھْلِ القَوَافِی: اہل عروض کی اصطلاح میں روی متحرک کے بعد کے حروف واؤ۔ یا اور الف اور ہاء اور کہا جاتا ہے "ھٰذَا وَصْلُ ھٰذَا" یہ اس کے مثل ہے۔

الوُصْل والوِصْل: ہر عضو علیحدہ علیحدہ ج اَوْصَال.

الوُصْلَۃ: مص۔ تعلق۔ دو چیزوں کو ملانے والی چیز۔ ہم سفر جماعت۔ دُور کی زمین۔ ج وُصَل.

الصِلَۃ: مص۔ عطیہ۔ احسان۔ انعام۔ ج صِلاَت.

اِتِّصَالُ النَّیِّرَیْنِ: سورج چاند کا ملنا اور آمنے سامنے ہونا۔

الوَصُول: بہت میل ملاپ رکھنے والا۔ بہت دینے والا۔

الوُصُول: مص ...... عِنْدَ المُوَلَّدِیْنَ: رسید۔ ج وُصُولاَت.

وَصِیلُ الرَّجُلِ: ہمیشہ ساتھ رہنے والا۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا رَجُلٌ وَصِیلُ ھٰذَا" یہ اس کے مثل ہے۔

الوَصِیلَۃ. وَصِیلٌ: کا مؤنث۔ عمارت۔ ارزانی۔ کسی چیز کو جوڑنے والی چیز۔ ہم سفر گروہ۔ دھاگے کا گولا۔ دور کی کشادہ زمین ج وَصَائِل. الوَصِیلَۃ: یمن کا ایک دھاری دار کپڑا ج وَصِیلٌ وَوَصَائِل الوَصِیلَۃ: اُونٹنی جو لگاتار دس سال تک بچے دے۔ بکری جو سات سال تک جڑواں مادہ بچے دے۔

المَوْصِل: ملنے کی جگہ۔ رسّی وغیرہ کی گرہ۔ موت مَوْصِلُ البَعِیرِ: چوتڑ اور اُن کا درمیانی حصہ۔ المَوْصِل: عراق اور جزیرہ کے درمیان ایک شہر کا نام۔

المَوْصِلاَنِ: شہر موصل اور جزیرہ۔

المَوْصُول: مفع۔ بجّو کی شکل کا ایک جانور۔

المُسْتَوْصِل: فا۔ المُسْتَوْصِلَۃ مِنَ النِّسَاءِ: اپنے بال میں دوسرے کے بال کو لگوانے والی عورت۔

وَصَمَ یَصِمُ وَصْمًا العُوْدَ اَوِ العَظْمَ: لکڑی یا ہڈی میں شگاف ڈالنا ...... الشَّیْ: عیب لگانا۔ جلدی سے باندھنا۔

وَصِمَ الرَّجُلُ: سستی و کاہلی اور اعضا شکنی والا ہونا ...... فُلاَنًا: دردناک کرنا۔ سست و کاہل کرنا۔ وَصَّمَتِ الحُمّٰی فُلاَنًا: دردناک کرنا۔

تَوَصَّمَ: تکلیف اٹھانا۔

تَوَاصَمَ القَوْمُ: ایک دوسرے کو عیب لگانا۔

الوَصَم: مرض۔

الوَصْم: مص۔ لکڑی کی گانٹھ۔ عیب و عار۔ ج وُصُوم.

الوَصْمَۃ: عیب و عار۔ جسم کی سستی۔

الوَصِیم: خنصر اور بنصر کے درمیان کشادگی۔

المَوْصُوم: مفع۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَوْصُومُ الحَسَبِ" عیب دار مرد۔

وَصْوَصَ عَیْنَہٗ: نظر جمانے کے لئے آنکھ چھوٹی کرنا۔ پردے کے سوراخ سے دیکھنا ...... الجَرْوُ: پلے کا آنکھیں کھولنا۔

وَصْوَصَتِ الجَارِیَۃُ: برقع سے سوائے آنکھوں کے کچھ دکھائی نہ دینا۔

الوَصْوَص والوَصْوَاص: آنکھ کے برابر پردہ وغیرہ کا سوراخ۔ چھوٹا برقع ج وَصَاوِص وَصَاوِیص. الوَصَاوِص: سطح زمین کے پتھر۔

وَصٰی یَصِی وَصْیًا: عالی مرتبہ ہونے کے بعد خسیس ہونا ...... الشَّیْ بِہٖ: متصل ہونا ...... الشَّیْ بِآخَرَ: ملانا (...... وَصْیًا وَوَصَایَۃً) المَکَانُ: متصل نباتات والی ہونا ...... النَّبْتُ: بہت ہونا اور متصل متصل ہونا۔

وَصّٰی تَوْصِیَۃً فُلاَنًا بِکَذَا: کسی کام کا عہد لینا۔ کسی کام کا اشارہ کرنا ...... اِلَیْہِ بِالصَّلاَۃِ: حکم دینا۔ کہا جاتا ہے "وَصَّاہُ بِفُلاَنٍ اَنْ یُحْسِنَ اِلَیْہِ" فلاں کے ساتھ اس کو احسان کرنے کا حکم دیا۔ "وَوَصَّیْتُ لَہٗ بَعْدَ مَوْتِیْ" میں نے اس کو اپنے مرنے کے بعد مالک بنانا۔ وَصّٰی اِلٰی فُلاَنٍ: مرنے کے بعد اپنے مال و اولاد پر وصی بنانا ...... فُلاَنًا بِوَلَدِہٖ: مہربان بنانا۔

اَوْصَى اِيْصَاءً فُلَانًا بِكَذَا : کسی کام کا عہد لینا۔ حکم دینا۔۔۔۔لَهُ بِكَذَا : کسی کے لئے کسی چیز کی وصیت کرنا۔۔۔۔اِلَيْهِ : وصیت جاری کرنے والا مقرر کرنا۔

وَاصَى الْبَلَدُ الْبَلَدَ : ایک شہر کا دوسرے شہر کے متصل ہونا۔

تَوَاصَى تَوَاصِيًا الْقَوْمُ : ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔

اِسْتَوْصَى اِسْتِيْصَاءً بِفُلَانٍ : وصیت کو قبول کرنا۔

اَلْوَصِيَّةُ. اِيْصَاءٌ : کا اسم ہے جس چیز کی وصیت کی جائے اس پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهِ وَصِيَّتُهُ" یہ اس کی وصیت ہے ج وَصَايَا. وَصَايَا اللّٰهِ : اللہ تعالیٰ کے احکام جو اس نے اپنے بندوں پر واجب کئے ہیں۔ اَلْوَصِيَّةُ : کھجور کی ٹہنی جس سے گٹھا باندھتے ہیں۔ ج وَصِيٌّ.

اَلْوَصَاةُ. ج وَصًى والوَصَايَةُ والوِصَايَةُ : وصیت کھجور کی ٹہنی جس سے گٹھا باندھتے ہیں۔

اَلْوَصِيُّ (مذکر و مؤنث) وصیت کرنے والا۔ جس کو وصیت کی جائے۔ ج اَوْصِيَاءُ.

اَلْوَاصِي : پیچیدہ گھاس۔ اَرْضٌ وَاصِيَةٌ : پیچیدہ گھاس والی زمین۔

وَضُوَ يَوْضُوُ وُضُوْءًا ووَضَاءَةً الشَّيْءُ : پاکیزہ و خوبصورت ہونا۔

وَضَاهُ يَضُوْهُ وَضْأً : پاکیزگی و خوبروئی میں غالب ہونا۔

وَضَّأَ تَوْضِئَةً. بِالْمَاءِ : پاکیزہ کرنا۔ دھونا۔

وَاضَأَهُ : پاکیزگی و خوبصورتی میں مقابلہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "وَاضَأَهُ فَوَضَأَهُ" اس نے اس سے پاکیزگی و خوبصورتی میں مقابلہ کیا اور غالب رہا۔

تَوَضَّأَ بِالْمَاءِ لِلصَّلَاةِ : وضو کرنا۔۔۔۔اَلْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ : بالغ ہونا۔

اَلْوَضُوْءُ : وضو کا پانی۔

اَلْوَضِيءُ ج وِضَاءٌ وَاَوْضِيَاءُ وَالْوَاضِيءُ ج وَضَّاءَةٌ وَالْوُضَّاءُ ج وُضَّاءُوْنَ ووَضَاضِي : پاکیزہ و خوبصورت۔

اَلْاَوْضَأُ : زیادہ خوبصورت و پاکیزہ۔

اَلْمِيْضَاةُ وَالْمِيْضَاءَةُ : وضو کرنے کی جگہ۔ لوٹا۔

اَلْمُتَوَضَّأُ : وضو کرنے کی جگہ۔ پائخانہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

وَضَحَ يَضِحُ ضَحَةً وَضِحَةً وُضُوْحًا وَتَوَضَّحَ وَاتَّضَحَ الْاَمْرُ او الْكَلَامُ : واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ صفت وَاضِحٌ ووَضَّاحٌ.

وَضِحَ يَوْضَحُ وَضَحًا : برص کے داغوں والا ہونا۔

اَوْضَحَ الْاَمْرُ : ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔۔۔۔الْاَمْرَ : ظاہر کرنا۔ واضح کرنا۔ اَوْضَحَتِ الشَّجَّةُ فِي الرَّاْسِ : زخم کا ہڈی کو ظاہر کر دینا۔ اَوْضَحَ فِيْ رَاْسِهِ : زخم کرنا۔ کہا جاتا ہے "مِنْ اَيْنَ اَوْضَحْتَ" تم کہاں سے آئے۔

وَضَّحَ الْاَمْرَ : واضح کرنا۔ ظاہر کرنا۔

اِسْتَوْضَحَ اِسْتِيْضَاحًا عَنِ الْاَمْرِ : بحث کرنا۔۔۔۔هُ الْاَمْرَ او الْكَلَامَ : وضاحت کرانا۔۔۔۔الشَّيْءَ وعَنِ الشَّيْءِ : آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر دیکھنا۔۔۔۔الشَّمْسَ : نگاہ تنگ کر کے گھورنا۔

اَلْوَضَحُ : مص۔ روشنی و سپیدی صبح۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ فِيْ وَضَحِ الصُّبْحِ" وہ سفیدی صبح کے وقت آیا۔ اَلْوَضَحُ : چاندنی۔ گھوڑے کی پیشانی یا ٹانگوں کی سپیدی۔ بڑھاپے کی سپیدی۔ برص کی سپیدی کھر اور جم۔ کہا جاتا ہے "دَرَاهِمُ وَضَحٌ" مؤنث یا تثنیہ جمع نہیں لاتے جیسے "اِمْرَاَةٌ صَوْمٌ" میں مؤنث یا تثنیہ یا جمع نہیں لاتے۔ اَلْوَضَحُ : دودھ۔ چھوٹی چھوٹی گھاس۔ چاندی کا زیور۔ پازیب۔ ج اَوْضَاحٌ وَضَحُ الطَّرِيْقِ : شاہراہ۔ وَضَحُ الْقَدَمِ : تلوے کی سپیدی۔ اَوْضَاحٌ مِنَ النَّاسِ : مختلف قبائل کی جماعتیں (اس کے لئے واحد نہیں)

اَلْوَضَحَةُ : گدھی۔

اَلْوَاضِحُ : فا۔ ظاہر۔ نمایاں۔ وَاضِحُ الْحَسَبِ : پاک صاف حسب والا۔

اَلْوَاضِحُ مِنَ الْاِبِلِ : سفید اونٹ جس کی سفیدی بہت زیادہ نہ ہو۔

اَلْوَاضِحَةُ : واضح کا مؤنث ج وَاضِحَات وَاَوَاضِحُ. اَلْوَاضِحَةُ : دانت جو ہنستے وقت ظاہر ہوں۔

اَلْوَضَّاحُ : سفید رنگ والا۔ خوبصورت چہرہ والا۔ بہت مسکرانے والا۔ دن۔ اَلنَّسَبُ الْوَضَّاحُ : پاک صاف نسب۔ بِكْرُ الْوَضَّاحِ : صبح کی نماز۔

اَلْوَضِيْحَةُ : مویشی۔ ج وَضَائِحُ.

اَلْمُتَوَضِّحُ : فا۔ ظاہر ہونے والا۔ شاہراہ پر چلنے والا۔۔۔۔مِنَ الْاِبِلِ : سفید اونٹ جس کی سفیدی بہت زیادہ نہ ہو۔

وَضَخَ يَضِخُ وَضْخًا الدَّلْوَ : ڈول کو پانی سے آدھا بھرنا۔

اَوْضَخَ الدَّلْوَ : ڈول کو پانی سے آدھا بھرنا۔

اَوْضَخَتِ الْبِئْرُ : کنوئیں کا کم پانی والا ہونا۔

اَوْضَخَ بِالدَّلْوِ : کم پانی کھینچنا۔

وَاضَخَهُ وِضَاخًا وَمُوَاضَخَةً : پانی کھینچنے یا دوڑنے یا چلنے میں مقابلہ کرنا۔

تَوَاضَخَ الْقَوْمُ : پانی کھینچنے یا دوڑنے یا چلنے میں مقابلہ کرنا۔

اَلْوَضُوْخُ : پانی جو نصف ڈول تک ہو۔ پانی کھینچنے کی چیز۔

وَضِرَ يَوْضَرُ وَضَرًا : میلا کچیلا ہونا۔ چکناہٹ سے میلا ہونا۔ صفت مذکر وَضِرٌ صفت مؤنث وَضِرَةٌ ووَضْرَى کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَضِرُ الْاَخْلَاقِ وفِيْ اَخْلَاقِهِ وَضَرٌ" فلاں گندے اخلاق والا ہے۔

وَضَّرَهُ : میلا کچیلا کرنا۔ کہا جاتا ہے "كَانَ نَقِيَّ الْعِرْضِ فَوَضَّرَهُ بِالدَّنَاءَةِ" وہ پاکیزہ آبرو والا تھا اور دناءت سے اس نے میلا کر دیا۔

اَلْوَضَرُ : مص۔ چکناہٹ کی وجہ سے میل

تِجِلیٰ' پیالہ وغیرہ کا دھوون۔ پیالے میں کھانے کا اثر۔ ج اَوْضَار۔

اَلوَضَرَیٰ: دبر (...... والوَضرَاء) پہاڑ سے باہر نکلی ہوئی چٹان۔

وَضَعَہٗ یَضَعُہٗ وَضْعًا: کمینہ بنانا۔ ذلیل کرنا۔ وَضَعَ عُنُقَہٗ: گردن پر مارنا...... الحَدِیْثَ: بات گھڑنا...... الکِتَابَ: تالیف کرنا۔

السِّلاَحَ فِی العَدُوِّ: مقاتلہ کرنا...... یَدَہٗ عَنْ فُلاَنٍ: روکنا...... الجِبَایَةَ عَنْ فُلاَنٍ: ناپا کی دور کرنا...... عَصَاہُ: اقامت کرنا۔

وَضَعَتِ المَرْأَةُ خِمَارَھَا: بے اوڑھنی کے ہونا۔ صفت وَاضِعٌ۔ وَضَعَ الشَّیْئَ بَیْنَ یَدَیْہِ: سامنے چھوڑ دینا...... یَدَہٗ فِی الطَّعَامِ: کھانا...... الجزیة او الحَرْبَ: ساقط کرنا۔

وَضَعَ یَضَعُ وَضْعًا ومَوْضِعًا ومَوْضُوْعًا الشَّیْئَ: رکھنا...... الشَّیْئَ مِنْ یَدِہٖ: گرانا...... مِنْ فُلاَنٍ: مرتبہ سے گھٹانا...... عَنْ غَرِیْمِہٖ: قرض دار سے کچھ چھوڑ دینا (...... وَضْعًا ومَوْضُوْعًا) البَعِیْرُ: سر جھکا کر تیز چلنا۔

وَضُعَ یَضُعُ وَضْعًا وَضَعَةً وَضِعَةً وُضُوْعًا نَفْسَہٗ: اپنے آپ کو ذلیل کرنا۔

وَضَعَتْ وَضْعًا وَوُضْعًا وتُضْعًا المَرْأَةُ حَمْلَھَا: جننا۔ صفت وَاضِعٌ۔

وُضِعَ یُوْضَعُ وُضْعَ ضَعَةً وَوَضِیْعَةً فِی تِجَارَتِہٖ: نقصان اٹھانا۔ صفت مَوْضُوْعٌ فِیْھَا۔

وَضُعَ یَوْضُعُ ضَعَةً وضِعَةً ووَضَاعَةً: لئیم ہونا۔ دنی ہونا۔ خسیس ہونا۔

وَضَّعَ الشَّیْئَ: جوڑنا...... الجُبَّةَ: روئی بھر کر سینا۔ وَضَّعَتِ النَّعَامَةُ بَیْضَھَا: شتر مرغ کا انڈوں کو تہ بتہ رکھنا...... الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔

اَوْضَعَ البَعِیْرَ: اونٹ کا تیز دوڑنا...... البَعِیْرُ: اونٹ کو تیز دوڑانا...... اَوْضَعَ فِی تِجَارَتِہٖ: تجارت میں نقصان اٹھانا۔

وَاضَعَہٗ وِضَاعًا ومُوَاضَعَةً: شرط لگانا۔ ہٗ فِی الاَمْرِ: کسی معاملہ میں موافقت کرنا۔ وَاضَعَہُ البَیْعَ: بیع کو چھوڑنا۔ وَاضَعَہ الرِّھَانَ: شرط باطل کرنا اور تم کہتے ہو "ھَلُمَّ اُوَاضِعْکَ الرَّأْیَ" یعنی آؤ تم مجھ کو اور میں تم کو اپنی رائے سے مطلع کروں۔

اِتَّضَعَ: ذلیل ہونا۔ عاجز ہونا۔ لئیم ہونا۔ حسب میں کم رتبہ ہونا...... البَعِیْرَ رَاکِبُہٗ: اونٹ کے سر کو جھکا کر سوار ہونا۔

تَوَاضَعَ: ذلیل ہونا۔ عاجز ہونا۔ خاکسار ہونا۔ تَوَاضَعَتِ الاَرْضُ: پست ہونا۔ تَوَاضَعَ القَوْمُ عَلٰی کَذَا: متفق ہونا...... مَا بَیْنَنَا: دور ہونا۔

اِسْتَوْضَعَ اِسْتِیْضَاعًا مِنْہُ: گھٹانے کے لئے کہنا...... ہٗ فِی دَیْنِہٖ: قرض میں نرمی طلب کرنا۔

الوَضْع: مص۔ جگہ۔ ج اَوْضَاع۔

الوَضْعَة والوِضْعَة: جگہ۔ مرکز۔

الوَاضِع: فا۔ اِمْرَأَةٌ وَاضِعٌ: بے اوڑھنی کے عورت۔ نَاقَةٌ وَاضِعٌ: ترش نباتات میں رہ کر چرنے والی اونٹنی۔

الوَضِیْع: خسیس، دنی، امانت۔ کہا جاتا ہے "وَضَعْتُ عِنْدَہٗ وَضِیْعَةً" میں نے اس کے پاس امانت رکھی۔

الوَضِیْعَة: قیمت کی کمی، امانت۔ ترش نباتات۔ عشر یا خراج وغیرہ جو بادشاہ وصول کرے۔ منہ بولا بیٹا۔ لشکر کی ایک جماعت جو کسی مقام پر مقرر کی جائے اور وہ جنگ نہ کرے۔ ایسی کتاب جس میں حکمت کی باتیں لکھی جائیں۔ ایک قسم کا کھانا جس میں گیہوں کوٹ کر گھی ملا کر کھاتے ہیں ج وَضَائِعُ الوَضَائِع: مسافروں کا اسباب۔

التَّوْضِیْع: مص۔ کہا جاتا ہے "فِی کَلاَمِہٖ تَوْضِیْعٌ" اس کے کلام میں زنانہ پن ہے۔

المَوْضَعُ والمَوْضِع: مص۔ رکھنے کی جگہ۔ ج مَوَاضِع۔

المَوْضِعَة: موضع میں ایک لغت ہے اور کہا جاتا ہے "لَہٗ فِی قَلْبِی مَوْضِعَةٌ ومَوْقِعَةٌ" اس کی میرے دل میں محبت ہے۔

المُوَضَّع: مفع۔ توڑا ہوا۔ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا۔

المَوْضُوْع: مص۔ مفع۔ مَوْضُوْعُ العِلْمِ: جس کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جائے۔ جیسے علم طب میں جسم انسان مِنْ حَیْثُ الصحة والمرض: موضوع الکلام: گفتگو کا مرکزی نقطہ جس پر کلام جاری ہو۔ ج مَوَاضِیْع و مَوْضُوْعَات. الاَحَادِیْثُ المَوْضُوْعَة: گھڑی ہوئی باتیں۔

وَضَفَ یَضِفُ وَضْفًا البَعِیْرُ: اونٹ کا تیز چلنا۔

وَضَمَ یَضِمُ وَضْمًا اللَّحْمَ: گوشت کو تختہ پر رکھنا۔

وَضِمَ یَضِمُ وُضُوْمًا القَوْمُ: اکٹھا ہونا۔ قریب قریب ہونا۔ بَنُوْ فُلاَنٍ عَلٰی بَنِی فُلاَنٍ: فلاں کی اولاد فلاں فلاں کی اولاد کے پاس آئی۔

اَوْضَمَ اِیْضَامًا اللَّحْمَ و لِلَّحْمِ: گوشت کو تختہ پر رکھنا...... الشَّجَرَ: ایک دوسرے کے اوپر کرنا۔

اِسْتَوْضَمَہٗ اِسْتِیْضَامًا: ظلم کرنا۔

الوَضَم: گوشت کاٹنے کا قصائی کا تختہ۔ ج اَوْضَام و اَوْضِمَة کہا جاتا ہے "تَرَکَھُمْ لَحْمًا عَلٰی وَضَمٍ" اس نے ان پر مصائب ڈال کر ذلیل کر دیا اور دردمند بنا دیا۔

الوَضَم: لکڑی یا چٹائی جس پر گوشت کو مٹی سے بچانے کے لئے رکھا جائے۔ دستر خوان۔

الوَضِیْم: انگشت شہادت اور بنصر کے درمیان کا حصہ۔

الوَضِیْمَة: میت کا کھانا (...... والوَضِمَة) دو سو کے قریب لوگوں کی جماعت۔

المِیْضَمَة: گوشت کے تختہ کے رکھنے کی جگہ۔ ج مَوَاضِم۔

وَضَنَ یَضِنُ وَضْنًا الشَّیْئَ: تہ بتہ رکھنا۔ ایک کو دوسرے پر موڑنا۔ دگنا کرنا۔

اليَسَعُ: بٹنا۔
تَوَضَّنَ لَهُ: ذلیل و عاجز ہونا۔ محبوب ہونا۔
اِتَّضَنَ بِهِ: متصل ہونا۔
الوَضِيْن: تہ بتہ کیا ہوا۔ چوڑا استرا۔ بال یا تسموں سے بنا ہوا۔ اور بقول بعض ہودہ کا تنگ ج وُضُنٌ۔
المَوْضُوْنَة: باریک بنی ہوئی زرہ یا جواہر سے بنی ہوئی زرہ۔
المِيْضَنَة: کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ٹوکرا۔ ج مَوَاضِن۔
المِيْضَانَة: زنبیل۔ ج مَوَاضِيْن۔
وَطَّ يَوُطُّ وَطًّا الوَطْوَاطُ: چمگادڑ کا آواز کرنا...... المَحْمِلُ: چرچرانا۔
وَطِئَ يَطَأُ وَطْأً الشَّيْءَ بِرِجْلِهِ: پیر سے روندنا ...... الفَرَسَ: گھوڑے پر سوار ہونا...... اَرْضَ عَدُوِّهِ: دشمن کے ملک میں داخل ہونا۔
وَطَأَ يَطَأُ وَطْأً الشَّيْءَ: تیار کرنا۔ آسان کرنا۔
وَطُؤَ يَوْطُؤُ وَطَاءَةً وَطُوْءَةً المَوْضَعُ: نرم ہونا۔
وَطَّأَ تَوْطِئَةً الشَّيْءَ بِرِجْلِهِ: پیر سے روندنا ...... الفِرَاشَ: بچھونا نرم کرنا...... الاَمْرَ: درست کرنا۔ آسان کرنا...... المَوْضَعَ: نرم بنانا...... الشِّعْرَ وَفِيْهِ: لفظاً و معناً قافیہ دہرانا۔
اَوْطَأَ اِيْطَاءً فُلَانًا الاَرْضَ وبالاَرْضِ: روندوانا۔ اَوْطَأَهُ فَرَسَهُ: سوار کرانا۔
اَوْطَأَهُ عَلَى الاَمْرِ: موافقت کرنا۔ اَوْطَأَ الشِّعْرَ وفِي الشِّعْرِ: لفظاً و معنی قافیہ دہرانا۔
وَاطَأَ مُوَاطَأَةً فُلَانًا عَلَى الاَمْرِ: موافقت کرنا...... فِي الشِّعْرِ: لفظاً و معنی قافیہ دہرانا۔
تَوَطَّأَ فُلَانًا بِرِجْلِهِ: کچلنا۔ روندنا...... هُ عَلَى الاَمْرِ: موافقت کرنا...... القَوْمُ عَلَى الاَمْرِ: ایک دوسرے کے موافق ہونا۔
اِتَّطَأَ اِتِّطَاءً و اِيْتَطَأَ اِيْتِطَاءً الشَّيْءُ: آسان ہونا۔ تیار ہونا...... الاَمْرُ: درست ہونا اور انتہا کو پہنچنا۔
اِسْتَوْطَأَ الشَّيْءَ: نرم پانا۔
الوَطْءُ: مص (...... والوَطَاءُ) پست و نرم زمین۔ الوِطَاءُ و الوَطَاءُ: فرش۔
الوَطْأَة۔ وطا: کا اسم مرۃ۔ قدم کی جگہ۔ بھینچ یا دباؤ۔
الوَطَاءَة و الوُطُوْءَة: مص۔ نرمی آسانی۔ کہا جاتا ہے "اَنَا اُحِبُّ وَطَاءَةَ العَيْشِ" میں خوش عیشی کو پسند کرتا ہوں۔
الوَاطِئَة و الوَطْأَة: راستہ میں گزرنے والے لوگ۔ الوَاطِئَة: گری ہوئی کھجوریں۔
الوَطِيْءُ: پست۔ نرم آسان۔ ہموار۔ روندا ہوا۔
الوَطِيْئَة۔ وَطِيْءٌ: کا مؤنث۔ کھجور جس کی گٹھلی نکال کر دودھ میں گوندھیں۔ نرم عصیدہ (آٹا گھی ملا ہوا ایک کھانا) شکر پنیر ملا ہوا۔
المَوْطَأُ و المَوْطِئُ: قدم کی جگہ۔
المِيْطَأُ: پست و نرم زمین۔
المُوَطَّأُ: مفع۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مُوَطَّأُ الاَكْنَافِ" نرم اخلاق والا فیاض مہمان نواز مرد "وَهُوَ مُوَطَّأُ العَقِبِ" وہ ایسا شخص ہے جس کے پیچھے بہت لوگ چلتے ہیں۔
الوَطْبُ: دودھ کی مشک ج اَوْطُب و وِطَاب و اَوْطَاب و جج اَوَاطِب کہا جاتا ہے صَفِرَت وِطَابُهُ: یعنی مرگیا یا قتل کیا گیا۔
الوَطْبُ: بڑی پستان۔ سخت دل والا مرد۔
الوَطْبَاءُ: بڑی پستان والی عورت۔
وَطَحَهُ يَطَحُهُ وَطْحًا وطِحَةً: ہاتھوں سے زور سے ہٹانا۔
تَوَاطَحَ القَوْمُ: ایک دوسرے کے ساتھ برائی یا جنگ کرنا۔ تَوَاطَحَتِ الاِبِلُ عَلَى الحَوْضِ: اونٹوں کا حوض پر ہجوم کرنا۔
الوَطْحُ: مص۔ کھر یا چنگل میں لگی ہوئی مٹی وغیرہ۔
وَطَدَ يَطِدُ وَطْدًا الشَّيْءَ: مضبوط کرنا۔ پائیدار کرنا۔ بوجھل کرنا۔ صفت مفعولی وَطِيْد و مَوْطُوْد...... الاَرْضَ: سخت ہونے کے لئے کوٹنا...... الشَّيْءَ اِلَيْهِ: ملانا...... لَهُ مَنْزِلَةً: تیار کرنا...... هُ اِلَى الاَرْضِ: جھکانا دبانا...... الشَّيْءُ: ثابت و قائم ہونا۔ چلنا...... الصَّخْرَ عَلَى الغَارِ: تہ بتہ رکھنا۔
وَطَّدَ الشَّيْءَ: بمعنی وَطَدَهُ۔
تَوَطَّدَ: مضبوط و ثابت ہونا۔ کہا جاتا ہے "وَطَّدْتُهُ فَتَوَطَّدَ" اس نے اس کو مضبوط کیا پس وہ ہوگیا "وَتَوَطَّدَتْ لَهُ عِنْدَهُمْ مَنْزِلَةٌ" ان کے نزدیک اس کا مرتبہ قائم ہوگیا۔
الوَاطِد والوَطِيْد والمَوْطُوْد: مضبوط و ثابت۔
الاَوْطَاد: بہت سے پہاڑ۔
الوَطِيْدَة: عمارت کی بنیاد۔ پایہ وغیرہ ج وَطَائِد کہا جاتا ہے "اَنْتَ مِنْ وَطَائِدِ الحَقِّ" تو سچائی کا ستون ہے۔ "وَلَهُ عِنْدَهُ وَطِيْدَةٌ" اس کے نزدیک اس کا مرتبہ ہے۔
المِيْطَدَة: دُرمٹ۔
المُتَوَاطِد: مضبوط۔ جما ہوا۔ سخت۔ ایک دوسرے کے پیچھے۔
الوَطَرُ: حاجت۔ مطلوب۔ ج اَوْطَار کہا جاتا ہے "قَضَى مِنْهُ وَطَرَهُ و اَوْطَارَهُ" اس نے اپنی حاجت پوری کرلی۔
وَطَسَهُ يَطِسُهُ وَطْسًا: چری موزہ وغیرہ سے ٹھوکر مارنا...... الشَّيْءَ: توڑنا۔ کوٹنا۔
تَوَاطَسَ المَوْجُ: موجوں کا باہم ٹکرانا۔ القَوْمُ عَلَيَّ: بھیڑ کرنا۔
الوَطَّاس: چرواہا۔
الوَطِيْس: تنور اور جو اس کے مشابہ ہو۔ میدان جنگ۔ کہا جاتا ہے حَمِيَ الوَطِيْسُ: یعنی جنگ سخت ہوگئی۔ ج اَوْطِسَة و وُطُس۔
الوَطِيْسَة: معاملہ کی سختی۔
وَطَشَ يَطِشُ وَطْشًا: مارنا...... هُ عَنْ فُلَانٍ: ہٹانا۔ دور کرنا...... الحَدِيْثَ او الخَبَرَ: کچھ بیان کرنا...... الكَلَامَ: وضاحت نہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا وَطَشَ لَنَا بِشَيْءٍ"

اس نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔

وَطَشَ الحَدِیثَ: کچھ بیان کرنا......لَهُ: گفتگو یا رائے یا عمل کو تیار کرنا......هُ: تھوڑا سا دینا......القَومَ عَنهُ: ہٹانا......فِیهِ: اثر کرنا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبُوهُ فَمَا وَطَشَ اِلَیهِم" لوگوں نے اسے مارا اور اس نے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ سَأَلُوهُ فَمَا وَطَشَ اِلَیهِم بِشَیئٍ: لوگوں نے اس سے مانگا اور اس نے کچھ نہیں دیا۔

وَطِفَ یَوطَفُ وَطَفًا: گھنی ابروؤں اور لمبی پلکوں والا ہونا۔ صفت اَوطَفُ مؤنث وَطفَاء ج وُطفٌ۔ وَطِفَ المَطَرُ: زور سے برسنا۔

وَطَفَ یَطِفُ وَطفًا: شکار وغیرہ کو بھگانا اور اس کے پیچھے پڑنا۔

الوَطَف: مصدر اور کہا جاتا ہے "فِی السَّحَابَةِ وَطَفٌ: جبکہ بادل لٹکے ہوئے ہوں۔

ظَلَامٌ اَوطَفُ: سخت تاریکی۔ سَحَابٌ اَوطَفُ: زمین سے قریب بادل۔ عَامٌ اَوطَفُ: فراخ سالی۔ عَیشٌ اَوطَفُ: خوشحال زندگی۔ سَحَابَةٌ وَطفَاءُ: پانی سے بوجھل ہو کر لٹکا ہوا بادل۔

الوُطفَة: تھوڑے بال۔

الوِطَاق: خیمہ۔ ج وِطَاقَات۔

وَطَمَهُ یَطِمُهُ وَطمًا: روندنا۔ وَطَمَ السِّترَ: پردہ لٹکانا۔

وَطِمَ یَوطَمُ وَطَمًا ووُطِمَ الرَّجُلُ: پاخانہ روکنا۔

وَطَنَ یَطِنُ وَطنًا و اَوطَنَ اِیطَانًا بِالمَکَانِ: اقامت کرنا۔

وَطَّنَ و اَوطَنَ وتَوَطَّنَ واتَّطَنَ واستَوطَنَ البَلَدَ: وطن بنانا۔ وَطَّنَ نَفسَهُ عَلَی الاَمرِ ولِلاَمرِ: آمادہ کرنا۔ برانگیختہ کرنا۔ تَوَطَّنَت نَفسُهُ عَلَی کَذَا: اس کا نفس فلاں پر برانگیختہ کیا گیا۔

وَاطَنَهُ عَلَی الاَمرِ: کسی کے ساتھ کوئی کام کرنے کو دل میں پوشیدہ کرنا۔

الوَطَن: جائے سکونت۔ اقامت گاہ۔ مویشی باندھنے کی جگہ۔ ج اَوطَان۔

المَوطِن: وطن۔ میدان جنگ۔ ج مَوَاطِن۔

المِیطَان: غایت۔ انتہا۔ گھوڑ دوڑ کے میدان میں جہاں سے گھوڑے چھوڑے جائیں اور آخری جگہ کو مِیتَاء و مِیدَاء کہتے ہیں۔

وَطوَطَ: کمزور ہونا۔ جلدی بولنا۔

الوَطوَاط: چمگادڑ۔ ایک قسم کی پہاڑی ابابیل ج وَطَاوِط ووَطَاوِیط۔ الوَطوَاط: کمزور عقل والا آدمی۔ جلدی بولنے والا۔

الوَطوَاطَة: جلدی بولنے والی۔ چیخنے چلانے والی۔

وَطَّی تَوطِیَةً الشَّیئَ: پست کرنا۔ مرتبہ گھٹانا۔

تَوَطَّی: پست ہونا۔ مرتبہ گھٹنا۔ وَطَّا وتَوَطَّا: میں ایک لغت ہے۔

وَظَبَ یَظِبُ وُظُوبًا الاَمرَ وَعَلَی الاَمرِ: ہمیشگی کرنا۔ صفت (......وَظِبٌ) الشَّیئَ: روندنا۔

وَاظَبَ مُوَاظَبَةً عَلَی الاَمرِ: مداومت کرنا۔ ....هُ عَلَی خِدمَةِ فُلَانٍ: برانگیختہ کرنا۔ اکسانا۔

تَوَاظَبَت عَلَیهِ الرِّیَاحُ: لگاتار پے در پے آنا۔

المِیظَب: گول تیز پتھر۔

المَوظُوب: مفع۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مَوظُوبٌ" ایسا مرد جس کے مال پر بار بار تباہی آئی ہو۔

وَظِرَ یَوظَرُ وَظَرًا: موٹا و پُر گوشت ہونا۔ صفت وَظِرٌ۔

وَظَفَ یَظِفُ وَظفًا البَعِیرَ: پاؤں کی رسی چھوٹی کرنا۔ پنڈلی پر مارنا......القَومَ: پیروی کرنا۔ ......الشَّیئَ عَلَی نَفسِهِ: لازم کرنا۔ مقرر کرنا۔

وَظَّفَ: روزینہ مقرر کرنا۔ وظیفہ مقرر کرنا۔ وَظَّفَ عَلَیهِ عَمَلًا: کام مقرر کرنا۔ کہا جاتا ہے "وَظَّفَ لَهُ الرِّزقَ وَلِدَابَّتِهِ العَلَفَ" اس نے اس کے لئے روزی اور چوپائے کے لئے چارہ مقرر کیا و وَظَّفَ عَلَی الصَّبِیِّ کُلَّ یَومٍ حِفظَ آیَاتٍ مِن کِتَابِ اللّٰهِ: اس نے بچے پر ہر روز چند آیتیں یاد کرنے کے لئے مقرر کیں۔

وَاظَفَهُ: موافقت کرنا۔ ہمیشہ ساتھ رہنا۔

اِستَوظَفَ الشَّیئَ: پورا لے لینا۔

الوَظِیفُ: گھوڑے یا اونٹ وغیرہ کی پنڈلی کا پتلا حصہ ج وُظُفٌ و اَوظِفَة۔ الوَظِیفُ: سخت زمین پر چلنے پر قادر مرد۔ کہا جاتا ہے "جَاءَتِ الاِبِلُ عَلَی وَظِیفٍ وَاحِدٍ" اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے گویا کہ ایک قطار میں آئے۔

الوَظِیفَة: عمل معین۔ روزینہ۔ رزق وغیرہ عہد و شرط ج وَظَائِف ووُظُفٌ اور بسا اوقات منصب اور خدمت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے "لِلدُّنیَا وَظَائِف" یعنی دنیا بدلتی سدلتی رہتی ہے۔

الوَعُّ: گیدڑ۔ گیدڑ کی آواز کی نقل۔ بچہ کے رونے کی آواز۔

وَعَبَ یَعِبُ وَعبًا الشَّیئَ: سب لے لینا۔

اَوعَبَ اِیعَابًا الشَّیئَ: سب لے لینا۔ جمع کرنا......الاَمرَ: فارغ ہونا......الرَّجُلَ: پوری زبان کاٹ لینا......الشَّیئَ فِی الشَّیئِ: پورا داخل کر دینا......فِی مَالِهِ: فضول خرچی کرنا......القَومُ: پوری قوم کا نکل جانا۔

اِستَوعَبَ اِستِیعَابًا الشَّیئَ: سب لے لینا۔ جڑ سے اکھیڑنا......الحَدِیثَ: پوری بات حاصل کرنا......المَکَانُ او الوِعَاءُ الشَّیئَ: گنجائش ہونا۔

الوَعب: کشادہ راستہ۔ ج وِعَاب۔

الوَعِیب: کشادہ۔ کہا جاتا ہے "بَیتٌ وَعِیبٌ ووِعَاءٌ وَعِیبٌ" فراخ مکان۔ فراخ برتن۔

الْمُوْعَبُ: کشادہ کیا ہوا۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا أَوْعَبُ لِكَذَا" یہ فلاں چیز کے حاصل کرنے کے لائق ہے۔

وَعِثَ يَوْعَثُ وَعْثًا وَوَعُثَ يَوْعُثُ وُعُوْثَةً الطَّرِيْقُ: راستہ دشوار گزار ہونا...... الْاَمْرُ: گڑبڑ ہونا۔ خراب ہونا۔ صفت وَعْثٌ وَعِثٌ وَمُوْعِثٌ وَاَوْعَثُ.

وَعِثَتْ تَوْعَثُ وَعْثًا يَدُهٗ: ہاتھ ٹوٹنا صفت وَعِثَةٌ.

وَعَّثَهٗ تَوْعِيْثًا عَنِ الْاَمْرِ: باز رکھنا۔ روکنا۔

اَوْعَثَ: سخت دشوار گزار راستہ میں پڑنا...... الرَّجُلُ: خلط ملط کرنا۔ دشوار گزار راستہ میں چلنا...... فِيْ مَالِهٖ: فضول خرچی کرنا۔ الْمُتَكَلِّمُ: گفتگو سے عاجز ہونا...... الْاَمْرَ: بگاڑنا۔ فساد کرنا...... فُلَانًا: دشوار گزار راستہ میں چلنے پر برانگیختہ کرنا۔

الْوَعْثُ: مص۔ توڑی ہوئی ہڈی۔ لاغری۔ سخت دشوار۔ دشوار گزار راستہ۔ ہر مشکل کام ج وُعُثٌ وَوُعُوْثٌ.

الْوَعْثَاءُ: مشقت۔ تھکن۔ ہر بری خصلت۔ کہا جاتا ہے "رَكِبَ الْوَعْثَاءَ" یعنی گناہ کا ارتکاب کیا۔

الْوُعُوْثُ: سختی وبرائی۔

الْمَوْعُوْثُ: ناقص حسب والا۔

وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا وَعِدَةً وَمَوْعِدًا وَمَوْعِدَةً وَمَوْعُوْدًا وَمَوْعُوْدَةً فُلَانًا الْاَمْرَ وَبِالْاَمْرِ: وعدہ کرنا۔ وَعَدَتِ الْاَرْضُ: عمدہ فصل ہونے کی اُمید ہونا (...... وَعِيْدًا) الرَّجُلَ: دھمکی دینا...... الْفَحْلُ: بڑبڑانا۔

اَوْعَدَهٗ اِيْعَادًا: وعدہ کرنا۔ دھمکی دینا۔

وَاعَدَهٗ مُوَاعَدَةً: ایک دوسرے سے وعدہ کرنا...... هُ الْمَوْضِعَ اَوِ الْوَقْتَ: وعدہ پورا کرنے کے لئے جگہ یا وقت مقرر کرنا۔

تَوَاعَدَ وَاتَّعَدَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے وعدہ کرنا۔

تَوَعَّدَهٗ: دھمکی دینا۔

اِتَّعَدَ اِتِّعَادًا: وعدہ قبول کرنا اور بھروسہ کرنا...... هُ: دھمکی دینا۔

اِيْتَعَدَ يَاتَعِدُ فَهُوَ مُوْتَعِدٌ. اِتَّعَدَ: میں ایک ضعیف لغت ہے۔

اِسْتَوْعَدَهٗ: وعدہ کرانا۔

الْوَعْدُ: مص۔ بعضوں کے نزدیک اس کی جمع نہیں آتی اور بعض کے نزدیک اس کی جمع وُعُوْد آتی ہے۔

الْعِدَةُ: وعدہ۔

الْمَوْعِد: مص۔ وعدہ۔ وعدہ کا وقت۔ وعدہ کی جگہ۔ عہد۔ ج مَوَاعِد.

الْمِيْعَاد: وعدہ کا وقت۔ وعدہ کی جگہ۔ بمعنی مُوَاعَدَة ج مَوَاعِيْد.

اَلْمَوْعُوْد: مفع۔ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْد: قیامت کا دن۔

وَعَرَ يَعِرُ وَعْرًا فُلَانًا: روکنا۔ ہٹانا (...... وَعْرًا وَوُعُوْرًا وَوَعِرَ يَوْعَرُ وَوَعُرَ يَوْعُرُ وَوَعْرًا يَوْعَرُ وَعَارَةً وَوُعُوْرَةً) الْمَكَانُ: سخت ہونا۔ دشوار گزار ہونا۔ صفت وَعْرٌ وَوَعِرٌ الشَّيْءُ: کم ہونا۔ صفت وَعْرٌ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ وَعْرُ الْمَعْرُوْفِ" مرد کم احسان وکم خیر۔

وَعَّرَ الْمَكَانَ: سخت بنانا...... الرَّجُلَ: روکنا۔ ہٹانا...... الْمُتَكَلِّمَ: بات کاٹ دینا۔

اَوْعَرَ اِيْعَارًا بِهِ الطَّرِيْقُ: راستہ دشوار ہونا۔ سخت جگہ میں پہنچانا...... الرَّجُلُ: سخت زمین میں پڑنا۔ کم مال والا ہونا...... الشَّيْءَ: کم کرنا (...... وَاسْتَوْعَرَ) الْمَكَانَ اَوِ الطَّرِيْقَ: دشوار وسخت پانا۔

تَوَعَّرَ الْمَكَانُ: سخت ہونا...... الْاَمْرُ عَلَيَّ: سخت ومشکل ہونا...... الرَّجُلُ: سختی کرنا...... فِي الْكَلَامِ: سرگشتہ ومتحیر ہونا...... هُ فِي الْكَلَامِ: حیران بنانا۔

الْوَاعِرُ: فا۔ دشوار (...... وَالْوَعْرُ) ج اَوْعُرٌ وَوُعُوْرٌ وَاَوْعَارٌ وَوُعُوْرَةٌ. وَالْوَعِرُ ج اَوْعَارٌ.

الْاَوْعَرُ: سخت جگہ۔ کہا جاتا ہے "مَكَانٌ وَعْرٌ اَوْ طَرِيْقٌ وَعْرٌ اَوْ مَطْلَبٌ وَعْرٌ" سخت جگہ یا راستہ یا مطلب۔ الْوَعْرُ: خوفناک متوحش جگہ۔

الْوَعْرِيُّ مِنَ الْكَلَامِ: قلیل الاستعمال جو ثقیل اور ذوق پر گراں ہو۔

وَعَزَ يَعِزُ وَعْزًا وَوَعَّزَ تَوْعِيْزًا وَاَوْعَزَ اِيْعَازًا اِلَيْهِ فِيْ كَذَا اَنْ يَفْعَلَهٗ اَوْ يَتْرُكَهٗ: آگے بڑھ کر فعل یا ترک فعل کا اشارہ کرنا۔

وَعَسَ يَعِسُ وَعْسًا الشَّيْءَ: روندنا هُ الدَّهْرُ: تجربہ کار بنانا۔

اَوْعَسَ اِيْعَاسًا الْقَوْمُ: ریگستان میں چلنا۔ رات میں چلنا۔ اَوْعَسَتِ الْاِبِلُ: اُونٹ کا چلنے میں گردن لمبی اور قدم کشادہ کرنا۔

وَاعَسَهٗ: رات کے وقت چلنے میں مقابلہ کرنا۔ وَاعَسَتِ الْاِبِلُ: چلنے میں گردن لمبی اور قدم کشادہ کرنا۔

الْوَعْس: مص۔ نشان۔ ریت جس میں چلنا دشوار ہو۔ درخت کا نام جس کی لکڑی سے بربط اور رباب وغیرہ بناتے ہیں۔ ج اَوْعَاس.

الْوَعْسَة: ریت جس میں قدم دھنس جائیں اور چلنا دشوار ہو۔

الْاَوْعَسُ: وہ جگہ جہاں نرم ریت ہو اور چلنا دشوار ہو۔ ج وُعْسٌ وَاَوْعُسٌ و ج اَوَاعِس.

الْوَعْسَاءُ: نرم ریت کا ٹیلہ جس میں عمدہ سبزیاں پیدا ہوں۔

الْمَوْعِس: ریت جس میں چلنا دشوار ہو۔

الْمِيْعَاس: نرم ریت۔ زمین جس پر کوئی نہ کوئی چلا ہو۔ راستہ۔ ج مَوَاعِيْس.

الْمَوْعُوس: چلا ہوا راستہ۔

الْوَعَاظ: سرخ یا زرد گلاب۔

وَعَظَهٗ يَعِظُهٗ وَعْظًا وَعِظَةً: نصیحت کرنا۔ توبہ کرانے والی اور اصلاح اخلاق پر برانگیختہ کرنے والی باتیں یاد دلانا۔

اِتَّعَظَ: نصیحت قبول کرنا۔ نصیحت پر عمل کرنا۔

الْوَعْظَةُ. وَعْظ: کا اسم مرۃ۔ وعظ ونصیحت ج وَعْظَات.

العِظَة: وعظ ونصیحت ج عِظَات.

الوَاعِظ: فا۔ ج وَاعِظُوْنَ ووُعَّاظ.

الوُعَّاظ: واعظ کا اسم مبالغہ۔

المَوْعِظَة: وعظ کا اسم ہے۔ وعظ ونصیحت ج مَوَاعِظ.

وَعَفَ يَوْعَفُ وَعْوُفًا البَصَرُ: نگاہ کا کمزور ہونا۔

الوَعْف: سخت زمین جس میں پانی ٹھہر جائے ج وِعَاف.

وَعَقَ يَعِقُ وَعْقًا ووُعَاقًا ووَعِيْقًا الفَرَسُ: گھوڑے کے چلتے ہوئے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہونا۔

وَعِقَ يَعِقُ وَعْقًا عَلَيْهِ: جلدی کرنا۔

وَعُقَ يَوْعُقُ وَعْقَةً وتَوَعَّقَ واسْتَوْعَقَ: کمینہ خصلت والا ہونا۔ صفت وَعْقٌ ووَعِقٌ ووَعْقَةٌ ووَعِقَةٌ.

وَعَّقَهُ: مخالفت کرنا۔ روکنا۔ بدخوئی کی طرف نسبت کرنا۔ فاسد کرنا۔ کہا جاتا ہے "وَعَّقَهُ الطَّمَعُ او الجَهْلُ" اس کو لالچ یا جہالت نے خراب کر دیا۔ کہا جاتا ہے "مَا اَوْعَقَهُ" وہ کس قدر جلد باز ہے۔

الوَعْقَة: اسم مرۃ۔ بدخلقی۔ درشت خوئی۔ کہا جاتا ہے "بِهِ وَعْقَةٌ" اس کے ساتھ بدخلقی ہے یعنی وہ بدخلق ہے۔

الوُعَاق والوَعِيْق: چلنے کے وقت گھوڑے کے پیٹ کی آواز۔ ہر چیز کی آواز۔

وَعَكَ يَعِكُ وَعْكًا ووَعْكَةً الحَرُّ: گرمی تیز ہونا۔ وَاعَكَتْهُ الحُمّٰى: تیز بخار چڑھنا۔ صفت مفعولی مَوْعُوْك ......الرَّجُلُ: تھکن یا مرض کی وجہ سے تکلیف پہنچنا (...... وَعْكًا) الشَّيْءُ: توڑنا (...... واَوْعَكَ) الشَّيْءُ فِي التُّرَاب: مٹی میں لوٹ پوٹ کرانا۔ اَوْعَكَتِ الإِبِلُ عِنْدَ الحَوْضِ: بھیڑ کرنا۔

تَوَعَّكَ: بخار چڑھنا۔

الوَعْك: مص (...... والوَعِك ......) بخار والا۔

الوَعْكَة: مص وَعَكَ کا اسم مرۃ۔ ہوا کا رُکنا اور گرمی کا بڑھنا۔ دوڑنے میں سخت گرنا۔ میدان جنگ۔ مرض۔ وَعْكَةُ الحُمّٰى: بخار کی تیزی۔ وَعْكَةُ الاَمْرِ: معاملہ کی سختی۔ وَعْكَةُ الاِبِلِ: اُونٹوں کے گلے۔

المَوْعُوْك: مفع۔ بخار والا۔

وَعَلَ يَعِلُ وَعْلاً الرَّجُلُ: اوپر سے جھانکنا۔

تَوَعَّلَ الجَبَلَ: پہاڑ پر چڑھنا۔

اِسْتَوْعَلَ اِلَيْهِ: پناہ لینا۔ اِسْتَوْعَلَتِ الاَوْعَالُ: پہاڑی بکریوں کا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا۔

الوَعْل والوَعِل والوُعِل: پہاڑی بکرا۔ ج اَوْعَال ووُعُوْلٌ ووُعُلٌ ووِعِلَة ومَوْعَلَة: آخر کے دو اسم جمع ہیں۔ مؤنث وَعِلَة ج وعلات ووِعَال. الوَعْل: شریف۔ جائے پناہ۔ ج اَوْعَالٌ ووُعُوْلٌ کہا جاتا ہے "مَالَكَ عَنْهُ وَعْلٌ" تجھے اس سے کوئی چارہ نہیں "وَهُمْ عَلَيْنَا وَعْلٌ وَاحِدٌ" وہ سب ہمارے خلاف عداوت میں متفق ہیں۔

الوَعْلَة: پہاڑ میں بلند جگہ ......مِنَ القَمِيْصِ: قمیص کا تکمہ۔ وَعْلَةُ الاِبْرِيْقِ: لوٹے کا دستہ۔

المُسْتَوْعِل: پہاڑ کی چوٹی پر پہاڑی بکرے کی جائے پناہ ج مُسْتَوْعِلَات.

وَعَمَ ووَعِمَ يَعِمُ وَعْمًا الدِّيَارَ: خوش باش کہنا اور اسی سے ہے "عِمْ صَبَاحًا وَعِمْ مَسَاءً" وَعَمَ بِالخَيْرِ: نیکی کی خبر دینا۔

الوَعْم: مص۔ پہاڑ میں نشان جو بقیہ رنگ کے مخالف ہو ج وِعَام.

تَوَعَّنَ الشَّيْءُ: پورا لے لینا۔ تَوَعَّنَتِ الدَّابَّةُ: چوپائے کا انتہائی موٹا ہونا۔

الوَعْنُ والوَعْنَةُ: سخت زمین۔ زمین میں سفید جگہ جہاں کچھ نہ اُگے ج وِعَان.

الوَعْنُ: جائے پناہ۔

وَعْوَعَ وَعْوَعَةً ووَعْوَعًا الكَلْبُ او ابْنُ آوَى: بھونکنا......القَوْمُ: شور مچانا......القَوْمَ: قوم کو جھڑجھڑا دینا۔

الوَعْوَاع: مص۔ لوگوں کی جماعت جو شور مچاتی ہے۔ بے ہودہ گو۔ گیدڑ یا کتے کی آواز۔ دیدبان۔

الوَعْوَع: گیدڑ۔ لومڑی۔ بلیغ خطیب۔ بیابان دیدبان ج وَعَاوِع. الوَعَاوِع: دلاور لوگ۔ الوَعْوَعِي: خوش طبع تیز خاطر۔

وَعٰى يَعِي وَعْيًا الشَّيْءَ: جمع کرنا......الحَدِيْثَ: قبول کرنا۔ غور کرنا۔ یاد کرنا......الاُذُنُ: سننا......القَيْحُ فِي الجُرْحِ: پیپ کا زخم میں جمع ہونا......الجُرْحُ: زخم سے پیپ بہنا......العَظْمُ: ہڈی کا ٹوٹنے کے بعد درست ہونا۔

اَوْعٰى اِيْعَاءً الكَلَامَ او الشَّيْءَ: یاد کرنا۔ جمع کرنا......الزَّادَ ونَحْوَهُ: برتن میں رکھنا......الرَّجُلَ وعَلَيْهِ: بخل کرنا (......واسْتَوْعٰى اِسْتِيْعَاءً) الشَّيْءَ: سارا لینا۔

الوَعْي: مص۔ پیپ (......والوَعٰى) شور۔ اور کہا جاتا ہے "مَا لِيْ عَنْهُ وَعْيٌ" مجھے اس سے کوئی چارہ نہیں۔ "فَرَسٌ وَعْيٌ" مضبوط و قوی گھوڑا۔

الوِعَاء والوُعَاء: برتن ج اَوْعِيَة وج اَوَاعٍ.

الوَاعِي: فا۔ وَاعِي اليَتِيْمِ: یتیم کا والی و نگہبان۔

الوَاعِيَة. وَاعِي: کا مؤنث۔ آواز۔ چیخ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَوْعٰى مِنْ فُلَانٍ" وہ فلاں سے زیادہ یاد کرنے والا اور زیادہ سمجھدار ہے۔ "وَهُوَ اَوْعٰى مِنْ نَمْلَةٍ" وہ چیونٹی سے زیادہ جمع کرنے والا ہے۔

الوَعِيُّ: یاد کرنے والا۔ فقیہ۔

مَوْعِيُّ الرُّسْغِ: مضبوط کلائی والا۔

وَغَبَ يَوْغُبُ وَغَابَةً ووُغُوْبَةً الجَمَلُ: اُونٹ کا موٹا ہونا۔

الوَغْب: ردی سامان۔ موٹا اونٹ۔ کمزور

جسم والا۔ کمینہ۔ رذیل۔ ج اَوْغَاب ووِغَاب: مؤنث وَغْبَةٌ (...... والوَغْبَةُ) بے وقوف۔

وَغَدَ یَغِدُ وَغْدًا القَوْمَ: خدمت کرنا۔

وَغُدَ یَوْغُدُ وَغَادَةً: ضعیف العقل وکمینہ ہونا۔

وَاغَدَهٗ مُوَاغَدَةً: کسی کے فعل کی نقل کرنا۔ وَاغَدَ فُلَانًا فِی السَّیْرِ: رفتار میں مقابلہ کرنا۔

الوَغْد: ضعیف العقل۔ بے وقوف۔ کمینہ۔ بچہ۔ قوم کا خادم۔ غلام۔ ج اَوْغَادٌ ووُغْدان ووِغْدان مؤنث وَغْدَةٌ۔ الوَغْد: جوئے کا ایک تیر جس کا کوئی حصہ نہیں۔ شکار۔

وَغَرَ یَغِرُ وَغْرًا الْیَوْمُ: سخت گرم ہونا۔ وَغَرَتْهُ الشَّمْسُ: تیز دھوپ پڑنا (...... ووَغِرَ یَوْغَرُ ویَیْغَرُ وَغَرًا) صَدْرُهٗ عَلٰی فُلَانٍ: غصہ سے بھڑک اٹھنا۔

وَغَّرَهٗ تَوْغِیْرًا عَلَیْهِ: کینہ رکھنے پر برانگیختہ کرنا۔

اَوْغَرَهٗ اِیْغَارًا: غضبناک کرنا۔ اَوْغَرَ صَدْرَهٗ: غصہ سے بھڑکانا...... الْمَاءَ: پانی گرم کرنا...... هٗ اِلٰی کَذَا: پناہ لینے پر مجبور کرنا ...... الخِنْزِیْرَ: سور کے بالوں کو گرم پانی سے صاف کرکے ذبح کرنا۔ "اَوْغَرَ الْمَلِکُ لِرَجُلٍ اَرْضًا واَوْغَرَهٗ اَرْضًا" بغیر خراج کے زمین دینا...... الْقَوْمُ: گرمی کے وقت میں داخل ہونا۔ "اَوْغَرُوْا بَیْنَهُمْ مِیْغَرًا" باہم وقت مقرر کرنا۔

تَوَغَّرَ: غصہ سے بھڑک اٹھنا۔

الوَغْر والوَغَر: مص۔ کینہ۔ دشمنی۔ وَغْرُ الْجَیْشِ: لشکر کا شور۔

الوَغْرَة: اسم مرۃ۔ گرمی کی بھڑک۔ کہا جاتا ہے "لَقِیْتُهٗ فِیْ وَغْرَةِ الْهَاجِرَةِ" میں نے اس سے دوپہر کی گرمی میں ملاقات کی۔

الوَغِیْر: گرم پتھر پر بھنا ہوا گوشت (...... والوَغِیْرَة) گرم پتھروں سے گرم کیا ہوا دودھ۔

المِیْغَر: وقت معینہ۔ وعدہ۔

وَغَّضَ تَوْغِیْضًا فِی الْاِنَاءِ: برتن میں بھرنا۔

وَغَفَ یَغِفُ وَغْفًا ووُغُوْفًا الْبَصَرُ: نگاہ کمزور ہونا...... الرَّجُلُ: جلدی چلنا اور دوڑنا۔

اَوْغَفَ اِیْغَافًا الرَّجُلُ: جلدی چلنا اور دوڑنا۔ کمزور نگاہ والا ہونا۔ بقدر کفایت کھانا کھانا۔

الْکَلْبُ: کتے کا ہانپنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا جلدی جلدی پر پھڑپھڑانا۔

الوَغِیْق: چلنے میں جانور کے پیٹ کی آواز۔

وَغَلَ یَغِلُ وُغُوْلًا فِی الشَّیْءِ: داخل ہوکر چھپنا۔ جانا اور دور جانا (...... وَغْلًا ووُغُوْلًا وَغَلَانًا) عَلَی الْقَوْمِ: بغیر بلائے ہوئے شراب کی مجلس میں آکر پینا۔

اَوْغَلَ اِیْغَالًا فُلَانًا فِی کَذَا: داخل کرنا ...... فِی السَّیْرِ: تیز چلنا...... فِی الْعِلْمِ ونَحْوِهٖ: پوری طرح جدوجہد کرنا...... الْقَوْمُ: دشمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے چلا جانا (...... وتوغل) فِی الْبِلَادِ: جانا اور دور تک جانا۔

الوَغْل: مص۔ سست فرومایہ کوتاہی کرنے والا بغیر بلائے ہوئے کھانے پینے میں آنے والا۔ جائے پناہ۔ ایک قسم کا دانہ جو کبوتر کھاتے ہیں۔ گنجان درخت ج اَوْغَال (...... والوَغِل) جھوٹا نسب کا دعویٰ کرنے والا۔ بدخوراک۔

الوَغَّال: وصف بیان کرنے میں مبالغہ کرنے والا۔ گراں فروش۔

المُوْغِل: جلدی داخل ہونے والا۔

وَغَمَهٗ یَغِمُهٗ وَغْمًا: مغلوب کرنا۔ وَغَمَ بِالْخَبَرِ: خبر کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا۔ وَغَمَ اِلَی الشَّیْءِ: خیال جانا۔

وَغِمَ یَوْغَمُ وَغَمًا عَلَیْهِ: کینہ رکھنا۔

اَوْغَمَهٗ: کینہ ور بنانا۔

تَوَغَّمَ عَلَیْهِ: غضبناک ہونا (...... وتَوَاغَمَ) الْاَبْطَالُ فِی الْحَرْبِ: سخت جنگ کرنا اور بقول بعض آڑی ترچھی نظر سے دیکھنا۔

الوَغْم: مص۔ دل میں بیٹھا ہوا کینہ۔ لڑائی و مقاتلہ۔ نفس۔ بے وقوف۔ کھانے میں سے جو گر جائے ج اَوْغَام۔ رَجُلٌ وَغْمٌ: کینہ ور۔

تَوَغَّنَ تَوَغُّنًا: جنگ میں پیش قدمی کرنا۔ عَلَی الْمَعَاصِی: اصرار کرنا۔

الوَغْنَة: کشادہ مٹکا۔

الوَغٰی والوَغْی: شوروآواز۔ لڑائی۔

وَفَدَ یَفِدُ وَفْدًا ووُفُوْدًا ووِفَادَةً واِفَادَةً اِلٰی او عَلَی الْاَمِیْرِ: قاصد بن کرآنا۔ صفت وَافِد۔ ج وَفْدٌ ووُفُوْدٌ ووُفَّادٌ و وُفَّدٌ واَوْفَاد۔

اَوْفَدَ اِیْفَادًا: بلند ہونا...... عَلَیْهِ: اوپر سے جھانکنا۔ تَوَفَّدَتِ الْاِبِلُ او الطَّیْرُ: ایک دوسرے سے آگے نکل جانا۔

تَوَافَدَ الْقَوْمُ عَلَیْهِ: اکٹھے وارد ہونا۔

اِسْتَوْفَدَ فِی قِعْدَتِهٖ: غیر مطمئن بیٹھنا۔ (لغت ہے اِسْتَوْفَزَ میں) ...... هٗ: وفد بھیجنا۔

الوَفْد: مص۔ وافد کی جمع۔ وہ لوگ جو اکٹھے کسی شہر میں جائیں۔ وہ لوگ جو کسی مشترک غرض کے لیے بادشاہ یا حاکم کے پاس جائیں۔ الوفد: ریت کے ٹیلہ کی چوٹی ج وفود و اوفاد۔

الوَافِد: فا...... مِنَ الْاِبِلِ ونَحْوِهَا: سب سے آگے رہنے والا۔ رخسارے کا وہ حصہ جو کھانا چباتے وقت ابھر جاتا ہے۔

الوَفَّاد: بہت وفد والا۔

وَفَرَ یَفِرُ وَفْرًا وَفِرَةً لَهُ الْمَالَ: زیادہ کرنا۔ پورا کرنا...... عِرْضَ فُلَانٍ: حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا۔ کہا جاتا ہے "وَفَرْتُهٗ عِرْضَهٗ" جب کہ تم تعریف کرو اور عیب جوئی نہ کرو...... عَطَاءَكَ: رضامندی کے ساتھ واپس کردینا یا کم سمجھ کر واپس کرنا ...... الثَّوْبَ: کپڑے کو کشادہ قطع کرنا (...... وَفْرًا ووُفُوْرًا وفِرَةً وَفُرَ یَوْفُرُ وفَارَةً) المَالُ او المَتَاعُ: مال یا سامان بکثرت ہونا۔

وَفَّرَ تَوْفِيرًا الشَّيْءَ: زیادہ کرنا ...... لِفُلَانٍ عِرْضَهُ: حفاظت کرنا۔ گالی نہ دینا ...... المَالَ: کمی نہ کرنا ...... حِصَّةً مِنَ المَالِ: باقی رکھنا۔ عليه حَقَّهُ: پورا حق دینا ...... الثَّوْبَ: کپڑا کشادہ قطع کرنا ...... لِفُلَانٍ طَعَامَهُ: پوری خوراک دینا ...... اللّٰهُ حَظَّهُ مِنْ كَذَا: کامل کرنا۔

أَوْفَرَ فُلَانَ الشَّيْءَ: زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔ پورا کرنا۔

تَوَفَّرَ عَلَى كَذَا: ہمت صرف کرنا ...... عَلَى صَاحِبِهِ: حرمت وعزت کا پاس ولحاظ کرنا۔

تَوَافَرَ واتَّفَرَ الشَّيْءُ: زیادہ ہونا۔

اِسْتَوْفَرَ الشَّيْءَ: پورا کرنا ...... الحَقَّ: پورا حق لینا۔

الوَفْرُ: مص۔ تونگری ...... مِنَ المَالِ او المَتَاعِ: بہتات۔ کثرت۔ یا صرف مال و متاع ہی کے لئے نہیں بلکہ ہر چیز کے لئے عام ہے۔ ج وُفُورٌ۔

الوَفْرَةُ: اسم مرۃ۔ کثرت۔ بہتات۔ کانوں تک لٹکتے ہوئے بال ج وِفَارٌ۔

الوَافِرُ: فا۔ علم عروض کی ایک بحر۔

الوَافِرَةُ. وافر: کا مؤنث۔ دنبہ کی بڑی چکی۔

الأَوْفَرُ: کامل۔ تام۔ مکمل۔

الوَفْرَاءُ: بھرا ہوا۔ مَزَادَةٌ وَفْرَاءُ: پوری کھال والا توشہ دان۔ أُذُنٌ وَفْرَاءُ: بڑا کان۔ أَرْضٌ وَفْرَاءُ: بہت گھاس ونباتات والی زمین۔

قَوْمٌ مُتَوَافِرُونَ: بہت لوگ۔

المُوَفَّرُ: مفع۔ المُوَفَّرُ الشَّعْرِ: بہت اور لمبے بالوں والا۔ اور کہا جاتا ہے "تَرَكْتُهُ عَلَى أَحْسَنِ مُوَفَّرٍ" میں نے اس کو اچھی حالت میں چھوڑا۔

المَوْفُورُ: مفع۔ مکمل چیز۔

أَوْفَزَهُ إِيفَازًا: جلدی کرانا۔

وَافَزَهُ: جلدی کرنا۔

تَوَفَّزَ لِلأَمْرِ: آمادہ ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "أَخَذَ يَتَوَفَّزُ عَلَى فِرَاشِهِ" وہ بچھونے پر لوٹنے پوٹنے لگا۔

اِسْتَوْفَزَ اِسْتِيفَازًا فِي قِعْدَتِهِ: غیر مطمئن بیٹھنا اور اٹھنے کے لئے تیار رہنا۔

الوُفْزُ والوَفْزُ: جلدی ج أَوْفَازٌ ووِفَازٌ. مَكَانٌ وَفْزٌ: بلند جگہ۔ کہا جاتا ہے "نَحْنُ عَلَى وَفْزٍ او وِفَازٍ او أَوْفَازٍ" ہم جلدی میں ہیں یا سفر کے لئے تیار ہیں۔

أَوْفَضَ إِيفَاضًا: تیز چلنا اور دوڑنا ...... هُ: دھتکارنا ...... الإِبِلَ: اونٹوں کو جدا جدا کرنا ...... لِلرَّجُلِ: بیٹھنے کے لئے فرش بچھانا۔

اِسْتَوْفَضَ اِسْتِيفَاضًا: تیز چلنا اور دوڑنا۔ ...... الإِبِلُ: اونٹوں کا متفرق ہونا ...... جلدی کرانا۔ دھتکارنا۔ جلاوطن کرنا۔

الوَفْضُ والوَفَضُ: مص۔ جلدی ج أَوْفَاضٌ.

الوِفَاضُ: چکی کے نیچے رکھنے کا چمڑا۔ وہ جگہ جہاں پانی ٹھہر جائے ج وُفُضٌ.

الوَفْضَةُ: اسم مرۃ۔ ترکش کے مانند چمڑے کا ایک برتن جس کا نچلا حصہ ہموار ہوتا ہے' چرواہے کا تھیلا۔ اوپر کے ہونٹ پر مونچھوں کے درمیان کا گڑھا۔ ج وِفَاضٌ.

الأَوْفَاضُ: لوگوں کی مختلف جماعتیں۔

نَاقَةٌ او نَعَامَةٌ مِيفَاضٌ: تیز رفتار اونٹنی یا شتر مرغ۔

الوَفْعُ: بلند عمارت یا بلند جگہ۔ ج أَوْفَاعٌ.

غُلَامٌ وَفَعٌ ج وِفْعَانٌ ووَفَعَةٌ ووَافِعَةٌ: نوجوان لڑکا۔

الوَفِيعَةُ: قلم صاف کرنے کا چیتھڑا۔ الوَفِيعَةُ

الوَفْعَةُ: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی ٹوکری۔

الوَفِيعَةُ والوَفْعَةُ والوِفَاعُ: شیشی کی ڈاٹ۔

وَفِقَ يَفِقُ وَفْقًا الأَمْرَ: موافق پانا ...... الأَمْرُ: موافق ہونا۔

وَفَّقَ الأَمْرَ: موافق کرنا ...... هُ اللّٰهُ: درست کرنا ...... هُ اللّٰهُ لِلْخَيْرِ: الہام کرنا ...... بَيْنَ القَوْمِ: اصلاح کرنا۔ وُفِّقْتُ لَهُ: اس نے مجھے پالیا اس نے مجھ سے ملاقات کی۔

وَافَقَهُ وِفَاقًا ومُوَافَقَةً: پانا ...... هُ فِي او عَلَى الشَّيْءِ: موافق ہونا ...... بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ: دو چیزوں کو جوڑنا۔

أَوْفَقَ القَوْمُ لَهُ: قریب ہونا اور سب کا متفق ہونا اور کہا جاتا ہے "أَوْفَقَ لِزَيْدٍ لِقَاءَنَا" زید سے ہم لوگوں کی ملاقات اچانک ہو گئی۔

أَوْفَقَ السَّهْمَ وبِالسَّهْمِ: تیر چلانے کے لئے فوق کو تانت پر رکھنا (دیکھئے لفظ فوق) یہ أَفْوَقَ کا مقلوب ہے اور اصل کا استعمال بہت نادر ہے۔

تَوَفَّقَ: کوشش کامیاب ہونا۔ توفیق پانا۔

تَوَافَقَ القَوْمُ فِي الأَمْرِ: ایک دوسرے کے موافق ہونا۔ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِتَّفَقَ الرَّجُلَانِ عَلَى الشَّيْءِ وَفِيهِ: اتفاق کرنا۔ قریب ہونا۔ متحد ہونا۔ اِتَّفَقَ مَعَهُ: موافقت کرنا۔

الأَمْرُ: واقع ہونا۔

اِسْتَوْفَقَ اِسْتِيفَاقًا اللّٰهَ: اللہ سے توفیق مانگنا۔

الوَفْقُ: مص۔ دو چیزوں کی مطابقت۔ قدر کفایت۔ کہا جاتا ہے "كَسْبُهُ وَفْقُ عِيَالِهِ" اس کی کمائی اس کے اہل وعیال کے لئے کافی ہے کچھ بچتا نہیں۔ "وَجَاءَ القَوْمُ وَفْقًا" قوم اتفاق کر کے آئی "وَأَتَيْتُهُ وَفْقَ طَلْعَةِ الشَّمْسِ" میں اس کے پاس طلوع آفتاب کے وقت آیا۔

التَّوْفِيقُ: مص۔ تَوْفِيقُ الهِلَالِ وتَوْفَاقُهُ وتِيفَاقُهُ وتِيفَاقَةُ وتَوَفُّقُهُ ومِيفَاقُهُ: نئے چاند کے نکلنے کا وقت۔

الوَفِيقُ: ہمراہی۔ ساتھی۔

المُوَفَّقُ: مص۔ کہا جاتا ہے "إِنَّ فُلَانًا مُوَفَّقٌ" فلاں نیک آدمی ہے۔

وَفَلَ يَفِلُ وَفْلًا الشَّيْءَ: چھیلنا۔

وَفَّلَ تَوْفِيلًا الشَّيْءَ: زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔ چھیلنا۔

الوَفَل: مص ۔ تھوڑی چیز ۔
تَوَفَّنَ الشَّیْءُ: کم ہونا ۔
الوَفْنَة: کمی ۔
وَفَهَ یَفِهُ وَفْهًا النَّصْرَانِیُّ: خادم گرجا ہونا ۔
الوَافِه: گرجا کا ناظم و نگراں ۔ سرپنچ ۔
الوفَاهَة: گرجا کے ناظم کی تنخواہ ۔
الوَفْهِیَّة: گرجا کے ناظم کا رتبہ ۔
وَفَی یَفِی وَفَاءً بِالْوَعْدِ او العَهْدِ: پورا کرنا ۔ محافظت کرنا ...... النَّذْرَ: نذر پوری کرنا ...... الشَّیْءُ: طویل ہونا اور اسی سے ہے "مَاتَ فُلَانٌ وَأَنْتَ بِوَفَاءٍ" فلاں مرگیا اور تیری عمر دراز ہو ...... رِیشُ الجَنَاحِ: بازو کے پروں کا پورا ہونا (...... وُفِیًّا) الشَّیْءُ: کامل ہونا اور بہت ہونا ...... الدِّرْهَمُ المِثْقَالَ: برابر ہونا ۔ ہم وزن ہونا ۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا الشَّیْءُ لَا یَفِی بِذَاكَ" یہ چیز اُس کے برابر نہیں ہے ۔
وَفَّی تَوْفِیَةً الرَّجُلَ حَقَّهُ: پورا حق دینا ۔
أَوْفَی إِیفَاءً بِالْوَعْدِ: پورا کرنا ...... النَّذْرَ: نذر پوری کرنا ...... الكَیْلَ: پورا ناپنا ...... فُلَانًا حَقَّهُ: پورا حق دینا ...... المَكَانَ: آنا ...... عَلَی المَكَانِ: اوپر سے جھانکنا ...... عَلَی المِائَةِ: سو سے زائد ہونا ...... عَلَی الشَّیْءِ وفِی الشَّیْءِ: اوپر سے جھانکنا ۔
وَافَی مُوَافَاةً فُلَانًا حَقَّهُ: پورا حق دینا ...... الرَّجُلَ: آنا ۔ اچانک آنا ۔ وَافَاهُ الحِمَامُ او الكِتَابُ: موت کا آنا یا خط کا آنا ۔
تَوَافَی تَوَافِیًا القَوْمُ: ساری قوم کا آنا ۔
تَوَفَّی تَوَفِّیًا: پورا ہونا ...... حَقَّهُ: پورا حق لینا ۔ کہا جاتا ہے "تَوَفَّیْتُ مِنْ فُلَانٍ مَالِیَ عَلَیْهِ" جو کچھ میرا حق فلاں پر تھا اس کو میں نے پورا لے لیا ...... المُدَّةَ: مدت کو پہنچنا ...... الشَّیْءَ: کامل بنانا ...... عَدَدَ القَوْمِ: پورا شمار کرنا ۔ تَوَفَّاهُ اللهُ: موت دینا ۔ تُوُفِّیَ فُلَانٌ: فلاں مرگیا ۔ اللہ کو مُتَوَفِّی اور بندے کو مُتَوَفّٰی کہیں گے ۔
اِسْتَوْفَی اِسْتِیفَاءً حَقَّهُ: کامل و پورا حق لینا ۔

الوَفَاء: مص ۔ کہا جاتا ہے "مَاتَ عَنْ وَفَاءٍ" وہ مرگیا اور حقوق واجبہ کے پورا کرنے کے لائق مال چھوڑ گیا "وَمَاتَ وَأَنْتَ بِوَفَاءٍ" وہ مرگیا اور تیری عمر دراز ہو ۔
الوَفَی والمِیفَی والمِیفَاة: زمین کا بلند حصہ ۔ المِیفَی: تنور کا ڈھکنا ۔ اینٹوں کے پکانے کا آوا ۔
الوَفَاة: موت ۔ ج وَفَیَات.
الوَفِیُّ: پورا ۔ کامل ۔ بہت وفا کرنے والا ۔ حق دینے والا ۔ حق لینے والا ۔ ج أَوْفِیَاء.
الوَافِی: فا ۔ مؤنث وَافِیَة ایک درہم اور چار دانق ...... عِنْدَ الشُّعَرَاءِ: وہ شعر جس کے اجزاء پورے ہوں ۔
المِیفَاء: وفا کرنے والا ۔
وَقَبَ یَقِبُ وَقْبًا الرَّجُلُ: متوجہ ہونا ۔ آنا ۔ گڑھے میں داخل ہونا ۔
وَقَبَتْ وَقْبًا وَقُوبًا الشَّمْسُ: آفتاب کا غروب ہونا ...... الظَّلَامُ: تاریکی پھیلنا ...... القَمَرُ: چاند کا گہن میں آنا ...... الرَّجُلُ: دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہونا ...... عَیْنَاهُ: آنکھوں کا دھنس جانا ۔
أَوْقَبَ إِیقَابًا: بھوکا ہونا ...... الشَّیْءَ: پتھر کے گڑھے میں داخل کرنا ...... النَّخْلُ: درخت خرما کے گچھوں کا بدبودار ہونا ۔
الوَقْب: مص ۔ پتھر کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے ۔ روشن دان ۔ جسم کا ہر گڑھا ۔ جیسے آنکھ کا ج وُقُوب ووِقَاب. الوَقْبُ: بے وقوف ۔ کمینہ ج أَوْقَاب. الأَوْقَاب: گھر کا سامان ۔
الوَقْبَان: بے وقوف ۔ ج وَقْبَی.
الوَقْبَة: پتھر کی چٹان یا جسم میں گڑھا ۔ بڑا روشن دان جس میں سایہ ہو ۔ ثرید وغیرہ سے جو ٹپکے ۔
رَكِیَّةٌ وَقْبَاء: گہرے پانی کا کنواں ۔
الـقِبَة: اوجھ کا وہ حصہ جو پرت پرت ہوتا ہے ۔
الوَقْبِیُّ: بے وقوفوں کی صحبت کا حریص ۔

المِیقَب: کوڑی ۔
المِیقَاب: بہت شراب پینے والا ۔ اور کہا جاتا ہے "إِنَّهُمْ یَسِیرُونَ سَیْرَ المِیقَابِ" وہ لوگ دن رات لگاتار سفر کرتے ہیں ۔
وَقَتَ یَقِتُ وَقْتًا الأَمْرَ: وقت مقرر کرنا ۔
وَقَّتَ الأَمْرَ: وقت مقرر کرنا ۔ کام کی مدت بیان کرنا ۔ اور کہا جاتا ہے "وَقَّتَ الأَمْرَ لِیَوْمِ كَذَا" اُس نے کام فلاں دن کے لئے مقرر کیا ۔
الوَقْت: مص ۔ زمانہ کی مقدار ج أَوْقَات
أَوْقَاتُ السَّنَةِ: سال کی فصلیں ۔ وَقْتٌ مَوْقُوتٌ ومُوَقَّتٌ: مقرر کردہ وقت ۔
المَوْقِت: تعیینٌ ۔ تعیین کا زمانہ ۔ تعیین کی جگہ ۔
المِیقَات: وقت ۔ وعدہ جس کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو ۔ اور کبھی اس مقام کے لئے بھی استعارہ کیا جاتا ہے جس میں اجتماع کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو ۔ ج مَوَاقِیت.
المُوَقِّت: اوقات اور چاند کا اندازہ رکھنے والا ۔
وَقُحَ یَقِحُ قِحَةً وقَحَةً ووَقِحَ یَوْقَحُ وَقَحًا وَقُحَ یَوْقُحُ وَقَاحَةً ووُقُوحَةً: بے حیا ہونا ۔ بے شرم ہونا ۔ قبیح افعال پر جری ہونا ۔ صفت وَقِح ...... حَافِرُ الدَّابَّةِ: چوپایہ کے کھر کا سخت ہونا ۔
وَقَّحَ الحَوْضَ: حوض کو مٹی اور پتھر سے درست کرنا ...... حَافِرَ الدَّابَّةِ: پگھلی ہوئی چربی لگا کر چوپایہ کے کھر کو سخت کرنا ۔
أَوْقَحَ واسْتَوْقَحَ الحَافِرُ: کھر کا سخت ہونا ۔
تَوَاقَحَ: بے حیائی ظاہر کرنا ۔
الوَقَاح (مذکر و مؤنث) بے شرم ج وُقُح ووُقْح. حَافِرٌ وَقَاحٌ: سخت کھر ۔
رَجُلٌ وَقِیحُ الوَجْهِ: بے شرم مرد ۔
المُوَقَّح: مفع ۔ مبتلائے مصائب ۔ بَعِیرٌ مُوَقَّحٌ: کام کی وجہ سے تھکا ہوا اونٹ ۔
وَقَدَ یَقِدُ وَقْدًا وَقَدًا ووُقُودًا ووَقَدَانًا وقِدَةً واتَّقَدَ: روشن ہونا ...... النَّارُ: آگ

جلنا۔ بھڑکنا۔ مشتعل ہونا۔ کہا جاتا ہے "وَقَدَتْ بِکَ زِنَادِیْ" تیری وجہ سے میری چقماق نے آگ دی۔ یعنی تیری وجہ سے میری کامیابی ہوئی۔ وَقَّدَ واَوْقَدَ وتَوَقَّدَ واسْتَوْقَدَ النَّارَ: آگ بھڑکانا۔ مشتعل کرنا۔ تَوَقَّدَتِ النَّارُ واسْتَوْقَدَتْ: آگ بھڑکنا۔ تَوَقَّدَ الْکَوْکَبُ: ستاروں کا روشن ہونا۔ چمکنا۔ کہا جاتا ہے اَبْعَدَ اللّٰہُ دَارَہٗ واَوْقَدَ نَارًا اَثَرَہٗ: اللہ اس کے گھر کو دور کردے اور آگ میں اس کے اثر کو جلا دے یعنی اس کو واپس نہ کرے۔

الوَقْد والوَقَد: مص۔ آگ۔

الوَقْدَة. وَقَدَ: کا اسم مرۃ۔ سخت گرمی کا زمانہ کہ دس دن یا نصف مہینہ ہے۔

القِدَة: مص۔ جس کی تم پیروی کرو۔ اس معنی کے لحاظ سے اس کی اصل قِدْو ہے تا واؤ کے بدلہ میں ہے۔

الوَقَاد والوَقِید والوَقُوْد: ایندھن جس سے آگ سلگائی جائے۔

الوَقَّاد: اسم مبالغہ۔ کَوْکَبٌ وَقَّادٌ: بہت روشن ستارہ۔ رَجُلٌ وَقَّادٌ: تیز طبع روشن خاطر مرد۔

المَوْقِد ج مَوَاقِد والمُسْتَوْقِد: چولہا۔ زَنْدٌ مِیْقَادٌ: جلدی روشن ہونے والا چقماق۔

المتوَقِّد: فا۔ روشن۔ تیز طبع۔

وَقَذَہٗ یَقِذُہٗ وَقْذًا: پچھاڑنا۔ مہلک ضرب لگانا۔ صفت مفعولی وَقِیْذٌ ومَوْقُوْذٌ...... ہٗ النُّعَاسُ: غلبۂ نیند کی وجہ سے متوالا ہونا (...... واَوْقَذَ) فُلَانًا: بیمار چھوڑنا۔

الوَقِیْذ: مہلک بیماری میں مبتلا۔ بوجھل سست۔ وَقِیْذُ الجَوَانِح: غمگین دل والا۔ مؤنث وَقِیْذَۃٌ ج وَقَائِذ. الوَقَائِذ: بجھے ہوئے پتھر۔

المَوْقِذ: بدن کے اطراف۔ جیسے ٹخنہ۔ گھٹنا۔ کندھا۔ ج مَوَاقِذ.

وَقَرَ یَقِرُ وَقْرًا العَظْمَ: ہڈی کا پھاڑنا۔ وُقِرَ العَظْمُ: ہڈی کا پھٹنا۔ صفت مفعولی مَوْقُوْرٌ وَقِیْرٌ (...... قِرَۃً ووَقَارَۃً وَقْرًا ووُقُوْرًا ووَقُرَ یَوْقُرُ وَقَارَۃً ووَقَارًا) الرَّجُلُ: سنجیدہ وصاحب وقار ہونا۔ ثابت رہنا۔ وَقَرَ یَقِرُ وَقْرًا ووُقُوْرًا فِیْ بَیْتِہٖ: وقار کے ساتھ بیٹھنا۔ وَقَرَتْ تَقِرُ ووَقِرَتْ تَوْقَرُ وَقْرًا ووُقِرَتْ اُذُنُہٗ: بوجھل ہونا یا بہرا ہونا۔ صفت مَوْقُوْرَۃٌ. وَقَّرَ الشَّیْخَ: تعظیم کرنا...... فُلَانًا: زخمی کرنا...... الدَّابَّۃَ: آرام دینا...... لِلشَّیْءِ: نشان بنانا۔ کہا جاتا ہے "وَقَّرَتْنِی الْاَسْفَارُ" سفر نے مجھ کو مشتاق بنا دیا۔

اَوْقَرَ اِیْقَارًا او قِرَۃً (شاذ) الدَّابَّۃَ: چوپایہ پر بھاری بوجھ لادنا۔ اَوْقَرَتِ النَّخْلَۃُ و اُوْقِرَت: بہت پھل دار ہونا۔ صفت مُوْقِرٌ ومُوْقِرَۃٌ ومُوْقَرَۃٌ الدَّیْنُ فُلَانًا: قرض کا گرانبار کرنا۔

تَوَقَّرَ واتَّقَرَ: باوقار ہونا۔ بردبار ہونا۔

اِسْتَوْقَرَتْ اِسْتِیْقَارًا الْاِبِلُ: اونٹ کا موٹا ہونا۔ بھاری بوجھ اٹھانا۔ اِسْتَوْقَرَ وَقْرَہٗ طَعَامًا: بوجھ بھر کھانا لینا۔

الوَقْر: مص۔ پنڈلی کا شگاف۔ پتھر یا ہڈی وغیرہ میں گڑھا یا شگاف۔ ج وُقُوْر کہا جاتا ہے "فِیْ صَدْرِہٖ وَقْرٌ" اس کے دل میں کینہ ہے۔

الوِقْر: بھاری بوجھ۔ پانی سے بوجھل بادل ج اَوْقَار.

الوَقْرَۃ: اسم مرۃ۔ پتھر یا ہڈی کا گڑھا یا شگاف۔ وَقْرَۃُ الدَّھْرِ: زمانہ کی سختی ج وَقَرَات الوَقَرَات: نشانیاں۔

القِرَۃ: مص۔ بوجھ۔ بکریوں کا ریوڑ۔ اہل و عیال۔ بہت بوڑھا۔ بیماری کا وقت۔ ج قِرَات.

الوَقَرِیّ: بکری بھیڑوں کا چرواہا۔ یا ان کا جمع کرنے والا۔ گدھوں کا مالک۔

الوَقَار: سنجیدگی۔ بردباری۔ عظمت (...... والوَقُوْر) مِنَ الرِّجَالِ: سنجیدہ وصاحب وقار مرد۔

الوَقُوْر (مذکر ومؤنث) صاحب وقار۔ ج وُقُر.

الوَقِیْر: پھٹی ہوئی ہڈی۔ بھیڑوں کا ریوڑ۔ لوگوں کی جماعت۔ ذلیل بے عزت (...... والوَقِیْرَۃ) پتھر کی چٹان کا بڑا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے اُذُنٌ وَقِیْرَۃٌ: بہرا کان یا بوجھل کان۔

المُوَقَّر: مقنع۔ تجربہ کار۔ عقل مند جس کو زمانہ نے تجربہ کار بنا دیا ہو۔

المُوَقَّر: پہاڑ کے پہلو میں نرم جگہ۔

المِیْقَار مِنَ النَّخْلِ: بہت پھل دار ج مَوَاقِیْر.

وَقَسَ یَقِسُ وَقْسًا الْجَرَبُ فِیْ بَدَنِہٖ: کھجلی پھیلنا...... الفَاحِشَۃَ: بری بات کا ذکر کرنا...... ہٗ بِالْمَکْرُوْہِ: تہمت لگانا...... الجِلْدَ: کھال چھیلنا۔ وُقِسَ الْاِبِلُ: کھجلی لگانا۔

الاَوْقَاس: مختلف لوگوں کی جماعت۔

وَقَشَ یَقِشُ وَقْشًا الرَّسْمُ: نشان کا مٹنا...... مِنْ فُلَانٍ: عطیہ پانا (...... واَوْقَشَ لَہٗ بِشَیْءٍ) کچھ تھوڑا سا دینا۔

تَوَقَّشَ: ہلنا۔

الوَقْش والوَقْشَۃ والوَقَشَۃ: آواز۔ حرکت۔ الوَقْش: عیب۔

الوَقْش والوَقَش: آگ سلگانے کے لئے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں۔

الاَوْقَاش: مختلف قسم کے لوگوں کا گروہ۔

وَقَصَ یَقِصُ وَقْصًا عُنُقَہٗ: گردن توڑ دینا۔ وَقَصَتِ الْعُنُقُ: گردن کا ٹوٹ جانا...... بِہِ الدَّابَّۃُ: گرا کر گردن توڑنا۔ وَقَصَ الشَّیْءَ: عیب لگانا۔ گھٹانا...... رَاْسَہٗ: نیچے سے دبانا۔ وُقِصَ الرَّجُلُ: ٹوٹی ہوئی گردن والا ہونا۔ صفت مَوْقُوْص.

وَقِصَ یَوْقَصُ وَقَصًا: پیدائشی چھوٹی گردن والا ہونا۔ صفت اَوْقَص مؤنث وَقْصَاء ج وُقْص اور کبھی گردن کی صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "عُنُقٌ اَوْقَص وعُنُقٌ وَقْصَاء".

وَقَّصَ عُنُقَہٗ: گردن توڑ دینا...... عَلَی النَّارِ:

چھوٹی چھوٹی لکڑیاں ڈالنا۔

اَوْقَصَہٗ. اَوْقَصَ: بنادینا (دیکھئے اَوْقَص)

تَوَقَّصَ الْبَعِیْرُ: اونٹ کا چلنے میں زور سے قدم ڈالنا۔

تَوَاقَصَ: کوتاہ گردن کی مشابہت کرنا۔

اَلْوَقْصُ: مص۔ عیب...... فِی الْعَرُوْضِ: علم عروض کی اصطلاح میں حرف ثانی متحرک کا گرادینا جو زحاف کی ایک قسم ہے۔

اَلْوَقَصُ: مص۔ آگ سلگانے کی چھوٹی چھوٹی لکڑیاں ج اَوْقَاص کہا جاتا ہے "اَتَانَا اَوْقَاصٌ مِنْ بَنِیْ فُلَانٍ" ہمارے پاس بنو فلاں کے قبائل کے کچھ لوگ آئے۔

اَلْوَقَّاصُ: پرندوں کے شکار کا جال۔ ج وَقَاصِیْص: کہا جاتا ہے "خُذْ اَوْقَصَ الطَّرِیْقَیْنِ" دو راستوں میں سے قریب کا راستہ اختیار کرو۔

اَلْوَقِیْصَۃُ: گردن کی جڑ کی ہڈی کا سرا۔ ج وَقَائِص.

اَلْمَوْقُوْصُ: مفع...... فِیْ الْعَرُوْضِ: اصطلاح شعراء میں وہ وزن جس میں حرف ثانی متحرک گرادیا گیا ہو۔

وَقَطَہٗ یَقِطُہٗ وَقْطًا: پچھاڑنا۔ مار کر کے ست کردینا۔ وُقِطَ فِیْ رَاسِہٖ: بوجھ محسوس کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَکَلْتُ طَعَامًا وَقَطَنِیْ" میں نے کھانا کھایا اور اس نے مجھے ست بنادیا اور سلادیا۔

وَقُطَ الصَّخْرُ: چٹان کا گڑھے والا ہونا۔

اِسْتَوْقَطَ اِسْتِیْقَاطًا الْمَکَانُ: لوگوں یا جانوروں کے روندنے کی وجہ سے گڑھے والی ہونا۔

اَلْوَقْطُ والْوَقِیْطَۃُ: گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہوجائے ج اَوْقَاط.

اَلْوَقِیْطُ: گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہوجائے ج وِقَاط و وِقطان و اِقاط...... : مار یا مرض یا شکم سیری کی وجہ سے ست۔ بے خوابی کی وجہ سے کسل مند ج وَقْطیٰ و وَقَاطیٰ مؤنث وقیط (مذکر کی مانند)

وَقَظَہٗ یَقِظُہٗ وَقْظًا: مہلک ضرب مارنا۔ وَقَظَ عَلَی الْاَمْرِ: ہمیشگی کرنا۔

اَلْوَقِیْظُ: وہ شخص جو اٹھنے پر قادر نہ ہو۔

وَقَعَ یَقَعُ وُقُوْعًا الشَّیْءُ مِنْ یَدِیْ: گرنا۔ الْحَقُّ: ثابت ہونا...... الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ: واجب ہونا...... الْاِبِلُ: اونٹ کا بیٹھنا...... الدَّوَابُّ: جانوروں کا بیٹھنا...... رَبِیْعٌ بِالْاَرْضِ: موسم خریف میں پہلی بار بارش ہونا اور اس کے لئے سَقَطَ کا لفظ نہیں بولا جاتا...... الطَّیْرُ عَلٰی شَجَرٍ او اَرْضٍ: پرندہ کا درخت یا زمین پر اُترنا۔ صفت وُقُوْع و وُقَّع...... فِی الشَّرَکِ: جال میں پھنسنا...... فِیْ اَرْضٍ فَلَاۃٍ: داخل ہونا...... الرَّجُلُ فِیْ عَمَلِہٖ: کام میں نرمی اختیار کرنا...... فِی الْعَمَلِ: شروع کرنا...... الْکَلَامُ فِیْ نَفْسِہٖ: اثر کرنا...... الْاَمْرُ: حاصل ہونا۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ لَہٗ وَاقِعٌ" اس کو ایک حادثہ پیش آیا (...... وُقُوْعًا وَقِیْعَۃً) فِیْ فُلَانٍ: گالی دینا۔ عیب نکالنا۔ غیبت کرنا۔ (...... وَقْعًا) اِلٰی کَذَا: جلدی جانا...... مِنْ کَذَا وعَنْ کَذَا: باز رہنا۔ الگ ہونا...... النَّصْلَ بِالْمِیْقَعَۃِ: تیز کرنا۔ صفت مفعولی وَقِیْعٌ...... الْبَعِیْرَ: دونوں رانوں کے کناروں پر گول داغ لگانا (...... وَقْعًا و وَقْعَۃً) بِالْعَدُوِّ: دشمن کے مقاتلہ میں مبالغہ کرنا اور کہا جاتا ہے "وَقَعَ عِنْدَ فُلَانٍ مَوْقِعًا حَسَنًا" اس نے فلاں کے نزدیک حصہ اور مرتبہ پایا "وَوَقَعَ الْاَمْرُ مِنْہُ مَوْقِعًا حَسَنًا او سَیِّئًا" اس سے کام اچھے یا برے موقع میں واقع ہوا۔ "وَفُلَانٌ لَیَسِفُّ وَلَا یَقَعُ" فلاں کام کے قریب ہوتا ہے اور عمل نہیں کرتا "وَھٰذِہٖ نَعْلٌ لَا تَقَعُ عَلٰی رِجْلِیْ" یہ جوتا میرے پیر کے مناسب نہیں۔

وُقِعَ فِیْ یَدِہٖ: نادم و پشیمان ہونا۔ مانند سُقِطَ فِیْ یَدِہٖ کے)

وَقِعَ یَوْقَعُ وَقْعًا: ننگے پیر ہونا۔ سخت زمین یا پتھروں کی وجہ سے قدم کا دردمند ہونا۔ صفت وَقِعٌ.

وَقَّعَ الْوَبَرُ ظَھْرَ الْبَعِیْرِ: نشان ڈالنا...... الْمَطَرُ الْاَرْضَ: کہیں کہیں اگانا...... الْعَھْدَ او الْفَرْمَانَ: شاہی مہر لگانا...... الْکِتَابَ او الصَّکَّ: خط یا چیک پر دستخط کرنا...... الْکَاتِبُ فِی الْکِتَابِ: از زوائد کو حذف کر دینا...... الْاِبِلُ: اونٹ کا بیٹھنا...... وَقَّعَ ظَنَّہٗ عَلَی الشَّیْءِ: اندازہ کرنا...... عَلٰی فُلَانٍ: گمان کرنا...... الصَّیْقَلُ عَلَی السَّیْفِ: تیز کرنے کے لئے متوجہ ہونا...... الْحِجَارَۃُ حَافِرَۃً: کھر کے سرے کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا...... الْقَوْمُ: آخر رات میں آرام کے لئے اتر پڑنا۔

وَاقَعَہٗ وِقَاعًا و مُوَاقَعَۃً: جنگ کرنا۔ وَاقَعَ الْاُمُوْرَ: امور کے قریب ہونا اور ان کو سرانجام دینا۔

اَوْقَعَہٗ اِیْقَاعًا: واقع کرنا۔ اَوْقَعَ بِالْعَدُوِّ: دشمن کے مقابلہ میں مبالغہ کرنا...... بِہِ الشَّرَّ: بدی میں پھنسا دینا...... الدَّھْرُ بِہٖ: زمانہ کا سختیاں ڈالنا...... الرَّوْضَۃُ: پانی روک لینا...... الْمُغَنِّیْ: سُر ٹھیک کرنا۔

تَوَقَّعَ الْاَمْرَ: حاصل ہونے کی امید لگانا۔

تَوَاقَعَ الْاَعْدَاءُ: دشمنوں کا باہم جنگ کرنا۔ ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِسْتَوْقَعَ الْاَمْرَ: حاصل ہونے کی امید رکھنا۔ خوف کھانا...... السَّیْفُ: تلوار کا تیز کرنے کے قابل ہونا۔

اَلْوَقْعُ: مص۔ کسی چیز کی ضرب کی آواز۔ تم کہتے ہو "سَمِعْتُ وَقْعَ حَافِرِ الدَّابَّۃِ وَوَقْعَ الْمَطَرِ" میں نے چوپایہ کے کھر کی اور بارش کی آواز سنی۔ پہاڑ کی بلند جگہ۔ بارش کی امید دلانے والے بادل۔ چھوٹی کنکریاں واحد وَقْعَۃٌ کہا جاتا ہے "لِفُلَانٍ وَقْعٌ عِنْدَ الْاَمِیْرِ" امیر کے نزدیک فلاں کی قدر و منزلت ہے۔

اَلْوَقَعُ: مص۔ چھوٹی کنکریاں واحد وَقَعَۃٌ.

اَلْوَقَعُ: بارش کی امید دلانے والا بادل۔

الوَقْعَة. وقع: کا اسم مرة۔ لڑائی کی دھکا پیل۔ آخری رات کی نیند۔ دن میں ایک بار کی قضاء حاجت۔ وَقْعَ الطَّائِرُ سے اسم جب کہ وہ اڑتے اڑتے نیچے اُترے۔ وَقْعَةُ السَّيْفِ: تلوار کا پڑنا۔ ج وَقَعَات.

الوِقْعَة. وقع: کا اسم نوع۔

التَّوْقِيع: مص۔ کسی چیز کا وہم وگمان کرنا۔ آخری رات میں اُترنا۔ کتاب سے فراغت کے بعد ضمیمہ لگانا۔ تَوْقِيعُ السُّلْطَانِ: شاہی مہر۔ ج تَوَاقِيع.

الإِيْقَاع: مص۔ سروں کی موزونیت۔

الوَاقِع: فا۔ طَائِرٌ وَاقِعٌ: درخت پر یا گھونسلے میں رہنے والا پرندہ ج وُقَّعٌ و وُقُوْعٌ کہا جاتا ہے رَجُلٌ وَاقِعُ الطَّيْرِ: نرم طبیعت مرد۔ النَّسْرُ الوَاقِع: بنات النعش کے قریب ایک ستارہ۔

الوَاقِعَة. وَاقِع: کا مؤنث۔ لڑائی کی دھکا پیل۔ مصائب زمانہ میں سے ایک مصیبت۔ قیامت رَجُلٌ وَاقِعَةٌ: بہادر مرد۔

وَقَّاع: بروزن قَطَّام: دونوں رانوں کے کناروں پر گول داغ۔

الوَقَّاعة: زمین کی سختی جس کی وجہ سے پانی جذب نہ ہو سکے۔

وِقَاعَةُ السِّتْرِ: پردہ لٹکانے میں زمین پر پڑنے کی جگہ۔

الوَقِيع: تیز کیا ہوا پھل۔ پتھروں سے رگڑ کھایا ہوا کھر۔ سخت جگہ جو پانی کو جذب نہ کرے ج وُقُع.

الوَقِيْعَة: لڑائی اور مقاتلہ کا تصادم۔ لوگوں کی غیبت۔ گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے ج وِقَاع وَقَائِع. وَقِيعَةُ الطَّائِرِ: وہ جگہ جہاں پرندہ کے اُترنے کی عادت ہو۔ وَقَائِعُ العَرَبِ: عرب کی لڑائیاں۔

الوَقَّاع والوَقَّاعة: لوگوں کی غیبت کرنے والا۔

المَوْقِع: گرنے کی جگہ ج مَوَاقِع. مَوَاقِعُ القَطْرِ: بارش ہونے کی جگہ۔ مَوَاقِعُ القِتَالِ: جنگ کی جگہ۔

مَوْقِعَةُ الطَّائِرِ: پرندے کے اُترنے کی جگہ ج مَوَاقِع.

المِيْقَعَة: ہتھوڑا۔ دھوبی کا تختہ جس پر کپڑے دھوتا ہے۔ چھری وغیرہ پر سان رکھنے کا لمبا پتھر۔ مِيْقَعَةُ الطَّائِرِ: پرندے کے اُترنے کی جگہ اور اس کی اُلفت کی جگہ ج مَوَاقِع.

المُوَقِّع: فا۔ آہستہ قدم رکھنے والا۔ مہر شاہی کا محافظ۔ شاہی فرمان لکھنے والا۔

المُوَقَّع: مفع۔ مصائب زدہ۔ رہ چلتا راستہ۔ تیز کی ہوئی چھری۔

المَوْقُوع: مفع۔ پتھروں سے رگڑ کھا کر ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا۔ قَدَمٌ مَوْقُوعَةٌ: سخت قدم۔

وَقَفَ يَقِفُ وَقْفًا و وُقُوفًا: ٹھہرنا۔ چپ چاپ کھڑا ہونا ...... فِي المَسْأَلَةِ: شک کرنا القَارِئُ عَلَى الكَلِمَةِ: وقف پڑھنا۔ کلمہ کے آخری حرف کو ساکن پڑھنا۔ وَقَفَ عَلَى الأَمْرِ: سمجھنا۔ مطلع ہونا (...... وَقْفًا) الدَّابَّةَ: ٹھہرانا کھڑا کرنا ...... ہُ عَنِ الشَّيْءِ: منع کرنا ...... الدَّارَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ: وقف کرنا۔ کہا جاتا ہے "وَقَفَهَا لَهُ وعَلَيْهِ" اس نے اس کو اس کے لئے وقف کیا "وَقَفَ الأَمْرَ عَلَى حُضُوْرِ فُلَانٍ" اس نے معاملہ کو فلاں کی موجودگی میں ملتوی کیا ...... ہُ عَلَى الذَّنْبِ: خبردار کرنا ...... القِدْرَ بِالمِيْقَافِ: ہانڈی کے جوش کو ڈوئی سے کم کرنا ...... عَلَيْهِ: معائنہ کرنا (...... وِقِّيفَى) النَّصْرَانِيُّ: گرجا کی خدمت کرنا۔

وَقَّفَهُ: کھڑا کرنا ...... التُّرْسَ: ڈھال کے گرد اگر دلوہے وغیرہ کا حلقہ بنانا ...... المَرْأَةَ: عورت کو کنگن پہنانا ...... السَّرْجَ: زین کی اس طرح مرمت کرنا کہ پیٹھ کو زخمی نہ کرے۔ ...... الحَدِيثَ: بیان کرنا ...... القَارِئَ: وقف کے مواقع بتانا ...... الجَيْشَ: ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہونا۔ وَقَّفَتِ المَرْأَةُ يَدَيْهَا بِالحِنَّاءِ: عورت کا ہاتھوں کو نقطے دار رنگنا۔ وَقَّفَ الدَّابَّةَ: ٹھہرانا۔ کھڑا کرنا ...... فُلَانًا عَلَى ذَنْبِهِ: خبردار کرنا۔

وَاقَفَهُ مُوَاقَفَةً و وِقَافًا فِي الحَرْبِ او الخُصُوْمَةِ: ایک دوسرے کے مقابل کھڑا ہونا ...... ہُ عَلَى كَذَا: ثابت قدم رہنے کو کہنا۔

أَوْقَفَهُ: کھڑا کرنا۔ أَوْقَفَ الدَّارَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ: وقف کرنا ...... الجَارِيَةَ: لڑکی کو کنگن پہنانا ...... عَنِ الأَمْرِ: باز رہنا اور چھوڑ دینا۔

تَوَقَّفَ فِي المَكَانِ: ٹھہرنا ...... عَلَى الأَمْرِ: قائم ودائم رہنا ...... عَنْ كَذَا: رکنا۔ باز رہنا۔

تَوَاقَفَ القَوْمُ فِي الحَرْبِ: ایک دوسرے کے مقابل کھڑا ہونا۔

اِسْتَوْقَفَهُ: کھڑا ہونے کو کہنا۔

الوَقْف: مص۔ کلمہ کو مابعد سے قطع کرنا۔ عِنْدَ أَهْلِ العَرُوْضِ: ساتویں متحرک کو ساکن کرنا جیسے مَفْعُوْلَاتُ کی تا کو ساکن کرنا۔ الوَقْف: کنگن یا ہاتھی دانت کا کنگن ...... مِنَ التُّرْسِ: سینگ یا لوہے کی بنی ہوئی ڈھال کے گرد کا حلقہ۔ وَالوَقْفُ عِنْدَ الفُقَهَاءِ: کسی چیز کی منفعت کو اللہ کے راستہ میں تصدق کرنا۔ اور اصل کو اپنی مِلک میں یا اللہ کی مِلک میں رکھنا۔ موقوف چیز کو بھی وقف کہتے ہیں۔ ج أَوْقَاف و وُقُوْف.

الوَقْفَة: اسم مرة۔ شک۔ مِنَ التُّرْسِ: ڈھال کے گرد کا حلقہ جو لوہے یا سینگ کا بنا ہوا ہو۔

الوَقِيْفَة: بھگایا ہوا شکار جو تھک کر ٹھہر جائے۔ ہر وہ مقام جہاں کتے اپنے مالکوں کو روک دیں۔

التَّوْقِيف: مص۔ جوئے کے تیر کا نشان۔ کنگن کی جگہ کی سفیدی۔ جانوروں کی ٹانگوں میں کالی دھاری یا کنگن کے مانند دھاری۔

الوَاقِف : فا۔ ج وُقُف ووُقُوف۔ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ: فی سبیل اللہ وقف کرنے والا۔
الوَقَّاف : دیر و سستی کرنے والا۔ لڑائی سے رکنے والا۔
الوَقَّافَة: خوفزدہ جو ٹھہر جائے اور پیش قدمی نہ کرے۔
المَوْقِف والمَوْقِفَة: ٹھہرنے کی جگہ۔
مَوْقِفُ الْمَرْأَةِ الْمُتَحَجِّبَةِ: پردہ نشین عورت کے ہاتھ اور آنکھیں اور وہ اعضاء جن کا ظاہر کرنا ضروری ہو۔ المَوْقِفَان: دو رگوں کا نام ہے جو دیر کی ہڈی کے ارد گرد ہوتی ہیں اگر ان میں تشنج ہو جائے تو انسان اُٹھنے پر قادر نہیں ہوتا اور اگر کاٹ دی جائیں تو مر جاتا ہے۔
المُوَقَّف: مفع ...... مِنَ الدَّوَابِّ: دونوں دست پر گول داغ کیا ہوا۔ ضَرْعٌ مُوَقَّفٌ: تھن جس پر اس بندش کا اثر ہو جو اس لئے باندھ دیا جاتا ہے تا کہ بچہ دودھ نہ پیئے۔
رَجُلٌ مُوَقَّفٌ: آزمودہ کار مرد۔ رَجُلٌ مُوَقَّفٌ عَلَى الْحَقِّ: حق کا فرمانبردار مرد۔
دَابَّةٌ مُوَقَّفَةٌ: کالی دھاری کی ٹانگوں والا چوپایہ۔
المِيقَف والمِيقَاف: لکڑی جس سے ہانڈی کو ہلاتے ہیں اور اُبال کو کم کرتے ہیں۔ ڈوئی۔
المَوْقُوف: مفع ...... عِنْدَ الْفُقَهَاءِ: وقف۔
وَقَلَ يَقِلُ وَقْلًا: ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا (...... وتَوَقَّلَ) فِي الْجَبَلِ: پہاڑ پر چڑھنا۔
الوَقْل: مص۔ گوگل کا درخت یا اس کا پھل واحد وَقْلَةٌ ج أَوْقَال کہا جاتا ہے "رَجُلٌ وَقْلَةُ الرَّأْسِ" بہت چھوٹے سر کا مرد۔
الوَقْلَة: گوگل کے پھل کی گٹھلی ج وُقُولٌ۔
الوَقِل: پتھر۔ شاخوں کی جڑیں جو اچھی طرح نہ کاٹی گئی ہوں اور چڑھنے والا آسانی سے پیر رکھ کر چڑھ سکے (...... والوَقِل والوَقُل) مِنَ الْخَيْلِ: چڑھنے والا گھوڑا۔
فَرَسٌ تَوَقَّلَةٌ: اچھی طرح سے پہاڑ پر چڑھنے والا گھوڑا۔
وَقَمَ يَقِمُ قَمًا الدَّابَّةَ: جانور کا لگام کھینچنا۔
...... القِدْرَ: ہانڈی کے اُبال کو ٹھنڈا کرنا۔
(...... وأَوْقَمَ ووَقَّمَ) الرَّجُلَ: مغلوب کرنا اور بُرے طریقے سے حاجت سے ہٹانا۔
وُقِمَتِ الْأَرْضُ: گھاس کا کھایا جانا اور روندا جانا۔
تَوَقَّمَ الرَّجُلَ: دھمکانا۔ تَوَقَّمَ الشَّيْءَ: قصداً کرنا ...... الصَّيْدَ: شکار کو مار ڈالنا ...... الكَلَامَ: یاد کرنا ...... فِيهِ: طول کرنا۔
الوِقَام: کوڑا۔ تلوار۔ لاٹھی۔ رسی۔
المَوْقُوم: مفع۔ غمگین۔ حاجت سے ہٹایا ہوا۔
أَوْقَنَ إِيقَانًا وتَوَقَّنَ: گھونسلے سے شکار کرنا۔
تَوَقَّنَ الْوَعْلُ فِي الْجَبَلِ: پہاڑی بکرے کا پہاڑ پر چڑھنا۔
الوُقْنَة والأُقْنَة: گھونسلا۔ آشیانہ ج وُقُنَات وأُقُنَات۔
المَوْقُونَة مِنَ الْجَوَارِي: پردہ نشین۔
وَقِهَ ووَقَهَ يَقِهُ وأَيْقَهَ واتَّقَهَ واسْتَيْقَهَ لِفُلَانٍ: اطاعت کرنا۔ اِتَّقَهَ عَنْهُ: باز رہنا۔
الوَقْهَة: اطاعت۔ فرمانبرداری۔
الوَاقِهُ: گرجا کا منتظم۔ اور بعضوں کے نزدیک وَافِهٌ بِالْفَاءِ ہے۔
وَقْوَقَ الْكَلْبُ: کتے کا بھونکنا ...... الطَّائِرُ: پرندہ کا چہچہانا ...... الرَّجُلُ: کمزور ہونا۔
الوَقْوَق: ایک قسم کا پرندہ جو اپنے انڈے خود نہیں سیتا بلکہ دوسرے پرندوں کے گھونسلوں میں رکھ دیتا ہے اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔
الوَقْوَاق: بزدل۔
الوَقْوَاقَةُ مِنَ الرِّجَالِ: بکواس کرنے والا اور ایسا ہی اِمْرَأَةٌ وَقْوَاقَةٌ۔
وَقَى يَقِي وِقَايَةً ووَقْيًا وَاقِيَةً ووَقَى فُلَانًا: حفاظت کرنا۔ تکلیف سے بچانا۔ تم کہتے ہو "وَقَاهُ اللّٰهُ السُّوْءَ وَمِنَ السُّوْءِ" اللہ اس کو بُرائی سے بچائے (...... وَقْيًا ووُقِيًّا) الْأَمْرَ: درست کرنا۔
وَقِيَ يَقِي وَقْيًا ووَقِيَ يَوْقَى وَقِيَ الْفَرَسُ مِنَ الْحِفَا: گھوڑے کے کھر کا گھسنا۔
تَقَى يَتْقِي تُقًى وتِقَاءً وتَقِيَّةً: پرہیز کرنا۔
اِتَّقَى اِتِّقَاءً وتَوَقَّى تَوَقِّيًا فُلَانًا: پرہیز کرنا۔ خوف کرنا۔ وَاتَّقَى اِتِّقَاءً: پرہیزگار ہونا۔
وَاتَّقَيْنَا بِهِ: ہم نے دشمن سے حفاظت کے لئے اس کو اپنے آگے کر لیا۔ کہا جاتا ہے "مَا أَتْقَاهُ لِلّٰهِ" وہ اللہ سے کس قدر ڈرنے والا ہے۔
الوَقَاء والوِقَاء والوَقَايَة والوُقَايَة والوِقَايَة: کسی چیز کی حفاظت کا ذریعہ۔
التَّقْوَى: پرہیزگاری۔ اللہ کا خوف اور اس کی اطاعت کے مطابق عمل۔
التُّقَاة: پرہیزگاری۔ ج تُقًى۔
التَّقِيُّ ج أَتْقِيَاء وتُقَوَاء والمُتَّقِي: پرہیزگار۔
سَرْجٌ وَقِيٌّ ووَاقٍ: زخمی نہ کرنے والا زین۔ فَرَسٌ وَاقٍ: پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے چلنے سے ڈرنے والا گھوڑا۔
الوَاقِي والوَاقِ: بکسر القاف۔ کوا۔ اور بقول بعض لٹورا۔
الوَاقِيَة: مص۔ وَاقِي: کا مؤنث ج وَاقِيَات وأَوَاقٍ (أَوَاقٍ میں پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے اس کے لئے کہ دو واؤ کا جمع ہونا مکروہ ہے)
رَجُلٌ وَقَّاءٌ: بہت پرہیز کرنے والا مرد۔
الأُوقِيَة ج أَوَاقِي وأَوَاقٍ والوَقِيَة ج وَقَيٌّ ووَقَايَا: رطل کا بارھواں حصہ۔ ایک وزن جو سات مثقال کا ہوتا ہے۔
المُوَقَّى: مفع۔ بہادر۔
أَوْكَأَهُ إِيكَاءً: کسی کے لئے تکیہ لگانا۔ أَوْكَأَ عَلَى الشَّيْءِ: ٹیک لگانا۔ سہارا لینا۔
تَكِئَ يَتْكَأُ تَكْأً الرَّجُلُ: تکیہ لگانا۔
وَاكَأَ مُوَاكَأَةً ووِكَاءً عَلَى يَدَيْهِ: دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھانا اور پھیلانا۔
اِتَّكَأَهُ اِتِّكَاءً: تکیہ لگانے والے کی ہیئت پر

کسی چیز کو ڈالنا۔ ٹیک لگانے کے لئے کسی چیز کو بچھانا۔
اِتَّکَأَ اِتِّکَاءً عَلَی السَّرِیْرِ: سہارا لے کر بیٹھنا۔ پیٹھ یا پہلو کا کسی چیز سے سہارا لگانا ...... عَلٰی عَصَاہُ: سہارا لینا ...... القَوْمُ عِنْدَہٗ: کھانا۔
تَوَکَّأَ عَلٰی عَصَاہُ: سہارا لینا۔ ٹیک لگانا۔
الاِتِّکَاء: مص ...... عِنْدَ اَھْلِ الْعَرُوْضِ: اہل عروض کی اصطلاح میں حشو وفضول۔
التُّکَأَۃ: ٹیک لگانے کی چیز جیسے لاٹھی' کمان' وغیرہ سب۔ بہت ٹیک لگانے والا مرد۔
الْمُتَّکَأ: تکیہ لگانے کی چیز ج مُتَّکَآت۔
وَکَبَ یَکِبُ وَکْبًا: سیدھا کھڑا ہونا۔ عَلَی الْاَمْرِ: مداومت کرنا (...... وَکْبًا وُکُوْبًا وُکْبَانًا) آہستہ چلنا۔
وَکَبَ یَوْکَبُ وَکَبًا ووَکَّبَ التَّمْرُ: پختہ ہو کر رنگ کالا پڑنا۔ وَکِبَ الثَّوْبُ: میلا ہونا
وَکَّبَ النَّاقَۃَ: تھنوں پر متوسط رسی باندھنا۔
وَاکَبَ مُوَاکَبَۃً عَلَی الْاَمْرِ: مداومت کرنا ...... الْمَوْکِبَ: جلوس میں ساتھ ساتھ چلنا۔
اَوْکَبَ اِیْکَابًا: جلوس کے ساتھ رہنا۔ ...... الطَّائِرُ: پرندہ کا اڑنے کے لئے آمادہ ہونا یا اُترتے ہوئے پر پھڑپھڑانا ...... عَلَی الْاَمْرِ: مداومت کرنا ...... ہُ: غضبناک بنانا۔
الوَاکِبَۃ: جانور کی ایک ٹانگ۔
الوَکَّاب: بہت غمگین۔
ظَبْیَۃٌ وَکُوْبٌ: اپنے گلے کے ساتھ رہنے والی ہرنی۔
الـمَوْکِب: سواروں یا پیدل چلنے والوں کی جماعت۔ ج مَوَاکِب۔
وَکَتَ یَکِتُ وَکْتًا: چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا ...... الدَّابَۃُ: چوپایہ کا جلدی جلدی اٹھانا اور رکھنا ...... الـقَـدَحَ: پیالہ بھرنا ...... الْکِتَابَ: کتاب میں نقطے لگانا ...... فِی الشَّیئِ: نشان لگانا۔
وَکَتَ تَوْکِیْتًا الْقِرْبَۃَ: مشک بھرنا۔ الْبُسْرُ: پختگی کا رنگ ظاہر ہونا۔

الوَکْت: مص۔ تھوڑی چیز۔
الوَکْتَۃ: داغ۔
الوَکَّات: سستی سے چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنے والا۔
الوَکِیْت: چغل خوری۔
الْمَوْکُوْت: مغموم۔ سخت غمگین۔
اِسْتَوْکَثَ اِسْتِیْکَاثًا: ناشتہ کرنا۔
الوِکَاث والوُکَاث: ناشتہ۔
وَکَحَہٗ یَکِحُہٗ وَکْحًا بِرِجْلِہٖ: سخت روندنا۔
اَوْکَحَ اِیْکَاحًا: تھکنا۔ منع کرنا اور سائل پر سختی کرنا ...... الْعَطِیَّۃَ: کاٹنا ...... عَنِ الْاَمْرِ: رکنا۔ باز رہنا ...... فِی الْحَفْرِ: کھودنے میں پتھر یا سخت زمین پر پہنچنا۔
اِسْتَوْکَحَتْ اِسْتِیْکَاحًا الفَرَاخُ: چوزوں کا موٹا ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "سَـاَلْـتُـہٗ فَـاسْتَوْکَـحَ" اس نے اس سے مانگا اور وہ دینے سے رک گیا۔
الاَوْکَح: پتھر۔ سخت جگہ مٹی۔
الوُکَّح: موٹے چوزے۔ واحد الـوَاکِح یا الوَکُوْح۔
وَکَدَ یَکِدُ وُکُوْدًا بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا (...... وَکْـدًا) الشَّـیْءَ: قصد کرنا اور کہا جاتا ہے "وَکَـدَ وَکْـدَہٗ وَکَـدَ الْاَمْرَ" مشق کرنا (...... وَوَکَّدَ وَاَوْکَدَ وَاَکَّدَ وَاَکَدَ) العَھْدَ او الـسَّـرْجَ: مضبوط کرنا۔ باندھنا (واؤ سے افصح ہے)
تَوَکَّدَ وَتَاَکَّدَ: مضبوط ہونا۔ باندھا جانا۔
الوَکْد: مص۔ مراد۔ قصد۔ ارادہ۔
الوُکْد: کوشش۔
الـوِکَاد والاِکَاد: رسی یا تسمہ جس کو دوہنے کے وقت گائے کی ٹانگ میں باندھتے ہیں۔ ج وُکُائِد۔
الوَکِیْد والاَکِیْد: سخت۔ مضبوط۔ ثابت۔
الاَوْکَد والاَکَد: اسم تفضیل۔
الـتَّـوَاکِیْد والتَّآکِیْد والمَیَاکِیْد: تسمے جن سے زین کے اگلے حصہ کو باندھتے ہیں۔ ظاہر یہی ہے کہ ان الفاظ کے واحد نہیں۔

الْمُتَوَکِّد: کام کے لئے مستعد و آمادہ۔
وَکَرَ یَکِرُ وَکْرًا و وُکُوْرًا الطَّائِرُ: گھونسلے میں داخل ہونا ...... الـظَّـبْـیُ: ہرن کا کودنا (وَکْـرَۃً وَکْـرًا) کسی کے ناک پر مکا مارنا (...... وَکْرًا ووَکَّـرَ وَاَوْکَرَ) الاِنَاءَ: برتن بھرنا۔
وَکَّرَ وَاتَّکَرَ الطَّائِرُ: پرندہ کا گھونسلہ بنانا۔
تَـوَکَّـرَ الـصَّـبِـیُّ: بچے کا شکم سیر ہونا ...... الـطَّـائِرُ: پرندہ کا بھرے ہوئے پوٹے والا ہونا۔ کہا جاتا ہے "شَرِبَ حَتّٰی تَوَکَّرَ" اس نے پیا یہاں تک کہ آسودہ ہو گیا۔
الـوَکْـر: مص۔ گھونسلہ ج اَوْکُـر واَوْکَـار ووُکُـوْر (...... والوَکَرُ والوَکَرٰی) دوڑ کی ایک قسم نَاقَۃٌ وَکَرٰی: تیز رفتار اونٹنی۔
الـوَکْـرَۃ: اسم مرۃ۔ گھونسلہ ج وُکَـرٌ (...... والـوَکَـرَۃ والـوَکِیْر والوَکِیْرَۃ) عمارت سے فراغت کی خوشی کی دعوت۔
وَکَـزَہٗ یَکِزُہٗ وَکْزًا: ہٹانا۔ مکا مارنا۔ وَکَزہ بـالـرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔ وَکَـزَ الـرُّمْحَ فِی الْاَرْضِ: نیزہ کو زمین میں گاڑنا ...... القِرْبَۃَ: مشک بھرنا ...... اَنْـفَـہٗ: ناک توڑ دینا۔ وَکَـزَ فُلَانٌ: دوڑنا۔
تَوَکَّزَ لِلْاَمْرِ: آمادہ ہونا ...... عَـلٰی عَصَاہُ: لاٹھی پر ٹیک لگانا ...... مِـنَ الـطَّـعَامِ: شکم سیر ہونا۔
الـوَکَّـار. وَاکِـز: کا اسم مبالغہ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَکَّازٌ لِکَّازٌ کَاَنَّہٗ حَیَّۃٌ نَکَّازٌ"۔
نَاقَۃٌ وَکَزٰی: پست قد اونٹنی۔
وَکَسَ یَکِسُ وَکْسًا الشَّیئُ: گھٹنا۔ کم ہونا۔
وَکَـسَ الشَّیْئَ: گھٹانا۔ وُکِـسَ الـتَّـاجِرُ واُوْکِسَ فِیْ تِجَارَتِہٖ: نقصان اٹھانا۔
وَکَّـسَ الـشَّـیْئَ: گھٹانا ...... فُلَانًـا: جھڑکنا۔ ڈانٹنا۔
الـوَکْـس: مص۔ چاند کی وہ منزل جس میں گہن ہوتا ہے۔ چاند کا منحوس ستارہ کی منزل میں داخل ہونا۔ کہا جاتا ہے "هٰـذِہٖ لَیْـلَۃُ الـوَکْـسِ" یعنی یہ چاند کے منحوس ستارہ میں

داخل ہونے کی رات ہے۔زخم کی پیپ۔کہا جاتا ہے "بَرَأَتِ الشَّجَّةُ عَلٰی وَكَسٍ" زخم اندر سے پیپ رہتے ہوئے اوپر سے اچھا ہوگیا" وَلَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ" بغیر کمی زیادتی کے۔

الاَوْكَس: زیادہ کم۔رَجُلٌ اَوْكَسُ: خسیس کمینہ یا کم حصہ والا۔

وَكَظَ يَكِظُ وَكْظًا وواكظ عَلَى الْاَمْرِ: ہمیشگی کرنا۔وَكَظَهٗ: ہٹانا۔دفع کرنا۔علیحدہ کرنا۔

تَوَكَّظَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ: معاملہ کا پیچیدہ ہونا۔

وَكَعَهٗ يَكَعُهٗ وَكْعًا: ڈسنا۔سرزنش کرنا۔

وَكَعَ اَنْفَهٗ: ناک توڑنا۔۔۔۔۔الشَّاةَ: دوھتے وقت تھن پر ہاتھ مارنا۔

وَكِعَ يَوْكَعُ وَكَعًا: چھنگلیا کی طرف مڑے ہوئے قدم والا ہونا۔صفت اَوْكَعُ مؤنث وَكْعَاء.

وَكُعَ يَوْكُعُ وَكَاعَةً: لئیم وکمینہ ہونا۔۔۔۔۔الشَّيْءُ: سخت ہونا۔صفت وَكِيْع.

اَوْكَعَ الرَّجُلُ: بے خیر وبرکت ہونا۔دشوار کام لانا۔۔۔۔۔الشَّيْءَ: مضبوط کرنا۔۔۔۔۔القَدَمُ: موٹا اور سخت ہونا۔۔۔۔۔الْاَمْرُ: مضبوط وسخت ہونا۔

السِّقَاءَ: مضبوط کرنا۔

اِتَّكَعَ الشَّيْءُ: سخت ہونا۔

اِسْتَوْكَعَ الرَّجُلُ: سخت معدہ والا ہونا۔

مَعِدَتُهٗ: سخت ہونا۔۔۔۔۔الفِرَاخُ: چوزہ کا موٹا ہونا۔

الوَكِيْع: سخت مضبوط۔اَمْرٌ وَكِيْعٌ: مستحکم معاملہ۔الوَكِيْع: بکری کہ جس کے پیچھے گلہ کی بکریاں چلیں۔اور کہا جاتا ہے وَكِيْعٌ لَكِيْعٌ وُكُوْعٌ لُكُوْعٌ: یعنی کمینہ آدمی۔

الاَوْكَعُ: کمینہ۔بے وقوف۔

المِيْكَعُ: مضبوط۔مُحکم۔غلے کا بڑا بورا۔

المِيْكَعَةُ: ہل کا پھل۔

وَكَفَ يَكِفُ وَكْفًا ووَكِيْفًا وُكُوْفًا وَكَفَانًا وتَوْكَافًا الدَّمْعُ ونَحْوُهٗ: ٹپکنا۔۔۔۔۔البَيْتُ: چھت ٹپکنا۔وَكَفَتْ وَكْفًا ووَكِيْفًا العَيْنُ الدَّمْعَ: آنکھ کا آنسو ٹپکانا۔

وَكِفَ يَوْكَفُ وَكَفًا الرَّجُلُ: گناہ کرنا۔ظلم کرنا۔

اَوْكَفَ اِيْكَافًا الدَّمْعُ او الْبَيْتُ: ٹپکنا۔ہٗ: گناہ کرانا۔اَوْكَفَتِ الْمَرْاَةُ: ولادت کے قریب ہونا۔

وَكَّفَ واَكَّفَ وآكَفَ الْحِمَارَ: گدھے پر پالان رکھنا۔وَكَّفَ الوِكَافَ: پالان بنانا۔

وَاكَفَ مُوَاكَفَةً الرَّجُلَ فِي الْحَرْبِ وَغَيْرِهَا: مقابلہ کرنا۔

تَوَكَّفَ السَّطْحُ: چھت ٹپکنا۔۔۔۔۔البَيْتُ: چھت ٹپکنا۔۔۔۔۔الْاَثَرَ: ڈھونڈنا۔طلب کرنا۔پیچھا کرنا۔۔۔۔۔لِفُلَانٍ: کسی کے درپے ہونا یہاں تک کہ ملاقات ہوجائے۔۔۔۔۔الخَبَرَ: ظاہر ہونے کی امید رکھنا۔

تَوَاكَفَ: انحراف کرنا۔منہ پھرانا۔کنارہ ہونا۔

اِسْتَوْكَفَ اِسْتِيْكَافًا الكَاءَ: ٹپکانا جاری کرانا۔

الوَكْف: چمڑے کا بچھونا۔

الوَكَف: مص۔عیب۔کہا جاتا ہے "هٰذَا الْاَمْرُ وَكَفٌ عَلَيْكَ" یہ کام تمہارے لئے عیب ہے۔فساد۔کمزوری۔پسینہ۔بوجھ۔سختی۔دامن کوہ ج اَوْكَاف کہا جاتا ہے "اِنِّيْ لَا اَخْشٰی عَلَيْكَ وَكَفَ فُلَانٍ" مجھے تمہارے اوپر فلاں کے ظلم کا خوف ہے "وَفُلَانٌ عَلٰى وَكَفٍ مِنْ حَاجَتِهٖ" جبکہ نہ جانتا ہو کہ کون سی حاجت ہے۔"وَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ وَكَفٌ" تمہارے لئے اس معاملہ میں کوئی عیب نہیں۔

الوِكَاف والاِكَاف: عرق گیر ج وُكُف.

الوَاكِف: فا۔موسلادھار بارش۔

سَحَابٌ وَكُوْفٌ: تھوڑا تھوڑا برسنے والا بادل۔

وَكَلَ يَكِلُ وَكْلًا ووُكُوْلًا اِلَيْهِ الْاَمْرَ: سپرد کرنا۔کسی پر بھروسہ کر کے کام چھوڑ دینا۔کہا جاتا ہے "كِلْنِيْ اِلٰى كَذَا" مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کام کو کروں۔

اَوْكَلَ اِيْكَالًا: سپرد کرنا۔۔۔۔۔بِاللّٰهِ: اعتماد و بھروسہ کرنا۔مطیع وفرمانبردار ہونا۔اَوْكَلَ الْعَمَلَ عَلٰى فُلَانٍ: سارا کام کسی کے لئے چھوڑ دینا۔

وَكَّلَ تَوْكِيْلًا فُلَانًا: وکیل بنانا۔اسم الوَكَالَة والوِكَالَة.

وَاكَلَ وِكَالًا ومُوَاكَلَةً القَوْمُ: بعض کا بعض پر بھروسہ کرنا(۔۔۔۔۔وِكَالًا) الدَّابَّةُ: چوپایہ کا برا چلنا۔سست چلنا۔

تَوَكَّلَ: وکیل بننا۔۔۔۔۔لَهٗ بِالنَّجَاحِ: کامیابی کا ضامن ہونا(۔۔۔۔۔وَاتَّكَلَ) عَلَى اللّٰهِ: بھروسہ کرنا۔مطیع وفرمانبردار ہونا۔اِتَّكَلَ فِيْ اَمْرِهٖ عَلٰى فُلَانٍ: اعتماد وبھروسہ کرنا۔

تَوَكَّلَ فِي الْاَمْرِ: عاجزی ظاہر کرنا اور غیر پر اعتماد کرنا۔

تَوَاكَلَ القَوْمُ: بعض کا بعض پر بھروسہ کرنا۔

تَوَاكَلُوْهُ: چھوڑ دینا اور مدد نہ دینا۔تَوَاكَلُوا الْكَلَامَ: ہر ایک کا اپنے ساتھی پر بھروسہ کرنا۔اور کہا جاتا ہے "اِسْتَعَنْتُ الْقَوْمَ فَتَوَاكَلُوْا" میں نے قوم سے مدد طلب کی ہر ایک نے دوسرے کے سپرد کیا۔

الوَكَل والوُكْلَة والتُّكْلَة والوَاكِل: عاجز آدمی جو اپنے امور کو دوسرے کے سپرد کر دے اور اس پر بھروسہ کرے۔

الوَكِل: غبی۔بزدل۔عاجز۔

الوَكَال والوِكَال: کمزوری۔غباوت۔

الوَكَالَة والوِكَالَة: توکیل کے اسم ہیں۔بمعنی سپردگی و بھروسہ ج وَكَالَات.

التُّكْلَان: سپردگی وبھروسہ۔

الوَاكِل: فا۔۔۔۔۔مِنَ الْخَيْلِ: وہ گھوڑا جس کے چلنے کے لئے مارنے کی ضرورت ہو۔

الوَكِيْل: وہ شخص جس پر بھروسہ کیا جائے یا وہ شخص جس کے سپرد عاجز آدمی اپنا کام کر دے۔دلیر۔ج وُكَلَاء اور جب یہ اسماء حسنیٰ میں سے ہو تو اس وقت روزی دینے والا

کفایت کرنے والے کے معنی ہوتے ہیں۔
اَلْمَوْکُوْل: مفع۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا الْاَمْرُ مَوْکُوْلٌ اِلٰی رَأْیِکَ" یعنی یہ کام تمہارے سپرد ہے۔
وَکَمَ یَکِمُ وَکْمًا فُلَانًا عَنْ حَاجَتِهٖ: بہت سختی سے باز رکھنا...... الْاَمْرُ فُلَانًا: غمگین کرنا۔ وُکِمَتِ الْاَرْضُ: روندی ہوئی اور چری ہوئی گھاس والی ہونا۔
وَکِمَ یَکِمُ وَکَمَۃً الرَّجُلُ مِنَ الشَّیْءِ: اداس اور غمگین ہونا۔
اَلْوَکْمَۃ: اسم مرۃ۔ بیشہ جس میں درندے زیادہ ہوں۔
اَلْمَوْکُوْم: بہت غمگین۔
وَکَنَ یَکِنُ وَکْنًا وُکُوْنًا الطَّائِرُ بَیْضَهٗ او عَلٰی بَیْضِهٖ: پرندہ کا انڈے سینا۔ صفت مذکر: وَاکِنٌ ج وُکُوْن صفت مؤنث وَاکِنَۃٌ ج وُکُوْن وَوَاکِنَاتٌ...... الطَّائِرُ: گھونسلے میں داخل ہونا (...... وَکْنًا) الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ بیٹھنا۔
تَوَکَّنَ الرَّجُلُ: مجلس میں اچھی طرح تکیہ لگانا۔ کسی جگہ پر قرار پکڑنا۔
اَلْوَاکِن: بیٹھنے والا۔ مؤنث وَاکِنَۃٌ...... مِنَ الطَّیْرِ: درخت یا لکڑی یا دیوار میں وہ جگہ جہاں پرندہ بیٹھے۔
اَلْوَکْنُ ج اَوْکُنٌ وَوُکُنٌ وَوُکُوْنٌ والْوَکْنَۃ والْوِکْنَۃ والْوُکْنَه والْوُکُنَۃ ج وُکُنَات وَوُکَنَات وَوُکْنَات وَوُکَنٌ والْمَوْکِن والْمَوْکِنَۃ: گھونسلہ۔ اَلْمَوْکِن: وہ جگہ جہاں انڈے ہوں۔
وَکْوَکَ الْحَمَامُ: کوکو کرنا...... فُلَانٌ مِنَ الْحَرْبِ: لڑائی سے بھاگنا (...... وَتَوَکْوَکَ) الرَّجُلُ: لڑھکتے ہوئے چلنا۔
اَلْوَکْوَک: بزدل۔ چلنے میں لڑھکنے والا۔
وَکٰی یَکِیْ وَکْیًا الْقِرْبَۃَ: مشک کو بندھن سے باندھنا۔
وَاکٰی مُوَاکَاۃً وَوِکَاءً: دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔
اَوْکٰی اِیْکَاءً الْقِرْبَۃَ وعَلٰی مَا فِی الْقِرْبَۃِ: مشک کو بندھن سے باندھنا...... الرَّجُلُ: بخل کرنا۔ کہا جاتا ہے "سَأَلْنَاهُ فَاَوْکٰی عَلَیْنَا" ہم نے اس سے مانگا اور اس نے بخل کیا۔ تیز دوڑنا (...... وَوَکٰی) الْفَرَسُ الْمَیْدَانَ جَرْیًا: گھوڑے کا میدان میں چاروں طرف دوڑنا۔
اِسْتَوْکٰی الْوِعَاءُ: برتن کا بھر جانا...... الْبَطْنُ: قبض ہونا۔
اَلْوِکَاء: مشک وغیرہ کا بندھن۔ برتن وغیرہ جس کے سرے کو باندھ دیا گیا ہو۔ ج اَوْکِیَۃ۔
اَلْمُوْکٰی: مفع۔ بندھے ہوئے سرے کی مشک۔
وَلَبَ یَلِبُ وُلُوْبًا: داخل ہونا اور جلدی کرنا...... اِلَیْکَ الشَّیْءُ: پہنچنا۔
اَلْوَالِب: کسی چیز میں داخل ہونے والا۔
اَلْوَالِبَۃ: کھیت کی روئیدگی...... مِنَ الْقَوْمِ او الْمَوَاشِیْ: اولاد و نسل۔
وَلَتَ یَلِتُ وَلْتًا واَوْلَتَ فُلَانًا حَقَّهٗ: گھٹانا۔ کم کرنا۔
وَلَثَ یَلِثُ وَلْثًا فُلَانًا بِالْعَصَاءِ: لاٹھی سے مارنا...... لَهٗ عَهْدًا: کمزور وعدہ کرنا...... فُلَانٌ: غلام سے کہنا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ وَلَثَتِ السَّمَاءُ: تھوڑی بارش سے تر کر دینا۔
اَلْوَلْث: مص۔ تھوڑی بارش۔ کمزور وعدہ۔ برتن میں نبیذ کا بقیہ۔ آشوب چشم کا اثر۔
وَلَجَ یَلِجُ وُلُوْجًا وَلِجَۃً الْبَیْتَ وَوَلَجَ الشَّیْءُ فِیْ غَیْرِهٖ: گھر میں داخل ہونا۔
وَلِجَ الرَّجُلُ: پیٹ کی بیماری والا ہونا۔
وَلَّجَ الْمَالَ: لوگوں کے سوال سے بچنے کے لئے اپنی زندگی میں اولاد میں سے کسی کو مال دے دینا۔
اَوْلَجَهٗ اِیْلَاجًا واَتْلَجَهٗ اِتْلَاجًا: داخل کرنا۔
تَوَلَّجَ تَوَلُّجًا واتَّلَجَهٗ اِتِّلَاجًا اِلَیْهِ وفِیْهِ: داخل ہونا۔
اَلْوَلَج: ریگستانی راستہ۔
اَلْوُلُج: اطراف۔ کوچے۔ گلیاں۔ شہد نکالنے کے تھیلے۔ اور یہ وِلَاج کی جمع ہے۔
اَلْوَلَجَۃ: داخل ہونے کی جگہ۔ وادی کا موڑ۔ غار جس میں راستہ چلنے والے بارش وغیرہ سے پناہ لیں ج اَوْلَاج وَوَلَج وَوَلَجَات۔
اَلْوُلَجَۃ والْوُلُوْج: بہت داخل ہونے والا۔ کہا جاتا ہے "وُلُوْجٌ خُرُوْجٌ" بہت داخل ہونے والا اور خارج ہونے والا۔
اَلْوَالِجَۃ: پیٹ کا درد۔ دانت کا درد۔ سانپ اور درندے۔
اَلْوَلِیْجَۃ: آدمی کا باطن۔ بھیدی راز دار معتمد علیہ جو غیر قوم سے ہو۔ قوم میں داخل ہونے والا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ وَلِیْجَتُهُمْ" یعنی وہ ان کی قوم میں داخل ہے حالانکہ ان میں سے نہیں۔
اَلْوَلَّاج: بہت داخل ہونے والا۔
اَلْوِلَاج: دروازہ۔ وادی۔ پست زمین ج وُلُج وَوُلُوْج۔
اَلتَّوْلَج: عقاب کا چوزہ۔ اصل اس کی الوَوْلَج ہے۔
اَلتَّوْلَج: وحشی جانوروں کا بھٹ۔ اس کی اصل الوَوْلَج ہے۔
اَلْمَوْلَج: داخل ہونے کی جگہ ج مَوَالِج۔
وَلَخَ یَلِخُ وَلْخًا الدَّابَّۃَ: چوپایہ پر طاقت سے زیادہ لادنا۔
اَلْوَلِیْخَۃ: بوری۔ ج وَلَائِخ وَوَلِیْخ۔
وَلَخَهٗ یَلِخُهٗ وَلْخًا: تھپڑ مارنا۔
اَوْلَخَ الْعُشْبُ: گھاس لمبی اور بڑی ہونا۔
اِتَّلَخَ الْاَمْرُ: خلط ملط ہونا۔
اِسْتَوْلَخَتْ اِسْتِیْلَاخًا الْاَرْضُ: زمین کا تر ہونا۔
اَلْوَلِیْخ: کتان کا کپڑا۔
اَلْوَلِیْخَۃ: گاڑھا جما ہوا دودھ۔ کیچڑ۔
اَرْضٌ وَلِخَۃٌ وَوَلِیْخَۃٌ ومُوْتَلِخَۃٌ: کیچڑ

گھاس والی زمین۔
الوَلَخ مِنَ العُشب: لمبی پیچیدہ گھاس۔
وَلَدَتْ تَلِدُ لِدَۃً ووِلَادًا ووِلَادَۃً واِلَادَۃً ومَوْلِدًا الاُنثٰی: جننا۔ صفت وَالِد ووَالِدۃ...... الاَرضُ النَّبَاتَ: اُگانا۔
وَلَّدَ الوَلَدَ: پرورش کرنا...... الشَّیَٔ مِنَ الشَّیِٔ: پیدا کرنا۔ نکالنا...... الکَلَامَ او الحَدِیثَ: نیا پانا...... القَابِلَۃُ المَرْاَۃَ: جنوانا۔ اور کہا جاتا ہے "وَلَّدَ الرَّجُلُ غَنَمَہٗ" آدمی نے اپنی بکریوں کے بچے نکلوائے۔ جیسے بولا جاتا ہے نَتَّجَ اِبِلَہٗ.
اَوْلَدَتْ اِیلَادًا المَرْاَۃُ: جننے کا وقت قریب ہونا...... الشَّاۃُ: جننا۔ صفت مُوْلِد ج مَوَالِد ومَوَالِید.
تَوَلَّدَ الشَّیُٔ مِنْ غَیرِہٖ: پیدا ہونا۔
تَوَالَدَ واتَّلَدَ القَومُ: بہت ہونا۔
اِسْتَوْلَدَ المَرْاَۃَ: حاملہ کرنا...... فُلَانٌ: ...... بچہ طلب کرنا۔
الوَلَد والوُلْد والوِلْد والوَلْد: بچہ۔ مذکر مؤنث تثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اور کبھی اَوْلَاد و وِلْدَۃ واِلْدَۃ ووُلْد: کے اوزان پر جمع لاتے ہیں۔
الوَالِد: باپ ج وَالِدُون. الوَالِدَانِ: ماں باپ۔ شَاۃٌ وَالِدٌ: حاملہ بکری ج وُلَّد.
الوَالِدَۃ: ماں۔ ج وَالِدَات.
اللِّدَۃ: مص۔ ہم عمر۔ ہم سر (اس کی اصل وِلْد ہے) تم کہتے ہو "فُلَانٌ لِدَتِی" فلاں میرا ہم عمر ہے تثنیہ لِدَانِ ج لِدَات ولِدُون اور اس کی تصغیر وُلَیدَات ووُلَیدُون. اللِّدَۃ: جننے کا وقت۔
الوَلَادَۃ: بہت جننے والی۔
الوَلُود مِنَ الشَّاۃِ: جننے والی بکری۔ بہت جننے والی ج وُلُد.
الوُلُودِیَّۃ والوَلُودِیَّۃ: بچپنا۔ سخت دلی۔
الوَلِید: پیدا شدہ۔ بچہ۔ غلام ج وِلْدَۃ ووِلْدَان: مؤنث وَلِیدَۃ ج وَلَائِد. اُمُّ الوَلِید: مرغی کی کنیت۔ کہا جاتا ہے "فَعَلَ ذٰلِکَ فِی وَلِیدِیَّتِہٖ" اس نے اپنے بچپنے میں ایسا کیا۔
المَوْلِد: مص۔ پیدائش کی جگہ یا وقت۔ ج مَوَالِد.
المِیلَاد: پیدائش کا وقت وعِیدُ المِیلَادِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن۔ کرسمس ڈے۔
المُوَلَّد: مفع۔ نیا پیدا شدہ اور اسی سے ہے "المُوَلَّدُونَ مِنَ الشُّعَرَاءِ او الادَبَاءِ" ان کے نئے ہونے کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ رَجُلٌ مُوَلَّدٌ وکَلَامٌ مُوَلَّدٌ: غیر خالص عربی مرد یا کلام۔
المُوَلِّدَۃ: دائی جنائی۔
المُوَلَّدَۃ: نئی پیدا شدہ چیز۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ نَا بِبَیِّنَۃٍ مُوَلَّدَۃٍ" وہ ہمارے پاس ایسا بینہ لایا جو محقق نہیں۔
المَوْلُود: مفع۔ چھوٹا بچہ ج مَوَالِید.
وَلَذَ یَلِذُ وَلْذًا الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ تیز حرکت کرنا۔
الوَلَّاذ: دروغ گو خود رائے۔
وَلَسَتْ تَلِسُ وَلْسًا ووَلَسَانًا. الاِبِلُ: اونٹ کا تیز دوڑنا۔ صفت وَلُوس (...... وَلْسًا) الرَّجُلَ: دھوکا دینا۔ خیانت کرنا۔ الحَدِیثَ: کنایہ سے بات کرنا۔
وَالَسَہٗ مُوَالَسَۃً: فریب دینا۔ مداہنت کرنا (...... واَوْلَسَ) بِالحَدِیثِ: کنایہ سے بات کرنا۔
تَوَالَسَ القَومُ عَلَیہِ: کسی کے خلاف دھوکا اور خیانت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔
الوَلَّاس: بھیڑیا۔
وَلَعَ یَلَعُ وَلْعًا بِحَقِّہٖ: حق مار لینا (...... وَلْعًا و وَلَعَانًا) دوڑنے میں ہلکا پھلکا ہونا۔ جھوٹ بولنا۔ اور کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِی مَا وَلَعَہٗ" مجھے نہیں معلوم اس کو کس چیز نے روکا۔
وَلِعَ یَوْلَعُ ویَلَعُ وَلَعًا ووَلُوعًا واُوْلِعَ اِیلَاعًا وتَوَلَّعَ بِہٖ: بہت محبت کرنا۔ شیفتہ ہونا۔ بہت گرویدہ ہونا۔ وُلِعَ بِہٖ: بھڑکایا جانا۔
وَلَّعَ الثَّورُ: بیل کے چتکبرے رنگ کا لمبا ہونا...... جَسَدَہٗ: سفید داغ والا بنانا...... ہٗ بِفُلَانٍ: بھڑکانا۔ کہا جاتا ہے "اِتَّلَعَ فُلَانًا وَالِعَۃٌ" یعنی اس کا حال مجھ سے مخفی ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ مر گیا یا زندہ ہے۔
اِیتَلَعَ فُلَانٌ قَلبِی: دل نکال لینا۔
الوَلْع: مص۔ جھوٹ۔
الوَالِع: فا۔ جھوٹا ج وَلَعَۃ مؤنث وَالِعَۃ کہا جاتا ہے "وَلْعٌ وَالِعٌ" بڑا جھوٹ۔
الوَلِع والوَلُوع واللَّاعَۃ: بہت محبت اور تعلق والا۔
الوُلَعَۃ: لایعنی باتوں کا گرویدہ۔
الوَلِیع: کھجور کا شگوفہ نا شگفتہ واحد وَلِیعَۃ.
المُوَلَّع: مفع۔ برص کی بیماری والا۔ المُوَلَّع مِنَ الدَّوَابِّ: وہ چوپایہ جس کے بدن پر سیاہ سفید کے علاوہ اور مختلف رنگ ہوں۔
المُوْتَلِعُ القَلبِ والمُتَّلِعُ القَلبِ: آشفتہ دل۔
وَلَغَ یَلَغُ ووَلِغَ یَلِغُ ویَوْلَغُ ویَالَغُ وَلْغًا ووُلُغًا ووُلُوغًا ووَلَغَانًا الکَلبُ الاِنَاءَ وفِی الاِنَاءِ: کتے کا برتن میں منہ ڈالنا۔ اطراف زبان سے پینا۔
اَوْلَغَ اِیلَاغًا الکَلبَ: کتے کو پلانا۔
الوَلْغَۃ: اسم مرۃ۔ چھوٹی ڈوچی۔
المِیلَغ والمِیلَغَۃ: برتن جس میں کتا منہ ڈالدے یا جس میں پانی پلایا جائے۔ ج مَیَالِغ.
المُسْتَوْلِغ مِنَ النَّاسِ: ننگ و عار کی پروا نہ کرنے والا۔
وَلَفَ یَلِفُ وَلْفًا ووِلَافًا واِلَافًا ووَلِیفًا البَرْقُ: بجلی کا لگاتار چمکنا (...... وَلِیفًا) القَومُ: اکٹھے آنا۔
وَالَفَہٗ وِلَافًا ومُوَالَفَۃً: محبت کرنا۔ اپنی کسی کی طرف نسبت کرنا اور متصل ہونا۔
تَوَالَفَ مُوَالَفَۃً ووِلَافًا (نادر) الشَّیئَانِ: ایک دوسرے سے اُلفت و محبت کرنا۔
الوِلْف: ساتھی۔ دوست۔

الوَلِيف والوَلُوف: لگا تار چمکنے والی بجلی۔
الولاف والولیف: مصدر۔ ایک قسم کی دوڑ جس میں ٹانگیں یکبارگی زمین پر پڑتی ہیں۔
وَلَقَ يَلِقُ وَلْقًا فِي السَّيْرِ: جلدی چلنا ...... ہٗ بِالرُّمْحِ: ہلکا نیزہ مارنا ...... ہٗ بِالسَّيْفِ: تلوار سے مارنا ...... الحَدِيثَ: پھیلانا۔ گھڑنا ...... عَيْنَه: آنکھ پر مار کر پھوڑ دینا ...... فِي كَذِبِهٖ او سَيْرِه: لگا تار جھوٹ بولنا یا ہمیشہ چلنا۔
أُولِقَ إِيلاقًا وَأُلِقَ أَلْقًا: پاگل ہونا۔ صفت مَألُوق ومَاْوْلَق.
الوَلَقَى: اونٹنی کی ایک تیز دوڑ۔ کہا جاتا ہے "نَاقَةٌ وَلَقَى" تیز رفتار اونٹنی۔
الوَلِيقَة: ایک قسم کا کھانا جو آٹا، دودھ اور گھی سے تیار ہوتا ہے۔
الأَوْلَق: پاگل پن۔
أَوْلَمَ إِيلامًا: ولیمہ کرنا ...... فُلانٌ: خلقت میں یا اخلاق وعقل میں کامل ہونا۔
الْوَلْم والوَلَم: بند۔ زین یا کجاوہ کا تنگ۔
الوَلْمَة: تمامی۔ کسی چیز کا اجتماع۔
الوَلِيمَة: شادی کی خوشی کا کھانا۔ ج وَلائِم۔
تَوَلَّنَ الرَّجُلُ: مصائب کی وجہ سے چیخ پڑنا۔
وَلَهَ يَلِهُ وَوَلِهَ يَلَهُ وَيَوْلَهُ وَلَهًا وتَوَلَّهَ واتَّلَهَ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔ صفت مذکر وَالِهٌ وَآلِهٌ وَلْهَان: وصفت مؤنث وَالِهَةٌ والِهَةٌ ووَلْهَى وَلَهَ الصَّبِيُّ إِلَى أُمِّهٖ: بچے کا گھبرا کر ماں کے پاس جانا ...... الأُمُّ إِلَى وَلَدِهَا: مشتاق ہونا۔
مِنْهُ: خوف کرنا۔
وَلَّهَ الرَّجُلَ: شدت غم میں ڈالنا ...... المَرْأَةَ: عورت اور اس کے بچے میں جدائی کر دینا (...... وأَوْلَهَ) الحُزْنُ او الوَجْدُ فُلانًا: سرگشتہ وحیران بنا دینا۔
اِتَّلَهَ النَّبِيذُ فُلانًا: مدہوش کر دینا۔ عقل زائل کر دینا۔
اِسْتَوْلَهَ اِسْتِيلاهًا: بدحواس ہونا۔

مَاءٌ مُوْلَهٌ وَمُوْلَهَةٌ: بیابان کی طرف چھوڑا ہوا پانی۔ المُوْلَهَة: مکڑی۔
المِيلَهَة: حیرانی وپریشانی میں ڈالنے والا بیابان۔
المِيلاه: تیز ہوا۔ اِمْرَأَةٌ مِيلاهٌ: بچے کی موت کی وجہ سے بہت جزع فزع کرنے والی عورت۔ ج مَوَالِيه.
وَلْوَلَتْ وَلْوَلَةً وَوَلْوَالاً المَرْأَةُ: واویلا کرنا۔ چیخنا۔ وَلْوَلَتِ القَوْسُ: کمان سے آواز نکلنا۔
الوَلْوَال: شدت غم۔ نرالو۔
وَلِيَ ووَلِيَ يَلِي وَلْيًا فُلانًا: قریب ہونا۔ متصل ہونا (باب ضرب سے قلیل الاستعمال ہے) بغیر فصل کے پیچھے پیچھے چلنا۔ کہا جاتا ہے "جَلَسْتُ مِمَّا يَلِيهِ"۔
وَلِيَ يَلِي وَلايَةً وَوِلايَةً الشَّيْءَ وعَلَى الشَّيْءِ: والی ہونا۔ متصرف ہونا ...... الرَّجُلَ وُ عَلَيْهِ: مدد کرنا ...... البَلَدَ: قابض ومتصرف ہونا (...... وَلايَةً) الرَّجُلَ محبت کرنا۔
وُلِيَ المَكَانُ: موسم بہار کی بارش سے سیراب ہونا۔
وَلَّى تَوْلِيَةً فُلانًا الأَمْرَ: والی مقرر کرنا۔ وَلاَّهُ كَذَا: کسی کے پیچھے کرنا۔ وَلاَّهُ ظَهْرَهُ: اپنے پیٹھ کے پیچھے کرنا۔ وَلَّى الشَّيْءُ وعَنِ الشَّيْءِ: اعراض کرنا۔ دور ہونا۔ وَلَّى هَارِبًا: پیٹھ دے کر بھاگنا۔ وَلَّى الرُّطَبُ: خشک ہونے لگنا۔ عَنْ زَيْدٍ بِوُدِّهٖ: دوستی کا بدل جانا۔
أَوْلَى إِيلاءً فُلانًا الأَمْرَ: والی مقرر کرنا۔
...... ہٗ مَعْرُوفًا: کسی پر احسان کرنا۔ اور اسی سے ہے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے "مَا أَوْلاهُ لِلْمَعْرُوفِ" وہ کتنا فیاض ہے (اور یہ شاذ ہے اس لئے کہ ثلاثی مزید سے یہ صیغہ نہیں آتا) أَوْلاهُ عَلَى اليَتِيمِ: وصیت کرنا۔
وَالَى وِلاءً ومُوَالاةً الرَّجُلَ: دوستی کرنا۔ مدد کرنا ...... الشَّيْءَ: لگا تار کرنا ...... الغَنَمَ: جدا جدا کرنا ...... بَيْنَ الأَمْرَيْنِ: پیاپے کرنا۔

تَوَلَّى تَوَلِّيًا الأَمْرَ: ذمہ داری لینا۔ کسی کے کام کے لئے مستعد ہونا ...... فُلانًا: ولی مقرر کرنا ...... عَنْهُ: اعراض کرنا اور چھوڑ دینا
تَوَلَّى هَارِبًا: پیٹھ دے کر بھاگنا ...... الشَّيْءَ: کسی چیز کے ساتھ لازم ہونا ...... الرُّطَبُ: خشک ہونے لگنا ...... عَلَى بِوُدِّهٖ: دوستی کا بدل جانا۔
تَوَالَى تَوَالِيًا: پیاپے ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "تَوَالَتِ الغَنَمُ عَنِ المَعْزِ" بھیڑیں بکریوں سے جدا ہو گئیں۔
اِسْتَوْلَى اِسْتِيلاءً عَلَيْهِ: غالب ہونا۔ قدرت یافتہ ہونا ...... عَلَى الغَايَةِ: انتہا کو پہنچنا ...... عَلَى الشَّيْءِ: قابض ہونا۔
الوَلْيُ: مص۔ قرب۔ نزدیکی۔ بارش بہار کے بعد دوسری بارش (پہلی بارش کو وسمی کہتے ہیں) اور کہا جاتا ہے "دَارُهٗ وَلْيُ دَارِي" اس کا گھر میرے گھر کے قریب ہے۔
الوَلاء: محبت۔ دوستی۔ نزدیکی وقرابت۔ مدد۔ ملکیت۔ الوَلاء: میراث جو آزاد کردہ غلام سے یا عقد موالاۃ کی وجہ سے حاصل ہو اور کہا جاتا ہے "جَاءُوا وَلاءً أَوْ عَلَى وَلاءٍ" وہ لوگ پے بہ پے آئے۔
الوَلِيُّ ج أَوْلِيَة: بہار کی بارش کے بعد دوسری بارش ج أَوْلِيَاء: محبت کرنے والا دوست۔ مددگار۔ پڑوسی۔ حلیف۔ تابع۔ داماد۔ ہر وہ شخص جو کسی کے کام کا منتظم ہو۔ کہا جاتا ہے "اللّٰهُ وَلِيُّكَ" اللہ تمہارا حافظ ومددگار ہے۔ "وَالْمُؤْمِنُ وَلِيُّ اللّٰهِ" یعنی مومن اللہ تعالی کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے۔
وَلِيُّ العَهْدِ: وارث تخت وتاج۔ وَلِيُّ اليَتِيمِ: یتیم کا والی۔
الوَلايَة: مص۔ وہ بلاد جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج وَلايَات.
الوِلايَة: حکومت۔ امارت۔ سلطنت۔ وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ الوَلايَة والوِلايَة والوُلاءَة: رشتہ داری۔ اور کہا جاتا ہے "هُمْ عَلَى وَلايَةٍ او وِلايَةٍ"

واحدةً" وہ لوگ میری مدد میں اکٹھے ہیں یا وہ سب میرے خلاف اکٹھے ہوگئے۔
الوَلِيَّة: ولی کا مؤنث۔ نزدیکی۔ عرق گیر ج وَلِيَات وولايا. دَارٌ وَلِيَّةٌ: نزدیک کا گھر۔
الوالي: فا۔ والي البَلَد: حاکم شہر۔ ج وُلَاة.
الاَوْلٰى: زیادہ حقدار۔ زیادہ لائق۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَوْلٰى بِكَذَا" وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ تثنیہ اَوْلَيَان ج الاَوْلَوْنَ والاَوَالِي۔ مؤنث الوُلْيٰ تثنیہ الوُلْيَيَان ج الوُلٰى والوُلْيَيَات "وَاَوْلٰى لَكَ" دھمکی اور وعید کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور مقصد یہ ہے کہ شر تمہارے قریب ہے بچو۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس کے معنی اَلْوَيْلُ لَكَ یا اَوْلَاكَ اللّٰهُ مَا تَكْرَهُهُ" کے ہیں۔ اس صورت میں لام زائدہ ہے اور ایسا ہی "اَوْلٰى لِي واَوْلٰى لَهُ" کہا جاتا ہے۔
المَوْلٰى: مالک وسردار۔ غلام۔ آزاد کرنے والا۔ آزاد شدہ۔ انعام دینے والا۔ جس کو انعام دیا جائے۔ محبت کرنے والا۔ ساتھی۔ حلیف۔ پڑوسی۔ مہمان۔ شریک۔ بیٹا۔ چچا کا بیٹا۔ بھانجا۔ چچا۔ داماد۔ رشتہ دار۔ ولی۔ تابع ج المَوَالِي اور کہا جاتا ہے "هُوَ يَتَمَوْلٰى عَلَيْنَا" وہ ہمارا سردار بنا چاہتا ہے۔
المواليا: ایک قسم کے اشعار جن کو گایا کرتے تھے اور جن کے آخر میں یا موالیا کہا کرتے تھے اور اپنے سرداروں کی طرف اشارہ کرتے تھے (اور عوام مَوَّال: کہتے ہیں ج مَوَاوِيل)
المُوَلّٰى: بچہ جس پر ولی مقرر کیا گیا ہو۔ مؤنث مُوَلَّاة.
المَوْلَوِيُّ: مولی کی طرف منسوب عِنْدَ المُسْلِمِيْنَ: زاہد۔
المَوْلَوِيَّة: ایک قسم کی لمبی ٹوپی جس کو فرقہ مَوْلَوِيَّة کے لوگ پہنا کرتے تھے اور کہا جاتا ہے "فِيهِ مَوْلَوِيَّة" اس میں سرداروں کی مشابہت ہے۔

المُتَوَالِي: فا۔ ج مَتَاوِلَة: شیعوں کی جماعت۔
وَمَا يَمَا وَمْأً ووَمًا تَوْمِئَةً و اَوْمَأَ اِيمَاءً بِحَاجِبِهِ او بِيَدِهِ او غَيْرِ ذٰلِكَ: اشارہ کرنا۔
وَامَأَ مُوَامَأَةً الرَّجُلَ: وَاءَمَ: میں ایک لغت ہے۔
المُومَأ اِلَيْهِ: جس کی طرف اشارہ کیا جائے مذکورہ بالا کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔
الوَمْحَة: دھوپ کا اثر۔
وَمِدَتْ تَوْمَدُ وَمَدًا اللَّيْلَةُ: گھٹن کے ساتھ تیز گرمی والی ہونا۔ صفت وَمِدٌ وَمِدَةٌ وَمِدَ عَلَيْهِ: غضبناک ہونا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ وَمِدٌ عَلَيْهِ" وہ اس پر غضبناک ہے۔
الوَمَدَة: رات کی تیز گرمی۔
الوِمْدَة: خالص سپیدی۔
وَمَزَ يَمِزُو مَزًا بِاَنْفِهِ: غصے سے نتھنے پھلانا۔
تَوَمَّزَ: اٹھنے کا ارادہ کرنا۔
وَمَسَ يَمِسُ وَمْسًا الشَّيْءُ بالشَّيْءِ: رگڑنا یہاں تک کہ چھلکا جدا ہوجائے۔
اَوْمَسَتِ المَرْاَةُ: بدکار ہونا۔ اَوْمَسَ العِنَبُ: پکنے کے لئے نرم ہونا۔
المُومِسُ والمُومِسَة: بدکار وفاجرہ عورت ج مُومِسَات ومَوَامِس ومَوَامِيس ومَيَامِس ومَيَامِيس.
الوَمْشَة: بدن انسانی پر سفید تل۔
وَمَضَ يَمِضُ وَمْضًا ووَمِيضًا ووَمَضَانًا البَرْقُ: آہستہ چمکنا۔ صفت وَامِض.
اَوْمَضَ اِيمَاضًا البَرْقُ: بجلی کا آہستہ چمکنا ...... الرَّجُلُ: رمز سے اشارہ کرنا۔ بجلی یا آگ کی چمک دیکھنا۔ مسکرانا۔ اَوْمَضَتِ المَرْاَةُ بعَيْنِهَا: عورت کا دزدیدہ نگاہوں سے دیکھنا۔
الوَمْطَة: گھٹن سے زمین پر گرنا۔
الوَمْعَة: بارش کی بوچھاڑ۔
الوَمْغَة: لمبا بال۔
وَمِقَهُ يَمِقُهُ مِقَةً ووَمْقًا: محبت کرنا۔

وَامَقَهُ وِمَاقًا ومُوَامَقَةً: ایک دوسرے سے محبت کرنا۔
تَوَامَقَ الرَّجُلَان: باہم محبت کرنا۔
تَوَمَّقَهُ: دوستی کرنا۔
الوَمِيْق والمَوْمُوْق: محبوب۔
الوَمْكَة: فراخی وکشادگی۔
وَمِهَ يَوْمَهُ وَمْهًا النَّهَارُ: دن کا سخت گرم ہونا۔
تَوَمَّنَ الرَّجُلُ: بہت اولاد والا ہونا۔
وَمٰى تَوْمِيَةً بالشَّيْءِ: لے جانا۔
اِسْتَوْمٰى عَلَيْهِ: غالب ہونا (مانند اسْتَوْلٰى عَلَيْهِ)
المُوْمَاة والمُوْمَاء: بیابان ج المَوَامِي.
الوَنُّ: کمزوری۔ چنگ کہ جس کو انگلیوں سے بجاتے ہیں (دخیل)
وَنَّبَهُ: جھڑکنا۔ سرزنش کرنا۔
الوَنْج: ایک قسم کا بربط۔ (دخیل)
وَانَحَهُ مُوَانَحَةً: موافقت کرنا۔
وَنَمَ يَنِمُ وَنْمًا ونِيْمًا الذُّبَابُ: مکھی کا بیٹ کرنا۔
الوَنْمَة والوَنِيْم: مکھی کی بیٹ۔
وَنٰى يَنِي وَوَنِيَ يَوْنٰى وَنْيًا ووُنِيًّا ووَنَاءً وَوَنْيَةً وَنِيَةً ووَنًى: سست ہونا۔ کمزور ہونا۔ تھکنا۔ صفت وَانٍ مؤنث وَانِيَة...... ۂ: چھوڑنا ...... عَنْ كَذَا: مہمل چھوڑ دینا...... الكُمَّ: سمیٹنا ...... السَّحَابَةُ: برسانا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ لَا يَنِيْ يَفْعَلُ كَذَا" فلاں ہمیشہ ایسا کرتا رہا۔
وَنّٰى تَوْنِيَةً: عمل میں سستی کرنا۔
اَوْنٰى اِيْنَاءً الرَّجُلَ: تھکانا۔ کمزور کرنا۔
تَوَانٰى تَوَانِيًا فِي حَاجَتِهِ: سستی کرنا۔ کوتاہی کرنا۔ اہتمام نہ کرنا۔
الوَنَاء: سستی۔
اِمْرَاَةٌ وَنَاةٌ واَنَاةٌ وَانِيَةٌ: سست حرکات والی عورت۔
الوَنُوَّة: عقل کی کمزوری۔
الوَنَاة والوَنِيَّة: مروارید۔ موتی۔

الوانی: فا۔ کمزور بدن والا۔ نَسِیْمٌ وَانٍ: نرم نرم چلنے والی ہوا۔

الوَانِیُّ: موتی۔

المِینَا والمِینَاء: بندرگاہ۔ اور "مِیْنَاءُ السَّاعَة" گھڑی کے ڈائل کو کہتے ہیں۔

وَهَبَ یَهَبُ وَهْبًا ووَهَبًا وَهِبَةً المَالَ فُلانًا ولِفُلانٍ: ہبہ کرنا (بعضوں نے کہا ہے کہ وَهَبَ دو مفعول کی طرف متعدی بنفسہ نہیں ہوتا مگر اس وقت کہ جَعَلَ کے معنی کو متضمن ہو) اور کہا جاتا ہے "هَبْنِی فَعَلْتُ كَذَا" فرض کرو کہ میں نے ایسا کیا (هَبْ أَنِّی فَعَلْتُ كَذَا نہیں کہا جاتا) اور اس معنی میں صرف امر ہی کا صیغہ مستعمل ہے (...... ووَهَبَ یَهَبُ) الرَّجُلَ: داد و دہش میں غالب ہونا۔

وَاهَبَهُ مُوَاهَبَةً: ہبہ کرنے میں مقابلہ کرنا۔

اَوْهَبَ اِیهَابًا الأَمْرَ لِفُلانٍ: تیار کرنا۔ ......الشَّیْءُ لِفُلانٍ: لینے کے لئے ممکن ہونا۔ ......الشَّیْءُ لَهُ: زیادہ و بکثرت ہونا یہاں تک کہ اسی میں سے ہبہ کرے۔ اور کہا جاتا ہے "اَوْهَبْتُ لِكَذَا" یعنی میں اس پر قادر ہوا۔

تَوَاهَبَ القَوْمُ: بعض کا بعض کو ہبہ کرنا۔

اِتَّهَبَ اِتِّهَابًا الهِبَةَ: ہبہ قبول کرنا۔

اِسْتَوْهَبَ اِسْتِیهَابًا الهِبَةَ: ہبہ طلب کرنا ......فُلانًا ومِنْ فُلانٍ الهِبَةَ: ہبہ کرنے کی درخواست کرنا۔

الهِبَةُ: مص۔ کسی کو کسی چیز کا بغیر عوض کے مالک بنانا۔ ہبہ کی ہوئی چیز ج هِبَات۔

الوَهَّاب والوَهَّابَة والوَهُوب: بہت ہبہ کرنے والا۔

المَوْهِب والمَوْهِبَة۔ وَهْب: کا اسم ہے۔

المَوْهِبَة والمَوْهَبَة: عطیہ۔ ہبہ کی ہوئی چیز۔ چھوٹا سا تالاب جیسے "هُوَ اَشْهَى مِنْ مَاءِ مَوْهِبَةٍ عَلَى خَمْرٍ" وہ تالاب کے پانی سے شراب کا زیادہ راغب ہے ج "مَوَاهِب۔ المَوْهَبَة" پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جائے۔

وَهَتَ یَهِتُ وَهْتًا الشَّیْءَ: دبانا۔ سخت روندنا۔

اَوْهَتَ اللَّحْمُ: گوشت کا بدبودار ہونا۔

الوَهْتَة: پست زمین۔ ج وَهْتٌ۔

لَحْمٌ مُوْهِتٌ: بدبودار گوشت۔

وَهَثَ یَهِثُ وَهْثًا وهِثَةً فِی الشَّیْءِ: مشغول ہونا ......الشَّیْءَ: سخت روندنا۔

تَوَهَّثَ تَوَهُّثًا فِی الأَمْرِ: خوب غور کرنا۔

وَهَجَتْ تَهِجُ وَهْجًا ووَهَجًا ووَهَجَانًا النَّارُ او الشَّمْسُ: آگ بھڑکنا۔ آفتاب روشن ہونا۔

اَوْهَجَ النَّارَ: آگ بھڑکانا۔

تَوَهَّجَ: بھڑکنا ......الحَرُّ: گرمی سخت ہونا۔ یَوْمُنَا: سخت گرمی والا ہونا ......الجَوْهَرُ: چمکنا ......رَائِحَةُ الطِّیْبِ: بھڑکنا۔ خوشبو پھیلنا۔

الوَهَج: آگ کی بھڑک یا آفتاب کی چمک۔ آفتاب کی یا آگ کی گرمی جو دور سے محسوس ہو وَهَجُ الطِّیْبِ خوشبو کی بھڑک۔

یَوْمٌ وَهْجَان ووَهِجٌ: سخت گرم دن۔

الوَهَّاج: سخت بھڑکنے والا۔ نَجْمٌ وَهَّاجٌ: روشن ستارہ۔ اور ایسا ہی سِرَاجٌ وَهَّاجٌ۔

وَهْدَلَهُ الفِرَاشَ: بچھونا بچھانا۔

تَوَهْدَلَ الفِرَاشُ: بچھنا۔

الوَهْد: پست زمین ج اَوْهُد ووُهْدَان اور کہا جاتا ہے "مَكَانٌ وَهْدٌ" پست جگہ۔

الوَهْدَة: پست زمین۔ گڑھا۔ ج وِهَاد ووَهْد۔

وَهَرَهُ یَهِرُهُ وَهْرًا ووَهَرَهُ: سخت مشکل میں پھنسا دینا۔

تَوَهَّرَ اللَّیْلُ او الشِّتَاءُ: رات یا سردی کا اکثر حصہ گزر جانا ......هُ فِی الكَلامِ: گفتگو میں ایسی چیز کی طرف مجبور کرنا جس سے حیرانی ہو۔

اِسْتَوْهَرَ واسْتِیهَرَ اِسْتِیهَارًا بِهِ: یقین کرنا۔

الوَهْر: دھوپ کا زمین پر اس طرح تیزی سے پڑنا جس سے بخارات کی مانند اضطراب ظاہر ہو۔

لَهَبٌ وَاهِرٌ: بھڑک دار شعلہ۔

الوَهْرَة: ایسی مشکل میں پھنسنا جس سے رہائی نہ ہو۔

الوَهْرَان: ڈرنے والا۔

وَهَزَهُ یَهِزُهُ وَهْزًا: روندنا۔ ہاتھ سے مارنا یا ہٹانا۔ وَهَزَهُ عَلَى كَذَا: برانگیختہ کرنا۔ وَهَزَ الشَّیْءَ: توڑنا ......القَمْلَةَ بَیْنَ اَصَابِعِهِ: جوں کو انگلیوں کے درمیان مار ڈالنا۔

وَهَزَهُ: بوجھل کرنا۔

تَوَهَّزَ: سخت روندنا۔ بوجھل چال سے چلنا۔

تَوَهَّزَ خَلْفَ فُلانٍ: کودنا اور کہا جاتا ہے "مَرَّ یَتَوَهَّزُ" وہ گزرا اس حال میں کہ زمین کو سخت دباتا ہوا چلتا ہے۔

الوَهْز: مص۔ پستہ قد مضبوط بدن والا۔

الوَهَّازَة: شرمیلی عورت کی چال۔

الاَوْهَز: اچھی چال والا۔

المُوَهَّز والمُوَهِّز: سخت روندنے والا۔

وَهَسَ یَهِسُ وَهْسًا الشَّیْءَ: توڑنا۔ سخت روندنا ......الرَّجُلُ: تیز چلنا ......فِی الأَمْرِ: حیلہ کرنا ......عَلَى قَوْمِهِ: ظلم کرنا۔ دست درازی کرنا۔

وَاهَسَ مُوَاهَسَةً: تیز چلنا ......هُ: جھگڑا کرنا۔

تَوَهَّسَ وتَوَاهَسَ: بوجھل چال چلنا۔ تیز چلنا۔ تَوَهَّسَتِ الإِبِلُ: اونٹوں کا اچھی چال چلنا اور کہا جاتا ہے "تَوَهَّسَ الأَرْضَ فِی مِشْیَتِهِ" اس نے اپنی چال میں زمین کو بہت دبایا۔

الوَهْس: مص۔ برائی۔ چغل خوری۔

الوَهْسَة: عام راستہ۔

الوَهَّاس: اسم مبالغہ۔ شیر۔

وَهَصَ یَهِصُ وَهْصًا الشَّیْءَ الرَّخْوَ: نرم چیز کو توڑنا۔ سخت روندنا۔ سختی سے پھینکنا۔ زمین پر پٹکنا ......الرَّأْسَ: سر کچل دینا۔ الحَیَوَانَ: جانور کو خصی کرنا۔

الوَهْصَة۔ وَهْص: کا اسم مرۃ۔ پست زمین۔

الوَهَّاص: بڑا روندنے والا۔

المَوْهِص: پست زمین۔ روندنے یا توڑنے کی جگہ۔ ج مَوَاهِص.

المُوَهْوَص والمُوَهَّصُ الخَلْقِ: گٹھے بدن والا۔

الوَهْصَة: پست زمین۔

وَهَطَهُ يَهِطُهُ وَهْطًا: توڑنا۔ روندنا۔ نیزہ مارنا۔ مارنا...... الرَّجُلُ: کمزور ہونا۔

أَوْهَطَهُ: کمزور کرنا۔ مار کر سست کرنا۔ پچھاڑنا۔ مصیبت میں ڈالنا۔ أَوْهَطَ جَنَاحَ الطَّائِرِ: پرندہ کا بازو توڑ دینا۔

تَوَهَّطَ: ٹوٹنا۔ روندا جانا...... الفِرَاشَ: بچھانا ...... فِي الطِّيْنِ: نرم مٹی میں غائب ہونا۔

الوَهْط: مص۔ لاغری۔ جماعت ج أَوْهَاط کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ أَوْهَاطٌ" ان کے درمیان جھگڑا اور شوروغل ہے۔

الوَهْطَة: پست زمین ج وَهْطٌ ووِهَاط.

وَهَفَ يَهِفُ وَهْفًا ووَهِيْفًا إِلَى كَذَا: قریب ہونا...... النَّبَاتُ: سبز اور پتے والا ہونا...... لَهُ شَيْئٌ مِنَ الدُّنْيَا: سامنے آنا۔ ظاہر ہونا(...... وَهْفًا ووِهَافَةً) النَّصْرَانِيُّ: گرجا کی خدمت کے لئے مستعد ہونا۔

أَوْهَفَ إِيْهَافًا الشَّيْئُ إِلَى كَذَا: قریب ہونا۔ أَوْهَفَ لَهُ الشَّيْئُ: سامنے آنا۔ ظاہر ہونا۔

الوَاهِف: فا۔ گرجا کا خادم یا منتظم۔

الوِهَافَة والوُهْفِيَّة: گرجا کی خدمت۔

وَهَقَ يَهِقُ وَهْقًا الدَّابَّةَ: جانور کی گردن میں رسی ڈالنا...... هُ عَنْ كَذَا: روکنا۔ باز رکھنا۔ کہا جاتا ہے "وَالْقَلْبُ عِنْدَكُمْ مَوْهُوْقٌ" دل تم لوگوں کے پاس اٹکا ہوا ہے۔

وَاهَقَ مُوَاهَقَةً والبَعِيْرُ البَعِيْرَ: چلنے میں گردن لمبی کر کے ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

أَوْهَقَ الدَّابَّةَ: جانور کی گردن میں رسی ڈالنا۔

تَوَهَّقَ الحَصَى: کنکریوں کا دھوپ سے گرم ہونا...... فُلَانًا فِي الكَلَامِ: گفتگو میں ایسی چیز کی طرف مجبور کرنا جس سے حیرانی ہو۔

تَوَاهَقَ القَوْمُ فِي الأَمْرِ: برابر ہونا یا مقابلہ کرنا۔ تَوَاهَقَتِ الإِبِلُ: چلنے میں گردن لمبی کر کے مقابلہ کرنا...... السَّاقِيَانِ: مقابلہ کرنا۔

الوَهْق الوَهَق: رسی کہ جس کے ایک طرف پھندا ہوتا ہے اور جس کو جانور کی گردن میں ڈالتے ہیں ج أَوْهَاق.

وَهَلَ يَهِلُ ويَوْهَلُ وَهْلًا إِلَى الشَّيْئِ: ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو۔

وَهِلَ يَوْهَلُ وَهَلًا: کمزور ہونا۔ گھبرانا۔ صفت وَهِلٌ. وَهَلَ إِلَيْهِ: فریاد طلب کرنا۔ پناہ لینا...... فِي الأَمْرِ وعَنْهُ: غلطی کرنا۔ بھولنا۔

وَهَّلَهُ: خوف دلانا۔ گھبرا دینا۔

تَوَهَّلَهُ: غلطی میں ڈالنا۔

الوَهَل والوَهْلَة: گھبراہٹ۔ خوف۔ ڈر۔ کہا جاتا ہے "لَقِيْتُهُ أَوَّلَ وَهْلَةٍ او وَهَلَةٍ او وَاهِلَةٍ: میں نے اس سے سب سے پہلے ملاقات کی۔

وَهَمَ يَهِمُ وَهْمًا فِي الشَّيْئِ: ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو...... الشَّيْئَ: خیال کرنا۔ تصور کرنا۔

وَهِمَ يَوْهَمُ وَهَمًا فِي الحِسَابِ: غلط کرنا۔ بھولنا۔

وَهَّمَهُ: وہم میں ڈالنا۔

أَوْهَمَ إِيْهَامًا: وہم میں پڑنا...... هُ: وہم میں ڈالنا...... فُلَانًا بِكَذَا: تہمت لگانا۔ بدگمانی کرنا...... كَذَا مِنَ الحِسَابِ: غلطی کرنا ...... الشَّيْئَ: کل چھوڑ دینا۔

أَتْهَمَ: تہامہ میں داخل ہونا۔ أَتْهَمَهُ بِكَذَا: تہمت لگانا۔ بدگمانی کرنا (یہ عوام کی بول چال میں ہے فصیح اِتَّهَمَهُ ہے)

اِتَّهَمَهُ بِكَذَا: تہمت لگانا۔ بدگمانی کرنا...... هُ فِي قَوْلِهِ: سچائی میں شک کرنا۔ اِتَّهَمَ الرَّجُلُ: بدنام ہونا۔ متہم ہونا۔

تَوَهَّمَ الأَمْرَ: خیال کرنا۔ گمان کرنا۔ تَوَهَّمَ فِيْهِ الخَيْرَ: کسی کے اندر خیر کا اندازہ کرنا۔

الوَهْم: مص۔ دل میں جو خطرہ گزرے۔ ج أَوْهَام: قوت وہمیہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ قوت وہمیہ اس حس باطنی کو کہتے ہیں جس کا کام معانی جزئیہ کا ادراک کرنا ہے جن کا تعلق محسوسات سے ہے جیسے زید کی شجاعت۔ سخاوت۔ بکری کی بزدلی۔ ماں کی محبت وغیرہ...... کشادہ راستہ۔ بڑا مرد۔ مضبوط موٹا سدھا ہوا اونٹ۔ ج أَوْهَام ووُهُم ووُهُوْم کہا جاتا ہے "لَا أَوْهَمَ مِنْ كَذَا" اس سے کوئی چارہ نہیں۔

الوَهْمَة: موٹی اونٹنی۔

الوَاهِمَة: قوت وہمیہ۔

الوَهْمِيُّ: وہم والا۔

التُّهَمَة والتُّهْمَة، اِتِّهَام: کا اسم۔ تہمت۔ شک۔ ج تُهَم وتُهَمَات.

التَّهِيْم: جس پر تہمت لگائی جائے۔

المَوْهُوْم مِنَ الأَشْيَاءِ: وہم کیا ہوا۔ تصور کیا ہوا۔ خیال کیا ہوا۔

وَهَنَهُ يَهِنُهُ وَهْنًا وأَوْهَنَهُ: کمزور کرنا۔ وَهَنَ وأَوْهَنَ الرَّجُلُ: آدھی رات میں داخل ہونا۔

وَهَّنَهُ: کمزور کرنا۔

وَهَنَ ووَهِنَ يَهِنُ ووَهِنَ يَوْهَنُ وَهْنًا ووَهَنًا ووَهُنَ يَوْهُنُ وَهْنًا: کام میں سست ہونا۔ کمزور ہونا۔

تَوَهَّنَ البَعِيْرُ: لیٹنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا زیادہ کھانے سے اُڑ نہ سکنا۔

الوَهْن: مص...... مِنَ الرِّجَالِ او الإِبِلِ: موٹا پستہ قد...... مِنَ اللَّيْلِ: آدھی رات یا اس کے کچھ بعد(...... والوَهَن) کام میں سستی۔ بدن میں کمزوری۔

الوَهُوْن: کمزور۔

الوَاهِن: فا۔ کمزور۔ کندھے کی ایک رگ کا نام۔

الوَاهِنَة. وَاهِن: کا مؤنث۔ کمزوری۔

بازو۔ گردن کا مہرہ۔ ریاح جو بڑھاپے کے وقت کندھوں میں یا بازو میں یا ان دو رگوں میں جن کا نام اَخدعان ہے پیدا ہو جاتی ہے۔ سب سے نیچے کی پسلی۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ لَشَدِيْدُ الْوَاهِنَتَيْنِ" وہ مضبوط سینہ والا ہے۔

الْوَهْنَانَةُ مِنَ النِّسَاءِ: نازو نعمت کی وجہ سے کام میں سستی کرنے والی عورت۔

الْمَوْهِنُ مِنَ اللَّيْلِ: آدھی رات یا اس کے کچھ بعد۔

الْمَوْهُوْنُ: کمزور۔ مؤنث مَوْهُوْنَةٌ۔

وَهْوَهَ وَهْوَهَةً فِيْ صَوْتِهٖ: غم یا گھبراہٹ کی وجہ سے بڑبڑانا۔۔۔۔۔۔اَلْاَسَدُ فِيْ زَئِيْرِهٖ: شیر کا دھاڑنا۔ صفت وَهْوَاهٌ۔

الْوَهْوَاهُ وَالْوَهْوَهُ مِنَ الْخَيْلِ: تیز و چست رَجُلٌ وَهْوَاهٌ: بزدل مرد۔

وَهِيَ وَوَهَيَ يَهِيْ وَهْيًا الثَّوْبُ: کپڑے کا پھٹنا۔۔۔۔۔۔الشَّيْءُ: بندش ڈھیلی ہونا۔ بوسیدہ ہونا۔ کمزور ہونا۔۔۔۔۔۔الْحَائِطُ: دیوار گرنے کے قریب ہونا۔۔۔۔۔۔الرَّجُلُ: بے وقوف ہونا۔۔۔۔۔۔السَّحَابُ: بادل کا موسلا دھار برسنا۔

اَوْهٰى اِيْهَاءً فُلَانًا: کمزور کرنا۔ سست کر دینا۔ کہا جاتا ہے "ضَرَبَهٗ فَاَوْهٰى يَدَهٗ" اس نے اسے مارا اور اس کے ہاتھ کو توڑ دیا۔

الْوَهْيُ: مص۔ شگاف۔ پھٹن ج وُهِيٌّ وَاَوْهِيَةٌ۔

الْوَهْيَةُ: اسم مرۃ۔ شگاف۔

الْوَاهِيْ اسم فاعل ج وَاهُوْنَ وَوُهَاةٌ: مؤنث وَاهِيَةٌ۔

الْوَهِيَّةُ: موتی۔ ذبح کرنے کے لئے موٹا اونٹ۔

الْاَوْهِيَةُ: پہاڑ کی چوٹی سے وادی تک کا فاصلہ۔

وَاهِ وَوَاهٍ وَوَاهًا وَوَاهًا لَهٗ وَبِهٖ: چیز کی خوبی کے لئے کلمہ تعجب گویا تم کہتے ہو "اَعْجَبْ بِهٖ مَا اَطْيَبَهٗ" اور اظہار افسوس کے لئے بھی آتا ہے جیسے "وَاهًا عَلٰى مَافَاتَ"۔

وَيْ: کلمہ تعجب جیسے وَيْ لِزَيْدٍ یعنی زید سے مجھے تعجب ہے اور ڈانٹ ڈپٹ کے لئے بھی آتا ہے اور وَيْل سے کنایہ ہے تم کہتے ہو "وَيْكَ اِسْمَعْ قَوْلِيْ" تیرا برا ہو میری بات پر کان لگا۔ اور دھمکی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے وَيْ بِكَ يَا فُلَانُ۔

وَيْبٌ: بمعنی ویل۔ کہا جاتا ہے "وَيْبَكَ وَوَيْبٌ لَكَ وَوَيْبٌ لِزَيْدٍ وَوَيْبًا لَهٗ وَوَيْبُ لَهٗ وَوَيْبَهٗ وَوَيْبِ غَيْرِهٖ: کسرہ اور ضمیر و اسم ظاہر کی طرف اضافت کے ساتھ۔ وَوَيْبَ زَيْدٍ: فتحہ اور اضافت کے ساتھ۔ وَوَيْبِ فُلَانٍ کسرہ اور رفع کے ساتھ۔ اور معنی ہر صورت میں ویل کے ہیں۔ یعنی اللہ اس کے لئے ویل لازم کرے اور ویب کا استعمال مقام تعجب میں بھی ہوتا ہے کہا جاتا ہے "وَيْبًا لِهٰذَا" یعنی اس کے لئے تعجب ہے۔

الْوَيْبَةُ: بائیس یا چوبیس مد کا ایک پیمانہ ج وَيْبَاتٌ (مولدۃ) الْوَيْبَةُ: مصیبت۔ بلا۔ رسوائی۔

وَيْحٌ: کلمہ ترحم و توجع۔ اور کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کہا گیا ہے کہ وَيْل کے معنی میں ہے تم کہتے ہو "وَيْحٌ لِزَيْدٍ وَوَيْحًا لِزَيْدٍ وَيْحَهٗ" رفع ابتدا کی وجہ سے ہے اور نصب اضمار فعل کی بنا پر۔ گویا کہ تم کہتے ہو اَلْزَمَهُ اللّٰهُ وَيْحًا۔

الْوَاحُ وَالْوَاحَةُ: ریگستان میں سرسبز زمین ج الْوَاحَاتُ۔

وَيْخٌ: بمعنی وَيْح۔

وَيْسٌ: بمعنی وَيْحٌ اور اس کے احکام بھی وَيْحٌ کے احکام جیسے ہیں۔

الْوَيْسُ: محتاجی۔ ارادہ کی ہوئی چیز۔ نہ چاہی ہوئی چیز۔

وَيْكَ: کلمہ ہے جو وی اور کاف خطاب سے مرکب ہے۔

وَيَّلَ تَوْيِيْلًا فُلَانًا وَلِفُلَانٍ: کسی کے لئے بہت ویل کہنا۔

تَوَيَّلَ: ویل کو پکارنا۔ یَاوَيْلِيْ: کہنا۔

تَوَايَلَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کے لئے ویل ویل کہنا کہا جاتا ہے "هُمَا يَتَوَايَلَانِ"۔

الْوَيْلُ: شر و برائی کا نزول۔ ہلاکت۔ جہنم کی ایک وادی کا نام کہا جاتا ہے "وَيْلَهٗ وَوَيْلَكَ وَوَيْلِيْ وَوَيْلٌ لِزَيْدٍ وَوَيْلًا لَهٗ" نصب اضمار فعل کی بنا پر رفع ابتدا کی وجہ سے جبکہ اضافت نہ ہو اور اضافت کی صورت میں صرف نصب ہی ہوگا۔ اس وجہ سے کہ اگر رفع دیں گے تو بلا خبر کے رہ جائے گا۔ کہا جاتا ہے "وَيْلٌ وَائِلٌ وَوَيْلٌ وَيِّلٌ" یعنی بہت زیادہ ویل۔

الْوَيْلَةُ: بلا رسوائی۔ ج وَيْلَاتٌ۔

وَيْلُمِّهٖ: یہ مرکب کلمہ ہے اس کی اصل "وَيْلٌ لِاُمِّهٖ" ہے بمعنی بددعا کے مگر بعد میں تعجب اور استحسان کے موقع پر استعمال ہونے لگا مانند "قَاتَلَهُ اللّٰهُ" اور "لَا اَبَ لَكَ" کے۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ وَيْلُمِّهٖ وَوَيْلِمِّهٖ" ضمہ لام و کسرہ لام کے ساتھ بمعنی چالاک و تیز فہم مرد۔

الْوَيْمَةُ: تہمت اور بقول بعض چغل خوری۔

الْوَيْنُ: کالا انگور۔ عیب۔

الْوَيْنَةُ: کالا خشک انگور۔

وَيْهٌ وَوَيْهٍ وَوَيْهًا: کلمہ تحریض و اغراء ہے مفرد جمع مذکر و مؤنث سب کے لئے بھی آتا ہے۔

ہ

الھاء : یہ حروف تہجی میں چھبیسواں حرف ہے اور حروف حلقی سے ہے۔

ہ: تین صورتوں میں مستعمل ہے۔

(۱) ضمیر غائب ہے۔ منصوباً و مجروراً۔ جیسے قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ" اس سے اس کے ساتھی نے باہم بات کرتے ہوئے کہا اور یہ کسرہ یا یاء ساکنہ کے بعد ہو تو مکسور ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے بعد الف نہ ہو اور اس کے علاوہ مضموم ہوتی ہے۔

(۲) حرف غیبت جیسے اِيَّاهُ کی ھَا.

(۳) ھَاءِ: سکتہ اور یہ حرکت یا حرف کے ظاہر کرنے کے لئے لاحق ہوتی ہے جیسے مَاهِيَهْ وَهَاهُنَاهْ. وَوَازَيْدَاهْ.

ھا: اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اسم فعل بمعنی خُذْ: جیسے "هَا الْكِتَابَ" کتاب لو۔ اس کے الف کو ممدودہ کرنا بھی جائز ہے اور یہ ممدودہ مقصورہ کاف خطاب اور بغیر خطاب کے دونوں طرح مستعمل ہیں اور ممدودہ ہونے کی صورت میں کاف کو حذف کرنا بھی جائز ہے اس طرح پر کہ ہمزہ کی گردان کاف کی طرح کریں اور کہیں ھَاءَ مذکر کے لئے۔ ھَاءِ مؤنث کے لئے وھَاؤُم جمع مذکر کے لئے۔ ھَاؤُمَا تثنیہ مذکر و مؤنث کے لئے ھَاؤُنَّ جمع مؤنث کے لئے۔

(۲) مؤنث کی ضمیر منصوب جیسے ضَرَبَهَا اور مجرور جیسے کِتَابُهَا. ہ: ضمیر ہے اور الف علامت تانیث۔

(۳) تنبیہ کے لئے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔

(الف) اشارہ سے پہلے جیسے : هٰذَا وهٰذاک۔

(ب) ضمیر مرفوع جیسے "هَا اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ".

(ج) ای: کی صفت ندا کی صورت میں جیسے يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ.

(د) قسم کی صورت میں لفظ اللہ سے پہلے حرف قسم کو حذف کے وقت جیسے "هَا اللّٰهِ".

هِيْ هِيْ: اسم صوت ہے جس سے اُونٹ کو چارہ کھلانے کے لئے بلاتے ہیں۔

هَاهَا: اُونٹوں کو ڈانٹنے کی آواز۔

هَاْهَاْ هِنْهَاءً وهَاهَاءً: ٹھٹھا مار کر ہنسنا۔ صفت هَاهَاْ وهَاهَاءٌ ...... بالاِبِلِ: اونٹ کو چارہ کے لئے بلانا اور هِيْ هِيْ کہنا یا ڈانٹنا اور هَاْهَاْ کہنا اور اسم الھِیْ ہے۔

جَارِيَةٌ هَاْهَاءَةٌ: بہت ٹھٹھا مار کر ہنسنے والی لڑکی۔

هٰؤُلَاءِ: ھا کلمہ تنبیہ اور اُوْلَا: اسم اشارہ۔

هَبْ. وَهَبْ: اسے امر کا صیغہ ہے اور کہا جاتا ہے "هَبْنِیْ فَعَلْتُ" فرض کر کہ میں نے کیا اور یہ کلمہ امر کا ہے جو دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے۔

هَبَّتِ (ن) هُبُوْبًا وهَبِيْبًا وهَبًّا الرِّيْحُ: ہوا کا چلنا۔ هَبَّ الرَّجُلُ مِنَ النَّوْمِ: نیند سے بیدار ہونا ...... النَّجْمُ: ستارہ کا طلوع ہونا۔

هَبَّ (ض) هَبًّا وهُبُوْبًا وهَبِيْبًا وهِبَابًا: چست و تیز رفتار ہونا۔ هَبَّ يَفْعَلُ كَذَا: وہ ایسا کرنے لگا اور کہا جاتا ہے "مِنْ اَيْنَ هَبَبْتَ" تم کہاں سے آئے (...... هَبًّا وهُبُوْبًا) السَّيْفُ: تلوار کا ہلنا ...... فِي الْحَرْبِ: شکست کھانا (...... هَبًّا وهَبَّةً وهِبَّةً) السَّيْفُ الشَّيْئَ: تلوار کا کسی چیز کو کاٹنا۔

هَبَّ (س) هِبَابًا: مدت تک غائب رہنا۔ کہا جاتا ہے "هَبَّ فُلَانٌ حِيْنًا ثُمَّ قَدِمَ" فلاں ایک مدت تک غائب رہا پھر آ گیا۔ "وَاَيْنَ هَبَبْتَ عَنَّا" تم ہم سے کہاں غائب رہے؟

هَبَّبَ تَهْبِيْبًا الثَّوْبَ: کپڑا اپھاڑنا۔

اَهَبَّهُ مِنْ نَوْمِهِ: نیند سے بیدار کرنا۔ اَهَبَّ السَّيْفَ: تلوار کو ہلانا ...... الرِّيْحَ: ہوا کا چلانا۔

تَهَبَّبَ الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔

اِهْتَبَّ الشَّيْئَ: کاٹنا۔

اِسْتَهَبَّ الرِّيْحَ: ہوا کا چلانا۔

الھَبَاب: ذرات جو دھوپ پڑنے پر روشن دان وغیرہ میں معلوم ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "ثَوْبٌ هَبَائِبُ وهِبَبٌ واَهْبَابٌ" پارہ پارہ شدہ کپڑا۔

الھَبَّةُ. هَبَّ: کا اسم مرۃ۔ صبح کی باقی ماندہ ایک ساعت۔ زمانہ کی ایک مدت۔ کہا جاتا ہے "رَاَيْتُهُ هَبَّةً" میں نے اس کو ایک مرتبہ دیکھا "وَاحْذَرْ هَبَّةَ السَّيْفِ" تلوار کے چلنے سے بچو۔

الھِبَّةُ. هَبَّ: کا اسم نوع۔ حال۔ کپڑے کا

ایک ٹکڑا۔ تلوار کی کاٹ اور اس کا چلنا۔ صبح کی باقی ماندہ ساعت ۔ زمانہ کی ایک مدت۔

الهَبُوبُ والهَبُوبَة والهَبِيبُ مِنَ الرِّيَاحِ: گردوغبار اڑانے والی ہوا۔

الهَبَّاب: بہت گردوغبار اُڑانے والی ہوا۔

المَهَبُّ: ہوا چلنے کی جگہ۔ ج مَهَابٌّ.

المُهَبُّ: کمزور۔ ج مُهَبُّوْنَ: بیدار کرنے والا۔

هَبَتَهُ (ض) هَبْتًا: مارنا۔ کسی کا سر جھکا دینا۔ مرتبہ سے گھٹا دینا۔ ذلیل کرنا۔

هَبَتَهُ بِالسَّيْفِ: تلوار سے مارنا۔

هُبِتَ الرَّجُلُ: بزدل و ہوش باختہ ہونا۔ صفت هَبِيْت و مَهْبُوْت.

الهَبْتَةُ. هَبْتَ: کا اسم مرۃ۔ کمزوری۔ کہا جاتا ہے "فِيْ عَقْلِهٖ هَبْتَةٌ" اس کی عقل کمزور ہے۔

الهَبْتَر: پست قد۔

هَبَجَهُ (ف) هَبْجًا بِالعَصَا: لگاتار لاٹھی سے مارنا۔

هَبِجَ (س) هَبَجًا وَجْهُ الرَّجُلِ: چہرے کا سوجنا۔ صفت هَبِجٌ.

هَبَّجَهُ: متورم کرنا۔

تَهَبَّجَ: سوجنا۔

المُهَبَّجُ: سست۔ بھدی طبیعت کا۔

هَبَدَ (ض) هَبْدًا وتَهَبَّدوا اِهْتَبَدَ الهَبِيْدَ: اندرائن کا پھل توڑنا اور پکانا اور چننا۔ هَبَدَ فُلَانًا: اندرائن کا پھل کھلانا۔

الهَبْد والهَبِيْد: اندرائن یا اس کا دانہ۔ واحد هَبِيْدَة.

الهَوَابِد: اندرائن کے دانے چننے والیاں۔

هَبَذَ (ض) هَبْذًا وهَابَذَ وأَهْبَذَ واهْتَبَذَ الفَرَسُ او الطَّائِرُ: گھوڑے کا تیز چلنا یا پرندہ کا تیر اڑنا۔

الهَابِذَة: تیز رفتار اونٹنی ج هَوَابِذ.

هَبَرَ (ن) هَبْرًا اللَّحْمَ: گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹنا۔ کہا جاتا ہے "هَبَرَ لَهٗ مِنَ اللَّحْمِ هَبْرَةً" اس نے اس کے لئے گوشت کے ٹکڑے کاٹے "وَهَبَرْنَاهُمْ بِالسُّيُوْفِ" ہم نے ان کو تلواروں سے کاٹ دیا۔

هَبِرَ (س) هَبَرًا البَعِيْرُ: اُونٹ کا زیادہ گوشت والا ہونا۔

اَهْبَرَ الرَّجُلُ: خوشنما موٹا ہونا۔

اِهْتَبَرَ البَعِيْرُ: اونٹ کا دبلا پتلا ہونا...... فُلَانًا بِالسَّيْفِ: تلوار سے کاٹنا۔

الهَبْر: مص۔ بغیر ہڈی کا گوشت۔ واحد هَبْرَةٌ. الهَبْر: پست زمین یا ریت کا قطعہ ج هُبُوْرٌ. وَهَبْر. الهَبْر فِي القِرَاءَةِ: آیت پر وقف کرنا۔

الهُبْر: انگور کا بیج۔ کتان سے جو گرے۔

الهَبِر مِنَ الجِمَالِ: بہت گوشت والا اونٹ۔ کہا جاتا ہے "بَعِيْر هَبِرٌ دَبِرٌ" بہت گوشت اور اون والا اونٹ۔ مؤنث هَبِرَة.

الهِبِرّ: کٹا ہوا۔

الهِبْرِيَة: روئی کے اڑنے والے روئیں۔ سر کی بھوسی۔ بانس اور نرکل سے جو بکھرے اور جمع ہو کر جم جائے۔

الهَبُوْر: مکڑی۔

الهَبِيْر: پست زمین کہ اس کے اردگرد بلندی ہو ج هُبُرٌ و اَهْبِرَةٌ: اندام نہانی۔ کہا جاتا ہے "ضَرْبٌ هَبْرٌ وهَبِيْرٌ" گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی ضرب۔

الهُبَيْرَة: بجو۔ اَبُو هُبَيْرَة: مینڈک۔ اُمّ هُبَيْرَة: مینڈکی۔

الاَهْبَر: بہت گوشت والا۔ مؤنث هَبْرَاء ج هُبْر.

الهُبَارِيَة: اڑنے والے پر۔ سر کی بھوسی۔

رِيْحٌ هُبَارِيَّة: غبار والی ہوا۔

الهَبَّار: بہت بالوں والا بندر۔

سَيْفٌ هَبَّارٌ: کاٹنے والی تلوار۔

الهُبُوْرُ: چھوٹی چیونٹی۔ کھیتی کے گرے ہوئے خوشے۔

هَبْرَجَ الرَّجُلُ: ڈگمگاتے ہوئے چلنا۔ الثَّوْبَ: منقش کرنا۔

الهَبْرَج: تیز و سبک چال۔ مرد متکبر۔ ڈگمگا کر چلنے والا۔ منقش کپڑا۔ موٹا و پُر گوشت بیل۔ بوڑھا ہرن۔

الهِبْرِج: موٹا و پُر گوشت۔

المُهَبْرَج مِنَ الاَوْتَارِ: خراب شدہ تانت۔

الهِبْرِزِيّ: فارسیوں کا کنگن۔ نیا دینار۔ ہر خوبصورت و خوشنما چیز۔ عمدہ موزہ۔ خالص سونا۔ وَاُمُّ الهِبْرِزِيّ: بخار۔

تَهَبْرَسَ: ناز و انداز سے چلنا۔

هَبَزَ (ض) هَبْزًا وهُبُوْزًا وهَبَزَانًا: مرنا۔ یا اچانک مرنا۔

هَبَشَ (ن) وهَبِشَ (س) هَبْشًا الرَّجُلُ: پورے ہاتھوں سے دوہنا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا۔ پہنچنا...... لِعِيَالِهٖ: کمائی کرنا۔ ...... فُلَانًا: تکلیف دہ مار مارنا۔

هَبَّشَ تَهْبِيْشًا المَالَ: جمع کرنا۔

تَهَبَّشَ القَوْمُ: اکٹھا ہونا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَرَجَ يَتَهَبَّشُ لِعِيَالِهٖ" وہ اپنے اہل و عیال کے لئے کمائی کرنے کے لئے نکلا۔

اِهْتَبَشَ المَالَ: اکٹھا ہونا...... الشَّيْءَ: جمع کرنا...... مِنْهُ عَطَاءً: حاصل کرنا۔

الهَابِشَة: جماعت۔ الهَابِشَة والهُبَاشَة: مختلف قبیلوں کی جماعت۔ ج هَوَابِش هُبَاشَات. الهُبَاشَات: کمائیاں۔

الهَبَّاش: بہت کمائی کرنے والا۔ بہت جمع کرنے والا۔

هَبِصَ (س) وهَبَصَ (ح) هَبْصًا وهَبَصًا: پھرتیلا و جلد باز ہونا...... الكَلْبُ: کتے کا شکار کا حریص ہونا...... عَلَى الشَّيْءِ: مشتاق ہو کر بے قرار ہونا۔ صفت هَبِصٌ.

اِهْتَبَصَ فِي العَمَلِ: جلدی کرنا...... فِي المَشْيِ: تیز چلنا...... وانْهَبَصَ لِلضَّحِكِ: بہت زور سے ہنسنا۔

الهَبَصَى: تیز چال۔ کہا جاتا ہے مَشَى الهَبَصَى: وہ تیز چال چلا۔

هَبَطَهُ (ن) هَبْطًا مِنَ الجَبَلِ: پہاڑ سے

اتارنا۔۔۔۔۔المرض لحمهٗ: بیماری کا گوشت کو لاغر کرنا۔۔۔۔۔فلانًا: مارنا۔۔۔۔۔بلد کذا: شہر میں داخل ہونا۔۔۔۔۔السوق: بازار میں پہنچنا۔۔۔۔۔الوادی: وادی میں اترنا۔ صفت ھبّاط۔۔۔۔۔فلانًا البلد: شہر میں داخل ہونا۔۔۔۔۔ثمن السلعة ومن ثمنها: قیمت گھٹانا۔

ھبط (ض ن) ھبوطًا الثمنُ: قیمت گھٹنا۔ کم ہونا۔ فلانٌ: خاکساری کرنا۔۔۔۔۔فلانٌ من الجبل: پہاڑ سے اترنا۔۔۔۔۔من موضع الی آخر: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھبط من الخشیة" اس نے خوف کی وجہ سے خاکساری کی "وھبطهٗ الزمان" اس کو زمانہ نے مفلوک الحال بنا دیا۔

ھبّط العدل: بوری کو اونٹ پر درست کر کے رکھنا۔

اھبطهٗ: اتارنا۔ اھبط الثمنَ: قیمت گھٹانا۔

تھبّط من کذا: نیچے اترنا۔۔۔۔۔الشیءُ: بجھنا۔

انھبط الرجلُ: نیچے اترنا۔

الھابط: فا۔ لاغر۔

الھبط: مص۔ نقصان۔ برائی میں پڑنا۔ ذلت۔ کہا جاتا ہے "اللّٰھم غبطًا لا ھبطًا" یعنی اے اللہ ہم تجھ سے اس کا سوال کرتے ہیں کہ لوگ ہم پر غبطہ کریں اور اس سے پناہ مانگتے ہیں کہ اپنی حالت سے پستی میں آجائیں۔

الھبطة: ھبط کا اسم مرة۔ پست وہموار زمین۔ کہا جاتا ہے "ھم فی ھبطةٍ من الارض" وہ لوگ پست زمین میں ہیں۔

الھبوط: ڈھلوان۔ نشیب کی زمین۔

الھبیط: دبلا پتلا لاغر۔

المھبط: اترنے کی جگہ۔

المَھبط: گراؤنڈ اسٹیشن۔ ایئر فیلڈ۔

المھبوط: دبلا پتلا۔ رجلٌ مھبوطٌ محتاج ومفلس مرد۔

ھبع (ف) ھبعًا وھبوعًا الحمارُ: گدھے کا سست رفتاری سے چلنا اور جس کی ایسی حالت ہو اس کو ھبع کہتے ہیں۔۔۔۔۔البعیرُ: اونٹ کا گردن پھیلا کر چلنا۔ ھبع بعنقهٖ: جلدی کرنا اور گردن کا سہارا لینا۔ صفت ھابعٌ وھبوعٌ۔

استھبع البعیرُ: اونٹ کو گردن پھیلا کے چلوانا۔

الھُبع: گدھا۔ اونٹ کا بچہ جو گرمی میں پیدا ہوا ہو۔ ج ھبعات وھباع مؤنث ھبعة ج ھبعات۔

المُھبِع: اونٹ کے بچوں کا مالک۔

ابلٌ ھُبّعٌ: گردن پھیلا کے چلنے والے اونٹ۔

ھبغ (ف) ھبوغًا وھبغًا الرجلُ: سونا۔

الھبغة: نیند۔

الھبیغ: بہت سونے والا۔

انھبکت به الارضُ: دھنسانا۔

الھُبکة: احمق۔ بے وقوف۔ زمین جس میں پاؤں دھنس جائیں۔ ج ھُبکات وھُبَک۔

ھبلت (س) ھبلًا فلانًا امّهٗ: گم کرنا۔ بے فرزند ہونا۔ صفت ھابلٌ بددعا کے موقع پر کہا جاتا ہے "ھبلتهٗ امّهٗ" یعنی اس کی ماں اس کو گم کرے اور بسا اوقات مقام مدح و استحسان میں بولا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ کتنا بڑا عالم اور صائب الرائے ہے۔

ھبّل الرجلُ لعیالهٖ: اہل وعیال کے لئے کمائی کرنا۔۔۔۔۔فلانًا: کسی سے ھبلتک امّک کہنا۔۔۔۔۔اللحمُ فلانًا: گوشت تہ بتہ چڑھنا۔

اھبل الرجلُ: بے اولاد کرنا۔ عقل وتمیز کھونا۔۔۔۔۔اللحمُ: گوشت تہ بتہ چڑھنا۔

تھبّل لعیالهٖ: اہل وعیال کے لئے کمائی کرنا۔

اھتبل فلانٌ: بہت جھوٹ بولنا اور حیلہ کرنا۔۔۔۔۔الصیدَ: شکار کو فریب دینا۔۔۔۔۔لعیالهٖ: اہل وعیال کے لئے کمائی کرنا۔۔۔۔۔الشیءَ: غنیمت جاننا۔ کہا جاتا ہے "اھتبل کلمة حکمة" حکمت کے کلمہ کو غنیمت جان۔۔۔۔۔علی ولدهٖ: بے اولاد کرنا۔ کہا جاتا ہے "اھتبل ھبلک" اپنی حالت کی درستی کو لازم جانو۔

الھابل: کمائی کرنے والا۔ حیلہ گر۔ بہت گوشت و چربی والا۔

الھبال: ایک درخت ہے جس سے تیر بنائے جاتے ہیں۔ واحد ھبالة۔

الھبالة: عقل وتمیز کھونا۔ جستجو۔ کہا جاتا ہے "نالهٗ بھبالةٍ"۔

الھُبالة: غنیمت۔

الھبّال: کمائی کرنے والا۔ حیلہ ساز۔ فریب دینے والا شکاری۔

الھبل: مص۔ حالت۔

الھبل: بھیڑیا۔ فریب دینے والا۔

الھبلة: بوسہ۔

ھُبل: زمانہ جاہلیت کے ایک بت کا نام۔

الاھبل: عقل وتمیز کھونے والا۔ ج ھُبل۔

الھِبلّ والھِبِلّ: بڑا لمبا مرد۔ حیلہ جو۔

الھبیل: ایک درخت کا نام۔

الھبلی: نازکی رفتار۔ کہا جاتا ہے "ھو یمشی الھبلی" وہ خرام ناز سے چلتا ہے۔

الھبول: بچہ گم کرنے والی عورت۔

المُھبّل: جس کو بددعا دی جائے کہ تیری ماں تجھے گم کرے۔ سوجے ہوئے چہرے والا پر گوشت۔ پاگل۔

المِھبل: بلکا۔

المُھتبل: جھوٹا۔

المھبول: مفع۔ وہ جس کو اس کی ماں نے گم کر دیا ہو۔

الھبلق: پستہ قد۔

الھبنق: بے وقوف۔ پستہ قد۔

الھبنک: بے وقوف۔ کمزور۔ چغل خور۔

الھبنکة: ھبنک کا مؤنث۔ سست کاہل۔

هَبْهَبَ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ نیند سے بیدار ہونا ...... السَّرَابُ: سراب چمکنا۔ هَبْهَبَة: ڈانٹنا۔

هَبْهَبَ الكَبْشَ: مینڈھے کو ذبح کرنا۔

تَهَبْهَبَ الشَّیْءُ: ہلنا۔ حرکت کرنا۔

الهَبْهَب: تیز رفتار۔ ہلکا پھلکا بھیڑیا۔

الهَبْهَاب: تیز رفتار۔ چلانے والا۔ سراب۔

الهَبْهَبِیُّ: اچھی حدی گانے والا۔ اچھی خدمت کرنے والا۔ پکانے والا۔ بکریوں کا چرواہا۔ گوشت بھوننے والا۔ قصائی۔ عمدہ طریقے سے محنت و مشقت کرنے والا۔ تیز رفتار ہلکا پھلکا اونٹ مؤنث هَبْهَبِيَّة.

هَبَا يَهْبُو هُبُوًّا: سست چلنا ...... الغُبَارُ: غبار کا بلند ہونا ...... الفَرَسُ: گھوڑے کا بھاگنا ...... فُلَانٌ: مرنا ...... الرَّمَادُ: راکھ کا مٹی سے ملنا۔

اَهْبَی اِهْبَاءً الفَرَسُ: گھوڑے کا غبار اڑانا۔

تَهَبَّی تَهَبِّيًا: دونوں ہاتھ جھاڑنا۔

الهَابِي: فا۔ ج هُبّی کہا جاتا ہے "نُجُوْمٌ هُبّی" غبار سے چھپے ہوئے ستارے۔

الهَابِي: قبر کی مٹی۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا مَوْضِعُ هَابِي التُّرَابِ" یہ غبار والی مٹی کی جگہ ہے وتُرَابٌ اَوْ رَمَادٌ هَابٍ: فضا میں اڑنے والی مٹی یا راکھ۔

الهَبَاء: غبار۔ باریک مٹی کے ذرات جو زمین پر بلند اور پھیلے ہوئے ہوں۔ کم عقل لوگ۔ ج اَهْبَاء.

الهَبَاءَة: غبار کا قطعہ۔

هُبَابَة الشَّجَرِ: درخت کی چھال۔

الهَبْوَة: گرد و غبار۔ ج هَبَوَات واهْبَاء (خلاف قیاس) اَهْبَاءُ الزَّوْبَعَة: بگولا۔

الهَبِیُّ: چھوٹا بچہ۔ مؤنث هَبِيَّة.

المُتَهَبِّي: کمزور نظر والا۔

هَتَّ (ن) هَتًّا الكَلامَ: پیہم نقل کرنا۔ خوش سلیقگی سے بیان کرنا ...... الثَّوْبَ: کپڑے پھاڑنا ...... العِرْضَ: آبرو ریزی کرنا ...... المَاءَ: پانی گرانا ...... فُلَانًا: مرتبہ گھٹانا۔ ...... المَرْاَةُ غَزْلَهَا: عورت کا لگاتار کاتنا ...... فُلَانٌ فِي كَلَامِهِ: جلدی جلدی بولنا ...... وَرَقَ الشَّجَرَةِ: درخت کے پتے جھاڑنا۔ ...... الشَّیْءَ: توڑنا اور چورہ کرنا (...... هَتِيْتًا) ...... البَكْرُ: جوان اونٹ کا آواز کرنا۔

الهَتُّ: مص۔ کہا جاتا ہے "تَرَكَهُمْ هَتًّا بَتًّا" اس نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑا۔

الهَتَّات: ہلکا پھلکا۔ بہت بک بک کرنے والا۔

المِهَتُّ: بمعنی هَتَّات.

هَتَأَهُ يَهْتَأُهُ هَتْأً بِالعَصَا ونَحْوِهَا: لاٹھی وغیرہ سے مارنا ...... الطَّعَامَ: کھانا۔

هَتِئَ يَهْتَأُ هَتَأً الرَّجُلُ: ٹیڑھا ہونا۔

تَهَتَّأَ تَهَتُّؤًا الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔

الهَتْءُ والهِتْءُ و الهَتِيُّ والهِتَاءُ والهِتِيُّ والهِيْتَاءُ والهَتْأَة: وقت۔ کہا جاتا ہے "مَضَى مِنَ اللَّيْلِ هَتْءٌ" رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔

الهَتَأ والهُتُوءُ: شگاف۔ پھٹن۔

الاَهْتَاء: کبڑا۔

هَتَرَ (ض) هَتْرًا عِرْضَ فُلَانٍ: آبرو ریزی کرنا ...... الكِبَرُ فُلَانًا: بڑھاپے کا عقل کو زائل کرنا۔

هَتَّرَ عِرْضَ فُلَانٍ: بہت زیادہ آبرو ریزی کرنا۔

هَاتَرَهُ مُهَاتَرَةً: بری گالی دینا۔

اَهْتَرَ الرَّجُلُ: بڑھاپے یا مرض یا غم کی وجہ سے عقل زائل ہونا۔ صفت مُهْتَر بفتح التاء اور یہ شاذ ہے واُهْتِرَ فُلَانٌ کسی چیز کے بارے میں کہنے کے لئے فریفتہ ہونا۔

اُهْتِرُوا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ: اللہ کی یاد کرتے ہوئے بوڑھا ہونا۔

تَهَاتَرَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنا اور کہا جاتا ہے "تَهَاتَرَتِ الشَّهَادَاتُ" شہادتیں ایک دوسرے کے برخلاف ہوئیں۔

اُسْتُهْتِرَ فُلَانٌ: لاپروائی کے ساتھ خواہشات کا اتباع کرنا۔ بڑھاپے کی وجہ سے نہ سمجھنا۔

اِسْتَهْتَرَ الرَّجُلُ بِكَذَا: بہت فریفتہ ہونا ...... الرَّجُلُ: لغو و لاطائل افعال کا مرتکب ہونا۔

الهَاتِر: فا۔ ج هَاتِرُوْنَ وهَتَرَة.

الهِتْر: جھوٹ۔ مصیبت۔ امر عجیب۔ بے ہودہ گفتگو۔ رات کا نصف اول۔ ج اَهْتَار کہا جاتا ہے "فُلَانٌ هِتْرُ اَهْتَارٍ" فلاں بڑا چالاک ہے۔

الهُتْر: بڑھاپے یا مرض یا غم کی وجہ سے عقل کی خرابی۔

التَّهَاتُر: ایک دوسرے کے خلاف شہادتیں۔

التَّهْتَار والتَّهْتُر: حماقت و جہالت۔

المُهْتَر: کسی چیز کے متعلق کچھ کہتے رہنے پر فریفتہ۔ بڑھاپے یا مرض یا غم کی وجہ سے خراب عقل والا۔ رَجُلٌ مُهْتَرٌ گفتگو میں خطاکار۔

المُسْتَهْتَر بِالشَّیْءِ: سخت فریفتہ۔ بہت باطل کار آدمی۔

الهِتْرِک: شیر۔ سخت و مشکل زمانہ۔

هَتَشَ (ض) هَتْشًا الكَلْبَ: کتے کو برانگیختہ کرنا۔ اکسانا۔ کہا جاتا ہے "هُتِشَ الكَلْبُ فَاهْتَتَشَ" کتے کو بھڑکایا گیا وہ بھڑک گیا۔ (اور یہ کتے اور درندوں ہی کے لئے خاص ہے)

هَتَعَ (ف) هَتْعًا اِلَى قَوْمِهِ: جلدی متوجہ ہونا۔

هَتَفَتْ (ض) هَتْفًا وهُتَافًا الحَمَامَةُ: کبوتری کا کوکو کرنا (...... هُتَافًا) فُلَانٌ بِفُلَانٍ: چلا کر بلانا ...... فُلَانًا وبِفُلَانٍ: تعریف کرنا۔

هَتَّفَتْ تَهْتِيفًا الحَمَامَةُ: کبوتری کا نوحہ کرنا۔

اَلْهَاتِفُ: ٹیلیفون۔

الهَاتِف: فا۔ جس کی آواز سنائی دے اور دکھلائی نہ دے۔ ٹیلی فون۔ تم کہتے ہو "سَمِعْتُ هَاتِفًا يَهْتِفُ" جبکہ تم آواز سنو اور کوئی دکھلائی نہ دے ...... کہا جاتا ہے قَوْسٌ

ھَاتِفَةٌ وَھَتُوْفٌ وَھَتَفَی: آواز دینے والی کمان۔ حَمَامَةٌ ھَتُوْفٌ: بہت کوکو کرنے والی کبوتری۔ رِیْحٌ ھَتُوْفٌ: سائیں سائیں کرنے والی ہوا۔ سَحَابَةٌ ھَتُوْفٌ: گرجنے والا بادل اور اسم الھَتَفَی ہے۔

الھَتْفُ وَالھُتَافُ: مص۔ سخت و بلند آواز۔

ھَتَکَ (ض) ھَتْکًا السِّتْرَ وَنَحْوَہٗ: پردہ پھاڑنا۔ کاٹ کر علیحدہ کرنا۔ یا کچھ تھوڑا سا سوراخ کرنا تاکہ پردہ کے پیچھے کی چیز ظاہر ہوجائے۔ ......الثَّوْبَ: کپڑے کو لمبا پھاڑنا۔ کہا جاتا ہے "ھَتَکَ اللّٰہُ سِتْرَ الْفَاجِرِ" یعنی اللہ تعالیٰ فاجر کو رسوا کریں۔ "وَھَتَکَ عَرْشَہٗ" جبکہ عزت جاتی رہے۔

ھَتَّکَ السِّتْرَ: بمعنی ھَتَکَ: تشدید مبالغہ کے لئے ہے۔

تَھَتَّکَ وَانْھَتَکَ السِّتْرُ وَنَحْوُہٗ: پردہ کا پھٹنا۔ تَھَتَّکَ فُلَانٌ: رسوا ہونا ......فِی الْبَطَالَةِ: بیباوری کو چھوڑنا۔

ھَاتَکَ مُھَاتَکَةً: باہم رات کی تاریکی میں چلنا۔ کہا جاتا ہے "ھَاتَکْنَا اللَّیْلَ" یعنی رات کی تاریکی میں ہم نے سفر کیا۔

الھُتْکُ: آدھی رات۔

ثَوْبٌ ھَتِیْکٌ: پارہ پارہ شدہ کپڑا۔

الھُتْکَةُ: پردہ دری۔ رات کی ایک ساعت۔

الھَتِیْکَةُ: رسوائی۔ بے عزتی۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مُنْھَتِکٌ وَمُتَھَتِّکٌ وَمُسْتَھْتِکٌ" بے عزتی سے لا پرواہ۔ رسوا۔ بدنام۔

الھَتْکُ: پارہ پارہ شدہ۔

ھَتَلَتْ (ض) ھَتْلًا وَھُتُوْلًا وَتَھْتَالًا ھَتَلَانًا السَّمَاءُ: آسمان کا لگاتار برسنا۔

سَحَائِبُ ھُتَّلٌ: لگاتار برسنے والے بادل۔

الھَتَلَانُ: ہلکی لگاتار بارش۔

ھَتْلَمَ ھَتْلَمَةً الرَّجُلَانِ: دوسروں سے چھپا کر چپکے چپکے باتیں کرنا۔

الھَتْلَمَةُ: مص۔ پوشیدہ بات۔

ھَتَمَ (ض) ھَتْمًا فَاہُ: اگلے دانتوں کو توڑنا ......الثَّنِیَّةَ: جڑ سے توڑنا۔

ھَتِمَ (س) ھَتَمًا: سامنے کے جڑ سے ٹوٹے ہوئے دانتوں والا ہونا۔ صفت اَھْتَمُ مؤنث ھَتْمَاءُ ج ھُتْمٌ۔

ھَتَّمَہٗ بِالضَّرْبِ: مار مار کر ضعیف و کمزور کر دینا۔

اَھْتَمَ: دانتوں کو توڑنا۔

تَھَتَّمَ الشَّیْءُ: ٹوٹنا۔ کہا جاتا ہے "تَھَتَّمَتْ اَسْنَانُہٗ" اس کے دانت ٹوٹ گئے۔

تَھَاتَمَا: ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنا۔

الھُتَامَةُ: ٹوٹا ہوا ٹکڑا۔

ھَتْمَرَ الرَّجُلُ: بہت بولنا۔

ھَتْمَلَ الرَّجُلُ: آہستہ بولنا ......الرَّجُلَانِ: دوسرے سے چھپا کر چپکے چپکے باتیں کرنا۔

الھَتْمَلَةُ: پوشیدہ بات۔

ھَتَنَتْ (ض) ھَتْنًا وَھُتُوْنًا وَھَتَنَانًا وَتَھْتَانًا وَتَھَاتَنَتِ السَّمَاءُ: آسمان سے لگاتار بارش ہونا ......الدَّمْعُ: آنسو کا ٹپکنا۔

الھَتْنُ: لگاتار بارش۔

......سَحَابٌ ھَاتِنٌ وَھَتُوْنٌ: لگاتار بارش والا بادل ج ھُتُنٌ وَھُتَّنٌ۔ عَیْنٌ ھَتُوْنُ الدَّمْعِ: لگاتار آنسو ٹپکانے والی آنکھ۔

التَّھْتَانُ: لگاتار برسنے والی بارش۔

ھَتْھَتَ الشَّیْءَ: توڑنا ......فِی الْکَلَامِ: جلدی جلدی بولنا ......الْبَعِیْرَ: اونٹ کو "ھَتْ ھَتْ" کہہ کے پینے کے وقت ڈانٹنا۔

الھَتْھَاتُ: ہلکا پھلکا۔ جلدی بولنے والا۔

ھَتَاہُ یَھْتُوْہُ ھَتْوًا: پیروں سے روند کر توڑنا۔

ھَاتَاہُ مُھَاتَاةً: دینا (اس فعل کی گردان عاطی کی گردان کی مانند ہے) کہا جاتا ہے "ھَاتِ یَا رَجُلُ" اے مرد دے "وَھَاتِی یَا امْرَأَةُ" اے عورت دے "وَمَا اُھَاتِیْکَ" میں تم کو نہیں دوں گا۔

ھَثَّ (ن ض) ھَثًّا: جھوٹ بولنا۔ صفت ھَثَّاتٌ: یعنی جھوٹا۔

ھَثْرَمَ ھَثْرَمَةً: بہت بولنا۔

ھَثَمَہٗ (ض) ھَثْمًا: کوٹ کر باریک کرنا۔

ھَثَمَ لَہٗ مِنْ مَالِہٖ: یکبارگی عمدہ مال دینا۔

الھَیْثَمُ: ایک کھٹے مزے کا درخت۔ شکرا اور بقول بعض گدھ یا عقاب کا بچہ۔ سرخ رنگ کا ریت کا ٹیلہ۔

ھَثْھَثَ ھَثْھَثَةً الشَّیْءُ: مخلط ہونا۔

......الْوَالِی النَّاسَ: ظلم کرنا ......السَّحَابَةُ بِقَطْرِھَا: بہت زور سے برسانا ......الشَّیْءَ: سخت روندنا۔

الھُثْھَاثُ: جلدی کرنے والا۔ شَیْءٌ ھُثْھَاثٌ: ملی ہوئی بے ترتیب چیز۔ رَجُلٌ ھُثْھَاثٌ: جھوٹا مرد۔

الھَثْھَثَةُ: مص۔ لڑائی میں مخلط آوازیں۔

ھَثَی یَھْثِی ھَثْیًا التُّرَابَ: مٹی ڈالنا۔

ھَاثَاہُ مُھَاثَاةً: مذاق اڑانا۔

ھَجَّ (ن) ھَجًّا وَھَجِیْجًا الْبَیْتَ: گھر ڈھانا ......(ھَجِیْجًا) الْعَیْنُ: آنکھ کا دھنس جانا۔

......النَّارُ: آگ کا زور سے بھڑکنا۔ ھَجِیْجُ النَّارِ: آگ زور سے بھڑکانا۔

وَھَجَّجَتْ عَیْنُہٗ: آنکھ دھنس جانا۔

اِھْتَجَّ فِی الْاَمْرِ: دیر لگانا اور کسی سے مشورہ نہ کرنا۔

اِسْتَھَجَّ فُلَانٌ: خود رائے ہونا۔ السَّیَّارَةَ او الْقَافِلَةَ: تیز چلانا۔

عَیْنٌ ھَاجَّةٌ: دھنسی ہوئی آنکھ۔

الھَجَاجُ: تیز چال۔ کہا جاتا ہے "رَکِبَ ھَجَاجِ" مبنی علی الکسر یعنی وہ خودسر ہوا (اور کبھی ھَجَاجِ کے آخر کو فتحہ بھی دیا جاتا ہے) اور اگر کوئی شخص لوگوں کو کسی چیز سے روکنا چاہتا ہے تو کہتا ہے "ھَجَاجَیْکَ وَھٰذَا ذَیْلُکَ" یعنی دور رہو۔

الھَجَاجَةُ: گرد و غبار جو ہر چیز کو ڈھانپ لے۔ بے وقوف۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ھَجَاجَةٌ"۔

الھَجُّ: بیل کی گردن کا جوا۔

الھُجُجُ: پوکھرے۔

الهَجِيج: مص۔ گہری وادی۔ لمبی زمین جو چلنے والوں کو جلدی لائے۔ کہانت کی لکیریں جو زمین پر کھینچیں جائیں۔ ج هُجَان.

الاهجيج: گہری وادی۔

عَيْنٌ مُهَجَّجَة: دھنسی ہوئی آنکھ۔

المُهَجَّج: فا۔ دھنسی ہوئی آنکھ والا۔

المُسْتَهجِجُ: ہر حق و ناحق میں بولنے والا۔

هَجَأ يَهْجَأ هَجْأ وهُجُوْءً اجُوعُه: بھوک بند ہونا (...... هَجَأ) الطَّعَامَ: کھانا...... بَطْنَهُ: پیٹ بھرنا...... هُ الطَّعَامُ: آسودہ کر دینا۔

هَجِيَ يَهْجَأ هَجأ: بہت بھوکا ہونا۔

اَهْجَأ اِهْجَاءً جُوْعَه: بھوک زائل کرنا۔

فُلانًا حَقَّهُ: حق ادا کرنا...... فُلانًا الشَّيْئَ: کسی کو کچھ کھلانا۔

تَهَجَّأ الْحَرْفَ: ہجے کرنا۔

الهَجَأ: ہر وہ چیز جو تمہارے اندر ہو اور ختم ہو جائے۔

الهَجَأة: بے وقوف مرد یا عورت۔

هَجَبَ (ض) هَجْبًا: ہانکنا۔ دوڑنا۔ لاٹھی سے مارنا۔

هَجَدَ (ن) هُجُوْدًا: رات میں سونا۔ بیدار رہنا (ضد) اور بقول بعض هُجُوْد دن میں سونے اور هُجُوْع رات میں سونے کیلئے ہے۔

هَجَّدَ تَهْجِيْدًا الرَّجُلُ: بیدار ہونا۔ رات میں سونا۔ رات میں نماز پڑھنا...... فُلانًا: جگانا۔ سلانا (ضد)

اَهْجَدَ الرَّجُلُ: سونا...... فُلانًا: سلانا۔ سوتا ہوا پانا۔

تَهَجَّدَ الرَّجُلُ: رات میں سونا۔ بیدار رہنا۔

الهَاجِد: سونے والا۔ رات میں نماز پڑھنے والا ج هُجُوْد وهُجَّد.

الهُجُوْد: رات میں نماز پڑھنے والا۔ ج هُجُوْد وهُجَّد.

التَّهَجُّد: مص۔ رات کی نماز۔

المُتَهَجِّد: فا۔ رات کی نماز کے لئے نیند سے بیدار ہونے والا۔ ازہری کا قول ہے کہ کلام عرب میں هَاجِد کا اطلاق رات میں سونے والے پر اور متہجد کا رات میں نماز کے لئے بیدار ہونے والے پر ہے۔

هَجَرَهُ (ن) هَجْرًا وهِجْرَانًا: قطع تعلق کرنا۔ چھوڑنا۔ هَجَرَ الشَّيْئَ: ترک کرنا۔ اعراض کرنا...... زَوْجَتَهُ: بغیر طلاق دیئے ہوئے الگ ہونا (...... هَجْرًا وهِجِّيْرَى واهْجِيْرَى) فِي نومه او مَرَضِه: نیند یا مرض میں بکواس کرنا (...... هَجْرًا) بِه فِي النَّوْمِ: خواب دیکھنا (...... هَجْرًا و هُجُوْرًا) البَعِيْرَ: پاؤں باندھنے کی رسی سے باندھنا۔

هَجَّرَ القَوْمُ: دوپہر میں چلنا...... النَّهَارُ: سخت گرم ہونا...... اِلَى الشَّيْئِ: سویرے جانا اور سبقت کرنا۔

هَاجَرَ مُهَاجَرَةً مِنَ الْبَلَدِ وعَنْهُ: ہجرت کرنا۔

اَهْجَرَهُ اِهْجَارًا: چھوڑنا۔ اَهْجَرَ القَوْمُ: دوپہر میں چلنا۔ اَهْجَرَ فِيْ مَنْطِقِه: بکواس کرنا...... بِفُلانٍ: ٹھٹھا کرنا اور بری بات کہنا۔

تَهَجَّرَ القَوْمُ: دوپہر میں چلنا...... فُلانٌ: مہاجرین کے مشابہ ہونا۔

تَهَاجَرُوْا واهْتَجَرُوْا: باہم قطع تعلق کرنا۔

تَهَاجَرُوا المَاءَ: لینا۔

اِهْتَجَرَهُ: چھوڑنا۔

الهَاجِر: اسم فاعل۔ شَيْئٌ هَاجِرٌ: نہایت عمدہ چیز۔

الهَاجِرَة. الهَاجِر: کا مؤنث۔ گرمی کا دوپہر یا زوال آفتاب سے عصر تک کا وقت۔ سخت گرمی۔ ج هَاجِرَات و هَوَاجِر اور کبھی هَاجِرَة ان مصادر میں سے ہوتا ہے جو فَاعِلَة کے وزن پر آتے ہیں جیسے عَاقِبَةٌ وعَافِيَةٌ وغیرہ۔ نَاقَةٌ هَاجِرَةٌ: عمدہ اونٹنی اور کہا جاتا ہے "رَمَاهُ بِهَاجِرَاتٍ" اس نے اس کو افعال فاحشہ سے متہم کیا۔

الهَاجِرِيُّ: بہت عمدہ۔ اعلیٰ و فائق۔ معمار۔ شہری۔

هَاجَرَة: حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی۔

الهَجْر: مص۔ حفاظت کے قابل چیز کا چھوڑنا۔ بہت عمدہ۔ مہار۔ دوپہر۔ سخت گرمی۔ کہا جاتا ہے "لَقِيْتُهُ عَنْ هَجْرٍ" میں اس سے ایک سال کے بعد یا چھ روز یا اس سے زائد یا غیوبیت کے بعد ملا۔ "وَذَهَبَتِ الشَّجَرَةُ هَجْرًا" یعنی درخت لمبا اور بڑا ہو گیا۔

الهِجْر: عمدہ اونٹ یا اونٹنی۔

الهُجْر: قبیح گفتگو۔ فحش گوئی۔ اِهْجَار کا اسم۔

الهَجِر: نہایت عمدہ۔ آہستہ چلنے والا۔

الاَهْجَر: اسم تفضیل اور کہا جاتا ہے "هٰذَا اَهْجَرُ مِنْ ذَاكَ" یعنی یہ اس سے لمبا، موٹا، بڑا ہے۔

الهُجْرَاءُ: قبیح گفتگو۔ کفایت کہا جاتا ہے "مَا عِنْدَهُ غِنَاءُ ذٰلِكَ وَلَا هَجْرَاؤُهُ" اس کے نزدیک نہ تو اس کے لئے غنا ہے اور نہ کفایت۔

الهَجْرَة. هَجَر: کا اسم مرۃ۔ موٹی عورت۔

الهِجْرَة. هَجَر: کا اسم نوع۔ تَهَاجُر کا اسم۔

الهِجْرَة والهُجْرَة: ترک وطن۔ ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانا۔

الهِجْرُ: دیہات میں منتقل ہونا۔

الهَجِيْر: دوپہر۔ سخت گرمی۔ بڑا اور کشادہ حوض۔ بڑا پیالہ۔ جما ہوا دودھ۔ موٹا گورخر۔ پاؤں باندھنے کی رسی سے بندھا ہوا اونٹ ج هُجُر.

الْهَجِيْر: کوفہ اور بصرہ کے درمیان کا علاقہ۔

الهَجِيْرَة: دوپہر۔ سخت گرمی۔

الهِجَار: تانت۔ طوق۔ تاج۔ اُونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسی۔

الهِجِّيْر والهِجِّيْرَة: عادت۔

الهِجِّيْرَى. هَجَرَ فِيْ نَوْمِه اَوْ مَرَضِه: کا

مصدر عادت۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا ھِجِّیْرَاہُ" یہ اس کی عادت ہے۔

الھِجْرِیَّاءُ: عادت۔

الھَجُوْرِیُّ: دوپہر کے وقت کا کھانا۔

الْاُھْجُوْرَۃُ والْاِھْجِیْرٰی والْاِھْجِیْرَاءُ: عادت۔

المُھْجِرُ: شریف۔ خوبصورت۔ ہر چیز سے عمدہ۔ دوسروں سے بڑھا چڑھا۔ عَدَدٌ مُھْجِرٌ: بہت عدد۔ کہا جاتا ہے "رَمَاہُ بِمُھْجِرَاتٍ" اس نے اس کو افعال قبیحہ سے متہم کیا۔

المَھَاجِرُ: ہجرت کے مقامات۔ کہا جاتا ہے "تَکَلَّمَ بِالْمَھَاجِرِ" اس نے فحش گفتگو کی۔

المَھْجُوْرُ: مثع۔ بیمار یا سوئے ہوئے کی بکواس۔ وہ لفظ جس کا استعمال چھوڑ دیا گیا ہو۔

الھِجْرِسُ: لنگور۔ لومڑی اور بقول بعض لومڑی کا بچہ۔ ریچھ۔ نالائق آدمی ج ھَجَارِسُ۔ الْھَجَارِسُ: زمانہ کی سختیاں۔

الھِجْرِعُ والھُجْرُعُ: بے وقوف پاگل۔ لمبے قد کا لنگڑا۔ ایک بہترین قسم کا شکاری کتا۔

ھَاجَزَہٗ مُھَاجَزَۃً: چپکے چپکے بات کہنا۔

ھَجَسَ (ن ض) ھَجْسًا الشَّیْئُ فِیْ صَدْرِہٖ: وسوسہ گزرنا...... فُلَانًا: کام سے روکنا۔

ھَاجَسَہٗ: چپکے چپکے بات کہنا۔

اِنْھَجَسَ عَنِ الْاَمْرِ: باز رہنا۔

الھَاجِسُ: فا۔ اندیشہ وسوسہ ج ھَوَاجِسُ۔

الھَجْسُ: مص۔ پست آواز جو سنائی دے اور سمجھ میں نہ آئے۔ اندیشہ۔ وسوسہ۔

الھَجَّاسُ: آواز کو سننے والا شیر۔

الھَجِیْسَۃُ: مشکیزہ میں بگڑا ہوا دودھ۔

خُبْزٌ مُھَجَّسٌ: فطیری روٹی بے خمیری روٹی۔

المَھْجُوْسُ: مثع۔ کہا جاتا ہے "وَقَعُوْا فِیْ مَھْجُوْسٍ مِنَ الْاَمْرِ" وہ گڑبڑی میں پڑ گئے۔

ھَجَشَ (ن) ھَجْشًا: اکسانا...... الدَّابَّۃَ: چوپایہ کو نرمی سے ہانکنا...... بَیْنَ الْقَوْمِ: فساد ڈالنا۔ ھَجَشَتْ لَہٗ نَفْسِیْ: بہت خواہش مند ہونا۔

الھَاجِشَۃُ: لوگوں کی جماعت۔ ج ھَوَاجِشُ کہا جاتا ہے "جَاءَتْ ھَاجِشَۃٌ مِنَ النَّاسِ" لوگوں کی جماعت آئی۔

الھَجْشَۃُ: اسم مرۃ۔ اٹھنا۔

ھَجَعَ (ف) ھُجُوْعًا وتَھْجَاعًا: رات میں سونا۔ سونا اور کہا جاتا ہے "ھَجَعَ جُوْعَہٗ ھَجْعًا فَھَجَعَ جُوْعُہٗ ھُجُوْعًا" اس نے اس کی بھوک کو تسکین دی۔ پس اس کی بھوک تسکین پا گئی (لازم ومتعدی) "وَھَجَعْتُ اِلَیْہِ فَخَدَعَنِیْ" میں اس سے مانوس ہوا اور اس کے سامنے جھک گیا اور اس نے مجھے دھوکا دیا۔

ھَجَّعَ تَھْجِیْعًا الْقَوْمُ: سونا۔

اَھْجَعَ جُوْعَہٗ: بھوک کو تسکین دینا۔

الھَاجِعُ: فا۔ ج ھُجُوْعٌ وھُجَّعٌ۔

الھَاجِعَۃُ: رات میں سونے والی ج ھُجَّعٌ وھُجُوْعٌ وھَوَاجِعُ وجج ھَوَاجِعَاتٌ۔

الھِجْعُ والھُجَعُ والھِجَعُ والھُجَعَۃُ: غافل۔ بے وقوف۔ الھُجَعَۃُ: بہت سونے والا۔

الھَجْعَۃُ. ھَجَعَ: کا اسم مرۃ۔ کہا جاتا ہے "اَتَیْتُ فُلَانًا بَعْدَ ھَجْعَۃٍ" میں فلاں کے پاس ابتدائی رات میں تھوڑی سی نیند کے بعد آیا۔

الھِجْعَۃُ. ھَجَعَ: کا اسم نوع۔ رَجُلٌ ھِجْعَۃٌ: غافل بے وقوف مرد۔

الھَجِیْعُ مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ایک حصہ۔ کہا جاتا ہے "مَضٰی ھَجِیْعٌ مِنَ اللَّیْلِ" رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

التَّھْجَاعُ: ہلکی نیند۔

المِھْجَعُ: غافل۔ بے وقوف۔ ہر ایک کا مطیع وفرمانبردار۔

ھَجِفَ (س) ھَجَفًا: بھوکا اور ڈھیلے پیٹ والا ہونا۔ کوکھ کا پہلوؤں سے لگا ہوا ہونا۔

اِنْھَجَفَ: لاغری کی وجہ سے نکلی ہوئی ہڈیوں والا ہونا۔

الھَجْفَانُ: پیاسا۔

الھِجَفُّ: سخت بدن سست (شترمرغ یا آدمی) موٹا اور لمبا آدمی۔ بڑے پیٹ والا۔

الْاَھْجَفُ: دبلا۔ مؤنث ھَجْفَاءُ۔

ھَجَلَ (ن) ھَجْلًا بِالْقَصَبَۃِ وَغَیْرِھَا: پھینکنا۔ ھَجَلَتِ الْمَرْاَۃُ بِعَیْنِھَا: آنکھ مارنا۔ ھَجَلَ عِرْضَہٗ: بے عزتی کرنا...... بِفُلَانٍ: فحش سنانا اور گالی دینا۔

ھَاجَلَ مُھَاجَلَۃً: پست اور ہموار زمین میں چلنا...... فُلَانًا: مقابلہ کرنا۔

اَھْجَلَ الْاِبِلَ: اونٹوں کو بیکار چھوڑ دینا...... الشَّیْئَ: کشادہ کرنا...... المَالَ: مال ضائع کرنا...... القَوْمُ: قوم کا پست اور ہموار زمین میں آنا۔

اِھْتَجَلَ الشَّیْئَ: ایجاد کرنا۔

الھَاجِلُ: فا۔ سونے والا۔ بہت سفر کرنے والا۔

الھَجْلُ: مص۔ پست وہموار زمین۔ ج اَھْجَالٌ وھِجَالٌ وھُجُوْلٌ۔

الھَجْلَۃُ. ھَجَلَ: کا اسم مرۃ۔ پست وہموار زمین۔ ج ھَجَلَاتٌ۔

الھَجُوْلُ: بدکار عورت۔

الھَجِیْلُ: پست وہموار زمین۔ حوض جو اچھی طرح سے نہ بنا ہو۔

دُمُوْعٌ ھُجُوْلٌ: بہنے والے آنسو۔ مفرد ھَاجِلٌ۔

ھَجَمَ (ن) ھُجُوْمًا عَلَیْہِ: غفلت کی حالت میں اچانک آنا۔ یا بغیر اجازت کے آنا...... البَیْتُ: مکان کا گرنا...... البَرْدُ او الشِّتَاءُ: سردی یا جاڑے کا جلدی شروع ہونا (...... ھَجْمًا) فُلَانًا: دھتکارنا۔ دفع کرنا...... فُلَانًا عَلَی الْقَوْمِ: اچانک لانا...... الدَّابَّۃَ: چوپایہ کو زور سے ہانکنا...... البَیْتَ: گھر کو ڈھا دینا

.....الھَوَاجِرُ فُلانًا : پسینہ بہانا ..... مَا فِی الضَّرْعِ : تھن سے سارا دودھ لینا (..... ھَجْمًا وھُجُومًا) الشَّیْءُ : قرار و سکون پانا ..... المَرَضُ : بیماری کا زائل ہونا اور سست پڑنا ..... فُلانٌ : چپ رہنا اور سر جھکانا ۔ ھَجَمَتْ عَیْنُہٗ : آنکھ کا دھنس جانا ۔

ھَجَّمَہٗ : اچانک لانا ۔

ھَاجَمَہٗ مُھَاجَمَۃً : ایک دوسرے پر اچانک آنا ۔

اَھْجَمَہٗ عَلَیْھِمْ : اچانک لانا ۔ اَھْجَمَ مَا فِی الضَّرْعِ : تھن سے سارا دودھ لینا ..... الإِبِلَ : اونٹوں کو باڑہ کی طرف واپس لانا ..... اللّٰہُ المَرَضَ : بیماری کو زائل کرنا ۔

تَھَاجَمَا : ایک دوسرے پر اچانک آنا ۔

تَھَجَّمَ عَلَی الشَّیْءِ : کسی چیز پر اچانک آنا ۔

اِنْھَجَمَ البَیْتُ : مکان کا شکستہ و ویران ہونا ..... الدَّمْعُ او العَرَقُ : آنسو یا پسینہ بہنا ۔ اِنْھَجَمَتِ العَیْنُ : آنکھ کا آنسو بہانا ۔

اِھْتَجَمَ مَا فِی الضَّرْعِ : تھن سے سارا دودھ لینا ۔

اُھْتُجِمَ الرَّجُلُ : کمزور ہونا ۔

الھِجْمُ : مص ۔ بڑا پیالہ ۔ پیمنہ ج اَھْجَام.

الھَجْمُ : بڑا پیالہ ۔

الھَجْمَۃُ . ھَجَمَ : کا اسم مرۃ ..... مِنَ الشِّتَاءِ : سخت سردی ..... مِنَ الصَّیْفِ : سخت گرمی ..... مِنَ الإِبِلِ : چالیس یا ستر اونٹوں سے لے کر سو تک کا گلہ ۔ الھَجْمَۃُ : بوڑھی بھیڑ ۔ رات کی ابتدائی تاریکی ۔ کہا جاتا ہے "جِئْتُہٗ بَعْدَ ھَجْمَۃٍ مِنَ اللَّیْلِ" میں اس کے پاس رات کی ابتدائی تاریکی کے بعد آیا ۔

الھَجَّامُ : قوم پر بہت ہجوم کرنے والا ۔ بہادر ۔ شیر ۔

الھَجُومُ : جلد ہجوم کرنے والا ..... مِنَ الرِّیَاحِ : تیز ہوا ۔ پسینہ آور ۔ کہا جاتا ہے "تَحَمَّمْ فَاِنَّ الحَمَّامَ ھَجُومٌ" حمام میں داخل ہو جاؤ اس لئے کہ حمام پسینہ آور ہے ۔

الھَجْمِیَۃُ : گاڑھا دودھ ۔

الإِھْتِجَامُ : رات کا آخری حصہ ۔

المَھْجُومُ : مفع ۔ بَیْتٌ مَھْجُومٌ : گرا ہوا گھر ۔ خیمہ جس کی طنابیں کھول دی جائیں ۔

الھَیْجُمَانَۃُ : موتی ۔ ذرنکڑی ۔

ھَجَنَ (ن ض) ھَجْنًا : ہاجن ہونا (دیکھئے لفظ ھاجن)

ھَجُنَ (ک) ھُجْنَۃً وھَجَانَۃً وھُجُونَۃً : کمینہ ہونا ۔ فرومایہ ہونا ۔ دوغلا ہونا ..... الکَلامُ : غلط ہونا ۔

ھَجَّنَہٗ تَھْجِیْنًا . ھجین : بنانا (دیکھئے لفظ ھَجِیْن) ھَجَّنَ الاَمْرَ : حقیر کرنا ۔ عیب دار بنانا ۔

اَھْجَنَ الرَّجُلُ : شریف النسل اونٹوں کا مالک ہونا ..... الجَارِیَۃَ : بلوغ سے پہلے شادی کر دینا ۔

اُھْتُجِنَتِ الشَّاۃُ : حمل ظاہر ہونا ۔

اِسْتَھْجَنَ فِعْلَہٗ : قبیح سمجھنا ۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا مِمَّا یُسْتَھْجَنُ ذِکْرُہٗ" یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کا ذکر کرنا قبیح سمجھا جاتا ہے ۔

الھَاجِنُ : فا ۔ چقماق جس سے ایک دفعہ کے مارنے میں آگ نہ نکلے ۔ بچی جس کی شادی بلوغ سے پہلے ہو جائے ۔ کھجور کا درخت جو چھوٹے ہوتے پر ہی پھل دے ۔ ج ھَوَاجِن.

الھِجَانُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ : عمدہ و خالص مِنَ الإِبِلِ : سفید نسل کا شریف اونٹ (اس میں مذکر مؤنث جمع سب برابر ہیں) کہا جاتا ہے "بَعِیْرٌ ھِجَانٌ ونَاقَۃٌ ھِجَانٌ وَاِبِلٌ ھِجَانٌ" اور بسا اوقات ھَجَائِن بھی بولتے ہیں رَجُلٌ ھِجَانٌ : شریف النسل مرد ۔ وَعَلٰی ھٰذَا القِیَاسِ اِمْرَاَۃٌ ھِجَانٌ ونِسْوَۃٌ ھِجَائِن اَرْضٌ ھِجَانٌ : سفید نرم مٹی والی زمین ۔

الھِجَانَۃُ : شرافت ۔ سفیدی ۔

الھُجْنَۃُ : مص ..... مِنَ الکَلامِ : عیب و قباحت ..... فِی العِلْمِ : علم کی بربادی ج ھُجَن.

الھَجِیْنُ : کمینہ ۔ وہ جس کی ماں باندی اور باپ عربی ہو ۔ ج ھُجُن وھُجَنَاء وھُجْنَان ومَھَاجِیْن ومَھَاجِنَۃ مؤنث ھَجِیْنَۃٌ ج ھُجُنٌ وھِجَانٌ وھَجَائِن کہا جاتا ہے "فَرَسٌ وبِرْذَوْنَۃٌ ھَجِیْنٌ" خراب نسل کا گھوڑا یا ترکی گھوڑا و الھَجِیْنُ مِنَ الخَیْلِ : ترکی گھوڑی اور عربی گھوڑے سے پیدا شدہ گھوڑا ج ھُجُن وھَوَاجِن. لَبَنٌ ھَجِیْنٌ : دودھ جو نہ پتلا ہو نہ گاڑھا ۔

غِلْمَۃٌ اُھَیْجِنَۃٌ : بلوغ سے پہلے شادی شدہ لڑکے ۔

المَھْجَنَۃ والمَھْجَنِی والمَھْجَنِی والمَھْجَنَاء : ناکارہ لوگ ۔

المُھَجَّنَۃ مِنَ النُّوقِ : ہجان کی جانب منسوب اونٹنی جو اچھی نسل ہونے کی وجہ سے خراب نسل کے اونٹوں سے باز رکھی جائے ۔ کھجور کا درخت جس پر پہلی مرتبہ نر کھجور کا پھول ڈالا جائے ۔ اونٹنی جو پہلی مرتبہ حاملہ ہو ۔

المُھْتَجِنَۃ : کھجور کا درخت جس پر پہلی بار نر کھجور کا پھول ڈالا جائے ۔ کھجور جو چھوٹے ہونے کے باوجود پھل دے ۔ بچی ۔

الھَجْنَفُ : لمبا چوڑا ۔ ج ھَجَانِیف.

ھَجْھَجَ الفَحْلُ فِی ھَدِیْرِہٖ : زور سے آواز نکالنا ۔ ..... الرَّجُلَ : کسی چیز سے باز رکھنا ..... الجَمَلَ او بِالجَمَلِ : "ھیج ھیج" کہہ کر روکنے کے لئے ڈانٹنا ۔

الھَجْھَاجُ : بے وقوف ۔ بڑا شریر ۔ کم عقل والا ۔ بہت بڑبڑانے والا اونٹ ۔ لمبا مرد یا اونٹ ۔ مضیب ' بوڑھا ۔ عمر رسیدہ ۔ یَوْمٌ ھَجْھَاجٌ : تیز ہوا کا دن ۔

الھَجْھَاجَۃ : بمعنی ھَجْھَاج : بنجر زمین ۔ ج ھَجَاھِج مَاءٌ ھُجَاھِجٌ : پانی جو نہ کھاری ہو نہ میٹھا ۔

ھَجَاہُ یَھْجُوْہُ ھَجْوًا وھِجَاءً وتَھْجَاءً : معائب شمار کرنا ۔ عیب گیری کرنا ۔ گالی

دینا۔ مذمت کرنا۔ صفت فاعلی ہاج اور صفت مفعولی مَهْجُوٌّ (...... هَجْوًا وهِجَاءً) الْحُرُوْفَ: حروف کے ہجے کرنا۔

هَجَا يَهْجُوْ هَجَاءً: پڑھنا۔

هَجُوَ (ک) هَجَاوَةً. الْيَوْمُ: دن کا سخت گرم ہونا۔

هَجّى تَهْجِيَةً الْحُرُوْفَ: حروف کے ہجے کرنا...... اللَّفْظَةَ: لفظ کے حروف کا جوڑ ملانا ...... الصَّبِيَّ الْكِتَابَ: بچے کو کتاب پڑھانا۔

هَاجَيْتُهُ مُهَاجَاةً: ایک دوسرے کی ہجو کرنا۔

أَهْجَى إِهْجَاءً الْقَوْلَ: ہجو والا پانا۔

تَهَجّى تَهَجِّيًا الْحُرُوْفَ: حروف کے ہجے کرنا۔

تَهَاجَيَا تَهَاجِيًا واهْتَجَيَاءً اِهْتِجَاءً: ایک دوسرے کی ہجو کرنا۔

الْهِجَاءُ: حروف کا جوڑ۔ حُرُوْفُ الْهِجَاءِ: الف سے لے کر یا تک اور ان کا نام حروف التهجیْ والتَّهْجِيَة: بھی ہے اور کہا جاتا ہے "هٰذَا عَلَى هِجَاءِ هٰذَا" یہ اس کی شکل پر ہے "وَهُوَ عَلَى هِجَاءِ فُلَانٍ" وہ لمبائی اور شکل میں فلاں کے اندازہ پر ہے۔

الْهَجَاةُ: مینڈک۔

الْهَجَّاءُ: بہت ہجو کرنے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَجَّاءٌ" بہت ہجو کرنے والا مرد۔

الأُهْجُوَّةُ والأُهْجِيَّةُ: ہجو جو قطعہ یا قصیدہ سے کی جائے۔ کہا جاتا ہے "بَيْنَهُمْ أُهْجُوَّةٌ او أُهْجِيَّةٌ يَتَهَاجَوْنَ بِهَا ج أَهَاجِيُّ".

هَدَّ (ن) هَدًّا وهُدُوْدًا الْبِنَاءَ: عمارت کو دھماکے سے گرانا۔ کہا جاتا ہے "هَدَّتْهُ الْمُصِيبَةُ" مصیبت نے اس کے اعضاء کو ضعیف بنا دیا۔ "وَهَدَّنِي هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ هَدَّ رُكْنِي" یعنی اس معاملہ نے میری کمر توڑ دی۔

هَدَّ (س ض) هَدًّا الرَّجُلُ: بوڑھا ہونا۔

هَدَّ (ض) هَدًّا الْبَعِيْرُ: اُونٹ کا بڑبڑانا (...... هَدِيْدًا) الْحَائِطُ ونَحْوُهُ: دیوار وغیرہ کا دھماکے سے گرنا اور کہا جاتا ہے "هٰذَا رَجُلٌ هَدَّكَ مِنْ رَجُلٍ" یہ مرد تمہارے لئے فلاں مرد سے کافی ہے۔ بعض لوگ اس قول میں لفظ هَدَّ کو مصدر قرار دیتے ہیں اس وجہ سے وہ تثنیہ جمع مؤنث وغیرہ نہیں لاتے اور یہ اکثر کا قول ہے اور بعض فعل قرار دیتے ہیں اس وجہ سے وہ تثنیہ جمع مؤنث وغیرہ سب لاتے ہیں۔ کہتے ہیں "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ هَدَّكَ مِنْ رَجُلٍ وبِامْرَأَةٍ هَدَّتْكَ مِنْ اِمْرَأَةٍ وَبِرَجُلَيْنِ هَدَّاكَ وَبِرِجَالٍ هَدُّوْكَ بِامْرَأَتَيْنِ هَدَّتَاكَ وَبِنِسَاءٍ هَدَدْنَكَ" الخ اور کہا جاتا ہے "إِنَّهُ لَهَدُّ الرَّجُلُ" یعنی وہ اچھا آدمی ہے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ قوت اور طاقت کی تعریف کی جائے اور مطلقاً تعجب کے موقع پر بھی بولا جاتا ہے اور فُلَانٌ يَهُدُّ اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ بہادری اور قوت کی تعریف کی جائے۔

هَدَّدَهُ وتَهَدَّدَهُ: دھمکانا۔ خوف دلانا۔

تَهَادُّوْا تَهَادًّا: ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔

اِنْهَدَّ الْجَبَلُ او الْبَيْتُ: پہاڑ یا مکان کا ٹوٹ پڑنا۔ گرنا۔

اِسْتَهَدَّ: کمزور سمجھنا۔

الْهَادُّ: فا۔ سمندر کا شور۔

الْهَادَّةُ الْهَادُّ: کا مؤنث۔ گرج۔ کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْنَا الْعَامَ هَادَّةً" ہم نے امسال گرج نہیں سنی۔

الْهَدُّ: مص۔ فیاض۔ سخت آواز (...... والْهِدُّ) کمزور مرد۔ ج هَدُّوْن وهِدُّوْن.

الْهَدَدُ: سخت آواز۔

الْهَدَّةُ. هَدَّ: کا اسم مرۃ۔ دھماکا۔

الْهَدَادُ: مہربانی۔ نرمی۔ مہلت اور اسی سے ہے "هَدَادَيْكَ" اور یہ "حَنَانَيْكَ" کے قبیل سے ہے۔ گویا کہ کہنے والا کہتا ہے "مَهْلًا بَعْدَ مَهْلٍ" یعنی چھوڑ دو۔ دور رہو۔ علیحدہ ہو جاؤ قَوْمٌ هَدَادٌ: بزدل لوگ۔

الْهَدَادَةُ: بزدل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَدَادَةٌ" بزدل مرد۔

الْهُدْوُدُ: نرم زمین۔ دشوار گزار گھاٹی اَكَمَةٌ هُدْوُدٌ: ٹیلہ جس سے اترنا دشوار ہو۔

الْهَدِيْدُ: مص۔ لمبا مرد۔ دھماکا۔ آواز کی گنگناہٹ۔

الْهِدَّانُ: اکھڑ بیوقوف مرد۔

الأَهَدُّ: بزدل۔

التَّهْدَادُ: ڈرانا۔ دھمکانا۔ کہا جاتا ہے "جَاءُوْا مُتَهَادِّيْنَ ومُتَسَاتِلِيْنَ" وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے آئے گویا کہ بعض بعض کو توڑ رہے تھے۔

هَدَأَ يَهْدَأُ هَدْأً وهُدُوْءًا: سکون ہونا (حرکت و آواز وغیرہ میں) هَدَأَ بِالْمَكَانِ: اقامت کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَسَاقَطُوا إِلَى بَلَدِ كَذَا فَهَدَأُ وافِيْهِ" لوگ فلاں شہر میں پہنچے اور وہاں اقامت کی ...... فُلَانٌ: مرنا اور کہا جاتا ہے "أَتَانَا فُلَانٌ وَقَدْ هَدَأَتِ الْعَيْنُ والرِّجْلُ" یعنی فلاں ہمارے پاس اس وقت آیا جبکہ سارے لوگ سو چکے تھے (اور کبھی هَدَأَ الف سے بدل کر بھی بولتے ہیں) هَدَأَ الصَّبِيَّ بچے کو سلانے کے لئے تھپکی دینا۔

هَدِئَ يَهْدَأُ هَدَأً: کبڑا ہونا ...... الْبَعِيْرُ: کثرت بوجھ کی وجہ سے چھوٹے کوہان والا ہونا۔

هَدَّأَهُ تَهْدِئَةً: تسکین دینا۔ چپ کرانا۔

أَهْدَأَهُ إِهْدَاءً: تسکین دینا۔ چپ کرانا۔ أَهْدَأَ الصَّبِيَّ: بچے کو سلانے کے لئے تھپکی دینا...... الثَّوْبَ: بوسیدہ کرنا...... الْكِبَرُ او الضَّرْبُ فُلَانًا: کبڑا کر دینا۔ جھکا دینا...... اللّٰهُ مَنْكِبَهُ: مونڈھے کو پست کر دینا۔ عرب کہتے ہیں "لَا أَهْدَأَهُ اللّٰهُ" یعنی اللہ اس کے رنج و غم کو دور نہ کرے۔

الْهُدْءُ والْهَدْءُ: رات کا ابتدائی حصہ۔ کہا جاتا ہے "أَتَانَا بَعْدَ هَدْءٍ مِنَ اللَّيْلِ" وہ ہمارے پاس ایک حصہ رات گزرنے کے بعد یا لوگوں کے سونے کے بعد آیا الْهَدْءُ: سیرت و خصلت۔ (لغت ہے هَدْيٌ بِالْيَاءِ

میں)

اَلْھَدْاَۃ. ھدأ: کا اسم مرۃ......مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ابتدائی حصہ۔

الہِدْاَۃ. ھَدَأَ: کا اسم نوع۔ کہا جاتا ہے "مَالَہُ ھِـدْاَۃُ لَیْـلَۃٍ" اس کے پاس رات کا گزارہ نہیں۔

اَلْھَدَاۃ: ایک قسم کی دوڑ۔

اَلْھُـدَاءَـۃ: دبلا گھوڑا (نرہی کے لئے خاص ہے)

الْھُـدْوْء: مص......مِـنَ الـلَّیْـلِ: رات کا ابتدائی حصہ۔ کہا جاتا ہے "اَتَانَا فُلَانٌ ھُدُوْءً ا" فلاں ہمارے پاس سونے کے بعد آیا۔

الھَدْیٔ مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ابتدائی حصہ۔

الاَھْدَأ: کبڑا۔ کہا جاتا ہے "مَنْکِبٌ اَھْدَاءُ" جھکا ہوا کندھا "وَرَجُـلٌ اَھْـدَاء وامْـرَاَۃٌ ھَدْاَاءُ" کبڑا مرد، کبڑی عورت "وَھُوَ اَھْدَاء مِمَّا کَانَ" زیادہ مطمئن۔

المَھْدَأ. مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ابتدائی حصہ۔

المَھْدَاۃ: حالت۔ کہا جاتا ہے "تَرَکْتُہُ عَلٰی مُھَیْدِیَۃٍ: میں نے اس کو سابق حالت پر چھوڑ دیا اور یہ مُھْدَاۃٌ کی تصغیر ہے۔

ھَدَبَ (ض) ھَـدْبًا الشَّیْءَ: کاٹنا۔ النَّاقَۃَ: اونٹنی کو دوھنا......الثَّمرۃَ: پھل توڑنا۔

ھَـدِبَت (س) ھَـدَبًـا العَیْنُ: آنکھ کا لمبی پلکوں والی ہونا......الشَّجرۃُ: درخت کا لمبی شاخوں والا ہونا۔

ھَـدَّبَ الثَّوْبَ: کپڑے میں جھور بنانا اھْدَبَ واھْتَدَبَ الثَّمرۃَ: میوہ توڑنا۔

اَھْدَبَتِ الشَّـجَرۃُ: درخت کا لمبی شاخوں والا ہونا۔

تَھَدَّبَـتِ الْاَغْصَـانُ: ٹہنیوں کا لٹکنا تَھَدَّبَ السَّحَابُ: لٹکے ہوئے بادل والا ہونا۔

الْھُـدْب والْھُـدُب: پلک، واحد ھُـدْبَۃ وھُـدُبَۃ: کپڑے کا جھور ج اَھْدَابٌ واحد ھُدْبَۃٌ.

الھَـدَبُ: ارطیٰ اور اس کے مانند درختوں کی ٹہنیاں، درخت کے پتے جو ہمیشہ رہیں جیسے سرو......مِنَ النَّبَاتِ: گھاس جس کے پتے نہ ہوں اور وہ خود پتوں کے قائم مقام ہو اور بقول بعض ہر پتے جن میں چوڑائی نہ ہو۔

ھَـدَبُ الشَّـجَرۃِ: ٹہنیوں کی لمبائی اور ان کا لٹکنا ج اَھْدَاب.

الھَدِب: شیر......مِنَ الْعُیُوْنِ وَالْاَشْجَارِ: لمبی پلکوں والی آنکھ، لمبی شاخوں والا درخت۔

الھُدَبُ: کند خاطر و عاجز۔

الھُـدَاب: کند خاطر و عاجز۔ پتے جو چوڑے نہ ہوں، واحد ھُـدَابَۃٌ کہا جاتا ہے "قَـطَـعَ ھَـدَبَ الـشَّـجَـرَۃِ وھُدَّابَـھَا" اس نے درخت کی لمبی شاخیں کاٹیں "ھُـــدَّابُ الـنَّـخْـلِ" درخت خرما کی شاخیں ھُدَّابُ الثَّوْبِ کپڑے کے جھور۔

الھَیْـدَبُ مِنَ السَّحَابِ: زمین کے قریب لٹکا ہوا بادل۔ الھَیْـدَبُ مِنَ الرِّجَالِ: کند خاطر و عاجز۔ بہت بالوں والا الھَیْـدَب: پستان۔

الھَیْدَبٰی: گھوڑوں کی ایک چال۔

اَلْاَھْـدَب: لمبی اور گھنی پلکوں والا۔ مؤنث ھَدْبَاء ج ھُدْبٌ. شَجَرٌ اَھْدَبُ: لٹکی ہوئی شاخوں والا درخت۔ نَسْـرٌ اَھْدَبُ: لمبے پروں والا گدھ۔ عَیْنٌ ھَـدْبَـاءُ: لمبی پلکوں والی آنکھ۔ شَـجَرۃٌ ھَدْبَاءُ: لمبی اور لٹکی ہوئی شاخوں والا درخت اُذُنٌ ھَدْبَاءُ: لٹکے ہوئے کان۔ لِحْیَۃٌ ھَدْبَاءُ: لٹکی ہوئی داڑھی۔

ھَدَجَ (ض) ھَـدْجًـا وھَدَجَانًا وھُدَاجًا: بوڑھوں کی چال چلنا......الظَّلِیْمُ: شترمرغ کا کانپتے ہوئے چلنا۔

ھَـدَجَـت ھَـدْجًـا وھَدَجَۃً النَّاقَۃُ: اونٹنی کا اپنے بچے پر شفیق ہونا......القِدْرُ: ہانڈی کا زور سے اُبلنا......الـرِّیْـحُ: ہوا کا سائیں سائیں کرنا۔

ھَدَّجَتِ النَّاقَۃُ: اونٹنی کا بڑے اور بلند کوہان والی ہونا۔

تَھَدَّجَ الصَّوْتُ: کپکپی کی وجہ سے آواز منقطع ہونا۔ تَھَـدَّجَـتِ النَّاقَۃُ: اونٹنی کا بچے سے پیار کرنا۔ تَھَـدَّجَ القَوْمُ عَلٰی فُلَانٍ: مہربانیاں ظاہر کرنا۔

اِسْتَھْدَجَ: کانپتے ہوئے چلنا۔

الھَـدَّاج: اسم مبالغہ۔ بوڑھوں کی چال چلنے والا۔ ظَلِیْمٌ ھُدَاجٌ: کانپتے ہوئے چلنے والا شترمرغ اور اسی سے ہے "قَـنَافِذُ ھَدَّاجُوْنَ حَوْلَ بُیُوْتِھِمْ" سیہیاں ان کے مکان کے اردگرد کانپتے ہوئے چلتی ہیں۔

قِدْرٌ ھَدُوْجٌ: جلدی اُبلنے والی ہانڈی۔

الھَوْدَج: ہودہ، ج ھَوَادِج.

الـمِھْدَاج: بچے سے پیار کرنے والی اونٹنی۔ سائیں سائیں کرنے والی ہوا۔

المُسْتَھْدِج: فا۔ جلد باز۔

المُسْتَھْدَج: مفع۔ جلد بازی (مصدر میمی)

الھَـدْجَـدَج: بوڑھوں کی چال چلنے والا شترمرغ۔

ھَدَرَ (ن ض) ھَدْرًا وھَدَرًا. الدَّمُ وغَیْرُہُ: خون وغیرہ رائیگاں جانا......فُلَانٌ الـــدَّمَ وَغَیْرَہُ: باطل کرنا۔

ھَدَرَ (ض) ھَـدْرًا وتَھْدَارًا الحَمَامُ: کبوتر کا کوکو کرنا۔ ٹنکری کرنا......الشَّـرَابُ: جوش میں آنا۔ ھَـدَرَتْ جَرَّـۃُ النَّبِیْذِ: نبیذ کا مٹکے میں جوش میں آنا......الـرَّعْـدُ: بادل میں گرجنا......الـنَّـخْـلُ: شگوفہ نکلنا......ھَـدْرًا وھَـدِیْرًا) البَـعِیْرُ: اونٹ کا بڑبڑانا (......ھُـدُوْرًا وھَدِیْرًا) العُشْبُ: بہت بڑھنا اور لمبی ہونا۔

ھَدَّرَ البَعِیْرُ: اونٹ کا بڑبڑانا۔

اَھْدَرَ دَمَ فُلَانٍ: باطل کرنا۔ مباح کرنا۔

تَھَـادَرَ الـقَـوْمُ: ایک دوسرے کے خون کو مباح کرنا۔

اِھْدَوْدَرَ المَطَرُ: زور سے بارش ہونا۔

الھَادِر: فا۔ تا کا رو ج ھَـدَرَۃ: دودھ جس کا اوپر کا حصہ گاڑھا ہو اور نیچے کا پتلا۔

الھَادِرَۃ. الھَادِر: کا مؤنث۔ اَرْضٌ ھَادِرَۃٌ: بہت گھاس والی زمین ج ھَوَادِر.

الهَذّار: اسم مبالغہ۔ کہا جاتا ہے "رَعْدٌ هَذّار" بہت گرجنے والا بادل۔

الهَدَر والهَدْر: مص۔ ناکارہ ورائیگاں کہا جاتا ہے "ذَهَبَ دَمُهُ هَدَرًا او هَدْرًا" اس کا خون رائیگاں گیا۔ "ذَهَبَ مَالُهُ او سَعْيُهُ هَدَرًا او هَدْرًا" اس کا مال یا اس کی کوشش رائیگاں گئی۔

الهَدَر: ناکارہ لوگ۔ کہا جاتا ہے "هُمْ اُنَاسٌ هَدَرٌ" وہ ناکارہ لوگ ہیں۔

الهُدَر: نکما ناکارہ ج هُدَرَةٌ کہا جاتا ہے "بَنُو فُلانٍ هَدَرَةٌ وهِدَرَةٌ وهُدَرَةٌ" فلاں کی اولاد نکمی اور ناکارہ ہے اور ایسا ہی واحد کے لئے اور مؤنث کے لئے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ جُبَانٌ هَدَرَةٌ".

الاَهْدَر: پھولا ہوا۔ مؤنث "هَدْرَاء ج هُدْر".

المِهْدَرَة: سامنے کے چھوٹے دانت۔

الهَدارِيس: مصیبتیں۔

هُدِشَ هَدْشًا الكَلْبُ: کتے کا بھڑکایا جانا۔

اِنْهَدَشَ اِنْهِدَاشًا الكَلْبُ: کتے کا بھڑکنا۔

الهَوْدَع: شتر مرغ۔

هَدَغَهُ (ف) هَدْغًا: توڑنا۔

اِنْهَدَغَ: ٹوٹنا۔۔۔ الشَّيْءُ: خشک ہونے کے بعد نرم ہونا۔۔۔ الرُّطَبَةُ: گرکر پھٹنا۔

هَدَفَ (ن) هُدُوفًا اِلَيْهِ: داخل ہونا۔۔۔ لِلْخَمْسِيْنَ: قریب پہنچنا۔

هَدِفَ (ض) هَدَفًا: ست ہونا۔ کمزور ہونا۔ کسلمند ہونا۔۔۔ اِلَى الشَّيْءِ: جلدی کرنا۔

اَهْدَفَ لِلْخَمْسِيْنَ: قریب پہنچنا۔۔۔ عَلَى التَّلِّ: ٹیلہ پر سے جھانکنا۔۔۔ اِلَيْهِ: پناہ لینا۔۔۔ لَهُ الشَّيْءُ: پیش آنا۔۔۔ مِنْهُ: قریب ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَهْدَفَ لَكَ الصَّيْدُ فَارْمِهِ" شکار تمہارے قریب ہے اس پر تیر مارو۔

اِسْتَهْدَفَ لَهُ الشَّيْءُ: سیدھا کھڑا ہونا۔۔۔ الشَّيْءُ: بلند ہونا، نشانہ بننا اور اسی سے مشہور مقولہ ہے "مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ" جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بن گیا۔ اِسْتَهْدَفَ كَفَلُ الإِنْسَانِ او الحَيَوَانِ: انسان یا حیوان کے چوتڑ کا بڑا ہونا۔

الهادِف: فا۔ اجنبی۔

الهادِفَة: جماعت۔

الهِدْف: بڑے جسم والا۔

الهَدَف: ہر ایک بلند (عمارت یا ٹیلہ یا پہاڑ) اور اسی وجہ سے نشانہ کو بھی "هَدَف" کہتے ہیں الهَدَف: بڑے جسم کا مرد، بہت سونے والا بھاری بھر کم، ناکارہ، ناموافق ج اَهْدَاف.

الهِدْفَة: لوگوں کی جماعت۔ مکانات کہ جن میں لوگ کچھ اقامت کریں اور پھر کوچ کریں ج هِدَف.

هَدَكَ (ض) هَدْكًا البِنَاءَ: عمارت کو ڈھانا۔

تَهَدَّكَ تَهَدُّكًا: بیوقوف بننا۔۔۔ عَلَيْهِ بِالكَلامِ: دھمکانا۔

هَدَلَ (ض) هَدِيلاً الحَمَامُ او الغُلامُ: آواز نکالنا۔۔۔ هَدْلاً الشَّيْءَ: لٹکانا۔

هَدِلَ (س) هَدَلاً: ڈھیلا ہونا۔۔۔ البَعِيْرُ: زخم کی وجہ سے ڈھیلے ہونٹ والا ہونا۔

تَهَدَّلَتِ الشَّفَةُ: ہونٹ کا ڈھیلا ہونا۔۔۔ اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ او ثَمَرُهَا: درخت کی ٹہنیوں یا پھل کا لٹکنا۔۔۔ الثَّوْبُ: کپڑے کا لٹکنا۔

الهادِل: فا۔ بَعِيْرٌ هَادِلٌ: لٹکے ہوئے ہونٹ والا اونٹ۔

الهُدّال: لٹکی ہوئی شاخیں۔

الهُدّالُ: وہ طفیلی بیل جو دوسرے درختوں کی شاخوں پر چڑھ کر ان کا رس چوستی ہے۔ ان میں سے کچھ سفید پھلوں والی ہوتی ہیں موسم سرما میں بادام اور سیب پر چڑھی ہوئی ہوتی ہیں اور کچھ سرخ پھلوں والی زیتون کے درخت پر ہوتی ہیں۔

الهَدالَة: جماعت۔

جَمَلٌ هَدِلٌ: لمبے اور لٹکے ہوئے ہونٹ والا اونٹ۔

الهَدِيل: مص۔ کبوتر کی گوگو، کبوتر کا بچہ، بہت بالوں والا مرد اور بقول بعض گتھے ہوئے بالوں والا جو کنگھی نہ کرے اور تیل نہ لگائے۔ رَجُلٌ هَدِيلٌ: ست و بوجھل مرد۔

الاَهْدَل: لٹکے ہوئے ہونٹ والا۔ مؤنث هَدْلاءُ. ج هُدْل. مِشْفَرٌ اَهْدَل: ڈھیلا ہونٹ کا اونٹ۔ شَفَةٌ هَدْلاءُ: تھوڑی پر لوٹا ہوا ہونٹ الاَهْدَلُ مِنَ السَّحَابِ: زمین کے قریب لٹکا ہوا بادل۔

هَدَمَ (ض) هَدْمًا البِنَاءَ: عمارت ڈھانا۔۔۔ الثَّوْبَ: کپڑے میں پیوند لگانا اور کہا جاتا ہے "ضَرَبَهُ فَهَدَمَهُ" اس نے اس کو مارا اور پیٹھ توڑ دی۔

هُدِمَ الرَّجُلُ فِي البَحْرِ: سمندر میں چکر آنا۔

هَدَّمَ البِنَاءَ: عمارت ڈھانا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے)۔۔۔ الثَّوْبَ: کپڑے میں پیوند لگانا۔

تَهَدَّمَ البِنَاءُ: عمارت کا آہستہ آہستہ گرنا۔ کہا جاتا ہے "تَهَدَّمَ عَلَيْهِ غَضَبًا" اس نے اسے دھمکی دی۔۔۔ الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہونا۔

تَهَادَمُوا: ایک دوسرے کے خون کو مباح کرنا۔

اِنْهَدَمَ البِنَاءُ: عمارت کا ویران وشکستہ ہونا۔

الهادِم: فا۔ هَادِمُ اللَّذَّاتِ: کنایہ ہے موت سے۔

الهُدام: چکر جو انسان کو سمندر میں لاحق ہو۔

الهَدْم: مص۔ مباح کئے ہوئے خون۔ کہا جاتا ہے "دَمُهُ هَدْمٌ" اس کا خون مباح ہے۔

الهِدْم: بوسیدہ یا پیوند لگا ہوا کپڑا۔ ج اَهْدَام وهِدَم کہا جاتا ہے "عَلَيْهِ ثِيَابٌ هِدَمٌ او اَهْدَامٌ" وہ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ہے۔

الهِدْم: پیر فرتوت، کھوسٹ بڈھا۔ پرانا۔

چرمی موزہ۔

الھِدم: مخنث۔ بیوقوف۔

الھَدَم: خون مباح۔ کہا جاتا ہے "دَمُہٗ ھَدَمٌ" اس کا خون مباح ہے۔ کنوئیں کے کناروں سے شکستہ ہو کر جو کنوئیں ہی میں گر پڑے۔ ہر وہ عمارت جو ویران و شکستہ ہو گئی ہو۔ کہا جاتا ہے "اِنَّ حَفْرَکَ اِلٰی لَھَدَمٌ وَاِنَّ حَبْلَکَ اِلٰی لانْشُوْطَۃ" یہ اس وقت بولا کرتے تھے جبکہ یہ کہنا مقصود ہو کہ تمہاری مدد بہت کم ہے نیز عرب معاہدہ اور نصرت کے وقت کہا کرتے تھے "دَمِیْ دَمُکَ وھَدَمِیْ ھَدَمُکَ" یعنی اگر کوئی مجھے قتل کرے تو تم میرے خون کا مطالبہ کرو جیسے تم اپنے اولیاء کے خون کا مطالبہ کرتے ہو اور اگر کسی نے میری عزت بگاڑی پر تو اس نے تمہاری عزت پر بٹہ لگایا اور کہا جاتا ہے "اِنْقَضَّ ھَدَمٌ مِنَ الْحَائِطِ" دیوار منہدم ہو گئی۔

شَھِیْدُ الْھَدَم: وہ شخص جو کنوئیں میں گر جائے یا اس کے اوپر دیوار گر پڑے۔

الھَدْمَۃ: اسم مرۃ۔ ہلکی بارش۔

الھِدْمَۃ: پرانا کپڑا۔ ج ھُدُوْم.

الھَدِیْم: پہلے سال کی باقی ماندہ گھاس۔

عَجُوْزٌ مُتَھَدِّمَۃٌ: بہت بڑھیا۔

المُھْدَم اولمَھْدُوْم والمَھْدُوْمَۃ: گاڑھا اور جما ہوا دودھ۔ اَرْضٌ مَھْدُوْمَۃٌ: زمین جس پر ہلکی بارش ہوئی ہو۔

خُفٌّ مُھَدَّم: بوسیدہ پیوند لگا ہوا چرمی موزہ۔

ھَدْمَلَ الرَّجُلُ: کپڑے پھاڑنا۔

الھِدْمِل: پرانا کپڑا۔ دیرینہ۔ بہت بالوں والا۔

الھِدْمِل: پرانا کپڑا۔ جمع شدہ بلند پشتہ۔

الھِدْمِلَۃ: بہت درختوں والا ریگستان۔ زمانہ قدیم۔ لوگوں کی جماعت۔

ھَدَنَ (ض) ھُدُوْنًا: آرام پانا۔ بزدل ہونا ...... ڈھیلا ہونا (...... ھَدْنًا) آرام دینا۔ جھوٹے وعدہ سے راضی کرنا ...... الصَّبِیَّ: خوش کرنا۔

الشَّیْءَ: دفن کرنا ...... فُلَانًا: قتل کرنا۔

ھُدِنَ عَنْکَ فُلَانٌ: کسی کا تم سے تھوڑی سی چیز پا کر راضی ہونا۔

ھَدَّنَہٗ: تسکین دینا۔ باز رکھنا۔ کہا جاتا ہے "ھَدَّنُوْہُ بِالْقَوْلِ حَتّٰی ھَدَنَ" اس کو انہوں نے قول سے راضی کیا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گیا ...... الصَّبِیَّ: خوش کرنا۔ کہا جاتا ہے "ھَدَّنَتِ الْمَرْأَۃُ صَبِیَّھَا بِکَلَامِھَا لِیَنَام" عورت نے اپنے بچے کو سونے کے لئے لوری دی۔

اَھْدَنَ الْخَیْلَ: دبلا کرنا۔ گھوڑے کو چھریرا بنانا۔

ھَادَنَہٗ مُھَادَنَۃً: صلح کرنا۔

تَھَادَنَ الْاَمْرُ: درست ہونا ...... الْقَوْمُ: باہم صلح کرنا۔

اِنْھَدَنَ الرَّجُلُ عَنْ عَزْمِہٖ: سست ہونا۔

الھِدَان: اکھڑ۔ بے وقوف۔ جنگ میں سست۔ ج ھُدُوْن.

الھِدَانَۃ: لڑائی کے بعد صلح۔

الھَدَن: سرسبزی۔ فراخی۔ ارزانی۔

الھَدِن: ڈھیلا۔

الھَدْنَۃ. ھَدَن: کا اسم مرۃ۔ تھوڑی ہلکی بارش۔

الھُدْنَۃ: مصالحت۔ آرام۔ سکون۔ ج ھُدَن.

الھُدُوْن: سکون۔ صلح۔

المَھْدُوْن: مفع۔ بہت سونے والا جو نہ صبح کی نماز پڑھے اور نہ اچھی ضروریات کے لئے جائے۔ کند ذہن جو صرف باتوں سے راضی ہو جائے۔

المَھْدَنَۃ: سکون۔ آرام۔

الھَیْدَان: بزدل۔ بخیل۔

ھَدْھَدَ ھَدْھَدَۃً البَعِیْرُ: اونٹ کا بڑبڑانا ...... الطَّائِرُ: پرندہ کا گنگری کرنا۔ ھَدْھَدَتِ الصَّبِیَّ اُمُّہٗ: بچے کو سونے کے لئے ہلانا ھَدْھَدَ الشَّیْءَ مِنْ عُلْوٍ اِلٰی اَسْفَل: اتارنا۔ کہا جاتا ہے "یُھَدْھِدُ اِلٰی کَذَا" مجھے ایسا خیال ہوتا ہے۔

الھَدْھَدُ: جنات کی آوازیں (اس کے لئے واحد نہیں)

الھُدْھُد والھُدَھِد والھُدَاھِد ھدھد: واحد ھُدْھُدَۃ وھُدْھُدَۃ وھُدَاھِدَۃ ج ھَدَاھِد وھَدَاھِیْد "اَبْصَرُ مِنْ ھُدْھُدٍ" کہتے ہیں اس وجہ سے کہ عرب کا خیال تھا کہ یہ پانی کو زمین کے نیچے سے دیکھ لیتا ہے۔

الھُدْھُد: ہرکوکو کرنے والا پرندہ۔ بہت کوکو کرنے والا کبوتر۔ ج ھَداھد وھَداھِید.

الھَدْھَدَۃ: مص۔ کبوتر کی کوکو کی آواز۔

الھَدَاھِد: نرمی۔ تم کہتے ہو "عَلَیْکَ بِالْھَدَاھِدَۃ" اپنے اوپر نرمی کو لازم کرو۔

ھَدَاہُ یَھْدِیْہِ ھُدًی وھَدْیًا وھِدْیَۃً وھِدَایَۃً: رہنمائی کرنا۔ کہا جاتا ہے "ھَدَاہُ الطَّرِیْقَ وھَدَاہُ اِلَی الطَّرِیْقِ ولِلطَّرِیْقِ" اس نے اس سے راستہ بیان کر دیا اور پہنچوا دیا ھَدَاہُ اللّٰہُ اِلَی الْاِیْمَانِ او لِلْاِیْمَانِ: ہدایت کرنا ھَدَی الرَّجُلُ: ہدایت پانا۔

ھَدَیٰ یَھْدِیْ ھِدَاءَ الْعَرُوْسِ اِلٰی بَعْلِھَا: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا ...... فُلَانًا: آگے ہونا "جَاءَتِ الْخَیْلُ یَھْدِیْھَا فَرَسٌ اَشْقَرُ" گھوڑوں کا گلہ آیا جن کے آگے ایک ہلکے لال رنگ کا گھوڑا تھا۔

ھَدّٰی تَھْدِیَۃَ الشَّیْءِ: جدا جدا کرنا۔

الھَدِیَّۃَ لِفُلَانٍ والیہِ: تحفہ دینا ...... العَرُوْسَ اِلٰی بَعْلِھَا: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔

ھَادَاہُ مُھَادَاۃً وھِدَاءً: ہر ایک کا دوسرے کو تحفہ دینا۔ ھَادٰی فُلَانٌ فُلَانًا: اپنا اپنا کھانا لا کر ساتھ کھانا ...... فُلَانًا: چلانا اور کہا جاتا ہے "جَاءَ فُلَانٌ یُھَادِیْ بَیْنَ اِثْنَیْنِ" فلاں دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتا ہوا آیا۔

اَھْدٰی اِھْدَاءَ الْعَرُوْسَ اِلٰی بَعْلِھَا: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا ...... الْھَدْیَ اِلَی الْحَرَم: ہدی کا جانور حرم میں بھیجنا ...... لِفُلَانٍ واِلٰی فُلَانٍ کَذَا: تعظیم و اجلال کے لئے تحفہ بھیجنا ...... الشَّیْءَ: جدا جدا کرنا۔

تَهَدّیٰ تَهَدِّیًا: ہدایت پانا۔
تَهَادیٰ تَهَادِیًا اَلْقَوْمُ: بعض کا بعض کو ہدیہ دینا...... الرَّجُلُ: لڑکھڑاتے ہوئے تنہا چلنا اور کہا جاتا ہے "جَاءَ یَتَهَادیٰ بَیْنَ اثْنَیْنِ" وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتا ہوا آیا۔ "وَهٰذَا الشَّیْءُ یُتَهَادیٰ" یعنی وہ چیز ہے جس کو لوگ آپس میں تحفہ کے طور پر دیتے ہیں۔
اِهْتَدیٰ اِهْتِدَاءً: ہدایت پانا۔ راہ راست پانا۔ کہا جاتا ہے "اِهْتَدیٰ اِلَی الطَّرِیْقِ واهْتَدیٰ الطَّرِیْقَ اِلیٰ مَکَانِ کَذَا" یعنی اس نے فلاں جگہ کا راہ راست پا لیا۔
اِهْتَدیٰ الْعَرُوْسَ اِلیٰ بَعْلِهَا: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔
الفَرَسُ الْخَیْلَ: گھوڑوں کو گلے کے آگے ہونا...... اِهْتَدیٰ الرَّجُلُ: ہدایت طلب کرنا۔ ہدایت پر قائم رہنا۔
اِسْتَهْدیٰ اِسْتِهْدَاءً: ہدایت طلب کرنا...... الشَّیْءُ: ہدیہ طلب کرنا۔
الهَادِی: اسم فاعل ج هَادُوْن وهُدَاۃ۔ الهَادِی: آگے رہنے والا۔ گردن۔ پیکان۔ لاٹھی۔ شیرج الهَوَادِی.
هَوَادِی اللَّیْلِ: رات کا ابتدائی حصہ۔
هَوَادِی الابِلِ: اونٹوں میں سے پہلا اونٹ جو نمودار ہو۔
الهَادِیَة. الهَادِی: کا مؤنث۔ لاٹھی۔ پانی میں اوپر کو نکلی ہوئی چٹان۔ گردن۔ ج هَادِیَات وهَوَادٍ کہا جاتا ہے "اَقْبَلَتْ هَادِیَاتُ الْخَیْلِ وهَوَادِیْهَا".
رَجُلٌ هِدَاءٌ: کمزور کند ذہن مرد۔
الهِدَایَة: مص۔ رہنمائی۔
الهُدیٰ: رہنمائی۔ بیان۔ دلالت (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے "هُوَ عَلَی الهُدیٰ" وہ ہدایت پر ہے۔ دن۔
الهَدْیُ: مص۔ طریقہ۔ سیرت۔ کہا جاتا ہے "مَا اَحْسَنَ هَدْیَه" اس کی سیرت کس قدر اچھی ہے۔ "وَهَدیٰ هَدْیَه" وہ اس کی سیرت پر چلا۔ الهَدْیُ: محترم۔ قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔ واحد هَدْیَة اور کہا جاتا ہے "مَالِی هَدْیٌ اِنْ کَانَ کَذَا وکَذَا" یہ مقولہ بطور قسم کے ہے "وَجِئْتُهُ بَعْدَ هَدْیٍ مِنَ اللَّیْلِ" میں اس کے پاس رات کے ایک حصہ گزرنے کے بعد آیا۔
الهَدْیَة والهِدْیَة: طریقہ۔ سیرۃ۔ کہا جاتا ہے "مَا اَحْسَنَ هَدْیَتَهُ وهِدْیَتَه" اس کی سیرت کس قدر اچھی ہے۔ ج هُدیً.
الهِدْیَة. هَدْیٌ: کا اسم نوع اور کہا جاتا ہے "خُذْ فِی هِدْیَتِکَ" جس کام میں تم مشغول تھے اسی میں لگے رہو اور اس سے تجاوز مت کرو۔ "وَضَلَّ هِدْیَتَه" یعنی اس طریقہ کو چھوڑ دیا جس کو کرنا چاہتا تھا۔
هُدْیَةُ الاَمْرِ: بتثلیث الهاء: جہت کار۔ کہا جاتا ہے "نَظَرَ فُلَانٌ هِدْیَةَ اَمْرِه" فلاں نے اپنے طریقہ کار پر غور کیا۔
الهَدُوُّ: رہنما۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَدُوٌّ" یعنی راہنما مرد۔
الهَدِیُّ: قیدی۔ دلہن۔ قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔ مرد محترم۔ الحمام
الهَدِیُّ: ڈاک کے کبوتر جو خطوط لے جائیں اور جواب لائیں۔
الهَدِیَّة. الهَدِی: کا مؤنث۔ دلہن۔ تحفہ ج هَدَایَا وهَدَاوَی وهَدَاوٍ.
الهُدَیَّا: مثل۔ کہا جاتا ہے "لَکَ عِنْدِی هُدَیَّاهَا" تمہارے لئے میرے پاس اس کے مثل ہے۔
المُهَادَاۃ: صلح کرنا۔
المِهْدَاء: وہ جس کی عادت ہدیہ دینے کی ہو۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ مِهْدَاءٌ وامْرَاَۃٌ مِهْدَاءٌ".
المِهْدیٰ: تھالی طبق وغیرہ جس میں ہدیہ بھیجا جائے۔
المَهْدِیُّ: مفع۔ وہ شخص جس کی اللہ تعالیٰ حق کی طرف رہنمائی کریں۔
المُهْدَاۃ والمَهْدِیَة: دلہن جو شوہر کے پاس بھیجی گئی ہو۔
هَذَّهُ (ن) هَذًّا وهَذَذًا وهُذَاذًا: جلدی کاٹنا۔ کاٹنا...... اَلْحَدِیْثَ: بیان کرنا۔
اِهْتَذَذْتُ الشَّیْءَ: جلدی سے کاٹ دینا۔
هَذَاذَیْکَ: یہ کلمہ اس وقت بولتے ہیں جبکہ کسی کو کسی چیز سے روکنا ہو۔
اَلْهَذُّ: بہت کاٹنے والا۔
الهَذَّاذ والهَذُوْذ: بہت کاٹنے والا۔ شَفْرَۃٌ هَذُوْذٌ: کاٹنے والی دھار۔ جَمَلٌ هَذَّاذٌ: آگے بڑھنے والا اونٹ۔
اِرْبِیْلٌ هَذٌّ: تیز کاٹنے والی رانپی۔
هَذَاَهُ یَهْذَاُهُ هَذْاً: جلدی کاٹنا۔ هَذَاَ العَدُوَّ: دشمن کو ہلاک کرنا...... فُلَانًا بِلِسَانِهِ: تکلیف دینا اور تکلیف دہ باتیں سنانا۔ الکَلَامَ: لغو باتیں کرنا۔ هَذَاَتِ الابِلُ: تھک کر گر پڑنا۔
هَذِیَٔ یَهْذَاُ هَذْاً مِنَ البَرْدِ: سردی سے ہلاک ہونا۔
تَهَذَّاَتِ القَرْحَةُ: زخم کا خراب ہونا اور پھٹ جانا۔
سَیْفٌ هُذَاءٌ وهُذَّاءٌ: تلوار قاطع۔
الهُذَاۃ: کدال۔ پھاوڑہ۔
هٰذَا: ایک کلمہ ہے جو مرکب ہے ہائے تنبیہ اور ذا اسم اشارہ ہے۔
هَذَبَ (ض) هَذْبًا الشَّجَرَ وغَیْرَہٗ: شاخ تراشی کرنا۔ پاکیزہ کرنا۔ درست کرنا...... النَّخْلَةَ: درخت خرما کی چھال اتارنا...... الشَّیْءُ: بہنا...... هَذْبًا وهَذَابَةً: جلدی کرنا...... القَوْمُ: بہت شور وغل کرنا۔
هَذَّبَ: جلدی کرنا...... الشَّجَرَ وغَیْرَہٗ: شاخ تراشی کرنا۔ پاکیزہ کرنا۔ درست کرنا (تشدید کثرت کے لئے ہے)...... الشِّعْرَ: درست کرنا۔ اصلاح کرنا...... الرَّجُلَ: پاکیزہ اخلاق والا بنانا۔
هَاذَبَ مُهَاذَبَةً: جلدی کرنا۔
اَهْذَبَ: جلدی کرنا۔ اَهْذَبَتِ السَّحَابَةُ مَاءَهَا: جلدی برسانا۔
تَهَذَّبَ: پاکیزہ ہونا۔ درست ہونا...... الرَّجُلُ: شائستہ ہونا۔

الهَذَبُ: صفائی۔ خلوص۔
فَرَسٌ هَذِبٌ: تیز رفتار گھوڑا۔
إِبِلٌ مَهَاذِيبُ: تیز رو اونٹ۔ مفرد مِهْذَاب۔
المُهَذَّب: مفع۔ پاکیزہ اخلاق والا۔ عیوب سے پاک صاف۔ كَلَامٌ مُهَذَّبٌ او شِعْرٌ مُهَذَّبٌ: عیوب سے پاک کلام یا شعر۔ فَرَسٌ او طَائِرٌ مُهَذَّبٌ: تیز رفتار گھوڑا یا پرندہ۔
هَذَرَ (ن ض) هَذْرًا وتَهْذَارًا الرَّجُلُ فِي كَلَامِهِ: بکواس کرنا (...... هَذْرًا: اليَوْمُ) دن کا سخت گرم ہونا۔
هَذِرَ (س) هَذَرًا كَلَامُهُ: لغو و بیہودہ ہونا۔
أَهْذَرَ فِي مَنْطِقِهِ وفِي كَلَامِهِ: بکواس کرنا۔
يَوْمٌ هَاذِرٌ: سخت گرم دن۔
الهَذَرُ: مص۔ بکواس و بیہودہ گفتگو۔
رَجُلٌ هَذِرٌ وهَذَرٌ وهُذَرَةٌ وهِذْرَةٌ وهَذَّارٌ وهَيْذَرٌ وهَيْذَارَةٌ وهَذْرِيَانٌ ومِهْذَرٌ ومِهْذَارٌ ومِهْذَارَةٌ: بکواس کرنے والا۔ بیہودہ بکنے والا۔ ورَجُلٌ هِذْرِيَانٌ: جلدی بولنے والا۔ خدمت میں چست۔ اِمْرَأَةٌ هَذِرَةٌ وهَيْذَرَةٌ ومِهْذَارٌ: بکواس کرنے والی عورت۔
هَذْرَب: جلدی جلدی بہت بولنا۔
الهِذْرَبَان: جلدی بولنے والا۔ خدمت میں چست۔
الهُذْرُبِی: عادت۔
هَذْرَف: جلدی کرنا۔ تیز چلنا۔
الهُذْرُوف: تیز رفتار ج هَذَارِيف۔
هَذْرَمَ هَذْرَمَةً: بہت بولنا۔ پڑھنے اور بولنے میں جلدی کرنا...... الرَّجُلُ فِي كَلَامِهِ: گڑبڑی کرنا۔
الهَذْرَمَة: مص۔ تیز رفتاری۔
الهُذَارِم: بہت بولنے والا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هُذَارِمٌ" بہت بولنے والا مرد۔
الهُذَارِم والهُذَارِمَة: پڑھنے بولنے میں جلدی کرنے والا۔ کہا جاتا ہے اِمْرَأَةٌ هُذَرِمَی: بہت شور۔ او شرارت والی عورت۔
هَذَفَ (ض) هُذُوفًا: تیز چلنا۔
رَجُلٌ هَذَّافٌ ومُهْذِفٌ وهَذِفٌ: تیز رفتار مرد۔
هَذَلَ (ض) هَذَلَانًا: تیز چلنا۔ کہا جاتا ہے "أَهْذَبَ فِي مَشْيِهِ وأَهْذَلَ" وہ تیز دوڑا۔
الهَاذِل: رات کا درمیانی حصہ۔
الهُذْلُول: ہلکا پھلکا مرد۔ ہلکا تیر۔ چست بھیڑیا۔ لمبا اور سخت بدن کا گھوڑا۔ چھوٹا ٹیلہ۔ پانی کی چھوٹی نالی۔ ریت کے ذرات۔ آفت۔ ابتدائی رات یا بقیہ شب۔ باریک بادل۔ بارش جو دور سے دکھائی دے۔ ج هَذَالِيل۔
هَوْذَلَ هَوْذَلَةً فِي مَشْيِهِ: تیز چلنا۔ دوڑنے میں لڑکھڑانا...... بِبَوْلِهِ: پیشاب کرنا۔ پیشاب اوپر کو کرنا۔
الهَوْذَل: بندر کا بچہ۔
الهَذْلَبَة: جلد بازی۔ ہلکا پن۔
الهُذْلُوغ: موٹے ہونٹ والا۔
الهُذْلُوغَة: بدصورت۔ بیوقوف۔
هَذْلَمَ: چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلنا۔
هَذَمَ (ض) هَذْمًا الشَّيْءَ: جلدی سے کاٹنا...... الرَّجُلُ: جلدی سے کھانا۔ صفت هَاذِم۔
الهُذَام: بہادر۔ تلوار قاطع۔ سِنَانٌ هُذَامٌ: تیز بھالا۔
سِكِّينٌ هَذُومٌ: تیز چھری۔
شَفْرَةٌ هُذَمَةٌ وهُذَامَةٌ: تیز دھار۔
المِهْذَم مِنَ السُّيُوفِ: شمشیر براں۔
هَذْمَلَ: چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلنا۔
الهُذَاهِذ ذو الهُذَاهِذ مِنَ السُّيُوفِ: بہت کاٹنے والی تلوار۔ تیز رفتار۔ قَرَبٌ هُذَاهِذٌ: پانی کے لئے رات میں دشوار سفر۔
الهُذَاهِد: وہ لوگ جو ہر ایک کو اپنا یا اپنا خادم بتلائیں۔
هَذَّهُ يَهُذُّهُ هَذًّا بِالسَّيْفِ: کاٹنا هَذًّا فِي الكَلَامِ: مرض وغیرہ کی وجہ سے غیر معقول باتیں کرنا۔ بکواس کرنا۔
هَذَى يَهْذِي هَذْيًا وهَذَيَانًا: مرض وغیرہ کی وجہ سے غیر معقول باتیں کرنا۔ بکواس کرنا۔ صفت هاذٍ اور اسم الهُذَاء۔
أَهْذَى إِهْذَاءَ اللَّحْمَ: گوشت کو اچھی طرح سے گلا کر پکانا۔
هَاذَاهُ مُهَاذَاةً: باہم بکواس کرنا۔ کہا جاتا ہے "قَعَدَ يُهَاذِي أَصْحَابَهُ" وہ بیٹھا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہم بکواس کرتا رہا۔
تَهَاذَى تَهَاذِيًا القَوْمُ: گفتگو میں بکواس کرنا۔
رَجُلٌ هَذَّاءٌ وهَذَّاءَةٌ: بہت بکواس کرنے والا مرد۔
هَرَّ (ن ض) هَرًّا وهَرِيرًا الشَّيْءَ: ناپسند کرنا۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ هَرَّهُ النَّاسُ" فلاں کو لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ هَرَّ فِي وَجْهِ السَّائِلِ: تیوری چڑھانا۔ منہ بگاڑنا۔ هَرَّتِ القَوْسُ: کمان سے آواز نکلنا (...... هَرًّا) الشَّوْكُ: کانٹے کا خشک و پراگندہ ہونا...... بِسَلْحِهِ: پاخانہ کرنا...... الدَّوَاءُ سَلْحَهُ: پیٹ چلانا۔
هَرَّ (ض) هَرِيرًا الكَلْبُ: کتے کا سردی کی وجہ سے بھونکنا (نباح سے کم)...... البَرْدُ الكَلْبَ: بھونکانا...... هَرَّ الكَلْبُ الضَّيْفَ: کتے کا مہمان پر بھونکنا۔
هُرَّتْ هَرًّا وهُرَارًا الإِبِلُ: ہرار کی بیماری میں مبتلا ہونا...... سَلْحَهُ: پیٹ چلنا یہاں تک کہ مر جانا۔
هَرَّ (س) هَرًّا: بدخلق ہونا۔
هَارَّهُ مُهَارَّةً: کسی کے سامنے تیوری چڑھانا۔ منہ بگاڑنا۔
أَهَرَّ الكَلْبَ: بھونکانا اور اسی سے مثال ہے "شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ" (بڑے شر نے کتے کو بھونکایا) أَهَرَّ بِالغَنَمِ: بکریوں کو پانی پر بلانا۔ یا گھاٹ پر لے جانا۔
الهَارُّ: فا۔ کتا جبکہ اپنے دانت نکالے۔
الهُرَار: اونٹ کے گوشت اور کھال کے

درمیان ورم کے مانند ایک مرض۔ اُونٹ کا اسہال۔

الھُرُّ: مص۔ اُونٹ کے دانت کی ایک قسم۔

الھِرُّ: بلا ج ھِرَرَۃٌ مؤنث ھِرَّۃٌ ج ھِرَر اور بقول بعض ھِرّ کا اطلاق مذکر ومؤنث دونوں کیلئے ہے اور ھِرَّۃٌ: صرف مؤنث کے لئے اور ھِرَّۃ کی تصغیر ھُرَیْرَۃٌ اور اسی سے ہے ابوھریرۃ۔

الھِرُّ: اُونٹ کے ہانکنے یا پانی پر بلانے کی آواز۔ کراہت۔ ناپسندیدگی اور امثالِ عرب میں سے ہے "لا یَعْرِفُ ھِرًّا مِنْ بِرٍّ" وہ دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتا یا وہ بلی اور چوہے میں تمیز نہیں کرتا۔

الھُرُّ: شیر۔ بہت دودھ اور پانی۔

الھَرَّار: اسم مبالغہ۔ دانت نکالنے والا کتا۔ کہا جاتا ہے "ھَلَکَ مَنْ لا ھَرَّارَ لَہٗ" ہلاک ہوگیا جس کے پاس ہرار نہیں تھا جس سے دشمن کو بھگاتا۔

الھَرَّارَان: نسر واقع اور قلب عقرب دو ستاروں کے نام۔ ماہ دسمبر وجنوری۔

الھُرْوُر: زمین پر بکھرے ہوئے انگوروں کے دانے۔

الھَرِیْر: مص۔ کتے کی آواز (نباح سے کم) کہا جاتا ہے "اَدْبَرَ غُرَیْرُہٗ وَاَقْبَلَ ھَرِیْرُہٗ" اس کی خوش خلقی جاتی رہی اور بدخلقی آگئی۔ اس شخص کے لئے بولا کرتے ہیں جو بوڑھا اور بدخلق ہو جائے۔ کہا جاتا ہے "اَجِدُ فِیْ وَجْھِہٖ ھِرَّۃً وَھَرِیْرَۃً" میں اس کے چہرے میں نفرت کے آثار محسوس کرتا ہوں۔

المَھْرُوْر: مرض ہرار میں مبتلا اونٹ۔

ھَرَأَ یَھْرَأُ ھَرْءًا فِیْ مَنْطِقِہٖ: بہت فحش گوئی کرنا۔ بہت غلطی کرنا (...... ھَرْءًا وھَرَاءَ ۃً) البَرْدُ فُلاَنًا: ہلاک کرنے والی سخت سردی پڑنا۔ ھَرَأَتِ الرِّیْحُ: ہوا کا سخت سرد ہونا۔ ...... اللَّحْمَ: گوشت کو بہت پکانا۔

ھَرِئَ (س) ھَرْءًا وھَرْءًا وھُرُوْءًا اللَّحْمُ: گوشت کو بہت پکا ہوا ہونا۔

ھُرِئَتِ الْمَوَاشِیْ: مویشی کا سردی یا گرمی سے ہلاک ہونا۔ صفت مَھْرُوْءَۃٌ۔

ھَرَّأَ تَھْرِئَۃً اللَّحْمَ: گوشت گلا ہوا پکانا ...... البَرْدُ الْمَاشِیَۃَ: بدحال کر دینا۔

اَھْرَأَ اِھْرَاءً البَرْدُ: ہلاک کرنے والی سخت سردی پڑنا ...... اللَّحْمَ: گوشت گلا ہوا پکانا ...... فُلاَنٌ فُلاَنًا: قتل کرنا ...... الکَلاَمَ وَفِی الکَلاَمِ: بہت بولنا اور بےہودہ بولنا۔

تَھَرَّأَ اللَّحْمُ: گوشت گلا ہوا پکنا تَھَرَّأَتِ الْمَاشِیَۃُ: مویشی کا سردی کی وجہ سے بدحال ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھَرَأَ البَرْدُ المَاشِیَۃَ فَتَھَرَّأَتْ" جانور پر سخت سردی پڑی جس سے وہ بدحال ہوگیا۔

الھُرَاءُ: بےہودہ وغیر مربوط کلام (...... والھُرَّاءُ) بہت اور بیہودہ بکنے والا۔ اِمْرَأَۃٌ ھُرَاءَ ۃٌ وھُرَاۃٌ: بہت اور بیہودہ بکنے والی عورت۔

الھُرَّاء: درخت خرما کا پودا۔

الھَرِیُّ ءُ: بہت پکا ہوا گوشت جو ہڈی سے علیحدہ ہو جائے۔

الھَرِیْئَۃ: مؤنث الھَرِی: سخت سردی کا وقت کہا جاتا ہے "ھٰذِہٖ قِرَّۃٌ لَھَا ھَرِیْئَۃٌ" یہ ایسی ٹھنڈک ہے کہ جس میں لوگوں کو اور جانوروں کو تکلیف پہنچتی ہے اور مر جاتے ہیں۔

المُھْرَأُ: مفع۔ پکا ہوا گوشت۔

ھَرَبَ (ن) ھَرَبًا وھُرُوْبًا ومَھْرَبًا وھَرَبَانًا: بھاگنا ...... فِیْ مَشْیِہٖ: تیز چلنا فِی الاَرْضِ: دُور تک جانا ...... فِی الاَمْرِ: مبالغہ کرنا۔

ھَرِبَ (س) ھَرَبًا الرَّجُلُ: بوڑھا ہونا۔

ھَرَّبَہٗ: بھگانا۔

اَھْرَبَ الرَّجُلُ: گھبرا کر یا بغیر گھبرائے ہوئے بھاگنے کی کوشش کرنا۔ دُور تک جانا ...... فُلاَنٌ فُلاَنًا: بھاگنے پر مجبور کرنا۔

اَھْرَبَتِ الرِّیْحُ: ہوا کا غبار اُڑانا۔

تَھَارَبُوْا: باہم مل کر بھاگنا۔

الھَارِبُ: فا۔ کہا جاتا ہے "مَالَہٗ ھَارِبٌ وَلاَ قَارِبٌ" نہ اس سے کوئی بھاگنے والا ہے نہ قریب جانے والا یعنی وہ ناکارہ ہے۔

المَھْرَب: مص۔ بھاگنے کی جگہ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ لَنَا مَھْرَبٌ" یعنی فلاں شخص ایسا ہے جس کے پاس سختیوں میں ہم بھاگ کر جاتے ہیں۔

ھَرْبَجَ ھَرْبَجَۃً الاَمْرَ: بُرے طریقہ سے کرنا۔

الھَرَابِذَۃ: ہندوؤں کے بڑے بڑے لوگ بقول بعض ہندوؤں کے پنڈت' آتش پرستوں کی آگ کا خادم۔ واحد ھِرْبِذٌ۔

الھِرْبِذَۃ: دلکی سے آہستہ چال۔

الھِرْبِع: چست وچالاک چوڑا بالکا پھلکا بھیڑیا ج ھَرَابِع۔

ھَرَتَہٗ (ن ض) ھَرْتًا بِالرُّمْحِ: نیزہ مارنا۔ ھَرَتَ اللَّحْمَ: گوشت گلا کر پکانا ...... الثَّوْبَ: کپڑا پھاڑنا ...... عِرْضَ فُلاَنٍ: آبرو ریزی کرنا۔

ھَرِتَ (س) ھَرَتًا الشَّیْءُ: کشادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھَرِتَ شِدْقُہٗ: اس نے اپنی باچھیں کھولیں۔ اَھْرَتَ اللَّحْمَ: گوشت گلا کر پکانا۔

الھَرِت والھَرَّات والھَرُوْت والھَرِیْت: شیر۔

الھَرِیْت: کشادہ۔ کشادہ باچھوں والا۔ راز کو نہ چھپانے والا۔ بیہودہ بکنے والا۔

الاَھْرَت: کشادہ باچھوں والا۔ کہا جاتا ہے "اَسَدٌ اَھْرَتُ وَاُسُوْدٌ ھُرْتٌ"۔

المُتَھَارِت: بہت بکواس کرنے والا۔

المُھَرَّت: مفع شیر۔ کِلاَبٌ مُھَرَّتَۃُ الاَشْدَاقِ: چوڑی باچھوں والے کتے۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ مَھْرُوْتُ الْفَمِ" وہ چوڑی باچھوں والا ہے۔ ج مَھَارِیْت۔

اَسَدٌ مُنْھَرِتُ الشِّدْقِ: چوڑی باچھوں والا شیر۔

الھِرْث: پرانا کپڑا۔

الهُرْثُم والهُرائِم: شیر۔

الهَــرْثَــمَةُ: کتے کے نتھنوں کے درمیان کی سیاہی۔ شیر۔

هَرَجَ (ض) هَــرْجًا النَّاسُ: فتنہ وفساد میں پڑنا...... البَابَ: دروازہ کھلا ہوا چھوڑنا...... الــفَــرَسُ: گھوڑے کا تیز دوڑنا...... فِــي الْحَدِيْثِ: بے جوڑ اور بہت باتیں کرنا۔

هَرِجَ (س) هَــرَجًا الرَّجُلُ: گرمی یا چلنے سے سانس چڑھنا۔

هَــرَّجَ بِالسَّبُعِ: ڈانٹنا۔ ڈرانا...... النَّبِيْذُ فُلانًا: مست کر دینا۔ عوام کہتے ہیں۔ "هَرَّجَ فِي الْحَدِيْثِ" اس نے ہنسی کی باتیں کیں۔

تَهَارَجَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِنْهَرَجَ فُلانٌ مِنَ النَّبِيْذِ: مست ہونا۔

اِسْتَهْرَجَ لَــهُ الرَّأْيُ: رائے کا قوی اور ہمہ گیر ہونا۔

الهَرْج: مص۔ فتنہ وفساد۔ آشوب۔

الهَرْج: بیوقوف۔ ہر چیز سے کمزور۔

الهِــرْجَة. هَــرْج: کا اسم نوع۔ نرم کمان ج هِرَج.

الهَرَّاج: اسم مبالغہ۔ فَــرَسٌ هَــرَّاجٌ: بہت دوڑنے والا گھوڑا۔

الهَــرَّاجة. الهَرَّاج: کا مؤنث۔ بے جوڑ اور بہت باتیں کرنے والی جماعت۔

فَــرَسٌ مِهْــرَجٌ ومِهْرَاجٌ: بہت دوڑنے والا گھوڑا۔

الهِــرْجَــاب والهِــرْجَــبُ: لمبا۔ ج هَرَاجِب.

الهِرْجَشَة: عمر رسیدہ اُونٹنی۔

الهِرْجَع: لمبا و لنگڑا۔

الهِرْجَف: مرد سست و نرم۔

هَرْجَلَ الرَّجُلُ: چلنے میں لڑکھڑانا۔ دور دور قدم رکھنا۔

الهَــرَاجِيل: لمبے لمبے لوگ۔ موٹے موٹے اونٹ۔

الهِرْجَل: لمبے قدم ڈالنے والا ج هَرَاجِل.

هَــرَدَهُ (ض) هَــرْدًا: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پھاڑنا۔ هَــرَدَ الــلَّــحْمَ: گوشت کو گلا کر پکانا...... الشَّيْءَ: قادر ہونا...... عِــرْضَــهُ: بے آبروئی کرنا...... الشَّيْءَ: خراب کرنے کیلئے پھاڑ ڈالنا۔

هَرِدَ (س) هَــرَدًا اللَّحْمُ: گوشت کا گل کر پکنا۔

هَــرَّدَ: زرد رنگا ہوا کپڑا پہننا...... الــلَّــحْمَ: گوشت کو گلا کر پکانا۔ کہا جاتا ہے "هَــرَادَا الشَّيْءَ يُهَــرِيْدُهُ هِــرَادَةً" بمعنی اَرَادَ يُــرِيْدُ اِرَادَةً: ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا ہے جیسے اَرَاق وهَرَاق میں۔

الهَرْد: مص۔ فتنہ وفساد۔

الهِــــرْد: شتر مرغ۔ مرد بے وقار و بے اعتبار۔

الهُرْد: زرد کرکم۔ سرخ مٹی۔ ہلدی۔

الهُرْدِيُّ والهُرْدَاء: ایک قسم کی گھاس۔

الهُرْدِيّ: ہلدی سے رنگا ہوا۔

رَجُلٌ اَهْــرَدُ الشِّدْقِ: چوڑی باچھوں والا مرد۔

المَهْرُوْد. هُرد: سے رنگا ہوا زرد کپڑا۔

هَرْدَبَ هَرْدَبَةً: سست دوڑنا۔

الهِرْدَبَّة: بڑھیا۔ بزدل۔ بڑے پیٹ والا۔

هَرْدَجَ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔

الهِرْدِشَة: عمر رسیدہ اُونٹنی و بھیڑ۔ بڑھیا۔

هَــرَزَهُ (ض) هَــرْزًا: سختی سے چبھونا۔ لکڑی سے مارنا۔

هَرِزَ (س) هَــرَزًا وهَــرُوْزًا: ہلاک کرنا۔ مرنا۔

تَهَــرَّزَ مِــنَ الْجُوْعِ: بھوک سے ہلاک ہونا۔

هَــرَسَ (ن) هَــرْسًــا الشَّيْءَ: سخت کوٹنا۔ الطَّعَامَ: بہت کھانا۔

هَــرِسَ (س) هَــرَسًــا: بہت کھانے والا۔ چھپا کر کھانا۔

الهَــــرَاس: بڑے کانٹوں کا ایک درخت واحد هَــــرَاسَةٌ. هَــــرَاسَةُ الْــقَــوْمِ: قوم کی عزت۔ قوم کا سخت حملہ۔ کہا جاتا ہے "لِبَنِيْ فُلانٍ هَرَاسَةٌ" فلاں کی اولاد کے لئے عزت و قہر ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں کو تباہ کرتے ہیں۔

الهُرَاس: بہت توڑنے والا اور بہت کھانے والا شیر۔

الهَرْس: مص۔ بلی۔

الهَرِس: بلی۔ پرانا کپڑا۔ بہت توڑنے والا اور بہت کھانے والا شیر۔ مَكَانٌ هَرِسٌ: ہر اس درخت اُگانے والی جگہ۔ مؤنث هَرِسَة.

الأَهْــرَس: سخت گرانبار۔ بہت توڑنے والا اور بہت کھانے والا شیر۔

الهَرَّاس: اسم مبالغہ۔ بہت توڑنے والا اور بہت کھانے والا شیر۔ ہریسہ بنانے والا۔ ہریسہ بیچنے والا۔

الهَرِيس: باریک کوٹا ہوا (...... والهَرِيْسَة) ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور کوٹے ہوئے گیہوں کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

رَجُلٌ مِهْرَسٌ: بہت کھانے والا۔

الــمِهْــرَاس: ہاون۔ الــمِهْــرَاس: پتھر کا ہاون۔ اوکھلی۔ بہت کھانے والا اُونٹ۔ بھاری جسم کا اُونٹ۔ مرد جورات میں چلنے سے نہ ڈرے۔ ج مَهَارِيْس.

هَرَشَ (ن ض) هَرْشًا الدَّهْرُ: زمانہ کا سخت ہونا۔

هَرِشَ (س) هَرَشًا: بدخلق ہونا۔

هَــرَّشَ بَيْنَ الْكِلابِ: کتوں کے درمیان بھڑکانا...... بَيْــنَ الــنَّــاسِ: لوگوں میں فساد ڈالنا۔

هَــارَشَ مُهَــارَشَةً وهِرَاشًا بَعْضَ الْكِلابِ عَــلَــى بَعْضِهَــا: بعض کو بعض پر بھڑکانا...... فُلانٌ فُلانًــا: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ ایک دوسرے سے جھگڑنا۔

تَهَــارَشَــتْ واهْتَرَشَــتِ الْكِلابُ: ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

تَهَرَّشَ الغَيْمُ: بادل کھل جانا۔

الهِرَاش. هَارَش: کا مصدر۔ جھگڑا۔ مقاتلہ۔

الھَرِش: سخت عادت والا۔ اکھڑ۔

المُھَارِش: فا۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ مُھَارِشُ العِنَانِ" ہلکی لگام والا گھوڑا۔

الھِرْشَبَّةُ: بہت بڑھیا۔

ھَرْشَفَت واھْرَشَّفَت۔ الھِرْشَفَّةُ: دوات کے صوف کا سوکھ جانا۔

الھِرْشَفُّ مِنَ الرِّجَالِ: دبلا بوڑھا۔ بہت پینے والا۔ بہت بڑھیا۔

الھِرْشَفَّةُ: بہت بڑھیا۔ بوڑھی اونٹنی۔ دوات کا خشک شدہ صوف۔

ھَرِصَ (س) ھَرَصًا: خشک خارش والا ہونا۔

ھَرَّصَ الرَّجُلُ: خشک خارش کی وجہ سے بدن کا بھبھک اٹھنا۔

الھَرَص: مص۔ کیڑا۔ خشک خارش۔

الھَرِيْصَةُ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔

ھَرَضَ (ن) ھَرْضًا الثَّوْبَ: کپڑا پھاڑنا۔

ھَرِضَ (س) ھَرَضًا: خشک خارش والا ہونا۔

ھَرَّضَ الرَّجُلُ: خشک خارش کی وجہ سے بدن کا بھبھک اٹھنا۔

ھَرَطَ (ن) ھَرْطًا عِرْضَ فُلَانٍ وفِی عِرْضِهِ: آبروریزی کرنا ...... فِی الْکَلَامِ: غیر مربوط اور بیہودہ کہنا۔

ھَرِطَ (س) ھَرَطًا: بیماری وغیرہ کی وجہ سے ڈھیلے گوشت والا ہونا۔

اَلْھَرْطَقَةَ: عیسائیوں کے نزدیک دین میں بدعت اس کی نسبت۔ ہرطوقی۔

تَھَارَطَا: ایک دوسرے کو گالی دینا۔

الھَرْط: مص (...... والھِرْط) بہت دبلا گوشت۔ متمول مرد۔ دبلی بوڑھی بھیڑ۔ نَاقَةٌ ھِرْطٌ: عمر رسیدہ اونٹنی۔ ج اَھْرَاط وھُرُوْط

الھِرْطَة: دبلی بوڑھی بھیڑ۔ بیوقوف۔ بزدل۔ کمزور ج ھِرَط

الھَيْرَط: نرم۔ الھِرْطَال: لمبے قد والا۔

الھُرْطُمَان: ایک قسم کا غلہ۔

ھَرَعَ (ف) ھَرَعًا اِلَيْهِ: اضطراب کے ساتھ جلدی کرنا۔

ھَرِعَ (س) ھَرَعًا الدَّمُ: خون کا جلدی بہنا۔

الرَّجُلُ: تیز رفتار یا جلدی رونے والا ہونا۔

ھَرَعَ الْقَوْمُ الرِّمَاحَ: قوم کا نیزہ سیدھا کر کے چلنا۔

ھَرَّعَ وھُرِعَ الرَّجُلُ: چلنے میں جلدی کرنا۔

اَھْرَعَ الرَّجُلُ: جلدی کرنا ...... الْقَوْمُ رِمَاحَھُمْ: نیزہ سیدھا کر کے چلنا۔

اُھْرِعَ الرَّجُلُ: خفیف العقل ہونا۔ غصہ یا کمزوری یا خوف یا سردی سے کانپنا۔ جلدی دوڑایا جانا۔ صفت مُھْرَعٌ اور کہا جاتا ہے "اَقْبَلَ الشَّیْخُ یُھْرَعُ" بڈھا مضطرب ہو کر دوڑنے لگا۔

تَھَرَّعَتِ الرِّمَاحُ: نیزوں کا سیدھا ہونا۔

تَھَرَّعَ اِلَيْهِ: جلدی کرنا۔

اِھْتَرَعَ العُوْدَ: لکڑی توڑنا۔

اُسْتُھْرِعَتِ الْاِبِلُ: حوض کی طرف دوڑنا۔

الھُرَاع: اضطراب کے ساتھ تیز رفتاری۔ تیز ہانکنا۔

الھَرَع: مص۔ اضطراب کی چال۔ تیز ہانکنا۔

الھَرِع: جلدی بہنے والا خون۔ رَجُلٌ ھَرِعٌ: جلدی رونے والا۔ تیز رفتار۔ مؤنث ھَرِعَةٌ۔

الھَرْعَة والھُرَعَة: جوں کے مانند ایک کیڑا۔ یا چھوٹی جوں، اور بقول بعض بڑی جوں۔

الھَرِيْعَة: باریک ٹہنیوں والا درخت۔

المُھْرِع والمِھْرَاع: شیر۔

المَھْرُوْع: پاگل۔ محنت ومشقت سے درماندہ۔

المُھْرَع: مطمع۔ لالچی۔

الھَيْرَع: بزدل، بےوقوف، جلد باز۔ چست عورت رِیْحٌ ھَيْرَعٌ وھَيْرَعَةٌ: تیز چلنے والی ہوا جو مٹی اڑائے۔

الھَيْرَعَة: چرواہے کی بانسری اور اس کو يَرَاعَه بھی کہتے ہیں۔

الھَرَاعِلَة: کمینے لوگ۔

ھَرَفَ (ض) ھَرْفًا بِفُلَانٍ کسی پر تعجب کرتے ہوئے مدح میں مبالغہ کرنا۔ بغیر جانے بوجھے مدح کرنا اور اسی سے ہے "لا تَھْرِف بِمَا لا تَعْرِف" جس کو تم جانتے نہیں اس کی مدح مت کرو۔ ھَرَفَتْهُ الرِّیْحُ: ہوا کا اڑا دینا۔ وھَرَفَ السَّبُعُ: درندے کا لگاتار آواز نکالنا۔

ھَرَفَت تَھْرِیْفًا النَّخْلَةُ: جلدی پھل دار ہونا۔

ھَرَّفَ الْقَوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ: نماز کیلئے جلدی کرنا۔

اَھْرَفَتِ النَّخْلَةُ: جلدی پھل دار ہونا۔

اَھْرَفَ الرَّجُلُ: مال نامی کا مالک ہونا۔

ھَرَقَ (ف) ھَرْقًا واَھْرَقَ الْمَاءَ: پانی گرانا۔

ھَرَّقَ الْمَاءَ: پانی گرانا (تشدید کثرت کے لئے ہے) اور کہا جاتا ہے (ھَرِّقْ عَلٰی جَمْرِکَ) یعنی اپنی جگہ پر قائم رہو، یہ ایک مقولہ ہے جو غضبناک آدمی سے کہا جاتا ہے مقصد یہ ہے کہ اپنے غصہ کی آگ کو بجھاؤ۔

ھَرَاقَ الْمَاءَ یُھَرِیْقُهُ ھِرَاقَةً: گرانا۔ اس کی اصل "اَرَاقَه یُرِیْقُهُ اِرَاقَةً" ہے۔ ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا ہے اور ھَرَاقَه کی اصل ھَرْیَقَه دَحْرَجَه کے وزن پر ہے اور اسی وجہ سے مضارع میں "یُھَرِیْقُهُ" کی ہا کو فتحہ دیا جاتا ہے جیسا کہ یُدَحْرِجُه میں دال کو، اور امر کا صیغہ ھَرِقْ کی اصل ھَرْیِقْ ہے دَحْرِجْ کے وزن پر ثقالت کی وجہ سے یا کے کسرہ کو نقل کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا کو حذف کر دیا گیا۔ تثنیہ کا صیغہ ھَرِیْقَا اور جمع کا ھَرِیْقُوْا اور کہا جاتا ہے "ھَرِیْقُوْا عَلَیْکُمْ اَوَّلَ اللَّیْلِ" وہ لوگ تمہارے پاس ابتدائی رات میں آئے۔

اور کبھی ہاء اور ہمزہ دونوں کو جمع کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے "اَھْرَاقَه یُھْرِیْقُهُ اِھْرَاقَه"

سکون ہاء سے گویا کہ ہمزہ یاء کی حرکت کی
عوض میں بڑھا دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے
اس زیادتی سے فعل خماسی نہیں ہوتا۔اسم
فاعل کا صیغہ مُهْرِيقٌ اور اسم مفعول مُهْرَاقٌ
ومُهَرَاق.

تهارقُوا: بعض کا بعض پر پانی گرانا۔

اِهْرَوْرَقَ اِهْرِيرَاقًا الدَّمْعُ والمَطَرُ: آنسو یا بارش کا جاری ہونا۔

الهِرْق: پرانا کپڑا۔

المُهْرَق. اَهْرَق: کا اسم مفعول۔صحیفہ۔سفید ریشم کا کپڑا جس کو گوند سے چکنا کر کے لکھنے کے کام میں لاتے ہیں۔چٹیل بیابان۔کپڑا یا کاغذ چکنا کرنے کا آلہ۔ج مَهَارِق.

المُهْرُقَان والمَهْرَقَان والمُهْرُقَان: سمندر۔کنارۂ سمندر جہاں پانی چڑھے اور پھر اُتر جائے اور کوڑیاں باقی رہ جائیں۔

مَطَرٌ مُهْرَوْرِقٌ: موسلا دھار بارش۔

هَرْكَلَ هَرْكَلَةً: سست اور ناز سے چلنا۔

جَمَلٌ اور رَجُلٌ هَرَاكِلٌ: موٹا اور بڑے جسم کا اونٹ یا مرد۔

الهَرَاكِلَة: بڑی بڑی مچھلیاں 'آبی کتے۔ بڑے چوتڑ والے دریائی جانور۔سمندر کی موجوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ واحد هِرْكَل.

الهِرْكَلَةُ والهِرْكِلَةُ والهِرْكَوْلَةُ والهِرْكَوْلَةُ والهِرْكِيلُ: خوبصورت اندام خوش رفتار عورت۔ بڑے سرین والی عورت۔

الهَرْكَلَة: خرام ناز۔

الهِرْكَل: پہلے شوہر کا بیٹا۔

هَرِمَ (س) هَرَمًا ومَهْرَمًا ومَهْرَمَةً: کمزور ہونا اور بہت بوڑھا ہونا۔صفت هَرِمٌ ج هَرِمُونَ وهَرْمَى مؤنث هَرِمَةٌ ج هَرِمَات وهَرْمَى.

هَرَّمَهُ الدَّهْرُ: بہت بوڑھا کر دینا۔هَرَّمَ فُلانًا: تعظیم کرنا...... اللَّحْمَ: چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔کہا جاتا ہے "جَاءَ فُلَانٌ يُهَرِّمُ عَلَيْنَا الأمْرَ او الخَبَرَ" فلاں آیا اور ہمارے سامنے معاملہ کو یا خبر کو بڑا کر کے بیان کرتا ہے۔

اَهْرَمَهُ الدَّهْرُ: بہت بوڑھا کرنا۔کمزور کر دینا۔

تَهَارَمَ الرَّجُلُ: بتکلف اپنے آپ کو بوڑھا ظاہر کرنا۔

اِسْتَهْرَمَهُ: بہت بوڑھا سمجھنا۔بہت بوڑھا پانا۔

الهَرْم: ایک قسم کی ترشی مائل نمکین گھاس۔ واحد هَرْمَة کہا جاتا ہے "هُوَ اَذَلُّ مِنْ هَرْمَةٍ" وہ ہرمہ گھاس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

الهَرَم: بہت بڑھاپا۔نفس وعقل۔کہا جاتا ہے "اِنَّكَ لاَ تَدْرِي بِمَا يُوْلَعُ هَرَمُكَ" تم نہیں جانتے ہو تمہارا نفس کس چیز پر فریفتہ ہے۔قَدَحٌ هَرِم: ٹوٹا ہوا۔الهَرِم: عمدہ رائے۔

الهَرَم: مص۔انتہائی بڑھاپا۔

الهَرَم عِنْدَ اَرْبَابِ المَسَاحَةِ: مخروطی شکل کی عمارت جس کی کرسی مثلث یا مربع یا بہت اضلاع والی ہو۔ج اَهْرَام وهِرَام اور اسی سے "اَهْرَامُ مِصْرَ" ہے جو اس لئے بنائے گئے تھے تاکہ بادشاہوں کے مدفن کا کام دیں۔

اَلْهَرَمُ ج اهرام و هرام (ھ): وہ جسم جس کے تین حصے اور سر ایک ہو اور ضلع ان تین حصوں والے جو اس سر کے مقابل ہوں سے بنتا ہے۔مشترک راس هرم کا راس ہے۔اور مثلثات هرم کے اطراف جانبی ہیں اور ضلع ہرم کا قاعدہ ہے اور ہرم ثلاثی رباعی اور رخماسی ہوتا ہے جب اس کا قاعدہ مثلث مربع یا خماسی ہو۔

الهَرْمِيّ: خشک لکڑی۔

الهُرْمَان: عقل۔عمدہ رائے۔

اِبْنُ هَرْمَة: غیر منصرف۔بڈھے بڈھیا کی آخری اولاد۔

الهَرِمَة. الهَرِم: کا مؤنث۔شیرنی۔

الهَرُوْم: بدعادت۔خبیث عورت۔

المَهْرَمَة: مص۔انتہائی بڑھاپا۔

الهَرَامِيت: پرانے کنوئیں۔

هَرْمَزَ هَرْمَزَةً الرَّجُلُ: کمینہ ہونا۔آہستہ چبانا۔ساتھی سے چھپا کر گفتگو کرنا...... اللُّقْمَةَ: لقمہ چبانا اور منہ میں پھرانا اور نہ نگلنا ......النَّارُ: آگ کا بجھنا۔

هَرْمَسَ هَرْمَسَةً وَجْهَهُ: تیوری چڑھانا۔

الهَرْمَسَة: مص۔لوگوں کا شور و چیخ۔

الهَرَامِسَة: ماہرین علم نجوم۔

الهِرْمَوْس: مضبوط رائے والا۔تجربہ کار چالاک۔

الهُرَامِس: لوگوں پر سخت حملہ کرنے والا شیر۔

الهِرْمَاس: سخت حملہ کرنے والا شیر۔چیتے کا بچہ۔

الهِرْمِيس: سخت حملہ کرنے والا شیر۔گینڈا۔

هَرْمَطَ عِرْضَهُ: بے آبروئی کرنا۔

اِهْرَمَّعَ اِهْرِمَّاعًا الرَّجُلُ: تیز چلنا۔جلدی رونے والا ہونا۔کہا جاتا ہے "اِهْرَمَّعَتِ العَيْنُ" جب کہ آنکھوں سے آنسو جلد نکل پڑے۔

فِي مَنْطِقِهِ: بہت بولنا۔اِهْرَمَّعَ اِلَيْهِ: بتکلف رونا۔

الهَرْمَع: جلدی رونے والا۔چال میں سرعت وتیزی۔

هَرْمَلَهُ هَرْمَلَةً: بال اکھیڑنا......هَرْمَلَ الشَّعْرَ والوَبَرَ والرِّيش: اکھیڑنا۔کاٹنا۔

هَرْمَلَ عَمَلَهُ: بگاڑنا۔خراب کرنا۔هَرْمَلَتِ العَجُوزُ: بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہونا...... الوَبَرُ: اونٹ کے بالوں کا گرنا۔

الهِرْمِل: بوڑھی اونٹنی۔عمر رسیدہ عورت۔

الهُرْمُول: بالوں کا کچھ حصہ جو سر کے اطراف میں باقی رہ جائے ج هَرَامِيل.

الهُرْمُوْلَة: کپڑے کا ٹکڑا جو پرانے کرتے کے دامن سے پھٹ جائے۔

هَرْنَفَ هَرْنَفَةً: آہستہ ہنسنا۔

المُهْرَنِفَة: کمزور آواز والی۔ رونے میں سست آواز والی۔

هَرْهَرَ هَرْهَرَةً الشَّیْئَ: حرکت دینا...... الرَّجُلُ: بے فائدہ ہنسنا...... بِالْغَنَمِ او الإبِلِ: بکریوں یا اونٹوں کو پانی پر بلانا یا گھاٹ پر لے جانا...... عَلٰی فُلَانٍ: دست درازی کرنا...... الضَّأْنُ: بھیڑ کا ممیانا (...... وتَهَرْهَرَتِ) الرِّیْحُ: ہوا کا سائیں سائیں کرنا۔

الهِرْهِرُ: بوڑھی بکری۔

الهَرْهَرَة: مص۔ لڑائی میں ہندوؤں کے شور وغل کی نقل۔ بھیڑ کی آواز۔ هَرْهَرَةُ الأسَدِ: شیر کے دہاڑنے کی گونج۔

الهُرْهُرَة: انگور کی بیل کی جڑ میں انگور کا گرا ہوا دانہ۔

الهُرَاهِر: بہت دودھ اور پانی۔ شیر۔ ج هَرَاهِر.

الهُرْهَار: بہت دودھ اور پانی۔ بے فائدہ ہنسنے والا۔ دبلا گوشت۔ شیر۔

الهُرْهُور: بہت دودھ اور پانی۔ آواز دینے والا جاری پانی۔ ایک قسم کی کشتی۔ انگور کا بکھرا ہوا دانہ۔ بوڑھی بکری۔

الهِرْهِیر: ایک قسم کی مچھلی۔ ایک خبیث قسم کا سانپ۔

هَرَاهُ يَهْرُوْهُ هَرْوًا وتَهَرَّاهُ تَهَرِّيًا: لاٹھی سے مارنا۔ ڈنڈے سے مارنا۔

الهِرَاوَة: موٹا ڈنڈا۔ سونٹا۔ ج هَرَاوَى وهُرِيّ وهِرِيّ.

الهَرَّاء: ہروی کپڑوں کو بیچنے والا۔

هَرَاة: خراسان کے ایک شہر کا نام۔ نسبت کے لئے هَرَوِيّ.

هَرْوَلَ: تیز چلنا۔ دوڑنا۔

هَرَاهُ يَهْرِيهِ هَرْيًا: ڈنڈے سے مارنا۔

هَرَّى تَهْرِيَةً الثَّوْبَ: کپڑے کو زرد رنگنا۔

هَارَاهُ مُهَارَاةً: باہم ٹھٹھا کرنا۔

الهِرَاء: کھجور کا پودہ۔

الهُرْيُ: گیہوں وغیرہ جمع کرنے کا بڑا مکان ج أهْرَاء.

هَزَّ (ن) هَزًّا الشَّیْئَ وبِالشَّیْئِ: ہلانا...... مِنْ عِطْفِ فُلَانٍ: کام کے لئے ابھارنا۔ هَزَّ بِهِ السَّیْرُ: سیر کی وجہ سے جلدی چلنا (...... هَزِیْزًا) الإبِلَ: اونٹ کو حدی سے نشاط میں لانا...... الكَوْكَبُ: ستارہ کا ٹوٹنا۔

هَزَّزَهُ تَهْزِيْزًا: ہلانا۔

اِهْتَزَّ: ہلنا...... الإبِلُ: اونٹ کا حدی کی آواز سے چلنے میں جھومنا۔ اِهْتَزَّ إلَيْهِ قَلْبُهُ: خوش ہونا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَهْتَزُّ لِلْمَعْرُوْفِ" وہ اچھے اعمال سے خوش ہوتا ہے...... المَاءُ فِي جَرَيَانِهِ: پانی کا رواں ہونا...... الكَوْكَبُ فِي انْقِضَاضِهِ: ستارہ کا جلدی ٹوٹنا...... الأرْضُ: اگانا...... النَّبَاتُ: لہلہانا اور بڑھنا۔

تَهَزَّزَ: ہلنا۔ جھومنا۔

الهَزَّة. هَزَّ: کا اسم مرۃ۔ اِمْرَأَةٌ هَزَّةٌ: برائی سے خوش ہونے والی عورت۔ جمع نِسَاءٌ هَزَّات.

الهِزَّة. هَزَّ: کا اسم نوع۔ نشاط وشادمانی۔ ہانڈی کے جوش کی آواز۔ بادل کی گڑگڑاہٹ۔ اونٹوں کی چال کی ایک قسم۔ انبساط وبحالی فرحت۔

الهَزِيْز: مص۔ بادل کی گڑگڑاہٹ۔ ہوا کی سرسراہٹ۔

الهَزَائِز: سختیاں (اس کے لئے واحد نہیں)

المَهَزّ والمَهَزَّة: حرکت۔

هَزَأَهُ يَهْزَأُهُ هَزْءًا: توڑنا۔ هَزَأَ إبِلَهُ: سردی سے مار ڈالنا...... رَاحِلَتَهُ: ہلانا۔ هَزَأَ زَيْدٌ: مرنا۔

هَزَأَ وهَزِئَ يَهْزَأُ هَزْأً وهُزْءًا وهُزُءًا وهُزُوءًا ومَهْزَأَةً بِفُلَانٍ ومِنْهُ: ٹھٹھا کرنا۔

هَزِئَ (س) هَزْءًا: مرنا۔

أهْزَأَ إهْزَاءً: سخت سردی میں داخل ہونا۔ ...... إبِلَهُ: سردی سے مار ڈالنا۔ أهْزَأَتْ بِهِ دَابَّتُهُ: جلدی لے جانا۔

تَهَزَّأَ تَهَزُّءًا وتَهَازَأَ تَهَازُءًا واسْتَهْزَأَ اِسْتِهْزَاءً: ٹھٹھا کرنا۔

الهَازِئ: فا۔ کہا جاتا ہے "هٰذِهِ مَفَازَةٌ هَازِئَةٌ بِالرَّكْبِ وهَزَّاءَةٌ بِهِمْ" یہ بیابان دشوار گزار ہے۔ و "غَدَاةٌ هَازِئَةٌ" بہت ٹھنڈی صبح۔

رَجُلٌ هُزْأَةٌ: جس سے ٹھٹھا کیا جائے۔ کہا جاتا ہے "هُوَ هُزْأَةٌ بَيْنَ النَّاسِ" یعنی لوگ اس سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔

رَجُلٌ هُزَأَةٌ: لوگوں سے ٹھٹھا کرنے والا مرد۔

الهَوْزَب: مضبوط وقوی اونٹ۔ بڑی عمر کا اونٹ۔ گدھ۔

الهَيْزَب: مضبوط شیر۔

هَزْبَرَهُ: کاٹنا۔

الهِزَبْر والهِزْبَر والهُزَابِر: شیر۔ الهِزْبَر: موٹا۔ مضبوط قوی۔ ج هَزَابِر.

هَزْبَلَ هَزْبَلَةً: بہت محتاج ہونا۔

الهَزْبَلِيل: بہت تھوڑا سا۔

هَزِجَ (س) هَزَجًا المُغَنِّي فِي غِنَائِهِ: گویئے کا سُر سے گانا یا پڑھنا۔ بحرِ هزج کے اشعار پڑھنا۔

هَزَّجَ: سُر سے گانا...... صَوْتَهُ: پے در پے آواز نکالنا۔

أهْزَجَ الشَّاعِرُ: بحر ہزج کے اشعار بنانا۔

تَهَزَّجَ: سُر سے گانا...... الصَّوْتُ: پے در پے ہونا۔ تَهَزَّجَتِ القَوْسُ: آواز نکالنا۔ الرَّعْدُ: بادل کا گڑگڑانا۔

الهَزَج: مص۔ بادل کی گڑگڑاہٹ۔ ترانہ۔ سُر۔ طرب انگیز آواز۔ ہر کلام جو متناسق ہو۔ اشعار کی ایک بحر کا نام۔ جانوروں کی ٹانگ پڑنے کی سرعت اور خفت۔

الهَزِج: طرب انگیز۔ کہا جاتا ہے "مُغَنٍّ هَزِجٌ" طرب انگیز گویّا۔ فَرَسٌ هَزِجٌ: گھوڑا جس کی ٹانگ جلدی اور ہلکی پڑے۔

الهَزِيْج مِنَ اللَّيْلِ: رات کا ایک حصہ۔

الأهْزُوْجَة: ترنم آمیز گیت ج أهَازِيْج.

ھَزَرَہٗ (ض) ھَزْرًا بِالْعَصَا: ڈنڈے سے بہت مارنا۔ ھَزَرَ الشَّیْئَ: سخت چبھونا...... فُلَانًا: جلاوطن کرنا۔ صفت مفعولی مَھْزُوْرٌ وھَزِیْرٌ...... بِہِ الْاَرْضَ: پچھاڑنا...... لِفُلَانٍ: بہت دینا...... الرَّجُلُ: ہنسنا۔ حاجت کے لئے جلدی کرنا...... اَلْبَائِعُ: گراں کرنا۔ قیمت بڑھا دینا۔

الْھَزَار: بلبل۔ ہزار داستان ج ھَزَارَات.

الْھِزْر: نقصان زدہ۔ بیوقوف۔ سخت۔

الْھَزْرَة والْھَزَرَة: نرم زمین ج ھَزَرَات

الْھُزَرَة: کاہل۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ذُوْھَزَرَاتٍ" ہر چیز میں نقصان زدہ مرد۔

رَجُلٌ مِھْزَرٌ: ہر چیز میں نقصان زدہ مرد۔

ھُزْرِفَ فِیْ عَدْوِہٖ: تیز دوڑنا۔

الْھِزْرَاف والْھُزَارِف والْھُزْرُوف والْھِزْرَوْف: تیز رفتار ہلکا پھلکا شتر مرغ۔

الْھُزْرُوْف: بڑے جسم والا۔

ھَزَعَ (ف) ھَزْعًا: جلدی کرنا...... الشَّیْئَ: توڑنا۔

ھَزَّعَہٗ تَھْزِیْعًا: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَھَزَّعَ الرَّجُلُ: جلدی کرنا۔ تیوری چڑھانا۔ لَہٗ: اپنے کو ناشناختہ بنانا۔ تَھَزَّعَتِ الْمَرْاَۃُ فِیْ مِشْیَتِھَا: ڈگمگانا...... الْاِبِلُ فِیْ سَیْرِھَا: اونٹ کا چلتے ہوئے جھومنا۔

اِنْھَزَعَ الشَّیْئُ: ٹوٹنا۔

اَھْتَزَعَ: جلدی کرنا۔ جھڑکنا...... السَّیْفُ ونَحْوُہٗ: تلوار وغیرہ کا حرکت کرنا۔

الْھَزْع: اضطراب۔

الْھِزَاع: اکیلا۔ کہا جاتا ہے "مَا فِی الْجَعْبَۃِ اِلَّا سَھْمٌ ھِزَاعٌ" ترکش میں صرف ایک ہی تیر ہے۔

الْھَزَّاع: شکار کو بہت پھاڑنے والا شیر۔

الْھَزَّع: شکار کو بہت پھاڑنے والا شیر۔

الْھَزِیْع مِنَ اللَّیْلِ: رات کا ایک حصہ یا تہائی یا چوتھائی رات اور بقول بعض رات کی ایک ساعت۔ ج ھُزُع۔ الْھَزِیْع: بیوقوف۔

الْاَھْزَع: ترکش کا آخری تیر عمدہ ہو یا خراب۔ کہا جاتا ہے "مَالَہٗ اَھْزَعُ" اس کے پاس کچھ نہیں "وَمَا فِی الدَّارِ اَھْزَعُ" گھر میں کوئی نہیں۔ "وَمَا بَقِیَ فِیْ سَنَامِ بَعِیْرِکَ اَھْزَعُ" تمہارے اونٹ کے کوہان میں بقیہ چربی نہیں۔

الْھَیْزَعَة: خوف۔ جنگ میں شور۔

الْمِھْزَع: درختوں کو توڑنے والا۔ کوٹنے کا آلہ۔

سَیْفٌ مُھْتَزِعٌ: بہت حرکت کرنے والی تلوار۔ فَرَسٌ مُھْتَزِعٌ: تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

ھَزَفَتْہُ (ض) ھَزْفًا الرِّیْحُ: ہلکا پانا۔ اڑا لے جانا۔

ھَزِقَ (س) ھَزَقًا: چست ہونا...... فِی الضِّحْکِ: بہت ہنسنا۔

اَھْزَقَ فِی الضِّحْکِ: بہت ہنسنا۔

الْھَزَق: چستی۔ بجلی۔ بادل کی تیز گڑگڑاہٹ۔

الْھَزِق: سخت گرج...... مِنَ الرِّجَالِ: بہت ہنسنے والا اوچھا مرد۔

الْھَزِقَۃ مِنَ النِّسَاءِ: عورت جس کو ایک جگہ پر قرار نہ ہو۔

الْمِھْزَاق: چنچل عورت۔ بہت ہنسنے والی۔

رَجُلٌ مِھْزَاقٌ: بہت ہنسنے والا اوچھا مرد۔

ھَزَلَ (ن) وھَزِلَ (س) وھُزِلَ ھَزْلًا وھُزْلًا وھُزَالًا: کمزور ہونا۔ دبلا ہونا ھَزَلَتْ حَالُ فُلَانٍ: تنگ ہونا (ھُزَال جسم کی تشبیہ دیتے ہوئے) کہا جاتا ہے "لَہٗ فَضْلٌ جَزِیْلٌ وحَالٌ ھَزِیْلٌ" اس کا فضل بہت زیادہ ہے اور حال پتلا ہے۔

ھَزَلَ (ض) ھَزْلًا فِیْ کَلَامِہٖ: ٹھٹھا کرنا۔ بکواس کرنا۔ بےہودگی کرنا...... الدَّابَّۃَ: دبلا کرنا۔ اچھی طرح نگہبانی نہ کرنے کی وجہ سے کمزور کرنا۔ ھَزَلَ الْقَوْمُ: دُبلے مویشی والا ہونا...... فُلَانٌ: جانوروں کے مرنے کی وجہ سے محتاج ہونا۔

ھَزَّلَہٗ: لاغر و دبلا کرنا۔

ھَازَلَ مُھَازَلَۃً: بیہودگی کرنا...... فُلَانًا: ٹھٹھا کرنا۔

اَھْزَلَ فُلَانًا: کمزور کرنا (ھَزَلَ میں ایک لغت ہے مگر زیادہ فصیح نہیں) کھلاڑی پانا...... الْقَوْمُ: دُبلے مویشی والی ہونا۔ سختی اور تنگی کی وجہ سے اپنے مال کو روک لینا۔

الْھُزَال: مص۔ لاغری۔ دبلا پن۔

الْھُزَالَۃ: خوش طبعی۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَتْ بَیْنَھُمَا ھُزَالَۃٌ" ان کے درمیان خوش طبعی ہے۔

الْھَزَّال والْھَزِیْل: بہت دُبلا۔

الْھُزَیْلٰی: شعبدہ باز کا فعل۔

الْھَزْلٰی: بہت سانپ (جمع ہے واحد نہیں)

الْھَزِیْل: دبلا۔ ج ھَزْلٰی.

الْھُزَیْلَۃ. ھُزَال: سے اسم مشتق ہے۔ جیسے شَتْم سے شُتَیْمَۃ پھر ھُزَیْلَۃ کا اطلاق اونٹوں میں ہونے لگا۔ ج ھَزَائِل وھَزْلٰی.

الْھَیْزَلَۃ: بڑا جھنڈا۔ کہا جاتا ہے "سَارُوْا وفِیْھِمْ ھَیْزَلَۃٌ" وہ لوگ چلے اور ان کے اندر بڑا جھنڈا تھا۔

الْمَھْزُوْل: لاغر شدہ ج مَھَازِیْل. اَرْضٌ مَھْزُوْلَۃٌ: نرم زمین۔

الْمَھَازِل: خشک سالیاں۔

ھَزْلَجَ ھَزْلَجَۃً: جلدی کرنا۔

الْھِزْلَاج: جلد باز۔ ہلکا پھلکا۔ بھیڑیا۔ ج ھَزَالِج.

الْھَزْلَجَۃ: مص۔ آوازوں کا اختلاط۔ جلدی۔

الْھَزْلَع: تیز رفتار۔

ھَزَمَ (ض) ھَزْمًا الْعَدُوَّ: دشمن کو شکست دینا...... الشَّیْئَ: ہاتھ سے دبا کر گڑھا ڈالنا...... فُلَانًا: ایسی ضرب مارنا کہ سرین سے ناف پر نکل آئے...... الْقَوْسُ: کمان کا آواز دینا...... لَہٗ حَقَّہٗ: حق کم کرنا...... الْبِئْرَ: کنواں کھودنا...... فُلَانًا: قتل کرنا...... ھُزُوْمًا) اللَّیْلَ: سفیدی صبح کا پھٹنا۔

ھُزِمْتُ عَلَیْہِ: مہربان بنایا جانا۔

هَــزَّمَ الْعَدُوَّ: دشمن کو شکست دینا (تشدید مبالغہ کے لئے ہے)

تَهَزَّمَتِ الْقَوْسُ: کمان کا آواز دینا...... الرَّعْدُ: گرجنا...... السُّحُبُ بِالْمَاءِ: آواز کے ساتھ برسنا...... الْقِرْبَةُ: مشک کا خشک ہو کر پھٹنا۔ تَهَزَّمَ الْبِنَاءُ: عمارت کا گر پڑنا۔

اِنْهَزَمَ: شکست کھانا۔ الْعَصَا: لاٹھی کا چڑ چڑا کر ٹوٹنا۔ الْجَيْشُ: شکست کھانا۔ اِهْتَزَمَتِ السَّحَابَةُ بِالْمَاءِ: آواز کے ساتھ برسنا...... الْــفَرَسُ: گھوڑے کا چلنا اس طرح پر کہ آواز سنائی دے۔ اِهْــتَزَمَ الشَّاةَ: بکری کو ذبح کرنا...... الشَّيْئَ: سبقت کرنا۔ جلدی کرنا۔

اِسْتَهْــزَمَ الْـجُيُوْشَ: شکست دینا۔ شکست چاہنا۔ شکست خوردہ پانا۔

الْهَازِمَةُ: مصیبت ج هَوَازِم.

الْهَزْمُ: مص ۔ پست زمین ۔ بغیر پانی کے پتلا بادل ج هُزُوْم.

الْهَزِمُ مِنَ الْخَيْلِ: مطیع ۔ کہا جاتا ہے "فَرَسٌ هَــزِمٌ وفَــرَسٌ هَزِمُ الصَّوْتِ" بادل کی گرج کے مشابہ آواز والا گھوڑا۔ غَيْــثٌ هَــزِمٌ: موسلا دھار بارش۔

الْهَزَمُ: کمان کی آواز۔

الْهَــزْمَةُ: اسم مرۃ ۔ سینہ کا گڑھا ۔ سیب وغیرہ کا گڑھا جو ہاتھ سے دبانے سے پیدا ہو۔ ہنسلی کی ہڈیوں کے درمیان کا گڑھا ۔ پست زمین ج هَــزَمٌ وهُــزَمٌ وهَــزَمَــاتٌ. هُزُوْمُ الْجَوْفِ: پیٹ میں دانہ پانی کی جگہ۔

قِدْرٌ هَزِمَةٌ: بہت اُبلنے والی ہانڈی۔

الْهَزُوْمُ: آواز دینے والی کمان ۔ کہا جاتا ہے "قَــوْسٌ هَــزُوْمٌ بَيِّنَةُ الْهَــزَمِ" بہت آواز نکالنے والی کمان۔

الْهَــزِيْمُ: گرج کی آواز ۔ گرج ۔ سخت آواز والا گھوڑا ۔ غَيْــثٌ هَزِيْمٌ: نہ رکنے والی بارش جَيْشٌ هَزِيْمٌ: شکست خوردہ لشکر۔

الْهَزِيْمَةُ: شکست ج هَزَائِم. الْهَزَائِمُ: بہت پانی والے کنوئیں ۔ هَــزِيْمَةُ الْفَرَسِ: سخت دوڑ کے وقت پسینہ کا نکلنا۔

الْهَيْزَمُ: سخت مضبوط ۔ شیر۔

الْهِزِيْمَى: شکست۔

الْمُتَهَزِّمُ: فا ۔ گرج قَصَبٌ مُتَهَزِّمٌ ومُهَزَّمٌ: ٹوٹا ہوا یا پھٹا ہوا نرکل ۔ سِــقَــاءٌ مُتَهَــزِّمٌ ومُهَــزَّمٌ: باوجود خشک ہونے کے تہ کی ہوئی مشک۔

الْــمِهْزَامُ: کریلنی ۔ چھوٹی لاٹھی ۔ بینٹھی ۔ ج مَهَازِيْم.

هَــزْهَزَهُ هَزْهَزَةً: تابع کرنا ۔ هَزْهَزَ الشَّيْئَ: ہلانا۔

تَهَزْهَزَ الشَّيْئُ: ہلنا...... اِلَيْهِ قَلْبِيْ: خوشی سے اچھلنا۔

الْهَزَاهِزُ: بہت جاری ہونے والا پانی ۔ بَعِيْرٌ هُزَاهِزٌ: تیز آواز والا اونٹ۔

الْهَــزَاهِزُ: فتنے جو انسان کو جھنجھوڑ دیں ۔ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ شَهِــدَ الْهَــزَاهِــزَ" فلاں جنگوں اور سختیوں میں حاضر ہوا۔

الْهَــزْهَــازُ: بہت جاری ہونے والا پانی ۔ "سَيْفٌ هَــزْهَــازٌ" بہت چمکنے والی صاف تلوار۔

الْهُزْهُزُ: بہت جاری ہونے والا پانی اور کہا جاتا ہے "مَــاءٌ هُزْهُزٌ وهُزَاهِزٌ وهَزَاهِزٌ" یعنی لہریں لینے والا پانی ۔ "وَبِئْرٌ هُزْهُزٌ" گہرا کنواں "وَعَيْنٌ هُزْهُزٌ" بہت پانی والا کشادہ چشمہ۔

الْهَزْهَزَةُ: مص ۔ جنگ و فتنہ بھڑکانا ۔ کہا جاتا ہے شَهِدَ فُلَانٌ الْهَزْهَزَةَ: فلاں جنگ و فتنے میں حاضر ہوا۔

هَسَّ (ن) هَسًّا الشَّيْئَ: کوٹنا ۔ توڑنا۔

هَــسَّ (ض) هَسًّــا: دل میں بات کرنا۔ الْكَلَامَ: چھپانا۔

الْهَسِيْسُ: ریزہ ریزہ کیا ہوا ۔ پوشیدہ کلام۔ هَسِيْــسُ الْجِنِّ وهَسَــاسُهَا: بیابان میں جنوں کی آواز۔

هَسْهَسَ هَسْهَسَةً الْمَاءُ: پانی کا لگاتار بہنا...... الــدِّرْعُ او الْــحُلِيُّ: زرہ یا زیور میں جھنکار ہونا...... الْحَدِيْثَ: بات چھپانا۔

تَهَسْهَــسَ الدِّرْعُ او الْحُلِيُّ: زرہ یا زیور میں جھنکار ہونا۔

الْهَسَــاهِسُ: رات میں چلنا ۔ هَسَــاهِسُ النَّاسِ: آہستہ گفتگو۔

الْهَسْهَــاسُ: تمام رات بکریاں چرانے والا چرواہا ۔ کام کے لئے ساری رات بیدار رہنے والا ۔ قصائی ۔ غیر مفہوم کلام ۔ وسوسہ۔

الْهَسْهَسَةُ: مص ۔ زیور یا زرہ کی جھنکار ۔ نرم آواز والی چیز۔

هَشَّ (ن ض) هَشًّا وَرَقَ الشَّجَرِ: پتے جھاڑنا۔

هَشَّ (ض) هُشُوْشَةً الْخُبْزُ: روٹی کا نرم ہونا...... الرَّجُلُ: سست و کمزور ہونا۔

هَــشَّ (س ض) هَشَــاشَةً وهَشَــاشًــا: مسکرانا ۔ بھلائی پر خوش ہونا ۔ شادماں ہونا ۔ نشاط میں ہونا ۔ کہا جاتا ہے "هَشَشْــتُ وهَشِشْتُ بِفُلَانٍ ولِفُلَانٍ واَهَشُّ واَهِشُّ بِهٖ وَلَهٗ" میں فلاں سے خوش ہوا۔

هَشَّ (س) هَشَاشَةً وهُشُوْشًا الشَّيْئُ: نرم اور ڈھیلا ہونا ۔ صفت هَشٌّ. لکڑی کا نرم ہونا کہ جلدی ٹوٹ جائے۔

هَشَّشَــهٗ: نرم سمجھنا ۔ خوش کرنا ۔ شادماں بنانا۔

اِهْتَشَّ لِكَذَا: خوش ہونا ۔ خواہش مند ہونا۔

اِهْتَشَّ فُلَانٌ بِيْ: فلاں مجھ سے خوش ہوا۔

اسْتَهَشَّهٗ: ہلکا سمجھنا۔

خُبْزٌ هَشَاشٌ: نرم روٹی۔

الْهَشُّ: مص ۔ نرم ڈھیلا ۔ خُبْزَةٌ هَشَّةٌ: نرم روٹی ۔ اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ هَــشُّ الْــمَكْسِرِ" فلاں مہربان اور نرم عادت والا ہے "وَفُلَانٌ هَشُّ الْوَجْهِ" فلاں ہنس مکھ ہے اور کہا جاتا ہے "فَرَسٌ هَشٌّ" بہت پسینہ والا گھوڑا ۔ "وَفَرَسٌ هَشُّ الْعِنَانِ" نرم لگام والا گھوڑا ۔ "وَاَنَابِهٖ هَشٌّ" میں اس سے بہت خوش ہوں۔

قِرْبَةٌ هَشَاشَةٌ: پانی ٹپکانے والی مشک ۔ نَاقَةٌ

هَشُوش اوشاةٌ هَشُوش :بہت دودھ دینے والی اُونٹنی یا بکری۔

الهَشِيش :مانگنے سے خوش ہونے والا۔نرم ڈھیلا ڈھالا۔ٹوٹا ہوا۔چورہ کیا ہوا۔

هَشَر (ن) هَشْرًا النَّاقَةَ :اُونٹنی کا سارا دودھ دوہ لینا۔

الهَشْر :مص۔ہلکا پن۔پتلا پن۔

الهَشَرة :اکڑ۔غرور۔

شَجَرةٌ هَشِرَة وهَشُوْرٌ :درخت جس کے پتے جلدی گر جائیں۔

الهَيْشَر مِنَ الرِّجَال :نرم کمزور ولمبا مرد۔

هَشَلَتْ تَهْشِيلًا النَّاقَةُ :تھوڑا دودھ اتارنا۔

اِهْتَشَلَ الرَّجُلُ :سواری کا جانور بغیر مالک کی اجازت کے دینا۔

اِهْتَشَلَ الفَرَسَ :گھوڑے پر بغیر مالک کی اجازت کے سوار ہونا۔

الهَيْشَلَة :سواری کا جانور جس پر بغیر مالک کی اجازت کے سوار ہوں...... مِنَ الإِبِلِ وَغَيْرِهَا :غصب کیا ہوا اُونٹ وغیرہ۔

الهَيْشَلَة :عمر رسیدہ موٹی اونٹنی۔

هَشَمَ (ض) هَشْمًا الشَّيْءَ :توڑنا۔کہا جاتا ہے "هَشَمَ الثَّرِيدَ لِقَوْمِهِ" اس نے اپنی قوم کے لئے روٹی کو توڑ کر شوربے سے تر کر کے ثرید بنایا۔صفت هَاشِم.

هَشَّمَ الشَّيْءَ :توڑنے میں مبالغہ کرنا...... فُلانًا :اکرام وتعظیم کرنا...... النَّاقَةَ :اُونٹنی کو دوہنا۔

تَهَشَّمَ الشَّيْءُ :ٹوٹنا...... الشَّجَرُ :خشک ہو کر ٹوٹنا...... الإِبِلُ :اُونٹ کا سست وکمزور ہونا...... فُلانٌ الشَّيْءَ :توڑنا...... الرَّجُلَ :اکرام وتعظیم کرنا...... النَّاقَةَ :اُونٹنی کو دوہنا...... زَيْدًا :مہربان بنانا۔رضا مند کرنا...... عَلَى فُلانٍ :مہربان ہونا۔تَهَشَّمَتِ الأَرْضُ :بارش منقطع ہونے سے زمین کا خشک ہونا۔کہا جاتا ہے "تَهَشَّمَهُ لِلْمَعْرُوفِ" اس نے اس سے بھلائی طلب کی۔

اِنْهَشَمَ الشَّيْءُ :ٹوٹنا۔اِنْهَشَمَتِ الإِبِلُ :اُونٹ کا سست وکمزور ہونا۔

اِهْتَشَمَ النَّاقَةَ :اونٹنی کو دوہنا اور کہا جاتا ہے "اِهْتَشَمَتْ نَفْسِي لَهُ" میرا نفس اس کے سامنے مطیع وفرمانبردار ہوگیا اور بغیر انصاف کے راضی ہوگیا۔

الهَاشِمَة.الهَاشِم :کا مؤنث۔سر کا زخم جو ہڈی کو توڑ دے۔

الهِشَام :سخاوت۔بخشش۔

الهَشْم :مص۔قحط زدہ زمین۔پست زمین ج هُشُوم.

الهَشِم :سخی۔فیاض۔

الهُشُم :نرم پہاڑ۔دودھ کے ماہر۔دوہنے والے۔واحد هَاشِم.

الهَشْمَة.هَشَمَ :کا اسم مرۃ۔

الهَشَمَة :پہاڑی بکری۔ج هَشَمَات.

الهَشِيم :توڑا ہوا۔ٹوٹی ہوئی خشک گھاس۔خشک شدہ گھاس یا درخت۔پہلے سال کی باقی ماندہ گھاس۔کہا جاتا ہے "نَبْتٌ هَشِيمٌ" جیسا کہا جاتا ہے "نَبْتٌ عَامِي وحَطِيمٌ" کمزور بدن والا۔کہا جاتا ہے "صَارَتِ الأَرْضُ هَشِيمًا" زمین کے درخت اور گھاس خشک ہو گئے اور ٹوٹ گئے۔

الهَشِيمَة :زمین جس کے درخت خشک ہو گئے ہوں۔خشک درخت۔

نَاقَةٌ مِهْشَامٌ :جلدی لاغر ہونے والی اونٹنی۔

كَلأٌ هَيْشُومٌ :نازک ونرم گھاس۔

هَشْهَشَ الشَّيْءَ :ہلانا۔

الهَشْهَاش :اچھے اخلاق کا سخی مرد۔

هَاشَاهُ مُهَاشَاةً :ہنسی مذاق کرنا۔

هَصَّ (ن) هَصًّا الشَّيْءَ :روند کر کچلنا۔باریک کرنا۔توڑنا۔انگلیوں سے زور سے دبانا۔صفت مفعول هَصِيص ومَهْصُوص.

هَصَّصَ الرَّجُلُ :چمکدار آنکھوں والا ہونا اچھی طرح آنکھیں کھولنا۔گھورنا۔

الهَاصَّة :ہاتھی کی آنکھ۔

الهَصُّ :مص۔سخت چیز۔

الهَصِيص المَهْصُوص :روند کر کچلی ہوئی چیز۔هَصِيص النَّار :آگ کی چمک۔

هَصَبَ (ض) هَصْبًا :بھاگنا۔

هَصَرَ (ض) هَصْرًا الشَّيْءَ وبِالشَّيْءِ :کھینچ کر جھکانا...... الغُصْنَ وبِالغُصْنِ :ٹہنی کو جھکا کر توڑنا کہ دونوں ٹکڑے علیحدہ نہ ہوں۔

الشَّيْءَ :توڑنا۔دفع کرنا۔قریب کرنا...... قِرْنَهُ :دبانا...... الأَسَدُ فَرِيسَتَهُ :توڑ دینا۔

اِنْهَصَرَ واهْتَصَرَ :جھکنا۔مڑنا۔کھینچا جانا۔

اِهْتَصَرَ الغُصْنَ :جھکا کر توڑنا کہ دونوں ٹکڑے علیحدہ نہ ہوں۔اِهْتَصَرَ النَّخْلَةَ :کھجور کے خوشوں کو درست وہموار کرنا۔

تَهَصَّرَتْ أَغْصَانُ الشَّجَرَةِ :لٹکنا۔

الهَصِرُ والهُصَرُ والهَصُوْرُ والهَاصِرُ والهُصَرَةُ والهَصُوْرَةُ والهَيْصَرُ والهَيْصَارُ والهَيْصُوْرُ والهَصَّارُ والمِهْصَرُ والمِهْصَارُ والمِهْصِيرُ والمُهْتَصِرُ :شیر۔رَجُلٌ هُصَرٌ :ہمسر کو بہت دبانے والا مرد۔

الهَصْرَةُ والهِصْرَة :افسوں کے مہرے جن سے عورتیں مردوں کو اپنے قابو میں رکھتی ہیں۔

الهَوَاصِرُ والهَوَاصِيرُ :شیر جو شکار کو پھاڑ دیں اور توڑ دیں اور یہ هَصُوْر کی جمع ہیں۔

هَصَمَهُ (ض) هَصْمًا :توڑنا۔

نَابٌ هَيْصَمٌ :ہر چیز کو توڑ دینے والا دانت۔

هَصْهَصَهُ هَصْهَصَةً :ہاتھ سے دبانا۔

الهُصْهُص والهُصَاهِص :مضبوط آدمی یا شیر۔

الهُصَاهِص :چمکدار آنکھوں والا۔

المُهَصْهِصَة :رات میں چور کی آنکھ۔

هَصَا يَهْصُو هَصْوًا الرَّجُلُ :عمر رسیدہ اور بوڑھا ہونا۔

هَاصَاهُ مُهَاصَاةً :پیٹھ توڑ دینا۔

الأَهْصَاء :مضبوط وتوانا لوگ۔

هَضَّ (ن) هَضًّا الشَّيْءَ :توڑنا اور باریک

کرنا۔ صفت مفعولی ھَضِیض ومَھْضُوض

ھَضَّتِ الْاِبِلُ: اونٹ کا تیز دوڑنا۔ ھَضَّ فُلَانٌ الْمَشْیَ: عمدہ چال چلنا...... فُلَانًا: بھڑکانا۔ اُکسانا۔

ھَضْھَضَ: زمین پر زور سے پاؤں مارنا۔

اِنْھَضَّ الشَّیْءُ: ٹوٹنا۔

اَھْتَضَّ الشَّیْءَ: توڑنا۔ کہا جاتا ہے "اِھْتَضَّ نَفْسَہٗ لِفُلَانٍ" وہ فلاں کے سامنے تابعدار ہو گیا اور بغیر انصاف کے راضی ہو گیا۔

الھَضَّاءُ: لوگوں کی جماعت۔ گھوڑوں کا گلہ۔

الھَضَّاضُ: اسم مبالغہ۔ فَحْلٌ ھَضَّاضٌ: جوانوں کی گردن توڑ دینے والا۔

الھَضَضُ: ٹوٹ۔

ھَضَبَتْ (ض) ھَضْبًا السَّمَاءُ: برسنا...... السَّمَاءُ الْقَوْمَ: اچھی طرح سے تر کر دینا۔

ھَضَبَ الرَّجُلُ: سست چال چلنا...... الْقَوْمُ فِی الْحَدِیْثِ: باتوں میں مشغول ہونا اور آواز بلند کرنا اور کہا جاتا ہے "اِھْضِبُوْا یَاقَوْمُ" یعنی بات چیت کرو۔

اَھْضَبَ الْقَوْمُ: پہاڑ کی چوٹیوں پر اترنا۔

اِھْتَضَبُوْا فِی الْحَدِیْثِ: باتوں میں مشغول ہونا اور آواز بلند کرنا۔

اِسْتَھْضَبَ الْجَبَلُ: پہاڑ کا زمین پر پھیلا ہوا ہونا۔ مستطیل ہونا۔

الھَضْبَۃُ: زمین پر پھیلا ہوا پہاڑ۔ اکیلا لمبا پہاڑ۔ بلند زمین۔ بارش کی بوچھاڑ۔ ج ھِضَبٌ وھَضْبٌ وھِضَابٌ وھَضَبَاتٌ وج اَھَاضِیْبُ۔ رَجُلٌ ھَضْبَۃٌ: بہت بولنے والا مرد۔

الھِضَبُّ: مضبوط وقوی۔ بہت پسینے والا گھوڑا۔

غَنَمٌ ھَضِیْبٌ: کم دودھ والی بکری۔

الْاُھْضُوْبَۃُ مِنَ الْمَطَرِ: بارش کی بوچھاڑ۔ ج اَھَاضِیْبُ۔

رَوْضَۃٌ مَھْضُوْبَۃٌ: بارش سے سیراب باغ۔

ھَضَجَ الْمَوَاشِیَ: اچھی طرح نہ چرانا۔

صِبْیَانٌ ھَضِیْجٌ: چھوٹے بچے (اس کیلئے واحد نہیں)

ھَضَلَ (ن ض) ھَضْلًا بِالشِّعْرِ و بِالْکَلَامِ: بہت کہنا۔

اَھْضَلَتِ السَّمَاءُ: برسنا...... الدَّلْوُ: ڈول کا کنوئیں میں ٹکرا کر پانی سے بھر جانا۔

الھَضْلُ: مص۔ بہت۔

الھَضْلَاءُ: لمبے پستان والی عورت۔

الھَضَّالُ: حدی گانے والا۔

الھَیْضَلُ: ہتھیار بند جماعت۔ بڑا لشکر جَمَلٌ ھَیْضَلٌ: موٹا بڑا لمبا اونٹ۔

الھَیْضَلَۃُ مِنَ النُّوْقِ: موٹی لمبی اونٹنی۔ عمر رسیدہ۔ زیادہ دودھ دینے والی۔ ادھیڑ عورت۔ ہتھیار بند جماعت۔ لوگوں کی آواز۔

ھَضَمَ (ض) ھَضْمًا الشَّیْءَ: توڑنا...... فُلَانًا: ظلم کرنا۔ غصب کرنا اور اسم الھَضِیْمَۃُ۔ ھَضَمَہٗ حَقَّہٗ: حق کم کرنا۔ ھَضَمَ لَہٗ مِنْ حَقِّہٖ شَیْئًا: رضامندی سے اپنے حق میں سے کچھ چھوڑ دینا...... لَہٗ مِنْ مَالِہٖ: دینا۔ ھَضَمَتِ الْمِعْدَۃُ الطَّعَامَ: غذا کو جزو بدن ہونے کے قابل بنا دینا۔ ھَضَمَ عَلَی الْقَوْمِ: اچانک پہنچنا۔ کہا جاتا ہے "مَا شَعَرُوْا بِنَا حَتّٰی ھَضَمْنَا عَلَیْھِمْ" ان کو ہماری اطلاع نہیں ہوئی اور ہم اچانک ان کے پاس پہنچ گئے "وَمَا ھَضَمَ عَلَیْہِ" وہ اس سے قریب نہیں ہوا۔

ھَضِمَ (س) ھَضَمًا: نازک اور پتلی کمر والا ہونا۔ صفت مذکر اَھْضَمُ مؤنث ھَضْمَاءُ ج ھُضْمٌ کہا جاتا ہے "فِی کَشْحِہٖ ھَضَمٌ" یعنی وہ بڑے پیٹ والا نہیں ہے یا اس کی کمر پتلی ہے۔ ھَضِمَتِ الْخَیْلُ: گھوڑے کا اٹھی ہوئی پسلیوں اور پچکے ہوئے پیٹ والا ہونا (اور یہ عیب ہے)

تَھَضَّمَہٗ: ظلم کرنا۔ چھین لینا۔ ذلیل کرنا۔ توڑنا۔ تَھَضَّمَ لِلْقَوْمِ: مطیع ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَھَضَّمْتُ لَہٗ نَفْسِیْ" یعنی میں اس سے بغیر انصاف کے راضی ہو گیا۔

اِنْھَضَمَ الطَّعَامُ: غذا کا جزو بدن ہونے کے قابل ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا طَعَامٌ سَرِیْعُ الْاِنْھِضَامِ" یہ کھانا جلدی جزو بدن ہونے کے قابل ہے...... الشَّیْءُ: ملنا۔

اِھْتَضَمَہٗ: ظلم کرنا۔ چھین لینا۔ حق دبانا۔

الھَاضِمُ: فا۔ شَیْءٌ ھَاضِمٌ: نرم چیز۔

الھَاضِمَۃُ۔ الھَاضِمُ: کا مؤنث۔ غذا کو جزو بدن بنانے والی قوت۔

الھَاضُوْمُ: کھانے کو ہضم کرنے والی دوا۔ اپنے مال کو خرچ کرنے والا۔ شیر۔

الھَضَّامُ: اسم مبالغہ۔ کھانے کو ہضم کرنے والی دوا۔

الھَضْمُ: مص۔ غذا کا جزو بدن ہونا۔

الھَضْمُ والھِضْمُ: پست زمین۔ بطن وادی ج اَھْضَامٌ وھُضُوْمٌ (...... والھَضْمُ والھَضْمَۃُ) بخور کی ایک قسم۔

الھَضُوْمُ: غذا کو ہضم کرنے والی چیز۔ یَدٌ ھَضُوْمٌ: فیاض ہاتھ۔ ج ھُضُمٌ اور کہا جاتا ہے "فِتْیَانٌ ھُضُمٌ" خرچ کرنے والے جوان۔ "وَرَجُلٌ ھَضُوْمُ الشِّتَاءِ" قحط کے زمانے میں خرچ کرنے والا مرد۔

الھَضِیْمُ: توڑا ہوا۔ اِمْرَاَۃٌ ھَضِیْمٌ: پتلی کمر والی عورت۔ بَطْنٌ ھَضِیْمٌ: پتلا پیٹ۔ قَصَبَۃٌ ھَضِیْمٌ: بانسری۔

الھَضِیْمَۃُ: ظلم۔ غصب۔ کھانا جو میت کے بعد کھلایا جائے۔ ج ھَضَائِمُ۔

الاَلْھَضَمُ: موٹے دانتوں والا۔ مؤنث ھَضْمَاءُ ج ھُضْمٌ۔ وَاَھْضَمُ الْکَشْحَیْنِ: پتلے پہلوؤں والا۔

الْمَھْضُوْمَۃُ: خشک اور بان سے مرکب ایک خوشبو۔ قَصَبَۃٌ مَھْضُوْمَۃٌ: بانسری۔ کہا جاتا ہے "رَاَیْتُہٗ مُتَھَضِّمًا" میں نے اس کو غمزدہ دیکھا۔

ھَاضَاہُ مُھَاضَاۃً: بیوقوف سمجھنا۔ حقیر جاننا۔

الھَضَاۃُ: گیسو۔ گدھی۔

الْاَھْضَاءُ: لوگوں کی جماعت

هَطَرَ (ض) هَطْرًا الْكَلْبَ: لکڑی سے مار ڈالنا، مارنا۔
تَهَطَّرَتِ الْبِئْرُ: ویران ہونا۔ گرنا۔ تَهَطَّرَ الرَّجُلُ: ذلیل ہونا۔
الْهَطْرَةُ: اسم مرة۔ غنی کے سامنے سوال کے وقت فقیر کی ذلت۔
تَهَطْرَسَ الرَّجُلُ: لچک لچک کر چلنا۔
هَطَعَ (ف) هَطْعًا وهُطُوعًا: ڈرتے ہوئے جلدی جلدی قدم کرنا۔ ایک ہی طرف ٹکٹکی لگانا۔
اَهْطَعَ: گردن اٹھانا اور سر جھکانا۔۔۔۔ فِی السَّیْرِ: ڈر سے جلدی چلنا۔
اِسْتَهْطَعَ الْبَعِیْرُ فِی سَیْرِهِ: اونٹ کا دوڑنا۔
الْهَطِیْعُ: کشادہ راستہ۔
نَاقَةٌ هَطْعَی: تیز رو اونٹنی۔
الْمُهْطِعُ: فا۔ ذلت اور عاجزی سے ایک ہی طرف نظر جمانے والا۔
هَطَفَ (ض) هَطْفًا الرَّاعِی: دوہنا۔
السَّمَاءُ: برسانا۔
الْهَطِفُ: بہت بارش۔
هَطَلَ (ض) هَطْلًا وهَطَلَانًا وتَهْطَالًا الْمَطَرُ: متفرق طریقہ سے بڑی بڑی بوندوں والی لگاتار بارش ہونا۔ صفت مذکر هَاطِلٌ صفت مؤنث هَاطِلَةٌ ج هُطَّلٌ۔۔۔۔ الْجَرْیُ الْفَرَسَ: پسینہ بہانا۔ هَطَلَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا آہستہ چال چلنا۔ هَطَلَ الرَّجُلُ: اپنی ضرورت سے پیدل چل کر جانا۔ هَطَلَتِ الْعَیْنُ بِالدَّمْعِ: آنسو بہانا۔
تَهَطَّلَ الْمَطَرُ: بڑی بوندوں والی لگاتار بارش ہونا۔
تَهَاطَلُوا عَلَی كَذَا: ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔
الْهَاطِلُ: فا۔ گنجان کھیتی۔
الْهَطَّالُ مِنَ الْمَطَرِ والسَّحَابِ: زور سے بڑی بوندوں سے برسنے والی بارش۔
الْهَطْلُ: مص۔ لگاتار آہستہ بارش۔ تھکن۔
الْهِطْلُ: بھیڑیا۔ چور۔ بیوقوف۔
دِیْمَةٌ هَطْلٌ: لگاتار بارش۔
الْهَطِلُ: بڑی بوندوں کی متفرق لگاتار بارش۔ کہا جاتا ہے "مَطَرٌ هَطِلٌ وسَحَابٌ هَطِلٌ" کہا جاتا ہے دِیْمَةٌ هَطْلَاءُ: بڑی بوندوں کی متفرق لگاتار بارش اور "سَحَابٌ اَهْطَلُ" نہیں بولا جاتا۔ جس طرح "فَرَسٌ رَوْعَاءُ" تو کہتے ہیں مگر مذکر کیلئے "اَرْوَعُ" نہیں کہتے۔ "اِمْرَأَةٌ حَسْنَاءُ" تو بولتے ہیں مگر مرد کو "اَحْسَنُ" نہیں کہتے۔
نَاقَةٌ هَطْلَی: آہستہ رو اونٹنی۔ کہا جاتا ہے "مَشَتِ الظِّبَاءُ هَطْلَی" یعنی ہرنیاں آہستہ چلیں۔ اِبِلٌ هَطْلَی وهَطَلَی: بغیر ساربان کے چھوٹے ہوئے اونٹ۔
الْهَیْطَلُ: لومڑی۔ الْهَیْطَلُ: غازیوں کی قلیل جماعت۔ ماوراء النہر کے چند شہروں کا نام۔ ترکوں یا ہندوستانیوں کی ایک قوم ج هَیَاطِلُ وهَیَاطِلَةٌ۔
الْهَیْطَلَةُ: پیتل یا تانبے کی دیگچی (دخیل)
هَطْلَسَ الشَّیْءَ: سارا لے لینا۔
تَهَطْلَسَ اللِّصُّ: چور کا حیلہ وفریب کرنا۔۔۔۔ الْمَرِیْضُ مِنْ عِلَّتِهِ: مریض کا بیماری سے افاقہ پانا۔ صحت یاب ہونا۔
الْهَطْلَسُ والْهَطَلَّسُ: بٹ مار۔ چور۔ بھیڑیا۔ بڑا لشکر۔
هَطْهَطَ الْفَرَسُ: گھوڑے کا ہنہنانا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔۔۔۔ فِی الْعَمَلِ: جلدی کرنا۔
الْهَطَاهِطُ: گھوڑا۔
هَطَا یهطو هَطْوًا بكذا: پھینکنا۔
الْهُطَی: پچھاڑ۔ سخت مار۔
هَعَّ (ن) هَعًّا وهَعَّةً: قے کرنا۔
هَفَّتْ (ض) هَفًّا وهَفِیْفًا الرِّیْحُ: ہوا کا سائیں سائیں کرنا۔ هَفَّ الرَّجُلُ: تیز چلنا ۔۔۔۔ الشَّیْءُ: سبک اور چمکدار ہونا۔
اِهْتَفَّ السَّرَابُ: سراب کا چمکنا۔
اِهْتَفَّتْ اُذُنُهُ: کان کا سائیں سائیں کرنا۔
الْهِفُّ: کھیتی جس کے کاٹنے میں تاخیر ہو جائے اور اس کے دانے بکھر جائیں۔ چھوٹی مچھلیاں۔ پانی کے بڑے بڑے کالے کیڑے۔ واحد هِفَّةٌ والهِفُّ: ہلکا پھلکا مرد۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هِفٌّ" کم شہد یا بے شہد کا چھتہ۔ ہر ہلکی چیز جس کے جوف میں کچھ نہ ہو۔ سَحَابٌ هِفٌّ: پتلا بے پانی کا بادل۔ کہا جاتا ہے "مَا فِی بَیْتِكَ هُفَّةٌ ولا سُفَّةٌ" یعنی تمہارے گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں۔ کہا جاتا ہے "هَفَّتْ هَافَّةٌ مِنَ النَّاسِ" قحط سالی کی وجہ سے لوگوں کی جماعت آگئی۔
الْهَفَّافُ: چمکدار۔۔۔۔ مِنَ الْاَجْنِحَةِ: اڑنے میں ہلکا۔۔۔۔ مِنَ الْقُمُصِ: پتلی شفاف قمیص ۔۔۔۔ مِنَ الْحُمُرِ: سبک وچست۔۔۔۔ مِنَ الظِّلَالِ: ٹھنڈا سایہ اور کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَفَّافُ الْقَمِیْصِ" ہلکا پھلکا مرد۔
الْهَفَّافَةُ: الْهَفَّافُ کا مؤنث۔ رِیْحٌ هَفَّافَةٌ: خوشگوار یا تیز چلنے والی ہوا۔
الْهَفَّانُ: نشان قدم۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ عَلَی هَفَّانِهِ" وہ اس کے نشان قدم پر آیا۔
جَارِیَةٌ مُهَفْهَفَةٌ: پتلی کمر والی لڑکی۔
هَفَتَ (ض) هَفْتًا وهُفَاتًا الشَّیْءُ: خفت کی وجہ سے اڑنا۔ پست ہونا۔ باریک ہونا۔۔۔۔ الرَّجُلُ: بلا سوچے سمجھے بہت بولنا۔
تَهَافَتَ عَلَی الشَّیْءِ: لگاتار گرنا (اکثر اس کا استعمال شر میں ہوتا ہے)۔۔۔۔ الْفَرَاشُ عَلَی النَّارِ: پروانہ کا آگ میں گرنا۔۔۔۔ النَّاسُ عَلَی الْمَاءِ: ہجوم کرنا۔۔۔۔ الْقَوْمُ: مر کر گرنا۔۔۔۔ الثَّوْبُ: کپڑے کا بوسیدہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
اِنْهَفَتَ الشَّیْءُ: پست ہونا۔ ذلیل ہونا۔
الْهُفَاتُ: بے وقوف۔
الْهَفْتُ: مص۔ پست زمین۔ بہت بیوقوفی۔ کسی چیز کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنا۔ الْهَفْتُ مِنَ الْمَطَرِ: جلدی برسنے والی بارش۔۔۔۔ مِنَ الْكَلَامِ: بلا سوچ وسمجھ کے بہت گفتگو۔
الْهَفِیْتَةُ مِنَ النَّاسِ: بھوک یا سختی کے مارے

ہوئے لوگ۔

اَلمَهفُوت: حیران۔

تَهَفُّک: اضطراب کے ساتھ سست چال چلنا۔

اَلمُتَهَفِّک: فا۔ اضطراب کے ساتھ سست چال چلنے والا (...... والمُهَفَّک) بہت غلطی اور گڑبڑی کرنے والا۔

هَفهَفَ هَفهَفَةً الرَّجُلُ: لاغر اندام و نازک ہونا...... الشَّیْءُ: ہلانا۔

تَهَفهَفَ الرَّجُلُ: لاغر اندام و نازک ہونا۔

ظِلٌّ هَفهَفٌ: ٹھنڈا سایہ جس میں ہوا چل رہی ہو۔

اَلهَفهَاف: پتلے پیٹ والا۔ پیاسا...... مِنَ القُمُصِ وَالاَجنِحَةِ: پتلا و شفاف۔ ظِلٌّ هَفهَاف: ٹھنڈا سایہ جس میں ہوا چل رہی ہو۔ غُرفَةٌ هَفهَافَةٌ: سایہ دار ٹھنڈا حجرہ کہ۔

اَلمُهَفهَفُ: پتلے پیٹ باریک کمر والا مؤنث مُهَفهَفَةٌ.

هَفَا یَهفُو هَفوًا وهَفوَةً وهَفَوَانًا: تیز دوڑنا...... الطَّائِرُ: پر پھڑ پھڑانا اور اُڑنا...... الرَّجُلُ: پھسلنا۔ بھوکا ہونا۔

هَفَتْ تَهفُو هَفوًا وهُفُوًّا الرِّیشَةُ او الصُّوفَةُ فِی الهَوَاءِ: پر یا اون کا اِدھر اُدھر اڑنا...... الرِّیحُ بِالصُّوفَةِ: ہوا کا اون کو اِدھر اُدھر اڑانا۔ هَفَا الفُؤَادُ: دِل کا دھڑکنا، فریفتہ ہونا...... فُلَانٌ: اوچھا ہونا۔ هَفَا الظَّلِیمُ: شتر مرغ کا دوڑنا اور کہا جاتا ہے "هَفَا القَلبُ مِنَ الحُزنِ او مِنَ الطَّرَبِ" دل غم سے پراگندہ ہوا یا خوشی سے قابو میں نہیں رہا۔

هَافَاهُ مُهَافَاةً: خواہش کی طرف مائل کرنا۔

اَلهَافِی: فا۔ بھوکا۔

اَلهَافِیَة: الهَافِی: کا مؤنث ج هَوَافٍ هَوَافِی الاِبِلِ: گم شدہ اونٹ۔

اَلهَفَا: بارش جو کبھی برسے کبھی رک جائے۔

اَلهَفَاء: غلطی۔ لغزش۔

اَلهَفَاة: بارش۔ رَجُلٌ هَفَاةٌ: بیوقوف مرد۔

اَلهَفوَة: لغزش ج هَفَوَات.

اَلاَهفَاء: بیوقوف لوگ۔

هَقَّ (ض) هَقًّا الرَّجُلُ: بھاگنا۔

هَقَعَ (ف) هَقعًا الفَرَسَ: گھوڑے کو داغ دینا۔

تَهَقَّعَ الرَّجُلُ عَلَینَا: نادانی برتنا۔ تکبر کرنا۔ فعل قبیح کا ارتکاب کرنا۔

تُهُقِّعَ: اوندھا ہونا۔

اِنهَقَعَ الرَّجُلُ: سخت بھوکا ہونا۔

اَهتَقَعَهُ: باز رکھنا۔ منع کرنا۔ کہا جاتا ہے "اِهتَقَعَ فُلَانًا عِرقُ سُوْءٍ" فلاں کو بداصلی نے عزت و شراف تک پہنچنے سے روک دیا "اِهتَقَعَتِ الحُمّٰی فُلَانًا" ایک دن ناغہ دے کر بخار آنا۔ اِهتَقَعَ الشَّیْءُ فُلَانًا: دوبارہ لوٹ کر آنا۔

اُهتُقِعَ لَونُهُ: خوف یا گھبراہٹ سے رنگ بدل جانا۔

اَلهُقَاع: غم یا بیماری کی وجہ سے غفلت۔

اَلهَقِع: لالچی۔ مؤنث هَقِعَة.

اَلهَقعَة. هَقَعَ: کا اسم مرۃ۔ جوزا کے اوپر تین روشن ستارے جو دیگدان کے پایہ کے مانند ایک دوسرے سے قریب ہیں۔ اَلهَقعَة: گھوڑے کے سینہ کے وسط میں دائرہ۔

اَلهُقَعَة: لوگوں کے درمیان بہت ٹیک لگانے والا یا لیٹنے والا۔

اَلهَیقَعَة: تلوار کی جھنکار۔ تلوار کی جھنکار کی نقل۔ کہا جاتا ہے "سَمِعتُ لِلسُّیُوفِ هَیقَعَةً" میں نے تلواروں کی جھنکار سنی۔ آواز سننے کے لئے خشک چیز کو خشک چیز پر مارنا۔ یا لوہے کو پتھر سے مارنا۔

اَلمَهقُوع: مفع...... مِنَ الخَیلِ: سینہ کے وسط میں دائرہ رکھنے والا گھوڑا۔

اَلهَاقِل: چوہا۔

اَلهِقل: جوان شتر مرغ۔ لمبا بیوقوف۔ مؤنث هِقلَة.

اَلهَقِل: بھوکا۔

اَلهَیقَل: جوان شتر مرغ۔ گوہ۔

اَلهَیقَلَة: ایک قسم کی چال۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ یَمشِی الهَیقَلَة".

هَقِمَ (س) هَقَمًا: بہت بھوکا ہونا۔ صفت هَقِم: بہت کھانا اور بدہضمی نہ ہونا۔

تَهَقَّمَهُ: مغلوب کرنا۔ تَهَقَّمَ الطَّعَامَ: پے در پے بڑے بڑے لقمے نگلنا۔

اَلهِقَمُّ: سمندر۔ بہت کھانے والا مرد۔

اَلهَیقَم: وسیع سمندر۔ سمندر کا شور۔

هَقَی یَهقِی هَقیًا: بکواس کرنا اور کہا جاتا ہے "فُلَانٌ یَهقِی بِفُلَانٍ" فلاں فلاں کے ساتھ بک بک کرتا ہے...... فُلَانًا: گالی دینا...... فُؤَادَهُ: دل پراگندہ ہونا۔

اَهقَاهُ اِهقَاءً: خراب کرنا۔

هَکَّ (ن) هَکًّا: گوز کرنا...... الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا...... النَّعَامُ: شتر مرغ کا پاخانہ کرنا...... الشَّیْءَ: پیسنا۔ صفت مفعولی مَهکُوک ومَهکِیک. هَکَّهُ بِالرُّمحِ: پیاپے نیزہ مارنا۔ هَکَّهُ بِالسَّیفِ: تلوار مارنا۔ هَکَّتِ النَّبِیذُ فُلَانًا: مست کرنا...... اللَّبَنَ: دودھ نکالنا...... فُلَانًا: لاغر کرنا...... النَّجَّارُ الخَرقَ: بڑھئی کا سوراخ کو کشادہ کرنا...... الجَارِیَةَ: بہت جماع کرنا۔ هَکَّتِ البِئرُ: کنوئیں کا گر جانا۔

هُکَّ الشَّیْءُ: گرایا جانا۔

تَهَکَّکَ الرَّجُلُ: مضطرب ہونا۔

اَلاُنثٰی: قریب الولادہ ہونے کی وجہ سے تھن کا بڑا ہونا۔

اِنهَکَّ البَعِیرُ: بیٹھنے کے وقت زمین سے چٹنا...... الرَّجُلُ: مست ہونا۔ اِنهَکَّتِ البِئرُ: کنوئیں کا گرنا۔ کہا جاتا ہے "مَا یَنهَکُّ یَفعَلُ کَذَا" وہ ہمیشہ ایسا کرتا رہا۔

اَلهَکُّ: مص۔ فاسد العقل ج هَکَکَةٌ واَهکَاک: سخت بارش۔

اَلهُکُوک: ہنسی مذاق کرنے والا۔ کمزور کمینہ۔

اَحمَقُ هَاکٌّ: انتہائی بیوقوف۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَکَّاکٌ بِالکَلَامِ" غلط کلام کو صحیح سمجھ

کر بولنے والا۔

الھَکُوک: موٹا۔ ہنسی مذاق کرنے والا۔ سخت جگہ اور بقول بعض نرم جگہ۔

الھَکِیک: پیا ہوا۔ مخنث۔

المُھَکُوک: مفع۔ کلام میں ہنسی مذاق کرنے والا۔ مسخرا۔

المُنھَکَۃ: دُشواری سے بچہ جننے والی عورت۔

ھَکَبَ (ض) ھَکْبًا بِہ: ٹھٹھا کرنا۔

ھَکَدَ علٰی غریمہ: قرض دار پر سختی کرنا۔

ھَکَرَ (ض) وھَکِرَ (س) ھَکْرًا وھَکَرًا وھَکَرًا مِنْ کَذَا: سخت متعجب ہونا۔

ھَکِرَ (س) ھَکْرًا وھَکَرًا: اونگھنا۔

تَھَکَّرَ: تعجب کرنا۔ حیران ہونا۔

الھَکِرُ: متعجب (...... والھَکِر) اونگھنے والا۔ کہا جاتا ہے مَا فِیْہِ مَھْکَرًا اَوْ مَھْکَرَۃٌ: اس میں کوئی تعجب نہیں۔

ھَکَعَ (ف) ھُکُوْعًا: ٹھہرنا۔ مطمئن ہونا۔

ھَکَعَتِ البَقَرُ تحتَ الشَّجَرِ: سخت گرمی میں درخت کے نیچے سایہ لینا...... الرَّجُلُ: اقامت کرنا۔ کہا جاتا ہے "ذَھَبَ فُلاَنٌ فَمَا یُدْرٰی اَیْنَ سَکَعَ و اَیْنَ ھَکَعَ" فلاں گیا نہیں معلوم ہے کس طرف گیا اور کہاں اقامت کی۔ ھَکَعَ اللَّیْلُ: تاریکی پھیلانا...... فُلاَنٌ بِالْقَوْمِ واِلَی القَوْمِ: شام ہونے کے بعد قوم کے پاس واپس آنا...... الرَّجُلُ: غم یا غصہ سے سر جھکانا...... اِلَی الْاَرْضِ: اوندھا ہونا...... عَظْمُہٗ: درستی کے بعد ٹوٹنا۔

ھَکِعَ (س) ھَکَعًا واھتَکَعَ: مطیع ہونا۔ گھبرانا۔ عاجزی کرنا۔

الھُکَاع: کھانسی۔ تھکن کے بعد کی نیند۔

الھُکُوْع: درخت کے نیچے سایہ لینے والی گایوں کا ریوڑ۔

الھُکَعَۃ: بیوقوف۔

ھَکَّلَ تَھْکِیْلاً الحِصَانُ او المَرْأَۃُ: گھوڑے یا عورت کا اٹھلاتے ہوئے چلنا۔

تَھَاکَلَ القَوْمُ: کسی معاملہ میں جھگڑا کرنا۔

ھَیْکَلَ الزَّرْعُ: کھیتی کا بڑھنا اور لمبا ہونا۔

الھَیْکَلُ: لمبی اور بڑی نباتات یا درخت واحد ھَیْکَلَۃٌ: بلند عمارت۔ موٹا (ہر جاندار) گرجا میں قربان گاہ۔ صورت۔ پیکر۔ مجسمہ ج ھَیَاکِل۔ فَرَسٌ ھَیْکَلٌ: بلند گھوڑا۔

ھَکَّمَ تَھْکِیْمًا فُلاَنًا وبِفُلاَنٍ: کسی کے لئے گانا۔

تَھَکَّمَتِ البِئْرُ ونحوھا: کنوئیں کا گرنا۔

تَھَکَّمَ فُلاَنًا وبِفُلاَنٍ: ٹھٹھا کرنا...... زَیْدًا: پیاپے نیزہ مارنا...... الرَّجُلُ: جھوٹی مغرورانہ چال چلنا اور ہر چیز میں مقدار سے بڑھ جانا۔ تَھَکَّمَ عَلٰی فُلاَنٍ: سخت غضبناک ہونا...... عَلَی الْاَمْرِ الفَائِتِ: نادم ہونا...... المَطَرُ: ناقابل برداشت بارش ہونا...... فُلاَنٌ: گانا...... لِفُلاَنٍ: کسی کیلئے گانا...... بِفُلاَنٍ: بہت یاد کرنا۔

الھَکِمُ: لایعنی اُمور میں پھنسنے والا۔ شریر۔

الاُھْکُوْمَۃ: ٹھٹھا۔ استہزاء۔

المُتَھَکِّم والمُسْتَھْکِم: مغرور۔

تَھَکَّنَ عَلَی الْاَمْرِ الفَائِتِ: نادم ہونا۔

(ھَکَا) ھَاکَاہُ مُھَاکَاۃً: اپنی عقل کو عاجز و ناکام سمجھنا۔

الاَھْکَاء: حیران لوگ۔

ھَلْ: حرف استفہام بمعنی کیا جیسے "ھَلْ طَلَعَ النَّھَارُ" کیا دن نکل آیا اور "ھَلْ" نسبت ایجابیہ کیلئے مخصوص ہے جیسے "ھَلْ قَامَ زَیْدٌ" اور "ھَلْ لَمْ تَقُمْ زَیْدٌ" نہیں کہا جاتا اور اگر نسبت سلبیہ سے استفہام مقصود ہو تو ہمزہ لاتے ہیں اور ھَلْ: اپنے اسم پر بھی داخل نہیں ہوتا جس کے بعد فعل ہو اسی لئے "ھَلْ قَامَ زَیْدٌ" اور ھَلْ زَیْدٌ قَائِمٌ: کہنا تو جائز ہے مگر "ھَلْ زَیْدٌ قَامَ" کہنا جائز نہیں۔

اور ھَلْ: جملہ شرطیہ پر بھی داخل نہیں ہوتا اس وجہ سے کہ اس میں ایجاب و نفی دونوں کا احتمال ہے اور اس جملہ پر بھی داخل نہیں ہوتا جس پر اِنّ حرف تحقیق داخل ہو اس لئے کہ اِنّ تقریر واقع کے لئے آتا ہے اور ھَلْ استفہام کیلئے اور ان دونوں میں منافات ہے۔ اسی وجہ سے "ھَلْ اِنَّ قَامَ زَیْدٌ تَقُمْ" اور "ھَلْ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ" کہنا جائز نہیں۔ بخلاف ہمزہ کے کہ یہ استفہام میں اصل ہے اور اس میں بڑی وسعت ہے۔

اور ھَلْ: جب مضارع پر داخل ہو تو استقبال کے لئے خاص کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ھَلْ تَذْھَبُ الآنَ: کہنا جائز نہیں۔

ھَلَّ (ن) ھَلاًّ المَطَرُ: زور سے برسنا...... الھِلاَلُ: نیا چاند نکلنا...... ھَلَّ الشَّھْرُ: مہینہ شروع ہونا...... الرَّجُلُ: خوش ہونا۔ چلانا۔

ھَلَّلَ تَھْلِیْلاً: تسبیح پڑھنا۔ ھَلِلُوْیَا (عبرانی کلمہ ہے جس کے معنی ہیں " پروردگار کی تسبیح پڑھو" ۔ کہنا (دخیل) لاَاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا اور یہ ھَیْلَلَۃ سے ماخوذ ہے جیسے بَسْمَلَۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا اور حَوْقَلَۃٌ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ: کہنا۔ کہا جاتا ہے "سَبَّحَ فُلاَنٌ وھَلَّلَ" فلاں نے تسبیح پڑھی اور لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا۔

وھَلَّلَ الرَّجُلُ: بزدل ہونا۔ بھاگنا...... عَنْ قِرْنِہٖ: پیچھے ہٹنا...... عَنْ شَتْمِہٖ: گالی دینے سے رک جانا۔ ہٹ جانا...... الکَاتِبُ: لکھنا۔

ھَالَّ ھِلاَلاً ومُھَالَّۃً الاَجِیْرَ: ماہ بماہ اُجرت مقرر کرنا۔ تم کہتے ہو "تَکَارَیْتُہٗ مُھَالَّۃً" یعنی ایک چاند سے دوسرے چاند تک جیسا کہ "مُشَاھَرَۃً" یعنی ایک مہینہ سے دوسرے مہینہ تک۔

اَھَلَّ الھِلاَلُ: نیا چاند نکلنا...... الشَّھْرُ: مہینہ شروع ہونا۔ اَھَلَّ القَوْمُ الھِلاَلَ: چاند دیکھتے وقت آواز بلند کرنا...... الصَّبِیُّ: بچے کا رونے میں آواز بلند کرنا...... الرَّجُلُ: نیا چاند دیکھنا...... السَّیْفُ بِفُلاَنٍ: تلوار کا کاٹنا...... العَطْشَانُ: پیاسے کا تھوک جمع ہونے کے لئے زبان کو تالو سے ملانا...... اللّٰہُ السَّحَابَ: برسانا...... الشَّھْرُ: مہینہ کا چاند دیکھنا...... المُلَبِّی: تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنا...... فُلاَنٌ بِذِکْرِ اللّٰہِ: کسی نعمت یا کسی

عجیب چیز کو دیکھ کر اللہ کے ذکر میں آواز بلند کرنا۔ کہا جاتا ہے "اَهَلَّ بِالتَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ" اس نے ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا۔

اُهِلَّ الهِلَالُ: نیا چاند نکلنا...... اَلشَّهْرُ: مہینہ شروع ہونا۔

تَهَلَّلَ الْوَجْهُ اَوِ السَّحَابُ: چمک اٹھنا۔ ...... فُلَانٌ: خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے والا ہونا۔ تَهَلَّلَتِ الْعَيْنُ: آنسو بہانا۔ تَهَلَّلت دُمُوْعُهُ: آنسو بہنا۔

اِنْهَلَّ الْمَطَرُ: زور سے آواز کے ساتھ بارش ہونا۔ اِنْهَلَّتِ الْعَيْنُ: آنسو بہانا ...... السَّمَاءُ بِالْمَطَرِ: برسانا۔

اِهْتَلَّ الْوَجْهُ والسَّحَابُ: چمک اٹھنا...... الرَّجُلُ: ہنسنے میں دانت ظاہر کرنا...... المَطَرُ: زور سے آواز کے ساتھ برسنا۔

اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ: زور سے آواز کے ساتھ برسنا...... السَّمَاءُ: پہلی بارش برسانا...... القَوْمُ الهِلَالَ: نیا چاند دیکھنا...... اَلشَّهْرُ: مہینہ شروع ہونا...... اَلشَّهْرَ: مہینہ کا نیا چاند دیکھنا...... اَلْوَجْهُ: خوشی سے دمک اٹھنا...... الصَّبِيُّ: پیدائش کے وقت چلانا اور ایسا ہی ہر بولنے والے کے آواز بلند کرنے کو اِسْتِهْلَال کہتے ہیں۔ وَاِسْتَهَلَّتِ الْعَيْنُ: آنسو بہانا۔

اِسْتُهِلَّ الهِلَالُ: نیا چاند نکلنا۔ اُسْتُهِلَّ السَّيْفُ: سونتا جانا۔

اَلهِلَالُ: مصدر ہَالَ کا۔ نیا چاند۔ شروع مہینہ کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور مہینہ کی آخری دو راتوں چھبیسویں اور ستائیسویں کے چاند کو بھی اور ان کے علاوہ کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔

وَالهِلَالُ عِنْدَ اَهْلِ الْهَيْئَة: پہلی رات کا چاند الهِلَالُ: تھوڑا پانی۔ شکار کو زخمی کرنے کا لوہا۔ سانپ اور بقول بعض نر سانپ۔ سانپ کی کینچلی۔ جوتے کا تسمہ۔ دبلا اونٹ۔ غبار۔ ناخن کی جڑ کی سفید۔ اونٹ کا نشان۔

خوبصورت لڑکا۔ چکی وغیرہ کا کنارہ جبکہ ٹوٹ جائے۔ بوچھار۔ پہلی بارش۔ ج اَهِلَّة اور اَهَالِيل (نادر)

الاَهَالِيل: بارشیں۔ اس کے لئے واحد نہیں یا اس کا واحد اُهلول ہے۔

الهَلَال: پہلی بارش۔

الهَل: مص۔ باریک بال۔ کپڑا۔

الهِلّ: نمو داری۔ ماہ نو۔ کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهُ فِي هَلِّ الشَّهْرِ" میں اس کے پاس نئے چاند طلوع ہونے کے وقت آیا۔

الهَلَل: خوف۔ ڈر۔ کہا جاتا ہے "هَلَكَ فُلَانٌ هَلَلاً" فلاں خوف کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ پہلی بارش۔ مکڑی کا جالا۔ بارشیں۔ واحد هَلَّة.

هَلَّا: کلمۂ تخصیص و تندیم ہے۔ مرکب ہے هَلْ وَلَا سے۔ اگر ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کے لئے جیسے هَلَّا آمَنْتَ یعنی تم ایمان کیوں نہیں لائے اور اگر مضارع پر داخل ہو تو برانگیختہ کرنے کیلئے جیسے "هَلَّا تُوْمِنُ" تم ایمان کیوں نہیں لاتے ہو۔

الهِلِّي: خوشی جو غم کے بعد حاصل ہو۔

الهَلَّة. هَلّ: کا اسم مرۃ۔ هَلَل: کا واحد۔ چراغ دان اور کہا جاتا ہے "اَتَيْتُهُ فِي هَلَّةِ الْقَمَرِ" میں اس کے پاس چاند کے طلوع کے وقت آیا (وَمَا اَصَابَ هَلَّةً) اس نے کچھ نہیں پایا۔

الهِلَل: بارشیں۔ واحد هِلَّة اور کہا جاتا ہے "جَاءَ نَا فُلَانٌ فَلَمْ يَاْتِنَا بِهِلَّةٍ وَلَا بِلَّةٍ" فلاں ہمارے پاس آیا اور کچھ نہیں لایا۔ کہا جاتا ہے "ذَهَبَ بِهِلِّيَانَ وَبِذِي هِلِّيَانَ" وہ گیا اور نہیں معلوم کہاں گیا ہے۔

الهَلِيلَة: زمین جس پر بارش ہوئی ہو اور اردگرد بارش نہ ہوئی ہو۔

المُهَلِّل: فا۔ وہ شخص جو اپنے ہمسر پر حملہ کرے پھر بزدلی کی وجہ سے ہٹ جائے۔

اِبِلٌ مُهَلَّلَة: دبلے اور جھکے ہوئے اونٹ۔

المُهَلَّل: جھکا ہوا۔

هَلَبَهُ (ض) هَلْبًا: کسی کے بال اکھیڑنا۔ هَلَبَ ذَنَبَ الْفَرَسِ: گھوڑے کی دم کو کاٹنا۔ هَلَبَتِ السَّمَاءُ الْقَوْمَ: تر کرنا۔ یالگاتار برسانا...... الفَرَسُ: گھوڑے کا لگاتار دوڑنا۔ فُلَانٌ الْقَوْمَ بِلِسَانِهِ: ہجو کرنا۔ گالی دینا۔

هَلِبَ (س) هَلَبًا: بہت بالوں والا ہونا۔

اَهْلَبَ الْفَرَسُ: گھوڑے کا لگاتار دوڑنا۔

اَهْلَبَتِ السَّمَاءُ الْقَوْمَ: تر کرنا۔

تَهَلَّبَ وانْهَلَبَ الشَّعْرُ: بال اکھڑا ہوا ہونا۔

اِهْتَلَبَ السَّيْفَ مِنْ غِمْدِهِ: تلوار کو میان سے سونتنا۔

لَيْلَةٌ هَالِبَةٌ: بارش والی رات۔

الهُلْب: بال۔ پلکیں اور بعض موٹی پلکیں اور بقول بعض دم کے بال اور بقول بعض سور کے بال۔ واحد هُلْبَة.

الهَلِب: بہت بالوں والا۔

الاَهْلَب: بہت بالوں والا۔ بے بال والا۔ ذَنَبٌ اَهْلَبُ: کٹی ہوئی دم۔ عَامٌ اَهْلَبُ: بہت بارش والا سال۔ سرسبز سال۔ عَيْشٌ اَهْلَبُ: کشادہ آسودہ زندگی۔

الهَلْبَاء. الاَهْلَب: کا مؤنث۔ رَقَبَةٌ هَلْبَاء: بہت بالوں والی گردن۔ کہا جاتا ہے "وَقَعْنَا فِي هَلْبَةٍ هَلْبَاء" ہم بڑی مصیبت میں پڑ گئے۔

الهُلْبَة. هلب: کا واحد۔ پیڑو۔ ایک ستارہ۔ هُلْبَةُ الشَّهْرِ: مہینے کا آخر۔ هُلْبَةُ الشِّتَاءِ او الزَّمَانِ: جاڑے یا زمانے کی سختی۔

الهَلَّاب: اسم مبالغہ۔ بہت ہجو کرنے والا۔ بارش کے ساتھ ٹھنڈی ہوا۔ عَامٌ هَلَّابٌ: بہت بارش والا سال۔ يَوْمٌ هَلَّابٌ: ہوا اور بارش کا دن۔ الهَلَّاب والهَلِيْب والمُهَلَّب: جنوری کے مہینے میں بہت ٹھنڈے چند دن۔

الهَلَّابَة: بارش کے ساتھ ٹھنڈی ہوا۔

الاُهْلُوب: فن۔ طریقہ۔ اسلوب ج اَهَالِيب.

اَلْمُهَلَّبِيَّةُ: دودھ پسے ہوئے چاول اور چینی کا حلوہ۔ (کھیر)

هُلْبَةُ الشِّتَاءِ او الزَّمَانِ: جاڑے یا زمانہ کی شدت۔

فَرَسٌ مَهْلُوبٌ: دم کٹا گھوڑا۔

اَلْمُهَلَّب: ہجو کیا ہوا۔

هَلَتَ (ن) هَلْتًا الشَّيْءَ: چھیلنا۔

اِنْهَلَتَ: چلا جانا اور کہا جاتا ہے "اِنْهَلَتَ يَعْدُو" وہ دوڑتا ہوا کھسک گیا۔

اَلْهُلَاثُ: ڈھیلا پن۔

اَلْهَلْثَى والْهَلْثَاء والْهِلْثَاء والْهَلَثَاءَة والْهِلْثَاءَة والْهُلْثَة: شور مچانے والی جماعت۔ الْهَلَثَاءَة والْهِلَثَاءَة: ڈھیلا پن۔

هَلَجَ (ض) هَلْجًا: ناقابل یقین خبریں دینا۔

اَهْلَجَ الشَّيْءَ: پوشیدہ کرنا۔

اَلْهَالِج: خواب ہائے پریشاں دیکھنے والا۔

اَلْهَلْج: مص۔ ناقابل یقین خبریں۔ ہلکی نیند (والْهُلُج) خوابہائے پریشان۔

اَلْهَلْج: ایک خاردار درخت۔

تَهَلْزَ الرَّجُلُ: دامن سمیٹنا۔ چوکس ہونا۔ چاق و چوبند ہونا۔

هَلَسَهُ (ض) هَلْسًا الْمَرَضُ: لاغر کر دینا۔

هُلِسَ: سل کی بیماری لاحق ہو کر عقل زائل ہونا۔ صفت مَهْلُوسٌ۔

هَلَسَ الرَّجُلُ: لاغر ہونا۔

هَالَسَهُ مُهَالَسَةً: چپکے چپکے باتیں کرنا۔

اَهْلَسَ: آہستہ آہستہ ہنسنا...... الْحَدِيثَ: پوشیدہ کرنا...... اِلَى فُلَانٍ: چپکے سے کہنا...... الْمَرَضُ: فُلَانًا: گھلا دینا۔

اَلْهَالِس: فا۔ دبلے پتلے جسم والا۔ ج هَوَالِس۔

اَلْهُلَاس: سل کی بیماری۔

اَلْهَلْس: مص۔ خیر کثیر۔ دبلا پن۔ پتلا پن۔ سل کی بیماری۔

اَلْهُلْس: مرض سے لاغر شدہ لوگ۔ کمزور لوگ چاہے مرض سے لاغر نہ ہوں۔

اَلْمَهْلُوس: مفع۔ رَجُلٌ مَهْلُوسُ الْعَقْلِ و مُهْتَلَسُهُ: مسلوب العقل۔

ظَلَامٌ مُهْلِسٌ: مدہم اندھیرا۔

هَلِعَ (س) هَلَعًا: بے صبری سے شور۔ صفت هَلِعٌ وهَلُوعٌ: بھوکا ہونا۔

اَلْهُلَع: لالچی۔

اَلْهَالِع: فا۔ نَعَامٌ هَالِعٌ: تیز رفتار شتر مرغ۔ کہا جاتا ہے "نَعَامَةٌ هَالِعَةٌ وهَالِعٌ" ج هَوَالِع۔ شُحٌّ هَالِعٌ: غم انگیز شدتِ بخل۔

اَلْهَلِع: غمگین۔

اَلْهَلَع: مص (...... والْهُلَاع والْهَلَعَان) مقابلہ کے وقت بزدلی۔

اَلْهُلَعَة: جلد گھبرانے والا۔

اَلْهَلُوع: گھبرانے والا۔ ڈرپوک۔ لالچی و بخیل مصائب پر صبر نہ کر سکنے والا۔

اَلْهِلْيَاغ: ایک چھوٹا درندہ جانور۔ یا زیبی۔

اَلْهِلَّوْف: بھاری بھر کم سخت بدن والا۔ بڑی داڑھی والا۔ بہت بالوں والا۔ گھنی داڑھی۔ ابر آلود دن جس میں آفتاب نہ نکلے۔ بہت اون والا بوڑھا اونٹ۔ جنگلی سور۔

اَلْهِلَّوْف: بہت بوڑھا۔ جھوٹا۔

اَلْهِلَّوْفَة: بہت چھوٹا۔ گھنی داڑھی۔ بڑھیا۔

اَلْهُلْفُوف: سخت بدن اور بہت بالوں والا۔

هَلَقَ (ض) هَلْقًا وتَهَلَّقَ: جلدی کرنا۔

هَلْقَمَ الشَّيْءَ: نگلنا۔

اَلْهِلْقَام: لمبا۔ موٹا۔ شیر۔ چوڑی باچھوں کا اونٹ وغیرہ (...... والْهِلْقَمُ) بڑا فیاض سردار جو لوگوں کی دیت وغیرہ کو اپنے اوپر برداشت کر لیتا ہو۔

اَلْهِلْقَام والْهِلْقَمُ والْهِلْقَامَة والْهِلِقَّامَة والْهُلَقِم: بہت کھانے والا۔

اَلْهِلْقِم: قوی۔ چوڑی باچھوں والا۔ بڑی عورت اور بڑے سمندر کو "بَحْرٌ هَلْقَمٌ" کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ ہر چیز کو نگل لیتا ہے۔

هَلَكَ (ض ف س) هَلَاكًا وهُلْكًا وهُلُوكًا وتُهْلُوكًا ومَهْلَكًا وتَهْلُكَةً بتثلیث اللام فی الاخیرین: فنا ہونا۔ مرنا۔ نیست و نابود ہونا (عموماً اس کا استعمال بُری موت کے لئے ہوتا ہے) (...... هُلَاكًا) اِلَيْهِ وعَلَيْهِ: لالچی ہونا۔ بہت خواہش مند ہونا۔

هَلَّكَهُ واَهْلَكَهُ: فنا کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔ اگر کوئی شخص کسی بڑے کام کو کرے تو اس سے "هَلَكْتَ واَهْلَكْتَ" کہا جاتا ہے "اَهْلَكَ الْمَالَ: بیچنا۔

تَهَلَّكَ فِي مَشْيِهِ: مٹک کر چلنا۔ فِي الْمَفَاوِزِ: بیابان میں آوارہ و حیران پھرنا۔

تَهَالَكَ عَلَى الْفِرَاشِ: بستر پر گرنا...... فِي مَشْيِهِ: مٹک کر چلنا...... عَلَى الشَّيْءِ: بہت خواہشمند ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَنَا مُتَهَالِكٌ فِي مَوَدَّتِكَ" میں تمہاری دوستی کا بہت خواہش مند ہوں...... فِي الْاَمْرِ او الْعَدْوِ: کوشش کرنا۔

اِنْهَلَكَ واهْتَلَكَ: اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا اور کہا جاتا ہے "مَرَّ يَهْتَلِكُ فِي عَدْوِهِ" وہ گزرا اس حال میں کہ دوڑنے میں کوشش کر رہا تھا۔

اِسْتَهْلَكَهُ: ہلاک کرنا۔ اِسْتَهْلَكَ الْمَالَ: مال خرچ کرنا۔ ختم کرنا...... فِي الْاَمْرِ: جلدی کرتے ہوئے کوشش کرنا۔

اَلْهَالِك: فا۔ ج هَلْكَى وهُلَّك وهُلَّاك وهَوَالِك (اور یہ شاذ ہے جیسے فوارس و نواکس)

اَلْهَالِكَة۔ الْهَالِك: کا مؤنث۔ نفس حریص۔

اَلْهَالِكِيُّ: لوہار (ہالک بن عمرو بن اسد بن خزیمہ کی جانب منسوب کہ لوہاری کا کام اسی نے شروع کیا تھا)

اَلْهُلْك والْهَلْك: ہلاکت۔ تم کہتے ہو "لَاَذْهَبَنَّ فَاِمَّا هُلْكٌ وَاِمَّا مُلْكٌ" یعنی میں جاؤں گا یا تو تخت نصیب ہوگا یا تختہ۔

اَلْهَالُوك: کنکھیا۔

الهَلَک: قحط سالی کے سال۔ واحد هَلَکَةٌ مُردار کی لاش۔ پہاڑ کی چوٹی اور دامن کا درمیانی حصہ۔ دو چیزوں کے درمیان کی فضا۔ گرنے والی چیز۔

الهُلک: ہلاک ہونے والا نفس۔

الهَلکاء: ہلاکت۔ تاکید کے لئے "هَلَکَةٌ هَلکاء" بولا جاتا ہے۔

الهِلکَة. هَلَک: کا اسم نوع۔ گرنے والی ج هِلَکٌ کہا جاتا ہے "فُلانٌ هِلکَةٌ مِنَ الهِلَکِ"۔

اَلهَلَکَة: ہلاکت۔ الهَلَک: کا واحد ج هَلَکَات.

الهُلّاک: فقراء۔ چارہ پانی تلاش کرنے والے لوگ جو راستہ کھو چکے ہوں۔

الهَلکُون والهلکون: قحط زدہ زمین اگرچہ پانی اس میں ہو۔ ایسی زمین جس پر ایک زمانہ دراز سے بارش نہ ہوئی ہو۔

الهَلُوک: بدکار عورت ج هُلُک.

التَّهلُکَة: ہر وہ چیز جس کا انجام ہلاکت ہو۔

التُّهلُوک: ہلاکت۔

اَهلَکُ النَّاسِ: لوگوں میں زیادہ ہلاک ہونے والا۔

المُهتَلِک: وہ شخص جس کی تمنا یہی ہو کہ کسی کا مہمان بنے۔ مفت خورہ۔

المُهتَلِکُون: چارہ پانی تلاش کرنے والے جو راستہ کھو چکے ہوں۔

المَهلَکَة والمَهلِکَة والمَهلُکَة: ہلاکت کی جگہ۔ بیابان ج مَهَالِک. المَهَالِک: لڑائیاں۔ کہا جاتا ہے "طَرِیقٌ مُستَهلِکُ الوِردِ" دشوار گزار تھکا دینے والا راستہ۔

اَهلَمَ بِفُلانٍ: بلانا۔ پکارنا۔

الهِلَّم: ڈھیلا۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هِلَّمٌ و اِمرَأَةٌ هِلَّمَةٌ"۔

الهَلُم. هَلُمَّ: کا جواب۔ جب کوئی شخص مطیع ہو جائے تو کہا کرتے ہیں "جاء بهلمه"۔

الهُلُم: پہاڑی ہرنیاں۔

هَلُمَّ: آؤ۔ لازم ہے اور کبھی متعدی مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے "هَلُمَّ شُهَدَاءَ کُم" یعنی اپنے گواہوں کو حاضر کرو اور یہ اسمائے افعال میں سے ہے جس میں واحد جمع مذکر مؤنث سب مساوی ہیں اور اس کی تصریف اس طریقے سے کرتے ہیں کہ اس کو فعل قرار دیتے ہیں اور اس کے آخر میں ضمائر لاحق کرتے ہیں۔ مثنی کے لئے هَلُمَّا مؤنث کے لئے هَلُمِّی جمع مذکر کے لئے هَلُمُّوا اور جمع مؤنث کے لئے هَلْمُمْنَ: یہی خیال اکثر عرب کا ہے اور پہلا افصح ہے۔

اور کبھی لام لگایا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے هَلُمَّ لَکَ وهَلُمَّ لَکُمَا اور کبھی نون ثقیلہ لاحق ہوتا ہے جیسے هَلُمَّنْ یَارَجُلُ وهَلُمِّنَّ یَاامرَأَةُ. وهَلُمَّانِّ یَا رَجُلانِ ویَا اِمرَأَتَانِ وهَلُمُّنَّ یَا رِجَالُ وهَلمُمْنَانِّ یَانِسوَةُ.

الهُلام: ایک قسم کا کھانا جو بچھڑے کے گوشت مع پوست کے تیار کیا جاتا ہے۔ سکبا ج کا شوربا جس کو ٹھنڈا کر کے روغن سے صاف کر دیا گیا ہو۔

الهَلِیم: چپکنے والا۔

اَلهِلیُوسکُوبُ: دوربین۔ هِیلُوکُوبتَر: ہیلی کوپٹر۔ (یونانی لفظ) اَلهِلیُوم: ایک گیس والا عنصر گاڑھا خفیف وزن والا جس کو آگ نہیں لگتی قدرتی پٹرول کے چشموں سے نکالا جاتا ہے۔ اَلهِلیَونُ واحد هِلیَونَة: وہ پودا جس کے تنے زمین کے اندر ہوتے ہیں ان تنوں کو بھون کر کھایا جاتا ہے۔ اس کے پھل سرخ اور خوبصورت ہوتی ہیں۔

الهَیلَمَان والهَیلُمَان والهِلَّمَان: بہت چیز اور بقول بعض خیر کثیر۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ نَا بِالهَیلِ وَالهَیلَمَانِ" وہ ہمارے پاس بہت مال لے کر آیا۔

هَلمَمَ هَلمَمَةً بِفُلانٍ: کسی کو هَلُمَّ کہہ کے پکارنا۔

هَلهَلَ النَّسَّاجُ الثَّوبَ: کپڑے کو باریک بُننا ...... الصَّوتَ: گلے میں آواز پھرانا ...... الشِّعرَ: شعر عمدہ بنانا۔ بغیر اصلاح وتہذیب کے جیسا ہو ویسا ہی سنا دینا۔
...... الرَّجُلُ فِی الاَمرِ: انتظار کرنا۔ دیر کرنا
...... الطَّحِینَ: آٹے کو باریک چھاننا ...... عَنِ الشَّیءِ: واپس ہونا۔ لوٹنا ...... بِفَرَسِهِ: ہلا کہہ کے ڈانٹنا اور کہا جاتا ہے "هَلهَلَ یُدرِکُهُ" بمعنی کَادَ یُدرِکُهُ.

الهَلاهِل والهِلهَال والهَلهَل: عمدہ شعر یا باریک کپڑا۔ الهَلاهِل: بہت اور صاف پانی۔ والهَلهَل: خراب بنا ہوا کپڑا۔

الهُلهُل: برف۔

هَالاهُ مُهَالاةً: جھگڑا کرنا۔

الهَالِی. هَائِل: کا مقلوب۔ بمعنی ہولناک۔

هَلا: گھوڑوں کے لئے کلمہ زجر۔

حَیَّهَلا: دیکھو مادہ ح ی ی۔

الهِلیَون: ایک قسم کی نرم گھاس ہے جو کھائی جاتی ہے جس کو فارسی میں مارچوبہ و مارگیاہ اور ہندی میں ناگدون کہتے ہیں۔ واحد هِلیَونَة.

هَمَّ (ن) هَمًّا ومَهَمَّةً الاَمرُ فُلانًا: رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا ...... السُّقمُ جِسمَهُ: بیماری کا جسم کو گھلا دینا ...... فُلانًا الشَّحمَ: چربی پگھلانا۔
...... الشَّمسُ الثَّلجَ: آفتاب کا برف کو پگھلانا۔
...... اللَّبَنَ: دودھ دوہنا (...... هَمًّا) بِالشَّیءِ: ارادہ کرنا۔ چاہنا۔ پختہ ارادہ کرنا اور کہا جاتا ہے "وَقَعَتِ السُّوسَةُ فِی الطَّعَامِ فَهَمَّتهُ" غلہ میں گھن پڑ گئے اور غلہ کے گودے کو کھا کر کھوکھلا کر دیا۔

هَمَّ (ن) هُمُومَةً وهَمَامَةً الرَّجُلُ: بہت بوڑھا ہونا۔

هَمَّت (ض) هَمًّا وهَمِیمًا خَشَاشُ الاَرضِ: زمین کے کیڑے مکوڑوں کا رینگنا۔

هَمَّمَتِ المَرأَةُ فِی رَأسِ الصَّبِیِّ: لوری سے سلانا۔ جوں نکالنا۔

اَهَمَّ الشَّیخُ: بہت بوڑھا ہونا ...... الاَمرُ

فُلَانًا: رنجیدہ کرنا۔ غم میں ڈالنا۔ کہا جاتا ہے "اَهَمَّهُ الْاَمْرُ حَتّٰی هَمَّهُ" اس کو معاملے نے غمگین کیا یہاں تک کہ گھلا دیا۔
تَهَمَّمَ الشَّيْءَ: تلاش کرنا۔ ڈھونڈھنا۔
......رَاْسَهُ: جوئیں نکالنا۔
اِنْهَمَّ الشَّيْخُ: بہت بوڑھا ہونا...... الشَّحْمُ او الْبَرْدُ: پگھلنا۔ گھلنا...... الْعَرَقُ فِي جَبِيْنِهِ: پسینہ بہنا۔ اِنْهَمَّتِ الْبُقُوْلُ: ہانڈیوں میں پکایا جانا۔
اِهْتَمَّ الرَّجُلُ: غمگین ہونا...... لَهُ بِاَمْرِهِ: اہتمام کرنا۔
اِسْتَهَمَّهُ بِالْاَمْرِ وَفِي الْاَمْرِ: متوجہ کرانا۔ مشغول ہونے کی خواہش کرنا۔ اِسْتَهَمَّ فُلَانٌ: اُمورِ قوم میں محنت اٹھانا۔
الْهَامَّةُ: ہر زہردار کیڑا جیسے سانپ وغیرہ۔ ج هَوَامُّ اور کبھی هَوَامُّ کا اطلاق ان کیڑوں پر بھی ہوتا ہے جو زہردار نہیں۔ جیسے حدیث میں ہے "اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ" کہ یہاں پر هَوَامُّ راس سے مراد جوئیں ہیں۔
الْهُمَامُ: عالی ہمت بادشاہ۔ بہادر سخی سردار (مردوں ہی کیلئے مخصوص ہے) شیر...... مِنَ الثَّلْجِ او الشَّحْمِ: پگھلی ہوئی برف یا چربی ج هُمَام.
الْهَمُّ: مص غم ج هُمُوْم: ارادہ۔ جس کا ارادہ کیا جائے یا جس کے کرنے کی فکر کی جائے اور کہا جاتا ہے "هٰذَا رَجُلٌ هَمُّكَ مِنْ رَجُلٍ" یہ شخص تمہارے لئے فلاں شخص سے کافی ہے۔ "وَهٰذَا رَجُلٌ هَمٌّ" یعنی یہ شخص صاحبِ ہمت ہے۔
الْهِمُّ: پیر فرتوت ج اَهْمَام: دُبلا پتلا۔ قَدَحٌ هِمٌّ: ٹوٹا ہوا پرانا پیالہ۔
الْهَمَّامُ: کر گزرنے والا آدمی۔ چغل خور۔
الْهِمَّةُ: پیر فرتوت۔ بہت بڑھیا۔ ج هِمَّات وهَمَائِم.
الْهِمَّةُ والْهَمَّةُ: ہمت۔ قصد۔ ارادہ۔ خواہش۔ ابتدائے عزم۔ عزم قوی۔ کہا جاتا ہے "لَهُ هِمَّةٌ عَالِيَةٌ وَهُوَ بَعِيْدُ الْهِمَّةِ"

ج هُمَمٌ اور کہا جاتا ہے "هُوَ رَجُلٌ هَمُّكَ مِنْ رَجُلٍ" یہ شخص تمہارے لئے فلاں شخص سے کافی ہے۔
......سَحَابَةٌ هَمُوْمٌ: بارش برسانے والا بادل۔ بِئْرٌ هَمُوْمٌ: بہت پانی والا کنواں۔ نَاقَةٌ هَمُوْمٌ: خوش رفتار اونٹنی اور کہا جاتا ہے "قَصَبٌ هَمُوْمٌ" نرکل جس کو ہوا ہلا دے۔
الْهَمِيْمُ: نرم رفتاری۔ سرایت۔ کہا جاتا ہے "لِلشَّرَابِ هَمِيْمٌ فِي الْعِظَامِ" شراب کا اثر ہڈیوں تک میں ہے...... مِنَ الْمَطَرِ: ہلکی بارش۔
الْهَمِيْمَةُ: چھوٹی چھوٹی بوندوں کی آہستہ بارش ج هَمَائِم.
التَّهْمِيْمُ: مص۔ ہلکی بارش۔
الْمُهِمُّ: فا۔ شدید معاملہ۔ مشغول کرنے والا معاملہ۔ ج مَهَامّ.
الْمُهِمَّةُ: مؤنث الْمُهِمُّ ج مُهِمَّات.
الْمُهِمَّاتُ مِنَ الْاُمُوْرِ: سخت اور اہم امور۔ کہا جاتا ہے "لَا مَهَمَّةَ لِي بِذٰلِكَ" یعنی مجھے نہ تو اس کا قصد ہے نہ کروں گا۔
الْمَهْمُوْمُ: مفع غمگین۔ پگھلا ہوا۔
هَمَأَ يَهْمَأُ هَمْأً الثَّوْبَ: کپڑا کھینچ کر پھاڑنا۔ بوسیدہ کرنا۔ اَهْمَأَ الثَّوْبَ: کپڑا پھاڑنا اور بوسیدہ کرنا۔
اِنْهَمَأَ وتَهَمَّأَ الثَّوْبُ: کپڑا پھٹنا اور بوسیدہ ہونا۔
الْهِمْءُ: پرانا بوسیدہ کپڑا ج اَهْمَاء.
هَمَتَ (ن) هَمْتًا الثَّرِيْدُ: چکنائی سے تر ہونا۔
اَهْمَتَ الْكَلَامَ او الضَّحِكَ: آہستہ آہستہ باتیں کرنا۔ چپکے چپکے ہنسنا۔
هَمَجَتِ (ن) هَمْجًا الْاِبِلُ مِنَ الْمَاءِ: ایک ہی مرتبہ پانی پی کر سیراب ہونا۔ صفت هَوَامِج (...... هَمْجًا) بھوکا ہونا۔
اَهْمَجَ الْفَرَسُ: دوڑنے میں کوشش کرنا۔
......الشَّيْءَ: پوشیدہ کرنا۔
اِهْتَمَجَ الرَّجُلُ: کمزور ہونا...... وَجْهُهُ: پژمردہ ہونا۔

الْهَامِجُ: انبوہ جس کا کوئی قائد نہ ہو۔ بے چرواہے کے ریوڑ۔ بے افسر کے فوج اور "هَمَجٌ هَامِجٌ" کا اطلاق کمینے لوگوں پر ہوتا ہے اور یہ بطور تاکید ہے جیسے "لَيْلٌ لَائِلٌ" میں۔
الْهَمَجُ: مص۔ بھوک۔ بدانتظامی۔ ایک قسم کا مچھر۔ چھوٹی قسم کی مکھی جو جانوروں کے منہ اور آنکھ پر بیٹھتی ہے۔ دبلی بکری۔ واحد هَمَجَةٌ. الْهَمَجُ: بیوقوف لوگ۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هَمَجٌ وهَمَجَةٌ وامْرَاَةٌ هَمَجَةٌ ورِجَالٌ هَمَجٌ وقَوْمٌ هَمَجٌ" ناکارے لوگ۔ ج اَهْمَاج.
الْهَمِيْجُ مِنَ الظِّبَاءِ: جوان خوبصورت ہرن ......مِنَ الرِّجَالِ: پچکے ہوئے پیٹ والا۔
هَمَدَتْ (ن) هُمُوْدًا النَّارُ: دھیمی ہونا، بجھنا۔ هَمَدَ الْقَوْمُ: مرنا۔ کہا جاتا ہے "كَادَ يَهْمِدُ مِنَ الْجُوْعِ" وہ بھوک سے قریب المرگ ہے صفت هَامِدٌ وهَمِدٌ وهَمِيْدٌ.
هَمَدَتْ اَصْوَاتُهُمْ: خاموش ہونا۔ آواز بند ہونا۔
هَمَدَ (ن) هَمْدًا وهُمُوْدًا الثَّوْبُ: پرانے ہونے کی وجہ سے تہوں پر سے پھٹنا۔ صفت هَامِدٌ ج هُمَّدٌ. هَمَدَتِ الْاَرْضُ: بنجر ہونا۔ اوسر ہونا۔ هَمَدَ شَجَرُ الْاَرْضِ: درخت کا پرانا ہو کر ضائع ہونا۔
هَمْدَةٌ: بجھانا۔
اَهْمَدَ فِي الْمَكَانِ: اقامت کرنا...... فِي السَّيْرِ: تیز چلنا...... الْكَلْبُ: تیز دوڑنا۔
الْقَوْمُ فِي الطَّعَامِ: کھانے پر ٹوٹ پڑنا۔
اَهْمَدَتِ الرِّيْحُ: ہوا کا ٹھہر جانا...... الْهَدِيَّةُ غَضَبَهُ: غصہ فرو کرنا۔ بجھانا۔ اَهْمَدَ فُلَانٌ: ناگوار چیز پر خاموش رہنا...... اَصْوَاتَ الْقَوْمِ: خاموش ہونا۔ آواز بند ہونا۔
الْقَحْطُ الْاَرْضَ: خشک کر دینا۔ کہا جاتا ہے "اَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ فَاَهْمَدُوْهُمْ" وہ لوگ قوم کے پاس آئے اور ان کو مار ڈالا۔

الهَامِد: فا۔ پرانا کالا متغیر شدہ۔ خشک نباتات و درخت۔ بنجر زمین۔ ج هَوَامِد.
اَلْمِهْمَا: آواز کو زیادہ کرنے کا آلہ۔
الهَمْدَة: سکتہ۔
الهَمِيْد: وہ مال جو کسی کے ذمہ حکومت کے دفاتر میں لکھا ہو۔
الهَمَاذِيُّ: تیز رفتاری۔ کہا جاتا ہے "اِنَّهُ لَذُوْ هَمَاذِيَّ فِي جَرْيِه" وہ چلنے میں تیز رفتار ہے۔ تیز رفتار اونٹ یا اونٹنی۔ بارش کی شدت۔ گرمی کی سختی۔
هَمَذَان: ایک شہر کا نام جو مملکت ایران میں ہے۔
الهَمَذَانِي. همدان: کی جانب منسوب۔ بہت بولنے والا...... مِنَ الْمَشْيُ: مختلف چالیں چلنا۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَمْشِيُ هَمَذَانِيًا" وہ مختلف چالیں چلتا ہے۔
هَمَرَ (ن) هَمْرًا. اَلْمَاءَ: پانی گرانا...... اَلْمَاءُ: پانی گرنا۔ بہنا۔ کہا جاتا ہے "هَمَرَتِ الْعَيْنُ بِالدَّمْعِ" آنکھ نے آنسو بہایا۔ هَمَرَ مَا فِي الضَّرْعِ: سارا تھن دوہ لینا۔ الكَلَامَ وَفِي الكَلَامِ: بہت بولنا...... الفَرَسُ الْاَرْضَ: گھوڑے کا سخت ٹھوکریں مارنا...... لِفُلَانٍ مِنْ مَالِه: دینا...... البِنَاءَ: عمارت ڈھانا۔
هَامَرَهُ مُهَامَرَةً الشَّيْءَ: کل لے لینا۔
اِنْهَمَرَ الْمَاءُ: پانی بہنا...... الشَّجَرَةُ: جھڑے ہوئے پتوں والا ہونا...... البِنَاءُ: عمارت گرنا۔ ویران ہونا۔ مسمار ہونا۔
اهْتَمَرَ الْفَرَسُ: گھوڑے کا دوڑنا...... الفَرَسُ الْاَرْضَ: گھوڑے کا سخت ٹھوکریں مارنا۔
الهَامِر: فا۔ سَحَابٌ هَامِرٌ: خوب برسنے والا بادل۔
الهَمِر: موٹا مرد۔ رَمَلٌ هَمِرٌ: بہت ریت۔
الهَمْرَة. هَمَر: کا اسم مرۃ۔ بوچھار۔ غصہ سے گفتگو کرنا۔
الهَمَّارُ مِنَ السَّحَابِ: بہت برسانے والا بادل...... مِنَ الرِّجَالِ: بہت بک بک کرنے والا۔
الهَمِيْر والهَيْمَرَة: بہت بڑھیا۔ ظَبْيٌ هَمِيْرٌ اچھے بدن والی ہرنی۔
المِهْمَر والمِهْمَار: بہت بک بک کرنے والا۔ المِهْمَار: مہمانوں کی بہت ضیافت کرنے والا۔
اليَهْمُور: بہت بک بک کرنے والا۔ بہت ریت۔
هَمْرَجَ. عَلَيْهِ الْخَبَرَ: گڑبڑ خبر بیان کرنا۔
الهَمْرَجَة: خبر میں گڑبڑی۔ اختلاط۔ خفت۔ سرعت۔ لوگوں کا شور۔ باطل۔
الهَمَرْجَل: تیز رفتار اونٹ و اونٹنی۔
الهِمْرَجَان: لوگوں کا شور۔
تَهَمْرَشَ الْقَوْمُ: حرکت میں آنا اور اسم الهَمْرَشَة.
الهَمْرَش: حرکت۔
اَلْهَمَّرِش: بہت بڑھیا۔ بہت دودھ والی اونٹنی۔
هَمَزَهُ (ن ض) هَمْزًا: دبانا۔ بھینچنا۔ چبھونا۔ دفع کرنا۔ مارنا۔ دانت سے کاٹنا۔ پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔ صفت هَمَّاز وهُمَزَة: توڑنا۔ هَمَزَ الشَّيْطَانُ الْاِنْسَانَ: شیطان کا وسوسے ڈالنا...... بِهِ الْاَرْضَ: پچھاڑنا...... الفَرَسَ: گھوڑے کو دوڑنے کے لئے مہمیز چھونا۔
العِنَبَ او رَاْسَهُ: نچوڑنا...... الكَلِمَةَ او الحَرْفَ: ہمزہ کے ساتھ بولنا یا ہمزہ کی علامت لگانا۔
اِنْهَمَزَتِ الْكَلِمَةُ او الحَرْفُ: ہمزہ کے ساتھ پڑھا جانا یا ہمزہ کی علامت والا ہونا۔
الهَامِز: فا۔ عیب گیری کرنے والا۔ ج هُمَّازٌ وهَامِزُوْنَ.
الهَمْز: مص۔ هَمْزُ الشَّيْطَانِ: جنون۔ کہا جاتا ہے "رِيْحٌ هَمَزَى" تیز آواز والی ہوا "قَوْسٌ هَمَزَى" زور سے تیر پھینکنے والی کمان۔
الهَمْزَة. هَمَز: کا اسم مرۃ۔ حروف ہجا کا حرف۔ ج هَمَزَات. هَمَزَاتُ الشَّيْطَانِ: شیطانی خطرے۔
الهُمَزَة: عیب جو۔ نکتہ چیں۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ هُمَزَةٌ و اِمْرَاَةٌ هُمَزَةٌ" عیب جو مرد۔ عیب جو عورت۔
الهَمَّاز: عیب جو۔ طعن تشنیع کرنے والا۔
قَوْسٌ هَمُوْزٌ: زور سے تیر پھینکنے والی کمان۔
رَجُلٌ هَمِيْزُ الْفُؤَادِ: تیز طبیعت مرد۔
المِهْمَز والمِهْمَاز: مہمیز ج مَهَامِز ومَهَامِيْز.
المِهْمَزَة: چابک تازیانہ۔ ڈنڈا جس کے سرے پر لوہا لگا ہو اور جانور کے تیز کرنے کے لئے کام میں لایا جائے۔
هَمَسَ (ض) هَمْسًا الصَّوْتَ: آواز کو پست کرنا...... اِلَيَّ بِحَدِيْثِه: آہستہ آہستہ باتیں کرنا...... العِنَبَ: انگور کو نچوڑنا...... الشَّيْءَ: توڑنا...... الطَّعَامَ: منہ بند کرکے چبانا...... الشَّيْطَانُ: وسوسہ ڈالنا...... بِالْقَدَمِ: آہستہ قدم رکھنا...... الرَّجُلُ: بغیر سستی کے رات میں چلنا۔
هَامَسَهُ مُهَامَسَةً: چپکے چپکے باتیں کرنا۔
تَهَامَسَا: باہم چپکے چپکے باتیں کرنا۔ کہا جاتا ہے "تَهَامَسُوْا سِرًّا" انہوں نے رازدارانہ باتیں کیں۔
الهَمْس: مص۔ پست آواز۔ آہستہ قدم۔ کہا جاتا ہے "هُوَ يَطَاُ الْاَرْضَ هَمْسًا" وہ زمین پر آہستہ قدم سے چلتا ہے "وَيَتَكَلَّمُ هَمْسًا" وہ آہستہ بولتا ہے۔ "هُوَ يَاْكُلُ هَمْسًا" وہ کھانے میں منہ نہیں کھولتا۔ "وَاَخَذْتُهُ اَخْذًا هَمْسًا" میں نے اس کو سختی سے پکڑا۔
الهَمَّاس: اسم مبالغہ۔ شکار کو پھاڑنے والا شیر۔ الهَمُوْس: رات میں چلنے والا۔ شکار کو پھاڑنے والا شیر۔ آہستہ قدم سے چلنے والا شیر۔
الهَمِيْس: آہستہ چال۔ اونٹ کے پاؤں کی

آہٹ۔
الـمَهْمُوس: مطع ......مِنَ الْكَلَامِ: غیر واضح ......مِنَ الْحُرُوْفِ: ضد مجہورة ......اور حروف مہموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ "حَثَّهُ شَخْصٌ فَسَكَتَ" ہے۔
الهَمَيْسَعُ: بہت مضبوط وقوی آدمی جس کو کوئی پچھاڑ نہ سکے۔
هَمَشَ (ن) هَمْشًا الشَّيْءَ: جمع کرنا۔
فُلَانًا: دانت سے کاٹنا۔
هَمِشَ (ض) هَمْشًا وهَمِشَ (س)
هَمْشًا الرَّجُلُ: بہت بک بک کرنا۔
الْقَوْمُ: بولنا اور حرکت میں آنا ......الجَرَادُ: ٹڈیوں کا ظاہر ہونے کے لئے حرکت کرنا۔
هَامَشَهُ مُهَامَشَةً: جلدی کرانا۔
تَهَمَّشَ مَنْبَطُ الْبِئْرِ: کنوئیں کے سوت کا جاری ہونا ......الشَّيْءُ: کھوکھلا ہو جانا۔
تَهَامَشَ الْقَوْمُ: آپس میں گڈمڈ ہونا اور حرکت کرنا۔
اهْتَمَشَ الْقَوْمُ: مخلوط ہونا اور آگے پیچھے ہونا۔ اِهْتَمَشَتِ الدَّابَّةُ او الْجَرَادُ: آہستہ چلنا۔ رینگنا۔
الهَامِش: فا۔ کتاب کا حاشیہ (مولد)
الهَمْش: مص۔ کھانے کی تیزی۔
امْرَأَةٌ هَمْشَى او هَمَشَى الْحَدِيْثِ: بہت بولنے والی اور شور مچانے والی عورت۔
الهَمِش: انگلیوں سے تیز کام کرنے والا۔
الهَمِيْشَة: ہانڈی میں پکی ہوئی ٹڈی اور اگر آگ پر بھونی جائے تو اسے المَحْسُوْسُ کہتے ہیں۔
هَمَصَ (ن) هَمْصًا اللَّحْمَ: کھانا ......الرَّجُلَ: کسی کو پچھاڑ کر اوپر بیٹھنا اور قتل کرنا۔
هَمَطَ (ض) هَمْطًا الرَّجُلُ: ظلم کرنا۔ بولنے اور کھانے میں لاپرواہ ہونا ......الشَّيْءَ: بغیر اندازہ کے لینا ......المَالَ: زبردستی لے لینا۔

تَهَمَّطَ واهْتَمَطَ الْمَالَ: زبردستی لے لینا۔
اِهْتَمَطَ عِرْضَ فُلَانٍ: بے آبروئی کرنا۔ گالی دینا ......الذِّئْبُ الشَّاةَ: بھیڑیے کا بکری کو پکڑنا۔
الهَمَّاط: ظالم۔
هَمَعَتْ (ف ن) هَمْعًا وهَمَعًا وهُمُوْعًا وهَمَعَانًا وتَهْمَاعًا الْعَيْنُ: آنسو بہانا اور هَمَعَتِ الْعَيْنُ بِالدَّمْعِ: بھی بولا جاتا ہے وهَمَعَ الطَّلُّ عَلَى الشَّجَرَةِ: شبنم گرنا۔
هَمَعَ رَاسَهُ: زخمی کرنا۔
اَهْمَعَ الدَّمْعُ ونَحْوُهُ: آنسو بہنا ......الطَّلُّ: درخت پر شبنم گرنا۔
تَهَمَّعَ الرَّجُلُ: بتکلف رونا ......الدَّمْعُ ونَحْوُهُ: آنسو بہنا۔
اُهْتُمِعَ لَوْنُهُ: رنگ بدل جانا۔
الهَامِعَة. الهَامِعُ: کا مؤنث ج هَوَامِع
دُمُوْعٌ هَوَامِعُ: بہنے والے آنسو۔
سَحَابٌ هَمِعٌ: برسنے والا بادل۔ عَيْنٌ هَمِعَةٌ: ہمیشہ روتی ہوئی آنکھ۔
الهُمُوْع: بہنے والا۔
الهَيْمَع: فوری موت۔
هَمَغَ (ف) هَمْغًا رَاسَهُ: سر توڑنا۔
اِنْهَمَغَتِ الرُّطَبَةُ: تر کھجور کا پھٹ جانا ......القَرْحَةُ: زخم کا ہرا ہونا۔
الهَيْمَغ: موت یا فوری موت۔
الهَمِق: نرم گھاس۔ بہت گھاس۔ خشک گھاس۔
هَمَكَهُ (ن) هَمْكًا فِي الْاَمْرِ: کسی کام کے لئے کسی پر زور دینا۔
تَهَمَّكَ وانْهَمَكَ فِي الْاَمْرِ: کسی کام میں منہمک ہونا۔ بے حد مصروف ہونا۔
اِهْمَاكَّ اِهْمِيْكَاكًا الرَّجُلُ: غصہ سے بھر جانا۔ صفت مُهْمَكٌّ۔
هَمَلَتْ (ن ض) هَمْلًا وهَمَلَانًا وهُمُوْلًا عَيْنُهُ: آنسو بہانا ......السَّمَاءُ: آہستہ آہستہ لگاتار برسنا۔
هَمَلَتْ (ض) هَمْلًا الْاِبِلُ: بغیر چرواہے

کے آزادانہ پھرنا۔ صفت هَامِلٌ ج هَوَامِلُ وهُمُوْلَةٌ وهَامِلَةٌ وهَمَلٌ وهُمَّلٌ وهُمَّالٌ هَمْلَى۔
اَهْمَلَهُ: جان بوجھ کر یا بھولے سے چھوڑ دینا۔ اَهْمَلَ اَمْرَهُ: اچھی طرح سے نہ کرنا ......الحَرْفَ: حرف پر نقطے نہ لگانا۔
اِنْهَمَلَتْ عَيْنُهُ: آنسو بہانا ......السَّمَاءُ: لگاتار برسنا۔
الهِمْل: پیوند لگا ہوا کپڑا۔
الهَمَل مِنَ الْاِبِلِ: رات یا دن میں بغیر چرواہے کے چھوڑے ہوئے اونٹ۔ اُتارا ہوا کھجور کا چھلکا۔ بے روک کے بہنے والا پانی۔
الهَمَلُّ: چھوٹا مکان۔
الهِمِلُّ: عمر رسیدہ۔
الهُمَّال: نرم، ویران زمین جس کو کوئی آباد نہ کرے۔
الهَمَالِيل: گھاس کا بقیہ۔ پھٹا ہوا کپڑا۔
المُهْمَل: مطع ......مِنَ الْكَلَامِ: غیر مستعمل۔ مِنَ الْحُرُوْفِ: غیر منقوط حروف۔
هَمْلَجَ هَمْلَجَةً البِرْذَوْنُ: تیز رفتاری کے ساتھ نرم چال چلنا۔ عمدہ چال والا ہونا۔
الهِمْلَاج: عمدہ چال کا ترکی گھوڑا۔ ج هَمَالِيج اور کہا جاتا ہے "دَابَّةٌ هِمْلَاجٌ" تیز رفتاری کے ساتھ اچھی چال والا جانور۔ مذکر مؤنث اس میں برابر ہیں۔
الهَمَلَّع: بے وفا آدمی۔ تیز رفتار اونٹ۔ تیز رفتار آدمی جو سختی سے قدم ڈالے۔ بھیڑیا۔
هَمْلَقَ هَمْلَقَةً: تیز چلنا۔
هَمْهَمَ هَمْهَمَةً: آہستہ بولنا۔ غم کی وجہ سے آواز کو سینہ میں پھرانا ......الرَّعْدُ: بادل کا گرجنا۔
الهُمْهَام: بہادر سخی سردار۔ شیر۔
الهَمْهَامَة والهُمْهُوْمَة: اونٹوں کا بڑا ریوڑ۔
هَمَهَامِ: مبنی علی الکسر: اسم فعل بمعنی کچھ باقی نہیں۔
الهَمْهَمَة: مص۔ گائے ہاتھی وغیرہ کی

آواز۔ ہر آواز جس میں کچھ گلوگرفتگی ہو ج
هَمَاهِم.
الهُمْهُوم و الهِمْهِيم: شیر۔ الهُمْهُوم: آواز لگانے والا۔ ہوا کی وجہ سے بجنے والا بانس۔
الهِمْهِيم: رینگنے والا گدھا۔
هَمَا يَهْمُو هَمْوًا الماءُ او الدَّمْعُ: بمعنی هَمَى يَهْمِي.
هَمَى يَهْمِي هَمْيًا وهُمِيًّا وهَمَيَانًا الماءُ او الدَّمْعُ: پانی یا آنسو بہنا۔ جاری ہونا۔
هَمَتِ الْعَيْنُ: آنسو بہانا ...... الماشِيَةُ: جانوروں کا چرنے کے لئے منتشر ہونا (......هَمْيًا) الشَّيْئُ: گرنا۔ ضائع ہونا۔
الهَامِيَة: اسم فاعل مؤنث ج هَوَامٍ هَوَامِي الْاِبِلِ: چراگاہ میں گم شدہ اونٹ۔
الهِمْيَان: پیٹی۔ وہ پیٹی جو تھیلی یا بٹوے کا کام دے ج هَمَايِين (دخیل)
هَنَّ (ض) هَنًّا وهَنِينًا: رونا ...... اِلَيْهِ: مشتاق ہونا۔
اَهَنَّ الْجَمَلَ: قوی کرنا۔ صفت مفعولی مَهْنُوْن خلاف قیاس ہے جیسے اَحَمَّهٗ کا صفت مفعولی مَحْمُوْم قیاس کے مطابق مُهَنٌّ ومُحَمٌّ آنا چاہئے تھا۔
الهَانَّة والهُنَانَة: آنکھ کی پتلی کے نیچے کی چربی۔ کہا جاتا ہے "مَابِهٖ هَانَّة" یعنی اس کے اندر کچھ بھی خیر نہیں۔
الهَنَّانَة: رونے والی عورت۔
هَنَّا: بتثلیث الهاءِ: دور کی جگہ کے لئے اشارہ۔ وہاں۔ اس جگہ اور کہا جاتا ہے "تَحْ هَاهُنَا وهَاهُنَا وهُهُنَا" کچھ ہٹ جاؤ۔
هَنَأَهٗ يَهْنُؤُهٗ ويَهْنِئُهٗ هَنْأً: کھلانا۔ هَنَأَ فُلَانًا: دینا ...... الابِلَ: اونٹ پر قطران ملنا ...... الرَّجُلَ: مدد کرنا۔
هَنَأَ يَهْنِئُ ويَهْنَأُ ويَهْنُؤُ هُنْأً وهَنْأً وهَنَاءً الطَّعَامُ الرَّجُلَ ولِلرَّجُلِ: خوشگوار ہونا۔ کہا جاتا ہے "هَنَأَتْنِيهِ الْعَافِيَةُ" یعنی عافیت میرے لئے خوشگوار ہے اور عرب دعا کے موقع پر کہا کرتے تھے۔ "لِيَهْنِئْكَ الْوَلَدُ" یعنی لڑکا تمہیں مبارک ہو۔
هَنَأَهٗ يَهْنَأُهٗ هَنْأً بالْاَمْرِ: کسی سے "لِيَهْنِئْكَ" کہنا (...... هَنْأً وهِنْأً وهَنَاءَةً) الطَّعَامَ: کھانا تیار کرنا۔ درست کرنا۔
هَنِئَ (س) هَنْأً وهَنَأَ بِهٖ: خوش ہونا۔ ...... الطَّعَامَ: کھانے سے لطف اٹھانا۔ لذت پانا اور کہا جاتا ہے "اَكَلْنَا مِنْ هٰذَا الطَّعَامِ حَتّٰى هَنِئْنَا مِنْهُ" اس کھانے کو ہم لوگوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہوگئے۔
هَنُؤَ يَهْنُؤُ هَنَاءَةً وهَنَاءَةً وهَنْأً: بغیر رنج و مشقت کے حاصل ہونا۔
هَنَّأَهٗ تَهْنِئًا وتَهْنِئَةً بِكَذَا: مبارکباد دینا۔
اَهْنَأَهٗ اِهْنَاءً: دینا۔
تَهَنَّأَ تَهَنُّؤًا بِهٖ: خوش ہونا ...... بالطَّعَامِ: کھانے سے لطف اٹھانا۔ لذت پانا۔
اِهْتَنَأَ اِهْتِنَاءً: درست کرنا۔
اِسْتَهْنَأَهٗ اِسْتِهْنَاءً: مدد طلب کرنا۔ عطیہ مانگنا ...... الطَّعَامَ: خوشگوار سمجھنا۔
الهَانِئُ: فا۔ خادم۔
الهِنَاءُ: قطران (تارکول) کھجوروں کا گچھا۔
الهِنْءُ: قطران یعنی تارکول ملنا۔ عطیہ۔ رات کا حصہ۔
الهَنِيْءُ: خوشگوار۔ بلا مشقت کے حاصل ہونے والی چیز۔ ابدال اور ادغام کر کے الهَنِيُّ بھی کہنا جائز ہے۔ کہا جاتا ہے "هٰذَا اَمْرٌ اَتَاكَ هَنِيْئًا" یہ بات تم کو بلا مشقت حاصل ہوئی "وَاَكَلْتُهٗ هَنِيْئًا مَرِيْئًا" میں نے اس کو بغیر کسی مشقت کے بڑے مزے سے کھایا "وهَنِيْئًا لَكَ" تمہارے لئے بغیر مشقت کے ہے۔
المَهْنَأُ: بلا مشقت حاصل ہونے والی چیز۔
هَنْبَثَ هَنْبَثَةً الرَّجُلُ: ڈھیلا ہونا۔ سست ہونا۔
الهَنْبَثَة: مشکل کام۔ قول میں گڑبڑی۔ ج هَنَابِث۔ الهَنَابِث: مصیبتیں۔ گڑبڑ معاملے۔ گڈمڈ خبریں۔
الهِنْبِذَة: سخت کام۔ ج هَنَابِذ.
الهَنَابِيرُ: ریت کے بلند ٹیلے۔ واحد هُنْبُوْرَة (اور یہ نَهَابِير کا مقلوب ہے)
الهِنْبِر: گدھے کا بچہ۔ بجو کا بچہ۔
الهِنْبِر والهِنْبِرَة والهُنْبُر: بجو۔
الهِنْبِرَة هَنْبَر: کا مؤنث۔ گدھی۔
الهِنَّبْر: بیل۔ گھوڑا۔ خراب چمڑا۔ یا اس کا کنارہ۔
الهُنْبُوْر: ریت کا بلند ٹیلہ۔
هَنْبَسَ وتَهَنْبَسَ: خبروں کی کھوج میں ہونا۔
الهُنْبُع: لڑکیوں کے لئے نقاب جیسی ایک چیز جس کے اگلے حصہ کو سی دیتے ہیں۔
هَنْبَعَ الرَّجُلُ: بجو کا ہونا ...... العَجَاجُ: غبار کا بہت ہونا اور اڑنا۔
الهُنْبُغ: ذرا سی حرکت سے اڑنے والی خاک۔ شیر۔ بدکار بیوقوف عورت۔ بھوک کی سختی اور بھوک کی صفت میں کبھی واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "جُوْعٌ هُنْبُغٌ وهُنَابِغٌ وهُنْبُوْغٌ" یعنی سخت بھوک۔
هَنْبَلَ الرَّجُلُ: لنگڑا ہونا اور بجو کی طرح چلنا۔
هَنْتَبَ فِي اَمْرِهٖ: سستی کرنا۔
تَهَنَّجَ الفَصِيْلُ: اونٹ کے بچے کا ماں کے پیٹ میں حرکت کرنا۔
هَنَّدَ الرَّجُلُ: اُلّو کی طرح چیخنا ...... فِي الْاَمْرِ: کوتاہی کرنا ...... فُلَانًا: فحش گالی دینا ...... زَيْدٌ: گالی برداشت کرنا اور گالی دینے والے کو گالی دینے سے باز رکھنا ...... السَّيْفَ: تلوار تیز کرنا اور کہا جاتا ہے "مَاهَنَّدَ عَنِ الْاَمْرِ" وہ کام سے پیچھے نہیں ہٹا۔
هَنَّدَتْهُ الْمَرْاَةُ: نرمی اور ملاطفت سے اپنے عشق میں مبتلا کرنا اور کہا جاتا ہے "هَنَّدَتْ بِقَلْبِهٖ" وہ اس کے دل کو اڑا لے گئی۔
هِنْد وهُنَيْدَة: سو یا سو سے زائد اونٹوں کا ریوڑ ج اَهْنُد واَهْنَاد وهُنُوْد. هند: عورت کا نام۔ پھر عورتوں کے لئے علم جنس کے طور

پر استعمال ہونے لگا جیسے زید عمرو مَردوں کے لئے ج هُنُوْد وهَنَدَات. والهِنْد: ہندوستانی ملک کو بھی ہند کہتے ہیں اور نسبت کے لئے هِنْدِيّ. ج هُنُوْد: اور بسا اوقات امریکہ کے اصلی باشندوں کو بھی هُنُوْد کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے "لَقِيَ هِنْدَ الأَحَامِسِ" یعنی وہ مرگیا۔

الهِنْدُوَانِيُّ والهُنْدُوَانِيُّ: ہند کی جانب منسوب۔ کہا جاتا ہے "سَيْفٌ هِنْدُوَانِيٌّ" ہندی تلوار (اور یہ نسبت شاذ ہے)

الأَهَانِد والهَنَادِك: ہندوستان کے مرد۔

المُهَنَّد: ہندوستانی لوہے کی تلوار۔

الهِنْدَب والهِنْدَبَاء والهِنْدِبَا والهِنْدِبَاء: کاسنی۔

الهِنْدَبَاة والهِنْدِبَاة: ہندبا کا واحد۔

الهِنْدَاز: حد وقیاس۔ اندازہ۔ کہا جاتا ہے "أَعْطَاهُ بِلاَ هِنْدَازٍ وَلاَ حِسَابٍ" اس نے اسے بلا اندازہ اور حساب کے دیا۔ (دخیل)

الهِنْدَازَة: گز۔

المُهَنْدِز: انجینئر۔

هَنْدَسَ هَنْدَسَةً: عمارت کا اندازہ کرنا اور نقشہ بنانا۔

الهِنْدِس مِنَ الرِّجَالِ: تجربہ کار۔ دور اندیش۔

الهَنْدَسَة: مص۔ حد وقیاس اور اس کی اصل اندازہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جامیٹری۔

هُنْدُوْسُ الأَمْرِ: کام کا جاننے والا۔ ج هَنَادِسَة.

المُهَنْدِس: انجینئر۔ جامیٹری کا جاننے والا۔

الهَنَادِك: ہندوستان کے مرد (کاف تحقیر کے لئے ہے) واحد هِنْدِكِيّ.

الهَنْدَلِيْق: بہت باتونی مرد۔

هَنْدَمَ الشَّيْءَ: بقدر تناسب ترتیب دینا۔ مضبوط کرنا...... العُوْدَ وَغَيْرَهُ: اندازہ سے درست کرنا۔

الهِنْدَام: قد کی خوبصورتی اور اعتدال۔

هَنَعَ (ف) هَنْعًا الشَّيْءَ: موڑنا۔ دوہرا کرنا...... لِفُلاَنٍ: فروتنی کرنا۔ صفت هَانِعٌ ج هُنَّعٌ.

هَنِعَ (س) هَنَعًا: پست گردن اور جھکے ہوئے قد والا ہونا۔ صفت أَهْنَع.

اِسْتَهْنَعَ الرَّجُلُ: جواب سے عاجز ہونا۔

الهُنَاع: ایک قسم کی بیماری جو آدمی کی گردن میں ہوتی ہے۔

الهَنَع: قد کا جھکاؤ۔ اونٹ کے گردن کا جھکاؤ۔

الهَنْعَاء. أَهْنَع کا مؤنث۔ نَعَامَةٌ هَنْعَاءُ: پیچیدہ گردن کا شتر مرغ۔ أَكَمَةٌ هَنْعَاءُ: چھوٹا ٹیلہ۔

الهَنْعَة. هَنَعَ: کا اسم مرۃ: اونٹ کی گردن کی جڑ کا داغ۔ چاند کی ایک منزل جو صف بستہ پانچ ستاروں پر مشتمل ہے اور جوزاء کے بائیں جانب واقع ہے۔

الأَهْنَع: جھکے ہوئے قد والا۔ زین پر ادھر ادھر مائل ہونے والا۔

هَنَفَ الرَّجُلُ: دوڑنا۔ تیز چلنا۔

هَانَفَتْ مُهَانَفَةً وهِنَافًا المَرْأَةُ خَاصَّةً: مخول کرنے والے کی مانند ہنسنا۔ هَانَفَ فُلاَنٌ صَاحِبَهُ: باہم کھیل کود کرنا۔

أَهْنَفَ: مخول کرنے والے کی مانند ہنسنا...... الرَّجُلُ: تیز چلنا...... الصَّبِيُّ: بچے کا روانسا ہونا۔

تَهَنَّفَ: رونا۔

أَهْنَفَتِ المَرْأَةُ: بمعنی هَانَفَتْ.

تَهَانَفَ: مخول سے ہنسنا...... الصَّبِيُّ: بچے کا روانسا ہونا۔ تَهَانَفَ بِهِ: تعجب کرنا۔

الهُنُوْف: مسکراہٹ سے کچھ زیادہ ہنسی۔

الهَنَق: بے آرامی۔ بے قراری۔

الهَيْنَم: کھجور یا اس کی ایک قسم۔

الهَيْنَم: روئی۔

الهَيْنَمَة: نرم وپست آواز۔ ایک قسم کی ترکاری۔

الهِنْو: وقت۔

الهَنُ. بتخفيف النون وقد تشدد في الشعر: ہر اسم جنس سے کنایہ کے لئے بمعنی شئ کہا جاتا ہے "هٰذَا هَنُكَ" یہ تمہاری چیز ہے اور اس کی تصغیر هُنَيٌّ ہے اور مؤنث هَنَة اور اس کا لام کلمہ محذوف ہے بعض لغت میں وہ لام کلمہ ہاء ہے تو اس کی تصغیر هُنَيْهَة ہوگی اور اسی سے ہے "أُمْكُثْ هُنَيْهَةً" یعنی تھوڑی دیر ٹھہرو اور بعض لغت میں لام کلمہ واؤ ہے تو اس کی تصغیر مؤنث کی صورت میں هُنَيَّة ہوگی اور اس کی جمع هَنَوَات اور کبھی جمع لفظ کے لحاظ سے ہوتی ہے تو کہتے ہیں هَنَات اور اس کا اعراب حروف سے ہے۔ حالت رفعی میں هَنُوْهَا اور نصبی میں هَنَاهَا اور جری میں هَنِيْهَا کہیں گے اور هَنٌ کا تثنیہ هَنَان لفظ کے لحاظ سے اور هَنَوَان اصل کے لحاظ سے اور جمع هَنُوْن اور کہا جاتا ہے "فِي فُلاَنٍ هَنَاتٌ" فلاں کے اندر بری خصلتیں ہیں اور اس کا استعمال خیر میں نہیں ہوتا۔

الهَنَا: خسیس وکمینہ نسب۔ وهَنَا: بمعنی أَنَا تم کہتے ہو هَنَا فَعَلْتُ: بمعنی أَنَا فَعَلْتُ.

هُنَا: اسم اشارہ ہے۔ مکان قریب کے لئے بمعنی یہاں اور اس میں هَاء: تنبیہ اور کاف خطاب لاحق ہوتے ہیں تو کہا جاتا ہے "هٰهُنَا" اور "هُنَاكَ" اور کاف خطاب کے ساتھ ساتھ لام بُعد بھی لگایا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے "هُنَالِكَ".

هُنَا مَعْرِفَةً: کھیل کود۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ مِنْ هَنِيٍّ" یعنی وہ یہاں سے آیا۔

الهَنَاة: مصیبت ج هَنَوَات.

هَهْ: تذکرہ اور دھمکی کے لئے اسم صوت۔

هَهَّ (س) هَهًّا وهَهَهًا: تتلانا۔ زبان رکنا۔

هُوَ: مفرد مذکر غائب کی ضمیر ہے اور تثنیہ کے لئے هُمَا جمع مذکر کے لئے هُمْ مفرد مؤنث کے لئے هِيَ اور جمع کیلئے هُنَّ: واؤ اور فا کے بعد هُوَ: اور هِيَ: کے هَاء: کو ساکن کرنا بھی جائز ہے۔ کہا جاتا ہے "وَهْوَ فَهْوَ وَهْيَ

وَفُھِیَ" اور لام کے بعد جیسے "اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْحَقُّ" مگر یہ قلیل ہے اور کبھی اشعار میں ہمزہ استفہام کے بعد بھی ساکن ہوتا ہے۔

الھُوِیَّہ: چیز یا شخص کی حقیقت جو صفات جوہری پر مشتمل ہو اور یہ ھُوَ کی جانب منسوب ہے۔

الھُوھُوَ: لفظ ہے جو مرکب ہے ھُوَ مکرر سے اس کو اسم معرف بنا لیا گیا ہے۔ اور اس کے معنی اتحاد بالذات کے ہیں۔

ھَاءَ یَھُوْءُ ھَوْءً بِنَفْسِہِ اِلَی الْمَعَالِی: بلند کرنا۔ ھَاءَ ہٗ بِخَیْرٍ اَوْ شَرٍّ وَھَاءَ بِہٖ خَیْرًا اَوْ شَرًّا: گمان کرنا یا تہمت لگانا۔ "ھَاءَ بِفُلَانٍ" خوش ہونا اور کہا جاتا ہے "ھَاءَ ھَیْئَۃً حَسَنَۃً" وہ اچھی شکل و صورت پر ہوگیا۔

ھَوِیَ یَھْوَأُ ھَوْأً اِلَیْہِ: ارادہ کرنا۔

ھَاءَ: کلمۂ اجابت ہے۔ مبنی بر فتحہ ہے۔ کہا جاتا ہے "ھَاءَ یَا رَجُلُ بکسر الھمزہ" یعنی لاؤ اور اس میں ھَاتِ: کی گردان جیسی گردان ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے "ھَاءِ ھَائِیَا ھَاءُ وْا ھَائِی ھَائِیَا ھَائِیْنَ" ہمزہ ھَاتِ کی تا کے قائم مقام ہے اور جب تم ھَاءَ یَا رَجُلُ فتح ہمزہ کے ساتھ کہو گے تو اس وقت اس کے معنی میں ہوں گے۔ اے مرد لے۔ مذکر کی صورت میں "ھَاءَ ھَاؤُمَا ھَاؤُم" اور مؤنث کی صورت میں ھَاءِ: کسرہ کے ساتھ بغیر یاء کے اور ھَاؤُ ھَاؤُنَّ اور تم کہہ سکتے ہو ھَاکَ ھَاکُمَا ھَاکُمْ ھَاکِ ھَاکُمَا ھَاکُنَّ: کاف ہمزہ کے قائم مقام ہے۔

الھَوْءُ: مص۔ ہمت۔ رائے صائب' ارادہ۔ گمان۔ کہا جاتا ہے "وَقَعَ کَذَا فِی ھَوْئِیْ اَوْ ھُوْئِیْ" میرے گمان میں ایسا واقع ہوا۔

الھَوْب: دوری۔ بکواس کرنے والا۔ بیوقوف۔ آگ کی بھڑک۔

الھَوْبَر: سوسن یا سرخ سوسن۔ چیتا۔ بہت بالوں والا بندر۔

نَاقَۃٌ مُھَوْبَرَۃٌ: بہت گوشت والی اونٹنی۔

اُذُنٌ مُھَوْبَرَۃٌ وَمُھَوْبِرَۃٌ: کان جس پر بال یا اُون ہو۔

ھَوَّتَ بِہٖ تَھْوِیْتًا: چلانا..... فُلَانٌ: پست زمین میں آنا۔

الھُوْتَۃ والھَوْتَۃ: پست زمین۔ ڈھلوان راستہ جو پانی کی طرف جاتا ہو۔ ج ھُوَت.

الھَوْتَۃ: پیاس۔

ھَوِجَ یَھْوَجُ ھَوَجًا: لمبا بیوقوف۔ جلد باز ہونا۔ صفت اَھْوَج.

اَھْوَجَہ: لمبا بیوقوف جلد باز پانا۔

تَھَوَّجَ الْحَرُّ: شدت سے گرمی پڑنا۔

الھَوْجَاء۔ الاَھْوَج: کا مؤنث۔ تیز رفتار اونٹنی (اونٹ کو اَھْوَج نہیں کہتے) الھَوْجَاء مِنَ الرِّیَاحِ: تیز آندھی ج ھُوْج کہا جاتا ہے "لَعِبَتْ بِھَا ھُوْجُ الرِّیَاحِ" تیز آندھیوں نے اس کے ساتھ کھیل کود کیا۔

ضَرْبَۃٌ ھَوْجَاء: ایسی مار جس کا اثر جوف تک ہو۔

الاَھْوَج: بہادر جنگ آزمودہ اور کہا جاتا ہے "ھُوَ اَھْوَجُ الطُّوْلِ" وہ بہت لمبا ہے۔

ھَوْجَلَ الرَّجُلُ: تھوڑا سا سونا۔ بے نشان راستہ پر چلنا۔

الھَوْجَل: بے نشان دور کا بیابان' بے نشان راستہ' ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے' سست' بیوقوف' بدکار عورت' لمبی رات' اونگھ کا بقیہ' کشتی کا لنگر' ماہر رہبر' سست رفتاری اور کہا جاتا ہے "مَشْیٌ ھَوْجَلٌ" ڈھیلی ڈھالی چال۔

ھَادَ یَھُوْدُ ھَوْدًا: توبہ کرنا۔ حق کی طرف لوٹنا۔ کہا جاتا ہے "ھَادَ الْمُذْنِبُ اِلَی اللّٰہِ" گنہگار نے توبہ کی۔ صفت ھَائِد۔ ج ھُوْد..... فُلَانٌ: یہودی بننا (..... تَھْوَادًا) نرم آواز سے بولنا..... فِی الْمَنْطِقِ: نرمی اور آہستگی سے بولنا۔

ھَوَّدَ تَھْوِیْدًا: نرمی سے گلے میں آواز پھرانا۔ گانا۔ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کے چلنا۔ کوہان کا گوشت کھانا..... فُلَانًا: یہودی بنانا۔ طرب میں ڈالنا۔ کھیل کود میں ڈالنا..... الشَّرَابُ فُلَانًا: مست کرنا..... فُلَانٌ فِی الْمَنْطِقِ: نرمی اور آہستگی سے بولنا..... فِی السَّیْرِ: دیر کرنا۔ ھَوَّدَ: سونا۔

ھَاوَدَہٗ مُھَاوَدَۃً: ایک دوسرے کو مائل کرنا۔ صلح کرنا۔ باہم وعدہ کرنا۔

تَھَوَّدَ تَھَوُّدًا: توبہ کرنا۔ حق کی طرف لوٹنا۔ یہودی ہونا..... فِی الْمَنْطِقِ: نرمی اور آہستگی سے بولنا۔

الھَوَادَۃ: نرمی۔ وہ چیز جس سے قوم کے درمیان بھلائی کی امید کی جائے۔ تخفیف و سہولت۔ میلان اور اسی سے ہے "لَا بَعَثْتُکَ اِلٰی رَجُلٍ لَا تَاْخُذُہٗ فِیْکَ ھَوَادَۃٌ" میں تم کو ایسے شخص کے پاس بھیجوں گا جس کو تمہارے بارے میں کوئی میلان نہ ہوگا۔

الھُوْد: یہود..... ھَائِد: کی جمع۔

ھُوْد: ایک نبی (علیہ السلام) کا اسم گرامی۔ وَقَوْمُ ھُوْدٍ: قوم عاد۔

الھَوْدَۃ والھُوْدَۃ: کوہان ج ھُوَد.

التَّھْوِیْد: مص۔ ریت میں ہوا کی سائیں سائیں کی آواز۔

التَّھْوِیْد والتَّھْوَاد: کمزور و نرم آواز۔

التَّھْوَاد: نرمی و ملائمت۔

یَھُوْد: یہودی۔ علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے اور اس پر الف لام داخل ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے الیَھُوْد.

الیَھُوْدِیُّ. الیہود: کا واحد۔

الیَھُوْدِیَّۃ: یہودن۔ بیت المقدس اور اس کے ارد گرد کا علاقہ۔

المُھَاوَدَۃ: مص۔ مراجعت۔

المُھَوِّد: فا۔ کھیل کود طرب میں ڈالنے والا۔

اَھْوَد: پیر کا دن۔ دوشنبہ۔

الھَوْدَج: ہودہ ج ھَوَادِج.

الھَوْدَع: شتر مرغ۔ واحد ھَوْدَعَۃ.

الھَوْدَک: موٹا۔ ھَوْدَکَۃ.

ھُوَذَا۔ ھُوَ: مبتدا اور ذا خبر سے مرکب ہے

اور کبھی اس پر ھاء تنبیہ داخل ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے "ھَاھُوَذَا"۔
الھَاذَۃ: ایک قسم کا درخت ج ھَاذ۔
الھَوْذَۃ: سنگ خوار پرندہ ج ھَوْذ۔
الیَھُوْذِیُّ: یہودی۔
ھَارَ یَھُوْرُ ھَوْرًا فُلَانًا بِالْاَمْرِ: تہمت لگانا ...ہٗ بِکَذَا: گمان کرنا۔ خیال کرنا ...ہٗ عَنِ الشَّیْئِ: باز رکھنا ...ہٗ عَلَی الشَّیْئِ: برانگیختہ کرنا ...فُلَانًا: دھکا۔ پچھاڑنا ... الشَّیْئَ: تخمینہ کرنا۔ اندازہ کرنا ...البِنَاءَ: عمارت ڈھانا ...البِنَاءُ: عمارت منہدم ہونا۔ شکستہ و ویران ہونا (... ھَوْرًا وھُؤُوْرًا) البِنَاءُ: عمارت کا پھٹ جانا۔ صفت ھَائِر اور ھَار بھی کہا جاتا ہے جیسا "شَائِکُ السِّلَاحِ" میں شَاکِیُ السِّلَاحِ۔
ھَوَّرَہٗ تَھْوِیْرًا: پچھاڑنا۔ ہلاکت میں ڈالنا۔
تَھَوَّرَ تَھَوُّرًا وتَھَیَّرَ تَھَیُّرًا البِنَاءُ: عمارت کا منہدم ہونا۔ گرنا ... الرَّجُلُ: لاپروائی سے کسی کام میں گھس پڑنا ... الوَعْکُ النَّاسَ: بخار پھیل جانا ... اللَّیْلُ: گزر جانا یا اکثر حصہ گزر جانا ... الشِّتَاءُ: جاڑے کا قریب قریب ختم ہونا۔
اِنْھَارَ اِنْھِیَارًا البِنَاءُ: عمارت شکستہ وویران ہونا۔ گرنا ... الخَرْقُ: پھٹنا اور گرنا۔
اِھْتَوَرَ اِھْتِوَارًا الشَّیْئُ: ہلاک ہونا۔
الھَوْرُ: مص۔ چھوٹا سمندر جس میں ندی نالوں کا پانی آ جانے سے وسعت پیدا ہو جائے ج اَھْوَار۔
الھَوْرُ: بکریوں کا ریوڑ اس وجہ سے کہ وہ بھی کثرت کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرتی ہیں۔ خَرْقٌ ھَوْرٌ: کشادہ پھٹن۔ کہا جاتا ہے رَجُلٌ ھَارٌ وھَارٌ: زمانہ کی سختی کی وجہ سے کمزور مرد۔
الھُوَارَۃ: ہلاکت۔
لَھُوْرَۃ: ہلاکت کی جگہ ج ھُوْرَات۔
الھُوْرَۃ: تہمت اور گمان اور یہ ھَارَہٗ کا اسم ہے۔

الھَیَّارُ: کمزور۔
الھَیِّرُ: بے باکی سے کاموں میں گھس پڑنے والا۔
التَّیْھُوْرُ: ریت کے تودہ سے گری ہوئی ریت۔ پست زمین۔
ھَوَّزَ تَھْوِیْزًا: مرنا۔
الھَوْزُ: آفرینش پیدائش۔ تم کہتے ہو "مَا فِی الْھَوْزِ مِثْلُکَ" مخلوق میں تمہارے مانند کوئی نہیں۔ "وَمَا اَدْرِیْ اَیُّ الْھَوْزِ ھُوَ" میں نہیں جانتا وہ کون مخلوق ہے۔
ھَوَّزْ: حساب جمل کے حروف کا دوسرا مجموعہ۔
الاَھْوَاز: بصرہ اور فارس کے درمیان کا ایک علاقہ جو نو آبادیوں پر مشتمل ہے ہر آبادی کا علیحدہ علیحدہ نام ہے اور ان سب کے مجموعہ کو اَھْوَاز کہتے ہیں اور ان آبادیوں میں سے ایک کو ھُوز نہیں کہتے۔
الھَوْزَبُ: گدھ۔ مضبوط وقوی اونٹ۔
الھَوْزَنُ: غبار۔
ھَاسَ یَھُوْسُ ھَوْسًا الشَّیْئَ: کوٹنا۔ توڑنا۔ کہا جاتا ہے "حَمَلَ عَلَی الْعَسْکَرِ فَدَاسَھُمْ وَھَاسَھُمْ" اس نے لشکر پر حملہ کیا اور ان کو تتر بتر کر دیا ... بِاللَّیْلِ: رات میں گھومنا پھرنا ... الطَّعَامَ: بہت کھانا ... الاِبِلَ: اونٹوں کو آہستہ ہانکنا ... الرَّجُلُ: زمین پر سخت ٹیک لگاتے ہوئے چلنا ... الذِّئْبُ فِی الْغَنَمِ: بھیڑیئے کا بکریوں میں تباہی پھیلا دینا ... حَوْلَ الشَّیْئِ: اردگرد گھومنا۔
ھَوِسَ یَھْوَسُ ھَوَسًا القَوْمُ: حیرت و اضطراب میں پڑنا ... فُلَانٌ: ہوس والا ہونا (دیکھئے لفظ ہوس)
ھَوَّسَہٗ: ہوس پر ابھارنا۔ کوٹنا۔
تَھَوَّسَ: ہوس والا ہونا۔ نرم زمین میں سخت چال چلنا۔
الھَوَسُ: مص۔ جنون کی ایک قسم۔ ہلکی عقل اور کہا جاتا ہے "بِرَاْسِہٖ ھَوَسٌ" اس کے سر میں چکر ہے۔

الھَوَّاسُ والھَوَّاسَۃُ: رات میں گھومنے والا شیر۔ تجربہ کار بہادر۔ رَجُلٌ ھَوَّاسٌ: بہت کھانے والا مرد۔
الھُوَیْسُ: فکر۔ وہ چیز جس کو تم اپنے دل میں چھپاؤ۔
الاَھْوَسُ: ہوس والا۔ بہت کھانے والا مؤنث ھَوْسَی: کہا جاتا ہے "اَلنَّاسُ ھَوْسَی وَالزَّمَانُ اَھْوَسُ" یعنی لوگ زمانہ کی لذیذ اور پاکیزہ چیزوں کو کھاتے ہیں اور زمانہ لوگوں کو کھا جاتا ہے۔
المُھَوَّسُ: مفع۔ رَجُلٌ مُھَوَّسٌ: خود بخود باتیں کرنے والا۔
ھَاشَ یَھُوْشُ ھَوْشًا المَالَ: حرام طریقہ سے جمع کرنا ... القَوْمُ: مضطرب ہونا۔ گڈمڈ ہونا۔ قوم کے درمیان فتنہ واقع ہونا ... اَھْلُ الْحَرْبِ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ: بعض کا بعض کی طرف اٹھنا ... ھَاشَتِ الْخَیْلُ فِی الْغَارَۃِ: بدکنا۔ ادھر ادھر ہونا۔ صفت ھَوَائِش۔
ھَوِشَ یَھْوَشُ ھَوَشًا: مضطرب ہونا اور بقول بعض لاغری کی وجہ سے چھوٹے پیٹ والا ہونا ... القَوْمُ: مضطرب ہونا۔ گڈمڈ ہونا۔
ھَوَّشَ تَھْوِیْشًا الشَّیْئَ: ملانا۔ ھَوَّشَتِ الرِّیْحُ بِالْغُبَارِ: ہوا کا طرح طرح کا غبار اڑا کے لانا ... القَوْمَ: فتنہ اور اختلاف ڈالنا ... الشَّیْئَ: ادھر ادھر سے جمع کرنا۔
ھَاوَشَھُمْ مُھَاوَشَۃً: باہم ملنا۔
تَھَوَّشَ القَوْمُ تَھَوُّشًا وتَھَاوَشُوْا تَھَاوُشًا: ملنا۔ تَھَوَّشُوْا عَلٰی فُلَانٍ: جمع ہونا۔
الھَائِشُ: فا۔ ھَوْش کی تاکید میں واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالْھَوْشِ الْھَائِشِ" وہ بہت تعداد میں لایا۔
الھَوْشُ: مص۔ پیٹ کا خالی ہونا۔ عدد کثیر۔ کہا جاتا ہے "جَاءَ بِالْھَوْشِ وَالْبَوْشِ" وہ لوگوں کی بڑی جماعت لے کر آیا۔
الھَوْشَۃُ: اسم مرۃ۔ مخلوط جماعت۔ فتنہ

اضطراب ۔ ج ھَوْشَات اور کہا جاتا ہے "اِیَّاکُمْ وَھَوْشَاتِ اللَّیْلِ" اپنے آپ کو رات کے حوادث اور مکروہات سے بچاؤ۔ "وَاتَّقُوْا ھَوْشَاتِ السُّوْقِ" اس سے بچو کہ بازار میں کوئی تمہارے ساتھ حیلہ کر کے تمہارا مال چرالے۔

الھُوَاشَات: لوگوں کی جماعتیں۔ اونٹوں کے ریوڑ۔ مال حلال وحرام جمع کیا ہوا۔

الھَوِیْشَة: مخلوط جماعت۔

التَّھَاوُش: مال حرام۔

المَھَاوِش: حرام طریقہ سے جمع کیا ہوا مال۔

ھَاعَ یَھَاعُ ھَوْعًا: سبک ہونا اور گھبرانا...... القَوْمُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ: ایک دوسرے پر حملہ کا ارادہ کرنا...... یَھَاعُ وَیَھُوْعُ ھَوْعًا) الرَّجُلُ: بغیر تکلف کے قے کرنا۔ اسم الھَوْعُ وَالھُوَاعُ وَالھَیْعُوْعَة.

ھَوَّعَ تَھْوِیْعًا الرَّجُلَ مَا اَکَلَهٗ: قے کرادینا اور تہویل کے موقع پر کہا جاتا ہے "لَاھَوِّعَنَّهٗ مَا اَکَلَهٗ" جو کچھ اس نے کھایا پیا ہے اس کے حلق سے نکال لوں گا۔

تَھَوَّعَ تَھَوُّعًا: تکلف سے قے کرنا۔ خون کی قے کرنا اور کہا جاتا ہے "تَھَوَّعَ القَیْئَ" اس نے بتکلف قے کی۔ "وَتَھَوَّعَ نَفْسَهٗ" اس نے اپنے نفس کی قے کی گویا کہ وہ اسے نکال رہا ہے۔

الھُوَاعُ وَالھُوَاعَة: قے۔ اَلْھُوَاعُ: مادہ ذی تعدد ج ھُوَاعَات وَاَھْوِعَة.

الھَاعُ: حریص۔ لالچی۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ھَاعٌ وَلَاعٌ" یعنی لالچی مرد (اور یہ ھَائِعٌ کا مقلوب ہے)

الھَوْعُ: مص۔ بدترین قسم کا لالچ۔

الھَوْعُ وَالھُوْعُ: دشمنی۔

المِھْوَعُ وَالمِھْوَاعُ: لڑائی میں چلانے والا۔

الھَوْغُ: بہت چیز۔

الھَوْفُ وَالھُوْفُ: گرم ہوا۔ ٹھنڈی ہوا۔

الھُوْفُ: خیر و برکت سے خالی مرد۔ بیوقوف مرد۔

الھُوْقَة: جماعت۔ گروہ۔

ھَوِکَ یَھْوَکُ ھَوَکًا: احمق ہونا۔ صفت ھَوِکٌ.

ھَوَّکَ تَھْوِیْکًا: گڑھا کھودنا۔ ھَوَّکَهٗ: بیوقوف بنانا۔

تَھَوَّکَ تَھَوُّکًا وَانْھَاکَ اِنْھِیَاکًا: حیران ہونا اور لاپروائی اور بے فکری کی وجہ سے مشکل میں پھنسنا۔ مضطرب القول ہونا۔

الھَوْکُ وَالھَوِکُ وَالاَھْوَکُ وَالھُوکُ وَالیَھْکُوْکُ: بیوقوف جس میں تھوڑی سی بھی عقل ہو۔

الھَوَکُ: مص۔ تھوڑی عقل کے ساتھ بیوقوفی۔

الھُوْکَة: گڑھا۔

الھُوَّاکُ: حیران وسرگشتہ۔

الھَوَّاکَة۔ ھَوَّاکٌ: کا مؤنث۔ اَرْضٌ ھَوَّاکَةٌ وَھُوکَةٌ: زمین شور۔

الاَھْکَاءُ: متحیر لوگ۔

المُتَھَوِّکُ: حیران۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والا۔

ھَالَ یَھُوْلُ ھَوْلًا الاَمْرُ فُلَانًا: گھبراہٹ میں ڈالنا۔ خوفناک ہونا۔

ھِیْلَ ھَوْلًا السَّکْرَانُ: حالت نشہ میں مختلف قسم کے رنگ دیکھ کر گھبرانا۔ کہا جاتا ہے "ھِلْتُ مِنْهُ" میں اس سے گھبرایا۔

ھَوَّلَهٗ تَھْوِیْلًا: گھبراہٹ میں ڈالنا۔ ھَوَّلَتِ المَرْاَةُ: لباس اور زیورات سے مزین ہونا۔ ھَوَّلَ الاَمْرَ: بڑا دکھانا...... عِنْدِی الاَمْرَ: خوفناک بنانا...... القَوْمُ عَلَی الرَّجُلِ بِکَذَا: گھبرادینا...... عَلَی الرَّجُلِ: حملہ کرنا۔

تَھَوَّلَ تَھَوُّلًا الرَّجُلُ: خوفناک ہونا...... مَالَهٗ: نظر بد لگانے کا ارادہ کرنا۔

اِھْتَالَ اِھْتِیَالًا: گھبرانا۔ تم کہتے ہو "ھِلْتُهٗ فَاھْتَالَ" میں نے اس کو گھبراہٹ میں ڈالا وہ گھبراگیا۔

اِسْتَھَالَ یَسْتَھِیْلُ فُلَانٌ الاَمْرَ: خوفناک پانا۔ بعض لوگ "یَسْتَھْوِلُهٗ" کہتے ہیں مگر جید لغت "یَسْتَھِیْلُهٗ" ہی ہے۔

الھَائِلُ: گھبراہٹ میں ڈالنے والا۔ ...مِنَ الاُمُوْرِ: خوفناک۔ تاکید کے لئے کہا جاتا ہے "ھَوْلٌ ھَائِلٌ" مانند "لَیْلٌ لَائِلٌ" کے۔

الھَالُ: سراب۔

الھَوْلُ: مص۔ خوف۔ ج اَھْوَال وَھُؤُوْل.

اَبُوالھَوْلِ: ایک شاعر کا نام۔ اہرام مصر کے قریب ایک مجسمہ۔

الھَالَة: چاند کا کنڈل۔

الھُوْلَة: خوف دلانے کی آگ۔ اس کی صورت یہ ہوا کرتی تھی کہ کسی کنوئیں میں آگ روشن کرتے تھے اور اس میں نمک اور گندھک ڈالتے تھے جب آگ بھڑک جاتی اور نمک چٹخنے لگتا تو اس شخص سے جس کو قسم کھلانی ہوتی تھی اور وہ پہلے سے وہیں موجود ہوتا تھا کہا جاتا کہ یہ آگ تجھ کو دھمکا رہی ہے اور وہ قسم کھانے سے اعراض کرتا۔ وہ چیز جس سے بچہ کو ڈرایا جائے۔ تعجب۔

الھِیْلَة: کسی کام کا خوف۔

التَّھَاوِیْلُ: سرخ زرد سبز مختلف قسم کے رنگ۔ تصاویر اور زیورات کی زینت۔ واحد تَھْوِیْلٌ. تَھَاوِیْلُ الرَّبِیْعِ: موسم بہار کے مختلف رنگ کے پھول۔

التَّھْوِیْلُ: مص۔ ڈرانے کی چیز۔

المَھَالُ وَالمَھِیْلُ: خوفناک جگہ۔

المَھُوْلُ: خوفناک۔

المُھَوِّلُ: فا اور تاکید کے لئے کہا جاتا ہے "ھَوْلٌ مُھَوِّلٌ".

اَلْمُھَوِّلُ: قسم کھلانے والا۔

ھَوَّمَ تَھْوِیْمًا وَتَھَوَّمَ تَھَوُّمًا: اونگھ کی وجہ سے سر جھکانا۔ تھوڑا سا سونا۔

الھُوَامُ: سخت پیاس۔

الھَوْمُ: پست زمین۔ ہلکی نیند۔ ھَوْمُ المَجُوْسِ: چنبیلی کے مانند ایک پودہ۔ اس

کوهُومُ الْمَجُوْسُ: اس وجہ سے کہتے ہیں کہ آتش پرست اس کو عبادت کے موقعہ پر استعمال کرتے ہیں اور اس کے بہت منافع بیان کرتے ہیں۔

الهَامَة: ہر چیز کا سرا۔ دھڑ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ سردار قوم۔ لوگوں کی جماعت۔ گھوڑا۔ ج هَامٌ وهَامَاتٌ. الهَامَة: ایک چھوٹی قسم کا اُلو جس کو "الصدی" بھی کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے "هٰذَا هَامَةُ الْيَوْمِ او غَدٍ" یعنی وہ آج یا کل مرجائے گا "وَاَصْبَحَ فُلاَنٌ هَامَةً" فلاں مرگیا۔ بَنَاتُ الْهَامِ: دماغ کا مغز۔

الهِيْمُ: ریگستان جو کبھی سیراب نہ ہوتے ہوں۔ قَوْمٌ هِيْمٌ: پیاسے لوگ۔

الهَوْمَاة والهَوْمَة: بے آب وگیاہ میدان۔

الهَوَّام: شیر۔

الاَهْوَم: بڑے سر والا۔

هَانَ يَهُوْنُ هَوْنًا الاَمْرُ عَلٰى فُلاَنٍ: نرم و آسان ہونا۔ کہا جاتا ہے "هُنْ عِنْدِي الْيَوْمَ" یعنی آج میرے پاس اقامت کرو اور آرام کرو۔

هَانَ يَهُوْنُ هُوْنًا ومَهَانًا ومَهَانَةً الرَّجُلُ: ذلیل وحقیر ہونا۔ کمزور اور مسکین ہونا۔

هَوَّنَ تَهْوِيْنًا عَلَيْهِ الاَمْرَ: نرم وہلکا کرنا۔ کہا جاتا ہے "هَوِّنْ عَلَيْكَ" کوئی پروا نہ کر۔

هَوَّنَ الشَّيْءَ: ہیچ سمجھنا۔

هَاوَنَ مُهَاوَنَةً نَفْسَهٗ: نرمی کرنا۔

اَهَانَهٗ اِهَانَةً: حقیر و ہیچ سمجھنا۔

تَهَاوَنَ بِهٖ تَهَاوُنًا واسْتَهَانَ بِهٖ اِسْتِهَانَةً: حقیر سمجھنا۔ استہزاء کرنا۔ ہیچ سمجھنا۔

اِهْوَانَّتْ اِهْوِنَانًا الْمَفَازَةُ: بیابان کا وسعت کے ساتھ پست ہونا۔

الهَاوَن والهَاوُن والهَاوُوْن: دوا وغیرہ کو کُٹنے کا ہاون ج هَوَاوِيْن.

الهَوْن: مص۔ سکون ووقار۔ کہا جاتا ہے "اِمْشِ عَلٰى هَوْنِكَ" یعنی اپنی روش پر چلو۔ "وَهٰذَا شَيْءٌ هَوْنٌ" یہ حقیر چیز ہے "اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا" اپنے دوست سے دوستی کرو جس میں افراط نہ ہو۔

الهُوْن: مص۔ رسوائی۔ قرآن میں ہے "فَاَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ" مخلوق۔ کہا جاتا ہے "مَا اَدْرِي اَيُّ الْهُوْنِ هُوَ" مجھے نہیں معلوم وہ کون مخلوق ہے۔

الهُوْنَة: تسکین۔ صلح ج هُوَن (...... والهُوْنَة) آہستگی سے کام کرنے والی عورت۔

الهِيْنَة: اسم نوع۔ سکون۔ وقار۔ کہا جاتا ہے اِمْشِ عَلٰى هِيْنَتِكَ: نرمی سے چلو۔

الهُوَيْنَا: نرمی وملائمت اور یہ هُوْنٰى کی تصغیر ہے اور هُوْنٰى اَهْوَن کی تانیث ہے۔

الهَيْن والهَيِّن: نرم۔ کمزور۔ ذلیل۔ آہستہ کار۔ ج اَهْوِنَاء وهَيْنُوْنَ وهَيِّنُوْنَ و مؤنث هَيْنَةٌ وهَيِّنَةٌ ج هَيْنَاتٌ وهَيِّنَاتٌ.

الاَهْوَن: اسم تفضیل۔ نرم۔ آسان۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ" وہ اس پر آسان ہے۔

المَهْوَنُ والمَهْوَانُ: دور جگہ یا پست ہموار زمین ج مَهْوَنَات.

المِهْوَان: بہت نرم۔ ج مَهَاوِيْن.

المَهَانَة: رسوائی۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ فِيْهِ مَهَانَةٌ" کمزور وذلیل مرد۔

تَهَوَّهَ الرَّجُلُ: دردمند ہونا۔

الهُوْهَة والهُوَاهِيَة: بزدل۔

الهَوَاهِي: واہی تباہی باتیں۔

الهُوْهَاءَة: بیوقوف (...... والهُوْهَا) کنواں جس میں اُترنے والے کیلئے کوئی سہارا نہ ہو۔

رَجُلٌ هُوْهَاة: کمزوردل۔ بیوقوف۔

الهَوُّ: جانب۔ کنارہ۔ روشندان۔

الهُوَّة: پست زمین۔ گہرا گڑھا۔ فضاء آسمانی۔ ج هُوًى وهُوٌّ وهُوِيٌّ.

الهُوَّاءَة: پست زمین۔ گہرا گڑھا۔

هَوَتْ تَهْوِي هُوِيًّا الطَّعْنَةُ: نیزے کے زخم کا چوڑا ہونا...... العُقَابُ: عقاب کا شکار وغیرہ پر ٹوٹ پڑنا...... يَدِي لَهٗ: ہاتھ کا بڑھنا اور بلند ہونا...... الرِّيْحُ: ہوا کا چلنا...... النَّاقَةُ بِرَاكِبِهَا: اونٹنی کا تیز دوڑنا۔ هَوَى الرَّجُلُ: مرنا...... فِي السَّيْرِ: گزرنا...... فِي الاَرْضِ: جانا۔

هَوَى يَهْوِي هَوِيًّا وهُوِيًّا وهَوَيَانًا الشَّيْءُ: اُوپر سے نیچے گرنا۔ بلند ہونا اور چڑھنا اور کہا گیا ہے کہ الهَوِيُّ بِفَتْحِ الْهَاءِ ارتفاع: کیلئے اور الهُوِيُّ انحدار: کیلئے۔ هَوَتِ الاُمُّ: ہلاک ہونا اور بقول بعض لڑکا گم کرنا۔ صفت هَاوِيَةٌ.

هَوَى يَهْوِي هُوَّةَ الجَبَلَ: پہاڑ پر چڑھنا۔

هَوَتْ تَهْوِي هَوِيًّا الاُذُنُ: کان کا سنسنانا۔

هَوِيَهٗ يَهْوَاهُ هَوًى: محبت کرنا۔ خواہش کرنا۔ صفت هَوٍ.

هَاوَاهُ مُهَاوَاةً وهِوَاءً: مدارات کرنا۔

هَاوَى فُلاَنٌ: تیز چلنا۔

اَهْوَى اِهْوَاءً الشَّيْءُ: گرنا۔ اَهْوَتْ يَدِي لَهٗ: ہاتھ کا بڑھنا اور بلند ہونا اور کہا جاتا ہے "اَهْوَى اِلَيْهِ بِيَدِهٖ لِيَاْخُذَهٗ" اس نے پکڑنے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور بعض لوگوں کے نزدیک باء زائدہ ہے اور اس کی اصل "اَهْوَى يَدَهٗ اِلَيْهِ" ہے۔ یعنی اس نے اس کی طرف ہاتھ جھکا دیا اور کہا گیا ہے "اَهْوَيْتُ بِالشَّيْءِ" یعنی میں نے اس کا اشارہ کیا۔ "وَاَهْوَيْتُ لَهٗ بِالسَّيْفِ فَاَطَرْتُ اَرْنَبَةَ اَنْفِهٖ" یعنی میں نے اس کی طرف تلوار سے اشارہ کیا اور اس کی ناک کا بانسہ اڑا دیا۔ اَهْوَتِ الْعُقَابُ: عقاب کا شکار پر ٹوٹ پڑنا۔ اَهْوَى الشَّيْءَ: اوپر سے گرانا۔

تَهَاوَى الْقَوْمُ فِي الْمَهْوَاةِ: بعض کا بعض کے پیچھے گڑھے میں گرنا۔ تَهَاوَى الرَّجُلُ: تیز چلنا۔

اِهْتَوَى اِهْتِوَاءً. اِلَيْهِ بِشَيْءٍ: اشارہ کرنا۔

اِنْهَوَى اِنْهِوَاءً الشَّيْءُ: اوپر سے نیچے گرنا۔

اِسْتَهْوَاهُ اِسْتِهْوَاءً: سرگشتہ وحیران بنا دینا۔

مدہوش کردینا۔ عشق کو مزین کرکے دکھلانا۔

الھَاوِی: فا۔ نڈی۔ حرف الف کو بھی "ھَاوِی" کہتے ہیں اس وجہ سے کہ واؤ اور یا کے مخرج سے اس کا مخرج زیادہ وسیع ہے اور معنی ذُوالھَوَاء: کے ہیں جیسے نَابِلٌ: بمعنی ذُوالنَّبَلِ والنَّاشِبُ: بمعنی ذُوالنُّشَّاب۔

الھَاوِیَہ: قضا۔ بچہ گم کرنے والی عورت۔

ھَاوِیَۃ: دوزخ۔ معرفہ اور غیر منصرف ہے اور کبھی الف لام بھی صفت کا لحاظ کرکے داخل کرتے ہیں۔

الھَوَاء: فضاء آسمانی۔ ج اَھْوِیَۃٌ: خالی چیز۔ بزدل۔ واحد اور جمع اس میں برابر ہیں۔ کہا جاتا ہے "ھُوَ ھَوَاء او ھُم ھَوَاء" وہ بزدل ہے یا وہ سب بزدل ہیں۔ الھَوَاء: ہروہ چیز جس کا نچلا حصہ پھٹ گیا ہو۔ جس کی وجہ سے چیز کی حفاظت نہ ہو سکے جیسے توشہ دان کہ جس کا نچلا حصہ پھٹ گیا ہو۔ ھَوَا: کا اطلاق ہر اس بجنے والی چیز پر بھی ہوتا ہے جس کو تم سونگھ سکو۔

الھِوَاء والِلْوَاء: کبھی نرمی اور کبھی سختی سے معاملہ کرنا۔ کہا جاتا ہے "عَامَلَہٗ بِالھِوَاءِ وَاللِّوَاءِ" اس نے اس سے نرم گرم معاملہ کیا۔

الھَوَی. ھَوِیَ: کا مصدر۔ خواہش۔ عشق چاہے خیر ہو یا شر۔ محبوب و معشوق محمود ہو یا مذموم مگر غیر محمود کا غلبہ ہے۔ کہا جاتا ہے "فُلاَنٌ اِتَّبَعَ ھَوَاہُ" فلاں نے اپنی خواہش نفس کا اتباع کیا اور یہ مذمت کے وقت بولا جاتا ہے۔ ایسا ہی "فُلاَنٌ مِنْ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ" فلاں ان لوگوں میں سے ہے جو راہِ راست سے ہٹ گئے ہیں۔

الھَوِی: مشتاق۔ شائق۔ مؤنث ھَوِیَۃ۔

الھَوِیُّ: کان میں سنسناہٹ۔ محبوب اور کہا جاتا ہے "مَضٰی ھَوِیٌّ او ھُوِیٌّ مِنَ اللَّیْلِ" رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ "وَجَلَسْتُ عِنْدَہٗ ھَوِیًّا" میں اس کے پاس دیر تک بیٹھا رہا۔

الھُوِیَّۃ: گہرا کنواں ج ھَوَایَا۔

الاَھْوٰی. ھَوِیَ: کا اسم تفضیل۔ تم کہتے ہو "ھٰذَا الشَّیْءُ اَھْوٰی اِلَیَّ مِنْ کَذَا" یہ چیز میرے نزدیک فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہے۔

الْاُھْوِیَّۃ: فضاء آسمانی۔ گہرا گڑھا۔ کہا جاتا ہے "مَضٰی تَھْوَاءٌ مِنَ اللَّیْلِ" یعنی رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

المَھْوَی والْمَھْوَاۃ: فضا۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا فاصلہ ج مَھَاوٍ۔

ھَاءَ یَھِیْءُ وَھِیْئَ یَھَاءُ وَیَھَاءُ وَھَیُؤَ یَھْیُؤُ ھَیْئَۃً وَھَیَاءَۃً: خوش شکل ہونا۔ ھَاءَ یَھَاءُ ھَیَاءَۃً اِلَیْہِ: مشتاق ہونا (...... یَھَاءُ وَیَھِیْءُ ھَیَاءَۃً لِلاَمْرِ) تیار ہونا۔

ھَیَّاَہٗ تَھْیِئَۃً وَتَھْیِیْئًا: درست کرنا۔ تیار ہونا۔

ھَایَاہٗ مُھَایَاۃً فِی الْاَمْرِ: موافقت کرنا۔ کبھی ہمزکو یاء سے تخفیفا بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں "ھَایَیْتُہٗ مُھَایَاۃً" کہا جاتا ہے "ھَایَاہٗ فِی دَارِ کَذَا" یعنی کچھ مدت تک ایک رہا اور کچھ مدت تک دوسرا اور بقول بعض اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک نے اپنے حصہ سے نفع اٹھایا۔

تَھَیَّأ تَھَیُّؤًا لِلاَمْرِ: تیار ہونا۔ آمادہ ہونا۔ مستعد ہونا ...... الشَّیْءُ لِفُلاَنٍ: قدرت دینا۔

تَھَایَأ وَتَھَایَئُوْا عَلَی الْاَمْرِ: باہم موافقت کرنا ...... عَلٰی کَذَا: مجتمع ہونا۔

الھَیُّ والھِیُّ: کھانے پینے کا بلاوا۔

الھَیْئَۃ والھِیْئَۃ: حالت۔ کیفیت۔ شکل صورت ج ھَیْئَات. عِلْمُ الْھَیْئَۃِ: وہ علم جو اجرام سماویہ کے احوال سے بحث کرے۔

الھَیِّیُٔ والھَیِیْئُ: خوش شکل۔

ھَابَہٗ یَھَابُہٗ ھَیْبًا وَھَیْبَۃً وَمَھَابَۃً: خوف کرنا۔ بچنا۔ چوکنا رہنا۔ صفت فاعلی ھَائِبٌ وَھَیُوْبٌ وَھَیُوْبَۃٌ وَھَیَّابٌ وَھَیِّبٌ وَھَیَبَانٌ وَھَیَّبَانٌ وَھَیَبَانٌ وَھَیَابَۃٌ اور مَھُوْبٌ وَمَھِیْبٌ وَھَیُوْبٌ وَھَیَّبَانٌ اس کو کہتے ہیں جس سے لوگ ڈریں اور ایک لغت ھَابَۃٌ یَھِیْبُہٗ: کی بھی ہے ھَابَ الرَّجُلُ فُلاَنًا: تعظیم و توقیر کرنا۔

ھَیَّبَہٗ تَھْیِیْبًا اِلٰی فُلاَنٍ: ہیبت دار بنانا۔ رعب دار بنانا۔

اَھَابَ اِھَابَۃً الرَّاعِی بِغَنَمِہٖ: بکریوں کو ٹھہرنے یا لوٹنے کے لئے چلانا ...... بالاِبِلِ: اونٹوں کو "ھَابْ" کہہ کے ڈانٹنا ...... بِالْخَیْلِ: گھوڑے کو ھَبْ یا ھِبِیْ کہہ کے بلانا یا ڈانٹنا۔ اَھَابَ بِصَاحِبِہٖ: پکارنا۔ بلانا۔

تَھَیَّبَہٗ تَھَیُّبًا: خوف کرنا۔ گھبراہٹ میں ڈالنا۔ خوف دلانا۔ کہا جاتا ہے "تَھَیَّبَنِیْ زَیْدٌ" زید نے مجھ کو خوف دلایا۔

اِھْتَابَ اِھْتِیَابًا: ڈرنا۔ خوف کرنا۔

الھَابُ: سانپ۔

الھَیْبَۃ: مص۔ خوف۔

الھَیَّبَانُ: لوگوں سے ڈرنے والا۔ بزدل۔ بلکا۔ چرواہا۔ مٹی۔ اونٹ کے منہ کے جھاگ۔ بہت۔

الاَھْیَبُ: زیادہ رعب والا۔

مَکَانٌ مَھَابٌ وَمَھُوْبٌ: خوفناک جگہ۔ کہا جاتا ہے "ھٰذَا الشَّیْءُ مَھْیَبَۃٌ لَکَ" یعنی یہ چیز تمہارے لئے ڈر کا باعث ہے۔

ھَیَّتَ تَھْیِیْتًا بِفُلاَنٍ: چلانا۔ پکارنا۔

ھَاتِ: اسم فعل بمعنی اَعْطِنِیْ کہا جاتا ہے "ھَاتِ یَا رَجُلُ وَھَاتِیْ یَا امْرَاَۃُ وَھَاتِیَا یَا رَجُلاَنِ وَ یَا امْرَاَتَانِ وَھَاتُوْا یَا رِجَالُ وَھَاتِیْنَ یَانِسَاءُ"۔

الھَیْتُ: بہت گہری زمین۔ کہا جاتا ہے "ھَیْتَ وَھِیْتَ لَکَ (بِتَثْلِیْثِ التَّاءِ فِیْھِمَا) بمعنی ھَلُمَّ وَتَعَالَ: یعنی آؤ حاضر ہو واحد جمع مذکر مؤنث میں کوئی فرق نہیں۔ مگر عدد کا اظہار بعد والے کلمے میں ہوتا ہے جیسے ھَیْتَ لَکُمَا وَھَیْتَ لَکُمْ وَھَیْتَ لَکُنَّ۔

ھَاتَ یَھِیْتُ ھَیْتًا وَھَیَتَانًا لِفُلاَنٍ: تھوڑا سا دینا ...... مِنَ الْمَالِ: ضرورت کے مطابق پانا ...... فِی الشَّیْءِ: فساد ڈالنا اور ایسا ہی ھَاتَ الذِّئْبُ فِی الْغَنَمِ: بھیڑیئے نے بکریوں

میں تباہی ڈالی ...... بِرِغْلِہِ التُّرَابَ: مٹی کو پاؤں سے کریدنا (...... هَيْثًا) الْقَوْمُ: جھگڑے کے وقت آپس میں ایک دوسرے سے گتھ جانا ...... الشَّیْءُ: ملنا۔

هَايَثَهُ مُهَايَثَةً: کثرتِ مال یا کثرتِ عدد پر فخر کرنا۔

تَهَايَثُوا: جھگڑے کے وقت آپس میں ایک دوسرے سے گتھ جانا۔

اِسْتَهَاثَ اِسْتِهَاثَةً مَا اَعْطَاهُ: زیادہ کرنا ...... الْمَالَ: تباہ کرنا۔

الْهَيْثُ: حرکت۔

الْهَيْثَةُ: لوگوں کی جماعت۔

هَايِثَةُ الْقَوْمِ: قوم کا شور۔

الْمُهَايِثُ: بہت لینے والا۔

هَاجَ يَهِيجُ هَيْجًا وهِيَاجًا وهَيَجَانًا الشَّیْءُ: بھڑکنا۔ برانگیختہ ہونا ...... الْبَحْرُ: سمندر کا جوش مارنا ...... الرَّجُلُ: بیوقوف سے مضطرب ہونا۔ بہادر ہونا۔ کود پڑنا ...... الشَّیْءُ وبِالشَّیْءِ: برانگیختہ کرنا هَاجَتِ الْاِبِلُ: اونٹوں کا پیاسا ہونا۔ هَاجَتِ النَّبْتُ: نباتات کا خشک ہونا۔ هَاجَتِ الْاَرْضُ: سوکھی نباتات والی ہونا۔ هَاجَ الْاِبِلَ: اونٹوں کو رات میں گھاس یا گھاٹ کی طرف چلانا۔ کہا جاتا ہے "هَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا" آسمان میں ابر و باد ظاہر ہوا اور ہمارے اوپر بارش ہوئی۔

هَيَّجَ تَهْيِيجًا الشَّیْءَ: برانگیختہ کرنا۔ بھڑکانا۔ کہا جاتا ہے "هَيَّجَ بَيْنَهُمَا الشَّرَّ" اس نے ان دونوں کے درمیان شر و فساد کو بھڑکا دیا۔

هَايَجَهُ ومُهَايَجَةً وهِيَاجًا: برانگیختہ کرنا اور لڑائی کرنا۔

اَهَاجَتْ اِهَاجَةً الرِّيحُ النَّبْتَ: ہوا کا نباتات کو خشک کرنا۔

اَهْيَجَ اِهْيَاجًا الْاَرْضُ: سوکھی نباتات والی پانا۔

تَهَيَّجَ تَهَيُّجًا: برانگیختہ ہونا۔ بھڑکنا۔

تَهَايَجَ تَهَايُجًا الْقَوْمُ: باہم لڑائی کرنا۔

اِهْتَاجَ اِهْتِيَاجًا الشَّیْءُ: بھڑکنا۔

الْهَائِجُ: فا۔ جوش۔ غضب۔ کہا جاتا ہے "هَاجَ هَائِجُهُ" اس کا غصہ بھڑک گیا "وَهَدَأَ هَائِجُهُ" اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

الْهَائِجَةُ. الْهَائِجِ: کا مؤنث۔ اَرْضٌ هَائِجَةٌ: خشک یا زرد شدہ گھاس والی زمین۔

الْهَيْجُ: مص۔ لڑائی۔ زردی۔ خشک شدگی۔ حرکت۔ تیز ہوا۔ کہا جاتا ہے "يَوْمُ هَيْجٍ" ہوا یا بادل بارش کا دن۔ جب بادل اوّل اوّل اٹھنا شروع ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے "هَاجَ لَهُ هَيْجٌ حَسَنٌ".

شَیْءٌ هَيُوجٌ ومِهْيَاجٌ: بھڑکی ہوئی چیز۔ مؤنث کیلئے بھی هَيُوجٌ: مستعمل ہے۔

الْهَاجَةُ: مینڈکی۔ ج هَاجَات.

الْهَيْجَا والْهَيْجَاءُ: لڑائی۔

هَادَهُ يَهِيدُهُ هَيْدًا وهَادًا: گھبراہٹ میں ڈالنا۔ غم زدہ کرنا۔ ہلانا۔ درست کرنا۔ زائل کرنا۔ منہدم کرنا۔ باز رکھنا۔ جھڑکنا۔ ڈانٹنا۔ کہا جاتا ہے "مَا يَهِيدُنِي ذٰلِكَ" یہ چیز مجھ کو برانگیختہ نہیں کرتی اور نہ اس کی میں پروا کرتا ہوں۔ بعض کا قول ہے کہ يَهِيدُ کا استعمال حرف نفی کے ساتھ خاص ہے۔

هَيَّدَهُ تَهْيِيدًا: بمعنی هَادَهُ (مذکورہ بالا معانی میں) هَيَّدَ الرَّجُلُ: تیز چلنا۔ کہا جاتا ہے "مَاهَيَّدَ عَنْ شَتْمِي" وہ مجھے گالی دینے سے نہ پیچھے ہٹا نہ رکا۔

الْهَادُ: مص۔ اونٹ کی ڈانٹ کلمہ۔ کہا جاتا ہے "مَالَهُ هَادٌ" یعنی وہ ایسا ہے کہ نہ تو اسے منع کیا جا سکتا ہے نہ ڈانٹا جا سکتا ہے۔

الْهَيْدُ: مص۔ مضطرب و پریشان۔

الْهَيْدَانُ: بزدل۔ مضطرب۔ بیوقوف۔ بخیل۔

هَيَّرَهُ فَتَهَيَّرَ هَوَّرَهُ فَتَهَوَّرَ: میں ایک لغت۔

الْهَيَّارُ: جو منہدم اور ساقط ہو۔

الْهَيْرُ والْهِيَرُ: بادِ شمالی۔ الْهَيْرُ والْهَيْرُ مِنَ اللَّيْلِ: رات کا نصف اول۔ رَجُلٌ هَيِّرٌ: لاپروائی سے کاموں میں گھس پڑنے والا۔

الْهَيْرَةُ: نرم زمین۔

رَجُلٌ هَيَّارٌ: کمزور مرد۔

الْهَيْرُونُ: ایک قسم کی کھجور۔ واحد هَيْرُونَة.

هَاسَ يَهِيسُ هَيْسًا الشَّیْءَ وَمِنَ الشَّیْءِ: بکثرت لینا ...... فُلَانٌ: تیز چلنا۔

الْاَهْيَسُ: بہادر۔ بہت کھانے والا۔ ...... مِنَ الْاِبِلِ: کسی چیز سے نہ رکنے والا اونٹ۔

الْهَيْسُ: مص۔ جوتنے کے لئے بیلوں کی جوڑ اور بقول بعض اس کا کل سامان۔

هَاشَ يَهِيشُ هَيْشًا الشَّیْءَ: خراب کرنا۔ بگاڑنا ...... الْقَوْمُ: جوش و حرکت میں آنا۔ کہا جاتا ہے "هِشْتُمْ عَلَيْنَا" تم ہم لوگوں کے اوپر جوش و حرکت میں آئے ...... فُلَانٌ: بہت بولنا ...... النَّاقَةَ: اونٹنی کو آہستہ آہستہ دوھنا ...... الْمَالَ: جمع کرنا ...... الرَّجُلُ: شاد ہونا۔

الْهَيْشَةُ: مخلوط جماعت۔ اضطراب۔ فتنہ ج هَيْشَات.

هَاضَ يَهِيضُ هَيْضًا بِالشَّیْءِ: سختی برتنا ...... عُنُقَهُ: گردن توڑنا ...... الطَّيْرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا۔

الْمَهَايِضُ: پرندہ کے بیٹ کرنے کی جگہ۔ واحد مَهِيضٌ.

الْهَيْضُ: پرندے کی بیٹ۔

هَاضَ يَهِيضُ هَيْضًا الطَّائِرُ: پرندہ کا بیٹ کرنا ...... فُلَانٌ الْعَظْمَ: ہڈی کو جڑ جانے کے بعد توڑ دینا اور کہا جاتا ہے "تَمَاثَلَ الْمَرِيضُ فَهَاضَهُ كَذَا" مریض اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ اس کو فلاں چیز نے پھر دوبارہ مبتلاء مرض کر دیا ...... الْحُزْنُ قَلْبَهُ: بار بار غم لاحق ہونا۔

هَاضَهُ: توڑنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔

هَيَّضَهُ: برانگیختہ کرنا۔ بھڑکانا۔ اُکسانا۔

تَهَيَّضَ تَهَيُّضًا وانْهَاضَ انْهِيَاضًا الْعَظْمُ: ہڈی کا جڑ جانے کے بعد ٹوٹنا۔ تَهَيَّضَهُ الْمَرَضُ وَنَحْوُهُ: بیماری کا بار بار لوٹنا۔

اِھْتَاضَ اِھْتِیَاضًا الْعَظْمَ : ہڈی کو جڑ جانے کے بعد توڑنا۔

الْھَیْضُ: پرندے کی بیٹ۔

الْھَیْضَاءُ: لوگوں کی جماعت۔

الْھَیْضَۃُ. ھَاضَ: کا اسم مرۃ۔ رنج وغم کا عود۔ بیماری کے بعد بیماری۔ پیٹ کا چلنا۔ الْھَیْضَۃُ الْکُبْرٰی: نیند لاحق ہونے کی وجہ سے سستی

عَظْمٌ مَھِیْضٌ: جڑنے کے بعد توڑی ہوئی ہڈی۔

الْمُسْتَھَاضُ: وہ شخص جس کی ہڈی جڑ جانے کے بعد دوبارہ ٹوٹ جائے، وہ مریض جو صحت پانے کے بعد دوبارہ بیمار ہو جائے۔

ھَاطَ یَھِیْطُ ھَیْطًا: شور مچانا۔

ھَایَطَ مُھَایَطَۃً وھِیَاطًا: شور مچانا۔ فُلَانًا: کمزور سمجھنا۔

تَھَایَطَ تَھَایُطًا الْقَوْمُ: اکٹھا ہونا اور آپس میں اپنے معاملات کو درست کرنا۔

الْھَیْطُ: مص۔ کہا جاتا ہے "مَازَالَ فِی ھَیْطٍ ومَیْطٍ" وہ ہمیشہ شور وغوغا اور برائی میں رہا۔ کہا جاتا ہے ھُمْ فِی ھِیَاطٍ ومِیَاطٍ: وہ لوگ اضطراب اور آنے جانے میں ہیں۔

ھَاعَ یَھِیْعُ ویَھَاعُ ھَیْعًا الشَّیْئُ: زمین پر پھیلنا ...... الرَّصَاصُ: پگھلنا ...... الرَّجُلُ: بھوکا ہونا ...... الْاِبِلُ اِلَی الْمَاءِ: خواہش مند ہونا ...... الرَّجُلُ: بتکلف قے کرنا(...... ھَیْعًا وھَیْعَۃً وھُیُوْعًا وھَیْعُوْعَۃً وھَیَعَانًا) بزدل ہونا۔ گھبرانا(...... ھَیْعَۃً وھَاعًا) سخت حریص ہونا ...... مِنَ الشَّیْئِ: تنگ دل ہونا، زچ ہونا۔

تَھَیَّعَ تَھَیُّعًا وانْھَاعَ اِنْھِیَاعًا الشَّیْئُ: زمین پر پھیلنا۔ کہا جاتا ہے "تَھَیَّعَ وانْھَاعَ السَّرَابُ" سراب زمین پر پھیلا ہوا ہے۔

الْھَائِعُ: فا۔ لَیْلٌ ھَائِعٌ: تاریک رات۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ھَائِعٌ لَائِعٌ" بزدل۔ کمزور، گھبرانے والا مرد۔

الْھَائِعَۃُ. الْھَائِعُ: کا مؤنث۔ تیز آواز۔ دشمن کی آواز جس سے تم خوف کرو اور گھبراؤ۔

الْھَیَاعُ: پھیلاؤ۔ کہا جاتا ہے "رِیْحٌ ھَیَاعٌ لَیَاعٌ" تیز ہوا۔

الْھَاعُ: سخت لالچ۔ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ ھَاعٌ لَاعٌ" یعنی کمزور بزدل مرد اور ایسا ہی اِمْرَأَۃٌ ھَاعَۃٌ لَاعَۃٌ"۔

الْھَیْعَۃُ: دشمن کی آواز جس سے تم خوف کرو اور گھبراؤ۔ سطح زمین پر بہنے والی چیز۔ سخت لالچ۔ ہر آواز یا برائی جو تم کو گھبراہٹ میں ڈال دے۔ اَرْضٌ ھَیْعَۃٌ: کشادہ پھیلی ہوئی زمین۔

رَجُلٌ ھَیِعٌ لَیِعٌ: کمزور گھبرانے والا مرد۔

الْمُتَھَیِّعُ: برائی کی طرف جلدی کرنے والا۔ حیران۔

الْمَھْیَعُ: کھلا ہوا کشادہ راستہ اور کہا جاتا ہے "طَرِیْقٌ مَھْیَعٌ" ج مَھَایِعُ. بَلَدٌ مَھْیَعٌ: کشادہ شہر۔

ھَیْعَرَتْ ھَیْعَرَۃً. اَلْمَرْأَۃُ: بدکار ہونا(...... وتَھَیْعَرَتْ) ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا۔

الْھَیْعَرَۃُ: مص۔ خفت۔ طیش۔ بھوتنی۔ بدکار عورت یا ایک حالت پر قائم نہ رہنے والی عورت۔

ھَیَّغَ تَھْیِیْغًا الْمَطَرُ الْاَرْضَ: بارش کا زمین کو اچھی طرح سے تر کرنا۔

اَھْیَغَ. الْقَوْمُ: قوم کا خوش حال ہونا۔

الْاَھْیَغُ: تروتازہ زندگی۔ بہت پانی۔ سرسبز سال۔ والْاَھْیَغَانِ: تروتازگی اور اچھی حالت یا کھانا پینا۔

ھَافَ یَھِیْفُ ھَیْفًا: بہت پیاسا ہونا(...... یَھَافُ ھَیْفًا) الْعَبْدُ: غلام کا بھاگنا۔ (...... ھُیَافًا وھَیَافًا) الْاِبِلُ: اونٹوں کا سخت پیاس کی وجہ سے منہ کھول کر گرم ہوا کی طرف رخ کرنا۔

ھَیِفَ یَھْیَفُ وھَافَ یَھَافُ ھَیَفًا وھَیْفًا الْغُلَامُ: پتلی کمر والا ہونا۔ صفت مذکر اَھْیَفُ. صفت مؤنث ھَیْفَاءُ ج ھِیْفٌ.

اَھَافَ اِھَافَۃً الرَّجُلُ: پیاسے اونٹوں والا ہونا۔

اِھْتَافَ اِھْتِیَافًا: پیاسا ہونا۔ صفت مُھْتَافٌ.

اِسْتَھَافَ: بادِ ھَیْف: کے لگنے سے پیاسا ہونا (دیکھئے ھَیْف)

الْھَائِفُ: فا۔ سخت پیاس والا۔

الْھَائِفَۃُ. ھَائِفٌ: کا مؤنث۔ سخت پیاس کی وجہ سے منہ کھول کر بادِ ھیف کی طرف رخ کرنے والی اونٹنی (دیکھئے ھَیْف)

الْھَیْفُ: مص۔ گرم ہوا جو نباتات کو خشک کر دیتی اور پانی کو سکھا دیتی ہے اور حیوانات کو پیاس میں مبتلا کر دیتی ہے۔ امثالِ عرب میں سے ہے "ذَھَبَتْ ھَیْفٌ لِاَدْیَانِھَا" اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو اپنی عادت پر اڑا رہے، یا اس وقت جب کہ ہر شخص اپنی اپنی حالت پر متفرق ہو جائیں۔

رَجُلٌ ھَافٌ: پیاس پر صبر نہ کر سکنے والا۔ اِبِلٌ ھَافَۃٌ: جلد پیاسے ہونے والے اونٹ۔

الْمِھْیَافُ والْھَیْفَانُ والْھَیُوْفُ: پیاسا۔ سخت پیاسا۔ جلد پیاسا ہونے والا۔

اَھْیَقَ الظَّلِیْمُ: شتر مرغ کا لمبا ہونا۔

الْھَیْقُ مِنَ الرِّجَالِ: بہت لمبا تڑنگا اور بقول بعض لمبا پتلا۔ شتر مرغ۔ ج اَھْیَاقٌ وھُیُوْقٌ: مؤنث ھَیْقَۃٌ.

الْاَھْیَقُ: لمبی گردن والا۔

ھَیَّکَ تَھْیِیْکًا: جلدی کرنا۔ کھودنا۔

ھَیْکَل: ہ ک ل کا مادہ دیکھئے۔

ھَالَ یَھِیْلُ ھَیْلًا عَلَیْہِ التُّرَابَ: مٹی ڈالنا۔

ھَیَّلَ تَھْیِیْلًا عَلَیْہِ التُّرَابَ: مٹی ڈالنا (تشدید کثرت کے لئے ہے)

تَھَیَّلَ تَھَیُّلًا وانْھَالَ اِنْھِیَالًا التُّرَابُ: مٹی پڑنا۔ مٹی ڈالا جانا۔ کہا جاتا ہے "ھَالَہٗ فَانْھَالَ وھَیَّلَہٗ فَتَھَیَّلَ" اس نے اس پر مٹی ڈالی اور وہ پڑ گئی۔ اِنْھَالُوْا عَلٰی فُلَانٍ: فلاں کو لوگوں نے مارا پیٹا گالی دی۔

الْھَالُ: ڈالی ہوئی ریت۔ کہا جاتا ہے "رَمْلٌ ھَالٌ" گرنے والی ریت۔

الْھَیْلُ: مص۔ گری ہوئی ریت یا خاک وغیرہ۔ اسی سے مثال ہے "جَاءَ بِالْھَیْلِ

والھَیْلَمان" یعنی وہ بہت مال لایا وہ ریت اور ہوا لایا۔

الھَیَال: ڈھیر لگی ہوئی ریت۔ جمع شدہ ریت۔

الھَیْلان: ڈھیر لگی ہوئی ریت۔ جمع شدہ ریت۔

الھَالة: چاند کے اردگرد کا حلقہ۔ ج ھَالات.

الھَیُوْلُ: ذرات جو روشندان میں دھوپ پڑنے وقت معلوم ہوں۔

الھَیُوْلٰی والھَیُوْلٰی: مادۂ اولیٰ۔ نسبت کے لئے ھَیُوْلِیٌّ وھَیُوْلیانِیٌّ ج ھَیُوْلاَت.

ھَیْلَلَ ھَیْللة. لا الٰہ الاّ اللّٰہُ: کہنا۔

ھَامَ یَھِیْمُ ھَیْمًا وھُیُوْمًا وھِیَامًا وھَیَمانًا وتَھْیَامًا بکذا: محبت کرنا...... علٰی وَجْھِه: آوارہ پھرنا (...... ھُیَامًا) پیاسا ہونا۔ کہا جاتا ہے "ھِمْ لِنَفْسِکَ" یعنی اپنی ذات کے لئے طلب کرو اور اسی کے لئے اہتمام کرو۔

ھَیَّمَهُ الْحُبُّ: محبت کا کسی کو پاگل کر دینا۔

تَھَیَّمَ تَھَیُّمًا الْھَوٰی فُلانًا: پاگل ہونے پر برانگیختہ کرنا...... فُلانٌ: اچھی چال چلنا۔

اِھْتَامَ اِھْتِیَامًا لِنَفْسِهٖ: حیلہ کرنا۔

اُسْتُھِیْمَ فُؤادُہٗ: محبت وغیرہ کی وجہ سے دل کا شیفتہ و سرگشتہ ہونا۔ صفت مُسْتَھَامُ الْفُؤاد.

الھَائِمُ: فا۔ حیران۔ ج ھُیَّمٌ وھُیَّامٌ. الھُیَّامُ: وسوسہ میں مبتلا عشاق۔

الھَیَام: ہمیشہ گرتے رہنے والی ریت ج ھُیُمٌ.

الھُیَام: جنون۔ عشق۔ سخت پیاس۔ الھُیَام: سخت پیاس کی بیماری جو اونٹوں کو ہوتی ہے۔

الھَیْمُ: مص۔ کہا جاتا ہے "ھَیْمُ اللّٰہِ" بمعنی "اَیْمُ اللّٰہِ" یعنی خدا کی قسم۔

الھَیْمَاء: بے پانی کا بیابان۔

الاَھْیَمُ. ھُیَام: کی بیماری والا۔ مؤنث ھَیْمَاء ج ھِیْمٌ. لَیْلٌ اَھْیَمُ ولَیْلَةٌ ھَیْمَاءُ: رات جس میں ستارے نہ ہوں۔

الھَیْمَان: پیاسا۔ ھُیَام: کی بیماری والا۔ مؤنث ھَیْمٰی ج ھِیَام وھَیْمٰی. رَجُلٌ ھَیْمَان: محبت کی وجہ سے شیفتہ و سرگشتہ مرد۔

الھَیُوْم: حیران۔

رَجُلٌ اَھْیَمُ: سخت پیاس والا مرد۔

قَلْبٌ مُسْتَھَام: عشق و محبت کی وجہ سے شیفتہ و سرگشتہ دل۔

المَھْیُوْم: سخت پیاس والا۔ ھُیَام: کی بیماری والا۔ ھَیْمَنَ ھَیْمَنَةً: آمین کہنا۔

الطَّائِرُ عَلٰی فِراخِه: پرندے کا بچے پر پر پھیلانا۔

فُلانٌ عَلٰی کَذَا: نگہبان ہونا۔

المُھَیْمِنُ والمُھَیْمَن: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔ بمعنی خوف سے امن دینے والا یا عمل روزی موت و حیات وغیرہ کا کفیل۔

الھَیْنَم: روئی۔

الھَیْمَنَة: پست آواز۔

الھَیْنُوْم: غیر مفہوم کلام۔

ھِیْهِ ھِیْهِ: کسی چیز کو دفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے (کلمہ استزادہ ہے)

ھَیْھَاتَ: بتثلیث الاخر: اسم فعل ہے بمعنی دور ہوا اور اس میں چند لغات اور ہیں اَیْھَاتَ واَیْھَانَ وھَیْھَانَ وھَایْھَاتَ وھَایْھَانَ: حرف آخر میں تینوں حرکتیں ہیں۔ معرب بھی ہیں اور مبنی بھی اور ایک لغت اَیْھَا ہے۔

اَلْیَھُوفَارِیْقُوْنَ: زرد پھولوں والا پودا بعض طبی فوائد رکھتا ہے۔

ھَیَا: بعید کے لئے حروف نداء میں سے ہے اور اس کی اصل ایا: ہے۔

ھَیُّ بْنُ بَیٍّ وھَیَّانُ بْنُ بَیَّانَ: غیر معروف شخص جس کے والد کا بھی پتہ نہ ہو۔

ھَیَّ: اسم فعل بمعنی امر ہے یعنی جس کام میں تم ہو جلدی کرو۔ اس کے آخر میں کاف خطاب لاحق ہوتا ہے جیسے زُوَیْدَکَ اور ھَاکَ کہا جاتا ہے ھَیَّکَ اور کبھی تثنیہ کے لئے "ھَیَّا" اور جمع کے لئے "ھَیُّوْا" کہا جاتا ہے۔

ھَیَّاھَیَّا: اسماء افعال میں سے ہے یعنی جلدی کرو۔

الھَیْأة: شان۔ معاملہ۔ کہا جاتا ہے "مَا ھَیْأَتُهٗ" اس کا کیا معاملہ ہے۔ اس کی کیا حالت ہے۔

ی

ی: الیاءُ: حروفِ تہجی میں سے اٹھائیسواں حرف ہے۔ یہ حرف جوف سے ہے۔

الیاءُ: ضمیر مؤنث کے لئے آتی ہے جیسے تقُومِین وتَقُومِینَ اور ضمیر متکلم کا کام دیتی ہے۔ جیسے ضَرَبَنِی وکِتابِیْ۔

یا: حرف ندا ہے۔ بعید وقریب دونوں کے لئے اور کبھی منادیٰ محذوف ہوتا ہے جیسے یا "لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ" ویا "رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ": اور یا یہ کہ ان جیسی تراکیب میں یا صرف تنبیہ کے لئے ہے۔

اور "اَتانِی رَجُلٌ وَیَالَهُ رَجُلاً اَوْمِنْ رَجُلٍ" و "یَالَکَ مِنْ فَارِسٍ": جیسی ترکیبوں میں یا حرف ندا اور لام تعجب کے لئے ہے۔

یَئِسَ یَیْأَسُ وَیَیْئِسُ یَأْساً وَیَآسَةً مِنْهُ: نا امید ہونا۔ صفت فاعلی یَائِسٌ وَیَئُوسٌ وَیَئُوسٌ جمع یُؤُوسٌ اور صفت مفعولی مَیْؤُوسٌ مِنْهُ اور کبھی یئِسَ: جاننے کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے "اَلَمْ تَیْأَسُوا اَنِّیْ اِبْنُ فَارِسِ زَهْدَمٍ": کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں فارس زہدم کا بیٹا ہوں۔

یَئِسَتِ الْمَرْأَةُ تَیْأَسُ: بانجھ ہونا۔ صفت یَائِسٌ۔

آیَسَ یَاءَسَهُ اِیْئَاساً وَاَیْأَسَهُ اِیْآساً وَمُؤَایَسَةً: نا امید کرنا۔ آیَسَ یَأَسَ اللّٰهُ الْمَرْأَةَ: بانجھ کرنا۔

اِتَّأَسَ اِتِّئَاساً وَاسْتَیْأَسَ اِسْتِیْئَاساً مِنْهُ: مایوس ہونا۔

الیَأْسُ والیَآسَةُ: نا امیدی۔

یَایَایَاةً وَیَایَاهُ الْقَوْمَ: پکارنا۔ بالابل: ایْ: کہہ کے ٹھہرانا (ای ایک کلمہ ہے جس سے اونٹوں کو ڈانٹتے ہیں)

یَایَا: لوگوں کے جمع ہونے کے لئے پکارنے کا اسم صوت۔

الیَایَاءُ: مص۔ یُؤْیُؤ: نامی شکاری پرندہ کی چیخ۔

الیُؤْیُؤُ: ایک قسم کا شکاری پرندہ۔ باز کے مشابہ مگر اس سے کچھ چھوٹا جس کو جلم بھی کہتے ہیں ج یَیَابِی۔

یَبَّبَ الْمَنْزِلَ: ویران کرنا۔ کہا جاتا ہے "خَرَّبُوْهُ وَیَبَّبُوْهُ": انہوں نے اسے تباہ وویران کیا۔

الیَبَابُ: ویران۔ کہا جاتا ہے "مَنْزِلٌ خَرَابٌ یَبَابٌ": ویران منزل۔

الاَیْبَدُ: ایک قسم کی نباتات۔

یَبِسَ یَیْبَسُ وَیَیْبِسُ یَبْساً وَیُبْساً وَاتَّبَسَ: خشک ہونا۔ صفت یَبْسٌ وَیَبِسٌ وَیَابِسٌ وَیَبُوْسٌ وَیَبِیْسٌ وَاَیْبَسُ۔ کہا جاتا ہے "یَبِسَ مَابَیْنَهُمَا": ان دونوں کے تعلقات منقطع ہو گئے۔

یَبَّسَ وَاَیْبَسَ الشَّیْءَ: خشک کرنا۔ اَیْبَسَ الْمَکَانُ: خشک نباتات والی ہونا۔ اَیْبَسَ الْقَوْمُ: خشک زمین میں چلنا۔ اَیْبَسَ الْعُوْدُ: خشک ہونا اور کہا جاتا ہے "اَیْبِسْ یَارَجُلُ": یعنی چپ رہو۔

اِسْتَیْبَسَ الرِّیْقُ: تھوک خشک ہونا۔

اَلْیَابِسُ: فا۔ ج یَبْسٌ رَجُلٌ یَابِسٌ: بے برکت آدمی۔ حَجَرٌ یَابِسٌ: سخت پتھر۔

الیَبِیْسُ: خشک جس میں کبھی تری نہ رہی ہو۔ خشک جگہ جو پہلے تر رہی ہو شَاةٌ یَبِسٌ: بے دودھ کی بکری۔

الیَبْسُ: مص۔ خشک۔ یَابِسٌ: کی جمع۔ جیسے رَاکِبٌ کی جمع رَکْبٌ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ یَبْسٌ": بے برکت شخص۔

شَیْءٌ یَبَاسٌ: خشک چیز۔

الیُبُوْسَةُ: خشکی۔

یَبِیْسُ الْمَاءِ: پسینہ۔

الاَیْبَسَانِ: کلائی یا پنڈلی کے کنارے کی ہڈیاں جن پر گوشت نہیں ہوتا۔

الاَیَابِسُ: سخت چیزیں جن پر تلوار کی آزمائش کی جاتی ہے اَیْبَس کی جمع۔

المِیْبَاسُ: پودوں کو خشک کرنے والی ہوا۔

الیَتْنُوعُ والیُتْنُوعُ: دودھ والے پودے ج یَتُوعَات۔

یَتَمَ یَیْتِمُ وَیَتِمَ یَیْتَمُ وَیَتُمَ یَیْتُمُ یُتْماً وَیَتَماً الصَّبِیُّ مِنْ اَبِیهِ: یتیم ہونا۔

یَتِمَ: (ض) یَتْماً: کوتاہی کرنا۔ سستی کرنا۔ تھکنا۔ دیر کرنا...... مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ: رہائی پانا۔ تَیَتَّمَ الصَّبِیُّ: یتیم ہونا۔

یَتَّمَهُ وَاَیْتَمَهُ: یتیم کرنا۔ اَیْتَمَتِ الْمَرْأَةُ: یتیم بچوں والی ہونا۔ صفت مُؤْتِمٌ۔ ج مَیَاتِیْمُ۔

الیَتِیْمُ: نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو...... مِنَ الْبَهَائِمِ: جس کی ماں مر گئی ہو ج اَیْتَامٌ وَیَتَامٰی وَیُتْمَةٌ وَیَتْمَةٌ وَیَتَائِمُ۔ الیَتِیْمُ: اکیلا۔ کہا جاتا ہے بَیْتٌ یَتِیْمٌ وَبَلَدٌ یَتِیْمٌ: علیحدہ ریگستان۔ بے نظیر۔ بے مثل۔

الیَتِیْمَةُ: یتیم کا مؤنث۔ ج یَتَامٰی: علیحدہ ریگستان۔ دُرَّةٌ یَتِیْمَةٌ: بیش قیمت بے نظیر موتی۔

الیُتْمُ: مص۔ غم۔

الیُتْمُ: مص۔ یکتائی۔ یتیمی کی حالت۔

الیَتَمُ: مص۔ یکتائی۔ یتیمی کی حالت۔ حاجت اور کہا جاتا ہے "فِیْ سَیْرِهِ یَتَمٌ": اس کی چال میں ضعف وفتور ہے۔

صَبِیٌّ یَتْمَانُ: یتیم بچہ۔ کہا جاتا ہے اَلْحَرْبُ

مُیْتِمَۃٌ: یعنی لڑائی بچوں کو یتیم بنانے والی ہوتی ہے۔
یَتَنَتْ تَیْتِیْنًا وَاَیْتَنَتْ اِیْتَانًا الْمَرْاَۃُ اَوِ النَّاقَۃُ الْوَلَدَ: پاؤں کی جانب سے پیدا ہونے والے بچہ کو جننا۔ صفت مُوْتِنٌ ومُوْتِنَۃٌ: صفت مفعولی مُوْتَنٌ اور قیاس مُوْتَنٌ ہے۔
الیَتْن: وہ بچہ جس کے پیر پیدائش سے پہلے ظاہر ہوں۔
الیَجَار: کھیلنے کا ڈنڈا۔ چوگان۔
الیَحْمُوْر: سرخ۔ چھوٹی دم والا بارہ سنگھا۔
الیَحْمُوْم: بہت کالا۔
اَلیَخْتُ: وہ بڑی کشتی جو سیر کرنے اور جلسے منعقد کرنے کے لیے ہو اور اس میں آرام و آسائش کا تمام سامان ہوتا ہے۔
یَدَعَ الثَّوْبَ: اَیْدَعَ: سے رنگنا (دیکھئے لفظ اَیْدع)
اَیْدَعَ الْحَجَّ عَلٰی نَفْسِہٖ: احرام کے وقت خوشبو لگا کر حج واجب کرنا۔
الایْدَع: زعفران اور بقول بعض قسم کی لکڑی۔
یَدٰی یَدِی یَدْیًا الرَّجُلَ: ہاتھ پر مارنا۔ صفت فاعلی یادٍ: صفت مفعولی مَیْدِیٌّ۔
یَدِیَ وَیَدِیَ یَیْدٰی یَدْیًا فُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ: فائدہ حاصل کرنا۔ یَدِیَ فُلَانٌ مِنْ یَدِہٖ: ہاتھ جاتا رہنا۔ خشک ہونا۔ یَدِیَ الرَّجُلُ: کمزور ہونا اور کہا جاتا ہے "اِنَّ لِفُلَانٍ مَا لَا یُیْدٰی بِہٖ وَیَبُوْعُ": اس کے پاس مال ہے جس کی وجہ سے وہ ہاتھ اور باع کو کشادہ رکھتا ہے (باع دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کا نام ہے)
یَادٰی مُیَادَاۃً الرَّجُلَ: بدلہ دینا یا دست بدست دینا۔
اَیْدٰی اِیْدَاءً عِنْدَ فُلَانٍ وَاِلَیْہِ: انعام کرنا۔ صفت فاعلی مُوْدٍ، صفت مفعولی مُوْدًی اِلَیْہِ۔
الیَدُ: ہاتھ۔ ہتھیلی۔ کلمہ مؤنث ہے اور اس کا لام محذوف ہے۔ اصل یَدْیٌ ہے۔ تثنیہ یَدَانِ ج الاَیْدِی وَالیُدِیُّ جمع الاَیَادِی اور اَیَادِی کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے اور الاَیْدِی کی جمع الاَیْدِیْنَ بھی آتی ہے۔ الیَدُ: نعمت و احسان ج یُدِیٌّ ویَدِیٌّ وأیْدٍ۔ الید: جاہ و مرتبہ۔ قدرت۔ طاقت۔ کہا جاتا ہے "مَالَکَ عَلَیْہِ یَدٌ": تم کو اس پر طاقت حاصل نہیں۔ ندامت۔ ذلت۔ جماعت۔ کھانا۔ ظلم سے روک۔ راستہ۔ کہا جاتا ہے "اَخَذَ بِہِمْ یَدَ الْبَحْرِ": وہ ان لوگوں کو سمندر کے راستہ سے لے گیا۔ فریادرسی اور کہا جاتا ہے "لَقِیْتُہٗ اَوَّلَ ذَاتِ یَدَیْنِ" میں اس سے سب سے پہلے ملا۔ "وَسُقِطَ فِی یَدَیْہِ" وہ پشیمان ہوا۔ "وَلَہٗ یَدٌ بَیْضَاءُ فِی ہٰذَا الْاَمْرِ": وہ اس کام میں ماہر کامل ہے "وَضَرَبَ الْقَاضِی عَلٰی یَدِہٖ": قاضی نے اس کو تصرف سے منع کر دیا "وَاَعْطٰی بِیَدِہٖ": وہ مطیع و فرمانبردار ہوا۔ یَدُ الطَّائِرِ: پرندہ کے بازو۔ یَدُ الدَّہْرِ: مدت زمانہ۔ یَدُ الْفَاسِ: کلہاڑے کا دستہ یَدُ الْقَوْسِ: کمان کے دونوں جانب جو جھکائے جائیں۔ الیَدُ الْعُلْیَا: دینے والا ہاتھ۔ الیَدُ السُّفْلٰی: مانگنے والا ہاتھ یا روکنے والا ہاتھ اور کہا جاتا ہے "اَلْقَوْمُ عَلَیْہِ یَدٌ وَاحِدَۃٌ": قوم اس کے اوپر ظلم کرنے میں یا دشمنی کرنے میں متفق ہے "وَہٰذَا فِی یَدِی": یہ میری ملکیت میں ہے۔ "وَالْاَمْرُ بِیَدِ فُلَانٍ": معاملہ فلاں کے قبضہ میں ہے۔ وَبِیَدِیْ رَہِیْنَۃٌ بِکَذَا: میں اس کا ضامن ہوں "وَلَا یَدَیْنِ لَکَ بِہٰذَا": تم کو اس کی طاقت نہیں اور امثال عرب سے ہے۔ "یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ": جماعت پر اللہ کی حفاظت ہے۔ "وَالْیَدُ لِفُلَانٍ عَلٰی فُلَانٍ": فلاں کو فلاں پر طاقت و غلبہ ہے۔ "وَبِعْتُہٗ یَدًا بِیَدٍ": میں نے دست بدست بیع کی "وَذَہَبُوْا اَیَادِیْ سَبَا اَوْ اَیْدِیْ سَبَا": وہ سب پراگندہ ہو گئے "یَدُ الْجَوْزَاءِ": چند ستارے۔
الیَدُّ: بالتشدید یدو الیَدَیٰ والیَدَۃ: ہاتھ۔ ید میں لغات ہیں۔
الیَدِیُّ: ماہر۔ حاذق۔ ثَوْبٌ یَدِیٌّ: وسیع کپڑا۔ عَیْشٌ یَدِیٌّ: آسودہ زندگی (...... والیَدَوِیُّ) ید کی جانب منسوب۔
الیُدَیَّۃُ: ید کی تصغیر۔
الیَدْیَاءُ: ماہر عورت۔
المُوْدِی: احسان کرنے والا۔ انعام کرنے والا۔
المُوْدٰی اِلَیْہِ: جس پر انعام کیا جائے۔
المَیْدِیُّ: جڑ سے ہاتھ کٹا ہوا۔ ظَبْیٌ مَیْدِیٌّ: جال میں اگلی ٹانگ پھنسی ہوئی ہرنی۔
الیَرَۃ: آگ۔
الیَرْبُوْع: چوہے کے مانند ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی اور دم لمبی ہوتی ہے۔ ج یَرَابِیع۔
الیَارَج: کنگن (دخیل)
الیَارُوْج: تلوار۔
الایَارَجَۃ: دست آور معجون۔ ج اَیَارِج: (دخیل)
یَرِعَ یَرَعُ یَرَعًا: بزدل ہونا۔
الیَرَع: گائے کا بچہ۔
الیَرَاع: جگنو۔ نرکل۔ قلم۔ بانسری جس کو چرواہا بجاتا ہے۔ بزدل۔ کمزور۔ بے عقل۔ چھوٹے چھوٹے بھیڑ بکری۔
الیَرَاع والیَرَع: بھنگا۔
الیَرَاعَۃ: جگنو۔ نرکل۔ ج یَرَاع چرواہے کی بانسری۔ قلم۔ بیوقوف۔ بزدل۔ جھاڑی۔ شتر مرغ۔
الیَرُوْع: خوف۔ ڈر۔
یُرِقَ: یرقان کی بیماری والا ہونا۔
الیَرَقَان والیُرْقَان: کھیتی کے لئے ایک آفت جس میں کھیتی پیلی پڑ جاتی ہے۔ یا کیڑے جو کھیت کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ایک مشہور بیماری کا نام جس سے بدن پیلا ہو جاتا ہے۔
المَیْرُوْق والمَارُوْق مِنَ الزَّرْعِ وَالنَّاسِ: یرقان زدہ۔
الیَرْقَانَۃ: ولادت کی قوت۔ جانوروں کا اپنی صورت کو غضبناک اور خطرناک حالت میں کرنا۔
الیَرْمَع: چمکنی۔ سفید چمکنے والی کنکریاں ج یَرَامِع۔
الیَرُوْن: ہاتھی کا دماغ۔ جانور کا پسینہ۔ نر جانور کی منی۔
یَرَّنَا یُرَنِّیَۃُ الشَّیْءَ: مہندی سے رنگنا۔
الیُرَنَّا والیَرَنَّا والیُرَنَّاء: مہندی۔
یَسَرَ یَیْسِرُ یَسْرًا ویَسَرًا: نرم ہونا۔ مطیع ہونا۔

يَسَرَتِ الْمَرْأَةُ: آسانی سے جننا (...... يَسْرًا) جوا کھیلنا...... الرَّجُلَ: بائیں جانب سے آنا...... الْقَوْمُ النَّاقَةَ: حصے کرکے گوشت کو تقسیم کرلینا۔

يَسُرَ يَيْسُرُ يُسْرًا: کم ہونا۔صفت يَسِيْرٌ.

يَسُرَ يَيْسُرُ يُسْرًا ويَسِرَ يَيْسَرُ يَسَرًا الْأَمْرُ: آسان ہونا۔صفت يَسِيْرٌ.

يَسَّرَ الشَّيْئَ لِفُلَانٍ: آسان کرنا۔توفیق دینا (خیر وشر دونوں کے لئے مستعمل ہے)

يَسَّرَتِ الْغَنَمُ: زیادہ دودھ و بچے والی ہونا۔

يَسَّرَ الرَّجُلُ: آسانی سے بچے جننے والی بکری اور اونٹ والا ہونا۔

أَيْسَرَ إِيْسَارًا: دولت مند ہونا۔صفت مُوْسِرٌ ج مَيَاسِيْرُ. أَيْسَرَ الرَّجُلَ: مطالبہ میں سختی نہ کرنا۔

أَيْسَرَتِ الْمَرْأَةُ: آسانی سے جننا۔

يَاسَرَهُ مُيَاسَرَةً: نرمی برتنا۔بائیں جانب سے آنا۔يَاسَرَ الشَّيْئَ: بائیں جانب لینا۔بِالْقَوْمِ: باہم آسانی ونرمی کرنا۔

تَيَسَّرَ لِلْقِتَالِ: مقاتلہ کے لئے تیار ہونا...... الْبِلَادُ: سرسبز ہونا...... النَّهَارُ: دن کا ٹھنڈا ہونا (...... واسْتَيْسَرَ) الْأَمْرُ: آسان ہونا۔

واسْتَيْسَرَ لَهُ الْأَمْرُ: تیار ہونا۔

تَيَاسَرَ: باہم آسانی کرنا...... الرَّجُلُ: بائیں جانب سے کرنا...... الْقَوْمَ: بائیں جانب لینا (...... واتَّسَرَ وايْتَسَرَ) الْقَوْمُ: جوئے کے ذبیحہ کے گوشت کو باہم تقسیم کرنا اور کہا جاتا ہے "تَيَاسَرَتِ الْأَهْوَاءُ قَلْبَهُ": خواہشات نے اس کے دل کو تقسیم کرلیا۔

الْيُسْرُ والْيُسُرُ والْيَسَارَةُ: آسانی۔نرمی۔تونگری۔الْيُسْرُ: ایک درخت کا نام جس کا دانہ بہت کالے رنگ کا ہوتا ہے اور خوشبو اچھی ہوتی ہے اس کو کھیلنے کے لئے دھاگے میں پرو لیتے ہیں۔

الْيَسَارُ: آسانی۔تونگری (...... والْيِسَارُ) بایاں۔ج يُسُرٌ ويُسْرٌ.

الْيَسَرُ: مص۔آسان۔تیار کیا ہوا۔جوا کھیلنے والوں کی جماعت ج أَيْسَارٌ کہا جاتا ہے "رَجُلٌ أَعْسَرُ يَسَرٌ": دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرنے والا مرد اور مؤنث کے لئے عَسْرَاءُ يَسْرَاءُ.

الْيَاسِرُ: فا۔آسان۔بایاں۔جوئے کے ذبیحہ کے گوشت کو تقسیم کرنے کا منتظم۔قصائی ج أَيْسَارٌ.

الْيَسَرَةُ: ہاتھ کی غیر متصل لکیریں۔دونوں ران کے داغ ج أَيْسَارٌ يَسَرَاتٌ الْيَسَرَاتُ: ہلکی ٹانگیں۔

الْيُسْرَى ج يُسْرَيَاتٌ والْيَسْرَةُ: بایاں۔

الْأَيْسَرُ: بائیں جانب والا۔نرم و آسان۔

الْيَسِيْرُ: کم۔نرم آسان (...... والْيَسُوْرُ) غالب۔جوئے باز۔ج يُسُرٌ.

الْمَيْسِرُ: جوا۔تیروں کا جوا۔ذبح شدہ جانور جن پر جوا کھیلا جائے۔زمانہ جاہلیت میں قاعدہ تھا کہ اونٹوں کو ذبح کرتے تھے اور اٹھائیس یا دس حصے کرتے تھے اور پھر ان پر تیروں سے قرعہ ڈالتے تھے اور تیروں میں حصے والے اور بے حصے والے دونوں ہوتے تھے جس شخص کے نام حصہ والا تیر نکلتا تھا وہ اتنا حصہ لے لیتا تھا اور جس شخص کے نام پر بے حصہ تیر نکلتا تھا وہ تاوان بھگتتا تھا۔

الْمَيْسَرَةُ: بائیں جانب۔بائیں جانب کا دستہ فوج ج مَيَاسِرُ (...... والْمَيْسُرَةُ والْمَيْسِرَةُ) آسانی۔تونگری۔

الْمَيْسُوْرُ: آسان کیا ہوا۔آسان ج مَيَاسِيْرُ.

الْيَاسَمِيْنُ والْيَاسَمُوْنُ: چنبیلی۔

يَسِنَ يَيْسَنُ يَسَنًا الْمَاءُ: متغیر ہونا۔

الْيَشْبُ والْيَشْفُ والْيَشْمُ: يشب ایک نہایت بیش قیمت پتھر۔

الْيَصْبُ والْيَصْفُ: يشب۔

الْأَيْصَرُ: سوکھی گھاس ج أَيَاصِرُ.

يَعَرَتْ تَيْعِرُ وتَيْعَرُ يُعَارًا الشَّاةُ او الْمَعْزَى: بکری کا ممیانا۔

الْيَعْرُ والْيَعْرَةُ: بکری کا بچہ جس کو شیر اور بھیڑیے کے شکار کے لئے گڑھے کے پاس باندھ دیتے ہیں ج يُعَارٌ.

الْيَعْسُوْبُ: شہد کی مکھیوں کا بادشاہ ج يَعَاسِيْبُ.

الْيَعْفُوْرُ: ہرن۔

الْيَغْرُ: ایک جانور جو کتے سے چھوٹا اور بلی سے بڑا ہوتا ہے اور اس کی ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں اور خاکستری رنگ کا ہوا ہے اور اس کو غُرَيْر بھی کہتے ہیں۔

يَفَخَ يَيْفَخُ يَفْخًا الْوَلَدَ: لڑکے کی چندیا پر مارنا۔

الْيَافُوْخُ والْيَأْفُوْخُ: نومولود بچے کے سر کا وہ حصہ جو حرکت کرتا رہتا ہے ج يَوَافِيْخُ اور کہا جاتا ہے "صَدَعَ الْقَوْمُ يَافُوْخَ اللَّيْلِ" جب کہ رات میں چلیں۔"وَمَسَّ بِيَافُوخِهِ السِّمَاكَ": جبکہ تکبر کرے "ووطئ فلانٌ يَوَافِيْخَ الْقُرُوْمِ": جبکہ سب لوگ سرداری کو تسلیم کرلیں۔

يَفَعَ يَيْفَعُ يَفْعًا وأَيْفَعَ الْغُلَامُ: لڑکے کا بلوغ کے قریب پہنچنا۔يَفَعَ الْجَبَلَ: پہاڑ پر چڑھنا۔

تَيَفَّعَ الْغُلَامُ: لڑکے کا بلوغ کے قریب پہنچنا...... الرَّجُلُ: ٹیلہ پر چڑھنا۔ٹیلہ پر آگ روشن کرنا۔

الْيَفَعُ والْيَفَاعُ: بلند ٹیلہ۔بلند زمین۔ج يُفُوْعٌ. غُلَامٌ يَفَعٌ: نوجوان لڑکا۔ج أَيْفَاعٌ.

الْيَافِعُ: فا۔غُلَامٌ يَافِعٌ: نوجوان لڑکا۔ج يَفَعَةٌ ويُفْعَانٌ. مَجْدٌ يَافِعٌ: بڑی بزرگی۔

الْيَفَعَةُ: لڑکا جو نوجوان ہو اور بلوغ کے قریب ہو۔کہا جاتا ہے غُلَامٌ يَفَعَةٌ وغُلَامَانِ يَفَعَةٌ وغِلْمَانٌ يَفَعَةٌ.

الْيَافِعَةُ: يافع کا مؤنث ج يَافِعَاتٌ الْيَافِعَاتُ مِنَ الْأُمُوْرِ: طاقت سے باہر کام...... مِنَ الْجِبَالِ: بلند پہاڑ۔

الْمَيْفَعَةُ: بلند زمین ج مَيَافِعُ.

الْيَفَنُ: بہت بوڑھا۔پیر فرتوت۔بوڑھا بیل صاحب فنون ج يُفُنٌ.

يَقَّ يَيَقُّ يُقُوْقَةً: سفید ہونا۔

الْيَقَقُ: روئی۔کھجور کے اندر کا سفید گودا۔ایک ٹکڑے کو يَقَقَةٌ کہتے ہیں۔کہا جاتا ہے "أَبْيَضُ يَقَقٌ ويَقِقٌ": بہت سفید ج يَقَائِقُ.

الْيَاقُوْتُ: ایک بیش قیمت پتھر واحد يَاقُوْتَةٌ ج يَوَاقِيْتُ.

الْيَقْطِيْنُ: بغیر تنے والی نباتات جیسے کھیرا ککڑی وغیرہ۔عام طور پر اس کا استعمال گول کدو کے لئے ہوتا ہے واحد يَقْطِيْنَةٌ.

يَقِظَ يَيْقَظُ يَقَظًا ويَقُظَ يَيْقُظُ يَقَاظَةً: بیدار

ہونا۔ چوکنا ہونا۔ صفت مذکر یَـقِـظٌ ویَـقُـظٌ
ویَقْظان ج أَیْقاظ :صفت مؤنث یَقْظَی ج
یَقاظَی۔
أیـقـظ إیقاظًا ویقّظ تَیقیظًا الغُبارَ :غبار اڑانا
......فلانًا: بیدار کرنا۔ جگانا۔
تَیَقَّظَ تَیَقُّظًا واستَیقَظَ اِستِیقاظًا :بیدار ہونا۔
کہا جاتا ہے "تَیَقَّظَ لِلاَمرِ" : وہ معاملہ پر متنبہ
ہوگیا۔ استَیقَظَه: بیدار کرنا۔
الیَقظة: بیداری۔
اَبُو الیَقظان: مرغ۔
یقِن یَیقَن یقنًا ویقنا الاَمرُ: واضح ہونا۔ صفت
یَقِینٌ (..... وأیقَن وتیقَّن واستیقَن) الامرَ
وبه: جاننا۔ یقین کرنا۔
الیَقن والیَقَن والیَقِنة والمِیقان: ہر کسی
ہوئی چیز پر یقین کرنے والا مؤنث مِیقانة۔
الیَقَن: زوال شک۔ رجلٌ یَقِنٌ بالشیءِ: کسی چیز
پر فریفتہ مرد۔
الیقین: زوال شک۔ یقینی امر۔ نظر و استدلال
سے حاصل ہونے والا علم۔ حق الیقین۔ واضح
اور خالص بے شبہ۔ اَمرٌ یَقِینٌ: سچا واضح معاملہ۔
الیَـکَةُ: زمین پر پھیلی ہوئی بیل جس کے اردگرد
تلوار کی صورت میں پتے ہوتے ہیں۔ اس پر
پھولوں کا خوشہ سفید پھول ہوتے ہیں۔
یلِلَ ویَلِلَ یَیلَلُ یَلَلاً ویَلَلاً: چھوٹے اور ناہموار
اور اندر کو گھسے ہوئے دانتوں والا ہونا۔ صفت
مذکر اَیَلُّ صفت مؤنث یَلّاء ج یُلٌّ۔
الیَـلَـب: کھال۔ چمڑے کی ڈھال یا چمڑے کی
ٹوپی زرہیں اور بقول بعض وہ کھالیں جن کو
ایک دوسرے کے ساتھ سی کر سر پر اوڑھتے ہیں
واحد یَلَبَةٌ۔ الیَلَب: فولاد۔ خالص لوہا۔ ہر چیز
میں سے بڑی چیز۔
الیَلَق: سفید۔ کہا جاتا ہے اَبیَضُ یَلَقٌ واَبیَضُ
لَهِقٌ واَبیَضُ یَقَقٌ: بمعنی بہت زیادہ سفید۔
الیَلَقة والیَلَقُ: سفید بکری۔
الیَلمق: قبا۔ ج یَلامِق
الیَـلَـنجَج والالَـنجَج والیَـلَـنجُوج ج
والاَلَنجُوج: خوشبودار لکڑی۔
یَـمَّ یَیَمُّ یَـمًّا: مص۔ سمندر میں پھینکا جانا......

السَّاحِلُ: سمندر کے پیچھے آنا۔
یَمَّمَهُ: قصد کرنا۔ یَمَّمَ المَریضَ لِلصَّلاةِ: تیمم
کرانا......فلانًا بِرُمحِه: خاص طور سے نیزہ کا
نشانہ بنانا۔
تَیَـمَّـمَ الاَمرَ: قصد کرنا...... لِلصَّلاةِ: مٹی سے
ہاتھ منہ پر مسح کرنا۔
الیَمُّ: مص۔ سمندر۔ سانپ (...... والیَمَم)
جنگلی کبوتر۔
الیَمام: جنگلی کبوتر۔
الیَـمـامَة: جنگلی کبوتری۔ ارادہ اور کہا جاتا ہے
اِمضِ بِیَمامَتِی: میرے آگے چلو۔
المُیَمِّم: اپنے مطالب و مقاصد پر فتح مند۔
یَمَنَ ویَمِـنَ یَیمَنُ یَمنًا الرَّجُلَ: داہنی جانب
سے آنا۔
یَمَنَ یَیـمُـنُ یُمـنًا ویُمنًا اللّٰهُ فلانًا: بابرکت
بنانا۔ صفت مفعولی مَیمُونٌ صفت فاعلی یَامِن
ویَمِینٌ جیسے قادِرٌ وقَدِیرٌ۔
یَمُنَ یَیـمُـنُ ویَامَنَ یَمنًا ویَمِنَ ویَامَنَ یُیامِنُ
مُیامَنَةً بِه: دائیں طرف لے جانا۔
یَمِنَ یَیمَنُ ویَمَنَ یَیمِنُ ویَامَنَ یَمُنَ یَیمُنُ یُمنًا
ومَیـمَـنَـةً لِـقَـومِـه وعلی قَومِه: بابرکت ہونا۔
صفت یامِن ویَمِین واَیمَن ومَیمُون۔
یُمِّنَ عَلَیه: برکت دینا (...... ویَامَن) بِفُلانٍ:
دائیں جانب لے جانا (...... ویَـامَـنَ وتَـیـامَنَ
واَیـمَـنَ) دائیں جانب جانا۔ ملک یمن کی
طرف جانا۔ ملک یمن میں جانا۔
تَیَمَّنَ بِکَذا: برکت حاصل کرنا۔ ملک یمن کی
جانب منسوب ہونا...... بِالمَیِّتِ: قبر میں دائیں
پہلو پر رکھنا...... الرَّجُلُ: مرنا۔ داہنے ہاتھ یا پیر
پر داہنی جانب سے شروع کرنا۔
اِستَیمَنَ اِستِیمانًا بِکَذا: برکت حاصل کرنا......
الرَّجُلَ: قسم کھلانا۔
الیَامِن: برکت والا۔ مؤنث یَامِنَة۔
الیُمن: برکت۔
الیَمَن والیَمنَة: داہنی جانب۔
الیَـمَـن: ملک یمن جو بلاد عرب میں سے ہے
نسبت کے لئے الیَمَنِیُّ والیَمانِیُّ والیَمانِیْ۔
ج یَمَنِیُّونَ ویَمانُونَ ویَمانِیُّون۔

الیَمِین: داہنا ہاتھ۔ داہنی جانب۔ ج اَیمُن
واَیـمـان واَیامِن واَیامِین تصغیر یُمَین بغیر ہا،
کے ج یُمَائِن۔
الیَمِین ج اَیمُن واَیمان: قسم (مؤنث) اَیمُنُ
اللّٰهِ: اسم ہے جو قسم کے لئے وضع کیا گیا ہے اور
اس کی تقدیر اَیمُنُ اللّٰهِ قَسَمِی ہے اور اس میں
اور بھی لغات ہیں۔ اَیمَنُ اللّٰهِ واَیمُنُ اللّٰهِ
واِیـمَنُ اللّٰهِ واَیمِنُ اللّٰهِ اور اسی کے معنی میں
"اَیمُ اللّٰهِ واِیمُ اللّٰهِ وامُ اللّٰهِ" میم کی تثلیث سے
ومِن اللّٰهِ: میم اور نون کی تثلیث سے وم اللّٰه میم
کی تثلیث سے اور کہا جاتا ہے "یَمِینُ اللّٰهِ لا
افعلُ": قسم اللہ کی میں نہیں کروں گا۔
الیَمِین: برکت وقوت۔ ج اَیمان: کہا جاتا ہے
"فُلانٌ عِندَنا بِالیَمِینِ": فلاں ہمارے نزدیک
اچھے رتبہ پر ہے۔ وقَدِمَ عَلی اَیمَنِ الیَمِینِ وہ
برکت کے ساتھ آیا۔
الیُمنَی: دایاں ہاتھ یا داہنی جانب۔ ثنی یُمنَیان
ج یُمنَیات۔
الیُمنَة والیَمنَة: یمنی چادر۔
الاَیمَن: داہنی جانب۔ مؤنث یَمناء ج یُمن
واَیامِن: کہا جاتا ہے "ذَهَبَ اِلَی اَیمَنِ الاِبِلِ":
وہ اونٹوں کی داہنی جانب گیا" ونَظَرَ اَیمَنَ
مِنهُ": اس نے داہنی جانب دیکھا۔
التَّیمَن: دکھن۔
المَیـمَـنَة: برکت۔ داہنی جانب کا دستہ فوج ج
مَیامِن۔
المَیمَن: برکت لانے والا۔
المَیمُون: مبارک۔ ج مَیامِین کہا جاتا ہے
"هُوَ مَیمُونُ الطَّائِرِ: وہ مبارک چہرہ والا ہے
"وسِرْ عَلَی الطَّائِرِ المَیمُونِ": مسافر کے
لئے دعا ہے یعنی توفیق کے ساتھ سفر کرو۔
الیَنبُوت: ایک قسم کی نباتات۔
یَنبُوع: دیکھئے مادہ نبع۔
الیَاتِسُون: ایک قسم کی خوشبودار نباتات۔
یَنَعَ یَینَعُ ویَنِعَ یَنعًا ویَنعًا ویُنُوعًا واَینَعَ الثَّمَرُ:
پھل کا پختہ ہونا۔ صفت یانِع۔ ج یَنَعٌ ویُنعٌ۔
الیَانِع: ہر چیز کا سرخ ویَنَعَ الشَّيءُ: تیز سرخ
ہونا۔

اَلْيَنُوع: خون کی سرخی۔

اَلْيَنَع: سرخ مہرہ۔ واحد يَنَعَة: عقیق کی ایک قسم۔

اَلْيَنَم: ایک قسم کی نباتات واحد يَنَمَة۔

اَيْهَت اِيْهَاتًا. اَللَّحْمُ: گوشت بدبودار ہونا۔

اِسْتَيْهَرَ: بے عقل ہونا...... فِي الْاَمْرِ: کسی کام میں مدت گزارنا...... بِالْاَمْرِ: یقین کرنا۔

اَلْيَهَر وَالْيَهِر: کشادہ جگہ۔ کسی کام میں مدت گزاری۔

اَلْيَهْـــــرُ: سراب۔ سخت پتھر۔ لجاجت جھوٹ اندرائن۔ زہر۔

اَلْيَهْيَرَى: بہت پانی۔ باطل۔

اَلْمُسْتَيْهِر: فا۔ بہت لجاجت کرنے والا۔

اَلْيَهْفُوف: بزدل۔ بیوقوف۔ چٹیل زمین۔ تیز قلب۔

اَلْيَهَم: دیوانگی۔ جنون۔

اَلْاَيْهَـــــم: دیوانہ۔ مجنون۔ خشکی۔ بلند پہاڑ۔ بہرا۔ دلیر۔ چکنا پتھر۔ بے نشان شہر لَيْلٌ اَيْهَم: بے تاروں والی رات۔ مؤنث يَهْمَاء ج يُهْم۔

اَلْيَهْمَـــاءُ. اَيْهَمْ: کا مؤنث۔ بے پانی اور بے نشان بیابان۔ سخت سال۔ مضبوط اونٹنی اَرْضٌ يَهْمَـــاءُ: بے نام ونشان و بے چراگاہ زمین۔ سِنُوْنَ يُهْم: بے گھاس و پانی اور بے درخت والے سال۔

يَهُوْد: دیکھئے مادہ ہود۔

يُـوْح وَيُوْحَى: آفتاب کے ناموں میں سے ہے۔ کہا جاتا ہے "جَعَلَكَ اللّٰـهُ اَعْمَرَ مِنْ نُوْحٍ وَاَنْوَرَ مِنْ يُوْح": اللہ تعالیٰ عمر نوح علیہ السلام کی عمر سے بھی زیادہ دراز کرے اور آفتاب سے زیادہ روشن کرے۔

اَلْيُـوْذ: سیاہ خاکستری بلوری رنگ کا جسم جس کا دھواں تیزی سے پھیل جاتا ہے۔

اَلْيَوْمُ الشَّمْسِ الْحَقِيْقِي: وہ وقت جب سورج خط جرہ سے دو دفعہ گزرتا ہے۔

يَاوَمَـهُ يِوَامًا وَمُيَاوَمَةً: دنوں کے لحاظ سے معاملہ کرنا۔

اَلْيَـوْم: دن۔ وقت۔ کہا جاتا ہے "ذَخَـرْتُكَ لِهَـــذَا الْيَـــوْم": تم کو میں نے اسی دن کے لئے ذخیرہ بنایا تھا ج اَيَّـــام و جج اَيَـــاوِيْـم۔ اَيَّـامُ اللّٰـهِ: خدا کے دن یعنی خدا کے انعامات یا سزائیں اَيَّامُ الْعَرَب: جنگ ہائے عرب۔ اِبْنُ الْاَيَّام: زمانہ شناس۔ "اِبْنُ الْيَوْم": زمانہ ساز۔ کہا جاتا ہے "يَـــوْمٌ اَيْـــوَم": مہینے کا آخری دن۔ وَيَـــوْمٌ اَيْـــوَمُ وَيَـــوْمٌ وَوِمٌ وَذُوْ اَيَّام وَذُوْ اَيَاوِيْم وَذُوْ اَيَايِيْم: سخت طویل دن۔

اَلْيُوْنَان: یونانی لوگ۔ ایک ملک کا نام۔

يُوْنَانِيٌّ: یونان کا رہنے والا ج يُوْنَانِيُّوْن۔

اَلْيَاوِيُّ: یا کی جانب منسوب۔

اَلْيَيْهَمِيَّة: خود۔

يَاَّيْتُ يَاَّيْيَةً. اَلْيَاءَ: لکھنا۔

تمت

عربی کی ضرب الامثال واقوالِ حکمت

ا

اِبِلِیْ لَمْ اَبِعْ وَلَمْ اَھَبْ

میں نے اپنا اونٹ نہ فروخت کیا' نہ تحفتاً دیا۔
ناحق جھگڑا کرنے والے ظالم سے یہ مثل بنائی گئی ہے۔

یا اِبِلِیْ عُوْدِیْ اِلٰی مُبَارَکِ

اے میرے اونٹ اپنے مقام پر واپس پلٹ جا۔
ایسا شخص جو فائدہ والا کام ترک کرنا چاہے۔

اَتٰی عَلَیْھِمْ ذُوْاَتٰی

ان پر اسی طرح مصیبت آئی جیسا کہ آیا کرتی ہے۔
یعنی انسانوں پر ملی جلی تکالیف والی کیفیات آتی جاتی رہتی ہیں

اَتَاکَ رَیَّانُ بِلَبَنِہٖ

(پی کر سیراب ہوگیا تو اپنا دودھ تیرے پاس لایا) یہ مثال اُس وقت دی جاتی ہے جب کوئی شخص کسی چیز کو سخی ہونے پر ہبہ نہ کرے بلکہ اپنی ضرورت سے زائد ہونے کی بناء پر کسی کو دے۔

اَتَتْکَ بِحَائِنٍ رِجْلَاہُ

(خائن کو خود اس کے قدم تمہارے پاس لے آئے) مطلب یہ ہے کہ برائی خود کرنے والے پر ہی لوٹتی ہے۔ گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ اسی موقع پر اتتک بحائن رجلاہ بھی بولتے ہیں۔ یہ ایسے شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو برائی کی طرف چلتا ہے اور اس میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ حائن: قریب الموت شخص۔ یہ مثالیں ایسے موقع پر بولی جاتی ہیں جب آدمی اپنی برائی کا بدلہ دُنیا میں ہی پالے۔

اَتَتْکُمْ فَالِیَۃُ الْاَفَاعِیْ

(تمہارے پاس سانپوں کا پیش خیمہ آچکا ہے) یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب بڑے شر سے پہلے اس کے مقدمے کے طور پر چھوٹا شر آچکا ہو۔ فالیۃ: ایک دھاری دار کیڑا ہے جو سانپ اور بچھوؤں کے بل کے منہ پر رہتا ہے۔

یَاْتِیْکَ کُلُّ غَدٍ بِمَا فِیْہِ

کل آئندہ تیرے تیرے پاس اپنے اندروالا لائے گی۔
یعنی وقت کے ساتھ ساتھ نفع یا نقصان آتا ہی ہے۔

وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

اور تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جس کو تو نے راہ خرچ نہیں دیا۔
یعنی توقع کے بغیر معلومات مہیا ہوتی رہتی ہیں۔

لَا اٰتِیْکَ حَتّٰی یَئُوْبَ الْقَارِظَانِ

(سلم نامی درخت کے) پتوں کو توڑنے والے دو آدمیوں کے آنے تک میں تیرے پاس نہیں آؤں گا۔
یہ اُن کے لیے بولا جاتا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی بہانے قطع تعلق کر ہی لینا ہے۔

لَا اٰتِیْکَ سِنَّ الْحِسْلِ

(میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک کہ گوہ کے دانت نہ ٹوٹ جائیں) مطلب یہ ہے کہ کبھی نہیں آؤں گا کیونکہ حسل گوہ کو کہتے ہیں اور گوہ کے دانت ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔

کُلُّ اٰتٍ قَرِیْبٌ

(ہر آنے والی چیز نزدیک ہے) یعنی جو چیز آکر رہنی ہے وہ خواہ کتنی ہی دُور ہو' قریب ہی ہے اور ہر لحظہ مزید قریب آرہی ہے۔

ذَاکَ اَحَدُ الْاَحَدَیْنِ

یہ دو یکتاؤں میں کا ایک ہے' یعنی بکھری اشیاء میں سے منتخب چیزوں کا انتخاب۔

اَخَذَہٗ بِرُمَّتِہٖ

اس کو اس نے رسّی سمیت لے لیا۔
یعنی اصل کے ساتھ (فرع) متعلقہ چیزیں بھی ہاتھ آنا۔

قَدْ یُؤْخَذُ الْجَارُ بِذَنْبِ الْجَارِ

کبھی پڑوسی کے جرم میں پڑوسی گرفتار ہوجاتا ہے۔

خُذْ مِنَ الرَّضْفَۃِ مَا عَلَیْھَا

پتھر پر جو لگا ہے لے لو۔ یعنی کنجوس سے جو مل جائے غنیمت جانو۔

خُذِ الْاَمْرَ بِقَوَابِلِہٖ

(معاملہ کو اس کے مقدمات کے ساتھ لو) معاملے کے پیش آنے سے پہلے اس کی تدابیر اختیار کرو۔ اس میں باء بمعنی فی ہے یعنی بقوابلہ بمعنیٰ فی بقوابلہ ہے۔

خُذْ مِنَ الدَّھْرِ ما صفی وَمِنَ الْعَیْشِ مَا کَفٰی

زمانہ سے وہ چیز لو جو پاک ہو اور روزی اتنی جو کفایت کرے۔

خُذْ مَا طَفَّ لَکَ

جو چیز نزدیک ہو اس کو حاصل کرنا۔

لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْیَوْمِ لِغَدٍ

آج کے کام کل پر مت ڈالو۔

آخر الدَّاءِ الْکَیُّ

(مرض کی انتہا داغ دینا ہے) مرض کے انتہائی حد تک پہنچ جانے کے وقت بولتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مریض کا ہر قسم کی دوا سے علاج کیا جاتا ہے مگر کوئی دوا اس کو راس نہیں آتی۔ تب آخری علاج کے طور پر داغا جاتا ہے اس سے بھی تندرست نہ ہو تو پھر کوئی علاج باقی نہیں رہتا۔ اچھا ہو تو ہو ورنہ وہی موت ہے۔

آخِ الْاَکْفَاءَ دَاھِنِ الْاَعْدَاءَ

(ساتھیوں سے بھائی چارہ کے ساتھ پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق کے ساتھ ملو) اسی طرح ایک قول ہے: خالص المؤمن و خالق الفاجر: (مؤمن سے (دلی) اخلاص سے اور فاجر سے ظاہری اخلاق کے ساتھ ملو)۔

اَخُوکَ اَمِ الذِّئْبُ

(وہ تیرا بھائی ہے یا بھیڑیا) جو شخص تیری ہمدردی کے لئے آیا ہے وہ تیرا بھائی ہے یا تیرا چھپا دشمن۔ اسی طرح بولا جاتا ہے اصاحب انت فار کن الیک ام عدو فاحذر منک (آیا تو دوست ہے کہ تیری طرف مائل ہوں یا دشمن ہے کہ تجھ سے عافیت مانگو)۔

اخوکَ مَنْ صَدَقَکَ

تیرا بھائی وہ ہے جو تجھ سے خالص محبت کرے۔

اَخُوکَ مَنْ وَاسَکَ بِنَشَبٍ لَامَنْ وَاسَکَ بِنَسَبٍ

تیرا بھائی وہ ہے جو تجھ سے مال کے ساتھ ہمدردی کرے نہ فقط قرابت داری کے ساتھ تعاون نہ کرتا رہے یعنی مالی تعاون کرنا بھائی چارہ ہے اور قرابت کا ذکر کرنا دوسرے بھائی کے لئے (اکثر) سودمند نہیں۔

اَنَّ اَخَا الْھَیْجَاءِ مَنْ یَسْعٰی مَعَکَ

تیرا بھائی وہ ہے جو تیری مدد کرے۔

اَنَّ اَخَاکَ مَنْ اَسَاکَ

(تیرا بھائی وہ ہے جو تیری اعانت کرے)۔ آسیت فلانا بمالی او غیرہ: ایسے موقع پر کہا جاتا ہے جب کسی شخص کو مال دے کر اپنے برابر کر لیا جائے اور اپنے نفس پر اس کو ترجیح دی جائے۔ یہ بھائیوں کے ساتھ احسان کرنے کیلئے اُبھارنے پر بولا جاتا ہے۔

لِاَخِیْکَ عَلَیْکَ مثل الذی لَکَ عَلَیْہِ

(تیرے بھائی کا تجھ پر وہی حق ہے جو تیرا اس پر ہے)۔

رُبَّ اَخٍ لَمْ تلدہ والدۃ

(بہت سے بھائی ایسے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے) سچے دوست کے لئے کہا جاتا ہے جو بعض اوقات حقیقی بھائی سے بھی زیادہ مشکلات میں کام آتا ہے۔

اَدَبُ الْمَرْءِ خَیْرٌ مِن ذَھَبِہٖ

آدمی کا علم اس کو اس کے سونے سے زیادہ سودمند ہوتا ہے۔

اَلْاَدَبُ مَالٌ وَاسْتِعْمَالُہٗ کَمَالٌ

علم ایک دولت ہے اور اس سے کام لینے میں کمال ہے۔

نِعْمَ الْمُؤَدِّبُ الدَّھْرُ

زمانہ سب سے اچھا ادب سکھانے والا (استاد) ہے۔

مَأرَبَۃٌ لَاحَفَاوَۃٌ

(حاجت سبب ہے نہ کہ اکرام) یعنی اکرام و احترام ضرورت کی بنا پر ہے محبت کی وجہ سے نہیں۔

اَلْاَرْضُ الْوَاطِئَۃُ تَشْرَبُ مَاءَ ھَا وَمَاءَ غَیْرِھَا

گوڈی کی ہوئی نرم زمین اپنا پانی بھی پی جاتی ہے اور دوسرے کا بھی۔ ٹھنڈا لوہا گرم کو کھا جاتا ہے۔

بِالْاَرْضِ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ

(تیری ماں نے تجھے زمین پر ہی تو جنا ہے) ''آدمی خاک کا پتلا ہے''۔ غرور و تکبر سے روکنے اور انسان کو اس کی حیثیت یاد دلانے کے لئے بولا جاتا ہے۔

لِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ

سخاوت کرنے والوں کی طرف سے ان کے پیالے میں زمین حصہ لیتی ہے۔

وَفِی الْاَرْضِ لِلْحُرِّ الْکَرِیْمِ مَنَادِحُ

زمین میں آزاد عزت دار کے لئے ذرائع آمدن بھرے پڑے

ہیں۔

لا اصل لہٗ ولا فصل

اس کے پاس نہ تو خاندانی عزت ہے اور نہ حسنِ کلام۔
اصل کا اطلاق حسب ونسب پر ہوتا ہے۔

الاصیلُ یجُوْدُ

شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔

الاصیلُ یعْمَلُ باصْلِہٖ

شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

آفۃُ العِلمِ النِّسیانُ

بھول علم کی مصیبت ہے۔

اکل علیہِ الدّھرُ وشرِبَ

زمانے نے اس پر کھایا پیا ہے۔
یعنی لمبی عمر پانے والے نے دُنیا کی اونچ نیچ دیکھ لی۔

اکلتُم تمری وعصیتُم امری

تم نے میری کھجوریں کھائیں اور میری ہی نافرمانی کی۔
یعنی جس تھالی میں کھانا اُسی میں سوراخ کرنا۔

آکُلُ لحمیْ ولا ادعُہ لآکِلٍ

میں اپنا گوشت خود کھاؤں اور دوسرے کھانے والے کے لئے نہ چھوڑوں گا۔ یہ مثل اس پر ہے جو نفع خود لے اور بوجھ دوسرے پر ڈالے۔ یعنی میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تھو۔

یأکُلُ التّمرَ واُرْجَمُ بالتّمرِ

(کھجور وہ کھا رہا ہے اور گٹھلیاں مجھے ماری جا رہی ہیں) اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو نفع خود اٹھائے اور مشقت دوسروں کیلئے چھوڑ دے۔

یأکُلُنی سبعٌ ولا یأکُلُنی کلْبٌ

مجھے ایک درندہ کھا رہا ہے کتا نہیں کھا رہا ہے۔

یأکُلُھم بضِرْسٍ ویطؤہ بظِلْفٍ

(اس کو ڈاڑھوں سے چباتا ہے اور سُم سے کچلتا ہے) محسن کے ساتھ برائی کرنے کے وقت کہتے ہیں۔

یأکُلُ بالضِّرسِ الّذی لم یُخلَق

وہ اس ڈاڑھ کے ساتھ کھاتا ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئی۔
یعنی نیکی کی تعریف سننے والے پر کہا جاتا ہے۔

غیری یأکُلُ الدّجاجَ وانا اقعُ فی السِّیاجِ

دوسرے مرغیاں کھاتے رہیں اور میں جھاڑی میں پڑا رہوں۔

اکلٌ وحمدٌ خیرٌ من اکلٍ وصمتٍ

کھانا اور تعریف کرنا کھانے اور خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ محسن کی جائز تعریف پر رغبت دلانا۔

اکلاً وذمًّا

(کھانا اور پھر مذمت بھی کرنا) اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی چیز سے نفع بھی اٹھایا جائے اور اس کی مذمت بھی کی جائے حالانکہ وہ برائی کی مستحق نہ ہو۔ ''کھانا اور کیڑے نکالنا''۔

رُبَّ اکلۃٍ تمنعُ من اکلاتٍ

کبھی ایک لقمہ بہت سے لقموں سے روک دیتا ہے۔ کیونکہ کبھی ایک لقمہ بیمار کر دیتا ہے اور پھر بہت سی چیزوں سے انسان پرہیز کرتا ہے۔ پرہیز پر آمادہ کرنے کے لئے بولتے ہیں۔

آکلُ من حُوتٍ

مچھلی سے بھی زیادہ کھانے والا۔ مچھلی کے تالاب میں وقت بے وقت زیادہ خوراک ڈال دی جائے تو وہ کھا کھا کر ہی ہلاک ہو جاتی ہے۔

آکلُ من الرّحی

چکی سے زیادہ کھانے والا۔

آکلُ من السُّوسِ

گھن سے زیادہ کھانے والا۔

آکلُ من ضِرسٍ

داڑھ سے بھی زیادہ کھانے والا۔

آکلُ من النّارِ

آگ سے بھی زیادہ کھانے والا۔

حتّٰی یؤلَّفَ بین الضّبِّ والنُّونِ

(یہاں تک کہ گوہ اور مچھلی جمع ہو جائیں۔ نون مچھلی کو کہتے ہیں مچھلی اور گوہ ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ مچھلی پانی میں رہتی ہے اور گوہ کبھی پانی نہیں پیتی اسی طرح حتی یرد الضب بولتے ہیں کیونکہ گوہ کو پانی کی ضرورت نہیں تعلیق بالمحال مراد ہے۔ جیسے جب تک آگ پانی یا شیر بکری جمع نہ ہوں اور ہرگز جمع نہ ہوں گے۔

آلفُ من حمامِ مکّۃَ

(مکہ کے کبوتر سے بھی زیادہ مانوس) کیونکہ مکہ میں نہ کبوتر کا شکار کیا جاتا ہے اور نہ اس کو کوئی پریشان کرتا ہے۔

آلفُ من الحُمّٰی

بخار سے زیادہ مانوس۔

بخار کا وقفہ وقفہ سے اترنا چڑھنا۔

آلفُ مِنْ کَلْبٍ

کتے سے زیادہ مانوس۔

کتا اپنے وطن کو ترک کر کے مالک کے ساتھ جاتا ہے۔

اُمٌّ فَرَشَتْ فَانَامَتْ

ماں نے بستر بچھا اور سلا دیا۔

ماں کی طرح مشفق سربراہ کی تعریف میں کہا جاتا ہے۔

اُمّ الاخرس تعرف بلُغاتِ الْخُرْسَان

گونگے کی ماں گونگے کی رمز شناس ہوتی ہے۔

اُمٌّ سَقَتْکَ الغَیْلَ مِنْ غیر حَبَلٍ

(وہ ایسی ماں ہے جس نے بغیر حمل کے تجھے حالت حمل کا دودھ پلایا ہے۔ غیــل: اس دودھ کو کہتے ہیں جو ماں کے حاملہ ہونے کی حالت میں بچہ پئے۔ یہ دودھ بچہ کو مضر ہوتا ہے۔ یہ ایسے شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو پہلے تو کسی کو مقرب بنالے اور پھر بغیر کسی قصور کے اس کو نکال دے اور زیادتی کرے۔

اِلٰی اُمِّہٖ یَلْهَفُ اللّهفانُ

(فریاد کرنے والا اپنی ماں ہی کے پاس فریاد کرتا ہے) آدمی اپنے اہل اور بھائیوں ہی سے اعانت چاہتا ہے۔ لھفان: مصیبت زدہ اور مبتلائے غم کے متعلق کہا جاتا ہے۔

اَلاَمْرُ یَعْرِضُ دُوْنَہُ الاَمْرُ

ایک کام کے سامنے دوسرا کام رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

یعنی انسانی زندگی میں مشکلات یکے بعد دیگرے آتی رہتی ہیں۔

اَمْرُ مُبْکِیَاتِکَ لَا اَمْرَ مُضْحِکَاتِکَ

رلانے والی باتوں پر غور کرو ہنسانے والی باتوں پر توجہ نہ دو۔

یعنی جو برائیوں سے آگاہ کرے اس پر دھیان دو اور جو بے خوف کرے اس کو چھوڑ دو۔

لِاَمْرٍ مَاجَدَعَ قَصِیْرٌ اَنْفَہٗ

کسی سازش کے لئے قصیر نے اپنی ناک کاٹی۔ یہ زباء کا مقولہ ہے۔

اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو فقط اپنا کام نکالنے کے لیے حیلہ سازی کرے۔

لِاَمْرٍ مَا یُسَوَّدُ مَنْ یَسُوْدُ

(جو سردار بنتا ہے کسی وجہ ہی سے بنتا ہے) کوئی شخص استحقاق ہی کی وجہ سے قوم کا سردار بنا کرتا ہے۔ یعنی کوئی نہ کوئی خوبی تو ہوتی ہی ہے تو انسان سردار کہلاتا ہے۔

لَیْسَ لِلاُمُوْرِ بِصَاحِبٍ مَنْ لَمْ یَنْظُرْ فِی الْعَوَاقِبِ

(جو شخص انجام پر نظر نہ رکھے وہ معاملات پر حاوی نہیں ہو سکتا)۔

اَلاَمِیْرُ مَنْ لاَ یَعْرِفُ الاَمِیْرَ

(امیر وہ ہے جو کسی دوسرے امیر کو نہ جانے)۔

یَا حَبَّذَا الاِمَارَۃُ وَلَوْ عَلَی الْحِجَارَۃِ

حکومت کس قدر بھلی ہے اگر چہ پتھروں پر۔

تَاَمُّلُ العَیْبِ عَیْبٌ

عیب تلاش کرنا بذات خود ایک عیب ہے۔

مَنْ اَمِنَ الزَّمَانَ خَانَہٗ

جس نے زمانہ کو امانت دی اس کی اس نے خیانت کی۔

یعنی زمانہ پر بے خوف مت ہو۔

آمَنُ مِنْ حَمَامِ مَکَّۃَ

(مکہ کے کبوتر سے بھی زیادہ مامون) کیونکہ نہ اس کو شکار کیا جاتا ہے اور نہ پریشان۔ آمن امن سے مشتق ہے۔

اَمَنُ مِنَ الاَرْضِ

بہت امانت دار شخص۔ زمین سے زیادہ امین کیونکہ زمین میں جس جنس کی امانت رکھی جاتی ہے اسی جنس کو اُگا دیتی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ بِشْرُہٗ فِیْ وَجْهِہٖ وَحُزْنُہٗ فِیْ قَلْبِہٖ

مومن کی کشادہ روئی اس کے چہرے پر ہوتی ہے اور اس کا غم دل میں چھپا ہوتا ہے۔

اَلاِیْنَاسُ قَبْلَ الاِبْسَاسِ

مانوس کرنا دودھ دوہنے سے پہلے ہے۔ یعنی کسی سے کام لینا مقصود ہو تو نرم رویہ اختیار کرنا ہوگا۔

لیس عَلَی الاِنْسَانِ اِلاَّ مَا مَلَکَ

انسان پر وہ چیز فرض ہے جو اس کے قبضہ میں ہے۔

اَلاِنْسَانُ عَبْدُ الاِحْسَانِ

انسان احسان کا غلام ہے۔

اَلاِنْسَانُ اِبْنُ یَوْمِہٖ

(انسان اپنے دن کا بیٹا ہے) یعنی وقت کا بندہ۔

اَلاِنْسَانُ بِالتَّفْکِیْرِ وَاللّٰهُ بِالتَّدْبِیْرِ

انسان غور وفکر میں مشغول ہے اور خدا تعالیٰ تدبیر میں ہے "تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ"۔

کُلُّ اِنْسَانٍ وَهَمُّہٗ

ہر شخص اپنے غم کی تدبیر خود بہتر کرتا ہے ہر شخص اپنا کام خود ہی جانتا

ہے یا ہر شخص اپنی مصیبت میں مبتلا ہے۔

اَنْفٌ فِی الْمَاءِ وَاِسْتٌ فِی السَّمَاءِ

ناک پانی میں اور دبر آسمان میں ہے۔
یعنی کم مرتبہ انسان بلندی دعویٰ کرتا ہے۔

اَنْفُکَ مِنْکَ وَاِنْ کَانَ اَذَنَّ

تیری تیری ہی ہے اگر چہ وہ پانی بہاتی ہو۔
یعنی تیری قوم کے حقیر لوگ تیری مدد کے محتاج ہیں۔

اَنْفُکَ مِنْکَ وَاِنْ کَانَ اَجْدَع

مخلوق حوادث کا شکار ہے۔
یعنی سب نے فنا ہونا ہے۔

اَلاَنَامُ فَرَائِسُ الاَیَّام

(مخلوق زمانہ کا شکار ہے) آخر کار زمانہ سب کو ختم کر دے گا۔

مَنْ تَانّٰی اَدْرَکَ مَا تَمَنّٰی

(جس نے آہستگی سے کام لیا اس نے اپنی مراد پائی) صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

کُلُّ اِنَاءٍ بِالَّذِیْ فِیْهِ یَرْشَحُ

(ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے) یرشح کے بجائے ینضح بھی مروی ہے مطلب ایک ہی ہے۔

عَلٰی اَهْلِهَا تَجْنِی الْبَرَاقِشُ

براقش (کتیا) اپنے ہی مالکوں کو تباہ کرنے والی ہے۔
یعنی آدمی کا عمل اس کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

آفَةُ الْمُرُوْءَةُ خُلْفُ الْوَعْدُ

مروت پر مصیبت وعدہ خلافی ہے۔

آفَةُ الْجُوْدِ الْاِسْرَاف

بات پر مزید مصیبت دروغ گوئی ہے۔

آفَةُ الْحَدِیْثِ الْکِذْب

سخاوت پر آفت فضول خرچی ہے۔

آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْیَان

علم کی آفت نسیان ہے۔

اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُہٗ نَدَمٌ

غصہ کی ابتداء جنون اور انتہا ندامت پر ہے۔

اَوَّلُ الْغَیْثِ قَطْرٌ

بارش کی ابتداء بوند ہے۔ (یعنی قطرہ قطرہ ہی دریا بنتا ہے)۔

اَوَّلُ الشَّجَرَةِ النَّوَاة

درخت کی ابتداء گٹھلی سے ہوتی ہے۔

لَسْتَ اَوَّلُ مَنْ غَرَّهُ السَّرَابُ

تو پہلا شخص نہیں جس کو سراب سے دھوکا ہوا۔

اِیْوَانِ کِسْرٰی

نوشیروان محل:
یہ مثل عجیب وغریب نادر الوقوع پر بولی جاتی ہے۔
یہ محل بیس سال میں تعمیر ہوا تھا۔

ب

اَلْبِئْرُ اَبْقٰی مِنَ الرِّشَاءِ

(کنواں رسّی سے زیادہ باقی رہتا ہے) رشاء: ڈول کی رسّی۔

کَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ

اپنے ہی کھر سے اپنی موت کو کھودنے والے کی طرح۔ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا۔ اپنی ہلاکت کا خود سبب بننا۔

کَالْبَاحِثِ عَنِ الْمُدْیَةِ

(چھری کھودنے والے کی طرح) ''اپنی موت بلانا'' ایسے شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو ایسی چیز تلاش کرے جو خود اس کے لیے باعث ہلاکت ہو۔

اَبْخَرُ مِنْ اَسَدٍ

شیر سے منہ کی بدبو والا۔

اَبْخَرُ مِنْ صَقْر

شکرہ سے زیادہ منہ کی بدبو والا۔

اَبْخَرُ مِنْ فَهْدٍ

چیتے سے زیادہ منہ کی بدبو والا۔

بَخَرِ الْفَمِ

(منہ سے بدبو پیدا ہونا) گندہ دہن۔

اَبْخَلُ مِنْ مَادِرٍ

(مادر سے بھی بخیل) مادر بنی ہلال کا ایک شخص جو بخل میں مشہور تھا۔

هٰذِهٖ بِتِلْکَ وَالْبَادِیُ اَظْلَمُ

یہ سزا پہلے عمل کے بدلہ میں ہے اور ابتداء کرنے والا ہی ظالم ہے یعنی بدی کرنے والے کو اس کی سزا بھی دی جاتی ہے اور بدی کی ابتداء کرنے کی وجہ سے ظالم بھی پکارا جاتا ہے۔

اَبْدَی الصَّرِیْحُ عَنِ الرَّغْوَةِ

خالص دودھ جھاگ سے الگ ہوگیا۔

کل مَبْذُوْلٍ مَمْلُوْلٌ
زیادہ استعمال کی گئی چیز سے اکتاہٹ و بیزاری ہو ہی جاتی ہے۔
بِالْبِرِ یُسْتَعْبَدُ الْحُرُّ
اچھے سلوک سے آزاد آدمی کو بھی غلام بنایا جاسکتا ہے۔
بَرِئَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ
(انڈا چوزہ سے بے تعلق ہو چکا ہے) قائبہ: انڈے کو اور قوب: چوزہ کو کہتے ہیں یعنی ''بات بہت دور ہوگئی''۔ ''تیر کمان سے نکل چکا'' یا ''اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئی کھیت''۔
بَرْدُ غَدَاةٍ غَرَّ عَبْدًا مِنْ ظَمِأٍ
صبح کی ٹھنڈک نے آدمی کو پیاس کے بارے میں فریب دیا۔ مقولہ ہے کہ ایک شخص ٹھنڈی صبح میں جانور لے کر جنگل میں گیا اور پانی ساتھ نہ لیا اور پھر تپتی ہوئی دوپہر میں پیاس کی شدت سے ہلاک ہو گیا۔ یعنی پیش بندی کرنا اور مارا جانا۔
اَبْرَدُ مِنْ غِبِّ الْمَطَرِ
بارش کے اگلے دن سے بھی زیادہ سرد۔ غب المطر: دراصل غب یوم المطر ہے)۔
اَبْرَدُ مِنْ عَضُوْسٍ
اولے سے بھی زیادہ ٹھنڈا۔
اَبْرَدُ مِنْ فَلْحَسٍ
فلحس (ایک سردار کا نام جو بغیر جہاد کئے مالِ غنیمت کا طالب ہوتا تھا) سے بھی زیادہ حق طلب کرنے والا۔
بَرْضٌ مِنْ عِدٍّ
بڑے خزانے سے تھوڑا۔
اِنَّما هو كَبَرْقِ الْخُلَّبِ
(وہ تو دھوکہ دینے والے بجلی کی طرح ہے) یعنی بجلی چمکتی ہے مگر بارش نہیں ہوتی ''جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں''۔
مَا كُلُّ بَارِقَةٍ تَجُوْدُ بِمَائِهَا
(امید ہے کہ بجلی والا بادل وعدہ خلافی نہیں کرے گا) یعنی بارش کی امید پوری ہوگی۔ احسان کی امید میں بولا جاتا ہے۔
عَسَى الْبَارِقَةُ لاَ تُخْلِفُ
ہر بجلی والا بادل پانی نہیں برسایا کرتا۔
اَلَّذِیْ لاَ یُبْصِرُ مِنَ الْغِرْبَالِ یَكُوْنُ اَعْمٰی
جو شخص چھلنی میں سے نہیں دیکھ سکتا اندھا ہوتا ہے۔
اَبْصِرْ وَعْ قَلْعَكَ
دیکھ اور اپنے لاٹری والے تیر پر نشان لگا۔
مخاطب کو نفع یا نقصان کی طرف متوجہ کرنا۔
اَبْصَرُ مِنْ عِقَابٍ
عقاب سے زیادہ تیز نظر۔
اَبْصَرُ مِنْ نَسْرٍ
(گدھ سے بھی زیادہ تیز نظر)
اَبْصَرُ مِنَ الْوَطْوَاطِ فِی اللَّیْلِ
رات میں چمگادڑ سے بھی زیادہ تیز نظر۔
اَبْصَرُ مِنْ زَرْقَاءِ الْیَمَامَةِ
یمامہ کی زرقاء سے بھی زیادہ تیز نظر۔ زرقاء جدیس قبیلے کی عورت تھی جو تین منزل کے فاصلے سے دیکھ لیتی تھی۔
لا یَبِضُّ حَجَرہ
اس کے پتھر (دل) کو پسینہ (رحم) نہیں آتا۔
یعنی شدید کنجوس سے خیر کی توقع نہیں۔
اَبْطَأُ مِنْ غُرَابِ نُوْحٍ
نوح کی کوے سے بھی زیادہ دیر کرنے والا۔
حضرت نوح نے کوے کو پانی اترنے کی خبر لینے کے لئے بھیجا مگر وہ واپس نہ آیا۔
اَبْطَشُ مِنْ دَوْسَرٍ
نعمان بن منذر کے لشکر۔ دوسرے سے زیادہ تیز حملے والا۔
بَطْنِی عَطْرِی وَسَائِرِی ذَرِی
(صرف میرے پیٹ پر عطر ملو اور میرے باقی حصہ بدن کو چھوڑ دو) ایسے شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو اہم چیز کو چھوڑ کر غیر اہم کو اختیار کرے۔
اَلْبِطْنَةُ تَاْمِنُ الفطنه
(زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے۔ افسن الفصیل: اس وقت بولتے ہیں جب اونٹ کا بچہ اونٹنی کے تھن کا سارا دودھ پی لے۔
مطلب یہ کہ مال و دولت نے عقل خراب کر دی۔
مَا اَبْعَدَ مَا فَاتَ وَمَا اَقْرَبَ مَا یَاْتِی
(جو نکل گیا وہ دُور گیا اور جو آنے والا ہے وہ بہت ہی قریب ہے)۔
اَبْعَدُ مِنَ النَّجْمِ
ثریا ستارے سے زیادہ دُور۔
اَبْعَدُ من بیض الاَنُوْقِ
عقاب کے انڈوں میں سے بھی زیادہ دور یعنی ناحاصل ہونے والی

چیز۔

اَبْعَدُ مِنْ بَناطِ الثُّرَیَّا

عیوق ستارے کے ساتھ لگی ہوئی چیز سے زیادہ دُور۔

اَبْعَدُ مِنْ مَناطِ الْعَیُّوقِ

(عیوق کے لٹکن سے بھی زیادہ دور) عیوق ثریا کے ساتھ طلوع ہونے والا ایک ستارہ ہے۔

اَلْبُعْدُ جَفَاءٌ

(دوری ستم ہے) یعنی دور رہنے سے محبت کم ہوتی ہے۔

رُبَّ بَعِیْدٍ اَنْفَعُ مِنْ قَرِیْبٍ

(بہت سے دور والے پاس والوں سے زیادہ نافع ہوتے ہیں)۔

اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا یَسْتَنْسِرُ

ہمارے علاقے میں بغاث (سبزی مائل سفید رنگ پرندہ) گدھ بن جاتا ہے یعنی ہماری حمایت کے ساتھ ذلیل عزت والا ہو جاتا ہے۔

اِنْ تَبْغِ عَلَیْکَ قَوْمُکَ لَا یَبْغِ عَلَیْکَ الْقَمَرُ

اگر تیری قوم تجھ پر ظلم کرتی ہے تو چاند تجھ پر ظلم نہ کرے گا۔

ایک بات سمجھانے سے پہلے دوسری پیش کرنا۔

من اِبْتِغَاءِ الْخَیْرِ اِتِّقَاءُ الشَّرِّ

برائی سے بچنا بھی بھلائی تلاش کرنا ہے۔

عَلَی الْبَاغِی تَدُوْرُ الدَّوَائِرُ

(ظالم ہی کے سر پر مصیبتیں گھومتی ہیں) باغی ظالم کو کہتے ہیں۔

کَمُبْتَغِی الصَّیْدِ فِی عَرِیْسَۃِ الْاَسَدِ

(شیر کی کچھار میں شکار تلاش کرنے والے کی طرح) اس شخص کے بارے میں بولا جاتا ہے جو غیر محل میں اپنی ضرورت طلب کرے یا جہاں وہ مغلوب ہو جائے یا اس چیز کے لئے جو محال چیز کا طالب ہو۔ ''چیل کے گھونسلے میں ماس تلاش کرنا'' ''ہاتھی سے گنا مانگنا''۔

بَقْبَقَۃٌ فِی زَقْزَقَۃٍ

(ہنسی میں شور و شر) بقبقۃ: شور اور بہت بولنے کو کہتے ہیں اور زقزقہ: ہنسی کو کہتے ہیں اور بے مقصد باتیں کرنے والے کے لئے بولا جاتا ہے۔ شیخی بگھارنا یا بے پر کی اڑانا۔

بَقْلُ شَهْرٍ وَشَوْکُ دَهْرٍ

ایک ماہ کا ساگ اور کانٹا ہمیشہ کا۔

یعنی کم خیر اور زیادہ شر والا آدمی۔

مَا اسْتَبْقَاکَ مَنْ عَرَّضَکَ لِلْاَسَدِ

جس نے تجھے شیر کے سامنے ڈال دیا اس نے تجھ کو زندہ نہ چھوڑا۔

اس کے لئے مثل ہے جو تم کو برے انجام والے کام پر اُبھارے۔

لَا یَبْقٰی شَیْئٌ عَلٰی حَالِہٖ

کسی چیز کی ایک حالت نہیں ہوتی۔

بَقِّ نَعْلَیْکَ وَابْذُلْ قَدَمَیْکَ

(اپنے جوتے کو باقی رکھو اور پاؤں کام میں لاؤ) اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرو اور مال کو بچاؤ تاکہ معاملات قابو میں رہیں۔

اَبْقٰی مِنْ وَحْیٍ فِی حَجَرٍ

(پتھر پر لکھی ہوئی حکمت سے بھی زیادہ باقی رہنے والا) یمن کے عرب حکمت کی باتیں پتھروں پر لکھتے ہیں تاکہ پائیدار رہیں لوگوں میں بولا جاتا ہے العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر: ''بچپن کا علم پتھر پر لکیر کی مانند ہے۔''

اَبْقٰی مِنَ الْعَصْرَیْنِ

(صبح و شام سے بھی زیادہ باقی رہنے والا) عصرین صبح و شام کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ صبح و شام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ہمیشہ ایک ہی طرز پر آتے ہیں۔

اَبْقٰی مِنَ النَّسْرَیْنِ

نسر طائر اور نسر واقع دو ستاروں سے زیادہ باقی رہنے والا۔

اَبْقٰی مِنَ الدَّهْرِ

زمانہ سے زیادہ دیر باقی رہنے والا۔

اَبْقٰی مِنَ الْحَجَرِ

پتھر سے زیادہ باقی رہنے والا۔

بَاکِرْ تَسْعَدْ

صبح اٹھا کرو تاکہ نیک بخت ہو۔ (حدیث کا مفہوم ہے کہ صبح کے وقت میں اللہ عزوجل نے برکت پنہاں کر دی ہے۔)

اَبْکَرُ مِنَ الْغُرَابِ

کوے سے بھی سویرے اٹھنے والا کوا سب پرندوں سے پہلے اٹھتا ہے۔

مَا تَبُلُّ اِحْدٰی یَدَیْہِ الْاُخْرٰی

اس کا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بھی تر نہیں کرتا۔ انتہائی کنجوس کو کہا جاتا ہے۔

بَلَغَ مِنْہُ الْمُخَنَّقُ

وہ انتہائی سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔

مراد اس سے موت کو پہنچ چکا ہے۔

بَلَغَ الْحِزَامُ الطُّبْیَیْنِ

تنگ پستان تک پہنچ گیا۔
مراد معاملہ انتہا کو پہنچ چکا۔
بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبى
سیلاب ٹیلوں تک پہنچ گیا۔ مراد: لوگ حد سے گزر چکے۔
بَلَغَ السِّكِّينُ العَظْمَ
(چھری ہڈی تک پہنچ گئی) کسی معاملے کے انتہاء تک پہنچنے کے وقت بولتے ہیں۔
بَلَغَ الدِّمَاءُ الثُّنَنَ
(خون چوپایوں کے ٹخنوں تک پہنچ گیا۔ ثن' ثنة کی جمع ہے وہ بال جو چوپایہ کے نیچے ٹخنوں میں ہوتے ہیں۔ یہ مثال بھی شر کے انتہائی حد تک پہنچنے کے وقت بولا جاتا ہے۔
لَوْ بَلَغَ الرِّزْقُ فَاهُ لَوَلَّاهُ قَفَاهُ
(اگر رزق اس کے منہ تک پہنچ جائے تب بھی وہ پشت پھیر لے گا۔ ہر حالت میں خیر سے محروم رہنے والے کے لیے کہا جاتا ہے۔
مَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَ عَضُّ النَّمْلِ
امید ہے کہ وہ چیونٹی کے کاٹنے کے برابر بھی نہ پہنچے گا۔
اس کے لئے مثل ہے جس کے دھمکی کا اثر نہ ہو۔
اَبْلَغُ مِنْ قُسٍّ
قس بن ساعدہ سے بھی زیادہ بلیغ ہے۔ قس دنیا عرب میں سب سے اوّل اَمَّا بَعْد اور اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي واليمين على من انكر بولنے والا ہے۔
اَبْلَهُ مِنَ الحُبَارىٰ
حباریٰ سے بھی زیادہ بے سمجھ۔ یہ پرندہ اپنے انڈے بھول کر دوسرے پرندوں کے انڈوں پر جا بیٹھتا ہے۔
اِنَّ البلاءَ مُوَكَّلٌ بالمَنطقِ
خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔ کہتے ہیں: ایک چپ سو سکھ
البَلَايا عَلَى الحَوَايا
مصیبتیں حوایا پر بھی پڑتی ہیں۔ حوایا' حویۃ کی جمع ہے۔ اس نمدہ کو کہتے ہیں جس میں گھاس بھر کر اونٹ کے کوہان پر رکھا جاتا ہے۔ مثال کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا لکھا ہوا پورا ہونا ضروری ہے۔
بَنَانُ كَفٍّ لَيْسَ فِيهَا سَاعِدٌ
ایسے ہاتھ کی انگلیاں ہیں جن کا بازو نہیں۔ ایسے شخص کے لئے کہا جاتا ہے جس میں ہمت تو ہو مگر عمل کی طاقت نہ ہو۔
اَنَا ابْنُ جَلا
میں مشہور و معروف ہوں۔
اَنَا ابْنُ جَلا وَطَلَّاعِ الثَّنايا. متى اَضَعُ العَمَامَةَ تعرفوني
میں جلا کا بیٹا ہوں گھاٹیوں پر چڑھ جانے والا۔ جب عمامہ اتاروں گا تو تم مجھے پہچان لو گے۔
رُبَّ ابنِ عَمٍّ لَيْسَ بِابنِ عَمٍّ
کئی چچازاد بھائی چچازاد نہیں ہوتے۔ یعنی جو نفع نہ دے وہ کہاں کا بھائی۔
بِنْتُ صَفا تَقُوْلُ عَنْ سَماعٍ
(بنت صفا ہر آواز کا جواب دیتی ہے) بنت صفا اور بنت جبل سے مراد صدائے بازگشت ہے۔ یہ مثال ایسے شخص کے لئے کہی جاتی ہے جو کسی بھی کام کی طرف مدعو کیا جائے اور فوراً ہی قبول کر لے۔
يَبْنِىْ قَصْراً وَيَهْدِمُ مِصْرًا
(محل تعمیر کر رہا ہے اور شہر برباد کر رہا ہے) اس کو کہا جاتا ہے جس کی خیر کم اور شر زیادہ ہو۔
اَبْهَى مِنَ الْقَمَرَيْنِ
(چاند سورج سے بھی زیادہ پُر رونق) ''چندے آفتاب چندے ماہتاب''۔
بَالَ حِمَارٌ فَاسْتَبَالَ اَحْمِرَةً
ایک گدھے نے پیشاب کر کے باقی گدھوں کو پیشاب کروا دیا۔
اس قوم کے لئے کہا جاتا ہے جو برے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں۔
بَالَتْ بَيْنَهُم الثَّعَالِبُ
ان کے درمیان لومڑی نے پیشاب کر دیا۔
اس قوم کے لئے مثل جن میں فساد و اختلاف ہو جائے۔
لَوْ كَانَ فِي الْبُوْمَةِ خَيْرٌ مَا تَرَكَهَا الصَّيَّادُ
الّو میں کوئی نفع ہوتا تو اس کو شکاری نہ چھوڑتا۔
بَيْتِي يَبْخَلُ لا اَنَا
(میرا امکان بخیل ہے میں نہیں) دینے کے لئے گھر میں کچھ بھی نہیں۔
اَبَادَ اللّٰهُ خَضْرَاءَهُمْ
اللہ تعالیٰ ان کی سرسبزی کو برباد کرے۔ بددعا ہے۔
كَانَتْ بَيْضَةُ الدِّيْكِ
(وہ چیز مرغ کا انڈا تھی) اس چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو صرف ایک مرتبہ پائی جائے پھر نایاب ہو جائے کیونکہ بعض عرب کے گمان میں مرغ بھی ایک مرتبہ انڈا دیتا ہے۔
بَيْضَةُ اليَوْمِ خَيْرٌ مِنْ دَجَاجَةِ الغَدِ

آج کا انڈا کل آئندہ کی مرغی سے زیادہ قیمتی ہے۔

بَيْضَةُ الْبَلَد: شہر کا بڑا آدمی

دُوْنَهُ بَيْضُ الْاَنُوق

اس کے آگے عقاب کا انڈہ ہے۔ نایاب چیز کے لئے یہ مثل ہے۔

مَا كل بيضاء شَحْمَةٌ وَلَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةٌ

ہر سفید چیز چربی اور ہر سیاہ چیز کھجور نہیں ہوتی۔ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی۔

مَنْ بَاعَ لِعِرضه انْفَقَ

جو شخص اپنی آبرو بیچے گا آبرو دے بیٹھے گا۔ جو شخص گالیاں سننے کا سامان کرے گا تو گالیاں اس کو تیار ملیں گی۔ انفق کے معنی ہیں بکتا ہوا پایا۔ سہولت سے سودا ہو گیا۔

بِعْتُ جاري وَلَمْ اَبِعْ دَارِيْ

میں نے پڑوسی بیچا ہے مکان نہیں بیچا۔ یعنی میں نے بد خلق پڑوسی سے بچنے کے لئے مکان فروخت کیا ہے۔

لا تَبِعْ نَقْدًا بِدَيْنٍ

نقد کو ادھار کے بدلے میں نہ فروخت کر۔

قَدْ بَيَّنَ الصُّبْحُ لذى عَيْنَيْنِ

آنکھوں والوں کے صبح روشن ہو گئی۔

اَبْيَنُ مِنْ فَلَقِ الصُّبح اوفَرَقِ الصُّبْحِ

صبح کی روشنی سے زیادہ روشن۔

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرا

بعض بیان جادو اثر والے ہوتے ہیں۔

ت

اَنَاتَئِقٌ وَاَنْتَ مَئِقٌ فَكَيْفَ نَتَّفِقُ

(میں غضبناک ہوں اور تجھ میں سہارا نہیں پھر ہم کیسے متفق ہوں؟)

تئق: غصہ سے بھرا ہوا اور تشق: گھبرانے والا۔ دو مختلف العادات لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

اِتْبَعِ الفَرَسَ لِجَامَهَا وَالنَّاقَةَ زِمَامَهَا

(گھوڑے کے ساتھ لگام اور ناقہ کے ساتھ لگام بھی دو) تاکہ بخشش مکمل ہو۔

اِتْبَعِ الدَّلْوَ بِالرِّشَاءِ

ڈول کے ساتھ رسی بھی دو۔ رشاء: پانی کھینچنے کی رسی۔

اَتْبَعُ مِنَ الظِّلِّ

سایہ سے بھی زیادہ رستی پیچھا کرنے والا۔

لَوْ اتَّجَرْتُ بِالْاَكْفَانِ مَامَاتَ اَحَدٌ

اگر تو کفن کی تجارت کرتا تو کوئی نہ مرتا۔

لا تِجَارَةَ كَالْعَمَلِ الصَّالِحِ

نیک کام جیسی تجارت نہیں ہو سکتی۔

تَرَكَ ظَبْيٌ ظِلَّهُ

(ہرن نے اپنا سایہ چھوڑ دیا) اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو عیش و آرام کی جگہ سے تختی و تنگی میں چلا جائے۔

تَرَكْتُهُ عَلَى اَنْقَى مِنَ الرَّاحَةِ

میں نے اس کو ہتھیلی کی طرح صاف حالت میں چھوڑا۔ یعنی اچھی حالت میں نہیں چھوڑا ہے۔

تَرَكْتُهُ عَلَى مثل مِشْفَرِ مِنَ الاسَدِ

میں نے اس کو گویا شیر کے ہونٹ کے پاس چھوڑا دیا ہے۔

تَرَكْتُهُمْ فِى حَيْصَ بَيْصَ او حَيْصِ بَيْصِ

میں نے ان کو بھاگنے والا افراد میں پایا۔

کسی خطرناک کام میں پھنسے افراد کے لئے یہ مثل ہے۔

مَاتَرَكَ الْاَوَّلُ لِلاٰخِرِ شَيْئًا

جس نے خواہشات کو چھوڑا اس نے آزاد زندگی گزاری۔

مَنْ تَرَكَ الشَّهَوَاتِ عَاشَ حُرًّا

اگر رات میں چھوڑا جائے تو سو جائے۔

یہ اس شخص کے لئے مثل جو مصیبت پر مجبور کیا جائے یا ظلم پر ابھارا جائے وہ ظلم کرنے لگے۔

لَوْ ترک القطا لَيْلًا لَنَام

(اگر قطا (رات میں دیکھنے والی چڑیا) کو رات میں چھوڑتا تو آرام سے سو جاتا) اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو بلا ارادہ کسی مصیبت پر مجبور کیا جائے یا جو ظلم کرنے پر ابھارا جائے اور ظلم کرنے لگے۔

لَا يَتْرُكُ السَّاقَ اِلَّا مُمْسِكًا سَاقًا

وہ ایک تنہ کو بغیر دوسرے تنہ کے پکڑے نہیں چھوڑتا۔ یہ گرگٹ کے لئے کہا جاتا ہے۔ مراد محتاط آدمی۔

لَا يَتْرُكُ الظَّبْيُ ظِلَّهُ

تو شر کو چھوڑ دے شر تجھے چھوڑ دے گا۔

اُتْرُكِ الشَّرَّ يَتْرُكُكَ

تم شر کو چھوڑ دو وہ تجھے چھوڑ دے گی۔

تَرْكُ الْجَوَابِ عَلَى الْجَاهِلِ جَوَابٌ

جاہل کو جواب نہ دینا اس کو جواب ہے۔

تَرْکُ مَا لَا یَصْلُحُ اَصْلَحُ

جو درست نہیں ہو سکتا اس کو اس کے حال پر چھوڑنا بہت اچھا ہے۔

اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْکَلَامُ

جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

تَمَامُ الرَّبِیْعِ الصَّیْفُ

(فصل ربیع کا ختم ہونا ہی گرمی ہے۔ اسی طرح عرب کا قول ہے الاعمال بخواتیمھا: اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

اَتَمُّ مِنْ قَمرِ التَّمِّ

پورے چاند (چودھویں کے چاند) سے بھی زیادہ پورا۔ تمّ کے معنی یہاں تمام کے ہیں یعنی بدرہ التمام۔

اَلتمرہ والجمرۃ

(کھجور اور انگارا) یعنی نفع اور نقصان۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ

گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ جیسا ہے۔

تَاجُ الْمُرُوَّۃِ التَّوَاضُعُ

عاجزی شرافت کا تاج ہے۔

اَتْیَہُ مِنْ قَوْمِ مُوسٰی

قوم موسیٰ سے زیادہ حیران۔

ث

ثَاطَۃٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ

(سڑی کیچڑ کے ساتھ پانی بھی ملے گا۔ ثاطۃ: اس بدبودار کیچڑ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ کوئی اور سڑی ہوئی چیز بھی شامل ہو۔ کریلا اور نیم چڑھا۔

اَثْبَتُ فِی الدَّارِ مِنَ الْجِوَارِ

دیوار سے بھی زیادہ گھر میں جمنے والا۔

اَثْبَتُ مِنَ الْوَشْمِ

گودنے کے نشانوں سے زیادہ پائیدار۔

مَالَہٗ ثَاغِیَۃٌ وَلَا رَاغِیَۃٌ

اس کے پاس نہ بھیڑ ہے اور نہ اونٹنی۔

اَثْقَلُ مِنْ رَضْوٰی

رضوی مدینہ کے پہاڑ سے بھاری۔

اَثْقَلُ مِنْ تَوْدٍ

بڑے پہاڑ سے زیادہ بھاری۔

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ اَیَّ جَرْدٍ تَرْقَعُ

تیری ماں تجھے روئے تو کون سے کپڑے کو پیوند لگا رہا ہے۔ جرد: پرانے کپڑے کو کہتے ہیں۔ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو غلط اور غیر نافع کام کرے۔

اَلثَّکْلٰی تُحِبُّ الثَّکْلٰی

(گم شدہ بچے کی ماں گم شدہ بچے کی ماں کو ہی پسند کرتی ہے) ''کند ہم جنس با ہم جنس پرواز''۔

لَایُثْمِرُ الشَّوْکُ الْعِنَبَ

کانٹا انگور کا پھل نہیں دیتا۔

ثَمْرہ الجُبنِ لَا رِبْحٌ وَلَا خُسر

بزدلی کا نتیجہ نہ نفع نہ نقصان۔

لِکُلِّ ثَوْبٍ لَابِسٌ

ہر کپڑے کو پہننے والا ہوتا ہے۔

ثار حابلھم علٰی نَابلِھم

ان کے جال والے نے ان کو تیر والے پر غصہ کیا۔

اثور یَحْمِی اَنفَہٗ بِرَوْقِہٖ

بیل بھی اپنی ناک کی حفاظت اپنے سینگوں سے کرتا ہے۔

ج

اَجْبَنُ مِنْ نُعَامَۃَ

شتر مرغ سے بھی زیادہ بزدل۔

اَجْبَنُ مِنْ صَافِرٍ

صافر سے زیادہ بزدل۔ صافر ایک پرندہ ہے جو اپنی ٹانگوں سے درخت کی شاخ کو پکڑ کر الٹا لٹک جاتا ہے اور تمام رات سیٹی کی آواز نکالتا رہتا ہے تاکہ وہ سو نہ جائے اور شکار نہ کر لیا جائے۔

اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُہٗ مِنْ فَوْقِہٖ

بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

بِجَبْھَۃِ الْعِیْرِ یُفْدٰی حَافِرُ الْفَرَسِ

گدھے کی پیشانی گھوڑے کے کھر کے فدیہ میں دی جاتی ہے۔

اِنْحَجِشْ لَمَّا فَاتَکَ الْاَعْیَارُ

جب گدھے نہ ملیں تو ان کا بچہ حاصل کرو۔

قَد جَدَّ اَشیاعُکم فَجِدُّوا

تمہارے ساتھیوں نے کوشش کی ہے تم بھی کوشش کرو۔

مَنْ جَدَّ وَجَدَ

جو کوشش کرتا ہے وہ پالیتا ہے۔

جَدَّ لِامْرِیٍ یَجِدُّلَکَ

جس شخص کے لئے تو کوشش کرے گا وہ تیرے لئے کوشش کرے گا۔

جَدُّکَ یَرْعٰی نَعْمَکَ

تیری نعمت تیرے چوپایوں کو چراتی ہے۔ مالدار مال اڑانے والے کے لئے بولا جاتا ہے۔

جَدُّکَ لَا کَدُّکَ

تیری کوشش فائدہ مند ہے لیکن اصرار طلب فائدہ مند نہیں۔

کُلُّ جِدَّةٍ سَتُبْلِیْهَا عِدَّةٌ

ہر نئی چیز۔ عنقریب اس کو مرور ایام بوسیدہ کردیں گے۔

نِعْمَ الْجُدُوْدُ وَلٰکِنْ بِئْسَ مَا خَلَفُوا

آباء واجداد اچھے تھے مگر ان کی بعد والی نسل بری ثابت ہوئی۔

لَا جَدِیْدَ لِمَنْ لَا خَلَقَ لَهٗ

جس کے پاس پرانا نہ ہو اس کے پاس نیا بھی نہیں رہتا۔ اس لئے پرانے کی حفاظت کرو کہ نیا بھی محفوظ رہے۔

جُدَیْدَةٌ فِی لُعَیْبَةٍ

(ایک بڑی سنجیدگی ہے کھیل میں) جدیدۃ جد کی تصغیر ہے وہ بات جو سنجیدگی سے کہی جائے۔ مراد یہ ہے کہ یہ بڑی سنجیدہ بات ہے جو کھیل ہی کھیل میں کہی گئی ہے۔

مَنْ اَجْدَبَ انْتَجَعَ

(جو قحط زدہ ہوتا ہے وہ گھاس کی تلاش میں نکلتا ہے) محاورہ ہے انتجع القوم الکلا : (قوم گھاس کی جستجو میں مختلف جگہ گئی) یعنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اچھی طرح کوشش کرو۔

وَبَعْضُ الْجَدْبِ اَمْرَأُ لِلْهَزِیْلِ

بعض قحط سالی لاغر کے بڑی موافق ہوتی ہے۔ یعنی بعض لوگوں کو مالداری کے بجائے غریبی صحیح رہتی ہے۔

جَدَحَ جُوَیْنٌ مِنْ سَوِیْقِ غَیْرِہٖ

جوین نے اپنے غیر کا ستو گھولا ہے۔

اَجْدٰی مِنَ الْغَیْثِ فِی اَوَانِهٖ

بروقت بارش سے زیادہ نفع مند۔

جَذْبُ الزِّمَامِ یَرِیْضُ الصِّعَابَ

باگ کھینچ کر رکھنا بے سدھ گھوڑوں کو سدھا دیتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں جو ابتداء میں حکم نہ مانے مگر آخر میں مطیع ہو جائے۔

صعاب : سرکش گھوڑے کو کہتے ہیں۔

جُذَیْلُ حِکَاکٍ

(کھجلی دور کرنے والا لکڑی کا لٹھا) جذل : درخت کی جڑ کو کہتے ہیں یہ اونٹوں کے باڑہ میں نصب کردی جاتی ہے اور خارشی اونٹ اس سے کھجلا کر سکون حاصل کرتے ہیں۔ حکاک : خارش کی طرح ایک بیماری سے اس شخص کے لئے کہتے ہیں جس کی رائے اور عقل سے لوگ اپنے کام درست کرتے ہیں۔

اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَکَّکُ وَعُذَیْقُهَا الْمُرَجَّبُ

(میں اس کے لئے خارش کے وقت کھجلانے والا تنہ ہوں اور چبوترہ سے مضبوط کیا ہوا کھجور کا درخت ہوں) جذیل جذل کی تصغیر ہے بمعنی درخت کی جڑ۔ محک وہ چیز جس سے خارشی اونٹ کھجلائیں۔ عذیق عذق کی تصغیر ہے بمعنی کھجور کا درخت مرجب۔ وہ چیز جس کے چاروں طرف پتھر کا چبوترہ بنا کر مضبوط کیا گیا ہو کھجور کے اچھے درخت کی حفاظت کے لئے اس کے چاروں طرف پتھر کا چبوترہ بنا کر سہارا دیتے ہیں۔ تصغیر تعظیم کے لئے ہے۔ جس شخص کی عقل ورائے سے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔

کُلٌّ یَجُرُّ النَّارَ اِلٰی قُرْصِهٖ

ہر شخص اپنی ٹکیا کی طرف آگ کھینچتا ہے۔

اَجْرَأُ مِنْ اُسَامَةَ

اسامہ (شیر) سے زیادہ بہادر ہے۔

اَجْرَأُ مِنْ لَیْثٍ بِخَفَّانَ

خفان (جھاڑی برائے شیر) کے شیروں سے زیادہ بہادر۔

اَجْرَأُ مِنْ ذُبَابٍ

(مکھی سے زیادہ جری) جو بادشاہ کی ناک اور شیر کی پلک دونوں پر جا بیٹھتی ہے۔

اَجْرَدُ مِنْ صَلْعَةٍ

گنجے کے سر کا بغیر بالوں والے حصے سے بھی زیادہ ننگا۔

اَجْرَدُ صَخْرَةٍ

چٹان سے زیادہ صاف۔ جس پر کوئی روئیدگی نہیں ہوتی۔ اس پر کوئی چیز نہیں جمتی۔

کَجَرَادٍ لَا یُبْقِیْ وَلَا یَذَرُ

ٹڈی کی طرح جو نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔

جَزَعٌ وَاَوْشَالٌ

سیراب ہونا اور تھوڑا پانی۔
کفایت شعاری پر رغبت کے لئے مثل ہے۔

اَلجرع اروی والرشیف انقعُ

زیادہ پینا سیراب تو کر دیتا ہے لیکن چوسنا اور پینا زیادہ فرحت بخش ہے۔

لاجُرمَ بعدَ النّدامۃِ

ندامت کے بعد کوئی جرم باقی نہیں رہتا۔

اذا جریٰ المذکّی حسرتْ عنہُ الحُمرُ

جب کامل گھوڑا چلتا ہے تو گدھے اس سے عاجز رہ جاتے ہیں۔ مذکی وہ گھوڑا جس کی قوت اور نشو ونما مکمل ہو چکی ہو۔ یہ ایسے شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جائے۔ ''گھوڑے اور گدھے میں کیا مقابلہ''۔

یَجریِ بُلَیقٌ وَیُذَمُّ

بلیق دوڑتا ہے پھر بھی اس کی مذمت ہوتی ہے۔ بلیق ایک گھوڑے کا نام ہے جو دوڑ میں جیتا کرتا تھا' پھر بھی اس کی برائی ہوتی تھی' یہ مثل اس موقع پر بولی جاتی ہے جب محسن کی مذمت کی جائے۔

تَجریِ الرِّیاحُ بِمَا لاَ تَشتَھِی السُّفُنُ

ہوائیں اس چیز کے ساتھ چلتی ہیں جس کو کشتی والے پسند نہیں کرتے۔

اَجرِ الاُمُورَ علیٰ اَذلالِھا

کاموں کو آسانی والے طریقوں پر چلا۔

جَریُ المذکّیات غِلاءٌ

اچھے گھوڑوں کی دوڑ میلوں تک ہوتی ہے۔

اَلجزعُ عند المُصیبَۃِ مُصیبَہ اُخریٰ

(مصیبت کے وقت گھبراہٹ ایک دوسری مصیبت ہے)۔

جزاہ جزاء سِنمّار

(اس کو سنمار جیسی جزا دی) سنمار شاہ نعمان ابن امراء القیس کے مشہور اور پراسرار محل خوانق کا رومی معمار تھا جس کو محل کی تعمیر کے بعد نعمان نے اسی محل سے گرا کر ہلاک کر دیا تاکہ کسی اور کے لئے ایسا محل نہ بنا سکے ایسے محسن کے لئے کہا جاتا ہے جس کو بھلائی کا بدلہ برائی سے دیا جائے۔

جزیتُہٗ کیلَ الصّاعِ بالصّاعِ

(میں نے اس کو پیمانہ کا بدلہ پیمانہ سے دیا) یعنی بھلائی کا بدلہ بھلائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے۔

ھذا جزاءُ مُجیرِ اُمِّ عامِرٍ

یہ بجو کو پناہ دینے والے کا بدلہ ہے۔
اعرابی نے بجو کو پناہ دی بجو نے اس کو قتل کر دیا۔

اَلجزاءُ مِن جنسِ العَمَلِ

عمل کا بدلہ عمل جیسا ہوتا ہے۔ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔

تَجَشّأ لُقمانُ مِن غیرِ شِبَعٍ

لقمان نے پیٹ بھرے بغیر ڈکاری۔
یعنی غریب ہو کر امیری ظاہر کرنا۔

جَعجَعَۃً وَلاَ اَریٰ لَھَا طِحنًا

(چکی کا شور ہے مگر آٹا نظر نہیں آتا) ''شور اشوری و بے نمکی''۔

مَن جعلَ نفسَہ عظمًا اکلتہُ الکِلابُ

(جو اپنے آپ کو ہڈی بنائے گا اس کو کتے کھائیں گے)۔

لاَ تَجعَلھا بَیضَۃَ الدِّیکِ

(اس کو مرغے کا انڈا نہ بناؤ) مشہور ہے کہ مرغا اپنی عمر میں ایک بار انڈا دیتا ہے۔ اسی مفروضے پر ایک شاعر نے کہا ہے۔

زُرتَنا مَرّۃً فی الدھر واحدۃ ثَنِّی ولا تجعلھا بَیضَۃَ الدِّیکِ

اے محبوب تم نے ہم سے ایک دفعہ ملاقات کی دوبارہ ملو اور اس کو مرغے کا انڈا نہ بناؤ۔

جِلدُ الخِنزیرِ لا یَندَبِغُ

خنزیر کے چمڑے کو رنگا نہیں جا سکتا۔
یعنی اس شخص پر نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔

اَجفیٰ مِنَ الدَّھرِ

زمانہ سے زیادہ بے وفا۔

تَحتَ جِلدِ الضّانِ قَلبُ الاَذؤبِ

(بھیڑ کی کھال کے نیچے بھیڑیے کا دل) یعنی ظاہر میں بھیڑ کی طرح بھولا اور دل بھیڑیے کی طرح بے رحم۔

جَلِیسُ المَرءِ مِثلُہٗ

(آدمی کا ہم نشین اسی جیسا ہوتا ہے)۔

جَلّیٰ مُحِبًّا نَظرُہٗ

(دوست کو اس کی نظر نے ہی ظاہر کر دیا ہے) دوست کی نگاہ بتا دیتی ہے۔

لاَ یُجمَعُ سَیفَانِ فِی غِمدٍ

ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں ہو سکتیں۔

مَا یَجمَعُ بینَ الاَروَیٰ وَالنّعامِ

پہاڑی بکرا اور شتر مرغ جمع نہیں ہو سکتے۔
یعنی دو مخالف الطبائع اکٹھے نہیں ہوتے۔
اَجْمَعُ مِنْ نَمْلَةٍ
چیونٹی سے زیادہ جمع کرنے والا۔
مَنْ اَجْمَلَ قِیلاً سَمِعَ جَمِیلاً
(جو اپنی گفتگو اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا)۔
اَلْجَملُ مِنْ جَوْفِهٖ یَجْتَرُّ
(اونٹ اپنے ہی منہ سے جگالی کرتا ہے) اس شخص کے لئے کہتے ہیں جو اپنے کسب سے روزی کماتا ہے اور اس کے لئے بھی جو ایسے چیز سے نفع اٹھائے جو اس کو نقصان پہنچانے والی ہے۔
اَلْجُنُونُ فُنُونٌ
جنون کی بہت سی قسمیں ہیں۔
لِکُلِّ جَنْبٍ مَضْجَعٌ
ہر پہلو کے لئے سونے کی جگہ ہے۔
لِکُلِّ جَنْبٍ مَصْرَعٌ
ہر پہلو کے لئے گرنے کی جگہ موت ہے۔
جَنَتْ عَلٰی اَهْلِهَا بَرَاقِش
براق کتیا نے اپنے مالکوں پر ہی ظلم کیا۔
اِنَّکَ لَا تَجْنِی مِنَ الشَّوْکِ الْعِنَبَ
(تو کانٹوں سے انگور کا پھل نہیں چنے گا) ''کانٹے بو کر پھول چن نہیں سکتے''۔
اَجْنَاءُ هَا اَبْنَاؤُهَا
(دست درازی کرنے والے اس کے معمار ہی ہیں) اجناء: جانی کی جمع ہے۔ جرم کرنے والا اور ابنـاء: بانی کی جمع ہے بمعنی معمار۔ جمع کی یہ مثال نادر ہے' مثل ایک یمنی بادشاہ کا مقولہ ہے جس نے ایک جنگ پر جاتے ہوئے اپنی لڑکی کو قائم مقام بنایا تھا۔ لڑکی نے درباری امراء کے مشورہ سے ایک عمارت گرانے کا حکم دیتے ہوئے اس نے یہ جملہ کہا جو مثل بن گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عمارت گرانے کا جرم وہی لوگ کر رہے ہیں جنہوں نے اس کی تعمیر کی تھی۔ بے سوچے سمجھے کام کو مٹانے کی ضرورت پڑے تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔
هَلْ یَجْهَلُ فلانًا الاَّ مَنْ یَّجْهَلُ الْقَمَرَ
(فلاں چیز سے وہی بے خبر ہو سکتا ہے جو چاند سے بے خبر ہو) یعنی فلاں چیز چاند کی طرح روشن و مشہور ہے ''چاند نکلا سب نے دیکھا''۔

اَلْجَهْلُ مَطِیَّةٌ مَنْ رَکِبَهَا ذَلَّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلَّ
جہالت ایک سواری ہے جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اس کے ساتھ رہے گا گمراہ ہوگا۔
اَلْجَهْلُ شَرُّ الْاَصْحَابِ
جہالت بدترین ساتھی ہے۔
اَجْهَلُ مِنْ عَقْرَبٍ
بچھو سے بھی زیادہ جاہل۔ پتھر پر ڈنگ مار کر اپنے جسم کو ہی نقصان پہنچاتا ہے۔
اَجْهَلُ مِنْ فَرَاشَةٍ
پروانہ سے بھی زیادہ جاہل) جو خود کو ہی ہلاک کر لیتا ہے۔
عِنْدَ جُهَیْنَةَ الْخَبَرُ الْیَقِیْنُ
یقینی خبر تو جہینہ کے پاس ہے۔
اَجْوَدُ مِنْ حَاتِمٍ
حاتم سے بھی زیادہ سخی۔
اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ یَعْثُرُ
اصیل گھوڑا بھی غلطی کر لیتا ہے۔
یعنی تجربہ کار آدمی بھی کبھی لغزش کر لیتا ہے۔
انَّ الجوادَ عَیْنُہٗ فِرَارُہٗ
اصیل کی آنکھ دانت دیکھنے سے مستغنی کر دیتی ہے۔
لِکُلِّ جَوَادٍ کَبْوَةٌ
ہر اصل گھوڑے کو کبھی کبھی ٹھوکر لگتی ہے۔
جَاوِرْ مَلِکًا اَوْ بَحْرًا
(بادشاہ کے پڑوس میں رہ یا سمندر کے) دولت اہل ثروت ہی سے حاصل کرنی چاہئے۔
کَمُجِیْرِ اُمِّ عَامِرٍ
(بجو کو پناہ دینے والے کی طرح) شکاریوں نے ایک مرتبہ بجو کو گھیر لیا تھا۔ ایک اعرابی نے اس کو شکار دے دی۔ شکاری تو واپس چلے گئے لیکن بجو نے سوتے میں پناہ دینے والے اعرابی کا پیٹ پھاڑ دیا جس نے اس کو دودھ پلا کر سیراب کیا تھا۔ اس اعرابی کے چچا کے بیٹے کو جب معلوم ہوا تو اس نے کہا

مَنْ یَصْنَعِ الْمَعْرُوْفَ مع غیر اَهْلِهٖ
یلاقی الذی لاقی مُجِیْرُ اُمِّ عامر

(جو کوئی نااہل کے ساتھ احسان کرتا ہے اس کو وہی جزا ملتی ہے جو ام عامر کے محافظ کو ملی جیسے' سانپ کو دودھ پلانا''۔

اَلْمُستجیر بعمر وعند کُربتِہٖ۔ کَالْمُسْتَجِیْرِ مِنَ الرَّمْضَاءِ بِالنَّارِ
مصیبت کے وقت عمر سے پناہ لینے والا جیسے نرم زمین سے بچ کر آگ کے پاس جانے والا۔

اَلْجَارَ ثُمَّ الدَّارَ
پہلے پڑوس کو دیکھے پھر گھر کو۔

اَلرَّفِیْقَ قَبْلَ الطریق
اپنے قریب ترین پڑوسی کا خیال کروتم پر بعید ترین غالب نہ آئے گا۔

جَارَکَ الْاَدْنٰی لَا یَغْلُکَ الْاَقْصٰی
ادنیٰ پڑوسی کی حفاظت کروتا کہ اعلیٰ تم پر غالب نہ ہو سکے۔

جاوز الحِزَامُ الطُّبْیَیْنِ
(تنگ پستان سے بھی متجاوز ہو گیا) پانی کا سر سے گزرنا۔

تَجُوْعُ الحُرَّۃُ وَلَا تَأْکُلُ بِثَدْیَیْھَا
(شریف عورت بھوکی رہتی ہے مگر اپنے پستانوں کی کمائی نہیں کھاتی) یعنی دودھ پلانے والی دایہ نہیں بنتی ''ذلیل پیشہ سے بچانے کے لئے کہا جاتا ہے)۔

اَجِعْ کَلْبَکَ یَتْبَعْکَ
اپنے کتے کا بھوکا رکھ تیرے پیچھے رہے گا۔

اَجْوَعُ مِنْ ذُوالۃ (الذئب)
بھیڑیئے سے بھیڑیئے زیادہ بھوک والا۔

اَجْوَعُ مِنْ کَلْبَۃِ حَوْمَل
حومل کی کتیا سے زیادہ بھوکا۔

اَجْوَعُ مِنْ قُرَادٍ
(چیچڑی سے زیادہ بھوکا) اذوالہ بھیڑیئے کا مخصوص نام ہے۔ کہتے ہیں کہ بھیڑیئے کے منہ میں کوئی چیز ہونی ضروری ہے گویا وہ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے۔ بھیڑیئے کا پیٹ ہڈی کو پگھلا دیتا ہے۔ دشمن کو بددعا میں کہتے ہیں رماہ اللہ بداء الذئب: خدا اس کو بھیڑیئے کی بیماری (بھوک) میں مبتلا کرے۔

مَنْ جَالَ نَالَ
(جو دوڑ دھوپ کرتا ہے حاصل کر لیتا ہے) ''حرکت میں برکت ہے''۔

اَجْوَل مِنْ قُطْرُب
(قطرب سے زیادہ چکر لگانے والا) قطرب ایک جانور ہے جو تمام رات نہیں سوتا بلکہ چکر لگاتا رہتا ہے)۔

جَوْلَۃ بَاطِلٍ سَاعَۃٌ وَجَوْلَۃ الحق الی قیام الساعۃ
باطل کا زمانہ ایک گھڑی اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے۔

جَاءَ بِمُطْفِئَۃِ الرَّضْفِ
وہ گرم پتھر کو مات کرنے والا پایا۔

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ
وہ سمندر اور زمین کی تہہ کو لایا۔

جَاءُ الصِّیَانُ فَالوی بالاسانید
(مشاہدہ آیا اور اسناد کو لے گیا) مشاہدہ کے بعد سند بیان کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

جَاءَ بماصای وصَمَتَ
(وہ بولنے والا اور خاموش مال لایا) یعنی چوپائے اور سونا چاندی وغیرہ۔

جَاءَ بِقَرْنَیْ حِمَارٍ
(وہ گدھے کے دو سینگ لایا) یعنی جھوٹ اور ناممکن بات۔

جَاءَ بِذَاتِ الرعَکِ وَالصَّلِیْلَ
وہ گرجنے والا اور آواز دینے والا لایا۔

جَاءَ نَاثِرًا اُذُنَیْہِ
اپنے کانوں کو پھیلا کر آیا۔

جَاءَ نَافِشًا عِفریتہ
اپنی کلغی کو پھیلا کر آیا۔

جَاءُ وَعَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیھِم
(وہ تمام کے تمام آ گئے) یعنی پیچھے کوئی باقی نہ رہا۔ بکرۃ: لوگوں کی جماعت کو کہتے ہیں۔ یہ مثل یوں بھی کہی جاتی ہے۔ جاؤا علی بکرتھم وبکرۃ ابیھم: تمام ہی آ گئے۔

اذا جَاءَ الحِیْنُ حَارتِ العُیُون
موت آتی ہے تو آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

اذا جاء القَدَرُ عَمِیَ البصر
جب قضا آتی ہے تو آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

جَاءَ واقضًا قضیضا
وہ سارے کے سارے آ گئے۔

جَاءَ القَوْمُ قضھم وَقَضِیْضھم
قوم اور ساری کی ساری آ گئی۔

جیفۃ لا تعکر بحراً
ایک مردار سمندر کو گدلا نہیں کرتا۔

ح

مَنْ اَحَبَّ شَیأً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ
جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

لاَ اُحِبُّ دَمِیْ فِیْ طَشْتٍ ذَھَبٍ
مجھے اپنا خون سونے کے طشت میں بھی پسند نہیں۔ موت کے بعد تمام شان وشوکت بے کار ہے۔

حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ
کسی چیز سے تمہاری محبت اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔ یہی مفہوم اس شعر میں کہا گیا۔

وَعَیْنُ الرِّضٰی عَنْ کُلِّ عَیْبٍ کَلِیْلَۃٌ
وَلٰکِنَّ عَیْنَ السُّخْطِ تُبْدِی الْمَسَاوِیَا
پسند کی نگاہ ہر عیب سے بند ہوتی لیکن ناراضگی کی آنکھ عیبوں کو ظاہر کرتی ہے۔

اَلْحُبُّ اَعْمٰی
محبت اندھی ہوتی ہے۔

لَیْسَ فِی الْحُبِّ مَشْوَرَۃٌ
محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔

اَحَبُّ شَیْءٍ اِلَی الْاِنْسَانِ مَا مُنِعَا
سب سے زیادہ محبوب چیز انسان کو وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔ یہی اس شعر کا مطلب ہے۔

رَاَیْتُ النَّفْسَ تَکْرَہُ مَالَدَیْھَا. وَتَطْلُبُ کُلَّ مُمْتَنِعٍ عَلَیْھَا
میں نے نفس کو دیکھا کہ اپنے پاس موجود چیز کو پسند نہیں کرتا اور ہر ممنوع چیز کو طلب کرتا ہے۔

مِنَ الْحَبَّۃِ تَنْشَأُ الشَّجَرَۃُ
دانہ ہی سے تو درخت پیدا ہوتا ہے۔ یعنی چھوٹے کام سے ہی بڑے نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔

کُلُّ حَبَّۃٍ لَھَا کَیَالٌ
ہر دانہ کو پیمانہ میں بھرنے والا ہے۔

حَبْلُکَ عَلٰی غَارِبِکَ
تیری رسّی تیرے کندھے پر ہے۔ یعنی تو اپنے کام میں آزاد ہے۔

رُبَّ حَثِیْثٍ مَکِیْثٌ
بہت سے جلد باز لیٹ ہونے والے ہیں۔

مَا فِی الْحَجَرِ مَبْغٰی
پتھر میں کوئی مطلوب چیز نہیں۔ پتھر میں دھرا ہی کیا ہے۔ قلت خیر کے لئے بولا جاتا ہے۔

اَلْمُحَاجَزَۃُ قَبْلَ الْمُنَاجَزَۃِ
آڑ میں آنا لڑائی سے پہلے ہونا چاہئے۔ محاجزۃ: دو چیزوں کے درمیان آجانا۔ آڑ میں آجانا۔ مناجزۃ: لڑائی کی سرعت یعنی شر میں پڑنے سے پہلے ہی باز رہو۔ اگر مقابلے کی طاقت نہ ہو تو بھاگنے میں عجلت کرو۔

اِنَّ الْحَدِیْدَ بِالْحَدِیْدِ یُفْلَحُ
لوہے کو لوہے سے ہی چیرا جاتا ہے۔ فلح: چیرنا۔ فلاح: کسان ''لوہے کو لوہا کاٹتا ہے''۔

وَیَحْدُثُ مِنْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ اُمُوْرٌ
باتوں سے باتیں پیدا ہوتی ہیں۔

حَدِّثْ عَنْ مَعْنٍ وَلاَ حَرَجَ
معن سے روایت کر کوئی حرج نہیں۔
وسعت ظرفی والے کے لئے بولا جاتا ہے۔

حَدِّثْ عَنِ الْبَحْرِ وَلاَ حَرَجَ
سمندر کی بات کر کوئی حرج نہیں۔

حَدِیْثُ خُرَافَۃَ
خرافہ کی بات۔ خرافہ ایک شخص کا نام ہے جس کے متعلق خیال تھا کہ ایک مدت تک جن اس کے اوپر مسلط رہے۔ اس حالت میں جو کچھ وہ دیکھتا اپنی قوم سے بیان کرتا اور لوگ اس کی تکذیب کرتے اسی مناسبت سے ہر نا قابل فہم بات کو حدیث خرافہ کہنے لگے۔

اَلْحَدِیْثُ ذُوْ شُجُوْنٍ
بات مختلف شاخیں رکھتی ہیں۔ شجون جمع ہے شجن کی وہ راستہ جو کسی وادی سے یا وادی کے بالائی حصہ سے گزرتا ہو یا جمع شجن بمعنی شاخ یا ہر وہ چیز یا شاخ جو کسی دوسری شاخ میں لپٹی ہوئی ہو۔ ذو شجون' شاخ در شاخ ہونے والی ہے ایک بات سے بھی شاخوں کی طرح بہت سی باتیں پھوٹتی ہیں اسی معنی میں عوام کا مقولہ ہے الحدیث یجر بعضہ بعضا: گفتگو کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھینچتا ہے۔

اَلْحَادِیْ وَلَیْسَ لَہٗ بَعِیْرٌ
اس ہانکنے والے کی طرح جس کے پاس اونٹ ہی نہ ہوں۔ الحدر: پیچھے سے ہانکنا۔ قود آگے سے کھینچنا۔ یہ مثل ایسے شخص کے لئے بولتے ہیں جو غیر مملوکہ چیز پر شیخی بگھارے یا غیر مستحق کی طرف منسوب ہو۔ ''حلوائی کی دکان نانا جی کی فاتحہ''۔

اَلْحذَرُ اَشدُ مِنَ الوقِيْعَة
ڈر واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔
اِنَّ الحذرَ لاَ يَدفَعُ الْمَقْدُوْرَ
احتیاط تقدیر کو نہیں روک سکتی۔
اَحْذَر مِنْ قِرْلَی
قرلی پرندہ سے زیادہ ڈرنے والا۔
یہ پرندہ پانی اور فضا سے ڈرتے ڈرتے شکار پکڑتا ہے۔
اَحْذَرُ مِنْ غُراب
کوّے سے زیادہ محتاط۔ کوّے سے زیادہ سیانا۔
اَحْذَرُ مِنْ ذِئب
بھیڑیے سے زیادہ چالاک۔ عربوں کا خیال ہے کہ بھیڑیا اس قدر چالاک ہے کہ سوتے ہوئے بھی باری باری ایک آنکھ کھلی رکھتا ہے۔
كُلُ الحِذاء يَحْتوِى الحَافِى الوَقِعُ
دکھتے ہوئے اور ننگے پاؤں والا ہر قسم کا جوتا پہن لیتا ہے۔ وقع یوقع وقعا: ننگے پاؤں ہونا اور پتھر یا سخت زمین پر چلنے کی وجہ سے پاؤں کے گوشت میں درد ہو جانا۔ وقع: وہ برہنہ پا جس کے پاؤں سخت زمین پر چلنے کی وجہ سے دکھنے لگے ہوں۔ یہ مثل ایسے مصیبت زدہ کے لئے بولی جاتی ہے جو معمولی چیز پر قناعت کرے "بھوکے کو دو روٹی غنیمت ہیں"۔
اَلْحُرُحُرٌّ و اِنْ مَسَّهُ الضُّرُ
عزت دار عزت دار ہی ہوتا ہے اگر چہ اس کو تنگی ہو۔
حِرَّة تحْتَ قِرَّة
ٹھنڈک کے نیچے پیاس۔
اَحَرُّ مِنْ نارِ الْغضْ
غضی لکڑی کی آگ سے زیادہ گرم۔
اَحَرُّ مِنَ النَّارِ
آگ سے زیادہ گرم۔
اَحَرُّ مِنْ مِرْجَل
ہنڈیا سے زیادہ گرم۔
اَحَرُّ مِنْ دَمْعِ المِقْلاَت
بچے کی سوگوار ماں کے آنسوؤں سے زیادہ گرم۔ مقلات: وہ عورت ہے جس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں۔ کہتے ہیں کہ غم کے آنسو گرم ہوتے ہیں اور خوشی کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔
اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ
لڑائی دھوکہ ہے۔
اَلْحَرْبُ سِجَالٌ
لڑائی میں ردعمل ہے۔
اَلْحَرْبُ غَشُوْمٌ
لڑائی ظالم ہے۔
اَحْرَزَ اِمْرأ اَجَلُهٗ
آدمی کو اس کی موت نے ذخیرہ کر لیا۔ موت نے ڈھیر کر دیا۔ کہتے ہیں کہ یہ عرب کی سب سے سچی ضرب المثل ہے۔
اَحْرَسُ مِنْ كَلْبٍ
کتے سے زیادہ نگہبان۔
اَلْحِرْصُ قَائِدُ الحِرمَانِ
لالچ محرومی کا پیش خیمہ ہے۔
اَلْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ
لالچی محروم رہتا ہے۔
اَحْرَصُ مِنْ نَمْلَةٍ
چیونٹی سے زیادہ لالچی۔
لَيْس الحَرِيْصُ بزائد فِى رِزْقِهٖ
لالچی اپنا رزق زیادہ نہیں کر سکتا۔
اِنَّهٗ لَيُحَرِّقُ عَلَى الْاُدَمِ
وہ مجھ پر دانت پیستا ہے۔ ارم: ڈاڑھوں کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ اس کا غیظ و غضب مجھ پر شدید ہے۔
حَرِّكْ لَهَا حُوَارَهَا تَحِنُّ
اونٹنی کے بچے کو حرکت دے گا تو وہ پکارے گی۔ حوار۔ اونٹنی کا دودھ پیتا بچہ۔ فصیل: وہ بچہ جس کا دودھ چھوٹ گیا ہو حن: غم یا خوشی میں آواز نکالنا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کو غم یاد دلاؤ تب وہ حرکت میں آئے گا۔
اَلْحَرَكَةُ بَرَكَةٌ
حرکت میں برکت ہے۔
اَلْحَزْمُ حِفظُ ماوُلِّيتَ وَتَرْكُ مَا كُفِيتَ
احتیاط قبضہ والی چیز کی حفاظت کرنا اور غیر ضروری چیز کو چھوڑنا ہے۔
اَلْحَزْمُ ظَنٌّ بِالنَّاس
احتیاط لوگوں کے ساتھ بدگمانی کرنا ہے۔
اَحْزَمُ مِنَ الْعِرْبَاء
گرگٹ سے زیادہ محتاط۔

لَا یَحْزُنْکَ دَمٌ ھَرَاقَهٗ اَھْلُهٗ
اس خون پر تجھے رنج نہ ہونا چاہئے جو اس کے اہل ہی نے بہایا ہے۔
یَحْسِبُ الْمَطُوْرُ اَنْ کُلاً مُطِرَ
بارش میں بھیگا ہوا سمجھتا ہے کہ ہر شخص بارش میں بھیگا ہے۔
لاحَسَبَ کالتَّوَاضُعِ
تواضع جیسی کوئی شرافت نہیں۔
حَسْبُکَ مِنْ غِنیً شِبْعٌ وَرِیٌّ
سیراب ہونا اور پیٹ بھرنا کافی مالداری ہے۔
یعنی قناعت کرو اور سخاوت کرو۔
حَسْبُکَ مِنْ شَرٍّ سِمَاعُهٗ
تجھے شر کو سن لینا ہی ہے۔
اَلْحَسَدُ مَطِیَّةُ التَّعَبِ
حسد تھکاوٹ کی سواری ہے۔
مَنْ حَسُنَ ظَنُّهٗ حَسُنَ عَیْشُهٗ
جس کا گمان نیک ہو گیا اس کی زندگی اچھی ہو گئی۔
حَسَنٌ فِی کُلِّ عَیْنٍ مَا تَوَدُّ
ہر آنکھ کی نظر میں وہی چیز اچھی ہے جس کو وہ محبوب رکھتی ہے۔
حُسْنُ الظَّنِّ وَرْطَةٌ
حسن ظن بھنور ہے۔ ورطۃ بھنور اور ایسا معاملہ جس سے نجات مشکل ہے۔ ہلا کی مطلب یہ کہ لوگوں کے ساتھ حسن ظن ہی کی وجہ سے آدمی دھوکے کھاتا ہے۔ یہ مثال الحزم سوء الظن بالناس کے ہم معنی ہے۔
لِکُلِّ حَسَنٍ عَائِبٌ
ہر نیک میں عیب والی چیز بھی ہوتی ہے۔
اَلْحَسَنَةُ بَیْنَ السَّیِّئَتَیْنِ
نیکی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ یعنی درمیانی راہ نیکی ہے۔
اَحْسَنُ مِنَ الدُّنْیَا الْمُقْبِلَةِ
آنے والی دنیا سے زیادہ اچھا۔
اَحْسَنُ مِنَ النَّارِ
آگ سے زیادہ خوبصورت۔
اَحْسَنُ مِنَ الطَّاؤسِ
مور سے زیادہ خوبصورت۔
اَحْسَنُ مِنَ الْبَرَامِکَةِ
برمکی وزراء کے زمانہ سے زیادہ خوبصورت۔

اَحْسَنُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
سورج اور چاند سے زیادہ خوبصورت۔
اَلْاِحْسَانُ یَقْطَعُ اللِّسَانَ
احسان زبان کو بند کرتا ہے۔
اَحُشُّکَ وَتَرُوْثُنِی
میں تجھے گھاس کھلاتا ہوں اور تو مجھ پر گوبر گراتا ہے۔
اَحَشَفًا وَسُوْءَ کَیْلَةٍ
کھجور بھی ردی اور پیمانہ بھی کم۔ کیلة کیل: اسے اسم نوع ہے۔ حشف: ردی کھجور۔ یعنی نکما اور تھوڑا دو مکروہ خصلتوں کا جامع یا دو طرف سے ظلم کرنے والا۔
اَلْحَصَاةُ مِنَ الْجَبَلِ
کنکری بھی پہاڑ کا جزء ہے۔
کُلٌّ یَحْتَطِبُ فِی حَبْلِهٖ
ہر کوئی اپنی لکڑی میں رسیاں باندھتا ہے۔
کَحَاطِبِ لَیْلٍ
رات میں لکڑیاں جمع کرنے والے کی طرح۔
حَظٌّ فِی السَّحَابِ وَعَقْلٌ فِی التُّرَابِ
نصیبہ آسمان پر اور عقل مٹی میں۔
حَظٌّ جَزِیْلٌ بَیْنَ شِدْقَی ضَیْغَمٍ
بڑا حصہ شیر کی دو جبڑوں کے درمیان۔
بڑی منفعت مگر شدید خطرات کے درمیان۔
اَلْاَحْظِیَّةَ فَلَا اَلِیَّةَ
صاحب نصیب نہیں تو کوتاہی کرنے والی بھی نہ بن۔ حظیة خطوة سے مشتق ہے بمعنی مرتبہ۔ عزت اور الیة الو: بمعنی تقصیر سے ماخوذ ہے اس مثل کی اصل مقدر یہ ہے۔
اِنْ لَمْ تَکُوْنُوا حَظِیَّةً وَلَا تَکُوْنِی اَلِیَّةً (مُقْصِرَةً)
اگر تو معزز و صاحب رتبہ نہ ہو تو کوتاہی کرنے والی بھی نہ ہو۔ اس عورت کے لئے کہا گیا ہے جو اپنے خاوند کو محبوب نہ ہو۔ اگر خاوند کی محبت میسر نہیں تو اپنی طرف سے خدمت و محبت میں کوتاہی نہ کر۔ مطلب یہ کہ لوگوں کی مدارات کر کے ان سے اپنا مطلب نکالو۔
مَنْ حَفَرَ حُفْرَةً وَقَعَ فِیْهَا
جو کوئی اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا۔ اسی کی موت اس گڑھے میں ہو گی۔
مَنْ حَفَرَ حَفِیْرًا الْاَخِیْهِ کَانَ حَتْفُهٗ فیه

جس نے اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودا اس کی موت اس میں واقع ہوگی۔

تَحفَظُ اَخَاکَ اِلّاَ مِنْ نَفسِہٖ

اپنے بھائی کی حفاظت کر سکتا ہے مگر اس کی جان سے۔
یعنی لوگوں کے شر سے بچا سکتا ہے اس کو خودکشی سے نہیں بچا سکتا۔

حَفِظتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنکَ اَشْیَاءُ

ایک چیز کو تو نے یاد کیا اور دیگر چیزیں تجھ سے غائب ہو گئیں۔

حَافِظْ عَلَی الصَّدِیقِ وَلَو فِی الحَرِیق

دوست کی حفاظت کر خواہ آگ میں کود کر ہی ہو۔

اِحْفَظْ مَا فِی الوِعَاءِ لِشَدِّ الوِکَاءِ

جو کچھ برتن میں ہے اس کی حفاظت برتن کا منہ باندھ کر کرو۔ وکاء مشکیزہ کا سر بند۔

اَحْفَظُ مِنَ الارض

زمین سے زیادہ حفاظت کرنے والا۔

اَلحَفِیظُ تُحَلِّلُ الاَحقَادُ

غیرت دشمنی کو ختم کر دیتی ہے۔
یعنی قومی حمایت آدمی کو اپنے عزیز سے ہمدردی دلاتی ہے۔

عند الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الاحقَادُ

سختیوں کے وقت مصائب ختم ہو جاتے ہیں۔

حَقٌّ یَضُرُّ خَیْرٌ مِنْ بَاطِلٍ یَسُرُّ

مضرت رساں حق مسرت رساں باطل سے بہتر ہے۔

اَلْحَقُّ خَیْرٌ مَا یُقَالُ

کہنے کی چیزوں میں بہترین چیز حق بات ہے۔

اَلْحَقُّ اَبْلَجَ وَالْبَاطِلِ الْجَلْجُ

حق روشن اور باطل گڑبڑ ہوتا ہے۔ ابلج: روشن۔ لجلج: ملتبس غیر واضح۔

هٰذا حَقُّ مَنْزِلٍ بِتَرْکِ

یہ مقام چھوٹنے کے مقامات میں سے اچھا ہے۔

اَحْقَدُ مِنْ جَمَلٍ

اونٹ سے زیادہ کینہ والا۔

مَنْ حَقَرَ حَزَمَ

جس نے حقیر سمجھا وہ محروم رہا۔

اَحْقَرُ مِنَ التُّرَابِ

خاک سے زیادہ حقیر۔

مَاحَکَّ جِلْدَکَ مِثْلُ ظُفْرِکَ

تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہ کھجلائے گی۔ یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کر سکتے ہو۔

اذا حَکَکْتُ قَرْحَۃَ ادمِیْتُها

جب میں نے کسی زخم کو کھجایا تو اس سے خون نکال لیا۔ جب کسی مقصد کا ارادہ کیا تو اس کو انتہا تک پہنچا دیا۔

تُحَکَّکَتِ الْعَقْرَبُ بِالاَفعٰی

بچھو سانپ سے ٹکرایا۔ یعنی اپنے سے زیادہ طاقت ور سے ٹکرانا۔

اَحْکَمُ مِنْ لُقمَان

لقمان سے زیادہ دانا۔

اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤمِنِ

دانائی مؤمن کی گم شدہ چیز ہے۔

اذا حَلَّتِ المَقَادِیرِ بَطَلَتِ التَّدْبِیرُ

تقدیر اتر آئی تو تدبیریں بیکار ہو گئیں۔

اَحَلُّ مِنْ لَبَنِ الاُمِّ

ماں کے منہ سے زیادہ حلال۔

حَلَبَ الدَّهرَ اَشْطُرَه

اس نے زمانے کے تھنوں کو دوہا ہے۔ یہ قول کے عرب حلب اشطر الناقۃ سے مستعار لیا گیا ہے۔ شطر وہ دو تھن جو ایک ساتھ دوہے جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے زمانے کے دو شطروں کو آزمایا ہے یعنی خیر کو بھی اور شر کو بھی۔ زمانے کے سرد و گرم دیکھے ہیں۔

حَلَبْتُها بِالسَّاعِدِ الاَشَدِّ

میں نے اس کو طاقتور کلائی سے دوہا۔

اُحْلُبْ حَلْبًا لَک شَطْرُہٗ

اچھی طرح دھو لے تیرا بھی حصہ ہے۔

حَلُوبَۃٌ تُثْمِلُ وَلَا تُصَرِّحُ

ایسی دودھ دینے والی جو جھاگ والا دودھ دیتی ہے اور خالص نہیں دیتی۔

لَسْتَ مِنْ اَحْلَاسِها

تو اس کے ساتھیوں میں سے نہیں ہے۔ احلاس: جاننے پہچاننے والے ساتھی۔ احلاس الخیل: سائیس، گھوڑوں کے خدمت گار۔

حَلَّقَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٌ

عنقاء مغرب نے اس کا احاطہ کر لیا ہے۔ ناپائیدار اور نامانوس چیز

کے لئے کہا جاتا ہے۔ مغرب انجانی چیز۔ مذکر و مؤنث مستعمل ہے۔ اور عنقاء مغرب صفت اور اضافت دونوں طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔

هُمْ كَالْحَلْقَةِ الْمُفْرَغَةِ لَا يُدْرٰى اَيْنَ طَرْفَاهَا

وہ ڈھلے ہوئے حلقے کی طرح ہیں معلوم نہیں کہ اس کے دونوں سرے کہاں ہیں؟

حِلْمِي اَصَمُّ وَاُذُنِيْ غَيْرُ صَمَّاءَ

میرا حلم بہرا اور میرے کان بہرے نہیں۔

اَحْلَمُ مِنَ الْاَحْنَفِ

احنف سے زیادہ حکیم۔

اَلْحَكِيْمُ مَطِيَّةُ الْجَهُوْلِ

بردبار جاہل کی سواری ہے۔

لَا تَكُنْ حُلْوًا فَتُسْتَرَطَ وَلَا مُرًّا فَتُعْقٰى

نہ میٹھا بن کہ نگل لیا جائے اور نہ کڑوا کہ اُگل دیا جائے۔ استراط: نگل جانا۔ اعقاء: تلخی کی وجہ سے اُگل دینا۔ یہی مفہوم اردو میں ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

احلى من العسل

شہد سے زیادہ شیریں۔

اَحْلٰى مِنْ نَيْلِ الْمَرَامِ

حصول مراد سے زیادہ شیریں۔

اَحْلٰى مِنْ حَيَاةٍ مُعَاوَدَةٍ

دوبارہ زندگی سے زیادہ میٹھا۔

اَلْحَمْدُ مَغْنَمٌ وَالْمَذَمَّةُ مَغْرَمٌ

تعریف حاصل ہونا غنیمت ہے اور مذمت ملنا تاوان ہے۔

كَانَ حِمَارًا فَاسْتَاتَنَ

وہ گدھا تھا گدھی بن گیا۔
یعنی طاقتور تھا کمزور ہوگیا۔

اَحْمَقُ مِنْ دُغَةٍ

دغہ سے زیادہ احمق۔ دغہ ایک عورت تھی جس نے اپنے بچے متحرک تالو کو پھوڑا سمجھ کر چیرا اور دماغ کو پیپ سمجھ کر نکال دیا جب اس سے پوچھا گیا تو جواب دیا بچہ تکلیف کی وجہ سے روتا تھا اب آرام سے سو گیا۔

اَحْمَقُ مِنْ رِجْلَةٍ

رجلہ سے زیادہ احمق۔ رجلہ ایک گھنا ساگ ہے جو تیار کھیتوں کی بجائے سیلاب سے تباہ شدہ نالیوں میں اگتا ہے۔

اَحْمَقُ مِنْ عِجْلٍ

شر نبث سے زیادہ احمق۔ شر نبث کی حماقتیں مشہور ہیں۔ ایک دفعہ اس نے بدلی کے سائے کو علامت مقرر کر کے صحرا میں اپنا مال دفن کیا تھا۔ سایہ ہٹ گیا اور مال کی جگہ گم ہوگئی۔

اَحْمَقُ مِنْ نَعَامَةٍ

شترمرغ سے زیادہ بے وقوف۔

اَحْمَقُ مِنْ هَبَنَّقَةَ

هَبَنَّقَه: سے بیوقوف۔ یہ شخص موٹی بکریوں کو خوب کھلاتا اور کمزور کو گھاس سے دور رکھتا۔

اَحْمَقُ مِنْ مَاضِحِ الْمَاءِ

پانی چبانے والے سے زیادہ احمق۔

اَحْمَقُ مِنَ الْقَابِضِ عَلَى الْمَاءِ

پانی کو پکڑنے والے سے زیادہ احمق۔

اَحْمَقُ مِنْ نَاطِحِ الْمَاءِ

پانی کو سینگ مارنے والے سے زیادہ احمق۔

اَحْمَقُ مِنْ لَاطِمِ الْاَرْضِ بِخَدَّيْهِ

اپنے رخساروں سے زمین کو تھپڑ مارنے والے سے زیادہ احمق۔

اَحْمَقُ مِنْ نَاطِحِ الصَّخْرِ

چٹان کو سینگ مارنے والے سے زیادہ احمق۔

يَحْمِلُ التَّمْرَ اِلَى الْبَصْرَةِ

بصرہ کی طرف کھجور لے جاتا ہے۔

لَا يُحَمِّلُ اللّٰهُ نَفْسًا غَيْرَ طَاقَتِهَا

اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

لَمْ يَحْمِلْ خَاتَمِيْ مِثْلُ خِنْصَرِيْ

میری کن انگلی کی طرح کسی نے میری انگوٹھی کو برداشت نہ کیا۔ اپنا کام آپ ہی سادھے سنوارے۔

اِنَّمَا يَحْمِلُ الْكَلَّ عَلٰى اَهْلِ الْفَضْلِ

بوجھ اہل فضل پر ہی ڈالا جاتا ہے۔ کل بوجھ یا ایسا شخص جو بار ہو۔

يَا حَامِلُ اُذْكُرْ حَلًّا

اے لادنے والے کھولنے کے وقت کو بھی یاد رکھنا۔

اَحْمَلُ مِنَ الْاَرْضِ

زمین سے زیادہ بوجھ برداشت کرنے والے۔

حَمِيَ فَجَاشَ مِرْجَلُهُ

وہ گرم ہوا اور اس کی ہانڈی جوش مارنے لگی۔

یَحْمِیْ جَوابِیَهُ نَقِیقُ الضِّفْدَعِ

مینڈک کی ٹرٹر اس کے تالابوں کی حفاظت کرتی ہے۔

رُبَّ حَامٍ لِاَنْفِهِ وَهُوَ جَادِعُهُ

بہت سے اپنی ناک بچاتے ہیں مگر اصل وہ اس کو کاٹنے والے ہوتے ہیں۔

حِمَاکَ اَحْمٰی لَکَ

اپنا گھیر ہی تیرا زیادہ محافظ ہے۔

اَحْمٰی مِنْ اَنْفِ الْاَسَدِ

ٹڈی کو پناہ دینے والے سے زیادہ محافظ

حَانِیَةٌ مُخْتَضِبَةٌ

مہربان خضاب لگانے والی عورت۔

اَلْحَاجَةُ تَفْتُقُ الْحِیْلَةَ

ضرورت حیلہ کو پیدا کرتی ہے۔

حَالَ الْجَرِیْضُ دُوْنَ الْقَرِیْضِ

غم شعر کے آگے حائل ہوگیا۔ یعنی خوشی کے دن غمی آگئی۔

حَالَ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ

امید کے ورے موت حائل ہوگئی۔ یہ پہلی مثل کے قریب ہی ہے۔

اِنْ حَالَتِ الْقَوْسُ فَسَهْمِی صَائِبٌ

اگر میری کمان ٹیڑھی ہے مگر میرا تیر نشانہ پر لگتا ہے۔

رُبَّ حَالٍ اَفْصَحُ مِنْ لِسَانٍ

بہت مرتبہ حال زبان سے زیادہ فصیح ہوتا ہے۔

اَحْوَلُ مِنْ اَبِی قَلَمُوْنٍ

ابوقلمون (کپڑا) سے زیادہ بدلنے والا۔

اَحْوَلُ مِنْ اَبِی بَرَاقِش

ابی براقش (پرندے) سے زیادہ رنگ بدلنے والا۔

اَلْحَاوِی لَا یَنْجُو مِنَ الْحَیَّاتِ

سانپوں کے منتر والا سانپوں سے نجات نہیں پاتا۔

اَحْیَرُ مِنْ ضَبٍّ

گوہ سے زیادہ متحیر۔ جو اپنے بل سے نکل کر واپسی کا راستہ بھول جاتی ہے۔

حِیْلَةُ مَنْ لَا حِیْلَةَ لَهُ الصَّبْرُ

جس شخص کے لئے کوئی حیلہ نہ رہے اس کے لئے حیلہ صبر ہے۔ مصیبت کی کوئی تدبیر نہ ہو تو کم از کم صبر تو کیا جاسکتا ہے۔

مَا حِیْلَةُ الرَّامِی اِذَا انْقَطَعَ الْوَتَرُ

جب تانت ہی ٹوٹ جائے تو تیرانداز کیا کرے۔

اِذَا حَانَ الْقَضَاءُ ضَاقَ الْفَضَاءُ

جب قضا (موت) آئے تو فضا تنگ ہوجاتی ہے۔

لَا تُحْیِ الْبَیْضَ وَتَقْتُلِ الْفِرَاخَ

چوزہ کو قتل کر کے انڈا کو باقی مت رکھ۔
یعنی بڑی چیز کو ضائع نہ کر۔

حَیَّاکَ مَنْ خَلَا فُوْهُ

تجھے خالی منہ والے نے سلام کیا ہے۔

لَا حَیٌّ فَیُرْجٰی وَلَا مَیِّتٌ فَیُنْسٰی

نہ زندہ ہے جس سے امید کی جائے اور نہ مردہ جس کو بھلا دیا جائے' ناکارہ۔

اَحْیَا مِنْ فَتَاةٍ

نوجوان عورت سے زیادہ باحیا۔

اَحْیَا مِنْ مُخَدَّرَةٍ

پردہ نشیں عورت سے زیادہ حیادار۔

اَحْیَا مِنْ هَدِیٍّ

دلہن سے زیادہ باحیا۔

اَحْیَا مِنْ ضَبٍّ

گوہ سے زیادہ زندگی والا۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان

حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

خ

اِمَّا خَبَّتْ وَاِمَّا بَرَّکَتْ

یا تیزی دوڑی یا بیٹھ ہی گئی۔ الخبب: تیز دوڑنا یا خیر کی انتہا یا شر کی انتہا۔

اَخْبَرْتُهُ بِعُجَرِی وَبُجَرِی

میں نے اس کو اپنے تمام رازوں کی خبر دے دی۔ عجر: پیچ در پیچ رگیں۔

تُخْبِرُ عَنْ مَجْهُولِهِ مَرْآتُهُ

اس کا ظاہر منظر ان جانے کی خبر دے رہا ہے۔ ظاہر باطن کی شہادت دیتا ہے۔

يُخبِرُكَ اَدْنَى الاَرْضِ عَنْ اِقْصَاهَا

زمین کا ابتدائی حصہ اس کے انتہائی حصہ کی خبر دے رہا ہے۔

لَيْسَ الخَبَرُ كالمُعَايَنَةِ

خبر آنکھوں کے دیکھے کی طرح نہیں۔

عَلَى الخَبِيْرِ سَقَطْتُ

جاننے والے کے پاس پہنچے ہو۔

يَخبِطُ خَبطَ عَشْوَاء

اندھی اونٹنی کی طرح روندرہا ہے۔ عشواء: کمزور نظر اونٹنی جو ہر چیز کو روند ڈالتی ہے۔ اس شخص کے لئے کہتے ہیں جو بے سوچے سمجھے کسی کام میں پڑ جائے یا کسی کام کی ذمہ داری لے اور اس کے انجام کا انتظام نہ کرے۔

اَخبَطُ مِنْ حَاطِبِ اللَّيلِ

رات کو لکڑیاں جمع کرتے والے سے زیادہ گڑبڑ کرنے والا۔ ضروری اور غیر ضروری اشیاء کو جمع کرنے والا۔

اَختَلُ مِنَ الذئب

بھیڑیئے سے زیادہ دھوکے باز۔ ختل: دھوکہ دینا۔

مَنْ خَدَمَ الرِّجَالَ خُدِمَ

جس نے لوگوں کی خدمت کی اس کی خدمت کی گئی۔

اَلْخَاذِلُ اَخُو الْقَاتِلِ

رسوا کرنے والا قاتل کا بھائی ہے۔

تُخْرِجُ الْمِقْدَحَةُ مَا فِي قَعْرِ الْبُرْمَةِ

کچھ وہ نکالتا ہے جو ہنڈیا کے پیندے میں ہوتا ہے۔

قَدْ يخرج من الصدف غير الدر

کبھی سیپ سے موتی کے سوا کچھ اور بھی نکل آتا ہے۔

لا تُخْرُجُ النَّفْسُ مِنَ الاَمَلِ حَتَّى تَدْخُلَ فِي الاَجَل

نفس امیدوں کے پھندے سے نہیں نکلتا جب تک موت کی حد میں نہ داخل ہو جائے۔

دُوْنَهُ خَرْطُ الْقَتَادِ

اس سے آسان تو قتاد کے کانٹوں کو سوختنا ہے۔ خرط: یعنی سخت مشکل ہاتھ سے پتے سوختنا۔ قتاد ایک خاردار درخت ہے۔

اَلْخَرُوْفُ يَتَقَلَّبُ عَلَى الصُّوف

بھیڑ کا بچہ اون پر کروٹیں لیتا ہے۔

اَخْرَقُ مِنْ فَاكِشَةِ الْغَزْل

سوت توڑنے والی سے زیادہ احمق۔

خَرْقَاءُ ذَاتُ نَيْقَةٍ

پھوہڑ چستر سگھڑ بننے والی (خرقاء وہ عورت جو کام کو اچھی طرح کر نہیں سکتی ہے)۔ پھوہڑ چتر، سگھڑ بننے والی۔

خَرْقَاءُ عَيَّابَةٌ

پھوہڑ، عیب نکالنے والی، خود نہیں جانتی مگر دوسروں کے کام میں عیب نکالتی ہے۔

اَخسَرُ مِنَ الْقَابِضِ عَلَى الْمَاءِ

مٹھی سے پانی پکڑنے والے سے زیادہ نقصان اٹھانے والا۔

مَنْ خَشِيَ الذِّئْبَ اَعَدَّ كَلْبًا

جو شخص بھیڑیئے سے ڈرے اس کو کتا تیار کرنا چاہئے۔ جو بھیڑیئے کا شکار کر سکے۔ دشمنوں کے لئے تیاری کرنے کی ترغیب۔

لا تُخَاصِمُ مَنْ اِذَا قَالَ فَعَلَ

اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو کہے تو کر گزرے۔

اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

کوڑی پر اگی ہوئی سبزی سے بچو۔

الخطأ زاد العجول : (خطا جلد بازی کی راہ ہے)

زاد راہ کی طرح غلطیاں ساتھ لے کر چلنا۔

مع الخواطيء سهمٌ صائبٌ

خطا کرنے والے تیروں کے ساتھ نشانہ پر بیٹھنے والا تیر بھی ہوتا ہے۔ ایسا اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو بہت مرتبہ غلطی کرنے کے بعد ایک مرتبہ ٹھیک کام کر جائے۔ خواطی: وہ تیر جو نشانہ سے خطا کریں۔

مَنْ الحَسْنَاءَ يُعْطِي مَهْرَهَا

جو کسی حسینہ کو منگنی کا پیغام بھیجے گا اس کا مہر بھی ادا کرے گا۔

اَخطَب مِنْ سَحْبَان وَائِل

سحبان ابن وائل سے زیادہ خطیب۔ سحبان قبیلۂ باہلہ کا نہایت بلند، فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب تھا۔

لِكُلِّ سُؤَالٍ جواب

ہر سوال کا جواب ہے۔

ليس المخاطر ومحموداً ولو سَلِمًا

خطرہ میں کود پڑنے والا قابل تعریف نہیں ہوتا اگرچہ سلامت ہو۔

خَفَت نعامتهُمْ

ان کا شتر مرغ اور جلد کوچ کر گیا۔

خَفِّفْ طَعَامَكَ تَأمَنْ سِقَامَكَ

ہلکا پھلکا کھاؤ تا کہ بیماریوں سے محفوظ رہو۔

اخف حطمًا من عصفورٍ

چڑیا سے بھی زیادہ جلد طیش میں آ جانے والا۔ عقل کی کمی اور طیش کے لئے چڑیا کی مثال دی جاتی ہے۔ چڑا ہوتا بھی غضبناک ہے۔

اَخفُّ مِنْ یَرَاعَۃٍ

نرسل سے زیادہ ہلکا۔ یراعۃ: نرکل۔ نئے۔

اَخفُّ مِنْ رِیْشَۃٍ

پر سے زیادہ ہلکا۔

اخف من النسیم

بادِ نسیم سے زیادہ ہلکا۔

اَخفُّ مِنَ الْھَبَاءِ

غبار سے زیادہ ہلکا۔

وَھَلْ یَخفٰی عَلَی النَّاسِ القَمَرُ

کیا لوگوں پر چاند بھی مخفی رہتا ہے۔ ایسے معاملے یا خوبی کے لئے کہا جاتا ہے جو چھپ نہ سکے۔

مَا عِنْدَہٗ خِلٌ وَلَا خَمَرٌ

نہ اس کے پاس سرکہ ہے نہ شراب۔ یعنی خیر ہے نہ شر۔

مَا اَنْتَ بِخِلٍ وَلَا خَمَرٍ

تیرے پاس تو سرکہ ہے نہ شراب۔

اَلْخَلَاءُ تَدْعُوْا اِلَی السَّلَّۃِ

فقر چوری کی طرف بلاتا ہے۔

تَضَلَّصَتْ قَائِبَۃٌ مِنْ قُوْبٍ

انڈہ چوزے سے نجات پا چکا ہے یعنی اپنی ذمہ داری سے آدمی نکل چکا ہے۔

اِخْتَلَطَ الْمَرْعٰی بِالْجَمَلِ

چڑیا ہوا اور اونٹ مخلوط ہو گئے۔

اِخْتَلَطَ الْھَابِلُ بِالْقَابِلِ

جال والا تیر والے کے ساتھ مخلوط ہو گیا یعنی معاملہ بگڑ گیا۔

اِخْتَلَطَ الْخَاثِرُ بِالزُّبَادِ

گاڑھا دودھ خراب دودھ کے ساتھ مل گیا۔ یہ مثلیں ایسے لوگوں کے لئے دی جاتی ہیں جن کا معاملہ گڑبڑ میں پڑ جائے۔

خَالِفْ نَفْسَکَ تَسْتَرِحْ

اپنے نفس کی مخالفت کرو تا کہ راحت پاؤ۔

خَالِفْ ھَوَاکَ تَرْشُدْ

اپنی خواہش کے خلاف کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔

خَالِفْ تُذْکَر

مخالف کرو تا کہ زیادہ ذکر کیا جائے۔

اَخْلَفُ مِنْ غُرْقُوبٍ

غرقوب سے زیادہ وعدہ خلاف۔

اَخْلَفُ مِنْ نَارِ الحَبَاحِب

جگنو کی آگ سے زیادہ وعدہ خلاف جو نہ سلگتی ہے اور نہ روشنی دیتی ہے۔

خلق اللّٰہ لِلْحَرب رِجَالاً

اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔

خَلَالَکَ الجَوُّ فَبِیْضِی وَاصْفِرِی

تیرے لئے میدان خالی ہو گیا۔ اب انڈے دے اور چہچہا۔

لَا یَخلُوا الْمرءُ مِنْ وَدُوْدٍ یُمْدَحُ وَعَدُوٍّ یَقْدَحُ

کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی تعریف کرنے والے دوست اور برائی کرنے والے دشمن سے خالی ہو۔

خَلِّ مَنْ قَلَّ خَیْرُہٗ لَکَ فِی النَّاسِ غَیْرُہٗ

اس شخص کو چھوڑ جس میں بھلائی کم ہو یا نہ ہو لوگوں میں تجھے اس کے علاوہ مل جائیں گے۔

خَلِّ الحِسَابَ لِیَوْمِ الحِسَاب

حساب کو روزِ حساب کے لئے چھوڑ دو۔

خَلَاءٌ وکَ اَقْنٰی لِحیائِکَ

تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے۔

مَنْ لَا یَخاف احدًا لا تَخافُہٗ احدٌ

جو کسی سے نہیں ڈرتا اس سے کوئی نہیں ڈرتا۔

مَنْ خَانَ ھَانَ

جس نے خیانت کی ذلیل ہوا۔

ماربُّما خَانَ النَّصِیْحُ المُوتَمَنُ

کبھی امانت دار خیر خواہ بھی خیانت کر جاتا ہے۔

اَخیَب من قابض علی الماءِ

پانی کو مٹھی میں پکڑنے والے سے زیادہ ناکام۔

اَخیَب مِن حُنَیْن

حنین سے زیادہ ناکام۔

لاَخْتَرْتَ

اگر تجھے اختیار دیا جاتا تو اختیار کر لیتی۔

خَیرُ الاُمور اَوسَاطُها
معاملات میں میانہ روی بہترین چیز ہے۔
خَیرُ الاُمور اَحمَدھا مَغبَّۃً
بہترین کام وہ ہے جس کی انجام میں تعریف کی جائے۔
خَیرُ اناء یُکَ تکفیئن
تو نے اپنے بہترین کو الٹ رہی ہے یعنی مستحق محروم اور غیر مستحق فیضیاب ہو رہے ہیں۔
کَفاءُ الْاِنَاء
برتن کو امندھا کرنا۔
خَیرُ اَھلِکَ مَنْ کَفَاکَ
تیرا بہترین رشتہ دار وہ ہے جو تیرے لئے کافی ہو جائے۔
خَیرُ البُیُوع ناجزٌ بِناجزٍ
بہترین خرید و فروخت نقد ہے۔
خَیرُ حالِبیکَ تَنطَحِینا
اپنے بہترین دوہنے والے کو سینگ مارتی ہے۔ ایک بکری کو دو آدمی دوہتے تھے۔ نرمی سے دوہنے والے کو وہ سینگ مارتی تھی اور دوسرے کو وہ کچھ نہیں کہتی تھی۔ یہ مثل ایسے شخص کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو اپنے خوش معاملہ لوگوں سے برائی کرے۔
خَیرُ الخِلال حِفظُ اللِّسَانِ
بہترین خصلت زبان کی حفاظت کرنا ہے۔
خَیرُ سُلاحِ الْمَرءِ مَا وَقَاہُ
آدمی کا بہترین ہتھیار وہ ہے جو اس کو بچائے۔ یعنی جو بھی وقت پر کام کر جائے۔
خَیرُ الاَصْحَابِ مَنْ دَلَّکَ عَلَی الْخَیرِ
بہترین ساتھی وہ ہے جو تیری خیر کی طرف رہنمائی کرے۔
خَیرُ عَفوٍ مَا کَانَ عِندَ القُدرَۃِ
بہترین معافی وہ ہے جو قدرت حاصل کرنے کے وقت دی جائے۔
خَیرُ العِلمِ مَا حَضَرکَ
بہتر علم وہ ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے۔
خَیرُ الغِنیٰ القُنُوع
بہترین مالداری قناعت ہے۔
خَیرُ الکلام مَا قَلَّ وَدَلَّ
بہترین کلام وہ ہے جو مختصر اور مراد کو ظاہر کرنے والا ہو۔
خَیرُ المَالِ مَا نَفَع
بہترین مال وہ ہے جو نفع پہنچائے۔
خَیرٌ مِنَ الْخَیرِ فاعِلُہٗ
اچھوں میں اچھا وہ ہے جو کام کرے۔
خَیرُ النَّاسِ مَنْ فَرِحَ لِلناس بِالْخَیرِ
بہترین وہ ہے جو لوگوں کی بھلائی سے خوش ہو۔
خَیرُ الوعظ مَا ذَع
بہترین وعظ وہ جو برائی سے ہٹائے۔
اَلْخَیرُ اَبقٰی وَاِن طَال الزَّمَانُ بِہٖ
بہترین علم وہ ہے جو وقت پر حاضر کر سکے۔
اِنَّ خَیرَ الْفقہ مَا حَضرت بِہٖ
بہترین علم وہ ہے جو تو وقت پر حاضر کر سکے۔
لاَ خَیرَ فِی اَرَبِ الْقَاکَ فِی لَھَبٍ
اس مقصد میں کوئی خیر نہیں جو تجھے شعاعوں میں ڈال دے۔
لاَ خَیرَ فِی السَّرَفِ وَلاَ سَرَفَ فِی الْخَیرِ
اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی میں اسراف نہیں۔
لاَ خَیرَ فِی وُدِّیکُونُ بِشَافِع
ایسی محبت میں کوئی بھلائی نہیں جو کسی سفارش کرنے والے کا ذریعہ ہو۔
اَلْخَیلُ تَجرِی عَلٰی مساویھا
گھوڑا اپنے عیبوں کے باوجود چلتا ہے۔ یعنی شریف آدمی تنگی کے باوجود سخاوت کرتا ہے۔
الخیل اَعْلَمُ بِفُرسَانِھا
گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں۔ مطلب یہ کہ معاملہ شناس آدمی کو اختیار کرو۔
اَخیَلُ مِن غُرَابٍ
کوے سے زیادہ اترانے والا۔ کوا بڑے انداز سے چلتا ہے۔
اَخیَلُ مِنْ دِیکٍ
مرغ سے زیادہ ناز دکھانے والا۔

د

دَاَمَاء لاَ یَقطَعُ بِالْاِمَارَت
سمندر لکڑیوں کے بیڑہ سے طے نہیں۔
اَدْبَرَ غَرِیرُہٗ وَاَقْبَلَ لَعِرِیرُہٗ
اس کی اچھی عبادت نے پیٹھ پھیر لی اور بدخلقی سامنے آ گئی۔

اَلتَّدبیر نِصفُ المَعِیشَةِ

تدبیر آدھی روزی ہے۔

کَدَابِغَةٍ وَقَدْ حَلِمَ الْاَدِیْمُ

کھال رنگنے والے کی طرح جب کہ کھال فاسد ہو چکی ہو۔

حَلِمَ الجِلدُ

کھال خراب ہوگئی اور اس میں کیڑے پڑ کر سوراخ ہو گئے۔ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی معاملے کی اصلاح کی اس وقت کوشش کرے جب وہ فساد کی وجہ سے نا قابل اصلاح ہو چکا ہو۔

دَخَلَ فُضُولِی نَارَ فَقَالَ حَطَب رَطَبٌ

فضولی خواہ مخواہ دخل دینے والا۔ آگ میں گھس گیا اور کہنے لگا کہ ایندھن گیلا ہے۔

یُدْخِلُ شَعْبَانَ فِی رَمَضَانَ

شعبان کو رمضان میں داخل کر رہا ہے۔ یعنی بے سروپا باتیں کرتا ہے۔

لاتَدْخُلْ بَیْنَ الْبَصَلةِ وَقِشْرِھا

پیاز اور اس کے چھلکے کے درمیان مت گھسو۔

لاتَدْخُلَنّ بَیْنَ الْلَّصَاوَلِحائِها

ڈنڈے اور اس کی چھال کے درمیان ہرگز داخل نہ ہو۔

لِکُلِّ دَرِّ حَالِبٌ

ہر دودھ کا کوئی دوہنے والا بھی ہے۔

اَدِرْھَا وَاِنْ اَبَتْ

اس کو دوھ لو خواہ وہ انکار کرے۔ یہ مقولہ اس اونٹنی کے لئے کہا جاتا ہے جو میانہ باندھے بغیر دودھ نہ دوہنے دے۔ یعنی ضرورت یا بھلائی کو با اصرار حاصل کرو۔

دَرُّ المفَاسِدِ اَوْلَی مِن جَلْبِ النَّعِیْمِ

مفاسد کو دفع کرنا نعمتیں حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

یَدْرُجُ فِی کُلِّ وَکْرٍ

ہر گھونسلے میں گھس جاتا ہے۔

الدَّرَاھِمُ مَرَاھِمٌ

روپے مرہم کا کام کرتے ہیں۔

اَلدَّرَاھِمُ اَرْوَاحٌ تَسِیْلُ

روپے بہتی ہوئی روحیں ہیں۔

مَنْ لَمْ یُدَارِ لِمُشْطِ یَنْتفِ لِحیَتَهٗ

جو شخص کنگھی سے نرمی نہ برتے گا وہ اپنی ہی داڑھی کے بال اکھاڑے گا)

لاَیُدْعیٰ لِلْحُلَی اِلاَّ اَخُوهَا

بڑے معاملے کے لئے اس کا ماہر ہی بلایا جاتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی طَعَانِکَ مَنْ تَدعُوهُ اِلٰی جِفَانِکَ

اپنی نیزہ بازی کے لئے اسی کو بلاؤ جس کو اپنے پیالے پر دعوت دیتے ہو۔

اِدْفَع الشَّرَّ بِعُودٍ اَوْ عَمُودٍ

شر کو دفع کرو خواہ لکڑی سے یا لوہے کی سلاخ سے۔

اَدَقُّ مِنَ الْهَبَاءِ

غبار سے زیادہ باریک۔

اَدَقُّ مِنَ الْکُحْلِ

سرمہ سے زیادہ باریک۔

اَدَقُّ مِنَ الدَّقِیْقِ

آٹے سے زیادہ باریک۔

اَدَقُّ مِنْ حَدِّ السَّیْفِ

تلوار کی دھار سے زیادہ باریک۔

دَلَّ عَلٰی عَاقِلٍ اِخْتِیَارُهٗ

عقلمندی کا انتخاب عقلمندی کو ظاہر کر دیتا ہے۔

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِه

نیکی بتانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

دَلِیْلُ عَقْلِ الْمَرْءِ فِعْلُه وَدَلِیْلُ عِلْمِه قَوْلُهٗ

آدمی کی عقل کی دلیل اس کا عمل ہے اور اس کے علم کی دلیل اس کا قول ہے۔

لَیْسَ الدَّلْوُ اِلاَّ بِالرِّشَاءِ

ڈول رسّی کے بغیر کچھ نہیں۔ ڈول رسّی کے بغیر بے کار ہوتا ہے۔ اسی طرح آدمی کو قوت وہمت اپنے رشتہ داروں ہی سے ہوتی ہے۔

دَمِّثْ لِجَنْبِکَ قَبْلَ النَّوْمِ مُضْطَجِعًا

لیٹ کر سونے سے پہلے اپنے پہلو کے لئے بستر نرم کر لو۔ تدمیث: نرم کرنا مطلب یہ ہے کہ حادثات کے نازل ہونے سے پہلے ہی تیار رہو۔

دَمْعَةٌ مِنْ عَوْرَاءَ غَنِیْمَةٌ بَارِدَةٌ

اندھی کی آنکھ سے ایک آنسو بھی غنیمت ہے۔

اَدْنَاءٌ مِنَ الشِّسعِ

تسمے سے زیادہ حقیر۔

کُلُّ دَنِیٍّ دُوْنَهٗ دَنِیٌّ

ہر قریب سے ورے کوئی قریب موجود ہوتا ہے۔

اَدْنٰی مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

شہ رگ سے زیادہ قریب۔ حبل الورید۔ رگ گلو (شہ رگ)۔

دُنْیَاکَ مَا اَنْتَ فِیْهِ

تیری دُنیا تو وہی ہے جس میں تو موجود ہے۔

اَلدَّهْرُ یَوْمَانِ یَوْمٌ لَکَ وَیَوْمٌ عَلَیْکَ

زمانہ کے دو دن ہیں۔ ایک دن تیرے نفع کا ہے اور دوسرا تیرے ضرر کا۔

لِکُلِّ دَهْرٍ الرِّجَالُ

ہر زمانہ کے لئے آدمی ہوتے ہیں۔

مَا الدَّهْرُ اِلاَّ هٰکَذَا فَاصْبِرْ لَهٗ

زمانہ ایسا ہی ہے لہٰذا صبر کرو۔

یُدْهِنُ مِنْ قَارُوْرَةٍ فَارِغَةٍ

خالی شیشی سے تیل مل رہا ہے۔ یعنی وعدوں سے ہی خوش کرتا ہے۔

بِهٖ دَاءُ ظَبْیٍ

اس کو ہرن کی بیماری ہے۔ عرب کا خیال تھا کہ ہرن کبھی بیمار نہیں ہوتا۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ہر مرض کی دوا ہوتی ہے۔

بَیْنَهُمْ دَاءُ الضَّرَائِرِ

ان کے درمیان سوکنوں (حسد) کی بیماری ہے۔

دَوَاءُ الدَّهْرِ الصَّبْرُ عَلَیْهِ

زمانہ کی سختیوں کا علاج صبر کرنا ہے۔

ان دواء الشق ان تحوصه

پھٹنے کی دوا ٹانکنا ہے۔

نعم الدواء لشق ان تحف

بہترین دوا پرہیز ہے۔

اَنَا دُوْنَ هٰذَا وَفَوْقَ مَا فِیْ نَفْسِکَ

میں اس سے تو کم ہوں مگر تیرے دل کی بات سے اوپر ہوں۔

کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ

جیسا بدلہ دو گے ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ

دین خیر خواہی کا نام ہے۔ نصح: کے معنی سینا اور جوڑنا ہیں۔ لہٰذا نصیحت کے معنی ہیں لوگوں کو باہم نزدیک کرنا اور ان کو جدا کرنے والی چیزوں سے دور کرنا۔

اَلدِّیْنُ مِیْسَمُ الْکِرَامِ

مکافات وجزاء شریفوں کی علامت ہے۔

ذ

ذِئْبٌ اِسْتَنْعَجَ

بھیڑیا بھیڑ بن گیا۔

اَلذِّئْبُ خَالِیًا اَسَدٌ

بھیڑیا خالی میدان میں شیر ہوتا ہے۔

مَنْ لَمْ یَکُنْ ذِئْبًا اَکَلَتْهُ الذِّئَابُ

جو بھیڑیا نہ بنے گا اس کو بھیڑیئے کھا جائیں گے۔

مَا الذُّبَابُ وَمَا مَرَقَتُهٗ

کیا مکھی اور کیا اس کا شوربا۔ ''کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا''۔

اَلذِّبَّانُ یَعْرِفُ وَجْهَ اللَّبَّانِ

مکھیاں دودھ والے کے چہرے کو پہچانتی ہیں۔

ذَخَارُ الرِّجَالِ اَوْلٰی مِنْ اِدْخَارِ الْمَالِ

آدمیوں کا ذخیرہ کرنا مال کے ذخیرہ کرنے سے بہتر ہے۔ نیکی اور احسان سے آدمیوں کا ذخیرہ کرو۔ کوشش میں سستی نہ کرو۔

ذُقْهُ تَغْبِطْ

چکھ کر دیکھ تو غبط کرے گا۔

ذَکَّرْتَنِی الطَّعْنَ وَکُنْتُ نَاسِیًا

تو نے مجھے نیزہ یاد دلایا بلکہ میں بھولا ہوا تھا۔

اُذْکُرِ النِّعْمَةَ الْقَدِیْمَةَ عَلَیْکَ وَاَنْسَ النِّعْمَةَ الْجَدِیْدَةَ لَکَ

اپنے اوپر پرانی نعمت کو یاد رکھو اور اپنے لئے نئی نعمت کو بھول جاؤ یعنی پرانی نعمتوں پر شکر کرو اور نئی آسائش کی حرص نہ کرو۔

اُذْکُرْ مَعَ کُلِّ نِعْمَةٍ زَوَالَهَا

ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کرو۔

اُذْکُرْ غَائِبًا یَقْتَرِبْ

غائب کا ذکر کرو قریب ہو جائے گا۔

وَکُنْ ذَکُوْرًا اِذَا کُنْتَ کَذُوْبًا

جھوٹا بنے تو یاد بھی رکھ۔

ذَلَّ مَنْ لاَ سَیْفَ لَهٗ

جس کے پاس تلوار نہیں وہ ذلیل ہو گیا۔

لَقَدْ ذَلَّ مَنْ بَالَتْ عَلَیْهِ الثَّعَالِبُ
وہ ذلیل ہو گیا جس پر لومڑیاں موت گئیں۔ یعنی بت کی پوجا ذلت والی ہے۔

ذَلٌّ لَوْاجِدُ نَاصِرًا
بڑی ذلت ہے اگر مجھے مددگار مل جائے اس مہم کی مدد جستجو کو ذلت سمجھتا ہوں۔

اَذَلُّ مِنْ بیضۃ البَلَدِ
شتر مرغ کے چھوڑے ہوئے انڈے سے زیادہ ذلیل۔۔

اَذَلُّ مِنَ النَّقَدِ
حقیر بکری سے زیادہ ذلیل۔

اَذَلُّ مِنْ وَتَدٍ
میخ سے زیادہ ذلیل۔ کیوں کہ میخ کو ہمیشہ ٹھوکا پیٹا جاتا ہے۔

اَذَلُّ مِنَ النَّعْلِ
جوتے سے زیادہ ذلیل۔

اَذَلُّ مِن الشَّسْعِ
تسمہ سے زیادہ ذلیل۔

اَذَلُّ مِنَ البَاسِطِ
سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

اَذَلُّ النَّاس مُعْتَذِرٌ اِلٰی لَئِیمٍ
سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

اِنَّ الذَّلِیْلَ الَّذِی لَیْسَتْ لَهٗ عَضُدٌ
ذلیل وہ ہے جس کا بازو نہ ہو۔ مددگار نہ ہو۔

اِن الذَّلِیل مَنْ ذَلَّ فِی سُلْطَانِهٖ
درحقیقت ذلیل وہ ہے جو اپنے اقتدار کی جگہ بھی ذلیل ہو جائے۔

لاَ ذَنْبَ لِی قَدْ قُلْتُ لِلقَوْمِ اِسْتَقُوْا
میرا کوئی گناہ نہیں۔ میں نے قوم سے کہہ دیا کہ پانی لے لو۔

مَا ذُنْبِی یَدَاکَ اَوْ کَیْلُوفَاکَ نَفَخَ
میرا کوئی قصور نہیں تیرے ہاتھوں نے اس کا منہ باندھا ہے اور تیرے منہ کے پھینک بھری ہے۔ مشکیزے میں کم پھونک بھرنے کی وجہ سے دریا میں ڈوبنے والے کے لئے مثال ہے۔

ذَهَبَ امس بِمَافِیْهِ
کل اپنے حالات کے ساتھ گزر چکی۔

ذَهَبَ الحِمَار یَطْلُبُ قَرْنَیْنِ فَعَادَ مَصْلُومَ الْاُذُنَیْنِ
گدھا سینگ لینے گیا تھا۔ کان کٹوا کے لوٹا۔ اس شخص کے لئے کہتے ہیں جو فائدے کے لالچ میں اپنا سرمایہ بھی کھو بیٹھے۔

ذهب دمُهٗ دَرَجَ الرِّیَاحِ اَوْ اَدْرَجَ الرِّیَاحِ
اس کا خون ہوا کے راستے گیا۔ یعنی رائیگاں کہ اس کے قصاص کوئی طلب گار نہ ہوا۔

ذَهَبَ بَیْنَ الصَّحْوَةِ وَالسَّکْرَةِ
وہ ہوش اور مدہوشی کے درمیان گیا۔ یعنی ایسی حالت میں کہ کچھ شعور تھا اور کچھ نہ تھا۔

ذَهَبَ فِی السَّمٰی
وہ فضا میں چلا گیا۔

ذَهَبَتْ حَیْفَ لِاَدْیَانِها
گرم ہوا اپنی عادت کے مطابق چلی۔ یعنی آدمی عادت پر مجبور ہے۔

اِنْ ذَهَبَ عَیْرٌ فَعَیْرٌ
ایک گورخر نکل گیا تو کیا ایک تو جال میں موجود ہے۔

ذَهَبُوْ تَحْتَ کُلِّ کَوْکَبٍ
ہر ستارہ کے نیچے گئے۔ ان لوگوں کے لئے کہتے ہیں جن کے سفر کے راستے مختلف اور متضاد ہوں۔

ذھبوا وتفرقوا یدی سبا اور ایادی سبا
وہ اہل صبا کی طرح چلے گئے یا منتشر ہو گئے۔ یعنی ایسے منتشر ہوئے کہ پھر اجتماع ہی نہ ہوا۔ مثل قصہ طلب ہے۔ سبا کے باشندوں کو سیلاب عرم سے ڈرایا گیا تو وہ یمن سے نکل گئے اور جس کا جدھر منہ اٹھا چلا گیا۔

یَذْهَبُ العُرْفُ بَیْنَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ
احسان خدا اور بندہ کے درمیان چلتا ہے۔ یہ مثال حطیۃ کے شعر کا آخری مصرع ہے۔

وَمَنْ یَفْعَلِ العُرْفَ لَا یَعْدِمُ جَوَائِزَهٗ
جو احسان کرتا ہے اس کا احسان نہیں مٹتا۔

اِذْهَبْ اِلٰی حَیْثُ اَلْقَتْ رَحْلَهَا اُمُّ قَشْعَمٍ
وہاں جا جہاں ام قشعم نے اپنا کجاوہ ڈالا تھا۔

وَمَنْ لَمْ یَذُدْ عَنْ حَوْضِهٖ یَنْهَدِمُ
یعنی جو شخص اپنے تالاب کی مدافعت نہیں کرتا وہ منہدم ہو جاتا ہے۔

کُلُّ ذَاتِ ذَیْلٍ تَخْتَالُ
ہر دامن والی ناز و ادا سے چلتی ہے۔

ر

رَاسُ الدِّيْنِ صِحَّةُ الْيَقِيْنِ
اصل دین یقین کا صحیح ہونا ہے۔
كُلُّ رَاسٍ بِهٖ صُدَاعٌ
ہر سر میں درد ہوتا ہے۔ ہر سر میں کوئی سودا ہے۔
رُبَّ رَاسٍ حَصِيْدُ لِسَانٍ
بہت سے سر زبان کے کاٹے ہوئے ہیں۔
كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرَ
گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوتے ہیں۔
رَاَى الْكَوْكَبَ ظُهْرًا
اس نے ظہر کے وقت ستارہ دیکھا۔
اِذَا رَاَيْتَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً فَتَطَامَنْ
جب آندھی سخت دیکھو تو پست ہو جاؤ۔
رَآ الصَّادِرُ وَالْوَارِدُ
اس کو ہر آنے جانے والے نے دیکھا ہے۔ سورج نکلا سب نے دیکھا۔
اُرِيْهَا السُّهٰى تُرِيْنِى الْقَمَرَ
میں اس کو سہا دکھا رہا ہوں اور وہ مجھے چاند دکھا رہی ہے۔ باریک باتوں کو نہ سمجھنا۔
يَرَى الشَّاهِدُ مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ
حاضر وہ کچھ دیکھ لیتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔
وَمَا تَرَانِى يَا جَمِيْلَ اَرَاكَ
جمیل جیسا تم مجھے جانتے میں بھی تمہیں جانتا ہوں۔
سَوْفَ تَرَى اِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ اَفَرَسٌ تَحْتَكَ اَمْ حِمَارٌ
جب غبار چھٹے گا تو دیکھ لو گے کہ تمہارے نیچے گھوڑا ہے یا گدھا۔
اَرَانِيْهَا النَّمِرَةُ اُرِيْكَهَا مَطِرَةً
تو مجھے دکھا کہ وہ چتکبرا ہے میں تجھے دکھا دونگا کہ وہ برس رہا ہے۔
رَاْىُ الشَّيْخِ خَيْرٌ مِنْ مَشْهَدِ غُلَامٍ
بوڑھے کی رائے لڑکے کی موجودگی سے بہتر ہے۔
لَا رَاْىَ لِمَنْ لَا يُطَاعُ
اس شخص کی کوئی رائے نہیں جس کی اطاعت نہ کی جائے۔ حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں پر عتاب کرتے ہوئے ایک خطبہ میں فرمایا۔

اِنَّ الرَّاْىَ لَيْسَ بِالظَّنِّ
رائے محض گمان ہی سے نہیں ہوتی۔ حال کی ترغیب کے لئے بولا جاتا ہے۔
رَبُّكَ وَصَاحِبُكَ لَا تَكْذِبْ عَلَيْهِمَا
اپنے آقا اور دوست پر جھوٹ نہ لگاؤ۔
كَالْمَرْبُوطِ وَالْمَرْعَى خَصِيْبٌ
بندھا ہوا اور چراگاہ سرسبز۔
اِنَّ تَفْشَاءُ الرَّبِيْئَةَ الْغَضَبَ
دودھ غصہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے یعنی ناراض کو تحفہ راضی کرتا ہے۔
رَجَعَ بِخُفَّىْ حُنَيْنٍ
وہ حنین کے موزے لے کر لوٹا۔
حَتّٰى يَرْجِعَ الدَّرُّ فِى الضَّرْعِ
یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں لوٹ جائے۔ محال چیز کے لئے بولتے ہیں۔
حَتّٰى يَرْجِعَ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ
یہاں تک کہ تیرا اپنے فوق (چلہ) پر لوٹ جائے۔ ناممکن چیز کے لئے بولتے ہیں۔
اَلرِّجَالُ اَرْبَعَةٌ
آدمی چار ہی قسم کے ہیں۔
هَلْ يُرْتَجٰى مَطَرٌ مِنْ غَيْرِ سَحَابٍ
کیا بادل کے بغیر بارش کی امید کی جاتی ہے۔
لَا تَرْجُ خَيْرَ مَنْ لَا يَرْجُوْ خَيْرَكَ
ایسے شخص پر خیر کی امید نہ رکھو جو تیری خیر کی امید نہیں رکھتا۔
رَحَلَ بَعْضٌ غَارِبًا مَجْرُوْحًا
کجاوہ بھی زخمی کوہان کو ہی کاٹتا ہے۔ غارب: کوہان کا بالائی حصہ۔
اِرْحَمْ مَنْ دُوْنَكَ يَرْحَمْكَ مَنْ فَوْقَكَ
اپنے سے نیچے پر رحم کرو تا کہ تم سے اوپر والے تم پر رحم کریں۔
اَرْخَصُ مِنَ التَّمْرِ بِالْبَصْرَةِ
بصرہ میں کھجور سے زیادہ سستا۔
اَرْخَصُ مِنْ تُرَابٍ
مٹی سے بھی زیادہ سستا۔
رُدَّ الْحَجَرَ مِنْ حَيْثُ جَاءَكَ
پتھر جہاں سے آیا وہیں لوٹا دو۔
مَنْ يَرُدُّ السَّيْلَ عَلٰى اَدْرَاجِهٖ

سیلاب کو اس کے بالائی راستوں کی طرف کون لوٹا سکتا ہے۔
اَدْرَاجُ السَّیلِ
بلندی سے آتی ہوئی سیلاب کی گزرگاہیں ناممکن بات کے لئے کہا جاتا ہے۔
بِئسَ الرِّدفُ لاَ بَعْدَنعمَ
ہاں کے بعد نہیں بہت برا تابع ہے۔
اِذَا رَزَقَکَ اللّٰہُ مَغرِفَۃً فَلاَ تُحرِق یَدَکَ
جب اللہ نے تجھے چمچہ دیا ہے تو تو اپنا ہاتھ مت جلا۔
رِزْقُ اللّٰہِ لاَ کَدُّکَ
اللہ کا دیا رزق ہے تیری محنت نہیں۔
رَزْمَۃٌ وَلا دِرَّۃٌ
اونٹنی کی آواز نہیں مگر دودھ نہیں۔
اَرْسِلْ حَکِیمًا وَلاَ تُوصِیہِ
عقلمند کو قاصد بناؤ اور اس کو وصیت نہ کرو۔
لاَ رَسُولَ کَالدِّرْھَمِ
روپیہ جیسا کوئی قاصد نہیں۔
الرَّشفُ اَنْقَعُ
تھوڑا تھوڑا پینا زیادہ سیراب کرتا ہے۔ آہستگی اور وقار اختیار کرنے کی ترغیب کے لئے کہتے ہیں۔
رَضِیتُ مِنَ الغَنِیمَۃِ بِالْاِیَابِ
میں واپس لوٹ آنے کی غنیمت پر راضی ہوں۔
جان بچی سو لاکھوں پایا' لوٹ کے بدھو گھر کو آیا۔
رَضِیتُ مِنَ الوَفَاءِ بِاللَّقَاءِ
میں تھوڑی سی وفاء پر راضی ہوں۔
مَن رضی عن نفسہ کَثُرَ السَّاخِطِینَ عَلَیْہِ
جو اپنے نفس پر راضی ہو گیا اس نے اپنے پر ناراض ہونے والے زیادہ کر لیا۔
اِذَا تَرَضَّیتَ اخاکَ فَلاَ اخالکَ
جب تو نے محنت سے اپنے بھائی کو راضی کیا گو اب وہ تیرا بھائی ہی نہیں۔
رِضَا النَّاسِ غَایَۃٌ لاَ تُدْرَکُ
لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔
لاَ تَکُن رَطْبًا فَتُعصَر وَلاَ یَابِسًا فَتُکسَرَ
نہ اتنا تر ہو جا کہ تجھے نچوڑ لیں اور نہ اتنا خشک کہ تجھے توڑ دیں۔

مَنِ اسْتَرعَی الذِّئبَ ظَلَمَ
جس نے بھیڑیئے کو چرواہا بنایا اس نے ظلم کیا۔ یعنی اس نے بکریوں پر ظلم کیا۔
مَرْعًی وَلاَ اَکُولَۃٌ
چراگاہ موجود ہے مگر کھانے والی بکریاں موجود نہیں۔ ایسے مالدار کیلئے بولا جاتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔
تَحتَ الرَّغْوَۃِ الصَّرِیحُ
جھاگ کے نیچے خالص دودھ موجود ہے۔
من الرَّفشِ اِلی العرشِ
بیلچے کے کام سے تخت کے اوپر۔
ترفض عند المحفظات الکتائف
غیرت انگیز موقعوں پر کینے متفرق ہو جاتے ہیں۔
اَرْفَعُ مِنَ السَّمَاءِ
آسمان سے زیادہ بلند۔
اَلرَّفِیقُ قَبْلَ الطَّرِیقِ
راستے سے پہلے ساتھی۔ ناموافق ساتھی سفر میں خصوصاً مصیبت کا سبب ہوتا ہے۔
بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِینَ
موافقت اور بچوں کے ساتھ شادی کرنے والے کے لئے دعا ہے۔
اَرَقُّ مِنَ النَّسِیمِ
بادِ نسیم سے زیادہ لطیف۔
اَرَقُّ مِنَ المَاءِ
پانی سے زیادہ پتلا۔
اَرَقُّ مِنْ رَقْرَاقِ السَّرابِ
سراب (ریت) کی چمک سے زیادہ لطیف۔
اَرَقُّ مِنَ الدَّمعِ الغَمَامِ
ابر کے آنسوؤں سے زیادہ پتلا۔
اُرْقُبِ البَیْتَامِن الرَّاقِبۃ
گھر کی حفاظت اس کے محافظ سے ہی کر۔ کسی نے گھر کی حفاظت کیلئے اپنے غلام کو چھوڑ دیا۔ غلام سامان لے کر چلتا بنا تب اس نے یہ جملہ کہا۔
کالراقم علی الماء
پانی پر لکھنے والے کی طرح بے وفا۔
اِرْقَ عَلٰی ظَلْعِکَ

اپنے لنگڑے پن کا خیال رکھ کر چڑھو۔

رَکِبَ جَنَاحَی النَّعَامَۃِ

وہ شتر مرغ کے بازؤں پر سوار ہو گیا۔

یَرْکَبُ الصَّعْبَ مَنْ لَا ذَلُوْلَ لَہٗ

سرکش پر وہ سوار ہو جس کے پاس سدھایا ہوا نہ ہو۔ آسانی سے مقصد حاصل ہو تو سخت رویہ کیوں اختیار کرے۔

مَنْ لَمْ یَرْکَبِ الاَھْوَال لَمْ یَنَلِ الآمَالَ

جو ہولناک اشیاء پر سوار نہ ہوگا وہ امیدیں حاصل نہ کر سکے گا۔ مصیبت کے بغیر راحت نہیں ملتی۔

کَرَاکِبِ اِثْنَیْنِ

دو سواریوں کا سوار۔ جو شخص کاموں میں متردد ہو۔

رَمَی الْکَلَامَ عَلٰی عَوَاھِنِہٖ

اس نے کلام کو کھجور کی ٹہنیوں پر دے مارا۔

رَمَاہُ اللّٰہُ بِلَیْلَۃٍ لَا اُخْتَ لَھَا

اللہ تعالیٰ اس پر ایسی رات لائے جس کی بہن کوئی دوسری رات نہ ہو۔

رَمَاہُ اللّٰہُ مِن کُلِّ اَکَمَۃٍ بِحَجَرٍ

اللہ تعالیٰ اس کو ہر ٹیلے سے پتھر مارے۔

رَمَاہُ بِاَحْقَافِ رَاسِہٖ

اس کے سر کی کھوپڑی پر مارا۔

رَمَاہُ اللّٰہُ بِثَالِثَۃِ الاَثَافِی

اللہ تعالیٰ اس کو چولہے کے تیسرے پتھر کے ساتھ مارے۔

رَمَاہُ بِدَاءِ الذِّئْبِ

اللہ تعالیٰ اس کو بھیڑیے کے مرض (نہ ختم ہونے والی بھوک) میں مبتلا کرے۔

رَمَاہُ بِنَبْلَۃِ الصَّائِبِ

اس کو اپنے نشانے پر لگنے والے تیر سے مارا۔

رَمَتْنِی بِدَائِھَا وَانْسَلَّتْ

اپنی بیماری میری طرف منسوب کر دی اور کھسک گئی۔

لَا تَرْمِ سَھْمًا یَعْسُرُ عَلَیْکَ رَدُّہٗ

وہ تیر مت پھینک جس کا لوٹانا تجھ پر مشکل ہو۔

قَبْلَ الرَّمْیِ یُرَاشُ السَّھْمِ

تیر پھینکنے سے پہلے اس کو پر لگایا جاتا ہے۔ یراش یعنی تیر کے پر لگائے گئے۔ انہیں معنی میں کہا جاتا ہے قبل الرماء.

تُمْلَاءُ الْکَنَائِن

تیراندازی سے پہلے ترکش بھر لئے جاتے ہیں۔

مَا کُلُّ رَامِی غَرَضٍ یُصِیْبُ

ہر نشانہ باز نشانہ پر نہیں مار سکتا۔

قَبْلَ الرِّمَاءِ تُمْلَاءُ الْکَنَائِن

تیراندازی سے پہلے ترکش بھرا جاتا ہے۔

رُبَّ رَمْیَۃٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ

کبھی تیراندازی وہ بھی کر لیتا ہے جو تیراندازی نہیں جانتا۔

عِنْدَ الرِّھَانِ تُعْرَفُ السَّوَابِق

گھوڑ دوڑ کے وقت آگے نکلنے والے گھوڑے پہچانے جاتے ہیں۔

اِسْتَرَاحَ مَنْ لَا عَقْلَ لَہٗ

جس کو عقل نہیں اس نے راحت پائی۔ غم اور فکر عقل کے ساتھ ہیں۔

اَلرَّائِد لَا یَکْذِبُ اھلہٗ

پیش رو جاسوس۔ اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں کہتا۔ رائد: وہ شخص جو قافلے سے آگے گھاس و پانی کی تلاش کے لئے جاتا ہے اگر وہ جھوٹ بولے گا تو لوگوں کے ساتھ خود بھی ہلاک ہو جائے گا۔

اَرْوَغ مِن ثَعْلَبِۃٍ

لومڑی سے زیادہ چال باز۔

اروغانا یا ثعالب وقد علقت بالحبال

کیا اب بھی حیلہ بازی کرے گی اے لومڑی جب کہ تو جال میں پھنس چکی ہو۔

اَرْوٰی مِن حَیَّۃٍ

سانپ سے زیادہ سیراب۔

اَرْوٰی مِن ضَبٍّ

گو سے زیادہ سیراب۔

اَلرَّاوِیَۃُ اَحَدُ الشَّاتِمِیْنَ

نقل کرنے والی دو گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔

رُبَّ رَیْثٍ یَعْقُبُ فَوْتًا

بسا اوقات دیر کرنا فوت ہونے کا نتیجہ دیتا ہے۔ یعنی تاخیر ناکامی کا سبب ہوتی ہے۔ ریث: دیر کرنا۔

اِنْ کُنْتَ رِیْحًا فَقَد لَاقَیْتَ اِعْصَارًا

اگر تو ہوا تھا تو بگولے سے مل گیا۔ سیر کو سوا سیر مل گیا۔

ان اردت المعاجزۃ فقبل المناجزۃ

اگر آڑ لینا چاہتا ہے لڑائی یا فنا ہونے سے پہلے۔ صلح کرنے والے

کے لئے بولا جاتا ہے۔

أُرید حباءہ ویرید قتلی

میں اس کو عطیہ دینے کا ارادہ رکھتا ہوں اور وہ میرے قتل کا ارادہ (رکھتا ہے) کرتا ہے۔

اِذَا رَادَ اللّٰہُ ھَلاکَ نملۃ انبت لھا جَنَاحَیْنِ

جب چیونٹی کی موت آتی ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں۔

مَنْ لَمْ یُرِدْکَ فَلاَ تُرِدْہُ

جو شخص تیرا ارادہ نہ کرے تو اس کا ارادہ نہ کر۔

کَمْ بَین مُرِیدٍ وَ مُراد

ارادہ اور مراد میں بڑا فاصلہ ہے۔

ز

جَعَلَ الزُّجَّ قُدَامَ السِّنَانِ

اس نے زج کرانی کے سامنے لگا لیا۔ حالانکہ اس کی جگہ انی کے پیچھے ہے۔

اِنْ لَمْ تُزَاحِم لَمْ یَقَعْ فِی الخُرْجِ شَئیٌ

اگر تو مزاحمت نہ کرتا تو خرجین میں کوئی چیز نہ پڑتی۔

مَنْ یَزرعِ الشَّوْکَ لاَ یَحْصُدْ بہ العِنَبَا

جو کانٹے بوئے گا اس سے انگور نہیں کاٹے گا۔ انگور توڑنے کے لئے قطف العنب: بولتے ہیں۔

کَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ

جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا۔

ھُوَ اَزْرَقُ الْعَیْنِ

وہ نیلگوں آنکھ والا ہے۔

لِکُلِّ زَعْمٍ خَصْمٌ

ہر گمان کے لئے کوئی مقابل ہے۔

زَقَّہُ زَقَّ الحَمامۃ فَرْخَھا

اس کو چگا دیا جیسے کبوتری اپنے بچے کو چوگا دیتی ہے۔ کسی کو کوتاہی کے بغیر محبت وشفقت سے پرورش کی۔

اِذَ اَلَّ العَالِمِ بِذَلَّتِہِ عَالَمٌ

عالم کی لغزش سے ایک جہان لغزش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

وَزَلَۃُ الرّأیِ تَنسی زَلَّۃَ القَدمِ

رائے کا پھسلنا قدم کے پھسلنے کو بھلا دیتا ہے۔ رائے کی لغزش ٹھوکر لگنے سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔

لِکُلِّ زَمانٍ رِجَالٌ

ہر زمانے کے لئے کچھ لوگ ہوتے۔

ھُمَا زَنْدَانِ فِی وَعَاءٍ

وہ دونوں ایک ہی برتن میں آگ سلگانے والے ہیں۔

اَزْھٰی مِنْ وَعَلٍ

کوے سے زیادہ متکبر۔

اَزْھٰی مِنْ طَاؤُوسٍ

طاؤس سے زیادہ متکبر/اتراتا ہے۔

زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

ایک چھوڑ کر زیارت کرنا کہ محبت زیادہ ہو۔ روز کا آنا جانا قدر کھو دیتا ہے۔

اَلزَّیْتُ فِی العَجِینِ لاَ یَضِیعُ

روغن آٹے میں ضائع نہیں ہوتا۔ گھی کہاں گیا کھچڑی میں۔

رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنے والے کے لئے بولتے ہیں۔

زَادَ فِی الطُّنْبُوْرِ نغمۃً

اس نے طنبور میں ایک نغمے کا اضافہ کیا۔

زُیِّنَ فِی عَیْنِی وَالِدٍ وَلَدُہُ

باپ کی نظر میں بیٹا خوبصورت ہوتا ہے۔

اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو اپنے اہل وعیال کو اچھا سمجھے۔

س

اِن سأَلَ اَلحَفَ وَاِنْ سُئِلَ سَوَّفَ

اگر وہ سوال کرتا ہے تو لپٹ جاتا ہے اور اگر اس سے سوال کیا جاتا ہے تو ٹال دیتا ہے۔

تَسْاَلُنِی اُمُّ الخِیَارِ جَمَلاً. یَمْشِی رَوَیدًا وَیَکُونَ اوّلاً

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو آہستہ چلے اور اول آئے۔ دشوار چیز مانگتی ہے۔

سَائِلُ اللّٰہِ لاَ یَخِیبُ

خدا سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔

سَبَّکَ مَنْ بَلَّغَکَ السَّبَّا

اسی نے تمہیں گالی دی جس نے تمہارے پاس گالی پہنچائی۔

سُبَّنَا وَاصْدُقْ

مجھے گالی دو اگر سچ کہو۔ سچ بولنے پر رغبت کے لئے بولا جاتا ہے۔

مَالَہُ سَبَدٌ وَلاَ لَبَدٌ

نہ اس کے بال ہیں نہ اون۔

سَبق سَیلُہ مَطرہُ

اس کا سیلاب اس کی بارش سے بھی پہلے آ گیا۔ نفع سے پہلے نقصان ہو گیا۔

سَبق السَّیفُ العَذَلَ

تلوار ملامت سے سبقت لے گئی۔ ضبہ ابن اد نے اپنے لڑکے کے قاتل کو حرم میں قتل کر دیا۔ لوگوں نے ملامت کی تو اس نے یہ جملہ کہا۔

سَبَقَ دِرَّتُہُ غَرَارہُ

اس کے زیادہ دودھ سے کم دودھ سابق ہو گیا۔ شر خیر سے پہلے آ گیا اور احسان سے پہلے ہی بدی کی۔

مَنْ سَابَقَ الدَّھرَ عَثَرَ

جو زمانہ سے آگے بڑھے گا وہ پھل جائے گا۔

مَا استَترَ مَنْ قَادَ الجَمَل

جو اونٹ کو کھینچ کر لے جائے گا وہ چھپا نہیں رہے گا۔

سَحَابَۃ صَفٌ عَنْ قَلِیل تَقَشّعُ

گرمی کی بدلی جلد ہی چھٹ جاتی ہے۔ کم ٹھہرنے والے کے لئے مثال ہے۔

لَمَّا اشتَدَّ سَاعِدہ رِمَانِی

جب اس کی کلائی درست ہو گئی تو اس نے مجھے ہی تیر مارا۔

اَلسِرُّ اَمَانَۃ

راز ایک امانت ہے۔

سِرُّک مِنْ دَمِک

تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات افشائے راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔

مَالَہُ سَارِحَۃ وَلاَ رَائِحَۃ

اس کے پاس نہ چرنے والے جانور ہیں نہ چر کر واپس آنے والے۔

اَسرَعُ مِنَ البَرق

بجلی سے زیادہ تیز رفتار۔

اَسرَعُ مِنَ البَین

جدائی سے زیادہ تیز رفتار۔

اَسرَعُ مِنَ الطَّرْفِ

نگاہ سے زیادہ تیز رفتار۔

اَسرَعُ مِنَ اللَّمعِ

نظر سے زیادہ تیز رفتار۔

اَسرَعُ مِن لَمعِ البَصرِ

آنکھ جھپکنے سے زیادہ تیز رفتار۔

اَسرَعُ مِنْ رَجعِ الصَّدیٰ

آواز سے باز گشت سے زیادہ تیز رفتار۔

اَسرَعُ مِن الیدِالَی الفَمِ

منہ کی طرف ہاتھ سے زیادہ تیز رفتار۔

یَسرِقُ الکُحلَ مِن العین

آنکھ سے سرمہ چرا لیتا ہے۔

اَسرایٰ مِنَ الخَیَال

خیال سے زیادہ چلنے والا۔

اَلسَّعِیدُ مَنْ کُفِیَ

نیک بخت وہ ہے جس کو استغناء حاصل ہو گیا۔

بَالسَّاعِدِ یَبطِشُ الکَفُّ

کلائی کے ذریعہ ہی ہاتھ مضبوط پکڑتا ہے یعنی کامیابی کے لئے قوت و قدرت ضروری ہے۔ جو میرے پاس نہیں اور مددگاروں کی کمی کے موقع پر بھی مثال دی جاتی ہے۔ اسی طرح کا ایک شعر ہے۔

اولئک اخوانی الذین رایتھم
وما الکف الا اصبع ثم اصبع

یہ میرے بھائی ہیں جن کو تو نے دیکھ لیا اور ہاتھ انگلی در انگلی کے علاوہ نہیں۔ ایک ایک انگلی سے ہی پورا ہاتھ بنتا ہے۔

مَالَہُ سِعنَہ وَلاَ مَعنَۃ

نہ اس کے پاس تھوڑا کھانا ہے نہ زیادہ۔

مَنْ سَعیٰ رَعیٰ

جو دوڑا وہ چر گیا۔

رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدِ

بعض آدمی بیٹھے ہوئے کے لئے دوڑتے ہیں۔

یَستَفُّ التُّرابَ وَلاَ یَخضَعُ لاِحَدِ عَلیٰ بَاب

خاک پھانکتا ہے مگر کسی کے دروازے پر نہیں جھکتا۔

سَفِیۃ لَم یَجِد مُسَافِھا

سبک سر بے وقوف ہے کسی گالی دینے والے سے واسطہ نہیں پڑا۔

حَیثُمَا سَقَطَ لَقَطَ

جہاں کہیں جا پڑا وہیں سے کچھ اٹھا لیا۔ حیلہ ساز اور چالاک شخص کے

لئے بولتے ہیں ''جہاں دیکھا توا پرات وہیں گزار دی ساری رات''۔

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ

ہر گرنے والی چیز کو کوئی اٹھانے والی مل جاتی ہے۔

يُسقى مِن كُلِّ يَدٍ بِكَاسٍ

ہر ہاتھ سے ایک پیالہ پی لیتا ہے۔

سَاقِيَةٌ لَا تُعَكِّرُ بَحرًا

چھوٹی ہر سمندر کو گدلا نہیں کرتی۔

سَكَتَ أَلْفًا وَنَطَقَ خَلْفًا

ہزار لحظہ خاموش رہا۔

اَلسُّكُوتُ أَخُو الرِّضَا

خاموشی رضامندی کی طرح ہے۔

رُبَّ سُكُوتٍ أَبْلَغُ مِن كَلَامٍ

بہت سی خاموشیاں کلام سے زیادہ بلیغ ہوتی ہیں۔

رُبَّمَا كَانَ السُّكُوتُ جَوَابًا

بسا اوقات خاموشی ہی جواب ہوتی ہے۔

سَلْعُ الْحُبَارَى سِلَاحُهُ

سرخاب کا بیٹ کرنا ہی اس کا ہتھیار ہے۔

سِلَاحُ الضُّعَفَاءِ الشِّكَايَةُ

کمزوروں کا ہتھیار شکایت ہی ہے۔

أَسْلَحُ مِنَ الْحُبَارَى

سرخاب سے زیادہ بیٹ کرنے والا۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ

بادشاہ خدا کی سرزمین پر خدا کا سایہ ہے۔ مخلوق کو اس سایہ میں پناہ ملنی چاہئے۔

لَا سُلْطَانَ بِلَا رِجَالٍ

بغیر آدمیوں کے کوئی بادشاہ نہیں بنتا۔

لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ

سلطان علم کو زوال نہیں۔

مَنْ سَلَكَ الْجَدَدَ أَمِنَ الْعِثَارَ

جو شخص ہموار زمین پر چلے گا وہ پھسلنے سے محفوظ رہے گا۔

إِنْ سَلِمْتَ مِنَ الْأَسَدِ فَلَا تَطْمَعْ فِي صَيْدِهِ

اگر تو شیر سے بچ جائے تو اس کا شکار کا لالچ نہ کر۔

مَنْ سَلِمَتْ سَرِيرَتُهُ سَلِمَتْ عَلَانِيَتُهُ

جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔

إِنْ تَسْلَمِ الْجِلَّةُ فَالنِّيبُ هَدَرٌ

اگر بڑے اونٹ بچ جائیں تو بوڑھی اونٹنیاں رائیگاں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب قیمتی چیز بچ جائے تو بے قیمت چیزوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔

السَّلَامَةُ غَنِيمَةٌ

سلامتی ایک غنیمت ہے۔

إِنَّ السَّلَامَةَ مِنْهَا تَرْكُ مَا فِيهَا

اس کی سلامتی یہ ہے کہ اس میں جو کچھ ہے اس کو چھوڑ دیا جائے۔

أَسْمَحُ مِنْ لَافِظَةٍ

پرندے سے زیادہ سخی جو اپنے پیٹ کا کھانا اپنے بچوں کو چگا دیتا ہے۔

لَقَدْ أَسْمَعْتَ لَوْ نَادَيْتَ حَيًّا

اگر تو کسی زندہ پکارتا تو اس کو سنا دیتا۔

أَسْمَعُ جَعْجَعَةً وَلَا أَرَى طِحْنًا

چکی کی گڑگڑاہٹ تو سنتا ہوں مگر آٹا دکھائی نہیں دیتا۔ بزدل اور بخیل کا شور تو سنائی دیتا ہے مگر عمل نظر نہیں آتا۔

أَنْ تَسْمَعَ الْمُعَيْدِيَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرَاهُ

تیرا معیدی کو سننا اس کو دیکھنے سے بہتر ہے۔ منذر ابن ماء السماء نے کہا تھا جو شقہ بن حمرۃ المعیدی کے متعلق اچھی خبریں سن کر خوش فہمی رکھتا تھا۔ دیکھا تو وہ انتہائی بدصورت نکلا۔ اس کا یہ قول ضرب المثل بن گیا۔

إِذَا لَمْ تُسْمِعْ فَأَلْمِعْ

جب تو سنا نہ سکے تو اشارہ ہی کر دے۔

اِسْمَعْ وَلَا تُصَدِّقْ

سن لے خواہ تصدیق نہ کر۔

سَامِعًا دَعَوْتَ

تو نے سننے والے کو پکارا ہے۔

بين سَمِعِ الارض وَبَصرِها

زمین کے کان اور آنکھ کے درمیان۔

أَسْمَعُ مِنْ قُرَادٍ

چچڑی سے زیادہ سننے والا۔ کہتے ہیں کہ چچڑی ایک دن کی مسافت کی راہ سے اونٹ کے پاؤں کی آواز سن کر اس طرف حرکت شروع کر دیتی ہے۔

قَدِ اسْتَسْمَنْتَ ذَاوَرَمٍ

تو نے ورم والے کو موٹا سمجھ لیا ہے۔ ظاہر سے فریب کھایا ہے۔

سَمْنُکُم هُرِيقَ فِي اَدِيمِكُمْ

تمہارا گھی تمہاری کھال میں ہی انڈیل دیا گیا ہے۔ تمہارا مال تم ہی پر خرچ ہوا۔

اَسْمَنُ مَنْ بَغْرٍ

بغر سے زیادہ فربہ۔

مَنْ لِي بِالسَّانِحِ بَعْدَ الْبَارِحِ

کون میرے لئے مبارک ہوگا منحوس کے بعد۔

كَانَ سَنْدَانًا فَصَارَ مِطْرَقَةً

وہ اہرن تھا پھر ہتھوڑا بن گیا۔

اِذَا كُنْتَ سَنْدَانًا فَاصْبِرْوا اذا كنت مطرقة فاوجع

اگر تو اہرن ہے تو صبر کر اور اگر ہتھوڑا ہے تو درد پہنچا۔

اَسْهَرَ مِنَ الْنَجم

ستارے سے زیادہ جاگنے والا۔

اَسْهَرَ مِنْ قُطْرَبٍ

قطرب (رات بھر جاگنے والا کیڑا) سے زیادہ جاگنے والا۔

سَهْمٌ لَکَ وَسَهْمٌ عَلَيْکَ

ایک حصہ تیرے موافق دوسرا تیرا مخالف۔

اَسَاءَ سَمْعًا فَاَسَاءَ اجابةً

اس نے غلط سنا اور غلط جواب دیا۔

اَسَاءَ كَارِهٌ مَا عمل

مجبور شخص نے برا کام کیا۔

اَسَاءَ رَعْيًا فسقى

اس نے بری طرح چرایا اور پھر پانی بھی پلا دیا۔ اس نے کم چرانے کے بعد خالی پیٹ سے پانی پلا دیا۔ کام اچھا نہ کیا اور اصلاح کی کوشش سے مزید فساد پھیلا دیا۔

سُوْءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضِنِّ

بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی۔ اس کے ہم معنی ہے ان الشفيق بسوء ظن مولع: مہربان بدگمانی کا حریص ہے۔

سَيِّدُ القوم اَشْقَاهم

قوم کا سردار سب سے زیادہ بدبخت ہوتا ہے۔ جو ہر ایک کی ڈھال بن کر تمام سختیاں اپنے سر سہہ لیتا ہے۔

مَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً

ہر سیاہ چیز کھجور نہیں ہوتی۔

لَو ذات سوار لطمتني

کاش کہ کوئی کنگن والی عورت مجھے طمانچہ مارتی۔

مَاسَاواک بنفسه مَا ظَلَمَک

جس نے تم کو اپنے نفس کے برابر رکھا اس نے تجھ پر ظلم نہیں کیا۔

سَاوَاکَ عَبْدُ غيرک

تیرے غیر کا غلام تیرے برابر ہے۔ کیونکہ وہ تمہاری حکم برداری سے آزاد ہے۔

اِن اسْتَوى فسكين وان اعوج فمنجل

وہ اگر سیدھا ہو تو چھری ہے۔ ٹیڑھا ہو جائے تو درانتی ہے۔

سِرْ وَقَمَرٌ لَکَ

چلا جا اور چاند تیرے واسطے ہے۔ رات میں چلنے کے لئے چاند کی روشنی کو غنیمت سمجھ۔

سِيْرَةُ الْمَرءِ تُنْبِئُ عَنْ سَرِيْرَتِهٖ

آدمی کی عادت اس کی باطنی شرافت کی خبر دیتی ہے۔

سيرين في خَرْزَةٍ

دو تسمے ایک سوراخ ہیں۔

سَالَ بِهِم السيل وجاش بناء الجر

ان کو سیلاب نے بہا دیا اور ہم پر سمندر چڑھ آیا۔

سِيْلَ بِهٖ وَهُوَ لا يدری

اس کو بہا دیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

ش

اَشْاَمُ مِنْ بَرَاقِشِ

براقش سے زیادہ منحوس۔ براقش ایک کتیا کا نام ہے جو اپنے ہی مالکوں کو کاٹ کھاتی ہے۔

اَشْاَمُ مِنَ الْبَسُوسِ

بسوس سے زیادہ منحوس۔ بسوس منقذ تمیمیہ کی لڑکی تھی اور جساس بن مرہ بکری کی خالہ ہے۔ اس کے ایک پڑوسی کی اونٹنی کو جس نے کلیب بن وائل تغلبی کی چراگاہ میں چرائی چرتے ہوئے کسی پرندے کے انڈے توڑ دیئے تھے۔ کلیب نے تیر مار دیا۔ بسوس کی فریاد پر اس کے بھانجے جساس بن مرۃ بکری نے کلیب پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ پھر مہلہل جو کہ کلیب کا بھائی اور بنی تغلب کا سردار ہے۔ کلیب کے قصاص کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اسی طرح بنی تغلب اور بکر کے

درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ جو چالیس سال تک جاری رہی۔ اسی وجہ سے نحوست میں بسوس کی نحوست ضرب المثل ہوگئی۔

اَشْأَمُ مِن حِفَارٍ

قبر کھودنے والے سے زیادہ منحوس۔

اَشْأَمُ مِن داحِسٍ

داحس سے زیادہ منحوس۔

اَشْأَمُ مِن رَعیف الحولاءِ

طویس سے زیادہ منحوس۔

اَشْأَمُ طُوَیسٍ

منشم کے عطر سے زیادہ منحوس۔

اَشْأَمُ مِنْ عَطْرِ مَنْشَمٍ

منشم کے عطر سے زیادہ منحوس۔ ایک عطر بیچنے والی عورت تھی جو جنگ پہ آمادہ کرنے کے لیے عطر لگاتی تھی۔

اَشْأَمُ مِنْ غُرَابِ البَیْنِ

جدائی کے کوے سے زیادہ منحوس۔ بدوی جب کسی جگہ سے خیمے کو اٹھاتے تو کوے اس جگہ کھانے کی اشیاء پر ٹوٹ پڑتے اسی لئے بدفال لے کر ان کو جدائی کے کوے کہتے۔

مَنْ شَبَّ عَلٰی خُلُقٍ شَابَ علیه

جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے۔ اسی پر بوڑھا ہوگا۔

اَلشَّبَابُ مَطِیَّةُ الجَهْلِ

جوانی جاہلت کی سواری ہے۔

اَلشَّبْعَانُ یفت لِلْجَائِعِ فتا بَطِیئًا

پیٹ بھرا بھوکے کے لئے آہستہ روٹی توڑتا ہے۔

ان هٰذَا الشبل مِن ذَاکَ الاسد

یہ بچہ بھی اسی شیر کا ہے۔

مَنْ اَشْبَهَ اَبَاهُ فَمَا ظَلَمَ

جو اپنے باپ کے مشابہ ہوا اس نے زیادتی نہیں کی۔

اَشْبَهُ مِنَ الْماءِ بِالْماءِ

اس سے زیادہ مشابہ جیسے پانی سے پانی۔

اِنَّهٗ لَاَشْبَهُ بِهٖ مِنَ التَّمرةِ بِالتَّمرةِ

وہ یقیناً اس سے بھی زیادہ مشابہ ہے جیسے ایک کھجور دوسری سے۔

مَا اَشْبَهَا حِجل الجبال بَالْوان صُخرها

پہاڑوں کی چکور اس کی چٹانوں کے رنگ سے کتنی مشابہ ہوتی ہے۔

مَا اَشْبَهَ اللَّیلَةَ بِالْبَارِحَةِ

آج کی رات کل کی گزشتہ رات سے کس طرح مشابہ ہے۔

اَلشُّبهَةُ اُختُ الحَرامِ

شبہ حرام کی بہن ہے۔

یَشْبَعُ مَرَّةً وَیاسُو اُخریٰ

کبھی زخمی کرتا ہے کبھی غم خواری کرتا ہے۔

اَشْجَعُ مِنْ لَیْثٍ

شیر سے زیادہ بہادر۔

اَشْجَعُ مِن اُسَامه

شیر سے زیادہ بہادر۔ اسامہ شیر کا علم ہے۔

اَلشُجَاعُ موقّی

بہادر سے کتراتے ہیں۔

اِنْ لَمْ یَکُنْ شُحْمٌ فَنَفَشٌ

اگر چربی نہ ہو تو اون ہی سہی۔

شَخْبٌ فِی الاِنَا وَشَخْباً فِی الْاَرْضِ

دودھ ایک دھار برتن اور ایک زمین پر۔

وَلَمَّا اشْتَدَّ سَاعِدہ رِمَانِی

جب اس کی کلائی مضبوط ہوگئی تو اس نے میرے ہی تیر مارا۔

اَشَدُّ حُزنًا مِنَ الخنساء عَلٰی صَخْرٍ

صخر پر غم کرنے والی خنساء سے بھی زیادہ غمگین۔ صخر بن عمرو سلیمی بنی اسد پر ڈاکہ ڈالنے کے دوران تیر سے زخمی ہو کر مر گیا تو اس کی بہن خنساء نے بڑے دردناک مرثیے کہے اور شدت غم میں بھائی کی قبر کی مجاور بن گئی۔ حتیٰ کہ مر گئی۔

لِلشَّدائِدِ تُذْخَرُ الرِّجَالُ

سختیوں کے لئے آدمیوں کا ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْاَحْقَادُ

مصیبت کے وقت دشمنان زائل ہو جاتی ہیں۔

عِنْدَ الشَّدَائِدِ تُعْرَفُ الاِخْوانُ

سختیوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔

شَرُّ اَیَّامِ الدِّیکِ یَومَ تُغْسَلُ رِجلاهُ

مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جو بعد میں یاد آئے۔

شَرُّ الرای الدَّبَرِیُّ

بدترین رائے وہ ہے جو بعد میں یاد آئے۔

شَرُّ الشَدائد ما یُضحک

بدترین سختی وہ ہے جو ہنسانے والی ہو۔ حیرتناک، جو مصیبت زدہ یا

دشمنوں کو ہنسائے۔
شَرٌّ مِنَ الشَّرِ فَاعِلُهٗ
سو برائیوں کی ایک برائی' برائی کرنے والا ہے۔
شَرٌّ مِنَ الْمَوْتِ مَا يُتَمنى مَعَهُ الْمَوْتُ
موت سے بری وہ مصیبت ہے جس کے ہوتے ہی موت کی تمنا کی جائے۔
شَرُّ النَّاسِ مَن لِيَتقِيْهِ النَّاسُ
بدترین آدمی وہ ہے جس سے لوگ پرہیز کریں۔
شَرُّ النَّاسِ مَن دَاراهُ النَّاسِ بِشَرِّهٖ
بدترین آدمی وہ ہے جس کی ڈر کی وجہ سے لوگ اس کی عزت کرتے ہوں۔
شَرُّ النَّاسِ مَنْ لاَ يُبَالِى اَنْ يَراهُ النَّاسُ مُسِيْئًا
بدترین آدمی وہ ہے جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اس کو بدی کرتے دیکھیں گے۔
اَلشَّرا خَبْثُ مَا اُوعِيت مِنْ زَادِ
برائی وہ سب سے زیادہ برا توشہ ہے جس کا تم نے ذخیرہ کیا ہے۔
اَلشَّرُّ قَلِيْلُهٗ كَثِيْرٌ
برائی تو تھوڑی بھی بہت ہے۔
اِنَّ فِى الشَّرِّ خِيَارًا
شر میں کچھ خیر بھی ہوتی ہے۔
لِكُلِّ شَرٍّ بَاعِثٌ
ہر شر کا کوئی اٹھانے والا ہے۔
لاَ تَشْرَبِ السَّمِّ اِتِّكَالاً عَلَى التِّرْيَاقِ
تریاق پر بھروسہ کرکے ظاہر نہ پیو۔
اَشْرَبُ مِنَ الْهِيم
پیاسے اونٹوں سے بھی زیادہ پینے والا۔
اَشْرَبُ مِنَ الرَّمْلِ
ریت سے زیادہ پینے والا۔
اَشْرَبُ مِنَ الْقَمْعِ
قیف سے زیادہ پینے والا۔
اَشْرَطُ اَمْلَكُ عَلَيْكَ اَمْ لَكَ
شرط زیادہ لازم ہے خواہ تیرے مخالف ہو یا موافق۔
شَرْعُكَ مَا بَلَّغَكَ الْمَحَلَّ
تیری زادِراہ ہے جو تجھے مقام تک پہنچادے۔

اِنَّ الشِّراكَ قُدَّ مِنْ اَدِيْمِهٖ
تسمہ اپنی کھال سے ہی کاٹا گیا۔
مَنِ اشْتَرى الْحَمْدَ لَمْ يُغْبَنْ
جس نے تعریف خرید لی اس کو خسارہ نہیں رہا۔
مَنْ يَشْتَرِى سَيْفِى وهذا اثرهٗ
میری تلوار کون خریدتا ہے اور یہ اس کا اثر ہے۔
اَلاَمَنْ يَشْتَرِى سَهَرًا بِنَوم
کیا کوئی خریدار ہے جو نیند کے بدلے بیداری کو خرید لے۔ نعمت و عافیت کی ناشکری کے موقع پر کہا جاتا ہے۔
اِشْتَرِ بِنَفْسِكَ وَلِلسُّوقِ
اپنے اور بازار کے لئے خریدو۔
اَلشَّعِيْرُ يُؤْكَلُ وَيُذَمُّ
جو کھایا جاتا ہے پھر اس کی مذمت بھی کی جاتی ہے۔
شُعَاعُ الشَّمس لاَ يَخْفى وَنُورُ الحق لاَ يُطفىٰ
آفتاب کی شعاعیں کو چھپایا نہیں جاسکتا اور حق کے نور کو بجھایا نہیں جا سکتا۔
اِنْ يَكُنِ الشُّغُلُ جُهْدَةً فَاِنَّ الفراغ مَفْسدةٌ
شغل اگر مشقت میں ڈالتا ہے تو بیکاری باعث فساد ہے۔
اِنَّ الشَّفِيْقَ بِسُوْءِ الظَّنِّ مُولَعٌ
یقیناً مہربان برے گمانوں کا حریص ہوتا ہے یعنی محبت کی زیادتی بدگمانی کا سبب ہوتی ہے۔
شَفَيْتُ نَفْسِى وَجَدَعْتُ نَفِى
میں نے اپنے نفس کو شفا دی مگر اپنی ناک کاٹ لی۔ یعنی ایک مراد پائی تو دوسرا نقصان کرلیا۔
شَقا فُلاَن عَصَا قَوْمِهٖ
فلاں نے اپنی قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیا۔
مَا يُشَقُّ غُبَارُهٗ
اس کا غبار چیرا نہیں جاسکتا۔
شقشقة هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَتْ
اونٹ کے منہ کا لوتھڑا ہے کہ پہلے آواز نکالی پھر ساکن ہوگیا۔
اِنَّ الشَّقِى تَرى لَهٗ اَعْلاَمًا
بدبخت کی تم تمام علامتیں دیکھ لوگے۔ یعنی بدبختی کی تمام علامات چھپ نہیں سکتیں۔
اِنَّ الشَّقِى وَفْدُ الرَّاجِمِ

بد بخت برا جم کا آنے والا بے شک بد بخت ہے' لالچ میں نقصان اٹھانے والے کے لئے کہا جاتا ہے۔

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ

وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا۔

اَشْکَرُ مِنْ بَرُوقَه

برقہ سے زیادہ شکر گزار۔

تَشْکُو اِلٰی غَیْرِ مُصْمِتٍ

اس سے شکایت کر رہا ہے جو خاموش نہیں رہتا۔ یا خاموش نہیں کرتا۔

اَلشَّمَاتَةُ لُؤْمٌ

دوسرے کی مصیبت پر خوش ہونا کمینہ پن ہے۔

لِکُلِّ شَمْسٍ مَغْرِبٌ

ہر سورج کو ڈوبنا ہے۔

مَالِی بِشَمْسٍ لَا تُدْفِئُنِی

میرے سورج کو کیا ہوا کہ مجھے گرم نہیں کرتا۔

هُوَ عِنْدِی بِالْشِّمَالِ

وہ میرے بائیں ہے۔ میرا بایاں ہے کم رتبہ ہے۔

رُبَّ شَانِئَةٍ اَحفٰی من اُمٍ

بہت سی دشمن عورتیں ماں سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔

شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمٍ

وہ خصلت ہے جو مجھے اخزم سے معلوم ہے۔

شَاهِدُ لثعلب ذَنَبُهُ

لومڑی کا گواہ اس کی دم ہے۔

شَاهِدُ الْبُغْضِ اَلنَّظْرُ

بغض کا گواہ غضبناک نظر ہے۔

شَهَادَاتُ الفعال خَیْرٌ مِنْ شَهَادَاتِ الرِّجَالِ

کاموں کی شہادت لوگوں کی شہادت سے بہتر ہے۔

اَشْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ

سورج سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنَ الْقَمَرِ

چاند سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنَ الْبَدْرِ

کامل چاند سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنَ الصُّبْحِ

صبح سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنْ فَلَقِ الصُّبْحِ

ظہور صبح سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنْ عَلَمٍ

پہاڑ یا جھنڈے سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنْ نَارٍ عَلٰی علم

پہاڑ پر آگ سے زیادہ مشہور۔

اَشْهَرُ مِنَ الْاَبْلَقِ

ابلق سے زیادہ مشہور۔

اَتَشْتَهِی وَتَشْتَکِی

کیا تو چاہتا ہے اور شکایت بھی کرتا ہے۔

مِنْ شَهْوَةِ التَّمْرِ يَمَصُّ النَّوٰی

کھجور کی خواہش کے سبب گٹھلی کو چوستا ہے۔

شُبْ شَوْبًا لَکَ بعضُهُ

وہ بناؤ جس کا کچھ حصہ تمہارے لئے ہو۔

شَابَ يَشُوبُ شوبًا

بمعنی مرکب کرنا۔ ملانا۔

اِنْ شَاوَرْتَ العَاقِلَ خَارُ عَقْلُهُ لَکَ

جب تو نے عقلمند سے مشورہ کیا تو اس کی عقل تمہاری ہوگئی۔

شَوْفُ النُّهَاسِ يُظْهِرُ النُّحَاسَا

تانبے کو صاف کرنا تانبے کو اچھی طرح ظاہر کر دیتا ہے۔

مِنَ الشَّوْکَةِ تَخْرُجُ الْوَرْدَةُ

کانٹے ہی سے گلاب کا پھول نکلتا ہے۔

اَلشَّاةُ مَذْبُوحَةٌ لَا يُولِمُهَا السَّلْخُ

ذبح شدہ بکری کی کھال اتارنے سے اس کو تکلیف نہیں ہوتی۔

کُلُّ شَاةٍ تُنَاطُ بِرِجْلِهَا

ہر بکری کو اس کے پاؤں کے بل ہی لٹکایا جاتا ہے۔ یعنی ہر شخص اپنے ہی جرم کی سزا پاتا ہے۔

لَا يَکُونُ ذَالِکَ حَتّٰی يَشِيبَ الْغُرَابُ

یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوا سفید نہ ہو جائے۔ جب تک ناممکن ممکن نہ ہو جائے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے چوہا انڈا دے یا جب تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزر جائے۔ مطلب یہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

کُلُّ شَیْءٍ وَثَمَنُهُ

ہر چیز کی ایک قیمت ہے۔

بَاتَ يَشْتَوِی القراح

خالص پانی کو ہی بھونتا رہا۔

شَیْبُکَ نَاعِیْکَ

تیرے بالوں کی سفیدی تیری موت کا مخبر ہے۔

ص

صَبَابَتِی تُروِی وَلَیْسَت غَیْلاً

میرا تلچھٹ سیراب کر دیتا ہے اتنا نہیں کہ زمین پر بہے۔

عِنْدَ الصَّبَاحِ یُحمدُ القوم السریٰ

صبح کے وقت قوم رات میں چلنے کی تعریف کرے گی۔ اس شخص کے لئے کہتے ہیں جو راحت کی امید میں مشقت برداشت کرے یا مشقت کے بعد راحت حاصل ہو۔

مَنْ صَبَرَ ظَفَرَ

جس نے صبر کا ہی وہ کامیاب ہوا۔

الصَّبر حِیْلَة مَنْ لاَ حِیلة لهٗ

صبر اس کا حیلہ ہے جس کا کوئی حیلہ نہ ہو۔

الصَّبْر مِفتاحِ الفَرَج

صبر کشادگی کی کنجی ہے۔

اَصْبَر مِنَ الوتد

میخ سے زیادہ صابر۔

اَصْبَر مِنَ الْاَرْضِ

زمین سے زیادہ صابر۔

الصَّبِی اَعلم بِمَضحِ فِیْهِ

بچہ اپنے منہ چبانے کو خوب جانتا ہے۔ جب کسی واقف کار کو مشورہ دیا جائے اور وہ بھی غلط۔

وَرُبَّمَا صَحَّتِ الاجسَامُ بالْعِلَلِ

کبھی جسم بیماریوں کے سبب سے تندرست بھی ہو جاتے ہیں۔

صَاحِبُ الحَاجة اَعمٰی

ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔

وَصاحِبُ البیت اَدریٰ باالذی فِیْه

مکان والا زیادہ بہتر جانتا ہے جو کچھ مکان میں ہے۔

صَحِیْفَةُ الْمُتَلَمِّس

متلمس کا خط: خود فریبی میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونے والا۔

تُصْدَ القُلُوب کَمَا یُصْدَا الحَدِید

دل بھی اسی طرح زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہوتا ہے۔

صَدْرُکَ اَوْسَعُ لِسِرِّکَ

تیرا ہی سینہ تیرے راز کے لئے زیادہ ہے۔

صُدورُ الْاَحرار قُبُور الاسرَارِ

شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔

صَادَفَ دَرءُ السَّیل دَرأً یَصْدَعُهٗ

سیلاب کی ٹکر ایسی ٹکر سے ہوئی جو سیلاب کی ٹکر کو توڑ دے گی۔

مَنْ صَدَقَ اللّٰهَ نَجَا

جو اللہ کے ساتھ سچا رہا اس نے نجات پائی۔

اَلصِّدق یُنْبِیءُ عَنْکَ لاَ الوَعِید

عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ دھمکی۔

اَصْدَق من لَفْظ لَحْظِ

بات سے زیادہ سچی نگاہ ہے۔

اَصْدَق مِنَ القَطَا

قطا سے زیادہ سچا۔ قطا (بھٹ تیتر) جو قطا قطا پکار کر اپنی سچی خبر دے دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ اپنی آواز کبھی نہیں بدلتا۔

صَرَحَ المَحْضُ عَنِ الزُّبَدِ

خالص چیز جھاگ سے الگ ہو گئی ہے۔ صرح لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

عِنْد التَّصْرِیح تَرِیح

رات کھلنے کے وقت تو راحت پائے گا۔

اَلصَّرِیْحُ تَحْتَ الرُّغْوَة

صاف چیز جھاگ کے نیچے ہے۔

مَن صَارَعَ الحق صَرَعَهٗ

جو حق سے کشتی کرے گا حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

لِکُلِّ صَارِم نَبوة لِکل جوار کَبوة لِکُل عالِم هَفْوَة

ہر تلوار کبھی اچٹ جاتی ہے ہر گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہر عالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

اَصْعَب مِن رَدِّ الشَّخب فِی الضَّرع

دودھ کی دھار کو تھن میں لوٹا دینے سے زیادہ مشکل۔

کَصَفِیحة المَسن تَشْحَد و لا تَقْطَعُ

سان کے پتھر کی طرح ہے دھار کو تیز کرتا ہے اور خود نہیں کاٹتا۔ دوسروں کو نصیحت کرتا ہے مگر اپنا کام درست نہیں کر سکتا۔

صَفْقَة لَمْ یَشْهدها حَاطِبٌ

ایسا سودا ہے جس میں حاطب موجود نہیں تھا۔

اَصفی مِنَ الدَّمعَة

آنسو سے زیادہ صاف۔

اَصفی مَن عَینِ الدِّیک

مرغ کی آنکھ سے زیادہ صاف۔

اصفی من جَنی النَّحلِ

شہد سے زیادہ خالص۔

اَصلَحَ غَیثٌ مَا اَفسَدَ البَرد

بارش نے درست کر دیا جس کو سردی نے خراب کر دیا تھا۔ جب کوئی شخص کسی کا بگڑا ہوا کام درست کر دے تو کہا جاتا ہے۔

وھل یُصلح العَطَّار مَا اَفسَدَ الدَّھرُ

کیا عطار اس کی اصلاح کرے گا جس کو زمانے نے فاسد کر دیا ہے؟

لا یُصلح رَفِیقًا مَن لَم یَبتَلِع رِیقًا

وہ شخص رفیق بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو غصے کا تھوک نہ نگلے۔ غصہ نہ پی جائے۔

مَا لا یُصلح نزکہٗ اِخلَعْ

جو درست نہ ہو سکے اس کو چھوڑ دے۔

اَصلِح نَفسک یَصلُحُ لکَ النَّاس

اپنے آپ کو درست کرے تمہارے لئے لوگ درست ہو جائیں۔

رُبَّ صَلَفٍ تَحتَ الرَّعدَةِ

گرجنے والے ابر کے نیچے بسا اوقات خالی بادل بھی ہوتے ہیں۔

اَصَمُّ عَما سَاءَہٗ سَمِیعٌ

سنتا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اس کو بری معلوم ہوں۔ بہرا اپنے مطلب کی سن لیتا ہے یا بری باتوں کو ایسے ٹال دیتا ہے جیسے سنا ہی نہیں۔

صَمصَامَه عمرو بن معدیکرب

عمرو بن معدیکرب کی تلوار۔ عمرو بن معدیکرب کی تلوار کاٹ میں ضرب المثل تھی۔

اِصنَعه صنعَةَ مَن طَبَّ لِمَن حَبَّ

اس کو ایسے بنا جیسے ایک تجربہ کار آدمی اپنے محبوب کے لئے بناتا ہے۔ انتہائی نفاست ہے۔

اَصنَعُ مِنَ النَّحل

شہد کی مکھی سے زیادہ کاریگر۔

اَصنَع مِن دُوْدِ القزّ

ریشم کے کیڑے سے زیادہ کاریگر۔

اصاب تمرة الغراب

کوے کو بہترین چیز مل گئی۔

مصائب قوم عند قوم فوائِدُ

ایک قوم کے مصائب دوسری کے فوائد ہوتے ہیں۔

لَیس بِصیاح الغُرب یُحی المطر

کوے کے پکارے بارش نہیں آ سکتی۔

ھذا یَصید وھذا یَاکُلُ السَّمَک

یہ شکار کرتا ہے اور یہ مچھلی کھاتا ہے۔

صَیدُک لا تُحرمه

اپنا شکار کرے اس سے محروم نہ رہا۔

یَا صَیدُک اِن لَم تحرمه

وہ تیرا شکار ہے اگر تو اس کو محروم نہ کرے۔

کُلُ الصَّید فی جَوف الفراء

تمام شکار گورخر کے پیٹ میں ہیں۔

فِی الصَّیف ضَیَّعتِ اللَّبَن

تو نے دودھ کو گرمیوں ہی میں ضائع کر دیا۔

ض

اَلضَّجو تَحلب العُلبة

تنگ آئی ہوئی اونٹنی دودھ کا برتن بھر دیتی ہے۔

اِضطَرَّہ السَّیلُ اِلَی العطش

سیلاب نے اس کو پیاس کے لئے مجبور کر دیا۔ خوشحالی اور وسعت نے تنگی اور مفلسی میں مبتلا کر دیا۔

لا یضرب السَّحاب نَبحُ الکلاب

کتوں کا بھونکنا بادلوں کو ضرر نہیں پہنچاتا۔

اَلضَّرُورَات تَبیح المحظورات

ضرورتیں ممنوع چیزوں کو ضائع کر دیتی ہیں۔

ضَرَبَ اَخماسًا لِاَسدَاسٍ

اس نے پانچویں دن کی باری والے اونٹ کو چھٹے دن والے کی باری بنا دیا۔

اِذَا ضَرَبتَ فَاَوجِع وَاِذا زَجرت فَاَسمِع

وار کرے تو بھرپور اور جھڑکے تو اچھی طرح سنا دے۔

اِنّکَ تضرب فی جَدِیْد بَارِدٍ
تو ٹھنڈا لوہا پیٹ رہا ہے۔ بے نتیجہ کوشش کر رہا ہے۔
اِیَّاکَ اَن یضرب لِسانک عنُقَک
اس بات سے بچو کہ تمہاری زبان تمہاری گردن مار دے۔
ضِرْبَ الحَبیب اَوْجَعُ
وہ گٹھڑی پر ایک اور گٹھڑی ہے۔ یعنی بوجھ پر بوجھ۔ مصیبت پر مصیبت۔
اِنها لَضِغْثٌ علٰی ابَّالَةٍ
وہ گٹھڑی پر ایک اور گٹھڑی ہے۔
قَدْ ضَلَ مَنْ کَانَت العِمیان تَهْدِیَتُهٗ
وہ کھویا گیا جس کی رہنمائی اندھے کرتے ہیں۔
اَضَلُّ مِن ضَبٍّ
گوہ سے زیادہ گمراہ۔
انما یُضنُّ بالضَّنِیْن
بخیل کے ساتھ بخل کیا جاتا ہے۔ سخی کے ساتھ نہیں یا نفیس چیز کے لئے بخل کیا جاتا ہے۔ ضنین: وہ چیز جس کی نفاست کی وجہ سے اس کے دینے میں بخل کیا جائے۔
اضی لِی اَقْدِحْ لَکَ
تو میرے لئے روشن کر میں تیرے لئے چقماق سے آگ نکالوں گا۔
لاَ یضیع حق وراءهٗ طَالِبٌ
وہ حق ضائع نہیں ہوگا جس کے پیچھے طلبگار موجود ہو۔
لَمْ یضع مَن مالک وما وَعظک
تیرے مال میں وہ حصہ ضائع نہیں جس نے تیری خیر خواہی کی۔
اَضیع مِنْ سِرَاج فِی شمس
دھوپ میں چراغ سے زیادہ ضائع۔
اَضْیَعُ مِنَ غِمدٍ بِلانَصل
بغیر تلوار سے میان سے زیادہ بیکار۔
اَضْیَعُ مِنَ قَمرِ الشّتاء
جاڑوں کی چاندنی سے زیادہ بیکار۔ غریب کی جوانی اور جاڑوں کی چاندنی ضائع ہو جاتی ہے۔
اِذا ضافک مکروهٌ فاقِرهٖ صبرًا
جب مصیبت مہمان ہو تو صبر سے اس کی ضیافت کرو۔
اَضیَق من ظِلّ الرمح
نیزے کے سائے سے زیادہ تنگ۔

ط

تطأطاء لَها تخطیک
مصیبت کے سامنے سر جھکا لو تاکہ تم نشانہ خطا کر کے گزر جاؤ۔ برائی سے مت الجھو۔
طَبِیْبٌ یُداوی النَّاسَ وَهُوَ مَرِیض
وہ طبیب ہے جو لوگوں کا علاج کرتا ہے اور خود مریض ہے۔
یا طَبِیْبُ طبِّ نفسک
طبیب اپنا علاج کروائیں۔
اَلطَّبْعُ اَغلَبُ
طبیعت زیادہ غالب ہوتی ہے۔
طَرْفُ الفتیٰ یُخبِرُ عن جَنَانِه اَوْ عن خمیرِهٖ
جوان کی نگاہ اس کے دل کی خبر دیتی ہے یا اس کے ضمیر کی۔
رُبَّ طَرْفٍ اَفْصح مِن لِسَان
بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔
اَلطَّرِیفُ خَفِیفٌ وَالتَّلِیْدُ بَلِیدٌ
نئی چیز سبک اور لطیف ہوتی اور پرانی چیز ٹھس۔
اَطْرِف کَرًا اِنَّ النَعَامَة فِی القُرٰی
(نظر جھکائے) گاؤں میں شتر مرغ موجود ہے۔ یعنی ذلیل بڑوں کے سامنے بڑی باتیں کرتا ہے۔
لاَ تُطْعِمِ العَبْدَ الکُرَاع فَیَطْمَعَ بِالذراع
غلام کو پاکھر مت کھلاؤ ورنہ وہ دست کی طمع کرے گا۔
اَطْغٰی مِنَ السَّیل
سیلاب سے زیادہ سرکش۔
من طَالَبَ العُلی من غیر کَدٍّ سَیُدرِ کُها اِذا شَابَ الغُرَابُ
جو بغیر مشقت اعلیٰ درجات طلب کرتا ہے وہ انہیں اس وقت حاصل کرتا ہے جب کوا سفید ہو جائے گا۔
مَنْ طَلَبَ اَخًا بلاَعَیْب بقِیَ بلاَ اَخٍ
جو بے عیب بھائی تلاش کرے گا وہ بغیر بھائی کے ہی رہے گا۔
مَنْ طَلَبَ عَظِیْمًا خَاطَر بِعَظِیْم
جو کوئی بڑی مہم تلاش کرے گا وہ بغیر بھائی کے ہی رہے گا۔
مَنْ طَلَبَ شَیْئًانَا لَهُ کُلَّهٗ اَوْ بَعضهٗ
جو کسی چیز کو طلب کرے گا وہ اس کے کل یا جز کو حاصل کرے گا۔

تطلبُ اثرًا بعد عینٍ

تو اصل کے بعد نشان ڈھونڈ رہا ہے۔

لا اطلبُ اثرًا بعد عینٍ

میں اصل کے بعد اثر کو طلب نہیں کرتا۔ میں اصل کو چھوڑ کر نقل کے پیچھے نہیں پڑتا۔

کُلُّھُم طَالِبُ صَیْدٍ

سب ایک ہی شکار کے طالب ہیں۔ ''یک انار صد بیمار''۔

رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ اِلٰی حَرْبٍ

بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہے۔

اِذا طَلَعَ سُهَیْلٌ رُفِعَ کَیْلٌ وَوُضِعَ کَیْلٌ

جب سہیل طلوع ہوگا تو ایک پیمانہ اٹھ جائے گا دوسرا رکھا جائے گا۔

اِذا طَلَعَ القَمَرُ طَابَ السَّهَرُ

جب چاند نکلے گا تو بیداری خوش حالی ہو جائے گی۔

اَطْمَعُ مِنْ اَشْعَبَ اشعب

اشعب سے زیادہ حریص۔

اَطْمَعُ مِنْ طُفَیْلٍ

طفیل سے زیادہ حریص۔ طفیل کوفہ کا مشہور حریص تھا۔ جو بغیر بلائے دعوتوں میں پہنچ جاتا تھا۔ اسی نسبت سے طامع اور لالچی کو طفیلی کہتے ہیں۔

مَنْ اَطَاعَ هَوَاهُ بَاعَ دِیْنَهٗ بِدُنْیَاهُ

جس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی اس نے اپنے دین کو دنیا کے بدلے میں بیچ دیا۔

مَنْ اَطَاعَ غَضَبَهٗ اَضَاعَ اَدَبَهٗ

جس نے اپنے غصہ کی اطاعت کی اس نے اپنا ادب ضائع کر دیا۔

بَیْنَ الْمُطِیْعِ وَبَیْنَ الْمُدْبِرِ الْعَاصِی

فرمان بردار اور اوندھے نافرمان کے درمیان کر دیا۔

مَنْ یَطُلْ ذَیْلُهٗ یَنْتَطِقْ بِهٖ

جس کا دامن دراز ہوتا ہے وہ اس کا پٹکا باندھتا ہے۔

اَطْوَلُ مِنْ ظِلِّ الرُّمْحِ

نیزہ کے سایہ سے زیادہ لمبا۔

اَطْوَلُ مِنْ شَهْرِ الصَّوْمِ

روزے کے مہینے سے زیادہ لمبا۔

اَطْوَلُ صُحْبَةً مِنَ الْفَرْقَدَیْنِ

فرقدین سے بھی زیادہ طویل صحبت۔ فرقدین دو ستاروں کا نام جو ہمیشہ یکجا رہتے ہیں۔

مَا عِنْدَهٗ طَائِلٌ وَلَا نَائِلٌ

نہ اس کے پاس علم و فضل ہے نہ عطیہ۔ طول بمعنی فضل اور نوال بمعنی عطیہ۔

طَوَیْتُهٗ عَلٰی بَلَالَتِهٖ اَوْ عَلٰی بَلَالِهٖ

میں نے اس کو اس کی نمی پر بھی لپیٹ دیا۔

لِکُلِّ طَیٍّ نَشْرٌ

ہر لپیٹ کھلتا ہے۔

اَطْیَبُ مِنْ نَفَسِ الرَّبِیْعِ

موسم بہار کی ہوا سے زیادہ خوشگوار۔

اَطْیَبُ مِنَ الْحَیَاةِ

زندگی سے زیادہ خوشگوار۔

طارت بهم العنقاء

ان کو عنقا (فرضی پرندہ) اڑا لے گیا۔ ایسے لوگوں کے لئے بولتے ہیں جو تمام ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے۔

اَلطَّیْرُ بِالطَّیْرِ یُصَادُ

ایک پرندہ دوسرے پرندہ کے ذریعہ شکار کیا جاتا ہے۔

اِنَّ الطُّیُوْرَ عَلٰی اَشْکَالِهَا تَقَعُ

پرندے اپنے ہم شکلوں پر پڑتے ہیں۔

اَطْیَشُ مِنْ فَرَاشَةٍ

پروانہ سے زیادہ طیش میں آنے والا۔

یُطَیِّنُ عَیْنَ الشَّمْسِ

چشمہ آفتاب پر مٹی ڈالتا ہے۔

ظ

ظِئْرٌ رَؤُوْمٌ خَیْرٌ مِنْ اُمٍّ سَئُوْمٍ

مہربان دایہ طول ماں سے بہتر ہے۔

مِنَ الظَّرْفِ جُوْدُ الْمُهْدِیْ بِالظَّرْفِ

تحفہ دینے والے کی طرف سے برتن کی بھی سخاوت دانائی کی بات ہے۔ الظرف: اول بمعنی دانائی اور الظرف: دوم بمعنی برتن۔

اَلظَّفَرُ بِالضَّعِیْفِ هَزِیْمَةٌ

کمزور پر فتح پانا شکست ہے۔ کمزور کے مقابلہ میں جیت بھی اپنی ہار ہے۔

ظِلُّ السُّلْطَانِ سَرِیْعُ الزَّوَالِ

بادشاہ کا سایہ سریع الزوال ہوتا ہے۔

ظِلاَلُ صَيْفٍ مَالُها قِطَارٌ

گرمی کے بادل میں قطار پیش۔

ظُلمُ مَرْءٍ يَصْرَعُهُ

آدمی کا ظلم ہی اس کو پچھاڑ دیتا ہے۔

الظُّلم مَرتعه وَخِيمٌ

ظلم کی چراگاہ ناقص ہے' ظلم کی عاقبت مذموم ہے۔

اَظْلَمُ مِنْ حَيَّة

سانپ سے زیادہ ظالم۔

اَظْلَمُ مِنْ اَفعیٰ

سیاہ سانپ سے زیادہ ظالم۔

اَظْلَم مِن لَيْلٍ

رات سے زیادہ سیاہ۔

اَظْمَاءُ مِنْ رَمَلٍ

ریت سے زیادہ پیاسا۔

يُصبِحُ ظَمْآنَ وَفِي الْبَحْرِ فَمُهُ

صبح ہوتی ہے تو پیاسا ہوتا حالانکہ منہ سمندر میں ہے۔

ظَنُّ العاقِلِ خَيْرٌ مِنْ يَقِينِ الْجَاهِلِ

عقلمند کا گمان جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

مَا ظَنُّكَ بِجَارِكَ قَالَ ظَنِّي بنفسي

تیرا گمان اپنے پڑوسی کے متعلق کیا ہے کہا وہ گمان جو اپنی ذات کے متعلق ہے۔آدمی اپنے اوپر ہی قیاس کرتا ہے۔

اَكْثَرُ الظُّنُونِ مُيُوْنٌ

اکثر گمان فریب ہوتے ہیں۔

عَنْ ظَهْرٍ هاتَحِلَ وَقرا

اپنی ہی کمر کا بوجھ کھوج رہی ہے۔

ظَاهِرُ العِتَابِ خَيْرٌ مِنْ بَاطِنِ الحَقْدِ

ظاہری عتاب باطنی کینہ سے بہتر ہے۔

وَيبقى الوُدُّ مَا بَقِيَ العِتَابُ

محبت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک عتاب باقی ہے۔

ع

عَبْدٌ وحَلْيٌ فِي يَدَيه

غلام اور ہاتھوں میں زیور؟ کوے کی چونچ میں انگور۔

عَبْدٌ وَتَيُوم

غلام اور بے مہار۔یعنی کمینہ اور بے لگام۔

عَبْدُ غَيْرِكَ حُرٌّ مِثْلُكَ

غیر کا غلام تمہاری طرح آزاد ہے۔اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو بے ہنر ہوتے ہوئے خود کو دوسروں پر فوقیت دے۔

اَلْعَبْدُ يُقْرَعُ بِالعَصَا وَالْحُرُّتَكْفِيْهِ الاِشَارَةُ

غلام کو ڈنڈے سے کھٹکایا جاتا ہے آزاد کو اشارہ کر دیا جاتا ہے۔

اَلْعَبْدُ مَنْ لاَ عَبْدَلَهٗ

غلام وہ بھی ہے جس کا کوئی غلام نہ ہو۔

فِي الْاِعْتِبَارِ غِنىً عَنِ الْاِخْتِبَارِ

عبرت حاصل کرنے میں امتحان سے بے نیازی ہے۔

اَلتَّعبِيرُ نِصْفُ التِّجَارَةِ

پرکھنا آدھی تجارت ہے۔

مَنْ عَتَبَ عَلَى الدَّهْرِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ

جس نے زمانہ پر عتاب کیا اس کا عتاب طویل ہو گیا۔

اَلْعِتَابُ خَيْرٌ مِنْ مَكْتُومِ الْحِقْدِ

عتاب چھپے ہوئے کینہ سے بہتر ہے۔

اَلْعِتَابُ قَيْدُ العِقَابِ

سزا سے پہلے عتاب کرو۔

لاَ عِتَابَ بَعْدَ الْمَوْتِ

موت کے بعد کوئی عتاب نہیں۔

مُعَاتَبَةُ الاخوان خَيرٌ مِنْ فَقْدِهِم

بھائیوں کی ناراضگی ان کے گما ہونے سے بہتر ہے۔

وَفِي الْعِتَابِ حَيَاةٌ بَيْنَ اَقْوَامٍ

عتاب میں قوموں کی زندگی ہے۔

رُبَّ عِتْقٍ شَرٌّ من رِقٍّ

بعض آزادی غلامی سے بدتر ہے۔

عَثْرَةُ الْقَدَمِ اَسْلَمُ مِنْ عَثْرَةِ اللِّسَانِ

قدم کی لغزش زبان کی لغزش سے زیادہ محفوظ ہے۔

مَا كُلُّ عَثْرَةٍ تُقَالُ وَلاَ كُلُّ فُرْصَةٍ تُنَالُ

ہر لغزش واپس نہ لی جائے اور نہ موقع پھر ہاتھ آتا ہے۔

لاَ يُعْجزُ القَوْمَ اذا تَعَاوَنُوا

جب قوم میں باہم تعاون ہو تو وہ عاجز نہیں رہتی۔

العجز ريبة

عاجز ہی شک کی بنا پر ہے۔

اَلْعَجَلَة فُرْصَةِ العَجَزَة

جلدی عاجزوں کی فرصت ہے۔ کام پر قابو ہو تو جلد بازی نہیں ہوتی۔

لَیْسَ مِنَ العَدلِ سرعة العزل

جلدی ملامت کرنا انصاف کی بات نہیں۔ ممکن ہے عذر قابل قبول ہو۔

یُعَدُّ لِکلب السُّوْءِ کَلْبٌ یُعَادِلُهُ

برے کتے کے لئے اسی جیسا کتا تیار کرنا پڑتا ہے۔

اَعْدَلُ مِنَ الْمِیْزَانِ

ترازو سے زیادہ منصف۔

لاَ تعْدمُ الحسنا ذامًّا

کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔

لاَ یَعْدم الحُوار مِنْ اُمة حَنَّة

کوئی اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کی شفقت نہیں کھوتا۔

اَلعدِیْمُ مَنِ احتاجَ اِلٰی لَئِیْمٍ

مفلس وہ ہے جو کمینے کا محتاج ہو جائے۔

مَن تعَدَّی الْحَقَّ ضَاقَ مَذْهَبُهُ

جس نے حق سے تجاوز کیا اس کا راستہ تنگ ہو گیا۔

اَعْدٰی مِنَ السُّلَیکِ

سلیک سے زیادہ دوڑنے والا۔

اَعدُ مِنَ الشَّنفری

شنفری سے زیادہ دوڑنے والا۔

اَعْدٰی مِنَ العَقْرَب

بچھو سے زیادہ دشمن۔

اَعْدٰی مِنَ الجرب

کھجلی سے زیادہ متعدی۔

اِیَّاکَ وَمَا یُعتذرُ منه

اس چیز سے بچو جس سے معذرت طلب کی جائے۔ ایسا کام ہی نہ کرو جس سے معذرت کی ضرورت پیش آئے۔

وَالْعُذْر عند کِرامِ النَّاسِ مَقْبولٌ

معذرت شریف لوگوں کے یہاں مقبول ہوتی ہے۔

لَعَالَهٗ عُذْرًا وَانْتَ تَلُوْمُ

شاید اس کو عذر ہو اور تو اس کو ملامت کر رہا ہو۔ مصرع اول یہ ہے۔

تَاَنَّ وَلاَ تعجل بلومک صَاحِبًا

اپنے دوست کو ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔

اَعْذَر مَنْ اَنْذَرَ

اس نے عذر پیش کیا جس نے ڈرایا تھا۔

اَلْمعاذ مکاذبُ

عذر اکثر جھوٹ ہوتے ہیں۔

رِجَالَة تَحْمِل الرِّمَاح

پیدل ہے جو نیزوں کو گھوڑے پر نصب کئے ہوئے ہے۔

عَرِّضْ لِلْکَرِیمِ وَلاَ تُبَاحِت

شریف سے اشارہ کنایہ سے کہو۔ صاف مت کہو۔

اِنَّ فِی الْمَعَارِیضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الکذب

کنایوں میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔

عَرَفَتِ الخَیلُ فُرْسانها

گھوڑوں نے اپنے سواروں کو پہچان لیا۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ عَرَفَ رَبَّهٗ

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے رب کو پہچان لیا۔

مَنْ عُرِفَ بِشَیئی نُسِبَ اِلَیْهِ

جو شخص کسی نسبت سے پہچانا گیا اسی کی طرف منسوب ہو گیا۔

لاَ یَعْرِفُ الحَیُّ من اللّی

حق کو باطل سے ممتاز نہیں کر سکتا۔

لاَ یعرف العود کالناجم

کسی چیز کو وہی جان سکتا ہے جو اچھی طرح جانچ کر دیکھے۔

مَا یعرِفُ قَبِیْلاً مِن دَبِیر

آنے والے کو جانے والے سے ممتاز نہیں کر سکتا۔

لاَ یَعْرِفُ الکُوعَ مِنَ الْبُوعِ

وہ ہاتھ کی ہڈی کو پاؤں کی ہڈی سے ممتاز نہیں کر سکتا۔

لاَ یَعْرِفُ الکَاعَ مِنَ الْبَاعِ

وہ کتے کی ہڈی اور پھیلے ہوئے ہاتھوں میں تمیز نہیں کر سکتا۔

لاَ یَعْرِفُ الهِرَّ مِنَ البِرِّ

وہ بلی اور چوہے میں فرق نہیں کرتا۔

اَلاعْتِرَافُ یَهْدِمُ الاقْتِرَافَ

اعتراف کر لینا ارتکاب (جرم) کو ختم کر دیتا ہے۔

مَنْ عَزَّبَزَّ

جو غالب آیا اس نے چھین لیا۔

ان عزّ اَخوک فَهُن

جب تیرا بھائی عزت پائے تو تو نرم ہو جا۔ وہ عزیز ہو کر بھی غرور نہیں کرے گا ورنہ تعلق ختم ہو جائے گا۔

عِزّ الرَّجل اِستغناؤُہٗ عن النَّاس

آدمی کی عزت لوگ سے ہوشیار ہو جانا ہے۔

اعزُّ من کلیب وائل

وائل کے کتے سے زیادہ معزز۔

اَعزُّ مِن الزَّبّاءِ

زباء سے زیادہ معزز۔ زباء عمالقہ کی باشجاعت عورت تھی۔

اَعزُّ مِنْ انف الاسَدِ

شیر کی ناک سے زیادہ عزت والا۔

اَعزُّ مِنْ جَبہة الاسَد

شیر کی پیشانی سے زیادہ عزت والا۔

اَعزُّ مِن الابْلَقِ الجو

فضا کے عقاب سے زیادہ عزت والا۔

اَعزُّ من الابْلَقِ العقوق

ابلق حاملہ گھوڑے سے زیادہ نایاب۔

اَعزُّ من بَیْضِ الْاَنُوق

شکرہ کے انڈوں سے زیادہ نایاب۔

اَعزُّ من الغراب الاعصم

سرخ گندھک سے زیادہ نایاب۔

اعزُّ مِن الْکِبْرِیْتِ الْاَحْمر

سرخ گندھک سے زیادہ نایاب۔

اعزُّ من عنقاء مغرب

عنقا سے زیادہ نایاب۔

اعزُّ مَنْ مُخِّ البَعُوضِ

مچھر کے مغز سے زیادہ نایاب۔

اِن بَعْدَ العُسر یُسْرًا

تنگی کے بعد یقینی فراخی ہے۔

لَیْسَ ھذا بعُشّک فادْرُجِیْ

یہ تیرا گھونسلہ نہیں چلی جا۔

اَعْشَبْتَ فَانْزِلْ

تو گھاس پر پہنچ گیا ہے تو اتر پڑ۔

بکلّ عَشَبٍ آثارُ رَعْیٍ

ہر گھاس میں چرنے کے آثار موجود ہیں۔ جہاں دولت ہو وہاں مانگنے والے بہت۔

تَعاشَرُوْ کَالْاِخْوانِ وَتَعامَلُوْا کَالاَجانب

بھائیوں کی طرح بسر کرو اور اجنبیوں کی طرح معاملہ کرو۔ حدیث میں آتا ہے معاملہ کرتے وقت لوہے کی طرح سخت ہو جاؤ۔

ان العَصَا مِنَ العُصَیة

لاٹھی چھڑی سے ہی بنتی ہے۔

بَیْنَ العَصَاء وَلِمَامِها

لاٹھی اور اس کی چھال کے درمیان۔

رُبَّ عَطْبٍ تحت طَلَبٍ

طلب کے پیچھے بہت سی بربادیاں ہیں۔

لاعِطْرَ بَعْد عَرُوْس

عروس کے بعد کوئی عطر نہیں۔

بَیْنَھم عِطْرُ مُنْشِم

ان کے درمیان منشم کا عطر لگا ہوا ہے۔ تفصیل قبل ازیں گزر چکی۔

اَعْطَشُ مِن ثُعَالَة

لومڑی سے زیادہ پیاسا۔ جو سیراب ہی نہ ہو۔

اَعْطَشُ مِن رَمْلٍ

ریت سے زیادہ پیاسا۔

اَعْطَشُ مِنْ قَمْع

قیف سے زیادہ پیاسا۔

اعطاہ غیضًا من فیض

اس کو زیادہ پانی میں سے تھوڑا دیا۔

اُعطی مَقُوْلاً وَعُدِم معْقُولاً

اس کو گفتگو کی طاقت عطاء ہوئی مگر معقولیت معدوم کر دی گئی۔

وَاِنَّما نُعْطی الَّذِیْ اُعطِینا

جو ہمیں دیا گیا ہے وہی ہم دیتے ہیں۔

اَعْطِ اَخاکَ تصرةً فان ابی فَجَمْرة

اپنے بھائی کو کھجور دو انکار کرے تو انگارہ دو۔ بھلائی کام نہ دے تو سختی کرو۔

اَعْطِ القَوس بادِیَھا

کمان اس کے بنانے والے کو دو۔ یعنی کام تجربہ کار کو دو۔

من عَظُم صَغارا المصائب ابتلاء بکبارھا

چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھا اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت مبتلا کر دیا۔

اَلعقوق ثکل مَن لَم یثکل
اولاد کی سرکشی ان لوگوں کے لئے اولاد کھو دینے کے ہی برابر ہے جنہوں نے اولاد نہیں کھوئی۔

اَلعقوبۃ الأم حالات القدرۃ
سزا دینا قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا درجہ ہے۔

یا عاقد اذکر حلاً
اے گرہ لگانے والے کھولنے کا وقت بھی یاد رکھ۔

لِکُلِّ عقدۃ حلٌّ
ہر گرہ کھلتی ہے۔

اَعقدُ مِن ذَنبِ الضبّ
گوہ کی دم سے زیادہ گرہ دار۔ گوہ کی دم بہت سی گرہوں کے لئے مشہور ہے جیسے کتے کی دم کجی کے لئے۔

اَعقِل لسانک اِلّافی اَربعۃ
اپنی زبان کو روکو مگر چار موقعوں پر۔ ۱۔ حق کی حمایت۔ ۲۔ باطل کا استیصال۔ ۳۔ علم کے پھیلانے۔ ۴۔ اللہ عزوجل کے شکر میں۔

العقل وزیرٌ ناصحٌ
عقل خیر خواہ وزیر ہے۔

عقل المرأۃ فی جمالہا وجمال المرءِ فی عقلہ
عورت کی عقل اس کی خوبصورتی میں ہے اور آدمی کی خوبصورتی اس کی عقل میں ہے۔

اَعقلُ النّاسِ اعذرھم للنّاسِ
سب لوگوں میں زیادہ عقلمند وہ ہے جو لوگوں کا عذر زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

بعلۃ زرع یُسقی القرعُ
کھیتی کی وجہ سے کدو کو بھی پانی پلا دیا جاتا ہے۔

بعلۃ الورشان یاکل رطب المشان
ورشان کے بہانہ سے کھجوریں کھا رہا ہے۔

اَعلق مِن قرادٍ
چچڑی سے زیادہ چمٹنے والا۔

لیس المتعلق کالمتانق
تھوڑی چیز پر اکتفا کرنے والا پیٹ بھر کی خوشی نہیں۔

یعلم مِن این (او مِن حیث) تؤکل الکتف
وہ جانتا ہے کہ شانہ (دست) کو کہاں سے یا کس طرح کھا جاتا ہے۔

ما کلُّ یُعلم یُقال
ہر وہ چیز جو معلوم ہو کہی جائی ضروری نہیں۔

لا تُعلّم الیتیم البکاء
یتیم کو رونا نہ سکھانا۔

عِلمُ الشئ ولا جھلُہ
کسی چیز کا جاننا بہتر ہے نہ کہ نہ جاننا۔

اَلعلم فی الصّدور ولا فی السطورِ
علم سینوں میں ہے نہ کہ سطور میں۔

انہ لعالم بمنابت القصیص
وہ قصیص کے اگنے کے مقامات کو جاننے والا ہے۔

لِکُلِّ عالمٍ ھفوۃٌ
ہر عالم کے لئے کوئی نہ کوئی لغزش ہے۔

اَلعُلماءُ اُمناء اللہِ علی خلقِہ
علماء مخلوق خدا پر خدا کے امین ہیں۔

اعلم بھا مَن غصّ بھا
اس کو وہی زیادہ جانتا ہے جس کو اس کا اثر پہنچا ہے۔

اَعلامُ اَرضٍ جُعلت لطائحا
زمین کے پہاڑ پست زمین بنا دیئے گئے۔ جب کہیں کے معزز لوگ ذلیل کر دیئے جائیں۔

مَن علت ھمّتہ طال ھمّہٗ
جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔

اَعمرُ مِن حیّۃٍ
سانپ سے زیادہ عمر والا۔

اَعمرُ مِن نسرٍ
گدھ سے زیادہ عمر والا۔

لِکُلِّ عملٍ ثوابٌ ولِکُلِّ کلامٍ جواب
ہر عمل کی جزا ہے اور ہر کلام کا جواب ہے۔

اَلاعمال بخواتیمہا
اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ یہی مطلب ہے اس قول کا کہ

اَلامور احمدھا مغبّۃً
بہترین کام وہ ہے جو قابل تعریف انجام کا حامل ہو۔

اِیّاک اَعنی واسمعی یاجارۃُ
تجھے ہی مراد لیتا ہوں اور سن لے اے لونڈی۔

وَمِنَ العناء رِیاضۃُ الھرم

بڑھاپے میں ریاضت زحمت ہے۔
عَادَ الْاَمْرُ اِلٰی نِصَابِه
معاملہ اپنے اصل کی طرف لوٹ آیا۔
عَادَتْ بِعِتْرِهَا لَمِيْسُ
لمیس اپنی عادت کی طرف لوٹ گئی۔
عَوَّدَتْ كِنْدَةَ عَادَةً فَاصْبِرْ لَهَا
تو نے کندہ کو ایک عادت کا خوگر بنا دیا ہے لہٰذا اب صبر کرو۔
عُوْدِیْ اِلٰی مُبَارِكِكَ
اپنے ٹھکانہ تھان کی طرف لوٹ آیا۔ یعنی پہلی حالت پلٹ چل۔
اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ
لوٹنا زیادہ قابل تعریف ہے۔
لِكُلِّ عَوْدٍ عُصَارَةٌ
ہر لکڑی کا ایک نچوڑ ہے۔ یعنی ہر ظاہر کا باطن ہے۔
مَا كُلُّ عَوْرَةٍ تُصَابُ
ہر چھپے ہوئے خلل کا صحیح پتہ نہیں لگ جاتا۔
بِئْسَ الْعَوَضُ مِنْ جَمَلٍ قَيْدُهُ
اونٹ کے بدلے اس کے پاؤں کی رسی پورا بدلہ ہے۔ یعنی کھوئے ہوئے اونٹ کے بدلے اس کی کیا وقعت واہمیت ہے۔
مَنْ اَعَانَكَ عَلَى الشَّرِّ ظَلَمَكَ
جس نے شر میں تمہاری مدد کی اس نے تم پر ظلم کیا۔
اَعِنْ اَخَاكَ وَلَوْ بِالصَّوْتِ
اپنے بھائی کی مدد کر خواہ آواز سے ہی ہو۔
اَعِنِّیْ وَخَلَاكَ ذَمٌّ
میری مدد کر اور مذمت تجھ سے دور ہو جائے گی۔
مَا يَعْوِیْ وَلَا يَنْبَحُ
نہ غیرآتا ہے نہ بھونکتا ہے۔
لَا فِی الْعِيْرِ وَلَا فِی النَّفِيْرِ
نہ عیر میں اور نفیر میں یعنی قریش کے تجارتی قافلہ عیر میں اور لڑاکا قافلہ نفیر میں شریک نہ ہونے پر طعن۔
مَهْمَا يَعِشْ تَرَه
جتنا تو زندہ رہے گا تو دیکھے گا۔
عِشْ تَرَه مَا لَمْ تَرَه
زندہ رہ وہ دیکھے گا جو تو نے نہیں دیکھا۔
عِشْ رَجَبًا تَرَ عَجَبًا
رجب کے مہینے تک زندہ رہ عجائبات دیکھے گا۔
عِشْ قَنِعًا تَكُنْ مَلِكًا
قانع ہو کر زندگی بسر کر بادشاہ ہو جائے گا۔
العَيْشُ نُجْعَةٌ وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ
زندگی روزگار کی طلب گاہ اور لڑائی ظاہر فریب تدبیر کا نام ہے۔
اَنْتَ مَرَّةً عَيْشٌ وَمَرَّةً جَيْشٌ
تو کبھی عیش ہے کبھی لشکر۔ یعنی کبھی خوشحالی اور کبھی تنگی۔
عَيْنٌ عَرَفَتْ فَذَرَفَتْ
آنکھ نے پہچان لیا اور بھر آئی۔
عَيْنُ الْهَوٰی لَا تَصْدُقُ
خواہشات کی آنکھ (نظر) سچی نہیں ہوتی۔
عَيْنُه فِرَارُهُ
اس کی نظر ہی دانت دیکھ لیتا ہے۔
عَيْنُكَ عَبْرٰی وَالفُؤَادُ فِیْ دَدٍ
تیری آنکھ رونے والی ہے مگر قلب لہو ولعب میں ہے۔ یعنی مکر مچھ کے آنسو بہانا۔
رُبَّ عَيْنٍ اَنَمُّ مِنْ لِسَانٍ
بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔
بِعَيْنٍ تَرَانِیْ يَا جَمِيْلُ اَرَاكَ
اے جمیل جس نے آنکھ سے جیسے تو دیکھا اسی آنکھ سے میں تجھے دیکھتا ہوں۔
لَيْسَ لِعَيْنٍ مَا رَاَتْ
آنکھ کے لئے نہیں ہے جو اس نے دیکھ لیا۔
اَلْعِيَانُ لَا يَحْتَاجُ اِلَی الْبَيَانِ
آنکھوں دیکھی چیز بیان کی محتاج نہیں۔ ''عیاں را چہ بیاں''۔
عِیٌّ صَامِتٌ خَيْرٌ مِنْ عِیٍّ نَاطِقٍ
خاموش عاجز بولنے والے عاجز سے بہتر ہے۔
اَوَّلُ الْعِیِّ الْاِقْلَاطُ
غضب میں آنا عاجزی کی ابتداء ہے۔ یعنی دلائل سے عاجز انسان ہی غصہ ہوتا ہے۔
اَعْيٰی مِنْ بَاقِلٍ
باقل سے بھی زیادہ اپنی مراد ظاہر کرنے سے عاجز۔

غ

غَشُّکَ خَیْرٌ مِنْ سَمِیْنِ غَیْرِکَ
تمہارا اوبلا غیر کے فربہ سے بہتر ہے۔

غدرک دلک علی الاساءۃ
جس نے برائی کی طرف تمہاری رہنمائی کی اس نے تم سے غداری کی۔

اَغدَر مِنْ غَدیر
جو ہر وقت اپنے مالک کا پانی جذب کر رہتا ہے اور کچھ دن بعد خشک کر دیتا ہے۔

اِن غداً لِناظِرہ قَرِیْبٌ
آنے والی کل اس کے دیکھنے والے کے لئے قریب ہے۔

عسٰی غدٌ لِغَیْرِک
ممکن ہے آئندہ کل تیرے غیر کے لئے ہو۔ اس لئے آج کے کام کو کل پر نہ ٹال شاید وہ تجھے کل کو نہ مل سکے۔

لِکُلِّ غدٍ طعامٌ
ہر آئندہ کل کے لئے کھانا ہے۔ اللہ کے فضل پر توکل کرو۔

اَغرّ مِنْ سراب
سراب سے زیادہ دھوکا دینے والا۔

اَغَرُّ من الاَمالی
آرزوؤں میں سے زیادہ فریب دینے والا۔

اَغَرُّ من ظَبْیٍ مُقْمِرٍ
چاندنی میں ہر پھرنے والے ہرن سے زیادہ فریب کھایا ہوا۔

وَکُلُّ غریبٍ لِلْغَرِیْبِ نسیب
مسافر مسافر کا قریب ہوتا ہے۔

مَنْ غَرْبَلَ النّاس نخلوہُ
جو لوگوں کو چھانے گا لوگ اس کو چھان کر بھوسی نکال دیں گے۔ جو لوگوں کو برا کہے گا لوگ اس کو زیادہ برا بھلا کہیں گے۔

غرثان فاربکوا لہٗ
بھوکا ہے اس کے لئے کھانا تیار کرو۔

اَوّلُ الغزوِ احمقٌ
پہلی لڑائی ناتجربہ کا شکار ہوتی ہے۔

اَغشم مِن السَّیْلِ
سیلاب سے زیادہ ظالم۔

مَنْ غَضِبَ مِنَ الاَدْنٰی ء رَضِیَ من لا شیی
جو ادنیٰ چیز سے غضبناک ہوگا وہ ادنیٰ چیز سے راضی بھی ہو جائے گا۔

غَضَبَ الْخَیْلِ علی اللُّجُم
گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔ یعنی جس پر زور چلے اُسی پر انسان نکالتا ہے۔

غَلَّ یَدًا مُطْلِقِھا
ہاتھ میں اس کے آزاد کرنے والے نے طوق ڈال دیا ہے۔ مصیبت سے چھڑا کر احسان کا غلام بنالیا۔

اِذَا لَمْ تَغْلِبْ فَاخْبِبْ
غالب نہ آسکے تو حسن تدبیر سے کام کر۔

مَنْ غَالَبَ الاَیَّامَ غُلِبَ
جو زمانہ پر غالب آنے کی کوشش کرے گا وہ مغلوب ہوگا۔

یَغْلِبْنَ الْکِرَامَ وَ یَغْلِبُھُنَّ اللِّئَامُ
عورتیں شریفوں پر غالب آتی ہیں اور کمینے مردان پر غالب آتے ہیں۔

اَلْغَمَرات ثُمَّ یَنْجَلِیْن
اب سختیاں میں پھر جدا ہو جائیں گی۔

غنم مَنْ سَلِمَ
جو بچ رہا وہ غنیمت رہا۔

اَغْنَی الصَّباحُ عَنِ الْمِصْبَاحِ
صبح نے چراغ سے بے نیاز کر دیا۔

اَغْنٰی عن الشیءِ مِنِ الْاَقْرَعِ عَنِ الْمُشْطِ
کسی چیز سے اس سے بھی زیادہ بے نیاز جتنا گنجا کنگھی سے۔

وَھَلْ یُغْنِی من الحَدَثَان لَیْتَ
کیا کاش کہا حوادث سے بے نیاز کر سکتا ہے۔

مَنْ لَمْ یُغْنِہٖ مَا یَلْغِیہ اَعْجَزہٗ مَا یغنیہ
جس چیز شخص کو کافی ہونے والی چیز نے بے نیاز نہ کیا اس کو بے نیاز کرنے والی چیز عاجز کر دے گی۔

غِنَی النَّفْس اَفْضَلُ مِنْ غِنَی الْمَالِ
نفس کی بے نیازی مال کی بے نیازی سے بڑھ کر ہے۔

اِنَّ الغنی طَوِیْلُ الذَّیْلِ مَیَّاسٌ
مالدار دامن دراز اور ناز سے چلنے والا ہے۔ یعنی مال دار اپنی مالداری کو مخفی نہیں رکھ سکتا۔

مَنْ غَابَ غَابَ نَصِیْبُہٗ

جو غائب ہوا اس کا حصہ بھی غائب ہوا۔ غائب کو یاد رکھنا دلیل کرم ہے۔

اَلْغِيبَةُ جُهْدُ العَاجِز

پیٹھ پیچھے برائی عاجز کی طاقت ہے۔

كَالْمستغيثِ من الرمضاءِ بالنّار

اس شخص کی طرح جو سورج کی گرمی سے آگ کی طرف لے جاتے۔

اَغَيْرَةً وَجُبناً

کیا غیرت بھی اور نامرادی بھی۔

غيض من فيض

بہت میں سے تھوڑا۔

عِندَ الغايةِ يُعْرَفُ السَّبقُ

انتہا کے وقت سبقت معلوم ہوگی۔

ف

فَتَلَ فِى الذُّرْوَةِ وَالغَارِب

اس کوہان کے اوپر اور آگے بل دیا۔ بہلا پھسلا کر راضی کر لیا۔ فتیً

فتى ولا كمالك

جوان اور بھی لیکن مالک جیسے نہیں۔ مالک بن نویرہ بن حمزہ بنی مضر ابن نزار میں سے کالڑ کا تھا جس کو حضرت خالد بن ولید نے قتل کر دیا تھا۔ اس کا بھائی متمم کو عرصہ تک اس کی موت کا شدید رنج وغم رہا۔ لوگ تعزیت کے طور پر دوسرے مقتول نوجوان کا ذکر کرتے تو متمم کہتا: وہ جوان تو ہے لیکن میرے بھائی مالک جیسا نہیں۔

اَىُّ فتى قتلهُ الدُّخانُ

کون سا جوان ہے جس کو دھوئیں نے مارا ہو۔ کسی عورت نے ایسے جوان پر نوحہ کرتے ہوئے کہا تھا جو دھوئیں سے مر گیا تھا یعنی مرنے والا سیدھا اور بے تدبیر تھا۔

كُلُّ فتاةٍ بابيها مُعْجَبَة

ہر دوشیزہ اپنے باپ کے ساتھ ناز کرتی ہے۔

رُبَّ فَرْحةٍ تَعُوْدُ تَرْحةً

بہت سی خوشیاں رنج بن جاتی ہیں۔

ليسَ الفرسُ بِجُلِّهِ

گھوڑا اپنی جُل (جھول) کی وجہ سے نہیں گھوڑے۔ گھوڑے کی قیمت جھول کی خوبصورتی سے نہیں۔

هُما كما فَرَسَى رِهانٍ

وہ دونوں ریس کے گھوڑوں کی طرح ہیں۔ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مَا كلُّ فُرْصةٍ تُنالُ

ہر فرصت دوبارہ نہیں ملتی۔ موقعے بار بار نہیں ملتے۔

اَفْرَطَ فَاسْقَطَ

وہ بولا اس نے غلطیاں کی بہت زیادہ۔

تَفَرَّقَ القوم اَيْدِى سَبَا اَوْ اَيادِى

قوم پراگندہ ہوگئی سبا کے لشکر کی طرح۔

مَنْ فَسدَت بِطَانَتُهُ كَانَ كَمن مصَّن بالماءِ

جس کے اہل عیال سے بگڑ جائیں وہ اس طرح ہے جس پانی سے اچھولگ جائے۔

اَفْسَدُ مِنَ السُّوسِ

کھپرہ (گھن ڈالنے والا کیڑا) سے زیادہ فساد پیدا کرنے والا۔

اَفْسَدُ مِنَ الجَرادِ

ٹڈی سے زیادہ فساد پیدا کرنے والا۔

افْسَدُ مِنَ ارْضَةٍ

دیمک سے زیادہ فساد پیدا کرنے والا۔

فسا بينهم مظربان

ان کے درمیان ظربان گوز مار دیا۔

اَفْصَحُ مِن سَحْبَانَ وائل

سحبان وائل سے زیادہ فصیح۔

فَضْلُ الفعل على القول مكرمة

قول سے عمل کی زیادتی بزرگی ہے۔

فَضْلُ القَوْلِ عَلَى الفعلِ دَنَاءَةٌ

عمل پر قول کی زیادتی کمینگی ہے۔ کہنے سے زیادہ کہنہ کمینہ پن ہے۔

الفضل للمبتدى وان احسن المقتدى

فضیلت ابتداء کرنے والے کے لئے ہے۔ خواہ پیروی کرنے والا اس سے اچھا کر کے دکھائے۔

اَفْضَلُ المَعْرُوفِ اِغَاثَةُ المَلْهُوفِ

بہترین نیکی مصیبت زدہ کی فریاد کو پہنچنا ہے۔

لا اَفْعَلُ كذا مَا اَنّ السَّماء سماءً ولا افعله ما ان فى السَّماء نجما

میں ایسا نہیں کروں گا جب کہ آسمان آسمان ہے میں یہ کام نہیں کروں گا جب تک آسمان پر کوئی ستارہ ہے۔

فَكُنْتُ كَفَاقِي عَيْنَيْهِ عَمَدًا
میں اس شخص کی طرح ہو گیا جو اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالے۔
خَيْرُ الْفِقهِ مَا حَاضَرْت بِهٖ
بہترین علم وہ ہے جو ضرورت کے وقت جواب دے سکے۔
لاَ تَفكّرْ فَلها مُدبّرٌ
نہ فکر کیونکہ اس کا تدبیر کرنے والا ہے۔
لاَ يَفُلُّ الحَدِيدَ الاّ الحَدِيْدُ
لوہے کو لوہا کند کرتا ہے۔
فَمٌ تُسبِّحُ وَيدٌ تُذبِّحُ
منہ تسبیح پڑھ رہا ہے اور ہاتھ قتل۔ کہتے ہیں بغل میں چھری اور منہ سے رام رام۔
فِي فَمِي مَاءٌ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِي فِيه مَاءٌ
میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔
يُفْنِي مَا فِي الْقُدُوْرِ وَيَبْقَى مَا فِي الصُّدُوْرِ
جو ہانڈیوں میں ہے وہ فنا ہو جائے گا اور جو سینوں میں ہے باقی رہے گا یعنی مال فنا ہو جائے گا اور علم باقی رہے گا۔
لَمْ يَفُتْ مَنْ لَمْ يَمُتْ
جو مرا نہیں وہ فوت نہیں ہوا۔
الفَايِت لاَ يَسْتَدْرِكُ
فوت شدہ پھر نہیں مل سکتا۔
اَفْوَتُ مِنْ اَمْسِ
کل گزشتہ سے زیادہ فوت شدہ۔
مُفَوِّزٌ عَلَّق شَنَّابالِيًا
(بیابان طے کرنے والے نے بوسیدہ مشکیزہ لٹکایا ہے) حقیر سامان پر خطرناک مہم سر کرنے چلا ہے۔
اَفِق قَبل اَنْ يَحْضُر ثَرَاكَ
ہوش میں آ جا قبل اس کے کہ تیری قبر کھود دی جائے۔
اَفْوَاهُهَا مَجَاسُّهَا
ان کا منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔

ق

قُبَّة نجران
نجران کا قبہ۔ یہ قبہ مبارک سمجھا جاتا تھا۔

كَالقَابِس العجلان
جلد باز آگ لینے والے کی طرح۔ جو اپنی ضرورت کو پورا کرنے میں جلدی کرے۔
كَالْقَابِضِ عَلَى المَاءِ
پانی کو مٹھی میں پکڑنے والے کی طرح۔ حاصل نہ ہونے والی چیز طلب کرنے والا۔
اِنهُ لقبضة رفضة
وہ کبھی پکڑنے والا اور کبھی چھوڑنے والا ہے۔
قَتلَتْ اَرْضٌ جَاهِلَهَا
زمین نے اپنے سے بےخبر کو مار ڈالا ہے۔
اَلْقَتلُ اَنْفَى لِلْقَتل
بعض قتل زیادہ روکنے والے ہیں قتل سے۔
مَقْتَل الرَّجل بَيْن فَكَّيه
آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔
قُدَّت سيورُهُ من اَدِيْمِكَ
اس کے تسمے تیری کھال سے کاٹے گئے ہیں۔ یعنی ایک جیسے ہیں۔
مَنْ يَقْدِرُ عَلَى رَدِّ اَمْسِ اَوْ تَطْيِينِ عَيْنِ الشَّمْسِ
گزشتہ کل کے لوٹانے یا چشمۂ آفتاب پر خاک ڈالنے کی قدرت کون رکھتا ہے۔
اِنَّ المَقْدِرة تُذْهِبُ الحَفِيْظَةَ
جب بھائی چارا پرانا ہو جاتا ہے تو تعریف بری معلوم ہوتی ہے۔
اِذَا قَدُمَ الاِخاء سَمُجَ الثَّنَاء
جب بھائی چارا پرانا ہو جاتا ہے تو تعریف بری معلوم ہوتی ہے۔
يُقَدِّمُ رِجلاً وَيُؤَخِّرُ اُخرى
ایک قدم آگے بڑھاتا ہے دوسرا پیچھے ہٹاتا ہے۔
لَيْسَ القَوادِمُ كَالقَوافِي
بڑے آخر بڑے ہیں بڑے چھوٹے کی طرح نہیں۔
لِكُلِّ قَدِيْمٍ حُرْمَةٌ
ہر پرانی چیز کی ایک حرمت ہوتی ہے۔
لَيْسَ بِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنُ ثَمِيْنٌ
جس چیز سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں اس کی کوئی قیمت نہیں۔
اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيد
شہ رگ سے زیادہ قریب۔
لاَقُرْبَة كَحُسن الخلق

خوش اخلاقی سے بہتر تقرب کا کوئی ذریعہ نہیں۔

اِذا قُرِحَ الجنان بَکَتِ العَینَانِ

جب دل زخمی ہوتا ہے تو آنکھیں روتی ہیں۔

اذا ما القارظ الغزی ابا

جب غزی قارظ کے پتے چننے والا واپس آ جائے۔

فلانٌ لا تُقرَعُ العصا

فلاں کے لئے عصا نہیں کھنکھنایا جاتا۔ یعنی اس سے غلطی ہی نہیں ہوتی جس پر متنبہ کیا جائے۔

قرینک سَہمک یُخطیٔ ویُصیبُ

تیرا ساتھی تیرا تیر ہے جو کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی نشانہ پر لگ جاتا ہے۔ غلطی پر چشم پوشی کرنی چاہئے۔

اَقصٰی مِنْ صَخْرٍ

چٹان سے زیادہ سنگدل۔

قشرتُ له العَصا

میں نے اس کے واسطے عصا کو چھیلا۔

اَقصر لمّا اَبقَر

جب دیکھا تو باز رہ گیا۔

ما اقصر للّیلُ علی الرّاقِدِ

سونے والے پر رات کتنی چھوٹی ہوتی ہیں۔

کُلُّ مُقتصر علیه کان

جس چیز پر اکتفا کرلیا جائے وہ کافی ہے۔

لِکُلِّ قضاءٍ جالب وکُلِّ دِرٍّ حالبٌ

ہر حکم کا کوئی موجب ہوتا ہے اور ہر دودھ کا کوئی دوہنے والا۔

قطعتْ جُہیزۃ قَوْلَ کُلِّ خطیبٍ

جہیزہ نے ہر بولنے والے کی بات کاٹ دی، ختم کردی۔ سو باتوں کی ایک بات۔

اِذا اقطعنا عَلَما بداعلمٌ

جب ایک پہاڑ کو ہم نے طے کرلیا تو دوسرا پہاڑ ظاہر ہوگیا۔

تقطع اَعْناق الرِّجالِ المَطامعُ

لالچ لوگوں کی گردنیں کٹوا دیتی ہے۔

مَنْ قلّ ذلّ وَمَنْ اَمِرَ فَلَّ

جو شخص کم ہوا وہ ذلیل ہوگیا اور جو ذلیل ہوگیا ہو کند کردیا۔

لاقلیل من العداوۃ ولا عن والمرضِ

دشمنی، کینہ اور مرض ذرا سی چیز بھی کم نہیں۔

لا قلیل قلب له ظَہرِ المِجَنِ

اس کی طرف ڈھال کی پشت پھیر دی۔ دیرینہ محبت کا لحاظ اٹھادیا۔

اَلقَلْبُ مُصحف البَصَرِ

دل سے دل کو راہ ہے۔

مِنَ القَلْبِ اِلی القَلْبِ

دل سے دل کی طرف۔

فِی بَعْضِ القُلُوبِ عُیُونٌ

بعض دل میں آنکھیں ہوتی ہیں۔

القُلُوب تُجازی القُلُوبَ

دل ہی دل کی مکافات کرتے ہیں۔

اِقْلَعْ شوککَ بیَدِکَ

اپنے کانٹے کو اپنے ہاتھ سے نکال۔

فِی القمر ضیاء وَالشَّمْسُ اَضْوءُ مِنْه

چاند میں روشنی ہے لیکن سورج اس سے بھی زیادہ روشن ہے۔ عام خوبی میں شریک ہیں مگر ایک بڑھ کر ہے۔

لا تَقْتنِ من کَلْب سوءٍ جَرْوًا

کتے کا پلا مت پال۔

کُلُّ قانِب مِنْ قَوْبٍ

ہر چوزہ انڈے سے نکلتا ہے۔

من قال ما لا ینبغی سَمِعَ مَا لا یَشتہی

جو شخص نامناسب بات کہے گا وہ نامرغوب باتیں سنے گا۔

لَوْ قُلْتُ تَمرۃً لَقال جَمْرۃ

اگر میں کھجور کہوں تو وہ انگارہ کہے گا۔

قد قِیل ذالک اِنْ حقًّا واِنْ کَذِبًا

یہ بات کو کہی جاچکی۔ سچ ہو یا جھوٹ۔

اِذَا قالتْ حذام فَصَدِّقُوہا فَاِنَّ القول مَا قالتْ حِذام

جب حذام کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کرو۔ کیونکہ قول وہی درست ہے جو حذام نے کہا۔

اَلقَوْلُ یَنْفذُ مَا لا تنفذُ الاِبَر

بات اس چیز میں بھی سوراخ کردیتی ہے جس کو سوئی نہیں چھید سکتی۔

مَا کُلُّ قَوْلٍ لَہُ جوابٌ

ہر بات کا جواب نہیں۔

رُبَّ قَوْلٍ اَشَدُّ مِنْ صَوْلٍ

بہت سی باتیں حملہ سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

وبعض القوْل یذھب فی الرِّیَاح
بعض باتیں ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔
اِذا قام بک الشر فاقْعُدْ
جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ ہر حال میں بردبار رہ۔
لکُلّ مَقام مَقالٌ
ہر جگہ کے مناسب ایک گفتگو ہوتی ہے ہر بات کا موقع ہوتا ہے۔
ھَلْ یَسْتقِیم الظلُّ وَالعُود اَعْوَجُ
کیا سایہ سیدھا ہوسکتا ہے جبکہ لکڑی ٹیڑھی ہو۔
قِیمتُ کُلِّ امرئٍ مَا یُحْسِنُہٗ
ہر شخص کی قیمت وہ ہے جو اسے اچھا بناتی ہے۔

ک

اَکْبرُ مِنْ لُبدٍ
لبد سے زیادہ معمر۔
اَکْتَمُ مِنَ الْاَرض
زمین سے زیادہ چھپانے والا۔
مَنْ اَکْثَرَ اَھْجَرَ
جو زیادہ بولے گا بکواس کرے گا۔ اھجارہ: بیہودہ باتیں کرنا۔
تُکْثِرُ الحَزَّ وتُخطِیْ المَفْصَلَ
تو بہت کاٹتا ہے مگر جوڑ پر غلطی کھاتا ہے۔ سخت کوش ہے مگر عین موقعے پر غلطی کر جاتا ہے۔
مِنْ کَثْرۃ المَلَّاحِین غُرِقَت السَّفِیْنَۃُ
ملاحوں کی کثرت سے کشتی ڈوب گئی۔
ان کَان لک اکثری فَتجاف لی مِنَ الیسری
میرا بہت تمہارے لئے وقف ہے تو میرے تھوڑے سے درگزر کر۔
اَلْمکثارُ کَحَاطِبِ لَیْلٍ
زیادہ بولنے والا رات کی لکڑیاں جمع کرنے والے کی طرح ہے۔
اَکْدَحْ لِیْ اکدحْ لَکَ
تو میرے لئے سعی کر میں تیرے لئے سعی کروں گا۔
اِکْذِبِ النَّفس اِذَا حَدَّثْتھا
جب اپنے دل سے باتیں کر میں تیرے لئے سعی کروں گا۔
اَلْکذْبُ دَاءٌ وَالصِّدقُ شِفاءٌ
جھوٹ بیماری ہے اور سچ شفا ہے۔
اِن کَذِب نَجّٰی فَصِدْق اَخلَق
اگر جھوٹ نے نجات دے دی تو سچ بدرجہ اولیٰ نجات دینے والا ہے۔
اَکْذَبُ مِنْ یَلْمع
سراب سے زیادہ جھوٹا۔
اَکْذَبُ اُحْدُوْثَۃً مِنْ اَسِیرٍ
قیدی سے زیادہ جھوٹ بولنے والا (روایت کرنے والا)۔
اَکْذَب مِنَ الاَخِیذِ
قیدی سے زیادہ جھوٹا۔
اکذب مَنْ دَبَّ ودَرَجَ
زندوں اور مردوں میں سب سے زیادہ جھوٹا۔ دب زمین پر چلا۔ درج ختم ہوگیا۔ یعنی زندہ و مردہ۔
اِنْ کُنْتَ کَذُوبًا فکن ذُکُورا
اگر تو جھوٹا ہے تو یاد رکھنے والا بھی بن۔ کیونکہ جھوٹا بھول جاتا ہے۔
کَان کُراعًا فصارَ ذِراعًا
وہ کراع تھا پھر گز بن گیا۔ کھر کے قریب کا حصہ یعنی ذلیل قوی اور معزز بن گیا۔
حتّام تکْرع وَلاَ تنقع
تو کب تک پانی پیتا رہے گا۔
مَنْ کرمت علیہ نفسہ ھَانتْ عَلَیہ شَھْوَتُہٗ
جس شخص کو اپنا نفس حریص ہوگا اس کو اپنی شہوت حقیر معلوم ہوگی۔
اِسْتکْرَمت فَارْتَبِط
تو نے شریف الاصل کو پالیا لہٰذا باندھ۔
اِکْرَمُ مِنْ حَاتِم طی
حاتم طائی سے زیادہ سخی۔
اَلْکرِیْم اِذا رِیْمَ عَلی الضَّیم نَبَا
شریف آدمی کو جب ظلم پر مائل کیا جائے تو وہ دور ہوجاتا ہے۔
مُکْرَہٌ اَخُوک لاَ بَطَلٌ
تیرا بھائی مجبور کیا گیا ہے پہلوان نہیں ہے۔ جرأت سے نہیں مجبوری سے کر رہا ہے۔
اَکْسَبُ مِنْ نَمْلٍ
چیونٹی سے زیادہ کمانے والا۔
اَکْسَبُ مِنْ ذئب
بھیڑیئے سے زیادہ طلب کرنے والا۔
اَکْسفًا وامساکًا

کیا تر شروئی اور بخل دونوں۔

اکسیٰ من بصلة

پیاز سے زیادہ لباس پہننے والا۔ پیاز کی طرح تہ بتہ لباس پہنے ہوئے ہے۔

عصبة نجران

یمن کا قدیم ترین شہر۔ نجران میں لوگوں کی زیارت گاہ۔

کالعکبة تزارُ ولا تزوُر

کعبہ کی طرح ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ وہ کسی کی زیارت کو نہیں جاتا۔

هذا الکعکُ مِن ذاکَ العجین

یہ کیک اسی آٹے کا تو ہے۔

الکفر مَخبثةٌ لِنفس النعم

کفرانِ نعمت منعم کو حاسد نفس کرنے والا ہے۔

الکفالة ندامة

کفالت اور ضمانت موجب پشیمانی ہے۔

کفی المرء فضلاً اَن تُعدَّ مَعائبهُ

آدمی کے فضل کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اس کے عیب شمار ہو جائیں کیونکہ انسان میں بے شمار عیب ہوتے ہیں۔

یکفیکَ مِمّا لا تَری مَا قَدْ تری

تمہارے لئے دیکھی ہوئی چیزیں اَن دیکھیں چیزوں کی طرف سے کافی ہیں۔ جو دیکھو وہی عبرت کے لئے کافی ہے۔

مَنْ کَانَ لکَ کَلُّهُ کَانَ عَلَیکَ کَلُّهُ

جو شخص پورا تمہارے لئے ہے اس کا پورا بوجھ تم پر ہے۔ اس کے مصارف برداشت کرنے ہوں گے۔ کلٌ: بوجز۔

وَالکَلُّ مَحْمُولٌ عَلی اذي الفضل

بوجھ اہل ثروت پر ہی ڈالا جاتا ہے۔

کُلُّ کَلْب ببابه نَبّاحٌ

ہر کتا اپنے دروازے پر بھونکنے والا ہے۔

الکلب کَلْبٌ لو طَوّقته ذهَبًا

کتا کتا ہی رہے گا خواہ اس کے گلے میں سونے کا طوق ڈال دیں۔

کَلْبٌ عَسٍ خَیرٌ مِنْ اَسَدٍ بربَضٍ

گھومنے اور تلاش کرنے والا کتا شکار پر بیٹھے ہوئے شیر سے بہتر ہے۔ عسّ: طلب کرنا۔ طواف کرنا۔

کَلَّفتنی مخ البعوض

تو نے مجھے مچھر کے مغز کی تکلیف دی ہے۔ ناممکن چیز کی طلب کرنا۔

کَلَّفتُ اِلَیکَ عِرقَ القِربَة

میں نے تیری طرف آنے میں مشکیزہ کے پسینے کی تکلیف اٹھائی۔ اتنی زحمت اٹھائی جتنی مشک اٹھانے میں ہوتی ہے۔

لَیسَ مَعَ التَّکلُّفِ تظرُّف

تکلف کے ساتھ ظرافت نہیں ہوتی۔

کلام اللیل یَمحُوهُ النَّهارُ

رات کی بات کو دن مٹا دیتا ہے۔

کَلامٌ کَالعَسلِ وَفِعل کَالاَسَلِ

کلام شہد کی اور کام کنیرے کی طرح

کَلامٌ لَیِّنٌ وظلمٌ بیِّنٌ

کلام نرم اور ظلم کھلا ہوا۔

کَلامُهُ رِیحٌ فِی قَفَسٍ

اس کا کلام پنجرہ میں ہوا کی طرح ہے۔

لِکُلِّ کَلامٍ جوابٌ

ہر کلام کا جواب ہوتا ہے۔

رُبَّ کَلِمَةٍ سَلَبَ نِعْمَةً

بہت سے کلمے نعمت سلب کر دیتے ہیں۔

لَوْ کُوِیتُ عَلَی اَدَاءٍ لم اکره

اگر مجھے بیماری کی وجہ سے داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔

تَلَبّدی تَصیدِی

زمین پر چمٹ جاتا کہ تو شکار کرے۔

لَبِسَ لَهُ جِلْدُ النهر

اس کے لئے چیتے کی کھال اوڑھ لی۔ دشمنی ظاہر کی' بھیڑیا بن گیا۔

بعد اللَّتَیّاءِ والَّتِی

اس کے اور اس کے بعد۔ چھوٹی بڑی مصیبت کے بعد' مثل قصہ طلب ہے۔ جدلیس کے ایک شخص نے ایک پستہ قد عورت سے شادی کی' اس سے بہت تکلیفیں پہنچیں۔ چھوڑ کر دوسری کی۔ یہ دراز قد تھی اور اس سے پہلی سے بھی دوگنی تکلیفیں پہنچیں۔ اس کو بھی طلاق دے دی اور عہد کیا کہ بعد اللتیا والتی لا اتزوج ابدا.

ومن اللَّجاجَةِ مَا یضُرُّ وینفعُ

بعض حجتیں وہ ہیں جو ضرر پہنچاتی ہیں اور نفع بھی دیتی ہیں۔

اللَّحظُ اَحذَقُ اِنْباءً من اللفظ

نگاہ الفاظ کی بہ نسبت زیادہ سچی خبر دیتی ہے۔

لَحظٌ اَصدَقُ مَن لَفظٍ
نظر لفظ سے زیادہ سچی۔
لا لحقن حوَاقِنَهٗ بذَواقِنِه
میں اس کے معدہ کو ٹھوڑی سے ملا دوں گا۔
اِذا تَلاحَتِ الخُصُومُ تَسافَهَتِ الحُلُوم
جب دشمن گالی گلوچ پر اتر آئے تو بردبار بھی احمق بن جاتے ہیں۔ قوت برداشت ختم ہو جاتی ہے۔
مَن لاحاکَ فقَدْ عاداکَ
جس نے تجھے برا بھلا کہا اس نے تجھ سے دشمنی کی۔ الملاحاۃ: ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔ برا بھلا کہنا۔
تَلدَغُ العَقرب ویَصِحُّ
بچھو ڈنک بھی مارتا ہے اور چیختا بھی ہے۔ صاء چوہے، بچھو، خنزیر اور ان جیسی چیزوں کا چیخنا۔ آواز نکالنا۔ اس ظالم کے لئے کہتے ہیں جو خود ہی فریاد بھی کرے۔
اَلَذُّ من الغَنِيمَةِ الْبارِدَةِ
غنیمت باردہ سے زیادہ لذیذ۔
اَلَذُّ من المُنٰى
آرزوؤں سے زیادہ لذیذ۔
اَلزَمُ للمَرءِ من ظِلِّهٖ
سایہ سے بھی زیادہ آدمی کے ساتھ لازم رہنا۔
اَلزَمُ من الیمین للشمال
بائیں کے لئے دائیں سے بھی زیادہ لازم۔
اَلزَمُ من زرٍّ لِعُروَةٍ
اس سے بھی زیادہ لازم جتنا کہ بٹن کاج کے لئے لازم ہوتا ہے۔
لِسانُ الحَالِ بَیِّنٌ من لسان المقال
زبانِ حال زبانِ قال سے زیادہ واضح ہے۔
لِسان من رُطَبٍ ویَدٌ من خَشَبٍ
زبان تر کھجور ہے اور ہاتھ لکڑی کا ہے۔
لسان المرء من خدم الفواد
مرد کی زبان دل کے خدام میں سے ہے۔
اللسان مَرْکَبٌ ذَلُولٌ
زبان سدھی ہوئی سواری ہے۔ یعنی اختیار میں ہے۔
اَللَقمُ تُوْرِثُ النَقم
بہت سے لقمے غصہ اور انتقام پیدا کرتے ہیں کہ اللہ کا غضب اور رشوت دینے والے کی ناراضگی اس کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔
لو اَلْقَمتُهٗ عَسَلاً لَعَضَّ اِصْبَعي
اگر میں نے اسے شہد بھی چٹایا تو وہ میری انگلی بھی چبا ڈالے گا۔
کاَنَّما اَلقمهُ الحجرَ
گویا کہ اس کو پتھر نگلوا دیا ہے۔ ''اینٹ کا جواب پتھر سے دیا''۔
لَقِیتُ مِنهُ عَرَقَ القِربَةِ
میں نے اسے مشک کے پسینے کی محنت و مشقت اٹھائی۔
مَا یلقَی الشَجِيُّ مِنَ الخَلِيِّ
غمگین بےغم سے کیا پائے گا۔
اَلْقِ حَبْلَهٗ علی غارِبِهٖ
اسی کی رسی اس کے کوہان پر ڈال دو۔
اَلْقِ فِي اَدلاءِ دَلْوَکَ
ڈولوں میں تم بھی اپنا ڈول ڈال دو۔ دوسروں کے ساتھ تم بھی قسمت آزماؤ۔
اَنّٰی یَلتقي والسهٰى سُهَیلٌ والسهٰى
سہیل اور سہا کہاں مل سکتے ہیں۔ سہیل قطب جنوبی کی سمت ایک ستارہ ہے۔ سہا: قطب شمالی کے قریب بنات النعش کا ایک چھوٹا سا ستارہ ہے۔
مَنْ یَلقَ اَبطالَ الرِّجال یکلَمِ
جو پہلوانوں سے دو چار ہوگا وہ زخمی ہوگا۔
بغیر اللهوِ تَرتَتِقُ الفُتُوق
کھیل ہی میں شگاف پر نہیں ہو جاتے۔
لیس یُلامُ مَاربٌ مِنْ حَتفِهٖ
اپنی موت سے بھاگنے والے سے ملامت نہیں کی جاتی۔
رب لائم مُلِیمٌ
بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی عذر نہیں۔
رُبَّ مَلُومٍ لاَ ذَنبَ لَهٗ
بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔
رُبَّ مَلُومٍ لا عذرَ لَهٗ
بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی عذر نہیں ہوتا۔
اللیل اخفٰی للوَیل
رات شر کو زیادہ چھپانے والی ہے۔ رات ہر اچھے برے کام کو چھپا لیتی ہے۔
اللیل طویلٌ وَاَنتَ مُقمِرٌ

رات لمبی ہے اور تو چاندنی میں ہے یعنی صبر کرو مراد پوری ہونے والی ہے۔

مَا کان لَیلی عن صباح یَنجلی

میری رات صبح کو ظاہر نہیں کرتی۔

انّہٗ اللیل واخواجُ الوادی

رات ہے اور وادی کے پیچ وخم۔

لِینُ الکلام قَیدُ القُلوب

نرم بات دلوں کی بیڑی ہے۔ پیار سے تو پتھر دل بھی موم ہو جاتا ہے۔

م

مثل النَّعامۃ لا طَیرٌ ولا جملٌ

شتر مرغ کی طرح ہے کہ نہ پرندہ ہی ہے اور نہ ہی اونٹ۔ چمگادڑ کی طرح نہ پرندہ نہ چوپایہ۔

مِثلُ اِبنۃ الجبل معما یقُل تقُل

صدائے بازگشت کی طرح کہ جب بھی کوئی بولے وہ بول اٹھے۔ ہر بات کی تائید کرنے والا بے مغز۔

لِمِثلِ ھذا کُنتُ احسیک الحسا

ایسے ہی وقت کے لئے میں تجھے حریرہ بلاتا تھا' اسی وقت کے لئے پالا تھا۔ اب ضرورت پر کام آ۔

بِمثلی یُنکاءُ القَرحُ

وہی مجھ جیسے شخص کے ہاتھ زخم کریدا جاتا ہے۔

مَنْ مَحضَکَ مودّتہٗ فقَدْ خوّلک مُھجتہٗ

جس نے اپنی محبت تیرے لئے خلوص کی اس نے جان کا تجھے مالک بنا دیا۔

عِندَ الامتحانِ یُکرمُ الرّجال اَوْ یُھانُ

امتحان کے وقت آدمی کی عزت ہوتی ہے یا بے عزتی۔

مع المَخض یَبدُو الزّبَدُ

بلونے ہی سے مکھن نکلتا ہے۔ یعنی کوشش ہی سے مراد حاصل ہوتی ہے۔

قَدْ کَانَ ذٰلکَ مَرّۃً فالیوم لاَ

یہ بھی تھا مگر اب نہیں ہے۔ ایک مرتبہ ہو چکا ہے' آج ممکن نہیں۔

اَمَرّ من العَلقم

حنظل (اندرائن) سے زیادہ کڑوا۔

امر من الحنظل

حنظل اندرائن سے زیادہ کڑوا۔

اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَیْہِ

آدمی اپنے قلب وزبان کی وجہ سے ہی آدمی ہے۔

اَلْمَرْءُ تَوّاقٌ اِلٰی مَا لَمْ یَنَلْ

آدمی ان چیزوں کا شائق ہوتا ہے۔

اَلْمَرءُ حَیثُ یَضعُ نَفْسَہٗ

آدمی اس درجہ پر ہوتا ہے جہاں اپنے نفس کو رکھے۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے۔

اَلْمرءُ بخَلِیلِہٖ

آدمی اپنے دوست کے ساتھ شمار ہوتا ہے۔ دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

اَلْمرءُ مرآۃ اخیہ

آدمی اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔

کُلُّ امرِیٍٔ یحتطبُ بحَبلِہ

ہر آدمی اپنی رسی میں ایندھن جمع کرتا ہے۔

کُلُّ امریٍٔ فی بیتہ صَبیٌّ

ہر آدمی اپنے گھونج ہوتا ہے۔

کُلُّ اِمریٍٔ فی مَا یُرمٰی بہ

ہر شخص کوئی ایسی چیز ہے جس کا رس پر اتہام لگا جائے۔

تَمَرَّدَ مَارِدُ عَزَّ الْاَبلَق

مارد نے سرکشی کی اور ابلق سخت ہو گیا۔ حصول مقصد مشکل ہو گیا۔

مَنْ مَرِضَتْ سَرِیرَتہٗ ماشت عَلانیتہٗ

جس کا باطن بیمار ہو گا اس کا ظاہر مر جائے گا۔

اَمرَعَتِ العجزاء

ریت کا ٹیلہ سرسبز ہو گیا۔ غیر متوقع جگہ سے مقصد حاصل ہو گیا۔

عجزاء: ریت کا بلند ٹیلہ۔

اَمرَعتَ فَانْزِلْ

تو نے سرسبز زمین پائی یہیں اتر پڑ۔

کالمُتَمَرِّغ فِی دَمِ القتید

مقتول کے خون میں لوٹنے والے کی طرح۔

اَمرَقُ من سھم

تیر سے زیادہ پار ہو جانے والا۔

اَلْمَزَاحُ لِقَاحُ الضّغائن

مذاق کینہ کا حامل ہے۔ ہنسی میں گل پھنسی ہو جاتی ہے۔

اَلْمَزاحۃ تُذْھِبُ الْمَھَابَۃَ

مذاق رعب کو زائل کر دیتا ہے۔

مَنْ یَمْشِ یرض بمارکب

جو شخص پیدل چلنے لگا وہ سواری پر رضامند ہو جائے گا۔

اَمْضٰی مِن الرِّیْح

ہوا سے زیادہ گزر جانے والا۔

اَمْضٰی مِنَ السَّیْفِ

تلوار سے زیادہ تیز گزر جانے والا۔

اَمْضٰی مِنَ السَّھم

تیر سے زیادہ گزر جانے والا۔

اَمْضٰی مِنَ الْاَجَل

موت سے زیادہ نافذ ہونے والا۔

اَمْضٰی مِن القدر المتاح

مقررہ تقدیر سے زیادہ نافذ ہونے والا۔

یَحْسَبُ الْمَمْطُور اَنَّ کُلًّا مُطِرَ

بارش میں بھیگا ہوا سمجھتا ہے کہ ہر شخص بارش میں بھیگ گیا ہے۔ سب کو اپنی طرح دولت مند سمجھتا ہے۔

اَلْمُعِیدی تَسْمَع بِہ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَراہُ

معیدی کو سننا اس کو دیکھنے سے بہتر ہے۔

قد یمکن المُھْرُ بعد ما رَمَحَ

کبھی بچھیرا سوار گرانے کے بعد اپنے اوپر قدرت دیتا ہے۔

لَیْس لِمَلُوْلٍ صَدِیْقٌ

ملول کا کوئی دوست نہیں۔

مَلِّکْ ذا اَمْرٍ اَمْرَہٗ

کام کے لائق شخص ہی کو کام کا مالک بناؤ۔

مَا اَمْلِکُ شَدًّا وَ لَا اِرْخَاءً

نہ میرے قبضے میں باندھنا ہے اور نہ ڈھیل دینا۔ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔

لا یملک شَرْوَی نقیر

وہ نقیر جیسی چیز کا مالک بھی نہیں۔ ایک دانہ کا بھی مالک نہیں۔

اَلْمِنَّۃُ تھدم الصَّنِیْعَۃَ

احسان جتلانا نیکی کو ختم کر دیتا ہے۔

اَمْنَعُ الْجَمِیْع اَرْضَی الجمیع

سب نہ دینے والا سب نہ راضی کرنے والا۔

اَمْنَعُ مِن انف الاسد

شیر کی ناک سے زیادہ محفوظ۔

اَمْنَعُ مِنْ عُقَابِ الجوّ

فضا کے عقاب سے زیادہ محفوظ۔

اَمْنَعُ مِنْ لَھاۃ اللَّیْث

شیر کے تالو سے زیادہ محفوظ۔

کُلُّ مَمْنُوعٍ مَتْبُوعٌ

ہر ممنوع چیز طلب کی جاتی ہے۔

اِذَا تَمَنَّیْتَ فَاسْتَکْثِرْ

جب تمنا کرے تو بہت زیادہ کر۔

رُبَّ اُمْنِیَۃٍ جَلَبَت مَنِیَّۃً

بہت سی تمنائیں موت کو کھینچ لاتی ہیں۔

اَلْمَنِیَّۃُ لَا دَنِیَّۃَ

موت بہتر ہے نہ ذلت۔

تَمُوْتُ الْحُرَّۃُ وَلا تاکُلُ بثدیھا

شریف عورت مر جاتی ہے مگر اپنے پستانوں کی کمائی نہیں کھاتی۔

اَلْمَوْتُ اَھْوَن مَا بَعْدَہٗ وَاَشَدُّ مَاقَبْلَہٗ

موت کے بعد کی حالت سے موت آسان ہے اور پہلے کی حالت سے موت زیادہ شدید ہے۔

ھٰذَا المیتُ لا یساوی ھذا البکاء

یہ مردہ اتنے رونے کا مستحق نہیں ہے۔

ما تجلبُہ الریاح تاخذہُ الزوابِعُ

وہ مال جس کو ہوا کھینچ کر لاتی ہیں اس کو بگولے پکڑ لیتے ہیں۔

مَاءٌ وَلا کَصَدَّاء

پانی ہے مگر صداء جیسا نہیں۔

یَا مَاءُ لَوْ بِغَیْرِکَ غُصِصْتُ

اے پانی کاش تیرے سوا کسی چیز میرے پھندا لگتا ہے۔

ن

اَنْأیٰ مِنَ الْکَوْکَبِ

ستارہ سے بھی زیادہ دور۔

لَا یُنْبِتُ الْبَقْلَۃَ اِلَّا الْحَقْلَۃُ

ساگ کو کھیت ہی اگاتا ہے۔ گھٹیا بات گھٹیا آدمی ہی کے منہ سے نکلتی

ہے۔

نبح الکلاب لا یضرّ بالسّحاب

کتے کا بھونکنا بادل کو ضرر نہیں دیتا۔

انجز حرٌّما وعدَ

شریف نے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا۔

ناجزًا بناجزٍ

نقد از نقد۔

نؤنہ النجم

اس سے پہنچ ہی تو ستارہ ہے۔

مَن نَجا برأسہِ فقد رجع

جو اپنا سر بچا لے گیا وہ نفع میں رہا۔

ما انت نجیۃً ولا سبیّۃً

نہ تو نجات یافتہ ہے نہ مقید۔

نحت أثلتۃ

اس نے اس کے جھاؤ کو چھیل ڈالا۔ یعنی قلعی کھول دی۔ اثلۃ: جھاؤ کا درخت۔ یہاں مراد اصل اور حسب سے ہے۔

النّدمُ علی السکوت خیرٌ مِنَ الندم علی القولِ

خاموشی پر ندامت بولنے پر ندامت سے بہتر ہے۔

اندمُ مِنَ الکُسعی

کسعی سے زیادہ نادم۔ کسعی نے اپنے تیر ضائع کر لئے اور کمان توڑ دی بعد میں افسوس زدہ ہوا۔

کُلُّ النّداء اِذَا نادیْتُ یخذلُنی اِلا النّداءُ اِذَا نادیْتُ یا مالی

ہر چیز جو میں دیتا ہوں۔ مجھے رسوا کرتی ہے بجز اس آواز کے کہ کہوں یا مالی۔

النّزائعُ لا القرائبُ

دور کی عورتوں سے نکاح کرو نہ کہ اقارب کی عورتوں سے۔

نزلْتُ منْہُ بوادِ غیرِ ذیْ زرْعٍ

تو اس کے پاس بغیر کھیتی کی وادی میں اترا ہے۔ وہاں سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اذا نزل بک الشّرُفاء قعْد

جب تجھ پر شر نازل ہو تو بیٹھ جا۔ یعنی شر کی طرف جلدی اور سبقت نہ کر خواہ تجھے اس کی طرف سبقت کرنے پر مجبور کیا جائے۔

لیس علیک نسیجۃ فاسحبْ وجُرّ

اس کا بنا تیرے ذمہ تو نہیں ہے لہٰذا کھینچ اور گھسیٹ۔

انہ نسیجُ وحْدہ

وہ ایک ہی بنا ہوا ہے۔

اِن النّساءَ حبائل الشیطان

عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

اِنّ النّساءَ شقائقُ الاقْوام

عورتیں مردوں کا نصف حصہ ہیں یعنی مساوی حق کی مالک ہیں۔

النّشیدُ مع المُسرّۃ

شعر خوانی خوشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ یعنی طبیعت خوش ہو تب ہی گایا جاتا ہے۔

انشطُ من ظبْیٍ مُقْمِرٍ

چاندنی رات والے ہرن سے زیادہ خوش۔

اِذا نُصِرَ الرّأیُ بطَلَ الھویٰ

جب عقل کی خواہش ہوتی ہے تو خواہش نفس ختم ہو جاتی ہے۔

نُصْرۃُ الحقِ شرف

حق کی امداد کرنا شرافت و بزرگی ہے۔

لو انصف النّاسُ لاسْتراح القاضی

اگر لوگ انصاف سے کام لیتے تو منصف کو آرام مل جاتا۔

لا یُنْصِفُ حلیلمٌ مِنْ جھولٍ

بردبار جاہل سے انتقام نہیں لیتا۔

نِصفُ العقْلِ مُدارۃُ النّاس

ملنساری آدھی عقل ہے۔

انْضج اخوک ثُمّ رمّدَ

تیرے بھائی نے پکایا اور پھر راکھ ملا دیا۔ کام اچھا کیا مگر پھر خراب کر دیا۔

عِنْدَ النطاح یُغْلبُ الکبش الْاَجمُّ

سینگ ٹکرانے کے وقت بے سینگ مینڈھا مغلوب ہو جائے گا۔

انْطقُ مِنْ سَحبان

سحبان سے زیادہ خطیب۔

مَنْ نَظَر فی العَواقِبِ سَلِمَ من النوائب

جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔

مَنْ صَار نعْجۃً اکلَہُ الذئبُ

سحبان سے زیادہ خطیب۔

رُبَّ نَعْل شر من الحفاءِ

بہت سے جوتے ننگے پاؤں ہونے سے زیادہ برے ہیں۔

نعم کلب مِنْ بُؤسِ اَهْلِهٖ
کتا اپنے آقا کی سختی وفقر سے موٹا تازہ ہوگیا۔
مثل النّعامة لا طیر والاجمل
شترمرغ کی طرح نہ پرندہ ہے نہ اونٹ۔
نَفَخْتَ فِیْ غَیْرِ ضَرمٍ
تو ایسی چیز میں پھونک دے رہا ہے۔
مَا بِھا نَافِخُ ضَرَمِةٍ
مکان میں کوئی آگ پھونکنے والا بھی نہیں۔
اَنفَذُ من سَھْمٍ
تیر سے زیادہ سوراخ کرنے والا۔
اَنْفر مِنْ ظَبی
ہرن سے زیادہ بدکنے والا۔
اَنْفر من نعامةٍ
شترمرغ سے زیادہ بدکنے والا۔
اَنْفر من بَصیر اَزَبَّ
گھنے بالوں والا اونٹ سے زیادہ بدکنے والا۔
نَفسُ عِصَام سَوَّدَتْ عصامًا
عصام کے نفس نے عصام کو سردار بنادیا یعنی زور بازو سے بادشاہ بن گیا۔
اَلنَّفس مُولعِة سَوَّدَتْ عصامًا
نفس شیدا ہے جلدی حاصل ہونے والی چیز سے محبت رکھنے والا۔
اَلنَّفس مُولعِة بِحُبِّ العَاجِل
نفس شیدا ہے جلدی حاصل ہونے والی چیز سے محبت رکھنے کا۔
اَلنفس تَعْلَمُ مَنْ اَخُوْھَا النّافِعُ
نفس جانتا ہے کہ اس کا نافع بھائی کون ہے۔ کسی کی مدحت یا مذمت کے موقع پر بولا جاتا ہے۔
مَنْ جَعَلَ نَفْسَہٗ عظمًا اَکَلَتْہُ الْکِلَابُ
جوشخص اپنے آپ کو ہڈی بنائے گا اس کو کتے کھاجائیں گے۔
مَا یَنفعُ الکِبَدَ یَضُرُّ الطِّحَالَ
جو چیز جگر کو فائدہ دیتی ہے وہ تلی کے لئے مضر ہے۔
لا یَنْفعُ حذرٌ مِنْ قَدَرٍ
احتیاط تقدیر کے مقابلے میں نفع نہیں دیتی۔
مَا تَنفع الشَّعْنَة فِی الْوادی الرُّغب
خفیف بارش وسیع وادی کو نفع نہیں پہنچاتی۔

لا یَنْفَعک مِن جارِ سوءٍ بوقٍ
برے پڑوسی سے بچنا بے فائدہ ہے بچ نہیں سکتا۔
وَمَا نَفع السُّیُوف بِلاَ رِجَالٍ
بغیر آدمیوں کے تلواروں کا کیا فائدہ۔
اَلنَّقْد عِند الحافِرة
نقد سبقت کے وقت ہوتا ہے۔ آگے نکلنے والے گھوڑوں کے کھروں سے جو میدان کھدا ہے وہیں انعام کی رقم پر کھانی چاہئے۔ یعنی جلدی ملنی چاہئے۔
اَلنَّقْد صَابُوْنُ القَلْب
نقد دل کا صابون ہے۔
مَا نَقص مِنْ مَالِک ما زادِ فی عقل
جس مال نے تیری عقل میں اضافہ کیا وہ گم نہیں ہوتا۔
مَنْ نَقَلَ اِلَیْکَ فقد نقل عَنْکَ
جس نے تیری طرف نقل کیا وہ تم سے نقل کرے گا۔
اَنْقَلُ مِنْ فَیءٍ
سایہ سے زیادہ منتقل ہونے والا۔
اَنْقٰی مِنَ الدَّمْعَةِ
آنسو سے زیادہ شفاف۔
اَنْقٰی مراٰة الغرِیبة
اجنبی عورت کے شیشے سے صاف۔
تَرَکْتُهٗ عَلٰی اَنْقٰی مِنَ الرَّاحَة
میں نے اس کو ہتھیلی سے زیادہ صاف حالت میں چھوڑا۔
اَنْکَرُ مِنْ شیی
شئی سے زیادہ غیر معین۔
اَنَمُّ مِنَ التُّراب
مٹی سے زیادہ چغل خور۔
اَنَمُّ مِنَ الصُّبح
صبح سے زیادہ غماز۔ رات کے پردہ میں چھپی ہوئی چیز کو فاش کردیتی ہے۔
مَنْ نَھَشَتْہُ الحَیَّة حَذَر الرَّس
سانپ کا کاٹا رسی سے بھی ڈرتا ہے جیسے دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔
ھَلْ ینحض البَازی بِلاَجناح
کیا شکرا بغیر بازوؤں کے اڑسکتا ہے؟

لاَ تَنْہَ عَنْ خُلقٍ وتَاتی مِثلہ
کسی ایسی عادت سے لوگوں کو منع مت کرو جس کو تم خود کرتے ہو۔
اَلنّاس مُجزِیُون بِاَعمالِھِم
لوگوں کو اپنے اعمال کی جزا ملے گی۔
اَلنّاس اَتباعُ من غَلَبَ
لوگ غالب آدمی کے تابع ہوتے ہیں۔
اَلنَّاسُ اَعْداءُ مَا جَھلوْا
لوگ نامعلوم چیز کے دشمن ہوتے ہیں۔
اَلنَّاسُ عَبْدُالاِحْسان
لوگ احسان کے غلام ہیں۔
لِکلِّ اُناسٍ فِی بَعیرِھِمْ خبرٌ
لوگ اپنے اپنے اونٹوں کی خبر رکھتے ہیں۔ یعنی ہر قوم اپنے معاملات کو غیروں سے زیادہ جانتی ہے۔
استنوق الجمل
اونٹ ناقہ بن گیا۔
لا ناقتیْ فی ھذا و لا جمل
نہ اس معاملے میں میرا اونٹ ہے نہ میری ناقہ۔
نام عصام ساعۃ الرَّحِیل
کوچ کے وقت عصام سو گیا۔
النّوی اوّلُ الشّجرۃ
گٹھلی درخت کی ابتداء ہے۔

ہ

یَھُبُّ مَعَ کُلِّ رِیحٍ
ہر ہوا کے ہمراہ چل پڑتا ہے۔ ایسے کیلئے کہتے ہیں' چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کو۔
اَھْدیٰ من القطا
قطا (چڑیا) سے زیادہ ہدایت یافتہ۔ قطا تیزی سے اپنی منزل پر سیدھی پہنچ جاتی ہے۔
اَھْدیٰ مِنَ الْیدِ الی الفم
منہ کی طرف جانے والے ہاتھ سے زیادہ ہدایت یافتہ۔
لا تَھْرِف بما لاَ تعرف
جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کی تعریف میں مبالغہ مت کر۔
ھرِّقِ علی جمْرِک
اپنی چنگاری پر پانی ڈالو۔ اپنی لگائی آگ کو خود ہی بجھاؤ۔
اِذَا ھَلَکَ عَیْرٌ فَعِیرٌ فِی الرباط
اگر ایک گدھا ہلاک ہوگیا تو اسی میں دوسرا موجود ہے۔
اِمّاھَلَکَ وَامّا ملک
یا ہلاکت یا ملک۔ تخت یا تختہ۔
اَھْلَکُ مَنْ تُرّھات السباسب
صحرا کے شاخ در شاخ راستوں سے زیادہ ہلاک کرنے والا۔
سباسب: لق و دق صحرا۔
کُل ھَمٍّ الی فَرَجٍ
ہر غم کشادگی کی طرف لے جاتا ہے۔ مصیبت کے بعد راحت ہے۔
ھَانَ عَلَی الاَمْلَسِ فی الدَّبِرُ
صاف پیٹھ والے اونٹ پر وہ چند آسان ہے جس سے زخمی پیٹھ والا دوچار ہے۔
مَنْ ھَانَت عَلیہ نَفْسُہ فَھُو علی غیرہ اھون
جو اپنے آپ ہلاک سمجھے گا وہ دوسرے کے لئے اور بھی زیادہ ہلاک ہوگا۔
من اھان مالہ اکرم نفسہ
جو اپنے آپ کو ذلیل کریگا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا۔
ھَوِّن عَلَیکَ وَلاَ تُولَع باشفاقٍ
پرواہ نہ کر اور کم ہونے سے خوف نہ کر۔ جو جاتی ہے جانے دے آخر چھوڑنا ہے۔ اشفاق کم ہونا یا کم کرنا۔
اَھْوَن من النَّباح علی السَّحاب
بادلوں پر بھونکنے سے زیادہ بے قدر۔ جس کتے کی کوئی قدر کرنے والا نہ ہو وہ بارشوں میں بھگتا ہے اور جب بادل دیکھتا ہے تو بھونکتا ہے۔
اھون من قُعَیْسٍ علی عمتہ
اس سے بھی زیادہ بےقدر جتنا قعیس اپنی پھوپھی کے نزدیک تھا۔ قعیس کوفہ کا ایک شخص سردیوں میں اپنی پھوپھی سے ملنے آیا۔ مکان تنگ تھا۔ پھوپھی نے کتے کو اندر جگہ دی اور قعیس کو باہر سلایا اور وہ سردی سے مر گیا۔
ما اَھْوَنَ الحرب علی النَّظّارۃ
تماشا دیکھنے والے کے نزدیک لڑائی کتنی آسان ہے۔
اِنَّ الھَوان لِلَّئیم مَرْاَمَۃٌ
کمینے کے لئے بےعزتی مہربانی ہے۔

اِن الھوی من النوی
محبت دوری سے ہوتی ہے۔
اِنَّ الھوی شریک العمی
محبت اندھے پن کی طرح ہے۔
اِنَّ الھوی الھوان
محبت ذلت کا نام ہے اس راہ میں ذلتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔
مَنْ ھَابَ خَابَ
جو ڈر گیا سو مر گیا۔
من ھاب الرجال تھیّبوہُ
جو لوگوں سے ڈرے گا لوگ اس کو ڈرائیں گے۔

و

لو لا الوِئَام لھَلَکَ الاِنَام
اگر چہ موافقت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔
وَجْعُ ساعة وَلا کُلَّ ساعةٍ
ایک گھڑی کی تکلیف نہ کر ہر گھڑی کی۔
لَمْ اَجِد لِشَفْرَةٍ مَحزّط
میں نے چھرے کے لئے کاٹنے کی جگہ نہ پائی۔
قُدْ یُوجَد فِی النَّھر مَا لاَ یُوجَد فی البَحْر
کبھی نہر میں وہ چیز مل جاتی ہے جو سمندر میں نہیں ملتی۔
اَلوَحدة خَیر من جلیس السُّوء
برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے۔
وحمی بلا حَبَل
حمل کے بغیر مختلف اشیاء کی خواہش کرنے والی۔
دَعْ عنک بُنَیات الطریق
شاخ در شاخ راستوں کو چھوڑ کر۔
دَعِ العَوراء تَخطاک
بری چیز کو چھوڑ دو تم سے تجاوز کر جائے گی۔
دعِ القَطَایَنَمْ وَشَرٌّ یَغبُرُ
قطا کو سو جانے دو اور شر کو گزر جانے دو۔
دَاعِ اللّوم اِنَّ اللّوم عَنِ النوائب
ملامت چھوڑ، ملامت کرنا مصائب کا معین و مددگار ہے۔
وَدَعْ مَا لاَ مُودَعَةُ
مال کو اس کے ودیعت رکھنے والے ہی نے چھوڑ دیا۔ ممکن ہے وہ واپس نہ ملے ''جو ہاتھ سے نکلا وہ پرایا''۔
بِکُلِّ وَادٍ بَنُو سعد
ہر وادی میں بنو سعد ہی ہیں۔ یعنی آوے کا آوا بگڑنا۔
لِکُلِّ وَادٍ مِن ثعلبةٍ
ہر وادی میں بنو ثعلبہ کا اثر موجود ہے۔
وَرَاکَ اَوْ سَعُ لَکَ
تیرے پیچھے تیرے لئے زیادہ وسیع معاملہ ہے۔
مَاوَرَاکَ اَوْ رَاکَ یَا عِصَام
تیرے پیچھے کیا ہے اے عصام یعنی نعمان کا کیا حال ہے جس نے مجھے اپنے پاس داخل ہونے سے روک دیا ہے یہ نابغہ عناصر کا قول ہے۔
اَوْرَدْتَ مَا لَمْ تُصْدِر
تو نے وہ چیز اتاری ہے جس کو واپس نہیں کر سکتا۔ ایسی بری بات کہی جو واپس نہیں ہو سکتی یا ایسی غلطی کی ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔
حَتّٰی یَرِدَ الضَّبُّ
یہاں تک کہ گوہ پانی پئے۔ مشہور ہے کہ گوہ کبھی پانی نہیں پیتی۔
مَا ھٰکذا تُورِدُ یا سعد اَلاِبِلَ
اے سعد! اس طرح اونٹوں کو پانی نہیں پلایا جاتا۔ یعنی معاملات کو اس برے طریقے سے انجام نہیں دیا جاتا۔ مالک بن زید، مناۃ بن تمیم نے اپنے بھائی سعد کو بے پروائی سے اونٹوں کو پانی پلانے پر تنبیہ کرتے ہوئے کہا تھا۔
ھٰذا وَلما تَرِدُ تِھَامَةَ
یہ گھبراہٹ حالانکہ مکہ ابھی دور ہے۔
مَوْرِدُ الجَھْل وَبِیُّ المَنھل
جہالت کا گھاٹ ناخوشگوار پانی پینے کی جگہ۔
وَاسِطَةُ القِلاَدَة
ہار میں سب سے بڑا دانہ۔
اَوْ سَعْتَھُم سَبًّا وَ اَوْدُو بِالاِبِل
گالیاں تو بہت کھل کر دیں حالانکہ وہ اونٹوں کو لے ہی گئے۔
اِتَّسَعَ الخَرْقُ عَلَی الرَّاتِق
پھٹن، جوڑنے والے پر وسیع ہو گئی۔ فساد اتنا بڑھ گیا کہ اصلاح کا موقع جاتا رہا۔
فی سِعَةِ الاخلاق کُنُوزُ الارزاق
وسعت اخلاق میں رزق کے خزانے ہیں۔ خوش اخلاق بھوکا نہیں

رہتا۔

کُنْ وَصِی نَفْسِک

اپنے نفس کا وصی بن کر۔

اِنَّ الْموصینَ بنو سَهْوان

وصیت کے لئے ہونے لوگ آدم کی اولاد ہیں۔

اَیْنَ یَضَعُ الْمَخْنُوق یَدَهٗ

گلا گھونٹا ہوا اپنا ہاتھ کہاں رکھے۔

ضَع الفأس فی الرأس

تیشہ کو سر میں رکھ دے۔ موقع کو غنیمت سمجھو اور اپنا کام جلد پورا کرلو۔

وَعْدُ الکریم دَیْن

سخی کا وعدہ قرض ہے۔

وَعْدٌ بلا وفاءٍ عداوۃٌ بلا سبب

وعدہ پورا نہ کرنا بلاوجہ کی دشمنی مول لینا ہے۔

اَلعِدَۃُ عَطِیَّۃٌ

وعدہ عطیہ کی طرح ہے۔

مَواعِیدُ عَرْقُوب

عرقوب کے وعدے۔

وَافق شنٌّ طَبَقه او طبقة

چمڑے کا ظرف اپنے غلاف کا موافق بن گیا۔

اِنْ لَمْ یَکُن وِفَاق فَفِراق

موافقت نہ ہو تو جدائی بہتر ہے۔

اَوْ فٰی من السموءل

سموءل سے زیادہ وفادار۔

لا تقْعَن البحر اِلّا سابحا

دریا میں اس وقت کودو جب تیرنا جانتے ہو۔

وَقَفَ تَحْتَ المیزاب وَفرَّمِنَ المطر

بارش سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے جا کھڑا ہوا۔

اِتَّقِ شَرَّ مَنْ اَحْسَنْتَ اِلَیْه

احسان کیا ہوا اس کے شر سے بھی بچو۔

سَمِّنْ کَلْبَک یَاکلک

اپنے کتے کو موٹا کرو وہ تمہیں کھائے گا۔

قَدْ یَتَوَتّی السَّیْف وَھُو مُغْمَدٌ

کبھی میان میں ہوتے ہوئے بھی تلوار سے خوف کیا جاتا ہے۔

مَنِ اتّکَلَ عَلٰی زَادِ غَیْرہ طَال جوعه

جو غیر کے توشے پر بھروسہ کرے گا اس کی بھوک طویل ہوگی۔

لا تَلِدُ الذِئْب اِلّا ذِئبًا

بھیڑن بھیڑیا ہی جنے گی۔ بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے۔

هَلْ تَلِدُ الحیَّةُ اِلّا الحیة

کیا سانپ سانپ کے علاوہ کو بچہ دے سکتی ہے۔

دَلِّ حَارَّھا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّھا

معاملہ کا گرم حال کو بھی اس کے سپرد کردو جو سرد حال کا ماہر ہے۔

اَوْھَنُ مِنْ بَیت العنکبوت

مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور۔

عندک وَھِیٌّ فَاَوْقِعه

تیرے پاس بھی پھٹا ہوا ہے پہلے اس کو پیوند لگا۔ ''پہلے اپنے پھٹے کو سیو'' یعنی اپنے عیوب کو دیکھو۔

وَیْلٌ لِلْحَسُود مَنْ حسدهٖ

حاسد پر اس کے حسد کی وجہ سے ہی ہلاکت آتی ہے۔

ویل لِلرّاس مِنَ اللّسان

سر کی ہلاکت زبان کے سبب سے ہوتی ہے۔ زبان درازی کی وجہ سے سر پھوٹتے ہیں۔

ویل لِلشَّجِی مِنَ الخَلِی

غمگین کے لئے بے غم لوگوں کی وجہ سے مصیبت ہے۔

وَیْلٌ لعالِم اَمْرٌ مِن جاهله

نہ جاننے والے کے مقابلے میں جاننے والے کی مصیبت ہے۔

وَیْلٌ اَهْون مِنْ وَیْلَیْن

ایک شہر دو شہروں سے زیادہ آسان ہے۔

ی

اَیْأَسُ مِنْ غَرِیق

ڈوبنے والے سے زیادہ ناامید۔

یَدُ الحرّ مِیزَانٌ

شریف کا ہاتھ ترازو ہے۔

یَد تَشَجُّ واخرٰی مِنک تَأسُوْنی

تیرا ایک ہاتھ زخمی کرتا ہے اور دوسرا مرہم لگاتا ہے۔

وَمَا مِنْ یَدٍ اِلا یَد اللّٰه فَوْقَها

کوئی ہاتھ ایسا نہیں جس کے اوپر خدا کا ہاتھ نہ ہو۔

یَدُک مِنک وَاِن کَانَتْ شَلّاءَ

تیرا ہاتھ تیرا ہی ہے اگرچہ وہ بیکار ہو چکا ہے۔

بِيَدِي لا بِيَدِيکَ عمرو

اپنے ہاتھ سے تیرے ہاتھوں نہیں اے عمرو۔

هُمْ عَلَيه يَدٌ وَاحِدَةٌ

وہ سب اس پر متفق ہیں۔

هُو عِندِی بالیمن

وہ میرے نزدیک مبارک اور شریف مرتبہ ہے۔

اس کی میرے ہاں بڑی قدر و منزلت ہے

يَوْمُ السُّرور قصير

خوشی کا دن چھوٹا ہوتا ہے۔

يَوْمُ خَمْرٌ وَغَدًا امرٌ

آج شراب ہے تو کل ایک اہم معاملہ۔

اليوم سلام وغدا كلامٌ

آج سلام کل کلام ہوگا۔

مَا يَوْمُ حَليمة بِسِرٍّ

یوم حلیمہ کوئی پوشیدہ نہیں۔

اِنَّ مِنَ الْيَوم آخِره

یقیناً دن کا آخری حصہ اسی دن کا حصہ ہے۔

اِنَّ مَعَ اليوم غَدًا يا مسعدةُ

اے مسعدۃ آج کے ساتھ آنے والی کل بھی ہے۔

﴿الف﴾

ابره. اِبْرَة دوائية: انجکشن۔
أبريل: ماہِ اپریل۔
إبريق: جگ، لوٹا۔
إبريقُ الشّاي: چائے دان۔
ابن. تأبينيّ: تعزیتی، ماتمی۔
حفلة التابين: ماتمی جلسہ۔
اثث. اثاث: فرنیچر، گھریلو سامان، ت اثاثات.
اثّث: فرنیچر لگانا، سامان سے آراستہ کرنا۔
اثره. اثريّ: آثارِ قدیمہ سے متعلق، ماہرِ آثارِ قدیمہ۔
مأثُرَة: کارنامہ (ج) مآثر.
أثير: ایتھر، ایک بے وزن لطیف مادہ۔
اثم. اثيم. اثِم: مجرم، مجرمانہ۔
اجره. أُجرة: کرایہ، ج أجور.
أُجرة النقل: محصول ٹرانسپورٹ۔
اجل. اجِلَ. اَجلاً: ملتوی ہونا۔
أجّل. تأجيلا: ملتوی کرنا۔
تأجيل: التواء۔
احد: اکائی (ج) آحاد.
أحديّة: اکائی سے متعلق۔
اخذه. اخّاذ: مسحور کن، دلگیر، جاذب۔
اخره. اخّره: تاخیر، لیٹ کرنا، پیچھے کرنا، سست کرنا۔
تأخرٌ: گھڑی کا پیچھے ہونا، لیٹ ہونا، ملک و قوم کا پسماندہ ہونا۔
مؤخّرًا: پچھلے دنوں، کچھ عرصہ قبل۔
اخيرًا: حال ہی میں، اخیر میں۔
متأخّرات: بقایاجات، حساب۔
ادب. آداب: علوم و معارف، لٹریچر۔
مأدُبة: ضیافت، دعوتِ طعام (ج) مآدب.
ادي. أداة: (ج) ادوات: کل پرزے۔
ادوات الكتابة: اسٹیشنری۔
ادوات: متعلقہ سامان، مواد، لوازم، میٹریل
اذن: پرمٹ، لائسنس، اجازت نامہ، پاس
اذنُ بريد: پوسٹل آرڈر۔
اذنُ مُرور: پاس۔

اذن: سگنل، ریلوے سگنل۔
مأذُون: سند یافتہ، اجازت یافتہ۔
المأذونية: علومِ عالیہ کی سند، قانون کی سند، ڈگری۔
ارد. اردواز: سلیٹ۔
قلمُ اردواز: سلیٹ۔ پنسل۔
ارس. اُرستقراطيّة: معزز اور شریف لوگوں کا طبقہ، ارسطقراطیہ۔
ازق. مأزِق: نازک صورتِ حال، خطرناک پوزیشن۔
ارض. ارضيّة: فرش، زمین، ہر وہ جگہ جس پر پیر رکھے جاسکیں۔
اَرضيّة الصورة: بیک گراؤنڈ، پس منظر۔
ازم. أزْمة: کرائسس، بحران (ج) ازمات.
ازمة اقتصادية: مالی بحران۔
ازمة سياسية: سیاسی بحران۔
تأزّم: بحران کا شکار ہونا، معاملات کا نازک صورت اختیار کرنا۔
اس. اساسيّ: بنیادی۔
تأسيسيّ: بنیادی۔
مجلس تاسيسيّ: مجلس قانون ساز۔
مؤسّسة: سیاسی، تجارتی، علمی اور رفاہی ادارہ ج مؤسّسات.
اسب. اَسْبيرين: اسپرو۔
است. استوديو: اسٹوڈیو، تصویر کشی یا فلم سازی کا مقام۔
اسر. ماسورة: نلکی، پائپ۔
اسط. اسطوانة: (گراموفون کا) ریکارڈ (ج) اسطوانات.
(۲) اخبار کا کالم۔
اَسْفَلْت: ڈامر۔
اسكملة: اسٹول۔
اسمنت: سیمنٹ۔
اسي. آسيا: ایشیا۔
آسيا الصغرى: ایشیائے کوچک۔
آسيويّ: ایشیائی۔
مأساة: ٹریجڈی، المناک حادثہ (ج) مآسٍ

سی۔
اطر. اِطار: فریم (ج) اُطُر.
افر. افريز: کارنس (ج) افاريز
افق. آفاق: جہاندیدہ، سیاح۔
أُفقيّ: مسطح، چپٹا، افقی سمت کا۔
آفندي: مسٹر، صاحب۔
اقلم. اِقليم: ملک، صوبہ، علاقہ۔
اكّد تاكيدًا: یقین دلانا، توثیق کرنا۔
الي. آلة: مشین، اوزار، ذریعہ عمل (ج) آلات.
آلة مُحرِّكة: انجن۔
آلة الخياطة: سینے کی مشین۔
آلة التصوير: کیمرہ۔
آلة كاتبة: ٹائپ رائٹر۔
الاي: رجمنٹ، فوج کی ایک جماعت۔
الّف تاليفًا: جماعت یا وزارت وغیرہ کی تشکیل کرنا۔
امب. امبرالية: امپریلزم۔
امبراطور: امپیریر، شہنشاہ، والی۔
امبراطورة: ملکہ، امپریس۔
امبراطورية: شہنشاہیت۔
امره. اِمارة: ریاست، اسٹیٹ۔
اَمير: حاکم، صدر، ہیڈ، شاہزادہ۔
اميرُ الآي: کرنل، ایک فوجی رجمنٹ کا اعلیٰ افسر۔
اميرال: افسر جہازات، افسر بحریہ۔
اميرُ اللِّواء: بریگیڈیر جنرل۔
اميريّ: سرکاری، ریاستی، شاہی۔
استمارة: سادہ فارم۔
مؤامرة: سازش۔
مامور: ماتحت، محکوم، ملازم۔
مأموريّة: مہم، مشن، ڈیوٹی۔
مؤتمر: کانفرنس، کنونشن، مشاورتی اجتماع، (ج) مؤتمرات.
امم. اُمّة: قوم، عوام، پبلک۔
أمّم. تاميمًا: قومیانا، قومی ملکیت میں لینا۔
أُمميّ: بین الاقوامی، انٹرنیشنل۔
امن. امّن على الحياة: زندگی کا بیمہ کرنا۔

تامین: بیمہ، ضمانت (ج) تامینات.
تامین علی الحیاۃ: لائف انشورنس۔
امانۃ: نظامت، معتمدی۔
امین: ناظم، سیکرٹری، لائبریرین، خزانچی ج امناء.
امی. امیرکا: امریکہ۔
تأمرک: امریکی باشندگی اختیار کرنا۔
انب. اُنباشی: کارپورل، دس فوجی سپاہیوں کا افسر۔
اُنبوبۃ: پائپ (ج) انابیب.
انث. اُنثوِیُّ: زنانہ، نسوانی۔
انوثۃ: نسوانیت، زنانہ پن۔
انج. اِنجلیز: انگریز۔
انس. آنِسۃ: مس، نوجوان خاتون، (ج) آنسات.
انف. استیناف: مقدمہ کی اپیل مستانِف: اپیل کنندہ۔
انم. اُنموذَج، نموذَج: نمونہ، طرز، ماڈل (ج) نماذج.
انی. اَناۃ: صبر، انتظار۔
اهل. اَهلِیٌّ: خانگی، ملکی، شہری۔
مؤهلات: علمی لیاقت، صلاحیت کوالیفیکشن۔
اهالی: باشندگان عوام۔
اوت. اوتمبیل: موٹرکار۔
اور. اُوردطۃ: بٹالین، ایک ہزار سپاہیوں کی جماعت۔
اورنیک: سادہ فارم۔
اوراق: کاغذات، پرچے۔
اوراق التعیین: کاغذات نامزدگی۔
اوربّا: یورپ۔
اوربّی: یورپین، یورپ کا۔
اوق. اوقیۃ: اونس، مساوی ۱۲/۱ پونڈ۔
اوضۃ: کمرہ (ج) اوضات.
اومباشی: دفعہ دار، فوج کا ایک چھوٹا عہدہ دار جس کے تحت دس سپاہی ہوتے ہیں۔
ایوان: ہال، لابی، پبلک ہال، محل۔
ایار: رومی مہینہ مطابق مئی۔
ایطالیا: ملک اٹلی۔
ایلول: رومی مہینہ مطابق ستمبر۔
ایالۃ: صوبہ (ترکی لفظ)

ب

باثالوجیا: علم العلاج، علم ترکیب ادویہ۔
بارنامج. بَرنامج: پروگرام، فہرست۔
بارومتر: بیرومیٹر، آلہ، باد پیما۔
بارلمان. بَرلمان: پارلیمنٹ۔
بارودۃ: بندوق۔
باشکیر: تولیہ (دارجہ)
باصۃ: بس (ج) باصات.
بالوعۃ: گندا نالہ، گندی نالی۔
بالون: غبارہ (مع)
بَتاسۃ: پتاس (مع)
بَحثٌ: تحقیق، مطالعہ، ریسرچ (ج) اَبحاث، بُحوث، باحث وبحّاثۃ: محقق۔
مَبحث: موضوع تحقیق ومطالعہ (ج) مباحث.
بحر. بحارۃ: جہازرانی، کشتی رانی، ملاحی، سمندری سفر کی مہارت۔
بحریٌّ و بحّارۃ وبحّار: ملاح جہازراں۔
بَحریۃ: بحری طاقت، نیوی۔
بُحیرۃ: جھیل۔
بخ. بُخَیخۃ: پچکاری، سرنج بُخَیخۃ رشاشۃ: آبپاش۔
بخر. بُخار: بھاپ، اسٹیم، گیس۔
باخرۃ: سمندری جہاز، اسٹیمر (ج) بواخر.
بدء. مَبدأ: قاعدہ، اصل بنیاد (ج) مبادی.
مَبدَئِیٌّ: بنیادی، اصولی، قانونی۔
مَبدَئِیًّا: اصولی طور پر، بنیادی طور پر۔
بدد. استبداد: مطلق العنان ہونا۔ خودمختار، خود رائے ہونا۔
بدل. بدل الاشتراک: رسالہ یا اخبار کا چندہ۔
بَذلۃ ثیاب: سوٹ، کپڑوں کا جوڑا (ج) بَذلات.
بدّال: (۱) صراف، سکہ تبدیل کرنے والا (۲) اشیائے خوردنی فروخت کرنے والا۔ پرچون فروش۔
بدّالۃ التلیفون: ٹیلی فون ایکسچینج (ج) بدّالات.
تبادُل ومُبادلۃ: تجارتی لین دین۔
بِذلۃ ثیاب: کپڑوں کا جوڑا، سوٹ۔
بذلۃ سھرۃ: شام کا لباس۔
بِذلۃ رسمیۃ: سرکاری وردی۔
برء. بَراءۃ: لائسنس، صفائی، چھٹکارا، خلاصی۔
بَرّانی: بیرونی۔
برتغال: پرتگال۔
برد. براد: فرج۔
بَرّادُ الشای: چاء دان، ٹی پاٹ۔
بَرّادۃ: ریفریجریٹر، ٹھنڈا کرنے کی مشین (ج) بَرّادات.
بَرّادیۃ: کولر، ٹھنڈا کرنے کا بکس۔
بُرودۃ وبارودۃ: بندوق۔
برید: ڈاک (۲) پوسٹ مین۔
برید عادیٌّ: معمولی ڈاک۔
برید مُستَعجل: ایکسپریس ڈاک۔
بریدیٌّ: ڈاک سے متعلق۔
اِبراد: ڈاک بھیجنا۔
برر. تبریرًا: جائز قرار دینا، سبکدوش کرنا، بری کرنا۔
مُبرِّر: وجہ جواز (ج) مُبرِّرات الایبرر: ناقابل عفو۔
بُرش: پائیدان۔
بَرشوتی: پیراشوٹ۔
برطلۃ: رشوت دینا۔
تبرطل: رشوت لینا۔
بُرطلۃ: چھتری۔
برع. تبرّع بالمال: چندہ دینا۔ تبرُّع: چندہ، عطیہ۔ (ج) تبرُّعات. مُتبرِّع: چندہ دہندہ۔
برق. برقیۃ: تار، ٹیلی گرام۔
اِبراق: تار دینا۔
برکار: پرکار۔
برلمان: پارلیمنٹ۔
بَرنامج: پروگرام، فہرست۔

بُرنیطة: ہیٹ۔
برواز: چوکٹا' فریم۔
بری. برَّایة: قلم تراش۔
مُباراة: میچ' ٹورنامنٹ' مقابلہ۔
بزّ. بزّازة الاطفال: دودھ کی شیشی۔
بسط. بَساطة: سادگی' صاف دلی۔
بَسیط: معمولی' سادہ' سہل۔
بشر. باشر العمل: کام پر لگنا' خود انجام دینا۔
مــبــاشرةً: براہِ راست' بلاواسطہ طور پر' ڈائرکٹ۔
مُبشّر: مذہبی واعظ' مشنری۔
بصر. مبصار: ٹیلی ویژن سیٹ آلہ غائب بینی۔
بطل: ہیرو' شہسوار (ج) اَبْطَال. بطالة: بیکاری' بے روزگاری۔
بعث: پیغام' نمائندہ (ج) بُعوث. بعثة: مشن' ڈیلی گیشن' نمائندہ وفد (ج) بعثات.
مبعوث: نمائندہ' پیغامبر' قاصد۔
بعد. ابعاد: علیحدہ کرنا۔ معزول کرنا' جلاوطن کرنا۔
بغت. مُباغت: ناگہانی' غیر متوقع۔
بقی. مُستبقی: محفوظ' ریزورڈ۔
بــکــاشی: (ت) لیفٹیننٹ کولونیل فوجی عہدہ دار۔
بکلوریوس: (لع) گریجویٹ۔
" " "فنون: بی اے۔
بلاتین: پلاٹینیم' ایک قسم کی دھات جو سونے سے قیمتی اور بھاری ہوتی ہے۔
بلجیکا: بلجیم۔
بلدیه: میونسپلٹی۔
بــلــشفی: انتہا پسند اشتراکی (ج) بَلاشفة
بلشفیّة: بالشوازم۔
بلط. بلاط: ٹائل' فرش کا پتھر بلاطة.
بلاط الملک: دربار شاہی۔
بلع. بلّاعة. بالوعة: نالی' موری' گندہ آبچک۔
بــلــغ. بلاغ: خبر' اطلاع' اعلان' پیغام' فرمان' نوٹس (ج) بَلاغات.
بلاغ اخیر: الٹی میٹم۔

مَبلغ: مقدار' رقم۔
بلکون: بالکنی۔
بُلوک امین: کوارٹر ماسٹر (فوجی عہدہ)
بَلْیون: ایک ارب (۲) دس لاکھ۔
بمباشی: لیفٹیننٹ کرنل
بنج. تبنیجًا: سن کرنا' بے حس کرنا۔
بَند: قانون کی دفعہ' فقرہ (ج) بنود.
بُندقة: کارتوس۔
بُندقیّة: بندوق' گن۔
بَندولم: گھڑی کا پنڈولم۔
بنزین: پٹرول۔
بنک: بینک' (ج) بنوک.
بنّ: کافی' قہوہ۔
بُنّی اللّون: کافی کلر' براؤن رنگ۔
بنی. مَبْنیٰ: عمارت' بلڈنگ۔
بَنّاء: معمار' تعمیری (عمل بنّاء): تعمیری اور ترقیاتی کام۔
بَہو: ہال' بڑا کمرہ' (ج) آبہاء.
بوء. بیئة: ماحول' محل وقوع (ج) بیئات.
بوب. بَوّابة: پھاٹک' بڑا دروازہ۔
بوح. اباحة: رخصت' وجہ جواز۔
اِبــاحیّة: بالشوازم' کمیونزم کی وہ قسم جس کے اصول انتہا پسندی پر مبنی ہوں۔
بورصة: (مع) تجارتی منڈی۔
" "الاوراق المالیة: تبادلۂ زر کی تجارت' زر مبادلہ۔
بوص: سلک' ریشمی کپڑا۔
بوصة: انچ (ج) بُوصات.
بوصلة: قطب نما۔
بوغاز: تنگ نائے' دو سمندروں کے درمیان کی تنگ نائی۔
بُوق: بگل' ہارن (ج) ابواق.
بول. مَبْوَلة: پیشاب دان۔
بولصة: رسید' ہنڈی۔
بویة: پالش۔
بیادة: پیدل فوج۔
بیت تجاری: کمرشل ہاؤس' تجارتی گھر۔

بیض. تبییضًا: قلعی کرنا' چونا پھیرنا' کپڑا دھونا۔
مُبیّض: قلعی گر' دھوبی۔
بیکار: پرکار۔
بیکةُ النور والکَهْرُبائی: بلب' قمقمہ۔
بَیان: تفصیل' رپورٹ' وضاحت' پروگرام' لائحہ عمل۔
بیان رَسْمِیٌّ: سرکاری اعلان۔

ت

تبع. تباعًا: مسلسل' لگاتار۔
تابع: ماتحت' لاحق' خادم' طفیلی' مصاحب۔
تبعة: ذمہ داری' نتیجہ' انجام۔
تبغ: پینے کا تمباکو۔
تبل. تتبیلا: مصالحہ ملانا' لگانا۔
تبّال: مصالحہ فروش۔
تبن. تُبّان: نیکر' لنگوٹ' جانگیہ۔
تجر. تــاجــر الجملة: تھوک فروش تــاجــر المفــرّق والقطّاعی: پرچون فروش' خردہ فروش۔
تحف. مُــتــحف: عجائب خانہ' میوزیم (ج) متاحف.
ترام: ٹرام کار۔
ترسانة: میگزین' اسلحہ خانہ۔
ترعة: نہر۔ (ج) تُرَع.
ترعةالابراد: آب پاشی کی نہر۔
ترعة التصریف: پانی نکالنے کی نہر۔
تشرین الاول: ماہ اکتوبر۔
تشرین الثانی: ماہ نومبر۔
تعب. اتعاب: محنتانہ' فیس۔
تکتکة: ٹک ٹک کرنا' کھٹ کھٹ کرنا۔
تلغراف: ٹیلی گراف' ٹیلی گرام۔
تَلْفَفة: تار دینا۔
تَلْفَزة: ٹیلی ویژن۔
تلو. التالی: اگلا' متصل۔
بالتالی: لہٰذا' نتیجہ یہ ہوا کہ۔
تنکة: کنستر' ٹین۔
توتیا: جست۔
" " "زرقاء: نیلا تھوتھا۔

تولستو: ٹالسٹائی۔
تیّار: کرنٹ، ہوا کا جھونکا، بہاؤ، دھارا، حالات کا رخ، رو (ج) تیارات.
تیفود: ٹائفیڈ۔

﴿ث﴾

ثأریّ: انتقامی۔
ثبت: حجت، دلیل، ثبوت۔
ثابت: غیر منقول، غیر متحرک، ظاہر، تسلیم شدہ، مستقل مزاج، مستقل۔
اثبات وتثبیت: عارضی ملازم کو مستقل کرنا، برقرار رکھنا۔
ثقب. ثقاب. ثقوب: دیا سلائی۔
ثقف. ثقافة: کلچر، تعلیم، تہذیب۔
ثقافیٌ: کلچرا، تعلیمی، تہذیبی۔
تثقیف: ذہنی تربیت دینا، مہذب بنانا، تعلیم یافتہ بنانا۔
مُثقّف: تعلیم یافتہ، مہذب۔
ثقل نوعیٌ: (سائنس میں) کثافت نوعی۔
ثکنة: فوجی بارک، پولیس کا مرکز (ج) ثکنات.
ثلث. ثلاثیٌّ: سہ رکنی، سہ نفری، سہ اجزائی، سہ حرفی۔
ثلج. ثلجیٌ: برفانی، برف سا۔
ثلاّجة: آئس بکس، برف رکھنے کا صندوق (ج) ثلاّجات.
مثلجة: ریفریجریٹر، ٹھنڈا کرنے کی مشین۔
ثمر. ثمّر ماله تثمیراً: مال میں اضافہ کرنا، کاروبار میں لگانا۔
ثنی. ثنائیٌ: ڈبل، دوہرا، دورکنی۔
ثانویٌ: دوسرے درجہ کا، سیکنڈری۔
استثنائیٌ: خصوصی، ہنگامی۔
ثورة: جوش، بغاوت، انقلاب۔
ثوریٌّ: انقلابی، شورش پسند۔
ثائر: باغی، انقلابی، ثوّار۔

﴿ج﴾

جاویش: سارجنٹ، ایک فوجی عہدہ۔
جبس: پلاسٹر کا مصالحہ، کھریا۔
جبّس العضوَ: حصہ جسم پر پلاسٹر چڑھانا۔
جَبهة: محاذ جنگ وغیرہ (ج) جبهات.
جبی. جبی الاموال والضرائب. جبایة: وصول کرنا (ٹیکس وغیرہ)
جابٍ ج. جُباة. مُحصِّل: وصول کنندہ۔
جدوَل: چھوٹی نہر، گول فہرست، چارٹ، نقشہ، کالم (ج) جداول.
جدول الاعمال: ایجنڈا۔
""الضرب: پہاڑا۔
جذعیٌ: بنیادی۔
جرام: گرام (مع)
جرجار: راکٹ۔
جرّاح: سرجن، سرجری کا طبیب۔
جراحیّة: سرجری۔
جراحیّة: سرجری آپریشن۔
جریدة: اخبار، نیوز پیپر (ج) جرائد.
تجریدة: فوجی دستہ، فوجی عمل۔
مِجرد الاسفار: دانتوں کا برش۔
جرّ. جرّارة: آلہ جرثقیل (ج) جرّارات.
جری. اجراء قانونیٌ: ضابطہ کی کارروائی۔
اجراء قضائی: عدالتی کارروائی۔
اجراءات: کارروائی۔
مجری: دوڑ، رفتار، دھارا، گزرگاہ، رخ۔
جزء: پرزہ (ج) اجزاء.
اجزائیٌ: کیمسٹ، دوا فروش۔
اجزائیّة: فارمیسی، دواخانہ۔
جزرة: پیسے کی ٹینٹو۔
جزمة: بوٹ جوتا (ا)
جزماتی: جوتا بنانے والے یا مرمت کرنے والا۔
جزاء نقدیٌ: جرمانہ۔
جزائیٌ: تعزیری، قابل سزا۔
جُعل: مزدوری، حق محنت، کمیشن۔
جفر: خفیہ رسم الخط۔
جلب واستجلاب: باہر سے مال منگانا۔
جلبة: واشر، دونلکیوں کو جوڑنے والا چھلا۔
جلّاب وجالب: امپورٹر، بیرونی ممالک سے مال منگوانے والا۔
جلسة: نشست، میٹنگ۔
""قضائیة: سیشن، عدالتی اجلاس۔
مَجلس: نشست گاہ، سیٹ، ٹریبونل، کچہری۔
مجلس الادارة: مجلس انتظامیہ۔
""الاعیان: دارالامراء۔
""النّوّاب: پارلیمنٹ۔
مجلس المدیریة: ڈسٹرکٹ بورڈ۔
مجلس اقلیمیٌ: صوبائی کونسل۔
""بلدیٌ: میونسپل کمیٹی۔
""تشریعیٌ: مجلس مقننہ۔
""عسکریٌ: فوجی عدالت۔
""نیابیٌ: پارلیمنٹ۔
جلل. جلالة وصاحب جلالة: بادشاہ کا اعزازی لقب، ہزمیجسٹی۔
مَجلّة: رسالہ، میگزین (ج) مجلاّت.
جلو. جلاء: انخلاء، انکشاف۔
جالیة: پردیسی جماعت (ج) جالیات.
جُمرُک: خانہ چنگی (ج) جمارک: کسٹم ہاؤس۔
جَمعُ الحروف: کمپوز کرنا۔
جمعیّة: سوسائٹی، انجمن، ایسوسی ایشن۔
جمعیّة خیریة: فلاحی انجمن، ویلفیئر سوسائٹی۔
جمعیّة عُمومیّة: جنرل اسمبلی۔
جماعیٌ: اجتماعی، جماعتی، مشترکہ۔
جَماعة الکهرباء: خزانہ بجلی۔
جامع الحُروف: کمپوزیٹر۔
جامعة: یونیورسٹی، لیگ۔
اجتماعیٌ: معاشرتی، سوشل، عمرانی۔
مُجتمع: سوسائٹی، معاشرہ، سماج (ج) مُجتمعات.
مَجمع: کنونشن، اجتماع علمی۔
مَجمع علمیٌ: اکیڈمی، لٹریری ادارہ۔
مُجمّع: دائی جلسہ۔
جمل. بالجُملة: تھوک، ہول سیل، خلاصہ یہ کہ۔
تاجر الجُملة: تھوک فروش۔
جنح. جناح: عمارت کا حصہ۔

جنّد تجنیدا: فوج میں بھرتی کرنا۔
تجنیدا اجباریً: لازمی بھرتی۔
جنّسہ تجنیسا: حقوق قومیت عطا کرنا' کسی ملک کی نیشنلٹی دینا' ملکی بنانا۔
جنسیّۃ: قومیت' نیشنلٹی' ملکی حقوق۔
تجانُس: ہم قوم ہونا۔
جنن. جُنَیْنۃ الحیوان: چڑیا گھر۔
جنی. جُنَیہ: اشرفی' گنی' برابر تقریباً پچیس روپے یا گیارہ شلنگ' انگریزی پاؤنڈ' بیس شلنگ۔
جوهریٌ: بنیادی' اصلی' ضروری' زیورات بیچنے والا۔
مُجوهرات: زیورات۔
جهر' مِجْهَر ومجهار: بھونپو' مائیکروفون' لاؤڈ اسپیکر۔
مُجْهِر: مائیکروسکوپ' خوردبین۔
جهز. تجهیز: تیار کرنا' سامان یا زاد راہ سے لیس کرنا۔
جهاز: نظام' سسٹم' نظام ترکیبی (ج) اَجْهِزۃ.
جاهز: تیار' آراستہ۔ لیس۔
جوّاب: سیاح۔
مِجْوَب: بچ' سوراخ کرنے کا آلہ۔
جُوت: پٹ سن' سن جس کی بوریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔
جوز. جاز الامتحان. جوزاً: امتحان پاس کرنا۔
أجازہ: سند دینا' رخصت دینا۔
إجازۃ: سند' رخصت۔
مُجاز: سند یافتہ' فاضل۔
جواز واجازۃ: پرمٹ' لائسنس۔
جَواز السفر: پاسپورٹ' پروانہ راہداری (ج) جَوازات.
جازٌ: (مع) گیس (ج) جازات.
جائزۃ: انعام (ج) جوائز.
جول. جوّال: سیاح' گشت کنندہ' پھیری لگانے والا۔
جَوْلۃ: گشت' پھیری' دورہ۔

جوّالۃ: موٹر سائیکل۔
مجال: میدان کار' گنجائش' موقع (ج) مَجالات.
جوٌ: فضا' ماحول' آب وہوا۔
جَوِّیٌ: فضائی' ہوائی' خلائی۔
اَجْوائیٌ: ماہر موسمیات۔
جیولوجیا: علم طبقات الارض۔

﴿ح﴾

حَبس احتیاطیٌ: حوالات۔
مَحْبَس: ٹونٹی (ج) محابس.
حَبکۃ الروایۃ: ناول کا پلاٹ' خاکہ۔
حجب. حِجاب: پردہ' پارٹیشن۔
حجز. حَجزاً: ریزرو کرنا' محفوظ کرنا۔
حاجز: رکاوٹ' پارٹیشن' دیوار (ج) حواجز.
حدث: واقعہ' بدعت' نوعمر۔
حدیث: بات' کلام' گفتگو' کہانی' روایت' حکایت' خبر' مضمون۔
حدّد. تحدیدًا: حد بندی کرنا' کنٹرول کرنا' محصور کرنا۔
تحدید النسل: ضبط ولادت۔
حدق' حَدیقۃ عُمومیّۃ: باغ عام پبلک گارڈن۔
حدل. حدلاً: ہموار کرنا' رول پھیرنا۔
مِحْدلۃ: رولر' وہ گول پتھر جس کے ذریعہ زمین ہموار کی جائے۔
مِحدلۃ بخاریّۃ: اسٹیم رولر' سڑک کوٹنے کا انجن۔
حَذِر: محتاط' چوکنا۔
محذور: قابل احتیاط۔
حَرْبیّۃ: محکمہ جنگ۔
حَرّاب: سنگین بردار' نیزہ بردار۔
مُحارِب: جنگجو' لڑاکا' سپاہی۔
حرث. مِحراث. مِحْراثٌ بخاریٌ: ٹریکٹر۔
حَراج: نیلام۔
حرّرہ تحریرًا: آزاد کرنا' ایڈیٹ کرنا۔
تحریریٌ: آزادی سے متعلق' ادارت سے متعلق' تصنیف سے متعلق۔

مُحرّر: آڈیٹر' مصنف' رائٹر۔
حَرَس. حَرّاس: گارڈ' حفاظتی دستہ۔
حَرَسٌ شخصیٌ: باڈی گارڈ۔
حِراسۃ: پہرہ' عدالتی پہرہ' ضبطی۔
حرّش. تحریشًا: فساد انگیزی کرنا۔
حرض. تحریضیٌ: اشتعال انگیز۔
حَرْف مَطبعیٌ او حدیدیٌ: ٹائپ۔
حرفیًّا: حرف بہ حرف۔
حرق. حَریق: آتش زدگی (ج) حرائق.
حرکۃ: تحریک (ج) حرکات.
حرکۃ المرور: ٹریفک' آمدورفت۔
مُحرِّک: موٹر' مشین جس کے ذریعہ آلات حرکت کرتے ہیں۔
حُرمۃ: تقدیس' عدم جواز' عورت۔
حُرمۃ الرجل: بیوی۔
حِزْب: پارٹی' گروہ (ج) احزاب.
"" شیوعیٌ: کمیونسٹ پارٹی۔
"" اِشتراکی: سوشلسٹ پارٹی۔
"" مُعارِض: احزب مخالف۔
حِزبیّۃ: پارٹی بندی' گروہ بندی۔
مُتحزّب: گروہ بند' پارٹی باز۔
حزیزان: ماہ جون۔
حزق. حزقًا: دباؤ ڈالنا۔
حزَم..... حزما: باندھنا' بنڈل بنانا' پیک کرنا' احتیاط برتنا۔
حازِم: محتاط' دور اندیش۔
حزانی: ماتمی' سوگی۔
حسب. حاسِب: محاسب۔
مُحاسِب: آڈیٹر' حسابات کی جانچ کرنے والا۔
مُحاسَبۃ: اکاؤنٹنگ' حساب کا کام۔
حِسابٌ جاری: کرنٹ اکاؤنٹ۔
حسَم. حسمًا: کاٹنا' چکانا' الگ کرنا' ختم کرنا۔
حاسِمٌ: قطعی' فیصلہ کن' نازک۔
حسن. تحسینات: اصلاحات۔
حَسْو' حَساء: سوپ' شوربا۔
حَشَد. حشدًا: فوج جمع کرنا۔

حشو. حَشِیَّة: گدا (ج) حشایا.
حشاً: بھرنا' ہتھیار میں بارود وغیرہ بھرنا۔
حصد. مَحْصَدۃ: کھیتی کاٹنے کی مشین۔
حصر الکلمۃ او العبارۃ. حصرًا: بریکٹ لگانا۔
حصیرۃ: چق' چٹائی (ج) حصائر.
حَصافۃ: اصابت رائے۔
حصل. حَصَّالۃ: روپے جمع کرنے کا بکس' سیونگ بکس۔
حَصیلۃ: پیداوار' نتیجہ' حاصل مجموعہ' آمدنی (ج) حصائل.
محصول: پیداوار (ج) محاصیل.
حصُن. آحصانۃ: قلعہ بند ہونا۔
تحصینات: قلعہ بندیاں۔
مُحصَّن: قلعہ بند' مضبوط' محفوظ۔
حصی. حصاۃ بولیَّۃ: پتھری جو پیشاب کی راہ سے نکلتی ہے۔
اِحصاء النفوس: مردم شماری۔
احصائیَّۃ: اعداد و شمار۔
حضر. حُضور: حاضری' شرکت' موجودگی' پیشی۔
حضارۃ: تہذیب' تمدن' شہریت۔
حَضَریٌّ: شہری' تمدنی۔
حاضِرۃ: پایۂ تخت (ج) حواضر.
مَحضر: روئداد' کارروائی (ج) مَحاضِر.
اِحضار: پیش کرنا' عدالت کی پیشی۔
اِحضاریَّۃ: سمن عدالت۔
استحضار: طلب کرنا۔
مُستحضَرات: تیار کردہ سامان۔
تحضُّر: تمدن' تیاری۔
تحضیر: شہری بنانا' تیار کرنا۔
حاضَرَ: لیکچر دینا۔
مُحاضَرۃ: لیکچر' علمی تقریر (ج) مُحاضَرات.
مُحاضِر: لیکچرر۔
حضن. حضانۃ: پرورش' نرسنگ' دایہ گری۔
حاضِنۃ: دایہ' نرس (ج) حواضِن.
حطَّ. مَحطَّۃ: اسٹیشن (ج) محطَّات.

حظر: ممانعت' رکاوٹ۔
حَظْرُ التَّجوُّل: کرفیو۔
حفز. حافِز: (ج) حوافز: محرک' باعث۔
حفظ. مُحافِظ: کلکٹر' نگراں۔
مُحافِظ القطار: گارڈ (ریلوے)
مُحْفَظۃ: کیس' غلاف' بستہ۔
محفوظات: ریکارڈ' پرانے کاغذات۔
حفّ. مِحَفَّۃ: اسٹریچر' پالکی۔
حَفْلٌ: بزم' مجمع' جلسہ' تقریب۔
حفلۃ: جلسہ' پارٹی (ج) حفلات.
حفلۃ الشای: ٹی پارٹی۔
حفو. حَفاوۃ: خیر مقدم' اعزاز و اکرام۔
حقب. حَقیبۃ: بیگ' سوٹ کیس (ج) حقائب.
حق. تحقیق: ثابت کرنا' برلانا' جانچ پڑتال کرنا' چھان بین کرنا۔
استحقاق: صلاحیت' اہلیت۔
مُحقِق: افسر تحقیقات۔
حُقنۃ: پچکاری' انجکشن۔
مِحقَنۃ: سرنج' پچکاری۔
حَکَکٌ: کھریا' چاک۔
حکّاکُ الاحجار الکریمۃ: نگینہ ساز' جواہرات کو تراشنے والا۔
مِحَکٌّ: کسوٹی (ج) مِحکّات.
حُکم: حکومت' فرمانروائی' اقتدار' عدالتی فیصلہ' فیصلہ۔
حُکم عُرفِیٌّ: مارشل لاء۔
حُکم الارهاب: دہشت پسندانہ حکومت۔
حُکمدار: حاکم شہر' کوتوال۔
حکمداریَّۃ: کوتوالی۔
مَحْکَمَۃ: عدالت' کچہری۔
مَحْکَمۃ جزئیَّۃ: عدالت خفیفہ۔
" " الجزاء: عدالت دیوانی۔
" " الجنایات: عدالت فوجداری۔
" " مدنیَّۃ: سول کورٹ۔
" " عسکریۃ: فوجداری عدالت۔
" " الاستیناف: ہائی کورٹ۔

مُحاکَمۃ: مقدمہ' سماعت مقدمہ۔ حکی.
حاکِی: گراموفون' فونوگراف۔
حلب. حِلابۃ و مَحْلَب: دودھ کا کارخانہ' ملک ڈیری۔
حَلیب اللَّوز: شیرہ بادام۔
حلج. مَحْلَجۃ: پنائی کا کارخانہ۔
حَلَزُونَۃ: پیچ دار کیل۔
حَلَزُونِیٌّ: پیچ دار۔
حِلْف: پیکٹ' معاہدہ' کنفیڈریشن۔
" " عَسْکرِیٌّ: فوجی معاہدہ' گٹھ جوڑ (ج) اَحلاف.
حلق. مِحْلَقۃ: سیفٹی ریزر' بال کاٹنے کی مشین۔
حَلَّ: پارٹی ختم کرنا' وزارت توڑنا۔
احتلال: قبضہ جمانا' قابض ہونا۔
ارض محتلَّۃ: مقبوضہ علاقہ۔
خِلَّۃ: ڈھکن دار دیگچی۔
اِنحلال: ڈھیلا پن' سستی' کمزوری۔
حَلْوِیات: مٹھائیاں۔
حُمرہ: سرخی' ہونٹوں کو لگانے کی سرخی۔
حُمز: چرچراپن۔
حمَّسہ: جوش دلانا' مشتعل کرنا۔
حَماسِیٌّ: پُر جوش' مشتعل مزاج۔
حمَّص. تحمیصا: سینکنا' بھوننا' توسٹ یا روٹی وغیرہ سینکنا۔
حمل. حِمالۃ و حَمَّالۃ: پل کے ستون۔
مَحمِل: ڈولی (ج) مَحامِل.
مَحمول: گاڑی کا لوڈ' وزن۔
حامِل: اسٹینڈ (ج) حوامل.
حمی. مُحامِی: وکیل' بیرسٹر۔
حاماہ محاماۃ: وکالت کرنا' مدافعت کرنا۔
مَحمِیَّات: محروسہ علاقے۔
حِمایۃ: حفاظت' حراست' نگرانی۔
حمایۃ دُوَلِیَّۃ: بین الاقوامی نگرانی
حامِیۃ: حفاظتی دستہ (ج) حوامی.
حَنَفِیَّۃ: ٹینٹو۔
حنک. مُحنَّک: تجربہ کار' ہوشیار۔

حوج. حاجیات: ضروریات' لوازم۔
حوریة: پری' (ج) حوریات.
مِحور: بیلن' لوہے کی لاٹ جس پر دونوں پہیے گھومتے ہیں۔
حیز الامکان: دائرۂ امکان۔
انحاز الیه: کسی کی طرف جھکنا' طرف دار ہونا۔
حیازة: قبضہ' ملکیت۔
تحیز: طرفداری' جانبداری۔
متحیز: طرفدار' جانب دار۔
حوض الارض: کیاریاں بنانا۔
حوض السفن: گودی جس میں جہاز کھڑے ہوتے ہیں۔
حوط احتیاطی: ریزرو' محفوظ۔
مُحیط: دائرہ' سمندر' ماحول (ج) مُحیطات.
متحوط: مصلحت اندیش محتاط۔
حول تحویلا: حالت بدلنا' منتقل کرنا' ریل گاڑی کی لائن بدلنا۔
احال...... الی: مرسل کرنا' محول کرنا۔
احال علی المعاش: پنشن دینا۔
حالاتی: ابن الوقت۔
حوالة تحویل: آرڈر' حکم۔
"مالیة: چیک' ڈرافٹ' منی آرڈر۔
حوالی: تقریباً' برابر۔
تحویل النقود: تبادلہ سکہ۔
تحویلة: ریلوے کانٹا۔
محالة: بڑا بیلن۔
مُحوِّل: منی آرڈر بھیجنے والا' ڈرافٹ یا چیک کے ذریعہ رقم بھیجنے والا۔
مُحوِّلة: ریلوے قینچی جس کے ذریعہ ریل گاڑی ایک پٹڑی سے دوسری پٹڑی پر جاتی ہے۔
محولجی. مُحوِّل: سوئچ مین' ریل کی قینچی بدلنے والا۔
مُحوَّل علیه: رقم پانے والا جس کے پاس منی آرڈر بھیجا جائے۔
مُحوَّل له: جس کے نام چیک یا ڈرافٹ کیا گیا ہو۔
حوی. حاوی: مداری' سپیرا' شعبدہ باز (ج) حواة.
محتویات: مندرجات۔
حید. حیاد. مُحایدة: غیر جانبداری۔
مُحاید: غیر جانبدار' کنارہ کش۔
حیوی: حیاتی' زندگی کا' زندگی کے لئے ناگزیر۔
حیویة: قوت حیات۔

﴿خ﴾

خبا. مخبا: پناہ گاہ۔
خبر. مُخابرة: خبر رسانی۔
اختبار: امتحان' ٹیسٹ' تجربہ۔
استخبار: تحقیق کرنا۔
خبرة: واقفیت' مہارت۔
خبیر: صاحب بصیرت' تجربہ کار' ماہر فن ج خُبراء.
مُختبر: تجربہ گاہ' لیبارٹری (ج) مختبرات.
خبز. مَخبز: روٹی کی دوکان' بیکری' بسکٹوں کا تنور۔
ختم: مہر' مہر کا نشان' مہر کا آلہ۔
ختّامة: اسٹامپ پیڈ' مہر کی سیاہی کی ڈبیہ۔
خدّ. مِخدّة: تکیہ' گدا۔
خدّره تخدیرا: سن کرنا' بے ہوش کرنا۔
خدر. خُدرة: بے حسی' بے ہوشی۔
مُخدّر: بے ہوش یا سن کرنے والا۔
خدم. استخدام: خدمت لینا' ملازم رکھنا' کام لینا' استعمال کرنا۔
مُستخدَم: ملازم' نوکر' کارکن۔
خادمیة: ملازمت' نوکری۔
خدیو. خدیوی: (ترکی) وائسرائے مصر کے سابقہ فرمانرواؤں کا لقب جو سلطان ترکی کے تابع ہوتے تھے۔
خرج. خریج. متخرّج: کسی تعلیمی ادارہ کا فارغ التحصیل' گریجویٹ۔
تخرّج: سند فراغ حاصل کرنا۔
خارجی: بیرونی' غیر ملکی۔
مُخرِج: فلم وغیرہ تیار کرنے والا۔
خرز. مِخرز: ستاری۔
خرط وخراطة: خراد کا کام یا پیشہ۔
خرّاط الخشب: خراد کا کام کرنے والا۔
مخرطة: خراد کی مشین۔
خریطة: جغرافیائی نقشہ' نقشہ (ج) خرائط.
خرع. مخترع: ایجاد (ج) مخترعات.
خرم. خرّامة: سوراخ کرنے کا اوزار۔
تخریمة: مختصر راستہ۔
خزل الکلام. خزلا واختزل: مختصر کرنا' اشاروں میں کلام کرنا۔
اختزال: شارٹ نویسی' اسٹینوگرافی۔
خزن. خزانة: الماری' تجوری۔
خزینة: خزانہ' بیت المال۔
خزّان: تالاب' ڈیم' حوض' ٹنکی (ج) خزّانات.
خازن: خزانچی' منتظم گودام۔
مَخزن: دوکان' اسٹور' گودام (ج) مخازن.
خشب. خشیب: بغیر پالش کیا ہوا۔
خشِن: اکھڑ' سادہ' بداخلاق۔
خصص. خصوص: تعلق' نسبت۔
تخصّص: منفرد ہونا' امتیاز و مہارت حاصل کرنا' کسی علمی شعبہ کا ماہر ہونا۔
متخصّص: فاضل' ماہر۔
اختصاص: دائرہ اختیار (ج) اختصاصات.
اختصاصی: اسپیشلسٹ' ماہر۔
مخصوص: اسپیشل' پرائیویٹ۔
خصمه. خصما: کسی کے مقابلہ پر قیمت میں کمی کر دینا۔
خضع له: ماتحت و دست نگر ہونا۔
خاضع: ماتحت' دست نگر۔
خطر. خاطر ب...... مخاطرة: بازی لگانا' خطرہ مول لینا۔
تخاطر: شرط بدنا' بازی لگانا۔
اِخطار: تنبیہ' نوٹس۔
خطّط الارض: حد بندی کرنا' چک بندی کرنا' کھیت میں کیاریاں بنانا۔
خطّ. آ و اختطّ: منصوبہ و اسکیم بنانا۔
خطّ: لائن' سطر' لکھائی' رسم الخط

خطّ جوّی: ایئر لائن، فضائی راستہ۔
خطّ سکّۃ الحدید: ریلوے لائن۔
خُطّۃ: لائحۂ عمل، اسکیم، منصوبہ (ج) خُطَط.
تخطیط: پیائش زمین، سروے، چک بندی، حد بندی۔
خفر. خفیر: چوکیدار (ج) خُفَراء.
مَخفَر: چوکی، پولیس چوکی۔
خفض: کم کرنا۔
تخفیض: رعایت، کمیشن۔
خُفّ: ہاف بوٹ، سلیپر (ج) اَخفاف.
خِفّۃ الید: ہاتھ کی صفائی، شعبدہ۔
خفق البیض. خفقًا: انڈا پھینٹنا۔
مخفقۃ البیض: انڈا پھینٹنے کا آلہ۔
خلص. خالصُ اُجرۃ البرید: محصول ڈاک، پوسٹیج۔
استخلاص: مال چھڑانا۔
خلع. خلاعۃ: آوارگی۔
خلیع: آوارہ، بدمعاش۔
خلف. مُخلَّفات: متروکہ سامان۔
خلفیّۃ الصورۃ: بیک گراؤنڈ، پس منظر۔
خِلقۃ: کپڑے کا ٹکڑا۔
خلق. خُلقانیّ: پرانے کپڑے بیچنے والا۔
اختلاق: اختراع کرنا، گھڑنا۔
مُختلَق: من گھڑت، ساختہ، جعلی، بناوٹی، بے حقیقت۔
خلویّ: دیہاتی۔
اخلاء: اخراج، جلاوطنی۔
خماسیّ. مُخمَّس: پانچ رخی، پانچ اجزائی۔
خمول: سستی، گمنامی۔
خوّل تخویلا: حق سپرد کرنا، سپرد کرنا۔
خان: سرائے، ہوٹل (ج) خانات.
خیط القنّب: ستلی۔
خیش: کینوس، ایک دبیز کپڑا۔
خُیّل الیہ کذا: اسے ایسا خیال ہوا۔ اس نے ایسا سمجھا۔
مُخیل: حیران کن، توہم خیز۔
مُخیّلۃ: قوت تخیلیہ، دماغ۔

خیم. مُخیّم: (ج) مخیمات: خیمہ گاہ، کیمپ، پناہ گزین کیمپ۔
خام: خام، ناپختہ، سادہ۔
خامات: ابتدائی میٹریل، خام اشیاء۔

﴿ د ﴾

دایل: گھڑی کا ڈائل۔
دبّابۃ: ٹینک (ج) دبّابات.
دبج. دیباجۃ: سرنامہ، القاب، خط کا یا کتاب کا تمہیدی مضمون۔
دبّر خطّۃ: اسکیم بنانا۔
دبّورۃ: اسٹار، فوجیوں کی وردی کا ستارہ، پتھر توڑنے کا آلہ۔
دبس. دبّوس: پن، سیفٹی پن، بالوں کا کلپ (ج) دبابیس.
دبغ. مَدبَغۃ: چمڑا صاف کرنے کا کارخانہ۔
دَخلٌ: آمدنی۔
دخیل: بدیسی، غیرملکی (ج) دُخلاء.
داخلیّۃ: اندرونی معاملات کا محکمہ۔
مدخول: آمدنی، پیداوار۔
دخن: تمباکو، بھاپ، دھواں۔
دخاخنی: تمباکو و لوازم فروخت کرنے والا۔
دخّن تدخینا: تمباکو پینا، حقہ یا سگریٹ پینا۔
داخنۃ، مدخنۃ: دھواں نکلنے کی چمنی۔
درّبہ علی...... تدریبًا: مشق کرانا۔ ٹریننگ دینا۔ تربیت دینا
تدرّب علی: مشق کرنا، تربیت پانا۔
دُربۃ: تجربہ، مشق، عادت۔
درج، مَدرَج: ہوائی اڈے کی سڑک، رن وے۔
دُرج: میز کی دراز (ج) اَدراج.
درَجۃ: گریڈ۔
درس. دِراسۃ: تعلیم، مطالعہ، غور و خوض، معائنہ۔
مدرسۃ فکر: مکتب فکر۔
مدرسیّ: درسی، اسکول کا۔
درع. مُدرّع: زرہ پوش
مُدرّعات: بکتر بند گاڑیاں۔
دعو. دعایۃ: پروپیگنڈا۔

دعوۃ و دعوی: مقدمہ، کیس۔
دفء. دفّایۃ. مِدفأۃ: اسٹوو، انگیٹھی۔
دفتر: کاپی، نوٹ بک (ج) دفاتر.
دفتر خانۃ: محافظ خانہ۔
دفع: ادائیگی۔
دفعۃ مالیّۃ: قسط۔
دافع: محرک، سبب، دوافع.
مِدفع: توپ (ج) مَدافع.
مدفوع الیہ: وصول کنندہ۔
مِدفعیّۃ: توپ خانہ۔
دِقّۃ: باریکی، مہارت، نزاکت، پختگی، ہوشیاری۔
دکتاتور: ڈکٹیٹر۔
دکتور: ڈاکٹر، اعلیٰ علمی ڈگری والا۔
دکتور فی الحقوق: ڈاکٹر آف لاء۔
دُولاب: مشین، آلہ، پہیہ۔
دلل. دلیل: راہ نما، گائیڈ۔
دَلیلُ البلد: ڈائریکٹری۔
دَلیلُ السُّفُن: پائلٹ، جہازران۔
دمر. مدمّرۃ: جنگی جہاز۔
دُہن: تیل، وارنش، روغن۔
دِہان: وارنش، روغن۔
دہّانٌ: رنگ ساز، روغن گر۔
دور. دارٌ (ج) ادوار: گھر۔
دارُ الآثار: میوزیم۔
دار التمثیل: تھیٹر، سینما گھر۔
دار القضاء: کچہری۔
دائرۃ: حلقہ، دفتر، علاقہ، زون، دوائر.
دورۃ: نمبر، مقررہ وقت، درجہ، نالی، عمارت کی منزل، اسٹوری۔
دوریّۃ: گشتی پارٹی (ج) دوریّات.
دوّار: متحرک، گھومتا (دروازہ وغیرہ) پھیری والا۔
اِدارۃ: نظم و نسق، انتظام، اہتمام، دفتر، محکمہ۔
اِداریّ: انتظامی۔
مُداوِر: وقت شناس، زمانہ ساز۔
مُدیر: ناظم، مہتمم، منیجر، کلکٹر (ج) مُدراء.
مُدیریّۃ: ضلع، صوبہ (مصری)

دوس. دَوّاسة: بائیسکل یا کسی انجن مشین وغیرہ کا پیڈل۔
دَولة: حکومت ریاست مملکت (ج) دُوَل
الدُّول العُظمیٰ: بڑی طاقتیں۔
دُوَلی: بین الاقوامی۔
مُداوَلة: مخصوص بات چیت (ج) مُداوَلات.
دوّلَهٔ تدویلاً: بین الاقوامی بنا دینا۔
دیوان: عدالت دفتر محکمہ۔
دیمقراطیّ: عوامی ڈیموکریٹ۔
دیمقراطیّة: جمہوریت۔

﴿ذ﴾

ذخر: اسٹاک کرنا ہتھیا رجمع کرنا۔
ذخیرة: اسٹاک جمع کردہ مال فنڈ سرمایہ۔
اِدّخار: مال جمع کرنا روپیہ بچانا۔
ذَرّة: آٹم جوہرفرد۔
ذرّیّ: ایٹمی جوہری۔
ذکر. ذِکریٰ: یادگار یاد۔
تذکار: یادگار یاد۔
تَذکِرة: ٹکٹ (ج) تذاکر.
تَذکَرجی: ٹکٹ بابو بکنگ کلرک۔
مُذکِّرة: میمورنڈم یادداشت نوٹ بک ایجنڈا ج مُذکِّرات.
ذو. ذاتیّة: شخصیت حیثیت۔
ذیع. اِذاعة: نشر براڈ کاسٹنگ۔
اذاعات: ریڈیو نشریات افواہیں۔
مُذیع: اناؤنسر۔
مِذیاع: ریڈیو بھونپو مائکروفون۔

﴿ر﴾

رادیو: ریڈیو (مع) وائرلیس سیٹ۔
رادیوم: ریڈیم ایک چمکیلا مادہ۔
رَأسَ الجلسة. ک: صدارت کرنا۔
رِئاسة: صدارت افسری سربراہی۔
ترئیس: صدر بنانا افسر بنانا کتاب یا مضمون پرعنوان لگانا۔
رأسمالیّ: سرمایہ دار۔
رأسمالیّة: سرمایہ داری۔
رئیس: صدر افسر ہیڈ چیف چیئرمین سربراہ ذمہ دار ڈین۔
رئیسیّ: بنیادی۔
ربط. رباط: رسی پٹی ڈوری تسمہ ٹائی ٹیکس۔
ربع. تربیعة: خانہ۔
رُتبة: درجہ عہدہ منصب (ج) رُتَب.
راتِب: مالی یافت تنخواہ وظیفہ (ج) رواتب.
ترتیب: نظام تدبیر انتظام۔
رتج. رِتاج: پھاٹک بڑا دروازہ۔
رتل. ترتیلة: ترنم گنگناہٹ۔
رتن. رَتینة: گیس کی لالٹین لال ٹین۔
رجع. رَاجَعَ...... مراجعةً: ملان کرنا جانچنا مشورہ کرنا نظرثانی کرنا۔
مُراجِعٌ: جانچ کنندہ آڈیٹر حساب۔
رجعیّة: قدامت پسندی۔
رجم. ترجمة حرفیّة: لفظی ترجمہ۔
ترجمة تفسیریّة: مفہومی ترجمہ۔
رَحّبَ به ترحیباً: خیرمقدم کرنا۔
ترحیبیٌّ: خیرمقدمی۔
رِحْلة: سفر سیاحت۔
رحّالة: سیاح۔
راحِل: متوفی مہاجر۔
رخصة: پرمٹ لائسنس اجازت۔
رَزَمَ. فرزْماً: بنڈل بنانا پیکٹ بنانا باندھنا۔
رِزْمَة: بنڈل پارسل پیکٹ (ج) رِزَم.
رِزمة ورَق: کاغذ کا ایک رم۔
رَسَبَ. رسوباً: فیل ہوجانا۔
ترسیب: فیل کرنا نیچے گرانا۔
راسِب: فیل تہ نشین۔
رسح. مَرْسَح: ڈرامے کا اسٹیج تھیٹر۔
رسل. رِسالة: پیغام خط پمفلٹ مقالہ مشن۔
رسالة الدکتوراة: تھیسز وہ مقالہ جو ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے لکھا جائے۔
اِرْسالیّة: مشین ڈیلی گیشن وفد (ج) ارسالیات.
مُراسِل: نامہ نگار۔
مُراسَلة: نامہ نگاری۔
رسم. رسماً: تصویر بنانا نقشہ بنانا ڈیزائن بنانا۔
رَسْم: نقشہ نقاشی تصویر ڈیزائن (ج) رُسوم.
رُسُوم: فیس محصول ٹیکس۔
رَسمیّ: سرکاری قانونی رواجی۔
شِبه رَسمیّ: نیم سرکاری۔
رسمیّاً: سرکاری طور پر قانوناً۔
رَسّام: نقشہ ساز ڈیزائنر فوٹوگرافر۔
مَرْسَم: اسٹوڈیو فوٹو لینے کی جگہ ڈیزائن روم۔
مرسوم: فرمان سرکلر حکم مقررہ۔
اصول: (ج) مراسیم.
رسو. مرساة: جہاز کا لنگر (ج) مراس.
رَشَّحه لمنصب ترشیحاً: کسی منصب کے لئے امیدوار نامزد کرنا۔
مُرشَّح: کینڈیڈیٹ امیدوار۔
مُرشِّح الماء و راشِح: فلٹر پانی صاف کرنے کا آلہ۔
رش. رَشّاشة: آب پاش۔
رشّاشة الرَّصاص: مشین گن۔
رصد. رَصید: محفوظ سرمایہ بینک بیلنس (ج) ارْصِدة.
رصّ. رَصاص: سیسہ۔
قلم الرَّصاص: پنسل۔
رَصاصة: گولی (بندوق کی)
رصف. آرصفا: راستہ کو پختہ کرنا۔
مرصوف: پختہ سمیٹڈ۔
رَصیف: پلیٹ فارم فٹ پاتھ (ج) اَرْصِفة.
رضع. رضّاعة: دودھ پلانے کی شیشی۔
رطب. مرطِّبات: فرحت بخش مشروبات۔
رَعَویّة: ملکی حقوق نیشنلٹی۔
رفأ. مَرفأ: پورٹ بندرگاہ (ج) مَرافئ.
رفق. مِرفق (ج) مَرافق: ضروریات ولوازم شے۔ ناگزیر لوازم۔
اَرْفَق...... بکذا: منسلک کرنا نتھی کرنا۔
مُرفَق: ہمرشتہ منسلک۔
مِرفَقة: بلاٹنگ پیپر۔
رقب. رُقابة: نگرانی کرنا۔
رَقابة: نگرانی کنٹرول سنسر چھان بین۔

مُراقب: نگراں' سپروائزر۔
مَرقب: رصدگاہ۔
مِرقب فلکی: ٹیلی سکوپ۔
رقص. رقاصة الساعة: پنڈولم۔
مَرقص: ناچ گھر' ڈانسنگ ہال۔
رقع. رُقعة العنون: لیبل' چٹ۔
مرقعة: اسٹینسل۔
رَقَم: نمبر (ج) ارقام.
ترقیم: نمبر ڈالنا۔
رکب. مرکَبٌ: سواری' جہاز۔
رُکّاب: سواریاں' مسافر۔
رکز. مرکز: مرتبہ' پوزیشن' عہدہ' اسامی' پوسٹ' صدر مقام۔
رنّ. رَنّان: گونجدار۔
رهن. راهن: حاضر وموجود۔
حالةٌ راهنة: موجودہ حالت۔
رود. رائد: راہنما۔
رائد الفضاء: خلاء باز' خلائی مسافر' خلائی کھوج لگانے والا' اسکاؤٹ۔
روی. روایة: ناول' قصہ۔
رِوائیّ: ناول نویس۔
رَیّ: آب پاشی۔
رِیف: دیہات' زراعتی زمین۔ (ج) ارياف.

﴿ز﴾

زبدیّة: پیالہ (ج) زبادی.
زبل. زُبالة: کوڑا۔
صندوق الزُبالة: کوڑے کی گاڑی۔
مَزبلة: کوڑا خانہ۔
زَحف الجیش: پیش قدمی کرنا۔
زَحّافة: زمین ہموار کرنے کا آلہ۔
زُحلوفة: پھسلواں زینہ' پھسلواں تختہ۔
زعم. زعامة: لیڈری' لیڈرشپ۔
زعیم: قوم کا لیڈر' سربراہ (ج) زُعماء.
زعیمُ عِصابة: کسی پارٹی کا سرغنہ۔
زِفت: تارکول۔
زفّته تزفیتًا: تارکول ملنا' ڈالنا۔
زکب. زکیبة: بوری' بڑا تھیلا۔
زلج. مِزلاج: چٹخنی۔
مِزلج: پھسلواں کھڑاؤں۔
زلّط الارض تزلیطًا: زمین پر کنکریٹ ڈالنا۔
زمل. زَمیل: شریک کار' ہم پیشہ۔
زُنبرک: اسپرنگ۔
زِنک: توتیا' جست۔
زُهریّة: گلدان' پھول رکھنے کا برتن (ج) زهریّات.
مَزهریّة: گلدان۔
زوج: کسی شے کا جوڑا' دو۔
مزدوج: ڈبل' دوہرا۔
خطٌّ مُزدوج: ڈبل لائن۔
زوّده ب..... تزویدًا: بہم پہنچانا' سپلائی کرنا' دینا۔
زَورة: ایک ملاقات۔
زیارة: ملاقات' کسی ملک کا دورہ۔
زائر: ملاقاتی (ج) زُوّار.
مَزارٌ: قابل زیارت مقام۔
زوال. زاوَل العملَ مُزاولةً: مسلسل کرنا' بطور پیشہ کرنا۔
مِزْوَل: ٹیلی فون کا ڈائل۔
مِزْوَلة: دھوپ گھڑی۔
زَیَّت الالةَ: مشین کو تیل لگانا۔
زَیْت الغاز: مٹی کا تیل۔
زیاد. زیادة: اضافہ' الاؤنس۔
زائدة دودیّة: اپنڈی سائیٹس۔
مَزاد: نیلام۔
مُزایَدة: فروختگی بذریعہ نیلام۔
زِیّ: طرز' فیشن' بھیس' روپ (ج) ازیاء.

﴿س﴾

سأل. مسئول: ذمہ دار۔
مسئولیّة: ذمہ داری۔
سَبَخ: کھاد (دارجہ)
سبر. سبّورة: تختہ سیاہ' بلیک بورڈ۔
مِسْبَر ومِسبار: کسوٹی۔
سبرتو: اسپرٹ۔
سبق. سوابق: گزشتہ جرائم۔
سبک: ڈھلائی' دھاتوں کی گلائی۔
مَسْبَک: ڈھلائی کا کارخانہ۔
مَسْبَکُ حروفِ الطباعة: ٹائپ فونڈری۔
سبیکة: سونے چاندی یا دیگر دھاتوں کا پگھلا ہوا ڈلا (ج) سبائک.
ستّ: خاتون (ا)
ستّونی: ساٹھ سالہ۔
ستر. ستار: آڑ' رکاوٹ۔
سُترة: کوٹ' آستین دار صدری۔
سجّادة: جانماز' قالین (ج) سجاجید.
سجّل..... تسجیلا: درج کرنا' رجسٹر میں لکھنا' بیان وغیرہ قلمبند کرنا' ریکارڈ کرنا' رجسٹری کرنا۔
مُسَجَّل: رجسٹرڈ' مندرج۔
مُسجِّل: رجسٹرار۔
مُسجِّلة: ٹیپ ریکارڈر' آواز محفوظ کرنے کا آلہ۔
سِجلّ: رجسٹر' ریکارڈ' قدیم کاغذات و دستاویزات (ج) سجلّات.
سجّان: جیلر یا جیل کا داروغہ۔
سحب: لاٹری نکالنا' کسی علاقہ سے فوج ہٹانا' لائسنس وغیرہ ضبط کرنا۔
سحق. مسحوق: پاؤڈر' منجن (ج) مساحیق.
سخن. سخّان: پانی گرم کرنے کا ساور' ہیٹر' بجلی کا چولہا۔
سدس. مُسدّس: ریوالور (ج) مُسدّسات.
سِربُ طائرات: ہوائی جہازوں کی کھیپ۔
سرّح الجیش: فوج توڑنا۔
سَراح: رہائی۔
اطلاق السّراح: رہا کرنا۔
مَسْرَح: تماشا گاہ۔
مَسْرَحیّة: ڈراما (ج) مسرحیات.
سرد. سُرادقة: شامیانہ لگانا۔
سُرادِق: شامیانہ' پنڈال۔
سُرعة: تیزی' رفتار' اسپیڈ۔
سَریع: ایکسپریس۔
سطر. مِسطرة: اسکیل' پیمانہ' جدول کش۔

سعادة: خوشحالی' تعظیمی لقب۔
صاحبُ السعادة یا سعادة فلان: عزت مآب۔
مُساعد: مددگار' اسسٹنٹ۔
سِعر: نرخ' بھاؤ (ج) اسعار.
سَعّر السلعة: سامان کی قیمت مقرر کرنا۔
ساعَرہ: بھاؤ کرنا' سودا کرنا۔
سِعرُ التبادل: شرح تبادلہ۔
سعف. اسعاف: ریلیف' امداد' طبی امداد۔
سعی. ساعِیُ البرید: پوسٹ مین۔
سَفتجة: ہنڈی۔
سفر. سفیر: ایک ملک کا دوسرے ملک میں مستقل نمائندہ (ج) سفراء.
سِفارة: عہدۂ سفارت' سفارتخانہ۔
سُفور: بے حجابی' بے پردگی۔
سفن. سفینة: جہاز (ج) سفن.
سِفانة: کشتی رانی' جہاز رانی۔
سَقطِیٌّ: پرانے کپڑوں کا تاجر۔
سقف. سقیفة: سائبان (ج) سقائف.
سُکّر: شکر' کھانڈ۔
"خام: گڑ' یا شکر۔
سُکّریة: شکردان۔
سُکّرجة: طشتری' پلیٹ۔
سکرتیر: سیکرٹری۔
سکرتاریّة: سیکرٹریٹ' سیکرٹری آفس۔
سِکّةُ الحدید: ریلوے۔
سلح.....تسلیحا: مسلح کرنا۔
سِلاح الطیران: فضائی طاقت' ہوائی فوج۔
تسلح: ہتھیار بندی۔
سُلطة: اختیار' منصب' حاکم۔
""" مُطلقة: اختیار کامل۔
سُلطات: حکام' اتھارٹیز۔
سَلَطة: چٹنی۔
سُلطانیة: بڑا پیالہ' ڈونگا۔
سُلفة: قرض مع سود۔
سلفا: پیشگی' پہلے۔
سِلک: تار' لائن (ج) اسلاک

"سیاسیٌ: سیاسی لائن۔
سُلوک: طرزِ عمل' چال چلن' برتاؤ۔
سُلوکیٌ: چال چلن سے متعلق۔
لاسلکی: وائرلیس۔
سلّ. سُلالة مَلکیّة: شاہی خاندان۔
سِلمِیٌ: پُرامن' امن سے متعلق۔
تسلّم: وصول کرنا۔
سالَمة مُسالَمة: صلح کرنا۔
مُسالِم: صلح پسند' صلح جو۔
مُستلِم: وصول کنندہ۔
سمح سماحة: عالی ظرفی' فراخ دلی' رواداری (اعزازی خطاب)
سماحةُ فلان وصاحبُ السماحة.
مُسامحة: تعطیل' چھٹی' معافی۔
سمّدالارض تسمیدا: کھاد ڈالنا۔
سماد: کھاد (ج) اسمِدة.
سمع. مِسماع: اسٹیتھ سکوپ' طبی آلہ جس کے ذریعہ سینے کی آواز سنی جاتی ہے۔
سُمُو: بلند' عظمت (کلمۂ تعظیم) جو عموماً شاہی خاندان کے افراد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے' بمعنی اعلیٰ حضرات' عالی جناب۔
سَماوة: چھجا' سائبان۔
سَنَد: رسید' واؤچر' وثیقہ' بونڈ۔
سندات: دستاویزات۔
مُستندات: دستاویزات۔
سَھم: کمپنی کا حصہ' شیر۔
مُساھِم: حصہ دار۔
ساھَم واَسھَم فی: حصہ لینا۔
سھمٌ ناریٌّ: راکٹ۔
سیح. ساحة: میدان' گراؤنڈ۔
ساحة المُصارعة: کشتی کا دنگل۔
سود. سادَ: چھاجانا' سکہ جمانا۔
سِیادة: اقتدار' بالا دستی۔
سیّد: با اقتدار' مسٹر' جناب۔
سیّدات: خواتین۔
سوریا: ملک شام۔
سوریٌّ: ملک شام کا رہنے والا۔

سوع. ساعة: گھڑی۔
ساعاتی: گھڑی ساز۔
سُوق: بازار' مارکیٹ۔
" سوداء: بلیک مارکیٹ۔
تسوّق: خرید و فروخت کرنا۔
سَوق: ڈرائیوری' گاڑی چلانا۔
سوّاق. سائق: ڈرائیور۔
سوّی تسویة: برابر کرنا' جھگڑا چکانا' حساب بے باک کرنا۔
سیج. سیاج: باڑھ' چہار دیواری۔
سِجارة: سگریٹ (ج) سجائر.
سیر: رفتار' چال' ترقی۔
سیّارة: موٹر (ج) سیارات.
سائر: ترقی یافتہ' متحرک۔ جاری۔

﴿ ش ﴾

شأن: (ج) شئون: حالات' معاملات۔ کیفیات' ضروریات۔
شبک. شَبَکة: جال' جالی۔
اشتباک: الجھاؤ' تصادم' جھڑپ۔
شُبُک: سگریٹ پائپ' حقہ کی نے۔
شُبّاک: سلاخوں دار کھڑکی (ج) شبابیک.
مِشبک: بکسوا' کلپ۔
شِبهُ جزیرة: جزیرہ نما۔
شِبهُ رسمیّ: نیم سرکاری۔
شتو. مَشتیٰ: گرم مقام جہاں موسم سرما گزارا جائے (ج) مشتیات.
شجب. مِشجب: ہک' کھونٹی۔
شجع. تشجیع: ہمت افزائی۔
شحط. شُحیطة: دیا سلائی۔
شحن. شحنا: کشتی یا جہاز پر سامان لادنا۔
شَحن وشُحنة: وزن' لوڈ' لادی' لادا جانے والا سامان۔
شذّ. شذوذا: جماعت سے الگ ہونا' خلاف قیاس ہونا' مخالف اصول ہونا۔
شرّب تشریبا: پیوست کرنا' دماغ میں بٹھانا' تلقین کرنا۔
شُربة: یخنی' سوپ۔

شراب: شربت' مشروب۔
شرج: فیتہ' ڈور۔
شرح. ک شرحا: سلائس کاٹنا' پوسٹ مارٹم کرنا۔
شرحة: سلائس' لمبا ٹکڑا' قاش۔
مشرحة: چیر پھاڑ اور پوسٹ مارٹم کا کمرہ۔
شرود: فرار' آوارگی' انتشار ذہنی۔
شرطة: پولیس (ج) شرط. شرطی.
شــــرطة: (۔) چھوٹا خط جو دو جملوں کے درمیان ہوتا ہے۔
شرطية: معاہدہ' بندھی ہوئی شرط۔
شريط: فیتہ' تسمہ' ٹیپ' پٹی (ج) اشرطة.
مشــــرط: آلۂ جراحی سے جس سے جلد کو کاٹا جائے۔
شرع. ک شرعا: قانون بنانا۔
شرعي: قانونی' جائز۔
شــــارع: قانون ساز' لائحہ عمل اور منصوبہ تیار کرنے والا۔
تشريع: قانون سازی۔
مشروع: اسکیم' منصوبہ' مسودہ' قانون' جائز۔
متشرع: قانون دان' بیرسٹر۔
شرف: عزت' اعزاز' فخر۔
شرفي: اعزازی۔
اشرف على: نگرانی کرنا۔
المشرف: نگراں' سرپرست۔
شرفة: بالکنی' گیلری (ج) شرف.
تشريفة: تقریب سرکاری۔
تشريفاتي: سرکاری تقریبات کا منتظم۔
شرق: مشرقی ممالک۔
الشرق الادنى: مشرق قریب۔
الشرق الاقصى: مشرق بعید۔
شرك: جال' پھندا۔
شركة وشــركة: کمپنی' فرم (ج) شــركــات
شريك ومشارك: حصہ دار۔
اشــتــراك: اخبار یا رسالہ کی خریداری' اخبار یا رسالہ کا چندہ۔
اشتراكي: سوشلسٹ۔
اشتراكية: سوشلزم۔
اشتراكية متطرفة: کمیونزم۔
شطب. آ شطبا: مٹانا' قلم زد کرنا' نام خارج کرنا۔
شعب: پبلک' عوام (ج) شعوب۔
شعبي: عوامی' جمہوری۔
شعار: نشان امتیاز' بیج' مارک۔
شعور: جذبہ' وجدان۔
شعل. مشاعلي: مشعل بردار۔
شغب: بدامنی' شرارت' فساد' ہنگامہ۔
شغاب ومشاغب: غنڈہ' فسادی۔
مشاغبة: غنڈہ گردی' فساد انگیزی۔
شغل: مشغلہ' مصروفیت۔
شغل. تشغيلا: کام پر لگانا' مصروف بنانا' مشین چالو کرنا۔
شغال: کارکن' مزدور' بے حد مصروف۔
شفاعي: سفارشی۔
شفهي. شفوي: زبانی۔
شفو. مستشفى: ہسپتال (ج) مستشفيات.
شقة: عمارت کی ایک منزل' ایک حصہ۔
شكر. شكارة: توس وغیرہ سینکنے کی جالی' بیگ' تھیلا۔
شكل الكلمة. شكلا: اعراب لگانا۔
تشكيل: مصور کرنا' شکل دینا' تشکیل دینا' کمیٹی وغیرہ بنانا۔
تشكيلات: انتظامات' تیاریاں۔
مشكلة: پیچیدہ مسئلہ' الجھن' قضیہ۔
مشكول: بااعراب۔
شلل. شلال: آبشار (ج) شلالات.
شمع. شماعة: کپڑے لٹکانے کا ہک یا اسٹینڈ۔
مشــمع: آئل کلاتھ' موم کی پالش کیا ہوا کپڑا' چکنا کپڑا۔
شماعة: لالٹین کا کلا' برنر۔
شنط. شنطة: بیگ' تھیلا۔
شهد المجلس. ک شهودا: شریک ہونا۔
شــهــادة: تصدیق نامہ' سٹیفکیٹ' سند فراغت' ڈپلوما (ج) شهادات.
الشــاهــدة: رجسٹر مراسلات جس میں خطوط کی نقول محفوظ رکھی جاتی ہیں۔
شهر البندقية. ک شهرا: بندوق تاننا۔
اشهار: اعلان۔
شهي: مرغوب' مقبول۔
شور. شارة: نشان خاص۔
اشارة برقية: ٹیلی گرام۔
اشارة سكة الحديد: ریلوے سگنل۔
اشوجي: سگنل مین۔
المشير: فیلڈ مارشل۔
مستشار: مشیر۔
شوش. شاشة: پردۂ سیمیں۔
شاويش: سارجنٹ' دس سپاہیوں کا افسر۔
شوى. شواية: بھوننے اور سینکنے کا آلہ' فرائی پن' کڑچھا۔
شيت: چھینٹ' ایک کپڑا۔
شيع شائعة: افواہ (ج) شائعات.
شيوع: اشاعت۔
شيوعي: کمیونسٹ۔
شيوعية: کمیونزم۔
اشاعة: افواہ (ج) اشاعت.

﴿ص﴾

صالة: بڑا کمرہ' کمرۂ استقبال۔
صبح مصباح: لیمپ۔
صبع. مصبع: سینکنے کی جالی۔
صبغ. مصبغة: رنگائی کا کارخانہ۔
صبن. صبان: صابن ساز۔
صابونة: صابن کی ٹکیہ۔
مصبنة: صابن کا کارخانہ۔
صحح. صحي: صحت افزاء' صحت سے متعلق۔
صحف: اخبارات واحد: صحيفة.
صحاف: اخبار فروش۔
صحافة: اخبار نویسی۔
صحفي: اخبار نویس۔
صحن: پلیٹ (ج) صحون.
صدد: سلسلہ' تعلق بصدد كذا: فلاں چیز کے سلسلہ میں۔

صَدرُ الکتاب: پیش لفظ لکھنا۔
اِصدر: جاری کرنا' شائع کرنا۔
تصدیر: کتاب کا پیش لفظ' بیرونی ممالک میں مال بھیجنا (ایکسپورٹ) برآمد۔
صادِرٌ: باہر جانے والا مال۔
صادرات: برآمدات۔
مَصدَر: سرچشمہ (ج) مصادر.
مَصادِرُ علمیة: باخبر حلقے۔
صُدرَة. صُدیریٌ: واسکٹ' صدری۔
صُدریة: عورتوں کا سینہ بند۔
صدق. صادق علی...... مُصادقة: منظوری دینا' جائز قرار دینا۔
صرّح بکذا: بیان دینا' وضاحت کرنا۔
تصریح: بیان' اجازت نامہ' اعلان' اقرار نامہ۔
صرخ. صاروخ: راکٹ (ج) صواریخ.
صاروخة: تارپیڈو۔
صرع. صراعة: کشتی۔
مَصرَع: اکھاڑا۔
مُصارِعٌ: پہلوان۔
مُصارعة: پہلوانی' کشتی۔
صرف. صرفا: خرچ کرنا' نوٹ بھنانا' رقم کا تبادلہ۔
تصرّف: کارروائی' تدبیر' روش۔
تصرّفات: طور طریق' افعال و حرکات۔
صرّاف: کشمیر' تحویلدار رقم یا سکہ تبدیل کرنے والا۔
مَصرف: بنک (ج) مصارف.
مَصرف الماء: پانی کی نالی۔
مصروف: خرچ (ج) مصاریف۔
مصاریف الدعوی: ڈگری خرچ۔
متصرّف: بااختیار۔
صفح. مُصفّحات: زرہ پوش گاڑیاں' بکتر بند گاڑیاں۔
صَفیحة: معدنی چادر' پلیٹ (ج) صفائح.
صفر تصفیرا: سیٹی بجانا۔
صفّارة: سیٹی۔

صَفّ الحروف. صَفًّا: کمپوز کرنا' لوہے کے حروف کو ترتیب دینا۔
صَفّ: لائن' تعلیمی درجہ' کلاس (ج) صُفوف.
صَفّاف: کمپوزیٹر۔
صقل. صقلاً: پالش کرنا۔
صَقیل: پالش کیا ہوا' چکنا' چمکدار۔
صلح. صلاحیة: لیاقت' اختیار۔
صالح: مفاد' منفعت۔
مَصلَحة: محکمہ' فائدہ۔
صَلصَلة: شوربا (ا)
صمم. تَصمیم: خاکہ' ڈیزائن (ج) تصامیم.
صُنبور: ٹینٹو (ج) صنابیر: ٹونٹیاں۔
صَنّع البلاد تصنیعا: ملک کو صنعتی بنانا۔
صِناعیٌ: صنعتی' مصنوعی۔
صَانع: کاریگر (ج) صُنّاع.
مَصنع: کارخانہ' مل' فیکٹری (ج) مصانع.
مَصنعیّة: اجرت' مزدوری۔
صہر. ک صہرا: معدنیات کو پگھلانا۔
صِہریج: پانی کا تالاب' ٹینکی' حوض' ریلوے انجن کے پیچھے لگا ہوا ڈبا۔
صوّب الیه: نشانہ لگانا' رخ کرنا۔
صوّت تصویتا: ووٹ دینا۔
صَوت: ووٹ (ج) اَصوات.
مُصوّت: ووٹر' الیکشن میں رائے دینے والا۔
صودا: سوڈا۔
صُوداکاویة: سوڈا کاسٹک۔
صورة: نقل' کاپی' نسخہ' فوٹو۔
تصویرة: فوٹو' تصویر۔
مُصوّرة: کیمرہ۔
صِیغة القانون: قانونی اسلوب' طرز۔
صَومَعة: کیبن' چھوٹا کیمرہ۔
صُوان: الماری' بکس۔
صید. مِصیَدة: پھندا' جال' چوہے دان۔
صَیدلة: دواسازی۔
صَیدلیّة: فارمیسی' انگریزی دواخانہ۔
صَیدلیٌ. صیدلانیٌ: انگریزی دوائیں فروخت کرنے والا۔

صیر. مَصیر: انجام' قسمت۔
صَیّف تصییفا: گرمی کا موسم گزارنا۔
مَصیف: ٹھنڈا مقام' موسم گرما گزارنے کی جگہ۔
صِینیّة: ٹرے' صینی۔

﴿ض﴾

ضبّ الباب: دروازہ کو چٹخنی تالہ لگانا۔
ضَبّة الباب: چٹخنی' تالہ' چٹخنی۔
ضَبط: ملان' تصحیح۔
ضَبطیّة: پولیس اسٹیشن۔
ضَابط: افسر (ج) ضُبّاط.
ضَابطة: پولیس۔
مَضبَطة: معاہدہ' کارروائی۔
ضخ. مِضَخّة: پمپ' ہینڈ پمپ' پچکاری (ج) مضخّات.
ضَربخانة: دارالضرب جہاں سکے ڈھالے جاتے ہیں' ٹکسال۔
ضَریبة: ٹیکس (ج) ضرائب.
اضطراب: ہنگامہ' گڑبڑ۔
مِضرَب: بلا' بیٹ۔
ضغط: دباؤ' زور۔
ضمّ...... الی. ضَمًّا: شامل کرنا۔
ضَیف. مَضیف: مہمان خانہ۔
اضافة: زیادتی' شمولیت۔
اِضافیّ: زائد' اوور ٹائم۔
ضیق. مَضیق: تنگنائے' دو سمندروں کا درمیانی راستہ۔

﴿ط﴾

طَبیب: معالج' ڈاکٹر' حکیم۔
"جرّاح: سرجن۔
طَبعة: اڈیشن۔
طَابع: نشان' چھاپ' مہر (ج) طوابع: (ڈاک ٹکٹ)
مَطبعة: پریس' چھاپہ خانہ۔
مطبوعات: چھپا ہوا مواد۔
طباق: تمباکو۔
طَابَق: مکان کی ایک منزل (ج) طوابق.

طَبْلَةُ الفُنغراف: ساؤنڈ بکس۔
طبونة' طابونة: تنور' بیکری' بسکٹ وغیرہ کا کارخانہ۔
طبّان العجلة: ٹائر۔
طَبنجة: پستول۔
طاجن: فرائنگ پین' کڑچھا۔
طحن. طاحونة: آٹا پیسنے کا انجن۔
مَطحنة: آٹے کی مل۔
طرأ. طارئ: ہنگامی' غیر متوقع۔
طوارئ: ہنگامی حالات' ایمرجنسی۔
طرب. مُطرب: نغمہ ساز' گانے والا۔
طَربید: تارپیڈو۔
طرح. مطارحة: بیت بازی کرنا۔
اُطروحة: تھیسیز' تحقیقی موضوع جو ڈگری کے حصول کے لئے مقرر کیا جائے۔
طرْد: پارسل' پیکٹ (ج) طرود.
طرّاد: کروزر' جنگی جہاز' پل۔
طرید: آوارہ۔
طرز. تطریز: ایمبرائڈری' کشیدہ کاری۔
طراز: ماڈل' ساخت' فیشن۔
طرف. تطرف: انتہاپسندی۔
طرم. طارمة: لکڑی کا کمرہ' کیبن۔
طرمبة: پمپ' سرنج' پچکاری۔
طسْت: سلفچی' ہاتھ دھونے کا برتن۔
طعم. مَطعم: ریسٹورنٹ' کھانے کی دکان' ج مطاعم.
طفأ. مطفأة. طفّاية: فائر انجن' آگ بجھانے کا آلہ۔
طقس: موسم' تہوار' میلہ (ج) طقوس.
طَقم: کسی چیز کا سیٹ' مجموعہ' جوڑا۔
طلحية: کاغذ کی ایک شیٹ
طلس. اطلس: اٹلس' ریشمی کپڑا۔
طلق. اطلاق: رہا کرنا' گولی چلانا۔
طلقة: شوٹ' فائر' فائرنگ کی آواز۔
طلم. مطلمة: بیلن۔
طلمبة: واٹر پمپ' نل۔
طلی. ہ طلیا: روغن کرنا' پالش کرنا۔

طلاء: روغن' پالش' رنگ (ج) اطلية.
طهي. طاهي: باورچی (ج) طهاة.
طوب: اینٹ' طوبة.
طوّاب: اینٹ بنانے والا۔
طوبجي: توپچی۔
طوبجية: توپ خانہ۔
طور. تطور: تبدیلی' انقلاب (ج) تطورات.
تطوری: تغیر پذیر۔
طوربید: تارپیڈو' تباہ کن بحری جہاز۔
طوّی تطویا: رضاکار بننا۔
تطوع: رضاکار بننا' والنٹیئری۔
متطوع: رضاکار' والنٹیر۔
طوف. طاف البلاد: دورہ کرنا۔
طواف: سیاح' ایجنٹ' دلال۔
طائفة: گروہ' فرقہ۔
طائفي: فرقہ وارانہ۔
طوقه تطویقا: گھیرا ڈالنا' احاطہ کرنا۔
طاقة: مجموعہ' گچھا' کھڑکی' روشن دان۔
طاقية: ٹوپی (ج) طاقيات.
طوق القميص: کالر۔
طول. طوال: مین ڈائریکٹ (خط طوّال) : مین لائن۔
طوی. طوّاية: فرائی پین۔
طیب. طابة: (گیند کا) بلا۔
طیران: ہوابازی' پرواز۔
طیار: ہواباز۔
طیارة: ہوائی جہاز' پتنگ۔
طائرة: ہوائی جہاز۔
مطار: ہوائی اڈہ' ایئرپورٹ۔

﴿ظ﴾

ظرف: حالت' لفافہ' کارتوس (ج) ظروف.
ظلّة: سائبان (ج) ظلل.
مظلّة: چھتری (ج) مظلات.
مظلّي: چھاتہ بردار فوج کا سپاہی۔

﴿ع﴾

عبأ تعبئة: بھرتی کرنا' پیک کرنا۔
عبء: بوجھ' ذمہ داری (ج) اعباء.
تعبئة: پیکنگ' بھرتی۔
عبد. عبودية واستعباد: غلامی۔
مُستعبَد: غلام' محکوم۔
عبّد الطريق تعبيدا: راستہ ہموار کرنا۔
عبر. عبرة: عبرت آموز۔
عبارة: تعبیر' تفصیل' طرز ادا۔
عابر: سرسری۔
عبق. عبقري: کمال (ج) عباقرة.
عبقرية: کمال' فطری قابلیت۔
عجل. عاجل: فوری' ہنگامی۔
مستعجل: ہنگامی' ارجنٹ۔
مستعجلة: تیز رفتار گاڑی۔
عجم. معجم: ڈکشنری (ج) معاجم.
عجن. معجون الاسنان: ٹوتھ پیسٹ۔
عدد. عدّاد: میٹر (ج) عدادات.
عدة: سامان' تیاری (ج) عُدد.
عدسة: چشمہ وغیرہ کا شیشہ۔
عدل. تعديل: ترمیم (ج) تعديلات.
معدل: اوسط رفتار۔
عدّن تعدينا: کان کھودنا' کان سے معدنیات نکالنا۔
مُعدّن: کان کن۔
عدوان: جارحیت۔
عدائي: جارحانہ۔
عربة: گاڑی (ج) عربات
": (۲) ریلوے ویگن
عرش: تخت۔ (ج) عُروش
"" وعريش: جانوروں کا باڑا۔
""" وتعريشة: ٹٹی' لکڑی یا لوہے کی جالی جس پر انگور کی بیل ڈال جاتی ہے۔
عرض: پیش کش' نمائش۔
معرض: نمائش گاہ۔
استعراض: جائزہ' نظر ثانی۔
معروض: برائے فروخت۔
عرک. معرکة: لڑائی' ہنگامہ' فساد (ج) معارک.
عری. مستعار: عارضی' مصنوعی۔

عزبة: فارم' کھیت۔
عــزز. عــزیــز الــجــانــب: طاقتور' مضبوط' بااقتدار آدمی۔
عزیز المنال: ناممکن الحصول۔
عزف: سارنگی بجانا۔
عازف: سارنگیا' گانے بجانے والا۔
معزف: باجا' ساز آلہ' موسیقی۔
عزم. عزومة: ولیمہ' دعوت ولیمہ۔
عسس: چوکیدار' پہرہ دار' دعاس.
عسکر الجیش: فوج کا خیمہ زن ہونا۔
عسکریؒ: فوجی۔
معسکر: بارک' فوجی کیمپ۔
عشــب. غشّــاب: جڑی بوٹیوں کا ماہر' تاجر نباتات' گھاس فروش۔
عصبة: گروہ' جماعت' لیگ۔
عصبة الامم: انجمن اقوام متحدہ۔
(حرب) العصابات: گوریلا جنگ۔
عصد. عصیدة: دلیا' حریرہ۔
عصف. عاصفة: آندھی' طوفان۔
عــصــم. عــصــام: ڈوری' رسی' تسمہ' پیٹی (ج) اعصمة.
عاصمة: پایہ تخت' راجدھانی (ج) عواصمة.
عصی. عصیان مدنیؒ: سول نافرمانی۔
عــضــو: کسی جماعت وغیرہ کا ممبر و رکن (ج) اعضاء.
عضوئة: ممبری' رکنیت
عطفة. منعطف: گلی' موڑ (ج) منعطفات.
معطف: کوٹ (ج) معاطف.
عاطفة: جذبہ (ج) عواطف.
عاطفیّة: جذباتیت۔
عواطفیُّ: جذباتی۔
عَطَل: بیکاری۔
عُطلة: تعطیل' چھٹی (ج) عُطَل.
عَطَّل تعطیلا: بےکار کرنا' معطل کرنا' کام بند کرنا' تعطیل کرنا' ملتوی کرنا۔
تعطیل: التواء' رکاوٹ' تعویق۔
عطو. عطاء: ٹنڈر (ج) عطاء ات.

عظمة: شان وشوکت۔
صاحب العظمة: ہز میجسٹی' سلطان کا لقب۔
عفریتة: گاڑی کو اوپر اٹھانے کا آلہ۔
عفش: سامان سفر' فرنیچر۔
عفوا: معاف کیجئے' خود بخود۔
عقّب تعقیبا: تبصرہ کرنا' نکتہ چینی کرنا۔
عقوبة مالیة: جرمانہ۔
عقــد. عقدا: معاملہ کرنا' معاہدہ کرنا' جلسہ بلانا' کتاب میں فصل قائم کرنا' دیوار میں ڈاٹ لگانا۔
عقید: ایک فوجی عہدیدار۔
عــقــرب الــســاعة: گھڑی کی سوئی۔ (ج) عقارب.
عقل. اعتقال: نظر بندی۔
معتقل: نظر بندی کا مقام' جیل۔
عُلبة: ڈبا' ڈبیہ (ج) علب.
عــلج. عالج...... معالجة: کسی کام کو انجام دینے کی کوشش کرنا' کسی موضوع پر قلم اٹھانا' بحث کرنا' زیر بحث لانا۔
معالجة: تدبیر' علاج۔
علق. تعلیق: تبصرہ' حاشیہ۔
علم. استعلام: انکوائری' تحقیق۔
مــکتب الاســتعلامات: دفتر تحقیقات' انکوائری آفس۔
تعلیمات: ہدایات۔
علو. علاوة: زیادتی' اضافہ۔
علاوات الغلاء: گرانی الاؤنس۔
علوان: عنوان' پتہ۔
عمدة: مکھیا' چودھری۔
عَمود: اخبار کا کالم (ج) اعْمِدَةُ.
عــمــیــد: سربراہ' پرنسپل' ریکٹر' کالج یا یونیورسٹی کا سربراہ (ج) عُمَداء.
اعتماد: ساکھ' منظوری' قرض۔
اعتماد مالی: فنڈ۔
(خطاب) اعتماد: ہنڈی' مالی رقعہ۔
(اوراق) اعتــمــاد: شناختی کاغذات' تعارفی (سرکاری) کاغذات۔

عمر. استعمار: سامراج' آبادکاری' نوآبادی بنانا۔
مستعمرة: کالونی' نوآبادی وہ حصہ زمین جس پر غیر ملکی جماعت قابض ہو (ج) مستعمرات.
عمران: تعمیر' آبادی' تہذیب وتمدن۔
عمارة: بلڈنگ' سمندری بیڑہ۔
عُمْلٌ. عُمْلَةٌ: سکہ (ج) عُمَلٌ.
عمالة: مزدوری' کمیشن (تجارتی)
عمولة: کمیشن' آڑہت۔
عمیل: ایجنٹ' دلال (ج) عملاء.
عــامــل: سبب' محرک' باعث (ج) عــوامــل: (۲) کاریگر' مزدور۔
معمل: فیکٹری' کارخانہ' مل۔
معمول: تیار کردہ' اثر۔
عــمــلــیّة: خاص فعل' کارروائی' آپریشن (ج) عملیات.
عمیٰ تعمیة: پوشیدہ رکھنا' گمراہ کرنا۔
طوع. طاعة: تقلید۔
عنصر: اصل' جنس' مادہ' جوہر۔
عناصر: اجزاء ترکیبی۔
عنف: تشدید۔
الاعنفیة: عدم تشدد۔
عنق. اعتنق: مذہب یا عقیدہ اختیار کرنا۔
عنن الکتاب: عنوان قائم کرنا۔
عنونة: پتہ لکھنا' عنوان لگانا۔
عنوان: پتہ (ج) عناوین.
مَعْنَوِیُّ: روحانی ضد۔
عہد. تعہُّد: نگرانی' دیکھ بھال۔
العہد الجدید: انجیل۔
العہد القدیم: توراۃ۔
معہد: ادارہ (ج) معاہد.
مُتعہِّد: ذمہ دار' ٹھیکیدار۔
عید: جشن' تہوار' تقریب۔
عید فِضّی: سلور جوبلی۔
تعیید: جشن منانا' عید کی مبارکباد دینا۔
عود. عادة: معمول۔

(فوق) العادة: غیر معمولی۔
عادیٌ: معمولی، عام، رائج، متداول، قدرتی۔
عادیات: آثار قدیمہ۔
عائدہ: فائدہ (ج) عوائد.
عوائد: ٹیکس، مال گزاری۔
عیادة طبیة: مطب۔
عود الثقاب: پھول جھڑی۔
عور. مستعار: مصنوعی، جھوٹا۔
عوق. عوّاقة: ریلوے بریک وین۔
عول. عائلة: کنبہ، فیملی، گھرانہ (ج) عائلات.
عوم. عوّامة: مچھلی کے کانٹے کے ساتھ ڈور میں بندھی ہوئی لکڑی۔
عون. اعانة دراسیة: تعلیمی وظیفہ، اسکالرشپ۔
عیر. عایرة: جانچنا، ناپ تول کرنا، ٹیسٹ کرنا
عیار: مقدار، ناپ (ج) عیارات.
عیار ناریٌ: شوٹ۔
عیار: (۲) وزن، باٹ۔
عیّار: کرین، آلہ جرثقیل۔
عیش: چپاتی۔
عیّاش: چپاتی فروش۔
معاش التقاعد: پنشن۔
عیل. عائلیٌ: خاندانی، گھریلو۔
عیالة: کفالت، پرورش۔
عین. عینیٌ: چشم دید، عینی۔
عوینات: چشمہ، عینک۔
تعیین: نامزدگی، تقرر۔

غ

غرس: بیج، پودا۔
غریسة: نرسری پودا۔
غرفة: سینڈل (ایک قسم کا جوتا)
غرفة: بالاخانہ، کمرہ، دیوان، چیمبر۔
"" تجاریة: ایوان تجارت۔
غرم. غرامة: جرمانہ ادا کرنا۔
غرامة: جرمانہ، تاوان۔
غرامیٌ: جرمانہ کا مستحق۔
غرو. غرا. وغرّی تغریة: سریش سے جوڑنا۔
غراء: سریش، ایسا مادہ جس سے کوئی چیز جوڑی جائے۔
غزل: کتائی، سوت۔
مغزل: سوت کاتنے کی مشین۔
غزو. غزوة: یورش، حملہ۔
مغزیٰ: خلاصہ، میدان جنگ۔
غطو. غطاء: ڈھکن، غلاف، سرپوش (ج) اغطیة.
غفر. غفیر: (وا) پہرہ دار۔
غفارة: علماء یہود کا لباس۔
غلف. غلف الکتاب وغیرہ: کور چڑھانا۔
غلاف: کور، ٹائٹل، سرورق (ج) اغلفة.
غلل. استغلال: نفع اندوزی۔
غلی. غلّایة: ساور، پانی گرم کرنے کا برتن۔
مغلی الاعشاب: جوشاندہ۔
غلسیرین: گلیسرین۔
غلیون التدخین: تمباکو پائپ، حقہ۔
غمر. مغامرة: جانبازی۔
مغامر: جانباز۔
غور. مغوار: (ج) مغاویر. جنگجو، دلیر۔
غاز: گیس (ج) غازات.
(۲) پٹرول، مٹی کا تیل۔
غوص. غوّاصة: غوطہ مار کشتی۔
مغاص: غوطہ گاہ۔
غیّبة: بے ہوش کرنا۔
(عقار) مُغیِّب: بے ہوش کرنے والی دوا۔
غیر. غیار: تبادلہ۔
(قطع الغیار): فالتو پرزے۔
غیطانیٌ: کھیت والا، باغ والا۔

ف

فأل. متفائل: پرامید۔
فبریقة: کارخانہ۔
فتح. فتاحة علب: ڈبے کھولنے کی چابی۔
مفتاح: ریلوے کا کانٹا بدلنے کا آلہ۔
مفتاحجی: ریلوے کا کانٹا بدلنے والا۔
فتر. فاتر: کم ہمت، نیم گرم۔
فاتورة: بل، حساب، نمونہ۔
مُتفتر: غیر مسلسل۔
فتش. تفتیشا: تحقیق کرنا، تلاش لینا، جانچ پڑتال کرنا۔
فتّاش: جانچ کنندہ۔
مُفتِّش: انسپکٹر۔
مُفتِّش عامّ: انسپکٹر جنرل۔
"" اوّل: چیف انسپکٹر۔
"" ثانی: سب انسپکٹر۔
فتن. فتّان. فاتن: فتنہ انگیز، سحر انگیز۔
فتوی. استفتاء: استصواب، قانونی رائے طلبی، ریفرینڈم۔
فجر: آغاز، شروع۔
فحص: معائنہ، جانچ، ٹیسٹ (ج) فحوص.
فاحص: آڈیٹر حسابات، اگزامینر، جانچ کنندہ۔
فحل. استفحل الامر: سنگین ہو جانا۔
فحم عضوی: کاربن۔
فخر: اعزاز، سربلندی۔
فخریٌ: اعزازی۔
فخّاریٌ: (۱) مٹی کے برتن بنانے والا۔
فاخر: شاندار، بھڑکدار۔
فاخورة: مٹی برتن بنانے کا کارخانہ۔
مفخرة: قابل فخر کارنامہ۔
فخم. فخامة: شان وشوکت، عظمت، تعظیمی لقب جو مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے (فخامة الرئیس) اور صاحب الفخامة: عزت مآب۔
فدی. فدائیٌ: جنگی رضاکار۔
فرج. تفرّج علی......: سیر کرنا، تماشہ دیکھنا۔
تفریجة: جھروکہ، روشندان (ج) تفاریج.
فرخ وَرَق: کاغذات کا ایک شیٹ۔
فرد: پستول، ریوالور۔
فرز. فرزا: خطوط اور کاغذات کی چھنائی کرنا۔
فرزة: شطرنج کی رانی۔
فرز الحلیب: کریم نکالنے کی مشین۔
افریز: کارنس (ج) افاریز.
فرش. تفریشا: کپڑوں پر برش پھیرنا۔
فرشة: گدا۔
فرشة: برش۔

فرّاش: چپراسی، خادم۔
مفروشات: گھریلو سامان، فرنیچر۔
فرشینة: بالوں کا کلپ۔
فرص. فُرصة: موقع، چانس (ج) فُرص.
فرض. فرضًا: سر منڈھنا، مقرر کرنا۔
فرط: (ا،) مال، فائدہ، نفع۔
مُفرِط: انتہا پسند، فضول خرچ۔
فرْع: شاخ، برانچ، سیکشن۔
فـرّغ تـفـريغـا: جہاز وغیرہ سے سامان اتارنا، سانچے میں ڈالنا۔
تفرّغ: خالی ہونا، سبکدوش ہونا۔
فراغ: خالی جگہ، بیکاری۔
فراغات: خالی جگہیں۔
فرق: امتیاز، بیلنس (حساب میں)
فـــرقة: گروہ، گروپ، پارٹی، فوج کا ایک ڈویژن۔
فـــريق: جماعت، پارٹی، ٹیم، لیفٹیننٹ (فوجی عہدہ)
بالتفريق: بالتفصیل، ریٹیل میں، خوردہ بالجملة: کی ضد۔
مفرق: نقطۂ انفصال، مرکز اختلاف۔
مفرق الطرق: چوراہا۔
فرقعة: دھماکہ۔
مفرقعات: دھماکہ خیز اشیاء، پٹاخے وغیرہ۔
فرک. فراک: فراک، ایک قسم کا لباس۔
فرم. فرما: قیمہ کرنا۔
فرّامة: قیمہ کرنے کی مشین۔
فرمة المطبعة: پریس کا فرمہ۔
فرمان: حکم عالی، فرمان۔
فرملة: بریک۔
فرملجی: بریک لگانے والا۔
فرن: تنور، نان بائی کی دکان، بیکری، بسکٹ وغیرہ کا کارخانہ، بھٹی (ج) افران.
فران: بسکٹ وغیرہ کا کاریگر۔
فرنجة: انگریز جیسا بنانا، فرنگی بنانا۔
الفرنجی: یورپین، انگریز۔
فرنسا: فرانس۔

فرنسی، فرنساوِیٌ: فرانسیسی۔
فـسحة: تعطیل، تفریح (ج) فُسح: درمیانی وقفہ، گنجائش۔
فَسحَةٌ: گھر کا صحن۔
فسقيّة الماء: پانی کا فوارہ۔
فشـــزم. فـاشية: فاشزم، ایک اٹالین سیاسی نظریہ۔
فاشی: فاشزم کا معتقد۔
فَشكَةٌ کارتوس فشکات.
فصد. مفصد: نشتر۔
فصل. فصلا: خارج کرنا، نام کاٹنا۔
فـصّـل تـفـصيـلا: کپڑا کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، تقسیم کرنا۔
تفصيلة: کٹنگ۔
فـصـل: تفریق، تقسیم، ڈرامہ کا منظر، اسکول ٹرم، جماعت، فیصلہ۔
فصيلة: کنبہ، قسم۔
فَصلَة: کاما، واو معکوس (')
انفصالية: علیحدگی پسندی۔
انفصاليّون: علیحدگی پسند افراد۔
مفصلة: قبضہ جس میں کواڑ گھومتا ہے۔
فضّل تفضيلا: پسند کرنا، ترجیح دینا۔
مُفضَّل: محبوب، پسندیدہ، مقبول۔
فـضيلة: علماء و مشائخ کے ناموں کے ساتھ بطور اعزاز استعمال ہوتا ہے۔ فـضـيـلـة الشيخ، صاحب الفضيلة.
فطر. فطور: ناشتہ۔
فــطـيـــر: خمیری روٹی، کیک، پیسٹری (ج) فطائر.
فطائریٌ: کیک پیسٹری بنانے والا۔
فعل. افتعال: جعل سازی۔
انفعال: اشتعال، تاثر۔
مفعول: اثر، معمول۔
مفتَعَل: جعلی، من گھڑت۔
فاعليّة: تاثیر۔
فعّال: موثر۔
فاعل: مزدور (ج) فعلة.

فقد. تفقد: جائزہ لینا، عیادت کرنا۔
الفقيد: متوفی، مرحوم۔
فقرة: پیراگراف، جملہ (ج) فقرات.
فكرة: خیال، نظریہ۔
الفكريات: آئیڈیالوجی۔
مُفكِّرة: یادداشت، میمورنڈم۔
مفكّرة جيب: نوٹ بک۔
مُفكِّرة يومية: روزنامچہ۔
فكّ. فـكّـا: پرزے الگ کرنا، پیچ وغیرہ کھولنا، مہر توڑنا، جوڑ یا ہڈی علیحدہ کرنا، ڈھیلا کرنا۔
انفكاک: ڈھیلا ہونا، کھلنا، جوڑ ہلنا، جوڑ کھلنا۔
فكّة نقود: ریزگاری، چینج۔
مِفكّ: پیچ کس، چابی۔
فكه: دلچسپ۔
فُكاهِیٌّ: مزاحیہ۔
فاكهانیٌّ: میوہ فروش۔
فلح. فلاحَة: کاشتکاری، باغ کاری۔
فِلحیٌّ: کاشتکاری، کاشت کارانہ۔
فلذ. فولاذ: فولاد۔
فُلفُلیٌّ: چٹ پٹا۔
فلم: فلم، ریل (ج) افلام.
فلكنة: ریلوے پٹری کا سلیپر۔
فم السّيجارة: سگریٹ ہولڈر۔
فنس. فانوس: قندیل، لالٹین۔
فنغراف: گراموفون۔
فِيلّة: فلانیل، ایک قسم کا کپڑا۔
فنّ: آرٹ، کرتب (ج) فنون.
الفنون الجميلة: فنون لطیفہ۔
فنّان: آرٹسٹ، فن کار، ماہر۔
فنيک: (مع) فنیل، ایک کیڑا مار دوا۔
فوض. فوّضه تفويضًا: اختیار دینا۔
فاوضه: بات چیت کرنا۔
فوضی: غیر منظم، منتشر۔
فوضويّة: لاقانونیت، انارکزم۔
فوضویٌّ: لاقانونیت پسند، انارکسٹ۔
تفويض: اختیار، وارنٹ، پاور۔
مفاوضات: رسمی بات چیت۔

مُفَوَّض: بااختیار۔

مُفَوَّضِیَّۃ: لیگیشن' سفارت خانہ سے کم درجہ۔

فوطۃ: تولیہ۔

فیتون: فٹن' گھوڑا بگھی۔

فید. فائدۃ مال: سود۔

فیشۃ الکہرباء: الیکٹرک پلگ۔

فیشۃ: ٹوکن۔

فیضان: طغیانی' سیلاب' طوفان (ج) فیضانات.

فاض النہر: طغیانی آنا۔

فائض: جاری' فالتو۔

فائظ: سود' نفع۔

فائظجی: سودخور۔

﴿ق﴾

قبریّۃ: قبر کا کتبہ۔

قبض علیہ: گرفتار کرنا۔

قبض: گرفت' پکڑ' وصولیابی۔

قبضۃ: ہینڈل' قبضہ۔

قابض: وصول کنندہ۔

مقبوض: وصول شدہ۔

قبطان: کپتان۔

قُبع: بگل۔

قبعۃ: ہیٹ' انگریزی ٹوپی۔

قُبقاب: کھڑاؤں' بیرک لگانے کا ہینڈل۔

قبل ... قبُولاً: منظور کرنا۔

قابلہ: ملاقات کرنا۔

قبلیٌّ: جنوبی' جانب جنوب۔

قبالۃ: ذمہ داری' معاہدہ۔

قبالۃ: دایہ گری۔

قبول: منظوری' تسلیم ورضا۔

قابل: منظور کنندہ' آئندہ۔

قَابِلَۃ: دایہ' مڈوائف۔

اقبال: توجہ' رجوع' مانگ۔

قدح. قداحۃ: سگریٹ لائٹر۔

قدر. تقدیر: اندازہ' تخمینہ' قدردانی۔

مقدرۃ: سکت' ہمت' طاقت۔

قدّم ... تقدیما: پیش کرنا' ترقی دینا' تعارف کرانا۔

مُقدِّم: مقرر یا شاعر کا تعارف کرانے والا۔

تقدم: ترقی کرنا۔

قدم: فٹ (پیمائش میں)

استقدمہ: طلب کرنا' حاضر کرانا۔

قَدَمِیَّۃ: ڈاکٹر وغیرہ کی فیس۔

تقدِمَۃ: پیشکش' نذرانہ۔

تقدیم: پیشکش' انٹروڈکشن' تعارف۔

قذف القنابل' قذفا: بمباری کرنا۔

قذیفۃ ناریّۃ: پٹاخہ' بم' گولہ (ج) قذائف.

قرأ. مقرأ: پڑھنے کا اسٹینڈ۔

قرب. مقراب: ٹیلی سکوپ۔

قرح. اقتراح: تجویز (ج) اقتراحات.

مقترح: تجویز' تجویز کردہ۔

قرّر تقریرا: طے کرنا' فیصلہ کرنا' بیان کرنا' گواہی دینا۔

قرار: پاس شدہ تجویز' قرارداد (ج) قرارات.

قارۃ: خشکی' براعظم (ج) قارّات.

تقریر: رپورٹ (ج) تقاریر.

مقرّ: صدر مقام' ہیڈکوارٹر۔

قرص: ٹکیہ' ٹیبلٹ' ٹیلیفون ڈائل۔

قرط. قرطاسیۃ: اسٹیشنری۔

قرقوشۃ: خستہ بسکٹ' بھربھری روٹی۔

قرمید: لال پختہ اینٹ' کھپریل' فرش کا ٹائل' پلاسٹر۔

قرمز: سرخ رنگ۔

قرن. قرینۃ: بیوی (ج) قرینات.

قرنفلیُّ اللون: کتھئی رنگ کا۔

قرویٌّ: دیہاتی۔

قزز. قزازۃ: بوتل۔

قسم: شعبہ (ج) اقسام.

قسیمۃ: رسید کاٹھی (ج) قسائم.

قشط. قشطا: بالائی اتارنا' چھیلنا۔

قشطۃ: بالائی۔

مقشط: حرف چھیلنے کا چاقو۔

قصد. اقتصاد: کفایت شعاری' مال کو خاص تدبیر سے خرچ کرنا۔

عِلم الاقتصاد: علم معاشیات' وہ علم جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم سے بحث کی جائے۔

قصدیر: قلعی' رانگا' ٹانکا لگانے کا مسالہ۔

قصریّۃ: گملا' پیشاب رکھنے کا برتن۔

قیصریّۃ: بازار۔

مقصورۃ: سینما یا ہوٹل کا کیبن' خلوت کا کمرہ (ج) مقاصیر.

قِصّۃ قصیرۃ: افسانہ۔

"" خیالیۃ: ناول۔

قِصَصِیٌّ: قصہ نویس' ناولسٹ۔

قصۃ: کٹنگ' کاٹنے کا طرز۔

قصی. اقصاہ عن المنصب: عہدہ سے الگ کرنا۔

قضب. اقتضاب. اقتضار. قضیب: ریلوے پٹڑی (ج) قضبان.

مقضب: شاخ تراش قینچی۔

قضض. اقضّ مضجعہ: نیند حرام کرنا۔

قضی. قضیۃ: مقدمہ' جھگڑا' مسئلہ۔

قاضاہ الی الحاکم: کسی کے خلاف مقدمہ دائر کرنا۔

قضاء: فیصلہ' مقدمہ' قانون (ج) اقضیۃ.

دار القضاء: عدالت' کچہری۔

قضائیٌّ: عدالت' مقدماتی۔

قاضی: جج' مجسٹریٹ' جسٹس۔

قاضی التحقیق: افسر تحقیقات۔

قطر. قطار: ریل گاڑی (ج) قطر.

قاطِرۃ: انجن (ریلوے)

قطر: ملک' صوبہ (ج) اقطار.

قِطران: تارکول۔

قطع. اقتطاع: تنخواہ کا حصہ وضع کرنا۔

استقطع ارضا: زمین الاٹ کرنا۔

قطع: سائز' کٹنگ (ج) اقطاع.

قطع الجیب: پاکٹ سائز۔

قطّاع: کٹر' کاٹنے کا اوزار۔

قطّاعیّ: خردہ' ریٹیل۔

بالقطّاعی: ریٹیل میں' خردہ میں۔

(تاجر) القطّاعی: خردہ فروش۔

اقطاعة: جاگیر۔
اقطاعيّ: جاگیردار، زمیندار۔
تقاطيع الوجه: چہرہ کے خدوخال۔
مقاطعة: انتظامی علاقہ، صوبہ (ج) مقاطعات.
قطف. قطيفة: مخمل، مخمل جیسا کپڑا۔
مقتطفات: منتخبات، تراشے۔
قطل. قطيلة: تولیہ۔
قطنيّ: روئی کا، سوتی۔
مقطنة: روئی کا کھیت۔
قعد. تقاعدعن: ریٹائر ہونا۔
قـــاعدة: ملک کا صدر مقام، جنگی اڈا (ج)
قواعد.
مقعد: سیٹ، بینچ، صوفہ۔
متقاعد: پنشنر، ریٹائرڈ۔
قلزم: بحراحمر۔
قلل. اقلّه الى: لے جانا، منتقل کرنا۔
استقلال: خودمختاری، آزادی۔
مستقل: خودمختار۔
قلم: دفتر، محکمہ، ڈیپارٹمنٹ، شعبہ۔
قلم الادارة: ہیڈ آفس۔
قلم اردواز: سلیٹ پنسل۔
قَلَم رَصاص: پنسل۔
قلم حبر: فونٹین پن۔
قلم الاستعلامات: انکوائری آفس۔
اقليم: صوبہ، ملک، ضلع، علاقہ (ج) اقاليم.
اقليميّ: صوبائی، موسمی۔
مقلمة: صوبائی، موسمی۔
مقلمة: قلمدان، پنسل تراش۔
قلی. مقلی. مقلاة: فرائنگ پین۔
قمس. قاموس: ڈکشنری (ج) قواميس.
قمش. قماش: کپڑا (ج) اقمشة.
قنطرَ البناءَ: ڈاٹ لگانا۔
قنطرة: ڈاٹ کا پل، ڈاٹ۔
قناطر البناء: نصف دائرہ نما ڈاٹیں۔
قنع. قناع التنكرّ: مصنوعی چہرہ۔
اقنعه ب......: مطمئن کرنا، قائل کرنا۔
مقنع: تشفی بخش۔

اقتنع ب......: قائل ہوجانا۔
قنّ: مرغی خانہ، قیص کا کف (ج) اقنان.
قنينة: بوتل، شیشی۔
قنن. قانون الاحوال الشخصيّة: پرسنل لاء۔
قانون مدنيّ: سول لاء۔
قنو. قناة: نہر، بڑی نالی (ج) قنوات.
قهريّ: جبری، غیرارادی، مجبورکن۔
قهرمان: میرمنشی، نگران۔
قهرمانة: مربیہ۔
قهوة: کافی۔
مَقهي: کافی ہاؤس (ج) مقاهي.
قنت. مقيت: غذابخش۔
قيد. قيود: کنٹرول۔
فرض القيعود على: کنٹرول قائم کردینا۔
قيادة: کمان، رہنمائی، کمانڈری۔
القيادة العليا: ہائی کمان۔
قوّاد: دلال۔
قائد: راہنما، لیڈر، کمانڈر، کانڈ (ج) قادة.
مِقْوَد: موٹر کا اسٹیرنگ (ج) مقاوِد.
قور. قار: تارکول۔
قارّة: براعظم (ج) قارّات.
قوّره تقويرًا: تارکول ملنا۔
قورمة: قورمہ، گوشت کا سالن۔
قـوس نـصر: محراب فتح، وہ دروازہ جو کسی جشن
وغیرہ میں لگایا جاتا ہے۔
قوش. قايش: استرا تیز کرنے کا چمڑہ۔
قوع. قاعة: ہال کمرہ (ج) قاعات.
قول. قاوَلَهُ مُقَاوَلَةً: معاملہ کرنا، سودا کرنا، ٹھیکہ
لینا۔
مقاول: ٹھیکیدار۔
مُقَاوَلَةٌ: کسی کام کا ٹھیکہ۔
قـوم. قـائـم مـقـام: ایک فوجی عہدہ، لیفٹیننٹ
کولونیل۔
قائمة: فہرست، لسٹ، نقشہ (ج) قوائم.
قائمة الاسعار: نرخ نامہ۔
قائمة الحساب: گوشوارہ۔
قيِّم: نگراں، بیش قیمت۔

تقويم البلدان: جنتری۔
تقويم السنة: کیلنڈر (ج) تقاويم.
مُقَوِّمَات: قیمتی اشیاء، بنیادی ضروریات، بنیادی
اجزاء۔
مقاوَمة: مقابلہ۔
قوميسر: (مع) کمشنر۔
قوميسيون: تحقیقاتی کمیشن۔
قومندان: کمانڈار، کمانڈر۔
قوّة: طاقت، فورس۔
""بحريّة: بری فوج۔
""برية: زمینی فوج۔
""جويّة: ایئرفورس، ہوائی فوج۔
تقوية: ہمت افزائی، پشت پناہی۔
مقوّى (ورق): کارڈ بورڈ۔
قيراط: انچ (ج) قراريط.
قيس. قياس: پیمانہ، ناپ۔
رقم قياسي: ریکارڈ، کسی کام کا آخری درجہ۔
ضرب رقما قياسيًا: ریکارڈ قائم کرنا۔
قيّاس: پیمائش کنندہ۔
مقياس الحرارة: تھرمامیٹر۔
قايس بين الشيئين: موازنہ کرنا۔
قيل. استقال من الخدمة: مستعفی ہونا، سبکدوش
ہونا۔

ک

كانون الاول: دسمبر کا مہینہ۔
كانون الثاني: جنوری کا مہینہ۔
كبـــت كَبُّـوت: اوورکوٹ، رکشا یا تانگے کی
چھتری۔
كبح: قابو۔
كبح العواطف: جذبات پر قابو پانا۔
كبر. مُكَبِّر الصوت: لاؤڈ اسپیکر۔
كبريت: گندھک، ماچس۔
كبـس. كبـسا: شکنجہ میں کسنا، دباؤ ڈالنا، چھاپہ
مارنا۔
كبس: بجلی کا فیوز۔
كبّاس. مِكبس: پریس، شکنجہ، دبانے کی مشین۔
كبشة الثياب: ہک۔

کتب. کتابة: مضمون لکھنا' تصنیف کرنا۔

اکتتب فی: چندہ دینا' اخبار یا رسالہ کا خریدار بننا۔

کاتبه: مراسلت کرنا۔

کتاب: خط' پیغام' نامہ۔

کتابیٌ: تحریری۔

کُتّاب: مدرسہ' مکتب۔

کتـــابة: تحریر' لکھائی' مضمون نگاری' انشاء پردازی۔

کتبیٌ: کتب فروش۔

کُتیب: پمفلٹ (ج) کتیبات.

کتیبة: فوج کا ایک ڈویژن (ج) کتائب.

کاتب: محرر' کلرک (ج) کتبة.

(۲) مضمون نگار' مؤلف' نقل نویس (ج) کُتّاب.

کاتب العقود: رجسٹرار۔

کاتب علی الالة: ٹائپسٹ۔

مکتاب: ٹائپ رائٹر۔

مَکتَب: لکھنے کی میز' ڈیسک' دفتر (ج) مکاتب.

مَکتَبُ البَلغراف: تارگھر۔

مکتب الاستعلامات: دفتر معلومات' انکوائری آفس۔

مکتبة: لائبریری' کتب خانہ۔

مکاتب: مراسلہ نگار' نامہ نگار۔

مکاتبة: نامہ نگاری۔

کتشینة: تاش کے پتے۔

کتکوت: (دا) مرغی کے بچے (ج) کتاکیت.

کتلة: دھڑا' بلاک' مختلف ممالک کا متحد گروہ ج کُتَل.

تکتّل: دھڑا بندی۔

کُتلة امریکیّة: امریکن بلاک۔

"" آسیویّة: ایشیائی بلاک۔

"" شیوعیة: کمیونسٹ بلاک۔

کتم. کتام البطن: قبض۔

مکتوم البطن: پیٹ کا مریض۔

کتـن. کتّـــان: سوت' ایک قسم کا ریشہ جس سے مضبوط کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔

(نسیج) الکتّان: سوتی کپڑا۔

کذبةُ ابریل: اپریل فول۔

کربون: کوئلہ جیسا سیاہ مادہ۔

ورق کربون: کاربن پیپر۔

کرتون: (مع) کارڈ بورڈ۔

کرس. کراس: پمفلٹ' کاپی۔ کراسة.

کسر. کسّارة: سروطا۔

کاسور: پتھر توڑنے کا ہتھوڑا۔

کشتبان: انگشتانہ۔

کشف: فہرست' نقشہ (ج) کشوف.

اکتشاف: نئی دریافت' ایجاد۔

کشّاف: اسکاؤٹ' وہ سپاہی جو دشمن کے احوال معلوم کرنے کے لئے بھیجا جائے۔

کشافة: وہ جماعت جو خدمتِ خلق کیلئے تیار کی جائے۔

کشافة: جماعت اسکاؤٹ کا کام' مخبری' جاسوسی۔

کشک: لکڑی کی کوٹھری' کیبن۔

کشک التلیفون: کال بکس۔

کشک الدیدبان: سنتری بکس' پہرہ دار کے کھڑا ہونے کا کیبن۔

کشکول: اخبار یا کتاب کے تراشوں کا مرقع۔

کظم. کظمیة: تھرماس۔

کعب: جوتے کی ایڑی (ج) اکعاب: (۲) کتاب کا پشتہ۔

کعک: کیک۔

کفو: اہل' لائق (ج) اکفاء.

کفاءة: اہلیت' لیاقت۔

کفح. کافحة: سامنا کرنا' مقابلہ کرنا' جنگ کرنا۔

کِفاح: جدوجہد' لڑائی' مقابلہ۔

کفر: چھوٹی بستی۔

کَفف: بھیک۔

کفل. کفالة: ضامن ہونا۔

کفالة: ذمہ داری' ضمانت۔

بکفالة: ضمانت پر۔

کلبتان: زنبور' فن جراحی کی چمٹی۔

کلّابة: دانت نکالنے کا زنبور۔

کُلّیَةُ: کالج۔ (ج) کُلّیات.

کلسیوم: کیلشیم۔

کِلمَةُ مَضمُون: تقریر۔

کلیسرین: گلیسرین۔

کمح. کماحة القطار: بریک۔

کمساری: کنڈیکٹر' ریلوے گارڈ۔

کمش. کمّاشة: بڑھئی کا زنبور۔

کمة: لیمپ شیڈ۔

کمنجة: سارنگی۔

کَنَدیٌ: کینیڈا کا رہنے والا۔

کون. کانون: چولہا' اسٹوو۔

کانون الاول: ماہ دسمبر۔

کانون الثانی: جنوری۔

کهربة: برقانا' کسی جگہ بجلی پہنچانا۔

کهربا: بجلی' برق۔

مُکهرَبٌ: برقایا ہوا۔

کوبری: پل۔

کوث: سلیپر (ج) اکواث.

کورة: صوبہ' ضلع' چھوٹا قصبہ۔

کوز: مگ' ڈنڈی دار پیالہ۔

کوس: بڑھئی کا پیانہ۔

کوفیّة: سر کو لپیٹنے کا رومال۔

کوکبة: لوگوں کی ٹکڑی' جماعت۔

کون و کیان: وجود' ہستی۔

کونیٌ: عالمی' کائناتی۔

کوی. کیًّا: استری کرنا۔

مَکویٌ: استری کیا ہوا۔

کَیَّفَ البناءَ تکییفا: ایئرکنڈیشن بنانا۔

مُکیَّف بالهواء: ایئرکنڈیشن۔

کیلو: کیلوگرام' ایک ہزار گرام۔

کینیا: کونین' بخار کی دوا۔

(ل)

لاسِلکي: وائرلیس' بے تار برقی۔

لبَخة: پلٹس۔

لبـن. لبـــانة: دودھ کی ڈیری' دودھ اور مکھن کی دکان۔

مِلبن: اینٹ کا سانچہ۔

ملبنة: دودھ کی ڈیری' کارخانہ۔

لجنة: کمیٹی' بورڈ' کمیشن (ج) لجان.

لجنة تابعة: سب کمیٹی۔
لحظ. لاحظه: معائنہ کرنا، نگرانی کرنا۔
ملاحظ: نگراں، سپرنٹنڈنٹ۔
ملاحظة: نوٹ، رائے، نگرانی۔
لحق. التحق بالمدرسة: داخل ہونا (التحق به): ملحق ہونا۔
ملحق: اضافی، ضمیمہ (ج) ملحقات: (۲) سفارت خانہ کا ایک رکن، اتاچی۔
(امتحان) ملحق: سپلیمنٹری امتحان۔
لزم. التزام: پابندی، ذمہ داری، ٹھیکہ (ج) التزامات.
ملزمة: شکنجہ۔
ملازم اول: لیفٹیننٹ۔
ملازم ثان: سیکنڈ لیفٹیننٹ۔
مُلتزم: ٹھیکیدار، اجارہ دار۔
ملزومية: ذمہ داری۔
لصق: متصل، قریب۔
لصوق: پلاسٹر۔
لطس. ملطاس: پتھر توڑنے کی ہتھوڑی۔
لعب. ملعب: کھیل کا میدان، تماشا گاہ۔
ملعب الخيل: سرکس۔
لغو: (ن) قانون کا منسوخ ہوجانا۔
الغاء: منسوخ کرنا۔
لفت. لفتا: توجہ دلانا۔
لفتة: توجہ، ایک نگاہ۔
لفع. لفاع: مفلر، سر کو لپیٹنے کا کپڑا۔
لفف. لفافة تبغ: سگریٹ۔
لفيفة تبغ: سگریٹ (ج) لفائف.
ملفّ: ریپر، لپیٹنے کا کاغذ۔
ملفّة اوراق: فائل (ج) ملفات.
لقّح تلقيحا: ٹیکہ لگانا۔
لقاح: ٹیکہ، دوا جو بدن میں پہنچائی جائے
لقط. ملقط: چمٹی۔
لمبة: لیمپ۔
لهب. التهاب: سوزش، ورم۔
التهاب الرئة: نمونیہ۔
التهاب الزائدة الدودية: اپنڈی سائٹس، ایک مرض جس میں معائی زائدہ میں ورم ہوجاتی ہے۔
لهو: تفریح، کھیل تماشا۔

ملهى: تماشا گھر، تھیٹر، سینما (ج) ملاهى.
لوتارية: لاٹری۔
لوّح الارض تلويحا: زمین پر تختے بچھانا۔
لوحة: تختی (ج) لوحات.
لائحة: پروگرام، پراسپیکٹس، سرکاری قانون (ج) لوائح.
مُلوّحة: سگنل (ج) مُلوّحات.
لوّز التمر تلويزا: کھجور میں بادام بھرنا۔
لوزة الحلق: ٹونسل، غدود۔
لوكانده: (مع) ہوٹل۔
لولب: پیچ دار کیل، اسپرنگ (ج) لوالب.
لواء: فوج کا بریگیڈ۔
اللواء: میجر جنرل، فوجی عہدہ۔
امير اللواء: بریگیڈیئر جنرل۔
ليلىّ: شبینہ رات۔

(م)

مؤنة: خوراک، روزینہ (ج) مئون.
تموين: خوراک سپلائی کرنا۔
مئوية: سو سالہ۔
ماركة: خاص نشان، مارکہ۔
متر: میٹر، ناپنے کا گز وغیرہ۔
متعة: دلچسپی، سامان دلچسپی (ج) مُتع.
مثل. مثّل تمثيلا: نمائندگی کرنا، ایکٹنگ کرنا۔
مُمثّل: نمائندہ، ایکٹر۔
مثل اعلى: شاندار روایت (ج) المثل العليا.
تمثال: مجسمہ (ج) تماثيل.
تمثيل: نمائندگی، ایکٹنگ۔
تمثيلية: ڈراما (ج) تمثيليات.
تمثيلي: ڈرامائی۔
مرر. مرور: ٹریفک (حركة المرور)
تمرير: سامان پاس کرنا، گزرنے کی اجازت دینا۔
مرس. مارس العمل: بطور پیشہ کوئی کام کرنا، پریکٹس کرنا۔
مرض. مُمرّض: تیماردار۔
مُمرّضة: نرس (ج) مُمرّضات.
مسح الارض: زمین کی پیمائش کرنا۔
"" الحذاء: جوتے پر پالش کرنا۔
مسّاح: زمین کا سروے کرنے والا، (۲) جوتوں پر پالش کرنے والا۔
مساحة: پیمائش، رقبہ، سروے۔
مسّاحة: مٹانے کا ربر۔
ممسحة: پالش کا فیتہ، پائیدان۔
مسكة: ہینڈل۔
مسك: قبض، ضد اسہال۔
مطرية: چھتری۔
ممطرة: واٹر پروف، برساتی۔
مطّاط: ربڑ۔
ملح. مملحة: نمکدان۔
ملط. ملّطا: پلاسٹر کرنا، بال اڑانا۔
ملاط: پلاسٹر۔
ملك: (ج) املاک جائیداد۔
"" ثابت: غیر منقولہ جائیداد۔
"" منقول: منقولہ جائیداد۔
ملاک: دیوتا، فرشتہ۔
ملاک الحب: محبت کا دیوتا۔
مُلّاک الاراضى: جاگیرداران۔
منحة: عطیہ، تعلیمی وظیفہ (ج) منح.
مهرجان: جشن (ج) مهرجانات.
مهنة: پیشہ (ج) مهن.
موسى الامن: سیفٹی ریزر۔
مول. تمويل: سرمایہ کاری۔
موّنه تموينا: رسد پہنچانا، سپلائی کرنا، ضرورت کی اشیاء بہم پہنچانا۔
مؤنة: خوراک، راشن، رسد۔
تموين: سپلائی، رسد رسانی۔
ميز. امتياز: رعایت، لائسنس۔
ميل: رجحان (ج) ميول.
مين. ميناء: پورٹ، بندرگاہ (۲) گھڑی کا ڈائل، جھوانی.

(ن)

نارجيل: ناریل۔
نارجيلة: حقہ۔
نباء انبوبة: پائپ (ج) انابيب.
نبذة: پیراگراف۔
منبوذ: اچھوت۔
نبض. نابض: بندوق وغیرہ کا گھوڑا۔

نتج. نتاج: پیداوار' نتیجہ۔
منتوجات: مصنوعات۔
نجمة سینمائیة: فلم اسٹار۔
منجم: کان' سرچشمہ (ج) مناجم.
نحت. منحت: بسولی۔
نحات: سنگ تراش۔
نحو. نحاه عن: ملازمت یا خدمت سے برطرف کر دینا۔
نخب: انتخاب کرنا۔
ناخب: انتخاب کنندہ' ووٹر۔
ندب. مندوب: نمائندہ' ڈیلیگیٹ۔
مندوب سام: ہائی کمشنر۔
ندل. مندل: عمل حاضرات۔
ندوة: کلب (ج) ندوات.
نزح عن الوطن. نزوحا: بے گھر ہونا۔
نازحون: تارکین وطن۔
نُزُل: ہوٹل' سرائے۔
تنازل عن: دست بردار ہونا۔
نزهة: تفریح۔
منتزه: پارک' تفریح گاہ۔
نسبة: تناسب' اوسط۔
مناسبة: سلسلہ' سبب' موقع۔
نسف. نسفا: ڈائنامیٹ سے اڑانا۔
نسافة: تارپیڈو کشتی۔
نشأة: ساخت' تعمیر' بنیاد' زندگی۔
نش ء: نسل۔
منشی: انشاء پرداز۔
منشآت: تنصیبات۔
نشر: اشاعت۔
نُشادِر: نوشادر۔
نشرة: اعلان' اعلامیہ' سرکلر' پمفلٹ (ج) نشرات.
منشور: سرکلر' گشتی حکم۔
نشط. نشاط: سرگرمی۔
نشف. نشافة. منشفة: تولیہ۔
نشاف: جاذب' بلاٹنگ پیپر۔
نصب. نِصابٌ قانونی: کورم۔
نصّ. منصة: اسٹیج' تقریر کا پلیٹ فارم۔

نضح. نضاحة: آب پاش۔
نضد. منضدة: تپائی' کاؤنٹر۔
نطق. ناطق: ترجمان۔
ناطق رسمیّ: سرکاری ترجمان۔
منطقة: علاقہ' صوبہ' ضلع (ج) مناطق.
منطقیٌّ: علاقائی۔
نظر. نظارة: چشمہ' تماشبین۔
نظارة: انتظام' نظامت۔
ناظر: ڈائریکٹر' منیجر' ناظم (ج) نُظّار.
"" المحطة: اسٹیشن ماسٹر۔
"" مدرسة: ہیڈ ماسٹر۔
منظار: دوربین۔
نفذ. نفوذ: اثر و رسوخ۔
نافذة: کھڑکی (ج) نوافذ.
نفط: پٹرول۔
نقبٌ. نقیب: افسر' صدر' ڈین۔
نقد. نقدیة: کیش' نقد روپیہ۔
(ورق) النقد: نوٹ۔
نقش. مناقشة: مباحثہ' علمی گفتگو۔
نقص. مناقصة: ٹھیکہ جو دوسرے کے مقابلہ میں کم قیمت پر لیا جائے۔
نقطة: آئٹم' پوزیشن' نقطہ۔
نقل: ٹرانسپورٹ۔
نقالة: اسٹریچر' مردوں اور زخمیوں بیماریوں کو اٹھانے کی چارپائی۔
ناقلة: باربردار جہاز (ج) ناقلات.
نمر. نمرا: نمبر ڈالنا۔
نمّارة: نمبرنگ مشین۔
نمس. ناموسیة: مچھر دان۔
نمسا: ملک آسٹریلیا۔
نملیة: جالیدار الماری۔
نموذج: نمونہ (ج) نماذج.
نوبة: باری' نمبر۔
نیابیّ: پارلیمنٹری۔
نائب: ڈپٹی' نمائندہ عوام (ج) نُوّاب.
نور. مناورة: جنگی مشق' داؤں پیچ۔
نیسان: ماہ اپریل۔

﴿ ہ۔و ﴾

هبط. مهبط: ایئر فیلڈ۔
مِهْبَطة: پیراشوٹ' ہوائی چھتری۔
هتف. ة: نعرہ لگانا۔
هُتاف: نعرہ (ج) هتافات.
هاتف: ٹیلیفون۔
هُجومی: ضد دفاعی: اقدامی۔
هدّأ تهدئة: پرسکون بنانا' رفتار کم کرنا۔
هُدنة: صلح' جنگ بندی۔
هرّب تهریبا: اسمگلنگ کرنا' چور بازاری کرنا' ممنوعہ اشیاء کی خرید و فروخت کرنا۔
همّة: حوصلہ (ج) همم.
مُهمة: مشن' مفوضہ ڈیوٹی۔
مُهمّات: ضروری سامان' میٹریل۔
هندسة: انجینئری' فن تعمیر۔
مهندس: انجینئر۔
هواية: خاص شوق۔
هیئة: بورڈ' انجمن (ج) هیئات.
هیئة الامم المتحدة: انجمن اقوام متحدہ۔
وبر. وابور: ریلوے انجن' اسٹوو۔
وَجْبة: ایک وقت کا کھانا' خوراک۔
وجّه توجیها: راہنمائی کرنا' اصلاح کرنا۔
توجیهیٌّ: اصلاحی۔
وَحْدة: اکائی' یونٹ (ج) وحدات.
ودع. مستودع: گودام۔
ورد. استیراد: درآمد کرنا۔
ایراد: آمدنی' پیداوار۔
واردات: درآمدات۔
مَورِد: ذریعۂ آمدنی (ج) موارد.
مُورِّد: سامان مہیا کرنے والا۔
مُستورد: امپورٹر' درآمد کنندہ۔
ورشة: ورکشاپ۔
ورَق النقد: نوٹ۔
ورّاق: کاغذ ساز' کاغذ فروش' کتب فروش۔
وراقة: کاغذ فروشی' کاغذ سازی' کتب فروشی۔
وَسیط: ثالث' پنچ (وساطة): ثالثی۔
وَصْف: حلیہ' کیفیت' احوال۔
وَصْفة: نسخہ (ج) وصفات.
مُتوصِّف: مطب۔
وَصْل. ایصال. وصول: رسید۔
وکالة: ایجنسی (وکیل) ایجنٹ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعت الطبيعة عبقريتها فكانت الجمال

الثلث

وكان أحسنه وأشرفه ما حلّ في الهيكل الآدمي وجاور العقل الشريف والنفس اللطيفة والحياة الشاعرة

النسخي

فالجمال البشري سيّد الجمال كلّه

الفارسي

لا المثال البارع استطاع أن يخلعه على الدمى الحسان ولا للنيّر الزاهر في ليالي الصحراء ما له من حياة وبهاء

الريحاني

ولا لبديع الزهر وغريبه في شباب الربيع ما له منه بشاشة وطيب

الرقعي

وليس الجمال بلمحة العيون ولا ببريق الثغور ولا بهيف القدود ولا بلون الخدود

الديواني

ولا بلؤلؤ الثنايا وعقيق الشفاه ولكن شعاع علوي ينبسط بسناء الربيع على بعض الهياكل البشرية

الديواني الجلي

يكسوها روعة ويجعلها سحراً وفتنة الناس

الكوفي

بيروت ١٥ / تموز ١٩٥٤

فؤاد نوفل خطاط

إبرة
إبريق
إبزيم
آجرّة
أتون
إجانة
مئذنة
الأرض
مثزاب
أرغن
أخية
أرطماسيا
أرجوان
آذريون
أرضي شوكي
إجاص بري
آذان الجدي
آذان الفأر
أبنوس
أترج
أرزّ
أخيليا
أرطنسيا
آذان الدب
إجاص
أثلة
أروكاريا
أرز
أذن
الأذين الأيمن
الأذين الأيسر
إبط
أخطبوط
إربيان
أرنب بري
أرنب داجن
أروية
أرضة

71/71

بلیار
بوق
بیانو
بیرق
بوان
البوع
بیضة
بنقلیر
بیذق الشطرنج
بنكریاس
بلبل الابریق
بلوص
الأبهران
بلطة
بالة
بوط
الكبرى
الصغرى
بنات نعش
بصل
ابهام الید
بنفسج
باءرة
بهشیة
بنت القنصل
بلسان
بوت
بیلسان
بلاذر
بوغنفیلیة
بیش
بندق
بن
بقة
بوقیصا
بلانة
بلوط
بلیحاء
بونیانة
بوري
باز
بواء
بوم
بلبل
بلطي
بنت وردان
بلشون

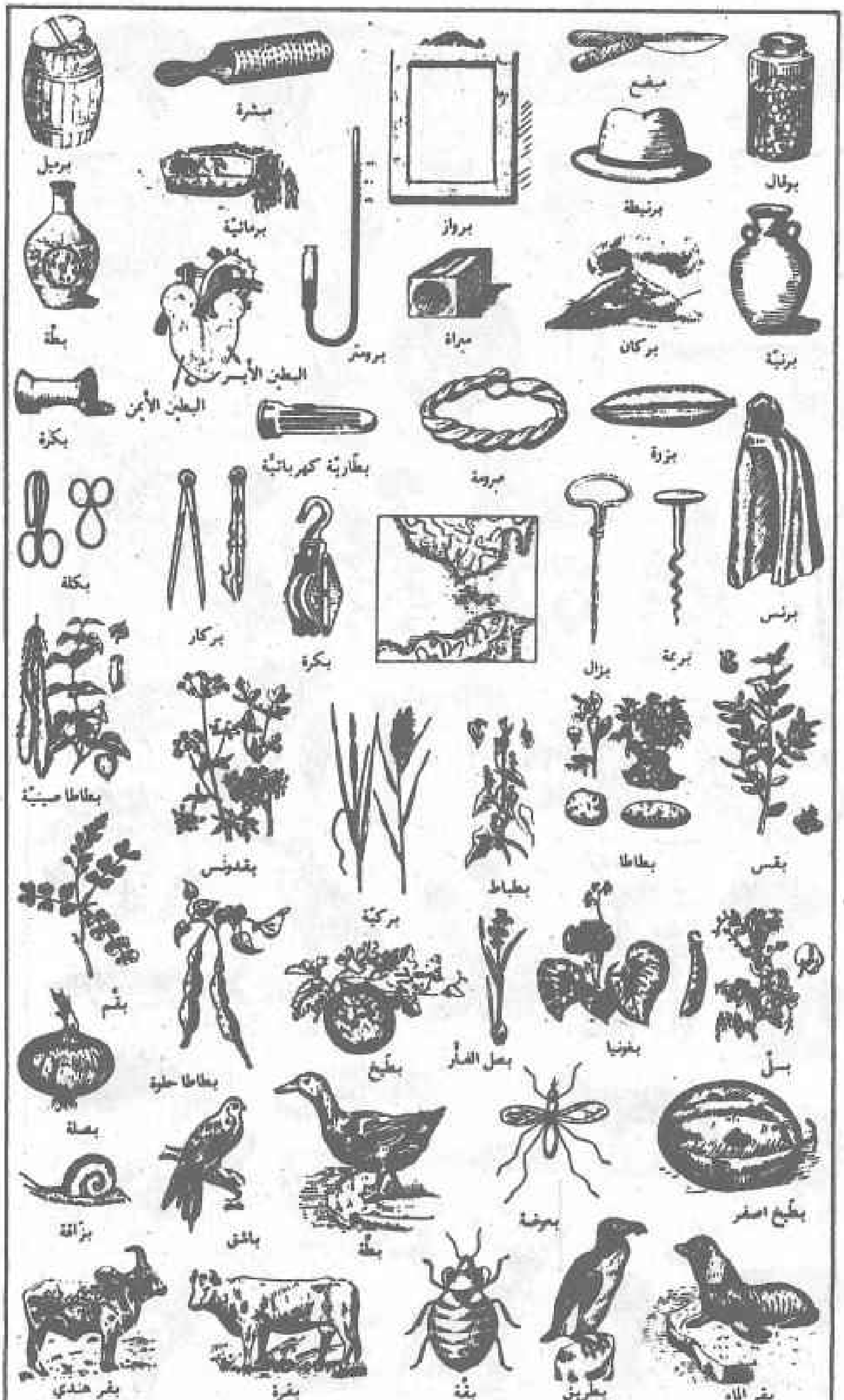
برميل
مبشرة
برواز
مبضع
برطمان
برنيطة
برمائيّة
بطّة
البطين الأيسر
البطين الأيمن
برومتر
مِرآة
بركان
برنيّة
بكرة
بطّاريّة كهربائيّة
برومة
بزرة
بكلة
بركار
بكرة
بزال
بريمة
برنس
بطاطا حبيبّة
بقدونس
برديّة
بطباط
بطاطا
بقس
بقم
بنجر
بصل الفأر
بغونيا
بسلّ
بطاطا حلوة
بصلة
بطّيخ
بعوضة
بطّيخ اصفر
بزّاقة
باشق
بطّة
بقر هندي
بقرة
بقّة
بطريق
بقر الماء

أكارينا
أسطوانة
أوتوبوس
إزرة
أكورديون
ألماس
إنبيق
إطار
أسطوانة
أسطرلاب
ماسورة
الأفق
خط أفقي
أفسنتين
أكيدنيا
أقحوان الحدائق
أسطر الصين
أسطرك
أسلة
أشنان أصفر
أناناس
أسطراغالس
أشنة
أقثا
أفوكاتو
أزدرخت
إسقمري
أنيس
أقحوان
أقاقيا
أمانيت
أطوم
إسقنقور
أم أربع وأربعين
ابن آوى
ألية
أسد
آكل النمل
إوزة
ألبكة
أنثى الأيل
إسفنجة
أيل

١ - الهيكل العظمي

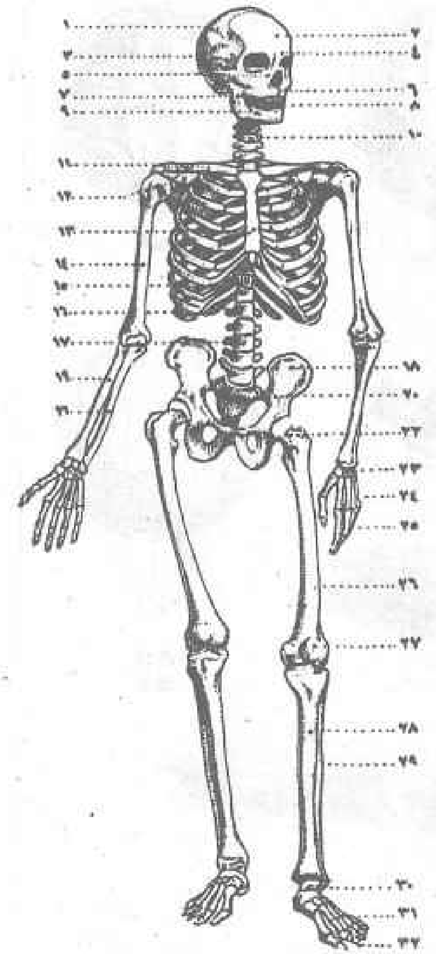

١ العظم الجداري
٢ العظم الجبهي
٣ العظم الصدغي
٤ العظم الوجني
٥ العظم الأنفي
٦ الفك العلوي
٧ الاسنان العلوية
٨ الاسنان السفلية
٩ الفك السفلي
١٠ الفقرات العنقية
١١ الترقوة
١٢ عظم اللوح
١٣ القص
١٤ العضد
١٥ الأضلاع
١٦ الأضلاع السائبة الكاذبة
١٧ الفقرات القطنية
١٨ الحرقفة
١٩ الكعبرة
٢٠ العجز
٢١ الزند
٢٢ العصعص
٢٣ رسغ اليد
٢٤ مشط اليد
٢٥ السلاميات
٢٦ عظم الفخذ
٢٧ الرضفة او الداغصة
٢٨ قصبة الساق او الظنبوب
٢٩ الشظية
٣٠ رسغ القدم
٣١ مشط القدم
٣٢ سلاميات القدم

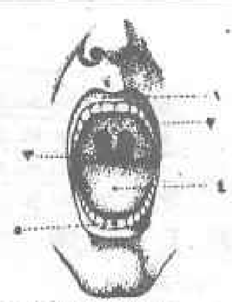

١ الشفة • ٢ الطلاطلة • ٣ اللوزتان • ٤ اللسان • ٥ الأسنان

٢ - الفم

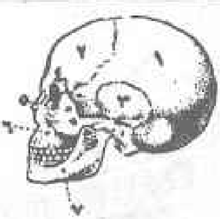

١ العظم الجداري • ٢ العظم الجبهي • ٣ العظم الصدغي • ٤ العظم الوجني • ٥ العظم الانفي • ٦ الفك العلوي • ٧ الفك السفلي

٣ - قبائل الرأس

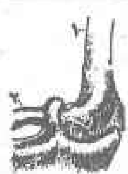

١ العضد
٢ الكعبرة
٣ الزند

٤ - مفصل المرفق

١ الجمجمة • ٢ العمود الفقري او الصلب • ٣ الحرقفة

٥ - الصلب

الانسان

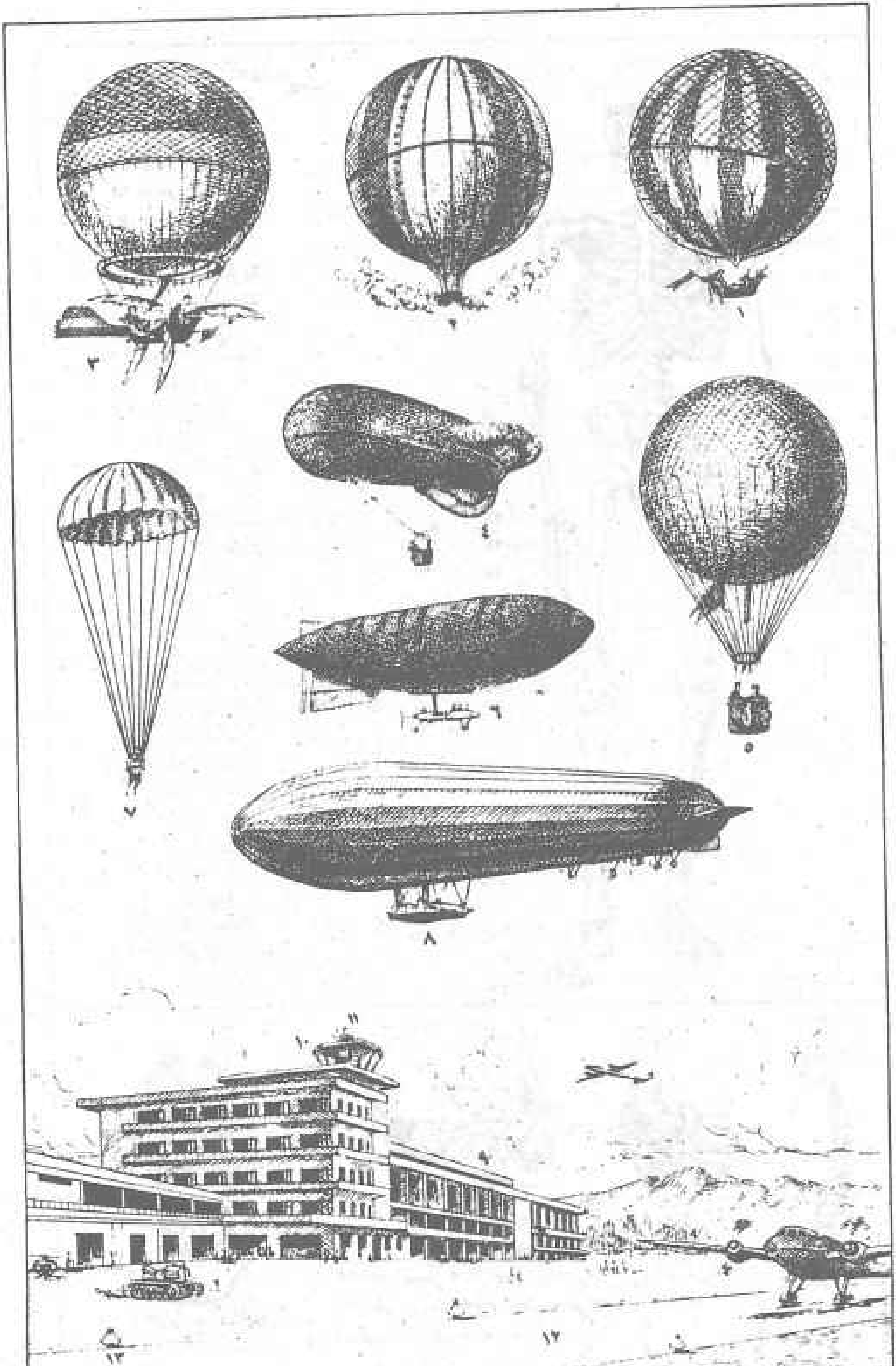

١ منطاد هيدروجيني ● ٢ منطاد مونغولفييه ● ٣ منطاد ● ٤ منطاد مقيد ● ٥ مدبب ● ٦ منطاد مسيّر ● ٧ مهبط أو مظلة هابطة ● ٨ منطاد زبلين ● ٩ محطة المطار ● ١٠ برج المراقبة ● ١١ مدرج ● ١٢ مدرج ● ١٣ سة مدرج

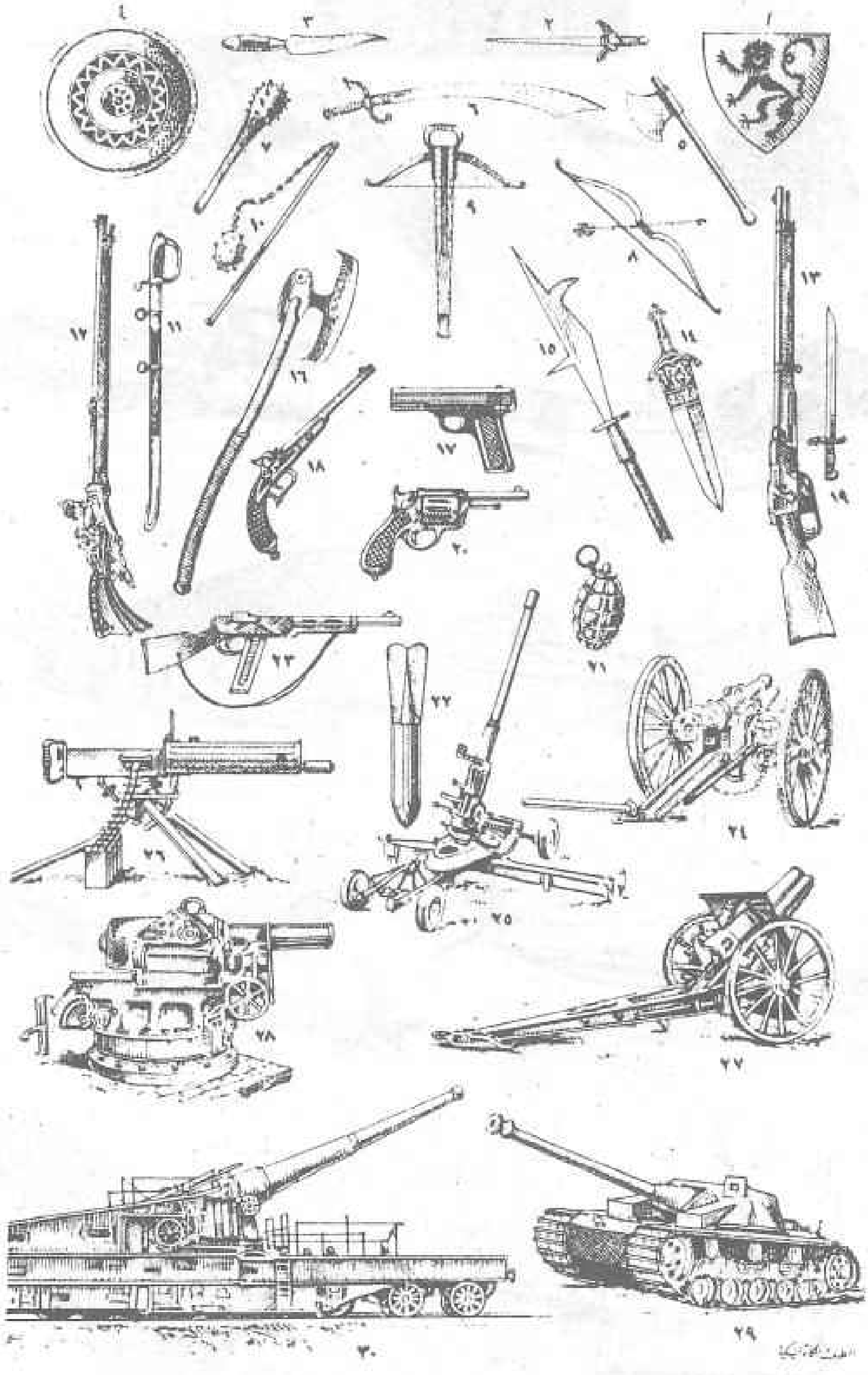

١ ترس • ٢ خنجر • ٣ خنجر • ٤ ترس • ٥ فأس • ٦ صفيحة • ٧ دبّوس • ٨ قوس ونشّاب • ٩ قوس فولاذي •
١٠ دبّوس طيّار • ١١ سيف • ١٢ بارودة • ١٣ بندقية • ١٤ خنجر • ١٥ سنجة • ١٦ فأس • ١٧ فرد أوتوماتيكي •
١٨ فرد • ١٩ حربة • ٢٠ مسدّس • ٢١ قنبلة يدوية • ٢٢ قنبلة الطائرات • ٢٣ بندقية رشّاشة • ٢٤ مدفع •
٢٥ مدفع ضدّ الطائرات • ٢٦ مدفع رشّاش • ٢٧ مدفع • ٢٨ مدفع • ٢٩ دبّابة مصفّحة • ٣٠ دبّابة قاطرة

الطيران قديما وحديثا

«طائرة» في القرن ١٠

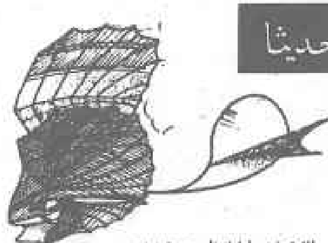

طائرة اوتو ليلياتال (١٨٩٦)

طائرة ولبر رايت (١٩٠٨)

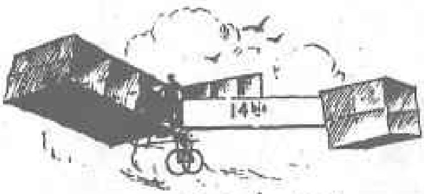

طائرة كليمس أدير (١٩٠٩)

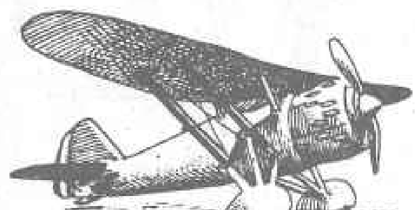

من طائرات (١٩١٥)

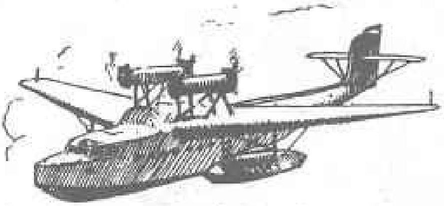

طائرة ليوره وأوليفيه (١٩٢٥)

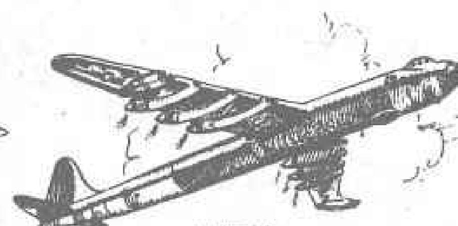

قاذفة القنابل

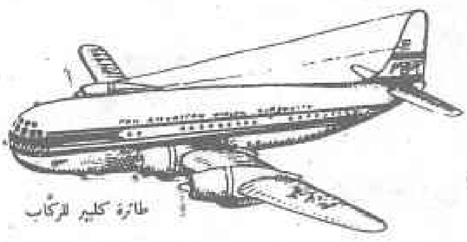

طائرة كليبر للركاب

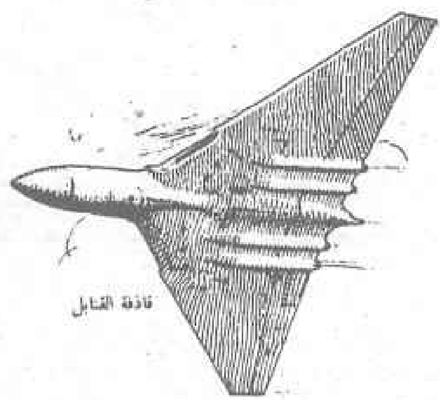

قاذفة القنابل

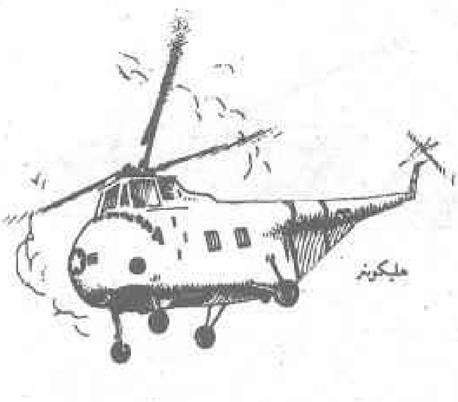

هليكوبتر

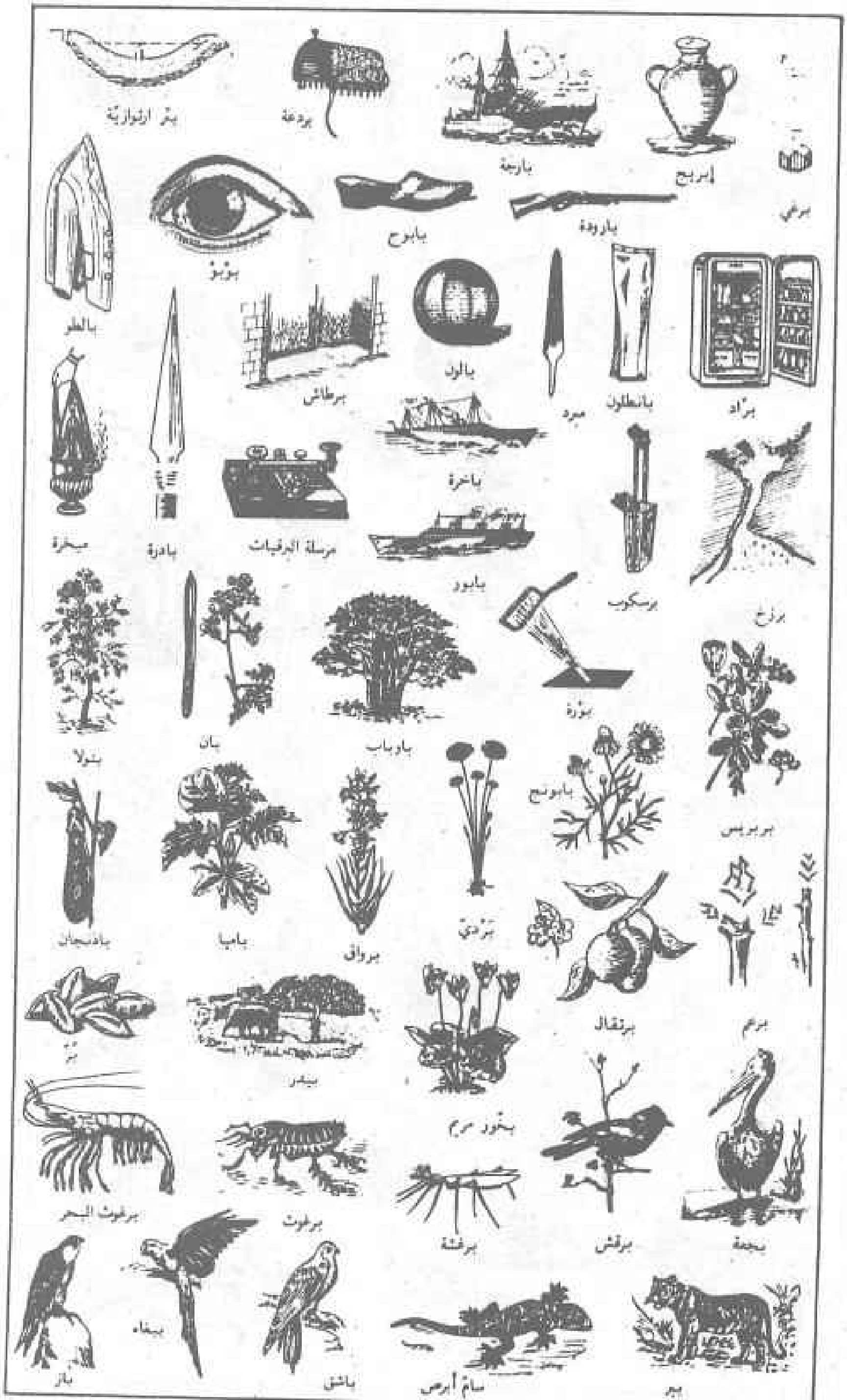

إبريق
بارجة
برذعة
بئر ارتوازية
برغي
بارودة
بابوج
بؤبؤ
بالطو
براد
بانطلون
مبرد
بالون
برطاش
باخرة
مرسلة البرقيات
بادرة
مبخرة
بابور
برزخ
بريسكوب
بؤرة
باوباب
بان
بتولا
بربريس
بابونج
بَرْدِيّ
برواق
باميا
باذنجان
برعم
برتقال
بيدر
بُنّ
بجعة
برقش
برغشة
بخور مريم
برغوث
برغوث البحر
ببر
سام أبرص
باشق
ببغاء
باز

توتياء
تنجرة
ترمس
تفرة
تميمة
تخت
تابوت
تنورة
تبان
تاج العمود
تاج
تنور
ترس
تويج
ترفاس
متراس
منك
تين البنغال
تين
تنوب
ترنجان
تنبل
تفاح
تبل
ترنج
تويجية
توت الارض
تغاف
تمر هندي
توت العليق
توت
ترمس
تبغ
تبغية
تنبك
ترغلة
تمساح
تم
تن
تدرج
تابير

راديو تلسكوب
ترمومتر كحولي
تلسكوب
جهاز تلغراف لاقط
تلفون يستعمل في السفن
ترمومتر زئبقي
تلفون
ترمومتر زئبقي
جهاز تلغراف مرسل
تليفزيون

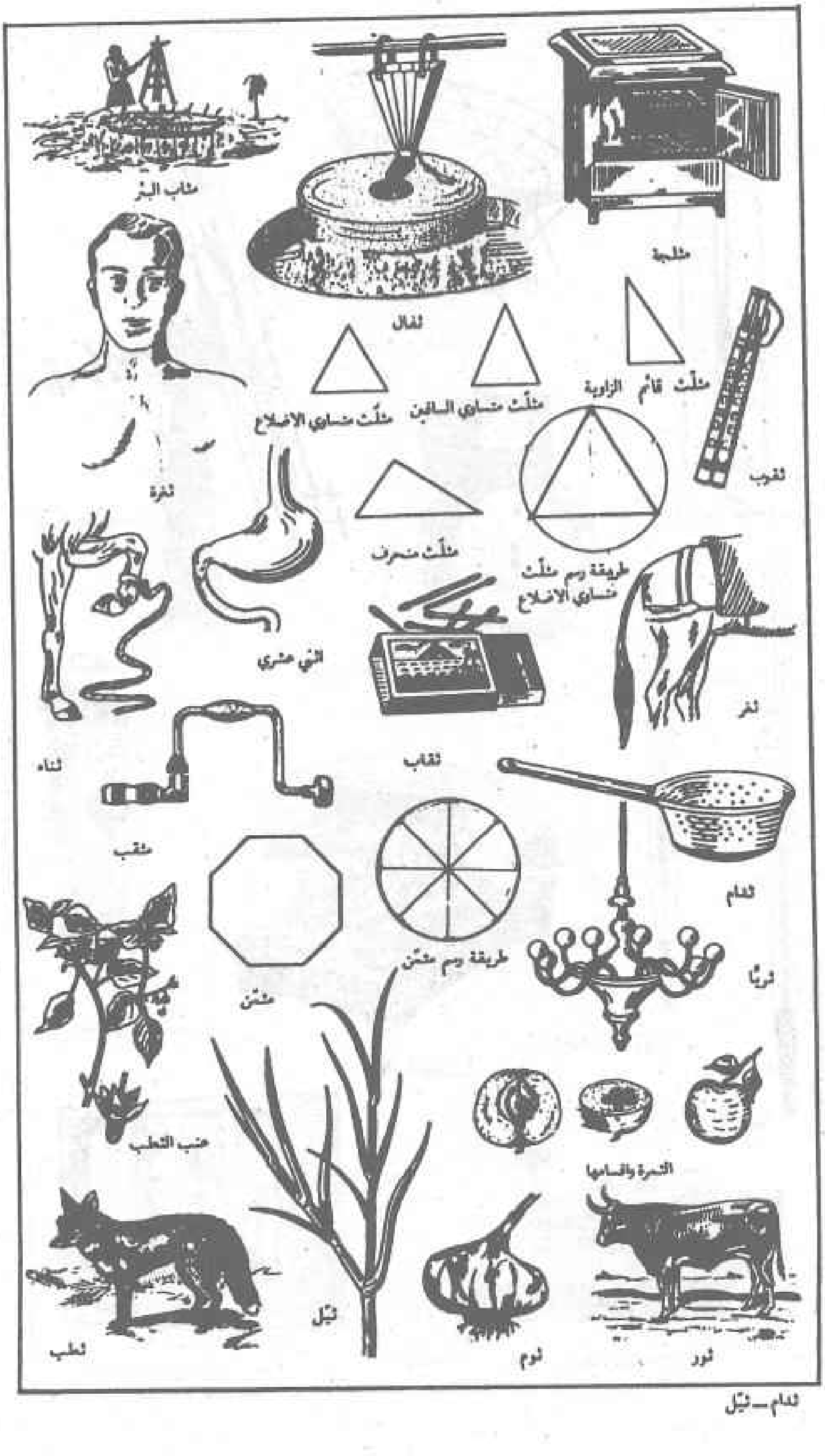
مثاب البئر
ثفال
مثلجة
ثغرة
مثلث متساوي الأضلاع
مثلث متساوي الساقين
مثلث قائم الزاوية
ثقوب
مثلث منحرف
طريقة رسم مثلث متساوي الأضلاع
اثني عشري
ثفر
ثنة
ثقاب
مثقب
ثدام
مثمن
طريقة رسم مثمن
ثريّا
عنب الثعلب
الثمرة وأقسامها
ثعلب
ثيل
ثوم
ثور

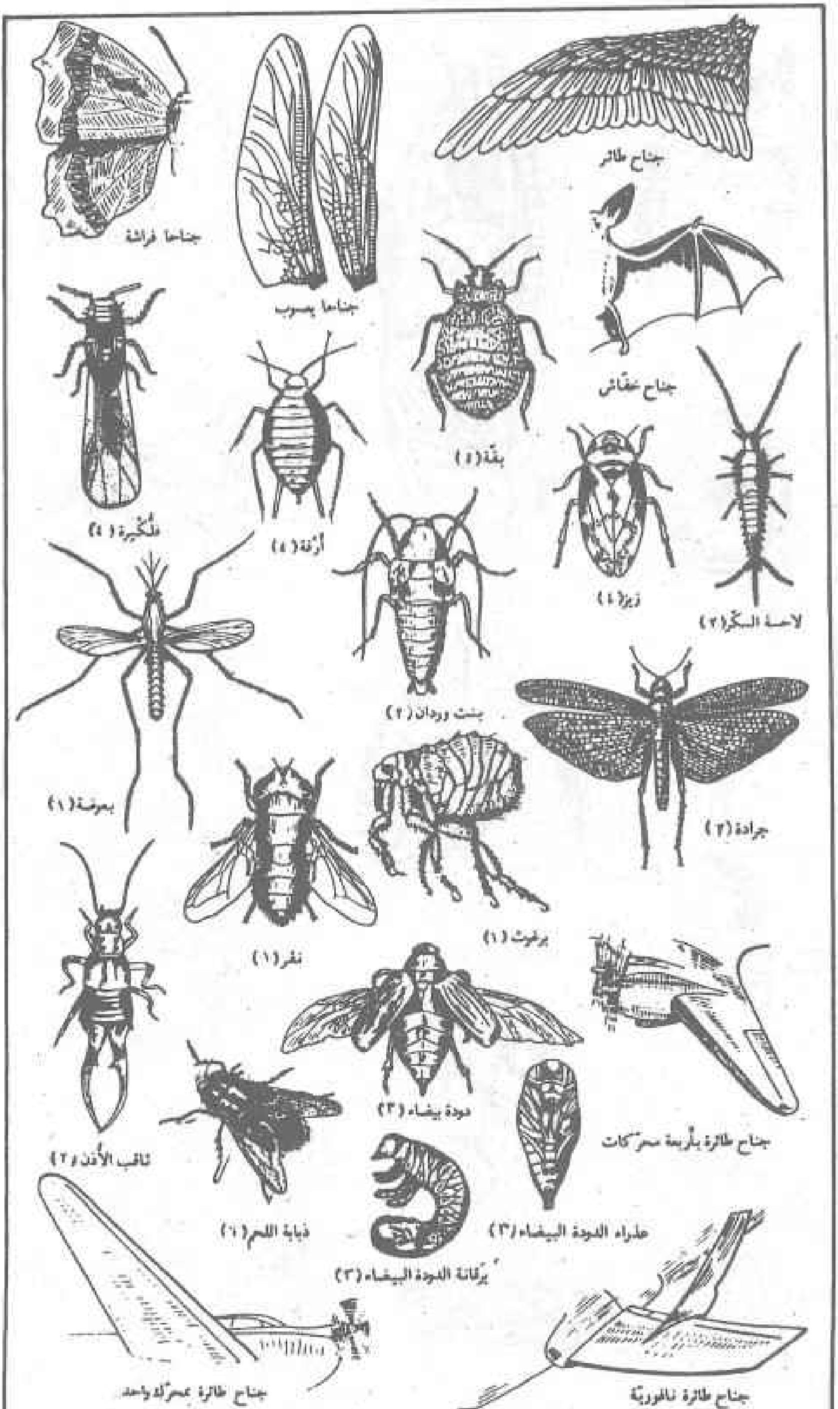

جناح ومجنّحات : ١ ذوات الجناحين - ٢ مستقيمات الأجنحة - ٣ مغمدة الأجنحة - ٤ نصفية الأجنحة

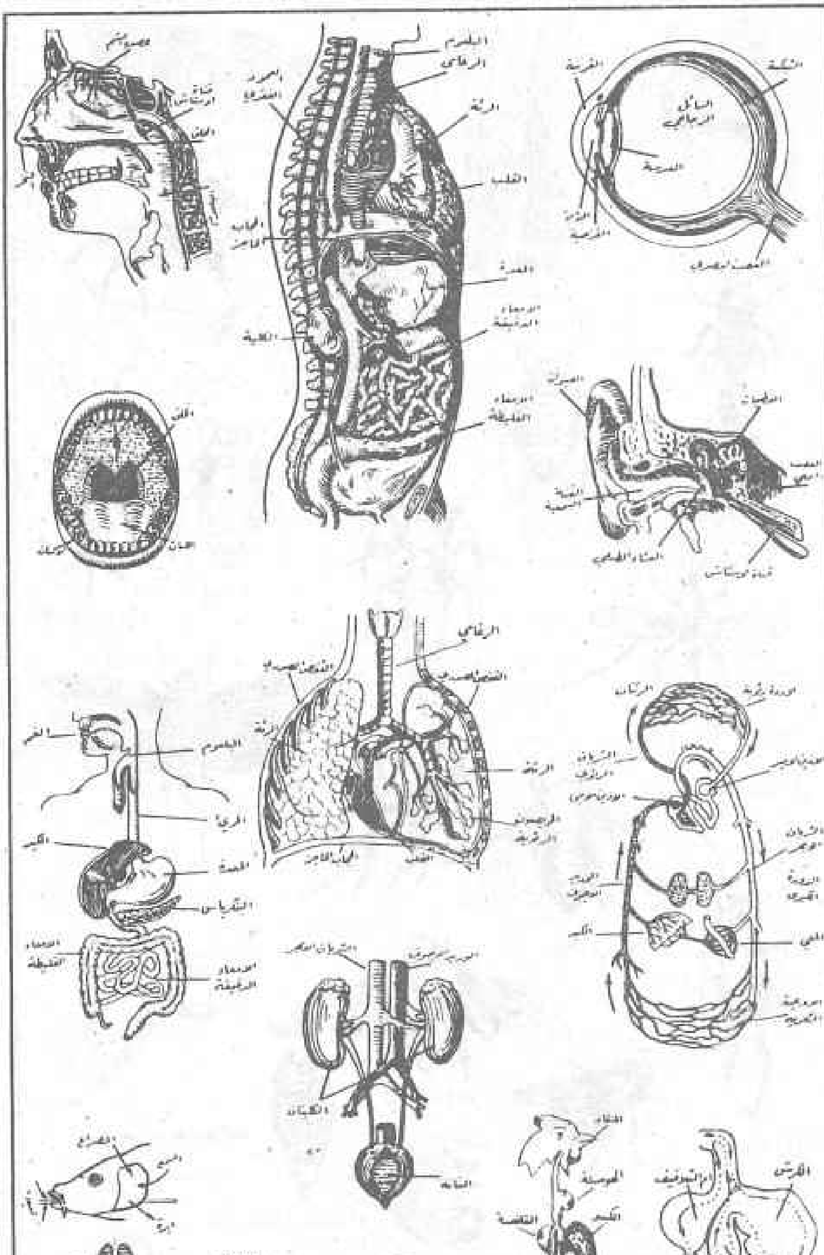

مختلف الأجهزة عند الإنسان والحيوان

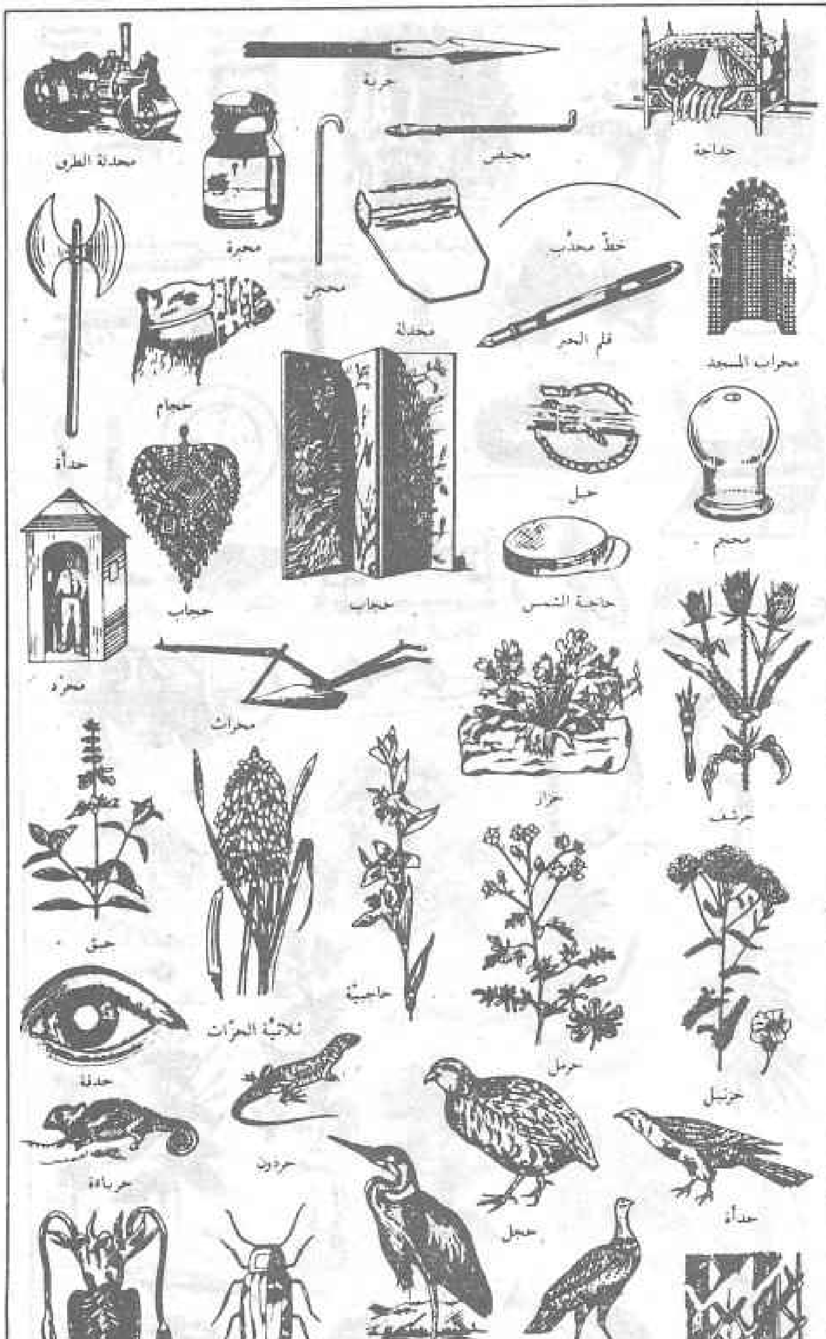
حربة
محدلة الطرق
محجن
حداجة
محبرة
محجن
خطّ محدّب
محدلة
قلم الحبر
محراب المسجد
حجام
حدأة
حبل
محجم
حجاب
حجاب
حاجبة الشمس
محرس
محراث
حزاز
حرشف
حبق
ثلاثيّة الحزّات
حاجبيّة
حرمل
حزنبل
حدقة
حرباءة
حرذون
حجل
حدأة
حبّار
حباحب
مالك الحزين
حبارى
حراشف

الحلبات العليا
حلّة
حلمة
الحلبات السفلى
شكل حلزونيّ
حلزونة
محلاج
حلقة
محلج
محلق
حقّ الطيب
حقيبة
محفظة
حكّ
التحليل الكهربائي
حافلة كهربائيّة
حلقة الباب
الحاكي
محصد
محشّ
حشيشة الملاك
حكمة
حلبة
حشيشة او قنّب الهند
ستّ الحسن
حشيشة الدينار
حلبوب
حافرة
حافر
حلفاء
حسّون
حلزون
حشرات

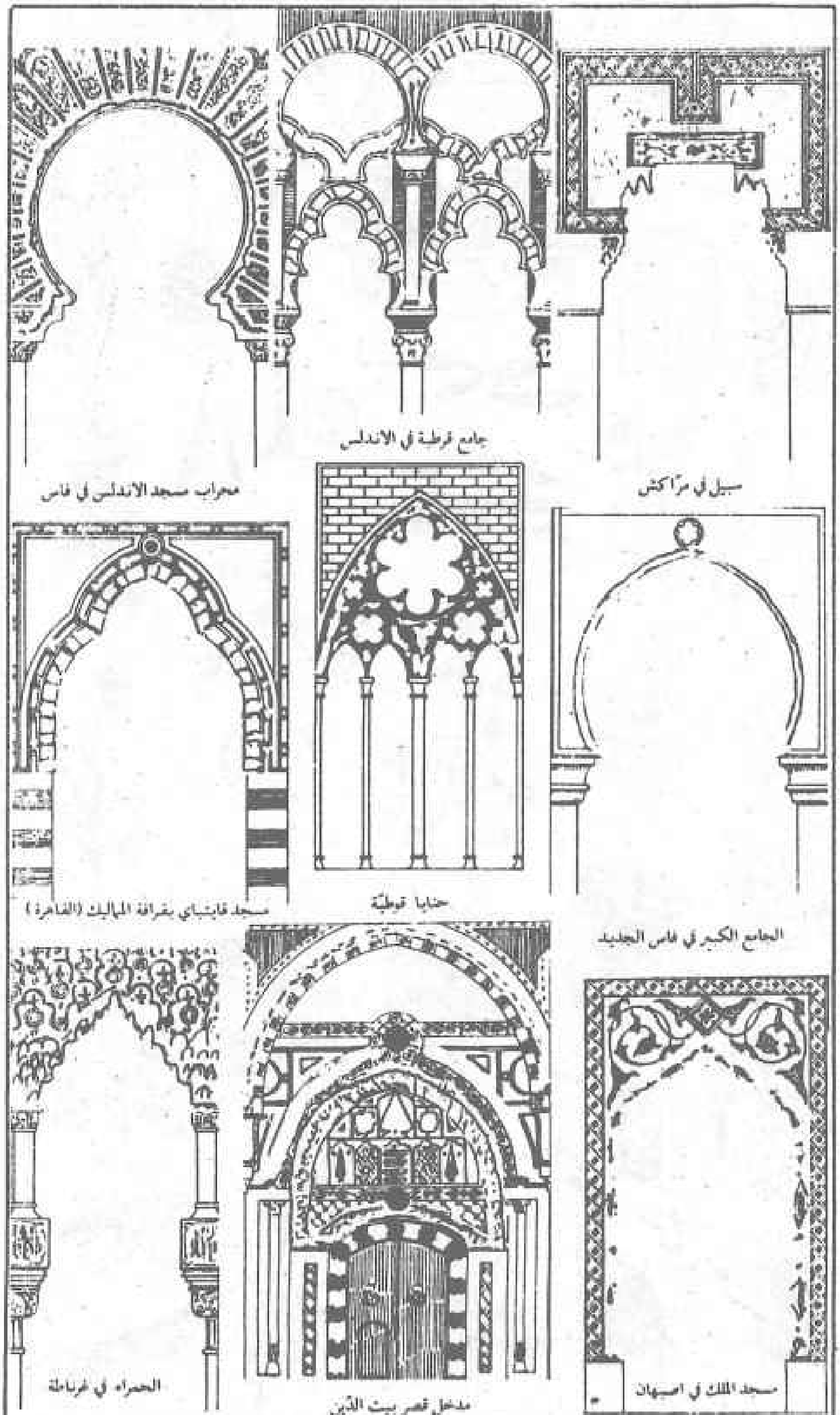
جامع قرطبة في الاندلس
محراب مسجد الاندلس في فاس
سبيل في مرّاكش
مسجد قايتباي بقرافة المماليك (القاهرة)
حنايا قرطبة
الجامع الكبير في فاس الجديد
الحمراء في غرناطة
مدخل قصر بيت الدين
مسجد الملك في اصبهان

حنايا

خريطة
خذروف
مخدة
خط الاستواء
خرز الظهر
خطام
خيام
خاتم
مخرطة
خادعة
خس
خرطوم
خاتام
مخروط
خشب
خردل
خردلة
خطمي
خشخاش
خبازى
خروب
خزامى
خرطال
خيزران
خربق
خشب وردي (جاكرنده)
خطمي
خزام
خرطوم
خضارى
خادرة
خبل
خروع
خشخاش
خطاف

أخمص القدم
خنصر
خلخال
خرزة البئر
خوذة
خليج
خوخة
خف
خوان
خيمة
خيار شنبر
خالدة
خوخ
خنشار
مخلب
خيار
خفاش
خلد
خيط
خنفساء
خنزير الهند
خنزير
خنزير بري
خنزير البحر
خلد الماء

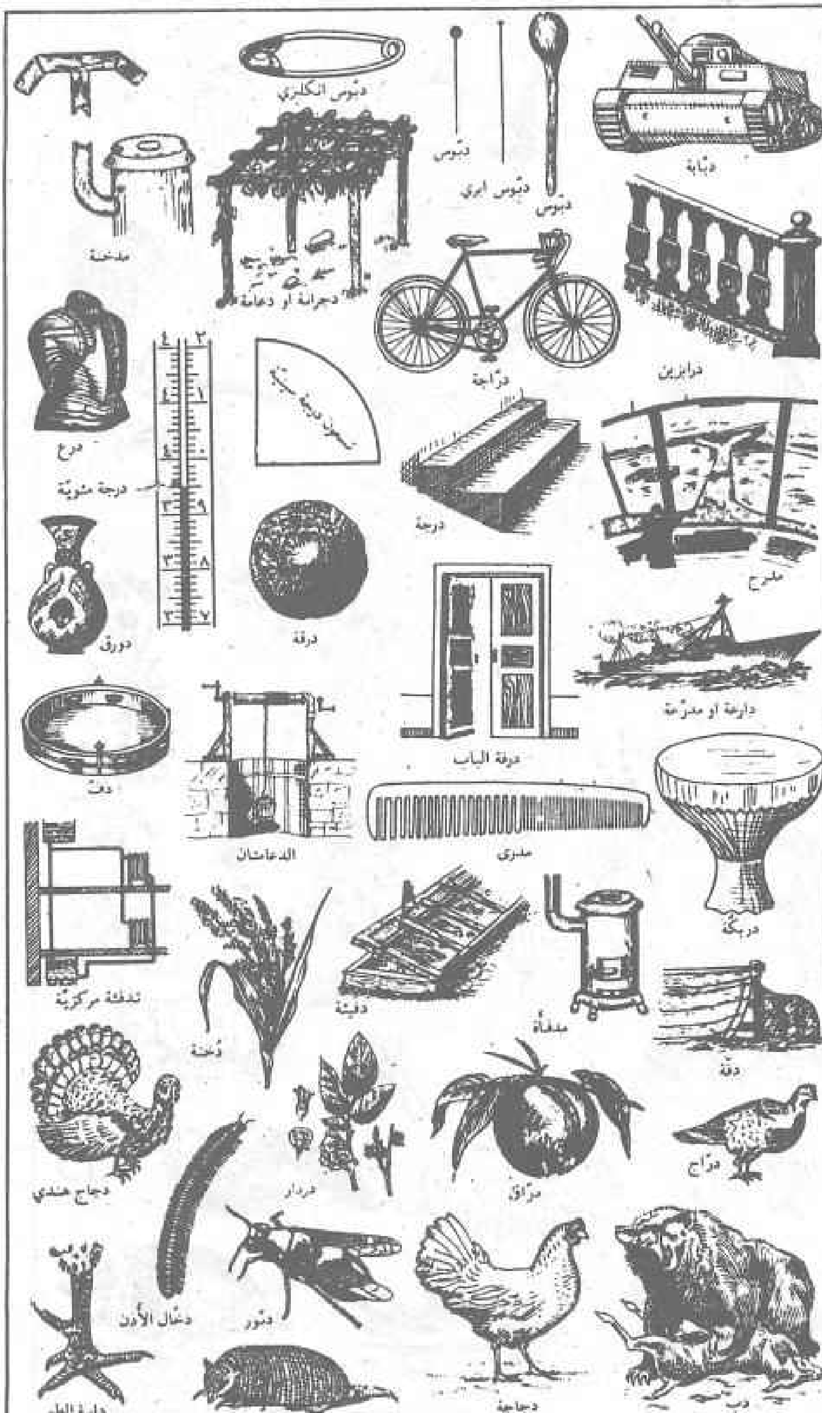

دبّ — تدفئة مركزيّة

مدفع دبابة
مدفع قاذف الصواريخ
مدفع رشاش
مدفع
دقل
مدقّة
مدقّة
دامجانة
دلو
دولاب
دوزان
مدمع
دائرة وقطرها
دائرتان متعامدتان
دوّامة البيانو
دوّامة
دوّامة الدرّاجة
دوّامة النول
داما
دينامو
دينامومتر
دلب
مدقّة
دفل
دعلبة
دوم
دفران
دم الأخوين
دلدل
دلبوث
دوّار الشمس
دلفين
دوري
دودة وحيدة
دلق
ديك
دودة القز

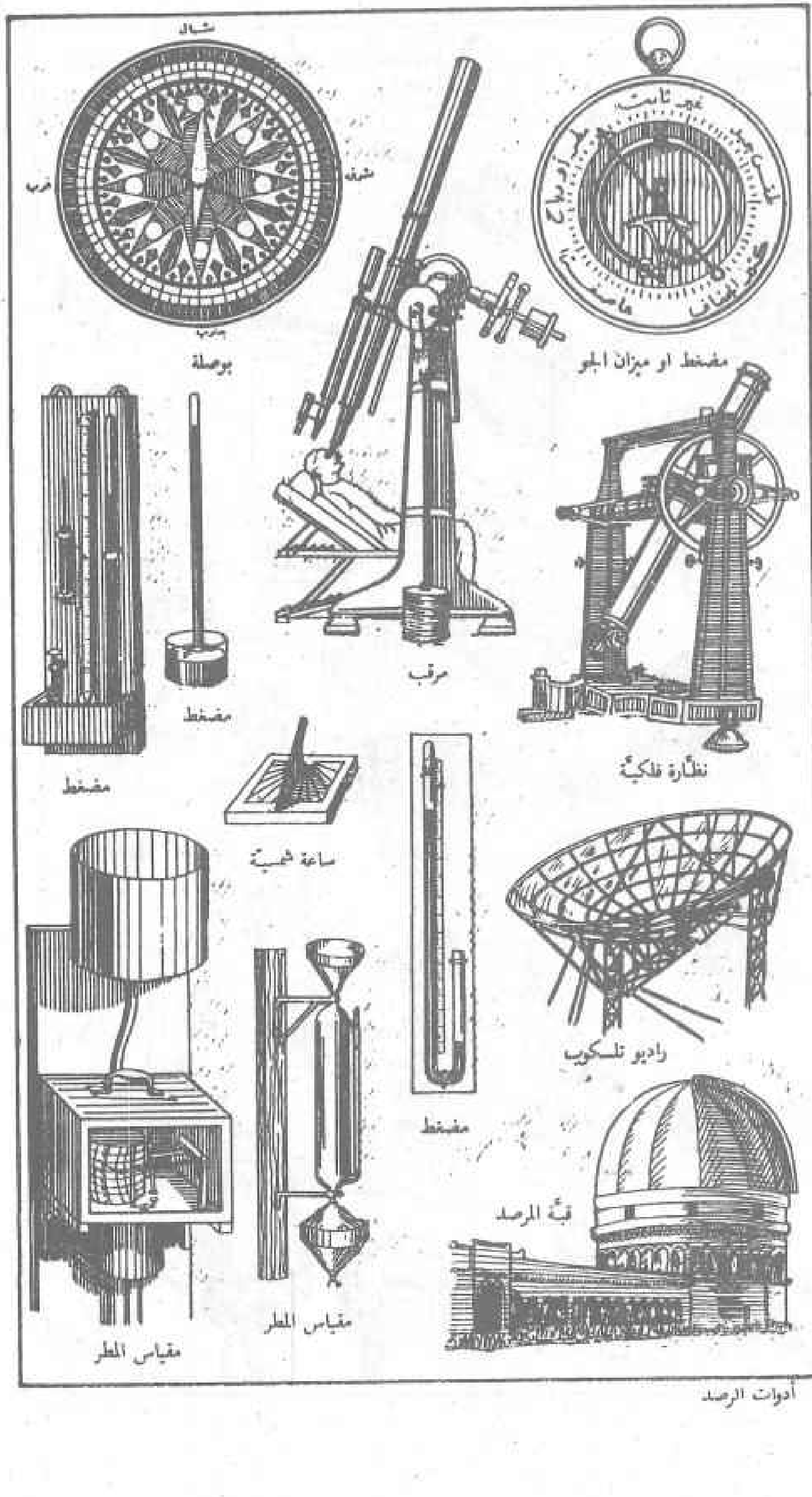
شمال
غرب
شرق
جنوب
بوصلة
مضغط او ميزان الجو
مرقب
مضغط
مضغط
نظارة فلكية
ساعة شمسية
راديو تلسكوب
مضغط
قبة المرصد
مقياس المطر
مقياس المطر

أدوات الرصد

فن الزخرفة

دبوس
عقد او قلادة
إبريق
مبخرة
ثريا او مسرجة
قرط
مشكاة او مصباح
عقد
دورق
قلة
إناء
ابريق
أحراز
صحن
قصعة
كوب
شبّاك جرة
دبوس
عقد او قلادة
اسوار
عقد
صندوق
مطرقة باب
ابريق
إبزيم
شمعدان
إبزيم

أدوات التوقيت

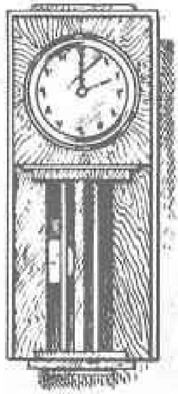

ساعة دقّاقة

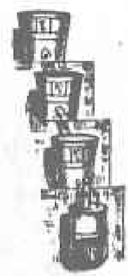

ساعة مائيّة

ساعة شمسيّة

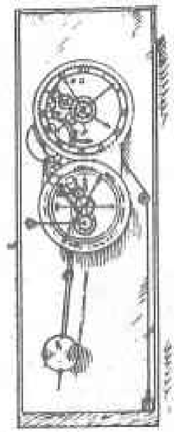

ساعة فلكيّة

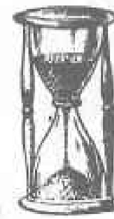

ساعة رمليّة

ساعة منبّهة

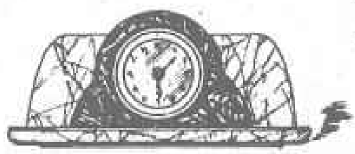

ساعة طاولة

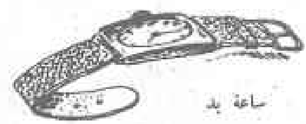

ساعة يد

مقياس الرطوبة او برطاب

مقيت

ميزان الجوّ او مضغط

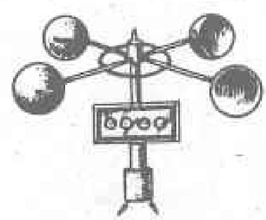

مقياس الريح

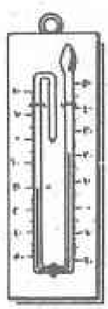

مقياس الحرارة

مقياس المطر

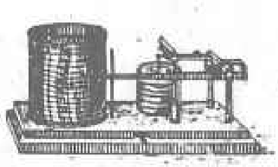

مرسمة الضغط

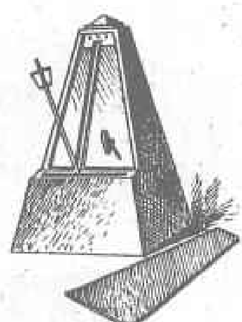

نوسني

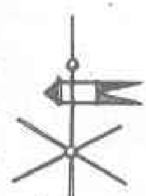

دوّارة الهواء

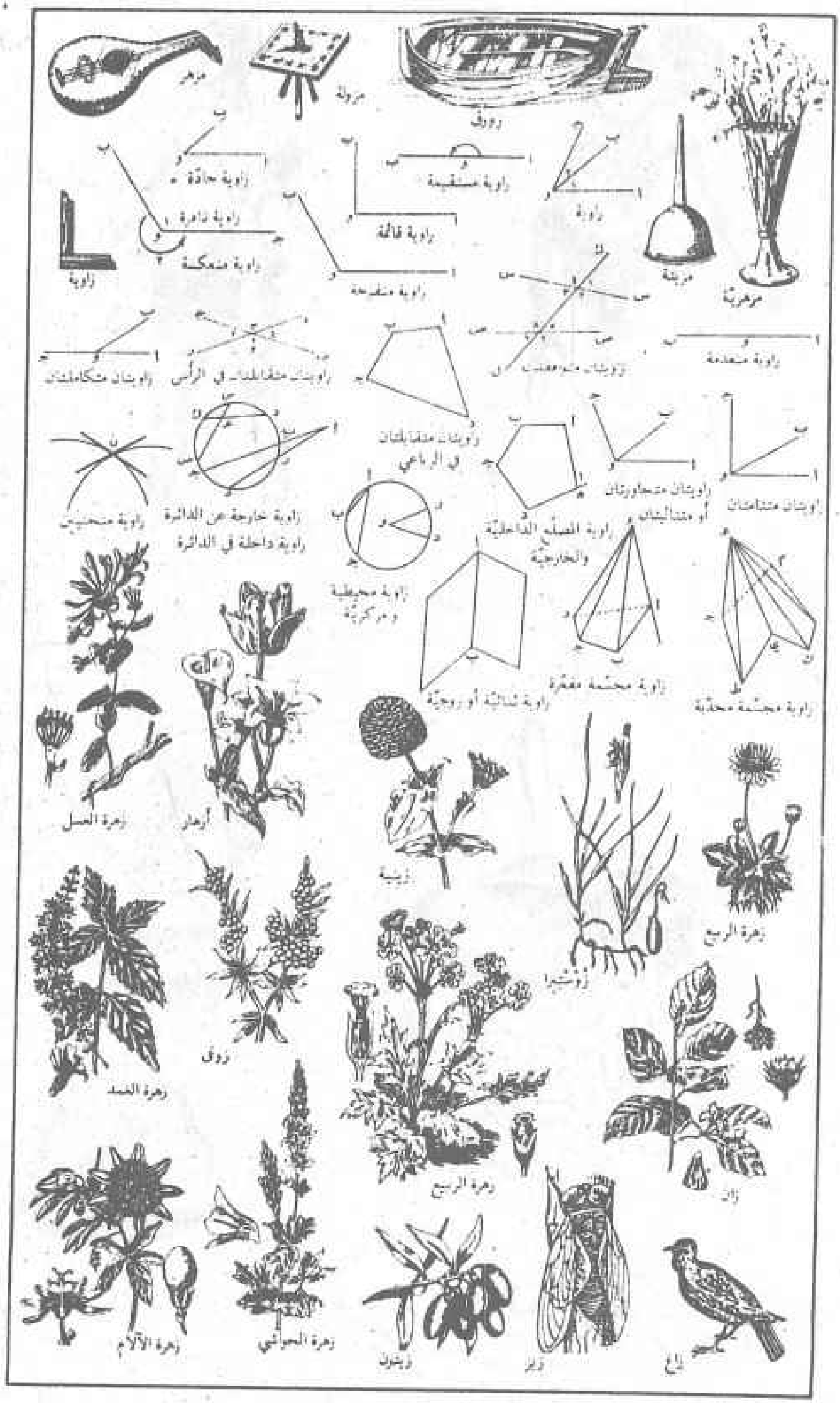
مزهر
مزولة
زورق
زاوية حادّة
زاوية مستقيمة
زاوية
زاوية دائرة
زاوية قائمة
زاوية منعكسة
زاوية
زاوية منفرجة
مزيتة
مزهرية
زاويتان متكاملتان
زاويتان متقابلتان في الرأس
زاوية معدومة
زاويتان متقابلتان في الرباعي
زاوية منحنيين
زاوية خارجة عن الدائرة
زاوية داخلة في الدائرة
زاوية محيطية و مركزية
زاوية المضلّع الداخليّة والخارجيّة
زاويتان متجاورتان أو متتاليتان
زاويتان متتامتان
زاوية ثنائيّة أو زوجيّة
زاوية مجسّمة مقعّرة
زاوية مجسّمة محدّبة
زهرة العسل
أزهار
زهرة الربيع
زوق
زهرة الربيع
زان
زهرة الآلام
زيتون
زيز
زاغ

مزهر — زيتية

١ - الانسان

١ الشعر
٢ الهامة
٣ الجبهة
٤ الصدغ
٥ العين
٦ الأنف
٧ الوجنة
٨ الخد
٩ الفم
١٠ الذقن
١١ اللحي
١٢ الرقبة
١٣ جوزة الحلق او الحرقدة
١٤ الكتف او العاتق
١٥ الصدر
١٦ المعدة
١٧ العضد
١٨ البطن
١٩ اليد
٣٠ الكاذة
٣١ السبابة
٣٢ الفخذ
٣٣ الوسطى
٣٤ الركبة
٣٥ الساق
٣٦ القدم

٢ - الانسان

١ قمة الرأس
٢ الأذن
٣ جُمع الكف
٤ القفا
٥ القذال
٦ الإبط
٧ الظهر
٨ المرفق
٩ الخصر
١٠ الورك
١١ المعصم
١٢ الخنصر
١٣ البنصر
١٤ أخمص القدم
١٥ الأبض
١٦ أصابع الرجل
١٧ الحماة او البطة
١٨ الرُّسغ
١٩ الكعب او الكاحل
٢٠ العقب

١ الوريد الأجوف الأعلى ● ٢ الشريان الرئوي ● ٣ الأذين الأيمن ● ٤ الشريان التاجي الأيسر ● ٥ البطين الأيسر ● ٦ الشريان التاجي الأيمن ● ٧ البطين الأيمن

٣ - القلب

١ الجفن الأعلى
٢ القرنية
٣ الحدقة او إنسان العين
٤ الجفن الأسفل

٤ - العين

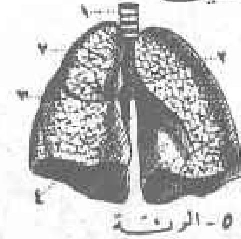

٥ - الرئة

١ قصبة الرئة ● ٢ الفلقة العليا ● ٣ الفلقة السفلى ● ٤ الرئة اليمنى ● ٥ الرئة اليسرى

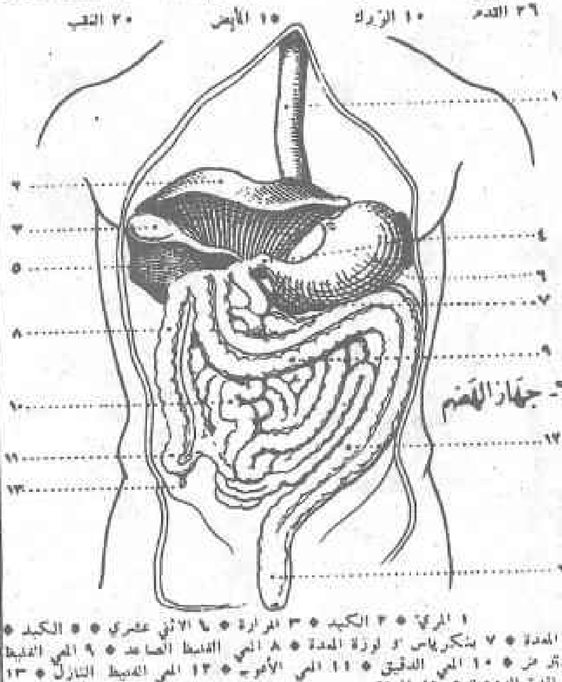

٦ - جهاز الهضم

١ المريء ● ٢ الكبد ● ٣ المرارة ● ٤ الاثني عشري ● ٥ الكبد ● ٦ المعدة ● ٧ بنكرياس أو لوزة المعدة ● ٨ المعي الغليظ الصاعد ● ٩ المعي الغليظ المستعرض ● ١٠ المعي الدقيق ● ١١ المعي الأعور ● ١٢ المعي الغليظ النازل ● ١٣ الزائدة الدودية ● ١٤ المستقيم

الانسان

صناعات

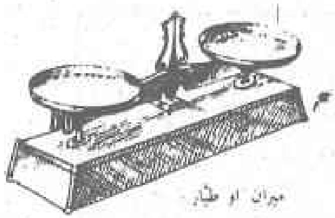

ميزان او طيّار

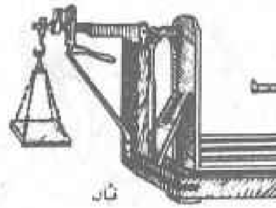

قبّان

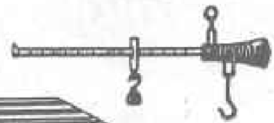

قبّان

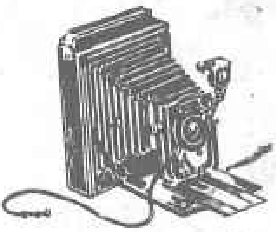

آلة تصوير

هاتف اوتوماتيكي

هاتف او تلفون

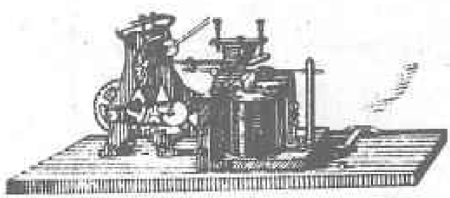

مذياع البرقيّات

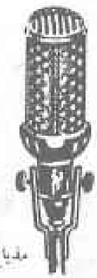

مذياع

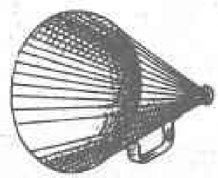

بوق مكبّر للصوت

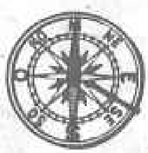

حُكّ او بوصلة

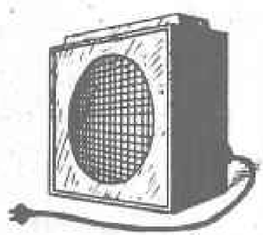

مكبّر الصوت

مِجهر

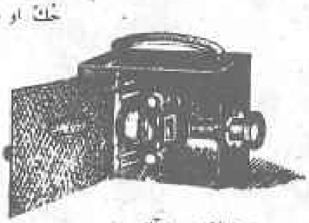

باعثة الأشباح او آلة سينما

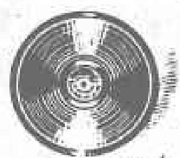

أسطوانة

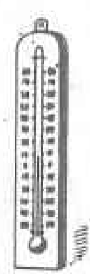

ميزان الحرارة

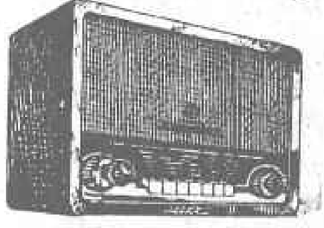

مذياع او راديو

حاكٍ او فونوغراف

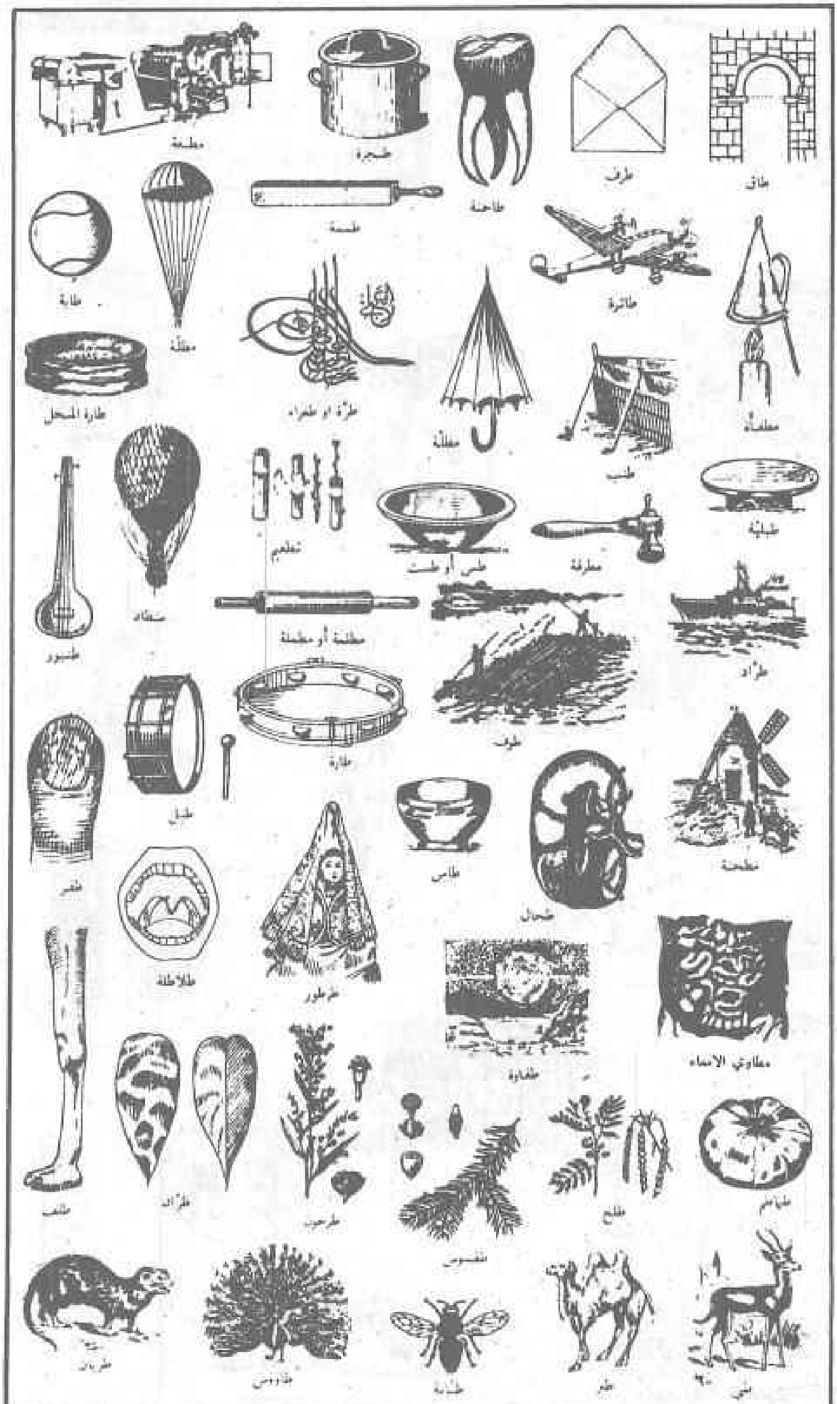
طاق
ظرف
طاحنة
طنجرة
مطبعة
طائرة
مظلّة
طابة
مطفأة
طنب
مظلّة
طرّة أو طغراء
طارة المنخل
طبلية
مطرقة
طس أو طست
تطعيم
منطاد
طنبور
طرّاد
طوف
طارة
طبل
ظفر
مطحنة
طحال
طاس
طرطور
طلاطلة
مطاوي الأمعاء
طفاوة
طماطم
طلح
طقسوس
طرخون
ظلف
ظبي
طاووس
ظربان

اَنْوَارُ الْبَیَان

فِی حَلِّ

لُغَاتِ الْقُرآنْ

حصہ اوّل

تالیف

علی محمد پی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل کمشنر (ریٹائرڈ)

الناشر

مکتبہ سید احمد شہید

۱۰۔ الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَنْوَارُ الْبَیَان

فِی حَلِّ

لُغَاتِ الْقُرْآن

حصّہ اوّل

تالیف

علی محمدؒ ایڈیشنل کمشنر ریٹائرڈ

النّاشر

مکتبہ سیّد احمد شہیدؒ

۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

اَلْاِنْتِسَابُ

میں اپنی اس تالیف کو مقصودِ کائنات تاجدارِ مدینہ حضرت محمدِ مُصطفےٰ صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بابرکت نام کے ساتھ منسُوب کرتا ہُوں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور میں اس کو اپنے لئے ذریعۂ نجات و مغفرت سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

نام کتاب ______ انوارالبیان فی حل لغات القرآن
نام مؤلف ______ چوہدری علی محمدؒ ریٹائرڈ ایڈیشنل کمشنر
ناشر ______ مکتبہ سید احمد شہیدؒ ۱۰۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
دوسرا ایڈیشن ______ ۲۰۰۵ء
سرورق ______ حضرت سید نفیس شاہ صاحب زید مجدہم
کتابت ______ عبدالرشید میلسوی جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور
تعداد ______ ایک ہزار
مطبع ______ عظیم علیم پرنٹرز داتا دربار روڈ لاہور
قیمت ______

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

....

یہ کتاب قرآن حکیم کے اُن طالب علموں کے لئے لکھی گئی ہے جو زبانِ عربی کا کم از کم ابتدائی علم رکھتے ہوں اور صرف و نحو کی مبادیات سے واقف ہوں اور اس سلسلہ میں مزید معلومات کے خواہشمند ہوں۔ یہ کتاب نہ صرف اُن کو قرآنی عبارت کے مختلف الفاظ اور جملوں کی تعلیل صرفی اور ترکیب نحوی میں مددگار ثابت ہوگی بلکہ ربط الفاظ و آیات میں بھی معاونت کرے گی۔

عام لغات (ڈکشنری) کی کتابوں میں الفاظ کے مواخذ و معنی بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور ان کے صرفی و نحوی پہلو کو چھوڑ دیا گیا ہے اس طرح طالب علم نہج عبارت اور نشستِ الفاظ کی اصولی وجوہ سے ناواقف رہ جاتا ہے۔ بقول مولانا محمد نذیر عرشی مصنف مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم رح

"ترکیب نحوی نہ جاننے والے لوگوں کی زباندانی کی مثال اس کوتاہ نظر راہرو کی سی ہے جس کی نظر پگڈنڈی کے صرف اتنے ہی حصے پر ہے جو اس کے پاؤں کے سامنے ہے اور وہ اس تسلسلِ نظر کے ساتھ اپنی مسافت طے کرتا جا رہا ہے بخلاف اس شخص کے جو جانتا ہے کہ یہ کلمہ فعل ہے یہ فاعل ہے یہ اسم موصول ہے یہ جملہ اس کا صلہ ہے، یہ کلمہ مقدم آنا واجب ہے اور یہ مؤخر ہونا چاہئے اس کلمہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے اس کا مرجع یہ ہے وغیرہ وغیرہ، اس پر عبارت کا مطلب و مدّعا خود بخود آئینہ ہو جاتا ہے اور جب وہ عبارت کا ترجمہ کرتا ہے تو ایک مُبصّر کی حیثیت سے کرتا ہے اس کی مثال اس وسیع النظر اور دور بین راہرو کی سی ہے جس نے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے نقشہ کے ذریعہ، سفرناموں کے مُطالعہ سے اور واقفانِ راہ سے گفتگو کرکے تمام منازلِ سفر پر نظر ڈال لی ہو۔ خلاصہ یہ کہ اس کا سفر خطرات سے محفوظ ہوگا۔"

ایسی ہی وجوہات کو مدّنظر رکھتے ہوئے ضروری الفاظ، جملوں اور آیات کی صرفی و نحوی لحاظ سے وضاحت کر دی گئی ہے اس طرح اصطلاحًا یہ کتاب نہ تو ایک لغات (ڈکشنری) ہے نہ تفسیر نہ ترجمہ، اس بناء پر اس کا نام **انوار البیان فی حل لغۃ القرآن** رکھا گیا ہے۔

سورت اور اس کی آیات کو یا آیات میں مندرجہ جملوں یا الفاظ کو اس ترتیب سے لکھا گیا ہے کہ پہلے

سورت کا نمبر دیا ہے اس کے بعد آیت کا نمبر ہے۔ ازاں بعد جملہ یا الفاظ کا حوالہ ہے۔ مثلاً ۳ : ۱۱۹ میں ۳ : سورۃ آل عمران کو ظاہر کرتا ہے اور ۱۱۹ ، سورۃ آل عمران کی آیت ۱۱۹ کو، اور اس آیت میں مندرج مشکل الفاظ کو اس آیت کے محاذ درج کیا ہے۔

چونکہ اس کتاب میں صرف مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے لہذا ضروری نہیں کہ ہر سورۃ یا ہر پارہ اس کے انہی الفاظ سے شروع ہو جو قرآن میں ہیں۔

جن کتابوں سے کتاب ہذا کی تالیف میں استفادہ کیا گیا ہے ان کی فہرست آخر میں درج کی گئی ہے۔ چونکہ کتاب ہذا کا مقصد طالب علم کو قرآن حکیم کے سمجھنے میں معاونت کرنا ہے لہذا ان کتب سے دل کھول کر مدد لی گئی ہے۔ مؤلف کتاب ہذا کو اپنی کوتاہی علم کا شدت سے احساس ہے لہذا کتاب ہذا میں جو محاسن نظر آئیں ان کے لئے سزاوارِ تحسین وہ ہستیاں ہیں جن کے گلستانِ تصنیف سے خوشہ چینی کی گئی ہے البتہ جو خامیاں رہ گئی ہیں ان کے لئے ذمہ دار وہ خود مؤلف ہے جس کے لئے وہ بارگاہ ایزدی سے معافی کا خواستگار ہے۔

جملہ حقوق ہر قسم کی بندش سے مبرا ہیں یہ کتاب محض قرآن حکیم کی حقیر سی خدمت کے طور پر تحصیل ثواب کے لئے لکھی گئی ہے لہذا اس کو بہتر صورت میں پیش کرنے میں مؤلف کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ کتاب کا عنوان اور مؤلف کا نام بدستور باقی رہے صرف اس استدعا کی یاددہانی کے طور پر کہ جب بھی کوئی قاری اس کتاب کو پڑھے مؤلف کے حق میں خدائے ذوالجلال کے حضور میں دعائے خیر کرے۔

اعتذار

خداوند تعالیٰ کو کچھ ایسا ہی منظور تھا کہ جب تالیف کا کام آخری مراحل میں تھا تو مؤلف کو رعشہ کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ جس سے مؤلف کی کارکردگی اور قوت حافظ بری طرح متاثر ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتاب کا مسودہ مکمل ہونے پر اس کو دوبارہ دیکھنے اور اغلاط کو درست کرنے کی طاقت نہ رہی۔

لیکن بایں ہمہ کتاب کی اہمیت و عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے کرمفرما مولانا مبشر احمد صاحب استاذ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ لاہور کے سپرد کردی جنہوں نے ماشاءاللہ پوری توجہ اور حسب استطاعت بشری نظر ثانی کردی ہے جس کے لئے میں ان کا بیحد مشکور و ممنون ہوں۔

مشورہ

وہ طالب علم جو قرآن حکیم کو لغات (ڈکشنری) یا امدادی کتابوں کا سہارا لے کر پڑھتے ہیں

ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نظریہ کے مطابق کسی مستند ترجمہ کو زیرِ نظر رکھیں تاکہ آیات کا ربط اور مضمون کا تسلسل قائم رہے

فقط والسلام

طالبِ دُعا
راجی رحمۃ اللہ علی محمد
غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ ط

تقریظ

یادگار سلف شیخ طریقت سلطان القلم جناب حضرت **سیّد انور حُسین شاہ** صاحب مدظلہ العالی۔ خلیفہ مجاز حضرت رائپوری رحمۃ اللہ علیہ

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔

پیش نظر کتاب "اَنْوَارُ الْبَیَان فِیْ حَلِّ لُغَاتِ الْقُرْآن"
جو کہ چوہدری علی محمد صاحب زاد اللہ محاسنہٗ نے تقریباً عرصہ ۱۳ سال میں تصنیف فرمائی ہے لاریب بڑی محنت سے یہ کام سر انجام دیا ہے۔ ہمارے مخدوم مولانا مفتی مبشر احمد صاحب زید مجدہم نے از اوّل تا آخر اس پر نظر ثانی فرمائی ہے جو اس کتاب کے قابل اعتماد ہونے کی دلیل ہے۔
اللہ تعالیٰ مؤلف ممدوح کی سعی مشکور فرماتے اور مسلمانوں کو اس سے متمتع ہونے کی توفیق نصیب فرماتے۔

تقریظ

حضرت العلّامہ المفتی مُبَشِّر اَحْمَد صاحب اُستاذُالحدیث

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ اقبال ٹاؤن لاہور

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ۰ امابعد ۰

قرآن مجید کا اصلی موضوع انسان کے لئے ایسی راہنمائی فراہم کرنا ہے کہ جس کے ذریعہ سے وہ ایسی زندگی گذار سکے ۔ جو بعد کی زندگی کے لئے مفید ہو ۔ جیسے کہ حضرت مولانا الشاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فرمایا ہے کہ نزول قرآن کا مقصدِ اصلی انسانوں کی تہذیب وتربیت اور ان کے عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ کی اصلاح ہے ۔

قرآن کریم کی دو شانیں ہیں ایک شانِ تَعَبُّد اور دوسری شانِ تدبُّر ۔

شان تعبّد کا مفہوم ہے کہ اس کی تلاوت کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور نبوت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ذکر ہوا ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے یَتْلُوْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا کہ وہ ان پر ہماری آیات تلاوت کرتا ہے ، اور شانِ تدبُّر کا مطلب ہے کہ اس میں غور وفکر اور نزول قرآن کے مقاصد کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونا تو اس کے لئے تعلیم قرآن کو ضروری قرار دیا گیا ۔ اور یہ بھی مقاصد نبوت میں سے ایک مقصد ہے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ۔ یعنی وہ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے ،

حالاتِ حاضرہ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن کی گرمی کچھ مسلمانوں میں موجود ہے ۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی عمومی زندگی کا تدبُّرِ قرآن سے رشتہ ٹوٹ چکا ہے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کہ پھر سے مسلمانوں کا تعلق قرآن فہمی سے جڑ جائے ہمارے محترم بزرگ جناب چوہدری علی محمد صاحب دام اقبالہٗ (بی اے آنرز ، پی سی ایس ریٹائرڈ ایڈیشنل کمشنر) نے قلم اٹھایا اور رات دن محنت کرکے اختصار کے ساتھ لغات قرآن کے حل کے لئے ایک مسودہ مرتب کیا جس کا نام انوار البیان فی حل لغات القرآن تجویز کیا ۔

اس تالیف سے ان کا اولین مقصد تو نجاتِ اخروی ہے اور حصول رضائے الٰہی ہے ۔ اور ثانیاً یہ مقصود ہے کہ شاید میری اس حقیر سی کاوش سے مسلمان استفادہ کرکے تدبّرِ قرآن کی طرف راغب ہو جائیں اور اپنی آخرت بھی سنوار لیں ۔

چوہدری صاحب موصوف کی اس تالیف کو بندہ نے حرفاً حرفاً پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ تالیف موجودہ دور کے اردو تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

چوھدری صاحب موصوف نے حل لغات کے علاوہ کہیں کہیں آیات کا مفہوم بھی اس اچھوتے انداز میں واضح کیا ہے کہ پڑھ کر دل عش عش کر اٹھتا ہے۔

خصوصیات تالیف ھذا

اس تالیف کی خصوصیات یہ ہیں!

۱۔ حل لغات وتراکیب آیات
۲۔ بیان نحوی وصرفی تحقیقات
۳۔ مختصر وآسان تشریحات
۴۔ عمدہ وعجیب وغریب نکات
۵۔ قیمتی وبہترین اشارات
۶۔ مسائل پر جید استدلالات
۷۔ مستند اور مضبوط حوالہ جات

بندہ بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہے کہ یہ تالیف چوہدری صاحب موصوف کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے ذخیرۂ آخرت بنے اور عوام وخواص کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

احقر مبشر احمد غفر لہ الاحد
خادم الحدیث بجامعہ دار العلوم الاسلامیہ
اقبال ٹاؤن لاہور

خلاصہ تقریظ از جناب ڈاکٹر محمد اکرم صاحب

صدر شعبہ عربی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زیر نظر کتاب لغات القرآن الکریم صرف منتہی حضرات کے استفادہ کے لئے ہے اس سے عام قاری کی بجائے وہی استفادہ کر سکتا ہے جو عربی زبان و ادب سے بنیادی واقفیت رکھتا ہو۔ ایک شخص جس نے عربی گرامر کبھی نہیں پڑھی اس کے لئے قواعد یا حذف یا الفاظ کے باہم مقلوب ہونے یا تقدیم و تاخیر کی بحثیں چنداں مفید نہیں۔

اگر مصنف کا مقصود ہی یہی ہے کہ بنیادی عربی قواعد و زبان سے واقفیت رکھنے والوں کے لئے مزید فہم القرآن کے لئے یہ کام کیا گیا ہے۔ تو نہایت مفید ہے اور اردو زبان میں شاید یہ پہلا کام ہے جس میں پرانی جملہ تفاسیر کے محاسن کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

انداز بیان نہایت شستہ اور رواں ہے۔ یہ تالیف ترکیب نحوی پر مبنی ہے۔ اس میں احکام پر مشتمل آیات میں تاریخی و دیگر تفسیری روایات کی بجائے قواعد زبان کی نشاندہی پر زور دیا گیا ہے اردو میں اس نوع کی تفسیر یقیناً ایک خلاء کو پُر کرے گی!

تاہم اس قسم کی لغوی بحثیں زیادہ شرح و بسط کے ساتھ الفراء م ۲۰۷ھ کی معانی القرآن میں وارد ہیں زیر نظر کتاب لغات القرآن عربی طلبہ کے استفادہ کے لئے ترتیب دینا مقصود ہے تو مذکورہ کتاب سے استفادہ اس کے حسن کو اور بڑھا دے گا۔

جناب چوہدری علی محمد صاحب نے ایک نہایت علمی کام مکمل فرمایا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس محنت شاقہ اور کار خیر پر خیر کثیر عطا فرمائے۔ واللہ الموفق

ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری
صدر شعبہ عربی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

پارۂ الٓمّٓ

(۱)

سورۃ الفاتحۃ

و

البقرۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵)

سُوْرَةٌ : جس طرح دنیا کی دوسری کتابیں مختلف ابواب میں تقسیم ہوتی ہیں اسی طرح قرآن حکیم کو بھی مختلف حصوں یا ٹکڑوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک حصہ کو سورۃ کہتے ہیں اس صورت میں یہ سُؤْرَةٌ (مہموز العین) سے مشتق ہے جس کے معنی کسی شے کے بقیہ اور بچے ہوئے حصہ (ٹکڑہ) کے ہیں۔ اور سورۃ بھی قرآن کا ایک ٹکڑہ اور حصہ ہے۔ اس صورت میں واوؔ کو ہمزہ سے بدلا ہوا قرار دیا جائے گا۔

۲۔ السُّوْرَةُ : کے معنی بلند مرتبہ کے ہیں۔ جیساکہ نابغہ کا ایک شعر ہے :

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَعْطَاكَ سُوْرَةً ۔ تَرٰى كُلَّ مَلِكٍ دُوْنَهَا يَتَذَبْذَبُ

(بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسا مرتبہ بخشا ہے۔ جس کے ورے ہر بادشاہ متذبذب نظر آتا ہے)

قرآن کی ہر سورت اپنی بلند مرتبت کی وجہ سے سورۃ کہلاتی ہے۔

(۳) یا سورۃ القرآن سورۃ المدینۃ سے مشتق ہے جس کے معنی شہر پناہ یا شہر کے گرد حفاظت کے لئے بنائی گئی فصیل کے ہیں اور ہر سورۃ القرآن بھی فصیل کی طرح اپنے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (۲) اور (۳) کی صورت میں یہ سور سے مشتق ہے اور اس کا واوٗ اصلی ہے کسی سے بدلا ہوا نہیں ہے۔

قرآن حکیم کی سورتیں طویل، درمیانی، اور مختصر ہیں، مختصر سے مختصر سورۃ تین آیات کی ہے۔ مثلاً سورۃ العصر (۱۰۳) اور سورۃ الکوثر (۱۰۸)

اَلْفَاتِحَةُ : اسم فاعل واحد مؤنث، فَتْحٌ مادہ سے مشتق ہے۔ اَلْفَتْحُ کے معنی کسی چیز سے بندش اور پیچیدگی کو زائل کرنے کے ہیں۔ یہ ازالہ دو قسم کا ہے ایک وہ جس کا آنکھ سے ادراک ہو سکے جیسے فَتْحُ الْبَابِ (دروازہ کھولنا) مثلاً قرآن مجید میں ہے وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ (۱۲:۶۵) اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا۔

دوم : جس کا ادراک بصیرت سے ہو مثلاً فَلَمَّا نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ (۶:۴۴) جب انہوں نے اس نصیحت کو جو اُن کو دی گئی تھی فراموش کر دیا۔ تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یعنی ہر چیز کی فراوانی کر دی۔

اس سورۃ کے کئی نام ہیں۔ ا اَلْفَاتِحَةُ کھولنے والی۔ اس لئے کہ قرآن حکیم کی سب سے پہلی سورت ہونے کے باعث

باقی قرآن حکیم کے لئے مثل دروازہ کے ہے اور اس دروازہ کے کھلنے سے باقی قرآن حکیم آتاہے (۲) ہر چیز کے مبدا کو الفاتحۃ کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ اس کے مابعد کو شروع کیا جائے اسی لئے سورۃ فاتحہ کو فاتحۃ الکتاب کہا جاتا ہے۔ ۲، سبع مثانی (سات دوہرائی جانے والی آیتیں) کیونکہ بالاتفاق اس کی سات آیات ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ (۳)، اُمّ الکِتَابِ و اُمّ القُرْاٰن، کہ قرآن حکیم کے جملہ مضامین کو مشتمل ہے۔ (۴)، سورۃ الصلوٰۃ: کہ اس کا ہر نماز میں پڑھنا واجب ہے۔ (۵)، سُوْرَۃُ الْحَمْدِ۔ کہ لفظ اَلْحَمْد سے شروع ہوتی ہے (۶) سورۃ الشفاء کہ یہ سورۃ ہر مرض کی شفاء ہے (۷)، سورۃ الرُّقْیَۃ۔ یعنی پڑھ کر دم کرتے یا پھونک مارنے والی سورۃ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کو یہ سورۃ پڑھ کر دم کیا اور وہ اچھا ہو گیا۔

(۸)، اساس القرآن۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت قرآن کی جڑ ہے اور نیو ہے۔

(۹)، سورۃ الکنز۔ کیونکہ یہ مطالب اور معارف کا خزانہ ہے (۱۰) سورۃ الوافیہ کہ ہر قرات میں اسے سالم ہی پڑھا جاتا ہے توڑ کر نہیں پڑھا جاتا۔ جیسا کہ بعض دیگر سورتوں کو پڑھا جا سکتا ہے (۱۱) سورۃ الکافیہ۔ کہ نماز میں یہی سورۃ بدوں کسی دوسری سورۃ کے کافی تو ہو سکتی ہے لیکن کوئی دوسری سُورت بدوں اس سورۃ کے کافی نہیں ہو سکتی۔ وغیرہ وغیرہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ب حرف جار ہے۔ جو مصاحبت یا استعانت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اگر مصاحبت کے لئے ہو تو ترجمہ ہوگا۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ برکت حاصل کرتے ہوئے۔ اور اگر استعانت کے لئے ہو تو ترجمہ ہوگا۔ اللہ کے نام کے ساتھ مدد حاصل کرتے ہوئے (گویا اس کے معنی ہیں ساتھ، مدد کے ساتھ)، اِسْمٌ۔ نام۔ مادّہ س۔م۔و سے مشتق ہے۔ سَمَا یَسْمُوْ (باب نصر) سُمُوٌّ، بمعنی بلند ہونا جیسے عربی میں کہتے ہیں سَمَوْتُ اِلَیْہِ بَصَرِیْ۔ میں نے اس کی طرف نظر اٹھائی۔ جب کسی کا نام لیا جاتا ہے تو گویا اس کو بلند و بالا کرتے ہیں تاکہ وہ آنکھوں میں نچ جائے۔ اِسْم کی جمع اَسْمَاء ہے بعض کے نزدیک اس کا مادہ وِسْمٌ ہے جس کے معنی علامت کے ہیں اور واوٗ ہمزہ سے بدل گئی ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے، عربی زبان کا عام ضابطہ ہے کہ کسی لفظ کے مادہ کے اصلی حروف تصغیر میں ظاہر کر دیئے جاتے ہیں اس قاعدہ کے موافق اگر اسم مادہ وِسْم سے قرار دیا جائے تو اس کا اسم تصغیر وُسَیْمٌ اور اور جمع اَوْسَام ہوگی مگر ایسا نہیں ہے بلکہ اسم کی تصغیر سُمَیٌّ اور جمع اَسْمَاءٌ ہے جو قاعدہ کے موافق ہے، لہٰذا اِسْمٌ سُمُوٌّ سے مشتق ہے نہ کہ وِسْمٌ سے۔

بِسْمِ۔ میں اسم کا الف کثرتِ استعمال کے باعث ساقط ہو گیا ہے اور اس کے بدلے میں ب لمبی لکھی جاتی ہے بِسْمِ اللّٰہِ میں ب کا تعلق فعل سے ہے یا اسم سے جو ہر دو یہاں محذوف ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال دونوں طرح آیا ہے۔ متعلق اسم ہونے کی صورت میں عبارت کچھ یوں ہوگی بِسْمِ اللّٰہِ اِبْتِدَائِیْ (اللہ کے نام سے میری ابتداء ہے)۔ قرآن مجید میں اس کی مثال۔ وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا (۱۱: ۴۱) سوار ہو جاؤ کشتی میں اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور اللہ کے نام سے اس کا ٹھہرنا ہے۔ متعلق فعل کی صورت میں عبارت یوں ہوگی۔ اَبْدَاُ بِسْمِ اللّٰہِ (میں

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں. قرآن مجید میں اس کی مثال اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ - (۹۶ : ۱) پڑھ اپنے رب کے نام سے

اللہ - اللہ کا لفظ خداوند تعالیٰ کے لئے بطور اسم ذات آیا ہے یہ کسی خاص صفت کے لئے نہیں بولا جاتا۔ باقی تمام صفات خداوندی اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں. نزول قرآن سے پہلے بھی اللہ کا لفظ خداوند تعالیٰ کے لئے بطور اسم ذات کے مستعمل تھا. تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ترجمان القرآن (از مولانا آزاد) ۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط - یہ دونوں نام رَحْمَةً سے مشتق ہیں، دونوں میں مبالغہ ہے رَحْمٰن کے معنی میں رَحِیْم کی نسبت زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے اس میں رَحِیْم کی نسبت ایک حرف زائد ہے اور زِيَادَةُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلٰى زِيَادَةِ الْمَعْنٰى یعنی زائد حروف زیادۃ معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ رَحْمٰن کا لفظ اللہ کی طرح ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور اس کی دلیل یہ آیت شریفہ ہے: قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (۱۷ : ۱۱۰) کہہ دو تم (خدا کو) اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن (کے نام سے) جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔ بخلاف اس کے رحیم کا لفظ ماسوی اللہ کے لئے بھی مستعمل ہے مثلاً رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کہا گیا ہے آیۃ شریفہ ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (۹ : ۱۲۸) (لوگو) تمہارے پاس تمہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں جو چیز تمہیں مضرت پہنچاتی ہے انہیں بہت گراں گذرتی ہے تمہاری بھلائی کے حریص ہیں ایمان والوں کے حق میں تو بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

بعض کے نزدیک اللہ تعالیٰ دنیا میں رحمٰن اور آخرت میں رحیم ہے کہ دنیا میں مومن اور کافر سب اس کی رحمت سے متمتع ہوتے ہیں اور آخرت میں رحمت سے فائدہ اٹھانے والے صرف مومن ہوں گے۔ اس بارہ میں اور بھی بہت سے اقوال ہیں

گرامر کے لحاظ سے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ اللہ کی صفت ہیں اس صورت میں ترجمہ ہوگا اللہ کے نام سے جو کہ رحمٰن اور رحیم ہے (۲) یہ اللہ کا بدل ہے اور ترجمہ ہے اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے. جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے.

بِسْمِ اللّٰهِ کی بَ کا تعلق اسم (محذوف) سے ہے یا فعل (محذوف) سے۔ اول الذکر کی صورت میں یہ جملہ اسمیہ ہوگا اور مؤخر الذکر کی صورت میں جملہ فعلیہ۔ اس کی ترکیب نحوی کچھ یوں ہوگی

ب .... حرف جار

اسم .... مضاف

اللّٰہ .... مضاف الیہ موصوف | موصوف صفت مل کر مضاف الیہ | مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور | جار مجرور مل کر متعلق فعل

الرَّحْمٰن .... صفت اول | صفت

الرَّحِيْم .... صفت ثانی

اَبْدَأُ .... فعل محذوف

اَنَا .... ضمیر فاعل مستتر در فعل محذوف | پس فعل اپنے فاعل اور متعلق فعل سے

مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

کیا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قرآن مجید کا حصہ ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ مکہ اور کوفہ کے قاری اسے قرآن مجید کا حصہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مدینہ، بصرہ اور شام کے قرار کا کہنا ہے کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں (شوکانی زیر آیت ۱:۱) مؤخر الذکر قراء کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ آیت سورۃ فاتحہ کا حصہ ہے باقی سورتوں کا نہیں۔

جو اس کو سورۃ فاتحہ کا حصہ سمجھتے ہیں ان کے نزدیک یہ ایک مکمل آیت ہے لہٰذا اس کو علیحدہ نمبر دیتے ہیں اور باقی آیات کی تعداد چھ شمار کر کے کل سات آیات (سبع مثانی) مکمل کرتے ہیں اور جو اسے سورۃ فاتحہ کا حصہ شمار نہیں کرتے وہ آیت صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر وقف کر کے علیحدہ آیت نمبر ۶ شمار کرتے ہیں۔ جبکہ اول الذکر گروہ اسے ایک ہی آیت شمار کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ : حَمِدَ يَحْمَدُ، (باب سَمِعَ) سے مصدر ہے۔ ثنا کرنا۔ تعریف کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور ثناء کو حمد کہتے ہیں۔ یہ مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے۔ کیونکہ مدح ان افعال پر بھی ہوتی ہے جو کہ انسان سے اختیاری طور پر سرزد ہوتے ہیں اور ان اوصاف پر بھی جو پیدائشی طور پر اس میں پائے جاتے ہیں چنانچہ جس طرح مال کے خرچ کرنے اور علم و سخاپر انسان کی مدح ہوتی ہے اسی طرح اس کی درازی قد و قامت اور چہرہ کی خوبصورتی پر بھی تعریف کی جاتی ہے۔ لیکن حمد صرف افعال اختیاریہ پر ہوتی ہے نہ کہ اوصاف اضطراریہ پر۔ اور شکر تو صرف کسی کے احسان کی وجہ سے اس کی تعریف کو کہتے ہیں۔ لہٰذا ہر شکر حمد ہے مگر ہر حمد شکر نہیں ہے اور ہر حمد مدح ہے مگر ہر مدح حمد نہیں ہے۔

مولانا ابو الکلام آزاد فرماتے ہیں" عربی میں حمد کے معنی ثناء جمیل کے ہیں یعنی اچھی صفتیں بیان کرنے کے۔ اگر کسی کی بُری صفتیں بیان کی جائیں۔ تو یہ حمد نہ ہوگی۔

حمد۔ پر الف لام (ال) تعریف کا ہے یہ یا تو جنس کے لئے ہے اور حمد کے اس مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے جسے ہر شخص جانتا ہے یا یہ استغراق کے لئے ہے۔

لِلّٰہِ میں لام اختصاص کا ہے جیسا کہ کہتے ہیں اَلدَّارُ لِزَيْدٍ۔ پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے معنی یہ ہوئے کہ حمد و ثناء میں جو کچھ اور جیسا کچھ بھی کہا جا سکتا ہے وہ سب اللہ کے لئے ہے کیونکہ خوبیوں اور کمالوں میں سے جو کچھ بھی ہے سب اسی سے ہے اور اسی میں ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جملہ خبریہ اسمیہ ہے اور استحقاقِ حمد کے استمرار پر دلالت کرتا ہے

اس جملہ سے ثناء کرنا مقصود ہے اور بندوں کو حمد کی تعلیم دی گئی ہے تقدیر جملہ یہ ہے قُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ (لوگو! الحمد للہ کہا کرو) اسی تقدیر کی ضرورت اس لئے ہے کہ آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ سے مناسبت پیدا ہو جائے

کیونکہ نَعْبُدُ کے **قائل** بندے ہیں۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ **مضاف مضاف الیہ**۔ ربّ کا لفظ اصل میں مصدر ہے رَبَّ یَرُبُّ (باب نَصَرَ) سے۔ استعارۃً بمعنی **فاعل استعمال** ہوتا ہے مطلق صورت میں یعنی اضافت اور تعریف سے خالی ہونے کی صورت میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور اضافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر بھی بولا جاتا ہے اور دوسروں پر بھی جیسے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ (اللہ تعالیٰ کی صفت: تمام جہانوں کا پالنے والا۔ رَبُّ الدَّارِ (ماسوی اللہ کے لئے: گھر کا مالک) رَبّ بمعنی کسی پر سیاست رانی کرنا مثلاً رَبَّ الْقَوْمِ۔ کسی کا کام درست کرنا۔ جیسے رَبَّ الْاَمْرِ۔ کسی کو پالنا جیسے رَبَّ الْوَلَدَ ۔

رَبٌّ: **تربیت** کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے۔ تربیت دینا۔ یعنی کسی چیز کو اس کی ازلی استعداد اور فطری صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال کو پہنچانا۔ اس پرورش میں محبت **شفقت**، حفاظت، نگہداشت، اور امانت کا عنصر موجود ہوتا ہے، جیسے ماں کا بچے کو پالنا۔ یا ماں باپ کا بچے کی نشوونما میں اس کی نگہداشت کرنا اور ہر ضرورت کو بر وقت اور حسب موقع اس کی استعداد کے مطابق پورا کرنا۔ اس لئے رَبٌّ بمعنی پروردگار، پالنہار، پالنے والا آتا ہے۔

عَالَمِیْنَ ۔ عَالَمٌ کی جمع ہے (استعمال میں اس کے لفظ سے اس کا واحد نہیں پایا جاتا۔ یعنی قرآن مجید میں لفظ عَالَمٌ بصیغہ مفرد استعمال نہیں کیا گیا) اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کو عَالَم کہتے ہیں اس میں تمام وہ مخلوق شامل ہے خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمانوں میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کا) مالک و پروردگار ہے
عَالَم نام ہے اس چیز کا جس کے ذریعہ سے کسی چیز کا علم ہو پھر عَلَمًا استعمال ہونے لگا ان چیزوں میں جن کے ذریعہ صانع یعنی باری تعالیٰ کا علم حاصل ہو۔

چونکہ عَالَم کے تحت میں اجناسِ **مختلف** موجود ہیں اس لئے عَالَمِین بصیغہ جمع لایا گیا ہے۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ بدل ہے اللہ کا یا اس کی صفت ہے بدیں وجہ مجرور ہے۔

(۱ : ۲) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، ہر دو کی وضاحت اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بیان میں ہوچکی ہے اللہ کی صفت دوم، سوم یا اللہ کا بدل ہیں۔

(۱ : ۳) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ مٰلِكِ مضاف یَوْمِ الدِّیْنِ مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ، لہٰذا مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ صفت چہارم ہے اللہ کی۔ بعض کے نزدیک یہ اللہ کا بدل ہے صفت نہیں کیونکہ اللہ معرفہ ہے۔ اور یہ نکرہ۔ اس کے نکرہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسم فاعل جب حال یا مستقبل کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے تو مضاف الی المعرفہ بھی معرفہ نہیں بنتا۔ (املاء) جزا و حساب کے دن کا مالک۔ یوم الدین کی قرآن مجید میں یوں وضاحت کی گئی ہے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ٥ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ٥ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

لِنَفْسٍ شَيْـًٔا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ (۸۲ : ۱۷ تا ۱۹) جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکیگا اور حکم تمام تر اس روز صرف اللہ ہی کا ہوگا۔

علامہ پانی پتیؒ رقمطراز ہیں: یَوْمِ الدِّيْنِ: قیامت کا دن ہے دِین. جزا. اور بدلے کو کہتے ہیں اور كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ دِین ہی سے مشتق ہے (یعنی جیسے تو فعل کرے گا ویسا ہی بدلہ لیگا...... بالفظ دین سے اسلام اور اطاعت مراد ہے کیونکہ وہ ایسا دن ہے کہ جس میں اسلام اور اطاعت کے سوا کوئی چیز نفع نہ دیگی

مُجاھد کہتے ہیں کہ یَوْمِ الدِّيْنِ معنی یوم الحساب ہے چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یعنی یہ سیدھا حساب ہے

(۱-۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

نَعْبُدُ ... فعل
نَحْنُ ...... (ضمیر مستتر) فاعل
اِيَّاكَ .... مفعول. (جو تخصیص کے لئے مقدم کردیا گیا ہے) } فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا } معطوف علیہ

وَ ... حرف عطف

نَسْتَعِيْنُ .... فعل
نَحْنُ .... (ضمیر مستتر) فاعل
اِيَّاكَ ...... مفعول (مقدم برائے تخصیص) } فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا } معطوف

اِيَّاكَ - اِيَّا. اور كَ سے مرکب ہے، یعنی تجھ ہی سے - علامہ راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں کہ یہ کلمہ ضمیر منصوب منفصل کے تلفظ کے لئے وضع کیا گیا ہے. جب ضمیر منصوب اپنے عامل پر مقدم ہو یا اس پر کسی کلمہ کا عطف ڈالا جائے یا اِلَّا کے بعد آئے تو اس کے ساتھ (یعنی اِيَّا کے ساتھ) استعمال ہوتی ہے (۱) مثلاً تقدیم کی صورت میں ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) (۲) عطف کی صورتیں قرآن مجید میں ہے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ (۱۷ : ۳۱) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور (۳) اِلَّا کے بعد: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ - (۱۷ : ۲۳) اور تیرے پروردگار نے قطعی طور پر ارشاد فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو!

مفعول مقدم کی صورت میں تخصیص کے معنیٰ پائے جاتے ہیں. گویا جب کہا جائے نَعْبُدُكَ تو اس کے معنیٰ ہوں گے ہم تیری عبادت کرتے ہیں. لیکن جب کہا جائے اِيَّاكَ نَعْبُدُ تو اس کے معنی ہوں گے ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں

نَسْتَعِيْنُ : مضارع کا صیغہ جمع متکلم ہے. اِسْتِعَانَةٌ (استفعال) سے عون. مادّہ. ہم مدد چاہتے ہیں، ہم مدد مانگتے ہیں اِيَّاكَ. صرف تجھی سے.

فَائِدَہ اَوَّلْ : یہاں اِیَّاكَ جو کہ بطور مفعول مستعمل ہے اسے فعل سے قبل لانے اور پھر اسے دوہرانے سے مقصود اس کی اہمیت کو ذہن نشین کرانا ہے اور عبادت اور طلب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص کرنا ہے یعنی ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے امداد طلب نہیں کرتے۔ اس حصر و تخصیص کے مدِنظر اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا یا اس سے مدد مانگنا قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔ خواہ وہ کوئی انسان ہو، جن ہو، فرشتہ ہو، حیوانات سے ہو نباتات سے ہو یا جمادات سے ہو، استعانت (مدد طلب کرنا) سے یہاں اعانت کے بنیادی معنی مراد ہیں جس میں اس کے جملہ پہلو شامل ہوں، ورنہ اس عالم اسباب میں بعض قسم امداد ماسوی اللہ سے طلب کرنا منع نہیں ہے مثلاً آپ کمزوری کے باعث اٹھ نہیں سکتے اور کسی اور کو اٹھنے میں مدد دینے کو کہتے ہیں، آپ طالب علم ہیں اور استاد سے یا کسی عالم سے اپنے علم کی تحصیل کے لئے امداد کے طالب ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ حالانکہ آپ کا فی الواقع اٹھنے کے قابل ہونا۔ یا مرض سے شفا پانا۔ یا علم کا حاصل کرنا بالآخر قبضہ قدرت میں ہے آپ صرف دنیاوی اسباب سے استفادہ چاہتے ہیں اور حقیقتاً ان اسباب کے مہیا کرنے کا مُسبّب وہی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ کامل اطاعت اور پورے دین کا حاصل صرف یہی دو چیزیں ہیں (عبادت اور استعانت) بعض سلف کا قول ہے کہ سارے قرآن کا راز سورۃ الفاتحہ میں ہے۔ اور پوری سورۃ کا راز اس آیت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ میں ہے۔

فائدہ دوم خداوند تعالیٰ کی حمد ہو چکی، اس کی ربوبیت اس کی رحمانیت اور اس کی رحیمیت اس کا روزِ جزاء و سزا کا مالک مطلق ہونا بیان ہو چکا اس کی حقیقت دل کی گہرائیوں میں اتر چکی اس کا اثر جسم کے رونگٹے میں بس گیا۔ تو بندہ بصد عجز و انکسار عبادت میں اس ذات وحدہٗ لاشریک کے آگے جھک گیا۔ اور صرف اور صرف اسی کو حامی و ناصر جانتے اور مانتے ہوئے پکار اٹھا۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ اس یک لخت غیب کے درجہ سے مرتبہ خطاب کی جانب عدول کے متعلق تفسیر مظہری میں یوں تحریر ہے:-

"اگر کسی چیز کے احوال و صفات ناقابل اشتراک اور مخصوص ہوں اور وہ صفات ذکر کر دی جائیں تو اس چیز کی ذہن میں ایسی تعیین ہو جاتی ہے کہ گویا وہ سامنے آگئی، شدّت تخیل غیر محسوس کو محسوس کر کے دکھا دیتی ہے۔ علم غائبانہ شہود سے بدل جاتا ہے، حضورِ ذہنی وجود خارجی کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علم حصولی معائنہ میں تبدیل ہو جاتا ہے پس جب ذاتِ الوہیت کا نام ذکر کر دیا اور مخصوص صفات کو بھی بیان کر دیا تو ذاتِ غائب شدتِ استحضار کی وجہ سے عارف کی نظر کے سامنے آگئی۔ اس لئے اس نے غائبانہ طرزِ کلام سے انتقال کر کے تخاطب کا اسلوب اختیار کیا۔ جس ذات کا وہ غائبانہ ذکر کر رہا تھا۔ وہ اس کے سامنے حاضر ہو گئی اور اس نے

حاضرِ ذہنی سے اس طرح بات کرنی شروع کر دی جیسے حاضرِ خارجی سے کی جاتی ہے ۔

۱ : ۵ = اِہْدِنَا - امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم ہِدَایَۃٌ باب ضرب ، مصدر سے ، تو ہم کو راہ بتلا ، تو ہماری رہنمائی کر ، اصل میں فعل لازم ہے اور لِ الیٰ کے ساتھ متعدی کے معنی دیتا ہے لیکن بغیر صلہ کے بھی بطور متعدی استعمال ہوتا ہے مثلاً ھَدَی الرَّجُلُ آدمی کا ہدایت پانا ۔ (فعل لازم) اور ھَدَاہُ الطَّرِیْقَ کسی کو راہ بتانا ۔ بمعنی ھَدَاہُ اِلَی الطَّرِیْقِ ۔ وَلِلطَّرِیْقِ ۔ فعل متعدی ہے ۔

ہدایت کے اصل معنی لطف و مہربانی کے ساتھ رہنمائی کرنے اور راستہ بتانے کے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کا استعمال ہمیشہ خیر و نیکی میں ہوا کرتا ہے ۔ اور جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو پھر مقصد تک پہنچانے کے معنی میں ہوتی ہے ۔

الصِّرَاطَ ۔ راہ ۔ راستہ ، سیدھے اور آسان راستے کو صِرَاط کہتے ہیں اس کی جمع صُرُطٌ ہے ۔ الصِّرَاط یہاں موصوف ہے اس کی صفت الْمُسْتَقِیْمَ آگے آتی ہے ۔

اَلْمُسْتَقِیْمَ اسم فاعل ۔ واحد مذکر منصوب ۔ اِسْتِقَامَۃٌ (استفعال) قَوْمٌ ۔ مادہ بمعنی سیدھا ۔ صحیح ، الصِّرَاط کی صفت ہے ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ، کی ترکیب یوں ہوگی ۔

اِھْدِ .... فعل
اَنْتَ - ضمیر مستتر فاعل
نَا .... مفعول اول
الصراط ..... موصوف ۔ | موصوف و صفت مل کر
الْمُسْتَقِیْمَ ..... صفت | مفعول ثانی
| فعل اپنے فاعل اور دو مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

۱ : ۶ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۔ یہ جملہ بدل کل ہے الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے ۔ ترکیب یوں ہوگی ۔

صِرَاطَ — مضاف
الَّذِیْنَ — موصول
اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۔ فعل با فاعل و ضمیر مفعول عائد الی الذین مل کر جملہ فعلیہ ہو کر | صلہ
| موصول و صلہ مل کر | مضاف الیہ
| مضاف ، مضاف الیہ مل کر بدل کل الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے

یعنی الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے مقصود وہ سیدھا راستہ ہے جس کی طرف رہنمائی کی دعا کی گئی ہے جو انعام یافتہ لوگوں کا ہے ۔ یہ انعام یافتہ کون لوگ ہیں ؟ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ

الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا (۴:۶۹)
اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے انعام کیا یعنی انبیار، صدیقین، شہدار اور نیک لوگ۔

انعام کے معنیٰ ہیں وہ کیفیت جسے انسان لذیذ پاتا ہے پھر اس کا استعمال ان اشیار پر ہونے لگا جو اس لذت کا سبب بنتی ہیں

۷۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٥ یہ اَلَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ سے بدل ہے (یعنی تیرے انعام یافتہ بندے وہ ہیں) جو (تیرے) غضب اور گمراہی سے سالم اور محفوظ ہیں۔ یعنی جن پر نہ تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے

فائدہ: نعمتوں کی قسمیں۔ دنیاوی، اخروی۔
وہبی۔ کسبی۔
جسمانی۔ روحانی۔

وہبی یعنی خداداد۔ جیسے روح۔ عقل، بینائی۔ قوتِ شنوائی، قوتِ گویائی وغیرہ۔

کسبی۔ جو اپنی محنت سے حاصل ہو۔ | جیسے نفس کو رذائل سے پاک کرنا، اور عمدہ اخلاق سے آراستہ کرنا اور بدن کو خوبصورت کپڑوں اور زیورات سے زینت دینا۔
اور مال وجائداد و عہدہ حاصل کرنا۔

اخروی۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیوں کو معاف کردے اور راضی ہو کر اعلیٰ علیین میں ملائکہ مقربین کے ساتھ ٹھکانہ دے۔

فائدہ: اگر مضمون کی خاطر غَیۡرِ کی تکرار مطلوب ہو تو دوسری دفعہ غَیۡرِ کی بجائے و لا لاتے ہیں جس کا مابعد مجرور ہوگا۔ مثلاً مِنۡ غَیۡرِ اَبٍ وَلَا اُمٍّ۔ بغیر باپ کے اور بغیر ماں کے۔ یا وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا ہُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ ٥ (۳۱ : ۲۰) اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے۔ یا آیت زیر غور صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٥ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام و فضل ہوا۔ جن پر تیرا غضب نہ ہوا اور جو نہ گمراہ ہوئے، بعض کے نزدیک وَلَا الضَّآلِّیۡنَ میں لا زائد تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ بمعنی غیر صراط الذین غضبت علیہم وغیر الضالین عن الھدیٰ بھی ہو سکتا ہے۔ نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ راستہ ان لوگوں کا جو ہدایت کے راستہ سے گمراہ ہو گئے۔

فائدہ: بعض کے نزدیک مغضوب علیہم سے مراد اہل یہود ہیں اور الضالین سے نصاریٰ۔

ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الیھود مغضوب علیہم و النصاریٰ ضلال ۔ لیکن علامہ پانی پتی رح رقمطراز ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ المغضوب علیہم ولا الضالین ۔ ایسے دو عام لفظ ہیں جس کے تحت تمام کفار اور خدا کے نافرمان اور بدعتی سب لوگ داخل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے حق میں جو کسی ممنوع القتل کو عمداً قتل کرے۔ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ (۴ : ۹۳) فرمایا ہے اور کفار اور بدعتیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ط (۱۰ : ۳۲) اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا، اور اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۔ (۱۸ : ۱۰۴) (وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی)

اَلۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ ۔ غَضِبَ یَغۡضَبُ (باب سمع) فعل لازم ہے بمعنی غضبناک ہونا۔ عَلٰی کا صلہ لگا کر مَغۡضُوۡبِ عَلٰی اسم مفعول بنایا گیا ہے وہ جس پر غضب نازل ہوا۔

الغضب کے اصل معنی ہیں انتقام کے لئے دل میں خون کا جوش مارنا۔ لیکن غضب الٰہی سے مراد سزا اور عذاب ہوتا ہے۔ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ (۴ : ۹۳) اور خدا اس پر غضبناک ہوگا۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ میں غیر نفی کے لئے ہے جملہ کا مطلب ہے جن پر غضب نازل نہیں ہوا۔

وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۔ وَ عاطفہ ہے لَا ۔ غَیۡرِ کی جگہ تکرار کی خاطر لایا گیا ہے وَلَا الضَّآلِّیۡنَ کا عطف جملہ سابقہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ پر ہے۔ الضَّآلِّیۡنَ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے ضَآلٌّ واحد بحالت رفع، بہکے ہوئے۔ گمراہ، راہ بھولے ہوئے۔ اَلضَّلٰلُ کے معنی سیدھی راہ سے ہٹ جانے کے ہیں اور یہ ھِدَایَۃٌ بالمقابل استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ: سورۃ فاتحہ کے ختم پر قدرے فصل کے ساتھ آمین کہنا مسنون ہے، صحیحین میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لوگو!) جب امام ولا الضالین تک پہنچ جائے تو آمین کہا کرو۔ کیونکہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ اور جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق پڑ جائے گی اس کے تمام گذشتہ گناہوں پر قلم عفو کھینچ دیا جائیگا۔

اٰمِیۡن کے معنی ہیں: اِسۡمَعۡ وَاسۡتَجِبۡ: (یعنی خداوندا ہماری دعا سن اور قبول فرما لے (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یا اِفۡعَلۡ: (یا اللہ ایسا ہی کر)

یاد رہے کہ آمین قرآن مجید کا حصہ نہیں، اور اسی لئے اسے لکھا نہیں جاتا، بعض کے نزدیک، مَنۡ قَالَ اِنَّ اٰمِیۡن من القراٰن کفر: جس نے کہا کہ آمین قرآن کا حصہ ہے اس نے کفر کیا۔ (روح المعانی)

(۲) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۸۷)

۲:۱ - الٓمّٓ: الف ۔ لام ۔ میم ۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ۔ ان کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں ۔ بعض کے نزدیک ان کے معانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو معلوم ہیں ۔ ھٰذا سِرٌّ بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَ الرَّسُوْلِ (یہ ایک بھید ہے مابین اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے) بعض علماء نے کہا ہے کہ ان حروف مقطعات اور متشابہات (۳:۷) کا علم نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ آپ کے اتباع کاملین کو بھی تھا ۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ میں راسخین فی العلم ۔۔ (۳:۷) میں سے ہوں اور جو لوگ متشابہات اور مقطعات کی تفسیر کے عالم ہیں ان میں سے ایک میں بھی ہوں

حروف مقطعات کا استعمال عربی کلام میں پایا جاتا ہے لیکن بہت کم ، مثلاً الراجز کا شعر ہے :

قُلْتُ لَھَاقِفِیْ فَقَالَتْ قَافْ ۔ لَا تَحْسَبِیْ اِنَّانَسِیْنَا الْاِیْجَافْ

اس میں قَافْ سے وَقَفْتُ ہے ۔ لو میں ٹھیر گئی ۔

۲:۲ - ذٰلِکَ الْکِتٰبُ ۔ ذٰلِکَ ۔ اسم اشارہ بعید ہے ۔ اور واحد مذکر ہے اس کی تثنیہ اور جمع یہ ہوگی تثنیہ ذٰنِکَ اور جمع اُولٰئِکَ ؛ اور مونث کی صورت میں واحد تِلْکَ ۔ تثنیہ تَانِکَ اور جمع ۔ اُولَاکَ ذٰلِکَ اگرچہ اسم اشارہ بعید کے لئے ہے لیکن اس کا استعمال بطور اشارہ قریب بھی آتا ہے ۔ مثلاً خفاف کا شعر ہے ۔

اقول لہ والرمح یاطر مقفہ ۔ تامَّلْ خِفَافًا اِنَّنِیْ اَنَا ذٰلِکَ ۔۔

(میں نے اس کو کہا جب کہ نیزہ اس کی کمر کو دوہرا کر رہا تھا ۔ خفاف کو اچھی طرح دیکھ لے ۔ میں یہاں ہوں) قرآن مجید میں بھی ذٰلِکَ اسم اشارہ قریب کے لئے اکثر جگہ استعمال ہوا ہے ۔ مثلاً ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ : (۳:۴۴) (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس وحی کرتے ہیں ۔

بقول امام رازی: ھٰذَا اور ذٰلِکَ میں اصل لفظ ذَا ہے جو کہ صرف اشارہ ہے ۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (۲: ۲۵۵) کون ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کر سکے ۔ یا مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (۲:۲۴۵) کون ہے کہ وہ خدا کو قرض حسنہ دے ، ھَا ماقبل ذَا توجہ دلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں پس جب کوئی چیز قریب ہوتی ہے تو اس کو ھٰذَا سے بیان کرتے ہیں ۔ یعنی اے مخاطب یہ رہی مشار الیہ چیز ، لیکن جب

کوئی چیز دور ہوتی ہے تو مخاطب کو یہ تبلانے کے لئے کہ وہ چیز تجھ سے دور ہے اسم اشارہ ذا کے ساتھ ک خطاب کا اور ل تاکید کا لگا دیتے ہیں۔ پس ذٰلِكَ اگرچہ عرف عام میں اشارہ بعید کے معنوں میں آتا ہے اس کے بنیادی معنوں میں یہ مفہوم نہیں پایا جاتا۔

جس طرح بعض دفعہ ھٰذَا کا لفظ تحقیر و تنقیص کے لئے بولتے ہیں مثلاً اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ (۴۳: ۵۲) بے شک میں اس شخص سے بہتر ہوں جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور نہ صاف گفتگو کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہاں ذٰلِكَ کے لفظ کے استعمال سے الْكِتٰبُ کی تعظیم شان کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

اَلْكِتٰبُ: مشارٌ الیہ۔ اس سے مراد قرآن مجید کا وہ حصہ ہے جو سورۃ البقرۃ سے پیشتر نازل ہو چکا تھا۔ (۲) یہ بھی ممکن ہے کہ سارے قرآن مجید کی طرف اشارہ ہو۔ (۳) الٓ عہد کا ہے و الْكِتٰبُ الموعود انزالہ اور اَلْكِتٰبُ سے مراد وہ کتاب جس کے انزال کا عہد کر رکھا ہو، جیسا کہ آیت شریف رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (۲: ۱۲۹) سے ظاہر ہے کہ انبیاء سابقہ کو بعثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشگی علم تھا اور اَلْكِتٰبُ (القرآن) کا ان پر منزل من اللہ ہونا بھی معلوم تھا (۳) الٓ تخصیص کے لئے بھی ہو سکتا ہے یعنی ایسی کامل کتاب کہ اس کا ثانی نہ ہو، جس کے سامنے اور کتاب۔ کتاب کہلانے کی مستحق نہیں۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ - لَا۔ نفی جنس کے لئے ہے۔ بدیں وجہ لَا رَيْبَ مبنی بر فتحہ ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ لَا جنس کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ۔

رَيْبٌ: رَابَ يُرِيْبُ: (باب ضرب کا مصدر ہے۔ اور رَيْبٌ اس شک یا گمان کو کہتے ہیں جس کی حقیقت بعد میں اس کے برخلاف منکشف ہو جائے، رَيْبٌ: ذہنی اضطراب، تہمت، اور سوء ظن کے معنوں میں بھی آتا ہے

فِيْهِ: جار مجرور ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الْكِتٰبُ کے لئے ہے۔ یا اس کا مرجع کلام ما سبق بھی ہو سکتا ہے

هُدًى: هَدٰى يَهْدِيْ (باب ضَرَبَ) کا مصدر ہے۔ ہدایت کے معنی لطف و کرم کے ساتھ کسی کی رہنمائی کرنے کے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ھدایۃ کے معنی لطف و کرم کے ساتھ راہنمائی کرنے کے ہیں تو پھر قرآن مجید میں ہے فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۔ (۳۷: ۲۳) پھر ان کو جہنم کے راستہ پر چلا دو۔ اور وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ط (۲۲: ۴) اور دوزخ کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔ کیوں استعمال ہوا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں طنزاً کافروں کے لئے اس کا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ اور جگہ ارشاد الٰہی ہے کہ: فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۃ (۸۴: ۲۴) تو (اے پیغمبر) انہیں عذاب الیم کی خوشخبری سنا دو۔

لِلْمُتَّقِيْنَ - مُتَّقِيْنَ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ مجرور، لِلْمُتَّقِيْنَ: متقیوں کے لئے، تقوی کرنے والوں

کے لئے۔ شرع میں تقویٰ سے مراد ہر اس چیز سے بچنا ہے جو گناہ کی طرف لیجائے۔ (و ق ی۔ مادہ۔

یہاں لَا رَیْبَ کے بعد ج صلے نشان وقف مندرج ہے اور فِیۡہِ کے بعد ج کا نشان وقف، اور حاشیہ میں مع درج ہے، مع معانقہ کا مخفف ہے جس کے لغوی معنیٰ گلے ملنے کے ہیں۔ یہاں دو جگہ قریب قریب ہیں جن پر تین نقطے لکھے ہوئے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں لفظوں میں سے دوسرے کو پہلے سے وہ ارتباط ہے جو دوسرے لفظ کو اگلے لفظ کے ساتھ ہے پس خواہ پہلے لفظ پر وقف کرو۔ اور دوسرے کو اس سے اگلے لفظ کے ساتھ ملاکر پڑھ لو۔ اس صورت میں دوسرے لفظ کا ربط پہلے لفظ کے ساتھ ہوگا۔ نہ کہ اگلے لفظ کے ساتھ، بہر صورت اگر ایک پر وقف کرو تو دوسرے پر ہرگز وقف نہ کرو۔

تمام قرآن مجید میں متقدمین کے نزدیک ۱۶ معانقے ہیں لیکن متاخرین کے نزدیک ان کی تعداد ۱۸ ہے۔ آیت زیر غور کی مندرجہ بالا کی روشنی میں مندرجہ ذیل دو صورتیں ہوں گی۔

(۱) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ : یہ کتاب اس میں کچھ شک نہیں۔ اس صورت میں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے پہلے فِیۡہِ محذوف سمجھا جائے گا۔ اور عبارت یوں ہوگی، ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج صلے (فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ کتاب اس میں کچھ شک نہیں۔ اس میں متقیوں کے لئے راہنمائی ہے۔ وقف کی یہ صورت بہتر سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس میں نسبتاً مبالغہ زیادہ ہے اس کی تائید قرآن مجید میں اور جگہ بھی ہوتی ہے مثلاً۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؁ (۳۲ : ۲) اس میں شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

(۲) دوسری صورت میں عبارت یوں ہوگی۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج صلے فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اس صورت میں لَا رَيْبَ کے بعد فِیۡہِ محذوف سمجھا جائیگا۔

عربی میں فِیۡہِ کے حذف کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں، چنانچہ جب یہ کہنا مقصود ہو کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں تو لَا بَاْسَ فِيْهِ کی بجائے صرف لَا بَاْسَ کہہ لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی مثال قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ؁ (۲۶ : ۵۰) وہ بولے کچھ ڈر نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ (یعنی تمہارے ہمارے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور ہمیں سولی پر لٹکانے میں کوئی ڈر نہیں۔ یہاں لَا ضَيْرَ فِيْهِ کہنے کی بجائے صرف لَا ضَيْرَ کہہ دیا۔

علامہ پانی پتی ؒ لَا رَيْبَ فِيْهِ ... کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں لَا رَيْبَ فِيْهِ یعنی اس کتاب کے دلائل ایسے واضح اور اس درجہ روشن ہیں کہ نظر صحیح کے بعد منصف آدمی اس کے وحی اور منجانب اللہ ہونے میں ذرا سا شک نہیں کر سکتا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں خبر انشاء کے معنی میں ہے، یعنی لوگو! اس کتاب کے منزل من اللہ ہونے میں شک و شبہ نہ کرو۔ لَا رَيْبَ میں لَا نفی جنس کے لئے ہے رَيْبَ اسم اور فِيْهِ خبر، یا یوں کہو،

کہ فِیْہِ صفت اور لِلْمُتَّقِیْنَ خبر، اور ھُدًی بلحاظ حال منصوب، یا لَا کی خبر تو محذوف مانو۔ جیسے لَا ضَیْرَ میں اور فِیْہِ کو ھُدًی کی خبر کہو جو ھُدًی کے نکرہ ہونے کی وجہ سے اس پر مقدم ہوگئی ہے۔ تقدیر عبارت یوں سمجھو لَا رَیْبَ فِیْہِ، فِیْہِ ھُدًی (یہ سب توجیہیں گو بجائے خود درست اور بجاہیں، لیکن بہتر اور سب سے بہتر توجیہہ یہ ہے کہ یہ سب مسلسل مگر علیحدہ علیحدہ جملے قرار دیئے جائیں اور ہر جملہ لاحقہ کو سابقہ کی تاکید مانا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ دو جملوں کے بیچ میں حرف عطف نہیں لایا گیا۔ پس ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ایک ایسا جملہ ہے جو اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ یہ کتاب ایسے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جو غایت کمال کے ساتھ موصوف ہے، اور اس حیثیت سے اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہوسکتا۔ اسی پر قیاس کرلو ھدی للمتقین کو،

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ: متقیوں کے لئے ہادی و رہنما اس کتاب کو اس لئے کہا گیا کہ گو بمطابق ارشاد باری تعالیٰ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ ط (۲: ۱۸۵) تمام انسانوں کے لئے رشد و ہدایت ہے لیکن اس سے فائدہ صرف متقی اور پرہیزگار ہی حاصل کرسکتے ہیں۔ جن میں اس سے استفادہ حاصل کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی مضمون میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔

(۱) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (۱۷: ۸۲) اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفاء اور رحمت ہیں اور ظالموں کا اس سے اور نقصان بڑھتا ہے۔

(۲) قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ط وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ط (۴۱-۴۴) کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے یہ قرآن ہدایت اور شفاء ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی ہے اور یہ ان کے حق میں موجب نابینائی ہے۔

(۲-۳) اَلَّذِیْنَ ...... اسم موصول جمع مذکر۔

یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ: اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا۔ (افعال) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ وہ ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان لاتے ہیں۔ اٰمَنَ متعدی اور لازم دونوں طرح استعمال ہوتا ہے بؔ اور لؔ کے صلہ کے ساتھ بھی متعدی مستعمل ہے ب کے صلہ کے ساتھ بمعنی ماننا اور قبول کرنا جیسے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ۔ میں نے اللہ کو مانا۔ قبول کیا۔ اللہ پر ایمان لایا۔ اور اٰمَنَ لَهٗ۔ تابعدار اور مطیع ہونا۔ شرع کی اصطلاح میں ایمان کے معنی ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا۔

اَلْغَیْبِ: یہ غَابَ یَغِیْبُ (باب ضَرَبَ یَضْرِبُ) کا مصدر ہے غِیَابٌ وَغَیْبَةٌ وَغُیُوْبٌ، دیگر مصادر ہیں۔ اس کے معنی کسی چیز کے نگاہوں سے پوشیدہ اور اوجھل ہونے کے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو اس پر غیب کا لفظ بولا جاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ، ملائکہ۔ حشر و نشر، جنت و دوزخ سب شامل ہیں

جملہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ صلہ ہے اَلَّذِیْنَ ۔ اسم موصول کا ۔ اور معطوف علیہ اگلے جملہ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کا ۔

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ۔ واؤ عاطفہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ جملہ فعلیہ ہے اور معطوف جس کا عطف جملہ سابقہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ پر ہے ۔

یُقِیْمُوْنَ : مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔ اِقَامَۃٌ (باب افعال) مصدر ۔ وہ ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں ۔ اقامت بمعنی سیدھا کھڑا کرنا ہے یعنی تعدیل ارکان ، نہایت خشوع و خضوع اور حضورِ قلب سے نماز ادا کرنا وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور نماز کو صحیح صحیح ادا کرتے ہیں ۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ مِمَّا مرکب ہے مِنْ جار اور ما موصولہ سے رَزَقْنَا فعل بافاعل هُمْ مفعول رَزَقْنٰهُمْ جملہ فعلیہ ہوکر مَا موصول کا صلہ ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مِنْ حرف جار کا مجرور ہوا ۔ اور جار اپنے مجرور سے مل کر فعل یُنْفِقُوْنَ سے متعلق ہے ، فعل و فاعل و متعلق فعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جملہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کا معطوف ہوا ۔ یُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر وہ خرچ کرتے ہیں ۔

تینوں جملے جو ایک دوسرے پر معطوف ہیں صلہ ہوئے موصول اَلَّذِیْنَ کے ۔ اور موصول اپنے صلہ سے مل کر مُتَّقِیْنَ کی صفت ہوئی ۔ یعنی متقین وہ ہیں جو (۱) غیب پر ایمان لاتے ہیں (۲) نماز کو صحیح صحیح ادا کرتے ہیں اور (۳) جو روزی ہم نے ان کو دی ہوئی ہے اس سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۔

(۲:۴) وَالَّذِیْنَ ۔ واؤ عاطفہ ہے ۔ اَلَّذِیْنَ موصول ثانی ۔ یُؤْمِنُوْنَ بِ فعل با فاعل ۔ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ ۔ مَا موصولہ ۔ اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ اِلَیْكَ جار مجرور مل کر متعلق فعل اُنْزِلَ ۔ فعل اپنے نائب فاعل (مفعول مالم یسم فاعلہ) اور متعلق فعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا مَا موصولہ کا ۔ موصول و صلہ مل کر معطوف علیہ ہوا اگلے جملہ کا ۔

وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۔ واؤ عاطفہ ، مَا موصولہ ، اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (ضمیر مالم یسم فاعلہ یا نائب فاعل کی طرف راجع ہے) مِنْ حرف جار ، قَبْلِكَ مضاف ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار اور مجرور مل کر متعلق فعل اُنْزِلَ ۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق فعل سے مل کر مَا موصولہ کا صلہ ہوا ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف ہے جملہ سابقہ پر ، معطوف علیہ اور معطوف دونوں جملے مفعول ہوئے یُؤْمِنُوْنَ کے ، یُؤمنون اپنے فاعل ضمیر اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔ اور صلہ ہوا اَلَّذِیْنَ کا ۔ اَلَّذِیْنَ موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف ہوا پہلے اَلَّذِیْنَ پر یا مُتَّقِیْنَ پر ۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ ، بِالْاٰخِرَةِ جار مجرور مل کر متعلق فعل یُوْقِنُوْنَ کے ، یُوْقِنُوْنَ فعل بافاعل اور متعلق فعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی هُمْ کی ، جو مبتدا ہے ، مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ

اسمیہ ہوا۔ اور یہ جملہ اسمیہ یُؤْمِنُوْنَ کا معطوف ہوا۔ معطوف و معطوف علیہ مل کر صلہ ہوئے اپنے موصول اَلَّذِیْنَ کا۔ الذین موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر پہلے اَلَّذِیْنَ پر معطوف ہوا۔ اور معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت ہوئی ... المتقین کی :

وَالَّذِیْنَ ...... یُوْقِنُوْنَ ٥ (آیۃ ۴) کا ترجمہ ہوا۔ (وہ کتاب ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا آپ پر اور جو نازل کیا گیا آپ سے پہلے اور وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

گویا متقین کی مندرجہ ذیل تین مزید صفات ہیں۔

(۱) وہ ایمان رکھتے ہیں اس پر جو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر نازل کیا گیا۔

(۲) وہ ایمان لاتے ہیں ان کتب الٰہیہ اور ان صحیفوں پر جو آپ سے قبل (دوسرے پیغمبروں پر) نازل کئے گئے۔

(۳) وہ آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

الاٰخِرَۃ : ضد ہے دنیا کی ; دنیا مشتق ہے دُنُوٌّ سے جس کے معنی قریب ہونا کے ہیں۔ خواہ یہ قرب ذاتی، حکمی، مکانی، زمانی، یا بلحاظ مرتبہ کے ہو۔ چونکہ وہ حال کے بہت ہی قریب ہے اس لئے اسے دنیا کہتے ہیں۔ اسی طرح آخرت کو اس کے متاخر اور پیچھے ہونے کی وجہ سے آخرت کہتے ہیں۔ اصل میں دنیا اور آخرت دونوں دو صفتیں تھیں اب ان پر اسمیت غالب آئی اور استعمال میں دنیا و آخرت اسم کہلائے جانے لگے۔

هُمْ : ضمیر حصر کے فائدہ کی غرض سے یُوْقِنُوْنَ پر مقدم کی گئی۔ یعنی آخرت کے گھر کا یقین صرف انہی پرہیزگاروں کو حاصل ہے جن کی چند صفتیں اوپر مذکور ہو چکیں۔

یُوْقِنُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب ایقانٌ (افعال) مصدر، وہ یقین کرتے ہیں۔

۲ : ۵ - اُولٰٓئِکَ اسم اشارہ بعید، جمع مذکر۔ وہ سب، یعنی وہ مؤمن اور متقی لوگ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ۔ کلمہ عَلٰی متقی لوگوں کے ہدایت خداوندی پر متمکن و مستقر ہونے پر دلالت کرتا ہے ای ثَابِتُوْنَ عَلَی الْهُدٰی ہدایت پر ثابت قدم رہنے والے۔ هُدًی کو نکرہ تعظیم کے لئے لایا گیا ہے اور اس ہدایت کا مِنْ رَّبِّهِمْ ہونا تعظیم کی مزید تاکید ہے۔

وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، واؤ عطف کی ہے۔ اُولٰٓئِکَ مبتدا، هُمْ مبتدا، اَلْمُفْلِحُوْنَ خبر، دونوں مل کر اُولٰٓئِکَ کی خبر ہوئے۔ یہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جملہ سابقہ کا معطوف ہوا۔

هُمْ ضمیر مقدم برائے حصر لائی گئی ہے۔ یعنی فلاح بھی انہی کا حصہ ہے جو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف ہیں اَلْمُفْلِحُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اَلْمُفْلِحُ واحد اِفْلَاحٌ (افعال) مصدر۔ فلاح پانے والے، مراد پانیوالے کامیابی حاصل کرنیوالے۔

كَفَرُوْا. ماضی جمع مذکر غائب، کُفْرٌ و کفرانٌ و کُفُوْرٌ. مصادر ہیں۔

الکُفْرُ: کے اصل معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں۔ اسی لئے رات کو بھی کافر کہا جاتا ہے کہ وہ تمام چیزوں کو چھپا لیتی ہے۔ یا کسان کو بھی کافر کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی بیج کو زمین کے اندر چھپا دیتا ہے۔ کفر زیادہ تر شریعت حقہ سے انکار یا دین سے انکار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑا کفر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا اس کے فرستادہ انبیاء سے یا ان کی لائی ہوئی شریعت سے انکار ہے۔

کُفْرَانٌ: زیادہ تر نعمت کے انکار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کُفُوْرٌ دونوں قسموں کے انکار پر بولا جاتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (اے پیغمبر) جن لوگوں نے قبولِ اسلام سے انکار کیا۔ سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ: سَوَآءٌ برابر، اسم مصدر ہے بمعنی دونوں طرف سے برابر ہونا۔ نہ اس کا تثنیہ بنایا جاتا ہے نہ جمع۔ سَوِیٌّ مادّہ۔

ءَاَنْذَرْتَھُمْ: ءَ ہمزہ استفہام ہے۔ لیکن یہاں یہ ہمزہ تسویہ کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی دونوں چیزوں کی برابری کرنے کے لئے۔ خواہ۔ ءَاَنْذَرْتَ، ماضی واحد مذکر حاضر، اِنْذَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ بمعنی ڈرانا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، جس کا مرجع اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ہے خواہ تو ان کو ڈرائے۔ اِنْذَارٌ: عذاب الٰہی سے خوف دلانے کو کہتے ہیں۔ اَمْ۔ خواہ۔ یا۔ کیا۔ ءَ (ہمزہ) اور اَمْ، گو دونوں استفہام کے لئے آیا کرتے ہیں۔ لیکن یہاں ان کو اس معنی میں استعمال نہیں کیا گیا بلکہ معنی استوار کی تاکید کے لئے مستعمل ہیں۔

لَمْ تُنْذِرْھُمْ۔ لَمْ تُنْذِرْ مضارع نفی جحد بلم۔ واحد مذکر حاضر، ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ...... لَمْ تُنْذِرْھُمْ۔ ان کے لئے یکساں ہے کہ آپ ان کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا یُؤْمِنُوْنَ: مضارع نفی جمع مذکر غائب۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

اس آیت کی ترکیب نحوی یوں ہوگی! اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلَّذِیْنَ اسم موصول کَفَرُوْا جملہ فعلیہ ہو کر اپنے موصول کا صلہ، موصول اور صلہ مل کر اسم اِنَّ۔ سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ خبر اِنَّ کی۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ جملہ فعلیہ خبر ثانی اِنَّ کی۔

۲ : ۷ ۔ خَتَمَ ماضی واحد مذکر غائب۔ خَتْمٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ اس نے مہر لگائی۔ اس نے مہر لگادی۔

امام راغبؒ فرماتے ہیں ۔ اَلْخَتْمُ۔ اَلطَّبْعُ کے لفظ دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔ کبھی تو خَتَمْتُ، اور طَبَعْتُ کے مصدر ہوتے ہیں اور اس کے معنی کسی چیز پر مہر کی طرح نشان لگانے کے ہیں۔ اور کبھی اس نشان کو کہتے ہیں جو مہر لگانے سے بن جاتا ہے۔

اور مجازاً کبھی اس سے کسی چیز کے متعلق وثوق حاصل کر لینا۔ اور اس کا محفوظ کر لینا مراد ہوتا ہے جیسا کہ کتابوں یا دروازوں پر مُہر لگا کر انہیں محفوظ کر دیا جاتا ہے کہ کوئی چیز ان کے اندر داخل نہ ہو۔

یہاں آیت ہذا میں بھی خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ کے معنیٰ ہیں: خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا رکھی ہے (کہ نصیحت و پندار کا ان میں دخل نہیں ہوتا)

وَعَلٰی سَمْعِہِمْ: واؤ عاطفہ ہے۔ عَلٰی سَمْعِہِمْ معطوف ہے عَلٰی قُلُوْبِہِمْ پر۔ اَیْ وَخَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی سَمْعِہِمْ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے کانوں پر مہر لگا دی۔ سَمْعٌ اصل میں مصدر ہے اور مصادر جمع کی صورت میں نہیں لائے جاتے اس لئے یہاں لفظ سَمْعٌ مفرد لایا گیا ہے۔ اَبْصَارِھِمْ مضاف مضاف الیہ، ان کی آنکھیں۔ اَبْصَارٌ۔ بَصَرٌ کی جمع ہے۔ اور اس کا معنی ہے کسی چیز کا آنکھ سے ادراک کرنا۔ لیکن کبھی اس کا اطلاق قوتِ باصرہ پر بھی ہوا کرتا ہے۔ کبھی نفس آنکھ کو بھی بصر کہتے ہیں۔

غِشَاوَۃٌ = غَشِیَ یَغْشٰی (باب سمع) کا مصدر ہے۔ غَشْیَۃٌ، غِشَاوَۃٌ، وَغِشَاءٌ اس کے پاس اس چیز کی طرح آیا جو اسے چھپائے۔ غِشَاوَۃٌ (اسم) وہ پردہ جس سے کوئی چیز ڈھانپ دی جائے۔

وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً۔ (۴۵:۲۳) اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی (۹۲:۱) رات کی قسم جو (دن کو) چھپالے۔

فائدہ: علامہ پانی پتی رح فرماتے ہیں خَتَمَ اللّٰہُ ... الخ۔ یہ اس دعویٰ کی (کہ ان پر ہدایت کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ وعظ کرنا نہ کرنا برابر ہے) دلیل ہے اور یہ دلیل اس لئے بیان ہوئی ہے کہ بظاہر اس دعویٰ کا ثبوت نظر نہیں آتا تھا۔ اس کے ثبوت میں فرمایا کہ یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کردی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے یعنی ان کی جبلت میں تاریکی ہے اور بہیمیت کی اندھیریوں نے ان کو ہر طرف سے محیط ہو کر اس امر کے قابل ہی نہ رکھا۔

(۲:۸) وَمِنَ النَّاسِ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ یعنی بعض ایسے بھی ہیں۔ یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول اور معتب بن قشیر، اور جد بن قیس اور ان کے رفقاء کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جن میں اکثر یہودی تھے۔ اور بعض منافق۔ نَاسٌ اصل میں اُنَاسٌ تھا۔ ہمزہ کو حذف کر کے اس کے عوض حرف تعریف یعنی الف لام لے آئے یہ جمع ہے انسان کی۔ اور بعض کے نزدیک جمع نہیں بلکہ اسم جمع ہے کیونکہ جمع کے اوزان میں فُعَالٌ نہیں آیا۔ یہ یا تو اَنِسَ یَاْنَسُ اُنْسٌ مصدر باب سَمِعَ سے۔ بمعنی مانوس ہونا۔ یا اٰنَسَ یُؤْنِسُ اِیْنَاسٌ (باب افعال) سے مشتق ہے، جس کے معنی دور سے دیکھنا یا محسوس کرنے کے ہیں۔ چونکہ آدمی ایک دوسرے کو دکھائی دیتے ہیں اس لئے انہیں نَاسٌ کہتے ہیں۔ جس طرح جنوں کو ان کے مخفی اور پوشیدہ ہونے کی وجہ سے جنّ کہتے ہیں۔

مَنْ یَّقُوْلُ: مَنْ اسم موصول یقول اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ صلہ ہے بِاللّٰہِ معطوف علیہ

ہے اور بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ معطوف۔ ای اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاٰمَنَّا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔
وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۔ واؤ حالیہ ہے اور جملہ مابعد جملہ حالیہ۔ ترجمہ یوں ہوگا۔ اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے۔ حالانکہ وہ ایماندار نہیں ہیں۔
(۹:۲) یُخٰدِعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ مُخَادَعَۃٌ ۔ (مفاعلۃ) مصدر۔ وہ فریب کرتے ہیں۔ وہ دھوکہ دیتے ہیں اَلْخِدَاعُ کے معنی ہیں کہ جو کچھ دل میں ہو اس کے برعکس ظاہر کرکے کسی کو اس چیز سے پھیر دینا جس کے وہ درپے ہو۔

امام راغبؒ رقمطراز ہیں: (اس میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے سے مراد اس کے رسول اور اولیاء کو فریب دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرکے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی سا معاملہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہوتا ہے۔ اسی بناء پر فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ (۱۰:۴۸) جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔
اللّٰہَ ۔ فعل یُخٰدِعُوْنَ کا مفعول ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ واؤ عطف کا ہے۔ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ موصول وصلہ مل کر معطوف اور اَللّٰہَ معطوف علیہ۔ ای وَیُخٰدِعُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اور وہ دھوکہ دیتے ہیں ایمان لانے والوں کو۔

وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ جملہ حالیہ ہے۔ حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ مَا نافیہ۔ یَخْدَعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ خَدْعٌ ۔ مصدر (باب فتح سے) اَنْفُسَھُمْ مضاف، مضاف الیہ مل کر مفعول یَخْدَعُوْنَ کا۔ ترجمہ: حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں۔
اَنْفُسٌ جمع ہے نَفْسٌ کی۔ نفس ذات شے کو کہتے ہیں خواہ جوہر ہو یا عرض۔ (جو بذات خود قائم ہو وہ جوہر ہے مثلاً ذات باری تعالیٰ کہ اس کے لئے بھی نفس کا استعمال ہوا ہے۔ مثلاً تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ (۵:۱۱۶) تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے ضمیر میں ہے) عرض وہ چیز جو دوسری چیز کی وجہ سے قائم ہو۔
وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۔ واؤ حالیہ، مَا یَشْعُرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ جملہ حالیہ ہے۔ اور یہ یَخْدَعُوْنَ کی ضمیر سے حال ہے۔ یَشْعُرُوْنَ ۔ شُعُوْرٌ مصدر، (باب نصر) سے ہے۔ مطلب یہ ہے وہ ہوا اس سے اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ وہ نہیں سمجھتے۔ یہ الشَّعْرُ سے ہے جس کے معنی بال ہیں اور اس کی جمع اَشْعَارٌ ہے۔ امام راغبؒ لکھتے ہیں، شَعُرْتُ کے معنی بالوں پر مارنے کے ہیں اور اسی سے شَعُرْتُ کَذَا مستعار ہے۔ جس کے معنی بال کی طرح باریک علم حاصل کر لینے کے ہیں۔ اور شاعر کو بھی اس کی فطانت اور لطافت نظر کی وجہ سے ہی شاعر کہا جاتا ہے۔ تو لَیْتَ شِعْرِیْ کَذَا کے محاورہ میں شعر اصل میں علم لطیف کا

نام ہے۔ پھر عرف میں موزون اور مقفیٰ کلام کو شعر کہا جانے لگا۔

(۲: ۱۰) مَرَضٌ ۔ اَلْمَرَضُ ۔ کے معنی ہیں انسان کے مزاجِ خصوصی کا اعتدال اور توازن کی حد سے نکل جانا یہ دو قسم پر ہے (۱) مرض جسمانی جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ (۲۴: ۶۱) اور نہ بیمار پر کچھ گناہ ہے۔ (۲) مَرَضٌ کا لفظ اخلاق کے بگڑنے پر بھی بولا جاتا ہے اور اس سے اخلاق رذیلہ مثلاً جہالت، شک، بزدلی، بخل، نفاق وغیرہ مراد ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ: وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ (۹: ۱۲۵) اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے حق میں خبث پر خبث زیادہ کیا۔ آیت ہذا میں یہی دوسرے معنی لئے گئے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرض جسمانی انسان کے بدن کو کمزور کر دیتا ہے اسی طرح یہ اخلاق رذیلہ بھی انسان کے دین کو ضعیف کر دیتے ہیں۔

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ ۔ فَ نتیجہ کے لئے ہے۔ ای نتیجۃً ۔ زاد ۔ یَزِیْدُ ۔ (باب ضرب) زَیْدٌ وَزِیَادَةٌ مصدر، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اس نے زیادہ کیا۔ اس نے بڑھایا۔ زَادَ ۔ فعل لازم اور متعدی ہر دو طرح استعمال ہوتا ہے، یہاں یہ بطور فعل متعدی استعمال ہوا ہے۔ فعل لازم کی مثال قرآن مجید میں ہے ــ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ (۳۷: ۱۴۷) اور ہم نے اس کو بھیجا ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف (اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۔ یا وہ زیادہ تھے)

هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اَللّٰهُ ۔ فاعل۔ مَرَضًا مفعول ثانی زَادَ فعل کا۔

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۔ خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا۔ مطلب یہ ہے کہ ان منافقین کے دلوں میں شک و نفاق کا مرض ہے۔ انہوں نے اس مرض کو دفع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حتیٰ کہ وہ جڑ پکڑ گئی اور قانونِ قدرت کے مطابق بڑھتی گئی۔

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ موصوف صفت، اَلِمَ يَاْلَمُ اَلَمٌ (باب سمع) اَلِمٌ ۔ اسم فاعل۔ فعل لازم قرآن مجید میں ہے يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ (۴: ۱۰۴) تو جس طرح تم شدید درد پاتے ہو اسی طرح وہ بھی شدید درد پاتے ہیں۔ اٰلَمَ يُؤْلِمُ اِيْلَامٌ (افعال) دکھ درد دینا۔ مُؤْلِمٌ اسم فاعل۔ یہاں اَلِيْمٌ بمعنی مُؤْلِمٌ ہے۔ دکھ دینے والا۔ دردناک۔ (راغب)

بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۔ بَ سببیہ ہے۔ اور مَا مصدریہ۔ كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ماضی استمراری جمع مذکر غائب۔ بہ سبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ بہ سبب ان کے کذب کے (كَذَبَ يَكْذِبُ كِذْبٌ جھوٹ بولنا)

(۲: ۱۱) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۔ وَاوْ عاطفہ ہے۔ اِذَا شرطیہ۔ قِيْلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ قَوْلٌ (باب نَصَرَ) مصدر، یہ کثیر المعانی لفظ ہے۔ اور قرآن مجید میں مختلف معانی میں استعمال

ہوا ہے۔ مثلاً بولنا۔ رائے۔ نظریہ، کسی کو کوئی بات الہام کرنا، حکم دینا۔ روایت کرنا۔ وغیرہ۔

قِیْلَ اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے لیکن قرآن مجید میں جس جگہ حرف شرط کے بعد آیا ہے وہاں مضارع کا ترجمہ کیاجائے گا۔ کہیں حال کا کہیں مستقبل کا۔ کہاگیا۔ کہاجاتا ہے۔ کہاجائے گا۔

لَا تُفْسِدُوْا: فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم فساد نہ کرو، فِی الْاَرْضِ جار مجرور مل کر متعلق لَا تُفْسِدُوْا لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ، مقولہ نائب فاعل قِیْلَ کا ہے۔ سارا جملہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے۔ اگلا جملہ قَالُوْا... مُصْلِحُوْنَ تک۔ اس شرط کی جزاء ہے۔

اِنَّمَا۔ یہ مرکب ہے اِنَّ اور مَا۔ بے شک۔ تحقیق۔ سوائے اس کے نہیں، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور مَا کافہ ہے جو حصر کے لئے آتی ہے اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتی ہے۔

مُصْلِحُوْنَ ہ اسم فاعل جمع مذکر، درست اعمال کرنے والے، نیک، اصلاح کرنے والے۔ بگاڑ کرنے والے۔

۲: ۱۲) اَلَآ۔ خبردار ہو جاؤ، سن لو، جان لو، حرف تنبیہ ہے۔

ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ۔ ھُمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب، تاکید کے لئے ہے۔ اَلْمُفْسِدُوْنَ ہ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ اَلْمُفْسِدُ۔ واحد۔ فساد ڈالنے والے۔ بگاڑ کرنے والے (بے شک) یہی فساد ڈالنے والے ہیں

لَا یَشْعُرُوْنَ ہ مضارع منفی جمع مذکر غائب، وہ شعور نہیں رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے نہیں ہیں، نیز ملاحظہ ہو (۲: ۹)۔ اٰمِنُوْا۔ فعل امر، جمع مذکر حاضر، اِیْمَانٌ۔ (افعال) مصدر تم ایمان لاؤ۔

کَمَا مرکب ہے کَ اور مَا سے کَ حرف تشبیہ ہے۔ مَا مصدریہ ہے، ای اٰمِنُوْا اِیْمَانًا مِثْلَ اِیْمَانِ النَّاسِ۔

السُّفَھَآءُ۔ السَّفِیْہُ کی جمع۔ بے وقوف، کم عقل۔ بے سمجھ، احمق۔ السَّفِیْہُ کے اصل معنی جسمانی ہلکاپن کے ہیں۔ عرب بولتے ہیں سَفِھَتِ الرِّیْحُ الشَّیْءَ۔ اس چیز کو ہوا لے اڑی۔ پھر بسبب خفیف ہونے عقل کے اس کا اطلاق بے وقوفی اور حماقت پر ہونے لگا۔ سَفِیْہٌ بروزن فَعِیْلٌ۔ اسم فاعل ہے بمعنی بے وقوف

اَلنَّاسُ (۱) اَلْ جنس کے لئے ہے۔ جس سے مراد مرد کامل ہے کیونکہ جنس بول کر فرد کامل مراد لیا جاتا ہے۔ جیسے کہ ہم بولتے ہیں "فلاں انسان ہے" یعنی کامل انسان ہے اس تقدیر پر اَلنَّاسُ سے مراد اہل ایمان ہیں جو صحیح معنی میں انسان ہیں۔ (۲) اَلْ عہد کا بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،

(۲: ۱۴) لَقُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، لَقِیٌ۔ لِقَاءٌ (باب سَمِعَ) مصدر، لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا۔ تھا۔ ی پر ضمہ دشوار تھا۔ ماقبل کو دیا۔ ی بسبب اجتماع ساکنین گر گئی۔ لَقُوْا ہو گیا۔ جب وہ ملتے ہیں، جب وہ سامنے آتے ہیں۔ لَقُوْا ماضی کا صیغہ ہے۔ لیکن حرف شرط کے بعد آنے کی وجہ سے بمعنی مضارع آیا ہے۔ ملاحظہ ہو (۲: ۱۱)

اَلَّذِیْنَ: اسم موصول۔ اٰمَنُوْا صلہ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر لَقُوْا کا مفعول ہے
خَلَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ (ماضی بمعنی مضارع بحوالہ (۲: ۱۱) خَلَا یَخْلُوْ۔ (باب نَصَرَ) خَلَاءٌ مصدر وہ تنہا ہوا۔ وہ اکیلا ہوا۔ خَلَاءٌ خلوت میں ہونا یا اکیلا ہونا۔ خَلَا اِلٰی۔ کسی کے ساتھ اکیلا ہونا۔ یا خلوت میں ہونا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ اور جب وہ اپنے شیطان ساتھیوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں۔ یعنی جب اہلِ ایمان ان کے پاس نہیں ہوتے
مُسْتَھْزِءُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِسْتِھْزَاءٌ (استفعال) مصدر، ھَزْءٌ۔ مادہ۔ مذاق کرنے والے۔ ٹھٹھا کرنے والے۔ مذاق بنا کر انکار کرنے والے
(۲: ۱۵) یَسْتَھْزِئُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِسْتِھْزَاءٌ۔ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ عربی زبان میں جب وہی یا ویسا ہی فعل جواباً استعمال کیا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں اس فعل کی سزا دینا یا اس کی مدافعت کرنا۔ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِہِمْ۔ کے یہ معنی نہیں کہ اللہ ان سے مذاق کرے گا۔ بلکہ اس کے معنی ہیں یرجع وبال الاستھزاء عَلَیْہِمْ ان کے استہزاء کا بوجھ یا عذاب ان ہی پر لوٹا دے گا۔ (بیضاوی)
بعض علماء نے الفاظ پر مبنی دیگر تاویلات بھی کی ہیں۔ جو کتب تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔
یَمُدُّھُمْ: یَمُدُّ۔ فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ مَدَّ یَمُدُّ۔ (باب نَصَرَ) مَدٌّ۔ مصدر۔ وہ ڈھیل دے رہا ہے۔ وہ مہلت دے رہا ہے۔ ھُمْ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ضمیر کا مرجع وہ لوگ ہیں جو (۲: ۸) میں مذکور ہوئے۔ جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے لیکن حقیقۃً وہ ایمان نہیں رکھتے۔
اَلْمَدُّ۔ کے اصل معنی (المبائی میں) کھینچنے کے ہیں۔ اور بڑھانے کے ہیں۔ اسی سے عرصہ دراز کو مُدَّۃ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ (۲۵: ۴۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا رب سائے کو کس طرح دراز کر کے پھیلا دیتا ہے۔ مَدَدْتُ عَیْنِیْ اِلٰی کَذَا۔ للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا۔ مثلاً۔ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ (۱۵-۸۸) اور ہم نے کفار کے کئی جوڑوں کو جو فوائد دنیا سے متمتع کیا ہے۔ تم ان کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھنا اور۔ مَدَدْتُہٗ فِیْ غَیِّہٖ بمعنی گمراہی پر مہلت دینا۔ فوراً گرفت نہ کرنا۔ باب افعال سے اَمَدَّ یُمِدُّ بمعنی مدد کرنا وغیرہم۔
طُغْیَانِہِمْ۔ مضاف مضاف الیہ ان کی سرکشی، طَغِیَ یَطْغٰی۔ باب سَمِعَ۔ اور طَغٰی یَطْغٰی (باب فَتَحَ) طُغْیَانٌ۔ اپنی حد سے بڑھ جانا۔ نافرمانی اور معصیت کوشی میں حد سے بڑھ جانا۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ یَعْمَھُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ عَمَہٌ (باب فتح۔ سمع) مصدر

بمعنی حیرانگی کی وجہ سے سرگرداں ومتردد پھرنا۔ یَعۡمَهُوۡنَ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ھِمۡ کا حال ہے۔

عَمَهٌ کے معنی لغوی یہ ہیں کہ کسی معاملہ میں سرگشتہ وحیران ہونا جیسا کہ اعمٰی (اندھے) کا حال ہوتا ہے

ترجمہ یوں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے یعنی انہیں ٹھٹھا کرنے کی سزا دیتا ہے اور اُن کو اُن کی سرکشی میں ڈھیل دیئے جاتا ہے۔ (اور ان کی حالت یہ ہے کہ) وہ حیرانگی کی وجہ سے سرگرداں ومتردد بہک رہے ہیں۔

(۲:۱۶) اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ۔ جمع مذکر۔ وہ لوگ، یہی وہ لوگ ہیں

اِشۡتَرَوُا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِشۡتِرَاءٌ (افتعال) مصدر، بیچنے اور خریدنے ہر دو معنوں میں آتا ہے اور یہاں بمعنی خرید کرنا ہے۔ انہوں نے خرید کیا۔ انہوں نے مول لیا۔ مُشۡتَرِیۡ خرید کرنے والا۔

الضَّلٰلَةَ۔ گمراہی، بھٹکنا، گمراہ ہونا۔ ضَلَّ یَضِلُّ (باب ضَرَبَ) کا مصدر ہے بمعنی گمراہ ہونا، راہِ حق سے بھٹک جانا۔ ھِدَایَة کی ضد ہے اشتروا کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

بِالۡهُدٰی۔ بٖ عوض اور بدلہ کے لئے ہے۔ ھُدًی۔ بمعنی ہدایت، یعنی انہوں نے ہدایت دے کر اس کے بدلہ میں گمراہی مول لے لی۔

فَمَا۔ فَ۔ تفریعیہ (مستنبط) مَا نافیہ۔ رَبِحَتۡ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ رِبۡحٌ ورَبَاحٌ۔ (باب سَمِعَ) کا مصدر۔ (تجارت کا) نفع دینا (آدمی کا تجارت میں) نفع کمانا۔

تِجَارَتُهُمۡ۔ مضاف، مضاف الیہ۔ ان کی تجارت (پس ان کی تجارت نفع آور نہ ہوئی)

مُهۡتَدِیۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت نصب۔ ہدایت پانے والے۔

اِسۡتَوۡقَدَ۔ ماضی، واحد مذکر غائب۔ اِسۡتِيۡقَادٌ (استفعال) مصدر۔ اس نے آگ جلائی۔ اسی سے ہے وَقُوۡدٌ۔ ایندھن جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔

فَلَمَّآ۔ فَا عطف اور ترتیب کے لئے ہے لَمَّا حرف شرط ہے اَضَآءَتۡ مَا حَوۡلَهٗ جملہ شرطیہ ہے اور اگلا جملہ اس کی جزاء۔ پس جب۔

اَضَآءَتۡ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ ضمیر فاعل۔ نَارًا کی طرف راجع ہے اِضَاءَةٌ (باب افعال) مصدر ض و ء مادہ۔ روشن کرنا یعنی جب اس نے آگ کو روشن کردیا۔

مَا حَوۡلَهٗ۔ مَآ۔ صلہ حَوۡلَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر موصول۔ حَوۡلَ۔ اردگرد، آس پاس۔ جو اس کے ارد گرد یا آس پاس تھا۔ هٗ۔ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع المستوقد۔ آگ جلانے والا ہے، موصول وصلہ مل کر اضاءت کا مفعول ہے۔

بِنُوۡرِهِمۡ۔ بٖ حرف جار تعدیہ کا ہے۔ نُوۡرِهِمۡ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر، مجرور، جار اور مجرور مل کر متعلق فعل۔ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوۡرِهِمۡ۔ (تو) اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو لے گیا۔ ان کی روشنی سلب کرلی۔

وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ واؤ **عاطفہ ہے** تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ یہ جملہ معطوف ہے **جملہ سابقہ پر**۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب فِيْ ظُلُمٰتٍ متعلق **فعل** تَرَكَ۔ اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا۔

لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ اِبْصَارٌ (افعال) مصدر، یہ جملہ حال ہے اپنے ذوالحال هُمْ کا۔ دراں حالیکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔

فائدہ۔ آیت ہذا میں الذی بمعنی اَلَّذِيْنَ استعمال ہوا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے بعد ذَهَبَ اللهُ بِنُوْرِهِمْ۔ میں هُمْ ضمیر جمع لائی گئی ہے الذی کا لفظ جمع کے معنوں میں اور جگہ بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا (۹:۶۹) اور تم لوگ بھی گھسے جیسا وہ لوگ گھسے تھے اور وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (۳۹:۳۳) اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ جانا۔ تو یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

(۲:۱۸) صُمٌّ۔ بہرے، اَصَمُّ کی جمع ہے اَفْعَلُ فَعْلَاءُ فُعْلٌ کے وزن پر، صُمٌّ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ واحد مذکر

بُكْمٌ۔ گونگے۔ اَبْكَمُ کی جمع جس کے معنی پیدائشی گونگے کے ہیں۔

عُمْيٌ۔ اَعْمٰى کی جمع۔ اَعْمٰى **کا استعمال** آنکھوں کے اندھے اور دل کے اندھے دونوں کے لئے ہوتا ہے

صُمٌّ۔ خبر اول ہے مبتدا **محذوف** هُمْ کی بُكْمٌ خبر دوم اور عُمْيٌ خبر سوم، مبتدا محذوف اپنی ہر سہ اخبار سے مل کر جملہ اسمیہ ہے اور یہ معطوف علیہ ہے اگلے جملہ کا۔

فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ فَاءُ حرف عطف بمعنی ترتیب کے۔ هُمْ مبتدا۔ لَا يَرْجِعُوْنَ فعل بافاعل جو جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ یہ جملہ معطوف ہے جملہ سابقہ پر۔

وہ بہرے ہیں، گونگے ہیں۔ اندھے ہیں۔ پس وہ (کسی طرح سیدھے راستہ کی طرف) نہیں لوٹیں گے!

(۲-۱۹) اَوْ۔ اَوْ۔ اصل میں شک کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ جہاں دو باتوں میں شک کے طور پر برابری ہو وہاں اس کا استعمال ہوتا تھا۔ پھر مطلقاً دو چیزوں کی برابری بیان کرنے میں استعمال ہونے لگا کہ جہاں شک مقصود نہیں جیسا کہ بولتے ہیں جَالِسِ الْحَسَنَ اَوِ ابْنَ سِيْرِيْنَ۔ کہ خواہ تو حسن کے پاس بیٹھ یا ابن سیرین کے، دونوں کے پاس بیٹھنا برابر ہے۔ اس مقام پر (آیت ہذا) بھی یہ کلمہ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے کہ منافقوں کو خواہ آگ جلانے والوں سے تشبیہ دو خواہ مینہ سے بھاگنے والوں سے دونوں برابر ہیں (تفسیر حقانی) اَوْ کے معنی یا ہیں یہ حرف عطف ہے۔

كَصَيِّبٍ: كَ تشبیہ کا ہے۔ صَيِّبٍ۔ صَوْبٌ مصدر (باب نصر) سے مشتق ہے اور فَيْعِلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی بارش یا مینہ برسانے والا بادل ہیں۔

صَیِّبٍ سے پہلے مضاف محذوف ہے ای اَصْحَابِ صَیِّبٍ ۔ تقدیر کلام یوں ہوگی: اَوْ مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ اَصْحَابِ صَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ یا پھر ان کی مثال آسمانی بارش والوں کی سی ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ منافقوں کو دونوں قصوں سے تشبیہ دینا برابر ہے)

السَّمَآءِ۔ (سمو مادہ) ہر شے کے بالائی حصہ کو سَمَآءٌ کہا جاتا ہے جس طرح اَرْض بول کر کسی چیز کا نیچے کا حصہ مراد لے لیتے ہیں۔ جیسے شاعر نے گھوڑے کی صفت میں کہا ہے ، د

وَاَحْمَرُ کَالدِّیْبَاجِ اَمَّا سَمَاءُہٗ ۔ فَرَیَّا وَاَمَّا اَرْضُہٗ فَمَحُوْلٗ

(وہ دیبا کی طرح سُرخ ہے اس کا بالائی حصہ موٹا اور گداز ہے۔ اور اس کا زیریں حصہ (یعنی ٹانگیں) لاغر اور سخت ہے)

بعض نے کہا ہے کہ یہ اسمائے نسبیہ سے ہے کہ ہر سماء اپنے ماتحت کے لحاظ سے سَمَاءٌ ہے لیکن اپنے مافوق کے لحاظ سے اَرْضٌ ہے۔ بجز سماء علیا (فلک الافلاک) کے کہ وہ ہر لحاظ سے سَمَاءٌ ہی ہے اور کسی کے لئے ارض نہیں بنتا۔

نیز بارش کو بھی سَمَاء کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی اوپر سے آتی ہے۔ بادل اور آسمان مراد لینا بھی ممکن ہے آیت ہذا میں مراد بادل ہے۔

فِیْہِ۔ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع صَیِّبٌ ہے یا سماءٌ کیونکہ لفظ سماء مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً قرآن مجید میں ہے (۱) وَالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِہٖ (۷۳ : ۱۸) اور جس سے آسمان پھٹ جائیگا (مذکر) (۲) اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ (۸۲ : ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ (مؤنث)

ظُلُمٰتٌ ۔ جمع ہے ظُلْمَۃٌ کی تاریکیاں، اندھیرے۔

رَعْدٌ ۔ گرج کو کہتے ہیں۔ مثلاً بولا جاتا ہے رَعَدَتِ السَّمَآءُ وَبَرَقَتْ ۔ بادل گرجا اور چمکا۔

بَرْقٌ ۔ بادلوں میں پیدا ہونے والی چمک ۔ ملاحظہ ہو رَعْدٌ ۔ متذکرہ بالا۔

یَجْعَلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ جَعْلٌ (باب فَتَحَ) مصدر،

جَعَلَ ۔ یہ لفظ ہر کام کرنے کے لئے بولا جا سکتا ہے اور فعل ۔ صَنَعَ کی بہ نسبت عام ہے ، یہ پانچ طرح پر استعمال ہوتا ہے۔

(۱) بمعنی صَارَ وَطَفِقَ ۔ اس صورت میں یہ متعدی نہیں ہوتا۔ مثلاً جَعَلَ زَیْدٌ یَقُوْلُ کَذَا ۔ زید یوں کہنے لگا۔

(۲) بمعنی اَوْجَدَ ۔ (یعنی ایجاد کرنا۔ پیدا کرنا) جیسے وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (۶ : ۱) اور اندھیرے اور روشنی بنائی۔

(۳) ایک شے کو دوسری شے سے پیدا کرنا اور بنانا۔ مثلاً وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا (۴۲: ۱۱) اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے۔ اور وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا (۱۶: ۸۱) اور تمہارے لئے پہاڑوں میں غاریں بنائیں۔

(۴) بمعنی تصییر۔ یعنی کسی شے کو ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا۔ جیسے قرآن میں ہے الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (۲: ۲۲) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

(۵) کسی چیز پر کسی چیز کے ساتھ حکم لگانا۔ عام اس سے کہ وہ حکم حق ہو یا باطل۔ حق کی مثال اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ہ (۲۸: ۷) ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور پھر اسے پیغمبر بنا دیں گے باطل کی مثال۔ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ (۱۶: ۵۷) اور یہ لوگ خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔

اَصَابِعَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی انگلیاں اِصْبَعٌ کی جمع۔

اٰذَانِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے کان۔ اُذُنٌ کی جمع۔

مِنَ الصَّوَاعِقِ۔ جار مجرور مل کر اپنے فعل يَجْعَلُوْنَ کے متعلق ہے۔ الصَّوَاعِقِ جمع الصَّاعِقَةُ کی۔ کڑک بجلی کی کڑک، صَاعِقَةٌ یا تو صَعِقَ يَصْعَقُ (سَمِعَ) کا مصدر ہے جس کے معنی بے ہوش ہونے کے ہیں۔ یا صَعِقٌ سے بمعنی مذکر اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ اور آواز رعد کی صفت ہے یا خود رعد کی صفت ہے آخر صورت میں ۃ اس میں مبالغہ کے لئے ہوگی۔

حَذَرَ الْمَوْتِ۔ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر اپنے فعل يَجْعَلُوْنَ کا مفعول لہٗ ہیں۔ موت کا ڈر، موت کے ڈر سے۔ یعنی بجلی کی کڑک کے باعث موت کے خوف سے اپنی انگلیاں کانوں میں دے لیتے ہیں۔

مُحِيْطٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر قیاسی اِحَاطَةٌ۔ مصدر (باب افعال) حوط۔ مادہ۔ ہر طرف سے احاطہ کر لینے والا ہر طرف سے گھیر لینے والا۔ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ۔ جملہ معترضہ ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ۔ يَكَادُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ قریب ہے۔ كَادَ۔ يَكَادُ۔ كَوْدٌ۔ مصدر (باب سمع) افعال مقاربہ میں سے ہے۔ اگرچہ یہ فعل تامہ ہے لیکن استعمال میں اس کے بعد کوئی دوسرا فعل ضرور ہوتا ہے۔ جس کے واقع ہونے کے قرب کو كَادَ سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے آیت ہذا میں: يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے۔ نیز ملاحظہ ہو (۲: ۷۱)

يَخْطَفُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ خَطْفٌ مصدر (باب سَمِعَ) اچک لے۔ جھپٹ لے جائے، بَازٍ مُخْطِفٌ۔ باز جو اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ۔ جملہ مستانفہ ہے۔ گویا کہ کوئی پوچھتا تھا کہ اس کڑک میں ان کا کیا حال ہے۔ فرمایا کہ گویا بجلی کی چمک سے وہ اندھے ہی ہو جاویں گے۔

كُلَّمَا۔ جب کبھی۔ کلمہ شرط ہے۔ یہ لفظ مرکب ہے کُلٌّ اور مَا سے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ کُلٌّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے۔ کُلَّمَا کے بعد اکثر فعل ماضی آتا ہے۔ جیسے آیت ہذا میں کُلَّمَا اَضَآءَ لَهُمْ آیا ہے یا جیسے قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے۔ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ (۷۱: ۷) جب بھی میں نے ان کو بلایا۔ یا جیسے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ۔ (۳: ۳۷) حضرت زکریاؑ جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے۔ وغیرہ۔

اَضَآءَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِضَاءَةٌ (انعال) مصدر، اس نے روشن کیا۔ ضَوْءٌ مادّہ، — الضَّوْءُ۔ کے معنی نور اور روشنی کے ہیں۔ ضَآءَتِ النَّارُ۔ آگ روشن ہوگئی۔ فعل میں ضمیر فاعل کا مرجع اَلْبَرْقُ ہے۔ اس میں مفعول محذوف ہے ای اضاء الصراط لهم جب بجلی کی روشنی ان کے لئے راستہ کو روشن کرتی ہے۔ مَشَوْا فِيهِ۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ مَشْيٌ (باب ضَرَبَ) سے مصدر فِيْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الصراط (محذوف) کے لئے ہے۔ اَظْلَمَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِظْلَامٌ (انعال) کا مصدر، اس نے اندھیرا کیا۔ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ وہ ان پر اندھیرا کرتا ہے یعنی جب ان پر اندھیرا طاری ہو جاتا ہے (برق کے نہ چمکنے سے)

لَوْ۔ حرف شرط ہے۔ اگر۔ حرف تمنا میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کاش۔

شَآءَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ مَشِيَّةٌ (باب سمع) سے مصدر۔ چاہنا۔ ارادہ کرنا۔ شَآءَ۔ اصل میں شَيِءَ۔ (سَمِعَ) تھا۔ یَ متحرک ماقبل مفتوح۔ اس لئے یَ کو الف سے بدل دیا گیا۔ شَآءَ ہوگیا۔ اس نے ارادہ کیا۔ اس نے چاہا۔ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ۔ اگر خدا چاہے۔ اگر خدا چاہتا۔

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ۔ لام جزا میں تاکید کے لئے ہے بِ تعدیہ کا ہے سَمْعِ۔ اَلسَّمْعُ کے معنی قوت سامعہ کے ہیں لیکن کبھی بطور مصدر بمعنی سننا۔ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی اس سے خود کان بھی مراد ہوتے ہیں۔ آیت ہذا میں قوت سامعہ مراد لی گئی ہے (یعنی اگر اللہ چاہتا) تو ان کی سننے کی قوت کو لے جاتا یا زائل کر دیتا۔

کان کے معنی میں بھی آیا ہے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ۔ (۲: ۷) اور بطور مصدر اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ۔ (۲۶: ۲۱۲) اور وہ (وحی کے) سننے سے محروم کئے جا چکے ہیں۔

وَاَبْصَارِهِمْ: اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اَیْ لَذَهَبَ بِاَبْصَارِهِمْ۔ اور لے جاتا۔ یا زائل کر دیتا ان کی قوتِ بینائی کو، یا ان کی آنکھوں کو، اَبْصَار۔ بمعنی آنکھیں (۲: ۷) میں مستعمل ہے: وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

قَدِیْرٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ قَدِیْرٌ۔ اس کو کہتے ہیں جو حکمت کے مطابق جو کچھ چاہے کرے۔ اسی لئے
اللہ کی ذات کے سوا کسی مخلوق کو قَدِیْر نہیں کہہ سکتے۔

(۲:۲۱) اُعْبُدُوا۔ فعل امر، جمع مذکر حاضر، عِبَادَۃٌ وَعُبُوْدَۃٌ مصدر (باب نصر) تم بندگی کرو، تم عبادت کرو
لَعَلَّکُمْ۔ لَعَلَّ کی اصل وضع امید یا اندیشہ کے لئے ہے لیکن جس چیز کی امید کی جائے اس کا ممکن ہونا
ضروری ہے۔ اسی لئے لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ۔ کہنا غلط ہے کیونکہ جوانی کا لوٹنا ممکن نہیں۔

قرآن مجید میں فرعون کا جو قول لَعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ (شاید میں آسمانی اسباب تک پہنچ جاؤں) آیا ہے۔
(حالانکہ اس کا آسمان تک پہنچنا نا ممکن تھا) اس کی یہ دو وجوہات دی گئی ہیں۔

(۱) اس کی جہالت کہ وہ جانتا ہی نہ تھا کہ آسمان کہاں ہے اور یہ کہ اس کا وہاں تک پہنچنا ناممکن ہے،
(۲) فرعون اہل دربار کو دھوکہ دینا چاہتا تھا۔ وہ فریب کے ساتھ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اس کے لئے آسمان تک
پہنچنا ممکن ہے۔

اگرچہ لَعَلَّ امید اور اندیشہ کے معنی ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے لیکن جب اس کا استعمال اللہ تعالیٰ
کے لئے ہو تو اس کے معنی میں قطعیت آجاتی ہے۔ کیونکہ ذات باری تعالیٰ کے حق میں توقع اور اندیشہ کے
معنی مراد لینا صحیح نہیں۔

لَعَلَّکُمْ: شاید کہ تم۔ امید ہے کہ تم۔

تَتَّقُوْنَ ۝ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم بچتے ہو۔ تم پرہیز کرتے ہو۔ تم پرہیزگار
ہوتے ہو۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

الَّذِیْ۔ اسم موصول۔ رَبَّکُمْ کے لئے ہے۔

فِرَاشًا۔ جس کو بچھایا جاتا ہے۔ یعنی بستر

بِنَآءً۔ چھت، عمارت، جو چیز بنائی جائے۔ بناء کہلاتی ہے۔

اَلْاَرْضَ۔ جعل۔ کا مفعول اول ہے۔ فِرَاشًا مفعول ثانی، دونوں مل کر معطوف علیہ ہوئے وَالسَّمَآءَ
بِنَآءً کے۔ واؤ عاطفہ ہوا۔ السَّمَآءَ مفعول اول اور بِنَآءً مفعول ثانی۔ دونوں مل کر معطوف جملہ سابقہ کے
معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول اول و دوم ہوئے جَعَلَ کے جعل فاعل اور دونوں مفعول سلہ ہوئے
اَلَّذِیْ کا۔

رِزْقًا۔ روزی، رزق، اَخْرَجَ کا مفعول ہے۔

اَنْدَادًا۔ مفعول ہے لَا تَجْعَلُوْا کا۔ بمعنی مقابل، برابر، نِدٌّ کی جمع ہے۔ نِدّ اس کو کہتے ہیں جو کسی شے
کی ذات اور جوہر میں شریک ہو۔

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ یہ جملہ حالیہ ہے۔ یہ حال ہے لا تجعلوا کی ضمیر سے۔

(۲: ۲۳) اِنْ كُنْتُمْ ۔ اِنْ شرطیہ ہے۔

رَيْبٍ ۔ رَابَ۔ يُرِيْبُ۔ رَيْبٌ (باب ضَرَبَ) کا مصدر ہے بمعنی شک میں ڈالنا۔ اَرَابَ يُرِيْبُ اِرَابَةً (باب افعال) سے بھی شک میں ڈالنا کے معنی آتے ہیں، ریب۔ اس شک یا وہم کو کہتے ہیں جس کا بعد میں ازالہ ہو جاتے۔ جیسے آیت ہذا۔ یا اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ من البعث (۲۲: ۵) اگر تم کو (قیامت کے دن) پھر جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک ہو۔

رَيْبَ الْمَنُوْنِ ٥ (۵۲: ۳۰) گردش زمانہ، زمانہ کے حوادث کہ ان کے وقوع میں شک رہتا ہے کہ کب وقوع پذیر ہو جاویں۔

مِمَّا۔ مِنْ اور مَا سے مرکب ہے مِنْ جار ہے اور مَا موصولہ ہے۔ اس کا صلہ اگلا جملہ نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا ہے۔ نَزَّلْنَا۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ تَنْزِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ تَنْزِيْلٌ۔ کے معنی ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے نازل کرنا۔ اور اِنْزَالٌ کے معنی ہیں یکبارگی نازل کرنا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ (۹۷: ۱) بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے۔ یعنی اس شب میں یہ کلام لوحِ محفوظ سے بیت المعمور تک یکبارگی نازل ہوا۔ اور وہاں سے دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حسب ضرورت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نازل ہوتا رہا

فَاْتُوْا۔ ف۔ جزائیہ ہے (جواب شرط میں) اِئْتُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِتْيَانٌ مصدر۔ اَتٰى۔ يَاْتِىْ اِتْيَانٌ (باب ضَرَبَ) ا ت ی۔ مادہ۔ ب کے صلہ کے ساتھ تو لاؤ تم۔

سُوْرَةٍ ۔ سورت (ملاحظہ ہو ابتداء سورۃ الفاتحہ) یہاں سورۃ سے مراد ایک سورۃ کی مقدار ہے (جو کم از کم تین آیات پر مشتمل ہو) نہ کہ فرد سورۃ مراد ہے۔

مِنْ مِّثْلِهٖ ۔ یہ سورت کی صفت ہے یعنی قرآن کی سورتوں جیسی کوئی سورت لے آؤ۔ جو بلاغت اور حسنِ نظم میں قرآن کی سورتوں جیسی ہو۔ اس صورت میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ اور مثلہ کی ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا نَزَّلْنَا ہے (یعنی قرآن مجید)

فائدہ ۔ یہ امر، امر تعجیز ہے کہ مخاطب ایسا کرنے سے عاجز رہیگا۔ خود قرآن مجید میں اور جگہ ارشاد ہے۔ قُلْ لَّئِنِ اجتمعت الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بعضہم لبعض ظَهِيْرًا (۱۷: ۸۸)

کہہ دو، اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں۔ تو اس جیسا نہ لا سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

ادعُوْا۔ فعل امر۔ جمع مذکر حاضر دعْوَۃٌ مصدر (باب نصر) تم بلاؤ۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ مِنْ حرف جار۔ دُوْنِ اللّٰہِ۔ مضاف، مضاف الیہ مل کر مِنْ جار کا مجرور۔ دُوْنَ مبنی ورے سوائے۔ جو کسی شے سے چھوٹا اور قاصر ہو وہ دُوْنَ کہلاتا ہے اصل میں دُوْنَ کے معنی پاس اور قریب جگہ کے ہیں۔ اور اسی لئے کتابوں کے تصنیف کرنے کو تدوین کہتے ہیں کہ ایک مضمون کو دوسرے مضمون کے قریب اور متصل پاس کیا جاتا ہے پھر بطور مجاز کے رتبہ میں بھی اس لفظ کا استعمال ہونے لگا۔ مثلاً زید دُوْنَ عَمرٍو۔ زید عمرو سے کم رتبہ ہے اسی لئے حقیر چیز کو دُوْنَ یا دَنِیٌّ کہتے ہیں۔ اس عالم کو کہ حقیر اور ذلیل ہے دُنیا (مؤنث کا صیغہ) کہتے ہیں۔ یا اس لئے کہ قریب اور پاس ہے اور آخرت عالم بعید ہے۔ پھر اس میں بھی وسعت دی گئی ہے اور اس کلمہ کا ایک چیز کو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کرنے پر اطلاق ہوا۔ اور لفظ غیر کے بمعنی ہو گیا۔ اس مقام پر یعنی آیت ہذا میں) اس کے معنی غیر کے ہیں یعنی خدا کے غیر اور اس کے سوا۔ (تفسیر حقانی)

اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ جواب شرط محذوف ہے۔ ای فَافْعَلُوْا توکر دیکھو۔

۲: ۲۴) فَاِنْ۔ ف۔ عاطفہ ہے۔ اِنْ شرطیہ۔ لَمْ تَفْعَلُوْا۔ فعل مضارع نفی جحد بلَمْ (بمعنی ماضی) تم نہ کر سکے۔ تم نے نہ کیا۔

وَلَنْ تَفْعَلُوْا (اور ہرگز نہ بنا سکو گے) یہ جملہ معترضہ ہے لن تفعلوا۔ مضارع نفی تاکید بلَن۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ۔ ف جزائیہ ہے، جملہ جواب شرط ہے (جزائیہ) اِتَّقُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اتقاء (افتعال) مصدر۔ تم ڈرو، تم بچو، تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

وَقُوْد۔ ایندھن جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔ وَقَدَ یَقِدُ (باب ضرب) آگ کا سلگنا۔ باب افعال سے اَوْقَدَ یُوْقِدُ آگ جلانا۔ روشن کرنا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ النّار کے لئے ہے

اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔ جملہ خبریہ ہے اور النَّارَ سے موضع حال میں ہے اُعِدَّتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ اِعْدَادٌ (باب افعال) سے مصدر۔ وہ تیار کی گئی۔ ع د د۔ مادہ۔

(۲: ۲۵) وَبَشِّرِ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر تَبْشِیْرٌ (تفعیل) سے مصدر۔ تو خوشخبری دے، تو بشارت دے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ صلہ اور موصول مل کر جملہ۔ فعل بَشِّرْ کا مفعول ہے۔ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔ یہ جملہ اپنے فعل بَشِّرْ کے متعلق ہے۔ اس کی اپنی ترکیب یہ ہے۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل جَنّٰتٍ موصوف۔ تجری من تحتھا الانھٰر جملہ فعلیہ ہو کر جَنّٰتٍ کی صفت۔ موصوف، صفت مل کر اَنَّ کا اسم۔ لَھُمْ۔ اَنَّ کی خبر۔

ترجمہ :۔ کہ ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :۔
(۱) نہریں ان باغوں کے نیچے زیرزمین بہتی ہیں۔ اور درختوں کی جڑیں ان سے مطلوبہ نمی حاصل کرتی ہیں اصل عبارت تَحْتَ اَشْجَارِهَا ہے۔ مضاف حذف کر دیا گیا ہے۔ اور مضاف الیہ اس کا قائمقام بنایا گیا ہے۔ یعنی باغات کے درختوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جیسا کہ عام طریقہ آبپاشی ہے۔
(۳) تَحْتِهَا بمعنی تَحْتَ اَوَامِرِ اَهْلِهَا یعنی ان باغات میں نہریں ہیں جو باغات میں رہنے والوں کے حکم کے تحت چلتی ہیں۔ انہی معنوں میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ۔ (۴۳ : ۵۱)
اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا اے میری قوم کیا مصر کی سلطنت میری نہیں اور کیا یہ نہریں میرے (حکم کے) تحت نہیں بہہ رہیں۔
(۴) یہ نہریں نہ صرف باغات کی آبپاشی کی ضروریات کے لئے ہوں گی۔ ان کی دیگر صفات بھی قرآن میں مذکور ہیں۔ مثلاً :۔

(۱) فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ (۴۷ : ۱۵) (جنت) میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کریگا۔
(۲) وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ (ایضاً) اور دودھ کی نہریں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔
(۳) وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۔ (ایضاً) اور شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہیں۔
(۴) وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی (ایضاً) اور شہد مصفیٰ کی نہریں ہیں

جَنّٰتٍ جمع ہے جَنَّةٍ کی، جنتیں، بہشتیں۔ باغات۔ یہ مشتق ہے اَلْجَنُّ (باب نصر) سے جس کے اصل معنیٰ کسی چیز کو حواس سے پوشیدہ کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ (۶ : ۷۶) جب رات نے ان کو (اپنے پردہ تاریکی سے چھپالیا۔ اَلْجَنَّةُ۔ ہر وہ باغ جس کی زمین درختوں کی وجہ سے نظر نہ آئے۔ بہشت کو جنت یا تو دنیوی باغات سے تشبیہ دے کر کہا گیا ہے۔ اگرچہ دونوں میں بُعدِ بعید ہے۔ اور یا اس لئے کہ بہشت کی نعمتیں ہم سے مخفی رکھی گئی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (۳۲ : ۱۷) کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ جَنّٰتٍ بوجہ اسم اَنَّ ہونے کے منصوب ہے بسبب جمع مؤنث سالم کے نصب تابع جر کے آئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ :۔
جنّٰتٍ : جمع لانے کی وجہ یہ ہے کہ بہشت سات ہیں (۱) جنت الفردوس (۲) جنت عدن

(۳) جنت النعیم (۴)، دار الخلد (۵) جنت الماویٰ (۶)، دار السّلام (۷)، علّیین۔
تَجْرِیْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ جَرْیٌ وَجَرَیَانٌ (باب ضَرَبَ) سے مصدر وہ بہتی ہے، وہ جاری ہے (یہاں جمع کے لئے آیا ہے۔
تَحْتِہَا۔ مضاف، مضاف الیہ، تَحْتِ بمعنی نیچے۔ اسم ظرف ہے یہ فوقٌ کی ضد ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جَنّٰتٍ کے لئے ہے۔
کُلَّمَا۔ جب بھی۔ جس بار بھی۔ یہ لفظ مرکب ہے کُلَّ اور مَا سے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ کُلَّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے، اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے
مِنْہَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جَنّٰتٍ ہے۔
رِزْقًا۔ رُزِقُوْا کا مفعول بہ ہے، جب بھی ان کو ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا۔
کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْہَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور اگلا جملہ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ۔ جواب شرط ہے۔
ھٰذَا کا اشارہ نوع رزق کی طرف ہے اور اَلَّذِیْ رُزِقْنَا سے قبل مِثْلَ محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے۔ ھٰذَا مِثْلُ الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ۔ یہ پہلے رزق کی مثل ہے لفظ مثل تشبیہ بلیغ کرنے کے لئے حذف کر دیا گیا۔ گویا یہ دوسری دفعہ کا میوہ بعینہٖ پہلا ہی ہے۔
مِنْ قَبْلُ۔ سے مراد دنیا کے میوے ہیں یا بہشت کے میوے جو کہ صورۃً سب یکساں نظر آئیں گے۔ لیکن ذائقہ اور لذت میں مختلف۔
قَبْلُ۔ ظرف زمان اور ظرف مکان ہر دو طرح مستعمل ہے۔ بَعْدُ کی ضد ہے اضافت اس کو لازمی ہے جب بغیر اضافت کے آئے تو ضمہ پر مبنی ہوگا جیسے آیت ہذا میں ہے۔
اُتُوْا بِہٖ۔ اُتُوْا۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اِتْیَانٌ۔ مصدر (باب ضرب) بآ کے صلہ کے ساتھ بمعنی لانا۔ ان کے پاس لایا جائے گا۔ (ماضی بمعنی مستقبل) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ رُزِقُوْا کی طرف راجع ہے۔
مُتَشَابِہًا۔ اسم فاعل واحد مذکر، منصوب، اَلشِّبْہُ، اَلشَّبَہُ، اَلشَّبِیْہُ۔ کے اصل معنی مماثلت بلحاظ کیف کے ہیں۔ اس کا استعمال ان چیزوں میں ہوتا ہے جو اندرونی یا بیرونی کیفیت میں ایک جیسی ہوں مثلاً رنگ۔ شکل، انصاف۔ ظلم۔ وغیرہ۔ اگر دو چیزیں محض ایک ہی طرح کی ہوں۔ تو ایک چیز دوسری چیز کی شبیہ کہلائے گی۔ لیکن اگر حسی یا معنوی تماثل اتنا گہرا ہو کہ دونوں چیزوں میں امتیاز نہ ہو سکے۔ تو

اس کو شبُهَةٌ کہا جائے گا۔ پس مُتَشَابِهًا (باہم ملتا جلتا۔ ایک دوسرے کی مانند) کا مطلب یہ ہے کہ (اور) ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے۔ جو اصل اور مزہ میں مختلف ہونے کے باوجود۔ رنگت اور شکل میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں گے (راغب) وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا جملہ معترضہ ہے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ۔ موصوف، صفت، اَزْوَاجٌ، زَوْجٌ کی جمع ہے بمعنی جوڑے ہم مثل چیزیں اقران حیوانات کے جوڑے میں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں اور اسی طرح غیر حیوانات میں ہر اس شے کو جو دوسری شے کے قرین ہو۔ خواہ مماثل ہو یا متضاد زوج کہتے ہیں۔

یہاں آیت میں ازواجٌ سے مراد بیبیاں، عورتیں، مراد ہیں۔

مُطَهَّرَةٌ۔ تَطْهِيْر (تفعیل) مادہ طہر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث ہے، پاک کی ہوئی، پاکیزہ،

ازواج مطھرۃ۔ پاکیزہ بیبیاں۔

وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ واؤ حالیہ ہے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ جملہ اسمیہ ہے اور لَهُمْ سے حال ہے اور حال یہ ہے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فِيْهَا۔ ای فِیْ جَنّٰتٍ ۔ خٰلِدُوْنَ ۔ خُلُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ کسی شے کے بربادی سے بچنے اور اپنی اصلی حالت پر باقی رہنے کا نام خُلُوْدٌ ہے۔ اسی بنا پر اہل عرب عام طور پر خلود کا استعمال اس چیز کے لئے کرتے ہیں جو دیرپا ہو۔ اور اس میں تغیّر و فساد مدت کے بعد پیدا ہو۔

(۲: ۲۶) لَا يَسْتَحْيٖۤ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ اِسْتِحْيَاءٌ (استفعال) سے مصدر۔ وہ نہیں جھجکتا وہ نہیں شرماتا۔ وہ نہیں جھینپتا۔

اَنْ يَّضْرِبَ : اَنْ مصدریہ ہے۔ يَضْرِبَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ ہے۔ کہ وہ بیان کرے۔ مَثَلًا مَّا۔ مَثَلًا ۔ مفعول ہے فعل يَضْرِبَ کا۔ مَا۔ ابہامیہ ہے جو نکرہ کے ابہام کو زیادہ کرتا ہے۔ کوئی سی مثال۔ جیسے کہتے ہیں اَعْطِنِیْ كِتَابًا مَّا (ای اَیَّ کِتَابًا) مجھے کوئی سی کتاب دیدو۔

بَعُوْضَةً ۔ واحد اس کی جمع بَعُوْضٌ ہے بمعنی مچھر، یہ بَعْضٌ سے مشتق ہے۔ چونکہ حیوانات کی نسبت اس کا جسم ذرا سا ہوتا ہے اس لئے اس کو بَعُوْضَةً کہنے لگے۔ یہ مَثَلًا کا عطف بیان ہے۔

فَمَا فَوْقَهَا۔ فا۔ عطف کے لئے ہے۔ مَا موصولہ، اور فَوْقَهَا مضاف مضاف الیہ مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر معطوف ہے بَعُوْضَةً معطوف علیہ کا۔ یا وہ بیان کرے مثال اس سے کسی بڑی شے کی۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ

فا۔ تعقیبیہ ہے اَمَّا شرطیہ تفصیلیہ ہے۔ (اَمَّا وہ حرف ہے کہ جو کسی امر مجمل کی تفصیل کے لئے آتا ہے اور اس میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں اس لئے اس کے جواب میں فاء آتی ہے۔ اس کے بعد جو اسم آتا ہے اس کو

مبتدا، اور جس پر فاء داخل ہوتی ہے اس کو خبر کہتے ہیں) پس اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا موصول وصلہ مل کر مبتدا اور فَیَعْلَمُوْنَ .... مِنْ رَّبِّهِمْ (تمام ترکیبی تفصیلات کے ساتھ) اس کی خبر ہوئی۔

اَنَّهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَثَلًا کے لئے ہے۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا...... الخ پر ہے۔ جملہ سابقہ کی طرح اَمَّا شرطیہ تفصیلیہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ مبتدا متضمن بمعنیٰ شرط ہے۔ باقی جملہ اپنی تمام تفصیلات ترکیبی کے ساتھ خبر ہے اپنے مبتدا کی۔

(مَا استفہامیہ ذَا بمعنی اَلَّذِیْ۔ اور جملہ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط مقولہ ہے اپنے قول کا)

ترجمہ:۔ اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں اس مثال سے خدا کی مراد ہی کیا ہے؟

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا۔ معطوف علیہ و معطوف مل کر جملہ مستانفہ (نیا جملہ ہے) یا جواب ہے مَاذَا کا یا ان دونوں جملوں کا۔ کہ جن کے ابتدا میں اَمَّا ہے) بیان ہے۔

اَلْفٰسِقِیْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ اَلْفَاسِقُ ۔ واحد۔ فَسَقَ یَفْسِقُ (باب ضَرَبَ) فَسَقَ یَفْسُقُ (باب نَصَرَ) فِسْقٌ وَفُسُوْقٌ مصدر۔ فِسْقٌ کے معنی نکلنے کے ہیں۔ عرب بولتے ہیں فَسَقَ الرُّطَبُ عَنْ قِشْرِهٖ : چھوہارہ اپنے چھلکے سے باہر نکل آیا۔ عرف شرع میں فِسق خدا کی فرمانبرداری سے گناہ کر کے خارج ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط (۱۸ : ۵۰) اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا) وہ جنات میں سے تھا پس اپنے پروردگار کے حکم سے باہر نکل گیا۔

شرع میں فسق کے تین درجے ہیں (۱) تغابی۔ باوجودیکہ گناہ کو بُرا سمجھتا ہے مگر کبھی خواہش نفسانی سے اس کا مرتکب ہوجاتا ہے (۲) انہماک یعنی گناہ کرنے کی عادت کرلے اور کچھ پرواہ نہ کرے (۳) جحود۔ یہ کہ گناہ کو اچھا جان کر عمل میں لاوے اور خدا اور رسول کے فرمان کی کچھ حقیقت نہ سمجھے۔ اس تیسرے درجے میں انسان کافر ہوجاتا ہے۔

(۲ - ۲۷) یَنْقُضُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ نَقْضٌ مصدر (باب نَصَرَ) وہ توڑتے ہیں۔

مِیْثَاقِهٖ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْمِیْثَاقُ ۔ اس عہد کو کہتے ہیں جو قسموں کے ساتھ مؤکد کیا گیا ہو، اسم۔ واحد مذکر۔ اس کی جمع مواثیق ہے۔ بمعنیٰ عہد۔ اَوْثَقَ یُوْثِقُ (باب افعال) رسی سے مضبوط باندھنا۔ زنجیر میں جکڑنا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ (۸۹-۲۶) اور نہ کوئی ایسا جکڑنا جکڑے گا: اور وَثِقَ یَثِقُ (ضَرَبَ) وُثُوْقٌ .... بِفُلَانٍ اعتبار کرنا، بھروسہ کرنا۔ ثِقَةٌ قابل بھروسہ آدمی۔

ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع عہد ہے۔ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ اس (عہد) کو پختہ اور مضبوط باندھنے کے بعد

یَقْطَعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب، قَطْعٌ مصدر باب فتح ۔ وہ کاٹتے ہیں ۔

مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ ۔ مَا ۔ موصولہ ۔ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ ۔ جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ اَنْ مصدریہ ہے ۔ یُوْصَلَ مضارع مجہول واحد مذکر غائب ۔ اِیْصَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر بمعنی جوڑا جانا۔ اَنْ یُّوْصَلَ کہ اس کو جوڑا جائے ۔ مطلب یہ کہ جس چیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اس کو قطع کرتے ہیں (مثلاً صلہ رحمی)

اَلْخٰسِرُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر۔ گھاٹا پانے والے۔ نقصان اٹھانے والے ۔ خُسْرٌ وخُسْرَانٌ مصدر (باب سمع) سے ۔

(۲ : ۲۸) کَیْفَ حرف استفہام ہے ۔ کیسے ، کیونکر، کس طرح ۔ یہاں سوال سے مقصود کفار کی جرأتِ انکار پر استعجاب ہے یا برائے زجر و توبیخ آیا ہے ۔ کَیْفَ کا استعمال قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی آیا ہے سیاق ہمیشہ توبیخ و تنبیہ ہی رہا ہے ۔

وَکُنْتُمْ ..... الخ ۔ جملہ حالیہ ہے ۔ جملہ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ سے حال ہے (توجیہ کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر حقانی آیۃ ہذا)

الف : کُنْتُمْ اَمْوَاتًا ۔ (حالانکہ) تم بے جان تھے ۔ پیدائش سے پہلے ، صلبِ پدر میں تشکیل سے پہلے ۔

ثُمَّ ۔ حرف عطف ہے ما قبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے خواہ یہ متاخر ہونا بالذات ہو ۔ مثلاً ۔ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِہٖ (۱۰ : ۵۱) کیا جب وہ آواقع ہوگا تب اس پر ایمان لاؤ گے ۔

یا یہ متاخر ہونا رتبہ یا مرتبے کے لحاظ سے ہو ایسے موقع پر اس کے معنی ہوتے ہیں : اس سے بھی بڑھ کر ۔ مثلاً اگلی ہی آیت (۲ : ۲۹) میں ارشاد ہوتا ہے ۔ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ اس کے معنی یہ ہیں (اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ) وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں سات آسمان درست کرکے بنا دیئے ۔ زمین و مافیہا کی خلقت کے بعد آسمانوں کی تخلیق کا ذکر مؤخر الذکر کی عظمت و تفضّل کے لئے ہے ۔ ورنہ قرآن مجید میں آسمانوں کے بنائے جانے کے بعد زمین کا بنایا جانا صاف ظاہر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰھَا (۷۹ : ۳۰) اور اس کے بعد اس نے زمین کو پھیلایا ۔

تراخی فی المرتبہ کی دوسری مثال وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ (۷) ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ (۸) ثُمَّ سَوّٰہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ (۹) (۳۲ : ۷-۹) اور اس نے انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا ۔ پھر اس کی نسل خلاصے سے (یعنی حقیر پانی

سے پیدا کیا۔ پھر اس کو درست کیا۔ پھر اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی۔ اس میں تراخی فی الوقت بھی ہے۔

تراخی فی المرتبہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا شعر ہے۔

فَعَارٌ ثُمَّ عَارٌ ثُمَّ عَارٌ ۔ شِقَاءُ الْمَرْءِ مِنْ اَكْلِ الطَّعَامِ۔

شرم کی بات ہے۔ بہت ہی شرم کی بات ہے بہت ہی شرم کی بات ہے۔ کہ آدمی کھانا کھا کر بیمار ہو جائے یا متاخر ہونا وقت کے لحاظ سے ہو۔ مثلاً ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (۲ : ۵۲) پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو،

ثُمَّ عام طور پر تراخی وقت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی پھر۔ اس کے بعد۔

(ب) ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ۔ پھر تمہیں مارے گا دنیوی زندگی ختم ہونے پر۔

(ج) ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ یعنی جس دن صور پھونکا جائیگا۔ تو پھر تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

(د) ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے (حساب و کتاب اور سزا و جزاء کے لئے)

تُرْجَعُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ رَجْعٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔

(۲ : ۲۹) ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔

ثُمَّ کی بحث کے لئے آیت (۲ : ۲۸) متذکرہ بالا ملاحظہ ہو۔ یہاں تراخی فی المرتبۃ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس سے بڑھ کر، مزید برآں۔

اِسْتَوٰى ۔ اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا۔ وہ سنبھل گیا۔ وہ چڑھا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اِسْتِوَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے۔ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

اِسْتَوٰى کے جب دو فاعل ہوتے تو اس کے معنی دونوں کے برابر اور مساوی ہونے کے آتے ہیں جیسے لَايَسْتَوِىْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (۵۹ : ۲۰) اہل دوزخ اور اہل جنت برابر نہیں۔ اور اگر فاعل دو نہ ہوں تو سنبھلنے، درست ہونے، اور سیدھے ہونے کے معنی آتے ہیں جیسے فَاسْتَوٰى (۶) وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (۷) (۵۳ : ۶-۷) پھر سیدھا بیٹھا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا۔ اور وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى ۔ (۲۸ : ۱۴) جب وہ پہنچ گیا اپنے زور پر اور سنبھل گیا۔ اس صورت میں اِسْتَوٰى کے معنی کسی شے کا اعتدال ذاتی مراد ہے۔

جب اس کا تعدیہ عَلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنی چڑھنے، قرار پکڑنے اور قائم ہونے کے آتے ہیں جیسے وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (۱۱ : ۴۴) اور وہ (کشتی) جودی پہاڑ پر جا ٹھہری یا جا لگی۔ اور لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ (۴۳ : ۱۳) تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو۔

اور جب اس کا تعدیہ اِلیٰ کے ساتھ ہو تو اس کے معنیٰ قصد کرنے اور پہنچنے کے ہوتے ہیں۔ جیسے آیتہ ہذا میں۔ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ۔ پھر اس نے قصد کیا آسمان کی طرف۔ پھر اس نے توجہ کی آسمان کی طرف۔

فَسَوّٰىهُنَّ۔ فَ نتیجہ کا ہے سَوّٰى ماضی واحد مذکر غائب۔ تَسْوِيَةٌ (تفعیل) مصدر اس نے پورا پورا بنایا۔ هُنَّ۔ ضمیر جمع مؤنث غائب جس کا مرجع السَّمَآءِ ہے۔

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان۔ یہ هُنَّ کا بدل ہے۔

(۲:۳۰) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ اِذْ۔ بالعموم بطور اسم ظرفِ زمان مستعمل ہے۔ لیکن بطور ظرف مکان یا حرف مفاجات یا حرفِ مؤکد بھی استعمال ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی وَاِذْ آیا ہے تو وہاں لفظ اُذْكُرْ محذوف ہے۔ ای وَاذْكُرْ اِذْ۔ اور آپ ان سے بیان کر دیجئے کہ جب (یا جبکہ۔ جس وقت) آپ کے رب نے فرمایا۔

الْمَلٰٓئِكَةِ۔ مَلْاَكٌ سے جمع ہے، جیسے شَمْئَلٌ کی جمع شَمَائِلُ ہے۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ میں ۃ تانیث الجمع کی ہے۔ مَلَكٌ وَ مَلَاكٌ بھی بصیغہ واحد بمعنی فرشتہ ہے

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً یہ جملہ مقولہ ہے قول قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ کا۔ جَاعِلٌ۔ واحد مذکر اسم فاعل۔ جَعْلٌ سے۔ بنانے والا۔ کرنے والا۔ خَلِيْفَةً مفعول بہ ہے جَاعِلٌ کا۔ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں، مقرر کرنے والا ہوں۔

خَلِيْفَةً۔ فَعِيْلٌ کے وزن پر (خَلِيْفٌ ہے اس لئے اس کی جمع خُلَفَآءُ آتی ہے۔ مگر مبالغہ کے لئے ۃ کو زیادہ کر کے خلیفۃ بنایا گیا ہے۔ اس کے معنی نائب کے ہیں کہ جو پیچھے کام کرے۔ خَلْفٌ سے مشتق ہے فِيْهَا۔ میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب الْاَرْضَ کی طرف راجع ہے۔

مَنْ موصولہ ہے۔ جو

يَسْفِكُ الدِّمَآءَ۔ يَسْفِكُ مضارع واحد مذکر غائب۔ سَفْكٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ بہانا۔ الدِّمَآءَ خون۔ واحد دَمٌ۔ مفعول ہے اپنے فعل يَسْفِكُ کا۔ (جو) خون بہائے گا۔ یعنی قتل و خون کریگا۔ خون ریزیاں کریگا۔

نُسَبِّحُ۔ مضارع جمع متکلم۔ تَسْبِيْحٌ مصدر۔ (باب تفعیل) ہم پاکی بیان کرتے ہیں۔ تسبیح خدا تعالیٰ کی جمیع عیوب سے پاکی بیان کرنا ہے، خواہ زبان سے ہو یا دل سے ہو۔ دلالت حال سے بیان کی جائے

نُقَدِّسُ۔ مضارع جمع متکلم۔ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تَقْدِيْسٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ تقدیس کے معنیٰ اس تطہیر الٰہی کے ہیں جو آیت وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (۳۳ : ۳۳) میں مذکور ہے (اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے) اس تطہیر کے معنیٰ ازالہ نجاستِ محسوسہ کے نہیں۔ آیت ہذا میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم تیرے

بجاآوری میں اشیاء کو پاک وصاف کرتے ہیں۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ مَا موصولہ ہے اور لَا تَعْلَمُوْنَ (مضارع منفی جمع مذکر حاضر) اس کا صلہ۔ جو تم نہیں جانتے ہو۔

(۲:۳۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ (اور اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ یہاں اسماء سے مراد محض چیزوں کے نام ہی نہیں بلکہ کلمۃ کی انواع ثلثہ یعنی مخبر عنہ (اسم) خبر۔ اور رابطہ (حرف) تینوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا اس آیت میں اسماء سے کلام کی انواع ثلثہ۔ ان کی صورتیں مع ان کی ذوات وخصوصیات مراد ہیں۔

کُلَّهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اپنے مؤکد الاسماء کی تاکید کے لئے آیا ہے۔ سب، تمام، (جملہ تفصیلات)

عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔ عَرَضَ عَلٰی دکھلانا، پیش کرنا۔ سامنے کرنا۔ (پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کیا) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب راجع ہے طرف مسمیات کے جو کہ ضمناً سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ تقدیر کلام یہ ہے۔ اَسْمَاءَ الْمُسَمَّيَاتِ۔ مضاف الیہ کو حذف کر دیا۔

فَقَالَ۔ فَاء عاطفہ ہے قَالَ میں ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔

اَنْبِئُوْنِیْ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ نَ وقایہ۔ اور یَ ضمیر واحد متکلم (مفعول بہ) اپنے فعل اَنْبِئُوْا کا) اِنْبَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ مجھے بتاؤ۔ مادہ ن ب و۔

اَسْمَاءِ هٰٓؤُلَآءِ۔ مضاف مضاف الیہ هٰٓؤُلَآءِ۔ اسم اشارہ جمع۔ اس کا اشارہ چیزوں کی طرف ہے۔

(۲۔۳۲) سُبْحٰنَكَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تو پاک ہے۔

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ اِلَّا حرف استثناء۔ مَا۔ موصولہ عَلَّمْتَنَا فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول وصلہ مل کر مستثنیٰ اپنے مستثنیٰ منہ (عِلْمَ) کا (ہمیں تو کچھ علم نہیں) مگر وہی جو تو نے ہمیں علم دیا۔

اَلْعَلِیْمُ بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔

اَلْحَكِیْمُ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے حکمت والا۔

(۲:۳۳) مَا تُبْدُوْنَ۔ مَا۔ موصولہ تُبْدُوْنَ جملہ فعلیہ ہو کر اس کا صلہ۔ تُبْدُوْنَ تم ظاہر کرتے ہو۔ تم ظاہر کرو گے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِبْدَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر بمعنی نمایاں طور پر ظاہر کرنا۔ یا ظاہر ہونا۔ بدء۔ مادہ

كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔ ماضی استمراری جمع مذکر حاضر، تم چھپاتے تھے۔ كِتْمَانٌ۔ كَتْمٌ (باب نصر)۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

(۲۔۳۴) وَاِذْ قُلْنَا۔ ملاحظہ ہو (۲:۳)

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ: یہ جملہ مقولہ ہے قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ کا۔ اُسْجُدُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، سُجُوْدٌ

باب نَصَرَ سے مصدر تم سجدہ کرو
اِبْلِیْسَ شیطان کا نام ہے بوجہ معرفہ وعجمہ کے غیر منصرف ہے۔ بعض نے اسے اِبْلَاسٌ (اِفْعَالٌ) بمعنی سخت ناامیدی کے باعث غمگین ہونا سے مشتق کہا ہے۔
اَبٰی۔ ماضی، واحد مذکر غائب۔ اِبَاءٌ (باب ضَرَبَ وفتح) مصدر اس نے سختی سے انکار کیا۔
اِسْتَکْبَرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِسْتِکْبَارًا (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر اس نے تکبر کیا۔ اس نے گھمنڈ کیا۔ اس نے غرور کیا۔
کَانَ ماضی واحد مذکر غائب۔ کَوْنٌ (باب نصر) مصدر، یہ بطور فعل ناقص وفعل تام آتا ہے۔ یہاں بطور فعل تام آیا ہے۔ بمعنی صَارَ۔ ہو گیا۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے۔ وَسُیِّرَتِ الجبالُ فَکَانَتْ سَرَابًا (۷۸ : ۲۰) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے۔
۲ : ۳۵ اُسْکُنْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اَنْتَ ضمیر اُسْکُنْ کی تاکید کے لئے ہے۔ اَلْجَنَّۃَ مفعول فیہ اُسْکُنْ کا۔ یعنی تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔
اَنْتَ وَزَوْجُکَ۔ اَنْتَ معطوف علیہ۔ وَ حرف عطف۔ زَوْجُکَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف تو اور تیری بیوی۔
کُلَا۔ امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، تم دونوں کھاؤ۔ مِنْھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب اَلْجَنَّۃَ کے لئے ہے۔
حَیْثُ ؛ جہاں۔ جس جگہ ظرف مکان ہے بنی برضمہ، مکان مبہم کے لئے آتا ہے جس کی جملہ مابعد سے تشریح ہوتی ہے
شِئْتُمَا۔ ماضی تثنیہ مذکر حاضر، مَشِیَّۃٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے شَاءَ، یَشَاءُ۔ شَاءَ اصل میں شَیِئَ تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح اس لئے ی کو الف سے بدل دیا گیا۔ تم دونوں نے چاہا۔ حَیْثُ شِئْتُمَا۔ جہاں سے چاہو حَیْثُ مضاف شِئْتُمَا جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ کُلَا کا۔
رَغَدًا۔ بافراغت، وسیع۔ خوب، یہ اصل میں باب سَمِعَ سے مصدر ہے۔ رَاغِدًا کی جمع بھی ہو سکتی ہے جیسے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ ہے رَغَدًا صفت ہے اَکْلًا (مصدر محذوف کی) ای وَکُلَا مِنْھَا اَکْلًا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا اور وہاں (جنت میں) جہاں سے چاہو دل بھر کر خوب کھاؤ۔
لَا تَقْرَبَا۔ فعل نہی تثنیہ مذکر حاضر قُرْبٌ (باب سمع) مصدر تم دونوں مت قریب جاؤ۔
فَتَکُوْنَا۔ فَ جواب نہی کے لئے ہے تَکُوْنَا مضارع تثنیہ مذکر حاضر قُرْبٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ تم دونوں ہو جاؤ گے (گنہگاروں میں سے)
اَزَلَّھُمَا۔ اَزَلَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اِزْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ اَلزَّلَّۃُ کے اصل معنی بلاقصد کے قدم پھسل جانے کے ہیں۔ جو گناہ بلاقصد سرزد ہو جائے اسے بھی بطور تشبیہ زَلَّۃٌ سے تعبیر کیا جاتا ہے چنانچہ

قرآن مجید میں ہے فَاِنْ زَلَلْتُمْ (۲:۲۰۹) اگر تم لغزش کھا جاؤ۔ ھُمَا ضمیر مفعول بہ تثنیہ غائب۔ حضرت آدم اور حضرت حوا کے لئے ہے یعنی اس نے (شیطان نے) ان دونوں کو پھسلا دیا ان دونوں کے قدم ڈگمگا دیئے۔

عَنْهَا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب شَجَرَۃَ کی طرف راجع ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا مرجع جنت ہے۔

مِمَّا كَانَا فِيْهِ۔ مِمَّا مرکب ہے مِنْ حرف جار اور مَا اسم موصول سے۔ كَانَا فِيْهِ صلہ ہے موصول کا۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ یا الجنۃ کے لئے ہے یا جنت کی نعمتوں اور راحتوں کے لئے۔ اگلے جملہ میں لفظ اِهْبِطُوْا (تم اترو۔ تم اتر جاؤ) آیا ہے اس کی رعایت سے یہاں ہٖ کا مرجع الجنۃ زیادہ موزوں ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ اور اس نے نکلوا دیا ان دونوں کو وہاں سے جہاں وہ تھے۔

اِهْبِطُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُبُوْط (باب ضَرَبَ) مصدر جس کے معنی کسی چیز کے بے اختیاری حالت میں نیچے اترنے کے ہیں۔ جیسا کہ پتھر بلندی سے گر پڑتا ہے۔

اِهْبِطُوْا (تم سب نیچے اترو) جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت آدم، اور حضرت اور شیطان ہر سہ کو جنت سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ یا ہبوط آدم کے ان کی نسل ان کے ساتھ شامل ہوگئی۔ اس لئے صیغہ جمع کا استعمال ہوا ہے

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ (تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے) یہ جملہ اِهْبِطُوْا سے موضع حال میں ہے۔ (یعنی تمہاری نسل میں باہم عداوت، حسد، بغض، خود غرضی وغیرہ رہیگی۔

مُسْتَقَرٌّ۔ اسم ظرف مکان (استفعال) قرارگاہ، ٹھہرنے کی جگہ، یہ مصدر میمی بھی ہو سکتا ہے

مَتَاعٌ۔ اسم مفرد اَمْتِعَةٌ جمع۔ معین اور طویل مدت تک۔ فائدہ اٹھانا۔ معاش، فائدہ، نفع، وہ سامان جو کام میں آتا ہے۔ جس سے کسی طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ محاورہ ہے۔ متع اللہ بکذا۔ وامتعہ اللہ اسے دیر تک فائدہ اٹھانے کا موقع دے۔

حِيْنٍ، وقت، زمانہ، مدت۔ اَحْيَانٌ جمع۔ اِلٰى حِيْنٍ ایک مدت تک

تَلَقّٰى، ف۔ محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔ تَلَقّٰى باب تفعل۔ اور التقى (باب افتعال) الشئ منہُ بمعنی اخذہ منہ۔ پانا، وصول کرنا، جب بہشت سے نکل جانے کا حکم ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام فرط ندامت سے مدت مدید و عرصہ بعید تک روتے اور استغفار کرتے رہے کہ رحمت خداوندی کو ترس آگیا۔ یا رحمت خداوندی جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر کلمات القاء کئے جو حضرت آدمؑ نے اخذ کر لئے، اور ان پر عمل کرتے ہوئے توبہ کی وہ کلمات کون سے تھے؟ جمہور کا خیال ہے کہ وہ کلمات یہ تھے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (۷:۲۳) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشنگا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو یقیناً ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یہی حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ وہ کلمات یہ تھے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ تیرا نام بڑا بابرکت ہے اور تیری شان بہت بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ مجھے بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہ کو بخشنے والا نہیں۔

فَتَابَ عَلَیْہِ ۔ پس اس نے اس کی توبہ قبول کی۔

فَائِدَۃ ۔ یہاں بھی محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔ جب خداوند تعالیٰ نے کلمات مغفرت حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر القا کئے انہوں نے یہ کلمات اخذ کر لئے۔ ان پر عمل کرتے ہوئے ان کلمات سے دعائے مغفرت شروع کر دی۔ خداوند تعالیٰ کو اپنے بندہ کی گریہ وزاری پر رحم آیا اور اس کا گناہ (لغزش) معاف کر دیا۔

تَابَ عَلٰی ۔ تَوْبٌ وَتَوْبَۃٌ مصدر سے تَابَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ التَّوْبُ یا التَّوْبَۃُ کے معنی گناہ سے باز آنے کے ہیں۔ امام خطابی فرماتے ہیں التوبۃ عود العبد الی التوبۃ بعد المعصیۃ (توبہ کے معنی گناہ کے بعد بندہ کا نیکی کی طرف پلٹنا۔ امام راغب فرماتے ہیں (گناہ کا باحسن وجوہ چھوڑ دینے کا نام توبہ ہے یہ تَابَ یَتُوْبُ کا مصدر ہے باب نصر سے اور لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جب اس کا تعدیہ الیٰ کے ساتھ آئے تو بندہ کا اللہ کی طرف توجہ کرنا اور رجوع کرنا کے معنی ہوتے ہیں اور بندہ کے گناہ سے باز آنے کے ہیں۔ اور جب اس کا تعدیہ علیٰ کے ساتھ آئے تو اللہ تعالیٰ کا بندہ کی توبہ قبول کرنا یا توبہ کی توفیق دینے کے معنی ہوتے ہیں تَابَ بمعنیٰ: اس نے توبہ کی، وہ پھر آیا۔ وہ گناہ سے باز آیا۔ وہ متوجہ ہوا اس نے معاف کیا۔

فائدہ: خداوند تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا توبہ اور اس کی توبہ قبول کرنا بیان فرمایا ہے حضرت حواؑ کا توبہ کرنا ذکر نہیں کیا۔ یہ اس لئے کہ عورت احکام میں تابع ہے مرد کے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اکثر مرد ہی مخاطب ہیں

اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ یہ جملہ اسمیہ معترضہ ہے۔

اَلتَّوَّابُ ۔ تَوْبَۃٌ سے بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت توبہ کرنے والا۔ بہت معاف کرنے والا بہت توبہ قبول کرنے والا۔ لغت میں توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے دونوں کو توّاب کہتے ہیں۔ بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے جب بندہ کی صفت میں آئے تو اس کے معنی کثرت سے توبہ کرنے والے بندہ کے ہوں گے۔ اور جب اللہ کی صفت میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی کثرت سے بار بار بندوں کی توبہ قبول کرنے والے کے ہیں۔ قرآن مجید میں توّاب کا لفظ جہاں بھی آیا ہے خداوند تعالیٰ کی

صفت کے لئے آیا ہے

۲ : ۳۸ - قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا - قُلْنَا - ہم نے کہا (ماضی جمع متکلم) **قول** ہے - اور اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا - **اس کا مقولہ - اگلی عبارت تا اختتام آیت ۳۹ - قُلْنَا کا مقولہ ہے** اهبطوا - آیۃ (۲ : ۳۶) میں بھی آیا ہے اس آیت میں اس کا اعادہ پھر کیا گیا ہے تاکہ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ ...... الخ کا پورا پورا ارتباط اس کے ساتھ ہو جائے جَمِيْعًا - لفظاً اهبطوا سے حال ہے اور معنًی تاکید ہے یعنی سب اترو مجتمع ہو کر یا الگ الگ - ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ -

فَاِمَّا - فاء **عطف** اور ترتیب کے لئے آیا ہے اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ للتاکید سے مرکب ہے - پھر اگر!

يَاْتِيَنَّكُمْ - يَاْتِيَنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ واحد مذکر غائب - اِتْيَانٌ مصدر (باب ضرب) كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، كُمْ ضمیر جمع کی، آدم و حوّا اور بشمول ابلیس لائی گئی ہے یا آدم و حوّا اور ان کی اولاد کے لئے کہ وہ احکام ہدایت منجانب اللہ کی مکلف ہے -

فَمَنْ - فَ ربط کے لئے ہے اور مَنْ شرطیہ ہے -

هُدَایَ، مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر تَبِعَ کا مفعول - فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ - جملہ شرطیہ اس سے اگلا جملہ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - جواب شرط (جملہ جزائیہ) یہ جملہ شرط و جزاء دونوں مل کر شرط اول - فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى کی جزاء - فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ معطوف علیہ اور وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ معطوف ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے -

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ واوٌ عطف کا ہے لَا مشابہ بِلَيْسَ منفی ہے هُمْ مبتدا - يَحْزَنُوْنَ فعل با فاعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب - حزنٌ باب سمع مصدر - غمگین ہونا - اور نہ وہ غمگین ہوں گے -

(۲ : ۳۹) خَالِدُوْنَ ہ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر - خُلُوْدٌ باب نصر سے مصدر - ہمیشہ رہنے والے -

(۲ : ۴۰) يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ - یاء حرف نداء بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ مضاف، مضاف الیہ مل کر منادیٰ - بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اصل میں بنین تھا - ن جمع اضافت کے سبب گر گیا - اِسْرَآءِيْلَ منصوب بوجہ غیر منصرف عجمہ و معرفہ ہونے کے ہے - اِسْرَآءِيْلَ کے معنی عَبْدُ اللّٰهِ - یعنی اللہ کا بندہ ہے یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے اسرائیل کے بیٹو، یا اے اسرائیل کی اولاد - اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے -

اُذْكُرُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر - ذِكْرٌ باب نَصَرَ تم یاد کرو،

نِعْمَتِیَ - مضاف مضاف الیہ - میری نعمتیں، میرے احسان - یہاں نعمت لفظاً واحد ہے لیکن اس کے معنی جمع کے ہیں کیونکہ نعمت ایک نہ تھی بلکہ غیر متناہی تھیں - یَ ضمیر واحد متکلم کی ہے - میری نعمتیں -

اَوْفُوْا - فعل امر - جمع مذکر حاضر، اِيْفَاءٌ (اِفْعَالٌ) تم پورا کرو -

عَهْدِیْ - مضاف مضاف الیہ - میرا عہد۔

اُوْفِ - مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ ایفاء (افعال) مصدر۔ میں پورا کروں گا۔

بِعَهْدِكُمْ - یعنی وہ وعدہ جو میں نے تم سے کیا ہے اُوْفِ اصل میں اُوْفِیْ تھا۔ لیکن اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ جملہ جزاء ہے جیسا کہ جملہ اولیٰ شرطیہ کی خبر دے رہا ہے اس لئے اُوْفِ میں یٰ حذف ہو گئی۔

وَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ - واؤ عاطفہ ہے اِيَّایَ میں فعل محذوف ہے گویا عبارت یوں ہے اِيَّایَ اِرْهَبُوْا اِيَّایَ - ضمیر منصوب منفصل مفعول ہے۔ اور حصر کا فائدہ دیتی ہے، اور مفعول کو تخصیص کے لئے فعل سے مقدم لایا گیا ہے (ملاحظہ ہو ۱:۴)

اِرْهَبُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ اور تم صرف مجھ ہی سے ڈرو۔

فَارْهَبُوْنِ - دوسرا جملہ ہے ف جزا کا ہے۔ اس سے قبل جملہ شرطیہ محذوف ہے گویا کلام یوں ہے ان کنتم راهبین شَيْئًا فَارْهَبُوْنِیْ۔ اگر تم کسی شے سے ڈرنے ہو تو مجھ سے ڈرو۔ اِرْهَبُوْنِ - اِرْهَبُوْا - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ن وقایہ اور ی متکلم محذوف ہے اِرْهَبُوْا رَهْبَةً۔ مصدر باب سَمِعَ سے ہے رَهْبَةً ایسے خوف یا ڈر کو کہتے ہیں۔ جس میں احتیاط اور اضطراب دیے چینی شامل ہو۔

(۲:۴۱) مَآ اَنْزَلْتُ ما موصولہ اور اَنْزَلْتُ اس کا صلہ۔ اس کی تقدیر یوں ہے بِمَآ اَنْزَلْتُهٗ) جو میں نے نازل کیا ہے۔ یعنی قرآن مجید

مُصَدِّقًا - اسم فاعل واحد مذکر منصوب تَصْدِيْقٌ (تفعیلٌ) مصدر سے۔ سچا ماننے والا، سچا کہنے والا۔ تصدیق کرنے والا۔ یہ حال مؤکد ہے حال محذوفہ سے جو کہ اَنْزَلْتُ میں ہے ای اَنْزَلْتُهٗ مُصَدِّقًا۔

مَا مَعَكُمْ، مَا موصولہ مَعَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر صلہ اپنے موصول کا۔ مراد اس سے تورات ہے۔

بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ کا مرجع مَآ اَنْزَلْتُهٗ ہے، یعنی قرآن مجید۔

لَا تَشْتَرُوْا - فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اِشْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم مت خریدو، تم مت مول لو۔ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور میری آیات میں (تحریف کر کے) ان کے بدلے تھوڑی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرو،

اس کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ قیمت کے عوض ایسا کرنا روا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کر کے جو قیمت بھی وصول کرو گے وہ حقیر ہے۔ کیونکہ دنیا کا مال خواہ کتنا ہی ہو۔ آخرت کی لذات کے مقابلہ میں وہ لاشی اور حقیر ہے۔ قرآن مجید میں ہے فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ (۹:۳۸) سو دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں تو بہت ہی قلیل ہے

وَاِيَّایَ فَاتَّقُوْنِ - اور مجھ ہی سے ڈرتے رہا کرو (ملاحظہ ہو ۲:۴۰) پہلی آیت میں فَارْهَبُوْنِ فرمایا کیونکہ خطاب بنی اسرائیل کے لوگوں سے تھا۔ اور یہود میں جو خدا ترس تھے ان کو راہب کہتے تھے۔ بعد میں اِيَّایَ

فَاتَّقُوْنِ ۝ ارشاد ہوا کیونکہ جب وہ راہب ایمان لا کر امت محمدیہ میں داخل ہو جائیں گے۔ تو امت محمدیہ میں خدا ترس کو متقی کہتے ہیں۔

۲:۴۲ لا تلبسوا الحق۔ لا تلبسوا فعل نہی جمع مذکر حاضر، لَبْسٌ مصدر (باب ضَرَبَ) سے دراصل لَبْسٌ کے معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں لیکن دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ (۶: ۸۲) جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو شرک کے ظلم سے مخلوط نہیں کیا۔ یا آیت ہذا لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ مت ملاؤ۔

لَبِسَ الثَّوْبَ کے معنی کپڑا پہننے کے ہیں۔ اور جو چیز پہنی جائے اسے لباس کہتے ہیں۔ تمثیل اور تشبیہ کے طور پر تقویٰ کو بھی لباس کہا ہے مثلاً وَلِبَاسُ التَّقْوٰى (۷: ۲۶) اور جو پرہیزگاری کا لباس ہے۔

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ ای ولا تکتموا الحق اور حق بات کو نہ چھپاؤ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ پر ہے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: جملہ حالیہ ہے۔ درآں حالیکہ تم اس بات کا علم رکھتے ہو۔ اس سے خوب واقف ہو، اس کو خوب جانتے ہو۔

۲:۴۳۔ اقیموا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِقَامَةٌ (افعال) جس کے معنی ٹھہرنے قائم کرنے اور درست رکھنے کے ہیں نماز کے ساتھ اَقَامَ یُقِیْمُ کا مطلب ہے نماز پر دوام اور اس کے ارکان کی حفاظت کرنا۔ سو اقیموا الصلوٰۃ کے معنی ہوئے نماز کو باقاعدہ اور ہمیشگی کے ساتھ ادا کیا کرو۔

ق د م مادہ سے مختلف مشتقات مختلف معانی میں استعمال ہوئے ہیں

اٰتُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ ایتاءٌ (افعال) مصدر، تم دو۔

الزکوٰۃ۔ مادہ۔ ز ک ی۔ اس کے اصل معنی اس نمو (افزونی، بڑھوتری) کے ہیں جو برکت الٰہیہ سے حاصل ہو اور اس کا تعلق دنیادی چیزوں سے بھی ہے اور اخروی امور کے ساتھ بھی۔ شرع میں زکوٰۃ وہ حصہ مال ہے جو مال سے حق الٰہی کے طور پر نکال کر فقراء کو دیا جاتا ہے اور اسے زکوٰۃ یا تو اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں برکت کی امید ہوتی ہے اور یا اس لئے کہ اس سے نفس پاکیزہ ہوتا ہے۔ یعنی خیرات و برکات کے ذریعے اس میں نمو ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے تسمیہ میں ان ہر دو امور کا لحاظ کیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ دونوں خوبیاں زکوٰۃ میں موجود ہیں۔

زَكّٰى يُزَكِّيْ تَزْكِيَةً (باب تفعیل)، پاک کرنا، اصلاح کرنا۔ مثلاً قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (۹۱: ۹) جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا۔

وَارْكَعُوْا۔ واؤ عطف کا ہے اِرْكَعُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، الرُّكُوْعُ (باب فَتَحَ) مصدر سے جس کے معنی جھک جانے کے ہیں۔ اور نماز میں خاص شکل میں جھکنے پر بولا جاتا ہے پھر کل کو جزء کے ساتھ تعبیر کر کے رکوع سے

مراد نماز بھی لی جاتی ہے اور یہاں اشارہ نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف ہے، محض عاجزی اور انکساری کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ مثلاً لبید کا شعر ہے۔

اُخَبِّرُ اَخْبَارَ الْقُرُوْنِ الَّتِیْ مَضَتْ۔
اَدِبُّ کَاَنِّیْ کُلَّمَا قُمْتُ رَاکِعٌ،

میں گذشتہ لوگوں کی خبر دیتا ہوں (میں سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے) رینگ کر چلتا ہوں اور خمیدہ پشت کھڑا ہوتا ہوں۔

۲: ۴۴۔ اَتَاْمُرُوْنَ۔ الف استفہامیہ ہے اور جملہ تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ ... الخ پر داخل ہے یہ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا مت کرو۔ تَاْمُرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر اَمْرٌ مصدر (باب نَصَرَ) تم حکم دیتے ہو۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو (اور ...... الخ) اَلْبِرَّ۔ نیکی کرنا۔ بھلائی کرنا۔ نیکوکاری مصدر ہے۔

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ہ یہ جملہ حال ہے ضمیر فاعل تَنْسَوْنَ۔ سے۔

تَتْلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر تِلَاوَۃٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ تم پڑھتے ہو، تم تلاوت کرتے ہو۔ اَلْکِتٰبَ سے مراد یہاں توراۃ ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ الف استفہامیہ ہے اور فاء عاطفہ ہے۔ اس صورت کی مندرجہ ذیل توجیہات ہیں۔

(۱) جیسا کہ اجزائے جملہ معطوفہ کا عام قاعدہ ہے کہ حرف استفہام حرف عطف کے بعد آتا ہے مثلاً فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ۔ وغیرہ۔ لیکن ہمزہ استفہامیہ حرف عطف پر اس امر پر آگاہ کرنے کے لئے پہلے لایا جاتا ہے کہ صدر کلام میں آنے کے واسطے اصلی حرف یہی ہے۔ اس کی چند اور مثالیں قرآن مجید میں یہ ہیں۔ اَوَکُلَّمَا عٰھَدُوْا عَھْدًا (۲: ۱۰۰) اَفَاَمِنَ اَھْلُ الْقُرٰی (۷: ۹۷) اور اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ (۱۰: ۵۱)

(۲) ہمزہ استفہامیہ کے بعد عبارت مقدر ہے جو اگلے جملہ معطوف کے لئے معطوف علیہ ہے۔ یعنی تقدیر کلام یہ ہے اَتَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ فَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ کیا تم کتاب پڑھتے ہو۔ پھر کیوں نہیں سمجھتے؟

(۲: ۴۵) اِسْتَعِیْنُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِسْتِعَانَۃٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ تم مدد طلب کرو۔ ملاحظہ ہو (۱: ۴)

اِنَّھَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الصَّلٰوۃ ہے۔

لَکَبِیْرَۃٌ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے کَبِیْرَۃٌ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ الصَّلٰوۃ کی صفت ہے بمعنی شاق، دشوار۔

اَلْخٰشِعِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر خُشُوْعٌ مصدر (باب فتح) ڈرنے والے۔ عاجزی کرنے والے۔ فروتنی کرنے

والے۔

۲ : ۴۶ اَلَّذِیْنَ ...... اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ اپنی جملہ تراکیب نحوی کے ساتھ صفت ہے اپنے موصوف الخشعین کی۔

مُلٰقُوْا رَبِّھِمْ ۔ مُلٰقُوْا ۔ اسم فاعل جمع مذکر مضاف، رَبِّھِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ (اضافت کی وجہ سے مُلٰقُوْنَ کا نون جمع گر گیا ہے) اپنے رب کو پہنچنے والے، اپنے رب کو پانے والے۔

رٰجِعُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر رُجُوْعٌ مصدر رَاجِعٌ واحد۔ لوٹنے والے۔ پھر آنے والے۔

۲ : ۴۷ ۔ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۔ تمام عالموں پر، تمام جہانوں پر۔ اگرچہ عالم کا اطلاق ماسوی اللہ کے جمیع مخلوق پر ہوتا ہے۔ اور جب اس کو جمع کر کے عالمین بولا جاتے تو اور بھی شمول اور عموم کا فائدہ دیتا ہے لیکن یہ ایک محاورہ ہے جس سے مراد اکثر لوگ ہیں، یعنی ہم نے تم کو دنیا کے اکثر لوگوں پر فضیلت بخشی ہے۔

اسی طرح کُلّ بول کر اکثر چیزیں مراد لی جاتی ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ملکہ بلقیس کے متعلق وارد ہے وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اور اسے دیا گیا تھا ہر چیز سے حصّہ۔ حالانکہ بہت سی چیزیں اس کو نہ ملی تھیں۔ تو مطلب یہ ہے کہ اسے اکثر چیزیں دی گئی تھیں۔

۲ : ۴۸ ۔ لَا تَجْزِیْ ۔ فعل نہی واحد مؤنث غائب (جس کا مرجع نَفْسٌ ہے) جَزَآءٌ (باب ضَرَبَ) وہ کام آئے گی۔ وہ بدلہ ہوگی۔

شَیْئًا ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) اگر شَیْئًا سے مراد حق ہو تو اس وقت لفظ شَیْئًا آیہ میں مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا اور آیہ کے معنی ہوں گے۔ کہ کوئی کسی کے لئے حق کا بدلہ نہ دے گا۔

(۲) اگر شَیْئًا سے مراد جزاء ہو تو مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ اور آیت کے معنی ہوں گے، کہ کوئی کسی کو بدلہ نہ دے گا۔ خواہ کسی قسم کا بدلہ دینا ہو

(۳) بعض نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ کوئی کسی کے کچھ کام نہ آویگا

(۴) یہ بھی کہا ہے کہ کوئی قیامت کی سختیوں اور عذاب میں کسی کے لئے کفایت نہ کرے گا۔

لَا تَجْزِیْ ...... الخ یَوْمًا کی صفت ہے

شَفَاعَۃٌ ۔ شفاعت شفع بمعنی جفت ہے۔ یعنی طاق کی ضد۔ گویا شفاعت کرنے والا۔ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ملا کر (کہ جس کی یہ سفارش کرتا ہے) اس اکیلے کو جوڑا کرتا ہے۔

لَا یُؤْخَذُ ۔ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب اَخْذٌ (باب نَصَرَ) مصدر وہ نہیں لیا جاتے گا۔

منھا ۔ ضمیر ھا کا مرجع نفس عاصیہ (گنہگار شخص بھی ہو سکتا ہے اور نفس شافعہ (سفارش کرنے والا شخص)

بھی ، راجح قول نفس عاصیہ ہے۔

عَدْلٌ کے معنی برابری کے ہیں۔ چونکہ معاوضہ اور فدیہ دے کر دونوں برابر ہو جاتے ہیں اس لئے معاوضہ اور فدیہ اور بدل کو بھی عدل کہنے لگے۔ اور اسی لئے انصاف کو بھی عدل کہتے ہیں۔

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ہ واؤ عاطفہ لَا يُنْصَرُوْنَ ۔ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

۲ : ۴۹ ۔ وَاِذْ ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ اِذْ بمعنی جب ۔ جبکہ ۔ جس وقت ، چونکہ ۔ اسم ظرف ہے (اِذْ کبھی مفاجات یعنی کسی بات کے اچانک واقع ہونے کے لئے بھی آتا ہے) اس سے قبل عبارت مقدر ہے تقدیر یوں ہے ۔ وَاذْكُرْ اِذْ ...... اور یاد کیجئے (یا ان سے ذکر کیجئے جب ..... قرآن مجید میں جہاں بھی وَاِذْ آیا ہے وہاں لفظ اُذْكُرْ محذوف ہے ۔ یہاں یہ جملہ اُذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ (۲ : ۴۷) کا معطوف ہے ۔ اور اسی طرح وَاِذْ فَرَقْنَا (۲ : ۵۰) وَاِذْ وٰعَدْنَا (۲ : ۵۱) وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى (۲ : ۵۳) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى (۲ : ۵۴) وَاِذْ قُلْتُمْ (۲ : ۵۵) وغیرہ کا عطف اُذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ پر ہے۔

نَجَّيْنٰكُمْ ۔ نَجَّيْنَا ماضی جمع متکلم ۔ تَنْجِيَةٌ (تفعیل) مصدر كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ ہم نے تم کو بچایا ۔ ہم نے تم کو نجات دی۔

يَسُوْمُوْنَكُمْ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۔ مفعول سَوْمٌ ۔ باب نَصَرَ مصدر ۔ وہ تم کو تکلیف دیتے تھے وہ تم کو مجبور کرتے تھے ۔ (نیز ملاحظہ ہو ۱۴-۶)

سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر يَسُوْمُوْنَ کا مفعول ثانی ۔ سُوْٓءٌ ۔ برائی ، برا کام سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۔ عذاب کی سختی ، یعنی سخت عذاب ۔

جملہ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۔ حال ہے اٰلِ فِرْعَوْنَ سے یا ضمیر نَجَّيْنٰكُمْ یا دونوں سے ۔ دونوں جملے يَسُوْمُوْنَكُمْ سے حال ہیں

ذٰلِكُمْ ۔ یہ ۔ یہی ۔ ذَا اسم اشارہ بعید ہے اور كُمْ ضمیر جمع خطاب کے لئے ہے ۔ اس کا اشارہ التذبیح اور الاستحیاء (بیٹوں کا ذبح کرنا اور عورتوں کو زندہ رکھنا) کی طرف ہے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ ۔ جملہ معطوف علیہ ہے ۔ اور جملہ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ معطوف ۔

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۔ بَلَآءٌ موصوف ، عَظِيْمٌ صفت ۔ مِنْ جار ۔ رَبِّكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر متعلق موصوف ،

(۲ : ۵۰) وَاِذْ ..... ملاحظہ ہو ۲ : ۴۹

فَرَقْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے پھاڑ دیا ۔ ہم نے الگ الگ کر دیا ۔ فَرْقٌ مصدر بمعنی الگ الگ ہونا

الگ الگ ہونا۔ اسی سے فِرقہ ہے جو جماعت سے الگ ہوگیا ہو۔ بؔ معنی لؔ ہے۔ وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ۔ جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا فَلَقَ بھی قریب قریب انہی معنوں میں آتا ہے قرآن مجید میں ہے فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ۔ (۲۶ : ۶۳) تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا یوں ہو گیا۔ گویا بڑا پہاڑ ہے البحر سے مراد بحیرۂ قلزم ہے جسے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم نے مصر سے ہجرت کے وقت طے کیا تھا۔

فَاَنْجَیْنٰکُمْ۔ فؔ تعقیب کی ہے اَنْجَیْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ اِنْجَاءٌ (افعال) مصدر نجو مادہ۔ بچالینا، نجات دینا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ پس ہم نے تم کو بچالیا دریا میں ڈوبنے سے، یا فرعون اور اس کی فوج کے ہاتھوں پکڑے جانے سے

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔ جملہ حالیہ ہے اَغْرَقْنَا سے درآں حالیکہ تم ان کا غرق ہونا دیکھ رہے تھے۔

۲: ۵۱ ۔ وٰعَدْنَا ماضی جمع متکلم مواعدۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ باب مفاعلہ اگرچہ اشتراک عمل چاہتا ہے لیکن اہل عرب کے روزمرہ میں واحد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً کہتے ہیں دَاوَیْتُ الْعَلِیْلَ۔ میں نے بیمار کا علاج کیا۔ عَاقَبْتُ اللِّصَّ میں نے چور کو سزا دی۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ ہم نے (موسیٰ سے) وعدہ کیا

اشتراک کی صورت ۔۔۔ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خداوند تعالیٰ نے وعدہ کیا۔ اور حضرت موسیٰ نے اسے قبول کیا۔ گویا حضرت موسیٰ کا وعدہ کو قبول کرنا وعدہ سے مشابہ فعل ہونے کی وجہ سے وعدہ ہی کے ضمن میں آتا ہے

فائدہ :۔ جب بنی اسرائیل غلامی کی لعنت سے نجات حاصل کر کے آزادی کی نعمت سے سرفراز کئے گئے۔ تو مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ انہیں ایک کتاب شریعت دی جائے جس میں پورا نظام شریعت اور دستور زندگی مندرج ہو۔ جس پر عمل کر کے وہ بے راہ روی سے بچتے رہیں۔ اس لئے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر چالیس روز کا چلہ پورا کرنے کا حکم ہوا۔ جسے حضرت موسیٰ نے تسلیم کیا۔ یہی یہ وعدہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

اربعین لَیْلَۃً ۔ چالیس راتیں۔ مراد چالیس دن اور رات۔

ثُمَّ ۔ پھر۔ تراخی زمان کے لئے ہے۔

اِتَّخَذْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر، اتخاذ (افتعال) مصدر تم نے اختیار کیا۔ تم نے بنالیا۔ اَلْعِجْلَ بچھڑا۔ گائے کا بچہ۔ اس کی جمع عُجُوْلٌ اور مؤنث عِجْلَۃٌ یہ اِتَّخَذْتُمْ کا مفعول ہے۔

اس جملہ اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ میں مفعول ثانی محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ اِلٰھًا تم نے بچھڑے کو معبود بنالیا۔

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔ جملہ حالیہ ہے فاعل اِتَّخَذْتُمْ سے اور حال یہ ہے کہ ایسا کرنے سے تم نے عبادت کو اس کی غلط جگہ پر ٹھہرایا لہٰذا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے مرتکب ہوئے۔

۲ : ۵۲ - عَفَوْنَا عَنْكُمْ ۔ عَفَوْنَا (الصلۃ عَنْ) ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ عَفْوٌ (باب نصر) سے مصدر عن کے صلہ کے ساتھ۔ بمعنی معاف کرنا۔ عَفَا عَنْ ذَنْبِهٖ ۔ اس نے اس کا گناہ معاف کر دیا عَفَا اللّٰہُ عَنْهُ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرے۔

لَعَلَّكُمْ ۔ لَعَلَّ ۔ حرف مشابہ بالفعل ہے امید یا خوف پر دلالت کرنے کے لئے لایا جاتا ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (۴۲ : ۱۷) شاید قیامت قریب ہی آپہنچی ہو، کُمْ اسم ہے لَعَلَّ کا ۔ شاید تم ۔

تَشْكُرُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر، شُكْرٌ وَشُكُوْرٌ (باب نصر) مصدر۔ شکر ادا کرنا۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید کہ تم شکر گذار بن جاؤ۔

(۲ : ۵۳) اَلْكِتٰبَ ۔ سے مراد۔ تورات ہے۔

اَلْفُرْقَانَ کے لغوی معنیٰ ہیں وہ چیز جس سے حق و باطل کے درمیان فرق کیا جا سکے۔ راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔ اَلْفُرْقَانُ فَرْقٌ سے ابلغ ہے کیونکہ یہ حق اور باطل کو الگ الگ کر دینا کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے فَرْقٌ کا لفظ عام ہے جو حق اور باطل کو الگ الگ کرنے کے لئے بھی آتا ہے اور دوسری چیزوں کے متعلق بھی آتا ہے۔

علماء کے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ (۱) اَلْكِتٰبُ اور اَلْفُرْقَانُ کے درمیان عطف تفسیر ہے۔ اور مراد دونوں سے ایک ہی ہے (۲) اس سے مراد یہاں توریت اپنے احکام و شرائع کے لحاظ سے ہے۔ (۳) اس سے مراد وہ معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوتے تھے۔ (۴) اس سے مراد وہ فتح و غلبہ ہے جو بنی اسرائیل کو حکومت فرعونی کے مقابلہ میں عطا ہوا تھا۔

۲ : ۵۴ - وَاِذْ قَالَ ۔ ملاحظہ ہو ۲ : ۴۹ - يٰقَوْمِ ۔ یا حرف ندا، قَوْمِ منادیٰ ۔ قَوْمِ اصل میں قَوْمِيْ تھا۔ یٓ متکلم حذف کر کے کسرہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا۔

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ ۔ باء سببیہ ہے اِتِّخَاذِ مصدر۔ (ملاحظہ ہو ۲ : ۵۱) مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ۔ اَلْعِجْلَ مفعول اِتِّخَاذُ مصدر کا۔ اپنی گئو سالہ گیری کے سبب سے۔ یعنی گائے کے بچھڑے کو بطور معبود کے اپنا لینے کے سبب سے تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

فَتُوْبُوْا ۔ فَ سببیہ ہے۔ تُوْبُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ پس تم توبہ کرو۔

بَارِئِكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ بَارِئٌ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے۔ ایجاد و اختراع کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ اس کا مادہ بُرْءٌ ہے۔ اَلْبُرْءُ وَالْبُرَآءُ وَالْبَرَاءُ کے اصل معنی کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنے کے ہیں یا بیزاری ظاہر کرنے کے۔ مثلاً بَرَأْتُ مِنَ الْمَرَضِ میں نے بیماری سے

نجات پائی یعنی میں تندرست ہوگیا۔ اور بَرَأْتُ مِنْ فُلَانٍ وَتَبَرَّأْتُ میں فلاں سے بیزار ہوں۔ قرآن مجید میں ہے بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (۹: ۱) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے۔

بَارِئِکُمْ تمہارا خالق، تمہارا پیدا کرنے والا

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ۔ فاء تعقیب کا ہے اُقْتُلُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ قَتْلٌ مصدر (باب نصر) سے اَنْفُسَکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اُقْتُلُوْا کا۔ پس قتل کرو اپنی جانوں کو، یعنی تم میں سے جو بری ہیں وہ مجرموں کو قتل کریں (خواہ وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں)

ذٰلِکُمْ۔ یہی یعنی التوبۃ والقتل۔ توبہ اور قتل (جو اوپر مذکور ہے)

خَیْرٌ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے، ہمزہ محذوف ہے ای ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنَ العصیان والاصرار علی الذنب یعنی عصیان اور اصرار گناہ کے مقابلہ میں یہ توبہ اور قتل تمہارے لئے بہتر ہے

فَتَابَ عَلَیْکُمْ۔ اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے تو اس کا جملہ شرطیہ محذوف ہے تقدیر کلام یہ ہے ان فعلتم ما اُمرتم بہ فقد تاب علیکم۔ اگر تم نے وہی کیا جس کا تمہیں حکم ملا تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرلیگا

(۲) اور اگر یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے تو فَتَابَ عَلَیْکُمْ جملہ معطوف ہے جس کا عطف محذوف عبارت پر ہے ای فعلتم ما امرتم بہ فتاب علیکم۔ تم نے وہی کیا جس کا تم کو حکم ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کرلی

۲: ۵۵۔ وَاِذْ قُلْتُمْ .... ملاحظہ ہو ۲: ۴۹)

لَنْ نُّؤْمِنَ۔ مضارع منفی تاکید بلَنْ۔ لَنْ کے عمل کی وجہ سے منصوب ہے صیغہ جمع متکلم۔ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

جَھْرَۃً۔ جَھَرَ یَجْھَرُ۔ (باب فتح) سے مصدر ہے، جس کا مطلب آواز کو بلند کرنا ہے۔ جَھَرْتُ بِالْقِرَاءَۃِ میں نے پڑھنے میں آواز کو اٹھایا۔ یا بلند کیا۔ مگر یہاں دیکھنے کے معنی میں مستعار لیا گیا ہے کھلم کھلا یا روبرو دیکھنا جَھْرَۃً یا تو نَرٰی کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ جَھْرَۃً میں بھی ایک قسم کی رؤیت پائی جاتی ہے یا فاعل ضمیر فاعل نری یا مفعول بہ اللہ سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

الصّٰعِقَۃُ۔ بجلی کی کڑک، ہولناک دھماکہ، بعض علماء کے نزدیک صاعقہ تین قسم پر ہے۔ (۱) بمعنی موت وہلاکت، جیسے فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ (۳۹: ۶۸) اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب مرجائیں گے۔ (۲) بمعنی عذاب مثلاً اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَۃً مِّثْلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (۴۱: ۱۳) میں تم کو مہلک عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر وہ عذاب آیا تھا۔ (۳) بمعنی آگ اور بجلی کی کڑک جیسے وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِھَا مَنْ یَّشَآءُ (۱۳: ۱۳) اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی

دیتا ہے۔
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔ جملہ حالیہ ہے۔
٢ : ۵٦ بَعَثْنٰكُمْ ۔ بَعَثْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ بَعْثٌ (باب فتح) مصدر، اٹھا کھڑا کرنا۔ دوبارہ زندہ کرنا۔ چنانچہ یَوْمُ الْبَعْثِ اس سے ہے یعنی دوبارہ اٹھنے کا دن۔
لَعَلَّكُمْ شاید کہ تم۔ (ملاحظہ ہو ٢ : ٢١، ٢ : ۵٢)
(٢ : ۵٧ ۔ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ ، اور اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ہر دو جملوں کا عطف بَعَثْنٰكُمْ پر ہے۔ ظَلَّلْنَا ۔ ماضی جمع متکلم تَظْلِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے، ہم نے سایہ کیا۔ ہم نے سایہ فگن کر دیا۔
عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ ۔ عَلَيْكُمْ ۔ جار مجرور مل کر متعلق فعل ہے اور اَلْغَمَامَ اسم جنس ہے اور فعل ظَلَّلْنَا کا مفعول ہے بمعنی ابر، بادل۔ اَلْمَنَّ اسم ہے۔ شبنمی گوند جو وادی تیہ میں بھٹکنے والے اسرائیلیوں کے کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ روزانہ درختوں پر جما دیتا تھا۔
اَلسَّلْوٰى ۔ ایک پرندہ ہے جس کو بٹیر کہتے ہیں
كُلُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اَكْلٌ (باب نصر) مصدر سے اصل میں اُءْكُلُوْا تھا۔ تم کھاؤ۔
طَيِّبٰتِ ، ستھری چیزیں ۔ پاکیزہ چیزیں۔ طَيِّبَةٌ کی جمع طَيِّبٰت مضاف ہے مَا رَزَقْنٰكُمْ ما موصولہ رَزَقْنٰكُمْ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول اور صلہ مل کر مضاف الیہ طَيِّبٰت کا۔
جو لبطور رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں کا صاف ستھرا و پاکیزہ حصہ۔
وَمَا ظَلَمُوْنَا ۔ ما نافیہ ہے جملہ کا عطف محذوف عبارت پر ہے
فَظَلَمُوْا وَلَمْ يُقَابِلُوْا النِّعَمَ بِالشُّكْرِ ۔ پس انہوں نے ظلم کیا اور نعمتوں کو شکر کے ساتھ قبول نہ کیا۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا (اس ناشکری سے) انہوں نے ہم پر تو ظلم نہ کیا (یعنی ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا) وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ لیکن اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے۔ یعنی اپنا ہی کچھ بگاڑتے رہے۔ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۔ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔
فائدہ مَا رَزَقْنٰكُمْ تک مخاطبین سے بلاواسطہ خطاب تھا۔ اب ان کی اہانت کے لئے ضمیر غائب لائی گئی ہے کہ تم نے ہماری نعمتوں کی قدردانی نہ کی اور کفران نعمت کے مرتکب ہوئے لہٰذا تم خطاب کے لائق نہیں رہے۔
اس التفاتِ ضمائر کی مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔
٢ : ۵٨ ۔ منها ۔ ھَا ، ضمیر واحد مؤنث غائب اَلْقَرْيَةِ کی طرف راجع ہے ای من طعام القریۃ وثمارھا یعنی اس قریہ میں جو طرح طرح کی نعمتیں اور میوے ہیں وہ کھاؤ۔
اَلْقَرْيَةِ بستی۔ منصوب بوجہ ظرفیت یا بوجہ مفعول ہے اس کی جمع القُرٰى ہے۔ یہ کونسی بستی تھی اس کے متعلق

مختلف اقوال ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد اریحا ہے بعض کے نزدیک اس سے بیت المقدس مراد ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ایلیا ہے۔ اور بعض اس سے شام مراد لیتے ہیں۔

حَیْثُ شِئْتُمْ۔ حَیْثُ جہاں۔ جس جگہ۔ ظرف مکان ہے مبنی برضمہ ہے شِئْتُمْ۔ شَآءَ یَشَآءُ مَشِیْئَۃٌ (باب سمع) ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ اصل میں شَیِئْتُمْ تھا۔ یِ کی حرکت ماقبل کو دی۔ اور ی اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ شِئْتُمْ ہوگیا۔ تم نے چاہا۔ حَیْثُ شِئْتُمْ جہاں سے چاہو۔

رَغَدًا با فراغت، خوب، اچھی طرح۔ وسیع۔ یہ اصل میں رَغِدَ یَرْغَدُ (باب سَمِعَ) کا مصدر ہے بمعنی بہت نعمت ہونے کے۔ اور صفت مشبہ ہو کر مستعمل ہے رَاغِدٌ کی جمع بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ۔ مطلب یہ کہ کھاتے پھرو، اس میں جہاں چاہو محظوظ ہوکر (رغبت سے خوب اچھی طرح) منصوب بوجہ مصدر کے ہے یا ضمیر کلوا سے حال ہے۔

اَلْبَابَ۔ دروازہ۔ اَلْبَابَ معرفہ لایا گیا ہے کہ اس سے مراد القریۃ کا دروازہ ہے جو اَلْقَرْیَۃَ سے اریحا مراد لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک، الباب سے مراد اس شہر کا کوئی بھی دروازہ ہے اور اس کے سات دروازے بتائے جاتے ہیں فمن قال ان القریۃ اریحا قال ادخلوا من ای باب کان من ابوابہا وکان لہا سبعۃ ابواب، اور جن کے نزدیک القریۃ سے مراد بیت المقدس ہے الباب سے مراد بیت المقدس کا خاص دروازہ ہے جسے باب حطہ کہتے ہیں۔ ومن قال ان القریۃ ھی بیت المقدس قال ھو باب حطۃ۔

سُجَّدًا ضمیر ادخلوا سے حال ہے سجدہ کرتے ہوئے۔ سُجَّدًا سَاجِدٌ کی جمع ہے۔ بعض نے سجدہ کے یہاں لغوی معنی مراد لئے ہیں یعنی تذلیل و انکسار، خشوع و خضوع۔ اور جملہ کا مطلب ہے کہ جب تم دروازے سے داخل ہو تو نہایت انکساری اور تواضع سے مطیع اور فرمانبرداروں کی طرح داخل ہو

اور جنہوں نے اس کے شرعی معنی لئے ہیں ان کے نزدیک مطلب یہ ہوگا کہ جب تم دروازہ کے اندر داخل ہو جاؤ تو سجدہ شکر بجالاؤ۔ بعض نے اس سے جھکنا اور رکوع مراد لیا ہے

حِطَّۃٌ۔ حَطَّ یَحُطُّ (باب نَصَرَ) حَطٌّ مصدر، اترنا۔ نازل ہونا۔ ای اَنْزَلَہٗ۔ اس نے اسے اونچی جگہ سے نیچی جگہ رکھا چنانچہ کہتے ہیں حَطَطْتُ الرَّحْلَ میں نے سواری سے پاؤں اتار کر نیچے رکھ دیا۔ اور یہاں حِطَّۃٌ سے مراد یہ ہے حُطَّ عَنَّا ذُنُوْبَنَا۔ (اے اللہ) ہمارے گناہ ہم سے اتار دے (یعنی اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی دعا کرو)

بعض کے نزدیک اس کے معنی معلوم نہیں محض امتثال امر مقصود تھا۔ بعض نے اسے توبہ کے معنی میں لیا ہے۔ اور یہ قُوْلُوْا کا مفعول بھی ہوسکتا ہے یعنی تم حِطَّۃٌ حِطَّۃٌ کہتے ہوئے داخل ہو۔

نَغْفِرْ لَکُمْ مضارع مجزوم جمع متکلم۔ بوجہ جواب امر کے مجزوم ہے۔ تو ہم تمہیں معاف کردیں گے۔

خَطٰیٰکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری خطائیں۔

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ سَ مضارع پر داخل ہو کر اسے مستقبل کے معنی دیتا ہے مُحْسِنِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر مُحْسِنٌ واحد، نیکوکار مرد۔ احسان کرنے والے۔ بھلائی کرنے والے۔ یعنی اس حکم کی تعمیل پر تم میں سے جو گنہگار ہیں ان کی توبہ قبول ہوگی اور ان کو مغفرۃ عطا ہوگی، اور جو تم میں پہلے ہی نیک اور فرمانبردار ہیں ان کے لئے ثواب بڑھا دیں گے۔

۲: ۵۹ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ۔ فاء عاطفہ ہے بَدَّلَ فعل الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا یہ جملہ فاعل ہے فعل بَدَّلَ کا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ اپنی جملہ تراکیب نحوی کے ساتھ مفعول ہے فعل بَدَّلَ کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ مطلب یہ کہ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا۔ (یعنی جو نافرمانی کرنے والے تھے) اس قول کو جو ان سے کہا گیا تھا بدل کر کوئی غیر قول بولنے لگے۔ یعنی جو الفاظ ان کو تلقین کئے گئے تھے۔ انہیں ترک کر کے ازراہ استہزاء اور کلمات بکنے لگے۔ اس امر میں مختلف اقوال ہیں کہ یہ کلمات کیا تھے لیکن حاصل یہی ہے کہ بجائے توبہ وانابت کے وہ تمسخر سے کام لینے لگے۔

فَاَنْزَلْنَا۔ فاء ترتیب کی ہے اس پر۔ تو۔ پس ہم نے اتارا یا نازل کیا

رِجْزًا۔ عذاب، بلا، عقوبت۔ آفت۔ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ ایک آسمانی آفت۔

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۔ بآء سببیہ ہے مَا موصولہ اور كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۔ ماضی استمراری جمع مذکر غائب فِسْقٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے، بسبب اس کے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے یا کرتے رہے تھے۔

۲: ۶۰۔ وَاِذْ یاد کرو، جب۔ (نیز ملاحظہ ہو۔ ۲-۴۹)

اِسْتَسْقٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِسْتِسْقَاءٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر اس نے پانی مانگا۔ اس نے پانی طلب کیا سَقْیٌ مادہ۔ السَّقْيُ وَالسُّقْيَا کے معنی پانی پینے کی چیز دینے کے ہیں (مثلاً پانی۔ شربت۔ شراب وغیرہ)۔ سَقٰى يَسْقِيْ (باب ضَرَبَ)، وَاَسْقٰى يُسْقِيْ (باب افعال) پانی پینے کے لئے دینا۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں۔ (۱) باب ضَرَبَ سے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ (۷۶-۲۱) اور اُن کا پروردگار اُن کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (۲) باب افعال سے وَاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا (۷۷-۲۷) اور تم کو میٹھا پانی پلایا۔ السِّقَايَةُ پینے کا برتن۔ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ط (۱۲: ۷۰) اس نے اپنے بھائی کے شلیتے یا پالان میں پینے کا برتن رکھ دیا۔

اَلْحَجَرَ۔ پتھر۔ اس میں الف لام عہد کا ہے (یعنی خاص پتھر مراد ہے) بعض کے نزدیک الف لام جنس کا ہے کوئی خاص پتھر نہ تھا۔ بلکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جس پتھر پر عصا مارتے اس میں سے چشمے ابل پڑتے

فَانْفَجَرَتْ۔ فَا سببیہ ہے۔ فَانْفَجَرَتْ سے قبل عبارت محذوف ہے تقدیر کلام یہ ہے فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَضَرَبَ فَانْفَجَرَتْ۔

اِنْفَجَرَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اِنْفِجَارٌ (اِنْفِعَالٌ) مصدر۔ خوب پھوٹ نکلنا۔ اَلْفَجْرُ کے معنی کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنے اور شق کر دینے کے ہیں۔ مثلاً بولتے ہیں فَجَرْتُہٗ فَانْفَجَرَ میں نے پانی کو پھاڑ کر بہایا تو وہ بہہ گیا۔ صبح کو فجر اس لئے بولتے ہیں کہ صبح کی روشنی بھی رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے .... اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۷: ۱۶۰) تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی کو پتھر پر مار دو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

اِنْفِجَارٌ اور اِنْبِجَاسٌ میں فرق یہ ہے کہ انبجاس صرف کسی تنگ چیز سے بہہ نکلنے کا نام ہے اور اِنْفِجَارٌ کا استعمال تنگ مقام ہو یا فراخ دونوں کے متعلق ہوتا ہے۔

كُلُّ اُنَاسٍ۔ اُنَاسٌ جمع جس کی لفظی طور پر واحد نہیں ہے بعض کے نزدیک غیر لفظی طور پر اِنْسَانٌ کی جمع ہے یا اِنْسٌ کی۔ اس کے معنی ہیں لوگ۔ یہاں كُلُّ اُنَاسٍ کے معنی كُلُّ سَبْطٍ ہر قبیلہ نے ہر گروہ نے۔

مَشْرَبَهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ مَشْرَبٌ اسم ظرف مکان ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے بنی اسرائیل قوم موسیٰ کے لئے ہے۔

لَا تَعْثَوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، عِثِيٌّ اور عُثِيٌّ (باب سمع) مصدر سے۔ جس کے معنی فساد کرنے کے ہیں۔

مُفْسِدِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر، فساد ڈالنے والے، فساد کرنے والے۔ یہ لَا تَعْثَوْا کا حال مؤکد ہے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ :۔ ای وَاذْكُرِ الْوَقْتَ اِذْ قُلْتُمْ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے کہا۔

طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔ مراد اس سے وہ خوراک تھی جو صحرائے تیہ میں ان کو بصورت منّ و سلویٰ ملتی تھی۔ طَعَامٍ وَّاحِدٍ اس لئے کہا کہ روز یہی دو چیزیں ایک ہی قسم کی بلا تنوع ملتی تھیں اور بس۔

فَادْعُ لَنَا۔ فاء عاطفہ سببیہ ہے۔ ہمارے عدم صبر کے سبب سے ہمارے لئے مانگو۔ اُدْعُ فعل امر واحد مذکر حاضر دَعْوَةٌ باب نَصَرَ۔ مصدر سے۔ تو مانگ۔ تو دعا کر۔

يُخْرِجْ لَنَا۔ يُخْرِجْ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر، صیغہ واحد مذکر غائب۔ ضمیر کا مرجع رَبَّكَ (تیرا رب) ہے کہ ہمارے لئے پیدا کرے۔ يُخْرِجْ لَنَا کے بعد شَيْئًا محذوف ہے کہ کوئی ایسی شے پیدا کرے۔

مِمَّا مرکب ہے مِنْ تبعیضیہ اور مَا موصولہ سے۔

تُنْبِتُ الْاَرْضُ۔ تُنْبِتُ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اِنْبَاتٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ جو زمین اگاتی ہے۔ مطلب یہ کہ اپنے رب سے دعا کرو کسی ایسی چیز کے پیدا کرنے کی جو زمین سے اُگتی ہو از قسم ساگ .... الخ،

مِنْ بَقْلِهَا۔ مِنْ بیانیہ ہے بَقْل ساگ، ترکاری۔ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (الارض کے لئے) مضاف الیہ۔

قِثَّائِهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ قِثَّاء۔ اسم جنس ہے۔ اس کی جمع نہیں آتی۔ ککڑی۔ یا ککڑیاں۔

فُوۡمِهَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ فُوۡمٌ ۔ گیہوں ۔ (راغب ، ابن عباس) بنو ہاشم کی زبان میں بھی فُوۡم گیہوں کے معنی میں استعمال ہوتا تھا ۔ بعض کے نزدیک جس اناج کی روٹی پکتی ہو اسے فُوۡم کہتے ہیں ۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ اصل میں ثُوۡم تھا ۔ جس کے معنی لہسن کے ہیں ۔ ثاء کو فاء سے بدل دیا ہے اور یہ جائز ہے ۔ جیسا کہ مَغَاثِیۡرُ (مُغۡثُرٌ کی جمع ایک قسم کی گوند ہے) مَغَافِیۡرُ (مِغۡفَرٌ کی جمع ایک درخت کی گوند) کہا جاتا ہے

عَدَسِهَا مضاف مضاف الیہ عَدَسٌ بمعنی مسور ۔

بَصَلِهَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ بَصَلٌ بمعنی پیاز ۔

ان سب میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ اَلۡاَرۡضُ کے لئے ہے ۔

قَالَ ای قَالَ مُوۡسٰی او قال اللّٰہ ۔ اس سے اگلی عبارت مَا سَاَلۡتُمۡ تک اس قول کا مقولہ ہے ۔

اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ ۔ الف استفہامیہ ہے ۔ تَسۡتَبۡدِلُوۡنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۔ اِسۡتِبۡدَالٌ (اِسۡتِفۡعَالٌ) مصدر سے ۔ تم بدلتے ہو ۔

اَلَّذِیۡ هُوَ اَدۡنٰی ۔ اپنی جملہ تراکیب کے ساتھ یہ جملہ مفعول بہ ہے فعل تَسۡتَبۡدِلُوۡنَ کا ۔ اور بِالَّذِیۡ هُوَ خَیۡرٌ متعلق فعل تَسۡتَبۡدِلُوۡنَ کا ۔

اَدۡنٰی مادہ دَنُوٌّ سے مشتق ہے ۔ اور دَانٍ دَدَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہے اس کے استعمال کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں ۔ (۱) اگر اَقۡصٰی کے بالمقابل آئے تو اَقۡرَبُ کے معنی دیتا ہے مثلاً اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الدُّنۡیَا وَهُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الۡقُصۡوٰی (۸-۴۲) جب تم (مدینے کے) قریب کے ناکے پر تھے ۔ اور وہ (کافر) بعید کے ناکے پر (دُنۡیَا مؤنث ہے ۔ اَدۡنٰی کی اور قُصۡوٰی مؤنث ہے اقصٰی کی ۔

(۲) اگر اکبر کے مقابلہ میں آئے تو بمعنی اَصۡغَرُ آتا ہے ۔ مثلاً ۔ وَلَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَکۡبَرِ ۔ (۳۲-۲۱) اور ہم ان کو (قیامت کے دن) بڑے عذاب کے سوا عذاب اصغر (دنیا کے عذاب) کا بھی مزہ چکھائیں گے ۔ (۳) کبھی بمعنی اول (نشاۃ اولٰی) استعمال ہوتا ہے اور اَلۡاٰخِرُ (نشاۃ ثانیہ) کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے ۔ مثلاً خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةَ (۲۲-۱۱) اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی ۔

(۴) کبھی اَدۡنٰی بمعنی اَرۡذَلُ بھی آتا ہے جیسا کہ آیت ہذا میں اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِیۡ هُوَ اَدۡنٰی بِالَّذِیۡ هُوَ خَیۡرٌ (۲:۶۱) بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو ۔

جب اَدۡنٰی بمعنی ارذل ہو تو دَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہوگا ۔ دوسری صورتوں میں دَانٍ سے ۔

اِهۡبِطُوۡا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۔ هُبُوۡطٌ (باب ضَرَبَ) تم سب اترو ، (نیز ملاحظہ ہو ۲:۳۶ متذکرۃ الصدر) مِصۡرًا ۔ اسم نکرہ باتنوین بمعنی کوئی شہر ۔ مَصۡرٌ (باب نَصَرَ) شہر بنانا ۔ شہر کو آباد کرنا ۔ اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا ۔ جاؤ کسی شہر میں جا رہو ۔

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ یہ جملہ امر بالہبوط کی علت ہے یا جواب امر ہے ۔ پس بے شک جو تم مانگتے ہو تم کو مل جائیگا
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۔ اَلضَّرْبُ کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز پر واقع کرنے یعنی مارنے کے ہیں ۔
اور مختلف اعتبارات سے یہ لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً (۱) ہاتھ ۔ لاٹھی تلوار وغیرہ سے مارنا ۔
جیسے فَضَرْبَ الرِّقَابِ (۴۷ : ۴) تو ان کی گردنیں اڑا دو ۔ یا ۔ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ (۲ : ۶۰) اپنی لاٹھی پتھر
پر مارو ، وغیرہ (۲) ضَرْبُ الْاَرْضِ بِالْمَطَرِ ۔ بارش کا برسنا ۔ (۳) ضَرْبُ الدَّرَاهِمِ ، دراہم کو ڈھالنا ۔ (۴)
ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ ۔ سفر کرنا ۔ (۵) ضَرْبُ الْخَيْمَةِ خیمہ لگانا وغیرہ ۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ ۔ یا ضَرْبُ الْخَيْمَةِ سے ماخوذ ہے ۔ مطلب یہ کہ ذلت اور ناداری نے انہیں اس طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا جیسا کہ کسی شخص پر خیمہ لگا ہوا ہوتا ہے یا یہ محاورہ ضُرِبَتِ الطِّيْنُ عَلَى الْحَائِطِ (مٹی دیوار پر لیس دی گئی) سے مشتق ہے یعنی ذلت اور ناداری کو ان پر لیس دیا گیا یا چپکا دیا گیا ۔ اَلْمَسْكَنَةُ کو فقر یا ناداری اس لئے کہتے ہیں کہ فقر آدمی کو نچلا بٹھا دیتا ہے اور چلبلا پن اور اکڑ سب جاتی رہتی ہے ۔ ترجمہ ہے ۔ اور ان پر ذلت و غربت مسلط کر دی گئی

بَآءُوْ ۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے کمایا ۔ وہ لوٹے ، وہ پھرے ۔ بَوَاءٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے جس کے اصل معنی ٹھکانہ درست کرنے اور جگہ ہموار کرنے کے ہیں ۔ مَكَانٌ بَوَاءٌ اس مقام کو کہتے ہیں جو اس جگہ پر اترنے کے لئے سازگار اور موافق ہو ۔ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وہ ایسی جگہ اترے کہ ان کے ساتھ اللہ کا غضب ہے ، یہاں بِغَضَبٍ موضع حال میں ہے جیسے خَرَجَ بِسَيْفِهٖ میں ہے اور مُرَّ بِزَيْدٍ کی طرح مفعول نہیں ہے اور بِغَضَبٍ پر باء لاکر تنبیہ کی ہے کہ موافق جگہ میں ہونے کے باوجود وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہیں تو ناموافق جگہ میں تو بالاولیٰ ان پر غضب ہوگا ۔ اس کا مادہ بَآءَ ہے ۔

ذٰلِكَ کا مشار الیہ غَضَبٌ ہے ۔ یا ذلت و فقر و غضب ہرسہ کی طرف اشارہ ہے

بِاَنَّهُمْ میں باء سببیہ ہے ۔ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ (سبب اول) وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ (سبب دوم) یعنی اس ذلت و فقر و غضب کا سبب ان کا آیات اللہ سے انکار اور نبیوں کا ناحق قتل تھا

فائدہ ۔ نبیوں کا قتل تو ہمیشہ ناحق ہی ہوتا ہے ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ کا لفظ زور دینے کیلئے بڑھایا گیا ہے گویا ان کے فعل کے ناحق ہونے کو تکراراً بیان کیا ہے ، جن نبیوں کو قتل کیا گیا ان میں حضرت شعیا ، حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہم السلام بھی ہیں ۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ o اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں ۔

(۱) اگر ذٰلِكَ کا اشارہ آیات اللہ سے انکار اور قتل انبیاء کی طرف ہے تو بِمَا میں باء سببیہ ہے اور مَا موصولہ اور مطلب یہ ہوگا کہ ان کا آیات اللہ سے انکار اور انبیاء کا ناحق قتل کا سبب ان کی نافرمانی اور حدود اللہ سے

تجاوز تھا۔ یعنی ان کا مسلسل کفر اور تجاوزِ حدود اللہ ان کو آہستہ آہستہ قتلِ انبیاء جیسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب تک لے گیا۔

(۲) بعض کے نزدیک اسم اشارہ ذٰلِکَ تکرارًا مضمون کو پُرزور بنانے کے لئے آیا ہے اور باء بمعنی مع ہے اور مطلب یہ کہ خداوند تعالیٰ نے ان پر ذلت و فقر چسپاں کر دیا۔ اور وہ مورد غضب الٰہی اس لئے ہوئے کہ وہ آیاتِ الٰہی سے منکر ہوتے۔ انبیاء کو ناحق قتل کیا مسلسل نافرمانی کے مرتکب ہوئے اور تجاوز حدود اللہ پر مصر رہتے۔

عَصَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب عِصْیَانٌ مَعْصِیَۃٌ (باب ضرب) انہوں نے نافرمانی کی۔ عَصَوْا۔ اصل میں عَصَیُوْا تھا۔ یاء متحرک ماقبل اس کا مفتوح اس لئے یاء کو الف سے بدلا۔ واو اور یاء ہر دو ساکن ہوئے الف اجتماعِ ساکنین سے گر گیا۔ عَصَوْا رہ گیا۔

کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب اِعْتِدَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر وہ زیادتی کیا کرتے تھے۔ وہ حدود شرعیہ سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان لاچکے ہیں۔ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ صاحب تفسیر ماجدی رقم طراز ہیں۔ جو آخری رسول اور آخری کتاب پر (ایمان لاچکے ہیں) یعنی مسلمان ہوچکے ہیں۔ ایمان لانے کے معنیٰ۔ کل عقائد ضروریہ کے تسلیم کرلینے کے ہیں۔ توحید پر ایمان۔ رسالت پر ایمان۔ فرشتوں پر ایمان۔ آسمانی کتابوں پر ایمان، سب کچھ اس میں شامل ہے۔ اور اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مطلق صورت میں قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی آیا ہے مراد اس سے مسلمان ہی ہیں

اَلَّذِیْنَ هَادُوْا۔ جو یہودی ہوئے۔ هَادُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے هُوْدٌ (باب نَصَرَ) مصدر ہے

اَلنَّصٰرٰی۔ جمع معرفہ۔ عیسائی لوگ، یہ نَصْرَانٌ کی جمع ہے جیسے نَدَامیٰ جمع ہے نَدْمَانٌ کی

اَلصّٰبِئِیْنَ۔ ایک مذہبی فرقہ کا نام۔ جس کے عقائد کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

عراق، روم، شام، الجزیرہ میں آباد تھے۔ لیکن ان ممالک میں جب دوسرے مذاہب کا غلبہ ہوا یہ نصاریٰ سے جا ملے لیکن خفیہ طور پر بت پرستی کرتے رہے۔ اب بھی اس لادینی بت پرستی کے پیروکار کہیں کہیں موجود ہیں لیکن اپنے اعتقادات کو نہایت سختی سے چھپا کر رکھتے ہیں۔ لفظ صَابِیٌ کے عربی ہونے میں علماء میں اختلاف ہے

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ۔ میں مَنْ موصولہ ہے اور اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ اپنی جملہ تراکیب نحوی کے ساتھ اس کا صلہ ہے۔ مطلب یہ کہ مسلمانوں میں سے (جو بیشتر ایمان لاچکے ای اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) یہودیوں میں سے نصاریٰ میں سے۔ اور صابئین میں سے جو مسلمان آئندہ زمانہ میں بھی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیگا اور جو یہودی۔ نصاریٰ یا صابئین اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لے آئیں گے اور نیک عمل کریں گے۔ ان کو ان کے رب کے ہاں اجر ملیگا۔ اور ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہوگا۔ اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔ (اس کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب تفسیر

لکھتے ہیں کہ: یعنی اللہ کی ذات وصفات پر ایمان لائے جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے۔ اور وہ ایمان ہر قسم کی شرکت آمیزی سے پاک ہو۔ اس ایمان باللہ کے تحت میں اس کے سارے لوازم وتضمنات بھی داخل ہیں ورنہ خدا پر مطلق ایمان تو کسی نہ کسی صورت میں تقریباً ہر انسان کا ہے۔ اور ان لوازم توحید میں سب سے اونچے نمبر پر ایمان بالرسل ہے کہ بندوں کا صحیح تعلق اللہ کے ساتھ قائم کرنے والی اور اس کا سیدھا راستہ بتانے والی ذات رسول ہی کی ہوتی ہے۔

یوم آخرت پر ایمان لانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ سارے احکامات آخرت پر ایمان لایا جائے۔

فائدہ۔ جلالین میں ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ای امنوا بالانبیاء من قبل۔ بیضاوی اس کے معنی لکھتے ہیں۔ الذین اٰمَنُوْا بِاَلْسِنَتِھِمْ جو محض زبانی ایمان لائے۔ اس کے علاوہ مفسرین کے اور اقوال بھی ہیں (ملاحظہ ہو روح المعانی)

فَلَھُمْ میں فاء جزائیہ ہے۔ اس سے قبل جملہ مَنْ اٰمَنَ ..... عَمِلَ صَالِحًا جملہ شرطیہ ہے اور بعد کی عبارت ... یَحْزَنُوْنَ تک جزائیہ ہے۔

فائدہ:۔ صابئین۔ صابی فرقہ کے لوگ، یہ ایک ستارہ پرست قوم تھی جو بابل اور بلادِ عراق میں آباد تھی۔ اس لفظ کے عربی ہونے میں اختلاف ہے عراق پر مختلف ادوار میں بیرونی اقوام کی فتح یابی کی صورت میں ان میں سے بعض فاتح قوم کا مذہب اختیار کر لیتے رہے۔ جب عراق، شام اور مصر میں اسلام کا غلبہ ہوا تو ان میں سے اکثر نے اسلام قبول کر لیا۔ کچھ کھلم کھلا اپنے مذہب پر قائم رہے۔ اور کچھ اپنے قدیم دستور پر تقیہ کا پردہ ڈال کر کافرانہ اعمال میں مصروف ہو گئے۔ فرقہ اسماعیلیہ کی حیلہ گری اسی فرقہ کے تقیہ کی ایک نمود ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو احکام القرآن للجصاص)

وَاِذْ اَخَذْنَا۔ ای وَاذْکُرُوْا اِذْ اَخَذْنَا۔ اور یاد کرو وہ وقت (جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا)

مِیْثَاقَکُمْ، مضاف، مضاف الیہ، مِیْثَاقٌ پختہ عہد، قول وقرار، جس پر قسم کھائی گئی ہو، یا پختگی اور مضبوطی پیدا کرنے کا ذریعہ (وِثَاقَۃٌ سے اسم آلہ) یا پختگی اور مضبوطی بمعنی مصدر جیسے اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ من بعد میثاقہٖ (۲: ۲۷) وہ جو توڑتے رہتے ہیں عہد خداوندی کو اسے پختہ باندھنے کے بعد (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۲۷)

یہ عہد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع اور تورات پر عمل کرنے کا تھا۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ۔ واؤ عاطفہ ہے فَوْقَ۔ اسم ظرف اوپر۔ تَحْتُ کی ضد ہے اَلطُّوْرُ عربی زبان میں طور پہاڑ کو کہتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں طور کا استعمال ایک مخصوص اور متعین پہاڑ کے لئے ہوا ہے چنانچہ الطور میں الف لام عہد کا ہے جو اس پر دلالت کر رہا ہے۔

جملہ کا ترجمہ ہے اور ہم نے طور کو تم پر بلند کیا اور کھڑا کیا۔ اس کی فی الواقع کیا صورت تھی اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے حکم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پہاڑ اپنی جگہ سے الگ کر کے بنی اسرائیل کے سروں پر سائبان کی طرح لا کھڑا کیا۔ اور بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اگر تم تورات کو نہ مانو گے تو یہ پہاڑ تم پر چھوڑ

دیا جائے گا۔ بعض نے توریت کے اس بیان سے ملتی جلتی رائے کا اظہار کیا ہے کہ وہ پہاڑ کے نیچے آکھڑے ہوتے اور کوہِ سینا پر زیرو بالا دھواں تھا۔ کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کر اس پر اترا۔ اور سارا پہاڑ متزلزل ہو گیا۔ (باب خروج ۱۹ آیت ۱۸-۱) اور ان کو حکم ہوا کہ توریت کو قبول کرو۔ ورنہ پہاڑ کو تم پر گرا دیا جائے گا۔ اور تم اس کے نیچے دفن ہو کر رہ جاؤ گے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ۔ خُذُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم لو، تم پکڑو۔ مَا موصول اور اٰتَیْنٰکُمْ جملہ فعلیہ ہو کر اس کا صلہ۔ موصول و صلہ مل کر خُذُوْا کا مفعول ہوا۔ مراد توریت۔

بِقُوَّۃٍ۔ جار مجرور۔ مضبوطی سے

لَعَلَّکُمْ۔ لَعَلَّ۔ حرف مشبہ بالفعل کُمْ اس کا اسم۔ شاید تم۔ تاکہ تم (یہاں مؤخر الذکر معنی مراد ہیں)

تَتَّقُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر، اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم پرہیزگار بنتے ہو۔

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ شاید تم پرہیزگار بن جاؤ۔ تاکہ تم بچ جاؤ۔

ثُمَّ۔ پھر، ازاں بعد۔ حرف عطف ہے۔ تراخی فی الوقت کے لئے آیا ہے۔

تَوَلَّیْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر، تَوَلِّیٌ (تفعّل) تم پھر گئے۔ تم نے منہ موڑا

لَوْلَا۔ امتناعیہ ہے۔ اور لَوْ حرف شرط اور لَا نافیہ سے مرکب ہے

فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ۔ فَضْلُ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ عَلَیْکُمْ جار مجرور مل کر متعلق فَضْلُ۔ فَضْلُ اپنے متعلق اور مضاف الیہ (اللّٰہ) سے مل کر معطوف علیہ ہے اپنے معطوف وَرَحْمَتُہٗ کا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ جس کی خبر حَاضِرٌ محذوف ہے۔ مطلب یہ ہے کہ: اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی۔

لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔ لام تاکید کا ہے جوابِ شرط میں آیا ہے۔ یہ جملہ جملہ فعلیہ ہو کر جواب شرط ہے۔ تو تم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہوتے۔

(۲ : ۶۵) وَلَقَدْ۔ واؤ۔ عاطفہ ہے لام تاکید کا۔ قَدْ، ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ سو لام تاکید اور قَدْ فعل عَلِمْتُمْ پر داخل ہونے پر معنی ہوں گے۔ تحقیق تم خوب جانتے ہو۔ تاکید بالائے تاکید۔

اِعْتَدَوْا۔ انہوں نے زیادتی کی۔ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود سے گذر گئے۔ اِعْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ حق سے تجاوز کرنے کو اِعْتِدَاءٌ کہتے ہیں۔

فِی السَّبْتِ۔ ہفتہ کے دن کے دوران سَبْتٌ کے اصل معنی قطع کرنے کے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں سَبَتَ اَنْفَہٗ اس نے اس کی ناک کاٹ ڈالی۔ پھر اس کے معنی ہفتہ کا دن ہے۔ کیونکہ اہل یہود اس روز کاروبار چھوڑ دیتے تھے اس لئے اس روز کا دوسرے کاروباری ایام سے رشتہ کٹ گیا۔ اس طرح آیت وَجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا (۷۸ : ۹) اور ہم نے تمہاری نیند کو موجب راحت بنایا۔ اس میں سُبَات کے معنی حرکت و عمل سے کٹ کر آرام کرنا کے ہیں،

بعض کہتے ہیں کہ ہفتہ کو سبت اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو قطع کیا یعنی پیدا کیا۔ یا اس لئے کہ یہود کو اس دن عبادت کے سوا اور کل کاموں سے قطع تعلق کرنے کا حکم ہوا تھا۔

قِرَدَۃً۔ بندر۔ جمع کا صیغہ ہے۔ قِرْدٌ واحد ہے یہ منصوب بوجہ کُوْنُوْا کی خبر کے ہے۔

خٰسِئِیْنَ۔ خَسْئًا سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ ذلیل وخوار۔ خَسْئًا کسی کو دھتکارنے کے لئے آتا ہے۔ مثلاً خَسَأْتُ الْکَلْبَ۔ میں نے کتے کو دھتکارا۔ خٰسِئِیْنَ۔ کُنْتُمْ کی ضمیر سے حال ہے یا قِرَدَۃً کی صفت

فَجَعَلْنٰہَا ھَا۔ میں ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ یا الْقَرْیَۃ کے لئے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ یا خِسْیَانْ کے لئے ہے یا واقعہ کے لئے ہے یا اس قصہ کے لئے۔

نَکَالًا۔ نَکْلٌ جانور کی بیڑی اور لوہے کی لگام کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَنْکَالٌ ہے۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ لَدَیْنَا اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا (۷۳ : ۱۲) بے شک ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ۔ نَکَالًا مفعول ثانی ہے جَعَلْنَا کا

مَابَیْنَ یَدَیْھَا۔ جو اس کے سامنے ہے وَمَا خَلْفَھَا۔ اور جو اس کے بعد میں ہے۔ ہر دو جملہ میں مَا بمعنی مَنْ ہے اور مراد اس وقت کے موجود لوگ اور اس زمانہ کے بعد میں آنے والے لوگ ہیں ھَا ضمیر کا مرجع وہی ہے جو جَعَلْنَا ھَا میں اوپر بیان ہوا۔

وَمَوْعِظَۃً۔ ای وَجَعَلْنٰھَا مَوْعِظَۃً۔ اور ہم نے بنا دیا اس واقعہ کو متقیوں پرہیز گاروں کے لئے نصیحت۔ مَوْعِظَۃً اسم مصدر بمعنی نصیحت ہے۔ قاموس القرآن میں ہے مَوْعِظَۃً اس نصیحت کو کہتے ہیں جس میں مخاطب کو ڈرایا جائے۔ خلیل نحوی کا قول یہ ہے کہ کسی شخص کو بھلائی کی یاددہانی کرانا اس طرح پر کہ اس کے دل پر اثر ہو موعظۃ اور وعظ کہلاتا ہے اور بقول بعضے موعظۃ وہ کلام ہے جس میں ترغیب وترہیب کے ذریعہ خیر وصلاح کی دعوت دی گئی ہو۔ (تفسیر خازن)

علامہ عبداللہ بن احمد نسفیؒ لکھتے ہیں۔ موعظۃ وہ نصیحت ہے جس میں محبوب ومرغوب چیز کی طرف دعوت دی جائے اور ہر مکروہ وناپسند چیز سے روکا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صفت موعظۃ فرمائی ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ (۱۰ : ۵۷) اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت آچکی ہے۔

اَلْمُتَّقِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ پرہیز گار۔ تقویٰ والے۔ اِتِّقَاءٌ مصدر۔

(۲ : ٦۷) اَنْ تَذْبَحُوْا۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ تَذْبَحُوْا۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ذَبْحٌ (باب فتح) مصدر سے کہ تم ذبح کرو۔

اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا ؕ ہمزہ استفہامیہ تَتَّخِذُ مضارع واحد مذکر حاضر۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر سے تو بناتا ہے۔ تو پکڑتا ہے نَا۔ ضمیر مفعول جمع متکلم۔ ھُزُوًا۔ مفعول ثانی۔ مصدر باب فتح۔ بمعنی اسم مفعول۔ جس کا مذاق اڑایا جائے۔ مسخرا۔ کیا تو ہمارا مذاق اڑاتا ہے۔

اَعُوْذُ - مضارع واحد متکلم عَوْذٌ (باب نصر) مصدر سے۔ جس کا معنیٰ دوسرے سے التجا کرنا اور پناہ مانگنا ہے میں پناہ چاہتا ہوں بِاللّٰہِ اللہ کی۔

اَنْ اَکُوْنَ - اَنْ مصدریہ اکُونَ مضارع منصوب واحد متکلم۔ کَوْنٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے، کہ میں ہو جاؤں۔

اَلْجَاھِلِیْنَ - جَاھِلٌ کی جمع بحالتِ جر اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر حاضر، جہالت تین قسم پر ہے (۱) انسان کے ذہن کا علم سے خالی ہونا اور یہی اس کے اصل معنیٰ ہیں (۲) کسی چیز کے خلاف واقع یقین وا عتماد کر لینا (۳) کسی کام کو جس طرح سرانجام دینا چاہیئے اس کے خلاف سرانجام دینا۔ عام اس سے کہ اس کے متعلق اعتقاد صحیح ہو یا غلط۔ اسی لحاظ سے آیت ہٰذا میں ھُزُوًا کو جہالت قرار دیا ہے۔ جہالت کے معنی ناواقفیت کے بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ (۲ : ۲۷۳) نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے۔

۲ : ۶۸ - اُدْعُ - امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر دَعْوَۃٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے۔ تو دعا کر، تو مانگ۔

یُبَیِّنْ - مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) واحد مذکر غائب، تبیین (تفعیل) مصدر سے۔ وہ کھول کر بیان کر دے مَا ھِیَ - وہ کیسی ہے؟ یہاں گائے کی ماہیت یا جنس دریافت نہیں کی گئی۔ کیونکہ یہ تو ان کو معلوم ہی تھا صرف تجاہل عارفاً سے بال کی کھال اتارنے لگے تھے۔

فَارِضٌ - اسم فاعل واحد مذکر، فَرْضٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔ جس کے معنی لکڑی کاٹنا۔ یا کسی ٹھوس چیز کو کاٹنا ہے۔ فَارِضٌ - وہ بیل یا گائے جس نے اپنی جوانی کی عمر کاٹ دی ہو اور عمر رسیدہ ہو گئی ہو، یا زمین کو جوتنے والا بیل یا گائے

بِکْرٌ - بن بیاہی۔ کنواری۔ جس نے ابھی بچہ نہ جنا ہو۔ قرآن مجید میں ہے۔ فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا (۵۶ : ۳۶) تو ہم نے ان کو کنواریاں بنایا۔

عَوَانٌ - میانہ عمر۔ عورتوں اور مویشیوں میں جو درمیانی عمر کی ہو اس کو عَوَان کہتے ہیں اس کی جمع عُوْنٌ ہے۔

بَقَرَۃٌ صَفْرَاءُ - موصوف صفت، زرد رنگ کی گائے۔ صَفْرَاءُ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث ہے اس کی جمع بروزن فَعْلَاءُ، فُعْلٌ، صُفْرٌ ہے۔ صَفْرَاءُ صفت اول ہے بَقَرَۃٌ کی۔

فَاقِعٌ لَّوْنُھَا - فَاقِعٌ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ لَوْنُھَا مضاف مضاف الیہ مل کر فَاقِعٌ کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر بقرہ کی صفت ثانی ہے۔ فَاقِعٌ شوخ زرد رنگ۔

تَسُرُّ - مضارع واحد مذکر غائب، سُرُوْرٌ (باب نَصَرَ) وہ بھاتی ہے۔ خوش آتی ہے۔ تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ دیکھنے والوں کو بھاتی ہے، بھلی لگتی ہے۔ یہ صفت سوم ہے بقرۃ کی۔

تَشٰبَہَ - مضارع واحد مذکر غائب تَشَابُہٌ (تفاعُلٌ) مصدر بمعنیٰ باہم مشابہ و مماثل ہونا۔ تَشٰبَہَ وہ مشابہ ہوا۔ وہ مشتبہ ہوا اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَہَ عَلَیْنَا - بے شک ہمیں گایوں میں شبہ پڑ گیا۔ یہ مکرر سوال کرنے کا عذر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جن صفات کی گائے ارشاد ہوئی اس جیسی بکثرت پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کونسی گائے سے ہمارا مقصود حاصل

ہو گا۔ یہاں تشابہت مؤنث کا صیغہ اس لئے استعمال نہیں کیا کہ لفظ البقر مذکر ہے (اگرچہ مراد مؤنث ہے)
لَمُهْتَدُوْنَ ہ ای لمهتدون الی البقرة المراد بذ بحها۔ ہم ضرور راہ پالیں گے (یعنی تلاش کریں گے)
وہ گائے جس کا ذبح کرنا مقصود ہے۔ لام تاکید کا ہے۔

مُهْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِهْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر، ہدایت پانے والے، راہ راست پانے والے
(۲: ۷۱) ذَلُوْلٌ۔ نرم، مطیع۔ ہموار، پست، ذِلٌّ۔ اور ذُلٌّ۔ سے، (باب ضَرَبَ) منہ زوری کے بعد سواری کا مطیع ہونا۔ اس قسم کی مطیع اور منقاد سواری کو ذَلُوْلٌ کہا جاتا ہے۔

تُثِيْرُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ اِثَارَةٌ (باب افعال) مصدر بمعنی برانگیختہ کرنا۔ ابھارنا۔ زمین کے جوتنے اور ہواؤں کے بادلوں کو لانے میں چونکہ یہ معنی موجود ہیں اس لئے ان دونوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جوتنے کے لئے آیت ہذا۔ اور ہواؤں کے بادلوں کو لانے کے لئے اَللهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا۔ (۳۰: ۴۸) خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں (اوپر اٹھاتی ہیں)
وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ ۔ لَا تَسْقِی مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ سَقْیٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ نہ وہ پانی پلاتی ہے۔ نہ وہ سیراب کرتی ہے۔ اَلْحَرْثَ ۔ کھیتی، زراعت حَرَثَ یَحْرِثُ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔ بمعنی بیج ڈالنا۔ کھیتی کرنا۔ کھیت کو بھی حَرْث کہتے ہیں۔

لَا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ نہ (ایسی) مطیع و منقاد کہ زمین جوتے۔ یہ صفت ہے بَقَرَةٌ کی۔ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ ۔ اور نہ کھیت سیراب کرتی ہے یہ صفت دوم ہے بَقَرَةٌ کی۔

مُسَلَّمَةٌ اسم مفعول واحد مؤنث تَسْلِيْمٌ (تفعیل) مصدر سے۔ سالم، بے داغ۔ یہ صفت سوم ہے بَقَرَةٌ کی۔
شِیَةٌ۔ داغ۔ نشان، علامت۔ شِیَاتٌ۔ جمع شِیَةٌ اصل میں وَشِیَةٌ تھا۔ اور وَشْیٌ یَشِیْ باب ضَرَبَ کا مصدر ہے۔ اس کی ھا واؤ محذوف کے عوض میں ہے وَشْیٌ کے اصل معنی کسی چیز میں اس کے تمام رنگوں کے خلاف اور رنگ لگانے کے ہیں۔ یعنی ایسا رنگ جو سارے بدن کے رنگ کے خلاف ہو، وَشْیٌ مادہ۔ لَا شِیَةَ فِیْهَا اس میں اپنے رنگوں کے علاوہ کوئی خلاف رنگ نہ ہو۔ یعنی بے داغ ہو، یہ صفت چہارم ہوئی بَقَرَةٌ کی۔

اَلْئٰنَ ۔ اب ۔ ظرف زمان ہے۔ مبنی بر فتح ہے، الف لام بعض کے نزدیک تعریف کا ہے اور بعض کے نزدیک زائدہ اور لازم ہے، راغب اصفہانی المفردات میں لکھتے ہیں اَلْئٰنَ ۔ ہر وہ لمحہ جو ماضی اور مستقبل کے درمیان فرض کیا جاوے۔ اسے اَلْئٰنَ کہتے ہیں۔ جیسے اَلْئٰنَ اَفْعَلُ کَذَا۔ میں اب کرتا ہوں۔ اور اَلْئٰنَ کا لفظ ہمیشہ الف لام تعریف کے ساتھ آتا ہے۔ اون مادہ ہے۔
اَلْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۔ اب تو لایا ہے صحیح پتہ۔ یعنی اب پوری حقیقت اس گائے کی بیان کی ہے۔

وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ كَادَ يَكَادُ كَوْدٌ (باب سَمِعَ) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے کَادَ افعال مقاربہ میں سے ہے اور فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے (۱) کَادَ۔ اگر بصورت اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع نہیں ہوا۔ قریب الوقوع ضرور تھا۔ مثلاً يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲ : ۲۰)، قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی ہی اچک لے جائے (گو ابھی اس نے ان کی بینائی اچکی نہیں ہے لیکن قریب ہے کہ ایسا ہو جائے) (ب) اگر بصورت نفی مذکور ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع ہو گیا لیکن قریب تھا کہ واقع نہ ہی ہوتا۔ جیسے آیت ہذا میں ہے فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ پھر انہوں نے گائے کو ذبح کیا اور قریب تھا کہ وہ ذبح نہ ہی کرتے۔ یعنی ذبح کرنے کی حد تک پہنچ گئے تھے (نیز ملاحظہ ہو (۲ : ۲۰) كَوْدٌ۔ بمعنی ارادہ اور خواہش بھی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى (۲۰ : ۱۵) بے شک قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلہ پائے۔

(۲ : ۷۲) فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا۔ فاء عاطفہ ہے۔ اِدّٰرَأْتُمْ اصل میں تَدَارَءْتُمْ تھا تَدَارُءٌ (تفاعُلٌ) مصدر جس کے معنی لڑائی میں ایک دوسرے پر سے ہٹانا۔ متفق نہ ہونا۔ ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنا ای تَدَافُعٌ۔ تَدَارَءْتُمْ۔ کی تاء کو دال میں بدل کر دال مابعد میں مدغم کر دیا۔ پھر ابتداء بالسکون کی دشواری کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل لائے۔ اِدّٰرَأْتُمْ ہو گیا۔ معنی یہ ہے کہ۔ تم ایک دوسرے پر (اس قتل کا) الزام لگانے لگے۔

فِيْهَا ای فِيْ قَتْلِ نَفْسٍ۔ هَا۔ ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسًا ہے۔

مُخْرِجٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِخْرَاجٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ نکالنے والا۔ باہر نکالنے والا۔ ظاہر کرنے والا۔

مَاكُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔ مَا موصولہ، كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اس کا صلہ۔ جو تم چھپا رہے تھے۔ اور موصول و صلہ مل کر مُخْرِجٌ کا مفعول بہ ہے۔ یعنی جو تم چھپا رہے تھے اللہ اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔ كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ كِتْمَانٌ یا كَتْمٌ مصدر۔

(۲ : ۷۳) فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر کا مرجع نَفْسٌ ہے، چونکہ مقتول شخص آدمی تھا اس لئے ضمیر مذکر لائی گئی ہے۔ بِبَعْضِهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب بَقَرَةٌ کے لئے ہے۔ پس ہم نے کہا کہ مقتول کی میت کو گائے کے کسی ٹکڑے سے مارو، یا اس کا کوئی پارچہ مقتول کی لاش پر رکھ دو۔

فائدہ : بِبَعْضِهَا۔ کے بعد عبارت مقدر ہے۔ ای فَضَرَبُوْهُ فحيي۔ پس انہوں نے مقتول کو گائے کے جسم کا ایک ٹکڑا لگایا۔ تو وہ زندہ ہو گیا۔

كَذٰلِكَ۔ کاف حرف تشبیہ ہے ذٰلِكَ اسم اشارہ۔ اس طرح۔ یعنی مقتول کے زندہ ہونے کی طرح۔ جس طرح یہ مقتول زندہ ہو گیا اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

یُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ ۔ یُرِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر سے۔ وہ دکھاتا ہے ۔ فعل بافاعل ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مفعول اوّل اٰیٰتِہٖ مضاف مضاف الیہ ۔ مفعول ثانی ۔ وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ۔ یہاں خطاب ان لوگوں سے ہے جو یا تو اس قتل کے وقت کے تھے۔ یا نزول آیت کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ۔

لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ لَعَلَّکُمْ ۔ شاید تم سمجھ جاؤ۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔ (نیز ملاحظہ ہو ۹ : ۵۲) تَعْقِلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ عَقْلٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے جس کے معنی سمجھنے اور عقل رکھنے کے ہیں ۔

ثُمَّ ۔ پھر، ب، (ملاحظہ ہو ۲ : ۲۸) یہاں ثُمَّ استبعادِ قسوۃ کے لئے ہے۔ یعنی اتنی رقت اور نرمی کے اسباب دیکھنے پر یہ قساوت ہے جو نہایت بعید ہے ۔ بہت بڑی قساوت ہے ۔ قساوۃ اصل میں اس موٹائی کو کہتے ہیں جو سختی اور کرختگی لئے ہوئے ہو۔ اور یہاں رحمت اور نرمی اور خیر کا دلوں سے نکل جانا مراد ہے ۔

بعض کے نزدیک یہ تراخیٔ زمان کے لئے ہے روح المعانی میں ہے وقیل انھا للتراخی فی الزمان لانھم قست قلوبھم بعد مدۃ حین قالوا ان المیت کذب علیھم ۔ یہ تراخی زمان کے لئے ہے کیونکہ ان کے دل کچھ مدت کے بعد سخت ہو گئے ، جب وہ یہ کہنے لگے کہ میت نے ان کے خلاف جھوٹ کہا ہے ۔

قَسَتْ ۔ ماضی ۔ واحد مؤنث غائب قَسْوَۃٌ وَقَسَاوَۃٌ (باب نصر) بمعنی دل کا سخت ہونا ۔ بے رحم ہونا ۔ سنگ دل ہونا ۔ حَجَرٌ قَاسٍ ۔ سخت پتھر۔ قَسِیُّ الْقَلْبِ ، سخت دل ، پتھر دل ۔

فَھِیَ ۔ فاء عاطفہ ھِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب اس کا مرجع قلوب ہے

کَالْحِجَارَۃِ ، کاف تشبیہ کے لئے ہے ۔ پتھر کی طرح (سخت)

اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ۔ اَوْ بمعنی یا ، اور بمعنی بَلْ ۔ اَشَدُّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے ۔ زیادہ شدید قَسْوَۃً (تمیز) سختی اور غلظت کے لحاظ سے ۔

جیساکہ اوپر مذکور ہوا ۔ اَوْ کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں ۔

(۱) بمعنی یا ۔ تشبیہ میں اختیار دینے کے لئے ۔ یعنی مخاطب کو اختیار ہے کہ ان کے دلوں کو خواہ پتھر سے تشبیہ دے یا پتھر سے بھی زیادہ سخت سے ۔ دونوں صورتیں صحیح ہیں

(۲) بمعنی بَلْ ۔ بلکہ ۔ ان کے دل سختی میں گویا پتھر ہیں ۔ بلکہ سختی میں پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں ۔

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَۃِ ۔ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْہُ الْاَنْھٰرُ ۔ واؤ ۔ عاطفہ ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مِنَ الْحِجَارَۃِ جار مجرور ۔ مل کر اِنَّ کی خبر مقدم لَمَا میں لام تاکید کی ہے ۔ اور مَا اسم موصول (بمعنی اَلَّذِیْ) یَتَفَجَّرُ ۔ فعل مِنْہُ جار مجرور مل کر متعلق فعل ۔ اَلْاَنْھٰرُ فاعل ۔ فعل ، متعلق فعل اور فاعل مل کر صلہ اپنے موصول کا ہے موصول اور صلہ مل کر اِنَّ کا اسم مؤخر ہے اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ترجمہ ہوگا ۔ بے شک جن میں سے

دریا یا نہریں پھوٹتی ہیں۔ وہ پتھروں میں سے ہی تو ہیں یا پتھروں سے ایسے پتھر بھی تو ہیں جن سے دریا پھوٹ کر نکلتے ہیں۔ یَتَفَجَّرُ، مضارع واحد مذکر غائب۔ تفجّرٌ (تفعّلٌ) مصدر، پھوٹ کر نکلتی ہے اَلْفَجْرُ کے معنیٰ کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنے اور شق کر دینے کے ہیں۔

صبح کو فجر کہا جاتا ہے کیونکہ صبح کی روشنی بھی رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے۔

فُجُوْرٌ کے معنی دین کی پردہ دری یعنی نافرمانی کرنے کے ہیں۔ بدکردار اور کاذب کو فاجر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ بدکرداری اور کذب بیانی بھی فجور کی ایک قسم ہے۔ اور فَجَّرَ کے معنیٰ پانی یا چشمہ جاری کرنے کے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا (۵۴ : ۱۲) اور ہم نے زمین میں چشمے جاری کر دیئے۔

يَشَّقَّقُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَشَقُّقٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ يَشَّقَّقُ اصل میں يَتَشَقَّقُ تھا۔ تَ کو شَ میں بدل کر شَ کو شَ میں مدغم کر دیا۔ وہ پھٹ جاتا ہے وہ شق ہو جاتا ہے۔ اَلشِّقَّةُ پھاڑا ہوا ٹکڑا۔ جملہ کا ترجمہ ہوگا اور بعض ایسے پتھر ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے۔

يَهْبِطُ۔ مضارع واحد مذکر حاضر هُبُوْطٌ، مصدر (باب ضرب) وہ اُوپر سے نیچے کو گر پڑتا ہے۔ وہ اترتا ہے، یعنی ان میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے (اوپر سے) نیچے گر پڑتے ہیں۔ مِنْهَا میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ اور هَا ضمیر کا مرجع الحجارۃُ ہے۔

عَمَّا۔ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے عَنْ حرف جار اور مَا موصولہ، عَمَّ اور عَمَّا میں فرق صرف یہ ہے کہ اول الذکر میں مَا کے الف کو ادغام کے وقت حذف کر دیا گیا ہے اور مؤخر الذکر میں اسے بحال رکھا گیا ہے۔ تاکہ مَا استفہامیہ (اول الذکر) اور ما موصولہ خبریہ (مؤخر الذکر) میں تمیز ہو سکے۔ قرآن مجید میں ہے عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ (۷۸ : ۱) یہ لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں۔

(۲ : ۷۵) اَفَتَطْمَعُوْنَ، ہمزہ استفہامیہ۔ فَا عاطفہ (ملاحظہ ہو ۲-۴۴) تَطْمَعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر طَمْعٌ۔ مصدر (باب فتح) تم توقع رکھتے ہو۔ تم طمع رکھتے ہو۔

اَنْ يُّؤْمِنُوْا۔ اس سے قبل حرف جر محذوف ہے۔ تقدیر کلام یہ ہے فِیْ اَنْ يُّؤْمِنُوْا۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ يُؤْمِنُوْا۔ مضارع منصوب جمع مذکر حاضر، تقدیر کلام اَفَتَطْمَعُوْنَ فِیْ اِيْمَانِهِمْ۔ جملہ اَنْ يُّؤْمِنُوْا ..... وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اپنی تمام تراکیب نحوی کے ساتھ مفعول ہے تَطْمَعُوْنَ کا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اگلا صفحہ)

آیت میں خطاب مسلمانوں سے ہے اور بیان یہودیوں کا ہے۔

كَلَامَ اللّٰه ای التوراۃ۔

يُحَرِّفُوْنَهٗ۔ يُحَرِّفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَحْرِيْفٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے۔ بگاڑ دیتے ہیں، بدل دیتے ہیں۔ یہ تحریف معنوی بھی ہو سکتی ہے اور لفظی بھی۔ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ۔ ای يسمعون

التَّوْرَاۃَ وَیُؤَوِّلُوْنَهَا تَاوِیْلاً فَاسِدًا حَسْبَ اَغْرَاضِهِمْ تورات کو سنتے پھر اپنی اغراض کے مطابق اس کی مختلف فاسد تاویلیں کرتے ہیں۔

(۲ : ۷۶) لَقُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ لُقِیٌّ وَلِقَاءٌ (باب سمع) مصدر، وہ ملے۔ مطلب یہ کہ جب وہ ملتے ہیں۔ جب وہ سامنے آتے ہیں۔ لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا تھا۔ ی پر ضمہ دشوار تھا ماقبل کو دیا۔ ی بسبب اجتماع ساکنین گرگئی۔ لَقِیَ مادہ۔

خَلَا۔ ماضی واحد مذکر غائب خَلَاءٌ (باب نَصَرَ) مصدر بمعنی خلوت میں ہونا۔ اکیلے ہونا۔ خَلَا۔ وہ تنہا ہوا۔ وہ اکیلا ہوا۔ وہ خلوت میں ہوا۔ مطلب۔ جب ان میں سے بعض دوسرے کے پاس خلوت میں ہوتے ہیں۔

۳ : ۷۵ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

اَ ہمزہ استفہامیہ۔ ف۔ حرف عطف۔ تَطْمَعُوْنَ۔ فعل بافاعل۔ اَنْ مصدریہ۔ یُؤْمِنُوْا فعل اس میں هُمْ ضمیر مستتر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر ذوالحال لَكُمْ جار مجرور متعلق ہوا یُؤْمِنُوْا فعل کے۔ وَاوٌ حالیہ قَدْ تحقیق کا۔ كَانَ فعل ناقص۔ فَرِیْقٌ موصوف مِنْهُمْ جار مجرور متعلق كَائِنٌ محذوف کے كَائِنٌ اپنے متعلق سے مل کر صفت ہوئی فَرِیْقٌ موصوف کی۔ صفت موصوف سے مل کر اسم ہوا كَانَ کا۔

یَسْمَعُوْنَ فعل اس میں هُمْ ضمیر اس کا فاعل كَلَامَ مضاف اللّٰهِ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول ہوا فعل یَسْمَعُوْنَ کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف علیہ۔ ثُمَّ حرف عطف یُحَرِّفُوْنَ۔ فعل مضارع هُمْ ضمیر اس کا فاعل ہٗ ضمیر مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر ذوالحال مِنْ حرفِ جار بَعْدِ مضاف مَا مصدریہ عَقَلُوْا فعل هُمْ ضمیر فاعل ہٗ ضمیر مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ ہوا بَعْدِ مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یُحَرِّفُوْنَ کا۔

وَ۔ حالیہ هُمْ ضمیر مبتدا۔ یَعْلَمُوْنَ فعل بافاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا خبر سے مل کر حال ہوا ذوالحال یُحَرِّفُوْنَ کا۔ یُحَرِّفُوْنَ فعل اپنے فاعل (هُمْ) اور مفعول (ہٗ) اور متعلق (مِنْۢ بَعْدِ) سے مل کر معطوف ہوا۔ معطوف علیہ یَسْمَعُوْنَ کا۔

معطوف معطوف علیہ سے مل کر خبر ہوئی كَانَ کی۔ كَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا ذوالحال (اَنْ یُّؤْمِنُوْا) کا۔ اَنْ یُّؤْمِنُوْا فعل اپنے فاعل (هُمْ) اور متعلق (لَكُمْ) سے مل کر بتاویل مصدر مفعول ہوا تَطْمَعُوْنَ کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ : الف استفہامیہ، تُحَدِّثُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تَحْدِیْث (تفعیل) مصدر بمعنی باتیں کرنا۔ بیان کرنا، کہنا۔ هُمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب (ضمیر کا مرجع مسلمان ہیں) کیا تم ان کو (مسلمانوں کو) بتا دیتے ہو۔

بِمَا۔ بَ حرف جار ہے مَا موصولہ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ صلہ ہے اپنے موصول کا۔ موصول و صلہ مل کر مجرور بَ کا۔ جار مجرور مل کر فعل تُحَدِّثُوْنَ کے متعلق۔

لِیُحَآجُّوْكُمْ میں لام کَیْ کا ہے۔ بمعنی تاکہ۔ یُحَآجُّوْا فعل مضارع منصوب جمع مذکر غائب، مُحَاجَّةٌ (مفاعلة) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تاکہ وہ (یعنی مسلمان) جھگڑا کریں تم سے (یعنی اہل یہود سے)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ الف استفہامیہ ہے فَ عاطفہ۔ حرف استفہامیہ کے حرف عطف سے متقدم ہونے کے متعلق ملاحظہ ہو۔ (۲ : ۴۴) کیا تم نہیں سمجھتے۔

قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ ...... تَعْقِلُوْنَ ۔ وہ (یعنی اہل یہود) کہتے ہیں (اپنے ساتھیوں سے خلوت میں) کیا تم ان کو (یعنی مسلمانوں کو) وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کھولی ہیں (یعنی توراۃ میں جو باتیں دین اسلام کے برحق ہونے کے متعلق آئی ہیں) تاکہ وہ (یعنی مسلمان) تمہارے مقابلہ میں تمہارے رب کے حضور قیامت کے روز بطور حجت پیش کر سکیں۔ کیا تمہیں عقل نہیں ہے۔

۲ : ۷۷ ۔ اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ ۔ الف۔ استفہامیہ واؤ عاطفہ (ملاحظہ ہو ۲ : ۴۴) یَعْلَمُوْنَ میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب اہل یہود کے لئے ہے۔

مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۔ ما موصولہ۔ یُسِرُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِسْرَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر (صلہ اپنے موصول کا) جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

یُعْلِنُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِعْلَانٌ (اِفْعَالٌ) جو وہ ظاہر کرتے ہیں

۲ : ۷۸ ۔ مِنْهُمْ ۔ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب الیہود کے لئے ہے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔

اُمِّیُّوْنَ ۔ بے پڑھے لکھے۔ اُمِّیٌّ کی جمع۔ اُمِّیٌّ۔ اُمٌّ (ماں) کی طرف منسوب ہے یعنی وہ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ویسا ہی رہا۔ کچھ لکھا پڑھا نہ ہو۔ عرب والوں کو اہل یہود اس واسطے اُمِّیُّوْن کہتے تھے کیونکہ وہ قوم پڑھی لکھی نہ تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اُمّی کہا گیا ہے تو یا تو اس لئے کہ آپ قوم اُمّیین کے ایک فرد تھے یا اس لئے کہ آپ نے کسی مخلوق کی شاگردی کر کے علوم متعارفہ حاصل نہیں کئے تھے۔ اگرچہ بواسطہ وحی الٰہی آپ کو وہ علوم حاصل ہوئے جو آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی مخلوق کو نہ حاصل ہوئے نہ ہوں گے۔

الْکِتٰبَ : ای التوراۃ۔ جیسا کہ کلام کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ اس میں ال عہد کا ہے۔

اَمَانِیَّ ۔ جھوٹی آرزوئیں۔ خیالات کے اندازے۔ اَمَانِیُّ بروزن اَفَاعِیْل) بتشدید یاء ہے اُمْنِیَّةٌ کی جمع

م ن ی حروف مادّہ ۔ قرآن مجید میں اور جگہ ہے ۔ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ (۲: ۱۱۱) اور وہ (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا اور کوئی بہشت میں نہ جائے گا ۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطلہ ہیں اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ (۲۲: ۵۲) اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کا حال یہ تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو شیطان اس کی آرزو میں (وسوسہ) ڈال دیتا تھا ۔ نیز قرآن مجید میں ہے وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ .... (۴: ۱۱۹) اور میں ان کو گمراہ کرتا رہوں گا ۔ اور ان کو (جھوٹی) امیدیں دلاتا رہوں گا ۔

المفردات میں ہے ۔ کہ کسی چیز کی تمنا سے جو صورت ذہن میں آتی ہے اسے اُمْنِيَّة کہا جاتا ہے ۔ اور کذب چونکہ کسی غیر واقعی چیز کا تصور کرکے لفظوں میں بیان کر دینے کو کہتے ہیں گویا تمنّی جھوٹ کا مبدأ ہے لہٰذا جھوٹ کو تمنّی سے تعبیر کرنا بھی صحیح ہے ۔ اسی معنیٰ میں حضرت عثمانؓ کا قول ہے مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ (میں نے جب سے مسلمان ہوا نہ راگ گایا ہے نہ جھوٹ بولا ہے ۔

وَاِنْ هُمْ اِلَّا ۔ میں ان نافیہ ہے ۔ اور اِلَّا حرف استثناء

يَظُنُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ ظَنٌّ (باب نَصَرَ) سے مصدر ۔ وہ گمان کرتے ہیں ۔ مطلب: اور وہ محض اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں ۔

ظَنٌّ : کسی چیز کی علامات سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے اسے ظنّ کہتے ہیں ، یہ علامات قوی ہوں تو اُن سے علم کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے ، مگر جب بہت کمزور ہوں تو وہ نتیجہ وہم کی حد سے آگے نہیں بڑھتا ۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ نتیجہ قوی ہو جائے اور علم کا درجہ حاصل کرلے یا اسے علم کے درجہ میں فرض کر لیا جائے تو اس کے بعد اَنَّ یا اَنْ استعمال ہوتا ہے مثلاً يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ (۲: ۲۴۹) جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ان کو خدا کے روبرو حاضر ہونا ہے ، مگر جب وہ ظن کمزور رہو اور وہم کے درجہ سے آگے نہ بڑھے تو پھر اس کے ساتھ صرف اَنْ استعمال ہوتا ہے جو کسی قول یا فعل کے عدم کے ساتھ مختص ہوتا ہے مثلاً وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ (۲۱: ۸۷) اور ذوالنون کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے ۔

۲: ۷۹ ۔ وَيْلٌ ۔ اسم مرفوع ۔ ہلاکت ، عذاب ، دوزخ کی ایک وادی کا نام ، عذاب کی شدت ، رسوائی ، کلمہ حسرت و ندامت ، اگر وَيْلٌ : وَيْلَةٌ کی اضافت ضمیر کی جانب ہو تو غیبت ، خطاب اور تکلم کی علامات بدلتی رہتی ہیں ۔ مثلاً وَيْلَتَنَا مضاف مضاف الیہ (ہائے ہماری ہلاکت) (۱۸: ۴۹) وَيْلَكَ ۔ مضاف مضاف الیہ ، تو مرے وَيْلَنَا (۲۱: ۱۴) ہائے ہماری موت (کلمہ حسرت) ۔

تفسیر حقانی میں ہے وَیْلٌ زبانِ عرب میں ناراضگی کے موقع پر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ہماری زبان میں تُف اور پھٹے منہ بولتے ہیں پس وہ جو امام احمد اور ترمذی اور ابو یعلیٰ وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ویل جہنم میں ایک کنواں ہے اور ابن جریرؒ نے روایت کیا ہے کہ وہ جہنم میں پہاڑ ہے۔ سو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ چیزیں خدا تعالیٰ کے کلمہ ویل کا مظہر ہیں یعنی ان کی ناراضگی ان صورتوں میں ظہور کرے گی۔ سو یہ سب سچ ہے

مِمَّا۔ مرکب ہے مِنْ تعلیلیہ (متعلق بہ ویل) اور مَا موصولہ ہے۔ یعنی تف ہے ان کے لئے بوجہ اس کے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا۔

کَتَبَتْ اَیْدِیْہِم۔ اَیْدِیْ جمع یَدٌ کی۔ مضاف، ھِمْ مضاف الیہ مضاف الیہ مل کر فاعل کَتَبَتْ کا ان کے ہاتھوں نے لکھا۔ یہ جملہ صلہ ہے اپنے موصول کا۔

باوجودیکہ لکھتے ہاتھوں ہی سے ہیں نہ کہ پاؤں سے۔ پھر اس کو جو ذکر کیا تو تاکید کے لئے ہے۔

مِمَّا یَکْسِبُوْنَ۔ بوجہ اس کے جو انہوں نے کمایا۔ مِمَّا کے لئے اوپر تحریر ہو چکا

یَکْسِبُوْنَ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے کَسْبٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔ وہ کماتے ہیں۔ وہ کمائی کرتے ہیں۔

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ۔ لَنْ تَمَسَّ۔ فعل مضارع نفی تاکید بلَنْ واحد مؤنث غائب کا صیغہ۔ مَسٌّ باب نَصَرَ ضَرَبَ) سے۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ وہ ہم کو ہرگز نہ چھوئے گی۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً۔ موصوف وصفت اَیَّامٌ۔ یَوْمٌ کی جمع ہے۔ اصل میں اَیْوَامٌ تھا۔ واؤ کو یا بنایا اور یا کو یا میں مدغم کیا۔ اَیَّامٌ ہو گیا۔ اَیَّامًا بوجہ ظرف منصوب ہے اور مَعْدُوْدَۃً اپنے موصوف کی نسبت سے منصوب ہے۔ مَعْدُوْدَۃً۔ اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اور اس کی جمع مَعْدُوْدَاتٍ ہے۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً گنتی کے چند دن۔ عَدٌّ (باب نَصَرَ) مصدر بمعنی شمار کرنا۔ عَدَدٌ۔ گنتی۔ شمار۔

اَتَّخَذْتُمْ۔ اصل میں ءَاِتَّخَذْتُمْ تھا۔ ہمزہ استفہام کے لئے ہے اور ہمزہ وصل محذوف ہے۔ اِتَّخَذْتُمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ اِتِّخَاذٌ مصدر (افتعال) سے۔ کیا تم نے اختیار کیا ہے یا لے رکھا ہے عَھْدًا مفعول عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے حضور، اللہ کے پاس۔ یعنی اللہ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔

فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗ۔ یہ جملہ جواب شرط میں ہے اس سے قبل شرط مقدر ہے ای اِنِ اتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗ۔ اگر تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے تو وہ اپنے وعدہ کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ فَاءَ جواب شرط مقدرہ کے لئے ہے۔ لَنْ یُّخْلِفَ۔ مضارع نفی تاکید بلَنْ منصوب بوجہ عمل لَنْ۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ اِخْلَافٌ (اِفعال) مصدر۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ۔ میں اَمْ متصلہ اور منقطعہ دونوں ہو سکتے ہیں۔ پہلی صورت میں اسے اَمْ مُعَادِلَۃٌ کہیں گے اور

بہ ہمزہ استفہامیہ کے معنی دے گا۔ تقدیر کلام یوں ہوگی اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ ام تَقُوْلُوْنَ عَلَیْہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ دوسری صورت میں (یعنی بصورت منقطعہ) بمعنی بَلْ ہوگا۔ ای بَلْ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ یا کیا تم اللہ پر وہ باتیں بناتے ہو جن کو تم خود بھی نہیں جانتے۔ صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں اَمْ متصل یا اس کو منقطعہ کہا جاوے بمعنی بَلْ ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو لم ۱۸ : ۹)

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ اس میں ما موصولہ ہے اور لَا تَعْلَمُوْنَ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہے۔ جسے تم خود نہیں جانتے

۲ : ۸۱ ۔ بَلٰی ۔ ہاں۔ حرف ایجاب ہے اور کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے واسطے استعمال ہوتا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲ : ۷۶)

مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً ..... خٰلِدُوْنَ ۔

مَنْ موصولہ ہے۔ کَسَبَ سَیِّئَۃً جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ وَ اَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور معطوف علیہ و معطوف مل کر صلہ (مَنْ موصولہ کا) صلہ اور موصول مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط۔ فَ جزائیہ۔

اُولٰٓئِکَ ، مبتدا ، اَصْحٰبُ النَّارِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر اول۔

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ هُمْ مبتدا فِیْهَا متعلق خٰلِدُوْنَ ۔ جو خبر ہے مبتدا کی۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ثانی ہے مبتدا اُولٰٓئِکَ کی۔ یہ مبتدا اپنی دونوں خبروں کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے مبتدا متذکرہ بالا کی۔ اب مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہے اپنے معطوف (آیۃ ۸۲) کا

نقشہ یوں ہوگا۔

مَنْ	موصولہ		
کَسَبَ سَیِّئَۃً	جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ	دونوں مل کر صلہ اپنے موصول کا	موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر مبتدا (م)
وَ اَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ	جملہ فعلیہ ہو کر معطوف		
فَ ۔ حرف جزا۔			
اُولٰٓئِکَ	مبتدا		
اَصْحٰبُ النَّارِ	خبر اول		
هُمْ ۔	مبتدا		
فِیْهَا متعلق خٰلِدُوْنَ		جملہ اسمیہ ہو کر خبر ثانی مبتدا اُولٰٓئِکَ کی	مبتدا اپنی دونوں خبروں کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا (م) کی
خٰلِدُوْنَ خبر			

مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ اپنے معطوف (آیۃ ۸۲) کا

کَسَبَ کے معنی لغت میں نفع حاصل کرنے کے ہیں۔ سَیِّئَۃً (گناہ) کے ساتھ اس کا تعلق بطور استہزاء کے ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد بار ایسا استعمال آیا ہے مثلاً بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۔ (۴ : ۱۳۸)

اے پیغمبر! بشارت سنا دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے
وَ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ ۔ اور اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا ہو۔ یعنی وہ اپنے گناہوں میں گھر گیا ہو اور اسے توبہ نصیب نہ ہوئی ہو۔

فَاُولٰٓئِكَ ۔ پس وہی لوگ۔

خٰلِدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر خُلُوْدٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ ہمیشہ رہنے والے۔

۲ : ۸۲ ۔ اس آیت کا عطف سابقہ آیت پر ہے۔

۲ : ۸۳ ۔ اِذْ فعل محذوف ۔ اُذْكُرُوْا کے متعلق ہے اسم ظرف زمان ہے۔ بطور اسم ظرف مکان یا حرف مفاجاۃ بھی آتا ہے۔

مِيْثَاقٌ بروزن مِفْعَالٌ اسم آلہ ہے۔ پختگی اور مضبوطی پیدا کرنے کا ذریعہ۔ وَثَاقَةٌ سے۔ یا پختگی اور مضبوطی۔ (بمعنی مصدر) جیسے اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ (۲ : ۲۷) وہ جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو توڑتے ہیں۔ مِيْثَاقٌ اس عہد کو بھی کہتے ہیں جو قسموں کے ساتھ مؤکد کیا گیا ہو (نیز ملاحظہ ہو ۲ : ۲۷) مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ مضاف، مضاف الیہ۔ بنی اسرائیل سے لیا گیا عہد۔ اَخَذْنَا کا مفعول ہے۔

لَا تَعْبُدُوْنَ سے لے کر وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ تک میثاق کا مضمون ہے۔

لَا تَعْبُدُوْنَ (مضارع منفی جمع مذکر حاضر) خبر بمعنی نہی ہے (تم پرستش نہیں کرو گے بمعنی تم پرستش مت کرو) یہ صریح امر یا نہی سے ۔ ابلغ ہے۔ ایسے ہی اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ (۲ : ۲۸۲) اور نہ نقصان پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ۔ لَا يُضَآرَّ بمعنی نہی ہے یعنی کاتب اور گواہ کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اسی بنا پر یہ اَحْسِنُوْا (جو بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا سے قبل محذوف ہے) اور قُوْلُوْا (جو آگے آرہا ہے) کا عطف لَا تَعْبُدُوْنَ پر مستحسن ہو گیا۔

وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اى وَ اَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (اور ماں باپ سے بھلائی کرتے رہنا)
وَ ذِي الْقُرْبٰى ۔ اس کا عطف جملہ ماقبل میں اَلْوَالِدَيْنِ پر ہے۔ یعنی اور قرابت داروں کے ساتھ (بھی) حسن سلوک کرنا۔ اَلْقُرْبٰى مثل الحُسْنٰى یا الرُّجْعٰى مصدر ہے۔

وَ الْيَتٰمٰى ۔ یتیم کی جمع ہے۔ اس کا عطف بھی مثل ذی القربٰی ۔ اَلْوَالِدَيْنِ (جملہ سابقہ) پر ہے
وَ الْمَسٰكِيْنِ ۔ مسکین کی جمع۔ اس کا عطف بھی مثل ذی القربٰی والیتٰمٰی ہے۔ مِسْكِيْنٌ بروزن مِفْعِيْل سُكُوْنٌ سے مشتق ہے۔ مسکین کو مسکین اس لئے کہتے ہیں کہ اسے فقر اور تنگدستی نے ایک جگہ ساکن کر دیا ہے۔
وَ قُوْلُوْا ۔ اس کا عطف اَحْسِنُوْا پر ہے (اَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا)
حُسْنًا ۔ نیک بات ۔ مصدر ہے۔ مبالغہ کے طور پر قول کو حُسْن (نیکی) کہہ دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی بات

کہو جو سرتاپا نیکی ہو

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ ہر دو جملوں کا عطف اَحْسِنُوْا پر ہے۔

ثُمَّ ۔ پھر۔ تراخی زمان کے لئے ہے اس میں توبیخ ہے مخاطبین کے لئے کہ مدت مدید تک اس میثاق کے زیر اثر رہنے کے بعد تم پھر پھر گئے۔

تَوَلَّیْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر، تَوَلّیٌ مصدر سے۔ تم پھر گئے۔ تم نے منہ موڑ لیا۔

وَاَنْتُمْ مُعْرِضُوْنَ ۔ جملہ حالیہ مؤکدہ ہے فاعل تَوَلَّیْتُمْ سے یا یہ جملہ معترضہ ہے اور تم تو ہو ہی ایسی قوم جو عادۃً مواثیق سے پھر جانے والی ہے۔ مُعْرِضُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر حاضر اِعْرَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر، منہ موڑنے والے۔ رخ گردانی کرنے والے۔ شروع رکوع سے بنی اسرائیل کو بطور غیبت ارشاد فرمایا اور ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ صیغہ خطاب سے کلام کا رُخ موڑ دیا۔ جو بنی اسرائیل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اور جو آپ سے پہلے تھے سب کو بطور تغلیب خطاب ہے

۲ : ۸۴ ۔ لَا تَسْفِکُوْنَ (مضارع منفی صیغہ جمع مذکر حاضر) خبر بمعنی نہی ۔تشریح کے لئے ملاحظہ ہو آیۂ سابقہ ۲ : ۸۳ لَا تَعْبُدُوْنَ کے محاذ ، تَسْفِکُوْنَ ۔ سَفْکٌ ۔ مصدر (باب ضرب) سے مشتق ہے جس کے معنی خون بہانا۔ اور آنسو بہانے کے ہیں ۔لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَاءَ کُمْ آپس میں کشت و خون نہیں کرو گے ۔

دِمَاءَکُمْ ۔ مضاف ،مضاف الیہ ۔تمہارا خون

فائدہ ۔ لَا تَسْفِکُوْنَ سے لے کر مِنْ دِیَارِکُمْ تک میثاق کا مضمون ہے اور یہ بدل ہے میثاق کا

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ ۔ ثُمَّ تراخی فی الرتبۃ ۔ اَقْرَرْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے اِقْرَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے پھر تم نے اس پر پابند رہنے کا اعتراف بھی کر لیا

وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ ۔ حال مؤکدہ ہے ۔یعنی اور تم اس بات کے گواہ ہو کہ یہ عہد ہوا تھا۔ تَشْھَدُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر شُھُوْدٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے جس کے معنی حاضر ہونے اور موجود ہونے کے ہیں یا اس کا مصدر شَھَادَۃٌ ہے جس کے معنی گواہی دینے کے ہیں

۲ : ۸۵ ۔ ثُمَّ ۔ یہاں ثُمَّ تراخی زمانی کے لئے نہیں بلکہ بُعدِ عہد کے لئے ہے ۔عہد کے توڑ دینے کے استبعاد کو ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے۔ ثُمَّ اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ ۔پھر یہ تمہی ہو کہ (اس میثاق کو توڑ کر) آپس میں خون ریزی کرتے ہو

اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ ۔ صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں اَنْتُمْ مبتدا ہے اور ھٰٓؤُلَآءِ خبر ہے اور معنی یہ ہیں کہ : پھر تم وہی بد عہد ہو جیسے کہا کرتے ہیں کیا تم وہی شخص ہو جس نے ایسا کیا۔ صفت بدلنے کو بمنزلہ ذات کے بدلنے کے ٹھہرا کر ایسے کلام کا استعمال کیا کرتے ہیں اور جملہ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ یا تو حال ہے اور عامل اس میں معنی اشارہ کے ہیں اور یا اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ کا بیان ہے اور یا یہ کہا جاتے ھٰٓؤُلَآءِ بمعنی اَلَّذِیْ ہے اور جملہ

تَقْتُلُوْنَ ..... الخ۔ صلہ ہے اور صلہ وموصول مل کر اَنْتُمْ کی خبر ہے
تَظَاهَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر تَظَاهُرٌ (تفَاعُلٌ) مصدر سے، تم آپس میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے ہو اصل میں تَتَظٰهَرُوْنَ تھا۔ ایک تاء گر گئی۔ عَلَيْهِمْ۔ میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ان لوگوں کے لئے جن کے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے وہ کشت وخون کرتے ہیں اور جن کو وہ ان کے گھروں سے باہر نکالتے ہیں۔
اَلْعُدْوَانِ۔ ظلم وزیادتی۔ یہ عَدَا یَعْدُوْا (باب نصر) کا مصدر ہے۔ عدوان کے معنیٰ تعدی اور ظلم کے ہیں (امام ابوبکر سجستانی) بعض علماء سے نقل ہے کہ عدوان کے معنی بُری طرح حد سے بڑھ جانے کے ہیں خواہ یہ بات قوت میں ہو یا فعل میں ہو یا حال میں ہو۔ عدوان اس زیادتی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جو ظلم کے بدلہ کے طور پر ہو مثلاً قرآن مجید میں ہے فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (۲: ۱۹۳) ظلم کا بدلہ صرف ظالموں ہی سے لیا جائیگا۔ یا زیادتی نہیں صرف ظالم لوگوں پر۔ یا جرم کی سزا صرف ظالموں ہی کو ملے گی۔
تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ یہ جملہ فاعل تُخْرِجُوْنَ سے حال ہے۔
يَاْتُوْكُمْ۔ يَاْتُوْا۔ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ شَرْطِيَّه) كُمْ: ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اگر (وہی لوگ غیر قوموں کے) قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں۔ اُسٰرٰى۔ اَسِيْرٌ کی جمع۔ قیدی۔
تُفَادُوْهُمْ؛ تُفَادُوْا۔ مضارع مجزوم (جواب شرط) صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مُفَادَاةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر، جس کا مطلب ہے فدیہ دے کر چھڑانا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس کا مرجع فعل يَاْتُوْا کی ضمیر فاعل ہے، یعنی وہ لوگ جو قیدی بن کر آئے ہیں تم فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو۔
وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ۔
واؤ حالیہ ہے هُوَ ضمیر شان جو اِخْرَاجُ کی طرف عائد ہے۔ حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام تھا۔ جملہ حالیہ ہے اور هُمْ ضمیر فاعل يَاْتُوْا سے حال ہے یا یہ جملہ معترضہ بھی ہو سکتا ہے
اَفَتُؤْمِنُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اور فاء عاطفہ تو کیا تم ایمان لاتے ہو۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۴۴)
فَمَا۔ فَاءَ۔ عاطفہ۔ مَا۔ نافیہ۔
خِزْیٌ۔ ذلت وخواری۔ رسوائی۔ خَزِیَ یَخْزٰی (باب سَمِعَ) کا مصدر ہے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ مضاف مضاف الیہ يَوْمَ بوجہ مفعول فیہ کے منصوب ہے۔
يُرَدُّوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب، رَدٌّ (باب نَصَرَ) مصدر۔ وہ لوٹائے جائیں گے۔
اَشَدَّ۔ نہایت سخت، بہت شدید۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے
اَلْعَذَابِ: مضاف الیہ۔ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ ای الیٰ عذاب اشدُّ مِن عذاب الدنیا۔ (اور قیامت کے روز) ایسے عذاب کی طرف (لوٹائے جاؤ گے) جو اس دنیاوی عذاب سے شدید تر ہوگا۔

وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ جملہ معترضہ ہے ۔ مَا نافیہ ہے ۔ عَمَّا ۔ عَنْ حرف جار ۔ اور مَا موصولہ سے مرکب ہے ۔

فائدہ ۔ مدینہ میں مشرکوں کے دو قبیلے تھے ۔ اوس اور خزرج ۔ یہ دونوں قبیلے آپس میں برسرپیکار رہتے تھے ۔ یہودیوں کے بھی اس وقت مدینہ میں یا کہ جوارِ مدینہ میں دو بڑے قبیلے تھے ، بنی نضیر اور بنی قریظہ ، یہ دونوں قبیلے بھی باہمی کدورتوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے حریف تھے ۔ ان دونوں میں بنی نضیر قبیلہ خزرج کے حلیف تھے ۔ اور بنی قریظہ قبیلہ اوس کے ساتھی تھے اوس اور خزرج کی باہمی خانہ جنگیوں میں یہودی قبیلے بھی اپنے اپنے حلیف کے ہمراہ اپنے ہی ہم مذہب قبیلوں کے مقابل لڑتے تھے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ان کے گھروں سے بے گھر کرتے تھے ۔ لیکن (عجیب بات ہے کہ) ان یہودی قبیلوں میں سے کوئی لڑائی کے دوران اگر دوسری قوم کے ہاتھ میں اسیر ہو جاتا تو اسرائیلی کا آزاد کرانا کارِ ثواب سمجھ کر فدیہ دے کر اسے رہا کرا لیتے تھے حالانکہ اس کا جلاوطن کرنا ہی حرام تھا جس کے سبب وہ اسیر ہوا تھا ۔

٢ : ٨٦ اُولٰٓئِكَ ۔ اسم اشارہ بعید مذکر ، اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جن کی کرتوتیں اوپر مذکور ہوئیں ۔

اِشْتَرَوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ اِشْتِرَاءٌ (افتعالٌ) مصدر جس کے معنی بیچنا اور خریدنا دونوں ہیں ۔ ش ر ی ۔ مادہ ۔ آیت ہذا میں یہ بمعنی خریدنے کے ہے ۔ یعنی جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی ۔ اردو میں اکثر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ اور مشتری خریدار کو کہتے ہیں ۔ چنانچہ مثل ہے ، مشتری ہوشیار باش ۔ خریدار کو چوکس رہنا چاہئے ۔ انہی معنوں میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (٩ : ١١١) خدا نے مومنوں سے .... خرید لئے ہیں ۔

اور بیچنے کے معنی میں ہے وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ (١٢ : ٢٠) اور اس کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالا ۔

لَا يُخَفَّفُ ۔ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب ۔ تَخْفِيْفٌ (تفعيلٌ) ہلکا نہیں کیا جائے گا ۔ کمی نہیں کی جائے گی ۔ تخفیف نہیں کی جائے گی ۔

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ ہے لَا نافیہ هُمْ مبتدا ۔ يُنْصَرُوْنَ ۔ فعل مضارع مجہول ہے جو جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہے ۔ اور جملہ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہے جملہ سابقہ کا ۔ يُنْصَرُوْنَ ۔ ان کی مدد نہیں کی جائے گی ۔

٢ : ٨٧ ۔ اَلْكِتٰبَ : ای التَّوْرَاةَ ۔

قَفَّيْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ تَقْفِيَةٌ (تفعيل) مصدر سے ۔ پیچھے بھیجنا ۔ پیچھے کر دینا ۔ اس کا مادہ قَفَا ہے ۔ قفا کا معنی گردن اور سر کا پچھلا حصہ (گدی) قَفْوٌ ۔ اور قُفُوٌّ پیچھے چلنا ، پیروی کرنا (اس معنی میں مجرد باب نصر سے مستعمل ہے) تَقْفِيَةٌ (باب تفعيل) دو مفعول چاہتا ہے اور اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوتی ہیں

(۱) کبھی دونوں مفعول پر حرف جر نہیں ہوتا۔ مثلاً قَفَّیْتُ زیدًا عَمْرًوا میں نے زید کو عمرو کے پیچھے بھیجا۔
(۲) کبھی مفعول دوم پر بؔ آتا ہے۔ قرآن مجید میں اسی طرح مستعمل ہے مثلاً آیت ہذا۔ اور ہم نے اس کے پیچھے رسول بھیجے اور ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ بِرُسُلِنَا (۵۷: ۲۷) پھر ہم نے ان کے قدموں کے نشان پر یعنی بالکل ان کے پیچھے پیچھے اپنے رسول بھیجے۔ (۳) کبھی مفعول اول حذف کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ (۵۷: ۲۷) اور (پھر ان رسولوں کے) پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔
اَلْبَیِّنَاتِ۔ بَیِّنَۃٌ کی جمع ہے بوجہ جمع مؤنث سالم کے منصوب ہے۔ روشن دلیلیں۔ کھلی ہوئی دلیلیں۔
اَیَّدْنَاہُ۔ اَیَّدْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَاْیِیْدٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر بمعنی مدد کرنا۔ قوت دینا۔ تائید کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو قوت دی۔ ہم نے اس کی تائید کی۔
رُوْحِ الْقُدُسِ۔ مضاف مضاف الیہ، یہ موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہے جیسے کہتے ہیں حَاتِمُ الْجُوْدِ اور رَجُلُ صِدْقٍ۔ اور یہ مبالغہ کے اختصاص کے لئے ہے۔ یہاں بھی اَلْقُدُسِ (پاکی) روح کی صفت ہے۔ پاک ومقدس روح۔ روح القدس سے مراد یا حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں یا القدس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور روح سے مراد وہ روح ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اندر پھونکی تھی۔ جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا۔ (۲۶-۱۲) ہم نے اس میں اپنی روح سے پھونکا۔ اس میں متعدد اقوال ہیں جو کسی تفسیر میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔
اَفَکُلَّمَا۔ ہمزہ استفہامیہ فاء عاطفہ ہے۔ کُلَّمَا مرکب ہے کُلَّ اور مَا سے۔ مَا مصدریہ ہے۔ اور کُلَّمَا کے معنی کُلَّ وَقْتٍ۔ یعنی جب، جبکہ، جس جس وقت، جب بھی۔ اسی وقت کے معنی کی وجہ سے اس مَا کو مصدریہ ظرفیہ یعنی ظرف کا نائب کہتے ہیں نہ کہ خود ظرف۔ کُلَّمَا میں لفظ کُلَّ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس لئے کہ وہ ایسی شے کی طرف مضاف ہے جو ظرف کی قائم مقام ہے۔ کُلَّمَا تکرار کے واسطے آتا ہے۔ اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے مثلاً کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ (۴: ۵۶) کُلَّمَا دَعَوْتُھُمْ (۷۱: ۲) اَفَکُلَّمَا تو کیا جب کبھی
مَا لَا تَھْوٰی۔ مَا موصولہ ہے۔ لَا تَھْوٰی اَنْفُسُکُمْ اس کا صلہ۔ لَا تَھْوٰی مضارع منفی واحد مؤنث غائب ھَوًی (باب سَمِعَ) مصدر بمعنی خواہش کی طرف نفس کا مائل ہونا۔ جسے تمہارے جی ناپسند کرتے ہیں۔
اِسْتَکْبَرْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اِسْتِکْبَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر تم نے تکبر کیا۔ تم نے غرور کیا۔ یعنی ایمان لانے اور پیغمبروں کے اتباع سے تکبر کرنے لگے۔
فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ہ پس کسی گروہ کو تم نے جھٹلایا اور کسی گروہ کو قتل کرنے لگے، یہاں صیغہ مضارع اس لئے استعمال ہوا کہ یہ ایک امر عظیم ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو امر عظیم ہوتا ہے اس کو اس طرح بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ بالکل پیش نظر ہو جائے گویا اب ہو رہا ہے۔ (مظہری)

غُلْفٌ، جمع اَغْلَفُ واحد۔ اَغْلَفُ اس چیز کو کہتے ہیں جو غلاف میں بند ہو۔ چنانچہ غَلَّفْتُ السَّیْفَ کے معنی ہیں، میں نے تلوار کو نیام میں بند کر دیا۔ مطلب یہ کہ ہمارے دل غلافوں میں بند ہیں اس لئے قرآن مجید کی باتیں ہمارے تک نہیں پہنچ سکتیں۔

بعض کے نزدیک غُلْفُ اصل میں غُلُفٌ تھا۔ لام کے ضمہ کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا اور یہ غِلَافٌ کی جمع ہے جیسے کِتَابٌ کی جمع کُتُبٌ ہے۔ غِلَافٌ کے معنی مخزن ہیں۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ہمارے دل خود ہی علوم و معارف کے گنجینے اور مخزن ہیں لہٰذا ہمیں دوسروں کے علوم سے استفادہ کی ضرورت نہیں۔

بَلْ حرف اِضراب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقت یہ نہیں ہے کہ ان کے دل غلافوں کے اندر بند ہیں یا وہ علوم و معارف کے خزانے ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے۔ بَلْ کے متعلق ملاحظہ ہو (۲ : ۱۳۵)

فَقَلِیْلًا۔ میں فاء سببیہ ہے۔ قَلِیْلًا منصوب ہے اس لئے کہ یہ صفت ہے مفعول مطلق محذوف (اِیْمَانًا) کی اور مَا زائدہ ہے۔ ای فَاِیْمَانًا قَلِیْلًا یُؤْمِنُوْنَ ہ پس یہ تھوڑے ہی پر ایمان لاتے ہیں۔

(۲ : ۸۹) لَمَّا۔ جب یہ شرطیہ ہے، نیز ملاحظہ ہو۔ ۲۱۴:۲

کِتٰبٌ یعنی قرآن۔ نکرہ تعظیم کے لئے لایا گیا ہے۔

مُصَدِّقٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَصْدِیْقٌ مصدر (باب تفعیل) تصدیق کرنے والا۔ سچا ماننے والا۔ سچا کہنے والا۔

مَا مَعَهُمْ ما۔ موصولہ مَعَهُمْ۔ صلہ (کتاب) جو ان کے پاس تھی۔ یعنی توراۃ۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ جواب شرط محذوف ہے۔ ای اَنْكَرُوْهُ انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ یہ جملہ یا ضمیر فاعل كَانُوْا سے حال ہے یا یہ جملہ معترضہ ہے۔ پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا۔ حالانکہ وہ کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے (اس نبی کے وسیلہ سے)

مِنْ قَبْلُ۔ قَبْلُ اسم ظرف ہے۔ ظرف زمانی اور مکانی دونوں کے لئے آتا ہے یہ ظروف مبنیہ میں سے ہے بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں۔

اسماء جہات ستہ یعنی۔ قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ تَحْتُ۔ فَوْقُ۔ قُدَّامُ۔ خَلْفُ۔ مبنی بر ضمہ ہیں۔ ان پر ضمہ آتا ہے جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور دل میں مقصود ہو۔ جیسا کہ آیت ہذا میں کہ اصل میں مقصود یہ تھا مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ۔ لیکن اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو تو حرف جار کا اثر قبول کریں گے۔ جیسے مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ مِنْ بَعْدِہٖ۔ قَبْلُ کا استعمال چار طور پر ہوتا ہے (۱) تقدم زمانی۔ جیسے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

غُرُوْبِهَا۔ (۲۰:۱۳۰)

(۲) تقدم مکانی کسی مقام کا دوران رفتار میں پہلے واقع ہونا۔ اور دوسرے مقام کا بعد کو واقع ہونا۔ مثلاً لاہور سے کراچی جاتے ہوئے ساہیوال قبل آئے گا اور ملتان بعد میں اور کراچی سے لاہور آتے ہوئے ملتان قبل آئیگا اور ساہیوال بعد میں۔ (۳) تقدم بلحاظ مرتبہ جیسے عبد الملك قبل الحجاج۔ عبد الملک مرتبہ میں حجاج سے پہلے ہے یعنی بڑا ہے (۴) ترتیب فنی و تعلیمی میں تقدم۔ جیسے تَعَلُّمُ الْهِجَاءِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْخَطِّ۔ ہجا کی تعلیم کتابت سیکھنے سے پہلے دی جاتی ہے۔ (راغب)

قرآن مجید میں لفظ قَبْلُ عموماً تقدم زمانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ۔ ماضی استمراری جمع مذکر غائب، اِسْتِفْتَاحٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر وہ فتح کی دعا کیا کرتے تھے۔ وہ فتح مانگا کرتے تھے۔ یعنی جب کبھی یہود کی کفار و مشرکین سے جنگ ہوتی تو وہ اس نبی کی وساطت سے اللہ سے مخالفین پر فتح کی دعا کیا کرتے تھے۔ جس کا ذکر اور بعثت کا وعدہ تورات میں دیا گیا تھا۔ اور ان الفاظ سے دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ الَّذِيْ وَعَدْتَنَا اَنْ تَبْعَثَهٗ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا الْيَوْمَ عَلٰى عَدُوِّنَا۔ اے اللہ ہم تجھ سے تیرے اس نبی آخر الزمان کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں جس کی بعثت کا تو نے وعدہ فرمایا ہے کہ تو آج ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح دے (روح المعانی)

فَلَمَّا۔ پس جب (شرطیہ ہے)

مَا عَرَفُوْا۔ مَا موصولہ ہے اور ضمیر جو اس کی طرف عائد ہے محذوف ہے۔ عَرَفُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ مَعْرِفَةٌ وَعِرْفَانٌ سے۔ انہوں نے پہچانا۔ انہوں نے جانا۔ جس کو وہ جان اور پہچان چکے تھے۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا جملہ شرطیہ ہے اور اگلا جملہ كَفَرُوْا بِهٖ جواب شرط ہے۔ تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔

اَلْكٰفِرِيْنَ۔ میں الْ عہد کا ہے۔ یعنی یہ لوگ (جن میں کفر موجود ہے) لعنت کے مستحق ہیں۔ یا الْ جنس کا ہے یعنی تمام کافروں پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے (اس میں یہ منکرین بھی آگئے)

بِئْسَمَا۔ مرکب ہے بِئْسَ اور مَا سے۔ بِئْسَ فعل ذم ہے۔ اس کی گردان نہیں آتی۔ بمعنی بُرا ہے اصل میں بَئِسَ تھا۔ باب سَمِعَ سے۔ عین کلمہ کے اتباع میں اس کے فاء کلمہ کو کسرہ دیا گیا۔ پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر لیا گیا بِئْسَ ہو گیا۔

مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِيْ اور بِئْسَ کا فاعل ہے۔ پس بُری ہے وہ چیز جس کے لئے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔

اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ: اَنْ مصدریہ ہے

بَغْیًا۔ مفعول لہٗ ہے یَكْفُرُوْا کا۔ بمعنی بوجہ سرکشی، زیادتی، ضد، حسد

اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ۔۔۔۔۔ مِنْ عِبَادِهٖ اَنْ مصدریہ ہے یہ جملہ بَغْیًا کا مفعول لہٗ ہے۔ مطلب یہ کہ جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا چکایا وہ بہت بُری ہے۔ اور سودا کیا تھا؟ یہ کہ انہوں نے انکار کردیا اس کلام جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا (اور ان کے انکار کی وجہ کیا تھی؟) بَغْیًا۔ یعنی ان کی سرکشی ضد و حسد (جو ان کے انکار کے محرکات تھے) (اور ان محرکات کی کیا وجہ تھی؟) یہ کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے ازراہِ فضل اپنا کلام کیوں نازل فرماتا ہے۔ ان کی توقعات و خواہشات کی تکمیل کیوں نہیں ہوتی؟ (کہ یہ نبی جس پر قرآن نازل ہو رہا ہے بنی اسرائیل میں سے ہونا چاہئے تھا نہ کہ اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے)

فَبَآءُوْ۔ فَ عاطفہ ہے۔ بَآءُوْ۔ ماضی جمع مذکر غائب بَوْءٌ مصدر سے (باب نَصَرَ) انہوں نے کمایا وہ لوٹے۔ سو انہوں نے کمایا (غضب بالائے غضب) یعنی اپنے پر غضب بالائے غضب لے آئے۔

غَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ۔ غضب کے بعد غضب، یہاں اس سے مراد محض دو غضب نہیں بلکہ پے در پے متعدد غضب۔ مثلاً ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کیا۔ اور اللہ کا ان پر اس سبب سے غضب ہوا۔ اور اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کرنے اور توراۃ پر عمل نہ کرنے۔ گئو سالہ کی عبادت کرنے وغیرہ سے بھی غضب الٰہی میں مبتلا تھے اب غضب پر غضب ہوگیا۔

مُّهِیْنٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِهَانَةٌ مصدر (افعال) هون۔ مادہ۔ ذلیل کرنے والا۔ اہانت آمیز

۲: ۹۱۔ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ۔۔۔۔۔۔۔ اَنْزَلَ اللّٰهُ جملہ شرطیہ ہے قَالُوْا۔۔۔۔۔ عَلَیْنَا جواب شرط ہے۔ اور وَیَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ۔ جملہ حالیہ ہے قَالُوْا کی ضمیر مستتر سے وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ حال مؤکدہ ہے۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ سے مراد قرآن اور تمام کتب سماویہ ہیں مَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا سے مراد توراۃ ہے۔

مَا وَرَآءَهٗ۔ میں مَا موصولہ ہے اور وَرَآءَهٗ مضاف، مضاف الیہ مل کر صلہ۔ مراد اس سے توراۃ کے علاوہ جو کتب سماویہ ہیں۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب توراۃ کے لئے ہے (جو ان (یہود) پر نازل ہوئی۔

وَرَآءَ۔ وَرَآءَ۔ مصدر ہے لیکن اس کا معنی ہے آڑ۔ حد فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا یا پیچھے ہونا۔ علاوہ۔ سوا۔

وَهُوَ۔ میں هُوَ ضمیر قرآن پاک کی طرف راجع ہے۔ یا قرآن اور انجیل کی طرف۔ مَا مَعَهُمْ جو ان کے پاس ہے

قُلْ۔ ای قُلْ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ازاں بعد آیت کے آخر تک مقولہ ہے

فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ۔۔۔۔۔۔ مِنْ قَبْلُ جزا ہے جو شرط سے مقدم آئی ہے بعد کا جملہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اگر تم ایماندار تھے تو خدا کے رسولوں کو پہلے کیوں قتل کیا کرتے تھے۔

فَلِمَ ۔ میں فاء جوابِ شرط پر دلالت کرتا ہے (جزائیہ ہے) لِمَ میں لام تعلیل کا ہے۔
مَ ۔ اصل میں مَا تھا۔ جو استفہامیہ ہے (کس لئے۔ کیوں) مَا استفہامیہ کو مَا خبریہ سے جدا کرنے کے لئے الف کو حذف کر دیا گیا۔ اسی طرح قرآن مجید میں فِیْمَ اور بِمَ اور عَمَّ آیا ہے مثلاً فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ (۱۵:۵۴) تو کا ہے کی خوشخبری دیتے ہو۔ اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ (۷۸:۱) (یہ) لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں۔ اور قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ (۴:۹۷) (فرشتوں نے) پوچھا تم کس حال میں تھے؟
تَقْتُلُوْنَ بمعنی قَتَلْتُمْ ہے۔ مضارع کا صیغہ۔ ازمنہ گذشتہ میں ان کے قتل انبیاء کے فعل کے استمرار کو ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ انبیاء کا قتل کرنا اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہودیوں کے آباء واجداد سے ظہور میں آیا تھا۔ لیکن چونکہ یہ خلف اپنے سلف کے افعال سے راضی اور ان کے متبع ہیں اس لئے ان کے قتل کو ان کی طرف بھی منسوب کر دیا گیا ہے۔
۲:۹۲ ۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى ۔ واؤ عاطفہ لام تاکید کا۔ اور قَدْ تحقیق کا ہے۔ اور بیشک تمہارے پاس (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) آئے۔
بَیِّنٰتٍ ۔ روشن دلائل۔ یہاں مراد وہ معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لے کر اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے۔ مثلاً عصا۔ ید بیضاء۔ انفلاق البحر (سمندر کو پھاڑ کر قوم کو پار کرنا) وغیرہ یہ نو معجزات تھے۔ بِالْبَیِّنٰتِ ۔ میں باء تعدیہ کے لئے ہے یعنی حضرت موسیٰ لائے۔
اِتَّخَذْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) تم نے اختیار کیا (بطور معبود کے)
اَلْعِجْلَ ۔ بچھڑا۔ گئو سالہ۔ گائے کا بچہ۔
مِنْۢ بَعْدِهٖ ۔ موسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد۔ یا آپ کے کوہِ طور پر جانے کے بعد۔
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔ جملہ حالیہ ہے۔

(۲:۹۳) وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ ملاحظہ ہو (۲:۶۳)

وَاسْمَعُوْا ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ اِسْمَعُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر۔ سَمَاعٌ (باب سَمِعَ) سے۔ تم سنو (یعنی قبول کرو اور اطاعت کرو) اطاعت کو سننے سے اس لئے تعبیر کیا کہ سننا اطاعت کا سبب ہے۔
عَصَیْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے انکار کیا۔ ہم نے نہیں مانا۔ مَعْصِیَةٌ وَعِصْیَانٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے
وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۔ اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا (گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا یا اَلْعِجْلَ ۔ مضاف الیہ ہے اس کا مضاف حذف کیا گیا ہے اصل میں حُبُّ الْعِجْلِ تھا۔ معنی ہوں گے اور پلادی گئی ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بسبب ان کے کفر کے۔ عربی محاورہ میں جب کسی کی محبت

یا بُغض دل کے اندر سرایت کرجائے تو اس کے لئے لفظ شَرَابٌ کو بطور استعارہ بیان کرتے ہیں۔کیونکہ یہ بدن میں نہایت تیزی سے سرایت کرتی ہے۔

بِئْسَمَا ۔۔۔۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ تقدیر کلام یوں ہے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَبِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِہٖ اِیْمَانُکُمْ۔ پہلا جملہ شرط اور دوسرا جوابِ شرط۔ اگر تم (بقول تمہارے) ایمان دار ہو تو تمہارا ایمان بہت بری بات بتاتا ہے۔ مطلب یہ کہ تم ایماندار ہی نہیں ورنہ ایسے قبیح افعال کے تم مرتکب نہ ہوتے۔

۲: ۹۴۔ خَالِصَۃً۔ خاص کرکے۔ خَاصَّۃً۔ مخصوص خصوصی طور پر۔ خالص۔ خُلُوْصٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اَلدَّارُ سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ۔ سب لوگوں کو چھوڑکر۔ یعنی دوسروں کے لئے نہیں۔ اَلنَّاسِ میں اَلْ یا تو استغراق کا ہے یا جنس کا۔ یا مسلمانوں کے لئے ہے یا یہ اَلْ عہد کا ہے۔

اِنْ کَانَتْ ۔۔۔۔۔۔ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ شرط اوّل۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ میں۔ جملہ دوم شرطیہ ہے (شرط دوم) اور جملہ اول جوابِ شرط۔ لہٰذا فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ شرط اول و دوم دونوں کا جواب ہے۔

تَمَنَّوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم آرزو کرو، تم تمنا کرو، تَمَنِّیٌ (تفعّل) مصدر

وَ لَنْ یَّتَمَنَّوْہُ۔ مضارع نفی تاکید بلَنْ۔ یَتَمَنَّوْا اصل میں یَتَمَنَّوْنَ تھا۔ نون اعرابی لَنْ کی وجہ سے ساقط ہوگیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع اَلْمَوْت ہے۔

اَبَدًا۔ ہمیشہ، زمانہ مستقبل غیر محدود۔ کبھی بھی۔

بِمَا۔ میں ب سببیہ ہے۔ اور مَا موصولہ۔

قَدَّمَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ تَقْدِیْمٌ (تفعیل) مصدر۔ پہلے بھیج چکے۔ پہلے کرچکے۔ (جو ان کے ہاتھوں نے کرکے بھیجے)

(۲: ۹۶) لَتَجِدَنَّھُمْ۔ لام تاکید کا۔ لَتَجِدَنَّ مضارع بلامِ تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر، وُجُوْدٌ (باب ضَرَبَ) مصدر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس کا مرجع اہل یہود ہیں جن سے اوپر خطاب ہے تو ان کو ضرور پائے گا۔ تو ان کو ضرور پاتا ہے

اَحْرَصَ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ زیادہ لالچی۔ بڑا لالچی حِرْصٌ سے۔

وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا۔ ای وَلَتَجِدَنَّھُمْ اَحْرَصَ مِنَ النَّاسِ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا۔ اور تو بے شک ان کو ضرور پائے گا زندگی کے لئے زیادہ حریص بہ نسبت دوسرے لوگوں کے اور بہ نسبت مشرکین کے اسی طرح وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا۔ کا عطف النَّاسِ پر ہے اگرچہ مشرکین اَلنَّاسِ میں داخل

تھے لیکن کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے ان کو علیحدہ ذکر کیا۔

یہاں کلام میں معانقہ ہے ۔ مندرجہ بالا صورت اَشْرَکُوْا پر وقف کرنے پر ہو گی ۔ لیکن اگر حَیٰوۃٍ پر وقف کیا جائے تو جملہ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اگلے جملہ کے ساتھ مل کر معنیٰ دے گا۔ اس صورت میں تقدیر کلام یوں ہوگی ۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا (نَاسٌ) یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ ۔ یہاں مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا سے مراد یہود ہیں ۔ جو قائل تھے کہ حضرت عزیرؑ اللہ کے بیٹے تھے ۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ (۹ : ۳۰) اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ مطلب اس صورت میں یہ ہوگا۔ اور یہود میں ایسے لوگ بھی ہیں جن میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش جیتا رہے ہزار برس ۔

یَوَدُّ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ مَوَدَّۃٌ (باب سَمِعَ) پسند کرتا ہے ۔خواہش کرتا ہے ۔ آرزو کرتا ہے ۔

لَوْ ۔ یہاں لَوْ تمنائی ہے اور لَیْتَ کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔کاش ۔ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ ۔ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے ۔

وَ مَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ۔ میں واؤ عاطفہ ہے مَا نافیہ ۔ مُزَحْزِحٌ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۔ اَلزَّحْزَحَۃُ مصدر بمعنی دور ہٹانا ۔ پرے کرنا ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (۳ : ۱۸۴) پس جو شخص آگ سے دور رکھا گیا۔

ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب اَحَدُ ھُمْ کی طرف راجع ہے ۔اور اَنْ یُّعَمَّرَ فاعل ہے مُزَحْزِحِہٖ کا۔ اور معنیٰ یہ ہیں کہ کوئی ان میں سے ایسا نہیں کہ اس کو عمر دیا جانا عذاب سے بچا سکے۔

اَنْ مصدریہ ہے ۔ اور یُعَمَّرَ مضارع مجہول واحد مذکر غائب ۔ تَعْمِیْرٌ مصدر (باب تفعیل) کہ اس کی عمر (زیادہ) کی جائے ۔ اس کو عمر دی جائے ۔

۲ : ۹۷ ۔ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ جملہ شرطیہ ہے ۔ اس کا جواب فَھُوَ عَدُوٌّ اللّٰہِ (وہ اللہ کا دشمن ہے) محذوف ہے ۔

فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ ۔ فا تعلیلیہ ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۔جِبْرِیْلَ کی طرف راجع ہے اور نَزَّلَہٗ میں ہٗ ضمیر مفعول اور مذکر غائب کا مرجع قرآن مجید ہے ۔ ترجمہ ۔کس لئے کہ اس نے تو اس (قرآن مجید) کو اتارا۔

عَلٰی قَلْبِکَ ۔تیرے دل پر۔ حق عبارت یہ تھا کہ عَلٰی قَلْبِیْ (میرے دل پر) ہوتا۔ کیونکہ قُلْ کے بعد مقولہ حکم کے مخاطب کی زبان سے ہے ۔ لیکن بطور حکایتِ کلامِ باری تعالیٰ کے عَلٰی قَلْبِکَ فرمایا۔

بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ بِ حرف جار اِذْنِ اللّٰہِ مضاف ۔ مضاف الیہ مل کر مجرور۔ یہ نَزَّلَ کے فاعل سے حال ہے مُصَدِّقًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ منصوب بوجہ نَزَّلَہٗ کی ضمیر ہٗ سے حال ہونے کے ہے۔

لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (تصدیق اس کی جو) جو اس سے پہلے (یعنی پہلے اتر چکا ہے۔ يَدَيْهِ میں ہٖ ضمیر کا مرجع قرآن مجید ہے۔
لام حرف جر ہے بَيْنَ مضاف يَدَيْهِ مضاف، مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ مل کر ما موصولہ کا
صلہ۔ صلہ اور موصول مل کر مجرور

وَهُدًى وَّبُشْرٰى۔ هُدًى وَّبُشْرٰى بھی مُصَدِّقًا کی طرح نَزَّلَهٗ کے ھا ضمیر سے حال ہیں۔ هُدًى راہنمائی۔
ہدایت۔ راہ دکھانا (باب ضَرَبَ) مصدر واسم مصدر۔
بُشْرٰى۔ خوشخبری۔ ایسی خبر کہ جس کو سن کر بشرہ پر مسرت وخوشی کے آثار نمایاں ہو جائیں۔

۲:۹۸۔ مَنْ شرطیہ ہے جواب شرط محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا ......
وَمِيكٰلَ فهو كافر مجزى باشد العذاب۔ جو کوئی مخالف (یا دشمن) ہو اللہ کا یا اس کے فرشتوں کا یا اس کے
پیغمبروں کا یا جبرئیل کا یا میکائیل کا تو وہ کافر ہے اور مستوجب عذاب شدید ہے۔

عربی میں واؤ صرف عطف ہی کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ بمعنی اَوْ (یا) بھی مستعمل ہے۔ یہاں اسی معنی میں آیا ہے۔
یعنی ان میں سے جو کسی ایک کا دشمن ہے وہ سب کا دشمن ہے۔

عَدُوًّا۔ عَدُوٌّ۔ مصدر بھی ہے اور اس صورت میں یہ ضد ہے دوستی اور محبت کا۔ عَدُوٌّ اسم بھی ہے اس صورت
میں یہ مقابل ہے دوست کا۔ یہاں مؤخر الذکر صورت میں استعمال ہے عَدُوًّا بوجہ خبر كَانَ کے منصوب ہے
فَاِنَّ اللّٰهَ۔ میں فا جزائیہ ہے۔ اس صورت میں جملہ سابقہ شرطیہ اور فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ جواب شرط ہوگا
ترجمہ آیت یوں ہوگا۔ جو کوئی مخالف ہوا اللہ کا یا اس کے فرشتوں کا یا اسکے پیغمبروں کا یا جبریل کا۔ یا میکائیل کا۔ تو
اللہ (بھی) بالیقین مخالف ہے (ایسے) کافروں کا۔ (تفسیر الماجدی)

۲:۹۹۔ وَلَقَدْ۔ واؤ عاطفہ۔ لام تاکید کا۔ اور قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کا معنی دیتا ہے۔
مَا يَكْفُرُ بِهَا۔ میں مَا نافیہ ہے اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اٰيٰتٍ کی طرف راجع ہے۔
الْفٰسِقُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فِسْقٌ وَفُسُوْقٌ مصدر۔ فَسَقَ فُلَانٌ کے معنی ہیں کسی شخص کا دائرہ شریعت
سے نکل جانا۔ اور یہ فَسَقَ الرُّطَبُ کے محاورہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی گدری کھجور کے اپنے چھلکے سے باہر
نکل آنا کے ہیں۔ عام طور پر فاسق کا لفظ اس شخص کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو احکام شریعت کا التزام اور اقرار
کرنے کے بعد تمام یا بعض احکام کی خلاف ورزی کرے۔

۲:۱۰۰۔ اَوَكُلَّمَا۔ ہمزہ استفہامیہ (استفہام انکاری کے لئے) واؤ عاطفہ كُلَّمَا۔ كُلَّ اور مَا سے مرکب ہے بمعنی
كُلَّ وَقْتٍ۔ جب۔ جب کبھی، جب بھی۔ جس جس وقت (نیز ملاحظہ ہو ۲:۸۷)
عٰهَدُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ مُعَاهَدَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر سے۔ انہوں نے عہد باندھا۔ انہوں نے
عہد کیا۔ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا۔ کیا ہمیشہ ایسا ہی نہیں ہوتا رہا کہ جب انہوں نے کوئی عہد کیا۔ (تفہیم القرآن)

کیا یوں نہیں کہ جب کبھی انہوں نے وعدہ کیا۔ (ضیاء القرآن)
نَبَذَہٗ ۔ نَبَذَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ نَبْذٌ (باب ضَرَبَ) مصدر بمعنی پھینکنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اس نے اس کو پھینک دیا۔ یا توڑ دیا۔ ضمیر کا مرجع عَھْد ہے (باب نَصَرَ سے بمعنی نچوڑنا بھی آتا ہے اسی سے نَبِیْذٌ نچوڑا ہوا عرق۔
بَلْ ۔ حرف اضراب ہے پہلے قول سے اعراض اور دوسرے کی توثیق۔ یعنی ایک فریق کی تو بات ہی کیا بلکہ ان میں سے اکثر کا تو اس عہد پر ایمان ہی نہ تھا (نیز ملاحظہ ہو۔ ۲: ۱۴۵)
۲: ۱۰۱۔ لَمَّا جب۔ لَمَّا کئی طرح سے استعمال ہوتا ہے۔
(۱) بطور حرفِ شرط۔ اس صورت میں ماضی کے دو جملوں پر آتا ہے مثلاً آیت ہذا۔ کہ ماضی کے دو جملوں جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ ...... نَبَذَ فَرِیْقٌ۔ جو بالترتیب جملہ شرطیہ جملہ جزائیہ ہیں۔ یا اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ۔ (۱۷-۶۷) پھر جب وہ (ڈوبنے سے) بچاکر تم کو خشکی کی طرف لے آیا تم نے منہ پھیر لیا۔ جب کے معنی میں اسم ظرف بھی ہے۔ ای۔ اِذْ
(۲) بطور حرف استثناء۔ بمعنی اِلَّا۔ مگر۔ مثلاً۔ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ۔ط (۸۶: ۴) کوئی نفس نہیں مگر اس پر نگران (فرشتہ) مامور ہے۔
(۳) حرف جازم فعل۔ مضارع پر داخل ہوکر اس کو جزم دیتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی مؤکد کر دیتا ہے
(ا) ماضی کی نفی زمانہ حال تک باستمرار چلی آتی ہے۔
(ب) جس فعل کی نفی ہوتی ہے اس کے ثبوت (یعنی ہو جانے) کی توقع رہتی ہے۔
مثلاً (۱) بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ (۳۸-۸) بلکہ انہوں نے میرے عذاب کا مزہ ابھی تک چکھا ہی نہیں (گو ان کا یہ مزہ چکھنا متوقع امر ہے)
(۲) وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ۔ (۴۹: ۱۴) اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا (گو اس کا تمہارے دلوں میں داخل ہونا متوقع ہے)
(۴) لَمَّا یہ لَمَّ یَلُمُّ (باب نَصَرَ) کا مصدر بھی ہے۔ اپنا اور دوسروں کا حصہ کھا لینا لَمَمْتُ اَجْمَعَ۔ میں نے سب سمیٹ لیا۔ قرآن مجید میں ہے وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا (۸۹: ۱۹) اور تم میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۲۱۴)
لَمَّا جَآءَ ...... مَا مَعَھُمْ۔ جملہ شرطیہ اور نَبَذَ فَرِیْقٌ .... ظُھُوْرِھِمْ جواب شرط اور کَاَنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ط موضع حال میں ہے۔
مُصَدِّقٌ۔ صفت ہے رَسُوْلٌ کی۔

مَا مَعَھُمْ ۔ موصول وصلہ مل کر مجرور ہے لام حرف جار کا ۔ اور جار مجرور مل کر متعلق مُصَدِّقٌ کا ۔
کَاَنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ کَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ ھُمْ اس کا اسم لَا یَعْلَمُوْنَ فعل بافاعل ہے ۔ فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر کَاَنَّ کی خبر ۔ کَاَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر فَرِیْقٌ سے حال ہے ۔ گویا وہ جانتے ہی نہیں ۔

وَرَآءَ ۔ اصل میں مصدر ہے جس کو لطور ظرف استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس کی اضافت فاعل کی طرف بھی ہوتی ہے اور مفعول کی طرف بھی ۔ اس کا معنیٰ ہے آڑ ۔ حدِّ فاصل ۔ کسی چیز کا آگے یا پیچھے ہونا ۔ علاوہ اور سوا ہونا ۔ کِتٰبَ اللّٰہِ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ ۔ انہوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا ۔ یعنی قابلِ اعتنا نہ سمجھتے ہوئے اس پر عمل نہ کیا ۔

اِتَّبَعُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب اِتِّبَاعٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے ۔ انہوں نے پیروی کی ۔ انہوں نے اتباع کیا ۔ مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ ۔ مَا موصولہ ۔ تَتْلُوْا ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ تِلَاوَۃٌ (باب نَصَرَ) مصدر ۔ وہ پڑھتی ہے ۔ وہ (جماعتِ شیاطین) پڑھتی ہے ۔ وہ تلاوت کرتی ہے ۔ مضارع لطور حکایتِ حال ماضی آیا ہے اس لئے ماضی کے معنی دیتا ہے ۔ تلاوت کا لفظ آسمانی کتابوں کی اتباع اور پیروی کے لئے مخصوص ہے ۔ جو کبھی ان کے پڑھنے اور کبھی ان کے مضامین امر و نہی اور ترغیب و ترہیب کے ذہن نشین کرنے سے حاصل ہوتی ہے ۔ تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ صلہ ہے مَا موصولہ کا ۔ اِتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ اور وہ ان (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو (حضرت سلیمان کے عہدِ سلطنت میں) پڑھا کرتے تھے ۔

عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ۔ عَلٰی بمعنی فِیْ ہے سُلَیْمٰنَ ۔ بوجہ عجمہ و معرفہ ۔ غیر منصرف منصوب ہے عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ۔ سلیمان کے زمانہ حکومت میں ۔

اَلشَّیٰطِیْنُ ۔ جمع شیطٰن کی ہے ۔ شطن مادہ سے فَیْعَالٌ کے وزن پر ۔ ہر سرکش اور شریر شخص کو شیطان کہتے ہیں خواہ وہ جن ہو یا انسان ۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے ۔ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ (۶ : ۱۱۲) اور اسی طرح ہم نے شیطان (سیرت) انسانوں کو اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا تھا ۔

الشَّیٰطِیْنَ ۔ بوجہ عمل لٰکِنَّ منصوب ہے

وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا ۔ حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے مطلق کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا تھا ۔ یہاں جادو کرنے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ اگلے جملے میں ارشاد ہوتا ہے ، یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ کہ وہ لوگوں کو سحر (جادو) سکھاتے تھے ، یعنی لوگوں کو جادو سکھانا یا اس پر خود عمل کرنا حضرت سلیمان ؑ کا فعل نہ تھا بلکہ اس وقت کے سرکش اور شریر افراد کا یہ کام تھا کہ لوگوں کو

جادو سکھاتے تھے ۔ یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ حال ہے کَفَرُوْا کی ضمیر فاعل مستتر ھُمْ سے
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۔
واؤ عاطفہ ہے اور جملہ کا عطف جملہ سابقہ مَا تَتْلُوْا ...... عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ پر ہے ۔ یعنی وہ ان (ہزلیات)، کے پیچھے لگ گئے جو سلیمانؑ کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھاکرتے تھے اور ان (علوم و فنون کے پیچھے) جو بابل میں ہاروت و ماروت کو حاصل تھے ۔
چونکہ عطف تغایر کو چاہتا ہے اس لئے مَآ اُنْزِلَ سے سحر کی نوع دیگر مراد ہے یا سحر کے سوا دیگر علوم و فنون (عبداللہ یوسف علی)، اُنْزِلَ سے نازل من اللہ مراد نہیں بلکہ ان دونوں کی علمی استعداد جو ان کو اللہ کی طرف سے حاصل تھی (بابل میں ہاروت ماروت پر کوئی جادو وادو نازل نہیں ہوا تھا۔ (حقانی)
بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ بوجہ عجمہ و معرفہ غیر منصرف ہیں اور بدیں وجہ منصوب ۔
صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں ۔ ہاروت و ماروت شہر بابل میں دو شخص تھے کہ جن کو ان کے عجائب افعال اور نیک چلنی کی وجہ سے ان کو لوگ فرشتہ کہتے تھے اور ان کا یہ لقب مشہور ہو گیا تھا۔ یہ شخص اس فن سے واقف تھے مگر اس کو بُرا سمجھتے تھے ۔ یہاں تک کہ جو شخص ان کے پاس سیکھنے آتا اس سے یہ کہہ دیتے تھے ۔ کہ بھائی خدا نے یہ علم ہم کو تمہاری آزمائش کے لئے دیا ہے اس کو نہ سیکھو ورنہ ایمان جاتا رہے گا ۔
(ان کے متعلق یہ کہانی کہ وہ دو فرشتے تھے جو حضرت ادریس علیہ السلام کے عہد میں زمین بابل میں آئے تھے ایک حسین عورت زہرہ پر عاشق ہو گئے اور اس کے بہکانے پر غیر شرعی کام کئے اور سزا میں ایک کنویں میں اُلٹے لٹکائے گئے وغیرہ ۔ سب بے حقیقت اور بے تکی باتیں ہیں)
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ ۔ مَا نافیہ ۔ يُعَلِّمٰنِ مضارع تثنیہ مذکر غائب وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے ۔
تَعْلِيْمٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر مِنْ اَحَدٍ میں مِنْ زائدہ ہے
حَتّٰى ۔ اِلٰى ۔ اَنْ ۔ جب تک ۔
يَقُوْلَا ۔ مضارع تثنیہ مذکر غائب ۔ حتّٰی کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے مضارع منصوب آیا ہے ۔ قَوْلٌ مصدر (باب نَصَرَ) وہ دونوں کہہ دیتے تھے ۔
فِتْنَةٌ ۔ آزمائش ۔ فِتْنَةٌ ۔ فَتَنٌ ۔ سے مشتق ہے ۔ جس کے معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے ۔ قرآن مجید میں لفظ فِتْنَةٌ اور اس کے مشتقات کو مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے ۔ مثلاً آزمائش ، (آیہ ہذا) آفت ، مصیبت ، فساد ، کفر ، بدنظمی ، عبرت ، ایذا وغیرہ ۔
اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ میں اِنَّمَا کلمہ حصر ہے ۔ ہم تو صرف آزمائش ہیں ۔
لَا تَكْفُرْ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر ۔ تو کافر مت بن

فَيَتَعَلَّمُوْنَ۔ فاء عاطفہ ہے۔ يَتَعَلَّمُوْنَ کا عطف يُعَلِّمٰنِ پر ہے اور نفی میں شامل نہیں۔ تقدیر کلام کچھ ایسے ہے وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ (يُعَلِّمٰنِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَوْلِ) فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا ..... الخ. وہ دونوں کسی کو نہ سکھاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کے لئے ہیں " تو کافر نہ بن "، (لیکن جب وہ اس پر بھی سیکھنے پر اصرار کرتے تو) وہ ان کو اس قول کے بعد سکھانے پر آمادہ ہو جاتے اور وہ لوگ ان دونوں سے سیکھتے ایسی بات کہ ..... الخ

يَتَعَلَّمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَعَلُّمٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے۔ وہ سیکھتے تھے

مَا يُفَرِّقُوْنَ۔ مَا موصولہ ہے يُفَرِّقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب تَفْرِيْقٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ وہ جدائی پیدا کرتے تھے بِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع وہ جادو جو وہ ہاروت و ماروت سے سیکھتے تھے جدائی ڈالنے کے لئے۔

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ۔ واؤ حالیہ ہے۔ مَا نافیہ مشابہ بلَيْسَ۔ بِضَآرِّيْنَ میں بآء زائدہ ہے اور مِنْ اَحَدٍ میں مِنْ زائدہ ہے بِهٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر کا مرجع وہی ہے جو ہ متذکرۃ الصدر میں ہے۔ مطلب۔ اَیْ مَا يَضُرُّوْنَ بِهٖ اَحَدًا ا ہ اس سے وہ کسی کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے جملہ حالیہ ہے جملہ سابقہ سے۔

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔ اس جملہ کا عطف جملہ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا.... الخ پر ہے مَا يَضُرُّهُمْ میں مَا موصولہ ہے يَضُرُّهُمْ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہے اور وَلَا يَنْفَعُهُمْ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ و معطوف مل کر صلہ ہوا مَا موصولہ کا۔ وہ لوگ وہ بات سیکھتے تھے جو ان کو ضرر دیتی تھی اور ان کو نفع نہیں دیتی تھی۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا۔ واؤ عاطفہ لام تاکید کا۔ قَدْ ماضی پر داخل ہو کر، تحقیق کے معنی دیتا ہے عَلِمُوْا میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب اَلْيَهُوْدُ کے لئے ہے۔

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ط۔ لام ابتدائیہ (جو مبتداء پر داخل ہوتا ہے) مَنْ موصولہ اِشْتَرٰىهُ (اِشْتَرٰى فعل بافاعل ہٗ مفعول جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر) صلہ اپنے موصول کا اور موصول و صلہ مل کر مبتداء ہے (جس پر کہ لام ابتداء داخل ہوا ہے)

ترجمہ:۔ اور بے شک وہ (یہود) جان چکے تھے کہ جس نے اس (سحر) کو (کتاب اللہ کے عوض) خریدا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ جملہ لَمَنِ اشْتَرٰىهُ ..... مِنْ خَلَاقٍ مفعول ہے عَلِمُوْا کا اِشْتَرٰى ماضی واحد مذکر غائب اِشْتِرَآءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ اس نے خریدا۔ اس نے مول لیا۔۔

(یا اس نے بیچا) ہٗ ضمیر مفعول سحر کے لئے ہے۔
خَلَاقٍ - حصہ - اپنی عادت اور خلق سے جو فضیلت انسان حاصل کرے اس کا نام خلاق ہے۔
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ - واؤ عاطفہ مَا موصوفہ ہے۔ شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ جملہ فعلیہ ہوکر صفت (ہٖ کا مرجع مَا بمعنیٰ شَيْئًا ہے) بِئْسَ فعل ذم ہے۔ برا ہے۔ لام تاکید کا ہے۔ اور جس شئے کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ شَرَوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب شِرَاءٌ سے (باب ضَرَبَ) سے بمعنی خرید و فروخت کرنا۔ ہر دو معنی یعنی خریدنا اور فروخت کرنا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؀ کاش وہ جانتے۔
فائدہ - اگر کوئی بطور شبہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو بطور تاکید یہ فرمادیا وَلَقَدْ عَلِمُوْا (بیشک جان چکے) تو پھر لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (کاش وہ جانتے) کے کیا معنی ہوں گے؟
جواب یہ ہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں - ایک علم سطحی ہے جو محض زبان پر ہے اس کا دل سے یا عمل سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرا علم جو قلب کی گہرائیوں تک جا گھسے اور اس کو منور کر دے۔ اور یہی علم نافع ہے۔ یہود کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچاننا بھی اسی قبیل سے تھا۔ کہ وہ سطحی جانتے تھے اور مانتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں لیکن یہ اقرار ان کی زبانوں تک ہی محدود تھا ان کے دل اس کے نور سے عاری تھے اس لئے ان کی یہ پہچان ان کو کچھ نافع نہ تھی (تلخیص از تفسیر مظہری)
قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات متعلقہ ہیں - ۲ : ۱۲۶ اور ۶ : ۲۰ -
۲ : ۱۰۳ - وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا - (ای اٰمَنُوْا بِالرَّسُوْلِ اَوْ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ او بالتوراۃ)
واؤ - عاطفہ ہے لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا - جملہ شرطیہ اور واتقوا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور یہ بھی جملہ شرطیہ دوم ہے۔ اور جملہ لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ - جواب شرط ہے اصل اس کی یوں ہوگی۔
وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَاُثِيْبُوْا مَثُوْبَةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرًا مِّمَّا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ
اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیز گاری کرتے تو وہ ضرور صلہ پاتے خدا کے ہاں سے جو اس چیز سے بہتر ہوتا جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا
لَمَثُوْبَةٌ میں لام تاکید کے لئے ہے۔ مَثُوْبَةٌ - ثَوْبٌ سے ہے جس کے معنی کسی چیز کے اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آنے کے ہیں۔ یا غور و فکر سے جو حالت مقدر اور مقصود ہوتی ہے اس تک پہنچ جانے کے ہیں - اول الذکر کی مثال ثَابَ فُلَانٌ اِلٰى دَارِهٖ - فلاں اپنے گھر لوٹ آیا - یا ثَابَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ میری سانس میری طرف لوٹ آئی۔ مؤخر الذکر کی مثال ثَوْبٌ ہے - کیونکہ سوت کاتنے سے مقصود کپڑا بننا ہے لہذا کپڑا بن جانے پر گویا سوت اپنی حالتِ مقصود کی طرف لوٹ آتا ہے۔

یہاں مَثُوْبَۃٌ بمعنی اچھا بدلہ۔ ثواب، جزاء ہے۔ خَیْرٌ یہاں بطور صیغہ افعل التفضیل ہے۔ مفضل علیہ (سحر) کو یا تو اس لئے حذف کیا گیا کہ مفضل کو مفضل علیہ سے اس قدر عالی سمجھا کہ مفضل علیہ سے اس کو کسی قسم کی مناسبت ہو۔ یا اس واسطے کہ تخصیص کسی شے کی نہ رہے۔ تفضیل کل ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ مفضل جملہ اشیاء سے بہتر ہے لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ آیت سابقہ ملاحظہ ہو۔

۲ : ۱۰۴۔ رَاعِنَا۔ ر ع ی۔ مادہ سے مشتق ہے مُرَاعَاۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے مُرَاعَاۃٌ بمعنی حفاظت کرنا۔ کسی کی طرف کان لگانا۔ مثلاً رَاعَیْتُہٗ سَمْعِیْ۔ میں نے اس کی طرف کان لگایا۔ یا کسی کی بات کی طرف دھیان دیا۔ مثلاً ھُوَ لَا یُرَاعِیْ اِلٰی قَوْلِ اَحَدٍ۔ وہ کسی کی بات پر دھیان نہیں دیتا۔ رَاعِنَا۔ ہماری طرف کان لگا۔ ہماری طرف متوجہ ہو۔

اَلرَّعْیُ۔ اصل میں حیوان یعنی جاندار چیز کی حفاظت کو کہتے ہیں۔ خواہ غذا کے ذریعہ سے ہو جو اس کی زندگی کی محافظ ہے یا اس سے دشمن کو دفع کرنے کے ذریعے سے ہو۔ مثلاً اَرْعَیْتُہٗ میں نے اس کے سامنے چارہ ڈالا۔ اور رَعَیْتُہٗ میں نے اس کی نگرانی کی۔ اسی سے رِعْیٌ چارہ یا گھاس کو کہتے ہیں اور مَرْعًی چراگاہ کو۔ اسی سے رَاعِیْ چرواہا کو کہتے ہیں۔ نیز رَاعِنْ یہود کی زبان میں ایک نہایت فحش گالی تھی۔ رَاعِنَا (ہماری طرف کان لگا یا متوجہ ہو) کو ذرا زبان دبا کر رَاعِیْنَا بولتے اور اپنے دل میں اس کے معنی لیتے۔ اے ہمارے چرواہے یا بطور گالی رَاعِنَا۔ رَاعِنٌ سے بمعنی احمق۔ استعمال کرتے۔ ان کی دیکھا دیکھی اور ان کی نیت کو جانے بغیر مسلمان بھی کبھی یہ لفظ (بمعنی ہماری طرف متوجہ ہو) استعمال کر لیتے تھے۔ آیت ہذا میں خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے تاکہ یہ ذو معنی لفظ کسی گستاخی کا باعث نہ بن سکے۔ اور ہدایت فرمائی کہ وہ (یعنی مسلمان) رَاعِنَا کے بجائے اُنْظُرْنَا کہا کریں۔

وَاسْمَعُوْا۔ واؤ عاطفہ۔ اِسْمَعُوْا سِمَاعٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم سنو۔ تم سنتے رہو۔ یعنی اُنْظُرْنَا (آپ ہماری طرف نظر فرمائیں۔ کہو اور پھر دھیان سے سنو۔

۲ : ۱۰۵۔ مَا یَوَدُّ۔ مَا نافیہ ہے۔ یَوَدُّ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مَوَدَّۃٌ مصدر۔ باب سَمِعَ۔ نہیں پسند کرتے۔ نہیں چاہتے ہیں۔

مِنْ بیانیہ ہے۔ اور وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ میں واؤ عاطفہ اور لَا زائدہ ہے اَنْ یُّنَزَّلَ میں اَنْ مصدریہ ہے۔ یُنَزَّلَ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ تَنْزِیْلٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سے بمعنی نازل کیا جانا۔ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ یہ جملہ مفعول ہے یَوَدُّ کا۔ ترجمہ یہ ہوگا۔ وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والے ہوں یا مشرک تمہارے رب کی طرف سے تم پر کسی بھلائی کے نازل کئے جانے پر خوش نہیں ہیں۔

وَاللّٰہُ میں واؤ حالیہ ہے۔

یَخْتَصُّ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِخْتِصَاصٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے۔ وہ خاص کرتا ہے۔ وہ مخصوص کرتا ہے۔ ترجمہ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے مخصوص کرلے۔

ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ذُوْا مضاف۔ الْفَضْلِ موصوف الْعَظِیْمِ۔ صفت۔ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ عظیم فضل والا۔ بڑے ہی فضل کا مالک۔

۲: ۱۰۶۔ مَا شرطیہ ہے اور جازم فعل ہے۔ مَا مِنْ اٰیَۃٍ جو آیت بھی۔ جس آیت کو بھی۔

نَنْسَخْ۔ مضارع جمع متکلم مجزوم بوجہ عمل مَا شرطیہ نَسْخٌ (باب فتح) مصدر بمعنی زائل کرنا۔ بدل دینا۔ بیکار کر دینا۔ ایک چیز کو دوسری کی جگہ قائم کرنا۔ صورت بدل دینا۔ لکھنا۔ اَلْاِسْتِنْسَاخُ (باب استفعال) کے معنی کسی چیز کے لکھنے کو طلب کرنے یا لکھنے کے لئے تیار ہونے کے ہیں لیکن بمعنی نسخ (لکھنا) بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔ مثلاً۔ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۴۵: ۲۹) جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ تَنَاسُخٌ ایک کے بعد دوسری چیز کا اس کے قائم مقام ہونا۔ جیسا کہ اہل ہنود میں مسئلہ تناسخ ہے کہ آتما یعنی روح ہر موت پر دوسرا روپ دھار لیتی ہے اور عمل جاری رہتا ہے تا آنکہ آتما کو نروان (نجات) حاصل ہو۔

آیت ہذا میں جملہ کا ترجمہ ہوگا۔ ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں۔

اَوْ۔ یا۔ حرف عطف ہے۔

نُنْسِھَا۔ مضارع جمع متکلم۔ اصل میں نُنْسِیْھَا تھا۔ یا کو ساقط کیا گیا ہے۔ یہ اِنْسَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے ہے اَنْسٰی یُنْسِیْ۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب ہے جس کا مرجع آیت ہے ہم اسے فراموش کرا دیتے ہیں نَسِیَ۔ مادہ۔

نَاْتِ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِتْیَانٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔ یہ فعل لازم ہے۔ لیکن ھا۔ کے صلہ کے ساتھ آئے تو متعدی کے معنی دیتا ہے۔ ہم لاتے ہیں۔ ہم دیتے ہیں۔

ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اٰیَۃٍ کے لئے ہے۔ نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا۔ جملہ جواب شرط ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ لَمْ تَعْلَمْ نفی جحد بَلَمْ کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔

(۲: ۱۰۷) مَا لَکُمْ میں مَا نافیہ ہے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ اللہ کے سوا۔

وَلِیٌّ۔ وِلَایَۃٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صیغہ صفت ہے۔ مددگار

نَصِیْرٌ۔ نَصْرٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صیغہ صفت ہے۔ بچانے والا۔

۲: ۱۰۸۔ اَمْ۔ یا۔ کیا۔ خواہ۔ حرف عطف ہے استفہام کے معنیٰ دیتا ہے کبھی بمعنیٰ بَلْ (حرف اضراب

بلکہ) اور کبھی بمعنی ہمزہ استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیساکہ آیت ہٰذا میں ہے اور کبھی زائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اَمْ اَنَا خَیْرٌ (۴۳: ۵۱-۵۲) عبارت کی تقدیر یوں ہے۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اَنَا خَیْرٌ (کیا تم نہیں دیکھتے میں بہتر ہوں.....)

تُرِیْدُوْنَ — مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِرَادَۃٌ مصدر (باب افعال) کیا تم چاہتے ہو، کیا تم ارادہ کرتے ہو۔

اَنْ۔ مصدریہ ہے۔

کَمَا۔ کاف حرف تشبیہ ہے۔ مَا موصولہ (بعد کو آنے والا جملہ اس کا صلہ) جیساکہ۔

مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ۔ مضارع مجزوم بوجہ شرط وصل کی وجہ سے مجزوم کو مکسور کر دیا گیا۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ تَبَدُّلٌ (تفعّلٌ) مصدر، بدلہ میں لینا مَنْ شرطیہ۔ جو ایمان کے بدلہ میں کفر کو لے گا۔ یا ایمان چھوڑ کر کفر لے گا۔

فَقَدْ۔ میں فاء جواب شرط کے لئے ہے۔ سارا جملہ جواب شرط ہے۔

قَدْ ضَلَّ۔ ماضی پر آنے کی وجہ سے قَدْ تحقیق کے معنی میں ہے۔ ضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب۔ کھو گیا۔ راہ سے دور جا پڑا۔

سَوَآءَ السَّبِیْلِ۔ مضاف، مضاف الیہ مل کر ضَلَّ کا مفعول۔ بمعنی راہ راستگی۔ سو بے شک وہ راہ راستگی کھو بیٹھا۔ راہ سے دور جا پڑا۔

۲: ۱۰۹۔ وَدَّ۔ ماضی۔ واحد مذکر غائب۔ وُدٌّ۔ مَوَدَّۃٌ مصدر (باب سمع) اس نے دل سے چاہا۔ دل سے خواہش کی۔

لَوْ۔ یہاں بطور حرفِ تمنّی استعمال ہوا ہے۔ کاش۔

یَرُدُّوْنَکُمْ۔ یَرُدُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ رَدٌّ مصدر (باب نَصَرَ) کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ کہ تم کو لوٹا دیویں۔ مرتد بنا دیں۔

کُفَّارًا۔ مفعول ثانی ہے (کُمْ مفعول اول) فعل یَرُدُّوْنَ کا۔

حَسَدًا۔ بوجہ حسد۔ مفعول لہٗ۔

مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ۔ اَنْفُسِھِمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ عِنْدِ کا جو مضاف ہے۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مجرور اپنے جار مِنْ کا۔ جار مجرور مل کر صفت حَسَدًا کی۔ یعنی بوجہ حسد کے جو اُن کے دلوں میں ہے۔

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ۔ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکا ان پر حق۔ یعنی یہ سب ان کی گذشتہ کاروائی اس پر ہے کہ ان معجزات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صفات سے جو تورات میں مذکور ہیں حق ان پر ظاہر

ہو چکا تھا۔
فَاعْفُوْا۔ فاء عاطفہ۔ اُعْفُوْا۔ عَفْوٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم معاف کردو
اِصْفَحُوْا۔ صَفْحٌ (باب فتح) مصدر سے۔ فعل امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر ہے۔ تم درگذر کرو۔
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ جملہ انشائیہ ہے اور معطوف ہے جس کا عطف فَاعْفُوْا پر ہے۔
(۲: ۱۱۰) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ ۔ واؤ عاطفہ، مَا شرطیہ۔ مِنْ خَیْرٍ بیان ہے مَا
کا۔ لِاَنْفُسِکُمْ۔ متعلق فعل تُقَدِّمُوْا ہے۔ اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیج رکھوگے۔ یہ جملہ شرط ہے
اور اگلا جملہ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ۔ جواب شرط ہے۔ تُقَدِّمُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تَقْدِیْمٌ (تفعیل)
مصدر سے۔ تم آگے بھیجو گے۔
۲: ۱۱۱۔ لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ ۔ لَنْ یَّدْخُلَ ۔ مضارع معروف نفی تاکید بلَنْ صیغہ واحد مذکر غائب
فعل مضارع منصوب بوجہ عمل لَنْ ہے۔ اَلْجَنَّۃَ۔ مفعول ہے فعل لَنْ یَّدْخُلَ کا۔
اَمَانِیُّھُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی (جھوٹی) تمنائیں۔ اُمْنِیَّۃٌ کی جمع۔
ھَاتُوْا ۔ اسم فعل۔ یعنی اسم بمعنی فعل امر جمع مذکر حاضر ہے۔ لاؤ۔
یہ اصل میں اِیْتَاءٌ (افعال) سے فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اٰتُوْا تھا۔ ہمزہ کو ھاء سے بدل کر ھَاتُوْا
کرلیا۔ مُھَاتَاۃٌ۔ کوئی چیز کسی کو دینا۔
ا ت ی اور ھ ت ی حروف مادہ ہیں ہر دو صورت میں فعل امر کی گردان یوں آئے گی۔ ھَاتِ ھَاتِیَا
ھَاتُوْا ..... الخ۔
بُرْھَانَکُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری دلیل ۔ بُرْھَانٌ واحد بَرَاھِیْنُ جمع ۔
۲: ۱۱۲۔ بَلٰی۔ حرف ایجاب ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲: ۷۶۔
مَنْ شرطیہ ہے۔ جس کسی نے ۔
اَسْلَمَ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ وہ اسلام لایا۔ وہ تابعدار ہوا۔ وہ مسلمان ہوا۔
اسلام کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک وہ جس سے انسان کی جان و مال محفوظ ہوجاتے ۔ یعنی اسلام کا صرف زبان
سے اقرار ہو۔ خواہ اعتقاد ہو یا نہ ہو۔ اس کا درجہ ایمان سے نیچے ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (۴۹: ۱۴)
اعراب (گنوار) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ۔ تو۔ کہہ کہ تم ایمان نہیں لائے ۔ پر کہو کہ ہم مسلمان ہوئے ۔ اس آیت
میں یہی اسلام مراد ہے۔
دوسری صورت یہ ہے کہ زبان سے اعتراف کے ساتھ ساتھ دل سے بھی اعتقاد ہو۔ عمل سے پورا کرے

اور قضاء و قدر الٰہی کے آگے سر جھکا دے۔ اسلام کے اس معنیٰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا۔ فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (۲۷: ۸۱) جو یقین رکھتا ہے ہماری آیات پر سو وہ حکم بردار ہیں۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ جس کسی نے اللہ کے سامنے اپنا چہرہ (یعنی اپنی گردن) کو جھکا دیا۔ وَهُوَ مُحْسِنٌ حال ہے (درآنحالیکہ وہ نیکی کرنے والا بھی ہو) یہ سارا جملہ شرط ہے۔

فَلَهٗ اَجْرُهٗ..... الخ جواب شرط ہے۔

فاء جوابِ شرط کے لئے ہے۔ لَهٗ اور اَجْرُهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَنْ کی طرف راجع ہے

وَلَا يَحْزَنُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب حُزْنٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۲: ۱۱۳- اَلْيَهُوْدُ اور النَّصٰرٰى میں ال عہد کا ہے۔ مراد اَلْيَهُوْدُ سے مدینہ منوّرہ کے یہودی اور باسی ہیں اور النَّصٰرٰى سے مراد عیسائیوں کا ایک وفد جو نجران سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ دورانِ گفتگو دونوں فریق آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودیوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت اور انجیل سے انکار کیا۔ اور عیسائی حضرت موسیٰ کی نبوت اور توراۃ سے منکر ہوئے۔

اور بعض کے نزدیک عامۃ الیہود اور عامۃ النصاریٰ مُراد ہیں

وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط جملہ حالیہ ہے حالانکہ وہ سب الکتاب پڑھتے ہیں۔ یعنی یہودی توراۃ پڑھتے ہیں جو حضرت عیسٰی اور انجیل کی تصدیق کرتی ہے۔ اور عیسائی انجیل پڑھتے ہیں جو حضرت موسیٰ کی نبوت اور توراۃ کی تصدیق کرتی ہے۔

يَتْلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تِلَاوَةٌ (باب نصر) مصدر سے وہ تلاوت کرتے ہیں۔ وہ پڑھتے ہیں

كَذٰلِكَ۔ کاف تشبیہ کا ہے۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید بمعنیٰ یہود اور نصاریٰ کا قول۔ اسی قسم کی بات۔

اَلَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ وہ لوگ جو نہیں جانتے یا جن کے پاس علم نہیں۔ مراد مشرکین عرب اور دیگر بت پرست اور مجوس ہیں اور ان کے علاوہ جو فرقے کفار کے گزرے ہیں۔ کیونکہ ہر فرقہ دوسرے کی تکذیب کرتا رہا ہے۔

مِثْلَ قَوْلِهِمْ۔ بیان ہے ذٰلِكَ کا بمعنی مثل قول الْيَهُوْدِ لِلنَّصَارٰى وقول النصاریٰ لِلْيَهُوْدِ مطلب یہ ہوا۔ کہ ایسی قسم کی باتیں وہ لوگ کہتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے۔ خواہ مشرکین عرب ہوں کہ مسلمانوں کے متعلق کہتے تھے کہ مسلمان راہ حق پر نہیں۔ خواہ مشرکین قریش ہوں کہ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب راہ حق پر نہیں۔ یا اس سے مراد پچھلی قوموں کے لوگ ہیں جو اپنے نبیوں کے متعلق کہتے تھے کہ یہ راہِ حق پر نہیں اور اپنے آباء و اجداد کے نقشِ قدم پر چلنے پر مصر تھے۔

يَحْكُمُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ حُكْمٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ وہ فیصلہ کرے گا۔ وہ حکم دیگا یا حکم دیتا ہے۔

یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ۔ **مضاف** مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہے فعل یَحۡکُمُ کا۔

فِیۡمَا۔ میں مَا موصولہ ہے کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ۔ صلہ ہے

سو اللہ فیصلہ کردے گا ان میں قیامت کے روز (اس بات کا) جس میں یہ جھگڑتے رہتے ہیں۔

۲:۱۱۴۔ مَنۡ **استفہامیہ** ہے۔ کون ہے؟۔ استفہام انکاری ہے۔ یعنی کوئی نہیں ہے۔

اَظۡلَمُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ ظالم۔

مِمَّنۡ۔ مرکب ہے مِنۡ حرف جار اور مَنۡ موصولہ ہے۔ اس شخص سے جو۔

مَنَعَ۔ فعل با فاعل۔

مَسٰجِدَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مفعول اول مَنَعَ کا۔

اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ۔ کہ لیا جائے ان میں خدا کا نام۔

یہ مَنَعَ کا مفعول ثانی ہے۔ صاحب تفسیر مظہری نے اس کی مثال وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ (۱۷:۵۹) دی ہے جس میں اَنۡ نُّرۡسِلَ دوسرا مفعول ہے مَنَعَ کا۔

وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مَسٰجِدَ کے لئے ہے۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے خرابی معنوی بھی ہو سکتی ہے جب کسی کو مسجد میں اللہ کے ذکر سے منع کیا جائے یا حسی جب اس کو فی الواقع مسمار کیا جائے۔ مثلاً بصورت اول مشرکین مکہ کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے روکے رکھنا۔ اور بصورت دوم بخت نصر کا بیت المقدس کو اجاڑ دینا۔

مطلب یہ ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں جو اللہ کی مسجدوں کو اس کے ذکر سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو۔

اُولٰٓئِکَ۔ اسم اشارہ بعید بصیغہ جمع مذکر۔ وہ لوگ۔ مراد وہ لوگ جو اللہ کی مساجد میں اس کا نام لینے سے روکتے ہیں اور ان کی خرابی کے درپے ہیں

اَنۡ مصدریہ ہے۔

مَا کَانَ لَہُمۡ۔ ان کو لائق نہ تھا۔

خَآئِفِیۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر خَآئِفٌ واحد۔ خَوۡفٌ سے ڈرنے والے۔ یہ حال ہے ضمیر یَدۡخُلُوۡہَا سے۔

صاحب تفسیر ماجدی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:۔

اِلَّا خَآئِفِیۡنَ۔ یعنی (مسلمانوں کے رعب و دبدبہ سے ڈرتے ہوئے) یعنی داخلہ کی اجازت غیر مسلم کو صرف اس حال میں دی جا سکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کا محکوم ہو۔ اور اس کا داخلہ سرکشانہ نہیں محکومانہ ہو۔ قرآن مجید میں لفظ مساجد بصیغہ جمع ہے۔ لیکن ایک قول ہے کہ مساجد سے یہاں مراد مسجد حرام یا حرم کعبہ ہی ہے۔ المراد بالمساجد

المسجد الحرام (معالم عن ابن زید) اور اس شبہ کا کہ لفظ جمع سے مراد واحد کیونکر ہوگی؟ جواب یہ دیا گیا ہے کہ محاورۂ زبان میں یہ جائز ہے۔ شلاً اگر کوئی محض ایک ہی نیک مرد کو ایذا پہنچائے تو یہ کہنا درست ہوگا کہ نیکوں کو ستانے والا بڑا ظالم ہے۔ کما نقول لمن اذیٰ صالحًا واحدًا: ومن اظلم من اذی الصالحین (کشاف)

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت سارے کافروں کے حق میں ہے کہ عبادت سے روکنے والے تو سارے ہی کافر ہیں اور مساجد سے مراد کل روئے زمین ہے۔ چنانچہ کافروں کو دارالاسلام میں داخلہ کا کوئی حق نہیں۔ بجز اس کے کہ مسلمانوں کی ہی شرائط پر ہو۔ اور یہ قول امام تریدی کی طرف منسوب ہے (احمدی)

اور اگر مراد مسجد حرام لی جائے تو قانونی اور تشریعی حیثیت سے قطع نظر، واقعاتی رنگ میں بات بالکل صحیح نظر آئے گی۔ چنانچہ مسجد حرام اس وقت سے آج تک بحمداللہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہی چلی آرہی ہے۔

۲ : ۱۱۵ - لِلّٰهِ - خبر مقدم - اَلْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ - مبتدا مؤخر - مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے۔

فَاَيْنَمَا - فاء عاطفہ - اَيْنَمَا ظرفیہ متضمن بمعنی شرط فعل تُوَلُّوْا کا مفعول فیہ ہے۔

اَيْنَ (شرطیہ اور مَا موصولہ کا مرکب ہے) جہاں کہیں۔ جس طرف۔

تُوَلُّوْا - مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی عامل کے سبب گر گیا ہے تَوْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ لغات اضداد میں سے ہے۔ منہ کرنے اور منہ پھیرنے دونوں معنیٰ کے لئے آتا ہے۔ یہاں اس آیۃ میں پہلے معنی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی (جس طرف تم (اپنے منہ) کرو۔

منہ پھیرنے کے معنی میں ہے بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ہ (۲۱ : ۵۷) جب تم جا چکو گے منہ پھیر کر۔

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ - جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہے۔

فَثَمَّ - فاء جزائیہ ہے ثَمَّ - اسم اشارہ - ظرف - خبر مقدم - وَجْهُ اللّٰهِ - مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر - جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط کی ہے۔

وَاسِعٌ - اسم فاعل واحد مذکر - وُسْعٌ وَ سَعَةٌ (باب سَمِعَ) مصدر - وَسِعَ الْاِنَاءُ الْمَتَاعَ کے معنی ہیں - برتن میں متاع کے لئے کافی گنجائش تھی - وَسِعَتْ رَحْمَةُ اللّٰهِ كُلَّ شَيْءٍ - اللہ کی رحمت ہر چیز کو آسانی سے گھیرے ہوئے ہے۔ اَلسَّعَةُ - کا لفظ قدرت کے لئے۔ فعل کے لئے اور حال کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے یہ اسماء الحسنیٰ میں سے ہے۔ اس کے معنی ہیں ایسی ذات جو اپنی ذات و صفات کے اعتبار سے ہر ایک چیز پر وسیع ہے۔ یعنی اسے آسانی سے گھیرے ہوئے ہے۔

قرآن مجید میں یہ لفظ بحالت رفع (وَاسِعٌ) ۸ دفعہ آیا ہے۔ ۷ دفعہ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور ایک دفعہ بطور مضاف وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ - اور بحالت نصب ایک دفعہ وَاسِعًا حَكِيْمًا - اور ہر جگہ بغیر الٓ کے آیا ہے۔

یہاں بمعنی صاحبِ وسعت، کشائش والا۔ صاحبِ فضل، صاحب جود و مغفرۃ۔
۲: ۱۱۶ - اِتَّخَذَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اختیار کیا۔ اس نے پسند کیا
وَلَدًا۔ اسم جنس۔ کوئی بچہ۔ لڑکا ہو یا لڑکی۔ اولاد
سُبْحٰنَهٗ۔ سبحٰنَ پاک ہے۔ نصب۔ نیز مفرد کی طرف اضافت اس کو لازم ہے۔ خواہ مفرد اسم ظاہر ہو۔ جیسے سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ (اللہ پاک ہے) یا اسم ضمیر ہو جیسے سُبْحٰنَهٗ وہ پاک ہے۔ سُبْحٰنَكَ تو پاک ہے۔ سُبْحٰنَ مصدر ہے جس کے فعل کو کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔
بَلْ۔ حرف اضراب ہے یہ نہیں جو پہلے جملہ میں کہا گیا (کہ اس کی اولاد ہے) بلکہ سچ بات یہ ہے جو اگلے جملہ میں بیان ہو رہی ہے۔ یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۱۳۵)
قٰنِتُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ قَانِتٌ واحد۔ اطاعت کرنے والے۔ فرمانبردار۔ حکم بجالانے والے۔ اَلْقُنُوْتُ (باب نَصَرَ) جس کے معنی خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنا ہے اسی سے دعائے قنوت ہے۔ اللہ کے حضور اپنی فرمانبرداری کا اظہار۔
۲: ۱۱۷ - بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ بَدِیْعٌ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مُبْدِعٌ۔ موجد۔ نیا نکالنے والا۔ نئی طرح بنانے والا۔ پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ اَلْاِبْدَاعُ۔ ایسی چیز کو ایجاد کرنا جس کی سابق میں مثال نہ ہو۔ بغیر کسی کی اقتدار اور پیروی کرنے کے کسی صنعت کو نکالنا۔
جب اللہ تعالیٰ کے متعلق ہو تو اس کے معنی ہوں گے۔ بغیر آلہ۔ بغیر مادہ اور بغیر زمان و مکان کے کسی شئے کو ایجاد کرنا۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مضاف، مضاف الیہ۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔
اِذَا۔ ظرف زمان ہے۔ جب۔ اس وقت۔ بطور حرف فجائیہ بھی آتا ہے بمعنی ناگہاں۔ مثلاً فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۲۰: ۲۰) پس یکایک وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ یہاں بمعنی جب آیا ہے۔ شرطیہ ہے
قَضٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب بمعنی مضارع۔ ارادہ کرتا ہے۔ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا۔ وہ جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے، یہ جملہ شرط ہے اور فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ جزاء ہے شرط کی۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا
فَاِنَّمَا۔ ف جزائیہ ہے۔ اِنَّمَا میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور مَا کافہ ہے۔ جو حصر کے معنی دیتا ہے۔ اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں۔ بے شک۔ تحقیق۔
كُنْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر، ہو جا۔ کَوْنٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے۔
فَيَكُوْنُ۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔
۲: ۱۱۸ - لَوْلَا۔ لَوْ حرف شرط۔ اور لَا نافیہ سے مرکب ہے۔ کیوں نہیں۔ کیوں نہ۔
یہ حروف التحضیض۔ (کسی کو کسی کام کرنے پر ابھارنا۔ یا آمادہ کرنا) العرض (نرمی سے کسی کام کی طلب کرنا) میں سے

ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۶ : ۴۳، یا لغات القرآن جلد پنجم۔
دیگر حروف التحضیض والعرض یہ ہیں۔ اَلَا۔ ھَلَّا۔ لَوْمَا۔
یُکَلِّمُنَا۔ یُکَلِّمُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ کلام کرتا ہے تَکْلِیْمٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم وہ کیوں ہم سے کلام نہیں کرتا۔
تَاْتِیْنَا۔ مضارع واحد مؤنث غائب نَا ضمیر جمع متکلم اِتْیَانٌ مصدر (باب ضَرَبَ) وہ ہمارے پاس آئے۔ وہ ہمارے پاس آتی ہے۔ اَوْ تَاْتِیْنَا اٰیَةٌ ای وَلَوْلَا تَاْتِیْنَا اٰیَةٌ۔ یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس کوئی نشانی۔
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ ایک جیسی ہوگئی۔ یہاں فعل قُلُوْبُهُمْ کے لئے آیا ہے بمعنی ان کے دل ایک جیسے ہوگئے۔ یعنی عناد اور نابینائی میں پہلے اور پچھلے لوگوں کے دل برابر ہیں۔ تَشَابَهَتْ کا فاعل قُلُوْبُهُمْ ہے۔
قَدْ بَیَّنَّا۔ قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی دیتا ہے بَیَّنَّا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَبْیِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سے واضح طور پر بیان کرنا۔ بے شک ہم واضح طور پر بیان کر چکے ہیں۔
یُوْقِنُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِیْقَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر، وہ یقین کرتے ہیں۔
بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا (بشارت دینے والا۔ اور ڈرانے والا) دونوں حال ہیں اَرْسَلْنٰكَ کے کاف سے۔
اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ط مضاف مضاف الیہ۔ دوزخی۔ جَحِیْمٌ دہکتی ہوئی آگ۔ جَحْمٌ آگ کے سخت بھڑکنے کو کہتے ہیں (باب سَمِعَ) سے آتا ہے جَحِیْمٌ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے۔ سخت بھڑکنے والی آگ، دوزخ
۲ : ۱۲۰۔ لَنْ تَرْضٰی۔ مضارع منفی تاکید بَلَنْ۔ واحد مؤنث غائب۔ یہاں اَلْیَهُوْدُ (اسم جمع "یہودیوں کی جماعت") کے لئے آیا ہے۔ یہود ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔
وَلَا النَّصٰرٰی۔ اور نہ ہی نصاریٰ راضی ہوں گے۔
مِلَّتَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ، ان کا دین۔ ان کا مذہب۔
هُدَی اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی ہدایت۔ یعنی اللہ کی دی ہوئی ہدایت۔
اَلْهُدٰی۔ اسم معرف باللام۔ اصل ہدایت۔ یعنی اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ اور اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایت ہی اسلام ہے۔ تو گویا اسلام ہی حق ہے (جس طرف یہ کفار بلاتے ہیں وہ حق نہیں ہے)
لَئِنْ۔ لَامْ اور اِنْ سے مرکب ہے لام تاکید کا ہے اور اِنْ شرطیہ۔
اِتَّبَعْتَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر اِتِّبَاعٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ تو نے پیروی کی۔ تو نے اتباع کیا۔
اَهْوَآءَهُمْ۔ اَهْوَاءٌ جمع ہے هَوٰی کی۔ خواہشیں۔ هَوٰی خواہش نفسانی کو کہتے ہیں۔ اَهْوَآءَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کی خواہشات۔

لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ هُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ سارا جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ۔ جواب شرط ہے۔

اَلْعِلْمِ۔ سے مراد یا تو وحی ہے یا دین ہے جس کا صحیح ہونا معلوم ہو چکا۔

ترجمہ ہوگا۔ اگر آپ چلے ان کی خواہشوں پر بعد اس کے کہ آچکا آپ کے پاس علم تو آپ کے لئے نہ کوئی حمایتی ہے کہ اللہ سے بچالے اور نہ کوئی مددگار۔

۲: ۱۲۱- اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ:

اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یَتْلُوْنَهٗ۔ تِلَاوَتِهٖ۔ بِهٖ۔ بِهٖ میں علماء نے ہٖ کے مرجع کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ اگرچہ آیت کے اصل مطلب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم نے یہاں اَلْكِتٰبَ سے مراد توراۃ و انجیل لیا ہے اور اس کو ہٖ کا مرجع اختیار کیا ہے (صاحب تفہیم القرآن کی مطابقت میں) اور بعض نے الکتاب سے مراد اَلْقُرْاٰن لیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ موصول اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ صلہ۔ حَقَّ۔ مصدر کی طرف اضافت کی وجہ سے منصوب ہے۔

اُولٰٓئِكَ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو کتاب دی گئی اور جسے وہ پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے اور دوسرے اُولٰٓئِكَ کا مشار الیہ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ ہے جو اس کتاب سے کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ تفہیم القرآن میں اس کا ترجمہ یوں ہے۔

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کریں وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

یعنی اہل کتاب میں سے جو سچے دل سے توراۃ و انجیل کو پڑھتے ہیں ان کو اسلام اور پیغمبر اسلام پر ایمان لانے میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا۔

الْخٰسِرُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ نقصان اٹھانے والے۔ خسارہ پانے والے۔

۲: ۱۲۳- اِتَّقُوْا- امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے و ق ی مادّہ۔ تم ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو- یَوْمًا- موصوف ہے اور باقی سارا جملہ یُنْصَرُوْنَ تک اس کی صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول ہے اپنے فعل اِتَّقُوْا کا۔ اسی لئے منصوب ہے۔

لَا تَجْزِیْ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ وہ بدلہ نہیں ہوگی۔ وہ کام نہ آئے گی۔ شَیْئًا۔ کچھ بھی۔ کوئی جان دوسری جان کے کسی کام نہ آسکے گی۔

عَدْلٌ۔ عوض۔ معاوضہ، فدیہ۔ عدل۔ انصاف، برابر (اور نہ اس کی طرف سے کوئی معاوضہ یا فدیہ قبول ہوگا۔)

۲ : ۱۲۴ - اِذْ ۔ ظرف زمان ہے اس سے قبل فعل اُذْكُرُوْا یا اُذْكُرْ محذوف ہے ۔ تم یاد کرو جب ۔ یا تو یاد کر جب ۔

اِبْتَلٰى ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اس نے آزمایا ۔ اس نے امتحان لیا ۔ اِبْتِلَاءٌ (افتعالٌ) مصدر سے ابتلاء کے دو مقصد ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ امتحان لینے والا اس شخص کی لیاقت اور صلاحیت سے پوری طرح باخبر ہو جائے ۔ دوسرے یہ کہ اس کی لیاقت و صلاحیت کا تو ممتحن کو پوری طرح علم ہو مگر اوروں کی نظر میں اس کی حالت کا پیش کرنا منظور ہو کہ وہ کس قابلیت و صلاحیت کا مالک ہے ۔ قرآن مجید میں ابتلاء کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو دوسرے معنیٰ مراد ہوتے ہیں ۔

اِبْتِلَاءٌ ۔ کے اصل معنیٰ کسی امر شاق کی تکلیف دینے کے ہیں ۔ یہ بَلَاءٌ (ب ل و ، ب ل ی حروف مادّہ) سے مشتق ہے ۔ تکلیف دینا آزمائش کو مستلزم ہے ۔

اِبْرَاهِمَ ۔ مفعول ۔ رَبُّهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ۔

بِكَلِمٰتٍ ۔ باء حرف جار ۔ كَلِمٰتٍ مجرور ۔ كَلِمَةٌ واحد ۔ كَلِمَةٌ کا صحیح ترجمہ بات ہے ۔ بات قول کو بھی کہتے ہیں ۔ جیسے میری بات سنو ۔ اور فعل کو بھی ۔ قرآن مجید میں متعدد معنی میں استعمال ہوا ہے مثلاً دعائیہ کلمات جیسے فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ ۔ (۲ : ۳۷) پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے ۔ اور وہ کلمات وہ دعائیہ کلمات ہیں جو رَبَّنَا ظَلَمْنَا وغیرہ ہیں ۔ یا باتیں جیسے آیت ہذا ۔ جب پروردگار نے چند باتوں میں حضرت ابراہیم کی آزمائش کی ۔ حضرت عیسیٰ کا مراد ہونا ۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ (۳ : ۳۹) بے شک خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض یعنی عیسیٰ کی تصدیق کریں گے ۔ بعض نے کلمہ سے مراد کلمہ توحید ۔ قرآن مجید لیا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

فَاَتَمَّهُنَّ ۔ فاء عاطفہ ہے اَتَمَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۔ اِتْمَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر اس نے پورا کر دیا هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب كَلِمٰتٍ کے لئے ہے ۔ ان کو ۔

فائدہ ۔ وہ کلمات (باتیں) کیا تھے ؟ جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا گیا ۔ اس میں مختلف اقوال ہیں ۔ چند ایک باتیں یہ ہیں ۔ ستارے ۔ چاند ۔ سورج کو بغور دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچنا کہ پروردگار ہمیشہ رہنے والا ہے ان چیزوں کی طرح زوال پذیر نہیں ۔ آتشِ نمرود میں صبر کرنا ۔ عرب کے بے آب و گیاہ ریگستان میں اپنی زوجہ اور ننھے سے بچے کو حکم الٰہی کی بجا آوری میں ۔ چھوڑ آنا ۔ خداوند تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری میں اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے میں تامل نہ کرنا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ صاحب تفسیر مظہری ہیں کہ کلمات سے مراد تمام اوامر و نواہی ہیں ۔

قَالَ ۔ ای قَالَ اللّٰهُ ۔

جَاعِلُكَ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تجھ کو بنانے والا ۔ تجھ کو کرنے والا ۔

اِمَامًا۔ پیشوا۔ مقتدا۔ رہنما۔ بروزن فِعَالٌ اسم ہے بمعنی مَنْ یُؤْتَمُّ بِہٖ کے جس کی پیروی کی جائے اِئْتِمَامٌ۔ اِفْتِعَالٌ۔ مصدر سے۔ اَمَّ یَؤُمُّ (باب نصر) اَمٌّ۔ مصدر۔ بمعنی قصد کرنا۔

اَلْاِمَامُ۔ وہ ہے جس کی اقتدار کی جائے خواہ وہ انسان ہو۔ یا اس کے قول وفعل کی اقتدار کیجائے۔ یا کتاب وغیرہ ہو اور خواہ وہ شخص جس کی پیروی کی جاتے حق پر ہو یا باطل پر۔ مذکر و مؤنث دونوں پر آتا ہے۔ اِمَامٌ کی جمع اَئِمَّۃٌ ہے جیسے کِنَانٌ کی جمع اَکِنَّۃٌ (پردے۔ غلاف) ہے۔

قرآن مجید میں اور جگہ ہے۔ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ (۳۶ : ۱۲) ہر چیز کو ہم نے روشن کتاب میں لکھ رکھا ہے۔ اس کی تفسیر میں بعض نے لکھا ہے کہ لوح محفوظ کی طرف اشارہ ہے۔

قَالَ۔ ای قَالَ اِبْرٰهِیْمُ۔

وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ واؤ عاطفہ مِنْ تبعیضیہ ذُرِّیَّتِیْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جملہ کا عطف جَاعِلُكَ کے کاف پر ہے۔ ای وَجَاعِلٌ بَعْضَ ذُرِّیَّتِیْ اور کیا میری اولاد میں سے بھی بعض کو امام بنانے والا ہے۔

ذُرِّیَّۃٌ۔ ذَرٌّ سے ہے جس کے معنی بکھیرنے کے ہیں۔ اصل میں چھوٹے چھوٹے بچوں کا نام ذُرِّیَّۃ ہے۔ مگر عرف عام میں چھوٹی اور بڑی سب اولاد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ اصل میں یہ جمع ہے مگر واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔

قَالَ۔ ای قَالَ اللّٰهُ۔

لَا یَنَالُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب نَیْلٌ باب سَمِعَ۔ مصدر۔ نہیں پائے گا۔ نہیں پہنچے گا۔

عَهْدِیْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میرا عہد۔ میرا وعدہ۔

(۲ : ۱۲۵)۔ وَاِذْ۔ ای وَاذْكُرْ اِذْ۔ یاد کرو جب (ملاحظہ ہو ۲ : ۱۲۴)

اَلْبَیْتَ۔ اس سے مراد خانہ کعبہ ہے اگرچہ بیت عام ہے جیسے اَلنَّجْم کا اطلاق ثریا پر اکثر آتا ہے

مَثَابَۃً۔ یہ جَعَلْنَا کا مفعول ثانی ہے مَثَابَۃ۔ ظرف مکان ہے لوگوں کے لوٹنے کی جگہ۔ اس کا مادہ ثَوْبٌ ہے جس کا معنیٰ اصلی حالت کی طرف لوٹنا۔ یا کسی کام کی اصلی غرض کی طرف لوٹنا ہے جو غرض پہلے سوچ لی گئی ہو۔ آغاز عمل انجام فکر ہوتا ہے اور آخرِ عمل اول فکر۔ یعنی آدمی پہلے سوچتا ہے۔ جب سوچ چکتا ہے تو کام شروع کرتا ہے۔ کام ختم ہوجاتا ہے تو سوچی ہوئی غرض کا حصول سامنے آجاتا ہے اور عمل نتیجہ سے ہمکنار ہوجاتا ہے۔ پس اسی سوچی ہوئی غرض کے ظہور فعلی کی طرف لوٹنے کو ثَوْبٌ کہتے ہیں اور نتیجہ کو ثواب یا مثوبۃ کہا جاتا ہے۔ کعبہ کی تعمیر اور حکم تعمیر سے پہلے مقرر کرلیا گیا تھا کہ لوگ اس کو مرکز عبادت بنائیں اس کی طرف رُخ کریں وہاں جمع ہوں اس لئے کعبہ مَثَابَۃً اور جائے رجوع ہوگیا۔ اسی طرح سوت کاتنے کی اصل غرض کپڑا بنانا اور کپڑا حاصل کرنا ہوتی ہے اس لئے کپڑے کو ثَوْبٌ کہتے ہیں اسی طرح نتیجہ عمل کو ثواب (جزا و سزا) کہتے ہیں

اَمْنًا ۔ بمعنیٰ باعث یا جائے امن ۔ بے خوفی ، دلجمعی ۔ اس کا عطف مَثَابَةً پر ہے مصدر ہے ۔ مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے
اِتَّخِذُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ، اِتِّخَاذٌ اِفْتِعَالٌ ، مصدر ۔ تم اختیار کرو ۔ بنالو ۔ اس سے پہلے قُلْنَا مقدرہ ہے
ہم نے کہا ۔ ہم نے حکم دیا (یہاں مخاطبین الناس ہیں)

مُصَلًّى ۔ ظرفِ مکان ۔ تَصْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر ۔ صلوٰۃ کی جگہ ۔ نماز پڑھنے کی جگہ ۔ ترجمہ ہوگا اور ہم نے کہا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو ۔ (یعنی طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنا)

مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ تعمیر کرتے رہے ۔ مقام ابراہیم اگرچہ حدود کعبہ میں ایک مختص مقام کا نام ہے لیکن یہاں مراد کعبہ کی ساری حدود ہیں ۔

عَهِدْنَا اِلٰى ۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۔ عَهِدَ (باب سَمِعَ) اِلٰى کے صلہ کے ساتھ بمعنی کسی کے ساتھ معاہدہ کرنا ۔ کوئی شرط عائد کرنا ۔ کسی چیز کا کرنا ۔ لازم قرار دینا ۔ کسی کام کو کسی کے ذمہ لگانا ہے ۔

یہاں ترجمہ ہوگا ۔ ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام کے ذمہ لگایا ۔

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ ۔ اَنْ مصدریہ طَهِّرَا امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ۔ تَطْهِيْرٌ تَفْعِيْلٌ مصدر سے ۔ تم دونوں پاک رکھو یعنی معاصی اور ناجائز افعال کے ارتکاب سے میرے گھر کو پاک رکھو ۔

بَيْتِيَ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول طَهِّرَا کا ۔ اور مراد اس سے خانہ کعبہ ہے

لِلطَّآئِفِيْنَ ۔ لام حرف جار ۔ الطَّآئِفِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر ۔ الطَّآئِفُ واحد طَوْفٌ مصدر (باب نَصَرَ) کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا ۔ چکر کاٹنے والے ۔ پھیرے لینے والے ۔ طواف کرنے والے ۔ مجازاً وسوسہ اور خطرہ کو بھی طائف کہتے ہیں یہ مجرور ہے اپنے جار کا ۔ طواف کرنے والوں کے لئے ۔

وَالْعَاكِفِيْنَ واؤ عاطفہ ۔ اَلْعَاكِفِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ عَاكِفٌ واحد ۔ عَكُوْفٌ (باب ضَرَبَ) مصدر ہے جس کے معنیٰ ۔ تعظیماً کسی چیز پر متوجہ ہونا ۔ اور اس سے وابستہ رہنا ۔ عَاكِفٌ مجاور ۔ الگ بیٹھنے والا ۔ جم کر بیٹھنے والا اعتکاف کرنے والا ۔ اعتکاف شرع میں عبادت کی نیت سے اپنے آپ کو مسجد میں روکے رکھنے کو کہتے ہیں ۔ اور معتکف وہ شخص ہے جو عبادت کی نیت سے مسجد ہی میں رہے اور باہر نہ نکلے ۔ سوائے ضرورت شرعی کے قرآن مجید میں ہے وانتم عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ۔ (۲:۱۸۷) جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو ۔ یا اور جگہ آیا ہے يَعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۔ (۷ : ۱۳۸) یہ اپنے بتوں کی عبادت کے لئے بیٹھے رہتے ہیں یا محض روکے رکھنے کے لئے ہے وَالْهَدْىَ مَعْكُوْفًا ۔ (۴۸ :۲۵) اور قربانی کے جانور کہ روک دیئے گئے ہیں ۔ اس کا عطف الطَّآئِفِيْنَ پر ہے ۔

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۔ واؤ عاطفہ ۔ الرُّكَّعِ اسم فاعل جمع مذکر رَاكِعٌ واحد رکوعٌ (باب فتح) مصدر جھکنے والے ۔ رکوع کرنے والے ۔ رکوع کے اصل معنیٰ انحناء یعنی جھک جانے کے ہیں ۔ اور نماز میں خاص

تشکل میں جھکنے پر بولا جاتا ہے۔

السُّجُوْدِ۔ جمع ہے سَاجِدٌ کی۔ سجدہ کرنے والے یہ سَجَدَ یَسْجُدُ (باب نَصَرَ) کا مصدر بھی ہے جس کا مطلب۔ سجدہ کرنا۔ سرزمین پر رکھنا۔ فروتنی کرنا ہے۔ کبھی سجود کی تعبیر نماز سے بھی کی جاتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ۔ (۵۰: ۴۰) اور نماز کے پیچھے۔

وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ۔ اور نماز پڑھنے والوں کے لئے۔ ان کا عطف بھی الطَّآئِفِیْنَ پر ہے۔

اَنْ طَھِّرَا ... الخ میں اَنْ مفسرہ بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ عہد بمعنی قول ہے اور یہ عَھِدْنَا کی تفسیر ہے۔

۲: ۱۲۶ - وَاِذْ۔ ملاحظہ ہو ۲: ۱۲۴۔ اور یاد کرو جب۔

رَبِّ۔ اصل میں یَارَبِّیْ تھا۔ یا حرف ندا محذوف ہے۔ اور ی ضمیر متکلم کو تخفیفاً گرادیا گیا۔ اے میرے رب

اجْعَلْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب جَعْلٌ (باب فَتَحَ) مصدر۔ توکردے۔ تو بنادے۔ ای صَیِّرْ تو بنادے

ھٰذَا۔ یعنی کعبہ اور اس کے ارد گرد کی وادی۔ جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

رَبَّنَا اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ۔ (۱۴: ۳۷)
اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد وادی (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس لابسائی ہے۔ یہ مفعول اول ہے اِجْعَلْ کا۔

بَلَدًا اٰمِنًا۔ بَلَدًا (شہر) مفعول ثانی۔ موصوف۔ اٰمِنًا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اَمْنٌ سے امن والا پُرامن۔ صفت۔ یہ سارا جملہ رَبِّ اجْعَلْ ..... الخ معطوف علیہ۔ وَارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یہ جملہ معطوف ہے۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے

اَھْلَہٗ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل اُرْزُقْ کا۔ ہٗ ضمیر کا مرجع بَلَدًا ہے۔ مِنَ الثَّمَرَاتِ متعلق فعل ہے اور مَنْ اٰمَنَ ..... اَلْیَوْمِ الْاٰخِرِ بدل بعض ہے اَھْلَہٗ

مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ میں مَنْ موصولہ ہے اور باقی جملہ اس کا صلہ

ترجمہ :۔ اور اس شہر کے باشندوں میں سے جو ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر اس کو میووں کی روزی عطا کر۔

قَالَ۔ ای قَالَ اللّٰہُ۔

مَنْ کَفَرَ۔ مَنْ موصولہ اور کَفَرَ فعل اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے اپنے موصول کا۔ اور یہ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط ہے۔ اور جو کفر کرے گا۔

فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیْلًا۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے۔ اُمَتِّعُ مضارع واحد متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جو مَنْ کَفَرَ کی طرف راجع ہے۔ میں اس کو بھی کچھ نفع پہنچاؤں گا۔ کچھ متاعِ زندگی دوں گا۔

یہ تَمۡتِیۡعٌ (تفعیلٌ) مصدر سے ہے بمعنی تھوڑا بہت مال واسباب زندگی کے لئے دینا۔
جملہ جواب شرط ہے قَلِیۡلًا صفت ہے جس کا موصوف زَمَانًا محذوف ہے۔ ای زمانا قلیلاً ۔
تھوڑے عرصہ کے لئے ۔چند دنوں کے لئے ۔
اَضۡطَرُّہٗ ۔ اَضۡطَرُّ مضارع واحد متکلم۔ اِضۡطِرَارٌ (اِفۡتِعَالٌ) مصدر سے ۔ جس کے معنی کسی کو ضرررساں چیز پر مجبور کرنے کے ہیں ۔ اس مجبوری کی دو صورتیں ہیں ۔(۱) ایک یہ کہ وہ مجبوری کسی خارجی سبب کی بناء پر ہو جیسے آیت ہذا میں (پھر میں اس کو عذاب دوزخ کے بھگتنے کے لئے مجبور کردوں گا۔یعنی مجبورًا دھکیل دونگا)
(۲) دوسرے یہ کہ وہ مجبوری کسی داخلی سبب کی بناء پر ہو۔اس کی پھر دو قسمیں ہیں (ا) کسی ایسے جذبہ کے تحت وہ کام کرے جسے نہ کرنے سے اسے ہلاک ہونے کا خوف نہ ہو۔ مثلاً شراب نوشی یا قمار بازی کی خواہش سے مغلوب ہو کر ان کا ارتکاب کرے ۔
(ب) کسی ایسی مجبوری کے تحت ارتکاب کرے جس کے نہ کرنے سے جان کا خطرہ ہو مثلاً قرآن مجید میں ہے ۔اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَآ اُهِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثۡمَ عَلَیۡہِ (۲: ۱۷۳) ۔تحقیق اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کردیا ہے ۔ ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے ۔ اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں ۔
لفظ ضرورت بھی اسی مادہ ض ر ر سے مشتق ہے ۔
بِئۡسَ ۔ بُرا ہے فعل ذم ہے ۔اس کی گردان نہیں آتی۔ بِئۡسَ اصل میں بَئِسَ تھا بروزن فَعِلَ (باب سَمِعَ) عین کلمہ کی اتباع میں اس کے فاء کلمہ کو کسرہ دیا گیا۔ پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کردیا گیا بِئۡسَ ہو گیا
الۡمَصِیۡرُ ۔ اسم ظرف مکان صَیۡرٌ مادہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانہ، قرارگاہ۔ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۔ ای وَبِئۡسَ الۡمَکَانُ الَّذِیۡ یَصِیۡرُ اِلَیۡہِ الۡکَافِرُ ۔بُرا ہے وہ مکان (ٹھکانا) جس کی طرف کافر لوٹے گا۔ مراد عذاب دوزخ ہے ۔
۲: ۱۲۷۔ یَرۡفَعُ ۔مضارع (بمعنی حکایت حالِ ماضی یعنی وہ فعل مضارع جو کسی گذشتہ بات کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کی بجائے استعمال کیا جائے) صیغہ واحد مذکر غائب ۔ رَفۡعٌ ۔ باب فتح ۔مصدر سے وہ اٹھا رہا تھا۔ وہ بلند کر رہا تھا ۔
اَلۡقَوَاعِدُ ۔ جمع اس کی واحد دو طرح سے ہے ۔
(۱) اَلۡقَاعِدَۃُ ۔ جس کے معنی بنیاد ہے ۔ دیوار کا وہ حصہ جس پر پوری عمارت قائم ہوتی ہے ۔ اَلۡقَوَاعِدُ بنیادیں ۔ جیسا کہ آیت ہذا میں مستعمل ہے ۔

اَلْقَاعِدُ۔ وہ عمر رسیدہ عورت جو حمل اور حیض کے قابل نہ رہی ہو۔ یہاں تاء تانیث لانے کی ضرورت نہیں جو صفات عورتوں کے لئے مخصوص ہیں ان میں تاء تانیث ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مرد سے اشتباہ ہی نہیں ہوتا جو تاء تانیث ذکر کرکے رفع اشتباہ کیاجائے۔ اس معنی میں قرآن مجید میں ہے۔ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا (۲۴ : ۶۰) اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی۔

وَاِسْمٰعِیْلُ۔ واؤ عاطفہ ہے اور اسمٰعیل معطوف ہے۔ اس کا عطف اِبْرٰاھِمُ پر ہے

الْبَیْتِ۔ سے مراد کعبہ ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے۔

رَبَّنَا..... الخ سے قبل عبارت مقدر ہے تقدیر کلام یوں ہے۔ قَائِلِیْنَ (یہ کہتے ہوئے) رَبَّنَا..... الخ یہ جملہ ابراہیم و اسمٰعیل سے حال ہے۔

ترجمہ:۔ جب (حضرت) ابراہیم و اسمٰعیل (علیہما السلام) بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے۔ دونوں دعا کئے جاتے تھے (یا کہہ رہے تھے) اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما۔ تَقَبَّلْ مِنَّا کے بعد طَاعَتَنَا اِیَّاکَ محذوف ہے۔

تَقَبَّلْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ توقبول کر۔ تَقَبُّلٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے۔

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ یہ علت ہے قبول کر لینے کی۔ استدعا کے لئے (کیونکہ بے شک تو ہی سمیع علیم ہے)

۲: ۱۲۸۔ رَبَّنَا...... اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ یہ دعا ہے جو کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا سے شروع ہوئی تھی۔

مُسْلِمَیْنِ۔ اسم فاعل تثنیہ مذکر مُسْلِمٌ واحد۔ دو فرمانبردار مسلمان۔

مُسْلِمَۃً۔ اسم فاعل واحد مؤنث مُسْلِمَاتٌ جمع۔ فرمانبردار مسلمان۔

اور ہماری اولاد (یا نسل) میں سے بھی ایک گروہ اپنا فرمانبردار بناتے رہیو۔

اَرِنَا۔ اَرِ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ اِرَاءَۃٌ۔ (افعال) مصدر سے ر ء ی مادہ۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم تو ہمیں دکھا۔

مَنَاسِکَنَا۔ اسم ظرف مَنْسِکٌ کی جمع مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی اَرِ کا۔ ہمارے حج اور عبادت کے طریقے۔

نَسْکٌ عبادت۔ پرستش۔ نُسُکٌ قربانی نَاسِکٌ عابد۔ دین کے راہ پر چلنے والا۔ مَنْسِکٌ قربانی کی جگہ۔ دین کا راستہ۔ عبادت کا طریقہ۔ حج کا طریقہ۔

تُبْ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تَوْبَۃٌ۔ (باب نصر) مصدر۔ تو معاف کر۔ تُو توبہ قبول کر۔

تَابَ یَتُوْبُ۔ اگر اِلٰی کے صلہ کے ساتھ آئے تو بمعنی بندے کا توبہ کرنا۔ معافی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنا ہے اور جب عَلٰی کے ساتھ آئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی توبہ قبول کرنے اور رحم کے ساتھ متوجہ ہونے کے

معنی ہوتے ہیں۔ تُبْ عَلَيْنَا۔ ہمارے حال پر رحم کے ساتھ توجہ فرما۔
التَّوَّابُ ۔ بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ لغت میں توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے دونوں کو تَوَّابٌ کہا جاتا ہے۔ جب بندہ کی صفت میں آئے تو اس کے معنی کثرت سے توبہ کرنے والے بندہ کے ہوں گے۔ اور جب اللہ کی صفت میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی کثرت سے۔ مسلسل۔ بار بار بندوں کی توبہ قبول کرنے کے ہیں۔

۲ : ۱۲۹۔ اِبْعَثْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ بَعْثٌ (باب فتح) مصدر بمعنی بھیجنا۔ تو بھیج۔ اسی باب سے بمعنی مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا۔ یا کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا بھی آتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ (۲ : ۵۶) پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سرِنو زندہ کیا۔ یہاں اس آیت میں بمعنی بھیج آیا ہے۔
فِيْهِمْ اور مِنْهُمْ میں ہِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع یا اُمَّةً مُّسْلِمَةً ہے یا اَلذُّرِّيَّة ہے۔ الذریۃ زیادہ مناسب ہے۔
رَسُوْلًا ۔ مفعول ہے فعل اِبْعَثْ کا۔ اور يَتْلُوْا۔ يُعَلِّمُهُمْ۔ يُزَكِّيْهِمْ یہ سب رَسُوْلًا کی صفت واقع ہوتے ہیں۔
يَتْلُوْا مضارع واحد مذکر غائب۔ تِلَاوَةٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنایا کرے۔
وَيُعَلِّمُهُمْ اور ان کو (کتاب اور دانائی) سکھایا کرے۔
وَيُزَكِّيْهِمْ ۔ يُزَكِّيْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَزْكِيَةٌ (تفعيل)
اور (ان کے دلوں کو) پاک صاف کیا کرے۔
۲ : ۱۳۰۔ مَنْ استفہامیہ انکاریہ ہے۔
يَرْغَبُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ عَنْ کے صلہ کے ساتھ بمعنی روگردانی کرنا۔ منہ پھیرنا۔ اور اِلٰی کے صلہ کے ساتھ بمعنی عاجزی وانکساری سے مانگنا۔ التجا کرنا۔
رَغْبٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ اول الذکر کی مثال۔ آیۃ ہذا۔ کون روگردانی کر سکتا ہے۔ یعنی کوئی روگردانی نہیں کر سکتا۔ مؤخر الذکر کی مثال۔ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ (۹۴-۸) اور اپنے رب کی طرف عاجزی سے متوجہ ہو جایا کرو۔
اِلَّا ۔ حرف استثناء مگر۔
مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۔ مَنْ موصولہ۔ سَفِهَ ۔ فعل ماضی۔ واحد مذکر غائب سَفْهٌ (باب سَمِعَ) اس نے بیوقوفی پر آمادہ کیا۔ نَفْسَهٗ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول سَفِهَ کا۔ مَنْ سَفِهَ

نَفْسَہٗ جس نے اپنے نفس کو نادانی یا بے وقوفی پر آمادہ کیا۔ یا اپنے آپ کو ذلیل کیا۔ اپنے آپ کو احمق بنایا۔

لَقَدْ۔ لام تاکید اور قَدْ تحقیق کے لئے ہے جب ماضی پر داخل ہو۔

اِصْطَفَیْنٰہُ۔ اِصْطَفَیْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِصْطِفَاءٌ (افتعالٌ) مصدر۔ بمعنی صاف اور خالص چیز لے لینا۔ جیسے اِخْتِیَارٌ۔ کے معنیٰ بہتر چیز لے لینا۔ اور اِجْتِبَاءٌ کے معنی عمدہ چیز منتخب کر لینا۔ ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع اِبْرٰھِیْمَ ہے۔ ہم نے اس کو منتخب کر لیا۔

۲ : ۱۳۱۔ اَسْلِمْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اِسْلَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ تو حکم برداری کر۔ شریعت میں اسلام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ایک وہ جس سے انسان کی جان و مال محفوظ ہوجاتے۔ یعنی اسلام کا صرف زبان سے اقرار خواہ دل سے اعتقاد ہو یا نہ ہو۔ اس کا درجہ ایمان سے نیچے ہے۔ اس معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (۴۹ : ۱۴) کہتے ہیں گنوار کہ ہم ایمان لائے۔ تو کہہ کہ تم ایمان نہیں لائے۔ پر کہو کہ ہم مسلمان ہوئے۔ (۲) دوسرے وہ کہ زبان کے اعتراف کے ساتھ ساتھ دل سے بھی اعتقاد ہو۔ عمل سے پورا کرے۔ اور قضاء و قدرِ الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے۔ آیت ہذا (۲ : ۱۳۱) میں یہی اسلام مراد ہے۔

۲ : ۱۳۲) وَوَصّٰی بِھَا۔ وَصّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ تَوْصِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے۔ باء تعدیہ کے لئے ہے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع یا ملۃ (۲ : ۱۳۰) ہے یا حضرت ابراہیم کا وہ فعل ہے جو انہوں نے خدا کے حکم اَسْلِمْ کے جواب میں اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہہ کر تعمیل حکم ربانی کی۔ اور اسی دین (ملت) کی اس نے وصیت کی۔ کسی واقعہ کے پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنے کو وصیت کہتے ہیں۔

بَنِیْہِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول وَصّٰی بِھَا کا۔ بَنِیْ اصل میں بَنِیْنَ تھا۔ (بحالت نصب) (بَنُوْنَ جمع اِبْنٌ کی) تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا۔ اپنے بیٹوں کو۔

وَیَعْقُوْبُ۔ واؤ عاطفہ۔ یَعْقُوْبُ معطوف ہے اِبْرٰھِیْمَ پر۔ اور یعقوب نے بھی۔

یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کی تھی۔

یٰبَنِیَّ۔ یَا حرف ندا۔ بَنِیَّ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ۔ بَنِیَّ اصل میں بَنِیْنَ تھا۔ (بَنُوْنَ کی حالت نصب۔ کیونکہ یہ مضاف ہے اور اگر منادیٰ مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے) یاء متکلم کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا۔ اور اب دو یاء جمع ہوئیں۔ یاء کو یاء میں

مدغم کیا۔ بَنِیَّ ہوگیا۔ اے میرے بیٹو۔
اِصْطَفٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ اِصْطِفَاءٌ (افتعالٌ) مصدر۔ اس نے چن لیا۔ نیز ملاحظہ ہو۔
(۲: ۱۳۰) اِصْطَفَیْنٰهُ کے محاذ۔
الدِّیْنَ سے مراد دین اسلام ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ط
بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے۔
لَا تَمُوْتُنَّ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، تاکید با نون ثقیلہ۔ تم نہ مرو موت سے
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ سے۔ سو تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو
۲: ۱۳۳۔ اَمْ۔ منقطعہ ہے۔ یہاں اضراب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس معنی کے ساتھ ساتھ استفہام انکاری کے معنی کو بھی شامل ہے۔ مطلب یہ کہ حقیقت یہ نہیں ہے جو تم کہتے ہو:۔ ما مات نبی الا علی الیہود یۃ وغیرہ۔ بلکہ حقیقت تو وہ ہے جو آگے بیان ہو رہی ہے اور تم تو اس وقت موجود ہی نہ تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت آ پہنچی۔ نیز ملاحظہ ہو (۱۸: ۹)
شُهَدَاءَ۔ شَهِیْدٌ کی جمع ہے۔ شہید شرع میں وہ شخص ہے۔ جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو شَهِیْدٌ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہے۔ یعنی۔ شَاهِدٌ۔ مشاہدہ کرنے والا۔ گواہ۔ وہ شخص جو جائے وقوعہ پر موجود ہو اور مشاہدہ کرنے والا ہو۔ شُهَدَاءُ۔ اس کی جمع۔ موقعہ پر موجود لوگ۔ موقعہ مشاہد کرنے والے لوگ۔ گواہ (جمع) اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ۔ کیا تم موجود تھے۔ (استفہام انکاری ہے) یعنی تم اس وقت موجود نہ تھے۔
اِذْ حَضَرَ۔ میں اِذْ ظرف زمان ہے۔ جب حاضر آ ہوئی۔ جب قریب آگئی۔
اِذْ قَالَ۔ اِذْ حَضَرَ سے بدل ہے۔ جس وقت (اس نے) کہا۔ یا جس وقت اس نے پوچھا۔
مَا تَعْبُدُوْنَ مَا بمعنی مَنْ استفہامیہ ہے۔ تم کس کی عبادت کرو گے؟
اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ۔ بدل ہے آبَآءِ سے یعنی آپ کے بزرگ اجداد ابراہیم واسماعیل واسحٰق۔ (علیہم السلام)
اِلٰهًا وَّاحِدًا۔ موصوف وصفت مل کر بدل ہے۔ اِلٰهَكَ اور اِلٰهَ اٰبَآئِكَ میں اِلٰهَ کا۔
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔ یہ جملہ حال ہے فاعل نَعْبُدُ سے۔
یا یہ جملہ معطوف ہے جس کا عطف جملہ سابقہ نَعْبُدُ اِلٰهَكَ .... الخ پر ہے۔
۲: ۱۳۴۔ تِلْكَ اُمَّةٌ۔ اسم اشارہ لبعید واحد مؤنث۔ اس کا اشارہ حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کی طرف ہے۔ اُمَّةٌ۔ جماعت۔ اُمت۔ ہر وہ جماعت جس میں کوئی رابطہ اشتراک موجود ہو

اسے امت کہاجاتا ہے خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت پر ہو یا جغرافیائی یا عصری وحدت کی وجہ سے ہو۔
اَمَّ یَؤُمُّ سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے قصد کرنا۔ اُمَّۃٌ بمعنی مقصود ہوا۔ جماعت کو امت اس لئے کہنے لگے۔ کہ جس طرف جماعت ہوتی ہے لوگ اسی کا قصد کرتے ہیں (مظہری) نیز ملاحظہ ہو ۲:۱۲۴۔ لفظ اِمَامًا کے مخاذ۔

کَسَبَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے کمایا۔ اچھا یا بُرا کوئی کام کیا۔

لَھَا۔ لَکُمْ۔ میں لام منفعت کے لئے ہے یعنی اس اچھے یا بُرے کام کی جزا و سزا اس کے کرنے والے کے لئے ہے۔

لَا تُسْئَلُوْنَ۔ مضارع منفی مجہول۔ جمع مذکر حاضر، تم سوال نہیں کئے جاؤ گے۔ تم سے سوال نہیں ہوگا۔ تم سے پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔

عَمَّا۔ مرکب ہے عَنْ حرف جار اور مَا موصولہ سے۔

کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہے مَا موصولہ کا۔

۲:۱۳۵۔ قَالُوْا۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب۔ اہل کتاب کے لئے ہے۔ یہودی۔ نصاریٰ۔

کُوْنُوْا۔ امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر، کَوْنٌ مصدر۔ باب نَصَرَ۔ مصدر تم ہوجاؤ۔

تَھْتَدُوْا۔ مضارع مجزوم جمع مذکر حاضر۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے تو ہدایت پاؤ گے۔ راہ راست پر آجاؤ گے۔

قُلْ۔ ای قُلْ یا مُحَمَّدُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو کہہ دیجئے۔

بَلْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا

بَلْ۔ بلکہ۔ مِلَّۃَ۔ دین۔ مذہب۔ مضاف۔ اِبْرَاھِیْمَ مضاف الیہ۔ حَنِیْفًا۔ حال۔ مضاف الیہ۔ اِبْرَاھِیْمَ کا۔ حَنِیْفٌ بروزن فَعِیْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جو کوئی ایک راہِ حق پکڑے اور باقی سب باطل راہیں چھوڑ دے۔ حنیف کہلاتا ہے۔ المفردات میں ہے۔ اَلْحَنَفُ کے معنی گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ اس کے مقابل جَنَفٌ ہے جس کے معنی استقامت سے گمراہی کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ جملہ کی تقدیر یوں ہے بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا یہ نہیں جیسا تم کہتے ہو) بلکہ ہم اختیار کئے ہوئے ہیں دین ابراہیم جو تمام باطل راہیں چھوڑ کر ایک راہِ حق پر جمے ہوئے تھے۔

بَلْ۔ بَلْ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر اس کے بعد کوئی مفرد کلمہ آئے تو اس واسطے یہ بطور حرفِ عطف استعمال ہوگا۔ قرآن مجید میں

یہ اس طرح استعمال نہیں ہوا۔

(۲) جب اس کے بعد کوئی جملہ آئے تو یہ حرف اضراب ہے (لفظی معنی روگردانی کرنا) اس صورت میں یہ ماقبل سے اعراض کے لئے آتا ہے اور تدارک یعنی اصلاح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تدارک کی دو صورتیں ہیں۔

(ا) ایک تو یہ کہ مابعد ماقبل کا مناقض (متضاد) ہو۔ لیکن اس صورت میں کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ مابعد کے حکم کی تصحیح سے ماقبل کا ابطال مقصود ہوتا ہے جیسے اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۸۳-۱۳-۱۴) جب ہماری آیات اس کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں (ایسا) ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے جو برائیاں کمائی ہیں اس سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن مجید اگلوں کی کہانیاں نہیں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان کے دل زنگ آلود ہیں۔ یہاں ان کے دلوں کی زنگ آلودگی کی تصحیح سے ان کے اس قول کا ابطال ہوا کہ قرآن مجید اگلوں کی کہانیاں ہے۔

(۲) اور کبھی مابعد کا ابطال اور ماقبل کی تصحیح مقصود ہوتی ہے۔ جیسے کہ۔ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ (۸۹-۱۵-۱۷) پس آدمی (کا حال یہ ہے) کہ جب اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ اور جب اس کو وہ (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر رزق تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ (ایسا) ہرگز نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے .... تاآیت ۲۰۔ مطلب یہ ہے کہ رزق کی فراخی یا تنگی دربار الٰہی میں اکرام یا اہانت کی دلیل نہیں بلکہ یہ پروردگار کی طرف سے آزمائش ہے مگر یہ لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اور مال کو بیجا خرچ کر رہے ہیں۔ پس یہ مال کا بے جا صرف۔ یتیم و مسکین کی حق تلفی اور مال وجاہ کی بے جا حرص۔ یہ اسباب ذلت و اہانت ہیں۔ روزی کی تنگی یا کشائش بذاتہٖ اہانت وذلت وعزت نہیں۔

یہاں دوسرے امر کا ابطال منظور ہے۔ اور اول کی تصحیح یعنی آزمائش کا اثبات کیا جا رہا ہے۔ اور روزی کی تنگی یا کشائش کی بنا پر عزت واہانت کا ابطال ہو رہا ہے۔

(ب) دوسرے یہ کہ پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کر دیا جائے مثلاً اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۔ (۷-۱۷۹) وہ حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔

یا۔ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ (۲۱: ۵) بلکہ انہوں نے کہا کہ (یہ

قرآن) پریشان (باتیں ہیں جو) خواب (میں دیکھ لی) ہیں (نہیں) بلکہ اس نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ (نہیں) بلکہ وہ شاعر ہے۔ (اور یہ قرآن اس کے شاعرانہ خیالات کا نتیجہ ہے)

مطلب یہ کہ ایک تو قرآن کو پریشان خیالات کہتے ہیں۔ پھر مزید اسے افتراء بتلاتے ہیں۔ اور اسی پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ نعوذ باللہ آپ کو شاعر سمجھتے ہیں۔

قرآن حکیم میں بَلْ جہاں بھی آیا ہے انہی دونوں (ا۔ب) معنی میں سے کسی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے

۲: ۱۳۶- اس آیت میں جہاں بھی مَا آیا ہے وہ موصولہ ہے۔

قُوْلُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم کہو۔ ای قولوا ایھا المؤمنون لھٰؤلاءِ الیھود والنصاریٰ ای مومنو۔ ان یہود و نصاریٰ سے کہہ دو

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا۔ اور جو نازل کیا گیا ہماری طرف یعنی قرآن۔

الْاَسْبَاطِ۔ قبیلے۔ ایک دادا کی اولاد۔ سِبْط کی جمع ہے جس کے معنی پوتے، نواسے دونوں کے آتے ہیں۔ مگر نواسے کے معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ جب اسباطِ یہود یا اسباطِ بنی اسرائیل کہا جائے۔ تو اس سے مراد قبیلہ ہوتا ہے جو ایک دادا کی اولاد ہو۔

اُوْتِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ دیا گیا۔ اسے دیا گیا۔

بَیْنَ۔ درمیان۔ بیچ۔ جُدائی۔ ملاپ۔ دو چیزوں کے درمیان اور بیچ کو بتانے کے لئے اس کی وضع عمل میں آئی ہے۔ جیسے وَجَعَلْنَا بَیْنَھُمَا زَرْعًا (۱۸-۳۲) اور ہم نے رکھی دونوں کے بیچ میں کھیتی۔

بَیْنَ کا استعمال یا تو وہاں ہوتا ہے جہاں مسافت پائی جائے جیسے بَیْنَ الْبَلَدَیْنِ دو شہروں کے درمیان۔ یا جہاں دو یا دو سے زیادہ کا عدد موجود ہو۔ جیسے بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ دو آدمیوں کے درمیان اور جس جگہ وحدت کے معنی ہوں اور وہاں بَیْنَ کی اضافت ہو تو تکرار ضروری ہے۔ مثلاً فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا (۲۰: ۵۸) پس ہمارے اور تیرے درمیان وعدہ ٹھہرا لے۔ اور جب بَیْنَ کی اضافت اَیْدِیْ (ہاتھوں) کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں۔ مثلاً لَاٰتِیَنَّھُمْ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ (۷: ۱۷) پھر میں آؤں گا ان کے سامنے سے۔

بَیْنَ اَحَدٍ۔ اگرچہ بَیْنَ ہمیشہ غیر واحد کی طرف مضاف ہوتا ہے لیکن چونکہ یہاں اَحَدٍ بمعنی فریق آیا ہے اس لئے بَیْنَ کی اضافت اَحَدٍ کی طرف درست ہے۔

نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ہ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اَللّٰہ کی طرف راجع ہے۔

۲: ۱۳۷- فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ۔ میں فَاِنْ شرطیہ ہے۔ اٰمَنُوْا فعل بافاعل بِمِثْلِ میں بِ زائدہ اور تاکید کے لئے ہے۔ مِثْلِ صفت ہے مصدر محذوف کی۔ اور مَا مصدریہ ہے تقدیر

کلام یوں ہے۔ اِنْ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا مِثْلَ اِیْمَانِکُمْ اگروہ تمہارے ایمان کی طرح ایمان لے آویں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ لفظ مِثْلَ زائد ہو جیسا کہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (۴۲-۱۱) اس جیسی کوئی شی نہیں۔ آیت میں کَ زائد ہے۔ جس سے مراد قرآن اور نبی ہے۔ اور بِہٖ کی ضمیر اس کی طرف راجع ہے۔ تقدیر یوں ہوگی اِنْ اٰمَنُوْا بِمَا اٰمَنْتُمْ بِہٖ یعنی جس چیز پر تم ایمان لائے ہو اگر اس پر یہ لوگ بھی ایمان لائیں تو راہ پالیں۔ یہ جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ فَقَدِ اھْتَدَوْا جواب شرط۔ ترجمہ ہوگا: تو یہ بھی ہدایت یاب ہو جائیں۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا۔ واؤ عاطفہ اِنْ شرطیہ۔ تَوَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر۔ انہوں نے پشت پھیری۔ انہوں نے منہ موڑا۔ فعل با فاعل جملہ شرطیہ ہے اور اگلا جملہ جزائیہ ہے۔

= فَاِنَّمَا۔ میں ف جزائیہ ہے۔ اِنَّمَا کلمہ حصر ہے ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ جملہ اسمیہ ہو کر جزاء اپنی شرط کی۔

= شِقَاقٍ۔ ضد۔ مخالفت۔ مقابلہ

الشَّقُّ شگاف کو کہتے ہیں شَقَقْتُ بِنِصْفَیْنِ۔ میں نے اسے برابر دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا۔ قرآن مجید میں ہے ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (۸۰:۲۶) پھر ہم نے زمین کو چیرا پھاڑا۔ یا اِذَالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۸۴:۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ الشِّقَاقُ وَالْمُشَاقَّۃُ (باب مفاعلۃ) مخالفت کرنا۔ عداوت رکھنا۔ فَاِنَّمَا ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ۔ تو (سمجھ لو کہ) وہ تمہارے مخالف ہیں۔

= فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ۔ ف عاطفہ ہے سَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ سو یہ استقبال کے لئے ہے۔ یَکْفِیْ مضارع واحد مذکر غائب کِفَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ وہ کافی ہے۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول اول یَکْفِیْ کا ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول ثانی اَللّٰہُ فاعل فعل یَکْفِیْ کا۔ تمہارے لئے ان سے اللہ کافی ہے یعنی تمہاری طرف سے اللہ اُن سے نمٹ لیگا۔ ان کے مقابلہ میں تمہاری پشت پناہی کرے گا۔

= السَّمِیْعُ۔ سَمْعٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اسماء حسنیٰ میں سے ہے جب یہ حق تعالیٰ کی صفت میں واقع ہو تو اس کے معنی ہیں ایسی ذات جس کی سماعت ہر شے پر حاوی ہو۔

= اَلْعَلِیْمُ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ خوب جاننے والا۔ قرآن مجید میں اس کا بیشتر استعمال خدا تعالیٰ کی صفت میں ہی ہوا ہے۔ کیونکہ اصل علم اُسی ہی کا ہے۔

= صِبْغَۃَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کا رنگ۔ صِبْغَۃَ اسم مصدر ہے۔ رنگ کی ہیئت اور کیفیت کو صبغۃ کہتے ہیں۔ صِبْغَۃَ اللّٰہِ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) یہ اٰمَنَّا (آیت ۱۳۶ متذکرہ بالا) کا مفعول مطلق من غیر لفظہٖ ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے اور صبغۃ اللہ سے اللہ کا دین مراد لیا ہے۔ اور ہم ایمان لائے اللہ کے دین پر۔

(۲) یہ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ سے بدل ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے ملت ابراہیم سے مراد اللہ کا دین لیا ہے
(۳) اس سے قبل عبارت مقدرہ ہے۔ مثلاً تقدیر کلام ہے (أ) عَلَیْکُمْ صِبْغَۃَ اللّٰہِ اللہ کے رنگ کو اپنے اوپر لازم پکڑو۔
(ب) صَبَّغَنَا اللّٰہُ صِبْغَتَہٗ۔ اللہ نے ہمیں اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ مصدر کو تاکید کے لئے بطور مفعول مطلق لایا گیا ہے۔
(۴) بعض نے کہا ہے کہ صبغۃ اللہ سے ختنہ مراد ہے۔ کیونکہ اس سے مختون خون آلود ہو جاتا ہے۔
(۵) تفہیم القرآن میں ہے کہ مسیحیت کے ظہور سے پہلے یہودیوں کے ہاں یہ رسم تھی کہ جو شخص ان کے مذہب میں داخل ہوتا تو اسے غسل دیتے تھے اور اس غسل کے معنی ان کے ہاں یہ تھے کہ گویا اس کے گناہ دُھل گئے اور اس نے زندگی کا ایک نیا رنگ اختیار کر لیا، یہی چیز بعد میں مسیحیوں نے اختیار کر لی۔ اس کا اصطلاحی نام ان کے ہاں اصطباغ (بپتسمہ) ہے .... اسی کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اس رسمی اصطباغ میں کیا رکھا ہے اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ جو کسی پانی سے نہیں چڑھتا بلکہ اس کی بندگی کا طریقہ اختیار کرنے سے چڑھتا ہے۔
وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً ط اور اللہ کے رنگ سے کسی کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے؟ مَنْ استفہامیہ ہے اَحْسَنُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ ضمیر اس میں ھُوَ راجع طرف مَنْ کے ہے جو ممیز ہے اور صِبْغَۃً تمیز۔ (اور بدیں وجہ یہ منصوب ہے)
وَنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ ہ جملہ حالیہ ہے۔ لَہٗ میں ضمیرہٗ اللہ کی طرف راجع ہے عٰبِدُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ عبادت کرنے والے۔ بندگی کرنے والے۔
(۲: ۱۳۹) اَتُحَآجُّوْنَنَا۔ ہمزہ استفہامیہ انکاریہ ہے۔ تُحَآجُّوْنَ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مُحَاجَّۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر سے۔ جس کے معنی دوسرے سے حجت کرنے کے۔ یا جھگڑنے کے ہیں نَا ضمیر جمع متکلم۔ کیا تم ہم سے (اللہ) کے دین کی بابت جھگڑتے ہو۔
فِی اللّٰہِ۔ ای فی دِیْنِ اللّٰہِ۔ اللہ کے دین کی بابت۔ اس کے متعلق یا اس کے بارہ میں
مُخْلِصُوْنَ۔ اِخْلَاصٌ (اِفْعَالٌ) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ اخلاص کے معنی ہیں کسی چیز کو ہر ممکن ملاوٹ سے پاک کر دینا۔ یہ خلوص کا متعدی ہے جس کے معنی آمیزش سے پاک وصاف اور خالی ہونا ہے۔ یعنی ہم خدا کی اطاعت یا بندگی خالص کرنے والے ہیں۔ ہماری عبادت محض خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے اس میں کسی اور جذبہ کی آمیزش نہیں ہے۔
قُلْ۔ جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قول ہے۔ اور باقی آیت لغایت وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ اس کا مقولہ ہے اَللّٰہُ۔ ذوالحال ہے۔ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ۔ حال اوّل۔ اور وَلَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ حال ثانی

اور نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ۔ حال ثالث ہے ذوالحال کا۔ یا یہ تینوں جملے تُحَآجُّوْنَنَا کے نَا سے حال ہیں یعنی تمہارا اللہ (یا اللہ کے دین کی بابت) محاجہ (بحث جھگڑا) بے بنیاد ہے اور ناقابل قبول۔ دین کی بابت ہم تم سے زیادہ مخلص اور فرمانبردار ہیں۔

٢: ١٤٠۔ اَمْ۔ معادلۃ للھمزۃ ہے (یعنی ہمزہ استفہام انکاری جو اوپر اَتُحَآجُّوْنَنَا میں آیا ہے اسی معنی میں یہ آیا ہے) (ای وقل یا محمد) اَمْ تَقُوْلُوْنَ ...... کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور لعقوب (علیہم السلام) اور اسباط یہودی یا نصرانی تھے؟

تمہارا یہ کہنا بھی بے بنیاد اور ناقابل تسلیم اور افتراء ہے کیونکہ یہودیت اور نصرانیت تو ان حضرات علیہم السلام کے بعد کی بات ہے انما حدثت الیھودیۃ والنصرانیۃ لعدھم د ثبت کن بکم یا معشر الیھود والنصٰری علی ابراھیم وَبَنِیْهِ۔

مقصود یہ ہے کہ تمہاری یہ دونوں باتیں محاجۃ فی دین اللہ وقولکم کانوا ابراھیم ... الخ ھُوْدًا اونصارٰی بالکل غلط ہیں۔

قُلْ (ای قل یا محمد) تو کہہ (زجر و توبیخ کے پیرایہ میں آیا ہے۔

اَمْ۔ یہاں متصلہ ہے ای ایکم اعلم (تم میں سے کون بہتر جانتا ہے) استفہام انکاری ہے۔ ای لستم اعلم بحال ابراھیم علیہ السلام فی باب الدین بل اللہ تعالٰی اعلم بذٰلک دین کی بابت ابراہیم علیہ السلام کے حال کو تم بہتر نہیں جانتے بلکہ خداوند تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ (٣: ٦٧) ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ۔ واؤ عاطفہ۔ مَنْ استفہامیہ اَظْلَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور کون زیادہ ظالم ہے مِمَّنْ۔ مِنْ۔ حرف جار۔ اور مَنْ اسم موصول سے مرکب ہے کَتَمَ شَهَادَةً۔ کَتَمَ فعل بافاعل۔ شَهَادَةً مفعول۔ عِنْدَهٗ۔ مِنَ اللّٰهِ۔ دونوں شَهَادَةً کی صفت ہیں۔ جو چھپاتا ہے اس شہادت کو جو اللہ کی طرف سے اس کے پاس ہے۔ کَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ صلہ ہے اپنے موصول کا موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہے اپنے جار مِنْ کا۔

یہ استفہام انکاری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ اور اللہ کی جانب سے شہادت کیا تھی؟ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ خدا کی کتاب جو ان کے پاس آئی تھی۔ اس میں انہوں نے پڑھا کہ حقیقی دین اسلام ہے اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل، اسحٰق اور لعقوب علیہم السلام یہودیت و نصرانیت سے الگ تھے۔ لیکن پھر بھی نہ مانا اور اتنا ہی نہیں بلکہ

اس بات کو چھپا بھی رکھا۔

۲: ۱۴۱۔ تِلْكَ اسم اشارہ بعید واحد مؤنث۔ اُمَّةٌ۔ اُمّت۔ یہ ایک امت تھی۔

قَدْ خَلَتْ۔ قَدْ ماضی پر داخل ہوکر تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ خَلَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب خُلُوٌّ (باب نَصَرَ) مصدر سے۔ وہ گذر گئی۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی۔

یہاں امت سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہیں۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ۔ ملاحظہ ہو۔ آیت ۲: ۱۳۴۔ متذکرۃ الصدر۔ اس مضمون کو یہاں مبالغہ کے لئے مکرر بیان فرمایا۔ تاکہ اپنے آباء اجداد کے بھروسے پر نہ رہیں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ پہلے مضمون میں تو خطاب اہل کتاب کو تھا اور اس میں ہم کو ہے کہ مبادا مسلمان ان کا اقتدار کرنے لگیں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ پہلی آیت سے انبیاء علیہم السلام مراد ہیں اور دوسری سے یہود اور نصاریٰ کے آباء و اجداد مراد ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۔

پارہ سَیَقُولُ

(۲)

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

۲:۱۴۲ سَیَقُوْلُ ۔ مضارع پر داخل ہو کر اس کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے یَقُوْلُ واحد مذکر غائب قَوْلٌ مصدر باب نَصَرَ) سے وہ کہتا ہے۔ وہ کہیگا یہاں بمعنی جمع مذکر غائب آیا ہے یعنی السفہآء (سفیہ لوگ) کہیں گے

السُّفَہَآءِ ۔ سَفِیْہٌ کی جمع ۔ بے وقوف، کم عقل لوگ، احمق، یہاں مراد یہود اور مشرکین ہیں۔

مَاوَلّٰھُمْ ۔ مَا استفہامیہ ہے ۔ وَلّٰھُمْ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ تَوَلِّیَۃٌ (تفعیل) مصدر بمعنی موڑنا پھیرنا ۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ کس نے موڑا ان کو، کس نے پھیر دیا ان کو (یہ سوالیہ انداز بطور تحقیق نہیں بلکہ بطور تعریض و طنز ہے)

قِبْلَتِھِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کا قبلہ ۔ قبلہ اصل میں کسی شے کے سامنے ہونے کی حالت اور ہیئت کو کہتے ہیں ۔ جیسے جِلْسَۃٌ بیٹھنے کی حالت کو بولتے ہیں، پھر بطور نقل کے اس مکان کو کہنے لگے جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

۲:۱۴۳ کَذٰلِکَ ۔ اسی طرح ۔ ایسے ہی ۔ کاف اول حرف تشبیہ ہے ذَا ۔ اسم اشارہ واحد مذکر ۔ لَ علامت اشارہ بعید ۔ کاف آخر، حرف خطاب واحد مذکر حاضر کے لئے ۔ اور واحد مؤنث حاضر کے لئے کَذٰلِکِ ۔ اور جمع مذکر حاضر کے لئے کَذٰلِکُمْ ۔ اور جمع مذکر حاضر کے لئے کَذٰلِکُنَّ ۔ اس کا مشبہ بہ ۔

(۱) یا ارشاد باری تعالیٰ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰہُ فِی الدُّنْیَا (۲ : ۱۳۰) ہے یا قَوْلُہٗ تعالیٰ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ آیت ماقبل (۲: ۱۴۲) ہے ۔ اور یہ معطوف ہے ہر دو کا ۔ (۳) یا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تمہارے لئے ایسا قبلہ مقرر کر رکھا ہے ۔ جو مشرق اور مغرب کے درمیان وسط میں ہے ۔ اسی طرح تم کو اُمَّۃً وَّسَطًا بنایا ۔ جو افراط و تفریط سے مبرا ہے نہ نصاریٰ جیسی افراط ۔ کہ عیسٰی کو خدا بنا دیا نہ یہودیوں جیسی تفریط کہ دین میں تحریف اور تبدیلی کر ڈالی ۔ (خازن)

وَسَطًا صیغہ صفت وَسْطٌ مصدر (باب ضرب) ٹھیک درمیانی ۔ برگزیدہ ۔ عادل ۔ (مدارک و بیضاوی) وَسِیْطٌ ۔ وہ آدمی جو نسبی اعتبار سے درمیانہ اور مرتبے کے لحاظ سے بہت بڑا ہو (اَوْسَطُھُمْ نَسَبًا وارفعہم مجدًا) ـــــ صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں کہ : وَسْط ۔ کا لفظ قابل غور ہے اس کا معنی ہے درمیان ہر چیز کا درمیانی حصہ ہی اس کا عمدہ ترین حصہ ہوا کرتا ہے انسان کی زندگی کا درمیانی عرصہ (عہد شباب) اس کی زندگی کا بہترین وقت ہے ۔ دن کے درمیانی حصہ دوپہر میں روشنی اپنے نقطۂ عروج پر ہوتی ہے ۔ اسی طرح اخلاق میں میانہ روی قابل تعریف ہوتی ہے افراط و تفریط دونوں پہلو مذموم، بخل اور فضول خرچی کی درمیانی حالت کو سخاوت، بزدلی اور طیش کی درمیانی حالت کو شجاعت کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اس عظیم المرتبت خطاب سے سرفراز فرمایا ۔ ان کے عقائد ۔ ان کی شریعت، ان کے

نظام اخلاق ۔ سیاست اور اقتصاد میں افراط و تفریط کا گذر نہیں ۔ یہاں اعتدال ہے توازن ہے ۔ موزونیت ہے ۔ لِتَکُوْنُوْا ۔ لام تعلیل ہے تَکُوْنُوْا ۔ فعل مضارع منصوب (بوجہ اَنْ مقدرہ بعض کے نزدیک لام تعلیل بذاتِ خود ہی ناصب ہے) جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہو گیا ہے ۔ تاکہ تم ہو بن جاؤ ۔ لِتَکُوْنُوْا ..... الاٰیۃ ۔ امت محمدیہ کے وسط بنانے کی علت ہے ۔

شُھَدَاءَ ۔ شَھِیْدٌ کی جمع ہے جو مبالغہ کے لئے ہے ۔ جیسے عَلِیْمٌ کی جمع عُلَمَاءُ ہے ۔ شُھَدَاءُ بوجہ الف التانیث غیر منصرف ہے ۔ یَکُوْنَ مضارع منصوب واحد مذکر غائب ۔ اس جملہ کا عطف جملہ ماقبل پر ہے ۔ اور تاکہ رسول تم پر گواہ ہو ۔

مَا جَعَلْنَا ۔ ماضی جمع متکلم بمعنی صَیَّرْنَا ۔ ہم نے بنایا ۔ مَا نافیہ ہے ۔ اب معنی ہوں گے ہم نے نہیں بنایا اَلْقِبْلَۃَ ۔ مفعول ہے جَعَلْنَا کا ۔ اور الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْھَا موصول وصلہ مل کر صفت ہے اَلْقِبْلَۃَ کی ۔ لِنَعْلَمَ ۔ لام تعلیل کا ۔ نَعْلَمَ مضارع منصوب جمع متکلم ۔ کہ ہم کو معلوم ہو جائے ۔ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مَنْ موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ ہے ۔ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ۔ موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر مفعول اول ہے نَعْلَمَ کا ۔

مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ ۔ مِمَّنْ ۔ مِنْ حرف جار اور مَنْ موصولہ سے مرکب ہے ۔ یَنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ صلہ اپنے موصول کا ۔ موصول اور صلہ مل کر مفعول ثانی نَعْلَمَ کا ۔ معنی یہ ہوں گے تاکہ ہم اس شخص کو جو رسول کی پیروی کرتا ہے جُدا جان لیں اس شخص سے جو الٹے پاؤں پھرے ۔

یَنْقَلِبُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ اِنْقِلَابٌ (اِنْفِعَالٌ) مصدر سے وہ لوٹتا ہے وہ لوٹے گا ۔ وہ پھرتا ہے وہ پھرے گا ۔

عَقِبَیْہِ ۔ مضاف مضاف الیہ عَقِبَیْہِ اصل میں عَقِبَیْنِ تھا ۔ تثنیہ کا نون بوجہ اضافت گر گیا ۔ عَقِبٌ بمعنی ایڑی ۔ اِنْقَلَبَ عَلٰی عَقِبَیْہِ وہ اپنے پاؤں پر (یا ایڑیوں پر) الٹا پھر گیا ۔ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو اس تبدیلی کعبہ پر شک و تردد کا شکار ہو کر مرتد ہو گئے ۔

وَاِنْ کَانَتْ لَکَبِیْرَۃً ۔ واؤ عاطفہ ۔ اِنْ مخففہ ہے اِنَّ سے اس کا اسم محذوف ہے ای اِنَّھَا ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع یا تو وہ مفہوم ہے جو کہ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَۃَ میں ہے یا یہ ضمیر قبلہ یا تبدیل و تحویل کی طرف راجع ہے ۔ لام فاصلہ یا فارقہ ہے اور اِنْ مخففہ اور اِنْ نافیہ میں فرق کرنے کے لئے آیا ہے اِنْ یہاں حرف تحقیق و تاکید ہے اِنْ کَانَتْ، قَدْ کَانَتْ ۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد ہے اِنْ کَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ لَظٰلِمِیْنَ ہ (۱۵۔۷۸) تحقیق اصحاب الایکہ ظالم تھے ۔

کَبِیْرَۃً صفت مشبہ واحد مؤنث منصوب ۔ تانیث کَانَتْ کے مؤنث ہونے کی وجہ اسم محذوف

(ای تولیۃ الکعبۃ - تحویلۃ الکعبۃ) کے مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے اور نصب بوجہ کَانَتْ کی خبر ہونے کے کبیرۃً بمعنی شاقۃً - شاق گراں - سخت - ناگوار - مقدار میں بڑا ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً وَ لَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَۃً صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً - (٩: ١٢١) وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت (وہ ان کے نامۂ اعمال میں لکھ لیا جاتا ہے)

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ - ای وما کان اللہ مریدًا لان یضیع ایمانکم - مریدًا خبر کان محذوف ہے لام کے بعد اَنْ مقدرہ ہے لا ن یضیع ایمانکُمْ جملہ متعلق خبر ہے یُضِیْعَ فعل بوجہ عمل اَنْ مقدرہ منصوب ہے - ترجمہ ہوگا - اور اللہ نہیں چاہتا کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے - یہاں ایمان سے مراد الصلوٰۃ (نماز) ہے - اور مراد اہل ایمان کی وہ نمازیں ہیں جو وہ تحویل قبلہ سے قبل بیت المقدس کی طرف منہ کرکے پڑھتے رہے تھے - تفسیر مظہری میں ہے کہ صحیحین میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تحویل قبلہ سے پہلے بہت سے آدمی مرگئے اور شہید ہوگئے تھے ہم کو کچھ علم نہ تھا کہ ان کے بارہ میں کیا کہیں (آیا ان کی نمازیں پڑھی ہوئی اکارت گئیں یا انہیں ثواب ملے گا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی -

لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ لام برائے تحقیق و تاکید ہے رَءُوْفٌ رَأْفَۃٌ سے بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے - امام خطابی نے رأفت و رحمت کا فرق بیان کیا ہے کہ رحمت تو کسی مصلحت کی بنا پر کبھی ناپسندیدگی میں بھی ہوتی ہے لیکن رأفت ناپسندیدگی میں تقریباً نہیں ہوتی -

٢: ١٤٤ قَدْ نَرٰی - ہم دیکھ رہے ہیں - قَدْ جب مضارع پر داخل ہو تو علاوہ دیگر معانی کے تکثیر کے معنی بھی دیتا ہے - آیہ ہذا میں صاحب کشاف نے قَدْ نَرٰی کے معانی رُبَمَا نَرٰی ہم اکثر دیکھتے ہیں لکھا ہے -

نَرٰی - رؤیۃ (باب فتح) سے - مضارع کا صیغہ جمع متکلم ہے - ہم دیکھتے ہیں -

تَقَلُّبَ - تَفَعُّلٌ کے وزن پر مصدر ہے - پھر پھر جانا - پھرنا - مضاف ہے - وَجْهِكَ مضاف، مضاف الیہ مل کر تَقَلُّبَ کا مضاف الیہ ہے - تمہارے منہ کا بار بار پھرنا - آپ کے منہ کا پھر پھر جانا - فِی السَّمَآءِ متعلق تَقَلُّبَ کے - جملہ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ - مفعول ہے قَدْ نَرٰی کا -

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ - فاء سببیہ ہے - ماقبل مابعد کا سبب ہے یعنی بسبب آپ کے بار بار آسمان کی طرف منہ اٹھانے کے (برائے تحویل قبلہ) ہم ضرور پھیر دیں گے - لام تاکید کا ہے اور نُوَلِّیَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ بصیغہ جمع متکلم ہے - تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) سے مصدر - كَ ضمیر مفعول اول ہم آپ کو ضرور پھیر دیں گے قِبْلَۃً تَرْضٰہَا - قِبْلَۃً موصوف - تَرْضٰہَا جملہ فعلیہ ہو کر صفت - موصوف وصفت مل کر مفعول ثانی - ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب قِبْلَۃً کے لئے ہے

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَۃً تَرْضٰہَا - تو ہم ضرور پھیر دیں گے آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں -

فَوَلِّ ۔ فاء تفریع الامر (معاملہ کی پیش رفت) کے لئے ہے وَلِّ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے!
تَوْلِیَۃ (تفعیل) مصدر سے ۔ تو (اب) تو پھیر لے

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط المسجد الحرام موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ شَطْرَ ۔ طرف سمت جہت ۔ مسجد حرام کی طرف۔ مسجد حرام اس واسطے کہ اس میں قتال و شکار کرنا حرام ہے ۔

شَطْرَ کے منصوب ہونے کی دو وجوہات ہیں

(۱) یہ منصوب بنزع خافض ہے ۔ یعنی اصل میں اِلیٰ شَطْرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تھا ۔ اِلیٰ حرف جر کو حذف کر کے شَطْرَ کو منصوب کر دیا (ایسے منصوب کو منصوب بنزع خافض کہتے ہیں) نَزَعَ الشَّیْءَ مِنْ مَکَانِہٖ کسی شے کو اپنی جگہ سے اکھیڑ دینا ۔ اور خَفَضَ الْکَلِمَۃَ ۔ کلمہ کو زیر دینا الخافض زیر دینے والا حرف ۔ نَزْعُ الْخَافِضِ زیر دینے والے حرف کو حذف کرنا ۔ نیز ملاحظہ ہو ۳۶ : ۶۸ ۔

(۲) شَطْرَ بوجہ ظرف ہونے کے منصوب ہے ۔

حَیْثُ ۔ جہاں ۔ جس جگہ ۔ ظرف مکان ہے ۔ حَیْثُمَا ۔ جہاں کہیں ۔ شَطْرَہٗ ۔ مضاف مضاف الیہ، اس کی طرف یعنی مسجد حرام کی طرف ۔

فائدہ ۔ بظاہر مناسب یہ تھا کہ بجائے مسجد حرام کے کعبہ فرماتے ۔ کیونکہ قبلہ تو کعبہ ہی ہے، لیکن مسجد حرام اس لئے فرمایا کہ اس طرف اشارہ ہو جائے کہ جو کعبہ سے دور ہو اس پر جہت کعبہ کا استقبال واجب ہے عین کعبہ کا نہیں

اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ (وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی) سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں ۔

اَنَّہٗ ۔ تحقیق وہ ۔ بیشک وہ ۔ ہٗ سے مراد تحویل قبلہ ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ یہ تحویل قبلہ حق ہے کیونکہ تورات میں موجود ہے کہ نبی آخر الزمان دو قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے اب بوجہ عناد وحسد کے انکار کرتے ہیں

۲ : ۱۴۵ ۔ وَلَئِنْ ۔ واؤ حرف عطف، جملہ کا عطف وَاِنَّ الَّذِیْنَ پر ہے لام تمہید قسم کا ہے اَلْمُوْطِئَۃُ لِلْقَسَمِ اور مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ جواب قسم قائم مقام جواب شرط ہے اِنْ حرف شرط ہے (اور اگر آپ لے ہی آئیں تمام دلائل ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب ملی ہے تو وہ پیروی نہیں کریں گے آپ کے قبلہ کی ۔

وَمَا بَعْضُھُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَۃَ بَعْضٍ ۔ جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔۔ اور نہ ان میں سے بعض دوسروں کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں ۔ اس وقت یہود و نصاریٰ میں خود قبلہ کے متعلق اختلاف تھا ۔ اگرچہ بیت المقدس کو دونوں قبلہ مانتے تھے لیکن عیسائی عبادت کے وقت اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے تھے (بیت المقدس مدینہ منورہ سے جانب شمال ہے)

علاوہ ازیں خود یہودیوں میں اہل سمریہ (Samaritans) میں اختلاف تھا ۔

اگرچہ دونوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیرو تھے۔ (سمریہ اُردن اور بحیرۂ روم کے درمیان فلسطین کا ایک ضلع تھا)
اِتَّبَعْتَ ، ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اِتِّبَاعٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر، تو نے پیروی کی۔
اَهْوَاءَ هُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی خواہشیں۔ هَوٰى کی جمع۔ مَاجَاءَكَ میں ما موصولہ ہے۔ مِنَ الْعِلْمِ (مِنْ بیانیہ ہے۔ ای مَا اُوْحِیَ اِلَیْكَ۔
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ ...... مِنَ الْعِلْمِ۔ شرط۔ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ جواب شرط ہے۔ اس جملہ کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔ جو جملہ سابقہ وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ ...... قِبْلَتَكَ کی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔
اِذًا حرف جزاء ہے۔ اصل میں یہ اِذَنْ ہے وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں
اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ۔ یَعْرِفُوْنَهٗ۔ وہ اس کو پہچانتے ہیں۔ اس کو جانتے ہیں
ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع یا (۱) علم، قرآن یا تحویل قبلہ ہے یا (۲) یہ ضمیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے گو ماسبق میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ یہی زیادہ راجح ہے۔ یَعْرِفُوْنَ کی ضمیر علماء اہل کتاب کی طرف راجع ہے۔

فَرِیْقًا مِّنْهُمْ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے اور هُمْ سے مراد الذین لم یسلموا جو جانتے ہوئے بھی آپ کو نبی تسلیم نہیں کرتے۔ لَیَكْتُمُوْنَ۔ لام تاکید کا ہے۔ یَكْتُمُوْنَ۔ فعل مضارع جمع مذکر غائب كَتْمٌ باب نصر مصدر سے وہ چھپاتے ہیں۔ وہ چھپائے ہیں۔ اَلْحَقَّ۔ مفعول۔ حق بات۔ حقیقت۔ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپ کا نبی قبلتین ہونا جو تورات میں مذکور ہے۔ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ جملہ حالیہ ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں
۲: ۱۴۷ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ۔ کلام مستانفہ ہے اَلْحَقُّ مبتدا، مِنْ رَّبِّكَ خبر۔ حق تو آپ کے رب ہی کی طرف سے ہے۔ اَلْمُمْتَرِیْنَ، اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُمْتَرِیْ۔ واحد۔ اِمْتِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر شک میں پڑنے والے تردد کرنے والے۔ مری۔ مادہ۔ اِمْتَرٰى یَمْتَرِیْ اِمْتِرَاءً۔ شک میں پڑنا۔ مِرْیَةٌ۔ شک۔ جھگڑا۔ مِرَاءٌ جھگڑا۔ بحث مباحثہ۔

۲: ۱۴۸۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ۔ واؤ عاطفہ۔ اور كُلٍّ میں تنوین مضاف الیہ کے عوض ہے تقدیر کلام یوں ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ وِجْهَةٌ۔ وِجْهَةٌ۔ مصدر بمعنی قبلہ۔ یا اسم مکان۔ یعنی وہ سمت جس کی طرف رخ کیا جائے۔ اول صورت میں واؤ کا موجود ہونا غیر قیاسی ہے۔ قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کو حذف کر دیا جائے (جیسا کہ عِدَةٌ وزِنَةٌ میں واؤ محذوف ہے) صرف اصل پر تنبیہ کرنے کے لئے باقی رکھا گیا ہے۔
دوسری صورت میں واؤ کا موجود ہونا قیاسی ہے۔ مراد دونوں صورتوں میں وہ سمت ہے جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب یہ كُلٍّ کی طرف راجع ہے
مُوَلِّیْهَا۔ وَلّٰى یُوَلِّیْ تَوْلِیَةٌ (تفعیل) سے۔ مُوَلِّیْ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ مضاف ہے۔ هَا ضمیر

واحد مؤنث غائب۔ مضاف الیہ، اس کی طرف رُخ پھیرنے والا۔ منہ کرنے والا۔ وَلّٰی اِلیٰ کسی کی طرف توجہ کرنا اور وَلّٰی عَنْہُ رخ پھیرنا اعراض کرنا۔ اول الذکر کی مثال۔ لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَیْہِ (۹:۵۷) یہ اگر کوئی سی بھی پناہ کی جگہ پاتے یا کوئی غار یا کوئی (اور) جگہ گھس بیٹھنے کی تو یہ ضرور منہ اٹھا کر ادھر چل پڑتے۔ مؤخر الذکر کی مثال ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ (۴۴:۱۴) پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) پڑھایا ہوا (اور) دیوانہ ہے۔

جملہ کا ترجمہ :۔ اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے (ہر ایک امت کا اپنا اپنا قبلہ ہے جس کی طرف وہ منہ کرتی ہے)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ۔ اِسْتَبِقُوْا۔ فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِسْتِبَاقٌ (افتعال) مصدر تم سبقت کرو۔ تم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اَلْخَیْرٰتِ۔ خَیْرَۃٌ کی جمع ہے۔ نیکیاں۔ بھلائیاں۔ خوبیاں۔ شریف عورتیں۔ نیک عورتیں۔ مراد نیکیاں ہیں۔ ال استغراق کا ہے یعنی ہر قسم کی نیکیاں۔ الخیرات مجرور ہے۔ اس سے قبل اِلیٰ مقدر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اتحاد قبلہ ہی نیکی نہیں ہے اس کے علاوہ اور بھی نیکیاں ہیں جن پر سب دین متفق ہیں تم ان سب نیکیوں (لشمول تحویل قبلہ) کو اپنانے میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرو۔ یہود اور منافقین نے تو محض کج حجتی کے طور پر تحویل قبلہ کو موضوع سخن بنا رکھا ہے۔

اَیْنَمَا۔ جہاں کہیں، اَیْنَ شرطیہ اور مَا موصولہ سے مرکب ہے۔ یہاں بطور ظرف مکان متضمن بمعنی شرط ہے۔ اور ما مزیدہ ہے ای فی ایِّ موضع تکونوا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا یَاْتِ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط کے) ب تعدیہ کے لئے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ جَمِیْعًا صفت ہے کُمْ کی۔ تم سب کو، یعنی تم جہاں کہیں بھی ہوگے تم سب کو اللہ تعالیٰ اکٹھا کرے گا۔

۲ : ۱۴۹۔ حَیْثُ۔ جہاں۔ جس جگہ۔ ظرف مکان ہے۔ مبنی بر ضمہ ہے۔

مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ۔ جس جگہ سے آپ نکلیں۔ بطور مجاز کے اس کے معنی یہ ہوں گے۔ آپ جہاں کہیں ہوں یہ معنی شرط کو شامل و متضمن ہے اسی لئے اگلے جملہ میں فَوَلِّ پر فاء (بطور جواب شرط) لائے ہیں۔

فَوَلِّ وَجْھَکَ۔ ای فَوَلِّ وَجْھَکَ اِذَا صَلَّیْتَ۔ جب نماز پڑھو تو اپنا منہ پھیر لیا کرو۔ وَلِّ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ تو پھیرلے۔ اِنَّہٗ۔ ای التولیۃ الی القبلۃ۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

لَلْحَقُّ۔ میں لام زائدہ ہے۔

۲ : ۱۵۰۔ تولیۃ کے تکرار (آیات ۱۴۴-۱۴۹-۱۵۰) کے متعلق مفسرین نے مختلف حکمتیں لکھی ہیں جو کہ کتب تفسیر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

لِئَلَّا ۔ میں لام علت کی ہے ۔ یعنی آیات بالا میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کی بار بار تاکید کی وجہ یہ ہے کہ اہل کتاب کو اعتراض کی کوئی گنجائش نہ رہے ۔ اَلَّا ۔ اَنْ مصدریہ اور لَا منفی سے مرکب ہے لِئَلَّا يَكُونَ تاکہ نہ ہو یا نہ رہے ۔
حُجَّةٌ ۔ اعتراض ۔ دلیل ۔ حُجَجٌ ۔ جمع ۔ مِنْهُمْ ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلنَّاس کے لئے ہے ۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ ۔ لَا تَخْشَوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔ خَشْيَةٌ مصدر باب سَمِعَ ۔ تم مت ڈرو هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کی طرف راجع ہے ۔

اِخْشَوْنِيْ ۔ اِخْشَوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔ تم مجھ سے ڈرو ۔
وَلِاُتِمَّ ۔ واؤ عاطفہ ہے اگلے جملہ کا عطف جملہ سابقہ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ ۔۔۔۔ پر ہے ۔ اور (اس لئے کہ) میں تم پر اپنا انعام پورا کردوں ۔

۲ : ۱۵۱ ۔ كَمَا ۔ میں ک حرف تشبیہ ہے اور مَا مصدریہ ۔ كَمَا اَرْسَلْنَا کا تعلق یا تو لِاُتِمَّ سے ہے اور معنی یہ ہیں کہ ۔ تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں ۔ جیسے کہ رسول بھیجنے کی نعمت پوری کی ۔ یا اس کا تعلق لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ سے ہے اور معنی ہوں گے تاکہ تم فلاح پاؤ جیسا کہ تم کو میرے تمہیں میں سے تمہارے پاس رسول بھیجنے سے ہدایت وفلاح نصیب ہوئی ۔ (مظہری ۔ تفہیم القرآن)
يُزَكِّيْكُمْ ۔ يُزَكِّيْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَزْكِيَةٌ (تفعیل) مصدر كُمْ ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ وہ تم کو پاکیزہ کرتا ہے ۔ وہ تم کو پاک بناتا ہے ۔
مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔ مَا موصولہ ہے لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ مضارع نفی جحد بلم ۔ تم نہیں جانتے تھے ۔
۲ : ۱۵۲ ۔ اَذْكُرْكُمْ ۔ اَذْكُرْ ۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) کا صیغہ واحد متکلم ذِكْرٌ مصدر سے ۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ میں تم کو یاد رکھوں گا ۔ لَا تَكْفُرُوْنِ ۔ فعل نفی جمع مذکر حاضر ۔ ن وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے
۲ : ۱۵۳ اِسْتَعِيْنُوْا ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر ۔ اِسْتِعَانَةٌ (استفعال) مصدر ۔ تم مدد طلب کرو ۔
۲ : ۱۵۴ ۔ بَلْ ۔ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصحیح کے لئے آیا ہے ۔ یعنی تمہارا ان کو (شہداء کو) اموات کہنا بالکل باطل بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ احیاء (زندہ) ہیں اَحْيَاءٌ زندہ لوگ حَيٌّ کی جمع ہے ۔
لَا تَشْعُرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر ۔ شُعُوْرٌ (باب نَصَرَ) مصدر ۔ جس کے معنی بذریعہ حس جاننے کے ہیں ۔ تم نہیں جانتے ہو ، تم نہیں سمجھتے ہو ۔
۲ : ۱۵۵ لَنَبْلُوَنَّكُمْ ۔ لَ تاکید کا ہے نَبْلُوَنَّ ۔ مضارع تاکید بانون ثقیلہ ۔ صیغہ جمع متکلم ۔ بَلَاءٌ مصدر (باب نَصَرَ) بمعنی آزمائش ، آزمائش میں ڈالنا ۔ آزمانا ۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ ہم تم کو ضرور ضرور آزمائیں گے
اَلْخَوْفِ ۔ خوف سے مراد خوف اللہ تعالیٰ ۔ اَلْجُوْعِ سے مراد صوم رمضان ۔ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ سے مراد

زکوٰۃ وصدقات مِنَ الْاَنْفُسِ سے مراد امراض اور مِنَ الثَّمَرٰتِ سے مراد موت الاولاد ہے۔
یا بالترتیب خوف سے مراد خوفِ دشمن۔ جوع سے مراد بھوک، قحط، نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ سے مراد مالوں میں خسارہ یا بالکل ہلاک ہونا اور نَقْصٍ مِّنَ الْاَنْفُسِ سے مراد جانوں کی کمی یعنی قتل ہونا یا مرجانا یا امراض کا لاحق ہونا۔ یا بڑھاپا ہے اور پھلوں کی کمی یہ ہے کہ کوئی آفت آجائے جس سے پھل جاتے رہیں یا کم ہوجائیں۔ وغیرہ

۲: ۱۵۶ = اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ ...... الخ صابرین کی صفت ہے۔
= اِذَا حرف شرط ہے اور جملہ شرطیہ ہے قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ ..... الخ جواب شرط ہے۔
= مُصِیْبَۃٌ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَۃً (افعال) مصدر سے۔ غم۔ تکلیف، سختی۔ دکھ پہنچانے والی ہر چیز۔ اس کی جمع مَصَائِبُ وَمُصِیْبَاتٌ ہے۔ اس کا مادہ صَوْبٌ ہے۔
المفردات میں ہے اَصَابَ السَّھْمُ۔ تیر ٹھیک نشانہ پر جا لگا اور مُصِیْبَۃٌ اصل میں اس تیر کو کہتے ہیں جو ٹھیک نشانہ پر جا کر بیٹھ جائے اس کے بعد (عرف میں) ہر حادثہ اور واقعہ کے ساتھ یہ لفظ مخصوص ہوگیا۔ قرآن مجید میں ہے وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ (۴۲-۳۰) اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے اعمال سے ہے۔
= رَاجِعُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ رَاجِعٌ واحد۔ رُجُوْعٌ (ضَرَبَ) سے مصدر۔ لوٹ جانے والے، پھر جانے والے
۲: ۱۵۷ = اُولٰٓئِکَ۔ یعنی وہ لوگ جن میں مندرجہ بالا صفات ہوں یعنی صَابِرِیْن۔
اُولٰٓئِکَ مبتدا اول۔ صَلَوٰتٌ مبتدا ثانی۔ عَلَیْھِمْ۔ متعلق مبتدا ثانی۔ پھر یہ مجموعہ مبتدا اول کی خبر۔
= وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔ واؤ عاطفہ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اُولٰٓئِکَ مبتدا۔ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔ اس کی خبر۔
= صَلَوٰتٌ رحمتیں۔ برکتیں۔ صَلٰوۃٌ کی جمع۔ ص ل و مادہ۔
= مُھْتَدُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِھْتِدَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ ہدایت یافتہ، ہدایت پانے والے۔
۲: ۱۵۸ = شَعَآئِرِ۔ شَعِیْرَۃٌ۔ کی جمع ہے شَعِیْرَۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ بمعنی مَفْعَلَۃٌ ہے مَشْعَرَۃٌ کے معنی نشانی کے ہیں۔ شَعَآئِرِ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی نشانیاں۔ شعائر اللہ۔ عرف شریعت میں عبادت کے مکانات اور زمانوں اور علامات کو کہتے ہیں۔ مکاناتِ عبادت جیسے کعبہ۔ عرفہ، مزدلفہ، جمرات ثلاث صفا مروہ۔ منیٰ وجمیع مساجد وغیرہ۔ زمانے (اوقات) جیسے رمضان اور اشہر حج۔ عیدین۔ جمعہ۔ اور علامات جیسے اذان، اقامت، نماز باجماعت وغیرہ۔
= اِعْتَمَرَ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِعْتِمَارٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر اس نے عمرہ کیا۔ عمرہ زیارتِ بیت اللہ کے سلسلہ میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ احرام باندھے جن دنوں چاہے

اور طوافِ کعبہ کرے۔ اور صفا و مروہ کے بیچ دوڑے۔ پھر حجامت کرا کر احرام اتار دے۔

= حَجَّ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ حَجٌّ و حِجٌّ ۔ مصدر (باب نصر) قصد کرنا۔ زیارت کے لئے جانا، حج کرنا

= فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۔ جُنَاحٌ ۔ جُنُوْحٌ (باب فتح ۔ نصر ۔ ضرب) سے ماخوذ ہے جنح اذا مال عن القصد المستقیم یعنی مقصد مستقیم سے دوسری جانب مائل ہونا۔ پس وہ گناہ جو حق سے دوسری طرف مائل کردے جُنَاحٌ ہے۔ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ ۔ پس نہیں ہے گناہ اس پر۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ يَطَّوَّفَ ۔ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) صیغہ واحد مذکر غائب کہ وہ طواف کرے یعنی سعی کرے يَطَّوَّفَ اصل میں يَتَطَوَّفَ (باب تفعّل) تَطَوُّفٌ سے تھا۔ تاء کو طاء میں مدغم کیا گیا۔ ترجمہ ہوگا۔ نہیں ہے اس پر گناہ کہ وہ ان دونوں (صفا و مروہ) کے درمیان سعی کرے۔

شانِ نزول اس آیت کا اس طرح ہے کہ صفا و مروہ پر آساف و نائلہ دو بُت تھے۔ آساف صفا پر تھا اور نائلہ مروہ پر۔ اہل جاہلیت ان بتوں کی تعظیم کے لئے صفا مروہ کے درمیان طواف کیا کرتے تھے۔ جب اسلام کا ستارہ چمکا تو مسلمان صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے سے ان بتوں کی وجہ سے احتراز کرتے تھے اور نفرت کرتے تھے ادھر انصار قبل از اسلام منات بُت کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اس کے سامنے پکار کر دعا کیا کرتے تھے اس لئے انصار بھی صفا مروہ کے درمیان دوڑنے سے کراہت کرتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں فریق کے باب میں یہ آیت نازل فرمائی (مظہری) مسلمانوں کو حکم ہوا کہ صفا مروہ کے درمیان جو تم سعی کیا کرتے تھے اسے جاری رکھو۔ یہ ایک نیک کام ہے اس کے جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ احناف کے نزدیک صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے۔

= تَطَوَّعَ ۔ اس نے خوشی سے نیکی کی۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَطَوُّعٌ (تفعّل) مصدر سے۔ جس کے معنی اصل میں تو نیکی میں تکلف کرنے کے ہیں۔ مگر عرف میں جو چیزیں کہ لازم اور فرض نہ ہوں جیسے نوافل وغیرہ ان کے بجالانے اور انجام دینے کو کہتے ہیں۔

= شَاكِرٌ ۔ شَاكِرٌ ۔ شُكْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو جب شکر سے متصف کیا جاتے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انعام فرمانا اور جو کچھ عبادت انہوں نے ادا کی ہے اس کی جزا دینا مراد ہے یہاں شاکر بمعنی قدردان ۔ حق ماننے والا۔

= فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ الخ جملہ شرطیہ ہے اور فَاِنَّ اللّٰهَ ...... الخ جوابِ شرط ہے۔ اسی طرح مَنْ تَطَوَّعَ ...... الخ جملہ شرطیہ ہے اور فَاِنَّ اللّٰهَ ...... الخ جواب شرط۔

۲ : ۱۵۹ = يَكْتُمُوْنَ ۔ فعل مضارع جمع مذکر غائب كَتْمٌ مصدر۔ باب نَصَرَ ۔ وہ چھپاتے ہیں۔ فعل بافاعل مَا اَنْزَلْنَا اس کا مفعول مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى بیان مَا ۔ مِنْ بَعْدِ مَا متعلق ہے يَكْتُمُوْنَ سے

فی الْكِتٰبِ متعلق ہے بَيَّنّٰهُ سے یہ سب مجموعہ صلہ ہوا اپنے موصول اَلَّذِيْنَ کا۔ پھر موصول وصلہ مل کر اِنَّ کا اسم ہوا۔

= بَيَّنّٰهُ۔ بَيَّنّا۔ ماضی۔ جمع متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى ہے۔

= فِي الْكِتٰبِ۔ ای فی التوراۃ من صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب سے یہاں مراد توراۃ ہے۔ جس میں نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق واضح بیان موجود ہیں۔ اور النَّاس سے مراد علماءِ بنی اسرائیل ہیں۔ بعض کے نزدیک کتاب سے مراد تمام کتب آسمانی ہیں جو مختلف انبیاء علیہم السلام پر نازل کی گئیں اور اَلنَّاس سے مراد جمع علماء ہیں۔

= اُولٰٓئِكَ سے مراد وہ لوگ ہیں جو الکتاب میں مبیّنہ حقائق وہدایت کو چھپاتے ہیں۔

= يَلْعَنُهُمُ۔ يَلْعَنُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ لَعْنٌ (باب فَتَحَ) وہ لعنت کرتا ہے یا کرے گا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

= اَللّٰعِنُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر لَعْنٌ مصدر سے۔ اگر لاعِنٌ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو لعنت کے معنی ہوں گے قرب یا رحمت سے دور کرنا۔ عذاب دینا۔ اور اگر اس کی نسبت انسان کی طرف ہو تو معنیٰ ہوں گے بددعا دینا۔ گالیاں دینا۔ سخت سُست کہنا۔ دھتکار کر نکال دینا۔ پھٹکارنا۔ لَعِيْنٌ بمعنی مَلْعُوْنٌ۔ (مَعْنُوْلٌ) یہاں لٰعِنُوْنَ سے مراد ملائکہ ومؤمنین ہیں۔

۲ : ۱۶۰ = اِلَّا الَّذِيْنَ ..... الخ استثناء متصل ہے اور ضمیر هُمْ (جو يَلْعَنُهُمُ میں ہے) مستثنیٰ منہ ہے۔

= تَابُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ تَوْبَةٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ انہوں نے توبہ کی۔ وہ باز آگئے۔ جب تَوْبَةٌ کا تعدیہ الیٰ کے ذریعہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور انابت کے معنیٰ ہوتے ہیں۔ اور جب تعدیہ عَلٰى سے ہوتا ہے۔ تو توبہ قبول کرنے کے معنی آتے ہیں۔

بندہ کا توبہ کرنا۔ معصیت کے بعد اسے چھوڑ کر نیکی اور اطاعت کی طرف واپس آنا ہے۔

= اَصْلَحُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِصْلَاحٌ۔ (اِفْعَالٌ) مصدر انہوں نے اپنی اصلاح کی۔ وہ سنور گئے انہوں نے اپنے کام کو درست کیا۔ انہوں نے نیک کام کئے۔

بَيَّنُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ تَبْيِيْنٌ۔ (تفعیل) مصدر انہوں نے بیان کیا۔ مطلب یہ ہے کہ علماءِ اہل کتاب جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتب سماویہ میں مندرج صفات کو خلائق سے دانستہ چھپا رکھتے تھے۔ اور بدیں وجہ مستوجب لعن ٹھہرے۔ ان میں سے جو توبہ کر کے اپنے اس گناہ سے باز آگئے۔ اپنے آپ کی اصلاح کرلی۔ اور حقائق کو کما حقہٗ لوگوں سے بیان کردیا (تو اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرلیگا)

= اُولٰٓئِكَ ۔ سے مراد الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا ہیں ۔

= اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۔ اَتُوْبُ ۔ مضارع واحد متکلم ۔ چونکہ تعدیہ علیٰ کے ساتھ ہیں اور فعل کی نسبت اللہ تعالیٰ سے ہے اس لئے مطلب ہوا کہ : میں (یعنی اللہ) ان کی توبہ قبول کرلوں گا۔ ان کو معاف کردوں گا۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہے ۔

= اَلتَّوَّابُ ۔ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ بہت توبہ قبول کرنے والا۔ تَوْبَةٌ سے مشتق ہے اگر اس کی نسبت بندہ سے ہو۔ تو معنی ہوں گے بہت توبہ کرنے والا

۲ : ۱۶۱ = وَهُمْ كُفَّارٌ ۔ جملہ حالیہ ہے درآں حالیکہ وہ کافر ہی تھے ۔

۲ : ۱۶۲ = خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔ خٰلِدِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب ۔ خُلُوْدٌ (باب نَصَرَ) مصدر ۔ ہمیشہ رہنے والے ۔ فِيْهَا ۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب لعنۃ کے لئے ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ۔ یا یہ اَلنَّار ۔ (دوزخ) کے لئے ہے اور اَلنَّار کو اس کی شان کی عظمت کی وجہ سے مضمر رکھا گیا ہے اور اسم کی جگہ ضمیر کو لایا گیا ہے خٰلِدِيْنَ ۔ عَلَيْهِمْ کی ضمیر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے

= لَا يُخَفَّفُ ۔ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب ۔ وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ یعنی عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی ۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ۔ یہ جملہ حال ہے ضمیر خٰلِدِيْنَ سے

= وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ ہے ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔ لَا يُنْظَرُوْنَ ۔ مضارع منفی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے ۔ اس کا مادہ ن ظ ر ہے ۔ لَا يُنْظَرُوْنَ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں ۔

(۱) مصدر اِنْظَارٌ ۔ مہلت دینا سے مشتق ہے اس صورت میں معنی ہوں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی (اور یہی راجح ہے)

(۲) یہ مصدر اِنْتِظَارٌ سے مشتق ہے ۔ اس صورت میں معنی ہوں گے اور نہ ان کا انتظار کیا جائے گا کہ کسی قسم کی معذرت کریں

(۳) یہ مصدر نَظْرٌ سے مشتق ہے بمعنی دیکھنا ۔ اس صورت میں معنی ہوں گے اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت کی جائے گی هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تاکید کے لئے لایا گیا ہے ۔

۲ : ۱۶۳ = اِلٰهُكُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تمہارا معبود ۔

= اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔ وَاحِدٌ ۔ صفت مؤکدہ ہے اِلٰهٌ کی کیونکہ اِلٰهٌ کی تنوین سے خود وحدت مترشح ہے ۔ اور اِلٰهٌ موصوف کو وحدانیت کی تاکید اور تائید کے لئے ذکر فرمایا۔ موصوف وصفت مل کر اِلٰهُكُمْ کی خبر ہوتے ۔

= لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ زیادتی تاکید و تقریر کے لئے ہے ۔ اور یہ اِلٰهُكُمْ کی دوسری خبر ہے ۔

= الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ بھی اِلٰهُكُمْ کی تیسری اور چوتھی خبر ہے ۔

۲ : ۱۶۴ = اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔

(۱) فی خلق السمٰوٰت وَالاَرْضِ
(۲) واختلاف اللیل والنہار
(۳) والفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس
(۴) وَمَا انزل اللہ من السمآء من مآءٍ۔
(اَ) فاحیا بہ الارض بعد موتہا
(ب) وبث فیہما من کل دابّۃٍ
(۵) وتصریف الریاح
(۶) والسحاب المسخر بین السمآء والارض

یہ سب جملے یکے بعد دیگرے اِنَّ کی خبر ہیں۔

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۔۔۔۔۔۔۔ اسم اِنَّ ۔ (لام کو اِنَّ کے اسم کی خبر کے بعد میں آنے کی وجہ سے لایا گیا ہے)
= اِخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ سے مراد دن رات کا آگے پیچھے آنا۔ ان کا چھوٹا بڑا ہونا۔ کُرّۂ ارضی پر مختلف مقامات پر ان کا طوالت میں کم وبیش ہونا ہے۔
= اَلْفُلْكِ ۔ یہ لفظ مذکر مؤنث، واحد، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کشتی، جہاز۔
= تَجْرِیْ بِمَا ۔ تَجْرِیْ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ وہ چلتی ہے۔ وہ جاری ہے۔ بِمَا میں ب تعدیہ کا ہے تَجْرِیْ ب ۔ وہ لے جاتی ہے۔ وہ لے کر چلتی ہے۔ اور مَا موصولہ ہے۔ یَنْفَعُ النَّاسَ (جو) نفع پہنچاتی ہے لوگوں کو، یعنی اور جہازوں میں، کشتیوں میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں لے کر جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں۔ سامان تجارت وغیرہ۔
= اَحْیَا بِہٖ ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ (بمعنی مضارع) وہ زندہ کرتا ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَآءٍ
= بَثَّ ۔ ماضی واحد مذکر غائب (بمعنی مضارع) وہ پھیلاتا ہے وہ بکھیرتا ہے (باب نصر، ضَرَبَ) اصل میں بَثَّ کے معنی کسی چیز کے پراگندہ کرنے اور ابھارنے کے ہیں اس لئے ہوا سے خاک اڑنے ۔ غم سے بے قرار ہونے ۔ اور راز کے افشار کرنے کے لئے بَثٌّ کا استعمال ہوتا ہے ۔ مثلاً فَکَانَتْ ھَبَاءً مُّنْبَثًّا (۵۶-۶) پھر وہ منتشر ذرّات کی طرح اڑنے لگیں ۔ اور یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۔ (۱۰۱-۴) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے ۔
= فِیْھَا ۔ اور اس سے قبل بَعْدَ مَوْتِھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ اَلْاَرْضَ کے لئے ہے
= دَآبَّۃٍ ۔ الدب اور اَلدَّبِیْبُ (باب ضَرَبَ) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے ۔ اس میں ۃ وحدت کی ہے دَوَآبٌّ جمع ہے اگرچہ عرف میں یہ لفظ گھوڑے کے لئے مخصوص ہے مگر سب جانوروں کے لئے استعمال ہوتا ہے قرآن مجید میں اس کا استعمال ہر ذی حیات چیز کے لئے ہوا ہے ۔

دَآبَّۃُ الْاَرْضِ۔ جس کا ذکر آیت شریفہ (۲۷: ۸۲) میں آیا ہے اس سے ایک خاص جانور مراد ہے جو قیامت سے پہلے زمین سے نکلیگا۔ (بعض کے نزدیک مکہ معظمہ میں کوہ صفا کے پھٹنے سے زمین سے نمودار ہوگا) جو کہ لوگوں سے باتیں کرے گا اور نشان لگا کر سچے ایمانداروں اور چھپے ہوئے منکروں کو ایک دوسرے سے ممتاز کردیگا

= تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہواؤں کا بدلنا تَصْرِیْف (تفعیل) مصدر۔ صَرَّفَ یُصَرِّفُ کا۔ بمعنی پھیرنا۔ بدلنا۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لم (۴۶: ۲۷) اور ہم نے (اپنی) نشانیاں پھیر پھیر کر (بیان کردی ہیں)

الرِّیَاحُ۔ رِیْح کی جمع ہے۔

فائدہ:۔ قرآن مجید میں جہاں ارسال ریح کا ذکر ہے اگر بہ لفظ جمع ہے یعنی رِیَاح کا لفظ استعمال ہوا ہے تو وہاں عام طور پر رحمت کی ہوائیں مراد ہیں۔ اور اگر ریح یعنی واحد کا لفظ استعمال ہوا ہے تو عذاب کے معنی مراد ہیں۔ چنانچہ ریاح (جمع) کے متعلق ارشاد ہے وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ (۱۵: ۲۲) اور ہم ہی ہوا کو چلاتے ہیں جو بادلوں کو پانی بردار کرتی ہے۔ اور اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ (۳۰: ۶) کہ ہواؤں کو اس غرض سے بھیجتا ہے کہ لوگوں کو بارش کی خوشخبری پہنچائیں۔ اور ریح (واحد) کے متعلق فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْہِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا (۵۴: ۱۹) ہم نے ان پر ایک زناٹے کی آندھی چلائی۔ اور اِشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیْحُ (۱۴-۱۸) اس کو سخت ہوا لے اڑی۔

= السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ۔ موصوف وصفت۔ تابع فرمان بادل (جو آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے) یعنی وہ بادل جو اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہیں جدھر اس کا حکم ہوتا ہے ادھر کو وہ چلتے ہیں۔ اور جہاں وہ چاہتا ہے برستے ہیں۔

بعض نے السحاب کو موصوف اور المسخر بین السمآء والارض کو اس کی صفت لکھا ہے۔ اور ترجمہ یوں کیا ہے۔ اور بادلوں میں جو زمین اور آسمان کے درمیان مقید ہیں نہ اوپر جاتے ہیں نہ نیچے گرتے ہیں۔

سحاب اسم جنس جمعی ہے۔ اس کا واحد سحابۃ ہے یہ مذکر بھی آتا ہے اور مؤنث بھی۔ مفرد بھی آتا ہے اور جمع بھی۔ لفظ کی رعایت سے اس کی صفت مفرد آتی ہے جیسے آیت مندرجہ بالا۔ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور معنی کی رعایت سے جمع بھی لائی جاتی ہے جیسے وَیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (۱۳: ۱۲) اور اٹھاتا ہے بھاری بادل۔ مذکر کی مثال جیسے آیت مذکورہ (وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ ....)

= یَعْقِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ عَقْلٌ (ضَرَبَ) مصدر، وہ سمجھتے ہیں۔ وہ غور کرتے ہیں۔

۲: ۱۶۵ = وَمِنَ النَّاسِ۔ میں واؤ حالیہ ہے یعنی حال یہ ہے کہ باوجود ان براہین منیرہ کے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے یعنی لوگوں میں بعض ایسے ہیں..... مَنْ بمعنی اَلَّذِیْ ہے۔

= یَتَّخِذُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِتِّخَاذٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ قرار دیتا ہے۔ بناتا ہے۔

= اَنْدَادًا۔ نِدٌّ کی جمع ہے۔ نظیر، مثل، ند اور مثل میں فرق یہ ہے۔ کہ مثل عام ہے اور ند خاص۔ مثل کا استعمال ہر قسم کی شرکت کے لئے ہوتا ہے۔ صوفیائے کرام نے اَنْدَادًا کی تفسیر یہ فرمائی ہے کل ما کان مشغلاً عن اللہ ما نعاعن امتثال امرہ : ہر وہ چیز جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کردے اور اس کے احکام کی تعمیل سے روکے وہ انداد ہے خواہ وہ بت ہوں گمراہ رئیس ہوں مال و دولت ہو، اولاد ہو۔ علم و فن۔ لیکن ندٌ کا استعمال صرف کسی شے کی ذات اور جوہر میں شریک ہونے کے لئے ہے۔

= یُحِبُّوْنَهُمْ۔ مضارع۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ باب افعال سے۔ اِحْبَابٌ مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع اَنْدَادًا ہے۔

= کَحُبِّ اللّٰہِ۔ میں کاف تشبیہ کا ہے۔

= اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ۔ اَشَدُّ شِدَّۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے اَشَدُّ کا متعلق محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ لِلْاَنْدَادِ یعنی مؤمنین کی اللہ سے جو محبت (میلان قلب) ہے وہ مشرکین کی غیر اللہ سے محبت سے کہیں زیادہ ہے۔

= لَوْ حرف شرط ہے جس کا جواب محذوف ہے۔

= یَرٰی۔ فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ اس کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں۔

(۱) اس فعل کا فاعل اَحَدٌ محذوف ہے ترجمہ ہوگا۔ اگر کوئی دیکھے ان لوگوں کو جو ظالم ہیں اس صورت میں اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا فعل یریٰ مفعول ہوگا۔

(۲) یَرٰی کا فاعل اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اگر ظالم لوگ دیکھ پاتے یا جان جاتے۔

= اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ۔ ظرف زمان ہے فعل یریٰ کا۔ جب دیکھیں گے وہ عذاب (جو ان کو ملے گا)

= اَنَّ الْقُوَّۃَ ...... شَدِیْدُ الْعَذَابِ مفعول یریٰ کا (۲) کی صورت میں۔

لَوْ کا جواب محذوف ہے۔ محذوف جواب عبارت کے سیاق و سباق کے مطابق ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ حذف میں تعیین تو ہوتی نہیں مثلاً یہاں جواب محذوف ہے۔ لَمَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَنْدَادًا (تو ہرگز اس کے یعنی اللہ کے سوا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتے) بھی ہو سکتا ہے اور لوقعوا من الحسرۃ والندامۃ فیما لا یکاد یوصف۔ تو ناقابل بیان حسرت و ندامت کا شکار ہو جاتے۔

مندرجہ بالا تقریر پر آیت کے معنی ہوں گے (۱) اگر ظالم لوگ عذاب اور مصائب دنیوی دیکھتے وقت یہ جانتے کہ تمام قوت اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ شدید العذاب ہے تو ہرگز من دون اللہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتے اور نہ اور کسی سے محبت کا دم بھرتے۔ (۲) اگر یہ ظلم کرنے والے قیامت کے دن عذاب دیکھتے وقت یہ بات

جائیں گے کہ تمام قوت اللہ تعالیٰ کو ہے اور وہ اشد العذاب ہے تو سخت نادم ہوں گے۔

= فائدہ۔ لَوْ یَرَی اور اِذْ یَرَوْنَ میں لَوْ اور اِذْ یہاں مستقبل کے لئے آتے ہیں۔ حالانکہ یہ ماضی پر استعمال ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے کلام میں تو مستقبل بھی مثل ماضی کے ہے جیسے ماضی کا وقوع یقینی ہوتا ہے اسی طرح اللہ کے نزدیک مستقبل کا وقوع بھی یقینی ہے۔

یہاں لَوْ بمعنی کاش (حرف تمنیٰ) بھی ہو سکتا ہے۔

۲: ۱۶۶ = اِذْ تَبَرَّاَ۔ ای اُذْکُرِ الْوَقْتَ اِذْ تَبَرَّاَ۔ یاد کرو اس وقت کو کہ جب بیزاری ظاہر کریں گے۔

= تَبَرَّاَ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَبَرُّءٌ (تفعّلٌ) مصدر۔ وہ بیزار ہوا۔ اس نے بیزاری ظاہر کی۔ (یہاں جمع کے معنی میں استعمال ہوا ہے) اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ (۹: ۳) کہ خدا ان مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی (ان سے دست بردار ہے)

اَلْبُرْءُ۔ اَلْبُرَاءُ کے اصل معنی کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنے کے ہیں۔ جیسے بَرَأْتُ مِنَ الْمَرَضِ میں تندرست ہوا۔ بَرَّءْتُہٗ و اَبْرَءْتُہٗ میں نے اس کو تہمت سے بری کر دیا۔ رَجُلٌ بَرِیْءٌ پاک اور بےگناہ آدمی۔ بَرْءٌ مادہ۔

= اُتُّبِعُوْا۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب اِتِّبَاعٌ۔ مصدر (اِفْتِعَالٌ) جن کی پیروی کی گئی۔ پیشوا لوگ اِتَّبَعُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ جنہوں نے پیروی کی۔ جنہوں نے اتباع کیا۔ مطلب یہ ہے کہ مشرکین کے معبودانِ باطل خود اپنے پیروکاروں سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

= وَرَاَوُا الْعَذَابَ۔ واؤ حالیہ ہے ای تَبَرَّءُوْا فی حال رُؤیتھِمُ الْعَذَابَ وہ بیزاری کا اظہار کریں گے درآنحالیکہ وہ عذاب دیکھ رہے ہوں گے۔

= وَتَقَطَّعَتْ بِہِمُ الْاَسْبَابُ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ تَقَطَّعَتْ۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب تَقَطُّعٌ (تفعّلٌ) مصدر۔ کٹ گئی۔ ٹوٹ گئی۔ اَلْاَسْبَابُ۔ جمع سَبَبٌ کی۔ رسیاں۔ ذرائع۔ سبب اس رسی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ درخت پر چڑھا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے ہر اس شئے کا نام سبب ہوا جو کسی دوسری شے کے توصّل کا ذریعہ ہو۔ یہاں آیت شریف میں اسباب سے مراد نفع کی توقع۔ دفع ضرر کی تمنا۔ قرابت، دوستی وغیرہ۔ قیامت کے روز یہ سب اسباب منقطع ہو جائیں گے۔ جاتے رہیں گے۔

= بِہِمْ میں بَ عَنْ کے معنی میں بھی ہو سکتی ہے بِہِمْ ای عَنْہُمْ اور بِ سببیہ بھی ہو سکتی ہے۔ ای تَقَطَّعَتْ بِسَبَبِ کُفْرِھِمْ یعنی یہ قطع تعلق بسبب ان کے کفر کے ہوگا۔

۲: ۱۶۷ = لَوْ۔ یہاں بمعنی لیت (حرف تمنیٰ) ہے ای کاش۔

= کَرَّۃً۔ کَرٌّ۔ کسی طرف مڑ جانا۔ جھک جانا۔ لوٹ جانا۔ کَرَّ کے بعد ۃ وحدت کی ہے جس کے معنی

ایک بار۔ کَرَّۃً۔ ایک بار لوٹنا۔ ایک پھیرا۔ ایک واپسی۔ دشمن پر یکبارگی حملہ کرنے کو بھی اسی مناسبت سے کَرَّۃٌ کہتے ہیں کَرَّارٌ بار بار لوٹ، لوٹ کر دشمن پر حملہ کرنے والا۔ سورۃ الملک میں ہے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ (۶۷:۴) پھر نگاہ کو دوسری بار ڈال۔ پھر دوبارہ (غور سے) نگاہ ڈال۔

= فَنَتَبَرَّأَ۔ ف تمنیٰ کے جواب میں ہے۔ نَتَبَرَّأَ۔ مضارع منصوب کا صیغہ جمع متکلم۔ منصوب بوجہ جواب تمنیٰ کیونکہ لَوْ بمعنی لَیْتَ آیا ہے۔ نصب علی جواب التمنی لانّ لو فی معنی التمنیٰ و المعنی لیت لنا کرّۃ فنتبرا۔ (مدارک التنزیل) مطلب آیت کا ہے اے کاش ہیں ایک بار پھر دنیا میں جانا نصیب ہو کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی (دنیا میں) ان سے بیزار ہوں۔

= کَمَا میں کاف حرف تشبیہ کا ہے اور مَا موصولہ ہے۔ اسی طرح جیسے یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں۔

= کَذٰلِکَ۔ کاف حرف تشبیہ ذٰلِکَ اسم اشارہ بعید۔ اس میں ذٰ۔ اسم اشارہ ہے۔ اور لِ حرف خطاب ہے اسی طرح

= یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَیْهِمْ۔

یُرِیْ مضارع۔ جمع مذکر غائب اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر وہ دکھائے گا۔ هِمْ۔ یُرِیْ کا مفعول اول۔ (هِمْ کا مرجع مشرکین معبودانِ باطل کے پیروکار ہیں) اَعْمَالَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔ اور اگر یُرِیْ افعال قلوب سے ہو تو حَسَرَاتٍ اس کا تیسرا مفعول ہو جائیگا۔ ورنہ حال ہوگا (تفسیر مظہری)

= وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ۔ خٰرِجِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ اس جملہ کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں۔ اور وہ کبھی دوزخ سے نہ نکلیں گے۔ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ اصل میں مَا یَخْرُجُوْنَ تھا۔ جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ اس لئے بنا لیا گیا کہ بطور مبالغہ یہ سمجھا جائے کہ جہنم میں ہمیشہ ہی کے لئے رہیں گے۔ اور اس لئے کہ نجات اور خلاصی پانے سے بالکل مایوس ہو جائیں۔ جملہ فعلیہ میں اتنا مبالغہ نہیں۔

۲:۱۶۸ = حَلٰلًا طَیِّبًا۔ حَلٰلًا۔ مفعول ہے کُلُوْا کا طَیِّبًا صفت ہے حَلٰلًا کی۔ پاک، ستھرا حلال۔

= لَا تَتَّبِعُوْا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر، تم پیروی مت کرو۔ اِتِّبَاعٌ۔ (افتعال) مصدر۔

= خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ خُطُوٰتِ جمع ہے خُطْوَۃٍ کی۔ وہ فاصلہ جو دو قدموں کے درمیان ہو۔ خُطْوَۃً ایک بار قدم اٹھانا۔ خطو مادہ۔ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ سے مراد شیطانی راستے ہیں مطلب یہ ہے کہ شیطان کے نقش قدم پر مت چلو

= عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ موصوف وصفت۔ کھلا دشمن۔ مُبِیْنٌ۔ اَبَانَ یُبِیْنُ۔ اِبَانَۃً۔ (باب افعال) اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اِبَانَۃٌ۔ ظاہر۔ کھلا ہوا۔ ظاہر کرنے والا۔ بین مادہ۔ اس سے باب افعال تفعیل، استفعال۔ لازم بھی آتے ہیں اور متعدی بھی اسی لئے مُبِیْنٌ کے معنیٰ ظاہر بھی ہیں ظاہر کرنے والا بھی۔

= السُّوْءِ۔ سُوْءٌ۔ دراصل اس شئے کو کہتے ہیں جو انسان کو غمگین کرنے والی ہو۔ برائی، آفت، گناہ، بُرا کام۔ عیب۔ یہ سب سوء میں شامل ہیں۔

= اَلْفَحْشَآءِ۔ بأسَاءِ کے وزن پر مصدر ہے۔ فُحْشٌ۔ مادہ۔ اَلْفَحْشَآءُ وہ قول یا فعل جس کی بُرائی کھلی ہوئی ہو۔ اور اس کا سننا یا کرنا بُرا لگے۔ بُرا کام، بے حیائی کا کام، زنا۔ قرآن مجید میں مختلف معانی میں مستعمل ہے مثلاً وہ کام جو شرعاً بُرا ہو، بخل، بیحیائی۔ زنا۔ امر قبیح۔

= وَاَنْ تَقُوْلُوْا۔ میں اَنْ مصدریہ ہے۔ واؤ عاطفہ ہے۔ اور جملہ کا عطف السُّوْٓءَ پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔ اور تمہیں السوء۔ اَلْفَحْشَآءَ اور خدا پر ایسی باتیں بنانے کا حکم دیتا ہے جن کا تم کو کوئی علم نہیں۔ یعنی جو تمہاری من گھڑت ہیں اور لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ان کو احکام خداوندی سمجھنے لگتے ہو۔ تَقُوْلُوْا۔ قَوْلٌ۔ کا صلہ جب عَلٰی کے ساتھ آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں کسی کے خلاف گھڑ لینا۔ کسی پر بہتان لگانا۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔ علم سے یہاں مراد علم یقینی یا علم ثابت بالوحی ہے۔ پس اس وعید کے تحت میں صرف کفر کے ہی نہیں بلکہ بدعت کے اقوال بھی داخل ہو جاتے ہیں (الماجدی) الا تخاذ الانداد۔ تحلیل المحرمات تحریم الطیبات (بیضاوی)

۲: ۱۷۰ = قِیْلَ لَهُمْ۔ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع النَّاسُ ہے جو یٰٓاَیُّهَاالنَّاسُ کُلُوْا..... میں اوپر آیا ہے۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ تک النَّاسُ سے خطاب بصیغہ حاضر تھا۔ اب ان کی طرف ناگواری کے اظہار کے لئے حاضر سے بصیغہ غائب ان کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور عقلاء سے مخاطب ہو کر کہا جا رہا ہے۔ ان احمقوں کی طرف دیکھو ہماری پند و نصائح کیا جواب دے رہے ہیں۔

= اِتَّبِعُوْا۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) سے فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم پیروی کرو۔

= مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ ای اَلْقُرْاٰنُ۔

= بَلْ حرف اضراب ہے۔ یہاں ما قبل کا ابطال اور مابعد کا اثبات مقصود ہے۔ یعنی ہم مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ کی پیروی نہیں کریں گے بلکہ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا کی پیروی کریں گے۔

= مَآ اَلْفَیْنَا۔ ما موصولہ ہے۔ اَلْفَیْنَا۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ اِلْفَآءٌ (افعال) مصدر۔ اَلْفَیْنَا بمعنی وجدنا ہم نے پایا۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ (۱۲: ۲۵) اور دونوں نے دروازے کے پاس اس کے شوہر کو پایا۔ لَفِیٌ مادہ۔

= اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا۔ الف استفہامیہ ہے واؤ عاطفہ ہے لَوْ حرف شرط ہے جس کا جواب محذوف ہے۔ تقدیر یوں ہے۔ اَیَتَّبِعُوْنَهُمْ وَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا۔ کیا وہ (پھر بھی) اپنے آباء و اجداد کا اتباع کریں گے۔ اگرچہ ان کے آباء و اجداد کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں (یعنی دین کے متعلق)

= وَلَا یَهْتَدُوْنَ ہ واؤ عاطفہ ہے۔ لَا یَهْتَدُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ اور نہ ہی وہ ہدایت پاتے ہیں۔ یعنی نہ ہی وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

۲ : ۱۷۱ = وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ۔ اس میں اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر کلام یہ ہے ومثل داعی الذین کفروا..... الخ یَنْعِقُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ نَعْقٌ ۔ نَعِیْقٌ ۔ نُعَاقٌ (باب فتح ۔ ضَرَبَ) مصادر۔ فعل لازم ومتعدی ہردو میں مستعمل ہے۔ چنانچہ بولتے ہیں۔ نَعِقَ الغُرَابُ کوے کا کائیں کائیں کرنا۔ اور متعدی بالباء نَعَقَ بِغَنَمِهٖ اس نے چیخ کر اپنی بکریوں کو ڈانٹا۔ بِمَا میں ب تعدیہ کے لئے ہے اور مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیْ ۔ جملہ کا ترجمہ ہوگا۔ اور کافر لوگوں کو دعوتِ حق دینے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چلاّ چلاّ کر ایسی شے کو پکار رہا ہے جو کچھ بھی سوائے پکارنے کے اور چلانے کے نہیں سنتی۔ یعنی وہ صرف آواز کو سنتے ہیں معنی اور مفہوم کو نہیں سمجھتے

دُعَآءً ۔ دَعَایَدْعُوْا کا مصدر بمعنی پکار، بلانا، دعا کرنا، مانگنا۔ دع و ۔ مادّہ۔ نِدَآءً ۔ نَادٰی یُنَادِیْ کا مصدر بمعنی پکارنا۔ آواز دینا۔ ندی مادّہ۔ دعا اور ندار قریبًا ہم معنیٰ ہیں۔

= صُمٌّ ۔ خبر ہے جس کا مبتدا مضمر ہے ای ھُمْ صُمٌّ ۔ وہ بہرے ہیں (آیات کو غور سے نہیں سنتے)

= بُکْمٌ ۔ خبر ثانی ۔ وہ گونگے ہیں۔ (کہ کلمات خیر ان کی زبان سے نہیں نکلتے)

= عُمْیٌ ۔ خبر ثالث ۔ وہ اندھے ہیں (کہ ہدایت کو نہیں دیکھتے)

= لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ سو وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔ یعنی چونکہ ان کی فکر و نظر میں خلل واقع ہو گیا ہے اس لئے دین کی بات سمجھتے ہی نہیں۔

۲ : ۱۷۲ = اُشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۔ جملہ شرطیہ کو شرط کے بعد لایا گیا ہے۔ ترجمہ اگر تم صرف اسی کی ہی (یعنی اللہ ہی کی) عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر بھی ادا کرو۔ یہاں صیغہ امر وجوب کے لئے آیا ہے نہ کہ صرف اجازت کے لئے۔

۲ : ۱۷۳ = اِنَّمَا ۔ بعض کے نزدیک یہ کلمہ حصر ہے بمعنی لیس "سوائے اس کے نہیں کہ" لیکن حنفیوں کے نزدیک یہاں اِنَّمَا حصر کے لئے نہیں آیا بلکہ یہ لفظ اِنَّ حرف تحقیق اور مَا کافہ سے مرکب ہے، کیونکہ اول الذکر کی صورت میں سوائے مردار اور خون کے اور کوئی شے حرام نہیں کی گئی۔ حالانکہ ان دو کے علاوہ اور بہت سی چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائی ہیں۔

= حَرَّمَ ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَحْرِیْمٌ (تفعیل) مصدر، اس نے منع کیا۔ حرام ۔ ممنوع ۔ حرمت والا۔ ایک ہی مادہ حرم سے مشتق ہیں۔ ماہ ہائے حرام ۔ (حرمت والے مہینے) کو حرام اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان میں بعض چیزوں کو حرام (ممنوع) قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ دیگر مہینوں میں حلال ہیں۔

= اَلْمَیْتَۃُ۔ مردار جس کو شریعت نے کھانے کے قابل نہیں قرار دیا۔ تفسیر حقانی میں ہے اَلْمَیْتَۃُ بروزن فَیْعَلَۃٌ اور اس کا اصل مَیْوُتَۃٌ ہے پس جب کہ واؤ اور ی جمع ہوئے اور اول ساکن تھا تو واؤ کو ی میں بدل دیا۔ پھر ی کو ی میں مدغم کردیا۔ لیکن کثرت استعمال سے اس کو بالتخفیف پڑھنے لگے۔ ورنہ دراصل مشدّد ہے۔ لغت میں میتہ اس جانور کو کہتے ہیں جو لطور معمول ذبح کئے بغیر مرجائے یا مارا جائے

= وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ط واؤ عاطفہ مَا موصولہ۔ اُهِلَّ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب اِهْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ جس کے معنی ہلال دیکھتے وقت آواز لگانے اور پکارنے کے ہیں۔ پھر ہر آواز کے متعلق اس کا استعمال ہونے لگا۔ چنانچہ ولادت کے وقت بچے کے رونے اور حاجیوں کے لبیک لبیک کہنے کو بھی اہلال کہا جاتا ہے۔ یہاں بھی اہلال کے وہی لغوی اور عرفی معنی یعنی نامزد کرنا۔ آواز لگانا اور ذکر کرنا مراد ہیں۔

ترجمہ:۔ اور وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔

= فَمَنْ میں فاء عاطفہ اور مَنْ شرطیہ ہے۔

= اُضْطُرَّ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ بے اختیار کیا گیا۔ وہ لاچار کیا گیا۔ وہ بے بس کیا گیا۔ اِضْطِرَارٌ (افتعال) مصدر۔ جس کے اصل معنی انسان کو کسی ضرر رساں چیز پر مجبور کرنے کے ہیں۔ ضرر مادہ اِضْطِرَارٌ اصل میں اِضْتِرَارٌ تھا۔ ت کو ط سے بدل دیا گیا ہے اِضْطِرَارٌ ہوگیا۔

= غَیْرَ بَاغٍ حال ہے اور وَلَا عَادٍ اس پر معطوف ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ جملہ شرطیہ ہے اور فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ جواب شرط ہے۔ بَاغٍ بَغْیٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ بَاغٍ اصل میں بَاغِیٌ (ناقص یائی) تھا ضمہ ی پر دشوار تھا۔ ی کو ساکن کیا۔ اب ی اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے ی اجتماع ساکنین سے گرگئی۔ بَاغٍ ہوگیا۔ بمعنی حد سے نکل جانے والا۔ حکم عدولی کرنے والا۔ عَادٍ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے عَدْوٌ (باب نصر) عُدْوَانٌ مصدر جس کے معنی ظلم کرنے یا حد سے بڑھنے کے ہیں عَادٍ اصل میں پہلے عَادِوٌ تھا۔ واؤ کو یا سے بدلا عَادِیٌ ہوگیا۔ ی کو گرادیا۔ عادٍ رہ گیا (قاعدہ ہے کہ جو واؤ اسم فاعل میں کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو وہ یا ہوکر گر پڑتی ہے)

فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ میں بغاوت و عدوان کا تعلق کھانے سے ہے باغی کا یہ مطلب ہے کہ بے حکمی نہ کرے یعنی نوبت اضطرار کی نہ پہنچے اور کھانے لگے اور عادی کے یہ معنی ہیں کہ زیادتی نہ کرے۔ یعنی بقدر ضرورت کھائے۔ تقدیر آیت یہ ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ فَاَکَلَ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ۔ پس جو عاجز ہوا یا لاچار ہوگیا۔ درآنحالیکہ وہ نہ باغی حکم عدولی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر (بقدر ضرورت کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں۔

= غَفُوْرٌ۔ غُفْرَانٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے (باب ضَرَبَ) بہت بخشنے والا۔ ذکہ بعض حالات میں

جرائم پر بھی مؤاخذہ نہیں کرتا۔ رَحِیْمٌ۔ (ایسا شفقت والا کہ تنگی کے موقع پر آسانی بہم پہنچا دیتا ہے)

۲: ۱۷۴ = یَکْتُمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب کَتْمٌ (باب نصر) مصدر وہ چھپاتے ہیں یا چھپا لیتے ہیں۔

= مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ۔ میں مَا موصولہ ہے مِنَ الْکِتٰبِ۔ ای فی الکتب فی صفۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ یعنی ان کی الہامی کتاب توراۃ یا انجیل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق جو نازل ہوا تھا اس کو چھپا لیتے ہیں یا مِنْ تبعیضیہ بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی یہود توراۃ میں بعض تعلیمات و حقائق کو چھپا لیتے تھے اور اس سے مقصود ان کا دنیاوی نفع کمانا ہوتا تھا۔

= یَشْتَرُوْنَ بِہٖ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِشْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر وہ بدلہ میں لیتے ہیں یا حاصل کرتے ہیں۔ بِہٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع کتمان حقیقت ہے یا یہ ضمیر مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ کی طرف عائد ہے۔

= ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ موصوف، صفت، تھوڑی قیمت، حقیر معاوضہ

= وَلَا یُزَکِّیْھِمْ۔ واؤ عاطفہ، لَا یُزَکِّیْ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ پاک نہیں کرے گا۔ تَزْکِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ ھِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اور نہ ہی وہ ان کو پاک کرے گا۔ یعنی نہ ہی اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت سے ان کے گناہ معاف کرے گا۔

= عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ موصوف صفت۔ دردناک، دکھ دینے والا۔ فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہے۔

۲: ۱۷۵ = اُولٰٓئِکَ یہی ہیں وہ لوگ۔ اسم اشارہ بعید جمع مذکر۔

= فَمَآ اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ۔ مَا استفہامیہ ہے اور بمعنی توبیخ آیا ہے۔ ای مالذی صبرھم وای شیئٍ جَسَّرَھُمْ علی النار حتی ترکوا الحق واتبعوا الباطل۔ دوزخ کا عذاب جھیلنے پر انہیں کس نے صبر دیا اور کس شے نے انہیں اس کی جسارت دلائی کہ حق کو ترک کر کے باطل کے تابع ہو گئے۔

یا مَا بمعنیٰ تعجب ہے۔ تعجب ہے ان کے حال پر کہ حق کو ترک کر کے اس جرأت صبر اور بیباکی سے عذاب جہنم کے لئے تیار ہیں۔ کیا ہی ان کا صبر ہے جہنم کے عذاب کو جھیلنے کا۔ اس صورت میں یہ افعال تعجب میں سے ہے (مَا اَفْعَلَہٗ وَاَفْعِلْ بِہٖ۔ افعال تعجب کے دو صیغے ہیں)

= ذٰلِکَ۔ ای مجموع ما ذکر من اکل النار وعدم التکلیم والتزکیۃ والعذاب المرتب علی الکتمان ما انزل اللّٰہُ من الکتاب۔ یعنی ان کا اپنے پیٹوں کو دوزخ کی آگ سے بھرنا۔ خداوند کریم کا ناراضگی سے ان سے کلام تک نہ کرنا۔ اور نہ ہی ان کے گناہوں کی مغفرت کر کے ان کو پاک کرنا اور دردناک عذاب میں مبتلا کرنا سب ہی اس میں شامل ہیں۔

= ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ط میں ب سببیہ ہے۔ ای ذٰلك العذاب بسبب اَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بالحق فرفضوہ بالتکذیب ۔ یہ عذاب ان پر بدیں سبب نازل ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا مگر انہوں نے اس کی تکذیب کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ الکتٰب سے مراد توراۃ بھی ہو سکتی ہے اور القرآن بھی۔ یا مطلق کتاب مراد ہے کہ جو توراۃ و قرآن و دیگر کتب سماویہ کو شامل ہے۔

= فِی الْکِتٰبِ میں الکتٰب میں الف لام یا تو جنس کا ہے۔ اور اختلاف کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کے بعض حصے پر تو ایمان لائے اور بعض کے ساتھ کفر کیا۔ یا الف لام عہد کا ہے۔ اور اس صورت میں اشارہ یا تو توراۃ کی جانب ہے اور یا القرآن کی طرف۔

= لَفِیْ میں لام تاکید کا ہے۔

= شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ط موصوف، صفت۔ اَلشَّقُّ شگاف کو کہتے ہیں۔ پھاڑ کر برابر دو ٹکڑوں میں کرنا۔ شَقَقْتُهٗ بِنِصْفَیْنِ میں نے اسے برابر دو ٹکڑوں میں کاٹ ڈالا۔ چیرنا، پھاڑنا۔ جیسے ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (۸۰: ۲۶) پھر ہم نے زمین کو چیرا پھاڑا۔ (باب انفعال) اِنْشِقَاقٌ لازم آتا ہے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۸۴: ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

باب فِعَالٌ سے اَلشِّقَاقُ اور باب مفاعلۃ سے مُشَاقَّۃٌ بمعنی مخالفت کرنا۔ دشمنی کرنا ہے اس صورت میں شِقَاقٌ بمعنی مخالفت، باہم دشمنی، مقابلہ، باہم ضد بازی ہے۔ جملہ کا مطلب ہوگا کہ: وہ ضد میں آکر (نیکی سے) دور ہو گئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے مخالفت میں دور نکل گئے ہیں ان کی باہمی مخالفت و عناد کا پاٹ طویل ہو گیا ہے۔

۲: ۱۷۷ = اَلْبِرُّ یہ بَحْرٌ کی ضد ہے۔ اور اس کے معنی خشکی کے ہیں پھر معنی وسعت کے لحاظ سے اس سے اَلْبِرُّ مشتق کیا گیا جس کے معنی وسیع پیمانہ پر نیکی کرنے کے ہیں اس کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے جیسے اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (۵۲: ۲۸) بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے اور کبھی بندہ کی طرف جیسے بَرَّ الْعَبْدُ رَبَّهٗ، بندے نے اپنے رب کی خوب اطاعت کی بَرٌّ و بَارٌّ اسم صفت۔ اَبْرَارٌ و بَرَرَۃٌ جمع، نیک، نیکوکار۔ اطاعت شعار۔ اچھا سلوک کرنے والا۔ هُوَ بَرٌّ وَ بَارٌّ بِوَالِدَيْهِ۔ وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا ہے۔

= اَنْ تُوَلُّوْا میں اَنْ مصدریہ ہے۔ تُوَلُّوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی اَنْ کے عمل سے گر گیا ہے۔ تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر یہ لغات اضداد میں سے ہے۔ منہ کرنے اور منہ پھیرنے دونوں معنی کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ (آیت ہذا) کہ تم اپنے منہ کرو، پہلے معنی میں آیا ہے اور

لَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ (۲۱ : ۵۷) جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر۔ دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

= قِبَلَ۔ اَلْجِهَةُ (المعجم الوسیط) طرف۔سمت، مقابلہ۔طاقت (قاموس القرآن) جہت کے معنی میں آیت ہذا میں مستعمل ہے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ نیکی (بس یہی) نہیں کہ (نماز میں) تم پھیر لو اپنے رُخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف۔ اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ۔ (۷۰ : ۳۶) تو ان کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری طرف دوڑتے چلے آتے ہیں۔

قِبَلَ۔ بمعنی طاقت وقدرت بھی آیا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں آیا ہے۔ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا۔ (۲۷ : ۳۷) ہم ان پر ایسی فوجیں بھیجیں گے جن کے مقابلہ کی ان میں طاقت نہ ہوگی۔

قَبْلُ تقدم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ بَعْدُ کی ضد ہے۔ باب تفعل سے بمعنی قبول کرنا قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے۔

= وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ..... الخ اَلْبِرَّ۔ منصوب بوجہ عمل لٰكِنَّ ہے اَلْبِرَّ کی دو صورتیں ہیں (۱) اَلْبِرُّ۔ نیکی۔بھلائی، نیکی کرنا (باب سَمِعَ) مصدر بمعنی فاعل لبطور مبالغہ آیا ہے۔ اور تقدیر عبارت یوں ہے وَلٰكِنَّ الْبَارَّ مَنْ اٰمَنَ ..... الخ ولیکن نیکی کرنے والا وہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا ..... الخ

(۲) مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ (مضاف الیہ) کا مضاف مقدر ہے۔ اور تقدیر کلام یوں ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ بِرُّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ... الخ بلکہ اصل نیکی تو اس کی ہے جو اللہ پر ایمان لایا ..... الخ

= اٰتٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے دیا۔

= عَلٰی حُبِّهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں (۱) اس کا مرجع اَلْمَالَ ہے یعنی مال کی محبت ہوتے ہوئے بھی اس نے اس کو دیا۔ یا خرچ کیا (۲) اس کا مرجع اللہ ہے یعنی اللہ کی محبت میں اس نے مال خرچ کیا (۳) یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ضمیر مصدر اِیْتَاءٌ (دینا۔ خرچ کرنا) کی طرف راجع ہو۔ مال کو دیا دینے کی محبت سے۔ یعنی اس کا دل خرچ کرنے سے ناخوش نہیں ہوا بلکہ خوب جی کھول کر دیا۔

= ذَوِی الْقُرْبٰی۔ مضاف مضاف الیہ۔ قرابت والا۔ قرابت دار۔ نزدیکی رشتہ دار۔ ذُوْا۔ اسماء ستّہ مکبرہ میں سے ہے۔

= اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ راستہ کا بیٹا یعنی مسافر، راہگزر۔ چونکہ مسافر راہ نوردی کرتا ہے اس لئے اسے اِبْنُ السَّبِیْلِ کہتے ہیں۔

فِی الرِّقَابِ۔ رِقَابٌ۔ گردنیں رَقَبَةٌ کی جمع ہے۔ ای اٰتَی المال فی تَخْلِیْصِ الرِّقَابِ اَوْ فی فك الرِّقَابِ جو خرچ کرتا ہے مال کو غلام آزاد کرانے میں۔ اسی مضمون کو دوسری جگہ قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا ہے

وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَۃُ فَکُّ رَقَبَۃٍ (۹۰ : ۱۲-۱۳) اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی کی گردن چھڑانا۔
رَقَبَۃٌ اصل میں گردن کا نام ہے۔ پھر جملہ بدن انسانی کے لئے استعمال ہونے لگا۔ اور عرف عام میں یہ غلام کا نام پڑ گیا۔

= اَلْمُوْفُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اِیْفَآءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ پورا کرنے والے۔ پورا دینے والے۔ وَفِیٌّ مصدر۔ اپنا عہد پورا کرنے والے۔ اس جملہ کا عطف جملہ مَنْ اٰمَنَ پر ہے۔

= عَاهَدُوْا - ماضی جمع مذکر غائب مُعَاهَدَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ انہوں نے معاہدہ کیا۔ انہوں نے عہد باندھا

= اَلْبَاْسَآءِ - سختی، فقر، تنگ۔ پستی۔ اسم مؤنث ہے۔ بُؤْسٌ سے مشتق ہے۔ صفت نہیں ہے بعض کے نزدیک صفت ہے۔ جو موصوف کے قائم مقام ہے۔

= اَلصّٰبِرِیْنَ - الصّٰبِرِیْنَ کو یہاں اَلْمُوْفُوْنَ کی طرح معطوف نہیں لایا گیا بلکہ فقر و مرض اور جہاد فی سبیل اللہ کے مواقع پر صبر و استقلال کو دیگر نیک اعمال متذکرہ بالا پر فضیلت کے اظہار کے لئے اسے منصوب علی الاختصاص والمدح لایا گیا ہے (نصب علی الاختصاص کے لئے ملاحظہ ہو عربی زبان کی گرامر مصنفہ ڈبلیو رائٹ آرٹیکل ۳۵ جلد دوم)

= اَلضَّرَّآءِ - تکلیف، سختی، تنگی، مرض، مصیبت۔ اسم ہے۔ سَرَّآ اور نَعْمَآءُ کی ضد ہے۔ اَلْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ دونوں مؤنث ہیں ان کا مذکر نہیں آتا۔

= وَحِیْنَ الْبَاْسِ - مضاف مضاف الیہ۔ حِیْنَ - بمعنی وقت۔ اَلْبَاْسِ - لڑائی۔ دبدبہ، سختی۔ آفت جنگ کی شدت۔ اصل میں تو اس کے معنی سختی اور آفت کے ہیں مگر لڑائی اور غلبہ کے معنی میں کثرت سے مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا (۴ : ۸۴) اور خدا لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے۔ اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔

اَلْبَاْسَآءِ اور اَلْبَاْسِ - مادہ ب ء س سے مشتق ہیں۔

= اُولٰٓئِکَ مندرجہ بالا اوصاف کے حامل۔

= صَدَقُوْا - انہوں نے سچ کر دکھایا۔ صِدْقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ای صدقوا فی الدین واتباع الحق وطلب البرّ۔ جو دین کے بارہ میں سچے اترے اور حق کے اتباع اور نیکی کی طلب میں کما حقہٗ فعّال رہے۔

= اَلْمُتَّقُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر۔ اِتِّقَآءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر پرہیزگار۔ تقویٰ رکھنے والے۔

گویا ایک نیک اور راستباز متقی میں مندرجہ ذیل صفات ہونی چاہئیں۔

(۱) جو ایمان رکھتا ہو! (۱) اللہ پر (۲) یوم آخرت پر (۳) ملائکہ پر (۴) کتاب (قرآن مجید) پر (۵) نبیوں پر۔

(۲) جو مال خرچ کرتا ہو اللہ کی محبت کی خاطر (۱) قرابت داروں پر (۲) یتیموں پر (۳) مسکینوں پر (۴) مسافروں پر (۵) سوال کرنے والوں پر (۶) غلاموں کے آزاد کرانے پر۔

(۳) جو نماز پڑھتا ہو۔

(۴) جو زکوٰۃ دیتا ہو

(۵) جو ایفاء عہد کرتا ہو

(۶) جو تنگ دستی، تکلیف اور جنگ کی سختی میں صابر اور ثابت قدم رہتا ہو۔

۲: ۱۷۸ = كُتِبَ عَلَيْكُمُ۔ كُتِبَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ كَتْبٌ وَكِتَابٌ (باب نصر) لکھنا۔ علیٰ کے صلہ کے ساتھ بمعنی کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا۔ واجب کرنا۔ کہا جاتا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ الطَّاعَةَ وَعَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اطاعت کا حکم دیا ہے اور اپنی ذات پر رحمت کو ضروری قرار دیا ہے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمْ تم کو حکم دیا ہے۔ تم پر لازم قرار دیا ہے۔ تم پر فرض کیا گیا ہے۔

= اَلْقِصَاصُ۔ خون کا بدلہ۔ خون بہا۔ مفعول مالم یسمّ فاعلہ

اَلْقَصُّ کے معنی نشان قدم پر چلنے کے ہیں۔ محاورہ ہے قَصَصْتُ اَثَرَهٗ میں اس کے نقش قدم پر چلا۔ قرآن مجید میں ہے فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا (۱۸: ۶۴) تو وہ اپنے اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے۔ اور جگہ آیا ہے وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ (۲۸: ۱۱) اور اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔

قصّہ کو قصہ اسی لئے کہتے ہیں کہ قصّہ بیان کرنے والا اصل واقعہ کی پیروی اپنے بیان میں کرتا ہے۔

= فِى الْقَتْلٰى۔ اَلْقَتْلٰى جمع ہے اَلْقَتِيْلُ کی (بمعنی مقتول) فِى الْقَتْلٰى۔ یعنی مقتولوں کے بارہ میں

= اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ۔ آزاد کے بدلہ میں آزاد۔ حُرّ۔ اس آزاد مرد کو کہتے ہیں جو کسی کا غلام شرعی نہ ہو۔ یہ عَبْدٌ کی ضد ہے۔ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ۔ ایک غلام کا آزاد کرنا۔ حُرِّيَّتٌ آزادی

= عُفِىَ لَهٗ۔ عُفِىَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ عَفَا يَعْفُوْا (باب نصر) عَفْوٌ۔ جس کے معنی آسان حاجت سے زیادہ۔ معاف کرنا ہیں۔ مَنْ عُفِىَ لَهٗ۔ جس شخص (قاتل) کو معاف کیا ہو۔ شَىْءٌ۔ کچھ۔ کچھ چیز۔ مِنْ اَخِيْهِ۔ اس کے بھائی کی طرف سے۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مقتول ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر مقتول کے بھائی (یعنی وارث) کی طرف سے قاتل کو قصاص کے سلسلہ میں کچھ معافی دی جائے تو مقتول کے بھائی (یا وارث) کو معروف طریقہ سے (باقی قصاص) کا مطالبہ کرنا چاہئے اور قاتل کو چاہئے کہ خوش خوئی سے وہ اسے ادا کرے۔ اِتِّبَاعٌ (اِفْتِعَالٌ) بمعنی پیروی کرنا۔ یہاں مطلب یہ ہے

کہ معافی کے بعد باقیماندہ قصاص کا مطالبہ رائج الوقت طریقہ سے کرے اور اِحْسَانٍ یعنی احسان مانتے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے ۔ یعنی قاتل کو مقتول کے بھائی (یا وارث) کی طرف سے دی گئی معافی کا احسان ملتے ہوئے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے باقی ماندہ خون بہا ادا کرنا چاہئے ۔

= تَخْفِيْفٌ بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے بمعنی ہلکا کرنا ۔ آسانی کرنا ۔ تخفیف کرنا ۔

= اِعْتَدٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِعْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر ۔ اس نے زیادتی کی ۔ اس نے حق سے تجاوز کیا ۔ عدو ۔ مادہ ۔

۲ : ۱۷۹ ۔ اُولِی الْاَلْبَابِ = اُولِیْ ۔ والے ۔ جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا ۔ بحالت رفع اُولُوْا اور بحالتِ نصب و جر اُولِیْ ۔ اَلْبَابٌ ۔ لُبٌّ کی جمع بمعنی عقل ۔ اُولِی الْاَلْبَابِ = عقل والے ۔ صاحبِ عقل

= خَیْرًا ۔ بہتری ۔ بھلائی ۔ نیک کام، نیکی ۔ یہاں اس سے مراد مال ہے یہ لفظ اسی معنی میں اور جگہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے جیسے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (۱۰۰ : ۸) اور وہ مال و دولت کی شدید محبت رکھتا ہے ۔ یہاں خَیْرًا بمعنی مالًا کثیرًا ۔ آیا ہے ۔

= اَلْوَصِيَّةُ ۔ مصدر ہے ۔ (باب سَمِعَ) مرنے کا وہ حکم جو کہ مرنے سے پہلے بعض لوگوں کے متعلق وہ دے کر مرتا ہے ۔ اَلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ جملہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ متعلق اَلْوَصِيَّةُ سے اِنْ تَرَكَ خَيْرَ جملہ شرطیہ ہے جواب شرط جملہ اولیٰ سے سمجھا جاتا ہے

= حَقًّا ۔ مصدر مؤکدہ ہے اور فعل محذوف کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ای حقّ ذٰلك علی المُتَّقِيْنَ حَقًّا متقیوں یعنی خداترسوں پر یہ لازم کر دیا گیا

۲ : ۱۸۱ = فَمَنْ بَدَّلَهٗ ۔ میں ضمیر ہٗ ۔ اَلْاِيْصَاءُ (نصیحت کرنا) کی طرف راجع ہے ۔ اور اِيْصَاءُ اَلْوَصِيَّةِ میں ضمنًا مذکور ہے مَنْ شرطیہ ہے اور فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ جملہ شرطیہ ہے فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ جواب شرط ہے پس جو کوئی وصیت کو بدل دے بعد اس کے کہ وہ اسے سن چکا ہو تو اس کا گناہ انہی لوگوں پر ہے جو اس کو بدل دیں گے اِثْمُهٗ میں ہٗ کی ضمیر یا تو تبدیل شدہ اِيْصَاءُ کی طرف راجع ہے یا خود تبدیل کی طرف

۲ : ۱۸۲ = مُوْصٍ اسم فاعل واحد مذکر اِيْصَاءٌ مصدر (باب افعال) اصل میں مُوْصِیٌ تھا وصیت کرنے والا

= جَنَفًا = مَيْلًا عَنِ الْحَقِّ خَطَأً وَجَهْلًا ۔ غلطی سے یا نادانستگی سے حق سے دوسری طرف جھک جانا ۔ طرفداری ۔ کجی ۔ بوجہ مفعول منصوب ہے ۔ مصدر ہے ۔

اِثْمًا ۔ مصدر ۔ بوجہ مفعول منصوب ہے ۔ عمدًا ارتکاب ظلم کرنا ۔

خَافَ ۔ فعل بافاعل ہے ۔ مِنْ مُّوْصٍ متعلق ہے خَافَ سے یہ جملہ شرطیہ ہے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۔

جواب شرط ہے

۲: ۱۸۳ = کُتِبَ عَلَیْکُمُ۔ ای فُرِضَ عَلَیْکُمُ۔ جیساکہ اوپر آیت ۱۸۰-۱۷۸ میں آیا ہے۔

= الصِّیَامُ ۔ مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔ صَامَ یَصُوْمُ۔ صَوْمٌ وَصِیَامٌ۔ مصدر (باب نصر) الصَّوْمُ کے اصل معنی کسی کام سے رُک جانے یا باز رہنے کے ہیں۔ خواہ اس کا تعلق کھانے پینے، چلنے پھرنے یا گفتگو کرنے سے ہو۔ گفتگو سے رکنے کے معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (۱۹: ۲۵) کہ میں نے خدا کے لئے روزے کی منت مانی ہے۔ یعنی کلام سے خاموش رہنے کی جیساکہ بعد میں اسی آیت میں اس کی تفسیر یوں کی گئی ہے فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا۔ تو آج میں ہرگز کسی آدمی بات نہ کروں گی۔

چلنے پھرنے سے رُک جانے کے معنی میں شاعر کا قول ہے خَیْلٌ صِیَامٌ وَاُخْرٰی غَیْرُ صَائِمَۃٍ۔ کچھ گھوڑے اپنے تھان پر کھڑے ہیں اور دوسرے میدان جنگ میں ہیں

آیت ہذا میں اصطلاح شریعت میں کسی مکلف کا روزہ رکھنے کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے عمدًا قے کرنے اور جماع سے رُکے رہنے کو صیام کہتے ہیں اور یہاں صیام کے معنی رمضان کے روزے ہیں۔

= کَمَا۔ میں کاف تشبیہ کا ہے اور مَا موصولہ۔ اگلا جملہ اس کا صلہ ہے یہاں تشبیہ روزوں کے فرض ہونے میں ہے۔ روزوں کے دنوں کی تعداد یا ان کی کیفیت میں نہیں ہے۔

= لَعَلَّکُمْ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بفعل ہے اور کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، اس کا اسم۔ شاید تم

= تَتَّقُوْنَ ہٗ مضارع جمع مذکر حاضر اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم بچتے رہو۔ تم ڈرتے رہو (ارتکاب گناہ سے) تم پرہیزگار ہوجاؤ۔

۲: ۱۸۴ = اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ موصوف وصفت منصوب بوجہ فعل مقدر صُوْمُوْا۔ (جس کا یہ مفعول فیہ ہے) چند گنتی کے دن۔

مَعْدُوْدَاتٍ = اسم مفعول جمع مؤنث۔ مَعْدُوْدَۃٌ۔ واحد۔ گنے ہوئے

= فَمَنْ ۔ شرطیہ۔ کَانَ کا اسم ضمیر ہے جو مَنْ کی طرف راجع ہے اور مَرِیْضًا اس کی خبر۔ معطوف علیہ اَوْ حرف عطف عَلٰی سَفَرٍ معطوف موضع نصب میں ہے۔ اَیْ اَوْکَانَ مُسَافِرًا۔ فَعِدَّۃٌ مبتدا اس کی خبر محذوف ہے۔ ای فَعَلَیْہِ عِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ صفت ہے عِدَّۃٌ کی۔ پس فَمَنْ کَانَ ...... عَلٰی سَفَرٍ شرط ہے اور فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ جواب شرط ہے۔

عِدَّۃٌ یہ عَدٌّ سے بروزن فِعْلَۃٌ بمعنی مَعْدُوْدٌ ہے (جیسے کہ طِحْنٌ بمعنی مَطْحُوْنٌ ہے (پیسا ہوا آٹا)، گنے ہوئے۔

= یُطِیْقُوْنَهٗ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِطَاقَةٌ (افعال) مصدر سے۔ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں ہ ضمیر واحد مذکر کا مرجع صیام ہے یُطِیْقُوْنَ۔ کے متعلق مفسرین کے متعدد اقوال ہیں مثلاً (۱) یُطِیْقُوْنَ بمعنی یُطَوَّقُوْنَ، یکلفون (روزہ رکھنے میں) تکلیف محسوس کریں۔ جو بہ تکلف و بمشقت روزہ رکھ سکتے ہوں۔

(۲) یُطِیْقُوْنَ سے پہلے لَا مقدر ہے اور تقدیر یوں ہے لَایُطِیْقُوْنَ (روزہ رکھنے کی) طاقت نہیں رکھتے ہیں (۳) اس کا مفہوم وہی ہے جو اَطَاقَ فُلَانٌ کا ہے۔ اَطَاقَ میں باب افعال کا ہمزہ سلب ماخذ کے لئے ہے اس لئے اَطَاقَ فُلَانٌ کا مطلب ہوا فلاں شخص میں طاقت نہیں ہے۔ اس صورت میں یُطِیْقُوْنَهٗ کا مطلب ہوگا کہ وہ اس کی (روزہ رکھنے کی) طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

= فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ۔ فِدْیَةٌ۔ مبدل منہ۔ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ مضاف مضاف الیہ ہوکر بدل ہے فِدْیَةٌ سے مطلب یہ کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کے ذمہ فدیہ ہے۔ جو ایک مسکین کا کھانا ہے۔ فِدْیَةٌ مصدر۔ بمعنی بدلہ دینا۔ مال خرچ کرکے مصیبت سے چھٹکارہ حاصل کرنا۔ جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے

= فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ۔ تَطَوَّعَ ماضی واحد مذکر غائب تَطَوُّعٌ (تفعّل) مصدر اس نے خوشی سے نیکی کی۔ اس نے شوق سے نیکی کی۔ تَطَوُّعٌ کے اصل معنی تو نیکی میں تکلف کے ہیں۔ مگر عرف میں جو چیزیں کہ لازم و فرض نہ ہوں جیسے نوافل وغیرہ ان کے بجالانے اور انجام دینے کو کہتے ہیں۔

خَیْرًا۔ بمعنی نیکی۔ بھلائی۔ اور خَیْرٌ بمعنی بہتر۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے پس جو شخص اپنی خوشی سے نیکی کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔

= وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے۔ اَنْ تَصُوْمُوْا مبتدا۔ خَیْرٌ لَّكُمْ اس کی خبر۔ اور روزہ رکھنا ہی بہتر ہے تمہارے لئے

۲: ۱۸۵ — شَهْرُ رَمَضَانَ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ اَلَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ میں اَلَّذِیْ موصول اور اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ صلہ اپنے موصول کا۔ صلہ و موصول مل کر مبتدا کی خبر۔ هُدًى لِّلنَّاسِ حال ہے قرآن سے یعنی نازل کیا گیا اس ماہ میں قرآن درآنحالیکہ وہ سراپا ہدایت[۱] ہے لوگوں کے لئے اور (اس میں) روشن[۲] دلیلیں ہیں ہدایت کی (وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى) اور یہ حق و باطل میں فرق کرنے[۳] والا ہے (وَالْفُرْقَانِ) تینوں قرآن سے حال ہیں اور ۲ و ۳ کا عطف هُدًى ۱ پر ہے۔

هُدًى۔ اسم و مصدر (باب ضَرَبَ) ہدایت، ہدایت کرنا۔ بَیِّنٰتٍ جمع بَیِّنَةٌ واحد۔ کھلی دلیل۔ واضح دلالت۔ اَلْفُرْقَانِ۔ مصدر بھی ہے یعنی الگ الگ کرنا۔ حق کو باطل سے جدا کرنا۔ اور صیغہ صفت بھی ہے یعنی حق کو باطل سے جدا کردینے والی شئے۔ آیت ہذا میں وہ دلائل مراد ہیں جو حق کو باطل سے جدا کردینے والی ہیں اس کے علاوہ یہ لفظ قرآن مجید میں قرآن، توراۃ۔ دلیل و حجت کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔

= فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ ۔ جملہ شرطیہ ہے اور فَلْيَصُمْهُ جوابِ شرط شَهِدَ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے شُهُوْدٌ مصدر سے بمعنیٰ پانا ۔ شَهَادَةٌ مصدر سے شَهِدَ بمعنیٰ شہادت دینا ہے ۔ الشَّهْرَ میں الف لام عہد کا ہے مراد رمضان کا مہینہ ہے ۔ فَلْيَصُمْهُ میں ف جواب شرط کے لئے ہے لِيَصُمْ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب صَوْمٌ مصدر (باب نَصَرَ) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول فیہ ۔ اور اس کا مرجع الشَّهْرَ ہے پس وہ اس کا (رمضان کے مہینے کے) روزے رکھے ۔

= مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ۔

= اَلْيُسْرَ ۔ اَلْيُسْرُ کے معنیٰ آسانی اور سہولت کے ہیں اور یہ اَلْعُسْرُ کی ضد ہے قرآن مجید میں ہے سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا (۶۵:۷) خدا عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا ۔

= اَلْعُسْرَ ۔ تنگی ، سختی ۔ اَلْيُسْرُ کی ضد ہے ۔

= وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ۔ صاحب تفسیر مظہری اس جملہ کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں (اور تاکہ تم گنتی پوری کرو) (العدۃ میں الف لام مضاف الیہ کے عوض ہے تقدیر عبارت کی یوں ہے عدۃ شھر رمضان بقضاء ما افطر منہ (یعنی تاکہ ماہ رمضان کی شمار افطار کئے ہوئے روزوں کو قضاء کر کے پوری کر لو ...... ولتکملوا العدۃ کا مع اپنے معطوف وَلِتُكَبِّرُوا ...... الخ کے اَلْيُسْرَ پر عطف ہے (یا تو) اس وجہ سے کہ اَلْيُسْرَ باعتبار معنیٰ کے ماقبل کی علت ہے ۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے یہ احکام یعنی مریض اور مسافر کے لئے افطار کو مباح کرنا اور مرض کے ایام کی قدر قضا واجب کرنا اس لئے مشروع کر دیئے تاکہ تم پر سہولت ہو اور تاکہ تم ماہ رمضان کے دنوں کی گنتی افطار کئے ہوئے روزوں کی قضاء کر کے پوری کر لو ..... الخ یا لتکملوا ..... (اس کے بعد اس آیت کی دیگر صورتیں بیان کی گئی ہیں)

اس صورت میں آیت يُرِيْدُ اللّٰهُ ...... لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ کا ترجمہ ہو گا اور اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی کرنی اور نہیں چاہتا تمہارے لئے دشواری اور (چاہتا ہے کہ) تم گنتی پوری کر لیا کرو (افطار روزوں کی قضا پوری کر کے) اور اللہ کی بڑائی بیان کیا کرو ۔ اس بات پر کہ اس نے تم کو سیدھی راہ دکھائی اور تاکہ تم احسان مانو (یعنی تاکہ تم روزہ کے واجب ہونے پر شکر کرو اس لئے کہ وہ درجات کے ملنے کا ذریعہ ہے اور مریض اور مسافر کے لئے افطار کے مباح ہونے پر شکر کرو کہ اس میں تمہارے لئے تخفیف اور رخصت ہے ۔ تُكْمِلُوْا ۔ تم پورا کرو ، تم مکمل کرو ۔ اِكْمَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ سے مضارع جمع مذکر حاضر نون اعرابی لام کے آنے سے حذف ہو گیا ۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ کا عطف لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ پر ہے ۔

= رَمَضَانَ ۔ رَمِضَ کا مصدر ہے جو جلنے اور سوختہ ہونے کے لئے آتا ہے پھر اس کی طرف شَهْر کی اضافت کی گئی ۔ اور اسے علم قرار دیا گیا ۔ اس ماہ کو رمضان سے یا تو اس لئے موسوم کیا گیا کہ اس ماہ میں بھوک پیاس کی

سوزش سے روزہ دار سوختہ ہوجاتا ہے یا اس لئے کہ گناہ اس میں جل جاتے ہیں اور یا اس لئے کہ جب لوگوں نے قدیم زبان سے مہینوں کے نام منتقل کئے تو یہ مہینہ سخت تمازت کے زمانہ میں واقع ہوا (بیضاوی)
لیکن صحیح یہ ہے کہ علم تقویم میں یہ قمری سال کے ایک مہینہ کا نام ہے۔

۲: ۱۸۶ — وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اِذَا ظرف زمان ہے سَاَلَ فعل کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ عِبَادِیْ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل بِعَنِّیْ جار مجرور مل کر متعلق فعل۔ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ جملہ شرطیہ۔ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ای قُلْ لَھُمْ (ای عبادی) اِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ جواب شرط۔

= اُجِیْبُ ۔ مضارع واحد متکلم ۔اِجَابَۃٌ (باب افعال) مصدر بمعنی قبول کرنا۔ میں قبول کرتا ہوں۔

اَلدَّاعِ ۔ بلانے والا۔ پکارنے والا۔ دُعَاءٌ (دع و مادہ) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر بحالت رفع وجر۔ دَعْوَۃَ الدَّاعِ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اُجِیْبُ کا مفعول۔

= دَعَانِ ۔ اصل میں دَعَانِیْ تھا۔ ی ضمیر واحد متکلم حذف ہوگئی اور نِ وقایہ ہے دَعَا ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اس نے مجھے پکارا۔ اس نے مجھ سے دعا کی۔

= فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ ۔ فَ سببیہ ہے لِیَسْتَجِیْبُوْا فعل امر کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ اِسْتِجَابَۃٌ (باب استفعال) ان کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں ان کو چاہئے کہ میرا امر قبول کریں۔ ای اذا دعوتھم الی الایمان والطاعۃ کما انی اجیبھم اذا دعونی لحوائجھم ۔یعنی جب میں ان کو ایمان اور اطاعت کی طرف بلاؤں تو ان کو میرا حکم ماننا چاہئے جیسا کہ میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے اپنی حاجات کے لئے پکارتے ہیں اِسْتِجَابَۃٌ بمعنی اِجَابَۃٌ (افعال) ہے ۔والاجابۃ فی اللغۃ الطاعۃ فالاجابۃ من العبد الطاعۃ و من اللہ الاثابۃ والعطاء۔ لغت میں اجابت بمعنی اطاعت ہے ۔ بندہ کی طرف سے اجابت بمعنی اطاعت اور اللہ کی طرف سے جزا عطا کرنا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ (۳: ۱۹۵) تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی۔ اور وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّھِمْ (۴۲: ۳۸) اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں۔

= وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے واؤ عاطفہ لِیُؤْمِنُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر غائب اور چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لائیں

= یَرْشُدُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب رُشْدٌ (باب نَصَرَ) مصدر وہ سیدھے راہ پر آجائیں۔ وہ ہدایت پاجائیں ۔الرُّشْدُ غَیٌّ کی ضد ہے۔ اور ہدایت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (۲: ۲۵۶) گمراہی سے ہدایت الگ ہوچکی۔

۲: ۱۸۷ — اُحِلَّ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِحْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر حلال کیا گیا۔ مباح کیا گیا

الرَّفَثُ مفعول مالم یسم فاعلہٗ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف ہے الرَّفَثُ کا۔ رفث ایک لفظ جامع ہے جس قسم کا مرد عورتوں سے فائدہ اٹھائیں سب کو یہ شامل ہے ۔ اور رفث کو اِلیٰ سے اس لئے متعدی کیا ہے کہ اس لفظ کے اندر افضاء (جماع) کا مضمون ہے اور افضاء کا صلہ الیٰ آتا ہے۔

ترجمہ جائز کر دیا گیا تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں پاس جانا اپنی بیبیوں کے ۔

= كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۔ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَخْتَانُوْنَ اِخْتِيَانٌ (اِفْتِعَالٌ) خين مادہ ۔ خیانت کرنا ۔ اِخْتِيَانٌ میں خِيَانَةٌ سے زیادہ مبالغہ ہے ۔ تم اپنے آپ سے خیانت کیا کرتے تھے ۔

= فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۔ یعنی جب تم نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ۔ تَابَ عَلٰی ۔ اللہ کا بندے کی توبہ قبول کر لینا ۔ اسے معاف کر دینا۔

= عَفَا عَنْكُمْ ۔ اس نے تم کو معاف کر دیا ۔ اس نے تمہارے گناہ مٹا دیئے۔ عَفْوٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۔ ضمیر فاعل کا مرجع اللہ ہے عَفْوٌ کا استعمال جب کسی کے جرم کے معاف کرنے کے لئے ہوتا ہے تو اس کا تعدیہ بذریعہ عَنْ ہوتا ہے ۔

= فَالْئٰنَ میں ف ترتیب کا ہے اَلْئٰنَ (اب) ظرف زمان ہے الف لام بعض کے نزدیک تعریف کا ہے اور بعض کے نزدیک زائدہ اور لازم ہے ۔

= بَاشِرُوْهُنَّ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب ۔ تم اپنی عورتوں سے یعنی اپنی بیویوں سے مباشرت کرو ۔ (مطلب یہ کہ اب روزوں میں رات کے وقت اپنی عورتوں سے تم کو مباشرت کی اجازت ہے بَاشَرَ يُبَاشِرُ مُبَاشَرَةً ۔ (مفاعلہ) مصدر بَشْرٌ مادہ ۔ اَلْبَشَرَةُ کے معنی انسان کی جلد کی اوپر کی سطح ہے انسان کو بشر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی جلد بالوں سے صاف ہوتی ہے اس کے برعکس حیوا کی کھال پر اُون، بال یا پشم ہوتی ہے ۔

اَلْمُبَاشَرَةُ کے اصل معنی تو ایک کی جلد کو دوسرے کی جلد کے ساتھ ملانا کے ہیں مگر کنایۃً عورت سے مجامعت کرنا کے معنی میں آتا ہے ۔

= اِبْتَغُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اِبْتِغَاءٌ (افتعال) مصدر تم تلاش کرو ۔ تم چاہو ۔ اِبْتَغُوْا فعل بافاعل مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ مفعول ۔ جملہ ہٰذا ۔ اور جملہ وَكُلُوْا ۔ اور وَاشْرَبُوْا تینوں کا عطف بَاشِرُوْهُنَّ پر ۔

= يَتَبَيَّنَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَبَيُّنٌ (تفعّل) مصدر (حتی کہ) ظاہر ہو جائے ۔ ممیز ہو جائے
اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ موصوف وصفت سفید دھاگہ اَلْخَيْطِ الْاَسْوَدِ موصوف وصفت مجرور ۔ سیاہ دھاگہ

= مِنَ الْفَجْرِ ۔ بیان ہے اَلْخَيْطُ کا ۔

= وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ط میں واؤ حالیہ ہے۔ درآں حالیکہ تم مسجدوں میں اعتکاف کے لئے بیٹھے ہوئے ہو عٰكِفُوْنَ جمع عَاكِفٌ کی اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ شرع میں عبادت کی نیّت سے مسجد میں اپنے آپ کو روکے رکھنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اور اس کے لغوی معنیٰ ہیں مقیم ہونے والے اور ایسے جمنے والے کہ ٹلے ہی نہیں۔ آیۃ ہذا میں اپنے شرعی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ہ (۵۲:۲۱) اپنے لغوی معنیٰ میں آیا ہے۔

= تَقْرَبُوْهَا میں هَا ضمیر کا مرجع حُدُوْد ہے۔

۲ : ۱۸۸ = لَا تَاْكُلُوْٓا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم مت کھاؤ اَمْوَالَكُمْ ایک دوسرے کا مال بَيْنَكُمْ آپس میں۔ اور باہم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

= وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ۔ واؤ عاطفہ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور اسی لئے تُدْلُوْا تَاْكُلُوْا کے لَا کے تحت میں ہے اَیْ وَلَا تُدْلُوْا۔ اور مت کھینچ لیجاؤ۔ یہ يُدْلُوْا۔ اِدْلَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے ہے۔ جس کے معنی ڈول نکالنا یا ڈول ڈالنا کے ہیں جیسے کہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ (۱۲:۱۹) اس نے کنویں میں اپنا ڈول ڈالا۔ پھر استعارہ کے طور پر اس کے معنی کسی چیز تک پہنچنے کے لئے ذریعہ بنانا بھی آجاتے ہیں۔ یعنی نہ ہی رسائی حاصل کرو اس مال سے (رشوت دے کر) حاکموں تک (تاکہ وہاں جھوٹ سچ بول کر ناجائز طور پر فیصلہ اپنے حق میں کرالو۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ قاضی کا فیصلہ بھی حرام کو حلال نہیں کرسکتا)۔

= لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ۔ تاکہ یوں کھاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا۔ یہاں لام تعلیل کی ہے کہ تم اس واسطے مقدمہ حکام کے ہاں لیجاؤ کہ جائز یا ناجائز طور سے فیصلہ اپنے حق میں کرواکر دوسروں کا مال کھاجاؤ۔ فَرِيْقٌ کا مطلب گروہ بھی ہے اور کسی چیز کے حصہ اور جزر کو بھی فریق کہتے ہیں یہاں یہی معنیٰ مراد ہیں۔ فَرِيْقًا۔ ای قِطْعَةً وَّجُزْءًا۔ فَرِيْقًا مفعول ہے لِتَاْكُلُوْا کا۔

= وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ یہ جملہ حال ہے۔ تَاْكُلُوْا کے فاعل سے۔ درآں حالیکہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کیا ہے۔

۲ : ۱۸۹ = اَلْاَهِلَّةِ ط مہینے کی پہلی اور دوسری تاریخ کے چاند کو الاھلۃ کہتے ہیں پھر اس کے بعد اسے قمر کہا جاتا ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط لوگ تجھ سے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ یہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) اَهِلَّةٌ هِلَالٌ کی جمع ہے اَهَالِيْل بھی اس کی جمع ہے

= قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ کہہ دو کہ وہ لوگوں کے (کاموں کی) میعادیں اور حج کے وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ هِىَ ای اِهْلَال۔ مَوَاقِيْت جمع ہے مِيْقَاتٌ کی۔ اسم آلہ، وقت کی شناخت

کے ذرائع ۔ یہ وَقْتٌ مادّہ سے مشتق ہے ۔ وَقَّتَ یُوَقِّتُ تَوْقِیْتٌ (تَفْعِیْلٌ) وقت ظاہر کرنا ۔ مِیْقَاتٌ اور مَوْقِتٌ کسی کام کو شروع کرنے کی جگہ ۔ جیسے میقاتِ حج، میقات احرام ۔

= ظُهُوْرِهَا ۔ مضاف، مضاف الیہ ان کی پشتوں (کی جانب) سے ظَهْرٌ واحد ۔

= وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۔ البِرّ ای ذُوالبِرّ او البارُّ بمعنی نیکوکار ۔ نیکی کرنے والا ۔ اَبْرَارٌ جمع ۔ بلکہ نیکو کار وہ ہے جو پرہیز گار ہو ۔ (نیز ملاحظہ ۲ : ۱۷۷)

= اِتَّقٰی ۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ وہ ڈرا ۔ اس نے پرہیز گاری اختیار کی ۔

فائدہ ۔ عرب کے لوگوں کا دستور تھا کہ جب احرام باندھ لیا کرتے اور انہیں گھر میں داخل ہونے کی ضرورت پڑتی تو دروازہ سے داخل نہ ہوتے بلکہ پیچھے سے دیوار میں سوراخ کرکے داخل ہوتے اور اس کو بڑی نیکی سمجھتے ۔

= تُفْلِحُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ اِفْلَاحٌ (افعال) مصدر تم فلاح پاؤ ۔ فلاح پانا بمعنی بھلائی ۔ کامیابی کا حاصل کرنا اور مقصد روری ہے ۔

= لَا تَعْتَدُوْا ۔ فعل نہی ۔ جمع مذکر حاضر ۔ اِعْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر بمعنی حد سے گذرنا ۔ تم حد سے مت گذرو، تم زیادتی مت کرو ۔ اَلْمُعْتَدُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر، زیادتی کرنے والا ۔ حد سے گذرنے والا

= اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ ۔ جملہ مفعول ہے فعل قَاتِلُوْا کا ۔

= اَلْمُعْتَدِیْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر منصوب ۔ حد سے بڑھ جانیوالا ۔

۲ : ۱۹۱ ۔ وَاقْتُلُوْهُمْ ۔ واوَ عاطفہ ۔ اُقْتُلُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر ۔ هُمْ ضمیر مفعول ۔ جمع مذکر غائب ۔ اس کا مرجع وہ لوگ ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ۔ ای اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وہ لوگ جو تم سے لڑائی لڑیں ۔

= حَیْثُ ۔ ظرف مکان ہے مبنی بر ضمہ ۔ مکان مبہم کے لئے آتا ہے جس کی جملہ مابعد سے تشریح ہوتی ہے ۔ جہاں ۔ جس جگہ ۔

= ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۔ ثَقِفْتُمُوْا ۔ ماضی جمع مذکر حاضر ۔ اصل میں ثَقِفْتُمْ تھا ۔ واوَ اشباع کا ہے ثَقْفٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے جس کے معنی پالینے کے ہیں ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب

= اَلْفِتْنَةُ ۔ کے لغوی معنی امتحان اور آزمائش کے ہیں ۔ اسی لئے نعمت اور مصیبت کو بھی فتنہ کہتے ہیں ۔ فَتَنَ کے اصل معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہوجائے ۔ قرآن مجید میں فتنہ اور اس کے مشتقات کو مختلف معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے مثلاً بمعنی آزمائش ۔ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۔ (۲: ۱۰۲) ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو ۔ بمعنی آفت ۔ مصیبت ۔ وَحَسِبُوْا اَنْ لَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ۔ (۵ : ۷۱) اور یہ خیال کرتے تھے کہ (اس سے ان پر) کوئی آفت نہیں آنے کی ۔ بمعنی عذاب

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ (۳۷: ۶۲) اور ہم نے اس کو ظالموں کے لئے عذاب بنا رکھا ہے۔ اور آیت ہذا میں فتنہ سے مراد کفار کا خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا اور مسلمانوں کو مسجد حرام سے روکنا ہے (مظہری) وقیل معناہ شرکھم باللہ فی الحرم وصدھم ایاکم عنہ (بیضاوی) ان شرکھم باللہ اشد واعظم من قتلکم ایاھم فی الحرم (خازن) اور ان کا اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا تمہارے ان کو مسجد حرم میں قتل کرنے سے بہت بُرا ہے۔

= اَشَدُّ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ سخت تر۔ بدتر۔ نہایت سخت۔ شِدَّةٌ سے۔

۲: ۹۲ = اِنْتَهَوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِنْتِهَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے۔ نہی مادہ۔ وہ رُک گئے۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ فَاِنِ انْتَهَوْا جملہ شرطیہ ہے اور فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جملہ جزائیہ۔

۲: ۱۹۳ = فَلَا عُدْوَانَ ۔ ف جواب شرط کے لئے ہے۔ جملہ جزائیہ ہے۔ (فَاِنِ انْتَهَوْا اس سے قبل کا جملہ شرطیہ ہے) عُدْوَانَ یہ عَدَا يَعْدُوْا (باب نَصَرَ) کا مصدر ہے۔ زیادتی، ظلم، ستم، تعدی، بہت بُری طرح حد سے بڑھ جانا۔ ترجمہ۔ تو کسی پر زیادتی نہیں سوائے ...... الخ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ظلم کرنے والے۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ مجرور۔ یہاں ظالمین سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک اور حرب میں باقی ہیں۔

۲: ۱۹۴ = اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ ۔ موصوف صفت۔ حرمت والا مہینہ اَلْحُرُمٰتُ ۔ حرمتیں۔ بزرگیاں۔ حُرْمَةٌ کی جمع۔ حرمت اس چیز کو کہتے ہیں جس کا ادب ضروری ہو۔

قِصَاصٌ ۔ بدلہ۔ قتل کا بدلہ قتل قاتل۔ ہر عضو کا بدلہ عضو، ہر چوٹ کا بدلہ ویسی ہی چوٹ۔ ادب کی چیزوں میں مساوات۔ یعنی ماہ حرام میں اگر دشمن قتال کرے اور اس کی حرمت کا لحاظ نہ کرے تو تم بھی دفاعی جنگ کرو (آیت ہذا) خون کا بدلہ خون۔ خون بہا۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۔ ماہِ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہی ہے اور تمام حرمتوں کا لحاظ برابری سے ہوگا۔ یعنی حرمتوں کے بارہ میں دشمن جتنی زیادتی کا مرتکب ہوگا۔ دوسرا فریق اس دشمن کے خلاف اس زیادتی کے برابر اس کا توڑ کرنے میں حق بجانب ہوگا۔

= فائدہ: اہل عرب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یہ قاعدہ چلا آتا تھا کہ ذی القعدہ۔ ذوی الحجہ اور محرم کے تین مہینے حج کے لئے مختص تھے اور رجب کا مہینہ عمرہ کے لئے خاص کیا گیا تھا۔ ان چار مہینوں میں جنگ وجدل۔ قتل وغارتگری ممنوع تھی تاکہ زائرین کعبہ امن و امان کے ساتھ خدا کے گھر تک جائیں۔ اور اپنے گھروں کو واپس ہوسکیں۔ اسی بنا پر ان مہینوں کو حرام مہینے کہا جاتا تھا۔ یعنی حرمت والے مہینے۔ آیت کا منشا یہ ہے کہ ماہ حرام کی حرمت کا لحاظ کفار کریں تو مسلمان بھی کریں اور اگر وہ اس حرمت کو نظر انداز کرکے کسی حرام مہینہ میں مسلمانوں پر دست اندازی کریں تو پھر مسلمان بھی ماہ حرام میں بدلہ لینے کے مجاز ہیں؛

(اقتباس از تفہیم القرآن)

= فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ ۔ جملہ شرطیہ ہے ۔ اِعْتَدٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اِعْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر ۔ اس نے زیادتی کی (تم پر)

فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ ۔ جواب شرط ۔ ف جواب شرط کا ہے ۔ اِعْتَدُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ تم زیادہ کرو ۔۔ اِعْتِدَاءٌ ۔ (زیادتی) کی جزا کو اِعْتِدَاءٌ کہنا صرف لفظی مشابہت ہے ۔ مطلب یہ کہ زیادہ کرنے والے کی زیادتی کی حد تک اس زیادتی کا توڑ کرنا جائز ہے ۔

= مَا اعْتَدٰی میں مَا موصولہ ہے ۔

= الْمُتَّقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ تقوٰی کرنے والے ۔ ڈرنے والے ، پرہیز کرنے والے ۔

۲ : ۱۹۵ = اَنْفِقُوْا ۔ فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر ۔ تم خرچ کرو ۔

= لَا تُلْقُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ، اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) جمع مذکر حاضر ، تم مت ڈالو ۔ لقی مادہ ۔ قرآن مجید میں ہے ۔ کُلَّمَا اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ (۶۷ : ۸) جب بھی اس میں کوئی جماعت ڈالی جائیگی ۔

= بِاَیْدِیْکُمْ ۔ باء ۔ حرف جار ۔ اَیْدِیْکُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تمہارے ہاتھ ۔ بمعنی اپنے ہاتھوں ۔ اس سے قبل اَنْفُسَکُمْ محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے وَلَا تُلْقُوْا اَنْفُسَکُمْ بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ ۔ اور نہ پھینکو (یا نہ ڈالو) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں ۔ التھلکۃ ۔ ھلك (باب ضَرَبَ و سَمِعَ) سے مصدر ہے ہلاک ہونا ۔ تباہ ہونا ۔ ہلاکت ۔ تباہی ۔

= اَحْسِنُوْا ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر ، اِحْسَانٌ ۔ (افعال) مصدر ۔ تم نیکی کرو ۔

= اَلْمُحْسِنِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِحْسَانٌ سے ۔ نیکی کرنے والے ۔ اچھے کام کرنے والے ۔

۲ : ۱۹۶ = اَتِمُّوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ اِتْمَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تم پورا کرو ۔

= اَلْحَجَّ ۔ حَجَّ یَحُجُّ (باب نصر) مصدر ، اصل لغت میں حج قصد زیارت کو کہتے ہیں ۔ اصطلاح شرع میں حج کی نیت سے اول احرام باندھ کر طواف اور وقوف کو اوقات مخصوصہ میں ادا کرنا حج کہلاتا ہے

= اَلْعُمْرَۃَ ۔ عمرہ زیارت بیت اللہ کے سلسلہ میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے ۔ جو حج کی طرح خاص وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے ۔ عمر بھر میں ایک دفعہ اس کا بجا لانا بشرط استطاعت سنت مؤکدہ ہے ، شاہ عبد القادر دہلوی رح فرماتے ہیں کہ ۔ عمرے کا طریق یہ ہے کہ احرام باندھے جن دنوں چاہے اور طواف کعبہ کرے ۔ اور صفا مروہ کے بیچ دوڑے پھر حجامت کرا کر احرام اتارے ۔

= فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۔ پہلا جملہ شرطیہ ہے اور دوسرا جملہ جواب شرط ہے ۔ اُحْصِرْتُمْ ۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۔ اِحْصَارٌ ۔ (افعال) مصدر سے ۔ حبس کے معنی روکنے

کے ہیں خواہ روکاوٹ کسی ظاہری سبب کی بنا پر ہو۔ جیسے دشمن کا آڑے آکر روکنا۔ یا کسی باطنی سبب سے جیسے مرض کی وجہ سے رُکنے پر مجبور ہو جانا۔ پہلے جملہ کا ترجمہ یہ ہے بد پھر اگر تم روک لئے جاؤ۔ یعنی اگر تم حج سے یا اس عمرہ سے جس کی تکمیل کا تم کو حکم دیا گیا ہے روکے جاؤ۔ دوسرے جملہ میں ف جواب شرط کے لئے ہے مَا موصولہ ہے۔ اِسْتَيْسَرَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اِسْتِيْسَارٌ (استفعال) مصدر بمعنی میسر آنا۔ آسان ہونا وہ میسر آیا۔ وہ آسان ہوا۔ اَلْهَدْيِ۔ اسم معرف باللام قربانی کا جانور جو ماہ حُرم میں حَرم کے اندر ذبح ہونے کے لئے بھیجا جاتا ہے ترجمہ۔ توجو قربانی کا جانور میسر آجائے (ذبح کردیا۔ ذبح کرنے کے لئے بھیجو)

= وَلَا تَحْلِقُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر حَلْقٌ (باب ضَرَبَ) مصدر بمعنی بالوں کو منڈانا۔ تم بال یا سر مت منڈاو۔ تم حجامت نہ کراؤ۔

مَحِلَّهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مَحِلّ اسم ظرف مکان، قربانی کے حلال ہونے کی جگہ۔ جہاں قربانی کے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَلْهَدْيُ ہے۔

= اَذًى۔ ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح کو یا جسم کو پہنچے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْبِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ جملہ شرطیہ ہے۔ اور فَفِدْيَةٌ .... اَوْنُسُكٍ جواب شرط۔ پس جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی بیماری یا تکلیف ہو تو اس کے بدلہ میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے۔ فِدْيَةٌ۔ الفِدٰى۔ اَلْفِدَاءُ کے معنی کسی کی جانب سے کچھ دے کر اسے مصیبت سے بچالینا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً (۴۷: ۴) پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دینا چاہئے یا کچھ مال لے کر۔ فِدْيَةٌ واحد فِدًى جمع وہ مال جو کسی کو آزاد کرانے کے لئے دیا جائے۔ یا وہ مال جو کسی عبادت میں کوتاہی کرنے کی وجہ خرچ کرکے انسان خود اپنے کو گناہ سے بچاتا ہے آیت ہذا میں اسی معنی میں مستعمل ہے۔

نُسُكٍ۔ اَلنُّسُكُ کے معنی عبادت کے ہیں۔ اور نَاسِكٌ عابد کو کہا جاتا ہے مگر یہ لفظ ارکانِ حج کے ادا کرنے کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے مَنَاسِكُ حج اور عبادت کے ارکان۔ قربانی بھی ارکان حج میں سے ہے یہاں قربانی ہی مراد ہے۔ نُسُكٍ کا واحد نَسِيْكَةٌ بمعنی ذبیحہ ہے۔

= فَاِذَآ اَمِنْتُمْ۔ ای اذا امنتم من الاحصار یعنی جب احصار سے امن ہو مثلاً دشمن کا خوف جاتا رہے یا تم مریض تھے اب تندرست ہو گئے۔

= تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ۔ تَمَتَّعَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَمَتُّعٌ (تفعّل) مصدر جس کے معنی برتنے۔ فائدہ اٹھانے اور مدت منفعت میں امتداد ہونے کے ہیں۔ اس نے فائدہ اٹھایا۔ یعنی جس شخص نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملاکر فائدہ اٹھایا۔ یعنی (۱) اگر پہلے احصار میں تھا اب امن میں آگیا۔ یا پہلے بیمار تھا اب تندرست

ہوگیا۔ لیکن اس دوران وہ اپنے احرام سے حلال نہیں ہوا۔ یا (۲) پہلے سے ہی امن میں تھا (نہ احصار میں تھا نہ بیمار تھا) اور ایک ساتھ ہی حج اور عمرہ کا احرام باندھا۔ پہلے عمرہ کے ارکان ادا کئے لیکن احرام بدستور رہا۔ احرام سے حلال نہیں ہوا یہاں تک کہ ایام حج میں حج کے ارکان ادا کرکے حلق کرایا۔ اور احرام سے فارغ ہوا۔ اسی طرح ایک سفر میں دو عبادتیں جمع کرلیں۔ اس صورت میں آیت ہذا میں تمتع عرفی مراد ہے نہ کہ شرعی۔ اس لئے وہ تمتع اور قِران دونوں کو شامل ہے۔ ان دونوں صورتوں میں قربانی لازمی قرار دیدی گئی کیونکہ دونوں صورتوں میں اس نے فائدہ اٹھایا۔

= فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ۔ ای فعلیہ ما استیسر من الھدی۔ تو جو قربانی میسر آسکے اس پر لازم ہے

= فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ۔ ای فمن لم یجد الھدی جس کو قربانی میسر نہ آسکے یعنی جو قربانی نہ دے سکے۔

= فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ۔ ای فعلیہ صیام ثلثۃ ایام تو وہ تین دن کے روزے لازمی رکھے۔

= رَجَعْتُمْ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یہاں التفاتِ ضمائر ہے۔ اوپر خطاب واحد غائب کے صیغہ میں ہو رہا تھا۔ اب ان احکام کو جو اوپر بیان ہوئے پوری طرح ذہن نشین کرانے کے لئے صیغہ حاضر اختیار کیا گیا۔

= تِلْكَ۔ اسم اشارہ بعید جمع مؤنث عَشَرَةٌ مشار الیہ ہے

= کَامِلَةٌ۔ پوری (دہائی) یعنی پورے دس۔ کَمَالٌ مصدر (باب نَصَرَ۔ کرم۔ سَمِعَ) اسم فاعل واحد مؤنث۔ یعنی قربانی کی جگہ پورے دس روزے ہوتے ہیں۔ اس سے کم نہیں۔ بعض کے نزدیک لفظ کَامِلَةٌ تاکید در تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے۔

= ذٰلِكَ۔ اسم اشارہ بعید جمع مذکر۔ یہ اشارہ یا تو (۱) تَمَتُّعٌ کی طرف ہے جس کا ذکر آچکا ہے اور یا (۲) اس کا اشارہ اصل حکم یعنی وجوب قربانی کی طرف ہے

= حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ حَاضِرِی۔ باشندے۔ رہنے والے۔ حَضَارَةٌ مصدر سے جس کے معنی شہر میں رہنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ اصل میں حَاضِرِیْنَ تھا۔ اضافت کے سبب نون جمع حذف ہوگیا۔ حَاضِرِی۔ مضاف، المسجد الحرام موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔

یہ تمتع یا قربانی کا وجوبًا دینا اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جو میقات سے پرے رہتے ہیں۔

= وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو (ان تمام احکام کی بجا آوری میں جو اوپر مذکور ہوئے)

= وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہ اور یاد رکھو یا جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے لمن لم یتقہ اس کو جو اس سے نہیں ڈرتا۔

عِقَابٌ۔ عَاقَبَ یُعَاقِبُ مُعَاقَبَةً وَعِقَابٌ (باب مفاعلہ سے) مصدر ہے گناہ پر سزا دینا۔ پاداشِ جرم

کئے کی سزا۔ عذاب اور عقاب میں فرق یہ ہے کہ عقاب سزا کے استحقاق کو بتاتا ہے۔ عقاب کو عقاب اسی لئے ہی کہا جاتا ہے کہ مرتکبِ جرم۔ جرم کے عقب میں ہی اس کا مستحق ہو جاتا ہے اور عذاب استحقاق اور بغیر استحقاق دونوں طرح ہو سکتا ہے۔ عقاب کے معنی اصل میں پیچھے ہو لینے کے ہیں۔ چنانچہ بولتے ہیں عقب الثانی الاول دوسرا پہلے کے پیچھے ہو لیا۔ اور عقب اللیل والنھار۔ رات دن کے پیچھے ہولی۔ اس اعتبار سے عقاب وہ سزا ہوئی جو جرم کے پیچھے دی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا ترجمہ پاداش جرم کرنا چاہئے۔

شَدِيْدُ۔ سخت، محکم۔ پکا۔ شَدٌّ (باب ضَرَبَ۔ نَصَرَ) سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے شَدِيْدُ الْعِقَابِ ، ترکیب اضافی ہے اور شدید کی اضافت صفت مشبہ کی اپنے مرفوع کی طرف اضافت سے ہے۔ اضافۃ شدید من اضافۃ الصفۃ المشبھۃ الی مرفوعھا۔ (روح المعانی)

۲ : ۱۹۷ = اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۔ ای وقت الحج اشھر معلومٰت وھی شوال و ذو القعدۃ وعشر لیال من ذی الحجۃ۔ حج کا وقت چند مہینے ہیں اور وہ ہیں۔ شوال ۔ ذوالقعدہ اور ذوالحج کی دس راتیں۔

اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۔ موصوف وصفت۔ جانے بوجھے مہینے۔

فَرَضَ۔ ماضی معروف۔ واحد مذکر غائب فَرْضٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ فرض کے اصل معنی ہیں کسی حجم والی چیز کو جس میں صلابت ہو کاٹ دینا۔ لیکن قرآن مجید میں یہ ان معنی میں آیا ہے۔ اس نے واجب کر لیا۔ اس نے مقرر کر دیا۔ اس نے عزم کر لیا۔ اس نے اجازت دیدی۔ یہاں عزم کر لینے یا نیت کر لینے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

= فِيْهِنَّ۔ هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع اَشْهُرٌ ہے۔

= رَفَثَ۔ ملاحظہ ہو ۲ : ۱۸۷۔

= فُسُوْقٌ ۔ اسم فعل۔ گناہ۔ نیز مصدر (باب ضرب۔ نصر) گناہ کرنا۔ نافرمان ہونا۔ فَسَقَ فلاں کے معنی کسی شخص کا دائرہ شریعت سے نکل جانے کے ہیں۔ یہ فَسَقَ الرُّطَبُ کے محاورہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی گدری کھجور کے اپنے چھلکے سے باہر نکل آنے کے ہیں۔ فاسق کا لفظ اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے جو احکام شریعت کا التزام و اقرار کرنے کے بعد تمام یا بعض احکام کی خلاف ورزی کرے۔

= جِدَال۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے باہم جھگڑا کرنا۔

فائدہ ۔ رَفَثَ۔ فُسُوْقُ اور جِدَال میں لَا کا تکرار تاکید ممانعت کے لئے ہے۔

= تَزَوَّدُوْا ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تَزَوُّدٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ تم زادِ راہ لے لیا کرو۔ تم سفر خرچ

ہمراہ لو۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ اہل یمن کی عادت تھی کہ جب وہ حج کو آتے تو زادِ راہ ساتھ نہ لاتے اور اس کو توکل کے خلاف سمجھتے تھے۔ اور کہتے کہ ہم لوگ متوکل ہیں۔ اور جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے۔ اور بقول علامہ بغوی رح بعض اوقات لوٹ اور غصب تک نوبت پہنچتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :۔ وَ تَزَوَّدُوْا۔ یعنی زادراہ اس قدر لے جایا کرو کہ جس سے وہاں تک پہنچ سکو۔ اور آبرو بچا سکو۔

= فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۔ بیشک بہترین زادراہ تو تقویٰ ہے اس سے پہلے نہی عن المنکر کا حکم تھا۔ رفث۔ فسوق۔ جدال سے پرہیز۔ اب خیر پر برانگیختہ فرمایا ہے۔ اس کی شرح میں علامہ ابن کثیرح رقمطراز ہیں :۔ چونکہ دنیوی توشہ کا حکم دیا تو ساتھ ہی فرمایا ہے کہ آخرت کے توشے کی بھی فکر کرلو۔ یعنی قبر میں اپنے ساتھ خوفِ خدا لے جاؤ۔ جیسے اور جگہ لباس کا ذکر کرکے ارشاد فرمایا يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ (۷ : ۲۶) اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیزگاری کا لباس (ہے) وہ سب سے بہتر ہے۔ یعنی خشوع وخضوع طاعت و تقویٰ کے باطنی لباس سے خالی نہ رہو بلکہ یہ لباس ظاہری لباس سے کہیں زیادہ بہتر اور نفع دینے والا ہے۔ تقویٰ مادہ وقی سے مشتق ہے۔

= اتَّقُوْنِ ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی متکلم کی محذوف ہے۔ مجھ سے ڈرو۔ (اور وہ ڈر کیا ہے اس کے احکام کی تعمیل کرنا۔ اور اس کی گرفت سے بچنا۔ پرہیزگاری اختیار کرنا)

= يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۔ یا حرفِ ندا۔ اولی الالباب۔ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ۔ اے عقل والو۔ اَلْبَابٌ جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی مغز بادام۔ بمعنی عقل مستعمل ہے۔ کیونکہ وہ بھی انسان کے مغز میں ہوتی ہے۔

= جُنَاحٌ ۔ گناہ۔ جُنُوْحٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں۔ اس لئے وہ گناہ جو انسان کو حق سے مائل کردے اور دوسری طرف جھکادے۔ جُنَاحٌ سے موسوم ہوا۔ اور پھر ہر گناہ کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔

مائل ہونے کے معنی میں : وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (۸ : ۶۱) اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔

= اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے تَبْتَغُوْا مضارع جمع مذکر حاضر اِبْتِغَاءٌ (افتعال) مصدر اصل میں تَبْتَغُوْنَ تھا۔ اَنْ کے عمل سے نون اعرابی حذف ہو گیا۔ تم چاہتے ہو، تم ڈھونڈھتے ہو، تم تلاش کرتے ہو۔ فَضْلًا اسم فعل (حالت نصب) تجارت کے ذریعے سے رزق۔ روزی۔ اور بھی کئی معانی میں مستعمل ہے۔ روزی کی تلاش کے معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ

وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (۶۲: ۱۰) پھر جب نماز ہو چکے تو زمین پر چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔
و لاخلاف بین العلماء فی ان المراد بالفضل المذکور فی الاٰیۃ ربح التجارۃ (اور اس بات میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں کہ آیت مذکور میں الفضل سے مراد منفعت تجارت ہے)
= فَإِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ۔ جب تم عرفات سے لوٹو اَفَضْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر اِفَاضَۃٌ (افعال) مصدر سے ہے۔ مادّہ فیض ہے (باب ضرب) فَاضَ الْمَاءُ کے معنی کسی جگہ سے پانی اچھل کر بہہ نکلنے کے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے تَرٰی اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ (۵: ۸۳) تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ اور اَفَاضَ (باب افعال) اِنَاءَہٗ کے معنی برتن کو لبالب بھر دینے کے ہیں کہ پانی اس سے نیچے گرنے لگے۔ اور اَفَضْتُہٗ کے معنی اوپر سے گرانے اور بہانے کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ۔ (۷: ۵۰) کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ۔ وَفَاضَ الْخَبَرُ خبر کا منتشر ہونا یا پھیلنا۔ اور اسی لئے حَدِيْثٌ مُسْتَفِيْضٌ کے معنی منتشر یعنی عام پھیلی ہوئی بات کے ہیں۔ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: اِفَاضَۃٌ کے معنیٰ مجمع کثیر کے یکبارگی لوٹنے کے ہیں اور یہ فَيَضَانُ الْمَاءِ (یعنی پانی کا زور سے بہہ نکلنا) کے ساتھ تشبیہ دے کر بولا جاتا ہے۔

باوجود اس تمام تشریح کے اس لفظ کا استعمال حاجیوں کے عرفات میں قیام کے بعد مزدلفہ یا منیٰ کی طرف واپس لوٹنے کے لئے مخصوص ہے چنانچہ معجم الوسیط میں یوں تحریر ہے (افاض الحجاج من عرفاتٍ الیٰ منیً: ای انصرفوا الیها بعد انقضاء الموقف یعنی وہ (حجاج) واپس لوٹے اس (منیٰ) کی طرف وقوف (عرفات) پورا کر لینے کے بعد اور اِفَاضَۃٌ: انصراف الحجاج عن الموقف فی عرفۃ۔ حاجیوں کی وقوف عرفات کے بعد واپسی۔ اور طواف الافاضۃ طواف یوم النحر ینصرف الحجاج من منی الیٰ مکۃ فیطوف ویعود۔ اور طواف افاضہ: قربانی کے دن کا طواف جب حاجی منیٰ سے لوٹ کر مکہ جا کر طواف کرتے ہیں۔ اور پھر واپس (منیٰ کی طرف) مڑتے ہیں۔
= اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ: موصوف وصفت۔ المشعر۔ اسم ظرف ہے بمعنی علامت، نشان، مشاعر الحج کے معنی رسوم حج ادا کرنے کی جگہ کے ہیں۔ اس کا واحد مشعر ہے اور انہیں شعائر الحج بھی کہا جاتا ہے اس کا واحد شعیرہ ہے۔ المشعر الحرام۔ حرمت والا نشان حج بمعنی مزدلفہ۔

فائدہ۔ عرفات۔ مکہ معظمہ سے جو سڑک مشرق کی جانب طائف کو جاتی ہے اس پر مکہ سے کوئی بارہ میل کے فاصلہ پر کئی مربع میل کے رقبہ کا ایک طویل وعریض میدان ہے اسے عرفات کہتے ہیں اسی نام کی ایک پہاڑی بھی اسی میدان میں واقع ہے جو سطح زمین سے کوئی دوصد گز بلند ہے۔ مسجد نمرہ اسی میدان میں واقع ہے جہاں ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں اس مسجد کو مسجد ابراہیم یا مسجد عرفہ بھی کہا جاتا ہے

عرفات کے اصل پہاڑی سلسلہ سے ذرا الگ میدانِ عرفات سے شمال مشرق میں سرخ رنگ کی ایک مخروطی پہاڑی ہے جسے جبل الرحمت کہتے ہیں۔

(۲) مزدلفہ یا مشعر الحرام۔ جب عرفات سے منیٰ کی طرف جائیں اور عرفات کے دونوں کنارے چھوڑ دیں تو مزدلفہ شروع ہو جاتا ہے جس کی حد مازماں سے لے کر محسّر تک ہے اور دو پہاڑوں کے درمیان یہ سارا علاقہ مزدلفہ ہے خود مازمان اور وادی محسر مشعر الحرام میں شامل نہیں۔ حاجی حضرات یہاں مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے پڑھتے ہیں۔

= وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ اُذْكُرُوْا فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔ كَمَا میں کاف تشبیہ کا ہے اور مَا مصدریہ ہے هَدٰى فعل ماضی واحد مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع بھی اللہ ہے۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اور یاد کرو اسے جس طرح اس نے تم کو بتایا ہے۔

= وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ٥ واؤ حالیہ ہے اِنْ مخففہ ہے اصل میں اِنَّ ھا قَبْلِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ہدایت ہے۔ لام فارقہ ہے الضَّآلِّيْنَ ٥ اَلضَّالُّ کی جمع ہے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ ضَلَالٌ (باب ضرب) مصدر گمراہ ہونا۔ راہِ حق سے ہٹ جانا۔ راستہ سے بھٹک جانا فراموش کرنا۔ گمراہ کرنا۔ (کوشش کا) برباد ہو جانا۔ (جبکہ ضَلَالٌ کے معنیٰ سیدھی راہ سے ہٹ جانا کے ہیں خواہ وہ ہٹنا سہواً ہو یا عمداً۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ تو جس سے بھی کسی قسم کی غلطی سرزد ہو گی اس کے متعلق ہم ضلالت کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور کفار دونوں کی طرف ضلالت کی نسبت کی گئی ہے۔ گو ان دونوں قسم کی ضلالت میں بون بعید پایا جاتا ہے۔ دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آیتِ کریمہ: وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ (۹۳ : ۷) میں ضَآلًّا فرمایا ہے۔ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہدایتِ نبوت عطا ہونے سے قبل تم اس راہنمائی سے محروم تھے۔ راغب) ترجمہ آیت ہذا کا یہ ہو گا: اور بے شک اس سے قبل تم ناواقفوں میں سے تھے۔ نہ جاننے والوں میں سے تھے۔ (حق کی طلب میں تھے)

۲ : ۱۹۹ = ثُمَّ۔ حرف عطف ہے ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے خواہ یہ تاخر زمانی ہو یا رتبہ کے لحاظ ہو۔ مولانا عبدالماجد دریاآبادی رح رقمطراز ہیں۔ ثُمَّ۔ یہاں تاخر زمانی کے لئے نہیں فصلِ کلام کے لئے ہے۔ یعنی ایک بات ختم ہوئی اب دوسری ہدایت سنو! جیسے اردو میں ایسے موقع پر "اچھا تو"، یا "ہاں تو"، کہتے ہیں۔

جملہ ثُمَّ اَفِيْضُوْا..... کا عطف جملہ سالقہ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ پر ہے اور ثُمَّ یہاں تراخی فی الرتبۃ کے لئے آیا ہے مطلب یہ کہ جب تم عرفات سے وقوفِ عرفہ کے بعد منیٰ کی طرف واپس مڑو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔

ہاں تو اس سے بھی بڑھ کر بات یہ ہے کہ تم وہاں سے مڑا کرو جہاں سے لوگ واپس مڑا کرتے ہیں (یعنی عرفات سے نہ کہ مزدلفہ سے)

= اَفِیْضُوْا۔ فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِفَاضَۃٌ (افعال) مصدر سے۔ تم واپس مڑو، تم بہاؤ (پانی کو) یہاں اول الذکر معنی مراد ہیں۔

اس امر کے مخاطبین قریش ہیں جو حمس (شدت والے اور حیثیت والے) کہلاتے تھے اور وہ اور ان کے حلیف عرفات میں دوسرے اہل عرب کے ساتھ ٹھہرنے کو عار سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ ہیں۔ اور اس کے حرم کے رہنے والے ہیں اس لئے ہم حرم کو نہیں چھوڑتے اور یہاں سے نہیں نکلتے۔ پھر جب لوگ عرفات سے چلتے تھے تو حمس مزدلفہ سے کوچ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مثل اوروں کے عرفات میں ٹھہریں اور وہاں وقوف کے بعد سب کے ساتھ مزدلفہ جائیں اور پھر وہاں سے واپس منیٰ جائیں۔

= مِنْ حَیْثُ۔ جہاں سے۔ جس جگہ سے۔ حَیْثُ اسم ظرف مکان ہے اور مبنی برضمہ ہے۔

= اَلنَّاسُ۔ سے حمس کے سوائے تمام لوگ مراد ہیں۔ المراد من الناس الجنس (روح المعانی) الناس سے مراد جنس انسان ہے۔ ضحاک نے کہا ہے کہ النَّاسُ سے یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام مراد ہیں جیسے ام یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ (۴ : ۵۴) میں الناس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں

۲ : ۲۰۰ = قَضَیْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ قَضَاءٌ مصدر (باب ضرب) قضی مادّہ۔ جب تم نے ادا کر لیا۔ جب تم پورے کر چکو۔

= مَنَاسِکَکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اپنے (حج کے) ارکان مَنْسَکٌ واحد۔

= کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ۔ کاف حرف تشبیہ ہے ذِکْرِکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف۔ = اٰبَآءَکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ تمہارے اپنے آباء اجداد کے ذکر کی طرح یعنی جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو اسی طرح اللہ کا ذکر کرو۔

= اَوْ۔ یہاں اختیار کے معنی میں نہیں۔ بلکہ ترقی کے لئے ہے اور بَلْ کا ہم معنیٰ ہے یعنی بلکہ ان کے ذکر سے بھی بڑھ کر اللہ کو یاد کرو

= اَشَدَّ ذِکْرًا۔ صاحب تفسیر حقانی فرماتے ہیں: اَشَدَّ ذِکْرًا میں اگرچہ لوگوں نے بہت قیل وقال کی ہے مگر صاف قول یہ ہے کہ اَشَدَّ منصوب ہے حال ہونے کی وجہ سے اور یہ حال ذِکْرًا سے ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کی صفت ہو۔ اور ذِکْرًا تمیز ہے اَشَدَّ کی۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

= خَلَاقٍ۔ حصہ۔ اپنے خلق اور عادت سے جو فضیلت انسان حاصل کرے اس کا نام خَلَاق ہے۔

= حَسَنَۃً - بھلائی یہ نیکی - نعمت جو مسرت کا سبب ہو - سَیِّئَۃٌ کی ضد ہے -
۲ : ۲۰۱ = قِنَا - قِ - نَا - قِ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اور نَا ضمیر مفعول جمع متکلم - وِقَاءٌ - وِقَایَۃٌ وَقْیٌ - وَاقِیَۃٌ - مصادر (لفیف مفروق) بمعنی بچانا - پرہیز کرنا - احتیاط کرنا - وَقٰی یَقِیْ (باب ضرب سے) کسی دکھ دینے والی ضرر رساں چیز سے بچانا - قِ نَا - تو ہم کو بچا - تو ہم کو محفوظ رکھ - اور جگہ قرآن مجید میں ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ اَھۡلِیۡکُمۡ نَارًا - (۶۶ : ۶) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ -

وَقٰی سے مضارع اصل میں یَوْقِیُ تھا - لفیف مفروق میں ف کلمہ کی تعلیل مثل معتل الفاء (مثال کے ہوتی ہے - لہٰذا مثال کی تعلیل کے مطابق کہ مضارع مکسور العین میں عین کلمہ سے پہلے جو واؤ واقع ہوتا ہے وہ حذف ہو جاتا ہے - جیسے وَعَدَ یَوْعِدُ سے یَعِدُ لہٰذا یَوْقِیْ یَقِیُ ہو گیا - لفیف مفروق کے لام کلمہ کی تعلیل مثل ناقص یائی ہوتی ہے لہٰذا مثل رَمٰی یَرْمِیُ میں یٰ پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے لفیف مفروق کے لام کلمہ میں تعلیل کی وجہ سے یَقِیُ یَقِیْ ہو گیا -

اسی کے مطابق صیغہ امر بنانے کے لئے علامت مضارع کو حذف کیا - اور آخر میں حرف علت کو گرادیا تو قِ رہ گیا جو امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ بن گیا -

۲ : ۲۰۲ = اُولٰٓئِکَ - اسم اشارہ جمع مذکر - وہ سب - اس میں مشار الیہم وہ مؤمنین ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں میں حَسَنَۃً کی دعا کرتے ہیں

= نَصِیۡبٌ - حصہ - خواہ ثواب کا ہو - میراث کا ہو - یا حکومت کا ہو -

= کَسَبُوۡا - ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے کمایا - کَسْبٌ - کمائی کرنا - نفع کے لئے کوئی کام کرنا - خواہ نتیجہ اچھا نکلے یا برا - قرآن مجید میں کَسَبَ کا استعمال اس طرح کیا گیا ہے - (۱) قلبی ارادہ اور نیت کی پختگی جیسے وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ - (۲ : ۲۲۵) لیکن جو قسمیں قصد دل سے کھاؤ گے اُن پر مؤاخذہ کرے گا - (۲) اچھا برا قول یا فعل - جیسے: ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ (۳ : ۱۶۱) پھر ہر شخص کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا - (۳) نیک کام کرنا - جیسے لَھَا مَا کَسَبَتۡ (۲ : ۲۸۶) اچھا کام کرے گا تو اس کو اس کا فائدہ ملیگا - (۴) برے کام کرنا - جیسے وَلَا تَکۡسِبُ کُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا عَلَیۡھَا - (۶ : ۶۵) اور جو کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے - (۵) مال کمانا - جیسے اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبۡتُمۡ (۲ : ۲۶۷) پاکیزہ اور عمدہ مال جو تم کماتے ہو - اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو

وَاللّٰہُ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ - واؤ عاطفہ - سَرِیْعٌ - جلدی کرنے والا - سُرْعَۃٌ (باب فتح) سے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں - بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ط

ترکیب اضافی ہے سَرِیْعُ مضاف الْحِسَابِ مضاف الیہ ۔ جلدی حساب کرنے والا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اللہ مبتدا کی خبر ہے ۔ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۲: ۲۰۳ = فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط دن جو معدودے چند ہیں ۔ چند گنتی کے دن ، چند دن گنتی کے
— فائدہ ۔ حج کا ذکر ہو رہا ہے مزدلفہ میں رات بسر کر کے دسویں تاریخ ذوالحجہ کو صبح سویرے بعد از نماز فجر وہاں سے نکل کر منیٰ پہنچے ۔ ۱۰ر۱۱ر۱۲ر تاریخ کو منیٰ میں قیام کیا اور ذکرو اذکار میں مشغول رہے ۔ اور دیگر مناسک حج کی ادائیگی کی مثلاً دس تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کی، قربانی دی ۔ سر منڈایا ۔ احرام سے باہر آئے طوافِ زیارت کیا ۔ صفا مروہ کے درمیان سعی کی ۔ اور واپس منیٰ آئے ۔ اب منیٰ سے مکہ کی طرف واپسی کی دو صورتیں ہیں اگر کوئی شخص دسویں تاریخ کے بعد صرف دو دن قیام کر کے بارہ تاریخ کی شام کو مکہ معظمہ چلا جائے تو بھی درست ہے اور جس کا جی چاہے بارہ تاریخ کو وہیں ٹھہرے ۔ اور تیرہ تاریخ کی شام کو مکہ معظمہ واپس مڑے تب بھی درست ہے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ ...... لِمَنِ اتَّقٰی میں اسی کی طرف اشارہ ہے

۹ر کی فجر تا ۱۳ر ذوالحجہ کی عصر تک ایام تشریق کہلاتے ہیں ۔

= تَعَجَّلَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَعَجُّلٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر اس نے جلدی کی ۔ اس نے عجلت سے کام لیا مَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ ۔ جو شخص جلدی کر کے دو دن میں ہی چلا گیا ۔ یعنی یوم النحر (دسویں تاریخ کے بعد ۱۱ر اور ۱۲ر کو منیٰ میں ٹھہر کر ۱۲ر کی شام کو مکہ معظمہ میں واپس ہو گیا ۔ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ اس پر کوئی حرج نہیں ہِ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ موصولہ ہے

= مَنْ تَاَخَّرَ ۔ تَاَخَّرَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ تَاَخُّرٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر پیچھے رہنا ۔ پیچھے ہو جانا ۔ وہ پیچھے رہ گیا ۔ یا پیچھے رہا ۔ جس نے تاخیر کی ۔ یعنی ۱۲ر تاریخ کو بھی منیٰ میں ٹھہرا رہا اور ۱۳ر کی شام کو واپس ہوا ۔

= لِمَنِ اتَّقٰی ۔ ای ذٰلِكَ التخییر و نفی الاثم للحاج المتقی ۔ یعنی اس تاخیر میں اس حاجی کے لئے کوئی حرج نہیں جو دل میں خوفِ خدا رکھتا ہو ۔ اور جس نے یہ تاخیر تقویٰ کی خاطر کی ہو

= تُحْشَرُوْنَ ہ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر ، تم اکٹھے کئے جاؤ گے ۔ حَشْرٌ مصدر (باب نصر، ضرب)

۱: ۲۰۴ = وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُہٗ ۔ واؤ عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف جملہ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ ...... (آیہ ۲۰۰) پر ہے ۔ آیہ ۲۰۰ میں ذکر تھا کہ بعض ایسے بھی ہیں کہ جو حج کے ایام اور ایسے مواضع میں صرف دنیا خدا تعالیٰ سے مانگتے ہیں کس لئے کہ آخرت اور وہاں کی نعمتوں کا ان کو یقین ہی نہیں ۔ اور بعض ایسے بھی ہیں کہ دنیا و آخرت دونوں کا سوال کرتے ہیں ۔ اب یہاں ان دونوں گروہوں کی تشریح ہے ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے اور مَنْ موصولہ ۔

= یُعْجِبُكَ ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اِعْجَابٌ (افعال) مصدر كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر

تجھ کو بھلا لگتا ہے۔ تجھ کو پسند آتا ہے۔

فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ متعلق قول سے ہے۔ ای فی امور الدنیا و اسباب المعاش یعنی اس کی گفتگو بابت امور دنیا و اسباب معاش۔ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی امور کے متعلق یا اس کی غرض سے اظہار دعوئ محبت اور آپ سے اظہار اسلام وہ ایسے فصیح اور شیریں کلام میں کرتا ہے جو آپ کو متاثر کرتا ہے۔

= یُشْہِدُ اللّٰہَ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اشہادٌ (اِفْعَالٌ) مصدر اللّٰہَ مفعول۔ وہ اللہ کو گواہ بناتا ہے۔ یعنی اللہ کی قسمیں کھا کر کہتا ہے کہ جو کچھ اس کے دل میں ہے وہ اس کی زبان کے مطابق ہے۔

= وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ جملہ حالیہ اَلَدُّ۔ سخت جھگڑالو۔ لَدَّ یَلُدُّ (باب نصر) افعل التفضیل کا صیغہ لَدَّ۔ مصدر خِصَامٌ۔ خَصْمٌ کی جمع جیسے بِحَارٌ۔ بَحْرٌ۔ یا صِعَابٌ صَعْبٌ کی جمع ہے۔ خَصْمٌ جھگڑنے والا۔ اَلَدُّ الْخِصَامِ جھگڑا کرنے والوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو۔ بہت بڑا جھگڑالو۔ خِصَامٌ مصدر بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں اَلَدُّ الْخِصَامِ بمعنی شَدِیْدُ الْخُصُوْمَۃ ہوگا۔

۲: ۲۰۵ = تَوَلّٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ لوٹا۔ وہ پھرا۔ اس نے منہ موڑا۔ اس نے پیٹھ پھیر دی۔

= سَعٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ سَعْیٌ۔ مصدر (باب فتح) اس نے کوشش کی۔ اس نے جلدی کی اس نے قصد کیا۔

= لِیُفْسِدَ۔ میں لام تعلیل کا ہے اور سعی سے متعلق ہے یعنی وہ زمین میں اس واسطے دوڑتا پھرتا ہے کہ فساد پھیلائے۔

۲: ۲۰۶ = اِتَّقِ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اِتِّقَاءٌ (افتعالٌ) مصدر تو ڈر۔ وَقْیٌ مادہ۔

= اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ۔ اَلْعِزَّۃُ۔ عزت۔ غرور۔ غلبہ۔ بزرگی۔ عِزٌّ۔ عِزَّۃٌ۔ مصدر (باب ضَرَبَ) بِالْاِثْمِ۔ میں باء سببیہ ہے۔ غرور اور تکبر نے اس کو گناہ پر آمادہ کیا۔

= حَسْبُہٗ۔ اس کو بس ہے۔ اس کو کافی ہے۔ اس کو کفایت ہے۔ حَسْبُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ حَسْبُ۔ کافی۔ کفایت۔

= اَلْمِھَادُ۔ اسم۔ بچھونا۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ۔ مَھْدٌ۔ بستر، گہوارہ۔ مِھَادُ (بستر) کی جمع اَمْھِدَۃٌ اور مُھُدٌ ہے۔

فائدہ۔ علامہ بغوی رح نے بروایت کلبی و مقاتل و عطا فرمایا ہے کہ اخنس بن شریق بنی زہرہ کا حلیف تھا۔ یہ شخص بہت شیریں کلام اور خوبصورت بلیح تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتا تھا۔ بیٹھتا اور باتیں بناتا تھا۔ اور قسمیں کھا کھا کر کہتا تھا کہ مجھے آپ سے محبت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس سے ملاطفت فرماتے تھے۔ واقع میں وہ منافق تھا۔ اس کے بارہ میں آیات ۲۰۴:

تا ۲۰۶ نازل ہوئیں۔ (آیت ۲۰۶ میں لَہٗ۔ اَخَذَتْہُ اور حَسْبُہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اخنس کی طرف راجع ہے) اسی اخنس نے اپنے مخالف بنو ثقیف پر شب خون مار کر ان کی کھیتیاں جلادیں۔ اور ان کے مویشی ہلاک کر دیئے۔ اور اپنے ایک مدیون کے پاس تقاضے کے لئے طائف گیا اور وہاں جاکر اس کی کھیتی جلادی۔ اور اس کی گدھی کی ٹانگیں کاٹ دیں۔

اگرچہ ابتدائے کلام میں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ...... سے اشارہ ایک واحد شخص کی طرف ہے جو بروایات اخنس بن شریق تھا۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وَمِنَ النَّاسِ سے مراد ایک ہی شخص ہو بلکہ اس سے بہت سے اشخاص بھی مراد ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا ان آیات کا انطباق محض اسی ایک ہی شخص تک محدود نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں بھی وہ صفات پائے جائیں گے وہاں یہ آیات چسپاں ہوں گی۔

۲: ۲۰۷ = یَشْرِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب شَرْیٌ مصدر (باب ضَرَبَ) وہ فروخت کرتا ہے وہ اطاعت الٰہیہ کے لئے وقف کر دیتا ہے۔

شِرَاءٌ اور بَیْعٌ دونوں لازم ملزوم ہیں کیونکہ مشتری کے معنی قیمت دے کر اس کے بدلے میں کوئی چیز لینے والے کے ہیں۔ اور بائع اسے کہتے ہیں جو چیز دے کر قیمت لے۔ اور یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ایک طرف سے نقدی اور دوسری طرف سے سامان ہو۔ لیکن جب خرید و فروخت جنس کے عوض جنس ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کو بائع اور مشتری تصور کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیع و شراء کے الفاظ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں اور عام طور پر شَرَیْتُ بمعنی بِعْتُ اور اِبْتَعْتُ بمعنیٰ اِشْتَرَیْتُ آتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ (۱۲: ۲۰) اور انہوں نے اس کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا۔ اور اِشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ (۲: ۸۶) جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی۔

آیت ہذا میں یَشْرِیْ بمعنی فروخت کر دینا ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی جان تک اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بیچ ڈالتا ہے۔

= رَءُوْفٌ۔ رَءُفَ یَرْءُفُ (کَرُمَ) رَأْفَۃٌ مصدر سے۔ بروزن فَعُوْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

مہربان۔ شفقت کرنے والا۔ امام خطابی رأفت اور رحمت میں فرق تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "رحمت تو کسی مصلحت کی بناء پر کبھی ناپسندیدگی میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن رأفت ناپسندیدگی میں تقریباً نہیں ہوتی۔"

= نَفْسَهٗ - مضاف مضاف الیہ۔ اپنی جان کو۔

= اِبْتِغَآءَ - چاہنا۔ تلاش کرنا۔ بروزن اِفْتِعَالٌ۔ مصدر ہے۔ اِبْتِغَاءَ سخت کوشش کے لئے مخصوص ہے اگر اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود ہے ورنہ مذموم۔

= مَرْضَاتِ - مَرْضَاۃ۔ مصدر میمی واسم مصدر۔ پسند کرنا۔ رضامند ہونا۔ پسندیدگی۔ خوشنودی، رضامندی۔ (باب سَمِعَ) مَرْضَاتِ اللّٰهِ - مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی رضامندی۔ اللہ کی خوشنودی۔

اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

۲:۲۰۸ = فِی السِّلْمِ۔ اسلام۔ اسم ہے مذکر مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

= کَآفَّةً - اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کے فاعل سے حال ہے۔ اسم فاعل مفرد ہے۔ مؤنث منصوب۔ کَافٌّ مذکر۔ کَافَّاتٌ۔ جمع۔ کَفٌّ مادہ ومصدر۔ دفع کرنا۔

اسم فاعل مفرد مذکر منصوب بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں ۃ علامت مبالغہ ہے یہ تنقیح لفظی ساخت کی ہے۔ استعمال میں کَآفَّةً ہمیشہ حال منصوب اور نکرہ آتا ہے جس کے معنی ہیں سب کے سب پورے کے پورے۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً (۹:۳۶) تم سب کے سب کافروں سے لڑو۔ اور وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (۳۴-۲۸) اور ہم نے تم کو سب لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔

= وَلَا تَتَّبِعُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم اتباع مت کرو۔ تم پیروی نہ کرو۔ تم نقش قدم پر مت چلو۔

= خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ - مضاف مضاف الیہ۔ شیطان کے قدم۔

= مُبِيْنٌ - ظاہر۔ صریح۔ کھلا ہوا۔

۲:۲۰۹ = زَلَلْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ زَلٌّ۔ زَلَلٌ۔ زُلُوْلٌ۔ (باب ضَرَبَ۔ سَمِعَ) پاؤں یا زبان کا پھسل جانا۔ تم ڈگمگائے۔ تم نے لغزش کی۔ تم نے ٹھوکر کھائی۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا (۱۶:۹۴) اور اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں) کے قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں۔

= اَلْبَيِّنٰتُ ہ بَيِّنَةٌ کی جمع۔ کھلے دلائل۔ روشن دلیلیں۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ ...... الْبَيِّنٰتُ۔ جملہ شرطیہ۔ فَاعْلَمُوْٓا ...... حَكِيْمٌ۔ جواب شرط

= هَلْ۔ حرف استفہام ہے۔ یہاں استفہام انکاری کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ۔ ای مَا يَنْظُرُوْنَ۔

= يَنْظُرُوْنَ۔ بمعنی يَنْتَظِرُوْنَ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ نَظْرٌ۔ (باب نَصَرَ) مصدر سے

ضمیر فاعل ان لوگوں کے لئے ہے جو اسلام میں پورے پورے داخل نہیں ہوتے۔ ای من یترك الدخول فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً۔ ھَلْ یَنْظُرُوْنَ ای مَا یَنْتَظِرُوْنَ۔ اِلَّا۔ حرف استثناء۔
= ظُلَلٍ۔ سائبان۔ بدلیاں۔ ظُلَّۃٌ کی جمع ہے جیسے غُرْفَۃٌ کی جمع غُرَفٌ ہے۔
= اَلْغَمَامِ: ابر۔ سفید ابر۔ غَمَامَۃٌ کی جمع۔
ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ۔ یہ انتظار نہیں کر رہے مگر (اس بات کی) کہ اللہ اور اس کے فرشتے (ان کے اعتقاد کے موافق) سفید بادلوں کے سائبانوں کے سایہ تلے۔ ان کے اوپر آویں (جیساکہ کوہِ طور پر موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بادلوں میں سے دھواں اور کڑک اور شعلہ معلوم ہوا اور خداوند تعالیٰ کا جلوہ دکھائی دیا) تفسیر حقانی
= وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔ قُضِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اور معاملہ کا فیصلہ کیا جائے۔ اور معاملہ نپٹا دیا جائے (یعنی وہ امور جو ابھی تک نومسلم یہودیوں اور نصاریٰ کے دلوں میں جاگزیں تھے اور ان کو کافۃً اسلام میں داخل ہونے سے مانع تھے ان کے روبرو فیصلہ ہو جاویں) نیز ملاحظہ ہو نوٹ ع ۷۶۴ سورۃ البقرۃ تفسیر ماجدی)
= وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ: اور اللہ کی ہی طرف تمام امور (قطعی فیصلہ کے لئے) لوٹائے جاتے ہیں
تُرْجَعُ۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ رَجْعٌ مصدر سے۔ (باب ضَرَبَ) باب ضرب سے ہی مصدر رُجُوْعٌ سے بطور فعل لازم بمعنی لوٹنا آتا ہے۔ آیت ہذا میں بصورت اول مستعمل ہے۔
آیت ہذا کی مزید تشریح کے لئے عبداللہ یوسف علی کی تفسیر نوٹ نمبر ۲۳۱ بھی ملاحظہ ہو۔
۲: ۲۱۱ = کَمْ۔ استفہام کے لئے آئے تو اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں۔ اور اگر خبریہ ہو اور مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرے تو تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے جیسے وَکَمْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا۔ ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر دیا۔
کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے جیسے کَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا (۷: ۴) یا آیت ہذا میں: کَمْ مِّنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ کتنی ہی کھلی نشانیاں اٰتَیْنٰھُمْ۔ ہم نے ان کو دیں۔
= مَنْ شرطیہ ہے اور وَمَنْ یُّبَدِّلْ ...... مَا جَآءَتْہُ۔ جملہ شرطیہ ہے اور فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ جواب شرط ہے۔ یُبَدِّلْ مضارع مجزوم (بوجہ شرط) واحد مذکر غائب تَبْدِیْلٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر (جو) بدل ڈالے۔ یعنی بجائے شکر کے کفر کرے۔
= نِعْمَۃَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی نعمت۔ نعمت سے مراد وہ معجزے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام کئے۔ نعمت ان کو اس لئے کہا گیا کہ وہ ہدایت کا سبب ہیں۔ یا اس سے مراد اللہ کی کتاب ہے، اور تبدیل سے مراد یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کیا۔

= شَدِیْدُ الْعِقَابِ: سخت عذاب دینے والا۔ (ملاحظہ ہو ۲: ۱۹۶)

(۲: ۲۱۲) = زُیِّنَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَزْیِیْنٌ (تفعیل) مصدر (وہ سنوارا گیا۔ وہ مزین کیا گیا۔ اسے اچھا کرکے) دکھایا گیا۔ مطلب یہ کہ دنیا کی زندگی اسے پرکشش اور مزین کرکے دکھائی گئی۔

= الحیٰوۃ الدُّنْیَا۔ موصوف وصفت مل کر مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔

= وَیَسْخَرُوْنَ۔ میں واوٗ عاطفہ ہے یَسْخَرُوْنَ کا عطف زُیِّنَ پر ہے سَخَرٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے وہ مذاق بناتے ہیں۔ وہ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ مِنْ کے صلہ کے ساتھ ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ ہے۔ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ۔ (۱۱-۳۸) اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو ہم تم سے تمسخر کریں گے۔

فَوْقَھُمْ۔ فَوْقَ۔ ظرف منصوب۔ مضاف۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔۔۔۔ مضاف الیہ

ان کے اوپر۔ ان سے بڑھ کر، ان سے زیادہ، ان پر غالب

وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ مبتدا، فَوْقَھُمْ خبر یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ظرف

۲: ۲۱۳ = اُمَّۃً وَّاحِدَۃً۔ موصوف صفت مل کر کَانَ کی خبر۔ اُمَّۃً بمعنی امت۔ جماعت، ملت۔ دین۔ یہاں بمعنی دین مستعمل ہے۔ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ای علی دین واحد۔

= فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ۔ بَعَثَ۔ ماضی واحد مذکر غائب بَعْثٌ (باب فتح) مصدر۔ اس نے بھیجا اس نے بھیجے (نبی) جملہ ہذا سے قبل فَاخْتَلَفُوْا محذوف ہے عبارت یوں ہوگی۔ کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ (ابتدا میں لوگ ایک ہی دین پر تھے۔ پھر ان کا آپس میں اختلاف ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا۔

= مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب بوجہ حال نَبِیّٖنَ سے (اہل ایمان کو جنت کے دیگر انعامات کی) خوشخبری دینے والے۔ اور (منکرین کو ان کے گناہوں کی پاداش میں سزا سے) ڈرانے والے۔

= مَعَھُمْ۔ ای مع النبیین۔ الکتٰبُ سے مراد جنس کتاب ہے۔ بِالْحَقِّ کتاب سے حال واقع ہے یعنی مُشْتَمِلًا عَلَی الْحَقِّ۔ (حق پر مشتمل) لِیَحْکُمَ۔ میں لام تعلیل کی ہے۔ اور یَحْکُمَ میں ضمیر فاعل کا مرجع اللہ یا کتٰب ہے یا اس کتاب کے ساتھ جو نبی ہے تاکہ اختلافی امور میں لوگوں کے درمیان فیصلہ دیا کرے فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ مَا موصولہ ہے اور فِیْہِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع۔ اس امر کے متعلق جس میں انہوں نے اختلاف کیا۔

مطلب یہ کہ: اس نے نبیوں کو مبشرین و منذرین بنا کر بھیجا۔ اور ان (میں بعض) پر کتاب نازل فرمائی

جو سراسر حق باتوں پر مشتمل تھی تاکہ اللہ تعالیٰ خود یا اس کی مشتمل برحق کتاب یا نبی جس پر وہ کتاب نازل کی گئی ان باتوں کے متعلق جن میں لوگوں کا اختلاف تھا (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے۔

= وَمَا اخْتَلَفَ فِیْہِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْہُ - فِیْہِ میں ضمیرہ واحد مذکر غائب کا مرجع الحق ہے یا کتاب الَّذِیْنَ موصول عہد کے لئے ہے۔ اور اس سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں۔ اُوْتُوْہُ۔ اُوْتُوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جو کتاب کی طرف راجع ہے۔ یعنی جنہیں وہ کتاب دی گئی مطلب یہ کہ اس حق میں جس پر یہ کتاب جو یہود و نصاریٰ کو دی گئی مشتمل تھی۔ انہوں نے ہی اختلاف اختیار کیا۔ (کتاب سے مراد یہاں توراۃ اور انجیل ہے جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر نازل کی گئی اور اختلاف سے مراد یہ امور ہو سکتے ہیں۔ (۱) باہمی ضد اور حسد کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکفیر۔ (۲) کتاب میں تحریف اور تبدیل پر اختلاف (۳) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق توراۃ و انجیل میں حوالہ جات جو صریحاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دال تھے ان پر ان کا باہمی اختلاف۔

= مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ - بَیِّنٰت سے مراد وہ محکم آیات جو تورات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بشارت دینے والی اور آپ کے اوصاف کریمہ کو بیان کرنے والی تھیں۔ یہ جملہ اِخْتَلَفَ سے متعلق ہے۔

= بَغْیًا بَیْنَھُمْ - باہمی ضد اور حسد۔ یہ اِخْتَلَفَ کا مفعول لہٗ ہے۔

= فَھَدَی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِہٖ - ھَدٰی لَہٗ۔ راستہ بتلانا۔ سیدھے راستہ پر قائم رکھنا۔ ھُدًی۔ ھَدْیٌ۔ ھِدَایَۃٌ مصدر۔ مِنَ الْحَقِّ حال ہے ضمیر فِیْہِ سے یا مَا سے بِاِذْنِہٖ حال ہے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ای مَاذُوْنًا لَھُمْ۔ بِاِذْنِہٖ اپنے امر و ارادہ سے۔ اپنے فضل و کرم سے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو حق میں جو بھی ان کو اختلاف تھا اپنے حکم سے راہِ ہدایت دکھائی۔ یعنی ایمان والے اگر حق بات کے متعلق آپس میں کوئی اختلاف رکھتے بھی تھے تو چونکہ وہ بَغْیًا بَیْنَھُمْ پر مبنی نہ تھا بلکہ محض لاعلمی یا ناسمجھی یا لاشعوری کی وجہ سے تھا۔ لیکن ان کی نیتوں میں خلوص اور جذبۂ ایمان تھا اس لئے خداوند تعالیٰ نے اپنے حکم (فضل و کرم) سے ان کو اس اختلاف سے نکال کر ہدایت کا راستہ دکھا دیا۔ صاحب تفسیر ماجدی لکھتے ہیں لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ میں ذکر اہل حق کے اختلاف کا ہے اہل باطل سے بِاِذْنِہٖ۔ میں اِذن کے معنیٰ فضل، توفیق اور لطف کے ہیں۔

۲ : ۲۱۴ = اَمْ - اَمْ۔ منقطعہ ہے اور بمعنیٰ بَلْ (حرف اضراب آیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہمزہ مقدر ہے۔ لفظ بَلْ کلام سابق سے اعراض کے لئے ہے۔ یہاں یہود اور نصاریٰ کے اختلاف اور ان کے متاعِ حیات

دنیوی پر فخر بے جاہ اور پھر اس کے بل بوتے پر مؤمنوں سے تمسخر سے اعراض کرنے کے لئے آیا ہے اور ہمزہ استفہامیہ مؤمنین کے خیال کے انکار و استبعاد کے واسطے کہ تمہارا یہ خیال درست نہیں کہ بغیر رنج و مشقت کی بھٹی سے گذرے تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ بلکہ تمہارے سے پہلے کے انبیاء اور مؤمنین کی طرح تمہیں بھی تنگی و سختی۔ فقر و بیماری اور طرح طرح کی بلاؤں اور مصیبتوں کی آگ سے گذرنا پڑے گا۔ تب جا کر تم جنت کے مستحق بنو گے۔

تفسیر مظہری میں ہے کہ فراء کا قول ہے کہ اَمْ کے معنی اَحَسِبْتُمْ اور میم زائد ہے

(اَمْ پر تفصیلی نوٹ ۱۸: ۹ پر ملاحظہ ہو۔)

= حَسِبْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر، حِسْبَانٌ (باب حَسِبَ یَحْسِبُ) مصدر۔ تم سمجھ بیٹھے ہو۔ تم نے خیال کیا۔ یا گمان کیا۔

= اَنْ تَدْخُلُوْا۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ تَدْخُلُوْا۔ مضارع منصوب جمع مذکر حاضر۔ کہ تم داخل ہو گے۔

= وَلَمَّا یَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ۔ جملہ حالیہ لَمَّا۔ ابھی تک نہیں۔ ترجمہ آیت کا یوں ہوگا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی تک تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔

مثل الذین۔ ای مَثَلَ مَثَلُهُمْ کلام میں مضاف محذوف ہے۔ اَلَّذِیْنَ صفت ہے مؤمنین محذوف کی۔ مِنْ قَبْلِكُمْ متعلق ہے خَلَوْا سے۔

= مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ بیان ہے مَثَلُ سے۔

= اَلْبَاْسَآءُ۔ سختی، فقر، تنگی، اسم مؤنث ہے۔ بُؤْسٌ سے مشتق ہے بعض کے نزدیک صفت ہے جو قائم مقام ہے موصوف کے۔

= اَلضَّرَّآءُ۔ تکلیف۔ سختی۔ تنگی، مرض، مصیبت اسم مؤنث ہے اور سَرَّآءُ۔ نَعْمَآءُ کی ضد ہے بَاْسَآءُ وَضَرَّآءُ دونوں اسم مؤنث ہیں۔ ان کا مذکر نہیں آتا۔ ان کی جمع فراء کے نزدیک اَبْؤُسٌ وَاَضُرٌّ بروزن نَعْمَآءُ اَنْعُمٌ جائز ہے۔

= وَزُلْزِلُوْا۔ واؤ عاطفہ ہے اور اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ زُلْزِلُوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ زَلْزَلَةٌ۔ زِلْزَالٌ۔ مصدر وہ جھڑ جھڑائے گئے۔ وہ زلزلہ میں آگئے وہ ہلا ڈالے گئے۔

= لَمَّا۔ حرف جازم ہے لَمْ کی طرح فعل پر داخل ہوتا ہے اور اس کو جزم دیتا ہے۔ اور مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (۴۹: ۱۴)

لَمْ اور لَمَّا کے درمیان بوجوہ ذیل فرق کیا جا سکتا ہے۔

(۱) لَمْ۔ حرف شرط کے ساتھ آسکتا ہے جیسے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ لیکن لَمَّا نہیں آسکتا۔

۲ - لَمَّا سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے وہ زمانہ حال تک ممتد۔ مسلسل اور مستمر ہوتی ہے جیسے آیۃ ہذا۔ یا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ شاس عبدی ممزق کا شعر ہے ؎

فَاِنْ کُنْتُ مَاکُوْلًا فَکُنْ خَیْرَ اٰکِلٍ = وَاِلَّا فَاَدْرِکْنِیْ وَلَمَّا اُمَزَّقٖ

ترجمہ: اگر مجھے خوراک ہی بنناہے تو تُوہی بہتر کھانے والا بن جا۔ ورنہ میری مدد کو پہنچ ابھی تک میں تکا بوٹی نہیں کیا گیا۔

لَمْ سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے اس کا تسلسل اور اتصال کبھی تو حال تک ہوتا ہے جیسے وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا (۱۹:۴) (اے میرے رب ابھی تک تجھے پکار کر میں نامراد نہیں رہا اور کبھی حال سے پہلے نفی کا انقطاع ہوجاتا ہے جیسے لم یکن شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔ (۷۶:۱) پہلے وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ یعنی پہلے وہ بالکل معدوم تھا اب موجود ہوگیا۔

۳ - لَمَّا سے حاصل شدہ نفی ماضی قریب میں ہوتی ہے اور لَمْ سے حاصل شدہ نفی ماضی مطلق میں خواہ قریب ہو یا بعید۔ اسی لئے لَمْ یَکُنْ زَیْدٌ فِی الْعَامِ الْمَاضِیْ مُقِیْمًا۔ (زید گذشتہ سال مقیم نہ تھا۔ ماضی بعید) صحیح ہے۔ لیکن لَمَّا کا استعمال اس جگہ صحیح نہیں کیونکہ سال گذشتہ ماضی بعید ہے ماضی قریب نہیں۔

۴ - لَمَّا سے جس چیز کی نفی ہوتی ہے آئندہ اس کے ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ جیسے بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ۔ بلکہ انہوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ یعنی آئندہ چکھنے کی توقع ہے۔ لَمْ میں یہ شرط نہیں ہے۔

۵ - لَمَّا کا مدخول جائز الحذف ہے لیکن لَمْ کا ایسا حال نہیں ہے۔ جیسے

فَجِئْتُ قُبُوْرَھُمْ بَدْءًا وَلَمَّا = فَنَادَیْتُ الْقُبُوْرَ فَلَمْ یُجِبْنَہْ (یعنی لَمَّا اَکُنْ بدءً)

میں ان کی قبروں پر سردار قوم کی حالت میں پہنچا اور اس سے پہلے میں سردار ہوا ہی نہیں تھا۔ میں نے قبروں کو پکارا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

لَمَّا (جب) حرف شرط ہے یا حرف وجود لوجود یا حرف وجوب لوجوب۔ ماضی کے دو جملوں پر آتا ہے شرط و جزا۔ ابن سراج۔ ابن جنی اور فارسی وغیرہ کا قول ہے کہ لَمَّا حرف شرط نہیں بلکہ اسم ظرف ہے حِیْنَ کا ہم معنی۔ ابن مالک نے کہا ہے لَمَّا اِذْ کی طرح ہوتا ہے۔ اِذْ کا مدخول بھی جملہ ماضیہ ہوتا ہے۔ اور لَمَّا کا بھی۔

لَمَّا کی جزا کا فعل ماضی ہونا بالاتفاق صحیح ہے بلکہ جمہور کے نزدیک شرط ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰکُمْ

اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ (۱۷: ۶۷) جب اس نے بچا کر تم کو خشکی تک پہنچا دیا تو تم نے روگردانی کی
ابن مالک کہتا ہے لَمَّا کی جزاء کے مقام میں کبھی ایسا جملہ اسمیہ واقع ہوتا ہے جس کا آغاز اِذَا مفاجائیہ سے ہوتا ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ ○ (۲۹: ۶۵) جب اس نے ان کو بچا کر خشکی تک پہنچا دیا تو ایک دم وہ شرک کرنے لگے۔
یا اس کے شروع میں فاء ہوتی ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ط (۳۱: ۳۲) جب ان کو بچا کر خشکی تک پہنچا دیا — تو ان میں کچھ لوگ سیدھی چال پر رہے۔
ابن مصفور نے صراحت کی ہے کہ لَمَّا کی جزا میں کبھی فعل مضارع آتا ہے جیسے فَلَمَّا ذَھَبَ عَنْ اِبْرٰھِیْمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (۱۱: ۷۴) جب ابراہیمؑ کے دل سے خوف جاتا رہا۔ اور خوشخبری پہنچ گئی تو ہمارے فرشتوں سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے
لَمَّا (مگر) استثنائیہ بھی آتا ہے اِلَّا کا ہم معنیٰ۔ جیسے اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ (۸۶: ۴) کوئی نفس ایسا نہیں کہ اس کے اعمال کا نگران (فرشتہ) نہ ہو۔ یہ ترجمہ لَمَّا نافیہ کا ہے جیسا کہ بعض لوگ اس جگہ قائل ہیں۔ محل استثناء کے لحاظ سے ترجمہ اس طرح ہوگا۔: کوئی نفس نہیں مگر اس پر نگران (فرشتہ) مامور ہے۔ (لغات القرآن از مولانا عبدالدائم الجلالی)
= اَلَا۔ خبردار ہو جاؤ۔ جان لو، سن رکھو، خبردار۔ یہ حرف کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثلاً (۱) تنبیہ۔ جیسے اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ (۲: ۱۳) سن لو کہ یہی بیوقوف ہیں (۲) توبیخ و انکار جیسے اَلَا زَیْدٌ قَائِمٌ۔ (۳) تمنیٰ جیسے اَلَا تَنْزِلُ عِنْدِیْ (۴) عرض۔ یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (۲۴: ۲۲) کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کر دے۔
(۵) تحضیض کے لئے۔ یعنی کسی چیز کے سختی کے ساتھ مطالبہ کے لئے جیسے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ وَھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (۹: ۱۳) بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر خدا کے جلاوطن کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور انہوں نے تم سے (عہد شکنی کی) پہل کی
علامہ زمخشری رح قاضی بیضاوی اور علماء کی ایک جماعت کے خیال میں اَلَا۔ ہمزہ استفہام اور لام نافیہ سے مرکب ہے جو اپنے مابعد کے تحقیق و ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ جب استفہام نفی پر داخل ہوتا ہے تو اس سے مزید ثبوت مقصود ہوتا ہے چنانچہ آیت اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی (۷۵: ۴۰) کیا اس (خدا) کو اس بات پر قدرت نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے۔
اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ میں اَلَا بطور حرف تنبیہ آیا ہے اور مابعد کی تحقیق پر دلالت کرتا ہے یعنی

سُن لو اللہ کی مدد آیا ہی چاہتی ہے۔

۲ : ۲۱۵ = مَاذَا۔ کیا چیز ہے، کیا ہے، مَا حرف استفہام ہے اور ذَا فصل کے لئے آیا ہے تاکہ مَا نافیہ اور مَا استفہامیہ میں تمیز ہو سکے۔ یا مَا استفہامیہ ہے اور ذَا موصولہ ہے۔ یا مَا استفہامیہ ہے اور ذَا زائدہ ہے۔

= یُنْفِقُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ خرچ کریں۔ اِنْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر

= مَا اَنْفَقْتُمْ = میں مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیْ۔

= مِنْ خَیْرٍ۔ ای مِنْ مَّالٍ۔ خیر کے معنیٰ بہتر، بھلائی۔ نیکی۔ نیک کام۔ پسندیدہ چیز۔ شر کی ضد ہے۔ خیر بمعنی مال قرآن مجید میں اور جگہ بھی آیا ہے جیسے۔ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ (۲ : ۱۸۰) (جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آجائے اور) اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانیوالا ہو تو تم پر دستور کے مطابق والدین اور اقرباء کے لئے وصیت کرنا فرض ہے خدا سے ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔ یا وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ (۱۰۰ : ۸) اور وہ مال کی سخت محبت کرنے والا ہے۔

= فَلِلْوَالِدَیْنِ۔ ای فَاَنْفِقُوْا عَلَی الْوَالِدَیْنِ۔

= اِبْنَ السَّبِیْلِ۔ مسافر۔ لفظی معنی ہیں راستہ کا بیٹا۔ چونکہ مسافر راہ نوردی کرتا ہے اس لئے اسے اِبْنَ السَّبِیْل کہتے ہیں۔

= وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ۔ میں مَا موصولہ ہے اور خَیْرٍ سے مراد نیکی (کوئی بھی ہو کسی بھی صورت میں ہو) ہے۔ یہ جملہ شرط کے معنوں میں ہے اور فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ جوابِ شرط ہے۔

(۲ : ۲۱۶) کُتِبَ عَلَیْکُمُ۔ کَتَبَ عَلٰی۔ واجب قرار دینا۔ فرض کر دینا۔ اَلْقِتَالُ ای الْجِہَادُ۔

= کُرْہٌ۔ ناگوار چیز۔ کریہہ۔ مشقت۔ مصدر بمعنی مفعول (مکروہ) ہے جیسے نَقْضٌ بمعنی مَنْقُوْضٌ ہے

= عَسٰی۔ عنقریب ہے، شتاب ہے۔ ممکن ہے۔ توقع ہے۔ اندیشہ ہے۔ کھٹکا ہے افعال مقاربہ میں سے ہے۔ محبوب چیزیں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے ہے۔

= تَکْرَھُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ کَرْہٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ تم ناپسند کرتے ہو۔ تم ناپسند کرو تم مکروہ سمجھو، تم کو ناگوار معلوم ہو، تم کو بُرا لگے۔ تم کو دشوار لگے۔

۲ : ۲۱۷ = الشَّھْرِ الْحَرَامِ۔ موصوف وصفت۔ حرمت والا مہینہ۔

فائدہ۔ جمادی الثانی ۲ھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش رض کو آٹھ (یا بعض کے نزدیک بارہ) مہاجرین کا سردار بنا کر قریش کے ایک قافلہ کے مقابلہ میں بھیجا۔ جس شب یہ مقابلہ ہوا جس میں قریش کے چند آدمی مارے گئے تھے وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی۔ لیکن حضرت عبداللہ رض

اوران کے ساتھی اسے جمادی الثانی کی آخری تاریخ سمجھ رہے تھے ۔ چونکہ رجب کا مہینہ ماہ حرم ہے جس میں قتال ممنوع تھا۔ اس لئے حضرت عبد اللہ اور ان کے ساتھی سخت دلگیر ہوئے کہ ان سے ایسی غلطی سرزد ہوئی ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اہل مکہ نے جو گناہ قصدًا اور عنادًا کئے تھے مثلاً لوگوں کو اسلام سے روکنا ۔ اللہ کو نہ ماننا ۔ لوگوں کو مسجد حرام سے روکنا ۔ اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا۔ (یعنی مسجد والوں کو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض تھے) اور شرک کرنا ۔ جو قتل سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے ۔ یعنی خود تو اہل مکہ ایسے گناہوں کے مرتکب تھے ۔ ان کو کیا حق ہے کہ وہ مسلمانوں پر طعن و تشنیع کریں ۔ باوجود اس کے کہ ان سے یہ فعل غلطی سے سرزد ہو گیا تھا ۔

= قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ۔ قِتَالٌ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے مُقَاتَلَۃٌ بھی باب مفاعلۃ سے مصدر ہے فِیْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ ہے كَبِیْرٌ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے بڑا (یہاں گناہ ہونے کے لحاظ سے بڑا مراد ہے)

= صَدٌّ ۔ صَدَّ یَصُدُّ (باب ضَرَبَ ونَصَرَ) کا مصدر ہے ۔ رُکنا (فعل لازم) روکنا (فعل متعدی) دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ صَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ خدا کے راستہ سے روکنا یعنی لوگوں کو اسلام لانے سے روکنا ۔

= كُفْرٌۢ بِهٖ ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے اور اس سے کفر کرنا اللہ کو نہ ماننا ۔

= وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ ای وصد عن المسجد الحرام اور مسجد حرام سے روکنا ۔

= اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ ۔ ای اهل المسجد الحرام ۔

= اَلْفِتْنَةُ ۔ فساد و شرک

= اَلْقَتْلِ ۔ بمعنی عمرو حضرمی کا قتل جو قریش کے قافلہ میں سے تھا ۔ اور عام فساد اور شرک بھی مراد ہو سکتا ہے ۔

= وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ ۔ لَا نفی ۔ یَزَالُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ (یہ لوگ) ہمیشہ لڑتے رہیں گے (کفار مکہ کی طرف اشارہ ہے) لَا یَزَالُ ۔ مَازَالَ مَادَامَ ۔ ماانفکّ ۔ افعال ناقصہ ہیں ہمیشہ حرف نفی کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں لیکن مثبت کے معنی ادا کرتے ہیں ۔

= اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۔ اِنْ شرطیہ ہے اِنِ اسْتَطَاعُوْا جملہ شرطیہ ہے اور لَا یَزَالُوْنَ ... عَنْ دِیْنِكُمْ ۔ جزا ۔

= حَتّٰی یَرُدُّوْكُمْ ۔ حَتّٰی تعلیل کے لئے ہے جیسا کہ کہتے ہیں اَعْبُدُ اللّٰهَ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ۔

میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں تاکہ جنت میں جاؤں۔ یَرُدُّوْکُمْ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب رَدٌّ (باب نَصَرَ) سے مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، تاکہ وہ تم کو لوٹا دیں۔ وہ تم کو مرتد بنا دیں۔ آیت کا ترجمہ ہوگا: یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے تاکہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں۔

= وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ۔ میں مَنْ شرطیہ ہے یَرْتَدِدْ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِرْتِدَادٌ (افتعال) مصدر بمعنی لوٹ جانا۔ مرتد ہو جانا۔ اور جو تم میں سے مرتد ہو گیا یعنی اپنے دین سے پھر گیا۔ فَیَمُتْ اور مر گیا (اس کا عطف یَرْتَدِدْ پر ہے)

وَھُوَ کَافِرٌ۔ جملہ حالیہ ہے در آں حالیکہ وہ کافر ہو۔ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ سے لے کر وَھُوَ کَافِرٌ تک شرط۔ اور اس سے اگلا جملہ فَاُولٰٓئِکَ ..... خٰلِدُوْنَ جزاء ہے۔

= فَاُولٰٓئِکَ میں فَ جواب شرط کے لئے ہے۔ اُولٰٓئِکَ اسم اشارہ جمع مذکر غائب اور مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ میں ضمیر فاعل مشارٌ الیہ ہے۔

= حَبِطَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ حَبْطٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ وہ اکارت گئے۔ وہ مٹ گئے۔ وہ ضائع ہو گئے۔

= فِیْھَا۔ فِیْ۔ حرف جار۔ ھَا۔ ضمیر واحد مؤنث غائب۔ النَّار (دوزخ) کے لئے ہے ای فی النار

= خٰلِدُوْنَ ہ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ خُلُوْدٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ ہمیشہ رہنے والے۔ سدا رہنے والے

٢ : ٢١٨ = ھَاجَرُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ مُھَاجَرَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر (انہوں نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے) وطن چھوڑا

= جَاھَدُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ مُجَاھَدَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ انہوں نے جہاد کیا

= یَرْجُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب رِجَاءٌ (باب نَصَرَ) وہ امید رکھتے ہیں۔

٢ : ٢١٩ = اَلْخَمْرِ۔ شراب انگوری۔ اصل میں تو انگور کے کچے پانی کا نام جبکہ وہ نشہ آور ہو "خمر" ہے لیکن مجازاً ہر نشیلی شراب کو خمر کہہ دیتے ہیں۔

خمر یا تو اِخْتِمَارٌ بروزن (افتعال) سے ماخوذ ہے جس کے معنی خمیر اٹھنے کے ہیں چونکہ اس میں بھی خمیر اٹھ کر جوش پیدا ہوتا ہے اور جھاگ آنے لگتے ہیں اس لئے اس کا نام خمر ہوا۔

یا یہ مُخَامَرَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے مشتق ہے جس کے معنی چھپا لینے کے ہیں۔ چونکہ یہ وسواس کو گم کر دیتی ہے اور عقل و ہوش کو چھپا دیتی ہے۔ اس لئے خمر سے موسوم ہوئی۔

خُمَارٌ وہ چیز جس سے کوئی چیز چھپائی جائے۔ خِمَارٌ۔ عورت کی اوڑھنی جس کے ساتھ وہ اپنے سر کو چھپاتی ہے اس کی جمع خُمُرٌ ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ۔ (٢٤ : ٣١)

وہ (عورتیں) اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔

= اَلْمَیْسِرِ۔ اسم و مصدر میمی۔ جوا۔ جوا کھیلنا۔ یَسَرَ۔ یَیْسِرُ۔ یَسْرٌ (باب ضَرَبَ) جوا کھیلنا۔ یُسْرٌ آسانی (جوا میں بھی مال آسانی سے حاصل ہوتا ہے)

فائدہ۔ قرآن حکیم میں شراب کے حرام ہونے کے متعلق بتدریج مندرجہ ذیل آیات ہیں۔

(۱) وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (۱۶: ۶۷) اس میں سَکَرًا کو رِزْقًا حَسَنًا سے علیحدہ کردیا ہے یعنی کھجور اور انگور سے نشہ حاصل کرنا رزق حسن نہیں ہے۔ یہاں شراب کے خلاف لطیف اشارہ ہے۔

(۲) یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ۔۔۔ الخ (۲: ۲۱۹) آیہ ہذا۔ اس کے متعلق شراب کے متعلق فرمان ہے کہ اس میں گو لوگوں کے لئے منافع بھی ہیں لیکن اس کا گناہ منافع سے بڑھ کر ہے۔ یہ حرمت شراب کے متعلق دوسرا قدم ہے۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (۴: ۴۳) یہاں ایک حد تک صریحاً ممانعت کردی اور یہ حرمت شراب کی طرف تیسرا قدم تھا۔

(۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (۵: ۹۰) یہاں شراب قطعی طور پر حرام ہوگئی اس کو شیطان کا فعل قرار دیکر اجتناب کا حکم ہوگیا اور جہاں نہی کسی فعل کی ہو اس کا کرنا صریحاً حرام ہے۔ آیۂ شریف ۵: ۹۱ بھی اسی مضمون کے متعلق ہے۔

= مَاذَا۔ ملاحظہ ہو آیت ۲: ۲۱۵۔ متذکرۃ الصدر

= اَلْعَفْوَ۔ ای قل انفقوا العفو۔ اَلْعَفْوُ۔ آسان۔ حاجت سے زیادہ۔ معاف کردینا۔ یہ عَفَا یَعْفُوْا (باب نَصَرَ) کا مصدر ہے بقدر طاقت جو بن آئے۔ جو اپنے اور عیال کے خرچ سے زائد ہو۔ عَفُوٌّ بروزن فَعُوْلٌ۔ بہت زیادہ معاف کرنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

= یُبَیِّنُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَبْیِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر کھول کر بیان کرتا ہے۔

۲: ۲۲۰ = قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ۔ ای اِصْلَاحُ اَمْوَالِ الْیَتٰمٰی من غیر اخذ اجرۃ ولا عوض خیر لکم ای اعظم اجرًا۔ یعنی یتیموں کے اموال یا کاروبار میں بغیر اجرت و عوضانہ ترقی کی کوشش کرنا۔ تمہارے لئے بہتر اجر کا باعث ہوگا۔

= اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ۔ اِنْ شرطیہ تُخَالِطُوْا۔ مضارع مجزوم جمع مذکر حاضر۔ مُخَالَطَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اگر تم ان کو ملالو۔ ان سے مشارکت کرلو۔ جملہ شرطیہ ہے فَاِخْوَانُکُمْ جواب

شرط۔ تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں اس لئے مشارکت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

= اَلْمُفْسِدَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَسَادٌ (باب ضَرَبَ، نَصَرَ) مصدر۔ بگاڑنے والا۔

= اَلْمُصْلِحِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِصْلَاحٌ (اِفْعَالٌ) مصدر، درستی کرنے والا۔ بگاڑ نہ کرنے والا۔ صَالِحٌ نیک ۔ درست عمل کرنے والا۔

= وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۔ واؤ عاطفہ لَوْ حرف شرط شَآءَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مَشِيْئَةٌ (باب سَمِعَ) سے مصدر۔ اور اگر اللہ چاہتا۔ شَآءَ اصل میں شَيِئَ تھا۔ یَ متحرک، ماقبل مفتوح اس لئے یَ کو الف سے بدلا گیا ہے۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ جملہ شرطیہ ہے۔ لَاَعْنَتَكُمْ ۔ لام تاکید کے لئے ہے یا جواب شرط کے لئے ہے۔ اَعْنَتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِعْنَاتٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ جس کے معنی مشقت میں ڈالنے کے ہیں ۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تو تمہیں مشکل میں ڈال دیتا۔ یعنی اس باب میں کوئی سخت قانون بنا دیتا۔ یہ جملہ جواب شرط ہے۔

۲ : ۲۲۱ = لَا تَنْكِحُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ نِكَاحٌ (باب ضَرَبَ، نَصَرَ) مصدر۔ تم نکاح مت کرو۔ تم عقد نہ کرو ۔ اَلْمُشْرِكٰتِ ۔ مشرک عورتوں کے ساتھ۔

= يُؤْمِنَّ ۔ مضارع جمع مؤنث غائب ۔ اِيْمَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں

= وَلَاَمَةٌ ۔ لام تحقیق کے معنوں میں ہے ۔ اَمَةٌ ۔ لونڈی، باندی، اسم ہے علامہ بیضاوی کے نزدیک اَمَةٌ سے مراد عورت ہے خواہ حُرّہ ہو خواہ لونڈی ہو۔ کیونکہ سب مرد و عورت اللہ تعالیٰ کے غلام اور باندیاں ہیں وَالْاَمَةُ ۔ ای والمرأۃ المؤمنۃ حرۃ کانت او مملوکۃ فان الناس کُلُّهُمْ عبید اللہ واماءہ۔

= وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۔ واؤ حالیہ ہے لَوْ بمعنی اگرچہ۔ عبارت کچھ یوں ہوگی ۔ ولو کان الحال ان المشرکۃ تُعْجِبُكُمْ وَتُحِبُّوْنَهَا اگرچہ حال یہ ہو کہ مشرکہ عورت تمہیں بھلی لگے اور تم اسے چاہتے ہو ۔ اَعْجَبَتْكُمْ ماضی واحد مؤنث غائب كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اِعْجَابٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ تم کو بھلی لگی۔ اَعْجَبَ کے اصل معنی TO EXCITE WONDER کے ہیں۔ دوسرے میں پسند اور کشش کے جذبات ابھارنا۔ یعنی اگرچہ وہ عورت تم میں پسند اور کشش کے جذبات کا موجب ہو۔ پکھتال نے اس کا انگریزی میں ترجمہ یہ کیا ہے THOGH SHE PLEASE YOU اور عبداللہ یوسف علی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ EVEN THOUGH SHE ALLURE YOU

= وَلَا تُنْكِحُوْا ۔ واؤ عاطفہ لَا تُنْكِحُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اِنْكَاحٌ (افعال) مصدر۔ تم نکاح نہ کردو ۔ تم عقد مت کرادو ۔ اَلْمُشْرِكِيْنَ یہ لَا تُنْكِحُوْا کا مفعول ہے جملہ میں ایک مفعول محذوف ہے

تقدیر کلام ہے: وَ لَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ اور نہ تم اپنی مومن عورتوں کا عقد مشرکین سے کراؤ۔
= وَلَوْ اَعْجَبَکُمْ: اگرچہ حال یہ ہو کہ مشرک تمہیں بھلا لگے۔ پسند آئے۔
= اُولٰٓئِکَ۔ المشرکین والمشرکٰت کی طرف اشارہ ہے۔
اُولٰٓئِکَ ..... الخ علت بیان کی گئی ہے مندرجہ بالا حکم کی۔
= یَدْعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ دَعْوَۃٌ و دُعَآءٌ (باب نصر) مصدر وہ بلاتے ہیں وہ دعوت دیتے ہیں۔
= بِاِذْنِہٖ۔ اپنے امر وارادہ سے۔ اپنے فضل وکرم سے۔ توفیق دے کر اور آسانی پیدا کر کے۔
= یُبَیِّنُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَبْیِیْنٌ (تفعیل) مصدر وہ کھول کر بیان کرتا ہے۔
= یَتَذَکَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ وہ نصیحت حاصل کریں وہ نصیحت پکڑیں۔
۲:۲۲۲ = اَلْمَحِیْضِ۔ مصدر میمی ہے۔ بمعنی حیض آنا۔ جیسے مَبِیْتٌ۔ رات گذارنا۔ مَجِیْءٌ (ج ی ء) آنا۔ جَآءَ یَجِیْءُ۔ کا مصدر۔ محیض کے معنی (۱) حیض۔ یعنی وہ خون جو مخصوص دنوں میں صفتِ خاص کے ساتھ عورت کے رحم سے جاری ہوتا ہے (۲) ظرفِ زمان۔ وقتِ حیض یا زمانہ حیض۔ (۳) ظرفِ مکان۔ مقام حیض۔
= اَذًی۔ ہر وہ ضرر جو ذی روح کی رُوح یا جسم کو پہنچے خواہ وہ ضرر دنیوی ہو یا اُخروی۔ گندگی، بیماری المنجد میں اس کے معنی تھوڑا ضرر۔ خفیف نقصان کے لکھے ہیں۔ اَذِیَ یَاْذٰی (سَمِعَ) تکلیف پانا اور اٰذٰی یُؤْذِیْ اِیْذَاءً (افعال) تکلیف دینا۔ اذی۔ مادّہ۔
= اِعْتَزِلُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ تم الگ رہو۔ تم چھوڑ دو۔ (یعنی عورتوں کے پاس زمانہ حیض میں نہ جاؤ) اِعْتِزَالٌ۔ (افتعال) بمعنی چھوڑنا۔ کنارہ کش ہونا۔ ایک طرف ہوجانا۔ الگ ہوجانا۔ اسی سے لفظ معتزلہ نکلا ہے۔ الگ ہو کر بنا ہوا فرقہ (واصل بن عطار اور اس کے پیروکار)
= فِی الْمَحِیْضِ۔ ای فی زمان الحیض۔ حیض کے ایام میں۔
= یَطْهُرْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب۔ طَهَادَۃٌ وَطُهْرٌ (باب نصر وکرم) یہاں تک کہ وہ عورتیں پاک ہو جائیں۔
= تَطَهَّرْنَ۔ ماضی جمع مؤنث غائب۔ تَطَهُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ پاک ہوں۔ وہ پاک ہوتی ہیں۔ پاک ہوجائیں۔
= فَاْتُوْهُنَّ۔ اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانٌ۔ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔ اِئْتُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ پس تم ان عورتوں کے پاس آؤ۔ تم ان سے مجامعت کرو۔

= حَیْثُ۔ جہاں۔ جس جگہ۔ ظرف مکان ہے۔ مبنی برضمہ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ تو جہاں سے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے یا ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔

= التَّوَّابِیْنَ۔ توّابٌ کی جمع تَوَّابٌ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے تَابَ یَتُوْبُ تَوْبَۃً (باب نَصَرَ) مصدر سے۔ بہت پھر آنیوالے۔ بہت توبہ کرنے والے۔ تَوَّابٌ۔ ہر دو بہت توبہ کرنے والا (بندہ) بہت توبہ قبول کرنے والا (خدا) کے معنی میں آتا ہے۔

= اَلْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اَلْمُتَطَهِّرُ واحد مذکر۔ تَطَهُّرٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ پاک و صاف رہنے والے۔ پاک ہونے والے۔ یُحِبُّ کا مفعول ہے۔

۲: ۲۲۳ = حَرْثٌ۔ کھیتی۔ زراعت۔ حَرْثٌ (باب ضَرَبَ) سے مصدر بھی ہے۔ بمعنی بیج ڈالنا کھیتی کرنا۔ کھیت کو حَرْثٌ کہتے ہیں۔

= اَنّٰی۔ مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) اسم ظرف زمان۔
(۲) اسم ظرف مکان۔
(۳) (ا) بمعنی کَیْفَ۔ یعنی جیسے

جیسے فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ۔ پس اپنی کھیتی میں جاؤ جب چاہو۔ جہاں سے چاہو۔ جس ہیئت سے چاہو۔

(ب) بمعنی کَیْفَ۔ کیونکر۔ کیسے۔ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (۲: ۲۵۹) خدا اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا۔

(۴) بمعنی مِنْ اَیْنَ۔ جیسے یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا۔ (۳: ۳۷) اے مریم یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے۔

= شِئْتُمْ۔ ماضی۔ جمع مذکر حاضر۔ تم نے چاہا۔ تم چاہو۔ شَاءَ یَشَآءُ مَشِیْئَۃً۔ (باب سَمِعَ) مصدر (نیز ملاحظہ ہو: ۲: ۲۲۰)

= قَدِّمُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَقْدِیْمٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ تم پہلے بھیج دو۔ آگے بھیجو۔ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ۔ اور اپنے لئے (اعمال صالحہ) آگے (آخرت میں جو کام آئیں) بھیجو۔

مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے صحبت کرنے کو فقط اس وقت کی لذت ہی مقصود نہ رکھو، بلکہ ان فائدوں کا قصد کرو جو دین کی طرف راجع ہوتے ہیں۔ مثلاً حرام کاری سے بچنا۔ نیک اولاد کا ہونا۔ کہ تمہارے لئے دعا اور استغفار کرے۔ اور اگر مر جائے تو قیامت میں پیش خیمہ ہو۔ کیونکہ مباح امور اگر خالص اور صحیح نیت کے زیر اثر ہوں تو عبادت بن جاتے ہیں۔

= مُلٰقُوْہُ۔ مُلٰقُوْا۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مضاف۔ مُلٰقُوْا اصل میں مُلٰقُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔ اس سے ملنے والے۔ اس کے پاس پہنچنے والے۔ مُلٰقَاۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر لقی مادّہ۔

۲ : ۲۲۴ = عُرْضَۃً۔ آڑ۔ نشانہ۔ بہانہ۔ ہتھکنڈا۔ اَیْمَانِکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری قسمیں وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ اور اللہ کو اپنی قسموں کے لئے آڑ یا بہانہ نہ بناؤ یعنی کسی اچھے کام کے نہ کرنے پر خدا کی قسم نہ کھا بیٹھو۔ کہ جب اس کے کرنے کو کہا جائے۔ تو اپنی قسم کو آڑ بنا کر نیک کام کرنے سے محروم نہ رہو۔ یا مطلب نکالنے کے لئے بات بات پر قسم نہ کھایا کرو۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے باعزت نام کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔

= اَنْ۔ کہ۔ یہ کہ۔ اس کی چار صورتیں ہیں:۔

(۱) اَنْ۔ مصدریہ۔ ماضی و مضارع پر داخل ہو کر مضارع کو نصب دیتا ہے اور اس کا مابعد بمنزلہٗ مصدر ہوتا ہے جیسے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ۔ (۲: ۱۸۴) اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے

(۲) اَنْ۔ مخففہ۔ جو کہ شروع میں ثقیلہ تھا۔ پھر خفیفہ کر لیا گیا۔ یہ کسی شے کی تحقیق اور ثبوت کے معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی۔ (۷۳ : ۲۰) معلوم ہوا کہ بے شک تم میں سے کتنے ہی بیمار ہو جائیں گے۔

(۳) اَنْ۔ زائدہ۔ جو لَمَّا کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ (۱۲:۹۶) پھر جب پہنچا خوشخبری دینے والا۔

(۴) اَنْ۔ مفسرہ۔ یہ ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنیٰ پائے جائیں خواہ کہنے کے معنی پر اس فعل کی دلالت لفظی ہو جیسے فَاَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ (۲۳ : ۲۷) پھر ہم نے اس کو حکم بھیجا کہ کشتی بنا۔

یا دلالت معنوی ہو جیسے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْھُمْ اَنِ امْشُوْا۔ (۳۸ : ۶) تو ان میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور بولے) کہ چلو۔ یعنی ان کے کہنے کا مطلب گویا یہ کہنا تھا کہ تم بھی چلو

آیت ہذا میں اَنْ مصدریہ ہے۔

= تَبَرُّوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ بِرٌّ (باب سَمِعَ) مصدر۔ تَبَرُّوْا۔ اصل میں تَبَرُّوْنَ تھا۔ اَنْ کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ تم نیکی کرتے ہو۔ یا کرو گے۔

= تَتَّقُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر بمعنی پرہیز کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ کہ تم بچتے رہو گے۔ ڈرتے رہو گے۔ یا پرہیز کرو گے یا کرتے ہو۔ تَتَّقُوْا اصل میں تَتَّقُوْنَ تھا۔ نون اعرابی

بوجہ عمل اَنْ گر گیا۔

= تُصْلِحُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِصْلَاحٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تم صلح کراتے ہو، تم اصلاح کرتے ہو۔ اصل میں تُصْلِحُوْنَ تھا۔ نون اعرابی بوجہ عمل اَنْ ساقط ہو گیا۔

اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ۔ (کہ اللہ کے نام کی قسم کا بہانہ کر کے (تم) نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں اصلاح نہ کرو۔ یا یہ کہ نیکی کرنے کو اور پرہیزگاری کو صلح بین الناس کو خدا کی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔

= سَمِیْعٌ۔ سَمْعٌ سے بروزن فعیلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ سننے والا۔ جب اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کے معنی "جس کی سماعت ہر شے پر حاوی ہے" عَلِیْمٌ عِلْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ ہر دو اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہیں۔

۲: ۲۲۵ = لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ۔ اللّٰہُ فاعل۔ لَا یُؤَاخِذُ فعل کُمْ ضمیر مفعول۔ لَا یُؤَاخِذُ فعل مضارع منفی۔ واحد مذکر غائب۔ مُؤَاخَذَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر بمعنی مؤاخذہ کرنا۔ گرفت کرنا۔ پکڑ کرنا۔ للہ گرفت نہیں کرے گا تمہاری۔

= بِاللَّغْوِ۔ ب سببیۃ۔ اللَّغْوُ۔ (باب نصر) بے معنی بات۔ جو کسی گنتی شمار میں نہ ہو۔ جو سوچ سمجھ کر نہ کی جائے۔ بے ہودہ بات۔ یا بیہودہ چیز۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (۲۳: ۳) اور جو بے ہودہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ پہلوتہی کرتے ہیں۔

لَغْوٌ اس قسم کو کہتے ہیں جو بغیر نیت قسم کے بطور تکیہ کلام کے مُنہ سے نکل جاتی ہے۔ بقول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آدمی کی لغو قسم اس طرح کہنا ہے کہ لَا وَاللّٰہِ۔ بَلٰی وَاللّٰہِ۔

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے بیہودہ قسم پر تم سے مؤاخذہ نہیں کریگا۔ اَخَذَ .... بِ۔ کسی چیز کو پکڑنا۔ کسی کو گناہ پر سزا دینا۔ مؤاخذہ کرنا۔

= بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ۔ مَا موصول۔ کَسَبَتْ، فعل ماضی۔ واحد مؤنث غائب۔ کَسْبٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ کمائی کرنا۔ نفع کے لئے کوئی کام کرنا خواہ نتیجہ اچھا نکلے یا بُرا۔ یہاں اس کا استعمال قلبی ارادہ اور نیت کی پختگی سے کام کرنے کے لئے ہوا ہے۔ یعنی وہ قسمیں جو تمہارے دلوں نے ارادۃً اور نیّۃً کھائی ہوں۔ لیکن تم سے اس (قسم) پر مؤاخذہ کرے گا جو تم نے دلی ارادہ سے کھائی ہو۔ جس پر تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو۔

= غَفُوْرٌ۔ مَغْفِرَۃٌ۔ مصدر (باب ضَرَبَ) سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت بخشنے والا۔ حَلِیْمٌ حِلْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بردبار۔ تحمل والا۔ حِلْمٌ۔ جوش غضب سے اپنے

نفس اور طبیعت کو روکنا۔ بردباری ۔ تحمل کرنا۔

۲: ۲۲۶ = یُؤۡلُوۡنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِیۡلَاءٌ (افعال) وہ عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھاتے ہیں۔ اِیۡلَاءٌ و اَلِیَّۃٌ ۔ اصل میں اس قسم کو کہتے ہیں کہ جس پر قسم کھانے والے کو تکلیف اور کوتاہی کا سامنا کرنا پڑے۔ اور اصطلاحِ شریعت میں اِیۡلاء اس قسم کو کہتے ہیں جو عورت کے ساتھ جماع نہ کرنے پر اٹھائی جائے۔ اَلۡوۡنُ فِی الۡاَمۡرِ ۔ کے معنی ہیں کسی کام میں کوتاہی کرنا۔ قسم کھانے کے معنیٰ میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ ۔ (۲۴: ۲۲) اور جو لوگ تم میں سے صاحب فضل (اور صاحب وسعت) ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں ......

= تَرَبُّصُ ۔ بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے۔ انتظار کرنا خواہ کسی معاملہ کے ختم ہونے یا پورا ہونے کا انتظار ہو۔ یا کسی سامان کی گرانی یا ارزانی کا۔

آیت میں تَرَبُّصُ اَرۡبَعَۃِ اَشۡھُرٍ ۔ مبتدا ہے اور لِلَّذِیۡنَ یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِھِمۡ خبر ہے۔

= فَاِنۡ فَآءُوۡ ۔ اِنۡ ۔ شرطیہ ۔ فَآءُوۡا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ فَیۡءٌ (باب ضرب) مصدر ف ی ء مادّہ ۔ (سایہ کا) ہٹ جانا۔ فَاءَ اِلٰی (کسی چیز کی طرف) لوٹنا ۔ اگر (اس عرصہ میں قسم سے) رجوع کرلیں۔ جملہ شرطیہ ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۔ جواب شرط۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ (۴۹: ۹) یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرلائے۔ اور سایہ کے لوٹنے کے معنی میں ہے یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ ۔ (۱۶: ۴۸) جن کے سائے ..... لوٹتے ہیں۔

فَیۡءٌ ۔ مال غنیمت ۔ فِئَۃٌ گروہ، جماعت ۔ بھی اسی مادہ سے ہے جس کا مطلب وہ جماعت جس کے افراد تعاون و تقاصد کے لئے ایک دوسرے کی طرف لوٹ کر آئیں۔

۲: ۲۲۷ = وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ ۔ جملہ شرطیہ ہے ضمیر فاعل۔ عَزَمُوۡا کا مرجع وہ لوگ ہیں جنہوں نے عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا رکھی تھی۔ عَزَمُوۡا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ عَزۡمٌ (باب ضَرَبَ) مصدر پختہ ارادہ کرلینا۔ اور اگر انہوں نے طلاق کا ہی پختہ ارادہ کرلیا ہے فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ جواب شرط (تو یاد رکھو اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (یعنی ان کے قول و فعل اور نیت سے بخوبی واقف ہے)

(۲: ۲۲۸) = اَلۡمُطَلَّقٰتُ ۔ اسم مفعول ۔ جمع مؤنث۔ تَطۡلِیۡقٌ (تَفۡعِیۡلٌ) مصدر۔ طَلۡقٌ مادّہ۔ طلاق دی ہوئی عورتیں۔

= یَتَرَبَّصۡنَ ۔ مضارع جمع مؤنث غائب بمعنی امر غائب تَرَبُّصٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے (نکاح سے) رُوکے رہیں۔ منتظر رہیں۔ انتظار کریں۔ بِاَنۡفُسِھِنَّ ۔ اپنے آپ کو۔

= قُرُوْءٍ۔ جمع۔ قَرْءٌ واحد۔ اَلْقَرْءُ۔ کے اصل معنیٰ طہر سے حیض میں داخل ہونے کے ہیں۔ اور چونکہ یہ لفظ طہر اور حیض دونوں کا جامع ہے اس لئے دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے کہ مَائِدَۃٌ۔ دسترخوان اور کھانا دونوں کے مجموعے کے لئے وضع کیا گیا ہے مگر ہر ایک پر انفراداً بھی بولا جاتا ہے۔ لہذا قَرْءٌ نہ صرف حیض کا نام ہے اور نہ صرف طہر کا۔ بلکہ دونوں کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک اس سے مراد یہاں حیض ہے۔ اور شوافع کے نزدیک طُہر۔ مطلب یہ ہے کہ مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ یا انتظار کریں۔

= لَا يَحِلُّ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ حُلُوْلٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنیٰ نازل ہونا۔ اور حِلٌّ۔ (باب ضَرَبَ) مصدر سے بمعنیٰ حلال ہونا۔ جائز ہونا۔ یہاں پر مؤخر الذکر معنیٰ مراد ہیں۔ یعنی حلال نہیں ہے۔ جائز نہیں ہے۔

= اَنْ يَّكْتُمْنَ۔ اَنْ مصدریہ۔ يَكْتُمْنَ۔ مضارع منصوب جمع مؤنث غائب۔ كَتْمٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ کہ وہ عورتیں چھپائے رکھیں۔

= اَرْحَامِهِنَّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَرْحَامٌ۔ جمع ہے رِحْمٌ کی۔ عورت کے پیٹ کا وہ حصہ جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔

= بُعُوْلَتُهُنَّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ بُعُوْلَةٌ۔ جمع ہے بَعْلٌ کی۔ جیسے فُحُوْلَةٌ جمع ہے فَحْلٌ کی۔ ان عورتوں کے خاوند۔ قرآن مجید میں ہے وَهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا (۱۱: ۷۲) اور یہ میرے خاوند بھی بوڑھے ہیں۔

= رَدِّهِنَّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان عورتوں کا لوٹانا۔ ان کا پھیر لینا۔ یعنی ان عورتوں کو واپس اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔

= فِيْ ذٰلِكَ۔ ای فی مدۃ ذٰلك التربّص۔ اس عدت کے دوران۔ اس انتظار کے اندر اندر۔

= اِصْلَاحًا۔ سنوارنا۔ صلح کرنا۔ درست کرنا۔ یعنی اگر وہ (مطلقہ عورتوں کے خاوند) تعلقات درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

= وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ۔ ای وللنسآء علی الازواج حقّ مثل حق الّذی علیھن للازواج۔ اور عورتوں کے حقوق مردوں پر ویسے ہی ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔

= بِالْمَعْرُوْفِ۔ عام دستور کے مطابق۔ معروف طریقے کے مطابق۔

= دَرَجَةٌ۔ مرتبہ۔ (مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ کی فضیلت ہے۔

= عَزِيْزٌ۔ غالب۔ زبردست۔ قوی۔ مشکل۔ دشوار۔ عِزَّةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر بمعنیٰ فاعل

مبالغہ کا صیغہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے ۔ زجاج نے اس کے معنیٰ کئے ہیں ۔ ایسا زبردست جس پر کوئی غالب نہ ہو سکے ۔

= حَكِيْمٌ ۔ حکمت والا ۔ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کے صیغہ میں سے ہے ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے ۔

۲: ۲۲۹ = اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۔ اس میں ال عہد کا ہے ۔ ای التطلیق الرجعی اثنانِ ۔ طلاق رجعی دو ہیں ۔ یعنی وہ طلاقیں جن کے بعد طلاق دینے والا رجوع کر سکتا ہے صرف دو ہیں ۔ تیسری طلاق کے بعد وہ رجوع نہیں کر سکتا تاآنکہ مطلقہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے ۔ پھر وہ شخص اپنی رضامندی سے اسے خود طلاق نہ دے دے ۔

= فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ ۔ ای اذا راجعها بعد التطليقة الثانية فعليه ان يمسكها بمعروف یعنی جب دوسری طلاق کے بعد اس نے عورت سے رجوع کیا تو اسے اس کے بعد یا تو قاعدہ اور دستور کے مطابق عورت کو اپنے پاس روکے رکھے یا .....

اِمْسَاكٌ بروزن اِفْعَالٌ مصدر بمعنی روکے رکھنا ۔

= اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۔ اَوْ بمعنی یا ۔ تَسْرِيْحٌ ۔ نکال دینا ۔ رخصت کر دینا ۔ چھوڑ دینا ۔ روانہ کرنا بروزن تَفْعِيْلٌ ۔ مصدر ہے ۔ سَرَحَ يَسْرَحُ (باب فتح) سَرْحٌ مصدر ۔ بمعنی بھیج دینا ۔ سَرَّحَ (باب تفعیل) سے تَسْرِيْحٌ بمعنی بیوی کو طلاق دینا ۔ رخصت کرنا ۔ سَرْحٌ ایک پھل دار درخت ۔ سَرَحْتُ الْاِبِلَ ۔ میں نے اونٹ کو سرح درخت چرایا ۔ پھر چراگاہ میں کھلا چھوڑ دینے پر اس کا استعمال ہونے لگا ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ (۱۶: ۶) اور جب شام کو انہیں (جنگل سے) لاتے ہو اور جب صبح کو (جنگل میں) چرانے لے جاتے ہو ۔ تو ان سے تمہاری عزت و شان ہے ۔ اور چرواہے کو سَارِحٌ کہا جاتا ہے ۔

اِحْسَانٌ ۔ نیکی ۔ بھلائی ۔ حُسْنِ سلوک ۔ یا حُسْنِ سلوک سے اسے چھوڑ دے ۔

= لَا يَحِلُّ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب ۔ حلال نہیں ۔ جائز نہیں ۔ دیکھو (۲: ۲۲۸ متذکرۃ الصدر

= مِمَّا ۔ مِنْ حرف جار اور مَا موصولہ سے مرکب ہے ۔ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ ۔ اٰتَيْتُمْ ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب ۔ جو تم نے ان عورتوں کو دیا ۔

= اِلَّا ۔ حرفِ استثناء سوائے (اس صورت کے)

= اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۔ اَنْ مصدریہ ہے ۔ يَخَافَا ۔ مضارع منصوب ۔ تثنیہ مذکر غائب ۔ خَوْفٌ (باب فتح) مصدر ۔ ان دونوں کو خوف ہو یا اندیشہ ہو ۔

اَلَّا - مرکب ہے اَنْ مصدریہ اور لَا نافیہ سے - یُقِیْمَا - مضارع منصوب تثنیہ مذکر غائب - اِقَامَۃٌ - (اِفْعَالٌ) سے مصدر - کہ وہ دونوں ٹھیک ٹھیک (حدود اللہ کو) قائم نہ رکھ سکیں گے - اگرچہ اَلَّا - تحضیض (برانگیختہ کرنا) کا حرف ہے لیکن قرآن مجید میں یہ اس معنی میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوا

= فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ - جملہ شرطیہ ہے فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ جوابِ شرط ہے - لَا جُنَاحَ - کوئی گناہ نہیں - کوئی مضائقہ نہیں - کوئی حرج نہیں -

فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ - مَا موصولہ - اِفْتَدَتْ بِہٖ - صلہ - ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اسم موصولہ ہے فَلَا جُنَاحَ .... بِہٖ - کوئی گناہ نہیں ان دونوں کے لئے اس مال کے دینے میں جو عورت فدیہ کے طور پر دے کر (خاوند سے رہائی حاصل کرے)

= لَا تَعْتَدُوْھَا - لَا تَعْتَدُوْا - فعل نہی جمع مذکر حاضر - اِعْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر - ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب - جس کا مرجع حُدُوْدُ اللّٰہِ ہے تم ان حدود سے تجاوز مت کرو -

= مَنْ یَّتَعَدَّ - مَنْ شرطیہ ہے - یَتَعَدَّ مضارع واحد مذکر غائب - اصل میں یَتَعَدّٰی تھا - جو حدود الٰہیہ سے تجاوز کرے گا -

فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ - جواب شرط ہے - پس وہی بے انصاف ہیں -

= فَائِدَہ - وَلَا یَحِلُّ ..... فَلَا تَعْتَدُوْھَا - اس آیت میں یکے بعد دیگرے صیغوں کے بدلنے سے اشکال پیدا ہو گیا ہے - وَلَا یَحِلُّ ...... شَیْئًا میں تَاْخُذُوْا - اور اٰتَیْتُمُوْھُنَّ میں صیغہ جمع مذکر حاضر - استعمال ہوا ہے - اور آگے اِلَّا اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ میں تثنیہ مذکر غائب استعمال ہوا ہے - پھر اِنْ خِفْتُمْ میں صیغہ جمع مذکر حاضر آگیا ہے اور اس کے فوراً بعد اَلَّا یُقِیْمَا اور عَلَیْھِمَا میں پھر تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اِفْتَدَتْ بِہٖ میں واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے - ازاں بعد فَلَا تَعْتَدُوْھَا میں پھر صیغہ جمع مذکر حاضر ہے -

اس کا حل کچھ یوں ہے :- شروع کلام میں تمام مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے لہٰذا جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال ہوا ہے - پھر کوئی خاوند بیوی کے جوڑے کا ذکر ہے - جن کو ڈر ہو کہ وہ (اکٹھا رہ کر) حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے - لہٰذا ان کے لئے تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوا - خِفْتُمْ میں پھر عوام المسلمین سے خطاب ہے - اس لئے صیغہ جمع مذکر حاضر استعمال ہوا - آگے یُقِیْمَا اور عَلَیْھِمَا میں پھر اسی قبل الذکر خاوند اور بیوی کے جوڑے کا ذکر ہے - لہٰذا صیغہ تثنیہ مذکر غائب لایا گیا - اِفْتَدَتْ بِہٖ میں اس جوڑے میں سے بیوی کے عمل کا ذکر ہے کہ وہ اس مشکل کے حل میں کیا کرے - لہٰذا واحد مؤنث غائب کا صیغہ استعمال ہوا - اس طرح اس جوڑے کی مشکل کا حل بتا کر تمام مسلمانوں کو خطاب کر کے ارشاد ہوا کہ یہ ہیں اللہ کی

حُدود ان سے آگے مت بڑھو۔ اب اس آیت کا ترجمہ یوں ہوگا۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو مال اپنی بیویوں کو دیا ہے (ان کو چھوڑتے وقت) اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ ماسوائے اس صورت کے کہ کوئی دو خاوند بیوی کو ڈر ہو کہ اکٹھا رہنے میں وہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو اے مسلمانو! اگر تم کو اندیشہ ہو کہ واقعی وہ دونوں خاوند بیوی حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو جائز ہے دونوں کے لئے کہ عورت اپنی خلاصی کے لئے فدیہ ادا کرے (دونوں کے لئے جائز اس واسطے کہا کہ اس صورت میں عورت کے لئے جائز ہے کہ چھٹکارے کے لئے فدیہ میں کچھ دے اور مرد کے لئے جائز ہے کہ فدیہ لے لے اور عورت کی خلاصی کر دے)

۲: ۲۳۰ = فَاِنْ طَلَّقَهَا۔ جملہ شرطیہ ہے پھر اگر وہ اس عورت کو (دو مرتبہ طلاق دینے کے بعد تیسری) طلاق دیدے فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ جواب شرط۔ لَا تَحِلُّ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ حِلٌّ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ وہ عورت حلال نہیں۔ تَنْكِحَ واحد مؤنث غائب نِكَاحٌ (باب ضرب) زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ زَوْجًا۔ (اسم مفعول) جوڑا (حیوانات سے) نر اور مادہ کو علیحدہ علیحدہ بھی زوج کہتے ہیں۔ اسی طرح غیر حیوانات میں بھی ہر اس شے کو جو دوسری شے کے قرین ہو خواہ مماثل ہو یا متضاد۔ زوج کہتے ہیں۔ جیسے آسمان و زمین سفیدی۔ سیاہی وغیرہ۔ زَوْجَةٌ اس مرد کی بیوی۔ اور زَوْجُهَا اس عورت کا خاوند۔ یہاں زَوْجًا بمعنی دوسرا خاوند۔ غَيْرَهٗ پہلے خاوند کے سوا۔ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ جب تک کہ وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے۔

تَنْكِحَ۔ وہ (عورت) نکاح نہ کرلے۔ یہاں اس آیت میں نکاح سے مراد وطی کرنا ہے۔ تفسیر ماجدی میں ہے: نکاح یہاں اپنے اصطلاحی شرعی معنی میں یعنی عقد نکاح کے مرادف نہیں۔ بلکہ اپنے اصلی اور لغوی معنی میں یعنی ہمبستری کے مرادف ہے۔

= فَاِنْ طَلَّقَهَا۔ جملہ شرطیہ یعنی اگر وہ دوسرا خاوند اس عورت کو طلاق دیدے

= فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَا۔ عَلَيْهِمَا اور يَتَرَاجَعَا میں تثنیہ کا صیغہ اس عورت اور اس کے پہلے خاوند کے لئے آیا ہے۔ جملہ جواب شرط ہے۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ يَتَرَاجَعَا۔ مضارع منصوب کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہے تَرَاجُعٌ (تفاعُلٌ) مصدر۔ کہ دونوں نکاح کی طرف لوٹیں یعنی (دوبارہ) آپس میں نکاح کرلیں۔

= اِنْ ظَنَّا۔ اِنْ شرطیہ۔ ظَنَّا ماضی تثنیہ مذکر غائب۔ ظَنٌّ (باب نَصَرَ) مصدر۔ بمعنی اٹکل کرنا۔ گمان کرنا۔ ظَنٌّ۔ بمعنی یقین بھی آیا ہے۔ جیسے وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ (۷۵: ۲۸) اور اس نے یقین کیا کہ آیا اب وقت جدائی کا۔ یہاں آیت ہذا میں ان ظَنَّا بمعنی دونوں کو یقین ہو یا گمان غالب ہو۔ ان ظَنَّا اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ۔ اگر وہ دونوں یقین رکھتے ہوں کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔

جملہ شرطیہ ہے۔ جواب شرط وہی جملہ مذکورہ بالا۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّتَرَاجَعَا ہے جملہ ہذا میں اَنْ مصدریہ

= يُبَيِّنُهَا - يُبَيِّنُ - فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ تَبْيِيْنٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ کھول کر بیان کرتا ہے ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔

= قَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ - قوم جو علم رکھتی ہے۔ یعنی اہل عقل و دانش

۲: ۲۳۱ = بَلَغْنَ - ماضی جمع مؤنث غائب بُلُوْغٌ (باب نصر) وہ پہنچیں - وہ پہنچ جائیں۔

= اَجَلَهُنَّ - مضاف، مضاف الیہ - ان کی مدتِ مقررہ - اَجَلٌ - مدت مقررہ - اسی وجہ سے موت کو بھی اَجَل کہتے ہیں - آجَالٌ جمع۔

= اَمْسِكُوْهُنَّ - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ هُنَّ - ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ ان عورتوں کو روک رکھو۔ ان کو رکھ لو۔

= سَرِّحُوْهُنَّ - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب تَسْرِيْحٌ (تفعیل) مصدر۔ تم ان عورتوں کو رخصت کردو۔ تم ان عورتوں کو چھوڑ دو۔

= بِمَعْرُوْفٍ - معروف طریق پر - شرافت اور عزت کے ساتھ۔

= لَا تُمْسِكُوْهُنَّ - فعل نہی - جمع مذکر حاضر۔ هُنَّ - ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ ان کو مت روک رکھو

= ضِرَارًا - مفعول لہٗ - ضَارَّ يُضَارُّ - ضِرَارًا و مُضَارَّةً مصدر (باب مفاعلہ) ایذا دینا۔ تکلیف پہنچانا - ضرر پہنچانا - ایک دوسرے کو گزند پہنچانا۔

= لِتَعْتَدُوْا - یہ لام لَا تُمْسِكُوْهُنَّ کے متعلق ہے اور یہ بھی مفعول لہٗ ہو کر ضِرَارًا کا بیان ہے۔ وَلَا تُمْسِكُوْا ..... لِتَعْتَدُوْا - اور تکلیف دینے کے لئے انہیں نہ روکو۔ کہ پھر (ان پر) زیادتی کرنے لگو۔ یعنی زیادہ دنوں تک رکھنے اور کچھ دینے پر مجبور کرنے کے ساتھ ان پر ظلم کرو۔

تَعْتَدُوْا - مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر - اِعْتِدَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ تم زیادتی کرنے لگو۔ تم حد سے گذر جاؤ۔

= لَا تَتَّخِذُوْا - فعل نہی جمع مذکر حاضر - اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر۔ نون اعرابی حذف ہو گیا ہے۔ تم مت بناؤ۔ تم مت پکڑو۔

= هُزُوًا - هَزَأَ - يَهْزَأُ (باب فتح) و هَزِئَ - يَهْزَأُ (باب سَمِعَ) کا هُزُءٌ مصدر ہے۔ مذاق اڑانا - ٹھٹھا کرنا - یہاں بطور اسم مفعول ہے - وہ جس کا مذاق اڑایا جائے - اور اللہ کی آیات کو ہدفِ مذاق مت بناؤ۔

= وَمَا اَنْزَلَ - میں مَا کا عطف نِعْمَتَ اللّٰهِ پر ہے۔ ای وَاذْكُرُوْا مَا اَنْزَلَ ..... یعنی اللہ نے جو

نعمتیں تم پر نازل کیں۔ ان کو یاد کرو اور (اس) کتاب۔ اور حکمت کو بھی یاد کرو جو اس نے (اپنے رسول کی معرفت) تم پر نازل کیں۔

یَعِظُکُمْ بِہٖ۔ جس کے ذریعہ وہ تم کو نصیحت کرتا رہتا ہے۔ بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مَا اَنْزَلَ کی طرف راجع ہے۔

= اِتَّقُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ تم ڈرو۔ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ تم اللہ سے ڈرتے رہو۔ تم اللہ سے ڈرو۔

۲: ۲۳۲ = وَاِذَا طَلَّقْتُمُ .... بِالْمَعْرُوْفِ ہیں وَاِذَا .... اَجَلَھُنَّ۔ جملہ شرطیہ ہے اور فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ ..... اَزْوَاجَھُنَّ۔ جواب شرط۔ اِذَا تَرَاضَوْا میں اِذَا ظرف زمان ہے بمعنٰی جب کہ۔

لَا تَعْضُلُوْھُنَّ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ عَضْلٌ (باب نَصَرَ) مصدر سے۔ جس کے معنٰی عضلہ (پٹھا) پکڑ کر باندھ دینا۔ یا دوسرے الفاظ میں سختی سے روک دینا۔ ضمیر فاعل جمع مذکر حاضر یا تو پہلے خاوندوں کے لئے ہے یا عورتوں کے سرپرستوں کے لئے۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ جس کا مرجع وہ عورتیں جن کو دو بارہ طلاق دی جا چکی ہو۔ یعنی وہ عورتیں جن کو دو بار طلاق دی جا چکی ہو ان کو اپنے خاوندوں سے (اس سے مراد ان کے پہلے خاوند ہیں یا نئے خاوند ہیں جن سے وہ نکاح کرنا چاہیں) نکاح کرنے سے مت روکو۔

= اَنْ یَّنْکِحْنَ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے یَنْکِحْنَ مضارع جمع مؤنث غائب نِکَاحٌ مصدر کہ وہ عورتیں نکاح کریں یا نکاح کرلیں۔

= تَرَاضَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب تَرَاضِیٌ (تفاعل) مصدر۔ وہ آپس میں راضی ہو نے یعنی وہ مطلقہ عورتیں اور ان کے خاوند پہلے یا نئے جن سے وہ نکاح کرنے پر باہمی رضامند ہوں۔

= بِالْمَعْرُوْفِ۔ معروف کے معانی ہیں جانی پہچانی چیز۔ قانون۔ قاعدہ، دستور، حسن معاملہ۔ حسنِ معاشرت اچھا طریق۔

= ذٰلِکَ۔ یہ۔ اشارہ اس طرف ہے جو عورتوں کو روکنے سے پرہیز کرنا۔ اور باہم رضامندی کا خیال رکھنا۔ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

= یُوْعَظُ بِہٖ۔ یُوْعَظُ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وَعْظٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے وہ نصیحت کیا جاتا ہے۔ بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ذٰلِکَ کی طرف راجع ہے۔

= مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ یہ جملہ اپنی تمام تاویلات صرفی و نحوی کے

یُوْعَظُ کا مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ ہے۔ تم میں سے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

= ذٰلِکُمْ۔ یہ۔ یہی۔ ذَا۔ اسم اشارہ بعید کے لئے آتا ہے کُمْ حرف خطاب ہے اور اسی لئے مخاطب کے حالات کے اعتبار سے تذکیر۔ تانیث۔ تثنیہ۔ جمع میں بدلتا رہتا ہے

= اَزْکٰی۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ پاک و پاکیزہ۔ اَعْظَمُ بَرْکَۃً وَّ نَفْعًا۔ برکت اور نفع میں بڑھ کر

= اَطْھَرُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ پاک۔ زیادہ پاکیزہ۔ طَھَارَۃٌ۔ (باب نَصَرَ) مصدر۔ پاک ہونا۔

= وَالْوَالِدَاتُ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ اَلْوَالِدَۃُ۔ واحد۔ وِلَادَۃٌ۔ (باب ضَرَبَ) بمعنی عورت کا بچہ جننا۔ وَالِدَاتٌ۔ مائیں۔ آیت ہذا سے پہلے اور پیچھے چونکہ دونوں جگہ مطلقہ عورتوں کا ہی بیان ہے اسی لئے سیاق و سباق کا لحاظ کرتے ہوئے وَالِدَاتٌ سے مراد یہاں مطلقہ عورتیں ہی ہیں اور ان ہی کے لئے رضاعت کی یہ مدت بیان کی گئی ہے۔ عمومی رضاعت کا اس میں ذکر نہیں۔ اس کے متعلق قرآن مجید کی آیت یہ آئی ہے۔ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ (۳۱ : ۱۴) اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے اسے جننے کے بعد) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے۔ یا۔ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا وَحَمْلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا۔ (۴۶ : ۱۵) اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے اس کو جنا۔ اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینوں میں ہوتا ہے۔

بعض کے نزدیک اَلْوَالِدَاتُ سے مراد جمیع والدات ہیں خواہ وہ مطلقات ہوں یا متزوجات۔

= یُرْضِعْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب مضارع بمعنی امر استحبابی (مستحب) ہے۔ اِرْضَاعٌ (باب افعال) وہ دودھ پلائیں۔ جیسے اوپر آیت ۲ : ۲۲۸ میں یَتَرَبَّصْنَ مضارع بمعنی امر آیا ہے اَلرَّضَاعَۃُ۔ دودھ پلانا۔ (باب ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ فَتَحَ۔ تینوں سے آتا ہے)

= حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ۔ موصوف و صفت۔ پورے دو سال۔

= لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ۔ ای ھذا الحکم لمن اراد..... الرَّضَاعَۃَ۔ یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔

= عَلٰی۔ اس کے ذمہ

= اَلْمَوْلُوْدِ لَہٗ۔ ای الَّذِیْ یُوْلَدُ لَہٗ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اس الذی (مقدرہ) کی طرف راجع ہے اَلْمَوْلُوْدِ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ وِلَادَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ جنا ہوا۔ جس کے لئے وہ جنا گیا ہے۔ لَہٗ۔ میں لام اختصاص کا ہے۔ بجائے اَلْوَالِدُ۔ کے اَلْمَوْلُوْدِ لَہٗ آیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ

مائیں بچوں کو ان کے باپوں کے لئے جنتی ہیں کیونکہ مولود باپ دادا کی اولاد ہوتی ہے اور انہیں کی طرف منسوب کی جاتی ہے نہ کہ ماؤں کی طرف۔

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ۔ اور باپ کے ذمہ (ہے)

= رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ ۔ خوراک ان کی اور لباس ان کا۔ کِسْوَةٌ واحد کِسَاءٌ جمع۔ کَسِیَ یَکْسٰی (باب سَمِعَ) متعدی بیک مفعول۔ لباس پہننا۔ اور کَسٰی یَکْسُوْ (باب نَصَرَ) متعدی بدو مفعول لباس پہنانا۔ یا پہننے کو دینا۔ باب نَصَرَ کی مثال۔ ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا (۲:۲۵۹) پھر ہم ان ہڈیوں پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔

باب سَمِعَ سے قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔

= بِالْمَعْرُوْفِ۔ دستور کے مطابق۔ عادت رائج الوقت کے مطابق۔ اعتدال کے ساتھ کہ کسی فریق پر ناجائز بوجھ نہ ہو۔

= لَا تُكَلَّفُ ۔ مضارع منفی مجہول واحد مؤنث غائب۔ تَكْلِيْفٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے اسے تکلیف نہیں دی جائے گی۔

= اِلَّا وُسْعَهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی طاقت۔ اس کی وسعت۔ اس کی سمائی سَعَةٌ (باب سَمِعَ) سے مصدر۔

= لَا تُضَآرَّ۔ فعل نہی معروف (مجہول بھی ہو سکتا ہے) صیغہ واحد مؤنث غائب مُضَارَّةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ بمعنی رنج پہنچانا۔ تنگ کرنا۔ ضرر پہنچانا۔ دکھ دینا۔ نہی معروف کی صورت میں لَا تُضَآرَّ اصل میں لَا تُضَارِرْ تھا۔ دو را۔ اکٹھی ہو گئیں۔ پہلی راء کو دوسری راء میں مدغم کیا اور دوسری راء اجتماع ساکنین کے سبب متحرک ہو گئی اور چونکہ اس سے ماقبل فتح اور الف تھا۔ اس لئے تجانس کے سبب فتح کے ساتھ متحرک ہو گئی جیسے کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے: مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ (۵:۵۴) کہ يَرْتَدَّ (باب افتعال) اصل میں (بطور مضارع مجزوم) يَرْتَدِدْ تھا۔ دَ کو دَ میں مدغم کیا۔ اجتماع ساکنین سے دوسری دَ متحرک ہو گئی۔ بوجہ ماقبل پر فتح کے فتح کے ساتھ متحرک ہو گئی۔ اور يَرْتَدَّ ہو گیا

= بِوَلَدِهَا۔ ب سببیہ ہے وَلَدِهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ بسبب اس کے بچے کے۔ بسبب اپنے بچے کے۔

= وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ۔ ای وَلَا يُضَآرَّ مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِسَبَبِ وَلَدِهٖ۔ اس جملہ کا عطف ماقبل کے جملہ پر ہے۔

مطلب یہ کہ: نہ ماں اپنے بچے کے ذریعے (یعنی اس کو دکھ پہنچا کر) باپ کو دکھ پہنچائے اور نہ باپ

اپنے بچے کے ذریعے (یعنی اس کو دکھ پہنچاکر) ماں کو دکھ پہنچائے۔ لَهَا اور لَهٗ (اپنے) میں اضافت کی تکرار اس لئے لائی گئی تاکہ وہ سمجھیں کہ اس طرح اول دکھ تو وہ اپنے بچے کو پہنچا رہے ہیں۔

اگر لَا تُضَآرَّ کو نفی مجہول لیا جائے تو اس کی صورت یہ ہوگی۔ تُضَآرَّ اصل میں لَا تُضَارَرْ تھا۔ دو رَ اکٹھے ہوئے ایک کو دوسری میں مدغم کیا۔ دوسری رَ کو پہلی رَ کی فتح کے ساتھ متحرک کیا۔ لَا تُضَآرَّ ہوگیا۔ مجہول ہونے کی صورت میں بھی وہی معنیٰ ہیں جو معروف ہونے کی صورت میں ہیں لیکن عکس ترتیب کے ساتھ۔

= وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ - اس جملہ کا عطف جملہ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ پر ہے۔ اور درمیانی کلام بطور جملہ معترضہ المعروف کی تفسیر ہے۔ اَلْوَارِثِ سے مراد باپ کے وارث اور لڑکے کے وارث دونوں ہی ہوسکتے ہیں۔ اور ذٰلِكَ سے مراد وہ ذمہ داریاں جو باپ کے ذمہ تھیں۔ یعنی رزقھن وکسوتھن وغیرہ وغیرہ۔

= فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ جملہ شرطیہ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا جواب شرط۔

= اِنْ اَرَادَا = ماضی تثنیہ مذکر غائب۔ اِنْ شرطیہ۔ اگر وہ دونوں چاہیں۔

= فِصَالًا - اسم فعل۔ بچہ کا دودھ چھڑانا۔ باب مفاعلہ سے مصدر بھی ہے۔ یعنی باہم جُدا ہونا۔ یہاں اول الذکر معنی مراد ہیں۔

= تَرَاضٍ - باہمی رضامندی۔ آپس کی خوشی۔ ایک دوسرے سے راضی ہونا۔ تَرَاضِیٌ - (تَفَاعُلٌ) مصدر ہے ی حرف علت بوجہ ثقالت کے ساقط ہوگئی۔

= تَشَاوُرٍ - آپس میں مشورہ کرنا۔ بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے۔

= وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ - جملہ شرطیہ اور اگلا جملہ جواب شرط ہے اِنْ شرطیہ اَرَدْتُّمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِرَادَةٌ (باب افعال) مصدر۔ تم نے چاہا۔ اَنْ - مصدریہ - تَسْتَرْضِعُوْا - مضارع منصوب جمع مذکر حاضر۔ اِسْتِرْضَاعٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر - اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ میں اَوْلَادَكُمْ - مضاف مضاف الیہ مل کر تَسْتَرْضِعُوْا کا مفعول ثانی ہے۔ مفعول اول محذوف ہے والمراد اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا المراضع لاولادکم او المراضع والمرضعات جمع لمرضعة ومُرْضِع - دودھ پلانے والی عورت) مطلب یہ کہ اگر تم چاہو کہ تم اپنی اولاد کو کسی دوسری دودھ پلانے والی عورت سے دودھ پلواؤ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ تو کوئی حرج نہیں ہے جملہ جواب شرط ہے۔

= اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ - جملہ شرطیہ ہے جس کا جواب شرط محذوف ہے اس پر اس کا ماقبل دلالت کرتا ہے (الاتقان) تم نے دودھ پلانے والیوں کو ادا کر دیا۔

سَلَّمْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تَسْلِیْمٌ (تفعیل) مصدر۔ سپرد کرنا۔ سلمتم۔ ای سلمتم الی المراضع۔ تم نے دودھ پلانے والیوں کو ادا کر دیا۔ مَا موصولہ ہے۔ اٰتَیْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ تم نے دیا۔ صلہ ہے اپنے موصول کا۔ صلہ اور موصول مل کر مفعول ثانی ہے سَلَّمْتُمْ کا۔ جو کچھ تم نے دینا تھا۔ المراضع کا مفعول اول ہے۔ مطلب یہ ہے:۔ بشرطیکہ تم نے دودھ پلانے والی عورتوں کو دستور کے مطابق جو دینا تھا ادا کر دیا ہو۔

= المَعْرُوْفِ۔ یہ سَلَّمْتُمْ کے متعلق ہے۔ یعنی ایسا طریقہ جو شریعت میں مستحسن اور متعارف ہو۔

= وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

= اِعْلَمُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ علم (باب سمع) مصدر۔ تم جان لو۔ بَصِیْرٌ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے۔ دیکھنے والا۔ جاننے والا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ..... بَصِیْرٌ۔ یہ بچوں اور ماؤں کے متعلق جو پہلے بیان کیا گیا ہے اس کی حفاظت اور اس پر کاربند ہونے کی تاکید ہے۔

۲: ۲۳۴ = یُتَوَفَّوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ تَوَفِّیْ (تفعل) مصدر۔ و ف ی۔ مادہ اَلْوَافِیْ۔ مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَاَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ (۱۷: ۳۵) اور جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو۔ اور کہتے ہیں تَوَفَّیْتُ الشَّیْءَ اِذَا اَخَذْتَهٗ وَافِیًا وتامًا۔ کسی چیز کو پوری طرح اور مکمل طور پر لینا۔ یُتَوَفَّوْنَ (جب) ان کی روحیں مکمل طور پر قبضہ میں لی جاتی ہیں۔ یعنی مرجاتے ہیں ان کی روحیں قبض کی جاتی ہیں۔ اسی سے فوت ہوجانا بمعنی مرجانا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ۔ تم میں سے جو لوگ وفات پاجاتے ہیں یا مرجائیں

= یَذَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ چھوڑیں یا چھوڑ جائیں۔ یا چھوڑ دیتے ہیں۔ وَذْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ یَذَرُوْنَ اصل میں یَوْذِرُوْنَ تھا لیکن عمومی تلفظ مضارع کا باب سمع سے کیا جاتا ہے وہ چھوڑ دیتا ہے یَذَرُوْنَ وہ چھوڑیں یا چھوڑ جائیں اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ۔ (۶۲: ۹) تو خدا کی یاد کی طرف (یعنی نماز کی طرف) جلدی کرو۔ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔

وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا۔ اور وہ پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں۔

= یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ۔ مضارع بمعنی امر۔ یعنی وہ اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ یا انتظار کریں نیز ملاحظہ ہو۔ (۲: ۲۲۸)

= اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ چار ماہ اور دس دن۔

فَائِدَہ۔ تین سے دس تک اگر معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث آتا ہے اور اگر معدود مؤنث ہو

تو عدد مذکر آتا ہے عَشْرًا مذکر ہے پس اس کا معدود مؤنث ہونا چاہئے وہ لَيَالٍ (محذوف) ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ عَشْرَةً دس دن کی بجائے عَشْرًا (دس رات) کیوں استعمال ہوا ہے۔ اس کے متعلق مختلف جوابات مفسرین نے دیئے ہیں۔

منجملہ یہ کہ عرب ایسے موقعہ پر جب معدود ملفوظ نہ ہو۔ عدد مؤنث استعمال نہیں کرتے چنانچہ صُمْتُ عَشَرَةً نہیں کہیں گے بلکہ صُمْتُ عَشْرًا کہیں گے۔ حالانکہ روزہ دن کو رکھا جاتا ہے اسی طرح قرآن مجید میں ہے۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا (۲۰ : ۱۰۳) تم (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے ہو۔

صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں :۔ لفظ عشرًا کو مؤنث ذکر کرنا لَيَالِي کے اعتبار سے ہے کیونکہ لَيَالِي کے اعتبار سے ہی مہینوں اور دنوں کی ابتداء ہوتی ہے۔ عرب کا قاعدہ ہے کہ جب کسی عدد کو لیالی اور ایام میں مبہم کرنا منظور ہوتا ہے تو لیالی کو ایام پر غلبہ دے کر لیالی کا استعمال کرتے ہیں اور ایسے موقعہ پر مذکر کا استعمال نہیں کرتے۔

= فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔ میں خطاب عام اہل اُمّت کو ہے۔ ای ایھا الائمۃ والمسلمون جمیعًا۔

۲ : ۲۳۵ = لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔ یہاں خطاب مطلق عورتوں کو جو عدت کی مدت پوری کر رہی ہوں ان کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھنے والے مردوں سے ہے۔

= فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ۔ فِيْ بمعنی اس بارہ میں۔ یا اس بابت مَا موصولہ۔ عَرَّضْتُمْ ب ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَعْرِيْضٌ (تفعیل) مصدر۔ اشارۃً یا کنایۃً کہنا۔ تم نے اشارۃً یا کنایۃً کہا۔ جو تم نے مبہم طور پر بغیر کھولے بات کی۔ لغات القرآن میں تفسیر کبیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔

امام فخرالدین رازی رح تفسیر کبیر میں رقم فرماتے ہیں۔ تعریض۔ لغت میں تصریح کی ضد ہے۔ اور اس کے معنی ہیں اپنی کلام میں ایسی چیز کو لے آنا کہ جو اپنے مقصود پر بھی دلالت کی صلاحیت رکھتی ہو اور غیر مقصود پر بھی مگر جانبِ مقصود کی طرف اس کی رہنمائی زیادہ مکمل اور زیادہ راجح ہو۔ یہ اصل میں عرض الشئ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی جانب اور کنارے کے ہیں۔ گویا تعریض کرنے والا شخص اپنے مقصد کے گرد گھومتا ہے مگر اسے ظاہر نہیں کرتا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک حاجتمند شخص ایک شخص سے کہ جو اس کی حاجت برآری کر سکتا ہو کہنے لگے میں تو حضور کے سلام کو حاضر ہوا ہوں اور محض آپ کی زیارت کو آیا ہوں۔ اسی معنی میں یہ مصرع ہے۔ وحسبك بالتسليم منى تقاضيًا۔ (تجھ سے تقاضے کو میرا سلام ہی کافی ہے۔

ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مَا موصولہ کی طرف راجع ہے۔ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ متعلق عَرَّضْتُمْ بِهٖ ہے خِطْبَةٌ۔ پیغام نکاح۔ نکاح کی بات چیت۔ خَطَبَ يَخْطُبُ (بابَ نَصَرَ) کا مصدر ہے۔

مطلب آیت کا یہ ہوا کہ:۔ اے مردو جو متذکرہ بالا عدت پوری کرنے والی عورتوں سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہو نکاح کے سلسلہ میں جو بات تم تعریضًا کہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں

= اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اَکْنَنْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم نے دل میں چھپا دیا۔ تم نے دل میں محفوظ رکھا۔ اِکْنَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ دل میں چھپانا۔ محفوظ رکھنا۔ دُرٌّ مَّکْنُوْنٌ چھپا ہوا موتی۔

یا تم (ارادۂ نکاح کو) اپنے دلوں میں ہی چھپائے رکھو (تب بھی تم کو) کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

= سَتَذْکُرُوْنَھُنَّ۔ سَ مضارع پر داخل ہو کر معنی میں کر دیتا ہے۔ تَذْکُرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ ھُنَّ۔ ضمیر مفعول جمع مؤنث۔ غائب۔ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے

= لَا تُوَاعِدُوْھُنَّ سِرًّا۔ لَا تُوَاعِدُوْھُنَّ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب تُوَاعِدُوْا مصدر مُوَاعِدَۃٌ (مفاعلۃ) سے ہے۔ جس کے معنی کسی سے وعدہ کرنے کے ہیں تم ان سے وعدہ نہ کرو۔ سِرًّا۔ سِرٌّ۔ چھپی ہوئی بات کو کہتے ہیں۔ بھید۔ راز۔ دل میں جو بات چھپی ہو اس کو سِرٌّ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسْرَارٌ ہے بطور کنایہ اور مجاز کے سِرٌّ بمعنی جماع۔ نکاح۔ نکاح کرنے کا اظہار کرنا کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے یہاں یہ بطور نکاح مستعمل ہے = سِرًّا مفعول بہ ہے۔ ای لا تُوَاعِدُوْھُنَّ نِکَاحًا (لیکن) ان عورتوں سے (ایام عدت میں) باہم نکاح کا وعدہ نہ کرو۔

= اِلَّآ حرف استثناء اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ مستثنیٰ۔ یہ مستثنیٰ مفرّغ ہے یعنی وہ مستثنیٰ جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو ای لَا تُوَاعِدُوْھُنَّ مُوَاعَدَۃً الا مواعدۃً معروفۃً یعنی ان سے باہمی کوئی مواعدہ نہ کرو سوائے معروف طریقہ کے مواعدہ کے جس کا ذکر فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِہٖ مِنْ خِطْبَۃِ النِّسَآءِ میں اوپر ہو چکا ہے۔ اَنْ مصدریہ ہے

= وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَۃَ النِّکَاحِ۔ لَا تَعْزِمُوْا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ عَزْمٌ (باب ضَرَبَ) عزم کرنا۔ قصد کرنا۔ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ مضاف مضاف الیہ مل کر لَا تَعْزِمُوْا کا مفعول۔ عقد نکاح۔ نکاح کی بندش۔ نکاح کی گرہ۔ ترجمہ: اور نہ ارادہ کرو عقد نکاح کا عُقْدَۃٌ۔ کے معنی گرہ۔ بندش۔ روکاوٹ۔ لکنت۔ مثلاً کہتے ہیں عُقِدَ لِسَانُہٗ۔ اس کی زبان پر گرہ لگا دی گئی۔ اور فِیْ لِسَانِہٖ عُقْدَۃٌ۔ اس کی زبان میں لکنت ہے قرآن مجید میں ہے۔ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ (۲۰: ۲۷) اور میری زبان کی گرہ کھول دے

= اَلْکِتٰبُ۔ ای ما کتب من العدۃ۔ عدت کی مقرر کردہ مدت

= اَجَلَہٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی مدتِ مقررہ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الکتٰب کی طرف راجع ہے

= حَتّٰی ۔ حرف جر ہے۔ انتہاء غایت کے لئے ہے۔ تاآنکہ عدت کی مقررہ مدت اختتام کو پہنچ جائے
= فَاحْذَرُوْهُ ۔ اِحْذَرُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم ڈرو۔ حَذَرٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَللّٰه ہے پس تم اس سے (یعنی خدا سے) ڈرو۔ یا ڈرتے رہو۔
= غَفُوْرٌ ۔ صیغہ مبالغہ۔ بڑا بخشنے والا۔ بڑا معاف کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے
حَلِیْمٌ ۔ حِلْمٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت بردبار۔ تحمل والا۔ جوش غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنے والا۔ باوقار۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔
۲: ۲۳۶ = مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ ۔ مَا ۔ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:
(۱) مَا ۔ شرطیہ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اگر تم نے ان سے مجامعت نہیں کی۔
(۲) مَا ۔ مصدریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ کہ ابھی تک تم نے ان سے مجامعت نہیں کی۔
(۳) مَا ۔ موصولہ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ جن سے تم نے (ابھی تک) مجامعت نہیں کی۔
لَمْ تَمَسُّوْا ۔ مضارع نفی جحد بلَمْ ۔ جمع مذکر حاضر۔ مَسٌّ ۔ مَسَاسٌ وَمُمَاسَّةٌ ۔ (باب نصر و سمع) چھونا۔ لگ جانا۔ رگڑ لگ جانا۔ لاحق ہونا۔ قرب صنفی یعنی جماع کرنا۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب
مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ ۔ جن کو تم نے (ابھی تک) چھوا نہیں۔ جن سے تم نے (ابھی تک) مجامعت نہیں کی۔
= اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ ای اولم تفرضوا لهن ....
یا نہیں مقرر کیا تم نے۔ نہیں متعین کیا تم نے۔ نہیں فرض کیا تم نے۔ فَرْضٌ (باب ضرب) مصدر۔ فَرَضَ اگر عَلٰی کے ساتھ آئے تو اس کے معنیٰ کسی چیز کے واجب اور ضروری قرار دینے کے ہیں جیسے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ (۲۸: ۸۵) بے شک جس نے (یعنی خدا نے) تم پر قرآن (کے احکام کو) فرض کیا ہے اور جب فَرَضَ لام کے ساتھ آئے تو متعین کرنے اور مقرر کرنے کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ (۶۶: ۲) خدا نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔ آیت ہذا میں بمعنی مقرر کرنا۔ متعین کرنا مستعمل ہے۔
= فَرِيْضَةً ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے واحد مؤنث۔ اس کی جمع فَرَائِضُ ہے۔ مقرر کیا ہوا مہر۔ لازم کیا ہوا حکم۔ یہاں مقرر کیا ہوا مہر مراد ہے۔ فریضة (فَعِيْلَةٌ) کے وزن پر بمعنی مفعول ہے۔ اس میں ت اس لئے لائی گئی ہے کہ لفظ وصفت سے اسمیت کی طرف منتقل ہو جائے۔ اس کا منصوب ہونا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مصدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہو۔
= وَمَتِّعُوْهُنَّ ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر تَمْتِيْعٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ متاع وہ سامان ہے جو کام میں آتا ہے۔ جس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ مال جو کسی عورت کو قربت سے پہلے طلاق دینے کی صورت

میں جب کہ مہر کی کوئی مقدار مقرر نہ کی گئی ہو دیا جاتا ہے ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ مَتِّعُوْھُنَّ تم ان (عورتوں) کو کچھ متاع دیدو وَمَتِّعُوْھُنَّ کا عطف مقدر پر ہے ای فَطَلِّقُوْھُنَّ وَمَتِّعُوْھُنَّ۔ یعنی طلاق دیدو اور ان کو اس قدر متاع دو کہ وہ اس سے کچھ فائدہ حاصل کریں۔

= عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ یہ مَتِّعُوْھُنَّ کی صراحت ہے۔ مَتِّعُوْھُنَّ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس قدر متاع مطلقہ کو دیا جائے۔ یہاں اس کی وضاحت کی ہے کہ مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ صاحبِ ثروت اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق دیوے۔

اَلْمُوْسِعِ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِیْسَاعٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ مالدار۔ وسعت والا۔ اَلْمُقْتِرِ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِقْتَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ فقیر۔ تنگ دست۔ نادار۔ کم مایہ۔ یہ اصل میں قُتَارٌ و قَتَرٌ سے ہے جس کے معنی اس دھواں کے ہے۔ جو کسی چیز کے بھوننے یا لکڑی کے جلنے سے اٹھتا ہے۔ گویا مُقْتِرٌ اور مُقْتَرٌ بھی ہر چیز سے دھوئیں کی طرح لیتا ہے۔ یعنی لکڑی جو جل رہی ہوتی یا ترکاری جو پک رہی ہوتی ہے وہ تو ملتی نہیں صرف بھاپ سونگھنے کو مل جاتی ہے۔

قَتَرٌ و قَتَرَۃٌ و قَتْرَۃٌ۔ بمعنی گرد وغبار۔ قَتَرَ (باب ضَرَبَ و نَصَرَ) قَتْرٌ۔ مصدر بمعنی تنگی سے گذارہ کرنا۔

= قَدَرُہٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی وسعت۔ اس کی گنجائش۔

عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ۔ مالدار کے لئے اس کی وسعت کے مطابق (متاع دینا ہے) اور تنگ حال کے لئے اس کی طاقت کے مطابق۔

= مَتَاعًا۔ اسم مصدر ہے لیکن بطور مصدر بمعنی تمتیعًا استعمال ہوا ہے ای مَتِّعُوْھُنَّ تَمْتِیْعًا۔ بدیں وجہ منصوب ہے۔ (مَتَاعًا فائدہ پہنچانا معروف طریقہ سے)

= حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ۔ اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) یہ مَتَاعًا کی صفت ہے ای مَتَاعًا وَاجِبًا عَلَیْھِمْ۔ یعنی متاع جو کہ (محسنین) پر واجب ہے۔

(۲) بطور مفعول مطلق استعمال ہوا ہے ای حق ذٰلک حقًّا۔ یہ متعہ کا دینا محسنین پر واجب ہے۔

= مُحْسِنِیْنَ۔ احسان کرنے والے۔ بھلائی کرنے والے۔ نیکو کار

۲: ۲۳۷ = وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِیْضَۃً۔ درآنحالیکہ تم نے ان کا مہر مقرر کیا ہوا ہے موضع حال میں ہے فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ۔ ای فلھن نِصْفُ الفریضۃ۔ تو اسی مقرر کردہ مہر کا نصف ان عورتوں کو ادا کرو۔ مَا۔ موصولہ ہے۔

= اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ۔ اِلَّا حرف استثناء اَنْ مصدریہ یَعْفُوْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب

عَفْوٌ (باب نَصَرَ) وہ عورتیں معاف کردیں۔ مگر یہ کہ وہ عورتیں (اپنا حق) معاف کردیں۔
= اَوْ۔ حرف عطف ہے۔ یا۔
= یَعْفُوْ۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ یا یہ کہ وہ معاف کردے۔
= الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے بعض نے اس سے مراد عورت کا ولی لیا ہے لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اس سے مراد عورت کا شوہر ہے کیونکہ یہ شوہر ہی ہے جو نکاح کے باندھنے اور کھولنے کا مالک ہے اس صورت میں شوہر کے معاف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا نصف حصہ بھی عورت کو دیدے اس طرح پورا مہر عورت کی طرف آجائے گا۔
= وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی واؤ عاطفہ ہے اَنْ مصدریہ ہے تَعْفُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ وَاَنْ تَعْفُوْا مبتدا۔ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ خبر۔ تمہارا معاف کردینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے۔

تَعْفُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ اس میں خطاب (۱) خاوند سے ہے۔ ای ھو خطاب للزوج والمعنی ولیعف الزوج فیترک حقہ الذی ساق من المھر الیھا قبل الطلاق فھو اقرب للتقوٰی۔ یہ خطاب خاوند سے ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ خاوند معاف کردے اور مہر جو اس نے طلاق سے قبل بیوی کو ادا کیا ہوا ہے اس میں سے اپنے حصہ پر اپنے حق کو ترک کردے یعنی وہ بھی معاف کردے۔ یہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے۔ یہ صورت تب پیدا ہوگی کہ جب خاوند نے مجامعت سے قبل ہی پورا مہر عورت کو ادا کردیا ہو اور اب قربت سے قبل ہی طلاق کی صورت میں آدھا تو عورت کو مصداق فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اسے معاف کرنا ہی پڑے گا۔ تو باقی نصف جس کا وہ مستحق ہے اسے واپس لینے کی بجائے وہ بھی عورت کو معاف کردے۔

(۲) یہاں خطاب مردوں اور عورتوں دونوں کو ہے۔ والمعنی وعفو بعضکم عن بعض ایھا الرجال والنسآء اقرب الی حصول التقوٰی۔ اے مردو اور اے عورتو! تمہارا ایک دوسرے کو معاف کردینا (یعنی عورت، سارا مہر معاف کردے یا مرد سارا مہر ادا کردے) حصول تقوٰی کی بہتر صورت ہے۔
= وَلَا تَنْسَوُا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ نِسْیَانٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ تم مت بھولو۔ تم فراموش مت کرو
= اَلْفَضْلَ۔ اسم فعل۔ آپس کے تعلقات کی بھلائی۔ میاں بیوی کے سلوک میں خوشگواری۔ پاسداری لحاظ، مروت۔ اور اگر اللہ کی طرف سے ہو تو بمعنی خیر و برکت۔ ہدایت و کرم۔
۲: ۲۳۸ = حٰفِظُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مُحَافَظَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ تم محافظت کرو۔ تم نگرانی کرو۔ تم حفاظت کرو۔

= اَلصَّلَوٰت - نمازیں - جمع الصَّلٰوۃ - واحد۔

= وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی - موصوف و صفت - درمیانی نماز۔ اَلْوُسْطٰی اسم تفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے اَلْاَوْسَطُ - مذکر۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ای حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَحٰفِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی - یہ خاص کا عطف عام پر مزید اہتمام کے لئے ہے۔ یعنی تمام نمازوں کی حفاظت کرو خاص کر صلوٰۃ وُسطیٰ کی۔ اَلصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی سے کونسی نماز مراد ہے اس پر متعدد اقوال ہیں۔

(۱) نماز فجر - حضرت عمر۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ حضرت ابن عباس۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و امام مالکؒ امام شافعیؒ۔ عکرمہؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ امام ابوحنیفہؒ

(۲) نماز ظہر- زید بن ثابت رضؓ۔ ابو سعید خدری رضؓ۔ اسامہ بن زید رضؓ۔

(۳) نماز عصر- حضرت ابن مسعود رضؓ ابوایوب انصاری رضؓ ابوہریرہ رضؓ۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ۔ قتادہؓ حسن بصریؒ

(۴) نماز مغرب - قبیصہ بن ذویب رضؓ۔ لیکن سلف میں سے کسی نے اس کو نقل نہیں کیا۔

بعض متاخرین کے نزدیک بغیر کسی روایتی ثبوت کے عشا بھی لکھا ہے۔ بعض علمار نے پانچوں نمازوں میں سے کوئی نماز مراد لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مبہم رکھا ہے تاکہ سب نمازوں کی پابندی کی جائے

= قُوْمُوْا - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر قِیَامٌ (باب نصر) مصدر۔ تم کھڑے ہو۔

= قٰنِتِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت جر و نصب - فرماں بردار اطاعت گذار قُنُوْتٌ (باب نصر) مصدر بمعنی خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنا۔ عبادت میں ہمہ تن مصروف ہونا۔ اور اس کے ماسوا سے توجہ پھیر لینا۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ۔ (۱۶: ۱۲۰) بے شک حضرت ابراہیم لوگوں کے امام اور خدا کے فرمانبردار تھے۔

= فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا - ای فان خفتم من عدوّ وغیرہ فصلوا راجلین او راکبین - اِنْ شرطیہ خفتم من عدوّ وغیرہ جملہ شرطیہ۔ فصلوا راجلین اور راکبین جواب شرط رجالًا اور رکبانًا ضمیر فَصَلُّوْا سے حال ہیں۔ اگر تم کو دشمن وغیرہ کا ڈر ہو تو پیادہ چلنے کی حالت میں یا سواری کی حالت میں نماز پڑھ لو۔ مطلب یہ کہ اگر تمہیں دشمن کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے یہ ڈر ہو کہ نماز میں خشوع و خضوع۔ رکوع و سجود کی خاطر خواہ ادائیگی اور جملہ حقوق نماز کی ادائیگی بہ اہتمام تمام ملحوظ نہیں رکھی جاسکیگی تو تم پیادہ چلنے کی حالت میں یا کسی سواری پر سوار ہونے کی حالت میں نماز پڑھ لو خواہ دورانِ نماز قبلہ رخ رہنا بھی ممکن نہ ہو۔ یہ صلوٰۃ خوف بدوران قتال و حرب ہے اور بدونِ حرب و قتال کے متعلق سورۃ النسار میں مفصل ارشادات ہیں۔ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ...... (۴: ۱۰۲)

= فَاِذَا اَمِنْتُمْ ۔ ف عاطفہ ہے اِذَا ظرف زمان اَمِنْتُمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پھر جب تم امن سے ہو جاؤ۔ اور خوف جاتا رہے۔

= فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ۔ ای فصلّوا للہ ۔ كَمَا ۔ ک تشبیہ کے لئے ہے مَا موصولہ یا مصدریہ ہے اور مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔ عَلَّمَ کا مفعول ثانی ہے ۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اوّل۔ ترجمہ ہوگا: پھر جب تم امن سے ہو جاؤ۔ تو اللہ کو یاد کرو۔ یعنی نماز پڑھو جس طریق سے خدا نے تم کو (بتوسط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

۲ : ۲۴۰ = وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۔ ملاحظہ ہو ۲ : ۲۳۴ ۔ متذکرہ بالا وَصِيَّةً ای فَلْيُوْصُوْا وَصِيَّةً ۔ انہیں چاہئے کہ وہ وصیت کر جائیں (اس صورت میں وَصِيَّةً مفعول ہوگا فلیوصوا کا)

= مَتَاعًا ۔ کے منصوب ہونے کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں

(۱) یہ مفعول مطلق ہے۔ ای مَتِّعُوْهُنَّ مَتَاعًا ۔

(۲) یہ فعل محذوف کا مفعول ہے یعنی لِيُوْصُوْا مَتَاعًا

(۳) یہ وَصِيَّةً کا مفعول ہے ای لِيُوْصُوْا وَصِيَّةً مَتَاعًا ۔

مَتَاعًا سے مراد وہ چیزیں جن سے عورتیں نفع اٹھائیں۔ یعنی نان ونفقہ۔ کپڑا وغیرہ

= اِلَى الْحَوْلِ ۔ ایک سال تک کے لئے ۔

= غَيْرَ اِخْرَاجٍ (حال ہے اَزْوَاجِهِمْ سے ۔ گھروں سے نکالے بغیر۔

= فَاِنْ خَرَجْنَ ۔ جملہ شرطیہ ۔ اگلا سارا جملہ مِنْ مَّعْرُوْفٍ تک جواب شرط ہے

= وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ اللہ زبردست ہے جو اس کے حکم کے خلاف کرے اس سے بدلہ لے سکتا ہے حکمت والا ہے ۔ جو اس کے احکام کی تعمیل کرے گا تو دیکھے گا کہ وہ احکام حکمت سے پُر ہیں اور ان کی اطاعت میں بندہ کی اپنی ہی بھلائی ہے۔

۲ : ۲۴۱ = وَلِلْمُطَلَّقٰتِ ۔ لام استحقاق کا ہے اَلْمُطَلَّقٰتِ جمع ہے اَلْمُطَلَّقَةُ کی جو اسم مفعول واحد مؤنث بمعنی طلاق دی گئی عورت ہے ۔ یہاں اَلْمُطَلَّقٰتُ سے مراد جمیع مطلقات ہیں یعنی معروف قاعدہ کے مطابق جملہ مطلقہ عورتوں کو متعہ کا حق حاصل ہے ۔

= حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۔ حَقًّا ۔ منصوب بوجہ مفعول مطلق کے ہے ملاحظہ ہو ۲ : ۲۳۸ متذکرہ بالا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ متعہ کا دینا متقین پر واجب ہے ۔

۲ : ۲۴۲ = كَذٰلِكَ ۔ ک تشبیہ کا ہے ذٰلِكَ کا اشارہ ان احکام کی طرف ہے جو طلاق ، عدت اور متعہ کے متعلق اوپر بیان ہو چکے ہیں ۔ اسی طرح ۔

= يُبَيِّنُ - مضارع واحد مذکر غائب تَبْيِيْنٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ کھول کر بیان کرنا۔
= لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ - عقل الشئ ادرکہ علیٰ حقیقتہٖ کسی شئی کی حقیقت کو سمجھ لینا (معجم الوسیط) تدبر کرنا (المنجد) مطلب یہ کہ کسی شئے پر غور و فکر اور تدبر کر کے اس کی حقیقت سمجھ لینا۔ آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جس طرح اللہ نے متذکرہ بالا احکام کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں اسی طرح وہ اپنے تمام احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ان پر غور و فکر کرو۔ اور ان کی حقیقت کو سمجھ پاؤ۔
= اٰيٰتِهٖ - مضاف مضاف الیہ۔ اپنی آیات۔ اپنی نشانیاں۔ اپنے احکام۔

۲ : ۲۴۳ = اَلَمْ تَرَ = ہمزہ استفہامیہ ہے لَمْ تَرَ۔ مضارع مجزوم نفی حجد بلم۔ واحد مذکر حاضر۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ صاحب تفسیر مظہری اس کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔ یہ لفظ ما بعد کا حال سنانے کے لئے شوق اور تعجب دلاتا ہے۔ پس اَلَمْ تَرَ کہنا تعجب دلانے میں ایک مثل ہو گیا۔ اور اس سے ایک ایسے شخص کو مخاطب کیا جاتا ہے کہ جس نے اس سے پہلے یہ واقعہ نہ سنا ہو اور نہ دیکھا ہو یا یہ تقریر اور تاکید ہے ایسے شخص کے لئے جس نے ان کا قصہ اہل کتاب اور اہل تاریخ سے سُن لیا ہو۔
یا اس کے معنی یہ ہیں کہ (اے مخاطب) کیا تو میرے بتانے سے بھی نہیں سمجھتا اور اس میں ایک قسم کا تعجب دلاتا ہے۔ اور قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی اَلَمْ تَرَ کا لفظ آیا ہے اور اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھا۔ وہاں سب جگہ اسی قسم کے معنی مراد ہیں۔
= اُلُوْفٌ - اَلْفٌ کی جمع ہزاروں۔ وَهُمْ اُلُوْفٌ۔ ضمیر خَرَجُوْا سے حال ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔
= حَذَرَ الْمَوْتِ - مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہٗ خَرَجُوْا سے۔
= مُوْتُوْا - امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر مَوْتٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ تم مر جاؤ۔
= ثُمَّ اَحْيَاهُمْ - ثُمَّ حرف عطف ہے۔ اس جملہ کا عطف جملہ مقدرہ پر ہے ای فقال لھم اللہ موتوا فماتوا ثم احیاھم۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا مر جاؤ پس وہ مر گئے۔ پھر اس نے ان کو زندہ کیا۔

فائدہ:۔ یہ کون لوگ تھے جن کو مرنے کا حکم دیا گیا اور پھر مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کیا۔ کس زمانے کے تھے کہاں بستے تھے۔ کہاں سے نکلے کدھر کو گئے کیوں گئے۔ ان سب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ لیکن یہ امر واضح نظر آتا ہے کہ یہ قصہ اس آیت کے نزول کے وقت لوگوں کے علم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت نہ کیا۔ ویسے بھی یہاں آیہ کا مقصد کسی تاریخی واقعہ کا بیان کرنا نہیں بلکہ یہ امر ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے انسان اس سے بھاگ کر اپنی کوششوں سے بچ نہیں سکتا اس لئے اس قصہ کے تاریخی پس منظر

کریدنے کی ضرورت نہیں۔
= لَذُوْ فَضْلٍ ۔ لام تحقیق وتاکید کے لئے ہیں ذُوْفَضْلٍ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ فضل کرنے والا۔
۲ : ۲۴۴ = وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ۔ اور اللہ کی راہ میں لڑائی لڑو (جہاد کرو) یہ بات ذہن نشین کرا دینے کے بعد کہ موت وحیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے کوئی اپنے حیلہ سے موت کو ٹال نہیں سکتا۔ اور نہ زندگی کو بڑھا سکتا ہے اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی سربلندی کے لئے جہاد کی ترغیب دی جارہی ہے جملہ کا عطف جملہ مقدرہ پر ہے ای فاطیعوا وقاتلوا
= سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ سننے والا۔ سَمْعٌ سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے ۔ اور جب یہ حق تعالیٰ کی شان میں ہو تو اس کے معنی ہیں ایسی ذات جس کی سماعت ہر شی پر حاوی ہو۔ عَلِيْمٌ ۔ خوب جاننے والا۔ عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے بروزن فعیلٌ یہ بھی اسماء حسنیٰ میں سے ہے
۲ : ۲۴۵ = مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا ۔ مَنْ استفہامیہ ہے۔ مبتدا۔ ذَا خبر ہے اَلَّذِيْ یا ذَا کی صفت ہے یا اس سے بدل ہے۔ قَرْضًا منصوب بوجہ مصدر بمعنیٰ اِقْرَاضًا ہے یا بوجہ مفعول ۔ حَسَنًا صفت ہے قَرْضًا کی ۔ ترجمہ ۔ ہے کوئی ایسا جو اللہ کو قرض حسنہ دے
= فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ف۔ جواب استفہام کے لئے يُضٰعِفَهٗ میں يُضٰعِفُ مضارع منصوب کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مضاعفة (مُفَاعَلَةٌ) مصدر، باب مفاعلہ مشارکت کی وجہ سے نہیں بلکہ مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے ۔ مضارع منصوب بوجہ اَنْ مقدرہ ہے ۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب قَرْضًا کے لئے۔ اور لَهٗ میں ضمیرہٗ واحد مذکر غائب قرض دینے والے کے لئے ہے ۔ اَضْعَافًا ۔ ضِعْفٌ کی جمع ہے ضِعْفٌ اسم مصدر اور لبطور مفعول مطلق مستعمل ہے اس کو اَضْعَافًا (بطور جمع) تنویع کے لئے بیان کیا ہے ۔ كَثِيْرَةً ۔ بہت، واحد مؤنث لیکن اطلاق جمع کے موقعہ پر بھی ہوتا ہے ۔
ترجمہ :۔ تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) قرضہ حسنہ دینے والے کے لئے اس قرض (کی جزا) کو کئی گنا بڑھا دے
= يَقْبِضُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَبْضٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ وہ تنگ کرتا ہے وہ روکتا ہے اَلْقَبْضُ کے معنی کسی چیز کو پورے پنجے کے ساتھ پکڑنا کے ہیں۔ جیسے قبض السیف تلوار کو پکڑنا۔
= يَبْصُطُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ بَسْطٌ (باب نَصَرَ) مصدر کشادہ کرتا ہے فراخ کرتا ہے بسط مادّہ ۔ قرات میں بعض نے صَ سے اور بعض نے سَ سے پڑھا ہے
بَسَطَ الشَّيْءَ کے معنی کسی چیز کو پھیلانے اور توسیع کرنے کے ہیں پھر استعمال میں کبھی دونوں معنیٰ ملحوظ ہوتے ہیں اور کبھی ایک معنیٰ متصور ہوتا ہے چنانچہ محاورہ ہے بَسَطَ الثَّوْبَ اس نے کپڑا پھیلایا اسی سے اَلْبِسَاطُ ہے جو ہر پھیلی ہوئی چیز پر بولا جاتا ہے اور بَسْطٌ کبھی بمقابلہ قَبْضٌ بھی آتا ہے جیسے

آیت ہذا میں (خدا ہی روزی کو تنگ کرتا ہے اور وہی اسے کشادہ کرتا ہے) اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے :
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ ۔(۴۲ : ۲۷) اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا۔ اور
وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (۲ : ۲۴۷) اس نے اُسے علم بھی بہت بخشا اور تن و توش بھی بڑا عطا کیا
= وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ہ الیہ ای الی اللہ ۔ تُرْجَعُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ رَجْعٌ (باب ضَرَبَ) تم لوٹائے جاؤ گے۔ تم پھیرے جاؤ گے۔

۲ : ۲۴۶ = اَلَمْ تَرَ ۔ ہمزہ استفہامیہ ۔ لَمْ تَرَ ۔ مضارع نفی جحد بَلَمْ ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ تَرَ اصل میں تَرٰی تھا۔ یاء کو حذف کیا گیا ہے۔
= اَلْمَلَاءُ ۔ سرداروں اور بڑے لوگوں کی جماعت ۔ اسم جمع معرّف باللام۔ مجرور۔ م ل ء مادّہ اَلْمَلَاُ ۔ وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن و جمال سے اور نفوس کو ہیبت و جلال سے بھر دے۔ اس کا مفرد کوئی نہیں ہے۔ اس کی جمع اَمْلَاءٌ ہے مَلَاَ يَمْلَاُ (باب فتح) مَلْأٌ وَمَلْأَةٌ مصدر بِهٖ کے ساتھ بمعنی کسی چیز کو کسی چیز کے ساتھ بھر دینا۔ مِلْءٌ پیمانہ یا برتن بھرنے کی مقدار (نیز ملاحظہ ہو ۱۱ : ۹۷)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ ۔ ای الم ترا لی قصّۃ الملاء (من بنی اسرآئیل) کیا تمہیں علم نہیں بنی اسرائیل میں سے بعض گروہ سرداران کے قصہ کا۔ (روح البیان) ای الم تر قصۃ الملأ او حدیثھم (روح المعانی) اَلَمْ تَرَ ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا ۔ کیا تو نے غور نہیں کیا۔ کیا تجھے خبر نہیں۔

فائدہ : اَلَمْ تَرَ ۔ عربی میں یہ طرز خطاب ایسے موقع پر آتا ہے کہ جب مخاطب کو کسی بڑے اہم اور معروف واقعہ کی طرف توجہ دلانا مقصود ہوتا ہے۔ رویت سے ہمیشہ چشم بصارت سے دیکھنا مراد نہیں ہوتا بلکہ وہم و تخیل اور غور و فکر اور عقل کی راہ سے بھی مطالعہ و مشاہدہ مراد ہوتا ہے اور جب اس فعل کا صلہ الیٰ کے ساتھ آتا ہے تو کوئی مقصود کوئی نتیجہ نکالنا یا عبرت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ (تفسیر ماجدی)

= مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔

= مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۔ ای من بعد موتہٖ او مِنْ بَعْدِ زَمَانِہٖ

= اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ۔ اِذْ بدل ہے مِنْ بَعْدِ سے کیونکہ دونوں زمانہ کے لئے ہیں۔

ترجمہ ہوگا۔ کیا تو نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے حضرت موسیٰؑ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا۔ یا۔ کیا تجھے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے قصّہ کی خبر نہیں جس نے حضرت موسیٰؑ کے کے زمانہ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا۔

= اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ۔ یہ مقولہ ہے قَالُوْا کا۔ اِبْعَثْ تو بھیج۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ بَعْثٌ (باب فتح) مصدر۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز کو اٹھانا۔ کھڑا کرنا۔ اور سامنے کرنا۔

بَعْث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بشری دوسری الٰہی۔ اگر اس کی نسبت فاعلی انسان کی طرف ہو تو اس کو بشری کہیں گے جیسے کسی ایک شخص کا دوسرے شخص کو روانہ کرنا اور بھیجنا۔ اگر یہ نسبت خدا کی طرف ہو تو اس کو الٰہی کہا جائے گا۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں پہلی قسم اللہ کے ساتھ مخصوص ہے جیسے اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا۔ دوسری مثال مردوں کو جلانا ہے۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اپنے ممتاز بندوں کو بھی سرفراز فرماتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

دِيَارِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ دِيَارٌ جمع دَارٌ کی نَا ضمیر جمع متکلم۔ ہمارے گھر، ہمارے شہر، ہمارے وطن۔ وَاَبْنَآئِنَا۔ وَاؤ عاطفہ اَبْنَآءِ نَا مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ دِيَارِنَا معطوف علیہ۔ تقدیر کلام یوں ہے مِنْ بَيْنِ اَبْنَآئِنَا۔ اَبْنَآءُ جمع ہے اِبْنٌ کی۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ اپنے بیٹوں یا اپنی اولاد سے دور کئے گئے (اِبْنٌ کے معنی بیٹا کے ہیں لیکن جب بیٹے بیٹیاں دونوں مقصود ہوں تو اس کی تغلیب کی وجہ سے مذکر کا صیغہ بولتے ہیں)

= فَلَمَّا۔ فَ عاطفہ ہے لَمَّا بمعنی جب۔ حرف شرط ہے ماضی کے دو جملوں پر آتا ہے شرط و جزاء۔ بعض کے نزدیک حرف شرط نہیں بلکہ اسم ظرف ہے حِيْنَ کا ہم معنیٰ۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ اس کی جزاء۔ پھر جب قتال ان پر فرض کر دیا گیا تو وہ (سب) پھر گئے ماسوائے ان میں سے قلیل تعداد کے۔

تَوَلَّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ تَوَلِّیْ (تفعّلٌ) مصدر۔ انہوں نے پشت پھیر دی۔ انہوں نے منہ موڑا

= الظّٰلِمِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ ظلم کرنے والے۔ یہاں مراد اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں۔ یعنی اللہ کے نافرمان بندے۔ یعنی وہ نافرمان بندے جنہوں نے جہاد سے منہ پھیر لیا۔

= فائدہ ۱) آیت ہذا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقریبًا تین سو سال کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ہزار گیارہ سو سال پہلے کا ایک واقعہ بیان ہو رہا ہے جس کا مختصر حال یہ ہے کہ عمالقہ فلسطین کے اکثر حصوں پر قابض ہو گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل رامہ کے علاقہ میں محصور ہو کر رہ گئے تھے اُس وقت جو ان کے نبی اور حکمران تھے ان کا نام سموئیل تھا اور وہ کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ عمالقہ کی ایذا رسانیاں اور زیادتیاں دن بدن بڑھ رہی تھیں۔ بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ عمالقہ کی سرکوبی کریں۔ اور اپنا کھویا ہوا اقتدار اور حکومت واپس لیں۔ اس لئے انہوں نے بار بار اپنے نبی حضرت سموئیل علیہ السلام سے درخواست کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے ایک مَلِكٌ (سردار) کا سوال کریں۔ حضرت سموئیلؑ ان کی عادات سے خوب واقف

تھے کہ یہ دعوے تو بڑے لمبے چوڑے کرتے ہیں لیکن عمل کے وقت ان کا سارا جوش سرد پڑ جاتا ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر جہاد فرض کر دے اور تم جہاد سے منہ موڑ جاؤ۔

کہنے لگے حضرت جی! کہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم جہاد نہ کریں حالانکہ ہمیں گھروں سے نکالا گیا اور اپنے بچوں سے جُدا کر دیا گیا۔

ان کی خواہش اور اصرار کے باعث اللہ تعالیٰ نے طالوت کو جب ان کا سردار اور سپہ سالار مقرر فرما دیا تو لگا اعتراض کرنے کہ یہ شخص نہ لاوی بن یعقوبؑ کی اولاد میں سے ہے جس میں نبوت نسلاً بعد نسلٍ چلتی آتی ہے اور نہ یہودا بن یعقوبؑ کی اولاد میں سے ہے جس میں حکومت وسلطنت پشت در پشت چلی آرہی ہے تو یہ نادار اور قلاش کب سردارِ قوم اور سالارِ لشکر بن سکتا ہے؟ امامت کے حقدار تو ہم ہیں جن کے پاس دولت کی فراوانی ہے۔

حضرت سموئیل علیہ السلام نے انہیں بتایا کہ حکومت کے لئے تمہارا قائم کردہ معیار درست نہیں بلکہ اس کا صحیح معیار تو علم وشجاعت ہے اور ان دونوں باتوں میں وہ تم سب سے ممتاز ہے۔ بائبل میں ہے کہ یہ تیس سالہ نوجوان اپنے حسن وجمال میں بے نظیر تھا۔ ان کی قامت کی بلندی کی یہ حالت تھی کہ دوسرے لوگ مشکل سے اس کے کندھوں تک پہنچ سکتے تھے۔ اور یہ بنیامین کی نسل سے تھا۔

حضرت سموئیل نے انہیں بتایا کہ طالوت کا انتخاب کوئی انسانی انتخاب نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے خود تمہاری قیادت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ تمہیں اس کی عطا اور بخشش پر معترض نہیں ہونا چاہئے

بنی اسرائیل بھلا کب آسانی سے اپنی ضد سے باز آنے والے تھے فوراً مطالبہ کیا کہ آپ دلیل پیش کیجئے کہ طالوت کا انتخاب واقعی اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس وقت ان کے نبی نے فرمایا کہ اس کی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہاری تسکین وطمانیت کا سامان ہے اور جس میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے اور جو عمالقہ تم سے چھین کرلے گئے تھے۔ وہ تمہیں فرشتے واپس کر دیں گے۔ اور اگر تم میں ایمان ہے تو اس سے بڑھ کر تمہیں مزید کسی نشانی کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جب فرشتے اس صندوق کو اٹھاتے ہوئے یا اس بیل گاڑی کو ہانکتے ہوئے جس پر تابوت رکھا تھا بنی اسرائیل کے پاس لے آئے تو اب انہیں طالوت کے ملِک (سردار) بننے کے متعلق اطمینان ہو گیا نیز انہیں ڈھارس بندھ گئی کہ اب وہ یقیناً فتحیاب ہوں گے۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے تبرکات والا صندوق جس میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور پارچات اور حضرت ہارونؑ کا عمامہ تھا۔ انہیں واپس مل گیا ہے

جب طالوت عمالقہ کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے تو ان کے ہمراہ بنی اسرائیل کا ایک انبوہِ کثیر تھا۔ راستے میں ایک نہر (ممکن ہے کہ دریائے اردن ہی ہو) پر سے گذر ہوا تو انہیں حکم ملا کہ اب تمہارا امتحان

لیا جائے گا۔ اور وہ امتحان یہ ہے کہ اس نہر سے پانی پینے کی اجازت نہیں جس نے پانی پیا وہ میرا سپاہی نہیں ہے۔ ہاں اگر پیاس کی شدت ہو تو ایک چلو بھر کر پی لو اس سے زیادہ نہیں۔ اب کیا تھا سب ٹوٹ پڑے اور خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ سوائے چند مخلصین کے جو اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور جن کی تعداد صحیح روایت کے مطابق ۳۱۳ تھی۔ باقی جتنے لوگ جو ہزاروں کی تعداد میں تھے انہوں نے لشکر سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اب طالوت اپنے مٹھی بھر جانباز سپاہیوں کو لے کر آگے بڑھے لیکن جب انہوں نے جالوت کے لشکرِ جرار کو دیکھا تو سہم سے گئے اور کہنے لگے کہ جالوت کے اتنے بڑے لشکر کے ساتھ جنگ کرنے کی ہم میں طاقت کہاں؟ لیکن انہیں کے چند مخلص ترین ساتھیوں نے ہمت بندھائی اور انہیں بتایا کہ فتح و نصرت اللہ کے ہاتھ میں ہے اس سے پہلے بھی بارہا ایسے واقعات ہو گذرے ہیں جب کہ اس کی نصرت و تائید سے چھوٹی سی جماعت نے بڑی بڑی فوجوں کو شکست فاش دی۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ان لوگوں کے ضرور شریک حال ہوتی ہے جو حق و صداقت کے لئے صبر و ثبات سے کام لیتے ہیں۔

جب وہ جانباز سر ہتھیلیوں پر رکھے میدان میں نکلے تو بارگاہ رب العزّت میں دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے اور اپنے لئے صبر و استقامت کی دعا کی اور پھر دشمن کی شکست کا سوال کیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فتح و نصرت حاصل کرنے کے لئے صبر و ثابت قدمی شرطِ اولین ہے۔ جو قوم یا فرد میدانِ جہاد و میدان عمل میں شدائد و تکالیف کے سامنے صبر اور استقامت سے کام لیتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ مؤمن کے پاس سب سے زیادہ مؤثر ہتھیار دعا ہے۔ جس کا اس کے دشمن کے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طاہرہ بھی یہی تھی۔

ان مٹھی بھر مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے دشمن کے لشکر جرار کو شکست فاش دی عمالقہ کے سپہ سالار جالود کو جو بڑا بہادر اور کہنہ مشق جرنیل تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے پتھر مار کر ہلاک کر دیا حالانکہ حضرت داؤد علیہ السلام اس وقت بالکل کم سن تھے۔ زرد رُو اور لاغر و بیمار تھے۔

فائدہ ۔ (۲) عسٰی۔ عنقریب ہے۔ شتاب ہے، ممکن ہے۔ توقع ہے۔ اندیشہ ہے۔ کھٹکا ہے علامہ جلال الدین سیوطی رح الاتقان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:۔

عَسٰی۔ فعل جامد ہے۔ غیر منصرف۔ اور اسی بنا پر ایک جماعت کا دعویٰ ہے کہ یہ حرف ہے۔ اس کے معنیٰ پسندیدہ بات میں امید کے اور ناپسندیدہ میں اندیشہ اور کھٹکے کے ہیں اور یہ دونوں معنی اس آیت کریمہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ (۲ : ۲۱۶) اور توقع ہے کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ بہتر ہو تمہارے

حق میں اور خدشہ ہے کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ بری ہو تمہارے حق میں

۲ : ۲۴۷ = وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ ۔ یعنی جب بنی اسرائیل کی اس استدعا " اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " (آپ ہمارے لئے ایک سردار مقرر کردیں تاکہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں) پر حضرت سموئیل نے اللہ سے دعا کی اور دعا کی قبولیت پر اللہ تعالیٰ نے طالوت کو ان کا سردار مقرر فرمایا تو حضرت سموئیل نے ان سے کہا وَقَالَ لَهُمْ ....

= قَدْ بَعَثَ لَكُمْ ۔ قَدْ ماضی پر داخل ہو کر ماضی قریب کے معنی دیتا ہے (اللہ تعالیٰ نے) مقرر کیا ہے

= طَالُوْتَ ۔ بوجہ معرفہ و عجمیت کے غیر منصرف ہے اور مثل داؤد ۔ و ۔ جالوت کے ہے ۔ اور بعض کے نزدیک یہ الطول سے عربی لفظ ہے اور اس کی اصل طولوت مثل رھبوت و رحموت ہے واؤ کو الف سے بدلا ۔ اس کا غیر منصرف ہونا بوجہ علمیت و شبہ العجمہ کے ہے

= مَلِكًا ۔ حال ہے طَالُوْتَ سے ۔

= اَنّٰى ۔ بمعنی مِنْ اَيْنَ ۔ كَيْفَ ۔ اسے ہم پر سرداری کہاں سے آگئی ۔ یا کیونکر آگئی ۔ یا حاصل ہوگئی نیز ملاحظہ ہو (۲ : ۲۲۳)

= اَلْمُلْكُ ۔ اسم و مصدر ۔ سرداری ۔ امارت ۔ بادشاہت ۔ سلطنت ۔

= وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ ۔ واؤ حالیہ ہے ۔ جملہ حالیہ ہے ۔ اَحَقُّ اسم تفضیل اور فاعل دونوں کے لئے آتا ہے ۔ بڑا حق دار ۔ زیادہ حقدار ۔ حالانکہ سلطنت یا سرداری کے تو ہم اس سے زیادہ مستحق ہیں

= فائدہ ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کی نسل سے یہودیوں کے جو بارہ خاندان ہوئے وہ بنی اسرائیل کہلاتے ہیں ۔ ان میں سے لاوہ بن یعقوبؑ کا قبیلہ وہ تھا ۔ جس میں بنی اسرائیل کے تمام پیغمبر ہوئے ہیں ۔ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام اسی قبیلہ سے تھے ۔ یہودا بن یعقوبؑ کا قبیلہ حکومت و سلطنت کے لئے مخصوص تھا ۔ اور حضرت داؤد و اور سلیمان علیہما السلام اسی قبیلہ میں سے تھے ۔ سب سے چھوٹا قبیلہ بنی یامین کا تھا جس میں سے طالوت تھے ۔ یہ قبیلہ مالی طور پر بھی چنداں حیثیت نہ رکھتا تھا ۔ خود طالوت سقایت (پانی بھرنا) یا دباغت (چمڑہ رنگنا) کا کام کیا کرتے تھے ان مابہ الامتیاز اسباب کی وجہ سے لاوی بن یعقوب اور یہودا ابن یعقوب کے قبیلے کے لوگ متعجب ہوئے کہ ان کو چھوڑ کر یہ سرداری قبیلہ یامین کے پاس کیسے چلی گئی

= وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۔ واؤ عاطفہ ہے جو دونوں جملوں کو ملاتی ہے ۔ اور یہ کیونکر ہم پر سرداری کا مستحق ہوا ۔ حالانکہ اس کے پاس دولت کی فراوانی بھی تو نہیں ہے

لَمْ يُؤْتَ ۔ مضارع مجہول نفی جحد بلم ۔ واحد مذکر غائب اِيْتَاءٌ (افعالٌ) مصدر ۔ وہ نہیں

دیا گیا۔ سَعَةً اسم و مصدر بمعنی کشائش۔ فراخی۔ وسعت۔ طاقت۔ پہنچ۔ یہ وَسِعَ یَسَعُ (سَمِعَ) کا مصدر ہے۔ جس کے معنی فراخ ہونے کے ہیں۔ اس کی ۃ واؤ کے بدلہ میں ہے جیسے وَعَدَ یَعِدُ عِدَةً (باب ضرب) اور وَزَنَ۔ یَزِنُ۔ زِنَةً (باب ضرب) واؤ کو حذف کرکے اس کے عوض ۃ لے آئے

= اِصْطَفٰهُ۔ اِصْطَفٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِصْطِفَاءٌ (افتعال) مصدر۔ اس نے پسند فرمایا اس نے چُن لیا۔ ص ف ی مادّہ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اس نے اس کو پسند فرمایا۔ یا چن لیا اصطفیٰ میں ط۔ ت کی جگہ لایا گیا ہے۔ عَلَیْکُمْ تمہارے مقابلہ میں۔

= وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ۔ واؤ عاطفہ ہے زَادَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب زِیَادَۃٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ زیادہ دینا۔ بڑھانا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ بَسْطَةً۔ مفعول ثانی فِی الْعِلْمِ متعلق بَسْطَةً واؤ عاطفہ الجسم۔ ای زادہ بسطۃ فی الجسم۔ بسطۃ۔ کشادگی، کشائش۔ وسعت فضیلت۔ اور زیادہ بخشی اس نے (اللہ نے) اس کو (طالوت کو) علم و جسم میں کشادگی۔ اور وسعت وفضیلت۔ دکہتے تھے کہ حضرت طالوت اپنے وقت میں فنون حرب اور دیانات (یعنی علم دین میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور جہاں تک تندرستی و توانائی کا تعلق ہے بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص خوبصورتی۔ وجاہت۔ قد و قامت میں ان کی برابری نہیں کر سکتا تھا۔ یہ ساری قوم میں کاندھے سے لے کر اوپر تک ہر ایک سے اونچے نظر آتے تھے۔

= وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ۔ واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف محذوف پر ہے گویا عبارت یوں ہے: اَلْمُلْکُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ۔ مُلْکَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا ملک۔ اس کی بادشاہی۔

= وَاسِعٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ سَعَةٌ مصدر (باب سمع) وسیع فضل والا۔ کشادہ بخشش والا۔ وسعت دینے والا۔ یعنی فقیر کو وسعت دے کر امیر کر دینے والا۔

= عَلِیْمٌ۔ عِلْمٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خوب جاننے والا۔ (کہ کون کس کام کے لائق ہے)

۲: ۲۴۸ = اِنَّ اٰیَةَ مُلْکِهٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ۔ اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بالفعل اٰیَةَ مضاف۔ مُلْکِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ اَنْ۔ تحقیق اس کی امارت کی نشانی یہ ہے کہ تابوت (از خود) تمہارے پاس آجائے گا۔

تَابُوْتُ بروزن فَعَلُوْتُ۔ توب سے مشتق ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ اور اسے تابوت اس لئے کہتے ہیں کہ جو چیز اس میں سے نکالی جاتی تھی وہ پھر واپس اسی میں چلی آتی تھی (تفسیر مظہری) اس کے

متعلق مختلف اقوال ہیں۔ تابوت بمعنی لکڑی کا صندوق عموماً مستعمل ہے اس کی جمع تَوَابِیْتُ ہے۔

= فِیْهِ سَکِیْنَةٌ۔ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع یا تو تابوت ہے یعنی اس میں ایسی چیزیں رکھی ہوئی ہیں جن سے تمہاری تسکین ہو جائے گی۔ یا تابوت کی واپسی کا امر ای فی اتیانہ سکون لکم وطمانیۃ

= سَکِیْنَةٌ۔ تسکین۔ تسلی خاطر۔ اطمینان۔ سُکُوْنٌ سے بروزن فَعِیْلَةٌ مصدر ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسے کہ عَزِیْمَةٌ ہے۔

علامہ لغوی سید محمد مرتضیٰ زبیدی رح لکھتے ہیں

سکینہ وہ اطمینان۔ چین وقرار اور سکون ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کے قلب میں اس وقت نازل فرماتا ہے جب کہ وہ ہولناکیوں کی شدت سے مضطرب ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد جو کچھ بھی اس پر گذرے وہ اس سے گھبراتا نہیں ہے یہ اس کے لئے ایمان کی زیادتی۔ یقین میں قوت اور استقلال کو ضروری کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے "یوم الغار" اور یومِ حُنَیْن" جیسے قلق واضطراب کے مواقع پر اپنے رسول اور مؤمنین پر اس کے نازل کرنے کی خبر دی ہے۔

واضح رہے کہ سکینہ کا لفظ قرآن مجید میں چھ جگہ استعمال ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ بجز سورۃ بقرہ کے قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی سکینۃ آیا ہے اس کے معنی اطمینان کے ہیں۔ سورۃ بقرہ کی جس آیت کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے استثناء فرمایا ہے وہ آیۃ کریمہ یہ ہے اِنَّ اٰیَةَ مُلْکِهٖ ...... فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ یہاں سکینۃ سے کیا مراد ہے۔ ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے تو یہاں بھی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اطمینان ہی کے معنی روایت کئے ہیں اور یہی صحیح ہیں۔ اس کے علاوہ اس بارے میں تفسیر کی کتابوں میں جو بہت سی بے سرو پا روایتیں منقول ہیں وہ نہ عقلاً صحیح ہیں نہ نقلاً۔ اور پھر سخت متعارض کہ ان کا باہم جمع کرنا غیر ممکن ہے (لغات القرآن)

= فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ یہ جملہ تابُوْت سے موضع حال میں ہے۔

= وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ۔ واؤ ہر دو جگہ عاطفہ ہیں۔ بَقِیَّةٌ۔ بچی ہوئی چیز، باقی رکھا ہوا۔ بروزن فَعِیْلَةٌ۔ بَقَاءٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ یہ بچی ہوئی چیزیں کیا تھیں۔ تورات کی دو لوحیں۔ کچھ ٹوٹی ہوئی لوحوں کا ریزہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا۔ ان کی نعلین۔ حضرت ہارون کا عمامہ اور عصاء اور ایک قفیز (ایک پیمانہ) مَنْ جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔

بَقِیَّةٌ اس کا عطف سَکِیْنَةٌ پر ہے مِمَّا مرکب ہے مِنْ تبعیضیہ سے اور مَا موصولہ سے۔ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ میں اٰلُ سے مراد یا تو حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام بنفسہما ہیں اور اٰل کا لفظ ہر دو

کی شان عظمت کے لئے مستعمل ہے۔ یا آلُ سے مراد ان کے متبعین ہیں یا بنی اسرائیل کے انبیاء۔
مِمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ یہ بَقِيَّةٌ کی صفت ہے۔
= تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ یہ جملہ تابوت سے حال ہے۔ تَحْمِلُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب
ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع تابوت ہے۔ جس کو فرشتے اٹھائے ہوتے ہوں گے
= فِيْ ذٰلِكَ ۔ ای فی رجوع التابوت الیکم۔ تابوت کی تمہاری طرف واپسی۔
= لَاٰيَةً ط میں لام تاکید کے لئے ہے اور اٰيَةً منصوب بوجہ عامل اِنَّ ہے۔
= اِنْ كُنْتُمْ۔ میں اِنْ شرطیہ ہے۔ جواب شرط محذوف ہے۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ یہ (۱) یا تو حضرت شموئیل نبی کے کلام کا بقیہ ہے۔ (۲) یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک علیحدہ خطاب ہے۔

فائدہ ۔ روح البیان میں ہے وقال بعضہم التابوت ھو القلب والسکینۃ ما فیہ من العلم والاخلاص واتیانہ تصییر قلبہ مقر العلم والوقار۔
یعنی بعض مفسرین نے تابوت سے مراد دل۔ سکینۃ سے مراد علم و اخلاص اور تابوت کے آنے سے دل کا علم و ایمان سے بھر جانا مراد لیا ہے۔

بَقِيَّةٌ کے معنی بہترین کے بھی ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ ط (۱۱:۱۱۶) یہاں اُولُوْا بَقِيَّةٍ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی رائے اور عقل باقی رہے۔ یا ارباب فضل مراد ہیں۔ اسی سے عرب والے بولتے ہیں فلان من بقیۃ القوم یعنی فلاں آدمی قوم میں عمدہ ہے۔
اس اعتبار سے آیت کے معنی ہوئے: اس کی حکومت کی علامت یہ ہے کہ فرشتوں کے سہارے تمہاری کھوئی ہوئی ہمت واپس آجائے گی اور تمہیں اطمینان قلب ضرور نصیب ہوگا۔ اور تم آلِ موسیٰ و آلِ ہارون کے بہترین ترکہ یعنی اخلاقِ فاضلہ کے وارث بنو گے۔

۲:۲۴۹ = فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ۔
آیت سے قبل اور درمیانِ آیت بعض جگہ عبارت مقدرہ ہے۔ تقدیر کلام (بحوالہ تفسیر خازن) یوں ہے: فلما جاءھم التابوت واقروا بالملک لطالوت تاھّب للخروج الی الجہاد فاسرعوا لطاعتہ وخرجوا معہ وذٰلک قولہ تعالیٰ (فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ) ای خرج من بیت المقدس بالجنود وھم سبعون الفاً وذٰلک انہم لما رأوا التَّابُوْتَ لم یشکّوا فی النصر فسارعوا الی الخروج فِي الْجِهَادِ وَكَانَ

وکان مسیرھم فی حر شدید فشکوا الی طالوت قلۃ الماء بینھم وبین عدوھم و قالوا ان المیاء لا تحملنا فادع اللہ ان یجری لنا نھرا و (قال) طالوت (اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ) یعنی جب تابوت ان کے پاس آ پہنچا اور انہوں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور انہیں حضرت طالوت کی سرداری کا یقین ہو گیا۔ تو حضرت طالوت نے (ان کو مطمئن پاکر) جہاد کی تیاری کر کے (بیت المقدس سے) خروج کیا۔ بنی اسرائیل فوراً ان کے زیر کمان اکٹھے ہو گئے اس وقت ان کی تعداد ستر ہزار (یا بعض رواۃ کے مطابق اسی ہزار یا ایک لاکھ بیس ہزار) تھی۔ ان کی یہ اطاعت اس لئے تھی کہ جب انہوں نے تابوت کو دیکھا تو ان کو اپنی مدد ہونے میں کوئی شک و شبہ نہ رہا اور سب کے سب فوراً جہاد کے لئے تیار ہو گئے۔ اس وقت بہت سخت گرمی پڑ رہی تھی اس لئے انہوں نے حضرت طالوت سے قلّتِ آب کی شکایت کی اور کہا کہ وہ اللہ سے ان کے لئے ایک نہر جاری کرادے)

حضرت طالوت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب نہر کی بابت بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ اللہ تعالیٰ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرے گا۔ یعنی تمہاری استدعا کے بموجب ایک جاری نہر آئے گی لیکن اس سے تمہارا امتحان بھی مطلوب ہو گا۔

فَلَمَّا۔ فَ عاطفہ ہے۔ لَمَّا حرف ظرف بمعنی جب فَصَلَ۔ فُصُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے بمعنی جُدا ہونا۔ نکلنا۔ باب ضَرَبَ۔ اس صورت میں یہ فعل لازم ہے۔ اور آیت میں یہی مراد ہے۔ لیکن اگر اس کا مصدر فَصْلٌ ہے تو یہ فعل متعدی ہو گا۔ اس صورت میں اس کے معنی ہوتے ہیں کاٹنا۔ جُدا کرنا۔ ٹکڑے کر دینا۔ بچے کا دودھ چھڑانا۔ اول الذکر کی صورت میں معنی ہوں گے: پھر جب طالوت فوجیں لے کر (بیت المقدس سے) نکلا۔

مُبْتَلِیْکُمْ۔ مُبْتَلِیْ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مضاف الیہ۔ اِبْتِلَاءٌ۔ (افتعال) مصدر۔ تمہاری آزمائش کرنے والا۔ تم کو جانچنے والا۔

اس کا مادہ بَلْیٌ ہے (باب ضَرَبَ) سے بمعنی فرسودہ ہو جانا۔ پرانا ہو جانا۔ بوسیدہ ہو جانا۔ جیسے بَلِیَ الثَّوْبُ۔ بِلًی و بَلَاءٌ۔ کپڑا فرسودہ اور کہنہ ہو گیا۔ لیکن باب نَصَرَ سے یہ مادہ آزمائش کرنے اور جانچنے کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جیسے اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللّٰہُ بِہٖ (۱۶: ۹۲) بیشک خدا تمہیں آزماتا ہے اس سے اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ بیشک اللہ تعالیٰ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرے گا۔ یعنی تم سے ممتحن جیسا سلوک کرے گا۔ تاکہ مطیع اور عاصی میں فرق ظاہر ہو جائے۔

= مَنْ شَرِبَ مِنْہُ۔ مَنْ شرطیہ ہے اور جملہ شرطیہ ہے۔ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ ف جواب شرط میں ہے اور جملہ جواب شرط ہے۔

لَیْسَ مِنِّیْ۔ نہیں ہے
میرے میں سے۔ میرے حامیوں میں سے۔ میرے طرف داروں میں سے۔ میرے حمایتیوں میں سے ای لیس من اشیاعی (جمع شیعۃ واحد)
= وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ۔ پہلا جملہ شرطیہ۔ دوسرا جواب شرط ہے۔ واؤ عاطفہ لَمْ یَطْعَمْهُ میں لَمْ یَطْعَمْ مضارع نفی حجد بلم واحد مذکر غائب (جس نے) نہ چکھا۔ طعم الشیٔ اس وقت بھی بولا جاتا ہے جب کسی چیز کو (کھانے کی ہو یا پینے کی) چکھے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع نہر کا پانی ہے۔
مِنِّیْ۔ مِنْ حرف جاری ساکن ضمیر واحد متکلم۔ مجرور۔ مجھ سے۔ میری طرف سے۔
= اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ = اِلَّا حرف استثناء مَنْ موصولہ۔ اِغْتَرَفَ۔ صلہ۔ موصول وصلہ مل کر مستثنیٰ۔ فَمَنْ شَرِبَ مستثنیٰ منہ۔
اِغْتَرَفَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ایک چلو بھرا۔ اِغْتِرَافٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ غُرْفَةً ایک چلو پانی۔ چُلّو بھر پانی۔ اِغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ (جس نے) اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر پانی پی لیا۔ غُرْفَةً (بمعنی معروف) بوجہ مفعول بہ ہونے کے منصوب ہے۔ الا من اغترف غرفۃ بیدہٖ۔ معناہ الرخصۃ فی اغتراف الغرفۃ بالید دون الکرع۔ یعنی ہاتھ سے چلو بھر پانی پی لینے کی اجازت ہے۔ بدون برتن یا منہ لگا کر پانی پینے کے۔
= فَشَرِبُوْا مِنْهُ۔ ای من النھر۔ پس ان (سب نے) نہر سے پانی پی لیا۔
= اِلَّا قَلِیْلًا۔ اِلَّا حرف استثناء قَلِیْلًا مستثنیٰ۔ اِلَّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہے لہٰذا منصوب ہے (جس کلام میں استثناء ہو اور اس میں نفی۔ نہی و استفہام نہ ہو وہ موجب کہلاتا ہے۔
= فَلَمَّا۔ پھر جب
= جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ۔ جَاوَزَ۔ ماضی واحد مذکر غائب مُجَاوَزَةٌ (مفاعلۃ) بمعنی پار ہونا۔ پار اترنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب نہر کے لئے ہے۔ هُوَ ای طالوت واؤ عاطفہ۔ اَلَّذِیْنَ موصول اٰمَنُوْا صلہ۔ دونوں مل کر معطوف۔ عطف بر ضمیر هُوَ۔ مَعَهٗ۔ مَعَ اسم ظرف مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر متعلق جَاوَزَ۔ یعنی جب حضرت طالوت دریا کے پار اتر گئے۔ اور ان کے ساتھ صاحب ایمان لوگ بھی دریا پار کر گئے۔
قَالُوْا۔ صاحب تفسیر ماجدی رقم طراز ہیں: (یہ نظر احوالِ ظاہر) یہ گفتگو ان میں آپس میں ہونے لگی دشمن کی کثرتِ تعداد اور اس کی عظمت و سامان پر نظر کر کے اس کی ہیبت کا دل پر بیٹھ جانا اور اپنی طرف سے

مایوس ہوجانا ایک امر طبعی تھا۔ اچھے اچھے اہل ایمان کی بھی ایسے موقع پر طبعی طور پر ہمت چھوٹ جاتی ہے

= بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ ۔ ب ۔ حرف جار۔ جالوت غیر منصرف کطالوت ۔ واؤ عاطفہ جُنُوْدِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ جس کا عطف جالوت پر ہے ۔ جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابلہ میں

= قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوا اللہِ ۔ وہ لوگ جنہیں یقین تھا کہ بیشک وہ اللہ کے روبرو پیش ہونے والے ہیں ۔ وہ بولے ۔ یَظُنُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ظَنَّ (باب نَصَرَ) وہ یقین کرتے ہیں وہ گمان کرتے ہیں ۔ آیت ہذا میں اول الذکر معانی مراد ہیں۔ مُلٰقُوْا اصل میں مُلٰقُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا ہے ۔ یہ اسم فاعل جمع مذکر ۔ مضاف ہے اَللّٰہِ مضاف الیہ ۔ یہاں مذکورہ بالا مومنین میں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا ایمان خدا اور آخرت پر بالکل پختہ اور غیر متزلزل تھا ۔ اور وہ ہنگامی طور پر بھی مرعوب اور دہشت زدہ نہ ہوئے تھے بلکہ بڑے استقلال کے ساتھ بولے ....

= کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ .... مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یہ مقولہ ہے قَالَ کا۔

کَمْ اسم مبنی ہے اور صدر کلام میں آتا ہے ۔ اور مبہم ہونے کی وجہ سے تمیز کا محتاج ہوتا ہے ۔

یہ دو طرح مستعمل ہے :

(۱) استفہامیہ ۔ مثلاً ۔ کتنی مقدار ۔ کتنی تعداد ۔ کتنی دیر۔ قرآن مجید میں کَمْ استفہامیہ نہیں آیا ہے ۔ (الاتقان) ——— (۲) کَمْ خبریہ ۔ جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے ۔ اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَا ھَا ۔ ہم نے بہت سی بستیوں کو برباد کر دیا ۔ کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے ۔ جیسے وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا۔ (۷ : ۴) اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں ۔ اور وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُھُمْ شَیْئًا ۔ اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی ۔

کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ ۔ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ ۔ موصوف وصفت ۔ فِئَۃٌ واحد۔ گروہ ۔ جماعت ۔ ٹولی وہ گروہ جس کے افراد باہم مددگار ہوں اور ایک دوسرے کی طرف مدد کرنے کے لئے دوڑیں ۔ فَاءَ یَفِیْئُ فَیْئٌ (باب ضرب) فیئ مادّہ ۔ اچھی حالت کی طرف لوٹنا ۔ رجوع کرنا ۔ جیسے حَتّٰی تَفِیْٓئَ اِلٰٓی اَمْرِ اللہِ فَاِنْ فَآءَتْ (۴۹ : ۹) یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے ۔ پس جب وہ رجوع لائے ۔

ترجمہ ہو گا ۔ (بسا اوقات) چھوٹی چھوٹی کتنی ہی جماعتوں نے بڑی بڑی جماعتوں پر غلبہ پالیا اللہ کے حکم سے) یعنی اس کی توفیق و مدد سے ۔

۲ : ۲۵۰ = بَرَزُوْا ۔ وہ لڑائی کے لئے نکلے ۔ ماضی جمع مذکر غائب بُرُوْزٌ (باب نَصَرَ) مصدر

بمعنی کھلم کھلا ظاہر ہونا میدان جنگ میں صف سے مدمقابل سے لڑنے کے لئے نکلنے کو مبارزت کہتے ہیں۔
بُرُوْزٌ کی مختلف اقسام ہیں۔

(۱) بذاتہٖ کسی چیز کا خود ظاہر ہونا۔ جیسے وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً (۱۸: ۴۷) اور تو دیکھے کہ زمین کھل گئی۔ کیونکہ اس روز مکان اور مکین سب مٹ جائیں گے۔ اور زمین از خود کھل جائے گی۔ اسی لئے میدان جنگ میں صف سے نکلنے کو مبارزت کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ (۳: ۱۵۴) تو جن کی تقدیر میں قتل لکھ دیا گیا ہے وہ تو اپنے مقتلوں کی طرف نکل کر ہی رہیں گے۔

(۲) چھپی ہوئی چیز کا کھل جانا۔ جیسے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ۔ (۲۶: ۹۱) اور گمراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔

= اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا۔ اَفْرِغْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِفْرَاغٌ (افعال) مصدر بمعنی بہانا۔ دہانہ کھولنا۔ تو ہم پر دہانہ کھول دے۔ ای اَصْبِبْ عَلَيْنَا صَبْرًا۔ ہم پر صبر انڈیل دے۔ ہم کو (بہت) صبر عطا کر۔ صَبْرًا۔ بوجہ مفعول بہٖ منصوب ہے۔

اَفْرِغْ مادہ فرغ سے مشتق ہے اَلْفَرَاغُ شغل کی ضد ہے اور فَرَغَ يَفْرُغُ فُرُوْغٌ بمعنی خالی ہونا ہے فَارِغٌ خالی قرآن مجید میں ہے وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا ط (۲۸: ۱۰) اور حضرت موسیٰ کی اماں کا دل بے صبر ہو گیا۔ یعنی خوف کی وجہ سے گویا عقل سے خالی ہو گیا۔ بعض نے کہا ہے کہ فَارِغًا کے معنی موسیٰ علیہ السلام کے خیال سے خالی ہونا ہیں۔ یعنی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کا خیال ان کے دل سے بھلا دیا۔ حتیٰ کہ وہ مطمئن ہو گئی۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈالدینا انہوں نے گوارا کر لیا۔ اور دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔ (۹۴: ۷) تو جب فارغ ہوا کرو عبادت میں محنت کیا کرو۔

اور اَفْرَغْتُ الدَّلْوَ کے معنی ڈول سے پانی بہا کر اسے خالی کر دینا کے ہیں۔ چنانچہ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا (آیت ہذا میں) ہم پر صبر کے دہانے کھول دے۔ اسی سے مستعار ہے۔

= ثَبِّتْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَثْبِيْتٌ (تفعیل) مصدر۔ تو ثابت رکھ۔ تو قائم رکھ۔
اَقْدَامَنَا۔ مضاف۔ مضاف الیہ مل مفعول ثَبِّتْ کا۔

= اُنْصُرْنَا۔ اُنْصُرْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ تو ہماری مدد فرما۔

۲: ۲۵۱ = فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ ای ان اللہ تعالیٰ استجاب الدعاء المؤمنین فافرغ علیہم الصبر وثبت اقدامہم ونصرھم علی القوم الکافرین حین التقوا فھزموھم باذن اللہ یعنی بقضائہ وارادتہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دعا قبول فرمالی ان پر صبر کے دہانے کھول دیئے۔ ان کو ثابت قدمی عطا کی۔ اور قوم کفار کے ساتھ مڈبھیڑ ہونے پر اپنے ارادہ و حکم سے فتح

نصیب فرمائی۔

هَزَمُوْهُمْ۔ فعل ماضی جمع مذکر غائب ضمیر فاعل مؤمنون کی طرف راجع ہے هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کافروں کے لئے ہے۔ هَزْمٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ انہوں نے ان کو شکست دی

= اٰتٰىهُ اللّٰهُ۔ اٰتٰى ماضی واحد مذکر غائب اِيْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اس نے دیا۔ هٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع داؤد ہے۔

= اَلْمُلْكَ۔ بادشاہت۔ منصوب بوجہ مفعول اَلْحِكْمَةَ۔ ای النبوۃ۔ منصوب بوجہ مفعول حضرت داؤدؑ (حضرت سلیمانؑ کے والد) حضرت طالوت کی فوج میں بطور سپاہی شامل تھے۔ حضرت طالوت نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت داؤدؑ سے کر دی اور سلطنت بھی ان کے حوالہ کر دی۔ بعد میں جب نبوت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی تو سلطنت اور نبوت دونوں ایک خاندان میں جمع ہو گئیں۔

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ۔ اور اس کو سکھایا جو کچھ چاہا۔ یعنی منطق الطیر۔ خوش الحانی۔ علم زبور۔ علم سیاست وعلم سلطنت۔ صنعت الدروع (زرہ کا بنانا) اور جو کچھ کہ خداوند تعالیٰ نے چاہا

= مِمَّا۔ مِنْ اور مَا سے مرکب ہے۔ مِنْ یہاں تبعیضیہ نہیں ہے بلکہ ابتدائیہ ہے۔ مَا موصولہ ہے

= يَشَآءُ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَشِيَّةٌ (باب فتح) مصدر۔ وہ چاہتا ہے۔ اس نے چاہا۔ (بمعنی ماضی)

= وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔ لَوْ۔ حرف شرط ہے۔ لا نافیہ دَفْعُ مصدر مبنی للفاعل مضاف۔ اللہ مضاف الیہ۔ النَّاسَ مفعول۔ اور بَعْضَهُمْ بدل ہے النَّاسَ سے۔ بِبَعْضٍ۔ مفعول ثانی۔ یہ سارا جملہ شرطیہ ہے اور اگلا جملہ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ جواب شرط۔ لام جواب شرط کے لئے ہے۔ فَسَدَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ **ترجمہ** : اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا رہے تو (روئے) زمین پر فساد برپا ہو جائے۔

دَفَعَ۔ اگر الیٰ کے صلہ کے ساتھ آئے۔ تو حوالہ کر دینے کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ۔ (۴ : ۶) اور جب تم ان کا مال ان کے حوالہ کرنے لگو۔ اور جب اس کا استعمال عَنْ کے صلہ کے ساتھ ہو تو دفع کے معنی دفع کرنے .... دور کرنے یا ہٹانے کے آتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ (۲۲ : ۳۸) بے شک خدا مؤمنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔

= ذُوْ فَضْلٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ فضل والا۔ صاحب فضل۔ ذُوْ۔ اسماء ستہ مکبرہ میں سے ہے یعنی ان چھ حروف میں سے ہے جن کی تصغیر نہیں آتی۔

۲ : ۲۵۲ = تِلْكَ۔ یہ۔ اسم اشارہ۔ واحد مؤنث۔ مشارٌ الیہ مذکورہ بالا قصے ہیں۔ یعنی حدیث الالٰہ

وا ماتتہم واحیاء ھسد (آیت ۲۴۳) تملیکِ طالوت ۔ طالوت کو سرداری عطا کرنا۔ تابوت کا واپس آجانا۔ منافقوں اور متذبذب لوگوں کو نہر کے ابتلاء میں ڈال کر الگ کر دینا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں جالود کی ہلاکت۔ داؤد کو سلطنت و نبوت عطا کرنا وغیرہ۔

تِلْكَ مبتدا ہے۔ اٰیٰتُ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اس کی خبر۔ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ متعلق خبر۔ نَتْلُوْ۔ مضارع جمع متکلم تِلَاوَةٌ۔ مصدر۔ ہم پڑھ کر سناتے ہیں۔ ہم تلاوت کرتے ہیں۔ هَا۔ ضمیر واحد مؤنث غائب۔ مفعول۔ اس کا مرجع اٰیٰت ہے۔ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ۔ ہم ان کو پڑھ کر تجھے سناتے ہیں بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ۔ صحیح صحیح یعنی اس طریقہ پر جو واقعہ کے مطابق یقینی ہے جس پر کہ اہل کتاب کو بھی شک نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کی کتابوں میں بھی یہ قصص مندرج ہیں

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ واؤ عاطفہ۔ لامؔ تاکید کے لئے۔ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر اَلْمُرْسَلُ واحد۔ بھیجے گئے پیغمبر۔

اور یہ امر (ای نتلوھا علیك بالحق) اس پر بھی دال ہے کہ بے شک آپ مرسلین میں سے ہیں (کیونکہ متذکرہ بالا اخبار عجیبہ و قصص غریبہ و قدیمہ نہ آپ نے کہیں پڑھے اور نہ کسی اہل علم سے سنے ہیں بلکہ وحی من اللہ کے ذریعہ سے آپ کو ان کی خبر دی گئی ہے)

پارہ
تِلْكَ الرُّسُلُ
(۳)
البقرۃ و آلِ عمران

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

۲ : ۲۵۳ = تِلْكَ - اسم اشارہ واحد مؤنث الرُّسُلُ مشارٌ الیہ - جمع مذکر۔ دونوں مل کر مبتدا فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ - خبر۔

اَلْ - استغراق کا ہے یعنی تمام پیغمبر۔ یا اَلْ عہد کا ہے اور اس سے وہ جماعت معلومہ ہے جس کا علم آیت سالقہ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ سے ہو چکا ہے۔

= فَضَّلْنَا - ماضی جمع متکلم - تَفْضِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر ہم نے فضیلت بخشی - ہم نے بزرگی عطا کی۔

= بَعْضَهُمْ - مضاف مضاف الیہ - دونوں مل کر مفعول فَضَّلْنَا کا - عَلٰى بَعْضٍ لعض پر
ہم نے ان پیغمبروں میں سے لعض کو لعض پر برتری عطا کی۔

= مِنْهُمْ - میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع تِلْكَ الرُّسُلُ ہے مَنْ موصول كَلَّمَ اللّٰهُ صلہ - لیعنی ان میں سے کوئی تو وہ تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بدل ہے محل فَضَّلْنَا سے۔

= وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ - واؤ عاطفہ ہے دَرَجٰتٍ حال ہے بَعْضَهُمْ سے یا اس سے قبل فِيْ مقدر ہے۔ اور لعض کو مرتبوں کی صورت میں بلندی عطا کی - بَعْضَهُمْ - مضاف مضاف الیہ مل کر رَفَعَ کا مفعول ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب رُسُل کی طرف راجع ہے - اٰتَيْنَا - ماضی جمع متکلم اِيْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ہم نے دیا - ہم نے بخشا = اَلْبَيِّنٰتِ - کھلی دلیلیں - روشن دلائل، معجزات، بَيِّنَةٌ کی جمع - تَبْيِيْنٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے مشتق ہے - تَبْيِيْنٌ کے معنی بیان کرنے اور واضح اور ظاہر کرنے کے ہیں - یہاں اَلْبَيِّنٰتُ سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام کا برص کے مریضوں کو تندرست کر دینا۔ پیدائشی نابیناؤں کو صحت یاب کر دینا مردوں کو زندہ کرنا (باذن اللہ) وغیرہ ہیں۔

= اَيَّدْنٰهُ - ماضی جمع متکلم تَاْيِيْدٌ (تفعیل) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (لیعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) ہم نے اس کو قوت دی - ہم نے اس کی مدد کی، - بِرُوْحِ الْقُدُسِ - حضرت جبریل کے ذریعہ سے - رُوْحُ الْقُدُسِ - روح پاک - جانِ پاک - پاک فرشتہ - رُوْح موصوف اور الْقُدُسِ صفت ہے - یہاں موصوف کی صفت کی طرف اضافت ہے - جیسے رَجُلُ صِدْقٍ میں رَجُلُ موصوف اور صدق اس کی صفت ہے لیکن یہاں ترکیب اضافی میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہے۔

رُوْحُ الْقُدُسِ کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن جلد ۳ یا کوئی اور مستند کتاب - مَا اقْتَتَلَ - مضارع منفی واحد مذکر غائب اِقْتِتَالٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر بمعنی آپس میں ۴

۴ جنگ و قتال

کرنا۔ باہم لڑنا۔

= مِنْ بَعْدِهِمْ۔ ای من بعد الرسل۔ اَلَّذِیْنَ (اسم موصول جمع مذکر) مِنْ بَعْدِهِمْ صلہ یعنی رسولوں کے بعد میں آنے والے لوگ۔

= مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ۔ ای من جهة اولئك الرسل۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، بمعنی اَلَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِ الرُّسُلِ۔ یعنی رسولوں کے پیروکار۔ ان کے متبعین الْبَيِّنٰتُ۔ المعجزات الباهرۃ والآیات الظاهرۃ۔ پرشکوہ۔ دل نشین اور روز روشن کی طرح ظاہر معجزے اور کھلے کھلے صاف اور ظاہر دلائل۔ یعنی رسولوں کی طرف سے معجزات باہرہ اور آیات ظاہرہ آجانے کے بعد اور اپنے سامنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد

= وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ .... مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ ہوتی کہ رسولوں کے متبعین آپس میں جنگ و قتال نہ کریں تو وہ ان کو ہدایت نصیب فرما دیتا۔ حق پر سب کو متفق کر دیتا۔ اور مکمل اتباع رسل ان کو نصیب فرما دیتا۔ کوئی امت اپنے رسول کے بعد اپنے اپنے رسولوں کے ہاتھوں معجزات و آیات دیکھ لینے کے بعد آپس میں اختلافات نہ رکھتی اور باہمی جنگ وجدال کے متعلق سوچتی بھی نہ۔ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا لیکن انہوں نے (باہم) اختلاف کیا اور آپس میں قتل و غارت کا ارتکاب کیا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جلالی و جمالی صفات اور اپنے مختلف اسماء (مثلاً) ہادی، مضل، غفار، قہار، منتقم اور عفوّ کا ظہور چاہا۔ اس لئے وہ لوگ کفر و اسلام اور ہدایت و گمراہی میں بٹ گئے)

= فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ۔ پس کچھ تو ایمان لے آئے (یعنی اللہ نے اپنی مہربانی سے دین انبیاء کا پابند رہنے کی ان کو ہدایت و توفیق عطا فرما دی۔ یہ وہی لوگ تھے جن کا دین اللہ کی صفت ہدایت کا مظہر قرار پایا

= وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور کچھ لوگ ہوئے جنہوں نے کفر کیا۔ یعنی اللہ نے تقاضائے عدل کے تحت ان کی مدد نہیں کی۔ یہ وہی لوگ تھے جن کا دین اللہ کی صفت اضلال کا مظہر قرار پایا۔

= وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا۔ اس جملہ کا دوبارہ ذکر اول جملہ کی تاکید کے لئے ہے۔

فائدہ = اگر اللہ چاہتا کہ سب ہدایت پر آجائیں اور باہمی جنگ وجدال سے باز رہیں تو اس مشیت ایزدی کی تکمیل میں کوئی شے مانع نہیں ہو سکتی تھی۔ ان میں سے بعض کا ایمان اور بعض کا کفر نعوذ باللہ خدا کی بے بسی کی دلیل نہیں بلکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے وہی کرتا ہے اور وہی ہوتا ہے۔ ہماری عقل اس کی حکمت اور تقدیر کی حقیقت کا ادراک کرنے سے قاصر ہے

= لٰكِنَّ (نون کی تشدید کے ساتھ) حرف استدراک ہے۔ یعنی پہلی بات کا وہم دور کرنے والا حرف جیسے بَلْ غَيْرَ اَنَّ۔ اِلَّا۔ اِلَّا اَنْ۔ وغیرہ۔ یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے قرآن مجید میں ہے وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا (۲: ۱۰۲) حضرت سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے
لٰکِنْ (تخفیف کے ساتھ یعنی بغیر تشدید کے) حرف عاطفہ ہوتا ہے جبکہ اس کے بعد کوئی مفرد آئے۔ اور
یہ لٰکِنْ استدراک کے لئے بھی آتا ہے اور کچھ عمل نہیں کرتا۔ مثلاً وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا
بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۹: ۸۶
تا ۸۸) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر لڑائی کرو۔ تو ان
میں جو دولت مند ہیں وہ تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو رہنے ہی دیجئے۔ کہ جو لوگ گھروں میں
رہیں گے ہم بھی ان کے ساتھ رہیں۔ یہ اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ جاتی ہیں (گھروں میں
بیٹھ) رہیں ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے تو یہ سمجھتے ہی نہیں۔ لیکن رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان
لائے سب اپنے مال اور جان سے لڑے انہی لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں۔

۲: ۲۵۴ = اَنْفِقُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِنْفَاقٌ (افعالٌ) مصدر۔ تم (راہ خدا میں) خرچ کرو۔ اس کا مفعول
شَيْئًا محذوف ہے۔ ای انفقوا شَيْئًا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ۔ مِمَّا مرکب ہے مِنْ اور مَا سے مَا بمعنی اَلَّذِیْ اور
کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ یعنی ہم نے جو تمہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

= خُلَّةٌ۔ دوستی۔ آشنائی۔ خلل مادہ۔ خَلِيْلٌ۔ دوست۔

= بَيْعٌ۔ خرید و فروخت، لین دین۔ بیچنا۔ خریدنا۔ مصدر ہے۔ سودا لے کر قیمت لینے کا نام "بیع" ہے اور قیمت
دے کر سودا لینے کا نام "شراء" ہے کبھی شراء کے معنی میں بیع اور بیع کے معنی میں شراء کا استعمال ہوتا ہے

= وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ یہ جملہ محذوف کا معطوف ہے۔ ای فالمؤمنون هم المتقون والكٰفرون
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ پس متقی مومن تو پورا پورا کما حقہٗ ادا کرتے ہیں اور کافر ہی ظالم ہیں (کہ مال کو بے محل صرف کرتے ہیں
اور احکام کی تعمیل نہیں کرتے) الظلمة کے معنی روشنی کا معدوم ہونا ہے اہل لغت اور اکثر علماء کے نزدیک ظلم کے
معنی ہیں کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام پر نہ رکھنا۔ خواہ کمی یا زیادتی کرکے یا اسے اس کے صحیح وقت یا اصلی جگہ سے
ہٹا کر۔ اور اَلظُّلْمُ کا لفظ حق سے تجاوز پر بھی بولا جاتا ہے۔ جس کی مثال دائرہ میں نکتہ کی ہوتی ہے۔ اور ظلم کا اطلاق
چونکہ ہر قسم کے تجاوز پر ہوتا ہے خواہ وہ تجاوز قلیل ہو یا کثیر۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو ابلیس کو ظالم کہا ہے اور دوسری
طرف حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی غلطی کی بناء پر ظالم کہہ دیا گیا ہے۔ گو دونوں کے ظالم ہونے میں بہت بڑا فرق ہے

فائدہ۔ بیضاوی نے لکھا ہے کہ الکٰفِرُوْنَ سے مراد زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں۔ ترک زکوٰۃ کی برائی کی شدت کو
ظاہر کرنے کے لئے زکوٰۃ نہ دینے کو کفر سے تعبیر کیا ہے جیسے حج نہ کرنے کو کفر سے تعبیر کیا ہے۔ اور مَنْ لَمْ يَحُجَّ کی جگہ

مَنْ کَفَرَ فرمایا۔ آیت۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ہ (۳: ۹۷) اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ بیت اللہ کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہیں کرے گا (یعنی حج نہ کرے گا مقدور رکھتے ہوئے) تو خدا بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔

۲: ۲۵۵ = اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اَللّٰہُ۔ مبتدا۔ لا الہ الا ھو خبر اول۔ الحی القیّوم خبر ثانی۔ اِلٰہَ۔ معبود۔ بروزن فِعَالٌ۔ بمعنی مَفْعُوْلٌ مَالُوْہٌ ہے۔ ہر قوم کے نزدیک جس کی بندگی کی جائے الٰہ ہے خواہ وہ معبود برحق ہو یا معبودِ باطل۔ منصوب بوجہ عمل لَآ

اَلْحَیُّ۔ زندہ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جب اس کا تعلق خداوند تعالیٰ کی ذات سے ہو تو معنی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوگا جس کی نہ ابتدا معلوم نہ انتہا۔

اَلْقَیُّوْمُ۔ صیغہ مبالغہ۔ بروزن فَیْعُوْلٌ۔ وہ ذات جو خود قائم رہنے والی ہو اور دوسروں کو قائم رکھنے والی ہو۔ خود موجود و باقی ہے اور دوسروں کو ضروریاتِ ہستی و درستی عطا کرنے والی ہے جس کی ہر چیز اپنے وجود و بقاء و نشوونما کے لئے محتاج ہے

= لَا تَأْخُذُہٗ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ اَخْذٌ (باب نَصَرَ) مصدر۔ وہ اس کو نہیں پکڑتی ہے وہ نہیں آلیتی۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اس کا مرجع اللہ ہے۔ یہ جملہ مستانفہ ہے۔ (نیا جملہ)

= سِنَۃٌ۔ اونگھ۔ غنودگی۔ غفلت۔ وَسِنَ۔ یَوْسَنُ (باب سَمِعَ) کا مصدر ہے۔ اس کی ھا واؤ محذوف کے بدلہ میں ہے جیسے وَعْدٌ سے عِدَۃٌ ہے۔

= نَوْمٌ۔ اسم۔ نیند۔

= مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ مَا بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصولہ ہے۔

= مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط مَنْ استفہامیہ انکاریہ ہے ای لَا یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اَحَدٌ اِلَّا بِاَمْرِہٖ۔ ذَا اسم اشارہ واحد مذکر۔ بعض کے نزدیک مَنْ ذَا مرکب ہے مَاذَا کی طرح لیکن ثعلب نے امالی میں اور ابو البقار نے اعراب میں انکار کیا ہے۔

ترجمہ ہوگا۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے

= مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ۔ مَا ہر دو جگہ موصولہ ہے۔ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ۔ اَیْدِیْھِمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ بَیْنَ مضاف بمعنی ان کے سامنے یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مَا موصولہ کا صلہ ہوئے ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ اس کا مرجع مانی السمٰوٰتِ و مانی الارض عاقل اور بے عقل دونوں کو شامل ہے۔ یا یہ ضمیر ذَا کی طرف راجع ہے (جو مَنْ ذَا الَّذِیْ میں مذکور ہے) اور ذَا سے مراد انبیاء

اور ملائکہ ہیں۔

= وَلَا یُحِیْطُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ اِحَاطَۃٌ (اِفْعَالٌ) سے مصدر۔ وہ نہیں گھیر سکتے۔ یا نہیں گھیرتے۔ (علمی) احاطہ نہیں کر سکتے۔ ضمیر فاعل مَافی السمٰوٰت ومافی الارض کی طرف راجع ہے، یعنی وہ اس کے علم میں سے کسی شَیٔ کا (کامل) علمی احاطہ نہیں کر سکتے۔

= اِلَّا بِمَا شَآءَ ۔ ای الا بما شآء ان یطلعھم علیہ۔ ہاں جس چیز کا علم وہ دینا چاہے۔

واو حالیہ ہے اور یَعْلَمُ کی ضمیر فاعلی ذوالحال ہے یا واؤ عاطفہ ہے۔ دونوں جملوں کا مجموعہ بتا رہا ہے کہ محیط کل اور ہمہ گیر علم ذاتی اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت ہے اس لئے دونوں جملوں کے درمیان حرف عطف کو ذکر کر دیا۔ (تفسیر مظہری)

= وَسِعَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ سِعَۃٌ ۔ (باب سَمِعَ) سے مصدر۔ جیسے وَعَدَ یَعِدُ سے عِدَۃٌ ہے اس نے سما لیا۔ یعنی اس کا علم یا اقتدار (کرسی) ہر چیز کو محیط ہے۔

= کُرْسِیُّہٗ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی کرسی۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اللہ کی طرف راجع ہے اصحاب الظواہر (علامہ ابن تیمیہؒ۔ ابن قیم۔ ابن حزم وغیرہ) کے نزدیک کرسی سے حقیقی معنی مراد ہیں یعنی بیٹھنے کی کرسی لیکن کیفیت مجہول ہے معلوم نہیں کیسی کرسی ہے کس چیز کی ہے۔ غرض ایسی ہے جیسی کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے شایان ہے۔ بعض علماء کے نزدیک کرسی سے مراد وہ جسم محیط ہے جس کے اندر سارا جہان محد ہوا ہے۔ بعض نے انصاف اور حکومت مراد لیا ہے۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک کرسی سے علم مراد ہے۔ ممکن ہے کہ سبھی معنوں کو متضمن ہو۔

= السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ ہر دو اسم مفعول ہیں۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ اس کی کرسی آسمان اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے (کوئی چیز اس سے باہر نہیں)

= وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا ۔ واؤ عاطفہ ہے حِفْظُھُمَا مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل لَا یَؤُدُ فعل ہٗ ضمیر مفعول۔ فعل۔ فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ لَا یَؤُدُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب اَدَ یَؤُدُ ۔ (بروزن قال یقول) اَدٌ د اَءُوْدٌ (باب نصر) مصدر گراں بار کرنا۔ بھاری لگنا۔ تھکا دینا۔ اَلْاَوْدُ ۃٌ بوجھ۔ ہٗ ضمیر مفعول۔ واحد مذکر غائب جس کا مرجع اللہ ہے۔ حِفْظُھُمَا میں ھُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث سماوات اور ارض کے لئے ہے۔

ترجمہ:۔ اور ان کی (یعنی آسمانوں کی اور زمین کی) حفاظت اس کو نہیں تھکاتی۔

= اَلْعَلِیُّ ۔ بلند مرتبہ۔ عالی شان۔ یہ عَلَاءٌ سے ہے جس کے معنی بزرگ ہونے کے ہیں بروزن فَعِیْلٌ

صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ امام راغب فرماتے ہیں عَلِیٌّ کے معنیٰ ہیں رفیع القدر۔ یعنی بلند مرتبت کے۔ یہ عَلِیَ سے ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی صفت واقع ہو تو اس کے معنی ہوں گے۔ وہ ذات جو اس سے کہیں برتر ہے کہ وصف بیان کرنے والوں کا وصف بلکہ عالموں کا علم بھی اس کا احاطہ کر سکے۔

= اَلْعَظِیْمُ۔ بروزن فَعِیْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی بزرگ۔ بڑا۔ بڑی عظمت والا۔ بڑی شان والا عَظُمَ یَعْظُمُ عِظَمٌ وعَظَامَۃٌ مصدر (باب کَرُمَ) سے ہے۔ بمعنی بڑا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

۲: ۲۵۶ = لَاۤ اِکْرَاہَ۔ منصوب بوجہ عمل لَا۔ اِکْرَاہٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ہے۔ کسی کو زبردستی کسی کام کے کرنے پر مجبور کرنا۔ اَلْکَرْہُ وَالْکُرْہُ سخت ناپسندیدگی۔ اَلْکَرْہُ اس مشقت کو کہتے ہیں جو انسان کو خارج سے پہنچے۔ اور اس پر زبردستی ڈالی جائے۔ جیسا کہ آیت ہذا میں مراد ہے اور اَلْکُرْہُ بضم الکاف (ملاحظہ ہو المفردات) اس مشقت کو کہتے ہیں جو اسے ناخواستہ طور پر خود اپنے آپ سے پہنچے۔ مثلاً ایک چیز طبعاً ناگوار ہے لیکن شریعت اسے پسند کرتی ہے اور اسے کرنا ہی پڑتا ہے جیسے جہاد۔ دوم ایسی چیز کہ طبعاً تو پسندیدہ ہو لیکن شرعاً مکروہ ہو۔ مثلاً راگ ورنگ۔

= قَدْ تَّبَیَّنَ = فعل ماضی کے ساتھ قَدْ تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ بتحقیق۔ تحقیق۔ تبیین ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَبَیَّنٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے جس کے معنیٰ ظاہر ہوتے اور واضح ہو جانے کے ہیں

= الرُّشْدُ۔ ہدایت، راہ یابی، راستی۔ رَشَدَ یَرْشُدُ (باب نصر) کا مصدر ہے، ہدایت کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ صلاحیت کے معنی میں قرآن مجید میں ہے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ (۴ : ۶) پھر (بالغ ہونے پر) اگر ان میں عقل کی پختگی یا صلاحیت دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔

= اَلْغَیِّ۔ گمراہی۔ بدراہی۔ ضلالۃ۔ کفر۔ غ وی۔ حروف مادّہ ہیں۔

اَلْغَیّ۔ اس جہالت کو کہتے ہیں جو غلط اعتقاد پر مبنی ہو۔ جہالت کبھی تو کسی عقیدہ پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی۔ (۵۳ : ۲) تمہارے رفیق (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نہ راستہ بھولے ہیں اور نہ راہ بھٹکے ہیں۔ اور کبھی عقیدہ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ مثلاً وَاِخْوَانُھُمْ یَمُدُّوْنَھُمْ فِی الْغَیِّ۔ (۷ : ۲۰۲) اور ان (یعنی کفار) کے بھائی انہیں گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں

= فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ ط مَنْ شرطیہ ہے اور یَکْفُرْ و۔ یُؤْمِنْ فعل مضارع بوجہ شرط مجزوم ہیں۔ پس جس نے طاغوت سے انکار کیا اور اللہ پر ایمان لے آیا۔

اَلطَّاغُوْتُ۔ شیطان۔ حق سے روکنے والے بت۔ معبود باطل۔ سرکش۔ سخت طاغی۔ مفرد۔

احد۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

علامہ محب الدین ابو البقاء عبداللہ العکبری لکھتے ہیں کہ اس کی اصل طَغَيُوْتٌ ہے کیونکہ یہ طَغَيْتُ طَغْيٌ سے ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ واؤ سے ہو کیونکہ اس میں یَطْغُوْا بھی بولا جاتا ہے پر یٰ کا استعمال اکثر ہے اور اسی پر مصدر طُغْيَانٌ آیا ہے پھر لام کلمہ کو مقدم کرکے غ سے پہلے کردیا گیا تو طَيْغُوْتٌ ہوگیا طَوْغُوْتٌ بن گیا۔ پھر حرفِ علت متحرک اور اس کا ماقبل مفتوح ہوا۔ تو اس کو الف سے بدل دیا گیا۔ طَاغُوْتٌ بن گیا۔

= فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔ جوابِ شرط۔ اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا۔

اِسْتَمْسَكَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِسْتِمْسَاكٌ (استفعال) مصدر۔ مَسْكٌ مادہ اس نے پکڑ لیا۔ اِسْتِمْسَاكٌ۔ پکڑ لینا۔ روک کے رکھنا۔

اَلْعُرْوَةُ۔ کڑا۔ حلقہ۔ کسی چیز کا دستہ یا قبضہ۔ عُرًى وَعُرٰی۔ جمع۔

= اَلْوُثْقٰى۔ اسم تفضیل مؤنث۔ اَلْاَوْثَقُ۔ مذکر۔ وَثِيْقٌ اسم فاعل۔ وِثَاقَةٌ (باب کرم) بہت مضبوط ناقابلِ شکست، مَوْثِقٌ مِيْثَاقٌ۔ پختہ عہد۔ پکا وعدہ۔

لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ اِنْفِصَامَ۔ مصدر ہے (باب انفعال) ٹوٹنا۔ لَهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب اَلْعُرْوَةِ کے لئے ہے اور جملہ حال ہے ضمیر العُرْوَةُ سے۔

= سَمِيْعٌ۔ سننے والا۔ سَمْعٌ سے بروزن فَعِيْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جب یہ اللہ کی صفت واقع ہو تو اس کے معنی ہیں ایسی ذات جس کی ہر شے پر حاوی ہو۔

= عَلِيْمٌ۔ بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ عِلْمٌ سے بروزن فَعِيْلٌ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے

۲: ۲۵۷ = يُخْرِجُهُمْ۔ يُخْرِجُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے لئے ہے

= مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ صاحب تفسیر مظہری اس آیت کی شرح میں رقمطراز ہیں

"جن لوگوں کا مومن ہونا خدا چاہتا ہے تو ان کو اپنی توفیق اور ہدایت کی مدد سے جہالت۔ نفس پرستی وسوسوں اور کفر تک پہنچانے والے شبہات سے نکال کر اس صراط مستقیم پر لا ڈالتا ہے جو ایمان تک ان کو پہنچا دیتی ہے۔

واقدی نے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں جس جگہ الفاظ ظُلُمات و النور آئے ہیں ان سے مراد کفر و ایمان ہے ہاں سورۃ انعام کی آیت جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (۶: ۱) میں شب و روز مراد ہیں آیت مذکور بتا رہی ہے کہ ایمان (اختیاری نہیں) صرف عطیہ خداوندی ہے۔ جملہ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

اِلَی النُّوْرِ۔ یا تو اللہ کی دوسری خبر ہے۔ یا اٰمَنُوْا کی ضمیر کا حال ہے یا اَلَّذِیْنَ کا حال ہے یا دونوں سے حال ہے۔ یا مستقل علیحدہ کلام ہے جس سے مفہوم ولایت کی توضیح یا تاکید ہو رہی ہے

= یُخْرِجُوْنَھُمْ۔ میں ضمیر فاعل الطَّاغُوْتُ کی طرف راجع ہے جبکہ ضمیر مفعول (ھُمْ) اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا کے لئے ہے۔

= اُولٰٓئِکَ۔ اسم اشارہ جمع مذکر۔ مشار الیہ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔

= فِیْھَا۔ میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ النَّارِ کے لئے ہے

= خٰلِدُوْنَ۔ خُلُوْدٌ (باب نَصَرَ) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت رفع۔ ہمیشہ رہنے والے

۲: ۲۵۸ = اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کیا تجھے خبر ہے اس شخص کی

حَآجَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ مُحَاجَّۃٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ اس نے جھگڑا کیا۔ اس نے بحث کی حجت کی۔ حجت کرنا۔ یعنی ہر ایک کا دوسرے کو اس کی دلیل اور راہ سے ہٹانے کی خواہش کرنا

= اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ۔ اَنْ سے پہلے لام تعلیل محذوف ہے گویا عبارت ہے لِاَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ۔ جھگڑا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکومت عطا کی تھی۔ اس لئے اس نے سرکشی کی۔ حکومت کا غرور اس کے جھگڑا کرنے کی علت تھا۔ یعنی اس نے عطاء خداوندی کے تقاضے کے خلاف کیا۔ عطا کا لازمی تقاضا یہ تھا کہ وہ شکر کرتا مگر کیا اس نے اس کے برعکس۔ عرب کہتے ہیں کہ عَادَیْتَنِیْ لِاَنِّیْ اَحْسَنْتُ اِلَیْکَ تو میرا دشمن اس لئے ہو گیا کہ میں نے تجھ سے بھلائی کی (یہ طنزیہ کلام ہے)

= فَاْتِ بِهَا۔ اْتِ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِتْیَانٌ (باب ضَرَبَ) مصدر بمعنی آنا۔ لیکن جب اس کا تعدیہ بَا کے ساتھ ہو تو بمعنی لانے کے ہوں گے۔ اْتِ ب۔ تو لا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب الشمس کے لئے ہے تو اسے (نکال) لے آ۔

= بُهِتَ۔ ماضی مجہول۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ بَهْتٌ (باب سمع و کرم) مصدر۔ بمعنی حیران و ششدر رہ جانا۔ وہ حیران رہ گیا۔ وہ مبہوت ہو گیا۔ یہاں فعل مجہول فعل معروف کے معنی میں ہی آیا ہے

= وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اللّٰهُ فاعل۔ لَا یَهْدِیْ مضارع منفی واحد مذکر غائب فعل۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ موصوف و صفت مل کر مفعول۔ اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲: ۲۵۹ = اَوْ كَالَّذِیْ۔ اَوْ حرف عطف اس کا عطف اَلَمْ تَرَ پر ہے كَ بمعنی مثل کے آیا ہے اس صورت میں اَرَاَیْتَ محذوف ہے۔ گویا آیت کی تقدیر یوں ہے۔ اَوْ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ۔ یعنی اَلَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ۔ کے علاوہ یہ دوسرے شخص کی مثال ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔ اس کے مدمقابل بھی بیان نہیں ہوا۔ کہ آیا اس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے گفتگو کی تھی۔ یا یہ کسی اور زمانہ کا قصہ ہے

اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعیین نہیں فرمائی۔ ترجمہ یوں ہوگا۔ اور کیا تم نے مثال نہیں دیکھی اس شخص کی جو ایک بستی کے پاس سے گذرا.... اخفش نے کاف کو زائد قرار دیا ہے۔
= قَرْيَةٍ۔ بستی۔ اور بستی کے رہنے والے اس کی جمع قُرٰی۔ قُرٰی جمع قیاسی نہیں صرف سماعی ہے۔ کیونکہ فَعْلَةٌ کی جمع قیاسی فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے ظَبْيَةٌ کی جمع ظِبَاءٌ۔ بعض اہل لغت نے کہا ہے کہ اہل یمن قِرْيَةٌ بولتے ہیں اور اس کی جمع قُرٰی قیاسی ہے جیسے ذِرْوَةٌ کی جمع ذُرٰی۔ بہرکیف قرآن مجید میں قَرْيَةٌ (واحد) اور قُرٰی (جمع) آیا ہے اور یہی فصیح ہے اس کے مقابلے میں یمنی استعمال فصیح نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (۶:۹۲) کہ تم بستیوں کی ماں (یعنی مکہ) کے اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو ڈراؤ۔
= وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا۔ هِيَ ای قَرْيَةٌ۔ خَاوِيَةٌ۔ اسم فاعل واحد مؤنث افتادہ۔ گری ہوئی۔ خَوٰى يَخْوِي خَوًى (باب ضرب) (گھر کا) اجڑ جانا۔ گر جانا۔ اور خَوِيَ يَخْوَى خَوَايَةٌ خَوَاءٌ (باب سَمِعَ) (جگہ یا مکان کا) خالی ہونا۔ گر پڑنا۔ ڈھ جانا۔ اندر سے کھوکھلا ہو جانا۔
جملہ وَهِيَ خَاوِيَةٌ موضع جر میں ہے اور اس صورت میں قَرْيَةٍ کی صفت ہے۔ عَلٰى عُرُوْشِهَا متعلق ہے خَاوِيَةٌ سے عُرُوْشِهَا۔ مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب قَرْيَةٍ کے لئے ہے۔ عُرُوْشٍ جمع ہے عَرْشٌ کی۔ بمعنی چھت۔ عَرْشُ الْبَيْتِ گھر کی چھت۔ بیل کو چڑھانے کے لئے جو چھت یا ٹٹی کرتے ہیں اس کو بھی عرش کہتے ہیں۔
قریۃ خاویۃ علی عروشہا۔ شہر جو چھتوں سمیت ڈھا پڑا تھا۔
= اَنّٰى۔ ای کیف۔ کیونکر۔ کیسے۔ نیز ملاحظہ ہو ۲: ۲۲۳ — هٰذِهٖ۔ یہ بستی۔ یا اس بستی کے لوگ —
= بَعْدَ مَوْتِهَا۔ اس کی موت کے بعد۔ اس کی ویرانی کے بعد (بستی یا بستی کے رہنے والوں کی بربادی کے بعد)۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب اس کا مرجع قَرْيَةٌ ہے
= اَمَاتَهُ اللّٰهُ۔ اللہ فاعل۔ اَمَاتَ فعل ماضی واحد مذکر غائب۔ اِمَاتَةٌ (افعال) مصدر ہٗ۔ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اس نے (یعنی خدا تعالیٰ نے) اس کو (یعنی اس شخص کو جو اس قریہ کے پاس سے گذرا۔ اور اس کو برباد دیکھ کر کہا کہ اس بربادی کے بعد اللہ اسے کیسے زندہ کر دے گا۔ موت دی مار ڈالا۔
= ثُمَّ بَعَثَهٗ۔ ثُمَّ حرف عطف ہے یہاں تراخی فی الوقت کے لئے آیا ہے بمعنی پھر۔ بَعَثَهٗ بَعَثَ۔ بَعَثَ۔ ماضی۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے اسے زندہ اٹھا کھڑا کیا۔ ہٗ ضمیر

مفعول مذکورہ بالا شخص کی طرف راجع ہے۔ اگر رسولوں کے متعلق اس کا استعمال ہو تو بعث کے معنی اللہ کی طرف سے مبعوث کرنے اور بھیجنے کے ہوں گے۔ مثلاً ابعث اللہ بشرا رسولا (۱۷: ۹۴) کیا خدا نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

= قال کم لبثت۔ ای قال اللہ۔ کم لبثت۔ ای کم زمانا لبثت۔ تو کتنی مدت ٹھہرا۔ نیز ملاحظہ ہو۔ ۲: ۲۱۱ ۔ اور ۲: ۲۴۹۔ لبث (باب سمع) لبث۔ مصدر۔ بمعنی ٹھہرنا۔ رہنا۔

= بعض یوم۔ مضاف مضاف الیہ۔ بعض۔ کچھ۔ ٹکڑا۔ کل کے اعتبار سے شئے کے کسی جزء کو بعض کہتے ہیں۔ اس لئے کل کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے بعض یوم۔ دن کا کچھ حصہ۔

= قال۔ ای قال اللہ۔

= بل۔ حرف اضراب ہے۔ بلکہ۔ نیز ملاحظہ ہو۔ ۲: ۱۳۵۔

= لم یتسنہ۔ نفی جحد بلم۔ واحد مذکر غائب۔ (باوجود سالہا گذر جانے کے) تمہارا مشروب یا طعام خراب نہیں ہوا۔ تسنن (باب تفعل) مصدر سے۔ عمر رسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا۔ خوراک کا لس ہوجانا خوراک کو پھپھوندی لگ جانا۔ س ن ن حروف مادہ ہیں۔ یتسن۔ اصل میں یتسنن تھا۔ چونکہ تین نون جمع ہو گئے تھے اخیر کو ی سے بدلا۔ پھر ی کو الف سے بدلا الف جزم کی وجہ سے حذف ہو گیا۔ ہ استراحت یعنی سکتہ کی ہے۔ مادہ س ن ہ سے سنہ یسنہ سنۃ (باب سمع) سے بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی بہت سالوں والا ہونا۔ طعام یا شراب کا متغیر ہو جانا۔ بگڑ جانا۔

= ولنجعلک۔ محذوف پر معطوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے اریناک ذلك لتعلم قدرتنا۔ ہم نے تجھے یہ کچھ اس لئے دکھلایا تاکہ تو جان لے ہماری قدرت کو (بعض کے نزدیک واؤ زائد ہے) اور یہ اس لئے کہ ہم تجھ کو لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی (یا دلیل) بنائیں۔

= وانظر الی العظام۔ اور ہڈیوں کو دیکھ۔ مراد گدھے کی ہڈیاں (جو اس شخص کے پاس تھا) یا اہل قریہ کی ہڈیاں (جو اس وقت مر کھپ چکے تھے) یا اس کی اپنی ہڈیاں یا اس کے گدھے کی ہڈیاں (روح المعانی) عظام ہڈیاں۔ عظم کی جمع جیسے سہام سہم کی جمع ہے۔

= ننشزھا۔ مضارع جمع متکلم۔ انشاز (افعال) مصدر۔ ہم جوڑ دیتے ہیں۔ حرکت دیتے ہیں اٹھا دیتے ہیں۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب العظام کے لئے ہے۔

النشز۔ بلند زمین کو کہتے ہیں۔ اور نشز فلان کے معنی بلند زمین کے قصد کرنے کے ہیں۔ اسی سے نشز فلان عن مقرہ کا محاورہ ہے۔ جس کے معنی کسی کا اپنی قرار گاہ سے اوپر ابھر آنے کے

کے ہیں۔ اور ہر اوپر اٹھنے والی چیز کو نَاشِزٌ کہا جاتا ہے۔ اسی معنی میں قرآن مجید میں آتا ہے وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا (۵۸ : ۱۱) اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔

اور نَشْزٌ و اِنْشَازٌ کے معنی زندہ کرنا بھی آتے ہیں کیونکہ زندگی میں ایک طرح کا ابھار پایا جاتا ہے۔ اور اسی معنی میں آیۃ ہذا میں اس کا استعمال ہوا ہے۔

= نَکْسُوْهَا۔ مضارع جمع متکلم۔ کِسْوَةٌ (باب نصر) مصدر بمعنی پہنانا (کسی کے اوپر لباس کی طرح) چڑھانا۔ یا جس طرح لباس سے جسم کو چھپایا جاتا ہے اسی طرح چھپا دینا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع العظام ہے۔ لحمًا مفعول ثانی۔ ہم ان (ہڈیوں) پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ یا ان کو گوشت سے چھپا دیتے ہیں جس طرح جسم کو لباس سے چھپا دیتے ہیں۔ کِسْوَةٌ لباس کا جوڑا۔

= تَبَیَّنَ = ماضی واحد مذکر غائب۔ تَبَیُّنٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ بمعنی ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔ لَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اس شخص کے لئے ہے۔ جب یہ امر اس پر واضح ہو گیا۔ یعنی اللہ کی قدرت کی ہمہ گیری اس پر واضح ہو گئی۔

= اَعْلَمُ۔ میں جانتا ہوں بمعنی یقین کرتا ہوں۔

۲ : ۲۶۰ = وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ میں اِذْ سے قبل عبارت مقدر ہے ای اُذْکُرِ الْوَقْتَ اِذْ۔ یا وَاذْکُرِ الْوَاقِعَةَ اِذْ۔ اور وہ وقت یاد کرو جب۔ یا وہ واقعہ یاد کرو جب۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی وَاِذْ آیا ہے وہاں لفظ اُذْکُرْ محذوف ہے یعنی آپ ان سے ذکر کیجئے یا آپ از خود یاد کیجئے اِذْ اسم ظرف ہے۔ قَالَ فعل اِبْرٰهٖمُ۔ فاعل۔

= رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ یہ جملہ مقولہ ہے اور کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی جملہ مفعول ہے اَرِنِیْ کا۔ ترجمہ ہوگا۔ اور (اے نبی) اس واقعہ کو یاد کرو جب حضرت ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیونکہ زندہ کرے گا؟۔ اَرِنِیْ میں اَرِ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ نَ وقایہ اور یَ ضمیر واحد متکلم کی۔

= قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ۔ قال۔ ای قال اللّٰہُ۔ ہمزہ استفہامیہ وَ حرفِ عطف۔ حرفِ عطف سے پہلے کلام مقدر ہے ای اَلَمْ تَعْلَمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تو نہیں جانتا۔ اور تجھے یقین نہیں آیا۔

= قَالَ بَلٰی۔ ای قال ابراهیمُ بَلٰی۔ ہاں کیوں نہیں۔ نیز ملاحظہ ہو۔ ۳ : ۷۶ (

= وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ۔ لِیَطْمَئِنَّ کا لام محذوف سے متعلق ہے تقدیر کلام یوں ہے!

سَئَلْتُکَ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ۔ میں نے اطمینان دِل کے لئے تجھ سے سوال کیا ہے، اِطْمِیْنَانٌ (اِفْعِیْعَالٌ) مصدر ہے۔

= خُذْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اَخْذٌ (باب نَصَرَ) مصدر تو لے۔ تو پکڑ۔

= مِنَ الطَّیْرِ صفت ہے اَرْبَعَۃً کی جو مفعول ہے فعل خُذْ کا۔

= صُرْهُنَّ اِلَیْکَ۔ صَارَ یَصُوْرُ۔ (باب نَصَرَ) وَصَارَ یَصِیْرُ (باب ضَرَبَ) صَیْرٌ و صَوْرٌ۔ مصدر سے۔ مائل کرنا۔ ہلانا۔ سدھانا۔ (باب ضَرَبَ سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا بھی ہے صَارَ اِلٰی کَذَا۔ کے معنیٰ کسی خاص مقام تک پہنچ جانے کے ہیں صِیْرُ الْبَابِ۔ دروازہ کا شگاف یا جھروکا۔ اسے صِیْرٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نقل وحرکت کا منتہیٰ ہوتا ہے اس لئے اَلْمَصِیْرُ اُس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی چیز نقل وحرکت کے بعد پہنچ کر ختم ہوجاتی ہے قرآن مجید میں ہے ؛ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ (۵ : ۱۸) یعنی اللہ تعالیٰ ہی لوٹنے کی جگہ ہے یا وَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ (۶ : ۶۷) اور جو لوگ اپنے رب کے منکر ہوئے ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور بری جگہ ہے وہ پہنچنے کی۔

صُرْهُنَّ۔ صُرْ۔ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ بمعنی پھر ان کو اپنی طرف مانوس کرلے (ضیاء القرآن) پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو۔ (تفسیر کبیر) پھر ان کو اپنی طرف آنے کے لئے سدھاؤ۔ (عبد اللہ یوسف علی)

= مِنْهُنَّ۔ میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث اربعۃً من الطیر کی طرف راجع ہے۔

= جُزْءً۔ ایک حصہ۔ کچھ حصہ۔ اَجْزَاءٌ جمع۔ اِجْعَلْ کا مفعول اِجْعَلْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر جَعْلٌ (باب فتح) سے مصدر۔ تو رکھ۔ تو بنادے۔

= اُدْعُهُنَّ۔ اُدْعُ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ دَعْوَۃٌ (باب نَصَرَ) سے مصدر بمعنی بلانا۔ پکارنا دعا کرنا۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ توان کو پکار۔ توان کو بلا۔

= یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا۔ یَاْتِیْنَ مضارع جمع مؤنث غائب اِتْیَانٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ آئیں تیری طرف یا تیرے پاس۔ سَعْیًا۔ مصدر۔ موضع حال میں ہے۔ دوڑتے ہوئے۔

٢ : ٢٦١ = مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ یہ جملہ مبتدا ہے۔

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ۔ خبر۔
اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ صفت ہے حَبَّةٍ کی۔
مِائَةُ حَبَّةٍ ـــــ مبتدا
فِیْ کُلِّ سُنْبُلَةٍ ـــــ خبر] صفت ہے سَنَابِلَ کی۔

اس عبارت میں مضاف محذوف ہے خواہ مبتدار کی طرف حذف ماناجائے یا خبر کی جانب۔
پہلی صورت میں عبارت ہوگی۔ مَثَلُ (اِنْفَاقِ) الَّذِیْنَ ...... کَمَثَلِ حَبَّةٍ۔ ترجمہ ہوگا: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بونے والا جس دانے سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔
دوسری صورت میں عبارت ہوگی مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ ...... کَمَثَلِ بَاذِرِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ۔ اور ترجمہ ہوگا۔ راہ خدا میں اپنا مال خرچ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بونے والا جس دانے سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ سے مراد خدا کی راہ میں کسی مدّ میں خرچ کرنا ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد جہاد ہے۔
یُنْفِقُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِنْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔
سَنَابِلَ۔ جمع۔ سُنْبُلَةٍ واحد۔ بال۔ خوشہ۔
حَبَّةٍ۔ حَبَّةٌ واحد۔ حُبُوْبٌ۔ دانے اناج کے۔ غلّہ۔ اناج۔ گندم۔ جو وغیرہ۔ دوائی وغیرہ کی گولی کو بھی حَبَّةٌ یا حَبٌّ کہتے ہیں۔
= یُضٰعِفُ مضارع واحد مذکر غائب۔ مُضَاعَفَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) وہ بڑھاتا ہے۔ وہ بڑھائیگا
= وَاسِعٌ۔ وسیع فضل والا۔ کشادہ بخشش والا۔ سَعَةٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔
۲:۲۶۲ = اَلَّذِیْنَ۔ اسم موصول معہ اپنے صلہ کے مبتدار۔ اور لَهُمْ اَجْرُهُمْ ...... الخ اس کی خبر
= ثُمَّ۔ یہاں تراخی فی المرتبہ (تفاوتِ مرتبہ) کے لئے ہے۔ یعنی انفاق اور ترک المنّ والاذیٰ کے درمیان تفاوت کے اظہار کے لئے۔ دوسرے لفظوں میں نفس الانفاق اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن بعد میں احسان نہ جتانا اور اپنی فوقیت کا اظہار نہ کرنا اس سے بھی بڑھ کر ہے۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۴۶:۱۳) جن لوگوں نے کہا کہ خدا ہمارا پروردگار ہے۔ پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو

نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ غمناک ہوں گے۔ مطلب یہ کہ ایمان لانے سے ایمان پر استقامت بڑھ کر نیکی ہے
نیز ملاحظہ ہو ۲ : ۲۸ -

= لَا یُتْبِعُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب اِتْبَاعٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ (اس کے) پیچھے نہیں کرتے۔

= مَا اَنْفَقُوْا ۔ مَا موصولہ۔ اَنْفَقُوْا۔ (ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب) صلہ اپنے موصول کا۔ موصول وصلہ مل کر مفعول اپنے فعل لَا یُتْبِعُوْنَ کا۔ مَا اَنْفَقُوْا ای انفاقہم۔

= مَنًّا۔ مَنَّ یَمُنُّ (باب نصر) مَنٌّ وَمِنَّةٌ مصدر اَلْمِنَّةُ کے معنی بھاری احسان کے ہیں اور یہ دو طرح پر ہوتا ہے:۔

(۱) ایک منت بالفعل جیسے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (۳ : ۱۶۴) خدا نے مؤمنوں پر بڑا احسان کیا ہے اور یہ منت بالفعل درحقیقت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے

(۲) منت بالقول۔ یعنی احسان جتانا۔ گو انسانی معاشرہ میں احسان جتلانا معیوب سمجھا جاتا ہے مگر جب کفران نعمت ہو رہا ہو تو اس کے اظہار میں کچھ قباحت نہیں ہے کسی نے کہا ہے اذا كُفِرَتِ النعمة حسنت المنّة، جب نعمت کی ناشکری ہو رہی ہو تو احسان جتلانا ہی مستحسن ہے قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے یَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ ـــ لِلْاِيْمَانِ ۔ (۴۹ : ۱۷) یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے ہیں کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ خدا نے تم پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا۔

اس میں ان کی طرف سے منت بالقول یعنی احسان جتلانا مراد ہے اور اللہ کی طرف سے منت بالفعل یعنی انہیں ایمان کی نعمت سے نوازنا مراد ہے۔

یہاں مَنًّا احسان جتلانا مراد ہے منصوب بوجہ مفعول کے ہے۔

= اَذًى ۔ ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہنچے خواہ وہ ضرر دنیوی ہو یا اُخروی۔ اذًى ۔(باب سَمِعَ) تکلیف پانا۔ اور آذٰی یُؤْذِیْ اِیْذَاءً ۔ (باب افعال) بمعنی کسی کو تکلیف دینا۔ منصوب بوجہ مفعول ہے۔

ترجمہ :۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کر چکے ہیں اس کے عقب میں نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ اذیت پہنچاتے ہیں الخ۔

۲ : ۲۶۳ = قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۔ اچھی بات، مناسب بات ۔ یعنی معذرت کی نرم بات کہنا۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ موصوف وصفت ۔ مبتدا ۔ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى خبر ۔
= مَغْفِرَةٌ ۔ معاف کرنا ۔ درگذر کرنا ۔ غَفَرَ يَغْفِرُ کا مصدر باب ضرب سے ۔ مَغْفِرَةٌ ۔ کے مندرجہ ذیل معانی ہو سکتے ہیں ۔

(۱) خدا سے مغفرت مانگنا ۔ (ا) اپنے لئے کہ سائل کو کچھ نہ دے سکا (ب) سائل کے لئے کہ سوال کرنا معیوب ہے ۔

(۲) سائل کے الحاح اور تلخ کلامی پر چشم پوشی کرنا ۔ (بیضاوی)

(۳) سائل سے معافی مانگنا اور معذرت کرنا ۔ (بیضاوی ۔ کشاف)

(۴) سائل کی پردہ پوشی کرنا (الخازن)

بعض نے اس آیت کی تقدیر یوں کی ہے : قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ اَوْلٰى وَالْمَغْفِرَةُ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۔ یعنی نرم بات کہنا بہت اچھا ہے لیکن مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد دکھ دیا جائے ۔ اس میں قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کی خبر محذوف لی گئی ہے ۔ اور مَغْفِرَةٌ مبتدا اور خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ اس کی خبر لی گئی ہے ۔

= غَنِيٌّ ۔ کلی طور پر بے نیاز ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے ۔

= حَلِيْمٌ ۔ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ بردبار ۔ تحمل کرنے والا ۔
حِلْمٌ ۔ جس کے معنی نفس وطبیعت پر ایسا ضبط رکھنا کہ غیظ و غضب کے موقعہ پر بھڑک نہ اٹھے ۔ قرآن مجید میں حلم بمعنی عقل بھی آیا ہے ۔ مثلاً اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ (۵۲ : ۳۲) کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں ۔

۲ : ۲۶۴ = لَا تُبْطِلُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔ اِبْطَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ تم باطل مت کرو تم ضائع مت کرو ۔ تم رائیگاں مت کرو ۔

= كَالَّذِىْ ۔ میں ک حرف تشبیہ ہے ۔ محل نصب میں ہے ۔ نصب یا تو مفعول مطلق ہونے کی صورت میں ہے ای ابطالا کابطال الذی ینفق ۔ ترجمہ ہوگا ۔ اس شخص کے ثواب کو رائیگاں کرنے کی طرح اپنے ثواب کو اکارت نہ کرو جو ۔۔۔۔۔۔ الخ
یا حال ہونے کی بناء پر ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا ۔ کہ ثواب کو برباد کرنے میں اس شخص کی مانند نہ ہو جاؤ

= يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ ۔ رِئَآءَ کے منصوب ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :
(۱) منصوب مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے ہے ۔ یعنی لوگوں کو دکھانے کی غرض سے وہ خرچ کرتا ہے
(۲) حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے ۔ یعنی لوگوں کو دکھاتے ہوئے خرچ کرتا ہے ۔

(۳) مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعنی لوگوں کی دکھاوٹ کا خرچ کرنا۔

رِئَاءٌ۔ رَاءَیٰ یُرَائِیْ (باب مفاعلة) مُرَاءَۃٌ وَرِئَاءٌ مصدر (ر ء ی۔ مادہ) خلاف اصل وخلاف حقیقت دکھانا۔ دکھاوا۔ خود نمائی۔ کسی کو دکھانے کے لئے کسی کام کا کرنا۔

رِئَاءَ النَّاسِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ لوگوں کے دکھاوے کے لئے

= وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ جملہ حالیہ ہے بمعنی: حالانکہ اس کا ایمان نہ اللہ پر ہوتا ہے اور نہ یوم آخرت پر

فائدہ۔ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ انفاق صدقہ کی قید نہیں ہے کیونکہ ریاکاری خیرات کا ثواب بہرحال برباد ہوجاتا ہے خواہ ریاکاری کرنے والا مؤمن ہی ہو بلکہ اس جملہ کا ذکر حقیقت میں اس امر پر تنبیہ ہے کہ دکھاوٹ کے لئے خیرات کرنا مؤمن کی شان نہیں ہے بلکہ یہ منافق کی خصوصیت ہے۔ (مظہری)

= صَفْوَانٍ۔ صاف اور چکنا پتھر۔ اس کا واحد صَفْوَانَۃٌ ہے۔ (ص ف و مادّہ)

= اَصَابَہٗ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِصَابَۃٌ (افعال) وہ پہنچا۔ وہ آپڑا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ وہ اس پر آپڑا۔

= وَابِلٌ۔ اسم۔ سخت بارش۔ موسلادھار بارش۔ بڑے بڑے قطروں کی بارش۔ وَبْلٌ (آسمان کا) بہت بارش برسانا۔ (گھوڑے کا) بے تحاشا دوڑنا۔

فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ۔ پھر اس پر زور کا مینہ برس گیا۔ اس پر زور کی بارش برسی۔

= صَلْدًا۔ سپاٹ اور سخت پتھر جس پر کچھ نہ اُگے۔ صَلْدٌ کی جمع اَصْلَادٌ ہے۔

= لَا یَقْدِرُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ نہیں قدرت رکھتے وہ۔ عَلٰی شَیْءٍ۔ کسی چیز پر۔ مِمَّا۔ مرکب ہے مِنْ اور مَا موصولہ سے۔ کَسَبُوْا۔ انہوں نے کمایا۔ یعنی اس سپاٹ پتھر پر جو بھی انہوں نے محنت کی تھی جو کہ سخت بارش کے آنے سے دُھل بہ کر صاف ہوگئی۔ اور اُن کی قسمت میں ان کی کمائی میں سے کچھ بھی نہ آیا۔

اسی طرح ریاکار پر مُرور دہر اور موت کا مینہ برسے گا تو ان کے اعمال سخت پتھر کی طرح دھل جائیں گے اور آخرت میں ان کی کمائی میں سے ان کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

چونکہ اَلَّذِیْ سے جنس یا جمع مراد ہے گو لفظ مفرد ہے اس لئے معنوی لحاظ سے لَا یَقْدِرُوْنَ کی ضمیر جمع اَلَّذِیْ کی طرف راجع ہے۔

= اَلْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ۔ موصوف وصفت مل کر لَا یَھْدِیْ کا مفعول ہے۔ اور اللہ کافر قوم کو

ہدایت نہیں دیتا۔

۲: ۲۶۵ = ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ۔ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ابۡتِغَآءَ۔ مضاف۔ ابۡتِغَآءَ منصوب بوجہ مفعول لہٗ یُنۡفِقُوۡنَ کا۔ جو اپنا مال خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ابۡتِغَآءٌ بروزن (افۡتِعَالٌ) مصدر ہے۔ بمعنی چاہنا۔ تلاش کرنا۔ مَرۡضَاتٌ مصدر میمی واسم مصدر۔ پسند کرنا۔ رضامند ہونا۔ پسندیدگی۔ خوشنودی۔ رضامندی۔ اسی سے ہے رَاضِیٌ۔ اسم فاعل رِضۡوَانٌ خوب رضامندی۔

= وَ تَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ۔ واؤ عاطفہ ہے تَثۡبِیۡتًا بھی منصوب بوجہ مفعول لہٗ ہے ای ولتثبیت (ایمان واعتقاد کے استحکام کے واسطے) تَثۡبِیۡتٌ (باب تفعیل) مصدر ہے بمعنی ثابت قدم کرنا۔ ثابت رکھنا۔ مستحکم کرنا۔ مضبوطی۔ تاکید۔ اپنے نفسوں کے (ایمان واعتقاد میں) استحکام کے لئے ــ "اور اسلام کو مضبوط بنانے۔ اور اللہ کے وعدۂ جزاء کی تصدیق کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی غرض سے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں" (تفسیر مظہری)

"اپنے دلی اعتقاد سے خرچ کرتے ہیں" (تفسیر حقانی)

"اور اپنے نفس میں پختگی (پیدا کرنے کی غرض سے" (تفسیر ماجدی)

"اور خلوصِ نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں" ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری۔

= کَمَثَلِ جَنَّةٍ۔ ك تشبیہ کا ہے۔ مَثَلِ جَنَّةٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ (ان) لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی خوشنودی اور اپنے نفس کی پختگی کے لئے خرچ کرتے ہیں) ایک (ایسے) باغ کی سی ہے۔

= بِرَبۡوَةٍ۔ ب حرف جار بمعنی عَلٰی۔ رَبۡوَةٍ۔ مجرور۔ اسم ہے اس کی جمع رُبًی دربیٌ بمعنی ٹیلہ بلندی۔ بلند جگہ۔ رَبَا۔ یَرۡبُوۡ۔ رِبَاءٌ (باب نصر) ٹیلہ پر چڑھنا۔ رَبَا فُلَانٌ۔ فلاں اونچی جگہ پر چلا گیا۔ یا چڑھ گیا۔ آیت ہذا میں اونچی جگہ کے معنوں میں مستعمل ہے۔

رَبَا۔ یَرۡبُوۡ رَبًا (باب نصر) بمعنی (گھوڑے کا) پھولنا۔ چونکہ پھولنے میں بلندی اور ابھرنے کے معنی متضمن ہیں اس لئے ایسی زمین جو اپنی زرخیزی کی وجہ سے یا کھاد وغیرہ سے پھولے اور ابھرے اسے بھی رَبۡوَةٌ کہتے ہیں۔ ان معنی میں قرآن مجید میں ہے فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ (۲۲: ۵) پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ شاداب ہوجاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے۔

بِرَبۡوَةٍ صفت ہے جَنَّةٍ کی جملہ اَصَابَهَا وَابِلٌ بھی جَنَّةٌ کی صفت ہے۔

= فَاٰتَتْ ۔ فَ سببیہ ہے اٰتَتْ ماضی واحد مؤنث غائب اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ لائی
اُکُلَھَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جَنَّۃٍ ہے اس باغ کا میوہ
اس کا پھل ۔ اَلْاُکُل ۔ پھل ۔ خوراک ۔

= ضِعْفَیْنِ ۔ دوچند ۔ دوگنا ۔ تو وہ دوگنا پھل لاتا ہے ۔

= فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھَا ۔ فَ عاطفہ اِنْ شرطیہ لَمْ یُصِبْ ۔ مضارع نفی جحد بلم ۔ صیغہ واحد مذکر
غائب ۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب ۔ پھر اگر وہ نہ برسے اس پر ۔ جملہ شرطیہ ہے ۔
فَطَلٌّ ۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے ۔ طَلٌّ ۔ ہلکی بارش ۔ پھوار ۔ اوس ۔ شبنم ۔ اس کی جمع
طِلَالٌ وَطِلَلٌ ۔ ہے یہ مبتدا ہے اس کی خبر محذوف ہے ۔ ای فطل یکفیھا ۔ تو اس کے لئے پھوار
ہی کافی ہے ۔

= بَصِیْرٌ ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل ہے دیکھنے والا ۔ جاننے والا ۔

فائدہ ۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال اس کی
راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کا عمل اس باغ کی طرح ہے جو ایک اونچے ٹیلہ پر زرخیز زمین پر واقع ہو کہ
اگر ذراسی بارش اس پر پڑے تو اس کو پھل دوگنا آئے اور اگر زور کی بارش نہ ہو اور صرف پھوار ہی
پڑ جائے تو بھی کافی ہے باغ پھر بھی پھل لے آئے گا گو دوچند نہ سہی ۔ یعنی ایسے لوگوں نے اگر اپنی
خیرات کے ساتھ ثواب کو دوگنا کر دینے والے اعمال بھی کئے ہیں تو ثواب چند در چند حسب منشیت
خداوندی ہو جاتا ہے ۔ اور اگر بالفرض ایسے اعمال انہوں نے نہ بھی کئے ہوں تو بہر حال پھر بھی ان
کو اپنے اصل عمل کا ثواب لازمی ملیگا وہ ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا ۔

۲ : ۲۶۶ = اَیَوَدُّ ۔ اَ ہمزہ استفہام انکاری ہے ۔ یَوَدُّ ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَوَدَّۃٌ
(باب سَمِعَ) سے مصدر وہ پسند کرتا ہے وہ پسند کرے گا ۔ وہ خواہش کرتا ہے ۔ آرزو کرتا ہے ۔

= اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے ۔ کہ ہو اس کے لئے ایک باغ ۔

= مِنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۔ کھجوروں اور انگوروں کا ۔ صفت ہے جَنَّۃٌ کی ۔ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۔ دوسری صفت جَنَّۃٍ کی ۔ اور لَہٗ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ تیسری صفت ہے
جَنَّۃٌ کی ۔ نَخِیْلٌ کھجوریں ۔ کھجور کے درخت ۔ اَعْنَابٍ ۔ عِنَبٌ کی جمع بمعنی انگور تَجْرِیْ ۔ مضارع
واحد مؤنث غائب ۔ جَرْیٌ وَجَرَیَانٌ (باب ضَرَبَ) مصدر وہ بہتی ہے وہ چلتی ہے ۔ وہ
جاری ہے مِنْ تَحْتِھَا ۔ اس کے نیچے سے ۔ تَحْتَ ضد ہے فَوْقٌ کی ۔ اسم ظرف ہے ۔ ھَا
ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع جَنَّۃ ہے ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۔ اس (باغ)

کے نیچے یا اس باغ میں نہریں چلتی ہوں۔ چونکہ باغ میں چلنے والی نہریں باغ کے درختوں وغیرہ کے نیچے زمین پر ہوتی ہیں اس لئے درختوں کی مناسبت سے لفظ تحت استعمال ہوا ہے اس مقصد کے لئے لفظ خِلٰلُ بمعنی وسط۔ درمیان۔ بیچ بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً وَفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا (۱۸: ۳۳) اور دونوں کے بیچ میں ہم نے ایک نہر جاری کر رکھی ہے۔ یا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا (۱۷: ۹۱) یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو۔

لَهٗ فِيْهَا۔ میں لَ بمعنی مِلک (مالک ہونے کے) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَحَدُكُمْ ہے۔

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ۔ حال ہے اَحَدُ سے اور وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ حال ہے اَصَابَهٗ کی ضمیر سے۔

اَلْكِبَرُ۔ مصدر و اسم مصدر (باب كَرُمَ) سے۔ بڑا ہونا۔ بوڑھا ہونا۔ بڑھاپا۔ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ۔ موصوف صفت۔ ننھے ننھے۔ ضعیف و ناتواں بچے۔

= فَاَصَابَهَا۔ میں فَ عاطفہ ہے اَصَابَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِصَابَةٌ (باب افعال) مصدر۔ اس نے آلیا۔ اس نے پالیا۔ وہ آپہنچا۔ وہ آپڑا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع جَنَّةٌ ہے۔ اور اس (باغ) کو آلیا۔

= اِعْصَارٌ۔ تیز اور طوفانی ہوا۔ جو زمین سے بشکل عمودی اوپر کو جاتی۔ بگولہ۔ اس کی جمع اَعَاصِرُ وَاَعَاصِيْرُ ہے۔ عصر مادّہ ہے اس سے اَلْعَصْرُ (مصدر) کا معنی نچوڑنا ہے۔ اور اَلْمَعْصُوْرُ۔ وہ چیز جسے نچوڑا گیا ہو۔ اور اَلْعُصَارَةُ شیرہ جو نچوڑ کر نکال لیا جاتا ہے۔

نچوڑنے کے معنی میں قرآن مجید میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ۔ (۱۲: ۴۹) اور لوگ اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا (۱۲: ۳۶) میں اپنے آپ کو (خواب) میں دیکھتا ہوں کہ شراب (کے لئے) انگور نچوڑ رہا ہوں۔

اسی مادّہ سے اَلْعَصْرُ بمعنی زمانہ اور بمعنی اَلْعَشِيُّ بھی ہے یعنی زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کا زمانہ اسی سے صَلٰوةُ الْعَصْرِ (نماز عصر) ہے۔

= فِيْهِ۔ ای فی اِعْصَارٍ۔ بگولہ میں۔

= فَاحْتَرَقَتْ۔ فَ عاطفہ سببیہ ہے۔ اِحْتَرَقَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اِحْتِرَاقٌ اِفْتِعَالٌ سے مصدر۔ جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ فعل لازم ہے۔ پس وہ جل گئی۔ ضمیر فاعل مؤنث جَنَّةٌ کے لئے ہے۔ یعنی اس آگ بگولے کے سبب باغ جل گیا۔

فائدہ - تفسیر حقانی میں اس تمثیل کی شرح یوں بیان کی گئی ہے :-

یہ ایک اور مثال اس شخص کے لئے بیان کی گئی ہے جو خیرات و صدقہ خلوص نیت سے نہیں دیتا یا دے کر احسان جتلاتا اور سائل کو طعن اور عار کی باتوں سے ایذاء دیتا ہے۔ وہ یہ کہ کسی کے پاس ایک ایسا عمدہ باغ ہو کہ جس میں اکثر کھجور اور انگور ہوں اور اس میں نہریں بھی ہوں یعنی آب رواں اور علاوہ اس کے اس میں ہر قسم کا میوہ ہو اور مالک باغ کا بڈھا ہو اور اس باغ کی آمدنی کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہ رکھتا ہو۔ نہ دوسرے فنونِ معاش پر قادر ہو اور اس پر طرہ یہ ہو کہ اس بیکسی کی حالت میں اس کے ضعیف ننھے ننھے بال بچے بھی ہوں کہ جن کا خرچ اور پرورش سب اسی کے ذمہ ہو - پھر اس حالت میں اس باغ پر کوئی آفتِ آسمانی ایسی پڑجائے جو اس کو جلا کر نیست و نابود کر دے۔

پھر دیکھئے کہ اس شخص پر کس قدر صدمہ اور کیا بیکسی اور حیرت و حسرت طاری ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان کا صدقہ و خیرات عالم غیب میں نہایت عمدہ باغ کی صورت میں کہ جس کے صفات مذکور ہوئے ظہور کرتا ہے اور عالمِ آخرت میں انسان بڈھے کی طرح حسنات اور اعمالِ صالحہ کے کرنے سے مجبور و معذور ہوتا ہے اور اس کو اپنی اس کمائی اور اپنی اعمال صالحہ کی طرف توقع کی نظر ہوتی ہے۔

اور اس کا احسان جتلانا اور ایذاء دینا اور خلوص نیت نہ ہونا بمنزلہ بگولے کے ہے کہ جس میں لُو اور آگ ہو کہ جو اس کے اُس تر و تازہ باغ کو خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ فرماتا ہے کہ آیا کوئی تم میں سے ایسا چاہتا ہے کہ ایسا باغ ایسی حالت میں تباہ ہو جائے۔ یعنی کوئی نہیں چاہتا۔ پھر تم کیوں اپنے اس تر و تازہ باغ کو تباہ کرتے ہو"

= كَذٰلِكَ - كَ تشبیہ کا ہے - ذٰلِكَ - اسم اشارہ واحد مذکر - تمثیل بالا مشارٌ الیہ ہے

= يُبَيِّنُ - مضارع واحد مذکر غائب تَبْيِيْنٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔

= اَنْفِقُوْا - فعل امر جمع مذکر حاضر۔ اِنْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تم خرچ کرو۔

= طَيِّبٰتِ - طَيِّبَةٌ - کی جمع ہے مؤنث کا صیغہ ہے - اس کا مذکر طَيِّبٌ ہے جو طَابَ يَطِيْبُ (باب ضَرَبَ) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اس کے معنی ہیں پاک - پاکیزہ - ستھرا - حلال طَيِّبٰتِ ستھری چیزیں - نفیس اشیاء - پاکیزہ چیزیں - عمدہ چیزیں۔

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ - مِنْ حرف جار طَيِّبٰتِ مضاف مَا موصولہ كَسَبْتُمْ اس کا صلہ

موصول وصلہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور۔
"جو تم نے کمایا اس میں سے پاکیزہ عمدہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ مِنْ تبعیضیہ ہے
= وَمِمَّا ...... الخ واؤ عاطفہ۔ مِمَّا مرکب ہے مِنْ تبعیضیہ اور مَا موصولہ سے۔ اور نیز وہ چیزیں خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے اگائی ہیں۔
= وَلَا تَيَمَّمُوا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تَيَمُّمٌ (تفعلٌ) مصدر جس کے معنی لغت میں مطلق قصد کرنے کے ہیں۔ اور شریعت کی اصطلاح میں پاک مٹی یا اس چیز کا جو پاک مٹی کے قائم مقام ہو (جیسے پتھر چونہ وغیرہ) قصد کرنا۔ اور طہارت کی نیّت سے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا مراد ہے۔ آیت ہذا میں اول الذکر معنی مراد ہیں۔
دوسرے معانی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۔ (۴: ۴۳) ..... یا تم عورتوں سے ہمبستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے۔ تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو ....
= الْخَبِيْثَ = خُبْثٌ اور خَبَاثَةٌ سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبّہ کا صیغہ ہے۔
= مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ۔ اصل میں تُنْفِقُوْنَ مِنْهُ ہے۔ تقدیم تخصیص کے لئے ہے یہ جملہ تُنْفِقُوْنَ مِنْهُ حال ہے الْخَبِيْثَ سے مِنْهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَاكَسَبْتُمْ کی طرف راجع ہے۔ اور اپنی کمائی سے خرچ کرتے ہوئے خبیث چیز کا ارادہ مت کرو۔
اَلْخَبِيْثَ ۔ بمعنی خبیث ۔ گندی چیز۔ ناپاک ۔ پلید۔ ہر وہ شے جو ردی اور خسیس ہونے کے سبب بری معلوم ہو خبیث کہلاتی ہے۔ منصوب بوجہ مفعول ہے
= وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۔ جملہ حال ہے فاعل تُنْفِقُوْنَ سے۔
لَسْتُمْ لَيْسَ سے ۔ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ تم نہیں ہو۔ لَيْسَ فعل ناقص ہے ماضی کے معنی رکھتا ہے۔ ماضی کی پوری گردان بھی آتی ہے۔ لیکن مضارع ۔ امر۔ اسم فاعل اسم مفعول اس سے مشتق نہیں ہوتے۔ اصل میں لَيِسَ تھا تخفیفاً لَيْسَ کر دیا گیا۔
اٰخِذِيْهِ ۔ اس کے لینے والے۔ اس میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الْخَبِيْثَ کی طرف راجع ہے، اٰخِذِيْ اصل میں اٰخِذِيْنَ تھا۔ نون بوجہ اضافت گر گیا۔
اٰخِذِيْ مضاف اور ہٖ مضاف الیہ ۔ اٰخِذٌ بمعنی لینے والا۔ پکڑنے والا۔ یہاں اول الذکر معنیٰ مراد ہیں۔
اَنْ مصدریہ ہے تُغْمِضُوْا ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِغْمَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر

جس کے معنی ایک پلک کے دوسری پلک پر رکھنے کے ہیں اور بطور استعارہ تغافل۔ تساہل اور چشم پوشی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ تُغْمِضُوْا۔ تم چشم پوشی کرو۔ تم آنکھیں بند کرو۔ تم غفلت کرو
ترجمہ ہوگا: حالانکہ (اگر تم کو کوئی ایسی ردّی چیز دے تو) تم اسے نہ لو بجز اس کے کہ اس میں تم چشم پوشی کر لو۔ (یعنی دینے والے کا دل رکھنے کے لئے ناگواری کی صورت میں بھی اسے لے لو)
= غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔ غَنِیٌّ۔ غِنَاءٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ بے نیاز۔ بے پرواہ غیر محتاج۔ حَمِیْدٌ۔ حَمْدٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے واحد مذکر۔ حمد کیا ہوا۔ تعریف کیا ہوا۔ ستودہ صفت کیا ہوا۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔
۲ : ۲۶۸ = یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ۔ یَعِدُ فعل کُمْ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اَلْفَقْرَ مفعول ثانی۔ یَعِدُ مضارع واحد مذکر غائب وَعْدٌ (باب ضَرَبَ) مصدر بمعنی ڈرانا۔ وہ تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے وہ تم کو تنگ دستی کا خوف دلاتا ہے۔
اَلْفَقْرَ۔ اسم فعل اور مصدر۔ تنگ دستی۔ ناداری۔ مفلسی۔ محتاجی۔ امام راغب نے لکھا ہے کہ فقر کا استعمال چار طور پر ہوا ہے۔
(۱) زندگی کی بنیادی ضروریات کا نہ پایا جانا۔ اسی اعتبار سے انسان کیا کائنات کی ہر شئے فقیر (محتاج) ہے۔ چنانچہ اسی معنی میں فرمایا ہے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰہِ (۳۵: ۱۵) لوگو تم سب خدا کے محتاج ہو۔
(۲) ضروریات زندگی کا کماحقہ پورا نہ ہونا۔ مثلاً لِلْفُقَرَاءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا ...... مِنَ التَّعَفُّفِ (۲: ۲۷۳) تو ان حاجتمندوں کے لئے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں
(۳) فقرِ نفس۔ یعنی مال کی ہوس۔ کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص رہے۔ جیساکہ حدیث شریف میں ہے کہ:۔ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا (کچھ تعجب نہیں کہ فقر کفر تک پہنچا دے)
(۴) اللہ کی طرف احتیاج۔ ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے سب اللہ کے محتاج ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (۲۸: ۲۴) اے میرے پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے۔
= اَلْفَحْشَآءِ۔ اسم تفضیل واحد مؤنث اس سے واحد مذکر اَفْحَشُ آئے گا اور جمع فُحْشٌ۔ فُحْشٌ مادّہ بھی ہے۔ بمعنی بُرا کام۔ وہ قول و عمل جس کی برائی کھلی ہو۔ اور اس کا سننا یا کرنا بُرا لگے۔ بے حیائی امر قبیح۔ بمعنی زنا بھی آیا ہے۔
= وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ۔ اوپر آیا ہے اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے

یہاں ارشاد ہے وَ اللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً۔ اور اللہ تم سے مغفرت کا وعدہ کرتا ہے۔ وَعَدَ یَعِدُ بمعنی ڈرانا اور وعدہ کرنا ہر دو معنی میں مستعمل ہے۔

= فَضْلًا۔ اسم فعل (حالت نصب بوجہ مفعول) فضل کے معنی ہیں مہربانی۔ برتری۔ بڑھوتری۔ مال۔ قوت۔ حسن۔ رتبہ۔ عزت۔ حکومت۔ عقل۔ علم۔ حلم وغیرہ میں زیادتی

= وَاسِعٌ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ سَعَۃٌ مصدر باب سَمِعَ۔ وسیع فضل والا۔ کشادہ بخشش والا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

= عَلِیْمٌ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۲: ۲۶۹ = یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ دیتا ہے۔

الْحِکْمَۃَ۔ عقل مندی۔ علم۔ تدبر۔ عقل۔ دانش۔ سمجھ۔ علم وعقل کے ذریعے حق بات دریافت کرلینے کا نام حکمت ہے۔ جب حکمت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے اشیاء کی معرفت اور ان کا بہترین طریقہ پر ایجاد کرنا مراد ہے۔ اور جب بندہ کی طرف نسبت کی جائے تو اس سے موجودات کی معرفت اور نیک کاموں کا انجام دینا مقصود ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کو حکیم اس لحاظ سے کہا گیا ہے کہ اس میں حکمت کی باتیں ہیں۔

اَلْحِکْمَۃَ۔ مفعول ہے یُؤْتِیْ کا اور مَنْ یَّشَآءُ جملہ مفعول ثانی ہے سارا جملہ یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ صفت ہے عَلِیْمٌ کی

= یُؤْتَ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب جو دیا جاتا ہے یعنی جس کو دیا جاتا ہے۔ اور اُوْتِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اسے دیا گیا۔ اسے ملا۔

= خَیْرًا کَثِیْرًا موصوف وصفت۔ خیر کثیر۔ بہت بڑی بھلائی۔ تنوین عظمتِ خیر کو ظاہر کررہی ہے۔ یعنی بہت ہی بڑی نعمت۔ جو چیز سب کو پسند ہو وہ خیر ہے اس کی ضد شرّ ہے

= وَمَا یَذَّکَّرُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب تَذَکَّرٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر یَذَّکَّرُ۔ اصل میں یَتَذَکَّرُ تھا تَ کو ذَ میں مدغم کیا گیا ہے۔ وہ نصیحت حاصل نہیں کرتا ہے۔

= اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ اُولُوْا۔ والے۔ (ال و۔ حروف مادہ) جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا۔ بعض ذُوْ کو اس کا واحد بتاتے ہیں۔ بحالتِ رفع اُولُوا ہے اور بحالت نصب وجر اُولِیْ ہوگا۔ اولوا العزم۔ صاحب عزم۔ اُولِی الْقُوَّۃِ اصحابِ قوّت۔ اَلْبَاب۔ لُبٌّ کی جمع ہے۔ جس کے معنی اس عقل کے ہیں جو ہر آمیزش سے خالص ہو۔ اور عقل کو لُبّ اس لئے

کہتے ہیں کہ وہ انسان کے معنوی قویٰ کا خلاصہ ہوتی ہے جیسا کہ کسی چیز کے خالص حصے کو اس کا لُبّ اور لباب کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک لُبّ کے معنی پاکیزہ اور ستھری عقل کے ہیں چنانچہ ہر لبّ کو عقل کہہ سکتے ہیں لیکن ہر عقل لبّ نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام احکام کو جن کا ادراک عقول زکیہ ہی کر سکتے ہیں اُولُوا الْاَلْبَابِ کے ساتھ مختص کیا ہے۔ مثلاً آیت ہذا مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ ...... اُولُوا الْاَلْبَابِ ط۔ جس کو دانائی دی گئی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل پاکیزہ رکھتے ہیں۔

۲ : ۲۷۰ = وَمَا اَنْفَقْتُمْ .... مِنْ نَّذْرٍ جملہ شرطیہ ہے فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ جواب شرط

= مَا اَنْفَقْتُمْ میں مَا موصولہ ہے اَنْفَقْتُمْ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ انفاق (افعال) مصدر۔ جو کچھ تم نے خرچ کیا۔ نَفَقَۃٍ اسم مجرور۔ خرچ۔ یعنی صدقہ۔ خیرات۔ زکوٰۃ۔

= نَذَرْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ نَذْرٌ (باب ضَرَبَ) تم نے منت مانی۔ اَلنَّذْرُ کے معنی کسی حادثہ کی وجہ سے غیر واجب چیز کو اپنے اوپر واجب کر لینے کے ہیں (راغب)

نذر کسی ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینے کو کہتے ہیں کہ اگر وہ عبادت یہ خود اپنے اوپر واجب نہ کرے تو وہ عبادت اس پر لازم نہیں ہوتی۔ (قرطبی)

مطلب یہ کہ تم خدا کی راہ میں جس طرح کا خرچ کرو یا نذر مانو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اُسے جانتا ہے اِنْذَارٌ وَنَذْرٌ وَنُذُرٌ بمعنی چوکنا کرنا۔ خبردار کرنا۔ ڈرانا۔ نَذِیْرٌ جمع نُذُرٌ ڈرانے والا۔ خبردار کرنے والا۔ قرآن مجید میں ہر جگہ نَذِیْرٌ (ڈرانیوالا) سے مراد نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والا ہے۔

= اَنْصَارٌ جمع نَاصِرٌ وَنَصِیْرٌ کی۔ مددگار۔ قرآن مجید میں جہاں مہاجرین و انصار کا ذکر آیا ہے وہاں انصار سے مراد انصار مدینہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے بدولت اس لقب سے سرفراز کئے گئے۔

۲ : ۲۷۱ = اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ فَنِعِمَّا ھِیَ جواب شرط۔ اِنْ شرطیہ تُبْدُوْا مضارع مجزوم۔ جمع مذکر حاضر۔ اِبْدَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر (اگر) تم ظاہر کرو۔ اَلصَّدَقٰتِ صَدَقَۃٌ کی جمع۔ خیراتیں۔ زکوٰتیں۔ فَنِعِمَّا میں ف جواب شرط کے لئے ہے نِعِمَّا ھِیَ وہ کیا ہی اچھا ہے۔ اصل میں نِعْمَ مَاھِیَ تھا۔ دونوں میموں میں ادغام ہو گیا اور عین پر جوارِ نون کی وجہ سے کسرہ آگیا۔ ھِیَ ضمیر واحد مؤنث مراد اظہار الصدقہ ہے۔

= وَاِنْ تُخْفُوْھَا۔ جملہ شرطیہ۔ اِنْ شرطیہ۔ تُخْفُوْا مضارع جمع مذکر حاضر: اِخْفَاءٌ۔

(افعال) مصدر۔ ان شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی مضارع سے ساقط ہو گیا ہے۔ ھاَ
ای الصدقة۔ ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔
= وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ۔ واؤ عاطفہ جملہ کا عطف جملہ ماقبل پر ہے ای وَاِنْ تُؤْتُوْھَا الفقراء
الفقرآءَ مفعول ثانی ہے فعل تُؤْتُوْا کا (اگر تم صدقات کو پوشیدہ رکھو اور دو ان کو حاجتمندوں
کو) یہ جملہ بھی شرطیہ ہے۔ دونوں شرطیہ جملوں کا جواب اگلا جملہ فَھُوَخَیْرٌ لَّکُمْ ہے ھَا ضمیر مفعول
واحد مؤنث غائب۔ فَھُوَ۔ میں فَ جواب شرط کے لئے ہے۔ ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب سے
مراد اخفاء الصَّدَقَة ہے۔
= وَ یُکَفِّرُ۔ جملہ فعلیہ ہے ای وَاللّٰہُ یُکَفِّرُعَنْکُمْ مِنْ سَیِّاٰتِکُمْ اور ماقبل پر معطوف نہیں ہے
یُکَفِّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَکْفِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر وہ دور کر دے گا وہ ساقط کر
دے گا۔ مِنْ سَیِّاٰتِکُمْ میں مِنْ زائدہ بھی ہو سکتا ہے اور تبعیضیہ بھی۔
سَیِّاٰتِکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے گناہ۔ سَیِّئَةٌ کی جمع۔ مِنْ کے زائدہ ہونے کی
صورت میں ترجمہ ہوگا۔ وہ تمہارے گناہ ساقط کر دے گا۔ اور اس کے تبعیضیہ ہونے کی صورت میں
ترجمہ ہو گا۔ وہ تمہارے کچھ گناہ معاف کر دے گا۔ یعنی صغیرہ گناہ معاف کر دے گا۔
= وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ اللّٰہ مبتدا۔ خَبِیْرٌ۔ خبر۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ متعلق خبر۔ مَا موصولہ
بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔
اور مَا مصدریہ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تمہارے اعمال کی نیت اور غرض سے واقف ہے
خَبِیْرٌ۔ خَبْرٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ قرآن مجید
میں یہ ذاتِ باری تعالیٰ ہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ خَبْرٌ وَخُبْرٌ وَخُبْرَةٌ بمعنی حقیقتِ حال
سے پوری طرح باخبر ہونا۔ خَبِیْرٌ۔ جو پوشیدہ چیز کو جاننے والا ہو۔
۲۷۲ = لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ۔ ھُدٰھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی ہدایت۔ ان کی ہدایت
یعنی ان کو سیدھے راہ پر چلانا۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کفار کے لئے ہے۔ ان کو سیدھے راہ
چلانا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔
فائدہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل اسلام کو خیرات دینے کا حکم دیتے تھے اس
پر آیت اتری۔ اس کے بعد ہر مذہب کے آدمی کو خیرات دینے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا
ھدای۔ اَلْھِدَایَة۔ کے معنی لطف و کرم کے ساتھ کسی کی رہنمائی کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید
جہاں کفار کو دوزخ کی طرف دھکیلنے کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے وہ بطور مذاق و تہکم آیا ہے

مثلاً فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ (۳۷ : ۲۳) پھر ان کو جہنم کے راستہ پر چلا دو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کفار کے لئے عذاب کی بشارت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۸۴ : ۲۴) تو (اے پیغمبر) انہیں درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

امام راغب رقمطراز ہیں۔

" انسان کو اللہ تعالیٰ نے چار طرف سے ہدایت کی ہے۔

(۱) وہ ہدایت جو عقل و فطانت اور معارف ضروریہ کے عطا کرنے سے کی ہے۔ اور اس معنی میں ہدایت اپنی جنس کے لحاظ سے جمیع مکلفین کو شامل ہے بلکہ ہر جاندار چیز کو حسب ضرورت اس سے حصہ ملا ہے چنانچہ ارشاد ہے رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى (۲۰ : ۵۰) ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر مخلوق کو اس کی (خاص طرح کی) بناوٹ عطا فرمائی پھر (ان کی خاص اغراض پورا کرنے کی) راہ دکھائی۔

(۲) دوسری قسم ہدایت کی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر تمام انسانوں کو راہ نجات کی طرف دعوت دی ہے۔ چنانچہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا .... (۲۱ : ۷۳) اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے (ہدایت کے یہی معنی مراد ہیں۔

(۳) سوم ہدایت بمعنی توفیق خاص آیا ہے جو ہدایت یافتہ لوگوں کو عطا کی جاتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى (۴۷ : ۱۷) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں (قرآن سننے سے) خدا ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے۔ ....

(۴) ہدایت سے آخرت میں جنت کی طرف راہنمائی کرنا مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا (۷ : ۴۳) اور جو کینے ان کے (اصحاب الجنہ کے) سینوں میں ہوں گے ہم سب نکال دیں گے ان کے (محلوں کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو (اس) کا راستہ دکھایا ......

جن آیات میں ہدایت کی نسبت پیغمبر یا کتاب یا دوسرے انسانوں کی طرف کی گئی ہے وہاں صرف راہ حق کی طرف راہنمائی کرنا مراد ہے "

= وَمَا تُنْفِقُوْا۔ واؤ عاطفہ ہے ما شرطیہ جازمہ ہے۔ تُنْفِقُوْا مضارع مجزوم (بوجہ عمل ما) جمع مذکر حاضر۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ خَيْرٍ اى مَالٍ۔ جملہ شرطیہ ہے اور جو مال بھی تم خیرات کرو گے!

فَلِاَنْفُسِكُمْ ۔جوابِ شرط ف جوابِ شرط کے لئے ہے۔ تو وہ خود اپنے ہی لئے کروگے یعنی اس کا نفع لوٹ کر تم کو ہی ملیگا۔

= وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ واؤ حالیہ ہے اور تُنْفِقُوْا کی ضمیر فاعلی ذوالحال ہے مطلب یہ ہے کہ جو کچھ تم خیرات کرو جس کی غرض سوائے حصول خوشنودیٔ رب کے اور کچھ نہ ہو تو وہ تمہارے ہی لئے مفید ہے۔ علامہ پانی پتی اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں :۔

مطلب یہ ہے کہ۔ اے مسلمانو! تمہاری خیر خیرات تو صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے پھر کیا وجہ کہ اپنی خیرات کا احسان فقیر پر رکھتے ہو یا ناپاک مال دیتے ہو۔ تو یا یہ جملہ خبریہ ہے جس میں مسلمانوں کے حال کے تقاضے کو بیان کیا ہے یا مَا تُنْفِقُوْنَ لفظاً جملہ منفی ہے اور معنی کے لحاظ سے نہی ہے۔ مراد یہ کہ تمہاری خیرات کا مقصود خوشنودیٔ رب کی طلب ہونا چاہئے۔ سوائے خدا کی رضا کی طلب کے اور کسی غرض کے لئے خیرات نہ دو۔ اس سے ثابت ہورہا ہے کہ سوائے رضائے خداوندی کی طلب کے اور کسی غرض کے لئے خیرات کرنی ممنوع ہے۔ ورنہ مفت میں مال کی بربادی ہوگی (تفسیر مظہری)

مَا موصولہ ہے تُنْفِقُوْنَ جمع مذکر حاضر۔ تم خیرات کروگے۔ اِبْتِغَآءَ۔ چاہنا۔ تلاش کرنا۔ بروزن افتعال مصدر ہے۔ اِبْتِغَآءَ سخت کوشش کے لئے مخصوص ہے اگر اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود ہے ورنہ مذموم مذموم کی مثال ہے۔ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ۔ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ (۳ : ۷) تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ سب متشابہات کا اتباع کرتے ہیں (ان کا مقصد) فتنہ انگیزی اور (غلط) معنی کی تلاش ہے۔

وَجْهِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی خوشنودی۔ اللہ کی رضا۔ ثواب۔

= وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ۔ وَاؤ عاطفہ ہے پہلا جملہ شرطیہ دوسرا جواب شرط ہے۔

يُوَفَّ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب تَوْفِيَةٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ اس کو پورا پورا دیا جائے گا۔

فَائِدَہ۔ صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں :۔ مذکورہ بالا تینوں جملوں کے درمیان حرفِ عطف ذکر کیا گیا ہے حالانکہ بظاہر یہ جملہ شرطیہ سابق جملہ شرطیہ کی تاکید ہے اس لئے حرف عطف نہ ہونا چاہئے۔ حرف عطف کے ذکر کی وجہ یہ ہے کہ آخری جملہ سے پہلے جملہ کی صرف تاکید ہی مقصود نہیں بلکہ منتِ الٰہی اور ایذار رسانی کی برائی کو الگ الگ دلائل سے مدلل کرنا مقصود ہے۔ پہلے جملہ کا مفاد یہ ہے کہ جس چیز کے دینے میں خود تمہارا فائدہ ہے اس کے دینے کا فقیر پر احسان رکھنا درست نہیں۔

دوسرے جملہ کا مفاد یہ ہے کہ جس چیز کو دینے سے تمہارے پیش نظر صرف اللہ کی خوشنودی کا حصول ہے اس کا فقیر پر احسان رکھنا تو گویا ایسے شخص سے عوض کا طلب کرنا ہے جس سے عوض طلب کرنے کے لئے

عطا نہیں کی گئی۔

تیسرا جملہ اس مضمون پر دلالت کر رہا ہے کہ جس چیز کا ایک بار بھی بدل لے لیا جائے اس کا احسان نہیں ہوتا۔ جیسے بائع حسب اپنی چیز کی قیمت لے لیتا ہے تو خریدار پر اس کا احسان نہیں ہوتا اور تم کو تو کئی گنا معاوضہ ملیگا۔ پھر فقیر پر تمہارا کیا احسان؟

= وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے ضمیر اِلَيْكُمْ سے، اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

۲: ۲۷۳- لِلْفُقَرَاءِ- مبتدا محذوف کی خبر ہے ای صدقاتکم للفقراء۔ تمہارے صدقات فقیروں کے لئے ہیں۔ یعنی ان صدقات کے مستحق فقیر لوگ ہیں۔ (جن کا ذکر آگے آرہا ہے)

= اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہ صفت ہے الفُقَرَاءِ کی۔ اُحْصِرُوا۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ اِحْصَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر وہ بند کئے گئے۔ وہ روکے گئے۔ اَلْحَصْرُ کے معنی تضییق یعنی تنگ کرنے کے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَاحْصُرُوْهُمْ (۹: ۵) اور ان کو گھیر لو۔ یا جیسے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ہ (۱۷: ۷) اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کے راستہ میں۔ خواہ وہ جہاد ہو یا ظاہری و باطنی علوم کی تحصیل ہو۔ مثلاً اصحاب صفہ وغیرہ۔ یہ جملہ اَلْفُقَرَاءُ کی صفت ہے۔

= لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب اِسْتِطَاعَةٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے مصدر۔ بمعنی طاقت اصل میں استطاعت کا مطلب ہے ان تمام چیزوں کا بتمام و کمال پایا جانا جن کی وجہ سے فعل سرزد ہو سکے (طوع مادہ)

ضَرْبًا۔ مارنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا۔ ضَرْبٌ کے اصل معنی کسی چیز کے دوسری چیز پر واقع کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ اس لئے مختلف محل پر اس کے مختلف معانی ہوں گے۔ مثلاً ضَرَبَهٗ عَلَى الرَّأْسِ۔ اس نے اس کو سر پر ضرب لگائی یعنی سر پر مارا۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔ اللہ نے مثال بیان کی۔ ضَرْبٌ فِي الْاَرْضِ۔ زمین پر چلنا۔ (کیونکہ چلنے میں زمین پر پاؤں پڑتے ہیں) جملہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں مشغولیت کی وجہ سے زمین پر کہیں آجا نہیں سکتے (کہ روزی کما سکیں)

= يَحْسَبُهُمُ۔ يَحْسَبُ مضارع واحد مذکر غائب حُسْبَانٌ (باب سَمِعَ) سے مصدر هُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب۔ وہ ان کو خیال کرتا ہے۔ اَغْنِيَاءُ۔ غَنِيٌّ کی جمع۔ مالدار۔ دولت مند لوگ یہ فعل يَحْسَبُ کا مفعول ثانی ہے۔ وہ ان کو دولت مند خیال کرتا ہے۔

= تَعَفُّفٌ۔ مصدر ہے (باب تفعل) عفت سے جس سے مراد ہے قناعت کی وجہ سے سوال

کو ترک کردیا۔ اَلعِفَّۃُ کے اصل معنی ہیں تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنا جو بمنزل عُفَافَۃٌ یا عُفَّۃٌ یعنی بچی کھچی چیز کے ہو۔

= اَلجَاھِلُ۔ نادان۔ بے خبر۔ ان سمجھ۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر جَھَالَۃٌ (باب سَمِعَ) مصدر

= تَعْرِفُھُمْ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ مَعْرِفَۃٌ وعِرْفَانٌ۔ (باب ضرب) سے مصدر تو ان کو پہچان لیتا ہے۔

= سِیْمٰھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ سِیْمَا۔ نشانی۔ چہرہ۔ علامت یہ اصل میں وَسْمٰی تھا۔ واؤ کو فاء کلمہ کی بجائے عین کلمہ کی جگہ پر رکھا گیا۔ تو سِوْمٰی ہوا۔ پھر واؤ کے ساکن اور ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء کرلیا گیا۔ سِیْمٰی ہو گیا۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کی نشانی۔ ان کا چہرہ۔

= اِلْحَافًا۔ مصدر (اِفْعَالٌ) کے وزن پر۔ لپٹنا۔ اصرار کرنا۔ یہ لِحَافٌ سے ماخوذ ہے لحاف اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے ڈھانپا جائے۔

اِلْحَافًا۔ مصدر ہے بمعنی اسم فاعل ہو کر لَا یَسْئَلُوْنَ کی ضمیر سے حال ہے۔ یعنی لپٹتے ہوئے لوگوں سے نہیں مانگتے۔

= اُحْصِرُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ .... اِلْحَافًا۔ یہ پانچ وصف فقراء کے بیان ہوئے ہیں اسمیں (۱) اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ بطور صفت ہے۔

(۲) لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ۔ (۳) یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

(۴) تَعْرِفُھُمْ بِسِیْمٰھُمْ (۵) لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بطور حال ہیں۔

= وَمَا تُنْفِقُوْا میں مَا موصولہ ہے اور تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ اس کا صلہ (اور جو مال تم (راہ خدا میں) خرچ کروگے۔

= فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔ میں فَ بوجہ بمعنی شرط جو جملہ سابقہ میں پائی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی واقف ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ہے وہ مال جو (راہ خدا میں) خرچ ہوا۔

فَائِدَۃ ۔ اس آیت میں جس گروہ کا ذکر ہے۔ صاحب تفہیم القرآن نے یوں فرمایا ہے۔

اس گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کے دین کی خدمت میں اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر دیتے ہیں۔ اور سارا وقت دینی خدمات میں صرف کر دینے کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ اپنی معاش پیدا کرنے کے لئے کوئی جدوجہد کر سکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس قسم کے رضا کاروں کا ایک مستقل گروہ تھا جو تاریخ میں اصحاب صفہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ تین چار

سو آدمی تھے۔ جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینے آگئے تھے۔ ہمہ وقت حضورؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ ہر خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ حضورؐ جس مہم پر چاہتے انہیں بھیج دیتے تھے اور جب مدینہ سے باہر کوئی کام نہ ہوتا تو اس وقت یہ مدینہ ہی میں رہ کر دین کا علم حاصل کرتے اور دوسرے بندگانِ خدا کو بھی اس کی تعلیم دیتے تھے۔ چونکہ یہ لوگ پورا وقت دینے والے کارکن تھے اور اپنی ضروریات فراہم کرنے کے لئے اپنے ذاتی وسائل نہ رکھتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عام مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ خاص طور پر ان کی مدد کرنا انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین مصرف ہے۔

۲: ۲۷۴ = اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ۔ اسم موصول جمع مذکر۔ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً۔ صلہ۔ موصول وصلہ مل کر مبتدا۔ فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ ...... وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبر۔ فَ اس لئے کہ مبتدا میں بوئے شرط تھی۔

اَللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اسم ظرف زمان بمعنی لَیْلًا وَّ نَھَارًا رات ہو یا دن۔ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً خفیہ طور پر یا علانیہ طور پر چاروں حال میں

= وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ای اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ۔ لَا یَحْزَنُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب حُزْنٌ (باب سَمِعَ) مصدر۔ نہ وہ غمگین ہوں گے۔

= اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا۔ مبتدا۔ لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ ...... مِنَ الْمَسِّ۔ خبر

کَمَا۔ کاف موضع نصب میں ہے اور مصدر محذوف کی صفت ہے۔ تقدیر کلام یوں ہوگی :

لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا قِیَامًا مِّثْلَ قِیَامِ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ

= الرِّبٰوا۔ سود۔ بیاج۔ یہ لفظ قرآن مجید میں بآ کے بعد واؤ اور واؤ کے بعد الف سے مرقوم ہے ماسوائے سورۃ الروم آیۃ (۳۰: ۳۹) کے جہاں باء کے بعد الف سے مرقوم ہے۔

امام راغبؒ لکھتے ہیں: "راس المال پر جو زیادتی ہو وہ ربآ ہے لیکن شرع میں وہ اس زیادتی کے ساتھ مخصوص ہے جو ایک خاص ہی طریقہ پر ہو اور دوسری طرح نہ ہو"۔

تفسیر ماجدی میں ہے "۔ اہل عرب اس لفظ کو اس زائد رقم کے لئے استعمال کرتے تھے جو قرضخواہ اپنے قرضدار سے مہلت کے معاوضہ میں وصول کرتا تھا۔ اردو میں اس کا ترجمہ سود ہے اور سود کا مفہوم ہر شخص جانتا ہے"

علامہ عبد اللہ یوسف علی رقمطراز ہیں "میرے نزدیک ربا کی تعریف میں ہر قسم کی (ناجائز) منافع خوری شامل ہے لیکن وہ مالی منافع جو موجودہ دور میں اقتصادیات اور بنکاری سے حاصل ہوتا ہے علامہ موصوف نے اس اختلافِ رائے کے متعلق کسی اور موقعہ پر تفصیلاً بیان کرنے کے لئے لکھا تھا

لیکن مجھے اس موضوع پر ان کی کوئی تحریر نہیں ملی

لغات القرآن جلد سوم میں مولانا عبد الرشید نعمانی رح لکھتے ہیں :۔

"حضرت الاستاذ مدظلہم (یعنی حضرت مولانا العلامہ محمود حسن صاحب ٹونکی نے ربٰو کے متعلق ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں ربا کی حقیقتِ شرعیہ کے سمجھنے میں عوام تو عوام خواص کو بھی غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس رسالہ کا بغور مطالعہ ان تمام غلط فہمیوں کے ازالہ کا ضامن ہے۔

سود :۔ علامہ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے اس موضوع پر ایک مفصل کتاب لکھی ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔

= لَا یَقُوْمُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب قِیَامٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ نہیں اٹھیں گے۔ وہ نہیں کھڑے ہوں گے ای لَا یَقُوْمُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی قیامت کے دن وہ قبروں سے نہیں اٹھیں گے (مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے پاگل بنا دیا ہو)

= کَمَا ۔ کاف ۔ حرف تشبیہ اور مَا موصولہ سے مرکب ہے۔ جملہ یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ صلہ ہے۔

= یَتَخَبَّطُہٗ ۔ یَتَخَبَّطُ مضارع واحد مذکر غائب تَخَبُّطٌ ۔ (تفعّلٌ) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب وہ اس کو پاگل بنا دیتا ہے۔ مخبوط الحواس بنا دیتا ہے کہ اٹھنے کا ارادہ کرے گر پڑے پھر اٹھے گر پڑے۔ اَلْمَسِّ ۔ مصدر۔ جن کی جھپٹ۔ ذرا چھو جانا۔ جنون۔

علامہ پانی پتی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ شیطان سے مراد جنّ ہے خبط کا معنی ہے سخت ضرب جس کے ساتھ بگاڑ بھی ہو۔ قاموس میں ہے۔ خَبَطَ الشَّیْطٰنُ فُلَانًا۔ یا تَخَبَّطَ الشَّیْطٰنُ فُلَانًا۔ فلاں شخص کو جن نے چھو کر دکھ پہنچایا۔ اَلْمَسُّ سے مراد ہے جنون یا چھو جانا مِنَ الْمَسِّ کا تعلق ہے یَقُوْمُ سے یا یَتَخَبَّطُ سے ۔ مطلب اس طرح ہوگا کہ سود خوار قبروں سے اس طرح ہی اٹھیں گے جیسے جن کے جھپٹے میں آیا ہوا آدمی جنون زدہ ہو کر اٹھتا ہے اور شیطان اس کی عقل خراب کر دیتا ہے۔

= ذٰلِکَ ۔ کا اشارہ یا اکل الرِّبٰو کی طرف ہے یا اس کے نتیجے میں جو عذاب نازل ہوتا ہے اس کی طرف ہے۔ روح المعانی میں ہے اشارۃ الی الاکل اوالیٰ نزل بہم من العذاب

= بِاَنَّہُمْ ۔ میں با سببیہ ہے۔ بایں سبب۔ اس لئے۔

ذٰلِکَ مبتدا ہے۔ اور بِاَنَّہُمْ ...... مِثْلُ الرِّبٰوا ۔ اس کی خبر۔

ترجمہ :۔ یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا)

= وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ جملہ حالیہ ہے ترجمہ:۔ حالانکہ اللہ نے سودے کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ اَحَلَّ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِحْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اس نے حلال کیا۔ حَرَّمَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَحْرِیْمٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر جس کے معنی حرام کر دینے اور سختی سے روک دینے کے ہیں۔ (اس نے حرام کر دیا۔ اس نے منع کر دیا)

یہ جملہ مستانفہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ روح المعانی میں آیا ہے (جملۃ مستانفۃ من اللہ تعالیٰ ردًّا علیہم ......) اور منکرین کے قول اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا۔ کی تردید میں آیا ہے کہ تمہارا یہ کہنا باطل ہے۔ بیع کو (بوجوہ) اللہ نے حلال کیا ہے اور ربا کو حرام کر دیا ہے۔

= فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی۔ مَنْ شرطیہ ہے جَآءَہٗ میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہے۔ مَوْعِظَۃٌ اسم مصدر فاعل فعل جاءَ۔ کا۔ وعظ، نصیحت۔ مِنْ رَّبِّہٖ متعلق جآءَ کے۔ فَانْتَھٰی اِنْتَھٰی۔ واحد مذکر غائب۔ اِنْتِھَآءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ وہ رُک گیا۔ وہ باز آ گیا۔ اس نے چھوڑ دیا فَ عاطفہ اِنْتَھٰی کا عطف جَآءَہٗ پر ہے۔ ہر دو جملہ شرط ہیں۔ اور فَلَہٗ مَا سَلَفَ۔ ف جواب شرط کے لئے اور مَا موصولہ جواب شرط۔ مَا سَلَفَ جو گذر چکا۔ سَلَفَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے، سَلَفَ (باب نَصَرَ) مصدر جس کے معنی گزرنے اور ہو چکنے کے ہیں۔

= وَاَمْرُہٗ اِلَی اللّٰہِ یہ جملہ بھی معطوفہ ہے۔ اور اس کا عطف جملہ فَلَہٗ مَا سَلَفَ پر ہے۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

= وَمَنْ عَادَ۔ میں مَنْ شرطیہ ہے عَادَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے عَادَ ماضی واحد مذکر غائب جس کے معنی کسی چیز سے ہٹ جانے کے بعد پھر اس کی طرف لوٹنے کے ہیں عَادَ اصل عَوَدَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح۔ فتح واؤ پر ثقیل تھا۔ اس لئے واؤ کو الف سے بدلا عَادَ ہو گیا۔ مطلب اور جو کوئی پھر کرے۔ یہاں عود سے مراد سود کو پھر حلال سمجھنا ہے۔

یہ جملہ شرطیہ ہے اور فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ جواب شرط ہے۔ ف جواب شرط کے لئے ہے اُولٰٓئِکَ کا اشارہ مَنْ عَادَ کی طرف ہے۔ جمع کا صیغہ باعتبار معنی کے ہے ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ اور فِیْھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کی طرف راجع ہے۔

۲: ۲۷۶ = یَمْحَقُ مضارع واحد مذکر غائب مَحْقٌ (باب فتح) وہ گھٹاتا ہے۔ مَحْقٌ مٹانا۔ گھٹانا۔ کسی چیز کی برکت زائل کر دینا۔ بے برکت بنانا۔

یُرْبِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِرْبَاءٌ۔ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ رَبْوٌ رَبْوَۃٌ رَبَاۃٌ۔ ٹیلہ۔

بلندی - وہ بڑھاتا ہے۔
= الصَّدَقٰتِ - زکوتیں - خیراتیں۔
= کَفَّارٍ اَثِیْمٍ موصوف وصفت - کَفَّارٌ - کَافِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے - بہت ناشکرا۔ اَثِیْمٌ - بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ (اٰثِمٌ) گنہگار۔ اَثِمَ یَاْثَمُ (باب ضَرَبَ) اِثْمٌ وَاَثَامٌ و اَثَمٌ۔ مصدر - بمعنی گناہ کا ارتکاب کرنا۔ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ - ہر گنہگار، ناشکرا۔

۲ : ۲۷۷ = اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - اسم -
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے - اسی طرح وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ معطوف ہیں اور ان کا عطف بھی جملہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پر ہے۔
لَهُمْ اَجْرُهُمْ .... یَحْزَنُوْنَ - اپنے اسم کی خبر ہے۔
= لَا یَحْزَنُوْنَ - مضارع منفی جمع مذکر غائب - حُزْنٌ (باب سمع) مصدر۔ نہ وہ غمگین ہوں گے

۲ : ۲۷۸ - اس آیت میں جملہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ - شرطیہ ہے اور جملہ جزائیہ مقدم لایا گیا ہے
= اِتَّقُوْا - فعل امر - جمع مذکر حاضر - تم ڈرو، تم بچو - تم پرہیزگاری اختیار کرو - اِتِّقَاءٌ - مصدر اللّٰهَ مفعول - اللہ سے ڈرو۔
= ذَرُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر - وَذْرٌ (باب سمع و فتح) مصدر تم چھوڑ دو، اس مادّہ سے اس معنی میں صرف مضارع اور اس کے مشتقات ہی مستعمل ہیں -
= مَا بَقِیَ - موصول وصلہ مل کر ذَرُوْا کا مفعول - مِنَ الرِّبٰوا متعلق مَا بَقِیَ - اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود لینا باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو - اگر تم ایسے مؤمن ہو۔

۲ : ۲۷۹ = فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا جملہ شرطیہ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ جواب شرط۔
= فَاْذَنُوْا - ف جواب شرط کے لئے ہے اِئْذَنُوْا - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر - اَذِنٌ وَاِذْنٌ (باب سَمِعَ) مصدر - بِالشَّیْءِ - جاننا - خبردار ہونا - ترجمہ - تو خبردار ہو جاؤ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے فَاَیْقِنُوْا - یقین کرلو
= وَاِنْ تُبْتُمْ - جملہ شرطیہ - اور اگر تم توبہ کرلو گے یعنی قابل اعتراض باتوں سے باز رہو گے فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ جواب شرط - تو اصل زر کے تم حق دار ہو - تو تم کو تمہاری اصل زر ہی مل سکتی ہے لا غیر - اس سے زیادہ نہیں۔
= لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ (اصل سے زیادہ لے کر) تم کسی (قرض دار) پر ظلم کرو گے - اور نہ (اصل کی ادائیگی میں کمی کرکے یا ٹال مٹول سے کام لے کر) تم پر ظلم کیا جائیگا۔

۲ : ۲۸۰ = وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ - اِنْ شرطیہ كَانَ فعل ناقص - الذی عَلَيْهِ الْحَقُّ مِنْ دَيْنِهٖ (جس کے ذمہ قرض ہو) كَانَ کا اسم (محذوف) ذُوْعُسْرَةٍ (تنگ دست، مفلس) مضاف مضاف الیہ - كَانَ کی خبر۔ اور اگر قرضدار تنگ دست ہو۔ یہ تمام جملہ شرط ہے۔

= فَنَظِرَةٌ - ف شرط کے جواب کے لئے ہے نَظِرَةٌ مصدر۔ مہلت دینا۔ انتظار۔ مبتدا۔ جس کی خبر محذوف ہے ای فعلیکم نظرۃ - تو تم پر اس کی فراخی تک مہلت دینا واجب ہے۔ یہ جملہ جواب شرط ہے۔

اِلٰى مَيْسَرَةٍ - فراخی تک - مَيْسَرَةٌ ضد ہے عُسْرَةٌ کی۔ آسانی۔ فراخ حالی۔ دولت مندی۔

= وَاَنْ تَصَدَّقُوْا - واؤ عاطفہ اَنْ مصدریہ تَصَدَّقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر، تم خیرات کرو۔ تم صدقہ دو۔ تم بخش دو۔ یعنی اگر تم زرِ قرضہ بخش ہی دو۔ تَصَدُّقٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ تَصَدَّقُوْا اصل میں تَصَدَّقُوْنَ تھا۔ اَنْ کے عمل سے نون اعرابی گر گیا۔

= اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ جملہ شرطیہ ہے جس کا جواب شرط محذوف ہے۔ جملہ محذوف ہوگا۔ ان کنتم تعلمون انہ خیر لکم عملتموہ۔ اگر تم جانتے ہوتے کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو تم ایسا ہی کرتے۔

۲ : ۲۸۱ = يَوْمًا - مفعول فیہ۔

= تُوَفّٰى مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ پورا دیا جائیگا تَوْفِيَةٌ (تفعیل) مصدر، جس کے معنی پورا پورا دینے کے ہیں۔

= مَا كَسَبَتْ = مَا موصولہ، كَسَبَتْ واحد مؤنث غائب كَسْبٌ (باب ضَرَبَ) سے مصدر۔ جو اس نے کمایا۔ اس کا پورا پورا بدلہ اسے دیا جائے گا۔

= وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ - جملہ حالیہ ہے كُلُّ نَفْسٍ سے۔ اور صیغہ جمع باعتبار معنی آیا ہے۔

۲ : ۲۸۲ = تَدَايَنْتُمْ - ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم نے ایک دوسرے کو قرض دیا۔ تم نے ایک دوسرے کو ادھار دیا۔ تَدَايُنٌ (تفاعل) مصدر۔ جس کے معنی ایک دوسرے سے قرض کا لین دین کرنے کے ہیں۔ دَيْنٌ - بمعنی قرض - دَيْنٍ مفعول بہ (مجرور بوجہ جر بؔ کے) تَدَايَنْتُمْ - بِدَيْنٍ - تم آپس میں دین یا ادھار کا معاملہ کرو۔

= اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى - اَجَلٌ کے معنی کسی چیز کی مدت مقررہ کے ہیں۔ چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ (۲۸ : ۲۸) ان دو متعینہ مدتوں میں سے جونسی مدت میں پوری کردوں۔ موت کو بھی اجل کہا گیا ہے کہ اس کا وقت بھی معین اور مقرر ہے۔ اَجَلٌ کے معنی وجہ کے بھی ہیں مثلاً قرآن مجید میں ہے۔ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (۵ : ۳۲) اس (قتل) کی

وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا۔

مُسَمًّى۔ اسم مفعول، واحد مذکر تَسْمِيَةٌ (تفعیل) مصدر سے۔ جس کا نام لیا گیا ہو، جس کا نام رکھا گیا ہو۔ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ مقررہ یا متعین مدت کے لئے جس کی مدت نامزد کی گئی ہو۔ مطلب یہ کہ اس معاملہ یا سودے کی مدت بالکل صاف اور متعین ہونا چاہئے۔ گول اور مجمل نہ رہے۔ جاڑوں کے زمانہ میں، برسات کے موسم میں دور بیع کی فصل میں، ان مبہم مدتوں کی بجائے تعین وصراحت ہونا چاہئے کہ فلاں سنہ کے فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ ....

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا۔ یَا حرف ندار اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا موصول وصلہ مل کر منادیٰ۔ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى جملہ شرطیہ ہے فَاكْتُبُوْهُ جواب شرط۔

= فَاكْتُبُوْهُ: فَ جواب شرط کے لئے ہے اُكْتُبُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم لکھ لو۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع دَيْن ہے۔ جس کا آپس میں لین دین زیر بحث ہے۔ ای الدین الذی تداینتم بہٖ۔

= وَلْيَكْتُبْ واؤ۔ عاطفہ لِيَكْتُبْ فعل امر واحد مذکر غائب۔ كِتَابَةٌ (باب نصر) چاہئے کہ لکھے بَيْنَكُمْ۔ ای بین الدائن والمدیون۔ بین الطالب والمطلوب۔ كَاتِبٌ۔ لِيَكْتُبْ کا فاعل۔ بِالْعَدْلِ۔ اَیْ بالحق۔ اور کاتب کو چاہئے کہ دائن اور مدیون کے درمیان (دین کے متعلق) ٹھیک ٹھاک انصاف سے لکھے۔ فعل يَكْتُبْ کا مفعول محذوف ہے ای الدین او امر المتداینین (طرفین کا لین دین)

= وَلَا يَاْبَ واؤ عاطفہ۔ لَا يَاْبَ فعل نہی واحد مذکر غائب۔ اِبَاءٌ (باب فتح) مصدر اصل میں يَاْبٰى تھا۔ نہی میں یار کو ساقط کر دیا۔ نہ انکار کرے۔ اب ی مادہ۔

= اَنْ يَّكْتُبَ میں اَنْ مصدریہ ہے

= كَمَا۔ كَ اور مَا سے مرکب ہے۔ کاف تشبیہ کا ہے۔ یعنی جیسا۔ جیسے۔ جس طرح۔ اور ما موصولہ ہے۔ فَلْيَكْتُبْ فَ عطف کا ہے لِيَكْتُبْ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس کا مفعول محذوف ہے۔ ای امر المتداینین او امر الدین بین الطرفین۔ باہمی لین دین کرنیوالوں کا معاہدہ بابت دین۔ ترجمہ:۔ اور لکھنے والا جیسا کہ خدا نے اسے سکھایا ہے۔ لکھنے سے انکار نہ کرے اور دستاویز لکھ دے۔

= لِيُمْلِلْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب چاہئے کہ وہ لکھوائے۔ اِمْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اَمَلَّ يُمِلُّ اِمْلَالٌ۔ مضمون کو بول کر لکھوانا۔ بعض صورتوں میں دوسرے لام کو یاء سے بدل

دیتے ہیں۔ (اس کو علم صرف میں ابدال سماعی کہتے ہیں) مثلاً اَمْلَلْتُ سے اَمْلَیْتُ میں نے بول کر لکھوایا۔ اور اِمْلَالٌ سے اِمْلَاءٌ (یہاں ہمزہ قائمقام یٓ کے ہے) بول کر لکھوانا

= اَلَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ۔ ای المدیون۔ مقروض۔ جو زیر بار ہے۔ جس کے ذمہ حق (قرض) ہے

= وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ۔ واؤ عاطفہ۔ لِیَتَّقِ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِتِّقَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر یَتَّقِ اصل میں یَتَّقِیْ تھا۔ لام کے عمل سے یٓ ساقط ہو گئی۔ چاہئے کہ وہ ڈرے۔ اللّٰہَ مفعول رَبَّہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر اللہ کی صفت۔

ترجمہ:۔ اور مضمون وہ لکھوائے کہ جس پر مطالبہ ہو اور وہ (لکھوانے والا یا کاتب) اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔

= وَلَا یَبْخَسْ۔ واؤ عاطفہ۔ لَا یَبْخَسْ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب۔ بَخْسٌ (باب فتح) مصدر۔ اور وہ کم نہ کرے۔ (اور وہ اس میں کوئی کسر نہ رکھے) یعنی لکھوانے والا۔ یا کاتب کم نہ لکھے۔ یا لکھوائے۔

= اِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ سَفِیْھًا۔ اِنْ شرطیہ۔ کَانَ فعل ناقص اَلَّذِیْ اسم موصول عَلَیْہِ الْحَقُّ۔ صلہ۔ صلہ موصول مل کر اسم کَانَ۔ (جس پر حق واجب ہے یعنی مدیون) سَفِیْھًا خبر کَانَ اَوْضَعِیْفًا خبر ثانی۔ اور اَوْلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ۔ خبر سوم۔ لَا یَسْتَطِیْعُ مضارع منفی واحد مذکر غائب اَنْ مصدریہ۔ یُمِلَّ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِمْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر کہ وہ لکھوائے۔ یعنی اگر مدیون اس قابل نہ ہو کہ وہ خود مضمون دستاویز لکھوا سکے۔ یہ سارا جملہ شرط ہے

= فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ بِالْعَدْلِ جواب شرط۔ تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ (یعنی بے کم وکاست) لکھوائے

سَفِیْھًا۔ بے وقوف، بے عقل۔ سَفَہٌ وسَفَاھَۃٌ (باب کرم) بے وقوف ہونا۔ جاہل ہونا۔ بروزن (فعیل) صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ عاجز۔ احمق۔ (ابن زید) جاہل (مجاہد) مبذر المال، فضول خرچ (الشافعی)

ضَعِیْفًا۔ ضعیف۔ سست۔ کمزور۔ ضُعْفٌ (باب سَمِعَ) مصدر بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ ضعیف العقل۔ ضعیف الرائے۔ ضعیف یہاں ایک جامع لفظ ہے۔ نابالغ اور پیر فرتوت سب اس میں آجاتے ہیں۔

= اُسْتَشْھِدُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم گواہ لاؤ۔ تم گواہ بناؤ۔ تم گواہ کرو۔ اِسْتِشْھَادٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ جس کے معنی گواہ بنانے کے ہیں اور گواہی طلب کرنے کے ہیں شَھِدَ عَلٰی (باب سَمِعَ) کسی چیز کی گواہی دینا۔ کسی کے خلاف شہادت دینا۔ شَاھِدٌ۔ آنکھ سے مشاہدہ کرنے والا۔ سچا گواہ۔

= مِنْ رِّجَالِكُمْ - اپنے لوگوں میں سے ۔ صفت ہے شَهِيْدَيْنِ کی ۔
= مِمَّنْ تَرْضَوْنَ - صفت ہے رَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ کی اور مِنَ الشُّهَدَآءِ بدل ہے مِنْ سے جو مِمَّنْ میں ہے ۔ ان میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو گواہوں میں سے
تَرْضَوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ تم پسند کرتے ہو، تم راضی ہو ۔ رِضًى (باب سَمِعَ) سے مصدر
= اَنْ تَضِلَّ - اَنْ مصدریہ ناصب فعل ہے ۔ اور یہ مفعول لہٗ ہے ۔ تقدیر کلام یوں ہے لِاَنْ تَضِلَّ فَتُذَكِّرَ - کیوں اگر (ان دونوں میں سے ایک) بھول جائے گی تو (دونوں میں سے دوسری اس کو) یاد دلا دیگی ۔ یعنی دو عورتوں کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی بات بھول جائے تو دوسری اس کو یاد کرا دے ۔
تَضِلَّ - مضارع واحد مؤنث غائب ۔ وہ (عورت) بہک جائے، بھول جائے ۔ بھٹک جائے
= تُذَكِّرَ - مضارع واحد مؤنث غائب تَذْكِيْرٌ (تفعیل) سے مصدر ۔ وہ (عورت) یاد دلائے
تُذَكِّرَ - منصوب ہے اس کا عطف تُضِلَّ پر ہے ۔
= اِحْدٰىهُمَا - ان دونوں میں سے ایک ۔ اِحْدٰى مضاف ۔ هُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب ۔ مضاف الیہ ۔ فاعل ہے اور اَلْاُخْرٰى ۔ دوسری ۔ پچھلی ۔ مفعول ہے تُذَكِّرَ کا
= لَا يَاْبَ - نفی واحد مذکر غائب ۔ اِبَاءٌ (باب فتح) مصدر ۔ اصل میں يَاْبِيْ تھا ۔ نہی میں ی کو ساقط کر دیا ۔ نہ انکار کرے ۔
= اِذَا مَا - جب کبھی ۔ جب ۔ جونہی کہ ۔
= دُعُوْا - ماضی مجہول جمع مذکر غائب ۔ دُعَاءٌ (باب نَصَرَ) مصدر، وہ بلائے گئے ۔ وہ بلائے جائیں وہ پکارے گئے ۔ وہ پکارے جائیں ۔
= لَا تَسْئَمُوْا - فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔ تم کاہلی نہ کرو ۔ تم مت اکتاؤ ۔ سَاٰمَةٌ (باب فتح) ملول ہونا اکتانا ۔ اَلسَّاٰمَةُ (س ء م) کے معنی کسی چیز کے زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے اس سے کبیدہ خاطر یا دل برداشتہ ہو جانے کے ہیں ۔ اور یہ فعلاً (کسی کام کو زیادہ عرصہ تک کرنے) اور اِنْفِعَالًا (کسی چیز سے زیادہ متاثر ہونے) دونوں طرح ہوتا ہے ۔
قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے ۔ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ (۴۱ : ۳۸) اور وہ کبھی تھکتے ہی نہیں ۔ نیز اور جگہ فرمایا ۔ لَا يَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ (۴۱ : ۴۹) انسان بھلائی کی دعائیں کرتا کرتا تھکتا ہی نہیں ۔ ایک شاعر نے کہا ہے ؎

سَئِمْتُ تَكَالِيْفَ الْحَيٰوةِ وَمَنْ يَّعِشْ — ثَمَانِيْنَ حَوْلًا لَا اَبَا لَكَ يَسْئَمُ

ہیں زندگی کی خوشگواریوں سے اکتا چکا ہوں۔ ہاں جو شخص اسی کو پہنچ جائے وہ لامحالہ اکتا ہی جاتا ہے
= اَنْ تَكْتُبُوْهُ ۔ اَنْ مصدریہ۔ تَكْتُبُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر کِتَابَةٌ (باب نَصَرَ) سے مصدر بمعنی لکھنا۔ هُ ضمیر مفعول بہ واحد مذکر غائب جس کا مرجع الدَّیْن یا الحق یا الکتاب ہے۔
تَكْتُبُوْا اصل میں تَكْتُبُوْنَ تھا۔ نون اعرابی اَنْ ناصبہ کے آنے سے حذف ہو گیا ہے اَنْ تَكْتُبُوْهُ بتاویل مصدر لَا تَسْئَمُوْا کا مفعول ہے۔
= صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا (خواہ وہ معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا۔ دونوں تَكْتُبُوْهُ کی ضمیر هُ سے حال ہیں
= اِلٰى اَجَلِهٖ۔ لکھو وقت ادا کے تعین کے ساتھ (جو فریقین کے مابین طے پایا ہو) یہ بھی تَكْتُبُوْهُ کی هُ سے حال ہے۔
= ذٰلِكُمْ۔ ذٰلِكَ۔ اسم اشارہ كُمْ ضمیر جمع خطاب کے لئے ہے۔ یہ۔ یہی۔ اس سے معاہدہ کی کتابت۔ گواہان کا تقرر۔ یا سب کچھ جو اوپر مذکور ہوا۔ مراد ہے۔
= اَقْسَطُ۔ قَسَطَ يَقْسِطُ (باب ضَرَبَ) قَسْطٌ مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ انصاف کرنے والا۔ قَسْطٌ۔ اضداد میں سے ہے۔ اس کے معنی ظلم کرنے کے بھی آتے ہیں اور انصاف کرنے کے بھی۔ یہاں اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ کے معنی اللہ کے حکم میں زیادہ انصاف والے ہوں گے قَسَطَ يَقْسِطُ فَهُوَ قَاسِطٌ بمعنی ظلم کرنا۔ اسی معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (۷۲: ۱۵) اور جو گنہگار ہوئے وہ دوزخ کا ایندھن بنے۔ لیکن جب اَقْسَطَ يُقْسِطُ فَهُوَ مُقْسِطٌ (افعال) سے آئے۔ تو اس کے معنی ہوں گے اس نے انصاف کیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ (۴۹: ۹) اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے
= اَقْوَمُ۔ بہت درست رکھنے والا۔ زیادہ درست، زیادہ سیدھا۔ قِيَامٌ مصدر باب نصر بمعنی راست ہونا۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔
= اَدْنٰى۔ نزدیک تر۔ کم تر۔ رذیل تر۔ اَقْصٰى (زیادہ دور) کے مقابل آئے تو اَدْنٰى کے معنی نزدیک تر ہوں گے۔ اکثر (زیادہ) کے مقابل آئے تو بمعنی کمتر۔ جیسے وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ (۵۸: ۷) اور نہ اس سے کم نہ زیادہ۔ اَكْبَرُ (زیادہ بڑا) کے مقابل آئے تو بمعنی اَصْغَرُ (بہت چھوٹا) جیسے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (۳۲: ۲۱) اور ہم ان کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا چھوٹے (کمتر) عذاب کا بھی مزہ چکھائیں گے۔ اور خیر کے مقابل رذیل تر کے معنی میں جیسے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ (۲: ۶۱) تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ بھلا بہتر چیز چھوڑ کر ان کے بدلے ناقص (رذیل تر) چیزیں کیوں لیتے ہو۔

یہ دَانٍ اور دَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہے۔

= اَلَّا تَرْتَابُوْا۔ اَلَّا اصل میں اَنْ لَا تھا (اَنْ مصدریہ لَا نافیہ) نون کا لام میں ادغام کردیا گیا۔ لَا تَرْتَابُوْا۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر۔ تم شک میں نہ پڑو۔ تم شبہ میں نہ پڑو۔ اِرْتِیَابٌ (افْتِعَالٌ) مصدر جس کے معنی شک کرنا اور دوسرے کو متہم سمجھنا ہے۔ کہ تم شبہ میں نہ پڑو۔

اَدْنٰی اَلَّا تَرْتَابُوْا۔ یہ دفع شبہ کے لئے سہل ترین یا قریب ترین (طریقہ) ہے ای اقرب الی انتفاء ریبکم وشککم۔ یعنی اس طرح تم قرض کی رقم اس کی شہادت اس کی میعاد کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ سے بچے رہوگے۔

= اِلَّا۔ استثناء منقطع۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ مستثنیٰ منہ اور اِلَّا حرف استثناء اور اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ مستثنیٰ ان کے درمیان کا کلام جملہ معترضہ ہے۔

= اَنْ تَكُوْنَ۔ اَنْ مصدریہ تَكُوْنَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ اَنْ تَكُوْنَ میں ضمیر اسم ہے ای المعاملۃ۔ (ای الا ان تکون المعاملۃ تجارۃ حَاضِرَةً۔ مگر جبکہ معاملہ دست بدست تجارت کا ہو) تِجَارَةً حَاضِرَةً۔ موصوف وصفت مل کر خبر تَكُوْنَ کی۔ (اور بدیں وجہ منصوب ہے) تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ صفت ثانی ہے تِجَارَةً کی۔ اور صفت اوّل حَاضِرَةً ہے

= تُدِيْرُوْنَهَا۔ تُدِيْرُوْنَ۔ جمع مذکر حاضر۔ تم پھراتے ہو۔ اِدَارَةٌ (باب افعال) مصدر بمعنی گھمانا چکر دینا۔ پھرانا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (جس کو تم آپس میں پھیرتے پھراتے ہو۔ مراد یہاں ہاتھوں ہاتھ لین دین ہے۔

= جُنَاحٌ۔ گناہ۔ مضائقہ۔ حرج۔ جُنَاحٌ جُنُوْحٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں۔ اس لئے وہ گناہ جو انسان کو حق سے مائل کردے اور دوسری طرف جھکادے جُنَاحٌ سے موسوم ہوا۔ اور پھر ہر گناہ کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔

= اَلَّا تَكْتُبُوْهَا۔ اَلَّا مرکب ہے اَنْ مصدریہ اور لَا نافیہ سے۔ لَا تَكْتُبُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ) جمع مذکر حاضر۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع تِجَارَةً ہے (مراد معاہدہ تجارت ہے) مطلب یہ کہ اگر تجارت حاضرہ ہے۔ دست بدست لین دین اور نقد بہ نقد ہے تو اس صورت میں معاہدۂ تجارت نہ لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

= وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ۔ اور جب آپس میں خرید و فروخت کرتے ہو تو گواہ بنا لیا کرو۔ جمہور کے نزدیک یہ امر استحبابی ہے یعنی بہتر ہے کہ گواہ بنا لیا کرو۔ گواہ بنانے اور اس میں رعایت کا ذکر اوپر

بیان ہو چکا۔ یہ عام خرید و فروخت کے متعلق ارشاد ہوا ہے۔ فروخت نقد قیمت پر ہو یا ادھار
اَشْهِدُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِشْهَادٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ گواہ کر لیا کرو، گواہ کر لو۔
= تَبَايَعْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تَبَايُعٌ (تفاعُلٌ) مصدر جس کے معنی باہمی خرید و فروخت کرنے کے ہیں۔ تَبَايَعْتُمْ۔ باہمی خرید و فروخت کرو۔
= لَا يُضَارَّ۔ فعل نہی مجہول واحد مذکر غائب۔ ضِرَارٌ و مُضَارَّةٌ (مفاعلۃ) تکلیف نہ دی جائے دکھ نہ پہنچایا جائے۔ ضرر مادہ۔
= شَهِيْدٌ۔ شاہد۔ گواہ۔ کسی چیز کے مشاہدہ کرنے والے کو بھی شہید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے شہید وہ ذات ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔ اور شرع میں شہید وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو۔
= وَاِنْ تَفْعَلُوْا جملہ شرطیہ ہے۔ ای وَاِنْ تفعلوا الضرار او ما نهيتم عنه اگر تم کاتب یا گواہ کو تکلیف پہنچاؤ گے یا جس بات سے تمہیں منع کیا گیا ہے اسے کرو گے۔
= فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ۔ فَ جواب شرط کے لئے ہٗ ای ذٰلك الفعل۔ فُسُوْقٌ۔ (باب نصر) مصدر نافرمانی کرنا۔ گناہ کرنا۔ جواب شرط۔ تو یہ فعل تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔
= وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بابت ان امور کے جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور جن سے اس نے منع کیا ہے۔ ای فيما امركم به ونهاكم عنه۔
= وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔ اور اللہ تمہیں وہ احکام بتاتا ہے جن میں تمہاری بھلائی ہے۔
= وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔
صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں:

"لفظ اللہ کو تین بار تین جملوں میں ذکر کیا۔ کیونکہ ہر جملہ اپنا خاص مقصد رکھتا ہے۔ پہلے جملہ میں ترغیب تقویٰ ہے۔ دوسرے جملہ میں وعدۂ انعام ہے اور تیسرے جملہ میں اللہ کی عظمتِ شان کا اظہار ہے"

۲ : ۲۸۳ = وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا۔ اِنْ شرطیہ ہے اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ۔ جملہ شرط ہے۔ واؤ عاطفہ اور جملہ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا معطوف ہے جس کا عطف فعل شرط پر ہے (اور اگر تم سفر میں ہو اور تمہیں کوئی لکھنے والا نہ ملے)
= فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ۔ موصوف و صفت مل کر مفعول مالم یسم فاعلہٗ فعل محذوف کا۔ ای فَلْيُؤْخَذْ رِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ۔ (تو گروی کے طور پر کوئی چیز قبضہ میں لی جائے یعنی قرض لینے والا قرض دینے والے کو کوئی چیز بطور رہن دیوے) یہ جملہ جواب شرط ہے۔

= فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔ جملہ شرط ہے اَمِنَ ماضی۔ واحد مذکر غائب اَمْنٌ اَمَانَۃٌ۔ اَمَانٌ۔ مصدر ہیں اور ان سب کے معنی کبھی حالت امن کے آتے ہیں اور کبھی اس چیز کو کہا جاتا ہے جو کسی کے پاس بطور امانت رکھی جائے۔ قرآن مجید میں ہے وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ (۸ : ۲۷) یعنی وہ چیزیں جن پر تم امین مقرر کئے گئے ہو ان میں خیانت نہ کرو۔

اَمِنَ یَاْمَنُ (باب سَمِعَ) اَمْنٌ و اَمَانَۃٌ کسی کو امین بنانا (امانت دار بنانا) کسی پر اعتبار کرنا

ترجمہ:۔ اگر تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو امانت دار بنائے۔ یعنی اس کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھے۔

= فَلْیُؤَدِّ الَّذِیْ۔ فَ جواب شرط کے لئے۔ لِیُؤَدِّ فعل امر واحد مذکر غائب تَاْدِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ پس چاہئے کہ وہ ادا کرے۔ اَدٰی یَادِیْ (باب ضرب) اُدِیٌّ اور اَدّٰی یُؤَدِّیْ تَاْدِیَۃً (تفعیل) ادا کرنا۔ ا د ی مادہ

= اؤْتُمِنَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِئْتِمَانٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر جس پر اعتبار کیا گیا ہو۔ جس کو امانت دار بنایا گیا ہو۔ جس کو امین بنایا گیا ہو۔ اَمَانَتَہٗ جو چیز اس کی امانت میں رکھی گئی ہو

فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ۔ جواب شرط

= وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ۔ وَاؤ عاطفہ لِیَتَّقِ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ لَامْ لامِ امر۔ یَتَّقِ اصل میں یَتَّقِیْ تھا۔ بوجہ لام امر یؔ کو ساقط کر دیا گیا اِتِّقَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) و ق ی مادہ۔ اور چاہئے کہ وہ ڈرتا رہے اللہ سے جو اس کا رب ہے۔

= لَا تَکْتُمُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ کَتْمٌ وَ کِتْمَانٌ مصدر (باب نصر) بمعنی چھپانا، پوشیدہ رکھنا۔ تم مت چھپاؤ۔

= وَمَنْ یَّکْتُمْھَا۔ مَنْ شرطیہ۔ یَکْتُمْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ کَتْمٌ (باب نصر) مصدر۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع الشَّھَادَۃ ہے اور جو شخص اسے چھپائیگا جملہ شرط ہے۔

= فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ۔ فَاِنَّہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے اٰثِمٌ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اِثْمٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے۔ گناہ کرنے والا۔ گنہگار۔ قَلْبُہٗ، مضاف مضاف الیہ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَنْ کے لئے ہے۔ اٰثِمٌ خبر مقدم اور قَلْبُہٗ مبتدا مؤخر ہے اور پورا جملہ اِنَّ کی خبر ہے۔ فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ۔ جملہ جواب شرط ہے ترجمہ:۔ اور جو شخص اس کو (یعنی شہادت کو) چھپاتا ہے تو اس کا دل یقیناً گنہگار ہے۔

۲ : ۲۸۴ = لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مبتدا مؤخر۔ لِلّٰهِ خبر مقدم۔ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔

= وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ ۔ اِنْ شرطیہ تُبْدُوْا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تُبْدُوْنَ تھا۔ نون عامل (حرف شرط) کی وجہ سے حذف ہوگیا۔ اِبْدَاءٌ (افعال) مصدر تم ظاہر کرو۔ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۔ اسم موصول وصلہ مل کر تُبْدُوْا کا مفعول۔ مراد اس سے انسان کی قلبی بیماریاں مثلاً۔ نفاق۔ دکھاوٹ۔ بیجا تعصب۔ دنیا کی محبت۔ غصہ۔ غرور۔ آرزو۔ حرص۔ ترک توکل۔ ترک صبر۔ حسد۔ کینہ وغیرہ۔ ہیں (تفسیر مظہری)

اَوْ تُخْفُوْهُ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب سے مراد مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ہے سارا جملہ شرط ہے يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ جواب شرط۔

= يُحَاسِبْكُمْ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ مُحَاسَبَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تمہارا حساب لیگا۔ تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیگا۔ بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ہے۔

= فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ يَغْفِرُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَغْفِرَةٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ وہ بخش دے گا۔ یا بخش دیتا ہے۔

= لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ يَشَآءُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَشِيَّةٌ (باب فتح) مصدر۔ جسے وہ چاہتا ہے

= قَدِيْرٌ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ قَدِيْرٌ ۔ اس کو کہتے ہیں جو حکمت کے مطابق جو کچھ چاہے کرے۔ اسی لئے اللہ کے سوا کسی مخلوق کو قدیر نہیں کہہ سکتے۔ البتہ قادر عام ہے (راغب)

۲ : ۲۸۵ = اٰمَنَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِيْمَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ ایمان لایا۔ ا م ن مادہ

= اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ...... وَرُسُلِهٖ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان لائے اس پر جو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا۔ یعنی (قرآن مجید) اور مؤمنین (بھی ایمان لائے) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر ...... اور اس کے پیغمبروں پر

كُلٌّ اس میں مضاف الیہ محذوف ہے۔ تنوین اس کے عوض ہے۔ كُلٌّ ای كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ان میں سے ہر ایک۔ (یعنی المؤمنین میں سے ہر ایک۔ کل واحد من المؤمنین)

علامہ پانی پتی اس آیت کی ترکیب کے متعلق رقمطراز ہیں

كُلٌّ ان میں سے ہر ایک۔ مضاف الیہ محذوف ہے تنوین اس کے عوض ہے۔ بیضاوی نے لکھا ہے کہ الْمُؤْمِنُوْنَ کا عطف یا الرَّسُوْلُ پر ہے اس صورت میں وہ ضمیر مضاف الیہ جس کی جگہ تنوین لائی

گئی ہے الرَّسُوْل اور المُؤْمِنُوْنَ دونوں کے مجموعہ کی طرف راجع ہوگی یا المؤمنون مبتدا ہے اس وقت ضمیر مضاف الیہ صرف المُؤْمِنُوْنَ کی طرف راجع ہوگی اور کُلٌّ اپنی خبر کے ساتھ مل کر المؤمنون کی خبر ہوگی اس صورت میں اٰمَنَ کا فاعل تنہا الرَّسُوْلُ ہوگا۔

عظمتِ شان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے اٰمَنَ کی نسبت صرف الرَّسُوْلُ کی طرف کی گئی ہے۔ یا اس وجہ سے تنہا ایمان رسول کا ذکر کیا گیا ہے کہ رسول کا ایمان مشاہدہ اور معائنہ کے ساتھ تھا۔ اور دوسرے لوگوں کا ایمان نظری اور استدلالی تھا۔

بظاہر ط کا وقف المُؤْمِنُوْنَ کے فوراً العبد یہ بتا رہا ہے کہ المؤمنون کا عطف الرسول پر ہی ہے اور یہ اگلے جملہ کا مبتدا نہیں ہے۔

= کُتُبِہٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی طرف سے (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اتاری ہوئی کتابیں صحیفے۔ ہدایتیں۔ نوشتے وغیرہ۔

= لَا نُفَرِّقُ۔ ای ویقولون لا نفرق ... الخ لَا نُفَرِّقُ مضارع منفی کا صیغہ جمع متکلم۔ تَفْرِیْقٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ فرق مادّہ۔ ہم تفریق نہیں کرتے ہیں (کہ کسی پیغمبر کو سچا اور کسی کو جھوٹا کہیں بلکہ سب کو سچا کہتے ہیں)

= بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ اَحَدٍ یہاں جمع کے معنی میں آیا ہے اسی لئے اس پر بَیْنَ داخل ہوا۔ کیونکہ بَیْنَ ایسے اسم پر داخل ہوتا ہے جو کثرت پر دلالت کرتا ہو۔ ہم بَیْنَ قَوْمٍ کہیں گے بَیْنَ زَیْدٍ نہیں کہیں گے۔

= وَ قَالُوْا۔ اس کا عطف اٰمَنَ پر ہے یعنی سب ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں ....

= سَمِعْنَا۔ ماضی جمع متکلم سَمْعٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے۔ ہم نے سنا۔ ہم نے سمجھا۔

= وَاَطَعْنَا۔ واؤ عاطفہ۔ اَطَعْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ہم نے حکم مانا۔ ہم نے اطاعت کی۔ اِطَاعَۃٌ (باب افعال) مصدر۔

= غُفْرَانَكَ رَبَّنَا۔ اس سے قبل نسئلك محذوف ہے ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ ہم تجھ سے مانگتے مانگتے ہیں۔ غفرانَكَ مضاف مضاف الیہ۔ غُفْرَانٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ تیری بخشش۔ اے ہمارے رب، ہم تجھ سے تیری بخشش مانگتے ہیں۔

غُفْرَانَ بوجہ فعل محذوف کے مفعول ہونے کے منصوب ہے۔

= اَلْمَصِیْرُ۔ اسم ظرف مکان و مصدر۔ صَیْرٌ مادّہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانہ۔ قرار گاہ۔ لوٹ کر آنا۔ حاضر ہونا۔ مائل ہونا۔ آیۃ ہذا میں بطور مصدر استعمال ہوا ہے اور بطور مصدر ہی قرآن مجید میں اور جگہ

آیا ہے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ؕ (۵۰ : ۴۳) تحقیق ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔

بطور اسم ظرف مکان قرآن مجید میں ہے حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (۵۸-۸) اے پیغمبر ان کو دوزخ (ہی کی سزا) کافی ہے یہ اس میں داخل ہوں گے۔ سو وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ اور وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (۶۷ : ۶) اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

(۲ : ۲۸۶) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ جملہ مستانفہ ہے لَا يُكَلِّفُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب تَكْلِيْفٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ اللہ تکلیف نہیں دیتا نَفْسًا۔ اسم مفعول واحد مؤنث منصوب کسی جان کو۔ کسی شخص کو۔ اِلَّا حرف استثناء وُسْعَهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ وُسْعَ۔ طاقت سمائی۔ قدرت هَا ضمیر واحد مؤنث غائب جو نفس کی طرف راجع ہے۔ اللہ کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا (ذمہ وار نہیں بناتا) مگر اس کی بساط کے مطابق۔

= لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ لَهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ جو نفس کی طرف راجع ہے جو (اچھی) کمائی اس نے کی (اس کا فائدہ) اسی کو ملیگا اور جو (برائی) اس نے کی (اس کا بوجھ) اسی پر ہوگا۔

فائدہ - یہاں خیر کے لئے کسب کا لفظ اور شر کے لئے اکتساب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ اکتساب افتعال کے وزن پر ہے اور اس میں کوشش اور طلب کا مفہوم پایا جاتا ہے گویا نیکی کا بدلہ تو بہر حال ملیگا خواہ اس کی تحصیل میں کوشش صرف کی گئی ہو یا نہیں۔ لیکن بدی کی پاداش صرف اس صورت میں ملیگی جب اس کی تحصیل میں طلب اور کوشش شامل ہو۔

= رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا.... الخ اس عبارت کا عطف قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا الخ (آیۃ ۲۸۵) پر ہے یا اس سے قبل فعل قُوْلُوْا مقدر ہے اور تقدیر کلام یوں ہے۔ قُوْلُوْا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا ..... الخ اللہ تعالیٰ نہایت کرم نوازی سے اپنے بندوں کو تعلیم دیتا ہے کہ مجھ سے یوں دعا کیا کرو۔ مجھ سے یوں مانگا کرو تاکہ میں تمہیں تمہاری لغزشوں اور خامیوں سے درگذر کرتے ہوئے تمہاری توقعات سے بڑھ کر عطا کروں۔

= لَا تُؤَاخِذْنَا - فعل نہی واحد مذکر حاضر مُؤَاخَذَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر۔ جس کے معنی گناہ پر پکڑنے اور گرفت کرنے کے ہیں نَا ضمیر مفعول جمع متکلم تو ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ تو ہمیں نہ پکڑ۔

= اِنْ نَّسِيْنَا - اِنْ شرطیہ ہے نَسِيْنَا فعل ماضی جمع متکلم (باب سمع) مصدر۔ اگر ہم بھول جائیں

= اواخطانا۔ اوْ حرف عطف ہے یا کے معنی دیتا ہے اَخْطَاْنَا ماضی جمع متکلم اِخْطَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر یا ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔

= لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا ۔ لَا تَحْمِلْ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ حَمْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ تو ہم پر بوجھ نہ ڈال۔

= اِصْرًا ۔ بھاری بوجھ۔ اصل میں اِصْرٌ کے معنی اس بوجھ کے ہیں جو اپنے اٹھانے والے کو چلنے سے روک دے۔ یہاں مراد تکلیف شاقہ اور سخت اور دشوار امور سے ہے۔ اِصْرٌ۔ اس عہد مؤکد کو بھی کہتے ہیں جو خلاف ورزی کرنے والے کو ثواب اور خیرات سے روک دے جیسے قرآن مجید میں ہے ؛ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ۔(۳ : ۸۱) بھلا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا پختہ عہد لیا۔

= لَا تُحَمِّلْنَا ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر تَحْمِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) نَا ضمیر متکلم مفعول۔ تو ہم پر بار نہ ڈال تو ہم پر بوجھ نہ ڈال۔ تو ہم سے نہ اٹھوا۔

= مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۔ مَا ۔ موصولہ ہے اور اگلا جملہ اس کا صلہ۔ لَا نفی جنس کا ہے اور اس کے عمل سے طَاقَةَ مبنی بر فتحہ۔ بِهٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب حِمْلٌ کی طرف راجع ہے لَا تُحَمِّلْنَا ای لا تحملنا بحمل۔

= وَاعْفُ عَنَّا ۔ واؤ عاطفہ۔ اعْفُ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر عَفْوٌ ۔ (باب نصر) مصدر سے عَفَا ۔ يَعْفُوْ عَفْوٌ ۔ اس کا استعمال جب کسی کے جرم کو معاف کرنے کے لئے ہوتا ہے تو اس کا تعدیہ بذریعہ عَنْ ہوتا ہے (اے پروردگار ہمارے) تو ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمارے جرم معاف کردے۔ ہمارے گناہ مٹا دے۔ ہمیں معاف کردے۔

عَفْوٌ کے معنی بچے ہوئے مال کے بھی ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ۔(۲ : ۲۱۹) اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دیجئے جو بچے اپنے خرچ سے ۔یعنی وہ خرچ کرو جو اپنے عیال کے نفقہ سے بچ رہے۔

عَفُوٌّ مصدر (باب نصر) بمعنی زیادہ ہونے کے بھی ہیں مثلاً جو چیز زیادہ اور گھنی ہوجاتی ہے تو بولتے ہیں عفا الشیٔ ۔قرآن مجید میں ہے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا (۷ : ۹۵) پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ (مال و اولاد میں) زیادہ ہوگئے۔ یہاں عَفَوْا بمعنی كَثَرُوْا آیا ہے۔

= وَاغْفِرْ لَنَا ۔ واؤ عاطفہ اِغْفِرْ ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ غَفْرٌ (باب ضرب) سے مصدر

تو بخش دے۔ تو معاف کردے۔ اصل میں غَفَرٌ۔ ایسے لباس پہنا دینے کو کہتے ہیں جو ہر قسم کی گندگی اور میل سے محفوظ رکھ سکے۔ مغفرت الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو عذاب سے محفوظ رکھے۔
اسی اعتبار سے عفو کا استعمال معاف کرنے اور بخش دینے کے معنی میں ہوتا ہے
مِغْفَرٌ ڈھال کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی دشمن کے وار سے بچاتی ہے۔

= وَارْحَمْنَا۔ واؤ عاطفہ۔ اِرْحَمْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ رَحْمَةٌ (باب سمع) مصدر۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم اور (اے ہمارے پروردگار) تو ہم پر رحم کر

= مَوْلٰنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا مولیٰ۔ کارساز۔ مددگار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورۃ اٰل عمران

(٣-٢) اَلْحَیُّ ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں ہے حَیَا ۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے
اَلْقَیُّوْمُ ط قائم بالذات ۔ ہر شے کو قائم رکھنے والا۔ دیکھو ٢: ٢٥٥
(٣: ٣) = اَلْکِتٰبَ - اَلْقُرْاٰنَ ۔ بِالْحَقِّ ۔ حق کے ساتھ ۔ صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں کہ:
حق کا جو مفہوم علامہ راغب اصفہانی نے بیان کیا ہے وہ بہت جامع اور لطیف ہے۔
لکھتے ہیں الحق للفعل والقول: الواقع بحسب ما یجب وقدر ما یجب وفی الوقت الذی یجب ۔ یعنی کوئی قول اور فعل اس وقت حق کہلاتا ہے جبکہ وہ اس طرح پایا جائے جیسے چاہئے اس انداز سے پایا جائے جتنا مناسب اور موزوں ہو اور اس وقت پایا جائے جب کہ اس کی ضرورت ہو۔

قرآن کو بالحق کی صفت کے ساتھ متصف کرکے اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح فرما دیا کہ قرآن آیا اور ایسی آن بان سے آیا جو اس کی شایانِ شان تھی۔ اور ایسے دلائل و براہین سے مزیّن ہو کر آیا جن کو عقل سلیم ماننے پر مجبور تھی۔ اور عین اس وقت آیا جب کہ ہر طرف گھپ اندھیرا چھا چکا تھا۔ اور انسانیت کا کاروان دشت حیرت و ضلالت میں بھٹک رہا تھا اور اس وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے آیا۔ جب عقل انسانی اپنی طفولیت کی حد عبور کرکے فکر و نظر کی وادی میں قدم رکھ چکی تھی۔ اور انسان کے حواس کو مرعوب کرنے والے معجزات سے کہیں زیادہ عقل و خرد کو مطمئن کرنے والی آیات بینات کی ضرورت تھی۔

سبحان اللہ کیا اعجاز ہے بالحق کے ایک لفظ میں معانی کا سمندر کوزے میں بند کرکے رکھ دیا ہے۔

٣: ٤ = اَلْفُرْقَانَ ۔ فَرَقٌ سے ہے لیکن وسیع المعانی ہے۔ حق و باطل میں فرق کرنیوالا۔
یہاں الفرقان کے متعلق علماء سے مختلف اقوال منقول ہیں۔ قتادہ اور ربیع بن انس نے قرآن لیا ہے

امام رازی رح کے نزدیک وہ معجزات مراد ہیں جن سے حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے۔
بعض کے نزدیک وہ دلائل ہیں جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں بعض متاخرین نے اس سے عقل مراد لی ہے۔ امام ابن جریر طبری نے کہا ہے کہ ان کے نزدیک بہترین قول یہ ہے کہ بہ الفصل بین الحق والباطل یعنی حق و باطل میں تمیز کرنے والی قوت کو فرقان کہا جاتا ہے۔ روح المعانی میں ہے الفرقانُ انہ القرانُ فرق بہ بین الحق والباطل فاحل فیہ حلالہ و حرم حرامہ وشرع شرائعہ وحد حدودہ وفرائضہ وبین بیانہ وامر بطاعتہ ونہی عن معصیتہ و ذکر بہذا العنوان بعد ذکرہٖ باسم الجنس تعظیمًا لشانہ ورفعاً لمکانہٖ۔
اسم جنس کی حیثیت سے ذکر کرنے کے بعد اس عنوان (الفرقان) سے قرآن کو دوبارہ اس کی تعظیم شان اور رفع مکان کے لئے ذکر کیا گیا ہے
= عَزِیْزٌ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ غالب۔ زبردست۔ قوی۔ گرامی قدر۔ عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
= ذُوا نْتِقَامٍ۔ صاحب انتقام۔ جو انتقام پر قادر ہو۔ انتقام۔ سزا دینا۔ بدلہ لینا۔ غلبہ پانا۔ بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ہے نَقِمَ سے جس کا معنی کسی شے کو بُرا سمجھنا۔ کبھی زبان کے ساتھ عیب لگانے اور کبھی عقوبت (سزا دینا) کے لئے بولا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے)
۳: ۶ = اَلْحَکِیْمُ۔ حکمت والا۔ بروزن فعیل صفت کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے
۳: ۷ = مُحْکَمٰتٌ۔ اسم مفعول جمع مؤنث۔ مُحْکَمَۃٌ مفرد اِحْکَامٌ۔ مصدر (افعال) پختہ۔ درست جن کے معانی اور الفاظ میں اجمال اور اشتباہ نہ ہو۔ لفظ اپنے معانی پر واضح دلالت کرتا ہو اور غیر مراد کا احتمال نہ ہو
= اُخَرُ۔ اُخْرٰی کی جمع جو اٰخَرُ کی تانیث ہے۔
= مُتَشٰبِھٰتٌ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ مُتَشَابِھَۃٌ مفرد۔ قرآن حکیم میں متشابہات سے کیا مُراد ہے اس کے معنی کی تشریح علماء نے مختلف طور پر کی ہے عام فقہائے نے لکھا ہے کہ اگر ظاہرًا مراد کا علم نہ ہو سکے تو وہ متشابہ ہے۔
= نوٹ۔ تفسیر بیان القرآن میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جامع رسالہ موسوم بہ رسالۃ التواجہ بما یتعلق بالتشابہ تحریر فرمایا ہے جو از حد مفید ہے اور آل عمران کی تفسیر میں حاشیہ پر مندرج ہے
= زَیْغٌ۔ کجی۔ حق سے روگردانی۔ زَاغَ یَزِیْغُ کا مصدر ہے۔
= اِبْتِغَآءَ۔ چاہنا۔ تلاش کرنا۔ مصدر ہے بَغْیٌ سے۔ باب افتعال۔ بغیٌ کے اصل معنی کسی چیز کی طلب

ہیں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں خواہ وہ تجاوز کرسکے یا نہ کرسکے۔ بَغْیٌ دو قسم پر ہے (۱) محمود یعنی عدل و انصاف کی حد سے آگے نکل کر مرتبہ احسان حاصل کرنا۔ فرض کی حد سے تجاوز کرکے نوافل بجالانا۔ (۲) مذموم یعنی حق سے تجاوز کرکے باطل یا شبہات میں واقع ہونا۔ زنا کو بھی بغی کہتے ہیں کہ اس میں حدود عفت سے تجاوز کے معنی پائے جاتے ہیں۔

= تَاْوِیْلٌ۔ اَوْلٌ سے بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے جس کے معنی اصل کی طرف لوٹنے کے ہیں اسی لئے مرجع اور جائے بازگشت کو مَوْئِل کہتے ہیں۔ کسی شے کو خواہ وہ شی علم ہو یا فعل اس کی اصلی مراد کی طرف لوٹانے کا نام تاویل ہے۔ علم کی مثال وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ۔ (اور اس کی تاویل سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا) اور فعل کی مثال ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَہٗ۔ (۷: ۵۳) اب کیا یہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ وہ انجام سامنے آجائے۔ الخ۔

تاویل۔ تفسیر۔ تشریح۔ تعبیر۔ کل بیٹھنی۔ بیان۔ حقیقت۔ ٹھیک پڑنا۔ انجام کار قیامت جیسے کہ (۷: ۵۳) میں اس معنی میں آیا ہے۔

= آیۃ ہذا میں اللہ پر وقف ہے وَالرّٰسِخُوْنَ سے نیا جملہ شروع ہوتا ہے۔

۳: ۸ = لَا تُزِغْ۔ دیکھو زَیْغٌ آیۃ مندرجہ بالا (۳: ۷) فعل نہی۔ واحد مذکر حاضر۔ تو کج نہ کر۔ تو نہ پھیر = ھَبْ۔ واحد مذکر حاضر۔ امر۔ وَھْبٌ۔ ھِبَۃٌ مصدر۔ باب فتح۔ تو عطا کر۔ تو بخشش کر۔

وَھَّابٌ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے بہت عطا کرنے والا۔ بہت زیادہ بخشش کرنیوالا۔ اس سے قبل اِنَّ اور کَ اور اَنْتَ کو لاکر اللہ تعالیٰ کی صفت واہبہ میں سخت تاکید پیدا کی گئی ہے۔ مطلب یہ ہوگا: یقیناً وہاب تو تو ہی ہے۔

۳: ۹ = اَلْمِیْعَادُ۔ وعدہ۔ ظرف زمان بھی ہے وقتِ وعدہ۔

۳: ۱۰ = لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ۔ نفی تاکید بلن۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اَلْغِنٰی۔ تونگری۔ بے نیازی۔ غنی۔ مالدار۔ بے نیاز۔ اَغْنٰی عَنْہُ شَیْئًا۔ اس کو کسی حد تک بے نیاز کردینا۔ ھٰذَا مَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا۔ یہ تمہارے کسی کام نہ آئیگی۔ تمہارے لئے کسی فائدہ کی نہ ہوگی۔ تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ مَا اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ (۱۱۱-۲) اس کا مال اس کے کام نہ آیا۔ لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ ان کا مال اور ان کی اولاد ان کو اللہ کی جانب سے کسی حد تک بھی بے نیاز نہ کرسکیں گی یعنی ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے۔

= وَقُوْدُ۔ وَقَدَ یَقِدُ (ضَرَبَ) (آگ کا بھڑکنا) سے۔ ایندھن۔ نیز وِقَادٌ وَقِیْدٌ۔ بمعنی ایندھن۔

۳ : ۱۱ = كَدَاْبِ ۔ كَ حرف تشبیہ یا تمثیل ۔ دَاْبٌ کے معنی مسلسل چلنے کے ہیں۔ مسلسل روش ۔ عادۃ مستمرہ ۔ ایسی عادت جس پر ہمیشہ عمل ہوتا ہے ۔
= كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ میں اگر اس کو نیا جملہ تصور کیا جائے تو اس صورت میں دَاْبُهُمْ محذوف تصور ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آیتہ ماقبل میں جن کفار کا ذکر ہوا ہے ان کا طریقہ بھی وہی تھا جو کہ آل فرعون کا اور ان سے پہلے لوگوں کا تھا۔
دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس کا تعلق آیہ سابقہ میں مذکور کفار کے مال واولاد سے ہے اور عبارت کچھ یوں ہوگی لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ یعنی جس طرح آل فرعون کو اس کا مال اور اس کی اولاد اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکی ان (کفار) کو بھی ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے
ایک تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کا تعلق وَقُوْدُ النَّارِ سے ہے اور عبارت کچھ اس طرح ہے ۔ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ یعنی آل فرعون کی طرح یہ بھی جہنم کی آگ کا ایندھن ہونگے
جمہور علماء نے سب سے پہلی صورت کو اختیار کیا ہے
= عِقَابٌ ۔ مار ۔ سزا ۔ ایذار ۔ عذاب ۔ عقوبت ۔ سزا دینا۔ عَاقَبَ يُعَاقِبُ کا مصدر ہے عِقَابٌ عَقُوْبَةٌ مُعَاقَبَةٌ عذاب کے لئے مخصوص ہیں۔ عقاب کے اصل معنی پیچھے ہو لینے کے ہیں (جیسے تعاقب پیچھا کرنے کو کہتے ہیں) چنانچہ بولتے ہیں عَقَبَ الثَّانِي الْاَوَّلَ دوسرا پہلے کے پیچھے ہو لیا۔ اس اعتبار سے عقاب وہ سزا ہوئی جو ارتکاب جرم کے پیچھے دی جاتی ہے لہذا اس کا ترجمہ پاداش عمل کرنا چاہئے ۔
۳ : ۱۲ = تُحْشَرُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر اَلْحَشْرُ (باب نَصَرَ) کے معنی لوگوں کو ان کے ٹھکانے سے مجبور کر کے نکال کر لڑائی وغیرہ کی طرف لے جانے کے ہیں چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ اَلنِّسَآءُ لَا يُحْشَرْنَ عورتوں کو جنگ کے لئے نہ نکالا جائے ۔ تم جمع کئے جاؤ گے ۔
= اَلْمِهَادُ ۔ اسم ۔ بچھونا ۔ مراد ٹھکانہ ۔ قرارگاہ ۔ مَهْدٌ گہوارہ ۔ زمین ۔ مُهُوْدٌ ۔ جمع ۔
۳ - ۱۳ = يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۔ يَرَوْنَ کی ضمیر کا مرجع فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بھی ہو سکتا ہے اور اُخْرٰى (کافروں کا گروہ) بھی۔ اسی طرح يَرَوْنَهُمْ میں هُمْ ضمیر مسلمانوں کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور کفار کے متعلق بھی۔ اس طرح اس فقرہ کے ترجمہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں ۔
۱ :۔ مسلمان کافروں کو اپنے سے دوچند دیکھ رہے تھے ۔
۲ :۔ مسلمان کافروں کو ان کی اصل تعداد سے دوچند دیکھ رہے تھے ۔
۳ :۔ مسلمان اپنے آپ کو کافروں سے دوچند دیکھ رہے تھے ۔

۴:۔ کفار مسلمانوں کو اپنے سے دوچند دیکھ رہے تھے
۵:۔ کفار مسلمانوں کو ان کی تعداد سے دوچند دیکھ رہے تھے۔
۶:۔ کافر اپنے تئیں مسلمانوں سے دوچند دیکھ رہے تھے۔

رای العین مصدر مؤکد لیروا نھم۔ بادی النظر میں تعداد کا اندازہ ایک اضافی امر ہے اگر حوصلے بلند اور دل میں ولولہ ہو تو مدمقابل کی تعداد اصل سے کم معلوم دیتی ہے۔ اور اس کے برعکس اگر حوصلے پست ہوں تو دشمن کی تعداد اصل سے زیادہ دکھائی دیتی ہے اس لحاظ سے معانی نمبر ۲ بعید از قیاس ہے کیونکہ مسلمان جوش ایمان سے پُر تھے اس لئے ایسی حالت میں دشمنوں کی تعداد اصل سے زیادہ ہرگز معلوم نہیں دیتی بلکہ اصل سے کم نظر آتی ہے معنی ۳ بھی قرین قیاس نہیں مسلمان بخوبی جانتے تھے کہ ان کی تعداد ۳۱۳ ہے اور جبکہ کفار کی تعداد ۱۰۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ اس لئے کسی بھی صورت میں وہ ۳۱۳ کو ۱۰۰۰ ہزار سے دگنا خیال نہیں کرسکتے تھے۔ اس طرح معنی نمبر ۴ بھی بعید از قیاس ہے کہ کافر ۱۰۰۰ ہزار ہوتے ہوئے ۳۱۳ کو اپنے سے دوچند یعنی ۲۰۰۰ ہزار کیسے خیال کرسکتے تھے۔

رہے معانی نمبر ۱۔ نمبر ۵۔ نمبر ۶۔ تو فریقین میں سے ایک فریق (مسلمانوں) کے جوش ہمت وجرأت اور دوسرے فریق (کفار) کے جذبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تینوں صورتیں ممکن ہیں۔ اس اضافی کیفیت کی تائید میں حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی روایت نقل کی جاسکتی ہے فرماتے ہیں نظرنا الی المشرکین فرأیناھم یضعفون علینا ثم نظرناھم فما رأیناھم یزیدون علینا رجلا واحدًا۔ (ہم نے مشرکین کی طرف دیکھا تو بادی النظر میں ان کو اپنے سے دوگنا دیکھا پھر دوبارہ جب (جوش ایمانی اپنے زوروں پر آیا) ہم نے ان کو دیکھا تو ایسا پایا کہ ہم سے وہ ایک آدمی بھی زائد نہ تھے

دوسری طرف ابوجہل کا قول ہے کہ جب کفار نے مسلمانوں کو دیکھا تو (چونکہ ابھی مدمقابل کا زور ملاحظہ ہی نہ کیا تھا) ابوجہل نے کہا ان محمد او اصحابہ اکلۃ جزور۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھی تو اونٹ کا ایک لقمہ ہیں۔

لیکن جب مسلمانوں کی جرأت وہمت کا مزہ چکھا تو نگاہ میں فرق آگیا۔ اور مسلمانوں کی تعداد اصل تعداد سے دوگنا دکھائی دینے لگی۔ جمہور علماء ومفسرین نے اس فقرہ کا مطلب وہی لیا ہے جو کہ نمبر ۱ پر درج ہے یعنی مسلمان کافروں کو اپنے سے دوچند دیکھ رہے تھے حالانکہ وہ تگنے سے بھی زیادہ تھے۔

= یُؤَیِّدُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَاْیِیْدٌ مصدر باب تفعیل وہ قوی کرتا ہے۔
= عِبْرَۃً ۔ عبرت۔ نصیحت حاصل کرنا۔ دوسرے کے حال سے اپنے حال کو قیاس کرنا۔

= اُولِي الْاَبْصَارِ۔ اصحاب نظر۔ اصحاب عقل۔

۳ : ۱۴ = زُيِّنَ۔ تَزْيِيْنٌ سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ سنوارا گیا۔ مزیّن کیا گیا۔ اچھا دکھلایا گیا۔

= قَنَاطِيْرِ۔ قنطار کی جمع۔ ڈھیر۔ انبار۔ کثیر مال۔ پُل۔ قنطار کی لفظی ساخت بلندی کے مفہوم کو چاہتی ہے اسی لئے اونچی عمارت کو قنطرۃ کہتے ہیں۔

= مقنطرۃ۔ ڈھیر کیا ہوا۔ قنطرۃٌ مصدر باب فعللۃ رباعی مجرد۔

= اَلْمُسَوَّمَةِ۔ اسم مفعول۔ واحد مؤنث۔ تَسْوِيْمٌ مصدر سُوْمَةٌ سے باب تفعیل نشان زدہ ممتاز۔ سِيْمَةٌ سُوْمَةٌ۔ سِيْمَآ۔ علامت، نشان۔ سَوْمٌ کے معنیٰ کسی چیز کی طلب میں جانا۔ اس مفہوم کے دو اجزاء ہیں۔ جانا اور طلب۔ کبھی صرف دوسرا جزو ملحوظ ہوتا ہے جیسے يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ (۲ : ۴۹) تمہیں سخت تکلیفیں دینے کی تلاش میں رہتے تھے۔

چرانے کو بھیجنے کے لئے بھی آتا ہے سُمْتُ (باب نصر) اَسَمْتُ (باب افعال) سَوَّمْتُ (باب تفعیل) میں نے چرانے کے لئے بھیجا۔ قرآن حکیم میں ہے۔ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ (۱۶ : ۱۰) درختوں میں تم اونٹوں کو چراتے ہو یا چرانے کے لئے بھیجتے ہو۔ سَائِمَةٌ۔ چرنے والے جانور۔

= مَاٰبِ۔ مَاٰبٌ مصدر بھی ہے اور اسم زمان و مکان بھی۔ لوٹنا۔ لوٹنے کی جگہ۔ لوٹنے کا وقت اَوْبٌ اور اِيَابٌ مصدر ہیں۔ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ (۸۸ - ۲۵) تحقیق ان کا لوٹنا ہماری طرف ہے

۳ : ۱۵ = قُلْ۔ ای قل یا محمد۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔

= اَؤُنَبِّئُكُمْ۔ اَ۔ استفہامیہ نہیں بلکہ تقریر اور ثبوت کے لئے ہے اُنَبِّئُ مضارع واحد متکلم تَنْبِئَةٌ (باب تفعیل) سے بمعنی خبر دینا۔ بتانا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ کیا میں تم کو بتاؤں، میں تمہیں بتاتا ہوں

خَيْرٍ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ بہتر۔ زیادہ اچھی، عمدہ تر۔ ذٰلِكُمْ سے مراد وہ چیزیں اور نعمتیں جو دنیاوی ہیں اور اوپر مذکور ہوئی ہیں۔ (وہ بہتر چیز کونسی ہے وہ یہ کہ متقیوں کے لئے ان کے رب کے ہاں جنتیں ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔

اَزْوَاجٌ اور رِضْوَانٌ کا عطف جَنّٰتٌ پر ہے۔ اور ان کے لئے ہوں گی پاک بیبیاں اور خدا کی خوشنودی۔

۳ : ۱۶ = قِنَا۔ قِ نَا۔ قِ واحد مذکر حاضر۔ امر معروف نا ضمیر جمع متکلم مفعول۔ وَقْیٌ (لفیف مفروق) (باب ضرب) وَقٰى يَقِيْ وِقَايَةً۔ وَقْیٌ يُوْقٰى۔ قِ۔ لَا تَقِ۔ گردان امر یوں ہوگی۔ قِ۔ قِيَا۔ قُوْا۔ قِيْ

قِیَا قِیْنَ ۔ قِ اصل میں اِضْرِبْ کے وزن پر اِوْقِیْ تھا۔ عمل تعلیل سے اَوْ شروع میں اور ی ساکن آخر میں گر گئی ۔ قِنَا ۔ ہم کو بچا ۔ ہم کو محفوظ رکھ ۔

۳ : ۱۷ = وَالْقَانِتِیْنَ ۔ اطاعت گذار ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرف باللام قُنُوْتٌ باب نَصَرَ سے جس کے معنی خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنے کے ہیں ۔

= اَلْمُنْفِقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِنْفَاقٌ مصدر، راہِ خدا میں خرچ کرنے والے ۔ اَنْفَقَ یُنْفِقُ ۔ باب افعال سے ۔ خرچ کرنا ۔ باب مفاعلہ سے نَافَقَ یُنَافِقُ فِی الدِّیْنِ ۔ مذہب میں منافقت کرنا

= اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِسْتِغْفَارٌ مصدر باب استفعال ۔ گناہوں کی معافی مانگنے والے

= اَسْحَارِ ۔ سَحَرٌ کی جمع جس کے معنی رات کی تاریکی کے ساتھ دن کی روشنی کے ملنے کے ہیں ۔ اسی لئے سحر صبح کے اول وقت کو کہتے ہیں ۔ اسحار صبح کے اوقات ۔

۳ : ۱۸ = شَهِدَ اللّٰهُ ۔ اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ۔ اس صورت میں اس کا مصدر شَهَادَةٌ ہے اور اگر شُهُوْدٌ سے ہو تو معنی ہوں گے اس نے پایا ۔

= وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ ۔ واؤ حرف عطف ہے اور ملائکہ اور اولوا العلم معطوف اللّٰہ معطوف علیہ معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے پس فعل شہد کا اطلاق ان ہر دو معطوف پر بھی ہوگا یعنی اللہ گواہی دیتا ہے اور فرشتے اور اہل علم بھی گواہی دے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

= قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۔ هُوَ کی تعریف ہے کہ عدل و انصاف کو قائم فرمانے والا ۔

صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں ومعناہ انہ تعالیٰ قائم بتدبیر خلقہ وقائم بارزاقھم ومجازیھم باعمالھم ۔

ابو الاعلیٰ مودودی اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں :۔ اور فرشتے اور سب اہل علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس پر گواہ ہیں ۔

پیر کرم شاہ ضیاء القرآن میں یوں رقمطراز ہیں :۔

قائمًا بالقسط کی ایک ترکیب یہ ہے کہ یہ حال ہے اور لفظ اللہ ذو الحال ۔ اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ :۔ لا الٰہ الا ھُوَ میں ھُوَ ضمیر اس کا ذو الحال ہے اور یہ حال معنیً اس کی صفت ہے اس صورت میں یہ مشہود بہ میں داخل ہوگا ۔ یعنی ان سب گواہوں نے اس کی وحدانیت کی گواہی بھی دی اور اس کے ساتھ اس کے عدل و انصاف کی بھی شہادت دی ۔

= لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ کو دوبارہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے ۔

۳ : ۱۹ = وَمَا اخْتَلَفَ ۔ میں مَا نافیہ ہے اور مَا جَآءَهُمُ میں مَا بیانیہ ہے

= بَغْيًا بَيْنَهُمْ - بوجہ باہمی حسد و مخالفت کے۔
۳ : ۲۰ = وَمَنِ اتَّبَعَنِ - اِتَّبَعَنِ اصل میں اِتَّبَعَنِيْ تھا۔ اور وہ جنہوں نے میری پیروی کی۔
= اَلْاُمِّيّٖنَ - مشرکین عرب جو اہل یہود اور نصاریٰ کے علاوہ تھے۔ اُمِّيٌّ کے معنی اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ لکھ سکے نہ پڑھ سکے۔ اس زمانہ میں عرب کی یہ مخصوص صفت تھی کہ وہ اکثر و بیشتر بے پڑھے لکھے تھے اور اس صفت میں دوسری قوموں سے ممتاز تھے۔
= تَوَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَوَلِّيٌ سے۔ اگر تولّٰی کا لفظ متعدی بنفسہٖ ہو تو معنی ولایت (دوستی) اور قریب ترین مواضع سے اس کے حصول کو چاہتا ہے۔ جیسے وَلَّيْتُ سَمْعِيْ كَذَا۔ میں نے اپنے کان کو فلاں چیز پر لگایا۔ یا جیسے قرآن حکیم میں ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (۵ : ۵۶) اور جو شخص خدا اور اس کے رسول سے دوستی کرے گا۔
اور جب تعدیہ بذریعہ عَنْ ہو خواہ عَنْ لفظوں میں مذکور ہو یا مقدر تو اس کے معنی اعراض اور روگردانی اور دور ہونے کے ہیں جیسے آیت ہذا میں۔ یہاں عَنْ مقدر ہے پس فَاِنْ تَوَلَّوْا کا معنی ہوگا اگر وہ روگردانی کریں
۳ : ۲۱ = يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ - جو عدل و انصاف کا حکم کرتے تھے۔
= اَلِيْمٌ - دردناک۔ الم - درد - دکھ - تکلیف۔ جمع آلام۔
۳ : ۲۲ = حَبِطَتْ - ماضی واحد مؤنث غائب - وہ اکارت ہوگئے - وہ مٹ گئے - وہ ضائع ہوگئے
۳ : ۲۳ = يُدْعَوْنَ - مضارع مجہول - جمع مذکر غائب دَعْوَةٌ سے - بلائے جائیں گے - بلائے جاتے ہیں۔
= لِيَحْكُمَ - میں حکم کی اضافت کتاب اللہ کی طرف ہے
= ثُمَّ حرف عطف ہے اور پہلی چیز سے دوسری کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے یہاں معطوف علیہ محذوف ہے اور عبارت کچھ یوں ہوگی۔ وهم يعلمون انه هوالحق ثم يتولّٰى فريق مّنهم - یہاں علم ہونے کے بعد ان کی روگردانی کا فعل مذکور ہے استبعاد لتولّيهم۔
= مُعْرِضُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر - روگردانی کرنے والے - منہ موڑنے والے - اجتناب کرنے والے - هُمْ مُعْرِضُوْنَ یا تو فَرِيْقٌ کی صفت ہے۔ وهم قوم لايزال الاعراض دينهم (وہ ایک ایسا ٹولہ تھا کہ دین سے روگردانی سے باز نہیں آتا تھا۔ یا فریق کا حال ہے اور فریق ذوالحال ہے۔
۳ : ۲۴ = غَرَّهُمْ - ماضی واحد مذکر غائب - غُرُوْرٌ مصدر - اس نے دھوکہ دیا - اس نے فریب دیا
هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اس کا فاعل جملہ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ہے۔ ای غَرَّهُمْ افتراءهم و

کِذْبُہُمْ - اوران کے کذب وافترار کی مثالیں۔
۱:۔ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط
۲:۔ اٰبَآءُنَا الْاَنْبِیَآءُ یَشْفَعُوْنَ لَنَا۔
۳:۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَعَدَ یَعْقُوْبَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ اَبْنَاءَ ہٗ۔ وغیرہ وغیرہ
۳: ۲۵ = فَکَیْفَ - ای فکیف یکون حالھم
= لِیَوْمٍ - میں ل بمعنی فی آیا ہے ای فی یوم۔
۳: ۲۶ = تَنْزِعُ - مضارع واحد مذکر حاضر۔ توچھین لیتا ہے۔ تو اکھاڑ پھینکتا ہے۔
۳: ۲۷ = تُوْلِجُ - مضارع واحد مذکر حاضر۔ اِیْلَاجٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تو داخل کرتا ہے
ولج مادہ۔ کسی تنگ جگہ میں داخل کرنا۔ جیسے باب ضَرَبَ سے وَلَجَ یَلِجُ (حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (۷: ۴۰) یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے۔
۳: ۲۸ = فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ - اس فقرہ کی ترتیب کچھ یوں ہو سکتی ہے۔
۱:۔ فلیس (لہ) من ولایۃ اللّٰہ فی شیءٍ (الخازن) تو اس کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی دوستی نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ تو اللہ کے دشمنوں کے دوست ہیں تو اللہ ان کو کیسے دوست رکھیگا۔ کیونکہ موالاۃ اللّٰہ و موالاۃ الکفار ضدان لا یجتمعان۔ کہ خدا کی دوستی اور کفار کی دوستی باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جو کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔
۲:۔ فَلَیْسَ لَہٗ نصراو ولایۃ من اللّٰہِ فی ایّ امرٍ۔ تو کسی امر میں بھی اس کو اللہ کی دوستی یا مدد نصیب نہ ہوگی۔ (عبداللہ یوسف علی)
= اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْہُمْ تُقٰـۃً - تَتَّقُوْا۔ مضارع صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَتَّقُوْنَ تھا۔ نون اعرابی بوجہ عامل اَنْ کے گر گیا۔
تُقٰـۃً مصدر ہے تُقٰـۃً اصل میں وِقَاۃٌ تھا۔ واؤ کو تا سے بدل دیا گیا۔ وق ی۔ حروف مادہ ہیں۔ وَقٰی۔ یَقِیْ۔ اِتَّقٰی یَتَّقِیْ۔ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ حفاظت کرنا۔
ماسوائے ایسی حالت کے کہ تم کو ان سے ظلم کا ڈر ہو۔ ای الّا ان تخافوا منہم مخافۃً (الخازن) یا تم ان کے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا طرز عمل اختیار کرو۔ (تفہیم القرآن)
= یُحَذِّرُکُمْ۔ یُحَذِّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ کُمْ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ (اور اللہ) تم کو ڈراتا ہے۔ خبردار کرتا ہے اپنی ذات سے۔ یعنی اپنے غضب۔ اپنی ناراضگی سے۔
= اَلْمَصِیْرُ۔ اسم ظرف مکان۔ صَارَ یَصِیْرُ کا مصدر بھی ہے۔ لوٹنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ ٹھکانہ۔

لوٹنا۔ مائل ہونا۔ کاٹنا۔ جمع ہونا۔

۳ : ۳۰ = بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ ۔ میں ھا ضمیر نفس کی طرف راجع ہے اور ہٗ ضمیر کا مرجع یا عمل سوء ہے یا یوم ہے
= تَوَدُّ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب وُدٌّ (باب سمع) سے مصدر۔ وہ چاہیگی۔ آرزو کرے گی۔ دوست رکھیگی۔
= اَمَدًا ۔ مدت مدید۔
= رَءُوْفٌ ۔ مہربان۔ شفقت کرنے والا۔ رَأْفَةٌ سے بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ۔

۳ : ۳۳ = اِصْطَفٰى ۔ اِصْطِفَاءٌ (افتعال) سے ماضی۔ واحد مذکر غائب اس نے چن لیا۔ اس نے پسند کرلیا۔ صَفْوٌ سے باب افتعال میں ت کو ط سے اور واؤ کو ی سے بدل کر اِصْطَفٰى ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کا کسی بندہ کو چُن لینا۔

۳ : ۳۴ = ذُرِّيَّةً ۔ اولاد۔ اصل میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو ذُرِّيَّة کہتے ہیں۔ مگر عرف عام میں چھوٹی بڑی سب اولاد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ یا تو

۱:۔ ذَرْءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پیدا کرنے اور پھیلانے کے ہیں۔ اور اس کا ہمزہ متروک ہوگیا ہے۔ جیسے رَدِيَّةٌ اور بَرِيَّةٌ ۔ یا

۲:۔ اس کی اصل ذُرْوِيَّةٌ ہے۔ یا

۳۔ ذَرٌّ سے بمعنی بکھیرنا۔ فُعْلِيَّةٌ کے وزن پر جیسے قُمْرِيَّةٌ ہے۔

اس کی جمع ذُرَارِيٌّ اور ذُرِّيَّاتٌ ہے۔

= ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ایک نسل جس کے بعض بعض کی اولاد تھے۔ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔ ذُرِّيَّةً کی صفت ہے۔

۳ : ۳۵ = اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ ۔ عمران۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اور ان کی ہمشیرہ حضرت مریم کے باپ کا نام تھا۔ اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ ۔ میں عمران سے مراد حضرت موسیٰؑ کے والد نہیں بلکہ عمران کی عورت سے مراد عمران کی نسل میں سے ایک عورت ہے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت ہارون کی اولاد سے تھیں۔ اور حضرت مریم کی والدہ اور حضرت یحییٰ کی والدہ آپسمیں رشتہ کی بہنیں تھیں۔ لہذا حضرت مریم امّ عیسیٰ علیہ السلام آل عمران میں سے ہوئیں۔

یا یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے باپ کا نام بھی عمران ہی تھا۔

۳ : ۳۵ = نَذَرْتُ ۔ ماضی واحد متکلم نَذْرٌ مصدر۔ (باب ضَرَبَ، نَصَرَ) میں نے منت مانی۔ میں نے نذر مانی۔

= مُحَرَّرًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ تَحْرِیْرٌ۔ مصدر۔ آزاد کیا ہوا۔
بیت المقدس کی خدمت کے لئے مخصوص (مجاہد) عبادت کے لئے خالص کر لیا گیا (شعبی)
دنیا کے دھندوں سے آزاد کردہ (جعفر صادقؒ)
۳:۳۶ = اُعِیْذُھَا۔ میں اس کو پناہ دیتی ہوں۔ اِعَاذَۃٌ سے اَعَاذَ یُعِیْذُ (باب افعال) کرم یکرم)
سے مضارع واحد متکلم۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب عَاذَ یَعُوْذُ۔ ب۔ باب نصر۔ کسی کی پناہ
طلب کرنا۔ یا پناہ لینا۔
"وَاللّٰہُ سے تا کَالْاُنْثٰی" جملہ معترضہ ہے۔ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُھَا مَرْیَمَ سے پھر عمران کی عورت کا
بیان شروع ہو جاتا ہے۔
= اَلرَّجِیْمِ۔ ملعون۔ مردود۔ راندہ ہوا۔ رَجْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ۔ قرآن میں جہاں
یہ لفظ آیا ہے شیطان کے لئے آیا ہے۔ کہ راندۂ درگاہ الٰہی ہے۔
۳:۳۷ = اَنْبَتَھَا۔ اِنْبَاتٌ (افعال) مصدر بمعنی اگانا۔ بڑھانا۔ اس نے اس کو بڑھایا (جاندار
کے لئے) اس نے اس کو اگایا۔ (نباتات کے لئے) ای رَبَّھَا الرَّبُّ تَرْبِیَۃً حَسَنَۃً فِیْ عِبَادَۃٍ
وَطَاعَۃٍ لِرَبِّھَا۔ (روح المعانی)
= کَفَّلَھَا زَکَرِیَّا۔ اس نے (اللہ نے) اس کو (مریم کو) زکریا کی کفالت میں دیدیا۔ کَفَّلَ ماضی واحد
مذکر غائب۔ تَکْفِیْلٌ (تفعیل) مصدر ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔
کَفَّلَ کا فاعل اللہ۔ یعنی اللہ نے زکریا کو مریم کا کفیل بنا دیا۔ اس صورت میں ھا ضمیر مفعول اوّل اور
زکریا مفعول دوم ہو گا۔ لیکن تکفیل کے معنی کسی کو اپنی کفالت (ذمہ داری) میں لے لینا بھی ہے۔ اس لئے
زکریا فاعل بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی زکریا نے مریم کو اپنی ذمہ داری میں لے لیا کَفَلَ (باب نصر) بمعنیٰ
کسی کو اپنی ذمہ داری میں لے لینا۔ کفیل ذمہ دار۔
۳:۳۹ = بِکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ۔ اللہ کی طرف سے ایک فرمان۔ اس فرمان سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام
ہیں چونکہ ان کی پیدائش اللہ تعالیٰ کے ایک غیر معمولی فرمان سے خرقِ عادت کے طور پر ہوئی تھی۔ اس
لئے ان کو قرآن میں کلمۃ من اللہ کہا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن)
= حَصُوْرًا۔ عورت کے پاس نہ جانے والا۔ عورتوں سے بے رغبت۔ جو عورت کے پاس نہ
جائے خواہ نامردی کے باعث یا پاکبازی اور عفت کی خاطر۔ اس کو حَصُوْرٌ کہتے ہیں حَصْرٌ سے
بروزن فعولٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۳:۴۰ = اَلْکِبَرُ۔ اسم مصدر۔ بڑھاپا۔ پیرانہ سالی۔

= عَاقِرٌ - بانجھ - عَقَارَۃٌ سے جس کے معنی عورت کے بانجھ ہونے کے ہیں۔

۳:۴۱ = اَلْعَشِیِّ - شام - سورج ڈھلے۔ بعد زوال۔ دن کا پچھلا وقت۔ زوال سے لے کر صبح تک کا وقت۔ نمازِ مغرب سے لے کر عشاء کی نماز تک کا وقت۔

= اَلْاِبْکَارِ - صبح بروزن افعال اسم ہے

فائدہ نمبر ۱:- آیات نمبر ۴۰ اور ۴۱ میں کلام مابین زکریا اور اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لئے سوال منجانب زکریا ؑ ہے اور جواب منجانب اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ نمبر ۲:- حضرت یحییٰ ؑ کا شجرۂ نسب کچھ یوں بنتا ہے۔

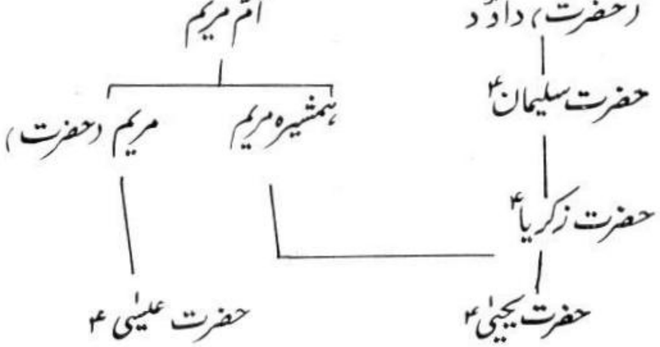

۳:۴۳ = اُقْنُتِیْ - تو بندگی کر۔ اطاعت کر۔ قَنُوْتٌ سے۔ جس کے معنی خشوع خضوع کے ساتھ عبادت میں لگے رہنے کے ہیں۔ فعل امر۔ صیغہ واحد مؤنث حاضر۔

= اِرْکَعِیْ - فعل امر۔ واحد مؤنث حاضر۔ تو رکوع کر۔

۳:۴۴ = اَنْبَآءِ - نَبَاٌ کی جمع۔ خبریں۔ حقیقتیں۔ جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظن غالب حاصل ہو اسے نَبَاٌ کہتے ہیں۔ کوئی خبر نَبَاٌ نہیں کہلاتی جب تک کہ وہ شائبہ کذب سے پاک نہ ہو۔

= لَدَیْھِمْ - لدی مضاف۔ ھُمْ مضاف الیہ۔ ان کے پاس۔

لَدٰی - ظرف مکان غیر متمکن۔ پاس۔ طرف۔ ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لَدٰی کی وہی حالت ہوتی ہے جو عَلٰی حرفِ جر کی ہوتی ہے۔

مثلاً لَدَیْنَا - عَلَیْنَا - لَدَیْهِ - عَلَیْهِ۔

= یُلْقُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ ڈال رہے تھے۔ اَلْاِلْقَاءُ (افعال) کے معنی کسی چیز کو اس طرح ڈالنا کہ وہ دوسرے کو سامنے سے نظر آئے۔ پھر عرف میں مطلق کسی چیز کو پھینک دینے پر القاء کا لفظ بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ قَالَ اَلْقِھَا یا

مُوْسٰی فَاَلْقٰھَا۔ (۲۰: ۱۹) اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) اسے ڈال دو (نیچے پھینک دو) تو اس نے اس کو ڈال دیا۔

= اِذْ یُلْقُوْنَ ...... مَرْیَمَ۔ جب وہ (مجاور) اپنی قلمیں (یہ فیصلہ کرنے کے لئے) پھینک رہے تھے کہ ان میں سے مریم کی سرپرستی کون کرے۔ یعنی قرعہ اندازی کی خاطر قلمیں پھینک رہے تھے۔ کہ کس کے نام قرعہ پڑتا ہے۔ یہاں اقلام سے مراد تیر بھی ہو سکتا ہے۔ تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کا ان لوگوں میں دستور تھا۔

= یَخْتَصِمُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ جھگڑ رہے تھے (مریم کی کفالت کے سلسلہ میں)

۳: ۴۵ = کَلِمَةٍ مِّنْهُ۔ اس (اللہ) کی جانب سے ایک کلمہ۔ اس کا ایک کلمہ۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ اِنَّهٗ خَلَقَ (عیسٰی) بِکَلِمَةِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنے قول کُنْ سے پیدا کیا۔ یہاں کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی ذات ہے

= اَلْمَسِیْحُ۔ بعض علماء کے نزدیک مسیح کا لفظ عبرانی لفظ مشوح سے معرب ہے جس کے معنی معرب کے ہیں۔ اکثر علماء کے مطابق یہ لفظ مشتق ہے اور یہ لفظ فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل استعمال ہوا ہے یعنی مسح کرنے والا۔ کیونکہ آپ جس بیمار پر اپنا ہاتھ مبارک پھیر دیتے تھے وہ صحتیاب ہو جاتا تھا۔ یا مسیح بمعنی مساحت کرنے والا۔ زمین کی پیمائش کرنے والا۔ یا زمین پر مسافت پیادہ کرنے والا۔ کیونکہ آپ نے ساری عمر تبلیغ دین کے لئے مسافت میں گذار دی ور کہیں مستقل رہائش اختیار نہ کی۔

اور مسیح اس شخص کو بھی کہتے ہیں جس کے چہرے کا ایک رُخ صاف ہو یعنی نہ آنکھ ہو نہ بھویں۔ اسی بناء پر دجال کو دجّال مسیح کہتے ہیں۔

= عِیْسٰی۔ عبرانی لفظ الیشوع کا معرب ہے بمعنی سید۔ سردار۔

= وَجِیْھًا۔ صیغہ صفت۔ وَجَاھَةٌ مصدر۔ (باب کرم) وجاہت والا۔ قدر و منزلت والا با عزت

۳: ۴۶ = الْمَھْدِ۔ اسم۔ گہوارہ۔ پنگھوڑا۔ مراد شیر خوارگی کا زمانہ یا ماں کی گود میں ہونے کا زمانہ

= کَھْلًا۔ با وقار۔ متوسط عمر کا آدمی جس کے کچھ بال سفید اور کچھ سیاہ ہوں۔ عمر کا وہ حصہ جب آدمی کی قوتیں شباب پر ہوں۔

الکھل۔ ادھیڑ عمر کا۔ تیس سے پچاس سال تک کی عمر والا۔ (المنجد)

= یُکَلِّمُ النَّاسَ ..... کَھْلًا۔ یعنی بچپن سے لے کر پکی عمر تک حکمت و دانش کی باتیں لوگوں کو

بتائے گا۔

۳ : ۴۷ = اَنّٰی ۔ کیونکر ۔ کیسے ۔ دیکھو ۲ : ۲۲۳

= قَضٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب قَضَآءٌ مصدر۔ قضاء فعلی ہو یا قولی ۔ بشری ہو یا الٰہی ۔ بہرحال فیصلہ کردینا یا کرلینا۔ کسی بات کے متعلق آخری ارادہ یا حکم یا عمل کو ختم کردینا۔ ضرور مفہوم قضا کے اندر ماخوذ ہے ۔ صلات کے اختلاف اور سیاق کی مناسبت سے مختلف معانی مراد ہوتے ہیں ۔

بنانا ۔ پورا کرنا ۔ عزم کرنا ۔ فیصلہ کرنا ۔ حکم جاری کرنا ۔ حکم دینا ۔ مقدر کرنا ۔ قطعی وحی بھیج کر اطلاع دینا ۔ مقرر کرنا ۔ حاجت پوری کرکے قطع تعلق کرلینا ۔ فارغ ہونا ۔ مرجانا ۔ مار ڈالنا ۔

ان سب معانی کے لئے اس کا استعمال قرآن حکیم میں ہوا ہے ۔ یہاں مراد فیصلہ کرنا ہے ۔ ۔

اِذَا قَضٰی اَمْرًا ۔ جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرلیتا ہے ۔

۳ : ۴۸ = آیۃ ۴۷ بطور جملہ معترضہ بیچ میں آگئی ۔ آیۃ ۴۶ میں فرشتوں کا کلام جو شروع ہوا تھا آیۃ ۴۷ کے بعد اب پھر جاری ہوگیا ۔ یہ سلسلہ کلام آیۃ ۴۹ کے اختتام سے قبل ہی ختم ہوکر حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کلام بغیر کسی تمہید کے شروع ہوجاتا ہے ۔ یہ طرز کلام انشاء عربی میں انوکھا اور غیرمعروف نہیں ہے ۔ اور قرآن حکیم میں اس کی اکثر مثالیں ملیں گی ۔

= وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ .... کا عطف يُبَشِّرُكِ پر ہے اور ہر دو يُعَلِّمُ اور يُبَشِّرُ میں ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے ۔

۳ : ۴۹ = الطِّيْنِ ۔ گارا ۔ مٹی ۔ خاک ۔ مٹی اور پانی کا آمیزہ ۔ مٹی اور پانی دونوں کا آمیزہ طین ہے گو اس سے پانی کا اثر زائل ہی کیوں نہ ہوجائے ۔

= كَهَيْئَةِ ۔ ک ۔ حرف تشبیہ ۔ هَيْئَةِ ۔ کسی چیز کی حالت ۔ کیفیت ۔ شکل وصورت هيئ ماد

= اَنْفُخُ ۔ نَفْخٌ سے باب نصر ۔ مضارع واحد متکلم ۔ میں پھونک مارتا ہوں ۔

= اُبْرِئُ ۔ اِبْرَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے مضارع واحد متکلم ۔ اِبْرَاءٌ ۔ ہر بری چیز ۔ مرض وغیرہ سے بری کرنا اور نجات دلانا ۔ میں بری کردیتا ہوں مرض سے ۔ میں تندرست کردیتا ہوں

= اَكْمَهَ ۔ مادر زاد اندھا ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ۔

= اَبْرَصَ ۔ کوڑھی ۔ جس کو برص کی مرض ہو ۔ ہر دو اکمہ وابرص کی تانیث وجمع بروزن اَفْعَلُ (واحد مذکر) فَعْلَاءُ (واحد مؤنث) فُعْلٌ (جمع مذکر ومؤنث) ہوگی ۔

= اُنَبِّئُكُمْ ۔ میں تم کو بتاؤں یا بتاتا ہوں ۔ نَبَّأَ يُنَبِّئُ ۔ نَبَأٌ خبر ۔

= تَدَّخِرُوْنَ ۔ (باب افتعال) اصل میں تَذْتَخِرُوْنَ تھا ۔ اِذْتَخَرَ يَذْتَخِرُ ۔ پہلے

کو دال سے تبدیل کیا۔ پھر ذال کو دال بناکر دال کو دال میں مدغم کیا۔ اِدَّخَرَ یَدَّخِرُ ہو گیا۔ تَدَّخِرُوْنَ تم ذخیرہ کرتے ہو۔ تم آئندہ کے لئے جمع کرتے ہو۔

۳: ۵۲ = اَحَسَّ ۔ اِحسَاسٌ (افعال) سے محسوس کیا اس نے ماضی واحد مذکر غائب
ای عرف منہم اصرارھم علی الکُفرِ

= فَلَمَّا۔ میں ف فصاحت کے لئے ہے۔

= مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ کون ہیں میرے مددگار اللہ کی راہ میں۔

= حَوَارِیُّوْنَ ۔ حَوَارِیٌ کی جمع ۔ حَوَارِیٌ حَوْرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی خالص سپیدی کے ہیں ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کا خطاب ہے۔ بقول شاہ عبدالقادر صاحب حواری اصل میں دھوبی کو کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب میں سے پہلے دو شخص جو ان کے تابع ہوئے دھوبی تھے۔ حضرت عیسیٰ نے ان کو کہا تھا کہ کپڑے کیا دھوتے ہو میں تم کو دل دھونے سکھا دوں وہ ان کے ساتھ ہوئے اس طرح سب کو یہ خطاب ٹھہر گیا۔

۳: ۵۴ = مَکَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب ۔ یہاں اس کا فاعل اہل یہود ہیں۔ مَکْرٌ ۔ سے جس کے معنی کسی شخص کو حیلہ کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دیا جائے ۔ یہ دو قسم پر ہے اگر اس سے کوئی اچھا فعل مقصود ہو تو محمود ہوتا ہے ورنہ مذموم ۔ چال چلنا ۔ فریب کرنا ۔ دھوکہ دینا ۔ دھوکہ کی سزا دینا یا سزا دینے کی خفیہ تدبیر کرنا ۔ مکروفریب اردو میں ہم معنی آتے ہیں۔

۳: ۵۵ = مُتَوَفِّیْکَ ۔ مُتَوَفِّیْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ۔ میں تجھے وفات دینے والا ہوں ۔ میں تجھے اپنی گرفت میں لے کر اٹھانے والا ہوں۔ میں تجھے نیند میں سلانے والا ہوں ۔ اور (اس حالت نیند میں) آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں اس کا مصدر تَوَفِّیٌ ہے ۔ جس کا معنی پورا پورا لینا ۔ تمام حق گرفتن ۔ تَوَفَّیْتُ الشَّیْءَ ای اَخَذْتُہٗ وَقَبَضْتُہٗ تَامًّا۔ سو آیۃ میں مُتَوَفِّیْکَ کا مطلب یہ ہوا۔ میں تجھے سارے کے سارے کو یعنی روح بمعہ جسم قبضہ میں لینے والا ہوں ۔ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ ۔ اور اپنی طرف اٹھا لیجانے والا ہوں۔ اگرچہ توفیٌ کے اور معانی بھی ہیں جیسا کہ اوپر مندرج ہے لیکن آیت کا مطلب متذکرہ بالا جمہور علماء کے نزدیک مقصود ہے اور متعدد احادیث نبوی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

= مُطَهِّرُکَ ۔ مُطَهِّرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول ۔ تجھ کو پاکیزہ کرنے والا ہوں ۔ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور تجھ کو ان لوگوں (کی تہمتوں) سے پاک کرنے والا ہوں ۔ جنہوں نے (تیرا) انکار کیا۔

۳: ۵۷ = فَيُوَفِّيْهِمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَوْفِيَةٌ سے۔ وہ ان کو پورا پورا دیگا
۳: ۵۸ = ذٰلِكَ۔ يعنى۔ الذى ذكرته لك من اخبار عيسٰى وامه مريم والحواريون وغير ذٰلك من القصص (یعنی وہ ذکر جو میں نے حضرت عیسٰی اور ان کی والدہ حضرت مریم اور ان کے حواری وغیرہ کے متعلق تجھ سے کیا ہے)
= مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط یہ اللہ کی آیات اور کلامِ پُرحکمت ہے جس میں سے یہ باتیں تجھے سنائی جارہی ہیں۔
۳: ۵۹ = اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے سامنے آدم اور عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش یکساں ہے وہ بھی اسی کی قدرت کی جلوہ گری ہے اور یہ بھی۔
۳: ۶۰ = اَلْحَقُّ۔ یعنی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تخلیق آدم و تخلیق عیسٰی علیہما السلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے ہر دو اس کی قدرتِ کاملہ کی جلوہ گری کا نتیجہ ہیں بالکل حق و صداقت ہے
= مُمْتَرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِمْتِرَاءٌ مصدر باب افتعال۔ شک میں پڑنے والے تردد کرنے والے۔
۳: ۶۱ = حَاجَّكَ۔ حَاجَّ (مفاعلہ) يُحَاجُّ مُحَاجَّةً۔ اس نے تجھ سے جھگڑا کیا۔ حجت بازی کی۔
= فِيْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر یا تو قصۂ عیسٰی علیہ السلام متذکرہ بالا مراد ہے یا یہ ضمیر اَلْحَقُّ کی طرف راجع ہے۔
= تَعَالَوْا۔ تم آؤ۔ امر جمع مذکر حاضر۔ تَعَالِيٌّ سے جس کے معنی بلند ہونے اور آنے کے ہیں اصل میں تَعَالَ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو بلند مقام کی طرف بلایا جائے۔ پھر ہر جگہ بلانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ عُلُوٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رفعتِ منزل کے ہیں۔ تو گویا تَعَالَوْا میں رفعتِ منزل کے حصول کی دعوت ہے قرآن مجید میں جہاں تَعَالَوْا کا استعمال ہوا ہے وہاں یہ چیز موجود ہے۔ علماء لغت کے نزدیک تَعَالِ مطلقاً هَلُمَّ کے ہم معنی ہے۔
= نَبْتَهِلْ۔ جمع متکلم مضارع مجزوم۔ اِبْتِهَالٌ۔ (افتعال) مصدر۔ ہم مباہلہ کریں۔ مباہلہ کہتے ہیں کہ فریقین نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

۳ : ۶۲ = مَا مِنْ اِلٰہٍ میں نافیہ ہے اور لَھُوَ میں لام تاکید کے لئے ہے۔
۳ : ۶۴ = کَلِمَۃٍ سے یہاں مراد جملہ اَلَّا نَعْبُدَ ..... مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ہے جو آیۃ شریفہ میں آگے چل کر مذکور ہے۔
= سَوَآءٍ بَیْنَنَا۔ اسم مصدر ہے۔ برابر۔ اِسْتِوَاء یعنی دونوں طرف سے برابر ہونا۔ نہ اس کا تثنیہ بنایا جاتا ہے نہ جمع۔ سین پر اگر پیش ہو تو قصر ہوگا جیسے سُوًی (دَلَا اَنْتَ مَکَانًا سُوًی) اور اگر س پر زبر ہوگا تو مد کے ساتھ آئیگا جیسا کہ آیت ہذا میں۔ سَوَآءٍ بمعنی وسط کے بھی آتا ہے جیسے فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ (۳۷ : ۵۵) دوزخ کے بیچوں بیچ۔ بمعنی تمام کے بھی آتا ہے جیسے فِیْ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ۔ (۴۱ : ۱۰) چار دن میں سائلین کی ضرورت کے مطابق پوری پوری۔
کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ۔ وہ بات جو ہمارے تمہارے درمیان برابر ہے یعنی اَلَّا نَعْبُدَ ..... مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔
۳ : ۶۶ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ۔ ھَا حرف تنبیہ۔ اَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مرفوع مبتدا۔ ھٰٓؤُلَآءِ۔ یہ ھَا، اس ضمیر مرفوع پر آتی ہے جس کی خبر اسم اشارہ ہو یہاں اُولَآءِ خبر ہے۔ دیکھو تمہیں ہو وہ لوگ۔
= حَاجَجْتُمْ۔ حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّۃً سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم نے حجت بازی کی۔ تم نے جھگڑا کیا
۳ : ۶۷ = حَنِیْفًا۔ سب باطل راہیں چھوڑ کر راہِ حق کو پکڑنے والا۔ دیکھو ۲ : ۱۳۵۔
۳ : ۶۸ = اَوْلٰی۔ زیادہ لائق۔ زیادہ مستحق۔ زیادہ قریب۔
ولی سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے جب اس کا صلہ لام واقع ہو تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے۔ اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب اور اس کے زیادہ مستحق ہونے کے معنی ہوں گے جیسے اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی۔ (۷۵ - ۳۴ - ۳۵) تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ یہاں اَوْلٰی --- بِاِبْرَاھِیْمَ۔ لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے نزدیک یا قریب۔
۳ : ۶۹ = وَدَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ وَدَّ یَوَدُّ وُدٌّ۔ مَوَدَّۃٌ۔ مصدر۔ اس نے دل سے چاہا۔
= لَوْ۔ بمعنی کہ۔
۳ : ۷۰ = تَشْھَدُوْنَ۔ تم شاہد ہو۔ تم حاضر ہو۔ تم گواہی دیتے ہو۔ شُھُوْدٌ جس کے معنی حاضر ہونے کے اور موجود ہونے کے ہیں۔ یا شَھَادَۃٌ سے جس کے معنی گواہی دینے کے ہیں۔ ای وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ حقیقتھا بلا شبھۃ بمنزلۃ علم المشاھدۃ اور تم بلا شک حقیقت کو بمنزلہ علم مشاہدہ کے جانتے ہو۔ (روح المعانی)

۳ : ۷۱ = تَلْبِسُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ لَبْسٌ سے۔ تم خلط ملط کرتے ہو۔ مُلَابِسَۃٌ باہم خلط ملط ہونا تَلْبَسُوْنَ ۔ لُبْسٌ سے بمعنی پہننا

۳ : ۷۲ = وَجْهَ النَّهَارِ ۔ دن کا شروع حصہ۔ جیسے وَجْهُ الدَّهْرِ ۔ زمانہ کا شروع۔ اللہ کی رضا۔ جیسے فَعَلَ ذٰلِكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی خوشنودی کے لئے یہ کام کیا۔ چہرہ۔ ذات جیسے یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ (۵۵ : ۲۷)

۳ : ۷۳ = طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔ کا خطاب اہل کتاب کے دوسرے اشخاص سے ہے۔ جو اسی طائفہ کے ہم مذہب ہیں۔

۳ : ۷۳ = وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۔ مفسرین نے اس کو مشکل ترین آیت شمار کیا ہے (ضیاء القرآن)

وقال الواحدی ان هذه الآیة من مشکلات القرآن واصعبه تفسیرًا۔

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اہل یہود کے طائفہ کا قول جو آیہ ماقبل (۳ : ۷۲) میں دیا گیا ہے اس آیۃ کے ساتھ ہی ختم ہو گیا اور وَلَا تُؤْمِنُوْا سے اللہ تعالیٰ کا کلام شروع ہو جاتا ہے۔

یحتمل ان یکون الخبر عن الیهود قد تم عند قوله لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ وقوله وَلَا تُؤْمِنُوْا ،، من کلام اللّٰہ تعالیٰ ثبت به قلوب المؤمنین لئلا یشکوا عند تلبیس الیهود وتزویرهم فی دینهم یقول اللّٰہ عزوجل لا تصدقوا یا معشر المؤمنین الا من تبع دینکم ولا تصدقوا ان یؤتی احد مثل ما اوتیتم من الدین والفضل ولا تصدقوا ان یحاجوکم عند ربکم او یقدروا علی ذٰلک فان الهدی هدی اللّٰہ وان الفضل بید اللّٰہ یؤتیه من یشآء واللّٰہ واسع علیم۔ فتکون الآیة کلها خطابا للمؤمنین عند تلبیس الیهود لئلا یرتابوا ولا یشکوا۔

(احتمال ہے کہ اہل یہود کے متعلق بات لعلهم یرجعون پر ختم ہو گئی۔ اور وَلَا تُؤْمِنُوْا الخ کلام اللہ ہے (یہ اس لئے کہ) مومنین کے دل نہ ڈگمگائیں اور اہل یہود کی اپنے دین میں تزویر و تلبیس باعث شک نہ بنے۔ سو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے مومنو! سوائے اپنے مذہب کے پیروکار کے کسی پر اعتبار نہ کرو۔ اور نہ ہی یہ باور کرو کہ جو عنایات تم پر ہوئی ہیں کسی اور پر بھی ہو سکتی ہیں اور نہ ہی اس امر کو دل میں جگہ دو کہ وہ تم پر خدا کے حضور دلیل میں غالب آجائیں گے کیونکہ ہدایت تو وہی ہے

جو اللہ کی ہدایت ہے۔ اور فضل صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا ہے اور علیم ہے)

۲ ۔ اس میں قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ جملہ معترضہ ہے اور دوسرے سب جملوں کا تعلق لَا تُؤْمِنُوْا سے ہے۔ یعنی لَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ وَ لَا تُؤْمِنُوْا اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ وَ لَا تُصَدِّقُوْا اَنْ يُّحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ (ضیاء القران بحوالہ تفسیر قرطبی) مت مانو کسی کی بات ماسوائے ان لوگوں کے جو تمہارے دین کی پیروی کرتے ہیں اور مت یقین کرو کہ جو انعام و فضل تم پر کیا گیا ہے وہ کسی اور کو بھی دیا جا سکتا ہے اور مت مانو یہ بات کہ وہ تمہارے رب کے نزدیک تم پر دلیل سے غالب آ سکتے ہیں۔

تفسیر الخازن میں ہے ثم اختلفوا فیہ فمنہم من قال ھذا کلام معترض بین کلامین و ما بعدہٗ متصل بالکلام الاول ای لا تؤمنوا الا لمن تبع دینکمْ و لا تؤمنوا ان یؤتیٰ احد مثل ما اوتیتم...... و لا تؤمنوا ان یحاجوکم عند ربکم

۳ ۔ طائفۃ من اھل الکتاب کا کلام لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ پر ختم ہو جاتا ہے اور قل ان الھدیٰ سے آیۃ کے اخیر تک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس صورت میں ترجمہ یوں ہو گا:۔

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہہ کہ ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے کہ جس طرح وہ ہدایت تمہیں عطا ہوئی تھی اسی طرح وہ اسے کسی اور کو بھی عطا کر دے۔ یا وہ تمہارے رب کی عطائیگی کے بارہ میں حجت بازی کریں تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کہ ان الفضل بید اللہ ...... الخ

یہاں عِنْدَ رَبِّكُمْ کا مطلب عِنْدَ فِعْلِ رَبِّكُمْ ہو گا۔

۴ ۔ علامہ عبد اللہ یوسف علی اپنی انگریزی تفسیر THE HOLY QURAN میں اہل یہود کے کلام کو (لا تؤمنوا سے لے کر) لمن تبع دینکم پر ختم کر کے آگے یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

Say : "True guidance Is the guidance of God : (Fear ye) lest a revelation Be sent to someone (else) Like unto that which was sent Unto you? Or that those (Receiving such revelation) Should engage you in argument Before your Lord?"

۵۔ اور اگر اَدْ کو بمعنیٰ اِنْ حرف شرط لیا جائے تو مطلب یوں ہو سکتا ہے کہ اگر اہل یہود وہ کہیں جو انہوں نے لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ تک کہا تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ان سے) کہہ کہ اِنَّ الْھُدٰی ۔۔۔۔ مَا اُوْتِیْتُمْ۔ اگر وہ خدا کی دیْن (عطائیگی) پر کٹ حجتی سے کام لیں تو کہہ اِنَّ الْفَضْلَ ۔۔۔۔۔ مَنْ یَّشَآءُ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوبات کہنے کے لئے ہدایت کی جاتی ہے یا تو مَنْ یَّشَآءُ پر ختم ہو جاتی ہے۔ یا آیۃ ۷۴ کے اخیر تک چلی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا مذکورہ صورتوں کے علاوہ ان فقروں کی اور بھی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں

۳: ۷۴ = یَخْتَصُّ۔ مضارع واحد مذکر غائب مخصوص فرماتا ہے

= ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ الفضل موصوف العظیم صفت۔ صفت موصوف مل کر مضاف الیہ۔ ذو مضاف۔ فضل عظیم کا مالک۔

۳: ۷۵ = تَاْمَنْہُ مضارع واحد مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب تو اس کو امانت دے۔ تو اس کو امین بنائے۔

= بِقِنْطَارٍ۔ مال کثیر۔ ڈھیروں۔ انبار۔ جمع قَنَاطِیْر۔

= یُؤَدِّہٖ۔ واحد مذکر غائب۔ مضارع۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ وہ اسے ادا کر دے گا۔ اداء مادہ۔ تَاْدِیَۃٌ مصدر

= مَا دُمْتَ۔ مَادَامَ افعال ناقص میں سے ہے باب نصر۔ ضرب) سے دوامٌ مصدر۔ ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر۔ جب تک تو ٹھہرا رہا۔ جب تک تو رہا۔

مَا دُمْتَ عَلَیْہِ قَآئِمًا۔ جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے۔

= لَیْسَ عَلَیْنَا ۔۔۔۔ سَبِیْلٌ۔ ای لیس علینا فی ما اصبناہ من اموال العرب عتابٌ وذمٌّ۔ اہل عرب کے مال میں سے جو بھی ہم ہتھیا لیں اسی پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ امیوں (غیر یہودیوں) کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے ان سے وہ خلافی کریں۔ دھوکہ دیں۔ نقصان پہنچا دیں۔ امانت کو ادا نہ کریں۔ کسی طور پر مال اینٹھ لیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳: ۷۶ = بَلٰی۔ حرف۔ ہاں۔ الف اس میں اصلی ہے بعض کہتے ہیں کہ زائد ہے۔ اصل میں بَلْ تھا۔ بلیٰ کا استعمال دو جگہ پر ہوتا ہے۔

۱۔ نفی ماقبل کی تردید کے لئے جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ (۶۴: ۷) کافروں کو خیال ہے کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے تو کہہ دے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا۔ (۲)۔ یہ کہ اس استفہام کے جواب میں آئے جو

نفی پر واقع ہے خواہ استفہام حقیقی ہو جیسے الیس زید بقائم کیا زید کھڑا نہیں۔ جواب میں کہا جائیگا بلیٰ۔ ہاں یعنی کھڑا ہے۔ یا استفہام توبیخی ہو جیسے ایحسب الانسان الن نجمع عظامہ ہ بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ (۷۵: ۳۔۴) کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں بلکہ ہم قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں۔

یا استفہام تقریری ہو۔ جیسے الست بربکم قالوا بلی شھدنا (۷: ۱۷۲) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں (تو ہی ہے) ہم گواہ ہیں

نعم اور بلیٰ میں فرق یہ ہے کہ نعم استفہام مجرد کے جواب میں آتا ہے۔ اور بلیٰ بالاتفاق ایجاب کے جواب میں نہیں آتا۔ بلکہ اس استفہام کے جواب میں آتا ہے جو مقترن (متصل) بنفی ہو۔ نیز بلیٰ ابطال نفی کے لئے آتا ہے۔ اور نعم تصدیق ماقبل کے لئے۔ جیسے الست بربکم۔ (۷: ۱۷۲) بلیٰ کی مثال۔ اور نعم کی مثال۔ فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم۔

= اوفی۔ ایفاء سے ماضی واحد مذکر غائب اس نے پورا کیا۔

(۳: ۷۸ = یلون مضارع جمع مذکر غائب لیٌ مصدر۔ باب نصر۔ وہ گھماتے ہیں۔ وہ پھیرا تے ہیں۔ لیٌ۔ موڑنا۔ مروڑنا۔ پھیرنا۔ گھمانا۔ لوی یلوی (ضرب) لوی لسانہ یا لوی بلسانہ اس نے زبان پھیرلی یعنی جھوٹ کہا۔ خود اپنی طرف سے بات گھڑلی۔ مطلب یہ کہ زبان مروڑ کر الفاظ بگاڑ کر ادا کرتے ہیں۔ مثال۔ قل انما انا بشر مثلکم کو قل ان ما انا بشر مثلکم پڑھنا۔

اگر لوی کے اول مفعول پر علیٰ ہو تو متوجہ ہونے اور منہ پھیر کر دیکھنے کے ہیں۔ لا یلوی علی احد۔ وہ ایسا بھاگا کہ کسی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھا۔

۳: ۷۹ = ولکن۔ اور کونوا کے درمیان یقول محذوف ہے بلکہ وہ تو یہ کہے گا۔

= ربنیین۔ زاہد۔ خداپرست۔ درویش۔ اللہ والے۔ مربیّ۔ مرشد خلق۔ ربانی کی نسبت رب کی طرف ہے اس نسبت سے اسے ربیّ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن مبالغہ کے لئے الف نون کا اضافہ کردیا ہے۔ جیسے بڑی گھنی ڈاڑھی والے کو لحیانی اور بہت فربہ گردن والے کو رقبانی کہا جاتا ہے۔ اس صورت میں ربانی کا مطلب ہوگا بالکل اللہ والا۔

= تدرسون۔ (باب نصر) مضارع جمع مذکر حاضر تم پڑھتے ہو

۳: ۸۰ = ولا یامرکم۔ ثم یقول پر عطف ہے اور اس کا فاعل لبشر ہے جو ابتدائی

آیۃ میں مذکور ہے اور وہ بندہ نہیں حکم دے گا تمہیں۔
= اَیَاْمُرُکُمْ۔ تعجب اور استفہام انکاری کے طور پر ہے یعنی وہ ایسا حکم ہرگز نہیں دیگا۔ ضمیر فاعل بشر کی طرف راجع ہے۔
۳: ۸۱ = اس آیۃ میں میثاق النبیین کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ نبیوں کے بارہ میں میثاق لیا گیا۔ دوسرا وہ میثاق جو نبیوں سے لیا گیا تھا۔

بعض مفسرین نے پہلا مطلب اختیار کیا ہے اور ان میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بھی ہیں اور بعضوں نے دوسرا مطلب اختیار کیا ہے۔ لیکن پہلا مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔ دوسرے مطلب کی صورت میں ماحاصل یہ ہوگا کہ اللہ نے نبیوں میں سے ہر ایک نبی سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر کوئی دوسرا رسول اس کے عہد میں مبعوث ہو تو اس کا فرض ہے کہ اس کی تصدیق کرے۔ اور اس کا ساتھ دے۔
تاریخ میں کب اور کہاں ایسے حالات معرض وجود میں آئے کہ ایک امت کی جانب ایک رسول کتاب و حکمت لے کر آیا ہو اور اس کی حیات ہی میں ایک دوسرا رسول کتاب و حکمت کے ساتھ مبعوث ہوا ہو۔ اگر کبھی دو نبی ایک ہی وقت میں ایک ہی امت کی طرف بھیجے گئے تو دوسرا محض پہلے کی تائید اور نصرت کی خاطر مبعوث ہوا۔

اور جہاں تک اس آیت سے یہ مطلب اخذ کرنے کا سوال ہے کہ اس سے مراد تمام انبیاء سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی پیروی کا اقرار لیا گیا تھا تو امام رازی نے اس بارہ میں ایک بہت معقول سوال اٹھایا ہے کہ رسول مقبول کی بعثت کے وقت تمام انبیاء فوت ہو چکے تھے وہ کیسے ایسے وثاق کے مکلف ہو سکتے تھے۔ لہٰذا جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا موقف ہے وہ درست ہے کہ یہ میثاق ہر امت سے لیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کو بذریعہ رسول کتاب و حکمت دی گئی ہے لیکن جب کبھی اس کے بعد کوئی اور رسول منجانب اللہ کتاب و حکمت لے کر آئے۔ جو پہلی کی تصدیق و تائید میں ہو تو اس وقت کی امت پر فرض ہوگا کہ نئے آنے والے رسول کی پیروی کرے اور اس کے ساتھ تعاون کرے کیونکہ اصل دین ایک ہی ہے اور جتنے بھی خدا کے رسول ہیں سب اسی کی دعوت دینے والے ہیں۔
= وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ۔ اور یاد کرو جب ہم نے نبیوں کے بارہ میں عہد لیا تھا۔
= لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ ہر دو فعل مضارع معروف بالام تاکید و نون ثقیلہ ہیں۔ تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔
= اِصْرِیْ۔ میرا عہد۔ چونکہ عہد کی ذمہ داری کا بھی انسان پر بوجھ ہوتا ہے اس لئے اِصْرٌ کا

استعمال عہد کے معنی میں بھی ہوتا ہے جمع اَصَارٌ

۳ : ۸۴ = اَسْبَاطِ - قبیلے - ایک دادا کی اولاد - سِبْطٌ کی جمع جس کے معنی پوتے اور نواسے دونوں کے ہیں ۔ مگر نواسے کے معنی میں اس کا استعمال زیادہ آتا ہے یہاں حضرت یعقوب کی اولاد مراد ہے۔

۳ - ۸۵ = یَبْتَغِ - اصل میں یَبْتَغِیْ تھا - من عامل کی وجہ سے غ جو آخری متحرک حرف تھا ساکن ہو گیا ۔ ی بوجہ ساکنین کے گر گئی ۔ ی کی موجودگی کو ظاہر کرنے کے لئے غ مکسور کردی گئی مضارع مجزوم واحد مذکر غائب ۔ ابتغاء مصدر ۔ چاہے ۔ ڈھونڈھے ۔ طلب کرے ۔

۳ : ۹۱ = مِلْءُ ۔ وہ مقدار جس سے برتن بھر جائے ۔ جمع اَمْلَاءٌ

مِلْءُ الْاَرْضِ ۔ مضاف مضاف الیہ اتنی مقدار جو زمین بھر میں سما سکے ۔

= اِفْتَدٰی ۔ اس نے اپنے چھڑانے کا بدلہ (فدیہ) دیا ۔
ماضی واحد مذکر غائب اِفْتِدَاءٌ (افتعال) کے وزن پر۔

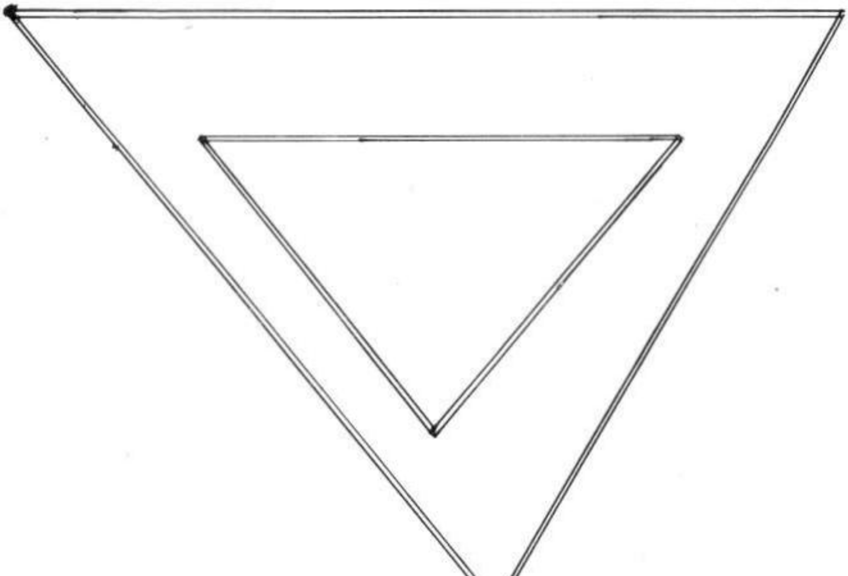

پارہ
لَن تَنَالُوا
(۴)
آلِ عِمرَان - النِّسَآء

۳: ۹۲ = لَنْ تَنَالُوْا - مضارع نفی تاکید بلَنْ - صیغہ جمع مذکر حاضر
اصل میں لَنْ تَنَالُوْنَ تھا۔ لَنْ کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ صیغہ جمع کو ظاہر
کرنے کے لئے آخر میں الف زائد کر دیا گیا۔ تم ہرگز نہیں پاؤ گے۔ تم ہرگز نہیں پہنچو گے۔
نَیْلٌ سے (باب سمع)
= البِرَّ - مصدر - مفعول بہ ہے فعل لَنْ تَنَالُوْا کا - نیکوکاری - نیکی کرنا - بھلائی کرنا - طاعت
صلاحیت - سچائی - نیک برتاؤ -
بِرٌّ - میں اعتقادی و عملی دونوں قسم کی نیکیاں شامل ہیں۔
مثال - لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ....

(۲: ۱۷۷)
= تُنْفِقُوْا - اِنْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) سے جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف - نون اعرابی عامل
کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے - تم خرچ کرو - تم خرچ کرو گے - تم خرچ کرتے ہو۔
۳: ۹۳ = اِسْرَآءِیْلُ - سے اگر بنی اسرائیل مراد لیا جائے تو مطلب یہ ہو گا - کہ نزول تورات
سے قبل بنی اسرائیل نے رسماً بعض چیزیں حرام قرار دے لی تھیں جن کی حرمت تورات میں مذکور
نہیں ہے - اور اگر اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام لئے جادیں تو اس کا مطلب
یہ ہو گا کہ انہوں نے طبعی کراہت کی وجہ سے یا کسی مرض کی بناء پر احتراز فرمایا تھا۔ پھر ان کے
بعد ان کی اولاد نے ان چیزوں کو ممنوع سمجھ لیا تھا۔
۳: ۹۴ = اِفْتَرٰی - اس نے جھوٹ باندھا - اس نے بہتان تراشا۔
اِفْتِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) ماضی واحد مذکر غائب فری حروف مادہ اَلْفَرْیُ (نصر) کے معنی
چمڑے کو سینے اور درست کرنے کے لئے اُسے کاٹنے کے ہیں - اور اِفْرَاءٌ (افعال) -
کے معنی اسے خراب کرنے کے لئے کاٹنے کے ہیں۔ اِفْتِرَاءٌ - جھوٹ - دشمنی -
اِفْتَرٰی عَلَیْهِ الْكَذِبَ کسی پر تہمت لگانا - کسی پر جھوٹ باندھنا۔
فَمَنِ ...... الْكَذِبَ - پس جو شخص اللہ پر جھوٹا بہتان تراشتا ہے۔
= مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ - اس وضاحت کے بعد جو آیۃ ۹۳ میں کی گئی ہے -
۳: ۹۵ = مِلَّةَ - دین کی طرح ملت بھی اس دستور کا نام ہے - جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء
کی زبان پر بندوں کے لئے مقرر فرمایا تھا - تاکہ اس کے ذریعہ وہ قرب خداوندی حاصل کر سکیں
دین اور ملت میں فرق یہ ہے کہ ملت کی اضافت صرف اس نبی کی طرف ہوتی ہے جس کا

وہ دین ہوتا ہے پس فَاتَّبِعُوْا ...... اِبْرَاهِيْمَ پس دین ابراہیم کی پیروی کرو
= حَنِيْفًا = اَلْحَنَفُ کے معنی گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ الحَنِيْفُ۔ بروزن فَعِيْلٌ جو باطل کو چھوڑ کر استقامت پر آجائے۔ جو سب سے بے تعلق ہو کر صرف خدا کا ہو جائے

۳ : ۹۷ = فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ فِيْهِ اور دَخَلَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب بَيْت کی طرف راجع ہے جو آیہ ماقبل میں مذکور ہے۔

• فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ (فمنها) مقام ابراھیم۔ اس میں کئی روشن نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک) مقام ابراہیم ہے۔

۳ : ۹۹ = تَصُدُّوْنَ۔ صَدٌّ (نصر) تم روکتے ہو۔ تم بند کرتے ہو۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔
= تَبْغُوْنَهَا۔ تم اس کو چاہتے ہو بَغْيٌ سے۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جو سبیل اللّٰہ کی طرف راجع ہے۔ سبیل مذکر مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

• عَوَج یَعْوَجُ (سمع) سے اسم ہے ٹیڑھا ہونا۔ کج ہونا۔ جو کجی آنکھوں سے نظر آجائے مثلاً دیوار کا ٹیڑھا ہونا۔ وہ عَوَجٌ (بفتح عین) ہے اور جو نظر نہ آئے مثلاً سوچ و سمجھ میں کجی۔ قول میں کجی (عین کے کسرہ کے ساتھ) ہے۔

۳ : ۱۰۱ = يَعْتَصِمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِعْتِصَامٌ (افتعال) مصدر۔ مضبوط پکڑنا ہے۔ عِصْمَةٌ۔ گردن بند۔ حمیل۔ عُصْمَةٌ اور عِصَامٌ کتے وغیرہ کی گردن کا پٹہ۔ عِصَام۔ مشک کا بندھن مِعْصَمٌ کلائی کا پہنچا۔ عُصْمٌ مصدر۔ ضَرَبَ سے اختیار کرنا۔ بچانا۔ محفوظ رکھنا عَصَمَ اِلَيْهِ اس نے اس کی طرف پناہ لی۔ اِعْتِصَامٌ (اِفْتِعَالٌ) گناہ سے بچے رہنا۔ اِنْعِصَامٌ (انفعال) گناہ سے بچنا۔

۳ : ۱۰۳ = اَلَّفَ۔ اس نے الفت دی۔ اس نے محبت ڈال دی۔ تَاْلِيْفٌ (تفعیل) سے جس کے معنی جمع کرنے اور الفت پیدا کرنے کے ہیں۔ تالیف القلوب دلوں کو اکٹھا کرنا۔ باہمی الفت پیدا کرنا۔

= شَفَا۔ کنارہ۔ یہ لفظ ہلاکت کے قریب ہونے کے لئے ضرب المثل ہے (ش ف و حروف مادہ ہیں) چنانچہ کہتے ہیں اَشْفٰى فُلَانٌ عَلَى الْهَلَاكِ فلاں ہلاکت کے قریب پہنچ گیا
= حُفْرَةٍ۔ گڑھا۔ حَفْرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی زمین کھودنے کے ہیں۔ حُفَرٌ جمع حَفَّارٌ گورکن۔ مِحْفَرٌ بیلچہ۔ شَفَا حُفْرَةٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ گڑھے کا کنارہ
= اَنْقَذَكُمْ۔ اَلْاِنْقَاذُ (افعال) کسی خطرہ یا ہلاکت سے خلاصی دینا۔ نجات دینا۔ اس نے

تم کو بچالیا۔ صیغہ ماضی واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ فَرَسٌ نَقِیْذٌ دشمن کے ہاتھ سے چھینا ہوا گھوڑا۔ گویا وہ دشمن سے بچالیا گیا ہے۔ جمع نَقَائِذُ۔

۳ : ۱۰۴ = وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ۔ لِتَكُنْ میں لام امر ہے صیغہ واحد مؤنث غائب۔ امر غائب و متکلم معروف بناوٹ کے لحاظ سے کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ ایک دوسرا نام مضارع بلام امر کا ہے لام امر و مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھوں صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لِيَكُنْ (واحد مذکر غائب) لِتَكُنْ (واحد مؤنث غائب) اور لِاَكُنْ واحد متکلم۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔

وَلْتَكُنْ۔ چاہئے کہ ہو ایک (جماعت) تم میں سے جو ......

= مِنْكُمْ۔ میں مِنْ۔ تبیین کے لئے ہے تبعیض کے لئے نہیں۔ یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام تمام امت پر واجب ہے کسی مخصوص جماعت کی ذمہ داری نہیں۔

۳ : ۱۱۱ = لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ۔ مضارع معروف نفی تاکید بلن۔ صیغہ جمع مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ ہرگز تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔

= اَذًى۔ تکلیف۔ اذیت۔ کوفت۔

= يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ۔ وَلَّى يُوَلِّيْ۔ (باب تفعیل) پیٹھ دینا۔ پشت پھیر کر بھاگنا۔ اَدْبَارُ جمع دُبُرٌ کی۔ بمعنی پیٹھ۔ وہ تمہاری طرف پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

۳ : ۱۱۲ = ضُرِبَتْ۔ ڈال دی گئی۔ ماردی گئی۔ لازم کردی گئی۔ مسلط کردی گئی۔ لگادی گئی۔ ضَرْبٌ سے ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ عَلٰی کے ساتھ تاریک پہلو کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ۔ ذلت (اور رسوائی) ان پر لازم کردی گئی ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ۔ ذلت و رسوائی۔ محتاجی اور بے نوائی ان پر مسلط کردی گئی۔ ان پر لازم کردی گئی۔

= ثُقِفُوْا۔ ثَقِفَ (سَمِعَ) کسی چیز کو پانا اور اس پر کامیاب ہونا۔ وہ پائے گئے۔

= حَبْلٌ۔ رسی۔ عہد و پیمان۔ چونکہ رگ بھی رسی سے مشابہت رکھتی ہے اس لئے قرآن حکیم میں شاہ رگ کو حَبْلُ الْوَرِيْدِ (۵۰ : ۱۶) فرمایا ہے۔

= بَآءُوْا۔ انہوں نے کمایا۔ وہ پھر آتے۔ وہ لوٹے (باب نصر) بَوَاءٌ جس کے اصل معنی ٹھکانہ درست کرنے اور جگہ ہموار کرنے کے ہیں۔ مجازاً اس کے معنی کمانے۔ لوٹنے۔ اقرار کرنے کے بھی آئے ہیں۔ ب و ء۔ مادہ۔

مَكَانٌ بَوَاءٌ۔ اترنے۔ فروکش ہونے کے لئے ساز گار اور موافق جگہ۔ بَوَّأْتُ لَهٗ مَكَانًا۔

میں نے اس کے لئے جگہ کو ہموار اور درست کیا۔ وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ۔ (۳ : ۱۲۱) اور جب تم صبح گھروں سے رخصت ہوئے اور مومنوں کو لڑائی کے لئے مناسب جگہ پر بٹھانے لگے۔

= ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ ...... وَالۡمَسۡكَنَةُ۔ لازم کردی گئی ان پر ذلت اور رسوائی جہاں کہیں بھی وہ ہیں۔ بجز اس کے کہ وہ کسی عہد نامہ کی رو سے اللہ سے یا دوسرے لوگوں سے پناہ حاصل کر سکیں (اللہ کی طرف سے عہد نامہ ان کا اہل کتاب ہونا اور پابند شریعت ہونا۔ اور لوگوں کی طرف سے عہد نامہ کسی سیاسی معاشرتی وجوہ کی بناء پر بہ شرائط پناہ حاصل کرنا) اور وہ مستحق ہوگئے اللہ کے غضب کے اور مسلط کردی گئی ان پر محتاجی اور بے نوائی۔

۳ : ۱۱۲ = عَصَوۡا۔ انہوں نے نافرمانی کی۔ انہوں نے اطاعت نہ کی۔ انہوں نے کہنا نہ مانا۔ مَعۡصِيَةٌ اور عِصۡيَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ عَصَوۡا اصل میں عَصَيُوۡا تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح اس لئے یاء کو الف سے بدلا گیا اب واؤ اور یاء دو ساکن اکٹھے ہوگئے لہٰذا الف گر گیا اور عَصَوۡا رہ گیا۔

= كَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ۔ ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب۔ اِعۡتِدَاءٌ مصدر (افتعال) ع د و۔ مادہ۔ وہ زیادتی کرتے تھے۔ وہ حدود شرعیہ سے تجاوز کرتے تھے۔

۳ : ۱۱۳ = اٰنَاءَ۔ اوقات۔ گھڑیاں۔ اِنٰیٌ۔ واحد۔ وقت کا کچھ حصہ۔ ا ن ی۔ حروف مادّہ

۳ : ۱۱۵ = فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ۔ تو اس کار خیر سے انکار نہیں کیا جائے گا۔ یعنی اس کار خیر کا ان کو اجر دیا جائے گا۔ مضارع مجہول نفی تاکید بلَنۡ۔ صیغہ جمع مذکر غائب

۳ : ۱۱۶ = لَنۡ تُغۡنِيَ۔ مضارع معروف نفی تاکید بلن۔ صیغہ واحد مؤنث غائب (باب افعال) وہ کفایت ہرگز نہیں کرے گی۔ وہ ہرگز کام نہ آئے گی۔

هٰذَا مَا يُغۡنِيۡ عَنۡكَ شَيۡئًا۔ یہ تمہارے کسی کام نہ آئے گی۔

۳ : ۱۱۷ = صِرٌّ۔ ٹھر۔ پالا۔ سردی۔ ٹھنڈک۔ لُو۔ باد سموم

۳ : ۱۱۸ = بِطَانَةً۔ ولی۔ دوستی۔ رازدار۔ بھیدی۔ اَسۡتَر۔ کپڑے کا باطنی حصہ جو جسم سے ملا ہے بطن سے مشتق ہے بطن کا استعمال ہر شے میں ظہر کے خلاف ہوتا ہے۔ باہر کی جانب کو ظہر کہتے ہیں۔ اور اندر کی جانب کو بطن بولتے ہیں۔ کپڑے کے اوپر کے حصہ کو ظہارہ اور اندرونی اور نیچے کے حصہ کو جو جسم سے ملا ہے بطانة کہتے ہیں۔

= لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ۔ مضارع منفی صیغہ جمع مذکر غائب کُمۡ ضمیر جمع مذکر حاضر (باب نَصَرَ) اَلۡوٌ اُلُوٌّ۔ اُلِيٌّ۔ مصادر کسی کام میں کوتاہی کرنا۔ دیر لگانا۔ کہتے ہیں لَمۡ يَاۡلُ جُهۡدًا۔ اس نے کوشش کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔

= خَبَالًا ۔ تباہ کرنا ۔ خرابی مچانا ۔ فساد ۔ تباہی ۔ وہ خرابی یا فساد جس کے لاحق ہونے سے کسی جاندار میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو جائے ۔
لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط وہ تمہیں خرابی پہنچانے میں کوتاہی نہیں کریں گے ۔
= وَدُّوْا ۔ وہ پسند کرتے ہیں ۔ وہ محبت کرتے ہیں ۔ وہ تمنا کرتے ہیں ۔ وُدٌّ ۔ محبت دَدُوْدٌ محبت والا ۔ (اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے)
دَدَّ ۔ يَوَدُّ ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔
= عَنِتُّمْ ۔ تم کو مضرت پہنچی ۔ تم کو ایذا پہنچی ۔ عَنَتٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے
° عَنَتٌ ۔ گناہ ۔ بدکاری ۔ زنا ۔ تکلیف ۔ مشقت ۔ فساد ۔ ہلاکت ۔ غلطی ۔ جور ۔ اذیت
= اَفْوَاهِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ اَفْوَاهٌ ۔ فُوْهٌ کی جمع ہے ۔ دَ کو گرا کر م سے بدل کر فَمٌ بمعنی منہ ہے ۔
۳ : ۱۱۹ = هَاَنْتُمْ ۔ هَا تنبیہ کے لئے ہے اَنْتُمْ ۔ مبتدا ۔ اور اُولَاءِ خبر ہے ۔
= لَقُوْكُمْ ۔ وہ تم سے ملتے ہیں ۔ ماضی جمع مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۔ لَقُوْا اصل میں لَقِيُوْا تھا ۔ لَقِيٌ سے ۔
= خَلَوْا ۔ وہ تنہا ہوئے ۔ وہ اکیلے ہوئے ۔ خَلَاءٌ سے ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب
= عَضُّوْا ۔ انہوں نے کاٹ کاٹ کھایا ۔ انہوں نے دانتوں میں دبایا ۔ عَضٌّ سے (باب سمع) ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔
= اَلْاَنَامِلَ ۔ اَنْمِلَةٌ کی جمع ۔ جس کے معنی پہلے پورے کے ہیں جس میں ناخن ہوتا ہے ۔ انگلیاں ۔ عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۔ تمہارے خلاف غصہ و غضب کی وجہ سے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں ۔
۳ : ۱۲۰ = تَمْسَسْكُمْ ۔ (باب ضَرَبَ ۔ نَصَرَ) وہ تم کو چھوئے ۔ وہ تم کو پہنچے ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔
= تَسُؤْهُمْ ۔ وہ ان کو بری لگتی ہے ۔ وہ ان کو ناخوش کرتی ہے مضارع واحد مؤنث غائب هُمْ ۔ ضمیر جمع مذکر غائب ۔
= كَيْدٌ ۔ مصدر اور اسم مصدر ۔ اچھی تدبیر ۔ بری تدبیر ۔ مکروفریب ۔ چال ۔ داؤ ۔
= مُحِيْطٌ ۔ اسم فاعل ۔ اِحَاطَةٌ ۔ مصدر ۔ حوط ۔ مادّہ ۔ ہر طرف سے گھیر لینے والا ۔
۳ : ۱۲۱ = یہاں سے لے کر سورۃ کے آخر تک کلام جنگِ اُحد کے بعد نازل ہوا ۔ تُبَوِّئُ ۔ دیکھو ۳ : ۱۱۲

= مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ - مَقَاعِدَ - صیغہ جمع منتہی الجموع - ظرف مکان - مَقْعَدٌ واحد - بیٹھنے کی جگہ - گھات لگانے کے مقامات - مورچے

۳: ۱۲۲ = هَمَّتْ - ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب - هَمٌّ - مصدر - هَمَّ يَهُمُّ (نصر) اس نے ارادہ کیا -

= طَائِفَتَانِ - دو گروہ - دو جماعتیں - دو فرقے - طَائِفَةٌ کا تثنیہ ہے -

جنگ احد کے لئے (۷ شوال بروز ہفتہ ۳ ھجری کو) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار مجاھدین کے ہمراہ مدینہ شریف سے نکلے - تو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ہمراہ تھا لیکن راستہ میں شوط کے مقام پر وہ اپنے تین سو ہمراہیوں کے ساتھ الگ ہو گیا - اس کی دیکھا دیکھی قبیلہ اوس کی شاخ بنی حارثہ اور خزرج کی شاخ بنی سلمہ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے ان کے دل میں بھی جنگ سے واپسی کا خیال ہوا - لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری کی اور اس لغزش کے ارتکاب سے ان کو بچالیا -

= تَفْشَلَا - وہ دونوں بزدلی کریں - فَشِلَ يَفْشَلُ (سمع) فَشَلٌ بزدل ہونا - بزدلی کرنا - ہمت ہار دینا - مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب - نون اعرابی اَنْ کی وجہ سے گر گیا -

= وَاللّٰهُ - میں واؤ حالیہ ہے -

۳: ۱۲۳ = اَذِلَّةٌ - کمزور - نرم دل - ذلیل - ذَلِيْلٌ کی جمع ہے -

۳: ۱۲۴ = اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ - آ - برائے استفہام - لَنْ يَكْفِيَ - مضارع منفی تاکید بلَنْ صیغہ واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر كَفٰى يَكْفِيْ (ضرب) كِفَايَةٌ سے کافی ہونا - كِفَايَةٌ اس چیز کو کہتے ہیں جو ضرورت کو اس طرح پوری کر دے کہ اس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے - کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے

= اَنْ يُّمِدَّكُمْ - مَدَّ يَمُدُّ وَاَمَدَّ يُمِدُّ - ۂ - ب - کسی کو لشکر یا رسد مہیا کرنا - يُمِدُّ کی دال کے ضمہ کو نصب بوجہ اَنْ آئی ہے -

۳: ۱۲۵ = يَأْتُوْكُمْ - میں ضمیر فاعل اہلِ کفار کی طرف راجع ہے جو جنگِ احد میں اہل اسلام کے خلاف نبرد آزما تھے

= مِنْ فَوْرِهِمْ - فَوْرٌ - اسم فعل - جوش - اُبال - عجلت - فورًا - اَلْفَوْرُ کے معنی سخت جوش مارنے کے ہیں - یہ لفظ آگ کے بھڑک اٹھنے پر بھی بولا جاتا ہے اور ہانڈی اور غصہ کے جوش کھانے پر بھی - قرآن مجید میں ہے وَفَارَ التَّنُّوْرُ (۱۱: ۴۰) اور تنور جوش مارنے لگا -

ہانڈی کے ابال کو فَوَّادَۃٌ کہا جاتا ہے پھر تشبیہ کے طور پر پانی کے ابلتے ہوئے چشمے کو بھی فَوَّادَۃُ الْمَاءِ کہتے ہیں۔ ایک محاورہ ہے فَعَلْتُ کَذَا مِنْ فَوْرِیْ۔ میں نے جوش میں ایسا کیا۔
پس یَاتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا کا مطلب یہ ہوا کہ
اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کردیں۔
= مُسَوِّمِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مُسَوِّمٌ واحد تَسْوِیْمٌ مصدر سُوْمَۃٌ سے اپنے لئے نشان مقرر کرنے والے یا اپنے گھوڑوں کا خصوصی نشان بنانے والے۔
= وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ ۔ میں ہٗ ضمیر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے اتارنے کے ذریعہ سے مسلمانوں کی امداد کے امر کے متعلق ہے
۳ : ۱۲۷ = لِیَقْطَعَ ۔ قَطْعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (باب فتح) مضارع پر لام جار مکسور فعل کی علت یا سبب بیان کرنے کے لئے آئے تو اس کے بعد اَنْ مصدری ناصب کا آنا ضروری ہے اور مضارع پر اسی اَنْ کی وجہ سے نصب آیا ہے اگر اَنْ مذکور نہ ہو جیسا کہ آیۃ ہذا میں ہے تو محذوف مقدر قرار دیا جائیگا۔ لیکن اگر فعل سے پہلے لا نفی آیا ہو تو لام جر کے بعد اَنْ کو ذکر کرنا لازم ہے۔ جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ (۲ : ۱۵۰)
= لِیَقْطَعَ ۔ تاکہ کاٹ دے۔ ہلاک کردے۔
= طَرَفًا ۔ طَرَفٌ کی جمع اَطْرَافٌ ۔ ایک ٹکڑہ۔ ایک حصہ۔
= یَکْبِتَھُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کَبْتٌ مصدر باب ضَرَبَ تاکہ وہ ان کو ذلیل کرے۔ مضارع پر نصب لام جار مکسور کی وجہ سے ہے جو کہ محذوف ہے اصل میں یہ لِیَقْطَعَ کی طرح لِیَکْبِتَھُمْ تھا۔
= خَائِبِیْنَ ۔ نامراد۔ خَیْبَۃٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔
۳ : ۱۲۶-۱۲۷ = ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ امداد کا وعدہ مسلمانوں کو خوشخبری اور ان کے اطمینان قلب کی خاطر کیا۔ اور دوم یہ کہ اہل کفار کا ایک بازو کٹ جائے اور وہ ذلیل وخوار ہو کر نامراد واپس لوٹیں۔
۳ : ۱۳۰ = الرِّبٰوا ۔ بیاج۔ سود
= اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً ۔ کئی گنا۔ چند در چند۔ مُضٰعَفَۃً ۔ اَضْعَافًا کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔
۳ : ۱۳۱ = اُعِدَّتْ ۔ ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اِعْدَادٌ سے (افعال)

جس کے معنی تیار کرنے کے ہیں عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں ۔ اُعِدَّتْ وہ تیار کی گئی

۳ : ۱۳۳ = سَارِعُوْا ۔ جلدی کرو، دوڑو ۔ سرعت سے کام لو ۔ مُسَارَعَةٌ جس کے معنی دوڑنے اور دوڑانے کے ہیں ۔ امر ۔ جمع مذکر حاضر ۔

۳ : ۱۳۴ = اَلسَّرَّآءِ ۔ خوشی ۔ خوشحالی ۔ الضَّرَّآءُ کا متضاد

= الضَّرَّآءِ ۔ تکلیف ۔ سختی ۔ تنگی ۔ مرض ۔ بیماری ۔ مصیبت ۔

= کَاظِمِیْنَ ۔ کَاظِمٌ کی جمع ہے کَظْمٌ ۔ کُظُوْمٌ ۔ مصدر ۔ (ضرب) غصہ روکنے والے غصّہ پی جانے والے ۔ کُظُوْمٌ کا اصل معنی ہے سانس رُکنا ۔ مجازاً خاموش ہوجانا ۔ بَعِیْرٌ کَاظِمٌ اور اِبِلٌ کُظُوْمٌ ۔ وہ اونٹ جس نے جگالی کرنی چھوڑ دی ہو کَظَمَ السِّقَاءَ اس نے پانی بھر کر مشک کا منہ باندھ دیا ۔ کَظَمَ الْبَابَ اس نے دروازہ میں قفل لگادیا

= الْعَافِیْنَ ۔ عَفَاعَنْ ۔ معاف کرنا ۔ عَفْوٌ سے ۔ معاف کرنے والے ۔

۳ : ۱۳۵ ۔ لَمْ یُصِرُّوْا ۔ مضارع نفی حجد بلَمْ ۔ انہوں نے اصرار نہیں کیا ۔ جمے نہیں رہے ۔ اڑے نہیں رہے ۔

۳ : ۱۳۷ = سُنَنٌ ۔ سُنَّةٌ کی جمع ۔ طریقے ۔ راہیں ۔ مثالیں ۔ سنت، قانونِ شرعی ۔ طور و اطوار عادت ۔ دستور ۔ طریقہ جاریہ ۔ یہاں مراد مختلف قوموں کے عروج وزوال

۳ : ۱۳۹ = لَا تَهِنُوْا ۔ وَهْنٌ سے ۔ فعل نہی ۔ جمع مذکر حاضر ۔ تم سست مت ہو ۔ تم بزدل مت ہو ۔ تم کمزور مت ہو ۔

۳ : ۱۴۰ = یَمْسَسْکُمْ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۔ تم کو لگتا ہے تم کو پہنچتا ہے ۔ تم کو چھوتا ہے ۔

= قَرْحٌ ۔ کسی بیرونی شے سے پہنچنے والا زخم ۔ مثلاً ۔ تلوار کا زخم ۔

اَلْقُرْحُ ۔ اندر سے پیدا ہونے والا زخم ۔ مثلاً پھوڑا ۔ پھنسی کا زخم ۔ اول متعدی ہے اور باب فتح سے آتا ہے دوم لازم ہے اور باب سمع سے آتا ہے لیکن کبھی باب فتح سے آتا ہے ۔ جیسے قَرَحَ قَلْبُهٗ ۔ اس کا دل زخمی ہوگیا ۔ قَرْحٌ مصدر بھی ہے ۔ زخمی کرنا ۔ قُرْحٌ اس دکھ اور تکلیف کو بھی کہتے ہیں جو کسی زخم سے پیدا ہو ۔ یہاں زخمی ہونا اور دکھ پانا مراد ہے

۳ : ۱۴۰ = نُدَاوِلُهَا ۔ جمع متکلم مضارع ۔ مُدَاوَلَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) ھا ضمیر واحد مؤنث مفعول ہم اس کو ادلتے بدلتے رہتے ہیں ۔ دَلْوٌ دَوْلٌ ڈول (جو اوپر نیچے آتا جاتا ہے) دَوْلَةٌ دُوْلَةٌ

مالی چکر۔ دولت کہ وہ بھی ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ آتی جاتی رہتی ہے۔
۳: ۱۴۱ = لِیُمَحِّصَ۔ تَمۡحِیۡصٌ۔ (تفعیل) تاکہ خالص اور صاف کردے۔
اَلۡمَحۡصُ۔ کسی چیز کو کھوٹ اور عیب سے پاک کرنا۔ مَحَصۡتُ الذَّھَبَ میں نے سونے کو آگ میں گلا کر اس کے کھوٹ کو الگ کردیا۔ دلوں کے پاک کرنے پر تمحیص کا استعمال بمثل تزکیہ و تطہیر ہوتا ہے۔
دعا میں ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ مَحِّصۡ عَنَّا ذُنُوۡبَنَا۔ اے اللہ! ہمارے گناہوں کو جو ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں دور کردے۔
= یَمۡحَقَ۔ مَحۡقٌ مصدر (فَتَحَ) وہ گھٹاتا ہے۔ تاکہ وہ مٹا دے۔ تاکہ وہ ہلاک کردے۔
یَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرۡبِی الصَّدَقٰتِ ط (۲: ۲۷۶) خدا سود کو نابود اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔
۳: ۱۴۲ = لَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰهُ۔ میں یَعۡلَمُ مضارع مجزوم بوجہ لَمَّا کے ہے متحرک کرنے کے لئے میم کو کسرہ دیا گیا۔ ابھی جانا ہی نہیں اللہ نے یعنی آزما کر دیکھا ہی نہیں
= وَیَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ۔ میں میم پر فتح بوجوہ ذیل ہے۔
۱:۔ واؤ حرف عطف ہے اور یَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ کا یَعۡلَمِ اللّٰهُ پر عطف ہے۔ دراصل یہاں بھی مجزوم تھا۔ لیکن التقاء ساکنین کی وجہ سے میم سے قبل لام کی فتح کی رعایت سے اسے فتح دیا گیا۔
۲:۔ واؤ۔ واؤ الصرف ہے جس کے بعد اَنۡ پوشیدہ ہوتا ہے لہٰذا واؤ کے بعد اور یَعۡلَمَ سے پہلے اَنۡ مقدر ہے جیسے کہا جاتا ہے۔ لَا تَاۡکُلِ السَّمَكَ وَتَشۡرَبَ اللَّبَنَ
۳:۔ امام حسن رض کی قرأت میں یہاں بھی یَعۡلَمِ کی میم کو زیر ہے۔ کیونکہ واؤ عاطفہ ہے اور یہ یَعۡلَمَ پہلے یَعۡلَمَ پر معطوف ہے اور لَمَّا کی وجہ سے مجزوم (یہاں لام ماقبل میم کی حرکت کی رعایت ملحوظ نہیں رکھی گئی۔
۴:۔ ابو عمروؒ کی قرأت میں یہ یَعۡلَمُ میم کے پیش کے ساتھ ہے۔ اس صورت میں واؤ ابتدائیہ ہے اور جملہ نیا ہے۔ اب معنی یہ ہوں گے کہ رب تعالیٰ صابروں کو جانتا ہے اور انہیں بقدر صبر اجر دے گا۔
۳: ۱۴۳ = کُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ۔ ماضی استمراری۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَمَنَّوۡنَ اصل میں

تَتَمَنَّوۡنَ تھا۔ ت کو ت میں مدغم کردیاگیاہے تَمَنِّیٌ سے مضارع یَتَمَنّٰی م ن ی مادہ باب تفعّل۔ تم تمنا کیا کرتے تھے۔ تم آرزو کیا کرتے تھے۔

= تَلۡقَوۡہُ۔ لَقِیَ یَلۡقٰی (سمع) لِقَاءٌ سے جمع مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب راجع الی الموت ہے تم اس سے ملاقی ہو۔ تم اس سے ملو۔ تم اس سے ملاقات کرو۔ تم اس کو اپنے مقابل پاؤ۔ یہاں موت سے مراد جہاد میں شہادت ہے۔ یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں جنگ وجدل سے قبل تم آرزو کیا کرتے تھے کہ تمہیں بھی ایسی شہادت کا موقعہ میسر آئے جو شہدائے بدر کو آیا تھا۔ تو لو اب اس جنگ (جنگ احد) میں تم اُسے اپنے سامنے پا رہے ہو۔ فی الحقیقت پا رہے ہو۔

= وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ۔ برائے تاکید ہے۔

۳:۱۴۴ = اَفَائِنۡ۔ اَ استفہامیہ ف زائد۔ اِنۡ۔ اگر نہیں۔ تاکید وتحقیق۔

اِنۡ کی چار صورتیں ہیں

۱۔ اِنۡ۔ شرطیہ۔ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ۔ (۵ : ۱۱۸) اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں۔ اِنۡ يَّنۡتَهُوۡا يُغۡفَرۡ لَهُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ۔ (۸ : ۳۸) اگر وہ باز آجائیں تو معاف ہو ان کو جو کچھ ہوچکا۔

۲۔ اِنۡ مخففہ۔ جو اِنَّ ثقیلہ سے مخفف ہوکر اِنۡ بن گیا۔ یہ تحقیق اور ثبوت کے معنی دیتا ہے اس کے بعد لام مفتوح کا آنا لازمی ہے جیسے اِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ۝ (۱۵ : ۷۸) بلاشبہ اصحاب الایکہ ظالم تھے۔ اِنۡ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنۡ اٰلِهَتِنَا۔ (۲۵ : ۴۲) تو ضرور یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکا دیتا۔

۳۔ اِنۡ نافیہ۔ یہ جملہ اسمیہ پر بھی آتا ہے اور جملہ فعلیہ پر بھی۔ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ (جملہ فعلیہ) وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ (جملہ اسمیہ) (۶ : ۱۱۶) سو یہ کچھ نہیں مگر پیچھے پڑے اپنے خیال کے اور کچھ نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ یا اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا (۴۵ : ۳۲) ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِؕ (۷۴ : ۲۵) یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ بشر کا کلام ہے۔

اس کے بعد اکثر اِلَّا و لَمَّا آتا ہے مگر ہر جگہ ضروری نہیں۔ مثلاً اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے۔

۴۔ اِنۡ موکدہ جو زائد ہوتا ہے اور مَا نافیہ کی تاکید میں آتا ہے۔ مثلاً وَلَقَدۡ مَكَّنّٰهُمۡ فِيۡمَاۤ اِنۡ مَّكَّنّٰكُمۡ فِيۡهِ۔ (۴۶ : ۲۶) اور ہم نے ان کو مقدور دیا تھا اُن چیزوں کا جن کا تم کو مقدور نہیں دیا۔ لیکن یہاں اِنۡ نافیہ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں مَا نافیہ نہ ہوگا بلکہ مَا بیانیہ ہوگا۔

یا جیسے کہتے ہیں مَا اِنْ یَّخْرُجُ زَیْدٌ زید باہر نہیں نکلے گا۔
= اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ۔ اِنْقَلَبَ یَنْقَلِبُ اِنْقِلَابٌ الٹ جانا۔ پھر جانا۔ لوٹ جانا۔ اَعْقَابٌ۔ عَقِبٌ کی جمع۔ ایڑیاں۔ اِنْقَلَبَ عَلٰی عَقِبَیْہِ۔ وہ الٹے پاؤں واپس لوٹا وہ الٹے پاؤں پھر گیا۔

۳: ۱۴۵ = کِتَابًا مُّؤَجَّلًا۔ کِتَابًا۔ حکم ازلی۔ قانون۔ فریضہ۔ اللہ کی کتاب، قرآن۔ تحریر لوحِ محفوظ۔

مُؤَجَّلًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ تَاْجِیْلٌ۔ مصدر (تفعیل) اجل مادّہ مُؤَجَّلًا۔ مقرر الوقت وہ جس کا وقت مقرر ہو۔ تَاْجِیْلٌ۔ وقت دینا۔ مہلت دینا۔ وقت مقرر کرنا۔ دیر کرنا۔

کِتَابًا مُّؤَجَّلًا موصوف وصفت ہیں۔ یہ یا تو موت کی تعریف ہے کہ موت ایسا تحریر شدہ امر ہے جس کا وقت مقرر ہے یا اذن اللہ کی تعریف ہے کہ اذن اللہ ایک ایسا حکم ہے کہ جس کے نفاذ کا وقت مقرر شدہ ہے۔

= نُؤْتِہٖ مِنْھَا۔ میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ دنیا کے لئے ہے۔ اور ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ثواب کے لئے ہے یا مَنْ کی طرف راجع ہے۔ مِنْھَا میں مِنْ۔ فِیْ کے معنوں میں بھی لیا جاسکتا ہے اب اس کا ترجمہ یوں ہوگا۔

(۱) جو شخص اپنے اعمال کا صلہ دنیا میں چاہتا ہے ہم یہ صلہ دنیا سے ہی یا دنیا میں ہی دیدیتے ہیں۔

(۲) جو شخص اپنے اعمال کا صلہ دنیا میں چاہتا ہے ہم اس کو یہ صلہ دنیا سے ہی یا دنیا میں ہی دیدیتے ہیں۔

۳: ۱۴۶ = کَاَیِّنْ۔ اصل میں اَیِّ تھا۔ اس پر کاف تشبیہ داخل کر کے نون تنوین کو نون کی شکل میں لکھ دیا۔ کَاَیِّنْ ہمیشہ خبری صورت میں مستعمل ہے۔ خاص کر قرآن مجید میں یہ بصورت خبر ہی آیا ہے یہ مبہم کثرتِ تعداد پر دلالت کرتا ہے ابہام کو دور کرنے کے لئے اس کے بعد بطور تمیز کوئی لفظ مذکور ضرور ہوتا ہے۔ جیسے آیۃ ہذا میں وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ۔ اور کتنے ہی نبی گذرے ہیں کہ ان کی معیت میں اللہ والوں کی کثیر تعداد نے جہاد کیا۔ اس مثال میں کَاَیِّنْ نے کثیر تعداد کو ظاہر کیا لیکن کس کی؟ یہ بات مبہم تھی جب اس کے بعد مِنْ نَّبِیٍّ آیا تو ابہام دور ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا کہ کثیر تعداد پیغمبروں کی تھی۔

کَاَیِّنْ۔ ہمیشہ آغازِ کلام میں آتا ہے۔ اس سے پہلے حرف جر نہیں آتا۔ اس کی خبر ہمیشہ مرکب ہوتی ہے

مفرد کبھی نہیں آتی۔

کَاَیِّنْ۔ استفہام کے لئے بھی آتا ہے مثلاً حضرت ابی بن کعب رض نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے پوچھا تھا۔ کَاَیِّنْ تَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ اٰیَۃً ۔ آپ سورۃ احزاب کی کتنی آیات پڑھتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود رض نے جواب دیا کہ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ ۔ تہتر (۷۳)

دیگر مثالیں ۔

وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔۔۔۔ (۱۲: ۱۰۵)

وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۔۔۔۔۔۔۔۔ (۲۹: ۶۰)

وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ ۔۔۔۔۔ (۶۵: ۸)

= رِبِّیُّوْنَ ۔ زمخشری نے اس کا معنی رب والے کیا ہے الرِّبِّیُّوْنَ الرَّبَّانِیُّوْنَ ۔
قرطبی نے اس کا معنی انبوہ کثیر کئے ہیں۔ اس صورت میں اس کا واحد رُبِّیٌّ اور رِبَّةٌ ہوگا بمعنی جماعت کی طرف منسوب ہے۔

= وَهَنُوْا ۔ ماضی معروف جمع مذکر غائب وَهْنٌ سے مَا وَهَنُوْا وہ کمزور نہیں پڑے۔ انہوں نے بزدلی نہیں دکھائی۔ وَهْنٌ ۔ کمزور اور ضعیف ہونا۔

= مَا اسْتَكَانُوْا ۔ ماضی منفی جمع مذکر غائب۔ باب افتعال سکن مادہ۔ السُّكُوْنُ ۔ حرکت کے بعد ٹھہرنا۔ (باب نصر) رہائش اختیار کرنا۔ سکون۔ راحت۔ تسلّی سب کو محیط ہے۔ لیکن مفسرین نے مسکین کے معنی مَنْ لَّا شَیْءَ لَهٗ (یعنی جس کے پاس کچھ نہ ہو) کئے ہیں۔ اور تَسَكَّنَ مسکین اور محتاج ہونا ہے۔ اور اِسْتِكَانَ وَاِسْتِكَانَةٌ وَاسْتَكَنَ بمعنی ذلیل وعاجز ہونا ہے۔ پس مَا اسْتَكَانُوْا ۔ کا مطلب ہوا۔ وہ دب نہیں گئے۔ وہ عاجز نہیں آئے۔ انہوں نے کمزوری نہیں دکھائی ہمت نہیں ہاری۔ ہار نہیں مانی۔

۳: ۱۴۷ = اِسْرَافَنَا ۔ ہماری زیادتی۔ (افعال) اِسْرَافٌ سے جس کا مطلب کسی کام میں انسان کا حد سے تجاوز کرنا ہے۔ حد سے زیادہ خرچ کرنے کو بھی اسراف کہتے ہیں۔

۳: ۱۴۸ = فَاٰتٰهُمُ ۔ میں ف سبب کے لئے ہے یعنی بہ سبب ان کے جہاد فی سبیل اللہ اور استقامت فی الحرب۔ صبر و توکل علی اللہ کے اللہ تعالیٰ ان کو ثواب دنیا (یعنی نصرت، غنیمت غفران الذنوب) سے بھی نوازتا ہے۔ اور بہترین ثواب آخرت سے بھی۔

= وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور اٰتٰی کا مفعول ثانی ہے۔ اور اللہ (ان کو) آخرت کا بھی عمدہ بدلہ دیگا (واو عاطفہ)۔ حُسْنَ (حَسُنَ يَحْسُنُ کا مصدر) بہتر

ہونا۔ عمدہ ہونا۔ مضاف ۔ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ حُسْنَ کا ثوابِ آخرت کا عمدہ ثواب یا بدلہ۔

۳: ۱۴۹ = یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ ۔ ای یرجعوکم الیٰ امرکم الاول و هو الکفر و الشرك باللّٰہ۔ یعنی تمہیں تمہاری پہلی حالت کی طرف لوٹادیں گے جو کفر و شرک کی حالت تھی۔

۳: ۱۵۰ = بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىکُمْ ۔ اضراب عن مفهوم الجملة الاولیٰ (شوکانی) یہ پہلے جملہ کے مفہوم کا دوسرا پہلو ہے۔ یعنی اُدھر اگر تم کفار کی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں کفر و شرک اور خسارے کی طرف لے جاویں گے۔ اور ادھر یہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین دوست اور بہترین مددگار ہے۔

۳: ۱۵۱ = سَنُلْقِیْ ۔ س مستقبل قریب کے لئے ہے۔ نُلْقِیْ ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِلْقَاءٌ۔ مصدر (افعال) لقی مادّہ۔ ہم ڈالنے کو ہیں۔ ہم عنقریب ڈالیں گے۔

= بِمَا ۔ بوجہ ۔ بمقابلہ ۔ بدلہ میں

= سُلْطٰنًا ۔ زور ۔ قوت ۔ حجت ۔ برہان ۔ سند ۔ حکومت

= مَاْوٰی ۔ مصدر ۔ اور اسم ظرف ۔ قیام کرنا ۔ سکونت پذیر ہونا ۔ مقام سکونت ۔ ٹھکانہ ۔ پناہ گاہ اوٰی یاوِیْ ۔ (ضَرَبَ)

= مَثْوٰی ۔ ظرف مکان ۔ مَثَاوِیْ جمع ۔ ٹھکانہ ۔ قیام گاہ ۔ فرودگاہ ۔ ثَوٰی یَثْوِیْ (ضرب) ثواء ثُوِیًّا ۔ مصدر متعدی بنفسہٖ بھی ہے ۔ ثَوَی الْمَکَانَ اس نے اس جگہ قیام کیا ۔ اترا ۔ ٹھہرا ۔ اَثْوٰی بِالْمَکَانِ ۔ (افعال) وہ وہاں مدتِ دراز تک ٹھہرا رہا ۔ اَثْوَیْتُہٗ ۔ میں نے اس کو ٹھہرایا ۔ ثَوّٰی ۔ یُثَوِّیْ (تفعیل لازم) وہ مرگیا ۔ ثَوَّیْتُہٗ (باب تفعیل متعدی) میں نے اس کو ٹھہرایا اور تَثَوَّیْتُہٗ (باب تفعل) میں اس کا مہمان ہوا۔

اگلی چند آیات کو سمجھنے کے لئے جنگ احد (جس سے ان آیات کا تعلق ہے) کا مختصر سا نقشہ نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔

شوال ۳ھ کی ابتدا میں کفار قریش تقریبًا ۴ ہزار کا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ تعداد کی کثرت کے علاوہ ان کے پاس ساز و سامان بھی مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ تھا۔ اور پھر جنگ بدر کے انتقام کا شدید جوش بھی رکھتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تجربہ کار صحابہ کرام کی رائے یہ تھی کہ مدینہ میں محصور ہو کر مدافعت کی جائے۔ مگر چند نوجوانوں نے جو شہادت کے شوق سے بے تاب تھے اور جنہیں بدر کی جنگ

میں شریک ہونے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ باہر نکل کر لڑنے پر اصرار کیا۔ آخر کار ان کے اصرار پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکلنے کا ہی فیصلہ کر لیا۔ ایک ہزار آدمی آپ کے ہمراہ نکلے مگر مقام شوط پر پہنچ کر عبد اللہ بن ابی اپنے ۳۰۰ ساتھیوں کو لے کر الگ ہو گیا۔ عین وقت پر اس کی اس حرکت سے مسلمانوں کے لشکر میں خاصا اضطراب پھیل گیا۔ حتیٰ کہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے لوگوں نے بھی دل شکستہ ہو کر پلٹ جانے کا ارادہ کر لیا۔ (آیہ ۱۲۲) مگر پھر اولوالعزم صحابہ کی کوششوں سے یہ اضطراب رفع ہو گیا اور ان ہر دو گروہوں نے پلٹنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ باقی ماندہ ۷۰۰ آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ لے کر آگے بڑھے۔ اور احد کی پہاڑی کے دامن میں اپنی فوج کو اس طرح صف آرا کیا کہ پہاڑ پشت پر تھا اور قریش کا لشکر سامنے۔

پہلو میں صرف ایک درّہ ایسا تھا کہ جس سے اچانک حملہ کا خطرہ ہو سکتا تھا۔ وہاں آپؐ نے حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کی زیر قیادت پچاس تیر انداز بٹھا دیئے اور ان کو تاکید کر دی کہ کسی کو ہمارے قریب نہ پھٹکنے دیا جائے۔ اور کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا۔ اگر تم دیکھو کہ ہماری بوٹیاں پرندے نوچے لئے جاتے ہیں تب بھی تم اس جگہ سے نہ ہٹنا۔

اس کے بعد جنگ شروع ہوئی۔ ابتدا میں مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا یہاں تک کہ مقابل کی فوج میں ابتری پھیل گئی۔ لیکن اس ابتدائی کامیابی کو کامل فتح کی حد تک پہنچانے کے بجائے مسلمان مال غنیمت کے اٹھانے میں مصروف ہو گئے۔ ادھر جن تیر اندازوں کو عقب کی حفاظت کے لئے بٹھایا گیا تھا انہوں نے جو دیکھا کہ دشمن بھاگ نکلا ہے اور غنیمت لٹ رہی ہے تو وہ بھی اپنی جگہ چھوڑ کر غنیمت لوٹنے میں لگ گئے۔ حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی فرمان یاد دلا کر بہت روکنے کی کوشش کی مگر چند آدمیوں کے سوا (جن کی تعداد دس سے بھی کم تھی) کوئی نہ ٹھہرا۔

اس موقعہ سے خالد بن ولید نے جو اس وقت لشکر کفار کے رسالہ کی کمان کر رہے تھے۔ بروقت فائدہ اٹھایا۔ اور پہاڑی کا چکر کاٹ کر پہلو کے درہ سے حملہ کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ نے اپنے باقیماندہ ساتھیوں کے ساتھ حملہ کو روکنا چاہا مگر مدافعت نہ کر سکے۔ اور یہ سیلاب یکایک مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا دوسری طرف جو دشمن بھاگ گئے تھے وہ بھی پلٹ کر حملہ آور ہوئے۔

جب مسلمانوں پر اچانک دو طرف سے حملہ ہوا تو ان کی صفوں میں ابتری پھیل گئی۔ کچھ لوگ مدینہ کی طرف بھاگ نکلے۔ اور کچھ احد پر چڑھ گئے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انچ اپنی جگہ سے نہ ہٹے۔ دس بارہ جاں نثار آپ کے ہمراہ تھے اور آپ بھاگنے والوں کو پکار رہے تھے اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ۔

اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ ط۔ میری طرف آؤ اللہ کے بندو۔

لڑائی کا پانسہ ایک دم پلٹنے سے مسلمان اس غیر متوقع صورتِ حال سے اس قدر سراسیمہ ہوئے کہ ایک بڑا حصہ پراگندہ ہو کر بھاگ نکلا۔ تاہم چند بہادر سپاہی ابھی تک میدان میں ڈٹے ہوئے تھے۔ اتنے میں افواہ اڑ گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ اس خبر نے صحابہ رضؓ کے رہے سہے ہوش و حواس بھی گم کر دیئے۔

بعض کمزور دل کے مسلمانوں نے تو یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ کاش کوئی ہمارے لئے ابو سفیان سے (جو اس وقت لشکرِ کفار کے کمانڈر تھے) امان طلب کرے۔ بعض منافقوں نے تو یہ پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر نبی ہوتے تو شہید کیسے کئے جاتے آؤ اپنے پہلے دین کی طرف لوٹ جائیں۔ (اسی کے متعلق ایسے اشخاص کو آیۃ ۱۴۴ میں سرزنش ہوئی ہے)

لیکن جلد ہی آپؐ کی شہادت کی افواہ غلط نکلی۔ اور تمام صحابہ کو معلوم ہو گیا کہ آپؐ زندہ ہیں۔ اس حقیقت نے مسلمانوں کو ہمت بندھائی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے۔

ادھر اپنے قیدیوں کو چھڑا لینے اپنے لوٹے ہوئے مال کو واپس لینے نیز مسلمانوں کو وسیع پیمانے پر شہید کرنے کے بعد قریش نے خیال کیا کہ ان کا مقصد حاصل ہو گیا اس لئے انہوں نے اتنی ہی کامیابی پر اکتفا کیا۔ جو حالات نے ان کو نصیب میں کر دی تھی۔ مزید براں شدتِ کارزار سے ان کی اپنی ہمت بھی قریب قریب جواب دے چکی تھی۔ اس لئے انہوں نے بجائے مدینہ کا رُخ کرنے کے اپنے سپہ سالار ابو سفیان کے حکم پر اپنا اسباب باندھا۔ اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کو دوبارہ دیکھ کر اور اپنے میں مزید لڑائی کی قوت نہ پا کر انہوں نے اس کو ہی غنیمت جانا کہ اب کے ہمارا ہاتھ اوپر ہے مزید خطرہ مول نہ لیا جاوے۔ بہر کیف انہوں نے میدان کارزار کو چھوڑ کر مکہ کے لئے رختِ سفر باندھ لیا۔ اِدھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غار میں کچھ وقت آرام کر کے مدینہ کی طرف واپسی فرمائی۔

اگلے دن پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کا پھر تعاقب کیا۔ اور حمراء الاسد جو مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے جا کر قیام کیا۔ اس وقت ابو سفیان کا لشکر چند میل آگے روحاء کے مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ ہر دو فریق کو ایک دوسرے کے متعلق خبر ملی کہ مقابل فریق

ڈٹنے کو تیار ہے لیکن تین دن تک قیام کے بعد ابو سفیان اپنے میں دوبارہ مقابلہ کی ہمت نہ پاکر مکہ کی طرف چل دیا۔

(تفہیم القرآن - ضیاء القرآن - تفسیر علامہ عبداللہ یوسف علی - اردو دائرہ معارف اسلامیہ حیاۃِ محمد مصنفہ محمد حسین ہیکل مصری)

۳ : ۱۵۲ = تَحُسُّوْنَهُمْ - تَحُسُّوْنَ - مضارع جمع مذکر حاضر (باب نصر) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول۔ اَلْحَاسَّةُ - اس قوت کو کہتے ہیں جس سے عوارض حسیہ کا ادراک ہوتا ہے اس کی جمع حَوَاسّ ہے جس کا اطلاق شاعرہ خمسہ (یعنی سمع۔ بصر۔ شم۔ ذوق۔ لمس) پر ہوتا ہے۔ حَسَسْتُ (نصر) واَحْسَسْتُ محسوس کرنا۔ اَحْسَسْتُ (افعال) دو طرح استعمال ہوتا ہے

(۱) قوت حس سے کسی چیز تک پہنچنا (محسوس کرنا)

(۲) کسی کے حاسہ پر مارنا جیسے کَبَدْتُهٗ - میں نے اس کے جگر پر مارا۔ اور حاسہ پر مارنے سے کبھی انسان مر بھی جاتا ہے اس لئے حَسَسْتُهٗ بمعنی قَتَلْتُهٗ بھی آجاتا ہے۔ آیہ ہذا میں انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی جب تم کافروں کو قتل کر رہے تھے۔

= فَشِلْتُمْ - ماضی معروف جمع مذکر حاضر فَشْلٌ مصدر۔ باب سمع۔ فَشْلٌ کے معنی ہیں پست ہمت ہو جانا۔ بزدلی کے ساتھ کمزور ہو جانا۔ یعنی جب تم پست ہمت ہو گئے یا بزدلی کے ساتھ کمزور ہو گئے

= حَتّٰۤی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ۔

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱) فراء کے نزدیک اس میں تقدیم و تاخیر ہے اور جملہ کی تقدیر یوں ہے حَتّٰۤی اِذَا تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ فَشِلْتُمْ۔ تاآنکہ اس حکم کے متعلق جو تم کو دیا گیا تھا جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی۔ (یعنی اس حکم کی خلاف ورزی کی۔ جو تم کو اپنی پوزیشن کو نہ چھوڑنے کے متعلق دیا گیا تھا) پس تم بزدل ہو گئے اور پست ہمت ہو گئے (جیسا کہ مابعد کی جنگی صورت حالات نے بتا دیا)

(۲) اللہ نے نصرت کا جو وعدہ فرمایا تھا سچ کر دکھایا۔ لیکن تم نے بزدلی باہم جھگڑا اور نافرمانی سے کام لیا۔ (اور فتح کا موقعہ گنوا دیا)

(۳) بعض کے نزدیک یہ شرط ہے جس کا جواب محذوف ہے یعنی تاآنکہ تم نے بزدلی اور پست ہمتی دکھائی۔ اور بیّن حکم کی خلاف ورزی کی اور حکم عدولی سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کو روک لیا

= مَا تُحِبُّوْنَ - سے مراد فتح و ظفر اور غنیمت ہے۔

= مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا - سے مراد وہ گروہ جو اپنی پوزیشن کو چھوڑ کر مالِ غنیمت کو

اصل کرنے کے حق میں تھا۔
= مِنْکُمْ ..... الْاٰخِرَۃَ۔ سے مراد دوسرا گروہ جو حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بجا آوری
ں ہر صورت اپنی پوزیشن پر ڈٹے رہنے کے حق میں تھا۔
= صَرَفَکُمْ عَنْھُمْ۔ صَرَفَہٗ عَنْ۔ کسی کو کسی شے سے باز رکھنا۔ صَرَفَکُمْ عَنْھُمْ
نہیں ان پر فتح حاصل کرنے سے باز رکھا۔ یا تمہیں ہزیمت کے ساتھ مشرکین سے پھیر دیا
= لِیَبْتَلِیَکُمْ۔ تاکہ تم کو آزمائے اور تمیز کرے مومنوں کی منافقوں سے۔ دنیا پسندوں
ں آخرت پسندوں سے۔ صابروں کی شکوہ کنندگان سے۔ اپنی غلطی پر نادم ہو کر توبہ کرنیوالوں
ں ہٹ دھرمی سے کام لے کر اپنی رائے پر اڑے رہنے والوں کی۔
۳:۱۵۳ = تُصْعِدُوْنَ۔ باب افعال اِصْعَادٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر اَصْعَدَ یُصْعِدُ
ین پر نشیب سے بلندی کی طرف یا بلندی سے نشیب کی طرف چلنا۔ یہاں مراد احد کی بلندی کی
رف بھاگ رہے تھے۔ یا دور بھاگ رہے تھے۔ صُعُوْدٌ بلند مقام کی طرف چڑھنا۔
= وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ۔ لَوٰی (ضَرَبَ) رسی کا بٹنا۔ کسی چیز کو خمیدہ کرنا۔
وَّوْا رُءُوْسَھُمْ! (۶۳ : ۵) تو وہ سر پھیر لیتے ہیں۔ یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْکِتَابِ کتاب
ورات) کو زبان موڑ موڑ کر پڑھتے ہیں۔
محاورہ ہے فُلَانٌ لَا یَلْوِیْ عَلٰی اَحَدٍ۔ وہ کسی کی طرف گردن موڑ کر بھی نہیں دیکھتا
سخت ہزیمت اٹھا کر بھاگ اٹھنے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ اسی سے ہے اِذْ تُصْعِدُوْنَ
لَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ جب تم دور بھاگے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے
= اُخْرٰىکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ اٰخِرُ اٰخَرُ کی مؤنث اُخْرٰی۔ پچھلی۔ دوسری۔
خْرٰىکُمْ تمہاری پچھلی طرف سے (یعنی جب تم بھاگ رہے تھے تو پیچھے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
لم تمہیں واپس آنے کے لئے پکار رہے تھے۔
= اَثَابَکُمْ۔ اس نے تم کو عوض میں پہنچایا اَثَابَ (افعال) ثَوْبٌ سے۔ اِثَابَۃٌ بمعنی
ل کی جزاء دینا خواہ وہ انعام ہو یا سزا۔ یہاں سزا کے معنی مراد ہیں اور فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔
= غَمًّا بِغَمٍّ۔ (۱) رنج کے سبب سے رنج۔ تم نے نافرمانی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رنج پہنچایا اللہ نے اس کے عوض تم کو (شکست کا) رنج پہنچایا۔
، غم بالائے غم، غمِ اوّل فتح وظفر اور غنیمت کا ہاتھ سے نکل جانا۔ غم ثانی قتل وہزیمت یا غمِ
ل قتل وجراح۔ اور غم ثانی یہ افواہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔

= لِكَيْلَا : ل حرف جار۔ کَیْ۔ تاکہ۔ لَا۔ لا نفی۔ کَیْ۔ کبھی ناصب مضارع ہوتا ہے جو معنی اور عمل دونوں میں اَنْ مصدری کی طرح ہوتا ہے جیسے آیۃ ہذا میں لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا = اور کبھی تعلیلیہ ہوتا ہے یعنی لام (حرف جارہ) کی طرح معنی کے اعتبار سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی۔ اس کے بعد کبھی مَا استفہامیہ آتا ہے۔ جیسے کَیْمَ جِئْتَ۔ تو کیوں آیا۔ وقف کی صورت میں اس کے بعد ھا لایا جاتا ہے جیسے کَیْمَہْ (کس لئے) کبھی مَا مصدری یا مَا کافہ آتا ہے جیسے

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَنْفَعْ فَضُرَّ فَاِنَّمَا
یُرَجَّی الْفَتٰی کَیْمَا یَضُرُّ وَ یَنْفَعُ

(ترجمہ۔ تو فائدہ رساں نہ ہو تو ضرر ہی پہنچا کیونکہ آدمی سے دو ہی وجہ سے امید کی جاتی ہے۔ ضرر کے لئے یا نفع کے لئے)

یہ اَنْ مصدریہ مقدرہ پر وجوبًا داخل ہوتا ہے جیسے جِئْتُكَ کَیْ تُكْرِمَنِیْ میں تیرے پاس آیا تاکہ تو میری عزت کرے۔ عام طور پر اس کا استعمال لام کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے جِئْتُكَ لِكَیْ تُكْرِمَنِیْ۔

کَیْ ناصبہ سے پہلے کبھی لام حرف جر مذکور ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ اسی طرح اس کے بعد کبھی لَا نفی ہوتا ہے کبھی نہیں۔ قرآن میں لِكَيْلَا کی مثالیں (۱۶: ۷۰) (۲۲: ۵) (۳۳: ۳۷) (۳۳: ۵۰) (۵۷: ۲۳) کَیْلَا یَكُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ (۵۹: ۷)

= فَاتَكُمْ۔ ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ فَوْتٌ مصدر و اسم فعل تم سے فوت ہو گئی۔ تمہارے ہاتھ سے نکل گئی۔ تم سے چھوٹ گئی۔ یا چھوٹ جائے یا تم سے بچ کر نکل جائے۔

= اَصَابَكُمْ۔ ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اِصَابَةٌ سے تم کو پہنچی۔ تم کو پیش آئی۔ مَافَاتَكُمْ اور مَا اَصَابَكُمْ میں مَا بیانیہ ہے۔

۳: ۱۵۴ = اَمَنَةً۔ امن۔ دلجمعی۔ چین۔ اَمْنٌ سے

نُعَاسًا۔ اونگھ۔ نَعْسَانٌ۔ نیند سے بھرا ہوا آدمی۔ اونگھتا ہوا آدمی۔ نَعْسٌ اور نُعَاسٌ۔ مصدر۔ اونگھنا۔ اِنْعَاسٌ (اِفْعَالٌ) کسی کو سلا دینا۔ اَمَنَةً مؤنث ہے اور نُعَاسٌ مذکر۔ لہٰذا فعل یَغْشٰی (جو نعاسًا کے فورًا بعد آیا ہے) میں ضمیر فاعل نُعَاسًا کی طرف راجع ہے

اَمَنَةً نُعَاسًا کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اَمَنَةً۔ فعل اَنْزَلَ کا مفعول ہے اور نُعَاسًا اس کا بدل ہے یعنی بدل اور مبدل منہ لاَمَنَةً

مطلب وہ ذہنی اور جسمانی سکون کی تحصیل ہے جس سے گذشتہ دماغی اور جسمانی پریشانیاں اور تھکاوٹیں دور ہوجائیں۔

۲ = نُعَاسًا فعل اَنْزَلَ کا مفعول ہے اور اَمَنَةً اس کا حال جو اس سے پہلے لایا گیا ہے مثال اس کی رَاَیْتُ رَاکِبًا رَجُلاً

(نوٹ، حال وہ اسم ہے جو کہ فاعل یا مفعول بہٖ یا دونوں کی حالت (صورت) کو بیان کرے)

یعنی اللہ نے ان پر اونگھ نازل کی کہ وہ پرسکون حالت میں آگئے۔

۳ = نُعَاسًا۔ اَمَنَةً کا عطف بیان ہے (یعنی وہ تابع جو اپنے متبوع کو صاف طور پر بیان کردے) یعنی سکون و اطمینان کی وہ حالت جو ہلکی سی نیند کی صورت میں تھی۔

۴ = یا اَمَنَةً مفعول لہٗ ہے کہ (جس کے واسطے فعل واقع ہوا) اس نے نازل کیا اونگھ کو تم پر اس واسطے کہ باعث سکون ہو

۵ = اَمَنَةً اٰمِنٌ کی جمع ہے (جیسے بَرَرَةٌ بَارٌّ جو اصل میں بَارِرٌ ہے کی جمع ہے) اور یہ کُمْ ضمیر مفعول پر حال ہے اب ترجمہ یوں ہوگا۔ اور نازل کیا اونگھ کو تم پر جو کہ امن میں آچکے تھے۔

= یَغْشٰی۔ مضارع واحد مذکر غائب غَشْیٌ اور غَشَیَانٌ مصدر باب سمع اس نے ڈھانپ لیا۔ اس میں نُعَاسٌ فاعل ہے

= اَھَمَّتْھُمْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب اِھْمَامٌ (اِفْعَالٌ) سے بمعنی فکر میں ڈالنا ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ۔ ان کی جانوں نے ان کو فکر میں ڈال دیا تھا۔ یعنی جن کو اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی۔

= ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ۔ کیا ہمارا بھی اس کام میں کچھ دخل ہے استفہام انکاری ہے۔ یعنی ہمارا تو اس کام میں کوئی دخل ہی نہیں (یہ ان منافقین کا قول ہے جو مدینہ میں ہی رہ کر مدافعت کا مشورہ دیتے تھے۔ لیکن رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مشورہ کے خلاف باہر نکل کر مقابلہ کا فیصلہ کیا)

= بَرَزَ۔ وہ نکلا۔ باب نصر۔ بُرُوْزٌ کے معنی کھلم کھلا ظاہر ہونے کے ہیں۔ بُرُوْزٌ کی کئی شکلیں ہیں۔ ایک تو بذاتہٖ کسی چیز کا خود نما ہوجانا۔ جیسے وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً (۱۸: ۴۷) اور تو دیکھے کہ زمین کھل گئی۔ یہاں زمین کا صاف طور پر کھل جانا مراد ہے کیونکہ اس روز

زمین پر مختلف قسم کے جو نشانات ارضی از قسم مکانات، پہاڑ۔ ٹیلے۔ مکان دمکین وغیرہ مٹ جائیں گے
کبھی چھپی ہوئی چیز کے کھل جانے کے متعلق اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ
لِلْغٰوِيْنَ (۲۶: ۹۱) اور دوزخ ظاہر کردی جائے گی گمراہوں کے لئے۔

میدان جنگ میں صف سے نکل کر سامنے میدان میں کھل کر آجانے کو مبارزت کہتے ہیں

= مَضَاجِعِهِمْ۔ اسم ظرف مکان۔ مضاف۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ قتل گاہیں۔ مقتل۔ ضَجْعٌ سے جس کا اصل معنی سونا ہے لیکن سونے سے کبھی موت مراد لی جاتی ہے

= لَبَرَزَ الَّذِيْنَ ...... مَضَاجِعِهِمْ۔ جن کا قتل لکھا جا چکا ہے وہ تو اپنے اپنے مقتلوں کی طرف نکل کر ہی رہیں گے۔

= وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ .... یہ سب مصائب اس لئے تھے کہ آزمائے اللہ تعالیٰ

يُمَحِّصَ مَحَّصَ يُمَحِّصُ (باب تفعیل) تاکہ صاف کرے (دیکھو ۳: ۱۴۱)

۳: ۱۵۵ = اِسْتَزَلَّهُمْ۔ اس نے ان کو بہکا دیا۔ (باب استفعال) الزَّلَّةُ بلاقصد کے قدم پھسل جانا۔ زَلَّةٌ پھسلنے کی جگہ باب افعال سے اَزَلَّ يُزِلُّ پھسلانا۔
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ (۲: ۱۳۶) ان دونوں کو شیطان نے پھسلا دیا۔

= بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا۔ ان کے کسی عمل کی وجہ سے۔

= حَلِيْمٌ۔ حِلْمٌ سے بروزن فَعِيْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ بہت تحمل والا۔

۳: ۱۵۶ = غُزًّى۔ جمع غَازِىْ واحد۔ غَازِىْ کی جمع غُزَاةٌ بھی ہے غَزْوٌ مصدر۔ غَزَا يَغْزُوْ (نصر)

= ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ۔ اى سافروا فى الارض لتجارة وغيرها۔ یعنی تجارت وغیرہ کے لئے سفر کرتے۔ ضَرَبُوْا میں فاعل اخوانهم ہے۔

۳: ۱۵۷ = مُتُّمْ۔ ماضی معروف جمع مذکر حاضر۔ مَوْتٌ مصدر۔ باب نصر۔ یا اگر تم مرجاؤ۔ ماضی بمعنی مضارع۔ اصل میں نَصَرْتُمْ کے وزن پر مَوَتْتُمْ تھا۔ پہلی ہر دو تا کو تاء ثالث میں مدغم کیا مَتُّمْ ہو گیا۔ مصدر میں واؤ کی رعایت سے میم کو ضمہ دیا گیا مُتُّمْ ہو گیا۔

۳: ۱۵۹ = فَبِمَا۔ مَا۔ زائدہ ہے اور تاکید کے لئے آیا ہے۔ یعنی یہ صرف اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہے کہ باوجود مخالفین کے قصور کے آپ کا رویہ ان کی طرف لطف و محبت کا ہے۔

= لِنْتَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر لِيْنٌ مصدر۔ تو نے نرمی کی۔ تو نے نرم مزاجی سے کام لیا

لانَ یَلِینُ (ضَرَبَ)

= فَظًّا - بدکلام - بدخو - بداخلاق - لفظ کی اصل وضع اس گندے پانی کے لئے ہے جو غلاظت سے بھری ہوئی آنتوں کے اندر ہوتا ہے۔

= غَلِیْظَ الْقَلْبِ - مضاف مضاف الیہ۔ سخت دل والا۔ بداخلاق۔ بدخو۔

= لَا نْفَضُّوْا - میں لام تاکید کے لئے ہے۔ اِنْفَضُّوْا (باب انفعال) انفضاض سے ہے۔ متفرق ہونا۔ تتر بتر ہونا۔ وہ ضرور منتشر ہو گئے ہوتے۔

= لَوْ - یہ چھ طریق پر مستعمل ہے۔

۱- زمانہ ماضی میں شرط کے لئے جیسے لَوْ جَاءَنِیْ لَاَکْرَمْتُہٗ۔ اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کی عزت کرتا۔

۲- زمانہ مستقبل میں تمنا کے معنی میں۔ لَوْ تَلْتَقِیْ اَصْدَاءُ لَعْدَ مَوْتِنَا۔ کاش ہمارے اصداء موت کے بعد ملتے۔ لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً۔ کاش ایک بار اور ہم کو دنیا میں جانا مل جاتا بعض نے کہا ہے کہ یہ لَوْ شرطیہ ہی ہے جس کو تمنّیٰ کا معنی دیا گیا ہے۔

۳- مصدریہ۔ بمعنی اِنْ۔ لیکن یہ نصب نہیں دیتا۔ عموماً وَدَّ یَوَدُّ کے بعد آتا ہے جیسے وَدُّوْا لَوْ تَاْتِیْهِمْ۔ وہ چاہتے ہیں کہ تو ان کے پاس آئے۔

۴- تمنا کے لئے۔ اس وقت اس کا جواب منصوب اور فار کے ساتھ آتا ہے جیسے لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثَنِیْ۔ کاش تو میرے پاس آتا اور مجھ سے باتیں کرتا۔

۵- عرض کے لئے۔ مثل اَلَا۔ اس کا جواب بھی منصوب اور فار کے ساتھ آتا ہے جیسے لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ اگر تو ہمارے پاس آتا تو بہتری پاتا۔

۶- تقلیل کے لئے جیسے تَصَدَّقُوْا وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحَرَّقٍ۔ صدقہ دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی ہو

۳ : ۱۶۰ = یَخْذُلْکُمْ۔ مضارع معروف واحد مذکر غائب لام پر جزم حرف اِنْ کی وجہ سے ہے۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ اِنْ یَّخْذُلْکُمْ۔ اگر وہ تمہیں بے مدد چھوڑ دے۔ تمہاری مدد نہ کرے۔ خَذَلَانٌ سے جس کے معنی ہیں ایسے شخص کا عین موقعہ پر ساتھ چھوڑ کر الگ ہو جانا جس کے متعلق گمان ہو کہ وہ پوری پوری مدد کرے گا۔ لہٰذا ساتھ چھوڑ دینا۔ دغا دینا۔ قرآن حکیم میں ہے وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ط (۲۵ : ۲۹) اور شیطان انسان کو عین موقعہ پر دغا دینے والا ہے۔

۳ : ۱۶۱ = اَنْ یَّغُلَّ۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ صیغہ واحد مذکر غائب غَلَّ یَغُلُّ

(باب نَصَرَ) سے غَلَلٌ غُلُولٌ۔ صرف مال غنیمت میں خیانت کرنے کو کہتے ہیں۔
اَنْ یَّغُلَّ کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے۔
غُلٌّ طوق جمع اَغْلَالٌ۔ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ (۴۰: ۷۱) جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ کنایہ کے طور پر مَغْلُوْلُ الْیَدِ کنجوس شخص کو کہا جاتا ہے وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ (۱۷: ۲۹) اور اپنے ہاتھ کو گردن سے بندھا ہوا نہ کرلو یعنی بہت تنگ نہ کرلو۔
= تُوَفّٰی۔ پورا دیا جائے گا۔ تَوْفِیَةٌ سے وفی مادّہ۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔
۳: ۱۶۲ = بَآءَ۔ ماضی واحد مذکر غائب بَآءَ یَبُوْءُ بَوْءٌ۔ (نَصَرَ) اس نے کمایا۔ وہ لوٹا
اَلْبَوَاءُ۔ کے اصل معنیٰ کسی جگہ کے اجزار کا مساوی (سازگار۔ موافق) ہونے کے ہیں۔ مَكَانٌ بَوَاءٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جو اس جگہ پر اترنے والے کے سازگار اور موافق ہو۔
بَوَّأْتُ لَهٗ مَكَانًا۔ میں نے اس کے لئے جگہ کو ہموار اور درست کیا وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا۔ (۱۰: ۸۷) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لئے مصر میں گھر بناؤ۔
بَآءَ بِسَخَطٍ۔ وہ ایسی جگہ اترا کہ اس کے ساتھ اللہ کا غصّہ وعقوبت ہے
- سَخَطٍ۔ غصہ۔ وہ سخت غصہ جو عقوبت کا مقتضی ہو۔
= مَاْوٰی۔ مصدر۔ ونیز اسم ظرف مکان۔ قیام کرنا۔ سکونت پذیر ہونا۔ مقام سکونت ٹھکانہ
اَوٰی یَاْوِیْ (ضَرَبَ)
= اَلْمَصِیْرُ = اسم ظرف مکان ومصدر۔ صَیْرٌ۔ مادّہ۔ صَارَ یَصِیْرُ (ضَرَبَ) صَیْرٌ صَیْرُوْرَةٌ۔ مَصِیْرٌ۔ مصدر ہیں۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا۔
اَلْمَصِیْرُ۔ بطور اسم ظرف مکان بمعنی لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرار گاہ۔
۳: ۱۶۳ = هُمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب اس کا اشارہ ان دو گروہوں کے افراد کی طرف ہے، جن کا بیان آیۃ ماقبل میں ہوا ہے یعنی گروہ اول مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ اور گروہ ثانی مَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ یعنی ان ہر دو گروہ کے افراد کے الگ الگ درجے ہیں
۳: ۱۶۴ = مَنَّ۔ مصدر۔ بڑا احسان کیا۔
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ (۱۴: ۱۱) لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس پر احسان فرماتا ہے۔ بعض نے اس کے معنیٰ غیر مقطوع

غیر محدود کئے ہیں فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ (۹۵ : ۶) ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔
مَنّ سے شبنمی گوند بھی مراد ہے وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى (۲: ۵۷) اور ہم نے تم پر
مَنّ اور سلویٰ اتارا۔

۳ : ۱۶۵ = اَصَابَتۡكُمۡ۔ ماضی واحد مؤنث غائب کُمۡ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ وہ (مصیبت) تم
کو پہنچی

اَصَبۡتُمۡ۔ تم نے پہنچائی۔ اَصَابَ يُصِيۡبُ (ضَرَبَ) لازم اور متعدی ہر دو طرح مستعمل
ہے۔ اِصَابَةٌ سے جس کے معنی پہنچنا۔ پہنچانا۔ پالینا۔
مُصِيۡبَةٌ۔ وہ مشکل جو آپہنچے۔

= اَوَلَمَّا۔ میں واؤ عطف کے لئے ہے اور ہمزہ استفہام کے لئے۔ لَمَّا جب اَلَمَّا
کیا جب۔

آیت کا شروع کا جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔ اَوَلَمَّا اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا
(وَ) قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا۔ کیا جب (اُحد میں) تم کو مصیبت (بصورت قتال وہزیمت)
پہنچی تو تم پکار اُٹھے کہاں سے آپڑی یہ مصیبت (حالانکہ ہم مسلمان ہیں اور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بدر کے غزوہ میں) تم نے اس سے
دوگنی مصیبت ان کو پہنچائی تھی (جنگِ احد میں ستر صحابی شہید ہوئے تھے اور بدر کی
جنگ میں مشرکین کے ستر آدمی قتل ہوئے اور ستر قید کر لئے گئے۔ اور پھر بدر کی لڑائی فیصلہ
کن تھی اور کفار کی شکستِ فاش تھی جبکہ احد میں پہلے مرحلہ پر مسلمانوں کا پلہ بھاری تھا اور
آخر میں اپنی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کو ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑا۔ لیکن باوجود پلہ بھاری ہونے
کے دشمن اپنی فتح کا خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکا)

۳ : ۱۶۶ = وَلِيَعۡلَمَ میں فاعل اللہ تعالیٰ ہے (تاکہ تمیز کرے اللہ تعالیٰ مؤمنین اور منافقین میں

۳ : ۱۶۷ = اَدۡفَعُوۡا۔ اَدۡ فَعُوۡا۔ یا دفاع کرو اپنا۔

= لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا۔ اگر ہم جانتے کہ یہ ایسی جنگ ہے جو عام طور پر ان معنوں میں لی جاتی
تو ہم ضرور تمہاری پیروی کرتے (لیکن اپنے سے چار گنا مسلح اور ہر ساز و سامان سے لیس لشکر
کے ساتھ ٹکر لینا جنگ نہیں خودکشی ہے۔

و لکن ما انتم علیہ لیس بقتال بل القاء بالنفس الی التھلکۃ (بیضاوی)
اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ جنگ ضرور ہو گی تو ہم ضرور شامل ہو جاتے

لیکن ہمیں تو اس امر کا یقین ہے کہ جنگ نہیں ہو گی۔
= لَا اتَّبَعْنٰكُمْ۔ لام تاکید کے لئے ہے ہم ضرور تمہاری پیروی کرتے
= هُمْ لِلْكُفْرِ ...... لِلْاِيْمَانِ۔ اس دن وہ ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ نزدیک تھے۔
= تَكْتُمُوْنَ = مضارع جمع مذکر حاضر۔ كَتْمٌ سے جو تم چھپاتے ہو۔ جو تم چھپاتے ہوئے ہو
۳ : ۱۶۸ = اَلَّذِيْنَ۔ سے مراد عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی ہیں جو کہتے تھے کہ یہ کوئی جنگ ہے یہ تو خودکشی ہے
= لِاِخْوَانِهِمْ۔ میں یا تو اخوان سے مراد یا تو منافقین ہیں جو جنگ احد میں قتل ہوئے یا وہ مسلمان جو جنگ احد میں شہید ہوئے تو اس صورت میں وہ ان کے نسبی بھائی تھے دینی بھائی نہ تھے۔
وَقَعَدُوْا۔ میں واؤ حالیہ ہے درآں حالیکہ وہ خود پیچھے بیٹھے رہے اور لڑائی میں شریک نہ ہوئے۔ قَعَدُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب قُعُوْدٌ مصدر۔ جو قَاعِدٌ (ایک بیٹھنے والا) کی جمع بھی ہے
= فَادْرَءُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ دَرْءٌ مصدر باب فتح۔ تم ہٹالو۔ تم دفع کرو۔ تم دور کرو۔
۳ : ۱۶۹ = لَا تَحْسَبَنَّ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر نون ثقیلہ برائے تاکید۔ تو مت خیال کر۔ تو مت سمجھ۔
۳ : ۱۷۰ = يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِبْشَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر خوش ہیں۔ خوش ہوتے ہیں بِالَّذِيْنَ ان کے متعلق لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ جو ابھی نہیں آملے ان کے ساتھ۔ مِنْ خَلْفِهِمْ ان کے پیچھے رہ جانے والوں میں سے۔
۳ : ۱۷۲ = اِسْتَجَابُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِسْتِجَابَةٌ مصدر۔ اِسْتِفْعَالٌ سے جوب مادّہ۔ انہوں نے مانا۔ انہوں نے قبول کیا۔ اِسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ۔ انہوں نے اللہ کا فرمان قبول کیا۔ اِسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ۔ (جو) اپنے پروردگار کا حکم قبول کرتے ہیں۔ (۴۲ : ۳۸) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ (۳ : ۱۹۵) تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی
= اَلْقَرْحُ۔ زخم۔ آبلہ۔ جمع قُرُوْحٌ۔
۳ : ۱۷۳ = حَسْبُنَا اللّٰهُ۔ کافی ہے ہمارے لئے اللہ کی ذات۔ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے حَسْبٌ۔ مصدر۔ حَسَبَ يَحْسُبُ (نَصَرَ) سے۔
= وَكِيْلٌ۔ صفت مشبہ۔ وَكْلٌ مصدر۔ (باب ضَرَبَ)، کارساز۔ نگران۔ نگہبان۔ ضامن

ذمہ دار۔

= آیۃ ۱۷۲ میں اللہ اور اس کے رسول کا فرمان قبول کرنے والوں اور ان میں نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے اجر عظیم کی بشارت ہے یہی بشارت ان کے لئے بھی ہے جن کا ذکر آیۃ ۱۷۳ میں ہوا ہے جو دشمن کی کثرت سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ ان کا ایمان اور مضبوط ہو گیا اور انہوں نے کلیتہً اللہ پر ڈوری ڈال دی۔

۳: ۱۷۵ = یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ ۔ اَخَافَ یُخِیْفُ (افعال) خَوَّفَ یُخَوِّفُ (تفعیل) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔ فَلَا تَخَافُوْھُمْ ۔ کا قرینہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں اس کے معانی یُخَوِّفُکُمْ اَوْلِیَآءَہٗ ہیں - یعنی پہلا مفعول کُمْ محذوف ہے یعنی شیطان تم کو اپنے ساتھیوں سے ڈراتا ہے۔ یعنی اپنے ساتھیوں کا ڈر تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے۔

= خَافُوْنِ اصل میں خَافُوْنِیْ ہے تم مجھ سے ڈرو۔

۳: ۱۷۶ = حَظًّا - حَظٌّ (واحد) حُظُوْظٌ (جمع) حصہ۔ نصیب۔ مقررہ حصہ۔

۳: ۱۷۷ = اِشْتَرَوْا ۔ انہوں نے مول لیا۔ انہوں نے بیچا اِشْتِرَاءٌ (افتعال) سے، جس کے معنی خریدنا اور بیچنا دونوں کے آتے ہیں۔

۳: ۱۷۸ = اَنَّمَا ۔ بیشک۔ تحقیق۔ بجز اس کے نہیں۔ اَنَّ ۔ حرف مشبہ بالفعل مَا کافّہ ہے حصر کے معنی دیتا ہے اور اَنَّ کو عمل سے روکتا ہے۔

= اِنَّمَا - ایضًا۔

= نُمْلِیْ مضارع جمع متکلم ۔ اِمْلَاءٌ ۔ مصدر۔ ملی مادّہ (باب افعال) ہم ڈھیل دیتے ہیں۔ ہم مہلت دیتے ہیں۔

۳: ۱۷۹ = لِیَذَرَ ۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ منصوب بوجہ عمل لام ہے وَذْرٌ مصدر کہ چھوڑ دے۔ ہر دو باب ضَرَبَ ۔ نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اس کا مضارع یَوْذِرُ ۔ یَوْذَرُ آئے گا۔ لیکن عمومًا مضارع باب سمع سے آتا ہے۔ یَوْذَرُ کی واؤ حذف ہو گئی۔ یَذَرُ ہو گیا۔ لام کے عمل سے منصوب ہو کر لِیَذَرَ ہو گیا۔

= لِیُطْلِعَکُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِطْلَاعٌ (باب افعال) سے مصدر طَلْعٌ مادّہ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ کہ وہ تم کو واقف کر دے۔ تم کو آگاہ کر دے۔

۳: ۱۸۰ = یَبْخَلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ (باب سمع) بخل کرتے ہیں۔ بُخْلٌ ۔ مصدر۔ بخل۔ کنجوسی۔ بخیل بصیغہ مبالغہ بہت بڑا کنجوس۔ بَخِلَ (سَمِعَ) ۔ بَخُلَ (کَرُمَ)

کے مفعول اول پر عَلٰی یا عَنْ آتا ہے (سیوطی) اور دوسرے مفعول پر (اگر مذکور ہو تو) باء آتی ہے۔
جیسے بَخِلَ عَلَیْہِ بِہٖ۔ اس نے اس کو وہ چیز دینے میں کنجوسی کی لیکن آیۃ ہٰذا میں یَبْخَلُوْنَ
اور بَخِلُوْا کے بعد ایک ہی مفعول مذکور ہے اور اس پر ہر دو جگہ باء آئی ہے۔
= ھُوَ سے مراد ان کا بخیلی کا فعل ہے۔
= سَیُطَوَّقُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ سَ مستقبل قریب کے لئے آتا ہے۔
تَطْوِیْقٌ (تفعیل) مصدر۔ طوق کی طرح ان کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ طَوْقٌ۔ گردن بند۔ گھیرا
طاقت۔ وُسعت۔ قابو۔ رسی کا بَل۔ طوق مصدر بھی ہے۔ اِطَاقَۃٌ (افعال) کسی چیز پر قابو
رکھ سکنا۔
= مِیْرَاثُ۔ مصدر مرفوع۔ ملکیت
۳ : ۱۸۱ = ذُوْقُوْا۔ تم چکھو۔ ذَوْقٌ سے (باب نصر) امر جمع مذکر حاضر۔ ذَائِقَۃٌ۔ مزا
چکھنے والا۔
= حَرِیْقٌ۔ جلا دینے والا۔ فاعل اور مفعول دونوں کے لئے آتا ہے۔ یعنی جلانے والا۔
اور جلا ہوا۔ مُحْرِقٌ بھی فاعل آتا ہے جیسے تپ محرقہ اردو میں ہے۔
۳ : ۱۸۲ = قَدَّمَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ تَقْدِیْمٌ مصدر۔ پہلے کر چکے یا پہلے بھیج چکے
= ذٰلِکَ۔ وَاِنَّ اللّٰہَ۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے
= ظَلَّامٌ۔ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
یہاں حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات عالی سے نفیٔ ظلم کے سلسلہ میں مبالغہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے
یہاں ظَلَّامٌ میں مبالغہ کمیت کے لحاظ سے ہے نہ کہ کیفیت کے لحاظ سے۔ یعنی ذرا سا ظلم
بھی نہیں کرتا۔
یہ مطلب نہیں کہ زیادہ ظلم نہیں کرتا اور تھوڑا سا ظلم کر لیتا ہے۔
۳ : ۱۸۳ = اَلَّذِیْنَ۔ یعنی وہ لوگ جن کو ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ۔ کہا گیا ہے۔
۳ : ۱۸۴ = الزُّبُرُ۔ کتابیں۔ اوراق۔ زبور کی جمع صحائف۔
= اَلْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ۔ موصوف وصفت۔ روشن کتاب۔ یعنی جس میں شریعت کے احکام
درج ہوں۔ بعض نے اَلزُّبُرِ سے صحیفے مراد لیا ہے اور الکِتَابِ الْمُنِیْرِ سے توراۃ اور انجیل
۳ : ۱۸۵ = تُوَفَّوْنَ۔ مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ تَوْفِیَۃٌ سے تم کو پورا دیا جائے گا۔
= زُحْزِحَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ ہٹا دیا گیا وہ بچا لیا گیا۔ زَحْزَحَۃٌ رباعی مجرد

بروزن زَلْزَلَةٌ باب فَعْلَلَةٌ۔ جس کا وزن کبھی فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ اور کبھی فَعْلَلٰی کے وزن پر جیسے قَهْقَرٰی (پچھلے پاؤں چلنا)

= اَلْغُرُوْرِ۔ یہاں اسم فعل آیا ہے مصدر بھی ہے غَرَّ یَغُرُّ (نصر) فریب دینا۔ کسی کو غافل پاکر اس سے اپنا مقصد حاصل کرنا۔ قرآن مجید میں ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (۸۲ : ۶) اے انسان تجھ کو کس چیز نے اپنے رب کریم کے متعلق دھوکہ دیا۔

وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًا (۱۷ : ۶۴) اور شیطان ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور دھوکہ دینے والا (اسم فاعل۔ شیطان) تمہیں خدا کے بارہ میں کسی طرح کا فریب نہ دے۔ بس غرور سے مال وجاہ۔ خواہش نفسانی۔ شیطان اور ہر وہ چیز مراد ہے جو انسان کو فریب میں مبتلا کردے۔

غُرُوْرٌ۔ مصدر۔ دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔

مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ دھوکہ کا سامان۔ مغرور بروزن مفعول دھوکہ کھایا ہوا۔ فریب خوردہ۔ غِرٌّ بھی بمعنی بھولا۔ فریب خوردہ۔

۳ : ۱۸۶ = لَتُبْلَوُنَّ۔ مضارع مجہول بلام تاکید ونون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر حاضر بَلَاءٌ سے بلی مادّہ۔ بَلَاءٌ سے ماضی جب باب سمع سے آتی ہے تو اس کے معنی بوسیدہ ہونے کے آتے ہیں۔ بَلِیَ الثَّوْبُ کپڑا بوسیدہ اور پرانا ہوگیا۔ اور جب اس کی ماضی باب نصر سے آتی ہے تو امتحان اور آزمائش کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (۶۸ : ۱۷) تحقیق ہم نے آزمایا ان کو جیسا کہ ہم نے اصحاب الجنۃ کو آزمایا تھا۔

= لَتُبْلَوُنَّ۔ یقیناً تم ضرور آزمائے جاؤ گے۔

= فِیْ۔ کے باب میں۔

= لَتَسْمَعُنَّ۔ سَمْعٌ سے مضارع معروف بلام تاکید ونون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم ضرور سنو گے

= اَذًی۔ ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہنچے۔

اذیت دینے والی باتیں۔ دلآزار باتیں۔ اَذًی كَثِيْرًا۔ لَتَسْمَعُنَّ کا مفعول ہے۔

= اَلْعَزْمُ۔ وَالْعَزِيْمَةُ۔ کسی کام کو قطعی اور حتمی طور پر کرنے کا ارادہ کرنا۔ مصمم ارادہ کرنا۔ عَزْمَةٌ وَعَزَمَاتٌ۔ پختہ ارادہ۔ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرض۔ عَزِيْمَةٌ وَعَزَائِمُ۔ ثابت قدمی۔ ارادہ کی پختگی۔ اَمْرٌ عَازِمٌ۔ کام جس کا پختہ ارادہ کرلیا گیا ہو۔ وَعَزَمَ الْاَمْرُ۔ اس مخصوص کام کا کرنا واجب ہوگیا۔

= مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ - ای من صواب التدبیر الذی لا شك ان الرشد فیه ولا ینبغی لعاقل ترکه واصله من قولك عزمت علیك ان تفعل کذا ای الزمتك ان تفعل لا محالۃ ولا تترکه وقیل معناہ فان ذٰلك مما قد عزم علیکم فعله۔
درست تدبیر کہ جس کی راستگی کے متعلق کوئی شک نہیں۔ اور ایک عقلمند کو اسے ترک نہ کرنا چاہئے اور اس کے اصل معنی میں یہ قول ہے کہ عَزَمۡتُ کَذَا۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ تم ایسے کرو۔ یعنی تم پر لازم قرار دیا گیا ہے کہ تم ہر حال میں اس کو کرو اور ترک مت کرو اور یہ بھی کہ اس کام کا کرنا تم پر لازم کردیا گیا ہے۔ (الخازن)

اِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ - تو یہ فعل (اجر اور تقویٰ) ان امور میں سے ہے جو تم پر واجب کردیا گیا ہے فَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا کا جواب محذوف ہے جو فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ سے لیا گیا ہے۔ گویا آیت کی تقدیر یہ ہے ان ذٰلك عزمة من عزمات اللّٰه۔ یہ خدا کی طرف سے عائد کردہ حقوق میں سے ہے (کشاف) صاحب المفردات۔ ومؤلفین تفہیم القرآن وضیاء القرآن نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔
۳ : ۱۸۷ = لَتُبَيِّنُنَّهٗ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ کہ تم ضرور بیان کرو گے یہ میثاق کا مضمون ہے یعنی اہل کتاب سے یہ وعدہ لیا گیا تھا کہ تم ضرور بیان کرو گے لوگوں کے سامنے اور اس کو چھپاؤ گے نہیں۔
= فَنَبَذُوۡهُ ۔ ہٗ ضمیر میثاق کی طرف راجع ہے۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ نَبَذَ يَنۡبِذُ (ضرب) نَبۡذٌ سے پھینکنا۔ نَبَذَ يَنۡبُذُ (نصر) نچوڑنا۔ نَبِيۡذٌ نچوڑا ہوا عرق۔ انہوں نے اس کو پھینک دیا۔ یا ڈال دیا۔
۳ : ۱۸۸ = اَتَوۡا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ باب ضرب اِتۡيَانٌ مصدر اتیٰ یاتی (ب) کوئی چیز لانا کسی کو لانا۔

اَتَوۡا۔ وہ لائے۔ وہ آئے۔ وہ پہنچے۔ اَتَوۡا۔ب۔ انہوں نے کیا
يَفۡرَحُوۡنَ بِمَا اَتَوۡا۔ خوش ہوئے اپنے کئے پر۔
= مَفَازَةٌ ۔ فَازَ (مادہ فوز) کا مصدر ہے۔ باب نصر۔ کامیاب ہونا۔ فَازَ يَفُوۡزُ بِالۡاَمۡرِ۔ کسی امر میں کامیاب ہونا۔ فَازَ يَفُوۡزُ مِنَ الۡمَكۡرُوۡهِ کسی تکلیف سے نجات پانا۔
فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ۔ ہرگز خیال نہ کریں کہ وہ عذاب سے نجات پالیں گے۔
۳ : ۱۸۹ = مُلۡكٌ ۔ اسم و مصدر۔ اقتدارِ اعلیٰ۔ بادشاہت۔

۳ : ۱۹۱- قُعُوْدًا- جمع قَاعِدٌ کی- حالت نصب- بیٹھے ہوئے۔
= جُنُوْبِہِمْ- جُنُوْبَ مضاف ھُمْ مضاف الیہ- جَنْبٌ کی جمع- ان کے پہلو۔
= فَقِنَا- ف زائد ہے- قِ- امر واحد مذکر حاضر- وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً سے نَا ضمیر جمع متکلم- مفعول۔
۳ : ۱۹۴= کَفِّرْ- امر معروف واحد مذکر حاضر- تَکْفِیْرٌ- مصدر- مٹادے- معاف کردے- دور کردے۔
۳ : ۱۹۵= فَاسْتَجَابَ- ماضی واحد مذکر غائب اس نے قبول کیا- اس نے مانا- اِسْتِجَابَةٌ سے- باب استفعال-
= بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ- لفرط الاتصال والاتحاد- اتصال واتحاد میں یگانگت کے لئے یا مِنْ بمعنی الکاف ہے ای بعضکم کبعض- یعنی طاعت وفرمانبرداری پر ثواب اور معصیت ونافرمانی پر عقوبت میں تم سب ایک دوسرے کی طرح ہو- کسی کے لئے الگ معیار جزاوسزا نہیں ہے یا تم میں سے مرد اور عورتیں سب جزاوسزا کے ایک ہی اصول کے تحت ہیں
یہ ایک جملہ معترضہ ہے۔
= اُخْرِجُوْا- ماضی مجہول جمع مذکر غائب وہ نکالے گئے۔
= اُوْذُوْا- ماضی مجہول- جمع مذکر غائب وہ ستائے گئے- ان کو اذیت دی گئی (اذی مادّہ) اُوْذُوْا اصل میں اُوْذِیُوْا تھا- ی مضموم ماقبل مکسور کی وجہ سے ی کا ضمہ ماقبل کو دیا گیا- ی اور واؤ دو ساکنین اکٹھے ہوگئے- لہٰذا ی کو گرا دیا گیا- اُوْذُوْا ہوگیا- جیسا اُوْذِیَ- اسے دیا گیا (ماضی مجہول واحد مذکر غائب سے اُوْتُوْا جمع مذکر غائب۔
= لَاُکَفِّرَنَّ- لام تاکید ونون ثقیلہ- اُکَفِّرُ- مضارع واحد متکلم- میں ضرور مٹادوں گا ان کے نامۂ عمل سے ان کے گناہ- یا میں ضرور معاف کردوں گا ان کے گناہوں کو۔
= لَاُدْخِلَنَّہُمْ- لام تاکید با نون ثقیلہ مضارع واحد متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب- میں ان کو ضرور داخل کروں گا۔
= ثَوَابًا- جَزَاءً- انعام کے طور پر- بدلے کے طور پر۔
۳ : ۱۹۶= لَا یَغُرَّنَّکَ- واحد مذکر غائب نہی با نون تاکید ثقیلہ- مت دھوکہ میں ڈالے تجھ کو غَرَّ یَغُرُّ (نَصَرَ) غُرُوْرٌ مصدر
= تَقَلُّبُ بروزن تفعّل- مصدر- پھرنا- پھر پھر آنا- آنا جانا- الٹنا پلٹنا- بلا روک ٹوک نقل وحرکت

کرنا۔ اپنے کاموں میں بلا روک ٹوک آزاد ہونا۔
= مَاْوٰىهُمْ۔ اسم ظرف مکان۔ مقام سکونت۔ ٹھکانہ۔ مَاْوٰی مصدر بھی ہے
= اَلْمِهَادُ۔ اسم۔ بچھونا۔ ٹھکانہ مراد ہے۔ قرار گاہ۔
۳: ۱۹۸ = نُزُلًا۔ مہمانی کا کھانا۔ طعام ضیافت۔
= اَلْاَبْرَارِ۔ بَرٌّ۔ بَارٌّ۔ کی جمع۔ نیک لوگ۔

۳: ۲۰۰ = صَابِرُوْا۔ صیغہ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ مقابلہ میں مضبوط جمے رہو۔ مُصَابَرَةٌ سے (مفاعلۃ) جس کے معنی صبر کے ساتھ کسی سے جنگ کرنے کے ہیں۔

صاحب مفردات لکھتے ہیں۔

اَلصَّبْرُ۔ کے معنیٰ عقل و شریعت دونوں یا ان میں سے کسی ایک کے تقاضے کے مطابق اپنے آپ کو روکے رکھنے کے ہیں۔ صبر ایک عام لفظ ہے جو کہ مختلف مواقع استعمال کے اعتبار سے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ چنانچہ کسی مصیبت پر نفس کو روک رکھنے کو صبر کہا جاتا ہے یہ جَزَعٌ کی ضد ہے اور جنگ میں نفس کو روک رکھنا شجاعت ہے اس کی ضد جُبْنٌ ہے یہی صبر اگر کسی پریشانی کسی حادثہ کو برداشت کرنے کی صورت میں ہو تو اُسے رَحْبُ الصَّدْر کشادہ دلی کہتے ہیں۔ جس کی ضد ضَجَرٌ ہے۔ اگر کسی بات کو روک رکھے تو اسے کتمان کہتے ہیں اس کی ضد مَذَلٌ ہے۔ (مجبور ہو کر راز کو فاش کر دینا)

قرآن سے ان تمام صفات کو صبر کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا۔ ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو۔ یعنی عبادت الٰہی پر اپنے آپ کو روک رکھو۔ اور خواہشات نفسانی کے خلاف جہاد کرو!

= رَابِطُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم دل لگائے رکھو۔ تم لگے رہو۔ تم آمادہ رہو۔ رِبَاطٌ اور مُرَابَطَةٌ سے جس کے معنی محافظت اور نگرانی کرنے اور چوکی دینے کے ہیں۔

خازن بغدادی لکھتے ہیں۔ مُرَابَطَةٌ کی اصل یہ ہے کہ اِدھر کے لوگ اپنے گھوڑے اور اُدھر کے لوگ اپنے گھوڑے اس طرح باندھیں کہ فریقین میں سے ہر ایک دوسرے سے جنگ کرنے کے لئے مستعد رہیں۔ بعد میں ہر اس شخص کو جو سرحد پر اقامت گزین ہو کر سرحد پار کا دفاع کرنے لگا مرابط کہنے لگے گو اس کے پاس کوئی سواری بندھی ہوئی نہ ہو۔

شرعاً مرابطت کی دو قسمیں ہیں ایک اسلامی سرحد پر کافروں کے مقابلہ میں دفاع کے لئے چوکی دیتے رہنا۔ دوسرے نفس کی بندش اور نگرانی کرنا۔ اسی لئے حدیث میں ایک نماز

کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں مصروف رہنے کو رباط کہا گیا ہے۔

(۴) سُوْرَةُ النِّسَآءِ (۹۲)

۴: ۱ = بَثَّ۔ اس نے بکھیرا۔ اس نے پھیلایا۔ بَثٌّ سے ماضی واحد مذکر غائب باب ضرب۔ نصر۔

= نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ ایک جان۔ من اصل واحد وھو ادم ابوالبشر علیہ السلام یعنی ایک اصل سے جس سے مراد ذات آدم علیہ السلام ہے۔ صیغہ واحد مؤنث نفس کے لئے آیا ہے۔ جو مؤنث سماعی ہے۔

= زَوْجَھَا۔ جن حیوانات میں نر اور مادہ پایا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کا زوج کہلاتا ہے یعنی نر اور مادہ دونوں میں سے ہر ایک پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ حیوانات کے علاوہ دوسری اشیاء میں سے جفت (جوڑا) کو زوج کہا جاتا ہے جیسے موزے اور جوتے وغیرہ۔ پھر ہر اس چیز کو جو دوسری کی مماثل یا مقابل ہونے کی حیثیت سے اس سے مقترن ہو وہ اس کا زوج کہلاتی ہے۔

زَوْجَھَا میں ھا ضمیر مؤنث واحد نفس کی رعائت سے اس سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ زوج سے مراد حضرت آدم کی زوجہ حضرت حوّا مراد ہیں۔

= مِنْھُمَا۔ ھُمَا۔ ضمیر تثنیہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی طرف راجع ہے یعنی حضرت آدم اور حضرت حوّا علیہما السلام سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پیدا کیں۔

= تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ۔ تم باہم سوال کرتے ہو اس کے نام سے۔ تم آپس میں مانگتے ہو اس کے واسطہ سے۔ تَسَآئُلٌ۔ (تفاعُلٌ) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تتساءلون تھا تاء تثنیہ کو حذف کر دیا گیا۔ بِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب۔ اللہ کی طرف راجع ہے۔

= وَالْاَرْحَامَ۔ منصوب ہے اس کا عطف لفظ اللہ پر ہے اَرْحَامٌ رِحْمٌ کی جمع ہے

ــــــ رِحْمٌ عورت کے پیٹ کا وہ حِصّہ ہے جس میں بچہ پیدا ہونے سے پیشتر شکم مادر میں پلتا ہے۔ استعارہ کے طور پر رحم کا لفظ قرابت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے واتقوا الارحام۔ اور ڈرو قطع رحمی سے۔

= رَقِیْبًا۔ نگہبان۔ خبر رکھنے والا۔ محافظ۔ مطلع۔ منتظر۔ راہ دیکھنے والا۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر اسم صفت ہے۔

۴ : ۲ = اٰتُوا۔ اِیتاءٌ سے امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر۔ تم دو۔

= لَا تَتَبَدَّلُوا۔ نہی۔ جمع مذکر غائب۔ تَبَدُّلٌ (تفعّل) سے جس کے معنی بدل ڈالنے کے ہیں۔ تم نہ بدل ڈالو۔

= اِنَّہٗ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اکل مال یتیم کی طرف راجع ہے جس سے وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ میں ممانعت فرمائی ہے۔

= حُوْبًا۔ گناہ۔ وبال۔ اسم ہے۔ اَلْحُوْبُ (باب نصر) سے جرم کا ارتکاب کرنا۔

۴ : ۳ = خِفْتُمْ۔ خَوْفٌ (اجوف واوی) باب سمع سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ اصل میں خَوِفْتُمْ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا۔ دو ساکن جمع ہوئے۔ الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ بعد ازاں فا کلمہ کے فتح کو کسرہ سے بدلا کہ ماضی مکسور العین ہے۔

خِفْتُمْ۔ تم ڈرے۔ تم کو ڈر ہوا۔

= اَلَّا۔ اَنْ لَا کا مخفف ہے۔

= تُقْسِطُوْا۔ تم انصاف کرو۔ تم انصاف کرو گے۔

اقساط سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تُقْسِطُوْنَ تھا۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ اَلَّا تُقْسِطُوْا۔ کہ تم انصاف نہیں کرو گے۔ یا نہ کر سکو گے۔

= طَابَ۔ طَیِّبٌ (باب ضرب) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ خوش لگے۔ بھلا معلوم دے صاحب مدارک التنزیل نے مَا طَابَ لَکُمْ سے مراد لیا ہے جو تمہارے لئے حلال ہیں۔

= اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے۔

= اَدْنٰی۔ دَانٍ اور دَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہے۔ اَلدُّنُوُّ۔ (باب نصر) کے معنی قریب ہونے کے ہیں۔ یہ قرب ذاتی۔ حکمی۔ مکانی۔ زمانی۔ اور قرب بلحاظ مرتبہ کے سب کو شامل ہے۔ قرآن میں ہے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِھَا قِنْوَانٌ دَانِیَۃٌ (۶ : ۹۹) اور (ہم) کھجور کے گابھے سے (نکالتے ہیں خوشے یا گچھے جو جھکے پڑتے ہیں۔

اور آیت کریمہ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ (۵۳: ۸)
پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے۔ اس میں قرب حکمی مراد ہے۔
لفظ اَدْنیٰ کبھی بمعنیٰ اَصْغَرَ آتا ہے اس صورت میں اَکْبَرُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وَلَآ اَدْنیٰ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ (۵۸: ۷) نہ اس سے کم نہ زیادہ۔
اور کبھی اَدْنیٰ بمعنی اَرْذَلُ آتا ہے اس وقت یہ خیر کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنیٰ بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ (۲: ۶۱) بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو۔
اور کبھی بمعنی اول (نشاۃ اولیٰ) استعمال ہوتا ہے اور اَلْاٰخِرَ (نشاۃ ثانیہ) کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے جیسے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (۲۲: ۱۱) اس نے دنیا میں بھی نقصان اُٹھایا اور آخرت میں بھی۔
اور کبھی اَدْنیٰ بمعنیٰ اَقْرَبُ آتا ہے اور اقصیٰ کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے جیسے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی (۸: ۴۲) جس وقت تم مدینے کے قریب کے ناکے پر تھے اور وہ (کافر) بعید کے ناکے پر۔
وَذٰلِكَ اَدْنیٰ اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَا (۵: ۱۰۸) یہ طریقہ زیادہ قریب ہے کہ گواہ صحیح صحیح شہادت دیا کریں۔ یہاں اَدْنیٰ بمعنی اقرب آیا ہے۔
= اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ تاکہ تم ایک طرف نہ جھک جاؤ۔ تم بے انصافی نہ کرو۔
تَعُوْلُوْا۔ عَوْلٌ (نصر) سے مضارع صیغہ جمع مذکر حاضر۔ جس کا معنی انصاف کو چھوڑ کر بڑھتی وصول کرتے کے ہیں۔ عَالَ الْمِیْزَانُ۔ ترازو جھک گئی۔ عَالَ الْحَاكِمُ۔ حاکم نے بے انصافی کی۔ عَالَ السَّهْمُ۔ تیر نشانہ سے ہٹ گیا۔
۴: ۴ = صَدُقٰتِهِنَّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ صَدُقَةٍ کی جمع ہے بمعنی مہر۔
= نِحْلَةً۔ مصدر۔ واسم۔ باب فتح۔ خوشدلی کے ساتھ۔ اپنی خوشی سے بغیر مطالبہ کے۔
= طِبْنَ۔ وہ خوش ہوئیں۔ ان کو بھلا معلوم ہوا۔ طَیْبٌ۔ مصدر۔ باب ضرب۔
= هَنِیْٓئًا۔ صیغہ صفت مشبہ۔ هَنَاءٌ۔ مصدر۔ (فتح۔ ضرب۔ نصر) خوش مزہ۔ پاکیزہ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر واحد۔ جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔ هَنِیْٓئٌ۔ خوش گوار۔ مُبارک۔ وہ چیز جو بغیر محنت کے مل جائے۔
= مَرِیْٓئًا = صفت مشبہ۔ خوشگوار۔ مَرَاءَةٌ مصدر۔ خوش گوار ہونا (کَرُمَ۔ سَمِعَ۔

فتح- اِمْرَاءٌ (اِفْعَالٌ) کھانے کو خوشگوار بنانا- اِسْتِمْرَاءٌ (اِسْتِفْعَالٌ- کھانے کو خوشگوار پانا-

۴: ۵ = قِيٰمًا- مصدر بھی ہے (باب نصر) جس کے معنی ہیں کھڑا ہونا- بیٹھنے کی حالت سے اٹھنا- اور قَائِمٌ کی جمع بھی ہے- کھڑے ہونے والے- قیام کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے

۱- کسی شخص کا تسخیری طور پر یا اپنے ارادہ سے کھڑا ہونا- مثال- مِنْهَا قَائِمٌ وَّحَصِيْدٌ (۱۱: ۱۰۰) ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو گئے ہیں (تسخیری طور پر کھڑا ہونے کے معنی میں)

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (۲۵: ۶۴) اور وہ لوگ اپنے رب کے حضور سجدہ میں اور قیام میں راتیں گذارتے ہیں (قیام اختیاری کی مثال)

۲- قِيَامٌ لِلشَّيْءِ- کسی شے کی حفاظت اور نگرانی کرنا- اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (۴: ۳۴) مرد عورتوں پر راعی اور محافظ ہیں-

۳- کسی کام کا پختہ ارادہ کر لینا- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ (۵: ۶) مومنو! جب تم ارادہ کرو نماز پڑھنے کا-

۴- قِيَامٌ اور قِوَامٌ اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس سے کسی شے کی بقا وابستہ ہو- مثلاً آیۃ ہذا- وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا- (۴: ۵) نہ دو نادانوں کو اپنے مال جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زندگی کا سہارا بنایا ہے

= اَمْوَالَكُمْ- سے اصل مراد وہ مال ہے جو نادان یتیموں کا دوسروں کی تحویل میں بطور نگران دیا گیا ہے- هُمْ کی بجائے كُمْ کی ضمیر کا استعمال اس اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ہوا ہے کہ یہ مال ایسا ہی قابل توجہ اور قابل احتیاط ہے جیسا کہ تمہارا اپنا مال- اس لئے اس کا ضیاع بہر نوع مذموم ہے- اور جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا (جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زندگی کا سہارا بنایا ہے) کے الفاظ اس مال کی اہمیت اور اس کی قدر وقیمت کو ذہن نشین کرانے کے لئے ہے کہ یہ مال زندگی کا سہارا ہے اس لئے اس کو بے مقصد خرچ کرنا منع ہے تو اس آیۃ کا مطلب یہ ہوا کہ نابالغ- بے سمجھ یتیموں کے مال کی اپنا مال سمجھ کر حفاظت کرو یہ مال زندگی کا سہارا ہے اس لئے اسے بے مقصد خرچ کے لئے ان کے مال ان نادان یتیموں کے حوالے نہ کرو- جو نادانی کی وجہ سے اسے چند دنوں میں اڑا دیں گے (لیکن ان کے کھانے

پینے اور لباس ضروریہ پر اس مال سے خرچ کر سکتے ہو)

۴ : ۶ = اِبْتَلُوْا۔ تم آزماؤ۔ تم امتحان لو۔ اِبْتِلَاءٌ۔ (اِفْتِعَالٌ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یعنی تم ان کی آزمائش مختلف طریقوں سے کرتے رہو کہ آیا شعور محکم کو پہنچ گئے ہیں اور اپنے نفع ونقصان کو صحیح طور پر پرکھ سکتے ہیں

= حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۔ نکاح مصدر ہے اس کے معنی نکاح کرنا یا جماع کرنا دونوں ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ جاویں اور سنِ تمیز کو پالیں

= رُشْدًا۔ رُشْد کے معنی ہیں ہدایت۔ صلاحیت۔ راہ یابی۔ بھلائی۔ راستی۔ حسن تدبیر۔ (رَشَدَ یَرْشُدُ کا مصدر ہے) یہاں مراد صلاحیت ہے۔

= اِدْفَعُوْا۔ تم دیدو۔ تم حوالہ کردو۔ دَفْعٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

= وَلَا تَاْكُلُوْهَا۔ یعنی تم خود اس مال سے خرچ مت کرو۔

= اِسْرَافًا۔ فضول مدّوں میں۔

= بِدَارًا۔ جلدی کر کے بروزن فِعَالٌ۔ مصدر۔ یعنی شتابی اور سرعت سے کام لے کر ان کا مال بے دریغ خرچ نہ کر ڈالو کہ بڑے ہوگئے تو اپنا مال واپس لے لیں گے۔

= فَلْيَسْتَعْفِفْ۔ امر۔ واحد مذکر غائب۔ استعفاف (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ بچتا رہے۔ یعنی یتیموں کے مال خود خرچ کرنے سے پرہیز کرے۔

= بِالْمَعْرُوْفِ۔ مناسب مقدار میں۔

= حَسِيْبًا۔ حساب لینے والا۔ حساب کرنے والا۔ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فاعل ہے۔

۴ : ۷ =

= قَلَّ۔ ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ وہ کم ہوا۔ قِلَّةٌ مصدر سے۔ کَثْرَةٌ کی ضد ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ قلیل ہو یا کثیر۔

= مَفْرُوْضًا۔ اسم مفعول۔ فَرْضٌ مصدر۔ فرض کیا گیا۔ مقرر کردہ۔

۴ : ۹ = وَلْيَخْشَ۔ واحد مذکر غائب امر خَشْيَةٌ مصدر باب سمع۔ اس کو ڈرنا چاہئے۔ وہ ڈرتا رہے۔

= ذُرِّيَّةً۔ چھوٹے چھوٹے بچے۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

= ضِعٰفًا۔ ضُعْفٌ سے۔ کمزور۔ ناتواں۔ ضَعِيْفٌ کی جمع ہے۔

۴ : ۹ = خَافُوْا عَلَيْهِمْ۔ وہ فکر مند ہوئے ان کے متعلق۔

= وَلْيَخْشَ ...... خَافُوْا عَلَيْهِمْ۔ پس جو لوگ یتیموں کے سرپرست ہیں وہ ڈریں یتیموں کے
ساتھ سلوک کرنے میں اور سوچیں کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے کمزور ناتواں بچے چھوڑ
کر اس جہان سے رخصت ہوں تو اپنے ان بچوں کے متعلق وہ کتنے فکرمند ہوتے۔ پس جیسے و
اپنے پسماندگان سے اپنے بچوں کے متعلق سلوک کی تمنا رکھتے ہیں ویسا ہی سلوک وہ اب اپنے ز
سرپرستی یتیموں سے کریں۔

= سَدِيْدًا۔ سَدِيْدٌ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ سَدَّ يَسُدُّ سَدَدًا
وَسَدَادًا درست ہونا۔ هُوَ يَسُدُّ فِيْ قَوْلِهٖ وہ ٹھکانہ کی بات کہتا ہے۔ قُلْتُ لَهٗ سَدَادًا
مِنَ الْقَوْلِ میں نے اسے ٹھیک اور سیدھی بات کہی۔ (سَدِيْدٌ كَاَمِيْرٌ استوار و درست
منتہی الادب)

۴:۱۰ = سَيَصْلَوْنَ۔ س مستقبل قریب کے لئے ہے۔ يَصْلَوْنَ مضارع جمع مذکر غائب
صَلْيٌ مصدر۔ باب ضرب۔ صَلَى يَصْلِيْ صَلْيًا۔ گوشت بھوننا۔ صَلَى فُلَانٌ النَّارَ وَ
فِيْهَا وَعَلَيْهَا۔ آگ میں ڈالنا۔ صَلِيَ (سَمِعَ) آگ کی گرمی برداشت کرنا۔ آگ میں جلنا۔ آگ
میں داخل ہونا۔ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى (۸۷-۱۲) بڑی تیز آگ میں داخل ہوگا (باب افعال)
اِصْلَاءٌ متعدی۔ آگ میں داخل کرنا۔ آگ میں پھینکنا۔ فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا (۴:۳۰) ہم اسے
عنقریب جہنم میں داخل کریں گے۔

= سَعِيْرًا۔ اَلسَّعْرُ کے معنی آگ کے بھڑکنے کے ہیں۔ سَعَرْتُ النَّارَ میں نے آگ بھڑکائی
سَعِيْرٌ دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ۔ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا۔ عنقریب میں دہکتی ہوئی آگ (جہنم)
جلیں گے۔

۴:۱۱ = يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ۔ يُوْصِيْ۔ مضارع واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ اِيْصَاءٌ
(اِفْعَالٌ) مصدر۔ وصی مادہ

اَلْوَصِيَّةُ واقعہ پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ طور پر ہدایت کرنے کو کہتے ہیں۔ اَلْوَصِيَّةُ
اَلْاِيْصَاءُ کا اسم ہے۔ هٰذِهٖ وَصِيَّتُهٗ یہ اس کی وصیت ہے۔ جمع وَصَايَا۔ وَصَايَا اللّٰه
اللہ تعالیٰ کے احکام جو بندوں پر فرض ہوئے۔ اللہ کی طرف سے وصیت بمعنی حکم کے ہے (آیۃ)
تَوَاصِيْ۔ (تفاعل) ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۱۰۳:۳) اور آپس میں حق کی تلقین اور صبر
تاکید کرتے ہیں۔ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

(۲۹ : ۸) اور ہم نے انسان کو حکم دیا۔
= حَظٌّ ۔ حصہ۔ نصیب۔ مقررہ حصہ۔ جمع حُظُوْظٌ۔
۱۔ ایک لڑکے کا حصہ = دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر
۲۔ اگر متوفی کی دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو کل جائداد کا $\frac{2}{3}$ حصہ ان کو ملیگا۔
۳= اگر متوفی کی صرف ایک لڑکی ہو تو کل جائداد کا $\frac{1}{2}$ حصہ اس کو ملے گا۔
۴۔ اگر متوفی کی اولاد ہو تو والدین میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملیگا۔ اور بقایا اولاد کو حسب قاعدہ تقسیم ہو گا۔
۵۔ اگر متوفی کی اولاد نہ ہو اور وارث صرف والدین ہوں تو اس کی ماں کو کل جائداد کا $\frac{1}{3}$ حصہ ملیگا باقی $\frac{2}{3}$ حصہ باپ کا ہو گا۔
۶۔ اگر متوفی کے بہن بھائی بھی ہوں اور اس کی اولاد نہ ہو تو متوفی کی وصیت پورا کرنے اور اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ماں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ ۔ باپ کے باعث بھائی بہنوں کو حصہ نہ ملے گا۔
= لَا تَدْرُوْنَ ۔ مضارع نفی جمع مذکر حاضر۔ دِرَایَةٌ مصدر۔ د ر ی مادّہ۔ تم نہیں جانتے۔
= اٰبَآؤُکُمْ ...... نَفْعًا ۔ تم نہیں جانتے کہ نفع (حصہ) حاصل کرنے میں تمہارے ماں باپ یا لڑکے لڑکیوں میں تمہارے نزدیک کون زیادہ حقدار ہے۔ یا حق حاصل کرنے میں زیادہ قریب ہے، یعنی کس کو کتنا ملنا چاہئے اور کونسی ترجیحات تم اختیار کرو۔
= فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰہِ ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ حصے (بیان فرما دیئے ہیں)

۴ : ۱۲ =

بیوی کی وراثت کی تقسیم

۱۔ متوفیہ کی کوئی اولاد نہ ہو تو بیوی کو $\frac{1}{4}$ حصہ ملے گا۔ خواہ بیوی ایک ہو یا زیادہ۔ بقیہ دیگر وارثوں کو۔
۲۔ اگر اس کی اولاد ہو تو بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ ملے گا۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ۔ بقیہ دیگر وارثوں کو۔
نوٹ:۔ ہر صورت میں متوفی یا متوفیہ کی جائداد پر اس کی وصیت اور اس کے قرض کا بار مع تجہیز و تکفین اولیت رکھتا ہے۔

دیگر صورتیں

۱۔ اگر کوئی مرد یا عورت بے اولاد مرے اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں (کلالہ) اور

اس مرد یا عورت کا اخیافی (ماں ایک باپ الگ) ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو اس بھائی یا بہن کو ۱/۶ حصہ ملے گا۔

۲۔ اگر کلالہ (مرد یا عورت) کے ایک سے زیادہ اخیافی بھائی بہن ہوں گے تو سب کو ملاکر ۱/۳ حصہ ملیگا اور سب میں برابر تقسیم ہوگا۔

ہر دو صورتوں میں جائداد پر پہلا بار متوفی یا متوفیہ کی وصیت اور اس کے قرض کی اور تجہیز و تکفین کا ہوگا۔

کلالہ۔ وہ میت جس کی نہ اولاد ہو نہ باپ۔ (حدیث)

کلالہ کی اصل کلال ہے۔ جس کے معنی ضعف کے ہیں۔ اعشیٰ کا شعر ہے

فَاٰلَیْتُ لَا اَرْثِیْ لَھَا مِنْ کَلَالَۃٍ
وَلَا مِنْ حَفًا حَتّٰی تُلَاقِیْ مُحَمَّدًا

(جب تک اونٹنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تک نہ پہنچا دے گی مجھے اس کی تھکان اور فرسودہ پائی پر رحم نہیں آئے گا)

توسیع استعمال کے بعد عرف عام میں کلالہ سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو منقطع الطرفین ہوں (نہ ان کے والدین ہوں نہ ان کی اولاد) معجم القرآن)

قریب کے رشتہ کو چھوڑ کر کوئی دور کا رشتہ دار ہو تو اس کو بھی کلالہ کہا جاتا ہے مثلاً اگر حقیقی چچا کا لڑکا ہو تو اسے ھُوَ ابْنُ عَمِّیْ کہیں گے اور اگر رشتہ کے چچا کا بیٹا ہو تو ھُوَ ابْنُ عَمِّیْ کَلَالَۃً۔ کہیں گے۔

صاحب معجم القرآن (پروفیسر عبد الرؤف) نے لکھا ہے کہ:۔

سلف کا اجماع ہے کہ آیت ہذا میں اخیافی بھائی مراد ہیں۔ زمخشری نے بھی کشاف میں یہی معنی مراد لئے ہیں۔

= غَیْرَ مُضَآرٍّ۔ جو نقصان دہ نہ ہو۔ یعنی ایسی وصیت۔ یا قرض نہ ہو جو محض وارثوں کو نقصان پہنچانے کی خاطر عائد کیا گیا ہو۔

مُضَآرٍّ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اصل میں مُضَارِرٌ (ضرر سے بروزن مفاعل) سے ہے۔

= وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ۔ (وراثت کے متعلق) یہ ہے حکم اللہ کا۔

۴ : ۱۳ = یُدْخِلْہُ ۔ میں فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔ اور ہٗ ضمیر واحد مذکر حاضر مَنْ کی طرف راجع ہے۔

= يَعْصِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم (بوجہ عمل مَنْ جو اسم جازم فعل ہے) اصل میں يَعْصِي تھا۔ عِصْيَانٌ مصدر باب ضرب ۔ مَنْ يَّعْصِ ۔ جو نافرمانی کرے گا۔

= يَتَعَدَّ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب اصل میں يَتَعَدّٰی تھا (عُدْوان مصدر) مَنْ يَّتَعَدَّ جو حدود الہیہ سے تجاوز کرے گا۔

= مُهِيْنٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اِهَانَةٌ مصدر ۔ باب افعال ۔ ذلیل وخوار کرنے والا۔

۴ : ۱۵ = يَاْتِيْنَ ۔ مضارع ۔ جمع مؤنث غائب اِتْيَانٌ ۔ مصدر باب ضرب ۔ وہ عورتیں آئیں یہاں معنی مرتکب ہوئیں۔

= فَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ ۔ فَاسْتَشْهِدُوْا ۔ امر ۔ جمع مذکر حاضر ۔ اِسْتِشْهَادٌ (استفعال) سے ۔ تم گواہ لاؤ۔ استشہاد ۔ گواہ لانا ۔ یا گواہ طلب کرنا ۔ دونوں معنوں میں آتا ہے۔

= فَاحِشَةٌ ۔ اسم ۔ حد سے بڑھی ہوئی برائی ۔ ایسی بے حیائی کا اثر دوسرے پر پڑے ۔ زنا۔

= يَتَوَفّٰهُنَّ ۔ يَتَوَفّٰى ۔ مضارع واحد مذکر غائب (فاعل موت) تَوَفِّيْ مصدر ۔ (باب تفعل) هُنَّ ۔ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب ۔ وَفِيَ ۔ مادہ ۔ وافی ۔ پورا ۔ باب افعال ۔ پورا کرنا ۔ یا پورا دینا باب تفعیل سے پورا پورا دینا ۔ باب تفعل (توفی مصدر) پورا پورا لینا ۔ قبضہ کر لینا ۔ کبھی مراد روح کا قبض کر لینا ہوتا ہے ۔ (باب استفعال) اسْتِيْفَاءٌ پورا پورا وصول کر لینا۔

يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ ۔ موت ان پر پورا پورا قبضہ کر لے ۔ موت ان کو آلے ۔

۴ : ۱۶ = فَاٰذُوْهُمَا ۔ اٰذُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ اِيْذَاءٌ (اِفْعَالٌ) ھا ۔ ضمیر مفعول تثنیہ (مذکر، مؤنث دونوں کے لئے) غائب ۔ ان دونوں کو ایذا دو ۔ ان دونوں کو مارو پیٹو۔

= اَعْرِضُوْا ۔ امر جمع مذکر حاضر ۔ اِعْرَاضٌ سے تم درگذر کرو ۔ تم کنارہ کشی کرو ۔ تم چھوڑ دو۔

۴ : ۱۷ = اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنا اپنے ذمہ لے لیا ان لوگوں کے حق میں۔

= اَلتَّوْبَةُ ۔ تَابَ ۔ اس نے توبہ کی ۔ وہ پھر آیا گناہ سے وہ باز آیا ۔ باب نصر سے اس نے قبول کیا جب اس کا تعدیہ اِلٰی کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور انابت کے معنی ہوتے ہیں، جیسے فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ (۲ : ۵۴) پس چاہیے کہ توبہ کرو تم اپنے خالق کے حضور۔

اور جب عَلٰی سے ہوتا ہے تو توبہ قبول کرنے کے معنی میں آتا ہے ۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ (۲ : ۵۴) پھر حق تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔

= مِنْ قَرِيْبٍ ۔ جلدی ۔ شتاب ۔

۴: ۱۸ = اَعۡتَدۡنَا۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ اِعۡتَادٌ (اِفۡعَالٌ) مصدر۔ اَلۡاِعۡدَادُ۔ تیار کرنا مہیا کرنا۔ عدد مادہ۔

وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ (۹: ۱۰۰) اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں۔ وآیۃ ہذا۔ اور اگر مصدر اِعۡتِدَاءٌ سے ہو تو معنی ہوتے ہیں زیادتی کرنے کے لیکن اس کا مادہ عَدۡوٌ ہے

۴: ۱۹ = تَرِثُوۡا۔ تم وارث ہو جاؤ۔ تم میراث میں لے لو۔ (حَسِبَ یَحۡسِبُ) وِرَاثَةٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر نون اعرابی اَنۡ ناصبہ کے آنے سے گر گیا

= اَنۡ تَرِثُوۡا ...... کَرۡهًا۔ کہ تم (اس کے شوہر کے مرنے کے بعد بیوہ کو متوفی کی میراث سمجھ کر) زبردستی وارث بن جاؤ

= لَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ۔ مضارع نفی۔ جمع مذکر حاضر۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب تم ان کو نہ روکو۔ تم ان کو بند نہ کرو۔ تم ان کو منع نہ کرو (باب نصر) عَضۡلٌ سے۔ سختی کے ساتھ روکنا یعنی عدت ختم ہونے کے بعد ان کو نکاح ثانی سے مت روکو۔

= تَذۡهَبُوۡا بِ۔ تم لے جاؤ۔ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ (۲: ۲۰) اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو لیجائے ان کے سننے کی قوت اور ان کی بینائی۔

= بَعۡضِ۔ کچھ حصہ۔

= عَاشِرُوۡهُنَّ۔ تم ان کے ساتھ زندگی گذارو۔ تم ان کے ساتھ برتاؤ کرو۔ مُعَاشَرَةٌ (مفاعلۃ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

= بِالۡمَعۡرُوۡفِ۔ اَلۡمَعۡرُوۡفُ۔ ہر اس قول یا فعل کا نام ہے جس کی خوبی عقل یا شریعت سے ثابت ہے۔ اَلۡمُنۡكَرُ۔ اس کی ضد ہے۔ دستور کے مطابق۔ مناسب طور پر۔

= عَسٰی۔ عنقریب۔ شتاب۔ ممکن ہے توقع ہے۔ اندیشہ ہے۔ کھٹکا ہے، ہو سکتا ہے

۴: ۲۰ = اِسۡتِبۡدَالَ (استفعال) بدلنا۔ تبدیلی چاہنا۔ مصدر ہے۔

= قِنۡطَارًا۔ مال کثیر۔ مال کا انبار۔

۴: ۲۰ = بُهۡتَانًا۔ بہتان لگا کر۔

= اِثۡمًا مُّبِيۡنًا۔ صریح گناہ کرتے ہوئے۔ صریح ظلم کرتے ہوئے۔

۴: ۲۱ = قَدۡ اَفۡضٰی بَعۡضُكُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ۔ قَدۡ ماضی قریب کے لئے اَفۡضٰی اِلٰی۔ کسی جگہ پہنچنا اَفۡضٰی بِيَدِهٖ اِلٰی كَذَا۔ کے معنی ہیں کسی جگہ ہاتھ پہنچ جانا۔ اَفۡضٰی اِلٰی۔ ای وَصَلَ۔ وَاَفۡضٰی اِلَی الۡمَرۡاَةِ۔ خَلَا بِهَا۔ اس کے ساتھ خلوت کی۔ جماع کیا۔ اَفۡضٰی۔ وہ پہنچ گیا۔ وہ بے حجابانہ مل گیا۔

فَضَا اس جگہ کو کہتے ہیں۔ جہاں کوئی عمارت اس جگہ کی کسی چیز کے ادراک سے مانع نہ ہو۔ خلوت بھی اسی وجہ سے افضاء سے موسوم ہوئی کہ اس میں ہر وہ چیز جو مجامعت سے مانع تھی دور ہو گئی۔

قَدْ اَفْضٰی ۔۔۔۔ بَعْضٍ۔ حالانکہ تم تنہائی میں ایک دوسرے سے مل چکے ہو۔

= اَخَذْنَ - ماضی جمع مؤنث غائب وہ لے چکی ہیں۔ یا انہوں نے لیا۔

۴:۲۲ = مَقْتًا - مصدر۔ منصوب۔ کسی شخص کو برائی کا مرتکب دیکھ کر اس سے بغض رکھنا۔ سبب بُغض۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ (۶۱:۳) سخت مبغوض ہے اللہ کے نزدیک م ق ت مادّہ۔ یعنی تمہارا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی سخت ناپسندیدگی کا سبب ہوگا۔

۴:۲۳ = اَرْضَعْنَكُمْ - ماضی جمع مؤنث غائب كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ رَضِعَ (سَمِعَ) رَضَعَ (فَتَحَ) رَضْعًا وَرَضَعًا وَرَضَاعَةً - بچے کا ماں کا دودھ پینا۔ رَاضَعَهٗ رِضَاعًا و مُرَاضَعَةً دودھ شریک بھائی کے ساتھ دودھ پینا۔ اَرْضَعَهٗ - دودھ پلایا اس کو۔

= رَبَائِبُكُمْ - رَبَائِبُ - رَبِيْبَةٌ کی جمع ہے۔ زیر پرورش لڑکی جو اگلے شوہر سے ہو۔ ربیبہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ماں کے دوسرے شوہر کی آغوش میں تربیت پاتی ہے تمہاری جوروؤں کی پہلے خاوند سے لڑکیاں۔

= فِيْ حُجُوْرِكُمْ - حُجُوْر - حِجْرٌ کی جمع۔ حفاظت۔ جو تمہاری حفاظت۔ نگرانی میں

= دَخَلْتُمْ بِهِنَّ - جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔

= حَلَائِلُ - جمع حَلِيْلَةٌ۔ واحد بمعنی زوجہ۔ حَلٌّ سے مشتق ہے حَلٌّ گرہ کھولنا۔ اترنا حلال ہونا۔

= مِنْ اَصْلَابِكُمْ - اَصْلَابُ جمع صُلْبٌ کی۔ بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔ مراد تمہاری نسل سے تمہارے تخم سے۔

پَارَہ

وَالْمُحْصَنٰتُ

(۵)

سُوْرَۃُ النِّسَآء

۴: ۲۴ = **اَلْمُحْصَنٰتُ**۔ اسم مفعول۔ جمع مؤنث۔ مُحْصَنَۃٌ واحد مُحْصِنَۃٌ اسم فاعل۔ واحد۔ اِحْصَانٌ۔ مصدر۔ (بروزن افعال) آزاد (۱) پاکدامن عورتیں۔ دوشیزہ ہوں یا نہ ہوں۔ (۲) شوہر والیاں یعنی منکوحہ۔ (۳) آزاد دوشیزائیں۔

صاحب معجم القرآن نے لکھا ہے کہ سورۃ النساء میں مندرجہ بالا معانی محصنٰت کے بالترتیب لئے گئے ہیں۔ جس ترتیب سے یہ لفظ سورۃ نساء میں آیا ہے۔

ثعلب نے لکھا ہے کہ ہر پاکدامن عورت کو مُحْصَنَۃ (اسم مفعول) اور مُحْصِنَۃ (اسم فاعل) کہا جاتا ہے لیکن شوہر والی عورت کو مُحْصَنَۃ (اسم مفعول) کہیں گے۔

قاموس میں ہے اِمْرَأَۃٌ حَصَانٌ پاکدامن یا شوہر والی عورت۔

راغب نے اس کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر حُرِّمَتْ کے بعد اَلْمُحْصَنٰتُ قرآن میں آیا ہے وہاں شوہر والیاں مراد ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اگر حُرِّمَتْ کے بعد نہیں ہے تو فتح (کسرہ) بر ص دونوں صحیح ہیں۔ شوہر والیاں ہوں یا عام پاک دامن عورتیں۔

اصل میں احصان کا معنی ہے حفاظت رکھنا۔ حصن سے بمعنی قلعہ

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ (۱۲: ۴۸) صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا) جو تم احتیاط سے محفوظ رکھ لوگے۔

اَلْحِصَانُ کے معنی مُحْصَنَۃٌ (بفتح الصاد وبکسر) عورت کے ہیں خواہ وہ احصان پاکدامنی کی وجہ سے ہو۔ یا کسی کے ساتھ نکاح کر لینے سے یا اپنے شرف ذات اور حریت کی وجہ سے محفوظ ہو۔ اگر کوئی عورت شرف ذاتی یا عفت اخلاقی کی وجہ سے بدکاری سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتی ہے تو مُحْصِنَۃ (اسم فاعل) ہے۔ اور اگر شوہر حفاظت کرتا ہے تو مُحْصَنَۃٌ (اسم مفعول) ہے

= اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ جنہیں تمہارے دائیں ہاتھوں نے قبضہ میں لے لیا۔ ان سے مراد وہ لونڈیاں ہیں جو جہاد میں کفار کے ساتھ مذہبی جنگ کے نتیجہ میں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ (مَسْئَلَہ) جو اسیر عورت کسی کے حصہ میں آئے وہ ایک ماہواری گذرنے کے بعد اس سے صحبت کر سکتا ہے اگر اس کے شکم سے اولاد پیدا ہوئی تو اس کے حقوق بالکل ویسے ہی ہوں گے جیسے دوسری اولاد کے۔ اب وہ لونڈی کو فروخت نہیں کر سکتا اور اس کے مرنے کے بعد وہ خود بخود آزاد بھی ہو جائے گی۔ (ضیاء القرآن)

= كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ کتاب مصدر مؤکدہ ہے اس کا فعل كَتَبَ محذوف ہے گویا

اس کی تقدیر یوں ہے ! کَتَبَ عَلَیْکُمْ کِتَابَ اللّٰہِ ۔ ای کتب اللہ علیکم تحریم ذٰلِكَ
کتاب (مصدر) بمعنی حکم ۔ فرض ۔ حکم الٰہی ۔ فریضہ ۔ جیسے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
(۲: ۱۸۳) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں ۔
= اَنْ تَبْتَغُوْا ۔ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ اصل میں تَبْتَغُوْنَ تھا ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون اعرابی
گر گیا ۔ تم چاہتے ہو ۔ تم ڈھونڈھتے ہو ۔ تم تلاش کرتے ہو ۔ اِبْتِغَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) اَلْبَغْیُ کے معنی
کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنے کے ہیں ۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ
بَغَیٌ ۔ دو قسم پر ہے ۔ (۱) محمود یعنی عدل و انصاف سے تجاوز کر کے (بڑھ کر) مرتبہ احسان حاصل کرنا
اور فرض سے تجاوز کر کے تطوع بجالانا ۔
(۲) مذموم ۔ یعنی حق سے تجاوز کر کے باطل کو اختیار کرنا ۔ یا شبہات میں پڑنا ۔
بَغْیٌ (ثلاثی مجرد) کا استعمال قرآن میں اکثر مذموم معنی میں ہوا ہے ۔ اَنْ تَبْتَغُوْا کہ تم تلاش کرو
تم حاصل کرنے کی کوشش کرو ۔
اَنْ تَبْتَغُوْا مفعول لہٗ ہے اُحِلَّ کا ۔

یعنی ما سوا ان عورتوں کے (جو آیۃ ۲۳ ماقبل میں حرام کی گئی ہیں) باقی تم پر حلال کر دی گئی ہیں
یہ اس لئے کہ تم اپنے مال خرچ کر کے ان کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکو ۔
= مُحْصِنِیْنَ ۔ اپنے نفس کو حرام کاری سے بچانے والے ۔ اسم فاعل ، جمع مذکر ۔ منصوب ۔
مُسٰفِحَةٌ (مُفَاعَلَۃٌ) زنا کرنے والے ۔

یعنی تم اپنا مال خرچ کر کے حلال عورتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہو ۔ لیکن اپنے
نفس کو پاکدامن رکھتے ہوئے اور زنا کاری سے بچتے ہوئے ۔ گویا ابتغار کی اجازت مشروط ہے
= اِسْتَمْتَعْتُمْ ۔ باب استفعال ۔ تم کام میں لائے ۔ تم نے فائدہ اٹھایا ۔ تم برت چکے ۔ یعنی جب
تم نے نکاح کر کے ان سے ہمبستری کا فائدہ اٹھایا ۔ تو مقررشدہ مہر ان کو ادا کرو ۔
اِسْتَمْتَعْتُمْ سے متعہ جو رافضیوں کے نزدیک جائز ہے اس پر استدلال کرنا سراسر باطل ہے
کیونکہ الفاظ مُحْصِنِیْنَ اور غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ صاف طور پر اس کی تردید کرتے ہیں ۔
= اُجُوْرَهُنَّ ۔ ان کا حق ان کا مہر ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ دونوں مل کر فَاٰتُوْهُنَّ کا مفعول
اُجُوْرٌ ۔ اَجْرٌ کی جمع ہے
= فَرِیْضَةً ۔ مقرر کیا ہوا مہر ۔ لازم کیا ہوا حکم ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث ۔ فرضٌ مادّہ
۴: ۲۵ = طَوْلًا ۔ بمعنی السعۃ والغنیٰ ۔ مال و دولت ۔ تونگری ۔ انعام ۔ وسعت ۔ گنجائش

مقدور - قدرت - طال - یطول کا مصدر - طَوْلٌ مادہ - اس کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے ایک تو درازی اور فضیلت میں غلبہ حاصل کرنا - دوسرے کسی شخص کے ساتھ احسان کرنا - اور اس کو انعام دینا - یہاں مراد مقدور بمعنی مہر و نفقہ ہے -

= فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ - میں ف جواب شرط کے لئے ہے اور مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے مراد وہ لونڈیاں ہیں جو دوسرے کی ملکیت ہوں جیساکہ عبارتِ مابعد فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ - سے ظاہر ہے

= مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ - تمہاری باندیاں - کنیزیں جو مسلمان ہیں -

= بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ - بعض (جمع ابعاض) کے معنی ہیں حصّہ - قسمت - ٹکڑا - جزو - کچھ - کوئی سا - کوئی آدمی - کوئی چیز - کسی - یعنی تم ایک دوسرے کے حصے ہو - ایک دوسرے میں سے ہی ہو - ایک دوسرے کی ہی جنس سے ہو - انسانی طور پر - بوجہ شرکتِ اسلام - بوجہ وحدتِ خیال بوجہ وحدتِ دین و ایمان -

= مُحْصَنٰتٍ - مُسٰفِحٰتٍ - دیکھو آیہ ماقبل -

= مُتَّخِذٰتِ - اسم فاعل - جمع مؤنث - اِتِّخَاذٌ - (افتعال) اَخْذٌ - مادہ - کسی چیز کو اپنے تسلط و تصرف میں داخل کر لینا - خواہ ہاتھ سے پکڑ لینا ہو یا کسی کی گرفت کر لینا - باب افتعال سے اس کے معنی بنانا - اختیار کر لینا - اس باب سے یہ فعل متعدی بدو مفعول ہوگا -

لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا - کہ بنائیں ان میں سے بعض بعض کو اپنا غلام یا تابعدار - (۴۳-۳۲) بَعْضًا مفعول بہ سُخْرِيًّا مفعول لہٗ -

مُتَّخِذٰتِ - بنانے والیاں - پکڑنے والیاں -

= اَخْدَانٍ - خِدْن کی جمع جس کے معنی مصاحب اور رفیق کے ہیں - مگر عام طور پر اس مصاحب پر بولا جاتا ہے جو جنسی خواہش پوری کرنے کے لئے ساتھ رہتا ہو - چھپے یار - چھپے آشنا - مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے -

= مُحْصَنٰتٍ ...... اَخْدَانٍ - تاکہ وہ نکاح کے سنجیدہ فعل سے پاکدامن بن جائیں اور اعلانیہ زناکار اور چوری چھپے یار بنانے والیاں بن کر نہ رہیں -

= اُحْصِنَّ - ماضی مجہول جمع مؤنث غائب - اِحْصَانٌ - سے بمعنی حریت - عفت - تزوّج - اسلام - قیدمیں رکھنا - نکاح کی قید یا پناہ میں لائی گئیں -

= مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ - جو (سزا) آزاد عورتوں کے لئے ہے

= ذٰلِكَ ۔ یہ لونڈیوں سے نکاح کی اجازت کی طرف اشارہ ہے
= اَلْعَنَتَ ۔ گناہ ۔ بدکاری ۔ زنا ۔ تکلیف ۔ مشقت ۔ فساد ۔ ہلاکت ۔ غلطی ۔ خطا ۔ جور اذیت ۔ عَنِتَ یَعْنَتُ ۔ (سمع) کا مصدر ہے۔ یہاں متفقہ طور پر مفسرین اس سے مراد زنا لیتے ہیں۔
= اَنْ تَصْبِرُوْا ۔ اَنْ مصدریہ ہے اور فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتا ہے ای صَبْرُکُمْ ۔ تمہارا صبر کرنا۔
۴ : ۲۶ = سُنَنَ ۔ سُنَّۃٌ کی جمع ہے سُنَّۃٌ کے معنی ہیں۔ راہ ۔ رسم ۔ دستور طریقہ جاریہ ۔ یَھْدِیَکُمْ کا مفعول ثانی ہے۔ چلائے تم کو ان لوگوں کی راہوں پر
= یَتُوْبَ عَلَیْکُمْ ۔ تَابَ یَتُوْبُ (نصر) تَوْبًا ۔ وَتَوْبَۃً وَتَابَۃً ۔ تَابَ اِلَی اللّٰہِ ۔ نادم اور پشیمان ہو کر گناہ سے روگردانی کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہونا ۔ تَائِبٌ توبہ کرنے والا۔ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ۔ اللہ تعالیٰ کا کسی کے گناہ معاف کر کے اس کو اپنے فضل و کرم سے نوازنا ۔ تَوَّابٌ ۔ (توبہ قبول کرنے والا)
۴ : ۲۷ = تَمِیْلُوْا ۔ مَالَ یَمِیْلُ (ضرب) مَیْلًا ۔ درمیانی راہ سے کسی ایک طرف ہٹ جانا ایک طرف مائل ہو جانا ۔ راست روی سے ہٹ جانا ۔ تَمِیْلُوْا ۔ تم بہک پڑو ۔ کج روی اختیار کر
۴ : ۲۸ = اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ۔ تم سے (پابندیوں کا بوجھ) ہلکا کرے ۔
یُخَفِّفَ کا مفعول محذوف ہے۔
۴ : ۲۹ = تَرَاضٍ ۔ باہمی رضامندی ۔ آپس کی خوشی ۔ ایک کا دوسرے سے راضی ہونا ۔ (باب تفاعل) مصدر ہے ۔ ی ۔ حرف علت بوجہ ثقالت ۔ آخر سے گر گئی ۔ رضی مادہ
۴ : ۳۰ = عُدْوَانًا ۔ عَدَا یَعْدُوْ ۔ عَدْوًا وعُدْوَانًا وعُدُوًّا وعُدْوَانًا وعُدُوًّا ۔ (باب نصر) زیادتی ۔ ظلم و ستم ۔ سرکشی ۔
= نُصْلِیْہِ ۔ اَصْلٰی یُصْلِیْ اِصْلَاءٌ ۔ (افعال) سے مضارع جمع متکلم ۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہم اس کو آگ میں (جہنم میں) داخل کریں گے ۔
اَلصَّلْیُ (سَمِعَ) کے اصل معنی آگ جلانے کے ہیں ۔ (باب افعال) سے آگ میں پھینکنا ۔ آگ میں ڈالنا ۔
۴ : ۳۱ = تَجْتَنِبُوْا ۔ اِجْتِنَابٌ (افتعال) سے اگر تم بچتے رہو گے ۔ اجتناب کرو گے ۔ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ اصل میں تَجْتَنِبُوْنَ تھا ۔ اِنْ جازم فعل کی وجہ سے

ون اعرابی گر گیا۔
= نُكَفِّرْ عَنْكُمْ ۔ نُكَفِّرْ ۔ جمع متکلم مضارع جوابِ شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ہم دور کر دیں گے
تَكْفِيْرٌ ۔ مصدر بروزن تفعیل۔
= مُدْخَلًا ۔ داخل ہونے کی جگہ۔ اسم ظرف مکان۔ مُدْخَلًا ۔ مصدر میمی ہے (باب افعال) پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا۔ ہم تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے (یعنی جنت میں) دوسری صورت میں۔ ہم تمہیں عزت کے ساتھ (جنت میں) داخل کریں گے۔
۴: ۳۲ = وَلَا تَتَمَنَّوْا ۔ مضارع نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ تَمَنِّيٌّ باب تفعّل سے اصل میں تَتَمَنَّوْنَ تھا۔ لا (نہی) جازم فعل کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہوگیا۔ تم آرزو مت کرو تم ہوس نہ کرو۔ تمنیّ کا بیشتر استعمال کسی بے حقیقت چیز کے تصور کرنے کے لئے ہوتا ہے۔
التمنی عبارۃ عن ارادۃ مایعلم او یظن انہ لا یکون (رازی - روح البیان)
تمنی وہ ارادہ ہے جو متمنی جانتا ہے کہ پورا نہیں ہوسکتا۔ یہ اس لئے کہ حقیقت کی دنیا میں یہ اس کی استطاعت سے باہر ہوتا ہے ورنہ جہاں تک اس کی اپنی ہمت اور کوشش کا تعلق ہے وہ اسی آیت میں فرمادیا کہ :۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۔ مردوں کے نصیب میں وہی ہے جو انہوں نے کمایا۔ یعنی جو جتنی محنت کریگا اتنا ہی پھل پائے گا۔
= وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ واؤ کا عطف وَلَا تَتَمَنَّوْا پر ہے یعنی بے کار ہوس نہ کرو بلکہ وہی چیز اللہ سے طلب کرو۔ لَا تَتَمَنَّوْا مَا لِلنَّاسِ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ خزائنہٖ ۔ جو چیز لوگوں کو دی گئی ہے اس کی تمنا مت کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے خزانوں سے ویسی نعمت کی طلب کرو۔
۴: ۳۳ = لِكُلٍّ ہر شخص کے لئے۔
= مَوَالِيَ ۔ مَوْلٰى ۔ کی جمع ۔ چچا کے بیٹے۔ (البغوی) عصبات (مجاہد) کلالہ (ابو صالح) عام وارث (کلبی) دوست۔ متوکل۔ محافظ (۴: ۴۱) آقا۔ مالک (۱۶: ۷۶)
= عَقَدَتْ اس نے باندھا۔ عَقْدٌ سے جس کے معنی باندھنے۔ گرہ باندھنا۔ سوگند کھانا۔ کسی چیز کے اطراف کو آپس میں جمع کر دینا (باب ضرب) عُقْدَةٌ گرہ۔ عُقَدٌ جمع۔ نَفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۔ گرہوں میں پھونکیں مارنے والیاں۔
عَقْدٌ ۔ عہد باندھنا۔ قول و قرار۔ عہد و پیمان۔ اس کی جمع عُقُوْدٌ ہے۔ عقد یمین عہد و پیمان کی پختگی =

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ اور وہ لوگ جن سے تمہارا عہد وپیمان بندھ چکا ہے۔
= وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا ...... وَالْاَقْرَبُوْنَ۔ اس کی مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں۔
۱۔ کُلّ مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ اَحَدٍ محذوف ہے۔
۲۔ کُلّ مضاف ہے اور مَالٍ اس کا مضاف الیہ محذوف ہے۔ اور مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اس مال کی صفت ہے۔

پہلی صورت میں ترجمہ یہ ہوگا۔ "ہر ایک شخص کے لئے اس ترکہ کے متعلق جو اس نے چھوڑا ہے ہم نے وارثان مقرر کر دیئے ہیں۔ اس صورت میں الوالدان والاقربون وارثان (موالی) کی صفت ہے یعنی یہ وارثان والدین اور قریبی رشتہ دار ہیں۔

دوسری صورت میں، ترجمہ یوں کیا جائے گا: ہر مال کے لئے جو والدان اور اقربون نے ترکہ میں چھوڑا ہے ہم نے وارث، (موالی) مقرر کر دیئے ہیں۔ اس صورت میں والدان والاقربون مورثین ہیں

دوسری صورت جمہور کے نزدیک زیادہ صحیح ہے کہ حضرت ابن عباس رضہ سے یہی مروی ہے

= وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ ...... نَصِيْبَهُمْ۔ نیا فقرہ ہے

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ (اور وہ لوگ جن سے تمہارا عہد وپیمان بندھ چکا ہے) سے کیا مراد ہے بعض نے اس سے مراد وہ عورتیں لی ہیں جن سے تمہارا عہد وپیمان (نکاح) بندھ چکا ہو (ترجمان القرآن ابوالکلام) لیکن اکثریت نے اس سے مراد وہ اشخاص لئے ہیں جن سے زندگی میں باہمی عہد وپیمانِ وراثت ہو چکا ہو۔ یہ رسم عہد جاہلیت سے بھی چلی آرہی تھی اور ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار میں ایک انصاری کی وفات کے بعد اس کا مہاجر بھائی بند وارث ہوتا۔

اس آیت نے اس طریقہ کو منسوخ کر دیا اور حکم ہوا کہ ان کی مدد کرو۔ ان کی خیر خواہی کرو ان کو فائدہ پہنچاؤ۔ لیکن میراث انہیں نہیں پہنچتی۔ (ابن کثیر۔ عبداللہ یوسف علی)

بعد میں یہ دستور مابین انصار ومہاجرین آیۃ ۳۳ : ۶ سے منسوخ ہو گیا۔

۴: ۳۴ = قَوّٰامُوْنَ۔ جمع مرفوع۔ قَوَّامٌ۔ واحد صیغہ مبالغہ۔ نگران۔ سرپرست۔ محافظ۔ مصلح۔ برتر۔ قَوَّامٌ یا قَيِّمٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا ادارہ یا نظام کے معاملات کو درست حالت میں چلاتے اور اس کی نگہبانی اور حفاظت کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو۔

= بِمَا۔ بوجہ۔ ب سببیہ ہے اور مَا مصدریہ۔

= بَعْضَهُمْ۔ میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مردوں کے لئے ہے اور بَعْضٍ عورتوں کے لئے (مدارک)
= فَالصّٰلِحٰتُ۔ پس نیک بیبیاں (وہ ہیں جو آگے بیان ہوئی ہیں)
= قٰنِتٰتٌ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ فرماں بردار، اطاعت گذار۔ قُنُوْتٌ سے قَانِتٌ (مذکر) خضوع اور عاجزی کرنے والا۔ نماز میں طویل قیام کرنے والا۔ بندگی پر قائم ودائم رہنے والا۔ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ

(۲:۱۱۶) سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا (۱۶:۱۲۰) بے شک ابراہیم (لوگوں کے) امام اور (خدا کے) فرمانبردار تھے۔

= حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ۔ مردوں کی عدم موجودگی میں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والیاں ، شوہروں کی عزت و آبرو کی ان کے نفع ونقصان کی اور ان کے بھیدوں کی حفاظت کرنیوالیاں (لام بمعنی فی ہے)

= بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ۔ جیسا کہ حفاظت فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت و آبرو کی ۔ ان کے حقوق کی ۔ ان کی نگہداشت و نان و نفقہ کی مردوں کو حکم دے کر۔ بِمَا میں ب سببیہ اور ما مصدریہ۔

یا اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے۔

(عبد اللہ یوسف علی)

= تَخَافُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم ڈرتے ہو۔ تمہیں خوف ہو۔ خَوْفٌ (باب سمع) مصدر سے

= نُشُوْزَھُنَّ ۔ مضاف مضاف الیہ (مصدر۔ باب نصر، ضرب) ان کی سرکشی۔ ان کی نافرمانی۔ مراد شوہر سے نفرت۔ اطاعت سے گریز۔ شوہر کے مقابلہ میں غرور۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فعل تَخَافُوْنَ کا مفعول ہے۔

= فَعِظُوْھُنَّ ۔ عِظُوْا ۔ امر۔ جمع مذکر حاضر وَعْظٌ سے ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ تم ایسی عورتوں کو نصیحت کرو۔ ان کو سمجھاؤ (باب ضرب) ابن فارس کہتے ہیں کہ اَلْوَعْظُ کے معنی خوف دلانے اور ڈرانے کے ہیں۔

= اَلْمَضَاجِعِ ۔ اسم ظرف جمع ۔ المضجع واحد۔ بستر۔ خواب گاہیں۔ اضجع واضطجع پہلو کے بل لیٹنا۔ الضَّجِیْعُ ساتھ لیٹنے والا۔

= فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ۔ بَغْیٌ ۔ تلاش کرنا۔ ڈھونڈھنا۔ چاہنا۔ عَلٰی بمعنی خلاف ۔ یعنی پھر ان کے خلاف (کوئی ظلم کی) راہ تلاش مت کرو۔

تَبْغُوْا اصل میں تَبْغُوْنَ تھا لا نہی کے سبب نون اعرابی گر گیا۔

۴:۳۵ = شِقَاقَ ۔ اَلشَّقُّ ۔ شگاف کو کہتے ہیں۔ جیسے شَقَقْتُہٗ بِنِصْفَیْنِ میں نے اسے برابر دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا۔ قرآن کریم میں ہے ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (۸۰:۲۶) پھر ہم نے زمین کو چیرا پھاڑا۔ یا اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۸۴:۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

شِقٌّ (بکسر ش) اس مشقت کو کہتے ہیں کہ جو تنگ و دو سے بدن یا جسم کو لاحق ہوتی ہو۔ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ (۱۶:۷) مگر جان پر مشقت جھیلنے کے بعد۔

شِقَاقٌ ۔ کے معنی مخالفت ، عداوت ۔ ناچاقی ۔ کے ہیں ۔ باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔ شق طرف

شقاق بمعنی الگ الگ، (مخالف) طرفوں میں ہونا۔
= فَابْعَثُوْا۔ تم بھیجو۔ تم بلا بھیجو۔ تم اٹھاؤ۔ مقرر کرو۔ بَعْثٌ سے باب فتح۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر
= حَكَمًا۔ مفعول بہ۔ منصف۔ پنچ۔ فیصلہ کرنے والا۔ حُكْمٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد جمع۔ سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ فیصلہ کرنے والے کو حکم کہتے ہیں۔ حاکم سے زیادہ بلیغ
= يُرِيْدَا۔ تثنیہ مذکر غائب اس سے مراد دو پنچ۔ ایک خاوند کی طرف سے ایک بیوی کی طرف سے۔ اصل میں يُرِيْدَانِ تھا۔ اَنْ ناصبہ کے عمل سے نون اعرابی گر گیا۔
= يُوَفِّقِ اللّٰهُ۔ يُوَفِّقِ مضارع مجزوم مکسور بالوصل واحد مذکر غائب تَوْفِيْقٌ مصدر باب تفعیل موافقت پیدا کر دے گا۔
= بَيْنَهُمَا۔ میں هُمَا ضمیر تثنیہ مونث، غائب مرد اور عورت کے لئے ہے۔

۴: ۳۶ = وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ اس کی تقدیر ہے وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔
= وَبِذِى الْقُرْبٰى .... اَيْمَانُكُمْ۔ میں ذِى الْقُرْبٰى۔ والیتامٰی۔ والمساکین۔ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى۔ والجار الجنب۔ والصاحب بالجنب۔ وابن السبیل۔ اور مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے پہلے اَحْسِنُوْا محذوف ہے۔
= الجار ذی القربٰی۔ اَلْجَارُ۔ جو جوار میں یعنی پہلو میں رہنے والا ہو بمعنی پڑوسی ذی القربٰی قرابت دار ہو۔ یعنی رشتہ دار پڑوسی الجار الجنب۔ جُنُبٌ بمعنی دور۔ اجنبی۔ یعنی وہ پڑوسی جو رشتہ دار نہ ہو۔ صاحب بالجنب۔ پہلو کا رفیق۔ قریبی دوست سفر کا ساتھی۔ ابن السّبیل۔ مسافر
= مُخْتَالًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب بوجہ خبر كَانَ۔ اِخْتِيَالٌ۔ (افتعال) مصدر۔ بمعنی اکڑنے والا۔ اترانے والا۔ اپنے آپ کو بڑا خیال کرنے والا۔
= فَخُوْرًا۔ خبر ثانی كَانَ۔ مبالغہ کا صیغہ فاخرٌ سے فعول بمعنی فَاعِلٌ بہت فخر کرنے والا گھمنڈ کرنے والا۔ اترانے والا۔ شیخی خورہ۔

۴: ۳۷ = يَبْخَلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ بُخْلٌ (باب سَمِعَ) مصدر وہ بخل کرتے ہیں۔ کنجوسی کرتے ہیں۔
= فَضْلِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔ فضل کے معنی مال۔ برتری۔ قوت۔ حسن۔ مرتبہ۔ عزت۔ حکومت۔ عقل۔ علم۔ حلم۔ وغیرہ میں زیادتی کے ہیں
= اَعْتَدْنَا۔ ہم نے تیار کیا ہے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ اِعْتَادٌ مصدر۔ عَتَدٌ مادہ۔ العتاد

ضرورت کی چیزوں کا پہلے سے ذخیرہ کر لینا۔ یہی معنی اِعْدَادٌ کے ہیں۔

اَعْتَدْنَا بروزن اَفْعَلْنَا۔ اِعْتَادٌ سے فعل ماضی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اصل میں اَعْدَدْنَا ہے۔ ایک دال کو ت میں تبدیل کیا گیا ہے۔

۴: ۳۸ = یَکُنْ۔ مضارع مجزوم فعل ناقص کَوْنٌ سے (باب نصر) اصل میں یَکُوْنُ تھا۔ مَنْ جازم فعل کی وجہ سے ن ساکن ہوگیا۔ اجتماع ساکنین (واؤ۔ نون) کی وجہ سے واؤ گر گئی

= قَرِیْنًا۔ بروزن فعیل۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے (باب کرم) ساتھی۔ دوست۔ اس کی جمع قُرَنَاءَ ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ وَقَیَّضْنَا لَھُمْ قُرَنَاءَ۔ (۴۱: ۲۵) اور ہم نے شیطان کو ان کا ہمنشین مقرر کر دیا۔

ایک زمانہ کے لوگ یا امت قَرْنٌ کہلاتی ہے۔ اس کی جمع قُرُوْنٌ ہے جیسے قُرُوْنِ اُولٰی۔ پہلی امتیں۔ قَرْنٌ جانور کا سینگ بھی ہے۔ ذوالقرنین دو سینگوں والا۔ (یہاں سینگ تشبیہ کے طور پر استعمال ہوا ہے)

= آیات ۳۶ = ۳۷۔ ۳۸۔ میں مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ ان اشخاص کے لئے ہے جو اپنے مال و دولت۔ عزت، وجاہ، وغیرہ پر اتراتے ہیں۔ اور فخر کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ...... الخ مُخْتَالًا فَخُوْرًا کی صفت ہے۔ کافرین سے مراد یہی مندرجہ بالا گروہ ہے کہ کفرانِ نعمت سے کام لیتے ہوئے اللہ کے دیئے ہوئے فضل پر بیجا گھمنڈ کرتے ہیں۔ اس کے صحیح استعمال میں کنجوسی کرتے ہیں دوسروں کو اس کے صحیح استعمال سے منع کرتے ہیں۔ اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں سے چھپاتے ہیں۔

= وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ کی تین صورتیں ہیں

۱:۔ یہ اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ۔ پر عطف ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور اللہ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔ جو اپنا مال دکھاوے کے طور پر استعمال کرتے ہیں ...... الخ

۲:۔ یہ لِلْکٰفِرِیْنَ پر عطف ہے اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا۔ ان لوگوں کے لئے بھی جو اپنا مال دکھاوے کے طور پر استعمال کرتے ہیں ...... الخ ہم نے ان کے لئے بھی رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے

۳:۔ وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ۔ سے نیا جملہ شروع ہوتا ہے۔

اس صورت میں وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ ...... بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ مبتدا۔ اس کی خبر محذوف (فلھم الشیطان قَرِیْنًا۔ تو شیطان ان کا ساتھی ٹھہرا) اور جس کا ساتھی شیطان ہو (تو وہ

جان لے کہ شیطان) بہت بُرا ہے ایک ساتھی کی حیثیت سے۔

۴ : ۳۹ = وَمَاذَا عَلَيْهِمْ۔ اور کیا تکلیف ہوتی ان کو۔ اور کیا مصیبت آجاتی ان پر۔ اور کیا نقصان ہوجاتا ان کا۔

۴ : ۴۰ = مِثْقَالَ۔ وزن۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ ایک ذرّہ کے وزن کے برابر۔ ثقل مادّہ۔ باب کرم سے اسم آلہ ہے۔

= تَكُ۔ اصل میں تَكُوْنُ تھا۔ ان کے عمل سے واو حرف علت حذف ہوگیا۔ اور نون کو بھی خلاف قیاس حرف علت کے مشابہ مان کر کثرت استعمال کے سبب تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا کَوْنٌ سے مضارع واحد مذکر غائب۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ وہ ہو وے۔ وہ ہوتی ہے وہ ہوگی

= يُضَاعِفْهَا۔ مضارع معروف۔ مجزوم بوجہ جواب شرط۔ مُضَاعَفَةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ ھا ضمیر منعول واحد مؤنث غائب جو حَسَنَةً کی طرف راجع ہے۔ وہ اس کو بڑھا دیگا۔ دوچند کردے گا

= مِنْ لَّدُنْهُ۔ اس کی طرف سے (یہاں) اپنی طرف سے۔ لَدُنْ۔ ظرف مکان (رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اے رب ہمارے ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔

اور ظرف زمان۔ اَقَمْتُ عِنْدَهٗ مِنْ لَّدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰى غُرُوْبِهَا۔ میں اس کے پاس طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک مقیم رہا۔

۴ : ۴۲ = يَوَدُّ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ مَوَدَّةٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ پسند کرتا ہے وہ آرزو کرتا ہے یا کرے گا۔

لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ۔ کاش انہیں دبا کر اوپر سے مٹی برابر کردی گئی ہوتی۔ تُسَوّٰى وہ برابر کردی گئی۔ وہ برابر کردی جائے۔ وہ ملادی جائے۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ زمین ان کو اپنے اندر لے کر برابر ہوجاتی۔ لَوْ مصدریہ بھی ہوسکتا ہے جملہ بتاویل مفرد یَوَدُّ کا مفعول ہوگا۔ ای يَوَدُّوْنَ اَنْ يُدْفَنُوْا۔

= حَدِيْثًا۔ بات۔

۴ : ۴۳ = سُكٰرٰى۔ سَكْرَانُ کی جمع ہے سَكْرٌ وسُكْرٌ۔ سَكِرَ۔ (سَمِعَ) سَكَرًا من الشراب۔ شراب سے مدہوش ہوجانا

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى۔ دراں حالیکہ تم شراب کے نشہ میں ہو۔

= وَلَا جُنُبًا۔ اور نہ حالت جنابت میں۔ درآں حالیکہ تم پر غسل واجب ہو۔

= عَابِرِيْ سَبِيْلٍ۔ عَابِرِيْ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ گذرنے والے۔ عبور کرنے والے۔ راہ چلنے

مسافر۔ عَابِرِیْ۔ اصل میں عَابِرِیْنَ تھا بوجہ اضافت نون جمع ساقط ہوگیا۔
= اَلْغَآئِطِ۔ نشیبی وسیع میدان۔ مراد قضائے حاجت کا مقام۔ یا قضائے حاجت
عرب قضائے حاجت کے لئے نشیبی میدان میں جایا کرتے تھے کہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ
رہیں۔ اس لئے بطور کنایہ براز یا قضائے حاجت کا مقام ہے۔ عمرو بن معدی کرب کا شعر ہے

وَکَمْ مِنْ غَائِطٍ دُوْنَ سَلْمٰی۔
اور سلمیٰ سے ادھر ادھر بھی وسیع میدان ہیں۔

= تَیَمَّمُوْا۔ تم قصد کرو۔ تم ارادہ کرو۔ تم تیمم کرو۔ تَیَمَّمٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تیمم کے
معنیٰ لغت میں مطلق قصد کرنے کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں پاک مٹی کا یا اس چیز کا جو
پاک مٹی کا قائم مقام ہو قصد کرنا۔ اور طہارت کی نیت سے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر چہرہ اور
دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا مراد ہے۔
= صَعِیْدًا۔ زمین، خاک۔ الصَّعُوْدُ کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ صَعِیْدٌ کا لفظ وَجْهُ
الْاَرْضِ۔ یعنی زمین کے بالائی حصہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

۴: ۴۴ = اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ کہ تم راہ راست سے ہٹ جاؤ۔ بھٹک جاؤ
۴: ۴۵ = کَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا۔ کَفٰی یَکْفِیْ (ضرب) کفایۃ الشیٔ۔ کسی شی کا کافی ہونا۔
کسی چیز پر قناعت کرنا اور دوسری چیز سے بے نیاز ہونا۔ وَلِیًّا۔ صفت مشبہ (فَعِیْلٌ) وِلَایَۃٌ
محافظ۔ حامی۔ بچانے والا۔ کارساز۔ مددگار۔ دوست۔ رفیق۔ کَفٰی بِاللّٰهِ۔ میں اللہ فاعل ہے
ب زائدہ کی وجہ سے مکسور ہے۔ وَلِیًّا تمیز ہے بطور دوست اللہ ہی کافی ہے۔
۴: ۴۶ = هَادُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب هُوْدٌ۔ مصدر۔ باب نصر۔ وہ یہودی ہوئے مِنَ
الَّذِیْنَ هَادُوْا۔ جو یہودی ہیں ان میں سے بعض لوگ۔
= یُحَرِّفُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تحریف (تفعیل) مصدر۔ تحریف کرتے ہیں۔ بدل ڈالتے
ہیں۔ بگاڑ دیتے ہیں۔ تحریف خواہ لفظی ہو یا معنوی یہاں دونوں مراد ہیں۔
= اَلْکَلِمَ۔ جنس جمع ہے۔ کَلِمَۃٌ واحد ہے۔ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ کلمات کو
ان کے مقام سے بدل دیتے ہیں (یہاں کلمات سے مراد کلماتِ توراۃ ہیں)
= مَوَاضِعِهٖ۔ اسم ظرف جمع مَوْضِعٌ واحد۔ وَضْعٌ مصدر باب فتح۔ رکھنے کے مقامات۔
اصلی جگہوں سے وَضَعَ اتار کر رکھ دینا۔
= اِسْمَعْ۔ تو سُن۔ سماع و سماعۃ۔ سے امر کا صیغہ۔ واحد مذکر حاضر۔

= غَیْرَ مُسْمَعٍ ۔ مُسْمَعٍ اسم مفعول واحد مذکر ۔ باب افعال ۔ اِسْمَاعٌ مصدر ۔ نہ سنا گیا۔
وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ (سنیئے نہ سنوائے جاؤ ۔ کا محاورہ دو طرح بولا جاتا ہے ۔
(۱) ایک بددعا کے طور پر ۔ سنو تم بہرے ہو جاؤ کچھ نہ سن سکو ۔
(۲) دوسرا دعا کے طور پر ۔ سنو ۔ تمہیں کوئی ناگوار بات ، نہ سننی پڑے ۔
= رَاعِنَا ۔ ہماری رعایت کر ۔ ہماری طرف کان لگا ۔ ہمارا خیال رکھ ۔ مُرَاعَاۃٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۔ نَا ضمیر جمع متکلم ۔ مزید دیکھیں ۲: ۱۰۴
= لَیًّا ۔ مصدر موڑنا ۔ مروڑنا ۔ پھیرنا ۔ گھمانا ۔ لَوٰی یَلْوِیْ (ضَرَبَ) زبان کو مروڑ کر
یہود ایک تو تورات میں لفظی اور معنوی تحریف کا ارتکاب کرتے تھے ۔ کہ اس میں جو حصص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت یا ان کی صفات کے متعلق تھے ۔ ان کو حرفاً یا معنیً تبدیل کر دیتے تھے ۔ دوسرے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور ان کو دعوتِ حق دی جاتی تھی تو وہ کہتے تھے ۔
(۱) سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا یعنی با آواز بلند تو یہ کہتے ہیں سَمِعْنَا (ہم نے سن لیا ۔ سمجھ لیا) اور بعد میں آہستہ سے یہ بھی کہہ دیتے ۔ عَصَیْنَا ۔ ہم قبول نہیں کرتے ۔ ہم انکار کرتے ہیں ہم نہیں مانتے)
(۲) اِسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ ۔ جو دعا اور بددعا دونوں کے معنی میں لئے جا سکتے ہیں تشریح اوپر گذر چکی ہے
(۳) اور کہتے رَاعِنَا ۔ (معنی اوپر دیئے گئے ہیں ۔ مزید تشریح کے لئے ملاحظہ ہو ۲: ۱۰۴)
لَیًّا ۔ مصدر ان کے جملہ کلام کے متعلق ہے
طَعْنًا فِی الدِّیْنِ (دین پر طعنہ زنی کرتے ہوئے) بھی ان کے جملہ کلام کے متعلق ہے اور ان کی نیت کو ظاہر کرتا ہے ۔
فرمایا ۔ اگر وہ مندرجہ بالا دو معنی فقرات کی بجائے نیک نیتی سے (۱) سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۔
(۲) اِسْمَعْ ۔ توجہ فرمائیے ۔ (۳) اُنْظُرْنَا ۔ ہم پر نظر فرمادیں ۔ ہماری طرف التفات فرمادیں ۔ تو انہی کے لئے بہتر اور درست ہوتا ۔
۴ - ۴۷ = نَطْمِسَ ۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ ۔ جمع متکلم ۔ طَمْسٌ مصدر باب ضَرَبَ (نَصَرَ) کہ ہم صورت بگاڑ دیں ۔ طَمْسٌ کے اصل معنیٰ مٹانا ۔ بگاڑنا اور پلٹ دینا کے ہیں متعدی اور غیر متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے
= فَنَرُدَّ هَا ۔ مضارع جمع متکلم رَدٌّ سے باب نصر ۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جو وُجُوْهًا کی طرف راجع ہے ۔ ان کو پھیر دیں ان کا رخ ان کی پیٹھوں کی طرف ۔ عَلٰی اَدْبَارِهَا

ادبار جمع دبر کی بمعنی پیٹھ) پھیر دیں۔

= نَلْعَنَهُمْ۔ مضارع جمع متکلم لَعْنٌ مصدر (فتح) هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم ان پر لعنت کریں۔ لعنّا۔ ماضی۔ جمع متکلم۔ ہم نے لعنت کی

اَصْحٰبَ السَّبْتِ۔ ہفتہ کے دن والے۔ ۵۳۶ء سے ۶۲۸ء کے درمیان یہودیوں کے نبی یرمیاہ اور نبی حزقیل علیہما السلام کے وقت میں یہودیوں کو سبت یعنی ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔ لیکن ایک گروہ نے خلاف ورزی کرتے ہوئے صریحاً خلاف ورزی کی دوسرا گروہ باز رہا لیکن پہلے گروہ کو منع نہ کیا۔ تیسرے گروہ نے سرگرمی سے پہلے گروہ کو اس خلاف ورزی سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ آخر خدا کی لعنت نے ان کو آلیا۔ اور پہلے گروہ کے چہرے مسخ کر کے ان کو بندروں کی شکل دیدی گئی۔

۴: ۴۸ = اِفْتَرٰى۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان تراشا۔ افتراءٌ (افتعال) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ یعنی اس نے گناہِ عظیم کا ارتکاب کیا۔

۴: ۴۹ = یُزَكُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَزْكِيَةٌ مصدر۔ باب تفعیل۔ پاک قرار دیتے ہیں تزکیہ نفس کی دو صورتیں ہیں۔

ایک تزکیہ بالفعل۔ اچھے اعمال کے ذریعہ جو محمود طریقہ ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (۸۷: ۱۴) جس نے تزکیۂ نفس کیا وہ فلاح پا گیا

دوسرا تزکیہ بالقول۔ انسان خود اپنے اچھا ہونے کا دعویٰ کرے۔ یہ طریقہ مذموم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مثلاً لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ (۵۳-۲۲) اپنے آپ کو پاک نہ ٹھہراؤ۔ یہاں اس آیۃ میں دوسرا طریقہ مراد ہے۔

= فَتِيْلًا۔ باریک دھاگہ۔ ڈورا جو دو انگلیوں میں پکڑ کر بٹا جاتا ہے۔ کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں جو ڈورا یا سوتا ہوتا ہے وہ بھی فتیل کہلاتا ہے مراد قلیل۔

۴: ۵۰ = وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا۔ اور یہی کھلا گناہ ہے ب زائد ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب یہ جملہ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ کے لئے ہے جو اس جملہ میں فاعل ہے۔ نیز ملاحظہ ہو ۴: ۴۵) اور یہی افترار علی اللہ ان مفتریوں کے لئے بطور ایک صریح گناہ کے کافی ہے۔

۴: ۵۱ = جِبْتِ۔ بُت۔ جادوگر۔ شیطان۔ جادو۔ جبت اور طاغوت سے ہر وہ جنس مراد ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کی جائے۔ خواہ وہ بت ہو یا آدمی ہو یا جن۔ یا شیطان طَاغُوْتِ۔ شیطان۔ حق سے روکنے والا۔ بُت۔ معبود باطل۔ سرکش۔ سخت۔ طاغی۔

طغیٌ مادّہ۔ طغیٰ یطغیٰ طغیانًا ۔ سرکشی کرنا۔ اَطغاہُ (افعال) اسے سرکشی طغیان پر ابھارا۔ اِنَّ الْاِنسانَ لَیَطْغیٰ۔ بے شک انسان سرکش ہو جاتا ہے۔

= ھٰؤُلَآءِ۔ مراد الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ وَ۔ یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ کافروں سے کہتے ہیں کہ اَنْتُمْ ھٰؤُلَآءِ اَھْدٰی ..... سَبِیْلًا۔ (تم ہی وہ لوگ ہو جو اہل ایمان سے زیادہ راہ راست پر ہو (الخازن)

لِلَّذِیْنَ۔ بمعنی ان کے متعلق۔ یعنی وہ کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان لانے والوں کی نسبت زیادہ راہ راست پر ہیں۔

۴: ۵۳ = فَاِذًا۔ اگر ایسا ہوتا تو۔ اس وقت۔ حرفِ جزا ہے، جواب اور جزاء کے لئے آتا ہے

= لَا یُؤْتُوْنَ۔ نہیں دیتے ہیں۔ نہ دیتے۔

= نَقِیْرًا۔ اسم منصوب۔ کھجور کی گٹھلی کے اوپر کا چھلکا۔ مراد حقیر ترین چیز۔

۴: ۵۴ = فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ۔ تو یاد رہے ہم دے چکے ہیں (قبل ازیں) آل ابراہیم کو کتاب وحکمت اور عظیم سلطنت۔ مثلاً حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو۔ یعنی ایسی ہی نعمت قبل ازیں آل ابراہیم کو بھی تو دی جا چکی ہے پھر یہ اب مؤمنوں کو وہی نعمت دیئے جانے پر کیوں جلتے ہیں۔

بعض کے نزدیک الناس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ مراد ہیں۔

۴: ۵۵ = اٰمَنَ بِہٖ۔ ای بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم و ما انزل الیہ۔ یعنی ان میں سے کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان پر نازل شدہ کلام الٰہی پر ایمان لے آئے۔

= صَدَّ عَنْہُ۔ صَدٌّ۔ روکنا۔ رکنا۔ صَدَّ یَصُدُّ (نصر) صَدٌّ وَصُدُوْدٌ۔ مصدر واحد کا صیغہ جمع کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور بعض اس سے باز رہے۔ یعنی ایمان نہ لائے

= وَکَفٰی بِجَھَنَّمَ سَعِیْرًا۔ جَھَنَّمَ بوجہ عجمہ اور تانیث غیر منصرف ہے۔ لہٰذا اس کا اعراب فتح سے آیا ہے۔ یہ فاعل ہے کَفٰی کا۔ سَعِیْرًا (تمیز ہے) اور دھکتی ہوئی آگ کے طور پر جہنم ان کے لئے کافی ہے۔

۴: ۵۶ = نُصْلِیْھِمْ۔ ہم ان کو داخل کریں گے۔ نیز ملاحظہ ہو (۴: ۳۰)

= کُلَّمَا۔ کُلَّ اور مَا سے مرکب ہے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ کُلَّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ ما حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے۔ بمعنی وقت کے۔ اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے کُلَّمَا اَضَآءَ لَھُمْ مَّشَوْا

فِيْهِ (۲ : ۲۰) اور آیۃ ہذا۔
= نَضِجَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی معروف نَضْجٌ مصدر (سمع) پک جائیں گی (ان کی کھالیں)، نَاضِجٌ۔ پکا ہوا گوشت۔ پکا ہوا پھل۔
۴ : ۵۷ = ظِلًّا ظَلِيْلًا - ظِلٌّ۔ سایہ۔ پرچھائیں۔
ظَلِيْلٌ صیغہ صفت ہے گھنی چھاؤں۔ ٹھنڈا سایہ۔ ظِلٌّ کے بعد اسے تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ یعنی ہم ان کو گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے۔ ربیع بن انس کہتے ہیں کہ ظِلًّا ظَلِيْلًا سے مراد عرش کا سایہ ہے جو کبھی زائل نہ ہوگا۔
۴ : ۵۸ = تُؤَدُّوْا ۔تم ادا کرو۔ اصل میں تُؤَدُّوْنَ تھا۔ اَنْ حرف ناصبہ کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَاْدِيَةٌ (باب تفعیل) سے ادی۔ ادو۔ مادہ اَلْاَدَاءُ - یکبارگی اور پورا پورا حق دے دینا۔
= نِعِمَّا - یہ لفظ مرکب ہے نِعِمَ اور مَا سے۔ بمعنی بہت عمدہ۔ بہت اچھا۔ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۔ کیسی ہی عمدہ بات کی وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔
۴ : ۵۹ = تَاْوِيْلًا - تَاْوِيْلٌ بروزن تَفْعِيْلٌ - اَوْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی اصل کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ اسی لئے مرجع اور جائے بازگشت کو مَوْئِلٌ کہتے ہیں۔
اَوَّلَ الشَّيْئَ اِلَيْهِ اس کی چیز کو واپس لوٹا دو۔ یقال فی الدعاء اول اللّٰہ علیک ضالتك خدا تمہاری گمشدہ چیز کو واپس دلائے۔ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا انجام کار بہتر ہے۔

Best and most suitable for final determination

۴ : ۶۰ = يَزْعُمُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ زَعْمٌ مصدر۔ باب نصر۔ وہ گمان کرتے ہیں وہ دعویٰ کرتے ہیں۔
= يَتَحَاكَمُوْا اِلَى ۔ مضارع جمع مذکر غائب (اصل میں يَتَحَاكَمُوْنَ تھا۔ نون اعرابی اَنْ ناصبہ کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ تَحَاكُمٌ۔ تَفَاعُلٌ مصدر۔ تحاکم الی الحَاكِمِ۔ باہمی جھگڑے کو کسی حاکم کے پاس فیصلہ کے لئے لے جانا۔ يُرِيْدُوْنَ ..... الطَّاغُوْتِ۔ یعنی دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو کلام آپ پر نازل ہوا ہے اور جو آپ سے پہلے نازل ہوا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ادھر باہمی جھگڑے کے فیصلے کے لئے ان لوگوں کے پاس لے جائیں جو اللہ تعالیٰ سے سرکش ہیں۔

= وَقَدْ اُمِرُوْا ...... بِهٖ - حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ انکار کریں - باز رہیں ایسے لوگوں سے (طاغوت سے) کیونکہ ان کو تو حکم یہ تھا کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (آیہ ماقبل)

۴ : ۶۱ = تَعَالَوْا - تَعَالِیٌ (تفاعلٌ) جس کے معنی بلند ہونے اور آنے کے ہیں - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر - اصل میں تَعَالَ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو بلند مقام کی طرف بلایا جائے - پھر ہر جگہ بلانے کے لئے استعمال کیا گیا -

بعض علماء کے نزدیک یہ عُلُوٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رفعتِ منزل کے ہیں گویا تَعَالَوْا میں رفعتِ منزل کے حصول کی دعوت ہے قرآن مجید میں جہاں تَعَالَوْا کا استعمال ہوا ہے وہاں یہ چیز موجود ہے - اہل لغت نے تَعَالَ کو مطلقاً ھَلُمَّ (چلے آؤ - آؤ) کے معنی میں لیا ہے -

= یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا - صَدٌّ - مصدر بمعنی رکنا - باز رہنا - روک دینا - باز رکھنا فعل لازم و متعدی ہر دو صورت میں استعمال ہوتا ہے - صَدَّ یَصُدُّ (نصر) بواسطہ عَنْ منہ پھیر لینا اعراض کرنا - روک دینا - پھیر دینا - صَدِیْدٌ مصدر (نصر - ضرب) رونا پیٹنا - چیخنا - تَصْدِیْدٌ مصدر (تفعیل) تالی بجانا - صُدُوْدًا - آخر میں تاکید کے لئے ہے -

۴ : ۶۲ = اِنْ اَرَدْنَا - میں اِنْ نافیہ ہے -

= تَوْفِیْقًا - توفیق کے معنی ہیں دو چیزوں میں مطابقت کرنا - اسی لئے عرف عام میں تقدیر کے موافق اچھے اعمال سرزد ہونے کا نام توفیق ہے - یہاں مراد اصلاح باہمی اور ملاپ کے ہیں - باہمی مصالحت -

۴ : ۶۳ = فِیْ اَنْفُسِهِمْ - ان کے اپنے متعلق - ان کے لئے -

= بَلِیْغًا - اثر کرنے والا - پہنچنے والا - بلاغت والا - فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے ان سے ان کے حق میں اثر کرنے والی بات کہہ -

۴ : ۶۴ = اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جب وہ ظلم کر بیٹھے تھے اپنی جانوں پر جَآءُوْكَ تمہارے پاس آجاتے - فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ اللہ سے بخشش طلب کرتے - وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے -

= لَوَجَدُوْا ...... رَحِیْمًا - جوابِ شرط -

۴ : ۶۵ = فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ - اس جملہ میں فَلَا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

۱ :- یہ نفی کے لئے ہے - ای لَیْسَ الْاَمْرُ کَمَا یَقُوْلُوْنَ یعنی بات وہ نہیں جو یہ کہتے ہیں یعنی

وُہ جو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ؕ غلط کہتے ہیں۔ جھوٹ بکتے ہیں
بلکہ تیرے رب کی قسم بات یہ ہے کہ لَا يُؤْمِنُوْنَ ...... الخ
ب۔ یہ لَا تاکید کے لئے ہے یعنی قسم کی تاکید میں۔
ج۔ یہ نفی کے معنی میں ہے اور لَا يُؤْمِنُوْنَ کی نفی کی تاکید میں۔ یعنی نہیں۔ تیرے رب کی
قسم۔ یہ ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے ...... الخ۔ اس کے قریب قریب اُردو میں بھی ہم بولتے ہیں کہ
نہیں خدا کی قسم میں یہ نہیں کروں گا۔ مطلب یہ کہ میں ہرگز ہرگز یہ نہیں کروں گا۔
= يُحَكِّمُوْكَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ حَكَّمَ يُحَكِّمُ ۔
تَحْكِيْمٌ (تفعیل) کسی کو منصف بنانا۔ یعنی جب تک آپ کو منصف نہ بنائیں گے
= شَجَرَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ باب نصر۔ اختلاف ہوا۔ جھگڑا ہوا۔ شُجُوْرٌ سے جس کے معنی آپس
میں جھگڑنے اور اختلاف کرنے کے ہیں۔
= قَضَيْتَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ قَضٰى يَقْضِيْ (باب ضَرَبَ) قَضَاءٌ مصدر تو نے فیصلہ کر دیا
تو نے حکم دیا۔
= حَرَجًا ۔ تنگی۔ مضائقہ۔ حرج۔ خلش۔
۴: ۶۶ = مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۔ میں ما بیانیہ ہے۔ یعنی جس چیز کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔
= اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۔ اَشَدَّ پختہ تر۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ تَثْبِيْتًا مصدر باب تفعیل۔ ثابت
کرنا۔ ثابت رکھنا۔ یعنی ان کے ایمان میں ثابت قدمی کی پختگی کا باعث ہوتا۔ یعنی اس طرح وہ سختی
سے اپنے ایمان میں ثابت قدم ہو جاتے۔
۴: ۶۷ = اِذًا ۔ حرف جزا ہے۔ جواب شرط۔ جزا کے لئے آتا ہے تب۔ اس وقت۔
(دیکھو ۴: ۵۳) اصل میں یہ اِذَنْ ہے وقف کی صورت میں نون کو الف کی صورت میں
بدل لیتے ہیں۔ یہاں اِذًا ۔ وہ جواب ہے جس کا سوال مقدر ہے۔ جیسے کہ سوال ہے کہ اس
خَيْرًا لَّهُمْ اور اَشَدَّ تَثْبِيْتًا کے بعد پھر کیا ہوتا تو جواب ہے۔ تو پھر ہم ان کو اپنے پاس سے
اجر عظیم عطا کرتے۔
= مِنْ لَّدُنَّا ۔ ہماری طرف سے لَدُنْ ظرف زمان ہے تو نہایت وقت کی ابتداء پر دلالت
کرتا ہے۔ جیسے اَقَمْتُ عِنْدَهٗ مِنْ لَّدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰى غُرُوْبِهَا ۔ میں اس کے
پاس مقیم رہا ابتداء طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک۔
ظرفِ مکان بھی ہے جس کا معنی ہے پاس۔ طرف۔ قرآن حکیم میں عموماً اسی کا استعمال ہے

مثلاً آیۃ ہذا۔

۴:۶۹ = مِنْ بیانیہ ہے

= حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ حسُنَ بمعنی مَا اَحْسَنَ تعجب کے لئے ہے۔ بظاہر حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رُفَقَآءَ چاہیئے تھا۔ علماء نے اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ اس کی تقدیر کلام یہ ہے حسن کلّ واحد منھم رَفِيْقًا۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ رفیق۔ برید کے الفاظ واحد۔ جمع۔ جنس سب معانی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے رفیق یہاں بمعنی رُفَقَآءِ ہے۔

۴:۷۱ = حِذْرَكُمْ۔ تمہارا بچاؤ۔ جس کے ذریعہ بچاؤ کیا جاتا ہے۔ حذر کہلاتا ہے۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْحِذْرُ (باب سمع) خوف زدہ کرنے والی چیز سے دور رہنا۔ قرآن حکیم میں ہے اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ (۶۴:۱۴) تمہاری عورتوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن (بھی) ہیں سو ان سے بچتے رہو۔

حِذْرَ سے یہاں مراد اسلحہ جنگ وغیرہ ہیں جن کے ذریعہ دشمن سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے۔ خُذُوْا حِذْرَكُمْ۔ احتیاطی تدابیر مکمل رکھو۔ اپنے بچاؤ کا انتظام پورا رکھو۔ اپنے بچاؤ کے ہتھیار موجود رکھو۔ مقابلہ کے لئے چوکنے اور تیار رہو۔

= اِنْفِرُوْا۔ تم نکلو۔ تم کوچ کرو۔ (نصر، ضرب) نَفِيْرٌ اور نُفُوْرٌ سے۔ جس کے معنی نکلنے کوچ کرنے۔ اور بھاگنے (فرار ہونے) کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں نفرٌ کے معنی کسی چیز کے لئے بیتاب ہونے کے ہیں یا اس سے بیزار ہونے کے ہیں۔

فَانْفِرُوْا۔ پس تم نکلو۔

= ثُبَاتٍ۔ جمع۔ ثُبَةٍ واحد۔ گروہ۔ ٹولے۔ ثُبَاتٍ اي فِيْ ثُبَاتٍ۔

= جَمِيْعًا۔ سب اکٹھے ہو کر۔ جماعت کی صورت میں۔

= اِنْفِرُوْا۔ سے مراد مطلق باہر نکلنا بھی ہے اور جہاد کے لئے دشمنوں کے مقابلہ میں نکلنا بھی ہے یہاں دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جنگ احد کے بعد دشمنوں کے حوصلے بلند ہو گئے تھے۔ اطراف ونواح کے قبیلوں کے تیور بدل گئے تھے اور وہ ہر وقت مسلمانوں کے درپے آزار تھے۔ اس لئے حکم ہوا کہ جب بھی باہر نکلو تو دشمنوں سے خطرہ کے پیش نظر مسلح ہو کر گروہ کی صورت میں نکلو تاکہ بوقتِ ضرورت خاطر خواہ مدافعت کر سکو۔

دوسری صورت میں پہلے خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا۔ اور اب دین کی سربلندی کے لئے جہاد

کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور حکم ہوتا ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں متفق و مجتمع حالت میں نکلو۔ اور با قاعدہ اسلحہ جنگ سے لیس ہو کر۔

۴:۷۲ = لَيُبَطِّئَنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ بَطَّأَ يُبَطِّئُ تَبْطِئَةٌ (تفعیل) بطأ مادہ۔ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اَلْبُطْؤُ۔ چلنے میں دیر لگانا اور سستی کرنا۔ جملہ کے معنی یہ ہیں۔ اور تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خود بھی دیر لگاتے ہیں اور دوسروں سے بھی دیر لگواتے ہیں۔

= شَهِيدًا ۔ سے یہاں مراد موجود ہے۔

۴:۷۳ = لَيَقُولَنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ واحد مذکر غائب۔ تو ضرور کہہ اٹھے۔ فعل بافاعل يٰلَيْتَنِي ....عَظِيمًا۔ مفعول

= كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ ...... مَوَدَّةٌ ۔ لَيَقُولَنَّ اور يٰلَيْتَنِي کے درمیان جملہ معترضہ ہے یعنی جیسے تمہارے اور اس کے درمیان دوستی یا باہمی محبت کا کوئی رشتہ تھا ہی نہیں۔ اور اسے محض اپنی خود غرضی ملحوظ ہے مومنوں سے اسے کوئی سروکار نہیں۔

= مَوَدَّةٌ ۔ مصدر۔ دوستی۔ محبت۔ دلی رغبت۔

۴:۷۴ = فَلْيُقَاتِلْ ۔ مُقَاتَلَةٌ (مفاعلۃ) مصدر سے امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس سے خطاب مؤمنین سے ہے جنہوں نے آخرت کے لئے اپنی دنیاوی زندگی بیچ دی فَلْيُقَاتِلْ پس چاہئے کہ لڑیں۔

= وَمَنْ يُّقَاتِلْ ۔ میں فعل مضارع مجزوم بوجہ عمل مَنْ کے ہے۔

۴:۷۵ ۔ مَا لَكُمْ ۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا وجہ ہے۔ یہ استفہام تحریض علی الجہاد کے لئے ہے یعنی جہاد میں برانگیختہ کرنے کے لئے ہے۔

= وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر (باب استفعال) سَبِيلِ اللّٰهِ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ یعنی کہ تم جنگ کیوں نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور بے بس مرد۔ عورتوں اور بچوں (کی خلاصی) کے لئے۔ یہاں بے بس مرد۔ عورتیں اور بچوں سے مراد ہیں وہ جو مکہ میں مسلمان ہوئے اور مشرکین نے ان کو ہجرت سے روکے رکھا۔ اور ان پر طرح طرح کی اذیتیں اور سختیاں کیں

۴:۷۶ = كَيْد ۔ تدبیر۔ (خواہ اچھی ہو یا بری) چال۔ داؤ۔ كَيْد (باب ضرب) مصدر بمعنی چال چلنا۔ تدبیر کرنا۔

۴:۷۷ = كُفُّوٓا ۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں اُكْفُفُوا بروزن اُنْصُرُوا تھا۔ تم روکو۔

كَفَّ. يَكُفُّ۔ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ (عَنِ الْقِتَالِ) امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف الزہری۔ المقداد بن الاسود الکندی۔ قدامہ بن مظعون۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کی ایک جماعت کے متعلق نازل ہوئی۔

ان حضرات کا تقاضا تھا کہ ان کو مکہ میں طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں اب جب کہ ان کی حالت بہتر ہو گئی ہے تو ان کو اپنے موذی دشمنوں کے ساتھ مقاتلہ کی اجازت دی جائے۔

لیکن چونکہ ابھی جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز اور روزہ پر زیادہ توجہ دینے کے لئے فرمایا کرتے تھے جو فرض کئے جا چکے تھے اور قتال سے منع فرماتے تھے۔

= كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ۔ جب ان پر جہاد فرض کیا گیا۔ اور مشرکین سے قتال کا حکم ہوا اور بدر کے میدان کی طرف نکلنے کا حکم ہوا۔

= فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ۔ ان میں سے ایک فریق۔ ایک گروہ۔ سارے نہیں بلکہ ان میں سے ایک گروہ جو ایمان میں پختہ نہ تھے

= يَخْشَوْنَ النَّاسَ۔ يَخْشَوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب خَشْيَةٌ مصدر (باب سمع) سے لوگوں سے ڈرنے لگے۔ یعنی مشرکین سے مقاتلہ سے خوف کھانے لگے۔ فَرِيْقًا لفظاً واحد ہے لیکن معنًی جمع ہے۔

= لَوْلَاۤ۔ کیوں نہ۔ اَخَّرْتَنَا۔ تو نے ہمیں مہلت دی۔

= اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ اجل مدت مقررہ کو کہتے ہیں موت کو اجل بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس کا وقت مقرر ہے اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ کچھ مدت تک۔ تھوڑا عرصہ اور۔

= فَتِيْلًا ط کھجور کی گٹھلی کے ریشے برابر۔ ملاحظہ ہو ۴: ۴۹۔

۴: ۷۸ = يُدْرِكْكُّمْ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ اِدْرَاكٌ سے۔ پلستر کیا ہوا۔ بلند۔ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ۔ (۲۲: ۴۵) بہت بلند محل۔ مُشَيَّدَةٌ تَشْيِيْدٌ (تفعیل) سے اسم مفعول اونچے اور مضبوط بنائے ہوئے۔

= فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ۔ اس قوم کو کیا ہو گیا ہے، یہ کیسی ہے۔ مَا شَانُ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ

= لَا يَكَادُوْنَ۔ كَادَ يَكَادُ (فتح) كَوْدٌ مصدر۔ كَادَ يَكَادُ۔ اگرچہ افعال تامہ ہیں لیکن استعمال میں ان کے بعد دوسرا فعل ضرور آتا ہے۔ جس کے واقع ہونے کے قرب کو كَادَ سے ظاہر کیا جاتا ہے، لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ط بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں جاتے۔

۴: ۸۰ = حَفِيْظًا۔ نگہبان۔ حفاظت کرنے والا۔ حِفْظٌ سے بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ـــ

۴: ۸۱ = طَاعَۃٌ ۔ ای یَقُوْلُوْنَ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ ۔ یعنی منہ سے تو اطاعت کا دم بھرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مطیع فرمان ہیں۔ طَاعَۃٌ اسم بمعنی حکمبرداری۔ قبول کرنا۔ حکم ماننا۔ طَوْعٌ سے۔

= بَرَزُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ وہ نکلتے ہیں بُرُوْزٌ سے باب نصر۔ جس کے معنی کھلم کھلا ظاہر ہوتے کے ہیں۔ یعنی جب آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

= بَیَّتَ ۔ اس نے رات کے وقت مشورت کی۔ یعنی تو ایک طائفہ (گروہ) رات بھر (آپ کے خلاف) ایسے مشوروں میں لگا رہتا ہے جو غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ہے۔ یعنی جو وہ کہتا ہے (کہ ہم فرمانبردار ہیں) اس سے بالکل مختلف ہے۔ تقول میں ضمیر واحد مؤنث غائب طَائِفَۃٌ کی طرف راجع ہے یا اس کی ضمیر (واحد مذکر حاضر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ طائفہ رات بھر مشورہ کرتا رہتا ہے ان باتوں کے خلاف جو آپ نے فرمائی ہیں۔

= یُبَیِّتُوْنَ ۔ جو وہ رات بھر مشورہ کرتے ہیں۔

۴: ۸۲ = لَوْکَانَ ۔ ای لَوْکَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ ۔ اگر یہ قرآن ہوتا (اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے)

۴: ۸۳ = اَمْرٌ ۔ کے معنی حکم کے ہیں لیکن یہ جملہ اقوال و افعال کے لئے بھی عام ہے۔ چنانچہ قرآن میں ہے۔ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ (۱۱: ۱۲۳) اور تمام امور کا رجوع اسی کی طرف ہے امر۔ یعنی کوئی بات۔ کوئی معاملہ۔ اس کی جمع اُمُوْر ہے۔ وَاِذَا جَآءَ ھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ ۔ اس کا مطلب ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی خبر۔ کوئی امر، کوئی معاملہ (خواہ وہ امن کے متعلق ہو یا خوف کے متعلق) پہونچتا ہے۔

= اَذَاعُوْا بِہٖ ۔ وہ مشہور کر دیتے ہیں۔ اس کا تذکرہ عام کر دیتے ہیں۔ اس کو شہرت دیدیتے ہیں اشاعت کر دیتے ہیں۔ افشا کر دیتے ہیں۔ اَذَاعُوْا ۔ اِذَاعَۃٌ سے بمعنی شہرت دینا۔ خبر پھیلانا۔ راز ظاہر کرنا۔ ذَیْعٌ مادّہ۔

اُولِی الْاَمْرِ ۔ صاحب الامر۔ حاکم بااقتدار۔ ذمہ دار۔ حاکم۔ اہل عقل وبصیرت۔ اہل الرائے۔

وھم کبار الصحابۃ کابی بکر وعمر وعثمان وعلی۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یعنی صحابہ کبار جیسے حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

= لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ ۔ لام تاکید کے لئے ہے۔ تو ضرور جان لیتے اس بات کو وہ جو اُن میں سے استنباط کرنے والے ہیں۔ عَلِمَ کا فاعل اَلَّذِیْنَ ہے۔ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لاتے ہیں۔

= یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ ۔ اِسْتِنْبَاطٌ (استفعال) مصدر۔ جو اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ جو غور وخوض کرکے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ تو گویا اس صورت میں متعلقہ خبر اپنے صحیح اور اصلی روپ میں سامنے

آجاتی اور امن دخوف کی غلط کیفیت جو بغیر سوچے سمجھے لوگ خبروں سے اخذ کر لیتے ہیں پیدا نہ ہوتی۔

۴:۸۴ = فَقَاتِلْ ۔ میں ف جزائیہ ہے۔ اور فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جواب شرط ہے شرط محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہوگی۔ ان افردوك وتركوك وحدك فقاتل فی سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اگر (منافقین) تمہیں تنہا چھوڑ دیں تو تو اللہ کی راہ میں اکیلا ہی لڑ۔

= لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ ۔ توصرف اپنی ذات کی حد تک مکلّف (ذمہ دار) ہے۔

= حَرِّضْ ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ تو رغبت دلا۔ تو تاکید کر۔ تو تحریض دلا۔ تو ابھار۔ حَرِّضْ علی القتال

= عَسٰی ۔ عنقریب ہے۔ شتاب ہے۔ ممکن ہے۔ توقع ہے۔ اندیشہ ہے۔

= عَسٰی اَنْ یَّكُفَّ ۔ ممکن ہے۔ یا توقع ہے کہ روک دے۔ كَفٌّ مصدر۔ باب نصر۔

اَشَدُّ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ شدید تر۔

= بَأْسَ ۔ لڑائی۔ دبدبہ۔ سختی۔ زور۔ جنگ کی شدت۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی جنگ کی شدت کو روک دے۔ کیونکہ لڑائی کی شدت کے طور پر اللہ کی گرفت بہت سخت ہے۔

= اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۔ عذاب دینے۔ سزا دینے۔ یا ضعیف و عاجز کر دینے میں اللہ تعالیٰ بہت سخت (اُن سے)

= يَشْفَعْ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ جزم فعل بوجہ عمل مَنْ ہے۔ جو سفارش کرتا ہے جو معاونت کرتا ہے۔

= كِفْلٌ ۔ حصہ۔ پورا پورا حصہ۔

= مُقِيْتًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِقْوَاتٌ مصدر۔ قُوْتٌ ۔ مادہ۔ قادر۔ نگران۔ محافظ۔ روزی دینے والا۔ بعض نے اس کا معنی شاہد بھی لیا ہے۔ یعنی اللہ ہر بات پر نظر رکھنے والا ہے۔

۴:۸۶ = حُيِّيْتُمْ ۔ تمہیں دعا دی جائے۔ تمہیں سلام کیا جائے۔ تَحِيَّةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

= حَيُّوْا ۔ تم دعا دو۔ تم سلام کرو۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

= حَسِيْبًا ۔ حساب لینے والا۔ حساب کرنے والا۔ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فاعل۔

۴:۸۷ = اَصْدَقُ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ زیادہ سچ بولنے والا۔ زیادہ سچا۔

= فَمَا لَكُمْ ۔ کیوں تم میں۔ فِی الْمُنٰفِقِيْنَ ۔ منافقوں کے بارہ میں۔ فِئَتَيْنِ ۔ دو گروہ۔ یعنی

کیا وجہ ہے کہ منافقوں کے بارہ میں تم دو گروہوں میں ہو گئے ہو۔ بعض لوگ جنہوں نے اسلام

قبول کرلیا تھا وہ دنیاوی مفاد یا باہمی معاشرتی یا خانگی تعلقات کی وجہ سے مکہ سے یا دیگر مقامات سے ہجرت سے باز رہے۔ بعض انہی وجوہ کی بناپر مدینہ ہجرت کرنے کے بعد وہاں سے ناسازگی آب وہوا یا دیگر بہانہ سازی سے واپس اپنے علاقوں کو چلے گئے۔ اور وہاں کم وبیش اپنی کافر قوم کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف ان کی کاروائیوں میں حصہ لیتے رہے۔ مسلمانوں کی رائے ان کے بارہ میں مختلف تھیں۔ ایک گروہ ان کو خارج از اسلام گردانتا تھا۔ جب کہ دوسرا گروہ ان کو مسلمان ہی گردانتا تھا۔ کہ کلمہ پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ ان میں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو حقیقت میں بالکل مجبور تھے۔ اور ہجرت نہ کر سکتے تھے۔ اور ان پر ان کے کافر ومشرک افراد طرح طرح کے ظلم وستم ڈھاتے تھے قرآن حکیم میں ان کو مستضعفین شمار کیا گیا ہے۔

= اَرْكَسَهُمْ ماضی واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اِرْكَاسٌ سے (اللہ نے) ان کو سر کے بل اوندھا گرادیا ہے۔ ای رَدَّهُمْ اِلَى الْكُفْرِ۔ ان کو کفر کی طرف الٹا پھیر دیا ہے۔ اَرْكَسَ اور نَكَسَ ہم معنی ہیں۔

= اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ ...... اَضَلَّ اللّٰهُ۔ یعنی مستضعفین کے علاوہ جو اپنی مرضی سے وہیں کفار میں رہ گئے۔ یا آکر واپس چلے گئے انہوں نے دنیاوی مفاد کو اسلام پر ترجیح دی اور کفر کی طرف لوٹا دیئے گئے۔ اب اس میں اختلاف کا کونسا موقع ہے۔

۴ : ۸۹ = فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاءً۔ تاکہ تم بھی (اور وہ بھی) یکساں ہوجائیں

= فَاِنْ تَوَلَّوْا۔ اگر وہ ہجرت سے منہ موڑیں۔ انکار کریں۔

۴ : ۹۰ = يَصِلُوْنَ۔ وہ پناہ پکڑیں یا جاملیں۔ فعل مضارع جمع مذکر غائب وَصْلٌ باب ضَرَبَ مصدر۔

= حَصِرَتْ۔ حَصَرٌ (سَمِعَ) ماضی واحد مؤنث غائب وہ گھر گئی وہ تنگ ہوگئی۔ وہ رک گئی حِصَارٌ مَحْصُوْرٌ اسی سے مشتق ہیں۔

حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ محصور ہوچکے ہیں ان کے سینے۔ (کوئی راہ نکلنے کی نہیں ملتی تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں)

جن منکرین ہجرت کو پکڑنے اور قتل کرنے کے متعلق حکم ہوا۔ ان میں دو گروہوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے (۱) جو اس قوم سے جاملیں جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ امن ہے۔

(۲) جو تمہارے پاس آجائیں لیکن ان کے دل اس قدر محصور ہوچکے ہوں کہ وہ کوئی راہ نہیں پاسکتے کہ تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں۔

لَسَلَّطَهُمْ ۔ اس نے ان کو زور دیا۔ ان کو مسلط کیا۔ تَسْلِيطٌ (تفعیلٌ) بمعنی غلبہ اور مسلط کرنا۔ یہاں تقویت قلب کے لئے آیا ہے۔ برائے ازالۃ الحصر (تنگ دلی۔ ذہنی کرب۔ حصر کی کیفیت)۔ مدارک۔ عبد اللہ یوسف علی۔ الخازن۔

= فَلَقَاتَلُوكُمْ۔ عطف ہے لَسَلَّطَهُمْ پر یعنی اگر اللہ چاہتا تو وہ ان کو تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے تقویت قلب دیدیتا۔ اور وہ حصور اور بے یقینی کی کیفیت اپنے دل میں نہ پاتے۔ تو پھر وہ ضرور تم سے قتال کرتے۔

بعض نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کردیتا تو وہ ضرور تم سے لڑتے لیکن یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ جب وہ مسلط ہی ہوگئے تو لڑنے کی کونسی گنجائش رہ گئی۔

ولو شآء اللّٰہ ...... فَلَقَاتَلُوكُمْ۔ جملہ معترضہ ہے۔

خدا نے مسلمانوں پر اپنی عنایت کا ذکر کیا ہے کہ اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالدیا اور وہ مسلمانوں سے قتال کی اپنے میں ہمت نہ پا سکے۔

= فَاِنِ اعْتَزَلُوكُمْ۔ پس اگر وہ تم سے اعراض کریں۔ ایک طرف رہیں۔ کنارہ کش رہیں اِعْتَزَلُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اعتزالٌ (افتعالٌ) مصدر۔ کُمْ۔ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

= اَلسَّلَمَ۔ صلح۔ انقیاد۔ فرمانبرداری۔ اطاعت۔ تَسْلِيمٌ سے بمعنی سپرد کرنا۔ اسم ہے۔

۴: ۹۱ = رُدُّوْا۔ وہ لوٹائے گئے۔ وہ پھیرے گئے۔ رَدٌّ سے باب نصر۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔

كُلَّمَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ۔ جب کبھی حالات نے ان کو فتنہ کی طرف پھیرا۔ تو اُرْكِسُوْا فِيْهَا۔ وہ سر کے بل اس میں جا گرے۔

اُرْكِسُوْا۔ وہ الٹ دیئے گئے۔ اِرْكَاسٌ سے۔ سر کے بل اوپر سے نیچے الٹ دینا۔ ملاحظہ ہو ۴: ۸۸۔

اس جملہ میں اُرْكِسُوْا۔ فعل مجہول استعمال ہوا ہے۔ بعض دفعہ فاعل کو اس تیزی و تندی سے کرتا ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ اس کو کوئی طاقت مجبور کر رہی ہے ورنہ وہ اپنے طور پر شاید اتنی جلد بازی نہ کرتا۔ اس سے اس کی بے تابی اور شدت خواہش ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ حضرت لوط کے قصہ میں۔ سورۃ ہود میں آیا ہے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ (۱۱-۷۸) جب فرشتوں کو انسانی شکل میں قوم لوط نے حضرت لوط کے ہاں دیکھا۔ تو اپنی مذموم خواہش کے زیر اثر وہ سرپٹ اس طرف دوڑے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ آبلہ زیر پا ہیں اور کوئی اور طاقت ان کو اڑائے لئے جا رہی ہے اصل میں ان کی شدتِ خواہش ان کو بھگائے لئے جا رہی تھی۔

اسی طرح آیت ہذا میں اُرْکِسُوْا سے فی الحقیقت یہ مراد نہیں کہ ان کو کوئی اور مسلمانوں کے خلاف قتال میں حصہ لینے پر مجبور کر رہا تھا بلکہ ان کا ایمان تو سطحی تھا۔ ان کے نہاں خانۂ دل میں تو شرک اور کفر بسا ہوا تھا موقعہ پاتے ہی وہ مسلمانوں کے خلاف جوش وخروش کے ساتھ برسرپیکار ہو گئے۔

= يُلْقُوْا اور يَكُفُّوْا عطف ہیں يَعْتَزِلُوْا پر۔ اس لئے لَمْ کا عمل ان ہر دو فعل پر ہے

= ثَقِفْتُمُوْهُمْ۔ تم پاؤ ان کو۔

= سُلْطَانًا مُّبِيْنًا۔ کھلا کھلا اختیار۔ پورا پورا اختیار۔

۴: ۹۲ = تَحْرِيْرُ۔ آزاد کرنا۔ مصدر ہے (تفعیل)

= رَقَبَةٍ۔ اصل میں گردن کو کہتے ہیں۔ پھر جملہ انسانی بدن کے لئے استعمال ہونے لگا اردو زبان میں بھی گردن سے مراد جان یا جسم انسانی مراد لیا جاتا ہے پھر عرف عام میں غلام کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ۔ غلام کا آزاد کرنا۔

= دِيَةٌ۔ خون بہا۔ اصل میں وَدٰى يَدِىْ کا مصدر ہے اور وَدْىٌ تھا۔ واؤ کو حذف کر کے آخر میں ة لائی گئی ہے۔ دیت میں سو اونٹ دیئے جاتے ہیں۔

= مُسَلَّمَةٌ۔ سالم۔ بے داغ۔ یعنی ایسے اونٹ جو بے داغ ہوں۔

= يَصَّدَّقُوْا۔ تَصَدَّقَ يَتَصَدَّقُ۔ تَصَدُّقٌ (تفعل) مضارع۔ جمع مذکر غائب۔ وہ معاف کردیں۔ اصل میں يَتَصَدَّقُوْا تھا۔ تاء کو صاد میں مدغم کیا۔ اور مدغم فیہ کو تشدید دی گئی

تَوْبَةً۔ مصدر منصوب۔ یعنی بطور توبہ کے۔ اللہ سے توبہ کرنے کے طور پر۔

۴: ۹۳ = مُتَعَمِّدًا۔ تَعَمُّدٌ (تفعّل) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ عَمَدًا۔ جان بوجھ کر

= خَالِدًا۔ ہمیشہ رہیگا اس میں۔

= اَعَدَّ۔ اس نے تیار کیا۔ اِعْدَادٌ (اِفعال) تیار کرنا۔ عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں۔ اعداد کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار کرنے کے ہیں کہ شمار کی جائے

۴: ۹۴ = فَتَبَيَّنُوْا۔ تم تحقیق کرلو۔ تم کھول لو۔ تَبَيُّنٌ (تَفَعُّلٌ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

= تَبْتَغُوْنَ۔ تم چاہتے ہو۔ تم ڈھونڈھتے ہو۔ اِبْتِغَاءٌ مصدر بغی مادّہ۔ البغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا۔

= عَرَضَ۔ مال ومتاع۔ سامان۔ اسباب۔ دنیاوی مال اَلْعَرَضُ۔ ہر وہ چیز جسے ثبات نہ ہو۔ دنیا کے لئے بولتے ہیں۔ اَلدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ۔ دنیا تو بیش افتادہ ساز وسامان کا نام ہے

قرآن مجید میں آیا ہے تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ (۸: ٦۷) تم لوگ پیش افتادہ سازوسامان کے طالب ہو اور اللہ تعالیٰ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے۔

اور یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ ھٰذَا الْاَدْنٰی (۷: ۱٦۹) وہ اس دنیا کے مال و متاع لیتے ہیں۔

عَرَضَ کے اور بھی معانی ہیں جو اپنے مقام پر بیان ہوں گے۔

= کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے یعنی ابتدا میں تمہاری بھی زبانی شہادت اسلام پر اعتبار کر لیا گیا تھا۔ قَبْلُ ظرف زمان ہے ظرف مکان بھی آتا ہے اس کو بَعْدُ کی طرف اضافت لازمی ہے جب بغیر ظرف کے آئیگا تو ضمہ پر مبنی ہوگا۔

= مَنَّ اللّٰہُ۔ اللہ نے احسان فرمایا۔

= فَتَبَیَّنُوْا ۔ کا لفظ دوبارہ قتل میں انتہائی احتیاط برتنے کی تاکید کے لئے آیا ہے۔

= شان نزول آیۃ ہذا یہ ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کی قیادت میں کفار کے خلاف لشکر روانہ فرمایا۔ جب کفار کو خبر ملی تو وہ سب بھاگ گئے۔ مرداس نامی ایک شخص جو مسلمان ہو چکا تھا۔ وہ اپنے مال مویشی کے ساتھ وہیں ٹھہرا رہا جب مسلمان وہاں پہنچے تو انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ مرداس نے بھی جواب میں اللہ اکبر کہا۔ اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے ان کے پاس آگیا اور السلام علیکم کہا۔

لیکن حضرت اسامہ رضؓ نے اس کی پرواہ نہ کی اور اسے قتل کر دیا اور اس کا ریوڑ ہانک کر مدینہ لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو رنجیدہ خاطر ہوئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

٤: ۹۵ = اَلْقَاعِدُوْنَ ۔ بیٹھنے والے۔ یعنی جو جہاد پر نہ گئے اور پیچھے گھروں میں بیٹھے رہے۔

= غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ۔ ماسوائے معذوروں کے عذر خواہ بیماری کے سبب ہو۔ یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے۔

= کُلًّا ۔ ہر ایک کے لئے۔ سب کے لئے۔ یعنی سب مسلمانوں کے لئے خواہ وہ قاعدون میں سے ہیں یا مجاہدین میں سے۔ ہر ایک فریق کے لئے بحیثیت مسلمان ہونے کے اللہ تعالیٰ نے اچھے ثواب کا وعدہ کر رکھا ہے۔ لیکن مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے قاعدین پر اور ان کو اجر عظیم دے گا۔

کُلٌّ ۔ لفظاً واحد ہے۔ لیکن معنی کے لحاظ سے جمع ہے اس لئے اس کا استعمال دونوں طرح ہے۔ واحد جمع۔ مذکر۔ مؤنث۔ سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کُلًّا بوجہ فعل وَعَدَ کے مفعول ہونے کے منصوب ہے۔

۴ : ۹۷ = اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ بے شک وہ لوگ جن کی روحوں کو فرشتوں نے قبض کیا۔

یہ آیت ان مسلمان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو بلا کسی معذوری یا مجبوری کے اپنے عزیز و اقارب اور مال و جائداد کی وجہ سے مکہ میں ہی رہ گئے جب کہ ہجرت اس وقت فرض تھی۔ فرشتوں اور ان کے درمیان یہ مکالمہ ہوا۔ جب فرشتے ان کی روحیں قبض کر رہے تھے

= تَوَفّٰهُمْ ۔ ان (فرشتوں کی جماعت) نے ان (کی روحوں) کو قبض کیا۔ اس نے ان کو اٹھایا وہ ان کو قبض کرتی ہے۔ تَوَفّٰى فعل ماضی بھی ہوسکتا ہے اور فعل مضارع بھی۔ تَوَفِّیٌ سے قبض کرنا۔ مضارع کی صورت میں اصل میں تَتَوَفّٰى تھا۔ ایک تاء حذف ہوگئی۔ صیغہ واحد مؤنث غائب باب تفعیل۔ لفیف مفروق۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب

= ظَالِمِىْ ۔ اصل میں ظَالِمِيْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ ظَالِمِىْ اَنْفُسِهِمْ اپنی جانوں کے دشمن۔

تَوَفّٰهُمْ کی ضمیر مفعول هُمْ سے حال ہے یعنی درآں حالیکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ یا کر رہے ہوں گے۔

= قَالُوْا ۔ کہیں گے فرشتے۔ فِيْمَ كُنْتُمْ ۔ تم کس شغل میں تھے۔ تمہارے کیا طور طریقے تھے یعنی تم نے ہجرت کیوں نہ کی۔

= قَالُوْا ۔ کہیں گے وہ لوگ۔ كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۔ ہم وہاں ہجرت سے مجبور و معذور تھے

= قَالُوْا کہیں گے فرشتے۔ اَلَمْ تَكُنْ ..... فِيْهَا ۔ کیا اللہ کی زمین اتنی فراخ و وسیع نہ تھی کہ تم وہاں سے دوسری جگہ ہجرت کر جاتے۔

= فَاُولٰٓئِكَ ۔ پس یہی لوگ ہیں۔

= مَاْوٰىهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا ٹھکانہ۔ ان کا مقام سکونت۔ مَاْوٰى اسم ظرف بھی ہے اور مصدر بھی۔

= مَصِيْرًا ۔ اسم ظرف۔ لوٹنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ ٹھکانہ۔

۴ : ۹۸ = اَلْمُسْتَضْعَفِيْنَ ۔ جو درحقیقت مجبور و معذور تھے۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ ۔ کمزور۔ ناتواں ضعیف لوگ۔

= لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً ۔ کسی حیلہ و چارہ کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔

= وَلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۔ اور نہ (باہر نکلنے کی) کوئی راہ تلاش کر سکتے تھے۔

۴ : ۱۰۰ = سَعَةً ۔ کشائش ۔ وسعت ۔ فراخی ۔ طاقت ۔ پہنچ ۔ وَسِعَ یَسَعُ (سَمِعَ) کا مصدر ہے جس کے معنی فراخ ہونے کے ہیں ۔ اول سے واؤ کو حذف کرکے آخر میں اس کے عوض تا ر لائے ہیں جیسے عِدَۃٌ (وعدہ) زِنَۃٌ (وزن)

سَعَۃٌ کا استعمال مقامات کے لئے بھی ہوتا ہے اور حالت کے لئے بھی ۔ اور فعل کے لئے بھی چنانچہ مقام کے بارہ میں ارشاد ہے اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً (آیۃ ہذا) کیا اللہ کی زمین اتنی کشادہ نہ تھی ۔ حالت کے بارہ میں ہے لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَۃٍ مِّنْ سَعَتِہٖ (۶۵ : ۷) اور صاحب دولت اپنی دولت کے مطابق خرچ کرے ۔ فعل کے بارہ میں ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ (۲ : ۲۵۵) اور اس کی حکومت آسمانوں اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے (یہاں کشائش رزق مراد ہے ۔

= مُرٰاغَمًا ۔ صاحب کشاف نے مراغم کے یہ معنی بیان کئے ہیں ۔ مراغم کا معنی ہجرت گاہ یا ہجرت کا راستہ ہے ۔ المنجد میں اس کے معنی بھاگنے کی جگہ ۔ قلعہ ۔ جائے پناہ ۔ (یعنی اس کو بہت جگہیں ایسی مل جائیں گی جہاں وہ پناہ لے سکے)

= یُدْرِکْہُ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب ۔ اِدْرَاکٌ سے (موت) اس کو آپکڑے

۴ : ۱۰۱ = ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ ۔ (حبب) تم زمین میں سفر کرو ۔ ضَرَبَ فِی الْمَاءِ پانی میں تیرنا ۔

= تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۔ تم قصر کرو نماز میں ۔ یعنی نماز کو مختصر کرلو ۔

= یَفْتِنَکُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ کُمْ ضمیر مفعول ۔ جمع مذکر حاضر ۔ فَتْنٌ وَفُتُوْنٌ مصدر باب ضرب ۔ کہ تم کو پریشانی میں ڈال دیں گے ۔ مصیبت میں مبتلا کر دیں گے ۔

آیت ہذا میں کلام اِنْ خِفْتُمْ ...... کَفَرُوْا ۔ کلام ماقبل سے منفصل ہے اور کلام مابعد سے منتصل ۔ اس صورت میں یہ شرط ہے اور جواب شرط اس کے بعد محذوف یعنی " تو بھی قصر نماز کرلو ۔ اور اگر اس کو کلام ماقبل کے ساتھ لیا جاوے تو مطلب ہے کہ " تم قصر نماز کر سکتے ہو جب تم حالت سفر میں ہو اور حبب دشمنوں کی طرف سے تکلیف وگزند کا اندیشہ ہو ۔

بہرکیف بحالتِ سفر اور بحالت خوف کفار ۔ دونوں حالتوں میں قصر جائز ہے ۔

۴ : ۱۰۲ = وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَہُمْ ۔ (اور چاہیئے کہ وہ پکڑے رکھیں اپنے ہتھیار) اس گروہ کے لئے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شروع نماز میں نماز کے لئے کھڑا ہوا ہے ۔

= فَاِذَا سَجَدُوْا ۔ (پس جب یہ پہلا گروہ سجدہ کر چکے) فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ ۔ (تو یہ پیچھے

چلے جائیں حفاظت کرنے کے لئے)
= لَمْ یُصَلُّوْا۔ (جس دوسرے گروہ نے ابھی نماز پڑھنا شروع نہیں کی)
= اَمْتِعَتِکُمْ۔ تمہارا سازوسامان۔ مَتَاعٌ کی جمع۔
= یَمِیْلُوْنَ۔ مضارع۔ مَیْلٌ مصدر (ضرب) وہ حملہ کردیں گے۔
= مَیْلَۃً وَّاحِدَۃً۔ یکبارگی حملہ کرنا۔ مَالَ یَمِیْلُ (ضَرَبَ) جھک جانا۔ ادھر ادھر مڑ جانا۔ مَالَ عَلٰی حملہ کرنا۔ مَالَ عَنْ۔ اعراض کرنا۔ کنارہ کشی کرنا۔ وَمَالَ اِلٰی۔ کسی کی طرف رغبت کرنا۔
= تَضَعُوْا۔ تم اتار رکھو۔
= حِذْرَکُمْ۔ تمہارا بچاؤ۔ تمہارے بچاؤ کا سامان۔ اپنا بچاؤ ملحوظ رکھو۔
۴: ۱۰۳ = اِطْمَاْنَنْتُمْ۔ تم مطمئن ہو جاؤ۔ تم مطمئن ہو گئے۔ اِطْمِیْنَانٌ سے ماضی جمع مذکر غائب
= مَوْقُوْتًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ وَقْتٌ۔ مصدر۔ وقت مقرر کیا ہوا۔ یعنی جس کا وقت مقرر شدہ ہے کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ ایک فرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہے
۴: ۱۰۴ = لَا تَهِنُوْا۔ تم سست مت ہو جاؤ۔ تم کمزور دل نہ ہو جاؤ۔ وَهْنٌ۔ سے فعل نہی جمع مذکر حاضر۔
وَلَا تَهِنُوْا...... القوم = دشمن قوم کو ڈھونڈھ نکالنے اور اس کا مقابلہ کرنے میں بزدلی نہ دکھاؤ
= تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ۔ تم دردمند ہوتے ہو۔ تم تکلیف پاتے ہو۔ اَلَمٌ سے، درد۔ تکلیف۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ (یعنی اگر تم کو دشمن کا مقابلہ کرنے اور اس کا تعاقب کرنے میں دکھ یا تکلیف پہنچتی ہے تو ان کو بھی تمہاری طرح تم سے مقابلہ کرنے سے ویسی ہی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے)
= اَرٰىکَ اللّٰهُ۔ جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے۔ یعنی جو حقیقت حال کا علم خدا نے تمہیں عطا کیا ہے
= وَلَا .... خَصِیْمًا۔ ای ولا تکن خصیما للخائنین۔ اور خیانت کرنے والوں کے لئے جھگڑا کرنے والا۔ یا طرفداری کرنے والا نہ بن۔
لَا تَکُنْ۔ فعل ناقصہ۔ لَا تَکُنْ کی ضمیر واحد مذکر حاضر۔ اسم لا تکن۔ خصیمًا خبر۔
۴: ۱۰۷ = لَا تُجَادِلْ۔ تو مت جھگڑ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ جدل مادہ۔ باب مفاعلۃ مُجَادَلَۃٌ سے۔
= خَوَّانًا۔ بہت زیادہ خیانت کرنے والا۔ بڑا دغاباز۔ خِیَانَۃٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔
= اَثِیْمًا۔ گنہگار۔ اَثِیْمٌ بمعنی اٰثِمٌ۔ فَعِیْلٌ بمعنی فاعل۔
= یَسْتَخْفُوْنَ۔ وہ چھپتے ہیں۔ وہ چھپے رہ سکتے ہیں۔ اِسْتِخْفَاءٌ۔ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر خفی مادہ

يُبَيِّتُوْنَ ۔ تَبْيِيْتٌ مصدر باب۔ تفعیل ۔ رات کو سوچتے ہیں۔ رات کو سوچتے اور تدبیریں کرتے ہیں۔ مَالَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ۔ ایسی باتیں سوچتے اور کہتے ہیں جن پر خدا راضی نہیں ہے۔
مُحِيْطًا ۔ اسم فاعل۔ مفرد اِحَاطَةٌ مصدر۔ ہر طرف سے گھیرے ہوئے۔ پورا پورا قابو رکھنے والا۔ ہر طرح سے جاننے والا۔ یہاں احاطۂ علمی مراد ہے۔
۴: ۱۱۲ = يَرْمِ بِهٖ ۔ رَمٰى يَرْمِىْ ۔ (ضَرَبَ) سے مضارع واحد مذکر غائب۔ رَمْىٌ مصدر۔ اس کی تہمت لگائے۔ الزام لگائے۔ بِهٖ میں ہٖ ضمیر خطيئة اور اثمٌ کی طرف راجع ہے يَرْمِ اصل میں يَرْمِىْ تھا۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے ی حذف ہوگئی۔
= بَرِيْئًا ۔ بے تعلق ۔ بے گناہ۔
ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْئًا ۔ پھر اس گناہ کا الزام کسی بے گناہ کے سر تھوپ دیتا ہے۔
= اِحْتَمَلَ ۔ اس نے اٹھالیا اِحْتِمَالٌ سے بمعنی برداشت کرنا۔ اٹھانا۔
فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ط تو اس نے بہتان اور ایک صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر اٹھالیا
۴: ۱۱۴ = نَجْوٰهُمْ ۔ اسم نکرہ۔ سرگوشی۔ سرگوشی کرنے والے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف مضاف الیہ۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مادہ ن ج و ہے۔
اَلنَّجْوَةُ ۔ بلند جگہ۔ جگہ جو بلندی کی وجہ سے اپنے ماحول سے الگ معلوم ہو۔
نَجَوْتُهٗ ۔ کسی کو علیحدہ بلند مقام پر چھوڑنے کے بھی ہیں۔ نَاجَيْتُهٗ کے معنی سرگوشی کرنے کے ہیں۔ یا اپنے بھید کو دوسروں پر افشاء ہونے سے بچانے کے ہیں۔ اس سے اِسْتِنْجَاءٌ ہے۔ استنجاء کرنے اور رفع حاجت کے لئے علیحدہ جگہ تلاش کرنا۔ گویا ہر صورت میں علیحدگی اور خلوت کا مفہوم غالب ہے۔
= لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ ۔ ان کے اکثر خفیہ مشورے خیر سے خالی ہوتے ہیں۔
= اِلَّا ...... بَيْنَ النَّاسِ ۔ ہاں وہ جو (ایسے مشوروں میں) صدقہ خیرات کی تلقین کرے۔ یا نیکی و بھلائی کی بات کہے یا لوگوں میں اصلاح کی بات کہے تو وہ مستثنیٰ ہے۔ یعنی ایسے خفیہ مشورے خیر سے خالی نہیں کہلائے جائیں گے۔ یہاں اَمَرَ بمعنی ترغیب و تلقین ہے۔
۴: ۱۱۵ = يُّشَاقِقْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بوجہ عمل مَنْ ۔ يُشَاقِقْ ہوا۔ ق ثانی بوجہ حرف مابعد کے ساتھ وصل کے لئے مکسور ہوا۔ جو مخالفت کرتا ہے شِقَاقٌ مصدر باب مفاعلہ سے ہے شَقٌّ (مضاعف) کے معنی طرف۔ ضد۔ مخالفت۔ ٹکڑہ۔
= نُوَلِّهٖ ۔ جمع متکلم مضارع ہٖ ضمیر مفعول راجع اِلٰى مَنْ تَوْلِيَةٌ مصدر باب تفعیل۔ ہم پھیر دیں گے۔

اُسے۔ ہم اس کو مختار بنا دیں گے۔

= مَاتَوَلّٰی۔ اس نے منہ موڑا۔ اس نے پیٹھ پھیر دی۔ وہ متولی ہوا۔ وہ پھر گیا۔ تَوَلِّیٌ (تفعّل) نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی۔ جدھر وہ خود جانا چاہتا ہے ہم اسے ادھر ہی جانے دیں گے۔

= نُصْلِهٖ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِصْلَاءٌ مصدر۔ باب افعال سے۔ صَلْیٌ مادہ اصل میں نُصْلِیْهِ تھا جواب شرط کی وجہ سے ی گر گئی۔ ہم اس کو داخل کریں گے۔ ہم اس کو آگ میں پھینکیں گے۔

۴ : ۱۱۷ = اِنْ۔ نافیہ ہے۔

= اِنٰثًا عورتیں۔ اُنْثٰی کی جمع ہے جس کے معنی عورت کے ہیں۔ معبودانِ باطل کو اناث کہا ہے کیونکہ مشرکین اپنے بتوں کو انواع واقسام کے زیوروں سے آراستہ کرتے اور ان کو عورتوں کے نام سے نامزد کرتے تھے۔ جیسے لات، منات۔ عُزّٰی۔ نائلہ۔ یہ سب مؤنث نام ہیں۔

۲۔ ضحاک کا بیان ہے کہ مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے اور مدعی تھے کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ بارگاہِ الٰہی میں ہمارے قرب کا موجب ہیں چنانچہ انہوں نے خوبصورت شکل میں ان کے مجسمے تراشے اور کہا کہ یہ اللہ کی بیٹیوں کی شبیہ ہیں جن کی ہم پرستش کرتے ہیں۔ قرآن میں ہے وجعلوا الملئکۃ الذین ۔۔۔۔۔۔ اِنٰثًا۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں۔ عورتیں قرار دیا۔

۳۔ راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔ معبودانِ عرب (لات و منات و عزّٰی وغیرہ) چونکہ پتھروں سے بنائے ہوئے تھے۔ اس لئے منجملہ جمادات تھے اور بقول حسن بصریؒ جس کو ابن جریر اور حاتم نے نقل کیا ہے۔ بے جان چیز جس میں روح نہ پائی جائے۔ اناث میں شامل ہے لہٰذا یہ پتھر کے بُت جو سرتاسر منفعل اور غیر فاعل ہیں یعنی یہ اثر تو قبول کر لیتے ہیں لیکن مؤثر ہونے کی ان میں ذرا بھی اہلیت وقوت نہ ہے کیسے عبادت کے لائق ہو سکتے ہیں۔

= مَرِيْدًا۔ صفت مشبہ۔ سرکش۔ ہر خیر سے خالی۔ مارد۔ متمرد۔ اطاعت سے خارج۔

۴ : ۱۱۸ = لَعَنَهُ اللّٰهُ۔ میں ہٗ ضمیر شیطان کی طرف راجع ہے اور قال فعل کا فاعل بھی شیطان ہی ہے

= لَاَتَّخِذَنَّ۔ مضارع واحد متکلم۔ بالام تاکید و نون ثقیلہ۔ اتخاذٌ (افتعال) سے۔ بہت سی چیزوں میں سے کسی ایک کو لینا۔ یا اختیار کرنا۔ یعنی میں ضرور لوں گا۔

= نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا۔ نَصِيْبًا۔ حصّہ۔ مفروضًا۔ کاٹ کر الگ کیا ہوا۔ مقرر شدہ۔ یعنی تیرے بندوں سے ایک معتدبہ حصّہ کاٹ کر ضرور ہی اپنی طرف کر لوں گا۔

= لَاُضِلَّنَّهُمْ۔ میں ان کو ضرور بہکاؤں گا۔ میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا۔ اِضْلَالٌ۔ سے۔

= لَاُمَنِّیَنَّھُمْ۔ باب تفعیل۔ میں ان کو (طرح طرح کی) امیدیں دلاؤں گا۔
تَمْنِیَۃٌ وَتَمَنِّیَۃٌ ۔ مَنّٰی یُمَنِّیْ ۔ آرزود لانا رغبت دلانا۔
= لَاٰمُرَنَّھُمْ۔ میں ان کو ضرور حکم دوں گا۔ اَمْرٌ سے
= لَیُبَتِّکُنَّ۔ بَتَّکَ یُبَتِّکُ تَبْتِیْکَ (تفعیل) کاٹنا۔ کاٹ کاٹ کر ٹکڑے کرنا۔ چیرنا۔ یُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ۔ وہ ضرور جانوروں کے کان کاٹا کریں گے۔ (کفار عرب اس اونٹنی کو جو پانچ بچے جنتی اور پانچواں نر ہوتا تو اس کے کان چھید کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے۔ اور اس سے کسی قسم کا کام نہ لیتے۔ یہ بھی شرک کی ایک شکل ہے
وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ۔ میں ان کو شدت یا اصرار سے حکم دوں گا اور اس کے نتیجہ میں وہ ضرور جانوروں کے کان کاٹا کریں گے۔ ف پچھلے فعل کے نتیجہ کو ظاہر کرتی ہے۔
= وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ۔ اور میں ان کو حکم کروں گا پس وہ ضرور ہی اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق کی شکلیں بگاڑیں گے۔
تغییر (تفعیل) غَیَّرَ یُغَیِّرُ۔ بگاڑنا۔ بدلنا۔ مسخ کرنا۔ یہ صورت کا بگاڑ یا مسخ کرنا جسمانی بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً پہرہ داروں کی آنکھیں نکالنا۔ عورتوں کا بال کٹا کر اپنی نسوانیت کو بگاڑنا وغیرہ (یہ بگاڑ غیر فطری استعمال مخلوق بھی ہوسکتا ہے) مثلاً جانوروں کے ساتھ خواہش رانی کرنا یا مردوں کے ساتھ صاحب کشاف کی تشریح کے مطابق دین اسلام جو دین فطرت ہے اس میں رد وبدل اور کاٹ چھانٹ کرنا وغیرہ وغیرہ۔
۴ : ۱۲۰ = یَعِدُھُمْ۔ وَعَدَ یَعِدُ وَعْدٌ وَعِدَۃٌ۔ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ھم ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان سے وعدہ کرتا ہے۔ وہ ان کو ڈراتا ہے
= یُمَنِّیْھِمْ۔ اور غلط امیدیں دلاتا ہے جھوٹی آرزوئیں پیش کرتا ہے۔
= غُرُوْرًا۔ دھوکہ۔ فریب
۴ : ۱۲۱ = مَحِیْصًا۔ جائے پناہ۔ بچ نکلنے کی جگہ۔ حَاصَ یَحِیْصُ (اجوف یائی) باب ضَرَبَ بچنا۔ الگ ہونا۔ مَنْ حَاصَ عَنِ الشَّرِّ سَلِمَ۔ جو برائی اور شر سے الگ رہا وہ محفوظ رہا۔ مَحِیْصٌ اسم ظرف مکان۔ بھاگ کر پناہ لینے کی جگہ۔
۴ : ۱۲۲ = جَنّٰتٍ ای فی جَنّٰتٍ۔
= قِیْلًا (اپنی) بات میں کلام میں۔ قول میں۔
۴ : ۱۲۳ = اَمَانِیِّکُمْ۔ اَمَانِیْ۔ اُمْنِیَّۃٌ کی جمع۔ تمہاری ٹھہرائی ہوئی امیدیں۔ تمہارے خیالات

کے اندازے۔ اس میں خطاب بت پرستوں سے ہے۔
= لَیْسَ کا اسم محذوف ہے۔
تقدیر کلام یوں ہے۔ لَیْسَ الْاَمْرُ مَنُوْطًا بِاَمَانِیِّکُمْ اَیُّهَا الْمُشْرِکُوْنَ ۔ اے مشرکو بات (یعنی انجام کار) تمہاری امیدوں پر منحصر نہیں ہے۔
۴: ۱۲۴ = نَقِیْرًا۔ کھجور کی گٹھلی کے اوپر کا چھلکا بمعنی ذرّہ برابر۔
۵: ۱۲۵ = اَحْسَنُ۔ بہتر۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔
= مَنْ اَحْسَنُ۔ استفہام انکاری ہے یعنی کوئی بہتر نہیں ہو سکتا بلحاظ دین کے ..... الخ۔
= مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔
= حَنِیْفًا۔ ایک طرف ہونے والا۔ حَنَفٌ سے جس کے معنی گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جو کوئی ایک راہ حق پکڑ لے اور سب باطل راہیں چھوڑ دے۔ حنیف کہلاوے۔ حَنِیْفًا حال ہے اس کا ذوالحال وہ شخص ہے جس نے ملت ابراہیمی کی پیروی اختیار کی۔ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا۔ اور جس نے تمام ادیان باطلہ کو چھوڑ کر صرف دین ابراہیمی کا اتباع کیا۔
۴: ۱۲۶ = مُحِیْطًا۔ ملاحظہ ہو ۴: ۱۰۸۔ یہاں احاطہ قدرت مراد ہے۔
۴: ۱۲۷ = یَسْتَفْتُوْنَكَ = مضارع جمع مذکر غائب۔ اِسْتِفْتَاءٌ۔ اِسْتِفْعَالٌ۔ مصدر۔ ك ضمیر مفعول۔ واحد مذکر حاضر۔ آپ سے فتویٰ لیتے ہیں۔ آپ سے مسئلہ معلوم کرتے ہیں۔ اِسْتِفْتَاءٌ کسی مشکل بات کا حل دریافت کرنا۔ اِفْتَاءٌ۔ کسی مشکل مسئلہ کو حل کرنا۔ ف ت ی حروف مادّہ۔
= یُفْتِیْکُمْ۔ وہ تم کو حکم دیتا ہے۔ تم کو مشکل بات کا حل بتاتا ہے اِفْتَاءٌ اِفْعَالٌ سے واحد مذکر غائب
= تَرْغَبُوْنَ۔ تم چاہتے ہو۔ تم رغبت کرتے ہو۔ رَغْبَةٌ مصدر مضارع جمع مذکر حاضر۔ رغب الیه طلبه یعنی خواہش کرنا۔ ورغب عنه ترکه متعمدًا۔ کسی چیز کو عمدًا چھوڑ دینا۔ اس کی طرف رغبت نہ رکھنا۔
اس آیت کی ترکیب میں حسب ذیل ملحوظ رہیں۔
یُفْتِیْکُمْ (وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے۔ مشکل بات کا حل بتاتا ہے) ان باتوں میں۔
یُفْتِیْکُمْ۔ (ا) فِیْهِنَّ ای فی النِّسَآءِ۔ (جن کے متعلق تم دریافت کرتے ہو۔ یُفْتِیْکُمْ (محذوف)
(ب) فی یتامی النساء .... تَنْکِحُوْهُنَّ۔ یُفْتِیْکُمْ (محذوف)
(ج) فِی الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ یُفْتِیْکُمْ (محذوف)
یُفْتِیْکُمْ (محذوف) (د) فِیْ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ۔

= یَتَامَی النِّسَآءِ (مضاف مضاف الیہ) بیوہ عورتوں کے یتیم بچے۔ ای اَولَادُ النِّسَآءِ بعض نے اس کا مطلب النسآء الیتامیٰ (موصوف وصفت) یتیم لڑکیاں لیا ہے۔

= تَرْغَبُوْنَ۔ کا صلہ عَنْ یا اِلیٰ یا فِیْ مذکور نہیں لہٰذا۔ تَرْغَبُوْنَ عَنْ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ کا مطلب ہوگا جن سے تم نے نکاح کرنا نہیں چاہتے (بوجہ ان کے عدم حسن اور عدم مال ودولت کے) اور تَرْغَبُوْنَ اِلیٰ یا فِیْ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ کا مطلب ہوگا جن کے ساتھ تم نکاح کی خواہش رکھتے ہو (بوجہ ان کے حسن اور مال ودولت کے)

= تَرْغَبُوْنَ کا عطف تُؤْتُوْنَ پر بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں اس کی تقدیر ہوگی وَلَا تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ اور نہ تم خواہش رکھتے ہو ان کے ساتھ نکاح کی۔

یتامی النسآء اور مستضعفین کے متعلق احکام سورۃ النساء سورۃ ہذا کے رکوع ۱و۲ میں ارشاد فرمائے ہیں۔ وَمَا یُتْلیٰ سے عَلِیْمًا تک اصل استفتاء کا جواب نہیں ہے بلکہ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِیْھِنَّ (کہہ دے اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہ (ابھی) اللہ تعالیٰ تم کو ان عورتوں کے بارہ میں بتاتا ہے) یہ کہہ کر لوگوں کی توجہ سابقہ احکام کی طرف مبذول کرائی جارہی ہے۔ جو اسی سورۃ کے آغاز میں یتیم لڑکیوں کے متعلق بالخصوص اور یتیم بچوں کے متعلق بالعموم فرمائے گئے تھے اس سے یہ یاد دلانا مقصود ہے کہ لوگوں کے ذہن نشین ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یتیموں کے حقوق کی کتنی اہمیت ہے

۴: ۱۲۸ = یہاں سے اصل استفتاء کا جواب شروع ہوتا ہے۔

= بَعْلِھَا۔ اس عورت کا خاوند۔

= نُشُوْزًا۔ مصدر۔ منصوب نکرہ (نصر۔ ضرب) زیادتی۔ ناموافقت۔ شوہر کی طرف سے نشوز سے مراد ہے کہ عورت کو ذلیل سمجھ کر۔ ہمبستری ترک کردینا۔ یا مصارف کم کردینا۔ لاپرواہی۔ بدسلوکی

= اِعْرَاضًا۔ بے رخی۔ کنارہ کشی۔ روگردانی۔

= جُنَاحٌ۔ گناہ۔ جُنُوْحٌ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں۔ اس لئے وہ گناہ جو انسان کو حق سے دوسری طرف مائل کردے۔ یعنی جھکا دے وہ جُنَاحٌ سے موسوم ہوا پھر ہر گناہ کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔ کنایۃً حرج اور مضائقہ بھی مراد لیا جاتا ہے۔

= فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا۔ ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کوئی مضائقہ نہیں۔ کوئی حرج نہیں۔

= یُصْلِحَا۔ وہ دونوں آپس میں صلح کرلیں۔ مضارع منصوب تثنیہ مذکر غائب۔ اِصْلَاحٌ سے

= اُحْضِرَتْ۔ وہ حاضر کی گئی۔ اِحْضَارٌ سے جس کے معنی حاضر کرنے کے ہیں ماضی مجہول واحد

مؤنث غائب۔

= الشُّحَّ - خود غرضی - کنجوسی - بخل - حرص - راغب لکھتے ہیں کہ شح وہ بخل ہے جس میں حرص ہو اور عادت بن گیا ہو - خود غرضی - یہ مصدر ہے اور ابواب - سمع - ضرب - نصر - تینوں سے آتا ہے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ (۵۹ : ۹) اور جو شخص حرص نفس سے بچالیا گیا

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ - اور طبائع تو خود غرضی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔

= وَاِنْ تُحْسِنُوْا ...... اور اگر تم احسان کرو - یہاں خطاب صرف مردوں سے ہے کہ وہ احسان کریں اور خدا ترسی سے کام لیں - کیونکہ بحیثیت قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ کے ان پر فرائض بھی زیادہ عائد ہوتے ہیں اور اسی سے عالی ظرفی اور جذبہ فیاضی کی زیادہ امید کی جا سکتی ہے۔

۴ : ۱۲۹ = وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا - تم ہرگز نہیں کر سکتے۔ تم ہرگز کرنے کی طاقت نہیں رکھتے - طوع مادہ۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ - (۲۱ : ۴۳) وہ نہ تو آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

= اَنْ تَعْدِلُوْا - کہ تم عدل و انصاف کر سکو - پورا پورا انصاف کر سکو۔

= فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ - مَالَ يَمِيْلُ مَيْلًا - مَالَ عَلٰى - مخالفت کی طرف مائل ہونا - یعنی مکمل بے تعلقی اختیار مت کرو - مَالَ اِلٰى - کسی سے رغبت کی خاطر اس کی طرف مائل ہونا۔ مَالَ عَنْ - روگردانی کرنا۔

یہاں صلہ چھوڑ دیا گیا ہے - جس سے معانی میں وسعت پیدا ہو گئی ہے - اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ تم بالکل ایک بیوی کی طرف ازراہ محبت مائل نہ ہو جاؤ - یا یہ کہ تم بالکل ایک بیوی کے خلاف بوجہ نفرت نہ ہو جاؤ - دونوں بیک وقت بھی یہ حالتیں بعید از قیاس نہیں کہ ایک کی طرف تو شدت کی رغبت ہو اور دوسری کی طرف شدتِ نفرت لیکن عبارت مابعد کا قرینہ بتا رہا ہے کہ یہاں تَمِيْلُوْا عَلٰى کے صلہ کے ساتھ ہے - یعنی ایک بیوی سے مکمل کنارہ کشی اور قطع تعلقی اختیار نہ کرو کہ اسے لٹکتا چھوڑ دو - یعنی نہ تو اس کی بیوی کی حیثیت رہے نہ مطلقہ کی۔

= تَذَرُوْهَا - تم اس کو چھوڑ دو۔

= الْمُعَلَّقَةِ - اسم مفعول واحد مؤنث - تَعْلِيْقٌ مصدر - باب تفعیل لٹکائی گئی - نہ ادھر نہ ادھر - نہ بیوی بن کر رہنے کے قابل اور نہ آزاد کہ نکاح ثانی کر سکے۔

۴ : ۱۳۰ = يَتَفَرَّقَا - وہ دونوں الگ ہو جائیں۔

= يُغْنِ اللّٰهُ - يُغْنِ اصل میں يُغْنِيْ تھا - جوابِ شرط کی وجہ سے ی گر گئی - اَغْنٰى يُغْنِيْ اِغْنَاءٌ (افعال) اللہ اس کو بے احتیاج بنا دے گا - محتاج نہ رکھیگا - بے نیاز کر دیگا۔

= مِنْ سَعَتِہٖ۔ وسعت بخشش سے۔ یعنی اللہ خود ان کی ضروریات کو پورا کر دے گا۔
سَعَۃٌ۔ وسعت۔ گنجائش۔ کشائش۔ فراخی۔ وَسِعَ یَسَعُ (سَمِعَ) کا مصدر
۴ : ۱۳۱ = وَصَّیْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَوْصِیَۃٌ سے (باب تفعیل) ہم نے حکم دیا۔
۴ : ۱۳۲ = وَکِیْلًا۔ صفت مشبہ۔ کارساز۔ مددگار۔ نگہبان۔
۴ : ۱۳۵ = قَوّٰامِیْنَ۔ جمع قَوَّامٌ واحد۔ اگرچہ مبالغہ کا صیغہ ہے لیکن اسم فاعل کے معنی ہیں۔ انصاف کے لئے کھڑے ہونے والے۔

= اَلْقِسْطِ۔ اسم مصدر۔ انصاف۔ یہ ظلم اور جور کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اگر باب ضَرَبَ (قَسَطَ یَقْسِطُ۔ قَسْطًا وَقُسُوْطًا سے آئے تو معنی ہوتے ہیں حق سے تجاوز کرنا۔ حق کے خلاف کرنا۔ صفت قَاسِطٌ ہے۔ جس کی جمع قَاسِطُوْنَ وقُسَّاطٌ ہے اگر باب افعال سے آئے تو معنی انصاف کرنا۔ عدل کرنا کے ہیں۔

پہلی مثال۔ وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۔ (۷۲ : ۱۵) اور جو دوسروں کا حق مارنے والے ہیں۔ وہ دوزخ کا ایندھن بنے۔ یہاں مراد راہِ حق سے مڑ جانے والے بھی ہیں۔

دوسری مثال۔ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ (۴۹ : ۹) اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ۔ ای کُوْنُوْا قَوّٰامین بالعدل فی جمیع الشهادات لوجہِ اللّٰہِ۔ یعنی ہر شہادت میں خدا کی رضا کی خاطر عدل وانصاف کرنے والے ہو۔

= اِنْ یَکُنْ۔ خواہ وہ مشہود علیہ ہو یعنی وہ فریق جس کے خلاف گواہی دی جارہی ہو۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

= اَوْلٰی بِهِمَا۔ اَوْلٰی۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ لائق۔ زیادہ مستحق۔ زیادہ قریب۔ وَلْیٌ سے۔

جب اس کا صلہ لام واقع ہو۔ تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے۔ اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب اور اس کے زیادہ مستحق ہونے کے معنیٰ ہوں گے۔

مثلاً قرآن مجید میں ہے اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی۔ (۷۵ : ۳۴) کم بختی ہو تیرے لئے کم بختی۔

فَاللّٰهُ اَوْلٰی بِهِمَا۔ اللہ ان دونوں کا بہتر خیر خواہ ہے۔ (یعنی غنی کا بھی اور فقیر کا بھی)۔
یعنی تم کو ان کی خیر خواہی کی خاطر جھوٹی گواہی دینے کی ضرورت نہیں۔ تم سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کا

خیر خواہ ہے۔ اس واسطے کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ لِلّٰہِ۔

علامہ مودودی نے تفہیم القرآن میں فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا کا ترجمہ یہ کیا ہے: بہرحال اللہ تعالیٰ دونوں سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ تم اس کا لحاظ رکھو۔

لیکن الخازن۔ صاحب مدارک التنزیل۔ صاحب ضیاء القرآن اور علامہ عبداللہ یوسف علی نے اول الذکر کو اختیار کیا ہے۔

= فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا۔ پس خواہش نفس کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں۔

اس کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے: خواہشِ نفس کی پیروی مت کرو تاکہ تم عدل کرنے والے بن سکو کیونکہ عدل عبارت ہے ترکِ خواہشِ نفسانی سے (الخازن)

= تَلْوٗٓا۔ تم پیچ دو۔ تم تروڑ مروڑ کر بیان کرو۔ زبان کو گول مول کرکے بات کرو (یعنی حق بات کو صاف بیان نہ کرو۔ اور زبان کو یوں بات دبا کر بات کرو کہ اس کا کچھ اور ہی مطلب نکل آئے) (نیز ملاحظہ ہو ۴: ٦٤)

= تُعْرِضُوْا۔ یعنی شہادت دینے سے پہلوتہی کروگے۔ تُعْرِضُوْا اصل میں تُعْرِضُوْنَ تھا اِنْ شرطیہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔

۴: ۱۳٦ = یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا .... اے ایمان والو صمیم قلب سے اور ثابت قدمی کے ساتھ ایمان لاؤ ......

اٰمِنُوْا۔ ای اثبتوا علی الایمانِ ودادموا علیہ۔ ثابت قدم رہو ایمان پر اور اس پر مدامت اختیار کرو۔ (کشاف)

اَلْکِتٰبِ۔ پہلی صورت میں الکتاب سے مراد القرآن ہے اور دوسری صورت میں الکتٰب اسم جنس ہے اور اس سے مراد وہ ساری کتابیں ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہوئیں۔

۴: ۱۳۸ = بَشِّرْ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ تو خوشخبری دے۔ تَبْشِیْرٌ (تفعیل) بشارت، خوشخبری یہاں بشارت انذار کے معنی میں آیا ہے اور طنز کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ ایسے کلام کو صنعتِ تعریض کہتے ہیں۔

۴: ۱۳۹ = اَیَبْتَغُوْنَ۔ ءَ استفہامیہ (کیا) یَبْتَغُوْنَ۔ اِبْتِغَاءٌ۔ (افتعال) سے کیا وہ ڈھونڈھتے ہیں۔ تلاش کرتے ہیں۔ چاہتے ہیں۔

۴: ۱۴۰ = وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ۔ کا اشارہ سورۃ انعام کی آیت ٦: ٦٨ کی طرف ہے جہاں ارشاد حق تعالیٰ ہے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ حَتّٰی

یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖ ..... الخ۔

سورۃ الانعام مکی ہے اور یہ ہدایت مشرکین مکہ کی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت کے متعلق ہے جہاں میں وہ آیات الٰہی پر نکتہ چینیاں کرتے تھے۔

موجودہ سورۃ النساء میں کم وبیش یہودیوں کی ایسی ہی مجالس میں بیٹھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو اپنی ان مجلسوں میں آیاتِ الٰہی کا مذاق اڑاتے تھے۔ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور انکار کرتے تھے۔ یہ سورۃ مدنی ہے۔

= اِذَا سَمِعۡتُمۡ ۔ کے لفظی معنی ہیں جب تم سنو۔ لیکن اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ: جب تم دیکھو۔ (کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے اور مذاق اڑایا جارہا ہے) تو فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ ان کے پاس مت بیٹھو۔

= یَخُوۡضُوۡا ۔ مضارع جمع مذکر غائب اصل میں یَخُوۡضُوۡنَ تھا۔ حَتّٰی حرفِ جر کے بعد ان مقدرہ کے عمل سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ وہ مشغول رہیں (ایسی باتوں میں۔ خَوۡضٌ مصدر باب نصر۔

= حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖ ۔ (ان کے پاس مت بیٹھیں) اس وقت تک کہ وہ (یہ کفر واستہزاء چھوڑ کر) کسی دوسری بات کو چھیڑیں۔

۴: ۱۴۱ = یَتَرَبَّصُوۡنَ بِکُمۡ ۔ انتظار کر رہے ہیں کہ تمہارے ساتھ کیا گذرتی ہے (نیکی یا بدی کامیابی یا ناکامی) یعنی تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔ تَرَبُّصٌ (تفعّلٌ) سے۔

= اَلَّذِیۡنَ یَتَرَبَّصُوۡنَ بِکُمۡ کا عطف اَلَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ (آیۃ ۱۳۹) پر ہے اور منافقین متذکرہ آیہ ۱۳۸ کے متعلق ہے لہٰذا فعل بَشِّرۡ (آیۃ ۱۳۸) کا اطلاق اَلَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اور الذین یتربصون بِکُمۡ پر ہوگا۔ یعنی اے نبی علیہ السلام ان منافقین کو دردناک عذاب کی بشارت فرما دے۔ جنہوں نے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بنا رکھا ہے اور جو تمہاری ناکامی یا ناکامیابی پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ کس طرح ہر دو صورت میں مالی فائدہ حاصل کیا جاوے۔

= قَالُوۡا ۔ ای المنافقین یعنی یہ منافقین تم سے کہتے ہیں

= اَلَمۡ نَکُنۡ مَّعَکُمۡ ۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ یعنی ہم تمہارے ساتھ شریک جنگ تھے ہمیں بھی مال غنیمت سے حصہ ملنا چاہیئے۔

= اَلَمۡ نَسۡتَحۡوِذۡ عَلَیۡکُمۡ ۔ نفی جحد بلم کا صیغہ جمع متکلم۔ اِسۡتِحۡوَاذٌ (استفعال) مصدر۔ کیا ہم تم پر غالب نہ آگئے تھے۔ اِسۡتَحۡوَذَ الۡعِیۡرُ عَلَی الۡاَتَانِ ۔ گورخر گدھی پر غالب آگیا (یعنی گدھے

کا مادہ خر کی پشت پر چڑھ کر (جیساکہ جفتی کی صورت میں ہوتا ہے) دونوں جانب سے قابو میں کر لینا حَوْذٌ مادّہ

= نَمْنَعْكُمْ مِّنَ - ای اَلَمْ نَمْنَعْكُمْ مِنَ - کیا نہیں بچایا تھا ہم نے تم کو (مومنوں) سے کیا ہم نے تمہاری حفاظت نہ کی تھی۔

۴ : ۱۴۲ = يُخٰدِعُوْنَ - وہ فریب کرتے ہیں۔ وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ مُخَادَعَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر۔ اَلْخِدَاعُ کے معنی ہیں جو کچھ دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کر کے کسی کو اس چیز سے پھیر دینا جس کے وہ در پے ہو۔

= يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ - یہ (اپنے زعم میں) خدا کو چکمہ دیتے ہیں - یہاں اللہ کو دھوکہ دینا اس کے رسول اور صحابہ کو فریب دینا مراد ہے۔

وَهُوَ خَادِعُهُمْ - (وہ انہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے) بعض نے اس کے معنی کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی فریب کاریوں کا بدلہ دے گا۔ بعض نے کہا ہے کہ مقابلہ اور مشاکلہ کے طور پر کہا گیا ہے۔ جیساکہ آیت وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ (۳ : ۵۴) میں ہے

(مشاکلہ - مقابلہ - علم بدیع کی معانی خوبیوں میں سے دو خوبیاں ہیں۔

مقابلہ۔ دو یا دو سے زائد متوافق معنی کو لاکر ہر ایک کے مقابل کو ذکر کر دیا جائے ترتیب کے ساتھ

مشاکلہ۔ شئ کو ایسے لفظ کے ساتھ ذکر کرنا جو اس کے لئے موضوع نہ ہو اس کے غیر کی صحبت میں واقع ہونے کی وجہ سے۔

= كُسَالٰى - كَسْلَانٌ کی جمع ہے۔ سُست کاہل۔ جس کام میں سستی نہ کرنی چاہئے اس میں سستی کرنے کو كَسَل کہتے ہیں۔ كَسِلَ يَكْسَلُ (سمع) سستی کرنا۔ بمثل سُكَارٰى سُكْرَانٌ۔

= يُرَآءُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب - مُرَاءَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) سے مصدر (رَأْيٌ) سے (مہموز العین اور ناقص یائی) وہ دکھاوٹ کرتے ہیں - وہ ریاکاری کرتے ہیں - وہ دکھلاتے ہیں (لوگوں کو)

یا رَاٰى يَرٰى سے مضارع مجہول ہے وہ دیکھے جاتے ہیں۔ یا کہ وہ دیکھے جائیں لوگوں سے یعنی لوگ انہیں دیکھیں۔ (عبداللہ یوسف علی)

۴ : ۱۴۳ = مُذَبْذَبِيْنَ - اَلذَّبْذَبَةُ - اصل میں معلق چیز کی ہلنے کی آواز کو کہتے ہیں پھر بطور استفادہ ہر قسم کی حرکت اور اضطراب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مُذَبْذَبِيْنَ

بَیْنَ ذٰلِكَ ۔ یعنی ہمیشہ مضطرب رہتے ہیں۔ کبھی مسلمانوں کی طرف اور کبھی کفار کی طرف۔
ذَبْذَبَ فُلَانٌ تَرَدَّدَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ وَلَا تَثْبُتُ صُحْبَتُهٗ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا
دو امور یا دو آدمیوں کے درمیان حالت تردّد میں ہونا اور ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ثابت قدم نہ ہونا۔

۴: ۱۴۴ = سُلْطٰنًا۔ سلطان۔ زور۔ قوت۔ حجت۔ دلیل۔ اختیار۔ برہان۔ سند۔ حکومت
سلطان کے معنی حجت و برہان کے ہیں۔ اسی معنی میں ارشاد الٰہی ہے۔ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ط (۵۵: ۳۳) نہیں نکل سکتے تم بدوں سند کے۔ کبھی اس سے مراد معجزہ لیا جاتا ہے۔ جیسے اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ط (۵۱: ۳۸) اور جب بھیجا ہم نے اس کو فرعون کے پاس کھلی سند دیکر۔ (یہاں مراد معجزہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور کھلی دلیل بھی۔)
یہاں واضح دلیل مراد ہے۔ یعنی کفار کے ساتھ اس قسم کے قریبی تعلقات اور پختہ مراسم منافقت کی کھلی دلیل ہیں۔ اس کے بعد اگر تم پر اللہ تعالیٰ کی گرفت آئے تو تم کو گلہ شکوہ کیسا

۴: ۱۴۵ = اَلدَّرْكِ۔ طبقہ۔ درجہ۔ اَلدَّرْكُ اور اَلدَّرَكُ دونوں لغتیں ہیں۔
بلندی کی طرف جو یکے بعد دیگرے درجے ہوتے ہیں ان کو اہل عرب درجات کہتے ہیں اور پستی کی طرف یکے بعد دیگرے درجے ہوتے ہیں ان کو دَرَکَات کہتے ہیں۔ جہنم کے مختلف طبقات (درکات) علیٰ سبیل التنزل یہ ہیں۔
(۱) جہنم۔ (۲) لظیٰ۔ (۳) حطمہ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویۃ۔ سب سے نیچے منافقوں کا یہی ٹھکانہ ہے۔

۴: ۱۴۷ = مَا۔ استفہامیہ ہے۔ ای انه تعالیٰ لا یعذب الشاکر المؤمن
یعنی اللہ تعالیٰ شکر گذار اور مومن بندے کو عذاب نہ دے گا۔
کیا کرے گا اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر اور تم شکر گذار اور مومن ہو۔
= شَاكِرًا۔ قدر شناس۔ قدر دان۔

پَارَہْ
لَايُحِبُّ اللّٰهُ
(٦)
النِّسَآءِ وَالْمَآئِدَۃ

۴ : ۱۴۸ = لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ۔

لَا یُحِبُّ فعل نفی مضارع۔ اَللّٰہُ فاعل اَلْجَھْرَ مفعول۔

= اَلْجَھْرَ۔ مصدر۔ زور سے کہنا۔ ظاہر کرنا۔ اصل میں دیکھنے یا سننے میں کسی چیز کے کھلم کھلا ظاہر ہونے کا نام جہر ہے جَھَرَ (فتح) جَھْرًا وجِھَارًا وجَھْرَۃً۔ جَھَرَ بِالْاَمْرِ۔ اعلان کرنا۔ جَھَرَ بِالْقَوْلِ۔ آواز بلند کرنا۔ جَھَرَ الصَّوْتَ۔ آواز اٹھانا۔ کَلَّمْتُہٗ جَھْرًا وَ بِالْجَھْرِ میں نے اس سے کھلے اور صاف الفاظ میں بات کی۔

لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً۔ (۲ : ۵۵) کہ جب تک ہم خدا کو سامنے نمایاں طور پر نہ دیکھ لیں تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً (۴ : ۱۵۳) ہمیں نمایاں اور ظاہر طور پر خدا دکھا دو۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ کا مفعول ہے اَلْجَھْرَ بِالسُّوْءِ۔ بری چیز کا کھلم کھلا علی الاعلان اظہار۔ مِنَ الْقَوْلِ۔ کلام۔ زبانی۔ یعنی اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ کوئی بری بات علی الاعلان برملا کہی جائے

= اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط۔ اِلَّا حرف استثناء۔ بعض کے نزدیک اِلَّا مَنْ ظُلِمَ میں استثناء منقطع ہے اور اس صورت میں اِلَّا مَنْ ظُلِمَ کا مطلب ہوگا فَلَا یُؤَاخِذُ اللّٰہُ بِالْجَھْرِ بِہٖ۔ البتہ مظلوم کے بری بات برملا کہنے پر اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرمائے گا۔

اور بعض کے نزدیک یہ استثناء متصل ہے۔ اور اس میں مضاف محذوف ہے۔ اور آیت کی تقدیر یوں ہے۔ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا جَھْرَ مَنْ ظُلِمَ۔ یعنی سوائے مظلوم کے ظالم کو علانیہ برا کہنے کے اللہ تعالیٰ کسی کو پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی کو علانیہ برا کہے۔

= سَمِیْعًا۔ مظلوم کے شکوہ کو سننے والا ہے

= عَلِیْمًا۔ ظالم کے ظلم کو بخوبی جاننے والا ہے۔

۴ : ۱۴۹ = تُبْدُوْا۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تُبْدُوْنَ تھا۔ اِنْ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ اِبْدَاءٌ سے۔ تم ظاہر کرو۔

= تَعْفُوْا عَنْ۔ عَفْوٌ سے۔ جمع مذکر حاضر۔ یہ بھی اصل میں تَعْفُوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ عَفَا عَنْ۔ معاف کرنا۔ سزا نہ دینا۔ تَعْفُوْا عَنْ۔ تم برائی کو معاف کر دو۔ تم درگذر کرو تم برائی کی سزا نہ دو۔

= عَفُوًّا۔ بروزن فَعُوْلٌ عَفْوٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور عَفْوٌ کے معنی برائی سے یا گناہ سے درگذر کرنے کے ہیں۔ عَفُوًّا۔ بہت زیادہ معاف کرنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے

۴: ۱۵۱ = حَقًّا ۔ بمعنی یَقِیْنًا ۔ درحقیقت۔
۴: ۱۵۳ = تُنَزِّلَ ۔ تَنْزِیْلٌ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو اتار لائے ۔ تو اتروائے
تَنْزِیْلٌ بروزن تفعیل ۔ ترتیب سے اور یکے بعد دیگرے تفریق سے نازل کرنا ۔ اتارنا ۔ تُنَزِّلَ
منصوب بوجہ اَنْ ناصبہ ہے ۔
= الصّٰعِقَةُ ۔ بجلی کی کڑک ۔ صاعقہ کے اصل معنی فضا میں سخت آواز اور ہولناک دھماکہ کے
ہیں ۔ پھر کبھی تو اس آواز سے صرف آگ ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی وہ آواز عذاب اور نقصان کا
سبب بن جاتی ہے اور کبھی اس سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا ان آثار کی وجہ سے صاعقہ
بمعنی آگ ۔ عذاب ۔ موت تینوں طرح قرآن میں مستعمل ہے مثلاً وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ (۱۳: ۱۳) اور
وہی بجلیاں بھیجتا ہے ۔ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (۴۱: ۱۳) میں تم کو
مہلک عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر وہ (عذاب) آیا تھا ۔ اور فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ
(۵۱: ۴۴) سو تم کو (ایک ہولناک کڑک کے نتیجہ میں) موت نے آپکڑا ۔ صاعقہ یا تو صَعِقَ
یَصْعَقُ (سمع) کا مصدر ہے ، بے ہوش ہونا ۔ یا صَعِقٌ سے بمعنی مذکور اسم فاعل کا صیغہ واحد
مؤنث ہے ۔ بے ہوش کرنے والی ۔
= بِظُلْمِهِمْ ۔ ای بِسَبَبِ ظُلْمِهِمْ ۔ یعنی بسبب ان کے ظلم کے ۔
= ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ ۔ کے بعد اِلٰھًا محذوف ہے یعنی اس کے بعد انہوں نے بچھڑے
کو (اپنا معبود) بنالیا ۔
= عجل ۔ بچھڑا ۔ گوسالہ ۔ گائے کا بچہ ۔ امام ابو منصور ثعالبی نے فقہ اللغۃ میں گائے بیل ۔ کی عمر کے
لحاظ سے تین الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ (۱) عِجْلٌ بچہ (۲) شبوب جوان ۔ ۳ ۔ فَارِضٌ عمر رسیدہ
= اَلْبَیِّنٰتُ ۔ یعنی الدلالات الواضحات صریح اور واضح دلیلیں مثلاً عصا ۔ ید بیضاء ،
سمندر کا پھٹ جانا ۔
= سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۔ روشن معجزات ۔ واضح دلائل ۔ یا رعب و دبدبہ ۔ واضح غلبہ ۔
۴: ۱۵۴ = رَفَعْنَا ۔ باب فتح ۔ رَفْعٌ سے ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے بلند کیا ۔ ہم نے اٹھایا ۔
= وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ ۔ ہم نے بلند کیا ان کے اوپر کوہ طور کو ۔ ان کے سروں پر کوہ طور کو
معلق کر دیا ۔ (ابن کثیر)
اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کو ان کے اوپر کھڑا کر دیا ۔ کہ ان پر سایہ فگن ہو گیا تاکہ وہ ڈر جائیں اور
نقض عہد سے باز رہیں (الخازن) پہاڑ کے دامن میں میثاق لیتے وقت ایسی خوفناک صورتِ حال

پیدا کردی گئی تھیں کہ ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا پہاڑ ان کے اوپر آپڑے گا۔

عہد سے مراد وہ میثاق ہے جو کوہِ طور کے دامن میں بنی اسرائیل کے نمائندوں سے لیا گیا تھا۔ (تفہیم القرآن مودودی)

اور ہم نے کوہ طور کی بلندیوں کے دامن میں ان سے عہد لیا تھا۔ (عبداللہ یوسف علی)

صاحب المفردات لکھتے ہیں:۔

الرَّفْعُ۔ (فتح) کے معنی بلند کرنے اور اٹھانے کے ہیں۔ یہ کبھی تو مادی چیز کو جو اپنی جگہ پر پڑی ہوئی ہو اسے اس کی جگہ سے اٹھا کر بلند کرنے پر بولا جاتا ہے جیسے فرمایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ (۲: ۱۶۳) اور ہم نے طور پہاڑ کو تمہارے اوپر لا کھڑا کیا۔ یا آیۃ ہذا۔ اور اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا۔ (۱۳: ۲) اللہ تعالیٰ وہ قادر مطلق ہے جس نے آسمان کو بدوں کسی سہارے کے جسے تم دیکھ سکو اونچا بنا کھڑا کیا۔

اور کبھی ناموری اور شہرت ذکر بلند کرنے کے لئے۔ جیسے فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۹۴: ۴) اور ہم نے تمہارے ذکر خیر کا آوازہ بلند کیا۔

اور کبھی مرتبہ کی بلندی بیان کرنے کے لئے جیسے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ (۱۲: ۷۶) اور ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔

= بِمِیْثَاقِہِمْ۔ میں ب سببیہ ہے۔ یعنی بِسَبَبِ اَخْذِ مِیْثَاقِہِمْ۔ ان سے پختہ وعدہ لینے کے لئے۔ المیثاق۔ پختہ عہد و پیمان جو قسموں کے ساتھ مؤکد کیا گیا ہو وَثْقٌ سے۔

= لَا تَعْدُوْا۔ فعل نہی تم تعدی نہ کرو۔ تم تجاوز نہ کرو۔ تم زیادتی نہ کرو۔ عَدْوٌ سے باب نصر۔

= السَّبْتِ۔ روز شنبہ۔ سنیچر کا دن۔ اہل یہود کے نزدیک سنیچر کا دن متبرک اور تعظیم کا دن تھا۔ اور اس دن وہ اپنے کام کاج سے قطع تعلق رکھتے تھے۔ یہودیوں کا عزت و حرمت کا دن انگریزی ادر عبرانی شبات کا عربی مترادف۔

اس روز ان پر بعض کام کرنے اور بعض نہ کرنے کے احکام عائد تھے۔ اسی طرف اس آیۃ میں اشارہ ہے کہ سبت کے روز احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ حدود جو مقرر کی گئی ہیں ان سے تجاوز نہ کرنا۔

= مِیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ پختہ وعدہ۔ غَلِیْظٌ غِلْظَۃٌ صفت مشبہ۔ سخت۔ شدید۔ اَلْغِلْظَۃُ۔ بمعنی موٹاپن۔ گاڑھاپن۔ سخت پن۔ مثلاً فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ (۴۸: ۲۹) پھر

موٹی اور سخت ہوئی۔ اور پھر اپنی نال (تنے) پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔

۴ : ۱۵۵ = فَبِمَا۔ میں ب سببیت کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اور مَا زائدہ ہے اور تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

= فَبِمَا نَقْضِهِمْ۔ نقض مصدر نَقْضٌ سے بمعنی توڑ دینا۔ نقضِ مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کے توڑ دینے کی وجہ سے۔

= فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ میں تقدیر عبارت یوں ہے فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت مسلّط کردی اور کُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور قَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ اور قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ کا عطف فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ پر ہے۔ یعنی وہ ہماری لعنت کے نیچے اس واسطے بھی آگئے کہ انہوں نے اللہ کی آیات سے انکار کیا۔ انبیاء کو ناحق قتل کیا اور (گستاخانہ) یہ بات کہی کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں

= غُلْفٌ۔ جمع۔ اس کا واحد اَغْلَفُ ہے اصل میں لام پر ضمہ تھا جو تخفیفاً ساقط کردیا گیا۔ اَغْلَفُ وہ چیز ہے جو کسی غلاف میں بند ہو۔ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ یعنی ہمارے دل غلافوں کے اندر بند ہیں تمہاری نصیحت کی رسائی ہمارے دلوں تک ناممکن ہے۔

= بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ جملہ معترضہ ہے اور ان کے قول قلوبنا غلف کے جواب میں آیا ہے کہ ان کے دل غلافوں کے اندر کیا بند ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے (بوجہ ان کے کفر کے) اس لئے ان میں تھوڑے ہی ہوں گے جو ایمان لائیں گے۔

= طَبَعَ۔ اس نے مہر لگادی۔ اس نے چھاپ لگادی۔ اس نے ٹھپہ لگادیا۔ (باب فتح) سے صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

۴ : ۱۵۶ = وَبِكُفْرِهِمْ۔ کا عطف بھی فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ آیۃ ماقبل پر ہے اسی طرح وَقَوْلِهِمْ .... رَسُوْلَ اللّٰهِ کا عطف فَبِمَا نَقْضِهِمْ پر ہے۔ یعنی وہ بدیں سبب بھی مورد لعنت ہوئے کہ انہوں نے پیہم کفر کا ارتکاب کیا۔ (یعنی پہلے حضرت موسیٰؑ کا اور پھر حضرت عیسیٰؑ کا اور ازاں بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) اور حضرت مریم پر بہتان عظیم باندھا۔

۴ : ۱۵۷ = وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ کا عطف حسب بالا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ پر ہے۔

= مَا قَتَلُوْهُ۔ سے لے کر آیۃ ۱۵۹ تک جملہ معترضہ ہے۔

= مَا صَلَبُوْہُ۔ مَا نافیہ ہے۔ صَلَبُوْا صَلْبٌ سے (باب ضرب) ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے، ہُ ضمیر واحد مذکر غائب حضرت عیسٰی کی طرف راجع ہے انہوں نے اس کو سولی نہیں پڑھایا تھا۔

الصلب ھو تعلیق الانسان للقتل۔ کسی انسان کو لٹکا دینا تاکہ وہ مرجائے یہ صلب ہے،

= شُبِّہَ۔ وہی صورت بنادی گئی۔ مانند کر دیا گیا۔ تَشْبِیْہٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو کسی چیز کے مانند کر دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ۔ بلکہ سولی چڑھانے کا معاملہ ان پر مشتبہ کر دیا گیا۔ ان کو یوں معلوم ہوا کہ انہوں نے حضرت عیسٰی کو سولی چڑھا دیا۔ لیکن حقیقت میں حضرت عیسٰی کو وہ نہ قتل کر سکے اور نہ ہی سولی پر چڑھا سکے۔ محض مصلوب کی حضرت عیسٰی علیہ السلام سے مشابہت کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی

= وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا ...... اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ یہ ان اختلاف کرنے والوں کے متعلق ہے جو عیسائی تھے اور ان میں آپس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مصلوب ہونے پر کوئی متفق علیہ قول نہیں بلکہ اُن میں بیسیوں اقوال ہیں جن کی کثرت اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصل حقیقت ان کے لئے بھی (یعنی نصاریٰ کے لئے بھی جنہوں نے یہود کے دعویٰ قتل وتصلیب پر پرا اعتبار کر لیا ہے) مشتبہ ہی رہی۔ کوئی فرقہ ان میں سے کہتا ہے کہ جس شخص کو صلیب پر چڑھایا وہ مسیح نہ تھا۔ بلکہ ان کی شکل کا کوئی اور آدمی تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ صلیب پر چڑھایا تو مسیح کو ہی تھا مگر ان کی وفات صلیب پر نہ ہوئی تھی۔

اور کوئی کہتا ہے کہ صلیب پر موت مسیح کے جسم انسانی کی واقع ہوئی تھی مگر الوہیت کی روح جو اس میں تھی وہ اٹھالی گئی۔

اور کوئی کہتا ہے کہ مرنے کے بعد مسیح علیہ السلام جسم سمیت زندہ ہوئے اور پھر جسم سمیت اٹھالئے گئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

= وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا۔ ان کی مندرجہ بالا غلطیوں کا قرآن حکیم نے ازالہ کر دیا۔ کہ یقیناً انہوں نے حضرت مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بس یہ حقیقت ہے اور پھر اس کی مزید تصریح کر دی بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف (جسمانی طور پر زندہ) اٹھالیا۔

۴: ۱۵۸ = رَفَعَہٗ کی مزید تشریح کے لئے رَفَعْنَا ۴: ۱۵۴ کے تحت ملاحظہ ہو۔

۴: ۱۵۹ = اِنْ نافیہ ہے۔

= بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ۔ میں ضمیر ہٖ حضرت عیسٰی کی طرف راجع ہے۔

یعنی جب حضرت عیسٰی زمین پر نزول فرمائیں گے تو ان کی طبعی موت سے قبل تمام اہل کتاب (یہودی

اور عیسائی) جو اس وقت موجود ہوں گے۔ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوں گے۔

بعض کے نزدیک اس کا مرجع اہل کتاب میں سے کا ہر فرد ہے لیکن اکثر مفسرین پہلے ہی قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

۴ : ۱۶۰ = فَبِظُلْمٍ میں باء سببیہ ہے۔

= بِصَدِّهِمْ۔ صَدٌّ۔ روکنا۔ رکنا۔ صَدَّ يَصُدُّ (نصر) کا مصدر۔ ان کے (لوگوں کو اللہ کے راستے سے) روکنے کی وجہ سے۔

= كَثِيْرًا۔ نَاسًا كَثِيْرًا۔ (بہت لوگوں کو) بھی ہو سکتا ہے۔ اور صَدًّا كَثِيْرًا۔ (کثرت سے روکنا) بھی۔

۴ : ۱۶۱ = نُهُوْا۔ نُهِيَ سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ ان کو منع کیا گیا۔ ان کو روکا گیا۔ نَهٰى يَنْهٰى (فتح) وَنَهْيٌ يُنْهٰى نُهُوْا۔ اصل میں نُهِيُوْا تھا۔ ماقبل مکسور کی وجہ سے یاء پر ضمہ دشوار تھا۔ اس لئے یہ ضمہ ماقبل کو دیا۔ اب یٰ اور وٗ ساکنین ہونے کی وجہ سے ی گر گئی۔

= جو چیزیں باوجود پہلے حلال ہونے کے اب اہل یہود پر حرام کر دی گئی تھیں ان کی وجوہات یہ چار جرائم تھے۔ ان کا ظلم کرنا۔ لوگوں کو راہ حق سے روکنا۔ سود کھانا۔ اور لوگوں کا مال ناحق ہڑپ کرنا۔

۴ : ۱۶۲ = لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ۔ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب آیہ ۱۶۰ میں اَلَّذِيْنَ هَادُوْا کی طرف راجع ہے۔

= يُؤْمِنُوْنَ کا فاعل رَاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ اور اَلْمُؤْمِنُوْنَ ہیں۔

= اَلْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ۔ نماز کو عزم و اہتمام کے ساتھ پڑھنے والے۔ مُقِيْمِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔

= اَلْمُقِيْمِيْنَ کا عطف اَلْمُؤْمِنُوْنَ پر ہے۔ نحوی قاعدہ کے مطابق اَلْمُقِيْمُوْنَ ہونا چاہئے تھا اسے اپنے معطوف علیہ کے خلاف اعراب کیوں دیا گیا۔ اس کے متعلق علماء نے متعدد جواب دیئے ہیں۔ لیکن سب سے بہتر وہ توجیہ ہے جو سیبویہ نے کی ہے۔ کہ مُقِيْمِيْنَ پر نصب تعظیم کی وجہ سے ہے۔ اور اس نے اس کی کئی مثالیں بھی دی ہیں وھٰذا اصح ما قیل فیہ (قرطبی)

= اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ (یہی لوگ جنہیں ہم عنقریب اجر عظیم دیں گے) اشارہ اُولٰٓئِكَ کے مشار الیہم رَاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ۔ مُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ۔ مُؤْتُوْنَ

الزکوٰۃ ۔ المؤمنون باللہِ والیوم الاٰخرِ ہیں۔
= مُؤْتُوْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر حاضر ۔ اَلْمُؤْتِیْ واحد اِیْتَاءٌ مصدر باب افعال ۔ دینے والے ۔ ادا کرنے والے ۔

۴ : ١٦٣ = اَوْحَیْنَا ۔ ہم نے وحی بھیجی ۔ ہم نے حکم بھیجا ۔ اِیْحَاءٌ ۔ اِفْعَالٌ ۔ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم وَحْیٌ مصدر ۔ اشارہ سے بتانا ۔ اشارہ سے بات کرنا ۔ دل میں بات ڈالنا ۔ لغت عربی میں وحی کا معنی اشارہ کرنا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْہِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا (١٩-١١) پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو ان سے اشارے سے کہا کہ خدا کو صبح و شام یاد کرتے رہا کرو۔

لیکن اس کا اطلاق مختلف مفہوموں پر ہوتا رہتا ہے مثلاً ١:۔ بطریق الہام کسی چیز کو دل میں ڈال دینا ۔ جیسے وَاَوْحَیْنَا اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ (٢٨ : ٧) اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

(٢) اپنے طبعی اور غیر فطری فرائض کی انجام دہی کے لئے فطری طور پر ہدایت خالق کی طرف سے ہوتی ہے اور اسے وحی تسخیری بھی کہتے ہیں ۔ جیسے وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ (١٦: ٢٨) اور تمہارے رب نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا۔

(٣) کسی کو پُراسرار طریقہ پر کسی امر کی تعلیم دینے کو بھی وحی کہتے ہیں جیسے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُہُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (٦: ١١٣) اور اسی طرح ہم نے شیطان (سیرت) جنوں اور انسانوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنادیا وہ دھوکہ دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع باتیں ڈالتے رہتے ہیں ۔

۴ ۔ شریعت میں کلمہ الٰہیہ کو وحی کہا جاتا ہے جو انبیاء و اولیاء کی طرف القاء کیا جاتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں ۔ مثلاً فرمایا:۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِہٖ مَا یَشَآءُ ۔ (٤٢ : ٥١) اور کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں ہے کہ خدا اس سے بات کرے ۔ مگر الہام کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے سے ۔ یا کوئی فرشتہ بھیج دے ۔ تو وہ خدا کے حکم سے جو خدا چاہے القاء کرے ۔

الہام کی مثال اُمِّ مُوْسٰی کے بارہ میں اوپر گذر چکی ہے ۔

وحی کی دوسری دو قسمیں بذریعہ فرشتہ یا از پس حجاب بلاواسطہ یہ دونوں انبیاء کے لئے

مخصوص ہیں۔ وحی جو فرشتہ کے ذریعہ ہوتی ہے تو فرشتہ ظاہری آنکھوں سے نظر آتا ہے اور اس کا کلام سنائی دیتا ہے جیسا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک معین شکل میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پیام رسالت پہنچایا کرتے تھے۔ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر اللہ کا کلام سنا تھا۔

ایک اور صورت وحی کی القاء فی الرّوع یعنی دل میں کسی بات کا ڈال دینا۔ جیسے حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ روح القدس نفث فی روعی۔ (روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی)

اور حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انقطع الوحی وبقیت المبشرات رؤیا المؤمن۔ کہ وحی تو منقطع ہو چکی ہے مگر مبشرات یعنی رؤیا مؤمن باقی رہ گئے ہیں

= اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔ اس کا عطف اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ پر ہے آیت کی تقدیر گویا یوں ہے!

اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ (الْکِتٰبَ) کَمَا اٰتَیْنَا (ای اَوْحَیْنَا اِلٰی) دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔

۴: ۱۶۴ = رُسُلًا کا عطف بھی اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ (آیۃ ماقبل) پر ہے۔ اور (جیسے وحی بھیجی ہم نے) دوسرے رسولوں پر۔ یہی صورت رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْھُمْ کی ہے۔

۴: ۱۶۵ = حُجَّۃٌ۔ عذر۔ حجت۔ جمع حُجَجٌ۔

= مُنْذِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ڈرانے والے۔

= بَعْدَ الرُّسُلِ۔ یعنی نبیوں اور رسولوں کے بھیجنے کے بعد ان کی بعثت اور کتب سماویہ کے ان پر نازل کرنے کے بعد۔

۴: ۱۶۶ = لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْھَدُ۔ آیات ماقبل کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ لٰکِنِ اللّٰہُ سے پہلے عبارت انھم لَا یَشْھَدُوْنَ (یہ لوگ آپ کی رسالت کی اور کتاب اللہ کے نازل ہونے کی شہادت نہیں دیتے تو نہ دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔

= شَھِدَ ب۔ کسی کے متعلق شہادت دینا۔ شَھِدَ عِنْدَ الْحَاکِمِ بِفُلَانٍ اَوْ عَلٰی فُلَانٍ۔ اس نے حاکم کے سامنے فلاں کے متعلق یا فلاں کے خلاف شہادت دی۔

اَللّٰہُ یَشْھَدُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَیْكَ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے اس کتاب کی بابت (اس کے حق میں) جو اس نے نازل کی تمہاری طرف۔

= اَنْزَلَ بِعِلْمِہٖ۔ کہ اس نے اتارا اسے اپنے علم سے۔ یعنی یہ کلام جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ کے علم کی جلوہ گاہ ہے۔ (اس میں ان چیزوں کا علم ہے جس پر اس نے اپنے بندوں کو مطلع فرمانا چاہا)

جیسے ارشاد ہے وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ (۲: ۲۵۵) اور وہ اس کی منشاء کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔) یہاں بھی علم سے مراد اللہ کا خاص علم ہے جو صرف وہی جانتا ہے۔ اور صرف اسی قدر اپنے بندوں کو دیتا ہے جتنا کہ وہ خود چاہے۔

۴: ۱۶۷ = صَدُّوۡا۔ صَدٌّ سے انہوں نے روکا۔

۴: ۱۶۹ = یَسِیۡرًا۔ آسان۔ سہل۔ یُسۡرٌ مادہ۔ صفت مشبہ واحد مذکر منصوب۔

۴: ۱۷۰ = وَاِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔

اِنۡ تَکۡفُرُوۡا کے بعد فَھُوَ غَنِیٌّ عَنۡکُمۡ وَلَا یَتَضَرَّرُ بِکُمۡ۔ اگر تم انکار کرو گے یا کفر کرو گے تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے وہ تمہارے کفر وایمان سے بالاتر ہے اور تمہارے کفر سے اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔

۴: ۱۷۱ = لَا تَغۡلُوۡا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر غُلُوٌّ (باب نَصَرَ) تم مبالغہ مت کرو۔ تم حد سے نہ بڑھو۔ تم زیادتی مت کرو۔

= عَلَی اللّٰہِ۔ عَلٰی اکثر استعلاء کے معنوں میں آتا ہے جیسے حُمِلَ عَلَی الدَّآبَّۃِ۔ جانور پر لادا گیا۔ یا اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ اللہ ہر شئی پر قادر ہے۔

لیکن یہاں صرف متعلق کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

= کَلِمَتُہٗ۔ صاحب ضیاء القرآن نے کلمہ کی بڑی اچھی اور عام فہم تشریح کی ہے۔ فرماتے ہیں کلمہ کا لغوی معنیٰ تو ہے ما ینطق بہ الانسان جس کے ساتھ نطق کیا جائے یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر اس کا اطلاق حقیقی معنوں میں نہیں ہوتا بلکہ مجازاً ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ وجہ مجاز کیا ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام پر کلمہ کے اطلاق کی وجہ یہ ہے کہ ہر مولود کے دو سبب ہوتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس کی تخلیق سے متعلق ہو اور وہ اپنی زبان قدرت سے کُنۡ فرما کر اذنِ ظہور دے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ مادۂ منویہ شکم مادر میں قرار پکڑے اور وقت معین گذرنے کے بعد اس کی ولادت ہو۔

پہلا سبب اگرچہ حقیقی ہے لیکن نگاہوں سے پوشیدہ ہے اس لئے اُسے سبب بعید کہہ لیجئے۔ اور دوسرا سبب کیونکہ عادی اور عام ہے اور اسے ہر ایک جانتا ہے مؤمن ہو یا غیر مؤمن اس لئے اسے سببِ قریب کہہ لیجئے۔ اب یہاں دلائل قطعیہ سے ثابت ہے کہ سببِ قریب

یعنی ماد، منویہ موجود نہیں۔ اس لئے اس پر سبب بعید یعنی کلمہ کُنْ کا اطلاق کردیا۔ اور آپ کو کَلِمَۃُ اللّٰہِ یا کَلِمَۃٌ مِّنْہُ کہہ دیا۔ اور عربی لغت میں سبب کا اطلاق مسبّب پر عام ہوتا ہے جیسے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا انا دعوۃ ابی ابراھیم یعنی میں اپنے پدر بزرگوار ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔ حالانکہ آپ دعا نہ تھے دعا کا جواب تھے۔ دعا ابراہیمی چونکہ آپ کی تشریف آوری کا سبب بنی تھی اس آپ پر دعا کا اطلاق کردیا۔

نیز کلمہ کا لفظ بشارت اور آیت کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہوتا رہتا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ آپ وہ بشارت ہیں جو حضرت مریم کو دی گئی۔ یا آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آیت (نشانیوں میں سے ایک روشن نشانی) ہیں۔

= رُوْحٌ مِّنْہُ۔ ضیاء القرآن میں ہے: روح کا معنیٰ ہے مابہ الحیاۃ جس کے ساتھ زندگی قائم ہو۔ اور زندگی دو قسم کی ہوتی ہے۔ حسّی اور معنوی۔ حسّی زندگی وہ ہے جس کے ذریعے چلنا پھرنا۔ بولنا سننا۔ سمجھنا یاد کرنا وغیرہ قسم کے افعال صادر ہوتے ہیں اور معنوی زندگی وہ ہے جس سے مکارم اخلاق رحم۔ محبت۔ سخاوت وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے اسی لئے قرآن حکیم کو بھی کئی بار روح کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ حیات معنوی کا سبب ہے۔ وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ (۴۲:۵۲) اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ پر روح یعنی قرآن نازل کیا حضرت مسیح کیونکہ حیاتِ حسّی اور معنوی دونوں کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کو بطورِ مبالغہ روح یعنی سراپا رُوح کہہ دیا۔ جیسے ہم بہت کسی خوبصورت انسان کو حُسنِ مجسّم کہہ دیتے ہیں۔

المفردات میں ہے۔ کبھی روح کا اطلاق سانس پر ہوتا ہے۔ جیسے شعر ہے:۔

وقلت لہ ادفعھا الیک واحیھا

بروحک واجعل لھا قیتۃ قَدْرًا

تو میں نے کہا اسے اٹھاؤ۔ اور قدرے نرم پھونک مار کر اسے سلگاؤ اور اس میں تھوڑا سا ایندھن ڈال دو۔

کبھی روح کا اطلاق اس چیز پر ہوتا ہے جس کے ذریعہ زندگی۔ حرکت۔ منافع کا حصول اور مضرات سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے۔ آیت کریمہ: وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (۱۷:۸۵) اور تجھ سے روح کی حقیقت دریافت کرتے ہیں تو اُن سے کہہ دیجئے یہ میرے پروردگار کا حکم ہے۔

روح کے دیگر معانی۔ روح۔ جان۔ بھید کی بات۔ فیضِ غیبی بھی ہیں۔
کبھی روح کو آل کے ساتھ لبطور معرفت حضرت جبریل کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے جیسے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ (۷۰: ۴) فرشتے اور جبریل اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ حضرت جبریل کو رُوْحُ الْقُدُسِ (۲: ۸۷) اور رُوْحُ الْاَمِیْنُ (۲۶: ۱۹۳) سے بھی ذکر کیا ہے۔
= مِنْهُ۔ اس سے۔ روح کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف جزئیت کی نہیں بلکہ تشریف اور تفضیل کی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا اس چیز کے لئے شرف اور فضل کا اظہار ہے۔ اور ایسی اضافت کا استعمال قرآن حکیم اور کلام عرب میں عام ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ شیطان کو فرماتے ہیں۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ (۱۵: ۴۲) یعنی میرے بندوں پر تو قابو نہیں پا سکتا۔ بندے تو سب اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ مومن ہوں کافر ہوں۔ نیک ہوں یا بد۔ لیکن اطاعت شعار بندوں کی اضافت اپنی طرف کی اور ان کو اپنا مخصوص اور مخلص بندہ ہونے کا شرف بخشا۔
یہاں بھی روحٌ منہ یا روح اللہ کہہ کر اس خصوصی شرف و مقبولیت کا اظہار مقصود ہے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بارگاہِ الٰہی میں حاصل ہے مِنْهُ کے لفظ سے یہ کہنا کہ قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اللہ کی جزء ہیں بالکل ناحق ہے۔ کیونکہ آپ اس طرح جزئیت ثابت کرنے پر بضد ہوں تو پھر اس میں حضرت عیسٰی کی خصوصیت باقی نہیں رہتی کیونکہ قرآن میں حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق صاف موجود ہے وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (۱۵: ۲۹) میں نے اپنی روح آدم میں پھونکی۔ صرف آدم ہی نہیں بلکہ تمام اولاد آدم کے متعلق ارشاد ہے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ (۳۲: ۸-۹) یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر بچہ آدم کو مادہ منویہ سے تخلیق کر کے اور اس کے اعضاء درست کر کے اس میں اپنی روح پھونک کر۔ صرف آدم اور بنی آدم ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کا جزو ماننا پڑے گا۔ جیسے کہ ارشاد باری ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ (۴۵: ۱۳) اس نے اپنی طرف سے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مطیع کر دیا۔ لہٰذا مِنْ رُّوْحِیْ۔ مِنْ رُّوْحِهٖ۔ مِنْهُ کے الفاظ سے کسی چیز کی جزئیت ثابت نہیں ہوتی۔ (ضیاء القرآن)
= اَلْقٰهَا۔ اس کو ڈالا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جو کہ کلمہ کی طرف راجع ہے۔
= ثَلٰثَةٌ۔ تین۔ اسم عدد ہے اشارہ ہے عیسائیوں کے مسئلہ تثلیث کی طرف۔
= اِنْتَهُوْا۔ تم رک جاؤ۔ تم چھوڑ دو۔ اِنْتِهَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) سے جس کے معنی جس کام سے منع کیا جائے

اس سے باز رہنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

۴: ۱۷۲ = لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ - اِسْتِنْكَافٌ سے مضارع نفی تاکید بلن باب استفعال سے صیغہ واحد مذکر غائب۔ وہ ہرگز۔ عار نہیں سمجھے گا۔ وہ ہرگز حقیر سمجھ کر سرتابی نہیں کرے گا۔

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ۔ مضارع مجزوم بالشرط۔ جو عار کرے گا۔ یا جو حقیر سمجھ کر سرتابی کریگا۔ جو حقیر سمجھ کر غرور کے ساتھ سرتابی کرے گا۔

۴: ۱۷۳ = فَيُوَفِّيْهِمْ۔ تَوْفِيَةٌ (تفعیل) سے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وہ ان کو پورا پورا دیگا۔

= اُجُوْرَهُمْ۔ ان کا حق ان کا بدلہ۔ اُجُوْرٌ جمع ہے اَجْرٌ کی۔ مفعول بہ فعل فَيُوَفِّيْهِمْ کا۔

= اِسْتَنْكَفُوْا۔ اِسْتِنْكَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ دیکھو ۴: ۱۷۲ (آیہ ماقبل) يستنكف۔

۴: ۱۷۵ = اِعْتَصَمُوْا بِهٖ۔ انہوں نے اس کو مضبوطی سے پکڑا۔ یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا۔ اعتصام (افتعال) سے ماضی جمع مذکر غائب۔

۴: ۱۷۶ = يَسْتَفْتُوْنَكَ - اِسْتِفْتَاءٌ (استفعال) مضارع جمع مذکر غائب۔ كَ ضمیر مفعول۔ واحد مذکر حاضر۔ وہ آپ سے فتویٰ چاہتے ہیں۔ آپ سے مسئلہ معلوم کرتے ہیں۔ آپ سے حکم پوچھتے ہیں اس کے بعد فِي الْكَلٰلَةِ محذوف ہے۔ یعنی کلالہ سے متعلق آپ سے پوچھتے ہیں۔ چونکہ جواب میں کَلٰلَة کا ذکر آگیا اس لئے یہاں محذوف کر دیا گیا۔

= يُفْتِيْكُمْ۔ وہ تم کو فتویٰ دیتا ہے۔ حکم دیتا ہے۔ مضارع واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر

= اَلْكَلٰلَةُ - وہ لوگ جو منقطع الطرفین ہوں۔ یعنی نہ ان کے والدین ہوں اور نہ ان کی اولاد ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ کلالہ وہ میت ہے جس کی نہ اولاد ہو نہ باپ۔ بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ کلالہ اس وارث کو کہتے ہیں جو میت کا نہ باپ ہو نہ اولاد۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کلالہ اولاد کے علاوہ دوسرے وارثوں کو کہتے ہیں۔

۴: ۱۷۶ - اَنْ تَضِلُّوْا - اَنْ نافیہ ہے۔ کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ تم بھٹک نہ جاؤ۔ تم ٹھیک راہ پر نہ چلو۔ ضَلَالٌ سے جمع مذکر حاضر۔ مضارع معروف۔ اصل میں تَضِلُّوْنَ تھا۔ اَنْ ناصبہ کے سبب سے نون اعرابی گر گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ الْمَائِدَة

٥: ١ = اَوْفُوْا۔ تم پورا کرو۔ اِیْفَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ایفاء وعدہ۔ وعدہ کا پورا کرنا
= عُقُوْدٌ۔ قول وقرار۔ عہدوپیمان۔ عَقْدٌ کی جمع۔ عقد کہتے ہیں ایک چیز کو ایک چیز میں مضبوطی سے باندھنا۔ اور گرہ لگانا۔

یہاں اس سے مراد وہ تمام تکالیف شرعیہ اور احکام دینیہ ہیں کہ جن کی تعمیل بندوں پر لازمی اور ضروری ہے اور اسی میں داخل ہیں امانات اور معاملات کے جملہ عہد وپیمان کہ جن کا پورا کرنا واجب ہے۔

عقدہ۔ گرہ۔ معمہ۔ گنجلک امر۔

= بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ ۔ بہیمہ اصل میں اس جانور کو کہتے ہیں جس میں نطق نہ ہو۔ (مالا نطق له (الراغب) بے زبان جانور۔ عرفِ عرب میں درندوں اور پرندوں کو اگرچہ وہ بھی بے زبان ہیں بہیمہ نہیں کہا جاتا۔ مگر دوسرے چارپائے چرنے والے جانور مراد لئے جاتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ہر چوپائے کو بہیمہ کہا جاتا ہے (اسم لکل ذی اربع) اس صورت میں اس کی اضافت انعام کی طرف بیانیہ ہے۔

اَنْعَامٌ نَعَمٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی اصل میں تو اونٹ کے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ دیگر مویشی بھیڑ۔ بکری۔ گائے بھینس کو بھی شامل کیا جاتا ہے

اگر ان میں اونٹوں کو داخل نہ کیا جائے تو دوسروں کو انعام نہیں کہا جا سکتا۔

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ۔ بے زبان مویشی قسم کے جانور۔

= غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ۔ مُحِلِّي۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اصل میں مُحِلِّيْنَ تھا۔ بوجہ اضافت نون حذف کر دیا گیا۔ مُحِلٌّ۔ واحد اِحْلَالٌ مصدر حلال قرار دیئے جانے والے۔ اِحْلَالٌ کسی چیز کو

حلال بنا دینا۔ یا حلال قرار دینا۔ یا ذمہ داری سے باہر نکل آنا۔

حِلٌّ کا معنی ہے گرہ کھول دینا۔ کسی جگہ اترنے کی صورت میں عموماً سامان کھولا جاتا ہے اس لئے حلول کا معنی اترنا ہو گیا۔ اس مادہ سے جتنے مشتقات ہیں سب کے مفہوم میں کھولنے یا اترنے کا معنی ضرور پایا جاتا ہے۔

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ۔ شکار کو حلال قرار دینے والے نہ ہو۔ یعنی شکار کو حلال قرار مت دو

= وَاَنْتُمْ حُرُمٌ۔ واؤ حالیہ ہے۔ حُرُمٌ۔ حَرَامٌ کی جمع ہے احرام باندھنے والے یا حرم کے اندر داخل ہونے والے۔ حرم سے خانہ کعبہ مراد ہے۔ یعنی جب کہ تم خانہ کعبہ کی حدود میں ہو۔

اَلْحَرَمُ کو حرام اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے اس کے اندر بہت سی ایسی چیزیں حرام کر دی ہیں جو کہ دوسری جگہ حرام نہیں ہیں اور یہی معنی اَلشَّھْرُ الْحَرَامِ کے ہیں۔ رَجُلٌ حَرَامٌ وَ مُحَرَّمٌ وہ شخص جو حالت احرام میں ہو۔ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ۔ جب کہ تم حالت احرام میں ہو یا خانہ کعبہ کی حُدُود میں ہو۔

٥:٢ = لَا تُحِلُّوْا۔ فعل نہی۔ تُحِلُّوْا۔ اِحْلَالٌ (افعال) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اِحْلَالٌ عہد و پیمان سے آزاد ہونا۔ اَحَلَّ الشَّیْءَ کسی چیز کو حلال کر لینا۔ اس کے متعلق حدود اور بندشوں سے اپنے آپ کو آزاد کر لینا۔ اس کا احترام (جو حدود اور بندشوں سے مستلزم ہے) نہ کرنا۔ بے حرمتی کرنا۔ (حسنین محمد مخلوف مفتی الدیار المصریہ السابق۔ اپنی کتاب کلمات القرآن۔ تفسیر و بیان'' میں لَا تُحِلُّوْا کا معنی لَا تَنْتَھِکُوْا لکھتے ہیں۔ اِنْتَھَکَ الشَّیْءَ۔ بے عزتی کرنا۔ بیحرمتی کرنا۔

= شَعَآئِرَ۔ شَعِیْرَۃٌ کی جمع ہے شَعِیْرَۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ بمعنی مُنْفَعِلَۃٌ بمعنی مَشْعَرَۃٌ ہے مَشْعَرَۃٌ کے معنی نشانی کے ہیں۔ اور اِشْعَارٌ کے معنی علم میں لانے کے ہیں۔ ہر وہ شی جو کسی چیز کا نشان ہو یا کسی علامت کو بتائے اسے شَعِیْرَۃٌ سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح فرماتے ہیں کہ شَعَآئِرَ اللّٰہِ عرف دین میں مکانات ازمنہ۔ علامات و اوقات عبادت کو کہتے ہیں۔ مکاناتِ عبادت مثلاً کعبہ۔ عرفہ، مزدلفہ۔ جمار ثلاثہ صفا و مروہ۔ ازمنۂ عبادت مثلاً رمضان۔ حرم کے مہینے۔ عید الفطر۔ عید النحر۔ جمعہ۔ ایام تشریق اور علامات عبادت مثلاً اذان و اقامت۔ نماز باجماعت۔ نماز جمعہ و نماز عیدین۔ شَعَآئِرَ اللّٰہِ اللہ کی نشانیاں

اَلْھَدْیَ۔ اسم معرف باللام۔ قربانی کا وہ جانور جو ماہِ حُرُم میں حرم کے اندر قربانی کے لئے بھیجا جاتا ہے ھَدْیٌ۔ ھِدَایَۃٌ سے بمعنی کسی چیز کا راستہ بتانا۔ کسی چیز کی طرف رہنمائی کرنا۔ ھَدْیٌ وہ جانور جو حرم کی طرف لیجایا جائے۔ ال سے اس کو مخصوص کر دیا گیا۔ اس جانور کے لئے جو قربانی کے لئے

= تَعَاوَنُوْا۔ تم آپس میں مدد کرو۔ تم آپسمیں تعاون کرو۔ تَعَاوُنٌ (تَفَاعُلٌ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔
= لَا تَعَاوَنُوْا۔ اصل میں تَتَعَاوَنُوْا تھا۔ ایک ت کو گرادیا گیا ہے۔ نہی جمع مذکر حاضر۔ مت تعاون کرو۔ مت مدد کرو ایک دوسرے کی۔
= اَلْعُدْوَانِ۔ عَدَا یَعْدُوْا (نصر) سے مصدر ہے۔ ظلم وستم۔ زیادتی۔ تعدی۔ حد سے گذر جانا۔
= عِقَاب۔ مار۔ عذاب۔ سزا۔ عقوبت۔ سزا دینا۔
عَاقَبَ یُعَاقِبُ کا مصدر ہے۔ عقاب وہ سزا ہے جو جرم کے سرزد ہونے پر دی جاتی ہے یعنی پہلے ارتکاب جرم ہوتا ہے اور بعد میں اس پر سزا ہوتی ہے۔ عقب پیچھے کو کہتے ہیں۔
۵ : ۳ = اُھِلَّ۔ اِھْلَالٌ (افعالٌ) سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پکارا گیا۔ ہلال نیا چاند۔ اَھَلَّ۔ نیا چاند نکلا۔ نیا چاند دیکھتے وقت آواز لگانا یا پکارنا۔ حاجیوں کا لبیک کہنا۔ اَھَلَّ بِذِکْرِ اللّٰہِ۔ اس نے (کام کرتے وقت) اللہ کا نام لے کر پکارا۔
اُھِلَّ ب کسی جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اللہ کا نام لے کر پکارنا۔ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔ پکارا گیا غیر اللہ کے لئے۔ اس میں وہ جانور بھی شامل ہے جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکارا جائے۔ اور وہ جانور بھی جو اللہ کے سوا کسی غیر کی نذر سے نامزد کردیا گیا ہو۔ خواہ بوقت ذبح بسم اللہ بھی پڑھی جاوے۔
= اَلْمُنْخَنِقَۃُ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ انخناق (انفعال) مصدر۔ گلا گھونٹ کر مارا ہوا۔ گلا گھٹنے سے مرنے والی۔ اسی سے مرض خناق ہے جس سے گلا گھونٹ جاتا ہے۔
اَلْمَوْقُوْذَۃُ۔ وَقْذٌ۔ مصدر (باب ضَرَبَ) چوٹ کھا کر مرا ہوا۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔
= اَلْمُتَرَدِّیَۃُ۔ اسم فاعل واحد مؤنث (باب تفعل) وہ جانور جو اوپر سے گر کر ذبح کرنے سے پہلے مر جائے۔ اَلرَّدٰی (سمع) بمعنی ہلاکت۔ اور اَلتَّرَدِّیْ (تفعل) اپنے آپ کو ہلاکت کے سامنے پیش کرنا۔ قرآن حکیم میں ہے وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی۔ (۹۲ : ۱۱) اور جب وہ جہنم میں گرے گا (اس) کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔
تَرَدّٰی فِی الْبِئْرِ۔ کنوئیں میں گرنا۔ پس اَلْمُتَرَدِّیَۃُ اوپر سے گر کر مرا ہوا جانور
= اَلنَّطِیْحَۃُ۔ صیغہ صفت بروزن فَعِیْلَۃٌ۔ بمعنی مَفْعُوْلَۃٌ۔ نَطِیْحَۃٌ بمعنی مَنْطُوْحَۃٌ نَطْحٌ مصدر (فتح۔ ضرب) وہ جانور جو دوسرے کے سینگ کی چوٹ سے مرا ہو۔ نَطَحَ الثَّوْرُ

لیجایا جارہا ہو۔
= اَلْقَلَائِدَ۔ قَلَائِدُ جمع قِلَادَۃٌ کی ہے وہ چیز جو گردن میں لٹکائی جائے۔ ہار۔ رسی۔ پٹہ
اَلْقَلَائِدُ سے مراد ذَوَاتُ الْقَلَائِدِ وہ جن کے گلے میں رسیاں یا پٹے ڈالے گئے ہیں۔
یہ هَدْیٌ کی صفت میں ہے یعنی وہ جانور جن کی گردنوں میں پٹے ڈالے ہوئے ہیں اور حرم کی طرف ذبح کرنے کے لئے لیجائے جا رہے ہیں۔
= اٰمِّیْنَ۔ اٰمٌّ کی جمع اٰمٌّ ہے جس کے معنی قصد کرنے کے ہیں۔ اٰمِّیْنَ قصد کرے ہوئے ہیں۔
(بیت الحرام کا) اسم فاعل جمع مذکر۔ اَمٌّ (باب نصر) قصد کرنا۔
= الشھر الحرام۔ الھدی۔ القلائد۔ اٰمّین سب شعائر اللّٰہ کے معطوف ہیں۔
= اِذَا حَلَلْتُمْ۔ جب تم احرام سے نکلو حِلٌّ اور حَلَالٌ سے ماضی جمع مذکر حاضر۔
= اِصْطَادُوْا۔ تم شکار کرلو۔ تم شکار کرسکتے ہو۔ اصطیادٌ (افتعالٌ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر
یہاں امر سے یہ مطلوب نہیں کہ احرام سے باہر نکلنے کے بعد ضرور شکار کرو بلکہ مقصود یہ ہے کہ پھر تمہیں شکار کرنے کی اجازت ہے اور پہلے جو بندش لگائی گئی تھی۔ غیر محلی الصَّیْدِ وانتم حرم اب وہ نہیں رہی۔
= لَا یَجْرِمَنَّکُمْ۔ فعل نہی۔ واحد مذکر غائب تاکید با نون ثقیلہ۔ جَرْمٌ مصدر (باب ضرب) کُمْ ضمیر مفعول۔ باعث نہ بن جائے۔ برانگیختہ نہ کرے۔ آمادہ نہ کرے۔
= شَنَاٰنُ۔ دشمنی کرنا۔ بغض رکھنا۔ یہ مصدر سماعی ہے خلاف قیاس۔ اس کا فعل فَتَحَ اور سَمِعَ دونوں سے آتا ہے۔ بغض۔ عداوت۔ دشمنی۔
= تَعْتَدُوْا۔ تم زیادتی کرنے لگو۔ تم حد سے گذر جاؤ۔ اِعْتِدَاءٌ۔ (اِفْتِعَالٌ) سے مضارع جمع مذکر حاضر۔

= لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا۔
شَنَاٰنُ قَوْمٍ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ وجہ عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ جس کے لئے فعل کی نفی آئی ہے۔ اَنْ تَعْتَدُوْا کہ تم زیادتی کرو۔

اگر مخالفین کے ساتھ تمہیں مسجد حرام میں جانے سے روکنے کی وجہ سے رنج و عداوت ہے تو یہ رنج تمہیں ان کے خلاف زیادتی کرنے پر آمادہ نہ کردے۔ معجم الوسیط میں اس کا مطلب لَا یَحْمِلَنَّکُمْ بُغْضُ قَوْمٍ عَلَی الْاِعْتِدَاءِ عَلَیْہِمْ لکھا ہے۔

خَامِصٌ پچکے ہوئے پیٹ والا آدمی۔

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ۔ متجانف اسم فاعل واحد مذکر تَجَانُفٌ (تفاعل) مصدر۔ گناہ کی طرف میلان رکھنے والا۔ حق سے پھرنے والا۔ یعنی گناہ کی طرف میلان یا رغبت یا حق سے روگردانی محرک فعل نہ ہو بلکہ محض اضطراری و مجبوری اس کا باعث ہو تو مندرجہ بالا ممنوعات کا استعمال قوت لایموت کی حد تک جائز ہے اور اللہ غفور رحیم ہے اسے معاف کردے گا

٥ : ٤ = عَلَّمْتُمْ۔ باب تفعیل تَعْلِيمٌ سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم نے سکھلایا۔ تم نے تعلیم دی۔

= اَلْجَوَارِحِ۔ شکاری جانور۔ زخمی کرنے والے۔ جَارِحَةٌ کی جمع جس کے معنی شکاری جانور کے ہیں۔ خواہ وہ پرندہ ہو از قسم باز۔ عقاب وغیرہ۔ یا درندہ از قسم کتا وغیرہ۔ یہ جَرْحٌ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں زخمی کرنا۔

وَمَا علمتم من الجوارح کا عطف اَلطَّيِّبَاتِ پر ہے اور ما علمتم من الجوارح کا عطف مضاف محذوف ہے۔ تقدیر کلام یہ ہے واحل لکم صید ما علمتم من الجوارح اور ان شکاری جانوروں کا کیا ہوا شکار بھی تمہارے لئے حلال ہے جنہیں تم نے سکھلایا اور سدھایا ہوا ہے۔

= مُكَلِّبِينَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مُكَلِّبٌ واحد۔ تَكْلِيبٌ (تفعیل) مصدر۔ شکاری جانور کو شکار کی تعلیم دینے والے۔ شکاری جانور کو شکار پر چھوڑنے والے كَلْبٌ۔ کتا یا درندہ۔ بھونکنے والا جانور۔ مکلبین علمتم کی ضمیر فاعل سے حال ہے یعنی جب تم سدھاتے ہوئے جانوروں سے شکار کر رہے ہو۔ تو ان سدھائے ہوئے جانوروں کا شکار تمہارے لئے حلال ہے۔

= تعلمونهن میں هُنَّ کی ضمیر الجوارح کی طرف راجع ہے تم ان کو سکھلاتے ہو۔ تم ان کو تعلیم دیتے ہو مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ۔ جو اللہ نے تمہیں بتایا ہے۔ یا سکھلایا ہے یا جس کی اس نے تعلیم دی ہے۔

= اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ۔ جسے وہ پکڑ رکھیں تمہارے لئے۔

٥ : ٥ = محصنین۔ مسافحین۔ متخذی اخدان۔ دیکھو ٤ : ٢٥-٢٦

= حَبِطَ۔ اکارت گیا۔ ضائع گیا۔ باب سمع۔

٥ : ٦ = اَلْمَرَافِقِ۔ جمع۔ اَلْمِرْفَقُ اَلْمَرْفِقُ۔ واحد کہنیاں۔ اَلْمُرْفَقُ۔ وہ چیز جس سے سہارا لیں۔ وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔ اسی سے ہے مَرَافِقُ الدَّارِ۔ گھر کے منافع کی چیزیں۔ لوازمات خانہ۔ جیسے کنواں۔ نلکا۔ باورچی خانہ۔ پاخانہ وغیرہ۔

= اَرْجُلَكُمْ۔ منصوب ہے لہٰذا اس کا عطف اَيْدِيَكُمْ پر ہے

= جُنُبًا۔ دور۔ اجنبی۔ جنبی۔ جَنْبٌ سے بمعنی دور رہنا۔ دور کرنا: جنبی جسے جنابت لاحق ہو یعنی جس پر

وَنَحْوَہٗ بیل کا یا اس جیسے سینگوں والے جانور کا سینگ سے مارنا۔
= اَلسَّبُعُ ۔ درندہ ۔ واحد اَسْبُعٌ وَسِبَاعٌ وَسُبُوْعٌ جمع ۔
= ذَکَّیْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم نے ذبح کیا ذَکَّی الذَّبِیْحَۃَ اس نے جانور کو ذبح کیا
اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ (سوائے اس کے جسے تم ذبح کرلو) یہ استثناء یا تو اَلْمُنْخَنِقَۃُ سے ۔یے کر وَمَا
اَکَلَ السَّبُعُ تک جتنے جانور مذکور ہوئے ہیں سب کے لئے ہے اور جمہور نے اسی معنی میں اس
کو لیا ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے اگر اس جانور کو مرنے سے قبل ذبح کر لیا جائے تو وہ المنخنقۃ
الموقوذۃ المتردیۃ اور النطیحۃ کے معنی میں آتا ہی نہیں
یا یہ استثناء منقطع ہے جیساکہ امام رازی نے تحریر کیا ہے کہ مذکورہ جانور حرام ہیں البتہ ان کے
علاوہ جو حلال جانور تم ذبح کرلو وہ تمہارے لئے جائز ہیں ۔
الکلبی کا قول ہے کہ یہ استثناء صرف مَا اکل السبع کے لئے ہے ۔
= النُّصُبُ اسم مفرد ۔ بُت ۔ جمع نُصُبٌ بمعنی مَنْصُوْبٌ مَا نُصِبَ وَ عُبِدَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ (المعجم الوسیط)
نصب کرنا ۔ گاڑنا ۔ کعبہ کے ارد گرد پتھر گاڑے ہوئے تھے جن پر بعض بتوں کے نام پر قربانی
کے جانور قربان کئے جاتے تھے اور ان کا خون ان پر چھڑکا جاتا تھا اور گوشت ان پتھروں پر رکھا جاتا تھا
= تَسْتَقْسِمُوْا ۔ باب استفعال ۔ تم قسمت معلوم کرو ۔ تم بانٹو ۔ تم تقسیم چاہو اِسْتِقْسَامٌ
بمعنی تقسیم کا خواستگار ہونا ۔ اور جوئے کے تیروں سے حصہ کی تقسیم چاہنا ۔
= اَلْاَزْلَامِ ۔ تیر ۔ زَلَمٌ واحد ۔ ازلام سے وہ تیر مراد ہیں جن کے ذریعے مشرکین عرب کسی اہم
کام کو کرنے یا نہ کرنے کے متعلق فیصلہ کرتے تھے ۔ یہ تیر خانہ کعبہ میں رکھے ہوتے تھے کسی پر اَمَرَنِیْ رَبِّیْ
اور کسی پر نَہَانِیْ رَبِّیْ لکھا ہوا ہوتا تھا ۔
= فِسْقٌ اسم فعل مصدر ۔ گناہ ۔ نافرمانی کرنا ۔ حدود شریعت سے نکل جانا ۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا ۔ وغیرہ
= یَئِسَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ وہ مایوس ہوا ۔ ناامید ہوا ۔ (باب سمع)
= اُضْطُرَّ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ اِضْطِرَارٌ سے ۔ وہ بے اختیار کیا گیا ۔ وہ مجبور کیا گیا
وہ لاچار کیا گیا ۔ باب افتعال ضَرَرٌ سے اصل میں اضترار تھا تاء کو طاء سے تبدیل کیا گیا ۔
عام طور پر اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب انسان کو ایسے امر پر مجبور کیا گیا ہو جسے وہ ناپسند
کرتا ہو ۔
= مَخْمَصَۃٍ ۔ اسم بمعنی المجاعۃ ۔ بھوک ۔ ایسی بھوک جس سے پیٹ پچک جائے رَجُلٌ

غسل واجب ہو۔ جنبی کو جنب اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب تک وہ غسل نہ کرے نماز اور مسجد سے دور رہتا ہے۔ یہ لفظ واحد۔ تثنیہ۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب کے لئے یکساں بولا جاتا ہے۔

= اَلْغَائِطِ۔ قضائے حاجت کی جگہ۔ دیکھو ۴:۴۳

= صَعِیْدًا۔ زمین۔ خاک۔ دیکھو ۴:۴۳

= حَرَجٍ۔ تنگی۔ مضائقہ۔ گناہ۔ اصل میں حَرَجٌ کے معنی ہیں کسی چیز کے مجتمع ہونے کی جگہ۔ ایک جگہ جمع ہونے میں چونکہ تنگی کا تصور موجود ہے اس لئے تنگی اور گناہ کو حرج کہا جاتا ہے۔

= مِیْثَاقٌ۔ عہد۔ وَاثَقَکُمْ بِهٖ (جس کے پورا کرنے کے لئے) اس نے تم کو پابند کیا۔ وَاثَقَ مواثقۃ ووثاقًا۔ کسی کو کسی معاہدہ کا پابند کرنا۔ وِثَاقٌ۔ وَثَاقٌ۔ جمع وُثُقٌ۔ رسی۔ زنجیر۔ بندش۔ اخلاقی بندش اسی سے وثیقۃ (اقرار نامہ۔ تحریری معاہدہ وغیرہ) اور وثیقہ نویس ہے۔

۵:۸ = قَوّٰامِیْنَ۔ جمع منصوب قَوَّامٌ واحد۔ اگرچہ مبالغہ کا صیغہ ہے لیکن اسم فاعل کے معنی میں ہے انصاف کے لئے کھڑے ہونے والے۔ اللہ کے حقوق ادا کرنے کے لئے کھڑے ہونے والے۔ اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہونے والے۔

لِلّٰهِ میں مضاف محذوف ہے اس کی تقدیر یوں ہے قَوّٰامُوْنَ لِحُقُوْقِ اللّٰہِ۔ اولاوامر اللہ اولدین اللہ۔ اولعہد اللہ۔

= شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ۔ حال من الضمیر فی قَوّٰامِیْنَ بھی ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا مومنو! انصاف کی گواہی دیتے ہوئے اللہ کے دین کے لئے یا اس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کمربستہ ہوجاؤ۔ یا پہلے فقرہ پر عطف ہوسکتا ہے۔ کونوا شہداء بالقسط اور انصاف کے ساتھ سچی گواہی دینے والے بن جاؤ۔

= وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ۔ دیکھو ۵:۲

۵:۱۱ = هَمَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ هَمٌّ مصدر۔ باب نصر۔ اس نے ارادہ کیا۔ هَمٌّ بمعنی ارادہ عزم۔ جمع هُمُوْمٌ۔

= فَکَفَّ۔ اس نے روک دیا۔ کَفٌّ مصدر باب نصر

۵:۱۲ = بَعَثْنَا۔ ہم نے بھیجے۔ ہم نے مقرر کئے۔ ہم نے اٹھائے۔

= نَقِیْبًا۔ اسم منصوب۔ سردار۔ قوم کی طرف سے ایفائے عہد کے ذمہ دار۔ قوم کے حالات کی تفتیش کرنے والا۔ ہر ایک کی پوچھ گچھ کرنے والا۔

نقیب اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی قوم کے صحیح حالات سے باخبر ہو۔ اور ان کی بہتری اور برتری کا ذمہ دار

اور ان کے کردار پر کڑی نظر رکھنے والا ہو۔
= وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ۔ یہ خطاب نقیبوں سے ہے اس کی تقدیر یوں ہے وقال اللہ للنقباء اِنِّیْ مَعَکُمْ۔ اور بعض کے نزدیک اس کی مخاطب بنی اسرائیل کی ساری قوم ہے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے کیونکہ ضمیر اکثر قریب ترین اسم ماسبق مذکور کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اس کے بعد کلام کی نئے سرے سے ابتدا ہوتی ہے اور لَئِنْ سے لے کر سوآء السبیل تک کلام قوم بنی اسرائیل سے ہے۔
= لَئِنْ اَقَمْتُمُ سے لے کر قرضًا حسنًا تک شرط ہے۔ جوان پانچ امور پر مشتمل ہے اقام الصّلوٰۃ ایتاء الزکوٰۃ۔ ایمان بالرّسل۔ تعزیر الرسل قرضۃ حسنۃ۔ اور لاکفرن سے لے کر الانھار تک جواب شرط ہے۔
= عَزَّرْتُمُوْھُمْ۔ تم نے ان کی مدد کی۔ تم نے ان کو قوت پہنچائی۔ تم نے ان کی تعظیم کی۔
تعزیرٌ سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ واؤ اشباع کا ہے یعنی میم ماقبل کی حرکت کو لمبا کرنے کے لئے۔
= لَاُکَفِّرَنَّ۔ میں محو کر دوں گا۔ میں مٹا دوں گا۔ تَکْفِیْرٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو اس طرح چھپانے اور ڈھانپ دینے کے ہیں گو یا وہ کبھی تھی ہی نہیں۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد متکلم۔
= سَوَآءَ السَّبِیْلِ۔ سیدھی راہ۔ راہ مستقیم۔ ہدایت ورشد کی راہ۔
۵:۱۳ = فَبِمَا۔ میں ب سببیہ ہے اور مَا لفظاً زائد اور معناً کلام میں قوت و زور پیدا کرنے کے لئے ہے۔
= نَقْضِھِمْ ان کا (عہد) شکنی کرنا۔ نَقْضٌ مصدر۔ نقض ینقض (نصر) توڑ دینا۔
= لَعَنّٰھُمْ۔ ماضی جمع متکلم۔ ھم ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب لَعْنٌ مصدر (باب فتح) ہم نے لعنت کی ہم نے رحمت سے دور کر دیا۔
اللَّعْنُ اَلْاِبْعَادُ مِنَ الرَّحْمَۃِ۔ لعنت رحمت سے دور کرتے کو کہتے ہیں
= قٰسِیَۃً۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ سخت دل۔ سنگدل۔ ایسے کہ ایمان کے لئے نرم نہیں پڑتے
= خَآئِنَۃٍ۔ اس کی مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں۔
۱۔ یہ مصدر ہے بمعنی خیانت، دغا۔ اس صورت میں ترجمہ ہو گا۔ تمہیں متواتر ان کی طرف سے خیانت کے ارتکاب کی اطلاع ہوتی رہیگی۔
۲۔ یہ اسم فاعل ہے اصل میں خَآئِنٌ تھا۔ ۃ مبالغہ کے لئے آئی ہے۔ اس صورت میں معنی ہوں گے تمہیں ہمیشہ ان میں سے کسی بڑے خائن کا علم ہوتا رہے گا۔
۳۔ خائنۃ صفت ہے اور اس کا موصوف محذوف ہے گویا آیت کی تقدیر یوں ہے۔
ولا تزال تطلع علی فرقۃ خائنۃ منھم۔ اور آپ کو اکثر ان میں سے کسی نہ کسی خیانت کرنے والی جماعت

کی اطلاع ملتی رہیگی۔

= لَا تَزَالُ ۔ افعال ناقص میں سے ہے۔ تو ہمیشہ رہیگا۔ فاعل کے ساتھ استمرار فعل کے معنی دیتا ہے۔

= تَطَّلِعُ ۔ تو خبردار ہو گا۔ تو اطلاع پائے گا۔ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ ۔ تو ہمیشہ اطلاع پاتا رہیگا۔ تجھے متواتر اطلاع ملتی رہیگی۔

= وَاصْفَحْ ۔ تو درگزر کر۔ صَفْحٌ ۔ (باب فتح) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔

۵ : ۱۴ = فَاَغْرَیْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے لگادی۔ ہم نے چسپاں کردی۔ ہم نے ڈال دی۔ اِغْرَاءٌ سے جس کے معنی لگادینے۔ ڈالنے۔ رغبت دلانے اور چسپاں کرنے کے ہیں۔ مادہ غری اغری بین القوم ۔ ای افسد ۔ اور اغری العداوۃ بینہم ای القی العداوۃ بینہم۔

قرطبی نے الاغراء بالشئ کا مطلب الالصاق من جہۃ التسلیط علیہ لکھا ہے کسی چیز کا اس طرف سے چسپاں کرنا جس طرف جوڑنے والی چیز لگی ہوئی ہو۔

۵ : ۱۵ = یَعْفُوْا ۔ مضارع واحد مذکر غائب عَفْوٌ سے وہ معاف کرتا ہے۔ اس فعل کا فاعل رَسُوْلُنَا ہے

= نُوْرٌ ۔ سے مراد رسول کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن بھی ہے۔

۵ : ۱۶ = سُبُلَ السَّلَامِ ۔ سلامتی کی راہیں۔ یَھْدِیْ کا مفعول ہے۔ اور یھدی بہٖ میں ضمیر ہٖ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔ کی طرف راجع ہے۔

= بِاِذْنِہٖ ۔ بِتَوْفِیْقِہٖ ۔ وبارادتہٖ۔

۵ : ۱۸ = اَلْمَصِیْرُ ۔ صَارَ یَصِیْرُ ۔ (ضَرَبَ) سے اسم ظرف مکان ۔ لوٹنے کی جگہ ۔ ٹھکانا ۔ قرارگاہ۔ اَلْمَصِیْرُ ۔ مصدر بھی ہے۔

۵ : ۱۹ ۔ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ ۔ فترۃ ۔ اسم فعل ۔ مصدر۔

دھیما ہوجانا ۔ سست ہوجانا۔ کسی نبی کی شریعت کا دھیما پڑجانا ۔ اور آئندہ نبی کا اس وقت تک مبعوث نہ ہونا۔ دونوں کے درمیانی وقفہ کو فترۃ کہتے ہیں۔ جب کوئی چیز چلتے چلتے رک جائے تو کہتے ہیں کہ فتر الشئ اور اگر کوئی کام پہلے بڑی سرگرمی سے ہورہا ہو اور پھر وہ بند ہوجائے تو اس کے لئے بھی فتر کا استعمال ہوتا ہے۔ اور دو نبیوں کے درمیانی زمانہ کو فترۃ کہتے ہیں اور یہاں یہی مراد ہے۔ یعنی نبیوں کے مدتوں تک آنے کے بعد۔

اَنْ ۔ مبادا۔

۵ : ۲۱ = لَا تَرْتَدُّوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔ تم مت پھرو ۔ تم مت لوٹ جاؤ۔ ارتدادٌ (افتعال)

پھر جانا۔ لوٹ جانا۔
= علیٰ ادبارکم۔ ادبارُ جمع دُبُرٌ کی ہے بمعنی پیٹھ۔ پیٹھ دے کر پھر جانا۔ پیٹھ پھیرنا۔
= فتنقلبوا۔ ف اول الذکر فعل کے انجام کو ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے
تنقلبوا۔ تم پھرو گے۔ تم لوٹو گے۔ یعنی پیٹھ پھیر کر مڑ نہ جاؤ ورنہ انجام اس کا یہ ہوگا کہ تم خسارہ کھانے والے بن کر لوٹو گے۔

۵ : ۲۳ = یخافون۔ ای یخافون اللہ۔ اللہ سے ڈرنے والے۔
= انعم اللہ علیہما۔ یہ ان دو آدمیوں کی صفت ہے یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور وفاء عہد کی نعمت سے نوازا تھا۔
= ادخلوا علیہم الباب۔ ای ادخلوا الباب علیہم ان پر (چڑھائی کرتے ہوئے) دروازے سے داخل ہو جاؤ۔

۵ : ۲۶ = فانھا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث الارض المقدسۃ (آیہ : ۲۱) کی طرف راجع ہے
= یتیھون۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تاہ یتیہ تیھا (ضرب) وتیھانا مصدر۔ سرگرداں گھومتے رہیں گے۔ تیہ۔ لق ودق بیابان۔ وہ بیابان جس میں مسافر گم ہو جائے۔
= فلا تاس۔ (باب سمع) تو غم نہ کھا۔ اصل میں تاسی (آسی بمعنی غمگین ہونا سے) تھا لام نہی کے آنے سے آخر سے ی گر گئی۔

۵ : ۲۷ = واتل۔ ای واتل یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُتل۔ تو پڑھ تو تلاوت کر۔ تو پڑھ کر سُنا۔ تلاوۃٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
= علیہم۔ میں ہم ضمیر جمع مذکر غائب اہل یہود کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ انہیں رنج تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ان کو نبی بنا کر کیوں بھیجا گیا
= قربا قربانا۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب تقریبٌ۔ مصدر۔ دونوں نے قربانی دی۔ تقریبٌ پیش کرنا۔ نزدیک لانا۔ قرب حاصل ہونے کی امید پر بھینٹ دینا۔ تقریب کا مادہ قُربٌ ہے قربان اس چیز کو کہتے ہیں جو قرب خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہو۔ خواہ کوئی چیز ہو جاندار ہو یا بے جان یا اعمال صالحہ) اسلامی عرف میں اس ذبیحہ کو قربان کہا جاتا ہے جو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی جمع قرابین ہے۔

۵ : ۲۸ = بسطت الیّ۔ تونے میری طرف (ہاتھ) بڑھایا۔ تونے مجھ پر (ہاتھ) اٹھایا۔ (یعنی مارنے یا حملہ کرنے کے لئے)

۵: ۲۹ = تَبُوْاَ۔ تو حاصل کرے۔ تو سمیٹے۔ تو کمائے۔ تو لوٹے۔ تو پھر جائے۔ بَاءَ یَبُوْءُ بَوْءٌ۔ اور بَوَاءٌ۔

= اَنْ تَبُوْءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ (کہ تو ہی سمیٹ لے میرا گناہ اور اپنا گناہ) تیرا گناہ یعنی میرا قتل اور میرا گناہ۔ اس نقصان کا گناہ جو اپنی جان بچانے کی کوشش کرتے ہوئے میرے ہاتھ سے تجھے پہنچ جائے۔ (تفہیم القرآن) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بِاِثْمِیْ سے مراد بحذف مضاف بِاِثْمِ قَتْلِیْ (میرے قتل کرنے کا گناہ) یعنی اپنے سابقہ گناہوں میں تو میرے اس قتل کا گناہ بھی شامل کرلے۔ یا بِاِثْمِیْ سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرے سابقہ کردہ گناہ بھی تیرے کندھوں پر ہی پڑ جائیں۔ اور مظلومیت کی وجہ سے ان کا بوجھ میرے کندھوں سے تیرے کندھوں پر چلا جائے اور میرا قتل میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

۵: ۳۰ = طَوَّعَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ تطویع (تفعیل) سے اس (کے نفس) نے رغبت دلائی۔ اس نے راضی کر لیا۔ اس نے آمادہ کر لیا۔ اس نے آسان کر دیا۔

اس کے نفس نے تسویل و ترغیب سے اسے اس پر آمادہ کر لیا اور وہ اس کام کے کرنے پر رضامند ہو گیا۔

۵: ۳۱ = فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا۔ پس بھیجا اللہ نے ایک کوا۔ فَ اس فقرہ میں محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔ علماء نے مابعد کے فقرہ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْاَۃَ اَخِیْہِ (تاکہ وہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے) سے استدلال کیا ہے کہ ہابیل کے قتل کے بعد قابیل کو کچھ سمجھ نہ آئی کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو مردار خور جانوروں درندوں پرندوں سے کیسے محفوظ کرے۔ اسی الجھن میں وہ لاش کو کئی دن اٹھائے پھرتا رہا۔ تا آنکہ اللہ نے کوؤں کا ایک جوڑا بھیجا ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار دیا اور پھر اپنی چونچ اور پنجوں سے زمین کو کھود کر اس گڑھے میں مردہ کوے کو دفن کر دیا

= یَبْحَثُ۔ مضارع واحد مذکر غائب بَحْثٌ مصدر باب فتح سے بمعنی کریدنا۔ کھودنا۔ تلاش کرنا۔ اسی سے بحث مشتق ہے کہ بحث میں بھی مختلف پہلوؤں کو لاکر اصلی نکتہ کو تلاش کیا جاتا ہے۔

= لِیُرِیَہٗ۔ (تاکہ اسے دکھائے) میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر تو صاف طور پر قابیل کی طرف راجع ہے لیکن ضمیر فاعل اللہ کی طرف یا کوے کی طرف راجع ہو سکتی ہے۔

= یُوَارِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاۃٌ (مفاعلۃ) وہ چھپائے وہ چھپاتا ہے۔ تَوَارٰی چھپ جانا۔ جیسے حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ؕ (۳۸:۳۲) یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔ اَلْوَرَآءُ۔ پیچھے۔ پچھلی جانب۔ خلف۔ جیسے وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ؕ (۱۱-۷۱) اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔

= سَوْءَۃَ ۔ لاش ۔ عیب ۔ فضیحت ۔ مرد و عورت کی شرمگاہ کو بھی کہتے ہیں مادہ سُوْءٌ۔ اَلسُّوْءُ ۔ ہر وہ چیز جو انسان کو غم میں مبتلا کر دے اسے سُوء کہا جاتا ہے ۔ خواہ وہ امور دنیوی کے قبیل سے ہو یا اخروی کے ۔ اور عام اس سے کہ اس کا تعلق احوال نفسانیہ سے ہو یا بدنیہ سے ۔

= یٰوَیْلَتٰیٓ مضاف مضاف الیہ اصل میں یا وَیْلَتِیْ تھا ۔ ہائے میری بربادی ۔ لیکن ندا کے وقت افسوس اور حسرت کی آواز کھینچنے کے لئے ی کو الف سے بدل دیا ۔ اور اس کے ماقبل کو یعنی ت کو فتح دیدیا ۔ اس طرح یٰوَیْلَتَا ہوگیا لیکن ضمیر واحد متکلم کو ظاہر کرنے کے لئے ی کو بدستور رکھ کر الف کو اس کے اوپر لگا دیا ۔

وَیْلٌ ہلاکت ، بربادی ۔ عذاب کی شدت ۔ عذاب دوزخ کی ایک وادی ۔ وَیْلَۃٌ رسوائی تباہی ۔ کلمہ حسرت و ندامت ۔

= اَعَجَزْتُ ۔ میں عاجز رہا ۔ میں قاصر رہا (میں تو اس سے بھی قاصر رہا کہ اس کوّے کی مانند ہی ہوتا)

= اَجْلِ ۔ مصدر ہے اَجَلَ کا ۔ واسطے ۔ غرض ۔ سبب ۔ وجہ ۔ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۔ اسی وجہ سے ۔ بایں سبب ۔

۵ : ۳۲ = مُسْرِفُوْنَ ۔ اِسْرَافٌ سے حد اعتدال یا حد مقررہ سے آگے بڑھنے والے ۔ بیجا صرف کرنے والے ۔

۵ : ۳۳ ۔ یُنْفَوْا ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب نَفْیٌ مصدر (باب ضَرَبَ) نَفٰی یَنْفِیْ ۔ یُنْفَوْا ان کو نکال دیا جائے ۔ نَفَی الرَّجُلَ مِنْ بَلَدِہٖ ۔ آدمی کو اس کے شہر سے شہر بدر کرنا ۔

۵ : ۳۴ = تَقْدِرُوْا عَلَیْہِمْ ۔ تم ان پر قادر ہو جاؤ ۔ تم ان پر قابو پالو ، تم ان پر قدرت حاصل کرلو (باب ضرب) مضارع جمع مذکر حاضر ۔

۵ : ۳۶ = لِیَفْتَدُوْا بِہٖ ۔ کہ اس کو فدیہ کے طور پر ادا کریں (تاکہ روز قیامت کے عذاب سے نجات حاصل کریں ۔

۵ : ۳۸ = کَسَبَا ۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب ۔ ان دونوں نے کمایا ۔

= نَکَالًا ۔ اسم منصوب ۔ عبرت ۔ عبرتناک سزا دینا ۔ نَکَّلَ یُنَکِّلُ تَنْکِیْلًا (تفعیل) رسوا کرنا ۔ بھگا دینا ۔ اپنے سے ایک طرف کر دینا

۵ : ۴۰ = لَا یَحْزُنْكَ ۔ تجھے رنجیدہ نہ کرے ۔ تجھے دلگیر نہ کرے ۔

= یُسَارِعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ مُسَارَعَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر ۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ دوڑ لگاتے ہیں اس میں دو گروہوں کا ذکر ہے الذین یسارعون فی الکفر ۔ اور الذین ھادوا

اور اگر ایک ہی گروہ مثلاً الذین یسارعون فی الکفر مراد ہے تو پھر اس گروہ کے آدمیوں کا آپس میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کے لئے دوڑ لگانا ہے۔

= سَمّٰعُوْنَ۔ خوب کان لگا کر سننے والے جاسوس۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سَمَّاعٌ کی جمع۔ خوب کان لگا کر سننا۔ کبھی تو نقص بینی اور جاسوسی کے لئے ہوتا ہے اور کبھی قبول کرنے اور ماننے کے لئے۔ چنانچہ سَمَّاعٌ کا استعمال جاسوس اور مطیع دونوں کے لئے ہوتا ہے، یہاں بھی دونوں معنی بن سکتے ہیں۔ بعض مفسرین نے پہلے معنیٰ اختیار کئے ہیں اور بعض نے دوسرے

= لِلْکَذِبِ میں لام تعلیل بمعنی "کو" بھی آسکتا ہے اور بمعنیٰ "کے لئے" بھی۔

اول الذکر میں اس کا مطلب ہوگا کہ وہ ہر قسم کے جھوٹ اور افترار کو خوب کان لگا کر سنتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہو۔ اور مؤخر الذکر میں: کہ وہ کان لگا کر سنتے ہیں تاکہ نقص بینی سے کام لے کر اس میں کذب و افترار کی آمیزش کر کے آگے سنائیں۔

= یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ۔ یُحَرِّفُوْنَ مضارع تحریف (تفعیل) سے۔ بدل دیتے ہیں۔ بگاڑ دیتے ہیں۔ اَلْکَلِمَ۔ جمع ہے اَلْکَلِمَۃُ کی۔ کلمہ کا صحیح ترجمہ بات ہے۔ جو قولی بھی ہوسکتی ہے جیسے میری بات سنو! اور فعلی بھی جیسے یہ بات کرو۔

یہاں بات قول کے معنوں میں ہے اور سے صریحًا اس سے مراد کلام اللہ ہے اللہ کی کلام یا اللہ کے احکام جن سے مراد وہ کلام یا احکام مراد ہیں جو توراۃ میں موجود تھے جیسا کہ آیت ۵ : ۱۳ (اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۳ سے مترشح ہے) تو فقرہ کا مطلب ہوا کہ یہ لوگ اللہ کے کلام میں تحریف کر دیتے ہیں

= مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ فقرہ ماقبل کی تشریح میں آیا ہے یعنی یہ تحریف الفاظ کو یا احکام کو اپنی صحیح جگہ سے ادھر ادھر کر کے کرتے ہیں۔

مَوَاضِعِہٖ مضاف مضاف الیہ ہے اور ہٖ کی ضمیر اَلْکَلِمَ کی طرف راجع ہے۔ مَوَاضِع جمع ہے مَوْضِعٌ کی جو اسم ظرف مکان بھی ہوسکتا ہے اور اسم ظرف زمان بھی جیسا کہ عبد اللہ یوسف علی نے لیا ہے،

آیۃ ۵ : ۱۳ میں یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ استعمال ہوئے ہیں اور آیۃ ہذا میں مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ لفظ بعد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مواضع ایک مخصوص حالت اختیار کر چکے ہیں۔ یا تو اللہ کی جانب سے ان کا صحیح محل متعین ہوچکا ہے۔ جیسا کہ مدارک التنزیل میں ہے: یمیلونہٗ عن مواضعہ التی وضعہ اللہ فیہا۔ علیحدہ کر دیتے ہیں کلام کو اس کے صحیح مقام سے جس میں اللہ نے اس کو متعین کیا ہے۔ یا بَعْدِ کے بعد لفظ عِلْمِ محذوف ہے۔ کہ مواضع کے صحیح محل کا علم ہوتے ہوئے بھی کلام کو ان مواضع سے بدل دیتے ہیں جیسا کہ مولوی محمد علی نے ترجمہ کیا ہے۔

اس آیت میں وَ مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا کے شروع اور آخر میں علامت قِ واقعہ ہوئی ہے یہ وقف معانقہ کی علامت ہے۔ تفصیل کے لئے ۲ : ۲ لفظ فِیْہِ ملاحظہ ہو۔

اگر قُلُوْبُھُمْ پر وقف کریں تو وَمِنَ الَّذِیْنَ سے نیا جملہ شروع ہوگا۔ اور یہ بیان فَاحْذَرُوْا تک چلا جائے گا۔ اور اگر الَّذِیْنَ ھَادُوْا پر وقف کریں تو مابعد کی عبارت فَاحْذَرُوْا تک الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ اور وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا ہر دو کے متعلق ہوگی۔ یہی جمہور علماء و مفسرین نے اختیار کیا ہے۔

ازاں بعد مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ سے لے کر مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا تک جملہ معترضہ ہے۔ اور اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سے لے کر عَذَابٌ عَظِیْمٌ تک ان ہر دو گروہوں کی سزا مذکور ہے۔

= اِنْ اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا۔ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے (جو ہم تمہیں بتاتے ہیں) وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْہُ اور اگر یہ حکم (جو ہم نے بتایا ہے) تم کو نہ دیا جائے۔

= فَاحْذَرُوْا۔ تم بچ جاؤ۔ تم ڈرو (نہ مانو) (باب سمع) حَذَرٌ سے جس کے معنی کسی خوف کی بات سے ڈرنے اور بچنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

= یَقُوْلُوْنَ ...... فَاحْذَرُوْا۔ صاحب ضیاء القرآن نے الکشاف کے حوالہ سے ایک خاص واقعہ بیان کیا ہے جس کی طرف اس فقرہ میں اشارہ کیا جارہا ہے مختصرًا :

خیبر کے دو اعلیٰ خاندانوں کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا۔ توراۃ میں مندرجہ احکام کے مطابق علماء یہود نے ان کو رجم کرنا مناسب نہ سمجھا اور ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حکم کے لئے بھیجا۔ اور ان کو ہدایت کی کہ اگر حضور دُرّے لگانے اور منہ کالا کرنے کا حکم دیں تو مان لینا اور اگر رجم کا حکم دیں تو انکار کر دینا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کے عالم صوریا کو حَکَم بناکر توراۃ کا حکم ان پر صادر فرمایا اور ان کو مدینہ میں رجم کیا گیا۔

آیت کے مختلف جزویات کی تشریح کے بعد اس کا ترجمہ مطابق جمہور علماء یوں ہوگا :

اے رسول جو منافقین زبانی ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن دل سے ایمان نہیں لائے یا جو یہودی بن گئے ہیں ان ہر دو میں سے ان لوگوں پر تو غمگین اور دل گیر نہ ہو جو کفر کی راہ میں ایک دوسرے کے ساتھ دوڑ لگا رہے ہیں یہ لوگ بڑے کان لگا لگا کر تجھے سنتے ہیں کہ بعد میں اس میں کذب و افترا کی آمیزش کریں۔ اور آگے ان لوگوں کو جاکر سنائیں جو ابھی تک تیرے پاس خود نہیں پہنچے یہ لوگ کتاب اللہ کے الفاظ اور معانی کو ان کا صحیح محل متعین ہونے کے باوجود اصل مواضع سے بدل کر بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں ایسا حکم دیا جائے جیسا کہ ہم نے بتایا ہے

تو اس کو قبول کرلو۔ اور اگر اس سے مختلف ہے تو قبول نہ کرنا۔

مختلف الفاظ کے جو مختلف معنے اوپر تشریح میں بیان ہوئے ہیں ان کے مطابق بھی معانی درست ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کا انتخاب اور پھر ان کی ترکیب استعمال جملہ مندرجہ بالا معانی کو شامل ہے اور یہی کلام کا اعجاز ہے۔

= فِتْنَتَہٗ ۔ اس کا فتنہ اس کی آزمائش، اس کا امتحان ۔ فتنہ ۔ نیز بمعنی عذاب ۔ بربادی ۔ فساد

٥:٤٢ = اَكّٰلُوْنَ ۔ بڑے کھانے والے ۔ اَكْلٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر ہے

= لِلسُّحْتِ ۔ سُحْت ۔ حرام ۔

٥:٤٣ = يُحَكِّمُوْنَكَ ۔ تحکیم (تفعیل) مصدر وہ آپ کو منصف بناتے ہیں ۔ وہ آپ سے فیصلہ کراتے ہیں ۔ کیف یحکّمونك ۔ وہ کیسے آپ کو منصف بناتے ہیں جبکہ ...... اس میں بھی اشارہ ہے مندرجہ بالا واقعۂ زناء کا ۔ (٥:٤١)

٥:٤٤ = اَسْلَمُوْا ۔ وہ تابع ہوئے ۔ وہ حکم بردار ہوتے ۔ یعنی تورات کے احکام کے خود بھی فرماں بردار تھے ۔ اور لوگوں کو بھی اسی کی تعلیم دیتے رہے ۔

یہاں نبیین سے مراد وہ انبیاء ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے اور ان کی اپنی الگ کتاب یا شرع نہ تھی ۔

= الرَّبّٰنِيُّوْنَ ۔ زاہد ۔ خدا پرست ۔ درویش ۔ اللہ والے ۔ مربی ۔ مرشد ۔ سریانی لفظ ہے اہل عرب کے کلام میں قلیل الوجود ہے ۔

بعض کا خیال ہے کہ ربّ کی طرف منسوب ہے ۔ بعض کے نزدیک ربٌّ مصدر کی طرف منسوب ہے یعنی ربّانی وہ ہے کہ جو علم کی پرورش کرے ۔ یا علم کے ذریعے اپنے نفس کی تربیت کرے ۔

= اَحْبَار ۔ حِبْرٌ کی جمع ۔ علماء

رَبّٰنِيُّوْنَ اور اَحْبَار ۔ کا عطف اَلنَّبِيُّوْنَ پر ہے ۔

یعنی اس کے مطابق حکم بردار مسلمان ۔ انبیاء ربانیون اور احبار یہودیوں کو پیروی کی تلقین کرتے رہے ۔ یا اس کے مطابق فیصلے دیتے تھے ۔

= اُسْتُحْفِظُوْا ۔ باب استفعال ۔ ماضی مجہول صیغہ جمع مذکر غائب ۔ وہ نگران ٹھہرائے گئے اِسْتِحْفَاظٌ ۔ نگہبان بنانا

= النَّبِيُّوْنَ ۔ الرَّبّٰنِيُّوْنَ ۔ الْاَحْبَارُ ۔ ہر سہ فعل يَحْكُمُ کے فاعل ہیں ۔

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا ۔ صرف ربانیون اور احبار کے لئے آیا ہے ۔ النبیون کی صفت اَسْلَمُوْا

سے پیشتر ازیں کردی گئی ہے۔
لیکن بعض نے اسے ہر سہ گروہ کے لئے لیا ہے کیونکہ کتاب اللہ کی حفاظت ان سب کے ذمہ کی گئی تھی۔
= فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ ۔۔۔۔ قَلِیْلًا۔ اس میں مسلمانوں کو بھی تنبیہ کی جارہی ہے کہ علمائے یہود کی طرح بادشاہوں اور امیروں سے ڈر کر تم بھی قرآن کے معانی میں ہیر پھیر شروع نہ کردینا بلکہ ان سے ڈرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔
۵: ۴۵ = فِیْهَا میں ھا ضمیر بما انزل اللہ کی طرف راجع ہے جس سے مراد تورات ہے۔
= الجُرُوْحَ ۔ جُرْحٌ کی جمع ۔ زخم۔
= قِصَاصٌ ۔ بدلہ۔ ہر چوٹ کا بدلہ ویسی ہی چوٹ ۔ قتل کا بدلہ قتل ۔ عضو کا بدلہ عضو ۔
= تَصَدَّقَ ۔ اس نے خیرات کی ۔ اس نے بخش دیا۔ ماضی معروف (تفعّل) واحد مذکر غائب۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ (۱۲: ۸۸) خدا خیرات کرنے والوں کو ثواب دیتا ہے ۔ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (۲: ۲۸۰) اور اگر (زر قرض) بخش دو تو تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے۔
= کَفَّارَۃٌ ۔ گناہ کا شرعی اتار۔ اَلْکَفَّارَۃُ۔ جو چیز گناہ کو دور کردے اور اسے ڈھانپ دے اسے کفارہ کہا جاتا ہے۔
چنانچہ قرآن مجید میں ہے ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ (۵: ۸۹) یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں کھالو۔
۵: ۴۶ = قَفَّیْنَا۔ ماضی معروف جمع متکلم۔ تَقْفِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ پیچھے بھیجنا۔ پیچھے کردینا اس کا مادہ قُفَا ہے۔ بمعنی گردن اور سر کا پچھلا حصہ۔ قُفُوٌّ۔ قَفْوٌ۔ کسی کے پیچھے چلنا۔ پیروی کرنا (اس معنی میں باب نصر سے مستعمل ہے)
تَقْفِیَۃٌ دو مفعول چاہتا ہے ۔ جیسے قَفَّیْتُ زَیْدًا عَمْرًوا۔ میں نے زید کو عمرو کے پیچھے بھیجا کبھی مفعول دوم بہ ب آتا ہے ۔ جیساکہ آیت ہذا میں ہے قَفَّیْنَا بِعِیْسٰی ۔ اور (ان کے پیچھے) ہم نے عیسٰی علیہ السلام کو بھیجا۔
= عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ ۔ ان کے نقش قدم پر۔ ان کے پیچھے پیچھے۔
۵: ۴۷ = وَلْیَحْکُمْ ۔ پس چاہئے کہ وہ ضرور فیصلے کریں ۔ یا حکم دیں ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔
۵: ۴۸ = مُھَیْمِنًا ۔ مُھَیْمِنًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب ۔ بمعنی نگران۔ مشاہد ھَیْمَنَۃٌ مصدر۔ نگرانی کرنا۔ حفاظت کرنا۔ ھمن ۔ مادہ۔ اَلْمُھَیْمِنُ ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

نگران ۔حفاظت کرنے والا۔ مخلوق کے اعمال و ارزاق و آجال کا کفیل و ذمہ دار۔
= عَمَّا ۔ جس چیز سے ۔ اصل میں عَنْ مَا تھا ۔نون کو میم میں مدغم کیا گیا۔
= لَا تَتَّبِعْ ۔ تو اتباع نہ کر۔ تو پیروی نہ کر۔
= وَ لَا تَتَّبِعْ .... مِنَ الْحَقِّ ۔ اور اس حق بات سے جو تمہارے پاس آگئی ہے پھر کر ان کی خواہشات کا اتباع نہ کر۔ (اگرچہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن یہاں مخاطب سے دوسرے لوگ مراد لئے جاتے ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کا ان کی خواہشات کا اتباع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
= لِكُلٍّ ۔ ہر ایک کے لئے ۔ لِكُلٍّ مِّنْكُمْ ۔ تم میں سے ہر امت کے لئے ۔ مراد امتِ موسیٰؑ و امتِ عیسیٰؑ و امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ۔
= شِرْعَةً ۔ بمعنی شریعت ۔ لغت میں شریعت اس راستے کو کہتے ہیں جو پانی کی طرف لے جاتا ہو۔ اسی مناسبت سے شرعہ و شریعت اس راستہ کو کہا جاتا ہے جو نجات دارین کی طرف راہنمائی کرتا ہو۔ اسی سے شارع بمعنی عام راستہ ۔ سڑک ہے ۔
= مِنْهَاجُ ۔ کھلا راستہ ۔ واضح اور روشن راستہ ۔ نہج مصدر۔ (باب فتح) لازم و متعدی دونوں کے لئے آتا ہے ۔ نَهْجٌ ۔ مَنْهَجٌ و مِنْهَاجٌ ۔ تینوں ہم معنی ہیں ۔
بعض کے نزدیک دونوں (شرعۃ و منہاج) کے معنی طریق کے ہیں۔ اور طریق سے یہاں مراد دین ہی ہے ۔ لیکن جب لفظ مختلف ہوں تو متعدد الفاظ کو تاکید کے لئے اکٹھا لایا جاتا ہے ۔
حضرت ابن عباس کے نزدیک شرعۃ وہ ہے جس کو قرآن لے کر آیا ہو اور منہاج وہ سبیل یا راستہ جو سنت میں وارد ہوا ہے ۔
= فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے یعنی تم ان باریکیوں اور جھگڑوں میں مت پڑو۔ بلکہ اللہ کے اس آخری دین ۔آخری کتاب اور آخری رسول پر ایمان لاکر نیکی کے میدان میں ایک دوسرے سے بازی لیجانے کی کوشش کرو۔
۵:۴۹ = اَنْ يَّفْتِنُوْكَ ۔ اَنْ ۔بمعنی مبادا۔ ایسا نہ ہو کہ ۔ يَفْتِنُوْكَ ۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب فَتْنٌ سے ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں۔
= فَاِنْ تَوَلَّوْا ۔ (پس اگر وہ منہ پھیر لیں) سے مراد مخالفین اسلام ہیں۔ یعنی اگر بار بار پند و نصائح و فہمائش و تنبیہ کے باوجود وہ اپنی اصلاح پر آمادہ نہ ہوں ۔
۵:۵۱ = يَتَوَلَّهُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَوَلّٰى (تَفَعُّلٌ) اصل میں يَتَوَلّٰى تھا۔ ضمیر هُمْ کے آنے سے ی گر گئی ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ جو ان سے محبت کرتا ہے ۔ دوستی کرتا ہے

دل بناتا ہے۔ منہ موڑنا۔ پیٹھ پھیرنا۔ اعراض کرنا کے معنوں میں بھی آتا ہے۔

٥:٥٢ = یُسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ۔ ای یسارعون فی مودۃ الیھود والنصاریٰ وموالاتھم لانھم کانوا اھل ثروۃ ویسار۔ یعنی یہود کی محبت اور دوستی کی طرف دوڑ دوڑ کر جاتے تھے کیونکہ وہ اہلِ ثروت اور اہل دولت تھے۔

= دَآئِرَۃٌ۔ گردش۔ مصیبت۔ دَوْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث۔ جس کے معنی چکر لگانا پھر مصیبت۔ گردش زمانہ کو بھی دائرہ یا دوارہ کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے ویتربص بکم الدوآئر علیھم دائرۃ السَّوْءِ (۹: ۹۸) وہ تمہارے حق میں مصیبتوں کے منتظر ہیں ان ہی پر بری مصیبت واقع ہو

= اَسَرُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے چھپایا۔ اِسْرَارٌ سے

٥:٥٣ = جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ۔ بڑی بڑی قسمیں۔ سخت سے سخت قسمیں۔ بہت کڑی قسمیں۔ بڑی پکی قسمیں۔

٥:٥٤ = اَذِلَّۃٍ۔ نرم دل۔ کمزور۔ ذلیل۔ ذَلِیْلٌ کی جمع قلت۔

ذَلِیْلٌ کے معنی کبھی تو متواضع اور نرم دل کے ہوتے ہیں۔ (جیساکہ یہاں مراد ہے) اور کبھی کمزور اور ذلیل کے۔

= اَعِزَّۃٍ۔ زبردست۔ سخت (جیساکہ یہاں مراد ہے) عزت والے۔ عزیز کی جمع۔

= لَوْمَۃَ لَآئِمٍ۔ لَامَ یَلُوْمُ (نصر) لومۃ مصدر۔ کسی چیز کو برا سمجھ کر ملامت کرنا (خواہ وہ چیز بری ہو یا نہ ہو) لائم اسم فاعل واحد مذکر۔

٥:٥٥ = وَلِیُّکُمْ۔ تمہارا دوست۔ تمہارا مددگار۔

= یَتَوَلَّ۔ دیکھو ٥:٥١۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ دوست رکھتا ہے۔

٥:٥٩ = تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ۔ تَنْقِمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم انکار کرتے ہو۔ تم برے کہتے ہو۔ تم عیب دیتے ہو ہم کو۔ نَقْمٌ سے۔ اِنْتَقَمَ مِنْہُ۔ کسی سے بیر رکھنا۔ کسی میں عیب نکالنا۔ کسی سے بدلہ لینا۔ فَانْتَقَمْنَا مِنْھُمْ فَاَغْرَقْنٰھُمْ فِی الْیَمِّ (۷: ۳۶) تو ہم نے ان سے بدلہ لیکر چھوڑا کہ ان کو دریا میں غرق کر دیا۔

= ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا ...... الخ کیا تم ہم میں عیب نکالتے ہو یا ہم سے نفرت کرتے ہو۔ کیونکہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

= وَاَنَّ اَکْثَرَکُمْ فٰسِقُوْنَ (اور تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں) کا عطف اَنْ اٰمَنَّا پر ہے۔ واو حالیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اکثریت تم میں سے فاسقوں کی ہے۔ (لہٰذا تم کس بل بوتے

ہم میں عیب نکالتے ہو) باوجود اس کے کہ تم میں سے اکثر لوگ ایمان سے خارج ہیں۔ تھانوی)

۵ : ۶۰ = اُنَبِّئُکُمْ ۔ میں تم کو بتاؤں ۔ تَنْبِئَۃٌ سے مضارع واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول ۔

= مَثُوْبَۃً ۔ بدلہ جزا ثواب ۔ مَثُوْبَۃٌ باعتبار جزا وسزا یا ثواب کے ۔ بطور ثواب کے بحیثیت ثواب کے لغوی حیثیت سے ثواب اچھے اور برے دونوں قسم کے اعمال کی جزار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عرف عام میں زیادہ تر نیک اعمال کی جزار کے لئے مستعمل ہے ۔

= ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ ..... عِنْدَ اللّٰہِ ۔ اللہ کے نزدیک جزار یا سزا پانے کے لحاظ سے ان میں سے کون بُرا ہے ۔

ذٰلِکَ کا اشارہ کس کی طرف ہے اس میں مختلف بیانات ہیں ۔

صاحب تفہیم القرآن نے اس کا مشار الیہ فَاسِقُوْنَ لیا ہے اور ترجمہ کیا ہے کیا میں ان لوگوں کی نشاندہی کروں جن کا انجام خدا کے ہاں فاسقوں کے انجام سے بھی بدتر ہے ۔

ابن کثیر نے ذٰلِکَ سے مراد فاسقین کا یہ گمان لیا ہے جو وہ اہل ایمان کے متعلق رکھتے تھے کہ غلط راستہ پر ہیں اور ترجمہ یوں کیا ہے ۔

" تم جو ہماری نسبت گمان رکھتے ہو آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کے پاس بدلہ پانے میں کون بدتر ہے ۔

قریب قریب یہی معنی صاحب مدارک التنزیل نے لئے ہیں فرماتے ہیں

ذٰلک اشارۃ الی الایمان ای بشر مما نقمتم من ایماننا ثوابًا یعنی ہمارے ایمان پر جو سزا مترتب ہونے کا تم گمان کرتے ہو ۔

مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ ...... السَّبِیْلِ یہ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ کی وضاحت میں ہے ۔

۵ : ۶۱ = یَکْتُمُوْنَ ۔ (جس کو وہ چھپاتے ہیں یعنی نفاق ۔

۵ : ۶۲ = اَلْعُدْوَانِ ۔ عَدَا یَعْدُوْا کا مصدر ہے (باب نصر) ظلم وستم ۔ زیادتی ۔

= السُّحْتَ ۔ حرام ۔ دیکھو ۵ : ۴۲

= لَوْلَا ۔ اگر ماضی پر داخل ہو تو زجر و توبیخ کے لئے ہوتا ہے یعنی انہوں نے کیوں ایسا نہ کیا ۔ کیوں اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی کی ۔

اور اگر مضارع پر داخل ہو تو کسی کام پر برانگیختہ کرنے اور اکسانے کے لئے ہوتا ہے ۔ یہاں مضارع پر داخل ہے اور مقصد یہ ہے کہ اہل کتاب کے علماء اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں ۔

(اس میں علمائے اسلام کو بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تاکید بلیغ ہے)

= لَوْلَا ...... السُّحْتَ کیوں نہیں ربّانیین اور احبار اٹھ کھڑے ہوتے اور منع کرتے لوگوں کو گناہ اور عصیان کی باتوں سے اور حرام کھانے سے۔

٥ : ٦٤ = مَغْلُوْلَۃٌ۔ اسم مفعول۔ واحد مؤنث غَلٌّ۔ مصدر (نصر) گردن سے بندھا ہوا۔ بند۔ بخیل۔ غَلٌّ کے معنی ہیں باندھنا۔ جکڑنا۔ طوق۔ بیڑی۔ ہتھکڑی۔ پیٹ کی جلن۔ بدخلق عورت وغیرہ۔ یہاں باندھنا اور جکڑنا کے معنی مراد ہیں۔

= غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ وَلُعِنُوْا۔ (بددعائیہ کلمات) جکڑے جائیں ان کے ہاتھ اور پھٹکار ہو ان پر۔

= مَبْسُوْطَتٰنِ۔ اسم مفعول۔ تثنیہ مؤنث۔ مَبْسُوْطَۃٌ مفرد۔ (بلکہ اس کے دونوں ہاتھ) کھلے ہوئے ہیں۔ فراخ ہیں۔ وہ بڑا کریم اور جواد ہے۔ بَسِیْطُ الْیَدَیْنِ۔ سخی آدمی۔

= وَلَیَزِیْدَنَّ ...... کُفْرًا۔ لَیَزِیْدَنَّ۔ فعل بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مفعول مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ فاعل۔ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا خبر۔

اور جو کلام تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ ان میں سے اکثر کو مزید طغیان اور کفر میں دھکیل دیگا (کیونکہ وہ ہٹ دھرمی سے مخالفت اور نافرمانی کرتے ہیں۔

= اَوْقَدُوْا۔ انہوں نے آگ سلگائی۔ ایقاد (افعال) مصدر ماضی جمع مذکر غائب۔

= اَطْفَاَھَا۔ اس نے اس کو بجھا دیا۔ اِطْفَاءٌ (افعال) سے مصدر۔ ماضی واحد مذکر غائب ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔

٥ : ٦٦ = لَوْاَنَّھُمْ اَقَامُوْا۔ اگر وہ (اپنے عمل سے) قائم کرتے۔ یعنی ان پر پورا پورا عمل کرتے۔

= لَاَکَلُوْا۔ لام برائے تاکید ہے اَکَلُوْا۔ انہوں نے کھایا۔ وہ ضرور کھاتے۔ وہ ضرور فراخی رزق پاتے

= مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ۔ اظہار مبالغہ کے لئے آیا ہے۔ یعنی ان کو اوپر سے اور نیچے سے (یعنی ہر طرف سے) رزق کی فراخی اور کثرت نصیب ہوتی۔ جیساکہ اور جگہ ارشاد ہے وَلَوْاَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (٧:٩٦) اور اگر ان بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے (یعنی ان کو بے شمار برکتوں سے نوازتے۔

= مُقْتَصِدَۃٌ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ اقتصاد (افتعال) مصدر۔ قصد مادہ۔ سیدھے راستہ پر قائم۔ راست رو

٥ : ٦٧ = فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ۔ تو تُو نے اس کی رسالت یا پیغام بری کا حق ادا نہیں کیا۔

= یَعْصِمُکَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ عِصْمَۃٌ مصدر (باب ضرب) کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ تم کو بچا لیگا۔

= اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۔ ای لا یمکنھم مما یریدون بک ۔ جو ہرگز نہ تم کو پہنچانے کے ارادے رکھتے ہیں۔ ان کی ان کو توفیق نہ دے گا۔

کافروں کو تمہارے مقابلہ میں کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا (تفہیم القرآن)

۵ : ۶۸ = لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ ۔ تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ تم کسی اصل پر نہیں ہو۔ تم کسی دین پر تصور نہیں کئے جاؤ گے۔

= فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔ آپ افسوس نہ کریں کافروں پر۔

فلا تحزن علیھم فان ضرر ذلک لاحق بھم ۔ آپ غم نہ کھائیں ان پر اس کفر کا بدلہ وہ خود ہی پالیں گے (کشاف)

۵ : ۶۹ = اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔

آیت ہذا میں اگر اَلصّٰبِئُوْنَ کو اِنَّ کے تحت لیا جائے تو اس کو منصوب ہونا چاہئے تھا اور اَلصّٰبِئِیْنَ ہوتا جیسا کہ آیت ۲ : ۶۲ میں ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں

اول تقدیر میں آیت یوں ہو ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصَارٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ وَالصَّابِئُوْنَ کَذٰلِکَ ۔
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے (یعنی جو مسلمان ہے) اور جو یہودی بنے ۔ یا جو نصرانی ہیں ان میں سے جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہی حال صابیوں کا ہے۔

دوم یہ کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا کی خبر محذوف لی جائے اور اَلنَّصٰرٰی کو اَلصّٰبِئُوْنَ پر معطوف سمجھا جائے ۔ اور مَنْ اٰمَنَ کو ان دونوں گروہوں کی خبر لیا جائے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے ان میں سے جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ان کو نہ کوئی خوف ہوگا ۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ اور صابیوں اور نصاریٰ میں سے جو لوگ اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۵ : ۷۰ = لَا تَھْوٰی ۔ ھَوِیَ (باب سمع) سے مضارع منفی واحد مؤنث غائب وہ نہیں چاہتی ہے

وہ نہیں پسند کرتی ہے۔ ھَوٰی۔ نفس کا خواہش کی طرف مائل ہونا۔
= بِمَا لَا تَھْوٰی۔ ایسا حکم ہے کہ جسے ان کے نفسوں نے (یعنی انہوں نے) پسند نہ کیا۔
= فَرِیْقًا۔ یعنی رسولوں کے ایک گروہ کو۔
= فِتْنَۃٌ۔ آفت، مصیبت، عذاب۔ فَتْنٌ سے جس کے اصل معنی سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا جانچنا۔ یا آگ میں ڈالنا۔

قرآن مجید میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات مختلف معنی میں استعمال کئے گئے ہیں۔

۵: ۷۲ = لَقَدْ کَفَرَ کا فاعل اَلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ...... اِبْنُ مَرْیَمَ ہے یعنی جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی تو ہے۔ وہ کافر ہو گئے۔

۵: ۷۳ = ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ۔ تین (خداؤں) میں سے تیسرا (خدا) ہے۔ تین خدا۔ اللہ۔ دوسرا مسیح۔ تیسرا۔ حضرت مریم یا روح القدس۔

۵: ۷۵ = اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ اَنّٰی۔ جہاں۔ کیونکر۔ جب۔ اسم ظرف زمان و مکان۔ ظرف زمان ہو تو بمعنی مَتٰی (جب۔ جس وقت) ظرف مکان ہو تو بمعنی اَیْنَ۔ (جہاں۔ کہاں)
اور استفہامیہ ہو تو بمعنی کَیْفَ۔ (جیسے۔ کیونکر۔ یُؤْفَکُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب اِفْکٌ سے۔ (باب ضرب) پھیرے جاتے ہیں۔ بھٹک رہے ہیں۔ الٹے پھر رہے ہیں۔
اِفْکٌ۔ جھوٹ۔ بہتان۔ کسی شے کا اس کی اصلی جانب سے منہ پھیرنے کا نام افک ہے۔ پس جو بات اپنی اصلی صورت سے پھر گئی اس کو افک کہیں گے۔ جھوٹ اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے ان کو افک کہا گیا ہے۔

بعض دفعہ فعل مجہول اس لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ ظاہر کیا جا سکے کہ فاعل نے فعل کو اس تیزی سے اور اندھا دھند کیا۔ گویا اس کا فعل اس کے اختیار سے باہر تھا۔ یا اس کے پس پشت محرکِ فعل کی شدت کو ظاہر کرنے کے لئے۔

اس کی دیگر مثالیں۔ وَجَآءَہٗ قَوْمُہٗ یُھْرَعُوْنَ اِلَیْہِ۔ (۱۱- ۷۸) اور اس کی قوم اس کی طرف بھگ ٹٹ دوڑ کر آئی۔

اور وَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیْنَ (۷: ۱۲۰) اور جادوگر (بے اختیار) سجدے میں گر پڑے
۵: ۷۷ = لَا تَغْلُوْا۔ تم مبالغہ نہ کرو۔ تم زیادتی نہ کرو۔ تم غلو مت کرو۔ غُلُوٌّ (نصر) کے معنی ہیں حد سے گذرنا۔ مضارع نہی جمع مذکر حاضر۔
= ضَلُّوْا۔ فعل لازم۔ وہ گمراہ ہو گئے۔ وہ گمراہ ہوئے۔

= اَضَلُّوْا۔ فعل متعدی۔ انہوں نے (دوسروں کو) گمراہ کیا۔

٥: ٧٨ = عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ۔ حضرت داوٗد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبان پر۔ یعنی حضرت داوٗد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنی زبان سے ان کے لئے بددعا کی۔ اور وہ ملعون ہوئے۔ یعنی اللہ کی پھٹکار ان پر پڑی

= عَصَوْا۔ انہوں نے نافرمانی کی۔

= کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ وہ حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔ زیادتیاں کیا کرتے تھے۔ ماضی استمراری۔ جمع مذکر غائب۔

٥: ٧٩ = کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ۔ وہ ایک دوسرے کو منع نہیں کیا کرتے تھے۔ ماضی استمراری نہی۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔

٥: ٨٠ = یَتَوَلَّوْنَ۔ دوستی رکھتے ہیں۔ تَوَلّیٌ سے بمعنی دوستی رکھنا۔ منہ موڑ لینا۔ اعراض کرنا الفاظ اضداد میں سے ہے۔

= سَخِطَ۔ (سَمِعَ) وہ غصہ ہوا۔ وہ ناراض ہوا۔

اَنْ سَخِطَ اللّٰہُ ۔۔۔۔۔۔ خَالِدُوْنَ ٥ یہ قَدَّمَتْ کی تعریف ہے یعنی انہوں نے کیا آگے بھیجا۔ (١) اللہ کی ناراضگی (٢) دائمی عذاب۔

٥: ٨١ = النَّبِیِّ۔ سے یہاں مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے صریحًا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ اگر یہودی صحیح طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو مانتے تو وہ کبھی بھی مخالفین رسول اکرم سے محبت یا تعلق نہ رکھتے۔

= اِتَّخَذُوْھُمْ۔ میں ضمیر ہُمْ جمع مذکر غائب اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا (آیہ ماقبل) کی طرف راجع ہے

٥: ٨٢ = لَتَجِدَنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ تو ضرور پائے گا۔

= لَتَجِدَنَّ۔ فعل بافاعل۔ اَلْیَھُوْدَ۔ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا دونوں مفعول۔ اَشَدَّ النَّاسِ ۔۔۔۔۔۔ اٰمَنُوْا۔ حال۔ یعنی تو ضرور پائے گا اہل یہود اور مشرکین کو ایمان والوں کی عداوت میں تمام لوگوں سے سخت ترین۔

اسی طرح دوسرے فقرہ کا بھی ترجمہ ہوگا۔ اور تو ضرور پائے گا ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ایمان والوں کی دوستی میں ان سب سے قریب ترین۔

= قِسِّیْسِیْنَ۔ جمع منصوب۔ قِسِّیْسُوْنَ۔ جمع مرفوع۔ اس کی واحد قِسٌّ اور قِسِّیْسٌ ہے۔ بمعنی عیسائی عالم۔ یا درویش۔ یہ سریانی لفظ ہے۔

= رُهْبَانٌ ۔ زاہدانِ اہل کتاب ۔ اہل کتاب کے درویش ۔
رَاهِبٌ ۔ واحد ۔ جیسے فَارِسٌ کی جمع فُرْسَانٌ اور رَاكِبٌ کی جمع رُكْبَانٌ ہے
راہب اس عبادت گذار کو کہتے ہیں ۔ جو دنیا کے ہنگاموں سے الگ تھلگ خانقاہوں اور حجروں میں مصروف ذکر و فکر رہتا ہے ۔
علامہ قرطبی نے رہبانیت کی یوں تشریح کی ہے ۔
الرُّهْبَانِيَّةُ وَالتَّرَهُّبُ التَّعَبُّدُ فِيْ صَوْمِعَةٍ ۔
قِسِّيْسِيْنَ اور رُهْبَانًا ۔ اَنَّ کے عمل کی وجہ سے منصوب ہیں ۔

پَارَہْ

وَاِذَا سَمِعُوْا

(۷)

اَلْمَائِدَۃُ وَالْاَنْعَامُ

وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ

۵ : ۸۳ = تَفِیْضُ ۔ فَاضَ یَفِیْضُ فَیْضًا ۔ (ضَرَبَ) سے مضارع واحد مؤنث غائب ۔ وُہ بہتی ہے ۔ وہ جاری ہوتی ہے ۔ فَاضَ الْمَآءُ کے معنی ہیں کسی جگہ سے پانی کا اچھل کر بہ نکلنا ۔ یہاں آنسوؤں کے آنکھوں سے بہنے کے لئے آیا ہے ۔

= اَلدَّمْعِ ۔ آنسو ۔ اشک ۔ واحد ۔ دُمُوْعٌ وَاَدْمُعٌ جمع ۔

= رَبَّنَا سے جو کلام شروع ہوا تھا وہ آیۃ ۸۴ کے اختتام پر الصّٰلِحِیْنَ پر ختم ہوتا ہے ۔

۵ : ۸۵ = فَاَثَابَهُمْ ۔ فَ سببیہ ہے ۔ اَثَابَ یُثِیْبُ اِثَابَۃً (باب افعال) بدلہ دینا انعام دینا ۔ ثواب دینا ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ اس نے ان کو بدلہ یا انعام دیا ۔ یہاں ماضی مستقبل کے معنی میں مستعمل ہوا ہے ۔ یعنی وہ ان کو بدلہ دے گا ۔ انعام دے گا ۔

= جَنّٰتٍ ..... فِیْهَا ۔ اَثَابَ کا مفعول ثانی

۵ : ۸۹ = عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۔ عَقَّدَ یُعَقِّدُ تَعْقِیْدًا (باب تفعیل) ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ تم نے پختہ کیا ۔ تم نے مضبوط کیا ۔ تم نے گرہ باندھی ۔ اَلْاَیْمَانَ ۔ یَمِیْنٌ کی جمع ۔ قسمیں معاہدے ۔ یعنی وہ قسمیں جن کا تم نے پختہ اقرار کر لیا ہے ۔ جو نیتًا و ارادۃً تم نے اٹھائی ہیں ۔

= تَحْرِیْرُ ۔ (باب تفعیل) مصدر ہے آزاد کرنا ۔ کسی کو مسجد کی خدمت یا خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دینا ۔ جیسے نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا (۳ : ۳۵) جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کو تیری نذر کرتی ہوں ۔ لکھنا ۔ تحریر کرنا ۔ وغیرہ ۔ یہاں آزاد کرنے کے معنی میں آیا ہے ۔

اَلْحُرُّ ۔ آزاد مرد ۔

= رَقَبَۃٍ ۔ گردن ۔ جان ۔ غلام ۔ رقبہ اصل میں گردن کو کہتے ہیں ۔ پھر جملہ بدن انسانی کے لئے استعمال ہونے لگا ۔ اور عرف میں یہ غلاموں کا نام پڑ گیا ۔ جس طرح الفاظ راس اور ظہر کا استعمال سواریوں کے لئے کیا جانے لگا ۔ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ کے معنوں میں اور جگہ فَکُّ رَقَبَۃٍ بھی آیا ہے

۵ : ۹۰ = اَلْمَیْسِرُ ۔ اسم و مصدر ۔ جوا ۔ جوا کھیلنا ۔ قمار بازی ۔

یُسْرٌ سے ۔ یُسْرٌ کے معنی آسانی ۔ اور سہولت کے ہیں یہ عُسْرٌ کی ضد ہے ۔ چونکہ جوا کھیلنے میں بھی مال آسانی اور بلا کلفت حاصل ہوتا ہے ۔ اس لئے اس کو اَلْمَیْسِرُ کہا جاتا ہے ۔

= اَلْاَنْصَابُ ۔ نُصُبٌ کی جمع ۔ بُت وہ تمام چیزیں جو عبادت کے لئے نصب کی جائیں ۔ خواہ وہ مورتی ہو یا پتھر ۔ یا اور کچھ ۔ ان کو انصاب کہا جاتا ہے ۔ یہاں انصاب سے مراد وہ پتھر ہیں جو حرم

میں کعبہ کے ارد گرد نصب تھے اور کفار ان کے لئے جانور ذبح کرتے اور ان کا خون ان پتھروں پر مل دیتے اور گوشت ان پتھروں پر رکھ دیتے۔ جسے قرآن مجید نے حرام فرمایا۔ دیکھو ۵ : ۳۔

= اَلْاَزْلَامُ ۔ تیر۔ تیر پھینک کر شگون لینا۔ دیکھو ۵ : ۳

= رِجْسٌ ۔ ناپاک، پلید۔ گندہ۔ عقوبت۔ عذاب۔ بلا۔ اَرْجَاسٌ۔ جمع (حرمت شراب کے متعلق ملاحظہ ہو۔ (۲ : ۲۱۹)

۵ : ۹۱ = یُوْقِعَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِیْقَاعٌ (انفعال) مصدر۔ وہ ڈال دے۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ ہے۔

= یَصُدَّکُمْ ۔ وہ تم کو روک دے۔ صَدٌّ مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔

= مُنْتَھُوْنَ ۔ باز آنے والے۔ منع ہو جانے والے۔ رُک جانے والے۔ اِنْتِھَاءٌ (افتعال) مصدر اصل میں مُنْتَھِیُوْنَ تھا۔ مادہ نَھْیٌ

۵ : ۹۲ = اِحْذَرُوْا ۔ باب سَمِعَ ۔ حَذَرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم ڈرو۔ تم بچو۔

= تَوَلَّیْتُمْ ۔ تَوَلِّیٌ سے۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم پھر گئے۔ تم نے منہ موڑ لیا۔ تَوَلِّیْ کا معنی والی ہونا۔ حاکم ہونا بھی ہے۔

۵ : ۹۳ = اس آیۃ میں الفاظ۔ اٰمَنُوْا ۔ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ اِتَّقَوْا ۔ بہ تکرار استعمال ہوئے ہیں بعض کے نزدیک یہ تکرار تاکید و مبالغہ کے لئے ہے اور ایمان و تقویٰ اور ان پر مزید درجۂ احسان حاصل کرنے کے لئے ابھارنے اور جوش دلانے کے لئے ہے

اور بعض کے نزدیک عَلَی الَّذِیْنَ کے متصل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ زمانہ ماضی کے متعلق ہے یعنی وہ لوگ جو صاحب ایمان تھے اور نیک اور صالح اعمال کے حامل تھے اگر حرمت سے پہلے انہوں نے میسر و انصاب و ازلام سے کام لیا تو ان کو وہ معاف ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اِذَا مَا شرط کے لئے ہے اور اس سے متصل اتَّقَوْا وَاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مستقبل کے لئے۔ یعنی بشرطیکہ وہ آئندہ بھی ڈرتے رہیں گے ان چیزوں سے جو حرام کی گئی ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں گے اور اچھے کام کریں گے۔ پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رُکیں۔ اور جو فرمان الٰہی ہو اسے مانیں پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ اختیار کریں (الخازن۔ تفہیم القرآن)

صاحب ضیاء القرآن اور عبد اللہ یوسف علی نے علامہ بیضاوی کی تشریح نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں۔ ان مکرر الفاظ سے صحابہ کرام کی تین حالتوں یا ان کے تین مقامات کا ذکر کیا جا رہا ہے پہلے اِتَّقَوْا

وَاٰمَنُوْا سے ان کے تقویٰ اور ایمان کی اس حالت کا بیان ہے جس کا تعلق ان کے اپنے قلب اور روح کے ساتھ ہے۔

دوسرے اِتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا سے ان کے تقویٰ اور ایمان کی اس کیفیت کا بیان ہے جو ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان تھی اور آخری اِتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا سے تقویٰ اور احسان کی اس حالت کی طرف اشارہ ہے جو ان کے اور ان کے رب کے درمیان تھی۔ یا پہلے ان کے ابتدائی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ پھر ان کے درمیانی حالت کی طرف اور آخر میں ان کے اعلیٰ ترین مقام کی طرف جبکہ عابد ومعبود۔ ساجد مسجود میں دوری کے پردے اٹھ جاتے ہیں اور نعمتِ مشاہدہ سے دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں اسی لئے اِتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا فرمایا۔ جب کہ انسان مقام احسان پر فائز ہوتا ہے۔ اور احسان کا مفہوم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ۔

یعنی احسان اس کیفیت کو کہتے ہیں جبکہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر (حالت عبادت میں) تو اس کو نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

۵ : ۹۴ = لَيَبْلُوَنَّكُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو ضرور آزمائے گا۔ وہ تمہاری ضرور جانچ کریگا۔

بَلَاءٌ سے (باب نصر) مادہ بَلْیٌ ۔

= رِمَاحُكُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے نیزے۔

= تَنَالُهٗ ۔ اس کو پاتی ہے۔ اس تک پہنچتی ہے۔ نَيْلٌ سے (بابَ فتحَ)

۵ : ۹۵ = وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط واؤ حالیہ (درآنحالیکہ) اَنْتُمْ حُرُمٌ (تم حالتِ احرام میں ہو تم احرام باندھے ہوئے ہو۔

= مُتَعَمِّدًا ۔ عَمَدًا ۔ جان بوجھ کر۔ ارادۃً (باب تفعّل)

= النَّعَمِ ۔ اسم جنس ۔ چوپایہ ۔ اونٹ، بکری۔ گائے ۔ بھینس وغیرہ جمع اَنْعَامٌ وَنُعْمَانٌ

= ذَوَا عَدْلٍ ۔ دو معتبر عادل شخص ۔

= هَدْيًا ۔ اسم نکرہ منصوب ۔ قربانی کا جانور جو ماہِ حُرُم میں حَرَم کے اندر ذبح ہونے کے لئے بھیجا جاتا ہے

= بَالِغَ الْكَعْبَةِ ۔ بالغ ۔ پہنچنے والا ۔ بُلُوْغٌ سے بمعنی پہنچنا۔ کعبہ سے مراد حدودِ حرم ہے کیونکہ جانور کعبہ میں نہیں ذبح کئے جاتے۔

بَالِغَ الْكَعْبَةِ ۔ یعنی وہ جانور پھر پہنچ جاوے کعبہ یعنی مکہ معظمہ میں۔
= هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ ۔ حال ہے جس کا ذوالحال مِثْلُ مَاقَتَلَ مِنَ النَّعَمِ ہے یعنی چوپایوں میں سے ویسا ہی جانور جو شکار کیا گیا ہو وہ پہنچایا جائے ذبح کے لئے حدود حرم میں
= وَمَنْ قَتَلَہٗ ...... صِيَامًا ۔ اور جس نے عمدًا شکار مارا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جس کی تین صورتیں ہیں۔
(۱) چوپایوں میں سے اسی قیمت کا جانور جو حرم مکہ میں لاکر ذبح کیا جاوے۔
(۲) یا کفارہ کے طور پر اس جانور کی قیمت کے برابر مساکین کو کھانا کھلائے۔
(۳) یا اس قیمت میں جتنے مساکین کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے ان مساکین کی تعداد کے برابر روزے رکھے ۔ اور ہر صورت میں فیصلہ تمہارے میں سے دو صاحب عدل وانصاف شخص کریں گے
= لِيَذُوْقَ ۔ ل ۔ تاکہ ۔ يَذُوْقَ ۔ مضارع منصوب واحد مذکر ۔ ذَوْقٌ (نَصَرَ) سے مصدر تاکہ وہ چکھے۔
= وَبَالَ اسم منصوب ۔ مضاف ۔ اَمْرِهٖ مضاف ۔ مضاف الیہ دونوں مل کر وَبَالَ کا مضاف الیہ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۔ مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہے يَذُوْقَ کا ۔ بداعمالی کی سخت سزا۔
= عَادَ ۔ وہ پھرا ۔ اس نے عود کیا ۔ وہ پھر آرہا ۔ (باب نَصَرَ) عَوْدٌ سے جس کے معنی کسی چیز سے ہٹ جانے کے بعد پھر اس کی طرف لوٹنے کے ہیں۔
= يَنْتَقِمُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ وہ انتقام لے گا ۔ وہ بدلہ لے گا ۔ وہ سزا دے گا ۔ باب افتعال اِنْتِقَامٌ سے۔
۵ : ۹۶ = طَعَامُهٗ ۔ اس کا کھانا ۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب صَيْدُ الْبَحْرِ کی طرف راجع ہے ۔ یعنی تمہارے لئے پانی کے جانوروں کا کھانا بھی جائز ۔ یعنی ان کا جن کو تم شکار نہیں کرتے بلکہ انہیں سمندر خود بخود زندہ یا مردہ خود بخود باہر پھینک دے۔
= وَلِلسَّيَّارَةِ ۔ مسافروں کے لئے ۔ یعنی تمہارے لئے بھی جو حالتِ احرام میں ہو اور ان کے لئے بھی جو مسافر ہیں اور حالتِ احرام میں نہیں ہیں۔
۵ : ۹۷ = اَلْكَعْبَةَ ۔ چوکور مکعب شکل کا مکان جس کی ہر جانب مربع ہو ۔ یعنی چھت ، فرش ، چاروں اطراف ۔ جو بیرونی سطح سے اونچا ہو ۔ یعنی کرسی پر بنا ہوا ہو ۔ مراد مسلمانوں کا قبلہ ۔ اس کو کعبہ اسی لئے کہتے ہیں کہ اول تو ملحقہ سطح سے اونچا بنا ہوا ہے یعنی کرسی ملحقہ سطح سے اونچی ہے ۔ اور دوسرے قریبًا قریبًا مربع الجوانب مکعب شکل کا ہے ۔ اصل میں اس کا کوئی ضلع بھی دوسرے کے برابر نہیں ہے موقع پر اس کی

پیمائش یوں ہے۔

شرقی دیوار کا طول ۱۱ میٹر ۵۸ سینٹی میٹر

مغربی دیوار کا طول ۱۱ میٹر ۹۳ سینٹی میٹر

(شمالی) شامی جانب کی دیوار کا طول | ۱۰ میٹر ۲۲ سینٹی میٹر

(جنوبی) یمنی جانب کی دیوار کا طول } ۱۰ میٹر ۱۳ سینٹی میٹر
(رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان)

کعبہ کی سطح زمین سے بلندی = ۱۵ میٹر

دیوار شرقی سے مقام ابراہیم تک فاصلہ = ۱۱ میٹر ۱۰ سینٹی میٹر

(الحرم المکی ۔ الحاج عباس کرارۃ) القاہرہ

= اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ ۔ عزت والا گھر ۔ حرمت والا گھر ۔

= الشَّھْرَ الْحَرَامَ ۔ عزت وحرمت والا مہینہ ۔ یا اگر الشَّھْرَ کو اسم جنس لیا جاوے تو اس کے معنی اَشْھُرُ الْحُرُمُ ہوں گے ۔ عزت وحرمت والے مہینے ۔ یعنی ذوالقعدہ ۔ ذوالحجہ، محرم ۔ اور رجب المرجب

= اَلْھَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ۔ کے لئے دیکھو ۵:۲ ۔ قربانی کے جانور اور وہ جانور جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوئے ہوں ۔

= قِیٰمًا لِّلنَّاسِ ۔ قِیَامٌ وَقِوَامٌ ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے سہارے کوئی قائم رہ سکے ۔ جس طرح کہ عِمَادٌ وَسِنَادٌ ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو سہارا لگا دیا جائے چنانچہ قرآن مجید میں ہے :۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَھَآءَ اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِیٰمًا ۔ (۴:۵) اور بے عقلوں کو ان کا مال جسے خدا نے تم لوگوں کے لئے سبب معیشت بنایا ہے ۔ مت دو ۔

اسی طرح آیت ہذا میں ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کے لئے بقاء کا باعث بنایا ہے ۔

اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ ۔ کعبہ کی صفت ہے ۔ الشھر الحرام ۔ الھدی ۔ القلائد

سب کا عطف الکعبۃ پر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سب کو لوگوں کی بقاء اور ان کی اجتماعی زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ قِیَامًا۔ جَعَلَ کا مفعول ثانی ہے

۵: ۹۸ = شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؕ سخت سزا دینے والا۔

۵: ۹۹ = مَا تُبْدُوْنَ ۔ جو تم ظاہر کرتے ہو یا جو تم ظاہر کرو گے۔ اِبْدَاءٌ (افعال) سے
= مَا تَکْتُمُوْنَ ۔ جو تم چھپاتے ہو۔ جو تم چھپاؤ گے۔ کَتْمٌ سے۔

۵: ۱۰۱ = اِنْ تُبْدَ ۔ اصل میں تُبْدٰی تھا۔ اِنْ کے عمل سے ی حذف ہو گئی۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اگر وہ ظاہر ہو جائے۔

اِبْدَاءٌ۔ مصدر بَدْءٌ مادہ۔

= تَسُؤْکُمْ ۔ وہ تم کو بری لگے۔ وہ تم کو ناخوش کرتی ہے۔ مضارع واحد مؤنث غائب سَاءَ یَسُوْءُ (نصر) سَوْءٌ ۔ سَوْءَۃٌ سے مادہ۔ سوء۔ السُّوْءُ ہر وہ چیز جو انسان کو غم میں مبتلا کر دے۔ خواہ وہ امور دنیوی کے قبیل سے ہو۔ یا اخروی کے اور عام ہے اس سے کہ اس کا تعلق احوال نفسانیہ سے ہو یا بدنیہ سے یا ان امور خارجیہ سے جن کا تعلق جاہ و جلال کے چلے جانے یا کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے فوت ہو جانے سے ہوتا ہے۔ قرآن میں یہ لفظ یا اس کے مشتقات بمعنی بیماری۔ رسوائی۔ برائی بھی آیا ہے۔

اس آیت کے ترجمے میں بعض نے اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ۔ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ کو اکٹھا لیا ہے اور اسے اَشْیَاءَ کی صفت لکھا ہے اس صورت میں ترجمہ ہو گا۔

اے ایمان والو! مت پوچھ گچھ کیا کرو ایسی باتوں کے متعلق کہ اگر تم پر عیاں کر دی جائے ان کی حقیقت تو تمہاری ناگواری یا تنگی کا باعث بنیں۔ اور اگر اس وقت دریافت کی جائیں جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو تم پر ان کی وضاحت کر دی جاتی۔ (یعنی احکام الٰہی کے سمجھنے میں جو تمہیں مشکلات یا دقتیں درپیش ہوتیں ان کی وضاحت کر دی جاتی)

اس ترکیب کو صاحب مدارک التنزیل اور مولانا محمد علی نے لیا ہے۔ دوسروں کے نزدیک یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ..... تَسُؤْکُمْ ۔ اور وَاِنْ تَسْئَلُوْا ..... تُبْدَ لَکُمْ کو الگ الگ لیا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ یہ ہو گا۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھا کرو کہ اگر ظاہر کی جائیں تو تمہارے لئے تنگی کا باعث بنیں (جیسے قوم موسیٰؑ نے گائے کے متعلق سوال کر کر کے اپنے اوپر دائرہ اختیار تنگ کر لیا تھا (دیکھو۔ ۲: ۶۸ - ۷۱) (ہاں) اگر تم ایسی باتیں

جب قرآن نازل ہو رہا ہو (تو کسی مشکل یا دقیق امر کو سمجھنے کی خاطر) دریافت کرو تو وہ تم پر واضح کردی جائیں۔ (اسے الخازن۔ ضیاء القرآن۔ اور تفسیر عبد اللہ یوسف علی میں اختیار کیا گیا ہے)
= عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا۔ کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں
۱۔ ایک تو یہ کہ اس بارے میں تم نے جو اَبْ تک کیا ہے اسے اللہ نے معاف کردیا ہے۔ (مدارک التنزیل۔ الخازن۔ تفہیم القرآن)
۲۔ یعنی جب قرآن کے کسی حکم کے نزول کے وقت تم نے وضاحت کی خاطر سوال کئے تو خدا تمہیں یہ معاف کردے گا (عبد اللہ یوسف علی)
۵:۱۰۲ = سَئَالَهَا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع اَشْيَاءَ نہیں بلکہ المسئلۃ (پوچھ دریافت۔ سوال وجواب) محذوف ہے۔ یعنی ایسا ہی مسئلہ اٹھایا تھا ایک قوم نے تم سے پہلے بھی (یہاں قوم سے مراد کسی ایک خاص نبی کی قوم نہیں بلکہ سوال کرنے والوں کی ایک جماعت یعنی کئی سوال کرنے والوں نے ایسے سوال کئے تھے مثلاً حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اونٹنی کے متعلق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالیٰ کو بالجہر دیکھنے کے متعلق۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے المائدہ کے متعلق)
= ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ۔ بہا بمعنی بترکھم العمل بہا مراد ہے پھر وہ منکر ہو گئے اس وضاحت پر عدم عمل کی وجہ سے۔ پھر وہ ان احکام کا انکار کرنے والے ہو گئے۔
۵:۱۰۳ = بَحِيْرَةً۔ بروزن فعیلہ بمعنی مفعولۃ۔ کان پھٹا۔
بَحَرْتُ الْعِيْرَ۔ میں نے اونٹ کے کان اچھی طرح کاٹ ڈالے۔ اہل عرب کی کفر کی رسموں میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کسی بت کے لئے کسی مویشی کی نذر مانتے تو اس کے کان پھاڑ دیتے نشان کے لئے اور اس کو بحیرہ کہتے۔
= سَائِبَةٍ۔ عرب کے زمانہ جاہلیت میں وہ جانور جو بُت کے نام کرکے چھوڑ دیا جاتا تو اُسے سائبہ کہتے تھے۔ سَابَ يَسِيْبُ (ضرب) بے مقصد گھومنا۔ جانور کا آزاد کرنا۔ سائبہ وہ اونٹنی جو تمام مشقت سے آزاد کردی گئی ہو۔
یہ جانور سائبہ بھی بے روک ٹوک جدھر چاہے پھرتا رہتا۔ کوئی اس کو روکتا نہ تھا
= وَصِيْلَةٍ۔ وہ نوخیز اونٹنی جس کے سب سے پہلے حمل میں مادہ بچہ ہو اور دوسرے حمل میں بھی مادہ ہو۔ اس کو وصیلہ کہا جاتا تھا کیونکہ دو متواتر دو حملوں میں مادہ بچے ہوتے۔ درمیان میں نر پیدا نہیں ہوا۔ دونوں مادہ بچے متصل پیدا ہوئے اس لئے

وہ اونٹنی وصیلہ کہلاتی تھی۔ اس اونٹنی کو مشرک بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے او
اس کا دودھ نہیں دوہتے تھے۔

= حام۔ حَامِیْ۔ جنوانے والا اونٹ۔ جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے یعنی سواری اور بوجھ کے قابل ہوجاتے تو اس اونٹ پر لادنا موقوف کر دیتے اور چارے یا پانی پر سے نہ ہٹاتے۔ اسے حامی کہتے۔

۵ : ۱۰۵ = عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ۔ اپنے نفسوں کی حفاظت کرو۔ تم پر اپنی جانوں کا فکر لازمی ہے

۵ : ۱۰۶ = شَهَادَةُ بَیْنِکُمْ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ آپس میں تمہاری گواہی تم میں سے دو معتبر اور صاحبِ عدل شخص ہیں۔

= اَوْ اٰخَرَانِ یا دو اور شخص مِنْ غَیْرِکُمْ۔ غیروں میں سے۔ غیر قبیلہ۔ غیر مُسلم (جمہور)

= تَحْبِسُوْنَهُمَا۔ تم ان دونوں کو روک لو۔ حَبَسَ یَحْبِسُ (ضَرَبَ) روکے رکھنا مضارع جمع مذکر حاضر۔ هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔

= اِنِ ارْتَبْتُمْ = اگر تم شک میں پڑے۔ اگر تمہیں شک پڑ جائے۔ اِرْتِیَابٌ (افتعال) رَیْبٌ۔ (مادّہ)

= لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ...... لَمِنَ الْاٰثِمِیْنَ۔ یہ الفاظ جن گواہان سے قسم لیجارہی ہے وہ کہیں گے۔

۵ : ۱۰۷ = عُثِرَ عَلٰی۔ اسے اطلاع کر دی گئی۔ اسے خبر کر دی گئی (باب نصر۔ ضرب) عُثُوْ سے جس کے معنی بغیر چاہے کسی چیز پر مطلع ہوجانے کے ہیں ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ عَثَرَ یَعْثُرُ عِثَارًا و عُثُوْرًا۔ کے معنی گر پڑنے کے ہیں۔ اور مجازاً اس کا استعمال کسی شخص کے اچانک بلا طلب کسی بات پر مطلع ہوجانے کے لئے ہوتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ۔ (۱۸ : ۲۱) اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان کے حال سے باخبر کردیا۔ یعنی لوگوں کے قصد کے بغیر ہی ہم نے ان کے حال پر مطلع کر دیا۔

= اِسْتَحَقَّا۔ وہ دونوں حقدار ہوئے۔ اِسْتِحْقَاقٌ ماضی کا صیغہ تثنیہ غائب اِسْتَحَقَّا اِثْمًا وہ دونوں گناہ کے مرتکب ہوئے۔ یا کسی گناہ کے سزاوار ہوئے۔ گناہ کر کے مستحق سزا ہوئے۔

= اِسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ۔ پہلے دونوں نے جن کا حق ضائع کیا تھا۔

= فَیُقْسِمٰنِ۔ پس وہ دونوں قسم اٹھاویں یعنی وہ دو نئے گواہ جو حقداروں میں سے

لئے جاویں۔ مضارع تثنیہ مذکر غائب اِقْسَامٌ (اِفعال) مصدر
= لَشَهَادَتُنَا ...... اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ یہ قسم کے الفاظ وہ دو نئے گواہ کہیں گے جو کہ حقداروں میں سے لئے گئے ہیں۔

۵ : ۱۰۸ = اَدْنٰىٓ = زیادہ نزدیک۔ زیادہ کم۔ جب یہ اکبر کے مقابلہ میں ہو تو اصغر کے معنیٰ دیتا ہے اور جب خیر کے مقابلہ میں ہو تو ارذل کے معنی دیتا ہے اور جب اقصٰی (دور) کے مقابلہ میں ہو تو نزدیک کے معنی دیتاہے۔ یہ دَانٍ اور دَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہے۔ پہلی صورت (دانٍ سے) اقرب (نزدیک) اور دوسری صورت میں ارذل کے معنی میں آتا ہے۔
= يَّاْتُوْا۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اصل میں يَاْتُوْنَ تھا۔ اَنْ کے عمل سے نون گر گیا۔ يَاْتُوْا بِ - وہ لائیں۔ اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ کہ وہ گواہی دیں۔
= عَلٰى وَجْهِهَا۔ کما حقہ، جیسا کہ چاہئے۔ ٹھیک ٹھیک۔
= اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ۔ (یا وہ خوف کھائیں کہ) ان کی قسموں کے بعد قسم کو (وارثانِ میّت کی طرف) لوٹایا جائے گا۔ یعنی ان کی قسم پر دوسرے فریق کی قسم لی جائے گی۔ اور ان کی قسم کی تردید ہو جائے گی۔

آیات نمبر ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ = مطلب یہ ہو گا: اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاوے۔ اور وہ وصیت کر رہا ہو تو اس کے لئے شہادت کا نصاب یہ ہے کہ تمہاری جماعت میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنائے جائیں۔
یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آجائے۔ تو غیر مسلموں ہی میں سے دو گواہ لے لئے جائیں۔ پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو (مسجد میں) روک لیا جائے۔ اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ:۔
" ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض شہادت بیچنے والے نہیں ہیں اور خواہ ہمارا کوئی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (ہم اس کی رعایت کرنے والے نہیں) اور نہ خدا کے واسطے کی گواہی کو ہم چھپانے والے ہیں اگر ہم نے ایسا کیا تو گنہگاروں میں شمار ہوں گے۔ لیکن اگر پتہ چل جائے کہ ان دونوں نے اپنے کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کی جگہ دو اور شخص ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کا حق پچھلے دو گواہوں نے مارنا چاہا تھا۔ اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے"

اس طریقہ سے زیادہ توقع کی جاسکتی ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک شہادت دیں گے یا کم از کم اس بات کا ہی خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد کہیں ان کی تردید نہ ہو جائے اللہ سے ڈرو اور سنو! اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ (تفہیم القرآن)

۵ : ۱۰۹ — مَاذَآ اُجِبْتُمْ۔ تمہیں کیا جواب دیا گیا۔ اِجَابَۃٌ جس کے معنی جواب دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول جمع مذکر حاضر۔

یعنی جب تم نے لوگوں کو دین حق کی دعوت دی تو اس کے ردِّ عمل میں ان کا کیا جواب تھا۔ انہوں نے کہاں تک اسے قبول کیا اور کہاں تک اس کے منکر ہوئے۔

لَا عِلْمَ لَنَا۔ ہمیں کوئی علم نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو سرے سے اس بات کا علم ہی نہ تھا۔ کہ ان کی تبلیغ کا کیا اثر ہوا۔ اس جواب کی مختلف وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ یہ کہ یوم حشر کی ہولناکی کی وجہ سے مخاطبین دین حق کے ردِّ عمل کا مفصل بیان بڑا مشکل ہوگا۔

۲۔ یہ کہ کمال انکساری کی وجہ سے۔ کہ اے خدا ہمارا علم تیرے علم کے مقابلہ میں اس قدر حقیر اور نامکمل ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

امام فخر الدین رازی رح فرماتے ہیں کہ:۔

قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا ونحن لا نعلم الا ما اظہروا نعلمک فیہم انفذ من علمنا فلہذا المعنی نفوا العلم عن انفسہم لان علمہم عند اللہ کلا علم۔ (انہوں نے) جواب دیا (اے اللہ) تو ان کے (مخاطبین کے) ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ اور ہم ان کے ظاہر کو جانتے ہیں۔ تیرا علم ان کے بارہ میں ہمارے علم سے کہیں زیادہ عمیق اور دقیق ہے بدین وجہ انہوں نے اپنی طرف سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ کیونکہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے نہ ہونے کے برابر ہے۔

۳۔ یہ کہ ہمارا علم نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ ہم اپنی زندگی میں ان کے ظواہر سے با خبر رہے لیکن مرنے کے بعد ہمیں کوئی علم نہیں کہ انہوں نے کیا کیا عمل کئے اور ان کا ردِّ عمل کیا رہا۔ اس کا علم تو ہی رکھتا ہے۔

ایسا ہی جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آیت ۵ : ۱۱۷ میں دیا۔ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ۔ میں ان پر گواہ رہا جب

تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگران تھا۔
= عَلَّامٌ ۔ عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خوب جاننے والا۔
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ ایسا زبردست جاننے والا جو ہر طرح کی معلومات کا ان کے گوناگوں ہونے کے باوجود علم رکھتا ہو۔ جو اَبْ موجود ہے اسے بھی جانتا ہے جو آئندہ ہوگا اسے بھی جانتا ہے جو ظاہر ہے اسے بھی جانتا ہے اور جو پوشیدہ ہے اسے بھی۔ جو تھا۔ جو ہے۔ جو ہوگا سب کچھ جانتا ہے۔

۵ : ۱۱۰ = اَیَّدْ تُّكَ ۔ میں نے تیری مدد کی۔ اَیَّدْتُّ تَاْیِیْدٌ (تفعیل) سے بمعنی مدد دینا۔ قوت دینا۔ اَیَّدْتُّ ماضی کا صیغہ واحد متکلم كَ ضمیر مفعول بہ
= بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔ جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے۔ روح القدس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں یا روح القدس سے مراد پاک مقدس روح ہے کیونکہ ارواح اپنی ماہیت کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ کچھ روحیں مقدس پاک۔ نورانی اور مشرف ہیں اور کچھ ارواح خبیث۔ مکدر اور آلودہ ہیں یہاں مراد کہ ہم نے ایک پاک۔ صاف۔ مقدس مطہر روح سے نوازا۔
= اَلْمَهْدِ ۔ اسم۔ گہوارہ۔ مراد شیر خوارگی کا زمانہ۔ یاماں کی گود میں فِی الْمَهْدِ ۔ بحالت طفولیت۔
= کَهْلًا ۔ ادھیڑ عمر کا آدمی جس کے کچھ بال کالے اور کچھ سفید ہوگئے ہوں۔ بحالتِ کہولت۔
کَهْلًا حال ہے جملہ تُكَلِّمُ النَّاسَ ذوالحال ہے۔
= تُكَلِّمُ النَّاسَ تو باتیں کرتا ہے تَكْلِیْمٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر۔
تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا یعنی بحالت طفولیت وکہولت ہر دو حالت میں تو باتیں کرتا تھا دلائل وبرہان سے۔
= وَاِذْ عَلَّمْتُكَ ۔ اس کا عطف اِذْ اَیَّدْ تُّكَ پر ہے۔
= اَلْكِتٰبَ سے مراد تورات ہے۔ تمہیں کتاب کی تعلیم کی اور توریت کو پڑھنا اور لکھنا سکھایا جو موسیٰ کلیم اللہ پر اتاری گئی تھی۔ حدیث میں بھی توراۃ کا لفظ ہے۔ اور اس سے مراد توریت بھی اور دوسری ب بھی۔ ابن کثیر۔ الکتاب بمعنیٰ الخط۔ لکھنا پڑھنا۔
الطِّیْنِ ۔ گارا۔ مٹی۔ خاک۔ مٹی اور پانی کا آمیزہ
= کَهَیْئَةِ ۔ كَ ۔ بمعنی مثل۔ مانند۔ ہیئت۔ اسم صورت۔ شکل۔
= تَنْفُخُ ۔ تو پھونک مارتا ہے۔ نَفْخٌ سے واحد مذکر حاضر۔
= فِیْهَا ۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب ھیئۃ کی طرف راجع ہے۔

= تُبْرِئُ ۔ تو تندرست کرتا ہے ۔ تو صحت یاب کرتا ہے اِبْرَاءٌ سے بَرِئَ ۔ مادّہ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر ۔ فعل بافاعل

= اَلْاَکْمَہَ ۔ مادر زاد اندھا ۔ کُمْہٌ واحد ۔ یعنی نابینا ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے تُبْرِئُ کا مفعول بہٖ ۔

= اَبْرَصَ ۔ کوڑھی ۔ اس کا عطف اَلْاَکْمَہَ پر ہے ۔

= تُخْرِجُ الْمَوْتٰی ۔ تو مُردوں کو (قبر سے زندہ حالت میں) نکالتا تھا ۔

= کَفَفْتُ ۔ میں نے روک دیا تھا کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَاۗءِیْلَ عَنْکَ ۔ میں نے بنی اسرائیل کو تیرے قتل سے روک دیا تھا ۔

اس آیت میں جہاں خداوند تعالیٰ نے ان احسانات اور انعامات کا ذکر کیا ہے جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فرمائے گئے تھے لیکن اِذْ تَخْلُقُ سے لے کر تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ تک بار بار لفظ بِاِذْنِیْ (میرے حکم سے) فرمایا ہے ۔ جس سے یہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ یہ تمام خرقِ عادت کام محض اللہ تعالیٰ کے حکم پر تمہارے ہاتھوں سرانجام ہوتے تھے کیونکہ حقیقت میں وہی ذاتِ باری تعالیٰ خالق کل ہے اور شافی الامراض ہے ۔ اور مردوں کو زندہ کرنے والی ہے مخلوق میں بذاتِ خود کوئی ایسی قدرت نہیں رکھتا ۔

۵ : ۱۱۱ = اَلْحَوَارِیّٖنَ ۔ حواری جمع کا صیغہ اس کا مفرد حَوَارِیٌّ ہے جو حَوَرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی سپیدی کے ہیں ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کا خطاب ہے ان کو سپیدی سے نسبت اس لئے دی گئی کہ ان کے کپڑے سفید تھے یا بقول بعض وہ دھوبی تھے اور کپڑے دھو کر صاف کیا کرتے تھے اور حواری نبطی زبان میں دھوبی کو کہتے ہیں ۔

= اَوْحَیْتُ ۔ یہاں وحی سے مراد الہام ہے یعنی میں نے بذریعہ الہام ان کے دلوں میں ڈالا ۔

اِذْ اَوْحَیْتُ ...... الاٰیۃ کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جب ہم نے حواریوں کے دل میں بذریعہ الہام یہ بات ڈال دی کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر دل سے ایمان لے آویں تو انہوں نے تمہاری دعوت الی الحق سنکر اسے قبول کر لیا ۔ اور تمہیں ؎ کہنے لگے ، ہم ایمان لے آئے ہیں اور (اے پیغمبر ؎) تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں ۔

۵ : ۱۱۲ = ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ ۔ کیا تیرا رب یہ کر سکتا ہے ۔ یَسْتَطِیْعُ مضارع واحد مذکر غائب استطاع استفعال مصدر ۔ حواری تو قبل ازیں دل میں مسلمان ہو چکے تھے اس لئے ان کا یہ کہنا کہ کیا تیرا رب یہ کر سکتا ہے ۔ کسی شک پر مبنی نہ تھا ۔ بلکہ جیسا کہ کلام مابعد وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا سے واضح ہے ۔ محض مزید اطمینانِ قلب اور تقویتِ ایمان کی خاطر انہوں نے مائدہ طلب کیا تھا ۔ جیسا کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا ۔ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی اور خدا تعالیٰ کے ارشاد اَوَلَمْ تُؤْمِنْ پر فرمایا تھا بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (۲ : ۲۶۰) لیکن میں دیکھنا اس لئے چاہتا ہوں کہ میرا دل اطمینان حاصل کرے ۔

= مَآئِدَۃً ۔ کھانا جو دستر خوان پر چنا ہوا ہو۔ یا وہ دستر خوان جس پر کھانا چنا ہوا ہو۔

= اِتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اللہ سے ڈرو (اور ایسے سوال مت کرو) جواب شرط ہے ۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ شرط ہے عموماً جواب شرط شرط کے بعد ہی آتا ہے ۔ لیکن عربی ادب میں اور دیگر زبانوں میں بھی اکثر جوابِ شرط کو شرط سے قبل لایا جا سکتا ہے

۵ : ۱۱۷ = تَوَفَّیْتَنِیْ ۔ تونے مجھے اٹھالیا ۔ تونے مجھے قبض کیا ۔ تونے مجھے وفات دی ۔

تَوَفَّیْتَ تُوُفِّیَ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔ تَوَفِّیْ کے اصل معنیٰ لغت میں کسی چیز کو کامل طور پر قبضہ میں لینے کے ہیں ۔ جیسے نیند کی حالت میں ہوش کو پورے طور پر اٹھالیا جاتا ہے یا موت کے وقت روح پورے طور پر قبض کرلی جاتی ہے ۔ تُوُفِّیَ کا استعمال موت کے لئے کیا جاتا ہے ۔ لیکن یہ اس کے حقیقی اور لغوی معنی نہیں ہیں بلکہ مرادی اور تعبیری معنی ہیں ۔

= الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ ۔ اَلرَّقِیْبُ ۔ نگہبان ۔ خبر رکھنے والا ۔ محافظ ۔ راہ دیکھنے والا ۔ کُنْتَ کی خبر ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۶) سُوْرَۃُ الاَنعَام (۵۵)

۶ : ۱ = ثُمَّ حرف عطف ہے۔ لیکن کوئی دوسرا حرفِ عطف اس کے قائمقام نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ معنیٔ عطف پر دلالت کے ساتھ ساتھ کفار کی نادانی اور ان کے عقیدہ کی قباحت کو بھی عیاں کر رہا ہے۔ ثُمَّ دالۃ علیٰ قبح فعل الکافرین (قرطبی)

= یَعْدِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب عَدْلٌ۔ مصدر۔ (باب ضَرَبَ)

یعنی وہ الوہیت میں اپنے معبودانِ باطل کو خداوند تعالیٰ کا ہمسر اور اس کے برابر بناتے ہوئے ہیں۔ (وہ عدل و انصاف کرتے ہیں یہاں یہ معنی مراد نہیں) یہاں بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ کو وَھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ (۱۶ : ۱۰۰) کے ہم معنیٰ لیا گیا ہے۔

بعض نے اس کو عَدُوْلٌ سے مشتق لیا ہے اور بِرَبِّھِمْ میں ب بمعنیٰ عَنْ مراد لیا ہے یعنی عَنْ رَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ اپنے رب کی حکم عدولی کرتے ہیں۔ اسی معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے بَلْ ھُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ (۲۷ : ۶۰) بلکہ یہ لوگ راستہ سے الگ ہو رہے ہیں۔

۶ : ۲ = قَضٰی۔ مقرر کر دیا۔ ماضی، واحد مذکر غائب قَضَاءٌ مصدر۔ قضاء میں فیصلہ کر دینا یا کرلینا۔ کسی بات کے متعلق آخری ارادہ یا حکم یا عمل کو ختم کر دینا کا مفہوم ضرور موجود ہوتا ہے۔

سیاق کی مناسبت سے مختلف معانی مراد ہوتے ہیں۔ بنانا۔ پورا کرنا۔ عزم کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ حکم جاری کرنا۔ حکم دینا۔ مقدر کرنا۔ قطعی وحی بھیج کر اطلاع دینا۔ مقرر کرنا۔ حاجت پوری کرکے قطع تعلق کرلینا۔ فارغ ہونا۔ مرجانا۔ مار ڈالنا۔ ان سب معانی کے لئے قضاء کا استعمال قرآن مجید میں ہوا ہے اور اس آیۃ میں مراد "مقرر کی" ہے

= اَجَلًا۔ میعاد۔ قَضٰی اَجَلًا۔ یعنی اس نے موت کے وقت کا فیصلہ کر چھوڑا ہے۔ اَجَلًا مفعول ہے قَضٰی کا۔

= وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ۔ اَجَلٌ۔ ایک دوسری مدت۔ مُسَمًّی۔ طے شدہ۔ نامزدہ۔ مقرر کردہ شدہ۔ اور اول الذکر میعاد کے علاوہ جو زندگی اور موت کے متعلق ہے ایک دوسری مدت بھی اس

کے ہاں طے شدہ ہے یعنی اس کا وقت بھی متعین ہے جو صرف اس کے علم میں ہے۔
= ثُمَّ۔ بعینہٖ وہی مفہوم ادا کرتا ہے جس کے لئے یہ لفظ پہلی آیت میں استعمال ہوا ہے۔
= تَمْتَرُوْنَ۔ تم شک کرتے ہو۔ تم تردّد کرتے ہو۔ اِمْتِرَاءٌ (افتعال) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِمْتِرَاء کے معنی ہیں کسی ایسی چیز کی بابت حجّت کرنا اور جھگڑنا کہ جس میں شک و شبہ یا تردّد ہو۔

۶:۴ = مُعْرِضِيْنَ۔ اعراض کرنے والے۔ منہ موڑنے والے۔ اجتناب کرنے والے۔ اِعْرَاضٌ (افعال) سے۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔
= كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ۔ انہوں نے حق کو جھٹلایا۔ اَلْحَقّ مفعول بہٖ ہے كَذَّبُوْا کا۔
= اَنْبٰٓؤُا۔ اَلْاَنْبَآءُ۔ خبریں۔ حقیقتیں۔ نَبَأٌ کی جمع۔ جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظن غالب حاصل ہو۔ اسے نَبَأٌ کہا جاتا ہے۔ جس خبر میں یہ باتیں موجود نہ ہوں اس کو نبأ نہیں بولتے۔ کیونکہ اس وقت تک کوئی خبر نبأ کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شائبہ کذب سے پاک نہ ہو۔ جیسے وہ خبر جو بطریق تواتر ثابت ہو یا جس کو اللہ و رسول نے بیان کیا ہو۔

۶:۶ = قَرْنٍ۔ سینگ۔ عورت کے گیسو، بالوں کا بٹا ہوا حصّہ (پٹی)۔ زمانہ۔ ایک زمانہ کے لوگ۔ قَرْنُ الشَّمْسِ۔ سورج کا کنارہ۔ عمر۔ سِنّ۔ هُوَ عَلٰى قَرْنِيْ۔ وہ میرا ہمعمر ہے۔ ۱۰۔ ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰۔ ۷۰۔ ۸۰۔ ۹۰۔ ۱۰۰۔ ۱۲۰ سال کو بھی قرن کہتے ہیں۔ قرن کی جمع قرون ہے۔ یہاں مراد وہ قوم جو کسی ایک زمانہ میں ہو۔
= مَكَّنّٰهُمْ۔ ہم نے ان کو با اقتدار بنایا۔ ہم نے ان کو جماؤ عطا کیا۔ تَمْكِيْنٌ۔ تَفْعِيْلٌ سے ماضی جمع متکلم۔ مَكُنَ يَمْكُنُ (باب كَرُمَ) حاکم کے پاس مرتبہ حاصل کیا۔ اَمْكَنَ۔ يُمْكِنُ (افعال) با اقتدار ہونا۔ قابو پانا۔ کسی جگہ پر قدرت حاصل کرنا۔ باب کرم۔ افعال سے فعل لازم آئیگا اور تفعیل سے متعدی۔
= السَّمَآءَ۔ ای المطر۔ یعنی بارش۔ کیونکہ یہ اوپر سے آتی ہے۔
= مِدْرَارًا۔ دَرٌّ اور دَرَّةٌ سے بہت برسنے والا۔ لگاتار برسنے والا۔ (صیغہ مبالغہ)
سَمَآءٌ مِدْرَارٌ۔ لگاتار اور بکثرت برسنے والا مینہ۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا۔ (۷۱-۱۱) وہ تم پر لگاتار مینہ برسائے گا۔
= مِنْ تَحْتِهِمْ۔ مِنْ تَحْتِ اَشْجَارِهِمْ۔ مِنْ تَحْتِ بَسَاتِيْنِهِمْ۔ ان کے باغوں میں
= اَنْشَاْنَا۔ ہم نے پیدا کیا۔ اِنْشَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔

٦ : ٧ = فِیْ قِرْطَاسٍ ۔ کاغذ پر لکھی ہوئی صحیفہ کی صورت میں ۔ قِرْطَاسٌ کی جمع قَرَاطِیْسُ
٦ : ٨ = لَقُضِیَ الْاَمْرُ ۔ پھر تو فیصلہ ہی ہو گیا ہوتا ۔ پھر تو سارا قصہ ہی ختم ہو گیا ہوتا ۔ (ان کی) ہلاکت کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔
= لَا یُنْظَرُوْنَ ۔ مضارع منفی مجہول ۔ جمع مذکر غائب ۔ ان کو مہلت نہیں دی جائے گی ۔
= لَوْ اَنْزَلْنَا سے لَا یُنْظَرُوْنَ تک ۔ اگر ہم فرشتہ اتارتے تو بات ختم ہی ہو گئی ہوتی ۔ قصہ ہی ختم ہو گیا ہوتا ۔ پھر ان کو مہلت نہ دی جاتی ۔

قُضِیَ الْاَمْرُ کے مختلف معانی کے پیشِ نظر اس فقرے کے مختلف معانی مفسرین نے لئے ہیں ۔

١ :- اگر فرشتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتارا جاتا تو فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھ کر معترضین یا تو ہلاک ہو گئے ہوتے یا مخبوط الحواس ہو جاتے ۔ لیکن ان دونوں صورتوں میں پھر ان کو مہلت دینے کی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔

٢ :- اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ فرشتہ ان کی تصدیق رسالت کے لئے یا لوگوں کو ڈرانے اور تبلیغ کے لئے اتارا جاتا تو پھر ان کے ایمان لانے یا نہ لانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اس صورت میں حقیقت آشکار ہو گئی ہوتی اور سوائے اس حقیقت کے اعتراف کرنے کے کوئی چارہ کار ہی نہ ہوتا ۔ اور نہ ہی مزید مہلت کی ضرورت رہتی ۔ پھر تو صرف حساب لینا ہی باقی رہ جاتا

٦ : ٩ = لَوْ جَعَلْنٰهُ ۔ اگر ہم بناتے کسی فرشتہ کو نبی ہٗ ضمیر واحد مذکر نبی (محذوف) کے لئے ہے ۔ لَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا ۔ تو ہم اس کو ضرور انسان کی شکل میں بناتے ۔ اس میں ہٗ ضمیر مَلَكًا کی طرف راجع ہے ۔ انسانی شکل میں بنانے کی ضرورت اس واسطے کہ فرشتوں کی اصلی صورت غیر مرئی ہے جسے مادی آنکھ نہیں دیکھ سکتی ۔
= لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ ۔ لَبَسَ عَلَیْهِ (ضَرَبَ) کسی پر معاملہ کو مشتبہ یا مخلوط کر دینا ۔ ہم ان کے لئے حقیقت کو مشکوک کر دیتے ۔

(یا خود ہی پھر بات مشکوک ہو جاتی کیونکہ جب فرشتہ انسان کی شکل میں آتا ایک مزید شک یہ پیدا ہو جاتا کہ یہ حقیقۃً فرشتہ ہے یا پھر انسان ہی ہے)

= مَا یَلْبِسُوْنَ ۔ ای ما یلبسون علیٰ انفسھم جس شک میں انہوں نے خود اپنے آپ کو ڈال رکھا ہے ۔
٦ : ١٠ = اُسْتُهْزِئَ بِ اس سے ٹھٹھا کیا گیا ۔ (رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا تھا اور ان کا

مذاق اڑایا گیا تھا، ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔
= حَاقَ۔ حَاقَ یَحِیْقُ (ضَرَبَ) اس نے گھیر لیا۔ وہ الٹ پڑا۔ وہ نازل ہوا۔ حیق مادّہ
= سَخِرُوْا۔ سُخْرٌ۔ انہوں نے ٹھٹھا کیا۔ مذاق کیا۔ انہوں نے ہنسی کی۔
فَحَاقَ .... یَسْتَهْزِءُوْنَ۔
حَاقَ فعل۔
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ فاعل۔
اَلَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ۔ مفعول۔
جس حقیقت کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس نے ان مذاق اڑانے والوں کو سزا دینے کے لئے آگھیرا۔ نیز ملاحظہ ہو (۲۱:۴۱)
۶:۱۲ = لِمَنْ۔ کس کا ہے۔ مَنْ استفہامیہ ہے۔
كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ رحمت فرمانے کو اس نے اپنے اوپر لازم اور واجب کر لیا ہے۔ یہاں واجب سے مراد یہ ہے کہ اس نے رحمت کرنے کا وعدہ مؤکدہ کر لیا ہے۔
۶:۱۳ = سَكَنَ۔ وہ ٹھہرا۔ وہ بسا ہوا رہا۔ اس نے آرام پکڑا۔ سکون جس میں حرکت کرنے کی صلاحیت ہو اس کے حرکت نہ کرنے کا نام ہے۔
۶:۱۴ = فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے
= وَلَا تَكُوْنَنَّ۔ فعل نہی بانون ثقیلہ۔ تو ہرگز نہ ہو۔ لَا تَكُوْنَنَّ سے قبل وَقِیْلَ لِیْ محذوف ہے۔ یعنی مجھ سے یہ بھی کہا گیا کہ تم شرک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ بننا۔
۶:۱۶ = يُصْرَفْ (ضرب) صَرْفٌ۔ مصدر۔ مضارع مجہول مجزوم واحد مذکر غائب صَرَفَ يَصْرِفُ صَرْفٌ۔ وہ ہٹا لیا جائے گا۔ وہ بچا لیا جائے گا۔ اس سے ٹال دیا جائیگا
= عَنْهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ عذاب کی طرف راجع ہے۔
= فَقَدْ رَحِمَهٗ۔ تو یقیناً رحم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس پر ہٗ کی ضمیر مَنْ کی طرف راجع ہے
۶:۱۷ = يَمْسَسْكَ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ۔ واحد مذکر غائب مَسٌّ سے (باب سمع) لگائے۔ پہنچائے۔ اَلْمَسُّ کے معنی چھونا کے ہیں اور لَمْسٌ کے ہم معنی ہے لیکن لَمْسٌ کسی چیز کے تلاش کرنے کو بھی کہتے ہیں اور اس میں یہ ضروری نہیں کہ وہ چیز مل بھی جائے لیکن مَسَّ کا لفظ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب حاسۂ لمس کے ساتھ اس کا ادراک بھی ہو سکنا عورت سے مجامعت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ

بَشَرٌ (۳ : ۴۷) میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا حالانکہ کسی انسان نے ہاتھ تو لگایا نہیں (یعنی میرے ساتھ مجامعت نہیں کی) آیت ہٰذا کے معنوں میں مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ (۲ : ۲۱۴) ان کو بڑی بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں ۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔

= كَاشِفٌ ۔ اسم فاعل مفرد۔ كَاشِفُوْنَ اور كَاشِفِيْنَ ۔ جمع قیاسی ۔ كَشْفٌ کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ برہنہ کرنا۔ ضرر کو دفع کرنا۔ باب ضَرَبَ ۔ متعدی اور باب سمع سے لازم آتا ہے یعنی شکست کھانا۔ كَاشِفٌ ضرر کو دفع کرنے والا۔ تکلیف سے رہائی دلانے والا۔

۶ : ۱۸ = اَلْقَاهِرُ ۔ اَلْقَهْرُ کے معنی کسی پر غلبہ پاکر اسے ذلیل کرنے کے ہیں اور تذلیل وغلبہ ہر دو کے معنی میں علیحدہ علیحدہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ آیت ہٰذا میں معنی یہ ہوں گے ۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے ۔

وَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ (۹۳ : ۹) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرو۔ یعنی اسے ذلیل نہ کرو اَلْقَاهِرُ خبر ہے هُوَ مبتدا کی۔

۶ : ۱۹ = قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۔ اَيُّ شَيْءٍ مبتدا ر اَكْبَرُ خبر شَهَادَةً تمیز (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کہ گواہی کے لحاظ سے کونسی چیز سب سے بڑی (معتبر) ہے۔

یہ اس سوال کے جواب میں ہے جو کلبی کی روایت کے مطابق کفار مکہ نے کیا تھا۔ اَرِنَا مَنْ يَّشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ آپ نے ان سے پوچھا جواب ہیں کہ کونسی شہادت سب سے معتبر ہے اور پھر فرمان خداوندی کے مطابق ان کو بتایا۔ اَللّٰهُ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے ۔

بعض کے نزدیک اللہ پر وقف ہے ۔ اور یہ پہلے سوال اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کا جواب ہے اور شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ نیا جملہ ہے۔ اور اس سے پہلے وَهُوَ محذوف سمجھا جائیگا۔ لِاُنْذِرَكُمْ۔

= لِاُنْذِرَكُمْ ۔ اُنْذِرَ ۔ اِنْذَارٌ سے مضارع ہے اور بوجہ عمل لام منصوب ہے۔ یہ لام لام کَیْ کہلاتا ہے لام کَیْ کے بعد اَنْ مقدرہ ہے جو مضارع کو نصب دیتا ہے۔ صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر مفعول. جمع مذکر حاضر تاکہ میں تم کو ڈراؤں

= مَنْ بَلَغَ ۔ لِاُنْذِرَ مَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ۔ تاکہ جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان کو متنبہ کروں ۔

= اَئِنَّكُمْ ۔ الف استفہامیہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر کیا واقعی تم

لَتَشْهَدُوْنَ۔ لام تاکید تَشْهَدُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم گواہی دیتے ہو۔
اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا تم واقعی یہ شہادت دیتے ہو۔
= اٰلِهَةً اُخْرٰى۔ اٰلِهَةً بہت سے معبود اِلٰهٌ کی جمع۔ اُخْرٰى۔ اٰلِهَةٌ کی صفت ہے
لر موصوف جمع غیر ذوی العقول ہو تو صفت واحد مؤنث آتی ہے جیسے وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى
٢٠: ١٨) اور اس میں اور بھی بہت سی ضرورتیں پوری کرتا ہوں۔ آیۃ ہذا میں پتھروں اور لکڑی کے بنے ہوئے
ں کو اٰلِهَة کہنے کی وجہ سے تحقیر کے طور پر ان غیر ذوی العقول اٰلِهَةٌ کی صفت بجائے جمع
ے واحد مؤنث لائی گئی ہے۔
= بَرِیْٓءٌ۔ بیزار۔ بے تعلق۔ بے گناہ۔ بروزن فعیلٌ بَرَاءَةٌ سے بمعنی اسم فاعل ہے
٦: ٢٠ = یَعْرِفُوْنَهٗ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ کہ آپ کا
لیہ مبارک ۔ شمائل ۔ صفات تورات اور انجیل میں مذکور ہیں۔
= خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ۔ اَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ اَوْ بَقُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ (جنہوں نے) اپنے نفسوں کو ہلاکت
ر گھاٹے میں ڈال دیا۔ بانکارھم بنوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
سلم کی بنوت سے انکار کرکے۔
= فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ ای لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائیں گے۔
٦: ٢٢ = یَوْمَ۔ مفعول بہ۔ تقدیر کلام ہے اُذْكُرْ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا۔
= تَزْعُمُوْنَ۔ تم دعویٰ کرتے تھے (باب نصر) زَعْمٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ زَعْمٌ کا
ستعمال زیادہ تر دعویٰ باطل اور ایسے قول کے بیان کرنے کے متعلق ہوتا ہے جو مظنۂ کذب ہو۔
تحقق نہ ہو بلکہ مشکوک ہو۔ اس لئے قرآن مجید میں جہاں بھی زعم کا استعمال ہوا ہے مذمت کے
لئے ہوا ہے۔
= كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۔ ای كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّهَا تَشْفَعُ لَكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ۔ جن کے متعلق تمہارا
ہ زعم تھا کہ وہ خدا کے ہاں تمہاری سفارش کریں گے۔
٦: ٢٣ = فِتْنَتُهُمْ۔ اس کا لغوی معنی پرکھنا اور آزمائش کرنا ہے لیکن یہاں فتنہ سے مراد عذر
ور بہانہ ہے
= ثُمَّ لَمْ تَكُنْ ..... مُشْرِكِیْنَ۔ پھر ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ
جھوٹ کا سہارا لے کر یہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم جو ہمارا پالنے والا ہے ہم شرک کرنے والے تھے
٦: ٢٤ = ضَلَّ۔ گم ہو گیا۔ گمراہ ہو گیا۔ ہلاک ہو گیا۔

= مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ جو بُت وہ گھڑ کر پوجا کیا کرتے تھے وہ سب بناوٹی معبود گم ہوجائیں گے (یعنی وہ ان کو وہاں نہ پائیں گے۔)

۶ : ۲۵ = يَسْتَمِعُ اِلَى۔ کان لگا کر سنتے ہیں

= اَكِنَّةً۔ كِنَانٌ کی جمع۔ پردے۔ غلاف۔

= وَقْرًا۔ اسم مصدر۔ منصوب۔ ثقل۔ گرانی، بہرہ پن۔

مطلب یہ ہے کہ ان مشرکین و کفار میں سے بعض تیری باتوں کو کان لگا کر سنتے ہیں لیکن ان کی ہٹ دھرمی۔ ضد۔ تعصب اور جمود کی وجہ سے ان کے دلوں پر پردے اور ان کے کانوں میں بہرہ پن ہوگیا ہے کہ سننے کے باوجود نہ وہ کچھ سمجھ پاتے ہیں اور نہ کچھ ان کے پلے پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ان چیزوں کو اپنی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ گو اصل سبب ان کی محرومی کا تو ان کا متواتر اعراض و انکار ہے لیکن سبب پر مُسَبّب کا مترتب ہونا یا مؤثر پر اثر کا مترتب ہونا اس قانون فطرت کے تحت ہے جو خدا نے بنایا ہے اس لئے سبب اور مؤثر کی بجائے ان کو خود ذاتِ باری کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

= اَكِنَّةً اور وَقْرًا دونوں جَعَلْنَا کے مفعول ہیں۔

حَتّٰى۔ جب تک۔ جہاں تک۔ لیکن یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ بَلَغَ تَكْذِيْبُهُمْ اِلَى اَنَّهُمْ ان کا اعراض و تکذیب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ جب بھی وہ تیرے پاس آتے ہیں جھگڑا کرتے ہیں

= يُجَادِلُوْنَكَ مضارع جمع مذکر غائب مُجَادَلَةٌ سے جدل مادّہ۔ باب مفاعلۃ۔ وہ تم سے جھگڑا کرتے ہیں۔

= اِنْ۔ نافیہ ہے۔

۶ : ۲۶ = يَنْهَوْنَ عَنْهُ۔ مضارع جمع مذکر غائب نَهْيٌ مصدر (باب فتح) وہ منع کرتے ہیں وہ روکتے ہیں۔ عَنْهُ سے مراد عَنْ اتباعِ الرَّسُوْلِ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

= يَنْئَوْنَ عَنْهُ۔ دور رہتے ہیں۔ مضارع جمع مذکر غائب نَأْيٌ مصدر۔

۶ : ۲۷ = وُقِفُوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ وَقْفٌ اور وُقُوْفٌ۔ مصدر۔ باب ضرب) جب ان کو روک کر کھڑا کیا جائے گا۔

اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ۔ جب وہ دوزخ کے کنارے لا کھڑے کئے جاویں گے (ماضی بمعنی مضارع) اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں جب وہ دوزخ کے متعلق مطلع کئے جاویں گے۔ یا دوزخ کے کنارے پیش کئے جائیں گے۔ یا عَلٰى بمعنی فِىْ ہے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جب

وہ نارِ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

مثال اس کی عَلٰی مُلْكِ سُلَيْمَانَ ای فِی مُلْكِ سُلَيْمَانَ (۲: ۱۰۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں۔

= يٰلَيْتَنَا ۔ یا۔ حرف تنبیہ۔ یا حرف ندا جس کا منادیٰ محذوف ہے۔ لَيْتَ حرف مشبہ بفعل تمنا کے لئے مستعمل ہے۔ نَا اسم۔ اے کاش ہم۔

= نُرَدُّ ۔ مضارع مجہول جمع متکلم۔ رَدٌّ۔ مصدر۔ (باب نصر) ہم پھیر دیئے جائیں یا پھیر دیئے جاتے ہیں۔ ہم لوٹا دیئے جائیں۔ یا لوٹا دیئے جاتے ہیں۔

= وَلَا نُكَذِّبَ ۔ مضارع منفی منصوب بوجہ جوابِ تمنا۔ يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ ۔ واو مثل فَ کے ہے جو تمنا کے جواب میں ہے

= نَكُوْنَ ۔ مضارع جمع متکلم منصوب بوجہ جواب تمنا۔

= بَلْ ۔ للاضراب عن الوفاء بما تمنّوا۔ ان کے ایفائے تمنا کے ردّ میں آیا ہے یعنی ان کی یہ تمنا یا آرزو کہ اگر وہ واپس دنیا میں لوٹائے جائیں تو وہ تکذیبِ قرآن سے باز رہیں گے اور مومن بن جائیں گے۔ بالکل غلط اور جھوٹ ہے بلکہ وہ یہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اب بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۔ ان کے راز افشا ہو گئے ہیں۔ ان کی جھوٹی قسموں کی حقیقت کھل گئی ہے۔ اور سوائے یہ کہنے کے انہیں کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔

= بَدَا ۔ ظاہر ہو گیا (باب نصر) بَدْوٌ اور بَدَاءٌ سے جس کے معنیٰ کھلم کھلا ظاہر ہو جانے کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب۔

= كَانُوْا يُخْفُوْنَ ۔ ماضی استمراری۔ يُخْفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِخْفَاءٌ سے وہ چھپایا کرتے تھے۔

= لَعَادُوْا ۔ لام جواب لَوْ میں واقع ہے وہ پھر کریں۔ وہ پھر کرتے ہیں۔ عَوْدٌ مصدر

= نُهُوْا ۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ نیز ملاحظہ ہو (۴: ۱۶۱)

۶: ۲۹ = اِنْ نافیہ ہے۔

= مَبْعُوْثِيْنَ ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ اٹھائے جانے والے۔ دوبارہ زندہ کئے جانے والے

۶: ۳۰) = اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۔ الاشارۃ الی البعث ۔ دوبارہ اٹھائے جانے کی طرف اشارہ ہے۔ کیا یہ حق نہیں۔

۶: ۳۱ = لِقَاءَ ۔ حاصل مصدر۔ پیشی۔ ملاقات۔ لَقِيَ ۔ يَلْقٰى لِقَاءٌ (سَمِعَ) استقبال

کرنا۔ پانا۔ ملاقات کرنا۔ لاقی یلاقی (مفاعلۃ) مُلاقاۃً۔ آمنے سامنے آنا۔ ملنا۔ ملاقات کرنا
= بَغْتَۃً۔ ایک دم۔ اچانک۔ یکایک۔ بغت یبغت بغتاً۔ اچانک آنا۔ یکایک آنا
ناگاہ آنا۔
= یٰحَسْرَتَنَا۔ کلمۂ تاسّف وائے قسمت۔ ہائے افسوس۔ یا حرفِ ندا۔ حسرتنا مضاف مضاف الیہ مل کر مُنادیٰ۔ حسرت منادیٰ حقیقی نہیں۔ صرف کثرتِ حسرت کے اظہار کے لئے اسے منادیٰ بنایا گیا ہے۔
= عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْھَا۔ اس کوتاہی پر جو ہم سے اس زندگی میں ہوئی۔ مَا نافیہ نہیں ہے بیانیہ ہے۔ فرّط فیہ۔ قصّرفیہ وضیّعہ حتیٰ مات۔ ترکہ واغفلہ۔ کوتاہی کرنا۔ غفلت برتنا۔ فرّط سے باب تفعیل۔ افراط وتفریط اسی سے ہے۔ یعنی کسی شے میں معمول سے کمی یا بیشی کرنا۔ باب تفعیل میں تقصیر اور کوتاہی کرنے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔
= یَحْمِلُوْنَ۔ ... سے وہ اٹھائیں گے۔ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔
= اَوْزَارَھُمْ۔ اُن ... ۔ اوزار جمع ہے وِزْرٌ کی
= اَلَا۔ حرف تنبیہ۔ اور حرف استفتاح ہے۔ خبردار، جان لو، سن لو۔
= سَآءَ۔ سَآءَ یَسُوْءُ (نصر) ... فعل ... ہے۔ سَوْءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔
۶ : ۳۳ = لَیَحْزُنُکَ۔ لام تاکید۔ یَحْزُنُ مضارع واحد مذکر غائب۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول۔ تم کو رنجیدہ کرتی ہے (یہ بات) اس کا فاعل اَلَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ ہے یعنی وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں
= یَجْحَدُوْنَ ہ جَحَدَ جُحُوْدٌ۔ مصدر۔ باب فتح۔ وہ انکار کرتے ہیں۔
۶ : ۳۴ = اُوْذُوْا۔ وہ ستائے گئے۔ ان کو ایذا دی گئی۔ اِیْذَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی مجہول کا صیغہ۔ جمع مذکر غائب۔
اذی مادّہ۔ اٰذٰی یُؤْذِیْ اِیْذَاءً وَاُوْذِیَ یُوْذٰی اِیْذَاءً
= مُبَدِّلَ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَبْدِیْلٌ (تفعیل) مصدر۔ تبدیل کرنے والا۔
= نَبَاِی۔ اسم مجرور۔ مضاف۔ خبر۔ اَنْبَاءٌ جمع۔ خبریں۔
۶ : ۳۵ = کَبُرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب باب کَرُمَ یَکْرُمُ۔ اس باب میں اس کا مصدر۔ کِبَرٌ۔ کُبْرٌ اور کَبَارَۃٌ آتا ہے جس کے معنیٰ بڑا ہونا۔ کَبُرَ شاق ہے۔ دشوار ہے۔ ناگوار ہے

= اِعْرَاضُھُمْ - ان کی روگردانی - فاعل ہے کَبُرَ کا۔
= اَنْ تَبْتَغِیَ - کہ تو ڈھونڈھے یا تلاش کرے - اِبْتِغَاءٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر۔ منصوب بوجہ عمل اَنْ -
= نَفَقًا - اسم منصوب مفعول - سرنگ - نَافِقَاءُ اور نُفَقَۃٌ گوہ کا لیٹ جس کے کم از کم دو منہ ہوتے ہیں - ایک دہانے سے گوہ داخل ہوتی ہے اور جب شکاری اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ دوسرے سوراخ سے نکل جاتی ہے - نفاق اور منافقت اصطلاح قرآنی میں اسی دورخی کا نام ہے۔
= سُلَّمًا - اسم منصوب مفعول - سیڑھی - زینہ - سُلَّمٌ کی جمع سَلَالِمُ اور سَلَالِیْمُ ہے سُلَّمٌ السَّلَامَۃ سے مشتق ہے۔
= فَتَاْتِیَھُمْ - تو لے آئے ان کے پاس۔
فَاِنِ اسْتَطَعْتَ جملہ شرط ہے جس کا جواب فَافْعَلْ محذوف ہے - عبارت یوں ہوگی فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَھُمْ بِاٰیَۃٍ فَافْعَلْ (اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ ڈھونڈھ نکالے زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان تک جانے کے لئے کوئی سیڑھی کہ لے آئے ان کے پاس کوئی معجزہ تو کر دیکھ)
یہ شرط - اور اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اِعْرَاضُھُمْ جواب شرط ہے۔
بعض کے نزدیک آیت ہذا میں خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن نہی کا مدعا یہ نہیں کہ رسول کریم ایسا کر رہے تھے اور آپ کو منع کیا گیا بلکہ یہ اسلوبِ کلام کسی چیز سے پرہیز اور اجتناب کی تاکید کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔
اور بعض کے نزدیک یہ خطاب امت کے ہر فرد کو ہے - علامہ ابو حیّان نے اسی قول کو اختیار کیا ہے - لیکن قرآن حکیم کے فرمودات کی روشنی میں پہلا قول زیادہ صحیح معلوم دیتا ہے۔
قرآن کریم میں قریب قریب اسی حالت کو یوں بیان فرمایا گیا ہے۔
۱) فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا۔ (۱۸ : ۶) (اور آپ جو ان پر اتنا غم کھاتے ہیں) سو شاید آپ ان کے پیچھے غم کے مارے جان ہی دے دیں گے - اگر یہ لوگ اس مضمون قرآنی پر ایمان نہ لائے (یعنی اتنا غم نہ کریں کہ قریب بہلاکت کر دے)
۲) لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَنْ لَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ (۲۶ : ۳) شاید آپ ان کے

ایمان نہ لانے پر (رنج پر رنج کرتے کرتے) اپنی جان دیدیں گے

(۳) اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ (۲۸ : ۵۶) آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے اور ہدایت پانے والوں کا علم (بھی) اسی کو ہے۔

سو صریحاً آیت ہذا میں بھی خطاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور فرمایا جا رہا ہے کہ اگر تم پر ان کا اعراض کرنا شاق گذرتا ہو تو تم اس کا علاج کر ہی کیا سکتے ہو۔ زمین میں سُرنگ لگاؤ اور وہاں سے خدا کی نشانی نکال لاؤ یا آسمان پر سیڑھی لگا کر چڑھو اور اوپر سے کوئی نشانی ڈھونڈھ نکالو اور لا کر پیش کر دو۔ اگر ہو سکتا ہے تو ایسا بھی کر دیکھو۔ یہ کبھی ایمان لائیں گے ہی نہیں۔ اگر خدا کو ان کا ایمان لانا منظور ہی ہوتا تو انہیں خود ہدایت پر جمع کرتا۔ (ابن کثیر)

۶ : ۳۶ = یَسْتَجِیْبُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِسْتِجَابَۃٌ (استفعال) سے مصدر ج و ب حروف مادہ۔ دعوت قبول کرتے ہیں۔

= اَلْمَوْتٰی۔ المَیِّتُ کی جمع۔ مُردے۔

یہاں اَلَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ کے مقابلہ میں اَلْمَوْتٰی واقع ہوا ہے سننے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ضمیر زندہ ہیں جو نیک و بد میں تمیز کر سکتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مُردہ وہ لوگ ہیں جو لکیر کے فقیر ہیں۔ اور اپنی ہٹ دھرمی اور تعصب کی وجہ سے کوئی اثر قبول نہیں کرتے۔

= یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ۔ یَبْعَثُ مضارع واحد مذکر غائب۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ان کو اٹھائے گا۔

وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ۔ رہے مُردے تو انہیں تو اللہ تعالیٰ بس قبروں ہی سے اُٹھائے گا (تفہیم القرآن) یعنی جو مردہ دل اور مردہ ضمیر ہیں وہ تو ایمان نہیں لائیں گے۔ اور روزِ محشر قبروں سے ہی اٹھیں گے۔ اور اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے خدا کے حضور لوٹائے جائیں گے

۶ : ۳۸ = دَآبَّۃٍ۔ جانور۔ چلنے والا۔ پاؤں دھرتے والا۔ رینگنے والا۔ اسم فاعل کا صیغہ مذکر مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے۔ اس میں ۃ وحدت کی ہے اس کی جمع دَوَآبُّ ہے قرآن مجید میں دَآبَّۃ کا لفظ ہر حیوان کے لئے آیا ہے۔

= مَا فَرَّطْنَا۔ ماضی منفی جمع متکلم تَفْرِیْطٌ مصدر (باب تفعیل) ہم نے کمی یا کوتاہی نہیں کی۔ ہم نے کسی (ضروری) چیز کو نہیں چھوڑا۔ (ملاحظہ ہو ۶ : ۳۱)

۳۹: = صُمٌّ - اَصَمٌّ کی جمع ہے۔ بہرے۔
بُکْمٌ - اَبْکَمُ کی جمع ہے۔ گونگے۔

۴۰: = اَرَءَیْتَکُمْ ۔ اَخْبِرُوْنِیْ ۔ مجھے بتاؤ۔ بھلا بتاؤ تو۔

اَ- ہمزہ استفہام - رَاَیْتَ فعل یا فاعل جس میں ت فاعل ہے۔ اس کے بعد ک۔ کُمَا
ہ۔ خطاب کے لئے ہیں۔ اور محض ضمیر فاعل کی تاکید کے لئے لائے جاتے ہیں۔ تِ کو حالت
یہ۔ جمع اور تانیث میں اس کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور ان حالتوں میں بجائے تَ کے
ے میں حسب مقام تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اگر ک۔ کما۔ کُمْ برائے تاکید نہ لائے جائیں
ت میں ضمیر کے مطابق تبدیلی ہو جائے گی۔ مثلاً اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی (۹۶ : ۹) کیا تم نے
شخص کے حال پر نظر کی جو منع کرتا ہے۔
اور قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ - (۴۶ : ۴) (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی
بن کو تم (اللہ کے سوا) پکارتے ہو۔ رأی مادہ۔ مہموز العین اور ناقص یائی ہے۔ اس سے مشتق رُؤیۃ
ہے۔

۴۱: = یَکْشِفُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ کَشْفٌ مصدر (باب ضرب) وہ دور کرتا ہے۔
تَنْسَوْنَ - مضارع جمع مذکر حاضر۔ نِسْیَانٌ۔ مصدر۔ جس کے معنی کسی چیز کو ضبط میں نہ رکھنے
ہیں۔ خواہ یہ ترک ضعف قلب کی وجہ سے ہو یا از راہِ غفلت ۔ یا قصداً کسی چیز کی یاد بھلا دی
ئے۔ حتیٰ کہ وہ دل سے محو ہو جائے۔ نَسِیَ یَنْسٰی (سمع)
(جب مصیبت کا انتہائی وقت آتا ہے تو بدترین مشرک بھی اپنے دوسرے معبودوں کو بھلا
صرف اللہ تعالیٰ کا نام ہی پکارتا ہے۔)

۴۲ = بَاْسَآءِ - سختی - فقر - اسم مؤنث - بُؤْسٌ سے مشتق ہے۔
= اَلضَّرَّآءِ = تکلیف - سختی - تنگی - بیماری - مصیبت - اسم ہے۔ بَاْسَآء اور اَلضَّرَّآء
نوں مؤنث ہیں۔ اور ان کا مذکر نہیں آتا۔
یَتَضَرَّعُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب تَضَرُّعٌ (تفعل) مصدر۔ عاجزی کرتے ہیں
گڑگڑاتے ہیں۔ تاکہ عاجزی کریں۔
: آیۃ میں فَاَخَذْنٰھُمْ سے قبل فکفروا وکذبوا محذوف ہے۔
یعنی ہم نے رسول بھیجے لیکن انہوں نے انکار کیا اور ان کی نافرمانی کی اور تکذیب کی تو ہم
۔ ان کو تکالیف میں مبتلا کیا۔ (بیضاوی) لیکن اگر متن کو بعینہٖ لیا جاوے تو معانی ہونگے

ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے اور ان کو مصائب و آلام میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کے ہمارے سامنے جھک جائیں۔ (تفہیم القرآن)

صاحب کشاف اور صاحب روح المعانی نے اول الذکر کو اختیار کیا ہے۔

۶:۴۳ = لَوْلَا۔ اس کی حسب ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) امتناعیہ (اگر نہ) لَوْ حرف شرط اور لَا نافیہ سے مرکب ہے۔ لفظاً کوئی تغیر پیدا نہیں کر دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ۔ جملہ فعلیہ۔ پہلے جملہ کا ایک جزو ضرور محذوف ہوتا خواہ خبر ہو یا فعل۔

ابن مالک کا قول ہے کہ لَوْلَا کے پہلے جملہ کی خبر اگر عام ہو جیسے کائن ثابت وغیر تو واجب الحذف ہے۔ اور اگر عمومی خبر نہ ہو بلکہ کسی مادہ کے ساتھ مقید ہو مثلاً۔ اٰکِلُ شارب۔ قائم۔ قاعد۔ ذاہب۔ ماشی۔ وغیرہ اور بغیر ذکر کے معلوم نہ ہو سکے تو ذکر واجب ہے۔ جیسے حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے لولا قومك حدیث عهد بالاسلام لهدمت الكعبة۔ اگر تیری قوم نئی نئی اسلام میں داخل نہ ہوئی ہو تو میں کعبہ کو ڈھا دیتا۔ (اور ابراہیمی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کرتا) اور ذکر کے بغیر اگر خبر معلوم ہو سکے ہو تو ذکر و حذف دونوں جائز ہیں۔ مثلاً لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ (۴:۸۳) اگر عَلَيْكُمْ۔ فَضْلُ اللّٰهِ کے متعلق ہو تو خبر محذوف ہو گی۔ ورنہ نازلٌ کے متعلق ہو کر فضل اللہ کی خبر ہو گی۔

اور اگر لَوْلَا ضمیر پر داخل ہو تو ضمیر مرفوع ہونی ضروری ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ (۳۴:۳۱) مبرد کے نزدیک ضمیر کا مرفوع ہونا ضروری نہیں۔

(۲) تحضیض اور عرض کے لئے بھی لَوْلَا آتا ہے یعنی فعل پر سختی کے ساتھ ابھارنا (تحضیض) نرمی سے کسی کام کی طلب کرنا (عرض) اس وقت لَوْلَا کے بعد مضارع آنا چاہئے۔ خواہ لفظاً ہو یا معنیً۔ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ۔ (۲۷:۴۶) تحضیض اور لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ (۶۳:۱۰) عرض۔

۳۔ زجر و توبیخ کے لئے۔ اس وقت یہ ماضی پر داخل ہو گا۔ لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ۔ (۲۴:۱۳) اور فَلَوْلَا اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا۔ (۶:۴۳)

(۴) استفہام کے لئے لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ (۶:۸) اور لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ (۶۳:۱۰) لیکن جمہور اہل ادب کے نزدیک اول آیت میں توبیخ اور دوسری آیہ

میں عرض کے لئے ہے۔

= فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا۔ فَلَوْلَا تَضَرَّعُوْا اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا۔ پھر جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو کیوں نہ انہوں نے زاری کی اور توبہ کی۔

= قَسَتْ ماضی واحد مؤنث غائب قَسْوَةٌ مصدر۔ قَسْوٌ مادہ ناقص واوی قَسَا يَقْسُوْا (نصر) اصل میں قَسَوَتْ تھا واؤ ساقط ہوکر قَسَتْ ہوگیا۔ (دل) سخت پڑگئے۔ خشک ہو گئے حق کو قبول نہیں کرتے۔

۶: ۴۴ = فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ہم نے ہر شے کے دروازے ان پر کھول دیئے یعنی ان کو ہمہ قسم کی نعمتوں سے نوازا۔

= بَغْتَةً۔ اچانک۔ یک دم۔ یکایک۔

= مُبْلِسُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مرفوع۔ مُبْلِسٌ واحد۔

مایوس۔ غمگین۔ پشیمان۔ متحیر۔ خاموش۔ جن کو کوئی بات بن پڑی ممکن نہیں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس۔ بَلَسٌ۔ بے خبر آدمی۔

۶: ۴۵ = دَابِرُ۔ بیخ۔ بنیاد۔ پچھاڑی۔ جڑ۔ پیچھا۔ دُبُوْرٌ سے جس کے معنی پشت پھیرنے کے ہیں۔ اسم فاعل واحد مذکر۔

= وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ حمد الٰہی اس واسطے کہ ظالم قوموں کی بیخ کنی سے خدا کی مخلوق کو نجات نصیب ہوئی۔ اس نعمت پر خدا کی حمد انسان پر لازم ہے۔

۶: ۴۶ = اَرَءَيْتُمْ۔ ملاحظہ ہو ۶: ۴۰۔

= نُصَرِّفُ۔ مضارع جمع متکلم تَصْرِيْفٌ مصدر۔ (باب تفعیل) ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔ ہم کھول کھول کر ہر پہلو سے بیان کرتے ہیں۔

= يَصْدِفُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب صَدْفٌ مصدر (باب ضرب) اعراض کرتے ہیں

۶: ۵۲ = لَا تَطْرُدْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر (باب نَصَرَ) طَرْدٌ سے۔ جس کے معنی ذلیل سمجھ کر ہانکنے اور دور کرنے کے ہیں۔ دھتکارنا۔

= غَدٰوة۔ تڑکا۔ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت

= اَلْعَشِيِّ۔ (۱) زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت۔ اسی بناء پر ظہر اور عصر کو صَلَاتَا الْعَشِيِّ۔ بولتے ہیں۔

(۲) دن کا پچھلا وقت۔ (۳) زوال سے لے کر صبح صادق تک کا وقت (۴) عَشِيٌّ و

عِشَآءُ نماز مغرب سے لے کر عشار کی نماز تک کا وقت۔
= فَتَطْرُدَ هُمْ۔ کہ تو ان کو اپنے سے دور ہٹاوے۔ تَطْرُدَ واحد مذکر حاضر منصوب بوجہ جواب نہی (مَاعَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ۔ ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری تجھ پر نہیں)
= فَتَكُوْنَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔ جواب نہی۔ (لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ) یہ بھی جائز ہے کہ فَتَطْرُدَ هُمْ پر عطف ہے بوجہ تسبب کے کہ ظالمین میں سے ہونا بوجہ ان کو اپنے سے دور ہٹانے کے ہے۔

یہ آیت حضرت بلال۔ خباب۔ سلمان۔ عمار وغیرہم کے متعلق نازل ہوئی تھی کہ اکابرین مکہ حضور سے کہتے تھے کہ ہم آپ کے پاس حاضر تو ہوں لیکن ان گنواروں۔ ناداروں کے ساتھ بیٹھنا ہماری ہتک ہے۔

٦:٥٣ = فَتَنَّا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے آزمائش میں ڈالا۔ اس کے علاوہ مصیبت سے بچانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ماضی بمعنی مضارع بھی ہو سکتا ہے ہم آزمائش میں ڈالتے ہیں۔
= مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ خدا نے ان پر بڑا احسان کیا مَنَّ يَمُنُّ (نَصَرَ) مَنٌّ مصدر احسان کرنا۔ مَنَّان احسان کرنے والا۔ اَلْمَنَّانُ۔ خدا تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔
٦:٥٥ = تَسْتَبِيْنَ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اِسْتِبَانَةٌ (استفعال) بین مادہ سے وہ ظاہر ہو جائے۔ کھل جائے۔
= سَبِيْلُ۔ راستہ۔ راہ۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔
٦:٥٦ = نُهِيْتُ ماضی مجہول واحد متکلم۔ نَهْيٌ سے مجھے روکا گیا ہے۔ مجھے ممانعت کر دی گئی ہے۔
٦:٥٧ = بَيِّنَةٌ۔ واحد۔ بَيِّنَاتٌ۔ جمع۔ روشن اور کھلی دلیلیں۔ ایسی دلیلیں جو حق اور باطل کے فرق کو واضح کر دیں۔
= كَذَّبْتُمْ بِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب سے مراد اللہ تعالیٰ ہے (کشاف) یا اللہ کی جانب سے آئی ہوئی کلام۔ یعنی اَلْقُرْاٰنُ ومعجزات الباهرة وبراهين الواضحة (الخازن)
= تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ تم جلدی کرتے ہو۔ تم عجلت کرتے ہو۔ یعنی جس عذاب یا پاداش کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو۔ استعجال (استفعال) سے جمع مذکر حاضر۔
= يَقُصُّ۔ قَصَّ يَقُصُّ (نَصَرَ) سے مضارع واحد مذکر غائب وہ بیان کرتا ہے۔ یعنی اللہ

تعالیٰ بیان کرتا ہے۔
= اَلْفَاصِلِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر فَیْصِلٌ مصدر۔ فیصلہ کرنے والے۔ حق کو باطل سے الگ کرنے والے۔
٦ : ۵۸ = لَقُضِیَ الْاَمْرُ۔ بات کا فیصلہ ہو گیا ہوتا اَلْقَضَآءُ کا معنی قَوْلاً یا عملاً کسی کام کا فیصلہ کر دینے کے ہیں۔ حکم کرنا۔ خبردار کرنا۔ تمام کرنا کے معنی میں بھی آتا ہے ملاحظہ ہو (٦ : ٢)
٦ : ۵۹ = تَسْقُطُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب (باب نصر) وہ گرتی ہے۔ سُقُوْطٌ بمعنی گرنا ہے۔
= وَرَقَۃٍ۔ اسم مفرد۔ نکرہ۔ کوئی ایک پتہ۔ وَرَقٌ چاندی کا سکہ۔ (فَابْعَثُوْا اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖ۔ تو اپنے میں سے کسی کو یہ سکہ دے کر شہر میں بھیجو۔ (۱۸ : ۱۹)
= حَبَّۃٍ۔ دانہ۔ غلہ۔ اناج۔ گندم۔ جو وغیرہ اناج کے دانہ کو حَبٌّ اور حَبَّۃٌ کہتے ہیں حُبُوْبٌ جمع۔
= رَطْبٍ ہرا۔ یَابِسٍ خشک۔ دونوں مجرور بوجہ حرف جار۔ مِنْ کے ہیں۔
= کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ لوح محفوظ
٦ : ٦٠ = یَتَوَفّٰکُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَوَفِّیْ مصدر۔ (باب تفعّل) کُمْ ضمیر مفعول۔ تمہاری جانوں کو لے لیتا ہے۔ یا لے لیگا۔
یہاں تَوَفِّیْ کا لفظ نیند کے معنی میں استعمال ہوا ہے کیونکہ نیند بھی موت کی بہن ہے۔
= جَرَحْتُمْ۔ تم نے کمایا۔ (باب فتح) جَرْحٌ سے جس کے معنیٰ زخمی کرنے کمانے اور کسی میں طعن کرنے کے ہیں۔ یہاں کمانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یُقَالُ فُلَانٌ یَجْرَحُ لِعِیَالِہٖ۔ وہ اپنے کنبے کے لئے کماتا ہے۔
٦ : ۵۸ = ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْہِ پھر اٹھاتا ہے تم کو (نیند سے) دن کے وقت ہٖ کی ضمیر النَّھَارِ کی طرف راجع ہے۔
= لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّیط تاکہ پوری کردی جائے (اس نیند اور بیداری کے تسلسل سے تمہاری عمر کی) میعادِ مقررہ۔
٦ : ٦١ = حَفَظَۃً۔ حَافِظٌ کی جمع۔ نگہبان۔ حفاظت کرنے والے۔
= تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا۔ (فرشتوں کی جماعت) اس کو اٹھا لیتی ہے۔ اس کی روح کو قبض کر لیتے ہیں۔

= لَا يُفَرِّطُوْنَ ۔ وہ (اس میں) کوتاہی نہیں کرتے ۔ یعنی اللہ کے فرستادے اس کے حکم کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرتے ۔ ملاحظہ ہو ٦ : ٣١ - ٦ : ٣٨

٦ : ٦٢ = رُدُّوْا ۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب رَدٌّ سے ۔ وہ واپس لائے گئے ۔ وہ لوٹائے گئے ۔ وہ پھیرے گئے ۔ یعنی عبادُہٗ ۔ اس کے بندے موت کے بعد اس کے حضور لوٹائے جائیں گے ۔

= اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۔ حساب کرنے والوں میں سب سے زیادہ جلد اور تیز حساب کرنیوالا

٦ : ٦٣ = تَضَرُّعًا ۔ عاجزی کرنا ۔ گڑگڑانا ۔ بروزن تفعّل مصدر ہے

= لَئِنْ اَنْجٰنَا ۔ اگر وہ (اللہ) ہمیں نجات دیدے (یہ ان کی دعا ہے لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ)

٦ : ٦٤ = كَرْبٍ ۔ اسم مصدر ۔ نکرہ ۔ سخت غم ۔ دم گھونٹنے والا غم

٦ : ٦٥ = يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا ۔ يَلْبِسَ مضارع واحد مذکر غائب ۔ لَبْسٌ مصدر (باب ضَرَبَ) كُمْ ضمیر مفعول وہ تم کو ملا دے ۔ یعنی باہم دست وگریباں کردے ۔ شِيَعٌ ۔ جمع شِيْعَةٌ کی ۔ اَلْبَسَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ ۔ جب بات مشتبہ اور گڈ مڈ ہو جائے ۔ وَلَبِسَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ خلط ملط ہو جانا کہ حقیقت پہچانی نہ جا سکے ۔ قرآن میں ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (٢ : ۴٢) اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط مت کرو ۔ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا تم کو مختلف فرقوں میں بانٹ دے کہ آپس میں الجھ جاؤ اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے لگو

= يُذِيْقَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِذَاقَةٌ مصدر (باب افعال) وہ چکھائے ۔ يَبْعَثَ ۔ يَلْبِسَ اور يُذِيْقَ منصوب آئے ہیں بوجہ عمل اَنْ کے ۔

= بَاْسَ ۔ لڑائی ۔ دبدبہ ۔ سختی ۔ آفت ۔ جنگ کی شدت ۔

= يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۔ تم میں سے ایک فریق کی سختی و ایذارسانی کا مزہ دوسرے فریق کو چکھائے

٦ : ٦٦ = كَذَّبَ بِهٖ میں ہٖ ضمیر قرآن حکیم کے لئے ہے

= وَكِيْلٌ ذمہ دار ۔ کارساز ۔ نگران ۔ نگہبان ۔

٦ : ٦٧ = مُسْتَقَرٌّ ۔ القرار ۔ الثبوت ۔ نهاية ۔ غاية ۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۔ یعنی قرآن کی ہر ایک خبر میں ایک حقیقت ایک غایت ہے یا خدا بتائی ہوئی ہر خبر کے لئے اس کے وقوع پذیر ہونے کا وقت اور مکان ہے اور اس میں کوئی

تاخیر یا ردوبدل نہیں ہے۔

٦ : ٦٨ = یَخُوْضُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب خَوْضٌ سے (باب نصر) وہ مشغول ہوتے ہیں ۔ اردو میں غوروخوض استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ استہزائً اور طعناً آیاتِ ربّانی (قرآن حکیم) پر بحث کرتے ہیں یا نکتہ چینی کے لئے انہیں زیربحث لاتے ہیں۔

= یَخُوْضُوْا ۔ مضارع مجزوم ۔ منصوب حتّٰی کے عمل کی وجہ سے

= اِمَّا ۔ اِنْ اور مَا سے مرکب ہے ۔ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ بطور حرف تفصیل ۔ جیسے اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۔ (۷٦ : ۳) ہم نے انسان کو راستہ دکھایا اس کے بعد وہ شکرگذار بندہ بنے یا ناشکرا بن جائے ۔

(۲) شک وابہام کے موقع پر ۔ جیسے جَآءَ اِمَّا زَيْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو ۔ یا تو زید آیا ہے یا عمرو۔

(۳) اباحت وتخییر کے لئے ۔ تَعَلَّمْهُ اِمَّا الْفِقْهَ وَاِمَّا اللُّغَةَ ۔ فقہ سیکھ یا لغت ۔ یہاں اگر کے معنی میں ہے۔

= یُنْسِيَنَّكَ ۔ یُنْسِيَنَّ مضارع واحد مذکر غائب بانون ثقیلہ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر نَسِیٌ سے وہ تم کو بھلا ہی دے۔

= لَا تَقْعُدْ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر ۔ (باب نصر) قُعُوْدٌ ۔ تو نہ بیٹھ ۔ تجھے بیٹھنا نہ چاہئے

الذِّكْرٰى ۔ نصیحت کرنا ۔ ذکر کرنا ۔ یاد ۔ پند ۔ موعظت ۔ ذَكَرَ يَذْكُرُ کا مصدر ہے ۔ نصیحت کے معنوں میں آیا ہے ۔ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (۵۱ : ۵۵) اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے ۔ ان ہی معنوں میں یہ اگلی آیت میں استعمال ہوا ہے ۔ لیکن یہاں بمعنی یاد آیا ہے ۔ یعنی یاد آنے کے بعد ۔

٦ : ٦٩ = مِنْ حِسَابِهِمْ میں ضمیر هِمْ کافروں کے لئے ہے یعنی تقویٰ اختیار کرنے والوں پر کافروں کے حساب سے کچھ پوچھ نہ ہوگا ۔ انہیں معنوں میں آیۃ ۵۲ میں استعمال ہوا ہے ۔

= وَلٰكِنْ ذِكْرٰى ۔ لیکن نصیحت کرنا تقوی اختیار کرنے والوں پر فرض ہے ۔

تقدیر کلام یوں ہے وَلٰكِنْ عَلَيْهِمْ ذِكْرٰى ۔

= لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ میں ضمیر جمع مذکر غائب بھی کافروں کے لئے ہے ۔

٦ : ٧٠ = ذَرْ ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر وَذْرٌ سے (باب سمع وفتح) تو چھوڑ دے ۔

= غَرَّتْهُمْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب ۔ هُمْ ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ دنیاوی زندگی نے ان کو بہکار کھا ہے ۔

وَ ذَكِّرْ بِهٖ - اور نصیحت کرو قرآن کے ذریعہ سے - یعنی ان مشرکوں کو قرآن کی روشنی میں نصیحت کرو۔ ذَكِّرْ - فعل امر واحد مذکر حاضر بِهٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کی طرف راجع ہے۔
= اَنْ - کہ - یہ کہ - اَنْ - مبادا کے معنوں میں بھی آتا ہے جیسے اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ه (۴۹ : ٦)
اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو - اور پھر اپنے کئے پر پشیمان ہو۔
اکثر مفسرین نے یہاں اَنْ کو انہیں معنوں میں لیا ہے - لیکن اگر اسے ”کہ“ کے معنیٰ میں لیا جائے جیسا کہ علامہ عبد اللہ یوسف علی نے لیا ہے تو عبارت کے معنی زیادہ واضح ہو جاتے ہیں اس صورت میں اَنْ کے بعد کا جملہ ذَكِّرْ کا مفعول بہ ہوگا۔
صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:
ومنهم من جعله (ای تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ) مفعولا به لذكر - ان میں سے بعض نے ”تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ“ کو ذَكِّرْ کا مفعول بہ لیا ہے۔
= تُبْسَلَ - وہ گرفتار ہو جائے - وہ ہلاکت کے سپرد کی جائے - اِبْسَالٌ سے مضارع مجہول واحد مؤنث غائب بُسْلٌ بمعنیٰ تُهْلَكُ (ابن عباس)
تُحْبَسَ - (قتادہ) ای فی نار جهنم - تحرق بالنار (الضحاک)
= تَعْدِلْ - وہ بدلہ دیوے (ضرب) عدل سے جس کے معنیٰ اصل میں مساوی اور برابر کرنے کے ہیں - چونکہ بدلہ کا بھی یہی مطلب ہوتا ہے کہ جس چیز کا بدلہ ہے اس کے برابر ہے۔ اس لئے بدلہ کرنے کے معنی بھی آتے ہیں - مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔
= وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ ...... الخ - اور نصیحت کر قرآن کے ذریعہ سے کہ: پکڑا جائیگا آدمی اپنے عملوں کی وجہ سے اور نہیں ہوگا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارشی - اور اگر وہ ہر چیز فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔
= اُولٰٓئِكَ - وہ لوگ جو دین کو کھیل اور دل لگی سمجھتے ہیں اور جنہیں دنیوی زندگی نے دھوکہ میں رکھا ہوا ہے۔
= اُبْسِلُوْا - ماضی مجہول جمع مذکر غائب، وہ ہلاک کئے گئے وہ ہلاک ہوئے - وہ گرفتار کئے گئے - وہ پکڑے گئے - وہ ثواب سے محروم کئے گئے - (اوپر تُبْسَلَ ملاحظہ کیا جائے)

= حَمِيْمٌ - نہایت گرم پانی - اس سے حمام مشتق ہے جہاں گرم پانی مل سکتا ہے۔
حَمِيْمٌ قریبی دوست کو بھی کہتے ہیں حَمٌّ سے۔
۶ : ۷۱ - نُرَدُّ - مضارع مجہول جمع متکلم۔ رَدَّ يَرُدُّ - (باب نصر) سے ہم پھیر دیئے جائیں۔
ہم لوٹائے جائیں۔ ہمیں لوٹا دیا جائے۔
= اَعْقَابِنَا - عَقِبٌ کی جمع مضاف مضاف الیہ۔ ہماری ایڑیاں - الرَّدُّ عَلَى الْاَعْقَابِ
بمعنی الرُّجُوْعُ اِلَى الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ۔
= كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ - لغت مصدر محذوف - اى انرد ردًّا مثل
ردالذى استهوته الشيطين - او ندعوا دعاء مثل دعاء الذى استهوته
الشيطين - کیا ہم پھر جائیں مثل پھرنے اس شخص کے جسے شیاطین نے بھٹکا دیا ہو۔
یا پکاریں مثل پکارنے اس شخص کے .... الخ۔
= اِسْتَهْوَتْهُ - اس نے اس کو راستہ بھلا دیا۔ اِسْتِهْوَاءٌ - (استفعالٌ) راستہ
بھلا دینا۔ فریفتہ کرنا۔ بلندی سے پستی کی طرف لانا۔
= حَيْرَانَ - حیران - سراسیمہ - بہکا ہوا - متردّد - حیرۃ سے صفت مشبہ کا صیغہ۔
= لَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اَلَّذِىْ کی طرف راجع ہے۔
= اِئْتِنَا - ہمارے پاس آ - اِئْتِ صیغہ امر - نا ضمیر جمع متکلم اَتٰى يَاْتِىْ اِتْيَانٌ
(ضَرَبَ) سے
= لَهٗ اَصْحٰبٌ ...... اِئْتِنَا - اس کے ساتھی ہوں جو اسے بلا رہے ہوں ہدایت کی
طرف - اور پکار رہے ہوں کہ ہماری طرف آجا۔"
۶ : ۷۲ = وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ - اى وامرنا لان اقيموا الصّلٰوة و
اتَّقُوْهُ - (اور ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ) تم نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو۔
۶ : ۷۳ - وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ - اور جس دن وہ کہیگا کہ حشر ہو جائے اسی دن
وہ ہو جائے گا۔ (تفہیم القرآن)
يَوْمَ بمعنىٰ حِيْنَ (وقت) بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے (وہ
وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا) اور جس وقت (بھی)
وہ کسی شے کو کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔
= قَوْلُهُ الْحَقُّ - اس کا ارشاد عین حق ہے - عین حقیقت ہے - جو وہ حکم دیتا ہے وہ

ہو کر ہی رہتا ہے اس کا قول اٹل ہے قَوْلُہٗ مبتدا۔ اَلْحَقُّ۔ خبر۔
۶: ۷۴ = اَرٰىكَ - اَرٰى۔ مضارع واحد متکلم رَاٰى يَرٰى رَاْيًا وَ رُؤْيَةً (فتح مہموز العین ناقص یائی) میں دیکھتا ہوں۔ ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ میں تجھے دیکھتا ہوں۔ میں تجھے پاتا ہوں۔
۶: ۷۵ = كَذٰلِكَ۔ اسی طرح۔ كَمَا اَرَيْنَاهُ قبح الشرك جس طرح ہم نے اس کو شرک کی قباحت (باپ کی اور اس کی قوم کی گمراہی) دکھائی تھی۔ اسی طرح ہم نے چشمِ بصیرت سے اس کو ملکوت السمٰوٰت والارض کا مشاہدہ کرا دیا۔
= نُرِيْ۔ مضارع جمع متکلم۔ اَرٰى يُرِيْ (باب افعال) اِرَاءَةٌ۔ ہم دکھاتے ہیں یہاں مضارع ماضی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
= مَلَكُوْتَ۔ مصدر۔ مُلْكٌ سے مبالغہ کا صیغہ بذریعہ ازدیادِ و ت اقتدارِ کامل۔ غلبہ تامّہ حکومت حقیقیہ۔ بقول راغب۔ ملکوت۔ اللہ کی بادشاہت کے لئے مخصوص ہے۔
= وَلِيَكُوْنَ۔ ای فعلنا ذٰلك ليكون (ہم نے ایسا اس لئے کیا) کہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔
= اَلْمُوْقِنِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ معرفہ۔ مجرور۔ اَلْمُوْقِنُ۔ واحد۔ اِيْقَانٌ مصدر۔ عین الیقین کے مرتبہ پر فائز ہونے والے۔
۶: ۷۶ - جَنَّ علی۔ اس نے ڈھانپ لیا۔ اس نے چھپا لیا۔ جَنٌّ سے (باب نَصَرَ)
= اَفَلَ۔ وہ غائب ہو گیا۔ وہ غروب ہو گیا۔ (ضَرَبَ۔ نَصَرَ۔ سمع) اُفُوْلٌ سے بمعنی آفتاب۔ ماہتاب۔ وغیرہ ستاروں کا غروب ہونا۔ اٰفِلٌ اسم فاعل جمع اٰفِلِيْنَ
۶: ۷۷ = بَازِغًا۔ درخشاں۔ روشن۔ بُزُوْغٌ سے بمعنی طلوع ہونا۔ چمکنا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔
۶: ۷۸ = هٰذَا رَبِّيْ۔ اَهٰذَا رَبِّيْ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اَنْ استفہامیہ محذوف ہے اور استفہام انکاری کے طور پر آیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے میری قوم کیا یہ میرا رب ہے؟ ہرگز نہیں۔
۶: ۷۹ = وَجَّهْتُ۔ ماضی معروف واحد متکلم۔ تَوْجِيْهٌ مصدر (باب تفعیل) میں نے اپنا رُخ پھیر لیا۔
= فَطَرَ۔ فَطْرٌ مصدر۔ وہ عدم سے وجود میں لایا۔ اس نے پیدا کیا۔ فَطْرٌ کے اصل معنی

پھاڑ دینے کے ہیں یعنی عدم کے پردہ کو پھاڑ کر وجود میں لایا۔
= حَنِيْفًا۔ اَلْحَنَفُ کے معنی گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ الحنیف بروزن (فعیل) جو باطل کو چھوڑ کر حق واستقامت کی طرف آجائے۔ اس کی جمع حُنَفَاءُ ہے۔ حَنِيْفٌ حَنَفٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
۶ : ۸۰ = حَاجَّهٗ۔ مُحَاجَّةٌ (مفاعلة) سے باہم حجت کرنا۔ دلیل بازی کرنا۔ الحُجَّةُ اس دلیل کو کہتے ہیں جو صحیح مقصد کی وضاحت کرے۔ اور دو متناقض امور میں سے ایک کی صحت کی مقتضی ہو۔
حَاجَّ اس نے حجت بازی کی۔ اس نے جھگڑا کیا۔
= هَدَانِ۔ اصل میں هَدَانِیْ ہے اس نے مجھے ہدایت دی۔ مجھے ہدایت یافتہ کیا۔ هِدَايَةٌ سے (باب ضرب)
= اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا۔ اللہ میرا رب ہے کوئی تکلیف مجھے پہنچانا چاہے تو۔ (ورنہ میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم رب کا شریک ٹھہراتے ہو)
= اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر۔ ہمزہ استفہامیہ۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے۔ تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے (باب تفعل)
۶ : ۸۱ = لَمْ يُنَزِّلْ۔ مضارع نفی جحد بلم۔ واحد مذکر غائب۔ اس نے نہیں نازل کیا۔ اس نے نہیں اتارا۔ یعنی جس کے لئے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی۔ تم کو کوئی اجازت نامہ نہیں دیا۔
= اَلْفَرِيْقَيْنِ۔ موحدین کا فریق اور مشرکین کا فریق۔ حضرت ابراہیم اور اس کے پیروکار ایک فریق۔ مشرکین مخالفین دوسرا فریق۔
= بِالْاَمْنِ۔ ای امن من العذاب۔ عذاب سے بےخوفی اور اطمینان
۶ : ۸۲ = لَمْ يَلْبِسُوْا۔ مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر غائب لَبْسٌ مصدر۔ انہوں نے نہیں ملایا۔ انہوں نے مخلوط نہیں کیا۔
= آیت ۸۲ پر حضرت ابراہیم کا کلام ختم ہوا۔
۶ : ۸۴ = ذُرِّيَّةٌ ذُرٌّ سے۔ نسل۔ اولاد۔ ذَرَّةٌ ذرہ بھر۔
۶ : ۸۸ = حَبِطَ عَنْ۔ اَلْحَبْطُ۔ (حسب یحسب) کے معنی کسی کام کے ضائع ہوجانے اور اکارت ہونے کے ہیں۔ آیۃ ہذا۔ اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے

سب ضائع ہوجاتے۔ ارشاد ہے لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ۔ (۳۹: ٦۵) تو یقیناً تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے
حَبِطَ عَنْهُ ای ذهب عنه۔

٦: ۸۹ = بِهَا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث۔ الكتٰب۔ والحكم۔ والنبوة کی طرف راجع ہے۔ یا اس کا مرجع آیات قرآنی ہیں جو دلائل التوحید والنبوۃ کے متعلق ہیں۔

= هٰؤُلَاءِ۔ یعنی اہل مکہ۔

= وَكَّلْنَا بِهَا۔ وَكَّلْنَا۔ ماضی معروف۔ جمع متکلم۔ تَوْكِيْلٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے مقرر کر دیا ہے

= قَوْمًا۔ گروہ۔ جماعت۔ بلا تخصیص نسل و وطن (اُس صورت میں جب کہ ایسی قوم بلا واسطہ مخاطب نہ ہو) ایک نسب اور وطن سے تعلق رکھنے والی جماعت (جہاں پیغمبروں نے ان کو خطاب کیا ہو جیسے یٰقَوْمِ یا اِذْقَالَ لقومِهٖ)

یہاں اس آیۃ میں قوم سے مراد اصحاب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ انصار۔ مہاجرین۔ تابعین تبع تابعین۔ عربی، عجمی سب مراد ہیں جو اہل ایمان تھے۔

٦: ۹۰ = اُولٰٓئِكَ سے مراد وہ اٹھارہ انبیاء ہیں جو اوپر مذکور ہیں۔

= اِقْتَدِهْ۔ تو اس کی پیروی کر۔ تو اس کی اقتدا کر۔ اقتدار کا معنی ہے کسی کے کام کے موافق کوئی کام کرنا

علامہ قطب الدین الکشاف کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:۔

کہ یہاں اقتدار سے مقصود صرف اخلاق فاضلہ اور صفات کمال میں ان جلیل القدر انبیاء کی پیروی کرنا ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر فَبِهُدٰىهُمُ میں هُدًى کی طرف راجع ہے۔

= اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ (آیۃ ۸۹) سے لے کر اِقْتَدِهْ (آیۃ ۹۰) تک ترجمہ یوں ہوگا۔

یہ تھے انبیاء جنہیں ہم نے کتاب و حکمت اور نبوت عطا کی۔ پس اگر یہ لوگ (اہل مکہ) ان (کتاب و حکمت۔ نبوت یا آیات قرآنی) سے انکار کرتے ہیں۔ تو ہم نے مقرر کر دیا ہے ایک ایسی قوم کو (اصحاب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ انصار۔ مہاجرین وغیرہ) جو ان (کتاب و حکمت۔ نبوت یا آیاتِ قرآنی) سے منکر نہیں ہے (بلکہ ان پر ایمان رکھتی ہے) یہی (انبیاء علیہم السلام) وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی تو بھی ان کی اس ہدایت کی (جو میں نے ان کو عطا کی) پیروی کر

= عَلَيْهِ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن یا تبلیغ قرآن ہے۔ اور اسی طرح هُوَ ضمیر کا مرجع بھی قرآن ہے۔

= اِنْ نافیہ ہے۔

= ذِكْرٰى ۔ نصیحت ۔ اوپر ۶: ۶۸ ملاحظہ ہو۔
۶: ۹۱ = مَا قَدَرُوْا ۔ ماضی منفی معروف ۔ صیغہ جمع مذکر غائب ۔ انہوں نے تعظیم نہیں کی ۔ انہوں نے نہیں پہچانا۔
= تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ = جن کو تم نے متفرق اور مختلف کاغذوں میں لکھ رکھا ہے (تاکہ اپنے مطلب کے اوراق مختلف مواقع پر پیش کئے جا سکیں جیسا کہ ان کے اپنے مفاد میں مناسب ہو)
= قَرَاطِيْسَ ۔ اَلْقِرْطَاسُ ۔ ہر وہ چیز جس پر لکھا جائے ۔ کاغذ وغیرہ
= قُلِ اللّٰهُ ۔ جواب ہے قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى کا ۔ قُلِ اللّٰهُ کو اگر جملہ اسمیہ لیا جائے تو تقدیر ہوگی قُلْ هُوَ اللّٰهُ ۔ اور جملہ فعلیہ کے اعتبار سے اس کی تقدیر ہوگی ۔ قُلْ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ۔
= خَوْضِهِمْ ۔ ان کی بیہودہ گوئی ۔ باتیں بنانا ۔ گھسنا ۔ خَاضَ يَخُوْضُ کا مصدر ہے خَوْضٍ کے معنی پانی میں گھسنے کے ہیں بطور استفادہ سب کاموں میں گھسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے
۶: ۹۲ = لِتُنْذِرَ ۔ کہ ڈرائے تو ۔ تو ڈرائے گا ۔ تو ڈراتا ہے ۔ اِنْذَارٌ ۔ سے مضارع واحد مذکر حاضر۔
= اُمَّ الْقُرٰى ۔ مکّہ معظمہ ۔ بستیوں کی اصل اور جڑ ۔ بستیوں کی ماں ۔
= مَنْ حَوْلَهَا ۔ جو اس کے اردگرد ہے ۔ یعنی تمام اہل مشرق و مغرب۔
۶: ۹۳ = اِفْتَرٰى ۔ اس نے جھوٹ باندھا ۔ اس نے بہتان تراشا ۔ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) سے ماضی واحد مذکر غائب ۔
= مَنْ قَالَ ۔ ای من اظلم ممن قال ۔ اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو کہے ۔
= وَلَوْ تَرٰى ۔ کاش تو دیکھے ۔ کاش تو دیکھ سکے ۔
= غَمَرَاتِ ۔ غَمْرَةٌ کی جمع ۔ موت کی سختیاں ۔ جو سارے اعضاء پر چھا جائیں ۔ غَمْرَةٌ وہ کثیر پانی جس کی تہ نظر نہ آئے ۔ بطور تشبیہ اس سے مراد جہالت ۔ غفلت لی جاتی ہے ۔ جو قویٰ پر غالب آجائے۔
= بَاسِطُوْا ۔ اصل میں بَاسِطُوْنَ تھا ۔ اَيْدِيْهِمْ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے ن ساقط ہو گیا ۔ کھولنے والے ۔ بڑھانے والے ۔
یعنی کاش تو ان ظالمین کو اس حالت میں دیکھ سکے جب موت کی سختیاں ان پر غالب ہوں گی ۔ اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لئے) ہاتھ اپنے ان کی طرف بڑھا رہے ہوں گے ۔

= اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ اس سے پہلے یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ محذوف ہے۔ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ لاؤ اپنی جانیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ۔ اگر ہو سکتا ہے تو چھڑالو اپنی جانیں، ہمارے ہاتھوں سے اَخْرِجُوْٓا فعل امر حاضر۔ اَنْفُسَكُمْ مفعول بہ۔

= تُجْزَوْنَ ۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے۔ تم جزا دیئے جاؤ گے۔ جَزَاءٌ سے جمع مذکر حاضر۔

= عَذَابَ الْهُوْنِ ۔ اسم ہے۔ اَلْهَوَانُ کا استعمال دوطرح پر ہوتا ہے۔

(۱) انسان کا کسی ایسے موقع پر نرمی کا اظہار کرنا کہ جس میں اس کی سُبکی نہ ہو۔ یہ قابل ستائش ہے قرآن حکیم میں ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (۲۵:۶۳) اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر متواضع ہو کر چلتے ہیں۔

(۲) هَوَانٌ بمعنی ذلت اور رسوائی کے بھی آتا ہے یعنی دوسرا انسان اس پر مسلط ہو کر اس کو سبکسار کرے۔ تو یہ قابل مذمت ہے قرآن حکیم میں ہے فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ ۔(۴۱:۱۷) تو۔۔۔۔ کڑک نے ان کو آپکڑا اور وہ ذلت کا عذاب تھا۔

اور اگر عَلٰی کے ساتھ آئے تو معنی معاملہ کے آسان ہونے کے ہیں جیسے هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ (۱۹:۳۱) کہ یہ مجھے آسان ہے۔

سو عَذَابَ الْهُوْنِ بمعنی ذلت کا عذاب۔

= تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ اِسْتِكْبَارٌ (استفعال) سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم تکبر کرتے تھے تم گھمنڈ کرتے تھے۔

۶:۹۴ = جِئْتُمُوْنَا ۔ تم ہمارے پاس آپہنچے۔ اس میں واؤ اشباع کا اور نَا ضمیر جمع متکلم ہے

= فُرَادٰى ۔ فَرْدٌ ۔ کی جمع۔ اکیلے اکیلے۔ ایک ایک۔

= خَوَّلْنٰكُمْ ۔ ہم نے تم کو عطا کیا۔ ہم نے تم کو دیا۔ تَخْوِيْلٌ (تفعیل) سے جس کے معنی ایسی چیزوں کے عطا کرنے کے ہیں جن کی نگہداشت کی ضرورت پڑے۔ جیسے عربی میں کہتے ہیں فُلَانٌ خَالُ مَالٍ اَوْ خَائِلُ مَالٍ ۔ یعنی فلاں مال کی خوب نگہداشت کرنے والا ہے (آیۃ ہذا میں: جو مال ومتاع ہم نے تم کو دیا تھا تم سب پیچھے چھوڑ آئے)

ماضی جمع متکلم۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

= فِيْكُمْ ۔ اى فِىْ اُمُوْرِكُمْ ۔ تمہارے معاملات میں۔

= شُرَكٰٓؤُا یعنی شُرَكَاءُ لِلّٰهِ

یعنی جن کو تم یہ سمجھتے تھے کہ تمہاری فلاح وبہبود اور نفع ونقصان میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں

اور عمل و دخل رکھتے ہیں۔

= تَقَطَّعَ۔ کٹ گیا۔ ٹوٹ گیا۔ قطع قطع ہو گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تقطّعٌ (تفعّلٌ) سے تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ۔ ای تقطع ما بینکم من الوصل۔ بے شک تمہارے درمیان جو رشتہ تھا وہ اڑٹ گیا۔

= ضَلَّ۔ کھو گیا۔ گم ہو گیا۔ ضائع ہو گیا۔ ہلاک ہو گیا۔ گمراہ ہو گیا۔ بھٹک گیا۔ راہ سے دور جا پڑا۔

= مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۔ اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے (وہ کھو گئے)

۶ : ۹۵ = فَالِقُ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَلْقٌ مصدر۔ پھاڑنے والا۔ بیج اور گٹھلی کو پھاڑ کر سبزہ نکالنے والا۔ (فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى) تاریکی کو پھاڑ کر صبح کرنے والا۔ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ)

= اَلْحَبِّ۔ دانہ۔ غلہ۔ گندم۔ اناج۔ اس کی جمع حبوب ہے۔ عام (دوائی وغیرہ کی گولیوں کو) بھی حَبّ کہتے ہیں۔

= النَّوٰى۔ النَّوَاةُ۔ اس کی واحد۔ کھجور کی گٹھلیاں۔

= تُؤْفَكُوْنَ۔ تم پلٹائے جاتے ہو۔ تم پھیرے جاتے ہو۔ اَفْكٌ سے جس کے معنی کسی شے کے اپنے اصلی رخ سے پھرنے کے ہیں۔

یہاں اعتقاد میں حق سے باطل کی طرف۔ قول میں راستی سے دروغ بیانی کی طرف ور فعل میں نکوکاری سے بدکاری کی طرف پھیرا جانا مراد ہے۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر

= ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۔ یہ ہے اللہ (ان خوبیوں والا) اور (تم دیکھو) تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔

۶ : ۹۶ = سَكَنًا۔ برائے تسکین۔ آرام۔ راحت۔ برکت۔ جس سے سکون حاصل ہو۔ سُكُوْنٌ سے اسم ہے۔ بسنے کی جگہ۔ آرام و سکون کی جگہ یا وقت۔ محلاً للسکون (قرطبی)

= حُسْبَانًا۔ برائے حساب۔ شمار۔ حُسْبَانٌ بمعنی حساب و شمار۔

حَسَبَ يَحْسُبُ (نصر) کا مصدر ہے۔

قرآن مجید میں جو یہ آیا ہے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا (۱۸ : ۴۰) اور بھیج دے اس پر عذاب تو یہاں حُسْبَانٌ کی دو تفسیریں کی گئی ہیں۔ (۱) ایک آگ یا بھبوکا۔ (۲) دوسرا عذاب اور حقیقت میں حساب کے مطابق سزا۔

= تقدیر۔ اندازہ۔ مقدار کو مقرر کرنا۔ خواہ کسی نوعیت کے متعلق ہو۔

٦ : ٩٧ = لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ہ اہل دانش واہل علم کے لئے۔

٦ : ٩٨ = مُسْتَقَرٌّ ۔ ظرف مکان ۔ بروزن اسم مفعول اِسْتِقْرَارٌ مصدر۔ قرارگاہ ۔ ٹھہرنے کی جگہ
= مُسْتَوْدَعٌ ۔ ظرف مکان۔ بروزن اسم مفعول اِسْتِيْدَاعٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ امانت رکھنے کی جگہ۔ حفاظت کی جگہ۔ رحمِ مادر۔

مُسْتَقَرٌّ اور مُسْتَوْدَعٌ کے متعلق علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ مستقر سے مراد شکم مادر اور مُسْتَوْدَعٌ سے مراد باپ کی پیٹھ۔

اور بعض نے کہا ہے کہ مستقرٌ سے مراد زمین ہے جہاں انسان دنیوی زندگی بسر کرتا ہے اور مُسْتَوْدَعٌ سے مراد قبر ہے ۔جہاں مرنے کے بعد حشر تک کا درمیانی عرصہ گذارنا ہوتا ہے

اور بعض کے مطابق مستقر سے مراد دنیوی زندگی (ظرف زمان) اور مستودع روانگی کا وقت (ظرف زمان) وداع سے رخصت ہونا۔ اس کی تقدیر ہے۔ فَلَكُمْ مُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۔
= يَفْقَهُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔سمجھ رکھتے ہیں ۔سمجھتے ہیں۔

٦ : ٩٩ = نَبَاتَ ۔ گھاس ۔ سبزی ۔زمین کی پیداوار۔ روئیدگی ۔ زمین سے پیدا کرنا۔ زمین سے اگنے والی ہر چیز۔
= مِنْهُ ۔ میں ضمیر نبات کی طرف راجع ہے ۔یعنی نباتات سے ہم سرسبز کونپلیں نکالتے ہیں
= خَضِرًا ۔ سبزہ ۔سبز۔ خَضَرٌ سے جس کے معنی سبز اور ہرا ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
= مُتَرَاكِبًا ۔اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ تَرَاكُبٌ (تفاعُلٌ) مصدر۔ تہ برتہ ۔ایک پر ایک سوار۔ رَكْبٌ اور رُكُوْبٌ کے معنی کسی جانور پر سوار ہونا۔ اناج کی بالی کے دانے باہم متصل ہوتے ہیں ۔ایک دانہ دوسرے سے وابستہ ہوتا ہے ۔کوئی اوپر ہوتا ہے کوئی نیچے ۔اس لئے اس کو تراکب کہا گیا ہے۔

گویا تہ برتہ ہونے کے سبب ایک دانہ دوسرے پر سوار ہوتا ہے۔ مکی کا سٹہ ۔اور انار کے دانے بہترین مثال ہیں۔
= طَلْعِهَا ۔ اس کا گابھا۔ اس کا خوشہ ۔ اس کا شگوفہ۔
= قِنْوَانٌ ۔قِنْوٌ کی جمع ۔ کھجوروں کے گچھے۔
= دَانِيَةٌ ۔ جھکنے والے ۔ لٹکنے والے ۔ دُنُوٌّ سے جس کے معنی قریب ہونے کے ہیں۔ جھکنے اور لٹکنے میں بھی قربت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۔

= اَعْنَابٍ - عِنَبٌ کی جمع - انگور
= الرُّمَّان - انار
= مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ - اپنی نوع اور قسم کے لحاظ سے ایک جیسے لیکن اپنی اپنی انفرادی شکل و شباہت کے لحاظ سے الگ الگ - مثلاً ایک مکی کا خوشہ بظاہر ہر خوشہ مکی سے مشابہت رکھتا ہے لیکن اس کا سائز' دانوں کی قطاروں کی تعداد' ہر قطار میں دانوں کی تعداد - ان کا باہمی فاصلہ وغیرہ ایسی چیزیں جو کسی دو خوشوں میں ایک جیسی نہیں ہوسکتیں - لہٰذا ہر خوشہ کی انفرادیت اپنی اپنی
= يَنْعِهٖ مصدر - مجرور - مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ - اس کے پکنے کو - يَنْعٌ (ضرب فتح) پھل پکنا -

۶: ۱۰۰ = وَخَلَقَهُمْ - واؤ حالیہ ہے خَلَقَ میں فاعل اللہ ہے - هُمْ ضمیر الجنّ کی طرف راجع ہے حالانکہ اللہ نے ہی ان کو پیدا کیا ہے -
= خَرَقُوْا لَهٗ - انہوں نے تراشا - خَرْقٌ سے - ماضی' جمع مذکر غائب -
اَلْخَرْقُ (ضرب) کسی چیز کو بلا سوچے سمجھے بگاڑنے کے لئے پھاڑ ڈالنا - قرآن میں ہے کہ: خَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا (۱۸: ۷۱) کیا تو نے اس کو اس لئے پھاڑا ہے کہ مسافروں کو غرق کردے - خَرْقٌ - خَلْقٌ کی ضد ہے - جس کے معنی اندازہ کے مطابق خوش اسلوبی سے کسی چیز کو بنانے کے ہیں اور خَرْقٌ کے معنی کسی چیز کو بے قاعدگی سے پھاڑ ڈالنے کے ہیں - آیۃ ہذا میں ، اور بے سمجھے (جھوٹ ، بہتان) اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا گھڑی ہیں

۶: ۱۰۱ بَدِيْعٌ - اَلْاِبْدَاعُ - کسی کی تقلید اور اقتدار کے بغیر کسی چیز کو ایجاد کرنا - اسی سے نئے کھودے ہوئے کنویں کو رَكِيَّةٌ بَدِيْعٌ - کہتے ہیں - جب اِبْدَاعٌ کا لفظ اللہ عزوجل کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں بغیر آلہ - بغیر مادّہ اور بغیر زمان و مکان کے کسی شئے کو ایجاد کرنا اور یہ معنی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مختص ہیں
بَدِيْعٌ بمعنی مُبْدِعٌ یعنی اس چیز کا پیدا کرنے والا جس کی سابق میں کوئی مثال نہ ہو اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے -
= اَنّٰى - کس طرح - کیونکر - کیسے - یہ کیسے ہو سکتا ہے اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (۲: ۲۵۹) اللہ تعالیٰ ان بستیوں کو کیونکر زندہ کرے گا -

۶: ۱۰۲ = وَكِيْلٌ - صفت مشبہ - وَكْلٌ سے (ضرب) نگران - نگہبان - کارساز - ضامن - گواہ -

لَاتُدْرِكُ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ وہ اس کو نہیں پا سکتی اَدْرَكَ کسی چیز کی غایت کو پہنچنا
اَدْرَكَ الصَّبِیُّ۔ لڑکا بچپن کی آخری حد کو پہنچ گیا۔ یعنی بالغ ہو گیا۔
حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ (۱۰: ۹۰) یہاں تک کہ اس کو غرق (کے عذاب نے) آپکڑا۔
ادراک کا معنی ہے کسی چیز کو گھیر لینا۔ اس کا احاطہ کر لینا۔ ظاہر ہے کہ احاطہ اس چیز کا ہو سکتا ہے
جو محدود ہو اور کسی خاص سمت میں پائی جاتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات نہ تو محدود ہے اور
نہ کسی خاص سمت میں موجود۔ اس لئے اس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ آیۃ ہذا میں ترجمہ ہو گا۔
نظریں اس کو نہیں گھیر سکتیں اور وہ سب نظروں کو گھیرے ہوئے ہے۔
۶: ۱۰۴= بَصَآئِرُ کھلی دلیلیں۔ ظاہر نصیحتیں۔ بَصِیْرَةٌ کی جمع۔ جس طرح جسم کے لئے بصارت
(بینائی) ہے اسی طرح روح کے لئے بصیرت ہے۔
= اَبْصَرَ۔ اس نے دیکھا۔ (افعال) ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔
= عَمِیَ۔ وہ اندھا ہوا۔ عَمًی مصدر۔ ماضی صیغہ واحد مذکر غائب یہاں کورِ دل ہونا مراد ہے
= حَفِیْظٌ۔ نگہبان۔ حِفْظٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے
کیونکہ وہ کل کا نگہبان ہے۔
۶: ۱۰۵= نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ۔ ہم پھیر پھیر کر۔ طرح طرح سے آیاتِ (توحید) کو بیان کرتے ہیں
= دَرَسْتَ۔ دَرْسٌ اور دِرَاسَةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر
تو نے پڑھا۔ تو نے پڑھ سنایا۔ دَرْسٌ۔ اَلْقِرَاءَةُ علی الغیر۔ دوسرے کو پڑھ کر سنانا
= نُبَیِّنَهٗ مضارع صیغہ جمع متکلم تَبْیِیْنٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم ظاہر کر دیں۔ ہم کھول دیں
۶: ۱۰۶= لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ جملہ معترضہ ہے جو معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان آگیا ہے
۶: ۱۰۸= لَا تَسُبُّوْا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ سَبٌّ سے (باب نصر) تم بُرا مت کہو۔ تم
گالیاں نہ دو۔
= عَدْوًا۔ ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا۔ زیادتی۔ تعدی۔ ظلم و ستم۔ حد سے بڑھنا۔ زیادتی کرنا۔
(یعنی بُرا کہنے لگیں گے خُدا کو زیادتی اور بے سمجھے۔
۶: ۱۰۹= جَهْدَ۔ تاکید، پوری کوشش، مشقت۔ جَهَدَ یَجْهَدُ کا مصدر ہے۔
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ۔ وہ پوری کوشش سے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔
= اٰیَةٌ نشانی۔ یہاں نشانی سے مشرکین کی مراد کوئی خاص نشانی ہے جیسے عصا موسیٰ
حضرت عیسیٰ کا مُردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرنا۔ کوڑھیوں کو تندرست کرنا وغیرہ۔

محمد بن کعب القرضی اور الکلبی نے کہا ہے کہ مشرکین نے بطور خاص نشانی کے یہ مطالبہ کیا تھا کہ کوہ صفا سونا ہو جائے۔ ہمارے کچھ مرے ہوئے لوگ زندہ ہو جائیں کہ آپ کی تصدیق کریں مابعد الممات کے متعلق۔ اور ہمیں فرشتے دکھائیے کہ ہم ان سے آپ کی صداقت کے متعلق دریافت کریں۔

= اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ کہ نشانیاں تو صرف اللہ ہی کے پاس ہیں۔ یہ مشیت ایزدی ہے کہ ان کو ظاہر کرے یا نہ کرے۔ یا کب اور کن حالات میں کرے۔

= مَا يُشْعِرُكُمْ۔ میں مخاطبین اہل ایمان ہیں۔ (گو بعض کے نزدیک یہاں خطاب مشرکین سے ہے)، تمہیں کیا خبر۔ تمہیں کیسے سمجھایا جائے۔ يُشْعِرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِشْعَارٌ (اِفْعَالٌ) سے۔ آگاہ کرے۔ واقف بنائے۔ سمجھائے۔

= اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ کہ جب ایسی خاص نشانی آبھی جائے تو پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ یا تقدیر یوں ہے۔ اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ يُؤْمِنُوْنَ اَوْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ کہ جب ایسی خاص نشانی آجائے تو یہ ایمان لائیں گے یا نہیں لائیں گے۔

= نُقَلِّبُ۔ مضارع جمع متکلم۔ تَقْلِيْبٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ ہم (حق کی طرف) پھیر دیتے ہیں۔ موڑ دیتے ہیں۔

= كَمَا۔ جیسے۔ جیساکہ۔ جس طرح۔ كَمَا تعلیل کے لئے بھی آتا ہے۔ جیساکہ بعض کے نزدیک اس کا استعمال ان آیات میں آیا ہے۔

(۱) كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ۔ (۲: ۱۵۱) فَاذْكُرُوْنِيْ ۔۔۔۔ (۲: ۱۵۲) چونکہ میں نے پیغمبر بھیج دیا تمہیں میں سے۔۔۔۔ اس لئے میری یاد کرو۔ یہاں ارسالِ رُسُل ذکرِ الٰہی کی علت ہے،

(۲) وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ۔ (۲: ۱۹۸) چونکہ اللہ نے تمہیں ہدایت کردی اور ذکر کا طریقہ بتا دیا۔ اس لئے اس کی یاد کرو۔ یہاں ہدایت ذکر کی علت ہے۔

(۳) وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ (آیۃ ہذا) کیونکہ وہ پہلی مرتبہ اس کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے ہم ان کے دلوں اور نظروں کو پھیر دیں گے۔

یہاں ان کے پہلی مرتبہ کے معجزوں (آیات) پر ایمان نہ لانا علت بن گیا ان کے تقلیب قلوب و ابصار کا۔

الکشاف اور ابن کثیر نے اس آیۃ میں کاف کو تعلیل کے معنوں میں لیا ہے۔ المنجد میں ہے کہ کاف کبھی تعلیل کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا هَدٰىكُمْ (۲: ۱۹۸) اللہ کو

یاد کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔
لغات القرآن میں ہے کہ: کاف کو تعلیل کے لئے اخفش اور بعض کوفیوں نے قرار دیا ہے اور اکثر اہل عربیت نے انکار کیا ہے۔

= اَوَّلَ مَرَّۃٍ۔ پہلی مرتبہ۔ اس سے مراد یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقہ معجزات ہیں مثلاً شق القمر وغیرہ۔ یا سابقہ انبیاء کے معجزات مثلاً عصاء موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا کوڑھوں تندرست کرنا۔ مردوں کو زندہ کرنا۔

= نَذَرُھُمْ۔ مضارع جمع متکلم۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وَذْرٌ مصدر (از باب سَمِعَ) ہم ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کا ماضی مستعمل نہیں۔ صرف مضارع اور امر مستعمل ہے۔

= طُغْیَانِھِمْ۔ ان کی گمراہی۔ ان کی سرکشی۔ ان کی شرارت۔ ان کی بے راہی۔

= یَعْمَھُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب عَمَہٌ مصدر۔ (باب فتح۔ سَمِعَ) وہ سرگرداں پھرتے ہیں۔ وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ وہ حیران و پریشان پھرتے ہیں۔ عَمَہٌ۔ سرگردانی۔ حیرانی۔ گمراہی۔ تردّد۔

= لَیُؤْمِنُنَّ بِھَا۔ میں کفار کے قول کی نقل ہے۔ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ میں ان کا جواب (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے ہے) اور وَمَا یُشْعِرُکُمْ سے لے کر آخر آیۃ ۱۱۱ تک پارہ ۸) مسلمانوں سے خطاب (منجانب اللہ) ہے۔

= قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ سے یَعْمَھُوْنَ تک عبارت کچھ یوں ہوگی۔ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَا یُشْعِرُکُمْ اَنَّھَا اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ کَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِہٖ اَوَّلَ مَرَّۃٍ (بِذٰلِکَ) وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَھُمْ وَاَبْصَارَھُمْ وَنَذَرُھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ہ ...... اور آپ کو کیسے سمجھایا جائے کہ جب یہ خاص نشانیاں (جن کا یہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں) آجائیں گی جب بھی یہ ایمان نہ لاویں گے جیسے کہ وہ ایمان نہ لاتے تھے جب پہلی مرتبہ (جب اللہ کی طرف سے خاص نشانیاں اس کے انبیاء کی معرفت ظہور میں آئی تھیں) اور (اب ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے) ہم ان کے دلوں کو (حق طلبی کے قصد سے) اور ان کی نگاہوں کو (حق بینی کی نظر سے) پھیر دیں گے۔ اور ان کو (ان کی) سرکشی (وکفر) میں حیران و سرگرداں چھوڑ دیں گے۔

(ملاحظہ ہو بیان القرآن از مولٰنا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ صاحب بھیروی)

پارہ
وَلَوْ اَنَّنَا
(۸)
الانعام والاعراف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ

۶ : ۱۱۱ = حَشَرْنَا۔ ہم نے اکٹھا کیا۔ ہم نے جمع کیا۔ اَلْحَشْرُ (نصر) کے معنیٰ۔ لوگوں کو ان کے ٹھکانے سے مجبور کر کے نکال کر لڑائی کی طرف لیجانے کے ہیں۔

ایک روایت میں ہے اَلنِّسَآءُ لَا يُحْشَرْنَ عورتوں کو جنگ کے لئے نہ نکالا جائے۔ اور یہ انسان اور غیر انسان سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (۸۱ : ۵) اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے قیامت کے دن کو بھی یوم الحشر کہا جاتا ہے کہ سب کو اس روز اکٹھا کیا جائے گا۔

= قُبُلًا۔ جمع۔ قَبِيْلٌ واحد۔ جماعت در جماعت۔ گروہ در گروہ۔ بعض کے نزدیک قَابِلٌ کی جمع۔ یعنی آنکھوں کے سامنے۔ آگے۔

= يَجْهَلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ جَهْلٌ۔ جَهَالَةٌ مصدر (باب سمع) وہ نہیں جانتے۔ وہ جاہل ہیں۔ وہ جہالت کرتے ہیں۔ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔

۶ : ۱۱۲ = كَذٰلِكَ۔ ایسے ہی۔ اسی طرح۔ یعنی جس طرح یہ لوگ آپ سے عداوت رکھتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے شیاطین جن و انس سے اس کے دشمن پیدا کئے۔

= يُوْحِيْ۔ مضارع واحد مذکر۔ اِيْحَآءٌ سے وہ وسوسہ ڈالتا ہے وہ وحی بھیجتا ہے۔ یہاں شیاطین جن و انس کی وسوسہ اندازی کو وحی سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ یہ سب باتیں بھی بڑی رازداری اور چپکے چپکے ہوتی ہیں

= زُخْرُفَ۔ ملمع۔ سنہری۔ سونا۔ آراستہ۔ زینت۔ اور کسی شے کے کمالِ حسن کو زخرف کہتے ہیں۔ اسی لئے سونے کو بھی زُخْرُفٌ کہا جاتا ہے۔ لیکن جب اس کا استعمال قول کے لئے

ہو تو جھوٹ سے آراستہ کرنے اور ملمع کی باتیں کرنے کے معنی ہوں گے۔ یہاں ملمع اور زیب کے معنی میں آیا ہے۔

= غُرُوْرًا۔ دھوکہ دینے کے لئے۔ تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں۔

= مَا فَعَلُوْهُ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ شیاطین جن وانس کا لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنا۔ اور جھوٹی باتیں ملمع کی صورت میں اذہان میں ڈالنے کی طرف راجع ہے

= یَفْتَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِفْتِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ وہ دروغ بازی کرتے ہیں۔ وہ افترا، بہتان باندھتے ہیں۔

٦ : ١١٣ = تَصْغٰی۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ جھکتی ہے۔ وہ جھکتے ہیں۔

صغو اور صغی سے (باب سمع۔ نصر) اَصْغٰی اِلٰی حدیثہٖ۔ کان لگانا۔ کان دھرنا۔

اصغٰی الیہ سننے کے لئے جھکنا۔ جھکنا۔ مائل ہونا۔

الیہ اور یَرْضَوْهُ میں ہٗ ضمیر ان وسوسوں اور ملمع فریب کی باتوں کی طرف راجع ہے، جو شیاطین جن وانس ایک دوسرے کو سکھاتے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔

= یَقْتَرِفُوْا۔ مضارع جمع مذکر غائب اقتراف (افتعالٌ) سے۔ وہ کمائیں۔ وہ کریں

اقتراف۔ کے اصل معنیٰ درخت سے چھال اتارنے کے ہیں اور زخم سے چھلکا کریدنے کے۔ جو چھال یا چھلکا اتارا جاتا ہے اسے قرف کہتے ہیں۔ اور بطور استعارہ اِقْتَرَفَ کمانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے خواہ وہ کسب اچھا ہو یا بُرا جیسے قرآن پاک میں ہے سَیُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ (٦ : ١٢٠) وہ عنقریب اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔

اور وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا (٩ : ٢۴) اور مال جو تم کماتے ہو۔

لیکن اس کا بیشتر استعمال بُرے کام کرنے پر ہوتا ہے۔

= وَلِتَصْغٰی اِلَیْهِ معطوف ہے غُرُوْرًا پر۔ کہ دھوکہ میں رکھیں...... ان کو۔ اور یہ کہ مائل ہو جائیں اس کی طرف ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

اسی طرح وَلِیَرْضَوْهُ اور وَلِیَقْتَرِفُوْا کا عطف بھی غُرُوْرًا پر ہے۔ یعنی اس لئے کہ وہ ان ملمع باتوں کو پسند کرنے لگیں۔ اور جو گناہ وہ کر رہے ہیں وہ کرتے رہیں (اور حق وصداقت کی طرف سے غافل اور دھوکہ میں رہیں)

٦ : ١١۴ = اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ ...... مُفَصَّلًا۔ سے قبل قل یا محمد (صلی

اللہ علیہ وسلم لِھٰٓؤُلَاءِ المشرکین محذوف ہے۔

= اَبْتَغِيْ۔ مضارع واحد متکلم۔ میں تلاش کروں۔ میں چاہوں اِبْتِغَآءٌ (افتعال) سے

= حَكَمًا۔ منصف۔ فیصلہ کرنے والا۔ حُكْمٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ خصوصی فیصلہ کرنے والے کو حَكَم کہتے ہیں اس لئے یہ حاکم سے زیادہ بلیغ ہے۔

= مُفَصَّلًا۔ اسم مفعول تفصل وار۔ یعنی اوامر و نواہی کو الگ الگ کیا گیا ہے۔

٦: ١١٤ = اَلْمُمْتَرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اَلْمُمْتَرِيْ واحد اِمْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ شک میں پڑنے والے۔ تردّد کرنے والے۔

٦: ١١٥ = كَلِمَتُ۔ حکم۔ یا ازلی تحریر۔ یا قرآن۔ یا ثواب وعذاب کا وعدہ۔
كَلِمَتُ سے یہاں مراد قرآن مجید ہے۔ کیونکہ اہل لغت نے تصریح کی ہے کہ وہ کلمات کثیرہ جو کہ مقصد واحد سے متعلق ہوں ان کو بسا اوقات کلمہ (واحد) کہہ دیا جاتا ہے۔ جس طرح زہیر کا قصیدہ جو کہ کثیر اشعار کا مجموعہ ہے۔ اسے کلمہ زہیر بھی کہہ دیتے ہیں۔

یا کلمہ سے مراد خداوند تعالیٰ کی ہر بات ہے۔ جس کے متعلق فرمایا کہ تمہارے رب کی بات سچائی اور عدل پر ختم ہوتی ہے۔ جو کچھ وہ فرماتا ہے وہ امر حق ہے۔ امر حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جو کچھ وہ حکم دیتا ہے وہ عدل کے سوا اور کچھ نہیں۔ (ابن کثیر)

٦: ١١٦ = تُطِعْ۔ تو حکم مانے۔ تو حکم مانے گا۔ اِطَاعَةٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر۔
تُطِعْ۔ اصل میں تُطِيْعُ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے یٰ حذف ہو گئی۔

= اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اور اِنْ هُمْ میں اِنْ نافیہ ہے۔

= يَخْرُصُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب خَرْصٌ سے (باب نَصَرَ) وہ قیاسی باتیں کرتے ہیں
اَلْخَرْصُ۔ پھلوں کا اندازہ کرنا۔ اندازہ کئے ہوئے پھلوں کو خَرصٌ بمعنی مَخْرُوْصٌ کہتے ہیں۔ اٹکل کرنا اور جھوٹ بولنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ آیہ ہذا میں اور آیت (۴۳: ۲۰) میں ہے اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ۔ یہ تو صرف اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔
اور بعض کے نزدیک يَخْرُصُوْنَ بمعنی يَكْذِبُوْنَ ہے یعنی وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

٦: ١١٩ = فَصَّلَ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَفْصِيْلٌ (تفعیل) مصدر۔ تفصیل وار بیان کر دیا ہے۔ الگ الگ بیان کر دیا ہے

= اُضْطُرِرْتُمْ (اِضْطِرَارٌ (اِفتعال) سے ماضی مجہول جمع مذکر حاضر مادہ ضرر تم مجبور کئے گئے۔ تم مجبور ہو جاؤ۔ تم لاچار ہو جاؤ۔ یا کئے جاؤ۔

= اِلَیْہِ ۔ ای الیٰ اکلہٖ ۔ اس کے کھانے کے لئے ۔ اس کے کھانے پر۔
= کَثِیْرًا ۔ ای کثیرًا من الذین یجادلونك فی اکل المیتۃ وغیرہ۔
یعنی ان لوگوں میں جو آپ سے مجادلہ کرتے ہیں مردہ کے کھانے کے متعلق یا دیگر ایسے احکام کے متعلق بہت سارے اپنی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے اور بے علمی کے سبب گمراہ ہیں اور صداقت کو نہیں جانتے ۔
= لَیُضِلُّوْنَ ۔ یُضِلُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِضْلَالٌ (افعال) سے لام برائے تاکید۔ بلاشبہ وہ گمراہ کرتے ہیں۔
= اَلْمُعْتَدِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ومجرور۔ اَلْمُعْتَدِیْ واحد ۔ اِعْتِدَاءٌ (افتعالٌ) سے مصدر۔ حق سے ہٹنے والے۔ حد سے تجاوز کرنے والے۔
۶:۱۲۰ = ذَرُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ وَذْرٌ سے تم چھوڑ دو۔ ملاحظہ ہو ۶: ۱۰۹۔
= کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۔ ماضی استمراری (جس کا) وہ ارتکاب کیا کرتے تھے ۔ ملاحظہ ہو ۶: ۱۱۴
۶:۱۲۱ = فِسْقٌ ۔ اصطلاح شریعت میں فِسْقٌ کے معنی ہیں حدود شریعت سے نکل جانا۔ گناہ کرنا۔ عموماً عملی گناہ کو فِسْق کہتے ہیں ۔ اور ضروریاتِ دین کے انکار کو کفر۔ عربی میں ہے فَسَقَتِ الرُّطَبَۃُ عَنْ قِشْرِھَا ۔ کھجور اپنے چھلکے سے باہر نکل آئی ۔ فاسق بھی خیر سے باہر نکل آتا ہے۔
= یُوْحُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِیْحَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ وحی کرتے ہیں۔ وہ دل میں ڈالتے ہیں۔ وہ وسوسہ ڈالتے ہیں ۔
۶:۱۲۲ = یَمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ ۔ کا مطلب ہے (ہم نے اس کے لئے نور بنادیا) جس کے اجالے میں۔ (یا جس کی مدد سے) وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے۔ یا اس کا مطلب یوں بھی ہو سکتا ہے کہ (ہم نے اس کے لئے نور بنادیا) جس کو لے کر وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے (اور اس طرح دوسروں کو بھی روشنی مہیا کرتا ہے)
= کَذٰلِکَ ۔ ای کما زین للمؤمن ایمانہٗ ۔ یعنی جس طرح مؤمن کے لئے اس کا ایمان خوبصورت و دلکش بنادیا گیا اسی طرح کافروں کے لئے ان کا عمل جاذب و دلکش کردیا گیا۔
۶:۱۲۳ = وَکَذٰلِکَ ۔ ای وکما جعلنا فی مکۃ صنادیدھا (اکابرھا) لیمکروا

فیھا۔ یعنی جس طرح مکہ میں ہم نے وہاں کے بڑے لوگوں کو (مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) شرارت کرنے والا بنا رکھا تھا اسی طرح ہم نے ہر بستی میں ......

= جَعَلْنَا ۔ ہم نے بنایا۔ ہم نے پیدا کیا۔

= اَکَابِرَ ۔ اَکْبَرُ کی جمع ہے رئیس لوگ۔ مُجْرِمِیْھَا ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مضاف ھَا مضاف الیہ۔ اصل میں مُجْرِمِیْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہو گیا۔

اَکَابِرَ مُجْرِمِیْھَا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

۱۔ اَکَابِرَ ۔ مضاف مجرمیھا (مضاف مضاف الیہ مل کر) مضاف الیہ۔ اور مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول جَعَلْنَا کا۔ اس صورت میں جعلنا کا مفعول اول فِیْ کُلِّ قَرْیَةٍ ہوگا۔ اور ترجمہ یوں ہوگا۔

جس طرح مکہ میں ہم نے بڑے بڑے مجرموں کو (رسول۔ مسلمانوں۔ اور اسلام کے خلاف) شرارتیں کرنے والا بنایا ہے۔ اسی طرح ہم ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو (رسول مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) وہاں تدبیریں کرنے کے لئے کھڑے کر دیتے ہیں۔

۲۔ مُجْرِمِیْھَا ۔ اَکَابِرَ کا بدل ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے۔

جس طرح ہم نے بڑے بڑے لوگوں یعنی مجرموں کو (رسول۔ مسلمانوں۔ اور اسلام کے خلاف) شرارتیں کرنے کے لئے مکہ میں بنایا ہے اسی طرح ہم ہر بستی میں بڑے لوگوں یعنی مجرموں کو (رسول مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) تدبیریں کرنے کے لئے بنا دیتے ہیں۔

۳۔ اَکٰبِرَ اور مُجْرِمِیْھَا دونوں جَعَلْنَا کے مفعول ہیں۔ اور مطلب آیت یوں ہوگا

جس طرح ہم نے مکہ میں رئیسوں کو اس بستی کے مجرم بنا دیا ہے تاکہ وہ (رسول اور مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) شرارتیں کریں اسی طرح ہم ہر بستی میں بڑے لوگوں کو وہاں کے مجرم بنا دیتے ہیں تاکہ وہ رسول۔ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) وہاں شرارتیں کریں

۴۔ مُجْرِمِیْھَا ۔ مفعول اول ہے جَعَلْنَا کا اور اَکَابِرَ مفعول ثانی۔ اور یہاں مفعول ثانی کو مقدم کیا گیا ہے۔ اس صورت میں معنیٰ یہ ہوں گے۔

جس طرح ہم نے مکہ میں یہاں کے مجرموں کو بڑے لوگ بنا دیا ہے کہ (رسول۔ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) تدبیریں کریں اسی طرح ہم ہر بستی میں مجرموں کو بڑے لوگ بنا دیتے ہیں تاکہ وہ وہاں (رسول۔ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف) وہاں تدبیریں کریں۔

۶:۱۲۴ = جَآءَتْھُمْ میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اکابر مکہ کی طرف راجع ہے (یہ اکابر

کفار قریش تھے)
= سَيُصِيْبُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِصَابَةٌ (افعال) سے مصدر ۔ پہنچے گا ۔
= اَجْرَمُوْا ۔ انہوں نے جرم کیا ۔ اِجْرَامٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی جمع مذکر غائب
= صَغَارٌ ۔ ذلت ۔ خواری ۔ صَغُرَ يَصْغُرُ (کَرُمَ يَكْرُمُ) کا مصدر ہے جس کے معنیٰ ذلیل ہونے کے ہیں ۔ یہاں بطور اسم بمعنی ذلت و خواری مستعمل ہے ۔
٦ : ١٢٥ = ضَيِّقًا ۔ تنگی ۔ مضائقہ ۔ گناہ ۔ اصل میں حَرَجٌ کے معنی کسی چیز کے مجتمع ہونے کے ہیں ۔ اور ایک جگہ جمع ہونے میں چونکہ تنگی کا تصور موجود ہے اس لئے تنگی اور گناہ کو حرج کہتے ہیں ۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی کنانہ کے ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ مَا الْحَرَجَةُ ۔ اس نے جواب دیا الحرجة فينا الشَّجَرَةُ تكون بين الاشجار التى لاتصل اليها راعية ولا وحشية ولا شئٌ ۔
(حرجہ ہمارے ہاں اس درخت کو کہتے ہیں جو درختوں کے جھنڈ کے درمیان ہو کہ وہاں نہ تو چرواہا جا سکے نہ کوئی وحشی جانور اور نہ کوئی اور چیز وہاں پہنچ سکے)
توحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔
كَذٰلِكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ لَايَصِلُ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْخَيْرِ ۔
(منافق کا دل بھی ایسا ہوتا ہے کہ وہاں تک کوئی نیک بات نہیں پہنچتی ۔
= كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ ۔ كَاَنَّ ۔ حرف مشبہ بالفعل اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع ۔ ما زائدہ ہے اس کے آنے سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا ۔ البتہ كَاَنَّ کا لفظی تصرف باطل ہو جاتا ہے اس وقت یہ اپنے مابعد کو نہ منصوب کر سکتا ہے نہ مرفوع ۔
یہاں تشبیہ کے لئے استعمال ہوا ہے ۔ بمعنیٰ گویا ۔ جیسے مثلاً كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ گویا زید شیر ہے ۔
= يَصَّعَّدُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَصَعُّدٌ ۔ مصدر (باب تفعّل) اِصْعَادٌ (افعال) چلنا ۔ سیر کرنا ۔ پہنچنا ۔ اس کے مفعول پر فِیْ آنا ضروری ہے ۔ جیسے اَصْعَدَ فِى الْاَرْضِ وہ زمین پر چلا ۔ اس نے زمین پر سیر کی ۔ (باب تفعیل) سے (صَعَّدَ يُصَعِّدُ) چڑھ کر اوپر پہنچ جانا ۔ مفعول پر فِیْ یا عَلٰی آتا ہے ۔
تَصَعُّدٌ (باب تفعل) میں اس کا معنیٰ دشوار گذرنا اور شاق ہونا کے ہیں جیسے تَصَعَّدَ

فِی الشَّیْءُ۔ وہ چیز مجھ پر شاق گذری۔ لیکن اگر باب تفعل کی ت کو ص میں ادغام کرکے اِصَّعَّدَ بنالیا جائے جس سے مضارع آیۃ ہذا میں آیا ہے تو چڑھ کر پہنچ جاتے کا معنیٰ ہوتا ہے اور مفعول پر فِیْ آتا ہے۔ یَصَّعَّدُ اصل میں یَتَصَعَّدُ تھا۔ ت کو ص میں مدغم کیا۔ ص پر شد دیا گیا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ۔ گویا وہ (دشواری سے) آسمان پر چڑھ رہا ہے۔

= یَجْعَلُ عَلٰی۔ ڈال دیتا ہے۔ مسلّط کردیتا ہے۔

= الرِّجْسَ۔ رِجْسٌ۔ ناپاک۔ پلید۔ گندہ۔ نجس۔ عذاب۔ عقوبت۔ گناہ۔

= اَلرِّجْسَ سے مراد شیطان بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ ابن کثیر میں ہے۔

۶ : ۱۲۶ = ھٰذَا۔ اشارہ ہے اس طرف جو قرآن میں آیا ہے۔ یا اشارہ ہے اسلام کی طرف یا اس بیان کی طرف جو خدا نے توفیقِ شرح صدر اور خذلان کے متعلق اوپر فرمایا ہے (بیضاوی) قرآن۔ اسلام۔ دین حق۔

= مُسْتَقِیْمًا۔ منصوب بوجہ حال ہونے کے۔

= یَذَّکَّرُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَذَکَّرٌ (تفعّلٌ) سے۔ نصیحت پکڑتے ہیں۔

۶ : ۱۲۷ = دَارُ السَّلٰمِ۔ سلامتی کا گھر یعنی جنّت۔

= وَلِیُّهُمْ۔ ان کا ولی۔ ان کا دوست۔ ان کا حامی و ناصر۔

۶ : ۱۲۸ = وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ۔ ای اذکر یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ۔ اور یاد کرو وہ دن جب وہ (اللہ) ان سب کو اکٹھا کرے گا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ جمیع جن و انس کے لئے ہے۔ (الخازن۔ صاحب مدارک التنزیل اور بیضاوی نے نَحْشُرُ (نون کے ساتھ صیغہ جمع متکلم پڑھا ہے)

= یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ۔ اس سے پہلے یَقُوْلُ محذوف ہے تقدیر ہے وَیَقُوْلُ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ ...... اے جنات کے گروہ۔ یہاں جنات سے مراد شیاطین ہیں۔ اَلْمَعْشَرُ۔ اسم مفرد مَعَاشِرُ۔ جمع۔ بڑا گروہ

= اِسْتَکْثَرْتُمْ۔ تم نے بہت زیادہ (تابع) کرلیا۔ اِسْتِکْثَارٌ۔ (استفعال) سے۔ کسی کام کو بہت زیادہ کرنا۔ اسی باب سے لفظ استحصال ہے بہت زیادہ وصول کرنا۔ یہاں اِسْتَکْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ سے مراد یہ ہے کہ انسانوں میں بہتوں کو تم ضلالت اور سرکشی کی طرف لے گئے تھے۔

= اَوْلِيٰٓـُٔهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۔ انسانوں میں سے جوان شیاطین کے دوست ۔ ہمنوا ان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔

= اِسْتَمْتَعَ ۔ اس نے فائدہ اٹھایا۔ اس نے کام نکالا۔

= اَجَّلْتَ ۔ تونے مدّت مقرر کی ۔ تَاْجِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) سے جس کے معنی مدت ٹھہرانے اور دیر کرنے کے ہیں ۔ اَجَلٌ ۔ وقتِ مقررہ ۔ مدت مقررہ ۔ چونکہ موت کا وقت بھی مقرر ہے اس لئے اَجَلَ موت کو بھی کہتے ہیں ۔

= قَالَ ۔ ای قَالَ اللّٰهُ۔

= مَثْوٰىكُمْ ۔ مَثْوٰى ۔ ظرف مکان مفرد ۔ مَثَاوِیْ ۔ جمع ٹھکانہ ۔ دراز مدت تک ۔ ٹھہرنے کا مقام ۔ فرودگاہ ۔

۶ : ۱۲۹ = نُوَلِّیْ ۔ مضارع جمع متکلم ۔ تَوْلِيَةٌ (تفعیل) ہم حاکم بنا دیتے ہیں ۔ ہم مسلط کر دیتے ہیں ۔ یا ہم دوست بنا دیتے ہیں ۔

صاحب مدارک نے نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا ۔ کی تشریح تین طرح کی ہے

۱:۔ ایک کو دوسرے کے پیچھے دوزخ میں داخل کرنا ۔ اس وقت نُوَلِّیْ کا ماخذ مُوَالَاۃٌ ہوگا ۔ کسی کام کا پیہم پے درپے کرنا ۔

۲:۔ ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر مسلط کرنا ۔ اس وقت نُوَلِّیْ کا ماخذ وِلَايَةٌ ہوگا حکومت ۔ غلبہ ۔ تسلّط ۔ یہ قول عام اہل تفسیر کا ہے

۳:۔ ایک کو دوسرے کا دوست اور مدد گار بنا دینا ۔ اس وقت نُوَلِّیْ کا ماخذ وِلَايَةٌ ہوگا ۔ دوستی ۔ مدد ۔ قتادہ کا یہی قول ہے ۔ ابن کثیر نے بھی یہی مطلب لیا ہے ۔

۶ : ۱۳۰ = يَقُصُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ قَصَصٌ مصدر (باب نَصَرَ) وہ نقل کرتے ہیں ۔ وہ پڑھتے ہیں ۔ وہ بیان کرتے ہیں یا بیان کرتے تھے ۔

= يُنْذِرُوْنَكُمْ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ كُمْ ضمیر مفعول ۔ جمع مذکر حاضر ۔ اِنْذَارٌ (افعال) وہ ڈراتے تھے ۔

= غَرَّتْهُمْ ۔ غَرَّتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں رکھا ہوا تھا ۔ ان کو بہکا رکھا تھا ۔

۶ : ۱۳۱ = ذٰلِكَ ۔ ذٰلِكَ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے ای الامر ذٰلِكَ ۔ حقیقت یہ ہے ۔ یا بات یہ ہے ۔

یہ اشارہ ہے ارسالِ رُسُل کی طرف۔ یعنی یہ رسولوں کا بھیجنا اور ان کا لوگوں کو سوءِ عاقبت سے ڈرانا۔ اس وجہ سے ہے کہ بر

اَنْ ۔ مصدریہ ہے۔

= لَمْ یَکُنْ ۔ نہیں ہے۔ لَمْ یَکُنْ فعل ناقص۔ مضارع مجزوم۔ نفی جحد بلم کَوْنٌ سے باب نصر۔

= مُهْلِكَ الْقُرٰى ۔ بستیوں کو ہلاک کرنیوالا۔

یعنی تیرا رب بستیوں کو ہرگز ہلاک نہیں کرتا۔ مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر کَانَ کی

= بِظُلْمٍ ۔ کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) بِظُلْمٍ مِّنْهُمْ ۔ (۲) بِظُلْمٍ مِّنْهُ (من اللہ) جمہور نے اول الذکر کو ترجیح دی ہے

= غٰفِلُوْنَ ۔ غفلت کرنے والے۔ بے خبر۔

مطلب یہ ہے کہ۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو بشیر اور نذیر بنا کر اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ کسی بستی یا قوم کو ان کے ظلم و شر اور کفر و شرک کی وجہ سے جبکہ وہ ان بدیوں کے مآل ناواقف اور بے خبر ہوں ہلاک نہیں کرتا۔ (بلکہ باقاعدہ خدا کے فرستادہ جو انہی میں سے ہوتے ہیں ان کو نیک و بد سے مطلع کرتے ہیں۔ اور خداوند تعالیٰ کے وعدے وعید سے ان کو باخبر کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد وہ اگر بدیوں کے عمداً مرتکب ہوں تو مکافات عمل میں ہلاکت ان کا مقدر بن جاتی ہے

۶ : ۱۳۲ = لِكُلٍّ ۔ ای لکل مِّنَ المکلفین ۔ لکل عامل ۔ ہر عاقل بالغ عامل کے لئے۔

۶ : ۱۳۳ = يَسْتَخْلِفْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب مجزوم۔ بوجہ جواب شرط (تمہارا جانشین بنادے تمہاری جگہ لے آئے۔

= مَا يَشَآءُ ۔ مَا بیانیہ ہے۔ جسے چاہے۔ جیسے چاہے۔

ذُرِّيَّةِ ۔ اولاد۔ اصل میں چھوٹے چھوٹے بچوں کا نام ذُرِّیّت ہے۔ لیکن عرف عام میں چھوٹی اور بڑی سب اولاد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ اصل میں جمع ہے لیکن واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔

ذُرِّيَّةٌ کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

۱: یہ ذَرْءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پیدا کرنے اور پھیلانے کے ہیں اور اس کی ہمزہ متروک ہوگئی ہے جیسے رَوِيَّةٌ اور بَرِيَّةٌ میں

۲: اس کی اصل ذُرْوِيَّةٌ سے ہے۔ (۳) ذَرٌّ سے جس کے معنی بکھیرنے کے ہیں۔ فُعْلِيَّةٌ

کے وزن پر جیسے قُمْرِیَّۃٌ ۔ ذُرَارِیُّ ۔ ذُرِّیَّاتٌ جمع ۔

= قَوْمِ اٰخَرِیْنَ ۔ اٰخَرُ کی جمع ہے ۔ دوسری قوم ۔ دوسرے لوگ ۔

مِنْ ذُرِّیَّۃِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۔ ایک دوسری قوم کی نسل سے ۔

۶ : ۱۳۴ = لَاٰتٍ ۔ اٰتٍ ۔ آنے والا ۔ اِتْیَانٌ سے جس کے معنی آنے کے ہیں ۔ لام تاکید کے لئے آیا ہے ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔

= مُعْجِزِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ عاجز کر دینے والے ۔ ہرا دینے والے ۔ اِعْجَازٌ (افعال) سے دوسرے کو عاجز بنا دینا ۔ عاجز کر دینا ۔ مُعَاجَزَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مقابلہ کر کے اپنے حریف کو ہرا دینا ۔ یعنی تم اس کو ایسا کرنے سے ہرگز روک نہیں سکتے ۔

۶ : ۱۳۵ = عَلٰی مَکَانَتِکُمْ ۔ علیٰ غایۃ استطاعتکم جتنا تم سے ہو سکے ۔ اِعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ ۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر گذرو ۔

= اِنِّیْ عَامِلٌ ۔ ای انی عامل ما امرنی بہٖ ربّی ۔ میں تو وہی کرتا رہوں گا جو میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے ۔ یا یوں بھی ہو سکتا ہے انی عامل علیٰ مکانتی ۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے میں کرتا رہوں گا ۔

= عَاقِبَۃُ الدَّارِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ عَاقِبَۃٌ ۔ عاقبت ۔ انجام امر ۔

عَقِبَ یَعْقِبُ کا مصدر ہے جس کے معنی پیچھے آنے کے ہیں ۔ لیکن اس کا استعمال ہر شے کے آخر اور انجام کے لئے ہوتا ہے ۔ اس کا استعمال ثواب کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ (۲۸ : ۳) اور انجام نیک تو پرہیزگاروں ہی کا ہے ۔ مگر اضافت کی صورت میں کبھی عقوبت کے معنی میں آتا ہے جیسے ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓءٰی (۳۰ : ۱۰) پھر جن لوگوں نے بُرائی کی ان کا انجام بھی بُرا ہوا ۔

= اَلدَّارُ ۔ (دور ۔ مادہ) مکان کو کہتے ہیں ۔ کیونکہ وہ چار دیواری سے گھرا ہوتا ہے ۔ اس کی جمع دِیَارٌ ہے ۔ پھر دار کا لفظ شہر ۔ علاقہ ۔ بلکہ سارے جہان پر بولا جاتا ہے ۔ اور اَلدَّارُ الدُّنْیَا اور الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ (موصوف ۔ صفت) نشأۃ اولیٰ ۔ نشأۃ ثانیہ میں دو قرارگاہوں کی طرف اشارہ ہے ۔

بعض نے دار الدنیا ۔ دار الاٰخرۃ کو مضاف مضاف الیہ بھی کہا ہے ۔ الدَّارُ دنیا کے گھر کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور آخرت کے گھر کے لئے بھی ۔

اسی طرح اس آیۃ کے مندرجہ ذیل معنی ہو سکتے ہیں ۔

کس کے لئے انجام اچھا ہوتا ہے اس دنیا کے گھر کا۔ یعنی کس کی دنیوی زندگی کا اچھا نتیجہ برآمد ہوتا ہے (ضیاء القرآن)

۲- آخرت میں انجام اچھا کس کا ہوتا ہے

۳- انجام کار کس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ (تفہیم القرآن)

صاحب روح المعانی کے قول کے مطابق لفظ دار سے مراد دار دنیا ہے نہ کہ دارِ آخرت الخازن یوں رقمطراز ہیں۔

فسوف تعلمون غدًا فی یوم القیامۃ لمن تکون عاقبۃ الدار وھی الجنۃ ۔ کل قیامت کے دن تم جان لوگے عاقبۃ الامر کس کا ہوگا۔ یعنی جنت کس کے نصیب میں ہوگی۔ ان تمام صورتوں میں مَنْ موصولہ ہوگا۔

= علامہ زمخشری اور علامہ بیضاوی نے مَنْ کو استفہامیہ معنی میں لیا ہے۔ ان کے نزدیک تقدیر کلام یوں ہے۔

این تکون لہ العاقبۃ التی خلق اللّٰہ تعالیٰ لھا ھذہ الدار۔

= عام فہم ترجمہ وہ ہے جو ابن کثیر نے اختیار کیا ہے: قریب میں تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ عاقبت کی بھلائی کس کے لئے ہے۔

۶: ۱۳۶ = جَعَلُوْا۔ انہوں نے کیا۔ انہوں نے ٹھہرایا۔ انہوں نے مقرر کیا۔ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَاءَ (۶: ۱۰۰) انہوں نے اللہ کے شریک بنائے۔ (وصفی طور پر) اور آیہ ہذا میں: انہوں نے اللہ کے لئے ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے ان کھیتیوں اور مویشیوں سے جو اس نے پیدا کئے ہیں (فعلی طور پر۔ ای فعلوا بالفعل)

= ذَرَاَ۔ اس نے پیدا کیا۔ اس نے پھیلایا۔ اس نے بکھیرا۔ ذَرْأٌ (باب فتح) سے۔ جس کے معنی پیدا کرنے۔ ظاہر کرنے اور بکھیرنے اور پھیلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

= اَلْحَرْثِ۔ حَرَثَ یَحْرُثُ (ضرب) کا مصدر۔ کھیتی۔ زراعت۔ کھیت کو حَرْثٌ کہتے ہیں جیسے نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ (۲: ۲۲۳) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں۔

= الْاَنْعَامِ۔ مویشی۔ بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ بھینس۔ اونٹ۔ نَعَمٌ کی جمع۔

= نَصِیْبًا۔ حصہ (اللہ کی نذر و نیاز کے لئے)

= سَآءَ۔ بُرا ہے۔ سَآءَ یَسُوْءُ (نصر) سَوْءٌ مصدر

۶: ۱۳۷ = زَیَّنَ۔ اس نے سنوارا۔ اس نے زینت دی۔ اس نے بھلا کر کے دکھایا۔

تَزْيِيْنٌ (تَفْعِيْلٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ اس کا فاعل شُرَكَاؤُهُمْ۔ اور قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ مفعول۔

= يُرْدُوْهُمْ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِرْدَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر رَدَیَ۔ مادہ۔ کہ وہ ہلاکت میں ڈال دیں ان کو۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ کی طرف راجع ہے۔ رَدِيٌّ ہلاک رَدْيٌ اور رَدَيَانٌ مصدر۔ لازم (باب ضَرَبَ) کود کر چلنا۔ لڑھکنا۔ متعدی۔ ریزہ ریزہ۔ چورا کر دینا۔ کوٹنا۔ رَدًى۔ مصدر (باب سمع) ہلاک ہونا اِرْدَاءٌ (افعالٌ) ہلاک کرنا۔ مشقت ڈال دینا۔

= لِيُرْدُوْهُمْ میں لام عاقبت۔ یا لام مآل ہے۔ جو کسی فعل پر مرتب ہونے والے نتیجہ کو ظاہر کرتا ہے یا لام علت ہے۔

= لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ۔ تاکہ مشتبہ کر دیں ان پر ان کا دین۔ يَلْبِسُوْا۔ مضارع منصوب لَبْسٌ مصدر (باب ضَرَبَ) تاکہ وہ خلط ملط کر دیں۔ گڑبڑ کر دیں۔

٦: ١٣٨ = حِجْرٌ۔ ممنوع۔ عقل۔ اصل میں جس مکان کا احاطہ پتھروں سے بنایا جائے اسے حجر کہا جاتا ہے۔ اس لئے حطیم کعبہ اور دیار ثمود کو حجر کہا گیا ہے۔ قرآن میں ہے:۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ (١٥: ٨٠) اور وادی حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ اور حِجْرٌ (پتھروں سے احاطہ کرنا) سے حفاظت اور روکنے کے معنی لے کر عقل انسانی کو بھی حجر کہا جاتا ہے قرآن مجید میں ہے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ۔ (٨٩: ٥) کیا بے شک یہ چیزیں قسم کھانے کے لائق ہیں۔ حِجْرٌ حرام چیز کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا تناول ممنوع ہوتا ہے جیسے آیۃ ہذا میں وَقَالُوْا هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ چوپائے اور کھیتی حرام ہیں۔ یہاں حِجْرٌ اسم مصدر ہے جو اسم مفعول (مَحْجُوْرٌ) کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جس طرح ذِبْحٌ مَذْبُوْحٌ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے

= بِزَعْمِهِمْ۔ بزعمهم الباطل من غير حجة۔ اپنے گمان باطل سے بغیر کسی حجت یا دلیل یا حقیقت کے۔ یعنی یہ بات محض وہ اپنے گمان باطل کی بناء پر رکھتے ہیں

= وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا۔ اور بعض چوپائے ایسے ہیں جن کی پشتیں (انہوں نے) حرام قرار دے رکھی ہیں (یعنی ان پر نہ سواری کرتے ہیں اور نہ بار لادتے ہیں کیونکہ ان کو کسی نہ کسی بت یا دیوتا (بصورت بت یا انسان کے نام منسوب کر رکھا ہے اور بعض چوپائے ایسے ہیں جن کو ذبح کرتے وقت وہ اللہ کا نام نہیں لیتے (اور اگر کسی کا نام لیتے ہیں تو ماسوی اللہ

کسی اور بُت یا شریک کا نام لیتے ہیں اور اس طرح اس کو شرعًا حرام کر دیتے ہیں)
اور پھر یہ ممنوع و مذموم افعال کو منجانب اللہ قرار دیتے ہیں ۔
= اِفْتِرَاءً عَلَيْهِ ۔ یہ ان کا فعل اللہ تعالیٰ پر محض ایک بہتان اور من گھڑت اور افترار پردازی ہے ۔ خدا نے ایسا کوئی حکم یا اجازت نہیں دے رکھی
٦ : ١٣٩ = هٰذِهٖ ۔ (متذکرہ بالا آیت ١٣٨) یا وہ جانور جو سائبہ اور بحیرہ کہلاتے تھے جس کے لئے ملاحظہ ہو (٥ : ١٠٣)
= فَهُمْ ۔ میں ضمیر جمع مذکر غائب ۔ تو مرد اور عورتیں سب (اس میں شریک ہو سکتے ہیں)
= سَيَجْزِيْهِمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ ھم ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ (اللہ) ان کو (ان کی مشرکانہ کرتوتوں کی) جزا دے گا ۔ بدلہ دے گا ۔
وَصْفَهُمْ ۔ مصدر ۔ مضاف ۔ ھُمْ مضاف الیہ ۔ ان کے بیان کی ۔ ای وصفھم الکذب علی اللہ ان کا جھوٹا اور بے بنیاد بیان اللہ کے خلاف
٦ : ١٤١ = مَعْرُوْشٰتٍ ۔ اسم مفعول کی جمع مؤنث ۔ مَعْرُوْشَةٌ واحد ۔ عَرْشٌ سے عَرَشَ ۔ اس نے لکڑی کا گھر بنایا ۔ عَرْشٌ چھتر ۔ ٹٹی ۔ عَرَشْتُ الْكَرْمَ ۔ میں نے انگور کی بیل کے لئے چھتری بنادی ۔ (باب ضرب) ہر چھتری کے لئے اونچا ہونا لازم ہے اسی علو کے مفہوم کے لحاظ سے عرش بادشاہ کے تخت کو بھی کہتے ہیں ۔ اور مجازًا اقتدار و سلطنت بھی مراد لیتے ہیں ۔
مَعْرُوْشٰتٍ ۔ چھتری پر چڑھائی ہو بیلیں ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے عام بیلیں مراد ہیں خواہ چھتریوں پر چڑھائی گئی ہوں یا نہ ۔ مگر اوپر پھیلائی جاتی ہوں ۔ مثلاً انگور ۔ خربوزہ ۔ تربوز ۔ کدو وغیرہ
غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ ۔ وہ پودا جو چھتری پر نہ چڑھایا جائے ۔ جس کی بیل نہ ہو اور اپنے تنہ پر کھڑا ہو ۔ مثلاً کھجور کا درخت ۔ گیہوں ۔ جو ۔ وغیرہ ۔
= اُكُلُهٗ ۔ اس کا میوہ ۔ اس کا پھل ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ایسی کھیتیاں جس کے پھل ۔ میوہ الگ الگ ہوں اپنے ذائقہ اور کیفیت میں مختلف ہوں ۔ یا اپنے مزہ اور غذائیت میں مختلف ہوں
ہٗ ضمیر الزَّرْعَ کے لئے ہے ۔
= مُتَشَابِهًا ۔ رنگ و شکل میں غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ذائقہ میں ۔ کھانے میں ۔ یا نوع کے لحاظ سے ایک جیسے لیکن انفرادی خصوصیات میں مختلف ۔
= ثَمَرِهٖ ۔ میں ہٗ ضمیر ان میں سے ہر ایک کے لئے ہے ۔ ای کل واحد من ذٰلِكَ

= اٰتُوْا حَقَّہٗ - اور اللہ کا حق ادا کرو - یعنی اس میں سے اللہ کی راہ میں دو -

یہ عشر کے متعلق بھی ہو سکتا ہے اور صدقات اور خیرات کے متعلق بھی ہو سکتا ہے - لیکن زکوٰۃ نہیں - کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی تھی - لیکن بعض کے نزدیک یہ آیت مدنی ہے اور یہاں مراد زکوٰۃ ہے

= یَوْمَ حَصَادِہٖ - اس کے کاٹنے کے دن - یہاں حَصَادِ سے مراد وہ کھیتی ہے جو صحیح وقت میں کاٹی گئی ہو فَجَعَلْنٰھَا حَصِیْدًا (۱۰:۲۴) میں سے مراد وہ کھیتی جو بے وقت فساد اور تباہی کی غرض سے کاٹی گئی ہو - قرآن میں ہے مِنْھَا قَآئِمٌ وَّ حَصِیْدٌ (۱۱:۱۰۰) ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا - (یہاں تباہ کی گئی بستیاں مراد ہیں)

= لَا تُسْرِفُوْا - فعل نہی جمع مذکر حاضر - اِسْرَافٌ (افعال) سے - تم بیجا مت اڑاؤ - تم حد سے نہ بڑھو

۶ : ۱۴۲ = وَمِنَ الْاَنْعَامِ - اور پیدا کیا اس نے چوپایوں میں سے

= حَمُوْلَۃً - لادنے والے جانور - بوجھ اٹھانے والے - حِمْلٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ - چوپائے از قسم اونٹ - گھوڑا - گدھا - وغیرہ -

= فَرْشًا - مصدر - بھی ہے لیکن اس جگہ ایسے چھوٹے چوپائے مراد ہیں جو کہ ان پر بوجھ نہیں لادا جاتا جیسے بکریاں بھیڑیں وغیرہ - یا ایسے جانور جو فرش پر لٹاکر ذبح کئے جاتے ہیں -

= خُطُوٰتِ - خُطْوَۃٌ کی جمع - قدم - شیطان کی پیروی مت کرو

۶ : ۱۴۳ = ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ - کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں -

۱- یہ حَمُوْلَۃً وَّ فَرْشًا کا بدل ہے -

۲ - یہ کُلُوْا کا مفعول ہے - اور تقدیر کلام یوں ہے کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللہُ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ اس صورت میں وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ جملہ معترضہ ہے -

۳ - اس کا فعل محذوف ہے ای اَنْشَاَ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ اس نے پیدا کئے آٹھ جوڑے -

اَزْوَاجٌ - جوڑے - ہم شکل چیزیں - اقران - زَوْجٌ کی جمع ہے - حیوانات کے جوڑے میں نر اور مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں - لہذا ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ کے معنی ہوئے آٹھ زوج یعنی آٹھ چوپائے مشتمل بر نر و مادہ - (پیدا کئے)

= الضَّاْنِ - اسم جنس - بھیڑ - مادہ - دنبہ وغیرہ جن پر اون ہو - ضائن کی جمع ہے جیسے رَاکِبٌ کی جمع رَکْبٌ ہے ضَائِنَۃٌ مؤنث - ہر دو کی جمع ضَاْنٌ ہے - بعض کے نزدیک یہ اسم جمع ہے -

اَلْمَعْزِ - اسم جنس - بکریاں - اس کا واحد مَاعِزٌ ہے اور مؤنث مَاعِزَۃٌ -

= مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ۔ بکریوں میں سے دو چوپائے (ایک نر اور ایک مادہ)
= ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ۔ کیا دونوں نر حرام کئے ہیں اس نے (ایک نر ضان میں سے ایک نر معز میں سے)؟ اس میں ءٰ الف استخبار ہے یعنی کسی چیز کے متعلق دریافت کرنا خواہ (۱) بصورت استفہام ہو یعنے بطور سمجھنے کے۔ جیسے اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا (۲: ۳۰) کیا تو مقرر کریگا زمین پر اس شخص کو بطور خلیفہ جو اس میں فساد کرے گا۔ یا (۲) بطور تہدید یعنی زجر و توبیخ جیسے آیۃ ہذا میں....
= اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ۔ یا وہ (بچہ) جسے ان دونوں مادنیوں (یعنی مادہ بھیڑ اور مادہ بکری کے) رحم لئے ہوتے ہیں؟ یعنی جو ان کے پیٹ میں ہے اس کو اللہ نے حرام کیا ہے؟
= نَبِّئُوْنِىْ بِعِلْمٍ۔ مجھے کسی علمی دلیل سے بتاؤ۔
= (آیہ ۱۴۳۔ ۱۴۴) اس امر پر توبیخ کی گئی ہے کہ خدا نے ان چاروں قسم کے چوپایوں میں سے (بھیڑ بکری۔ اونٹ، گائے) یا ان کی مادنیوں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچوں کو حرام نہیں کیا۔ یہ محض تمہاری اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں کہ کسی کو سائبہ۔ بحیرہ وغیرہ کا نام دے کر حرام کر لیا۔ اور کسی کو مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام کر دیا۔
۶: ۱۴۴ = وَصّٰكُمْ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَوْصِيَةٌ (تفعیل) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اس نے تم کو حکم دیا۔ وَصّٰى ماضی
۶: ۱۴۵ = مَسْفُوْحًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ سَفْحٌ مصدر (باب فتح) بہایا ہوا۔ بہتا ہوا۔
= رِجْسٌ۔ ناپاک۔ پلید۔ گندہ۔ عذاب۔ بلا۔ اَرْجَاسٌ۔ جمع
= فَاِنَّهٗ۔ میں ضمیر ہٗ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ کی طرف راجع ہے۔
= فِسْقًا۔ اسم فعل۔ حالت نصب۔ گناہ کی چیز۔ فِسْقٌ کے معنی ہیں دائرہ شریعت سے نکل جانا عربی میں محاورہ ہے فَسَقَ الرُّطَبُ عَنْ قِشْرِهٖ کھجور اپنے چھلکے سے باہر نکل آئی۔
اَوْفِسْقًا۔ یا ناپاک گوشت (یہاں چونکہ جانوروں کے گوشت کا ذکر ہو رہا ہے اس لئے فِسق سے مراد وہ گوشت ہے جو نافرمانی کا سبب بن سکے یا گناہ کا موجب ہو سکے۔ یا ایسا ہو کہ وہ شریعت کے احکام کے خلاف ہو)
فِسْقًا کا عطف ہے لحم الخنزیر پر اور فَاِنَّهٗ رِجْسٌ جملہ معترضہ ہے۔ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فِسْقٌ کی صفت ہے۔ یعنی (کھانے والے پر حرام ہے) مردار بہتا ہوا خون۔ سور کا گوشت یا وہ

یا وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔
= اُھِلَّ - پکارا گیا اِھْلَالٌ سے ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِھْلَالٌ کے معنی نیا چاند دیکھتے وقت آواز لگانے اور پکارنے کے ہیں پھر ہر آواز کے متعلق اس کا استعمال ہونے لگا۔ پس جس جانور کو بھی اللہ کے سوا کسی غیر کی نذر سے نامزد کیا جائے خواہ وہ غیر بت ہو یا جن یا خبیث رُوح ۔ یا پیر پیغمبر یا کوئی مکان یا تھان ۔ اور اس نیت سے ذبح کیا جاوے کہ اس سے ان کی خوشنودی یا تقرب حاصل ہوگا سو وہ جانور حرام اور مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ میں داخل ہوگا خواہ بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی کا نام لیا جاوے یا نہ۔
اسی طرح وہ جانور بھی جس پر بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی کا نام لیا جائے۔ اس زمرہ میں شامل ہے۔ اُھِلَّ لِلّٰہِ بِ ۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا۔ (الفرائد ریہ)
= اِضْطُرَّ ۔ وہ بے اختیار کیا گیا۔ وہ لاچار کیا گیا۔ اِضْطِرَارٌ (افتعالٌ) سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اضطرار کے معنی ہیں انسان کو کسی ضرر رساں چیز پر مجبور کرنا۔ عام طور پر اس کا استعمال انسان کو کسی ایسی چیز یا ایسے امر پر مجبور کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔
= غَیْرَ بَاغٍ ۔ بَاغٍ اصل میں بَاغِیٌ تھا۔ یٌ ساقط ہو گئی۔ حد سے نکل جانیوالا۔ حکم عدولی کرنے والا۔ بَغْیٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔
= عَادٍ ۔ زیادتی کرنے والا۔ عَدْوٌ سے جس کے معنیٰ ظلم کرنے اور حد سے بڑھنے کے ہیں اسم فاعل واحد مذکر عَادٍ اصل میں عَادِوٌ تھا۔ واؤ پہلے یا رہوا۔ پھر گر گیا۔
قاعدہ ہے کہ جو واؤ اسم فاعل میں کلمہ کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو وہ یا ہو کر گر جاتی ہے۔
۶ : ۱۴۶ = ھَادُوْا ماضی جمع مذکر غائب ھُوْدٌ مصدر (باب نَصَرَ) یہودی ہوئے یعنی جو یہودی ہیں ھُوْدٌ یہودیوں کی جماعت
= ذِیْ ظُفُرٍ ۔ جس کے پنجے ہوں ۔ پنجہ والے شکار کرنے ولے جانور۔
ظُفُرٌ ناخن ۔ خواہ انسان کا ہو یا حیوان کا۔ لیکن آیۃ ہذا میں پنجہ ولے شکاری جانور مراد ہیں
= اَلْغَنَمَ ۔ اسم جنس ۔بکری ۔بکریاں ۔
= شُحُوْمَھُمَا ۔ ان دونوں (گائے اور بکری) کی چربی۔ شُحُوْمٌ ۔ شَحْمٌ کی جمع ہے
= اَلْحَوَایَا ۔ انتڑیاں ۔ آنتیں ۔ حَوِیَّۃٌ کی جمع ۔
= اِخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۔ اَوْمَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۔ ای ما لصق بالعظام من الشُّحُوْمِ ۔ وہ چربی

جو ہڈیوں سے چمٹی ہوئی ہو۔
۶: ۱۴۷ = یُرَدُّ ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب ۔ رَدٌّ مصدر (باب نَصَرَ) لَا یُرَدُّ ۔ نہیں لوٹایا جائے گا۔
= بَاْسُهٗ ۔ اس کا عذاب ۔ مضاف مضاف الیہ ۔
۶: ۱۴۸ = تَخْرُصُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ تم اٹکلیں مارتے ہو۔ تم جھوٹ بولتے ہو خَرْصٌ سے باب نصر۔
۶: ۱۴۹ ۔ اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۔ دلیل کامل ۔ الحجۃ الدلیل ۔ البالغۃ اسم فاعل ۔ واحد مؤنث ۔ پہنچی ہوئی ۔ پہنچنے والی (حقیقت کو پہنچنے والی ۔ انتہا کو پہنچنے والی ۔ دلیل تامہ ۔
۶: ۱۵۰ = هَلُمَّ ۔ اسم فعل بمعنی امر ۔ واحد تثنیہ ۔ جمع سب کے لئے آتا ہے تذکیر و تانیث ہر حالت میں هَلُمَّ ہی آتا ہے ۔ لازم بھی ہے متعدی بھی ہے ۔ لاؤ ۔ حاضر کرو ۔ آؤ ۔ آیۃ ہذا میں متعدی استعمال ہوا ہے ۔ اور آیۃ ۳۳ : ۱۸ میں هَلُمَّ اِلَيْنَا لازم استعمال ہوا ہے ۔
= يَعْدِلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے عدیل (ہمسر) اوروں کو بھی بناتے ہیں ۔
۶: ۱۵۱ = تَعَالَوْا ۔ تم آؤ ۔ تَعَالِیٌ سے باب تفاعل امر کا صیغہ جمع ۔ مذکر حاضر ۔ یہ عُلُوٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی بلند مرتبہ کے ہیں ۔ لہٰذا جب کوئی شخص دوسرے کو تعال کہہ کر بلاتا ہے تو گویا وہ رفعت کے حصول کی طرف دعوت دیتا ہے قرآن حکیم میں جہاں تَعَالَوْا کا استعمال ہوا ہے وہاں یہ چیز موجود ہے جیسے تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ (۳: ۶۴) جو بات یکساں تسلیم کی گئی ہے اس کی طرف آؤ ۔
اور تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ (۴ : ۶۱) جو حکم خدا نے نازل کیا ہے اس کی طرف رجوع کرو ۔
تَعَالَ ۔ هَلُمَّ کے ہم معنی ہے
= اَتْلُ اصل میں اَتْلُوْا ہے ۔ مضارع مجزوم واحد متکلم ۔ میں پڑھ کر سناؤں ۔ تِلَاوَةٌ سے ت ل و مادہ تلاۃ (نَصَرَ) کے معنی کسی کے پیچھے پیچھے اس طرح چلنے کے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی اجنبی چیز حائل نہ ہو یہ کہیں تو جسمانی طور ہوتا ہے اور کہیں اس کے احکام کا اتباع کرنے سے ۔
اس معنی میں اس کا مصدر تُلُوٌّ تُلُوٌّ آتا ہے اور کبھی یہ متابعت کسی قرأت (پڑھنے اور اس کے معانی سمجھنے کے لئے غور و فکر کرنے کی صورت میں ہوتی ہے اس معنی میں اس کا مصدر تِلَاوَةٌ ہے پہلی مثال وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ (۹۱ : ۲) اور چاند کی قسم جب وہ سورج کا اتباع کرتا ہے ۔ اور وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (۱۱: ۱۷) اور ان کے ساتھ ایک (آسمانی) گواہ بھی اس کی جانب سے ہو ۔ یعنی ایسا شاہد

جو اس کی پیروی کرتا ہے اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے۔
یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ (۳ : ۱۱۳) وہ آیات الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں۔
اَلتِّلَاوَۃُ ۔ بالخصوص خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتابوں کے اتباع کو تلاوۃ کہا جاتا ہے۔ کبھی یہ اتباع ان کے اوامر و نواہی (احکام) ترغیب و ترہیب اور جو کچھ ان سے سمجھا جا سکتا ہے ان کی اتباع کی صورت میں۔ مگر یہ لفظ قرأت (پڑھنے) سے خاص ہے یعنی تلاوت کے اندر قرأت کا مفہوم پایا جاتا ہے مگر قرأت کے اندر تلاوت کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔ چنانچہ کسی کا خط پڑھنے کے لئے تَلَوْتُ رُقْعَتَكَ نہیں بولتے۔ بلکہ یہ لفظ صرف قرآن پاک کے کچھ پڑھنے پر بولا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔
= مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۔ جو تمہارے رب نے تمہارے لئے حرام کیا ہے۔ (اس کی تفصیل آیہ ہذا اور آیات نمبر ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - میں دی گئی ہے)
= اِمْلَاقٍ ط بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ مفلس۔ تنگدست ہونا۔ اَمْلَقَ مفلس ہونا۔ اَمْلَقَ الدَّهْرُ مَالَهُ ۔ زمانہ نے اس کے مال کو ہاتھ سے نکال دیا۔ کنگال کر دیا۔
مِنْ اِمْلَاقٍ تنگدستی کی وجہ سے۔
۶ : ۱۵۲ = اَشُدَّهٗ ۔ اس کی عقل و تمیز اور قوت کا مکمل ہونا۔
اَشُدَّ کے معنی ہیں قوت و عقل و تمیز کا مکمل ہونا۔
= اَوْفُوْا ۔ تم پورا کرو۔ اِيْفَاءٌ (افعال) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔
= اَلْكَيْلَ ۔ غلہ سے پیمانہ بھرنا۔ غلہ ناپنا۔ كِلْتُ الطَّعَامَ ۔ میں نے اسے غلہ ناپ کر دیا كَالَ يَكِيْلُ كَيْلًا (ضرب) گیہوں وغیرہ (اناج غلہ) کی مقدار کو کسی پیمانہ سے ناپنا۔
اِكْتَالَ يَكْتَالُ ۔ اِكْتِيَالٌ مِنْهُ وَعَلَيْهِ ۔ اپنے لئے ناپنا۔ اَلْمِكْيَالُ ۔ ناپنے کا آلہ۔
= بِالْقِسْطِ ۔ انصاف و عدل کے ساتھ۔
= تَذَكَّرُوْنَ ۔ تم نصیحت پکڑو۔ تم دھیان رکھو۔ تَذَكُّرٌ (تفعّل) سے مضارع جمع مذکر حاضر۔
۶ : ۱۵۳ = فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۔ تمہیں متفرق کر دے گی تمہیں جدا جدا کر دے گی اس کا فاعل السُّبُلَ ہے (سبیل کی جمع) راستے۔ راہیں۔
ای فتمیل بکم ھذہ الطرق المختلفۃ المضلّۃ عن دینہ وطریقہ الذی ارتضاہ لعبادہ ۔ کہ یہ مختلف اور گمراہ کن راستے تمہیں اللہ کے اس دین اور طریق مستقیم سے ہٹا دیں۔

جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے۔

= ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ - ای امرکم باتباع دینہ وطریقہ یہ ہے اس کا وہ طریقہ جس کے اتباع کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے۔

۶ : ۱۵۴ = ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ۔ یہاں ثُمَّ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

(۱) ثُمَّ۔ پھر۔ التراخی فی الوقت کے لئے بولا جاتا ہے۔ یعنی ماقبل سے مابعد کے وقت کے لحاظ سے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ التراخی فی الرتبہ کے لئے بھی بولتے ہیں۔ ایسے موقع پر اس کے معنی ہوں گے مزید برآں۔ اس سے بڑھ کر۔ ان معنوں میں یہ آیۃ ۲ : ۲۹ میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری ہے۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وہی ذات ہے جس نے سب کچھ جو زمین میں ہے تمہارے واسطے پیدا کیا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان مکمل کر دیئے۔

یہاں تراخی فی الوقت تو ہو نہیں سکتا کیونکہ سورۃ والنّٰزعات ۷۹ : ۲۸ میں آسمان کے پیدا کرنے کے بعد آیۃ ۳۰ میں فرمایا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا (۷۹ : ۳۰) اس کے بعد اس نے زمین کو بچھایا۔

لیکن یہ محض لغوی بحث ہے درحقیقت قرآن میں کہیں زمین کی پیدائش کا پہلے ذکر ہے اور آسمانوں کی پیدائش کا ذکر بعد میں اور کہیں زمین کے ذکر کو آسمانوں کے ذکر پر مقدم کیا گیا ہے کیونکہ کسی جگہ بھی مقصودِ کلام یہ نہیں ہے کہ کس کو پہلے بنایا گیا اور کس کو بعد میں۔ بلکہ موقع محل کے مطابق ہر ایک کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو بیضاوی - ۶ : ۱۵۴ - تفہیم القرآن ۷۹ : ۳۰)

ثُمَّ عاطفہ ہے۔ اور اس کا عطف وَصّٰكُمْ پر ہے۔ اور یہ عطف ایک خبر کے بعد دوسری خبر بنانے کے لئے ہے کہ جب اللہ پاک اپنے قول وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا کے ذریعہ قرآن سے متعلق خبر دے چکا تو مدحِ توریت پر ثُمَّ کے ذریعہ عطف فرمایا۔ کہ اب تمہیں یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰ ؑ کو بھی کتاب دی تھی جو کہ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ ...... الخ تھی۔

= تَمَامًا۔ پورا کرنا۔ پورا ہونا۔ تمام کرنا۔ تمام ہونا۔ کسی شے کے تمام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس حد تک پہنچ چکی کہ اب کسی خارجی شے کی اس کو احتیاج نہیں رہی۔ مکمل۔ ناقص کی ضد ہے ناقص وہ ہے جو کسی خارجی شے کا محتاج ہو (یہاں پورا ہونا بطور نعمتوں اور نصائح کے ہے)

= عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ۔ عَلٰى كُلِّ مَنْ اَحْسَنَ۔ ہر وہ شخص جو نیک عمل کرے۔ بھلائی کی روش اختیار کرے۔

۶ : ۱۵۵ = وَهٰذَا كِتٰبٌ۔ یعنی قرآنِ حکیم۔

٦ : ١٥٦ = اَنْ تَقُوْلُوْا۔ اَنْ اَنْزَلْنٰهُ کی علت ہے یعنی ہم نے اسے نازل فرمایا۔ تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو
= طَائِفَتَیْنِ۔ یعنی یہود اور نصاریٰ۔
= اِنْ کُنَّا۔ اِنْ ثقیلہ سے مخفف ہے۔ وَاِنَّهٗ کُنَّا اور یہ کہ ہم (ان کے پڑھنے اور پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے)
= دِرَاسَتِهِمْ۔ ان کا پڑھنا پڑھانا۔ ان کی تلاوت۔ دَرَسَ یَدْرُسُ کا مصدر ہے۔ مضاف ہے۔ هِمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب جو ان کتب کے متعلق ہے جن کا ذکر ابھی ابھی ہوا ہے کہ کتاب تو صرف ان دو گروہوں پر اتاری گئی تھی۔ مضاف الیہ ہے
٦ : ١٥٧ = اَوْ تَقُوْلُوْا۔ قبل الذکر اَنْ تَقُوْلُوْا پر عطف ہے ای۔ اَوْ اَنْ تَقُوْلُوْا۔ یا تم یہ نہ کہہ سکو۔
= بَیِّنَةٌ۔ کھلی دلیل۔ واضح دلیل۔ روشن نشانی۔ واحد۔ بَیِّنٰتٌ جمع۔
= صَدَفَ عَنْهَا۔ صَدَفَ یَصْدِفُ (ضَرَبَ) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اس سے منہ پھیر لیا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب راجع الیٰ اٰیاتِ اللّٰه۔ صدف۔ روگردانی کرنا منہ موڑنا۔ کترانا۔
٦ : ١٥٨ = یَنْظُرُوْنَ۔ نَظَرَ یَنْظُرُ (نَصَرَ) مضارع۔ جمع مذکر غائب۔ وہ انتظار کرتے ہیں وہ دیکھتے ہیں۔
هَلْ یَنْظُرُوْنَ۔ وہ کس کی انتظار کر رہے ہیں اِلَّآ اَنْ۔ سوائے اس کے کہ۔ یہاں استفہام انکاری ہے بمعنی کہ وہ کسی اور بات کا انتظار نہیں کر رہے بجز اس کے کہ:۔
= الْمَلٰٓئِكَةُ۔ سے مراد موت یا عذاب کے فرشتے ہیں۔
= رَبُّكَ۔ سے مراد امر ربک بالعذاب۔ تیرے رب کا حکم ان کے عذاب کے لئے۔
= اٰیَات۔ سے مراد آیاتِ قاہرہ ہیں۔
٦ : ١٥٩ = فَرَّقُوْا۔ فَرَّقَ یُفَرِّقُ تَفْرِیْقٌ (تفعیل) انہوں نے ٹکڑے کر دیئے۔ یعنی انہوں نے مذہب کے کئی فرقے بنا دیئے۔ ماضی جمع **مذکر غائب**
= وَكَانُوْا شِیَعًا۔ اور ہو گئے کئی گروہ۔ اور گروہوں میں بٹ گئے۔ شِیَعًا۔ جمع ہے شِیْعَةٌ کی۔ اصل میں شیاع کے معنی انتشار اور تقویت کے ہیں۔ اس کا اطلاق واحد تثنیہ جمع مذکر اور مؤنث سب پر ہوتا ہے۔
= لَسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ۔ تو کسی امر میں بھی ان میں سے نہیں ہے۔ یعنی آپ کا ان سے کوئی

سروکار نہیں ہے آپ کا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔
= یُنَبِّئُهُمْ ۔ نَبَّأَ یُنَبِّئُ تَنْبِئَۃٌ (تفعیل) وہ بتادے گا۔ وہ خبردار کردے گا۔ مضارع جمع مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔
۶: ۱۶۱ = قِیَمًا۔ صیغہ صفت ہے یا قیام کا مخفف ہے۔ درست۔ ثابت۔ صلاح وبقا کا مدار احوال دنیا وآخرت کو درست کرنے والا۔ مستقیم۔ مستحکم۔
= حَنِیْفًا۔ تمام باطل راستوں سے ہٹ کر ایک راہ حق اختیار کرنے والا۔
دِیْنًا قِیَمًا اور مِلَّۃَ اِبْرٰهِیْمَ دونوں صراط مستقیم کی تعریف ہیں۔ حَنِیْفًا ابراہیم کی صفت ہے یا دِیْنًا قِیَمًا۔ (۱) صراط کا بدل محلی ہے (۲) هَدٰنِیْ کا دوسرا مفعول ہے (۳) اس سے فعل عَرَّفَنِیْ وغیرہ محذوف ہے۔ اور مِلَّۃَ اِبْرٰهِیْمَ۔ دین کا عطف بیان ہے۔
۶: ۱۶۲ = نُسُکِیْ۔ نُسُکٌ عبادت۔ پرستش۔ قربانی۔ اَلنُّسُک کے معنی عبادت کے ہیں۔ نَاسِکٌ عابد کو کہتے ہیں لیکن یہ لفظ ارکانِ حج کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے۔ المَنَاسِکُ اعمالِ حج ادا کرنے کے مقامات۔ فَاِذَا قَضَیْتُمْ پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے ادا کر چکو یہاں عبادت کے معنوں میں آیا ہے یعنی میری عبادت
لسان العرب میں ہے النُّسُکُ وَالنُّسْکُ۔ العبادۃ والطاعۃ وکل مایتقرب بہ الی اللہ تعالیٰ۔ یعنی ہر وہ عبادت اور اطاعت اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ ہو
= بِذٰلِکَ کا اشارہ مندرجہ بالا اقوال کی طرف ہے جو آیات ۱۶۱ میں مذکور ہوئی ہیں۔
۶: ۱۶۴ = اَبْغِیْ۔ میں تلاش کروں۔ بَغٰی یَبْغِیْ (ضرب) بَغْیٌ مصدر
= اِلَّا عَلَیْهَا۔ مگر اس کا بوجھ (یعنی عمل کا) اس (نفس) پر ہوگا۔ اس کے ذمہ ہوگا۔ وہی اس کا ذمہ وار ہوگا یعنی کوئی شخص بھی جو عمل کرتا ہے اس کی ذمہ داری اسی کی گردن پر ہوگی۔
= تَزِرُ۔ وہ بوجھ اٹھاتی ہے یا بوجھ اٹھاوے گی۔ وِزْرٌ۔ مصدر (باب ضرب) یعنی بوجھ اٹھانا۔ وَازِرَۃٌ بوجھ اٹھانے والی۔ وِزْرٌ۔ بوجھ۔ وَزِیْرٌ بروزن فعیل) بادشاہ کا مددگار۔ حکومت کا بوجھ اٹھانیوالا۔
۶: ۱۶۵ = لِیَبْلُوَکُمْ۔ بَلَا یَبْلُوْا۔ (نصر) لام تعلیل کے لئے یَبْلُوْ امضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تاکہ تم کو آزمائے۔ بَلَاءٌ مصدر۔
= مَا اٰتٰکُمْ۔ (وہ نعمت) جو اس نے تم کو دی۔
= سَرِیْعُ الْعِقَابِ۔ سریع۔ سرعت سے کرنے والا۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ عقاب سزا۔ عقوبت۔ عذاب۔ سزا دینا۔ عَاقَبَ یُعَاقِبُ (مفاعلۃ) سے

عقوبت - معاقب، وعقاب تینوں الفاظ عذاب کے لئے مخصوص ہیں

(۷) سورۃ الاعراف (۳۹)

۷ : ۱ = الٓمّٓصٓ - حروف مقطعات ہیں۔ جن کا علم خدا تعالیٰ کی ذات کو ہے۔
= کِتٰبٌ - خبر ہے۔ جس کا مبتدا محذوف ہے یعنی ھُوَ کِتَابٌ - کِتٰبٌ سے مراد یہاں القرآن ہے۔
= صَدْرِكَ - تیرا سینہ - صَدْرٌ سے - مضاف - كَ ضمیر واحد مذکر حاضر - مضاف الیہ - واحد صُدُوْرٌ - جمع - بعض حکماء کے نزدیک قرآن میں جہاں کہیں قَلْبٌ کا لفظ استعمال ہوا ہے وہاں صرف علم وعقل کی طرف اشارہ ہے - جیسے فرمایا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ (۵۰ : ۳۷) جو شخص دل آگاہ رکھتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے - اور جہاں صَدْر - استعمال ہوا ہے وہاں علم وعقل کے علاوہ شہوت - ہوائے نفس اور غضب وغیرہ قویٰ نفسانیہ کی طرف بھی اشارہ ہے - چنانچہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ (۲۰ : ۲۵) میں نفسانی قویٰ کی اصلاح کا سوال ہے -
= حَرَجٌ - تنگی - مضائقہ - شک - گناہ - تنگ - اصل میں حَرَجٌ کے معنی اشیاء کے مجتمع یعنی جمع ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں - اور جمع ہونے میں چونکہ تنگی کا تصور موجود ہے اس لئے تنگی اور گناہ کو بھی حرج کہا جاتا ہے - چنانچہ اور جگہ آیا ہے ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا (۴ : ۶۵) اور ... پھر وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں (نہ محسوس کریں) کبیدہ خاطر نہ ہوں -
= فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ - پس نہ چاہئے کہ نہ ہو تیرے سینہ میں کوئی شک یا تنگی خاطر اس سے -

تقدیر کلام یوں ہے - ھٰذَا كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ - یہ کتاب (القرآن) ہے - جو نازل کی گئی ہے تیری طرف تاکہ تو ڈرائے (لوگوں کو) اس (کی نواہی سے پرہیز نہ کرنے کی عاقبت) سے اور یہ ایک نصیحت ہے مومنوں کے لئے - پس چاہئے کہ تیرے سینہ میں اس (کی تبلیغ) کے متعلق کوئی تنگی وشک وشبہ نہ ہو -
یعنی آپ بلا جھجک اور بے دھڑک اس کی تبلیغ فرمادیں - مخالفین کی تکذیب اور تنقید کا کوئی ڈر دل میں نہ رکھیں - کیونکہ تیرے اللہ کی طرف سے یہ حق وصداقت پر مبنی کتاب ہے -

= ذِکْرٰی ۔ نصیحت کرنا۔ بہت ذکر کرنا ۔ یاد۔ پند و نصیحت ۔ موعظت ۔ ذَکَرَ یَذْکُرُ (نصر) کا مصدر ہے ۔ کثرت ذکر کے لئے ذِکْرٰی بولا جاتا ہے ۔ یہ ذکر سے زیادہ بلیغ ہے ۔

ذِکْرٰی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

ا:۔ یہ بحالت نصب ہے اضمار فعل کے ساتھ ای لِتُنْذِرَ بِهٖ وَتُذَکِّرَ تَذْکِیْرًا۔ اس صورت میں اَلذِّکْرٰی بمعنی التذکیر ہے

۲:۔ یہ بحالت رفع ہے ۔ اور اس کا عطف کِتٰبٌ پر ہے ۔ ای ھُوَ کِتٰبٌ وَّذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔

۳:۔ یہ بحالت جر ہے ۔ والعطف علی محل لِتُنْذِرَ یعنی لِلْاِنْذَارِ وَلِلذِّکْرٰی ڈرانے کے لئے اور نصیحت کے لئے ۔

۷:۳ = اِتَّبِعُوْا ۔ تم پیروی کرو ۔ اِتِّبَاعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔

اس کی دو صورتیں ہیں ۔

(۱) اس سے قبل لفظ قُلْ محذوف ہے ۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہہ دے لوگوں سے ۔

(۲) یہ بلاواسطہ لوگوں سے خطاب ہے ۔

= وَلَا تَتَّبِعُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔ بمعنی لَا تَتَّخِذُوْا ۔ تم مت بناؤ ۔ تم مت پکڑو یا لَا تَتَّبِعُوْا سے مراد لَا تَقُوْلُوْا ہے ۔ تم مت کہو ۔

= قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۔ تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ۔ یہ قلت ۔ قلت زمانی بھی ہو سکتی ہے یعنی قلیل عرصہ کے لئے نصیحت پکڑتے ہو اور پھر فراموش کر دیتے ہو ۔ مَا عملاً زائد ہے لیکن قلت کی تاکید کرتا ہے ۔

۷:۴ = کَمْ ۔ سوالیہ استفہام کے لئے آتا ہے ۔ کتنی دیر ۔ کتنی مقدار ۔ کتنی تعداد ۔ کتنی مدت ۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے کبھی مذکور ہوتی ہے مثلاً کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں ۔ کبھی محذوف ہوتی ہے مثلاً کَمْ لَبِثْتَ ۔ یعنی کَمْ زَمَانًا لَبِثْتَ ۔ تو کتنی مدت ٹھہرا ۔

ا ۔ خبریہ ۔ جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ ۔ میں نے کتنے ہی مردوں کو پیٹا ۔ کبھی اس صورت میں اس کی تمیز پر مِنْ جارہ داخل ہوتا ہے جیسے کَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَھْلَکْنٰھَا ۔ (آیۃ ہذا) اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں ۔

= بَیَاتًا ۔ اَلْبَیَاتُ وَالتَّبْیِیْتُ ۔ رات کے وقت دشمن پر حملہ کرنا ۔ شبخون مارنا ۔ آیۃ ہذا ۔ بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ رات کے وقت جب وہ سو رہے تھے یا دن کو جب وہ قیلولہ (دوپہر کا سونا ۔ آرام کرنا)

کررہے تھے۔ بَيَّتَ يُبَيِّتُ تَبْيِيْتٌ (تفعیل) رات کو مشورہ کرنا۔ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ (۴:۸۱) ان میں بعض لوگ مشورہ کرتے ہیں۔ بَاتَ يَبِيْتُ (ضرب) رات گذارنا۔ رات ہوجانا۔

= قَائِلُوْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ قَيْلُوْلَةٌ مصدر۔ دوپہر میں سونے والے، دوپہر کو آرام کرنے والے۔ آیہ ہذا میں سونا مراد ہے۔

۷ : ۶ = فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ ارسل اِلَيْهِمْ ۔ لَنَسْئَلَنَّ ۔ مضارع جمع متکلم۔ بالام تاکید و نون ثقیلہ سو ہم ضرور پوچھیں گے۔ اَلَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ ۔ ان لوگوں سے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے (کہ انہوں نے رسولوں کا کہاں تک اتباع کیا۔

= اَلْمُرْسَلِيْنَ ۔ رسولوں سے (کہ انہوں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا)

۷ : ۷ = فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ ۔ نَقُصَّنَّ ۔ مضارع جمع متکلم لام تاکید بانون ثقیلہ ۔ قَصَّ يَقُصُّ ۔ (نصر) عَلٰى کسی سے کوئی بات بیان کرنا۔

= بِعِلْمٍ ۔ اپنے علم کی بناء پر (یعنی ان کے احوال ظاہرہ و باطنہ اور ان کے اقوال و افعال کے متعلق خدا کے علم محیط کی بناء پر)

= هُنَّ کی ضمیر رسل اور مرسل الیہم کی طرف راجع ہے۔

= وَمَا كُنَّا غَائِبِيْنَ ۔ غیر حاضر۔ غائب ہونے والے۔ اور ہم غیر حاضر نہ تھے۔ (ان کے قول و فعل کے وقت) ہم بے خبر نہ تھے۔

۷ : ۸ = اَلْوَزْنُ ۔ (تولنا) یعنی کسی چیز کی مقدار معلوم کرنا۔

وَزَنَ يَزِنُ ۔ (ضَرَبَ) کا مصدر ہے۔ عرف عام میں وزن اس مقدار خاص کو کہتے ہیں جو ترازو۔ یا قبان کے ذریعہ معین کی جاتی ہے۔ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ (۵۵:۹) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔

= اَلْحَقُّ ۔ حق ۔ برحق ۔

اَلْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ۔ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) اَلْوَزْنُ موصوف ۔ اَلْحَقُّ صفت ۔ صفت موصوف مل کر مبتدا۔ يَوْمَئِذٍ خبر۔ (يَوْمَئِذٍ اصل میں جملہ محذوف يَوْمَ يَسْئَلُ اللّٰهُ الْاُمَمَ وَرُسُلَهُمْ ۔ کی جگہ آیا ہے)

(۲) اَلْوَزْنُ ۔ مبتدا۔ اور اَلْحَقُّ خبر۔ يَوْمَئِذٍ متعلق خبر۔ پہلی صورت میں معنی ہوں گے۔ جس دن رسل اور مرسل الیہم سے پوچھ گچھ ہوگی۔ اس دن پورا پورا تول تولا جائے گا۔

دوسری صورت میں معنی ہوں گے اور اس دن (اعمال کا) تولنا برحق ہے۔

= مَوَازِيْنُهٗ ۔ اسم آلہ ۔ میزان کی جمع ۔ یا اسم مفعول مَوْزُوْنٌ کی جمع ہے ۔ وزن کرنے کا آلہ یعنی ترازو ۔ یا وزن کئے جانے والے اعمال ۔

٧ : ٩ = خَسِرُوْٓا (باب سمع) خُسْرَانٌ مصدر ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔ انہوں نے اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا ۔

= بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۔ ای يَكْذِبُوْنَ ۔ جھٹلاتے تھے ۔ یا بے انصافی کیا کرتے تھے

٧ : ١٠ = مَكَّنّٰكُمْ ۔ ماضی جمع متکلم ۔ تَمْكِيْنٌ (تفعیلٌ) مصدر ۔ ہم نے ان کو جماؤ عطا کیا ۔ ہم نے ان کو با اقتدار بنایا ۔ ہم نے ان کو آباد کیا ۔

= مَعَايِشَ ۔ مَعِيْشَةٌ کی جمع ۔ سامان زندگی ۔ زندہ رہنے کے اسباب ۔

٧ : ١١ = صَوَّرْنٰكُمْ ۔ ماضی جمع متکلم کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ صَوَّرَ يُصَوِّرُ (باب تفعیل) تمہاری شکل وصورت بنائی ۔

یہاں خطاب تو حاضرین کو ہے لیکن مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں یعنی ہم نے آدم کو پیدا کیا اس کو اچھی صورت بخشی اور پھر فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا ۔

یہ اسلوب بیان قرآن میں عام ہے مثلاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمعصر یہودیوں کو فرمایا گیا وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ (٢ : ۴٩) اور یاد کرو اس وقت کو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دلائی ۔ اس میں حالانکہ خطاب رسول اکرم کے زمانہ کے یہودیوں سے ہے لیکن مراد ان کے اسلاف ہیں ۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہو گذرے تھے

٧ : ١٢ = طِيْنٍ ۔ گارا ۔ خاک ۔ مٹی اور پانی دونوں کا آمیزہ ۔

٧ : ١٣ = فَاهْبِطْ مِنْهَا ۔ امر واحد مذکر حاضر ۔ تو اتر جا ۔ هَبَطَ يَهْبِطُ (ضرب) اترنا ۔ هُبُوْطٌ ۔ مصدر ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ اس سے مراد یا تو جنت ہے یا آسمان سے زمین کی طرف مراد ہے ہبوط ۔ بلندی سے پستی کی طرف ذلت وخواری کی صورت میں نیچے آنے کو کہتے ہیں ۔ یہاں یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ ہماری بارگاہ سے دفع ہو جاؤ ۔

= فَمَا يَكُوْنُ لَكَ ۔ یہ تیرے لئے درست نہیں ہے ۔ تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے ۔ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا ۔ کہ تو تکبر و غرور کرے اس جگہ ۔ (جنت یا سماء یا بارگاہ خداوندی میں) یعنی تیرا کوئی حق نہیں کہ تکبر کرے اور پھر بھی تو یہاں رہے ۔

= الصّٰغِرِيْنَ ۔ ذلیل ۔ بے عزت لوگ ۔

٧ : ١۴ = اَنْظِرْنِيْ ۔ تو مجھ کو مہلت دے ۔ تو مجھ کو ڈھیل دے ۔ اِنْظَارٌ (اِفْعَالٌ) سے امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر۔ ن وقایہ۔ی ضمیر واحد متکلم۔
= یُبْعَثُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب ۔ بَعَثَ یَبْعَثُ۔ (فتح) وہ (یعنی لوگ) اٹھائے جاویں گے یوم قیامت۔

۷: ۱۵ = اَلْمُنْظَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع ۔ مُنْظَرٌ واحد۔ اِنْظَارٌ۔ مصدر۔ باب افعال جن کو مہلت دی گئی۔ مہلت یافتہ۔ ڈھیل دیئے ہوئے۔

۷: ۱۶ = فَبِمَا۔ ب اس میں سببیہ ہے۔
= اَغْوَیْتَنِیْ ۔ اِغْوَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے۔ اَغْوٰی یُغْوِیْ اِغْوَاءٌ۔ غَیٌّ اور غَوَیٌ کے معنی ہیں بہک جانا۔ گمراہ ہونا۔ لعنتی ہونا۔ برباد ہونا۔ ناکام و نامراد ہونا۔ خائب و خاسر ہونا۔ زندگی خراب ہونا۔ باب افعال سے۔ بہکانا۔ گمراہ کرنا۔ برباد کرنا۔ خائب و خاسر کرنا۔ زندگی خراب کرنا یا گمراہی کی سزا دینا۔ یعنی سزاءً گمراہ کرنا۔ جیسے اِنْ کَانَ اللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ (۱۱: ۳۴) اگر خدا یہ چاہے کہ تمہیں تمہاری گمراہی کی سزا دے۔

اغوار کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کو ایسا حکم دینا کہ جس کی نافرمانی اس کی گمراہی کا باعث بن جائے اس آیت میں یہ آخری دو معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حکم پر سجدہ نہ کرنے کی سزا میں ابلیس کو جنت سے (یا درگاہ سے) نکل جانے کا حکم دیا تھا۔
یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اس کی حکم عدولی اس کی گمراہی کا سبب بن گئی۔ سو فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ کا ترجمہ ہوگا۔
بدیں وجہ کہ میری حکم عدولی پر تو نے سزاءً راہِ مستقیم سے مجھے دور کر دیا ہے
= لَاَقْعُدَنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد متکلم۔ قَعَدَ یَقْعُدُ (نصر) قُعُوْدٌ سے میں ضرور بیٹھوں گا۔ میں تاک میں بیٹھوں گا۔
= صِرَاطَكَ ۔ تیرا راستہ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ صِرَاطَكَ ای علیٰ صراطك تیرے راستہ پر۔
= لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ تیرے سیدھے راستہ سے ان کو گمراہ کرنے کے لئے میں ان کی تاک میں بیٹھوں گا۔

۷: ۱۷ = لَاٰتِیَنَّهُمْ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد متکلم۔ میں ضرور آؤں گا ان کے پاس (ان کو بہکانے کے لئے)

۷: ۱۸ = مَذْءُوْمًا ۔ حقارت کیا ہوا۔ ذلیل۔ ذَاَمَهٗ (باب تفعیل) ای عابہٗ وحقّرہٗ

وطردہٗ۔ عیب لگانا۔ ذلیل کرنا۔ دھتکارنا۔ ذَامَہٗ ۔ ذِیْمًا وَذَامًا (ضرب) عیب لگانا۔ مذمت کرنا
= مَدْحُوْرًا۔ دَحَرَ یَدْحَرُ دَحْرًا وَدُحُوْرًا (فتح) دھتکارنا۔ دور کرنا۔ ہٹانا۔ مَدْحُوْرًا۔
مردود۔ دھتکارا ہوا۔ راندہ ہوا۔ قرآن میں آیا ہے وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا (۳۷:۹۸)
اور وہ ہر طرف سے دھتکار کر نکال دیئے جاتے ہیں

= لَاَمْلَئَنَّ۔ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ میں ضرور بھر دوں گا۔ مَلَأٌ سے (باب فتح) جس کے معنی بھرنے اور پر کرنے کے ہیں۔ اَلْمَلَأُ۔ وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن اور جمال اور نفوس کو ہیبت وجلال سے بھردے۔ قرآن میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَأِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (۲:۲۴۶) بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا۔ اور وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِہٖ (۷:۲۷) اور قوم فرعون میں جو سردار تھے کہنے لگے۔

اور کہتے ہیں فُلَانٌ مَلَأُ الْعُیُوْنِ۔ یعنی سب اسے عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ گویا اس نے ان کی نظروں کو اپنے جلوے سے بھر دیا ہے۔ اَلْمِلْأُ۔ کسی چیز کی اتنی مقدار کہ برتن کو بھر دے۔ قرآن میں ہے۔ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِافْتَدٰی بِہٖ۔ (۳:۹۱) سو ان میں سے کسی کا زمین بھر سونا بھی نہ لیا جائے گا۔ اگرچہ وہ معاوضہ میں اس کو دینا بھی چاہے۔

= مِنْکُمْ۔ ای منك ومنہم۔ مخاطب کی ضمیر غالب آئی ہے۔

۷:۲۰ = لِیُبْدِیَ لَھُمَا۔ لام عاقبت کے لئے ہے۔ یعنی شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ اندازی کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنتی لباس اتار دیا گیا۔ اور وہ اپنے آپ کو برہنہ دیکھنے لگے۔
یُبْدِیَ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِبْدَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر کہ ظاہر کر دے۔ کھول دے۔ نمایاں کردے۔ بَدَءٌ مادہ۔

= وُوْرِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاۃٌ (مفاعلۃ) ودی مادہ۔ وہ چھپایا گیا۔ وہ پوشیدہ رکھا گیا۔

= سَوْاٰتِہِمَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان دونوں کی شرمگاہیں۔ سَوْءَۃٌ کی جمع ہے۔

= لِیُبْدِیَ لَھُمَا مَاوٗرِیَ عَنْھُمَا مِنْ سَوْاٰتِہِمَا۔ یہ بھی شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی غرض وغایت ہے۔ یعنی ان دونوں کی شرمگاہوں کے وہ حصے جو ڈھانپ کر ان سے چھپائے گئے تھے ان پر بے پردہ کردے۔ (کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر دونوں اس کے دھوکہ میں آگئے تو نتیجۃً وہ بے پردہ ہو جائیں گے)

= مَا نَھٰکُمَا میں مَا نفی کے ہے۔ نہیں منع کیا تھا اس نے تم دونوں کو۔

= عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ یعنی عن الاکل عن ھذہ الشجرۃ اس درخت (کا پھل) کھانے سے۔
۷ : ۲۱ = وَقَاسَمَهُمَا۔ ان کے سامنے قسم اٹھائی۔
۷ : ۲۲ = فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ۔ ان دونوں کو ڈھلالیا۔ ان دونوں کو نیچے ڈال دیا۔ ان دونوں کو کھینچ لیا۔ ان دونوں کو نیچے گرادیا۔ دَلّٰی تَدْلِيَةٌ (تفعیل) سے جس کے معنی کسی کو حیلہ سے کام میں لگا دینے کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَدْلِيَةٌ اِدْلَاءُ الدَّلْوِ سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی ڈول ڈالنے کے ہیں اسی مناسبت سے نیچے ڈال دینے اور کھینچ لینے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے
بِغُرُوْرٍ۔ غرور۔ دھوکہ۔ فریب۔ جھوٹی امید۔ لالچ۔
= بَدَتْ۔ ظاہر ہوگئی بَدْوٌ اور بَدَاءٌ سے ماضی واحد مؤنث غائب۔
= طَفِقَا۔ وہ دونوں لگے۔ (اس کام کو جو آگے مذکور ہے) طَفِقَ (سمع) کَادَ کی طرح انعال مقاربہ میں سے ہے۔ جس طرح کَادَ کی خبر مضارع بغیر اَنْ کے ہوتی ہے اسی طرح طَفِقَ کی خبر بھی مضارع ہوتی ہے۔ اور بغیر اَنْ کے آتی ہے۔ جیسے یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲ : ۲۰) برق کی یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس نے ان کی بینائی لے لی۔
اور طَفِقَ کی مثال آیۃ ہذا۔ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ۔ اور چپٹانے لگ گئے اپنے (بدن) پر جنت کے پتے۔
= یَخْصِفٰنِ مضارع تثنیہ مذکر غائب خَصْفٌ مصدر (باب ضرب) وہ دونوں چپکانے لگے۔
۷ : ۲۴ = اِهْبِطُوْا۔ تم سب اترو۔ هُبُوْطٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نیچے اترنا۔ ہبوطِ آدم۔ حضرت آدم کا جنت سے زمین پر اترنا۔
= مُسْتَقَرٌّ۔ ظرف مکان۔ استقرار (استفعال) مصدر۔ قرارگاہ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔
= مَتَاعٌ۔ اسم مفرد۔ اَمْتِعَةٌ جمع۔ معین وقت تک فائدہ اٹھانا۔ سامان جو کام میں آتا ہے جس سے کسی طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔
= اِلٰی حِیْنٍ۔ ایک وقت تک۔
۷ : ۲۶ = اَنْزَلْنَا۔ کا لغوی معنی ہے اوپر سے نیچے آنا۔ جیسے اَنْزَلْنَا الْمَاءَ ہم نے پانی (بارش کی صورت میں) نازل کیا۔ انسانی ضروریات زندگی کو بہم پہنچانے کے لئے بھی یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اکثر و بیشتر ارضی چیزیں تدبیرات سماویہ سے ظہور میں آتی ہیں۔ مثلاً یہی لباس کہ کپاس سے تیار ہوتا ہے جو اپنی نشو و نما کے لئے پانی کی محتاج ہے۔ جو اوپر سے برستا ہے۔ اسی طرح

آیاہے وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ (۳۹: ۶) اور اس نے تمہارے لئے چوپائے (مویشی) بھیجے یا نازل کئے۔ پیدا کئے۔

= رِیْشًا ۔ باعث زینت ۔ رِیْشٌ ۔ رونق ۔ لباس زینت ۔ رِیْشٌ اصل میں پرندوں کے پروں کو کہتے ہیں ۔ اور اس کا واحد رِیْشَۃٌ ہے ۔ اور چونکہ پرندوں کی پروں سے رونق ہے اور وہ ان کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے انسان کے لئے کپڑے ۔ اس لئے اس کا استعمال بطور استعارہ رونق ۔ زیب و زینت اور کپڑوں کے لئے ہوتا ہے ۔ رِیْشًا صفت بھی ہو سکتا ہے لِبَاسًا کی جو اس سے قبل محذوف ہے۔

= وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ ۔ اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بہتر ہے ۔

یہ نیا جملہ ہے لِبَاسُ التَّقْوٰی مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا ۔ اور ذٰلِكَ خَیْرٌ ۔ خبر ۔ گویا تقدیر کلام یوں ہے ۔ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ھُوَخَیْرٌ ۔ بعض نے لِبَاسَ التَّقْوٰی کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور اس کو لِبَاسًا پر عطف لیا ہے ۔ لیکن جمہور اول الذکر کی طرف گئے ہیں ۔

لِبَاسُ التَّقْوٰی سے مختلف علما نے مختلف معانی لئے ہیں ۔ مثلاً لباس الحرب ۔ (ڈھال ۔ زرہ وغیرہ) خشیۃ اللہ ۔ الایمان ۔ السّمت الحسن ۔ عمل صالح ۔ الحیاء وغیرہ ۔

= ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللہِ میں ذٰلِكَ کا اشارہ انزال اللباس کی طرف ہے ۔ اور آیات سے مراد اللہ کی نعمتیں ۔ اس کا فضل و کرم بھی ہو سکتا ہے ۔ اور نشانیاں بھی ۔

= لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۔ تاکہ وہ (انسان) نصیحت پکڑیں ۔

۷ : ۲۷ = لَا یَفْتِنَنَّکُمْ ۔ مضارع منفی بانون ثقیلہ ۔ فَتَنَ یَفْتِنُ (ضَرَبَ) سے صیغہ واحد مذکر غائب ۔ تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دے ۔ تمہیں گمراہ نہ کر دے ۔

= یَنْزِعُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب نَزْعٌ مصدر (باب ضرب) اتروا دیا ۔ بمعنی ماضی ۔

= لِیُرِیَھُمَا ۔ مضارع منصوب ۔ اِرَاءَۃٌ سے ۔ ھُمَا ضمیر مفعول تثنیہ ۔ تاکہ وہ ان دونوں کو دکھائے ۔

= یَنْزِعُ عَنْھُمَا لِبَاسَھُمَا لِیُرِیَھُمَا سَوْاٰتِھِمَا ۔ حال ہے اَبَوَیْکُمْ سے ۔

= اِنَّہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب شَیْطٰن کی طرف راجع ہے ۔

= قَبِیْلُہٗ ۔ اس کا کنبہ ۔ اس کی جماعت ۔ اس کا گروہ ۔

۷ : ۲۸ = فَاحِشَۃً ۔ اسم ۔ حد سے بڑھی ہوئی بدی ۔ ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے ہر وہ چیز جس کی ممانعت اللہ نے کر دی ہے ۔ مثلاً برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرنا ۔ جس کی بیاں ان

آیات میں مذمت کی گئی ہے۔ زنا وغیرہ۔

۷ : ۲۹ = بِالْقِسْطِ ۔ بالعدل وھو الوسط من کل امرٍ۔ قسط سے مراد عدل یعنی ہر کام میں درمیانی راستہ اختیار کرنا نہ اس میں افراط ہو نہ تفریط۔

= وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کی تقدیر یوں ہے قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَقَالَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الخازن) تو کہہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میرے رب نے عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے اپنے چہرے سیدھے کرو (قبلہ کی طرف) ہر نماز کے وقت۔

= اَقِيْمُوْا ۔ اقامۃ الشئ اعطاء الشئ حقہ وتوفیتہ شروطہ ۔ یعنی کسی چیز کو کما حقہٗ اس کی تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے ادا کرنا۔ اَقِيْمُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم قائم کرو۔ تم درست کرو۔ اقامۃ (باب افعال) سے بمعنی قائم کرنا۔ درست رکھنا۔

= وُجُوْهَكُمْ ۔ تمہارے چہرے۔ الوجہ سے مراد دلی توجہ اور نیت صحیحہ بھی مراد ہو سکتی ہے

= مَسْجِدٍ ۔ اسم ظرف زمان بھی ہے اور ظرف مکان بھی ہے۔ سو اس کا معنی وقت نماز بھی ہو سکتا ہے اور مسجد اور ہر وہ جگہ جہاں نماز ادا کی جائے۔

= بَدَاَ ۔ اس نے شروع کیا۔ اس نے ابتدار کی (باب فتح) بَدَاَ ۔ يَبْدَاُ ۔ كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ (۲۹ : ۲۰) اس نے کیسے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا۔

= تَعُوْدُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ عَادَ يَعُوْدُ عَوْدٌ (باب نصر) اَلْعَوْدُ ۔ کسی کام کو ابتداءً کرنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف پلٹنے کو عَوْدٌ کہا جاتا ہے۔ خواہ وہ پلٹنا بذاتہٖ ہو یا قول و عزم سے۔ جیسے وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ (۶ : ۲۸) اگر یہ (دنیا میں) لوٹائے بھی جائیں تو جن (کاموں) سے ان کو منع کیا گیا تھا وہی کرنے لگیں۔ اور اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (۷ : ۸۸) یا تم ہمارے مذہب میں آجاؤ۔

= تَعُوْدُوْنَ ۔ تم پھر آؤ گے۔ تم پھر لوٹو گے۔

= كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۔ جس طرح اس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا ویسے ہی تم لوٹو گے۔

۷ : ۳۰ = كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۔ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۔ (جس طرح اس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا ویسے ہی تم اس کی طرف لوٹو گے ایک گروہ کو تو اللہ نے ہدایت دیدی اور ایک گروہ ہے کہ جس پر گمراہی واجب ہو گئی۔) اس کے معانی میں مفسرین کے اختلافات ہیں۔ کیا ننگے پیدا ہوئے تھے تو ننگے ہی اٹھائے جائیں گے۔ یا جس بنا پر کسی کی خلقت

ہوئی تھی اسی پر اس کی واپسی ہوگی۔ یا جیسا قرآن میں ہے۔ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ (۶۴ : ۲) کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو مؤمن پیدا کیا اور کسی کو کافر۔ اور پھر ایسا ہی اٹھائے گا جیسا کہ پیدا کیا۔ (ابن کثیر)

۷ : ۳۱ = زِيْنَتَكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری زینت۔ یہاں زینت سے مراد لباس ہے

= لَا تُسْرِفُوْا۔ تم اسراف نہ کرو۔ حد سے نہ بڑھ جاؤ۔ تم بیجا خرچ نہ کرو۔

۷ : ۳۲ = مَنْ کس نے۔

= اَخْرَجَ۔ یہاں بمعنیٰ اس نے پیدا کی۔

= خَالِصَةً۔ خاص کر۔ صرف (انہی کے لئے روز قیامت کو)

۷ : ۳۴ = اَجَلٌ = مدت مقررہ۔ مقررہ وقت۔ (عذاب کے نازل ہونے کا)

موت کو بھی اجل کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا وقت بھی مقرر ہے

= لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب (باب استفعال) وہ دیر نہیں کر سکتے۔ وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

= لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ وہ پہلے نہیں ہو سکتے (باب استفعال)

۷ : ۳۵ = اِمَّا۔ اگر۔ یا۔ خواہ۔ جیسے اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا (۱۸ : ۸۶) خواہ ان کو عذاب دے خواہ ان سے حُسنِ سلوک کر۔ آیۃ ہذا میں بمعنی اگر استعمال ہوا ہے نیز ملاحظہ ہو۔

۷ : ۳۷ = يَنَالُهُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ نَيْلٌ۔ مصدر (باب سمع) پہنچ جائے گا۔ پہنچتا رہیگا۔

= نَصِيْبُهُمْ۔ ان کا حصہ۔ یعنی خوراک۔ عمر۔ صحت۔ بیماری۔ اچھا یا برا کام کرنے کے مواقع گناہ کرنے یا توبہ کرنے کے مواقع۔ وغیرہ وغیرہ۔

= مِنَ الْكِتٰبِ۔ (جو ان کی قسمت میں) لکھا ہوا ہے۔ اَلْكِتٰبِ۔ نوشتہ تقدیر۔

= حَتّٰى اِذَا۔ یہاں تک کہ جب۔

= يَتَوَفَّوْنَهُمْ = مضارع۔ جمع مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب۔ یہ ان اشخاص کی طرف راجع ہے جو زندگی میں اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹی بہتان بازی کرتے تھے اور اس کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔ يَتَوَفَّوْنَ حال ہے رُسُلُنَا سے یعنی درآنحالیکہ وہ

(یعنی اللہ کے فرستادہ فرشتے) ان کی روحیں قبض کر رہے ہوں گے۔ یا قبض کریں گے۔ وہ جان نکالتے ہیں یا نکالیں گے۔ یا ان کی جان لینے کے لئے یَتَوَفَّوْنَ (باب تفعیل)
= قَالُوْا۔ اِذَا کا جواب۔
= اَیْنَمَا۔ یہاں۔ اَیْنَ (کہاں۔ ظرف مکان) اور مَا موصولہ کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔
تقدیر کلام یوں ہے۔ این الاٰلھۃ التی کُنْتُمْ تَدْعُوْنَھَا۔ ای تَعْبُدُوْنَھَا۔ کہاں ہیں وہ جن کو تم معبود پکارتے تھے (اللہ کے سوا)۔ اَیْنَمَا۔ بمعنی جہاں کہیں جس طرف۔
اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ (۴: ۷۸) جہاں کہیں بھی تم ہوگے موت تم کو آلے گی۔
= ضَلُّوْا عَنَّا۔ ہم کو چھوڑ گئے۔ ہم سے گم ہو گئے ہیں۔
۷: ۳۸ = لَعَنَتْ اُخْتَھَا۔ لَعَنَتْ۔ بمعنی لعنت بھیجے گی۔ (یعنی وہ جماعت جو نئی جہنم میں داخل ہو رہی ہوگی) اُخْتَھَا۔ اپنی بہن پر (یعنی اپنی جیسی جماعت پر جو اس سے قبل جہنم میں داخل ہو چکی ہوگی۔ اپنی جیسی سے مراد یہ کہ جس پاداش میں دونوں جہنم میں پہنچی ہیں یعنی مشرکین کی جماعت مشرکین پر۔ یہود کی جماعت یہود پر۔ وغیرہ وغیرہ)
= اِدَّارَکُوْا۔ تَدَارَکَ یَتَدَارَکُ (تفاعل) تدارک کے "تا" کو دال میں ادغام کر کے شروع میں ہمزہ وصل لائے اِدَّارَکَ ہوگیا۔ اِدَّارَکُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ تَدَارُکٌ سے۔
اَلدَّرْکُ اور اَلدَّرَجُ کے ایک ہی معنی ہیں۔ لیکن الدَّرَجُ کا لفظ اوپر چڑھنے کے اعتبار سے بولا جاتا ہے اور اَلدَّرْکُ کا لفظ نیچے اترنے کے لحاظ سے۔ اسی لئے درجات الجنۃ اور درکات النار کا محاورہ ہے۔ قرآن میں ہے وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ (۲: ۲۵۳) اور بعض کو بلند درجات سے نوازا۔ یاِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (۴: ۱۴۵) بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہوں گے۔
سمندر کی گہرائی کی تہ کو اور اس رسی کو جس کے ساتھ پانی تک پہنچنے کے لئے دوسری رسی ملائی جائے۔ اس کو بھی درک کہتے ہیں۔ یا وہ رسی جو بڑی رسی سے باندھی جائے یا وہ رسی جو ڈول کے کنڈے سے باندھی جائے۔ درک کہلاتی ہے۔ اس لئے یکے بعد دیگرے ایک چیز کے کسی دوسری چیز سے ملنے کو (تاکہ غایت کو پہنچ سکے) ادراک کہتے ہیں۔ اسی طرح پیہم کوششوں سے کسی حقیقت کے پالینے کو بھی ادراک کہتے ہیں۔
پس تدارک کے معنی پے درپے ایک دوسرے سے ملنے کے ہیں۔ عربی محاورہ ہے تَدَارَکَ الْقَوْمُ قوم کے فرد ایک دوسرے سے جا ملے۔ (ہلاک ہو گئے) آیۃ ہذا میں اِدَّارَکُوْا سے مراد یہی ہے

کہ جب ان کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی ملتی ختم ہو جائیں گی۔ یعنی جب سب امتیں اس میں (دوزخ میں) یکے بعد دیگرے جمع ہو جائیں گی۔
= اُخْرٰىهُمْ۔ ان میں کی آخری۔ یا پچھلی۔ یا دوسری۔ اُخْرٰى اور اٰخَرُ کی مؤنث۔
= اُوْلٰىهُمْ۔ ان کی پہلی۔ اگلی۔ اَوَّلٌ کا مؤنث۔
= قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ۔ کے مندرجہ ذیل معنی ہو سکتے ہیں۔
۱۔ سب سے آخری امت (دوزخ میں داخل ہوگی) اپنے سے پہلی امتوں کو کہیگی!
۲۔ (دوزخ میں) ہر پیچھے آنے والی امت اپنے سے پہلے والی امت کو کہے گی!
۳۔ جو امت زمانہ کے لحاظ سے بعد میں آئی تھی۔ وہ اپنے سے پہلی امت کو کہے گی۔ کیونکہ یہ پہلی امت تھی جو اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے گمراہی کے دین کو چھوڑ گئی تھی (دنیا میں)
۴۔ یا مرتبہ کے لحاظ سے آخری امت وہ ہوگی جو تابعین کی جماعت تھی۔ اور اولیٰ وہ جماعت ہوگی جو کہ قائدین کی جماعت تھی۔ لہٰذا تابعین قائدین کو کہیں گے۔
۷: ۳۹ = كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ جو تم کمایا کرتے تھے۔ جو تم کماتے رہے تھے۔
۷: ۴۰ = يَلِجَ۔ وَلَجَ يَلِجُ سے مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ وُلُوْجٌ مصدر۔ داخل ہو جائے۔
= سَمِّ الْخِيَاطِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ سم۔ ناکہ۔ سوراخ۔ خیاط۔ سوزن۔ سوئی۔ سم الخیاط سوئی کا ناکہ۔
۷: ۴۱ = مِهَادٌ۔ بچھونا۔ ٹھکانہ۔ قرارگاہ۔ مَهْدٌ گہوارہ۔ پالنا۔ زمین۔ مَهْدٌ مصدر (باب نَصَرَ) بچھانا۔ اختیار کرنا۔ کام کرنا۔ تمہید۔ کام کو ہموار کرنا۔ عذر سننا۔ عذر قبول کرنا
= غَوَاشٍ۔ غَاشِيَةٌ کی جمع۔ اصل میں غَوَاشِيُ تھا۔ حالتِ رفع کے سبب ی کو ساقط کردیا گیا۔ معنی آگ کے پردے۔ ہر طرف سے ڈھانک لینے والی آگ۔
۷: ۴۳ = نَزَعْنَا۔ ماضی معروف۔ جمع متکلم۔ نَزْعٌ۔ مصدر۔ (باب فتح) ہم نکال دیں گے چھین لیں گے۔ ملاحظہ ہو آیت ۷: ۲۷۔
= غِلٍّ۔ اسم فعل۔ دلی کدورت۔ قلبی عداوت۔ غَلَّ يَغِلُّ۔ (باب ضرب) کینہ سے سینہ کا پر ہونا۔ غِلًّا وغَلِيْلًا مصدر غَلَّ يَغُلُّ غُلُوْلًا۔ دھوکہ دینا۔
= تَحْتِهِمْ۔ ان کے نیچے۔ تَحْتَ قُصُوْرِهِمْ۔ ان کے محلوں کے نیچے۔ یا ان کے حکم پر۔ یعنی نہریں ان کے حکم پر چلیں گی۔ فرعون نے کہا تھا۔ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ

(۴۳ : ۵۲) بیضاوی نے اس کے معنی لکھے ہیں۔ تحت قصری۔ تحت امری۔ او بین یدی۔

= نُوْدُوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ نِدَاءٌ مصدر۔ باب مفاعلہ۔ ان کو پکارا جائیگا۔ (ماضی بمعنی مستقبل)

= اُوْرِثْتُمُوْهَا۔ تم اس کے وارث بنائے گئے۔ تمہیں وہ میراث میں دی گئی۔ واؤ اشباع کا ہے۔ اصل میں صیغہ اُوْرِثْتُمْ ہے جو اِيْرَاثٌ (افعال) سے ہے۔

۷: ۴۴ = نَادٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب نِدَاءٌ۔ مصدر (باب مفاعلۃ) اس نے پکارا یہاں ماضی بمعنی مضارع ہے۔

= اَذَّنَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پکارا۔ اَلْاُذُنُ سے مشتق ہے۔ اُذُنٌ بمعنیٰ کان۔ استعارہ کے طور پر وہ شخص جو ہر ایک کی بات سن کر اسے مان لیتا ہے جیسے قرآن میں ہے وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ (۹ : ۶۱) اور کہتے ہیں کہ وہ نرا کان ہے یعنی ہر ایک کی بات سن کر مان لیتا ہے۔

اُذُنٌ سے دیگر مشتقات اِذْنٌ۔ حکم۔ اجازت۔ ارادہ۔ مشیت۔ اَذِنَ۔ اس نے سنا اس نے حکم دیا۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۔ (۸۴ : ۲) اور وہ اپنے رب کا فرمان سنے گی۔ اور اسے واجب بھی ہے۔ اور لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (۷۸ : ۳۸) نہیں کلام کریں گے۔ مگر وہ (کلام کر سکیگا) جسے اس کا رحمٰن (اللہ تعالیٰ) حکم دے گا۔ وَاَذَّنَ (باب تفعیل) وہ پکارا۔ مُؤَذِّنٌ۔ پکارنے والا۔ اور (باب تفعّل) سے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ۔ (۷ : ۱۶۷) اور (اس وقت کو یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے (یہود کو) آگاہ کردیا تھا۔

= مُؤَذِّنٌ۔ سے مراد بعض نے اسرافیل (صاحب صور) لیا ہے بہرکیف اس سے مراد کوئی فرشتہ ہے جو اہل جنت اور اہل دوزخ دونوں کو سن سکتا ہے۔

۷ : ۴۵ = يَبْغُوْنَهَا۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب جو سبیل کی طرف راجع ہے۔ وہ اس کو چاہتے ہیں۔ بَغْیٌ مصدر۔

= عِوَجًا۔ ٹیڑھا۔ عِوَجٌ کجی۔ ٹیڑھا پن۔ عَوِجَ يَعْوَجُ (سَمِعَ) سے۔

۷:۴۶ = اَلْاَعْرَافِ۔ سے مراد۔ وہ دیوار ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان حائل ہے۔ اَعْرَافٌ عُرْفٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں مکان مرتفع۔ بلند جگہ۔ عرف الفردوس۔ گھوڑے

کی گردن کے بال ۔ عُرْفُ الدِّیْكِ ۔ مرغے کی کلغی۔

= سِیْمٰهُمْ ۔ ان کا چہرہ۔ ان کی نشانی ۔ سِیْمَا کے معنی نشانی اور علامت کے ہیں۔ یہ اصل میں وِسْمٰی تھا۔ واؤ کو فاء کلمہ کی بجائے عین کلمہ پر رکھا گیا۔ تو سِوْمٰی ہوا پھر واؤ کے ساکن اور ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء کر لیا گیا تو سِیْمٰی ہو گیا۔ سِیْمٰی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔

ربع

= نَادَوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب نِدَاءٌ مصدر۔ باب مفاعلہ۔ انہوں نے پکارا۔ (یا ماضی بمعنی مضارع) وہ پکاریں گے ۔ اس کا فاعل رِجَالٌ۔

= لَمْ یَدْخُلُوْھَا ۔ (ابھی) وہ اس میں (جنت میں) داخل نہیں ہوئے ہوں گے ۔

= وَھُمْ یَطْمَعُوْنَ ۔ اور وہ (جنت میں داخل ہونے کے) خواہشمند ہوں گے ۔

لَمْ یَدْخُلُوْھَا وَھُمْ یَطْمَعُوْنَ (ای اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ)

اصحاب اعراف کے بارہ میں کہ یہ کون ہوں گے؟ مفسرین میں اختلاف ہے لیکن راجح قول یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہونے کی وجہ سے ابھی خداوند کریم نے ان کو بہشت میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی ہو گی ۔ لیکن وہ داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں گے ۔ جیسا کہ آگے چل کر بیان ہوتا ہے کہ وہ اہل جہنم کو دیکھیں گے تو پکار اٹھیں گے :۔ اے ہمارے رب ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجئے ۔

۷ : ۴۷ = صُرِفَتْ ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب وہ پھیری گئی ۔ (ماضی بمعنی مضارع وہ پھیری جائیں گی) یعنی جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی ۔ یا پھیریں گے

= تِلْقَآءَ ۔ طرف ۔ لِقَاءٌ سے ۔ جس کے معنی ملاقات کرنے کے ہیں ۔ اسم ہے ۔ ملاقات کرنے اور آمنے سامنے ہونے کی جگہ کو تِلْقَاءَ کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے طرف اور جہت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

۷ : ۴۸ = اَغْنٰی عَنْ ۔ فائدہ بخشنا کام آنا۔ غنی بنا دینا۔ مَا اَغْنٰی عَنْكُمْ وہ تمہارے کسی کام نہ آیا۔ اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا ۔

= جَمْعُكُمْ ۔ تمہاری جمعیت ۔ تمہاری جماعت ۔ تمہارا جمع ہونا ۔

= مَا اَغْنٰی میں ما نافیہ ہے اور مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ میں مَا بیانیہ ہے ۔

= مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ جس کا تم گھمنڈ کیا کرتے تھے ۔ ماضی استمراری جمع مذکر حاضر

۷ : ۴۹ = اَھٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ میں اَ استفہامیہ ھٰۤؤُلَآءِ اسم اشارہ قریب (مبتدا)

اس کا مشار الیہ اصحاب الجنۃ محذوف ہے۔ اَلَّذِیْنَ خبر۔ اَقْسَمْتُمْ (تم قسمیں کھاتے تھے)
= لَا یَنَالُھُمُ اللّٰہُ بِرَحْمَۃٍ۔ اَلَّذِیْنَ کے صلہ میں داخل ہے۔
تقدیر کلام یوں ہے۔ اَھٰٓؤُلَآءِ ھُمُ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ عَلَیْھِمْ بِاَنْ لَّا یَنَالُھُمُ اللّٰہُ بِرَحْمَۃٍ۔ کیا یہ (جنتی) لوگ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ اپنی رحمت سے ان کو نہیں نوازے گا۔
= اُدْخُلُوْا ..... تَحْزَنُوْنَ۔ (کلام متذکرہ بالا کے بعد اہل جنت کی طرف متوجہ ہو کر وہ یہ کہیں گے یا ان کا کلام بِرَحْمَۃٍ پر ختم ہو گیا اور یہ جملہ اصحاب اعراف کے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے کہا گیا کہ اب تم نے اصحاب الجنۃ اور اصحاب النار کا حال دیکھ لیا۔ تم بھی جنت میں جاؤ داخل ہو جاؤ..... الخ یا اصحاب اعراف یہ کہیں گے کہ (دیکھو انہیں تو حکم مل گیا ہے کہ) داخل ہو جاؤ جنت میں ..... الخ۔ یہاں اصحاب اعراف کا کلام ختم ہوا۔
۷:۵۰ = اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ۔ اَفِیْضُوْا۔ تم بہاؤ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِفَاضَۃٌ سے۔ اَفَاضَ الْمَآءُ۔ کسی جگہ سے پانی کا اچھل کر بہ نکلنا۔ آنسوؤں کے بہنے کے لئے بھی آتا ہے جیسے فرمایا تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ (۵:۸۳) تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ قرآن میں آیا ہے ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (۲:۱۹۹) پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو۔ یہاں اِفَاضَۃٌ کے معنی مجمع کثیر کے یکبارگی لوٹنے کے ہیں۔ اور یہ فَیْضَانُ الْمَآءِ (یعنی پانی کا زور سے بہ نکلنا) کے ساتھ تشبیہ دے کر بولا جاتا ہے
۷:۵۱ = اَلَّذِیْنَ .... یہ نیا جملہ ہے اور یہاں سے کلام اللہ کی طرف سے ہے۔ اصحاب النار کی التجا اور اہل جنت کا جواب علی الکافرین پر ختم ہو گیا۔ اَلَّذِیْنَ بمعنی جن لوگوں ..
مَا کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ۔ مَا بمعنی کَمَا۔ کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ۔ ماضی استمراری۔ وہ انکار کیا کرتے تھے۔
۷:۵۲ = فَصَّلْنٰہُ۔ ماضی جمع متکلم۔ تَفْصِیْلٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ ہم نے اس کو کھول کر بیان کر دیا۔ ہم نے اس کی الگ الگ (مختلف پہلوؤں سے) تفصیل (وضاحت) کر دی
= عَلٰی عِلْمٍ۔ یہ اللّٰہ کا حال بھی ہو سکتا ہے اور کِتٰبٍ کا بھی۔ پہلی صورت میں اس کے معنی ہوں گے "ہم نے اپنے علم کامل سے اس کی وضاحت کر دی۔ دوسری صورت میں معنی ہوں گے "ہم نے اس کی وضاحت کر دی ہے اور وہ تمام عُلُوم پر مشتمل ہے۔
= ھُدًی وَّرَحْمَۃً۔ حال ہے فَصَّلْنٰہُ کا۔ یعنی درآں حالیکہ وہ ہدایت اور رحمت ہے۔

۷:۵۳ = یَنْظُرُوْنَ ۔ ای یَنْتَظِرُوْنَ ۔ وہ انتظار کرتے ہیں ۔ یا انتظار کر رہے ہیں ۔
= ھَلْ ۔ یہ حرف استخبار اور کبھی استفہام کے لئے آتا ہے ۔ قُلْ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْہُ لَنَا (۶: ۱۴۹) کہہ دو تمہارے پاس کوئی سند ہے (اگر ہے) تو اسے ہمارے سامنے لاؤ ۔ اور کبھی تنبیہ ۔ تبکیت یا نفی کے لئے بھی آتا ہے ۔ جیسے ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا (۹ : ۶۵) بھلا تم اس کا کوئی ہمنام جانتے ہو ۔
(نفی) ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۔ (۶۷ : ۳) کیا تجھے کوئی شگاف نظر آیا ۔
(نفی) ھَلْ ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۔ (۲۱:۳) ھَلْ ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۔ یہ شخص (کچھ بھی) نہیں ہے مگر تمہارے جیسا آدمی ہے ۔
اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تنبیہ اور اس کی سطوت پر تخویف ۔ ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَہٗ ان کو کسی بات کا انتظار نہیں مگر صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ۔ کیا یہ اس کی دھمکی یا اس کی تعبیر کے سچ مچ وقوع پذیر ہوجانے کا انتظار کر رہے ہیں ۔ یعنی یہ کس بات کے منتظر ہیں ۔ کیا یہ انتظار کر رہے ہیں کہ قرآن میں جو وعید آئی ہیں وہ فی الواقع انجام کار ٹھیک بیٹھتی ہیں یا نہیں (تنبیہ)
= یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُہٗ ۔ جس روز آجائے گا اس کا انجام ۔ یعنی جس دن اس کتاب کے وعدے وعید کے عواقب اور نتیجے ظاہر ہوں گے ۔
= نُرَدُّ ۔ ہم لوٹائے جائیں ۔ مضارع مجہول رَدٌّ مصدر ۔ (باب نصر)
= فَنَعْمَلَ ۔ تاکہ ہم عمل کریں ۔ مضارع منصوب بوجہ جواب استفہام صیغہ جمع متکلم ۔
= خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ ۔ ملاحظہ ہو (۷: ۹)
= ضَلَّ عَنْہُمْ ۔ گم ہوگئے ان سے ۔ چھوڑ گئے ان کو ۔ (یعنی جو بہتان بازی وہ کیا کرتے تھے اور جن معبودانِ باطل کی وہ پرستش کیا کرتے تھے وہ ان کو چھوڑ گئے)
۷: ۵۴ = اِسْتَوٰی عَلٰی ۔ اس نے قرار پکڑا ۔ وہ قائم ہوا ۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا ۔ متمکن ہوا ملاحظہ ہو (۲: ۲۹) اِسْتَوٰی کا یہ معنی نہیں کہ خداوند تعالیٰ عرش پر بیٹھ گیا ۔ کیونکہ مکان اور حلول سے پاک ہے ۔ اس کے استوٰی کی جو کیفیت ہے وہ ہمارے فہم سے بالاتر ہے ۔
عرش کے معنی کے لئے ملاحظہ ہو ۱۰ : ۳ ۔
= یُغْشِیْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اَغْشٰی یُغْشِیْ (باب افعال متعدی بدو مفعول) یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ ۔ وہ رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے ۔ غَشِیَ یَغْشٰی (سمع) ۔ چھا جانا ۔ ڈھانک لینا ۔

= حَثِيْثًا۔ دوڑتا ہوا۔ شتاب۔ جلد۔ حَثٌّ سے جس کے معنی کسی کام پر ابھارنے اور رغبت دلانے کے ہیں۔ فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ یعنی حَاثٌّ (رغبت کرتے ہوئے) یا بمعنی مَفْعُوْلٌ یعنی مَحْثُوْثٌ (جسے رغبت دلائی گئی ہو) صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جس کا استعمال سریع یعنی جلد اور شتاب کے معنی میں ہوتا ہے۔

= يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا۔ اگر یطلبہ کا فاعل لَیل ہے تو یہ الّیل کا حال ہے یعنی وہ دن کو جلد پالینے کی کوشش میں ہے۔ اور اگر اس کا فاعل النھار ہے تو یہ النہار کا حال ہے یعنی دن رات کو جلد پالینے کی کوشش میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں رات اور دن سرعت سے ایک اور دوسرے کے پیچھے پیہم رواں دواں ہیں۔

= مُسَخَّرَاتٍ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مُسَخَّرَةٌ واحد تسخیر مادہ باب تفعیل۔ تابع تسخیر ہیں۔ زیر فرمان۔

= تَبَارَكَ۔ وہ بہت برکت والا ہے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اس فعل کی گردان نہیں آتی۔ اور صرف ماضی کا ایک صیغہ مستعمل ہے۔ اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے آتا ہے

۷ : ۵۵ = اُدْعُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم پکارو دَعْوَةٌ سے۔ باب نصر۔

= تَضَرُّعًا۔ عاجزی سے۔ گڑگڑا کر۔ بروزن تفعّل مصدر ہے۔

= خُفْيَةً۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ یہاں بمعنی چپکے چپکے۔ آہستہ آہستہ

= مُعْتَدِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِعْتِدَاءٌ۔ (افتعال) مصدر۔ حد سے آگے بڑھنے والے حد سے تجاوز کرنے والے۔

۷ : ۵۶ = طَمَعًا۔ توقع۔ امید۔ رکھتے ہوئے۔

۷ : ۵۷ = بُشْرًا۔ خوشخبری دینے والی بُشُرٌ بروزن فُعُلٌ بَشِيْرَةٌ کی جمع ہے (ہوائیں آنیوالی بارش کی خوشخبری دیتی ہیں)

= بَيْنَ يَدَیْ۔ بَيْنَ۔ درمیان۔ بیچ۔ جب اس کی اضافت اَيْدِیْ (ہاتھوں) کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں۔ جیسے ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ مبَيْنِ اَيْدِيْهِمْ (۷ : ۱۷) پھر میں ضرور آؤں گا ان پر سامنے سے۔ یا اس کے معنی قبل (پہلے) کے ہوتے ہیں۔ مثلاً۔ آیۃ ہذا۔ بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ۔ اس کی رحمت سے پہلے (یہاں رحمت سے مراد بارش ہے)

= اَقَلَّتْ۔ قلت اور کثرت اصل وضع کے لحاظ سے صفاتِ عدد سے ہیں جس طرح

کہ عِظَمٌ اور صِغَرٌ صفاتِ اجسام سے ہیں۔ بعدۂ کثرت وقلت اور عظم وصغر میں سے ہر ایک دوسرے کی جگہ بطور استعارہ استعمال ہونے لگا ہے۔ مثلاً۔ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (۷۳: ۲) رات کو قیام کرو مگر تھوڑی رات۔ اس میں قلیل کا استعمال تعداد کے لئے نہیں بلکہ وقت کی کمی کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

باب (افعال) سے اِقْلَالٌ کے معنی قلیل پانے یا ہلکا سمجھنے کے ہیں۔ کسی چیز کو ہلکا سمجھنا محض حکمی ہوتا ہے مثلاً اَقْلَلْتُ مَا اَعْطَيْتَنِيْ میں نے تمہارے دیئے کو حقیر سمجھا۔ اور کبھی اس شے کی قوت کے اعتبار سے ہوتا ہے جیسے آیۃ ہذا میں ہے۔ اِذَا اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا جب وہ بھاری بھاری پتھروں کو اٹھالاتی ہے۔

یہاں اَقَلَّتْ کہہ کر اشارہ فرمایا ہے کہ وہ بادل جن کو اٹھا لاتی ہے اگرچہ فی نفسہٖ بھاری ہوتے ہیں لیکن ہوا کی قوت کے اعتبار سے نہایت ہلکے ہیں اَقَلَّتْ بمعنی حَمَلَتْ ہے۔

= سُقْنٰهُ۔ سَاقَ يَسُوْقُ۔ سَوْقٌ (باب نصر) سے ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہم اسے ہانک لیجاتے ہیں۔ (ماضی بمعنی مضارع)

= لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ۔ ویران بستی۔ خشک وبے گیاہ علاقہ۔

= فَاَنْزَلْنَا بِهٖ۔ پھر ہم اس سے اتارتے ہیں۔

ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کے متعلق مختلف اقوال ہیں:۔

(۱) یہ بَلَدٍ مَّيِّتٍ کی طرف بھی راجع ہو سکتا ہے اور معنی ہوں گے۔ ہم پانی کو ویران بستی پر اتارتے ہیں۔ (۲) یا یہ سحاب کے لئے ہے کہ ہم ان بادلوں سے پانی اتارتے ہیں۔

(۳) یا یہ سوق کے لئے ہے۔ کہ ہمارا ان کو ہانک کر لیجانا ویران بستی پر پانی برسانے کے لئے ہے

= اَخْرَجْنَا بِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الماء کے لئے ہے۔

= لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ یعنی یہ مثال تمہیں اس لئے دی ہے کہ اس سے تم یہ نصیحت قبول کرلو کہ اسی طرح وہ تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردیگا اور قیامت وقوع ہو گی

۷: ۵۸ = خَبُثَ۔ وہ خبیث ہوا۔ وہ خراب ہوا۔ اَلَّذِيْ اسم موصول البلد کے لئے ہے یعنی وہ بستی جو خبیث اور خراب ہے۔

= نَكِدًا۔ اسم صفت منصوب۔ بے فائدہ۔ قلیل النفع۔ گھٹیا۔ شعر ہے ؎

باراں کہ در لطافتِ طبعش کلام نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم وخس

= نُصَرِّفُ۔ ہم مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں۔ ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔
تَصْرِیْفٌ۔ مصدر۔ مضارع جمع متکلم۔
۷ : ۶۰ = اَلْمَلَأُ۔ اسم جمع۔ معرّف باللام۔ سرداروں کی جماعت۔ بڑے لوگوں کی جماعت۔
مَلَأَ یَمْلَأُ۔ بمعنی بھر دینا۔ قوم کے سردار چونکہ قوم کے دلوں کو اپنی خوبیوں اور محاسن سے بھر دیتے ہیں اس لئے انہیں مَلَأُ انہیں کہتے ہیں۔ مِلْأُ الْاَرْضِ زمین کی وسعتوں کو مقد بھر بھر دینا۔ (نیز ملاحظہ ہو: ۱۱ : ۹۷)
۷ : ۶۱ = لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ۔ لَیْسَ۔ فعل ناقص۔ واحد مذکر غائب بمعنی نہیں۔
ضَلٰلَةٌ۔ گمراہی۔ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے۔
۷ : ۶۲ = اُبَلِّغُكُمْ۔ بَلَّغَ یُبَلِّغُ تَبْلِیْغٌ (تَفْعِیْلٌ) سے مضارع واحد متکلم۔ میں تم کو پہنچا ہوں۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔
= رِسٰلٰتِ۔ رِسَالَةٌ کی جمع۔ پیغامات۔
۷ : ۶۳ = عَلٰی رَجُلٍ۔ عَلٰی لِسَانِ رَجُلٍ۔ (تم میں سے) ایک شخص کی زبان سے یا اس کے ذریعہ سے۔
۷ : ۶۴ = عَمِیْنَ۔ عَمٍ کی جمع۔ بحالتِ نصب۔ عَمٍ۔ عَمًی سے بروزن فَعِلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ یہ اصل میں عَمِیٌ تھا۔ چونکہ ناقص یائی میں صفت مشبہ کا ی حذف ہوجاتا ہے۔ اس لئے یاء حذف ہوگئی۔ اور عَمٍ رہ گیا۔ حالت رفع میں جمع عَمُوْنَ آئیگا
۷ : ۶۵ = اِلٰی عَادٍ سے پہلے .. اَرْسَلْنَا محذوف ہے۔ یہ عطف بھی ہوسکتا ہے نوح پر (آیت ۵۹) عَادٍ سے مراد قوم عاد ہے۔ عاد حضرت نوح کی قوم میں ایک شخص گذرا ہے۔ اس کی نسل اسی کے نام سے موسوم ہوئی۔
عاد بن عوص بن ارم بن شالح بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام۔
۷ : ۶۶ = سَفَاهَةٍ۔ سَفِهَ یَسْفَهُ (سَمِعَ) کا مصدر۔ بے عقلی۔ بے وقوفی۔ جہالت۔
= اَمِیْنٌ۔ امانت دار۔ معتبر۔ امن والا۔ اَمَانَةٌ اور اَمْنٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ بھی ہے۔ اور اسم مفعول کا بھی۔ کیونکہ فَعِیْلٌ کا وزن دونوں میں مشترک ہے۔
۷ : ۶۹ = بَصْطَةً۔ بَسْطَةٌ کشادگی۔ وسعت۔ کشائش۔ بسیط۔ کشادہ۔ وسیع
= اٰلَآءَ۔ اَلْیٌ کی جمع۔ احسانات۔ نعمتیں۔
۷ : ۷۰ = اَجِئْتَنَا۔ الف استفہامیہ۔ جِئْتَ ماضی واحد واحد مذکر حاضر۔ نا ضمیر

ح متکلم۔ کیا تم (اس لئے) ہمارے پاس آئے ہو۔
= نَذَرَ۔ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام تعلیل لِنَعْبُدَ) جمع متکلم۔ وَذْرٌ۔ مصدر (باب سَمِعَ) درخور اعتنا نہ سمجھ کر چھوڑ دینا۔ ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دینا۔ اس کا ماضی مستعمل نہیں ف مضارع اور امر مستعمل ہیں۔ نَذَرَ۔ ہم ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیں۔
= بِمَا تَعِدُنَا۔ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ وَعَدَ یَعِدُ (ضَرَبَ) سے مضارع واحد مذکر حاضر صیغہ ہے۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ تم ہمیں دھمکاتے ہو۔ وَعَدَ یَعِدُ۔ وعدہ کرنے کے لئے بھی آتا ہے لیکن یہاں وعید کے معنی مراد ہیں۔
:۷۱ = وَقَعَ۔ واجب ہو گیا۔ لازم ہو گیا۔ (باب فتح) وُقُوْعٌ) مصدر وَقَعَ الشَّیْءُ مِنْ یَدِیْ۔ چیز کا ہاتھ سے گرنا۔ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْہِمْ۔ قول کا ان پر واجب ہونا۔ وَقَعَ الْحَقُّ۔ حق کا ثابت ہونا۔ وَقَعَ الْاَمْرُ۔ کسی امر کا واقع ہونا۔ وقوع پذیر ہونا۔
= رِجْسٌ۔ عقوبت۔ عذاب۔ اَرْجَاسٌ۔ جمع۔ ناپاک۔ پلید۔ گندہ۔
= اَتُجَادِلُوْنَنِیْ۔ الف استفہامیہ۔ تُجَادِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ مُجَادَلَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے۔ کیا تم مجھ سے جھگڑا کرتے ہو۔
= مَا نَزَّلَ اللّٰہُ۔ میں مَا نافیہ ہے (نہیں اتاری اللہ نے ان ناموں کے لئے کوئی سند)
:۷۲ = دَابِرَ۔ جڑ۔ بیخ۔ بنیاد۔ پچھاڑی۔ پیچھا دُبُوْرٌ سے جس کا معنی پشت پھیرنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔
:۷۳ = اِلٰی ثَمُوْدَ۔ الیٰ قَوْمِ ثَمُوْدَ۔ ثمود بن عاد بن ارم سام بن نوح علیہ السلام۔
= لَکُمْ اٰیَۃً۔ اَیْ اٰیَۃً لَّکُمْ نَاقَۃٌ کا حال ہے۔
= فَذَرُوْھَا۔ ف۔ پس۔ ذَرُوْا۔ امر صیغہ جمع مذکر حاضر۔ وَذْرٌ سے (ملاحظہ ہو ۷:۷۰)
= لَا تَمَسُّوْھَا۔ اس کو مت چھوؤ۔ ای لَا تَضْرِبُوْھَا۔ لا تعقروھا۔ اولا تطردوھا۔ اس کو ت گزند پہنچاؤ۔
= فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ جواب نہی۔ اور اسی لئے مضارع منصوب ہے۔
:۷۴ = بَوَّاَکُمْ۔ تم کو جگہ دی۔ تَبْوِیَۃٌ (تَفْعِیْلٌ) سے جس کے معنی ٹھکانا دینے اور اسب جگہ فروکش کرنے کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اَلْبَوَاءُ۔ کے اصل معنی کسی کے اجزاء کا مساوی (سازگار موافق) ہونے کے ہیں۔ مَکَانٌ بَوَاءٌ اس جگہ کو کہتے ہیں اس جگہ پر اترنے دالے کے لئے سازگار اور موافق ہو۔ بَوَّأْتُ لَہٗ مَکَانًا۔ میں نے اس کے لئے

جگہ کو ہموار اور درست کیا۔ آیۃ ہذا میں معنی یہ ہوگا: تم کو ٹھکانہ کے لئے عمدہ اور مناسب جگہ دی۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ۔ (۱۰: ۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے عمدہ جگہ دی۔ یا تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (۳: ۱۲۱) ایمان والوں کو لڑائی کے لئے مورچوں پر (مناسب جگہ) متعین کرنے لگے۔

= تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا۔ ای تتخذون قصورًا من سهولها۔ اس کے میدانی علاقوں میں عالیشان محل بناتے ہو۔ سُهُوْلٌ سَهْلٌ کی جمع ہے جس کے معنی نرم زمین کے ہیں۔ جملہ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم نرم زمین سے (مٹی لے کر) محل تعمیر کرتے ہو۔

لیکن رَجُلٌ سَهْلِيٌّ کے معنی ہیں میدانی علاقہ کے رہنے والا آدمی۔

= تَنْحِتُوْنَ۔ نَحْتٌ (باب ضرب) سے۔ تم تراشتے ہو۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔

= لَا تَعْثَوْا۔ تم فساد نہ کرو۔ اَلْعَيْثُ وَالْعَثِيُّ (سخت فساد پیدا کرنا) دونوں تقریباً ہم معنی ہیں لیکن عَيْثٌ کا لفظ زیادہ تر فساد حسی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اَلْعَثِيُّ حکمی یعنی ذہنی یا فکری فساد کے لئے آتا ہے آیۃ ہذا میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ آیہ (۲: ۶۰) میں بھی یہ جملہ انہی معنوں کے لئے آیا ہے۔

۷: ۷۵ = اُسْتُضْعِفُوْا۔ وہ ضعیف سمجھے گئے۔ وہ کمزور خیال کئے گئے۔ استضعاف۔ (استفعال) سے ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔

۷۷:۷ = فَعَقَرُوْا۔ پس انہوں نے کونچیں کاٹ ڈالیں۔ عَقْرٌ سے جس کے معنی کونچیں کاٹنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔

= عَتَوْا۔ انہوں نے سرکشی کی۔ انہوں نے نافرمانی کی۔ وہ سرتابی کی حد سے گذر گئے۔ وہ شرارت میں انتہا کو پہنچ گئے۔ عُتُوٌّ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ عَتَا يَعْتُوْ عُتُوٌّ وَعِتِيٌّ۔ حکم عدولی کرنا۔ (باب نصر) ملاحظہ ہو ۵: ۴۴ - اور ۲۵: ۲۱ -

۷: ۷۸ = الرَّجْفَةُ۔ الرَّجْفُ۔ اضطراب شدید کو کہتے ہیں۔ رَجَفَتِ الْاَرْضُ۔ زمین متزلزل ہوئی۔ یا جیسا کہ قرآن میں ہے۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ۔ جب زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے۔ الرَّجْفَةُ۔ بمعنی زلزلہ۔ بھونچال۔ کپکپاہٹ۔ لرزش۔

= جٰثِمِيْنَ۔ جثم (باب ضرب۔ نصر) جَثْمٌ جُثُوْمٌ۔ پرندہ کا زمین پر سینہ کے بل بیٹھنا۔ اور اس کے ساتھ چمٹ جانا۔ اسی سے استعارہ کے طور پر آیہ ہذا میں استعمال ہوا۔ جس کے معنی ہیں: صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ یعنی منہ کے

بل گرے پڑے تھے۔

۷ : ۸۰ = وَلُوْطًا۔ ای وارسلنا لوطا۔

= اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ۔ کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ ملاحظہ ہو ۷ : ۲۸

۷ : ۸۱ = مُسْرِفُوْنَ۔ اسم فاعل۔ اِسْرَافٌ مصدر۔ حد اعتدال سے یا حد مقررہ سے آگے بڑھنے والے۔ بے جا و بیہودہ صرف کرنے والے۔ لواطت کرنے والے۔ غرض حد حلال سے حد حرام کی طرف بڑھنے والے۔

۷ : ۸۳ = الْغَابِرِيْنَ۔ الْغَابِرُ اسے کہتے ہیں جو ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جائے۔ اسی سے غُبْرَةٌ ہے۔ تھنوں میں باقیماندہ دودھ۔ غُبَارٌ وہ گرد جو قافلہ کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جاتا ہے۔ مٹی اڑنے کے بعد فضا میں باقی رہ جائے۔ لہٰذا۔ الغَابِرِيْنَ پیچھے رہ جانے والے۔

۷ : ۸۴ = اَمْطَرْنَا۔ ہم نے برسایا۔ اِمْطَارٌ برسانا۔ (باب افعال) مطر (نصر) (آسمان کا) بارش برسانا۔ مَطَرٌ۔ بارش۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ مَطَرَ کا استعمال باران رحمت میں ہوتا ہے اور اَمْطَرَ کا نزول عذاب میں۔

۷ : ۸۵ = اَخَاهُمْ۔ ان کا بھائی۔ اس سے قبل اَرْسَلْنَا محذوف ہے۔

= اَوْفُوْا۔ تم پورا کرو۔ اِيْفَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ لفیف مفروق وَفٰى يَفِىْ اِيْفَاءٌ۔ پورا کرنا۔ اَوْفٰى يُوْفِىْ اِيْفَاءٌ (افعال) پورا کرنا۔ اَوْفٰى بِالْوَعْدِ۔ وعدہ پورا کیا۔ اَوْفَى الْكَيْلَ۔ پیمانہ پورا ناپنا۔ اَوْفُوا الْكَيْلَ۔ پیمانہ پورا ناپو۔

= اَلْكَيْلُ۔ غلہ سے پیمانہ بھرنا۔ پیمانہ سے غلہ ناپنا۔

= اَلْمِيْزَانَ۔ وَزْنٌ سے وزن کرنا۔ ای اَوْفُوا الْمِيْزَانَ۔ وزن کو پورا کرو۔ یعنی پورا پورا تولو۔

= لَا تَبْخَسُوْا۔ تم گھٹا کر نہ دو۔ بَخْسٌ سے جس کے معنی ظلم سے کسی چیز کے گھٹانے اور کم کرنے کے ہیں۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔

۷ : ۸۶ = لَا تَقْعُدُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم نہ بیٹھو۔ تم نہ بیٹھا کرو۔ قُعُوْدٌ سے بمعنی بیٹھنا۔ (باب نصر)

= تُوْعِدُوْنَ۔ تم ڈراتے ہو۔

لَا تَقْعُدُوْا۔ تُوْعِدُوْنَ۔ تمام راستوں پر مت بیٹھو کہ لوگوں کو (شعیبؑ اور حق پر ایمان لانے سے) ڈراؤ۔ یعنی شعیبؑ اور حق پر ایمان لانے کے تمام راستوں کو دھمکیوں اور

تہدید سے بندمت کرو۔ حل طریق سے مطلب کل طریق من الحق والدین (حق اور دین کی طرف جانے والے تمام راستے)

= وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ - (ای ولا تقعدوا بکل صراط تصدون عن سبیل اللّٰہ من اٰمن بہ - ای ولا تمنعوا من یرید الایمان باللّٰہ - اور جو اللہ پر ایمان لانا چاہتا ہے اس کو خدا کی راہ سے روکنے کے لئے تمام راستے بندمت کردو۔

= تَبْغُوْنَهَا - تم اس کو چاہتے ہو بَغْیٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جو کہ سبیل اللّٰہ کی طرف راجع ہے۔

= عِوَجًا - عوج - کجی - ٹیڑھاپن -

= لَا تَقْعُدُوْا ...... عِوَجًا - یعنی راستہ پر ہو ابن کر مت بیٹھ جاؤ - کہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر خدا کی راہ سے روکے رکھو - اور طریق حق میں مین میخ نکالتے رہو۔

پارہ

وَقَالَ الْمَلَأُ

(۹)

الاعراف و الانفال

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

۷:۸۸ = لَتَعُوْدُنَّ ۔ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ ۔ جمع مذکر حاضر ۔ تم پھر آؤ گے ۔ تم مڑ آؤ گے ۔ تم پلٹ آؤ گے ۔ عَادَ يَعُوْدُ عَوْدًا (باب نصر) کسی شے سے پلٹنے کے بعد (پلٹنا خواہ بذاتِ خود ہو یا بذریعہ قول یا بذریعہ عزم وارادہ) اس کی طرف پھرنے اور لوٹنے کو کہتے ہیں ۔

= مِلَّتِنَا ۔ ہمارا مذہب ۔ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۔ یا تمہیں واپس ہمارے دین میں لوٹ آنا ہوگا ۔ یہ خطاب کفار اور مشرکین کا حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے پیروؤں سے تھا ۔ ان کے پیرو قبل ازیں مشرکین ہی کے مذہب سے تھے ۔ لہٰذا مشرکین کے مذہب میں واپس لوٹ آنے کا خطاب ان پیروکاروں سے ہے جو بذاتہٖ حضرت شعیبؑ سے نہیں ہے کیونکہ وہ تو کبھی بھی مشرکین کے دین پر نہ تھے)

= اَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِيْنَ ۔ ہمزہ استفہام کے لئے ہے واؤ برائے حال ۔ تقدیر کلام یوں ہے ، اتعیدوننا فی ملتکم فی حال کراھتنا ومع کوننا کارھین ۔ کیا تم ہمیں اپنے دین کی طرف لوٹا دو گے حالانکہ ہمیں اس سے کراہت ہے ۔ نفرت ہے ۔

۷:۸۹ = اِفْتَرَيْنَا ۔ اِفْتِرَاءٌ ۔ سے ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے بہتان باندھا ۔

= قد افترینا ...... منھا ۔ تقدیر کلام یوں ہے ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجّنا اللّٰہ منھا قد افترینا علی اللّٰہ کذبا ۔ باوجود اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس (تمہارے دین) سے ہمیں نجات بخشی ہے اگر ہم تمہارے دین کی طرف لوٹتے ہیں تو ہماری طرف سے یہ اللہ تعالیٰ پر صریحاً جھوٹا بہتان ہوگا

= وَمَا يَكُوْنُ لَنَا ۔ اور نہیں ہے (کوئی وجہ) ہمارے لئے ۔

= فِيْهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ملت مشرکین کی طرف راجع ہے ۔

= اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۔ یعنی ماسوائے اس کے کہ مشیت ایزدی ہی یہی ہو اور یہ ہمارا مقدر ہو چکا ہو ۔

= وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ تمیز۔ اس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔
= اِفْتَحْ۔ امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو فیصلہ کردے۔ اَلْفَتَّاحُ۔ قاضی۔ فیصلہ کرنے والا۔ اَلْفَتَّاحَةُ حکومت۔ فَتْحٌ سے۔ فتحٌ کے معنی فتح و نصرت بھی ہیں۔
۷: ۹۱ = الرَّجْفَةُ۔ الزلزلة۔ زلزلہ۔ بھونچال۔ لرزش۔ کپکپاہٹ۔
= جٰثِمِيْنَ۔ اوندھے پڑے ہوئے۔ منہ کے بل گرے ہوئے۔
۷: ۹۲ = لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا۔ مضارع نفی حجد بلَمْ۔ غِنيً مصدر۔ (باب سَمِعَ) انہوں نے قیام نہیں کیا (گویا وہ کبھی بستے ہی نہ تھے) غَنَيْتُ بِالْمَكَانِ۔ میں مکان میں ٹھہرا۔ قیام کیا۔ غنی القوم فی دارهم۔ لوگوں نے اپنے گھروں میں مدت تک قیام کیا۔ مَغْنىً۔ قیام گاہ۔
۷: ۹۳ = اٰسٰى۔ میں افسوس کروں۔ میں غمگین ہوں۔ میں غم کھاؤں۔ اَسًی سے (باب سمع) مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ اٰسٰى اصل میں اَءْسٰى تھا۔ دوسری ہمزہ الف میں بدل گئی۔ اٰسٰى ہو گیا۔
= كَيْفَ اٰسٰى۔ میں کیسے غم کھاؤں۔ میں کیوں غم کھاؤں۔
(یعنی اس قدر نصیحت و وعظ کے بعد ان کے مسلسل انکار اور ہٹ دھرمی کی جو ان کو یہ سزا ملی ہے وہ کسی رنج و ہمدردی کے مستحق نہیں ہیں)
۷: ۹۴ = اَلْبَاْسَآءِ۔ اسم مؤنث ہے بُؤْسٌ سے مشتق ہے۔ بَأْسٌ بُؤْسٌ اور بَاْسَآءُ تینوں میں سختی اور ناگواری کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مگر بُؤْسٌ کا لفظ زیادہ تر فقر و فاقہ اور لڑائی کی سختی پر بولا جاتا ہے۔ اور اَلْبَاْسُ و اَلْبَاْسَآءُ جسمانی زخم۔ بدنی تکلیف۔ جسمانی امراض اور نقصان کے لئے آتے ہیں۔
= الضَّرَّآءِ = ضرر سے وہ تکلیف مراد ہے جو فقر و حاجت سے ہوتی ہے۔ تکلیف۔ سختی تنگی۔ اَلْبَاْسَآءُ و اَلضَّرَّآءُ۔ دونوں اسم مؤنث ہیں ان کا مذکر نہیں آتا۔
= يَضَّرَّعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَضَرُّعٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ اصل میں يَتَضَرَّعُوْنَ تھا۔ ت کو ض میں مدغم کر دیا گیا۔ (تاکہ وہ زاری کریں۔ عاجزی کریں)
۷: ۹۵ = السَّيِّئَةُ اصل میں سَوْئِةٌ تھا واؤ کو ی سے بدل کر ی کو ی میں مدغم کر دیا گیا ہے بمعنی برائی۔ خطا کاری۔ گناہ۔ فعل بد۔ ہر وہ شی جو فی نفسہٖ یا نتیجۃً ناگواری اور تکلیف کا باعث بنے۔ زبوں حالی۔ یا مصیبت یا سختی۔
= الحسنة۔ السيئة کی ضد ہے ہر وہ شی جو فی نفسہٖ یا نتیجۃً آسائش۔ فرحت و اطمینان کا باعث بنے۔ نیکی۔ نیکوکاری۔ خوشحالی۔ سلامتی۔

= عَفَوْا۔ عَفَا یَعْفُوْا (نصر) وہ بڑھ گئے۔ وہ زیادہ ہوگئے۔ عَفْوٌ سے جس کے معنی زیادہ ہونے کے ہیں۔ عَفَوْا۔ ای کثروا فی انفسھم واموالھم۔ مال وجان میں کثرت ہونا۔

= السَّرَّآءِ۔ نعمت۔ فراخی۔ خوشی۔ اصل میں حالت شادمانی کا نام سرا ہے۔

= بَغْتَةً۔ اچانک۔ ایک دم۔ یکایک۔ دفعۃً۔

= آیات ۹۴۔ ۹۵ میں بعض کے نزدیک نَبِیٍّ کے بعد فَکَذَّبُوْہُ محذوف ہے۔ یعنی ہم نے جب کبھی کسی بستی میں نبی بھیجا۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ تو ہم نے ان کو محتاجی اور بیماری میں پکڑ لیا۔

لیکن بعض کے نزدیک یَضَّرَّعُوْنَ کے بعد اضمار ہے۔ یعنی ولکن لم یَضَّرَّعُوا محذوف ہے کہ ہم نے ان پر محتاجی اور بیماری عائد کردی کہ وہ سرکشی سے باز آئیں۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو ہم نے ان کو دوسرا موقع دیا اور ان کی تنگی اور بیماری کو فراخی اور مال وجان کی کثرت میں بدل دیا۔ کہ شاید اب اللہ کی طرف جھکیں گے اور ہمارے رسولوں کا اتباع کریں گے۔ لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو اچانک سزا کے طور پر ہم نے ان کو اپنی گرفت میں جکڑ دیا

۷: ۹۷ = اَمِنَ۔ وہ بے خوف ہو گیا۔ وہ نڈر ہو گیا۔ اَمْنٌ سے (باب سمع) ماضی واحد مذکر غائب۔ اَمْنٌ بمعنی امن۔ بے خوفی۔ دلجمعی۔

= بَاْسُنَا۔ ہمارا عذاب۔

= بَیَاتًا۔ رات کے وقت۔ راتوں رات۔

۷: ۹۸ = ضُحًی۔ چاشت کے وقت۔ دوپہر کے وقت۔

۷: ۹۹ = مَکْرُ۔ چال۔ اَلْمَکْرُ کے معنی کسی شخص کو حیلہ کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دینے کے ہیں۔ اگر اس سے کوئی اچھا فعل مقصود ہو تو محمود ہوتا ہے اور اگر اس سے کوئی برا فعل مقصود ہو تو مذموم ہوتا ہے۔

اور جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو یہ محمود ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ۝ (۳: ۵۴) اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔ اور وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ۔ (۳۵: ۴۳) اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر ہوتا ہے

۷: ۱۰۰ = لَمْ یَهْدِ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل لَمْ۔ هِدَایَةٌ مصدر۔ باب ضرب۔ اصل میں یَهْدِیْ تھا۔ لَمْ کی وجہ سے مضارع بمعنی ماضی ہوا۔ کیا ہدایت نہیں کی۔ کیا موجب ہدایت نہیں ہوا۔

جب لازم کو حرف صلہ یا حرفِ جر لگا کر متعدی بنایا جائے تو معنی بھی بدل جاتے ہیں مثلاً ذَهَبَ گیا ذَهَبَ بِهٖ لے گیا۔ موجودہ صورت میں هَدٰى يَهْدِىْ پر اللام حرف صلہ لایا گیا ہے۔ يَهْدِىْ لِ ۔ واضح کرنا۔

= اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ ...... بِذُنُوْبِهِمْ۔ کیا ان لوگوں کو جو سابق اہل زمین کے بعد زمین کے وارث ہوئے ہیں اس امر واقعی نے واضح نہیں کردیا۔ کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے قصوروں پر انہیں پکڑ سکتے ہیں۔

= وَ نَطْبَعُ ...... لَا يَسْمَعُوْنَ۔ اگر یہ جملہ پہلے پر عطف ہے تو مطلب یہ ہوگا:۔

"اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا سکتے ہیں کہ وہ کچھ سنیں ہی نہیں۔

اور اگر یہ نیا جملہ ہے تو اس کا معنی ہوگا۔ (اگر یہ حقائق سے سبق نہ سیکھیں گے تو) ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے کہ وہ کچھ سن ہی نہ سکیں۔ (انسان دھیان دے کر نصیحت تبھی سنتا ہے اگر اس کا دل اثر قبول کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ اگر دل پر مہر لگی ہوئی ہے تو پھر سنتا کون ہے)

٧: ١٠١ = اَنْۢبَآئِهَا۔ اَنْبَاءٌ۔ نَبَأٌ کی جمع ہے۔ خبریں۔ نَبَأٌ۔ اس خبر کو کہتے ہیں جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظنِ غالب حاصل ہو۔ جس خبر میں یہ باتیں نہ ہوں اس کو نبأ نہیں کہتے۔ کوئی خبر اس وقت تک نبأ کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی جب تک کہ شائبہ کذب سے پاک نہ ہو۔ جیسے وہ خبر جو بطریق تواتر ثابت ہو۔ یا جس کو اللہ اور اللہ کے رسول نے بیان فرمایا ہو۔

= هَا۔ ضمیر واحد مؤنث غائب الْقُرٰى کی طرف راجع ہے۔ بستیوں سے یہاں مراد حضرت نوح۔ لوط۔ ہود۔ شعیب علیہم السلام کی قوموں کی بستیاں ہیں۔

= فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا۔ لام تاکید کے لئے۔ اور ہرگز نہ ہوا یہ کہ وہ ایمان لاتے۔ یعنی وہ ہرگز ایمان نہ لائے۔ (اس پر جس کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے) نیز ملاحظہ ہو ٧: ٨٩۔

٧: ١٠٢ = فَمَا وَجَدْنَا ..... مِنْ عَهْدٍ۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد کا پابند نہ پایا۔ مَا نافیہ ہے = اِنْ۔ مخفف ہے اِنَّ سے۔ اِنَّا وَجَدْنَا ضرور پایا ہم نے۔

= فٰسِقِيْنَ۔ حکم عدولی کرنے والے۔ نافرمانی کرنے والے۔ حدودِ شریعت سے نکل جانیوالے

٧: ١٠٣ = فَظَلَمُوْا بِهَا۔ فكفروا عنها۔ انہوں نے ان آیات سے انکار کردیا۔ ظلم کہتے ہیں کسی شے کو اس کی مخصوص جگہ سے ہٹا کر نقصان کے ساتھ یا زیادتی کے ساتھ یا وقت بدل کر یا جگہ بدل کر بے جگہ رکھ دینے کو۔ یہاں ظلم اس لئے استعمال ہوا کہ بجائے ان آیات پر ایمان لانے کے انہوں نے انکار کردیا۔

۷: ۱۰۵ = حَقِيْقٌ ۔ سزاوار۔ لائق ۔ ثابت ۔ قائم ۔ حَقٌّ سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ
حقٌّ کے اصل معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں جیسے کہ دروازے کی چول اپنے گڑھے میں ۔ اس طرح
میں فٹ آجاتی ہے کہ وہ استقامت کے ساتھ اس میں گھومتی رہتی ہے ۔
لفظ حق کئی طرح پر استعمال ہوتا ہے ۔
۱:۔ وہ ذات جو حکمت کے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو ایجاد کرے ۔ اس معنی میں باری تعالیٰ پر
حق کا لفظ بولا جاتا ہے ۔ مثلاً ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ (۶: ۶۲) پھر (قیامت کے
دن تمام) لوگ اپنے مالک برحق اللہ تعالیٰ کے پاس بلائے جائیں گے ۔
۲:۔ ہر وہ چیز جو مقتضائے حکمت کے مطابق پیدا کی گئی ہو۔ اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا
ہر فعل برحق ہے ۔ مثلاً مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۔ (۱۰: ۵) (اس نے سورج ۔ چاند کو
منور بنایا ۔ ان کی منزلیں مقرر کیں) یہ سب کچھ اس نے حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق پیدا کیا
۳:۔ کسی چیز کے بارہ میں اس طرح کا اعتقاد رکھنا جیسا کہ وہ نفس واقع میں ہے چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ
بعث ۔ ثواب ۔ عقاب اور جنت و دوزخ کے متعلق فلاں کا اعتقاد حق ہے ۔
۴:۔ وہ قول یا عمل جو اسی طرح واقع ہو جس طرح پر اس کا ہونا ضروری ہے اور اس مقدار اور اسی
وقت میں ہو جس مقدار میں جس وقت میں اس کا ہونا واجب ہے ۔ چنانچہ قرآن میں آیا ہے :۔
وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ (۱۰: ۳۳) اسی طرح خدا کا ارشاد ثابت ہو کر رہا ۔ یا حَقَّ
الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ۔ (۳۲: ۱۳) میری طرف سے یہ بات طے پا چکی ہے کہ میں دوزخ
بھر دوں گا ......
حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ ۔ حق یہی ہے کہ ۔ (میرے لئے) واجب یہی ہے کہ ۔ (میرے لئے) سزاوار
یہی ہے ۔
۷: ۱۰۷ = اَلْقٰى ۔ اَلْقٰى يُلْقِيْ اِلْقَاءٌ (افعال) ماضی واحد مذکر غائب اس نے زمین پر پھینکا
= فَاِذَا ۔ اذا یہاں دفعةً ۔ ناگہاں ۔ فوراً ۔ کے معنوں میں آیا ہے ۔ ویسے اس کا معنیٰ جب
اس وقت ۔ بھی ہے ۔
= ثُعْبَانٌ ۔ بہت بڑا سانپ ۔ اژدھا ۔ اسم ہے ۔ مذکر مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے
= مُبِيْنٌ ۔ صاف ۔ ظاہرًا ۔ کھلا ۔ سچ مچ کا ۔
۷: ۱۰۸ = نَزَعَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب فتح) نَزْعٌ سے باہر نکالا ۔
= بَيْضَآءُ ۔ سفید ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث بَيَاضٌ سے ۔ اس کی جمع بِيْضٌ ہے

اور مذکر اَبْیَضُ ۔

۷ : ۱۱۱ = اَرْجِہْ ۔ اَرْجِہُ تو اس کو ڈھیل دے ۔ تو اسے مہلت دے اِرْجَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے جس کے معنی ڈھیل دینے یا مہلت دینے کے ہیں یا ملتوی کرنے کے ۔ رجاء مادہ ۔ اَرْجِ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب ۔

آیات ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - میں مختلف اقوال ہیں

(۱)، اِنَّ ھٰذَا سے لے کر فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ تک سرداران قوم فرعون کا کلام ہے اور خطاب جملہ حاضرین دربار سے ہے ۔

(۲)، یہ کلام سرداران قوم فرعون کا ہے لیکن خطاب فرعون سے ہے ۔ اور جمع کا صیغہ برائے تعظیم لایا گیا ہے

(۳) اِنَّ ھٰذَا سے لے کر مِنْ اَرْضِکُمْ تک سرداران قوم کا خطاب فرعون سے ہے اور فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ فرعون کا خطاب سرداران قوم سے ہے کہ تم کیا مشورہ دیتے ہو ۔

اسی طرح آیت ۱۱۱ میں قَالُوْا کے متعلق مختلف صورتیں ہیں ۔

(ا)، اگر خطاب جملہ حاضرین دربار سے ہے تو جمع مذکر غائب کی ضمیر ان حاضرین کی طرف راجع ہے ۔

(ب)، اگر خطاب سرداران کا فرعون سے ہے (نمبر ۲ مذکورہ بالا) تو قَالُوْا سے مراد انہی سرداروں سے ہے ۔ جنہوں نے خطاب کے بعد فرعون کو ازخود تجویز پیش کی ۔

(ج) مذکورہ نمبر ۳ کی صورت میں ضمیر فاعل سرداروں کی طرف راجع ہے ۔

مندرجہ بالا صورتوں میں نمبر ۳ ۔ اور (ج) سے عبارت زیادہ واضح ہو جاتی ہے

علاوہ ازیں ایک اور امر حل طلب ہے وہ یہ ہے کہ آیات نمبر ۱۰۹ - ۱۱۰ - میں اِنَّ ھٰذَا سے لے کر مِنْ اَرْضِکُمْ تک کلام سرداران قوم فرعون کی طرف منسوب ہے لیکن سورۃ الشعراء (۲۶ : ۳۴ - ۳۵) میں یہ خطاب فرعون کی طرف سے سرداران کو ہے ۔ عبارت یوں ہے قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَہٗ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ بِسِحْرِہٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ (۳۵) لیکن حقیقت میں ہر دو میں کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر جب ناظرین (فرعون اور اس کے سرداران و دیگر حاضرین) بھونچکے رہ گئے تو باہمی چہ میگوئیوں میں یہ خدشہ ہر ایک کے دل میں تھا جو وہ اپنی اپنی زبانوں سے ادا کرنے لگے کہ یہ تو بڑا ماہر جادوگر معلوم دیتا ہے جس کا ارادہ اپنے جادو کے زور سے قبطیوں کو ان کے ملک سے باہر نکالنے اور حکومت پر خود قبضہ کرنے کا ہے ۔

= اَلْمَدَائِنِ ۔ مَدِیْنَۃٌ کی جمع ۔ مدینہ کی جمع مُدُنٌ بھی ہے ۔ معرف بہ ال

= خٰشِرِیْنَ۔ ہرکارے اکٹھے کرنے والے۔ جمع کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حَاشِرٌ واحد
١١٢:٧ = یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سَاحِرٍ عَلِیْمٍ۔ کہ وہ لے آئیں تمہارے پاس تمام سرکردہ ماہر جادوگروں کو
١١٣:٧ = اَلسَّحَرَۃُ۔ جادوگر۔ اس کی واحد سَاحِرٌ ہے۔
١١٥:٧ = اِمَّا۔ یہ کئی معنی دیتا ہے۔
(۱) حرف تفصیل ہوتا ہے جیسے اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا۔ (٧٦:٣)
ہم نے انسان کو راستہ دکھلا دیا۔ اب وہ شکرگذار بندہ بنے یا ناشکرا۔
(۲) شک وابہام کے موقع پر بھی آتا ہے جیسے جَآءَ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو۔ یا تو زید آیا ہے یا عمرو
گویا یہ معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کون آیا ہے۔
(۳) اباحت اور تخییر کے معنی بھی دیتا ہے۔ جیسے آیۂ ہذا۔ نیز ملاحظہ ہو (٧: ٣٥)
١١٦:٧ = وَاسْتَرْھَبُوْھُمْ۔ انہوں نے ان کو ڈرایا۔ دہشت زدہ کر دیا۔ اِسْتِرْھَابٌ (استفعال)
سے ماضی جمع مذکر غائب۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب الناس کے لئے ہے
الرَّھْبُ۔ الرَّھْبَۃُ۔ ایسے خوف کو کہتے ہیں جس میں احتیاط اور اضطراب بھی ہو جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
رَھْبَۃً (٥٩: ١٣) تمہاری ہیبت تو (ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے) بڑھ کر ہے۔
١١٧:٧ = تَلْقَفُ۔ وہ نگل جاتی ہے۔ وہ نگل جائے گی۔ یہاں مضارع بمعنی ماضی وہ نگل گئی (باب
سَمِعَ) لَقْفٌ سے جس کے معنی پھرتی سے لے لینے اور جھٹ اتار لینے کے ہیں خواہ منہ میں نگلنے کی صورت
میں ہو یا ہاتھ سے لے لینے کی شکل میں۔
= یَاْفِکُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِفْکٌ سے (باب ضرب) جس کو وہ پلیٹ رہے تھے۔
جس کو وہ جھوٹے طور پر بنا رہے تھے۔ اِفْکٌ جھوٹ۔
١١٩:٧ = ھُنَالِکَ۔ اسم ظرف زمان ومکان۔ وہاں۔ اس جگہ۔ اس وقت۔
= صٰغِرِیْنَ۔ ذلیل۔ بے عزت۔
١٢٠:٧ = اُلْقِیَ۔ وہ ڈالا گیا۔ وہ پھینک دیا گیا۔ اِلْقَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے
جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقت کو دیکھ کر وہ اس طرح بے اختیار سجدہ میں گر گئے گویا کسی بیرونی
طاقت نے ان کو سجدہ میں گرا دیا ہے۔
امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ وہ اس طرح فوراً سجدہ میں گرے کہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی بیرونی طاقت نے
پکڑ کر ان کو سجدہ میں گرا دیا ہے۔
سورۂ ھود میں ہے وَجَآءَہٗ قَوْمُہٗ یُھْرَعُوْنَ اِلَیْہِ۔ (١١: ٧٨) اور اس کی قوم کے

لوگ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئے (یعنی وہ یوں دوڑ کر آئے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو پیچھے سے کوئی ہانک کر بھگائے لا رہا ہے۔ یعنی ان کی شدت جذبات اور سرعتِ کار سے یوں نظر آرہا تھا کہ ان کو اس فعل پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس اظہار کے لئے فعل مجہول لایا گیا ہے

۷: ۱۲۳ = مَكْرٌ۔ چال۔ نیز ملاحظہ ہو ۷: ۹۹۔

۷: ۱۲۴ = لَاُقَطِّعَنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ واحد متکلم۔
میں ضرور ضرور کاٹوں گا۔ تَقْطِيْعٌ (تفعيلٌ) سے۔ جس کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں
قطع کا لفظ ہر قسم کی چیز کے جدا کرنے کے لئے آتا ہے خواہ مادّی ہو یا غیر مادّی۔
= مِنْ خِلَافٍ۔ مختلف طرفوں سے۔ یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔
= لَاُصَلِّبَنَّكُمْ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ میں تم کو ضرور سولی چڑھاؤنگا (تَصْلِيْبٌ (تَفْعِيْلٌ) سے۔
جس کے معنی سولی چڑھانا کے ہیں۔ صَلِيْبٌ۔ سُولی۔

۷: ۱۲۶ = تَنْقِمُ۔ تو بیر کرتا ہے۔ تو انکار کرتا ہے۔ تو عیب دیتا ہے۔ تو ناپسند کرتا ہے (باب ضَرَبَ سَمِعَ) نَقْمٌ سے جس کے معنی غصہ ہونے۔ ناپسند کرنے اور انکار کرنے کے ہیں خواہ اس کا اظہار زبان سے ہو یا سزا دے کر۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ مَآ استفہامیہ ہے۔
= اَفْرِغْ عَلَيْنَا۔ توہم پر بہادے۔ تو انڈیل دے۔ دہانہ کھول دے۔
اِفْرَاغٌ (اِفْعَالٌ) جس کے معنی بہانا یا دہانہ کھولنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ یہاں ایک مادی چیز کے طور پر صبر کے بہاتے اور دہانہ کھولنے کا سوال کیا جا رہا ہے۔ یعنی صبر ان پر اس طرح بہایا جائے کہ وہ سب پہ چھا جائے گویا صبر بمنزلہ ظرف کے ہو اور مانگنے والے بمنزلہ مظروف فیہ کے۔

۷: ۱۲۷ = تَذَرُ۔ تو چھوڑتا ہے۔ تو چھوڑے گا۔ وَذْرٌ سے۔ اس فعل کی ماضی مستعمل نہیں
= يَذَرَكَ۔ وہ تجھے چھوڑ دیتا ہے اس میں فاعل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ك ضمیر مفعول فرعون کے لئے ہے۔
= قَاهِرُوْنَ۔ غالب۔ مسلّط۔

۷: ۱۲۹ = اُوْذِيْنَا۔ ہم کو ستایا گیا۔ ہم کو سزا دی گئی۔ اِيْذَاءٌ (اِفْعَالٌ) ماضی مجہول جمع متکلم۔ اٰذٰى ماضی معروف۔ اُوْذِيَ۔ ماضی مجہول اَذًى۔ مادہ
فَيَنْظُرَ۔ مضارع واحد مذکر غائب (باب نَصَرَ) کہ وہ دیکھے۔

۷: ۱۳۰ = السِّنِيْنَ۔ قحط۔ سال۔ برس۔ سَنَةٌ کی جمع۔ قحط سالی۔
= نَقْصٍ۔ مصدر۔ کم کرنا۔ اسم کمی۔ (باب نَصَرَ)

۷ : ۱۳۱ = لَنَا هٰذِہٖ۔ یہ ہمارا حق تھا۔ اس کے ہم مستحق تھے۔
= تُصِبْهُمْ۔ ان کو پہنچے۔ اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَۃٌ (افعال) کسی کو تکلیف کا آلینا۔ تکلیف پہنچنا۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔
= یَطَّیَّرُوْا۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَطَیُّرٌ (تفعّل) سے اصل میں یَتَطَیَّرُوْنَ تھا۔ اَنْ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ یَتَطَیَّرُوْا ہو گیا۔ تؔ کو طؔ میں مدغم کرکے طؔ کو مشدّد کردیا یَطَّیَّرُوْا ہو گیا۔ معنی وہ بُرا شگون لیتے تھے۔ وہ بدشگونی کرتے تھے۔ یَتَطَیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَہٗ۔ حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو بدشگون ٹھہراتے۔
= طٰٓئِرُھُمْ۔ ان کا شگونِ بَد۔ ان کی فالِ بَد۔ ان کی بُری قسمت۔ ان کی نحوست۔ ان کی نامبارکی اصل میں۔ طائر کے معنی اڑنے والا کے ہیں۔ طَارَ یَطِیْرُ طَیَرَانٌ کا استعمال اسی معنی میں ہوتا ہے لیکن عرب جاہلیت کا معمول تھا کہ جب وہ کسی اہم کام کا ارادہ کرتے تو پرندوں کو للکارتے اور ان سے فال لیتے۔ اگر پرندے دائیں سے بائیں نکل جاتے تو اسے بُرا سمجھتے اور منحوس تصور کرتے اور پھر اس کام کو نہ کرتے۔ چنانچہ اس طرح اس کا استعمال پرندوں سے بُرا شگون لینے کے معنی میں ہونے لگا۔ پھر ہر اس شے کے لئے کہ جس سے بدفالی لی جائے۔ یا اسے منحوس سمجھا جائے اس کا استعمال ہونے لگا۔

الغرض چونکہ عرب پرندے کو شوم اور نحوست کی دلیل سمجھتے تھے اس لئے مدلول کو دلیل کا نام دے کر خود طائر اور طیر کو شوم سے موسوم کردیا۔ طائر کا استعمال حصہ اور نصیب میں بھی کرتے ہیں۔
= عِنْدَ اللّٰہِ۔ مِنْ جَانِبِ اللّٰہِ۔ اللہ کی طرف سے ہے۔ (مکافاتِ عمل کے قانون کے مطابق ان کے نصیب میں کردیتا ہے)
۷ : ۱۳۲ = مَھْمَا۔ جو کوئی بھی۔ جو کچھ بھی۔ جب کبھی۔ مَھْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ۔ جو کچھ تم کرو گے بس بھی کروں گا۔

مَھْمَا تَاْتِنَا مِنْ اٰیَۃٍ۔ تو کوئی بھی نشانی لائے گا۔ تو جب کبھی بھی کوئی نشانی لائے گا۔

زمخشری نے اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ بِہٖ کی ضمیر لفظ کی رعایت سے اور بِہَا کی مؤنث ضمیر معنی کے لحاظ سے لائی گئی ہے۔ ہر دو میں ضمیر آیۃ کی طرف راجع ہے۔
۷ : ۱۳۳ = اَلْجَرَادَ۔ اسم جنس۔ ٹڈی۔ ملخ۔ جَرَادَۃٌ واحد۔ اَلْقُمَّلَ۔ اسم جنس۔ غلہ کو کھا جانے والا کیڑا۔ چیچڑی کی جنس سے۔ جوئیں۔ اَلضَّفَادِعَ۔ مینڈک۔ جمع۔ اس کی واحد ضِفْدَعٌ ہے۔

= مُفَصَّلٰتٍ ۔ اسم مفعول ۔ جمع مؤنث ۔ تَفْصِيْلٌ ۔ مصدر ۔ جُداجُدا ۔ کھلی ہوئی ۔ واضح
۷ : ۱۳۴ = اَلرِّجْزُ ۔ عقوبت ۔ بلا ۔ عذاب ۔ کپکپا دینے والا ۔ اور لرزا دینے والا عذاب
= اُدْعُ ۔ تو مانگ ۔ تو دعا کر ۔ تو بلا ۔ (باب نصر) دَعْوَةٌ سے ۔ امر ۔ واحد مذکر حاضر ۔
= بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۔ اس عہد کے واسطے سے جو اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے ۔
= كَشَفْتَ عَنَّا ۔ تو نے ہم پر سے ہٹا دیا ۔
۷ : ۱۳۵ = اِلٰی اَجَلٍ ۔ ایک مقررہ مدت کے لئے ۔ ایک مقررہ مدت تک ۔
= هُمْ بَالِغُوْهُ ۔ جس کو انہوں نے مکمل کرنا ہی تھا ۔ اس مدت تک انہوں نے پہنچنا ہی تھا ۔
یعنی جب ان کو لامحالہ عذاب عظیم آنا ہی تھا ۔

یہ عذاب عظیم ان کا دریائے قلزم میں غرق ہونا تھا ۔ ان کو جو مہلت دی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا کے نتیجہ میں وہ ایک مقررہ وقت تک تھی اور وہ وقت مقررہ ان کی غرقابی کا وقت تھا ۔ اس وقت تک ان کا زندہ رہنا بہرکیف ان کا مقدر تھا ۔ اور اس درمیانی عرصہ کے لئے ان کو پہلے عذاب سے (یعنی جراد ۔ قمل ۔ ضفادع ۔ دم سے) نجات دی گئی ۔ اس وقت مقررہ کو وہ پہنچنے والے تھے کہ انہوں نے پھر توبہ کا عہد جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا توڑ دیا ۔ اور وہ اس طرح اپنی کرتوت پر غرقابی کے عذاب کے مستحق ہو گئے اور کیفر کردار کو پہنچ گئے ۔

= اِذَا ۔ یکلخت ۔ نیز ملاحظہ ہو ۷ : ۱۰۷ ۔
= يَنْكُثُوْنَ ۔ مضارع ۔ جمع مذکر غائب ۔ نَكْثٌ مصدر (باب نصر) وہ توڑنے لگتے ہیں ۔
وہ توڑ دیتے ہیں ۔
۷ : ۱۳۶ = فَانْتَقَمْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ پس ہم نے انتقام لیا ۔ بدلہ لیا ۔
= اَلْيَمِّ ۔ اسم جنس ۔ دریا ۔ يَمٌّ ۔ مصدر ۔ دریا میں ڈالنا ۔ دریا کا ساحل پر چڑھ آنا ۔
۷ : ۱۳۷ = كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ ۔ جو کمزور سمجھے جاتے تھے ۔ جسے حقیر و ذلیل سمجھا جاتا تھا ۔ یعنی بنی اسرائیل ۔ ماضی استمراری مجہول ۔
= مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ۔ زمین کے شرق و غرب کا ۔ ارض سے مراد یہاں مصر و شام کے دونوں ملک ہیں ۔ والارض ھی ارض الشام والمصر ۔ (قرطبی)
= کلمۃ الحسنیٰ ۔ وعدۂ خیر ۔ وھی وعدہم بالنصر علیٰ عدوھم والتمکین فی الارض من بعدھم ۔ ان کے دشمنوں پر فتح و نصرت ۔ اور ان کے بعد ملک میں اقتدار کا وعدہ ۔
= دَمَّرْنَا ۔ ہم نے ہلاک کر دیا ۔ ہم نے خراب کر دیا ۔ ہم نے اکھیڑ مارا ۔ تَدْمِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) سے

ماضی جمع متکلم۔

= کَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ہ (باب ضَرَبَ ۔ نَصَرَ) جو بلند عمارتیں وہ بنایا کرتے تھے۔ جن عمارتوں کو وہ اونچا بناتے تھے۔ جو چھتریاں وہ بناتے تھے۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ عَرْشٌ۔ مصدر۔ لکڑیوں کی چھتری بنانا۔ مکان بنانا۔ تَعْرِیْشُ الْبَیْتِ۔ گھر کی چھت بنانا۔

۷ : ۱۳۸ - جُوْزْنَا۔ جَاوَزَ۔ یُجَاوِزُ مُجَاوَزَۃٌ۔ پار کرنا۔ آگے گذر جانا۔ یا پار کرانا۔ پار اتارنا ہم نے پار کرا دیا۔ ہم نے پار اتار دیا۔ جَوْزٌ سے جس کے معنی وسط کے ہوتے ہیں۔ جَوْزُ الطَّرِیْقِ راستے کا وسط۔ جَاوَزَہٗ۔ کسی چیز کے وسط سے آگے گذر جانا۔ فَلَمَّا جَاوَزَہٗ ھُوَ (۲ : ۲۴۹) پھر جب وہ (حضرت طالوت) اس دریا کے وسط سے آگے گذر گئے۔ یعنی پار ہو گئے۔ آیۃ ہذا میں:۔ ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کر دیا۔ جائز۔ جوانہ۔ جائزہ۔ مجاز۔ سب جَوْزٌ سے مشتق ہیں

= فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ۔ تو ان کا ایک قوم پر گذر ہوا۔ وہ ایک قوم پر جا نکلے۔

= یَعْکُفُوْنَ - عَکَفَ یَعْکُفُ (باب نَصَرَ) عُکُوْفٌ سے جس کے معنی تعظیماً کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا۔

شریعت کی اصطلاح میں الاعتکاف کے معنی ہیں عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور اس سے باہر نہ نکلنا۔ یَعْکُفُوْنَ عَلٰی اَصْنَامٍ لَّھُمْ۔ اپنے بتوں کی عبادت میں مگن بیٹھے رہتے تھے۔

۷ : ۱۳۹ = ھٰٓؤُلَآءِ۔ قوم کی طرف اشارہ ہے

= مُتَبَّرٌ۔ اسم مفعول۔ واحد۔ تَتْبِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ ٹوٹ جانے والا۔ ٹوٹا ہوا۔ تباہ برباد۔ ہر ٹوٹے ہوئے برتن کو بھی مُتَبَّرٌ کہتے ہیں۔

تَبَارٌ۔ ہلاکت۔ مِتْبَر۔ کلہاڑا۔ (جس سے ہلاک کیا جا سکتا ہے)، قرآن میں ہے وَلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا (۱۷ : ۷) اور جس چیز پر غلبہ پاویں اسے تباہ کر دیں۔ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (۷۱ : ۲۸) اور ظالم لوگوں کے لئے اور زیادہ تباہی لا۔

= مَا ھُمْ فِیْہِ۔ جس (کام) میں وہ لگے ہوئے ہیں۔ (وہ ہلاک و برباد ہونے والا ہے)

۷ : ۱۴۰ = اَبْغِیْکُمْ۔ میں تمہارے لئے تلاش کروں۔ اَبْغِیْ۔ مضارع واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

۷ : ۱۴۱ = اِذْ بمعنی اُذْکُرُوْا۔ یاد کرو۔

= یَسُوْمُوْنَکُمْ۔ وہ تم کو تکلیف دیتے تھے۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ سَوْمٌ۔ مصدر۔

نیز ملاحظہ ہو۔ ۲ : ۴۹ اور ۳ : ۱۴ ۔
= بَلَآءٌ ۔ آزمائش ۔ مصدر ہے ۔ جب باب نَصَرَ سے ہو تو بمعنی آزمائش ۔ آتا ہے ۔ اور جب باب سمع سے آئے تو بمعنی زائل ہونا ۔ بوسیدہ ہونا آتا ہے ۔ جیسے هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۔ (۲۰ : ۱۲۰) کیا میں تم کو ایک ایسا درخت نہ بتاؤں جو ہمیشہ رہے اور ایسی بادشاہت جو کبھی زائل نہ ہو ۔

۷ : ۱۴۲ = فَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور پورا کیا ہم نے ان (تیس راتوں) کو (مزید) دس راتوں سے ۔
= فَتَمَّ ۔ پس تمام ہوا ۔ یعنی پورا ہو گیا ۔
= مِيْقَاتُ ۔ ظرف زمان ۔ مقررہ وقت ۔ میعاد ۔ وہ میعاد وقت جس میں مقررہ کام کیا جاوے ۔ امام راغب نے اس کو اسم آلہ (بروزن مفعال) کہا ہے ۔
= اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔ چالیس راتیں ۔ یہی مدت چلہ کشی کی اصل ہے ۔ وضاحت کے لئے کتب تفسیر کی طرف رجوع کریں ۔

۷ : ۱۴۳ = اَرِنِيْٓ ۔ ای ادنی ذاتك او نفسك ۔ مجھے اپنی ذات اقدس دکھائیں ۔
= اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۔ کہ میں تجھے دیکھ سکوں ۔ تیرا دیدار کر سکوں ۔
= اِسْتَقَرَّ ۔ وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا ۔ استقرار (استفعال) سے جس کے معنی ٹھہرے رہنے اور قرار پکڑنے کے ہیں ۔
= تَجَلّٰى ۔ اس نے تجلی کی ۔ وہ روشن ہوا ۔ وہ ظاہر ہوا ۔ وہ جلوہ افروز ہوا ۔ تَجَلِّيٌ سے جس کے معنی ہویدا اور ظاہر ہونے کے ہیں ماضی واحد مذکر غائب ۔ باب تفعّل ۔
= دَكًّا ۔ ریزہ ریزہ کرنا ۔ ڈھا کر برابر کرنا ۔ کوٹ کوٹ کر ہموار کرنا ۔ دَكٌّ سے جس کا معنی ہموار اور نرم زمین کے ہیں ۔ چونکہ نرم اور ہموار زمین ریزہ ریزہ ہوتی ہے اسی لئے اسی مناسبت سے اس کے مصدر کے معنی مقرر ہوئے ۔ دَكَّةٌ (باب نَصَرَ) مصدر ۔
= خَرَّ ۔ وہ گر پڑا ۔ خَرٌّ (باب ضرب) سے ماضی واحد مذکر غائب ۔
= صَعِقًا ۔ بے ہوش ۔ صَعِقَ يَصْعَقُ ۔ صَعِقٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔
صَعِقٌ ۔ قرآن میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے ۔ مثلاً :۔
(۱) فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ۔ (۳۹ : ۶۸) تو جو لوگ آسمان میں ہیں اور زمین میں ہیں سب کے سب مر جائیں گے ۔

(۲) نَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۔ (۴۱: ۱۳) میں تم کو مہلک عذاب سے ڈراتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر وہ عذاب آیا تھا۔

(۳) وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۤءُ (۱۳ : ۱۳) اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ یہ تینوں چیزیں دراصل صاعقہ کے آثار میں سے ہیں کیونکہ اس کے اصل معنی تو فضا میں سخت آواز کے ہیں۔ پھر کبھی تو اس آواز سے صرف آگ ہی پیدا ہوتی ہے (بجلی کی کڑک) اور کبھی وہ عذاب اور موت کا سبب بن جاتی ہے۔

قتادہ نے یہاں موت کے معنی ہی لئے ہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہاں بیہوشی اور غشی مراد ہے (لیکن یہ بھی نیند کی طرح ایک قسم کی موت ہے)

= اَفَاقَ ۔ وہ ہوش میں آیا۔ اسے افاقہ ہوا۔ افاقۃٌ سے (باب افعال) نشہ یا غشی کے بعد ہوش آنا۔ یا مرض کے بعد قوت پانا۔ فوق مادہ۔

۷ : ۱۴۴ = اِصْطَفَيْتُكَ ۔ میں نے تجھ کو امتیاز دیا۔ میں نے تجھ کو برگزیدہ کر دیا۔ میں نے تجھ کو سرفراز کیا۔ اِصْطِفَاءٌ (افتعال) صَفْوٌ مادہ۔ الصَّفَاءُ کے اصل معنی کسی چیز کا ہر قسم کی آمیزش سے پاک اور صاف ہونا کے ہیں۔ الْاِصْطِفَاءُ کے معنی پاک اور صاف چیز کا لے لینا۔ جیسے الْاِجْتِبَاءُ کے معنی عمدہ چیز کا منتخب کر لینا اسی سے ہے المصطفیٰ اور المجتبیٰ۔

۷ : ۱۴۵ = اَلْاَلْوَاحُ ۔ لَوْحٌ ۔ کی جمع۔ تختیاں۔ (جن پر توراۃ لکھی ہوئی تھی)

= مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۔ كَتَبْنَا کا مفعول

= مَوْعِظَةً (بطور نصیحت کے) وَتَفْصِيْلًا (بطور تفصیل کے)

لِكُلِّ شَيْءٍ ۔ مبدل منہ۔ یعنی ہر وہ شی لکھ دی جس کی بطور نصیحت یا بطور تفصیل بنی اسرائیل کو ضرورت تھی

= اَحْسَنِهَا ۔ اس کی خوبیوں کو۔

= سَاُورِيْكُمْ ۔ میں عنقریب تمہیں دکھاؤں گا۔ سَ مستقبل قریب کے لئے۔ اُرِيْكُمْ ۔ میں تم کو دکھاؤں گا۔ اَرٰى يُرِيْ اِرَاءَةٌ۔ (افعال) دکھانا كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر رای۔ مادّہ۔

= دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ نافرمانوں کا گھر۔ مفسرین کے اس میں مختلف اقوال ہیں۔

آخرت کا ٹھکانہ۔ جہنم (مجاہد) جہنم (الحسن وعطاء) ملک شام جہاں قرونِ ماضی کے نافرمانوں کے کھنڈرات ہیں۔ (قتادہ) ملک مصر جہاں فرعون اور اس کی قوم کے کھنڈرات ہیں۔

۷ : ۱۴۶ = سَاَصْرِفُ ۔ میں عنقریب پھیر دوں گا۔ فعل با فاعل۔ اَلَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ مفعول فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۔ اَلَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ سے حال۔ عَنْ اٰيٰتِيَ ۔ متعلق فعل۔ جو لوگ زمین

ہر بغیر حق کے تکبر و نخوت سے کام لیتے ہیں عنقریب میں ان کو (اس پاداش میں) اپنی آیات (کی پیروی) سے پھیر دوں گا۔

اور تصریف کیا ہو گی، اس کا بیان وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ .... سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ میں کیا گیا ہے کہ اگر وہ تمام معجزات و حقائق کو دیکھ بھی لیں تو بھی ایمان نہ لاویں۔ اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اختیار نہ کریں۔ (اس کے برعکس) اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو جھٹ اپنا لیں (وائے محرومی)

= ذٰلِكَ۔ اشارہ ہے تصریف کی طرف۔ یعنی یہ تصریف اس لئے ہے کہ بِاَنَّهُمْ .... غٰفِلِیْنَ۔

۷ : ۱۴۷ = هَلْ۔ استفہام انکاری۔ (نہیں دی جائے گی ان کو جزاء مگر اس فعل کی جس کا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے)

۷ : ۱۴۸ = اِتَّخَذَ۔ بنالیا۔ اختیار کر لیا۔ پسند کر لیا۔ ٹھہرالیا۔

= حُلِیِّهِمْ۔ ان کے زیورات۔ ان کے گہنے۔ حُلِیٌّ حَلْیٌ کی جمع۔ مضاف مضاف الیہ۔

حَلِیَ یَحْلٰی۔ (سمع) آراستہ ہونا۔ حَلْیٌ آراستہ کرنا۔

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ (۱۸ : ۳۱) ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے

= عِجْلًا۔ گائے کا بچھڑا۔ گوسالہ۔ جَسَدًا۔ خون و گوشت رکھنے والا۔ یا ڈھانچہ بغیر روح کے۔

= لَهٗ خُوَارٌ۔ گائے کی آواز (اس سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی)

(جب حضرت موسیٰ میقاتِ رب کی خاطر طور پر گئے ہوئے تھے تو سامری نے بنی اسرائیل سے زیورات لے کر بچھڑے کا سا مجسمہ بنایا۔ جو گائے کی سی آواز نکالتا تھا)

= اِتَّخَذُوْهُ۔ ای اتخذوہ الٰهًا۔

۷ : ۱۴۹۔ سُقِطَ۔ گرادیا گیا۔ (باب نصر) سُقُوْطٌ سے جس کے معنی گر پڑنے کے ہیں۔

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ۔ محاورہ ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ نادم ہوئے۔ اصل میں تھا سُقِطَ النَّدَمُ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ۔ ندامت ان کے ہاتھوں میں ڈال دی گئی۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ۔ جب حقیقت پا کر کہ نہ تو وہ عِجل بات کر سکتا ہے اور نہ کوئی راہِ ہدایت دکھا سکتا ہے۔ وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوئے۔

۷ : ۱۵۰ = غَضْبَانَ۔ صیغہ مبالغہ۔ سخت غضبناک۔ غضبان وہ شخص جس کے غصہ میں شدت ہو۔ غُضُبَّةٌ۔ وہ شخص جس کو جلد غصہ آجائے۔

= اَسِفًا۔ مصدر ہے۔ افسوس کرنا۔ پچھتاوا۔ شدید الغضب (شدید غصہ میں) —

حَزِيْنًا۔ متاسف۔

= بِئْسَمَا۔ بُرا ہے جو کچھ۔ بُری ہے وہ چیز۔ مَا بمعنی شئ کے تمیز ہے بِئْسَ کے فاعل مضمر کی۔ یا مَا موصولہ ہے بمعنی الَّذِیْ۔ اور بِئْسَ کا فاعل ہے۔

= خَلَفْتُمُوْنِیْ۔ تم نے میری جانشینی کی۔ تم نے میرے بعد کیا۔

= اَعَجِلْتُمْ۔ اَ۔ استفہامیہ۔ عَجِلْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم نے جلدی کی۔ تم نے جلدبازی کی۔ عَجَلٌ اور عُجْلَۃٌ سے۔

= اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ۔ کیا تم نے اپنا رب کا حکم آنے سے پہلے ہی یہ جلدی کر ڈالی۔ یعنی میں جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کے احکام وصول کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ تاکہ تمہارے پاس لاؤں اور تم ان احکام کے مطابق عمل کرو۔ لیکن تم نے اس کا انتظار کئے بغیر اتنی شتابی سے ایک گو سالہ کو خدا بنا ڈالا۔

= يَجُرُّهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ جَرٌّ مصدر (باب نَصَرَ) ہٗ ضمیر مفعول اس کو کھینچتے ہوئے

= ابْنَ اُمَّ۔ يَا حرفِ ندا محذوف۔ اِبْنَ اُمَّ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ۔

یا ابْنَ اُمَّ میں بعض نے میم کو کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے اصل میں ابْنَ اُمِّیْ تھا۔ ی کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا۔ میم کو مفتوح پڑھنے والوں کے نزدیک بھی میم پر فتح زیادۃ تخفیف کی وجہ سے ہے۔

= اِسْتَضْعَفُوْنِیْ۔ انہوں نے مجھے کمزور سمجھا۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ باب استفعال۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔

= لَا تُشْمِتْ بِیَ۔ تو نہ ہنسا۔ تو نہ خوش کر۔ الشَّمَاتَۃُ کے معنی دشمن کی مصیبت پر خوش ہونے کے ہیں۔ اَشْمَتَ اللّٰہُ بِہِ الْعَدُوَّ۔ کے معنی ہیں۔ اللہ اسے مصیبت پہنچائے جس سے اس کے دشمن خوش ہوں۔

فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ۔ تو ایسا نہ کر کہ دشمن مجھ پر ہنسیں۔ لَا تُشْمِتْ۔ فعل نہی۔ واحد مذکر حاضر۔ اِشْمَاتٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ حدیث شریف میں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُری تقدیر سے اور بدبختی سے اور ایسی بات سے جس سے دشمن خوش ہوں

۷:۱۵۲ = سَيَنَالُهُمْ۔ سَ۔ مستقبل قریب کے لئے ہے يَنَالُ مضارع واحد مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب۔ عنقریب ان کو آپہنچے گا۔ عنقریب ان کو آئیگا۔ نَيْلٌ۔ مصدر۔ نَالَ يَنَالُ (باب سمع)

= اَلْمُفْتَرِیْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر۔ افترا پرداز۔ بہتان باندھنے والے ۔ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ فری۔ مادہ۔

اِفْتِرَاءٌ کا لفظ صلاح اور فساد دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال فساد ہی کے معنوں میں ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں جھوٹ۔ شرک اور ظلم کے موقعوں پر استعمال کیا گیا ہے ۔ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا۔ (۴ : ۴۸) جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ (۱۱ : ۵۰) تم (شرک کر کے خدا پر) محض بہتان باندھتے ہو۔

۷ : ۱۵۳ = مِنْ بَعْدِهَا ۔ ای مِنْ بَعْدِ السَّيِّئَاتِ (من بعد التوبۃ) ھا ضمیر سیئات کے لئے ہے ۔

۷ : ۱۵۴ = سَكَتَ ۔ وہ تھم گیا۔ اس نے سکوت (خاموشی) اختیار کیا۔ (باب نَصَرَ) سُکُوْتٌ سے ماضی واحد مذکر غائب ۔ اَلسُّکُوْتُ ۔ سکوت ترکِ کلام کے ساتھ مخصوص ہے اور چونکہ سکوت ،سکون کی بھی ایک قسم ہے ۔ اس لئے یہاں اس آیۃ میں اس کا استعمال بطور استعارہ سکون ہی کے معنوں میں ہوا ہے ۔

= نُسْخَتِهَا ۔ نسخہ یعنی کتاب ۔ لکھی ہوئی تحریر ۔ مضامین ۔ ان کے مضامین میں (رحمت اور ہدایت تھی)

= یَرْهَبُوْنَ ۔ وہ ڈرتے ہیں ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ رَهْبٌ (باب فتح) سے

۷ : ۱۵۵ = اِخْتَارَ قَوْمَهٗ ۔ ای اختار من قومہ ۔ اختیار (افتعال) سے اس نے اپنی قوم سے چن لئے ۔

= لِمِيْقَاتِنَا ۔ ہمارے مقررہ وقت پر ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ مِيْقَاتٌ اسم ظرف زمان ۔ طے شدہ ، مقرر شدہ وقت ۔

= اَلرَّجْفَةُ ۔ الزلزلۃ الشدیدۃ ۔ الرجف (باب نصر) اضطراب شدید کو کہتے ہیں ۔ رَجَفَتِ الْاَرْضُ ۔ زمین زلزلہ سے ہل گئی ۔ بَحْرٌ رَجَّافٌ ۔ متلاطم سمندر (نیز دیکھو ۷ : ۹۱)

= مِنْ قَبْلُ ۔ مِنْ بَعْدُ کی ضد ہے ۔ قَبْلُ اور بَعْدُ کو اضافت لازمی ہے جب بغیر اضافت کے آئے گا ۔ یا تو اس پر ضمہ ہوگا ۔ یا اس پر دو زبر ہوں گے ۔ بَعْدًا ۔ قرآن مجید میں بَعْدًا استعمال نہیں ہوا ہے ۔

= اِنْ هِیَ ۔ میں اِنْ نافیہ ہے ۔

= فِتْنَتُكَ - فتنۃ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تیری آزمائش۔ فتنہ کے معنی عذاب کے بھی ہیں جیسے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ -(۵۱: ۱۴) اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یعنی عذاب کا مزہ چکھو۔ یا يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ (۵۱: ۱۳) جس دن ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔

۷: ۱۵۶ = اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ - بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کرلیا ہے۔ هَادَ يَهُوْدُ (باب نصر) سے - هُدْنَا - ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے هَادَ بمعنی رَجَعَ ہے۔ اس کا معنی تُبْنَا ہو سکتا ہے ہم (اپنے کئے پر) تائب ہیں۔

= اُصِيْبُ بِهٖ - جسے میں اس کو دیتا ہوں (جسے میں چاہوں) اَصَابَ يُصِيْبُ اِصَابَةٌ (افعال) سے مضارع واحد متکلم۔

= سَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ - میں اس کو لکھ دوں گا ھا۔ ضمیر واحد مؤنث غائب رَحْمَة کی طرف راجع ہے۔ میں اس کو مقدر کردوں گا۔ اسے (رحمت کو ان کی تقدیر میں) لکھ دوں گا۔

۷: ۱۵۷ = اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ بدل ہے اَلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ کا۔

فَسَاَكْتُبُهَا .... كَانَتْ عَلَيْهِمْ. کا ترجمہ ہوگا۔ میں اپنی رحمت کو ان لوگوں کی قسمت میں لکھ دوں گا۔ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو پیروی کرتے ہیں اس رسول اور نبی امی کی جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزوں کو۔ اور ان پر سے اس بوجھ کو اتارتا ہے (جس میں وہ دبے ہوئے ہیں) اور وہ بندش یا زنجیریں کھولتا ہے جنہوں نے ان کو جکڑ رکھا ہے

= الرَّسُوْلَ - پیغمبر۔ بھیجا ہوا۔ رِسَالَةٌ سے بروزن فَعُوْلٌ۔ اور یہ مُرْسَلٌ بروزن مُفْعَلٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول کہا گیا ہے۔

= النَّبِيَّ - صفت مشبہ کا صیغہ ہے اصل میں نَبِيْءٌ تھا۔ ہمزہ کو یاء سے بدل کر یا، میں مدغم کردیا گیا۔ نَبِيٌّ ہوا۔ بمعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی بناء پر غیب کی باتیں بتانے والا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق خبریں دینے والا۔ مخلوق کی طرف مبعوث ہونے کے باعث النبیّ کہا گیا ہے۔

= اَلْاُمِّيَّ - جو نہ لکھ سکے نہ کتاب پڑھ سکے۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب۔ ہم امی جماعت ہیں نہ لکھنا جانیں، نہ حساب کرنا۔ بعض کے نزدیک اُمِّيٌّ اُمٌّ کی طرف منسوب ہے جس طرح ایک نوزائیدہ بچہ

پڑھنا لکھنا نہیں جانتا۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔

بعض نے کہا ہے کہ اُمّی۔ امُّ القُرٰی (مکہ) کی وجہ سے ہے۔ چونکہ اہل مکہ یعنی قریش من حیث القوم بے پڑھے لکھے ہی تھے۔ اس لئے بے پڑھے لکھے شخص کو اُمّی کہا جانے لگا۔

لفظ اُمّی آپ کے حق میں صفت مدح ہے دوسروں کے حق میں نہیں۔ جس طرح صفتِ تکبر ذات باری تعالیٰ کے لئے صفتِ مدح ہے اور غیر کے لئے مذموم۔

= اِصْرَهُمْ۔ ان کے بوجھ۔ مضاف مضاف الیہ۔ یہاں مراد ان سخت احکام سے جو یہودیوں پر عائد تھے۔ اِصْرٌ۔ بھاری بوجھ۔ تکلیف شاقہ۔ دشوار امر۔

= يَضَعُ۔ مضارع واحد مذکر غائب وَضْعٌ مصدر۔ باب فتح۔ وہ اتارتا ہے۔ وہ دور کرتا ہے۔

= اَلْاَغْلٰلُ۔ قیدیں۔ طوق۔ ہتھکڑیاں۔ زنجیریں۔ غُلٌّ کی جمع۔ غُلٌّ اس شے کے ساتھ مخصوص ہے جس سے قید کیا جائے اور اس میں اعضا باندھ دیئے جائیں۔

= اٰمَنُوْا بِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ کی طرف راجع ہے

= عَزَّرُوْهُ۔ ماضی جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب راجع الی الرَّسُوْل النبیّ۔ تَعْزِيْرٌ (تفعیلٌ) سے انہوں نے اس کی تعظیم کی۔ انہوں نے اس کو قوت دی۔ انہوں نے اس کی رفاقت کی۔

= النُّوْر۔ ای اَلْقُرْاٰنُ الْعَظِيْم۔

آیات ۱۵۶ = ۱۵۷ میں اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ختم ہوئی اور قَالَ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دعا کا جواب شروع ہوا۔

بعض نے یہ جواب آیت ۱۵۷ کے اختتام اَلْمُفْلِحُوْنَ پر ختم کیا ہے۔ اس صورت میں آیت ۱۵۷ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشینگوئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ نبی امی ان صفات کا حامل ہوگا جو کہ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ سے لے کر كَانَتْ عَلَيْهِمْ تک مذکور ہیں۔ اور اس کا مبارک ذکر تورات۔ انجیل (جو ابھی تک یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں نازل نہیں ہوئی تھیں) میں ملے گا۔ پس اس نبی امّی کی پیروی کا حکم فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر اُنْزِلَ مَعَهٗ تک ارشاد ہوا۔

شروع میں ارشاد ہوا۔ الّذین یتّبعون الرّسول النّبیّ الامّی (اتباعِ رسول) اور پھر ارشاد ہوا۔ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ۔ (اتباع القرآن) لہٰذا یہ اشارہ ہے اتباع القرآن واتباع السنۃ کی طرف۔

بعض کے نزدیک حضرت موسیٰؑ کی دعا کا جواب آیت ۱۵۶ کے ساتھ ختم ہوگیا اور آیت نمبر ۱۵۷
میں بنی اسرائیل کو جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھے ان کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
کی اتباع کی دعوت دی گئی ہے۔

۷ : ۱۵۸ = کَلِمٰتِہٖ۔ کلمات جمع کلمۃ کی۔ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب (راجع الی اللہ)
مضاف الیہ۔ بمعنی قرآن۔ یا ما انزل علیہ وعلیٰ سائر الرسل من کتبہ ووحیہ۔ جو آں
صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (یعنی قرآن) اور جو کتابیں یا وحی دوسرے تمام رسولوں پر نازل ہوئیں۔

۷ : ۱۵۹ = اُمَّۃٌ۔ گروہ۔ جماعت۔ نیز اس کے معنی مدت۔ طریقہ۔ دین۔ بھی ہیں۔ اُمَّۃٌ بمعنی
گروہ۔ باعتبار لفظ واحد ہے اور باعتبار معنی جمع ہے۔

= یَھْدُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ ہدایت کرتے ہیں۔ ھِدَایَۃٌ مصدر (باب
ضرب) ھَدٰی یَھْدِیْ۔

= وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ۔ اور اسی حق کے ساتھ عدل کرتے تھے۔ ہٖ ضمیر الحق کی طرف راجع ہے۔
یَعْدِلُوْنَ۔ عَدَلَ یَعْدِلُ (ضرب) سے مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

۷ : ۱۶۰ = قَطَّعْنٰھُمُ۔ ماضی جمع متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تَقْطِیْعٌ مصدر (باب
تفعیل) اَلْقَطْعُ کے معنی کسی چیز کو علیٰحدہ کر دینے کے ہیں۔ خواہ اس کا تعلق حاسۂ بصر سے ہو جیسے
اجسام وغیرہ، یا بصیرت سے ہو جیسے معنوی چیزیں۔ قرآن میں ہے۔
السَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا۔ (۵ : ۳۸) اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت
ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اور دوسری جگہ ہے۔
فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَھُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ۔ (۲۲ : ۱۹) جو کافر ہیں ان کیلئے
آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے۔

یہاں اس آیۃ میں جملہ کا مطلب ہے کہ ہم نے ان کو بانٹ دیا۔ ہم نے ان کو تقسیم
کر دیا۔

= اَسْبَاطًا۔ سِبْطٌ کی جمع۔ قبیلے۔ ایک دادا کی اولاد۔ اثنتی عشرۃ کا بدل ہے۔
= اُمَمًا۔ فرقے۔ قبیلے۔ جماعتیں۔ امتیں۔ انواع۔ اُمَّۃٌ کی جمع۔ ہر وہ جماعت جس میں کسی
قسم کا کوئی رابطہ اشتراک موجود ہو۔ اسے اُمّت کہا جاتا ہے۔ موجودہ صورت میں یہ رابطہ مشترکہ
ان کا ایک ہی جدامجد حضرت یعقوب علیہ السلام سے ہونا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو ۷ : ۱۵۹) اُمَمًا
بدل ہے اَسْبَاطًا سے۔ یعنی ہم نے بانٹ دیا ان کو بارہ قبیلوں میں۔ ہر ایک کی الگ الگ جماعت

بنادی گئی۔

= اِسْتَسْقٰهُ۔ ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (باب استفعال) اس نے اس سے پانی مانگا۔ سقی مادہ۔ ساقی۔ پلانے والا۔

= اِنْبَجَسَتْ ماضی واحد مونث غائب۔ وہ پھوٹ نکلی۔ اِنْبِجَاسٌ سے جس کے معنی کسی تنگ مقام سے پانی کے بہ نکلنے کے ہیں۔ بَجَسَ وانْبَجَسَ الْمَاءُ۔ پانی پھوٹ کر بہ نکلا۔ انفجر کا ہم معنی ہے۔ جیسا ۲: ۶۰ میں آیا ہے۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔ اس (تنگ مقام یعنی پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

= اُنَاسٌ۔ لوگ۔ نَوْسٌ سے ماخوذ ہے۔

= مَشْرَبَهُمْ = مضاف مضاف الیہ۔ اسم ظرف مکان۔ پینے کی جگہ۔ چشمہ۔

= ظَلَّلْنَا ہم نے سایہ کیا۔ ہم نے سایبان کیا۔ ہم نے سایہ فگن کردیا۔ ہم نے سایہ کیا (ان پر ابر کا) ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ باب تفعیل۔

۷: ۱۶۱ = اَلْقَرْيَةَ۔ یہاں اور ۲: ۵۸ میں القریۃ سے مراد بیت المقدس ہے

= مِنْهَا۔ ای من اثمار القریۃ وزروعها۔ یعنی شہر میں پائے جانے والے پھل وغیرہ

= حِطَّةٌ۔ ہم بخشش مانگتے ہیں۔ تو ہمارے گناہ جھاڑ۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۵۸)

۷: ۱۶۲ = رِجْزًا۔ عذاب۔ بلا۔ عقوبت۔ الرِّجز کے اصل معنی اضطراب کے ہیں۔ اسی سے رَجَزَ الْبَعِيْرُ۔ جس کے معنی ضعف کے سبب چلتے وقت اونٹ کی ٹانگوں کے کپکپانے اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے کے ہیں۔

۷: ۱۶۳ = اَلْقَرْيَةَ۔ مدین اور کوہِ طور کے درمیان سمندر کے ساحل پر ایک بستی۔

= حَاضِرَةَ الْبَحْرِ = لبِ دریا۔ سمندر کے کنارے۔ حَاضِرَةٌ۔ حُضُوْرٌ سے اسم فاعل ہے۔ مضاف البحر مضاف الیہ۔ بحر سے بحیرۂ قلزم مراد ہے۔

= يَعْدُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ عُدْوَانٌ مصدر۔ باب نصر۔ حدِ شرعی سے تجاوز کر رہے تھے۔ زیادتی کر رہے تھے۔

= السَّبْتِ۔ سنیچر کا دن۔ یوم شنبہ۔ سنیچر کے دن کی تعظیم کرنا۔ کام کاج سے چھٹی کرنا۔

= شُرَّعًا۔ الشَّرْعُ۔ سیدھا راستہ جو واضح ہو۔ چنانچہ واضح راستہ کو شَرْعٌ شِرْعٌ شَرِيْعَةٌ کہا جاتا ہے پھر استعارہ کے طور پر طریق الٰہیہ پر یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔

شُرَّعًا شَارِعٌ کی جمع اسم فاعل ہے۔ شَارِعَةُ الطَّرِيْقِ کی جمع شَوَارِعُ آتی ہے

جس کے معنی کھلی سڑک ہے۔ آیہ ہذا میں شُرَّعًا کے معنی ہیں کہ (مچھلیاں ان کے سامنے) پانی کے اوپر واضح طور پر آجاتیں۔

= لَا یَسْبِتُوْنَ ۔ جب وہ سنیچر نہیں مناتے تھے۔ یعنی جس دن سنیچر کا دن نہ ہوتا تھا (اور ان کو مچھلیاں پکڑنے کی ممانعت نہ ہوتی تھی) مضارع منفی جمع مذکر غائب۔

= لَا تَاْتِیْهِمْ ۔ وہ ان کے سامنے (بے دھڑک اور نمایاں) نہ آتی تھیں

= نَبْلُوْهُمْ ۔ مضارع مجزوم جمع متکلم۔ بَلَاءٌ سے باب نصر۔ ہم نے ان کو آزمائش میں ڈالا

۷ : ۱۶۴ = اُمَّةٌ مِّنْهُمْ ۔ ان میں سے کا ایک گروہ۔ ایک جماعت۔ سنیچر کے دن مچھلیوں کے شکار نہ کرنے کے متعلق اس بستی کی آبادی تین مختلف الخیال گروہوں میں بٹ گئی۔

ایک گروہ کھلم کھلا نافرمانی کا مرتکب تھا۔ اور بے دھڑک اس روز شکار کرتا تھا۔

دوسرا گروہ خود تو شکار کرنے کے حق میں نہ تھا اور نہ شکار کرتا تھا۔ لیکن شکار کرنے والوں کو روکتا بھی نہ تھا۔

تیسرا گروہ نہ صرف شکار سے اجتناب کرتا تھا بلکہ شکار کرنے والوں کو اس حکم عدولی سے منع بھی کرتا تھا۔

= لِمَ تَعِظُوْنَ ۔ تم کیوں نصیحت کرتے ہو۔ وَعْظٌ سے مضارع ۔ جمع مذکر حاضر۔

یہاں مخاطب تیسرا گروہ ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے اور متکلم دوسرا گروہ ہے۔

= مَعْذِرَةً اِلٰی رَبِّکُمْ ۔ سوال کا جواب ہے۔ ای ان موعظتنا اِیَّاهُمْ معذرة الٰی ربکم لان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجب علینا۔ یعنی ہمارا ان کو نصیحت کرنا اپنے اللہ کے حضور اپنی معذرت کے طور پر ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہم پر واجب ہے (ہم اس حکم کی تعمیل میں ایسا کر رہے ہیں)

۷ : ۱۶۵ = نَسُوْا ماضی معروف جمع مذکر غائب نِسْیَانٌ مصدر۔ (باب سمع) وہ بھول گئے۔ یعنی انہوں نے چھوڑ دیا (متذکرہ بالا پہلے گروہ کے افراد مراد ہیں)۔

= بَئِیْسٍ ۔ شدید۔ سخت۔ بروزن فعیل۔ بَأْسٌ اور بُؤْسٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے

۷ : ۱۶۶ = عَتَوْا ۔ انہوں نے سرکشی کی۔ نافرمانی کی۔ سرتابی میں حد سے گذر گئے۔ شرارت میں انتہا کو پہنچ گئے۔ عُتُوٌّ سے۔

= نُهُوْا ۔ نَهْیٌ سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب ان کو منع کیا گیا۔

= قِرَدَةً ۔ جمع ۔ قِرْدٌ ۔ واحد ۔ بندر ۔ لنگور۔

= خٰسِئِیْنَ ۔ ذلیل ۔خوار۔ خَسَأٌ سے ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔
۷ : ۱۶۷ = تَاَذَّنَ ۔ اس نے اعلان کیا۔ اس نے خبر دی ۔ اِذْنٌ سے باب تفعّل تَاَذُّنٌ جس سنا دینے کے ہیں ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔
= لَیَبْعَثَنَّ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تاکید بانون ثقیلہ جواب قسم کے لئے ہے بَعْثٌ سے وہ ضرور ہی بھیجے گا۔
= یَسُوْمُھُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ سَوْمٌ مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ وہ ان کو تکلیف دیتا ہے یا تکلیف دیگا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲ : ۴۹ و ۳ : ۱۴)۔

ھُمْ کی ضمیر کس کی طرف راجع ہے ۔ اس میں علماء میں اختلاف ہے ۔
بعض کے نزدیک یہ ضمیر اس گروہ کے افراد کے لئے جنہوں نے متواتر حکم عدولی کرتے ہوئے سبت کے روز بھی مچھلیوں کا شکار کیا۔

بعض کے نزدیک اس سے مراد پوری یہودی امت ہے۔

اور بعض کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمعصر یہودی مراد ہیں ۔ اس آیت میں خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ۔
۷ : ۱۶۸ = قَطَّعْنٰھُمْ ۔ ملاحظہ ہو ۔ ۷ : ۱۶۰ ۔ ہم نے ان کو بانٹ دیا ۔تقسیم کردیا۔
۷ : ۱۶۹ = خَلَفَ ۔ وہ جانشین ہوا ۔ وہ پیچھے آیا (باب نصر) اول معنی میں خِلَافَۃٌ ۔ جانشین ہونا ۔اور دوسرے معنی میں خَلْفٌ (پیچھے آنا) سے ہے ۔
= خَلْفٌ ۔ ناخلف ۔ بُرے جانشین ۔ امام بغوی لکھتے ہیں خَلْفٌ اس قرن (نسل) کو کہتے ہیں جو دوسرے قرن کے بعد آتا ہے ۔

ابن الاعرابی کا قول ہے کہ خَلَفٌ (لام کے زبر کے ساتھ) نیک کے لئے آتا ہے اور خَلْفٌ (لام کے جزم کے ساتھ) بد کے لئے آتا ہے۔
= وَرِثُوا الْكِتٰبَ ۔ جو کتاب الٰہی (توریت) کے وارث ہوئے یعنی پہلی نسلوں کے بعد اب جن پر اس کتاب الٰہی پر گامزن رہنا فرض ٹھہرا۔
= عَرَضَ ۔ مال و متاع ۔ سامان و اسباب ۔ امام راغب لکھتے ہیں العَرَضُ ۔ ہر وہ چیز جسے ثبات نہ ہو۔ ابو عبیدہ کے نزدیک جملہ متاع دنیا اس میں شامل ہے ۔ یہ جو بولا جاتا ہے الدنیا عرض حاضر ۔ (کہ دنیا تو پیش افتادہ سامان کا نام ہے) یہ بھی دنیا کی بے ثباتی ہی بتانے کے لئے ہے ۔ قرآن مجید میں ہے تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ

یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ (۸ : ۶۷) تم لوگ بیش افتادہ سازوسامان کے طالب ہو۔ اور اللہ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے۔

= اَدْنٰی۔ زیادہ نزدیک (مذکر کے لئے بولا جاتا ہے) دَانٍ دَدَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہے دُنْیَا (مؤنث ہے) یہاں یہ لفظ دنیا کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔

یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ ھٰذَا الْاَدْنٰی۔ وہ اس دنیا کا مال و دولت لیتے ہیں۔

= سَیُغْفَرُ لَنَا۔ وہ ہمیں ضرور بخش دیا جائیگا۔ یعنی جو یہ مال حلال وحرام ہم حاصل کر رہے ہیں اس کا ہم سے مواخذہ نہ ہوگا۔

= وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ۔ واؤ حالیہ ہے یعنی حال یہ ہے کہ بجائے حرام مال کے ہتھیانے پر توبہ کرنے اور مغفرت طلب کرنے کے ویسے ہی طریقہ کا مزید مال حاصل کرنے پر مصر ہیں۔

= مِیْثَاقُ الْکِتٰبِ ۔ ای المیثاق المذکور فی الکتاب ۔ وہ وعدہ جو کتاب (تورات) میں مذکور ہے یعنی اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ۔

= دَرَسُوْا۔ انہوں نے پڑھا۔ دَرْسٌ اور دِرَاسَۃٌ سے ماضی جمع مذکر غائب۔

= مَافِیْهِ۔ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ الکتاب کی طرف راجع ہے

۷ : ۱۷۰ = یُمَسِّکُوْنَ۔ جمع مذکر غائب تَمَسُّکٌ باب تفعل سے۔ وہ پکڑے ہوئے ہیں وہ پابند ہیں۔ اِمْسَاکُ الشَّیْءِ کے معنی کسی چیز سے چمٹ جانا۔ اور اس کی حفاظت کرتے کے ہیں۔

۷ : ۱۷۱ = نَتَقْنَا۔ ماضی جمع متکلم نَتْقٌ سے (باب نصر) ہم نے اٹھایا۔ (سیوطی)، ہم نے اکھاڑ دیا (البغوی)، ہم نے معلق کر دیا (فراء) نَتْقٌ (باب ضرب ونصر) کھینچنا۔ ہلانا۔ بات کہنا کسی چیز کو کھینچنا اور ہلانا اس طرح کہ وہ ڈھیلی پڑجائے (راغب)

لسان العرب میں ہے کہ النتق ۔ الزعزعۃ ۔ والهز والجذب والنقض یعنی نتق کا معنی جھٹکا دینا۔ زور سے ہلانا۔ کھینچنا اور جھاڑنا ہے۔ جب پہاڑ میں زلزلہ آتا ہے تو یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ اور جو لوگ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوتے ہیں انہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ ان پر ابھی گرا چاہتا ہے۔ اس قسم کی صورت حال سے بنی اسرائیل کو دوچار کر دیا گیا۔

= ظُلَّۃٌ۔ سائبان کی طرح سایہ دار بدلی۔ پھر ہر چیز پر جو سائبان کی طرح چھا جانے والی ہو اس پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ (۳۱ : ۳۲) جب (بادلوں کی طرح) سمندر کی بڑی بڑی موجیں انہیں ڈھانپ لیتی ہیں۔

= اَلْجَبَلَ سے مراد کوہ طور ہے۔
= وَاقِعٌ۔ گر پڑنے والا۔ وَقْعٌ سے (باب فتح) اسم فاعل واحد مذکر۔
= خُذُوْا۔ قُلْنَا لَهُمْ خُذُوْا
= مَا اٰتَيْنٰكُمْ۔ یعنی تورات۔

۱۷۲:۷ = ظُهُوْرِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ظُهُوْرٌ۔ ظَهْرٌ کی جمع ہے۔ پیٹھیں پشتیں۔ نسلیں۔
= ذُرِّيَّة۔ کے اصل معنی چھوٹی اولاد کے ہیں۔ مگر عرف میں مطلق اولاد پر یہ لفظ بولا جاتا ہے اصل میں یہ لفظ جمع ہے مگر واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے
قرآن میں آیا ہے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔ (۳۴:۳) ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے
ذُرِّيَّةٌ کے اصل کے متعلق تین قول ہیں۔
(۱) بعض کے نزدیک یہ ذَرَءَ اللّٰهُ الْخَلْقَ سے ہے یعنی اصل میں مہموز اللام ہے مگر کثرتِ استعمال کے سبب دَدِيَّةٌ دَبِرِيَّةٌ کی طرح ہمزہ کو ترک کر دیا گیا۔ اور ذُرِّيَّةٌ ہو گیا۔ (مادہ ذرء)
(۲) بعض کے نزدیک یہ اصل میں ذُرْدِيَّةٌ بروزن فُعْلِيَّةٌ تھا اور ذَرٌّ (ذَرَرٌ) سے مشتق ہے جیسے قُرِّيَّةٌ قَرٌّ سے۔
(۳) کہ آیت کریمہ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ (۷:۱۷۹) اور ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے میں ذَرَأْنَا ذَرَيْتُ الْحِنْطَةَ (گیہوں کو ہوا میں صاف کرنا) سے مشتق ہے۔ اس صورت میں مادہ ذرو ہے۔
= وَاِذْ اَخَذَ ...... ذُرِّيَّتَهُمْ۔ میں مِنْ ظُهُوْرِهِمْ بدل ہے مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ کا اور ذُرِّيَّتَهُمْ (مضاف مضاف الیہ) مفعول ہے اَخَذَ کا۔
ترجمہ:۔ اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا۔ (یعنی اپنے روبرو لا حاضر کیا)
= اَشْهَدَهُمْ۔ اس نے ان کو گواہ بنایا۔ اس نے ان کی شہادت لی۔
= اَنْ تَقُوْلُوْا عَنْ ... غٰفِلِيْنَ۔ یہ جملہ مفعول لہٗ ہے فَعَلْنَا ذٰلِكَ کا جو محذوف ہے۔

۱۷۳:۷ = اَوْ تَقُوْلُوْا۔ عطف ہے اَنْ تَقُوْلُوْا۔ (آیہ سابقہ پر)
= اَفَتُهْلِكُنَا۔ الف لام استفہام کے لئے ہے۔ تُهْلِكُ مضارع واحد مذکر حاضر نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ کیا تو ہمیں ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

= مُبْطِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ غلط گو۔ جھوٹے۔ اہلِ باطل

۱۷۵ = اُتْلُ ۔ تو پڑھ۔ تو تلاوت کر۔ تِلَاوَۃٌ سے جس کے معنی پڑھنے۔ تلاوت کرنے اور معنی میں تدبر کرنے کے ہیں۔ امر واحد مذکر حاضر۔ اخطاب حضرت رسُولِ کریم سے ہے۔

= نَبَأَ ۔ خبر۔ حال۔ نَبَأَ الَّذِیْ حال اس شخص کا۔

= اٰتَیْنٰہُ اٰیٰتِنَا ۔ ہم نے اس کو اپنی نشانیاں دیں۔ ہم نے اس کو اپنی نشانیوں کا علم دیا۔

= فَانْسَلَخَ مِنْهَا ۔ وہ چھوڑ نکلا۔ وہ گذر گیا۔ اَلْسَّلْخُ ۔ کے اصل معنی ہیں کھال کھینچنا۔ (بابِ انفعال) سے محاورہ ہے سَلَخْتُہٗ فَانْسَلَخَ ۔ میں نے اس کی کھال کھینچی تو وہ کھینچ گئی۔ اسی سے ہے سَلَخْتُ عَنْہُ ۔ میں نے اس کی زرہ کھینچی یعنی اتار لی۔ گذر جانے کے معنی میں قرآن میں آیا ہے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ (۹:۵) جب حرمت کے مہینے گذر جائیں۔ سانپ کی کینچلی اتار دینے کو عربی میں کہتے ہیں انسلخت الحیۃ من جلد ھا (سانپ اپنی جلد سے نکل گیا) پس فانسلخ منھا کا یہ مطلب ہوا کہ :۔ اس شخص نے ان آیات و ہدایات کو چھوڑ دیا۔ اور گمراہی میں چلا گیا۔

= اَتْبَعَہٗ ۔ وہ اس کے پیچھے لگ گیا۔

= غٰوِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ غَاوِیٌ واحد۔ گمراہ۔ کج رو۔

= بِهَا ۔ میں ضمیر اٰیٰتِنَا کی طرف راجع ہے۔

= اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ ۔ ای مال الی الدنیا ورغب فیھا۔ (لیکن وہ دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اس کی رغبت اس میں رچ بس گئی۔

= تَحْمِلْ عَلَیْہِ ۔ تو اس پر حملہ کرے۔

= یَلْهَثْ ۔ ہانپنا۔ زبان باہر نکالنا۔ وہ زبان باہر نکال دیتا ہے (باب فتح) لَہْثٌ وَلُہَاثٌ ۔ کتے وغیرہ کا عاجزی اور پیاس سے زبان باہر نکالنا۔ لُہَاثٌ ۔ پیاس کی گرمی۔ موت کی سختی۔ باب سمع ۔ پیاسا ہونا۔ لَہْثَانُ پیاس۔ التہاث (باب افتعال) پیاس و تکان وغیرہ سے زبان باہر نکالنا۔

۱۷۷ : سَاءَ مَثَلَانِ الْقَوْمُ ۔ میں مَثَلًا تمیز ہے۔ یعنی مثال کے لحاظ سے بُری ہے وُہ قوم۔

۱۷۸ : الْمُهْتَدِیْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ معرفہ۔ ہدایت یاب۔

= وَمَنْ یُّضْلِلْ ۔ ای و من یُّضْلِلِ اللّٰہُ ۔ اور جس کو اللہ گمراہ کر دے۔

۱۷۹ : ذَرَاْنَا ۔ ہم نے پیدا کیا۔ ماضی جمع متکلم۔

= لِجَهَنَّمَ ۔ میں لام عاقبت کا ہے۔ غایت کا نہیں۔ یعنی ان کو پیدا کرنے کی غایت ان کو جہنم میں

ڈالنے کی نہ تھی۔ بلکہ اپنے کفر و نافرمانی کے انجام کے طور پر وہ جہنمی بن گئے۔

قرآن میں اس کی اور مثالیں بھی ہیں۔ مثلاً فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ پس فرعون کے آدمیوں نے اس کو اٹھالیا تاکہ بڑا ہو کر وہ ان کا دشمن بنے اور باعث زحمت ہو۔

تو یہاں انہوں نے اس نیت اور اس غرض کے لئے نہیں اٹھایا تھا کہ واقعی ان کا دشمن نکلے۔ بلکہ ان کی نیت اور مقصد تو یہ تھا کہ جب یہ بڑا ہو گا۔ تو ہمارے کام آئیگا لیکن ان کے اٹھانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ انجام کار وہی موسیٰؑ ان کی اور فرعون کی بربادی کا باعث بنا۔

۷ : ۱۸۰ = ذَرُوْا۔ تم چھوڑ دو، وَذْرٌ سے امر۔ جمع مذکر حاضر

= يُلْحِدُوْنَ۔ اِلْحَادٌ مصدر۔ وہ کجراہی کرتے ہیں۔ وہ غلط نسبت کرتے ہیں۔ الحاد کا معنیٰ سیدھی راہ سے منہ موڑنا۔

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ۔ جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں یعنی اس کے اسماء الحسنیٰ کا اطلاق اس کے سوا کسی غیر پر کرتے ہیں جیسے مسیلمہ کذاب کے پیروکار اس کو رحمٰن یمامہ کہا کرتے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ کو ایسے ناموں سے پکارنا جو اس نے اپنے لئے نہیں رکھے۔ یا جو اس کی شان کے شایان نہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کو یَا رَفِيْقُ کہہ کر پکارنا۔ وغیرہ۔ لَحْدٌ۔ بغلی قبر

۷ : ۱۸۱ = يَعْدِلُوْنَ۔ عدل و انصاف کرتے ہیں۔ بِهٖ میں ضمیر الحق کی طرف راجع ہے۔

۷ : ۱۸۲ = سَنَسْتَدْرِجُهُمْ۔ استدراج (استفعالٌ) سے۔ اس کے معانی علماء نے مختلف پہلوؤں سے کئے ہیں لیکن اصل میں کوئی اختلاف نہیں۔

(۱) ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑتے ہیں (مولانا تھانوی رح)

(۲) استدراج کے معنی ہیں مخفی طریقہ سے آہستہ آہستہ کسی چیز کی طرف چلنا۔ (معالم)

(۳) ہم ان کے ساتھ ایسی تدبیریں کرنے والے ہیں جن کا ان کو پتہ بھی نہ ہو۔ (عطار)

(۴) ہم ان کے اعمال کو ان کی نظر میں پسندیدہ بنا دیں گے پھر ان کو ہلاک کر دیں گے (کلبی)

(۵) جب وہ کوئی نیا گناہ کرتے ہیں تو ہم ان کو جدید نعمت بخشتے ہیں۔ (ضحاک)

(۶) ہم ان پر اپنی نعمتوں کو بہاتے ہیں۔ لیکن شکر ادا کرنا فراموش کرا دیتے ہیں (سفیان)

(۷) ہم ان کو آہستہ آہستہ پستی میں گرا دیں گے اس طرح کہ ان کو علم تک نہ ہو۔ (کرم شاہ)

دَرَجَةٌ زینہ کی سیڑھیاں تَدَرُّجٌ درجہ بدرجہ چڑھنا۔

(۸) ہم قلیلاً قلیلاً ہلاکت کی طرف لیجائیں گے۔ (مظہری)

= مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اس طرح کہ ان کو علم تک نہ ہو گا۔

= اُمْلِیْ۔ میں ڈھیل دوں گا۔ میں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ اِمْلَاءٌ (اِفْعَالٌ) جس کے
معنی مہلت میں ڈالنے۔ ڈھیل دینے۔ اور لمبی لمبی امیدیں دلانے کے ہیں۔ مضارع
احد متکلم۔
= کَیْدِیْ۔ میری تدبیر۔ کَیْدٌ ہر اچھی یا بری تدبیر کو کہتے ہیں قرآن حکیم میں اس کا استعمال بطور
ذمت ہوا ہے وہاں اس کے مذموم معنی مراد ہیں جہاں بھی اس کی نسبت اللہ تعالیٰ سے ہو اس کے
دو معنی مراد ہیں۔ حُسنِ تدبیر۔
= مَتِیْنٌ۔ صیغہ صفت مشبہ۔ مضبوط۔ محکم۔ ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں حصہ کو متن کہتے
ہیں۔ اس سے مَتُنَ فعل بنا لیا گیا۔ مَتُنَ اس کی پشت قوی اور مضبوط ہو گئی۔ اس کے اعضاء
پشت اور مضبوط ہو گئے۔ مَتِیْنٌ مضبوط پشت والا۔ توسیع استعمال سے متین کا معنی قوی
محکم ہو گیا۔ متانت۔ مضبوطی۔ سنجیدگی۔
:۱۸۴- جِنَّةٌ۔ جنون۔ سودا۔ دیوانگی۔ جَنٌّ سے مشتق ہے۔ چونکہ دیوانگی عقل کو چھپا دیتی
ہے، اس لئے اسے جِنَّةٌ کہتے ہیں۔
= اِنْ ھُوَ میں اِنْ نافیہ ہے۔
۱۸۵ = مَلَکُوْتَ۔ مَلَکَ فعل مبالغہ کے لئے تا بڑھا دی گئی ہے۔
اقتدارِ کامل۔ غلبہ تامہ۔ حکومتِ حقیقیہ۔ بقول راغب ملکوت اللہ کی بادشاہی وحکومت کے
ساتھ خاص ہے۔
= اِقْتَرَبَ۔ وہ قریب آ لگی۔ اِقْتِرَابٌ (اِفْتِعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب۔
= اَجَلُھُمْ۔ ان کی مدت مقررہ۔ ان کی موت۔
= اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا میں تین امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔
ملکوت ارض وسماء۔
مختلف النوع مخلوق جو اس ارض وسماء میں ہے۔
اجل کا کسی وقت بھی آ لگنا۔
بَعْدَہٗ میں ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) قرآن کی طرف راجع ہے۔
۱۸۶ = یَذَرُھُمْ۔ وہ چھوڑ دیتا ہے ان کو۔ وَذْرٌ سے مضارع واحد مذکر غائب۔ ھُمْ
مفعول۔ جمع مذکر غائب
طُغْیَانِہِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی گمراہی۔ سرکشی، نافرمانی۔

= يَعْمَهُوْنَ ۔ وہ سرگردان وگمراہ پھرتے ہیں۔ عَمَهٌ۔ مصدر۔ (باب فتح ۔سمع) عَمَهٌ سرگرداں ہونا۔ عَمِهٌ۔ عَامِهٌ۔ سرگردان وحیران ۔متردّد۔

۷ : ۱۸۷ = اَيَّانَ ۔کب ۔ مَتٰى کے قریب المعنیٰ ہے اور کسی شے کا وقت معلوم کرنے کے لئے آتا ہوتا ہے۔

بعض اس کی اصل اَیَّ اَوَانٍ بمعنی کونسا وقت ۔بتاتے ہیں۔ الف کو حذف کرکے واؤ کو یار کیا گیا پھر اس یار کو اَیٍّ کی یار میں مدغم کیا گیا۔ اَيَّانَ ہو گیا۔

= مُرْسٰهَا۔ مُرْسَا مضاف ھا مضاف الیہ۔ (مصدر میمی ہے) ٹھیرانا ۔جمانا۔ مادہ رسو ہے رَسَا یَرْسُوْ (نصر) ٹھیرنا ۔جگہ پر جم جانا۔ اس سے مصدر میمی مَرْسًا آتا ہے لیکن ثلاثی مزید میں باب افعال سے اِرْسَاءٌ مصدر۔ اور مصدر میمی مُرْسًا آتا ہے۔ ٹھہرانا۔ جمانا۔ کشتی کا لنگر انداز ہونا۔

اَيَّانَ مُرْسٰهَا۔ اس کا وقوع کب ہوگا۔

= لَا يُجَلِّيْهَا ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب (تَجْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ اس کو نمودار نہیں کرے گا۔ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا ۔ اَیْ لَا یُظْهِرُ لوقتها المعین اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَلَا یَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِكَ غَیْرُهٗ۔ اس کا وقت معین وہی ظاہر کر سکتا ہے یا بتا سکتا۔ اور کسی اس کے سوا قدرت نہیں ہے۔

= ثَقُلَتْ ۔ (باب کرم) ثِقَلٌ مصدر۔وہ بھاری ہوئی۔ ماضی بمعنی مضارع۔ وہ بھاری ہو گی ۔حَسَنْ کہتے ہیں کہ جب قیامت آئے گی تو اہل ارض وسماء پر بہت بھاری گذرے گی (بوجہ متعدد اسباب کے کہ آسمان پھٹ جائیں گے۔ستارے ٹوٹ پڑیں گے۔پہاڑ اڑ جائیں گے۔ زمین متزلزل ہو جائے گی۔ وغیرہ وغیرہ۔

= بَغْتَةً ۔ اک دم۔ اچانک۔ یکایک۔ آناً فاناً۔

= حَفِیٌّ ۔ باخبر۔ جو تحقیق وتدقیق کر چکا ہو۔ بڑا مہربان ۔ متلاشی ۔ محقق۔

كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا۔ اس میں تقدیم وتاخیر ہے ۔تقدیر کلام یوں ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنْهَا كَاَنَّكَ حَفِیٌّ بِهِمْ ۔وہ تم سے یوں پوچھتے ہیں گویا تم ان کے بڑے دوست ہو۔

یا وہ تم سے اس انداز میں پوچھتے ہیں کہ تاریخ وقوع سے تم واقف ہو۔ یا تم اس کی خود تحقیق کر چکے ہو۔

۷ : ۱۸۸ = لَاسْتَكْثَرْتُ ۔ میں ضرور بہت جمع کر لیتا۔ اِسْتِكْثَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے جب

معنی کسی چیز کو کثیر سمجھنے یا کسی کام کو بہت زیادہ کرنے کے ہیں۔
یہاں اگر غیب سے مراد وقت موت لیا جائے تو لَاسْتَكْثَرْتُ کا مطلب ہوگا کہ میں بہت نیکیاں جمع کر لیتا عمل صالح کر کے اور اعمال سوء سے اجتناب کر کے۔
اور اگر عام معنی لئے جاویں تو مطلب ہوگا کہ نقصان سے بچتے ہوئے اور نفع کو اختیار کرتے ہوئے میں بہت کچھ جمع کر لیتا۔ اور ایذا وغیرہ سے بچ جاتا۔
۷: ۱۸۹ = زَوْجَهَا۔ اس (مؤنث) کا جوڑا۔ یعنی خاوند۔ اور زَوْجُهٗ اس (مذکر) کا جوڑا۔ یعنی اس کی بیوی۔ گویا زوج کا مطلب ہوا بالمقابل صنف سے ساتھی۔
= لِيَسْكُنَ۔ تاکہ تسکین پائے۔ اطمینان حاصل کرے۔ اس میں فاعل نَفْسٌ ہے جو کہ مؤنث استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہاں صیغہ مذکر کا لایا گیا نَفْسٌ کے معنی کے لحاظ سے کیونکہ اس سے مراد یہاں آدم (مرد) ہے۔ اور اسی مناسبت سے زوج کا لفظ جو اس آیت میں استعمال ہوا ہے اس سے مراد بیوی ہے
= تَغَشّٰهَا۔ اس (مرد) نے اس (عورت) کو ڈھانکا۔ کنایہ "اس مرد نے اس عورت سے ہمبستری کی۔ تَغَشَّى الْمَرْأَةَ۔ وہ عورت کے پاس گیا (اس سے مجامعت کی) غِشَادَةٌ سے پردہ جس سے کوئی شے ڈھانپ دی جائے۔
= فَمَرَّتْ بِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب حَمْلًا کی طرف راجع ہے وہ اس حمل کو لئے پھرتی ہے
= دَعَوَا۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب (اگرچہ تثنیہ میں ایک مرد اور ایک عورت شامل ہیں لیکن مرد کی جنس کے غلبہ کی وجہ سے تثنیہ مذکر لایا گیا) ان دونوں نے پکارا۔ ان دونوں نے دعا کی۔
۷: ۱۹۱ = مَالَا يَخْلُقُ۔ میں مَا موصولہ ہے۔
لَا يَخْلُقُ۔ اور هُمْ يُخْلَقُوْنَ میں دونوں ضمیروں کا مرجع مَا موصولہ ہے۔ لیکن يَخْلُقُ میں هُوَ (مستتر) ضمیر واحد ہے اور يُخْلَقُوْنَ میں هُمْ ضمیر جمع ہے اس کی توضیح علماء نے یوں کی ہے کہ ما موصولہ کی دو حیثیتیں ہیں۔ لفظی اعتبار سے وہ واحد ہے اور لَا يَخْلُقُ میں اس کی اسی حیثیت کو معتبر رکھا گیا ہے۔ اور معنوی لحاظ سے جمع ہے اور هُمْ يُخْلَقُوْنَ میں اسی معنوی حیثیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے
دوسری بات جو یہاں غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ شرکاء سے یہاں مراد بت ہیں۔ اور وہ بے جان تھے قاعدہ کے مطابق تو ان کے لئے ضمیر مؤنث ہونی چاہئے تھی۔ لیکن یہاں جمع مذکر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اس کی توجیہ یوں کی گئی ہے کہ کفار و مشرکین کا عقیدہ ان کے متعلق یہ تھا کہ یہ بت عقل و حیات رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے عقیدہ کے مطابق ان کا ذکر کیا گیا
۷: ۱۹۲ = لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ (باب استفعال) وہ استطاعت

نہیں رکھتے۔ وہ قدرت نہیں رکھتے۔ وہ طاقت نہیں رکھتے۔ طَوْعٌ مادہ۔

= لَهُمْ میں ضمیر هُمْ کا مرجع مشرکین ہیں اور اَنْفُسَهُمْ میں ضمیر هُمْ وہ بُت ہیں جن کو مشرکین نے اللہ کا شریک بنایا ہوا تھا۔

۷: ۱۹۳ = تَدْعُوْهُمْ۔ تم ان کو پکارتے ہو۔ تم ان کو بلاتے ہو۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَدْعُوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اصنام و اوثان کے لئے ہے

= اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ۔ ای الی ما هو هدی ورشاد والی ان يهدوكم والمعنی وان تطلبوا منهم كما تطلبون من الله الخير والهدى لا يتبعوكم الی مرادكم وطلبتكم ولا يجيبوكم كما يجيبكم الله الی الهدى۔

رشد وہدایت کی طرف اس واسطے کہ تمہیں راہ ہدایت دکھائیں۔

مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان سے خیر وہدایت کے لئے دعا کرو۔ جیسا کہ تم اللہ تعالیٰ سے خیر وہدایت کی دعا کرتے ہو تو جس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری پکار کو سن کر پورا کرتا ہے یہ تمہاری مراد یا طلب کو پورا نہیں کرسکتے۔

یا اس کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے اگر تم ان کو ہدایت کی طرف پکارو تو وہ تمہاری پیروی نہ کریں

= اَدَعَوْتُمُوْهُمْ۔ خواہ تم ان کو پکارو۔ ان کو دعوت دو۔ دَعَوْتُمْ دُعَاءٌ سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ واؤ اشباع کا ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اصنام کے لئے ہے۔

= صَامِتُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ خاموش۔ چپ۔ صَمْتٌ سے جس کے معنی خاموش ہونے کے ہیں۔ صَمَتَ يَصْمُتُ۔ (نَصَرَ) خاموش رہنا۔ ناطق کی ضد ہے۔

۷: ۱۹۴ = تَدْعُوْنَ۔ تم پکارتے ہو۔ ای تعبدون۔ (جن کی) تم عبادت کرتے ہو۔ وتسمونهم الهة۔ جنہیں تم الٰہ کا نام دیتے ہو۔

= عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ۔ تم ہی جیسے بندے۔ بت اگرچہ پتھر اور لکڑی کے بے جان مجسمے ہوا کرتے تھے ان کو تمہارے جیسے بندے کہنا وجوہ ذیل کی بناء پر ہوسکتا ہے۔

(۱) مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ زندہ ہیں اور سنتے سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے اعتقاد کے مطابق ان سے بات کی گئی۔

(۲) یہ الفاظ بطور استہزاء استعمال کئے گئے ہیں کہ اے عقل کے دشمنو! اگر تمہاری بات کو مان بھی لیا جائے کہ یہ زندہ ہیں اور سنتے سمجھتے ہیں تو پھر بھی زیادہ سے زیادہ تمہاری طرح کے انسان ہی

ہوں گے۔ تو پھر اپنے جیسے انسان کی بندگی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالنا کہاں کی دانشمندی ہے
(۳) بتوں کو عباد کہنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ بھی تمہاری طرح اس کے مملوک ہی ہیں۔ جس طرح تم مخلوق ہو اس طرح پر یہ بھی مخلوق ہیں۔

= فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس پکار دیکھو ان کو، انہیں چاہیئے کہ تمہاری پکار کو قبول کریں اگر تم اپنے اعتقاد پر سچے ہو (لیکن بھلا یہ ایسا کرتے ہیں ہرگز نہیں)

۷: ۱۹۵ = قُلْ۔ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= كِيْدُوْنِ۔ میرے خلاف تدبیریں کر لو۔ میرے خلاف سازش کر لو (تم سب اور تمہارے شرکاء

= فَلَا تُنْظِرُوْنِ۔ تم مجھے ڈھیل مت دو۔ تم مجھے مہلت نہ دو۔ اِنْظَارٌ (اِفْعَالٌ) سے مضارع منفی جمع مذکر حاضر۔ ی ضمیر واحد متکلم۔ محذوف ہے۔

(یعنی تم جو یہ دھمکی دیتے ہو کہ تمہارے بت اگر ناراض ہو گئے تو میری خیر نہیں تو بلا لو اپنے ان شرکا کو۔ اور خود بھی ان کے ساتھ مل کر میرے خلاف جو سازش چاہو تیار کر لو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ مجھے اللہ کی حمایت پر یقین ہے

۷: ۱۹۶ = وَلِيِّ۔ میرا حمایتی۔ میرا مددگار۔ میرا ناصر۔

= اَلْكِتٰبَ۔ القرآن

= يَتَوَلَّى۔ جو مدد کرتا ہے۔ جو دوست رکھتا ہے۔

۷: ۱۹۸ = وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى۔ ملاحظہ ہو (۷: ۱۹۳)

اگر یہاں ہُمْ کی ضمیر مشرکون کی طرف راجع ہے جیسا کہ الحسن کا قول ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ اگر تم ان (مشرکین) کو ہدایت کی طرف پکارو تو وہ نہیں سنیں گے اور تو ان کو دیکھے گا کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں لیکن کچھ دیکھ پا نہیں رہے (یونہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں پکار کو سمجھ نہیں رہے)

لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک ھُمْ کی ضمیر کا مرجع وہ اصنام و اوثان ہیں جن کو مشرکین اللہ کے شریک ٹھہرا رہے تھے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ (یا ہدایت کے لئے بلاؤ) تو اپنی مصنوعی آنکھوں سے معلوم دیں گے کہ دیکھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس قابل ہی نہیں کہ دیکھ سکیں۔

یہ مضمون آیت ۱۹۳ کے بعد دوبارہ لایا گیا ہے کہ ان بتوں کی لاچارگی اور بے لبسی ان کے

ذہن نشین کرائی جائے

۷ : ۱۹۹ = خُذْ ۔ تو پکڑ۔ تو لے ۔ تو اختیار کر ۔ اَخْذٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
= اَلْعَفْوَ ۔ آسان ۔ حاجت سے زیادہ ۔ معاف کر دینا۔ عَفَا یَعْفُوْا ۔ (باب نصر) کا مصدر ہے اور اسم بھی ہے ۔ عربی میں کہتے ہیں خُذْ مَاعَفَا لَكَ جو تمہیں بآسانی بغیر مشقت کے ملے وہ لے لو۔

اور قرآن میں ہے وَیَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (۲ : ۲۱۹) (اے محمد) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا مال خرچ کریں ۔ تو ان سے کہہ دو جو تمہاری حاجت سے زیادہ (جس کے خرچ سے تمہیں تکلیف نہ ہو) اور معاف و درگذر کرنے کے معنوں میں قرآن میں اکثر استعمال ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے عَفُوٌّ ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (۴ : ۴۳) بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۔

اور ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ (۲ : ۵۲) پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا۔

اور مَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ (۴۲ : ۴۰) مگر جو درگذر کرے اور معاملے کو درست کر لے ۔ آیہ ہذا میں معاف کرنے اور درگذر کرنے کے معنی ہیں

= اَلْعُرْفِ ۔ عُرْفٌ بروزن فُعْلٌ اسم ہے مَعْرُوْفٌ کے معنوں میں ۔ پسندیدہ کام ۔ نیک کام نیکی ۔ مَعْرُوْفٌ ۔ ہر اس قول یا فعل کا نام ہے جو کہ اس کی خوبی شریعت یا عقل سے ثابت ہو۔ مُنْكَرٌ کی ضد ہے ۔ جس سے مراد ہر وہ بات جو شریعت وعقل کی رو سے بری سمجھی جائے ۔
= اَعْرِضْ ۔ تو منہ پھیر لے ۔ تو کنارہ کش ہو جا۔ اِعْرَاضٌ سے امر واحد مذکر حاضر۔

۷ : ۲۰۰ = اِمَّا ۔ اِنْ شرطیہ اور ما زائدہ سے مرکب ہے ۔ اگر ۔ یا ۔ ملاحظہ ہو ۷ : ۱۱۵ ۔
= یَنْزَغَنَّكَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب بانون ثقیلہ نَزْغٌ سے كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر نَزْغٌ کے معنی ہیں انگلیوں کے پوروں سے کسی کو گدگدانا ۔ کسی کو برائی پر اکسانا ۔ اور کسی گناہ پر آمادہ کرنا ۔ النزغ الضرب برؤس الاصابع والمراد ھٰھنا التحریك الی الشر والاغواء والوسوسة (مظہری)

المفردات میں ہے النَّزْغُ کے معنی کسی کام کو بگاڑنے کے لئے اس میں دخل انداز ہونا۔ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ (۱۲ : ۱۰۰) بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا۔

یہاں بمعنی وسوسہ میں ڈالے ۔ برائی پر اکسائے ۔

= فَاسْتَعِذْ۔ تو پناہ مانگ۔ استعاذۃ (استفعال) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
۷: ۲۰۱ = مَسَّهُمْ۔ مَسَّ يَمُسُّ (باب نصر) ماضی واحد مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وہ ان کو چھو جائے۔ وہ ان کو پہنچاتے، وہ ان کو لگ جاتے۔ کبھی اس سے مراد قربت جنسی (جماع) بھی ہوتی ہے۔ مثلاً وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ (۲: ۲۳۷) اور اگر تم عورتوں کو ان سے مجامعت سے پہلے طلاق دیدو۔ لازم اور متعدی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

= طٰٓئِفٌ۔ وسوسہ۔ خطرہ۔ پھر جانے والا۔ پھیرے والا۔ پہلے معنی مجازی ہیں۔ اور دوسرے حقیقی طٰٓئِفٌ طَوْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ طَوْفٌ کے معنی کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا۔ قرآن میں ہے۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا (۲: ۱۵۸) اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے (اسی طرح خانہ کعبہ کے گرد چکر کاٹنے کو طواف کہتے ہیں) اسی طرح جو شخص گھروں کے گرد اگرد حفاظت کے لئے چکر لگاتا رہتا ہے اسے طائف کہتے ہیں۔ اور اسی سے جن۔ خیال۔ حادثہ وغیرہ کو بطور استعارہ طائف بولتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ہذا میں ہے اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ۔ جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ یا جہاں پڑ گیا ان پر شیطان کا گذر۔ یعنی جو شیطان انسان پر چکر کاٹتا رہتا ہے اور اس کو شکار کرنا چاہتا ہے اس کا وسوسہ اور خطرہ اثر کر گیا۔
اور فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ (۶۸: ۱۹) پھر پھیرا کر گیا اس پر کوئی پھیرا کرنے والا تیرے رب کی طرف سے۔ یعنی اس پر آفت پھر گئی۔

= تَذَكَّرُوْا۔ تَذَكُّرٌ (باب تفعل) سے ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ چونک گئے۔ انہوں نے یاد کیا۔ (ما امر اللہ بہ ونہی عنہ جس کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہوا تھا اور جس سے اس نے منع فرمایا ہوا تھا) یا وہ پا گئے۔ سمجھ گئے۔ شیطان کے وسوسہ کو اور اس کی چال کو۔
= مُّبْصِرُوْنَ (تو فوراً) ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ حقیقت کو جان گئے۔
۷: ۲۰۲ = اِخْوَانُهُمْ۔ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ الشیاطین کی طرف راجع ہے۔ ماقبل میں اگرچہ الشیطان (مفرد) استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہاں اس سے مراد جنس شیطان ہے اس لئے یہاں ضمیر جمع لائی گئی ہے۔ یعنی اخوان الشیاطین۔ وہ گروہ جو متقین کے متضاد ہے
= يَمُدُّوْنَهُمْ۔ يَمُدُّوْنَ کا فاعل الشیاطین ہے اور ھم ضمیر کا مرجع اِخْوَانُهُمْ (اخوان الشیاطین) ہے
= اَلْغَيِّ۔ اسم فعل۔ گمراہی۔ بدراہی۔ غ ی ی مادہ۔
= ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ۔ (انہیں پھر گمراہ کرنے میں وہ کوتاہی نہیں کرتے) مضارع منفی جمع مذکر غائب

(باب انفعال) اِقْصَارٌ سے وہ باز نہیں رہتے۔ وہ کمی نہیں کرتے۔ وہ کوتاہی نہیں کرتے۔ اَقْصَرَ عَنِ الشَّیْءِ کے معنی ہیں وہ اس چیز سے رُک گیا۔

۷: ۲۰۳ = لَمْ تَاْتِهِمْ۔ تو نہیں لاتا ان کے پاس۔ نفی جحد بلم۔ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب

= لَوْلَا۔ کیوں نہ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ ۶: ۴۳۔

= اِجْتَبَيْتَهَا۔ جَبَى (ضَرَبَ) جَبَى الْمَاءَ فِي الْحَوْضِ۔ اس نے حوض میں پانی جمع کیا۔ بڑے حوض کو جَابِيَة کہتے ہیں اور اس کی جمع جَوَابٍ ہے قرآن میں ہے وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ (۳۴: ۱۳) اور (ایسے) لگن جیسے بڑے بڑے حوض۔ باب افتعال سے اِجْتِبَاءٌ انتخاب کے طور پر کسی چیز کو جمع کرنا۔ جیسے اَلْمُجْتَبٰى منتخب شدہ۔ برگزیدہ۔

آیۃ ہذا میں اِجْتَبَيْتَ بمعنی اِخْتَرْتَ وَاَخْلَقْتَ کے ہے کیوں نہیں تم خود گھڑ لیتے۔ کیوں نہیں تم خود بنا لیتے۔ کیوں نہیں تم خود اختراع کر لیتے۔ (جیسا کہ بقول کافرین کے وہ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن حکیم کو از خود گھڑ کر پیش کرتے تھے)

هَا ضمیر کا مرجع اٰيَةٍ ہے۔

= اَتَّبِعُ۔ میں اتباع کرتا ہوں اِتِّبَاعٌ (افتعال) مضارع صیغہ واحد متکلم۔

= يُوْحٰى۔ وحی کی جاتی ہے۔ اِيْحَاءٌ (افعال) سے مضارع مجہول واحد مذکر غائب

= هٰذَا۔ ای القراٰنُ۔

= بَصَائِرُ۔ بَصِيْرَةٌ کی جمع۔ کھلی دلیلیں۔ ظاہر نصیحتیں۔ واضح براہین۔

۷: ۲۰۴ = اِسْتَمِعُوْا۔ تم کان لگا کر (غور سے) سنو (استماع (افتعال) سے امر۔ جمع مذکر حاضر

= اَنْصِتُوْا۔ تم خاموش رہو۔ چپ سے سنتے رہو۔ اِنْصَاتٌ (باب افعال) سے نَصَتَ يَنْصِتُ (ضرب) چپ رہنا۔ خاموشی سے سننا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

۷: ۲۰۵ = تَضَرُّعًا بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے۔ عاجزی کرنا۔ گڑگڑانا۔

= خِيْفَةً۔ خَافَ يَخَافُ (فتح) کا مصدر ہے۔ خوف۔ ڈر۔

امام راغب لکھتے ہیں کہ خِيْفَةً کے معنی ہیں خوف کی حالت۔ قرآن میں ہے کہ:۔
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى۔ قُلْنَا لَا تَخَفْ (۲۰: ۶۷) (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا (اے موسیٰ) مت ڈر۔ کبھی خِيْفَةً بمعنی خوف بھی آتا ہے۔ مثلاً وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ (۱۳: ۱۳) اور فرشتے سب اس کے خوف سے۔

= دُوْنَ الْجَهْرِ۔ چپکے چپکے۔ بغیر بلند آواز کئے۔

= اَلْغُدُوُّ۔ صبح صبح کو نکلنا۔ صبح صبح کو پہنچنا۔ فجر اور طلوعِ آفتاب کا درمیانی وقت۔ دن کا ابتدائی حصہ میں چلنا۔ یہ الغداۃ کی جمع بھی ہے۔
= اَلْاٰصَالُ۔ شام۔ شام کا وقت۔ اُصُلٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی شام کے وقت کے ہیں
۷ : ۲۰۶ - اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ۔ بے شک وہ جو تیرے رب کے قرب میں ہیں۔ یہاں مراد فرشتے ہیں۔

(۸) سورۃ الانفال (۸۸)

۸ : ۱ = اَلْاَنْفَالُ۔ مال غنیمت نَفَلٌ کی جمع جس کے معنی زیادتی کے ہیں۔ اسی لئے زائد نماز کو نَافِلَۃٌ کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (۱۷ : ۷۹) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھا کر یہ تمہارے لئے نفل ہے۔
اسی اعتبار سے اولاد کی اولاد کو نافلہ کہتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَةً (۲۱ : ۷۲) اور ہم نے اس کو (حضرت ابراہیم کو) اسحٰق عطا کیا اور مزید برآں یعقوب بھی۔
پھر عطیہ اور بخشش کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ کیونکہ بخشش بھی بغیر استحقاق ایک شئی مزید ہے۔
بعض کے نزدیک نفل اور غنیمت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ان میں صرف اعتباری فرق ہے وہ مال جو فتح کے بعد چھینا ہوا ہوتا ہے اسے مال غنیمت کہا جاتا ہے اور اس لحاظ سے فتح کا لازمی نتیجہ مال حاصل ہونا نہیں بلکہ محض ایک عطاء غیر لازم ہے لہذا مالِ مستزاد یا نفل کہلاتا ہے
بعض کے نزدیک ان میں نسبت عموم وخصوص مطلق ہے یعنی غنیمت عام ہے اور ہر اس مال کو غنیمت کہتے ہیں جو لوٹ سے حاصل ہو خواہ مشقت سے یا بغیر مشقت کے۔ فتح سے قبل حاصل ہو یا بعد میں۔ استحقاق سے حاصل ہو یا بلا استحقاق۔ اور نفل خاص کر اس مال کو کہتے ہیں جو مال غنیمت سے قبل از تقسیم حاصل ہوا ہو۔
بعض کے نزدیک نفل وہ مال ہے جو بغیر جنگ کے مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے۔ اور اسے فئے بھی کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جو سامان وغیرہ مال غنیمت کی تقسیم کے بعد

بانٹا جاتا ہے اسے نفل کہتے ہیں۔

عام استعمال میں ہر دو نفل اور غنیمت ایک ہی معنی میں لئے جاتے ہیں۔

= یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ - ای یسئلونک عن قسمۃ الغنائم - مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

= اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ - اپنے باہمی احوال کی اصلاح کرو۔

۸ : ۲ = وَجِلَتْ - ماضی واحد مؤنث غائب - وَجْلٌ مصدر (باب سمع) ڈر جاتے ہیں (ان کے دل)۔ مَوْجِلٌ نشیبی گڑھا۔ خوف کی جگہ۔

= تُلِیَتْ ماضی مجہول۔ واحد مؤنث غائب - تلاوت کیجاتی ہیں - پڑھی جاتی ہیں (آیات اسکی)

= زَادَتْھُمْ - تو وہ زیادہ کر دیتی ہیں ان کو۔ وہ بڑھا دیتی ہیں ان کو۔ اِیْمَانًا - بحیثیت ایمان کے یعنی ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں - ان کا ایمان اور قوی ہو جاتا ہے۔

۸ : ۵ = کَمَا - جیسے۔

ان آیات کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے مختصرًا ان کا پس منظر بیان کرنا ضروری ہے۔

شعبان المعظم ۲ھ میں مدینہ کے شمالی جانب ابو سفیان کی قیادت میں ایک تجارتی وفد شام سے مکہ کی جانب لوٹ رہا تھا۔ ان کی گذرگاہ مسلمانانِ مدینہ کی زد میں تھی - ابو سفیان نے حفظ ماتقدم کے طور پر امداد کے لئے مکہ کو اپنا آدمی دوڑایا۔ جس نے حالات کو نہایت مبالغہ کے ساتھ مکہ والوں کے سامنے بیان کیا - اس پر مکہ سے ابو جہل کی سرکردگی میں ایک لشکر جرّار جملہ سامانِ حرب سے لیس ہو کر جنوب سے مدینہ کی جانب چڑھ نکلا - جب وہ مدینہ کے قریب پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ قافلہ مسلمانوں کی زد سے بچ کر نکل گیا ہے اس پر ابو جہل کے کئی آدمیوں نے رائے دی کہ اب جب کہ مقصد پورا ہو گیا ہے ہمیں لوٹ جانا چاہئے لیکن ابو جہل اور اس کے لشکر کی اکثریت اس پر رضامند نہ ہوئی ان کا ارادہ تھا کہ مسلمانوں کی اس مختصر جمعیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے جس سے نہ صرف ان کا مذہب بلکہ ان کی یہ تجارتی شاہراہ ہمیشہ کے لئے مسلمانوں سے محفوظ ہو جائے گی - لہٰذا انہوں نے آگے بڑھنے کا عزم کیا۔

ادھر مسلمانوں کو جب ایک طرف سے قافلہ کی آمد اور دوسری طرف کفار کے لشکر کی یلغار کا علم ہوا تو ان کے سامنے دو راستے تھے شمال میں قافلہ پر حملہ کر کے مال حاصل کریں - یا جنوب میں کفار کے لشکر کا مقابلہ کر کے دینِ حق کی سربلندی قائم کریں۔

باہمی مشاورت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤخر الذکر راستہ اختیار کرنے کا حکم

صادر فرمایا۔ چند ایک مسلمان اس فیصلہ پر اتنے خوش نہ تھے ان کے خیال میں وہ سیدھے موت کے منہ میں جا رہے تھے کیونکہ لشکر کفار کے جمّ غفیر اور مسلمانوں کی تعداد حقیر میں کوئی مناسبت ہی نہ تھی۔ پھر اُدھر ہر شخص کیل کانٹے سے لیس اور اِدھر مسلمانوں میں اکثر نہتے تھے۔ لیکن انجام کار حالات نے ثابت کر دیا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب بالکل برحق تھا۔ اور آخر کار حق ہی کی فتح ہوئی اور نتیجہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کے لئے خوشگوار نکلا۔

(یہ غزوۂ بدر رمضان ۲ھ کا واقعہ ہے)

اب ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح ایک فریق بدر کے میدان میں علی الرغم اور بمجبوری نکلا تھا اب مال غنیمت کی تقسیم پر بھی بعض ناخوش ہیں کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جو مال جس کے ہاتھ آجاتا وہی اس کا مالک بن بیٹھتا تھا۔ اب خداوند تعالیٰ کا حکم آگیا کہ سارے کا سارا مال غنیمت اللہ اور اللہ کے رسول کی ملکیت ہے جس طرح چاہیں تقسیم کریں۔ لیکن ان کو علم نہیں کہ گو بظاہر یہ طریقہ تقسیم ان پر شاق ہے لیکن اس کے دور رس نتائج نہ صرف اسلام بلکہ ان کے اپنے حق میں بغایت خوشگوار ہوں گے۔

= اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ۔ (جس طرح) تیرے رب کا تجھے اپنے گھر سے (کفار کے مقابلہ میں) نکالنا حق بجانب تھا۔ (اسی طرح خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اَلْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ حق بجانب ہے)

= وَاِنَّ۔ میں واؤ حالیہ ہے حالانکہ یقیناً (مومنوں کا ایک گروہ ناخوش تھا)

۸ : ۶ = يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ۔ اس (تصادم) کو حق بجانب سمجھتے ہوئے بھی وہ آپ سے چون و چرا کر رہے تھے (حق ظاہر ہو جانے کے بعد بھی وہ آپ سے مجادلہ کر رہے تھے)

= كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ۔ (وہ یوں محسوس کر رہے تھے) گویا وہ موت کو سامنے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اس کے منہ میں (علی الرغم) ہانکے جا رہے تھے۔

(اس آیۃ پر انفال کے حکم اور کفار کے خلاف قتال کے حکم کا موازنہ ختم ہوا۔ ازاں بعد جنگ بدر کے واقعات کی تفصیل ہے)

۸ : ۷ = وَاِذْ۔ جب۔ اس سے قبل اُذْكُرْ محذوف ہے (یاد کرو) یعنی اُذْكُرْ اِذْ .... یاد کرو جب۔

= يَعِدُكُمْ۔ وَعَدَ يَعِدُ۔ (ضَرَبَ) وہ وعدہ کرتا ہے۔ مضارع واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر حاضر۔ یہاں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے۔ جب اس نے تم سے

(دو گروہوں میں سے ایک کا) وعدہ کیا تھا۔
= اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ۔ دو گروہوں میں سے ایک۔ یَعِدُ کا مفعول ثانی ہے
= اَنَّھَا لَکُمْ۔ کہ وہ تمہارے لئے ہے۔ احدی الطائفتین کا بدل ہے۔ یہاں طائفتان (دو گروہ) سے مراد۔ ایک تو وہ قافلہ جو شام سے سامان تجارت لئے جا رہا تھا۔ اور دوسرا وہ مسلح لشکر جو ابو سفیان کی قیادت میں مدینہ کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ تھا کہ ان دونوں میں سے ایک پر تمہیں غلبہ دیا جائے گا (جسے تم منتخب کرو گے)
= تَوَدُّوْنَ۔ تم چاہتے ہو۔ وُدٌّ سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ باب سمع۔ مَوَدَّۃٌ مصدر وَدُوْدٌ صیغہ مبالغہ۔ بہت چاہنے والا۔ بہت کرنے والا۔ ثواب دینے والا۔
= اَلشَّوْکَۃُ۔ کانٹا۔ مجازاً ہتھیار اور سختی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
= غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ جو قافلہ بغیر ہتھیاروں کے تھا۔ (یہاں مراد تجارتی قافلہ جو شام سے آرہا تھا)
= یُحِقَّ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ منصوب بوجہ عمل اَنْ احقاق مصدر۔ سچ کو سچ کر دکھائے حق کو قائم کر دے۔ حق کو ثابت کر دے۔ (باب افعال)
= بِکَلِمٰتِہٖ۔ بِاٰیَاتِہٖ۔ اور بِاَمْرِہٖ۔ اپنی نشانیوں سے لیعنی عین لڑائی کے دوران فرشتوں کا مومنوں کی امداد کے لئے نزول اور کفار کے دلوں میں رعب کا چھا جانا۔ یا اپنے ارشاد و حکم کے ذریعہ سے۔ کہ لڑنے کا حکم دے کر باوجود کمی اسلحہ و قلت تعداد کے بانجام مسلمانوں کو فتح عطا کرنا
= یَقْطَعَ۔ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ قَطْعٌ مصدر۔ تاکہ کاٹ دے تاکہ ہلاک کر دے۔ (باب فتح)
= دَابِرَ۔ جڑ۔ بیخ۔ بنیاد۔ پچھاڑی۔ پیچھا۔ دُبُوْرٌ سے جس کے معنی پشت پھیرنے کے ہیں۔ اسم فاعل واحد مذکر۔
۸ : ۹ = تَسْتَغِیْثُوْنَ۔ تم فریاد کرتے ہو۔ تم فریاد چاہتے ہو اِسْتِغَاثَۃٌ (استفعال) سے کسی کو مدد کے لئے پکارنا۔ فَاسْتَغَاثَہُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِہٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّہٖ (۲۸ : ۱۵) تو جو شخص ان کی قوم سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلہ میں جو موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کی۔
غَیْثٌ مدد مانگنا اور پانی مانگنا بھی ہو سکتا ہے۔ غَیْثٌ بمعنی بارش۔ جیسے کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ (۵۷ : ۱۰) جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اگتی اور کسانوں کو بھلی لگتی رہے۔

اِسْتَجَابَ۔ اس نے قبول کیا۔ اس نے مانا۔ اِسْتِجَابَةٌ (استفعال) سے مصدر جس کے معنی قبول کرنے اور ماننے کے ہیں۔ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔

= مُمِدُّکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مُمِدٌّ اسم فاعل واحد مذکر اِمْدَادٌ (افعال) مصدر۔ مدد دینے والا۔

= مُرْدِفِيْنَ ہ اَلرِّدْفُ۔ تابع۔ یعنی ہر وہ چیز جو دوسرے کے پیچھے ہو۔ لگاتار۔ پے در پے۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے۔

۸ : ۱۰ = وَمَا جَعَلَہُ۔ میں مَا نافیہ ہے اور ہٗ ضمیر قول کریم اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ کی طرف راجع ہے ای امداد من اللّٰہ۔ بعض کے نزدیک اس کا مرجع نزول الملئکۃ ہے جو امداد کی عملی صورت ہے۔

۸ : ۱۱ = یُغَشِّیْکُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَغْشِیَۃٌ بروزن تفعلۃ باب تفعیل سے مصدر ہے جیسے تَصْدِیَۃٌ۔ تالیاں بجانا۔ (۸ : ۳۵) اور تَصْلِیَۃٌ (۵۶ : ۹۴) نماز پڑھنا۔ یا ایندھن کا آگ میں جلنا۔ یہاں باب تفعیل سے متعدی بدو مفعول آیا ہے مفعول اوّل کُمْ اور مفعول ثانی النُّعَاسَ اس نے غنوگی سے تم کو ڈھانپ دیا۔ وہ غنودگی سے تم کو ڈھانک رہا تھا۔

= النُّعَاسَ۔ اسم معرفہ۔ اونگھ (تھانوی) خفیف سی نیند (راغب)

= اَمَنَۃً۔ مفعول لہٗ۔ امن وچین سے۔ یا مصدر ہے۔

= مِنْہُ۔ ای من اللّٰہ۔ اَمَنَۃً کی صفت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوئی تھی

= بِہٖ میں ضمیر ہٖ کا مرجع مَاءٌ ہے

= رِجْزٌ۔ عقوبت۔ بلاء۔ عذاب۔ کپکپا اور لرزا دینے والا عذاب۔ پلیدی۔ وسوسہ شیطانی۔ شیطان کا مومنین کو پیاس سے ڈرانا۔

= لِیَرْبِطَ۔ تاکہ مضبوط کرے (تمہارے دلوں کو) رَبْطٌ مصدر (باب ضرب) مضارع منصوب بوجہ لام تعلیل محذ

= بِہٖ۔ ای بالماء یا ہٖ ضمیر ربط کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔

۸ : ۱۲ = اَنِّیْ مَعَکُمْ۔ یُوْحِیْ کا مفعول ہے۔ اور کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ ملائکہ کے لئے ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ضمیر المؤمنین کے لئے ہے۔

= فَثَبِّتُوْا۔ تم ثابت قدم رکھو۔ تم استوار کرو۔ تم قائم رکھو۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ (خطاب ملائکہ سے ہے)

سَاُلْقِیْ۔ اِلْقَاءٌ سے۔ مضارع واحد متکلم۔ میں ڈال دوں گا۔

= فَوْقَ الْاَعْنَاقِ۔ گردنوں پر۔ گردنوں کے اوپر کے حصوں پر۔

= بَنَانٍ ۔ بَنَانَۃٌ کی جمع ہے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے پوروے اور بدن کے جوڑوں کو بھی بنان کہتے ہیں ۔

قرطبی لکھتے ہیں کہ :۔ قیل المراد ببنان ھٰھنا اطراف الاصابع من الیدین و الرجلین ۔ وقال الضحاک البنان کل مفصل ۔ یعنی بنان سے یہاں مراد ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے پوروے ہیں ۔ اور حضرت ضحاک کہتے ہیں ۔ تمام جوڑوں کو بنان کہتے ہیں ۔

یہاں فوق الاعناق اور بنان خاص طور پر کیوں مذکور فرمائے ۔ اس کے متعلق متعدد توضیحات ہیں ۔

منجملہ یہ کہ فوق الاعناق سر ہوتا ہے جو سب سے اہم حصہ جسم ہے ۔ اور بنان ۔ انگلیوں کے پوروے ۔ سب سے چھوٹے حصّہ جسم ہیں ۔ ان دونوں کو بیان کر کے تمام حصص جسم کو مراد لیا ہے یعنی جسم کے کسی حصہ کو نہ چھوڑو ۔ (مارو ۔ مارو ، خوب مارو ۔ کسی حصّہ جسم کو نہ چھوڑو ۔

اوپر انی معکم کے تحت بیان ہوا کہ کُم کی ضمیر جمع مذکر حاضر المؤمنین کی طرف راجع ہے ۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ انی معکم کے متعلق دو قول ہیں ۔

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو وحی کی کہ وہ ان کے ساتھ ہے ۔ یعنی فرشتوں کے ساتھ ہے کہ اس نے ان کو مسلمین کی مدد کے لئے بھیجا تھا ۔

دوم ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو وحی کی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہے پس تم (یعنی فرشتے) ان کی (مسلمانوں کی) مدد کرو اور ان کو ثابت قدم رکھو ۔ یہی سب سے بہتر ہے کیونکہ اس کلام سے (یعنی انی معکم سے) مقصود خوف و روع کا ازالہ کرنا تھا اور کفار سے خوف و خطر مسلمانوں کو تھا نہ کہ فرشتوں کو ۔

اسی طرح فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منہم کل بنان میں بھی حکم مومنوں سے ہے کیونکہ ملائکہ مقاتلہ و محاربہ کے لئے نازل نہیں ہوئے تھے ۔ بلکہ یہ کام مؤمن مجاہدین کے ہاتھوں ہونا تھا ۔ ملائکہ مومنین کی امداد اور تثبیت الاقدام کے لئے بھیجے گئے تھے ۔

یعنی جملہ موجبات فتح و ظفر عطا ہو چکے ۔ یعنی النعاس ۔ الماء من السماء ۔ تطہیر الاجسام و الارواح ۔ اذھاب رجز الشیطان ۔ ربط القلوب ۔ تثبیت الاقدام ۔ معیّت خداوندی ۔ القاء الرعب فی قلوب الکافرین ۔ توحکم ہوا کہ فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منہم کل بنان ۔ تو اب ہمت کرو اور کافروں کی گردنیں اڑادو اور کاٹ کاٹ کر رکھ دو ۔

۸ : ۱۳ = ذٰلِکَ ۔ یعنی یہ کافروں کا قتل اور ان کو قیدی بنانا وغیرہ ۔

= بِاَنَّہُمْ ۔ ای لبسبب
= شَاقُّوْا ۔ انہوں نے مخالفت کی ۔ شاقۃٌ اور شِقَاقٌ سے ماضی جمع مذکر غائب ۔ شاق کے معنی ہیں ضد ۔ مخالفت ۔ مقابلہ ۔ اپنے دوست کی شق کو چھوڑ کر دوسری شق میں ہونا ۔ شق طرف کو کہتے ہیں یعنی اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف کو چھوڑ کر مخالف طرف اختیار کرلی ۔
ذٰلِكَ مبتدا ہے اور بانہم شاقوا اللّٰہ ورسولہ اس کی خبر ہے ۔
= مَنْ یُّشَاقِقِ ۔ مضارع مجزوم مکسور بالوصل ۔ واحد مذکر غائب ۔ باب مفاعلہ ۔ جو مخالفت کرتا ہے ۔

۸:۱۴ = ذٰلِكُمْ ۔ کافروں سے خطاب ہے ۔ اے کافرو! یہ سزا ہے تمہاری ۔
= فَذُوْقُوْهُ ۔ پس چکھو اسے ۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب ۔ اس سزا کی طرف راجع ہے جس طرف ذٰلکم میں اشارہ ہے ۔ یعنی یہ موجودہ سزا تو اب چکھو ۔
= وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۔ واؤ عاطفہ بھی ہو سکتی ہے اور واؤ بمعنی مع بھی ۔ یعنی یہ عذاب عاجلہ تو اب چکھو ۔ اور اس کے ساتھ عذاب آجلہ آخرت میں ملیگا جو جہنم کا عذاب ہے
۸:۱۵ ۔ زَحْفًا ۔ زَحَفَ یَزْحَفُ (فتح) کا مصدر ہے زحفًا حال ہے من الذین کفروا کا ۔ یعنی درآں حالیکہ کفار کثیر التعداد ہوں ۔
زمخشری لکھتے ہیں ۔ زحف وہ انبوہ درانبوہ لشکر ہے جو اپنی کثرت کی بنا پر ایسا معلوم ہونے لگے کہ گویا گھسٹ رہا ہے یہ زَحْفُ الصَّبِيِّ سے ہے جس کا استعمال بچہ کے سرین کے بل ذرا ذرا گھسٹنے کے لئے آتا ہے مصدری اسم ہو کر مستعمل ہے ۔ اس کی جمع زُحُوْفٌ ہے
= فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۔ تو ان کی طرف اپنی پیٹھیں مت پھیرو ۔ ادبار جمع دُبُرٌ کی ہے
۸:۱۶ = مُتَحَرِّفًا ۔ اسم فاعل منصوب ۔ مفرد ۔ تَحَرُّفٌ مصدر ۔ (باب تَفَعُّلٌ) مڑنے والا ۔ پھرنے والا ۔ دشمن کو فریب دینے کے لئے پیٹھ پھیرنے والا ۔ تاکہ پلٹ کر حملہ کرے یا لوٹ کر مسلمانوں کی صف میں آکر مل جائے تاکہ مدد حاصل کر سکے ۔ پینترا بدلنے والا ۔ اصل مادہ حرف ہے ۔
= مُتَحَيِّزًا ۔ اسم فاعل منصوب مفرد مذکر ۔ تحیزٌ مصدر باب تفعّل ۔ مڑ کر سمٹ کر اپنی جماعت کی طرف آنے والا تاکہ ساتھیوں کی مدد لے کر دوبارہ حملہ کر سکے ۔
اصل مادہ حَوْزٌ اجوف واوی ہے ۔ مُتَحَيِّزٌ ۔ پیچیدہ ۔ چوڑیدار سانپ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ سمٹا ہوا اڑا ہوا ہوتا ہے ۔ اَحْوَزَ ثَوْبَهٗ (افعال) اس نے اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیا ۔

جمع کرلیا

= بَآءَ ۔ اس نے کمایا ۔ وہ پھرا ۔ وہ لوٹا ۔ (باب نصر) بَوَاءٌ سے جس کے معنی ٹھکانہ درست کرنے اور جگہ ہموار کرنے کے ہیں ۔ مجازاً کمانے اور لوٹنے ۔ اقرار کرتے کے بھی آتے ہیں ۔

= مَاْوٰىهُ ۔ مَاْوٰى ۔ مضاف ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اس کا ٹھکانہ ۔ اس کی جگہ اٰوٰى يَاْوِىْ (ضرب) سے مصدر اور اسم ظرف ۔

قرآن میں جہاں مَاْوٰى بصورت اضافت استعمال ہوا ہے وہاں اسم ظرف کے معنی میں آیا ہے ـــــ اور جہاں بغیر اضافت کے استعمال ہوا ہے وہاں مصدری معنی مراد ہیں مثلاً عِنْدَ هَاجَنَّةُ الْمَاْوٰى (۵۳ : ۱۵) میں مَاْوٰى مصدر ۔ مضاف الیہ ہے ۔

= اَلْمَصِيْرُ ۔ اسم ظرف مکان ۔ نیز مصدر ۔ صَارَ يَصِيْرُ (ضرب) سے ۔ صیرٌ مادہ ۔ لوٹنے کی جگہ ۔ ٹھکانہ ۔ قرارگاہ ۔

۸ : ۱۷ ۔ رَمَيْتَ ۔ تو نے پھینکا ۔ رَمٰى يَرْمِىْ (ضَرَبَ) سے ماضی واحد مذکر حاضر ۔ ناقص یائی ۔

= لِيُبْلِىَ ۔ لام تعلیل ۔ مضارع واحد مذکر غائب اَبْلٰى يُبْلِىْ (باب افعال) اِبْلَاءٌ مصدر بَلْوٌ دبَلِىٌ مادہ ۔ بِلٰىٌ وبَلَاءٌ کے معنی کپڑے کا پرانا اور بوسیدہ ہونے کے ہیں ۔ اسی سے بَلَاهُ السَّفَرُ ۔ اى اَبْلَاهُ کا محاورہ ہے ۔ یعنی سفر نے اسے لاغر کردیا اور بَلَوْتُهٗ کے معنیٰ ہیں میں نے اسے آزمایا ۔ گویا کثرت آزمائش سے میں نے اسے کہنہ کردیا ۔ اور اسی آزمائش کے معنی میں اس کا اکثر استعمال ہوتا ہے ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ (۲ : ۱۵۵) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک سے تمہاری آزمائش کریں گے ۔ یا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ (۳۷ : ۱۰۶) بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی ۔ تکلیف کو بھی بَلَاءٌ کہا گیا ہے کیونکہ تکلیف بھی ایک طرح کی آزمائش ہی ہے ۔ جیسے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَنَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ (۴۷ : ۳۱) ہم تم کو ضرور آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تم میں سے مجاہدین اور ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کریں (یعنی جہاد کی تکلیف میں مبتلا کرکے)

اللہ تعالیٰ کبھی بندوں کا تنگی کے ذریعہ امتحان لیتے ہیں کہ ان کے صبر کو جانچیں اور کبھی خوشحالی سے آزماتے ہیں کہ اس کے بندے شکر گذار بنتے ہیں یا نہیں ۔ اور اس میں شک نہیں کہ کماحقہٗ صبر کرنا آسان ہے بہ نسبت کماحقہٗ شکر کرنے کے ۔ کیونکہ آرام و آسائش میں انسان زیادہ نفسانی خواہشات میں محو ہوجاتا ہے اور اپنے منعم کو اور اس کا شکر بجالانے کو بھول جاتا ہے ۔ اسی بنا پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں مَنْ وُسِّعَ

عَلَيْهِ دُنْيَاهُ فَلَمْ يَعْلَمْ اِنَّهٗ قَدْ مُكِرَ بِهٖ فَهُوَ مَخْدُوْعٌ عَنْ عَقْلِهٖ۔ جس پر دنیا فراخ کی گئی اور اسے یہ معلوم نہ ہوا کہ آزمائش کی گرفت میں ہے تو وہ فریب خوردہ اور عقل وفکر سے محروم ہے۔

اور حضرت عمرؓ کا قول ہے بلينا بالضّرّآء فصبرنا وبلينا بالسرّآء فلم نصبر۔ تکلیف سے ہمیں آزمایا گیا تو ہم نے صبر کیا اور فراخ حالی سے ہمیں آزمایا گیا تو صابر نہ نکلے

اِن ہی معانی کی روشنی میں بعض نے لیبلی المؤمنین منہ بلآءً حسنًا کا ترجمہ کیا ہے۔ تو یہ اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گذار دے۔ (تفہیم القرآن) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اپنی جانب سے ایک باوقار آزمائش سے آزمائے۔ (عبد اللہ یوسف علی)

لیکن جمہور مفسرین نے بَلَاءٌ کا معنی احسان۔ عطاء اور نعمت لیا ہے۔ اور يُبْلِيْ کا مطلب عطا کرنا یا نعمت سے نوازنا۔

الخازن لکھتے ہیں :۔

فقد اجمع المفسرون علیٰ ان البلاء ھنا بمعنی النعمۃ۔ مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہاں بلاء سے مراد نعمت ہے۔

صاحب کشاف رقمطراز ہیں :۔

ولیبلی المؤمنین منہ بلاءً حسنًا۔ ای لیعطیھم عطاء جمیلا۔ تاکہ مومنین کو عطاء جمیل سے نوازے۔

بیضاوی لکھتے ہیں :۔

ولینعم علیھم نعمۃ عظیمۃ بالنصر والغنیمۃ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح اور مال غنیمت کی نعمت عظیم عطا فرمائے۔

صاحب منتھی الادب نے منجملہ دیگر معانی کے اَبْلَاہُ بَلَاءً کا معنی نعمت داد اورا۔ کیا ہے یعنی کفار کا مومنوں کے مومنوں کے ہاتھوں قتل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے الرّمی کا معجزہ اس واسطے عمل میں لایا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو فتح اور مال غنیمت کی نعمتوں سے نوازے۔

۸ : ۱۸ = ذٰلِكُمْ۔ یہی۔ كُمْ ضمیر جمع مخاطب۔ یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ تھا (اشارہ ہے بلاء حسن کی طرف) معطوف علیہ

= وَ - عطف کے لئے ہے۔ اور (جہاں تک کافروں کا تعلق ہے ان کے ساتھ معاملہ یہ ہے)
= انَّ اللّٰہَ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ۔ معطوف ہے ذٰلِکُمْ پر۔
= مُوْھِنُ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ مضاف۔ وَھْنٌ مادہ۔ کمزور کرنے والا۔
= کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ دونوں مل کر مُوْھِنَ کے مضاف الیہ۔
کافروں کی چال۔ کافروں کا مکر و فریب۔ اس کی جمع کَیَادٌ ہے

۸ : ۱۹ = تَسْتَفْتِحُوْا۔ تم فتح چاہتے ہو۔ تم فیصلہ چاہتے ہو۔ (باب استفعال) اِسْتِفْتَاحٌ سے جمع مذکر حاضر۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا ہے۔ اصل میں تَسْتَفْتِحُوْنَ تھا۔ فتح الحاکمُ بَیْنَ النَّاسِ۔ حاکم نے لوگوں کے درمیان فیصلہ دیا۔ اَلْفَتَّاحُ صیغہ مُبالغہ قاضی۔ فیصلہ کرنے والا۔ یہاں خطاب کافروں سے ہے۔ انہوں نے انصاف مانگا تھا کہ جب کفار مکہ سے روانہ ہوئے تھے تو غلاف کعبہ کو پکڑ کر انہوں نے دعا مانگی تھی اَللّٰھُمَّ ان کان محمد علی الحق فانصرہٗ وان کنا علی الحق فانصرنا اے اللہ اگر محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حق پر ہیں تو ان کو فتح دے اور اگر ہم حق پر ہیں تو ہمیں فتح دے۔
سو ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر تم فیصلہ کے طلبگار تھے فقد جاء کم الفتح تو لو فیصلہ تمہارے پاس آپہنچا۔

= اِنْ تَنْتَھُوْا۔ اگر تم باز آجاؤ۔ اِنْتِھَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ اِنْ شرطیہ کی رو سے نون اعرابی گر گیا۔
= اِنْ تَعُوْدُوْا۔ اگر تم پھر کروگے (شرارت) عَوْدٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی بوجہ اِنْ شرطیہ ساقط ہوگیا۔
= نَعُدْ۔ مضارع جمع متکلم۔ عَوْدٌ مصدر (باب نصر) ہم بھی دوبارہ کریں گے۔ (یعنی ہم بھی پھر تمہیں سزا دیں گے)
= تُغْنِیَ۔ وہ کام آئے گی۔ وہ کفایت کرے گی۔ اِغْنَاءٌ سے مضارع واحد مؤنث غائب۔
= فِئَتُکُمْ۔ تمہارا گروہ۔ تمہاری جمعیت۔

۸ : ۲۰ = لَا تَوَلَّوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ مت پھرو۔ تَوَلِّیٌ سے بمعنی منہ پھیرنا۔ اصل میں تَتَوَلَّوْا تھا۔ ایک تاء حذف ہوگئی۔
= عَنْہُ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ بموجب ارشاد باری تعالیٰ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (۴ : ۸۰) جس نے رسول

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ گویا رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

یا یہ ضمیر اللہ اور اس کے رسول دونوں کی طرف راجع ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ۔ (۹: ۶۲) حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہے کہ وہ اسے راضی کریں۔

یا یہ ضمیر امر بالطاعۃ کی طرف راجع ہے۔ کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اس کے حکم سے سرتابی نہ کرو۔

۸ : ۲۲ = شَرَّ الدَّوَابِّ۔ الدَّوَابُّ۔ دَابَّةٌ کی جمع ہے۔ جانور۔ چارپائے۔ پاؤں دھرنے والے۔ رینگنے والے جانور۔ تمام جانوروں میں سب سے بدتر۔ شَرّ اصل میں اَشَرُّ تھا۔ کثرت استعمال سے ہمزہ ساقط ہو گیا۔ اسی طرح خیر بھی اصل میں اَخْيَر تھا۔

= الصُّمُّ الْبُكْمُ۔ بہرے اور گونگے۔

ان لوگوں کو جو سنتے ہیں مگر کان نہیں دھرتے تصدیق حق نہیں کرتے۔ ان کو زُمرۂ حیوانات میں شامل کیا۔ پھر ان کو سب سے بدتر زمرہ میں رکھدیا کہ حیوان بھی ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ بہرے اور گونگے ہیں کہ سمجھتے ہی کچھ نہیں۔

۸ : ۲۳ = لَاَسْمَعَهُمْ۔ وہ ان کو ضرور سنا دیتا۔ اِسْمَاعٌ (اِفْعَالٌ) سے بمعنی سنادینا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب لام برائے تاکید۔

= وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ واؤ حالیہ۔ اور هُمْ مُّعْرِضُوْنَ حال ہے۔ درآنحالیکہ وہ روگردانی کرنے والے ہوں گے۔

۸ : ۲۴ = اِسْتَجِيْبُوْا۔ تم حکم مانو۔ تم قبول کرو۔ استجابۃ (استفعال) سے امر جمع مذکر حاضر

= دَعَاكُمْ۔ دَعَا۔ ماضی واحد مذکر غائب یہاں بھی ضمیر واحد آئی ہے جس طرح ۸ : ۲۰ میں عَنْهُ میں آئی ہے۔

= لِمَا يُحْيِيْكُمْ۔ ای الیٰ شئ الذی یحییکم۔ ایسے امر کی طرف جو تمہارے مردہ دلوں کو اور روحوں کو حیاتِ نو بخشتی ہے۔

= يَحُوْلُ۔ حَوْلٌ سے باب نصر مضارع واحد مذکر غائب۔ اللہ آڑ بن جاتا ہے۔ اللہ حائل ہو جاتا ہے۔

= قَلْبِهٖ۔ ای اھوائہ۔ اس کے ارادے۔ اس کی خواہشات۔ یعنی اس کے دلی ارادوں اور

خواہشات کی تکمیل اس کے اپنے بس کی بات نہیں بلکہ یہ خداوند تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے

۸ : ۲۵ = خَاصَّۃً ۔ خاص کر۔ چن کر۔ خَصَّ سے جس کے معنی مخصوص کرنے کے ہیں ۔ یہ یا تو الذِیْنَ ظلموا منکم کو مخصوص کرنے کے لئے ہے یعنی ڈرو اس فتنہ سے جس کی شامتِ اعمال مخصوص طور پر انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی ۔جنہوں نے تم میں سے ظلم کا ارتکاب کیا ہو (بلکہ دوسرے بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں) مراد اس سے اجتماعی فتنے ہیں مثلاً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غافل ہو جانا ۔ ترک جہاد ۔ میدان جہاد سے فرار وغیرہ

۸ : ۲۶ = مُسْتَضْعَفُوْنَ ۔ اسم مفعول ۔ جمع مذکر (باب استفعال) اِسْتِضْعَافٌ سے ناتواں اور کمزور سمجھے گئے ۔ عاجز پائے جانے والے لوگ ۔ یعنی تمہیں حقیر اور ناتواں خیال کیا جاتا تھا۔

= یَتَخَطَّفَکُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ کُمْ ضمیر مفعول ۔ جمع مذکر حاضر ۔ تَخَطُّفٌ (تفعّل) مصدر ۔ کہ تم کو اُچک لیں ۔ تم کو جھپٹ لیں ۔

خَطَفَ یَخْطِفُ (ضرب) و اِخْتَطَفَ یَخْتَطِفُ اِخْتِطَافٌ (افتعال) کسی چیز کو سرعت سے اچک لینا ۔ یکاد البرق یخطف ابصارھم (۲ : ۲۰) قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں کی بصارت کو اچک لے ۔

و یتخطّف النّاس من حولھم (۲۹ : ۶۷) اور لوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لئے جاتے ہیں ۔

= اٰوٰکُمْ ۔ اس نے تم کو ٹھکانہ دیا ۔ اس نے جگہ دی ۔ اِیْوَاءٌ سے ماضی واحد مذکر غائب ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ اوی ۔ مادّہ

= اَیَّدَکُمْ ۔ تم کو قوت دی ۔ تمہاری مدد کی ۔ تاْئِیْدٌ (تفعیل) سے جس کے معنیٰ مدد کرنے اور قوت دینے کے ہیں ۔

۸ : ۲۷ = لَا تَخُوْنُوْا ۔ تم خیانت نہ کرو ۔ خِیَانَۃٌ سے (باب نصر)

= تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ ۔ تَخُوْنُوْا مضارع مجزوم ہے اور لَا تَخُوْنُوْا پر عطف ہے تقدیر کلام یوں ہے وَلَا تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ ۔ اور نہ آپس کی امانتوں میں خیانت کرو

= وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اور تم اس خیانت کے قبیح اور مذموم ہونے کو جانتے ہو ۔

۸ : ۲۸ ۔ فِتْنَۃٌ = آزمائش ۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات مختلف معانی میں استعمال ہوتے ہیں ۔

٨ : ٢٩ = یَجْعَلْ لَّکُمْ ۔ یَجْعَلْ ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ پیدا کرے گا تمہارے لئے۔ مہیا کریگا تمہیں۔
= فُرْقَانًا ۔ فرقان کے لفظی معنی فرق کرنے والی چیز کے ہیں۔ مفسرین نے اس جگہ متعدد معانی لئے ہیں
١:۔ نور و توفیق ۔ جو حق و باطل کو الگ الگ کرتا ہے۔
٢:۔ فتح ۔ جو حق کو باطل سے اور کفر کو اسلام سے ۔ یقین کو شبہات سے نتیجۃً الگ الگ کردیتی ہے
٣:۔ وہ چیز جو تمہارے تمام ڈر دور کردے گی ۔ ما یفرق بینکم و بین ما تخافون ۔ جو تمہارے اور جس سے تم ڈرتے ہو اس کے درمیان فرق کرے
٤:۔ ایسے معجزات کہ جن سے تمہیں دنیا میں ایک نمایاں مقام حاصل ہوگا۔ اور تمہاری شہرت ہوگی ۔
= یُکَفِّرْ ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط ۔ دور کردیگا ۔ زائل کردیگا۔
٨ : ٣٠ = لِیُثْبِتُوْکَ ۔ لام تعلیل کے لئے ۔ یُثْبِتُوْا ۔ اِثْبَاتٌ (افعال)، سے مضارع جمع مذکر غائب تاکہ تم کو قید کرلیں ۔ گرفتار کرلیں ۔ باندھ لیں ۔
= یَمْکُرُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ وہ خفیہ تدبیریں کررہے تھے ۔ یا کررہا تھا (ملاحظہ ہو ٧ : ٩٩)
٨ : ٣١ = اَسَاطِیْرُ ۔ کہانیاں ۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں ۔ اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع
٨ : ٣٣ = وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۔ اور جب تک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان (مشرکین مکہ) میں موجود تھا۔ تو اللہ ان کو عذاب دینے کا نہ ہوا ۔ اور نہ ہی وہ ان کو عذاب دینے والا ہوا جب تک وہ استغفار کرسکتے تھے یعنی ان میں یہ صلاحیت موجود تھی ۔
وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں ۔

بعض کے نزدیک یہ کہ جب مشرکین بیت اللہ کا طواف کرتے تو یہ پڑھتے تھے ۔ لبیك اللھم لبیك لا شریك لك لبیك الا شریکا ھو لك تملکہ و ما ملك غفرانك ۔ اسی طلبِ غفران کی وجہ سے وہ عذاب سے مامون رہے ۔ لیکن یہ صورت حال تو فتح مکہ تک بدستور رہی اور اس کی موجودگی میں ہی فتح مکہ کی صورت میں وہ معتوب ہوگئے ۔

بعض نے کہا ہے کہ دن کو وہ یہ کہتے ان کان ھذا ھو الحق من عندك فامطر علینا حجارۃ من السماء ۔ لیکن رات کو اپنی ندامت کا اظہار کرنے اور دعا کرتے غفرانك اللھم لہٰذا ان پر عذاب نہ آیا ۔ لیکن اس میں بھی وہی مذکورہ بالا اعتراض ہوسکتا ہے اس کے علاوہ دیگر اقوال بھی ہیں ۔ سب سے زیادہ قابل فہم وہی ترجمہ ہے جو اوپر کیا گیا ہے یہ ترجمہ عبد اللہ یوسف

علی نے کیا ہے اور تفہیم القرآن میں بھی اسی مفہوم کو اختیار کیا گیا ہے۔
حضرت ابن عباس رضہ کا قول ہے:
وفیھم من سبق لہ من العنایۃ انہ یؤمن ویستغفر۔ مثل ابی سفیان بن حرب۔ صفوان بن امیۃ۔ عکرمۃ بن ابی جھل وسھیل بن عمرو۔
(اور ان مشرکین میں بعض ایسے تھے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی عنایت کر رکھی تھی کہ وہ ایمان لے آئیں گے اور اپنی سابقہ غلط روی کی معافی مانگ لیں گے۔
۸ : ۳۴ = وَمَا لَهُمْ ۔ اور کیا عذر ہے ان کے لئے۔ کیا وجہ۔ کیا امر مانع رہ گیا ہے ان کے لئے
= يَصُدُّوْنَ ۔ صَدَّ يَصُدُّ (نصر) سے مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ باز رکھتے ہیں، وہ روکتے ہیں
= اَوْلِيَآءَهٗ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب المسجد الحرام کی طرف راجع ہے۔ اَوْلِيَآءُ اس کے متولی۔ اس کی ولایت کے مستحق۔ مضاف۔ ہٗ مضاف الیہ۔ اَوْلِيَاءُ جمع ہے اس کا واحد ولیٌّ ہے
۸ : ۳۵ = مُكَآءً ۔ منہ سے سیٹی بجانا۔ اور انگلیوں سے چٹکی بجانا۔ مَكَا يَمْكُوْ (نصر) مُكَآءً کے معنی پرند کے سیٹی بجانے کے ہیں۔
(مشرکین و کفار کی نماز بے روح ہونے کے اعتبار سے پرندوں کی سیٹی کے بمنزلہ ہے۔
مُكَآءً مَكْوٌ ۔ دونوں مصدر ہیں۔ مکو مادّہ۔
= تَصْدِيَةً ۔ صَدّٰى يُصَدِّىْ تَصْدِيَةً (تفعیل) بِيَدَيْهِ ۔ دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا۔ الصَّدّٰى صدائے بازگشت کو کہتے ہیں۔
مشرکین کی نماز کو مکاء و تصدیہ اس کے بے روح ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے جیسا کہ بحوالہ بالا۔ راغبؒ نے تحریر کیا ہے۔ یا جیسا کہ امام قرطبیؒ نے لکھا ہے۔
کانت قریش تطوف بالبیت عراۃً یصفقون ویصفرون فکان ذلک عبادۃ فی ظنھم۔ قریش ننگے ہو کر طوافِ کعبہ کیا کرتے تھے اور تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے اور ان کے خیال میں یہ عبادت تھی۔
حضرت ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے کہ کفار طواف کعبہ بالکل ننگے ہو کر کیا کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجانا ان کی نماز تھی۔
= فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۔ پس چکھو عذاب۔ العذاب سے مراد جنگ بدر میں ان کی ہزیمت اور ان کا قتل اور اسیر ہونا مراد ہے۔

۸ : ۳۶ = فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ۔ سَ مستقبل کے لئے آیا ہے۔ يُنْفِقُوْنَ ۔ اِنْفَاقٌ سے مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اَمْوَالٌ کی طرف راجع ہے ا یہ آئندہ بھی (اسی طرح) خرچ کریں گے۔

= ثُمَّ تَكُوْنُ ۔ ای ثم تکون عاقبة انفاقها۔ پھر ان کا یہ مال خرچ کرنا ان کے لئے باعثِ حسرت (وندامت) بن جائے گا۔

= جَهَنَّمَ ۔ اگر مجرور ہے لیکن م بالفتح آیا ہے بوجہ غیر منصرف ہونے کے۔ غیر منصرف بوجہ عجمہ اور تانیث کے ہے

= يُحْشَرُوْنَ ۔ يُسَاقُوْنَ ۔ ہانک کر لیجائے جائیں گے۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب

۸ : ۳۷ = فَيَرْكُمَهٗ ۔ رَكُوْمٌ ۔ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب باب نصر۔ ہٗ ضمیر الخبیث کی طرف راجع ہے۔ الخبیث یہاں اسم جنس ہے۔ یعنی خبیثوں کا گروہ۔ خبیث لوگ۔

= فیجعلہٗ ۔ پھر ڈال دے اس جنس خبیث کو۔

= اُولٰٓئِكَ ۔ الفریق الخبیث۔

۸ : ۳۸ ۔ يُغْفَرُ ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ معاف کر دیا جائے گا۔

= يَعُوْدُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ عَوْدٌ مصدر۔ باب نصر، اگر وہ لوٹے۔ اگر انہوں نے دوبارہ لڑائی کی۔ اگر انہوں نے پہلی کرتوتیں دہرائیں۔

= فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ تو پہلے (نافرمانوں) کے ساتھ ہمارا طریقہ عمل گذر چکا ہے یعنی ماضی میں جب بھی نبیوں کی امتوں نے ان کی نافرمانی کی تو جو سلوک ہم نے ان کے ساتھ کیا تھا وہ تاریخ میں موجود ہے اور یہ جانتے ہی ہیں۔ مکافاتِ عمل کا وہی قانون ان پر بھی لاگو کیا جائے گا۔

۸ : ۳۹ = فِتْنَةٌ ۔ ای فساد فی الارض (مظہری) شرک (بیضاوی)

= اَلدِّيْنُ ۔ دین الاسلام (الخازن۔ مدارک التنزیل۔ بیضاوی۔ الکشاف۔ الدّین۔ بمعنی القہر۔ الغلبة۔ الاستعلاء۔ والسلطان۔ یعنی غلبہ۔ بالادستی۔ قوت واقتدار۔ (مظہری)

= مَوْلٰىكُمْ ۔ ناصرکم ومعینکم۔ تمہارا حامی ومددگار =

پَارَہ
وَاعْلَمُوْا
(۱۰)
اَلْاَنْفَالُ وَالتَّوْبَۃُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

۸ : ۴۱ = اَنَّمَا = اَنَّ اور مَا سے مرکب ہے اَنَّ حرف مشبہ بالفعل بمعنی بیشک تحقیق ۔ بجز اس کے نہیں ۔ مَا ۔ موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیْ ۔ جو چیز ۔ جو مال ۔
= غَنِمْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر ۔ (باب سمع) غَنْمٌ اور غَنِیْمَۃٌ ۔ مصدر ۔ اَلْغَنَمُ ۔ بکریاں ۔ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ (۶ : ۶) اور گائیوں اور بکریوں میں سے ۔ الخ ۔ اَلْغَنَمُ کہیں سے بکریوں کا ہاتھ لگنا ۔ ان کو حاصل کرنا ۔ پھر یہ لفظ ہر اس چیز پر بولا جانے لگا جو دشمن یا غیر دشمن سے حاصل ہو ۔ خاص طور پر فتح کے بعد دشمن سے چھینا ہوا مال ۔
غَنِمْتُمْ تم نے دشمن سے پایا ۔ یا چھینا ۔ لیکن غیر دشمن سے حاصل شدہ مال بھی غنیمت میں شمار ہے ۔ قرآن میں ہے فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ (۴ : ۹۴) سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں ۔
= مِنْ شَیْءٍ ۔ مِنْ بیانیہ ہے ۔ اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ ۔ جو کوئی چیز بھی تم مالِ غنیمت میں حاصل کرو ۔
= ذِی الْقُرْبٰی ۔ اَلْقُرْبٰی ۔ اسم مصدر ہے بمعنی قرابت ۔ رشتہ داری ۔ ذِیْ بمعنی ذُوْ ۔ بحالتِ جر ہے ۔ والا ۔ صاحب ۔ ذِی الْقُرْبٰی ۔ قرابت رکھنے والا ۔ رشتہ دار ۔ قرابت دار
= ابْنَ السَّبِیْلِ ۔ مسافر ۔ راہ نورد ۔
= وَمَآ اَنْزَلْنَا ۔ بِاللّٰہِ پر معطوف ہے ۔ اور مَآ اَنْزَلْنَا سے مراد وہ آیات جو جنگ بدر کے دوران نازل ہوئیں ۔ الملئکۃ جو مسلمانوں کی امداد کو بحکم ایزدی اتر کر شامل ہوئے اور فتح جو نتیجتہً حاصل ہوئی
= یَوْمَ الْفُرْقَانِ ۔ حق اور باطل کے درمیان تمیز کرنے والا دن ۔ مراد یہاں یوم بدر ہے
= اِلْتَقٰی ۔ آمنے سامنے ہوئے ۔ بالمقابل ہوئے ۔ ان کی مڈبھیڑ ہوئی ۔ ماضی واحد مذکر غائب

اِلْتِقَاءٌ مصدر (افتعالٌ) لقی مادّہ

= اَلْجَمْعٰنِ ۔ دو گروہ۔ دو فوجیں۔ جَمْعٌ کا تثنیہ ہے مراد یہاں مسلمانوں کی فوج اور کفار کی فوج ہے۔

٨ : ۴۲ = اِذْ یا تو یَوْمَ الْفُرْقَانِ سے بدل ہے یا اس کی تقدیر یوں ہے اُذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ۔

= اَلْعُدْوَةِ ۔ جانب، وادی، کنارہ۔ اس کی جمع عُدًی ہے اس کو عین کی کسر کے ساتھ عِدْوَةٌ بھی پڑھا جاتا ہے اس صورت میں اس کی جمع عِدًی ہوگی۔

بدر کے اطراف و جوانب میں جو پہاڑ ہیں ان کے مختلف حصّے مختلف ناموں سے موسوم ہیں ان میں سے دو پہاڑیاں جو دور سے ریت کے دو سفید تودوں کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں۔ اب بھی ان میں سے جو پہاڑی مدینہ منورہ کی جانب ہے اس کا نام العدوة الدنیا ہے اور دوسری جو مکہ کی طرف ہے العدوة القصوٰی سے موسوم ہے اور جو بہت اونچا سا پہاڑ ان دونوں کے درمیان ہے وہ آجکل جبل اسفل کہلاتا ہے کیونکہ اس کے نیچے نیچے ابوسفیان اپنے تجارتی قافلہ کا راستہ کاٹ کر سمندر کے کنارے کنارے گذر گیا تھا جو بدر سے تین میل کے فاصلہ پر ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں بایں الفاظ آیا ہے وَالرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ۔ (اور کارواں تم سے نیچے تھا)

= الدُّنْیَا ۔ اَدْنٰی کی مؤنث ہے جو دَنٰی یَدْنُوْ (قریب ہونا) سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے مراد وادی بدر کی وہ سمت جو مدینہ منورہ سے قریب تر تھی۔

= اَلْقُصْوٰی ۔ اَقْصٰی سے مؤنث ہے جو قَصٰی یَقْصُوْ سے اسم تفضیل ہے اور یہاں العدوة القصوٰی سے مراد بدر کی وادی کی وہ جانب جو مدینہ منورہ سے دور والی جانب واقع تھی۔

= اَلرَّکْبُ ۔ کارواں۔ قافلہ سوار۔ رَاکِبٌ کی جمع جس کے معنی سوار کے ہیں۔

= تَوَاعَدْتُّمْ ۔ تم نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا تَوَاعُدٌ (تفاعل) سے ماضی جمع مذکر حاضر ہے۔

= لَاخْتَلَفْتُمْ ۔ اِخْتِلَافٌ سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ لام تاکید کے لئے۔ تم ضرور آپس میں اختلاف کرتے۔

= اَلْمِیْعَادِ ۔ ظرف زمان۔ وعدہ کا وقت۔

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعَادِ ۔ اور اگر تم ہر دو فریق یعنی مسلمان ایک طرف اور کفار دوسری طرف ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کا وعدہ کرتے تو تم دونوں وقتِ وعدہ کی خلاف ورزی

کرتے اور تقدیم وتاخیر سے کام لیتے۔ یعنی تم اس واسطے باز رہتے کہ تمہارے مقابلہ میں ان کی تعداد کثیر تھی اور وہ باقاعدہ مسلح تھے اور وہ اس واسطے کترا جاتے کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہیبت تھی۔ اس طرح تم ایک دوسرے کے آمنے سامنے نہ آتے۔

= وَلٰكِنْ ۔ ای ولکن اللہ جمعکم علیٰ غیر میعادٍ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم ہر دو فریق کو کسی مقررہ وقت کے بغیر ہی آپس میں ٹکرا دیا۔ (کیونکہ مسلمان مدینہ سے قافلہ کے لئے نکلے تھے اور کفار مکہ سے قافلہ کی حفاظت کے لئے نکلے تھے۔ لیکن بعد میں حالات نے مشیت ایزدی کے تحت ان کو جنگ بدر میں باہم ٹکرا دیا۔

= لِيَقْضِيَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ قَضَاءٌ مصدر۔ (باب ضرب) قَضٰى يَقْضِي کہ وہ پورا کر دے۔

= لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ط تاکہ اللہ تعالیٰ اس امر کو پورا کر دے جس نے ہونا ہی تھا۔ (یعنی جس کے ظہور میں آجانے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کر چکا تھا)

= لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ ۔ جو ہلاک ہوتا ہے وہ دلیل روشن کے ساتھ ہلاک ہو۔ یعنی دلیل روشن ظاہر ہو گئی۔ حق و باطل کی تمیز کھلم کھلا سامنے آگئی۔ حق کی فتح اور باطل کی شکست نے ہر دو کی حقیقت کو واضح کر دیا۔ اچھا اور بُرا راستہ معلوم ہو گیا۔ اب اگر کوئی جان بوجھ کر باطل اختیار کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دینا چاہتا ہے تو ڈال دے (کیونکہ کفر ہلاکت ہے)

= وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۔ اور جسے زندہ رہنا ہے تو وہ اب حق کی فتح کو دیکھ کر یقین محکم سے حق پر زندہ رہے (حق زندگی ہے)

۸ : ۴۳ = اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔ ای واذکر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعمۃ اللہ علیك اذ یریکھم ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم کو (خواب میں دشمن قلیل تعداد میں) دکھائے تھے۔

= اَرٰىكَهُمْ ۔ يُرِيْكَهُمْ ۔ اِرَاءَةٌ (باب افعال) سے۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر مفعول ثانی۔ جمع مذکر غائب۔ اس نے تم کو وہ دکھائے۔ وہ تم کو وہ (دشمن) دکھائیگا رَاٰیٌ مادہ

= لَفَشِلْتُمْ ۔ لام تاکید۔ ماضی۔ جمع مذکر حاضر۔ فَشْلٌ (باب سمع) سے مصدر۔ فَشْلٌ کے معنی ہیں کم ہمت ہوجانا۔ بزدلی کے ساتھ کمزور ہوجانا۔ تم لسپت ہمت ہو گئے یا ہو جاؤ گے۔

تم ہمت ہار دیتے۔
= لَتَنَازَعْتُمْ ۔ تم ضرور ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ کرتے۔ جھگڑتے۔ تنازع (تفاعل) سے باہم کشاکشی اور جھگڑا کرنا۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔
= سَلَّمَ ۔ (باب تفعیل) تَسْلِیْمٌ سے ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بچالیا۔
۸ : ۴۴ = یُرِیْکُمُوْهُمْ ۔ اس نے تمہاری نظروں میں ان کو دکھایا۔
کُمُوْا اصل میں کُمْ ہے۔ واو اشباع کا ہے اور دو ضمیروں کے درمیان فرق کرنے کو لایا گیا ہے۔
= اِلْتَقَیْتُمْ ۔ تم ملے۔ تمہارا آمنا سامنا ہوا۔ اِلْتِقَاءٌ (افتعال) سے ماضی جمع مذکر حاضر
= یُقَلِّلُکُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ ۔ وہ ان کی نظروں میں تمہیں کم کرکے دکھا رہا تھا۔ یا کم محسوس کرا رہا تھا۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ نیز ملاحظہ ہو ۳ : ۱۳۔
= لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ۔ اوپر ملاحظہ ہو ۸ : ۴۲
۸ : ۴۵ = فَاثْبُتُوْا ۔ ثَبَاتٌ سے (باب نصر) امر جمع مذکر حاضر۔ تم ثابت قدم رہو۔
۸ : ۴۶ = فَتَفْشَلُوْا ۔ ورنہ تم ہمت ہار دوگے۔
= وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ ۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔
۸ : ۴۷ = بَطَرًا ۔ مصدر۔ اترانا۔ اشارہ ہے لشکر کفار کی طرف جو قافلہ کی حمایت میں مکہ سے بڑے طمطراق سے نکلا تھا۔
بَطِرَ (سمع) بطرًا۔ زیادہ نعمت میں پڑکر اترانا یا بہک جانا۔ بَطِرَ الْحَقَّ ۔ تکبر سے حق کے قبول کرنے سے انکار کرنا۔
= مُحِیْطٌ ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر قیاسی۔ اِحَاطَةٌ مصدر (باب افعال) حوط مادہ۔ ہر طرف سے گھیر لینے والا۔ یہاں بمعنی عالم کل ہے۔
۸ : ۴۸ = جَارٌ ۔ پڑوسی۔ ہمسایہ۔ مجازًا حمایتی۔ مددگار۔ رفیق۔
= تَرَآءَتْ ۔ وہ سامنے ہوئی۔ وہ روبرو ہوئی۔ وہ دیکھنے لگی۔ تراءیٌ (تفاعل) سے ماضی واحد مؤنث غائب۔
تَرَآءِیٌ ۔ ایک دوسرے کے باہم اس طرح مقابل اور قریب ہونا کہ یہ اس کو اور وہ اس کو دیکھ سکے۔ رَأْیٌ مادہ۔ مہموز العین وناقص یائی۔ رَأٰی یَرٰی رَأْیًا وَ رُؤْیَةً ۔ اس کا امر رَ ہے۔ تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ ای تلاقی الفریقان۔ جب دونوں فریق بالمقابل ہوئے۔

= نَكَصَ ۔ نَكْصٌ وَنُكُوْصٌ مصدر۔ (باب ضرب ونصر) الٹے پاؤں بھاگنا ۔ بد دل ہونا۔ نَكَصَ ۔ وہ الٹے پاؤں بھاگا۔ نَكْصٌ کے اصل معنی ہیں جس کام کے درپے ہو اس سے لوٹ جانا ۔ پلٹ جانا۔

= عَقِبَيْهِ ۔ اس کی دونوں ایڑیاں۔ عَقِبٌ ۔ واحد۔ اَعْقَابٌ جمع ۔

= شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ سخت سزا دینے والا۔ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یہ جملہ شیطان کا کلام بھی ہو سکتا ہے جو کہ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ سے شروع ہوا تھا۔ یا یہ جملہ مستانفہ ہے

۸ : ۴۹ = غَرَّ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اس نے فریب دیا ۔ دھوکہ دیا۔ غُرُوْرٌ مصدر (باب نصر)

= هٰٓؤُلَآءِ ۔ ای المسلمین ۔

۸ : ۵۰ = لَوْ تَرٰٓى ۔ اگر تو دیکھے ۔ کاش تو دیکھتا یا دیکھ سکتا۔

= يَتَوَفَّى ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَوَفِّيْ (تفعّل) مصدر۔ وہ جان نکالتا ہے ۔ یہاں اَلْمَلٰٓئِكَةُ (جمع) کے لئے استعمال ہوا۔ وہ جان نکالتے ہیں۔

تَوَفِّيْ ۔ کے اصل معنی کسی چیز کو پورا لینا اور اس پر پورے طور پر قبضہ کر لینے کے ہیں ۔ موت کے وقت بھی روح پورے طور پر قبض کر لی جاتی ہے ۔

= ذُوْقُوْا ۔ ای ویقولون ذُوْقُوْا ۔ تم چکھو۔ ذَوْقٌ سے امر۔ جمع مذکر حاضر۔ (باب نصر) ذُقْ ۔ تو چکھ ۔

= عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۔ جلا دینے والا عذاب ۔ آگ کا عذاب۔ حَرْقٌ سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبّہ کا صیغہ۔

۸ : ۵۲ = كَدَاْبِ ۔ كَ حرف تشبیہ دَاْبٌ کے معنی مسلسل چلنے کے ہیں جیسے دَاَبَ فِي السَّيْرِ ۔ وہ مسلسل چلا ۔ اور قرآن حکیم میں ہے ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ (۱۴ : ۳۳) اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا رکھا ہے کہ دونوں دن رات ایک دستور پر چل رہے ہیں ۔

دَاْبٌ ۔ عادت مستمرہ پر بھی بولا جاتا ہے ۔ جیسا کہ آیۃ ہذا۔ ونیز آیہ (۳ : ۱۱) یعنی آلِ فرعون کی سی عادت جس پر وہ ہمیشہ چلتے رہے ہیں ۔ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۔ ای داب هٰٓؤُلَآءِ مثل داب آل فرعون ۔ ان کی عادت مستمرہ بھی وہی ہے جو آل فرعون کی تھی ۔ اور وہ عادت مستمرہ کیا تھی ۔ کفروا بایٰت اللّٰهِ ۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار۔

۸: ۵۳ = ذٰلِكَ - ای ذٰلك العذاب۔
= لَمْ يَكُ - مضارع مجزوم نفی جحد بلم - كَوْنٌ سے اصل میں كَانَ سے مضارع يَكُوْنُ تھا۔ لَمْ کے آنے سے ن پر جزم آئی ن اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ واؤ حرف علت ہونے کی وجہ سے ساقط ہوئی۔ لَمْ يَكُ رہ گیا۔ یہاں بمعنی فعل استمراری ہے۔ یعنی نہیں ہے نہیں تھا۔ نہیں ہوگا۔
= مُغَيِّرًا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تغییرٌ (باب تفعیل) بدلنے والا۔
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا۔ وہ (اللہ تعالیٰ) کبھی نہیں ہوا بدلنے والا۔ اور نہ ہی ہوگا۔
= يُغَيِّرُوْا۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب۔ تَغْيِيْرٌ مصدر (یہاں تک) کہ وہ بدل ڈالیں۔ (بھلائی کو برائی سے۔ خوشحالی کو بدحالی سے)
= مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ ای ما بہم۔ یعنی یہاں تک کہ وہ خود بدل ڈالیں ان نعمتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کی ہوئی تھیں۔
۸: ۵۴ = كَدَاْبِ ...... قَبْلِهِمْ۔ یہ تکریر تاکید کے لئے ہے۔
۸: ۵۵ = شَرَّ الدَّوَابِّ۔ بدترین جانور۔ (ملاحظہ ہو ۸: ۲۲)
= اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ه ای اصروا علی الکفر ولجوا فیہ فلا یتوقع منھم الایمان۔ وہ لوگ جو کفر پر مصر رہے ان سے ایمان کی توقع نہیں کی جاسکتی (یہ بنو قریظہ تھے)
۸: ۵۶ = اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ۔ بدل ہے الذین کفروا کا یہ وہ لوگ ہیں جن سے (جب بھی) آپ نے معاہدہ کیا
= يَنْقُضُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب نَقْضٌ مصدر (باب نصر) وہ توڑتے ہیں۔
= فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ۔ ہر بار
۸: ۵۷ = اِمَّا۔ اگر۔
= تَثْقَفَنَّهُمْ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ بانون ثقیلہ۔ (باب سمع) تو ان کو پالے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اصل میں ثَقْفٌ کے معنی کسی چیز کے ادراک کرنے اور اس کے سرانجام دینے میں حذاقت (کام کو اچھی طرح کرنا) اور مہارت کے ہیں۔ لیکن بعد میں صرف ادراک کرنے او پانے کے معنی میں استعمال ہونے لگا اگرچہ حذاقت نہ ہو۔ قرآن میں ہے وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ (۲: ۱۹۱) اور قتل کر ڈالو انہیں جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ

= فَشَرِّدْ بِہِمْ - شَرَدَ الْبَعِیْرُ - کے معنی ہیں اونٹ بدک کر بھاگ نکلا اور شَرَّدْتُ بِہٖ میں نے اس سے ایسا برتاؤ کیا کہ اُسے دیکھ کر دوسرے لوگ اس جیسا کام نہ کریں۔ جیسے نَکَّلْتُ بِہٖ کا مطلب ہے کہ میں نے اسے دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا۔

فَشَرِّدْ بِہِمْ - تو ان کو ایسی سخت سزا دے کہ دوسرے دیکھ کر بھاگ جائیں۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب الذین کفروا (آیۃ ۵۵) کی طرف راجع ہے۔

= مَنْ خَلْفَھُمْ - جو ان کے پیچھے ہیں۔ یعنی تو ان کو ایسی سخت سزا دے کہ جو ان کے پیچھے ہیں وہ یہ دیکھ منتشر ہو جائیں۔

= لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ہ۔ شاید وہ نصیحت حاصل کریں اور اپنی بداعمالیوں سے باز آجائیں۔

۸ : ۵۸ = تَخَافَنَّ - خَوْفٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر۔ بانون ثقیلہ۔ تو ڈرے۔ تجھ کو ڈر ہو۔

= فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ - ای اطرح الیھم العھد۔ تو تو اس عہد کو (جو تو نے ان کے ساتھ کیا ہے) ان کی طرف پھینک مار۔ یعنی منسوخ کر دو۔

= عَلٰی سَوَاءٍ - واضح طور پر۔ یعنی ان کو اس منسوخی کا علم ہو جائے اور وہ نتائج کی ذمہ داری کا احساس کرنے لگیں (یعنی دونوں فریقوں کو مساوی طور پر معلوم ہو جائے کہ اب عہد منسوخ ہو چکا ہے۔

۸ : ۵۹ = لَا یَحْسَبَنَّ۔ نہی غائب واحد مذکر غائب۔ بانون ثقیلہ۔ (باب سمع) وہ ہرگز خیال نہ کرے۔

= سَبَقُوْا - انہوں نے سبقت کی۔ وہ آگے نکل گئے۔ سَبْقٌ سے ماضی جمع مذکر غائب وہ بازی لے گئے۔

= لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَبَقُوْا۔ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ خیال نہ کریں کہ وہ بازی لے گئے۔

= اِنَّھُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ۔ یقیناً وہ (پیروانِ حق کو) درماندہ نہیں کر سکتے۔ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ ہرا نہیں سکتے۔

۸ : ٦۰ = اَعِدُّوْا - تم تیار کر رکھو۔ اِعْدَادٌ سے امر جمع مذکر حاضر۔

اَلْاِعْدَادُ بمعنی تیار کرنا۔ مہیا کرنا۔ یہ عَدٌّ سے ہے جیسے سَقْیٌ سے اِسْقَاءٌ۔ اور اَعْدَدْتُ ھٰذَا لَکَ کے معنی ہیں کہ یہ چیز میں نے تمہارے لئے تیار کر دی ہے تم اسے شمار کر سکتے ہو اور

جس قدر چاہو اس سے حسب ضرورت لے سکتے ہو۔

= رِبَاطِ۔ باندھنا۔ سرحد پر چوکی دینا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے ثلاثی مجرد میں رَبْط کا بھی مصدر ہے۔ جس کے معنی ہیں مضبوط اور مستحکم باندھنا۔ نیز اسم بھی آتا ہے۔ جس چیز کے ساتھ گھوڑے باندھے جائیں اس کو بھی رباط کہتے ہیں اور جس جگہ دشمن کے دفاع کے لئے گھوڑے باندھے جائیں مثلاً پڑاؤ۔ چھاؤنی اس کو بھی رباط کہتے ہیں۔ یہاں بطور مصدر ہی استعمال ہوا ہے۔ بمعنی گھوڑے باندھنا۔ یعنی گھوڑوں کو دشمن سے دفاع کی خاطر چاک وچوبند باندھے رکھنا کہ جب ضرورت پڑے استعمال میں لائے جا سکیں۔

= تُرْهِبُوْنَ۔ تم ڈراؤ۔ تم ڈرا سکو۔ تم ڈراتے رہو۔ تم ڈراؤ گے۔ اِرْهَابٌ (اِفْعَالٌ) سے جس کا معنی خوف زدہ کرنے کے ہیں۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔

= بِهٖ۔ ضمیر ہ کا مرجع مَا اسْتَطَعْتُمْ ہے۔

= وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ۔ اور دوسرے (دشمن) جو ان (کھلے دشمنوں) کے علاوہ ہیں۔ یعنی جن کا مسلمانوں کو علم نہیں ہے لیکن ان کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

يُوَفَّ۔ مضارع مجہول۔ واحد مذکر غائب۔ تَوْفِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ پورا پورا تمہیں واپس دیا جائے گا۔

۸ : ۶۱ = اِنْ جَنَحُوْا۔ اگر وہ جھکیں۔ جُنُوْحٌ سے ماضی جمع مذکر غائب۔ (باب ضرب۔ نصر۔ فتح)

= لِلسَّلْمِ۔ صلح کے لئے۔ صلح کی طرف۔ سَلْمٌ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ لَهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب سَلْمٌ کی طرف راجع ہے۔

۸ : ۶۲ = يَخْدَعُوْكَ۔ وہ تجھے دھوکہ دیں۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ صیغہ جمع مذکر غائب کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔

= حَسْبُكَ۔ حَسْبُ اسم فعل ہے بمعنی کافی۔ منصوب بوجہ عمل اِنَّ۔ مضاف۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔

تیرے لئے کافی ہے۔ حَسَبَ يَحْسُبُ (باب نصر) کا مصدر بھی ہے۔

۸ : ۶۳ = وَاَلَّفَ۔ اس نے الفت دی۔ اس نے محبت ڈال دی۔ تَاْلِيْفٌ (باب تفعیل) سے جس کے معنی جمع کرنے اور الفت پیدا کرنے کے ہیں۔ صیغہ ماضی واحد مذکر غائب۔

= قُلُوْبِهِمْ۔ میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مؤمنین کی طرف راجع ہے۔

عرب کے سارے جزیرہ میں ہر طرف عداوت و نفرت کی آگ بھڑک رہی تھی مزاج اتنے آوارہ اور جذبات اتنے مشتعل تھے کہ ذرا ذرا سی بات پر لڑائی شروع ہو جاتی۔ اور برسوں جاری رہتی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد نقشہ ہی بدل گیا۔ خدا نے ایسی تالیف القلوب کی کہ اسلام کے دائرہ میں آتے ہی وہ حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے قریب آگئے۔ اوس اور خزرج کے قبائل ایک بیّن مثال تھے۔

۸ : ۶۵ = حَرِّضْ۔ تَحْرِیْضٌ (باب تفعیل) سے امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو رغبت دلا۔ تو ابھار۔ تو تاکید کر۔ تو آمادہ کر۔

الحرض۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو نکمی ہو جائے اور درخور اعتنا نہ رہے۔ اس لئے جو چیز قریب بہ ہلاکت ہو جائے اس کے متعلق حَرِضٌ کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا (۱۲ : ۸۵) یا تو قریب بہ ہلاکت ہو جاؤ گے۔

التَّحْرِيْضُ (باب تفعیل سے) کے معنی ازالہ حرض کے ہیں۔ یعنی کسی چیز سے بگاڑ اور خرابی دور کر دینا۔ جیسے مَرَّضْتُهٗ میں نے اس کے مرض کو دور کر دیا۔

تَحْرِیْضٌ کے معنی کسی کو مزیّن کر کے اور اسے آسان صورت میں پیش کر کے اس پر برانگیختہ کرنے کے ہیں۔ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ۔ مومنوں کو جہاد پر برانگیختہ کر

۸ : ۶۶ = اَلْـٰٔنَ۔ اب۔ ظرف زمان ہے اور مبنی بر فتح۔ الف لام اس پر بعض کے نزدیک تعریف کا ہے اور بعض کے نزدیک زائدہ اور لازم ہے۔

= خَفَّفَ۔ اس نے تخفیف کی۔ اس نے ہلکا کر دیا۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب تفعیل)

= ضَعْفًا۔ سستی۔ کمزوری۔ ضَعُفَ يَضْعُفُ (باب کَرُمَ) کا مصدر ہے سست ہونا

۸ : ۶۷ = اَسْرٰی۔ قیدی۔ اَسِيْرٌ کی جمع ہے اُسَارٰی بھی جمع ہے۔ اَلْاَسْرُ کے معنی قید میں جکڑ لینے کے ہیں۔ اُسَارٰی پاؤں کی بیڑی۔

= يُثْخِنَ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِثْخَانٌ مصدر (باب افعال) کثرت سے خون بہا دے

ثَخُنَ (باب کَرُمَ۔ ثَخُنَ الشَّيْءُ کے معنی ہیں کسی چیز کا گاڑھا ہونا اس طرح کہ بہنے سے رک جائے۔ ویسے اس کا استعمال کثرتِ قتل اور غلبہ و تسلّط جو کثرتِ قتل کا نتیجہ ہے کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔

= مَا كَانَ لِنَبِيٍّ ...... الْاَرْضِ۔ نبی کے لئے زیبا نہیں کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہو جب تک کہ وہ زمین میں دشمنوں کو کچل نہ دے۔ یعنی جب تک جنگ میں دشمنوں

کو تہ تیغ کرکے ان کا قلع قمع کرکے ان کی طاقت کو کچل کر پورا غلبہ و تسلّط حاصل نہ کر لیا جائے جنگی قیدی بنانا جائز نہیں ہے

= عَرَضَ ۔ مال و متاع ۔ اسباب و سامان ۔ سریع الزوال مال و متاع

٨: ٦٨ = كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔ اللہ کا فرمان ۔ اشارہ ہے ارشادِ الٰہی کی طرف فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (٤٧: ٤) پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ تم خوب ان کو تہ و تیغ کرکے کچل دو۔ تب قیدیوں کو مضبوط باندھو۔ اس کے بعد تمہیں اختیار ہے کہ احسان کرو یا فدیہ کا معاملہ کرو تاآنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے

= سَبَقَ ۔ وہ پہلے گذر چکا ۔ وہ پہلے ہو چکا ۔ اس نے سبقت کی ۔

= لَمَسَّكُمْ ۔ تم کو ضرور پہنچتا ۔ (عذاب عظیم) لام تاکید کا ہے ۔ مَسَّ ماضی واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ مَسَّ (باب نَصَرَ) کا معنی ہے چھو دینا ۔ دکھ پہنچانا ۔ لاحق ہونا لگ جانا ۔ (باب نصر اور سمع) سے یہ بمعنی جماع بھی آتا ہے ۔ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ (٣: ٤٧) میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا حالانکہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ لگایا نہیں ۔ اور اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ (٢: ٢٣٧) اور اگر تم عورتوں کو ان سے مجامعت سے پہلے طلاق دیدو ۔

مجازًا مَسَّ کا اطلاق جنوں پر بھی ہوتا ہے مثلاً كَالَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ٢: ٢٧٥) جیسا کہ کسی کو جنّ نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو ۔

تکلیف کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ (٣٨: ٤١) شیطان نے مجھ کو اذیت دے رکھی ہے

= فِيْمَآ اَخَذْتُمْ ۔ اس بارے میں جو تم نے لیا ۔ بوجہ اس کے جو تم نے لیا ہے یعنی جو مال غنیمت تم نے لیا ہے (اس میں قیدیوں کا فدیہ لینا بھی شامل ہے) بعض نے اس سے قیدی مراد لئے ہیں ۔

= لَوْلَا .... عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم پہلے ہی لوحِ محفوظ میں لکھ نہ دیا ہوتا ۔ کہ مالِ غنیمت تمہارے لئے حلال ہے اور اگر اس کا یہ دستور نہ ہوتا کہ جب تک وہ بیان کھول کر نہ کر دے تب تک وہ عذاب کسی کو نہیں دیا کرتا ۔ تو جو مالِ غنیمت اور جو مال فدیہ تم نے

لیا ہے اس پر بھاری عذاب ہوتا۔ (یہ حکم جو لوح محفوظ میں لکھا جا چکا تھا لیکن ابھی نازل نہیں ہوا تھا سورۃ محمد میں آیۃ ۴ میں نازل ہوا۔ اوپر ملاحظہ ہو کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ کے محاذ)
الخازن۔ بیضاوی۔ زمخشری نے اس آیۃ کا مطلب اِن ہی معنوں میں لیا ہے۔

لیکن مودودی صاحب نے تفہیم القرآن میں آیہ ۴۷:۴ سورۃ محمد کا نزول سورۃ انفال کی آیۃ ہٰذا کے نزول سے قبل کا تصور کیا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:۔

اس عبارت (یعنی سورۃ انفال کی آیہ ھٰذا) پر غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس موقعہ پر عتاب جس بات پر ہوا تھا وہ یہ تھی کہ جنگِ بدر میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل دینے سے پہلے مسلمان دشمن کے آدمیوں کو قید کرنے میں لگ گئے تھے۔ حالانکہ جنگ سے پہلے جو ہدایت سورۃ محمد میں ان کو دی گئی تھی وہ یہ تھی کہ:۔

"جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو"

تاہم سورۃ محمد میں مسلمانوں کو قیدیوں سے فدیہ لینے کی اجازت فی الجملہ دی جا چکی تھی اس لئے جنگ بدر کے قیدیوں سے جو مال لیا گیا اسے اللہ نے حلال قرار دیا اور مسلمانوں کو اس کے لینے پر سزا نہ دی۔

"اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا "لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ" کے الفاظ اس امر کی طرف صاف اشارہ کر رہے ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے فدیہ لینے کی اجازت کا فرمان قرآن میں آچکا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن کے اندر سورۃ محمد کی اس آیت کے سوا کوئی دوسری آیت ایسی نہیں ہے جس میں یہ فرمان پایا جاتا ہو۔ اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ یہ آیت (سورۃ محمد آیت ۴) سورۃ انفال کی آیت (آیۃ ہٰذا) سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔

مگر یہ یاد رہے کہ ترتیب نزول کے مطابق سورۃ انفال ۸۸ نمبر پر ہے اور سورۃ محمد نمبر شمار ۹۵ پر ہے۔

اس میں دیگر اقوال یہ بھی ہیں کہ:۔

١:۔ خدا پہلے سے طے کر چکا ہے کہ بدری صحابی کو عذاب نہیں کرے گا۔ ان کے لئے مغفرت تحریر ہو چکی ہے (الحسن۔ مجاھد۔ سعید بن جبیر)

٢:۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دینے کے بعد کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا۔ تا آنکہ واضح نہ کر دے ان پر کہ کس چیز سے بچنا لازمی ہے اور یہ کہ بھول اور غفلت کی وجہ سے کسی فعل کا ارتکاب موجب سرزنش نہ ہوگا۔ (ابن جریج)

۸ : ۶۹ = فَکُلُوْا - میں فَ تسبیب کی ہے اس سے قبل سبب محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہے قد اَبحتُ لکمُ الغنائمَ فکلوا - (میں نے تمہارے لئے مال غنیمت حلال کردیا پس اسے کھاؤ استعمال کرو)

= حَلٰلًا طَیِّبًا - یہ یا تو مصدر محذوف اَکلًا کی صفت ہے یعنی حلال اور طیب کے طور پر استعمال میں لاؤ - یا یہ مِمَّا غَنِمْتُمْ کا حال ہے کہ مال غنیمت سے حلال اور طیّب مال کھاؤ - استعمال کرو

۸ : ۷۰ = مَنْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰی - قیدی جو تمہارے قبضہ میں ہیں -

= مِمَّا اُخِذَ مِنْکُمْ - ای الفدیۃ -

۸ : ۷۱ = اَمْکَنَ مِنْھُمْ - اس نے قابو کروایا - اس نے پکڑوایا - متعدی بدو مفعول - اِمْکَانٌ (افعال) سے واحد مذکر غائب اَمْکَنْتُ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ - میں نے فلاں کو فلاں پر قدرت دی اصل میں اَمْکَنَکَ مِنْھُمْ (اس نے تم کو ان پر قدرت دی - اس میں کَ ضمیر مفعول اول اور ھُمْ ضمیر مفعول ثانی ہے -

۸ : ۷۲ = اٰوَوْا - اِیْوَاءٌ (افعالٌ) سے - ماضی - جمع مذکر غائب - انہوں نے جگہ دی - انہوں نے پناہ دی - دوسری جگہ قرآن میں ہے اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ (۱۸ : ۱۰) جب چند نوجوانوں نے غار میں پناہ لی - اور وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ (۳۳ : ۵۱) اور جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو - یا ٹھکانا دو -

= مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ - تو تمہارا ان سے ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے تم کو ان کی رفاقت سے کوئی سروکار نہیں - ولایت وسیع المعانی لفظ ہے اور عربی میں حمایت نصرت - مددگاری - پشتیبانی - دوستی - قرابت - سرپرستی - اور اس سے ملتے جلتے مفہومات کے لئے بولا جاتا ہے -

بعض نے ولایت سے وراثت مفہوم لیا ہے - یعنی تمہارے لئے ان کی وراثت سے کوئی چیز نہیں ہے -

= اِسْتَنْصَرُوْکُمْ - وہ تم سے مدد چاہیں - اِسْتِنْصَارٌ (استفعالٌ) سے ماضی جمع مذکر غائب - کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر -

= فَعَلَیْکُمْ - تم پر فرض ہے - تمہارے ذمہ ہے - جیسے کہ دوسری جگہ قرآن میں ہے - ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ (۸۸ : ۲۶) بیشک پھر ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا -

= عَلٰی قَوْمٍ - کسی قوم کے خلاف - قرآن میں آیا ہے لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ

(۲۸۶:۲) ہر نفس جو نیکی کماتا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو بدی کماتا ہے وبال اسی کے خلاف ہے۔ اسی پر ہے۔

= مِيْثَاقٌ۔ معاہدہ۔ عہد و پیمان۔

۸: ۷۳ = اِلَّا تَفْعَلُوْهُ ۔ اِلَّا۔ اِنْ اور لَا سے مرکب ہے ۂ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ای الا تفعلوا ما امرتکم من تواصل المسلمین وتولی بعضھم بعضًا حتی فی التوارث تفضیلاً لنسبۃ الاسلام علیٰ نسبۃ القرابۃ ولم تقطعوا العلائق بَیْنَکُمْ وبین الکفار۔ اے مسلمانو! اگر تم باہمی مقاربت ومواصلت نہ رکھو گے اور ایک دوسرے کی مددگاری نہیں کرو گے اور دین اسلام کی نسبت کو رشتہ داری کی نسبت پر فضیلت نہ دو گے۔ اور اپنے اور کفار کے درمیان تعلقات کو منقطع نہیں کرو گے تو .... الخ

= تَكُنْ اصل میں تَكُوْنُ تھا۔ جواب شرط کی وجہ سے حرف آخر پر جزم آگئی واؤ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ تَكُنْ ہو گیا۔ مضارع مجزوم واحد مؤنث غائب۔ كَوْنٌ مصدر۔ (فتنہ برپا) ہو جائیگا۔

۸: ۷۵ = اُولُوا الْاَرْحَامِ۔ اہل قرابت رشتہ دار۔ ارحام جمع رِحْم کی ہے شکمی رشتہ دار وہ رشتے جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے ساتھ متعلق ہوں۔

(٩) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ (١١٣)

٩ : ١ = بَرَاءَةٌ ۔ بیزاری ۔ بیزار ہونا ۔ خلاصی ۔ چھٹکارا پانا ۔ بری ہونا ۔ قطع تعلقی ۔ مصدر ہے ۔ اَلْبُرْءُ ۔ اَلْبَرَاءُ ۔ اَلتَّبَرِّیْ کے اصل معنی کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنے کے ہیں ۔ اس لئے کہا جاتا ہے بَرَأْتُ مِنَ الْمَرَضِ ۔ میں نے مرض سے نجات پائی اور بَرَأْتُ مِنْ فُلَانٍ میں فلاں سے بیزار ہوں ۔

اور قرآن میں ہے اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ (٩ : ٣) اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی ۔

اور اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (١٠ : ٤١) تم میرے عملوں سے بری الذمہ ہو اور میں تمہارے عملوں سے بری الذمہ ہوں ۔

بَرَآءَةٌ خبر ہے جس کا مبتدا هٰذِهٖ محذوف ہے ۔ یعنی هٰذِهٖ بَرَآءَةٌ ۔ یہ (اعلانِ) برأت (قطع تعلقی) ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے اِلَى الَّذِیْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ مشرکوں میں سے ان لوگوں کی طرف جن سے تم نے (مسلمانوں نے) معاہدہ کر رکھا ہے (جیسا کہ کہتے ہیں هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ فُلَانٍ اِلٰى فُلَانٍ یہ تحریر ہے فلاں کی جانب سے فلاں کی طرف)

اس کا پس منظر مختصرا یہ ہے کہ ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر الحج مقرر فرما کر مکہ روانہ کیا ۔ ان کے جانے کے بعد آیات سورۃ براۃ ۱ تا ۳۷ نازل ہوئیں ۔ جن میں صاف صاف حکم دیا گیا تھا کہ اب کفر کے ساتھ سابقہ معاہدے منسوخ ہیں ۔ رسالتمآب علیہ التحیۃ والسلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پیچھے بھیجا کہ حج کے دن ان احکام خداوندی کا اعلانِ عام کریں ۔

چنانچہ دسویں ذوالحجہ کو جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ آیات

تلاوت فرمائیں۔

اس سورۃ کے ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے۔ علماء نے اس کی متعدد وجوہات لکھی ہیں لیکن صحیح بات وہی ہے جو حضرت امام رازی رحؒ نے تحریر فرمائی ہے:۔

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھوائی اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی نہیں لکھی۔ اور بعد کے لوگ بھی اس کی پیروی کرتے چلے آئے!

۹ : ۲ = فَسِيحُوا۔ سَاحَ يَسِيحُ (باب ضرب) سَيْحٌ سے امر، جمع مذکر حاضر۔ تم پھر لو۔ سیاحت کرلو۔ گھوم پھر لو۔ چل پھر لو۔

اَلسَّاحَةُ کے معنیٰ فراخ جگہ کے ہیں۔ اسی اعتبار سے مکان کے صحن کو سَاحَةُ الدَّارِ کہا جاتا ہے۔ وسیع مکان میں ہمیشہ جاری رہنے والے پانی کو سَائِحٌ کہا جاتا ہے۔ سَاحَ فُلَانٌ فِي الْاَرْضِ کے معنیٰ پانی کی طرح زمین میں چکر کاٹنے کے ہیں۔ اسی سے ہمیشہ سفر کرنے والے کو سَائِحٌ یا سَيَّاحٌ کہا جاتا ہے۔ اور آیت ۹ : ۱۱۲ میں السَّائِحُونَ سے مراد روزہ رکھنے والے ہیں۔

فَسِيحُوا میں خطاب مشرکین سے ہے۔

= اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ۔ تم اللہ کو عاجز کر سکنے والے نہیں ہو۔ یعنی نہ تو تم اس کے قبضہ سے بچ کر نکل سکتے ہو اور نہ اس کے پلان کو فیل کر سکتے ہو

= وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے یعنی اس دنیا میں قتل و شکست کی ذلت اور آخرت میں عذاب کی ذلّت۔

۹ : ۳ = اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ..... اِلَى النَّاسِ۔ تمام لوگوں کے لئے اطلاع عام

برأت صرف ان مشرکین سے تھی جن کے ساتھ معاہدات تھے اور اَذَانٌ تمام لوگوں کے لئے اس برأت کی اطلاع عام۔

= يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ بڑے حج کا دن یعنی یوم عرفات ۹ ذو الحج کا دن۔ جس دن حجاج میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں۔ اور غروب آفتاب سے قبل مزدلفہ کی طرف جانے کے لئے نکل آتے ہیں۔

۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ذوالحج حج کے ایام ہیں۔ مناسک حج میں میدان عرفات میں قیام سب سے اہم ہے۔ یا اس سے یوم النحر بھی مراد ہو سکتا ہے یعنی دسویں ذوالحج کیونکہ اس دن مناسکِ

حج پوری ہوجاتی ہیں۔یعنی حجاج طواف اور قربانی سے فارغ ہوجاتے ہیں۔ یا جملہ ایام حج مراد ہیں کہ عرب میں عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی مقررہ تاریخوں میں جو حج ہوتا ہے اسے حج اکبر کہا جاتا ہے۔

لیکن یہاں چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے ۱۰ ذوالحجہ کو اعلان سنایا تھا لہٰذا یہاں مراد یوم النحر ہی ہوسکتا ہے (یعنی آج حج اکبر کے دن اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے یہ اعلان عام کیا جاتا ہے)

= بَرِیْٓءٌ ۔ بری ۔ بری الذمہ ۔ بیزار ۔ ملاحظہ ہو (۹ : ۱)

= وَرَسُوْلُہٗ ۔ واؤ حرف عطف رَسُوْلُہٗ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ۔ اس کا معطوف علیہ اللہ ہے ۔ عام قاعدہ کے مطابق معطوف اور معطوف الیہ کا اعراب ایک ہی ہونا چاہئے تھا۔ یعنی اللہ کی طرح رسولہٗ بھی منصوب ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اس کے مرفوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسولہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اور اس کی خبر بریٌٔ محذوف ہے اور یہ جملہ ورسولہٗ بریٌٔ بصورت جملہ پہلے جملہ ان اللہ بریٌٔ کا معطوف ہے۔

= اِنْ تُبْتُمْ ۔ اگر تم تائب ہوجاؤ ۔یہاں خطاب مشرکین سے ہے کہ اگر تم شرک وکفر سے باز آجاؤ

= اِنْ تَوَلَّیْتُمْ ۔ اگر تم پھر گئے ۔ تَوَلّیٌ (تفعّلٌ) سے ماضی جمع مذکر حاضر ۔

= بَشِّرْ ۔ تو خوشخبری دے ۔ تو بشارت دے ۔ تو خبر دے ۔ تَبْشِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۔ بشارت کا استعمال استہزار کے طور پر ہوا ہے

۹ : ۴ = لَمْ یَنْقُصُوْکُمْ ۔ نَقَصَ یَنْقُصُ (باب نصر) نَقْصًا وَ نُقْصَانًا ۔ کم ہونا ۔ گھٹنا ۔ کم کرنا ۔ گھٹانا نَقَصْتُ زَیْدًا حَقَّہٗ میں نے زید کے حق میں کمی کردی اس کے حق کو گھٹا دیا۔

لَمْ یَنْقُصُوْا ۔ مضارع نفی حجد بلم ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۔ انہوں نے تمہارے حق میں کمی نہیں کی ۔یعنی تمہاری حق تلفی نہیں کی ۔ تمہارا نقصان نہیں کیا ۔ انہوں نے تمہارا قصور نہیں کیا ۔ (انہوں نے تکمیل عہد میں کمی نہیں کی)

= لَمْ یُظَاھِرُوْا عَلَیْکُمْ ۔ ظَاھَرَ یُظَاھِرُ مُظَاھَرَۃً (باب مفاعلۃ) ایک دوسرے کی امداد کرنا ۔ عَلَیْکُمْ ۔ تمہارے خلاف ۔ مضارع نفی حجد بلم ۔ جمع مذکر غائب انہوں نے تمہارے خلاف کسی دوسرے کی مدد نہیں کی ۔

۹ : ۵ = اِنْسَلَخَ ۔ وہ گذر گیا ۔ (یعنی جب حرمت والے مہینے گذر جائیں) نیز ملاحظہ ہو (۷ : ۱۷۵)

= اُحْصُرُوْھُمْ (باب نصر ۔ باب ضرب) ان کو محصور رکھو ۔ ان کو قید رکھو ۔ ان کو روکے رکھو ۔ امر جمع مذکر حاضر ۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب حَصْرٌ سے ۔

= مَرْصَدٍ ۔ واحد ۔ مَرَاصِدُ جمع ۔ ظرف مکان ۔ گھات کی جگہ ۔ رَصَدَ یَرْصُدُ (نصر)

نگاہ رکھنا۔ گھات لگانا۔

وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۔ ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو۔

= فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ۔ تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَخْلِيَةٌ (تَفْعِيْلٌ) سے مصدر چھوڑ دینا۔

۹: ۶ = اِسْتَجَارَكَ۔ اس کا مادہ جَوْرٌ ہے اَلْجَارُ۔ پڑوسی۔ ہمسایہ۔ اِسْتَجَارَ۔ اس نے پناہ طلب کی۔ اِسْتَجَارَكَ۔ اس نے تجھ سے پناہ طلب کی۔ اِسْتِجَارَةٌ (افتعال) ماضی واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ جَارٌ پناہ دینے والا۔ مددگار۔ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ (۸: ۴۸) اور میں تمہارا حامی مددگار ہوں۔ اور وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ (۲۳: ۸۸) اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کوئی پناہ نہیں دے سکتا

اور معنی قرب کے اعتبار سے جَارَ عَنِ الطَّرِيْقِ کا محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی ہیں راستہ سے ایک طرف مائل ہونے کے۔ پھر مطلقاً حق سے عدول کرنے کے لئے اس کو اصل قرار دے کر اس سے اَلْجَوْرُ بمعنی ظلم بنایا گیا۔ قرآن حکیم میں ہے وَمِنْهَا جَآئِرٌ (۱۶: ۹) اور بعض راستے سیدھی راہ سے ایک جانب مائل ہو رہے ہیں۔ جور وستم۔ ظلم وستم کے معنی میں عام استعمال ہوتا ہے

= فَاَجِرْهُ۔ پس اس کو پناہ دے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ هٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب

= وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ۔ یہاں پناہ طلب کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی مشرک چار ماہ کی مدت گذرنے کے بعد بھی اس مطلب کے لئے پناہ مانگے کہ وہ قرآن حکیم کے پیغام کو سمجھے اور اپنی غلط فہمیاں۔ شک وشبہات دور کرنے کے لئے موقعہ چاہتا ہے تو اسے یہ موقعہ فراہم کرنا چاہئے۔ (اگلا جملہ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ اس معنی کی طرف اشارہ ہے)

= مَاْمَنَهٗ۔ مَاْمَنٌ۔ جائے امن۔ ظرف مکان۔ مَاْمَنَهٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی جائے امن (اس کی قوم کی بستی ہو یا کوئی اور جگہ جہاں وہ امن پا سکے) اَمْنٌ۔ اَمَانَةٌ۔ اَمَانٌ مصدر۔

۹: ۷ = كَيْفَ۔ کیسا۔ کیسے۔ کیونکر۔ یہاں بطور استفہام انکاری استعمال ہوا ہے۔ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ۔ ان (عہد شکن) مشرکین کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کوئی معاہدہ کیونکر ہو سکتا ہے (یعنی نہیں ہو سکتا)

یعنی اگر یہ مشرکین اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کو بار بار توڑنے کا ارتکاب کرتے ہیں تو اللہ اور اللہ کا رسول ان کے ساتھ عہد کا پاس کیسے کر سکتے ہیں۔

= فَمَا۔ مَا مصدریہ ظرفیہ یا جزائیہ ہے (مثال مصدریہ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا

رَحُبَتْ (۱۰: ۲۵) اور باوجود فراخ ہونے کے ان پر زمین تنگ ہوگئی۔
مثالِ مصدریہ ظرفیہ۔ وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (۱۹: ۳۱) اور اس نے مجھے تاکید کی ہے نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں زندہ رہوں۔
مثال جزائیہ:۔ مَایَفْعَلُ اَفْعَلُ (جو کچھ وہ کرے گا میں کروں گا۔
یہاں اس آیت میں معنی مصدریہ ظرفیہ ہے۔ یعنی جب تک وہ تمہارے معاہدہ پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے قائم رہو۔
۹: ۸ = کَیْفَ۔ یہاں بھی استفہام انکاری یا اظہار حیرت و تعجب کے لئے ہے اس کی تکرار مشرکین کی متواتر عہد شکنی اور عدم ثبات کے لئے ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے:۔
کَیْفَ یَکُوْنُ لَهُمْ عَهْدٌ وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْکُمْ۔ اور کیسے رہ سکتا ہے معاہدہ ان کے ساتھ جب کہ حال یہ ہے کہ اگر ان کو تم پر برتری حاصل ہو جائے تو..... الخ
= لَا یَرْقُبُوْا۔ مضارع منفی مجزوم (بوجہ جواب شرط) رَقْبٌ مصدر۔ (باب نصر) پاس یا لحاظ نہیں کریں گے۔ رعایت نہیں کریں گے۔
رَقَبَ یَرْقُبُ۔ رَقُوْبٌ و رِقَابَةٌ۔ رِقْبَانٌ۔ نگرانی کرنا۔ نگہبانی کرنا۔ انتظار کرنا۔ ڈرانا۔
الرَّقَبَةُ اصل میں گردن کو کہتے ہیں۔ پھر عرف عام میں غلام کے معنوں میں استعمال ہونے لگا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:۔
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (۴: ۹۲) کہ جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے (بھی) مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرائے۔
نگران کو رقیب کہتے ہیں یا تو اس لئے کہ وہ اس شخص کی گردن پر نظر رکھتا ہے جس کی نگرانی منظور ہوتی ہے یا اس لئے کہ وہ نگرانی کے لئے اپنی گردن بار بار اٹھا کر دیکھتا ہے۔
انتظار کرنے کے معنی میں قرآن مجید میں ہے وَارْتَقِبُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ رَقِیْبٌ (۱۱: ۹۳) تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ تَرَقُّبٌ (تفعّل) انتظار کرتے ہوئے کسی چیز سے بچنا۔ جیسے قرآن کریم میں ہے فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا یَّتَرَقَّبُ (۲۸: ۲۱) موسیٰ علیہ السلام شہر سے نکل بھاگے اور دوڑتے جاتے تھے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔
لہٰذا لَا یَرْقُبُوْا۔ وہ (اپنے عہد کا) پاس نہیں کریں گے۔ (اپنے عہد کی) نگہبانی (پاسبانی) نہیں کریں گے۔
= فِیْکُمْ۔ تمہارے بارے میں۔

= اِلَّا - اِلٌّ کے معنی قرابت - عہد - حلف اور اللہ کے ہیں۔ قرابت کے معنوں میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر ہے۔

لعمرك ان الّكَ من قريش

كَالّ السقب من رأل النعام

تیری جان کی قسم تیری قرابت قریش سے ایسی ہے جیسی کہ اونٹنی کے بچے کی قرابت شتر مرغ کے بچے سے ہے۔

اور عہد کے معنوں میں :-

وجدناهم كاذبًا الّهم

وذوالالّ والعهد لا يكذب

ہم نے ان کو عہد کا جھوٹا پایا۔ حالانکہ عہد کرنے والا جھوٹ نہیں بولتا

اور حلف کے معنوں میں :-

لولا بنو مالك والالّ مرقبة

ومالك فيهم الآلاءُ والشرف (اوس بن حجر)

اگر بنو مالک نہ ہوتے اور قسم کہ جس کی پابندی کی گئی۔ اور بنو مالک ہی میں بخشش ہیں اور شرافت ہے۔

اور اللہ کے معنی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول :-

ان هٰذاالكلام لم يخرج من اِلّ۔

یہ کلام اللہ تعالیٰ سے سرزد نہیں ہوا۔

لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً۔ تمہارے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ رکھیں گے اور نہ عہد کا اور نہ حلف کا اور نہ اللہ تعالیٰ کا۔

= ذِمَّة۔ عہد۔ اس کی جمع ذِمَمٌ ہے۔

يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ۔ اِرْضَاءٌ (افعال) سے مضارع جمع مذکر غائب۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر وہ تم کو راضی کرتے ہیں۔ وہ تم کو خوش کرتے ہیں۔ رِضًى مادہ ہے اور ثلاثی مجرد سے مصدر بھی۔

۔ اَفْوَاهِهِمْ۔ اَفْوَاهٌ مضاف هم مضاف الیہ۔ اَفْوَاهٌ۔ فُوْهٌ کی جمع بمعنی مُنْہ

بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے منہ سے یعنی زبانی کلامی۔

= تَاْبٰى - وہ انکار کرتے ہیں - لیکن یہاں قُلُوْبٌ جمع مکسر کے لئے مؤنث کا صیغہ استعمال ہوا ہے بمعنی ان کے دل انکار کرتے ہیں - اِبَاءٌ مصدر مضارع واحد مؤنث غائب اَبٰى يَاْبٰى (فتح) انکار کرنا - ناپسند کرنا - مکروہ جاننا - ناخوش ہونا (باب ضرب) سے بھی آتا ہے -

= فٰسِقُوْنَ - راستی سے نکل جانے والے - نافرمانی کرنے والے - حدود شریعت سے نکل جانے والے - اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے -

۹ : ۹ = اِشْتَرَوْا - انہوں نے مول لیا - انہوں نے بیچا - اِشْتَرٰى يَشْتَرِىْ اِشْتِرَاءٌ (افتعال) سے جس کے معنی خریدنا اور بیچنا دونوں آتے ہیں -

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا - انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی سی قیمت قبول کرلی - (یعنی ہوائے نفس کے تابع ہوگئے اور اللہ کی آیات پر یقین نہ کیا)

= صَدُّوْا عَنْ - وہ پھر گئے - انہوں نے ترک کر دیا - انہوں نے (دوسروں) کو ردکا - باز رکھا

= سَآءَ - يَسُوْءُ - (نصر) ماضی واحد مذکر غائب سَوْءٌ سے - بُرا ہے -

= مُعْتَدُوْنَ - اسم فاعل - جمع مذکر - مرفوع - اَلْمُعْتَدِىْ واحد - حق سے تجاوز کرنے والے - اِعْتِدَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر - یہ لفظ زیادتی کے ہر پہلو کو جامع ہے - یہاں مراد عہد شکنی ہے

۹ : ۱۲ = نَكَثُوْا - ماضی جمع مذکر غائب نَكْثٌ مصدر - (باب ضَرَبَ و نصر) انہوں نے عہد کو توڑا نكثيۃٌ - عہد شکنی - جھوٹ - ایسا دشوار کام جس میں لوگ عہد و پیمان کو توڑ ڈالیں -

= طَعَنُوْا - انہوں نے طعن کیا - انہوں نے عیب نکالا - طَعْنٌ سے جس کا اصل معنی نیزہ مارنا ہے (باب ضرب - نصر - فتح) ہر وہ چیز جو دل کو دکھ پہنچانے والی ہو اس کو بھی طعن کہتے ہیں - مثلاً عیب جوئی - طعنہ زنی -

طَعْن - بمعنی نیزہ زنی اکثر باب نصر سے آتا ہے - اور جب اس کا تعلق طعن بالقول سے ہو تو باب فتح سے - یہاں مراد عیب جوئی - نقص بینی - کے ہیں -

= اَئِمَّةَ الْكُفْرِ - رؤس المشرکین - کفر کے پیشوا - کافروں کے لیڈر - حضرت ابن عباس رض کے قول کے مطابق اس سے مراد ابوسفیان بن حرب - الحرث بن ہشام، سہیل بن عمرو - ابوجہل وغیرہ ہیں - ائمۃ - امام کی جمع ہے - لیڈر - سردار - قائد - پیشوا - سرکردہ -

= يَنْتَهُوْنَ - وہ باز رہتے ہیں - (شاید وہ باز آجائیں) وہ باز آجائیں - مضارع جمع مذکر غائب - اِنْتِهَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر نَهْىٌ - مادہ -

۹ : ۱۳ = اَلَا تُقَاتِلُوْنَ - کیا تم جنگ نہیں کرو گے - کیا تم نہیں لڑو گے -

= بَدَءُوْكُمْ - انہوں نے پہلے تم سے شروع کیا۔ (یعنی زیادتی میں پہل انہوں نے کی) بَدْءٌ سے ماضی جمع مذکر غائب۔

۹ : ۱۴ یَشْفِ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب اصل میں یَشْفِیْ تھا۔ بوجہ جواب شرط ی محذوف ہوگئی۔ شِفَاءٌ مصدر (باب ضرب) شفا دے گا۔ (یعنی مشرکین و کفار کی طرف سے ایذارسانیوں کے دکھ سے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا)

۹ : ۱۵ = وَیُذْھِبْ غَیْظَ قُلُوْبِہِمْ ۔ ان کے دلوں کا غصہ دور کر دیگا۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مؤمنین کی طرف راجع ہے۔

۹ : ۱۶ = حَسِبْتُمْ ۔ تم نے گمان کیا۔ تم نے خیال کیا۔ ماضی بمعنی مضارع۔ تم گمان کر رہے ہو۔ تم خیال کر رہے ہو۔ حِسْبَانٌ مصدر۔ صیغہ ماضی جمع مذکر حاضر۔

= تُتْرَکُوْا ۔ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ تَرْکٌ سے مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ اَنْ کے عمل سے نون اعرابی گر گیا۔

= لَمَّا ۔ حرف جازم ہے مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دیتا ہے اور ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ مثال کے لئے ملاحظہ ہو (۲ : ۲۱۴ اور ۴۹ : ۱۴)۔ لمّا پر تفصیلی بحث کے لئے ملاحظہ ہو (۲ : ۲۱۴)

= یَعْلَمْ ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل لمّا ۔ اس نے نہیں جانا۔ اس نے معلوم نہیں کیا۔ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک معلوم نہیں کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کسی امر کے وقوع ہونے پر موقوف نہیں وہ ہر اس چیز کا علم رکھتا ہے جو ہو چکی ہے یا ہو رہی ہے یا ہونیوالی ہے خواہ مستقبل قریب میں ہو یا مستقبل بعید میں۔ لہٰذا یہاں اللہ تعالیٰ کے علم سے مراد جاننا نہیں ہے بلکہ جتانا۔ پہچان کروانا دوسروں کے علم میں لانا اور امر معلوم کو ممیز و ممتاز کرنا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ابھی تک دوسروں کے سامنے اس امر کو نکھارا ہی نہیں۔ اس کی پہچان ہی نہیں کروائی ——— آیۃ ہذا کا ترجمہ یوں ہوگا۔ کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہیں یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا حالانکہ ابھی تک تم میں سے مجاہدین کو اور اللہ اور اس کے رسول اور مؤمنین کے سوا کسی دوسرے کو اپنا دلی دوست یا ہمراز نہ بنانے والے اشخاص کی (امتحان لے کر) اس نے پہچان ہی نہیں کرائی۔

ع ابھی عاشقی کے امتحاں اور بھی ہیں۔

= وَلِیْجَۃً ۔ وُلُوْجٌ بمعنی دُخُوْلٌ سے بنایا گیا ہے۔ گہرے دوست، اندرونی دوست، علامہ قرطبی رح فرماتے ہیں کہ:۔ فَوَلِیْجَۃُ الرَّجُلِ من یختص بدخلۃ امرہ دون الناس

ولیجہ وہ شخص جسے عامۃ الناس سے ورے اپنے اندرونی راز کے لئے مختص کیا جائے۔ اندرونی دوست یہ واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔

۹ : ۱۷ = مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کو یہ روا نہیں۔ ان کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ ان کے لئے یہ جائز نہیں۔ ان کا یہ کام نہیں ہے۔

= اَنْ يَّعْمُرُوْا۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ جمع مذکر غائب عِمْرَانٌ مصدر باب نَصَرَ عمر مادہ۔ وہ آباد کریں۔ (آباد کرنے والوں میں وہاں جاکر نماز پڑھنے والے۔ عبادت کرنے والے متولی۔ مجاور۔ خادم سب شامل ہیں۔

= مَسٰجِدَ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول يَعْمُرُوْا کا۔ اللہ کی مسجدیں۔ اگرچہ یہ حکم عام ہے اور اس کا اطلاق تمام مساجد پر ہوسکتا ہے لیکن یہاں مراد مسجد حرام ہے جس میں کعبہ شریف واقع ہے (یعنی مشرکین مسجد حرام اور کعبہ مکرمہ کے متولی اور مجاور۔ خادم وغیرہ نہیں بن سکتے اور نہ ہی وہ اس میں اب عبادت کر سکتے ہیں)

= شٰهِدِيْنَ۔ گواہ۔ ماننے والے۔ شہادت دینے والے۔ شَهَادَةٌ اور شُهُوْدٌ سے اسم مذکر شَاهِدٌ واحد واؤ سے حال ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ وَهُمْ شَاهِدُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ۔ وَهُمْ حذف ہوگیا اور شٰهِدِيْنَ (بحالت نصب ہوگیا۔

= حَبِطَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب، وہ اکارت گئے۔ ضائع ہوگئے حَبْطٌ مصدر

۹ : ۱۸ = لَمْ يَخْشَ۔ مضارع نفی حجد بلم۔ يَخْشَ اصل میں يَخْشٰى تھا۔ لَمْ کے عمل سے ی ساقط ہوگیا۔ وہ نہیں ڈرتا۔

= عَسٰى۔ افعال مقاربہ میں سے ہے، محبوب شے میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔ بقول حضرت ابن عباس رضہ کے قرآن کریم میں جہاں بھی لفظ عَسٰى ہے وہاں یقین کے معنی میں ہے امید کے معنی میں نہیں۔ مثلاً فرمانِ الٰہی ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ضرور تیرا رب تجھے مقام محمود میں پہنچائیگا۔ مقام محمود میں پہنچانا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شافع محشر بننا ایک یقینی امر ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

لیکن راغب نے المفردات میں اس سے اتفاق نہیں کیا وہ رقمطراز ہیں کہ:۔

اکثر مفسرین نے اس کی تفسیر "لوازم یعنی یقین" سے کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں طمع اور رجا کا استعمال صحیح نہیں ہے مگر یہ ان کی کوتاہ نظری ہے کیونکہ جہاں کہیں قرآن میں عَسٰى کا لفظ

آیاہے وہاں اس کا تعلق انسان کے ساتھ ہے نہ کہ اللہ کے ساتھ۔ لہٰذا آیت کریمہ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ (۷: ۱۲۹) کے معنی یہ ہیں ؛ تم اللہ تعالیٰ سے امید رکھو کہ تمہارے دشمن کو ہلاک کردے۔

یہ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ عنقریب ہے۔ شتاب ہے۔ ممکن ہے۔ توقع ہے اندیشہ ہے۔ کھٹکا ہے۔

فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ہ پس یہی لوگ ہیں جن سے توقع ہے کہ راہِ ہدایت پائیں گے۔

۹: ۱۹ = سِقَایَۃَ - پانی پلانا۔ عِمَارَۃَ - آباد کرنا - صاحب ضیاء القرآن۔ مظہری۔ قرطبی و بیضاوی لکھتے ہیں :۔ الفاظ آیت سقایۃ وعمارۃ مصدر ہیں۔ اگر یہ اسم فاعل کے معنی میں استعمال ہوں تو کلام میں کسی لفظ کو مقدر ماننے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی معنیٰ ہوگا :۔ کہ حاجیوں کو پانی پلانے والا اور مسجد کو آباد کرنے والا اس شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور جہاد کرے۔

اور اگر مصدری معنی ہی میں مستعمل ہو تو پھر کلام میں حذف ماننا پڑیگا۔ اور اس کی دو صورتیں ہیں یا تو مشبہ میں محذوف مانیں تو اس وقت تقدیر کلام یوں ہوگی۔ اجعلتم اھل السقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام ... اور یا مشبہ بہ میں محذوف مانیں تو اس وقت تقدیر کلام ہوگی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کایمان من اٰمن باللہ و الیوم الاٰخر وجھاد من جاھد فی سبیل اللہ۔

= لا یستوٗن = مضارع منفی جمع مذکر غائب اِسْتِوَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ وہ برابر نہیں ہیں

۹: ۲۰ = اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللہِ - ای اعظم درجۃ من اھل السقایۃ والعمارۃ عند اللہ - یعنی اللہ کے نزدیک ایمان والوں، ہجرت کرنے والوں اور اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ اہل سقاء و اہل عمارت سے بہت بڑا ہے۔

= اَلْفَآئِزُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر۔ فَائِزٌ واحد۔ کامیاب، انتہائی مقصود پانے والے۔

= یُبَشِّرُھُمْ - وہ ان کو خوشخبری دیتا ہے تَبْشِیْرٌ (تفعیل) سے مضارع واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

= رِضْوَانٍ - رضامندی۔ خوشنودی۔ مرضی۔ رضا۔ رَضِیَ یَرْضٰی کا مصدر ہے رِضْوَانٍ اور جَنّٰتٍ - بوجہ ب حرف جر کے مجرور ہیں۔

= فِیْھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث جَنّٰتٍ کی طرف راجع ہے
= نَعِیْمٌ اسم نکرہ۔ نعمت۔ راحت۔ نعمت کثیرہ۔
= فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (۵۶:۱۲) نعمتوں کی بہشت میں اور جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (۲۱:۸) نعمتوں کے باغ میں
= مُقِیْمٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ دوامی۔ لازوال۔ اِقَامَۃٌ سے۔ نَعِیْمٌ مُقِیْمٌ لازوال دائمی نعمتیں
۹ : ۲۳ = لَا تَتَّخِذُوْٓا اَوْلِیَآءَ۔ تم دوست مت بناؤ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) سے
= اِسْتَحَبُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِسْتِحْبَابٌ (استفعال) سے (اگر) وہ عزیز رکھیں۔
= یَتَوَلَّھُمْ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تَوَلِّیْ سے جوان سے دوستی رکھے گا۔

۹ : ۲۴ = عَشِیْرَتُکُمْ۔ تمہاری برادری۔ تمہارا کنبہ۔ تمہارا قبیلہ۔
= اِقْتَرَفْتُمُوْھَا۔ اصل میں اِقْتَرَفْتُمْ۔ ہے واؤ اشباع کا ہے۔
اِقْتَرَفَ یَقْتَرِفُ اِقْتِرَافٌ (افتعال) کمانا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب اَمْوَالٌ کی طرف راجع ہے۔ جو مال تم نے کمائے ہیں۔
= کَسَادَھَا۔ مضاف مضاف الیہ کَسَادٌ مصدر۔ تجارت نہ چلنا۔ سودا نہ بکنا۔ خریدار نہ ملنا۔ (باب نصر وکرم) سُوْقٌ کَاسِدٌ۔ وہ بازار جس میں خریدار کم ہوں۔ اردو میں کساد بازاری اس وقت بولتے ہیں جب بازار میں خرید وفروخت مدہم پڑ جائے۔
= فَتَرَبَّصُوْا۔ پس تم انتظار کرو۔ تم منتظر رہو۔ تم راہ دیکھو۔ تَرَبُّصٌ (تفعّل) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔
= فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ تہدید وتخویف کے لئے ہے (یعنی تو پھر اب عذاب الٰہی کا انتظار کرو) پس انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔
۹ : ۲۵ = مَوَاطِنَ۔ مواقع جنگ۔ لوگوں کے رہنے کی جگہ۔ مَوْطِنٌ واحد وَطْنٌ مصدر (باب ضَرَبَ) جگہ پکڑنا۔ مقیم ہونا۔ اِیْطَانٌ (باب افعال) تَوْطِیْنٌ (تفعیل) اِسْتِیْطَانٌ (استفعال) تینوں ابواب سے بمعنی رہنے کی جگہ اختیار کرنا۔ تَوَطُّنٌ (تفعّل) جگہ پکڑ لینا۔ کسی چیز پر دل لبستہ ہو جانا۔
مَوَاطِنَ۔ ظرف مکان فی حرف جار کی وجہ سے نَ مکسور ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ایسی جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی ایسی جمع جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو جیسے مَسَاجِدُ۔ مَصَابِیْحُ۔ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے لہٰذا مواطن غیر منصرف ہے اور اس وجہ

سے ن کے نیچے کسرہ نہیں آیا۔
مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ سے مراد یہاں وہ جنگیں ہیں جن میں باوجود دشمن کے مقابلہ میں قلت کی وجہ سے مسلمانوں کو خداوند تعالیٰ نے فتح و کامرانی سے سرفراز فرمایا۔ مثلاً بدر۔ بنو قریظہ اور بنو نظیر کے خلاف جنگیں۔ حدیبیہ۔ خیبر۔ مکہ وغیرہ۔
= وَیَوْمَ حُنَیْنٍ کیا اس کا عطف مَوَاطِنَ کثیرۃ پر ہے تو اس صورت میں یَوْمَ مفتوح کیوں آیا ہے اس کی متعدد توضیحات دی گئی ہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک یہ نیا جملہ ہے اور اس سے پہلے اذکروا مضمر ہے اور تقدیر کلام یوں ہے وَاذْکُرُوْا یَوْمَ حُنَیْنٍ۔ اور یاد کرو جنگ حنین کا واقعہ۔
= لَمْ تُغْنِ۔ تُغْنِ اصل میں تُغْنِیْ تھا۔ لَمْ کی وجہ سے ی حذف ہوگئی۔ وہ کام نہ آئی (یعنی کثرت)
= بِمَا۔ میں مَا مصدریہ ہے بِ بمعنی مَعَ کے ہے
رَحُبَتْ۔ وہ کشادہ ہوئی۔ وہ فراخ ہوئی (باب کرم) رُحْبٌ سے جس کے معنی فراخ ہونے کے ہے ماضی واحد مؤنث غائب۔
بِمَا رَحُبَتْ۔ باوجود کشادہ اور فراخ ہونے کے۔ باوجود اپنی وسعت کے اور کشادگی کے۔
(نیز ملاحظہ ہو ۹ : ۷)
= وَلَّیْتُمْ۔ تم پیٹھ دے کر بھاگ نکلے۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تولیۃ سے
= مُدْبِرِیْنَ۔ پیٹھ دکھانے والے۔ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والے۔ دُبُرٌ ہر چیز کے پچھلے حصہ کو کہتے ہیں
۹ : ۲۶ = سَکِیْنَتَہٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ سکینہ وہ اطمینان۔ چین و قرار اور سکون ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندہ کے قلب میں اس وقت نازل فرماتا ہے جب کہ وہ ہولناکیوں کی شدت سے مضطرب ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ بھی اس پر گذرے وہ اس سے گھبراتا نہیں یہ اس کے لئے ایمان کی زیادتی یقین میں قوت اور استقلال پیدا کر دیتا ہے۔
= لَمْ تَرَوْھَا۔ اصل میں تَرَوْنَ (مضارع جمع مذکر حاضر۔ لَمْ کی وجہ سے ن اعرابی گر گیا جن کو تم نے نہ دیکھا۔
۹ : ۲۷ = یَتُوْبُ اللّٰہُ۔ اللہ اپنے طرف لوٹنے کی توفیق دیگا۔ (یعنی کافروں میں سے جسے چاہیگا اپنی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور ان کو اسلام سے مشرف فرمائیگا۔ تَابَ یَتُوْبُ (نصر) بمعنی لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ جب اللہ کی طرف اس کی نسبت ہو تو بمعنی لوٹنے یا رجوع کرنے کی توفیق بخشنا۔ توبہ قبول کرنا۔ رحمت سے توجہ فرمانا۔

۹ : ۲۸ = نَجَسٌ ۔ نَجِسَ وَ نَجَاسَةٌ ۔مصدر (باب سمع ۔نصر) ناپاک، پلید۔ خواہ ظاہری ہو یا باطنی ۔ یہاں مصدر استعمال ہوا ہے ۔ مذکر۔ مؤنث تثنیہ ۔جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے !
= عَیْلَةً ۔ فقر۔ مفلسی ۔ عَالَ یَعِیْلُ (ضرب) سے مصدر ہے (یعنی اگر مشرکین کے داخلہ پر بندش سے تمہیں تجارتی کاروبار میں کساد بازاری یا آمدنی میں کمی کا اندیشہ ہو تو فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰہُ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں غنی کر دے گا۔

۹ : ۲۹ = لَا یُحَرِّمُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب تَحْرِیْمٌ (تفعیل) مصدر وہ حرام قرار نہیں دیتے ۔
= لَا یَدِیْنُوْنَ ۔ مضارع منفی ،جمع مذکر غائب (باب ضَرَبَ) وہ مذہب اختیار نہیں کرتے وہ دین اختیار نہیں کرتے ۔ دَانَ دَتَدَیَّنَ ب ۔ مذہب اختیار کرنا۔
= دِیْنَ الْحَقِّ ۔ سچا دین یعنی اسلام
= عَنْ یَدٍ ۔ (اپنے) ہاتھ سے ۔دلی اطاعت کے طور پر
= وَهُمْ صَاغِرُوْنَ ۔ اور وہ اپنے صغیر (حقیر اور مغلوب) ہونے کا دلی احساس رکھتے ہوں اپنے آپ کو حقیر و صغیر جانتے ہوئے ۔

۹ : ۳۰ = یُضَاهِئُوْنَ ۔ مُضَاهَاةٌ (مفاعلۃ) وہ مشابہت پیدا کر رہے ہیں ۔ وہ نقل اتار رہے ہیں ۔ایسی باتیں کر رہے ہیں جیسے قَوْلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۔ ضَهِیٌّ ۔ مثل ۔ مانند شبیہ ۔ ضَهًی ۔ مصدر (ناقص یائی (باب سمع) عورت کا مرد کی طرح ہو جانا کہ نہ حیض ہو۔ نہ حمل نہ پستان ۔ ضَهْیَاءُ ۔ مرد نما عورت ۔ مضاھات مشابہت ، ضہی مادہ ۔بعض کے نزدیک یہ مہموز اللام (ضَهَاءُ) اور اس کی قرأت یُضَاهِئُوْنَ ہے ناقص یائی کی صورت میں قرأت یُضَاهُوْنَ ہوگی ۔
= قَاتَلَهُمُ اللّٰہُ ۔ بد دعا کا کلمہ ہے : خدا ان کو غارت کرے ۔ یا ان کے قول کہ "عزیر اللہ کا بیٹا ہے" اور یہ کہ "مسیح اللہ کا بیٹا ہے" کی قباحت پر کلمہ تعجب ہے ۔
= اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۔ اَنّٰی بمعنی كَیْفَ ۔ کہاں ۔ کیسے ۔کیونکر ۔ کتنے ۔
یُؤْفَكُوْنَ ۔مضارع مجہول جمع مذکر غائب اِفْكٌ (ضَرَبَ) سے ۔کسی شے کا اصلی جانب سے منہ پھیرنے کا نام افک ہے ۔ جھوٹ ۔ بہتان ۔ان ہر دو میں یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے ۔ کیسے بھٹکائے جا رہے ہیں ۔ یا اس کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے ۔ کدھر بھٹکے چلے جا رہے ہیں ۔ اور فعل مجہول محض ان کی ہٹ دھرمی کو ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی

بیرونی طاقت ان کو جبرًا ابھار رہی ہے۔ ایسی دیگر مثالیں ۱۱: ۷۸ اور ۷ : ۱۲۰ میں ملاحظہ فرمادیں۔

افک الف کے فتح اور کسرہ دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔ بمعنی جھوٹ بولنا۔

۹: ۳۱ = اَحْبَارَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ احبار جمع حبر کی۔ اہل تفسیر اسے حَبْر (بالفتح) اور اہل لغت حِبْر (بالجر) پڑھتے ہیں۔ فراء کے نزدیک دونوں طرح صحیح ہے اس کا معنی ہے جید عالم جو بڑی عمدگی اور سلیقہ سے بات کر سکے۔

= رُھْبَانَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ رُھْبَانٌ رَاھِبٌ کی جمع ہے جو رَھْبَۃٌ بمعنی خوف سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ لوگ جو اپنی ساری زندگی اللہ کے خوف سے اس کی عبادت کے لئے وقف کر دیں۔

= اَرْبَابٌ۔ جمع ہے رَبٌّ کی۔ معبودان۔

= المسیح ابن مریم۔ فعل اِتَّخَذُوْا کا مفعول ثالث۔ پہلے دو مفعول اَحْبَارَھُمْ اور رُھْبَانَھُمْ ہیں۔

یہاں ربّ (اربابًا) ماننے سے مراد یہ ہے کہ معاصی میں ان کا حکم ماننا۔ ان کے حرام کو حلال کہنے کو حلال ماننا۔ اور حلال کو حرام کہنے کو حرام ماننا۔

۹ : ۳۲ = یُطْفِئُوْا۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب اِطْفَاءٌ (افعال) سے مصدر۔ اصل میں یُطْفِئُوْنَ تھا۔ اَنْ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ کہ وہ بجھا دیں۔

= نُوْرَ اللّٰہِ۔ یہاں مراد اسلام ہے۔ دین اللہ۔

= اَفْوَاھِہِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے منہ۔ اس کا ترجمہ اپنی پھونکوں سے بھی ہو سکتا ہے

= اَفْوَاہٌ۔ فَمٌ کی جمع ہے جس کے معنی منہ کے ہیں۔ فَمٌ کی اصل فُوْہٌ تھی۔ ہ کو گرا کر واد کو میم سے بدل دیا گیا۔

قرآن مجید میں جہاں صرف منہ سے کہنے پر بات رکھی گئی ہے وہاں دروغ بیانی کی طرف اشارہ ہے اور اس طرف تنبیہ ہے کہ اعتقاد واقع کے مطابق نہیں۔

= یَاْبٰی۔ مضارع واحد مذکر غائب اِبَاءٌ مصدر (باب فتح) وہ انکار کرتا ہے وہ نہیں مانتا۔

= لَوْ۔ اگرچہ۔

= کَرِہَ۔ ناپسند کریں۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ (باب سمع) یہاں جمع کے لئے استعمال ہوا ہے

۹ : ۳۳ = لِیُظْھِرَہٗ۔ کہ اس کو غالب کرے۔ ہٗ کی ضمیر دین کی طرف راجع ہے۔

= عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ تمام دینوں پر۔

اگر لِیُظْهِرَہٗ کی ضمیر کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ بمعنی علی اھل الادیان کلھم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دینوں کے پیروؤں پر غالب کریگا

۹ : ۳۴ = یَصُدُّوْنَ ۔ ای یمنعون الناس (عن الایمان وعن الاسلام لوگوں کو اسلام سے روکتے تھے ۔

= وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ ۔ میں اشارہ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّھْبَانِ کی طرف ہے۔ یَکْنِزُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ کَنْزٌ مصدر (باب ضَرَبَ) وہ جمع کرکے رکھ چھوڑتے ہیں۔

= اَلذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ ۔ سونا اور چاندی ۔ بمعنی مال و دولت ۔

= فَبَشِّرْ ھُمْ ۔ بَشِّرْ ۔ تو خوشخبری دے ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَبْشِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) سے بشارت کا لفظ طنزًا استعمال ہوا ہے ۔ ھُمْ ضمیر الذین یکنزون کی طرف راجع ہے

۹ : ۳۵ = یُحْمٰی ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِحْمَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ خوب گرم کیا جائے گا۔ تپایا جائے گا۔ حَمْیٌ سے ۔ اس مادہ سے متعدد الفاظ متعدد معانی میں استعمال ہوئے ہیں ۔ مثلاً قرآن میں ہے فِیْ عَیْنٍ حَامِیَۃٍ ۔ (۱۸-۸۶) گرم چشمے میں ۔ یا جیسا ایک دوسری قرآت میں ہے ۔ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ ۔ سیاہ بدبودار کیچڑ والے چشمے میں ۔ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ ۔ (۴۸ : ۲۶) جاہلانہ حمیّت (ضد ۔ کد ۔ نفرت) مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۔ سڑے ہوئے گارے سے اسی طرح عربی میں بولتے ہیں حَمِیْتُ اَنْفِیْ مَحْمِیَۃً ۔ میں نے اپنی عزت کی حفاظت کی ۔ اسی سے حامی ۔ مدد گار ۔ حمایت کرنے والا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

= یُحْمٰی عَلَیْھَا ۔ اصل میں (یَوْمَ) تُحْمَی النَّارُ عَلَیْھَا تھا ۔ اس صورت میں تُحْمٰی مسند اور النَّارُ مسند الیہ ہے النَّارُ کو حذف کردیا گیا ۔ تو عَلَیْھَا جار مجرور ہوکر مسند الیہ ہوا ۔ اس انتقال اسناد کی وجہ سے تُحْمٰی (صیغہ واحد مونث غائب) کی بجائے یُحْمٰی (صیغہ واحد مذکر غائب) لایا گیا ۔ جیسے کہتے ہیں رُفِعَتِ الْقِصَّۃُ اِلَی الْاَمِیْرِ ۔ اور جب القصّہ کو حذف کیا جائیگا تو رُفِعَ اِلَی الْاَمِیْرِ کہیں گے ۔

عَلَیْھَا میں ضمیر ھَا اور اس طرح آیۃ سالقہ میں یُنْفِقُوْنَھَا میں اور آیۃ ہذا میں تُکْوٰی بِھَا میں ضمیر واحد مونث غائب لائی گئی ہے ۔ حالانکہ اس کا اشارہ اَلذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کی طرف ہے جو تثنیہ ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ سے مراد کثرت دنانیر (دینار کی جمع) اور کثرت دراہم (درہم کی جمع) ہے اور بوجہ جمع مذکر غیر سالم کے ان کی ضمیر واحد مونث لائی گئی ہے

یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ۔ جس دن تپایا جائے گا اس سونے اور چاندی کو یا ان سے

بنائے ہوئے سکوں کو دوزخ کی آگ میں

= فتکوی ۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب کَیٌّ سے (باب ضرب) کوی یکوی ۔ کویتُ الدَّابَّةَ بالنَّارِ کیًّا ۔ میں نے جانور کو گرم لوہے سے داغ دیا ۔ فتکوی پس داغ دیئے جائیں گے (ان سونے چاندی یا ان کے سکوں سے)

= جباھھم ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ جباہٌ جَبْھَۃٌ کی جمع ان کی پیشانیاں ۔

= جُنُوبُھُم ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ جُنُوبٌ جَنْبٌ کی جمع ان کے پہلو

= ظُھُوْرُھُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ظُھُورٌ ظَھْرٌ کی جمع ان کی پیٹھیں ۔ ان کی پشتیں ۔

= ھٰذَا مَاکَنَزْتُمْ ۔ ای یقول لھم ھٰذا ماکنزتم۔

۹ : ۳۶ = عِدَّۃٌ گنتی ۔ شمار ۔ عدت یعنی وہ گنتی کے دن جن کے گذر جانے پر مطلقہ یا بیوہ سے نکاح حلال ہوجاتا ہے ۔

= حُرُمٌ ۔ ادب والے ۔ عزت والے حَرَامٌ کی جمع ۔ بمعنی حُرمت والا ۔ حرام ، ممنوع ۔ جس چیز سے منع کر دیا جائے وہ حرام ہے ۔ حرمت کے ماہ کو بھی شہر حرام اس واسطے کہا جاتا ہے کہ ایسے ماہ میں اللہ تعالیٰ نے بعض ان چیزوں کو حرام کردیا ہے جو دوسرے اوقات میں حلال ہیں ۔

اربعۃٌ حُرُمٌ ۔ چار حرمت والے مہینے یعنی ذوالقعدہ ، ذوالحجہ ۔ المحرّم ۔ الرجب ۔

= القَیِّمُ ۔ صیغہ صفت ۔ مفرد ۔ مذکر ۔ درست ۔ ٹھیک ۔ سیدھا ۔

الدین القیم (موصوف و صفت) ایسا دین جو معاش و معاد اور دنیا و آخرت کو درست کرنے والا ہے

= فِیھِنَّ ۔ میں ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ہے یا اس کا مرجع اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا بھی ہوسکتا ہے ۔ یعنی بارہ مہینے (ہمیشہ) اپنے نفسوں پر ظلم کرنے سے بچو

= کَآفَّۃً ۔ اسم فاعل ۔ مفرد ۔ مؤنث ۔ کَافٌّ مذکر کَافَّاتٌ جمع کَفٌّ مادہ (مضاعف ثلاثی) ونیز مصدر ۔ یا یہ اسم فاعل مفرد مذکر بھی ہوسکتا ہے ۔ اس صورت میں تاء علامت مبالغہ ہوگی ۔ استعمال میں یہ ہمیشہ حال ۔ منصوب اور نکرہ ہوتا ہے جس کے معنی سب کے سب پورے کے پورے ۔ جَمَاعَۃً ۔ قرآن میں ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ (۳۴ : ۲۸) اور (اے محمد) ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لئے (بشیر و نذیر بنا کر) بھیجا ہے ۔ امام راغب نے اس کا ترجمہ کیا ہے ۔ ہم نے تم کو گناہوں سے روکنے والا بنا کر بھیجا ہے ۔

۹ : ۳۷ = النَّسِیْٓءُ ۔ اَلنَّسْءُ کے معنی کسی چیز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دینے کے ہیں اسی سے محاورہ ہے

نُسِئَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت کے حیض کا مقررہ وقت ٹل گیا۔ حیض آنے میں تاخیر ہوگئی۔ نُسْأَۃٌ نَسِیْئٌ و نَسِیْئَۃٌ۔ تاخیر۔ اسی سے ہے مِنْسَأَۃٌ۔ لاٹھی یا ڈنڈا کہ اس سے کسی چیز کو پیچھے ہٹایا جاتا ہے۔ اور اسی سے نَسَأَ اللّٰہُ فِیْ اَجَلِكَ۔ اللہ تمہاری اجل میں تاخیر کرے۔ یعنی تمہاری عمر دراز کرے۔

عرب کا قدیم دستور تھا کہ ذوالقعدہ ذوالحجہ۔ محرم اور رجب المرجب کے مہینوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور اس میں کسی قسم کا جنگ و جدال جائز نہیں سمجھتے تھے لیکن جب ان کا بگاڑ عروج کو پہنچا تو ان میں سے بعض زور آور قبائل اپنے مفاد کی خاطر بعض دفعہ اعلان کر دیتے کہ اس سال ہم نے فلاں مہینے کو اَشْہُرِ حُرُم سے خارج کر دیا ہے اور اس کی بجائے فلاں مہینے کو اشْہُرِ حُرُم میں داخل کر لیا ہے۔ اس طرح وہ چار مہینوں کی گنتی تو پوری کر لیتے لیکن اپنی مرضی سے ان کے تعین میں ردو بدل کر لیتے۔ اس قسم کا ردّو بدل اَلنَّسِیْئُ کہلاتا تھا۔

= زِیَادَۃٌ۔ زَادَ یَزِیْدُ (ضَرَبَ) کا مصدر ہے زیادتی۔ زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا۔ اَلنَّسِیْئُ کفر میں مزید اضافہ کا باعث ہے۔

= یُضَلُّ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِضْلَالٌ (اِفْعَالٌ) سے گمراہ کئے جاتے ہیں۔

= یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ یعنی کافر لوگ اس النَّسِیْئُ کے ذریعہ مزید گمراہ کئے جاتے ہیں۔ ان کے سردار نسِیْ کے ذریعہ ان کو گمراہ کرتے ہیں۔

اس جگہ فعل (یُضَلُّ) مسند اور الذین کفروا (مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ) مسند الیہ ہے۔ فعل کا اسناد مفعول کی طرف کرنے کی قرآن میں متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً اسی آیۃ میں آگے آیا ہے زُیِّنَ لَهُمْ سُوْءُ اَعْمَالِهِمْ۔

= یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا۔ حلال قرار دے لیتے ہیں اس کو کسی سال اور حرام قرار دے دیتے ہیں اسے کسی سال۔ یعنی کسی سال حرمت کے مہینے کو ماہ حرام رہنے دیتے ہیں اور کسی سال اس کو حلال قرار دے دیتے ہیں۔ یعنی کسی سال اس میں قتل و غارت کو جائز قرار دے لیتے ہیں۔

یُحَرِّمُوْنَهٗ اور یُحِلُّوْنَهٗ ہردو میں ضمیر واحد مذکر غائب النَّسِیْئُ کی طرف راجع ہے۔ جس سے وہ ماہ حرام کو بدل دیا کرتے تھے۔

= لِیُوَاطِئُوْا۔ مضارع جمع مذکر غائب مُوَاطَاۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر تاکہ موافقت پیدا کر لیں درست کر لیں۔ برابر کر لیں۔ لِیُوَاطِئُوْا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ۔ تاکہ جس تعداد کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کے ساتھ موافقت پیدا کر لیں۔ مہینوں کی گنتی کو برابر کر لیں۔

= فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ۔ پس اس طرح جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کو اپنی مطلب برآری

کے لئے) حلال کرلیں۔

= زُيِّنَ۔ مزیّن کرکے دکھایا گیا۔ خوشنما کرکے دکھایا گیا۔ تَزْيِيْنٌ (تَفْعِيْلٌ) سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔

= سُوْءُ اَعْمَالِهِمْ۔ ان کے اعمال کی بُرائی۔ قباحت۔ گناہ۔ بُرا کام۔ عیب۔ سَآءَ يَسُوْءُ سُوْءٌ۔ (باب نصر) سے اسم ہے۔ ان کے بُرے اعمال۔ ان کے اعمال میں سے بُرے عمل

۹: ۳۸ = مَا لَكُمْ۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ اور جگہ ہے وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا (۹۹:۳) اور انسان کہیگا اس کو (یعنی زمین کو) کیا ہوگیا ہے۔

= اِنْفِرُوْا۔ نَفَرَ يَنْفِرُ (ضَرَبَ) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم نکلو۔ نَفَرَ کے اصل معنی ہیں منتشر ہونا۔ لیکن مختلف حروف کے ساتھ مختلف معانی دیتا ہے مثلاً نَفَرَ عَنْ کسی چیز سے روگردانی کرنا۔ نَفَرَ اِلٰی۔ کسی چیز کی طرف دوڑ کر جانا۔ نَفَرَ مِنْ۔ کسی چیز سے کترانا۔

یہاں آیۃ ھٰذا میں نَفَرَ سے نکلنا۔ کوچ کرنا کے معانی لئے گئے ہیں۔ اِنْفِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تم خدا کے راستہ میں نکلو۔ (یہ آیت جنگ تبوک کے موقعہ پر نازل ہوئی)

= اِثَّاقَلْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر اصل میں تَثَاقَلْتُمْ (باب تفاعل) تھا۔ ت کو ث میں مدغم کیا گیا۔ حرفِ مدغم بمقام دو حروف کے ہے جن میں کا پہلا حرف ساکن ہے چونکہ حرف ساکن سے ابتدا نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا حرف مدغم سے پہلے ہمزہ وصل لایا گیا۔ اِثَّاقَلْتُمْ ہوگیا۔

جس کا مطلب ہے کہ تم بوجھ کے سبب جھک گئے۔

اِثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ۔ تم بوجھل ہو کر زمین ہی سے لگ گئے۔ یعنی جہاد کے لئے نکلنے کی بجائے تمہارے پاؤں زمین سے جم کر رہ گئے۔

قرآن حکیم میں اور بھی ایسی مثالیں ہیں مثلاً

(۱) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا (۲:۷۲) اور (یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تھا پھر تم اس کے بارہ میں ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے تھے۔ اصل میں تَدَارَءْتُمْ تھا۔ تا کو دال میں مدغم کیا چونکہ مدغم سے ابتدار نہیں ہو سکتی بوجہ سکون کے لہٰذا ہمزہ وصل زیادہ کیا گیا

(۲) حَتّٰۤى اِذَا ادّٰرَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا (۷:۳۸)

(۳) حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ (۱۰:۲۴) کہ اصل میں تَدَارَكُوْا اور تَزَيَّنَتْ۔ تھا۔

۹: ۳۹ = اِلَّا۔ اِنْ لَا۔ اِلَّا تَنْفِرُوْا۔ اگر تم نہیں نکلو گے (اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے)

= يُعَذِّبْكُمْ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب ۔ مجزوم بوجہ جواب شرط کے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

= يَسْتَبْدِلْ ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ وہ بدل کرلے آئیگا۔

= وَلَا تَضُرُّوْهُ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔ جو کہ محذوف ہے

۹: ۴۰ = اِلَّا تَنْصُرُوْهُ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر حاضر کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ ۔ ای ان لم تنصروہ فسینصرہ اللہ کمانصرہ (اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ) اگر تم نے (یہ خطاب ہے تثاقل کرنے والوں سے جو جنگِ تبوک کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلے تھے) رسول کی مدد نہیں کی (تو کیا ہوا) اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا۔ جیساکہ اس نے مدد فرمائی تھی جب کافروں نے ان کو (مکہ سے) نکالا تھا۔ جب کہ دو میں سے دوسرا وہ تھا (یعنی وہ محض دو افراد تھے۔ ایک اور اور دوسرا وہ خود۔ قلت تعداد پر زور دینے کے لئے یہ محاورہ استعمال ہوا ہے) ثَانِيَ اثْنَيْنِ) منصوب ہے بوجہ نَصَرَهُ اللّٰهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پر حال ہونے کے۔

= اِذْ هُمَا بدل ہے اِذْ اَخْرَجَهُ کا۔ اسی طرح اِذْ يَقُوْلُ بدل ثانی ہے۔

= لِصَاحِبِهٖ ۔ صاحب (ساتھی) سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ہٖ ضمیر کا مرجع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

= فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ ۔ میں ضمیرہٗ واحد مذکر غائب کا مرجع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ اس کے فوراً بعد کا جملہ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا جو کہ مریحًا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ ۔ پر عطف ہے اور معطوف و معطوف علیہ میں شرکتِ احوال لازم ہے۔

بعض کے نزدیک اس ضمیر کا مرجع حضرت ابوبکر صدیق ہیں کیونکہ خوف کی حالت ان پر طاری تھی۔ اور انہیں سکینہ کی ضرورت تھی۔

= لَمْ تَرَوْهَا ۔ مضارع نفی حجد بلم۔ جمع مذکر حاضر۔ تَرَوْا اصل میں تَرَوْنَ تھا لَمْ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جُنُوْدٌ ہے۔

= كَلِمَةَ ۔ بات۔

= السُّفْلٰى ۔ اسم تفضیل ہے۔ سُفُوْلٌ صیغہ واحد مؤنث۔ سُفْلٰى ۔ جب ال کے ساتھ آئے جیساکہ موجودہ شکل میں ہے تو تفضیلِ کل کے معنی دیتا ہے السُّفْلٰى ۔ سب سے نیچی۔ سرنگون۔

عُلْیَا کی ضد ہے اَلْعُلْیَا سب سے بلند۔

۹: ۴۱ = خِفَافًا۔ سبک بار۔ ہلکے۔ خَفِیْفٌ کی جمع بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

= ثِقَالًا۔ بوجل ثقیل کی جمع ہے۔ ہر دو خِفَافًا وَثِقَالًا۔ اِنْفِرُوْا سے حال ہیں۔

خِفَافًا وَثِقَالًا۔ یعنی ہر حال میں خواہ تم جوان ہو یا بوڑھے۔ فقیر ہو یا امیر۔ سوار ہو یا پیادے۔ تندرست ہو یا بیمار۔ تنہا ہو یا عیالدار (روح البیان) جنگ کے سامان کے ساتھ یا بغیر سامانِ جنگ کے۔

۹: ۴۲ = عَرَضًا۔ رو برو لانا۔ پیش کرنا۔ پیش افتادہ سامان۔ سامنے رکھا ہوا مال و متاع یہاں عَرَضًا قَرِیْبًا۔ بمعنی سہل الحصول مال ہے۔

= سَفَرًا قَاصِدًا۔ قریبی سفر۔ قَصْدٌ سے جس کا معنی ہے وسطی راستہ پر چلنا۔ القصد بمعنی المعتدل

= لَاتَّبَعُوْكَ۔ لام تاکید۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ ضرور تیری اتباع کرتے۔ تیرے پیچھے چلتے۔

= شُقَّةُ۔ مسافت۔ بقول راغب وہ منزل مقصود جس تک بہ مشقت پہنچا جائے۔ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ۔ مسافت ان کو دور دراز نظر آئی۔ کٹھن سفر ان کو بہت دور کا سفر نظر آیا۔

سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ۔ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے)

= لَوِ اسْتَطَعْنَا۔ اگر ہمیں استطاعت ہوتی۔ اگر ہمیں طاقت ہوتی۔

۹: ۴۳ = عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ۔ (اے محمد) تجھے اللہ بخشے۔ اللہ تجھے معاف فرمائے۔ خدا تیرا بھلا کرے عفو کے اصل معنی مٹانا ہیں جیسے عَفَتِ الرِّیْحُ الدَّارَ (ہوا نے گھر کے نشانات مٹا دیئے) اور عَفَوْتُ عَنْهُ کے معنی ہیں قصدت ازالۃ ذنبہ صارفا عنہ میں نے اس سے درگذر کرتے ہوئے اس کے گناہ مٹانے کا ارادہ کر لیا۔

لیکن شیخ محمد بن طیب فارسی شارح قاموس سے منقول ہے کہ:۔

عفو کا بغیر گناہ کے نہ ہونا گو عرف میں مشہور ہو گیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ عفو بمعنی عدم لزوم (لازم نہ ہونا) بھی ہوتا ہے۔ اور اس کے اصل معنی ترک کے ہیں اور اسی پر اس کے سارے معانی گھومتے رہتے ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے واحدی رضا سے نقل کیا ہے کہ عفو کے اصل معنی زیادہ ہونے کے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلِ الْعَفْوَ (۲: ۲۱۹) کہہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اور حَتّٰى عَفَوْا (۷: ۹۵) یعنی جوان کی تعداد تھی اس سے زیادہ ہو گئے۔

ان اقوال کی روشنی میں عربی محاورہ عفا اللہ سے کسی گناہ کا سرزد ہونا لازم نہیں آتا۔ بقول شیخ محمد بن طیب مذکورہ بالا۔ حافظ کا شعر ہے:۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْ شَرِّ النَّوَائِبِ ــ جَزَاكَ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا۔

(اللہ تمہیں زمانہ کی گردشوں کے شر سے بچائے۔ اور دارین میں نیک اجر دے۔
اور واحدی کے مطابق اس کا ترجمہ " اللہ تیرا بھلا کرے " بھی ہو سکتا ہے۔
شانِ نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جنگِ تبوک کے موقعہ پر موسم کی شدت اور مسافت کی مشقت کی وجہ سے بہت سوں نے شرکت سے معذرت پیش کی جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریبًا ہر ایک منظور فرمالی۔ اس کی متعدد معقول وجوہات تھیں۔
(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی کریم النفسی
(۲) معقول وجوہات کی بناء پر استثناء سے انکار قرین انصاف نہ تھا۔
(۳) عسکری پالیسی کے لحاظ سے بھی ایسے اشخاص کو جبرًا ساتھ لیجانا خلاف مصلحت تھا جو دلی جذبہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کے متمنی نہ تھے۔
لہٰذا خداوند تعالیٰ کا قول لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی سرزنش نہ تھی بلکہ اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ اگر آپ اجازت نہ دیتے تو سچے اور جھوٹوں میں تمیز ہو جاتی۔ اسی وجہ سے اس استفسار سے پہلے عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ کے الفاظ ارشاد فرما دیئے۔
بعض کے نزدیک تو یہ کلمات اظہار تکریم و تعظیم کے لئے ہیں۔ اہل عرب کا دستور تھا کہ کہ جب کسی کی عزت و توقیر کا اظہار مقصود ہوتا تو اس کے ساتھ گفتگو کا آغاز ایسے ہی کلمات (عفاک اللہ) سے کیا کرتے تھے۔
امام رازی فرماتے ہیں کہ اِنَّ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى مبالغۃ اللہ فی تعظیمہ و توقیرہٖ یعنی ان کلمات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعظیم و توقیر میں مبالغہ کا اظہار فرمایا ہے۔
= حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ۔ سے قبل وَهَلَّا تَوَقَّفْتَ ۔ محذوف ہے۔ اور کیوں نہ تو نے توقف کیا (ان کو پیچھے رہنے کی اجازت دینے میں)
يَتَبَيَّنَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَبَيُّنٌ (تفعّل) مصدر۔ تجھ پر ظاہر ہو جاتے۔ کھل کر سامنے آجاتے۔
۹ : ۴۴ = لَا يَسْتَاْذِنُكَ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اِسْتِيْذَانٌ مصدر۔ تجھ سے اجازت نہیں مانگیں گے۔
لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۔ اگر اَنْ يُّجَاهِدُوْا ۔ بمعنی فِيْ اَنْ يُّجَاهِدُوْا لیا جائے تو معنی ہوگا۔ وہ لوگ جو اللہ

اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اپنے مال اور جانوں سے جہاد کرنے سے بچنے کی خاطر تم سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں مانگیں گے۔ یا یہ اس طرح ہے ان یستأذنوک فی التخلف کراھۃ ان یجاھدوا۔ کہ وہ تجھ سے پیچھے رہنے کی اجازت طلب کریں کیونکہ وہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنا نہیں چاہتے۔

۹ : ۴۵ = اِرْتَابَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ ان کے دل شک میں پڑگئے اِرْتَابَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اِرْتِیَابٌ (افتعال) مصدر۔ ریبٌ مادہ۔ شک۔

= یَتَرَدَّدُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب (تَرَدُّدٌ تفعّلٌ) مصدر۔ ڈانواں ڈول ہیں۔ تردّد میں پڑے ہوئے ہیں۔

۹ : ۴۶ = لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ۔ اگر ان کا ارادہ جہاد کے لئے نکلنے کا ہوتا۔

خُرُوْجٌ کے لفظی معنی نکلنا کے ہیں (خَرَجَ یَخْرُجُ سے مصدر ہے) خواہ اپنی قرارگاہ سے نکلے یا اپنی حالت سے نکلے۔ اور قرارگاہ خواہ گھر ہو یا شہر یا خیمہ اور حالت خواہ اندرون میں ہو یا اسباب خارجی میں ہو۔ سب کے لئے خروج استعمال ہوتا ہے

= لَاَعَدُّوْا لَہٗ۔ لام تاکید کے لئے ہے اَعَدُّوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے تیار کیا اِعْدَادٌ سے جس کے معنی تیار کرنے کے ہیں عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں۔ اس اعتبار سے اِعْدَادٌ کے معنی کسی چیز کا اس طرح تیار کرنا کہ وہ شمار کی جا سکے۔

= عُدَّۃً۔ ساز و سامان۔ اسباب، ہتھیار وغیرہ اس کی جمع عُدَدٌ آتی ہے جیسے غُرْفَۃٌ کی جمع غُرَفٌ آتی ہے۔ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً۔ تو وہ ضرور جنگ کا سامان تیار کرتے۔

= کَرِہَ (باب سمع) اس نے ناپسند کیا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔

= اِنْۢبِعَاثَھُمْ۔ ان کا اٹھنا۔ (ان کا لڑائی کے لئے نکلنا) اِنْۢبِعَاثٌ (اِنْفِعَالٌ) مصدر اٹھ کھڑا ہونا۔

= فَثَبَّطَھُمْ۔ پس اس نے ان کو باز رکھا۔ ان کو روک دیا۔

ثَبَّطَ یُثَبِّطُ تَثْبِیْطٌ (تفعیل) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب

۹ : ۴۷ = خَرَجُوْا فِیْکُمْ۔ ای خَرَجُوْا مَعَکُمْ۔

= خَبَالًا۔ فساد۔ تباہی۔ خَبَلَ یَخْبُلُ (نصر) سے مصدر ہے، وہ خرابی یا فساد کہ جس کے لاحق ہونے سے کسی جاندار میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو جائے۔ مثلاً جُنُوْن۔

یا ایسا مرض جو عقل اور فکر پر اثر انداز ہو اسے خبال کہتے ہیں۔

= لَاۡ اَوْضَعُوْا۔ لام تاکید الف لام زائدہ۔ اَوْضَعُوْا۔ اَوْضَعَ یُوْضِعُ اِیْضَاعٌ (اِفعالٌ) آرام سے یا تیز چلنا۔ آرام سے یا تیزی سے اونٹ کا چلانا۔ ماضی جمع مذکر غائب وضع مادہ یہ لفظ مختلف المعانی ہے وَضْعٌ نیچے رکھنا۔ مَوْضَعٌ رکھنے کی جگہ۔ وضع کرنا۔ کم کرنا۔ تواضع۔ انکساری وغیرہ

= خِلٰلَکُمْ تمہارے درمیان۔ مضاف مضاف الیہ۔ خلال بمعنی درمیان۔ بیچ۔ وسط۔ خَلَلٌ کی جمع۔ جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان کشادگی۔

= یَبْغُوْنَکُمْ۔ اَوْضَعُوْا کا حال ہے۔ یعنی وہ تمہارے درمیان بھاگیں دوڑیں گے تمہارے درمیان فتنہ ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہوئے۔ یَبْغُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب وہ چاہتے ہیں تمہارے لئے۔ ای یبغون لکم۔

= سَمّٰعُوْنَ۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ سَمَّاعٌ کی جمع۔ خوب کان لگا کر سننے والے۔ جاسوس۔ کان لگا کر سننا کبھی تو جاسوسی کے لئے ہو گا۔ اور کبھی قبول کرنے اور ماننے کیلئے آیۃ ہذا میں اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

۹ : ۴۸ = اِبْتَغَوْا۔ اِبْتَغٰی یَبْتَغِیْ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) سے ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے تلاش کیا۔ انہوں نے چاہا۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَۃَ۔ انہوں نے فتنہ انگیزی میں کوشش کی۔ انہوں نے فتنہ بپا کرنا چاہا۔

= مِنْ قَبْلُ۔ اس سے قبل یعنی جنگ احد کے موقعہ پر جب عبد اللہ بن ابی راستہ میں تین سو ساتھیوں کو لے کر الگ ہو گیا تھا۔

= قَلَّبُوْا لَکَ الْاُمُوْرَ۔ قَلَبَ یَقْلِبُ۔ قَلْبٌ۔ پلٹنا۔ الٹنا۔ موڑ دینا۔ پھیر دینا۔ اوپر کے حصہ کو نیچے۔ نیچے کے حصہ کو اوپر۔ اندر کے حصہ کو باہر اور باہر کے حصہ کو اندر کرنا۔ قَلَبَ الْاَرْضَ لِلزِّرَاعَۃِ۔ زراعت کے لئے ہل چلانے سے زمین کو الٹ پلٹ کرنا۔

قَلْبُ الْاَمْرِ۔ معاملہ کو الٹ پلٹ کر دیکھنا اور جانچنا کہ اس کا ہر پہلو صاف ظاہر ہو جائے۔ قَلَّبَ (باب تفعیل) سے مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے۔ معاملہ کو خوب الٹ پلٹ کر پرکھنا اور جانچنا قَلَّبُوْا لَکَ الْاُمُوْرَ۔ تیرے لئے بہت سی باتوں کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھتے رہے (کہ تیرے خلاف ان کو کس طرح استعمال کیا جائے)

= حَتّٰی جَآءَ الْحَقُّ۔ یہاں تک کہ حق وقوع پذیر ہو گیا (اور ان کی سازشیں اور مکاریاں ناکام ہو گئیں

= ظَهَرَ۔ ا ظاہر ہوا۔ آشکارا ہوا۔ غالب آگیا۔

= اَمْرُ اللّٰہِ۔ اللہ کا حکم۔ اللہ کا دین۔

= وَهُمْ كَارِهُوْنَ۔ باوجودیکہ وہ ناخوش ہی رہے۔

۹ : ۴۹ = اِئْذَنْ لِّیْ۔ تو رخصت دے۔ تو اجازت دے۔

اَذِنَ یَأْذَنُ (سَمِعَ) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِذْنٌ مصدر۔ جس کے معنی ہیں اجازت دینا۔

= لَا تَفْتِنِّیْ۔ فعل نہی۔ تو مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ تو مجھے آزمائش میں نہ ڈال۔ تو مجھے گمراہی میں نہ ڈال۔ فَتَنَ یَفْتِنُ (ضرب) فتونٌ سے۔ اصل میں لَا تَفْتِنْ تھا۔ ی ضمیر واحد متکلم اور اس سے قبل نون وقایہ جس میں لَا تَفْتِنْ کا نون مدغم ہوا۔ تو مجھے آزمائش میں نہ ڈال یعنی میری مجبوری ایسی ہے کہ اگر آپ اجازت نہ دیں گے تو میں مجبورًا التعمیل سے قاصر رہوں گا۔ اس لئے آپ جہاد میں جانے کے لئے حکم ہی نہ دیں تاکہ میں نافرمانی کی آزمائش سے بچ جاؤں

= اَلَا۔ حرف تنبیہ اور استفتاح (یعنی کلام کے شروع کرنے کے لئے ہے) یہاں لبطور استفتاح کے استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ جب یہ شروع کلام میں آتا ہے تو اپنے مابعد کے مضمون پر زور دیتا ہے اور اس کے تحقق کو ثابت کرتا ہے جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (۲ : ۱۳) خبردار ہو کہ یہی بیوقوف ہیں

آیۃ ہذا میں ہے اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا۔ خبردار ہو کہ فتنہ میں تو وہ پہلے ہی گر چکے

= سَقَطُوْا۔ وہ گر پڑے۔ سُقُوْطٌ سے ماضی۔ جمع مذکر غائب۔

= لَمُحِیْطَةٌ۔ اسم فاعل مؤنث۔ احاطۃٌ مصدر اَحَاطَ یُحِیْطُ اِحَاطَةً (باب افعال) حَوْطٌ مادہ۔ چاروں طرف سے گھیر لینے والی۔

۹ : ۵۰ = تُصِبْكَ۔ اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَةً (افعال) سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ اصل میں تُصِیْبُ تھا۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے ی حرف علت گر گیا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اگر پہنچے تم کو۔

= تَسُؤْهُمْ۔ سَاءَ یَسُوْءُ سَوْءٌ (نَصَرَ) مضارع واحد مؤنث غائب۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ان کو بری لگتی ہے۔ ان کو غمگین کرتی ہے۔

= قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا۔ ہم نے پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک کر لیا تھا۔ ہم نے پہلے ہی احتیاطی تدبیریں اختیار کر لی تھیں۔ (اس لئے ہمیں یہ تکلیف نہیں پہنچی)

= یَتَوَلَّوْا۔ پھر جاتے ہیں۔ لوٹ جاتے ہیں۔ تَوَلِّیْ سے مضارع مجزوم جمع مذکر غائب۔

= فَرِحُوۡنَ ۔ خوش ۔ اترانے والے ۔ صفت مشبہ ۔ جمع ۔ فَرِحٌ واحد۔

۹: ۵۲ = تَرَبَّصُوۡنَ ۔ تم انتظار کرتے ہو ۔ تم راہ دیکھتے ہو ۔ تَرَبَّصَ یَتَرَبَّصُ تَرَبُّصٌ (تفعل سے ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔

ھَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ بِنَا۔ تم ہمارے بارہ میں کس بات کا انتظار کررہے ہو۔ تمہیں ہمارے بارے میں کس بات کی امید ہو سکتی ہے ۔ تم ہمارے بارے میں کس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ ہمیں پیش آئے گی ۔

= اِلَّآ اِحۡدَی الۡحُسۡنَیَیۡنِ ۔ سوائے اس کے کہ یہ دو اچھی باتوں میں سے ایک ہو گی ۔ یعنی ہمارے بارے میں تم جس نتیجہ کے منتظر ہو یا امید رکھتے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک تو ضرور ہو گی یعنی اگر کامیاب ہو گئے تو فتح ہماری اور اگر شہید ہو گئے تو آخرت سنور گئی ۔

۹: ۵۳ = اَنۡفِقُوۡا ۔ تم خرچ کرو اِنۡفَاقٌ (افعال) سے امر کا صیغہ ۔ جمع مذکر حاضر ۔ یہاں خبر کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ یعنی تم خوشی سے خرچ کرو یا مجبوری سے (تمہاری طرف سے یہ خرچ قبول نہیں کیا جائے گا) اس کی مثال قرآن میں ہے اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ (۹: ۸۰) آپ ان کے لئے بخشش طلب کریں یا نہ کریں ۔

= لَنۡ یُّتَقَبَّلَ ۔ مضارع مجہول نفی تاکید بلن ۔ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔ ای لن یتقبل منکم نفقاتکم انفقتم طوعًا او کرھًا ۔ یعنی تم خوشی جو مال بھی خرچ کرو گے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا

= طَوۡعًا ۔ فرماں برداری ۔ اطاعت ۔ مصدر ہے اور کُرۡہٌ کی ضد ہے اس کا فعل نَصَرَ اور سَمِعَ دونوں ابواب سے آتا ہے ۔

= کَرۡهًا ۔ مصدر ہے ۔ ناگوار ہونا ۔ ناخوشی ۔ مجبوری ۔

۹: ۵۴ = کُسَالٰی ۔ کَسۡلَانٌ کی جمع ۔ سُست ۔ کاہل ۔ جیسے سُکَارٰی سَکۡرَانٌ کی جمع ہے ۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دیئے ہوئے مال کی عدم قبولیت کی یہ وجوہات ہیں ۔

(۱) انھم کفروا باللہ وبرسولہٖ (۲) لا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کُسَالٰی (۳) لا ینفقون الا وھم کٰرِھُوۡنَ

۹: ۵۵ = بِهَا ۔ میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع ان کے اموال واولاد ۔

= تَزۡهَقَ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ وہ نکلے گی ۔ زَهَقَ یَزۡهَقُ (فتح) زُهُوۡقٌ بمعنی غم سے جان نکلنا ۔ مٹ جانا ۔ قرآن مجید میں ہے ۔ وقل جاء الحق وزھق

الْبَاطِلُ ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (۱۷ : ۸۱) اور کہہ دے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔ مضارع منصوب بوجہ عمل لِ۔ لام تعلیل ہے ای لتزھق تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ ۔ ٥ اور ان کا دم نکلے اس حال میں کہ وہ کافر ہوں۔ (تاکہ اپنے کفر کی وجہ سے آخرت میں بھی عذاب پائیں)

۹ : ۵۶ = يَفْرَقُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب فَرَقٌ مصدر (سَمِعَ) وہ ڈرپوک ہیں

۹ : ۵۷ = لَوْ يَجِدُوْنَ ۔ اگر وہ پائیں۔ وَجَدَ يَجِدُ (ضرب) وَجْدٌ۔

= مَلْجَأً ۔ اسم ظرف مکان ۔ پناہ کی جگہ۔ لَجْأٌ مصدر۔ (باب ضرب۔ فتح۔ سمع) مَلْجَأٌ بھی مصدر ہے۔

= مَغٰرٰتٍ ۔ مَغَارٌ اور مَغَارَةٌ کی جمع مَغَاوِرُ بھی اس کی جمع ہے مَغَارٌ و مَغَارَةٌ لوٹ۔ غار۔ المُغَارُ لوٹ کی جگہ۔ بچاؤ کی جگہ۔ زمین کے اندر گھسنے کی جگہ اَلْغَوْرُ کے معنی نشیبی زمین کے ہیں۔

= مُدَّخَلًا ۔ اسم ظرف مکان ۔ داخل ہونے کی جگہ۔ باب افتعال سے مفتعلٌ کے وزن پر۔

= لَوَلَّوْا ۔ وہ ضرور منہ پھیر لیں گے۔ لام تاکید کے لئے ہے۔

= يَجْمَحُوْنَ ۔ جَمَحَ يَجْمَحُ (باب فتح) جَمْحٌ ۔ جُمُوْحٌ ۔ جِمَاحٌ مصدر۔ گھوڑے کا سرکشی کرنا۔ جَمُوْحٌ منہ زور گھوڑا۔ جَمَحَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا ۔ شوہر کی اجازت کے بغیر عورت اس کے گھر سے نکل کر چلی گئی۔ جَمَحَ الرَّجُلُ ۔ وہ آدمی خود رائے ہوگیا۔ وہ اپنی قوت کے ساتھ سرپٹ دوڑا۔ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۔ وہ اپنی تمام قوت کے ساتھ سرپٹ (اس طرف) دوڑیں گے۔

۹ : ۵۸ = يَلْمِزُكَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ طعن کرتا ہے۔ وہ عیب لگاتا ہے۔ تجھ پر (باب ضرب) لَمْزٌ مصدر لُمَزَةٌ۔ عیب چین۔ پیٹھ پیچھے برائی کرنے والا۔ صیغہ مبالغہ۔ لَمَّازٌ کے بھی یہی معنی ہیں قرآن مجید میں ہے۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (۱۰۴ : ۱) ہلاکت ہو ہر عیب گو، غیبت کرنے والے اور عیب چین پر۔ هُمَزَةٌ اور لُمَزَةٌ دونوں ہم معنی ہیں۔

= فِي الصَّدَقٰتِ ۔ صدقات کی تقسیم کے بارے میں۔

= اُعْطُوْا ۔ اَعْطٰى يُعْطِىْ اِعْطَاءً سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ان کو دیا گیا

ان کو دیا جائے۔

= یَسْخَطُوْنَ۔ سَخِطَ یَسْخَطُ (سمع) سَخْطٌ سے مضارع جمع مذکر غائب، وہ ناراض ہوجاتے ہیں

۹ : ۵۹ = وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ جواب لَوْ محذوف ہے تقدیرِ کلام یوں ہے ولو انھم رضوا ما اٰتٰھم اللّٰہ ورسولہ لکان خیرًا لھم

= رَاغِبُوْنَ۔ رَاغِبٌ کی جمع رغبت کرنے والے۔ رَغِبَ فِیْهِ وَرَغِبَ اِلَیْهِ کے معنی ہیں کسی چیز پر رغبت اور حرص کرنا۔ اور اگر عَنْ کے ساتھ آئے تو بے رغبتی کرنا اور انحراف کرنا کے معنی میں ہوتا ہے۔ مثلاً وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰھِیْمَ (۲ : ۱۳۰) اور کون ہے جو ملتِ ابراہیم سے انحراف کرے۔

= سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ اللہ اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمائے گا (اور اس کا رسول بھی

۹ : ۶۰ = وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا۔ یعنی صدقہ اور زکوٰۃ کا مال وصول کرنے والا عملہ۔ اہل کار ھَا ضمیر کا مرجع الصَّدَقٰتِ ہے۔

= وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ۔ جن کی تالیف قلوب مقصود ہو۔ اَلِفَ یَاْلِفُ (ضَرَبَ) ہم آہنگی کے ساتھ جمع ہونا۔ محاورہ ہے اَلَّفْتُ بَیْنَهُمْ۔ میں نے ان میں ہم آہنگی پیدا کردی۔ اسی سے الفت (محبت) ہے۔ اسی سے مُؤَلِّفٌ ہے جو مختلف اجزار کو یک جا جمع کرے۔

یہاں اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ سے مراد ایسے اشخاص ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ومحبت و رغبت پیدا کرنا مقصود ہو۔ ان کی تین صورتیں تھیں۔

(۱) کفار کے رئیسوں کو اس غرض سے دینا کہ وہ خود بھی غریب مسلمانوں کو اذیت نہ دیں اور دوسروں کو بھی اذیت دینے سے روکیں۔

(۲) کفار کو اسلام کی رغبت دلانے کے لئے دینا۔

(۳) نومسلموں کی ان کی خاطر داری کے لئے اعانت کرنا۔

اَلْمُؤَلَّفَةِ اسم مفعول واحد مؤنث تالیف (تفعیل) مصدر۔ ملائے گئے۔ جوڑے گئے۔ المؤلفۃ قلوبہم۔ وہ جن کے دل جوڑے گئے۔

= اَلرِّقَابِ۔ گردنیں رَقَبَةٌ کی جمع۔ رقبۃ بمعنی گردن۔ جان۔ غلام۔ رقبہ اصل میں گردن کا نام ہے پھر جملہ بدن انسانی کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔ اور عرف میں یہ غلام کا نام پڑ گیا۔ جس طرح کہ راس (سر) اور ظہر (پشت) کا استعمال سواریوں کے لئے کیا جانے لگا۔

فِي الرِّقَابِ - ای فی فك الرقاب - غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے -
= اَلْغَارِمِيْنَ - غَارِمٌ کی جمع ہے - اسم فاعل جمع مذکر - قرضدار - غَارِمٌ کا مادہ غُرْمٌ ہے جس کا معنیٰ قرض - تاوان - اور ہر وہ چیز جس کا ادا کرنا لازم ہو - غَرِيْمٌ - قرضدار اور قرضخواہ دونوں کے لئے مستعمل ہے -
= اِبْنَ السَّبِيْلِ - مسافر -
= فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ - یہ سب مدّات زکوٰۃ کے خرچ کے لئے اللہ کی طرف سے فرض کی گئی ہیں -
۹ : ۶۱ = يُؤْذُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب - اِيْذَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر - ایذا دیتے ہیں دکھ دیتے ہیں -
= اُذُنٌ - اُذُنٌ - کان - مجازاً اس شخص کو کہتے ہیں جو کان لگا کر سُنے اور سُن کر مانے کانوں کا کچا - هُوَ اُذُنٌ - مبالغہ کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے تمام وجود کو جسم کا ایک حصّہ کا نام دیدیا گیا ہے - گویا کہ وہ اتنا سنتا ہے کہ صرف کان ہی کان ہے - جیسے جاسوس کے لئے عَيْنٌ کا لفظ استعمال کرتے ہیں - انگریزی میں محاورہ ہے
یعنی وہ اس قدر انہماک سے سُن رہا تھا گویا اس کے جسم کا ایک ایک حصّہ کان کا کام دے رہا ہے
= اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ - اس کی تقدیر یوں بھی ہو سکتی ہے اذن ذی خیر لکم تمہارے ساتھ بھلائی کرنے والے کا کان -
یا اس کا مطلب یوں بھی ہو سکتا ہے ھو اذن فی الخیر ولیس باذن فی غیر ذلك - وہ صرف تمہاری بھلائی کے لئے سنتا ہے کسی اور غرض کے لئے نہیں سنتا - یا اس کا یہ مطلب ہے - اس کا تمہاری بات سُن لینا اور تم سے اعراض کرنا تمہارے لئے ہی اچھا ہے - یعنی تمہاری باتوں کو سُن لیتا ہے اور پُن چھن نہیں کرتا ورنہ تمہاری منافقت آشکارا ہو جائے -
= يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ - یعنی (صرف) اللہ کی باتوں پر یقین و ایمان رکھتا ہے - یا يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مومنوں کی باتوں پر اعتبار کرتا ہے (تمہاری باتیں تو محض سن ہی لیتا ہے یہ مت خیال کرو کہ وہ ان کو سچّی بھی سمجھتا ہے)
۹ : ۶۲ = لِيُرْضُوْكُمْ - يُرْضُوْا - اَرْضٰى يُرْضِيْ اِرْضَاءٌ (افعال) سے مضارع جمع مذکر غائب - اصل میں يُرْضِيُوْنَ تھا - ی پر ضمہ ثقیل ہونے کی بناء پر ماقبل کو دیا - پھر ی

اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ نون اعرابی بوجہ عمل لام گر گیا یُرْضُوْا رہ گیا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تاکہ تمہیں وہ راضی کر لیں۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ۔ یُرْضُوْہُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب لائی گئی ہے حالانکہ اس کے مرجع دو ہیں اللہ اور اس کا رسول۔ اور قاعدہ کے مطابق ضمیر تثنیہ کی ہونی چاہئے تھی۔ واحد کی ضمیر اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا ایک ہی ہے۔

یا کلام تقدیر یوں ہے وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ وَرَسُوْلُہٗ کَذٰلِكَ۔ یعنی اللہ زیادہ حق دار ہے کہ وہ اسے راضی کریں اور اسی طرح اس کا رسول بھی زیادہ حقدار ہے کہ وہ اسے راضی کریں

۹: ۶۳ = یُحَادِدِ۔ مضارع واحد مذکر غائب اصل میں یُحَادِدُ تھا۔ بوجہ عمل مَنْ مجزوم ہوا۔ اور وصل کی وجہ سے مکسور کر دیا گیا۔

مُحَادَدَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ مخالفت کرتا ہے حَدٌّ۔ ہر چیز کی انتہاء۔ حدِ فاصل تیزی۔ بہادری۔ کبھی حد بمعنی گناہ۔ اور سزائے گناہ کے لئے بھی آتا ہے جیسے حدیث میں آیا ہے اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ میں نے ایک حد کو پالیا ہے تو اب وہ حد مجھ پر قائم کیجئے۔ یعنی مجھ سے گناہ ہو گیا ہے اس کی سزا دیدیجئے۔

۹: ۶۴ = یَحْذَرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ حَذَرٌ مصدر (باب سمع) وہ ڈرتا ہے۔ آیہ ہذا میں جمع مذکر غائب کے لئے آیا ہے: وہ ڈرتے ہیں۔

= تُنَبِّئُہُمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب اس کا فاعل سُوْرَۃٌ ہے وہ ان کو آگاہ کر دے وہ ان کو مطلع کر دے۔ نَبَّأَ یُنَبِّئُ تَنْبِئَۃٌ (باب تفعیل) سے۔ نَبَأٌ مادہ۔

= عَلَیْہِمْ۔ میں ضمیر جمع مذکر غائب ہِمْ۔ تُنَبِّئُہُمْ میں ضمیر ہُمْ کا مرجع اَلْمُؤْمِنِیْنَ محذوف ہے اور فِیْ قُلُوْبِہِمْ میں ضمیر ہِمْ المنٰفقین کے لئے ہے۔ یعنی منافق لوگوں کو ڈر ہے کہ کہیں مؤمنین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے کہ ان کے دل کی حالت (منافقت) مومنین پر ظاہر ہو جائے۔

یا ان ہر سہ ضمیر کا مرجع منافقین ہیں۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ منافق خوف کھاتے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے ما فی الضمیر کو ظاہر کر دے۔ (اس صورت میں عَلٰی بمعنی فِیْ ہوگا۔ ان کے بارہ میں)

= اِسْتَہْزِءُوْا۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ اِسْتِہْزَاءٌ (استفعال) سے امر کا صیغہ تہدید کے لئے لایا گیا ہے۔ یعنی تم ہنسی اڑاؤ جیسا تم چاہتے ہو۔ جو چاہو کر لو (آخر کار) اِنَّ اللّٰہَ مُخْرِجٌ مَّا

تَحْذَرُوْنَ ۔ جس بات سے تم ڈرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ نکال باہر لائے گا ہی ۔ (یعنی تمہاری منافقت کو ظاہر کر دے گا)

۹: ۶۵ = نَخُوْضُ ۔ مضارع جمع متکلم خَوْضٌ مصدر۔ (باب نصر) ہم تو شغلاً کہہ رہے تھے ۔ خوض کے اصل معنی ہیں گھسنا۔ قرآن میں اس کا استعمال قابل ذم کام کو مشغلہ بنانے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے ۔

اسی سے ہے غور و خوض ۔ یعنی کسی معاملہ کی تہ تک پہنچنے اور اس کے اندر گھس کر حقیقت معلوم کرنا۔

= نَلْعَبُ ۔ مضارع جمع متکلم لَعِبٌ مصدر۔ (باب سمع) ہم خوش طبعی اور دل لگی کر رہے تھے۔

= كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ تم ہنسی مذاق کر رہے تھے ۔ ماضی استمراری جمع مذکر حاضر۔

۹: ۶۶ = لَا تَعْتَذِرُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔

اِعْتِذَارٌ (اِفْتِعَالٌ)۔ مصدر۔ تم بہانے مت بناؤ۔ تم عذر نہ کرو۔

= طَآئِفَةً ۔ یہاں طائفہ سے ہر دو جگہ گروہ مراد ہو سکتا ہے ۔ یعنی تم میں سے ایک گروہ کو ہم معاف بھی کر دیں ۔ تو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے ۔

اس صورت میں پہلے گروہ سے مراد وہ طبقہ لیا جا سکتا ہے جو اپنے قول کی اہمیت اور گہرائی کو سمجھے بغیر کم فہم و کم عقل انسانوں کی طرح جو ہر بات کو سطحی طور پر ہی لیتے ہیں اور سنجیدگی سے نہیں لیتے ۔ اگر ایسا گروہ استہزار کا مرتکب ہو تو توبہ کرنے پر ایسے گروہ کو معاف کیا جا سکتا ہے لیکن جو جان بوجھ کر اور اپنے قول کے نتائج سے باخبر ہوتے ہوئے بھی ایسا کرتے ہیں اور پھر توبہ بھی نہیں کرتے تو ایسے گروہ کو تو ہرگز معاف نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ محض مسخرے ہی نہیں بلکہ وہ تو صحیح معنوں میں مجرم ہیں ۔

اور اگر پہلے لفظ طائفہ (لفظ جمع) سے مراد شخص واحد لیا جائے جیسا کہ اہل عرب بعض دفعہ ایسا کر لیتے ہیں تو اس طائفہ سے مراد مخاشن بن حمیر الاشجعی ہے جو بلا سمجھے کافروں کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا میں شامل ہو جاتا تھا۔ اگرچہ وہ ان کے دھڑے میں سے تھا لیکن بعض باتوں میں وہ اُن کے ساتھ شامل نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا مقابلتہً اس کا گناہ خفیف تھا ۔ اس نے توبہ کر لی خداوند تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کر کے اسے معاف فرما دیا ۔ وہ حقیقی معنوں میں اسلام لے آیا اور جنگ یمامہ شہید ہوا۔

= مُجْرِمِيْنَ ۔ مجرم ۔ اسم فاعل بمعنی اسم صفت استعمال ہوا ہے ۔
۹: ۶۷ = بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۔ ای متشابهة فی النفاق کالبعاض الشئ الواحد ۔
یعنی نفاق میں ایک دوسرے کے اس طرح مشابہ ہیں گویا ایک ہی شے کے حصے ہیں گویا ایک ہی کل کے پرزے ہیں ۔
= يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۔ اپنے ہاتھوں کو بھینچ رکھتے ہیں ۔ یعنی صدقات اور خرچ فی سبیل اللہ میں بخیلی سے کام لیتے ہیں ۔
= نَسُوا اللّٰهَ ۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ۔ یعنی اس کے ذکر سے غفلت برتی اور اس کے احکام پر عمل نہ کیا ۔
= فَنَسِيَهُمْ ۔ پس اس نے ان کو بھلا دیا ۔ یعنی اپنی رحمت اور فضل وکرم سے محروم کردیا
۹: ۶۸ = هِيَ حَسْبُهُمْ ۔ ان کے لئے یہی کافی ہوگا ۔ یعنی عذاب اتنا سخت اور عظیم ہوگا کہ اس سے زیادہ کی ضرورت نہ ہوگی ۔
= عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۔ قائم رہنے والا عذاب ۔ یعنی دائمی عذاب ۔
۹: ۶۹ = كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ میں كَ محل رفع میں ہے بمعنی تم بھی اپنے سے پہلے آدمیوں کی طرح ہو ۔ یا كَ محل نصب میں ہے بمعنی تم نے بھی وہی کام کیا جو تم سے پہلوں نے کیا تھا
ای انتم کالذین من قبلکم ۔ تم بھی اپنے سے پہلوں کی طرح ہو ۔
= كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ ۔ اَشَدَّ ۔ شِدَّةٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے ۔ كَانُوْا کے عمل سے منصوب ہے ۔ (اسی وجہ سے اَكْثَرَ منصوب ہے) تم سے زیادہ طاقت ور تھے اور مال واولاد کی کثرت میں بھی تم سے بڑھ کر تھے ۔
= فَاسْتَمْتَعُوْا ۔ انہوں نے فائدہ اٹھایا ۔ استمتاع (استفعال) سے ۔ مال ومتاع سے فائدہ اٹھانا ۔ کام میں لانا ۔ برتنا ۔ متع مادّہ ۔
= خَلَاقِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کا حصہ ۔
= فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ ۔
تم نے بھی اپنے (دنیاوی) حصہ کا ویسے ہی فائدہ اور لطف اٹھایا جیسا تم سے پہلوں نے اپنے (دنیاوی) حصہ سے فائدہ اور لطف اٹھایا تھا ۔
= خُضْتُمْ ۔ تم نے بحث وتمحیص ۔ خَاضَ يَخُوْضُ (نصر) خَوْضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ خَوْضٌ کے معنی ہیں فضول بحث ۔ بیہودہ گوئی ۔ باتیں بنانا ۔ اس کے اصل معنی پانی

میں گھسنے کے ہیں لبطور استعارہ سب کاموں میں گھسنے کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔
۹: ۷۰ = نَبَأٌ۔ خبر۔ اطلاع۔
= ثَمُوْدَ۔ بوجہ معرفہ وعجمہ غیر منصرف ہے اور اسی طرح ابراھیم بھی غیر منصرف ہے۔
= اَصْحٰبِ مَدْیَنَ۔ اہل مدین۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم۔
= وَالْمُؤْتَفِكٰتِ۔ اسم فاعل جمع مونث مجرور المؤتفکۃ واحد اِیْتِفَاكٌ (افتعال) مصدر اِفْكٌ مادہ۔ الٹی ہوئی۔ منقلب۔ مراد حضرت لوط علیہ السلام کی بستیاں ہیں جو بحیرہ مردار کے ساحل پر آباد تھیں۔ اور جن کی تخت گاہ سندوم شہر یا سدوم تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام کا حکم نہ ماننے اور ظلم ولواطت سے باز نہ آنے کی وجہ سے اللہ نے ان کی زمین کا تختہ الٹ دیا اور اوپر سے کنکریلے پتھروں کی بارش کردی۔
= اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ کے بعد فَكَذَّبُوْهُمْ فَاُهْلِكُوْا محذوف ہے۔ ان سب کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے ان کی تکذیب کی پس ہلاک ہوگئے۔ یا ہلاک کر دیئے گئے۔
۹: ۷۱ = سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ۔ میں س تاکید اور مبالغہ کے لئے آیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ان پر اپنی رحمت فرمائے گا۔
۹: ۷۲ = جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ عَدْنٌ مصدر اس کا فعل الواب نَصَرَ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں رہنا۔ بسنا۔ کسی جگہ مقیم ہونا۔ جنّٰتِ عدن کے معنی ہوئے رہنے بسنے کے باغات یعنی وہ جنتیں جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

عدن کو بعض علماء عَلَم قرار دیتے ہیں اور بعض صفت۔ جو لوگ عَلَم کہتے ہیں وہ اس کو جنت میں ایک خاص مقام کا نام دیتے ہیں اور اس آیہ شریفہ کو پیش کرتے ہیں۔ جنّٰت عدن التی وعد الرحمٰن عبادہ بالغیب (۱۹: ۶۱) ہمیشگی کی جنتیں جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے درپردہ کر رکھا ہے۔ کیونکہ یہاں معرفہ کو اس کی صفت لایا گیا ہے۔

اور جو لوگ عدن کو عَلَم نہیں بلکہ جنت کی صفت بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عدن کے معنی اصل میں استقرار اور ثبات کے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے عدن بالمکان اس نے اس جگہ قیام کیا۔ اور عدن سے مراد اقامۃ علیٰ وجہ الخُلُود۔ یعنی دائمی طور پر رہنا۔ اسی وجہ سے تمام جنتیں جنّٰتِ عدن ہیں۔

علامہ قرطبی کے نزدیک عدن جنت کے ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے جو وسط میں ہے

اوردوسرے جنتّ اس کے اردگرد ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جنتیں سات ہیں۔ دارالخلد۔ دارالجلال دارالسلام۔ جنّت عدن۔ جنت الماویٰ۔ جنت نعیم۔ جنت الفردوس۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عدن دار اللّٰہ لم تراھا عین ولم تخطر علی قلب لبشر لا لیسکنھا غیر ثلثۃ النبیون۔ والصدیقون والشھداء۔ یعنی عدن اللہ کا وہ گھر ہے جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی انسان کے دل نے تصور نہیں کیا۔ اس میں صرف تین قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ نبی۔ صدیق اور شہید۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے طوبیٰ لِمَن دخلھا۔ خوش بخت ہے وہ جو اس میں داخل ہوا۔

= رِضْوَانٌ۔ خوشنودی۔ رضا۔ مرضی۔ رضامندی۔ رَضِیَ یَرْضٰی کا مصدر ہے (باب سمع) بہت بڑی رضا مندی۔ اور نہایت خوشنودی کو رضوان کہتے ہیں۔ چونکہ سب سے بڑی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اس لئے قرآن عظیم میں رضوان کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا ہے رضاء الٰہی کے لئے مخصوص ہے۔

۹: ۷۳ — جَاھِدْ۔ تو جہاد کر۔ تو لڑائی کر۔ امر واحد مذکر حاضر۔ مجاھدۃ (مفاعلۃ) سے۔ مجاہدہ ہاتھ اور زبان دونوں سے ہوتا ہے (اس آیۃ سے لے کر وہ تقریر شروع ہوتی ہے جو غزوہ تبوک کے بعد نازل ہوئی تھی۔

= اغْلُظْ عَلَیْہِمْ۔ ان پر سختی کر۔ غِلْظَۃٌ سے (باب نصر۔ کرم) بمعنی گاڑھاپن۔ موٹاپا۔ دِقَّۃٌ کی ضد ہے۔ ولیجدوا فیکم غلظۃ۔ (۹: ۱۲۳) چاہئے کہ وہ تم میں سختی محسوس کریں۔ سختی بمعنی سخت مزاجی۔ اور فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سُوْقِہٖ (۴۸: ۲۹) پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔

۹: ۷۴ = مَا قَالُوْا میں ما نافیہ ہے انہوں نے نہیں کہا۔

= ھَمُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ ھَمٌّ مصدر۔ باب نصر۔ انہوں نے ارادہ کر لیا۔ انہوں نے قصد کیا۔

= لَمْ یَنَالُوْا۔ نفی جحد بلم۔ یَنَالُوْا نَیْلٌ سے۔ مضارع مجزوم جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ باب سمع۔ انہوں نے نہ پایا۔ وہ نہ پا سکے۔

ھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا۔ انہوں نے ایسی باتوں کا ارادہ کیا جسے وہ حاصل نہ کر سکے۔ (اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے)

آیہ ہذا میں وہ کیا بات تھی جو انہوں نے کہی۔ لیکن پھر قسم کھا کھا کر کہا کہ انہوں نے نہیں کہی

یا وہ کونسا ارادہ تھا جو انہوں نے کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اس میں صریحًا معلومات میسر نہیں۔ مگر منافقوں کے متعلق ایک نہیں متعدد ایسی باتیں منسوب تھیں جو کہ وہ مسلمانوں کی عدم موجودگی میں اسلام کو گزند پہنچانے کے لئے یا استہزاءً وہ کئی بے سروپا باتیں بکتے تھے لیکن جب ان کو ان باتوں کی تصدیق کے لئے آمنے سامنے لایا جاتا تو تو صرف انکار کر دیتے بلکہ قسمیں کھا کھا کر اپنی برأت ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔

اسی طرح اسلام کو گزند پہنچانے کی خاطر وہ کئی منصوبے بناتے لیکن جب ان میں کامیابی نہ ہوتی اور ان کے مذموم عزائم کا انکشاف ہو جاتا تو قسمیں کھا کر کہتے کہ انہوں نے ہرگز ایسا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا۔ حالانکہ یقینًا انہوں نے کفر کا کلمہ بولا تھا اور اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا اور انہوں نے ایسا ارادہ بھی کیا جسے وہ حاصل نہ کر سکے۔

= مَا نَقَمُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے بُرا نہ مانا۔ انہوں نے قابل عیب نہ سمجھا۔ نَقَمْتُ الشَّیْءَ وَ نَقِمْتُهُ۔ کسی چیز کو بُرا سمجھنا۔ یہ کبھی زبان کے ساتھ عیب لگانے اور کبھی عقوبت (سزا دینے) پر بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ (۸۵ : ۸) ان کو مؤمنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

وآیۃ ہذا۔ وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (اور انہوں نے مسلمانوں میں عیب ہی کونسا دیکھا ہے سوائے اس کے کہ خدا نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول نے ان کو دولتمند کر دیا)

نیز آیا ہے۔ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (۵ : ۵۹) تم ہم میں برائی ہی کیا دیکھتے ہو۔ سوائے اس کے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور ۔۔۔۔

اسی نِقْمَةٌ سے بمعنی عذاب و انتقام لیا گیا ہے۔

= مِنْ فَضْلِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کی تشریح کے لئے ملاحظہ ہو (۹ : ۶۲)

= يَتُوْبُوْا۔ اصل میں يَتُوْبُوْنَ تھا اِنْ حرف شرط کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔ مضارع مجزوم۔ جمع مذکر غائب۔

= يَكُ اصل میں يَكُوْنُ تھا۔ ماقبل جملہ شرط کی جزاء کی وجہ سے مجزوم ہوا۔ اور نون بوجہ اجتماع ساکنین کے گر گیا۔ اور واؤ حرفِ علت بوجہ حالتِ جزم گر گئی۔

= فَاِنْ يَّتُوْبُوْا۔ اگر وہ توبہ کر لیں۔ اپنے کفر و نفاق سے باز آجائیں۔

= وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا ۔ اور اگر وہ ایمان اور توبہ سے روگردانی کریں ۔ اور کفر و نفاق پر مُصر رہیں ۔

۹: ۷۵ = عٰهَدَ اللّٰهَ ۔ اس نے اللہ سے وعدہ کیا ۔

= لَنَصَّدَّقَنَّ ۔ مضارع جمع متکلم ۔ بالام تاکید و نون ثقیلہ ۔ یا لام تعلیل کا ہے اور نون ثقیلہ تاکید کے لئے ۔ تو ہم ضرور ہی خیرات دیدیں گے ۔ صدقہ ادا کردیں گے ۔

اصل میں نَتَصَدَّقَنَّ تھا ۔ ت کو صاد میں مدغم کیا گیا ۔

۹: ۷۶ = مُعْرِضُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ رُخ گردانی کرنیوالے ۔ منہ موڑنے والے ۔ اجتناب کرنے والے ۔ اگر اَعْرَضَ کے بعد عَنْ آئے تو رخ پھیر لینے اور منہ موڑنے کے ۔ اور اجتناب کرنے کے معنی ہوتے ہیں ۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ (۴: ۶۳) تم ان سے اعراض برتو ۔ اور نصیحت کرتے رہو ۔ یا وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ (۲۰: ۱۲۴) اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا ۔ اور بغیر عَنْ بھی کثرتِ استعمال کی وجہ سے منہ موڑنے کے معنیٰ میں آتا ہے ۔ مثلاً فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ (۳۴: ۱۶) تو انہوں نے شکر گذاری سے منہ موڑ لیا پس ہم نے چھوڑ دیا ان پر ...... اور اگر اعرض کے بعد عَلٰی آئے تو سامنے رکھنا ۔ پیش کرنا کے معنی دیتا ہے ۔ مثلاً ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ (۲: ۳۱) پھر اس نے ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا ۔

اور اگر اعرض کے بعد لام آئے تو سامنے آنے کے معنی ہوتے ہیں مثلاً اَعْرَضَ لِیْ وہ میرے سامنے آیا ۔

۹: ۷۷ = فَاَعْقَبَهُمْ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ اَعْقَبَ يُعْقِبُ اِعْقَابٌ (اِفْعَالٌ) سے جس کے معنی ہیں اثر چھوڑنا ۔ وارث بنانا ۔ اَعْقَبَهُمْ ۔ اس نے ان کو وارث بنا دیا ۔ اس نے ان میں یہ اثر چھوڑا ۔

فَاَعْقَبَهُمْ میں ضمیر فاعل البخل کے لئے ہے ۔ یعنی ان کے بخل نے ان میں ہمیشہ کے لئے نفاق پیدا کردیا ۔ اور وہ منافق ہوگئے ۔ یا ضمیر فاعل اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ۔ کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق جما دیا ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل (بخل) کی عاقبت نفاق کی شکل میں ان کے دلوں میں راسخ کردی اور وہ ہمیشہ کے لئے منافق بن گئے ۔

= يَلْقَوْنَهٗ ۔ وہ اس سے ملاقات کریں گے ۔ وہ اس کی پیشی میں جائیں گے ۔ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ ۔ یعنی قیامت کے دن تک ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

= بِمَا اَخْلَفُوا اللّٰہَ مَا وَعَدُوْہُ وَبِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝
یعنی بخل نے یا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے نفاق کو کیوں بھر دیا اس کی یہ دو وجوہ بیان ہوئی ہیں۔
(۱) انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی۔
(۲) کہ وہ اس دوران کذب بیانی کرتے رہے۔
۹ : ۷۸ = سِرَّھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا بھید۔ ان کا راز۔
= نَجْوٰھُمْ۔ ان کی سرگوشیاں۔ اصل میں نَجَاءٌ کے معنی کسی چیز سے الگ ہونے کے ہیں۔ اور اَنْجَیْتُہٗ وَ نَجَّیْتُہٗ کے معنی (الگ کر دینے) نجات دینے کے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے فَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (۲۷ : ۵۳) اور جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو نجات دی۔ النَّجْوَۃُ کے معنیٰ بلند جگہ کے ہیں جو بلندی کی وجہ سے اپنے ماحول سے الگ معلوم ہو۔ نَاجَیْتُہٗ میں نے اس سے سرگوشی میں کہا۔ یعنی اپنے بھید کو دوسروں سے الگ رکھنے (چھپانے کے لئے) اور اسے افشاء ہونے سے بچانے کے لئے۔ قرآن میں آیا ہے:۔
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ (۵۸ : ۹) اے مومنو! جب تم سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا۔
یا پھر اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقَۃً (۵۸ : ۱۲) جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے پہلے مساکین کو کچھ دیا کرو۔
نَجْوٰی وہ سرگوشی جو کہ برائی پر مبنی ہو اور اس کو مشورہ سے طے کیا جاوے۔
۹ : ۷۹ = یَلْمِزُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ طعن کرتے ہیں۔ وہ عیب نکالتے ہیں (نیز ملاحظہ ہو ۹ : ۵۸)
= اَلْمُطَّوِّعِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ اَلْمُطَّوِّعُ۔ واحد۔ تَطَوُّعٌ (تفعّل) مصدر۔ اصل میں اَلْمُتَطَوِّعِیْنَ تھا۔ تاء کو ط میں مدغم کیا۔
تَطَوُّعٌ کا اصل معنی ہے اطاعت میں بناوٹ کرنا۔ اور عرفِ شرع میں ایسی طاعت کو کہتے ہیں جو فرض نہ ہو بطور نفل اپنی طرف سے کی جائے لیکن تَطَوُّعٌ اپنے اندر استطاعت

استطاعت کا مفہوم رکھتا ہے اس لئے اَلْمُطَّوِّعِيْنَ کا ترجمہ ہوا۔ خیرات کرنے والے صاحب استطاعت۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ۔ جو لوگ مومنوں سے ان لوگوں کو جو صاحب استطاعت ہیں اور خوشی خوشی خیرات کرتے ہیں ریاکاری کا الزام لگاتے ہیں۔

= وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ۔ کا عطف اَلْمُطَّوِّعِيْنَ پر ہے یعنی یہ لوگ ان کی بھی عیب چینی کرتے ہیں جن کے پاس سوائے اپنی محنت و مشقت کے اور کچھ بھی (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے) نہیں ہے۔

= فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ ان پر ہنستے ہیں۔

سَخِرَ يَسْخَرُ (سمع) بِهٖ وَمِنْهُ۔ ٹھٹھا کرنا۔ اسی سے ہے اَلْمَسْخَرَةُ۔ وہ جس سے ٹھٹھا کیا جائے۔

۹ : ۸۰ = اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ اِسْتَغْفِرْ فعل امر بمعنی خبر ہے تقدیر کلام یوں ہے اِسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ يا محمد اَوْلَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان کے لئے بخشش طلب کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشیگا

= سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ ستر بار۔ ستر کا عدد مقررہ حد یا غایت کے لئے نہیں بلکہ کثرت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۹ : ۸۱ = اَلْمُخَلَّفُوْنَ۔ وہ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے۔ اسم مفعول جمع ہے اس کا فاعل بیان نہیں کیا گیا پیچھے چھوڑ دینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہو سکتا ہے یا شیطان یا ان کی سستی یا مؤمنین ہو سکتے ہیں۔

= بِمَقْعَدِهِمْ۔ مَقْعَدٌ اسم ظرف مکان۔ مفرد۔ مَقَاعِدُ جمع۔ قَعْدَةٌ۔ قُعُوْدٌ مصدر۔ باب نصر بیٹھنے کی جگہ۔ یعنی اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے پر (خوش ہیں)

= خِلٰفَ۔ اس کے معنی پیچھے۔ مخالفت دونوں ہو سکتے ہیں۔ خلاف کے معنی "الٹا" بھی ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں متعدد بار آیا ہے اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ (۵: ۳۳) یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے۔ یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں۔

= لَا تَنْفِرُوْا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ تم مت نکلو۔ تم مت کوچ کرو۔ نَفَارٌ اور نُفُوْرٌ سے۔ نَفَرَ اِلَى الْحَرْبِ۔ وہ لڑائی کے لئے نکلا۔ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (۹: ۳۹) اگر نہ

نکلوگے تو خدا تم کو درد ناک عذاب دیگا۔

نُفُوْرٌ۔ بمعنی نفرت اور بدکنا بھی ہے جیسے مَا زَادَھُمْ اِلَّا نُفُوْرًا (۳۵:۴۲) تو اس سے ان کی نفرت ہی بڑھی۔ یا کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَۃٌ (۷۴: ۵۰) گویا وہ گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں۔

= اَلْحَرِّ۔ گرمی۔ یعنی اتنی شدید گرمی میں گھر سے نہ نکلو۔

= یَفْقَھُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ سمجھ جاتے۔ جان لیتے۔ فِقْہٌ مصدر (باب سمع) سمجھنا۔

۹: ۸۲ = فَلْیَضْحَکُوْا۔ فعل امر۔ جمع مذکر غائب۔ انہیں چاہئے کہ ہنسیں۔
وَلْیَبْکُوْا۔ فعل امر جمع مذکر غائب۔ انہیں چاہئے کہ روئیں۔ دونوں فعل امر بمعنی خبر آئے ہیں یعنی سَیَضْحَکُوْنَ قَلِیْلًا وَیَبْکُوْنَ کَثِیْرًا۔ وہ تھوڑا ہنسیں گے (اس چند روزہ زندگی میں) اور زیادہ روئیں گے (ابدی زندگی آخرت میں) امر کا صیغہ اس کے حتمی اور واجبی ہونے کے بیان کے لئے آیا ہے۔ یعنی یہ ان کا مآل حتمی ہے ضرور ہو کر رہیگا۔

= بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب بیان کیا ہے۔

= رَّجَعَکَ اللّٰہُ۔ اللہ تجھے واپس لیجائے

امام رازی کے قول کے مطابق الرجع مصیر الشیء الی المکان الذی کان فیہ الرجع کسی شے کا اس جگہ کی طرف لوٹنا ہے جہاں وہ پہلے تھی۔

اس صورت میں جملہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر خدا تمہیں واپس مدینہ لیجائے۔

رَجْعٌ متعدی ہے اور رُجُوْعٌ لازم ہے گردان ہر دو کی باب ضرب سے آتی ہے۔

= اِلٰی طَآئِفَۃٍ مِّنْھُمْ۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع وہ مخلفون ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ طَآئِفَۃٌ۔ گروہ۔ جماعت۔ ان مخلفون کے دو گروہ بنا دیئے۔ ایک وہ جس کا ذکر فَاسْتَاْذَنُوْکَ سے شروع ہونے والا ہے اور دوسرا جس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

مؤخر الذکر گروہ میں وہ شامل ہیں جنہوں نے معقول وجوہات کی بنا پر جہاد میں شرکت نہ کی لیکن پھر بھی جہاد میں اپنی عدم شمولیت پر نادم ہوئے اور توبہ کی جو بارگاہِ الٰہی میں قبول کرلی گئی۔

= فَاِنْ رَّجَعَکَ اللّٰہُ اِلٰی طَآئِفَۃٍ مِّنْھُمْ۔ ای فان ردک اللہ الی المدینۃ وفیھا طائفۃ من المتخلفین۔ (بیضاوی) اللہ تعالیٰ اگر تجھے مدینہ واپس لے آئے اور وہاں

تو پیچھے رہنے والوں کے ایک گروہ سے ملے۔
= فَاسْتَأْذَنُوْكَ۔ پھر وہ اجازت طلب کریں تجھ سے۔
= لِلْخُرُوْجِ۔ جہاد پر نکلنے کے لئے۔ خَرَجَ يَخْرُجُ (نصر) نکلنا۔
= لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا۔ تم میرے ساتھ (جہاد کے لئے) ہرگز نہ نکلوگے۔
= خَالِفِيْنَ۔ جمع خَالِفٌ کی۔ خَالِفٌ کا ایک معنی تو ہے پیچھے رہ جانے والا۔
علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ خَلَفَ بمعنی فَسَدَ ہے جس طرح کہتے ہیں خَلَفَ اللَّبَنُ۔ دودھ خراب ہوگیا۔ یا اہل عرب کہتے ہیں کہ فلان خالفۃ اھل بیتہٖ۔ فلاں شخص اپنے سارے کنبے سے زیادہ فسادی ہے۔ تو آیۃ کا مطلب یہ ہوگا۔ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْفَاسِدِيْنَ۔ یعنی فساد کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ لیکن اکثریت نے "پیچھے رہ جانے والے" ہی ترجمہ کیا ہے۔
۹: ۸۴ = مِنْهُمْ۔ اَحَدٌ کی صفت ہے۔
= مَاتَ۔ یہ اَحَدٌ کی دوسری صفت ہے۔ مَاتَ فعل ماضی بمعنی مستقبل آیا ہے یعنی ان مخلفین (خالفین) میں سے آئندہ اگر کوئی مر جائے (تو تُو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا)
= اَبَدًا۔ ظرف متعلق نہی۔ کبھی بھی۔ یعنی یہ نہی ہمیشہ کے لئے نافذ العمل ہوگی۔
= وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔ ای ولا تقم علٰی قبرہٖ ابدًا
= اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ یعنی یہ لوگ جن کی طرف مِنْهُمْ میں اشارہ کیا گیا ہے ساری عمر اللہ اور اللہ کے رسول کے منکر رہے اور اسی حالتِ فسق و کفر میں مر گئے۔
۹: ۸۵ = يُعَذِّبَهُمْ بِهَا۔ میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب اموال و اولاد کے لئے ہے۔
= تَزْهَقَ۔ وہ نکلے یا نکلیگی (باب فتح) زَهُوْقٌ سے جس کے معنی غم سے جان نکلنے اور کسی شے کے مٹ جانے کے ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو ۹: ۵۵۔
تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ۔ ان کے دم نکلیں۔ ان کی جانیں نکلیں
= وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔ میں واؤ حالیہ ہے درآنحالیکہ۔
۹: ۸۶ = اُولُوا الطَّوْلِ۔ صاحب دولت و ثروت۔ طَوْلٌ۔ مال۔ تونگری۔ دولت، انعام وسعت۔ مقدرت۔ قدرت۔ طَالَ يَطُوْلُ (باب نصر) کا مصدر۔
= ذَرْنَا۔ ذَرْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ (باب سَمِعَ، فَتَحَ) سے وَذْرٌ مصدر اس سے ماضی نہیں آتی۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ تو ہمیں چھوڑ دے۔

= نَكُنْ ۔ مضارع جمع متکلم فعل ناقص۔ اصل میں نَكُوْنُ تھا
= اَلْقٰعِدِیْنَ ۔ جہاد میں شریک نہ ہونے والے۔ اور گھروں پر رہ جانے والے۔ بیمار۔ عورتیں اور بچے۔ ایسے پیچھے رہ جانے والے جن کے پاس فی الواقع کوئی معقول اور حقیقی عذر موجود تھا۔ بیماری وغیرہ۔

۹ : ۸۷ = لَا یَفْقَهُوْنَ ۔ مضارع منفی۔ جمع مذکر غائب فِقْهٌ سے وہ سمجھ نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے نہیں ہیں۔

۹ : ۸۸ = لٰكِنِ الرَّسُوْلُ ۔ لٰكِنْ کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) لٰكِنَّ (مشدد) سے مخفف بنایا ہوا ہے اس صورت میں یہ حرف ابتدا ہے اور غیر عامل ہوتا ہے اسی لئے اسم پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے آیۃ ہذا میں لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور فعل پر بھی جیسے مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا (۳: ۶۷) اس صورت میں یہ استدراک کا فائدہ دیتا ہے۔
(۲) حروف عاطفہ کا کام بھی دیتا ہے جبکہ اس کے بعد کوئی مفرد آئے مثلاً لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَیْكَ (۴: ۱۶۶) لیکن یہ بھی استدراک کے لئے آیا ہے۔
(استدراک کا مطلب یہ ہے کہ ماقبل کے حکم کے خلاف مابعد کی طرف کسی حکم کی نسبت کی جائے اسی لئے ضروری ہے کہ لٰكِنْ (یا اسی طور لٰكِنَّ) سے پہلے کوئی ایسا حکم ہو جو پیچھے آنیوالے حکم کی نقیض یا ضد ہو۔ جیسے مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا .... حَنِیْفًا مُّسْلِمًا (مذکورہ بالا) ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھا نہ عیسائی وہ تو تمام علائق سے کٹا ہوا ایک پکا مسلم تھا)
= اَلْخَیْرٰت ۔ بھلائیاں۔ خَیْر کی جمع۔ مَنَافِعُ الدَّارَیْنِ

۹ : ۸۹ = اَعَدَّ ۔ اِعْدَادٌ سے ماضی۔ واحد مذکر غائب۔ اس نے تیار کیا۔ تیار کر رکھا ہے۔

۹ : ۹۰ = اَلْمُعَذِّرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ تَعْذِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ جھوٹا عذر پیش کرنے والے۔ مُعَذِّرٌ ۔ وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی حقیقی عذر نہ ہو۔ اور پھر بھی وہ عذر پیش کرے۔ بعض علماء کے نزدیک مُعَذِّرُوْنَ دراصل مُعْتَذِرُوْنَ (باب افتعال) سے ت کو ذال سے بدلا اور ذال کو ذال میں مدغم کیا اور مُعَذِّرُوْنَ ہوگیا۔ اس باب سے اس کے معنی ہوں گے۔ صحیح عذر والے۔
ابن کثیر نے بھی یہی مطلب لیا ہے لکھتے ہیں:۔
یہ بیان ان لوگوں کا ہے جو حقیقتاً کسی شرعی عذر کے باعث جہاد میں شامل نہ ہو سکتے تھے!

مدینہ کے اردگرد کے یہ لوگ آآ کر اپنی کمزوری ۔ضعیفی بے طاقتی بیان کرکے اللہ کے رسول سے اجازت لینے آتے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واقعی انہیں معذور خیال فرمادیں تو اجازت دیدیں یہ بنو غفار کے قبیلے کے لوگ تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں وَجَآءَ الْمُعْذِرُوْنَ ہے یعنی اہلِ عذر لوگ ۔ یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے کیونکہ اسی جملہ کے بعد ان لوگوں کا بیان ہے جو جھوٹے تھے یہ بیٹھے رہے اور نہ آئے نہ اپنا رُک جانے کا سبب پیش کیا نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رُک جانے کی اجازت چاہی۔

= اَلْاَعْرَابُ ۔گنوار ۔بدو۔ اعراب بادہ نشین کو کہتے ہیں۔یہاں پر خاص کردہ قبائل مراد ہیں جو مدینہ کے اردگرد آباد تھے۔

= لِيُؤْذَنَ لَهُمْ ۔ کہ ان کو اجازت مل جائے ۔

= وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ یہ دوسرا گروہ تھا جو گھر بیٹھے رہے۔ اور یہ بھی مناسب نہ سمجھا کہ چلو محض ظاہرداری کے لئے ہی کوئی عذرِ لنگ پیش کردیں ۔

٩١:٩ = اِذَا نَصَحُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب نُصْحٌ مصدر۔ (باب فتح) جب وہ خلوص رکھیں جب وہ مخلص ہوں۔ ظاہری اور باطنی طور پر مطیع وفرمانبردار ہوں ۔

= مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ (ایسے) نیکوکاروں پر کوئی وجہِ الزام نہیں۔

٩٢:٩ = اَتَوْكَ ۔ ماضی جمع مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ وہ تیرے پاس آئے۔

= لِتَحْمِلَهُمْ کہ تو ان کو سواری مہیا کرے ۔ حَمْلٌ سے جمع مذکر حاضر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر

= تَفِيْضُ ۔ وہ بہتی ہے وہ جاری ہے ۔فَيْضٌ سے باب ضرب ۔ اس کا استعمال اگر آنسو اور پانی کے لئے ہو تو اس کا معنی جاری ہونے اور بہنے کے آتے ہیں ۔

= الدَّمْعِ ۔ آنسو ۔ اشک ۔ دُمُوْعٌ جمع ۔

٩٣:٩ = السَّبِيْلُ ۔راہ ۔ راستہ ۔کھلی سڑک ۔ سُبُلٌ جمع ۔ سَبِيْلُ اللّٰهِ ۔جہاد ۔طلب علم ۔ حج ۔ یا ہر امرِ خیر ۔جس کا حکم باری تعالیٰ سے ملا ہو ۔ لَيْسَ لَكَ عَلَيَّ سَبِيْلٌ ۔تم مجھ سے باز پرس نہیں کرسکتے۔ یعنی تمہارے لئے مجھ پر کوئی حجت نہیں ہے ۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى ۔ راہِ باز پرس صرف ان کے خلاف پائی جاتی ہے ۔

= اَلْخَوَالِفِ ۔ خَالِفٌ اور خَالِفَةٌ کی جمع ہے ۔ خَالِفَةٌ کے معنی ہیں پیچھے رہ جانے والی عورت۔

پَارَهْ

يَعْتَذِرُوْنَ

(۱۱)

اَلتَّوبَةُ وَيُونُسُ وَهُودُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْهِمْ

۹: ۹۴ = یَعْتَذِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِعْتِذَارٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ وہ معذرت کریں گے۔ وہ بہانے بنائیں گے۔

۹: ۹۵ = اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ۔ تم ان کی طرف پھرد گے۔ تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (ماضی بمعنی مضارع)

= لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ۔ اَعْرَضَ یُعْرِضُ اِعْرَاضٌ (افعالٌ) عَنْ منہ موڑنا۔ منہ پھیرنا۔ اعراض کرنا۔ درگذر کرنا۔ معاف کرنا۔

یہاں بمعنی۔ تاکہ تم ان کو معاف کردو۔ ان سے درگذر کرد۔ صرف نظر کرو۔ تعرض نہ کرد اسی معنی میں ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ (۴: ۶۳) تم ان سے اعراض برتو (درگذر کرد) اور نصیحت کرتے رہو۔

منہ پھیرنے۔ روگردانی کرنے۔ کنارہ کشی کرنے کے معنی میں آیۃ ہذا ایں ہی ہے۔ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ۔ پس تم ان سے منہ پھیرلو۔ کنارہ کشی اختیار کرو۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ (۷: ۱۹۹) اور جاہلوں سے کنارہ کشی کرو۔ نیز ملاحظہ ہو ۹: ۷۶)

= رِجْسٌ۔ ناپاک۔ پلید۔ گندہ۔ نجس۔

= مَاْوٰهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مَاْوٰی۔ اسم ظرف اور مصدر۔ اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْوَاءٌ۔ (اِفْعَالٌ) اس نے جگہ دی۔ اس نے اتارا۔ اَوَیَ یَاْوِیْ (ضَرَبَ) وہ بیٹھا۔ وہ اترا۔ بصورت اسم ظرف۔ اس کے معنی ہیں ٹھکانہ۔ قیام کا مقام۔ پناہ گاہ۔ یہاں بطور اسم ظرف مکان استعمال ہوا ہے۔

۹: ۹۷ = اَلْاَعْرَابُ ۔ بدّو لوگ ۔ بادیہ نشین ۔ اعرابی ۔ نیز ملاحظہ ہو ۹: ۹
= اَشَدُّ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ بروزن اَفْعَلُ ۔ زیادہ ۔ شدید ۔ زیادہ سخت ۔ زیادہ طاقت ور۔
= اَجْدَرُ ۔ زیادہ لائق ۔ زیادہ سزاوار ۔ زیادہ حقدار ۔ زیادہ مستحق ۔ مَا اَجْدَرَہٗ وَاَجْدِرْ بِہٖ ۔ صیغہ تعجب ۔ وہ اس کے لئے کس قدر زیبا ہے ۔ جَدَرَۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے
= مَغْرَمًا ۔ اسم مصدر ۔ منصوب ۔ تاوان ۔ اَلْغَرْمُ ۔ مفت کا تاوان ۔ یا جُرمانہ ۔ وہ مالی نُقصان جو انسان کو کسی قسم کی خیانت یا جرم کا ارتکاب کئے بغیر اٹھانا پڑے ۔ غَرِمَ کَنَ اَغْرَمًا وَمَغْرَمًا ۔ فلاں نے نقصان اٹھایا ۔ اُغْرِمَ فُلَانٌ غَرَامَۃً اس پر تاوان پڑ گیا۔
قرآن مجید میں ہے اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (۵۶: ۶۶) (کہ ہائے) ہم مفت تاوان میں پھنس گئے جو مصیبت یا تکلیف انسان کو پہنچتی ہے اسے غرام کہا جاتا ہے ۔ جیسے قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۲۵: ۶۵) کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے ۔
یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا ۔ (آیہ ہذا) کہ جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اُسے تاوان سمجھتے ہیں ۔
= یَتَرَبَّصُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ تَرَبُّصٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر ۔ وہ انتظار کرتا ہے ۔ وہ راہ دیکھتا ہے ۔
= الدَّوَائِرَ ۔ دَائِرَۃٌ کی جمع ۔ مصائب ۔ گردشیں ۔ (یعنی وہ یَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَائِرَ اس انتظار میں ہیں کہ تم گردشِ ایام کے چکر میں پھنس جاؤ۔
= عَلَیْهِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ ۔ گردشِ ایام (یا مصائب و آلام) ان ہی کے نصیب میں ہوں (بددعائیہ جملہ ہے) دعائیہ جملہ پر جب علیٰ استعمال ہو تو وہ بددعا میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔
۹: ۹۹ = قُرُبٰتٍ ۔ قُرْبَۃٌ کی جمع ہے ۔ مرتبہ کا قرب ۔ خوشنودی ۔ رضا ۔ یعنی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ۔
= صَلَوٰتِ ۔ صَلٰوۃٌ کی جمع ۔ دعائیں ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں لینے کا ذریعہ ۔
= اَلَآ اِنَّهَا یہ اللہ کی طرف سے ان کے اعتقاد کی صحت کی تصدیق کی شہادت ہے ۔ اور اِنَّهَا میں ضمیر ھَا واحد مؤنث غائب ۔
نَفَقَتُهُمْ ۔ (ان کا راہ خدا میں خرچ) کے لئے ہے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَۃٌ لَّهُمْ بے شک ان کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ان کے لئے قربِ الٰہی کا موجب ہے ۔

= سَیُدْخِلُھُمْ۔ میں سَ تحقیق اور تاکید کے لئے ہے۔

۹ : ۱۰۰ = اَلسّٰبِقُوْنَ ۔ آگے پہنچنے والے۔ آگے بڑھنے والے۔ سَبْقٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ سَابِقٌ کی جمع۔

= اَلْاَوَّلُوْنَ ۔ اَوَّلُ کی جمع۔

اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ ۔ (مہاجرین و انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے ایمان و اطاعت میں سبقت اور پہل کی) سے کون حضرات مراد ہیں۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ شعبی کہتے ہیں ان سے مراد وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے جنگ حدیبیہ میں بیعتِ رضوان کا شرف حاصل کیا۔

۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ۔سعید بن المسیّب۔حسن اور قتادہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف نماز پڑھی

۳۔ وہ لوگ جو جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

اور اگر انصار کو مہاجرین سے الگ ایک طائفہ لیا جائے تو اس سے مراد وہ انصار ہوں گے جو (۱) بیعت عقبہ اولیٰ اور عقبۃ الثانیہ سے مشرف ہوئے تھے۔

(۲) جنہوں نے حضرت ابو زرارہ۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما کی تبلیغ و تعلیم پر جب وہ مدینہ تشریف لائے تھے ایمان و اسلام قبول کیا۔

بعض نے الانصار کو رآر کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کو السّٰبِقُوْنَ پر عطف قرار دیا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا (ہے وہ لوگ) جو مہاجرین میں سے سابقون اوّلون ہیں اور انصار۔ اور وہ جنہوں نے احسن طریقہ سے ان کی پیروی کی۔ تو راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ سے۔ لیکن پہلی قرأت جمہور کے نزدیک اصح ہے

= بِاِحْسَانٍ ۔عمدگی کے ساتھ۔احسن طریقہ سے، احسان کے معنی غیر کے ساتھ بھلائی کرنے اور کسی اچھی بات کے معلوم کرنے اور کسی کی تکلیف کو دور کرنے کے ہیں

۹ : ۱۰۱ = وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۔ ای ومن من حولکم من الاعراب منٰفقون۔ اور ان اعراب میں سے جو تمہارے ارد گرد بستے ہیں کچھ منافق ہیں

وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ ۔ یہ وقف معانقہ کی صورت ہے۔

اگر علامت اوّل ؞ پر وصل کیا جائے اور علامت ثانی پر وقف کیا جائے تو اس کا عطف مِمَّنْ حَوْلَكُمْ پر ہوگا۔ اور مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ صفت ہوگی منافقون کی اور تقدیر کلام یوں

ہو گی وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُنَافِقُوْنَ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ (اور تمہارے اردگرد یعنی مدینہ کے اردگرد بسنے والے بدوؤں میں سے اور اہل مدینہ میں سے کچھ منافق ہیں جو پکے ہوگئے ہیں نفاق میں)

اور اگر علامت :: اول پر وقف کیا جائے اور علامت ؞ ثانی پر وصل کیا جائے تو جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہوگا۔ اور تقدیر کلام یوں ہو گی! وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ (قَوْمٌ) مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ (اور اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ ہیں جو نفاق میں پکے ہوگئے ہیں)

اور اب ترجمہ یوں ہوگا۔ اور تمہارے اردگرد یعنی مدینہ کے اردگرد بسنے والے بدوؤں میں کچھ منافق ہیں اور اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ ہیں جو نفاق میں پکے ہوگئے ہیں۔

= مَرَدُوْا ۔ نافرمان و سرکش ہونا۔ مَرَدَ عَلَى النِّفَاقِ ۔ نفاق پر جمے رہنا۔ اَلْمَارِدُ وَالْمَرِيْدُ جنوں اور انسانوں سے اس شیطان کو کہا جاتا ہے جو ہر قسم کی خیر سے عاری ہو چکا ہو۔

یہ شَجَرٌ اَمْرَدُ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ درخت جو سب پتے جھڑ جانے سے بالکل ننگا ہو گیا ہو۔ اسی طرح غُلَامٌ اَمْرَدُ ۔ وہ لڑکا جس کی داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو اس کا منہ سبزہ سے عاری ہو۔ الرَّمْلَةُ الْمَرْدَاءُ وہ ریت کا ٹیلہ جو ہر قسم کے سبزہ سے عاری ہو۔

قرطبیؒ نے لکھا ہے اصل المرد الملاسة ومنه صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۔ (۲۷: ۴۴) یعنی اَلْمَرْدُ ۔ اصل میں چکنا اور ہموار ہونا ہے۔ جیسے شیشے جوڑ کر صاف و ہموار کیا ہوا محل (الملاسة ہموار اور چکنا ہونا)

صاحب کشاف نے مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ کا مطلب تَمَهَّرُوْا فِيْهِ ۔ لکھا ہے یعنی نفاق میں ماہر ہوگئے ہیں۔

۹: ۱۰۲ = اٰخَرُوْنَ ۔ دوسرے لوگ۔ اور لوگ۔ اٰخَرُ کی جمع ہے۔ یعنی منافقوں کے علاوہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا (اور اپنے کئے پر نادم ہوئے کہ وہ کیوں جہاد کے لئے جنگ تبوک میں شامل نہ ہوئے)

۹: ۱۰۳ = تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا ۔ مضارع واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ جس کا مرجع اٰخَرُوْنَ ہے۔ اور هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع صَدَقَةً ہے یعنی ان کے مالوں سے صدقہ وصول کیجئے کہ اس طرح آپ ان کو پاک وصاف کردیں گے۔

= صَلِّ عَلَيْهِمْ ۔ ان کے لئے دعا کیجئے۔ امر واحد مذکر حاضر۔

= سَكَنٌ ۔ تسکین۔ آرام۔ راحت۔ رحمت۔ برکت۔ جس سے سکون حاصل ہو۔

۹ : ۱۰۵ = ستردون ۔ تم پھیرے جاؤ گے۔ تم لوٹائے جاؤ گے۔ ردٌ سے مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔

= اِعْمَلُوْا ۔ ای اعملوا مَا شِئْتُمْ ۔ جو جی چاہے تم کرو۔

۹ : ۱۰۶ = مُرْجَوْنَ ۔ (ر ج و ۔ ر ج ی مادہ) رجاء کنارہ۔ جیسے رَجَا الْبِئْرِ ۔ کنویں کا کنارہ۔ اس کی جمع اَرْجَاءٌ ہے قرآن مجید میں ہے وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۔ (۶۹ : ۱۷) اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے۔ رَجَآءٌ ایسے ظن کو کہتے ہیں جس میں مسرت حاصل ہونے کا امکان ہو۔ قرآن میں ہے مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ؕ (۷۱ : ۱۳) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے خدا کا وقار دل سے بھلا دیا ہے۔

بعض مفسرین نے اس کا معنی لَا تَخَافُوْنَ کیا ہے یعنی تم کیوں نہیں ڈرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خوف ورجاء باہم لازم و ملزوم ہیں۔ جب کسی محبوب چیز کے حصول کی توقع ہوگی تو ساتھ ہی اس کا ہاتھ سے چلے جانے کا اندیشہ بھی ہوگا۔ اور ایسے ہی اس کے برعکس صورت میں اندیشہ کے ساتھ ہمیشہ امید پائی جاتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ (۴ : ۱۰۴) اور تم کو خدا سے وہ امیدیں ہیں جو ان کو نہیں۔

مُرْجَوْنَ ۔ مُرْجًى ۔ یعنی مُرْجَوٌ کی جمع ہے۔ اسم مفعول۔ امید و بیم کے درمیان لٹکا ہوا مُعَلَّقٌ جو نتائج کے متعلق خوف و رجا کے درمیان معلق ہیں۔ کہ ان کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہ یعنی جن کا معاملہ ابھی طے نہیں ہوا۔ اور اللہ کے حکم کے انتظار میں تاخیر میں پڑا ہوا ہے۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ ۔ کچھ اور لوگ ہیں کہ خدا کے حکم کے انتظار میں ان کا معاملہ ملتوی ہے۔

یہ اشارہ ہے کعب بن مالک۔ مرارہ بن الربیع۔ ہلال بن امیہ کی طرف۔ کسی شرعی عذر کے بغیر یہ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ان سے ہر ایک نے قطع تعلق کر لی۔ آخر پچاس دن کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (دیکھو آیات ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ سورۃ ہذا)

= اِمَّا ۔ بطور حرف تفصیل آیا ہے۔ جیسے اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۔ (۷۶ : ۳) ہم نے انسان کو راستہ دکھلا دیا اس کے بعد وہ شکر گذار بندہ بنے یا ناشکرا بن کر رہے۔

۹ : ۱۰۷ = وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ۔ اس کا عطف وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ پر ہے اور تقدیر کلام یوں ہے وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا (اور ان منافقوں میں وہ لوگ بھی

ہیں) جنہوں نے ایک مسجد تیار کی۔
= ضِرَارًا۔ کُفۡرًا۔ تَفۡرِیۡقًا۔ اِرۡصَادًا۔ تمام مفعول لہٗ ہیں۔ یعنی اس مسجد کی تعمیر کا مقصد رضائے خداوندی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ
(١) مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جائے۔
(٢) اس میں بیٹھ کر کفر کو فروغ دینے کی تجویزیں سوچی جائیں۔
(٣) مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کیا جائے
(٤) وہ شخص جو اب تک خدا اور رسول کا دشمن چلا آرہا ہے اسے بطور کمین گاہ استعمال کیا جائے
یا یہ مصدر ہیں اور حال کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔
= ضِرَارًا۔ ضرر سے مشتق ہے۔ ایذا دینا۔ نقصان پہنچانا۔ ضرر پہنچانا۔ ضَارَّ یُضَارُّ (باب مفاعلۃ) سے مصدر۔ اِرۡصَادًا گھات لگانا۔ مِرۡصَادٌ و مَرۡصَدٌ گھات لگانے کی جگہ۔ کمین گاہ۔ رصد مادہ۔
= مِنۡ قَبۡلُ۔ قَبۡلُ۔ بَعۡدُ۔ اکثر اضافت کے ساتھ آتے ہیں۔ جب بغیر اضافت کے ہوں تو ضمہ پر مبنی ہوں گے۔ جیسے آیہ ہذا میں۔ بمعنی پہلے سے۔
= وَلَیَحۡلِفُنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ جمع مذکر غائب (باب ضرب) اور وہ ضرور ہی قسمیں کھائیں گے۔ (یعنی جب ان سے کوئی پوچھے کہ یہ شرارت تم نے کیوں کی تو اپنی صفائی میں قسمیں کھانے لگیں گے۔
= یَشۡهَدُ۔ شَهَادَةٌ۔ مصدر۔ جس کے معنی ہیں کھول کر بیان کرنا۔ موجود ہونا۔ گواہی دینا۔ بیان کرنا۔ جاننا۔ ان سب کا باب ایک ہی ہے۔ سَمِعَ یَسۡمَعُ۔ مصادر جدا جدا ہیں۔
شَهِدَ اللّٰهُ۔ قَضَى اللّٰه۔ قَالَ اللّٰه۔ بَيَّنَ اللّٰهُ۔ وَیَشۡهَدُ اللّٰه۔ اللہ یہ فیصلہ دیتا ہے۔ یا کہتا ہے۔ بیان کرتا ہے۔

اس آیۃ میں اس مسجد کا ذکر ہے جو اسلام کو نقصان پہنچانے کی خاطر ابو عامر کے ساتھیوں نے اس کے ایما پر مسجد قباء کے مضافات میں تیار کی تھی۔ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو مسمار کر دیا گیا تھا۔ چونکہ اس کی بنیاد مسلمانوں کو ضرر پہنچانے پر رکھی گئی تھی۔ اس لئے اس کا نام ہی تاریخ میں مسجد ضرار پڑ گیا۔
٩: ١٠٨ = لَا تَقُمۡ فِیۡهِ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو اس میں مت کھڑا ہو یعنی لَا تُصَلِّ فِیۡهِ اس میں نماز مت پڑھ۔

قرآن مجید میں نماز کے لئے کہیں قیام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کہیں رکوع کا اور کہیں سجدہ کا۔ اسے تسمیۃ الشیٔ باسم جزئہٖ (کسی چیز کو اس کے جز کے نام سے پکارنا) کہتے ہیں۔
فیہِ کی ضمیر واحد مذکر مسجد (ضرار) کے لئے ہے۔
= مَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ۔ وہ مسجد جس کی اساس (بنیاد) پہلے دن سے ہی تقویٰ پر درست کی گئی ہو۔
= اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب۔ تَطَهُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے مضارع بمعنی مصدر ہو گیا۔ یعنی پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔
= اَلْمُطَّهِّرِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر تَطَهُّرٌ مصدر۔ اصل میں المتطھرین تھا۔ تا کو طا میں مدغم کیا گیا۔ پاک ہونے والے۔ پاکیزہ رہنے والے۔
۹:۱۰۹ = اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ۔ اَسَّسَ (باب تفعیل) تَاسِیْسٌ بنیاد رکھنا۔ اس نے بنیاد رکھی۔ بُنْیَانَهٗ۔ بُنْیَانٌ۔ یعنی مَبْنِیَّۃٌ۔ غُفْرَانٌ کی طرح مصدر ہے بمعنی مفعول استعمال ہوا ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر دین کے لئے یعنی مَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَ دِیْنِهٖ۔ جس نے اپنے دین کی بنیاد رکھی۔ یا مَنْ وَضَعَ اَسَاسَ مَا یَبْنِیْهِ۔ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی
= شَفَا۔ شفاء کنارہ۔ کنوئیں وغیرہ کے کنارے کو کہتے ہیں۔ جمع اَشْفَاءٌ (شفو مادہ) اس کا تثنیہ شَفَوَانِ آتا ہے۔ شفا قرب ہلاکت کے لئے ضرب المثل ہے۔ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ (۳:۱۰۳) آگ کے گڑھے کے کنارے تک۔ اور اَشْفٰی فُلَانٌ عَلَی الْهَلَاكِ۔ فلاں ہلاکت کے قریب پہنچ گیا
= جُرُفٍ۔ ندی یا نالے کا وہ کنارہ جس کا نچلا حصہ پانی بہا کر لے گیا ہو اور اوپر کا حصہ موجود ہو۔ اسے جِرْفَۃٌ کہتے ہیں۔ جُرُفٍ اس کی جمع ہے۔ اسی سے یہ قول ہے فلان یبنی علی جُرُفٍ هَارٍ۔ لایدری ما لیل من نهارٍ۔ فلاں شخص دریا کے گرنے والے کنارہ پر مکان بناتا ہے۔ اس کو دن رات میں تمیز نہیں۔
جَرَفَ الشَّیْءَ (نصر) پوری چیز یا اس کا بیشتر حصہ لیجانا۔ یا جَرَفَ الطِّیْنَ۔ پھاوڑا یا بیلچہ سے مٹی کھودنا یا کھرچنا۔
= هَارٍ۔ اسم فاعل مجرور۔ هَوْرٌ۔ مادہ۔ قریب السقوط۔ گرنے کے قریب۔
هَارٍ کی اصل هَاوِرٌ یا هَائِرٌ تھی۔ اول هَاوِرٌ کے واؤ کو یا هَائِرٌ کے ہمزہ کو نقل مکانی کر کے راء سے آخر میں کر دیا۔ یعنی راء کو مقدم کر دیا اور واؤ یا ہمزہ کو مؤخر کر دیا۔ هَارِوٌ اور هَارِءٌ ہو گیا پھر واؤ اور ہمزہ کو یاء سے بدل کر هَارِیٌ کر دیا اور حالت جر کی وجہ سے یٔ کو ساقط کر دیا اس طرح

هَارٍ ہو گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ هَادِرٌ کے واؤ یا هَائِرٌ کے ہمزہ کو بغیر نقل مکانی کے تخفیفاً حذف کردیا۔ اس صورت میں را د پر مختلف حالات میں تینوں اعراب آسکتے ہیں۔

بعض اہل لغت کے نزدیک هَارٍ اسم فاعل کا صیغہ نہیں ہے بلکہ اس کی اصل هَوَرٌ یا هَيَرٌ تھی واؤ۔ اور یاء کو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا گیا هَارٌ ہو گیا اس صورت میں پھر اس پر تینوں اعراب آئیں گے۔

جُرُفٍ هَارٍ موصوف وصفت مل کر مضاف شفا مضاف الیہ۔

= اِنۡهَارَ۔ وہ گر پڑا۔ اِنۡهِيَارٌ (انفعال) مصدر۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بانی عمارت کے لئے ہے۔ ای من اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ۔ اِنۡهَارَ الۡبِنَاءُ۔ عمارت کا منہدم ہونا۔ گرنا۔

= ظّٰلِمِيۡنَ۔ ظلم کرنے والے۔ ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کی اپنی جگہ سے ہٹا کر غلط جگہ پر رکھنا (ان لوگوں نے اپنی عمارت کی بنیاد ہی غلط موقع اور غلط محل پر رکھی تھی)

۹: ۱۱۰ = لَا يَزَالُ۔ مضارع منفی۔ واحد مذکر غائب۔ زَوَالٌ مصدر۔ فعل ناقص ہے۔ دوام اور تسلسل کا معنی دیتا ہے۔ ہمیشہ رہیگا۔

= بُنۡيَانُهُمُ۔ ان کی عمارت۔ بَنَوۡا۔ انہوں نے بنائی۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ بِنَاءٌ مصدر۔ بنی مادہ۔

= رِيۡبَةً۔ رَيۡبٌ سے اسم ہے۔ رَابَ يَرِيۡبُ (باب ضَرَبَ) شبہ وگمان میں ڈالنا کسی سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھنا۔ رِيۡبَةٌ شک وشبہ۔ تہمت۔ بے چینی۔ بے یقینی۔ رِيَبٌ۔ جمع۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے اس کا معنی شک ونفاق کیا ہے۔ کلبی کے نزدیک حسرت وندامت ہے السدی اور المبرد نے اس کا مطلب غم وغصہ لیا ہے۔ یعنی یہ کیفیات ان کے منصوبہ کے ناکام ہونے اور جس عمارت پر انہوں نے اتنی امیدیں وابستہ کررکھی تھیں اس کے منہدم ہو جانے کی وجہ سے ہمیشہ ان کے دل کو بے چین اور مضطرب رکھیں گی۔

= اِلَّآ اَنۡ۔ بجز اس کے کہ۔ مگر یہ کہ۔

= تَقَطَّعَ۔ پارہ پارہ ہوجائیں۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔ تَقَطُّعٌ (تفعّل) سے مضارع۔ واحد مؤنث غائب۔ اصل میں تَتَقَطَّعَ تھا۔ ایک تار حذف ہو گئی۔

اِلَّآ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ۔ ای تجعل قلوبہم قطعًا وتفرق اجزاء امابالسیف واما بالموت والمعنی ان ھذہ الریبۃ باقیۃ فی قلوبہم الیٰ ان یموتوا علیہا۔ یہاں تک کہ ان کے دل

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور ان کے اجزار بکھر جائیں۔ خواہ تلوار سے یا موت سے۔

مطلب یہ کہ یہ بے چینی۔ بے یقینی۔ اضطراب وحسرت وندامت کی کیفیت ان کے دلوں پر طاری رہیگی۔ حتی کہ وہ اسی حالت میں مر جائیں گے۔

= حَكِيْمٌ۔ حکمت والا۔ اللہ تعالیٰ کو حکیم کہہ کر مسجد ضرار کے انہدام کے حکم کی حکمت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

۹ : ۱۱۱ = اِشْتَرٰی۔ اس نے خرید لیا۔ اس نے خریدا۔ اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءٌ (افتعال) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ اِشْتِرَاءٌ کے معنی خریدنے اور بیچنے دونوں کے آتے ہیں۔

= وَعْدًا۔ اسم مصدر۔

وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا۔ حَقًّا وَعْدًا کی صفت ہے۔ اور وَعْدًا بوجہ فعل محذوف منصوب ہے گویا تقدیر کلام یوں ہے۔ وَعَدَھُمْ عَلَیْہِ (عَلٰی ذٰلِكَ الْاَمْرِ) وَعْدًا حَقًّا۔ اس بات پر اس نے ان کے ساتھ سچا وعدہ کر رکھا ہے۔

عَلَیْہِ کے معنی لَازِمٌ عَلَیْہِ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں تقدیر کلام یوں ہوگی:۔ وَعَدَھُمْ وَعْدًا حَقًّا لَازِمٌ عَلَیْہِ۔ اس نے ان سے ایک سچا وعدہ کر رکھا ہے جس کا پورا کرنا اس نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

= فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ۔ یعنی اس وعدہ کا ذکر تورات۔ انجیل اور قرآن میں ہے۔

= اَوْفٰی۔ زیادہ وعدہ پورا کرنے والا۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

= فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ۔ فَاسْتَبْشِرُوْا۔ خوشیاں مناؤ۔ بشارت پاؤ۔ اِسْتِبْشَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے جس کے معنی بشارت پانے کے ہیں۔

بِبَیْعِكُمْ۔ اپنے سودے پر۔ الَّذِیْ بَایَعْتُمُ اللّٰهَ بِهٖ۔ جو سودا تم نے اللہ کے ساتھ کیا ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر۔ سودا کی طرف راجع ہے۔

= ذٰلِكَ۔ ای ذٰلِكَ الْبَیْعُ۔ اور یہی سودا۔

۹ : ۱۱۲ = اَلتَّآئِبُوْنَ۔ الْعٰبِدُوْنَ۔ الْحٰمِدُوْنَ۔ السَّآئِحُوْنَ۔ الرّٰكِعُوْنَ۔ السّٰجِدُوْنَ۔ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ سب اسم صفت کے صیغے ہیں اور مؤمنین کی صفت ہیں۔

التائبون سے لے کر النَّاهُوْنَ تک متعدد صفات کا ذکر آیا ہے لیکن ان میں حرف

عطف استعمال نہیں ہوا۔ لیکن وَالنَّاهُوْنَ سے پہلے حرف عطف لایا گیا ہے۔ مفسرین نے اس کے متعدد جواب دیئے ہیں۔

(۱) ایسے مواقع پر حرف عطف کا ذکر کرنا اور نہ کرنا دونوں صحیح ہیں۔ اس لئے یہاں مزید کسی توجیہ کی ضرورت نہیں۔

۲۔ النَّاهُوْنَ کا الآمِرُوْنَ پر عطف ہے کیونکہ یہ دونوں مل کر ایک مکمل صفت بنتے ہیں

۳۔ علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ قریش کی لغت یہ ہے کہ سات کے عدد تک حرفِ عطف ذکر نہیں کرتے اور جب آٹھواں ذکر کرتے ہیں تو پھر حرف عطف کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔ النَّاهُوْنَ چونکہ آٹھویں صفت ہے اس لئے واؤ کا اضافہ کر دیا۔

= السَّائِحُوْنَ۔ سِيَاحَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ سَاحَ يَسِيْحُ (ضَرَبَ) سِيَاحَةٌ زمین پر گھومنا۔ پھرنا۔ سفر کرنا۔ سَائِحٌ واحد۔

السَّائِحُوْنَ کے مفسرین نے متعدد معانی لئے ہیں۔ سیاحت کرنے والے۔ یعنی اقامت دین کے لئے جہاد میں نکلنے والے۔ کفر زدہ علاقوں سے ہجرت کرنے والے۔ دعوتِ دین۔ اصلاح خلق۔ طلب علم صالح۔ مشاہدۂ آثارِ الٰہی۔ تلاشِ رزقِ حلال کی خاطر سیاحت کرنے والے

ابن کثیر اور اکثر مفسرین سلف۔ صحابہ وتابعین نے السَّائِحُوْنَ سے مراد روزہ دار لئے ہیں

= النَّاهُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ النَّاهِيْ واحد۔ نَهْيٌ مصدر (باب فتح) روکنے والے منع کرنے والے۔

= اَلْمُنْكَرِ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِنْكَارٌ۔ مصدر۔ وہ قول یا فعل جس کو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہو۔

= بَشِّرْ۔ بَشَّرَ يُبَشِّرُ تَبْشِيْرٌ (تفعیل) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو خوشخبری دے۔ تو خبر کر دے۔ یہاں مُبَشَّرٌ بِہٖ اس کی عظمت کے پیش نظر حذف کر دیا گیا ہے۔ گویا وہ ایسی چیز ہے جس کی خوشخبری دی جا رہی ہے جسے فہم سمجھ نہیں سکتا اور کلام بیان نہیں کر سکتا۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ای بشر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من فعل ھذہ الافعال التسع یعنی جو مومن ان نو صفات سے متصف ہے اس کو خوشخبری دیدیں۔

۹: ۱۱۳ = مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ زیبا نہیں نبی کے لئے اور نہ ایمان والوں کے لئے

= يَسْتَغْفِرُوْا۔ مضارع منصوب۔ جمع مذکر غائب۔ وہ مغفرت طلب کریں۔ وہ معافی مانگیں۔

= اُولِيْ قُرْبٰى۔ ای ذی قرابة لھم قرابت دار۔ رشتہ داری رکھنے والے رشتہ دار۔ قربٰی اسم

معدر - رشتہ داری قرابت -

= مَوْعِدَۃً - اسم مصدر - وعدہ

= اِیَّاہُ - اسی کو - اسی سے - واحد مذکر غائب کی ضمیر منصوب منفصل - اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ ہے

= تَبَرَّاَ - ماضی واحد مذکر غائب - وہ بیزار ہوا - اس نے بیزاری ظاہر کی - تَبَرُّءٌ سے جس کے معنی بیزار ہونے کے ہیں - جیسے بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ - (۹ : ۱) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے -

= اَوَّاہٌ - نرم دل - بہت آہ کرنے والا - اَوَّہٌ سے جس کے معنیٰ آہیں بھرنے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ ہے - بروزن فَعَّالٌ اٰہَ یَئُوْہُ - جیسے قَامَ یَقُوْمُ -

= حَلِیْمٌ - بردبار - تحمل مزاج باوقار - حِلْمٌ کے معنی ہیں جوشِ غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنا - صفت مشبہ کا صیغہ ہے - اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے -

۹ : ۱۱۵ = مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِلَّ - اللہ کا دستور نہیں - اللہ کا طریقہ نہیں کہ وہ گمراہ کردے

= مَا یَتَّقُوْنَ - جن سے ان کو بچنا چاہئے - جن سے وہ بچیں - مَا موصولہ ہے -

۹ : ۱۱۷ = تَابَ - تَابَ یَتُوْبُ - (باب نصر) ماضی واحد مذکر غائب - اس نے توبہ کی وہ پھر آیا - وہ گناہ سے باز آیا - وہ متوجہ ہوا - اس نے معاف کیا - یہاں (رحمت سے) متوجہ ہونے اور معاف کرنے کے معنی میں آیا ہے -

یعنی اللہ نے رحمت سے توجہ فرمائی - اللہ نے معاف فرمادیا - تَوْبٌ اور تَوْبَۃٌ سے - جب اس کا تعدیہ اِلٰی کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور انابت کے (بار بار واپس آنا) کے ہوتے ہیں - اور جب علیٰ کے ساتھ ہوتا ہے تو توبہ قبول کرنے کے معنی میں آتا ہے - مثلاً قرآن میں آتا ہے - تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا (۲۴ : ۳۱) سب خدا کے آگے توبہ کرو - اور فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ (۲ : ۱۸۷) سو اس نے تمہارا قصور معاف کردیا اور تمہاری حرکات سے درگذر فرمایا -

= تَابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں نے استطاعت رکھنے کے باوجود جنگ سے پیچھے رہ جانے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے ان کو اجازت دیدی تھی - اس لغزش کا آپ سے مؤاخذہ نہ کیا گیا جیسا کہ ۹ : ۴۳ میں ارشاد ہوا ہے عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ - لیکن یہ فعل ترک افضل میں آتا ہے کہ افضل یہ تھا کہ خوب چھان بین کر کے صرف مستحق معذور لوگوں کو

پیچھے رہ جانے کی اجازت دی جاتی نہ کہ یہ کوئی ایسا قصور تھا جو قابل مؤاخذہ تھا (نیز ملاحظہ ہو ٩ : ٤٣)

بعض کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معافی میں تبرکاً شامل کیا گیا ہے اور مقصود مہاجرین اور انصار کی شان کو اونچا دکھانا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی شان کو بلند کرنے کے لئے فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ (٨ : ٤١) میں اپنا نام تبرکاً شامل کر لیا ہے۔

= سَاعَةِ الْعُسْرَةِ۔ مشکل گھڑی۔ تنگی کا وقت۔ غزوہ تبوک کی طرف اشارہ ہے جب کہ مسلمان سخت مشکلات میں گھرے ہوئے تھے۔ سخت گرمی کا موسم تھا۔ سفر طویل اور کٹھن تھا۔ سواریوں کی ازحد قلت تھی، راشن انتہائی طور پر قلیل اور پینے کا پانی نہایت کمیاب تھا۔ مسلمان قلیل التعداد اور مقابلہ قیصر روم کے لشکر جرار سے تھا۔

= كَادَ۔ ماضی واحد مذکر غائب كَوْدٌ مصدر (باب سَمِعَ) افعال مقاربہ میں سے ہے فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اگر كَادَ بصورت اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع نہیں ہوا۔ قریب الوقوع کے ضرور تھا جیسے کہ آیۃ ہذا میں ہے كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ۔ ان میں سے ایک گروہ کے دل کجی کے قریب پہنچ گئے تھے لیکن ابھی کج نہیں ہوئے تھے اور اگر بصورت نفی مذکور ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں آنے والا فعل واقع ہو گیا لیکن عدم وقوع کے قریب تھا۔ جیسے فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (٢ : ٧١) انہوں نے اس (گائے) کو ذبح کر دیا لیکن ذبح نہ کرنے کی حد تک پہنچ گئے تھے۔

= يَزِيْغُ۔ مضارع واحد مذکر غائب زَيْغٌ سے (باب ضرب) پھرنے لگے تھے۔ پھر جانے کے قریب ہو گئے تھے۔ كَادَ يَزِيْغُ کجی کی طرف مائل ہو چلے تھے۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل کجی کے قریب پہنچ چکے تھے اگرچہ فی الواقع ابھی کج نہیں ہوتے تھے۔

= ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ۔ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ۔۔۔۔۔ کے بعد اس تکرار سے مراد تاکید ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عَلَيْهِمْ میں ضمیر هِمْ جمع مذکر غائب فَرِيْقٍ کی طرف راجع ہو۔ اس صورت میں ترجمہ یہ ہو گا۔ پھر اس نے ان لوگوں پر رحم کے ساتھ توجہ کی جن کے دل کج ہو چلے تھے (مگر انہوں نے اس کجی کا اتباع نہ کیا بلکہ نبی ہی کا ساتھ دیا)

= بِهِمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ کے مطابق یا تو النبی و المهاجرین والانصار کی طرف راجع ہے یا فَرِيْقٍ کے لئے ہے

= رَءُوْفٌ۔ مہربان۔ شفقت کرنے والا۔ رَاْفَةٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے

۹: ۱۱۸ = وَعَلَى الثَّلٰثَةِ کا عطف اَلنَّبِيِّ پر ہے ای وَتَابَ عَلَى الثَّلٰثَةِ اور اس نے ان تینوں کو بھی معاف کردیا۔ ان تینوں پر بھی نظر رحمت فرمادی۔

= اَلَّذِيْنَ خُلِّفُوْا۔ جن کا فیصلہ ملتوی کردیا گیا تھا۔ یعنی کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ۔ مرارۃ بن الربیع

= بِمَا رَحُبَتْ۔ میں مَا مصدریہ ہے وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ باوجود فراخ ہونے کے ان پر زمین تنگ ہوگئی۔

= ضَاقَتْ۔ ضِيْقٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وہ تنگ ہوگئی

= رَحُبَتْ۔ رُحْبٌ سے (باب کرم) ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وہ کشادہ ہوئی۔ وہ فراخ ہوئی۔

= مَلْجَاَ۔ اسم ظرف مکان۔ پناہ کی جگہ لَجَاٌ مصدر۔ پناہ پکڑنا۔ (باب فتح۔ سمع) مَلْجَاٌ بھی مصدر ہے۔

= ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر مہربان ہوا۔ اور رحمت سے توجہ کی۔ تاکہ وہ بھی توبہ کریں۔ اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔

= اَلتَّوَّابُ۔ بار بار توبہ قبول کرنے والہ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

اور اگر یہ بندہ کی صفت ہو تو معنی ہوں گے کثرت سے توبہ کرنے والا۔ یعنی وہ شخص جو کہ یکے بعد دیگرے گناہ چھوڑتے چھوڑتے بالکل گناہوں کو ترک کردے۔

۹: ۱۲۰ = مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔ زیبا نہیں تھا درست نہیں تھا۔ مناسب نہ تھا اہل مدینہ کے لئے۔

= اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ۔ کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے ٹھہرے رہتے۔

= لَا يَرْغَبُوْا۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب (باب سمع) عزیز نہ سمجھیں۔ رَغِبَ فِيْهِ۔ چاہنا۔ خواہش کرنا۔ محبت کرنا۔ دلچسپی لینا۔ رَغِبَ عَنْ۔ منہ پھیر لینا۔ چھوڑنا۔ اعراض کرنا۔ روگردانی کرنا۔ رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ۔ کسی کو کسی پر فضیلت دینا۔ برتری دینا۔

لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ وہ اپنی جانوں کو اس کی جان پر فضیلت و برتری نہ دیں۔ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز نہ سمجھیں۔ نَفْسِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع رسول اللہ ہے

= ذٰلِكَ۔ بمعنیٰ یہ اس لئے۔

= ظَمَاٌ۔ پیاس۔ تشنگی۔ یہ ظَمِئَ يَظْمَاُ کا مصدر ہے جس کے معنی پیاس لگنے کے ہیں۔ ظَمْاٰنُ بروزن فَعْلَانُ صیغہ صفت ہے۔ پیاسا۔ تشنہ۔

= نَصَبٌ ۔ تھکان ۔ مشقت ۔ کوفت ۔ تکلیف ۔
= مَخْمَصَۃٌ ۔ بھوک خمصۃ الجوع ۔ بھوک کا کسی کو دبلے پیٹ والا کر دینا ۔ خَمِیْصٌ خالی پیٹ والا ۔
= لَا یَطَئُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب وَطْأٌ مصدر ۔ (باب سَمِعَ) نہیں پامال کریں گے نہیں چلیں گے ۔
= مَوْطِئًا ۔ اسم ظرف (باب سمع) پاؤں رکھنے کی جگہ ۔ وَطَاءَۃٌ ۔ مَوْطَأٌ ۔ مَوْطِئٌ پاؤں کی جگہ ۔ وَطِئَ یَطَأُ (باب سَمِعَ) روندنا ۔
= یَغِیْظُ الْکُفَّارَ ۔ جو کفار کے غیظ و غضب کا باعث بنے ۔
= لَا یَنَالُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب ۔ نَیْلٌ سے ۔ وہ نہیں پائیں گے ۔ وہ نہیں پاتے ہیں ۔ وہ نہیں حاصل کرتے ۔ وہ نہیں کامیاب ہوتے ۔ لَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا وہ دشمن سے کوئی چیز حاصل نہیں کرتے (از قسم قتل ۔ قیدی ۔ مال غنیمت وغیرہ ۔
= ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ۔۔۔۔۔۔ عَمَلٌ صَالِحٌ ۔ اللہ کی راہ میں جو پیاس ۔ تکلیف ۔ بھوک وہ اٹھاتے ہیں اور ہر قدم جو وہ اٹھاتے ہیں جو کفار کو ناگوار گذرتا ہے اور ان کے غیظ و غضب کو بھڑکاتا ہے اور ہر وہ فائدہ جو وہ دشمن پر حاصل کرتے ہیں یا اللہ کی راہ میں وہ دشمن سے جو نقصان اٹھاتے ہیں اس ہر فعل کے بدلہ میں ان کے حساب میں نیک عمل لکھا جاتا ہے ۔
۹ : ۱۲۱ = وَلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا ۔ نہیں طے کرتے وہ کسی وادی کو ۔
= کُتِبَ لَھُمْ ۔ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے ۔ ان کے حساب میں لکھ لیا جاتا ہے ۔
= اَحْسَنَ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ۔ بہت اچھا ۔ بہترین ۔
۹ : ۱۲۲ = لِیَنْفِرُوْا ۔ کہ نکل جائیں ۔ نکل کھڑے ہوں ۔ (جہاد کے لئے) یا علم دین کے حصول کے لئے ۔ یا تبلیغ کے لئے ۔
= کَآفَّۃً ۔ اسم فاعل ۔ مفرد ۔ مؤنث ۔ منصوب ۔ اس صورت میں تاء مبالغہ کے لئے ہوگی ۔ استعمال میں کَآفَّۃً ۔ ہمیشہ حال منصوب اور نکرہ ہوتا ہے ۔ جس کے معنی ہیں سب کے سب ۔ پورے کے پورے ۔
= لَوْلَا ۔ کیوں نہ ۔ تفصیل کے لئے ۶ : ۴۳ ملاحظہ ہو ۔
= نَفَرَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب نَفْرٌ ۔ نُفُوْرٌ ۔ نِفَارٌ ۔ مصدر ۔ (باب سَمِعَ وَضَرَبَ) کیوں نہ نکلے ۔ کیوں نہ نکل کر جائے ۔

= لِيَتَفَقَّهُوْا ۔ مضارع منصوب ۔ جمع مذکر غائب ۔ تَفَقُّهٌ مصدر ۔ تاکہ سمجھ حاصل کرتے رہیں دین کے مسائل سیکھتے رہیں۔
= لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۔ تاکہ وہ (نافرمانیوں سے بچیں ۔ ڈریں ۔
اَلْحَذَرُ ۔ (سَمِعَ) خوف زدہ کرنے والی چیز سے دور رہنا ۔ بچنا ۔ محتاط رہنا ۔ يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ (۹:۳۹) آخرت سے ڈرتا ہے ۔

۹:۱۲۳ = يَلُوْنَكُمْ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر کُمْ ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ وَلْيٌ مصدر ۔ باب نَصَرَ جو قوم تمہارے نزدیک بستی ہے ۔ جو تمہارے نزدیک ہیں ۔ الوِلَاءُ وَالتَّوَالِيْ کے اصل معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا اس طرح یکے بعد دیگرے آنا کہ ان کے درمیان کوئی ایسی چیز نہ آئے جو ان میں سے نہ ہو ۔ پھر استعارہ کے طور پر قرب کے معنی میں استعمال ہونے لگا ۔ خواہ وہ قرب بلحاظ مکان ہو یا نسب یا بلحاظ دین و اعتقاد یا بلحاظ دوستی و نصرت ہو ۔
= وَلْيَجِدُوْا ۔ اور وہ پائیں ۔ ان کو پانا چاہئے ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔
= غِلْظَةً ۔ اسم مصدر ۔ سختی ۔ دل کی سختی ۔ قوت ۔ سخت مزاجی ۔ اَلْغِلْظَةُ ۔ کے معنی موٹاپا یا گاڑھاپن کے ہیں ۔ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۔ چاہئے کہ وہ تم میں سختی محسوس کریں ۔
قرآن میں ہے فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ (۴۸:۲۹) پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر کھڑی ہو گئی ۔ اور سخت و شدید کے معنی میں بھی آیا ہے
= ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ (۳۱:۲۴) پھر ہم عذاب شدید کی طرف مجبور کر کے انہیں لیجائیں گے ۔
یہاں مطلب یہ ہے کہ جب کفار کے مقابلہ میں نکلو تو اپنی قوت و سطوت کا بھرپور مظاہرہ کرو اور اس شد و مد سے حملہ کرو کہ دشمن کو دوبارہ اٹھنے کی ہمت نہ پڑے ۔

۹:۱۲۴ = اِذَا مَا ۔ جب کبھی ۔
= فَمِنْهُمْ ۔ میں ضمیر ھم جمع مذکر غائب ۔ منافقین کی طرف راجع ہے جن میں سے بعض جب کبھی کوئی سورت نازل ہوتی تو مذاق کے طور پر مسلمانوں سے پوچھتے "کہو تم میں سے کس کے ایمان میں اس سے اضافہ ہوا ہے"
= زَادَتْهُ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اَيُّكُمْ کی طرف راجع ہے ۔ یعنی تم میں سے کون ہے جس کا اس سورۃ نے ایمان زیادہ کر دیا ہے ۔ زَادَتْ کا فاعل هٰذِهٖ ہے جس کا اشارہ سورۃ کی طرف ہے ۔

= يَسْتَبْشِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِبْشَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ خوش ہوتے ہیں وہ خوشیاں مناتے ہیں (سورۃ کے نزول پر)

٩ : ١٢٥ = فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ۔ یہ سورۃ ان کی نجاست میں مزید نجاست کا اضافہ کرتی ہے۔ شاعر کا یہ شعر کتنا مناسب حال ہے۔

باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

٩ : ١٢٦ = يُفْتَنُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ فَتْنٌ سے۔ وہ مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں۔

صاحب ضیاء القرآن اس آیۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

منافقین جو غفلت اور عناد کا شکار تھے۔ ان کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے سال میں متعدد بار ایسے حالات سے دوچار کر دیا جاتا جو ان کو خواب غفلت سے دوچار کر دیتے۔ اسلام کے خلاف ان کی سازشیں ناکام ہوتیں۔ بے سرو سامانی کے باوجود مسلمان ہر میدان میں اپنے سے طاقت در دشمنوں کو شکست پر شکست دیتے چلے جاتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک سے ایسے معجزات رونما ہوتے جن کے دیکھنے کے بعد حضور کی صداقت کا یقین ہو جاتا۔

اس کے علاوہ انہیں طرح طرح کی تکالیف اور مالی خساروں میں مبتلا کیا جاتا تاکہ یہ خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ لیکن انہیں توبہ کی توفیق نہ ہوتی اور نہ نصیحت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوتی۔

٩ : ١٢٧ = اِنْصَرَفُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ چل دیتے۔ وہ پلٹ جاتے (حضورؐ کی مجلس سے) اِنْصِرَافٌ (انفعال) سے صرف مادہ۔

اَلصَّرْفُ کے معنی ہیں کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا یا کسی اور چیز سے بدل دینا۔ محاورہ ہے کہ صَرَفْتُهٗ فَانْصَرَفَ میں نے اسے پھیر دیا وہ پھر گیا۔

= صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ۔ اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے (ایمان سے یا فہم قرآن سے) یہ جملہ منافقین کے لئے بددعائیہ بھی ہو سکتا ہے۔ خدا ان کے دلوں کو پھیر دے۔

= بِاَنَّهُمْ۔ میں باء سببیہ ہے۔ بدیں وجہ۔ اس سبب سے۔ کہ اَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ۔ یہ لوگ سوءِ فہم اور عدم تدبر کا شکار ہیں۔ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔

٩ : ١٢٨ = عَزِيْزٌ عَلَيْهِ۔ شاق گذرتی ہے اس پر۔ گراں گذرتی ہے اس پر۔ بروزن فَعِيْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے جب اس کا صلہ عَلٰی ہو تو شاق اور دشوار کے معنی دیتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی صفت

ہو تو جو ہمیشہ غالب رہے کا معنی دیتا ہے اس کا باب نَصَرَ ہے ۔ اور جب ضرب ہو تو اس کا معنی گراں ہونے کا ہوتا ہے ۔

= مَا عَنِتُّمْ ۔ میں مَا موصولہ ہے عَنِتُّمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر عَنَتٌ سے ۔ عَنِتَ یَعْنَتُ ۔ (سمع) دشواری میں پڑنا ۔ مصیبت میں ہلاک ہونا ۔ یعنی تمہارا دشواری میں پڑنا یا کسی مشقت یا تکلیف میں مبتلا ہونا اس پر شاق گذرتا ہے ۔

= حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ۔ ای حریص علیٰ ایما نکم وایصال الخیر الیکم ۔ یعنی تمہارے لئے ایمان ۔ بھلائی اور ہدایت کا نہایت ہی خواہشمند ہے ۔

حَرِیْصٌ بروزن فَعِیْلٌ ۔ حرص کرنے والا ۔ تلاش رکھنے والا ۔ شدت سے خواہش رکھنے والا ۔

اس آیت میں خطاب نہ صرف اہل عرب سے ہے بلکہ ساری دنیا کے عوام الناس سے ہے

۹ : ۱۲۹ = تَوَلَّوْا ۔ انہوں نے منہ موڑا ۔ انہوں نے پشت پھیری ۔ تَوَلِّیٌ سے ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

= حَسْبِیَ ۔ حَسْبُ ۔ مضاف ۔ ی ضمیر واحد متکلم ۔ مضاف الیہ حَسْبُ اسم فعل بمعنی کافی ۔ مجھ کو کافی ہے ۔ مجھ کو بس ہے ۔ حَسَبَ یَحْسُبُ کا مصدر بھی ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(١٠) سُوْرَةُ يُوْنُس (٥١)

١٠: ١ = الٓرٰ - الف - لام - را - حروف مقطعات ہیں - تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (١:٢)

= تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ - تِلْكَ - اسم اشارہ بعید - مفرد - مؤنث اٰيٰتِ مضاف الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ - موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ - مضاف مضاف الیہ مل کر مشارٌ الیہ -
یہ پُراز حکمت کتاب کی آیاتیں ہیں - آیات سے مراد وہ آیات بھی ہو سکتی ہیں جو اس سورۃ میں ہیں اس سورۃ میں الکتاب سے مراد السورۃ یعنی سورۃ ہذا ہے - یا آیات سے مراد آیاتِ قرآنی ہیں اور الکتاب سے مراد القرآن ہے - یعنی یہ آیات قرآن کی آیات ہیں جو حکمت سے پُر ہیں -
اسم اشارہ بعید آیات کی عظمت شان کے لئے استعمال کیا گیا ہے -

= اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا - میں اَ استفہام انکاری کے لئے ہے - کیا لوگوں کو یہ بات بہت ہی عجیب نظر آتی ہے (حالانکہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے) النّاس سے مراد کفار عرب ہیں

= رَجُلٍ - سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ ای الی بَشَرٍ مِّنْ جِنْسِهِمْ - انہیں کی جنس سے ایک فرد -

= اَنْذِرْ - اِنْذَارٌ سے امر واحد مذکر حاضر - تو ڈرا -

= اَنْذِرِ النَّاسَ میں النَّاسَ سے مراد جمیع الناس ہیں

= قَدَمَ صِدْقٍ - مضاف مضاف الیہ اَنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے - قَدَمٌ بمعنی پاؤں اور صِدْقٍ کے معنی ہیں سچائی - قوت - خیر - خلوص - شرف - فضیلت
قَدَمَ صِدْقٍ کے مختلف معانی کئے گئے ہیں -

ا - القدم - السابقۃ - والمعنی انھم قد سبق لھم عند اللہ خَيْرٌ (رازی) یعنی القدم کے معنی

السابقۃ ہیں اور آیت کے معنی ہیں ان کے لئے اللہ کے حضور ایسی خیر مقدر ہے جس میں انہیں ترجیح دی جائیگی۔

۲ = اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا۔ ان کے لئے نیک اجر ہے (مجمع البیان ۔ مظہری)

۳ = اَنَّ لَهُمْ مَنْزِلَةً رَفِيْعَةً ۔ ان کے لئے بلند مرتبہ ہے (کشاف، بیضاوی ۔ زجاج ۔ روح المعانی)

۴ = اَنَّ لَهُمْ مَقَامَ صِدْقٍ۔ ان کے لئے فضیلت کا مقام ہے۔(کشاف)

۵ = قَدَمَ صِدْقٍ۔ سے مراد اعمال صالحہ ہیں۔ اور قدم سے کنایۃً مراد عمل ہے جو اقدام کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے جس طرح کنایۃً نعمت کو یَدٌ (ہاتھ) کے لفظ سے بیان کر دیتے ہیں اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے: ان کے لئے اللہ کے حضور وہ اعمال صالحہ ہوں گے۔ جو انہوں نے کئے (مدارک)

۶ = قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہے (ضیاء القرآن بحوالہ مظہری وقرطبی) لیکن آیت کے سیاق وسباق سے مناسبت نہیں رکھتا۔

۱۰ : ۳ = اِسْتَوٰى عَلَى۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا۔ وہ متمکن ہوا۔ نیز ملاحظہ ہو ۲: ۲۹ اور ۷: ۵۴

= اَلْعَرْشِ۔ عرش اصل میں چھت والی چیز کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عُرُوْشٌ ہے قرآن میں ہے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا (۲: ۲۵۹) اور اس مکانات اپنی چھتوں پر گرے پڑے تھے اسی سے عَرَشْتُ الْكَرْمَ وَعَرَشْتُهٗ (باب نصر) کا محاورہ ہے۔ جس کے معنی انگور کی بیلوں کے لئے بانس وغیرہ کی ٹٹیاں بنانا ہے اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیل کو مُعَرَّشٌ بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن میں آیا ہے مَعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ (۶: ۱۴۱) ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور ٹٹیوں پر نہ چڑھائے ہوئے اور وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ (۷: ۱۳۷) اور جو وہ ٹٹیوں پر چڑھاتے تھے۔

یا بقول حضرت ابن عباس ومجاہد ما کانوا یبنون من القصور وغیرھا۔ محل وغیرہ جو وہ تعمیر کرتے تھے۔

اس بلندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے بادشاہ کے تخت کو بھی عرش کہا جاتا ہے۔ جیسے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ (۱۲: ۱۰۰) اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔ اور بطور کنایہ عرش کا لفظ عزت۔ غلبہ۔ سلطنت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ محاورہ ہے فُلَانٌ ثُلَّ عَرْشُهٗ (یعنی فلاں کی عزت جاتی رہی۔

عرشِ الٰہی سے ہم صرف نام کی حد تک واقف ہیں اور اس کی حقیقت ہمارے فہم سے بالاتر ہے وہ عام بادشاہ کے تخت کی مانند نہیں کیونکہ ذاتِ الٰہی اس سے بالاتر ہے کہ کوئی چیز اسے اٹھائے

بعض کے نزدیک عرش سے مراد فلک الاعلیٰ (فلک الافلاک) ہے، واللہ اعلم بالصواب،
= يُدَبِّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب دَبَّرَ يُدَبِّرُ تَدْبِيْرٌ (تفعیل) وہ انتظام کرتا ہے۔ تدبیر کرتا ہے۔ اَلْاَمْرَ۔ ہر کام کی۔
= شَفِيْعٌ۔ شفاعت کرنے والا۔ سفارش کرنے والا۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے۔
= تَذَكَّرُوْنَ۔ ای تفکرون۔ تم کیوں نہیں غور وفکر کرتے۔ تم کیوں نہیں سوچتے۔
١٠: ٤ = وَعْدَ اللّٰهِ۔ وَعْدَ۔ اسم ومصدر منصوب۔ مضاف اللّٰہ مضاف الیہ (یہ) اللہ کا وعدہ (ہے) یہاں وعدہ سے مراد اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ہے۔ حَقًّا اسم ومصدر۔ وعدہ کی تاکید ہے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا۔ ای وعدکم اللہ ذلک وعداً حقاً یہ ایک سچا وعدہ ہے جو اللہ نے تم سے کیا ہے
= اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ۔ مضارع واحد مذکر غائب بَدْءٌ۔ مصدر (باب فتح) یہ جملہ مستانفہ اپنا ہے۔ وہ ابتدائی تخلیق کرتا ہے یہاں مضارع بمعنی ماضی ہے۔ یعنی تخلیق اول اسی نے کی
= يُعِيْدُهٗ۔ اس کو دُہراتا ہے۔ اس کا اعادہ کرتا ہے۔ یعنی دوبارہ پیدا کرے گا۔ لوٹائے گا۔
= بِالْقِسْطِ۔ ای بالعدل۔ عدل وانصاف کے ساتھ۔
= حَمِيْمٌ۔ نہایت گرم پانی۔ گہرے دوست کو بھی حمیم کہتے ہیں۔ کہ اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔
١٠: ٥ = ضِيَاءً۔ چمک روشنی۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ اجوف واوی ہے۔ اور مہموز اللام۔ اصل میں ضِوَاءٌ تھا۔ چونکہ واؤ کا ماقبل مکسور ہے اس لئے اس کو یاء سے بدل دیا۔ ضِيَاء یا تو مصدر ہے۔ جیسے قَامَ سے قِيَامٌ اور صَامَ سے صِيَامٌ۔ یا ضَوْءٌ کی جمع ہے جیسے سَوْطٌ سے سِيَاطٌ اور حَوْضٌ سے حِيَاضٌ لیکن نُوْرًا (جو چاند کی صفت میں آیا ہے) سے اس کا مصدر ہونا ہی زیادہ مناسب ہے مصدر کی صورت میں بمعنی اسم فاعل بھی ہو سکتا ہے روشن کنندہ۔ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً۔ ای ذات ضِيَاءٍ۔ روشنی والا۔ روشن۔ درخشاں۔ ضیاء اس روشنی کو کہتے ہیں جو بالذات ہو (لسان)
= نُوْرًا۔ ای ذَا نُوْرٍ (نور والا) مُنِيْرًا۔ چمکدار۔ نور اس روشنی کو کہتے ہیں جو بالواسطہ ہو۔ (لسان العرب)
= قَدَّرَهٗ۔ قَدَّرَ يُقَدِّرُ تَقْدِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) ماضی واحد مذکر غائب۔ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْاَمْرَ۔ و قَدَّرَ اللّٰهُ لَهُ الْاَمْرَ۔ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کا فیصلہ کرنا۔ یا اس کا حکم عائد کرنا۔ قَدَّرَ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ کسی چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس کرنا۔ مقرر کرنا۔ تقدیر میں لکھ دینا۔ مقدر کر دینا۔
آیۃ ہذا میں۔ منزلیں مقرر کرنا۔ جیسا کہ قرآن میں اور جگہ آیا ہے وَقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ (٣٤: ١٨) اور ان میں سفر کی منزلیں ایک اندازے پر مقرر کر دیں۔ اور وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ (٣٦: ٣٩) اور ہم نے

حساب سے چاند کی منزلیں مقرر کردیں۔

قَدَّرَہٗ میں ضمیرہٗ کا مرجع الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دونوں ہیں ایک کا ذکر کرکے دونوں مراد لینا قرآن میں اور جگہ بھی آیا ہے مثلاً وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ (۹:۶۲) حالانکہ اللہ اور اللہ کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ ان کو راضی کریں۔ اس صورت میں ترجمہ آیت ہذا کا یہ ہوگا۔ اور ان دونوں کی حساب سے منزلیں مقرر کردیں۔

بعض کے نزدیک یہ ضمیر واحد مذکر غائب اَلْقَمَرَ کے لئے ہے اور منازل سے مراد یہاں چاند کی مختلف منزلیں ہیں جو ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔ چاند کو اس لئے مختص کیا گیا ہے کہ بہ نسبت سورج کے اس کی گردش عام فہم ہے اور اسی پر مہینے اور سال مرتب کئے جاتے ہیں اور یہی حساب شرع میں رائج ہے۔

= اَلْحِسَابَ۔ حساب الاوقات۔ ساعات۔ ایام۔ شہور۔ وغیرہ کا حساب۔

۱۰: ۷ = لَا یَرْجُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب رِجَاءٌ۔ مصدر۔ وہ امید نہیں رکھتے۔ یقین نہیں رکھتے۔ رجاءٌ ایسے ظن کو کہتے ہیں جس میں مسرت حاصل ہونے کا امکان ہو۔

بعض مفسرین نے اس کا معنی لَا یَخَافُوْنَ وہ نہیں ڈرتے۔ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خوف اور رجاء باہم لازم ملزوم ہیں۔ جب کسی محبوب چیز کے ملنے کی توقع ہو تو ساتھ ہی اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ بھی دامن گیر رہتا ہے اور ایسے ہی اس کے برعکس صورت میں اندیشہ کے ساتھ امید پائی جاتی ہے۔

= لِقَاءَنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہماری ملاقات۔ ہمارے سامنے (ان کی) پیشی۔ ہم سے (ان کی) ملاقات۔ ہمارا دیدار۔ لَقِیَ یَلْقٰی (سَمِعَ) لِقَاءٌ۔ ملنا۔ دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔ لَاقٰی یُلَاقِیْ مُلَاقَاۃٌ۔ (باب مفاعلہ) آمنے سامنے آنا۔ ملاقات کرنا۔

= اٰیٰتِنَا۔ ہماری آیات۔ ہماری نشانیاں۔ مراد دلائل توحید۔ یا بقول حضرت ابن عباسؓ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن۔

= غٰفِلُوْنَ۔ غفلت برتنے والے۔ دھیان نہ دینے والے۔ روگردانی کرنے والے۔ اعراض کرنے والے

۱۰: ۸ – اُولٰٓئِكَ۔ اسم اشارہ بعید۔ جمع مذکر۔ وہ لوگ۔ یہاں مشارٌ الیہ دو ٹولے مذکور ہوتے ہیں۔ (۱) اَلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا۔ اور اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ۔

= مَاْوٰىھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا ٹھکانا۔

۱۰: ۹ = جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔ موصوف وصفت۔ نعمت وراحت، عیش وآرام کے باغات۔

۱۰: ۱۰ = دَعْوٰهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی دعا ان کی پکار ۔ ان کی صدا ۔ ان کا نعرہ
= تَحِیَّتُهُمْ ۔ ان کی دعائے ملاقات ۔ ان کی دعائے خیر ۔ تَحِیَّة کے معنی کسی کو حَیَّاكَ اللّٰهُ (خدا تمہیں زندہ رکھے) کہنے کے ہیں ۔ اصل میں یہ جملہ خبریہ ہے لیکن دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے اصل میں تحیہ حیات سے مشتق ہے پھر دعائے حیات کے معنی میں استعمال ہونے لگا ۔
تَحِیَّتُهُمْ ۔ ان کا ایک دوسرے کو دعا رحیات دینا بھی ہوسکتا ہے اور ملائکہ کی طرف سے بھی ان کے لئے دعا رحیات ہو سکتا ہے ۔
پہلی صورت میں اس کا معنی ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیں گے ۔ اور دوسری صورت میں (ملائکہ کی طرف سے) ان کو دعا رحیات اور سلامتی کی دعا ہوگی ۔
= وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اور آخر میں وہ سب پکار اٹھیں گے :
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۱۰: ۱۱ = یُعَجِّلُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَعْجِیْلٌ (تفعیل) مصدر ۔ وہ جلدی کر دیتا ۔ تعجیل ، کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ۔ عجلت سے جلدی کرنا جیسے قرآن میں ہے وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ (۲۰: ۱۱۴) قرآن کی تلاوت میں جلدی مت کرو ۔ تعجیل بھی بمعنی جلدی کرنا ہے مثلاً مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ (۱۷: ۱۸) جو دنیا کی آسودگی کے خواہشمند ہیں ہم ان میں سے جسے چاہیں اور جتنا چاہیں جلدی دے دیتے ہیں (العاجلة بمعنی دنیاوی سازوسامان) یا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ (۳۸: ۱۶) ہم کو ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی دیدے ۔
= اِسْتِعْجَالَهُمْ اسْتِعْجَال (استفعال) مصدر ۔ مضاف ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ کسی کام میں جلدی کی طلب کرنا ۔ عجلت چاہنا ۔ مثلاً یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ (۲۲: ۴۷) وہ لوگ تم سے جلدی عذاب لانے کے لئے کہہ رہے ہیں ۔ اِسْتِعْجَالَهُمْ ان کا جلدی کے لئے طلبگار ہونا
وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ ۔ انسان جس طرح فائدہ کے لئے جلد باز ہوتا ہے اگر اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچانے میں جلد باز ہوتا (یعنی اگر اس کا قانونِ جزار ایسا ہوتا کہ ہر بدعمل کا بُرا نتیجہ فوراً کام کر جاتے) تو اس کا وقت کب کا پورا ہو چکا ہوتا (لیکن قانونِ جزا نے یہاں ڈھیل دے رکھی ہے) ابوالکلام آزاد رح
= لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ۔ ان کا وقت ختم ہوگیا ہوتا ۔ اور وہ کب کے ہلاک ہو گئے ہوتے ۔

= فَنَذَرُ۔ مضارع جمع متکلم وَذَرَ يَذَرُ (باب سَمِعَ) وَذْرٌ مصدر۔ ہم ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کا ماضی مستعمل نہیں صرف مضارع اور امر مستعمل ہے۔ اس کا عطف فعل محذوف پر ہے ای ولکن لا نجعل فَنَذَرُ۔ لیکن ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ ہم ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔

= طُغْيَانِهِمْ۔ ان کی سرکشی۔ ان کی گمراہی۔ ان کی نافرمانی۔

= يَعۡمَهُوۡنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب عَمۡهٌ مصدر۔ (باب فتح۔ سمع) وہ سرگردان پھرتے رہیں عَمۡهٌ۔ سرگردانی۔ گمراہی میں حیرانی۔

۱۰ : ۱۲ = الضُّرُّ۔ تکلیف، بلا، سختی۔ ضرر۔ ایذا۔ اسم ہے۔ یہ بدحالی خواہ اپنے نفس (اندرون) میں ہو بسبب علم وفضل اور عفت کی کمی ہونے کے۔

۲ - یا اپنے بدن میں کسی عضو کے نہ ہونے کے باعث یا کسی نقص کی بناء پر

۳ - خواہ حالتِ ظاہری میں بوجہ مال وجاہ کی قلت کے۔

= لِجَنۡۢبِهٖۤ۔ جَنۡبٌ۔ پہلو۔ یعنی اپنے پہلو کے بل۔

= كَشَفۡنَا ماضی جمع متکلم۔ ہم نے دور کردیا۔ ہم نے ٹال دیا۔ (آیہ ہذا) کھولنا اور پردہ ہٹانا کے معنی میں جیسے لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ (۵۰ : ۲۲) یہ وہ دن ہے کہ اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہم نے تجھ پر سے پردہ ہٹا دیا۔

= مُسۡرِفِيۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مجرور۔ اِسۡرَافٌ مصدر۔ حدّ اعتدال سے آگے بڑھ جانے والے بےجا بےہودہ صرف کرنے والے۔ حدّ حلال سے حرام کی طرف بڑھنے والے۔

= زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ۔ ۱ - یہ تزئین اللہ کی جانب سے بھی ہو سکتی ہے۔

۲ - شیطان کی جانب سے بھی اور ۳ - انسان کے اپنے نفس امارہ کی طرف سے بھی۔

۱۰: ۱۳ = اَلۡقُرُوۡنَ۔ قَرۡنٌ کی جمع۔ وہ قومیں جن سے ہر ایک کا زمانہ دوسری سے جدا ہو۔ قومیں۔ امتیں۔

۱۰ : ۱۳ = لَمَّا۔ جب۔

۱۰ : ۱۵ = اِئۡتِ۔ اَتٰى يَاۡتِىۡ (ضَرَبَ) اِتۡيَانٌ مصدر۔ بمعنی آنا۔ جب اس کے صلہ میں بہ آتی ہے تو یہ متعدی بمعنی لانا ہو جاتا ہے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اَتٰى ب ... لانا۔ اور اَتٰى ..... ہ۔ کسی کو کوئی چیز پیش کرنا۔

۱۰ : = مِنۡ تِلۡقَآءِ نَفۡسِىۡ۔ تلقای۔ میری طرف سے۔ اپنی طرف سے۔

تِلۡقَآءَ۔ طرف۔ لِقَآءٌ سے جس کے معنی ملاقات کرنے کے ہیں۔ ملاقات کرنے اور آمنے سامنے

ہونے کی جگہ کو تِلْقَاءَ کہتے ہیں اسی اعتبار سے طرف اور جہت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لِقَاءَ کا اسم ہے۔ جَلَسَ تِلْقَاءَہٗ وہ اس کے مقابل بیٹھا۔ فَعَلَ الْاَمْرَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ۔ اس نے اس کام کو خود کیا بغیر اس کے کہ کسی نے اس کو مجبور کیا ہو۔

= اِنْ اَتَّبِعُ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔

= يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ بڑا سخت دن۔ یوم قیامت۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ (۲۲:۲) جس روز تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائیگی۔

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ عَذَابَ مضاف مضاف مضاف الیہ مل کر فعل اَخَافُ کا مفعول۔

۱۰ : ۱۶ = مَا تَلَوْتُهٗ۔ میں تلاوت نہ کرتا۔ میں نہ پڑھتا اس کو (قرآن کو) تَلَوْتُ ماضی واحد متکلم

= لَا اَدْرٰىكُمْ۔ لَا اَدْرٰى۔ ماضی منفی واحد مذکر غائب۔ وہ خبردار نہ کرتا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ نہ ہی وہ (اللہ تعالیٰ) آگاہ کرتا تمہیں بِہٖ اس (قرآن) سے۔

= لَبِثْتُ ماضی واحد متکلم لَبْثٌ مصدر۔ میں رہا۔ میں رہتا رہا۔

۱۰ : ۱۷ = اِفْتَرٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان تراشا۔ اِفْتِرَاءٌ سے

۱۰ : ۱۸ = اَتُنَبِّئُوْنَ۔ الف استفہام کے لئے ہے تُنَبِّئُوْنَ جمع مذکر حاضر۔ تَنْبِئَةٌ اور تَنْبِيْءٌ سے۔ کیا تم خبر دیتے ہو۔ کیا تم آگاہ کرتے ہو۔

= اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ کیا تم اللہ کو ایسی بات بتاتے ہو جو زمین و آسمان میں اس کے علم میں نہیں۔ (یعنی زمین و آسمان کی ہر بات تو اس کے علم میں ہے پھر تم یہ کیا بات اس کو بتا رہے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری اس بات کا وجود ہی نہیں اور تم محض ایک بے بنیاد۔ من گھڑت بات بنا رہے ہو (اس سے کفار کی بتوں سے شفاعت کی امید کی حقیقت کی نفی قطعی طور پر مقصود ہے)

۱۰ : ۱۹ = فَاخْتَلَفُوْا۔ بعد میں انہوں نے مختلف عقیدے اور مسلک بنا لئے۔ بعد میں مختلف عقیدوں میں بٹ گئے۔

= كَلِمَةٌ۔ ای القضاء والتقدیر۔ ایک بات پہلے سے طے شدہ۔ ازلی حکم۔

= سَبَقَتْ (جو) پہلے سے (طے) ہو چکا ہے۔ واحد مؤنث غائب۔ باب ضرب سے۔ اسی سے مسابقہ

اور استباق آتے ہیں۔ اس کے اصلی معنی چلنے میں آگے ہونے کے ہیں۔
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝
اگر تیرے رب کا فیصلہ پہلے سے صادر نہ ہو چکا ہوتا تو ان کا آپس کا جھگڑا کبھی کا چکا دیا گیا ہوتا

۱۰: ۲۰ = لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ۔ (کیوں نہ نازل کی گئی اس پر کوئی نشانی اس کے رب کی جانب سے۔ کفار کا ابتداء سے یہ طریق رہا ہے کہ جو نشان نازل ہو چکے ہیں ان کو تو مانتے نہیں۔ اور یہ رٹ لگائے رہتے ہیں کہ کوئی نشان کیوں نہیں نازل ہوا۔ نشان سے اصل مقصد ان کا اپنا مطلوبہ نشان ہے۔

۱۰: ۲۱ = أَذَقْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ إِذَاقَةٌ۔ مصدر (افعال) ذَوْقٌ (اجوف واوی) أَذَاقَ يُذِيقُ إِذَاقَةً چکھانا۔ ماضی بمعنی مضارع۔ ہم چکھاتے ہیں۔ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً۔ لوگوں کو رحمت سے نوازتے ہیں۔

= مَسَّتْهُمْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ان کو پہنچی۔ ان کو لاحق ہوئی۔ مَسَّ يَمَسُّ (نصر) چھونا۔ پہنچنا۔ مَسَّ الْمَرَضُ أَوِ الْكِبَرُ فُلَانًا۔ فلاں کو بیماری یا بڑھاپا لاحق ہوا۔

= مَكْرٌ۔ اَلْمَكْرُ کے معنی حیلہ سے کسی شخص کو اس کے مقصد سے پھیر دینے کے ہیں۔ اگر اس چال سے کوئی اچھا فعل مقصود ہو تو یہ محمود ہے ورنہ مذموم۔
جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو ہمیشہ اول الذکر معنی میں آتا ہے جیسے قرآن میں آیا ہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (۳: ۵۴) اور خدا خوب چال چلنے والا ہے إِذَا لَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا۔ تو فوراً ہماری آیات میں مکروفریب کرنے لگ پڑتے ہیں یعنی ان کی الٹ تاویلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔
(یعنی بجائے اس کے کہ تکلیف سے خلاصی اور نعمت ورحمت کی نوازش کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کریں وہ حیلہ بہانہ سے اسے یا تو اپنے بتوں کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں یا ستاروں کی گردش پر اسے محمول گردانتے ہیں)

= أَسْرَعُ مَكْرًا۔ ای اسرع مکرا منکم۔ وہ اپنی چال چلنے میں تم سے بہت تیز ہے۔
یعنی جب وہ تمہاری چالوں پر سزا دینے کو آجائے تو وہ تم سے بہت تیز تر ہے

= رُسُلَنَا۔ ہمارے رسول۔ ہمارے فرستادہ۔ یعنی فرشتے۔ کراماً کاتبین۔

= مَا تَمْكُرُونَ۔ جو فریب تم کر رہے ہو۔ جو چالیں تم چل رہے ہو۔

١٠: ٢٢ = يُسَيِّرُكُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو سیر کراتا ہے۔ تم کو لئے پھرتا ہے۔ تَسْيِيْرٌ (تفعیلٌ) مصدر

= الفُلْكُ۔ کشتی۔ جہاز۔ یہ لفظ مؤنث۔ مذکر۔ واحد۔ جمع سب کے لئے آتا ہے۔ یہاں جمع کے لئے آیا ہے۔

= جَرَيْنَ۔ ماضی جمع مؤنث غائب۔ جَرٰی يَجْرِیْ (ضَرَبَ) جَرْیٌ سے۔ وہ چلیں۔ وہ جاری ہوئیں۔ وہ رواں ہوئیں۔

= بِهِمْ۔ ان کو لے کر۔

= بِرِيْحٍ۔ میں ب سببیہ ہے۔ ریح طیبہ کی وجہ سے۔ یعنی موافق ہوا کی وجہ سے۔ رِيْحٌ عَاصِفٌ کی ضد ہے۔

= فَرِحُوْا بِهَا۔ وہ اس موافق ہوا کی وجہ سے شاداں وفرحاں ہیں۔

= رِيْحٌ عَاصِفٌ۔ بادِ تند۔ آندھی۔ عَاصِفٌ۔ عَصَفَ يَعْصِفُ (ضرب) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ عَصَفَتِ الرِّيْحُ۔ ہوا تیز چلی۔ عَصَفَ الرَّجُلُ۔ آدمی تیز دوڑا۔

= اُحِيْطَ بِهِمْ۔ ان کو گھیر لیا گیا ہے۔ اُحِيْطَ۔ اَحَاطَ يُحِيْطُ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب

= مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ خَالِصَةً۔ اسی کی اطاعت کرتے ہوئے۔ اطاعت وعبادت میں خَالِصَةً اسی کے بن کر۔ بلا شرکت غیرے اسی کی اطاعت میں ہوکر۔

یہاں پہلے مخاطب کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ پھر وَجَرَيْنَ بِهِمْ سے لے کر اگلی آیت تک غیب کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ خطاب سے غیبت کی طرف انتقال اظہارِ ناراضگی اور بُعد کے لئے ہے

= اَنْجَيْتَنَا۔ تو ہمیں بچالے۔ تو ہمیں نجات بخشے۔ تو ہمیں چھٹکارا دلادے۔ اَنْجٰی يُنْجِیْ اِنْجَاءٌ۔ (اِفْعَالٌ) رہائی دلانا۔ نجات دلانا۔

= مِنْ هٰذِهٖ ای من هذه الاحوال۔ من هذه الريح العاصف۔ ان مصائب وشدائد سے۔ اس بادِ تند (طوفان) سے۔

١٠: ٢٣ = اَنْجٰهُمْ۔ اس نے ان کو نجات دلائی۔ اس نے ان کو بچالیا۔ ماضی واحد مذکر غائب

= اِذَا۔ یہاں اور آیہ (٢١) اِذَا لَهُمْ مَكْرٌ۔ میں بطور حرف مفاجاۃ استعمال ہوا ہے۔ تو۔ لو۔ اچانک (اچانک اپنا رویہ بدل کر دوسرا رخ اختیار کرلیتے ہیں) اس کو اذا الفجائیہ بھی کہتے ہیں خَرَجْتُ فَاِذَا الْاَسَدُ بِالْبَابِ۔ میں نکلا تو اچانک دروازہ پر شیر تھا۔

= يَبْغُوْنَ۔ بَغٰی يَبْغِیْ بَغْیٌ (باب ضَرَبَ) زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ سرکشی کرنے لگتے ہیں

بغاوت پر اتر آتے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔

اصل میں یَبْغِیُوْنَ تھا۔ ی کی حرکت ماقبل کو دی۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ اسی باب سے چاہنا اور طلب کرنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

بَغْیٌ کا تعلق فعل محمود اور فعل مذموم دونوں سے ہے۔

محمود اس طرح کہ عدل سے بڑھ کر احسان کرنا۔ مثلاً مزدور کو زیادہ مزدوری دینا۔

اور مذموم اس طرح کہ حق سے تجاوز کر کے باطل کو اختیار کرنا۔ قرآن میں پانچ معانی میں استعمال ہوا ہے۔ ظلم۔ گناہ۔ حسد۔ زنا۔ طلب و تلاش

= اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ۔ تحقیق تمہاری سرکشی کا (وبال) تمہیں پر پڑے گا۔ تمہاری سرکشی تمہارے اپنے ہی خلاف جائے گی۔

= نُنَبِّئُکُمْ۔ مضارع جمع متکلم۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ ہم آگاہ کریں گے۔ ہم تم کو جتلا دیں گے یعنی جتلانے کے بعد سزا دیں گے۔

۱۰: ۲۴ = اِخْتَلَطَ۔ اختلاط سے (باب افتعال) وہ مل گیا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔

بِہٖ ای بالماء (بارش کے) پانی کے ساتھ۔

= نَبَاتُ الْاَرْضِ۔ زمین کا سبزہ۔ اگنے والی ہر چیز۔ نَبَتَ یَنْبُتُ (نصر) اگنا۔ اگانا۔

= فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ۔ زمین سے اگنے والا سبزہ جس میں سے بعض کو انسان اور چوپائے کھاتے ہیں بارش کے پانی سے مل گیا (اور بکثرت اگ آیا)

= زُخْرُفَ۔ ملمع۔ سنہری۔ سونا۔ آراستہ۔ زینت۔ کسی شے کے کمالِ حسن کو زخرف کہتے ہیں۔ لیکن جب اس کا استعمال قول کے لئے ہو تو جھوٹ سے آراستہ اور ملمع سازی کی باتیں کرنے کے معنی ہوں گے۔ جیسے قرآن میں آیا ہے۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (۶: ۱۱۲) ملمع کی باتیں۔ فریب کی باتیں۔

= اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا۔ وَازَّیَّنَتْ زمین اپنے ہرے بھرے زیوروں سے آراستہ ہوئی

اِزَّیَّنَتْ۔ اصل میں باب تفعل سے تَزَیَّنَتْ تھا۔ تا کو زا میں مدغم کیا۔ زا ساکن ہو گئی اس سے قبل ہمزہ وصل لایا گیا۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ تَزَیُّنٌ زینت پانا۔ آراستہ ہونا۔

اِزَّیَّنَتْ وہ (زمین انواع و اقسام کی نباتات سے) آراستہ و پیراستہ ہو گئی۔ مزین ہو گئی۔

= اَهْلُهَا۔ اہل زمین۔ زمین کے باسی۔

= اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَا۔ کہ وہ اس پر قادر ہیں۔ قدرت و قبضہ رکھتے ہیں۔ ھا ضمیر واحد مؤنث

غائب الارض کی طرف راجع ہے۔ مراد اس سے وہ نباتات جو اس پر اگی ہوئی ہے۔ یعنی اہل زمین خیال کرنے لگے کہ یہ زمین اور اس پر ہمہ نوع نباتات ان کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

= اَتَاھَا اَمْرُنَا۔ اِذَا کا جواب ہے۔ یعنی جب زمین اپنے جوبن پر آگئی۔ اور اہل زمین اس پر اپنا مکمل قبضہ خیال کرکے اترانے لگے تو اچانک ہمارا حکم آپہنچا عذاب کی صورت میں۔

= لَیْلًا اَوْ نَھَارًا۔ رات کے وقت یا دن کے وقت۔ اس میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہمارے حکم کو وقوع پذیر ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ خواہ دن ہو یا رات اور وہ سب جاگ رہے ہوں یا سب سو رہے ہوں۔

= فَجَعَلْنٰھَا۔ میں ھَا ضمیر الارض کی طرف راجع ہے لیکن اس سے مراد زمین پر کی نباتات ہے جو اس کی آرائش و زیبائش کا باعث تھی۔ جَعَلْنَا ھَا۔ بنا ڈالا ہم نے اس کو۔

= حَصِیْدًا۔ حَصَدَ یَحْصِدُ وَ یَحْصُدُ (باب ضرب و نصر) حِصَادٌ و حَصَادٌ فصل کاٹنا حَصِیْدٌ بروزن فَعِیْلٌ۔ مفعول۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی۔

= لَمْ تَغْنَ۔ تَغْنَ اصل میں تَغْنٰی تھا۔ لَمْ کی وجہ سے آخر سے حرف علت ساقط ہو گیا۔ مضارع نفی بَلَمْ صیغہ واحد مؤنث غائب مضارع منفی بمعنی ماضی منفی۔

غَنِیَ یَغْنٰی (باب سَمِعَ) غَنِیَ بالمکان۔ کسی جگہ ٹھہرنا۔ لبسنا۔ رہنا۔ کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ۔ گویا وہ کل یہاں تھی ہی نہیں۔ اَمْسِ کل گذشتہ۔

= کَاَنْ۔ جیسے کہ۔ گویا کہ۔

۱۰: ۲۵ = دَارِ السَّلَامِ۔ سلامتی کا گھر۔ یعنی جنت۔

۱۰: ۲۶ = اَحْسَنُوْا۔ انہوں نے بھلائی کی۔ انہوں نے احسان کیا۔

اِحْسَانٌ سے ماضی۔ جمع مذکر غائب۔ یعنی جس کام کے کرنے کا حکم تھا اس کو بجالائے۔ اور جس سے منع کیا گیا اس سے باز رہے۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کی تعریف یہ کی ہے:۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے جیسا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو اس طرح کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

= اَلْحُسْنٰی۔ حُسْنٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث۔ اچھی۔ عمدہ نیک جزاء ای اَلْمَنْزِلَۃُ الْحُسْنٰی۔ یعنی جنت۔

= وَزِيَادَةٌ بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔ یعنی دیدار الٰہی۔
= لَا يَرْهَقُ مضارع منفی واحد مذکر غائب رَهْقٌ مصدر (باب سمع) نہیں چھائیگا ۔ رَهْقٌ چھاجانا ۔ پالینا ۔ ایک شے کا دوسری شے پر زبردستی چھاجانا۔
= قَتَرٌ ۔ غبار ۔ (الفرائد الدریۃ) قَتَرٌ وقُتَارٌ کے اصل معنی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں ہے ۔ کنجوس آدمی بھی مال دینے کی بجائے گویا دھواں دے کر بہلاتا ہے ۔ یہاں مراد سیاہی سے ہے (المفردات) کنجوسی، بخیلی، اسراف کی ضد ہے ۔ یہاں غبار ہی زیادہ موزوں ہے (رسوائی و ذلت کا غبار ۔ (ضیاء القرآن) وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۔ اور ان کے چہروں پر نہ رسوائی کا غبار چھایا ہوگا اور نہ ذلت کا (اثر ہوگا)

۱۰ : ۲۷ = وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ ۔ اس کا عطف لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا پر ہے ای وَلِلَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ ۔ اور سیئات سے مراد برائیاں از قسم کفر و شرک ۔
= جَزَاءُ ۔ یہاں بمعنی سزا کے ہے ۔ یا بمعنی بدلہ۔
= بِمِثْلِهَا ۔ باء زائدہ ہے ۔ یا متعلقہ بجزاء ہے۔
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۔ برائی کی سزا اس برائی جیسی ہی ہوگی ۔ یعنی یہ لوگ جیسا کریں گے ویسا بھریں گے یہاں اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کریں گے اور برائی کا بدلہ اس سے زیادہ نہیں بلکہ اس کے برابر ہی دیں گے بخلاف اپنی اس کرم نوازی کے جو احسان کرنے والوں پر فرمائی تھی وہاں نیکی بدلہ الحسنیٰ سے دے کر فرمایا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔
= عَاصِمٍ ۔ بچانے والا ۔ حفاظت کرنیوالا ۔ روکنے والا ۔ عِصْمَةٌ سے جس کے معنیٰ حفاظت کرنے اور روکنے کے ہیں ۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۔ مالھم من اللہ من عاصم ای لا یعصمھم احد من عقابہ ۔ کوئی ان کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیگا۔
= كَاَنَّمَا ۔ كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل ما زائدہ ۔ ما کے آنے سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا ۔ البتہ كَاَنَّ کا لفظی تصرف باطل ہوجاتا ہے اس وقت یہ اپنے مابعد کو نہ منصوب کر سکتا ہے نہ مرفوع ۔ گویا کہ
= اُغْشِيَتْ ۔ اِغْشَاءٌ (افعال) سے ماضی مجہول ۔ واحد مؤنث غائب ۔ وہ ڈھانک دی گئی ۔ (ان کے چہرے ڈھانک دیئے گئے ہیں)
= قِطَعًا ۔ قِطْعَةٌ کی جمع ۔ ٹکڑے ۔ مِنَ الَّيْلِ ۔ قِطَعًا کا بیان ہے ۔
= مُظْلِمًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اِظْلَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ تاریکی میں پڑا ہوا ۔ تاریک ۔ ظُلْمَةٌ اندھیرا ظُلُمٰتٌ جمع ۔ مُظْلِمًا ۔ الَّيْلِ سے حال ہے ۔

= كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا۔ ترجمہ ہوگا۔ گویا کہ ان کے چہرے ڈھانپ دیئے گئے ہیں تاریک رات کے ٹکڑوں سے۔

صاحب تفسیر مظہری نے ترجمہ کیا ہے:۔

ایسا معلوم ہوگا کہ گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت پرت لپیٹ دیئے گئے ہیں۔

۱۰: ۲۸ = مَكَانَكُمْ۔ ای الزموا مکانکم ولا تبرحوا۔ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ۔ اپنی اپنی جگہ کو مت چھوڑو۔ اپنی اپنی جگہ پر قائم رہو۔

= زَيَّلْنَا۔ زَيَّلَ يُزَيِّلُ تَزْيِيْلٌ۔ (تفعیل) متفرق اور پراگندہ کرنا۔ زَيَّلْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے جدا کر دیا۔ ہم نے تفریق کردی۔ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پھر ہم ان کے باہمی تعلقات منقطع کردیں گے۔ ماضی بمعنی مضارع زَيْلٌ مادہ۔

= مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ہ مَا۔ نافیہ ہے۔ تم ہماری تو عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۰: ۲۹ = اِنْ۔ اِنَّ سے مخفف ہے اور لَغٰفِلِيْنَ میں لام اِنْ مخففہ اور نافیہ میں فرق کے لئے آیا ہے۔

۱۰: ۳۰ = هُنَالِكَ۔ تب۔ ظرف مکان ہے مجازاً یہاں بطور ظرف زمان استعمال ہوا ہے بطور ظرف مکان مطلب ہوگا۔ وہاں۔ میدان حشر میں

= تَبْلُوْا۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ بَلَاءٌ سے۔ ہر جان آزمالیگی۔ جان لیگی۔ خبر پالے گی۔ بَلْوٌ مادہ۔

= مَآ اَسْلَفَتْ۔ یعنی جو اعمال اس نے آگے بھیجے تھے۔ اَسْلَفَتْ ماضی واحد مؤنث غائب وہ پہلے کر چکی۔ اس نے آگے بھیجا۔

= رُدُّوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ ماضی بمعنی مضارع۔ وہ لوٹائے جائیں گے۔ وہ واپس لائے جائیں گے۔ اس کا عطف زَيَّلْنَا پر ہے۔ اور ضمیر جمع مذکر غائب الذین اشرکوا کے لئے ہے۔

= ضَلَّ عَنْ۔ ذَهَبَ عَنْ۔ چھوڑ جائیں گے۔ ان سے کھو جائیں گے۔

= مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۔ جو انہوں نے من گھڑت خود ساختہ (معبود) بنا رکھے تھے۔ یا جو افترا۔ وہ باندھا کرتے تھے۔ وہ ان سے گم ہوجائیگا۔ وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے گم ہوجائیں گے۔

۱۰: ۳۱ = اَمَّنْ۔ اَمْ مَنْ۔ یا کون۔ بھلا کون۔

= السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ۔ سمع سے مراد قوت سماعت بھی ہے اور کان بھی اسی طرح الابصار سے مراد بینائی بھی ہے اور آنکھیں بھی۔ اَبْصَار بَصَرٌ کی جمع ہے۔

= یُدَبِّرُ الْاَمْرَ۔ کارخانہ ہستی کے جملہ امور کا انتظام و انصرام کرتا ہے۔
دَبَّرَ یُدَبِّرُ تَدْبِیْرٌ۔ (تفعیل) تدبیر کرنا۔ چلانے کا انتظام کرنا۔
= اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۔ الھمزۃ للانکار الواقع۔ ہمزہ انکار واقع کے لئے ہے۔ ف حرف عطف ہے اور عبارت محذوف پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اذا اعترفتم بربوبیتہٖ جب تم اس کی ربوبیت کا اعتراف کرتے ہو تو کیوں نہیں تقویٰ اختیار کرتے۔ تقویٰ کے معنی ڈرنا یا بچنا کے ہیں۔ پہلی صورت میں اس کا مطلب ہوگا۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ عَذَابَہٗ پھر اس کے عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے۔
دوسری صورت میں اس کا مطلب ہوگا۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ الشِّرْکَ فِی الْعُبُوْدِیَّۃِ۔ تو پھر اس کی عبادت میں شرک کرنے سے کیوں نہیں بچتے۔
۱۰: ۳۲ = اَلْحَقُّ۔ رَبُّکُمْ کی صفت ہے۔
= مَاذَا۔ مَا استفہامیہ ہے اور ذا بمعنی الذی۔ یعنی کیا ہے۔ کون ہے۔ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ۔ کیا ہے حق کے بعد سوائے گمراہی کے۔
= فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ۔ اَنّٰی اسم ظرف ہے۔
(۱)۔ جب ظرف زمان ہو تو بمعنی مَتٰی۔ جب۔ جس وقت۔
(۲)۔ اگر ظرف مکان ہو تو بمعنی اَیْنَ۔ جہاں۔ کہاں۔ ہوتا ہے۔
(۳)۔ اگر استفہامیہ ہو تو بمعنی کَیْفَ۔ کیسے۔ کیونکر۔ ہوتا ہے
آیت ہذا میں ۲۔ اور ۳۔ ہر دو معنی ہو سکتے ہیں۔ یعنی تم کدھر بھٹکائے جا رہے ہو۔ یا تم کیسے بھٹکائے جا رہے ہو۔ تُصْرَفُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے تم پھیرے جاتے ہو۔ تمہیں پھیر دیا جا رہا ہے۔ صَرْفٌ۔ سے بمعنی پھرنا۔ اس سے تَصْرِیْفٌ پھیرنا۔ بدلنا (باب تفعیل سے)
۱۰: ۳۳ = کَذٰلِکَ۔ اسی طرح۔
= فَسَقُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے فسق کیا۔ انہوں نے نافرمانی کی۔ وہ حدود شریعت سے نکل گئے۔

یعنی جس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ حق نہ ہوگا تو نتیجۃً گمراہی ہوگی۔ اسی طرح تیرے رب کا فرمان فسقوں کے بارہ میں پورا ہو کر رہیگا۔ کہ یہ چونکہ حدود شریعت سے نکل گئے ہیں لہذا اب یہ ایمان لانے سے رہے۔ یعنی اب یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اَنَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ بدل ہے الکلمۃ کا۔
۱۰: ۳۴ - ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ۔ ہے کوئی تمہارے خود ساختہ معبودوں میں سے؟
= مَنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ جو ابتدائی تخلیق کرے۔ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ۔ پھر (فنا کے بعد) اس کا اعادہ

کرے۔ یعنی دوبارہ پیدا کرے۔

یہ سوال استفہام انکاری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ معبودانِ باطل میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کرسکتا۔

= تُؤْفَكُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ اَفَكَ يَاْفِكُ (ضَرَبَ) اَفِكَ يَاْفَكُ (سَمِعَ) جھوٹ بولنا۔ اَفَكَهٗ عَنْ رَاْيِهٖ۔ کسی کو اپنی رائے سے پھیر دینا۔

اِفْكٌ کے اصلی معنی کسی شے کا اس کی اصلی جانب سے منہ پھیرنا ہے۔ پس جو بات اپنی اصلی صورت سے پھر گئی اس کو افک کہیں گے۔ جھوٹ اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے ان کو افک کہا گیا ہے۔

تُؤْفَكُوْنَ۔ تم کدھر پھیرے جا رہے ہو۔ یہاں اعتقاد میں حق سے باطل کی طرف۔ قول میں راستی سے دروغ گوئی کی طرف۔ اور فعل میں نکوکاری سے بدکاری کی طرف پھیرا جانا مراد ہے۔

۱۰ : ۳۵ = لَا يَهِدِّيْٓ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب اصل میں يَهْتَدِيْ تھا۔ بمعنی وہ ہدایت نہیں پاتا ہے۔ وہ راہ نہیں پاتا ہے۔

= يُهْدٰى۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اس کو ہدایت کی جائے۔ اس کی رہنمائی کی جائے

= لَا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى۔ جو از خود راہ نہ پائے مگر یہ کہ اس کی راہنمائی کی جائے۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ الهدی سے یہاں مراد نقل وحرکت ہے چنانچہ جب کسی عورت کی ڈولی اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے تو کہتے ہیں اهديت المرأةُ الى زوجها هدى۔

اسی طرح قربانی کو جو حرم کی طرف لے جائی جاتی ہے الهدی کہتے ہیں۔ اور تحفہ کو ہدیہ اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک آدمی سے دوسرے آدمی کے پاس منتقل ہوتا ہے۔ اسی طرح جو آدمی دوسرے دو آدمیوں کے درمیان ان کے سہارے چلتا ہو۔ اس کے متعلق کہتے ہیں۔ فلان يهادى بين اثنين۔ پس جب ثابت ہوگیا کہ الهدی کے معنی نقل وحرکت کے ہیں۔ تو اس آیہ کے معنی یہ ہوئے کہ جو خود بخود ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ اسے اٹھا کر وہاں لیجایا جائے۔

= فَمَا لَكُمْ۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔

= كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ۔ کیسے فیصلے کرتے ہو۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ حُكْمٌ۔ تم حکم کرتے ہو۔ تم فیصلہ کرتے ہو۔

۱۰ : ۳۶ = لَا يُغْنِيْ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب اَغْنٰى يُغْنِيْ اِغْنَاءٌ (اِفْعَالٌ) فائدہ نہیں دیگا بے نیاز نہیں کرے گا۔ اَغْنٰى مِنْ۔ کسی چیز سے بے نیاز کرنا۔ اس کا قائم مقام ہوکر اس کی ضروریات پوری کرنا

۱۰ : ۳۷ = مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اس کی تقدیر یوں ہے

ماکان ھذا القراٰن لان یفتریٰ من دون اللہِ۔ جیساکہ قرآن میں آیا ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافۃً (۹:۱۲۲) ایسا نہیں ہوسکتا کہ مومن نکل کھڑے ہوں سارے کے سارے۔

اس آیت کا مطلب ہوگا کہ یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بنا سکے۔

افتراء بمعنی اختلاق۔ گھڑنا۔ یعنی کسی اور کا خود ساختہ ہو۔ کَانَ فعل ناقص۔ ھٰذا اسم کان۔ القرآن تعریف اسم۔ ان یفتریٰ خبر اول کَانَ مِنْ دُوْنِ اللہِ خبر ثانی۔

= وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ۔ تَصْدِیْقَ۔ کا نصب دو وجہ سے ہوسکتا ہے!

(۱) کہ اس سے قبل کَانَ مقدر ہے اور یہ اس کی خبر ہے۔ یا

(۲) اس سے قبل فعل اَنْزَلَہٗ محذوف ہے اور یہ فعل محذوف کی علت ہے۔ یَدَیْہِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القراٰن ہے۔

= تَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ۔ تَفْصِیْلَ کا نصب بھی مثل تَصْدِیْقَ کے ہے۔ اَلْکِتٰبِ سے مراد وہ اصولی تعلیمات۔ حقائق و شرائع جو تمام کتب آسمانی کا لب لباب ہیں۔

= لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ یعنی اس کے من رب العٰلمین ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

۱۰:۳۸ = اَمْ۔ کیا۔ استفہام انکاری ہے۔

= قُلْ فَاْتُوْا۔ ای قل ان کان الامر کما تقولون فاتوا ...... الخ

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کہ اگر حقیقت الامر وہی ہے جو تم کہتے ہو تو لے آؤ۔

= وَادْعُوْا۔ للمعاونۃ۔ اپنی معاونت کے لئے بلالو۔

۱۰:۳۹ = بَلْ۔ بلکہ۔ (ملاحظہ ہو ۲:۱۳۵)۔

آیۃ ہٰذا میں اس کا استعمال ماقبل کے ابطال کے لئے ہے کہ ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ یہ کلام من گھڑت اور خود ساختہ ہے (ام یقولون افترٰیہُ) اور مابعد کے اثبات کے لئے کہ (حقیقت یہ ہے) وہ اس کلام کو پوری طرح سمجھ نہیں پائے اور نہ ہی اس کلام کا انجام (جس کی وہ خبر دیتا ہے) ابھی تک ان کے سامنے آیا ہے۔

= کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ۔ کَذَّبُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے جھٹلایا (باب تفعیل) ب تعدیہ کے لئے ہے اس صورت میں مطلب ہوگا۔ کَذَّبُوْا ب انہوں نے جھٹلایا اور اس سے اگلا جملہ مَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ (مفعول ہوگا۔ انہوں نے جھٹلایا (اس کلام کو) جس کے علم کو وہ احاطہ ادراک میں نہ لاسکے (ہٖ ضمیر القرآن کے لئے ہے) مَا موصولہ ہے لَمْ یُحِیْطُوْا۔ مضارع نفی جحد بلَمْ بمعنی ماضی۔ انہوں نے احاطہ نہ کیا۔ وہ حاوی نہ ہوئے۔ انہوں نے پوری طرح نہ جانا۔ عِلْمِہٖ مضاف۔

مضاف الیہ - اس کے علم کو (یعنی قرآن حکیم کے جملہ علوم کو) یعنی اس چیز (قرآن حکیم) کو جسے وہ پوری طرح نہ جان سکے۔ انہوں نے جھٹلا دیا۔ اس کا انکار کردیا۔ یا انہوں نے تکذیب کی اس چیز کی جس کے معارف پر وہ مکمل آگہی حاصل نہ کر سکے۔

= لَمَّا۔ حرف نفی۔ لَمَّا سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے وہ زمانہ حال تک ممتد۔ مسلسل ہوتی ہے (ابھی تک نہیں) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (۲: ۲۱۴)

= تَأْوِيْلُهٗ۔ تَأْوِيْلٌ (تفعیل) اَوْلٌ سے مشتق ہے جس کا معنی کسی چیز کا اپنی اصل کی طرف رجوع کرنے کے ہیں۔ اور جس مقام کی طرف کوئی چیز لوٹ کر آتے اسے مَوْئِلٌ کہتے ہیں (یعنی جائے بازگشت) کہا جاتا ہے۔ لوٹ آنے کی جگہ۔ جائے پناہ۔

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا۔ (۱۸: ۵۸) بلکہ ان کے لئے ایک مقررہ وقت ہے بدوں جس کے وہ کوئی پناہ گاہ نہ پائیں گے۔

پس تَأْوِيْلٌ کسی چیز کو اس کی غایت کی طرف لوٹانا کے ہیں جو اس سے بلحاظ علم یا عمل کے مقصود ہوتی ہے۔ چنانچہ غایت علمی کے متعلق فرمایا۔ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ (۳: ۷) حالانکہ اس کی مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

غایت عمل کے متعلق ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَأْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَأْتِيْ تَأْوِيْلُهٗ (۷: ۵۳) کیا اب صرف وہ اس کی تاویل یعنی وعدہ عذاب کے انجام کار کا انتظار کر رہے ہیں جس دن اس وعدہ عذاب کے نتائج سامنے آجائیں گے۔ یعنی اس دن سے جو غایت مقصود ہے وہ عملی طور پر ان کے سامنے ظاہر ہوجائے گی۔

آیۃ ہذا میں اسی عملی غایت کی طرف اشارہ ہے یعنی ابھی تک وہ اجر و ثواب یا سزا و عذاب جس کا ذکر قرآن حکیم میں ہوا ہے پردہ غیب میں مستور ہے اور ابھی تک اس کا وقوع نہیں ہوا۔

اور ترجمہ آیت ہذا کا ہوگا۔ جس کی حقیقت یا انجام کار ابھی تک ان پر ظاہر بھی نہیں ہوا۔

۱۰: ۴۱ = بَرِيْٓئُوْنَ۔ بیزار۔ بے تعلق۔ بری الذمہ۔

۱۰: ۴۲ = يَسْتَمِعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِسْتِمَاعٌ (افتعال) سے وہ سنتے ہیں۔ وہ کان لگا کر سنتے ہیں۔

= تُسْمِعُ۔ اِسْمَاعٌ (افعال) سے مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو سناتا ہے۔ تو سنائیگا۔

= الصُّمَّ۔ جمع۔ اس کا واحد اَصَمُّ ہے۔ اس کی مؤنث واحد صَمَّآءُ ہے۔ دونوں کی جمع صُمٌّ و صُمَّانٌ

ہے صَمَّ يَصَمُّ صَمَمًا وَصَمًّا اونچا سننا۔ بالکل نہ سننا۔ بہرہ ہونا۔

۱۰:۴۳ = عُمْيٌ۔ اندھے۔ آنکھوں سے اندھے یا دل کے اندھے۔ دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اَعْمٰی کی جمع۔ عُمْيَاءُ واحد مؤنث۔ ہر دو کی جمع عُمْيٌ ہے۔ عَمِيَ يَعْمٰی (سَمِعَ) عَمًى۔ اندھا ہونا۔ دل کا اندھا ہونا۔

۱۰:۴۵ = يَوْمَ۔ ای اذکر یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یاد کرو اس دن کو

= يَحْشُرُهُمْ۔ جب وہ ان کو اکٹھا کریگا۔

= كَاَنْ۔ گویا کہ۔ كَاَنْ اصل میں كَاَنَّ ہی تھا۔ اسی کی طرح اس کا معنوی فائدہ بھی ہے لیکن تخفیف نون کے بعد عمل اور لفظی تصرف ساقط ہوجاتا ہے۔ اب نہ اسم کو نصب دے سکتا ہے اور نہ خبر کو رفع جو كَاَنَّ کا خصوصی عمل ہے

= لَمْ يَلْبَثُوْا۔ مضارع نفی حجد بلم۔ جمع مذکر غائب۔ وہ نہیں ٹھہرے۔ وہ نہیں رہے۔ لَبِثٌ (باب سَمِعَ)

= يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ۔ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے (بھی) لیکن ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکیں گے۔ اس سے اور رنج وصدمہ بڑھے گا کیونکہ شناسا لوگوں سے توقع نفع کی ہوا کرتی ہے۔

اور جس دن ایسا ہوگا کہ اللہ ان سب کو اپنے حضور جمع کریگا۔ اس دن انہیں ایسا معلوم ہوگا گویا (دنیا میں) اس سے زیادہ نہیں ٹھہرے جیسے گھڑی بھر کو لوگ ٹھہر جائیں (ترجمان القرآن)

= قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔ اس میں مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔ صفت ہے اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ کی۔ اور ترجمہ یوں ہوگا:۔

تحقیق گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا۔ اور وہ ہرگز ہدایت یافتہ نہ تھے۔ (راہِ راست پر نہ تھے) (تفہیم القرآن۔ ضیاء القرآن)

یا: ترجمہ یوں ہوگا۔ جن لوگوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا۔ اور راہ ہدایت سے انکار کیا۔ وہ سخت گھاٹے میں رہے۔ (عبد اللہ یوسف علی)

۱۰:۴۶ = اِمَّا۔ اگر۔ یا۔ خواہ۔

= نُرِيَنَّكَ۔ نُرِيَنَّ۔ مضارع۔ جمع متکلم بانون ثقیلہ۔ كَ۔ ضمیر مفعول۔ واحد مذکر حاضر۔ (اگر۔ یا۔ خواہ)

ہم تجھے دکھادیں ۔
= نَعِدُ هُمْ ۔ مضارع جمع متکلم هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ ہم وعدہ عذاب کرتے ہیں وَعْدٌ مصدر (باب ضرب)
= نَتَوَفَّيَنَّكَ ۔ مضارع جمع متکلم با نون تاکید ثقیلہ تَوَفِّیٌ مصدر ۔ (باب تفعّل) ہم تیری زندگی پوری کردیں ۔ ہم تیری روح قبض کرلیں ۔ ہم تجھے وفات دیدیں ۔
= ثُمَّ ۔ واؤ کے معنی میں یہاں استعمال ہوا ہے بعض نے اسے فتح سے پڑھا ہے ۔ ثَمَّ بمعنی وہاں ۔ ثُمَّ پھر ۔
= شَهِيدٌ بمعنی شَاهِدٌ ۔ گواہ ۔ علم رکھنے والا ۔ یا اس سے مراد مقتضائے شہادت ہے یعنی عقاب ۔ یعنی ثُمَّ اللّٰهُ يُعَاقِبُ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو ان کے افعال کا بدلہ دیں گے ۔

کبھی شہادت کے معنی فیصلہ اور حکم کے آتے ہیں ۔ جیسے فرمایا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا (۱۲ : ۲۶) اس کے قبیلہ میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا ۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن برے نتائج یا عذاب سے ہم ان کو ڈرا رہے ہیں ان میں سے بعض نتائج کو بھگتنا ۔ ہم خواہ آپ کو (آپ کی زندگی میں ہی) دکھادیں یا اس سے قبل ہی آپ کو اٹھالیں (اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا) بہرصورت ان کی بازگشت ہماری ہی طرف ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں (اس لئے وہ نتائج سے بچ نہیں سکیں گے آپ کے جیتے جی نہیں تو آپ کے بعد یہاں نہیں تو آخرت میں اپنے کئے کا بدلہ ضرور پاکر رہیں گے)

۱۰ : ۴۷ = قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ (تو پھر) ان کے درمیان فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے کیونکہ رسول کی بعثت اتمام حجت ہے پھر کوئی امت عذر پیش نہیں کرسکتی کہ ہمارے پاس کوئی راہ ہدایت دکھانے والا آیا ہی نہ تھا ۔

یا بَيْنَهُمْ سے مراد بین امۃ و رسولٍ ہے کہ باوجود لوگوں کے ظلم و تشدد کے دعوت حق کو روکنے کے ۔ حق فتح مند ہوگا اور باطل نامراد ۔

۱۰ : ۴۸ = اَلْوَعْدُ : دھمکی ۔ عذاب کا وعدہ ۔ اکثر جگہ روز قیامت مراد ہے ۔ اسم و مصدر مرفوع معرف باللام ہے

۱۰ : ۴۹ = اَجَلٌ ۔ مدت مقررہ ۔ وقتِ معیّن ۔
= لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب ۔ وہ دیر نہیں کرسکتے ۔ وہ تاخیر نہیں کرسکتے ۔

اِسْتَأْخَرَ یَسْتَاْخِرُ اِسْتِئْخَارٌ (استفعال) اَخَرٌ مادہ۔
= لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ اِسْتِقْدَامٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر وہ اول نہیں ہو سکتے۔ وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ وہ تقدیم (تاخیر کی ضد) نہیں کر سکتے۔
۱۰: ۵۰ = اَرَاَیْتُمْ۔ اس میں بلفظ استفہام تنبیہ کے معنی میں ہے۔ ماضی جمع مذکر حاضر کیا تم نے دیکھا۔ کیا تم نے سوچا۔ کیا تم نے غور کیا۔ بمعنی اَخْبِرُوْنِیْ ہے (بھلا) مجھے بتاؤ تو سہی
= بَیَاتًا۔ رات میں آپڑنا۔ رات میں سوتے دشمن پر حملہ کرنا۔ شبخون مارنا۔ رات کو آنا۔ جیسے نَجَاءَھَا بَأْسُنَا بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ (۷: ۴) پس آیا ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت (جب کہ وہ سوتے تھے) یا (دن کو) جب وہ قیلولہ (دن کا آرام) کرتے تھے۔
بَیْتٌ۔ انسان کا رات کا ٹھکانہ۔ بعد میں مطلق مسکن کے لئے اور مکان کے لئے اسے بَیْتٌ (گھر) کہا جانے لگا۔
= مَاذَا۔ کیا چیز ہے۔ کیا ہے یہ۔ اس میں مَا استفہام کے لئے اور ذا موصولہ ہے گویا یہ مَا اور ذَا سے مرکب ہے۔ بعض اس کو بسیط کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک مَاذَا پورا اسم جنس ہے یا موصول ہے بمعنی الذی یا پورا استفہام ہے۔ بمعنی کیا۔ کیسے۔ جیسے مَاذَا تَفْعَلُ۔ تو کیا کرتا ہے
= یَسْتَعْجِلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب باب استفعال۔ وہ جلدی مانگتا ہے۔ اس میں جلدی چاہتا ہے یہاں جمع کے صیغہ میں استعمال ہوا ہے۔ وہ جلدی مانگ رہے ہیں۔
= مِنْہُ۔ میں ضمیر ہٗ یا عذاب کے لئے ہے۔ ای من العذاب۔ اس صورت میں مِنْ تبعیضیہ ہے یعنی عذاب میں سے کچھ۔ یا ضمیر کا مرجع اللہ ہے۔ ای من اللہ۔ اللہ سے جلدی عذاب کی طلب کر رہے ہیں۔
آیتہ ہذا میں اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُہٗ بَیَاتًا اَوْ نَھَارًا شرط ہے اور جواب شرط محذوف ہے۔ یعنی اگر اللہ کا عذاب تم پر رات کو یا دن کے وقت آپڑے (تو تم کیا کر سکتے ہو۔ جب حالت یہ ہے کہ کچھ نہیں کر سکیں گے تو مَاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْہُ الْمُجْرِمُوْنَ تو کس لئے اللہ سے جلدی کا مطالبہ کر رہے ہیں یہ مجرم لوگ
۱۰: ۵۱ = اَثُمَّ اِذَا مَا۔ الف استفہام کے لئے۔ ثُمَّ پھر اِذَا مَا۔ یعنی کب۔ تب
= بِہٖ۔ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ بھی ہو سکتا ہے اور عذاب بھی۔ پھر کیا تم اس (عذاب) کے واقع ہونے پر ہی ایمان لاؤ گے۔ پھر کیا جب آہی جائے گا تو تم ایمان لاؤ گے۔ (اصل میں منکرین اسلام کا عذاب پر ایمان ہی نہ تھا تب ہی تو وہ کہتے تھے: وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (آیۃ ۴۸) اور اسی لئے وہ اس کی جلدی مچا رہے ہیں)

= آلْئٰنَ - ہر وہ لمحہ جو ماضی اور مستقبل کے مابین فرض کیا جاوے اسے آلْئٰنَ کہتے ہیں جیسے اَلْئٰنَ اَفْعَلُ كَذَا میں اب کرتا ہوں اَلْئٰنَ کا لفظ ہمیشہ الف لام تعریف کے ساتھ استعمال ہوتا ہے ۔ اٰنَ اصل میں اَوَانٌ تھا۔ ہمزہ کو حذف کر کے واؤ کو الف سے بدلا اس کے ساتھ الف لام تعریف کا شامل کر لیا تو اَلْئٰنَ ہو گیا۔ ظرف زمان ہے مبنی بر فتح ۔ بمعنی اب ۔

آلْئٰنَ - آ اَلْاٰنَ ہے - پہلا الف استفہام کے لئے ہے تقدیر کلام یوں ہے ویقال لھم آلْئٰنَ تؤمنون ای حین وقع العذاب ۔ اور ان سے کہا جائے گا کیا تم اب ایمان لاتے ہو ۔ جب عذاب وقوع پذیر ہو چکا۔

= وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ٥ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب عذاب کے لئے ہے واو حالیہ ہے حالانکہ تم اس کی جلدی مچا رہے تھے (اس کے جلدی نازل ہونے کے لئے بیتاب تھے)

۱۰:۵۲ = عَذَابَ الْخُلْدِ - مضاف مضاف الیہ۔ لیکن الخلد یہاں مبالغہ کے اظہار کے لئے صفت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔ عَذَابَ الْخُلْدِ دائمی عذاب

= هَلْ - استفہام انکاری ہے ۔

۱۰:۵۳ = يَسْتَنْبِئُوْنَكَ - مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِنْبَاءٌ (استفعال) مصدر كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ آپ سے خبر پوچھتے ہیں۔ نَبَأٌ سے ۔

= اَحَقٌّ هُوَ - میں هُوَ ضمیر کا مرجع عذاب موعود ہے

= اِيْ - ہاں - البتہ - حرف جواب ہے بمعنی نَعَمْ اور ہمیشہ قسم سے پہلے آتا ہے اور کلام مُقَدَّم کی تحقیق اور توثیق کے لئے وضع کیا گیا ہے ۔

= وَرَبِّیْٓ ای واللہِ - خدا کی قسم - بخدا ۔

= مُعْجِزِيْنَ - اسم فاعل - جمع مذکر - عاجز بنا دینے والے - ہرا دینے والے ۔

(منکرین حشر کا خیال تھا کہ قیامت نہیں آئے گی ۔ نہ حشر نہ نشر نہ عذاب نہ ثواب - لیکن ہو گا یہ سب کچھ ۔ ان چیزوں کے لانے سے وہ اللہ کو روک نہیں سکتے ۔ اس کو عاجز نہیں بنا سکتے ۔

۱۰:۵۴ = وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ سے قبل عبارت محذوف ہے ۔ سلسلہ کلام اس طرح ہے اور (آنے والا عذاب اس درجہ ہولناک ہے اور اس کا وقوع اس قدر یقینی ہے کہ) اگر ہر اس شخص کے پاس جس نے ظلم کیا ہے روئے زمین کی دولت بھی ہو تو ضرور اُسے اس عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدے ۔

= اَسَرُّوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب اِسْرَارٌ مصدر۔ اِفْعَالٌ سے۔ یہ اضداد میں سے ہے اَسَرَّ کے معنی چھپایا اس نے۔ پوشیدہ رکھا اس نے۔ یا اس نے ظاہر کیا۔
ابو عبید کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ندامت اور پشیمانی کا اظہار کیا۔ (ایسے ہولناک عذاب کو دیکھ کر ندامت کو چھپانا ناممکن ہے۔ اس وقت صبر اور تصنع سے کام لینا ناممکن ہے)
اور جنہوں نے اس کو چھپانے اور پوشیدہ رکھنے کے معنوں میں لیا ہے ان کے مطابق: شدتِ امر کی وجہ سے بول نہیں سکیں گے۔ لیکن دل ہی دل میں شرمندہ ہوں گے۔
= لَمَّا۔ جب۔

١٠:٥٥ = اَلَاۤ۔ تنبیہ کے لئے ہے۔ سن لو۔ جان لو۔ خبردار ہو جاؤ۔

١٠:٥٧ = مَوْعِظَةٌ۔ اسم مصدر۔ نصیحت۔ یعنی قرآن ایسی جامع کتاب ہے جس میں ہر قسم کی نصیحت موعظت۔ اوامر۔ نواہی۔ توحید وغیرہ مذکور ہے

١٠:٥٨ = قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ ای قل بفضل اللّٰه وبرحمته ان جاءت هذه الموعظة من ربكم فبذلك فليفرحوا۔
یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ یہ قرآن محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے پس چاہئے اس پر خوشیاں منائیں۔
ذٰلِكَ کا مشار الیہ الموعظة بھی ہو سکتا ہے (الخازن) یا اس کا اشارہ فضل اور رحمت کی طرف ہے۔ امام قرطبی کے قول کے مطابق اہل عرب ذٰلِكَ (واحد) کو واحد۔ تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ (العرب تاتی بذٰلك الواحد والاثنين والجمع) بحوالہ ضیاء القرآن
دوسری صورت میں فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا کا ترجمہ ہوگا۔
پس چاہئے کہ اس فضل و رحمت ربانی پر خوشیاں منائیں۔
هُوَ۔ ضمیر واحد مذکر غائب کی یا تو قرآن (الموعظة) کے لئے ہے۔ یا اللہ کی طرف سے فضل و رحمت کی عطاء کے لئے
= يَجْمَعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ جمع کرتے ہیں۔ یعنی دنیاوی مال و منال کا حصول۔

١٠:٥٩ = قُلْ۔ ای قل لكفار مكة (الخازن) (اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کفار مکہ سے کہہ دیجئے۔
= اَرَءَيْتُمْ۔ بھلا بتاؤ تو سہی۔ (نیز ملاحظہ ہو ١٠:٥٠)
= مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ میں مَا موصولہ ہے یعنی جو رزق اللہ تعالیٰ تمہیں دیتا ہے۔

= فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۔ تم خود ہی بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر دیتے ہو۔ جیسے کہ کفار کا قول تھا۔ وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا (۶ : ۱۳۹) یعنی کافروں نے کہا کہ جو ان مواشی کے پیٹ میں ہے وہ خالصۃً ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔

= تَفْتَرُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم جھوٹ باندھتے ہو، جھوٹے طور پر منسوب کرتے ہو۔ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) سے فَرٰى يَفْرِىْ فَرْىٌ (ضَرَبَ) فرٰی علیہ الکذب ۔ کسی کے ذمہ جھوٹی بات اور بہتان لگا دینا۔ یعنی معنی باب افتعال سے ہیں۔

۱۰ : ۶۰ = مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۔ میں مَا استفہامیہ توبیخ اور وعید کے لئے آیا ہے ۔ مبتداء ظَنُّ مضاف ۔ الَّذِيْنَ اسم موصول ۔ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ۔ صلہ اور موصول مل کر مضاف الیہ ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتداء کی خبر۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خلاف افتراء کا ارتکاب کرتے ہیں کیا خیال ہے اُن کا یوم القیامۃ کے متعلق ۔ ای اَیُّ شَیْءٍ ظنہم فی ذلک الیوم اِنّی فاعل بہم ۔ کیا خیال ہے ان کا کہ اُس دن میں ان کے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں (یعنی وہ اپنے کئے کی سزا بھگت کر ہی رہیں گے)

۱۰ : ۶۱ = شَاْنٍ (ش ء ن مادہ) کے معنی حالت اور اس اتفاقی معاملہ کے ہیں جو کسی کے مناسب حال ہو۔ اس کا اطلاق صرف اہم امور اور حالات پر ہوتا ہے۔

شان الرأس ۔ چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ جس سے انسان کا قوام ہے۔ اس کی جمع شُئُوْنٌ آتی ہے شَاْنٌ دھندا۔ فکر۔ حال ۔ کسی اہم معاملہ یا حال کو خواہ بُرا ہو یا بھلا۔ شَاْنٌ کہتے ہیں۔

= وَمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ ۔ مِنْهُ ۔ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب شَاْنٌ کے لئے ہے۔ ابو البقاء نے اس مِنْ کو اجلیہ کہا ہے یعنی جو اہم کام آپ کر رہے ہیں اور (اس کے ثبوت اور تقویت کے لئے) جو آیات قرآنی آپ پڑھتے ہیں انہیں ہم خوب جانتے ہیں۔ دوسرا مِنْ زائدہ ہے اور قرآن ۔ مفعول بہ ہے

= وَمَا تَكُوْنُ سے لے کر من قُرْاٰنٍ تک خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور وَلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ میں خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے تمام لوگوں سے ہے یعنی اَنْتُمْ جَمِيْعًا ۔ تم سب ۔ (مدارک التنزیل)

= شُهُوْدًا ۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ۔ حاضرین ۔ شَاهِدٌ کی جمع ہے بحالت نصب۔

= تُغِیْضُوْنَ فِیْہِ۔ تم گھستے ہو۔ تم لگتے ہو۔ تم مصروف ہوتے ہو۔

اَفَاضَ اِنَاءَہٗ کے معنی برتن کو لبالب بھر دینے کے ہیں یہاں تک کہ پانی اس سے نیچے گرنے لگے۔ اسی سے اَفَاضُوْا فِی الْحَدِیْثِ کا محاورہ مستعار ہے۔ جس کے معنی باتوں میں مشغول ہونے اور چرچا کرنے کے ہیں۔ چنانچہ قرآن میں ہے لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَفَضْتُمْ فِیْہِ (۲۴:۱۴) تو جس بات کا تم چرچا کرتے تھے اس کی وجہ سے تم پر .... نازل ہوتا۔

اور جگہ آیا ہے ھُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ۔ (۴۶:۸) وہ اس گفتگو کو خوب جانتا ہے جو تم اس کے بارہ میں کرتے ہو۔

لہٰذا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ۔ بمعنی جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو

= مَا یَعْزُبُ مضارع منفی واحد مذکر غائب عُزُوْبٌ مصدر۔ (باب نصر) غائب نہیں ہے۔ چھپا ہوا نہیں ہے۔ عَزَبٌ مرد بلا بیوی۔ یا عورت بلا شوہر

= مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّۃٍ۔ میں مِنْ زائد تاکید کے لئے آیا ہے مِثْقَالَ۔ اسم مفرد۔ ہموزن۔ برابر۔ ثِقْلٌ۔ بوجھ۔ وزن۔ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ۔ ذرہ برابر۔

= کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ روشن کھلی کتاب۔ لوح محفوظ۔

١٠:٦٣ = اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے۔

١٠:٦٤ = اَلْبُشْرٰی۔ خوشخبری۔

= لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔ جملہ معترضہ ہے۔ اللہ کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی کَلِمٰت۔ اقوال۔ وعدے۔

= ذٰلِکَ سے مراد۔ دنیوی و اخروی زندگی کے متعلق بشارت ہے۔

١٠:٦٥ = اَلْعِزَّۃَ۔ عزت۔ سرفرازی۔ غلبہ۔ قدرت۔ بزرگی۔ اقبال۔ عَزَّ یَعِزُّ کا مصدر ہے بطور اسم بھی مستعمل ہے۔

١٠:٦٦ = وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَاءَ۔ میں مَا۔ (۱) نافیہ ہے شُرَکَاءَ مفعول ہے یَدْعُوْنَ کا۔ اور یَتَّبِعُ کا مفعول محذوف ہے۔ اس طرح اس کا ترجمہ ہوگا۔ ع

وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کے شریک کے طور پر پکارتے ہیں دراصل کسی حقیقت کا اتباع نہیں کر رہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ مَا استفہامیہ ہے۔ اور ترجمہ یوں ہوگا۔

جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اللہ کا شریک سمجھ کر پکار رہے ہیں (آخر) وہ کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں

= اِنْ يَتَّبِعُوْنَ ۔ میں اِنْ نافیہ ہے اسی طرح اِنْ هُمْ میں بھی اِنْ نافیہ ہے۔
= يَخْرُصُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ خَرَصَ يَخْرُصُ (باب نَصَرَ) وہ اٹکل دوڑا رہے ہیں وہ قیاسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ اصل میں ہر وہ بات جو ظن وتخمین سے کہی جائے اسے خَرْصٌ کہا جاتا ہے عام اس سے کہ وہ اندازہ غلط ہو یا صحیح۔

۱۰: ۶۷ = هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا۔

تَسْكُنُوْا ۔ سَكَنَ يَسْكُنُ (نصر) سُكُوْنٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم سکون پذیر ہو۔ تم چین حاصل کرو۔ اصل میں تَسْكُنُوْنَ تھا۔ لام کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔

مُبْصِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر حالتِ نصب۔ اِبْصَارٌ مصدر (باب افعال) اِبصار کے معنی دیکھنا۔ جاننا۔ سمجھنا کے بھی آتے ہیں اور دکھانے اور سمجھانے کے بھی۔

اسی بناء پر مُبْصِرٌ کے معنی دیکھنے والا اور دکھانے والا دونوں ہو سکتے ہیں۔ جو خود روشن ہو وہ بھی مُبْصِر ہے اور جو دوسروں کو واضح اور روشن کر دے وہ بھی مُبْصِر ہے

آیت کا ترجمہ ہوگا۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ اور (جس نے تمہارے لئے) روشن دن بنا دیا۔

لیکن جب رات کو دن کے مقابلہ میں لایا گیا ہے تو تَسْكُنُوْا کے مقابلہ میں دن کے وقت کے لئے تتحرکوا متوقع تھا لیکن اس کو وہاں حذف کیا گیا۔ اسی طرح جب دن کے لئے مُبْصِرًا لایا گیا ہے تو اس کے مقابلہ میں رات کے وقت کے لئے مُظْلِمًا کا استعمال چاہیئے تھا جو یہاں محذوف ہے ۔ یعنی عبارت یوں ہوتی ۔ هو الذى جعل لكم الّيل مظلمًا لتسكنُوْا فيه وَالنهار مبصرًا لتتحركوا ۔ یعنی وہی ہے جس نے رات کو اندھیرا والی بنایا کہ تم (چونکہ عدم روشنی کی وجہ سے اور کوئی کام نہیں کر سکتے تو) اس میں تم آرام کرو۔ اور دن کو روشن بنایا (کہ تم اس کی روشنی میں اپنے کاروبار کے لئے چلو پھرو)

لیکن متن قرآن کے مطابق تسكنوا کی رعایت سے تتحركوا اور مُبْصِرًا کی رعایت سے مُظْلِمًا کو ذہن میں لانا مشکل نہیں۔

مُبْصِرًا ۔ یہاں بمعنی روشن ۔ یا دوسروں کو روشن کرنے والا۔ دیکھنے والا۔ یا دکھانے والا دونوں صحیح ہیں ۔ دیکھنے والا کے معنی میں یہ ترکیب ایسی ہے جیسے کہتے ہیں نَهَارُهٗ صَائِمٌ اس کا دن روزہ رکھتا ہے ۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے۔ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرنے کے ظرف کی طرف کر دی ۔ جیسا ہم اردو میں بولتے ہیں ندی بہہ رہی ہے۔ حالانکہ

ندی ظرف مکان ہے۔ اور اپنی جگہ قائم ہے اس میں جو پانی ہے وہ بہہ رہا ہے اسی طرح مُبْصِرًا سے مراد یہ نہیں کہ دن دیکھ رہا ہے بلکہ لوگ دن کے وقت دیکھ رہے ہوتے ہیں

۱۰ : ۶۸ = اِنْ نافیہ ہے مِنْ زائدہ ہے تاکید نفی کے لئے آیا ہے

= سُلْطَانٍ ۔ حجت ۔ دلیل ۔ برہان ۔ سند ۔ زور ۔ قوت ۔ حکومت ۔ یہاں بمعنی دلیل اور سند کے مستعمل ہے ۔

= بِهٰذَا ۔ یعنی اس بیہودہ اور باطل قول کی اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۔

۱۰ : ۷۰ = مَتَاعٌ فِی الدُّنْيَا ۔ فِی الدُّنْيَا متعلق بہ مَتَاعَ ہے ۔ اور یہ مبتدا بھی ہوسکتا ہے اور خبر بھی ۔ اگر اسے مبتدا لیا جائے تو خبر محذوف مانی جائے گی اور اس کی تقدیر ہو گی ۔ لَهُمْ مَتَاعٌ فِی الدُّنْيَا ۔ ان کے لئے دنیا میں (چند روزہ) ساز و سامان ہے ۔ (اس کے مزے اڑالیں) اور اگر مَتَاعَ کو خبر لیا جائے تو مبتدا کو محذوف مانا جائے گا اور اس کی تقدیر ہوگی اِفْتِرَاءُهُمْ اوحَيَاتُهُمْ مَتَاعٌ فِی الدُّنْيَا ۔ ان کی بہتان بازی اور ان کی (یہ چند روزہ) زندگی دنیا کا (ہی) ساز و سامان ہیں ۔

۱۰ : ۷۱ = اُتْلُ ۔ امر ۔ واحد مذکر حاضر ۔ تو پڑھ ۔ تو تلاوت کر ۔ تِلَاوَةٌ سے ۔

= نَبَأٌ ۔ خبر ۔ اطلاع ۔

= كَبُرَ عَلٰى ۔ گراں گذرنا ۔ كَبُرَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ ۔ یہ کام اس کے لئے دشوار ہے ۔ اس کے لئے بھاری ہے ۔ كَبُرَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب کرم) ناگوار ہونا ۔

= تَذْكِيْرِیْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ میرا نصیحت کرنا ۔ میرا سمجھانا ۔ تَذْكِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر ہے ذِكْرٌ مادّہ ۔

= غُمَّةً ۔ تاریک ۔ مشتبہ ۔ مبہم ۔ دشوار ۔ پوشیدہ ۔

اَلْغَمُّ کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کو چھپا لینا ۔ اسی طرح بادل کو الغمام کہتے ہیں کہ وہ سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے ۔ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ۔ پھر تمہارا معاملہ تم پر مشتبہ نہ رہے ۔ یعنی اس کا کوئی پہلو تم پر پوشیدہ نہ رہ جائے جو بعد میں تمہارے لئے قلق و انضطراب کا باعث ہو ۔

= اِقْضُوْا اِلَیَّ ۔ تم کر گذرو ۔ تم فیصلہ کرلو ۔ قَضَاءٌ سے امر کا صیغہ ۔ جمع مذکر حاضر ۔

= لَا تُنْظِرُوْنِ ۔ تم مجھے ڈھیل نہ دو ۔ تم مجھے مہلت نہ دو ۔ اِنْظَارٌ سے مضارع منفی جمع مذکر حاضر ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے ۔

= مَقَامِیْ۔ اس کے مندرجہ ذیل معانی ہو سکتے ہیں
۱۔ اس سے کنایۃً "نفس" مراد ہے۔ جیسے قرآن میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ (۵۵:۴۶)
ای خاف ربہ۔
۲۔ بمعنی مکثی۔ میرا (تمہارے درمیان) رہنا۔
۳۔ ای قیامی علی الدعوۃ میرا دعوت دینے کے لئے کھڑا ہونا۔
۴۔ مقام کے معنی عزت کا مقام۔ مذکورہ بالا جملہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ
یعنی تم پر میرا عزت کا مقام گراں گذرتا ہے۔
اس آیت میں اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ شرط ہے
اور فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ جوابِ شرط ہے اور فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآئَکُمْ جواب شرط پر معطوف
یا فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ جملہ معترضہ ہو سکتا ہے اور فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآئَکُمْ جواب
شرط ہے۔ اَمْرَکُمْ مضاف مضاف الیہ ہو کر اجْمَعُوْا کا مفعول ہے اور شُرَکَآئَکُمْ کا عطف
اَمْرَکُمْ پر ہے اور مفعول معہٗ ہے۔
۱۰:۷۲ = فَاِنْ۔ بایں ہمہ اگر۔ اگر پھر بھی۔
= تَوَلَّیْتُمْ۔ تم پھرتے ہو۔ تم منہ موڑتے ہو۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تَوَلِّیٌ سے۔
۱۰:۷۳ = خَلٰٓئِفَ۔ خلیفہ کی جمع۔ جانشین۔ قائمقام۔ نائب۔ (یعنی ہم نے ان لوگوں کو جو حضرت
نوح علیہ السلام کے ہمراہ کشتی میں بچا لئے گئے ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین پر خلیفہ بنا دیا)
= اَلْمُنْذَرِیْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ وہ لوگ جن کو نافرمانی اور سرکشی کی سزا سے ڈرایا گیا۔ ڈرائے
جانے والے۔
۱۰:۷۴ = فَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا کَذَّبُوْا بِہٖ مِنْ قَبْلُ۔ پس نہ ہوئے وہ کہ ایمان
لاویں اس بات پر جس کو وہ جھٹلا چکے تھے (یعنی ان قوموں نے بھی اپنے پیشرؤوں کی طرح
بینات (روشن دلائل) کا انکار ہی کیا)
= اَلْمُعْتَدِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر منصوب اِعْتِدَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) سے۔ حق سے ہٹنے والے
حد سے تجاوز کرنے والے۔ اَلْمُعْتَدِ۔ اسے کہتے ہیں جو اپنے نفس کی خواہش کی تعمیل میں حق
و انصاف کی حدود سے تجاوز کر جائے۔
الاعتداء معناہ تجاوز حدود الحق والعدل اتباعًا لھوی النفس وشھوتھا
(المنار)

۱۰: ۷۵ = مَلَاۡئِہٖ ۔ مضاف مضاف الیہ اس کے سرداروں کی جماعت۔
اَلْمَلَاُ ۔ اسم جمع ۔ سرداروں کی اور بڑے لوگوں کی جماعت ۔ سرداران قوم کی جماعت ۔ مَلْاٌ سے مشتق ہے۔ مَلَاَ یَمْلُؤُ (نصر) مَلْاٌ و مِلَاءَۃٌ ۔ بھرنا ۔ اَلْمِلْءُ ۔ وہ مقدار جس سے برتن بھر جائے ۔ قرآن میں ہے فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا (۳: ۹۱) سو ان میں سے کسی کا زمین بھر سونا بھی قبول نہ کیا جائیگا۔
اَلْمَلَاُ ۔ وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن وجمال سے اور نفوس کو ہیبت وجلال سے بھر دے
۱۰: ۷۷ = اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَکُمْ ۔ کیا تم حق کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جب وہ (یعنی حق) تمہارے سامنے ہے۔
۱۰: ۷۸ = لِتَلْفِتَنَا ۔ کہ تو ہم کو پھیر دے ۔ لَفَتَ یَلْفِتُ (ضرب) لَفْتٌ سے واحد مذکر حاضر ۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم ۔
= عَمَّا ۔ عَنْ مَّا
= تَکُوْنَ ۔ ای یَکُوْنَ ۔ یعنی اس لئے کہ اس سرزمین مصر میں تم دونوں کی سرداری ہو جائے
۱۰: ۷۹ = اِئْتُوْنِیْ ۔ میرے پاس لاؤ ۔ اس میں نون وقایہ ہے اور ی ضمیر واحد متکلم کی ۔
= سَاحِرٍ عَلِیْمٍ ۔ ماہر جادوگر ۔
۱۰: ۸۰ = اَلْقُوْا ۔ تم ڈالو اِلْقَاءٌ سے امر جمع مذکر حاضر ۔ مُلْقُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر ۔ ڈالنے والے (ہو)
۱۰: ۸۱ = اَلْقَوْا ماضی جمع مذکر غائب ۔ انہوں نے ڈالا ۔
= مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ ۔ یعنی جادو وہ نہیں جو میں لایا ہوں بلکہ جادو وہ ہے جو تم پیش کر رہے ہو
= سَیُبْطِلُہٗ ۔ سَیُمْحِقُہٗ او سَیُظْھِرُ بُطْلَانَہٗ ۔ یعنی اس کو مٹا دیگا یا اس کا بطلان (جھوٹ) ظاہر کر دیگا ۔
= لَا یُصْلِحُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب ۔ وہ نہیں سنوارتا ۔ وہ تقویت نہیں دیتا ۔ لَا یُقَوِّیْہِ (بیضاوی)
۱۰: ۸۲ = بِکَلِمٰتِہٖ ۔ اپنے احکام سے ۔ اپنے ارشادات سے ۔ اپنے دلائل قطعیہ سے ۔
= فَمَآ اٰمَنَ ۔ مَا نافیہ ہے اور اٰمَنَ ۔ اِیْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے،
= ذُرِّیَّۃٌ ۔ اَلذُّرِّیَّۃُ کے اصل معنی چھوٹی اولاد کے ہیں ۔ مگر عرف عام میں مطلق اولاد پر یہ لفظ بولا جاتا ہے اصل میں یہ لفظ جمع ہے لیکن واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یہ کس مادہ سے مشتق ہے اس میں علمائے لغت کا اختلاف ہے!
ذُرٌّ۔ ذَرْءٌ ذَرْوٌ اس کے مصادر بیان کئے گئے ہیں۔
یہاں ذُرِّیَّۃٌ سے مراد چھوٹی اولاد (نوجوان) لیا گیا ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔
بالکل چھوٹے بچوں کا ایمان لانا نہ لانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ اتنا شعور ہی نہیں رکھتے۔ نوجوان اس لئے یہاں مراد لیا گیا ہے کہ ان کے اس فعل سے جو دوسری جانب سے ظلم وستم وعذاب وعتاب کا طوفان اٹھ کھڑا ہونے کا ڈر تھا اس کا مقابلہ جوان خون ہی کر سکتا ہے بوڑھے اس کی تاب نہیں لا سکتے۔
اور اس کی مثال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بھی ملتی ہے کہ آپ کی دعوتِ حق پر پہلے پہل جو اصحاب ایمان لائے تھے وہ سب نوجوان ہی تھے۔ حضرت علی بن ابیطالب حضرت جعفر طیارؓ حضرت زبیر حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت مُصعب بن عمیر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ تمام حضرات قبول اسلام کے وقت ۲۰ سال سے کم عمر کے تھے۔
ابتدائی مسلمانوں میں صرف حضرت عبیدہ بن حارث ہی ایسے تھے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عمر کے تھے۔ اس لئے یہاں ذُرِّیَّۃٌ سے مراد نوجوان لینا ہی صحیح ہے۔
= قَوْمِہٖ۔ میں ہٖ ضمیر کا مرجع کون ہے اس کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں۔
(۱) بعض کہتے ہیں کہ اس کا مرجع فرعون ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل تو ساری کی ساری ان پر ایمان لا چکی تھی اور ان کی نبوت ورسالت کو مانتی تھی اس لئے چند نوجوانوں کا ایمان لانا حضرت موسیٰؑ کی قوم کی منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ فرعون کی قوم سے چند اشخاص نے حضرت موسیٰؑ پر ایمان لایا تھا۔ مثلاً حضرت بی بی آسیہ رضؓ (فرعون کی بیوی) فرعون کا خزانچی۔ اس کی بیوی اور چند جادوگر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔
لیکن اگر قرآن کریم کے الفاظ پر غور کیا جائے تو ان کا یہ استدلال چنداں وزنی نہیں ہے علماء ادب کی تحقیق کے مطابق اگر اٰمَنَ کا صلہ بِ ہو تو اس کے معنی کسی پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر اس کا صلہ لَ ہو تو پھر اس کا معنی اطاعت وانقیاد کے ہوتے ہیں یعنی کسی کی بات ماننا اور اس کے کہے پر چلنا اور عمل کرنا۔ یہاں اٰمَنَ کا صلہ ب نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کی اکثریت کا کفر ثابت ہو بلکہ اٰمَنَ لِ استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ حضرتِ موسیٰؑ کی رسالت کو مانتے تھے لیکن اس معرکۂ حق وباطل میں آپ کا ساتھ دے کر فرعون اور اس کی قوم کے ظلم وستم کا سامنا کرنا نہیں چاہتے تھے
(۲) دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس کا مرجع مُوسٰی ہے اس کی ایک وجہ تو وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی

اور دوسری یہ کہ ضمیر ہمیشہ قریب تر کی طرف راجع ہوتی ہے اور یہاں قریب تر مُوسٰی کا لفظ ہے نہ کہ فِرْعَوْنَ کا۔

= مَلَائِهِمْ۔ ان کے سرداران۔ ان کے سرداروں کی جماعت۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس میں هِمْ ضمیر کا مرجع کون ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱)، هِمْ کا مرجع ذُرِّيَّةٌ ہے اور یہاں مراد خود بنی اسرائیل کے وہ نوجوان ہیں جو حضرت موسٰی علیہ السلام کی پیروی میں کھلم کھلا آگے آگئے تھے وہ اپنے سرداران یعنی بڑے بوڑھوں سے ڈرتے تھے کیونکہ اگرچہ ان کے بوڑھے حضرت موسٰیؑ کو مانتے تھے لیکن کھل کر سامنے آنے سے فرعون کے ظلم وعتاب سے بچنے کے لئے گریز کرتے تھے۔ اور انہیں یہ خدشہ تھا کہ ان کے نوجوانوں کی دیدہ دلیری سے کہیں ساری قوم مورد عتاب نہ ہو جائے اس لئے وہ اپنے نوجوانوں کے اس اقدام پر خوش نہ تھے اور ان کو سختی سے روکتے تھے۔

(۲) اس کا مرجع فرعون ہے اور فرعون کے لئے ضمیر جمع لانے کی دو وجوہات ہیں۔

ا۔ فرعون کے لئے۔ جمع کی ضمیر اس کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے

(ب)، فرعون سے مراد آل فرعون ہے جیسے ربیعہ اور مضر قبیلے کے افراد اپنے سرداروں کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہاں هِمْ سے مراد آل فرعون ہے۔

= يَفْتِنَهُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب فَتْنٌ سے اَنْ کے عمل کی وجہ سے منصوب ہے هُمْ ضمیر مفعول۔ اَلْفَتْنُ کے اصل معنٰی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو سکے۔ اس لحاظ سے کسی انسان کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ (۵۱:۱۳)۔ اس دن جب ان کو آگ میں الٹا سیدھا کیا جائے گا۔ اس کا اطلاق نفس عذاب پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ (۵۱:۱۴) اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یعنی عذاب کا مزہ چکھو۔

یہ لفظ قرآن میں متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔ آزمائش، مصیبت۔ فساد تختہ مشق۔ عبرت۔ وغیرہ۔

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ۔ میں يَفْتِنُ صیغہ واحد مذکر غائب استعمال ہوا ہے۔ اس کا فاعل یا تو (۱)، فرعون ہے اور صیغہ جمع اس لئے نہیں لایا گیا کہ سرداران فرعون بھی اس کے تابع امر تھے (خازن) یا (۲) فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِمْ ہے جیسا کہ عبداللہ یوسف علی نے اپنے ترجمہ میں استعمال کیا ہے کہ وہ انہیں کسی عذاب میں مبتلا نہ کر دیں۔

= عَالٍ - سرکش - متکبر - غالب - عُلُوٌّ سے صیغہ اسم فاعل واحد مذکر۔ عالٍ اصل میں عالِوٌ تھا۔ واؤ پہلے ی ہوا پھر گر گیا۔ کیونکہ جو واو اسم فاعل میں کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو وہ ی ہو کر گر پڑتا ہے۔

= مُسْرِفِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِسْرَافٌ مصدر ۔ حدّ اعتدال سے یا حدّ مقررسے بڑھنے والے بیجا صرف کرنے والے۔

۱۰: ۸۴ = یٰقَوْمِ ۔ اے میری قوم ۔ یہاں قوم سے مراد وہ نوجوان ہیں جو آیۃ ماقبل میں بالفاظ ذُرِّیَّۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ ۔ مذکور ہیں۔

۱۰: ۸۵ = فِتْنَۃً ۔ تختۂ مشق ۔ ملاحظہ ہو آیۂ ماقبل یَفْتِنَھُمْ ۔

۱۰: ۸۷ = تَبَوَّاٰ ۔ مضارع تثنیہ مذکر حاضر۔ تم دونوں ٹھہراؤ ۔ تم دونوں اتارو۔ تم دونوں جگہ تیار کرو تَبَوُّءٌ (تَفَعُّلٌ)

= قِبْلَۃً ۔ کعبہ کا رُخ جو نماز میں سامنے ہوتا ہے ۔ سامنے کا رُخ ۔ جیسے اَیْنَ قِبْلَتُکَ ۔ تمہارا رُخ کدھر کو ہے ۔ جو چیز منہ کے سامنے ہو اسے بھی قبلہ کہتے ہیں ۔ نماز پڑھنے والے کے سامنے کعبہ ہوتا ہے اس لئے اسے بھی قبلہ کہتے ہیں۔

اصل لغت میں القبلہ بالمقابل آدمی کی حالت کو کہا جاتا ہے جیسے جِلْسَۃٌ و قِعْدَۃٌ ۔ عرف میں اس جہت کو قبلہ کہا جاتا ہے جس کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی جاتی ہے۔

یہاں قبلہ سے مراد نماز کا مقام ہے فرعون نے چونکہ نماز پڑھنے کی ممانعت کردی تھی اس لئے بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں ہی کو مقام نماز بنالو۔ اور وہاں نماز پڑھا کرو۔

اس آیہ میں تثنیہ کی ضمیر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی طرف راجع ہے پھر جمع کی ضمیر ہے جس میں تمام قوم شامل ہے ۔ اور پھر بَشِّرْ میں ضمیر واحد ہے جو حضرت موسیٰ کی طرف راجع ہے۔

= لِیُضِلُّوْا ۔ میں لام تعلیل کا ہے ۔ یہ اس لئے کہ وہ گمراہ کریں۔

۱۰: ۸۸ = اِطْمِسْ ۔ امر واحد مذکر حاضر ۔ تو مٹادے طَمْسٌ سے محو کرنا ۔ مٹا دینا۔

اِطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ ۔ ان کے مال تباہ کردے ۔ ان کے مال غارت کردے ۔ جیسے قرآن میں ہے وَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۔ جب تارے مٹا دیئے جائیں گے ۔ یا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِھِمْ ۔ (۳۶: ۶۶) ۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کی روشنی کو مٹادیں۔

= اُشْدُدْ = امر واحد مذکر حاضر ۔ تو سخت کردے ۔ شَدٌّ سے (باب نصر ۔ ضرب) تو ان کے

دلوں پر) مہر لگا دے۔

ترجمہ آیۃ:۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیوی زندگی میں سامان آرائش اور مال و دولت اکڈے رکھے ہیں اے ہمارے پروردگار کیا یہ اس لئے دے رکھے ہیں کہ وہ (لوگوں کو) تیری راہ سے گمراہ کرتے پھریں۔ (رَبَّنَا اطْمِسْ .... عَلٰی قُلُوْبِهِمْ جملہ دعائیہ ہے کافروں کے لئے بد دعا ہے) اے ہمارے پروردگار ان کے اموال کو تباہ کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے (ان پر مہریں لگا دے)۔ (فَلَا یُؤْمِنُوْا ...... اَلِیْم جواب دعاء ہے) تاکہ جب تک وہ عذاب دردناک نہ دیکھ لیں وہ ایمان نہ لائیں۔ (یعنی ایمان کی دولت اب ان کو آسانی سے میسر نہ آسکے بلکہ اس سے پیشتر وہ کئے کی خاطر خواہ سزا بصورت عذاب الیم چکھ نہ لیں)

١٠:٨٩ = اِسْتَقِيْمَا - امر تثنیہ مذکر حاضر۔ تم دونوں ثابت قدم رہو۔ اسْتِقَامَةٌ سے (باب استفعال)

= لَا تَتَّبِعٰنِّ ۔ فعل نہی تثنیہ مذکر حاضر۔ با نون ثقیلہ اِتِّبَاعٌ مصدر (افتعال) تم دونوں ہرگز پیروی نہ کرنا۔ تم دونوں ہرگز اتباع نہ کرنا۔

١٠:٩٠ = جٰوَزْنَا ۔ ماضی جمع متکلم مُجَاوَزَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) سے ہم نے پار کر دیا

= اَدْرَكَهُ - اس نے اس کو پالیا۔ اِدْرَاكٌ سے جس کے معنی کسی شے کو پوری طرح پالینے کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر کا مرجع فرعون ہے

= اَلْغَرَقُ ۔ اسم فعل ۔ ڈوبنا ۔ غرقابی۔

اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۔ جب غرقابی نے اس کو اچھی طرح آلیا۔ یعنی جب اس کا غرق ہوجانا یقینی ہوگیا۔

١٠:٩١ = آٰلْئٰنَ ۔ اصل میں ءَ اَلْاٰنَ تھا۔ ءَ استفہام انکار و توبیخ کے لئے ہے اسم ظرف زمان ہے۔ اس کا عامل محذوف ہے۔ گویا عبارت کی تقدیر یوں ہے اَتُؤْمِنُ الْاٰنَ (حِيْنَ يَئِسْتَ مِنَ الْحَيٰوةِ) کیا اب ایمان لاتے ہو جب زندگی سے بالکل مایوس ہو گئے ہو۔ (اور موت سامنے دکھائی دے رہی ہے)

١٠:٩٢ = نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ ۔ ہم تیرے بدن کو بچالیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جو فرعون مصر میں حکمران تھا۔ وہ رعمیس ثانی (Rameses II) تھا جس کی لاش حنوط کی شکل میں مصر کی حنوط شدہ لاشوں میں دریافت ہوئی ہے (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا۔ زیر عنوان ممّی)

١٠: ٩٣ = بَوَّأْنَا - ہم نے جگہ دی - ہم نے مناسب مقام تیار کیا۔ ہم نے ٹھہرنے کی جگہ تیار کی۔ (ملاحظہ ہو ١٠: ٨٧) تَبْوِيَة سے ماضی جمع متکلم۔ مُبَوَّأَ۔ اسم ظرف۔ ٹھہرنے کی جگہ مسکن۔ بَوَاءٌ اس جگہ کو کہتے ہیں جو ہموار ہو اور اس کے کچھ اجزاء اوپر نیچے نہ ہوں۔

= صِدْقٍ۔ راستی۔ سچائی۔ نام نیک۔ سچی بات۔ عمدہ۔ پسندیدہ۔ صَدَقَ يَصْدُقُ کا مصدر ہے اس کے معنی لغت میں سچ کہنے اور سچ کر دکھانے کے ہیں۔ اور چونکہ یہ ذکر خیر کا سبب ہے اس لئے مجازاً نیک نام۔ ثناء اور ذکر خیر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اَلصِّدْقُ - اَلْكِذْبُ کی ضد ہے۔ اصل میں یہ دونوں قول کے متعلق استعمال ہوتے ہیں۔ خواہ اس کا تعلق زمانہ ماضی کے ساتھ ہو یا زمانۂ مستقبل کے ساتھ۔ وعدہ کی قبیل سے ہو یا وعدہ کی قبیل سے نہ ہو۔ الغرض یہ بالذات قول ہی کے متعلق استعمال ہوتے ہیں پھر قول میں بھی صرف خبر کے لئے آتے ہیں دیگر اصناف کلام میں استعمال نہیں ہوتے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا۔ (٤: ١٢٢) اور خدا سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟ یا اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ (١٩: ٥٤) وہ وعدے کا سچا تھا۔

نیز ہر وہ فعل جو ظاہر و باطن کے اعتبار سے فضیلت کے ساتھ متصف ہو اسے صدق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس بناء پر ایسے فعل کو صدق کی طرف مضاف کیا جاتا ہے جیسے

(١) فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (٥٤: ٥٥) یعنی سچے مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔

(٢) اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (١٠: ٢) ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے۔

(٣) اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ (١٧: ٨٠) مجھے داخل کر اچھا داخل کرنا۔ یعنی میرا داخلہ اچھی طرح ہو۔

(٤) وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ۔ ہم نے بنی اسرائیل کو بہترین ٹھکانہ عطا کیا

مُبَوَّأَ ـــ مضاف۔ صِدْقٍ مضاف الیہ۔ مَنْزِلًا صَالِحًا۔ (ایک اچھا ٹھکانہ)

= اَلْعِلْمُ۔ سے مراد (١) تورات ہے۔ اور اختلاف سے مراد وہ اختلافات ہیں جو تورات کے مندرجات کی تاویل میں ان میں پیدا ہو گئے۔ اور نتیجۃً وہ کئی فرقوں میں بٹ گئے تفہیم القرآن۔ مدارک التنزیل)

(٢) قرآن ہے۔ اور اختلاف سے مراد یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اختلاف ہے

بعض تورات میں مذکور نشانیوں کی بناء پر صحیح تادیل کرتے ہوئے قرآن اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور بعض نے بعض وحسد کی بناء پر انکار کردیا۔ (الخازن)

۱۰: ۹۵ = تَكُوۡنَنَّ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ بانون ثقیلہ۔

لَا تَكُوۡنَنَّ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر بانون ثقیلہ ۔ تو ہرگز نہ ہو۔

۱۰: ۹۶ = حَقَّتۡ عَلَیۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ ۔ کے لفظی معنی ہیں جن پر تیرے رب کا کلمہ ثابت ہو چکا ہے۔ کلمہ بمعنی کلام ۔ بات ۔ حکم ۔ اور یہاں کلمہ رب سے کیا مراد ہے۔ مختلف مفسرین نے اس کے مختلف معانی لئے ہیں۔

ان پر حق کی حجت قائم ہو چکی ہے (ابن کثیر)

جن پر تیرے رب کا قول راست آگیا ہے۔ یعنی یہ قول کہ جو لوگ حق کے طالب نہیں ہوتے وہ اپنے دلوں پر ضد۔ تعصب اور ہٹ دھرمی کے قفل چڑھائے رکھتے ہیں (تفہیم القرآن)

جن پر تیرے اللہ کا فرمان صادق آگیا (یعنی اس کا یہ قانون کہ جو آنکھیں بند کرلے گا اسے کچھ نظر نہیں آئے گا (ترجمان القرآن)

تیرے رب کا حکم یعنی خلقت ھٰؤلاء للنار ان پر راست آگیا (الخازن)

اس کا وہ قول جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ یا اس کا یہ قول وَلٰكِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (۳۲: ۱۳) (مدارک التنزیل)

۱۰: ۹۷ = لَا یُؤۡمِنُوۡنَ پر وقف نہیں ہے ۔ عبارت یوں ہے ۔ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰیَةٍ ۔ اگرچہ ان کے پاس ساری نشانیاں آجائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے (حتّٰی کہ وہ دردناک عذاب میں اپنے آپ کو گھرا ہوا پائیں گے اس وقت ان کا ایمان ان کو نفع بخش نہ ہوگا)

۱۰: ۹۸ = فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡیَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِیۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ یُوۡنُسَ ۔

لَوۡلَا ۔ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) لَوۡلَا نافیہ ہے اور فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡیَةٌ ۔ بمعنی فَمَا كَانَتۡ قَرۡیَةٌ ہے (کوئی بھی بستی ایسی نہ ہوئی) یہ ہروی کا قول ہے۔

(۲) لَوۡلَا استفہامیہ ہے ۔ اور بمعنی هَلَّا ۔ برائے سرزنش اور توبیخ کے استعمال ہوا ہے۔ یعنی کیوں نہ کوئی بستی ایمان لائی کہ اس کا ایمان اس کے لئے نفع بخش ہوتا اور وہ عذاب سے بچ جاتی)

اِلَّا حرف استثناء ہے قَوۡمَ یُوۡنُسَ مستثنیٰ ۔ اس میں مستثنیٰ کی دو صورتیں ہیں۔

(١) مستثنیٰ متصل۔ (٢) مستثنیٰ منقطع۔
مستثنیٰ متصل وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ زید قوم میں داخل تھا۔ لیکن اِلَّا سے قوم سے الگ (مستثنیٰ) ہو گیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہے۔
مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّآ اِبْلِیْسَ یہاں ابلیس ملائکہ کی جنس سے نہ تھا۔ بلکہ وہ جنوں میں سے تھا۔)
١۔ قَوْمَ یُوْنُسَ ۔ مستثنیٰ متصل اس صورت میں ہے کہ قریہ میں بھی افرادِ قوم ہی بستے ہیں۔ لہٰذا قوم یونس اور باشندگانِ قریہ ایک ہی جنس سے ہیں۔
٢۔ مستثنیٰ منقطع۔ اس لحاظ سے ہے کہ قریہ اور قوم لفظی لحاظ سے ایک جنس نہیں ہیں۔
ابن عطیہ کا قول ہے کہ لفظی لحاظ سے یہ استثناء منقطع ہے لیکن معنوی لحاظ سے مستثنیٰ متصل ہے کیونکہ تقدیر عبارت یوں ہے مَآ اٰمَنَ مِنْ اَھْلِ قَرْیَۃٍ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ۔ (کسی بستی کے بسنے والے ایمان نہ لائے بجز قوم یونس کے)
= کَشَفْنَا عَنْھُمْ۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے ان سے دور کر دیا۔ ہٹا دیا۔
= عَذَابَ الْخِزْیِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ رسوا کن عذاب۔
= مَتَّعْنٰھُمْ ماضی جمع متکلم۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم نے ان کو مال ومتاع دے کر بہرہ مند کیا۔
١٠: ٩٩ = اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ۔ اَ۔ استفہامیہ۔ فَ مقدر عبارت پر دلالت کرتی ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ چاہتے تو روئے زمین پر سب کے سب ایمان لے آتے لیکن مشیّتِ ایزدی یہ نہیں ہے تو کیا آپ ....) تُکْرِہُ مضارع واحد مذکر حاضر۔ (باب افعال) اِکْرَاہٌ سے۔ تو ان کو مجبور کرے گا یا تو ان سے زبردستی کرے گا (جب تک وہ مومن بن جاویں)۔
١٠: ١٠٠ = یَجْعَلُ الرِّجْسَ۔ الرِّجْسُ۔ کے اصل معنی ناپاک۔ نجس۔ پلید۔ اور گندہ کے ہیں۔ جیسے اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّہٗ رِجْسٌ (١٦: ٤٥) یا سور کا گوشت کہ یہ چیزیں بیشک ناپاک ہیں۔
وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ہ اور خدا (شرک وکفر کی) نجاست انہیں لوگوں پر ڈالتا ہے جو (دلائل وحدانیت میں) عقل کو کام میں نہیں لاتے۔
١٠: ١٠١ = اُنْظُرُوْا۔ نَظْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم دیکھو۔ تم غور کرو۔
= مَاذَا = مَاذَا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) اسم جنس ہے۔ (۲) موصول ہے اور اَلَّذِیْ کا ہم معنی ہے (۳) مَا استفہامیہ ہے اور ذَا موصولہ ہے۔ (۴) مَا استفہامیہ ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے (۵) ذا اسم اشارہ اور مَا زائدہ ہے (۶) مَا استفہامیہ اور ذَا زائدہ ہے۔

مَاذَا۔ کیا۔ مَاذَا تَفْعَلُ تو کیا کر رہا ہے۔ لِمَاذَا جِئْتَ تو کیسے آیا۔ کس لئے آیا

= یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ہ (۲: ۲۱۹) تم سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔

یہاں آیۃ میں ذَا بمعنی اَلَّذِیْ آیا ہے۔

= مَا تُغْنِیْ۔ مَا نافیہ ہے۔

= اَلنُّذُرُ۔ نذیر کی جمع ہے ڈرانیوالے۔ یعنی رسول۔ پیغمبران۔ اور اگر النُّذُر بمعنی مصدر ہو تو بمعنی اِنْذَار (ڈرانا۔ تنبیہ کرنا) یعنی جو لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ان کو (اللہ کی) آیات اور رسول (یا اس کی تنبیہیں) کچھ بھی نفع نہیں پہنچاتے۔

۱۰: ۱۰۲ = فَهَلْ یَنْتَظِرُوْنَ۔ میں هَلْ نافیہ ہے۔

= اَیَّامِ۔ یَوْم کی جمع ہے۔ دن۔ وقت کے علاوہ یہ لفظ عذاب اور نعمت دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

والعرب تسمّی العذاب ایامًا والنعم ایامًا. لقوله تعالیٰ وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰامِ اللّٰهِ.

(۱۴: ۵) عرب عذاب کو بھی ایام کہتے ہیں۔ اور نعمت کو بھی ایّام کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰامِ اللّٰهِ۔ اور انہیں یاد دلاؤ اللہ کی نعمتیں۔

یا اَیَّام سے مراد وقائع۔ واقعات بھی مراد ہو سکتا ہے جیسے عرب پہلے واقعات کو اَیَّامُ العرب کہتے ہیں۔ اس صورت میں آیت ہذا میں ایام الذین خلوا من قبلهم سے مراد ہے ان لوگوں کے واقعات و حالات جو ان سے قبل گذر چکے ہیں (یعنی جب اتمام حجت اور حق کے روز روشن کی طرح ظاہر ہو جانے پر بھی وہ نافرمانی اور سرکشی سے باز نہ آئے تو ان پر مختلف طریقوں سے اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

۱۰: ۱۰۳ ثُمَّ۔ پھر (اس وقت)

= نُنَجِّیْ۔ مضارع جمع متکلم (باب تفعیل) تَنْجِیَةٌ۔ مصدر۔ ہم بچا لیتے ہیں۔

= کَذٰلِکَ۔ بے شک ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہی اللہ کا دستور ہے۔

نُنْجِ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِنْجَاءٌ۔ مصدر (باب افعال) اصل میں نُنْجِیْ تھا۔
حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ہم پر یہ حق ہے کہ ہم مومنوں کو بچا لیں۔

۱۰:۱۰۴ = یَتَوَفّٰىكُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَوَفِّيٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ (جو) تمہاری جانیں لے لیتا ہے۔ تمہیں موت دیتا ہے۔

۱۰:۱۰۵ = حَنِيفًا بروزن فَعِيلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جو کوئی ایک راہ پکڑے اور سب باطل راہیں چھوڑ دے۔ حنیف کہلاتا ہے۔

حَنِيفًا۔ الدِّيْنِ۔ کا حال بھی ہو سکتا ہے اور اَلْوَجْهُ کا بھی۔

پہلی صورت میں معنی۔ دوسرے ادیان سے بچ کر اس دین کو اختیار کروں۔ دوسری صورت میں معنی۔ تمام ادیانِ باطلہ سے منہ موڑ کر پوری استقامت کے ساتھ دین اختیار کروں۔

۱۰:۱۰۶ = لَا تَدْعُ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ آخر سے واؤ حرف علت محذوف ہے۔ تو مت پکار۔ تو مت عبادت کر۔

۱۰:۱۰۷ = يَمْسَسْكَ۔ مَسَّ يَمَسُّ (باب سَمِعَ) مَسٌّ وَمَسِيْسٌ کسی کو ہاتھ سے چھونا کسی کو تکلیف پہنچنا۔ مَسٌّ ب پہنچانا۔ (متعدی) كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ۔ اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے۔

= لَا كَاشِفَ۔ اسم فاعل مفرد مذکر۔ كَاشِفُوْنَ جمع۔ کوئی تکلیف کو رفع کرنے والا نہیں۔ كَشْفٌ کھولنا۔ ظاہر کرنا (باب ضَرَبَ) باب سَمِعَ سے لازم ہے۔ بمعنی شکست کھانا

= رَآدَّ۔ ردّ کرنے والا۔ پھیرنے والا۔ دفع کرنے والا۔ روکنے والا۔ رَدٌّ سے اسم فاعل واحد مذکر۔

= يُصِيْبُ بِهٖ۔ پہنچاتا ہے۔ عطا کرتا ہے۔ بِهٖ میں ضمیر کا مرجع فضل ہے۔ یعنی جس کو چاہتا ہے فضل عطا کرتا ہے۔

۱۰:۱۰۸ = وَكِيْلٍ۔ ذمہ دار۔ ضامن۔

۱۰:۱۰۹ = يَحْكُمُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ فیصلہ کرتا ہے۔ وہ فیصلہ کرے۔

(۱۱) سورہ ھُوْد مَکِّیَّۃٌ (۵۲)

۱۱: ۱ = الٓرٰ ۔ حروف مقطعات ۔ ملاحظہ ہو۔
= کِتٰبٌ ۔ ای ھو کِتٰبٌ ۔ کتاب خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے ۔ یہ وہ کتاب ہے
= اُحْکِمَتْ ۔ ماضی مجہول ۔ واحد مؤنث غائب اِحْکَامٌ سے ۔ جس کے معنی مضبوط اور محکم کرنے کے ہیں ۔ یوں پختہ اور استوار کرنا کہ اس میں کسی خلل اور نقص کا گمان تک نہ رہے ۔ بمعنی مضبوط اور مستحکم بنادی گئی ہیں ۔
= فُصِّلَتْ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَفْصِیْلٌ (تفعیل) سے کھول کر بیان کی گئی ہیں۔
= لَدُنْ ۔ ظرف مکان ہے ۔ بمعنی طرف ، پاس ، عموماً اس سے پہلے مِنْ حرف جار آتا ہے جیسے قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا (۱۸: ۷۶) تم کو میری طرف سے (اپنے ساتھ نہ رکھنے کا) عذر حاصل ہوگا ۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۔ (۱۸: ۱۰) اے ہمارے رب ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما۔
وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (۱۸: ۶۵) ہم نے اسے اپنے پاس سے علم بخشا تھا۔
مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۔ بڑے دانا اور باخبر (خدا) کی طرف سے
۱۱: ۲ = اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ط یہ مفعول لہٗ ہے ہر دو فعل اُحْکِمَتْ وَفُصِّلَتْ کا ۔ بمعنی اس کی آیات کو محکم اور مضبوط بنایا گیا ہے ۔ اور ان کو مکمل وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ۔ یا یہ کلام ماقبل سے منقطع ہے اور یہاں سے الگ کلام ہے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ۔
تقدیر کلام یوں ہے قل لھم یا محمد الا تعبدوا الا اللّٰہ ۔
۱۱: ۳ = تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ۔ اس کی طرف لوٹو ۔ ای ارجعوا الیہ بالطاعۃ والعبادۃ ۔ اس کی

اطاعت و عبادت کو حرزِ جان بناکر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ
= یُمَتِّعۡکُمۡ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب کُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو بہرہ اندوز کریگا۔ (باب تفعیل) مَتَاعًا حَسَنًا۔ اچھا مال ومتاع۔ خوشگوار نعمتیں۔
= ذِیۡ فَضۡلٍ۔ زیادہ نیکی کرنے والا۔ مَنۡ کَانَ لہ فضل فی العمل۔ جو زیادہ عمل (نیک) کرے گا۔ فَضۡلَہٗ۔ عطاءہ۔ جزاءہ۔ یعنی اسی قدر اس کی جزاء اور عطا میں اضافہ ہوگا
= یَوۡمٍ کَبِیۡرٍ۔ یوم القیامۃ
۱۱: ۵ = یَثۡنُوۡنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ ثَنٰی یَثۡنِیۡ (باب ضرب)، ثَنۡیٌ الشَّیۡءَ۔ موڑنا۔ لپیٹنا۔ تہ کرنا۔ ثَنٰی صَدۡرَہٗ۔ اس نے اپنے دل میں دشمنی چھپائے رکھی ......
جب اس کا صلہ عَنۡ ہو تو بمعنی موڑنا۔ پھیرنا۔ روکنا ہوتا ہے۔
اور جب اس کا صلہ علیٰ ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے کسی چیز کو کسی چیز پر لپیٹنا تاکہ وہ چھپ جائے۔ یَثۡنُوۡنَ۔ وہ دوہرا کئے دیتے ہیں (اپنے کفر وعداوت کو چھپانے کے لئے)
= لِیَسۡتَخۡفُوۡا۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسۡتِخۡفَاءٌ (اِسۡتِفۡعَالٌ) سے۔ کہ وہ آڑ کرلیں پردہ کرلیں۔ چھپالیں۔ اصل میں یَسۡتَخۡفُوۡنَ تھا۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔
= مِنۡہُ۔ کی ضمیر کا مرجع اللہ ہے۔
= یَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِیَابَھُمۡ۔ مضارع جمع مذکر غائب ثِیَابَھُمۡ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول۔ اِسۡتِغۡشَاءٌ مصدر (باب استفعال) وہ اوڑھتے ہیں۔ یَتَغَطَّوۡنَ بِھَا مُبَالَغَۃً فِی الۡاِسۡتِخۡفَاءِ۔ کپڑوں کو خوب اوڑھ لیتے ہیں اپنے آپ کو مزید چھپانے کے لئے۔

اَلَا حِیۡنَ یَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِیَابَھُمۡ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ۚ

خبردار (یاد رکھو) جب یہ کپڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے چھپے کو بھی جانتا ہے اور کھلے کو بھی۔

پارہ نمبر ۱۱ الحمد للہ آج مورخہ یکم ذوالحجہ بروز پیر
کو تمام ہوا۔ مطابق یکم مئی ۱۹۹۵ء

پَارَہْ
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
(١٢)
هُودْ - يُوسُفْ

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ

۱۱: ۶ = دَابَّةٍ ۔ الدَّبُّ والدَّبِيْبُ ۔ (باب ضَرَبَ) کے معنی آہستہ چلنا اور رینگنا کے ہیں ۔ یہ لفظ حشرات الارض کے متعلق زیادہ تر استعمال ہوتا ہے یہ لفظ عرف میں خاص کر گھوڑے پر بولا جاتا ہے مگر لغت میں ہر حیوان ذی حیات چیز کے متعلق استعمال ہوتا ہے ۔ دَابَّةٍ ۔ ہر چلنے والا ۔ پاؤں دھرنے والا ۔ رینگنے والا جانور ۔ اس کی جمع دَوَابٌّ اور مادہ دب ب ہے ۔ دَابَّةُ الْاَرْضِ ۔ ایک غیر معروف قسم کا جانور جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ قیامت کے قریب خروج کرے گا اور نشان لگا کر ایمانداروں اور منکروں کو ایک دوسرے سے الگ کردے گا ۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ (۲۷: ۸۲) اور جب ان کے بارہ میں وعدہ (عذاب کا) پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا ۔

= عَلَى اللّٰهِ ۔ اللہ کے ذمہ ہے ۔

= مُسْتَقَرَّهَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ مُسْتَقَرٌّ ۔ ظرف مکان اِسْتِقْرَارٌ (باب استفعال) سے بمعنی قرار ۔ مُسْتَقَرٌّ بمعنی قرارگاہ ۔ ٹھہرنے کی جگہ ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع دَابَّةٍ ہے ۔ مستقر سے مراد بعض کے نزدیک رحم مادر ہے ۔ صاحب روح المعانی نے صلب پدر مراد لیا ہے ۔

= مُسْتَوْدَعَهَا ۔ اسم ظرف مکان ہے ۔ مضاف منصوب ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۔ امانت رکھنے کی جگہ ۔ اِیْدَاعٌ امانت رکھنا خواہ اپنے پاس یا دوسرے کے پاس اِسْتِیْدَاعٌ (اِسْتِفْعَالٌ) بطور امانت کسی کے پاس کچھ رکھنا ۔ تَوْدِیْعٌ (تَفْعِیْلٌ) مسافر کو الوداع کہنا ۔ یا چھوڑ دینا ۔ جیسے قرآن میں ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ (۹۳: ۳) (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تم کو چھوڑا ہے ۔

آیہ ہذا میں امانت رکھنے کی جگہ سے مراد پشت پدر ۔ قبر لیا گیا ہے ۔ صاحب روح المعانی نے اس سے مراد موضعها فی الْاَرْحَامِ (رحم مادر) لیا ہے ۔

= كُلٌّ ۔ ای كل واحد من الدواب ورزقها ومستقرها ومستودعها (ہر ذی حیات

جانور۔ اس کا رزق۔ اس کی قرار گاہ اور اس کی لطور امانت رکھے جانے کی جگہ،
= کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ لوح محفوظ۔
۱۱: ۷ عَرْشُهٗ۔ عرش۔ تخت شاہی۔ جیسے وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ (۱۲: ۱۰۰) اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔ یا اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا (۲۷: ۳۸) کوئی تم میں ایسا کہ ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے۔

اَلْعَرْشُ۔ اصل میں چھت والی چیز کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عُرُوْشٌ ہے قرآن حکیم میں آیا ہے وَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا (۲: ۲۵۹) اور اس کے مکان اپنی چھتوں پر گرے پڑے۔ اسی سے انگور کی بیلوں کے لئے ٹٹیاں بنانا بھی عرش کہلاتا ہے اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں مُعَرَّش کہتے ہیں۔ ان معنوں میں قرآن میں ہے۔ وَمَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ (۷: ۱۳۷) جو وہ ٹٹیوں پر چڑھاتے تھے۔

عَرْشٌ بمعنی عزت۔ غلبہ۔ سلطنت بھی مستعمل ہے چنانچہ محاورہ ہے فُلَانٌ ثُلَّ عَرْشُهٗ (فلاں کی عزت جاتی رہی)

اور جہاں تک عرش الٰہی کا تعلق ہے ہم صرف نام کی حد تک واقف ہیں۔ اور اس کی حقیقت انسان کے فہم سے بالاتر ہے وہ بادشاہ کے عرش کی طرح نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں عرش باری تعالیٰ کا حامل قرار پائے گا نہ کہ محمول۔ حالانکہ ذات باری تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ کوئی چیز اسے اٹھائے۔

= وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ۔ یہاں جملہ معترضہ ہے جو غالباً لوگوں کے اس سوال کے جواب میں ہے کہ اگر آسمان وزمین اگر پہلے نہ تھے اور بعد میں پیدا کئے گئے تو پہلے کیا تھا؟ (تفہیم القرآن)
= لِیَبْلُوَكُمْ۔ ل، تعلیل کے لئے ہے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ یَبْلُوَ مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ بَلَاءٌ مصدر (باب نصر) بَلْیٌ مادہ۔ تاکہ وہ آزمائش کرے یعنی اس نے آسمان وزمین اور ان کے مابین جملہ مخلوق، ان کا حیاتی انتظام و انصرام۔ بود و باش، خوراک و پوشاک، وغیرہ اس لئے پیدا کئے کہ تم کو خلیفۃ اللہ بنا کر تم کو اختیارات سونپ کر اور پر اخلاقی ذمہ داریاں ڈال کر آزمائش کرے کہ تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔
(تفہیم القرآن۔ روح المعانی)
= فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ۔ لفظی معنی ہیں چھ دنوں میں۔ چونکہ جس زمانہ کے متعلق اس کا استعمال ہوا سورج کی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی۔ لہٰذا دنوں کا لفظ عام معنوں میں نہیں لیا جا سکتا۔ عربی زبان

یہ مطلقاً وقت اور زمانہ کے لئے استعمال ہوتا ہے خواہ وہ زمانہ ایک دن کا ہو یا ایک سال کا۔ ایک صدی کا ہو یا ایک ہزار سال کا۔ خواہ کتنا ہی دراز کیوں نہ ہو۔ آیۃ ہذا میں سِتَّةِ اَیَّامٍ سے مراد چھ ادوار زمانہ ہیں ہر دور کی مقدار کتنی تھی۔ قرآن اور حدیث میں اس کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔

= لَئِنْ۔ میں لام زائدہ ہے اور اِنْ حرف شرط ہے اِنْ شرطیہ پر آنے والا لام ہمیشہ زائدہ ہوتا ہے

= مَبْعُوْثُوْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ قبروں سے اٹھائے جانے والے۔ دوبارہ زندہ کئے جانے والے۔

۱۱: ۸ = اَخَّرْنَا۔ ہم روک لیں۔ ہم تاخیر کر دیں۔ ماضی جمع متکلم۔ تَاخِیْرٌ (تفعیل) سے

= اُمَّةٍ۔ مدت۔ جماعت۔ طریقہ۔ دین۔ ہر وہ جماعت جس میں کسی قسم کا کوئی رابطہ اشتراک موجود ہو۔ اسے اُمّت کہا جاتا ہے۔ خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت کی بناء پر ہو (جیسے امت محمدیہ) یا عصری وحدت کی وجہ سے ہو (جیسے پچھلی امتیں) امت باعتبار لفظ کے واحد ہے اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔

جہاں بھی امت کے معنی مدت کے ہوں گے وہاں اس کا مضاف محذوف ہوگا۔ اور مضاف الیہ قائم مقام مضاف کے سمجھا جائے گا۔ مثلاً آیۃ موجودہ میں اصل میں یوں تھا۔ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْھُمُ الْعَذَابَ اِلٰی زَمَنِ اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ۔ زَمَنَ کو حذف کر کے اُمَّةٍ کو اس کا قائم مقام سمجھا گیا۔

اُمَّتٌ کے مجازی معنی طریقہ اور دین کے بھی ہیں عربی میں ہے فُلَانٌ لَا اُمَّةَ لَهٗ۔ فلاں کا کوئی دین اور مذہب نہیں ہے۔

= یَحْبِسُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ حَبْسٌ سے (باب ضَرَبَ) (کس چیز نے) اس کو روک رکھا ہے۔

= اَلَا۔ حرف تنبیہ۔ خبردار ہو جاؤ۔ جان لو۔ دیکھو۔ سن رکھو۔ کان کھول کر سن لو۔ حرف بسیط ہے۔ مرکب نہیں ہے۔

= مَصْرُوْفًا عَنْھُمْ۔ ان سے پھیرا نہیں جا سکیگا۔ ان سے ہٹایا نہیں جا سکے گا۔ ٹالا نہیں جا سکیگا اَلصَّرْفُ۔ کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا۔ یا کسی اور چیز سے بدل دینا یعنی جس روز وہ واقع ہوگا پھر ٹلنے کا نہیں۔

= حَاقَ۔ اَلْحُیُوْقُ۔ اَلْحَیَقَانُ (باب ضرب) کے معنی کسی چیز کو گھیرنے اور اس پر نازل ہونے کے ہیں۔ بِ کے ساتھ آئے تو متعدی ہوتا ہے۔ وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ

آیۃ ہذا وآیۃ (۴۶ : ۲۶) اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اسی نے ان کو گھیر لیا۔
۱۱: ۹ = اَذَقْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِذَاقَۃٌ سے ذَوْقٌ مادہ۔ ہم چکھاتے ہیں۔ ہم نے چکھایا۔ ذَاقَ یَذُوْقُ (باب نصر) چکھنا۔
= نَزَعْنَا مِنْہُ۔ ماضی جمع متکلم۔ نَزْعٌ مصدر۔ ہم نے اس (رحمت کو) اس سے چھین لیا۔ نَزْعٌ۔ چھیننا۔ نکال دینا۔ چھانٹ کر نکال دینا۔
= یَئُوْسٌ۔ صیغہ صفت مشبہ۔ یَاْسٌ سے۔ ناامید۔
= کَفُوْرٌ۔ ناشکرا۔ یَئُوْسٌ کَفُوْرٌ یَائِسٌ کَافِرٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر۔ مبالغے کے صیغے ہیں
۱۱: ۱۰ = نَعْمَآءَ وہ انعام جس کا اثر پانے والے پر ظاہر ہو۔ مراد راحت و آسائش۔
= فَرِحٌ۔ وہ لذت جو مطلوب کے حاصل ہونے پر دل میں پیدا ہوتی ہے۔ صفت مشبہ کا صیغہ خوش۔ اترانے والا۔ فرحت محسوس کرنے والا۔
= فَخُوْرٌ۔ مبالغہ کا صیغہ فَخْرٌ مصدر۔ بہت زیادہ فخر کرنے والا۔ شیخی خور۔ یعنی وہ اترانے لگتا ہے کہ یہ مال و دولت کی فراوانی اور اقبال مندیاں اس کی ذاتی قابلیت کا نتیجہ ہیں۔
۱۱: ۱۲ = لَعَلَّکَ۔ لَعَلَّ اور کَ پر مشتمل ہے۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے اور لَعَلَّ حرف مشابہ بفعل ہے۔ حرف عامل ہے اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔

اِنَّ یا اَنَّ۔ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ۔ ناصب اسم اند رافع در خبر ضد ما و لَا

امید و خوف پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے۔

(۱) امید کا رجوع کبھی متکلم کی طرف ہوتا ہے۔ جیسے لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ (۲۶ : ۴۰) فرعون کی قوم والوں نے کہا "ہم کو امید ہے کہ (اگر وہ جیت گئے تو) ہم جادوگروں کی پیروی کریں گے"

یہاں امید کا رجوع خود یہ کلام کرنے والوں کی طرف تھا۔

(۲) کبھی مخاطب کو امید دلانے اور امیدوار رکھنے کے لئے آتا ہے اس وقت امید کا رجوع مخاطب کی طرف آتا ہے کیونکہ امید و بیم کی کیفیت مخاطب کے دل سے متعلق ہے مثلاً لَعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی (۲۰ : ۴۴) شاید وہ غور کرلے یا ڈر جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام کو حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ اس سے کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ امید لے کر جاؤ کہ "شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔ یہاں امید دلانے کا تعلق حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام سے ہے۔

(۳) کبھی امید کا تعلق نہ متکلم سے ہوتا ہے اور نہ مخاطب سے بلکہ کسی تیسرے شخص غائب سے ہوتا ہے،

جیسے فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ (آیہ ہذا- ۱۱: ۱۲) اگر تمہارے متعلق یہ گمان کرتے ہیں کہ "شاید تم کچھ چیز وحی میں سے جو تمہارے پاس آتی ہے۔ چھوڑ دو"۔ یہاں یہ امید کی کیفیت، لوگوں کے دلوں میں ہے لَعَلَّ حرف مشبہ بفعل ہے اور ہ۔ كَ۔ نَا۔ ھُمْ اس کا اسم۔

لَعَلَّ کا حرف جب اللہ تعالیٰ اپنے لئے استعمال کرے تو اس کے معنی میں قطعیت آجاتی ہے۔ اس بناء پر بہت سی آیات میں لفظ كَیْ سے اس کی تفسیر کی گئی ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ کے حق میں توقع اور اندیشے کے معنی لینا صحیح نہیں ہے۔

لَعَلَّ طمع اور اشفاق (ڈرتے ہوئے چاہنے) امید اور خوف۔ بیم و رجاء کے معنی ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لَعَلَّهٗ، شاید وہ۔ لَعَلَّكَ۔ شاید تو۔ لَعَلَّنَا۔ شاید ہم وغیرہ۔

= وَضَآئِقٌ بِهٖ۔ ضَآئِقٌ۔ تنگ ہونے والا۔ ضَيْقٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ اَلضِّيْقُ کے معنی تنگی کے ہیں یہ سَعَةٌ کی ضد ہے وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اس خیال سے تمہارا دل تنگ ہو۔ اس کا عطف تَارِكٌ پر ہے۔

= وَكِيْلٌ۔ نگہبان۔ نگران۔

۱۱: ۱۳ = اَمْ۔ کیا۔

= اِفْتَرٰىهُ۔ اس نے اس کو خود گھڑ لیا ہے۔ ماضی واحد مذکر غائب اِفْتِرَاءٌ (افتعال) سے۔ فْتَرٰى يَفْتَرِىْ۔ فَرْیٌ مادّہ۔ من گھڑت بات بنانا۔ عجیب بات۔ عظیم بات۔ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (۱۹: ۲۷) تم ایک عجیب شے لائی ہو۔ اِفْتَرٰىهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ طرف راجع ہے۔

۱۱: ۱۳ = مُفْتَرَيٰتٍ۔ اسم مفعول جمع مؤنث۔ خود ساختہ۔ من گھڑت

۱۱: ۱۴ = فَاِلَّمْ اَىْ فَاِنْ لَّمْ۔

= لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ۔ اور اگر وہ تمہاری دعوت (برائے معاونت) قبول نہ کریں۔ مضارع نفی حجد۔ لَكُمْ میں ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مشرکین کی طرف راجع ہے جن کو یہ چیلنج دیا جا رہا ہے اسی طرح سے عْلَمُوْا میں بھی خطاب مشرکین سے ہے۔

= فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ پس کیا (اب) تم اسلام لے آؤ گے۔

۱۵ = نُوَفِّ۔ وَفّٰى يُوَفِّىْ تَوْفِيَةٌ (باب تفعیل) پورا پورا دینا۔ نُوَفِّ اصل میں نُوَفِّىْ تھا ب شرط ہونے کے سبب ى ساقط ہو گئی۔

آیۃ میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع اَلدُّنْيَا ہے۔

= لَا يُبْخَسُوْنَ ۔ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب بَخْسٌ سے اور وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رکھے جائیں گے ۔ اگر ھَا ضمیر کا مرجع اعمال کا بدلہ ہے ۔ تو ترجمہ ہوگا ان کے اعمال کے عوض میں کمی نہیں کی جائے گی ۔

۱۱:۱۶ = حَبِطَ يَحْبَطُ (سَمِعَ) اکارت گیا ۔ ضائع ہوگیا ۔ مٹ گیا ۔ ماضی واحد مذکر غائب

= فِيْهَا ۔ ای فِی الدُّنْيَا

۱۱:۱۷ = بَيِّنَةٍ ۔ کھلی دلیل ۔ برہان قاطع ۔ واضح دلالت کو بَيِّنَةٌ کہتے ہیں خواہ دلالتِ عقلیہ ہو یا محسوسہ ۔

بَيِّنَةٌ سے یہاں کیا مراد ہے ۔ مفسرین کے متعدد اقوال ہیں ۔ عقلی دلیل ۔ قرآن مجید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ دینِ حق ۔

= اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۔ پچھلی دو آیات (۱۱:۱۵-۱۶) میں ان لوگوں کا ذکر ہوا جن کی ساری تگ ودو ۔ دنیاوی زندگی ۔ اور اس کے لوازمات کے حصول کی خاطر تھی ۔ اور اب آیۃ ہذا میں وہ لوگ مذکور ہیں جو محض رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لئے کوشاں ہیں ۔

اس سوالیہ جملہ کا جواب محذوف ہے ۔ تقدیر کلام یوں ہے ۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ يُّرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۔ کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن اور واضح دین پر چل رہا ہے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو محض دنیاوی زندگی اور اس کی زینت کا ہی خواہاں ہے اور جس کے لئے آخرت میں سوائے جہنم کی آگ کے کچھ بھی نہیں ۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ سے مراد بعض نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب مراد لئے ہیں اور جواب محذوف كَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلَالَةٍ وَكُفْرٍ لیا ہے

= يَتْلُوْهُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ اگر یہ تِلَاوَةٌ مصدر سے ہے تو معنی ہوگا وہ تلاوت کرتا ہے ۔ وہ پڑھتا ہے اور اگر تِلْوٌ مصدر سے ہے تو اس کا مطلب : وہ پیچھے چلتا ہے ۔ وہ ساتھ ساتھ رہتا ہے ۔ ہر دو مصدر سے يَتْلُوْ باب نصر سے ہے ۔

ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع یا تو مَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ہے یا صرف بَيِّنَةٍ ہے ۔

= شَاهِدٌ ۔ گواہ ۔ حاضر ہونے والا ۔ بتانے والا ۔ شَهَادَةٌ اور شُهُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۔ شَاهِدٌ سے کون مراد ہے (۱) اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں

ابن عباس ۔علقمہ ۔ابراہیم نخعی ۔مجاھد ۔ عکرمہ ۔ضحاک وغیرہم ۔
(۲) اس سے مراد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔(حسن بصری ۔قتادہ)
(۳) اس سے مراد قرآن مجید ہے (الحسین بن الفضل)
= مِنْهُ ۔ میں ہٗ ضمیر کا مرجع یا تو اللہ ہے ۔ یا القرآن ۔
= اِمَامًا ۔ پیشوا ۔ مقتدار ۔ رہنما ۔ بروزن فِعَالٌ ۔ اسم ہے بمعنی مَنْ يُؤْتَمُّ بِهٖ ۔ یعنی جس کا قصد کیا جائے ۔ چونکہ راہنما اور مقتداء کا قصد کیا جاتا ہے غرض جس کی پیروی کی جائے وہ امام ہے خواہ حق میں پیروی ہو یا ناحق میں ۔ اور خواہ جس کی پیروی کی جائے وہ انسان ہو کہ اس کے قول و فعل کی اقتدا کریں ۔ یا کتاب جس کے اوامر و نواہی پر عمل کیا جائے ۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے نیز جمع کے موقع پر بلفظ واحد بھی مستعمل ہے ۔
= اُولٰٓئِكَ ۔ ای من کان علی بینۃ مِنْ رَّبِّهٖ ۔ اسم اشارہ جمع ۔

مندرجہ بالا آیت کے الفاظ کے متعلق مختلف اقوال کی روشنی میں

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ کا ترجمہ متعدد صورتوں میں ہو سکتا ہے مثلاً ۔
(۱) کیا وہ شخص (حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل کی پیروی کر رہا ہو اور اس کے بعد ایک گواہ بھی پروردگار کی طرف سے (تائید میں) آگیا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب راہنما اور رحمت کے طور پر آئی ہوئی بھی موجود ہو ۔ (وہ بھی دنیا پرستوں کی طرح انکار کر سکتا ہے) ایسے لوگ تو اس پر ایمان ہی لائیں گے ۔
(تفہیم القرآن ۔ یہاں اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ يَتْلُوْهُ بمعدر تلوٌ ۔ ہٗ ضمیر برائے بَيِّنَة شاہد براد قرآن مجید ۔ مِنْهُ کی ضمیر ہٗ برائے پروردگار متصور ہوئی ہے)
(۲) کیا وہ لوگ جو اپنے رب کی طرف سے ایک بیّن دلیل پر قائم ہوں ۔ اور جن کے پاس خدا کی طرف سے ایک گواہ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اسے پڑھ کر سناتا ہو (مصدر تلاوۃ سے) اور اس سے قبل موسیٰ کی کتاب بطور راہنما و رحمت بھی موجود ہو ۔ وہ ان کی مانند ہو سکتے ہیں جو اس کے منکر ہیں (اور دنیاوی لالچ میں گرفتار ہیں)
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ میں ہر مومن شامل ہے جیسا کہ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ سے ظاہر ہے ۔ اور بَيِّنَةٍ سے مراد قرآن حکیم ہے ۔ شاہد سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
(مولانا محمد علی)

(۳) پھر دیکھو جو لوگ اپنے پروردگار کی جانب سے ایک روشن دلیل رکھتے ہوں (یعنی وجدان وعقل کا فیصلہ) اور اس کے ساتھ ہی ایک گواہ بھی اس کی طرف سے آگیا ہو (یعنی اللہ کی وحی) ......
(ترجمان القرآن) وغیرہم۔
= یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ اور یَکْفُرْ بِہٖ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن المجید ہے
= اَلْاَحْزَابِ۔ گروہ۔ ٹولیاں۔ جماعتیں۔ حِزْبٌ کی جمع ہے۔
= مَوْعِدُہٗ۔ اسم ظرف مکان۔ وَعْدٌ۔ مصدر۔ وعدہ کی جگہ۔ ٹھکانہ۔
= لَا تَکُ۔ تَکُ اصل میں تَکُوْنُ تھا۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ لا نہی کے عمل سے واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ لَا تَکُنْ رہ گیا۔ خلاف قیاس نون کو حرف علت کے مشابہ مان کر کثرتِ استعمال کے سبب تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔ لَا تَکُ رہ گیا۔ تو نہ ہو تو مت ہو۔

۱۱: ۱۸ = یُعْرَضُوْنَ عَلٰی۔ پیش کئے جائیں گے۔ مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر غائب عَرَضَ الشَّیْءَ بِفُلَانٍ کسی چیز کو کسی کے پیش کرنا عَرَضَ الشَّیْءَ عَلَیْہِ کوئی چیز کسی کو دکھلانا یا پیش کرنا۔ قرآن مجید میں ہے ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ (۲: ۳۱) پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ اور یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَلَی النَّارِ (۴۶: ۲۰) اور جس روز کافر دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے۔
= اَلْاَشْھَادُ۔ گواہی دینے والے۔ گواہ۔ شَاھِدٌ کی جمع ہے۔ جیسے صَاحِبٌ کی جمع اَصْحَابٌ ہے یا شَھِیْدٌ کی جمع ہے۔ جیسے شَرِیْفٌ کی جمع اَشْرَافٌ ہے۔ یہاں اَشْھَادٌ سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو انسان کے اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ یا اس سے مراد رسول اور پیغمبر اور انبیاء ہیں یا اس سے مراد جملہ خلائق ہیں۔

۱۱: ۱۹ = یَصُدُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب صَدٌّ۔ مصدر۔ (باب نَصَرَ) روکتے ہیں
= یَبْغُوْنَھَا۔ بَغْیٌ سے مضارع جمع مذکر غائب ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ وہ اس کو چاہتے ہیں۔ اس کا مرجع دین الٰہی ہے جس کو سَبِیْلِ اللّٰہِ سے تعبیر کیا گیا ہے مطلب ہوا کہ وہ دینِ الٰہی کو حق سے پھرا ہوا چاہتے ہیں۔
یا اس کا مطلب یہ ہے کہ مؤمنوں کو ٹیڑھے راستے پر لے جانے کے خواہشمند ہیں
= عِوَجًا۔ ٹیڑھا۔ کج۔

۱۱: ۲۰ = مُعْجِزِیْنَ۔ عَجْزٌ کے اصلی معنی کسی چیز سے پیچھے رہ جانا۔ یا اس کا حاصل ہونا ایسے

وقت میں جب کہ اس کا وقت نکل چکا ہو۔ لیکن عام طور پر یہ لفظ کسی کام کے کرنے سے رہ جانے کی بولا جاتا ہے قرآن میں آیا ہے وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ (۴۲ : ۳۱) اور تم زمین میں خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔ یعنی جسے وہ چاہے وہ کرنے سے تم اسے قاصر نہیں کر سکتے

= یُضٰعَفُ ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب مُضٰعَفَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ بڑھا دیا جائے گا۔ دوگنا کر دیا جائے گا۔

= خَسِرُوْٓا ۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ فعل لازم۔ نقصان اٹھانا۔ گمراہ ہونا۔ ہلاک ہونا۔ (باب سَمِعَ) خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ۔ انہوں نے خود نقصان اٹھایا۔

= ضَلَّ عَنْھُمْ ۔ ان کو چھوڑ گئے۔ ان سے گم ہو گئے (یعنی وہ جھوٹے بت جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔ اور جو اپنے معبودانِ باطل سے انہوں نے موہوم امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں وہ سب کہیں بھی نظر نہ آئیں)

۱۱ : ۲۲ = لَاجَرَمَ ۔ یقیناً اور حقًّا کا ہم معنیٰ ہے اور بعض کے نزدیک لَاجَرَمَ کا معنیٰ ہے لَاضِدَّ وَلَامَنْعَ۔ کوئی روکاوٹ نہیں۔ کوئی ممانعت نہیں۔ کوئی روک نہیں سکتا۔

لَاجَرَمَ وَلَاجُرْمَ ۔ یعنی ضروری۔ یقینی۔ ناگزیر۔ سبھی قسم کے معنیٰ دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ لَاجَرَمَ لَاَفْعَلَنَّ ۔ قسم خدا کی میں ایسا ضرور کروں گا۔

بعض کے نزدیک لَا زائدہ ہے جَرَمَ فعل متعدی ہے اور کَسَبَ کے معنی میں ہے بعض نے فعل لازمی بنا کر وَجَبَ کے معنی میں لیا ہے بعض نے لَاجَرَمَ کو مرکب بنایا ہے حَقًّا کے معنی میں

= اَلْاَخْسَرُوْنَ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ سب سے زیادہ نقصان پانے والے۔ گھاٹا پانے والے۔ خَسَارَۃٌ وَخُسْرَانٌ مصدر۔ اَخْسَرُ کی جمع ہے۔

۱۱ : ۲۳ = اَخْبَتُوْٓا ۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ جھکے۔ انہوں نے عاجزی کی۔

اِخْبَاتٌ (اِفْعَالٌ) سے جس کے معنی تواضع۔ اور خشوع و خضوع کے ہیں ۔ اَلْخَبْتُ اصل میں نشیبی اور نرم زمین کو کہتے ہیں۔ اَخْبَتَ الرَّجُلُ آدمی نے نشیبی اور نرم زمین کا قصد کیا یا وہاں اتر گیا۔ اس کے بعد لفظ الاخبات (افعال) نرمی اور تواضع کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ (۲۲ : ۳۴) اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

آیہ ہذا میں وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی۔

اور حضرت ابن عباسؓ کے قول کے مطابق اس کا معنی خَافُوْا ہے قتادہؓ نے رجوع کا معنی کیا ہے۔
۱۱: ۲۶ = عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۔ یوم کی صفت الیم مجازًا کی گئی ہے کہ عذاب کا دتوع دن ۔ (یعنی دن رات) میں ہی ہوتا ہے یعنی ایسا دن کہ جس میں دردناک عذاب ہی عذاب ہو یوم سے مراد یوم قیامت بھی ہو سکتا ہے اور یوم طوفان بھی۔

۱۱: ۲۷ = اَرَاذِلُنَا ۔ ہم میں سے پیچ قوم ۔ ہمارے رذیل لوگ ۔ اَرْذَلُ کی جمع جو رِذَالَۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

بعض کے نزدیک یہ جمع الجمع ہے رذل کی جمع اَرْذُلُ اور اَرْذُلُ کی جمع اَرَاذِلُ ہے

= بَادِیَ الرَّاْیِ ۔ بادی النظر میں ۔ ظاہرًا ۔ سرسری نظر میں ۔

۱۱: ۲۸ = اَرَءَیْتُمْ ۔ اَخْبِرُوْنِیْ ۔ مجھے بتاؤ تو ۔ بھلا یہ تو بتاؤ

= فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ ۔ پھر وہ پوشیدہ کردی گئی ہو تم پر (یعنی وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہو) ماضی مجہول واحد مؤنث غائب ۔ تَعْمِیَۃٌ (تفعیل) سے ۔ جس کے معنی اندھا کردینے اور چھپا دینے کے ہیں۔

= اَنُلْزِمُکُمُوْھَا ۔ الف استفہامیہ نُلْزِمُ مضارع جمع متکلم ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اوّل ۔ ھَا مفعول دوئم ۔ ضمیر کا مرجع الرَّحْمَۃَ ہے ۔ واؤ دو ضمیروں کے درمیان وصل کے لئے ہے ۔ کیا ہم اس کو تم پر چپٹا دیں ۔ کیا ہم اس کو تمہارے گلے مڑھ دیں ۔ (تھانوی)

اسی طرح اَسْقَیْنٰکُمُوْہُ (۱۵: ۲۲)

= وَاَنْتُمْ لَھَا کٰرِھُوْنَ ۔ حالانکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو ۔ جب کہ تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

۱۱-۲۹ = یٰقَوْمِ ۔ اے میری قوم قَوْمِ اصل میں قَوْمِیْ تھا۔

= عَلَیْہِ ۔ میں ہِ ضمیر واحد مذکر غائب ۔ تبلیغ رسالت کے لئے ہے ۔ یعنی اس تبلیغ پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگ رہا۔

= طَارِدِ ۔ طَرْدٌ سے اسم فاعل ۔ واحد مذکر حاضر ۔ ہانکنے والا ۔ تَطْرُدُ (باب نصر) ہانکنا ۔ کسی کو ذلیل وحقیر جان کر دور کردینا ۔ ہٹا دینا۔

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اپنے پاس سے اس واسطے دھتکارنے سے رہا ۔ جو تمہاری نظروں میں ذلیل ہیں لیکن وہ درحقیقت خداوند

تعالیٰ کے حضور شرف باریابی پانے والے ہیں۔

ایسا ہی مطالبہ کفار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ کہ جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الآیۃ ۶ : ۵۲) اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں۔ خاص اسی کی رضا کا قصد کرتے ہوئے۔

= تَجْهَلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم جہالت کرتے ہو۔ تم نادانی کرتے ہو۔

اَلْجَهْلُ ۔ جہالت ۔ نادانی ۔ جہالت تین قسم پر ہے۔

(۱) انسان کے ذہن کا علم سے خالی ہونا۔ اور یہی اس کے اصل معنیٰ ہیں۔

(۲) کسی کام کو جس طرح سرانجام دینا چاہیئے اس کے خلاف سرانجام دینا۔ قطع نظر اس کے کہ اس کے متعلق اعتقاد صحیح ہے یا غلط۔ جیسے قصدًا نماز ترک کر دینا۔

جاہل کا لفظ عمومًا لبطور مذمت بولا جاتا ہے مگر کبھی لبغیر مذمت کے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ (۲ : ۲۷۳) نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے۔

وَلٰكِنِّيْ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم ایسے لوگ ہو کہ جہالت کئے جا رہے ہو

= اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر۔ الف استفہامیہ۔ تم کیوں غور نہیں کرتے۔ تم کیوں نصیحت نہیں پکڑتے۔ تَذَكُّرٌ (تفعّلٌ) سے دھیان دینا۔ نصیحت پکڑنا۔

۱۱ : ۳۱ = تَزْدَرِيْ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اِزْدِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) سے زَرْيٌ مادہ (باب افتعال میں ت کو د سے بدلا گیا ہے) تمہاری آنکھیں دیکھتی ہیں۔ (جنہیں تمہاری نظریں حقیر اور بے وقعت دیکھتی ہیں۔ یہ اصل میں تَزْدَرِيْهِمْ اَعْيُنُكُمْ تھا۔ (یعنی مفعول محذوف ہے) بمعنی تم انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ زَرٰی عَلٰی ۔ کسی پر عیب لگانا۔

= لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۔ کہ اللہ ان کو بھلائی نہیں دیگا۔ اجر نہیں دے گا۔

= اِنِّيْ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ای ان قلت شیئًا مّن ذٰلك انّی اِذًا لّمن الظّٰلمین (اگر میں کوئی ایسی بات کہوں تو میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا)

۱۱ : ۳۲ = جَادَلْتَنَا (باب مفاعلہ) تو نے ہم سے جھگڑا کیا۔ جَدْلٌ مادّہ ۔

= تَعِدُنَا ۔ تو ہمیں ڈراتا ہے۔ تو ہمیں دھمکی دیتا ہے۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم

وعدہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے (توہم سے وعدہ کرتا ہے) لیکن یہاں پہلے معنیٰ مراد ہیں۔

۱۱: ۳۳ = مُعْجِزِیْنَ ۔ ملاحظہ ہو (۱۱: ۲۰) عاجز کر دینے والے۔

۱۱: ۳۴ = یُغْوِیَکُمْ ۔ مضارع منصوب ۔ واحد مذکر غائب ۔ اِغْوَاءٌ (افعالٌ) مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو کج راہ چھوڑ دے۔ وہ تمہیں گمراہ رکھے۔

۱۱: ۳۵ = اِفْتَرٰىهُ ۔ اس نے اس کو گھڑ لیا۔ اس نے اس کا افترا کیا۔ اِفْتَرٰى صیغہ ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب فعل کے فاعل جمہور کے نزدیک حضرت نوح ہیں۔ لیکن مقاتل کا قول ہے کہ اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بصورت اول ہٗ ضمیر سے مراد وہ کلام ہے جو حضرت نوح پر بذریعہ وحی نازل ہوا۔ اور دوسری صورت میں اس سے مراد قرآن حکیم ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

= اِجْرَامِیْ ۔ میرے جرم کا وبال ۔ ای وبال اجرامی۔

= وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۔ جو جرم تم کر رہے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔

۱۱: ۳۶ = لَا تَبْتَئِسْ ۔ تو غم نہ کھا۔ تو غمگین نہ ہو۔ اِبْتِئَاسٌ (اِفْتِعَالٌ) غمگین اور رنجیدہ ہونا فعل نہی واحد مذکر حاضر۔

۱۱: ۳۷ = بِاَعْیُنِنَا ۔ ہماری نظروں کے سامنے۔ ہماری حفاظت اور نگرانی میں۔ وَوَحْیِنَا اور ہماری ہدایات کے مطابق۔

= وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۔ اور ظالموں کے بارہ میں مجھ سے درخواست نہ کریں

۱۱: ۳۹ = مَنْ یَّاْتِیْهِ ۔ ای اینا من یاتیہ نحن او انتم۔ یعنی عنقریب ہی تم کو معلوم ہو جائیگا کہ عذاب کس پر آتا ہے ہم پر یا تم پر۔

= یُخْزِیْهِ ۔ جو اس کو رسوا کر دے گا (جس پر نازل ہوگا) (یہ عذاب دنیا ہے)

= عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۔ ایسا عذاب جو ہمیشہ رہیگا۔ (اور یہ عذاب آخرت ہے) مُقِیْم اِقَامَةٌ سے اسم فاعل۔

۱۱: ۴۰ = فَارَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب باب نَصَرَ۔ فَوْدٌ۔ فُئُوْرٌ اور فَوَرَانٌ مصادر اس نے جوش مارا۔ وہ ابل پڑا۔

= زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ ۔ دو زوج ۔ یعنی ایک نر اور ایک مادہ۔ زوج جوڑے کے ہر فرد کو کہتے ہیں۔ عورت کو بھی زوج کہا جاتا ہے اور مرد کو بھی۔ اس لئے جب زوجین (تثنیہ) ہوگا تو اس سے جوڑے کے دونوں فرد نر اور مادہ مراد ہوں گے۔

= اَھْلَکَ - تیرے گھر والے۔ تیرے گھر کے لوگ، اَھْل مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔
جب فعل استعمال ہو تو معنی اس نے ہلاک کیا۔ اس نے غارت کیا۔ کے ہوں گے۔
= وَمَنْ اٰمَنَ - کا عطف اَھْلَکَ پر ہے اور وہ بھی جو ایمان لائے ہوئے ہیں
اِلَّا حرف استثناء ہے۔
مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ مِنْھُمْ۔ مستثنیٰ۔
ماسوائے اُن کے جن پر پہلے ہی حکم (ان کے غارت ہونے کا) جاری ہو چکا ہے
۱۱: ۴۱ = قَالَ - ای قال نوحٌ
= اِرْکَبُوْا - تم سوار ہو جاؤ۔ رُکُوْبٌ سے امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر۔ رُکُوْبٌ کے اصل معنی جانور کی پشت پر سوار ہونے کے ہیں۔ لیکن یہاں کشتی پر سوار ہونے کے لئے مستعمل ہے
= فِیْھَا - ای فی الفلک
= مَجْرٖىھَا - مَجْرِیٰ۔ مصدر میمی مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ جَرٰی یَجْرِیْ (باب ضَرَبَ) سے۔ اس کا پانی کی طرح ہمواری کے ساتھ رواں ہونا۔ یا مَجْرٰی ظرف مکان یا ظرف زمان بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی کشتی کے چلنے کی جگہ۔ یا چلنے کا وقت =
= مُرْسٰھَا - مُرْسٰی مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ مضاف الیہ۔ مصدر میمی۔ اس کا ٹھہرانا اس کا جمانا۔ مادّہ رَسْوٌ - رَسَا یَرْسُوْ (باب نصر) رَسْوٌ کا معنی ٹھہرنا۔ جگہ پر جم جانا۔ اس سے مصدر میمی مَرْسًا آتا ہے۔ باب افعال سے مصدر اِرْسَاءٌ اور مصدر میمی مُرْسًا آتا ہے ٹھہرانا جمانا۔ کشتی کا لنگر ڈالنا۔ مُرْسٰی۔ ظرف مکان یا ظرف زمان بھی ہو سکتا ہے
اِرْکَبُوْا میں جو ضمیر فاعل ہے وہ ذو الحال ہے اور بِسْمِ اللہِ ...... الخ حال ہے۔
یعنی کشتی میں یہ کہتے ہوئے سوار ہو۔ بِسْمِ اللہِ ...... الخ۔ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰىھَا ظرف زمان اور ظرف مکان دونوں ہو سکتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں جہاں وہ چلتی ہے اور جہاں وہ رکتی ہے،
بصورت ہر دو کے مصدر میمی ہونے کے مضاف (وقت) محذوف ماننا پڑے گا۔
ای وقت جریھا وارسائھا۔ جَرٰی یَجْرِیْ ثلاثی مجرد ہے اور اَرْسٰی یُرْسِیْ ثلاثی مزید فیہ۔
۱۱: ۴۲ = مَعْزِلٍ - اسم ظرف مکان۔ الگ جگہ۔ عَزْلٌ مصدر الگ کر دینا۔
۱۱: ۴۳ = سَاٰوِیْٓ - اَوٰی یَاْوِیْ (باب ضرب) اُوِیًّا۔ کسی جگہ نزول کرنا۔ کسی جگہ پناہ حاصل کرنا۔ اَوٰی اِلٰی کسی کے ساتھ مل جانا اور منضم ہو جانا۔ اٰوَاہُ (باب افعال) اِیْوَاءٌ۔ کسی کو جگہ دینا
سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ میں (ابھی) پہاڑ سے جا لگوں گا۔ اور باب افعال سے وَتُؤْوِیْٓ اِلَیْکَ

مَنْ تَشَآءُ (۲۳ : ۵۱) اور جسے چاہو اپنے پاس ٹھکانہ دو۔
= یَعْصِمُنِیْ۔ عَصَمَ یَعْصِمُ۔ (باب ضَرَبَ) عِصْمَۃٌ مصدر۔ وہ مجھے بچالیگا۔
۱۱: ۴۴ = اِبْلَعِیْ ۔ بَلَعَ یَبْلَعُ (فتحَ) امر واحد مونث حاضر۔ تو نگل جا۔ بَلْعٌ سے جس کے معنی نگلنے کے ہیں۔
= اَقْلِعِیْ۔ تو تھم جا۔ تو رک جا۔ (بارش سے رُک جا) اِقْلَاعٌ (اِفْعَالٌ) سے۔ امر واحد مؤنث حاضر۔
= غِیْضَ ۔ غَاضَ یَغِیْضُ غَیْضٌ (باب ضَرَبَ) سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب پانی کو زمین میں جذب کر دیا گیا۔ پانی خشک کر دیا گیا۔ پانی اتر گیا۔
= اِسْتَوَتْ ۔ اِسْتَوٰی یَسْتَوِیْ اِسْتِوَاءٌ۔ (افتعال) ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ (کشتی) ٹھہر گئی۔ جب یہ عَلٰی کے ساتھ متعدی ہو تو اس کے معنی کسی چیز پر چڑھنے ۔ قرار پکڑنے اور مستوی ہونے کے ہوتے ہیں ۔ جیسے کہتے ہیں اِسْتَوٰی فُلَانٌ عَلٰی عُمَالَتِہٖ فلاں نے اپنا عہدہ سنبھال لیا ۔ قرآن میں ہے فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ (۴۸ :۲۹) اور پھر وہ اپنی نال پر سیدھی ہو گئی۔ یا آیت ہذا میں۔ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ اور وہ جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی۔
= بُعْدًا۔ بُعْد ۔ دُوری ۔ ہلاکت ۔ لعنت ۔
اَلْبُعْدُ کے معنی دوری کے ہیں ۔ یہ قُرْبٌ کی ضد ہے ۔ بَعِدَ (سَمِعَ) کے معنی مرنا کے ہیں ۔ اور عموماً اَلْبَعَدُ ہلاک ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے فرمایا کَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۔ (۱۱: ۹۵) جیسے ثمود تباہ ہو گئے۔
چونکہ موت و ہلاکت اور لعنت میں بھی دوری ہوتی ہے اس لئے بُعْد اور بَعِد کے معنی اکثر ہلاکت اور تباہی اور لعنت کے آتے ہیں ۔ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ ہلاکت اور بربادی ہو ظالموں کے لئے ۔
= قُضِیَ الْاَمْرُ۔ قصہ تمام ہوا۔ حکم کی تعمیل ہو چکی ۔ کام پورا ہو گیا۔ یعنی جنہوں نے ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گئے اور جنہوں نے بچایا جانا تھا بچا لئے گئے
۱۱: ۴۶ = اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۔ ای اِنَّہٗ ذُوْعَمَلٍ فَاسِدٍ ۔ وہ صاحب اعمال فاسدہ ہے ۔ یعنی اس کے اعمال اچھے نہیں ہیں غیر صالح ہیں ذُوْ۔ کو مبالغہ کی خاطر حذف کیا گیا ہے
= فَلَا تَسْئَلْنِ اصل میں فَلَا تَسْئَلْنِیْ تھا۔ لَا تَسْئَلْ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ نون وقایہ اور ی متکلم مفعول کے لئے ہے تو مجھ سے سوال مت کر۔ مجھ سے درخواست نہ کر۔

= اَعِظُكَ - وَعَظَ يَعِظُ وَعْظٌ (ضَرَبَ) سے مضارع واحد متکلم كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں۔

١١: ٤٨ = اِهْبِطْ - تو اتر (یعنی اب کشتی سے اتر جاؤ۔ هُبُوْطٌ سے (باب ضَرَبَ) امر واحد مذکر حاضر۔

= عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ان لوگوں پر جو تیرے ساتھیوں میں سے ہیں۔ یعنی جو تیرے ساتھ ہیں۔ اُمَمٌ۔ اُمَّةٌ کی جمع ہے بمعنی جماعت

= وَاُمَمٌ - اُمَمٌ - مبتدا - خبر محذوف ہے تقدیر کلام:

وَمِنْهُمْ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ - ان میں بعض ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو ہم مال ومتاع دیں گے۔ اپنی نعمتوں سے ان کو نوازیں گے۔

١١: ٤٩ = اَنْبَآءِ - خبریں - حقیقتیں نَبَاٌ کی جمع ہے۔ جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظن غالب حاصل ہو اسے نَبَاٌ کہتے ہیں۔ اور جس خبر میں یہ باتیں موجود نہ ہوں اس کو نَبَاٌ نہیں کہتے۔ کیونکہ کوئی خبر اس وقت تک نَبَاٌ کہلانے کی مستحق نہیں۔ جب تک کہ وہ شائبہ کذب سے پاک نہ ہو۔ جیسے وہ خبر جو بطریقِ تواتر ثابت ہو یا جس کو اللہ ورسول نے بیان کیا ہو۔ اسی لئے نبی اس کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے حقیقتیں اور سچی خبریں بیان کرے

= نُوْحِيْهَا - نُوْحِيْ - مضارع جمع متکلم - ہم وحی کرتے ہیں هَا - ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع اَنْبَآءِ ہے۔

١١ - ٥٠ = وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا - اس کا عطف اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ (آیۃ ٢٥) پر ہے۔ گویا آیت کی تقدیر ہے وَاَرْسَلْنَا اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا۔

اَخَاهُمْ (ان کا بھائی) یعنی انہیں کے نسب سے

= مُفْتَرُوْنَ - جھوٹے بہتان باندھنے والے۔ اصل میں اِفْتِرَاءٌ سے مُفْتَرِيُوْنَ تھا۔ اس کا واحد مُفْتَرِیْ ہے

١١: ٥٢ = يُرْسِلِ - مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط (مکسور بالوصل) واحد مذکر غائب ہے بھیجے گا۔ اِرْسَالٌ (اِفْعَالٌ) سے

= السَّمَآءَ - آسمان - ابر - بارش۔

= مِدْرَارًا - صیغہ مبالغہ - بہت برسنے والا۔

اصل میں مِدْرَارٌ - دَرٌّ اور دِرَّةٌ سے ہے جس کے معنی دودھ کے ہیں پھر بطور

استعارہ بارش کے لئے استعمال ہونے لگا۔
یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وہ تم پر موسلادھار بارش بھیجیگا۔ یا تم پر بار بار بارش برسانے والے بادل بھیجے گا۔ یا آسمان سے تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا۔
= لَا تَتَوَلَّوْا۔ (جس کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں) اس سے روگردانی نہ کرو۔ منہ نہ موڑو اعراض مت کرو۔
= مُجْرِمِیْنَ۔ ای مصرین علیٰ ما انتم علیہ من الاجرام۔ اپنے جرموں پر اصرار کرتے ہوئے میری دعوت سے روگردانی مت کرو۔
۱۱: ۵۳ = تَارِکِیْ۔ تَارِکٌ کی جمع بحالت نصب و جر مضاف اٰلِھَتِنَا (مضاف مضاف الیہ) مضاف الیہ۔ تَارِکِیْ اصل میں تَارِکِیْنَ تھا۔ ن بوجہ اضافت کے حذف ہو گیا (ہم) اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے (نہیں)، یعنی نہیں چھوڑیں گے۔
۱۱: ۵۴ = اِعْتَرٰکَ۔ اِعْتَرٰی۔ ماضی۔ واحد مذکر غائب کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اِعْتَرٰی یَعْتَرِیْ (افتعال) اِعْتِرَاءٌ۔ کسی شے کی طرف قصد کرنا اور اس پر چھا جانا۔ اِعْتَرٰی (رنج والم کا) کسی پر چھا جانا۔ اِعْتَرٰکَ۔ تجھ پر غلبہ کر لیا ہے۔ تجھ پر چھا گیا ہے۔ عرو۔ عری مادہ
= اِنْ نَّقُوْلُ میں اِنْ نافیہ ہے۔
= بِسُوْٓءٍ۔ بَا تعدیہ کے لئے لایا گیا ہے۔
اِنْ نَّقُوْلُ ...... بِسُوْٓءٍ۔ ہم (کچھ) نہیں بولتے سوائے اس کے کہ ہمارے کسی خدا نے تم کو کسی خرابی میں مبتلا کر دیا ہے
= اُشْہِدُ۔ اَشْہَدَ یُشْہِدُ۔ اِشْہَادٌ۔ گواہ کرنا۔ میں گواہ کرتا ہوں۔ میں گواہ بناتا ہوں
= اِشْہَدُوْا۔ تم گواہ رہو۔ شَہِدَ یَشْہَدُ (سمع) سے امر جمع مذکر حاضر۔ شَہَادَۃٌ مصدر
= تُشْرِکُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ (تشرکون پر وقف نہ کیا جائے) تم شریک ٹھہراتے ہو اس کے (خدا کے) سوا۔
= اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ میں بیزار ہوں۔ میں بری الذمہ ہوں۔ میرا کوئی سروکار نہیں۔
۱۱: ۵۵ = فَکِیْدُوْنِیْ۔ میرے ساتھ داؤ گھات کرلو۔ میرے خلاف سازش کرلو۔ کَیْدٌ مکر و فریب۔ چال۔ داؤ۔ اچھی تدبیر۔ بری تدبیر۔
(جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو بمعنی اچھی تدبیر)
= جَمِیْعًا۔ تم سب۔ یا اَنْتُمْ وَاٰلِھَتُکُمْ۔ تم اور تمہارے (جھوٹے) خدا

= لَا تُنْظِرُوْنِ۔ مجھے مہلت نہ دو ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔

۱۱: ۵۶ = ھُوَ۔ ای اللّٰہُ۔

= اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا۔ پکڑنے والا ہے اسے پیشانی کے بالوں سے۔ پکڑے ہوئے ہے اس کو اس کی چوٹی سے۔ یعنی وہ سب پر قدرت رکھتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے اس پر اپنا تصرف رکھتا ہے۔

۱۱: ۵۷ = اِنْ تَوَلَّوْا۔ اگر تم روگردانی کرو۔ تَوَلَّوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَتَوَلَّوْا تھا۔ ایک تا حذف ہو گئی۔ تَوَلِّیٌ سے۔

= فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ۔ ای فان تولوا فقد اَبْلَغْتُکُمْ ما ارسلت بہ الیکمْ۔ اگر تم پھر روگردانی کرو تو میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تم کو پہنچا چکا ہوں۔

= یَسْتَخْلِفُ۔ مضارع واحد مذکر غائب (باب استفعال) وہ جانشین بنا دیگا۔

= حَفِیْظٌ۔ نگہبان۔ نگہداشت کرنے والا۔

۱۱: ۵۹ = جَحَدُوْا۔ انہوں نے انکار کیا۔ وہ منکر ہوئے۔ جَحْدٌ و جُحُوْدٌ سے (بابَ فَتَحَ) ماضی جمع مذکر غائب

= جَبَّارٍ۔ سرکش۔ زبردست۔ دوسرے کو مجبور کر دینے والا۔ متکبر۔ خود اختیار۔ جبّار ذات باری تعالیٰ کے لئے صفتِ مدح ہے۔ اور انسان کے لئے صفتِ ذمّ۔

= عَنِیْدٍ۔ عناد رکھنے والا۔ مخالف۔ بروزن فَعِیْل بمعنی فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے اس کی جمع عُنُدٌ ہے عَنِیْدٍ۔ ضدی جو حق کو پہچانتے جانتے سے انکار کرے۔ جو جان بوجھ کر حق کا انکار کرے۔ اذا ابیٰ ان یقبل الشیَّئَ وان عرفہ جانتے ہوئے کسی شے کو ماننے سے انکار کرے۔

۱۱: ۶۰ = اُتْبِعُوْا۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب ان کے پیچھے لگا دیا گیا۔ ان کے پیچھے لگا دی گئی۔

= بُعْدًا۔ دوری۔ ہلاکت۔ بربادی۔ (ملاحظہ ہو ۱۱: ۴۴)

= قَوْمِ ھُوْدٍ۔ (ہود کی قوم) عطف بیان۔ اپنے متبوع عاد کی وضاحت کے لئے آیا ہے یعنی وہ قوم عاد جو لعنت دارین کی مستحق ہوئی۔ قوم عاد دو قبیلوں سے منسوب ہے عادِ اولیٰ جو حضرت ہود کی قوم تھی۔ اور عاد ثانی جو عمالقی تھے۔ یہ دونوں شاخیں عاد بن عوص

ارم بن سام بن نوحؑ کی اولاد سے ہیں

۱۱: ۶۱ = وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا۔ آیت ۱۱: ۵۰ کی طرح اس کا عطف بھی اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ ۔ ۱۱: ۲۵ پر ہے۔ ای وَاَرْسَلْنَا اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ط اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی (یعنی ان میں سے) صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔

= اَنْشَاَ کُمْ۔ اَنْشَاَ یُنْشِئُ اِنْشَاءٌ (اِفْعَالٌ) اس نے پیدا کیا۔ ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اس نے تم کو پیدا کیا۔

= اِسْتَعْمَرَ کُمْ۔ اس نے تم کو آباد کیا۔ اِسْتَعْمَرَ یَسْتَعْمِرُ اِسْتِعْمَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اَلْعِمَارَۃُ۔ خَرَابٌ کی ضد ہے۔ عَمَرَ اَرْضَہٗ یَعْمُرُھَا عِمَارَۃً۔ اس نے اپنی زمین آباد کی۔

قرآن مجید میں ہے وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۹: ۱۹) اور مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کو آباد کرنا۔ اور وَالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ۔ (۵۲: ۴) اور قسم ہے آباد کئے ہوئے گھر کی۔

اَلْعَمْرُ وَالْعُمُرُ۔ اس مدت کو کہتے ہیں جس میں بدن زندگی کے ساتھ آباد رہتا ہے۔

= مُجِیْبٌ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ نکرہ اِجَابَۃٌ۔ مصدر (باب افعال) جَوْبٌ مادہ۔ دعا قبول کرنے والا۔

۱۱: ۶۲ = مَرْجُوًّا۔ اسم مفعول حالت نصب رَجْوٌ ناقص واوی۔ (باب نصر) سے اصل میں مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَرْجُوْوٌ تھا۔ دو واؤ اکٹھے ہوئے ایک کو دوسرے میں مدغم کیا مَرْجُوٌّ ہو گیا۔ حالت نصب میں مَرْجُوًّا۔ رَجَا یَرْجُوْا رَجَاءٌ وَرَجْوٌ۔ امیدوار رہنا۔ امید کرنا۔ خوف کرنا۔ مَرْجُوٌّ۔ وہ جس سے امیدیں وابستہ ہوں۔

(حضرت صالح کی شرافت۔ متانت۔ ذہانت و فطانت کو دیکھ کر ان کو امیدیں تھیں کہ وہ سیادت و قیادت و مشاورت میں سرمایہ قوم ثابت ہوگا اور ان کے دین سے موافقت کر کے اس کے عروج کا باعث بنیگا۔ لیکن جب انہوں نے خدا کی وحدانیت پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ تو ان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا)

= اَتَنْھٰنَا۔ اَ الف استفہامیہ تَنْھٰی واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم۔ کیا تو ہم کو منع کرتا ہے ہم کو روکتا ہے نَھْیٌ۔ (باب نصر۔ فتح۔ ضَرَبَ) روکنا۔ منع کرنا

= تَدْعُوْنَا۔ تو ہم کو بلاتا ہے۔ تو ہم کو پکارتا ہے دُعَاءٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ دَعْوٌ مادّہ۔

= مُرِیْبٌ۔ اسم فاعل اِرَابَۃٌ (باب افعال) رَیْبٌ مادہ۔ متردد بنادینے والا۔ تردد میں ڈالنے والا۔ بےچین کردینے والا۔

یہاں شَکٌّ کی صفت ہے فِیْ شَکٍّ مُّرِیْبٍ (ہم) ایک ایسے شک میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ جو بےچین کردینے والا ہے

۱۱: ۶۴ = اَرَءَیْتُمْ۔ بھلا بتاؤ تو سہی۔ بھلا یہ تو بتاؤ۔

= تَزِیْدُوْنَنِیْ۔ تم میرے لئے زیادہ کرتے ہو۔ زِیَادَۃٌ (باب ضَرَبَ) سے مضارع جمع مذکر حاضر نَ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔

= تَخْسِیْرٌ (باب تفعیل) مصدر ہے زیاں کاری۔ نقصان پہنچانا۔ ہلاک کرنا (یعنی تم تو میرے نقصان میں اضافہ ہی کررہے ہو)

= یٰقَوْمِ ھٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمْ اٰیَۃً۔ یہ کفار ثمود کے مطالبہ فَاْتِ بِاٰیَۃٍ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۲۶: ۱۵۴) کے جواب میں ہے۔ اٰیَۃً بوجہ حال کے منصوب ہے،

= فَذَرُوْھَا۔ تم اس کو چھوڑ دو۔ امر۔ جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔

= تَاْکُلْ۔ فعل مجزوم۔ جواب طلب کی وجہ سے ہے۔

= فَیَاْخُذَکُمْ۔ میں ف حرف ناصبہ ہے جو فعل مضارع پر بتقدیر اَنْ داخل ہوا کرتی ہے۔ جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمُکَ

۱۱: ۶۵ = فَعَقَرُوْھَا۔ انہوں نے اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ دیں۔

= تَمَتَّعُوْا۔ تم لطف اٹھالو۔ تم (دنیاوی مال ومتاع کا) فائدہ اٹھالو۔

۱۱: ۶۷ = اَلصَّیْحَۃُ۔ چیخ۔ کڑک۔ ہولناک آواز۔ چنگھاڑ۔

صَاحَ یَصِیْحُ (ضَرَبَ) کا مصدر ہے۔ چونکہ زور کی آواز سے آدمی گھبرا اٹھتا ہے۔ اس لئے بمعنی گھبراہٹ اور عذاب کے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

= جٰثِمِیْنَ۔ اوندھے پڑنے والے۔ زانو کے بل گرنے والے۔

جُثُوْمٌ سے جس کے معنی سینہ کے بل اوندھے منہ زمین پر پڑنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ اس کی واحد جَاثِمٌ ہے۔

۱۱: ۶۸ = لَمْ یَغْنَوْا۔ مضارع نفی جحد بلم۔ جمع مذکر غائب۔ غِنًی مصدر۔ (باب سَمِعَ) انہوں نے قیام نہیں کیا۔ وہ نہیں ٹھہرے۔ غَنِیَ بِالْمَکَانِ۔ وہ مکان میں ٹھہرا۔ مَغْنٰی۔ فرودگاہ۔

کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا۔ گویا وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ فِیْھَا۔ میں ھَا ضمیر واحد مؤنث

کا مرجع مِنْ دِیَارِھِمْ ہے۔
= بُعْدًا۔ دوری۔ ہلاکت۔ ملاحظہ ہو ۱۱:۴۴ : ۱۱:۶۰۔
۱۱:۶۹ = اِبْرَاھِیْمَ۔ ای اِلیٰ اِبْرَاھِیْمَ۔ منصوب بوجہ غیر منصرف ہونے کے (عجمہ اور معرفہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے)
= بُشْریٰ۔ خوشخبری۔ ایسی خبر جس کو سُن کر بشرہ (چہرہ) پر مسرت اور خوشی کے آثار نمایاں ہو جائیں
= قَالُوْا سَلٰمًا۔ سَلٰمًا کے نصب کی حسب ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(۱) یہ بطور مصدر استعمال ہوا ہے اور اس کا فعل محذوف ہے ای نُسَلِّمُ عَلَیْكَ سَلٰمًا ہم تجھ کو سلام کہتے ہیں۔
(۲) سَلٰمًا۔ قَالُوْا کا مفعول ہے انہوں نے سلام کہا۔
= قَالَ سَلٰمٌ۔ سَلٰمٌ مبتدا ہے اس کی خبر محذوف۔ تقدیر یہ ہے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
= لَبِثَ۔ ماضی واحد مذکر غائب (سَمِعَ) وہ رہا۔ وہ ٹھہرا رہا۔ قرآن مجید میں ہے قَالَ کَمْ لَبِثْتُمْ (۲۳:۱۱۳) خدا تعالیٰ پوچھیگا تم کتنے برس رہے۔ مَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ۔ لفظی ترجمہ ہو گا وہ نہ ٹھہرا کہ آگیا۔ یعنی جلدی ہی آگیا۔
= حَنِیْذٍ۔ بریاں۔ تلا ہوا۔ بھونا ہوا۔ حَنْذٌ سے بروزن فعیل بمعنی مَفْعُوْلٌ صفت مشبہ ہے۔ جیسے حَمِیْدٍ بمعنی مَحْمُوْدٌ ہے۔
= عِجْلٍ۔ بچھڑا۔ گائے کا بچہ۔
۱۱:۷۰ اِلَیْہِ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع عِجْلٌ
= نَکِرَھُمْ۔ اَلْاِنْکَارُ۔ عِرْفَانٌ کی ضد ہے اس نے نہ پہچانا۔ اس نے اجنبی خیال کیا۔ وہ ان کی طرف سے شبہ میں پڑ گیا۔ انکار عدم معرفت ہے۔ لیکن بعض اوقات، انسان جانتے ہوئے بھی انکار کر دیتا ہے۔ اسے کذب کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَھَا (۱۶:۸۳) یہ خدا کی نعمتوں سے واقف ہیں مگر واقف ہو کر انکار کرتے ہیں۔
المنکر۔ ہر اس فعل کو کہتے ہیں کہ جسے عقل سلیم قبیح خیال کرے۔ یا عقل کو اس کے حسن و قبح میں توقف ہو۔ مگر شریعت نے اس کے قبیح ہونے کا حکم دیا ہو۔ قرآن مجید میں ہے وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ (۲۹:۲۹) اور تم اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔
= اَوْجَسَ۔ اس نے محسوس کیا۔ اِیْجَاسٌ سے جس کے معنی دل میں محسوس کرنے اور قلب میں پوشیدہ آواز پانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ وَجْسٌ مَادَّہٗ۔

اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً۔ ان کی طرف سے دل میں ڈر محسوس کیا۔ ایک اور جگہ آیا ہے فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی (۲۰ : ۶۰) (اس وقت) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔

بعض مفسرین کے نزدیک یہ خوف اس بناء پر تھا کہ جب ان نوواردوں نے کھانے میں تأمل کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی نیت پر شبہ ہونے لگا۔ کہ کہیں یہ دشمنی کے ارادے سے تو نہیں آئے۔ کیونکہ عرب میں جب کوئی کسی کی ضیافت قبول کرنے سے انکار کرتا تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ مہمان کی حیثیت سے نہیں آیا بلکہ قتل وغارت کی نیت سے آیا ہے۔

لیکن بعد کی تفسیر اس کی تائید نہیں کرتی۔ بلکہ اندازِ کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھنے سے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام تاڑ گئے تھے کہ یہ فرشتے ہیں اور چونکہ فرشتوں کا علانیہ انسانی شکل میں آنا غیر معمولی حالات میں ہی ہوا کرتا ہے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوف جس بات کا ہوا وہ دراصل یہ تھی کہ کہیں آپ کے گھر والوں سے یا آپ کی بستی کے لوگوں سے یا خود آپ سے کوئی ایسا قصور تو نہیں ہوگیا جس پر گرفت کے لئے فرشتے اس صورت میں بھیجے گئے ہیں اگر بات وہ ہوتی جو بعض مفسرین نے سمجھی ہے تو فرشتے یوں کہتے کہ ڈرو نہیں ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ لیکن جب انہوں نے آپ کا خوف دور کرنے کے لئے کہا کہ "ہم تو قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں"، تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کا فرشتہ ہونا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے ہی جان گئے تھے (تفہیم القرآن)

۱۱ : ۷۱ = فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ۔ حضرت سارہ کے ہنسنے کی دو وجوہ تھیں۔

(۱) جب آپ نے محسوس کیا کہ حضرت ابراہیم کی تشویش دور ہوگئی ہے اور آپ مطمئن ہوگئے ہیں تو خوشی سے ہنس پڑیں۔

(۲) عبارت میں تقدیم وتاخیر ہے۔ گویا عبارت یوں ہے فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ..... یعقوب فَضَحِكَتْ۔ ہم نے جب اسے اسحاق کی بشارت دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب (علیہما السلام) کی تو وہ فرطِ مسرت سے ہنس پڑیں۔

۱۱ : ۷۲ = یٰوَیْلَتٰی اصل میں یٰوَیْلَتِیْ تھا۔ افسوس یا حسرت کی آواز کھینچنے کے لئے یٰ کو الف سے بدل دیا گیا۔ وَیْلٌ کا لغوی معنیٰ ہلاکت ہے۔ یہاں اس سے مراد اپنے لئے بددعا کرنا نہیں محض اظہارِ حیرت و تعجب مقصود ہے۔ عورتیں اکثر اظہارِ حیرت و تعجب کے موقعہ پر ایسے کلمات بولتی ہیں ہائے میں مرگئی۔ ہائے میں مرجاؤں۔ یہ بھی ایسا ہی کلمہ ہے۔ یعنی یَاعَجَبًا یَاحَسْرَتَا۔

= ءَ اَلِدُ۔ ءَ برائے استفہام۔ کیا میں جنوں گی
= عَجُوْزٌ۔ بڑھیا۔ پیرزن۔
= بَعْلِیْ میرا خاوند۔ بَعْلِ مضاف۔ ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔
= شَیْخٌ بوڑھا۔ شُیُوْخٌ جمع۔
۱۱: ۷۳ = تَعْجَبِیْنَ۔ تو تعجب کرتی ہے
= حَمِیْدٌ۔ بروزن فعیل بمعنی مَفْعُوْل مَحْمُوْدٌ صفت مشبہ۔ ستودہ۔ تعریف کیا ہوا سراہا ہوا۔ حَمْدٌ سے۔
= مَجِیْدٌ۔ مجد یمجد مَجْدٌ کے معنی کرم و شرف اور بزرگی میں وسعت اور پہنائی کے ہیں۔ ذات باری تعالیٰ کا اس صفت کے ساتھ متصف ہونا اس کے وسعتِ فیض اور کثرتِ جود کے سبب سے ہے مَجِیْدٌ وسعتِ کرم کا مالک۔ وسیع الفضل۔ کثیر الخیر۔ رفیع الشان سب سے بڑھ کر بزرگ۔
۱۱: ۷۴ = الرَّوْعُ۔ خوف۔ ڈر۔ راعَ یَرُوْعُ کا مصدر۔
= یُجَادِلُنَا۔ مضارع واحد مذکر۔ مُجَادَلَۃٌ وَجِدَالٌ مصدر۔ باب مفاعلۃ۔ نا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ وہ ہم سے (یعنی ہمارے فرشتوں سے) جھگڑا کرنے لگا۔
۱۱: ۷۵ = اَوَّاہٌ بروزن فَعَّالٌ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے بہت آہ آہ کرنے والا اپنے گناہوں پر دوسروں کی غمخواری میں۔ گڑگڑا کر کثرت سے دعائیں کرنے والا۔ رحمدل۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا
= مُنِیْبٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِنَابَۃٌ مصدر (باب افعال) نَوْبٌ مادہ۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا۔ خلوص کے ساتھ توبہ کرنے والا۔ ہر طرف سے مڑ کر اللہ کی طرف لوٹنے والا۔
نَابَ یَنُوْبُ (نصر) کسی چیز کا بار بار لوٹنا۔ نَوْبَۃٌ کا بھی یہی معنیٰ ہے۔ نَائِبَۃٌ۔ وہ مصیبت جو بار بار لوٹتی ہے۔
۱۱: ۷۶ = اٰتِیْھِمْ۔ ان پر آنیوالا ہے۔ اٰتِیْ (آنیوالا) مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ اَتٰی یَاْتِیْ سے اسم فاعل۔
= غَیْرُ مَرْدُوْدٍ۔ مَرْدُوْدٍ (مفعُول) اسم مفعول واحد مذکر۔ رَدٌّ سے باب نصر۔ ٹالا جانیوالا لوٹایا جانیوالا۔ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ۔ جو لوٹایا نہیں جائے گا۔ جو ٹالا جانیوالا نہیں۔
رد کیا گیا۔ شَیْطَانٌ مَّرْدُوْدٌ
۱۱: ۷۷ = سِیْٓءَ بِھِمْ۔ سُوْٓءٌ سے ماضی مجہول۔ واحد مذکر غائب۔ وہ دل گیر ہوا۔ غمگین ہوا۔

= ضَاقَ۔ ضِیْقٌ سے۔ وسعت کی ضد ہے۔ وہ تنگ ہوا۔

= ذَرْعًا۔ طاقت۔ گنجائش۔ ہاتھ کی کشادگی۔ اَلذِّرَاعُ۔ کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے اخیر تک کا حصہ۔ ہاتھ (لمبائی کی اصطلاح میں) ذِرَاعٌ۔ جمع۔ ذُرْعَانٌ وَاَذْرُعٌ۔

تفسیر الخازن میں ہے۔ "ازہری کا بیان ہے کہ: ذَرْعٌ۔ طاقت کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے؛ اور اس کی اصل یوں ہے کہ اونٹ اپنی رفتار میں اگلے قدموں کو پچھلے قدموں کی وسعت کے اعتبار سے بڑھاتا ہے اور جب اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے اگلے قدم تنگ ہو جاتے ہیں اور وہ کمزور ہو کر اپنی گردن لمبی کر دیتا ہے۔ پس ضِیْقُ الذَّرْعِ عبارت ہے ضِیْقُ الْوُسْعِ والطاقۃ سے پس ضَاقَ بِہِمْ ذَرْعًا سے معنی ہوئے کہ معاملہ کی خرابی سے رہائی کی صورت کوئی نہ مل سکی۔

علامہ بیضاوی رح لکھتے ہیں کہ: جب انسان کسی مکروہ امر سے مدافعت میں عاجز ہو جائے تو یہ الفاظ دل گرفتگی اور انقباض کے اظہار کے لئے بطور کنایہ بولے جاتے ہیں۔

عربی میں محاورہ ہے ضَاقَ بِکَذَا ذِرَاعِیْ۔ میں اس سے عاجز ہوں۔ پس ضَاقَ بِہِمْ ذَرْعًا کے معنی ہوئے اس نے اپنے آپ کو ان کے سامنے بے لبس پایا۔

= یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ عَصِیْبٌ۔ سخت۔ بھاری۔ عَصْبٌ سے۔ جس کے معنی سخت کس کر باندھنے اور گھیر لینے کے ہیں۔ بروزن فَعِیْلٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ یَوْمٌ عَصِیْبٌ سخت دن۔ سخت بھاری دن۔

۱۱: ۷۸ = یُهْرَعُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب اِهْرَاعٌ مصدر۔ اِفْعَالٌ۔ تیز دوڑتے ہوئے مجہول کا صیغہ سرعت اور شدّت جذبات کو ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ یعنی وہ تیزی اور سرعت سے حضرت لوط ؑ کے گھر کی طرف دوڑے جیسے انہیں کوئی بیرونی طاقت مجبور کر رہی ہے اور وہ اڑے جا رہے ہیں۔

یہ مجبوری کا مفہوم اس آیۃ میں بھی ہے فَہُمْ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ یُهْرَعُوْنَ (۳۷: ۷۰) سو وہ بھی ان کے نقش قدم پر تیزی سے اندھا دھند چل پڑے (یعنی ان کے شوق و رغبت کی یہ شدّت تھی کہ انہوں نے دلیل صحیح کی پیروی چھوڑ کر اندھی تقلید شروع کر دی گویا مجبور محض تھے)

نیز ملاحظہ ہو ۷: ۱۲۰ (وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ اور جادوگر بے اختیار سجدہ میں گر گئے)

= بَنٰتِیْ۔ میری بیٹیاں۔ یعنی قوم کی عورتیں۔ (جو بیشتر قوم کے افراد سے شادی شدہ تھیں اور باقاعدہ نکاح میں تھیں) اور جو کہ ایک نبی کے لئے بمنزلہ بیٹیاں ہی ہوتی ہیں۔

= ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ ۔ خواہش نفسانی کو پورا کرنے کے لئے وہ زیادہ پاکیزہ اور بہتر ذریعہ ہیں
= وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ۔ یعنی میرے مہمانوں کو ذلیل کر کے مجھے ذلیل نہ کرو ۔
یہ لفظ خِزْیٌ سے بنا ہے بمعنی رسوائی یا خِزَایَۃٌ سے بمعنی حیا۔ مطلب ہوگا مجھے شرمندہ نہ کرو

۱۱: ۷۹ = حَقٍّ ۔ حق سے یہاں مراد حاجت ، ضرورت ، سروکار ہے ۔ ای لیس لنا بھن حاجۃ ولا لنا فیھن شھوۃً ۔ یعنی نہ ہمیں ان کی ضرورت ہے اور نہ ہی ان کی خواہش ۔

۱۱: ۸۰ = اٰوِیْ ۔ میں بیٹھوں گا ۔ میں فروکش ہو جاؤں گا ۔ اُوِیٌّ سے باب ضرب ، اوٰی اِلَی البُیُتِ ۔ گھر میں اترا ۔ ٹھکانہ لیا ۔ یا پناہ لی ۔ قرآن میں ہے سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ (۱۱:۴۳) میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں ۔
= رُکْنٍ ۔ سہارا ۔ کسی چیز کی وہ جانب جس کے سہارے وہ قائم ہوتی ہے ۔ استعارہ کے طور پر زور اور قوت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ آیۃ ہذا : اے کاش ! مجھ کو تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ سکتا ۔

۱۱: ۸۱ = لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ یہ (لوگ) تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے ۔ ای لن یصلوا الیک بضرر ولا مکروہ ۔ یعنی وہ تمہیں کوئی گزند یا تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے ۔
= اَسْرِ ۔ تو رات کو لے کر چل ۔ اِسْرَاءٌ سے جس کے معنی رات کو لے کر چلنے کے اور رات کو سفر کرنے کے ہیں ۔ امر ۔ واحد مذکر حاضر ۔
قرآن مجید میں ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا (۱۷:۱) پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندہ کو راتوں رات ۔
= بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ ۔ القطع فی اٰخر اللیل ۔ رات کے پچھلے حصہ میں وقیل من اوّل اللیل ۔ رات کے پہلے حصہ میں ۔
= لَا یَلْتَفِتْ ۔ نہی واحد مذکر غائب ۔ اِلْتِفَاتٌ (انفعال) مصدر ۔ لَفْتٌ مادہ مڑکر نہ دیکھے
= اِلَّا امْرَاَتَکَ ۔ اِلَّا ۔ حرف استثناء ۔ اِمْرَاَتَکَ مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ ۔ اَھْلِکَ ۔ مستثنیٰ منہ ۔ یعنی رات کو اپنے گھر والوں کو لے کر چل پڑو ماسوائے اپنی بیوی کے (یعنی اس کو نہ لیجانا)
= مُصِیْبُھَا ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ مضاف ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۔ اس کو پا لینے والا ۔ اس پر پہنچ جانے والا ۔ اَصَابَ یُصِیْبُ سے ۔
= مَوْعِدَھُمْ ۔ مَوْعِدُ اسم ظرف زمان ۔ مضاف ۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

ان کے وعدہ کا وقت

۸۲:۱۱ = سِجِّیْل ۔ کنکر۔ فارسی سنگ و گل۔ جو عربی میں آکر سِجِّیل بن گیا

سِجِّیل کا لفظ سَجَلٌ سے بنا ہے بمعنی جاری کرنا۔ دے دینا۔ یعنی ہر پتھر دیا ہوا یا بھیجا ہوا تھا۔
یا سِجِلٌّ سے بنا ہے بمعنی لکھا ہوا۔ یعنی اللہ نے پتھروں پر لکھ دیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ سجیل اصل میں سجین تھا نؔ کو لؔ سے بدلا گیا۔ دوزخ کا ایک طبقہ

= مَنْضُوْدٍ۔ اسم مفعول۔ واحد مذکر۔ تہ بر تہ۔

نَضَدْتُ الْمَتَاعَ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ کے معنی ہیں سامان کو قرینے سے اوپر نیچے رکھنا۔ قرینے سے رکھے ہوئے سامان کو مَنْضُوْدٌ یا نَضِدٌ کہتے ہیں۔ جس تخت پر سامان جوڑ کر رکھا جائے اسے بھی نَضِیْدٌ کہتے ہیں۔ اس سے استعارۃً فرمایا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ (۵۰:۱۰) جن کا گابھا تہ بر تہ ہوتا ہے۔ یا طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ (۵۶:۲۹) اور تہ بر تہ کیلوں۔

۸۳:۱۱ = مُسَوَّمَۃً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث تَسْوِیْمٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ نشان زدہ حِجَارَۃً کی صفت ہے۔ سِیْمَۃٌ۔ سُوْمَۃٌ و سِیْمَا۔ علامت۔ نشانی۔

= ھِیَ ۔ ضمیر واحد مؤنث غائب حجارۃً مُسَوَّمَۃً کی طرف راجع ہے۔

۸۴:۱۱ = لاتنقصوا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ نَقْصٌ (باب نصر) سے تم مت گھٹاؤ۔ تم مت کم کرو۔

= اَلْمِکْیَالَ ۔ اسم آلہ۔ مفرد۔ غلہ کو ماپنے کا پیمانہ۔ کَیْلٌ۔ مصدر۔ (باب ضَرَبَ) فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ ۔ (۱۲:۸۸) آپ ہمیں (اس کے عوض) پورا ماپ غلہ کا دیجئے۔

= اَلْمِیْزَانَ ۔ اسم آلہ۔ وزن کرنے کا آلہ۔ ترازو۔ مصدر۔ وزن کرنا (باب ضرب) جمع مَوَازِیْنَ

= اِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ بِخَیْرٍ ۔ میں دیکھتا ہوں تم بخیر ہو۔

(۱) یعنی تم صاحب مال و دولت ہو۔ تمہیں ڈنڈی مارنے اور کم ماپنے یا تولنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۲) میں تم کو اچھا بھلا خوشحال پاتا ہوں لہٰذا تم اپنی مذموم حرکات اور افعال سے یہ خداداد نعمت زائل مت کرو۔

= یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۔ وہ دن جو مجرم کو ہر طرف سے گھیر کر اسے مجبور اور بے بس کر دے گا۔

عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۔ اس دن کا عذاب جو ہر چیز کو گھیرنے والا ہے۔

روح البیان میں ہے وصف الیوم بالاحاطۃ والمراد العذاب۔ مُحِیْط لفظاً یوم کی صفت ہے لیکن مراد اس سے عذاب ہے یعنی میں ڈرتا ہوں اس دن سے کہ تم پر عذاب محیط

آجائے۔

۱۱: ۸۵ = اَوْفُوْا۔ اِیْفَاءٌ (اِفعالٌ)، اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفَاءٌ۔ وَفٰی (لفیف مفروق) فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم پورا کرو۔

= وَلَا تَبْخَسُوْا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ تم کم نہ دو۔ بَخْسٌ سے باب فتح۔

= وَلَا تَعْثَوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم فساد نہ کرو۔

اَلْعَیْثُ وَالْعِثِیُّ۔ سخت فساد پیدا کرنا۔ جس فساد کا ادراک حسّی ہو عَیْثٌ وَعُثُوٌّ کہلاتا ہے اور جس فساد کا ادراک حکمی ہو اسے عِثِیٌّ کہتے ہیں۔ عَیْثٌ وَعَثْوٌ۔ باب نصر کے مصدر ہیں اور عِثِیٌّ وَعُثِیٌّ (باب سمع) کے۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ (۲: ۶۰) اور ملک میں فساد اور انتشار مت پیدا کرو۔

۱۱: ۸۶ = بَقِیَّتُ اللّٰهِ۔ ای ما ابقی اللّٰه لکم من الحلال۔ حلال کی روزی اللہ جو بچت دیوے۔ (ھُوَ) خَیْرٌ لَّکُمْ (مما تاخذونه بالتطفیف) وہ بہتر ہے تمہارے لئے اس بچت سے جو تم ڈنڈی مار کر حاصل کرو۔

۱۱: ۸۷ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ (مخول سے کہتے ہیں کیا) تمہاری نمازیں تمہیں یہی حکم دیتی ہے

= اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا۔ ای او ان نترک فعلنا فی اموالنا ما نشؤ۔ (کہ ہم اپنے مالوں میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں۔ الکشاف ذیلی نوٹ نمبر ۳)

= اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ۔ اَلْحَلِیْمُ۔ بردبار۔ تحمل والا۔ باوقار۔ اَلْحِلْمُ سے جس کے معنی ہیں نفس وطبیعت پر ایسا ضبط رکھنا کہ غیظ وغضب کے موقع پر بھڑک نہ اٹھے۔ بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اس کی جمع اَحْلَامٌ ہے۔ آیت اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ (۵۲: ۳۲) میں بعض کے نزدیک عقلیں مراد ہیں۔ اصل میں حلم کے معنی متانت کے ہیں مگر چونکہ متانت بھی عقل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے حلم کا لفظ بول کر عقل مراد لیتے ہیں جیسا کہ مسبب بول کر سبب مراد لے لیا جاتا ہے۔ آیت ہذا میں اکثر مفسرین نے حَلِیْمٌ کے معنی عقل مند دانا لیا ہے گو بعض نے اس کے اصلی معنوں میں لیا ہے یعنی بردبار۔ تحمل والا۔ جو دوسروں کے گناہ اور غلطیوں کو تحمل کے ساتھ برداشت کرے۔

اَلرَّشِیْدُ۔ نیک چال۔ راست باز۔ شائستہ۔ رُشْدٌ سے بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے۔ اَلرَّشْدُ وَالرُّشْدُ۔ غَیٌّ کی ضد ہے۔ اور ہدایت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے باب نَصَرَ۔ سَمِعَ۔ دونوں سے آتا ہے۔ اس جملہ کا لفظی ترجمہ یوں ہے۔ تحقیق تو بڑا عقلمند اور راستباز

دیندار ہے۔ لیکن یہ الفاظ استہزاءً کہے گئے ہیں مراد اُن کی اِن صفات کی ضد ہے یعنی تم تو بڑے احمق اور کج راہ ہو یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم کسی کنجوس مکھی چوس کو کہیں کہ کیا کہنے تمہاری سخاوت کے اگر حاتم طائی بھی تمہیں دیکھ لے تو تمہارے آگے سجدہ میں گر پڑے۔

یا یہ کہ تم تو اچھے بھلے سمجھدار اور دیندار آدمی ہو تم سے ایسی باتوں کی امید نہ تھی۔ کہ طعن و تشنیع کا نشانہ ہمیں ہی بناؤ۔

یا یہ کہ تم تو بردبار حلیم الطبع اور راست رو آدمی ہو جو دوسروں کی غلطیاں دیکھ کر تحمل سے کام لیتا ہے لیکن تم ہو کہ ان صفات سے متصف ہوتے ہوئے بھی ہمیں نکتہ چینی کا ہدف بناتے ہو

۱۱: ۸۸ = اَرَءَیْتُمْ۔ جب ہمزہ استفہام رَاَیْتَ پر داخل ہوتا ہے تو اس حالت میں رؤیت کا آنکھوں یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آنا ممنوع ہوتا ہے اور اَرَاَیْتَ کے معنی ہوتے ہیں اَخْبِرْنِیْ لہٰذا اَرَاَیْتُمْ بمعنی اَخْبِرُوْنِیْ ہے بھلا مجھے یہ تو بتاؤ

= مِنْهُ۔ مِنْ لَّدُنْهُ۔ اپنی (خدا کی) طرف سے

= رِزْقًا حَسَنًا۔ عمدہ روزی۔ رزقِ حلال۔ نجس اور تطفیف سے مُبَرّا یا اس سے مراد نبوت درسالت ہے جو حضرت شعیب علیہ السلام کو عطا ہوئی تھی

اَرَاَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا۔ میں جواب شرط محذوف ہے۔ یعنی اَخْبِرُوْنِیْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی حجة واضحة ویقین مِن ربی وکنت نبیًا علی الحقیقة ایصح لی ان لا اٰمرکم بترك عبادة الاوثان والکف عن المعاصی

بھلا بتاؤ تو سہی اگر میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل ہو اور میں سچا نبی منجانب اللہ ہوں تو کیا یہ درست ہوگا کہ میں تمہیں بت پرستی کو ترک کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے نہ کہوں۔

= اُخَالِفَكُمْ۔ مخالفة (باب مفاعلة) سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اور کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں تمہاری مخالفت کروں۔ کہا جاتا ہے خَالَفَنِیْ فُلَانٌ عَنْ کَذَا۔ جب کہ وہ اعراض کر رہا ہو اور تم اس چیز کا قصد کر رہے ہو۔ اور خَالَفَنِیْ اِلٰی کَذَا۔ جبکہ تم اعراض کرنے والے ہو اور وہ قصد کرنے والا ہو۔

= مَا اَنْهٰکُمْ عَنْهُ۔ جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں۔

مَا اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰی مَا اَنْهٰکُمْ عَنْهُ۔ میرا یہ مقصد نہیں کہ جس بات سے میں تم کو منع کرتا ہوں اس کا خود ارتکاب کروں۔ یعنی جس بات سے میں تم کو منع کرتا ہوں تمہیں

راہِ راست کی ترغیب دے کر اُلٹا اس بات کی طرف خود جھک جاؤں ۔
= تَوْفِیْقِیْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ میری توفیق ۔ میری مقدرت ۔ مجھ سے بن آنا ۔ توفیق کا معنی ہے اچھے مقصد کے حصول کے لئے تمام اسباب کا مہیّا کر دینا ۔ یعنی میری کامیابی انحصار محض اللہ کی اعانت وتائید پر ہے ۔
= اُنِیْبُ ۔ اَنَابَ یُنِیْبُ (افعال) اِنَابَۃٌ ۔ (نَوْبٌ مادّہ) سے مضارع واحد متکلم ۔ میں رجوع کرتا ہوں ۔ النَّوْبُ کسی چیز کا بار بار لوٹ کر آنا ۔ ثلاثی مجرد میں باب نصر سے آتا ہے ۔
۱۱:۸۹ = لَا یَجْرِمَنَّکُمْ ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب با نون ثقیلہ تاکید جَرْمٌ مصدر باب ضَرَبَ ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ ہرگز تم کو نہ اکسلائے ۔
= شِقَاقِیْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ میری مخالفت ۔ میری عداوت
شِقَاقِیْ بمعنی ضد ۔ مخالفت ۔ اپنے دوست کی شق کو چھوڑ کر دوسری شق میں ہونا ۔
= اَنْ یُّصِیْبَکُمْ ۔ مبادا کہ پہنچے تمہیں ۔ اَنْ بمعنی کہ ۔
یُصِیْبُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ ۔
اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَۃٌ (باب افعال) کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ کہ تم کو مصیبت پہنچے
۱۱:۹۰ = وَدُوْدٌ ۔ صیغہ مبالغہ ۔ محبت کرنے والا ۔ ثواب دینے والا ۔
اَلْوُدُّ ۔ کے معنی ہیں کسی چیز سے محبت کرنا اور اس کے ہونے کی تمنا کرنا ۔ وَدَّ یَوَدُّ (سمع) وُدٌّ وَمَوَدَّۃٌ مصدر ۔
۱۱:۹۱ = مَا نَفْقَہُ ۔ مضارع منفی جمع متکلم ۔ ہم نہیں سمجھتے ۔ فِقْہٌ ۔ مصدر ۔ فَقِہَ یَفْقَہُ (سمع) فِقْہٌ ۔
اَلْفِقْہُ کے معنی علم حاضر سے علم غائب تک پہنچنے کے ہیں اور یہ علم سے اخص ہے ۔ قرآن میں ہے فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا (۴:۷۸) ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات ہی نہیں سمجھ سکتے ۔ علم الفقہ احکام شریعت کے جاننے کا نام ہے ۔ فِقْہٌ سمجھ، دانش علم ۔ فَقِیْہٌ ۔ عقل مند ۔ دانشور ۔ عالم دین سمجھ دار ۔
= رَھْطُکَ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تیری برادری ۔ تیرے بھائی بند ۔ رَھْطٌ بمعنی نفر ۔ شخص قبیلہ ۔ برادری ۔ بھائی بند ۔ نفر اور شخص کے معنوں میں آیا ہے تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ (۲۷:۴۸) نو آدمی تھے جو ملک میں فساد کرتے تھے ۔
برادری ۔ قبیلہ ۔ بھائی بند کے معنوں میں آیت ہذا ۔ اور اس سے اگلی آیت (۱۱:۹۲)

يٰقَوْمِ اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ ۔ اے میری قوم! کیا میری برادری کے لوگ تمہیں (اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزیز ہیں ۔ اور آیت ہذا کا ترجمہ ۔ اگر تیری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے ۔

علامہ قرطبی لکھتے ہیں :۔ رہط خاندان کے ان افراد کو کہتے ہیں جو کسی شخص کی تقویت کا باعث ہوں اور دکھ سکھ میں اس کے شریک ہوں ۔

رھط الرجل عشیرته الذی یستند علیھم و یتقوی بھم ۔

= وَمَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ۔ عزیز کے معنی محبوب ۔ غالب ۔ عزت والا ۔ زبردست ۔ قوی ۔ گرامی قدر ۔ سبھی ہیں ۔ عَزِیْزٌ ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر عِزَّۃٌ سے بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی نہ تو تو ہمارا اتنا لاڈلا ہے کہ ہم تیری زیادتیوں کو محبت کی خاطر برداشت کرتے رہیں ۔ نہ تو ہم پر اتنا غالب اور اتنا طاقتور ہے کہ ہم اپنی کمزوری کے پیش نظر چپ رہیں ۔ اور نہ تو اتنا معزز اور گرامی قدر ہے کہ ہم تیرا لحاظ کریں ۔ ہم تو محض تیری برادری کی وجہ سے تیرا لحاظ کر رہے ہیں ۔

١١ : ٩٢ = اَعَزُّ ۔ عِزٌّ (بمعنی عزت) سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ عزت والا ۔ زیادہ طاقت ور ۔

= عَلَیْکُمْ ۔ ای عِنْدَکُمْ ۔

= اِتَّخَذْتُمُوْہُ ۔ اصل میں اِتَّخَذْتُمْ تھا ۔ ضمیر ہٗ کے اتصال کی بناء پر واؤ لایا گیا ہے تم نے اس کو ٹھیرایا ۔ تم نے اس کو ڈال دیا ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے ۔

= وَرَآءَکُمْ ۔ وَرَاءَ ۔ مصدر ہے ۔ جس کا معنی آڑ ۔ حدِ فاصل ۔ کسی چیز کا آگے ہونا ۔ پیچھے ہونا ۔ علاوہ ۔ اور سوا ، کے ہیں ۔ فصل اور حد بندی پر دلالت کرتا ہے ۔ اس لئے سب معنی میں مستعمل ہے ۔ وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَہٗ ۔ (٢ : ٩١) اور وہ انکار کرتے ہیں اس سے جو اس کے سوا ہے ۔

نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ (٢ : ١٠١) اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے ڈال دیا ۔ پھینک مارا ۔

آیت ہذا میں بھی پس پشت ڈالنے ۔ ناقابلِ لحاظ اور ناقابلِ اعتناء سمجھنے کے معنی میں آیا ہے اور آگے ہونے کے معنی میں قرآن میں آیا ہے وَکَانَ وَرَآءَھُمْ مَّلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ غَصْبًا ۔ (١٨ : ٧٩) اور ان کے سامنے کی طرف ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا ۔

اوٹ اور آڑ کے معنوں میں آیا ہے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۔ (٥٩ : ١٤) یا دیواروں کی اوٹ میں ۔

= ظِھْرِیًّا ۔ بھولا بسرا ۔ فراموش شدہ ۔ پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا ۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ۔ وَالظِّھْرِیُّ مَنْسُوْبٌ اِلَی الظَّھْرِ والکسر من تغیرات النَّسَبِ

ونظیرہ فی قولھم فی النسبۃ الی اَمسِ ۔ اَمسِیّ۔ ظِھرِیٌّ ظَھرٌ کی طرف منسوب ہے۔ اور کسرہ نسبت کے تغیرات میں سے ہے۔ جیسے کہ اَمسِ (کل گذشتہ) کی نسبت کرتے ہیں تو اَمسِیّ بولتے ہیں۔

منتہی الارب میں ہے اِمسِیّ بکسر ہمزہ منسوب است بِاَمسِ برخلافِ قیاس۔

ظِھرِیًا منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے یہ مفعول ثانی ہے۔ اِتَّخَذتُمُوہُ کی ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اوّل ہے

= مُحِیطٌ اسم فاعل واحد مذکر اِحَاطَۃٌ مصدر حَوطٌ مادہ باب افعال۔ ہر طرف سے گھیرے میں لے لینے والا۔

۱۱: ۹۳ = اِعمَلُوا عَلٰی مَکَانَتِکُم۔ (۱) اپنے طریقہ کے مطابق عمل کرو (۲) اپنے حدِ امکان تک کوشش کرو (۳) اپنی حالت کے مطابق کام کرو (۴) اپنی جگہ پر کام کرو۔

= اِنِّی عَامِلٌ۔ ای انی عامل علٰی مکانتی۔

= یُخزِیہِ۔ (جو) اس کو رسوا کرے گا۔

= اِرتَقِبُوا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ اِرتِقَابٌ مصدر باب افتعال۔ تم انتظار کرو۔

= رَقِیبٌ بروزن فَعِیلٌ بمعنی فاعل۔ انتظار کرنے والا۔ منتظر۔

۱۱: ۹۴ = اَمرُنَا۔ ہمارا حکم۔ یعنی ہمارا عذاب۔

= اَلصَّیحَۃَ۔ چیخ۔ کڑک۔ ہولناک آواز۔ ملاحظہ ہو ۱۱: ۶۷

= جٰثِمِینَ۔ اوندھے پڑے ہوئے۔ (ملاحظہ ہو۔ ۱۱: ۶۷)

۱۱: ۹۵ = کَاَن لَّم یَغنَوا فِیھَا۔ (ملاحظہ ہو ۱۱: ۶۸)

= بُعدًا۔ دوری۔ ہلاکت۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۱: ۴۴۔ بَعِدَت۔ وہ تباہ ہوئی۔ اس پر لعنت ہوئی وہ دور ہوئی۔ (باب سمع) بَعدٌ مصدر۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔

۱۱: ۹۶ = بِاٰیٰتِنَا۔ وھی الآیات التسع (یہ نو نشانیاں تھیں)

(۱) العصا۔ (۲) الید البیضاء (۳) الطوفان (۴) الجراد (ٹڈی)، (۵) القمل۔ غلہ کو کھاجانے والا کیڑا (چچڑی)، (۶) الضفادع (مینڈک) (۷) الدم (خون) (۸) النقص من الثمرات۔ (پھلوں میں کمی) (۹) النقص من الانفس (جانوں کی تلفی)

= سُلطٰنٍ مُّبِینٍ۔ بُرھَانٍ مُّبِینٍ۔ برہان قاطع۔ حجۃ باہرہ۔ صریح دلیل۔ کھلی سند (یعنی معجزہ)، مادہ سَلَطٌ (ثلاثی مجرد) یا سَلطَنٌ (رباعی مجرد)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں ہر ایک جگہ سُلْطٰنٍ سے حُجّت مراد ہے۔

۱۱: ۹۷ — مَلَاْئِہٖ۔ اس کے سرداروں کی جماعت۔ اَلْمَلَاُ اسم جمع معرف باللام۔ مَلْاٌ۔ بمعنی بھر دینا۔ قوم کے سردار اور اہل الرائے اشخاص اپنی رائے کی خوبی اور ذاتی محاسن سے لوگوں کی خواہش کو بھر دیتے ہیں یا آنکھوں میں روشنی اور دلوں میں ہیبت بھر دیتے ہیں اسی لئے ان کو مَلَاٌ کہتے ہیں نیز ملاحظہ ہو ۱۱: ۸۷

— رَشِیْدٍ ہدایت والی راہ۔ درست۔ اور فرعون کی بات، کچھ راہ کی بات، تو تھی ہی نہیں

نیز ملاحظہ ہو ۱۱: ۸۷۔

۱۱: ۹۸ — یَقْدُمُ قَوْمَہٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَدُوْمٌ مصدر باب نصر۔ وہ پیشوائی کریگا وہ آگے آگے ہوگا۔ اپنی قوم سے۔

— اَوْرَدَھُمْ۔ اَوْرَدَ۔ اِیْرَادٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب اس نے پہنچایا۔ وہ لے آیا۔ اس نے لا ڈالا۔ اِیْرَادٌ کے اصل معنی گھاٹ پر لانے کے ہیں مگر بعد میں اس کا استعمال مطلق حاضر کرنے اور لے آنے کے لئے ہونے لگا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان کو لا ڈالیگا آتشِ (جہنم) میں۔

— الوِرْدُ۔ اسم۔ اترنے کی جگہ۔ وارد ہونے کی جگہ۔ پانی کا گھاٹ۔ یا گھاٹ کا پانی۔ پانی کا حصہ اس کا مصدر وُرُوْدٌ ہے جس کا معنی ہے پانی کی تلاش میں جانا۔ قصد کرنا۔ پھر ہر جگہ کا قصد کرنے پر بولا جاتا ہے اور پانی پر پہنچنے والے کو وَارِدٌ کہتے ہیں اور اس کو بھی کہتے ہیں جو قافلے کے آگے جا کر پانی کی تلاش کرتا ہے اور مہیا کرتا ہے جیسے قرآن میں ہے فَاَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ (۱۲: ۱۹) اور انہوں نے (پانی کے لئے) اپنا سقّہ بھیجا۔

— اَلْمَوْرُوْد۔ وِرْدٌ کی صفت ہے مفعول کے وزن پر۔ یعنی وارد ہونے کی جگہ۔ جس جگہ کا (پانی کے لئے) قصد کیا گیا ہو۔ وِرْدُ الْمَوْرُوْدِ۔ پانی کا وہ حصہ یا جگہ جسے قصداً تلاش کر کے حاصل کیا گیا ہو۔ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:۔

فالورد نصیب من الماء والمورود صفتہ والمخصوص بالذم محذوفٌ وھو النار۔

وِرد کا معنی ہے پانی کا حصہ۔ یہ موصوف ہے اور المَوْرُوْدِ اس کی صفت ہے اور مخصوص بالذم محذوف ہے۔ اور وہ النار (آتشِ جہنم ہے) وِرْد اور مورود دونوں مل کر بِئْسَ کے فاعل ہیں

تفسیر ماجدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :۔ اور بری ہے وہ جگہ اترنے کی جہاں یہ اتارے جائیں گے۔

کیا ہی برا ہے وہ گھاٹ پانی کا جہاں وہ لوگ اپنی پیاس بجھانے کیلئے لیجائے جائیں گے

۱۱ : ۹۹ = اُتْبِعُوْا ۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِتْبَاعٌ (افعال) مصدر۔ ان کے پیچھے لگا دیا گیا۔ ان کا پیچھا کیا جاتا رہے گا۔ (ماضی بمعنی مضارع) لَعْنَةً ۔ لعنت اور پھٹکار کے ساتھ۔ یعنی ان پر لعنت بھیجی جاتی رہیگی

= فِیْ هٰذِهٖ ۔ ای فی الدُّنْیا

= اَلرِّفْدُ ۔ (باب نصر) کے معنی عطا اور مدد کے ہیں۔ رَفَدَ یَرْفِدُ (باب ضرب) مدد دینا ۔ عطا کرنا۔ مِرْفَدٌ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں عطیہ ڈال کر دیا جائے اسی بناء پر مِرْفَدٌ بمعنی پیالہ بھی آتا ہے۔

= الرِّفْدُ ۔ عطیہ ۔ انعام ۔ بخشش ۔ مدد ۔ اَرْفَادٌ ۔ رُفُوْدٌ ۔ جمع۔

= اَلْمَرْفُوْدُ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ عطا کی گئی ۔ انعام میں دی گئی۔

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۔ بہت ہی برا عطیہ ہے جو انہیں دیا جائے گا۔

۱۱ : ۱۰۰ = اَنْبَآءِ الْقُرٰی ۔ اَنْبَاءٌ نَبَأٌ کی جمع ۔ خبریں ۔ حقیقتیں۔

اَلْقُرٰی ۔ قَرْیَۃٌ کی جمع ہے ۔ بستیاں ۔ دیہات ۔

= مِنْهَا ۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب القریٰ کے لئے ہے۔

= قَآئِمٌ ۔ آباد ۔ حَصِیْدٌ ۔ حِصَادٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ کھیتی کٹی ہوئی ۔

اَلْحَصَدُ وَالْحَصَادُ ۔ کے معنی کھیتی کاٹنے کے ہیں۔ آیت وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ (۶ : ۱۴۱) اور جس دن پھل توڑو اور کھیتی کاٹو تو خدا کا حق بھی اس میں سے ادا کرو ۔ میں وہ کھیتی مراد ہے جو اس کے صحیح وقت پر کاٹی گئی ہو۔ لیکن آیت فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۔ (۱۰ : ۲۴) تو ہم نے کاٹ کر ایسا کر ڈالا کہ گویا وہاں کل کچھ تھا ہی نہیں ۔ میں حَصِیْدٌ سے مراد وہ کھیتی ہے جو کہ بے وقت فساد اور تباہی کی غرض سے کاٹی گئی ہو۔ اسی طرح آیت ہذا میں بھی حَصِیْدٌ سے مراد تباہ اور برباد کر دی ہوئی بستیاں ہیں

مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ : ان میں سے بعض تو قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا۔

= فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ ...... مِنْ شَیْءٍ ان کے کسی کام نہ آئے ۔ یعنی اللہ کے عذاب سے

کچھ بچت بھی نہ کر سکے۔

= لَمَّا۔ جب۔

= تَتْبِیْب۔ خسارہ میں رہنا۔ گھاٹا میں رہنا۔ تباہ و برباد کرنا۔ ہلاک کرنا۔ خسارہ۔ تباہی و بربادی ہلاکت۔ اَلتَّبُّ وَ التَّبَابُ (ضرب) کے معنی مسلسل خسارہ میں رہنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ (۱۱۱:۱) ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں۔ (یعنی وہ ہمیشہ خسارے میں رہے)

۱۱: ۱۰۳ = فِیْ ذٰلِکَ میں اشارہ ان امتوں کے قصوں کی طرف ہے۔ جو اپنی نافرمانی اور عصیاں کی وجہ سے برباد ہوگئیں اور جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

اور ذٰلِکَ یَوْمٌ میں اشارہ یوم القیامۃ کی طرف ہے۔

= لَہٗ۔ اس (دن) میں مَجْمُوْعٌ لَّہُ النَّاسُ اس دن (روز قیامت) کُل انسان جمع کئے جائیں گے۔

= مَشْھُوْدٌ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ حاضر کیا گیا۔

اَلْمَشْھُوْدُ وَالشَّھَادَۃُ کے معنی کسی چیز کے مشاہدہ کرنے کے ہیں خواہ بصر سے ہو یا بصیرت سے ہو اور صرف حاضر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ (۵۹:۱۲) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ لیکن اولیٰ یہ ہے کہ شُھُوْدٌ کے معنی صرف حاضر ہونا ہوں اور شَھَادَۃٌ میں حاضر ہونے کے ساتھ مشاہدہ کا بھی اعتبار کیا جائے۔

یہاں مَشْھُوْدٌ بمعنی مَشْھُوْدٌ فِیْہِ ہے (جب کہ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب یومٌ کے لئے ہے) یعنی وہ دن جب تمام انسان حاضر کئے جائیں گے۔

۱۱: ۱۰۴ = وَمَا نُؤَخِّرُہٗ۔ ہم نے اس (یوم قیامت) کو ملتوی نہیں کر رکھا اِلَّا (مگر) لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ۔ ایک وعدہ کے لئے جو مقرر شدہ ہے۔

۱۱: ۱۰۵ = یَوْمَ۔ ای اُذْکُرْ یَوْمَ۔ یعنی بوجہ اُذْکُرْ منصوب ہے۔

= یَاْتِ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِتْیَانٌ مصدر۔ (باب ضَرَبَ) اصل میں یَاْتِیْ تھا۔ مقام شرط میں واقع ہونے کی وجہ سے یا کو حذف کر دیا گیا۔ فعل لازم ہے (اگر اس کے بعد مفعول پر بآء آئے تو فعل متعدی ہوتا ہے)

یَاْتِ کا فاعل کون ہے؟ اس کے متعلق صاحب الکشاف لکھتے ہیں:۔

فَاِنْ قُلْتَ فاعل یاتی ما ھو؟ قُلْتُ اللہ عزّوجل۔ اس صورت میں یَوْمَ یَاْتِ کا ترجمہ ہوگا۔ (یاد کرو وہ) دن جب اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہوگا۔

اور مدارک التنزیل میں ہے۔
فاعل یأت ضمیر یَرْجِعُ الیٰ قولہ یوم مجموع لہ النَّاسُ۔ یعنی اس فعل کا فاعل وہ دن ہے جس دن تمام انسان جمع کئے جائیں گے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔
(یاد کردہ) دن جب حشر کا دن آئے گا۔
= لَا تَکَلَّمُ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب "وہ نہیں بولے گی۔ وہ بات نہیں کرے گی۔ تَکَلُّمٌ (تفعّل) سے۔ اصل میں تَتَکَلَّمُ تھا۔ ایک تاء حذف ہوگئی (کوئی شخص بول نہ سکیگا)
= اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ (۷۸ : ۳۸) کوئی نہ بول سکیگا بجز اس کے کہ جس کو خدائے رحمٰن اجازت دے۔
= فَمِنْھُمْ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ یعنی ان میں سے بعض۔ مِنْ جار۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب النَّاسُ۔ کے لئے جو مَجْمُوْعٌ لَّہُ النَّاسُ میں مذکور ہے۔ یعنی اہل محشر۔ مجرور۔ جار مجرور مل کر خبر مقدم شَقِیٌّ مبتدا۔ فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ۔ ان میں سے بعض شقی ہوں گے۔
= شَقِیٌّ۔ شَقَاوَۃٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع اَشْقِیَاءُ ہے اَلشَّقَاوَۃُ بدبختی۔ یہ سعادت کی ضد ہے۔ شَقِیَ (سَمِعَ) شَقْوَۃٌ وَشَقَاوَۃٌ وَشَقَاءٌ کے معنی بدبخت ہونے کے ہیں۔ غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا (۲۳: ۱۰۶) ہم پر ہماری بدبختی غالب ہوگئی۔ یہاں آیۃ ہذا میں شَقِیٌّ سے مراد الذی وجبت لہ النار لاساء تہٖ جس کی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم اس پر واجب ہوگئی۔ اسی طرح السعید الذی وجبت لہ الجنۃ لاحسانہٖ۔ سعید وہ جس پر اس کے نیک اعمال کے سبب جنت واجب ہوگئی۔ خوش نصیب۔ خوش بخت۔ سزاوارِ جنت
۱۱: ۱۰۶ = شَقُوْا۔ شَقَاوَۃٌ سے ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ بدبخت ہوئے۔
= فِیْھَا۔ ای فی النار۔
= زَفِیْرٌ۔ چلّانا۔ زَفَرَ یَزْفِرُ (ضَرَبَ) کا مصدر ہے۔ زَفِیْرٌ اور شَہِیْقٌ دونوں گدھے کی آوازیں ہیں۔ قال الضحاک و المقاتل والفرّاء الزفیر اول نہیق الحمار والشہیق اخرہٗ۔ زفیر گدھے کی شروع کی آواز ہے اور شہیق اس کی آخری آواز ہے۔
الخازن بغدادی لکھتے ہیں:۔
الزفیر تردید النفس فی الصدر حتی تنتفخ منہ الضلوع والشہیق

ردّ النفس الی الصدر۔ زفیر سانس کا سینہ میں اندر باہر آنا جانا ہے۔ (اس شدت سے) کہ پسلیاں اس سے پھولنے لگیں۔ اور شہیق سانس کا سینہ کے اندر لے جانا ہے۔

(والزفیر مدہ واخراجہ من الصدر) اور زفیر سانس کو کھینچ کر سینہ سے باہر نکالنا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اہل دوزخ طرح طرح کی دردناک آوازوں میں چیختے چلاتے رہیں گے۔

= شَہِیْقٌ۔ دھاڑنا۔ چلانا۔ مصدر ہے۔ شَہَقَ یَشْہِقُ (ضرب) گدھے کا آواز نکالنا۔ نیز باب سمع اور فتح سے بھی آتا ہے۔

۱۱: ۱۰۷ = فَعَّالٌ۔ صیغہ مبالغہ فاعل سے۔ زبردست کام کرنے والا۔ خود مختاری سے کرنے والا

۱۱: ۱۰۸ = سُعِدُوْا۔ سَعْدٌ سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب وہ نیک بخت بنائے گئے۔ (باب فتح) سَعَدَ (باب فتح) کے معنی نیک بخت کرنا۔ میں اہل لغت نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے آیۃ ہذا سے استدلال کرتے ہوئے ان معنوں کو جائز رکھا ہے لیکن محققین اہل لغت نے اس سے انکار کیا ہے ان کا بیان ہے کہ ان معنی میں عرب کا محاورہ اَسْعَدَہُ اللّٰہُ (اللہ اس کو نیک بخت کرے) ہے۔ اور یہ کہ سَعَادَۃٌ۔ شَقَاوَۃٌ کی طرح لازم ہے۔

سیبویہ نے کہا ہے کہ یہ لغت قیاس سے خارج ہے۔ یا یہ باب فَعَلَ فَعَلْتُہٗ سے ہوگی یعنی لازم بھی اور متعدی بھی۔ جیسے کہ غَاضَ وہ گھٹ گیا۔ اور غِضْتُہٗ میں نے اس کو گھٹا دیا۔ اسی طرح سَعَدَ وہ نیک بخت ہوا۔ اور سَعَدْتُہٗ میں نے اس کو نیک بخت کیا۔

لیکن لغت الفرائد الدریہ اور لغت المنجد میں سَعِدَ (باب سمع) اور سُعِدَ کا مصدر سَعَادَۃٌ لکھا ہے۔ بمعنی نیک بخت ہونا۔ خوش نصیب ہونا۔

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں۔ ذکر ان الفراء حکی ان ہذیلا تقول: سعدہ اللّٰہ بمعنی اسعدہ۔ یعنی قبیلہ ہذیل کے لوگ سَعَدَ کو بمعنی اَسْعَدَ بولتے ہیں یعنی بطور فعل متعدی لیتے ہیں۔

پس سُعِدُوْا (بصورت فعل مجہول) کے معنی ہوں گے۔ وہ نیک بخت بنائے گئے۔ بصورت فعل لازم۔ جو نیک بخت ہیں۔

= عَطَاءً۔ عطا۔ بخشش۔ عطیہ۔ انعام۔ صلہ۔ اس کی جمع اَعْطِیَۃٌ اور اَعْطِیَاتٌ ہے۔ عَطَاءٌ اِعْطَاءٌ سے اسم ہے اس کی اصل عطاءٌ تھی (کیونکہ اس کا مادہ عطوٌ ہے) مگر اہل عرب کا دستور ہے کہ جب الف کے بعد واؤ اور یاء آتے ہیں تو ان کو ہمزہ بنا لیتے ہیں۔ جیسے دِدَایٌ سے دِدَاءٌ۔

عَطَآءً یہاں بطور مصدر استعمال ہوا ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے اُعْطُوْا عطَآءً اور حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

= غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ مَجْذُوْذٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ جَذٌّ مصدر۔ باب نصر۔ منقطع۔ غَیْرَ مَجْذُوْذٍ غیر منقطع۔ دوامی۔ لازوال۔

اَلْجَذُّ کے اصل معنی کسی چیز کو توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنے کے ہیں۔ اور پتھر یا سونے کے ریزوں کو جذاذ کہا جاتا ہے۔ اسی معنی میں قرآن میں آیا ہے فَجَعَلَھُمْ جُذَاذًا (۲۱: ۵۸) پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔

۱۱: ۱۰۹ = فَلَا تَكُ تو مت ہو۔ کَوْنٌ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تَكُ اصل میں تَكُوْنُ تھا لا نہی کے عمل سے واؤ حرف علت حذف ہوگیا اور نون کو خلاف قیاس حرف علت کے مشابہ مان کر کثرتِ استعمال کے سبب تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔

= مِرْیَةٍ۔ اَلْمِرْیَةُ کے معنی کسی معاملہ میں تردّد کرنے کے ہیں۔ اور یہ شکّ سے خاص ہوتا ہے فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ۔ سو یہ لوگ جو غیر خدا کی پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا۔ یعنی مذہب شرک شک وتذبذب کا مستحق نہیں صاف صاف قطعی انکار کے قابل ہے

= لَمُوَفُّوْھُمْ۔ لام تاکید کے لئے ہے مُوَفُّوْا اسم فاعل جمع مذکر۔ تَوْفِیَةٌ (تفعیل) مصدر وَفْیٌ مادہ۔ اصل میں مُوَفِّیُوْنَ تھا۔

= غَیْرَ مَنْقُوْصٍ۔ منقوص۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ نَقْصٌ مصدر۔ (باب نصر) کم کیا ہوا غَیْرَ مَنْقُوْصٍ۔ پورا پورا۔ بلاکم وکاست۔

نَقْصٌ نُقْصَانٌ۔ تَنْقَاصٌ مصدر۔ باب نصر۔ کم ہونا۔ کم کرنا۔ (لازم ومتعدی)

۱۱: ۱۱۰ = لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ۔ اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی بات طے نہ ہو چکی ہوتی۔ اس میں کلمۃ اللہ سے اس حکم ازلی کی طرف اشارہ ہے جس کی حکمت الٰہی مقتضی تھی اور یہ کہ کلمات الٰہیہ کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ان میں تغیر کی گنجائش ہوتی ہے دوسری جگہ آیا ہے۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ (۴۲: ۱۴) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک وقتِ مقررہ تک کے لئے یہ بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

یہاں کلمہ کا اشارہ عذاب الٰہی کی طرف ہے جس کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے کہ منکرین کو

آخرت میں دیا جائے گا۔

= لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ۔ ان کے درمیان فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ تو ان کے درمیان معاملہ چکا دیا گیا ہوتا۔ یعنی ان کو اسی دنیا میں عذاب دیدیا گیا ہوتا۔

= شَکٍّ مُّرِیْبٍ۔ موصوف وصفت۔ ایسا شک کہ جس میں بےچینی اور خلجان ہو مُرِیْبٌ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ اِرَابَۃٌ (باب افعال) سے ہے رَیْبٌ مادّہ۔ بےچین کرنے والا۔ متردّد بنا دینے والا۔

۱۱ : ۱۱۱ = کُلًّا۔ تمام۔ سارے۔ ہر ایک۔ کُلًّا کا نصب بوجہ عمل اِنَّ اور تنوین بعوض مضاف الیہ ہے۔ ای ان کل المختلفین المؤمنین و الکافرین۔

= لَمَّا۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

أ۔ (۱) یہ اصل میں لَمَنْ مَّا تھا۔ نون کو میم سے بدلا گیا۔ لَمَمَّا ہو گیا تین میم جمع ہو گئے پہلے میم کو حذف کیا گیا۔ لَمَّا ہو گیا۔

(۲)، یہ لَمٌّ سے لَمَّ یَلُمُّ (باب نصر) لَمًّا مصدر ہے بمعنی جمع کرنا۔ تنوین کے عوض تخفیف کے لئے الف آگیا۔ لَمَّا ہو گیا۔ اس صورت میں معنی ہو گا۔ اِنَّ کُلًّا جَمِیْعًا۔

(ب) لَمَّا میں لام لامِ قسم ہے۔ مَا زائدہ ہے لَیُوَفِّیَنَّھُمْ۔ جوابِ قسم۔ اور تقدیر کلام یوں ہے وَاِنَّ جَمِیْعَھُمْ وَاللّٰہِ لَیُوَفِّیَنَّھُمْ۔ خدا کی قسم ہے وہ ان سب کو ضرور پورا پورا معاوضہ دیگا پس صدیقین کو ان کی تصدیق ویقین کا بدلہ جنت ملیگا۔ اور مکذبین کو اُن کی تکذیب کے بدلہ میں جہنم ملیگی۔

ج۔ اکثر قرّاء نے لَمَّا کو مخفف پڑھا ہے۔ اِنْ مخفف پڑھا جائے تو اِنْ نافیہ اور لَمَّا تشدید میم کے ساتھ استثنائیہ ہو گا۔ نہیں ہے کوئی مگر تیرا رب اس کے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

= لَیُوَفِّیَنَّھُمْ۔ میں لام برائے تاکید۔ یُوَفِّیَنَّ مضارع واحد مذکر غائب میں نَّ ثقیلہ برائے تاکید۔ وَفّٰی یُوَفِّیْ تَوْفِیَۃً (تفعیل) سے وَفْیٌ مادّہ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ضرور ہی ان کو پورا پورا دے گا۔

۱۱ : ۱۱۲ = فَاسْتَقِمْ۔ ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے تقدیر عبارت یوں ہے لَمَّا بَیَّنَ امر المختلفین فاستقم کما اُمِرْتَ۔ جب ہر دو امر (حق وباطل) بیّن طور پر واضح ہو گئے ہیں تو ہمارے حکم کے مطابق (حق پر) قائم ہو جاؤ۔

اِسْتَقِمْ۔ تو قائم رہ۔ تو ثابت قدم رہ۔ اِسْتِقَامَۃٌ سے باب افتعال سے امر واحد مذکر حاضر

= اُمِرْتَ۔ اَمْرٌ سے۔ ماضی مجہول واحد مذکر حاضر۔ کَمَا اُمِرْتَ جیسا تجھے حکم دیا گیا۔
= وَمَنْ تَابَ مَعَكَ۔ اور جو تائب ہو کر تیرے ہمراہ ہو گئے ہیں۔
وَ حرفِ عطف تَابَ مَعَكَ کا عطف اِسْتَقِمْ پر ہے ای فاستقم انت ولیستقم من تاب من الکفر ورجع الی اللہ مُخْلِصًا۔ یعنی تو ثابت قدم رہ اور وہ لوگ بھی ثابت قدم رہیں جنہوں نے کفر سے توبہ کر کے خالص اللہ کی طرف رجوع کیا (اور آپ کے ہمراہ ہیں)
= لَا تَطْغَوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم سرکشی نہ کرو۔ تم زیادتی نہ کرو۔ طُغْيَانٌ مصدر طَغَا يَطْغُوْا۔ (باب نصر) طُغْوًا۔ طُغْوَانًا۔ طُغْيَانًا۔ حد سے گذرنا۔ طَغِيَ يَطْغٰى (باب سَمِعَ) طُغْيًا وَطُغْيَانًا۔ ظلم و نافرمانی میں حد سے گذر جانا۔
۱۱: ۱۱۳ = لَا تَرْكَنُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم مت جھکو۔ تم مت مائل ہو۔
رَكِنَ يَرْكَنُ (سَمِعَ) سے رُكُوْنٌ سے مادّہ رُكْنٌ (باب نَصَرَ) سے بھی آتا ہے رُكُوْنٌ ...... اِلَيْهِ کسی کی طرف مائل ہونا جھکنا۔ کسی پر بھروسہ کرنا۔ آرام لینا۔ سہارا لینا۔ اسی سورۃ میں آیا ہے لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ۔ (۱۱: ۸۰) اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑتا۔
= فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ فَ جواب نہی میں واقع ہے۔ یعنی الیسامت کرو ورنہ ...... مَسَّكُمْ مَسَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تم کو پہنچے گی۔ تم کو چھوئے گی۔ مَسَّ يَمَسُّ (باب نصر) مَسٌّ۔ مصدر۔
= وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ۔ یہ جملہ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کا حال ہے۔ اور حالت یہ ہوگی کہ اس وقت جب تمہیں آگ آ چھوئے گی تمہارا اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا۔
= ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائے گی۔
۱۱: ۱۱۴ = طَرَفَيِ النَّهَارِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ طَرَفَيِ اصل میں طَرَفَيْنِ تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ طَرَفٌ سے تثنیہ۔ دن کے دونوں کنارے۔
= زُلَفًا۔ زُلْفَةٌ کی جمع بحالت نصب۔ بمعنی ساعت۔ منزلت۔ قربت۔ پاس۔ قریب زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ۔ اور رات کی ساعتوں میں۔
= ذِكْرٰى۔ نصیحت کرنا۔ ذکر کرنا۔ یاد۔ پند۔ موعظت
(باب نصر) سے مصدر۔ کثرتِ ذکر کے لئے ذِكْرٰى بولا جاتا ہے یہ ذکر سے زیادہ بلیغ ہے۔
۱۱: ۱۱۶ = فَلَوْلَا۔ لَوْلَا کا استعمال دو طرح پر ہے۔ ایک شے کے پائے جانے سے

دوسری شے کا ممتنع ہونا۔ اس کی خبر ہمیشہ محذوف ہوتی ہے۔ اور لَوْلَا کا جواب قائمقام خبر کے ہوتا ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ (۳۴:۳۱) اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔
دوم۔ یہ اکثر هَلَّا کے معنی میں آتا ہے۔ اور اس کے بعد متصلاً فعل کا آنا ضروری ہے مثلاً لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا (۲۰:۱۳۴) تونے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ نیز آیۃ ہذا میں فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ تو کیوں نہ ہوئے تمہارے سے قبل کی امتوں میں سے (ایسے زیرک۔ سمجھدار لوگ)

= اُولُوْا بَقِيَّةٍ۔ اُولُوْا۔ (والے)۔ جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا۔ بحالت رفع اُولُوْا۔ اور بحالت نصب وجر اُولِیْ۔ بَقِيَّةٌ۔ بمعنی بچی ہوئی چیز۔ باقیماندہ۔ باقی رکھا ہوا۔ بروزن فَعِيْلَةٌ بَقَاءٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اُولُوْا بَقِيَّةٍ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی رائے باقی رہے یا اس سے مراد ارباب فضل ہیں۔ فضل کو بقیہ اس لئے کہتے ہیں کہ انسان اپنے میں سے سب سے اچھی چیز کو باقی رکھنے کا خواہشمند ہے۔ اسی لئے عربی میں فُلَانٌ مِنْ بَقِيَّةِ الْقَوْمِ اس آدمی کے لئے بولتے ہیں جو قوم میں صاحب فضل ہو یا صاحب عقل ورائے ہو۔ سب سے عمدہ ہو۔

= اِلَّا قَلِيْلًا ماسوائے چند آدمیوں کے (جن کو ہم نے نجات دی) یعنی ان قدیم امتوں میں سے چند ایک ہی ایسے تھے جو دوسروں کو فساد فی الارض سے روکتے رہے اور خود بھی بچے رہتے اور انہیں ہم نے عذاب کی گرفت سے بچالیا۔ مِنْهُمْ۔ ان قدیم امتوں میں سے۔

= اِتَّبَعَ۔ اس نے اتباع کیا۔ پیروی کی۔ پیچھے پڑے رہے۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) سے تَبَعٌ مادّہ

= مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ۔ یہ جملہ اِتَّبَعَ کا مفعول ہے۔ یعنی وہ جس نازونعمت میں تھے اسی کے پیچھے پڑے رہے۔

اُتْرِفُوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ وہ آرام دیئے گئے۔ وہ نازونعمت میں پالے گئے۔ اِتْرَافٌ سے تَرَفٌ مادّہ۔

اَلتُّرْفَةُ عیش وعشرت میں فراخی اور وسعت کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے اُتْرِفَ فُلَانٌ فَهُوَ مُتْرَفٌ۔ وہ آسودہ حال اور کثرت دولت کی وجہ سے بدمست ہے قرآن مجید میں ہے وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۲۳:۳۳) اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی۔

= لِيُهْلِكَ۔ میں لام نفی کی تاکید کے لئے ہے

= بِظُلْمٍ۔ اگر ظلم کو مفعول کا حال لیا جائے تو معنی ہوں گے آپ کا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کردے (محض) ان کی زیادتیوں (یا کفر وشرک) کے باعث درآں حالیکہ ان کے رہنے والے

صلح و آشتی میں لگے ہوئے ہوں۔
اور اگر ظلم کو فاعل کا حال لیا جائے تو ترجمہ ہوگا۔ تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کردے جب کہ ان کے رہنے والے اصلاح میں لگے ہوں۔
= وَ اَھْلُھَا۔ میں واؤ حالیہ ہے۔ در آں حالیکہ۔
۱۱: ۱۱۸ = وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ۔ لیکن وہ اختلاف کرنے والے ہمیشہ ہی رہیں گے۔
(اس سے پہلے عبارت محذوف ہے۔ جو بدیں مطلب ہے۔ لیکن بعض حکمتوں کی وجہ سے اس نے ایسا نہ چاہا اب حقیقت یہ ہے کہ وہ لَا یَزَالُوْنَ مختلفین .... الخ
= وَلِذٰلِكَ خَلَقَھُمْ اور اسی لئے اس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں
" اس جملہ کا تعلق آیت کے کس حصہ کے ساتھ ہے؟ بعض نے یہ لکھا ہے کہ اس کا تعلق اِلَّا مَارَحِمَ رَبُّكَ کے ساتھ ہے یعنی انسان کی آفرینش کی غایت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بہرہ ور ہوتا رہے اور ہمیشہ ہدایت کی راہ پر گامزن رہے۔ فقال ابن عباس و مجاھد وقتادۃ وضحاك ولرحمتہ خلقھم۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا تعلق اختلاف سے ہے یعنی انسان کو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے کوئی راہ اختیار کرے۔ اسے کسی ایک راہ پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ قال الحسن والمقاتل وعطاء۔ ایماء الاشارۃ للاختلاف ای للاختلاف خلقھم۔ ایک اور قول یہ بھی ہے کہ ذٰلِكَ کا مشار الیہ اختلاف اور رحمت دونوں ہیں اور واحد اسم اشارہ کا مشار الیہ دو متضاد چیزیں ہوتی رہتی ہیں، جیسے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا۔ (۱۰: ۵۸) آپ فرما دیجئے یہ کتاب محض اللہ کے فضل اور رحمت سے نازل ہوئی ہے پس چاہئے کہ وہ اس پر خوشی منائیں۔
علامہ قرطبی کے قول کے مطابق اہل عرب ذٰلِكَ (واحد) کو واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یعنی اب آیت کا مطلب ہوگا کہ اہل اختلاف کو اختلاف کے لئے پیدا کیا اور اہل رحمت کو رحمت کے لئے پیدا کیا گیا۔ علامہ قرطبی کہتے ہیں ھٰذَا احسن الاقوال انشاء اللہ یہ توجیہ سب سے بہتر ہے "
۱۱: ۱۱۹ = لَاَمْلَئَنَّ۔ مضارع واحد متکلم لام تاکید اور نون ثقیلہ برائے تاکید۔ میں ضرور ضرور بھر دوں گا (جہنم کو)
۱۱: ۱۲۰ = كُلًّا۔ ای كل نبأ۔ یہ تمام خبریں۔ قصے۔ تنوین مضاف الیہ محذوف کے عوض ہے اور نصب بوجہ مفعول فیہ ہونے کے ہے نَقُصُّ عَلَیْكَ کا۔ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مضاف الیہ

محذوف کی صفت ہے مِنْ تبعیضیہ ہے یا بیانیہ ہے۔
= مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۔ کُلًّا سے بدل ہے (الکشاف) عطف بیان ہے (روح المعانی)
= فِیْ هٰذِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ان قصوں کے لئے ہے۔ جو اس سورت میں بیان ہوئے ہیں۔
= مَوْعِظَةً۔ پند ونصیحت۔ ذِكْرٰى۔ یاد دہانی۔ دونوں کا اَلْحَقُّ پر عطف ہے۔
۱۱ : ۱۲۱ = عَلٰى مَكَانَتِكُمْ۔ اپنی حد امکان تک۔ ملاحظہ ہو ۱۱ : ۹۳)
= اِنَّا عٰمِلُوْنَ۔ ای انا عاملون علیٰ مکانتنا۔

(۱۲) سُورۃ یُوسُف (۵۳)

۱۲ : ۱ = الٓرٰ۔ الف لام را۔ حروف مقطعات ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲ : ۱)
= تِلْكَ۔ اسم اشارہ بعید ہے واحد مؤنث۔ اصل میں اسم اشارہ تِیْ ہے لام اس پر زیادہ کیا گیا ہے اور كَ حرف خطاب ہے۔ جس کی حسب احوال مخاطب تذکیر و تانیث اور جمع و تثنیہ میں گردان ہوتی رہتی ہے۔ یہاں مراد وہ آیات ہیں جو اس سورۃ میں ہیں۔
= اَلْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔ موصوف صفت۔ واضح کتاب۔
۱۲ : ۲ = اَنْزَلْنٰهُ۔ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الکتاب ہے۔ بمراد قرآن
= قُرْءٰنًا۔ مادہ قرء۔ اَلْقَرْءُ کے اصل معنی طہر سے حیض میں داخل ہونے کے ہیں اور چونکہ یہ لفظ طہر اور حیض دونوں کا جامع ہے۔ اس لئے دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو اسم دو چیزوں کے لئے بحیثیت مجموعی وضع کیا گیا ہو وہ ہر ایک پر انفرادًا بھی بولا جاتا ہے مثلاً لفظ مائدہ کہ دسترخوان اور کھانا دونوں کے مجموعہ کے لئے وضع کیا گیا ہے مگر ہر ایک پر انفرادًا بھی بولا جاتا ہے۔ لہٰذا قرءٌ نہ صرف حیض کا نام ہے اور نہ صرف طہر کا۔ بلکہ دونوں کے لئے وضع کیا گیا ہے

اس کی دلیل یہ ہے کہ جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اسے ذَاتُ قَرْءٍ نہیں کہا جاتا۔ اور ایسے ہی حائض جسے متواتر خون آرہا ہو اس کو بھی ذَاتُ قَرْءٍ نہیں کہتے۔ اور آیت کریمہ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ (۲ : ۲۲۸) تین حیض تک اپنے تئیں روکے رکھیں، میں ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ کے معنی تین مرتبہ حالت طہر سے حالت حیض کی طرف منتقل ہونے کے ہیں۔

بعض اہل لغت کا قول ہے کہ قَرْءٌ کا لفظ قَرَءَ سے مشتق ہے جس کے معنی جمع کرنے کے ہیں۔ تو انہوں نے زمانہ طہر اور زمانہ حیض کو جمع کرنے کے معنی کا اعتبار کیا ہے

اَلْقِرَاءَةُ کے معنی حروف و کلمات کو ترتیل میں جمع کرنے کے ہیں کیونکہ ایک حرف کے بولنے کو قراءت نہیں کہا جاتا۔ اور نہ یہ عام ہر چیز کے جمع کرنے پر بولا جاتا ہے لہٰذا اَجْمَعْتُ الْقَوْمَ کی بجائے قَرَأْتُ الْقَوْمَ کہنا صحیح نہیں ہے۔

اَلْقُرْاٰنُ اصل میں کُفْرَانٌ اور رُجْحَانٌ کی طرح مصدر ہے۔

قرآن کی وجہ تسمیہ کے متعلق علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ کسی نے قَرْءٌ کا معنی جمع کرنا لیا ہے قرآن سابقہ کتب الہیہ کا حاصل اور مجموعہ ہے۔ راغب نے کہا ہے کہ قرآن تمام علوم کا مجموعہ ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ ہے۔

بہر حال سب نے قرآن کی وجہ تسمیہ بیان کرنے میں جمع کا مفہوم پیش نظر رکھا ہے

پروفیسر عبد الرؤف نے کہا ہے کہ یہ وجہ تسمیہ غلط ہے۔ قرآن کا نام سب سے پہلے سورۃ مزمل میں آیا ہے جو ترتیب نزول کے اعتبار سے تیسری سورۃ ہے اس وقت تک نہ سورتوں کا مجموعہ تھا اور نہ کتب سابقہ کا نچوڑ اور خلاصہ۔ بلکہ قرآن کہنے کی وجہ صرف قراءت و تلاوت ہے آیت اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (۷۵ : ۱۷) سے تو ویسے بھی صاف ظاہر ہے کہ جمع قرآن سے قراءت قرآن الگ چیز ہے۔

اور اگلی آیت فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ (۷۵ : ۱۸) جب ہم اسے پڑھیں (یعنی جب ہمارا فرشتہ تمہیں وحی سنائے) تو اس کی قراءت کا اتباع کرتے رہئے۔ سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن بمعنی قراءت یا پڑھنا ہے۔

اگرچہ قرآن کے لغوی معنی متذکرہ بالا ہیں لیکن عرف عام میں یہ اللہ کی اس کتاب کا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔

عَرَبِيًّا۔ عَرَبِیٌّ جو عرب کی طرف منسوب ہو۔ یا یائے نسبتی ہے عَرَبِیٌّ عرب کا باشندہ ہے یا عرب کی زبان۔ اَلْعَرَبُ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اَلْاَعْرَابُ عَرَبٌ کی جمع ہے

مگر یہ لفظ بادیہ نشین لوگوں کے ساتھ مختص ہو چکا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا (۴۹ : ۱۴) بادیہ نشین نے آکر کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ اَلْاَعْرَابِیُّ اَعْرَابٌ کا واحد ہے۔

اَلْاِعْرَابُ۔ کسی بات کو واضح کر دینا۔ اس سے اَلْعَرَبِیُّ۔ فصیح۔ وضاحت سے بیان کرنے والا۔ یا واضح اور فصیح کلام۔ اَعْرَبَ عَنْ نَفْسِہٖ اس نے بات کو واضح بیان کر دیا۔ قرآن حکیم میں آیا ہے بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ (۲۶ : ۱۹۵) صاف عربی زبان میں۔

لہٰذا قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا (آیہ ہذا) قرآن واضح اور فصیح (عربی) زبان میں۔ اس کے نصب کی سند یہ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) قُرْاٰنًا بدل ہے اَنْزَلْنٰہُ کی ضمیر کا اور عَرَبِیًّا اس کی صفت ہے (روح المعانی)

(۲) قُرْاٰنًا حال ہے ضمیر مفعول ہٗ (اَنْزَلْنٰہُ) کا عَرَبِیًّا تمہید و تاکید حال ہے (” ”)

(۳) عَرَبِیًّا ضمیر کا حال ہے اور قُرْاٰنًا بطور تمہید و تاکید حال ہے (ضیاء القرآن بحوالہ قرطبی)

۱۱ : ۳ = بِمَآ۔ اس کے ذریعہ سے

= اِنْ کُنْتَ۔ میں اِنْ مخففہ اِنَّ (ثقیلہ) سے ہے۔ اس کو اِنْ نافیہ سے فرق کرنے کے لئے لام فارقہ لایا گیا ہے۔

= اَلْغٰفِلِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بےخبر۔ لاعلم۔ غافل

۱۲ : ۴ = اِذْ قَالَ یُوْسُفُ۔ احسن القصص سے بدل اشتمال ہے

= یُوْسُفُ بوجہ معرفہ اور عجمہ کے غیر منصرف ہے۔ عبرانی لفظ ہے۔

= یٰٓاَبَتِ۔ یَا حرف ندا۔ اَبَتِ میں تائے تانیث۔ یائے اضافت کے عوض لائے ہیں یَا اَبِیْ سے یَا اَبَتِ ہو گیا۔

= رَاَیْتُھُمْ۔ میں نے ان کو دیکھا۔ رَاَیْتُ ماضی واحد متکلم۔

رَاَیْتُ۔ رُؤْیَۃ سے بھی ہو سکتا ہے اور رُؤْیَا سے بھی۔ لیکن اگلی ہی آیت میں لفظ رُؤْیَاکَ صریحًا ظاہر کرتا ہے کہ یہ رُؤْیَا سے ہے۔ جس کے معنی ہیں خواب میں دیکھنا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہے۔ رَاَیْتُھُمْ میں نے ان کو خواب میں دیکھا۔

۱۲ : ۵ = یٰبُنَیَّ۔ یَا حرف ندا۔ بُنَیَّ۔ اِبْنٌ سے اسم تصغیر ہے۔ مضاف یَ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ اضافت کے باعث ی کو ی میں مدغم کیا گیا۔ بُنَیَّ میں تصغیر تحقیر کے لئے نہیں بلکہ شفقت اور محبت کے لئے ہے اور نحوی اسے تصغیر التحبیب کہتے ہیں اے میرے پیارے بیٹے۔

= فَیَکِیْدُوْا۔ فَ سببیہ ہے فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ یَکِیْدُوْا مضارع منصوب

بوجہ فاء سببیہ یا جواب نہی میں بوجہ اضمار اَنْ (اضمار مضمر۔ پوشیدہ محذوف) مثال لَا یُقْضٰی عَلَیْھِمْ فَیَمُوْتُوا۔
کَادَ یَکِیْدُ کَیْدًا (باب ضَرَبَ) خفیہ تدبیر کرنا۔ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا۔ ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال ضرور چلیں گے۔

۱۲ : ۶ = کَذٰلِکَ۔ اول کاف حرف تشبیہ ذٰ اسم اشارہ لَ علامت اشارہ بعید۔ آخری کاف حرف خطاب (واحد مذکر) ایسے ہی۔ اسی کی طرح۔ ای مثل ذٰلک الاجتباء

= یَجْتَبِیْکَ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِجْتِبَاءٌ افتعال۔ سے مصدر۔ جَبْیٌ مادہ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ تجھ کو منتخب کر رہا ہے۔ چن رہا ہے۔ مُجْتَبٰی برگزیدہ۔ چنا ہوا۔ منتخب شدہ

= اَلْاَحَادِیْثِ۔ کہانیاں۔ باتیں۔ حَدِیْثٌ کی جمع۔ ہر وہ کلام جو انسان تک پہنچ سکے۔ خواہ بذریعہ سماعت۔ خواہ بذریعہ وحی۔ عالم خواب میں ہو یا بیداری کی حالت میں۔ اس کو حدیث کہتے ہیں۔

= تَاْوِیْلٌ۔ اس کا مادہ اَوْلٌ ہے بروزن تفعیل مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کا اصل کی طرف رجوع ہونا۔ اور جس مقام کی طرف کوئی چیز لوٹ کر آئے اسے مَوْئِل (جائے بازگشت) کہتے ہیں۔ پس تاویل کسی چیز کو اس غایت کی طرف لوٹانے کے ہیں جو اس سے بلحاظ علم یا عمل کے مقصود ہوتی ہے۔ چنانچہ غایتِ علمی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ (۳: ۶۰) حالانکہ اس کی مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور غایت عمل کے متعلق ہے ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ (۷: ۵۳) اب وہ صرف اس کی تاویل یعنی وعدہ عذاب کے نتائج سامنے آجائیں گے (یعنی اس دن سے جو غایت مقصود ہے وہ عملی طور پر ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گی)

تَاْوِیْلٌ۔ اصلی غایت۔ اصلی مراد۔ اصل حقیقت۔ ٹھیک ٹھیک مقصود۔

۱۲ : ۷ = فِیْ یُوْسُفَ۔ یوسف۔ بوجہ معرفہ وعجمہ غیر منصرف ہے۔ فِیْ یُوْسُفَ ای فی خبر یوسف۔ خبر (مضاف محذوف) یُوْسُفَ۔ مضاف الیہ۔

= اَلسَّآئِلِیْنَ۔ پوچھنے والے۔ جویندگانِ علم۔ طالبانِ حق۔ سوال کرنے والے۔

۱۲ : ۸ = عُصْبَۃٌ۔ عَصَبٌ سے اَلْعَصَبُ کے معنی بدن کے پٹھے۔ جو جوڑوں کو تھامے ہوئے ہیں اَلْاَعْصَابُ۔ پٹھے۔ مضبوطی کے ساتھ باندھنے کو عَصْبٌ کہتے ہیں۔ مثلاً لَاَعْصِبَنَّکُمْ عَصْبَ السَّلَمَۃِ میں تمہیں سلمہ درخت کی طرح باندھ کر چھوڑوں گا۔ فُلَانٌ شَدِیْدُ الْعَصَبِ فلاں کے جوڑ مضبوط ہیں۔ وَقَالَ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ (۱۱: ۷۷) اور بولے یہ بہت سخت دن ہے۔
عَصِیْبٌ بمعنی فاعل اور مفعول دونوں طرح مستعمل ہے۔

= اَلْعُصْبَۃُ ۔ وہ جماعت جس کے افراد ایک دوسرے کے حامی اور مددگار ہوں۔ اور اس طرح طاقت، اور مضبوطی کا سبب بنیں ۔ دوسری جگہ قرآن میں ہے لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ ۔ ایک طاقت در جماعت کو اٹھانا مشکل ہوتیں۔

وَ نَحْنُ عُصْبَۃٌ ۔ (آیت ہذا) حالانکہ ہم ایک پوری جماعت کی جماعت ہیں ۔ عُصْبَۃٌ کی جمع عُصَبٌ ہے جیسے غُرْفَۃٌ کی جمع غُرَفٌ ہے۔

علامہ زمخشریؒ فرماتے ہیں عُصْبَۃٌ وَعِصَابَۃٌ دس اور دس سے زیادہ اشخاص کو کہتے ہیں بعض چالیس تک بتاتے ہیں ان کا یہ نام اس واسطے پڑ گیا کہ اتنے اشخاص سے سب کاموں میں قوت ہو جاتی ہے اور وقت پڑے یہ لوگ کافی سمجھے جاتے ہیں۔

۱۲: ۹ = اِطْرَحُوْہُ ۔ اس کو پھینک دو۔ اس کو دور کہیں پھینک آؤ۔ طَرَحَ یَطْرَحُ (فتح) طَرْحٌ جس کے معنی پھینک دینے اور دور ڈال دینے کے ہیں ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۃ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ۔

= یَخْلُ لَکُمْ ۔ خَلَا یَخْلُوْ خَلَاءٌ وَخُلُوٌّ (باب نصر) خالی ہونا۔ خالی رہ جانا۔ خَلَا الْاِنَاءُ ۔ برتن خالی ہو گیا۔ خَلَا الرَّجُلُ ۔ آدمی تنہا رہ گیا۔ یَخْلُ لَکُمْ وَجْہُ اَبِیْکُمْ تمہارے لئے خالی ہو جائے گا تاکہ تمہارے باپ کی توجہ (صرف) تمہاری طرف ہو جائے

= وَ تَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِہٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۔ اس کے بعد تمہارے سب کام بن جائیں گے یا اس کا معنی یہ ہو سکتے ہیں ۔ اس کے بعد تم بھلے آدمی بن جانا۔ (یعنی توبہ کر کے نیک بن جانا) اکثر مفسرین نے اسی پہلو کو اختیار کیا ہے۔

۱۲: ۱۰ = غَیٰبَتِ ۔ اَلْغَیَابَۃُ ۔ کے معنی نشیبی زمین کے ہیں ۔ اور اسی سے گھنے جنگل کو غَابَۃٌ کہا جاتا ہے ۔ غَیَابَۃٌ ۔ تاریکی۔ گہرائی مجازًا۔

= اَلْجُبِّ ۔ وہ کنواں جس کی کوٹھی تعمیر نہ کی گئی ہو۔ یا جو پختہ اور لپا ہوا نہ ہو۔

غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۔ کچے کنویں کے اندھیرے میں ۔ کسی اندھے کنویں کی گہرائی میں

= یَلْتَقِطْہُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ التقاط (افتعال) سے لَقْطٌ مادّہ۔ وہ نکال لیگا لَقْطٌ ۔ (باب نصر) زمین پر پڑی ہوئی چیز کو اٹھا لینا۔

= السَّیَّارَۃِ ۔ کارواں ۔ قافلہ ۔ چلنے والے مسافر۔

سَیَّارٌ کا مؤنث ہے جو سَیْرٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ اس کی تانیث جمع کے معنی کے لحاظ سے ہے۔

= لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ تو ہم کو امین نہیں بناتا یوسف پر۔ یعنی یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتا۔

اصل میں تَاْمَنُنَا (اَمِنَ یَاْمَنُ سَمِعَ) تھا۔ نون نون میں مدغم کر دیا گیا۔

= لَنَاصِحُوْنَ ۔ نَاصِحٌ کی جمع ۔ خیر خواہ ۔ خیر خواہی کرنے والے ۔ لام تاکید کے لئے ہے۔

۱۲ : ۱۲ = یَرْتَعْ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب رَتْعٌ رَتَعٌ وَرُتُوْعٌ ۔ مصدر (باب فتح) جس کے اصل معنی جانوروں کے چرنے کے ہیں پھر استعارہ کے طور پر انسانوں کے جی بھر کر کھانے پینے پر یہ لفظ بولا جانے لگا۔ رَتْعَۃٌ فراخی ۔ ارزانی ۔ رَاتِعٌ چرنے والا ۔ مَرْتَعٌ چراگاہ ۔ مُرْتَعٌ فراخ دل وسیع الرزق ۔

یَرْتَعْ ۔ وہ خوب جی بھر کر کھائے پئے ۔ یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ میں مضارع مجزوم بوجہ جواب امر ہے۔ اس کی دیگر مثالیں۔

(۱) فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۔ (۳ : ۳۱) میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیگا

(۲) فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ۔ (۲ : ۱۵۲) مجھے یاد کرتے رہو میں بھی تمہیں یاد کرتا رہوں گا۔

= یَلْعَبْ ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ لَعِبٌ مصدر (باب سَمِعَ) وہ کھیلے کودے۔

۱۲ : ۱۳ = اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ ۔ میں لام ابتدائیہ ہے۔ اس سے مضارع کے معنی حال کے لئے مختص ہوجاتے ہیں ۔ جیسے اِنِّیْ لَاُطَالِعُ الْجَرَائِدَ میں اخبار دیکھ رہا ہوں ۔ اِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ۔ تجھے خوب معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔

اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْھَبُوْا بِہٖ ۔ بیشک مجھے غمزدہ بناتی ہے (یہ بات) کہ تم اسے لیجاؤ (اور اس طرح اسے مجھ سے جدا کردو)

= وَاَخَافُ ۔ اور میں ڈرتا ہوں (یہ حضرت یعقوب کا دوسرا اندیشہ تھا) اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ کہ کہیں اسے بھیڑیا کھا جائے۔

۱۲ : ۱۴ = وَنَحْنُ عُصْبَۃٌ (ملاحظہ ہو ۱۲ : ۸) حالانکہ ہم ایک مضبوط جتھا ہیں ۔

۱۲ : ۱۵ = اَجْمَعُوْا ۔ وہ سب جمع ہوگئے ۔ سب نے باتفاق فیصلہ کرلیا ۔ سب نے پختہ ارادہ کرلیا۔

= جواب لَمَّا محذوف ہے ۔ ای یجعلوہ فی غیٰبت الجبّ وفعلوا بہ مافعلوا من الاذیٰ

= اَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ ۔ اور ہم نے اس پر وحی کی ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر کا مرجع حضرت یوسف ہیں ۔ یہ وحی اصطلاحی مراد نہیں بلکہ الہام کے معنی میں ہے جو غیر نبی کو یا نبی کو قبل از نبوت ہوتا رہتا ہے

= لَتُنَبِّئَنَّھُمْ۔ تو ضرور ان کو جتلائے گا۔ تو ضرور ان کو بتلائے گا۔ (باب تفعیل) مضارع بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر تَنْبِئَۃٌ اور تَنْبِیْئٌ سے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (برائے برادرانِ یوسف)
= وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۔ دراں حالیکہ وہ جانتے بھی نہ ہوں گے کہ تو یوسف ہے۔

۱۲: ۱۷ = نَسْتَبِقُ ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِسْتِبَاقٌ (اِفْتِعَالٌ) سَبْقٌ۔ مادہ۔ ہم ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی دوڑ دوڑنے لگے۔ اِسْتِبَاقٌ اور تَسَابُقٌ (افتعال و تفاعل) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔

ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ ۔ ہم (اپنے سامان کو رکھ کر ایک طرف) گئے کہ مقابلہ کی دوڑ دوڑیں۔ یا ہم جاکر دوڑ کا مقابلہ کرنے لگے۔

= مُؤْمِنٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ ایمان رکھنے والا۔ یقین کرنے والا۔ وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا۔ آپ ہم پر یقین تو نہیں کریں گے۔

۱۲: ۱۸ = وَجَآءُوْا عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ۔ کَذِبٍ ای ذِیْ کِذْبٍ۔ مصدر کو صفت کے لئے مبالغہ کی خاطر استعمال کیا ہے۔ دَمٍ کَذِبٍ موصوف وصفت۔ علٰی قَمِیْصِہٖ ای فَوْقَ قمیصہ والمعنی اتو بدم کذب فَوْقَ قَمِیْصِہٖ۔ وہ لے آئے جھوٹ موٹ کا خون اس کی قمیص پر لگا ہوا۔

= سَوَّلَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب تَسْوِیْلٌ (باب تفعیل) سے جس کے معنی ہیں نفس کا اس چیز کو مزین کرکے دکھانا جس پر وہ حریص ہو۔ (بلکہ تمہارے نفسوں نے یعنی تمہارے دلوں نے ایک بات جو جھوٹی ہے) مزین اور معقول شکل میں بنالی ہے۔

قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے۔ اَلشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَھُمْ (۴۷: ۲۵) شیطان نے یہ کام انہیں مزین کر دکھایا۔

= اَلْمُسْتَعَانُ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِسْتِعَانَۃٌ (استفعال) سے مصدر، وہ جس سے اعانت طلب کی جائے۔ جس سے مدد مانگی جائے۔ معاونت باہمی مدد کرنا۔ تعاون ایک دوسرے کے ساتھ مددگار ہونا۔

۱۲: ۱۹ = سَیَّارَۃٌ ۔ قافلہ۔ (ملاحظہ ہو ۱۲: ۱۰)
= وَارِدَھُمْ ۔ اسم فاعل۔ مضاف۔ ھُمْ مضاف الیہ۔ پانی پر پہنچنے والا۔ قافلہ کے آگے جاکر پانی کی تلاش کرنے والا سقہ۔ (ملاحظہ ہو ۱۱: ۹۸) انہوں نے اپنا سقہ بھیجا۔
= اَدْلٰی۔ اس نے لٹکایا۔ اس نے ڈول لٹکایا۔ اِدْلَاءٌ سے جس کے معنی ڈول ڈالنے اور ڈول

کھینچنے کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب۔
= یٰبُشْرٰی۔ واہ خوشخبری۔ ارے واہ۔ کلمہ تعجب وانبساط۔
= اَسَرُّوْہُ۔ اَسَرُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب انہوں نے اس کو چھپا لیا سِرٌّ سے۔ سرٌّ مادہ۔ ضمیر واحد مذکر غائب اہل قافلہ کے لئے ہے یا برادرانِ یوسف، کے لئے کہ انہوں نے یوسف کی اصلی حقیقت کو چھپالیا اور کہاکہ یہ ہمارا غلام ہے ہم سے خرید لو۔
= بِضَاعَۃً۔ منصوب بوجہ حال کے۔ لبطور مال تجارت کے۔ بِضَاعَۃٌ پونجی۔ سامانِ تجارت بضاعۃٌ بَضْعٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں گوشت کا بڑا ٹکڑا۔ اسی سے ہے المِبْضَعُ (اسم آلہ) گوشت کے ٹکڑے کاٹنے کا آلہ۔ نشتر۔ یا کہتے ہیں فُلَانٌ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ۔ فلاں میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ اَلْبِضْعُ (باکی کسر کے ساتھ) عدد جو دس سے الگ کئے گئے ہیں۔ یہ لفظ تین سے لے کر نو تک بولا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ پانچ سے اوپر اور دس سے کم۔
اور علمائے لغت کے نزدیک تین سے نو تک کے لئے ہے۔ اسی سورۃ میں ہے بِضْعَ سِنِیْنَ۔ (۱۲:۴۲) چند سال۔
۱۲: ۲۰ = شَرَوْہُ انہوں نے اس کو بیچا۔ شِرَاءٌ سے (باب ضرب) جس کے معنی ہیں خرید وفروخت کرنے کے۔ ماضی جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (برائے یُوسف) اور اگر اس کو خریدنے کے معنی میں لیا جائے تو ضمیر جمع مذکر غائب اہل قافلہ کے لئے ہوگی۔
= ثَمَنٍ بَخْسٍ۔ موصوف۔ صفت۔ حقیر قیمت۔ بَخْسٌ ناقص۔ ظلم سے کسی شے کے گھٹانے یا کم کرنے کو بَخْسٌ کہتے ہیں۔
= فِیْہِ مِنَ الزّٰھِدِیْنَ۔ فِیْہِ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب۔ حضرت یوسف کے لئے بھی ہوسکتی ہے اور قیمت کے لئے بھی۔
زَاھِدِیْنَ۔ الزَّھِیْدِ سے ہے جس کے معنی حقیر چیز کے ہیں۔ اس لئے کسی چیز سے بے رغبتی کرنے والے۔ یا حقیر سی چیز پر راضی ہو جانے والے کو زَاھِدٌ فِی الشَّیْءِ کہا جاتا ہے پس وَکَانُوْا فِیْہِ مِنَ الزّٰھِدِیْنَ وہ اس کے بارہ میں بے رغبت تھے۔
۱۲: ۲۱ = اَکْرِمِیْ۔ اِکْرَامٌ (اِفْعَالٌ) سے امر واحد مؤنث حاضر۔ تو با عزت کر۔
= مَثْوٰىہُ۔ مَثْوٰی مضاف۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کی قیام گاہ۔ اس کا ٹھکانہ۔ اس کی مہمانی۔ مَثْوٰی ظرف مکان مَثَاوِیْ جمع۔ ٹھکانہ۔ دراز مدت تک ٹھہرنے کا مقام۔ ثَوٰی یَثْوِیْ (ضرب) ثَوَاءٌ وہ اقامت پذیر ہوا۔ قرآن مجید میں اور جگہ

آیا ہے وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ (۴۷: ۱۲) اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

اَکْرِمِیْ مَثْوٰىهُ۔ اس کے قیام کو باعزت و اکرام بنانا۔ یعنی اسے دوران قیام عزت و توقیر سے رکھنا۔

= کَذٰلِکَ۔ کاف حرف تشبیہ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ۔ اس طرح یعنی جس طرح ہم نے اس کو بھائیوں کے ہاتھوں قتل سے بچا کر۔ کنوئیں کی گہرائیوں سے نجات دلا کر اس پر احسان کیا۔ اسی طرح ہم نے اس پر اپنی کرم نوازی سے عزیز مصر کے ہاں عزت و اکرام کا ٹھکانہ دلا کر ملک مصر میں اس کے قدم جما دیئے۔

۱۲: ۲۱ = فِی الْاَرْضِ۔ ای فی ارض مصر۔ مصر کی سرزمین۔

= مَکَّنَّا۔ ماضی جمع متکلم مَکَّنَ یُمَکِّنُ تَمْکِیْنٌ (تفعیل) ہم نے اس کو ٹھکانہ عطا کیا ہم نے اس کو جماؤ بخشا۔ تمکین دی۔ ہم نے اس کے پاؤں جما دئے

= وَلِنُعَلِّمَهٗ لام تعلیل کے لئے۔ یعنی ہم نے یوسف کے قدم ارض مصر میں جما دیئے اور اس کو جاہ و تمکنت عطا کی کہ (اب) اسے تاویل احادیث کا علم بھی عطا کریں۔

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ: پھر ہم نے مصر میں لا کر یہاں کی سرزمین پر ان کا قدم جما دیا کیونکہ اب ہمارا یہ ارادہ پورا ہونا تھا کہ ہم اسے تعبیر خواب کا کچھ علم عطا فرما دیں۔

۱۲: ۲۳ = رَاوَدَتْهُ۔ اس عورت نے اس کو پھسلایا۔ اس سے خواہش کی گفت و شنید کی الرَّوْدُ۔ کے اصل معنی نرمی کے ساتھ بار بار کسی چیز کی طلب میں آمد و رفت کے ہیں رَاوَدَ یُرَاوِدُ مُرَاوَدَةً (مفاعلۃ) عَنْ نَفْسِہٖ وعلیٰ نفسہٖ۔ کسی کو گناہ کی رغبت دلانا۔ اَرَادَ یُرِیْدُ اِرَادَةً۔ چاہنا۔ خواہش کرنا۔ رغبت کرنا۔ اَرْوَدَ یُرْوِدُ (افعال) اِرْوَادٌ۔ رُوَیْدٌ نرمی کرنا ...... فِی السَّیْرِ نرم رفتار سے چلنا۔

رَاوَدَتْهُ عَنْ نَّفْسِهٖ۔ وہ عورت اس کو گناہ کی رغبت دلانے لگی۔ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا وہ عورت جس کے گھر میں وہ تھا۔

= غَلَّقَتْ۔ اس عورت نے بند کیا (دروازہ) غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ اس عورت نے دروازے بند کر دیئے۔

= هَیْتَ لَکَ۔ ادھر آؤ۔ چلے آؤ۔ هَیْتَ لَکَ۔ لَکُمَا۔ لَکُمْ۔ لَکُنَّ۔ چلے آؤ۔ تو ایک۔ تم دونو۔ تم سب وغیرہ۔

هَیْتَ۔ اَقْبِلْ۔ اَسْرِعْ۔ اسم فعل بمعنی امر۔ آؤ۔ جلدی کرو۔

= مَعَاذَ اللّٰہِ۔ مَعَاذَ۔ مصدر میمی اور اسم ہے۔ مضاف۔ اللّٰہِ مضاف الیہ۔ اللہ کی پناہ (یعنی یہ گناہ کا کام ہے میں اس کے کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)

عَوْذٌ اور مَعَاذٌ۔ کسی کی پناہ پکڑنی اور کسی سے وابستہ ہوجانا۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ میں (ہر گناہ سے) اللہ کی پناہ چاہتا ہوں

= اِنَّہٗ رَبِّیْ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع عزیز مصر بھی ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی۔ لہٰذا پہلی صورت میں رَبِّیْ (میرا رب) سے مراد (میرا آقا) عزیز مصر ہوگا۔ اور دوسری صورت میں میرا رب یعنی میرا خدا ہوگا۔ اِنَّہٗ رَبِّیْ وہ میرا مربی ہے۔

= اَحْسَنَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اچھا کیا۔ اس نے اچھا بنایا۔

= مَثْوَایَ۔ میرا ٹھکانہ۔ میری قیام گاہ۔ میری مہمانی۔ مضاف۔ مضاف الیہ

اَحْسَنَ مَثْوَایَ۔ اس نے مجھے بہترین ٹھکانہ دیا ہے۔ اس نے میرے قیام کا نہایت اچھے طریق پر بندوبست کیا ہے۔

= اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے۔

۱۲:۲۴ = ھَمَّتْ بِہٖ۔ اس عورت نے اس مرد کا ارادہ کر لیا۔

اَلْھَمُّ کا معنی پگھلا دینے والے غم کے ہیں اور یہ ھَمَمْتُ الشَّحْمَ فَانْھَمَّ کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں: میں نے چربی کو پگھلایا چنانچہ وہ پگھل گئی۔

اصل میں ھَمَّ کے معنی ارادہ کے ہیں جو ابھی دل ہی میں ہو۔ (راغب)

ھَمَّ بِالْاَمْرِ اِذَا قَصَدَہٗ وَعَزَمَ عَلَیْہِ۔ ھَمَّ کا معنی ہے کسی چیز کا قصد کرنا اور عزم کرنا۔ (الکشاف) الھم ھو المقاربۃ من الفعل من غیر دخول فیہ۔ ھَمَّ کے معنی ہیں کسی فعل سے مقاربت بغیر وہ فعل کئے کے۔ (الخازن)

ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا۔ اس عورت نے اس مرد کا قصد کر لیا تھا۔ اور وہ آدمی بھی اس عورت کا قصد کر لیتا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ۔ اگر اس نے اپنے رب کی روشن دلیل کو نہ دیکھ لیا ہوتا۔

متذکرہ معنی کے لحاظ سے کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔ عام قاعدہ کے مطابق شرط پہلے اور جزاء بعد میں آنا چاہئے تھی۔ اور کلام یوں چاہئے تھا۔ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ ھَمَّ بِھَا۔ لیکن یہاں جزاء کو مقدم لایا گیا ہے اور شرط کو بعد میں لایا گیا ہے۔ یہ طرز کلام شاذ نہیں ہے قرآن مجید میں اور جگہ بھی ایسا کیا گیا ہے۔ مثلاً وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی

فٰرِغًا۔ اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِہٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا (۲۸: ۱۰) اور اُمّ موسیٰ کا دل ایسا بیقرار ہوا کہ قریب تھا کہ وہ موسیٰ کا حال ظاہر کر دیتیں اگر ہم نے اس کے دل کو مضبوط و مربوط نہ کر دیا ہوتا۔ یہاں بھی جزا مقدم ہے اور شرط مؤخر۔

تو گویا اس صورت میں آیت کا مطلب ہوا۔ اس عورت نے اس کا عزم بالجزم کر لیا تھا اور اگر حضرت یوسف ؑ نے اپنے رب کی روشن دلیل کو نہ دیکھ لیا ہوتا تو وہ بھی اس عورت کا قصد کر لیتے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اپنے رب کی روشن دلیل کو دیکھ لیا اس لئے ان کے ارادہ کی نوبت ہی نہ آئی۔

بعض کے خیال میں ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا۔ ایک مستقل جملہ ہے اور لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ نیا جملہ ہے جس کی جزاء محذوف ہے (تو ضرور اس کے دام تزویر میں پھنس جاتا)

اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ زلیخا نے اپنی خواہش رانی کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا خیال بھی ہو چلا تھا۔ لیکن یہ خیال جس کی پشت پر کوئی عزم نہ تھا کوئی عیب نہیں ہے، کہ یہ ایک امر طبعی ہے خلوت کی یکجائی میں جوان تندرست مرد کا محض خیال اگر جوان حسین عورت کی طرف جائے خصوصاً جبکہ پیشقدمی اور تشویق (شوق دلانا) عورت کی طرف سے ہو رہی ہو تو یہ عیب نہیں ہے بلکہ دلیل ہے مرد کے صحیح اور تندرست ہونے کی (ضیاء القرآن)

مال الی مخالطتھا بمقتضی الطبیعۃ البشریۃ کمیل الصائم فی الیوم الحار الی الماء البارد۔ ومثل ذلک۔ لایکاد یدخل تحت التکلیف (روح المعانی)

وہ مائل ہوئے بمقتضائے طبیعت بشریہ جیسا کہ روزہ دار شدید گرمی کے دن کو ٹھنڈے پانی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لیکن نہ تو اس کی نیت پانی پینے کی ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پانی پینے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھاتا ہے) اس قسم کا میلان قابل مؤاخذہ نہیں ہے۔

والمراد بھمہ علیہ السلام میل الطبع ومنازعۃ الشھوۃ لا القصد الاختیاری (بیضاوی) اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصد سے مراد فطری میلانِ طبیعت ہے اور تقاضائے شہوت ہے قصد اختیاری مراد نہیں ہے۔

ہاں اگر وہ اپنے رب کی برہان واضح نہ دیکھ لیتے تو (ہو سکتا ہے کہ) وہ بھی اس کے دام میں پھنس جاتے۔

الکشاف میں ہے (لولا ان راٰ برھان ربہ) جوابہ محذوف تقدیرہ لولا ان راٰ برھان ربہ لخالطھا۔ اس کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا۔ (خالَطَ جماع کرنا۔ (الفرائد الدریۃ)

= بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۔ اپنے رب کی برہان ۔ اَلْبُرْهَانُ کے معنی دلیل اور حجت کے ہیں۔ رُجْحَانٌ کی طرح فُعْلَانٌ کے وزن پر ہے۔

بعض کے نزدیک، یہ بَرِهَ یَبْرَهُ کا مصدر ہے جس کے معنی سفید اور چمکنے کے ہیں بُرْهَان دلیلِ قاطع کو کہتے ہیں جو تمام دلائل سے زور دار ہو اور ہر حال میں ہمیشہ سچی ہو۔ روشن دلیل

یہ برہان حالیہ سلسلہ میں کیا تھی اس کے متعلق متعدد اقوال ہیں

(۱) بعض کے نزدیک حضرت یوسف علیہ السلام کو اس وقت اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نظر آئے جو اسے اس فعل قبیح سے منع کر رہے تھے۔

(۲) بعض کے نزدیک انہیں عزیزِ مصر سامنے نظر آیا جس کے دیکھنے پر اس کے احسانات و شفقت یاد آ گئی۔ اور وہ اس فعل سے باز رہے۔

(۳) بعض کے نزدیک ان کو آیات قرآنی لکھی ہوئی نظر آئیں لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا (۱۷: ۳۲) زنا کے پاس بھی مت جاؤ یقیناً وہ بڑی بے حیائی اور بری راہ ہے

= كَذٰلِكَ ۔ ایسے ہی ۔ اسی کی طرح ۔ (یعنی جس طرح ہم نے اس وقت ایک دلیل دکھا کر برائی سے بچا لیا ۔ اسی طرح اس کے اور کاموں میں بھی ہم اس کی مدد کرتے رہے۔

= لِنَصْرِفَ ۔ تاکہ ہم دور کر دیں ۔ نَصْرِفَ مضارع منصوب بوجہ عمل لام ۔ جمع متکلم ۔ الصَّرْفُ کے معنی ہیں کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا ۔ صَرَفَ عَنْهُ اس کی طرف سے پھیر دینا۔

= السُّوْٓءَ ۔ برائی ۔ برا فعل ۔ گناہ ۔ عیب

= الفَحْشَآءَ ۔ اَفْحَشُ فَحْشَاءُ فُحْشٌ سے اسم تفضیل واحد مؤنث فُحْشٌ مادّہ ۔ وہ قول یا فعل جس کی برائی کھلی ہوئی ہو ۔ اور اس کا سننا یا کرنا برا لگے ۔ بیحیائی کی بات ۔

= مُخْلَصِيْنَ ۔ برگزیدہ ۔ چنے ہوئے ۔ خالص ۔

۱۲: ۲۵ = وَاسْتَبَقَا ۔ اِسْتَبَقَ يَسْتَبِقُ اِسْتِبَاقٌ (افتعال)، سَبْقٌ مادّہ سے ماضی تثنیہ مذکر غائب ۔ وہ دونوں دوڑے ۔ ان دونوں نے ایک دوسرے پر سبقت کی ۔ اِسْتِبَاقٌ کے معنی ہیں ایک کا دوسرے پر سبقت لیجانا ۔

= قَدَّتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب ۔ اس عورت نے پھاڑ دیا ۔

= قَمِيْصَهٗ ۔ اس مرد کی قمیض کو ۔ یعنی زلیخا نے یوسف علیہ السلام کی قمیض پھاڑ دی ۔ قَدٌّ مادہ

= مِنْ دُبُرٍ۔ پیچھے سے۔ دُبُرٌ۔ پیٹھ۔ پشت۔
= اَلْفَیَا۔ ماضی۔ تثنیہ مذکر غائب۔ انہوں نے پایا۔ اِلْفَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے۔ لَفْیٌ مادہ۔ اَلْفَیْتُ وَجَدْتُ۔ کسی چیز کو پا لینا۔ بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا۔ (۲: ۱۷۰) ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔
۱۲: ۲۶ = رَاوَدَتْنِیْ۔ اس عورت نے مجھ کو پھسلایا۔ ماضی واحد مؤنث غائب ملاحظہ ہو۔ ۱۲: ۲۳
= شَہِدَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اَلشُّھُوْدُ وَالشَّھَادَۃُ۔ کسی چیز کا مشاہدہ کرنا۔ خواہ بصر سے ہو یا بصیرت سے اور صرف حاضر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
شہادت جب اپنی ذات کے متعلق ہو تو اس کے معنی اقرار کے ہوتے ہیں۔ مثلاً قَالُوْا بَلٰی شَہِدْنَا۔ (۷: ۱۷۲) انہوں نے کہا کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔
اور کبھی شہادت کے معنی فیصلہ اور حکم کے ہوتے ہیں مثلاً آیت ہذا۔ شَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ اَہْلِہَا۔ اس کے خاندان کے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ دیا۔ (یہاں یہ آدمی موجود تو تھا نہیں۔ لہٰذا اس کا وقوعہ کو دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)
۱۲: ۲۸ = کَیْدِکُنَّ۔ تم عورتوں کی چال کَیْدٌ مصدر۔ اسم مصدر۔ اچھی تدبیر۔ بری تدبیر۔ مکر وفریب۔ داؤ۔
۱۲: ۳۰ = تُرَاوِدُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ بہلاتی ہے۔ وہ پھسلاتی ہے۔ خواہش رکھتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ۱۲: ۲۳۔ اور ۱۲: ۲۶۔
= فَتٰہَا۔ اس کا غلام۔ مضاف مضاف الیہ۔
اَلْفَتٰی۔ نوجوان۔ فَتَاۃٌ۔ نوجوان عورت فَتَاءٌ مصدر۔
بعدہٗ ہر دو فَتٰی وفَتَاۃٌ غلام اور لونڈی کے معنی میں استعمال ہونے لگے۔
= شَغَفَہَا۔ شَغَفَ واحد مذکر غائب۔ ماضی۔ شَغَفَ یَشْغَفُ (فتح) شَغْفٌ سے۔ جس کے معنی محبت کا دل کے پردوں میں اتر جانے کے ہیں۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب وہ (آدمی) اس عورت کے دل میں اتر گیا۔ اس نے اس کو فریفتہ کر لیا۔
شَغَافٌ کے معنی پردۂ دل کے ہیں قَدْ شَغَفَہَا حُبًّا اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر چکی ہے۔ حُبًّا۔ بوجہ تمیز کے منصوب ہے
۱۲: ۳۱ = مَکْرِہِنَّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان عورتوں کا مکر۔ چال۔ مکارانہ باتیں۔

(ملاحظہ ہو ۳:۵۴) الکشاف ۔ بیضاوی ۔ مدارک التنزیل میں مکر کو لفظ اغتیاب کا ہم معنی لکھا ہے ۔
(اغتیاب بمعنی عیب گیری کرنا ۔ غیبت کرنا) کیونکہ مکر بھی خفیہ ہوتا ہے اور غیبت بھی بیٹھ پیچھے کی جاتی ہے ۔ لہٰذا مکر بمعنی لعن وطعن طنز وتشنیع

= اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ ۔ ای دعتھن ۔ اس عورت نے ان عورتوں کو دعوت دی ۔

= اَعْتَدَتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب اس نے تیار کی ۔ اعتاد (اِفْعَالٌ) سے ۔ عَتَدَ وَ اَعْتَدَ الشَّیْءَ ۔ تیار کرنا ۔ عَتُدَ یَعْتُدُ الشَّیْءَ ۔ تیار ہونا ۔ آمادہ ہونا ۔ اَلْعَتِیْدِ ۔ تیار ۔ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (۵۰:۱۸) وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ اس کے آس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے ۔

= مُتَّکَاً ۔ اسم ظرف مکان ۔ سہارا لگانے کی جگہ ۔ جس پر ٹیک لگائی جائے ۔ گاؤ تکیہ مسند وغیرہ ۔ اِتَّکَاَ یَتَّکِاُ اِتِّکَاءٌ (افتعال) عَلَی السَّرِیْرِ ۔ تخت پر سہارا لے کر بیٹھنا ۔ تَوَکَّاَ عَلٰی عَصَاهُ ۔ سہارا لگانا ۔ ٹیک لگانا ۔ مجازاً مراد کھانا ہے ۔ یعنی طعام یا ضیافت ، جس میں لوگ تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں ۔ امام رازی کا قول ہے مُتَّکَاً سے مراد کھانے کی وہ چیز جس کو چھری سے کاٹنے کی ضرورت ہو

= اُخْرُجْ ۔ امر ۔ واحد مذکر حاضر ۔ خَرَجَ یَخْرُجُ (نصر) خُرُوْجٌ سے (اے یوسف ذرا) باہر تو نکل

= اَکْبَرْنَهٗ ۔ ماضی جمع مؤنث غائب ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۔ اِکْبَارٌ (اِفْعَالٌ) سے ان عورتوں نے اس کو بڑا سمجھا ۔ ای اعظمنہ ۔ اس کو انہوں نے عظیم پایا ۔ مراد یہ کہ اس کے حسن بیمثال کو دیکھ کر دنگ رہ گئیں ۔ دم بخود ہو گئیں ۔

= قَطَّعْنَ ۔ انہوں نے (ہاتھ) کاٹ ڈالے ۔ تَقْطِیْعٌ (تَفْعِیْلٌ) سے ماضی جمع مؤنث غائب مراد یہ کہ انہوں نے ہاتھ زخمی کر لئے ۔

= حَاشَ لِلّٰهِ ۔ کلمہ تعجب ۔ اصل میں حَاشَا لِلّٰهِ ہے الف کو تخفیف کے لئے گرا دیا گیا ۔

= مَا هٰذَا بَشَرًا ۔ میں مَا نافیہ ہے اور عاملہ ہے اور لَیْسَ (فعل ناقص) کا عمل کرتا ہے یعنی خبر منصوب ہوگی ۔ قرآن حکیم میں اس کی اور مثال یہ ہے ۔ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ (۵۸:۲) وہ عورتیں (یعنی ان کی بیویاں) ان کی مائیں نہیں ہیں ۔
مَا مشابہ بِلَیْسَ کی اور مثال مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ (زید کھڑا نہیں ہے) ای لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا ۔

= اِنْ هٰذَا ۔ میں اِنْ نافیہ ہے ۔

۱۲:۳۲ ۔ لُمْتُنَّنِیْ ۔ لُمْتُنَّ ۔ ماضی جمع مؤنث حاضر ۔ نِیْ مفعول لَوْمٌ سے (باب نصر) تم عورتوں نے مجھے ملامت کی ۔ لَوْمَةٌ ملامت ۔ لَائِمٌ ملامت کرنیوالا ۔ لَوْمَةَ لَائِمٍ

(۵ : ۵۴) ملامت گر کی ملامت۔
= فِیْہِ۔ جس کے بارہ میں
= ذٰلِکُنَّ۔ ذٰ۔ اسم اشارہ۔ یہ۔ یہی۔ کُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب خطاب کے لئے ہے۔
ذٰلِکُنَّ الَّذِیْ۔ اے عورتو یہی ہے وہ شخص
= اِسْتَعْصَمَ۔ اس نے بچالیا۔ اس نے تھام لیا۔ اس نے روک لیا۔ اِسْتِعْصَامٌ (استفعال) سے ماضی۔ واحد مذکر غائب۔
= لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ۔ لام غیر عاملہ ہے۔ اِنْ لَّمْ یَفْعَلْ۔ اگر اس نے نہ کیا۔
= مَآ اٰمُرُہٗ۔ مَا موصولہ ہے۔ اور ضمیر ہٗ کا مرجع ہے۔ ای مَآ اٰمُرُہٗ بِہٖ جس کا میں حکم دوں یا مَا مصدریہ ہے۔ اور ہٗ ضمیر یوسف کی طرف راجع ہے۔ ای ولئن لم یفعل امری ایاہ۔ اگر اس نے میرا حکم نہ مانا۔
= لَیُسْجَنَنَّ۔ لام تاکید بانون ثقیلہ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ تو وہ ضرور قید میں ڈالا جائے گا۔
= لَیَکُوْنًا۔ لام تاکید بانون خفیفہ۔ جو بولنے میں آگیا ہے لیکن لکھا نہیں گیا۔ وہ یقیناً ہوگا
= صَاغِرِیْنَ۔ ذلیل وخوار۔ صَغَارٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ بحالتِ جر۔ صَاغِرٌ واحد صَغُرَ (کَرُمَ) صِغَرٌ۔ صُغْرٌ۔ صَغَارٌ۔ ذلیل وخوار ہونا۔ اور صِغَرٌ۔ صَغَرٌ۔ صَغَارَۃٌ۔ چھوٹا ہونا۔ صَغِیْرٌ۔ چھوٹا۔

۱۲ : ۳۳ = رَبِّ۔ ای یا رَبِّیْ اے میرے رب۔
= اَحَبُّ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ زیادہ پیارا۔ زیادہ عزیز۔
= یَدْعُوْنَنِیْٓ۔ یَدْعُوْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب دَعْوَۃٌ سے (باب نصر) نِیْ ضمیر مفعول واحد متکلم۔ وہ مجھے بلاتی ہیں۔
= اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ۔ اِلَّا۔ اِنْ لَّا۔ صَرَفَ عَنْ۔ کسی کو کسی چیز سے پھیر دینا۔ ہٹادینا۔ لَا تَصْرِفْ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ۔ اگر تو ان کے چرتر کو مجھ سے پھیر نہ دیگا ہٹا نہ دے گا۔ یا دور نہ کردے گا۔
= اَصْبُ۔ صَبَا یَصْبُوْا (باب نصر) صَبْوَۃٌ وصَبُوٌّ۔ کسی چیز کی طرف مائل ہونا۔ اَصْبُ مضارع واحد متکلم۔ میں مائل ہوجاؤں گا۔ اَصْبُ اصل میں اَصْبُوْ تھا۔ جواب شرط کی وجہ سے واؤ حذف ہوگیا۔

= اَکُنْ اصل میں اَکُوْنُ تھا۔ مضارع واحد متکلم۔ جواب شرط کی وجہ سے مجزوم ہوکر واؤ بوجہ اجتماع ساکنین گر گیا۔ میں ہوجاؤں۔

۱۲: ۳۴ = اِسْتَجَابَ۔ اس نے قبول کیا۔ اس نے مانا۔ اِسْتِجَابَۃٌ (افتعال) سے جس کے معنی قبول کرنے اور ماننے کے ہیں۔

۱۲: ۳۵ = بَدَا۔ یَبْدُوْا (نصر) بَدْوٌ و بَدَاءٌ سے جس کے معنی نمایاں اور ظاہر ہوجانے کے ہیں ۔ ظاہر ہوگیا۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَبَدَا لَھُمْ سَیِّئَاتُ مَاکَسَبُوْا (۳۹: ۴۷) اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہوجائیں گی۔

اَلْبَدْوُ۔ حَضَرٌ کی ضد ہے۔ اور آیہ کریمہ وَجَآءَ بِکُمْ مِنَ الْبَدْوِ (۱۲: ۱۰۰) اور تمہیں (صحرا) سے یہاں لے آیا۔

یہاں بَدْوٌ بمعنی بَادِیَۃٌ صحرا ہے۔ اور ہر وہ مقام جہاں کوئی عمارت وغیرہ نہ ہو اور تمام چیزیں ظاہر نظر آتی ہوں۔ اسے بَدْوٌ بَادِیَۃٌ (صحرا) کہا جاتا ہے۔

= لَھُمْ میں ضمیر عزیز مصر اور اس کے اہل واقرباء وغیرہ کے لئے ہے ۔ بَدَا لَھُمْ ان پر ظاہر ہوگیا انہوں نے یہی مناسب سمجھا۔ ان کو یہی مصلحت نظر آئی۔

= مِنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ بعد اس کے کہ وہ (حضرت یوسف کی پاکبازی کی) نشانیاں دیکھ چکے تھے۔

= لَیَسْجُنُنَّہٗ۔ لام تاکید بانون ثقیلہ جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول حضرت یوسف کی طرف راجع ہے کہ وہ اسے ضرور قید ہی کر دیں۔ یعنی حالات کے تحت مناسب یہی سمجھا کہ حضرت یوسف کو قید کر دیا جائے۔

۱۲: ۳۶ = اَرٰنِیْ۔ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں۔ اَرٰی رُؤْیَۃٌ سے مضارع واحد متکلم نون وقایہ ی واحد متکلم کی ضمیر۔

= اَعْصِرُ۔ میں نچوڑتا ہوں عَصَرَ یَعْصِرُ (ضرب) عَصْرٌ سے جس کے معنی نچوڑنے کے ہیں۔

= نَبِّئْنَا۔ ہمیں آگاہ کر۔ تَنْبِئَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ نا ضمیر مفعول جمع متکلم اَمر واحد مذکر حاضر

۱۲: ۳۷ = لَا یَاْتِیْکُمَا۔ مضارع منفی مجزوم بوجہ عمل لا۔ نہی صیغہ واحد مذکر غائب کُمَا۔

ضمیر تثنیہ مفعول۔ وہ نہیں آئے گا تم دونوں کے پاس

= تُرْزَقٰنِہٖ ۔ تم دونوں کو وہ یعنی کھانا کھلایا جاتا ہے۔ مضارع مجہول تثنیہ مذکر حاضر۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب طعام کی طرف راجع ہے۔

= نَبَّاْتُکُمَا ۔ میں تم دونوں کو آگاہ کردوں گا۔ ماضی (بمعنی مضارع) واحد متکلم۔ کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر۔

= یَاْتِیَکُمَا ۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب کُمَا ضمیر مفعول تثنیہ مذکر حاضر منصوب بوجہ عمل اَنْ ۔ (پیشتر اس کے کہ) تمہارے پاس (طعام) آئے۔

= ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ۔ یہ (تعبیر) منجملہ اس علم کے ہے جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے (یہ کہانت اور قیافہ شناسی نہیں ہے)

= تَرَکْتُ ۔ میں نے ترک کردیا۔ چھوڑدیا۔ تَرْکٌ سے مضارع واحد متکلم۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کبھی اس دین پر قائم تھے بلکہ یہ کہ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں۔ تَرْکٌ بمعنی کسی چیز سے اعراض کرنا۔ اس سے کوئی واسطہ نہ رکھنا۔

= مِلَّۃَ ۔ دین۔ مَذْہَب

۱۲: ۳۸ = مَا کَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ۔ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک ٹھہرائیں۔

۱۲: ۳۹ = یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ۔ صَاحِبَیْ ۔ دو ساتھی ۔ دو رفیق۔

صَاحِبَیْ اصل میں صَاحِبَیْنِیْ (میرے دو ساتھی) تھا۔ مُنَادیٰ ۔ (صَاحِبَیْنِ) یؔ (ضمیر واحد متکلم) کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے ایک ی گر گئی۔ اور یہ مضاف مضاف الیہ مل کر السِّجْنِ (مضاف الیہ) کا مضاف ہوا۔ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اے قیدخانہ کے میرے دو ساتھیو!

= ءَ اَرْبَابٌ ۔ رَبٌّ کی جمع۔ ءَ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کیا جدا جدا بہت سے رب بہتر ہیں یا کہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہو۔ یعنی جدا جدا بہت سارے رب بہتر نہیں ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ایک اللہ ہو جو سب پر غالب ہو۔

۱۲: ۴۰ = مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً ۔ یعنی اس کے سوا تم جن چیزوں کی پرستش کرتے ہو وہ محض چند نام ہیں (جن کو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے من گھڑت نام دے رکھے ہیں)

= بِهَا۔ میں ضمیر ھَا واحد مؤنث غائب کا مرجع وہ معبودانِ باطل ہیں جن کو مشرکین نے از خود نامزد کر رکھا ہے

= سُلْطَانٍ۔ حجت۔ سند۔

= الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔ موصوف و صفت وہ دین جو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہو۔ درست ٹھیک سیدھا۔

۱۲: ۴۱ = یَسْقِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پلائیگا۔ سَقْیٌ مصدر (باب ضرب)

= رَبَّهٗ۔ اپنے مالک کو۔

= یُصْلَبُ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب صَلْبٌ مصدر (ضَرَبَ) وہ سولی دیا جائیگا

= قُضِیَ الْاَمْرُ۔ بات فیصلہ ہو چکی ہے۔ یہ امر (اسی طرح) مقدر ہو چکا ہے۔

= تَسْتَفْتِیٰنِ۔ تم دونوں پوچھتے ہو۔ تم دونوں فتویٰ طلب کرتے ہو۔

اِسْتِفْتَاءٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے مضارع تثنیہ مذکر حاضر۔ فَتْیٌ مادہ۔ قرآن مجید میں آیا ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ (۴: ۱۲۷) اور وہ تم سے یتیم عورتوں کے بارہ میں فتویٰ مانگتے ہیں۔

۱۲: ۴۲ نَاجٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اصل میں نَاجِیٌ تھا۔ نَجَاةٌ مصدر (نصر) نَجَا یَنْجُوْ نَجَاةٌ وَ نَجَاءٌ وَ نَجَایَةٌ خلاصی پانا۔ نجات پانا۔ نَجْیٌ مادہ۔

= فَاَنْسٰهُ الشَّیْطٰنُ۔ شیطان نے اس کو (ذکر کرنا) بھلا دیا

= بِضْعَ سِنِیْنَ۔ بِضْعَ۔ چند۔ کئی۔ بعض کے نزدیک ۳۔ سے ۹ تک بعض کے خیال میں ۵ سے ۹ تک کے عدد بضع میں داخل ہیں۔ بِضْعَ سِنِیْنَ۔ کئی سال۔

۱۲: ۴۳ = سِمَانٍ۔ موٹی۔ سَمِیْنٌ کی جمع جو بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ السَّمِنُ کے معنی موٹاپا کے ہیں۔ اور یہ ھُزَالٌ کی ضد ہے۔ قرآن مجید میں ہے لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ (۸۸: ۷) جو نہ فربہی لائے اور نہ بھوک میں کچھ کام آئے۔

= عِجَافٌ۔ لاغر۔ دُبلی۔ اَعْجَفَ کے معنی انتہائی لاغر اور دُبلا کے ہیں اس کی مؤنث عَجْفَاءُ ہے اور جمع عِجَافٌ۔ یہ جمع خلافِ قیاس ہے کیونکہ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ فُعْلٌ کے وزن پر اس کی جمع عُجْفٌ چاہیے تھی۔

دراصل یہ نَصْلٌ اَعْجَفُ سے مشتق ہے جس کے معنی پتلے اور باریک تیر کے ہیں اَعْجَفَ الرَّجُلُ اس کے مویشی دبلے ہو گئے

= سُنْۢبُلٰتٍ۔ بالیں۔ خوشے۔ سُنْۢبُلَةٌ کی جمع۔

= خُضْرٍ۔ سبز۔ ہرے۔ اَخْضَرُ۔ خَضْرَاءُ۔ خُضْرٌ کے وزن پر جمع کا صیغہ ہے
= یٰبِسٰتٍ۔ اسم فاعل۔ جمع مؤنث یَابِسَۃٌ کی جمع یُبْسٌ مصدر (باب سَمِعَ) سوکھی ہوئی۔ جو سبز اور تروتازہ نہ ہو۔
= اَفْتُوْنِیْ۔ مجھے جواب دو۔ مجھ کو بتاؤ۔ اَفْتُوْا۔ اِفْتَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ (ملاحظہ ہو ۱۲: ۴۱)

رع

= تَعْبُرُوْنَ۔ اگر تم تعبیر بیان کرتے ہو۔ عِبَارَۃٌ سے جس کے معنی تعبیر بیان کرنے کے ہیں۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ (باب نصر)

۱۲: ۴۴ = اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ۔ خیالی خواب۔ پریشان خواب۔ اَضْغَاث ضِغْثٌ کی جمع ہے ریحان۔ خشک گھاس یا شاخیں جو انسان کی مٹھی میں آجائے۔ قرآن میں ہے خُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا (۳۸: ۴۴) اپنے ہاتھ میں مٹھی بھر گھاس لو۔ اَحْلَامُ حُلْمٌ کی جمع ہے جس کے معنی خواب دیکھنے کے ہیں۔ چونکہ گھاس یا شاخوں کے گٹھے میں گھاس یا لکڑیاں ملی جلی ہوتی ہیں اس لئے خواب ہائے پریشان کو اَضْغَاثُ اَحْلَام کہتے ہیں (خیالی خوابوں کا مٹھا۔ مضاف مضاف الیہ۔

اَحْلَامُ۔ حِلْمٌ کی بھی جمع ہے حِلْمٌ بمعنی بردباری۔ عقل۔
= اَلْاَحْلَامُ۔ المنامات الباطلۃ۔ خواب ہائے پریشان۔

۱۲: ۴۵ = نَجَا۔ اس نے نجات پائی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔
= اِدَّكَرَ۔ اس کو یاد آیا۔ اِدِّكَارٌ (افتعال) سے جس کے معنی یاد کرنے کے ہیں اصل میں اِذْتَكَرَ تھا۔ ت کو دال میں بدلا۔ اور ذال کو دال میں مدغم کر دیا۔
= اُمَّةٍ۔ مدت۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے۔ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ ط (۱۱: ۸) اور اگر ہم ان پر سے عذاب کچھ مدت تک ملتوی کر دیں۔
= اُمَّةٍ کے معنی اُمّت۔ جماعت۔ طریقہ۔ دین بھی ہیں
= اُنَبِّئُكُمْ۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔ خبر دیتا ہوں۔ بتائے دیتا ہوں۔

۱۲: ۴۶ = اَفْتِنَا۔ ہمیں بتا۔ امر واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔

۱۲: ۴۷ = تَزْرَعُوْنَ۔ تم کاشت کرو گے۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ زَرْعٌ (باب فتح) سے بمعنی کھیتی کرنا۔ اگانا۔
= دَاَبًا۔ دَاَبَ یَدْاَبُ (نصر۔ فتح) کا مصدر ہے جس کے معنی لگاتار کسی کام میں لگنے اور

مشقت برداشت کرنے کے ہیں اور اسی سبب سے اس کا استعمال عادت اور طریقے کے معنی میں ہوتا ہے۔ یہاں دَاَبًا معنی حسب طریقہ سابق۔ حسب عادت۔ حسب دستور کاشت کئے جاؤ۔ قرآن مجید میں ہے کہ: کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ (۸: ۵۴) آلِ فرعون اور ان سے قبل کے لوگوں کی طرح (یعنی ان کے طریقہ کے مانند) انہوں نے (کفار مکہ نے) بھی اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔

= مَا حَصَدْتُّمْ۔ جو کچھ بھی تم کاٹو۔ (جو فصل تم برداشت کرو) حَصَادٌ سے (باب نَصَرَ) جس کے معنی کھیتی کاٹنے کے ہیں۔

= فَذَرُوْهُ۔ اس کو چھوڑ رکھو۔ امر جمع مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔

۱۲: ۴۸ = سَبْعٌ شِدَادٌ۔ سات، سال بہت سخت

= یَاْکُلْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب اَکْلٌ سے وہ کھا جائیں گی۔ یعنی یہ سات سال قحط کے کھا جائیں گے (جو ان سالوں میں استعمال کے لئے تم نے ذخیرہ کر رکھا ہوگا۔

= مَا قَدَّمْتُمْ۔ جو تم نے پہلے سے رکھ چھوڑا ہوگا۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تَقْدِیْمٌ (تفعیل) مصدر جس کے معنی پہلے سے کرنا۔ پہلے سے بھیجنا۔ پہلے زمانہ میں کر چکنے کے ہیں

= مَا تُحْصِنُوْنَ۔ جو تم بچا رکھو گے۔ جو تم محفوظ رکھو گے۔ اِحْصَانٌ (اِفْعَالٌ) سے مضارع جمع مذکر حاضر۔

= اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ۔ صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا۔ جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑ دو گے حِصْنٌ مادہ۔ اس کے تمام مشتقات میں حفاظت۔ بچاؤ۔ احتیاط کا پہلو ہوتا ہے۔

۱۲: ۴۹ = یُغَاثُ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اس کا مادہ غَوْثٌ و غَیْثٌ ہے الغیث کے معنی بارش کے ہیں۔ اور الغوث کے معنی مدد کے ہیں۔ باب استفعال سے مدد مانگنا کے طلب کے معنی میں مستعمل ہے جیسے بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔ یا اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ (۸: ۹) جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگتے تھے۔ اسی باب سے یَسْتَغِیْثُوْنَ (غَیْثٌ) سے پانی مانگنا بھی آتا ہے۔

یُغَاثُ (فعل مجہول) بھی دونوں معنی میں آتا ہے۔ مدد مانگنے کی صورت میں باب افعال سے اَغَاثَ یُغِیْثُ۔ اور دوسری صورت میں (پانی مانگنا) غَاثَ یَغِیْثُ سے (باب ضَرَبَ) آیت ہذا میں یُغَاثُ (مضارع مجہول) غَیْثٌ مصدر سے ہے (باب ضَرَبَ) مینہ برسایا جائے گا۔ یُغَاثُ النَّاسُ لوگوں کے لئے مینہ برسایا جائے گا۔

= فِیْہِ میں ہٖ ضمیر عامٌ (سال) کے لئے ہے۔
= یَعْصِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب عَصْرٌ مصدر (باب ضَرَبَ) وہ رس نچوڑیں گے۔ (یعنی کھیتی اور پھلوں کی فراوانی ہوگی)
۱۲: ۵۰ = بَالُ۔ حال۔ خبر۔ جس حال کی پرواہ کی جائے وہ بال کہلاتا ہے اور کبھی جس حالت میں دل جمنے لگے اس کو بھی بال کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے مجازًا اس کے معنی دل اور جی کے بھی آتے ہیں
مَا بَالُ النِّسْوَۃِ (ان) عورتوں کی حقیقت حال کیا تھی؟
۱۲: ۵۱ = قَالَ۔ بادشاہ نے عورتوں کو بلا کر پوچھا!
= مَا خَطْبُکُنَّ۔ تم عورتوں کا کیا معاملہ تھا۔
اَلْخَطْبُ وَالْمُخَاطَبَۃُ وَالتَّخَاطُبُ باہم گفتگو کرنا۔ ایک دوسرے کی طرف بات لوٹانا اسی خُطْبَۃٌ اور خِطْبَۃٌ کا لفظ ہے لیکن خُطْبَۃٌ وعظ ونصیحت کے معنی میں آتا ہے اور خِطْبَۃٌ کے معنی ہیں نکاح کا پیغام۔
اَلْخَطْبُ۔ اہم معاملہ جس کے بارہ میں کثرت تخاطب ہو جیسے آیہ ہذا۔ یا فَمَا خَطْبُکَ یٰسَامِرِیُّ۔ (۲۰: ۹۵) (پھر سامری سے کہنے لگے) کہ سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔
= رَاوَدْتُّنَّ۔ تم (عورتوں) نے پھسلایا۔ تم نے بہلایا۔ مُرَاوَدَۃٌ سے جس کے معنی دوسرے کو کسی کام پر پھسلانا۔ یا آمادہ کرنا جس کے کرنے کا وہ ارادہ نہ رکھتا ہو۔ ماضی جمع مؤنث حاضر۔ رود مادہ۔
= حَاشَ لِلّٰہِ۔ کلمہ تعجب۔ اصل میں حَاشَا لِلّٰہِ تھا۔ الف کو تخفیف کے لئے گرادیا گیا ملاحظہ ہو ۱۲: ۳۱۔
= مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ۔ ہم نہیں جانتیں اس کے خلاف کوئی برائی۔
= اَلْئٰنَ۔ اب۔ ظرف زمان ہے۔ الف لام اس پر بعض کے نزدیک تعریف کا ہے اور بعض کے نزدیک زائدہ اور لازم ہے۔
= حَصْحَصَ الْحَقُّ۔ کے معنی ہیں کہ حق بات جو کسی دباؤ کی وجہ سے چھپی ہوئی تھی اب اس دباؤ کے دور ہونے کی وجہ سے واضح ہو کر سامنے آگئی ہے۔ حَصَّ وَحَصْحَصَ (ثلاثی ورباعی) دونوں طرح آتا ہے جیسے کَفَّ وَکَفْکَفَ عَنْ۔ دور رکھنا۔ دور کرنا۔ کسی کو بچانا۔ اور کَبَّ وَکَبْکَبَ الرَّجُلُ عَلٰی وَجْہِہٖ۔ پچھاڑ دینا۔
۱۲: ۵۲ = ذٰلِکَ۔ (یہاں سے حضرت یوسف کا کلام شروع ہوتا ہے) میں نے اس لئے

اس الزام کی تحقیق کرانا چاہی تھی تاکہ عزیز مصر کو اطمینان ہو جائے کہ میں احسان فراموش نہیں ہوں۔

= لَمْ اَخُنْهُ۔ لَمْ اَخُنْ۔ مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ واحد متکلم ہ ضمیر واحد مذکر غائب عزیز مصر کے لئے ہے۔ میں اس کے ساتھ خیانت نہیں کی۔

= بِالْغَیْبِ۔ اس کی غیر حاضری میں۔ اس کی پیٹھ پیچھے۔

= لَا یَهْدِیْ۔ کامیاب نہیں کرتا۔ چال کو سیدھی راہ پر (کامیابی کی راہ پر) نہیں چلنے دیتا

= الْخَائِنِیْنَ۔ خیانت کرنے والے۔ دغاباز۔ خِیَانَۃٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔

رُمُوزِ اَوقافِ قُرآنِ مَجِید

ہر ایک زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کردی ہیں جن کو رموزِ اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کے تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

جہاں بات پوری ہوجاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں یہ حقیقت میں گول ۃ ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔

م — یہ علامت وقف لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے اس کی مثال اُردو میں یوں سمجھنی چاہیئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو۔ مت بیٹھو، جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہوجائے گا!

ط — وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیئے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا۔ اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے

ج — وقفِ جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے

ز — علامت وقف مجوز کی ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص — علامت وقف مرخص کی ہے یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے!

صلے: الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق: قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے یہاں ٹھہرنا نہیں چاہئے۔
صل: قدیوصل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف: یہ لفظ قِفْ ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتہ: سکتہ کی علامت ہے یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے:
وقفة: لمبے سکتہ کی علامت ہے یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہئے لیکن سانس نہ توڑے۔

سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے اور وقفہ میں زیادہ

لا: لا کے معنی نہیں کے ہیں یہ علامت آیت کے اوپر کہیں استعمال ہوتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہئے بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہئے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہئے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ك: کذلك کی علامت ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وُہی یہاں سمجھی جائے!

ترتیب قرآن مجید منازل القرآن کے مُطابق

(۱) **المنزل الاوّل** : سورۃ الفاتحۃ (شمار سورۃ نمبر ۱) کی آیت نمبر (۱) سے لے کر سورۃ النساء (شمار سورۃ نمبر ۴) کی آخر آیت تک ۔

(۲) **المنزل الثانی** : سورۃ المائدہ (شمار سورۃ نمبر ۵) کی اوّل آیۃ سے لے کر سورۃ توبہ (شمار سورۃ نمبر ۹) کی آخر آیت تک ۔

(۳) **المنزل الثالث** : سورۃ یونس (شمار سورۃ نمبر ۱۰) کی اول آیت سے لے کر سورۃ النحل شمار سورۃ نمبر ۱۶) کی آخر آیت تک

(۴) **المنزل الرابع** : سورۃ بنی اسرائیل (شمار سورۃ نمبر ۱۷) کی اوّل آیت سے لے کر الفرقان (شمار سورۃ نمبر ۲۵) کی آخر آیت تک

(۵) **المنزل الخامس** : سورۃ الشعراء (شمار سورۃ نمبر ۲۶) کی اول آیۃ سے لے کر سورۃ یٰسین (شمار سورۃ نمبر ۳۶) کی آخر آیت تک

(۶) **المنزل السادس** : سورۃ صافات (شمار سورۃ نمبر ۳۷) کی آیت اوّل سے لے کر سورۃ الحجرات شمار سورۃ نمبر ۴۹ کی آخر آیت تک ؛

(۷) **المنزل السابع** : سورۃ ق (شمار سورۃ نمبر ۵۰) آیت اوّل سے لے کر سورۃ الناس (شمار سورۃ نمبر ۱۱۴) کی آخر آیت تک ؛

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

بلحاظ پارہ

شمار سورت	نام سورت	نمبر صفحہ	شمار پارہ	شمار سورت	نام سورت	نمبر صفحہ	شمار پارہ
۱	سورۃ فاتحہ		۱	۲۳	سورۃ مومنون		۱۸
۲	سورۃ بقرہ		۱-۲-۳	۲۴	سُورۃ النُور		۱۸
۳	سورۃ آل عمران		۳، ۴	۲۵	سورۃ فرقان		۱۸-۱۹
۴	سورۃ نساء		۴-۵-۶	۲۶	سورۃ شعراء		-۱۹-
۵	سورۃ مائدہ		۶-۷-	۲۷	سُورۃ نمل		۱۹-۲۰
۶	سورۃ انعام		۷-۸	۲۸	سُورۃ قصص		۲۰
۷	سورۃ اعراف		۸-۹	۲۹	سورۃ عنکبوت		۲۰-۲۱
۸	سورۃ انفال		۹-۱۰	۳۰	سُورۃ روم		۲۱
۹	سُورۃ توبہ		۱۰-۱۱	۳۱	سُورۃ لقمان		۲۱
۱۰	سورۃ یونس		۱۱	۳۲	سورۃ سجدہ		۲۱
۱۱	سُورۃ ہُود		۱۱-۱۲	۳۳	سورۃ احزاب		۲۱-۲۲
۱۲	سُورۃ یوُسف		۱۲-۱۳	۳۴	سُورۃ سباء		۲۲
۱۳	سورۃ الرعد		۱۳	۳۵	سورۃ فاطر		۲۲
۱۴	سورۃ ابراہیم		۱۳	۳۶	سورۃ یٰسین		۲۲: ۲۳
۱۵	سورۃ حجر		۱۳-۱۴	۳۷	سُورۃ صافات		۲۳
۱۶	سورۃ نحل		۱۴	۳۸	سورۃ صٓ		۲۳
۱۷	سورۃ بنی اسرائیل		۱۵	۳۹	سُورۃ زُمر		۲۳-۲۴
۱۸	سورۃ کہف		۱۵-۱۶	۴۰	سورۃ مؤمن		۲۴
۱۹	سُورۃ مریم		۱۶	۴۱	سورۃ حٰم سجدہ		۲۴: ۲۵
۲۰	سُورۃ طٰہٰ		۱۶	۴۲	سورۃ شوریٰ		۲۵
۲۱	سورۃ انبیاء		۱۷	۴۳	سُورۃ زُخرف		۲۵
۲۲	سورۃ الحج		۱۷	۴۴	سورۃ دُخان		۲۵

ترتیب قرآن مجید بلحاظ پارہ

حصّہ اوّل

حصّہ دوم

ترتیب قرآن مجید سورتوں کے مطابق

حصہ اوّل

شمار سورت	نام سورت	نزولی نمبر	نمبر صفحہ	شمار پارہ	تعداد آیات	تعداد رکوعات	مکی	مدنی
۱	الفاتحہ	۵	۲	۱	۷	۱	مکی	
۲	البقرۃ	۱۱	۱۱	۱-۲-۳	۸۶	۴۵		مدنی
۳	آل عمران	۸۹	۲۶۱	۳-۴	۲۰۰	۲۵		〃
۴	النساء	۹۲	۳۱۷	۴-۵-۶	۱۷۶	۲۴		〃
۵	المائدہ	۱۱۲	۳۸۵	۶-۷-	۱۲۰	۱۶		〃
۶	الانعام	۵۵	۴۲۴	۷-۸	۱۶۵	۲۵	مکی	
۷	الاعراف	۳۹	۴۷۸	۸-۹	۲۰۶	۲۴	مکیّ	
۸	الانفال	۸۸	۵۳۷	۹-۱۰	۷۵	۱۰		مدنی
۹	التوبۃ	۱۱۳	۵۶۸	۱۰-۱۱	۱۲۹	۱۶		〃
۱۰	یُونس	۵۱	۶۲۸	۱۱	۱۰۹	۱۱	مکیّ	
۱۱	ھُود	۵۲	۶۶۵	۱۱-۱۲	۱۲۳	۱۰	〃	
۱۲	یُوسُف	۵۳	۷۰۹	۱۲-۱۳	۱۱۱	۱۲	〃	

حصہ دوئم

شمار سورت	نام سورت	نزولی نمبر	نمبر صفحہ	شمار پارہ	تعداد آیات	تعداد رکوعات	مکی	مدنی
۱۳	الرَّعد	۹۶	۱۸	۱۳	۴۳	۶	مکیّ	
۱۴	ابراھیم	۷۲	۴۱	۱۳	۵۲	۷	〃	
۱۵	الحجر	۵۴	۶۰	۱۳-۱۴	۹۹	۶	〃	
۱۶	نحل	۷۰	۸۴	۱۴	۱۲۸	۱۶	〃	
۱۷	بنی اسرائیل	۵۰	۱۲۷	۱۵	۱۱۱	۱۲	〃	
۱۸	الکہف	۶۹	۱۴۳	۱۵-۱۶	۱۱۰	۱۲	〃	
۱۹	مرُیَم	۴۴	۲۲۰	۱۶	۹۸	۶	〃	

شمار سورت	نام سورت	نزولی نمبر	نمبر صفحہ	شمار پارہ	تعداد آیات	تعداد رکوع	مکی	مدنی
۲۰	طٰہٰ	۴۵	۲۵۱	۱۶	۱۳۵	۸	مکی	
۲۱	الانبیاء	۷۳	۲۹۸	۱۷	۱۱۲	۷	//	
۲۲	الحجّ	۵۳	۳۳۴	۱۷	۷۸	۱۵		مدنی
۲۳	المؤمنون	۷۴	۳۶۷	۱۸	۱۱۸	۶	مکی	
۲۴	النور	۱۰۲	۴۰۹	۱۸	۶۴	۹	//	
۲۵	الفرقان	۴۲	۴۳۹	۱۹-۱۸	۷۷	۶	//	
۲۶	الشعراء	۴۷	۴۸۱	۱۹	۲۲۷	۱۱	//	
۲۷	النمل	۴۸	۵۲۳	۲۰-۱۹	۹۳	۷	//	
۲۸	القصص	۴۹	۵۶۶	۲۰	۸۸	۹	//	
۲۹	العنکبوت	۸۵	۶۱۳	۲۱-۲۰	۶۹	۷	//	
۳۰	الرّوم	۸۴	۶۴۰	۲۱	۶۰	۶	//	
۳۱	لقمان	۵۷	۶۶۸	۲۱	۳۴	۴	//	
۳۲	السّجدۃ	۷۵	۶۸۹	۲۱	۳۰	۳	//	
۳۳	الاحزاب	۹۰	۷۰۷	۲۲-۲۱	۷۳	۹		مدنی

ترتیب نزول ؔ

مرتبہ علماءِ ازہر

مکی ؔ

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات بغیر تسمیہ کے	تفصیل
۱	العلق	۹۶	۱۹	
۲	القلم	۶۸	۵۲	آیات ۱۷ تا ۳۲ اور ۴۸ تا ۵۰ مدنی ہیں
۳	المزمل	۷۳	۲۰	آیات ۱۰، ۱۱، ۲۰ مدنی ہیں۔
۴	المدثر	۷۴	۵۶	
۵	الفاتحة	۱	۷	
۶	اللھب	۱۱۱	۵	
۷	التکویر	۸۱	۲۹	
۸	الاعلیٰ	۸۷	۱۹	
۹	الیل	۹۲	۲۱	
۱۰	الفجر	۸۹	۳۰	
۱۱	الضحیٰ	۹۳	۱۱	
۱۲	الم نشرح	۹۴	۸	
۱۳	العصر	۱۰۳	۳	
۱۴	العدیٰت	۱۰۰	۱۱	
۱۵	الکوثر	۱۰۸	۳	
۱۶	التکاثر	۱۰۲	۸	
۱۷	الماعون	۱۰۷	۷	پہلی تین آیات مدنی ہیں
۱۸	الکافرون	۱۰۹	۶	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات بغیر تسمیہ	تفصیل
۱۹	اَلفِیل	۱۰۵	۵	
۲۰	اَلفَلق	۱۱۳	۵	
۲۱	اَلنَّاس	۱۱۴	۶	
۲۲	اَلاِخلَاص	۱۱۲	۴	
۲۳	اَلنَّجم	۵۳	۶۲	آیت ۳۲ مدنی ہے
۲۴	عَبَسَ	۸۰	۴۲	
۲۵	اَلقَدر	۹۷	۵	
۲۶	اَلشَّمس	۹۱	۱۵	
۲۷	اَلبُرُوج	۸۵	۲۲	
۲۸	اَلتِّین	۹۵	۸	
۲۹	قُرَیش	۱۰۶	۴	
۳۰	اَلقَارِعَۃ	۱۰۱	۱۱	
۳۱	اَلقِیٰمَۃ	۷۵	۴۰	
۳۲	اَلھُمَزَۃ	۱۰۴	۹	
۳۳	اَلمُرسَلٰت	۷۷	۵۰	آیت ۴۸ مدنی ہے
۳۴	قٓ	۵۰	۴۵	آیت ۳۸ " "
۳۵	اَلبَلَد	۹۰	۲۰	
۳۶	اَلطَّارِق	۸۶	۱۷	
۳۷	اَلقَمَر	۵۴	۵۵	۴۴ تا ۴۶ مدنی ہیں
۳۸	صٓ	۳۸	۸۸	
۳۹	اَلاَعرَاف	۷	۲۰۶	آیات ۱۶۳ تا ۱۷۰ مدنی ہیں
۴۰	اَلجِنّ	۷۲	۲۸	
۴۱	یٰسٓ	۳۶	۸۳	آیت ۴۵ مدنی ہے
۴۲	اَلفُرقَان	۲۵	۷۷	آیات ۶۸ تا ۷۰ مدنی ہے
۴۳	فَاطِر	۳۵	۴۵	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات بغیر تسمیہ کے	تفصیل
۴۴	مَرْیَم	۱۹	۹۸	آیات ۵۸ و ۷۱ مدنی ہیں
۴۵	طٰہٰ	۲۰	۱۳۵	آیات ۱۳۰ و ۱۳۱ مدنی ہیں
۴۶	اَلْوَاقِعَة	۵۶	۹۶	آیات ۸۱، ۸۲ 〃 〃
۴۷	اَلشُّعَرَاء	۲۶	۲۲۷	آیات ۱۹۷، ۲۲۴ تا ۲۲۷ مدنی ہیں
۴۸	اَلنَّمل	۲۷	۹۳	
۴۹	اَلْقَصَص	۲۸	۸۸	آیات ۵۲ تا ۵۵ مدنی ہیں اور آیت ۸۵ دورانِ ہجرت جُحفہ کے مقام پر نازل ہوئی
۵۰	اَلْاِسْرَاء	۱۷	۱۱۱	آیات ۲۶، ۳۲، ۳۳، ۵۷ اور ۷۳ تا ۸۰ مدنی ہیں
۵۱	یُوْنُس	۱۰	۱۰۹	آیات ۴۰ و ۹۴، ۹۵، ۹۶ مدنی ہیں
۵۲	ھُوْد	۱۱	۱۲۳	آیات ۱۲، ۱۷، ۱۱۴ مدنی ہیں
۵۳	یُوْسُف	۱۲	۱۱۱	آیات ۱ تا ۳ اور ۷ مدنی ہیں۔
۵۴	اَلْحِجْر	۱۵	۹۹	آیت ۸۷ مدنی ہے
۵۵	اَلْاَنْعَام	۶	۱۶۵	آیات ۲۰، ۲۳، ۹۱، ۹۲، ۱۱۴، ۱۴۲ اور ۱۵۱ تا ۱۵۳ مدنی ہیں۔
۵۶	اَلصّٰفّٰت	۳۷	۱۸۲	
۵۷	لُقْمٰن	۳۱	۳۴	آیات ۲۷ تا ۲۹ مدنی ہیں
۵۸	سَبَا	۳۴	۵۴	آیت ۶ مدنی ہے
۵۹	اَلزُّمَر	۳۹	۷۵	آیات ۵۲ تا ۵۴ مدنی ہے
۶۰	الغافر (مؤمن)	۴۰	۸۵	آیات ۵۶، ۵۷ مدنی ہے
۶۱	فُصِّلَت (حٰمٓ سجدہ)	۴۱	۵۴	
۶۲	اَلشُّوریٰ	۴۲	۵۳	آیات ۲۳ تا ۲۵ اور ۲۷ مدنی ہیں
۶۳	اَلزُّخْرُف	۴۳	۸۹	آیت ۵۴ مدنی ہے
۶۴	اَلدُّخَان	۴۴	۵۹	
۶۵	اَلْجَاثِیَة	۴۵	۳۷	آیت ۱۴ مدنی ہے۔
۶۶	اَلْاَحْقَاف	۴۶	۳۵	آیات ۱۰، ۱۵، ۳۵ مدنی ہیں۔

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات بغیر تسمیہ کے	تفصیل
۶۷	اَلذّٰارِیٰت	۵۱	۶۰	
۶۸	اَلغَاشِیَۃ	۸۸	۲۶	
۶۹	اَلکَہف	۱۸	۱۱۰	آیات ۳۸، ۸۳تا ۱۰۱ مدنی ہیں
۷۰	اَلنَّحل	۱۶	۱۲۸	آخری ۳ آیات مدنی ہیں
۷۱	نُوح	۷۱	۲۸	
۷۲	اِبرَاھِیم	۱۴	۵۲	آیات ۲۸، ۲۹ مدنی ہیں
۷۳	اَلاَنبِیَاء	۲۱	۱۱۲	
۷۴	المُؤمِنُونَ	۲۳	۱۱۸	
۷۵	اَلسَّجدَۃ	۳۲	۳۰	آیات ۱۶تا ۲۰ مدنی ہیں۔
۷۶	اَلطُّور	۵۲	۴۹	
۷۷	اَلمُلك	۶۷	۳۰	
۷۸	اَلحَاقَّۃ	۶۹	۵۲	
۷۹	اَلمَعَارِج	۷۰	۴۴	
۸۰	النَّبَا	۷۸	۴۰	
۸۱	اَلنّٰزِعٰت	۷۹	۴۶	
۸۲	اَلاِنفِطَار	۸۲	۱۹	
۸۳	اَلاِنشقَاق	۸۴	۲۵	
۸۴	اَلرُّوم	۳۰	۶۰	آیت ۱۷ مدنی ہے
۸۵	اَلعَنکَبُوت	۲۹	۶۹	آیات ۱تا ۱۱مدنی ہے
۸۶	اَلمُطَفِّفِین	۸۳	۲۶	

مَدَنِی

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات دسمیہ کے بغیر	تفصیل
۱	اَلْبَقَرَة	۲	۲۸۶	آیت ۲۸۱ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی
۲	اَلْاَنْفَال	۸	۷۵	آیات ۳۰ تا ۳۶ مکی ہیں۔
۳	اٰلِعِمْرَانْ	۳	۲۰۰	
۴	اَلْاَحْزَابْ	۳۳	۷۳	
۵	اَلْمُمْتَحِنَة	۶۰	۱۳	
۶	اَلنِّسَآء	۴	۱۷۶	
۷	اَلزِّلْزَال	۹	۸	
۸	اَلْحَدِيْد	۵۷	۲۹	
۹	مُحَمَّدْ	۴۷	۳۸	آیت ۱۳ ہجرت کے موقع پر راستہ میں نازل ہوئی
۱۰	اَلرَّعْدُ	۱۳	۴۳	
۱۱	اَلرَّحْمٰنُ	۵۵	۷۸	
۱۲	اَلدَّهْر	۷۶	۳۱	
۱۳	اَلطَّلَاق	۶۵	۱۲	
۱۴	اَلْبَيِّنَة	۹۸	۸	
۱۵	اَلْحَشْرُ	۵۹	۲۴	
۱۶	اَلنُّوْر	۲۴	۶۴	
۱۷	اَلْحَجّ	۲۲	۷۸	آیات ۵۲ تا ۵۵ مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی
۱۸	اَلْمُنٰفِقُوْنَ	۶۳	۱۱	
۱۹	اَلْمُجَادَلَة	۵۸	۲۲	
۲۰	اَلْحُجُرَات	۴۹	۱۸	
۲۱	اَلتَّحْرِيْم	۶۶	۱۲	
۲۲	اَلتَّغَابُنْ	۶۴	۱۸	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات بغیر تسمیہ کے	
۲۳	اَلصَّفُ	۶۱	۱۴	
۲۴	اَلْجُمُعَۃ	۶۲	۱۱	
۲۵	اَلْفَتْح	۴۸	۲۹	حدیبیہ سے واپسی پر راستہ میں نازل ہوئی !
۲۶	اَلْمَائِدَۃ	۵	۱۲۰	آیت ۳ حجۃ الوداع میں عرفات کے میدان میں نازل ہوئی
۲۷	التَّوْبَۃ	۹	۱۲۹	آخری دو آیات مکی ہیں
۲۸	اَلنَّصْر	۱۱۰	۳	حجۃ الوداع میں منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی ۔

ماٰخذ کتاب

لغات

(۱) المعجم الوسیط (عربی سے عربی) مؤلفہ ابراہیم مصطفیٰ۔ حامد عبد القادر وغیرہ
(۲) المنجد (عربی سے اردو ترجمہ)
(۳) فیروز اللغات (عربی - اردو)
(۴) الفرائد الدریہ۔ از جے۔ جی ہاوہ (عربی۔ انگریزی)
(۵) منتہی الارب فی لغات العرب۔ از عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری
(۶) کلمات القرآن تفسیرؐ وبیانٗ۔ از حسنین محمد مخلوف، مفتی دیار المصریۃ
(۷) مفردات القرآن۔ از امام راغب اصفہانی۔ اردو ترجمہ محمد عبدہٗ فیروز پوری
(۸) لغات القرآن از مولانا عبد الرشید نعمانی و مولانا سید عبد الدائم الجلالی، ندوۃ المصنفین۔ ۶ جلد
(۹) قاموس القرآن از قاضی زین العابدین۔
(۱۰) روح المعانی۔ از علامہ ابو الفضل شہاب الدین السید محمود، آلوسی بغدادیؒ
(۱۱) تفسیر بیضاوی۔ از ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ
(۱۲) الکشاف۔ از ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمیؒ
(۱۳) تفسیر الخازن۔ از علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی المعروف بالخازنؒ
(۱۴) مدارک التنزیل وحقائق التاویل۔ از ابو البرکات عبد اللہ بن محمود النسفیؒ
(۱۵) اضواء القرآن۔ تفسیر القرآن بالقرآن۔ از محمد الامین بن محمد المختار الجکنی والشنقطی
(۱۶) تفسیر جلالین از جلال الدین محمد بن احمد المحلی و جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطیؒ
(۱۷) تفسیر مظہری۔ از علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ فارسی سے ترجمہ۔ از مولانا سید عبد الدائم الجلالی۔
(۱۸) تفسیر ابن کثیر۔ از اسماعیل بن عمر بن کثیر البصروی ثم الدمشقی (لقب عماد الدین)
(۱۹) قرآن حکیم۔ ترجمہ وتفسیر (انگریزی) عبد اللہ یوسف علی۔

۲۰ ـ تفسیر حقانی ۔ از مولانا ابو محمد عبد الحق دہلوی رح
۲۱ـ بیان القرآن ۔ از مولانا اشرف علی تھانوی رح
۲۲ـ ترجمان القرآن ۔ از مولانا ابو الکلام احمد آزاد رح
۲۳ ۔ تفسیر ماجدی ۔ از مولانا عبد الماجد دریابادی رح
۲۴ـ ضیاء القرآن ۔ از پیر کرم شاہ ایم اے (الازہر) بھیرہ۔
۲۵ـ تفہیم القرآن ۔ از ابو الاعلیٰ مودودی رح

تراجم: ۲۶ـ قرآن مجید (انگریزی ترجمہ) از محمد علی لاہوری
۲۷ـ قرآن مجید (انگریزی ترجمہ) از مارماڈیوک پکتھال
۲۸ـ قرآن مجید اردو ترجمہ از مولانا فتح محمد جالندہری رح
۲۹ ـ قرآن مجید۔ اردو ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رح
صرف و نحو ۳۰ـ کتاب الصرف و کتاب النحو ۔ از مولانا عبد الرحمٰن امرتسری رح
۳۱ ـ علم الصرف و علم النحو ۔ از مولوی مشتاق احمد چرتھاولی رح
۳۲ ـ علم الصرف از مولانا عبد اللہ محمد بن یوسف السورتی
۳۳ ـ تمرین النحو از مولانا محمد مصطفیٰ ندوی
۳۴ـ شرح مائۃ عامل ۔ مصنف عبد القاہر جرجانی ۔ شارح الشیخ عبد الرحمٰن جامی
۳۵ـ ایضاح المطالب (شرح کافیہ از علامہ جمال الدین بن حاجب رح) از مولانا مشیت اللہ دیوبندی رح
۳۶ ـ اساس عربی از محمد نعیم الرحمٰن ۔ ایم، اے ۔ لیکچرار الٰہ آباد یونیورسٹی
۳۷ ـ ترکیب القرآن ۔ قدرت اللہ ۔ جامعہ محمدیہ ۔ اوکاڑہ ۔ (صرف پارہ اوّل)
۳۸ـ اصطلاحات نحوِ عربی (انگریزی ۔ عربی)
۳۹ـ عربی زبان کی گرامر (انگریزی) از ڈبلیو رائٹ ۔ ایل ۔ ایل ڈی ۔
متفرق ۴۰ ـ الاتقان فی علوم القرآن دو جلد از علامہ جلال الدین سیوطی رح ۔ اردو ترجمہ مولانا عبد الحلیم انصاری
۴۱ ـ معجم المفہرس لالفاظ القرآن الحکیم ۔ از محمد فواد عبد الباقی ۔

اَنْوَارُ الْبَیَان

فِیْ حَلِّ

لُغَاتُ الْقُرْآن

حِصّہ دُوم

تالیف

علی محمدؒ پی۔سی۔ایس ایڈیشنل کمشنر (ریٹائرڈ)

الناشر

مکتبہ سید احمد شہیدؒ

۱۰۔ الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَنْوَارُ الْبَيَانِ

فِي حَلِّ

لُغَاتِ الْقُرْآنِ

حِصّہ دُوم

تالیف

علی محمّد پی سی ایس ایڈیشنل کمشنر (ریٹائرڈ)

النّاشر

مکتبہ سیّد احمد شہید رحمہ اللہ

۱۰ - الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَآ اُبَرِّئُ (۱۳)

یُوۡسُف ☆ الرَّعۡد ☆ اِبۡرٰهِیۡم

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ

۱۲:۵۳ = مَا اُبَرِّئُ ۔ مَا نفی کا ہے اُبَرِّئُ مضارع واحد متکلم ۔ اِبْرَاءٌ (افعال) سے جس کے معنی ہر بری چیز ۔ مرض وغیرہ سے بری کرنے اور نجات دلانے کے ہیں ۔ مَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا ہوں ۔

= لَاَمَّارَۃٌ ۔ لام تاکید کے لئے ہے اَمَّارَۃٌ اَمْرٌ سے ہے جس کے معنی حکم دینے کے ہیں ۔ اٰمِرٌ ۔ حکم دینے والا ۔ اَمَّارٌ مبالغہ کا صیغہ بڑا حکم دینے والا ۔ شرارت پر اکسانے والا ۔ اَمَّارَۃٌ اَمَّارٌ سے صیغہ مؤنث ہے ۔

= اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی ۔

۱ ۔ اِلَّا حرف استثنار متصل مَا بمعنی مَنْ ۔ ای کل نفس اَمَّارَۃٌ اِلَّا من رحمھا اللہ (بے شک نفس تو برائی ہی کا حکم دینے والا ہے) سوائے اس نفس کے جس پر میرا پروردگار رحم کرے ۔

۲ = اِلَّا ۔ استثنار منقطع مَا مصدریہ غیر زمانیہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بالسُّوْٓءِ لکن رحمۃ رَبِّیْ ھی التی تصرف عنھا السُّوْٓءَ بے شک نفس تو برائی ہی کا حکم دینے والا ہے لیکن میرے رب کی رحمت اس کو برائی سے بچادیتی ہے ۔

۳ ۔ اِلَّا حرف استثنار مَا مصدریہ زمانیہ

ای ان النفس لاَمَّارَۃٌ بالسوء فی کل وقت الا فی وقت رحمۃ رَبِّیْ ۔ یعنی بے شک نفس تو ہر وقت برائی ہی کا حکم دیتا ہے سوائے اس وقت کے کہ جب میرے رب کی رحمت ہو

شروع آیۃ ۵۲ سے اختتام آیۃ ۵۳ تک اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ کلام حضرت یوسف کا ہے یا کہ زلیخا کا ۔ مجاہد ۔ سعید بن جبیر ۔ عکرمہ ۔ ابن ابی الہذیل ۔ ضحاک ۔ حسن ۔ قتادہ اور سدی قائل ہیں کہ یہ حضرت یوسف کا کلام ہے اور وہ اس کی وجہ یہ فرماتے ہیں کہ شانِ کلام سے صاف ظاہر ہے کہ یہ الفاظ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں کلام میں جو نیک نفسی ۔ عالی ظرفی ۔ فروتنی اور خداترسی بول رہی ہے وہ خود گواہ ہے کہ ہر فقرہ اس زبان سے نکلا ہوا نہیں ہے جس سے ھَیْتَ لَکَ وغیرہ الفاظ نکلے تھے ایسے پاکیزہ کلمات تو حضرت یوسف

ہی کی زبان مبارک سے نکل سکتے تھے۔

دوسری طرف امام ماوردیؒ۔ ابن تیمیہؒ اور ابن کثیرؒ کے مطابق واقعہ کے سیاق وسباق اور معنوی لحاظ سے اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ سے لے کر غَفُوْرٌ رَّحِیْم تک زلیخا کا کلام ہی ہو سکتا ہے۔

۱۲: ۵۴ = اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ۔ میں اس کو خالص کرلوں اپنی ذات کے لئے۔ یعنی میں اس کو ذاتی مشیر بنالوں۔ اَسْتَخْلِصُ اِسْتِخْلَاصٌ (استفعال) سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے

= کَلَّمَهٗ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر مفعول اس کا مرجع یوسف علیہ السلام ہے۔ اس (عزیز مصر) نے اُس (حضرت یوسف) سے کلام کیا۔ گفتگو کی۔

= مَکِیْنٌ۔ صاحبِ منزلت۔ معزز۔ محترم۔ مرتبہ والا۔ کَوْنٌ مصدر مَکِیْنٌ صفت مشبہ

۱۲-۵۶ = مَکَّنَّا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَمْکِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ ہم نے اس کو جاہ عطا کیا بااقتدار بنایا۔

= یَتَبَوَّاُ۔ وہ اترے۔ فروکش ہورہے۔ تَبَوُّءٌ (تفعّل) مصدر۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ ب و ء مادہ کے حروف ہیں۔

= مِنْهَا۔ میں ھا ضمیر کا مرجع (الارض (ارض مصر) ہے۔

= نُصِیْبُ۔ مضارع جمع متکلم (افعال) اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَةٌ۔ ہم سرفراز کرتے ہیں ہم پہنچاتے ہیں۔ صَوْبٌ مادہ۔

۱۲: ۵۸ = مُنْکِرُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِنْکَارٌ مصدر۔ نہ پہچاننے والے۔ ناواقف۔ نہ ماننے والے۔ انکار کرنے والے۔

۱۲: ۵۹ = جَهَّزَهُمْ۔ اس نے ان کے لئے تیار کردیا۔ جَهَّزَ یُجَهِّزُ تَجْهِیْزٌ (تفعیل) سے بمعنی سامان تیار کردینا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ هُمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب (برادرانِ یوسف کے لئے) جِهَازٌ۔ سامان۔ مال واسباب۔ سازوسامان۔

= اِیْتُوْنِیْ۔ ب۔ اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانٌ (ضرب) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ جب اس کے صلہ میں بٌ آئے تو متعدی ہوجاتا ہے۔ اِئْتِ بِ۔ میرے پاس لا۔ اِئْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّکُمْ اپنے بھائی کو میرے پاس لاؤ۔ نِیْ میں نون وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم اتی مادہ۔

= اُوْفِیْ۔ مضارع واحد متکلم۔ میں پورا کرتا ہوں۔ میں پورا کردوں گا۔

اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفَاءٌ (افعال)، اَوْفٰی بِالْوَعْدِ۔ وعدہ پورا کرنا۔ اَوْفَی النَّذْرَ نذر پوری کرنا۔ اَوْفَی الْکَیْلَ پیمانہ پورا ماپنا۔ وَفْیٌ مادہ۔

= المُنْزِلِیْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر ۔ اِنْزَالٌ مصدر ۔ مہمان ٹھہرانے والے ۔ اتار نیوالے ۔
(کہ مہمان کو اس کی سواری ۔ گھوڑا ۔ اونٹ وغیرہ سے خیر مقدم کرتے ہوئے اتارا جاتا ہے)
لہٰذا میزبان کو مُنْزِلٌ کہتے ہیں ۔
= کَیْلٌ ۔ غلہ ۔ اَلْکَیْلُ غلہ سے پیمانہ بھرنا ۔
۱۲: ۶۰ = لَا تَقْرَبُوْنِ ۔ فعل نہی ۔ جمع مذکر حاضر ۔ نون وقایہ ۔ ضمیر متکلم محذوف ۔ تم میرے پاس مت آؤ ۔ تم میرے نزدیک مت پھٹکو ۔
۱۲: ۶۱ = سَنُرَاوِدُ ۔ مضارع جمع متکلم ۔ مُرَاوَدَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر ۔ رَوْدٌ مادہ ۔ ہم پھیرنے کی کوشش کریں گے ۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۲: ۲۳ ۔
= لَفٰعِلُوْنَ ۔ لام تاکید کے لئے ۔ اور ہم ضرور کریں گے ۔
۱۲: ۶۲ = لِفِتْیَانِهٖ ۔ جمع ۔ فَتًی ۔ واحد لام حرفِ جر ۔ فِتْیَانٌ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اپنے خادموں سے ۔ فَتًی ۔ بمعنی غلام ۔ جوان ۔ سخی ۔
= اِجْعَلُوْا ۔ رکھ دو ۔ بنا دو ۔ جَعْلٌ سے امر جمع مذکر حاضر ۔
= بِضَاعَتَهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی پونجی ۔ ان کا سامانِ تجارت ۔ ملاحظہ ہو ۱۲: ۱۹
= رِحَالِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی خرجیں ۔ ان کے کجاوے ۔ بمراد ۔ ان کے سامان میں ۔ ان کے مال و اسباب میں ۔

اصل میں اونٹ پر سواری کے لئے جو چیز رکھی جاتی ہے یعنی پالان وغیرہ ۔ اس کو رِحْل کہتے ہیں ۔ مجازاً منزل ۔ مسکن ۔ خرجیں اور سامانِ سفر کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے
رِحْلِهٖ اس کا اسباب سفر ۔ اس کا کجاوہ ۔
= لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَا ۔ هَا ۔ ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ بِضَاعَةٌ (بِضَاعَتَهُمْ) کی طرف راجع ہے ای لعلہم یعرفون حق ردّھا ۔ یعنی جب وہ اپنی پونجی اپنے اسباب میں دیکھیں تو اخلاقی طور پر اس کے واپس کرنے کے حق کو یاد کریں کہ اس کے بدلہ میں غلہ تو ہم لے آئے ہیں یہ نقدی غلہ دینے والوں کا حق ہے جو انہیں واپس ہونا چاہئے ۔
۱۲: ۶۳ = نَکْتَلْ ۔ مضارع مجزوم ۔ جمع متکلم ۔ اِکْتِیَالٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر ۔ ہم ناپ بھر غلّہ لے لیں ۔
۱۲: ۶۴ = اٰمَنُکُمْ عَلَیْهِ ۔ اٰمَنُ ۔ مضارع واحد متکلم اَمِنَ یَاْمَنُ (سمع) اَمْنٌ وَ اَمَانٌ وَاَمَنَةٌ سے ۔ اَمِنَ عَلٰی کسی چیز کو کسی کی حفاظت میں دینا ۔ اٰمَنُکُمْ عَلَیْهِ میں اس کو

تمہاری حفاظت میں دیدوں۔ اس کو تمہارے سپرد کردوں۔

كَمَا اَمِنْتُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ۔ جیساکہ میں نے تمہیں محافظ بنایا تھا اس کے بھائی پر اس سے پہلے (کیونکہ اس وقت بھی ان بھائیوں نے یہی کہا تھا کہ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (آیت ۱۲)

= فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا۔ حَافِظًا۔ منصوب بوجہ تمیز ہے یا بوجہ حال کے۔ جملہ میں ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے (تم کیا حفاظت کروگے بہترین محافظ تو اللہ ہی ہے)

۱۲: ۶۵ = مَا نَبْغِيْ۔ نَبْغِيْ۔ مضارع جمع متکلم۔ بَغٰى يَبْغِيْ (ضَرَبَ) بَغْيٌ سے۔ اس کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کرنا کے ہیں خواہ تجاوز کرسکے یا نہ کرسکے۔ گو لغت میں بَغْيٌ کا لفظ محمود اور مذموم دونوں قسم کے تجاوز پر بولا جاتا ہے مگر قرآن میں اکثر جگہ مذموم کے لئے استعمال ہوا ہے۔

مَا نَبْغِيْ میں مَا نفی کے لئے بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے۔ ہم نے بادشاہ کی تعریف میں اور اس کے احسان و کرم نوازی میں حد سے تجاوز نہیں کیا تھا۔ اور یہ اس کا ثبوت ہے کہ اس نے ہماری نقدی بھی واپس کردی ہے۔

یا مَا استفہامیہ ہے ای اَيَّ شَيْءٍ نَطْلُبُ وَرَاءَ هٰذَا۔ اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہئے کہ بادشاہ نے ہمیں غلہ بھی پورا دیا اور ہماری نقدی بھی واپس کردی۔

= نَمِيْرُ۔ مَارَ يَمِيْرُ مَيْرٌ (باب ضَرَبَ) سے مضارع جمع متکلم

اَلْمَيْرُ۔ مصدر خوراک۔ کھانا۔ مَارَ عِيَالَهٗ۔ عیال کے لئے خوراک لانا۔ اَلْمَائِرُ اسم فاعل خوراک لانے والا۔ نَمِيْرُ اَهْلَنَا ہم اپنے اہل خانہ کے لئے خوراک لائیں گے۔

= نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ۔ ایک اونٹ کا بوجھ غلہ زیادہ لائیں گے۔

= ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ یہ غلہ آسانی سے مل جاویگا۔

۱۲-۶۶ = مَوْثِقًا۔ مصدر منصوب۔ وُثُوْقٌ بھی مصدر ہے۔ پختہ پیمان۔

مَوْثِقٌ۔ مضبوط عہد۔ وَثُوْقٌ مادہ۔ وَثِقَ يَوْثِقُ (باب حسب)

= لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖ۔ لام تاکید بانون ثقیلہ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تم اس کو میرے پاس ضرور لے آؤگے

= يُّحَاطَ بِكُمْ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِحَاطَةٌ سے۔ احاطہ کرلینا۔ گھیرے میں لے لینا گھیر لینا۔ بجز اس کے کہ تم گھیرے میں آجاؤ۔ تمہارا احاطہ کرلیا جائے۔ تم کو بے لبس کردیا جائے

= یٰبَنِیَّ ۔ یہ مادہ ب ن ی سے مشتق ہے یَا حرفِ ندا۔ بَنِیَّ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ بَنَیْتُ اَبْنِیْ بِنَاءً وَ بِنْیَۃً وَ بُنْیَاً کے معنی تعمیر کرنے کے ہیں قرآن مجید میں ہے وَبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا (۷۸ : ۱۲) اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اِبْنٌ (بیٹا) بھی اسی سے ہے یہ اصل میں بَنَیٌ تھا۔ اس کی جمع اَبْنَاءٌ اور تصغیر بُنَیَّ آتی ہے بیٹا بھی چونکہ اپنے باپ کی عمارت ہوتا ہے اس لئے اِبْنٌ کہا جاتا ہے کیونکہ باپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا بانی بنایا ہے اور بیٹے کی تخلیق میں باپ بمنزلہ معمار کے ہوتا ہے اور ہر وہ چیز جو دوسرے کے سبب اس کی تربیت۔ دیکھ بھال اور نگرانی سے حاصل ہو اسے اس کا ابنٌ کہا جاتا ہے۔ نیز جسے کسی چیز سے لگاؤ ہو اسے بھی اس کا اِبْنٌ کہا جاتا ہے۔ مثلاً فُلَانٌ اِبْنُ حَرْبٍ فلاں جنگ جو ہے۔

بَنِیَّ اصل میں بَنُوْنَ ۔ بَنُوْنَ (اِبْنٌ کی جمع بحالت رفع) تھا۔ جب اس جمع مذکر سالم کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا تو جمع کا نون بوجہ اضافت گر گیا۔ بَنُوْیَ ہو گیا۔ اب واؤ اور ی جمع ہوئے واؤ ساکن تھا اس لئے بقاعدہ مَرْمِیٌّ واؤ کو ی سے بدل کر ی کو ی میں ادغام کیا ی ماقبل واؤ کے ضمہ کو حرف ماقبل ن کو دیا اور ی کی رعایت سے ن کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا اور ی کو گرا دیا۔ بَنِیَّ رہ گیا۔ یٰبَنِیَّ ۔ اے میرے بیٹو۔

= مَا اُغْنِیْ ۔ مَا نفی کے لئے ہے اُغْنِیْ اِغْنَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے مضارع واحد متکلم۔ اَغْنٰی عَنْہُ دور کرنا۔ مَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ ۔ میں تم کو دور نہیں کر سکتا۔ میں تم کو بے نیاز نہیں بنا سکتا مِنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ۔ اللہ سے کسی شئے میں ۔ میں کسی شئے میں تم کو اللہ سے بے نیاز نہیں کر سکتا (یعنی ہوگا تو وہی جو اللہ کو منظور ہے میری نصیحت کا مطلب یہ نہیں کہ تم اب مشیت ایزدی سے بے نیاز ہو جاؤ)

= اِنِ الْحُکْمُ میں اِنْ نافیہ ہے۔

= عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ اسی پر میرا توکل ہے۔

۱۲ : ۶۸ = مَا کَانَ یُغْنِیْ عَنْہُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ۔ میں یُغْنِیْ کا فاعل حضرت یعقوبؑ کی رائے ہے یا ان کا متفرق طور پر مصر میں داخل ہونا۔ یعنی حضرت یعقوب کی رائے یا ان کا علیحدہ علیحدہ ہو کر شہر مصر میں داخل ہونا ان کو تقدیر الٰہی سے نہ بچا سکا۔

= اِلَّا حَاجَۃً ۔ استثناء منقطع ۔ سوائے اس کے کہ یہ ایک خواہش تھی حضرت یعقوبؑ کے دل کی ۔ حَاجَۃً ۔ خواہش ۔ ارمان ۔ ضرورت ۔ غرض۔ اس کی جمع حَاجَاتٌ وحَوَائِجُ

= قَضٰہَا ۔ ماضی واحد مذکر غائب ھَا ضمیر مفعول برائے حَاجَۃً ۔ قَضٰی یَقْضِیْ (ضرب)

قَضَاءٌ مصدر۔ پورا کرنا۔ حاجت پوری کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ حکم دینا۔ وغیرہ۔

قَضٰھَا۔ جس کو اس نے پورا کیا۔

= اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ۔ جو علم ہم نے اس کو دیا تھا اس کی وجہ سے وہ صاحب علم تھے۔ یعنی خوب جانتے تھے کہ انسانی تدبیر قضائے الٰہی کو ٹال نہیں سکتی لیکن مقصد کے حصول کے لئے اسباب کا مہیا کرنا ہر شخص پر فرض ہے نتیجہ تقدیر ایزدی پر منحصر ہے۔

۱۲ : ۶۹ = اٰوٰی۔ اس نے جگہ دی۔ اس نے اتارا۔ اِیْوَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب اَلْمَاْوٰی۔ اٰوٰی یَاْوِیْ (ضَرَبَ) اُوِیٌّ۔ مَاْوًی۔ جس کے معنی کسی جگہ نزول کرنے یا پناہ حاصل کرنے کے ہیں۔ اٰوٰی یَاْوِیْ اِلٰی۔ کسی کے پاس اترنا۔ کسی کے ساتھ مل جانا۔ اٰوَاهُ (افعال) کسی کو جگہ دینا۔ جیسا کہ آیۂ ہذا میں ہے۔ اس کا مضارع یُؤْوِیْ ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَ تُؤْوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ (۳۳ : ۵۱) اور جسے چاہو اپنے پاس ٹھکانہ دو۔

اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَخَاهُ۔ اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی۔

= لَا تَبْتَئِسْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ اِبْتِئَاسٌ (اِفْتِعَالٌ) سے۔ تو غمگین نہ ہو۔ تو غم نہ کھا۔ (ملاحظہ ہو ۱۱-۳۶) بُؤْسٌ مادہ

= جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ۔ ان کا سامان تیار کر دیا۔ (ملاحظہ ہو ۱۲ : ۵۹)

= السِّقَایَةَ۔ پانی پینے کا برتن۔ صُوَاعٌ (پینے کا بڑا جام) صَاعٌ پیمانہ کو بھی کہتے ہیں

= رَحْلِ۔ شلیتہ۔ خرجن۔ کجاوہ۔ (ملاحظہ ہو ۱۲ : ۶۲)

۱۲ : ۷۰ = اَلْعِیْرُ۔ قافلہ۔ کارواں یہ مؤنث ہے۔ اور عَادَ یَعِیْدُ سے مشتق ہے اس کی جمع عِیَرَاتٌ اور عِیْرَاتٌ ہے۔

صاحب المفردات لکھتے ہیں۔ العیرُ۔ قافلہ جو غذائی سامان لا دکر لاتا ہے اصل میں یہ لفظ غلہ بردار اونٹوں اور ان کے ساتھ جو لوگ ہوتے ہیں ان کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے مگر کبھی اس کا استعمال صرف ایسے اونٹوں کے لئے اور کبھی صرف ایسے لوگوں کے لئے بھی ہوتا ہے۔

۱۲ : ۷۱ = تَفْقِدُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم گم کر رہے ہو۔ تم کھو رہے ہو۔

مَاذَا تَفْقِدُوْنَ۔ تمہاری کونسی چیز گم ہو گئی ہے فَقْدٌ مصدر (باب ضَرَبَ) تَفَقَّدَ (باب تفعّل) اس نے جستجو کی۔ اس نے تلاش کیا۔ اس نے خبر لی۔ اس نے حاضری لی۔

وَ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ (۲۷ : ۲۰) اس نے پرندوں کی حاضری لی۔

۱۲ : ۷۲ = نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ۔ ہم نے بادشاہ کا پیمانہ گم کر دیا ہے۔ مَفْقُوْدٌ گم شدہ

= وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ۔ جو شخص اس کو لا کردے گا (اس کے لئے) ایک بار شتر (غلہ) انعام ہے۔

= زَعِیْمٌ۔ ذمہ دار۔ ضامن۔ زَعَامَۃٌ۔ ضمانت دینا۔ ذمہ لینا۔ کفیل ہونا۔ زعیمٌ کی جمع زُعَمَآءُ ہے۔

۱۲: ۷۳ = تَاللّٰہِ۔ خدا کی قسم۔ تَ یہاں واؤ یا باء کے بدلے میں ہے۔

۱۲: ۷۵ = فَھُوَ جَزَاؤُہٗ۔ وہ خود اپنی سزا ہے۔ یعنی چوری کی سزا میں خود چور صاحبِ مال کا غلام بن جاتے گا۔

۱۲: ۷۶ = بَدَأَ۔ اس نے شروع کیا۔ اس نے ابتدار کی۔ بَدْءٌ سے باب فتح ماضی واحد مذکر غائب۔ فعل میں فاعل کی ضمیر کا مرجع کون ہے۔ اس کے متعلق دو مختلف اقوال ہیں۔ (۱) اس کا مرجع المؤذن ہے۔ پکارنے والا۔ یعنی جس نے پہلے پکار کر کہا تھا۔ ایتھا العیر اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ (آیہ: ۷۰) (۲) اس کا مرجع حضرت یوسف ہیں کیونکہ تلاش کے لئے وہ قافلہ کو بادشاہ کے حضور لے آئے تھے اور حضرت یوسف نے خود ان کے متاع کی تلاشی لی یا اپنے سامنے دوسروں سے تلاشی کروائی قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْہِ اپنے بھائی کے سامان (کی تلاشی) سے پہلے) میں اَخِیْہِ کی ضمیر واحد مذکر غائب بلا شک وشبہ حضرت یوسف کی طرف راجع ہے جس سے اس امر کو تقویت پہنچتی ہے کہ بَدَأَ کے فاعل حضرت یوسف خود تھے۔

= اَوْعِیَتِھِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَوْعِیَۃٌ وِعَآءٌ کی جمع ہے وِعَآءٌ اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز بحفاظت رکھی جائے۔ تھیلۃ۔ خرجی۔

اَلْوَعْیُ (ض) کے معنی عموماً بات وغیرہ کو یاد کرلینا کے ہیں۔ جیسے وَعَیْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ میں نے اسے یاد کرلیا۔ قرآن مجید میں ہے لِنَجْعَلَھَا لَکُمْ تَذْکِرَۃً وَّ تَعِیَھَا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ (۶۹: ۱۲) تاکہ اس کو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد کریں۔ اَلْاِیْعَآءُ (اِفْعَال) کے معنی ساز و سامان کو وِعَاء (ظرف) میں محفوظ کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے جَمَعَ فَاَوْعٰی (۷۰: ۱۸) مال جمع کیا اور اس کو بند رکھا۔ اَلْوِعَاءُ کے معنی بوری یا تھیلا جس میں دوسری چیزیں اکٹھی کرکے رکھی جائیں۔ اس کی جمع اَوْعِیَۃٌ ہے۔

= اِسْتَخْرَجَھَا۔ اس کو نکالا۔ اس کو نکلوایا۔ اِسْتِخْرَاجٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ ھَا ضمیر مؤنث غائب اس کا مرجع السقایۃ ہے یا صُوَاعٌ ہے جو مذکر مؤنث

ہردو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

= کِدْنَا۔ ماضی جمع متکلم کَیْدٌ۔ مصدر (باب ضرب) ہم نے خفیہ تدبیر کی۔

= دِیْنِ۔ قانون۔ مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ۔ بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق حضرت یوسفؑ اپنے بھائی کو نہیں رکھ سکتے تھے۔ کیونکہ وہاں چوری کی سزا جرمانہ اور تازیانہ تھی۔ لیکن مشیّت ایزدی تھی کہ برادرانِ یوسف نے کہہ دیا کہ ہم چور کو وہی سزا دیں گے جو ہم خود دیتے ہیں۔ یعنی چور کا صاحبِ مال کا غلام بن جانا۔

= نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ۔ ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔ یہاں علمی درجے مراد ہیں جو حضرت یوسف کو اپنے بھائیوں کی نسبت اللہ کی طرف سے عطا ہوئے تھے۔

= وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔ اور ہر صاحب علم پر ایک دوسرا علمی فوقیت رکھتا ہے تا آنکہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ پر جا ختم ہوتا ہے کہ علم کی ابتدا بھی اسی سے ہے اور انتہا بھی اسی پر ہے۔

۱۲: ۷۷= اَسَرَّھَا۔ اَسَرَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِسْرَارٌ (افعال) سے۔ اس نے چھپایا اس نے چھپائے رکھا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اس ضمیر کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

(۱) یہ اس قول کی طرف راجع ہے جو بعد میں آرہا ہے یعنی اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ط کے الفاظ آپ نے اپنے دل میں کہے اور ان کو ان پر ظاہر نہ کیا۔ بعض نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔ اس بنا پر کہ یہ طریق غیر مستعمل ہے۔

(۲) ضمیر اجابت کی طرف راجع ہے یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا جواب دل میں چھپائے رکھا اور ان پر ظاہر نہ کیا۔

(۳) ضمیر ان کے قول (مقالہ۔ گفتگو) کی طرف راجع ہے۔ یعنی انہوں نے یوسفؑ کے سارق ہونے کے متعلق جو بات کہی وہ انہوں نے اس کی حقیقت کو اپنے دل میں چھپائے رکھا۔ اور ان پر ظاہر نہ کیا

(۴) ضمیر محذوف کی طرف راجع ہے یعنی یوسف علیہ السلام نے اپنے غصہ اور کبیدہ خاطری کو جو ان کے قول کے نتیجہ میں پیدا ہوئی چھپائے رکھا اور ظاہر نہ کیا۔

= لَمْ یُبْدِھَا۔ لَمْ یُبْدِ مضارع نفی جحد بلم۔ اصل میں یُبْدِیْ تھا۔ ی بوجہ عمل لَمْ (اجتماع ساکنین) گر گئی۔ اس نے اس کو ظاہر نہ کیا۔ ھَا ضمیر کے متعلق اوپر اَسَرَّھَا میں ملاحظہ ہو۔

= قَالَ۔ ای قَالَ فِیْ نَفْسِہٖ۔ اپنے جی میں کہا۔

= اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا۔ تم بہت بری جگہ ہو۔ تمہاری پوزیشن تو بہت ہی بری ہے (کہ تم نے اپنے بھائی کو باپ سے چرایا اور اپنی برأت کے لئے طرح طرح کی کذب بیانی کی)

= تَصِفُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم بیان کرتے ہو۔ تم بتاتے ہو۔ وَصْفٌ (باب ضَرَبَ) سے
۱۲:۷۹ = مَعَاذَاللّٰہِ ۔ مَعَاذَ مصدر میمی ہے اور اسم ہے اور مضاف اللّٰہِ مضاف الیہ۔
اللہ کی پناہ۔ تقدیر کلام۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مَعَاذًا مِنْ اَنْ نَّاْخُذَ۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ
ہم کسی آدمی کو پکڑ رکھیں (ماسوا اس آدمی کے کہ جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے)
= اِذًا ۔ حرف جزا ہے اصل میں اِذَنْ ہے وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں
جواب اور جزاء کے لئے آتا ہے۔
= لَظٰلِمُوْنَ ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے۔
= اِسْتَیْئَسُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ مایوس ہو گئے اِسْتِیْئَاسٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے
ی ء س حروف مادہ۔ ویسے ثلاثی مجرد سے یَئِسَ (سَمِعَ) بھی انہیں معنوں میں آتا ہے لیکن
باب استفعال سے س اور ت مبالغہ کے لئے زائد لائے ہیں۔
= خَلَصُوْا ۔ خَلَصَ یَخْلُصُ (نَصَرَ) خُلُوْصٌ ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ الگ بیٹھے۔ وہ
اکیلے بیٹھے۔
= نَجِیًّا ۔ خَلَصُوْا کی ضمیر جمع مذکر سے حال ہے۔ بوجہ مصدر ہونے کے حال ہے۔ باہم سرگوشی
کرتے ہوئے۔ باہم مشورہ کرتے ہوئے (یعنی الگ ایک طرف جا کر مشورہ کرنے لگے) نَجْوٰی ۔ سرگوشی
= مَافَرَّطْتُمْ فِیْ یُوْسُفَ ۔ میں مَا زائدہ ہے اور جملہ حالیہ ہے۔ فَرَّطَ یُفَرِّطُ تَفْرِیْطٌ ۔
(تَفْعِیْلٌ) اِفْرَاطٌ (افعالٌ) کے معنی حد سے بہت زیادہ تجاوز کر جانا۔ اور تفریط (تفعیل)
کے معنی حد سے بہت پیچھے رہ جانا۔ بمعنی کوتاہی کرنا۔

وَمِنْ قَبْلُ مَافَرَّطْتُمْ فِیْ یُوْسُفَ اور اس سے قبل تم یوسف کے بارہ میں کوتاہی
کر چکے ہو۔ قصور کر چکے ہو۔

قرآن میں اور جگہ آیا ہے۔ مَافَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ (۶:۳۸) ہم نے کتاب (یعنی لوح
محفوظ میں) کسی چیز (کے لکھنے) میں کمی نہیں کی۔
= لَنْ اَبْرَحَ ۔ مضارع نفی تاکید بلَنْ ۔ واحد متکلم۔ منصوب بوجہ عمل لَنْ ۔ بَرِحَ یَبْرَحُ (سَمِعَ)
کسی جگہ سے ہٹنا۔ پلٹنا۔ میں (یہاں سے) نہیں ہٹوں گا۔ اَلْاَرْضَ ۔ ارض مصر۔ میں اس سرزمین
مصر سے نہیں ہٹوں گا۔
= یَحْکُمَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ فیصلہ کرے۔
۱۲:۸۱ = وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا ۔ ہم تو شاہد صرف اتنے ہی کے تھے جتنا ہم جانتے تھے

یعنی بنیامین کے متعلق قول وقرار دیتے وقت تو ہم نے صرف اتنی ہی ذمہ داری لی تھی جتنی ہمارے ظاہر علم میں آسکتی تھی۔

= حٰفِظِيْنَ ۔ حَافِظٌ کی جمع بحالت نصب وجر۔ حفاظت کرنے والے۔ نگہبانی کرنے والے

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۔ یعنی جو کچھ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوا۔ اس کے متعلق ہم کیا حفاظتی قدم لے سکتے تھے۔ (یعنی بنیامین کا پیمانہ چرانا نہ ہمارے روبرو ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا اور نہ ہی کسی اور طریقہ سے ہمارے علم میں آیا۔ لہٰذا ہم غائب کے متعلق کوئی حفاظتی قدم نہ لے سکتے تھے۔

۱۲: ۸۲ = اَلْقَرْيَةَ ۔ بستی۔ بستی کے رہنے والے اس کی جمع قُرٰی ہے جو کہ جمع سماعی نہیں ہے قیاسی ہے۔ کیونکہ قیاسی جمع فَعْلَةٌ کی فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے ظَبْيَةٌ کی جمع ظِبَاءٌ ہے

= اَلْعِيْرَ ۔ قافلہ۔ کارواں۔ عَارَ يَعِيْرُ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی چلنے کے ہیں یہ مؤنث ہے اور اس کی جمع عِيْرَاتٌ ہے۔

= اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۔ جس میں ہم آئے ہیں۔ اَقْبَلَ (افعال) سے بمعنی آگے آنا۔ متوجہ ہونا۔ رُخ کرنا

۱۲: ۸۳ = بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۔ ملاحظہ ہو ۱۲: ۱۸۔

= بِهِمْ ۔ میں ضمیر جمع مذکر غائب آئی ہے کیونکہ اس وقت حضرت یعقوبؑ کے تین بیٹے جدا تھے۔ حضرت یوسف۔ بنیامین۔ اور یہودا جس نے کہا تھا کہ میں تو اس ارضِ مصر سے نہیں ہٹوں گا۔ جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ کردے۔ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۸۰۔

۱۲: ۸۴ = تَوَلّٰى عَنْهُمْ ۔ اس نے ان سے منہ پھیر لیا

= يٰاَسَفٰى ۔ اصل میں يَا اَسَفِيْ تھا۔ یائے متکلم کو بوجہ تخفیف الف سے بدل دیا۔ ہائے افسوس۔ والاسف اشد الحزن علیٰ مافات۔ الاسف کسی کھوئی چیز پر شدتِ غم کو کہتے ہیں۔

صاحب المفردات نے لکھا ہے کہ۔ الاسف۔ حزن اور غضب کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ اور کبھی الاسف کا لفظ حزن اور غضب میں سے ہر ایک پر انفرادًا بھی بولا جاتا ہے۔ اصل میں اس کے معنی جذبہ انتقام سے خونِ قلب کے جوش مارنے کے ہیں۔ اگر یہ کیفیت اپنے سے کمزور آدمی پر پیش آئے تو پھیل کر غضب کی صورت اختیار کرلیتی ہے اور اگر اپنے سے طاقت ور آدمی پر ہو تو منقبض ہوکر حزن بن جاتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے حُزن اور غضب کی حقیقت دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ لفظ دو ہیں اور ان کی اصل ایک ہی ہے۔ جب کوئی شخص اپنے سے کمزور کے ساتھ جھگڑتا ہے تو غیظ

وغضب کا اظہار کرتا ہے اور جب اپنے سے قوی کے ساتھ جھگڑتا ہے تو واویلا اور غم کا اظہار کرتا ہے
یاآسفیٰ علیٰ یُوْسُفَ میں تجنیس لفظی ہے جو کلام کی لطافت اور خوبصورتی کو دوبالا کرتی ہے اس کی
اور مثالیں یہ ہیں (۱) وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْئَوْنَ عَنْہُ (۶:۲۶) اور وہ (دوسروں کو) اس
سے روکتے ہیں اور خود بھی) اس سے الگ رہتے ہیں
(۲) مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ۔ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ (۲۷:۲۲) اور میں آپ کے پاس
ملکِ سباء کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں۔
= کَظِیْم۔ صفت مشبہ۔ مفرد بمعنی کَاظِمٌ۔ کَظْمٌ۔ مصدر (ضرب) سخت غمگین جو اپنے
غم کو گھونٹ کر رکھے۔ ظاہر نہ کرے۔ اَلْکَظْمُ اصل میں مخرج النفس یعنی سانس کی نالی کو کہتے ہیں
چنانچہ محاورہ ہے اَخَذَ بِکَظْمِہٖ اس نے اس کی سانس کی نالی کو پکڑ لیا یعنی غم میں مبتلا کر دیا۔
اَلْکُظُوْمُ۔ سانس رکنے کو کہتے ہیں اور خاموش ہو جانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے
کُظِمَ فُلَانٌ۔ اس کا سانس بند کر دیا گیا (مراد نہایت غمگین ہونا ہے) کَظْمُ الْغَیْظِ کے
معنی غم روکنے کے ہیں جیسے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ (۳:۱۳۴) اور غصے کو روکنے والے ہیں۔
مَکْظُوْمٌ۔ مَمْلُوْءٌ مِنَ الْحُزْنِ۔ غم واندوہ سے لبریز مگر لبوں پر خاموشی کی مہر۔
۱۲: ۸۵ = تَاللّٰہِ۔ خدا کی قسم۔ بخدا۔
= تَفْتَئُوْ۔ اصل میں لَا تَفْتَئُوْ تھا۔ افعال ناقصہ میں سے ہے چونکہ آیت میں تَاللّٰہِ تَفْتَئُوْ
ہے اس لئے حرفِ نفی حذف ہو گیا۔ کیونکہ قسم کے ساتھ جب علامت اثبات نہیں ہوتی تو وہ نفی
پر محمول ہوتی ہے۔ لَا تَفْتَئُوْ ای لَا تَزَالُ۔ تو ہمیشہ رہتا ہے تو ہمیشہ رہیگا۔ تَاللّٰہِ تَفْتَئُوْ
تَذْکُرُ یُوْسُفَ بخدا آپ تو یوسف (علیہ السلام) ہی کی یادیں لگے رہیں گے۔
= حَرَضًا۔ مضمحل۔ بے کار۔ بیمار۔ جو چیز نکمی اور بے کار ہو جائے اور درخور اعتناء نہ رہے
در اصل یہ مصدر ہے۔ حَرِضَ یَحْرَضُ (سمع) حَرَضًا۔ باب نصر۔ ضرب سے
بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مصدر حَرَضٌ وحُرُوْضٌ۔ بری بیماری میں مبتلا ہو کر
لاغر وناتواں ہونا۔
= اَلْھَالِکِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر (ضرب۔ سمع۔ فتح) ہلاک ہونیوالے۔ مرنے والے۔
۱۲: ۸۶ = اَشْکُوْا۔ شَکْوٌ سے مضارع واحد متکلم۔ میں کھولتا ہوں۔ میں شکوہ کرتا ہوں
میں اظہار غم کرتا ہوں۔ شَکَا۔ یَشْکُوْ شَکْوًی وَشَکْوًا وشَکَاۃً وشِکَایَۃً شکایت کرنا۔
وتَشْتَکِیْ اِلَی اللّٰہِ (۵۸:۱) اور خدا سے شکایت (رنج وملال) کرتی ہے۔

= بَثِّیْ۔ مضاف مضاف الیہ بَثٌّ اس انتہائی حزن و ملال اور غم کو کہتے ہیں جس کو انسان ہزار کوشش کے باوجود چھپا نہ سکے۔ بَثِّیْ میری زبوں حالی۔

۱۲ : ۸۷ = فَتَحَسَّسُوْا مِنْ ۔ امر جمع مذکر۔ تم تلاش کرو۔ تم پتہ لگاؤ۔

تَحَسُّسٌ (تفعّلٌ) تَحَسَّسَ مِنْهُ ۔خبر دریافت کرنا۔ تَحَسَّسَ الْخَبَرَ ۔خبر معلوم کرنے کی کوشش کرنا اَلْحَاسَّةُ اس قوت کو کہتے ہیں کہ جس سے عوارض حسیّہ کا ادراک ہوتا ہے اس کی جمع حَوَاسٌ ہے جس کا اطلاق مشاعر خمسہ (سمع۔ بصر۔ شم۔ ذوق۔ لمس) پر ہوتا ہے۔

= لَا تَايْئَسُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم ناامید نہ ہو یَأْسٌ سے (باب سمع) یَئِسَ یَيْئَسُ یَأْسًا ۔ اسم فاعل یَائِسٌ (نیز ملاحظہ ہو ۱۲: ۸۰)

= رَوْحِ اللّٰهِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ رَوْحٌ ۔ فیض، رحمت ۔ راحت۔

۱۲ : ۸۸ = دَخَلُوْا عَلَيْهِ ۔ وہ اس کے پاس گئے۔ (یعنی حضرت یوسف ؑ کے پاس پہنچے)

= مَسَّنَا الضُّرُّ ۔ ہمیں (سخت) تکلیف پہنچی ہے۔ ہم سخت مصیبت میں ہیں (غلہ کی ناداری کی وجہ سے)

= مُزْجٰىةٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مُزْجٰى ۔ واحد مذکر۔ اِزْجَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ حقیر۔ قلیل بے قدر۔

= فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ ۔ ہمیں پورا ماپ دیدیں۔ (یعنی اگرچہ ہماری پونجی حقیر ہے لیکن ہم غلہ کی پوری مقدار کی درخواست کرتے ہیں) بضاعة مُزْجٰىةٍ ۔ حقیر سی قیمت۔

= تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۔ ای تفضل عَلَيْنَا وزدنا عَلٰى حَقِّنَا ۔ ہم پر مہربانی کیجئے اور ہمارے حق سے بھی ہمیں زیادہ عنایت کیجئے۔ اس فضل یا زیادہ کو صدقہ کہا گیا ہے اس سے حقیقی صدقہ مراد نہیں ہے

= اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ خیرات یا صدقہ دینے والے۔ یہاں زیادہ دینے والے۔ رعایت دینے والے مراد ہیں۔

۱۲ : ۸۹ = اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۔ جب تم نادان تھے۔ جب تم لاعلمی کی وجہ سے اپنے فعل کی قباحت کے ادراک سے قاصر تھے۔ یہاں جہالت بمعنی لاعلمی آیا ہے

۱۲ : ۹۰ = ءَ اِنَّكَ ۔ استفہام حیرت اور حیرانی کا ہے۔ کیا سچ مچ تو (یوسف ہے)

= لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۔ لام ابتدائیہ ہے۔ اَنْتَ مبتدا۔ اور یوسف اس کی خبر ہے (جملہ خبریہ ہے)

= عَلَيْنَا میں ضمیر جمع متکلم حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت بنیامین دونوں کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور جملہ برادران کے لئے بھی۔

= يَتَّقِ ۔ اصل میں يَتَّقِیْ ۔ اِتِّقَاءٌ ۔ مصدر (باب افتعال) مضارع واحد مذکر غائب بوجہ

شرط مجزوم ہے۔ جو ڈرے گا۔ تقویٰ اختیار کرے گا

یَتَّقِ۔ (لِیَتَّقِ) امر واحد مذکر غائب بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ۔ اسے چاہیے کہ اپنے رب (اللہ) سے ڈرے۔ (۲: ۲۸۳)

۱۲: ۹۱۔ اٰثَرَكَ۔ اٰثَرَ یُؤْثِرُ اِیْثَارٌ (اِفْعَالٌ) ایک چیز کو اس کے افضل ہونے کی وجہ سے دوسری پر ترجیح دینا اور پسند کرنا۔ ماضی واحد مذکر غائب كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اس نے تجھ کو فضیلت بخشی۔

قرآن میں اور جگہ آیا ہے وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ (۹:۵۹) دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں

= خٰطِئِیْنَ۔ خَاطِئٌ کی جمع۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت نصب وجر خَطَأٌ سے۔ خطاکار۔ گنہگار خطا کرنے والے۔ چوکنے والے۔

۱۲: ۹۲ = تَثْرِیْبَ۔ سرزنش۔ الزام۔ گرفت۔ پکڑ۔ گناہ پر جھڑکنا۔ یاڈانٹنا۔

۱۲: ۹۴ = فَصَلَتِ الْعِیْرُ۔ قافلہ روانہ ہوا۔

= تُفَنِّدُوْنِ۔ اصل میں تفندونی تھا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔ تم مجھے بہکا ہوا بتاتے ہو۔ اَلْفَنَدُ کے معنی ہیں رائے کی کمزوری۔ (باب تفعیل) سے۔ التفنید بمعنی کسی کو کمزور رائے یا فاتر العقل بتانا۔

فَنَدٌ اصل میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اسی سے بوڑھے کھوسٹ کو فَنَدٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی عمر کی انتہا کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ اگر تم مجھ کو یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا ہے۔ سٹھیا گیا ہے۔ اگر تم مجھے بیوقوف خیال نہ کرو۔

۱۲: ۹۵ = ضَلٰلِكَ۔ مضاف۔ مضاف الیہ۔ تیرا بہکاپن۔ تیرا وہم۔ غلطی۔ تیرا افراطِ محبتِ یوسف سے بہک جانا۔

۱۲: ۹۶ = فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ۔ فَلَمَّآ اَنْ میں اَنْ زائدہ ہے اور لَمَّا کی تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جب خوشخبری دینے والا آن پہنچا۔

= اَلْقٰہُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب قمیص کے لئے ہے۔ اس نے اس کو ڈالا۔ اس نے قمیص کو (حضرت یعقوب کے چہرہ پر) ڈالا۔

= اِرْتَدَّ۔ اِرْتِدَادٌ (افتعال) سے جس کے معنی ہیں اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹنا۔

مرتد وہ شخص جو کفر سے اسلام میں داخل ہو کر واپس کفر کی طرف لوٹ جائے۔

۱۲: ۹۷ = اِسْتَغْفِرْلَنَا۔ اِسْتَغْفِرْ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ تو بخشش مانگ۔ تو مغفرت مانگ۔

تو معافی مانگ۔ لَنَا ہمارے لئے

۱۲: ۹۹ = اٰوٰی اِلَیْہِ۔ ماضی۔ واحد مذکر غائب۔ اٰوٰی۔ اس نے اتارا۔ اس نے جگہ دی۔ اِیْوَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے۔ اٰوٰی اِلَیْہِ۔ اپنے پاس جگہ دی۔

= اُدْخُلُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ تم داخل ہوجاؤ (یہ خطاب حضرت یوسف نے سب سے کیا تھا والدین و برادران سے)

۱۲: ۱۰۰ = خَرُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ خَرٌّ سے۔ وہ گر پڑے۔

= نَزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ۔ میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے ناچاقی ڈال دی تھی۔

النَّزْغُ کے معنی کسی کام کو بگاڑنے کے لئے اس میں دخل انداز ہونے کے ہیں

= اَلْبَدْوِ۔ صحرا۔

= لَطِیْفٌ۔ لطف کرنے والا۔ کرم کرنے والا۔ مہربانی کرنے والا۔ نرمی اور رحمت کرنے والا۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

۱۲: ۱۰۱ = فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ۔ فَاطِرٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر فطرٌ (باب نصر۔ ضرب) سے عدم کو پھاڑ کر وجود میں لانے والا۔ نیست سے ہست کرنے والا۔ لغت میں فَطْرٌ کے معنی پھاڑنا ہیں اللہ تعالیٰ آسمانوں کو عدم سے پھاڑ کر وجود میں لانے والا ہے۔ اس لئے لفظ فاطر استعمال ہوا ہے۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ۔ مضاف مضاف الیہ۔

فَاطِرَ کے نصب کی مندرجہ ذیل وجوہ ہو سکتی ہیں۔

(۱) یہ آیت کے شروع میں جو لفظ رَبِّ ہے اور بطور منادیٰ واقع ہوا ہے اس کی صفت ہے۔

(۲) یہ خود منادیٰ ہے اور اس سے پہلے یاء محذوف ہے اور بوجہ مضاف ہونے کے منصوب ہے

۱۲: ۱۰۲ = ذٰلِکَ۔ کا اشارہ ان واقعات کی طرف ہے جو قصہ یوسف میں اوپر بیان ہوئے ہیں اور یہ خطاب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

= اَنْبَآءِ الْغَیْبِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ غیب کی خبریں۔

= نُوْحِیْہِ۔ نُوْحِیْ۔ مضارع جمع متکلم ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہم اسے وحی کرتے ہیں ہم بذریعہ وحی (آپ پر) نازل فرماتے ہیں۔

= لَدَیْہِمْ۔ لَدٰی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کے پاس۔ لَدٰی بمعنی پاس۔ طرف۔ حقیقت میں یہ لَدُنْ (طرف) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

= اَجْمَعُوْا - وہ جمع ہوئے - وہ متفق ہوئے - ماضی جمع مذکر غائب۔
= اَمْرَهُمْ - اپنی تجویز - اپنا ارادہ - اپنی بات - (کہ حضرت یوسف کو کنوئیں کی گہرائی میں ڈالدیں)
= وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ - دراں حالیکہ وہ اس بابت اپنی چالیں چل رہے تھے - تدبیریں کر رہے تھے -
اَجْمَعُوْا - اَمْرَهُمْ - يَمْكُرُوْنَ میں ضمیر جمع مذکر غائب برادرانِ یوسف کی طرف راجع ہے
۱۲: ۱۰۳ = حَرَصْتَ - تونے حرص کی - تونے چاہا - حِرْصٌ سے مذکر حاضر ماضی معروف -
وَلَوْ حَرَصْتَ - جملہ معترضہ ہے - مبتدا اور خبر کے درمیان -
۱۲: ۱۰۴ = عَلَيْهِ درسِ ہدایت پر - یا قرآن کی تبلیغ پر -
= اِنْ - نافیہ ہے -
= هُوَ - ای اَلْقُرْاٰنُ -
۱۲: ۱۰۵ = كَاَيِّنْ - کتنی ہی، بہت سی - کثیر تعداد - تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۳: ۱۴۶
= يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا - جن پر یہ گذرتے ہیں - (کثیر التعداد نشانیاں جو سفر زندگی میں ان کے راستہ میں پڑتی ہیں - اور یہ ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں)
= مُعْرِضُوْنَ - روگردانی کرنے والے - منہ موڑ لینے والے - اعراض کرنیوالے -
۱۲: ۱۰۷ = اَفَاَمِنُوْا - ہمزہ استفہامیہ - اٰمِنُوْا - وہ نڈر ہو گئے - وہ بے خوف ہو گئے - کیا وہ اپنے آپ کو مطمئن محسوس کرتے ہیں - کیا وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں - اَمْنٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب -
= غَاشِيَةٌ - اسم فاعل واحد مؤنث - ہر وہ چیز جو کسی کو ڈھانک لے - یا اس پر چاروں طرف سے چھاجائے - اس کو غاشیہ کہتے ہیں -
غَشِيَ يَغْشٰى - غَشْيٌ - غِشَايَةٌ ڈھانکنا - چھپانا - غِشَاوَةٌ - پردہ - ڈھکنا -
غَشِيَ - بمعنی بیہوشی بھی انہی معنوں میں ہے کہ ہوش وحواس گم ہوجاتے ہیں - جیسے کہ ان پر پردہ پڑ گیا ہے - غ ش و - غ ش ی مادہ -
قرآن حکیم میں پردہ کے معنی میں بھی آیا ہے - وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (۲: ۷) اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے - اور فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ - (۲۰: ۷۸) تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھانپ لیا (یعنی ڈبو دیا) اور فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ - (۷: ۱۱۹) سو جب وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے تو اسے حمل رہ جاتا ہے - اور اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ - (آیۃ ہذا) کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو کر ان کو ڈھانپ لے - یعنی ایسی مصیبت جو چاروں طرف سے ان پر چھا جائے - اور

گھوڑے کی جھول کی طرح ان کو ڈھانپ لے۔

اور کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ (۳۳:۱۹) جیسے کسی پر موت سے غشی طاری ہوجائے

اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ (۸۸:۱) بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (قیامت) کا حال معلوم ہے

= بَغْتَةً - یک دم - اچانک - یکایک - اَلْبَغْتُ (فتح) کے معنی ہیں کسی چیز کا یکبارگی ایسی جگہ سے ظاہر ہوجانا جہاں سے اس کے ظہور کا گمان تک بھی نہ ہو۔

۱۲: ۱۰۸ = هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ - میرا طریق یہی ہے۔ ای الدعوۃ الی التوحید - توحید کی دعوت

= اَدْعُوْا - مضارع واحد متکلم - دَعْوَۃٌ سے - میں بلاتا ہوں

= بَصِیْرَةٍ - دلیل - سمجھ - بینائی - یہاں بمعنی دلیل ہے۔

اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ - میں عَلٰى بَصِیْرَةٍ جار مجرور مل کر حال ہے اَدْعُوْا کی ضمیر واحد متکلم کا۔ اَنَا ضمیر واحد متکلم کی تاکید میں ہے اور وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ - ذوالحال پر عطف ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور میں اور وہ جو میری پیروی کرنے والا ہے ایک واضح دلیل پر ہیں۔ یعنی اس راہ پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں۔

۱۲: ۱۰۹ = وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى - یعنی ہم نے تجھ سے قبل بھی بستیوں کے باسیوں میں سے ہی انسانوں کو رسول بنا کر بھیجا۔ اور انہی کی طرف وحی بھیجتے رہے۔ یعنی یہ سب انسان (بشر) تھے اور شہروں کے بسنے والے تھے جنہیں ہر ایک جانتا تھا۔

= اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا - (کیا وہ چلے پھرے نہیں) میں ضمیر کا مرجع نبوت کے منکر اور کافر لوگ ہیں۔

= مِنْ قَبْلِهِمْ - جو ان سے پہلے تھے۔ یعنی جو انہی کی طرح اپنے وقت کے نبیوں اور رسولوں کے منکر تھے۔

۱۲: ۱۱۰ = اِسْتَیْئَسَ - اِسْتِیْئَاسٌ (استفعال) سے ماضی - واحد مذکر غائب (بمعنی جمع) وہ مایوس ہوگئے۔ وہ ناامید ہوگئے۔

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

اس کے متعلق صاحب ضیاء القرآن نے نہایت مفید بحث کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

آیت کا یہ حصہ بڑا غور طلب ہے۔ رسولوں کے مایوس ہونے کا مطلب کیا ہے؟ ظَنُّوْا کا فاعل کون ہیں اَنَّهُمْ کا مرجع کون ہیں۔ قَدْ كُذِبُوْا کا نائب فاعل کون ہے؟

پہلی بات کا جواب تو یہ ہے۔ کہ جب انبیاء کرام نے اپنی اپنی قوموں کو عرصہ دراز تک توحید کی دعوت دی۔ اور اس کی صداقت پر دلائل و براہین پیش کئے اور طرح طرح کے معجزات دکھائے تب بھی ان کے

دل میں ایمان کی شمع فروزاں نہ ہوئی تو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے ۔ ظَنُّوْٓا کا فاعل بعض لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کو بنایا ہے اور اس کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ انبیاء نے یہ ظن کیا کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت اور کفار پر عذاب نازل کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ ایفاء نہیں کیا گیا۔ لیکن اس طرح کا ظن انبیاء کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں تھا اس لئے انہوں نے ظن کے معنی میں تاویل کی اور کہا کہ اس سے مراد محض وہم وخیال ہے جس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوتا۔ اور کبھی یہ کہا کہ اس ظن کی وجہ ان کا اجتہاد تھا۔ لیکن صاف بات یہ ہے کہ ظَنُّوْٓا کا فاعل کفار ہیں ۔ کفار نے یہ گمان کیا کہ یہ رسول جو ہمیں ہر روز عذاب کے نزول سے ڈراتے تھے وہ عذاب کہاں ہے ہم نے توان کی دعوت کو ٹھکرانے میں اور انہیں اذیت پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کی تو اگر وہ عذاب آنا ہوتا اب تک آگیا ہوتا۔ عذاب کا نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے ہم سے غلط بیانی کی ہے یا جس نے ان سے وعدہ کیا کہ میں ان پر عذاب اتاروں گا اس نے وعدہ خلافی کی ہے (مظہری)

علامہ آلوسیؒ نے بھی طویل بحث کے بعد آخر اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ انبیاء کی تعظیم اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ظن کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف نہ کی جائے بلکہ غیروں کی طرف کی جائے۔ اب اگر معنی یہ کیا جائے کہ کفار نے یہ خیال کیا کہ ان سے غلط بیانی کی گئی ہے تو اس صورت میں ھُمْ کا مرجع اور کُذِبُوْا کا فاعل کفار ہی ہوں گے۔

اور اگر یہ معنی کیا جائے کہ کفار نے یہ گمان کیا کہ انبیاء سے نزول عذاب کا وعدہ جو کیا گیا ہے اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے یعنی وہ پورا نہیں کیا گیا تو اس وقت ھُمْ کا مرجع اور کُذِبُوْا کا نائب فاعل حضرات انبیاء ہوں گے۔

اس بحث کی روشنی میں انہوں نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ کہ جب نصیحت کرتے کرتے رسول مایوس ہو گئے اور وہ منکرین گمان کرنے لگے کہ اُن سے جھوٹ بولا گیا ہے اس وقت ہماری مدد ان (رسولوں) کے پاس آگئی۔

= فَنُجِّیَ ۔ فَ نتیجہ کے لئے آیا ہے۔ پس نتیجۃً نُجِّیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَنْجِيَةٌ ۔ (تفعیل) مصدر۔ اس کو بچا لیا گیا۔ اس کو نجات دی گئی۔

= لَا یُرَدُّ ۔ نہیں ٹالا جاتا۔ نہیں ہٹایا جاتا۔

۱۲: ۱۱۱ = قَصَصِهِمْ ۔ ان کے قصے۔ ان پہلی قوموں کے عروج وزوال کی داستانیں۔ یا ان پہلے پیغمبروں کے واقعات۔ یا حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے یہ واقعات (جو بیان ہوئے)

= عِبْرَةٌ ۔ درس نصیحت۔

= اُولِی الْاَلْبَابِ۔ اصحابِ عقل۔ سمجھ دار لوگ۔
= مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى۔ ای ما کان ھذا القراٰن حدیثا یفترٰی۔ یہ قرآن کوئی من گھڑت بات نہیں ہے۔
= يُفْتَرٰى۔ مضارع مجہول۔ واحد مذکر غائب اِفْتِرَاءٌ (افتعال) سے۔ خود ساختہ ہو مگر خدا کی طرف منسوب کی گئی ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱۳) سُوْرَةُ الرَّعْدِ (۹۶)

۱۳ : ۱ = تِلْكَ۔ کا اشارہ سورۃ ہذا کی آیات کی طرف ہے۔ ای تلک الایات۔ اٰیات الکتٰبِ۔ یہ آیتیں الکتاب کی آیات ہیں۔ اور الکتاب سے مراد سورۃ ہذا بھی ہو سکتی ہے اور القرآن بھی۔ مؤخر الذکر کی صورت میں معنی ہوں گے ایات ھذہ السورۃ ایات القراٰن الذی ھو الکتاب اس سورۃ کی آیات الکتاب (القرآن) کی ہیں۔
= اَلَّذِیْ اسم موصول اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ صلہ۔ اور تمام کا تمام قرآن جو تیرے رب کی جانب سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اَلْحَقُّ بالکل سچ ہے۔
۱۳ : ۲ = عَمَدٍ۔ ستون۔ اس کی جمع عُمُوْدٌ وعِمَادٌ ہے۔
= تَرَوْنَهَا۔ میں ھا ضمیر کا مرجع السَّمٰوٰت بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اللہ وہ (صاحب قدرت وحکمت) ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا۔ جیسا کہ تم انہیں (سماوات کو) دیکھ رہے ہو۔ یا اس ضمیر کا مرجع عَمَدٍ ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جن کو تم دیکھ سکو۔ (یعنی ستون ہیں تو سہی لیکن تم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ (اس صورت میں کشش ثقل۔ قدرتِ الٰہی۔ امرِ ربی وغیرہ کو غیر مرئی ستون کا نام دیا جا سکتا ہے)
= اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲ : ۲۹ - ۷ : ۵۴ ۱۰ : ۳)
= كُلٌّ۔ ای کل واحد منھما۔ دونوں میں سے ہر ایک۔ یعنی سورج اور چاند۔ یہ بھی ہو سکتا ہے

ـس اور قمر کے الفاظ بطور جنس استعمال ہوئے ہوں۔ اور شمس سے مراد کائنات میں لاتعداد ستارے
ں جن کے گرد کئی سیارے گھومتے ہیں اور قمر سے مراد وہ تمام سیارے ہوں جو اپنے نظام میں ستاروں
ے گرد گھومتے ہیں۔ اور اس صورت میں کُلٌّ سے ہر ایک ستارہ اور ہر ایک سیّارہ مراد ہوگا۔

= لِاَجَلٍ مُّسَمًّی۔ ایک مقررہ میعاد تک۔

= یُدَبِّرُ۔ ای اللہ یُدَبِّرُ۔ اللہ تعالیٰ تدبیر فرماتا ہے انتظام فرماتا ہے

۱۳:۳ = مَدَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب (نصر) پھیلایا۔ اَلْمَدُّ کے اصل معنی لمبائی میں کھینچنے اور بڑھانے کے ہیں۔ اسی لئے عرصہ دراز کو مُدَّۃٌ کہتے ہیں۔

مَدَّ الْاَرْضَ۔ اس نے زمین کو بچھایا۔

(زمین اگرچہ گول ہے لیکن یہ کُرہ اس قدر وسیع و عریض ہے کہ اس کو اس کی اصلی شکل میں مکمل طور پر دیکھنے سے قاصر ہیں۔ اور ہماری محدود وسعتِ نظر کے لحاظ سے ہمیں یہ چپٹی نظر آتی ہے۔ (رازی)

= رَوَاسِیَ۔ مادہ۔ رَسْوٌ۔ رَسُوٌّ۔ رَسَا الشَّیْءُ (نصر) کے معنی کسی چیز کے کسی جگہ پر ٹھہرنے اور استوار ہونے کے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (۳۴:۱۳) اور بڑی بڑی بھاری دیگیں جو ایک جگہ پر جمی رہیں۔ رَوَاسِیَ بمعنی پہاڑ بھی بوجہ ان کے اثبات اور استواری کے مستعمل ہے اس کی واحد رَاسِیَۃٌ ہے۔

= یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ۔ یُغْشِیْ (افعال) فعل متعدی بدو مفعول۔ اِغْشَآءٌ مصدر۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو: ۱۲: ۱۰۷)

۱۳:۴ = قِطَعٌ۔ قِطْعَۃٌ کی جمع۔ ٹکڑے۔

= مُتَجٰوِرٰتٌ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ مُتَجَاوِرَۃٌ واحد۔ تَجَاوُرٌ (تفاعُلٌ) مصدر۔ برابر۔ برابر باہم ملے ہوئے۔ اس کا مادہ جَوْرٌ ہے لیکن مختلف ابواب سے مختلف صلہ کے سبب ہر جگہ معنی میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً۔ جَارٌ ہمسایہ۔ مددگار۔ شریک تجارت۔ پناہ دینے والا۔ پناہ پانے والا۔ پناہ چاہنے والا۔

جِوَارٌ۔ ہمسائگی۔ پناہ۔ مکان کے آس پاس کا صحن۔

جَوْرٌ۔ راستی سے پھر جانا۔ راستہ سے مڑ جانا۔ بشرطیکہ اس کے بعد عَنْ آئے۔ اگر علیٰ مذکور ہوگا جیسے جَارَ عَلَیْہِ تو ظلم کرنے کے معنی میں ہوگا۔

مُجَاوَرَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) ہمسایہ ہونا۔ کسی کی پناہ میں ہو جانا۔

[illegible]۔ امان۔ کسی کو پناہ دینا۔ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ مختلف قسم کے ٹکڑہ ہائے اراضی جو قریب

قریب واقع ہوں۔
= زَرْعٌ۔ زَرْعٌ اصل میں مصدر ہے اور اس سے مَزْرُوْعٌ (اسم مفعول) یعنی کھیتی مراد ہوتی ہے۔ جیسے فرمایا فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا (۳۲: ۲۷) پھر ہم اس پانی کے ذریعے کھیتی اگلتے ہیں۔ زرع واحد ہے یہاں بمعنی جمع آیا ہے۔ اس کی جمع زُرُوْعٌ ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے وَزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ (۴۴: ۲۶) اور کتنی ہی کھیتیاں اور کتنے ہی عمدہ عمدہ مکانات۔
اس سے مُزْرِعٌ بمعنی زَرَّاعٌ بمعنی کسان ہے
یہاں زَرْعٌ مختلف النوع کھیتیاں مراد ہیں۔
= نَخِيْلٌ۔ کھجوریں یا کھجور کے درخت۔ نَخْلٌ اور نَخِيْلٌ اسم جنس ہے۔ کھجور کے درخت نخل و نخیل کھجوروں کو بھی کہتے ہیں۔
= صِنْوَانٌ۔ جمع ہے اس کی واحد صِنْوٌ ہے اس کا معنی مثل ہے۔ جیسے حدیث شریف میں ہے عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔
صِنْوَانٌ۔ کھجوروں کے ان متعدد درختوں کو کہتے ہیں جو ایک ہی جڑ سے ہوئے ہوں۔ غَيْرُ صِنْوَانٍ کھجوروں کے وہ درخت جو مختلف جڑوں سے ہوئے ہوں۔ کھجوروں کے الگ الگ درخت
۱۳: ۵ = تَعْجَبْ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ۔ واحد مذکر حاضر۔ (اگر) تو تعجب کرتا ہے۔ حیران ہے (باب سمع) تعجب اس حالت کا نام ہے جو انسان کو کسی شے کا سبب معلوم نہ ہونے پر پیش آتی ہے اِنْ تَعْجَبْ۔ ای ان تعجب من قولھم فی انکار البعث۔ یعنی ان کی انکار آخرت کے متعلق باتیں اگر آپ کو تعجب خیز لگتی ہیں (تو حیرت انگیز ان کا یہ قول بھی ہے ءَاِذَا كُنَّا...... خَلْقٍ جَدِيْدٍ)
= اَلْاَغْلٰلُ۔ طوق۔ ہتھکڑیاں۔ غُلٌّ کی جمع ہے۔ اَلْغَلَلُ۔ کے اصل معنی کسی چیز کو اوپر اوڑھنے یا اس کے درمیان چلے جانے کے ہیں۔ اسی لئے غَلَلٌ اس پانی کو کہتے ہیں جو درختوں کے درمیان سے بہہ رہا ہو۔ اور اِنْغَلَّ کے معنی درختوں کے درمیان میں داخل ہونے کے ہیں لہذا غُلٌّ (طوق) خاص کر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی اعضاء کو جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جاتا ہے
۱۳: ۶ = يَسْتَعْجِلُوْنَكَ۔ يَسْتَعْجِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِعْجَالٌ (استفعال) مدر وہ جلدی مانگتے ہیں۔ تعجیل چاہتے ہیں۔ عجلت۔ کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے ہی مل کرنے کی کوشش کرنا۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر بِالسَّيِّئَةِ برائی یہاں بمعنی عذاب آیا ہے تَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ۔ یہ لوگ تجھ سے شر (عذاب) کی جلدی چاہتے ہیں

نیکی (یعنی بخشش) سے پہلے۔ یعنی اللہ کی طرف سے ان کو جو سنبھلنے کی مہلت دی جارہی ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے وہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس مہلت کو جلدی ختم کر دیا جائے اور ان کی باغیانہ روش پر فوراً گرفت کرڈالی جائے۔ نادان یہ نہیں جانتے کہ اگر ان کے اعمال بد کے نتیجہ میں عذاب آگیا اور وہ برباد ہوگئے تو ان کو پھر کیا فائدہ پہنچیگا۔

= اَلْمَثُلٰتُ۔ جمع مؤنث اس کی واحد اَلْمَثُلَۃُ ہے۔ مَثُلَۃٌ وہ سزا جس سے دوسرے عبرت حاصل کرکے ارتکاب جُرم سے رک جائیں۔ یہی معنی نکال کے ہیں۔ اَلْمَثُلٰتُ۔ عبرت ناک سزائیں۔ عبرت ناک عذاب۔ عبرتناک نظریں۔ عبرت ناک عذاب کے نزول کے واقعات

= خَلَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ گذر گئی۔ وہ گذر چکی۔ خُلُوٌّ سے (باب نصر)

۱۳: ۷ = لَوْ لَا۔ کیوں نہیں۔

= اٰیَۃٌ۔ سے مراد یہاں معجزہ ہے (یعنی معجزے تو ان کو بارہا دکھائے گئے لیکن ہر دفعہ کسی نئے معجزہ کا وہ مطالبہ کرتے رہے)

= مُنْذِرٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِنْذَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ڈرانیوالا۔

= ھَادٍ۔ اصل میں ھَادِیٌ تھا۔ اسم فاعل واحد مذکر ھِدَایَۃٌ مصدر (باب ضرب) راستہ بتانیوالا۔ ہدایت کرنے والا۔

= وَ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ۔ اور ہر قوم کے لئے آپ ہادی ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوا ہے جیسے پہلے انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کی طرف ہدایت کے لئے بھیجے گئے

۱۳: ۸ = اُنْثٰی۔ عورت۔ مادہ۔

= تَغِیْضُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب غَیْضٌ وَمَغَاضٌ پانی کا کم ہونا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَغِیْضَ الْمَآءُ۔ (۱۱: ۴۴) اور پانی خشک ہوگیا۔

غَاضَ یَغِیْضُ (باب ضرب) نَقَصَ کی طرح لازم اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ آیت بالا (۱۱: ۴۴) فعل لازم استعمال ہوا ہے۔ اور آیۃ ہذا میں متعدی استعمال ہوا ہے لہٰذا اس کے معنی کم کرنے یا کم ہونے۔ ہر دو ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح تَزْدَادُ بھی لازم و متعدی مستعمل ہے۔

وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ۔ اور جو ارحام کم کرتے ہیں اور جو وہ زیادہ کرتے ہیں۔ اس کم کرنے اور زیادہ کرنے کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) بچہ کا نامکمل ہونا (کمی) اور اس کا مکمل ہونا۔

(۲) بچہ کی رحمِ مادر میں مدت۔ عام مدت سے کم کا جَنْ دینا یا گرا دینا۔ خواہ وہ مکمل شکل بننے سے قبل ہو یا بعد میں

اور عام مدت سے زیادہ وقت رحم مادر میں رہنا جس کی مدت دو سال تک ہو سکتی ہے (ابو حنیفہؒ) چار سال ہو سکتی ہے (امام شافعی) پانچ سال ہو سکتی ہے (امام مالکؒ)

(۳) حیض میں کمی کہ ایامِ حمل میں اکثر حیض بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ بچہ کی خوراک بنتا ہے یا حیض کا پھر جاری ہو جانا۔

بہرکیف اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ رحمِ مادر میں حمل کی بابت جو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں خواہ وہ شاذ ہوں یا عام سب اس کے احاطۂ علم میں ہیں۔

۱۳: ۹ = اَلْمُتَعَالِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر تَعَالِیْ مصدر۔ (باب تفاعُل) اصل میں المتعَالِیْ تھا۔ عُلُوٌّ مادہ۔ مُتَعَالِیْ عالی سے زیادہ مبالغہ پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی عالی کا معنی بزرگ۔ عالی مرتبہ۔ برتر۔ غالب۔ وغیرہ۔ اور متعالی کا معنی بہت بزرگ۔ بہت غالب۔ بہت برتر وغیرہ۔

۱۳: ۱۰ = مُسْتَخْفٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِسْتِخْفَاءٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ چھپنے والا۔ چھپنے کی خواہش کرنیوالا۔ یہ لفظ اصل میں مُسْتَخْفِیْ تھا۔ خفی مادہ اِخْفَاءٌ (افعالٌ) چھپانا۔ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ جو چھپا رہتا ہے رات کے وقت۔ یعنی وہ جو رات کی تاریکی کے پردے میں دکھائی نہیں دیتا اور پوشیدہ ہوتا ہے۔

= سَارِبٌ ۔ گلیوں میں پھرنے والا۔ راہ چلنے والا۔ سُرُوْبٌ مصدر۔ اپنے رُخ پر چلنا۔ اس کی جمع سَرْبٌ ہے جیسے رَاکِبٌ کی جمع رَکْبٌ ہے۔

۱۳: ۱۱ = لَہٗ میں ضمیرہٗ واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے۔ ای مَنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ ۔ مَنْ جَھَرَ بِہٖ ۔ مَنْ ھُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ ۔ مَنْ ھُوَ سَارِبٌ بِالنَّھَارِ ۔

= مُعَقِّبٰتٌ ۔ اسم فاعل ۔ مؤنث ۔ جمع الجمع مُعَقِّبٌ واحد۔ مُعَقِّبَۃٌ جمع۔ تَعْقِیْبٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ عقب مادہ۔ روز و شب میں باری باری آنیوالے ملائکہ۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنیوالے مُعَقِّبٰتٌ اصل میں مُعْتَقِبٰتٌ تھا۔ ت کو ق میں مدغم کردیا گیا۔ جس طرح وَجَاءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ (۹: ۹۰) میں مُعَذِّرُوْنَ اصل میں مُعْتَذِرُوْنَ تھا۔

= بَیْنَ یَدَیْہِ ۔ اس کے سامنے۔

= یَحْفَظُوْنَہٗ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ وہ اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔

= لَا یُغَیِّرُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ تَغْیِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ وہ نہیں بدلتا ہے۔

= مَا بِقَوْمٍ ۔ سے مراد کسی قوم کی اچھی حالت ہے۔

= حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ جب تک کہ وہ خود اپنی خوشحالی کو اپنے سوء اعمال سے نہیں بدل لیتے۔ اس تغیر کی نسبت فاعلی قوم کی طرف کر کے اس کا اظہار کردیا ہے کہ یہ تبدیلیاں قوم کے اپنے قصد۔ عمد واختیار سے ہوتی ہیں۔ باقی اگر کوئی تبدیلی کسی قوم میں کسی مجبوری یا اضطراب یا لاعلمی کے نتیجہ کے طور پر ہوجائے تو اس پر یہ گرفت نہیں اور یہ تبدیلی منجانب اللہ بوجوہ عمل میں آتی ہے۔

= مَرَدَّ۔ مصدر میمی ہے۔ فَلَا مَرَدَّ لَہٗ۔ تو اس کا کوئی رد نہیں۔ کوئی توڑ نہیں۔ اس کو کوئی موڑ نہیں سکتا۔ کوئی ردّ نہیں کرسکتا۔ کوئی روک نہیں سکتا۔

رَدَّ یَرُدُّ مَرَدٌّ وَمَرْدُوْدٌ۔ پھرنا۔ واپس کرنا۔ مَرَدٌّ ظرف زمان یا مکان بھی ہے۔

= مِنْ دُوْنِہٖ۔ اللہ کے سوا۔

= وَالٍ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ اصل میں وَالِیٌ تھا۔ وِلَایَۃٌ مصدر (باب ضَرَبَ) مددگار حامی۔ مدد پر قادر

۱۳: ۱۲ = یُرِیْکُمُ۔ وہ تم کو دکھاتا ہے۔ اَرٰی یُرِیْ (افعال) اِرَاءَۃٌ سے مضارع۔ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

= خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ ہر دو منصوب بوجہ حال ہونے کے ہیں۔ یہ بَرْقَ کا بھی حال ہوسکتا ہے اور مخاطبین کا بھی۔ پہلی صورت میں برق ذا خوف وذا طَمْع یعنی برق جس میں خوف اور طمع ہو۔ دوسری صورت میں کہ تم اس سے خائف اور طامع ہو۔ خوف کی حالت اس طرح کہ کہیں بجلی گر کر نقصان کا باعث نہ بن جائے اور طمع کی حالت کہ بارش ہوگی اور کھیتیاں سیراب ہوں گی۔

= یُنْشِئُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اَنْشَاَ یُنْشِئُ اِنْشَاءٌ (افعال) نَشَاَ مادہ۔ یُنْشِئُ السَّحَابَ۔ وہ بادل کو اٹھاتا ہے۔ وَیُنْشِئُ اللّٰہُ الشَّیْءَ۔ اللہ پیدا کرتا ہے اَنْشَاَ الْحَدِیْثَ وَالْکَلَامَ۔ وضع کرنا۔ ابتدار کرنا۔ وَاَنْشَاَ زَیْدٌ عمدہ شعر کہنا۔ و نَشَاَ۔ پیدا ہونا زندہ ہونا۔ نَشْاَۃَ الثَّانِیَۃِ۔ دوسری دفعہ پیدا ہونا۔ دوبارہ زندہ ہونا۔

= السَّحَابَ الثِّقَالَ۔ موصوف وصفت۔ بھاری بادل۔ بوجھل بادل۔ (پانی سے بھرے ہوئے) السحاب اسم جنس ہے۔ مذکر۔ مؤنث واحد۔ جمع۔ سب پر استعمال ہوتا ہے۔ الثِّقَالُ ثَقِیْلٌ کی جمع ہے۔ ثِقْلٌ بوجھ۔ ثَقِیْلٌ۔ بوجھل۔ بھاری۔ گراں بار۔

۱۳: ۱۳ = یُسَبِّحُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ تسبیح کرتا ہے۔ وہ سبحان اللہ پڑھتا ہے تَسْبِیْحٌ۔ پاکی بیان کرنا۔ سَبْحٌ سے السَّبْحُ کے اصل معنی پانی یا ہوا میں تیز رفتاری سے گذر جانے کے ہیں سبح (فتح) سبحا وسباحۃ وہ تیز رفتاری سے چلا۔ پھر استعارۃً یہ لفظ فلک میں نجوم

کی گردش اور تیز رفتاری کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ جیسے کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ٥ (۲۱: ۳۳) سب اپنے اپنے فلک یعنی مدار میں تیزی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ التَّسْبِیْحُ کے معنی خدا کی پاکیزگی اور اس کی تنزیہہ بیان کرنے کے ہیں۔ اصل میں اس کے معنی عبادت الٰہی میں تیزی کرنا کے ہیں۔ پھر اس کا استعمال ہر فعل خیر پر ہونے لگا۔ پس تسبیح کا لفظ قولی۔ فعلی۔ قلبی ہر قسم کی عبادت پر بولا جاتا ہے۔

= الرَّعْدُ۔ اس کڑک کو کہتے ہیں جو بجلی سے چارج شدہ بادلوں کے آپس میں رگڑسے پیدا ہوتی ہے۔ الرَّعْدُ اس فرشتہ کا نام بھی ہے جس کے ذمہ بادلوں کی تدبیر اور انتظام ہے۔ الرعد ملك انه مؤكل بالسحاب يصرفه حيث يؤمر۔ رعد ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اور جیسا کہ اس کو حکم ہوتا ہے ان کو اِدھر اُدھر کرتا ہے۔

= وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔ ای ويسبح الملئكة من هيبته واجلاله اور فرشتے بھی اس کے جاہ و جلال اور رعب و دبدبہ کے خوف سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

= الصَّوَاعِقَ۔ الصاعقة کی جمع ہے۔ کڑک۔ بجلیاں۔ مفردات میں ہے الصاعقة ہولناک دھماکہ کو کہتے ہیں۔ اور اس کا استعمال اجسام علوی کے بارہ میں ہوتا ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں اول بمعنی موت و ہلاکت جیسے فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض (۳۹: ۶۸) جو لوگ آسمان میں ہیں اور زمین میں ہیں سب کے سب مر جائیں گے۔

دوم بمعنی عذاب۔ جیسے فرمایا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ (۴۱: ۱۳) میں تم کو مہلک عذاب سے ڈراتا ہوں اس جیسا مہلک عذاب جو عاد و ثمود پر آیا تھا۔

سوم بمعنی آگ اور بجلی کی کڑک۔ جیسا آیۃ ہذا میں۔ وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔

لیکن یہ تینوں چیزیں دراصل صاعقہ کے آثار ہیں کیونکہ اس کے اصل معنی تو فضا میں سخت آواز کے ہیں پھر کبھی تو اس آواز سے صرف آگ ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی وہ آواز عذاب اور کبھی موت کا سبب بن جاتی ہے۔

= فَيُصِيْبُ بِهَا۔ پھر ڈالتا ہے اُسے۔ پھر پہنچاتا ہے اسے۔ پھر گراتا ہے اسے۔ اَصَابَ يُصِيْبُ اِصَابَةٌ (افعال) سے مضارع واحد مذکر غائب۔

= الْمِحَالِ۔ مضاف الیہ۔ سخت گرفت کرنے والا۔ سزا میں پکڑنے والا۔ سخت قوت والا۔ اس کا مادہ محل ہے۔

۱۳: ۱۴ = لَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کے لئے ہے۔

= دَعْوَۃُ الْحَقِّ ۔ دَعْوَۃٌ ۔ دعا۔ پکار۔ پکارنا۔ دَعَا یَدْعُوْا کا مصدر ہے۔ اَلْحَقّ ۔ سچ۔

صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ: الحق کا کلمہ یا تو سچ جو باطل کی نقیض ہے کے معنی میں ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ کا اسم ہوگا تو پھر یہ دعوۃٌ کی صفت ہوگی۔ لیکن مرکب توصیفی کی جگہ مرکب اضافی ذکر ہوا ہے۔ اور لغت عرب میں موصوف کو صفت کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے جیسے کلمۃ الحق یا مسجد الجامع۔ یا مکۃ المکرمۃ۔ دعوۃ الحق۔ یعنی وہ دعا جو سچی اور درست ہے اور جو قبول ہوتی ہے وہ وہی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات سے کی جاوے۔

اور اگر الحق۔ اسماء الٰہی میں سے ہے تو اس وقت معنی ہوگا۔ دعوۃ المدعو الحق الذی یسمع فیجیب۔ (علامہ ابوحیان نے بحر محیط میں پہلی ترکیب کو صحیح قرار دیا ہے اور وہی واضح بھی ہے)

= لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ۔ وہ جواب نہیں دیں گے۔ وہ قبول نہیں کریں گے۔ وہ جواب نہیں دے سکتے مضارع منفی جمع مذکر غائب ضمیر کا مرجع ہے والذین یدعون من دونہٖ۔ وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔

= بَاسِطِ کَفَّیْهِ ۔ بَاسِطٌ۔ پھیلانے والا۔ کھولنے والا۔ دراز کرنے والا۔ بَسْطٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ بَسَطَ الشَّیْءَ ۔ کے معنی ہیں کسی چیز کو پھیلانا اور توسیع کرنا۔ پھر استعمال میں کبھی دونوں معنی ملحوظ ہوتے ہیں اور کبھی ایک معنی مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ بَسَطَ الثَّوْبَ ۔ اس نے کپڑا پھیلایا اور اسی سے البساط ہے جو ہر پھیلائی ہوئی چیز پر بولا جاتا ہے۔ کبھی یہ بمقابلہ قبض کے آتا ہے جیسے وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ (۲: ۲۴۵) اور خدا ہی روزی کو تنگ کرتا ہے اور وہی اسے کشادہ کرتا ہے!

جب اس کا ہاتھوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کے مختلف مفہوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی چیز پر ہاتھ ڈالنے یعنی پکڑنے اور گرفت کرنے کے معنی میں جیسے وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ۔ (۶: ۹۳) کاش تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی کی بیہوشی میں رہوں گے اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لئے یا عذاب کے لئے) اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔

کبھی دست درازی یعنی حملہ کرنے اور مارنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ (۵: ۲۸) تو اگر قتل کرنے کے لئے مجھ پر ہاتھ اٹھائیگا تو میں تجھ پر مارنے کو ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ اور کبھی ہاتھوں کے کھلنے سے مراد عطاء بخشش ہوتی ہے جیسے بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ (۵: ۶۴) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ (بخشش کے لئے) کشادہ ہیں۔

آیۃ ہٰذا میں ہاتھ پھیلانے سے مراد مانگنا اور طلب کرنا ہے۔ کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ۔ پانی کی طرف ہاتھ پھیلانے والے کی طرح کہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جاوے۔

= فَاہُ۔ فَا مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کے منہ کو۔ اس کے منہ تک

= بَالِغِہٖ۔ بَالِغٌ پہنچنے والا۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب منہ کے لئے ہے۔

= ضَلٰلٍ۔ گمراہی۔ بھٹکنا۔ راہ سے دور جا پڑنا۔ کھو جانا۔

یہاں بمعنی عبث۔ بے اثر۔ بھٹکنے والی۔

۱۳: ۱۵ = طَوْعًا۔ فرمانبرداری۔ مصدر ہے یہ کُرْہٌ کی ضد ہے۔

اَلطَّوْعُ کے معنی ہیں بطیب خاطر تابعدار ہوجانا۔

= کَرْھًا۔ مصدر۔ اسم مصدر۔ ناگوار ہونا۔ ناخوشی۔ مجبوری۔ زبردستی۔ خوف کے جذبہ کے تحت ناگواری اور دل کی کراہت سے کسی کام کو سرانجام دینا۔

= وَظِلٰلُھُمْ معطوف ہے مَنْ پر ای یسجد ظِلٰلُھُمْ اور ان کے سائے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔

= بِالْغُدُوِّ۔ الغُدْوَۃُ وَالْغَدَاۃُ کے معنی دن کے ابتدائی حصہ کے ہیں۔ اس آیہ میں غُدُوٌّ (غُدْوَۃٌ کی جمع) اٰصال کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں عصر اور مغرب کا وقت جسے عرف عام میں شام کہتے ہیں۔ اور اٰصال اور اُصُلٌ جمع ہے اَصِیْلٌ کی۔

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔ صبح اور شام کے وقت۔

۱۳: ۱۶ = اَفَاتَّخَذْتُمْ۔ میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ ف استبعاد کے لئے ہے۔

ای لعد ان علمتموہ رب السمٰوٰتِ والارض اتخذ تمُ من دونہ اولیاءَ۔

کیا یہ جاننے کے بعد بھی کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ارض وسماوات کا پروردگار ہے تم اس کے سوا دوسروں کو کارساز یا حمایتی قرار دیتے ہو۔

= ھَلْ یَسْتَوِی۔ مضارع واحد مذکر غائب اِسْتِوَاءٌ (انتعال) مصدر۔ استوی یَستوِی برابر ہونا ھَلْ یَسْتَوِی۔ استفہام انکاری ہے۔ برابر نہیں ہے۔ کیا برابر ہے (یعنی برابر نہیں ہے)

= ھَلْ تَسْتَوِی۔ کیا وہ برابر ہوسکتی ہے۔ برابر نہیں ہوسکتی۔ مضارع واحد مونث غائب۔ یہ بھی استفہام انکاری ہے۔ یعنی تاریکی اور روشنی برابر نہیں ہے۔

= فَتَشَابَہَ الْخَلْقُ عَلَیْھِمْ۔ اور نتیجۃً ان پر (اللہ کی مخلوق اور ان کے اولیائے باطل کی مخلوق) باہم مشتبہ ہوگئی۔ گڈمڈ =

= اَلْقَهَّارُ۔ صیغہ مبالغہ۔ ایسا زبردست غالب کہ جس کے مقابلہ میں سب ذلیل ہوں
قَهَرَ يَقْهَرُ (فتح) قَهْرٌ وقَهْرٌ۔ مصدر۔

۱۳: ۱۷ = فَسَالَتْ - فَ سببیہ ہے۔ سَالَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب (باب ضرب) وہ بہی۔ وہ بہنے لگی۔ وہ جاری ہوئی۔ یہاں بمعنی جمع آیا ہے وہ (وادیاں) بہنے لگیں بسبب آبِ سماوی کے
السَّيْلُ - بہاؤ۔ سیلاب۔

= اَوْدِيَةٌ۔ نالے۔ وادیاں۔ اَلْوَادِي۔ اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی بہتا ہو۔ اسی سے دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ زمین کو وادی کہا جاتا ہے۔ وَادٍ کی جمع اَوْدِيَةٌ جیسے نَادٍ کی جمع اَنْدِيَةٌ اور نَاجٍ کی جمع اَنْجِيَةٌ ہے

= بِقَدَرِهَا۔ میں ھا ضمیر کا مرجع اَوْدِيَةٌ ہے بِقَدَرِهَا۔ اپنے اپنے ظرف کے مطابق۔ اپنی اپنی مقدار کے مطابق۔

= اِحْتَمَلَ۔ اس نے اٹھایا۔ اِحْتِمَالٌ سے جس کے معنی برداشت کرنے اور اٹھانے کے ہیں حَمْلٌ سے باب افتعال۔ ماضی واحد مذکر غائب۔

= السَّيْلُ۔ سیلاب۔ بہاؤ۔ اوپر ملاحظہ ہو۔ فَسَالَتْ

= زَبَدًا۔ جھاگ۔ اسم ہے

= رَابِيًا۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ چڑھنے والا۔ پھولنے والا۔ بلند۔ رَبْوٌ سے۔ جس کے معنی پھولنے کے ہیں۔ رَبْوَةٌ۔ بلند جگہ یا ٹیلہ کو کہتے ہیں۔ رَبَا يَرْبُو۔ (نصر) اونچی جگہ پر جانا۔ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا۔ پھر سیلاب نے پھولا ہوا جھاگ اوپر اٹھالیا۔ یعنی جھاگ اس کے اوپر آگئی۔

= مِمَّا۔ مِنْ مَّا۔

= مَا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ۔ جن چیزوں پر آگ جلاتے ہیں۔ اَوْقَدَ يُوْقِدُ اِيْقَادٌ (افعال) آگ جلانا فِي النَّارِ۔ آگ میں۔ تاکید کے لئے آیا ہے۔ یعنی جن چیزوں کو آگ میں تپا کر پگھلاتے ہیں (مثلاً لوہا۔ تانبا چاندی۔ سونا۔ وغیرہ ان میں سے بھی اسی قسم کا جھاگ اوپر اٹھتا ہے) یعنی پگھلی ہوئی دھات کے اوپر آجاتا ہے۔

= اِبْتِغَاءَ حِلْيَةٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ زیور کی تلاش میں۔ زیور کی خواہش میں۔ اِبْتِغَاءَ مصدر ہے اور حال مستعمل ہوا ہے۔ یعنی زیور یا سامان کی خواہش کرتے ہوئے ان (دھاتوں) کو آگ میں پگھلاتے ہیں۔ (تو اس صورت میں بھی پگھلی ہوئی دھات پر جھاگ آجاتی ہے)

= كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ۔ یوں اللہ تعالیٰ مثال دیتا ہے حق اور باطل کی

= جُفَاءً۔ اس کی مجرد باب ضرب سے اور مزید فیہ باب افعال سے ہے مگر معنی دونوں کا ایک ہے ناکارہ۔ ناچیز۔ وہ جھاگ اور کوڑا جو نالہ کے بہاؤ میں دونوں کناروں پر آکر جم جاتا ہے۔ یا دیگچی کے اوپھان کے ساتھ اوپر آکر ادھر ادھر گرجاتا ہے یا کناروں پر جم جاتا ہے۔ اسم ہے۔
= یَمْکُثُ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَکْثٌ مصدر۔ (باب نصر) وہ باقی رہ جاتا ہے۔ اَلْمُکْثُ کسی چیز کے انتظار میں ٹھہرے رہنے کو کہتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے قَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا (۲۸:۲۹) تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے کہ تم یہاں ٹھہرو اور اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ (۴۳:۷۷) تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے۔
= کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ۔ یوں اللہ تعالیٰ مثالیں بیان فرماتا ہے۔
صاحب تفہیم القرآن فرماتے ہیں
اس تمثیل میں اس علم کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ نازل کیا گیا تھا آسمانی بارش کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ اور ایمان لانے والے لوگوں کو ان ندی نالوں کی مانند ٹھہرایا گیا ہے جو اپنے ظرف کے مطابق بارانِ رحمت سے بھرپور ہو کر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ اور اس ہنگامہ اور شورش کو جو تحریک اسلامی کے خلاف منکرین و مخالفینِ حق نے برپا کر رکھی تھی اس جھاگ اور خس و خاشاک سے تشبیہ دی ہے جو ہمیشہ سیلاب کے اٹھتے ہی سطح پر اپنی اچھل کود دکھانی شروع کر دیتا ہے۔
جھاگ خواہ سیلابی پانی کی سطح پر ہو یا پگھلانے کے وقت مائع دھات پر۔ وہ علی الترتیب کوڑا کرکٹ اور میل کچیل پر مشتمل ہوتی ہے ناکارہ اور بے فائدہ ہوتی ہے۔ ایسی جھاگ ندی کے کنارے لگ کر وہیں سوکھ جاتی ہے اور کوئی اسے پوچھتا بھی نہیں اور دھاتوں کی صورت میں کھوٹ اور فضول سمجھ کر پھینک دی جاتی ہے۔ ان کے نیچے جو رہ جاتا ہے وہ کارآمد اور مفید ہے۔ وادی کی صورت میں پانی رہ جاتا ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے اور دھاتوں کی صورت میں اصل دھات رہ جاتی ہے جو زیورات بنانے اور دوسرا سامان بنانے کے کام آتی ہے۔
اسی طرح مخالفین حق کی شرانگیزیاں تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں اور تعلیمات اسلام کو دوام نصیب ہوتا ہے افادیت دوام پذیر ہوتی ہے۔
۱۳:۱۸ = اِسْتَجَابُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب استجابۃ (استفعال) انہوں نے قبول کیا۔ انہوں نے مانا۔ ای اجابوا الٰی ما دعا اللّٰہ الیہ۔ جس امر کی طرف خدا نے انہیں بلایا انہوں نے قبول کیا
= الحُسْنٰی۔ حُسْنٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث بروزن فُعْلٰی۔ اچھی۔ عمدہ۔ بھلائی۔ نیکی نیک (بدلہ) یعنی جنت۔

اَلْحُسْنٰی اِسْتَجَابُوْا کے مصدر کی صفت بھی ہوسکتا ہے۔ ای استجابوا الا ستجابۃ الحسنٰی۔ یعنی انہوں نے بطریقِ احسن (دعوت حق) قبول کرلی۔
اور الحسنٰی مبتدا بھی ہوسکتا ہے۔ جبکہ للذین استجابُوا اس کی خبر ہے اس صورت میں معنٰی ہوں گے۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہنا مان لیا ان کے لئے نیک بدلہ (یعنی جنت) ہے۔
= لَافْتَدَوْا بِہٖ۔ لام تاکید کے لئے ہے افتدوا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِفْتِدَاءٌ (افتعال) انہوں نے اپنے چھڑانے کا فدیہ دیا۔ لَافْتَدَوْا بِہٖ وہ اسے بطور فدیہ دے ڈالیں۔
اصل میں والذین لم یَسْتَجِیْبُوا لَہٗ۔ اُولٰئِکَ لَھُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ہے۔ لوان لھم مافی الارض جمیعا و مثلہ معہ لافتدوا بہٖ جملہ معترضہ ہے۔ یعنی جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہنا نہیں مانا ان لوگوں کا سخت حساب ہوگا۔ خواہ ان کے پاس دنیا بھر کی دولت ہو اور اتنی ہی اور بھی ہو اور وہ یہ سب دولت اپنے بچاؤ کے لئے خرچ کرڈالیں (یہ ان کے کسی کام نہ آئے گی)
= اَلْمِھَادُ۔ اسم۔ بچھونا۔ مراد ٹھکانہ۔ قرارگاہ۔ گہوارہ۔ بستر۔ ہموار زمین۔ بِئْسَ الْمِھَادُ۔ بری ہے قرارگاہ۔
۱۳: ۱۹ = یَتَذَکَّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَذَکَّرَ یَتَذَکَّرُ تَذَکُّرٌ (تفعّلٌ) نصیحت پکڑنا۔ یَتَذَکَّرُ۔ وہ نصیحت پکڑتا ہے۔ (واحد بمعنی جمع آیا ہے۔ بے شک نصیحت وہی پکڑتے ہیں جو صاحبِ فہم ہوں
۱۳: ۲۰ = یُوْفُوْنَ۔ پورا کرتے ہیں۔ وفا کرتے ہیں۔ (اللہ کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو) پورا کرتے ہیں۔
= اَلْمِیْثَاقَ۔ پختہ عہد۔ پیمان۔ وعدہ۔
۱۳: ۲۱ = یَصِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وَصْلٌ سے۔ وہ جوڑتے ہیں۔
وَصْلٌ وَصِلَۃٌ۔ مصدر۔ (باب ضرب) جوڑنا۔ پہنچنا۔ جڑنا۔ (باب افعال) سے پہنچانا۔ جوڑدینا۔
۱۳: ۲۲ = اِبْتِغَآءَ۔ باب افتعال) بغیٌ سے۔ اَلْبَغْیُ کے معنی کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا۔ خواہ تجاوز کرسکے یا نہ۔
بغیٌ دو قسم پر ہے۔
(۱) محمود یعنی حدّ اعتدال سے تجاوز کرکے مرتبہ احسان حاصل کرنا۔ اور فرض سے تجاوز کرکے تطوع بجالانا
(۲) مذموم۔ حق سے تجاوز کرکے باطل یا شبہات میں واقع ہونا۔
اِبْتِغَاءٌ۔ خاص کر کوشش کرکے کسی چیز کو طلب کرنے پر بولا جاتا ہے۔ اگر اچھی چیز کی طلب ہو تو یہ کوشش محمود ہوگی۔ مثلاً آیۃ ہذا۔ اِبْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ۔ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اِبْتِغَآءَ رَحْمَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ۔ (۱۷: ۲۸) اپنے پروردگار کی رحمت حاصل کرنے کے لئے۔

= یَدْرَءُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب دَرْءٌ مصدر باب فتح ۔ دور کرتے ہیں دفع کرتے ہیں (نیکی کے ذریعہ برائیوں کا مقابلہ کرتے ہیں)

الدَّرْءُ ۔ (فتح) کے معنی (نیزہ وغیرہ کے) ایک طرف مائل ہوجانے کے ہیں۔ کہاجاتا ہے قَوَّمْتُ دَرْءَهٗ۔ میں نے اس کی کجی کو درست کردیا۔ اور دَرَءْتُ عَنْهُ میں نے اس سے دفع کیا (دور کیا ہٹایا)

= عُقْبٰى ۔ عاقبت ۔ انجام ۔ بدلہ ۔ بھلائی ۔ جزاء عمل ۔ کیونکہ یہ بھی فعل کی انجام دہی کے بعد ہی ملتی ہے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں ۔

عُقْبٰى وَعَاقِبَةٌ کا استعمال ثواب اور نیکی کی بہتر جزاء کے لئے مخصوص ہے۔ جس طرح کہ عُقُوْبَةٌ و مُعَاقِبَةٌ اور عِقَابٌ کا استعمال عذاب اور برائی کی سخت سزا کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۔ (۱۸ : ۴۴) ایسے موقعہ پر کارسازی اللہ برحق ہی کا کام ثواب کے لحاظ سے بھی اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر۔ اور وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۲۸ : ۸۳) اور نیک انجام تو متقیوں کے لئے ہے۔

اور عِقَابٌ کے بارے میں ارشاد ہے اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۔ (۳۸ : ۱۴) ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا سو میرا عذاب (ان پر) واقع ہوگیا۔

لیکن اضافت کے ساتھ عاقبت کا استعمال عُقُوْبَةٌ کے معنی میں ہوتا ہے مثلاً ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى (۳۰ : ۱۰) پھر بُرا کام کرنے والوں کا انجام بُرا ہی ہوا۔

علاوہ ازیں ذیل کی آیت میں عقبیٰ کا استعمال ثواب اور عذاب دونوں کے لئے ہوا ہے۔ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۔ (۱۳ : ۳۵) یہ انجام ہوگا اہل تقویٰ کا اور کافروں کا انجام آتش (دوزخ) ہے۔

عُقْبَى الدَّارِ یہاں مضاف مضاف الیہ استعمال ہوا ہے۔ عُقْبٰى سے مراد نیک انجام اور الدَّار سے مراد دنیا ہے ۔ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ان کے لئے دنیا (کے نیک کاموں کا) نیک انجام ہوگا۔

صاحب کشاف لکھتے ہیں عقبی الدار ای عاقبۃ الدنیا وھی الجنۃ ۔ دنیا میں نیک کام کرنے کا نیک انجام یعنی جنت ۔

۱۳ : ۲۳ = جَنّٰتُ عَدْنٍ مضاف مضاف الیہ اور عقبی الدار (آیۃ سابقہ) کا بدل ہے۔ عدن کے باغات۔ عدن کے معنی ہیں رہنا۔ بسنا۔ کسی جگہ مقیم ہونا۔ مصدر ہے اور باب نصر و ضرب سے آتا ہے۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ کے معنی رہنے بسنے کے باغات ۔ جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

عدن کو بعض علماء عَلَم قرار دیتے ہیں کہ جنتوں میں سے ایک خاص جنت کا نام ہے اور اس کی دلیل میں یہ آیت لاتے ہیں جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ (۱۹: ۶۱) وہ عدن کے باغات جن کا وعدہ غائبانہ خدائے رحمٰن نے اپنے بندوں سے کر رکھا ہے۔ کیونکہ یہاں معرفہ کو اس کی صفت لایا گیا ہے۔ اور جو حضرات عدن کو علم نہیں بلکہ جنت کی صفت بتاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عدن کے معنی اصل میں استقرار اور ثبات کے ہیں۔ محاورہ ہے عَدَنَ بِالْمَکَانِ۔ یعنی اس نے اس جگہ قیام کیا اور عدن سے مراد اقامۃ علی وجہ الخلود ہے یعنی دائمی طور پر رہنا۔ بسنا۔

امام قرطبی ؒ نے لکھا ہے کہ جنتیں سات ہیں۔ (۱) دار الخلد (۲) دار الجلال (۳) دار السلام (۴) جنت عَدْن (۵) جنت الماویٰ۔ (۶) جنت النعیم۔ (۷) جنت الفردوس۔

جنت عدن کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جنت میں ایک محل ہے جس کے ۲۵ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازہ پر حوریں بیٹھی ہیں۔ اس میں نبی صدیق اور شہید داخل ہوں گے۔

= صَلَحَ۔ (باب نصر۔ فتح۔ کرم) صَلَاحٌ۔ صُلُوْحٌ سے جس کے معنی نیک ہونا اور نیکی کرنا کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب۔

صاحب کشاف لکھتے ہیں کہ صَلَحَ بفتح اللام زیادہ فصیح ہے

= یَدْخُلُوْنَھَا۔ میں یَدْخُلُوْنَ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی صفۃ آیۃ سالقہ نمبر ۲۲ میں کی گئی ہے اور ھا ضمیر کا مرجع جَنّٰتِ عَدْنٍ ہے واؤ حرف عطف اور مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ کا عطف ضمیر ید خلونھا پر ہے۔

یعنی ان جنّت عدن میں وہ لوگ (جو آیۃ سالقہ میں بیان ہوئے ہیں) داخل ہوں گے۔ اور ان کے آباؤ اجداد ان کے زوج اور ان کی اولاد میں سے وہ لوگ جو صاحب ایمان ہوں گے وہ بھی داخل ہوں گے (یعنی جنت میں داخلہ تو بشرط ایمان ہے لیکن اعلیٰ مراتب کی عطاء و دہش ربّ کریم اپنے ان بندوں کی نسبت سے فرمائیں گے جو اوپر مذکور ہوئے ہیں)

وَالْمَلٰٓئِکَۃُ سے نیا جملہ شروع ہوتا ہے۔

۱۳: ۲۵ = سُوْءُ الدَّارِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ سُوْءٌ۔ برائی۔ آفت۔ عیب۔ برا کام گناہ۔ الدَّار۔ دنیا۔ چونکہ اسے عُقْبَی الدَّارِ کے مقابلہ پر لایا گیا ہے اس لئے اس سے مراد سوء عاقبۃ الدنیا ہے (دنیا کے بُرے کاموں کا بُرا انجام)

۱۳: ۲۶ = یَبْسُطُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ کشادہ کرتا ہے۔ وسیع کرتا ہے۔ فراخ کرتا ہے۔ بَسْطٌ سے (باب نصر)

= يَقْدِرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَدْرٌ مصدر (ضرب) وہ تنگ کرتا ہے يَبْسُطُ کے مقابلہ میں آیا ہے لہٰذا فراخ کرتا ہے یا وسیع کرتا ہے کی ضد ہے۔ یعنی کم کرتا ہے۔ تنگ کرتا ہے۔

اس کا مادہ قدرۃٌ ہے جس کا معنی قدرت رکھنا۔ طاقت رکھنا۔ قابو پانا۔ غالب آنا۔ مقدار مقرر کرنا۔ اندازہ لگانا کے ہیں۔

= فَرِحُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب وہ خوش ہوئے وہ اترائے فَرْحٌ سے (باب سمع) فَرْحٌ کا استعمال پسندیدہ اچھی خوشی کے لئے بھی ہوتا ہے اور مذموم خوشی کے لئے بھی۔ پہلی صورت میں اس کا مطلب خوش ہونا ہے۔ اور دوسری صورت میں بدمست ہونا۔ اترانا۔

= فِي الْاٰخِرَةِ۔ ای فی جنب الاخرۃ آخرت کے مقابلہ میں۔

= مَتَاعٌ۔ اسم مفرد اَمْتِعَةٌ جمع۔ معین اور عرصہ دراز تک فائدہ اٹھانا۔ معاش۔ فائدہ۔ نفع وہ سامان جو کام میں آتا ہے۔ مال و متاع جس سے کہ ہر قسم کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مُتْعَةٌ فائدہ اندوزی یہاں مَتَاعٌ بمعنی مُتْعَةٌ لَا تَدُوْمُ۔ ایسا فائدہ جو دیرپا نہ ہو۔ متاع حقیر۔

۱۳: ۲۷ = اَنَابَ۔ اَنَابَ يُنِيْبُ اِنَابَةٌ (باب افعال) باربار لوٹ کر آنا۔ اَنَابَ ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ رجوع ہوا۔ انابۃٌ الی اللہ کے معنی اخلاص عمل اور دل سے اللہ کی طرف رجوع ہونا۔ اور توبہ کرنا۔ النَّوْبُ۔ کسی چیز کا باربار لوٹ کر آنا۔ نَوْبٌ وَنَوْبَةٌ (باب نصر) مصدر۔

۱۳: ۲۸ = اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اَنَابَ کا بدل ہے۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے۔ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ اور جن کے دل ذکر الٰہی سے اطمینان حاصل کرتے ہیں ان کو خداوند تعالیٰ اپنی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔ (يَهْدِيْ اِلَيْهِ)

۱۳: ۲۹ = طُوْبٰى (مادہ طیب) طَابَ يَطُوْبُ (ضرب) سے مصدر ہے اصل میں طُيْبٰى (بروزن فُعْلٰى) تھا۔ یا ساکن ماقبل اس کا مضموم اس لئے یا کو واؤ سے بدل لیا گیا۔ بمعنی خوبی۔ خوش حالی۔ ہر قسم کی خوش گواری جس میں بقاء عزت۔ غناء شامل ہو۔

طوبیٰ ایک درخت کا نام ہے جو بہشت میں ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف ہے :۔

جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : یارسول اللہ افی الجنۃ فاکھۃ؟ قال نعم فیھا شجرۃ تدعیٰ طوبیٰ ھی نطاق الفردوس۔

(ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا : یارسول اللہ کیا جنت میں میوے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! جنت میں ایک درخت ہے جس کو طوبیٰ کہا جاتا ہے! جو الفردوس کے وسط میں ہے۔

لہذا یہاں اس سے مراد جنت کا درخت مراد لیناہی زیادہ صحیح ہے۔
طُوْبٰی کو مصدر کے معنی میں لیا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا۔ ان کے لئے خوشحالی اور خوش گواری ہے۔ یا مژدہ ہو ان کے لئے۔

اور اگر اس سے جنت کا درخت مراد لیا جائے تو ترجمہ ہوگا:
ان کے لئے طوبیٰ ہے یعنی جنت اور جنت کے میوہ دار درخت۔ اور خاص کردہ درخت جس کا نام طوبیٰ ہے۔ یعنی جنت اور جنت کے میوہ دار درخت اور خاص کردہ درخت جس کا نام طوبیٰ ہے۔
= حُسْنُ۔ حَسُنَ یَحْسُنُ۔ سے مصدر ہے۔ اچھا ہونا۔ عمدہ ہونا۔ مضاف۔
= مَاٰب (مادہ اوب) اٰبَ یَؤُوْبُ (نصر) سے مصدر میمی۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ نیز اسم ظرف زمان (لوٹنے کا وقت) اور اسم ظرف مکان (لوٹنے کی جگہ) بھی ہے۔ مضاف الیہ۔ حُسْنُ مَاٰبٍ جائے بازگشت کی عمدگی۔ خوشگواری۔ یعنی آخرت کی عمدگی۔ نیک انجام۔

اَوْبٌ اور اَیَابٌ مصدر بھی ہیں۔
۱۳: ۳۰ = کَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ۔ ای کما ارسلنك یامحمد الی ھٰذہ الامۃ کذٰلك ارسلنا انبیاء قبلك الی امم قد خلت ومضت۔
یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہم نے تجھے اس امت کی طرف بھیجا ہے اسی طرح تجھ سے پہلے ہم نے نبیوں کو ان امتوں کی طرف بھیجا جو (پہلے) گذر چکی ہیں۔
= لِتَتْلُوَاْ (تاکہ) ۔ لام تعلیل کا ہے۔ (یعنی تمہیں بھیجنے کی علت وغایت کیا تھی) (تاکہ) تو تلاوت کرے تو پڑھے۔ مضارع واحد مذکر۔ تِلَاوَۃٌ مصدر تَلَا یَتْلُوْ۔ (باب نصر) تَلْوٌ وَتِلَاوَۃٌ جس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ لیکن یہ لفظ آسمانی کتابوں کے اتباع اور پیروی کے لئے مخصوص ہے تلاوت قرأت سے خاص ہے ہر تلاوت قرأت ہو سکتی ہے لیکن ہر قرأت تلاوت نہیں۔ مثلاً۔ تَلَوْتُ القراٰن وَقَرَأْتُ القرٰانَ (میں نے قرآن مجید پڑھا) درست ہے۔ لیکن تَلَوْتُ رقعتك میں نے تیرے رقعہ کی تلاوت کی۔ درست نہیں ہے۔ کیونکہ جب تلوت القراٰن کہا جائے گا تو پڑھ کر اس کا اتباع واجب بھی ہے۔ لیکن رقعہ پڑھ کر اس کا اتباع ضروری نہیں ہے۔ لہذا یہاں قرأتُ رقعتكَ کہیں گے

آیت شریفہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین (۲: ۱۰۲) (اور وہ پیچھے لگ لئے اس (علم) کے جو پڑھتے تھے شیاطین) میں جو شیطانوں کے پڑھنے کو تلاوت کہا گیا ہے وہ اس وجہ سے کہ ان کو یہ زعم تھا کہ وہ (شیاطین) کتب الٰہیہ کی تلاوت کرتے ہیں۔
تلاوت کا فعل جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کے معنی نازل کرنے کے

ہوں گے جیسے ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ (۳: ۵۸) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تم پر آیتیں اور حکمت والی نصیحت اتارتے ہیں۔ اور آیت شریفہ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ (۲: ۱۲۱) (وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے) میں علم و عمل دونوں کا اتباع کامل مراد ہے

= لِتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ۔ تاکہ تو ان کو پڑھ کر سنائے۔

= وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ۔ حال یہ ہے کہ وہ رحمٰن کا انکار کر رہے ہیں یہ جملہ حال ہے اَرْسَلْنَا کا یعنی یعنی آپ کی رسالت اور نزولِ قرآن کی شکل میں ہم نے ان پر دینی اور دنیوی نعمتوں کی فراوانی کر دی ہے اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ اس بلیغ الرحمۃ رحمٰن (اللہ تعالیٰ) کا انکار کر رہے ہیں۔

= هُوَ۔ ای الرحمٰن الذی کفرتم بہ۔ یعنی وہی رحمٰن جس کا تم انکار کر رہے ہو (میرا پروردگار ہے)

= مَتَابِ۔ اصل میں مَتَابِیْ تھا۔ مَتَابِ مضاف یاء متکلم مضاف الیہ۔ یاء کو حذف کر دیا گیا۔ میری واپسی رمیرا رجوع۔ مَتَابِ۔ تَابَ يَتُوْبُ سے مصدر ہے (باب نصر) تَوْبَةٌ۔ تَوْبٌ۔ تَابَةٌ سب مصدر ہیں۔ لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ یعنی اسی کی طرف مجھے واپس جانا ہے۔

۱۳: ۳۱ = سُيِّرَتْ۔ ماضی مجہول۔ واحد مؤنث غائب۔ وہ چلائی گئی۔ پہاڑوں کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی وہ چلائے گئے۔ یا وہ چلائے جائیں۔

تَسْيِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ سَيْرٌ سے بمعنی چلنا۔ یعنی پہاڑ اپنی جگہوں سے ہلا دئیے جائیں۔

= قُطِّعَتْ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ تَقْطِيْعٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ پھاڑ دی گئی یا وہ پھاڑ دی جاتی۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی۔

= اَلْقَطْعُ کے معنی کسی چیز کو علیحدہ کر دینے کے ہیں خواہ اس کا تعلق اجسام وغیرہ سے ہو جیسے لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ (۷: ۱۲۴) میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا دوں گا۔ یا اس کا تعلق بصیرت سے ہو۔ جیسے معنوی چیزیں۔ مثلاً وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ (۴۷: ۲۲) اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

قطع الارض ۔ زمین کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ یا بمعنی مسافت طے کرنا۔

یعنی ایسا قرآن جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے کہ اس میں سے چشمے پھوٹ پڑیں اور نہریں جاری ہو جائیں یا جس کے معجزہ سے طویل مسافتیں چشم زدن میں طے کی جا سکیں۔

= كُلِّمَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب یعنی جس سے مُردے بلائے جا سکیں۔ جس کے اثر سے مُردے کلام کرنے لگیں۔

= وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى

اس میں جواب شرط محذوف ہے سیاق و سباق کے مطابق اس کا جواب سامع پر چھوڑ دیا ہے۔
(۱) بعض کے نزدیک اس کا جواب لکان ہذا القرآنُ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جاتے یا اس کے ذریعہ سے زمین پھاڑ دی جاتی۔ یا اس کے ذریعہ سے مردے بولنے لگتے (تو وہ یہی قرآن ہے) اس کی تائید میں وہ یہ آیت لاتے ہیں۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (۵۹: ۲۱)
(۲) بعض کے نزدیک جوابِ شرط ہے لَمَا اٰمَنُوْا بِهٖ۔ یہ پھر بھی ایمان نہ لاتے۔ اس کے جواز میں وہ یہ آیت لاتے ہیں وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا۔ (۶: ۱۱۱)
(۳) بعض کے نزدیک جواب شرطیہ ہے مَا كَانَ ذٰلِكَ بَعِيْدًا مِّنْ قُدْرَتِهٖ یہ اس کی قدرت سے بعید نہ تھا۔
(۴) بعض کے نزدیک اس کا جواب پہلے آچکا ہے تقدیر کلام یہ ہے وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى۔ (اور ان کے درمیان کی عبارت جملہ معترضہ ہے) یعنی اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس کے ذریعہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جاتے یا اس کے ذریعہ سے زمین پھٹ جاتی یا اس کے ذریعہ سے مردے بولنے لگتے تو یہ پھر بھی رحمٰن سے انکار (ہی) کرتے۔
= بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط بلکہ سارا اختیار اللہ ہی کا ہے یعنی یہ سب امور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہیں اگر چاہیں تو آنِ واحد میں سب کچھ ظہور پذیر ہو جائے۔ لیکن جب ایمان لانا ان کے مقدر میں ہی نہیں تو پھر ان کے مطالبات کو پورا کرنے کا فائدہ؟
حرف بَلْ خود اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ فقرہ ماقبل میں جو چیزیں بیان ہوئی ہیں وہ مؤثر حقیقی نہیں ہیں۔
= اَفَلَمْ يَايْئَسِ۔ ہمزہ استفہامیہ لَمْ يَايْئَسِ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب۔ يَاْسٌ مصدر (باب سَمِعَ) يَئِسَ يَيْئَسُ۔ کیا وہ مایوس نہیں ہوئے۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ عام علماء نے يَايْئَسُ کا ترجمہ مایوس ہونا کیا ہے لیکن بعض کے نزدیک اس کا ترجمہ۔ کیا انہوں نے نہیں جانا ہے۔ اس کے استشہاد میں رباح بن عدی کا یہ شعر بیان کرتے ہیں:۔

الم ییئس الاقوام انی انا ابنه ۔ وان کنت عن ارض العشیرۃ نائیاً

ترجمہ:۔ کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ میں اس کا بیٹا ہوں۔ اگرچہ میں قبیلہ کی سرزمین سے دور ہوں۔

حضرت ابن عباس - مجاہد - حسن - فرّاء جوہری نے یہی مطلب لیا ہے۔
امام راغب اصفہانی رح المفردات میں رقمطراز ہیں:۔
کہ اس آیت کی تفسیر میں بعض نے لکھا ہے کہ یہاں اس کے معنی اَفَلَمْ یَعْلَمْ کے ہیں۔ یعنی کیا انہوں نے اس بات کو نہیں جان لیا۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اس کے حقیقی معنی ہیں بلکہ یہ اس کے لازم معنی ہیں کیونکہ کسی چیز کے انتفاء کا علم **اس** سے ناامید ہونے کو مستلزم ہے لہذا یہاں بھی (بلحاظ قرآن) یہ کہہ سکتے ہیں کہ یَایْئَسُ بمعنی یَعْلَمُ کے ہے۔
= لَا یَزَالُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب زَوَالٌ مصدر۔ فعل ناقص۔ ہمیشہ رہیگا۔
وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اور کافر لوگ ہمیشہ اس حالت میں رہیں گے۔
= تُصِیْبُھُمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ ان کو پہنچتی رہیگی۔ ان پر پڑتی رہیگی۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔
= قَارِعَةٌ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ قَارِعَاتٌ وَقَوَارِعُ جمع۔ مصیبت۔ بلا۔ حادثہ۔ اچانک آجانے والی مصیبت۔ قَرَعَ یَقْرَعُ (فتح) کھٹکھٹانا۔ قَرَعَ الْبَابَ) اس نے دروازہ کھٹکھٹایا قیامت بھی اچانک آجانے والی مصیبت اور حادثہ عظیمہ ہے اس لئے اس کو القارعة کہا گیا ہے
تقدیر کلام یوں ہے۔ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُھُمْ قَارِعَةٌ بِمَا صَنَعُوْا۔
اور کافروں پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی حادثہ ہمیشہ پڑتا رہیگا۔
= تَحُلُّ۔ ای لایزال تحل۔ ہمیشہ اترتی رہیگی۔ تَحُلُّ مضارع واحد مؤنث غائب۔ حُلُوْلٌ اور حَلٌّ سے (باب نصر) بمعنی اترنا۔ فروکش ہونا۔ اصل میں اترتے وقت جس رسی سے اسباب بندھا ہوتا ہے اس کی گرہ کھولنے کو حَلٌّ کہتے ہیں۔ پھر محض اترنے کے لئے بھی اس کا استعمال ہونے لگا
تَحُلُّ کا فاعل قَارِعَةٌ ہے (یہ مصیبتیں ان پر براہ راست آتی رہیں گی۔ یا ان کے گھروں کے ارد گرد قرب وجوار میں نازل ہوتی رہیں گی)
= وَعْدُ سے مراد فتح مکہ ہے (ابن عباس) یا قیامت کا دن (حسن بصری)
١٣: ٣٢ = اُسْتُھْزِئَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اس سے ٹھٹھا کیا گیا۔ اِسْتِھْزَاءٌ (استفعالٌ) مصدر۔
= اَمْلَیْتُ۔ ماضی واحد متکلم۔ میں نے ڈھیل دی۔ اِمْلَاءٌ (اِفْعَالٌ) اَلْاِمْلَاءُ کے معنی ڈھیل دینے کے ہیں۔ اسی سے مَلَاوَةٌ مِّنَ الدَّھْرِ یا مَلِیٌّ مِّنَ الدَّھْرِ کا محاورہ ہے جس کے معنی عرصہ دراز کے ہیں قرآن پاک میں ہے وَاھْجُرْنِیْ مَلِیًّا (١٩ : ٤٦) اور تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہوجا

= عِقَابِ - ای عقابی - میری سزا - میرا سزا دینا - مضاف - مضاف الیہ -

۱۳: ۳۳ = قَائِمٌ - عالم - جاننے والا - نگہبان - نگران - قومٌ وقومۃٌ وقیامٌ وقامۃٌ مصدر ہیں مختلف صلوں کے ساتھ مختلف معانی دیتا ہے - مثلاً قَامَ عَلٰی - نگرانی کرنا - قَامَ لِ - تعظیم اور لحاظ رکھنے کا مفہوم ہوگا - قَامَ بِ سے ادا کرنے کا مطلب ہوگا - قَامَ اِلٰی سے ارادہ اور استقبال مراد ہوگا - قَامَ عَنْ سے ہٹ جانے کی غرض ہوگی -

= سَمُّوْهُمْ - ان کے نام لو - ان کی صفات بیان کرو - ان کے گُن گاؤ - اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے محض نام گنواؤ - مثلاً لات و عُزّٰی وغیرہ -

= تُنَبِّئُوْنَهٗ - مضارع جمع مذکر حاضر - ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب - تم اس کو بتاتے ہو یا بتاؤ گے - تَنْبِئَۃٌ - تَنْبِیْئٌ (باب تفعیل) سے ن ب ء حروف مادہ

صُدُّوْا - صَدٌّ - صُدُوْدٌ باب نصر) سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب - وہ روکے گئے وہ روک دیئے گئے - یعنی محروم کر دیئے گئے - صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ - راہ حق سے محروم ہو گئے - راہِ حق ان پر مسدود کر دیا گیا - راہِ راست سے روک لئے گئے -

= هَادٍ - اسم فاعل واحد مذکر - هدایۃ مصدر اصل میں ھادی تھا - ہدایت دینے والا - راستہ بتانے والا -

= اَفَمَنْ هُوَ ...... اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ - کیا اللہ تعالیٰ جو ہر شخص کے اعمال پر مطلع ہے - (اور ان لوگوں کے بنائے ہوئے شریک - ایک برابر ہو سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں - پھر باوجود اس کے کہ ان کا اس ذات وحدہٗ لاشریک سے کوئی مقابلہ ہی نہیں) ان لوگوں نے خدا کے شریک بنائے ہیں - (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہئے (ذرا) ان (شرکاء) کو بیان تو کرو (کہ وہ کون ہیں کیسے ہیں کہاں ہیں - کیا کر سکتے ہیں - اب تک انہوں نے کون سے کام کئے ہیں اور کن کن صفات سے متصف ہیں - عقل کے اندھو! تم کیا بیان کرو گے ؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ) تم اس (اللہ) کو کوئی (شئی) بات بتاؤ گے جو اس ارضی دنیا میں اس کے علم میں نہیں (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے کیونکہ وہ عالم کل شئ ہے اور نہ ہی کسی ایسی بات کا تمہارے پاس مدلل ثبوت ہو سکتا ہے) تو پھر کیا یہ محض منہ سے باتیں بناتے ہو (جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور یہ خداوندانِ باطل تم نے یونہی بغیر سوچے سمجھے نامزد کر لئے ہیں)

= اَشَقُّ - شَقٌّ سے جس کا معنی مشقت اور سختی کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ہے جس کا معنی بہت ہی سخت -

= وَاقٍ - اسم فاعل واحد مذکر - اصل میں وَاقِیٌ تھا - بچانیوالا - حفاظت کرنے والا - وَقْیٌ - وِقَایَۃٌ

وَاقِيَةٌ مصادر ہیں بمعنی کسی چیز کو مُضر اور نقصان دہ چیزوں سے بچانا۔ چنانچہ قرآن میں ہے فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔(۷۶ : ۱۱) توخدا نے ان کو بچالیا اس دن کی برائی سے ۔ اور قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ (۶۶ : ۶۶) اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

اسی سے تقوٰی ہے ۔ نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جس سے گزند پہنچنے کا احتمال و اندیشہ ہو۔ کبھی تقوٰی اور خوف کو ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔

۱۳ : ۳۵ = مَثَلُ ۔ یہاں بمعنی صفت و کیفیت آیا ہے ۔ یعنی جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے ۔۔۔۔۔۔

= اُكُلُهَا ۔ پھل ۔ میوہ ۔ مضاف ۔ هَا مضاف الیہ ۔ ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ اس جنت کا پھل یا میوہ ۔

اَلْاَكْلُ کے معنی کھانا تناول کرنے کے ہیں اور جو چیز کھائی جائے اسے اُكُلٌ وَ اُكْلٌ کہا جاتا ہے ۔

اُكُلُهَا دَآئِمٌ ۔ اس کا پھل ہمیشہ رہنے والا ہے ۔

= وَظِلُّهَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ اس کا سایہ ۔ ای وَظِلُّهَا دَآئِمٌ ۔

= عُقْبٰى ۔ بمعنی انجام ۔

۱۳ : ۳۶ = اَلْاَحْزَابُ ۔ حِزْبٌ کی جمع ۔ گروہ ۔ ٹولیاں ۔ جماعتیں ۔

الاحزاب ۔ یعنی الجماعات الذین تحزبوا علیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الکفار و الیھود و النصاریٰ ۔ کفار ۔ اہل یہود ۔ اور اہل نصاریٰ میں سے وہ گروہ جنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گروہ بندی کی ہوئی تھی ۔ اور آپ کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے ۔

وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۔ یعنی کفار اہل یہود و اہل نصاریٰ میں سے مخالف جماعتوں کے بعض لوگ جو قرآن کے کچھ حصوں کے انکاری ہیں (جو حصے کہ ان کی خواہشات کے مطابق نہیں ہیں)

= اَدْعُوْا ۔ مضارع واحد متکلم دَعْوَةٌ سے ۔ میں پکارتا ہوں ۔ میں پکاروں گا ۔ میں دعوت دیتا ہوں میں دعوت دوں گا ۔

= مَاٰبِ ۔ میرا لوٹنا ۔ میری واپسی ۔ مَاٰبِ ظرف مکان ۔ لوٹنے کی جگہ ۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۳ : ۲۹

۱۳ : ۳۷ = اَنْزَلْنٰهُ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے ۔

= حُكْمًا ۔ حکم کے طور پر ۔ جس میں حلال و حرام ۔ نیکی و بدی ۔ ہدایت و گمراہی وغیرہ ہر قسم کے احکام موجود ہیں ۔

= عَرَبِیًّا۔ واضح طور پر۔ عربی زبان میں۔
حُکْمًا اور عَرَبِیًّا دونوں بوجہ حال کے منصوب ہیں۔ اس کے معنی "احکام کی کتاب عربی زبان میں" یا "واضح اور ظاہر احکام کی کتاب" دونوں ہو سکتے ہیں۔
= کَذٰلِکَ۔ یعنی جس طرح انبیائے سلف پر ان ہی کی زبان میں وحی الٰہی نازل کی گئی تھی اسی طرح قرآن حکیم بھی اہل مکہ کی اپنی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ یا جس طرح واضح احکام کی کتب الٰہیہ سابقہ انبیاء پر نازل ہوتی تھیں اسی طرح یہ قرآن مجید بھی واضح احکام کا مجموعہ نازل کیا گیا ہے۔
= اَھْوَاءَ ھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَھْوَاءٌ۔ ھَوٰی کی جمع۔ ان کی خواہشیں۔
۱۳: ۳۸ = یَاْتِیَ بِاٰیَۃٍ۔ لائے کوئی آیت۔ لائے کوئی نشانی۔ پیش کرے کوئی معجزہ۔
= اَجَلٍ۔ مدت مقررہ۔ وقت مقررہ
= کِتٰبٌ۔ ای حکم معین یکتب علی العباد حسبما تقتضیہ الحکمۃ ایک معین حکم جو بہ تقاضائے حکمت بندوں کے لئے لکھا گیا ہو۔
لِکُلِّ اَجَلٍ کِتٰبٌ۔ تمام اوقات مقررہ پر جو کچھ ہونا ہے وہ پیشتر ہی تحریر شدہ ہے اور کوئی اس کو آگے پیچھے یا اس کے الٹ نہیں کر سکتا۔
۱۳: ۳۹ = یُثْبِتُ۔ ای یثبت مایشآء
= اُمُّ الْکِتٰبِ۔ لوح محفوظ۔ جو تمام کتب کی اصل جڑ ہے۔
۱۳: ۴۰ = اِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ اصل میں اِنْ نُرِیَکَ ہے مَا زائدہ ہے تاکید کے لئے آیا ہے اور نون ثقیلہ تاکید کے لئے۔ اِنْ شرطیہ۔ اگر ہم تجھ کو دکھلا دیں۔
= نَعِدُھُمْ۔ مضارع جمع متکلم وَعْدٌ مصدر (باب ضرب) ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں (یعنی جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں۔ یا وعدہ کیا ہوا ہے۔
= نَتَوَفَّیَنَّکَ۔ نَتَوَفَّیَنَّ۔ مضارع بانون ثقیلہ برائے تاکید۔ جمع متکلم۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ ہم تیری زندگی پوری کر دیں۔ ہم تیری روح قبض کر لیں۔
۔ مطلب یہ کہ جس عذاب کا وعدہ ہم نے ان کافروں سے کیا ہوا ہے ان میں سے کوئی عذاب ہم آپ کی زندگی میں ان پر نازل کر کے آپ کو دکھا دیں یا عذاب آنے سے قبل ہم آپ کو اٹھالیں (یہ ہماری مرضی ہے) کیونکہ آپ کے ذمہ تبلیغ ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔
۱۳: ۴۱ = نَاْتِیْ۔ اَتٰی یَاْتِیْ (باب ضرب) اِتْیَانٌ مصدر۔ مضارع جمع متکلم۔ ہم آتے ہیں ہم چلے آتے ہیں۔ اِتْیَانٌ کے معنی "آنا" کے ہیں خواہ کوئی بذاتہٖ آئے یا اس کا حکم پہنچے۔ یا اس کا نظم

دلسق اورحکم عملاً جاری ہو۔ جیسے فَاَتَی اللّٰہُ بُنْیَانَھُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ (۱۶: ۲۶) سو اللہ نے ان کی ساری عمارت جڑسے اکھاڑدی۔ اَتَیْتُہٗ بِکَذَا و اَتَیْتُہٗ کَذَا۔ کے معنی کوئی چیز لانا اور دینا کے ہیں

= نَنْقُصُھَا ۔ نَنْقُصُ ۔ مضارع جمع متکلم۔ نَقْصٌ مصدر (باب نصر) ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب ۔ ہم اس کو کم کرتے ہیں۔

اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔ میں نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا حال ہے نَاْتِیَ کا۔ یعنی ہم زمین کو اس کی تمام طرفوں سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ (یہاں اِتْیَانٌ مصدر اس معنی میں استعمال ہوا ہے جس طرح (۱۶: ۲۶) متذکرہ بالا میں) مطلب یہ کہ اہل کفار کے علاقے آہستہ آہستہ اہل اسلام کے اثر و نفوذ میں چلے آرہے ہیں۔ (علاقوں سے جغرافیائی۔ اعتقادی۔ تمدنی۔ سبھی حدود مراد لی جاسکتی ہیں)

= مُعَقِّبَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَعْقِیْبٌ (تفعیل) سے عقب مادہ۔ ردّ کردینے والا۔ لوٹا دینے والا۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ ۔ اللہ کے فیصلہ کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا اور نہ اس پر بحث کرسکتا ہے۔ یہ عَقَّبَ الْحَاکِمُ عَلٰی حُکْمِ مَنْ قَبْلَہٗ ۔ کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ یعنی حاکم نے اپنے پیشرو کے خلاف فیصلہ دیدیا۔ (الکشاف) نیز ملاحظہ ہو ۱۳: ۱۱۔ اور ۱۳: ۲۲)

۱۳: ۴۲ = مَکَرَ ۔ ماضی واحد مذکر۔ اس نے تدبیر چلی۔ اس نے چال چلی۔ اس نے حیلہ سے کام لیا۔ اَلْمَکْرُ ۔ حیلہ۔ تدبیر۔ چال۔ اچھے کام کے لئے ہو تو محمود۔ برُے کام کے لئے ہو تو مذموم

= عُقْبَی الدَّارِ ۔ ملاحظہ ہو ۱۳: ۲۲۔ نیک انجام۔

۱۳: ۴۳ = مُرْسَلًا ۔ اسم مفعول۔ واحد مذکر منصوب۔ ر س ل ۔ مادہ۔ بھیجا ہوا۔ پیغامبر پیغمبر۔ رسُول۔

= کَفٰی ۔ ماضی۔ واحد مذکر غائب۔ (باب ضَرَبَ) صیغہ ماضی کا ہے لیکن مراد استمرار ہے کِفَایَۃٌ مصدر۔ اور اسم مصدر بھی ہے اَلْکِفَایَۃُ ہر وہ چیز جس سے ضرورت پوری ہوجائے۔ اور مراد حاصل ہوجائے اور مزید حاجت نہ رہے۔

کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا (گواہ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے) میں بِ زائدہ ہے۔ بغیر باء کے انہی معنوں میں قرآن مجید میں ہے وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ (۳۳: ۲۵) اور خدا مومنوں کے لئے جنگ کی ضروریات کے سلسلے میں کافی ہوا۔

اور اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ (۱۵: ۹۵) ہم تمہیں ان لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں۔

= وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۔ واؤ حرف عطف۔ مَنْ اسم موصول عِنْدَهٗ عِلْمُ مِّنَ الْكِتٰبِ۔ صلہ۔ صلہ وموصول مل کر معطوف۔ اللہ معطوف علیہ۔ (اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے یعنی اللہ تعالیٰ) الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔

اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک من عندہٗ علم من الکتٰب سے مراد علمائے اہل کتاب ہیں۔ اور الکتاب سے مراد توریت وانجیل ہے بعض کے مطابق مومنین ہیں جو قرآن حکیم کا علم رکھتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں مَنْ عِنْدَهٗ سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۴) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم (۷۲)

۱۴: ۱ = الٓرٰ۔ ملاحظہ ہو الٓمٓ۔ ۲: ۱

= كِتٰبٌ۔ یعنی الْقُرْاٰنُ۔ كِتٰبٌ خبر ہے۔ اس کا مبتدا ھٰذَا محذوف ہے اَنْزَلْنٰهُ.. اس کی صفت ہے۔ اَنْزَلْنٰهُ میں هٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع كِتٰبٌ ہے كِتٰبٌ یہاں نکرہ ہے نکرہ کا استعمال بعض دفعہ رفع شان کے اظہار کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی موصوف کی شان اس قدر مشہور ومعروف ہے کہ اسے معرفہ لانے کی ضرورت نہیں۔

= اَلنَّاسَ میں ال استغراق کا ہے جو کلیت چاہتا ہے۔ یعنی جمیع نسلِ انسانی۔

= ظُلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ میں ظُلُمٰت کا صیغہ جمع اور نور کا صیغہ واحد اس بات کی دلیل ہیں کہ گمراہیاں اور اقسام کفر کثرت سے ہیں جب کہ ہدایت کی راہ صرف ایک ہی راہ مستقیم ہے۔

= اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۔ بدل ہے النُّوْر کا۔ کیونکہ مقصود النُّوْر سے وہی راستہ ہے عزیز حمید کا جو سب پر غالب ہے۔

۱۴: ۲ = اللّٰهِ۔ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ کا عطف بیان ہے کیونکہ یہ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ کی وضاحت کرتا ہے یعنی وہ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔

= وَیْلٌ ۔ اسم مرفوع ۔ ہلاکت ۔ عذاب ۔ خرابی ۔ بربادی۔ دوزخ کی ایک وادی ۔ کلمۂ زجر و وعید کلمہ حسرت وندامت ہے ۔
وَیْلٌ مِّنْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۔ عذاب شدید سے خرابی ۔ عذاب شدید کے باعث خرابی (یہ عذاب دنیوی بھی ہو سکتا ہے اور عذاب اخروی بھی)
= یَسْتَحِبُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ اِسْتِحْبَابٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر وہ محبوب رکھتے ہیں وہ پسند کرتے ہیں ۔ وہ ترجیح دیتے ہیں ۔
= یَصُدُّوْنَ ۔ صَدَّ یَصُدُّ صَدًّا ۔ لازم و متعدی دونوں میں مستعمل ہے ۔ وہ روکتے ہیں وہ باز رہتے ہیں ۔ اعراض کرتے ہیں ۔ آیۃ ہٰذا میں دونوں معنی مراد ہیں ۔
= یَبْغُوْنَھَا ۔ (وہ اسے چاہتے ہیں) میں ھَا ضمیر کا مرجع سَبِیْلِ اللّٰہِ ہے ۔
= عِوَجًا ۔ کج ۔ ٹیڑھا ۔ العوج (نصر) کے معنی کسی چیز کا سیدھا کھڑا ہونے کی حالت سے ایک طرف جھک جانے کے ہیں ۔ جیسے عُجْتُ الْبَعِیْرَ بِزَمَامِہٖ میں نے اونٹ کو اس کی مہار کے ذریعہ ایک طرف موڑ دیا ۔
اَلْعَوَجُ ۔ اس ٹیڑھے پن کو کہتے ہیں جو آنکھ سے بسہولت دیکھا جا سکے جیسے لکڑی وغیرہ میں کجی ۔ اور العِوَجُ (عین کے کسرے کے ساتھ) اس ٹیڑھے پن کو کہتے ہیں جو صرف عقل اور بصیرت سے دیکھا جا سکے ۔ جیسے کہ معاشرہ میں دینی اور معاشی ناہمواریاں کہ عقل وبصیرت سے ہی ان کا ادراک ہو سکتا ہے ۔ یا جیسے قرآن مجید میں ہے قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ (۳۹ : ۲۸) قرآن واضح جس میں کوئی کجی نہیں ہے یا جیسے کہ آیہ ہٰذا ۔
= ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ۔ موصوف وصفت ۔ بُعد حقیقۃً ضالّ (گمراہ) کے لئے ہے ۔ مبالغہ کے لئے گمراہ کے فعل گمراہی (ضلال) کی صفت میں اسے استعمال کیا گیا ہے ۔ یعنی وہ گمراہی میں بہت دور جا چکے ہیں
۱۴ : ۴ = بِلِسَانِ قَوْمِہٖ ۔ اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ۔ یعنی جس کی زبان وہی ہو جو اس کی قوم کی زبان ہے ۔ لِسَانٌ کے لفظی معنی زبان کے ہیں اور مجازاً کلام اور لغت کے لئے بھی بولتے ہیں ۔ رَجُلٌ لَسِنٌ ۔ وہ شخص جو اپنی بات وضاحت سے بیان کر سکے ۔
۱۴ : ۵ = اَنْ اَخْرِجْ میں اَنْ اَیْ کے معنی میں ہے اس لئے کہ اَرْسَلْنَا میں قُلْنَا کے معنی بھی شامل ہیں ۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَقُلْنَا لَہٗ اَخْرِجْ ....
= ذَکِّرْھُمْ ۔ امر واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ تو ان کو یاد دلا ۔ تو ان کو سمجھا ۔ تو ان کو نصیحت کر ۔

= اَيَّامِ اللهِ۔ اللہ کے دن ۔ یعنی اللہ کی وہ نصیحتیں جو مختلف قوموں کو عطا ہوئیں مثلاً حکومت اقتدار وغیرہ۔ یا وہ مصیبتیں جو قوموں کو ان کے اعمال کی پاداش میں یا ان کی آزمائش کے لئے ان پر نازل ہوئیں۔ مثلاً وبا، قحط، محکومی غلامی وغیرہ۔ جو اپنی اہمیت کی وجہ سے جزو تاریخ بن چکی ہیں۔ تاریخ کے اہم واقعات ۔ ایام کی اضافت اللہ کی جانب ان واقعات کی اہمیت پر دلالت کرنے کے لئے ہے

= ذٰلِكَ کا اشارہ اَيَّامِ اللهِ کی طرف ہے۔

= صَبَّارٍ۔ بڑا صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ سے (فعَّالٌ) کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

= شَكُوْرٍ۔ بڑا شکر گذار۔ بڑا احسان ماننے والا۔ بڑا قدردان۔

شُكْرٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور مبالغہ کے اوزان میں سے ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جب اس کا استعمال اللہ کے ساتھ آئے تو اس کے معنی قدردان کے آتے ہیں۔

۱۴ : ۶ = يَسُوْمُوْنَكُمْ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تم کو تکلیف دیتے تھے سَامَ يَسُوْمُ سَوْمًا۔

اَلسَّوْمُ کے معنی کسی چیز کی طلب میں جانے کے ہیں۔ پس اس کا مفہوم دو اجزاء سے مرکب ہے یعنی طلب اور جانا۔ کبھی صرف جانا کے معنی میں آتا ہے جیسے سَامَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ چراگاہ میں چرنے کے لئے چلے گئے۔ یا سُمْتُ الْاِبِلَ فِي الْمَرْعٰى۔ میں نے چراگاہ میں چرنے کے لئے اونٹ بھیجے۔ اور انہی معنوں میں قرآن پاک میں آیا ہے مِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ۔ (۱۶ : ۱۰) اور اس سے درخت بھی (شاداب) ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چار پایوں کو چراتے ہو۔

اور کبھی صرف طلب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے آیہ ہذا میں ۔ یعنی تم کو تکلیف پہنچانے کی نت نئی راہوں کے طالب وکوشاں رہتے ہیں۔

اس مادہ سے سِيْمَةٌ وَسُوْمَةٌ وَسِيْمَا۔ بمعنی علامت و نشان ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ۔ (۵۵ : ۴۰) مجرمین اپنی نشانیوں یا علامتوں سے پہچانے جائیں گے اور الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۔ (۳ : ۱۲۵) اپنے پر یا اپنے گھوڑوں پر نشانِ امتیاز بنانے والے۔

= يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ۔ وہ تم کو سخت تکلیفیں دیتے تھے۔ تمہارے لئے سخت تکلیفیں تلاش کرتے تھے۔

تفسیر مظہری میں ہے سُوْٓءَ الْعَذَابِ سے مراد قتلِ اولاد نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کو غلام بنانا اور سخت ترین کام لینا مراد ہے کیونکہ وَيُذَبِّحُوْنَ کا عطف مغائرت کو چاہتا ہے۔

= یَسْتَحْیُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِحْیَاءٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ جیتا رہنے دیتے تھے
= بَلَاءٌ عَظِیْمٌ۔ بڑی بھاری آزمائش ۔ بہت بڑی آزمائش ۔
۱۴: ۷ = تَاَذَّنَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب تفعّل) (تَاَذُّنٌ) اس نے سنا دیا۔ اس نے خبر کر دی۔ اس نے اعلان کر دیا۔ اس نے بتادیا۔ (ملاحظہ ہو ۷ : ۱۶۷)
۱۴: ۸ = تَکْفُرُوْا ۔ تم ناشکری کرو ۔ مضارع مجزوم ۔ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَکْفُرُوْنَ تھا اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا۔
۱۴: ۹ = نَبَؤُا۔ نَبَأٌ۔ خبر۔ اطلاع ۔
= قَوْمِ نُوْحٍ ۔ یہ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کا بدل یا عطف بیان ہے۔ ان لوگوں ان قوموں کی خبر جو تم سے قبل گذر چکی ہیں۔ یعنی قوم نوح ...... اسی طرح عَادٍ کا عطف قَوْمِ نُوْحٍ پر ہے اور ثمود اور وَالذین من بعدھم کا عطف بھی قوم نوح پر ہے اور لایعلمھم الا اللہ جملہ معترضہ ہے (کیا تم کو اپنے سے پہلے قوموں کی خبر نہیں ملی یعنی نوح؈ کی قوم۔ عاد اور ثمود کی قوم اور وہ قومیں جو ان کے بعد آئیں جن کے صحیح حالات اور تعداد کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا)
= فَرَدُّوْا اَیْدِیَھُمْ فِیْ اَفْوَاھِھِمْ ۔ رَدَّ یَرُدُّ۔ (باب نصر) سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے انہوں نے لوٹادیا۔ انہوں نے الٹا دیا۔ انہوں نے پھیر دیا۔ جیسے رُدُّوْھَا عَلَیَّ ۔ (۳۸: ۳۳) ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ۔

اس جملہ کے مندرجہ ذیل مختلف معانی مفسرین نے لکھے ہیں۔

(۱) غصّہ سے اپنی پشتِ دست کاٹنے لگے۔ یہ عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ (۳: ۱۱۹) وہ تم پر (شدتِ) غیظ سے انگلیاں کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں۔ سے ملتا جلتا محاورہ ہے۔
(۲) وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھنے لگے۔ خاموش رہنے کے لئے یا تعجب کے اظہار کے لئے یا استہزاء کے طور پر۔
(۳) اگر اَفْوَاھِھِمْ میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اَنْبِیَاء کو قرار دیا جائے تو ترجمہ ہوگا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ انبیاء کے منہ پر رکھ دیئے ان کو خاموش کرنے کے لئے گستاخانہ انداز میں
(۴) وہ ان کی (انبیاء کی) تکذیب کرتے تھے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ رَدَدْتُ قَوْلَ فُلَانٍ فِیْ فِیْہِ ۔ ای کَذَّبْتُہٗ ۔ میں نے فلاں کی بات قبول نہ کی۔ فلاں کی بات کو جھٹلا دیا۔
= کَفَرْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے انکار کیا۔ ہم منکر ہوئے۔
= مُرِیْبٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِرَابَۃٌ (باب افعال) متردّد بنا دینے والا۔ بے چین کر دینے والا تردّد میں ڈالنے والا۔ یہ شَکٍّ کے بعد مُرِیْبٍ کا اضافہ تاکید مزید کے لئے ہے۔ یعنی شک ایسا نہیں جو

نکل جائے بلکہ شبہات اور زیادہ بڑھتے جاتے ہیں۔

۱۴: ۱۰ = اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ۔ ای ءانتم فی شك موبیب من الله تعالیٰ۔ تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارہ میں شک کرتے ہو۔ (منکرین نے کہا تھا کہ (انا کفرنا بما ارسلتم بہ وانا لفی شك مما تدعوننا الیہ مریب۔ جو حکم تم کو دیکر بھیجا گیا ہے ہم اس سے منکر ہیں اور جس امر کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو اس کی صداقت کے متعلق ہم سخت تذبذب و شک میں ہیں۔

اس کے جواب میں ان کے نبیوں نے کہا کہ:

کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارہ میں شک کرتے ہو! کیونکہ یہ پیغام ہمارا نہیں اس ذات تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس میں شک کرنا اس ذات کے متعلق شک کرنے کے مترادف ہے۔ یہ پیغام برحق ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں بلا رہا ہے کہ اس کے مطابق تم عمل کرو تو وہ تمہارے گناہ بخش دے۔

= فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ فاطر۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَطْرٌ مصدر (باب نصر وضرب) عدم کو پھاڑ کر وجود میں لانیوالا۔ نیست سے ہست کرنے والا۔ یا تو بدل ہے اللہ کا۔ یا اس کی صفت ہے۔ یعنی وہ اللہ جو فاطر السموٰت والارض ہے۔

= یُؤَخِّرَکُمْ۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ تاخیرٌ (تفعیل) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو مہلت دے۔

= اِنْ اَنْتُمْ میں اِنْ نافیہ ہے۔ استثناء سے قبل جو اِنْ اور مَا آتے وہ نافیہ ہوتا ہے۔

= سُلْطَانٍ مُّبِیْنٍ۔ موصوف صفت۔ روشن دلیل۔ بیّن ثبوت۔ واضح برہان۔ معجزہ۔

۱۴: ۱۱ = یَمُنُّ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَنٌّ۔ مصدر۔ (باب نصر) وہ احسان کرتا ہے

۱۴: ۱۲ = سُبُلَنَا۔ مضاف۔ مضاف الیہ۔ ہمارے راستے۔ ہماری راہیں۔ سَبِیْلٌ کی جمع۔

= ھَدٰنَا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ ھِدَایَۃٌ سے۔ ھَدٰنَا سُبُلَنَا۔ اس نے ہم کو حق کے راستے بتا دیئے۔

= لَنَصْبِرَنَّ۔ مضارع جمع متکلم لام تاکید و نون ثقیلہ۔ ہم ضرور ہی صبر کریں گے۔

= اٰذَیْتُمُوْنَا۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ تم نے ہم کو ایذا دی۔

۱۴: ۱۳ = لَتَعُوْدُنَّ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ بالام تاکید و نون ثقیلہ۔ تم کو ضرور بالضرور لوٹ آنا ہوگا (ہمارے مذہب میں) عَوْدٌ (باب نصر) سے جس کے معنی کسی شے سے پلٹنے کے بعد (خواہ

پلٹنا بذاتِ خود ہو یا بذریعہ قول یا بذریعہ عزم واراده) اس کی طرف پھرنے اور لوٹنے کے ہیں۔
= اَوْحٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب اس نے وحی بھیجی۔ اس نے حکم دیا۔ اس نے اشارہ دیا۔ اِیْحَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے۔
= لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ۔ لَنُهْلِكَنَّ۔ مضارع جمع متکلم۔ بالام تاکید و نون ثقیلہ۔ ہم ضرور تباہ کردیں گے ہلاک کردیں گے۔
۱۴:۱۴ = لَنُسْكِنَنَّكُمُ۔ مضارع جمع متکلم۔ بالام تاکید و نون ثقیلہ تاکید۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اِسْكَانٌ مصدر باب افعال۔ ہم تم کو یقیناً آباد کردیں گے۔ یا۔ آباد رکھیں گے۔
= وَعِیْدِ۔ اصل میں وَعِیْدِیْ تھا۔ میرا وعدۂ عذاب۔ میری طرف سے ڈراوا۔
۱۴: ۱۵ = اِسْتَفْتَحُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے فیصلہ مانگا۔ انہوں نے فتح چاہی۔ اِسْتِفْتَاحٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے جس کے معنی غلبہ یا فیصلہ طلب کرنے کے ہیں۔ فتح کے معنی غلبہ کی مثال نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ (۶۱: ۱۳) (تمہیں) خدا کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح عنقریب (ہوگی) اور فیصلہ کی مثال قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِیْمَانُهُمْ (۳۲: ۲۹) کہہ دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہ فیصلہ کے روز (یعنی روز قیامت) کافروں کو ان کا ایمان لانا ذرا بھی نفع نہ دے گا۔ یا۔ ربنا افتح بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ (۷: ۸۹) اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے۔
استفتحوا کا فاعل کون ہے۔ ضمیر کا مرجع انبیاء بھی ہو سکتے ہیں اور کفار بھی۔
پہلی صورت میں انبیاء نے کفار سے مایوس ہوکر فتح کی دعا کی۔ اور اللہ نے کفار کو نامراد کردیا۔
دوسری صورت میں کفار نے دعا مانگی کہ اگر یہ انبیاء سچے ہیں تو ہم پر عذاب نازل کر۔ چنانچہ عذاب آیا جس نے ہر سرکش کو نامراد کردیا۔
= خَابَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ خَیْبَةٌ سے (باب ضرب) وہ نامراد ہوا۔ وہ خراب ہوا۔ اس کا مطلب فوت ہوا۔ اَلْخَیْبَةُ کے معنی ناکام ہونے اور مقصد فوت ہوجانے کے ہیں۔
اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی (۲۰: ۶۱) اور جس نے افتراء کیا نامراد ہوگیا۔ یا فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ (۳: ۱۲۷) کہ وہ ناکام ہوکر واپس جائیں۔
= جَبَّارٍ۔ زبردست دباؤ والا۔ زور کرنے والا۔ سرکش۔ مجبور کرنے والا۔ خود اختیار۔ جَبْرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اَلْجَبْرُ کے اصل معنیٰ زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں۔ اس صورت میں یہ ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے وصف مدح ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان

ناجائز تعلق سے اپنے نقص کو چھپانے کی کوشش کرے یا کسی غیر حق بات کو زبردستی منوائے یا کروائے تو ایک مذموم صفت ہے اور اسی معنی میں آیہ ہذا میں اس کا استعمال ہوا ہے۔ یعنی زبردستی کرنیوالا سرکش۔

= عَنِیْدٍ۔ عناد رکھنے والا۔ مخالف۔ ضدی۔ جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنے والا۔ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع عُنُدٌ ہے (عَنَدَ (باب نصر وضرب) وَعَنِدَ (باب سَمِعَ) وعَنُدَ (باب کَرُمَ) حق کی مخالفت کرنا۔

۱۴: ۱۶ = مِنْ وَّرَائِهٖ جَهَنَّمُ۔ وَرَاءَ لغات اضداد میں سے ہے اس کے معنی جس طرح "پیچھے" کے ہیں "آگے" کے بھی آتے ہیں۔ یہاں بمعنی مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ (اس کے آگے ہے) یعنی ان کی اس دنیاوی نامرادی و ناکامی کے آگے آخرت میں جہنم ہوگا۔

= صَدِيْدٍ۔ پیپ۔ کچ لہو۔ جو اہل دوزخ کے جسموں میں سے بہیگی۔ یہ مَآءٍ کا عطف بیان ہے۔

۱۴: ۱۷ = يَتَجَرَّعُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَآءٍ صَدِيْدٍ ہے۔ تَجَرُّعٌ مصدر (بابِ تفعّل) وہ اس پانی کو گھونٹ گھونٹ کر پیئے گا۔ باب تفعّل کی خصوصیات میں تکلف ہے۔ یعنی پیاس کی شدت کے باعث وہ پینے پر مجبور بھی ہوگا لیکن اس بدبودار کھولتی ہوئی پیپ کو پیئے تو کیونکر۔ حلق سے اترے تو کیسے۔ ایک آدھ گھونٹ اور وہ بھی بڑی مشکل سے۔ جَرْعٌ مصدر (باب نصر و سمع) جُرْعَةٌ گھونٹ۔

= لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ۔ يَكَادُ۔ مضارع واحد مذکر غائب كَوْدٌ مصدر۔ قریب ہے۔ لَا يَكَادُ قریب نہ تھا كَادَ يَكَادُ اگرچہ افعال تامہ ہیں۔ لیکن استعمال میں ان کے بعد کوئی دوسرا فعل ضرور ہوتا ہے جس کے واقع ہونے کے قرب کو كَادَ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

يُسِيْغُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِسَاغَةٌ مصدر باب افعال ہٗ ضمیر مفعول اس کا مرجع مَآءٍ صَدِيْدٍ ہے۔ سَاغَ يَسِيْغُ (ضرب) سَيْغٌ سَوْغٌ مادہ۔ کے معنی ہیں شراب کا آسانی کے ساتھ حلق میں اتر جانا۔ باب افعال سے اَسَاغَ يُسِيْغُ کے معنی حلق سے نیچے اتارنے کے ہیں قرآن مجید میں ہے سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (۱۶: ۶۶) پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ۔ وہ اس کو (آسانی کے ساتھ حلق سے نیچے نہیں اتار سکیگا۔

= مِنْ كُلِّ مَكَانٍ۔ ای من جمیع الجهات۔ تمام اطراف سے، ہر سمت سے۔

= مَيِّتٍ۔ اسم صفت مجرور۔ مرنے والا۔ مردہ۔ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ اور (باایں ہمہ) وہ مریگا نہیں۔

= غَلِيْظٌ۔ غِلْظَةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ سخت۔ شدید۔ اس کی جمع غِلَاظٌ ہے

۱۴ : ۱۸ = کَرَمَادٍ ۔ کَ تشبیہ کے لئے رَمَادٍ ۔ راکھ ۔ خاکستر ۔ اسم ہے اس کی جمع اَرْمِدَةٌ ۔
= اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ ۔ اِشْتَدَّتْ ۔ ماضی ۔ واحد مؤنث غائب ۔ وہ سخت ہو گئی ۔
اِشْتِدَادٌ (اِفْتِعَالٌ) سے مصدر ۔ اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ ۔ جس کو ہوا تیزی سے اڑا لے گئی ۔
= عَاصِفٍ ۔ تیز و تند ہوا ۔ سخت جھونکا ۔ عَصْفٌ جس کے معنی تیز و تند ہوا چلنے اور آندھی آنے کے ہیں ۔ المفردات میں ہے رِیْحٌ عَاصِفٌ تند ہوا جو ہر چیز کو توڑ کر بھس کی طرح بنا دے ۔
عَصْفٌ کے معنی بھُس ہیں جیسے کَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۔ (۱۰۵ : ۵) جیسے کھایا ہوا بھُس ہو ۔
یَوْمٍ عَاصِفٍ آندھی کا دن ۔ عَاصِفٌ بمعنی مَعْصُوْفٌ ہے عَاصِفٌ کی جمع عَوَاصِفُ ہے
= لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ۔ ای لا یقدرون علی شیء مما کسبوا ۔ یعنی جو کچھ انہوں نے کمایا تھا اس میں سے انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہو گا ۔
= ذٰلِكَ ۔ یعنی ضیاع اعمال ۔
= ضَلٰلٍ ۔ گمراہی ۔ بھٹکنا ۔ راہ سے دور جا پڑنا ۔ کھو جانا ۔ ضائع ہو جانا ۔ گم ہو جانا ۔ ہلاک ہو جانا سیدھی راہ سے ہٹ جانا ۔ مغلوب ہو جانا ۔ یہاں ضلال بعید سے مراد راہِ حق سے بُعد یا ثواب سے محرومی ہے ۔ یعنی ان کے اعمال نیک تو ضائع ہو گئے اور وہ ثواب سے محروم رہے اور اعمال سوء کا عذاب بدستور رہا ۔ گویا نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہوئے ۔
۱۴ : ۲۱ = بَرَزُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ باب نصر بُرُوْزٌ سے ۔
وہ کھلم کھلا سامنے ہوئے ۔ یا سامنے آنا ۔ یہاں ماضی بمعنی مضارع مستقبل مستعمل ہے ۔ وہ کھلم کھلا (اللہ کے) سامنے آئیں گے (روز قیامت) قرآن مجید میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں بَرَزُوْا کے لئے ملاحظہ ہو ۳ : ۱۵۴ ۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کا مرجع جملہ مخلوق ہے ۔
= الضُّعَفٰٓؤُا ۔ اور الضعفآء میں محض رسم الخط کا فرق ہے ۔
الضُّعَفَاءُ سے مراد وہ ضعیف الرائے لوگ ہیں جو دوسروں کی رائے کا اتباع کرتے ہیں ۔ اور اسی طرح اَلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ضعفاء کو اپنا مطیع اور متبع بنایا تھا ۔ اور جنہوں نے ضعفاء کو گمراہ کیا اور اپنے نبیوں کی نصیحت کو سن کر اس کا اتباع کرنے سے روکے رکھا ۔
= مُغْنُوْنَ عَنَّا ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اصل میں مُغْنِیُوْنَ تھا ۔ اَغْنٰی یُغْنِیْ سے اسم فاعل واحد مُغْنِیْ ۔ اَغْنٰی عَنْ ۔ دور کرنا ۔ هٰذَا مَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا ۔ یہ تجھے کوئی فائدہ نہ دیگا ۔
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ۔ کیا تم ہٹا سکنے والے ہو

(یعنی کیا تم ہٹا سکتے ہو) ہم سے اللہ کے عذاب میں سے کوئی حصہ یعنی اس میں سے ہمارے حق میں کمی کرا سکتے ہو۔

= تَبَعًا۔ تابع۔ پیروی کرنے والے۔ تَابِعٌ کی جمع ہے۔ جیسے صَاحِبٌ کی جمع صَحَبٌ ہے اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا۔ ہم تمہارے تابع تھے۔ تمہارے پیروکار تھے۔

= اَجَزِعْنَا۔ اَ۔ ہمزہ استخبار ہے (کسی چیز کے متعلق کوئی خبر دریافت کرنا) اور دو چیزوں کے درمیان برابری ثابت کرنے کے لئے آیا ہے۔ بمعنی خواہ۔ جیسے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ (۲:۶) یکساں ہے ان کے حق میں خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔

جَزِعَ يَجْزَعُ (سَمِعَ) بے صبری کرنا۔ جَزِعْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم بے صبری کریں۔ بیقراری کریں۔ مضطرب ہوں۔ اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا۔ (برابر ہے ہمارے لئے) خواہ ہم بیقراری کریں یا صبر سے کام لیں۔

= مَحِيصٍ۔ ظرف مکان۔ مجرور۔ پناہ گاہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ حَيْصٌ سے۔ اسی سے ہے حَاصَ عَنِ الْحَقِّ۔ یعنی وہ حق سے اعراض کر کے سختی اور مصیبت کی طرف لوٹ گیا۔

مَحِيصٌ۔ مَغِيبٌ کے وزن پر مصدر میمی بھی ہو سکتا ہے۔

۱۴:۲۲ = لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ۔ جب معاملہ طے ہو چکے گا۔ یعنی جب (سب کی قسمت کا فیصلہ ہو چکیگا

= فَاَخْلَفْتُكُمْ۔ ماضی واحد متکلم۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں نے تم سے وعدہ خلافی کی اِخْلَافٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔

= لَا تَلُوْمُوْنِيْ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ اصل میں تَلُوْمُوْنَنِيْ تھا۔ نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ تم مجھے ملامت نہ کرو۔ تم مجھے الزام مت دو۔ لَوْمٌ سے باب نصر

= لُوْمُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ تم ملامت کرو۔

= مُصْرِخِكُمْ۔ اسم فاعل مضاف۔ كُمْ۔ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مضاف الیہ۔ صَرَخَ يَصْرُخُ باب نصر۔ چیخنا۔ فریاد کرنا۔ (فعل لازم)

صَرَخَ الْقَوْمُ۔ (فعل متعدی) بمعنی فریاد رسی کرنا۔ مدد کرنا۔ مُصْرِخٌ فریاد رسی کرنے والا۔ مددگار مَا اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ۔ میں تمہارا فریاد رس نہیں ہو سکتا۔ یعنی میں تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتا۔ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔

= كَفَرْتُ۔ میں انکار کرتا ہوں۔

= اَشْرَكْتُمُوْنِ۔ تم نے مجھے شریک بنایا۔ اس میں نون وقایہ ہے ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے

اَشْرَكْتُمُ۔ تم نے شریک بنایا۔ تم نے شرک کیا۔
= مِنْ قَبْلُ۔ ای فی الدنیا۔ اس سے قبل یعنی دنیا میں۔
= اَلِيْمٌ۔ دردناک۔ دکھ دینے والا۔ فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ۔
۱۴: ۲۳= تَحِيَّتُهُمْ۔ ان کی دعائے ملاقات۔ ان کی دعائے خیر۔ تَحِيَّةٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ تَحِيَّةٌ اصل میں اسم مصدر ہے۔ یہ لفظ بقائے دوام درازی عمر اور ثانوی اعتبار سے خیروبرکت اور استحکام کی دعا کے لئے استعمال ہوتا ہے تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا سے خوش آمدید کہیں گے۔ اور یہ معنیٰ بھی ہو سکتے ہیں کہ فرشتے ان کو سلامتی کی دعا سے خوش آمدید کہیں گے۔
۱۴: ۲۴= ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔ کلمہ طیبہ سے مراد ایمان و توحید ہے اس فقرہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(۱) كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔ یہ قولہ تعالیٰ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کی تفسیر ہے
(۲) مَثَلًا و كَلِمَةً طَيِّبَةً بوجہ ضرب کے مفعول ہونے کے منصوب ہیں اور کلام یوں ہے ضَرَبَ اللّٰهُ كَلِمَةً طَيِّبَةً مَثَلًا۔ بمعنی جَعَلَهَا مَثَلًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کو مثال کے طور پر بیان فرماتا ہے۔ كَلِمَةً طَيِّبَةً بوجہ موصوف وصفت ہونے کے ہم اعراب ہیں۔
(۳) اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کے لئے مثال بیان فرماتا ہے ای ضرب اللّٰهُ لكلمةٍ طيبةٍ مثلاً
(۴) كلمةً طيبةً کا نصب بوجہ مَثَلًا کے بدل ہونے کے ہے
(۵) كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ کا جر بوجہ ک حرف تشبیہ کے ہے۔ اور شجرة طيبة یہ کلمہ کی دوسری صفت ہے
(۶) كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ خبر ہے اور اس کا مبتدا محذوف ہے۔ یعنی کلام یوں ہے هِيَ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔
= اَصْلُهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی جڑ۔ جمع اُصُوْلٌ۔
= ثَابِتٌ۔ استوار۔ محکم۔ مضبوط۔ ثَبَاتٌ اور ثُبُوْتٌ سے اسم فاعل۔ واحد مذکر۔
= فَرْعُهَا۔ مضاف، مضاف الیہ۔ اس کی شاخ۔ جمع فُرُوْعٌ
۱۴: ۲۵= تُؤْتِيْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ ضمیر فاعل شَجَرَةٌ کی طرف راجع ہے وہ دیتی ہے۔ وہ لاتی ہے۔ یعنی وہ درخت دیتا ہے یا لاتا ہے۔
= اُكُلَهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اُكُلٌ۔ میوہ۔ پھل۔ خوراک۔ اَكَلَ يَاْكُلُ سے اُكْلٌ وَاُكُلٌ جو چیز کھائی جائے۔ اُسے اُكُلٌ کہتے ہیں۔ اُكُلَهَا۔ اس درخت کا پھل۔

= یَتَذَکَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ خوب سمجھ لیں۔ وہ نصیحت پکڑیں۔ تَذَکُّرٌ تفعّل مصدر۔

۱۴: ۲۶ = کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ۔ اس سے مراد کفر و شرک ہے۔

= اِجْتُثَّتْ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ اِجْتِثَاثٌ (افتعال) وہ جڑ سے اکھاڑ لی گئی۔ اس کو جڑ سے اکھاڑ لیا گیا۔

۱۴: ۲۷ = یُثَبِّتُ اللّٰہُ .... بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ ثبات بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اس قولِ ثابت (کلمہ طیبہ) کی برکت سے۔

۱۴: ۲۸ = بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا۔ ای بدلوا شکر نعمت اللّٰہ کفرًا۔ انہوں نے اللہ کی نعمت کا حقِ شکر کفرانِ نعمت سے بدل ڈالا۔

= اَحَلُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِحْلَالٌ سے۔ انہوں نے لا اتارا۔ اصل میں حَلٌّ کے معنی گرہ کشائی کے ہیں۔ اور حَلَلْتُ کے معنی کسی جگہ پر اترنے کے ہیں۔ اور فرد کش ہونا کے بھی آتے ہیں۔ اصل میں یہ ہے حَلُّ الْاَحْمَالِ عِنْدَ النُّزُوْلِ سے۔ جس کے معنی کسی جگہ اترنے کے لئے سامان کی رسیوں کی گرہیں کھول دینا کے ہیں۔ پھر محض اترنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ لہٰذا حَلَّ (باب نصر) حُلُوْلٌ کے معنی کسی جگہ اترنا کے ہیں۔ اسی سے ہے مَحِلَّۃٌ اترنے کی جگہ۔ حَلَّ (باب ضَرَبَ) سے کسی چیز کا حلال ہونا (حرام کی ضد) کے ہیں۔

= دَارَ الْبَوَارِ۔ تباہی و بربادی کا گھر۔ البوار۔ بَارَ یبور بورًا و بوارًا۔ (باب نصر) کے معنی کسی چیز کے بہت مندا پڑنے کے ہیں۔ اور چونکہ کسی چیز کی کساد بازاری اس کے فساد کا باعث ہوتی ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کَسَدَ حَتّٰی فَسَدَ اس لئے بَوَار۔ بمعنی ہلاکت استعمال ہونے لگا۔

اَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ۔ انہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں (یعنی دوزخ میں اپنی ناشکری کی وجہ سے) لا اُتارا

۱۴: ۲۹ جَھَنَّمَ۔ دَارَ الْبَوَارِ کا عطف بیان ہے دَارَ الْبَوَارِ کی وضاحت کے لئے آیا ہے

- -

= یَصْلَوْنَھَا۔ مضارع جمع مذکر غائب صَلْیٌ سے (باب سمع) وہ اس میں داخل ہوں گے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جہنم کے لئے ہے۔

۱۴: ۳۰ = اَنْدَادًا۔ مقابل۔ برابر۔ نِدٌّ کی جمع۔ نِدٌّ اس کو کہتے ہیں جو کسی کی ذات اور جوہر میں شریک ہو۔

= یُضِلُّوْا۔ ای یضلوا الناس۔ لوگوں کو گمراہ کریں۔ بھٹکائیں۔
= سَبِیْلِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔
= تَمَتَّعُوْا۔ امر۔ جمع مذکر حاضر (باب تفعّل) تَمَتُّعٌ سے تم فائدہ اٹھالو۔ تم برت لو۔ قرآن مجید میں دنیاوی ساز وسامان کے متعلق جہاں کہیں بھی تَمَتَّعُوْا آیا ہے تو اس سے تہدید (ڈرانا دھمکانا) مراد ہے۔
= مَصِیْرَکُمْ۔ مَصِیْر۔ اسم ظرف مکان۔ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مضاف الیہ۔ تمہارے لوٹنے کی جگہ۔ صَارَ یَصِیْرُ۔ (ضَرَبَ) سے مراد ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا ہے۔ اسی لئے مَصِیْرٌ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی چیز نقل وحرکت کے بعد پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔

۱۴: ۳۱ = یُقِیْمُوْا۔ مضارع منصوب اِقَامَۃٌ سے صیغہ جمع مذکر غائب وہ ٹھیک ٹھیک ادا کریں پابندی سے ادا کریں۔
= خِلٰلٌ۔ دوستی۔ باب مفاعلۃ سے مُخَالَّۃٌ مصدر نیز خُلَّۃٌ کی جمع بھی ہو سکتی ہے۔ جس کے معنیٰ دوستی کے ہیں۔ خَلِیْلٌ دوست۔ گہرا دوست

۱۴: ۳۳ = دَآئِبَیْنِ۔ پھرنے والے۔ ایک دستور پر چلنے والے۔ اسم فاعل تثنیہ مذکر۔ اَلدَّأْبُ کے معنی مسلسل چلنے کے ہیں۔ جیسے دَأَبَ فِی السَّیْرِ دَأْبًا۔ وہ مسلسل چلا۔ نیز دَأْبٌ کا لفظ عادت مستمرہ پر بھی بولا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ (۳: ۱۱) ان کا حال بھی فرعونیوں کا سا ہے یعنی ان کی سی عادت جس پر وہ ہمیشہ چلتے رہے ہیں۔
سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ۔ اس نے سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا کہ وہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔

۱۴: ۳۴ = اٰتٰـکُمْ۔ اس نے تم کو دیا۔ اٰتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءٌ (باب انعال) سے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔
= تَعُدُّوْا۔ عَدَّ یَعُدُّ (باب نصر) سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی اِنْ شرطیہ کے آنے سے گر گیا۔ اگر تم گننے لگو۔ اگر تم شمار کرنے لگو۔ عدد مادّہ
= لَا تُحْصُوْھَا۔ مضارع منفی مجزوم۔ جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی بوجہ لَا حذف ہو گیا ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ تم اس کو شمار نہ کر سکو گے۔ یعنی تم اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکو گے۔ اَحْصٰی یُحْصِیْ اِحْصَاءٌ۔ (انعال) سے مصدر۔ گننا۔ شمار کرنا۔ اصل میں یہ لفظ حَصًی سے مشتق ہے

جس کا معنی کنکریاں ہے۔ اور اس سے گنتا کا معنی اس لئے لیا گیا ہے کہ عرب لوگ گنتی میں کنکریاں استعمال کرتے تھے۔ جس طرح ہم انگلیوں پر گنتے ہیں۔

= ظَلُوْمٌ۔ نہایت ظلم کرنے والا۔ بڑا بے انصاف۔ نہایت ستمگار۔ ظُلْمٌ سے بروزن فَعُوْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

= کَفَّارٌ۔ صیغہ مبالغہ۔ زبردست کافر۔ بہت بڑا ناشکرا۔

۱۴: ۳۵ = هٰذَا الْبَلَدَ۔ البلد الحرام۔ مکہ معظمہ۔

= اٰمِنًا۔ امن والا۔ پرامن۔ اَمْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اَمِنَ یَاْمَنُ۔ (باب سمع) سے۔

= اُجْنُبْنِیْ۔ تو مجھ کو دور رکھ۔ تو مجھ کو بچا۔ جَنْبٌ سے باب نصر جس کے معنی دور رکھنے اور بچانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔

= بَنِیَّ۔ میرے بیٹوں کو۔ اصل میں بَنِیْنِیَ تھا۔ نون جمع ی متکلم کی طرف اضافت سے گر گیا۔ اور جمع کی ی اور متکلم کی ی مدغم ہوئیں۔

= اَنْ بمعنی کہ۔

۱۴: ۳۶ = اِنَّهُنَّ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل هُنَّ۔ ضمیر جمع مؤنث غائب بے شک ان (بتوں) نے۔

= رَبِّ۔ یَارَبِّ۔ اے میرے پروردگار۔

= اَضْلَلْنَ۔ اِضْلَالٌ (افعال) سے۔ ان مورتیوں نے گمراہ کیا۔ بہکایا۔ یہاں مراد بتوں سے ہے یعنی ان بتوں نے گمراہ کیا۔

= مَنْ عَصَانِیْ۔ جس نے میری نافرمانی کی۔ عَصٰی سے ماضی واحد مذکر غائب۔ نون وقایہ ی ضمیر متکلم کی۔

۱۴: ۳۷ = اَسْکَنْتُ۔ اِسْکَانٌ (افعال) سے ماضی واحد متکلم۔ میں نے بسایا۔ سکن مادہ۔

= ذُرِّیَّتِیْ۔ میری اولاد۔ ذُرِّیَّةٌ مضاف۔ ی ضمیر واحد متکلم۔ مضاف الیہ۔

= غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ۔ جس میں کوئی زراعت نہیں۔ جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں۔

= لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ۔ اس لئے کہ وہ نماز کی پابندی کریں۔

= اَفْئِدَةً۔ فُؤَادٌ کی جمع بمعنی دل۔ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ۔ ای افئدۃ من افئدۃ

النَّاسِ۔ لوگوں کے دلوں میں سے کچھ دل یعنی کچھ لوگ۔ مِنْ تبعیض کے لئے ہے۔
= تَهْوِىْ اِلَيْهِمْ۔ میں ضمیر هِمْ جمع مذکر غائب ذُرِّيَّتِىْ کی طرف راجع ہے۔
هَوٰى يَهْوِىْ (باب ضَرَبَ) هَوِىٌّ سے تَهْوِىْ مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ بمعنی وہ گرتی ہے۔ وہ گریگی۔ وہ پھینک دیتی ہے وہ پھینک دے گی۔
هَوِىٌّ کے معنی سرعت سے اوپر سے نیچے گرنے اور جلدی گذر جانے کے ہیں۔ اسی معنی میں ہے تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (۲۲: ۳۱) ہوا نے اس کو بڑی دور دراز جگہ پھینک دیا (باب سَمِعَ) سے هَوٰى يَهْوٰى هَوًى۔ بمعنی چاہنا۔ خواہش کرنا۔
جیسے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ (۵۳: ۲۳) یہ لوگ نرے اٹکل پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں۔
فراء نے تَهْوِىْ اِلَيْهِمْ کے معنی تُرِيْدُهُمْ بتایا ہے۔ وہ ان کا ارادہ کریں۔ وہ ان کو چاہیں۔ جیسا کہ بولتے ہیں رَاَيْتُ فُلَانًا يَهْوِىْ نَحْوَكَ میں نے فلاں کو تیرا ارادہ کرتے دیکھا فراء نے تَهْوِىْ اِلَيْهِمْ کے معنی تَسْرَعُ اِلَيْهِمْ کے بھی بتائے ہیں۔ یعنی ان کی طرف تیزی سے آئیں۔ ابن الانباری اس کے معنی تنحط الیھم و تنحدر و تنزل (وہ ان کی طرف فروکش ہوں۔ اتریں۔ نزول کریں) بیان کرتے ہیں۔ یہ ارباب لغت کا بیان ہے اور مفسرین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشتاق ہونے کے معنی کہتے ہیں۔ سدی مائل ہونے کے اور قتادہ تیزی سے روانہ ہونا بتاتے ہیں۔
تَهْوِىْ کی ضمیر فاعل اَفْئِدَةً کی طرف راجع ہے۔ پس فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىْ اِلَيْهِمْ کا ترجمہ ہوا۔ پس کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کرے
۱۴: ۳۸ = نُخْفِىْ۔ مضارع جمع متکلم (باب افعال) اِخْفَاءٌ مصدر۔ (جو) ہم چھپاتے ہیں۔ چھپا کر کرتے ہیں۔ چھپا کر رکھتے ہیں۔
= نُعْلِنُ۔ مضارع جمع متکلم۔ (باب افعال) اِعْلَانٌ مصدر ہم ظاہر کرتے ہیں۔
= وَهَبَ۔ ماضی۔ واحد مذکر غائب۔ وَهْبٌ۔ هِبَةٌ مصدر۔ (باب فتح) اس نے بخشا۔ وَهَّابٌ بہت عطا کرنے والا۔
= عَلَى الْكِبَرِ۔ بڑھاپے میں۔ باوجود بڑھاپے کے۔
= مِنْ ذُرِّيَّتِىْ۔ اى بعض ذُرِّيَّتِىْ۔ (میری اولاد میں سے بھی بعض کو) بعض اس واسطے کہا کہ ان کو منجانب اللہ علم تھا کہ آئندہ اولاد میں سے کافر بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ

نے فرمایاکہ میں تم کو (حضرت ابراہیم کو) لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ تو حضرت ابراہیم نے کہا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ (کیا میری نسل سے بھی) حکم ہوا۔ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ (۲:۱۲۴) کہا میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچتا۔

= تَقَبَّلْ ۔ امر ۔ واحد مذکر حاضر۔ تَقَبُّلٌ (تفعّل) سے (تو قبول کر)

= دُعَآءِ ۔ ای دُعَائِیْ ۔ میری دعا۔ (یعنی یہ دعا کہ مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند کردے) یا دعا سے مراد عبادت بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اے رب میں اور میری اولاد میں سے بعض جو عبادت کریں اسے شرف قبولیت عطا فرما۔

۱۴:۴۲ = لَا تَحْسَبَنَّ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر با نون ثقیلہ حِسْبَانٌ سے۔ تو خیال نہ کر، تو گمان نہ کر

= یُؤَخِّرُھُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ وہ ان کو مہلت دیتا ہے وہ ان کو مہلت دے رہا ہے۔ ڈھیل دے رہا ہے۔ ھُمْ ضمیر کا مرجع اَلظّٰلِمُوْنَ ہے۔

= تَشْخَصُ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھیگی۔ ضمیر فاعل الابصار کے لئے ہے وہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں گی۔ وہ دہشت کے سبب کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

اور جگہ آیا ہے شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (۲۱:۹۷) کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ شُخُوْصٌ مصدر۔ بمعنی آنکھوں کا کھلا رہنا۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔

۱۴:۴۳ = مُھْطِعِیْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر۔ مُھْطِعٌ واحد۔ اِھْطَاعٌ (افعال) مصدر۔ سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے۔ مُھْطِعٌ عاجزی اور ذلت سے نظر نہ اٹھانیوالا۔ بلانے والے کی طرف خاموش چلا جانیوالا۔ گردن دراز کرکے نظر جمائے تیزی سے چلنے والا۔

= مُقْنِعِیْ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مضاف۔ اصل میں مُقْنِعِیْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ نون گر گیا۔ اِقْنَاعٌ (افعال) سے مصدر قَنْعٌ مادہ۔

اٹھانے والے۔ اٹھائے ہوئے۔ اَقْنَعَ رَأْسَهٗ ۔ اس نے اپنے سر کو اونچا کیا۔ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِھِمْ ۔ اپنے سروں کو اوپر اٹھانیوالے۔

= لَا یَرْتَدُّ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ نہیں لوٹے گی۔ ضمیر فاعل کا مرجع طَرْفُھُمْ ہے۔ ان کی نگاہ۔ ان کی آنکھ۔ یعنی ان کی آنکھ جھپک تک نہ سکیگی۔

= ھَوَآءٌ ۔ اسم ۔ خالی۔ خوف کے سبب سمجھ سے خالی۔ اصل میں ھَوَآءٌ اس فضاء اور خلاء کو کہتے ہیں۔ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے لیکن محاورہ میں قلب کی صفت

واقع ہوتی ہے۔ اور جو ڈرپوک ہو جرأت مندنہ ہو۔ اس کو قَلْبٌ ھَوَاءٌ کہتے ہیں اَفْئِدَتُھُمْ ھَوَاءٌ۔ ان کے دل ہوا ہو رہے ہوں گے۔

اس آیۃ میں یوم حشر کی ہولناکی اور دہشت انگیزی کا منظر بیان ہوا ہے یعنی لوگ گردن آگے کو بڑھائے خوف وہراس سے ٹکٹکی لگائے دوڑے جارہے ہوں گے۔ سر اوپر کو شدتِ اضطراب سے اٹھے ہوئے ہوں گے۔ اور آنکھیں پتھرائی ہوں گی کہ پلکیں اوپر اٹھی ہوئی ہیں تو وہاں ہی جم کر رہ جائیگی۔ اور نیچے واپس نہ آسکیں گی۔ اور دل ہوا ہوئے جارہے ہوں گے۔ اور اس حالت میں لوگ موقفِ حساب کی طرف دوڑ رہے ہوں گے

۱۴: ۴۴ = اَنْذِرِ۔ امر۔ واحد مذکر حاضر۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو ڈرا۔ اِنْذَارٌ (اِفعال) سے مصدر۔

= يَوْمَ ۔ مفعول ثانی۔ اَلنَّاسَ۔ مفعول اوّل اَنْذِرْ کا۔ تو ڈرا لوگوں کو اس دن سے۔

= اَخِّرْنَا ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ توہم کو مہلت دے۔ تَاخِيْرٌ (تفعیل) سے۔

= اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ مدت قلیل اَجَلٍ مدت مقررہ۔

= نُجِبْ ۔ اَجَابَ يُجِيْبُ اِجَابَةٌ سے مضارع مجزوم جمع متکلم۔ ہم قبول کرلیں گے جواب دعا ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

= نَتَّبِعْ ۔ مضارع مجزوم جمع متکلم۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) سے ہم اتباع کریں گے۔ ہم پیروی کریں گے۔ جواب دعا ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

= اَوَلَمْ تَكُوْنُوْآ اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ۔ کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں اٹھایا کرتے تھے مِنْ قَبْلُ۔ قَبْلُ۔ بَعْدُ کی ضد ہے۔ بغیر اضافت کے آئے تو اس پر ضمہ ہوگا۔

= مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۔ جواب القسم۔ یعنی تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے ہم کو کوئی زوال نہیں ہے۔

زَالَ يَزُوْلُ زَوَالٌ (باب نصر) زَوَالٌ کا معنی کسی چیز کا اپنا صحیح رُخ چھوڑ کر ایک جانب مائل ہو جانا۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ زوال۔ سمت الراس سے جھک جانا۔ جیسے کہ سورج کا نقطۂ نصف النہار سے ڈھلنا۔ نقطۂ عروج سے نیچے آنا۔ دنیاوی جاہ وجلال یا مال ودولت کی حالت سے کم ہو جانا۔ نقطۃ الراس سے انحطاط۔

= مِنْ صلہ تاکید نفی کے لئے آیا ہے۔

۱۴/۲۵ = سَكَنْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم بستے رہے۔ تم آباد رہے۔
مَسٰكِنِ ۔ مَسْكَنٌ کی جمع ۔ اسم ظرف مکان ۔ ٹھہرنے اور رہنے کا مقام۔
= تَبَيَّنَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ واضح ہوگیا۔ وہ ظاہر ہوگیا۔ وہ کھل گیا۔ (یعنی ان کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کی روایات بھی تم کو پہنچی ہوں گی اور ان کے آثار سے تم نے مشاہدہ بھی کر لیا ہوگا)
= وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۔ اور ہم نے تم کو مثالیں بیان کیں ۔ یعنی کتب سماویہ میں ان واقعات کو مثال کے طور پر بیان کیا ۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تم بھی یہی نتیجہ پاؤ گے۔
۱۴:۴۶ = مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ ۔ انہوں نے اپنی چالیں چلیں ۔ اس میں ھُمْ ضمیر فاعل کا مرجع یا تو الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور جن کے مساکن میں تم آباد رہے ۔ یا اس کا مرجع کفار قریش ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھنیر چالیں چلیں ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۔ (۸: ۳۰) اور یاد کرو جب خفیہ تدبیریں کر رہے تھے آپ کے بارہ میں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا تاکہ آپ کو قید کر دیں یا آپ کو شہید کر دیں یا آپ کو جلاوطن کر دیں
لیکن صورت اول زیادہ صحیح ہے۔
= وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی یہ چالیں مخفی نہ تھیں سب کی سب اس کے علم میں تھیں ۔ یا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ان کے مکر کا توڑ تھا ۔ عندہٗ جزاء مکرھم والطالہ لہٗ ۔ (مظہری)
= تَزُوْلَ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے ۔ وہ اپنے مقام سے ہل جائے زَالَ يَزُوْلُ زَوَالٌ (باب نصر) سے۔
= اِنْ ۔ کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ اِنْ مخففہ ہے جو اِنَّ ثقیلہ سے مخفف ہو کر اِنْ بن گیا۔ اور یہ تحقیق اور ثبوت کے معنی دیتا ہے ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا: اور واقعی ان کی چالیں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں ۔ (۲) اِنْ نافیہ ہے اور لام تاکید نفی کے لئے آیا ہے ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا ۔ اور نہیں تھیں ان کی چالیں کہ ان سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں ۔
۱۴:۴۷ = لَا تَحْسَبَنَّ ۔ فعل نہی بلام تاکید و نون ثقیلہ ۔ واحد مذکر حاضر ۔ تو ہرگز خیال نہ کر ۔ تو ہرگز گمان نہ کر ۔ (یہ خطاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے)
لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ میں اللّٰہ مفعول اول ہے لَا تَحْسَبَنَّ کا اور مُخْلِفَ مفعول ثانی ہے ۔ جبکہ رُسُلَهٗ مُخْلِفَ کا مفعول اوّل ہے اور وَعْدَهٗ اس کا

مفعول ثانی ۔ گویا تقدیر کلام یوں ہے مخلف رسلہ وعدہٗ تو ہرگز خیال نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنیوالا ہے ۔ یعنی جو وعدے اس نے کئے ہیں وہ ضرور پورے کرے گا۔

وعدے ۔ مثلاً اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ۔(۴۰: ۵۱) بیشک ہم اپنے پیغمبروں کی مدد کرتے رہتے ہیں یا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۔(۵۸: ۲۱) اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر غالب آکر رہیں گے ۔

= عَزِیْزٌ ۔ غالب ۔ زبردست ۔ قوی ۔ گرامی قدر ۔ دشوار ۔ عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔

= ذُوا نْتِقَامٍ ۔ انتقام لینے والا ۔ بدلہ لینے والا ۔

۱۴: ۴۸ = یَوْمَ ۔ یا انتقام کا ظرف زمان ہے یعنی وہ انتقام اس روز لے گا جس روز کہ زمین بدل کر دوسری زمین کر دی جائے گی ۔ یا یہ اُذْکُرْ (محذوف کا مفعول ہے ۔ یاد کرو اس دن کو ۔

= تُبَدَّلُ ۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب ۔ تَبْدِیْلٌ (تفعیل) مصدر ۔ وہ بدل دی جائے گی ۔

= غَیْرَ الْاَرْضِ ایک دوسری زمین کی صورت میں ۔

= السَّمٰوٰتُ ۔ ای وتبدل السمٰوٰت غیر السَّمٰوٰتِ اور آسمان بدل کر دوسرے آسمان کر دیئے جائیں گے ۔

= وَبَرَزُوْا ۔ وہ کھلم کھلا خدا کے سامنے پیش ہوں گے (ملاحظہ ہو ۱۴: ۲۱)

= اَلْقَھَّارِ ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ ایسا زبردست غالب جس کے مقابلہ میں سب ذلیل ہوں ۔ قَھْرٌ ۔ مصدر ۔ جس کا معنی کسی پر غلبہ پاکر اُسے ذلیل کرنے کے ہیں ۔

۱۴: ۴۹ = مُقَرَّنِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر ۔ مُقَرَّنٌ واحد ۔ تَقْرِیْنٌ (تفعیل) مصدر ۔ اِقْتِرَانٌ کے معنی اِزْدِوَاجٌ کی طرح دو یا دو سے زیادہ چیزوں سے کسی معنی میں مجتمع ہونے کے ہیں قَرَنٌ اس رسی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ دو یا دو سے زیادہ اونٹوں کو باندھا جائے جیسے قَرَنْتُ البعیر مع البعیر ۔ میں نے اونٹ کو دوسرے اونٹ کے ساتھ ایک رسی سے باندھ دیا ۔

= قَرَّنْتُہٗ (تفعیل) میں مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ وہ آدمی جو دوسرے کا ہم عمر ہو یا بہادری یا دوسرے اوصاف میں کسی کا ہم پلہ ہو اسے اس کا قِرْنٌ کہتے ہیں ۔ اسی سے قَرِیْنٌ بمعنی ساتھی، ہم نشین ہے ۔

مُقَرَّنِیْنَ ۔ باہم کس کر مضبوطی سے باندھے گئے ۔ جکڑے ہوئے ۔

= اَصْفَادِ۔ زنجیریں۔ بیڑیاں۔ صَفَدٌ اور صَفَادٌ کی جمع
۱۴: ۵۰ = سَرَابِیْلُ۔ کرتے۔ پیراہن۔ قمیصیں۔ سِرْبَالٌ کی جمع۔
= قَطِرَانٍ۔ رال۔ تارکول۔ گندھک۔
= تَغْشٰی۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ ڈھانک لے گی۔ وہ ڈھانکے لیتی ہے۔ غَشْیٌ وَغِشَایَۃٌ (باب سمع) بمعنی ڈھانکنا۔ چھپانا۔
تَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النَّارُ۔ آگ ان کے چہروں کو چھپائے ہوئے ہوگی۔
۱۴: ۵۱ = لِیَجْزِیَ۔ تاکہ وہ بدلہ دے۔ (جزا دے) لام تعلیل یَجْزِیَ واحد مذکر غائب جَزٰی یَجْزِیْ (باب ضَرَبَ)
۱۴: ۵۲ = ھٰذَا۔ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ۔ یہ قرآن۔
= بَلٰغٌ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ بَلٰغًا۔ (باب نصر) مصدر۔ اَلْبُلُوْغُ۔ کے معنی مقصد اور منتہیٰ کے آخری حد تک پہنچنے کے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ مقصد کوئی مقام ہو یا زمانہ۔ یا اندازہ کئے ہوئے امور میں سے کوئی امر ہو۔ مگر کبھی محض قریب تک پہنچنے پر بھی بولا جاتا ہے گو انتہا تک نہ بھی پہنچا ہو۔ چنانچہ انتہا تک پہنچنے کے معنی میں قرآن مجید میں ہے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً (۴۶: ۱۵) یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے۔
بَلٰغٌ کے معنی کافی ہونے کے بھی آتا ہے مثلاً اِنَّ فِيْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ (۲۱: ۱۰۶) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (خدا کے حکموں کی) پوری پوری تبلیغ ہے۔
ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ۔ (آیۃ ہذا) یہ (قرآن) لوگوں کے نام (خدا کا) پیغام ہے۔
= وَلِيُنْذَرُوْا۔ معطوف ہے محذوف پر یعنی لِيُنْصَحُوْا وَلِيُنْذَرُوْا۔ تاکہ انہیں نصیحت کی جائے اور ان کو ڈرایا جائے۔
= بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع بَلٰغٌ ہے یعنی اس قرآن کے ذریعہ سے۔
= وَلِيَذَّكَّرَ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَذَكُّرٌ (تفعّل) مصدر اصل میں يَتَذَكَّرَ تھا۔ تَ کو ذ میں مدغم کیا گیا۔ تاکہ نصیحت حاصل کریں۔
= اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ صاحب عقل۔ اہل فہم۔ عقل و فہم والے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(۱۵) سُوْرَةُ الْحِجْرِ (۵۴)

۱۵: ۱ = تِلْكَ۔ اشارہ ہے ان آیات کی طرف جو اس سورۃ میں ہیں۔
= الْكِتٰبِ۔ مکمل کتاب۔ ایسی کتاب جو اپنی افادیت اور جامعیت کے اعتبار سے صحیح معنوں میں کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔
= قُرْاٰنٍ۔ کی تنکیر تعظیم کے لئے ہے۔ اٰیٰتُ قُرْاٰنٍ۔ یہ آیات الکتاب کی ہیں اور قرآن مبین کی
= مُّبِيْنٍ۔ صفت ہے قرآن کی۔ یعنی وہ قرآن جو اپنا مدعا صاف صاف ظاہر کرتا ہے جو الرُّشْد اور الغَیّ کو مُبَیَّن (واضح) طور پر بیان کرتا ہے۔

فارق بين الحق والباطل والحلال والحرام۔ جو حق اور باطل اور حلال و حرام میں فرق بیان کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رُبَمَا (۱۴)

اَلْحِجْر۱۵ النَّحْل۱۶

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

۲:۱۵ = رُبَمَا۔ رُبَّ و رُبَّةَ و رُبَّمَا و رُبَّتَمَا۔ حرف جر ہے۔ رُبَّمَا فتح وتشدید باء کے ساتھ یا رُبَمَا فتح باء بلا تشدید کے ساتھ ہر دو صورت میں مستعمل ہے سیاقِ کلام کے موافق تکثیر و تقلیل۔ یعنی "اکثر" اور "کبھی کبھی" کا فائدہ دیتا ہے

رُبَّ نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے جیسے رُبَّ جَاهِلٍ رَفَعَ۔ اور جب اس پر مَا کافہ داخل ہوجائے (کافہ یعنی سابق عامل کو عمل سے روکدینے والا) تو اس کا دخول فعل اور معرفہ پر جائز ہوتا ہے۔ جیسے رُبَّمَا الْخَلِيْلُ مُقْبِلٌ اور رُبَّمَا اَقْبَلَ الْخَلِيْلُ۔ اس صورت میں بیشتر اس کا دخول ایسے جملہ فعلیہ پر ہوتا ہے جس کا فعل ماضی ہو خواہ وہ لفظاً موجود ہو یا معناً۔ لیکن آیہ ہذا میں یہ فعل مستقبل پر داخل ہوا ہے لیکن مضارع پر اس کا دخول بہت کم واقع ہوتا ہے۔

رُبَمَا اگرچہ کلام عرب میں اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن قرآن مجید میں صرف اسی آیت میں آیا ہے۔

رُبَمَا۔ بمعنی کسی وقت۔ بہت وقت۔ کبھی کبھی۔ اکثر۔

= يَوَدُّ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ مَوَدَّةٌ مصدر۔ (باب سمع) وہ آرزو کرے گا۔ وہ آرزو کرتا ہے۔ پسند کریگا۔ یا پسند کریگا۔ ودد۔ مادہ

۳:۱۵ - ذَرْهُمْ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان کو چھوڑ دے تو ان کو رہنے دے۔

= يَاْكُلُوْا و يَتَمَتَّعُوْا۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر ہیں یا یہ بھی جائز ہے کہ ان سے پہلے لام مقدر ہو۔ يَتَمَتَّعُوْا۔ مضارع مجزوم۔ جمع مذکر غائب۔ مزے اڑالیں۔ عیش کرلیں۔

= يُلْهِهِمُ۔ مضارع مجزوم بوجہ متذکرہ بالا۔ واحد مذکر غائب۔ اَلْهٰى يُلْهِىْ اِلْهَاءٌ (افعال) هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ان کو بھلائے رکھے۔ ان کو غافل بنائے رکھے۔

= اَلْاَمَلُ۔ امید، توقع۔ اٰمَالٌ جمع۔ فاعل۔ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ۔ ان کی (جھوٹی) امید ان کو غافل بنائے رکھے۔

۴:۱۵ = مِنْ قَرْيَةٍ۔ اى قرية من القرى۔ بستیوں میں سے کسی بستی کو۔

= كِتَابٌ۔ ایک مقرر وقت۔ وقت جو لوح محفوظ پر مکتوب ہے

= مَعْلُوْمٌ۔ جو ہر وقت علم میں ہے۔ بھول چوک کی نذر نہیں ہوتا۔ کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہوجائے

وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْم یہ جملہ قَرْيَةٌ کا حال ہے یا جیساکہ صاحبِ کشاف نے لکھا ہے کہ یہ قَرْيَةٌ کی صفت ہے۔

۵/۱۵ مَا تَسْبِقُ ۔ مَا نفی کا ہے تَسْبِقُ ۔مضارع واحد مؤنث غائب سَبَقَ (ضَرَبَ) سے جس کے اصل معنیٰ چلنے میں مقدم ہونے کے ہیں مگر اس کا استعمال بطور مجاز واستعارہ مطلق بڑھنے اور سبقت کرنے کے لئے بھی ہوتا ہے مَا تَسْبِقُ وہ آگے نہیں نکل جاتی ہے گی۔ وہ آگے نہیں نکل سکتی اس کا فاعل اُمَّةٍ ہے۔

= مِنْ اُمَّةٍ ۔ ای امة من الامم قوموں میں سے کوئی قوم۔

= اَجَلَهَا ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اپنی تقدیر کی میعاد مقررہ۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب افراد قوم کی رعایت سے لائی گئی ہے۔ جس طرح کہ يَسْتَاْخِرُوْنَ میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے

= لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب (باب استفعال) وہ پیچھے نہیں رہ سکتے۔

۶:۱۵ = قَالُوْا ۔ اشارہ ہے کفار مکہ کی طرف

= الذِّكْرُ ۔ ذکر کے لفظی معنی تو نصیحت کے ہیں لیکن قرآنی اصطلاح میں قرآن ہی کا ایک نام ہے

۷:۱۵ = لَوْ مَا ۔ شرطیہ ہے حرف تحضیض (ابھارنا) ہے۔ حرف توبیخ ہے۔ کیوں نہیں۔

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ ۔ کیوں نہیں لے آتا تو ہم پر ملائکہ کو۔ (شہادت تصدیق کے لئے یا ان کے انکار پر عذاب کے لئے)

۸:۱۵ = مَا كَانُوْا ۔ کی ضمیر فاعل کا مرجع کفار و منکرین مکہ ہیں۔

= اِذًا ۔ تب ۔ اس وقت ۔ جواب وجزار کے لئے بھی آتا ہے۔ جواب ان کے سوال کا کہ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور جزاء شرطِ مقدر کی۔ تقدیر کلام یوں ہے:

و لو نزلنا الملئكة مَا كَانُوْا منظرین وما اخر عذابهم۔ اور اگر ہم فرشتے اتار دیں تو نہ ان کو مہلت دی جائے گی اور نہ ان کا عذاب ٹل سکے گا۔

= مُنْظَرِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ اِنْظَارٌ (افعال) مصدر۔ مہلت دیئے ہوئے۔ جن کو مہلت دی گئی ہو۔ منصوب بوجہ خبر كَانُوْا۔

۹:۱۵ = الذِّكْرُ ۔ آیت (۶) میں کافروں نے قرآن مجید کو الذکر تعریضاً اور استہزاءً کہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی لفظ کو دہرا کر فرمایا کہ یہ بے شک الذکر ہے یعنی یہ ایسی پند و نصائح سے پُر اور شرف وعزت بخشنے والی کتاب ہے کہ اس کے بعد کسی اور کتاب کو الذکر نہیں کہا جاسکتا۔

۱۰:۱۵ = قَدْ اَرْسَلْنَا ۔ کے بعد اس کا مفعول محذوف ہے۔ ای ولقد ارسلنا رسلاً ۔

ہم نے رسول بھیجے۔

= شِيَعِ ۔ شِيْعَةٌ کی جمع۔ فرقے۔ گروہ۔ شِيْعَةٌ۔ وہ فرقہ یا گروہ جو کسی بات پر باہم متفق ہو۔ اس کا اصل شِيَاعٌ ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جن کے ذریعے سے بڑی بڑی لکڑیوں کو آگ لگائی جاتی ہے۔ الشياع کے معنی منتشر ہونا اور تقویت دینا کے بھی ہیں۔ جیسے شَاعَ الخَبَرُ خبر پھیل گئی اور قوت پکڑ گئی۔ یا شَاعَ الْقَوْمُ قوم منتشر اور زیادہ ہو گئی۔ اسی سے اشاعۃ خبر کا پھیلانا ہے۔

گروہ کے معنی میں اور جگہ قرآن میں آیا ہے وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا (۲۸: ۴) وہاں کے باشندوں کو گروہ در گروہ کر رکھا تھا۔ قوم اور فرقہ کے معنوں میں بھی آیا ہے هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ۔ (۲۸: ۱۵) یہ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کا ہے اور یہ (دوسرا) اس کے دشمنوں میں سے ہے۔

یہاں شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ بمعنی پہلی قومیں۔

۱۵: ۱۱ = يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِهْزَاءٌ (استفعال) مصدر وہ ٹھٹھا کرتے ہیں كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ ماضی استمراری۔ وہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔

۱۵: ۱۲ = نَسْلُكُهٗ ۔ مضارع جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اس ضمیر کا مرجع الاستہزاء ہے جو يَسْتَهْزِءُوْنَ کا مصدر ہے۔ ہم (اس استہزا وتکذیب کو گنہگاروں کے دلوں میں) ڈال دیتے ہیں۔ السُّلُوْكُ (باب نصر) کے اصل معنی راستہ پر چلنے کے ہیں۔ جیسے لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا (۷۱: ۲۰) تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ راستوں پر چلو پھرو۔

یہ فعل متعدی بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ۔ (۷۴: ۴۲) تمہیں کس چیز نے دوزخ میں لا ڈالا۔

اسی سے ہے سَلَكْتُ الْخَيْطَ فِي الْاِبْرَةِ۔ میں نے سوئی میں دھاگہ ڈالا۔

۱۵: ۱۳ = لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الذکر (آیۃ ۹) ہے۔

= خَلَتْ ۔ خَلَا يَخْلُوْ (باب نصر) خُلُوٌّ سے ماضی۔ واحد مؤنث غائب۔ وہ گذر گئی۔ اَلْخَلَاءُ خالی جگہ۔ جہاں عمارت ومکان وغیرہ نہ ہو۔

اور اَلْخُلُوُّ کا لفظ زمان اور مکان دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ چونکہ زمانہ گذرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس لئے قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ۔ کے معنی ہوں گے۔ پہلوں کی یہی روش گذر چکی ہے، یعنی وہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ یہی ہوا۔

= سُنَّةٌ ۔ دستور۔ طریقہ جاریہ۔ رسم۔ اس کی جمع سُنَنٌ ہے۔

۱۵: ۱۴ = فَظَلُّوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ سے (باب فتح وسمع) الظِّلُّ سایہ یہ الضِّحُّ دھوپ کی ضد ہے ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ کے معنی دن میں کسی کام کو انجام دینے کے ہیں جس طرح بَاتَ یَبِیْتُ کا استعمال رات گذارنے کے لئے ہوتا ہے ایسے ہی ظَلَّ یَظَلُّ کا استعمال دن گذارنے کے لئے ہوتا ہے۔

یہ افعال ناقصہ میں سے ہے اور کسی کام کو دن کے وقت کرنے کے معنی میں آتا ہے کیونکہ دن کے وقت (از طلوع آفتاب تا غروب آفتاب) چیزوں کا سایہ موجود رہتا ہے۔

یہ صَارَ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن اس وقت دن کی تخصیص نہیں رہتی مثلاً لَظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ (۳۰: ۵۱) تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگ جائیں گے۔

فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۔ پھر وہ دن دہاڑے چڑھنے لگیں۔

= فِيْهِ ۔ ای فی ذٰلک الباب ۔ اس دروازہ میں۔

فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۔ لفظی ترجمہ یہ ہے اور وہ روز روشن میں اس میں چڑھتے لگیں ۔
اس میں ضمیر کا مرجع مشرکین و کفار ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اگر ان مشرکین کے لئے آسمان میں ایک دروازہ ہم کھول دیں اور وہ اس میں دن دھاڑے چڑھ جائیں اور عالم بالا کے عجائبات اپنی آنکھوں سے واضح طور پر دیکھ لیں تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۵: ۱۵ = لَقَالُوْا ۔ اس میں لام تاکید کے لئے ہے۔

= سُكِّرَتْ ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ سُكِرَ و سُكِّرَ۔ بینائی کا مدہم ہونا۔ سُكِّرَتْ عَيْنُهٗ ۔ اس کی آنکھ چندھیا گئی۔ سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا ہماری آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ ہماری آنکھیں بند کردی گئی ہیں ۔ ہماری آنکھوں کی بینائی بند کردی گئی ہے۔

= مَسْحُوْرُوْنَ ۔ اسم مفعول ۔ جمع مذکر۔ مَسْحُوْرٌ واحد۔ سِحْرٌ مصدر۔ وہ لوگ جن پر جادو کردیا گیا ہو۔

۱۵: ۱۶ = بُرُوْجًا ۔ بُرْجٌ کی جمع ہے برج کا لغوی معنی ہے ظاہر ہونا۔ اس سے عورت کے بناؤ سنگار کرکے نمائش و دکھاوے کو تَبَرُّجٌ کہتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (۳۳: ۳۳) اور جاہلیت قدیم کے مطابق اپنے کو دکھاتی مت پھرو۔
اسی لغوی کے معنی کی مناسبت سے اس کا اطلاق ان چیزوں پر ہونے لگا جو دور سے نمایاں ہوتی ہیں مثلاً قلعہ ۔ محل ۔ شاہراہ وغیرہ۔ اسی وجہ سے وہ بڑے بڑے ستارے جو دور سے نمایاں ہوتے ہیں اہل عرب بُرج کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں ۔ روح المعانی میں ہے المراد بالبروج الکواکب العظام بروج سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں بعض نے ان سے مراد وہ بارہ برج لئے ہیں جو مدار آفتاب کو

بارہ حصوں میں تقسیم کرنے سے بنتے ہیں ان میں سے ہر ایک حصہ کو برج کہتے ہیں اور علمائے ہیئت نے ہر ایک کا علیحدہ نام رکھا ہے مثلاً حمل ۔ ثور ۔ جوزا سرطان ۔ اسد ۔ سنبلہ ۔ میزان ۔ عقرب ۔ قوس ۔ جدی ۔ دلو ۔ حوت ۔

قرآن حکیم میں مضبوط قلعے ۔ محلات کے معنی میں آیا ہے ۔ وَلَوْ كُنْتُمْ فِىْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ (۴: ۷۸) خواہ تم بڑے بڑے محلوں میں رہو ۔

= زَيَّنّٰهَا ۔ زَيَّنَّا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ مفعول ہم نے اس کو مزین کیا ہم نے ان کو زینت دی ۔

۱۵: ۱۷ = رَجِيْمٍ ۔ الرِّجَامُ ۔ بمعنی پتھر ۔ اسی سے اَلرَّجْمُ ہے جس کے معنی سنگسار کرنے کے ہیں جیسے سنگسار کیا گیا ہو ۔ اسے مرجوم کہتے ہیں ۔ قرآن مجید میں ہے لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ (۲۶: ۱۱۶) کہ تم ضرور سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہوں گے ۔

رَجِيْمٌ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ یعنی مَرْجُوْمٌ ہے ملعون ۔ راندہ ۔ مردود ۔ قرآن مجید میں جہاں بھی آیا ہے شیطان کی صفت میں مستعمل ہے

۱۵: ۱۸ = اِسْتَرَقَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِسْتِرَاقٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے سرق مادہ ۔ اس نے چرایا ۔ اس نے چوری کی ۔

اِسْتَرَقَ السَّمْعَ اس نے چوری چھپے سن لیا ۔

= فَاَتْبَعَهٗ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۔ اس ضمیر کا مرجع مَنْ موصولہ ہے وہ اس کے پیچھے لگا ۔ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے ۔ وہ اس کا تعاقب کرتا ہے ۔

= شِهَابٌ ۔ الشِّهَابُ کے معنی بلند شعلہ کے ہیں ۔ خواہ وہ جلتی ہوئی آگ کا شعلہ ہو یا فضا میں کسی عارضہ کی وجہ سے پیدا ہو جائے ۔ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ایک روشن شعلہ ۔ روشنی کرنے والا انگارہ

شیطان کا آسمان کی باتیں سن لینا اور اس کے تعاقب میں شہاب مبین کے لگ جانے سے کیا مراد ہے اس کا جواب انسان کے موجودہ علم کی روشنی میں تسلی بخش طور پر دینا مشکل ہے ۔ بہرحال ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ قرآن کی ہر بات حقیقت اور صداقت پر مبنی ہے اس لئے اگر ہماری سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی تو یہ ہماری علمی کوتاہی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ وقت آجائے کہ ہم حقائق کائنات میں خاطر خواہ علمی دسترس حاصل کرلیں تو یہ عقدے جو اس وقت لاینحل دکھائی دیتے ہیں خود بخود کشا ہو جائیں ۔ مختلف تفاسیر میں اس کو مختلف طریقوں سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ لیکن موجودہ تنقیدی ذہن انہیں قبول کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے ۔

۱۵: ۱۹ = مَدَدْنٰهَا۔ مَدَدْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے پھیلایا۔ ہم نے پھیلا دیا۔
هَا ضمیر کا مرجع الارض ہے۔ اَلْمَدُّ کے اصل معنی (المبانی میں) کھینچنے کے ہیں اور بڑھانے کے ہیں۔ اسی سے عرصہ دراز کو مُدَّة کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (۲۵:۴۵) تو نے نہیں دیکھا کہ تیرا رب سائے کو کس طرح دراز کر کے پھیلا دیتا ہے۔
= اَلْقَيْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے ڈالا۔ اِلْقَاءٌ (افعال) سے۔
= فِيْهَا۔ ای فی الارض۔ اس میں یعنی زمین میں
= رَوَاسِيَ۔ رَاسِيَةٌ کی جمع۔ بوجھ۔ پہاڑ۔ رَسْوٌ مادہ۔ رَسَا الشَّئُ (باب نصر) کے معنی کسی چیز کے کسی جگہ پر ٹھہرنے اور استوار ہونے کے ہیں۔ اَرْسٰی (افعال) کے معنی ٹھہرانے اور استوار کر دینے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ۔ (۳۴ : ۱۳) اور بڑی بڑی بھاری دیگیں جو ایک جگہ جمی رہیں۔ رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ (۷۷ : ۲۷) اونچے اونچے پہاڑ۔
پہاڑوں کو بوجہ ان کے ثبات اور استواری کے رَوَاسِيَ کہا گیا ہے۔
= مَوْزُوْنٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ شَئٍ کی صفت ہے اَلْوَزْنُ (تولنا) کے معنی کسی چیز کی مقدار معلوم کرنے کے ہیں۔ عرف عام میں وزن اس مقدار خاص کو کہتے ہیں جو ترازو کے ذریعہ معین کی جائے جیسے قرآن مجید میں ہے وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط (۱۷:۳۵) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ اور اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ (۵۵:۹) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ لہٰذا موزون بمعنی اندازہ کی ہوئی۔ جانچی ہوئی۔ مناسب۔ اور وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَئٍ مَّوْزُوْنٍ ط.
کے معنی ہوئے: اور ہم نے اس میں ہر مناسب چیز اگائی
یا مَوْزُوْنٍ: مقدر بمقدار معین تقتضیہ حکمتہ۔ ایک مقررہ اندازہ کے مطابق جس کو اس کی حکمت متقاضی ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور اس میں ہم نے ہر ایک چیز ایک اندازے کے مطابق اگائی۔
۱۵: ۲۰ = مَعَايِشَ۔ مَعِيْشَةٌ کی جمع۔ سامان زندگانی۔ وسائل معاش۔ کھانے پینے کی چیزیں
= وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ۔ ای ولمن لستم لہ برازقین۔ یعنی اور ان کے لئے بھی ہم نے سامانِ زینت مہیا کیا ہے جنہیں تم روزی دینے والے نہیں۔ مثلاً جنگلی جانور۔ درندے۔ کیڑے مکوڑے یا سمندر میں بسنے والے جانور وغیرہ۔ یعنی ایسی مخلوق جو انسان کے ہاتھوں روزی حاصل نہیں کرتی
۱۵: ۲۱ = اِنْ۔ نافیہ ہے۔
= خَزَائِنُهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع شَئٍ ہے۔

اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَ نَا خَزَائِنُہٗ۔ نہیں کوئی چیز مگر ہمارے پاس اس کے خزانے (بھرے پڑے) ہیں۔
= مَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۔ہم اس چیز کو نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے کے مطابق
۱۵: ۲۲ = لَوَاقِحَ ۔ جمع ہے اس کی واحد لَاقِحٌ ہے ۔ لَقحٌ اور لَقَاحٌ لازم ہیں جیسے لَقِحَتِ النَّاقَۃُ (باب سمع) اونٹنی حاملہ ہوگئی ۔ یا لَقِحَتِ الشَّجَرَۃُ درخت بارآور ہوگیا ۔ اس لئے لَوَاقِحَ کا مطلب ہوا ۔ باردار ۔ وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے ہوئے بادل کو اٹھائے ہوئے ہوں
لَوَاقِحَ کا واحد صرف لَاقِحٌ ہے اور یہ جمع خلاف قیاس ہے اس کا مؤنث استعمال نہیں ہے
صرف لغات القرآن حصہ نجم عبد الدائم الجلالی میں اس کی مؤنث لَاقِحَۃٌ دی ہے مظہری میں بھی ہے اور لُقُوْحٌ کی جمع بھی بتایا گیا ہے۔
= فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ ۔ اَسْقَیْنَا اِسْقَاءٌ (افعال) سے ماضی جمع متکلم
کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ہٗ ضمیر مفعول ثانی واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَاءٌ ہے ۔ ہم نے وہ تم کو پلایا ۔ ہم نے وہ (بارش کا) پانی تمہیں پینے کے لئے دیا۔
= خٰزِنِیْنَ ۔ خزانہ کرنے والے ۔ جمع کرنے والے ۔ ذخیرہ کرنے والے خَزْنٌ سے باب نصر۔ بمعنی خزانہ میں جمع کرنا۔
۱۵: ۲۳ = نُحْیٖ ۔ مضارع جمع متکلم ہم زندہ کرتے ہیں (باب افعال) احیاءٌ سے ۔
= نُمِیْتُ ۔ مضارع جمع متکلم اِمَاتَۃٌ (افعال) سے مصدر ۔ مَوْتٌ مادّہ ۔ ہم مارتے ہیں ہم موت دیتے ہیں۔
= وَارِثُوْنَ ۔ وَرِثَ یَرِثُ وِرْثٌ فھو وَارِثٌ ۔ وارث ہونا یعنی کسی کے مرنے کے بعد اس کی چیز کا مالک ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ لفظ مجازًا بولا جاتا ہے کیونکہ وہ تو ہر شے کا حقیقی مالک ہے، اس نے اہل دنیا کو جو ملکیت دے رکھی ہے وہ مجازی ہے ایک وقت آئے گا کہ جب یہ مجازی ملکیت بھی ختم ہو جائے گی اور تمام وراثت مالک حقیقی کے پاس لوٹ جائے گی ۔
۱۵: ۲۴ = اَلْمُسْتَقْدِمِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ استقدام (استفعال) مصدر ۔ پہلے زمانہ میں گذرے ہوئے لوگ ۔ اگلے لوگ ۔ یا نیکیوں میں سبقت کرنے والے ۔ یا اسلام لانے میں اولیت حاصل کرنے والے۔
= مُسْتَاخِرِیْنَ پیچھے آنے والے ۔ بعد میں آنے والے ۔ نیکیوں میں پیچھے رہ جانے والے ۔ اسلام لانے میں تاخیر کرنے والے۔

۱۵ : ۲۵ = یحشرھم۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ ھم ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وہ ان کو اکٹھا کرے گا۔

۱۵ : ۲۶ = صلصال۔ صلصال (مادہ ص ل ل) کے اصل معنی کسی خشک چیز سے آواز آنے کے ہیں۔ جیسے صلّ المسمار۔ جس کے معنی میخ کو کسی چیز میں ٹھونکنے سے آواز پیدا ہونے کے ہیں اور کھنکنے والی خشک مٹی کو بھی صلصال کہتے ہیں۔ صلصال کے معنی سڑی ہوئی مٹی کے بھی ہیں اور یہ صلّ اللحم سے مشتق ہے جس کے معنی گوشت کے بدبودار ہوجانے کے ہیں صلصال۔ اصل میں صلّال ہے ایک لام کو ص سے بدل دیا گیا ہے۔ اور آیت کریمہ أإذا ضللنا فی الارض (۳۲ : ۱۰) کیا جب ہم زمین میں ملیا میٹ ہوجائیں گے۔ میں ایک قرأت صللنا بھی ہے یعنی جب ہم گل سڑ گئے

= حمإ۔ گارا۔ کیچڑ۔ الحمی سے حمأۃ مادہ۔ الحمأ سیاہ بدبودار مٹی۔ احمأتھا۔ میں نے اسے کیچڑ سے بھر دیا۔ اور جگہ قرآن میں ہے عین حمئۃ۔ سیاہ بدبودار کیچڑ والا چشمہ۔

= مسنون۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ سنّ مصدر۔ (باب نصر) متغیر۔ سڑا ہوا۔ سنت رسول رسول کا طریقہ۔ مسنون۔ سنت کے مطابق۔

صلصال من حمإ مسنون۔ کھنکھنے والی مٹی جو پہلے سڑی ہوئی بدبودار کیچڑ کی شکل میں تھی

علمار لغت نے لکھا ہے کہ مختلف حالتوں میں مٹی کے مختلف نام ہیں

(۱) پانی میں بھگونے سے پہلے تراب کہتے ہیں۔ جیسے اکفرت بالذی خلقک من تراب (۱۸ : ۳۷) کیا تو اس ذات سے انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔

(۲) پانی میں بھیگ جائے تو اسے طین (کیچڑ) کہتے ہیں۔ اِنا خلقنٰھم من طین لازب۔ (۳۷ : ۱۱) ہم نے ان کو چپکتے گارے سے پیدا کیا۔

(۳) جب کافی عرصہ بھیگی رہے یہاں تک کہ اس کی رنگت سیاہ ہوجائے تو اسے حمإ کہتے ہیں۔

(۴) جب اس سیاہ کیچڑ میں بدبو پیدا ہوجائے یا اسے کوئی اور صورت دی جائے تو اسے مسنون کہتے ہیں

(۵) اور جب سیاہ بدبودار کیچڑ خشک ہوجائے تو اُسے صلصال کہتے ہیں۔

(۶) جب خشک سیاہ۔ بدبودار کیچڑ آگ میں پکائی جائے تو اسے فخّار کہتے ہیں۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار (۵۵ : ۱۴) اس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

۱۵ : ۲۷ = اَلْجَآنَّ ۔ اَلْجَنُّ (باب نصر) کے اصل معنی کسی چیز کو حواس سے پوشیدہ کرنے کے ہیں ۔ جیسے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ (۶ : ۷۶) جب رات نے اس کو اپردہ تاریکی) سے چھپا دیا اسی معنی ہیں الجنان دل ۔ کیونکہ وہ حواس سے مستور رہتا ہے ۔ یا المِجنُّ المِجَنَّةُ الجُنَّةُ ۔ ڈھال کیونکہ اس سے انسان اپنے آپ کو بچاتا اور چھپاتا ہے ۔ اور اَلْجَنَّةُ باغ ۔ ایسا باغ جس کی زمین درختوں کی وجہ سے نظر نہ آتے ۔ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ (۱۸ : ۳۹) اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو کیوں نہ ..... اور جَنِيْنٌ (فعیل بمعنی مفعول) وہ بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہے کہ وہ حواس انسانی سے مستور ہے یا الجنین قبر (فعیل بمعنی فاعل) چھپانے والی ۔

تو گویا جن ایک ایسی مخلوق ہے جو انسانی نظروں سے پوشیدہ اور اوجھل ہے ۔

جَآنّ ، جِنّ کی جمع ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جس طرح ابوالبشر (سارے انسانوں کے باپ) کا نام آدم ہے اسی طرح اَبُوالْجِنّ (جنوں کے باپ کا نام) الجانّ ہے

بعض کے نزدیک اَلْجَآنّ اسم جنس ہے مراد ہے جنوں کی جنس جیسے الانسان ۔ انسانوں کی جنس کا نام ہے ۔ جن مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی جیسے قرآن مجید میں آیا ہے وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۔ (۷۲ : ۱۴) اور ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض ہم میں سے راہ حق سے مڑ جانیوالے ہیں یعنی کافر ۔

= السَّمُوْم ۔ اس کا مادہ س م م ہے السَّمُّ (بفتحہ سین وضمۂ آں) کے معنی تنگ سوراخ کے ہیں ۔ جیسے سوئی کا ناکہ یا کان اور ناک کا سوراخ ہوتا ہے ۔ اس کی جمع سُمُوْم آتی ہے ۔ قرآن مجید میں آیا ہے حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (۷ : ۴۰) یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ نکل جائے ۔

سَمَّ يَسُمُّ (باب نصر) کے معنی ہیں کسی چیز میں گھس جانا ۔ اسی سے السَّامَّةُ ہے یعنی وہ خاص لوگ جو ہر معاملہ میں گھس کر اس کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں ۔

اَلسَّمُّ زہر قاتل کو کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے لطفِ تاثیر سے بدن کے اندر سرایت کر جاتی ہے اور یہ اصل میں مصدر بمعنی فاعل ہے ۔

السَّمُوْم ۔ لُو ، گرم ہوا ۔ جو زہر کی طرح بدن کے اندر سرایت کر جاتی ہے ۔ جیسے وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (۵۲ : ۲۷) اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا ۔ السَّمُوْمُ الریح الحارۃ التی تقتل ۔ سخت گرم ہوا جو مار ڈالے دیتی ہو ۔ سَمُوْم بغیر دھوئیں کی آگ ۔ قیل السَّمُوْمُ

نارٌ لادخان لها۔ سموم وہ آگ ہے جس کا دھواں نہ ہو۔

نَارِ السَّمُوْمِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ یہ اضافۃ العام الی الخاص کی مثال ہے یا اضافۃ الموصوف الی الصفۃ کی۔ مراد اس سے النار المفرطۃ الحرارۃ ہے یعنی بہت ہی گرم آگ، (جو زہر کی طرح یا بادِ سموم کی طرح لطف تاثیر سے روئیں روئیں میں سرایت کر جائے) گویا نار السموم سے دو صفات نمایاں ہیں۔ ایک تو انتہائی گرمی کہ اس کے سبب سے منصف میں غضب و بیقراری کی سی حالت پائی جائے اور دوسرے غایت درجہ لطافت کہ اس کی وجہ سے وہ غیر مرئی ہو۔ اور یہی جنات کی عام صفتیں ہیں

۱۵:۲۹ = سَوَّيْتُهٗ ۔ سَوَّيْتُ۔ ماضی واحد متکلم۔ تَسْوِيَةٌ (تفعیل) سے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ میں نے اس کو پورا پورا بنا دیا۔ میں اس کو پورا پورا بنا دوں (ماضی بمعنی مستقبل) سوی مادہ

= نَفَخْتُ ۔ ماضی واحد متکلم نَفْخٌ سے (باب نصر) جب میں پھونک دوں۔ ماضی بمعنی مستقبل

= قَعُوْا ۔ امر جمع مذکر حاضر وقوعٌ مصدر (وَقْعٌ ثلاثی مجرد مثال واوی) باب فتح۔ وَقَعَ يَقَعُ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر قَعْ ہو گا۔

قاعدہ: اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیدیں گے جیسے وَهَبَ يَهَبُ سے هَبْ۔ (رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً) قَعْ امر واحد مذکر حاضر سے جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہوا قَعُوْا گر پڑو۔ یعنی تم بلا تاخیر سجدے میں گر پڑو۔

۱۵:۳۰ = اَجْمَعُوْنَ ۔ سب کے سب۔ تاکید کے لئے آیا ہے۔

۱۵:۳۱ = اَبٰى ۔ اس نے سختی سے انکار کیا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ الْاِبَاءُ کے معنی شدتِ امتناع یعنی سختی کے ساتھ انکار کرنے کے ہیں ہر اباء امتناع ہے ہر امتناع اباء نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ (۹:۳۲) اور خدا تعالیٰ اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں۔ یا اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ (۲:۳۴) اس نے سختی سے انکار کیا اور تکبر کیا۔ (باب ضرب و فتح)

۱۵:۳۳ = لَمْ اَكُنْ ۔ مضارع نفی جحد بلم۔ میں نہیں ہوں۔ میں ایسا نہیں۔ مجھے گوارا نہیں۔ میری شان کے شایان نہیں۔ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ ۔ میں ایسا نہیں کہ سجدہ کروں۔ لِاَسْجُدَ میں لام تاکید نفی کے لئے ہے۔

۱۵:۳۴ = مِنْهَا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب کا مرجع یا سماء ہے یا جَنَّةٌ ہے یا زمرۃ ملائکہ (محذوف) ہے۔

= رَجِيْمٌ ۔ مردود۔ راندہ ہوا۔ ملاحظہ ہو (۱۵:۱۷)

۱۵: ۳۶ = فَاَنْظِرْنِیْ ۔ فَا محذوف پر دلالت کرتا ہے ۔ تقدیر کلام یوں ہے ۔
اِذَا جعلتنی رجیمًا ملعونًا الیٰ یوم الدین فَاَنْظِرْنِیْ (جب تونے مجھے روزِ قیامت تک مردود و ملعون قرار دے ہی دیا ہے تو مجھے مہلت دیدے (یعنی مجھے زندہ رہنے دے)
اَنْظِرْنِیْ ۔ امر واحد مذکر حاضر ۔ نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔ تو مجھ کو مہلت دے ۔
اِنْظَارٌ (افعال) مصدر ۔
= یُبْعَثُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب بَعْثٌ سے ۔ وہ اٹھائے جائیں گے ۔ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ وہ دن جب آدم اور اس کی ذُرّیت قبروں سے اٹھائی جائے گی ۔ بَعَثَ کے معنی بھیجنے کے بھی آتے ہیں مثلاً وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ۔ (۱۶: ۳۶) اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ۔ یوم الدین ۔ یوم تبعثون ۔ یوم الوقت المعلوم سب سے مراد یوم قیامت ہے
۱۵: ۳۷ = اَلْمُنْظَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر المُنْظَرُ ۔ واحد ۔ مہلت یافتہ ۔ مہلت دیئے گئے
۱۵: ۳۹ = بِمَا ۔ بسبب اس کے ۔ بہ بدل اس چیز کے ۔
= اَغْوَیْتَنِیْ ۔ اَغْوَیْتَ ۔ ماضی واحد مذکر حاضر ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم تونے مجھے گمراہ کیا ۔ تونے مجھے بے راہ کردیا ۔ جب اغوار کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ۔ ایک گمراہی پر سزا دینا ۔ دوسرے بے راہ کرنا ۔ بھٹکانا ۔ علامہ قرطبی نے اغوار کے معنی مایوس کرنا اور ہلاک کرنا بھی کئے ہیں ۔
کسی کو ایسا حکم دینا جس کی نافرمانی اس کی گمراہی کا باعث بن جائے اس کو بھی اغوار کہا جاتا ہے ۔ اس صورت میں بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ کا معنی ہوگا ۔ بوجہ اس امر کے کہ تونے مجھے ایسا حکم دیا کہ اس کی نافرمانی میری بے راہ روی کا سبب بن گئی ۔
= لَاُزَیِّنَنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ ۔ واحد متکلم ۔ تزئین (تفعیل) سے میں ضرور آراستہ کروں گا ۔ مُزَیَّنْ کر کے دکھاؤں گا (برے کاموں کو)
= لَاُغْوِیَنَّھُمْ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا ۔
= اَجْمَعِیْنَ سارے کے سارے ۔ تاکید کے لئے آیا ہے ۔
۱۵: ۴۰ = اَلْمُخْلَصِیْنَ ۔ جو چن لئے گئے ہیں ۔ یعنی جنہیں تونے اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے چن لیا ۔ اسم مفعول جمع مذکر حاضر ۔
۱۵: ۴۱ = ھٰذَا ۔ اس کا مشارٌ الیہ اخلاص ہے ۔

= صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۔ صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ موصوف صفت ۔ عَلَيَّ بمعنی اِلَیَّ ۔ هٰذَا (الاخلاص) صِرَاطٌ عَلَيَّ (ای طریق فی الوصول اِلَیَّ مِنْ غیر ضلال) مُسْتَقِیْمٌ لاعوج فیہ اصلاً (مظہری)۔

یہی اخلاص (ریا، تکلف اور تصنّع سے کلیتہً اجتناب) میری طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے، اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ (بحوالہ ضیاء القرآن)

تفسیر خازن میں ہے۔ قال الحسنُ معناہُ ھذا صراط الیّ مستقیم یعنی میری طرف آنے کا سیدھا راستہ۔

۱۵: ۴۲ = اَلْغٰوِيْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر۔ غَوِیٌّ واحد۔ گمراہ۔ کج رو۔ بھٹک جانے والے

۱۵: ۴۳ = مَوْعِدُهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ مَوْعِدٌ اسم ظرف زمان و مکان۔ ان کے وعدہ کی جگہ۔ یا وقت ۔ یہاں اسم ظرف مکان ہے (جہنم)

۱۵: ۴۴ = لَهَا ۔ هَا ضمیر کا مرجع جہنم ہے۔

= سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۔ دوزخ کے سات طبقے ہیں۔ ہر ایک طبقہ کا ایک ایک دروازہ ہے ان سات طبقوں کے نام یہ ہیں ۔ جہنم۔ لظیٰ۔ الحطمۃ۔ السعیر۔ السقر۔ الجحیم۔ الہاویہ۔

= مِنْهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب غاوین دوزخیوں کی طرف راجع ہے جن کا ذکر آیات بالا (۴۲، ۴۳) میں اوپر آیا ہے اس صورت میں تقدیر کلام یوں ہے لِكُلِّ بَابٍ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ مِنْهُمْ ہر دروازہ کے لئے ان میں سے کا ایک مقسوم یعنی مخصوص حصہ یا گروہ ہو گا۔ اکثر مفسرین نے یہی صورت اختیار کی ہے۔ عبد اللہ یوسف علی نے هم کی ضمیر کا مرجع ابواب لیا ہے اور ترجمہ یوں کیا ہے اس جہنم کے سات دروازے ہیں ان دروازوں میں سے ہر ایک دروازے کے لئے جہنمیوں کا ایک خاص ٹولہ مختص ہے۔

۱۵: ۴۶ = اُدْخُلُوْهَا ۔ امر جمع مذکر حاضر۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب برلئے جَنّٰتٍ وعیونٍ ہے تم سب داخل ہو جاؤ اس میں۔ اس سے قبل قِیْلَ لَهُمْ محذوف ہے۔ کہنے والے فرشتگان ہوں گے۔ جو متقین کو خوش آمدید کہیں گے۔ یا یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے

= بِسَلٰمٍ ۔ سلامتی کے ساتھ ۔ سَلِمَ يَسْلَمُ کا مصدر جس کے معنی ہیں عیوب و آفات سے سلامت رہنا۔ ان سے چھٹکارا پانا اور بری ہو جانا۔

= اٰمِنِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اٰمِنٌ واحد۔ مطمئن ۔ بے خوف و خطر۔ بے کھٹک۔ امن میں

۱۵: ۴۷ = نَزَعْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ نَزْعٌ مصدر (باب فتح) سے ہم نکال دیں گے۔ نَزَعَ

النَّزْعُ کے معنی کسی چیز کو اس کی قرارگاہ سے کھینچنے کے ہیں جیسا کہ کمان کو درمیان سے کھینچا جاتا ہے اور کبھی یہ لفظ اعراض کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جان نکالنے کو بھی نزع کہتے ہیں۔ اسی طرح محبت یا عداوت کو دل سے نکالنے کو بھی نَزْعٌ کہتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ہذا میں ہے وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ۔ جو کینے ان کے دلوں میں ہوں گے ہم سب نکال دیں گے۔ کھینچنے اور چھیننے کے معنی میں بھی مستعمل ہے مثلاً وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳:۲۶) اور تو جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔ اور فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ (۴:۵۹) اگر تم جھگڑ پڑو کسی بات میں۔ یعنی تمہاری آپس میں کسی امر کے متعلق کھینچا تانی ہو جائے۔ اختلاف ہو جائے

= غِلٍّ۔ دلی کدورت۔ قلبی عداوت۔ کینہ۔ غَلَّ يَغِلُّ (باب ضَرَبَ) کسی کے متعلق دل میں کینہ رکھنا۔ غَلَّ يَغُلُّ (باب نصر) الغُلُوْلُ خیانت کرنا مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَّغُلَّ (۳:۱۶۱) اور کبھی نہیں ہو سکتا کہ پیغمبر خدا خیانت کرے۔

= إِخْوَانًا۔ بھائی بھائی۔ یعنی بھائیوں کی طرح۔ حال ہے هِمْ (فِي صُدُوْرِهِمْ) سے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔ اسی طرح عَلٰى سُرُرٍ اور مُتَقٰبِلِيْنَ بھی حال ہے یعنی وہ اس حالت میں وہاں ہوں گے۔ جیسے بھائی بھائی تختوں پر بیٹھے ہوئے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے۔

۱۵: ۴۸ = لَا يَمَسُّهُمْ مضارع منفی واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ نہیں پہنچے گا۔ نہیں چھوئے گا ان کو۔

= نَصَبٌ۔ کوفت۔ تھکن۔ مشقت۔ تکلیف۔

۱۵: ۴۹ = نَبِّئْ امر واحد مذکر حاضر۔ تَنْبِئَةٌ (تفعیل) سے۔ تو آگاہ کر دے۔

۱۵: ۵۲ = وَجِلُوْنَ۔ صفت مشبہ۔ جمع مذکر۔ وَجِلٌ واحد وَجَلٌ مصدر۔ (باب سمع) خوف زدہ۔ ڈرنیوالا۔ الْوَجَلُ کے معنی دل ہی دل میں خوف محسوس کرنے کے ہیں مَوْجِلٌ نشیبی گڑھا۔ خوف کی جگہ۔

یہاں إِنَّا (بیشک ہم) اور وَجِلُوْنَ جمع کے صیغے آئے ہیں۔ شاید حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ خوف کی کیفیت اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے بتا رہے تھے۔

۱۵: ۵۳ = لَا تَوْجَلْ۔ ای لا تخف۔ مت ڈر۔ مت خوف کھا۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر

= نُبَشِّرُكَ۔ مضارع جمع متکلم۔ بَشَّرَ يُبَشِّرُ تَبْشِيْرٌ (تفعیل) كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ ہم تجھ کو خوشخبری دیتے ہیں۔

۱۵: ۵۴۔ أَبَشَّرْتُمُوْنِيْ۔ بَشَّرْتُمْ ماضی بمعنی حال جمع مذکر حاضر۔ واؤ اشباع کی ہے لحرف میم مضموم

کی حرکت کو پوری طرح ادا کرنے کے لئے) ن وقایہ ہے اور ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ ہمزہ استفہامیہ ہے کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو۔

= عَلٰی ۔ یہاں بمعنی مَعَ کے ہے (یعنی باوجودیکہ) جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ (۱۳: ۶) بیشک تیرا پروردگار صاحب مغفرت ہے لوگوں کے لئے باوجود ان کی زیادتیوں کے۔

اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰٓی اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ ۔ کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو باوجودیکہ (درآں حالیکہ) مجھے بڑھاپا لاحق ہو چکا ہے۔

= بِمَ ۔ کس چیز کے ساتھ بِ حرفِ جر اور مَا استفہامیہ ہے۔ حرف جر کے آنے کی وجہ سے اس کے آخر سے الف حذف کر دیا گیا اور فتحہ کو اپنے حال پر باقی رکھا گیا ہے تاکہ مَا استفہامیہ اور مَا موصولہ میں امتیاز ہو سکے۔ کیونکہ مَا موصولہ میں الف کو حذف نہیں کیا جاتا۔

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۔ سو تم بشارت کس چیز کی دیتے ہو۔

۱۵: ۵۵ = الْقٰنِطِيْنَ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مذکر ۔ اَلْقَانِطُ واحد قُنُوْطٌ مصدر (باب ضرب وسمع) خیر سے ناامید ہونے والے۔

۱۵: ۵۶ = مَنْ يَّقْنَطُ ۔ استفہام انکاری ۔ کون ناامید ہوتا ہے۔ یعنی کوئی ناامید نہیں ہوتا۔ قَنِطَ يَقْنَطُ ۔ (باب سمع)

= الضَّآلُّوْنَ ۔ ضَآلٌّ کی جمع ہے ضَلٰلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے ۔ گمراہ ۔ بہکے ہوئے

۱۵: ۵۷ = خَطْبُكُمْ ۔ تمہاری مہم ۔ تمہارا کام ۔ تمہارا معاملہ ۔

= الْمُرْسَلُوْنَ ۔ اسم مفعول ۔ جمع مذکر ۔ بھیجے ہوئے ۔ فرستادہ

۱۵: ۵۸ = اُرْسِلْنَآ ۔ ماضی مجہول ۔ جمع متکلم ۔ ہم بھیجے گئے ہیں ۔

= اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۔ ای لِاِهلاك قوم مجرمين ۔ ہم مجرم قوم کی طرف (بھیجے گئے ہیں تاکہ ان کو ہلاک کر دیں)

۱۵: ۵۹ = اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۔ سوائے خاندان لوط کے ۔ اِلَّا ۔ حرف استثناء اٰلَ لُوْطٍ مستثنیٰ ۔ اگر مستثنیٰ منہ قوم مجرمین ہو تو استثناء منقطع ہے کیونکہ خاندانِ لوط مجرمین میں سے نہ تھا۔ اور اگر مستثنیٰ منہ قوم لیا جاوے تو استثناء متصل ہے کیونکہ قوم لوط میں آلِ لوط بھی شامل ہے۔

(یعنی سوائے خاندان لوط کے کہ ان کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔

= اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ ۔ اِنَّا بیشک ہم ۔ لام تاکید کے لئے ہے ۔

مُنَجُّوْ اسم فاعل جمع مذکر مُنَجِّیٌ واحد اصل میں مُنَجِّیُوْنَ تھا۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اور ی ثقل کی وجہ سے گر گئی۔ مُنَجُّوْ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کو بچانے والے۔ نجات دینے والے۔ مطلب یہ کہ ان کو ہم ضرور بچالیں گے۔

۱۵: ۶۰ = اِلَّا امْرَأَتَہٗ۔ سوائے اس کی بیوی کے۔ اس کا مستثنیٰ منہ آلَ لُوْطٍ (ضمیر ھم) ہے یعنی خاندانِ لوط کے سارے لوگوں کو ہم بچالیں گے سوائے اس کی بیوی کے۔

= قَدَّرْنَا۔ ماضی جمع متکلم تقدیر (تفعیل) مصدر۔ ہم نے طے کیا ہے۔

فرشتوں کا فعل کی نسبت اپنی طرف کرنا بدیں وجہ ہو سکتا ہے کہ قرب واختصاص کے بپیش نظر مصاحب اکثر مالک کے حکم کو جمع متکلم کے صیغہ سے ظاہر کرتے ہیں مثلاً بادشاہ کا سفیر جب یہ کہے کہ ہمارا یہ موقف ہے تو اس کا مطلب یہی لیا جائے گا کہ بادشاہ کا یہ موقف ہے۔ اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر رکھا ہے۔ یا اس کا مطلب ترجمہ یہ ہو سکتا ہے کہ بامرِ الٰہی ہم نے طے کیا ہے۔ اور اس قسم کی مثال سورۃ مریم میں ہے لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا (۱۹: ۱۹) تاکہ میں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا دوں

= الْغٰبِرِیْنَ۔ پیچھے رہ جانے والے۔ جس طرح قافلہ گذر جاتا ہے اور غبار پیچھے رہ جاتا ہے (حضرت لوط کو جھوٹا سمجھنے والے کافر شہر سدوم میں باقی رہے اور خدا کے نبی اپنے ساتھیوں کو (آل لوط کو) لے کر شہر سے نکل گئے۔ پیچھے رہ جانے والے مورد عذاب الٰہی ہوئے اور تباہ ہو گئے۔ حضرت لوط کی بیوی بھی ان پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی اور ان کے ساتھ ہلاک ہو گئی۔

قَدَّرْنَا اِنَّھَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ۔ ہم نے طے کر رکھا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی

۱۵: ۶۲ = مُنْکَرُوْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ نا آشنا۔ اجنبی۔ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ۔ اجنبی لوگ یا ایسے لوگ جن سے شر کا خوف ہو

۱۵: ۶۳ = بَلْ۔ بلکہ۔ بَلْ یہ لفظ اضراب کے لئے آتا ہے یعنی پہلی بات کی تکذیب اور اگلی بات کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ قَالُوْا بَلْ۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں (یعنی ہم اجنبی نہیں یا کسی شر سے نہیں آئے ہیں بلکہ ......

= یَمْتَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِمْتِرَاءٌ (افتعال) وہ شک کرتے ہیں وہ متردد ہیں۔ مَرْیٌ مادہ ہے

۱۵: ۶۴ = بِالْحَقِّ۔ ان کافروں کے لئے یقینی عذاب۔ اَتَیْنٰکَ بِالْحَقِّ۔ ہم تیرے پاس ایک اٹل حقیقت لے کر آئے ہیں (یعنی ان کافروں کے لئے یقینی عذاب ہے

۱۵: ۶۵ = فَاَسْرِ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ اَسْرِ بِ تورات کو لے کر چل۔ سَرٰی یَسْرِیْ (ضرب)

اور اَسْرٰی یُسْرِیْ (افعال) سَرْیَۃٌ وسُرْیَۃٌ و سِرَایَۃٌ رات کو سفر کرنا۔ اور سَرٰی ب واَسْرٰی بِ۔ رات کو لے کر چلنا۔ فَاَسْرِ بِاَھْلِكَ سو رات کو اپنے گھر والوں کو لے کر چل دیں۔

= بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ۔ رات کے کسی حصہ میں۔ رات کا آخری حصہ۔ رات کا سب سے تاریک حصہ

= اِتَّبِعْ۔ تو پیروی کر۔ تو پیچھے پیچھے چل۔ تو اتباع کر۔ امر واحد مذکر حاضر۔

= اَدْبَارَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے ادبار۔ اَدْبَارٌ دُبُرٌ کی جمع ہے اَدْبَارَھُمْ ان کی پیٹھیں۔ ان کے پیچھے۔

= لَا یَلْتَفِتْ فعل نہی واحد مذکر غائب اِلْتِفَاتٌ (افتعال) سے لَفْتٌ مادہ۔ پھیرنا۔ موڑنا لَا یَلْتَفِتْ اَحَدٌ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ ثلاثی مجرد سے باب ضرب سے آتا ہے جیسے اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا (۱۰:۷۸) کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ (جس راہ پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے رہے ہیں اس سے) ہم کو پھیر دو۔

= اِمْضُوْا۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ مَضٰی یَمْضِیْ (ضَرَبَ) مُضِیٌّ۔ مصدر۔ تم چلے جاؤ۔

= حَیْثُ۔ جہاں۔ جس جگہ

= تُؤْمَرُوْنَ۔ مضارع مجہول، جمع مذکر حاضر۔ (جہاں کا) تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

۱۵: ۶۶ = قَضَیْنَا۔ ماضی جمع متکلم قَضَاءٌ مصدر۔ ہم نے بذریعہ وحی (اس کو) آگاہ کر دیا۔

= ذٰلِكَ الْاَمْرَ۔ اس امر سے۔ ہم نے یہ فیصلہ اس کو بھیج دیا۔

اَلْقَضَاءُ کے معنی قولاً یا فعلاً کسی کام کا فیصلہ کر دینے کے ہیں۔

قَضٰی اِلٰی۔ قطعی طور پر اطلاع دینا۔

= دَابِرَ۔ جڑ۔ بیخ۔ بنیاد۔ پچھاڑی۔ پیچھا۔ دُبُوْرٌ سے جس کے معنی پشت پھیرنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔

= مُصْبِحِیْنَ۔ اسم فاعل۔ صبح کرنے والے۔ صبح کرتے کرتے۔ صبح ہوتے ہی۔

ھٰٓؤُلَآءِ سے حال ہے

۱۵: ۶۷ = یَسْتَبْشِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِبْشَارٌ (استفعال) خوشیاں مناتے خوش خوش

۱۵: ۶۸ = ضَیْفِیْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میرے مہمان۔ ضَیْفٌ اصل میں ضَافَ یَضِیْفُ کا مصدر ہے جس کے معنی کسی شخص کے پاس مہمان بن کر آنے کے ہیں۔ پھر مہمان ہی کو یہ نام دیا گیا۔ یہ واحد۔ تثنیہ۔ جمع کے لئے یکساں آتا ہے۔ اگرچہ کبھی اس کی جمع ضُیُوْفٌ

اور اَضْیَافٌ بھی آئی ہے۔ جیسے شعر ہے:۔

یَا ضَیْفَنَا لَوْ زُرْتَنَا لَوَجَدْتَنَا ۔ نَحْنُ الضُّیُوْفُ وَاَنْتَ رَبُّ الْمَنْزِلِ

= لَا تَفْضَحُوْنِ ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ نون وقایہ ی ضمیر متکلم کی محذوف ہے فَضَحَ یَفْضَحُ (فتح) سے تم مجھے رسوامت کرو" میری فضیحت مت کرو۔

۱۵:۶۹ = لَا تُخْزُوْنِ ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے اِخْزَاءٌ (افعال) مصدر ۔ خِزْیٌ مادّہ ۔تم مجھے رسوا مت کرو۔

۱۵:۷۰ = اَوَلَمْ نَنْهَكَ ۔ الف استفہام انکاری کے لئے اور واو لبعض کے نزدیک عبارت مقدرہ پر عطف کے لئے ہے ۔ ای لم نتقدم الیك ولم ننهك عن ذٰلِكَ ۔کیاہم تمہیں پہلے نہیں کہہ چکے اور تمہیں اس سے منع کر چکے ۔ لَمْ نَنْهَكَ مضارع نفی جحد بلم جمع متکلم۔ نَهٰی یَنْهٰی (فتح) سے ۔ کیاہم نے تجھے منع نہیں کیا تھا۔

= عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۔ لوگوں سے یعنی دوسرے لوگوں کے پناہ دینے سے ۔ دوسرے لوگوں کی مدافعت کرنے سے۔ ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان حائل ہونے سے ۔

۱۵:۷۲ لَعَمْرُكَ ۔ ل قسم کے لئے ہے ۔عَمْرُكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیری جان کی قسم۔ تیری زندگی کی قسم۔

عَمْر و عُمُر ہم معنی لفظ ہیں لیکن قسم میں یہ اکثر مفتوح استعمال ہوتا ہے کیونکہ سہل الادا ہے

= سَكْرَتِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی مستی ۔ ان کا نشہ ۔ ان کی مدہوشی ۔

= یَعْمَهُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب عَمَهٌ مصدر (باب فتح و سمع) سرگردانی ۔گمراہی میں حیرانی ۔ وہ سرگرداں پھرتے ہیں ۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۔ تیری جان کی قسم یہ لوگ اپنی طاقت کے نشے میں سرگرداں مست ہیں اور بہکے بہکے پھر رہے ہیں ۔

(اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) مدارک التنزیل میں ہے کہ یہ خطاب فرشتوں کا حضرت لوط علیہ السلام سے تھا۔ لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خطاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

= اَلصَّیْحَةُ ۔ صَاحَ یَصِیْحُ (ضرب) کا مصدر ہے بمعنی آواز بلند کرنا۔ دراصل یہ صَیْحٌ کے معنی آواز پھاڑنا کے ہیں اور یہ اِنْصَاحَ الثَّوْبُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں کپڑا پھٹ گیا اور اس سے آواز نکلی۔ یہاں الصیحۃ بطور حاصل مصدر استعمال ہوا ہے ۔ بلند آواز۔ چیخ۔ ہولناک آواز

چنگھاڑ۔ چونکہ زور کی آواز سے آدمی گھبرا اٹھتا ہے اس لئے بمعنی گھبراہٹ اور عذاب کے بھی استعمال ہوتا ہے۔

آیۃ ہذا میں بمعنی چنگھاڑ۔ سخت کڑک۔ ہولناک آواز۔ آیا ہے

= مُشْرِقِيْنَ۔ یہ اَخَذَتْهُمُ میں ضمیر هُمْ کا حال ہے۔ یعنی ان کو ایک ہولناک چنگھاڑ نے آلیا جبکہ وہ دن میں داخل ہو ہی رہے تھے۔ یعنی جبکہ سورج نکل ہی رہا تھا۔

۱۵: ۷۴ = عَالِيَهَا۔ عَالِیْ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ بلند۔ عُلُوٌّ سے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع قُرٰی قوم لوط۔ قوم لوط کی بستیاں۔

= سَافِلَهَا۔ سَافِلٌ سُفُوْلٌ سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔

= فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ ہم نے ان بستیوں کو تہ وبالا کر دیا۔

= سِجِّيْلٍ۔ کنکر۔ کنکریلے پتھر۔

۱۵: ۷۵ = مُتَوَسِّمِيْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ اَلْمُتَوَسِّمُ واحد تَوَسُّمٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ اہل فراست۔ علامات سے اندازہ کرنے والے۔ نتیجے اخذ کرتے ہیں۔ اَلْوَسْمُ (باب ضَرَبَ) کے معنی داغ اور نشان لگانے کے ہیں اور سِمَةٌ علامت اور نشان کو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ (۶۸: ۱۶) ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

۱۵: ۷۶ = مُقِيْمٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ قائم رہنے والا۔ دوامی۔ سَبِيْلٌ مُّقِيْمٌ ایسا راستہ جہاں بہت آمدورفت ہو۔

= اِنَّهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب قوم لوط کی بستیوں کے لئے ہے یہ سدوم اور عمورہ کے برباد شدہ شہر بحر لوط یا بحیرہ مردار کے جنوب مشرقی کنارے واقع تھے اور حجاز سے شام جاتے ہوئے یا عراق سے مصر جاتے ہوئے ان کی بربادیوں کے نشان آج بھی پائے جاتے ہیں۔

۱۵: ۷۸ = اِنْ۔ اِنَّ کا مخفف ہے

= اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ۔ اَيْكَةٌ۔ بن۔ جنگل۔ گھنا جنگل۔ درختوں کا جھنڈ۔ جنگل کے بسنے والے یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی۔

۱۵: ۷۹ = اِنْتَقَمْنَا۔ ماضی۔ جمع متکلم۔ ہم نے انتقام لیا۔ ہم نے سزا دی۔

نَقِمَ۔ (ضَرَبَ۔ سَمِعَ) مِنْ۔ سزا دینا۔ وَنَقَمَ الْاَمْرُ عَلٰى فُلَانٍ وَمِنْ فُلَانٍ

فُلَانٍ۔ ملامت کرنا۔ عیب لگانا۔ مکروہ جاننا۔ جیسے وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ (۸۵:۸) ان کو مومنوں کی یہی بات بُری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے
اِنْتَقَمَ...... مِنْ۔ سزا دینا۔ بدلہ دینا۔ انتقام لینا (افتعال)
= اِنَّهُمَا۔ میں ضمیر تثنیہ مؤنث۔ قوم لوط اور اصحاب الایکہ (کی بستیوں) کی طرف راجع ہے۔ ہر دو قوم کی بستیاں یا ہر دو قومیں امام مبین پر واقع ہیں
= اِمَامٌ۔ الامام اس کو کہتے ہیں کہ جس کی اقتدار کی جاوے۔ ای من یؤتمّ به (جس کا قصد کیا جاوے)، چونکہ مقتدا اور رہنما کا قصد کیا جاتا ہے اس لئے اس کو امام کہتے ہیں جس کی پیروی کی جائے خواہ وہ انسان ہو یا اس کا قول وفعل ہو یا کتاب ہو۔ خواہ وہ شخص جس کی پیروی کی جائے حق پر ہو یا باطل پر ہو۔ چونکہ راستہ کا بھی قصد کیا جاتا ہے اسے بھی امام کہتے ہیں۔ اس کی جمع ائمۃ (افعالٌ سے افعلۃٌ) ہے
بِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔ موصوف صفت۔ کھلے راستہ پر۔ شاہراہ۔
۱۵:۸۰ = اَصْحٰبُ الْحِجْرِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ حجر والے۔ حجر کے رہنے والے۔ تمام مفسرین کے نزدیک اور مؤرخین کے نزدیک اصحاب حجر سے مراد قوم ثمود ہے۔ لیکن مولانا سید سلیمان ندویؒ کی تحقیق کے مطابق یہ قوم ثمود نہیں ہے بلکہ وہ نبطی ہیں جنہوں نے حجر کو اپنا مرکز قرار دیا تھا۔ اگرچہ قوم ثمود کا دار السلطنت بھی یہی شہر تھا۔ یہ شہر اس وادی میں ہے جو حجاز اور شام کے درمیان واقع ہے۔
۱۵:۸۱ = مُعْرِضِيْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ اعراض کرنے والے۔ رُخ پھیر لینے والے۔ منہ موڑنے والے۔
۱۵:۸۲ = يَنْحِتُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ۔ ماضی استمراری۔ وہ تراشتے تھے۔ وہ تراش کر بنایا کرتے تھے۔ نَحْتٌ سے۔ (باب ضرب) كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا۔ وہ پہاڑوں کو تراش گھر بنایا کرتے تھے۔
= اٰمِنِيْنَ۔ اٰمِنٌ کی جمع ہے۔ بے خوف۔ مطمئن۔ دلجمعی۔ يَنْحِتُوْنَ سے حال ہے یعنی درآں حالیکہ وہ اپنے آپ کو بے خوف و مطمئن محسوس کرتے تھے۔ (اس امر کی دلجمعی محسوس کرتے تھے کہ پہاڑوں میں ان کے مکانات چوری چکاری۔ اعداء۔ عذاب الٰہی سے ان کو بچائے رکھیں گے)
۱۵:۸۳ = الصَّيْحَةُ۔ ملاحظہ ہو۔ ۱۵:۷۳
۱۵:۸۵ = اِصْفَحْ۔ صَفْحٌ سے امر واحد مذکر حاضر۔ تو درگذر کر۔ تو کنارہ کشی کر (باب فتح)

الصفح الجمیل ۔ ایسی کنارہ کشی ، ایسا در گذر کہ اس میں غم وتردّد یا شکوہ شکایت نہ ہو۔

۱۵: ۸۷ = مَثَانِیَ ۔ جمع منصوب ۔ نکرہ ۔ مَثْنٰی واحد ثِنْیٌ یا ثَنَاءٌ مصدر ثِنْیٌ کا معنی دوہرا کرنا ۔ تکرار کرنا اعادہ کرنا ۔ چھانٹ لینا ۔ اور ثَنَاء کا معنی بار بار کسی کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا ۔

یہ مَثَانِیَ اس لئے ہے کہ نماز میں بار بار اس کی تکرار کی جاتی ہے یا یہ مَثَانِیَ اس لئے کہ اللہ کی ذات وصفات اور اسماء حسنیٰ کی ثناء ہے اور یہ ثناء بار بار دہرائی جاتی ہے

سبعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ بار بار دوہرائی جانے والی آیات میں سے سات ۔

اکثریت کی رائے ہے کہ اس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے جس کی سات آیات ہیں اور اس کی تلاوت نہ صرف بہ تکرار ہر نماز میں ہر رکعت میں کی جاتی ہے بلکہ اس کے علاوہ بھی اکثر بطور ورد و دعا پڑھی جاتی ہے

۱۵: ۸۸ = لَا تَمُدَّنَّ ۔ فعل نہی با نون ثقیلہ واحد مذکر حاضر ۔ تو لمبا نہ کر ۔ تو نظر نہ اٹھا ۔ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ تو ہرگز آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ ۔ مَدَّ یَمُدُّ (باب نصر) اَلْمَدُّ سے جس کے معنی لمبائی میں کھینچنے اور بڑھانے کے ہیں ۔ جب آنکھوں کے لئے اس کا استعمال ہو تو معنی نظر اٹھانے کے آتے ہیں ۔

= مَتَّعْنَا بِهٖ ۔ ماضی جمع متکلم مَتَّعَ (تفعیل) مال ومتاع دینا ۔ مَتَّعْنَا بِهٖ ۔ ہم نے جس مال و متاع سے (ان میں سے بعض کو) نوازا

= اَزْوَاجًا ۔ اَصْنَافًا ۔ مختلف اصناف کے لوگ ۔ مختلف قسم کے لوگ ۔

= مِنْهُمْ ۔ ای من الکفار کالیھود والنصارٰی ۔ یعنی کفار میں سے مختلف لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ کو جو مال و متاع ہم نے دے رکھا ہے ۔

آیت (۲۰: ۱۳۱) میں بھی انہی معنوں میں یہ جملہ استعمال ہوا ہے اَزْوَاجٌ بمعنی اقسام ۔ آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا (۳۶: ۳۶) پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں ۔ میں بھی آیا ہے ۔

المفردات میں ہے اَلزَّوْجُ ۔ جن حیوانات میں نر اور مادہ پایا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کا زوج کہلاتا ہے یعنی نر اور مادہ دونوں میں سے ہر ایک پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔ حیوانات کے علاوہ دوسری اشیاء میں سے جفت کو زوج کہا جاتا ہے جیسے موزے اور جوتے وغیرہ ۔ پھر ہر اس چیز کو جو دوسری کی مماثل یا مقابل ہونے کی حیثیت سے اس سے مقترن ہو (متصل وقریب ہو) وہ زوج کہلاتی ہے ۔ قرآن میں آیا ہے وَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی (۷۵: ۳۹) اور (آخر کار) اس کی دو قسمیں کیں یعنی مرد اور عورت ۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ۔ اور ان پر غم نہ کیجئے (۱) بوجہ ان کے ایمان نہ لانے کے۔ یا (۲) بوجہ ان کے مالدار ہونے کے۔

= اِخْفِضْ۔ خَفَضَ۔ یَخْفِضُ (ضَرَبَ) سے امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو جھکا دے۔ تو نیچے کر دے خَفْضٌ سے جو رَفْعٌ کی ضد ہے بمعنی نیچے کرنا۔ جھکا دینا۔ جیسے قرآن میں آیا ہے خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ (۵۶: ۳) قیامت کسی کو پست کرے اور کسی کو بلند۔ اس کے معنی نرم رفتاری اور سکون وراحت کے بھی آتے ہیں۔

= جَنَاحَكَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جَنَاحٌ۔ بازو، پرندہ کا پَر۔ کسی شے کی جانب اور پہلو۔ بازو اور ہاتھ۔ اس کی جمع اَجْنِحَةٌ ہے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اور تو جھکا دے اپنا بازو یا پَر۔ مطلب یہ کہ نرم برتاؤ کرو۔

۱۵: ۸۹ = اَلنَّذِيْرُ۔ کا مفعول عذاب ہے جو کہ محذوف ہے۔ اور اگلی آیت میں کَمَا اَنْزَلْنَا اس مفعول محذوف کی صفت ہے۔

یعنی میں واضح طور پر تم کو ڈراتا ہوں کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو خدا کا عذاب تم پر نازل ہوگا مثل اس عذاب کے جو ہم نے (ضمیر کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے) المقتسمین پر نازل کیا تھا۔

۱۵: ۹۰ = اَلْمُقْتَسِمِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِقْتِسَامٌ (افتعال) سے۔ بانٹ لینے والے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ یعنی اپنی کتابوں کے بعض حصوں کو ماننے والے اور بعض کو نہ ماننے والے۔ بعض کے نزدیک وہ بارہ یا سولہ اشخاص تھے جن کو ولید بن مغیرہ نے حج کے دنوں میں مکہ کی طرف آنے والے مختلف راستوں اور گھاٹیوں پر متعین کر دیتا تھا۔ اور جو باہر سے آنے والوں کو بدظن کیا کرتے تھے کہ خبردار اس شخص کے فریب میں نہ آنا جس نے ہم میں سے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے۔

ان کو مقتسمین اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے راستے آپس میں بانٹ رکھے تھے۔ اور یہ لوگ جنگ بدر میں ہلاک ہو گئے تھے۔ یا جنگ بدر سے قبل ہلاک ہو گئے تھے۔

یا اس کے معنی حلف اٹھانے والوں کے ہیں (قسم سے) یعنی وہ دشمنان اسلام جنہوں نے باہم سازش کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں حلف اٹھائے تھے۔ اور جو قرآن کے ان حصوں کو جو ان کی مرضی کے مطابق ہوتے تھے لے لیتے تھے اور جو حصے وہ ناگوار پاتے تھے ان سے انکار کر دیتے تھے۔

۱۵: ۹۱ = یہ آیت المقتسمین کی صفت ہے

= عِضِيْنَ۔ پارہ پارہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ یہ العِضَةُ سے ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کا ٹکڑا۔ اس کی جمع عِضُوْنَ و عِضِيْنَ ہے اسی سے العُضْوُ اور العِضْوُ ہے جس کا معنیٰ ہیں بدن کا ایک حصہ

یا ٹکڑا۔ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ یعنی کسی نے کہا کہ جادو ہے اور کسی نے کہا کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں اور قصے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ بعض نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض باتیں مان لیں اور بعض کا انکار کر دیا۔

۱۵:۹۲ = فَوَرَبِّكَ ۔ واؤ قسم کے لئے ہے تیرے رب کی قسم۔ انس و محبت اور التفات کے اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ محبوب کا نام یا اس کی اضافت قسم میں شامل کر لیتے ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق آیا ہے کہ جب انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اظہار کرنا مقصود ہوتا تو کہا کرتیں وَرَبِّ مُحَمَّدٍ یعنی محمد کے رب کی قسم۔ اور جب ناراضگی کا اظہار منظور ہوتا تو کہتیں وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ ۔ یعنی ابراہیم کے رب کی قسم۔

قرآن میں یہ طرز خطاب کسی اور کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس آیت کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر بھی طرز اختیار کیا گیا ہے۔

(۱) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (۴: ۶۵) سو تیرے پروردگار کی قسم یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک کہ آپس کے جھگڑے میں تجھے حَکَم نہ بنالیں۔

(۲) فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ (۱۹: ۶۸) سو قسم ہے تیرے پروردگار کی ہم ضرور ان کو جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی۔

اسی طرح آیۃ ذیل میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر کی قسم کھائی ہے۔
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۱۵: ۷۲) تیری جان کی قسم یہ لوگ اپنی طاقت کے نشے میں مست ہیں اور بہکے بہکے پھر رہے ہیں

۱۵:۹۴ = اِصْدَعْ ۔ صَدَعَ يَصْدَعُ (فتح) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو کھول کر سنا دے۔ صَدْعٌ کے معنی ٹھوس اجسام مثلاً شیشہ لوہا وغیرہ میں شگاف کرنے یا شگاف پڑ جانے اور اس کے شق کرنے یا شق ہو جانے کے ہیں (باب فتح و تفعیل ہر دو سے فعل متعدی آتا ہے اور باب انفعال اور باب تفعّل سے لازم آتا ہے۔ کھل جانا اس کے مفہوم میں داخل ہے اسی اعتبار سے کسی بات کے کھلم کھلا کہنے کے معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے اسی سے محاورہ ہے صَدَعَ الْاَمْرَ اس نے بات کو واضح اور ظاہر کر دیا۔ پھٹنے اور شق ہو جانے کے معنی میں قرآن میں آیا ہے وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (۸۶: ۱۲) اور قسم ہے پھٹ جانے والی زمین کی۔
= اَعْرِضْ ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ تو کنارہ کشی کر۔ تو منہ پھیر لے۔ اِعْرَاضٌ مصدر۔

۱۵:۹۵ = اِنَّا كَفَيْنٰكَ ۔ تحقیق ہم کافی ہیں تیرے لئے (بمقابلہ تمسخر کرنے والوں کے) یعنی وہ

آپ کو گزند نہیں پہنچا سکیں گے۔

۱۵: ۹۶ = اَلَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ۔ یہ مُسْتَھْزِئِیْنَ کی صفت ہے یا مبتدا ہے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ اس کی خبر ہے۔

یعنی یہ تمسخر کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بھی قرار دیتے ہیں۔

آیت ۹۵ : ۹۶ کا ترجمہ ہوگا:۔

تیری طرف سے ان لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جنہوں نے دین سے تمسخر کرنا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے اور اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں ہم کافی ہیں۔ وہ اپنے انجام کو جلدی ہی جان لیں گے۔

۱۵: ۹۷ = یَضِیْقُ صَدْرُكَ۔ ضَاقَ یَضِیْقُ (ضَرَبَ) سے مضارع واحد مذکر غائب ضِیْقٌ مصدر۔ تیرا دل تنگ پڑتا ہے۔ تیرے دل کو کوفت ہوتی ہے۔

۱۵: ۹۹ = الْیَقِیْنُ۔ موت۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے حَتّٰٓی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ (۷۴: ۴۷) یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی۔

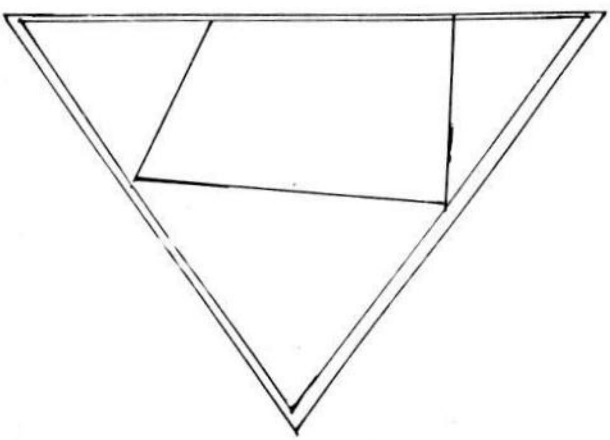

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۶) سورۃ النحل (۷۰)

= اَتٰی۔ اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانٌ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل مستعمل ہے اور ایسی متعدد مثالیں قرآن مجید میں ہیں۔ قطعی طور پر وقوع پذیر ہونے والی اور قریب ہونیوالی بات کو ماضی کے لفظوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ گویا سمجھو کہ یہ بات ہو ہی چکی۔

اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ۔ اللہ کا حکم آن ہی پہنچا۔ (یعنی بہت جلد آنے والا ہے اور ضرور بالضرور آئیگا

= اَمْرُ اللّٰہِ۔ خدا کا حکم۔ اس سے مفسرین نے متعدد معانی مراد لئے ہیں

(۱) امر سے مراد سزائے کفر و شرک کا حکم ہے۔ یہ سزا (عذاب) دنیوی بھی ہو سکتی ہے اور اخروی بھی

(۲) اس سے مراد روز قیامت ہے۔

(۳) اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مسلمانوں کو فتح و ظفر ہوگی۔ اور مشرکین شکست و ہزیمت بربادی و رسوائی سے دوچار ہوں گے۔

= لَا تَسْتَعْجِلُوْہُ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اَمْرُ اللّٰہِ کی طرف راجع ہے تم اس کی جلدی (وقوع پذیر ہونے کے لئے بیتابی) مت کرو

عُجْلَۃٌ سے باب استفعال جس کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے ہی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ باب استفعال کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت طلب ماخذ ہے جیسے استغفر اس نے مغفرت مانگی۔ اِسْتَعْجَلَ اس نے عجلت چاہی۔

= یُنَزِّلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَنْزِیْلٌ۔ مصدر باب تفعیل وہ نازل کرتا ہے۔ یعنی اللہ نازل کرتا ہے۔

= بِالرُّوْحِ۔ روح کے ساتھ۔ روح بمعنی وحی یا قرآن۔ کیونکہ ہر دو دین میں بمقام روح فی الجسد کے ہیں (جیسے جسد انسانی میں روح) اور ہر دو جہالت و کفر سے مردہ دلوں کو زندگی بخشتے ہیں۔

= عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔ اپنے بندوں میں سے وہ جن پر چاہتا ہے (اپنے حکم سے وحی دے کر فرشتوں کو بھیجتا ہے)

= اَنْ اَنْذِرُوْا - یہ اَلرُّوْح کا بدل ہے یعنی مقصود وحی لوگوں کو اس کی وحدانیت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے سے ڈرانا ہے یا خبردار کرنا ہے۔

اَنْذِرُوْا - فعل امر جمع مذکر حاضر - تم ڈرسناؤ - تم ڈراؤ - تم خبردار کرو - تم آگاہ کرو، اِنْذَارٌ ایسا اعلان جس میں خوف بھی ملا ہوا ہو۔

= اَنَّہٗ - ضمیر شان - (اگر جملہ سے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہو تو اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مؤنث کی ہو تو اس کو ضمیر قصّہ کہتے ہیں۔

اَنْ اَنْذِرُوْا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا - والمعنی یقول اللہ تعالیٰ بواسطۃ الملائکۃ لِمَنْ یشاء من عبادہٖ (ای رسلہ) اعلموا الناس قولی - لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا - یعنی خداوند تعالیٰ وحی کے ذریعہ اپنے رسولوں کو فرماتا ہے کہ لوگوں کو میرے اس قول سے خبردار کردو کہ کوئی معبود نہیں سوائے میرے۔

- فَاتَّقُوْنِ - ف نتیجہ کے لئے ہے اِتَّقُوْنِ مجھ سے ڈرو۔

اِتَّقُوْا فعل امر۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نون وقایہ۔ ی واحد متکلم محذوف ہے یعنی جب میں ہی معبود ہوں تو صرف مجھی سے ڈرو۔

۱۶ : ۳ = تَعٰلٰی - وہ برتر ہے۔ وہ بلند ہے تَعَالِیٌ سے (باب تفاعل) لیکن باب تفاعل کا استعمال تکلف و تخیل کے لئے نہیں بلکہ یہ ابتدار کی صورت ہے۔ جیسے تَبَارَکَ اللّٰہُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) باب تفاعل کے خواص میں سے تخییل ہے یعنی دکھاوے کے لئے حصول ماخذ کو اپنے میں دکھانا۔ جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ زید نے دکھاوے کے لئے اپنے تئیں بیمار بنایا۔

۱۶ : ۴ = نُطْفَۃٌ - اسم مفرد - صاف پانی - مراد نطفہ انسانی۔

= فَاِذَا - بعض کے نزدیک ظرف زمان ہے۔ سیبویہ کے نزدیک ظرف مکان ہے اہل کوفہ کے نزدیک حرف ہے اکثر شرط پر آتا ہے۔ اور مستقبل کے معنی دیتا ہے (بطور ظرف زمان) حرف مفاجات (کسی چیز کا اچانک پیش آنا) کی صورت میں زمانہ حال کے معنی دیتا ہے۔ یہاں اسی معنی میں آیا ہے بطور حرف مفاجات۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَاَلْقٰہَا فَاِذَا ھِیَ حَیَّۃٌ تَسْعٰی (۲۰ : ۲۰) پس اس نے اسے ڈال دیا اور وہ دوڑتا ہوا ایک سانپ بن گیا۔

پس اِذَا کے معنی ہوئے۔ جب۔ اسوقت۔ ناگہاں۔

= خَصِیْمٌ - خَصْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ سخت جھگڑالو۔ اَخْصَامٌ - خُصَمَآءُ، خُصْمَانٌ - جمع

۱۶ : ۵ = اَلْاَنْعَامَ - مویشی۔ بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ اونٹ۔ مویشی کو اس وقت تک انعام نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ اس میں اونٹ شامل نہ ہو۔ یہ نَعَمٌ کی جمع ہے۔

اَلْاَنْعَامَ۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے کہ اس کا فعل محذوف ہے یا بوجہ اَلْاِنْسَانَ (آیت ۴ مذکورہ) پر عطف ہونے کے۔ ای خلق الانسان والانعام۔

= دِفْءٌ۔ جاڑے کی پوشاک۔ گرمی کا اسباب، جڑاول۔ اَدْفَاءٌ جمع۔ دِفْءٌ کے اصل معنی گرمی یا حرارت کے ہیں اور یہ بَرْدٌ (سردی) کی ضد ہے۔ یہاں دِفْءٌ بمعنی جاڑے کا سامان ہے۔ جاڑے کی سردی سے بچاؤ کے لئے گرم سامان۔ سرمائی پوشش (غلاف البرد) از قسم دوشالہ، شال، پوستین، کمبل دُھسّے وغیرہم۔

آیت ہذا میں خَلَقَهَا کے بعد ج کا وقف ہے جو کہ وقف جائز ہے۔ یعنی یہاں ٹھہرنا بہتر ہے اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔ اگر خَلَقَهَا کے بعد وقف کیا جائے تو وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا الگ ہوگا اور لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ الگ نیا جملہ ہوگا۔ اور ترجمہ ہوگا: اور اس نے چوپایوں کو پیدا کیا۔ ان سے تم کو گرم لباس اور دیگر فوائد حاصل ہیں۔ اور اگر وقف نہ کیا جائے تو لام اجلیہ ہوگا (یعنی سبب تخلیق) اور والانعام خلقها لکم ایک جملہ مکمل ہوکر فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ۔ الگ جملہ مستانفہ ہوگا۔ اور ترجمہ ہوگا۔ اور اس نے چوپایوں کو تمہارے لئے پیدا کیا ان سے (حاصل ہوتے ہیں) گرم لباس و دیگر فوائد۔

۱۶ : ۶ = جَمَالٌ۔ رونق۔ جمال۔ زیب وزینت۔ وجاہت۔

= تُرِيحُونَ۔ روح (مادہ) سے مشتق ہے یہ مادہ کثیر المشتقات ہے۔ تُرِيحُونَ المراوحة سے ہے جس کے معنی دو کاموں کو باری باری کرنے کے ہیں۔ استعارہ کے طور پر رَوَاحٌ سے شام کو آرام کرنے کا وقت مراد لیا جاتا ہے۔ اور اسی سے کہا جاتا ہے۔ اَرَحْنَا اِبِلَنَا۔ ہم نے اونٹوں کو آرام دیا (یعنی باڑے میں لے آئے۔ مُرَاحٌ باڑہ) اَرَاحَ يُرِيحُ اِرَاحَةٌ (افعال) اونٹوں کو بوقت شام باڑہ میں لانا۔ تُرِيحُونَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم شام کو چوپایوں کو باڑے میں واپس لے آتے ہو۔

= تَسْرَحُونَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم صبح کے وقت چرانے لے جاتے ہو۔ سَرْحٌ سے السَّرْحُ ایک قسم کا پھل دار درخت ہے اس کا واحد سَرْحَةٌ ہے سَرَحْتُ الْاِبِلَ کے اصل معنی تو اونٹ کو سرح (درخت) چرانے کے ہیں بعد میں چراگاہ میں چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دینے پر اس کا استعمال ہونے لگا۔

حِينَ تَسْرَحُونَ۔ جب تم صبح کو جنگل میں (چوپایوں کو) چرانے کے لئے لے جاتے ہو۔

سَارِحٌ اونٹوں کو چرانے والا چرواہا۔

آیت ہٰذا میں چوپایوں کو شام کے وقت واپس لانے کو پہلے اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ اس وقت وہ سیر شکم ہونے کے باعث زیادہ بارونق دکھائی دیتے ہیں۔

۱۶: ۷ = لَمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ۔ جہاں تک تم نہیں پہنچ سکتے۔ بٰلِغِیْهِ مضاف مضاف الیہ۔ بٰلِغِیْ اصل میں بَالِغِیْنَ تھا۔ ن جمع بسبب اضافت حذف ہو گیا۔ بُلُوْغٌ مصدر۔

= بِشِقِّ الْاَنْفُسِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جانی مشقت۔ جانی دشواری۔ شِقٌّ بمعنی مشقت جانکاہی۔

۱۶: ۸ = وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ۔ (گھوڑے۔ خچر۔ گدھے) ان تینوں کا عطف اَلْاَنْعَامَ پر ہے۔ ای دخلق الخیل و البغال والحمیر۔

= زِیْنَةً۔ یا تو مفعول لہٗ ہے اور ترجمہ ہوگا۔ کہ تم سوار ہو ان پر زینت کے لئے۔ یا یہ معطوف ہے اور اس کا عطف لِتَرْكَبُوْهَا پر ہے (ان کو پیدا کیا) کہ تم ان پر سوار ہو اور (ان کو پیدا کیا) زینت کے لئے بھی۔

۱۶: ۹ = عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ۔ عَلَی اللّٰہ۔ اللہ کے ذمہ ہے قَصْدُ السَّبِیْلِ۔ ای بیان الطریق القاصد المستقیم۔ سیدھے مستقیم راستہ کی واضح نشاندہی کر دینا۔ یعنی سیدھے راستہ کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ذریعہ سے لوگوں پر واضح کر دینا اللہ کے ذمہ ہے اور اس ذمہ داری کو وہ وحی کے ذریعہ سے اپنے رسولوں کی وساطت سے پورا کر دیتا ہے۔

قَصْدٌ۔ اسم مصدر (مصدر) ہے بمعنی فاعل۔ سیدھا جانیوالا راستہ۔ یعنی سیدھا راستہ جَائِرٌ کی ضد ہے۔ قَصْدٌ (باب افتعال) سے بمعنی اعتدال اور افراط وتفریط کے درمیان۔ میانِ راہ کے معنی دیتا ہے۔

السّبیل اسم جنس ہے۔

بعض نے وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ۔ کا ترجمہ کیا ہے: اور سیدھا راستہ اللہ تک پہنچتا ہے (عَلٰی کو اِلٰی کے معنی میں لیا ہے۔

= وَمِنْهَا جَآئِرٌ۔ اور بعضی راہ کج اور ٹیڑھے بھی ہیں۔ (جو حق تک نہیں پہنچاتے)

جَائِرٌ جَوْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ جَوْرٌ کے معنی راہ سے ہٹنے اور کج ہونے کے ہیں۔ جَائِرٌ وہ راستہ جو کج ہو اور حق تک نہ لیجائے۔

۱۶: ۱۰ = مِنْهُ شَرَابٌ۔ اس سے پانی پینے کو ملتا ہے (وَمِنْهُ شَجَرٌ اور اس سے سبزہ پیدا ہوتا ہے۔

= تُسِيْمُوْنَ - اَسَامَ يُسِيْمُ اِسَامَةٌ (افعال) سے جمع مذکر حاضر۔ تم چراتے ہو۔ السَّوْمُ کے معنی کسی چیز کی طلب میں جانے کے ہیں۔ پس اس کا مفہوم دو اجزار سے مرکب ہے یعنی طلب اور جانا۔ پھر کبھی صرف ذہاب یعنے چلے جانا کے معنی ہوتے ہیں جیسے سَامَتِ الْاِبِلُ (اونٹ چراگاہ میں چرنے کے لئے چلے گئے) اور کبھی صرف طلب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے سُمْتُ کَذَا۔ (میں نے اسے فلاں کو تکلیف دی) اور اسی سے ہے يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ (۲: ۴۹) وہ لوگ تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ (باب نصر) باب افعال، تفعیل سے اَسَمْتُ وسَوَّمْتُ الْاِبِلَ میں نے اونٹوں کو چرنے کے لئے بھیجا۔ باب افعال ہی سے ہے تُسِيْمُوْنَ۔ تم چراتے ہو یا چرنے کے لئے بھیجتے ہو۔

۱۶: ۱۱ = يُنْبِتُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِنْبَاتٌ اِفْعَالٌ سے وہ اُگاتا ہے۔

= بِهٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَاءٌ ہے جو کہ سابقہ آیت میں ہے۔

= الزَّرْعَ۔ زَرَعَ يَزْرَعُ (فتح) سے مصدر ہے اس کے اصل معنی انباتٌ یعنے اگانے کے ہیں۔ لیکن یہاں مصدر بمعنی اسم مفعول مَزْرُوْعٌ آیا ہے یعنی کھیتی۔ اسی معنی میں اور جگہ آیا ہے فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا۔ (۳۲: ۲۷) پھر ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے کھیتی نکالتے ہیں۔

زَرْعٌ کے اصل معنی اگانے کے ہیں جو بونے سے مختلف ہے۔ جیساکہ ارشاد باری ہے کہ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (۵۶: ۶۴) بھلا بتاؤ تو کہ جو تم بوتے ہو کیا اُسے تم اگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں۔

= يَتَفَكَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَفَكُّرٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ وہ غور کرتے ہیں۔

۱۶: ۱۲ = مُسَخَّرَاتٌ۔ اسم مفعول۔ جمع مؤنث مُسَخَّرَةٌ واحد۔ تَسْخِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ زیر تسخیر۔ مغلوب۔ تابع فرمان۔

ابواب ثلاثی مجرد سے باب سَمِعَ سے بمعنی ٹھٹھا کرنا کے آتا ہے

۱۶: ۱۳ = وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ۔ میں مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِيْ۔ اس جملہ کا عطف اَلَّيْلَ آیۃ ۱۲ پر ہے۔ ای وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا ذَرَاَ لَكُمْ۔ یا اس کا فعل محذوف ہے ای خلق وابدع۔ ذَرَاَ يَذْرَاُ (باب فتح) ذَرْءٌ۔ مصدر ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس نے پیدا کیا۔ اس نے پھیلایا۔ اس نے بکھیرا۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ (اور اس نے ان چیزوں کو بھی پیدا کیا یا مسخر بنایا) جن کو اس نے تمہارے (فائدے کے) لئے زمین پر پھیلا دیا۔

= مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ۔ یہ حال ہے فعل محذوف کا۔ اَلْوَانُهٗ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْوَانُ جمع لَوْن کی جس کے معنی رنگ کے ہیں۔ کبھی اَلْوَانٌ سے مراد کسی چیز کے انواع و اقسام بھی مراد ہوتے ہیں چنانچہ محاورہ ہے اَلْوَانٌ مِّنَ الطَّعَامِ قسم قسم کے کھانے۔

یہاں مختلف النوع اور مختلف اللون مراد ہو سکتے ہیں۔

= يَذَّكَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب ای یتعظون۔ نصیحت پکڑتے ہیں تَذَكُّرٌ (تفعّل) مصدر۔

۱۶: ۱۴ = طَرِيًّا تروتازہ۔ طَرَاوَةٌ سے جس کے معنی تروتازہ ہونے کے ہیں۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

= تَسْتَخْرِجُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَسْتَخْرِجُوْنَ تھا نون اعرابی (الام محذوف) حرف عامل کی وجہ سے حذف ہوگیا۔ تم نکالتے ہو استخراج (باب استفعال) سے۔

= حِلْيَةً۔ بمعنی زیور۔ حَلِيَ يَحْلَى (باب سمع) آراستہ ہونا۔ عورت کا زیور پہننا۔ وَحَلّٰى يُحَلِّيْ تَحْلِيَةً (تفعیل) عورت کو زیور پہنانا۔ عورت کے لئے زیور بنانا۔ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ۔ (۱۸: ۳۱) ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

حَلْيٌ زیورات حُلِيٌّ زیورات۔

= تَلْبَسُوْنَهَا۔ تم جسے پہنتے ہو۔ تم اس کو پہنتے ہو۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب حِلْيَةٌ کی طرف راجع ہے

= مَوَاخِرَ۔ صیغہ صفت جمع مَاخِرَةٌ۔ مَاخِرٌ واحد مَخْرٌ و مُخُوْرٌ مصدر۔ باب فتح۔ پانی کو چیرنے والی کشتیاں۔

مَخَرَ يَمْخَرُ (فتح) مَخَرَ يَمْخُرُ (نصر) مَخْرٌ و مُخُوْرٌ کشتی کا پانی کو آواز کے ساتھ چیرنا سمندر کو چیر کر چلنے والی کشتی کو سَفِيْنَةٌ مَاخِرَةٌ کہتے ہیں

= وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ۔ تَبْتَغُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَبْتَغُوْنَ تھا۔ نون اعرابی بوجہ لام حرف عامل، گرگیا۔ تاکہ تم اس کے فضل (رزق) کو تلاش کرو۔

(۱) جملہ کا عطف تَسْتَخْرِجُوْا پر ہے

(۲) یا اس کا عطف علت محذوف پر ہے۔ ای لتنتفعوا بذٰلك ولتبتغوا (تاکہ تم اس سے استفادہ کرو اور تلاش کرو......)

(۳) یا یہ متعلق فعل محذوف ہے ای فعل ذٰلِكَ لتبتغوا۔ اس نے ایسا کیا تاکہ تم تلاش کرو... ...) فضل قرآن مجید میں مختلف معانی میں آیا ہے یہاں مراد رزق روزی ہے۔

۱۶ : ۱۵ = اَلْقٰی ۔ اِلْقَاءٌ (اِفعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ڈالا۔
= رَوَاسِیَ ۔ رُسُوٌّ ۔ مصدر رَسَا الشَّیْءُ (باب نصر) کے معنی کسی چیز کے کسی جگہ پر ٹھہرنے اور استوار ہونے کے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (۳۴ : ۱۳) اور بڑی بھاری دیگیں جو ایک جگہ پر جمی رہیں۔ اونچے اونچے پہاڑوں کو بوجہ ان کے اثبات اور استواری کے رواسی کہا گیا ہے۔

لہٰذا رَوَاسِیَ بمعنی اونچے اونچے پہاڑ۔ بندرگاہ کو مَرْسٰی (اسم ظرف مکان) اس واسطے کہتے ہیں کہ یہاں بھی جہاز اور کشتیاں آکر ٹھہر جاتی ہیں۔
رَوَاسِیَ رَاسِیَۃٌ کی جمع ہے۔ پہاڑ۔
= تَمِیْدَ ۔ مَادَ یَمِیْدُ مَیْدٌ (باب ضرب) سے مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ ہلتی ہے وہ جھکتی ہے۔ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ ای لِئَلَّا تَمِیْدَ بِکُمْ کہ وہ تم کو لے کر نہ ڈگمگائے نہ ڈولے (یہ زمین کی اضطراری و اضطرابی حرکت مراد ہے)
= اَنْھٰرًا ۔ کا عطف رَوَاسِیَ پر ہے اور سُبُلًا کا عطف اَنْھٰرًا پر ہے۔
۱۶ : ۱۶ = وَعَلٰمٰتٍ ۔ اس کا عطف سُبُلًا پر ہے۔ ای وجعل العلامات اور اس نے مختلف علاماتِ راہ از قسم ٹیلے۔ پہاڑ۔ درخت۔ چشمے وغیرہ پیدا کئے تاکہ راہنمائی کریں۔ اسی طرح ستاروں کی راہنمائی بذریعہ مخصوص ستاروں کے جن کو دیکھ کر رات کے وقت مسافر راہ تلاش کرتے ہیں۔ مثلاً قطب ستارہ۔ ثریا۔ بنات النعش۔ الجدی وغیرہ۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۶ : ۹۷) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ پاؤ۔ یہاں النجم بطور اسم جنس آیا ہے۔
۱۶ : ۱۸ = تَعُدُّوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَعُدُّوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے عمل سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ عَدٌّ مصدر۔ عَدَّ یَعُدُّ (باب نصر) اِنْ تَعُدُّوْا اگر تم شمار کرنے لگو۔ اگر تم گننے لگو تو ان کو گن نہ سکو گے۔
۱۶ : ۱۹ = مَا تُسِرُّوْنَ ۔ جو تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ آشکار کرتے ہو۔ اِعْلَانٌ سے۔
۱۶ : ۲۰ = وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا میں یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ صفت ہے اَلَّذِیْنَ کی۔ یعنی وہ (معبودانِ باطل) جن کو (مشرکین) اللہ کے سوا

پکارتے ہیں۔ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔

۱۶ : ۲۱ = اَیَّانَ ۔ کب ۔ مَتٰی کے قریب المعنی ہے بعض کے نزدیک یہ اصل میں اَیُّ اٰوانٍ تھا۔ (کونسا وقت ہے) الف کو حذف کر کے واؤ کو یار کیا پھر یار کو یار میں مدغم کیا۔ اَیَّانَ بن گیا۔

= یُبْعَثُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ وہ اٹھائے جائیں گے۔ بَعْثٌ مصدر

۱۶ : ۲۲ = مُنْکِرَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ اِنْکَارٌ مصدر مُنْکِرٌ واحد مذکر یہاں بمعنی جمع آیا ہے۔ انکار کرنے والے۔

= مُسْتَکْبِرُوْنَ ۔ اسم فاعل ۔جمع مذکر مُسْتَکْبِرٌ واحد اِسْتِکْبَارٌ (اِستِفْعَالٌ) سے مصدر۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے۔ مغرور۔

۱۶ : ۲۳ = لَاجَرَمَ ۔ بے شک ۔ یقیناً ۔ ضرور ۔ حقًّا

۱۶ : ۲۴ = مَاذَا ۔ کیا ہے یہ؟ کیا چیز ہے؟

مَاذَا کی لفظی ساخت میں اختلاف ہے کوئی بسیط (غیر مرکب) اور کوئی اس کو مرکب کہتا ہے۔ بسیط کہنے والوں میں سے بعض قائل ہیں کہ مَاذَا پورا اسم جنس ہے یا موصول ہے اور اَلَّذِیْ کا ہم معنی یا پورا حرف استفہام ہے۔

مرکب کہنے والے کہتے ہیں کہ مَاذَا مرکب ہے مَا استفہام اور ذا موصولہ سے ۔ جیسے آیت ہذا یاآیت یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۔ (۲ : ۲۱۹) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں یا مَا استفہامیہ ہے اور ذَا اسم اشارہ ۔یا مَا زائدہ ہے اور ذَا اسم اشارہ ۔ یا مَا استفہامیہ اور ذا زائدہ ہے

= اَسَاطِیْرُ ۔ اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع ہے جیسے اُرْجُوْحَۃ کی جمع اَرَاجِیْحُ ۔ اور اُحْدُوْثَۃٌ کی جمع اَحَادِیْثُ ہے ۔ اَسَاطِیْرُ کہانیاں ۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں ۔ وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے۔ اسطورہ کہلاتی ہے۔

اَلسَّطْرُ وَ السَّطَرُ قطار کو کہتے ہیں خواہ کتاب کی ہو یا درختوں کی یا آدمیوں کی ۔ سَطَرَ فُلَانٌ کَذَا کے معنی ایک ایک سطر کر کے لکھنے کے ہیں ۔

کِتٰبٌ مَّسْطُوْرٌ ۔ لکھی ہوئی کتاب ۔ سَطْرٌ کی جمع سُطُوْرٌ ہے جیسے عَیْنٌ کی جمع عُیُوْنٌ اسی سے مُسَیْطِرٌ بمعنی نگہداشت کرنے والا۔ وارد ہے یہ تَسَیْطَرَ فُلَانٌ عَلٰی کَذَا وَسَیْطَرَ عَلَیْہِ کَذَا ۔ سے مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز کی حفاظت کے لئے اس پر سطر کی طرح سیدھا کھڑا ہونے کے ہیں۔

۱۶ : ۲۵ = لِیَحْمِلُوْا میں لام تعلیل کا ہے یَحْمِلُوْا یَحْمِلُوْنَ تھا۔ لام حرف عامل سے نون اعرابی

گر گیا۔ (بوجہ اس کے) یا نتیجۃً وہ اٹھائیں گے۔
= اَوْزَارَهُمْ۔ مضاف، مضاف الیہ۔ اپنے بوجھ۔ وِزْرَةٌ کی جمع۔
= وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ یعنی بوجھ میں سے کچھ۔ بعض حصہ۔
= يُضِلُّوْنَهُمْ۔ مضارع جمع مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ يُضِلُّوْنَ کا فاعل وہ کفار ہیں جن کا ذکر اوپر چل رہا ہے اور هُمْ ضمیر مفعول کا مرجع الَّذِيْنَ اسم موصول ہے۔ یعنی قیامت کے دن وہ اپنے گناہوں کا مکمل بوجھ اٹھائیں گے اور کچھ ان لوگوں کا بھی بوجھ اٹھائیں گے جن کو یہ بربنائے جہالت گمراہ کر رہے ہیں۔
= بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ فاعل کا حال بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ وہ ہوگا۔ جو اوپر مذکور ہوا۔ اور مفعول کا بھی حال ہو سکتا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور کچھ ان جاہلوں کا بوجھ بھی اٹھائیں گے جنہیں وہ گمراہ کر رہے ہیں۔
= اَلَا۔ خبردار۔ دیکھو۔ سن لو۔ جان لو۔
= سَآءَ۔ سَاءَ يَسُوْءُ سَوْءٌ (باب نصر) سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ فعل ذم ہے۔ برا ہے۔ (کتنا برا ہے)
١٦: ٢٦ = مَكَرَ۔ اس نے (یہاں بمعنی جمع۔ انہوں نے) خفیہ تدبیر چلی۔
= الْقَوَاعِدَ۔ اس کی بنیادیں۔ اس کی واحد القاعدۃ ہے، جس چیز کسی چیز کا قعود ہو یعنی قیام ہو۔ وہ قاعدہ ہے۔ الْقَوَاعِدُ۔ بمعنی عمر رسیدہ عورتیں ہو تو اس کا واحد القاعد ہے جیسے کہ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ (٢٤: ٦٠) عورتوں میں سے بڑی بوڑھی عورتیں ہیں۔
= خَرَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب ضرب) خَرٌّ مصدر۔ وہ گر پڑا۔
= شُرَكَآءِيَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میرے شریک (تمہارے زعم کے مطابق)
= كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ۔ جن کی بابت تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔
ماضی استمراری۔ جمع مذکر حاضر۔ مُشَاقَّةٌ وَشِقَاقٌ مصدر بمعنی مخالفت کرنا۔ عداوت کرنا۔ جھگڑنا۔ ضد کرنا۔
١٦: ٢٨ = تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ وہ فرشتوں کی جماعت ان کی جان قبض کرتی ہے
تَوَفِّيٌ (باب تفعل) سے مضارع واحد مؤنث غائب۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب
= ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ حال ہے تَتَوَفّٰهُمْ کی ضمیر هُمْ سے۔ ظَالِمِيْ اصل میں ظَالِمِيْنَ تھا نون بوجہ اضافت کے ساقط ہوگیا۔ درآں حالیکہ وہ اپنے اوپر ستم کر رہے تھے (بوجہ کفر کے)

= فَاَلْقَوُا السَّلَمَ ۔ اَلْقَوْا ۔ اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے ڈالا۔ سَلَمَ
(اسم ہے) صلح ۔ انقیاد۔ فرماں برداری ۔ اطاعت ۔ عاجزی ۔ تَسْلِیْمٌ سے جس کے معنی سپرد کرنے کے
ہیں۔ اَلْقَوُا السَّلَمَ۔ وہ اطاعت وعاجزی کا اظہار کریں گے ۔
= مَاكُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۔ سے قبل وَقَالُوْا محذوف ہے۔
١٦: ٢٩ = مَثْوٰى ۔ ظرف مکان واحد۔ مَثَاوِیْ جمع ۔ ٹھکانا۔ درازمدت تک ٹھہرنے کا انتظام
فرودگاہ۔

آیات ٢٧۔ ٢٨۔ ٢٩ میں کلام اور متکلم کے متعلق اشکال ہے جس کی وضاحت حسب ذیل ہے
یَقُوْلُ اَیْنَ ...... سے تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ ...... ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اہل علم کا کلام ہے
مَاكُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ .... یہ کفار مشرکین کا کلام ہے
بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ ...... خٰلِدِیْنَ فِیْهَا۔ اہل علم کا کلام ہے۔
فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ۔ ارشادِ ربّانی ہے۔

١٦: ٣٠ = خَیْرًا ۔ بہتر۔ بھلائی ۔ نیکی ۔ نیک کام۔ پسندیدہ فعل ۔ عقل ۔ عدل۔ فضل
جملہ اشیاء نافعہ۔ خیر میں شامل ہیں۔ شَرٌّ کی ضد ہے۔
= حَسَنَةٌ ۔ ہر وہ نعمت جو انسان کو اس کی جان، بدن یا حالات میں حاصل ہو کر اس کے لئے
مسرت کا سبب بنے حسنۃ کہلاتی ہے ۔ سیئۃٌ کی ضد ہے
= وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت کا گھر۔ یعنی آخرت کا ثواب ۔
= وَلَنِعْمَ ۔ اور بہت ہی عمدہ ہے۔ کلمہ مدح ہے بِئْسَ کی ضد ہے۔
١٦: ٣١ = جَنّٰتُ عَدْنٍ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر جس کا مبتدا محذوف ہے ای هی
جَنّٰتٌ یا یہ مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے ای لہم جنّٰتٌ ۔ یا یہ مبتدا ہے اور یَدْخُلُوْنَهَا
اس کی خبر ہے۔ اور جملہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ حال ہے ۔
جَنّٰتُ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کے باغات ۔
فِیْهَا کو مَا یَشَآءُوْنَ کیا اشارہ ہے کہ تمام خواہشات کی تکمیل جنّت میں ہوگی !
١٦: ٣٢ = طَیِّبِیْنَ ۔ پاکیزہ ۔ ستھرے ۔ پاک ۔ طَیِّبٌ کی جمع ہے یہ ضمیر هُمْ (تَتَوَفّٰهُمُ)
سے حال ہے درآنحالیکہ وہ پاک وصاف ستھرے گناہوں کی آلودگی سے صاف تھے
= یَقُوْلُوْنَ ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ کا حال ہے (یعنی اس وقت فرشتے ان متقین سے کہیں گے ۔

۱۶: ۳۳ = هَلْ يَنْظُرُوْنَ ۔ هَلْ نفی کے معنوں میں مَا کے مرادف آیا ہے۔ نہیں انتظار کر رہے (یہ منکرین) مگر (اس بات کا) کہ ...... یعنی یہ منکرین تو بس اسی امر کا انتظار کر رہے ہیں کہ ....
= اَلْمَلٰٓئِكَةُ ۔ سے ملائکہ موت یا ملائکہ عذاب مراد ہیں۔ اور اَمْرُ رَبِّكَ سے وقوعِ حشر یا نزولِ عذاب مراد ہے۔
۱۶: ۳۴ = حَاقَ بِ ۔ اس نے گھیر لیا۔ وہ نازل ہوا۔ (باب ضرب) حَيْقٌ سے جس کے معنی گھیر لینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ حَاقَ بِهِمْ ای احاط بہم
= سَيِّئٰتُ مَا عَمِلُوْا ۔ سَيِّئٰتُ ۔ اعمالِ بد۔ گناہ۔ بُرے کام ۔ سَيِّئٰتُ مَا عَمِلُوْا ۔ ای جَزَاءُ سَيِّئٰتِ اَعْمَالِهِمْ ۔ ان کے اعمالِ بد کی سزائیں (اس دنیا میں۔ آخرت میں۔ یا ہر دو جگہ)
= مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ جس (عذاب۔ سزا) پر وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔ اِسْتِهْزَاءٌ (استفعال) مذاق اڑانا۔
۱۶: ۳۵ = وَلَا حَرَّمْنَا ۔ نہ ہم حرام ٹھہراتے (کسی چیز کو) مِنْ دُوْنِهٖ بغیر اس کے حکم کے۔
حَرَّمَ يُحَرِّمُ تَحْرِيْمٌ (تَفْعِيْلٌ) سے حرام ٹھہرانا۔
= هَلْ ۔ بمعنی مَا نافیہ آیا ہے (پیغمبروں کے ذمہ صرف صاف صاف اور واضح طور پر پیغام کا پہنچا دینا ہی ہے)
۱۶: ۳۶ = اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ۔ ای کان یقول لھم اعبدوا اللّٰہ ۔
= اِجْتَنِبُوْا ۔ امر جمع مذکر حاضر ۔ تم بچو۔ تم پرہیز کرو۔ تم اجتناب کرو۔ (باب افتعال)
= اَلطَّاغُوْتُ ۔ شیطان ۔ ہر وہ معبود جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کی جائے۔ لہٰذا ساحر۔ کاہن ۔ سرکش کو طاغوت کہیں گے۔ معبود باطل و داعی الی الضلالۃ
= حَقَّتْ عَلَيْهِ ۔ ثَبَتَتْ ۔ وَجَبَتْ عَلَيْهِ (اور بعض کے لئے ضلالت) واجب ہو گئی (بوجہ ان کی سرکشی اور پیغام انبیاء سے بے اعتنائی برتنے کے)
۱۶: ۳۷ = تَحْرِصْ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر مجزوم بوجہ عمل اِنْ شرطیہ (باب ضَرَبَ) سے اِنْ تَحْرِصْ ۔ اگر تو چاہتا ہے۔ اگر تو حریص ہے ۔ اگر تیری تمنا ہے۔ اگر تجھ کو خواہش ہے۔
اَلْحِرْصُ ۔ شدتِ خواہش ۔ فرطِ آرزو۔ اصل میں یہ حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں دھوبی نے کپڑے کو پتھر پر مار مار کر (اس کو دھونے کی آرزو میں) پھاڑ دیا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے ۔ وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ (۱۲: ۱۰۳)

گو تم کتنی ہی خواہش کرو بہت سے آدمی ایمان لانے والے نہیں ہیں۔
۱۶: ۳۸ = جَهْدَ۔ پوری کوشش ۔ طاقت ۔ مشقت ۔ جَهَدَ يَجْهَدُ۔ سے مصدر۔ جس کے معنی ہیں پورے طور پر کوشش اور مشقت کرنا۔
= اَيْمَانِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی قسمیں جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ۔ پورے شدومد سے قسمیں کھانا۔ یعنی وہ بڑے شد ومد سے پکّی قسمیں کھاکر کہتے ہیں۔
= لَا يَبْعَثُ ۔ مضارع منفی۔ واحد مذکر غائب ۔ نہیں اٹھائے گا۔
= بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا۔ بَلٰى بمعنی بَلٰى يَبْعَثُهُمْ۔ ہاں وہ ضرور اٹھائے گا۔ وَعْدًا مصدر تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ حَقًّا ای واجب عَلَيْهِ۔ یعنی وعدہ جس کا پورا کرنا اس کے ذمہ ہے۔
۱۶: ۳۹ = لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۔ میں لام تعلیل کا ہے اور اس کا تعلق فعل مقدر يبعثهم سے ہے جس پر لفظ بلٰی دلالت کرتا ہے۔ اور لَهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب مَنْ يَمُوتُ (آیت ۳۸) کی طرف راجع ہے اس میں مؤمن کافر سبھی شامل ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ مردوں کو ضرور بالضرور دوبارہ اٹھائیگا تاکہ ان پر (وہ بات) واضح کر دے جس کے متعلق ان میں اختلاف تھا
۱۶: ۴۱ = لَنُبَوِّئَنَّهُمْ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ جمع متکلم۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب بَوَّءَ يُبَوِّءُ تَبْوِئَةً (باب تفعیل) سے ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے ۔ہم ان کو ضرور ٹھہرائیں گے۔ ہم ان کو ضرور اتاریں گے۔
اور جگہ آیا ہے: وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ (۱۰: ۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے عمدہ جگہ دی۔
= لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کافروں کی طرف راجع ہے
۱۶: ۴۲ = الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۔ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ دونوں اَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ کی مدح ہیں۔
۱۶: ۴۳ = اَهْلَ الذِّكْرِ۔ ای اهل الکتاب۔
= قَبْلِكَ میں ضمیر واحد مذکر کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
۱۶: ۴۴ = بَيِّنٰتِ۔ بمعنی معجزات وشواہد صدقِ پیغمبر۔ واضح دلائل۔
= الزُّبُرِ۔ الکتاب ۔کتابیں ۔اس کا واحد زَبُوْرٌ ہے۔
= بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ۔ اس کے متعلقات کے متعلق متعدد اقوال ہیں۔ لیکن آیت کے سیاق وسباق سے اس کا تعلق اَرْسَلْنَا ہی سے ہے کہ جو انبیاء بھیجے گئے ان کی تائید وتصدیق روشن دلائل اور

معجزات سے بھی کی گئی۔ اور احکام شرعیہ جن کی انہوں نے تبلیغ کی۔ وہ اس کتاب الٰہیہ میں بیان کئے گئے جو ان کو دی گئی۔ ای اَرْسَلْنٰاھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ۔
= الذِّکْرَ۔ یہاں اس سے مراد قرآن مجید ہے۔ نصیحت نامہ۔
= لِتُبَیِّنَ۔ میں لام تعلیل کا ہے۔ تُبَیِّنَ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ تاکہ تو بیان کرے (کھول کھول کر)
= یَتَفَکَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب (تاکہ) وہ غور وخوض کریں۔ اور حقائق کو سمجھیں
۱۶: ۴۵ = اَفَاَمِنَ۔ ہمزہ استفہامیہ۔ اَمِنَ یَاْمَنُ۔ (سمع) اَمْنٌ۔ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (بمعنی جمع) کیا وہ محفوظ ہیں۔ کیا وہ بے فکر اور نڈر ہو گئے ہیں۔
= مَکَرُوا السَّیِّئٰاتِ۔ مَکَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ السَّیِّئٰاتِ یا تو مصدر محذوف کی صفت ہے ای مکروا المکراتِ السَّیِّئٰاتِ جو مذموم منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔ یا مَکَرُوْا کا مفعول بہٖ ہے
= اَنْ یَّخْسِفَ۔ یَخْسِفَ۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ واحد مذکر غائب۔ خَسْفٌ مصدر (باب ضرب) کہ دھنسا دے۔ غرق کر دے۔ اَنْ یَّخْسِفَ بِھِمُ الْاَرْضَ ان کو زمین میں دھنسا دے
= حَیْثُ۔ مبنی برضمہ ہے۔ ظرف زمان ومکان۔
۱۶: ۴۶ = تَقَلُّبِھِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی آمد وشد۔ ان کا چلنا پھرنا۔ ان کے سفر۔ جیساکہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے۔ فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُھُمْ فِی الْبِلَادِ (۴۰: ۴) سو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا یعنی سفر کرنا تجھے دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ تَقَلُّبٌ (تفعّل) سے۔
(اَنْ) یَاْخُذَ ھُمْ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ۔ وہ ان کو چلتے پھرتے میں پکڑ لے۔
= مُعْجِزِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ عاجز بنا دینے والے۔ ناکام کر دینے والے۔
= تَخَوُّفٍ۔ (تفعّل) ڈرانا۔ خوف دلانا۔ خوف ظاہر کرنا۔ اس کا تعدیہ بذریعہ علیٰ آیا ہے۔
باب تفعّل کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت تدریج بھی ہے یعنی کسی چیز کو درجہ بدرجہ کرنا جیسے تَجَرَّعَ زَیْدٌ۔ زید نے گھونٹ گھونٹ کر پیا۔ یہاں بھی انہی معنوں میں آیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ بار بار ظالموں کو انتباہ کرتا ہے۔ جو زلزلوں کی صورت میں یا آندھیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اگر پھر بھی وہ سبق حاصل نہ کریں اور باز نہ آئیں تو تدریجاً وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔
صاحب ضیاء القرآن نے قرطبی کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ:۔
ایک روز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے پوچھا، اے لوگو! اَوْیَاْخُذَ ھُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ۔ کا کیا مطلب ہے۔ سب خاموش ہو گئے۔ بنی ہذیل کا ایک بوڑھا اُٹھا

اور اس نے عرض کی اے امیر المومنین یہ ہماری لغت ہے یہاں التخوف کا معنی التنقص ہے یعنی آہستہ آہستہ کسی چیز کا گھٹتے چلے جانا (اور اس نے اس کی تائید میں ابوبکر ہذلی کا یہ شعر پڑھا)

تَخَوَّفَ الرَّحْلُ مِنْهَا تَامِكًا قَرِدًا۔ كَمَا تَخَوَّفَ عُوْدَ النَّبْعَةِ السَّفَنُ

ترجمہ:۔ کجاوے نے میری اونٹنی کی موٹی تازی اونچی کوہان کو گھسا کر کم کر دیا ہے جس طرح نبعہ درخت کی لکڑی کو گھسانے والا آلہ گھسا کر چھوٹا کر دیتا ہے)

عَلٰى تَخَوُّفٍ یہ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ کا دوسرا رخ ہے۔

= فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ یہ اخذ علی تخوف کی تعلیل ہے۔ یعنی وہ انتباہ کر کے بار بار مصیبتیں لا کر ظالموں کو توبہ و رجوع کا موقعہ میسر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ رؤف و رحیم ہے۔

١٦: ٤٨ = يَتَفَيَّؤُا۔ مضارع واحد مذکر غائب تَفَيُّؤٌ (تفعل) مصدر۔ فَيْئٌ مادہ جھکے جاتے ہیں۔ لوٹتے ہیں۔ اَلْفَيْئُ وَالْفَيْئَةُ کے معنی اچھی حالت کی طرف لوٹ کر آنا کے ہیں۔ مثلاً فَاِنْ فَاءُوْا۔ (٢: ٢٢٦) اگر وہ (اس عرصہ میں قسم سے) رجوع کر لیں۔

اسی سے فَاءَ الظِّلُّ ہے جس کے معنی سایہ کے (زوال کے بعد) لوٹ آنے کے ہیں۔ اور فَیْئٌ اس سایہ کو کہا جاتا ہے جو (زوال کے بعد) لوٹ کر آتا ہے۔

= سُجَّدًا۔ الظِّلَالُ کا حال ہے۔ سجدہ کرتے ہوئے۔

= دَاخِرُوْنَ۔ دَخْرٌ سے اسم فاعل جمع مذکر۔ ذلیل وخوار ہونے والے۔ عاجزی کرنے والے الدخور۔ ای الصغار والذل۔ یعنی عاجزی ودرماندگی۔

= وَهُمْ دَاخِرُوْنَ۔ میں واؤ حالیہ ہے۔ یعنی اس حال میں کہ وہ اظہار عجز کر رہے ہیں۔

یعنی سائے اپنے خالق کے حکم کی اطاعت میں بے چون وچرا ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ کہ تخلیق کائنات میں یہی سنت اللہ ہے۔

١٦: ٥٠ = مِنْ فَوْقِهِمْ۔ ان کے اوپر سے۔ خداوند تعالیٰ کی بالادستی اور اس کے علوِ مرتبت اور فضیلت کے اظہار کے لئے ہے۔ جیسے کہ اور جگہ آیا ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (٦: ١٨) اور وہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے۔

١٦: ٥١ = لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔ دو معبود مت اختیار کرو یہ تعدد کی نفی ہے، دو کثرت وتعداد کا ادنیٰ درجہ ہے جب دو کی نفی ہوئی تو اس سے زیادہ کی نفی خود بخود ہو گئی

= فَارْهَبُوْنِ۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف۔ تم مجھ سے ڈرو۔ (باب سمع) رَهْبَةٌ سے۔ بے تابی اور بے چینی کے ساتھ ڈرنا۔

اِنَّمَا هُوَاِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ۔ صیغہ غائب کے معًا بعد صیغہ متکلم کی طرف انتقال صفتِ التفات کہلاتا ہے۔ اور عربی اسلوب بلاغت میں یہ ایک اعلیٰ صفت ہے اس کی کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً اسی سورت کی آیت نمبر ۵، ملاحظہ ہو۔ غائب سے متکلم کی طرف التفات اپنی کبریائی اور عنایات کی طرف توجہ دلانا۔ یا ترہیب میں شدت پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔

۱۶: ۵۲ == وَاصِبًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ دوامی۔ ہمیشہ۔ جاودانی۔ لازوال۔ قائم رہنے والا۔ الدِّیْنُ کی ضمیر کا حال ہے۔ یہاں الدِّیْنُ سے مراد اطاعت ہے۔ وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا اطاعت ہمیشہ اسی کو سزاوار ہے۔

وَاصِبًا وُصُوْبٌ سے مشتق ہے۔ (باب ضرب) اور اگر بذریعہ عَلٰی مصدر سمع ہو تو بیمار ہونا کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پہلے معنی ہی میں مستعمل ہے

== اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ (تو کیا اللہ کے سوا غیروں سے ڈرتے ہو) میں الف استفہامیہ ہے اور تعجب اور توبیخ کے لئے ہے۔

معنی یہ ہیں کہ: کیا اس ذاتِ حق سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت کے علم کے باوجود اور اس علم کے باوجود کہ وہی حاجت روا ہے تم دوسرے معبودانِ باطل سے ڈرتے ہو؟

۱۶: ۵۳ == وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمتوں میں سے۔ یعنی تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں۔

== تَجْئَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ جَاَرَ یَجْئَرُ (فتح) جُؤَارٌ۔ اَلْجُؤَارُ کے اصلی معنی جنگلی جانوروں کے چلانے کے ہیں۔ بلند آواز سے مدد کے لئے پکارنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جَاَرَ (ج ء ر) مادہ۔ تَجْئَرُوْنَ تم گڑگڑا کر چیخ چیخ کر مدد کے لئے اس کو پکارتے ہو۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے لَا تَجْئَرُوا الْیَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ (۲۳: ۶۵) آج چلا چلا کر مدد کے لئے مت پکارو۔ ہماری طرف سے تمہاری مطلق مدد نہ ہوگی

۱۶: ۵۴ == كَشَفَ۔ ماضی (بمعنی حال) واحد مذکر غائب (باب ضرب) وہ دور کر دیتا ہے وہ ہٹا دیتا ہے، زائل کر دیتا ہے۔ اَلْكَشْفُ مصدر جس کے معنی ہیں چہرہ وغیرہ سے پردہ اٹھانا مجازًا غم واندوہ یا تکلیف کے دور کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔

== اِذَا ...... اِذَا كَشَفَ میں شرطیہ ہے بمعنی جب اور اِذَا فَرِیْقٌ میں اِذَا فجائیہ ہے۔ یعنی اچانک۔ یکایک۔ فورًا۔ یک لخت۔ تو۔

۱۶: ۵۵ == لِیَكْفُرُوْا۔ میں لام عاقبت کا ہے یعنی شرک سے ان کی غرض اللہ کی نعمت سے

الکارتھا۔ كَاَنَّهُمْ جَعَلُوْا اغرضهم فی الشرکِ کفران النعمة
= بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ۔ جو ہم نے ان کو عطا کیا تھا۔ یعنی نعمت كَشْفُ عَنِ الضُّرِّ تکلیف سے نجات دینے کی نعمت۔
فَتَمَتَّعُوْا۔ پس تم فائدہ اٹھالو۔ تم مزے اڑالو۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَمَتُّعٌ مصدر
آیات ۵۳-۵۴-۵۵-میں التفاتِ ضمائر ہے۔ وَمَا بِكُمْ سے لے کر اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ تک مخاطبین کے لئے ضمیر جمع مذکر حاضر لائی گئی ہے اس میں اپنی عنایت پروری اور کرم فرمائی کا ذکر مخاطبین سے کیا جا رہا ہے لیکن پھر ان کی ناشکری اور کفران نعمت کے سبب اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے مخاطبین کو اپنی حاضری سے دور کرکے ضمیر جمع مذکر غائب لائی گئی ہے اور يُشْرِكُوْنَ ۔ لِيَكْفُرُوْا۔ اٰتَيْنٰهُمْ۔ استعمال ہوئے ہیں۔ پھر تہدید اور زجر میں شدت پیدا کرنے کے لئے اور اپنی ناراضگی کو ان کے ذہن نشین کرانے کے لئے ان کو پھر سامنے لایا گیا ہے اور جمع مذکر حاضر کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں جیسے فَتَمَتَّعُوْا ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اس طرح محض التفات ضمائر سے مختلف احوال کا اظہار فرمایا گیا ہے۔

۱۶: ۵۶ = وَيَجْعَلُوْنَ اس کا عطف يُشْرِكُوْنَ پر ہے
= لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ میں مَا موصولہ ہے جو اکثر غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہوتا ہے مراد اس سے وہ اوثان۔ بت۔ معبودان باطل ہیں جن کو مشرکین نے الوہیّت کا درجہ و مرتبہ دے رکھا تھا اور ان کا اعتقاد تھا کہ یہ ان کے نفع نقصان پر قدرت رکھتے ہیں حالانکہ یہ حقیقت نہ تھی وہ تو محض خود ساختہ۔ بے جان۔ بے شعور چیزیں تھیں۔
لَا يَعْلَمُوْنَ کی ضمیر یا تو معبودانِ باطل کی طرف راجع ہے۔ یعنی وہ بت وغیرہ جو علم وعقل کے اوصاف سے بالکل بے بہرہ تھے۔
یا ضمیر فاعل کا مرجع مشرکین ہیں جو نہیں جانتے تھے کہ یہ بت محض بے جان چیزیں ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔
= وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۔ اور یہ لوگ اس رزق میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے ایک حصہ ان چیزوں (معبودانِ باطل) کے لئے مخصوص کرتے ہیں جو کچھ بھی نہیں جانتیں۔
ان ہی معنوں میں اور جگہ ارشاد ہے وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ

وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا ھٰذَا لِلّٰہِ بِزَعْمِھِمْ وَ ھٰذَا لِشُرَکَآئِنَا۔ الخ (۶: ۱۳۶)
اور ان لوگوں نے کھیتی اور مویشیوں میں سے جو اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں کچھ حصہ اللہ کا مقرر کر رکھا ہے اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے دیوتاؤں کا.....

= تَاللّٰہِ۔ ت حرف قسم ہے۔ خدا کی قسم۔ حرف قسم کا تؔ کے ساتھ لانا لفظ اللہ کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

= لَتُسْئَلُنَّ۔ مضارع مجہول بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ جمع مذکر حاضر۔ تم سے ضرور بازپرس ہوگی۔ تم سے ضرور پوچھا جائیگا۔ تم سے ضرور سوال کیا جائے گا (یعنی آخرت کے دن)

= کُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ۔ ماضی استمراری۔ تم بہتان باندھا کرتے تھے۔ تم افترا پردازی کیا کرتے تھے۔

اس آیت میں بھی التفاتِ ضمائر ہے۔ شدتِ توبیخ و تہدید کے اظہار کے لئے جمع مذکر غائب سے جمع مذکر حاضر کی طرف التفات کیا گیا ہے۔

۱۶: ۵۷ = سُبْحٰنَہٗ۔ جملہ معترضہ ہے ای یجعلون للّٰہ الْبَنٰتِ ولھم ما یشتھون
ان لوگوں نے اللہ کے لئے تو بیٹیاں تجویز کر رکھی ہیں اور اپنے لئے اپنی پسند کی چیز (یعنی بیٹے) سُبْحٰنَہٗ (حالانکہ وہ ذات ان باتوں سے پاک و منزہ ہے۔)

۱۶: ۵۸ = ظَلَّ وَجْھُہٗ مُسْوَدًّا۔ اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے ظَلَّ فعل ناقص ہے۔ ظَلِلْتَ وَظَلْتُ اصل میں اس کام کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو دن کے وقت کیا جائے جس طرح بَاتَ بَبِیْتُ کا استعمال رات گذارنے یا رات کے وقت میں کسی کام کو کرنے کے لئے ہے۔ ظَلَّ وظُلُوْلٌ مصدر باب سمع وفتح سے آتا ہے یہاں ظَلَّ بمعنی صَارَ ہے۔ ہو گیا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ لیکن یہاں مضارع کے معنی دیتا ہے وہ ہو جاتا ہے" مُسْوَدًّا۔ اسم مفعول۔ واحد مذکر۔ اِسْوِدَادٌ مصدر (باب افعلال) سیاہ۔ غم کی وجہ سے) رنگ بگڑا ہوا۔

= کَظِیْمٌ۔ صفت مشبہ۔ کَظْمٌ وَ کَظُوْمٌ مصدر۔ سخت غمگین جو اپنے غم کو دبا کر رکھے اور ظاہر نہ کرے۔

اَلْکَاظِمُ۔ روکنے والا۔ دبانے والا۔ کَاظِمُ الْغَیْظِ غصہ کو پی جانے والا۔ غصہ کو روکنے والا۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اِذْ نَادٰی وَ ھُوَ مَکْظُوْمٌ (۶۸: ۴۸) جب اس نے

(اپنے پروردگار کو) پکارا۔ اس حال میں کہ وہ غم میں گھٹ رہا تھا۔

١٦: ٥٩ = يَتَوَارٰى۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَوَارِىٌ (تَفَاعُلٌ) مصدر۔ وہ چھپتا ہے ورى اور ورء مادّہ وَرَاءَ کے معنی آڑ۔ حدِ فاصل۔ کسی چیز کا آگے پیچھے ہونا۔ علاوہ۔ سوا۔

= مِنْ سُوْٓءِ۔ برائی۔ بری بات۔ عیب۔ سُوْءٌ ہر وہ چیز جو غم میں ڈالدے۔

= اَيُمْسِكُهٗ۔ الف استفہامیہ۔ يُمْسِكُ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِمْسَاكٌ (افعال) سے روکے رکھنا۔ کسی چیز کے ساتھ چمٹ جانا اور روکے رکھنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَابُشِّرَ بِہٖ ہے۔ کیا اس (بچی) کو بحفاظت اپنے پاس رکھے۔

= هُوْنٍ۔ اسم۔ ذلت۔ رسوائی۔ خواری۔ عَلٰى هُوْنٍ یعنی ذلت سہہ کر۔

مطلب یہ کہ۔ کیا قوم کی نظروں میں ذلیل ہونا برداشت کر کے بچی کو زندہ رہنے دے اور اپنے پاس رکھے یا......

= يَدُسُّهٗ مضارع واحد مذکر غائب دَسَّ يَدُسُّ (نصر) دَسٌّ ایک چیز کو دوسری چیز میں زبردستی داخل کرنا۔ دَسَّ الشَّيْءَ فِى التراب او تحت التراب۔ کسی شے کو مٹی کے نیچے چھپانا۔ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ یا اس کو مٹی میں گاڑ دے۔

= يُمْسِكُهٗ اور يَدُسُّهٗ میں ضمیر مفعول کو مذکر مَا کی رعایت سے لایا گیا ہے۔

= اَلَا۔ حرف تنبیہ۔ آہ۔ خبردار ہو جاؤ۔ سن رکھو۔

= سَآءَ۔ بُرا ہے سَاءَ يَسُوْءُ (نصر) فعل ذم ہے بمعنی برا ہے۔ ماضی واحد مذکر غائب

= مَا يَحْكُمُوْنَ جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ حَكَمَ يَحْكُمُ (نصر) حُكْمًا۔ فیصلہ کرنا۔ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ۔ آہ کتنا ناروا اور بھونڈا ان کا یہ فیصلہ ہے۔

١٦: ٦٠ = مَثَلُ۔ یہاں اس کا معنی صفت ہے

= السَّوْءِ۔ سَآءَ يَسُوْءُ (نصر) کا مصدر ہے۔ بُرا ہونا۔

مَثَلُ السَّوْءِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ برائی کی صفت۔

یعنی وہ صرف برائی اور بری اور مذموم صفات سے ہی متصف ہیں کوئی خوبی یا اچھی صفت ان میں نہیں ہے۔

= اَلْمَثَلُ الْاَعْلٰى۔ موصوف صفت۔ بہت بلند صفت۔ بہت بڑی خوبی۔

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر یقین و ایمان نہیں رکھتے وہ نہایت بری صفات کے مالک ہیں اور باری تعالیٰ اعلیٰ صفات کے مالک ہیں۔

اَلْمَثَل (معرّف باللام) صرف دو جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور دونوں جگہ اللہ کی شان میں ہے ایک اس آیت میں اور دوسرا پارہ نمبر ۲۱ میں وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۳۰: ۲۷) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی شان اعلیٰ و ارفع ہے۔

۱۶: ۶۱ = دَآبَّةٍ۔ جاندار۔ جانور۔ چلنے والا۔ رینگنے والا۔

۱۶: ۶۲ = تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ۔ ان کی زبانیں جھوٹ بکتی ہیں کہ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى کہ ان کے لئے بھلائی ہی مقدر ہے۔

= لَا جَرَمَ۔ یقینًا اور حقًا کا ہم معنی ہے۔ ضروری۔ یقینی۔ ناگزیر۔

= مُفْرَطُوْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ اِفْرَاطٌ (افعال) مصدر۔ آگے بھیجے ہوئے۔ آگے روا کئے جانے والے۔

فَرَطَ يَفْرُطُ (باب نصر) آگے بڑھ جانا۔ اور اَفْرَطَ فُلَانٌ اَعْجَلَهٗ۔ کسی کو آگے جلدی بھیجنا۔ مُفْرَطُوْنَ۔ ای مقدّمون و معجلون۔ جلدی آگے بھیجے جانیوالے۔ وَاَنَّهُمْ مُفْرَطُوْنَ۔ اور ان کو (دوزخ میں) پہلے بھیجا جائے گا۔

افراط (باب افعال) زیادتی کرنا۔ عمدًا و قصدًا آگے بڑھنا۔ تجاوز کرنا۔ اور باب تفعیل سے تفریط کوتاہی کرنا۔

۱۶: ۶۳ = اَرْسَلْنَا اِلٰٓى اُمَمٍ۔ ای ارسلنا رسلا الی امم۔ ہم نے رسولوں کو مختلف قوموں کی طرف بھیجا۔

= اَعْمَالَهُمْ۔ ای اعمال الکفر والتکذیب۔ انکار اور تکذیب کے اعمال۔

= اَلْيَوْمَ۔ سے مراد آج بھی ہو سکتا ہے یعنی رسول اکرم کا زمانہ۔ اور اس سے مراد مطلقًا زمانہ دنیا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے مراد "آج قیامت کے دن" بھی ہو سکتا ہے۔

= وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ ای ولهم عذاب الیم فی الْاٰخِرَةِ اور (آخرت کے دن) ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۶: ۶۴ = لِتُبَيِّنَ لام تعلیل کا ہے۔ تبین مضارع واحد مذکر حاضر۔ تاکہ تو صاف صاف بیان کرے۔

= هُدًى وَّرَحْمَةً۔ اَنْزَلْنَا کے مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ یعنی ہم نے اسے ہدایت اور رحمت بنا کر نازل کیا۔

۱۶: ۶۶ = عِبْرَةً۔ اَلْعَبْرُ کے اصل معنی ہیں ایک حالت سے دوسری حالت تک پہنچ جانا۔

مگر اَلْعُبُوْرُ کا لفظ خاص کر پانی عبور کرنے پر استعمال ہوتا ہے۔ خواہ کسی طریقہ سے کیا جائے بذریعہ اونٹ۔ کشتی۔ پُل۔ یا تیر کر یا پیدل۔
اَلْعِبْرَۃُ اور اَلْاِعْتِبَارُ اس حالت کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے کسی دیکھی چیز کی وساطت سے ان دیکھے نتائج تک پہنچا جائے۔
امام رازی کے مطابق عِبْرۃ وہ نشانی ہے کہ جس کے ذریعہ سے جہالت کے مقام کو عبور کر کے علم تک رسائی ہوتی ہے۔
عبرت نصیحت حاصل کرنا۔ دوسرے کے حال سے اپنا حال قیاس کرنا۔
عِبْرَۃً بوجہ عمل اِنَّ منصوب ہے۔
= بُطُوْنِہٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے پیٹ۔ بُطُوْنٌ بَطْنٌ کی جمع ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الانعام ہے۔ الانعام مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ آیت ہذا میں مذکر آیا ہے۔ لیکن سورۃ المومنون میں بطور مؤنث استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ (۲۳: ۲۱) یعنی لفظ کے لحاظ سے مذکر اور اسم جنس کے لحاظ سے مؤنث۔ اسی طرح النخل مذکر بھی آیا ہے جیسے كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ (۵۴: ۲۰) اور مؤنث بھی جیسے كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (۶۹: ۷)
= فَرْثٍ۔ واحد۔ وہ گوبر جو جانور کی آنتوں کے اندر ہو اس کی جمع فُرُوْثٌ ہے
= سَائِغًا۔ خوشگوار سَوْغٌ سے جس کے معنی آسانی کے ساتھ کھانے پینے کی چیز کا حلق سے نیچے اتر جانا۔ سَائِغًا۔ مزے سے حلق سے نیچے اتر جانے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔
نُسْقِيكُمْ مِّمَّا فِي بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَبَنًا ......
گوبر اور خون کی مابین حالت میں جو (اجزائے خوراک) ان کے شکموں میں ہوتے ہیں ان میں سے خالص اور خوشگوار دودھ (پیدا کر کے) ہم تم کو پلاتے ہیں۔
۱۶: ۶۷ = وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيْلِ محذوف سے متعلق ہے تقدیر کلام ہے وَنُسْقِيكُمْ مِّنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيْلِ ..... یا تَتَّخِذُوْنَ سے متعلق ہے اس صورت میں مِنْهُ کا تکرار تاکید کے لئے ہے۔
پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا (ہم پلاتے ہیں تمہیں) کھجور اور انگور کے پھلوں سے۔ تم بناتے ہو اس سے میٹھا رس۔ دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور تم کھجور اور انگور کے پھلوں سے میٹھا رس

بناتے ہو۔ ای تتخذون من ثمرات النخیل والاعناب سکرًا ......
= سَکَرًا ۔ لغت میں شراب کو کہتے ہیں جس چیز سے نشہ ہو۔ نبیذ۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک سکر سے مراد کھجور اور انگور کا میٹھا رس ہے۔ السکر العصیر الحلو۔ سکر بمعنی میٹھا رس۔
الاتقان جلد اول (نوع ۳۸) میں آیا ہے: ابن مردویہ نے عوفی کے طریق پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سکر حبشہ کی زبان میں سرکہ کو کہتے ہیں۔
۱۶:۶۸ = النَّحْلِ ۔ اسم جنس۔ شہد کی مکھی۔ مکھیاں۔
= اِتَّخِذِیْ ۔ امر واحد مؤنث حاضر۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) سے اَخْذٌ مادہ
= یَعْرِشُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب باب ضرب ونصر۔ انگور کی بیلوں کے لئے بانس وغیرہ کی ٹٹیاں بناتے ہیں یا ایسی ٹٹیوں پر وہ جو بیلیں چڑھاتے ہیں۔
اَلْعَرْشُ اصل میں چھت والی چیز کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عُرُوْشٌ ہے نیز ملاحظہ ہو ۷ : ۱۳۷
= کُلِیْ ۔ امر واحد مؤنث حاضر۔ تو کھا۔ اَکَلَ یَاْکُلُ (باب نصر) اَکْلٌ مصدر۔
= اُسْلُکِیْ ۔ امر واحد مؤنث حاضر۔ تو چل سُلُوْکٌ مصدر۔ (بابُ نَصَرَ)
= سُبُلَ ۔ سَبِیْلٌ کی جمع۔ راستے۔ راہیں۔
= ذُلُلًا ۔ ذَلُوْلٌ کی جمع ہے۔ بمعنی نرم۔ مطیع۔ مسخّر۔ آسان۔ ذُلٌّ سے یہ فَاسْلُکِیْ کی ضمیر کا حال ہے۔
فَاسْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۔ پھر بڑی تابعداری وفرماں برداری سے بے چون وچرا اپنے رب کے بنائے راستوں (شہد کی تیاری میں) چلتی رہ۔
یا یہ سُبُلَ کا حال ہے۔ بمعنی راستے جو تیرے لئے آسان کر دیئے ہیں۔
۱۶:۷۰ = یَتَوَفّٰکُمْ مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر تَوَفِّیْ سے (باب تَفَعُّلٌ) وہ تمہاری جانوں کو لے لیتا ہے۔
= یُرَدُّ ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ رَدٌّ مصدر باب نصر۔ وہ لوٹایا جاتا ہے۔
= اَرْذَلِ الْعُمُرِ ۔ عمر کا بڑھاپا۔ جب انسان کے قویٰ مضمحل اور ناکارہ ہوجاتے ہیں۔ یعنی بہت بڑی عمر تک جب جسمانی ودماغی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں۔
= لِکَیْ میں لام عاقبت یا نتیجہ کا ہے ای نتیجۃً۔
کَیْ حرف تعلیل ہے فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اسے نصب دیتا ہے لِکَیْ لَا یَعْلَمَ
= لِکَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چیزوں کا علم رکھنے کے بعد بے خبر

ہو جاتا ہے۔

۱۶: ۷۱ = فَمَا الَّذِیْنَ میں مَا نافیہ ہے۔

= رَآدِّیْ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالتِ نصب وجرّ۔ اصل میں رَآدِّیْنَ تھا۔ نَ اضافت کی وجہ سے ساقط ہوگیا۔ بحالتِ رفع رَآدُّوْنَ ہوگا۔ رَآدٌّ کی جمع۔ رَدٌّ (مضاعف) سے اسم فاعل۔ اصل میں رَادِدٌ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے۔ پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں مدغم کیا۔ رَادٌّ ہوگیا۔ رَدَّ یَرُدُّ (نَصَرَ) کے معنی ہیں۔ پھیرنا۔ واپس کرنا۔ پس اسم فاعل رَآدٌّ کے معنی ہوئے پھیرنے والا۔ واپس کرنے والا۔

= فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ۔ پھر جن لوگوں کو رزق میں یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق اپنے غلاموں (مملوک) کی طرف پھیر دیں تاکہ وہ سب اس میں (اس رزق میں) برابر ہو جائیں (برابر کے حصہ دار بن جائیں)

(جب یہ لوگ اس رزق میں جو ان کا اپنا بھی نہیں ہے۔ کسی اور کا (یعنی اللہ کا) دیا ہوا ہے اپنے غلاموں کو شریک بنانا پسند نہیں کرتے۔ تو اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ کیا اللہ ہی کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں (یعنی اس کی نعمتوں کا صرف اسی کے لئے شکریہ ادا نہیں کرتے بلکہ اس کے بندوں اور مٹی کے خود ساختہ بتوں کو اس کا شریک وسہیم ٹھہراتے ہیں)

اس آیت کے تحت تفہیم القرآن میں تفصیلی نوٹ ملاحظہ ہو۔

= یَجْحَدُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب جَحْدٌ و جُحُوْدٌ مصدر باب فتح۔ وہ انکار کرتے ہیں

۱۶: ۷۲ = اَزْوَاجًا۔ جوڑے۔ ہم مثل چیزیں۔ زَوْجٌ کی جمع ہے۔ یہاں بیویاں مراد ہیں

= حَفَدَةً ۔ حَافِدٌ کی جمع ہے۔ حَفْدٌ سے اسم فاعل حَفَدَ یَحْفِدُ (باب ضَرَبَ) خدمت کے لئے دوڑتے ہوئے حاضر ہونا۔ یہاں اس سے مراد پوتے ہیں کیونکہ ان کی خدمت زیادہ سچی ہوتی ہے۔

بنو سعد العشیرہ کی لغت میں حفدۃ نواسوں کو کہتے ہیں۔ اور لفظی معنی کے لحاظ سے ہر وہ شخص خواہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو۔ جو دوڑتے ہوئے خدمت میں حاضر ہو حَافِدٌ کہلاتا ہے

= بَاطِلٌ ۔ حق کے مقابلہ میں۔ اس سے مراد جھوٹے خدا معبودانِ باطل بھی ہو سکتا ہے۔

= وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ۔ میں هُمْ ضمیر کو تاکید اور زور کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ ورنہ تو مضمون اس کے بغیر بھی ادا ہو جاتا تھا۔

۱۶: ۷۳ == لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب ۔ اِسْتِطَاعَةٌ (اِسْتِفْعَالٌ) وہ طاقت نہیں رکھتے ۔ وہ استطاعت نہیں رکھتے ۔ وہ قدرت نہیں رکھتے ۔

۱۶: ۷۴ == فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۔ اللہ کے لئے مثالیں مت گھڑو۔

ضرب المثل کا معنی ہے ایک حال کو دوسرے حال سے تشبیہ دینا ۔ تشبیہ حال بحال یہاں منع کیا جا رہا ہے کہ اُس کو کسی کے ساتھ تشبیہ نہ دی جاوے کیونکہ اس کی ذات فہم انسانی سے ماوراء ہے اور ہر اعتبار سے غیر محدود اور ہر حدود نہایت سے برتر ہے اس لئے اس کی مثال دی ہی نہیں جا سکتی اور نہ ہی اس کی کوئی شبیہ ہو سکتی ہے ۔

۱۶: ۷۵ == مَمْلُوْكًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ مِلْكٌ مادّہ (باب ضرب) وہ جو کسی کی ملکیت میں ہو ۔ یعنی غلام ۔

== مَنْ اسم ہے اور بطور موصوف استعمال ہوا ہے اور عَبْدًا کی مطابقت میں نکرہ آیا ہے كَاَنَّهٗ قِيْلَ وَحُرًّا رَزَقْنَاهُ (عبدا کے مقابلہ میں حرًّا) یعنی اللہ تعالیٰ مثال دیتا ہے ایک عبد مملوک کی اور ایک آزاد شخص کی جسے خدا نے رزق حَسَن عطا کر رکھا ہے

== هَلْ يَسْتَوٗنَ ۔ میں استفہام انکاری ہے ۔ کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں ؟ یعنی یہ برابر نہیں ہو سکتے یہاں صیغہ تثنیہ کی بجائے جمع کا آیا ہے کیونکہ مقصود یہاں محض دو فرد ہی نہیں بلکہ اس قبیل کے کل اشخاص ہیں جو متضاد صفات کے مالک ہیں ۔ یہ دونوں قسم کے اشخاص ایک جیسے نہیں ہو سکتے ۔

== اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اس مثال کے بعد یہی جواب دیں گے کہ ہرگز برابر نہیں ۔ اس پر فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ اس قدر تو سمجھ ہے کہ دونوں برابر نہیں ۔ مگر اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اکثر کو تو یہ بھی خبر نہیں اس قدر جاہل و بے تمیز ہیں ۔۔۔ تفسیر حقانی ۔

صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں :

سوال اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے درمیان ایک لطیف خلا ہے جسے پُر کرنے کے لئے خود لفظ الحمد للہ ہی میں بلیغ اشارہ موجود ہے ۔ ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ سوال سن کر مشرکین کے لئے اس کا یہ جواب دینا تو کسی طرح ممکن نہ تھا کہ دونوں برابر ہیں لامحالہ اس کے جواب میں کسی نے صاف صاف اقرار کیا ہوگا کہ واقعی دونوں برابر نہیں ہیں ۔ اور کسی نے اس اندیشے سے خاموشی اختیار کر لی ہو گی ۔ کہ اقراری جواب دینے کی صورت میں اس کے منطقی نتیجے کا بھی اقرار کرنا ہوگا اور اس سے خود بخود ان کے شرک کا ابطال ہو جائے گا ۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا جواب پا کر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اقرار کرنے والوں کے اقرار پر بھی الحمد للہ اور خاموش رہ جانیوالوں کی خاموشی پر

بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ پہلی صورت میں معنی یہ ہونے کہ خدا کا شکر ہے اتنی بات تو تمہاری سمجھ میں آ گئی دوسری صورت میں اس کا مطلب یہ ہے کہ۔ خاموش ہو گئے ؟ الحمد للہ اپنی ساری ہٹ دھرمی کے باوجود دونوں کو برابر کہہ دینے کی ہمت تم بھی نہ کر سکے۔ مگر اکثر لوگ (اس سیدھی بات کو) نہیں جانتے۔

۱۶: ۷۶ = اَبْكَمُ ۔ مادرزاد گونگا۔ بَكِمَ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع بُكْمٌ ہے صُمٌّ بُكْمٌ (۲: ۱۸) یہ بہرے اور گونگے ہیں۔

= كَلٌّ ۔ واحد و جمع ۔ گراں بار ۔ اہل وعیال ۔ یتیم ۔ بے والد یا بے اولاد آدمی ۔ چھری یا تلوار کی پشت ۔ بے فیض آدمی ۔ سب پر بار۔

كَلَّ يَكِلُّ (ضرب) كَلًّا وكِلَّةً ۔ كَلَالًا وكَلَالَةً ۔ تھکنا ۔ کمزور ہونا۔ صرف دور کے رشتہ دار رکھنے والا ۔ بے اولاد و بے والد کے ہونا ۔ تلوار کا کند ہونا۔

كَلَالَةٌ ۔ وہ آدمی جس کے مرنے پر نہ اس کی اولاد نہ اس کا ماں باپ ہو جو اس کا وارث بن سکے

كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ جو اپنے مالک پر بوجھ ہو۔

= يُوَجِّهْهُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب وَجَّهَ يُوَجِّهُ تَوْجِيْهٌ (باب تفعیل) ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ وہ اس کو بھیجتا ہے۔ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ ۔ وہ اس کو جہاں بھی بھیجتا ہے۔

= لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۔ وہ درست کر کے نہیں لاتا۔

= وَهُوَ ۔ ای وَهُوَ فی نفسہٖ ۔ اور وہ خود بھی۔

۱۶: ۷۷ اَمْرُ السَّاعَةِ ۔ یعنی قیامت برپا ہونے کا معاملہ۔

= لَمْحِ ۔ اسم مصدر ۔ پلک جھپکنا۔ لَمَحَ الْبَرْقُ ۔ بجلی چمکی ۔ یا جھپکی۔

۱۶: ۷۹ = مُسَخَّرَاتٍ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مُسَخَّرَةٌ واحد تسخیر (تفعیل) مصدر تابع ۔ فرمانبردار بنائے گئے ۔ مُطیع۔

= جَوِّ ۔ فضاء ۔ ہوا ۔ اس کی جمع جِوَاءٌ اور اَجْوَاءٌ ہے۔

= يُمْسِكُهُنَّ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔

اِمْسَاكٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ روکنا ۔ تھامے رکھنا ۔ امساک کے اصل معنی کسی چیز سے چمٹ جانا اور اس کی حفاظت کرنا۔

۱۶: ۸۰ = سَكَنًا ۔ فعل بمعنی مفعول ۔ ای موضعًا تسکنون فیہ وقت اقامتكم ۔ وہ جگہ جہاں تم بوقت اقامت تسکین پاتے ہو۔

= بُیُوْتًا۔ مفعول بَیْتٌ کی جمع۔ یہاں گھر سے مراد چمڑے کے بنے ہوئے خیمے جو مسافری کے دوران گھر کا کام دیتے ہیں۔

= تَسْتَخِفُّوْنَھَا۔ مضارع جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب (اس کا مرجع بُیُوْتًا ہے تم اسے ہلکا پاتے ہو۔ اِسْتِخْفَافٌ (استفعال) مصدر۔ جس کا مطلب ہلکا سمجھنا۔ "الخفیف" "الثقیل" کے مقابلہ میں ہے۔

= ظَعْنِکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارا سفر۔ ظَعْنٌ مصدر۔

= وَمِنْ اَصْوَافِھَا وَاَوْبَارِھَا وَاَشْعَارِھَا اس کا عطف وَمِنْ جُلُوْدِ پر ہے اور ھَا ضمیر کا مرجع الْاَنْعَام ہے۔

= اَصْوَافِھَا۔ ان کی اُون۔ صُوْفٌ کی جمع ہے۔ بھیڑوں کی اُون

= اَوْبَارِھَا۔ ان کی اُون۔ وَبْرٌ کی جمع اونٹ کی اون کو وَبْر کہتے ہیں۔

= اَشْعَارِھَا۔ ان کے بال۔ شَعْرٌ کی جمع۔ بکری کے بال۔

ھَا ضمیر کا مرجع جیسا کہ اوپر بیان ہوا الانعام ہے جس میں بھیڑیں بکریاں اونٹ سب شامل ہیں

= اَثَاثًا۔ اثاثہ۔ گھر کا سامان۔ مال واسباب۔ اَثٌّ سے مشتق ہے اَثَّ یَؤُثُّ (نصر) بمعنی زیادہ یا گنجان ہونا۔ پھر یہ لفظ اثاث ہر قسم کے فراوان مال پر بولا جانے لگا۔ مَتَاعٌ کی طرح اس کا بھی واحد نہیں آتا۔ اس کی جمع اِثَاثٌ (بکسر ہمزہ) ہے قرآن مجید میں ہے ھُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْیًا (۱۹: ۷۴) وہ سازو سامان میں زیادہ تھے اور خوش منظر بھی۔

= اِلٰی حِیْنٍ۔ مدت تک۔ مدت العمر۔ الیٰ ان تموتوا۔ تمہاری موت تک

۱۶: ۸۱ ظِلٰلًا۔ بوجہ مفعول منصوب ہے۔ ظِلٌّ کی جمع۔ سائے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ (۷۷: ۴۱) بیشک پرہیز گار لوگ سایوں اور چشموں میں ہونگے

= اَکْنَانًا۔ بوجہ مفعول منصوب ہے اَکْنَانٌ جمع ہے اس کی واحد کِنٌّ ہے چھپنے کی جگہ، حفاظت کی جگہ۔ کَنَّ یَکُنُّ (نصر) کَنٌّ کُنُوْنٌ وَاَکَنَّ گھر میں چھپانا۔ دھوپ سے بچانا۔ اَلْکِنُّ ہر وہ چیز جس میں کسی چیز کو محفوظ رکھا جائے کَنَنْتُ الشَّیْءَ کَنًّا۔ میں نے چیز کو کِنٌّ میں محفوظ کر دیا کَنَنْتُ (ثلاثی مجرد) خصوصیت کے ساتھ کسی مادّی شے کو گھر یا کپڑے وغیرہ میں چھپانے پر بولا جاتا ہے مثلاً کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ (۵۲: ۲۴) جیسے چھپائے ہوئے موتی۔

آیہ ہذا: وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَکْنَانًا۔ اور اس نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غاریں (پناہ گاہیں) بنائیں۔

= سَرَابِیْلَ ۔ سِرْبَالٌ کی جمع ۔ کرتے ۔ قمیص، پیراہن ۔ پوشاک ۔
دوسری دفعہ سرابیل سے مراد زرہ بکتر لی گئی ہے۔ وہ بھی ایک قسم کا پیراہن ہی ہے ۔
= تَقِیْکُمْ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ وہ تمہیں بچاتی ہے
وَقٰی یَقِیْ (ضرب ۔ لفیف مفروق) وِقَایَۃٌ بچانا ۔ نگاہ رکھنا ۔
= بَاْسَکُمْ ۔ تمہاری لڑائی میں ۔ مضاف مضاف الیہ ۔
= تُسْلِمُوْنَ ۔ تم فرماں بردار رہو ۔ تم اطاعت کرتے رہو ۔ اِسْلَامٌ (افعال) سے مضارع
جمع مذکر حاضر ۔

۱۶: ۸۲ = فَاِنْ تَوَلَّوْا ۔ اگر یہ روگردانی کرتے رہیں ۔

۱۶: ۸۳ = یُنْکِرُوْنَھَا ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع
نعمۃ ہے اِنْکَارٌ (اِفعَالٌ) سے وہ اس کا انکار کرتے ہیں ۔

۱۶: ۸۴ = یَوْمَ ۔ کا نصب محذوف عبارت کی وجہ سے ہے ۔ ای اذکر یوم ...
= نَبْعَثُ ۔ مضارع جمع متکلم بَعْثٌ مصدر (باب فتح) ہم کھڑا کریں گے ۔ ہم قائم کریں گے
= لَا یُؤْذَنُ ۔ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب اجازت نہیں دی جائیگی (عذر و معذرت
پیش کرنے کی)
= وَلَا ھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۔ مضارع منفی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب اَلْعَتْبُ اصل میں اس جگہ
کو کہتے ہیں ۔ جو وہاں اترنے والے کے لئے ناساز گار ہو ۔ پھر استعارہ کے طور پر عَتْبٌ کے معنی ناراضگی
سختی ۔ خفگی کے آجاتے ہیں ۔ عَتَبَ یَعْتُبُ (نصر) عتب یَعْتِبُ (ضرب) عَتْبٌ خفگی کرنا ۔
ناراض ہونا ۔ غصہ ہونا ۔ اِعْتَابٌ (باب افعال) میں سلب ماخذ کی خصوصیت کی وجہ سے معنی ہونگے
عتاب کو دور کرنا ۔ ناراضگی ۔ غصہ ۔ خفگی کو دور کرنا ۔ باب استفعال میں طلب ماخذ کی خصوصیت
ہے جیسے اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے مغفرت مانگی ۔ لہٰذا استعتاب کا مطلب ہوا ۔ طلبِ عتاب
یعنی ناراضگی کو دور کرنے کی طلب ۔ یعنی کسی سے خواہش کرنا کہ وہ تیری ناراضگی کو دور کردے اور
تجھے رضامند بنالے ۔
باب افعال (ثلاثی مزید فیہ) سے باب استفعال بنانا غیر قیاسی ہے کیونکہ قیاساً باب استفعال
ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے ۔
وَلَا ھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ (اور نہ ہی ان سے اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کی فرمائش کیجائے گی) اور
نہ ہی ان سے توبہ لیجائے گی ! نیز ملاحظہ ہو لغات القرآن ۔ ندوۃ المصنفین اور نیز اضواء البیان جلد سوم

تفسیر آیۃ ہذا۔

۱۶: ۸۵ = وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا (یعنی کافر) دیکھ لیں گے عذاب کو۔

مطلب یہ ہے کہ جب وہ عذاب ان پر آپڑیگا تو نہ اس میں تخفیف ہوگی اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ چاہے وہ کتنا ہی روئیں پیٹیں یا چلائیں۔

۱۶: ۸۶ = شُرَکَآءَ ھُمْ۔ اور شُرَکَآءُ نَا میں شریکوں سے مراد وہی دیوی دیوتا اور معبودانِ باطل ہیں جنہیں وہ شریکِ خدائی سمجھتے تھے۔

= کُنَّا نَدْعُوْا۔ ماضی استمراری جمع متکلم، ہم پکارا کرتے تھے ہم عبادت کیا کرتے تھے۔

= اَلْقَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِلْقَاءٌ (باب افعال) سے۔ انہوں نے ڈالا۔ انہوں نے پھینکا۔ اِلْقَاءٌ کے معنی ہیں کسی چیز کو اس طرح ڈال دینا کہ وہ دوسرے کو سامنے نظر آئے۔ جیسے قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ۔ (۷: ۱۱۵-۱۱۶) جادوگروں نے کہا اے موسٰی یا تو تم (پہلے) ڈالو۔ ورنہ ہم ہی پہلے ڈالنے والے ہو جاتے ہیں۔ موسٰی (علیہ السلام) نے کہا کہ تم ہی ڈالو! پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا۔

اَلْقٰی قَوْلًا اِلٰی ...... کسی سے کلام کرنا۔ وَاَلْقٰی مَوَدَّۃً اِلٰی۔ کسی سے دوستی یا محبت بڑھانا جیسے تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ (۶۰: ۱) تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ وَاَلْقٰی سلمًا الی ۔۔ عاجزی پیش کرنا۔ جیسے وَاَلْقَوْا اِلَی اللّٰہِ یَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ (۱۶: ۸۷) اور وہ اس دن خدا کے حضور عاجزی پیش کر دیں گے۔ اس کے سامنے سرنگوں ہوجائیں گے اس کے سامنے صلح واطاعت کی طرح ڈال دیں گے۔

اَلْقَوْا میں ضمیر فاعل معبودانِ باطل کی طرف راجع ہے۔ اور اِلَیْھِمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع الذین اشرکوا ہے۔ فَاَلْقَوْا اِلَیْھِمُ الْقَوْلَ اِنَّکُمْ لَکٰذِبُوْنَ۔ معبودانِ باطل مشرکین سے کہیں گے۔ یقینًا تم جھوٹ بول رہے ہو۔

۱۶: ۸۷ = اَلْقَوْا میں ضمیر فاعل کا مرجع مشرکین ہیں۔ نیز اوپر ۱۶: ۸۶۔ ملاحظہ ہو۔

= ضَلَّ۔ ضَلَّ یَضِلُّ (باب ضرب) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ ضَلَالٌ و ضَلَالَۃٌ مصدر۔ گمراہ ہونا۔ بھٹک جانا راہِ حق سے۔ مرکر مٹی میں گل سڑ جانا۔ (کوشش کا) برباد جانا۔ راستے سے بہک جانا۔ فراموش کرنا۔ ضائع کرنا۔ ضائع ہونا۔ گم ہونا۔ ہلاک ہوجانا

ضَالَّۃٌ ج ضَوَالُّ ۔ گم شدہ چیز جس کی تلاش کی جائے۔ اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فھو احق بھا حیث وجدھا۔

ضَلَّ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۔ اور جو افترا پردازی وہ کیا کرتے تھے وہ سب کافور ہو جائے گی۔ یعنی اپنے معبودانِ باطل سے جو امیدیں انہوں نے وابستہ کر رکھی تھیں وہ سب دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

۱۶: ۸۸ = صَدُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے روکا۔ صَدٌّ وصُدُوْدٌ مصدر انہوں نے (دوسروں کو) روکا۔

۱۶: ۸۹ = یَوْمَ ۔ اس کا نصب فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے ای اذکر یوم یاد کرو وہ دن۔

= تِبْیَانًا۔ بان یبین (ضرب) کا مصدر ہے۔ بیان۔ وضاحت۔

۱۶: ۹۰ = اِیْتَآئِ۔ دینا۔ عطا کرنا۔ اِیْتَآءٌ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے اس کا استعمال قرآن مجید میں بیشتر صدقہ دینے کے بارہ میں ہوا ہے۔ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی اہل قرابت کو دینا۔ اسی آیت کے متعلق حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ ھذہ اجمع اٰیۃٍ فی القراٰن لخیر یتمثل ولشر یجتنب ۔ یہ قرآن کی جامع ترین آیت ہے اس میں ہر وہ اچھی چیز جس پر عمل کرنا ضروری ہے مذکور ہے۔ اسی طرح ہر وہ بری چیز جس سے اجتناب ضروری ہے موجود ہے۔

۱۶: ۹۱ = لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ اَیْمَانٌ ۔ یَمِیْنٌ کی جمع۔ قسموں کو مت توڑو۔ نَقَضَ یَنْقُضُ (نصر) توڑنا۔ اصل میں نَقْضٌ کے معنی ہیں عمارت۔ رسی یا ہار کی گرہ کھولنا۔ پراگندہ کرنا۔ عمارت کو مسمار کرنا۔

= کَفِیْلًا ۔ ذمہ دار۔ ضامن۔ ایفاء عہد کے لئے گواہ۔ مذکر مؤنث واحد جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی جمع کفلاء آئی ہے۔

۱۶: ۹۲ = نَقَضَتْ غَزْلَھَا۔ نَقَضَتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب اس عورت نے توڑ ڈالا۔ بل کھول دیئے۔

غَزْلَھَا۔ مضاف مضاف الیہ غَزْلٌ کاتا ہوا دھاگہ۔

غَزَلَ یَغْزِلُ (ضرب) غَزْلٌ (روئی یا اون کا) کاتنا۔ اَغْزَلَ عورت کا چرخہ کاتنا اور باب سمع سے غَزِلَ یَغْزَلُ وتَغَزُّلٌ ۔ عورتوں سے محبت جتانا۔ ان کے حسن وجمال کی تعریف کرنا۔ اسی سے غَزَل عشقیہ کلام ہے۔

= اَنْكَاثًا۔ ٹکڑے ٹکڑے نِكْثٌ کی جمع جس کے معنی سوت کے اس ٹکڑے کے ہیں جو دوبارہ کاتنے کے لئے توڑا جائے۔

نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا۔ اس نے اپنے دھاگے کو مضبوط کاتنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اَنْكَاثًا غَزْلَ کا حال ہے۔

مکہ میں ایک بے وقوف قریشی عورت تھی جو صبح سے دوپہر تک یا دن بھر باندیوں کو ساتھ لے کر سوت کاتا کرتی تھی اور آخر میں تمام کاتا ہوا سوت توڑ ڈالتی تھی۔ اس کا نام ریطہ بنت عمرو بن سعد تھا (بغوی) بعض نے دیگر مختلف نام دیئے ہیں۔

= دَخَلًا ۔ بہانہ۔ دغا۔ فساد۔ دَخِلَ يَدْخَلُ (سمع) کا مصدر ہے۔ الدخل ما يدخل فی الشیء ولم يكن منه ۔ الدخل۔ وہ ہے کہ جو کسی شے میں داخل ہو لیکن اس میں سے نہ ہو۔ یا الدخل مايدخل فی الشیء علی سبیل الفساد۔ الدخل وہ ہے جو فساد کے واسطے کسی شے میں داخل ہو۔ ایک چیز کو دوسری میں فساد کے لئے ملانا دَغَل ہے۔ کل شیءٍ لم يصح فهو دخل و دخيل بمعنى المفسد والداخل ضد الخارج (جو چیز درست نہ ہو وہ دغل ہے) دخل بمعنی دغل ہے۔ ادغل فی۔ کسی کام میں غیر متعلق چیز کو داخل کر کے اسے خراب کر دینا۔ دخلًا بينكم۔ باہمی فساد و خیانت و دغابازی۔

دَخَلَ يَدْخُلُ (نصر) دُخُوْلٌ اندر داخل ہونا۔

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ۔ یہ لَا تَكُوْنُوْا کی ضمیر کا حال ہے امام رازی کے نزدیک یہ جملہ مستانفہ نیا جملہ ہے اور استفہامیہ ہے۔ ای أتتخذون ايمانكم دخلا بينكم کیا تم اپنی قسموں کو باہمی دھوکہ بازی کا ذریعہ بناتے ہو؟

= اَرْبٰى۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے رَبَا يَرْبُوْا۔ (نصر) رِبَاءٌ و رُبُوٌّ سے جس کے معنی بڑھنے اور چڑھنے کے ہیں۔ الرِّبٰو۔ سود۔ بیاج۔ زیادتی۔ اَرْبٰى تعداد میں اور مال و دولت میں بڑھ چڑھ کر ہونا۔

= اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) كَانَ (تكون) تامہ ہے اور هِيَ مِنْ اُمَّةٍ۔ اُمَّةٌ کی صفت ہے اور اُمَّةٌ۔ تَكُوْنَ کا فاعل ہے۔ اس اعتبار سے معنی ہوں گے: کہ ایک قوم ایسی ہو جائے کہ جو دوسری قوم سے زیادہ طاقتور ہو۔

(۲) كَانَ يَكُوْنُ فعل ناقص ہے اور هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اس کی خبر ہے۔ گویا آیۃ کی تقدیر

اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ اُمَّةً اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ۔ تکرار کے سقم کو دور کرنے کے لئے اسم ظاہر اُمَّۃً کی بجائے ھِیَ ضمیر لائی گئی ہے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے زبردست ہو جائے۔

زمانہ جاہلیت میں قریش اور دیگر قبائل ایک قوم سے معاہدہ کر لیتے پھر جب دیکھتے کہ دوسری قوم قوی ہے تو اس سے معاملہ کر لیا۔ اور پچھلے معاہدہ کو توڑ دیا۔ اس سے مسلمانوں کو منع کیا جا رہا ہے اور ایفائے عہد پر زور دیا گیا ہے۔

= يَبْلُوْكُمْ ۔ يَبْلُوْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ (باب نصر) بَلَاءٌ مصدر۔ وہ آزمائش کرتا ہے۔ وہ آزماتا ہے۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ (اللہ) تم کو آزماتا ہے۔

= بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر حاضر کا مرجع یا تو فقرہ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ہے یعنی کسی گروہ کی افزائش قوت و ثروت۔ یا یہ راجع ہے اس امر و نہی کی طرف جس سے خبردار کیا جا رہا ہے۔

= لَيُبَيِّنَنَّ ۔ لام تاکید کے لئے۔ مضارع بانون ثقیلہ واحد مذکر غائب تَبْيِيْنٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ وہ ضرور ہی کھول کر بیان کرے گا۔

۱۶: ۹۴ = وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ ۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں فریب دہی کا ذریعہ مت بناؤ۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۶: ۹۲

= فَتَزِلَّ قَدَمٌ ۔ فَ تعلیل کا ہے بمعنی ورنہ۔ نتیجۃً ایسا نہ ہو۔ تَزِلَّ مضارع واحد مؤنث غائب زَلَّ يَزِلُّ (ضرب) زَلٌّ سے۔ اَلزَّلَّةُ کے اصل معنی ہیں بلا قصد قدم پھسل جانا۔ اس لئے جو گناہ بلا قصد سرزد ہو جائے اس کو بطور تشبیہ زَلَّةٌ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے فَاِنْ زَلَلْتُمْ (۲: ۲۰۹) اگر تم لغزش کھا جاؤ۔

باب استفعال سے کسی کو پھسلانے کا ارادہ کرنا۔ مثلاً اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ (۲: ۳۶) انہیں شیطان نے پھسلا دیا۔ یعنی شیطان انہیں آہستہ آہستہ پھسلانے کی کوشش کرتا رہا۔ حتّٰی کہ وہ پھسل گئے۔ اسی معنی سے تزلزل بمعنی اضطراب کے ہیں اور اس میں تکرارِ حروف تکرارِ معنی پر دلالت کرتا ہے۔

مضارع کا نصب جوابِ نہی ہونے کی وجہ سے ہے فَتَزِلَّ قَدَمٌ یعنی (تم اپنی قسموں کو باہمی فساد کا ذریعہ مت بناؤ) ورنہ (تمہارا یا کسی کا یا لوگوں کا) قدم (جادۂ حق سے) پھسل جائیگا (یا کہیں ایسا نہ ہو کہ قدم راہ مستقیم سے پھسل جائے۔

= بَعْدَ ثُبُوْتِهَا ۔ اس کے جم جانے کے بعد (یعنی اچھے بھلے ہدایت یافتہ قدم ڈگمگا جائیں)

= تَذُوْقُوْا۔ ذَاقَ یَذُوْقُ (نصر) ذَوْقٌ سے مضارع ۔جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی بوجہ عامل (جواب نہی) گر گیا۔ تمہیں چکھنا پڑے ۔ تمہیں بھگتنا پڑے ۔یا تمہیں چکھنا پڑے گا۔ بھگتنا پڑے گا۔

= السُّوْٓءَ۔ عذاب۔ بُرا نتیجہ۔ یہاں دنیوی عذاب کی طرف اشارہ ہے ۔جہاں تک عذاب آخرت کا تعلق ہے تو آیۃ کے آخر میں ہے وَلَکُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

= بِمَا۔ بسبب ۔ بوجہ

= صَدَدْتُّمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ صَدٌّ مصدر۔ (باب نصر) تم نے روکا۔ تم مانع ہوئے (بوجہ عہد شکنی کے)

۱۶: ۹۵ = لَا تَشْتَرُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم مت خریدو ۔ تم مت مول لو۔ اِشْتِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔

= اِنَّمَا ۔ای اِنَّ مَا۔ بیشک ۔تحقیق ۔ (جو بطور ثواب آخرت اللہ کے پاس ہے)

اِنَّ۔حرف مشبہ بالفعل ہے اور خبر کی تاکید اور تحقیق مزید کے لئے آتا ہے ۔حروف مشبہ بالفعل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں ۔ لیکن جب اِنَّ کے بعد مَا کافہ آجائے تو اِنَّ عمل نہیں کرتا۔ اور کلمہ حصر کے معنی دیتا ہے ۔جیسے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ (۹: ۲۸) مشرکین تو پلید ہیں یعنی نجاستِ تامہ تو مشرکین کے ساتھ مختص ہے ۔

۱۶: ۹۶ = یَنْفَدُ۔ نَفِدَ یَنْفَدُ (باب سَمِعَ) نَفَادٌ سے واحد مذکر غائب۔ ختم ہو جائے گا۔ جیسے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ (۱۸: ۱۰۹)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر (سارے کے سارے) سمندر روشنائی ہو جائیں میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کے لئے تو سمندر ختم ہو جائیں گے۔ اور میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہو سکیں گی ۔

= بَاقٍ ۔ باقی رہنے والا۔ اسم فاعل ۔ واحد مذکر۔ ناقص یائی سے ہے ۔ اصل میں بَاقِیٌ تھا ضمہ ی پر دشوار تھا۔ اس کو ساکن کیا۔ اب یَ اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے تو یَ اجتماع ساکنین سے گر گئی بَاقٍ ہو گیا۔ بَقَاءٌ مصدر۔ باب سمع سے آتا ہے بَقِیَ یَبْقٰی بَقَاءٌ کسی چیز کا اپنی اصلی حالت پر قائم رہنا۔ یہ فَنَاءٌ کی ضد ہے ۔

= لَنَجْزِیَنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ جمع متکلم ۔ ہم ضرور بالضرور اجر دیں گے ۔

= اَحْسَنِ ۔ اسم التفضیل کا صیغہ ہے ۔بہت اچھا۔ سب سے اچھا۔

اَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔جو عمل وہ کیا کرتے تھے ان میں سے کا سب سے اچھا۔

یعنی ہم صبر کرنے والوں کو ان کے کئے کا جو بہترین عمل ہوگا اس کے مطابق اجر دیں گے۔
صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں:۔
بالفاظِ دیگر جس شخص نے دنیا میں چھوٹی اور بڑی ہر طرح کی نیکیاں کی ہوں گی اُسے وہ اونچا مرتبہ دیا جائے گا جس کا وہ اپنی بڑی نیکی کے لحاظ سے مستحق ہوگا۔
۱۶: ۹۷ = لَنُحْيِيَنَّهٗ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ جمع متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع فعل عَمِلَ کا فاعل ہے۔ یعنی نیک صالح عمل کرنے والا۔ ہم اس کو ضرور بالضرور زندگی بخشیں گے۔
= حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ پاکیزہ زندگی۔ اسی دنیا میں کہ اس میں رزق حلال حاصل ہو۔ قناعت ہو اطمینان وتسکین ہو رضاء الٰہی حاصل ہو۔ یا عالم برزخ کی زندگی کہ اس کی قبر روضۃ من ریاض الجنۃ ہو اس کی برزخ کی زندگی باغات جنت سے ایک باغ بن جائے یا اخروی زندگی —— کہ وہاں نہ موت کا ڈر نہ نعمتوں کے ختم ہو جانے کا خدشہ۔ جہاں صحت بلا سقم۔ سعادت بلا شقاوت حاصل ہوگی۔
۱۶: ۹۸ = اِسْتَعِذْ۔ تو پناہ مانگ اِسْتِعَاذَةٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے مصدر۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر کہو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
= الرَّجِيْم۔ الرِّجَامُ۔ پتھر۔ اسی سے الرَّجْمُ ہے جس کے معنی سنگسار کرنا کے ہیں جس کو سنگسار کیا گیا ہو اسے مَرْجُوْم کہتے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ (۲۶: ۱۱۶) کہ تم ضرور سنگسار کئے جاؤ گے۔
پھر استعارہ کے طور پر رَجْمٌ کا لفظ جھوٹے گمان۔ توہم۔ سبّ وشتم اور کسی کو دھتکار دینے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے رَجْمًا بِالْغَيْبِ (۱۸: ۲۲) یہ سب غیب کی باتوں میں اٹکل کے تکے چلاتے ہیں۔
شیطان کو رجیم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ملأ اعلیٰ کے مراتب سے راندہ ہوا ہے۔ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۳۸: ۷۷) تو بہشت سے نکل جا کہ راندۂ درگاہ ہے۔
۱۶: ۹۹ = سُلْطٰنٌ۔ تسلط۔ استیلاء۔ زور۔ اختیار۔ برہان۔ سند۔ مثلاً فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (۱۴: ۱۰) کوئی کھلی دلیل لاؤ۔ یعنی واضح دلیل اور حجت قائم کرو۔ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ (۵۵: ۳۳) اور سوائے کسی سند یا اجازت نامہ کے تم نہیں نکل سکتے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ تمام قرآن میں سُلطان بمعنی حجت کے آیا ہے۔
۱۶: ۱۰۰ = يَتَوَلَّوْنَهٗ۔ وہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ مضارع، جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الشیطٰن ہے

= بِہٖ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
(۱) ب تعدیہ کے لئے ہے اور ضمیر کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے ای داخل فی ربہم۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا: اور وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ (دوسروں کو) شریک بنانیوالے ہیں۔
(۲) ضمیر ہٖ کا مرجع شیطان ہے اور بِہٖ۔ من اَجلِہٖ کا مرادف ہے یعنی اس کے سبب سے۔ ترجمہ ہوگا اور جو شیطان کے ورغلانے کی وجہ سے اللہ کے ساتھ (دوسروں کو) شریک ٹھہرانے والے ہیں۔
۱۶: ۱۰۱ = اَعْلَمُ۔ عِلْمٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ خوب جاننے والا۔ بہتر جاننے والا۔
= یُنَزِّلُ۔ نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلٌ (تفعیل) سے مضارع واحد مذکر غائب وہ اتارتا ہے۔ وہ نازل کرتا ہے۔
= مُفْتَرٍ۔ اِفْتِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اپنی طرف سے گھڑ کر بات بنانے والا۔ اصل میں مُفْتَرِیٌ تھا۔ ی پر ضمہ دشوار تھا اس کو ساکن کیا۔ اب ی ساکن اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوگئے ی بوجہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی مُفْتَرٍ بن گیا۔ اس کا مادہ فَرِیٌ ہے۔ اَلْفَرْیُ کے معنی چمڑے کو سینے اور مرمت کرنے کے لئے کاٹنے کے ہیں اور اِفْرَاءٌ (افعال) کے معنی اسے خراب کرنے کے لئے کاٹنے کے ہیں۔ اِفْتِرَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) اصلاح اور فساد دونوں کے لئے آتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال فساد ہی کے معنوں میں ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں جھوٹ، شرک اور ظلم کے موقعوں پر استعمال کیا گیا ہے۔
فَرَیٰ یَفْرِیْ (ضرب) فَرْیًا علیٰ کسی کے خلاف بہتان باندھنا۔ جھوٹ گھڑنا۔ باب افتعال سے بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ باب سمع سے بمعنی حیران ہونا۔
باب افتعال سے قرآن حکیم میں ہے اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ (۴: ۵۰) دیکھو یہ خدا پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں۔
آیۃ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا (۱۹: ۲۷) یہ تو نے عجیب حرکت کی ہے (یہاں بِشَیْءٍ بمعنی فَعَلْتِ ہے) اس میں بعض نے کہا ہے کہ فَرِیًّا کے معنی عظیم بات کے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عجیب بات کے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے معنی من گھڑت اور بنائی ہوئی بات کے ہیں لیکن مآل کے اعتبار سے یہ تمام اقوال ایک ہی ہیں۔
= وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ اس آیت میں جملہ معترضہ ہے۔
۱۶: ۱۰۲ = نَزَّلَہٗ میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔
= رُوْحُ الْقُدُسِ سے مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں۔
= لِیُثَبِّتَ۔ میں لام تعلیل کے لئے ہے تاکہ۔ یثبت مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (باب تفعیل)

تاکہ ثابت قدم رکھے۔

١٦: ١٠٣ = اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ۔ میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس میں دوسرا مفعول یعنی القرآن محذوف ہے ای انما یعلمہ القرآنُ لبشرٌ۔ اس کو (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) یہ قرآن ایک آدمی سکھلاتا ہے۔ اس کا اشارہ ایک نومسلم رومی نصرانی غلام کی طرف ہے، جو انجیل وغیرہ سے واقف تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں خوب توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا کرتا تھا۔ تو آپ بھی کبھی کبھی اس کے پاس جا بیٹھتے تھے۔

= يُلْحِدُوْنَ۔ اَلْحَدَ يُلْحِدُ اِلْحَادٌ (اِفْعَالٌ) سے جمع مذکر غائب مضارع معروف۔ اَللَّحْدُ اس گڑھے یا شگاف کو کہتے ہیں جو قبر کی ایک جانب میں بنایا جاتا ہے۔ پھر اصل سے ہٹ کر ایک طرف پھرنے کو بھی الحاد کہتے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے اَلْحَدَ فُلَانٌ عَنِ الدِّيْنِ۔ فلاں دین سے پھر گیا اسی سے مُلحد دین سے پھرا ہوا کافر ہے۔ اور اَلْحَدَ السَّهْمُ عَنِ الْهَدَفِ۔ تیر نشانہ کے ایک پہلو میں جا لگا۔ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ (حقیقت سے ہٹ کر) جس کی طرف وہ مائل تھے۔ یا جس کی طرف ان کا اشارہ تھا۔

= اَعْجَمِيٌّ۔ اَلْعُجْمَةُ کے معنی ابہام اور اخفا کے ہیں۔ یہ اَلْاِبَانَةُ کی ضد ہے جس کے معنی واضح اور بیان کر دینا کے ہیں۔ اَلْعَجَمُ غیر عرب کو کہتے ہیں اور اَلْعَجَمِيُّ اس کی طرف منسوب شے کو کہتے ہیں۔ اَلْاَعْجَمُ وہ آدمی جس کی زبان فصیح نہ ہو خواہ وہ عربی ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ عربی لوگ عجمی کی گفتگو بہت کم سمجھتے تھے۔ اور اَلْاَعْجَمِيُّ۔ اَلْاَعْجَمُ کی طرف منسوب کی گئی شے۔

لِسَانٌ اَعْجَمِيٌّ۔ وہ زبان جو ایک اعجم کی ہو۔ یعنی ایسے شخص کی جو فصیح ومبین زبان نہ بول سکتا ہو۔

= مُبِيْنٌ اسم فاعل واحد مذکر کھول کھول کر فصاحت وبلاغت سے بیان کرنے والا۔ ایسی زبان جو بات کو فصاحت وبلاغت سے بیان کرنے والی ہو۔

١٦: ١٠٥ = يَفْتَرِيْ۔ مضارع واحد مذکر غائب وہ بہتان باندھتا ہے۔ یہاں صیغہ واحد جمع کے لئے استعمال ہوا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو ١٦: ١٠١

آیت کا ترجمہ یوں ہے۔ حقیقۃً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے وہی جھوٹ اور افتراء باندھتے ہیں (اِنَّمَا کے حصر کے ساتھ کذب کا ارتکاب آیاتِ قرآنی پر ایمان نہ رکھنے والوں کے لئے مخصوص ہو گیا) فی هذه الاٰية دلالة قوية علی ان الكذب من اكبر الكبائر و افحش الفواحش والدليل عليه ان كلمة انما للحصر والمعنى ان الكذب والفرية لا يقدم عليهما الا من كان غير مؤمن بايٰت الله تعالیٰ والا من كان كافرا وهذا

تھدید فی النھایۃ۔

اس آیت میں اس امر کی قوی دلیل ہے کہ کذب بدترین گناہ اور بدترین فحش ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اِنَّمَا کلمہ حصر کا ہے یعنی کذب اور افتراء کے ارتکاب کی جرأت ماسوائے خداتعالیٰ کی آیات پر ایمان نہ رکھنے والے اور کافر کے کوئی نہیں کرتا اور یہ نہایت سخت تنبیہ ہے۔

= اُولٰئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کو لاکر کذب کا فعل منکرینِ آیاتِ ربّانی پر مختص کردیا۔ پس یہی لوگ ہیں جو (پورے کے پورے) جھوٹے ہیں۔

۱۶: ۱۰۶ = مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ ۔ مبتدا

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ ۔ خبر (محذوف)

جس نے ایمان لانے کے بعد اللہ سے انکار کیا (یعنی اس کی وحدانیت سے اس کے رسول سے قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے سے اور عقیدۂ حشر سے) اس پر غضبِ الٰہی ہوگا۔

= اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ ۔ مُستثنیٰ ہے ماسوائے اس کے جسے مجبور کیا گیا۔

اُكْرِهَ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اس پر زبردستی کی گئی۔ اِكْرَاهٌ (اِفْعَالٌ) مصدر

= وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ۔ درآں حالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے۔ یہ جملہ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ کا حال ہے۔

= شَرَحَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب اس نے دل کھولا۔ شَرْحٌ کے معنی گوشت وغیرہ کے پھیلنے کے ہیں۔ صَدْرًا بمعنی صَدْرَهٗ ہے۔ ای من شرح صدرہ بکفرٍ۔ جس کا سینہ کفر کے ساتھ کھل جائے یعنی وہ اس کفر سے خوشی محسوس کرے۔ صَدْرًا بوجہ مفعول بہٖ ہونے کے منصوب ہے مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا ۔ مبتداء اور فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔ خبر ہے۔ اور اگر مِنْ شرطیہ ہے تو پہلا جملہ شرط اور دوسرا جملہ جوابِ شرط ہوگا۔

۱۶: ۱۰۷ = اِسْتَحَبُّوْا ۔ اِسْتِحْبَابٌ (اِسْتِفْعَالٌ) سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ انہوں نے عزیز رکھا۔ انہوں نے پسند کیا۔

۱۶: ۱۰۸ = طَبَعَ عَلٰى ۔ مہر لگانا۔ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ اس کے دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی۔ یعنی وہ نیکی کی توفیق سے محروم ہوگیا۔

= الْغٰفِلُوْنَ ۔ الکاملون فی الغفلۃ۔ نتائج و عواقب سے غفلت۔ غفلت کی انتہا ہے۔

۱۶: ۱۰۹ = لَا جَرَمَ ۔ یقینًا۔ حقًّا۔ اصل میں اس کا معنی لامحالہ تھا۔ پھر توسیع استعمال کے بعد قسم یا حق (فعل ماضی) کے معنوں میں مستعمل ہونے لگا۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۶: ۶۲)

= ھُمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب کو دوبارہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے اور گھاٹے اور ٹوٹے کو خصوصی طور پر ان اشخاص کے لئے مخصوص کرنے کے لئے جن کا ذکر آیۂ بالا نمبر ۱۰۸ میں آیا ہے۔
یقینی طور پر بالکل یہی لوگ آخرت میں گھاٹا پانیوالے ہونگے؛

۱۶: ۱۱۰ = ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ غافلون، خاسرون کا حال بلحاظ مرتبت ان اصحاب سے کتنا بعید ہے جن کا آیہ ہذا میں ذکر ہے۔ ان کے لئے غضب الٰہی وخسران اور ان کے لئے مغفرت ورحمت رب تعالیٰ۔

ثُمَّ۔ پھر حرفِ عطف ہے۔ پہلی چیز سے دوسری کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تاخیر خواہ باعتبار زمانہ ہو یا باعتبار مرتبہ۔ یا بلحاظ وضع ونسبت ہو یا باعتبار نظام صناعی جیسے الاساس اولاً ثم البناء یعنی پہلے اساس (بنیاد) رکھی جاتی ہے پھر اس پر عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ دوسری دفعہ جو ثُمَّ آیا ہے وہ باعتبار زمانہ تاخیر پر دلالت کرتا ہے۔

= مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا۔ آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد (یعنی کفار کے ہاتھوں مصائب وآلام میں ڈالے جانے کے بعد) جیسے حضرت عمار بن یاسر اور ان جیسے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کو اسلام سے مرتد کرنے کے لئے روح فرسا تکالیف دی گئی تھیں۔

= مِنْۢ بَعْدِھَا یہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مذکورات بالا۔ یعنی آزمائش میں پڑنے اور ہجرت اور جہاد اور صبر کی طرف راجع ہے۔

صاحب ضیاء القرآن فرماتے ہیں:

یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ یہ سورت تو مکی ہے اس میں ہجرت اور جہاد کا ذکر کیسا۔ لیکن اول تو ابن عطیہ کی روایت میں ہے کہ یہ آیت مدنی ہے (اور مکی سورتوں میں مدنی آیتوں کی آمیزش کی مثالیں قرآن میں کثرت سے موجود ہیں) اور ہجرت سے مراد ہجرت حبشہ بھی ہوسکتی ہے اور جہاد اپنے لغوی معنوں میں (یعنی جدوجہد) پھر ان کے علاوہ صیغہ ماضی سے اخبار مستقبل کی مثالیں بھی قرآن میں شاذ نہیں۔

۱۶: ۱۱۱ = یَوْمَ۔ منصوب بوجہ رحیمٌ کا ظرف زمان ہونے کے ہے یعنی اس کی یہ مغفرت ورحمت اس روز ہوگی جس روز...... یا یہ اُذْکُرْ (محذوف) کا مفعول بہ ہے لیکن اول الذکر زیادہ راجح ہے کیونکہ خٰسِرُوْنَ کے وقتِ سزا کے لئے فی الاٰخرۃ آیا ہے (فی الاٰخرۃ ھم الخٰسرون) اور یہاں بھی یوم سے مراد یومِ قیامت ہی ہے۔

= تَاْتِیْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب، وہ آئے گی۔ اِتْیَانٌ سے ضمیر فاعل کُلُّ نَفْسٍ کے لئے ہے

كُلُّ نَفْسٍ۔ ہر جان۔

= تُجَادِلُ۔ مضارع واحد مونث غائب۔ مُجَادَلَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے وہ جھگڑا کریگی وہ جھگڑا کرتی ہے، وہ جھگڑتی ہے۔ مُجَادَلَۃٌ باہم جھگڑنا۔ یہاں مجادلہ عذر۔ معذرت۔ اور صفائی پیش کرنے کے معنی میں ہے۔

= عَنْ نَّفْسِهَا۔ اپنی ذات کے متعلق۔ پہلا نفس (کُلُّ نَفْسٍ) جان یا شخص کے مترادف ہے اور دوسرے نفس کے معنی اس جان یا شخص کی ذات ھَا ضمیر واحد مونث غائب کا مرجع کل نفس ہے

= تُوَفّٰى۔ مضارع مجہول واحد مونث غائب۔ تَوْفِيَۃٌ (تفعیل) سے ہے پورا پورا دیا جائیگا۔ پورا (بدلہ) دیا جائے گا۔

= وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔ اور ان پر (ذرا بھی) ظلم نہ کیا جائے گا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب جملہ نفوس کے لئے ہے۔

١٦: ١١٢ = مَثَلًا۔ تشبیہی قصہ۔ تمثیل۔ نصب بوجہ ضَرَبَ کے مفعول ہونے کے ہے

= قَرْيَۃً۔ اصل میں ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا مَثَلَ قَرْيَۃٍ تھا۔

مَثَلَ قَرْيَۃٍ مضاف مضاف الیہ ہے۔ مضاف کو حذف کیا گیا اور مضاف الیہ کو قائم رکھا گیا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مَثَلًا کا بدل ہے مبدل منہ کی رعائت سے قَرْيَۃً منصوب ہوا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ضَرَبَ بمعنی جَعَلَ ہے اور قریۃً اس کا مفعول اوّل ہے اور مثلاً مفعول ثانی ہے۔ قَرْيَۃً کو بعد میں اس لئے لایا گیا ہے کہ اس کے اور اس کی صفاتِ مذکورہ (كَانَتْ اٰمِنَۃً ......) کے درمیان فصل واقع نہ ہو۔

= اٰمِنَۃً۔ پُرامن۔ دلجمی والی۔ چین والی۔ اور مُطْمَئِنَّۃً اسم فاعل واحد مونث۔ مگن۔ چین والی۔ ہر دو بوجہ كَانَ کی خبر ہونے کے منصوب ہیں۔

= يَاْتِيْهَا۔ اس تک آتا تھا۔ اس تک پہنچتا تھا۔ مضارع بمعنی ماضی۔ صیغہ واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب قَرْيَۃً کی طرف راجع ہے۔

= رَغَدًا۔ بافراغت۔ وسیع۔ بکثرت۔ خوب۔ اچھی طرح۔ یہ اصل میں رَغِدَ يَرْغَدُ (سَمِعَ) سے مصدر ہے بمعنی بہت نعمت ہونے کے اور صفت مشبہ ہوکر مستعمل ہے نیز رَاغِدٌ کی جمع بھی ہے جیسے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ ہے۔

= فَكَفَرَتْ۔ پس اس نے انکار کیا۔ اس نے ناشکری کی۔ یعنی اس کے باشندوں نے۔ كُفْرٌ وَكُفْرَانٌ۔ مصدر۔

= اَنۡعُمِ - نِعۡمَۃً کی جمع - نعمتیں - احسانات -
= فَاَذَاقَھَا - اس نے ان کو چکھایا (ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب بستی کی طرف راجع ہے۔ مراد اس بستی کے باشندے ہیں) ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب - اَذَاقَۃٌ وَاِذَاقَۃٌ مصدر، چکھانا۔ ذَوۡقٌ ، مصدر (اجوف واوی) مادّہ - ذَاقَ یَذُوۡقُ (نصر) چکھنا۔
= لِبَاسَ الۡجُوۡعِ وَالۡخَوۡفِ ط بھوک اور خوف کا لباس - یعنی ایسی بھوک اور خوف کہ لباس کی طرح ان کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔

اب اس آیت کا ترجمہ ہوگا :

اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن وامان اور اطمینان ودلجمعی کی زندگی بسر کر رہی تھی - اس کو (یعنی اس میں رہنے والوں کو) رزق بافراط ہر طرف سے پہنچ رہا تھا مگر اس (کے بسنے والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی - پس اللہ تعالیٰ نے ان کو بھوک اور خوف کے لیسے عذاب کا مزہ چکھایا جو کہ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوتے تھا - (اور یہ) بوجہ ان کارستانیوں کے تھا جو وہ کر رہے تھے ۔

۱۶ : ۱۱۳ = وَھُمۡ ظٰلِمُوۡنَ حال ہے فَاَخَذَھُمُ الۡعَذَابُ سے - یعنی پس ان کو عذاب نے آلیا دراں حالیکہ وہ (اپنے ہی حق میں) ظلم کر رہے تھے۔

۱۶ : ۱۱۵ = مَآ اُھِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰہِ بِہٖ - اَلۡھِلَالُ سے ہے اَلۡھِلَالُ مہینے کی پہلی اور دوسری تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں - پھر اس کے بعد اسے قمر کہا جاتا ہے اس کی جمع اَھِلَّۃٌ ہے الاھلال کے معنی چاند نظر آنے پر آواز بلند کرنے کے ہیں - پھر یہ لفظ عام آواز بلند کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور اسی سے محاورہ ہے اَھَلَّ الصَّبِیُّ ولادت کے وقت بچے نے رونے میں آواز بلند کی - اور حاجیوں کے باآواز بلند لَبَّیۡکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ کہنے کو بھی اھلال کہا جاتا ہے - اسی طرح پکارنا - آواز لگانا - بلند آواز سے ذکر کرنا - نامزد کرنا - کسی چیز کو شہرت دینا سب کے معنی میں مستعمل ہے۔

اُھِلَّ - اِھۡلَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس جملہ میں مَا اسم موصول ہے اور بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ہے - مَآ اُھِلَّ بِہٖ جس کا نام لے کر آواز بلند کی گئی - جس کا نام پکارا گیا - یعنی ذبح کرتے وقت جس کا نام لیا گیا۔

اُھِلَّ بمعنی ذُبِحَ کی سند کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ قول پیش کیا گیا ہے۔

اذا سمعتم الیھود والنصاریٰ یھلّون لغیر اللہ فلا تاکلوھا واذا لم تسمعوھم فکلوا فان اللہ قد احل ذبائحھم وھو یعلم ما یقولون -

(جب تم سنو کہ یہود ونصاریٰ غیر خدا کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں تو ان کا ذبیحہ نہ کھاؤ اور اگر نہ سنو

تو کھالو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذبیحہ کو حلال کیا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔
تو گویا مَآ اُھِلَّ بِہٖ کا ترجمہ ہوا۔ ذبح کے وقت جس کا نام پکارا گیا۔ اور مَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ جیسے نام ہے کہ غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا۔ مثلاً میں ذبح کرتا ہوں لات کے لئے (کہ ذبح لات کے نام پر ہوا ہے خدا کی ذات کے لئے نہیں) ذُکِرَ عِنْدَ ذِبْحِہٖ اسم غیرہٖ تعالیٰ (محمد مخلوف)

= اُضْطُرَّ۔ اِضْطِرَارٌ (افتعال) سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ بے اختیار کیا گیا وہ لاچار کیا گیا اَلضُّرُّ (ص ۷۷) کے معنی بدحالی کے ہیں خواہ اس کا تعلق انسان کے نفس سے ہو جیسے علم وفضل و عفت کی کمی۔ خواہ بدن سے ہو جیسے کسی عضو کا ناقص ہونا۔ یا قلتِ مال کے سبب ظاہری حالت کا بُرا ہونا۔

اضطرار کے معنی کسی کو نقصان دہ کام پر مجبور کرنے کے ہیں اور عرف میں اس کا استعمال ایسے کام پر مجبور کرنے کے ہیں جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ مجبوری کسی خارجی سبب کی بناء پر ہو۔ مثلاً مار پیٹائی کی جائے۔ یا دھمکی دی جائے حتیٰ کہ وہ کام کرنے پر رضامند ہو جائے یا زبردستی پکڑ کر اس سے کوئی کام کروایا جائے۔

مثلاً ثُمَّ اَضْطَرُّہٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ۔ (۲: ۱۲۶) پھر میں اس کو عذاب دوزخ کے بھگتنے کے لئے لاچار کردوں گا۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ مجبوری کسی داخلی سبب کی بناء پر ہو۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں

(ا) کسی ایسے جذبے کے تحت وہ کام کرے جسے نہ کرنے سے اسے ہلاک ہونے کا خوف ہو۔ مثلاً شراب یا قمار بازی کی خواہش سے مغلوب ہو کر شراب نوشی یا قمار بازی کا ارتکاب کر بیٹھے۔

(ب) کسی ایسی مجبوری کے تحت اس کا ارتکاب کرے کہ جس کے نہ کرنے سے اسے جان کا خطرہ ہو مثلاً بھوک سے مجبور ہو کر مردار کا گوشت کھانا۔ فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ (۵: ۳) ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے۔ آیۃ ہذا میں بھی یہی صورت ہے (نیز ملاحظہ ہو ۶: ۱۴۵)

بَاغٍ وَّعَادٍ اصل میں بَاغِیٌ وعَادِوٌ تھا۔ بَاغِیٌ۔ ضمہ ی پر دشوار تھا۔ جس کی وجہ سے گر گیا۔ یؔ ساکن ہوا۔ اب ی ساکن اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے ہی اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی بَاغٍ ہوا۔

عَادِوٌ کی واو اسم فاعل میں کلمہ کے آخر میں واقع ہونے کی وجہ سے اور ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یؔ ہو گئی اور پھر عمل متذکرہ بالا سے یؔ گر گئی۔ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ جو لذت کا جویا نہ ہو۔

اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو۔

= فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ کے بعد فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ محذوف ہے یعنی بحالتِ لاچاری گناہ نہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۱۷۳)

۱۶: ۱۱۶ = وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ اس میں لام تعلیل کے لئے ہے مَا مصدریہ ہے الكذبَ تَصِفُ کا مفعول۔ اور هٰذَا حَلٰلٌ وَهٰذَا حَرَامٌ مقول القول یعنی ای لَا تَقُوْلُوْا: هٰذَا حَلٰلٌ وَهٰذَا حَرَامٌ یہ الکسائی اور الزجاج کا مذہب ہے ترجمہ یوں ہوگا اور جو جھوٹ موٹ تمہاری زبانوں سے نکلے اسے (بلا سند صحیح) حلال یا حرام مت قرار دیدو۔

اگرچہ اس کے متعلق بہت سے اقوال اور بھی ہیں مگر الکسائی اور الزجاج کے مذہب کو بہت سے مفسرین نے اختیار کیا ہے ای لا تقولوا ھذا حلٰل و ھذا حرام لاجل وصف السنتکم الکذب (روح المعانی)

= لتفتروا۔ اس میں لام عاقبت کا ہے یعنی نتیجۃً تم (اللہ تعالیٰ پر) تہمت اور بہتان کا ارتکاب کروگے تَفْتَرُوْا۔ تم افترا کرو۔ تم جھوٹ باندھلو۔ افتراء (افتعال) سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی لام کی وجہ سے گر گیا ہے۔

= لَا يُفْلِحُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب اِفْلَاحٌ (افعال) سے وہ کامیاب نہیں ہوں گے وہ فلاح نہیں پائیں گے۔

۱۶: ۱۱۷ = مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۔ ذٰلِكَ (محذوف) مبتدا۔ مَتَاعٌ خبر قَلِيْلٌ صفت خبر۔ یہ قلیل اور چند روزہ منفعت ہے۔ ای منفعۃ قلیلۃ منقطعۃ عن قریب۔ یعنی قلیل عیش و منفعت جو کہ عنقریب ختم ہو جانیوالی ہے۔ مطلب یہ کہ اس افترا سے ان کو کوئی طویل المدت نفع کثیر حاصل نہیں ہوگا بلکہ قلیل المدت وقلیل المقدار فائدہ ہو تو ہو۔

۱۶: ۱۱۸ = وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ کا اشارہ سورۃ الانعام کی آیت ۱۴۶ کی طرف ہے۔ جہاں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا اَوِ الْحَوَايَا اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ (۶: ۱۴۶) اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ان پر ہم نے سب کھروالے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں بجز اس (چربی) کے

جوان کی لشتوں پر یا ان کی انتڑیوں میں لگی ہوئی ہو یا جو ہڈیوں سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے یہ سزا ان کو ان کی شرارت پر دی تھی اور ہم ہی یقیناً سچے ہیں۔

مِنْ قَبْلُ یا حَرَّمْنَا سے متعلق ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اس سے قبل ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کیا ہے۔

یا یہ قَصَصْنَا سے متعلق ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام قرار دے دی تھیں۔ جن کا ذکر ہم تجھ سے قبل ازیں کر چکے ہیں۔

۱۶: ۱۱۹ = مِنْ بَعْدِهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع توبہ ہے (جیساکہ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سے ظاہر ہے) یا اس کا مرجع الاصلاح ہے جو کہ توبہ میں مندرج ہے، اور توبہ کی تکمیل کے لئے شرط ہے۔

۱۶: ۱۲۰ = اُمَّةً ۔ یعنی اللہ کی عبادت و فرمانبرداری اور طاعات و حسنات میں پوری ایک جماعت کے برابر اور قائم مقام۔ دوسرے معنی میں امام یا مقتدا کے ہیں جو امور خیر میں بطور نمونہ کام دے۔ علمبردار صداقت و حق۔ نیز جو دنیا بھر سے الگ تھلگ ہو۔ اس قوم کو بھی اُمَّة کہتے ہیں جس کی طرف کوئی رسول بھیجا گیا ہو۔

جماعت۔ طریقہ۔ دین اور مدت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہر وہ جماعت کہ جس میں کسی قسم کا کوئی رابطۂ اشتراک موجود ہے اسے بھی امت کہا جاتا ہے خواہ یہ اتحاد و اشتراک مذہبی وحدت کی بناپر ہو یا جغرافیائی اور عصری وحدت کی وجہ سے ہو۔

= قَانِتًا۔ قُنُوْتٌ سے اسم فاعل۔ حالتِ نصب۔ فرماں بردار۔ اطاعت گذار اَلْقُنُوْتُ (باب نصر) کے معنی خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنے کے ہیں جیسے کہ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲: ۲۳۸) اور خدا کے حضور ادب سے کھڑے رہا کرو خشوع اور خضوع اور خاموشی کے ساتھ۔

= حَنِيْفًا۔ یکسوئی سے حق کی طرف مائل ہونے والا۔ سب سے بے تعلق ہو کر ایک خدا کا ہو رہنے والا۔ حَنِيْف کی جمع حُنَفَاءَ۔

ہر وہ شخص جو بیت اللہ کا حج کرتا اور ختنہ کراتا۔ عرب کے لوگ اسے حنیف کہہ کر پکارتے تھے۔ یعنی یہ دین ابراہیم کا پابند ہے۔

اُمَّةً۔ قَانِتًا۔ حَنِيْفًا۔ شَاكِرًا بوجہ عمل کان منصوب ہیں۔

۱۶: ۱۲۱ = اَنْعُمِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی نعمتیں۔ اس کے احسانات۔ نِعْمَةٌ کی جمع

= اِجْتَبٰهُ ۔ اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً (افتعال) سے ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ۔ اس نے اس کو پسند کیا ۔ اس نے اس کو چھانٹ لیا ۔ منتخب کرلیا ۔ مُجْتَبٰی برگزیدہ ۔ منتخب شدہ ۔ پسند کیا ہوا ۔ پسندیدہ ۔

۱۶: ۱۲۲ = اٰتَیْنٰهُ ۔ ماضی جمع متکلم ۔ اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہم نے اس کو دیا ۔ اَتَیٌ مادہ ۔

۱۶: ۱۲۳ = حَنِیْفًا ۔ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے ابراہیم سے حال ہے یا جیساکہ ابنِ مالک کا قول ہے یہ مِلَّةَ کا حال ہے ۔

۱۶: ۱۲۴ = جُعِلَ ۔ جَعْلٌ سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ مقرر کیا گیا ۔ ٹھہرایا گیا ۔ لازم کیا گیا

= اَلسَّبْتُ ۔ اس کے اصل معنی ہیں قطع کرنا ۔ سَبْتٌ کام کاج سے قطع تعلق کرلینا ۔ ہفتہ کا دن ۔ سنیچر کی تعظیم کرنا ۔ پہلے معنی کے اعتبار سے مصدر ہے یعنی کام کاج چھوڑ دینا ۔ سنیچر کی تعظیم کرنا ۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے (کہ سبت بمعنی سنیچر کا دن ہے) اسم ہے جس کی جمع اَسْبُتٌ اور سُبُوْتٌ ہے ۔

= اِخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۔ جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا ۔ یعنی حرمتِ سبت کے احکام کے بارہ میں اختلاف کیا تھا

= لَیَحْکُمُ ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے یَحْکُمُ مضارع واحد مذکر غائب حُکْمٌ سے ۔ وہ ضرور فیصلہ کردے گا ۔

۱۶: ۱۲۵ = اُدْعُ ۔ دَعَا یَدْعُوْا دُعَاءٌ دَعْوَةٌ (ناقص واوی) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (باب نصر) تو دعوت دے ۔ تو بلا ۔ تو دعا کر ۔

= جَادِلْهُمْ ۔ جَادِلْ امر واحد مذکر حاضر ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ جَادَلَ یُجَادِلُ مُجَادَلَةً (مفاعلة) باہم مناظرہ کرنا ۔ باہم جھگڑنا ۔ تو ان سے مناظرہ ومباحثہ کر ۔

= اِنْ عَاقَبْتُمْ ۔ اگر تم (انہیں) سزا دینا چاہو ۔ ماضی جمع مذکر حاضر ۔ عَاقَبَ یُعَاقِبُ مُعَاقَبَةً بمعنی عقوبت کرنا ۔ سزا دینا ۔

اَلْعَقِبُ وَ الْعَقْبُ پاؤں کا پچھلا حصہ یعنی ایڑی ۔ اس کی جمع اَعْقَابٌ ہے بطور استعارہ عَقِبٌ کا لفظ بیٹے پوتے پر بھی بولا جاتا ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے ۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِیْ عَقِبِهٖ (۴۳: ۲۸) اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے ۔

عَاقِبَةٌ ۔ بمعنی انجام کار جیساکہ قرآن پاک میں ہے فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا اَنَّهُمَا فِی النَّارِ (۵۹: ۱۷)

دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں داخل ہوئے۔ اس میں عاقبۃ کا لفظ استعارۃً عذاب کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اور دوسری جگہ عَاقِبَۃ کا لفظ بطور ثواب کے بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۲۸ : ۸۳) اور انجام نیک (ثواب) تو پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

۱۶ : ۱۲۶ فَعَاقِبُوْا امر۔ جمع مذکر حاضر۔ تم (ان کو) سزا دو۔

عُوْقِبْتُمْ : ماضی مجہول جمع مذکر حاضر۔ تمہیں سزا دی گئی۔ تمہیں ایذا پہنچائی گئی۔

۱۶ : ۱۲۷ = وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور آپ کا صبر بدوں توفیق من اللہ نہیں ہے۔ یعنی صبر کی توفیق بھی خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے

= وَلَا تَكُ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ كَوْنٌ مصدر۔ تو نہ ہو۔ تو مت ہو۔

= ضَيْقٍ۔ ضِيْقٍ۔ سَعَۃٌ (وسعت وکشادگی) کی ضد ہے۔ اور ضَيْقٌ بھی بولا جاتا ہے۔ ضَيْقَۃٌ کا استعمال فقر۔ بخل۔ غم اور اسی قسم کے معنوں میں ہوتا ہے مثلاً آیۃ ہذا وَلَا تَكُ فِیْ ضَيْقٍ تو تنگ دل مت ہو۔ تو غم نہ کھا۔

ضَاقَ يَضِيْقُ تنگ ہونا۔

= يَمْكُرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب مَكْرٌ سے۔ وہ چالیں چلتے ہیں۔

۱۶ : ۱۲۸ = مُحْسِنُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مُحْسِنٌ واحد۔ نیکوکار۔ بھلائی کرنے والے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ (١٥)

بَنِیۡۤ اِسۡرَآئِیۡل ۞ الكَهۡفُ ۞

(۱۷) سُورۃ بنی اسرآئیل (۱۱۱)

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا۔

۱:۱۷ا سُبۡحَانَ۔ السَّبۡحُ سے۔ جس کے اصل معنی پانی یا ہوا میں تیز رفتاری سے گذر جانے کے ہیں۔ سَبَحَ (فتح) سَبۡحًا و سَبَاحَةً وہ تیز رفتاری سے چلا۔ پھر استعارۃً یہ لفظ فلک میں نجوم کی گردش اور تیز رفتاری کے لئے استعمال ہونے لگا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَكُلٌّ فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ (۲۱:۳۳) سب (اپنے اپنے) فلک یعنی مداریں تیز رفتاری سے چل رہے ہیں۔ اور گھوڑے کی تیز رفتاری پر بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً وَالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا (۷۹:۳) اور فرشتوں کی قسم جو (آسمان و زمین کے درمیان) تیرتے پھرتے ہیں۔

اَلتَّسۡبِیۡحُ کے معنی تنزیہ الٰہی بیان کرنے کے ہیں۔ اصل میں اس کے معنی عبادت الٰہی میں تیزی کرنے کے ہیں پھر اس کا استعمال ہر فعل خیر پر ہونے لگا ہے جیسا کہ اِبۡعَاد کا لفظ شر پر بولا جاتا ہے۔ اَبۡعَدَہُ اللّٰہُ خدا اسے ہلاک کرے۔ فَجَعَلۡنٰهُمۡ غُثَآءً فَبُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ (۲۳:۴۱) ہم نے ان کو خس و خاشاک بنا دیا۔ سو خدا کی مار ظالم لوگوں پر۔

پس تسبیح کا لفظ قولی، فعلی، قلبی ہر قسم کی عبادت پر بولا جاتا ہے۔

الزجاج نے لکھا ہے کہ سُبۡحَانَ مصدر ہونے کی بناء پر منصوب ہے یعنی مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے اور اس کا نصب ایک پوشیدہ فعل کی بناء پر ہے جس کا اظہار متروک ہو چکا ہے اس کی اصل یوں ہے اُسَبِّحُ اللّٰہَ سُبۡحَانَہٗ تَسۡبِیۡحًا۔ میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ الاتقان میں رقمطراز ہیں سُبۡحَانَ مصدر ہے بمعنی تسبیح (پاکی بیان کرنا) اس کا نصب اور کسی اسم مفرد کی طرف مضاف ہونا لازم ہے جو ظاہر ہو جیسے سُبۡحَانَ اللّٰہِ اور سُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ یا مضمر ہو جیسے سُبۡحَانَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ (۲:۳۲) اور یہ ایسا مفعول مطلق ہے کہ اس کا عامل حذف کر کے اس کو اس کی جگہ قائم کر دیا گیا ہے۔

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ پاک و منزہ ہے ہر قسم کے قبائح سے وہ ذات

اَسْرٰی ۔ اِسْرَاءٌ (افعال) سے ماضی واحد مذکر غائب مادہ سَرْیٌ سے سَرٰی یَسْرِیْ (باب ضَرَبَ) اور اَسْرٰی یُسْرِیْ اِسْرَاءٌ (باب افعال) رات کے وقت سفر کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ باب ضرب سے فعل لازم آتا ہے اور ب کے ساتھ فعل متعدی۔ جیسے سَرٰی بِهٖ اس نے اس کو رات کو سفر کرایا۔

ابو عبیدہ کے قول کے مطابق اَسْرٰی میں ہمزہ تعدیہ کے لئے نہیں ہے لہٰذا تعدیہ کے لئے اس کے ساتھ بھی ب کو لایا گیا۔ نیز بعض کے نزدیک اَسْرٰی لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ جو لے گیا اپنے بندے کو رات کے وقت۔

بعض کے نزدیک اَسْرٰی کا مادہ س ر ی سے نہیں جس کے معنی رات کو سفر کرنے کے ہیں بلکہ یہ سَرَاةٌ سے مشتق ہے جس کے معنی کشادہ زمین کے ہیں۔ اور اصل میں اس کے لام کلمہ میں واؤ ہے (ناقص واوی ہے) پس اَسْرٰی کے معنی ہیں کشادہ زمین میں چلے جانا۔ جیسے اَجْبَلَ کے معنی ہیں وہ پہاڑ پر چلا گیا۔ اور اَتْهَمَ کے معنی ہیں وہ تہامہ میں چلا گیا۔ اس صورت میں سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو وسیع اور کشادہ سرزمین میں لے گیا۔

نیز سَرَاةٌ ہر چیز کے افضل اور اعلیٰ حصہ کو بھی کہتے ہیں۔ اسی سے سَرَاةُ النَّهَارِ ہے جس کے معنی دن کی بلندی کے ہیں۔

= لَيْلًا ۔ رات کے ایک حصہ میں۔ ایک ہی رات کے تھوڑے وقت میں لَیْلًا بصیغہ نکرہ کے اضافہ سے یہ تاکید و تصریح مقصود ہے کہ اتنا بڑا سفر جو عادۃً کئی ہفتوں میں ممکن تھا۔ مافوق العادۃ کے طور پر رات کی چند گھڑیوں میں ہی انجام پا گیا۔ اسی تبعیض (بعض حصہ) کی بنا پر عبد اللہ اور حذیفہ نے مِنَ اللَّيْلِ پڑھا ہے جیسا کہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ (۱۷:۷۹)

بوجہ اسرٰی کے ظرف زمان ہونے کے منصوب ہے۔

= اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ۔ موصوف وصفت، اَقْصٰی اسم التفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ بہت بعید، بہت دور۔ زیادہ دور۔ قَصَاءٌ سے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ مسجد اقصٰی کو باعتبار بعد کے جو مخاطبین قرآن (اہل عرب) سے تھی اَقْصٰی کہتے ہیں۔ مسجد اقصٰی سے مراد بیت المقدس ہے

اس کا مادہ ق ص و (ناقص واوی) سے ہے قرآن مجید میں ہے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی (۸:۴۲) جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکہ پر تھے اور کافر بعید کے ناکہ پر۔

= حَوْلَهٗ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ حَوْل بمعنی گرد۔ حوالی۔ حَوْلَهٗ اس کے گرد۔ اس کے آس پاس۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مسجد اقصٰی ہے۔

= نُرِیَهٗ ۔ نُرِیَ ۔ مضارع جمع متکلم ۔ اِرَاءَةٌ (افعال) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع عَبْدِہٖ ہے ہم اس کو دکھا دیں ۔

= مِنْ اٰیٰتِنَا ۔ مِنْ تبعیض کے لئے ہے بعض ۔کچھ ۔ اٰیٰتِنَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ اٰیات جمع اٰیَةٌ کی ۔نشانیاں ۔ عجائبات قدرت ۔ اپنے عجائبات قدرت میں سے بعض ۔چند ۔کچھ عجائبات

یہاں التفاتِ ضمائر ہے ۔ پہلے خداوند تعالیٰ کو ضمیر واحد مذکر غائب سے بیان فرمایا ۔ پھر بٰرَکْنَا اور نُرِیَهٗ میں جمع متکلم کا صیغہ استعمال ہوا ۔ یہ فصاحت وبلاغت کے لئے ہے یا یہ برکات وآیات کے اظہار عظمت وتکریم کے لئے ہے ۔

= السَّمِیْعُ ۔ سَمْعٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور جب یہ حق تعالیٰ کی صفت واقع ہو تو اس کے معنی ہیں ایسی ذات جس کی سماعت ہر شے پر حاوی ہے ۔ سننے والا ۔

= اَلْبَصِیْرُ ۔ دیکھنے والا جاننے والا ۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے

۱۷: ۲ = جَعَلْنٰهُ ۔ جَعَلْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے اس کو کیا ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الکِتابُ ہے یعنی تورات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی

= اَلَّا تَتَّخِذُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔ نون اعرابی حذف ہو گیا ہے تم مت پکڑو ۔ تم مت اختیار کرو ۔ تم مت بناؤ ۔ اَلَّا ۔ اَنْ لَا ہے اَنْ کے متعلق مختلف اقوال ہیں ۔ کہ آیا یہ تفسیریہ ہے ، ناہیہ ہے ، مصدریہ ہے ۔ یا اَنْ اور اس کا مابعد الکتاب کا بدل ہے ۔ یہاں اتنا ہی کافی ہے کہ اَلَّا تَتَّخِذُوْا ۔ ای قلنا لھم لا تتخذوا ۔ تقدیر کلام ہے ۔

= مِنْ دُوْنِیْ ۔ میرے سوا ۔ مجھے چھوڑ کر ۔ دُوْنَ ۔ ورے ۔ سوائے ۔ غیر ۔ ی ضمیر اضافت واحد متکلم ۔

= وَکِیْلًا ۔ صفت مشبہ ۔ نکرہ ۔ منصوب وَکْلٌ سے بمعنی کارساز ۔ ذمہ دار ۔ مددگار ۔ وکیل ۔ اس کارساز کو کہتے ہیں جس کو اپنے تمام امور سپرد کر دیئے جائیں ۔

۱۷: ۳ = ذُرِّیَّةَ ۔ اولاد ۔ اصل میں تو چھوٹے چھوٹے بچوں کا نام ذُرِّیت ہے مگر عرف میں چھوٹی اور بڑی سب اولاد کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ اگرچہ اصل میں یہ جمع ہے مگر واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے ذُرِّیَّةَ بوجہ ندا کے ہے اس سے پہلے حرف ندا یا محذوف ہے ۔ ذُرِّیَّةَ مضاف ہے اور مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ مضاف الیہ ہے ۔ یا ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا ۔ اس کے بعد اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا کا جملہ ، جملہ معترضہ حضرت نوح علیہ السلام کی تعریف میں ہے تو گویا اَلَّا تَتَّخِذُوْا ...... الخ

کی تقدیر ہے وقلنا لھم لا تتخذوا من دونی وکیلا یا ذریۃ من حملنا مع نوح۔ اور ہم نے ان سے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا مجھے چھوڑ کر (کسی کو) اپنا کارساز مت ٹھہراؤ۔

شَکُوْرًا ۔ نصب بوجہ عمل کَانَ کے ہے شَکُوْرٌ ۔ شکر گذار۔

۱۷: ۴ = قَضَیْنَا اِلٰی ۔ ای اعلمناھم واخبرنا ھم۔ ہم نے (بنی اسرائیل کو) آگاہ کر دیا تھا۔ بتا دیا تھا۔ (قَضٰی اِلٰی) کسی کو بتانا ۔ کسی کو وضاحت کے ساتھ بتانا۔ قَضَیْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔

= الکِتٰبُ ۔ ای التوراۃ۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

= لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ ۔ لَتُفْسِدُنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِفْسَادٌ (افعال) تم ضرور فساد کرو گے ۔ تم ضرور خرابی پھیلاؤ گے۔ بعض کے نزدیک لامؔ، لام قسم ہے! اور تقدیر کلام ہے وَاللّٰہِ لَتُفْسِدُنَّ ۔ خدا کی قسم تم ضرور فساد مچاؤ گے۔

فِی الْاَرْضِ ۔ زمین میں ۔یہاں ارض سے مراد ارض شام اور بیت المقدس ہے۔

= وَلَتَعْلُنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ جمع مذکر حاضر۔ عُلُوٌّ (باب نصر) سے۔ تم چڑھ جاؤ گے تم سرکشی کرو گے ۔ لَتُفْسِدُنَّ کی طرح لَتَعْلُنَّ میں بھی لام للقسم ہو سکتی ہے۔ الْعُلُوُّ کسی چیز کا بلند ترین حصہ۔ یہ سُفْلٌ کی ضد ہے اَلْعُلُوُّ ۔ بلند ہونا۔ مذموم معنوں میں فساد کرنا۔ سرکشی کرنا جیسے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ (۲۸: ۸۳) جو زمین میں سرکشی کرنا نہیں چاہتے۔

وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا اور تم بڑی سرکشی کا ارتکاب کرو گے (خلق پر ظلم وستم کرکے اور خالق کے قانون سے بغاوت کرکے)

= مَرَّتَیْنِ ۔ دو مرتبہ۔ الکشاف میں ہے۔ پہلی مرتبہ قتل حضرت زکریا علیہ السلام وحبس ارمیا نبیؑ۔ اور دوسری مرتبہ قصد قتل عیسٰی علیہ السلام (معہ عام ظلم وستم کے)

آیات ۴۔ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱-۴ کے بعد۔ اور اس کے بعد نتیجۃً تمہیں سخت عذاب دیا جائیگا۔ کے الفاظ محذوف ہیں۔

۱۷: ۵ = فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰھُمَا ۔ پھر جب ان دو باریوں میں سے پہلی مرتبہ کے وعدہ کا وقت آیا۔

= بَعَثْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے بھیجا۔ بَعْثٌ سے۔ یہاں بعثت سے مراد تشریعی بعثت نہیں کہ کسی رسول یا نبی کو بھیجا گیا بلکہ محض تکوینی بعثت مراد ہے۔

پھر تشریعی بعثت کے لئے بَعَثَ اِلٰی استعمال ہوا ہے کہ نبی ہمیشہ کسی قوم کی طرف اس کی بہتری کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور یہاں بَعَثَ عَلٰی استعمال ہوا ہے کہ سزا [illegible] کے لئے مبعوث کو بھیجا گیا۔

مفسرین کے نزدیک یہاں ۵۸۶ ق۔م میں بخت نصر تاجدار بابل ونینوا کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی تباہی وبربادی کی طرف اشارہ ہے۔

= عِبَادًا ۔ عَبۡدٌ کی جمع ۔ بندے۔ عِبَادًا لَّنَآ ۔ ہمارے بندے (بلاتخصیص ان کے اعتقادات کے) یہاں مراد ہے۔ وہ انسان جو عذابِ الٰہی کے کارندوں کی حیثیت سے ان پر مسلط کئے گئے تھے۔

= اُولِیۡ ۔ والے ۔ اُولُوۡا سے اُولُوۡا جمع ہے اس کا واحد نہیں۔ اگرچہ بعض ذُوۡ کو اس کا واحد بیان کرتے ہیں اُولُوۡا بحالت رفع اور اُولِیۡ بحالت نصب وجر۔

اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ ۔ سخت قوت والے۔ سخت جنگ جو۔

= بَاۡسٍ قوت، بہادری ، خوف ۔ عذاب ۔ جنگ ۔ لَا بَاۡسَ کوئی خوف نہیں ۔ لَا بَاۡسَ فِیۡ ذٰلِکَ ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ۔

المفردات میں ہے کہ البُؤۡسُ والبَاۡسُ وَالبَاۡسَاءُ تینوں میں سختی اور ناگواری کے معنی پائے جاتے ہیں مگر بُؤۡسٌ کا لفظ زیادہ تر فقروفاقہ اور لڑائی کی سختی پر بولا جاتا ہے اور البَاۡسَآءُ اور البَاۡسُ جسمانی زخم اور نقصان کے لئے آتا ہے مثلاً وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاۡسًاوَّ اَشَدُّ تَنۡکِیۡلًا ﴿۴: ۸۴﴾ اور خدا لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا دینے کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے ۔

= جَاسُوۡا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ، وہ گھس پڑے ۔ وہ داخل ہوگئے جَوۡسٌ سے (باب نصر) لوٹ مار کے لئے گھس پڑنا۔

= خِلٰلَ ۔ درمیان ۔ بیچ ۔ وسط ۔ خَلَلٌ کی جمع ہے ۔ دو چیزوں کی درمیانی کشادگی ۔

فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّیَارِ ۔ وہ (تمہاری) آبادیوں میں (لوٹ مار کے لئے) گھس گئے ۔

= وَکَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ۔ میں وَعۡدًا ۔ کَانَ کی خبر کی وجہ سے منصوب ہے ۔ اسم کان محذوف ہے تقدیرِ کلام ہے وَکَانَ (وَعۡدُ الۡعِقَابِ) وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ای لا بدّ ان یُّفۡعَل ۔ اور سزا و عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہنا تھا۔

۱۷: ۶ = رَدَدۡنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے پھیر دیا ۔ ہم نے لوٹا دیا ۔ ہم نے واپس کردیا ۔ ہم نے پلٹ دیا ۔ لَکُمُ تمہارے حق میں ۔

= اَلۡکَرَّۃَ ۔ اَلۡکَرُّ کے اصل معنی ہیں کسی چیز کو بالذات یا بالفعل پلٹانا یا موڑ دینا ۔ یہ اصل میں مصدر ہے مگر بطور اسم استعمال ہوتا ہے ۔ اس کی جمع کُرُوۡرٌ ہے (مادہ کرر) اسی سے اَلۡکَرَّۃَ ۔ بمعنی دوسری بار ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ الۡکَرَّۃَ عَلَیۡہِمۡ پھر ہم نے دوسری بار تم کو ان پر غلبہ دیا ۔

= اَمۡدَدۡنٰکُمۡ ۔ ماضی جمع متکلم کُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ ہم نے تمہاری مدد کی اِمۡدَادٌ

(اِفْعَال) سے۔
= نَفِيْرًا منصوب بوجہ تمیز کے ہے اَكْثَرَ سے نَفِيْرٌ کنبہ یا قبیلہ کے افراد۔ یا یہ نَفَرٌ کی جمع ہے جیسے عَبْدٌ کی جمع عَبِيْدٌ ہے اور كَلْبٌ کی جمع كَلِيْبٌ ہے۔ یا نَفَرَ يَنْفِرُ (ضَرَبَ) سے مصدر ہے۔ لڑائی کے لئے نکلنا۔ نَفَرَ الْقَوْمُ لِلْقِتَالِ قوم لڑائی کے لئے نکلی۔
اَكْثَرَ نَفِيْرًا۔ ای اکثر عددًا۔ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا۔ ہم نے تم کو کثیر التعداد بنا دیا۔
٧:١٧ = اَسَاْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم بُرائی کرو گے۔ یا تم نے بُرائی کی۔ تم نے بُرا کیا۔ اِسَاءَةٌ سے مادہ سُوْءٌ۔
= فَلَهَا۔ میں لام بمعنی عَلٰی ہے جیساکہ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (٢: ٢٨٦) اور جو بدعمل) اس نے اپنے ارادہ واختیار سے کئے (اس کا برا نتیجہ عذاب وسزا کی صورت میں بھی) اسی پر ہوگا۔
یا یہ لام استحقاق کے لئے ہے جیساکہ ارشاد حق تعالیٰ ہے لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (٩: ٦١) (اور جو دکھ پہنچاتے ہیں اللہ کے رسول کو) ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔
یا یہ لام اختصاص کے لئے ہے کہ اچھے اور بُرے کام کی جزا وسزا اس کے کرنے والے کے لئے مختص ہے یعنی وہی بھگتے گا۔
= وَعْدُ الْاٰخِرَةِ۔ دوسرا وعدہ۔ یعنی تمہاری دوسری دفعہ کی ظلم وتعدی وسرکشی ونافرمانی کے نتیجہ میں سرزنش وعذاب دینے کا وقت یا عذاب دینے کی نوبت۔
= لِيَسُوْءٗا ..... الخ۔ تقدیر کلام ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا اُولِیْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ لِيَسُوْءٗا ..... الخ
یعنی اور جب دوسرا وعدہ آگیا تو ہم نے اپنے طاقت ور۔ جنگ جو سخت بندے تمہارے خلاف بھیجے۔ تاکہ غمناک بنادیں یا بگاڑ دیں تمہارے چہروں کو ..... الخ
مفسرین کے نزدیک اس کا اشارہ ٧٠ عیسوی میں رومی شہنشاہ طیطاؤس (TITUS) کے ہاتھوں ارض شام وبیت المقدس کے تاخت وتاراج کی طرف ہے۔
لِيَسُوْءٗا۔ میں لام تعلیل کی ہے۔ يَسُوْءٗا مضارع جمع مذکر غائب سَوْءٌ مصدر (باب نصر) تاکہ وہ بگاڑ دیں۔ اور جگہ ارشادِ ربانی ہے فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (٦٧: ٢٧) پھر جب وہ اس (قیامت) کو پاس آتا دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔
اور یہاں چہروں کو بگاڑنے سے مُراد ہے کہ ان کی مالی۔ ملکی۔ اخلاقی۔ دنیوی۔ دینی حالت کو

تہس نہس کرکے بالکل مسخ کردینا۔

سَاءَ یَسُوْءُ سُوْءٌ (باب نصر) افعال ذم سے ہے۔

= لِیُتَبِّرُوْا۔ لام برائے تعلیل، یُتَبِّرُوْا مضارع جمع مذکر غائب باب تفعیل۔ تَبَّرَ یُتَبِّرُ تَتْبِیْرًا۔ تاکہ تباہ و برباد کردیں۔ تَبْرٌ ہلاک کرنا۔

لِیَسُوْءٗ۔ لِیَدْخُلُوْا۔ لِیُتَبِّرُوْا ان تینوں افعال میں لام برائے تعلیل ہے۔

= مَا عَلَوْا۔ اس میں مَا موصولہ ہے عَلَوْا ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ عُلُوٌّ سے۔ وہ غالب آئے مَا عَلَوْا جس پر وہ قابو پائیں۔ یہ مفعول ہے لِیُتَبِّرُوْا کا۔ لِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا۔ تاکہ وہ جس پر قابو پائیں اس کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیں۔

۱۷: ۸ = عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ (عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے) یہ خطاب ان اسرائیلیوں سے ہے جو قرآن کے معاصر اور براہ راست مخاطب تھے۔

اس سے قبل ان تبتم عن المعاصی وتؤمنوا باللہ وبرسولہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) محذوف ہے یہ اس جملہ شرطیہ کا جواب ہے عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ

= اِنْ عُدْتُّمْ۔ یہ جملہ شرطیہ ہے اگر تم سرکشی کی طرف دوبارہ پھرے۔

عُدْنَا۔ جواب شرط۔ تو (اس کی سزا و عذاب دینے کے لئے) ہم بھی دوبارہ (ایسا ہی) کریں گے (جیسا کہ پہلے تمہیں سزا دی تھی) عَادَ یَعُوْدُ عَوْدٌ باب نَصَرَ) پھر آنا۔ پھر کرنا۔ کسی چیز سے ہٹ جانے کے بعد پھر اس کی طرف لوٹنا۔

یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہے۔ یعنی اگر تم سرکشی کی طرف دوبارہ پھرے تو پھر ہم بھی دوبارہ سزا دہی کی طرف رجوع کریں گے۔

= حَصِیْرًا۔ زندان خانہ۔ قید خانہ۔ بندی خانہ۔ حَصْرٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی فاعل بھی ہو سکتا ہے کیونکہ قید خانہ روکنے والا ہوتا ہے اور بمعنی مفعول بھی کیونکہ وہ رکا ہوا ہوتا ہے۔

۱۷: ۹ = لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ۔ ای الی الطریقۃ التی ھی اصوب (بیشک یہ قرآن رہنمائی کرتا ہے) اس راستہ کی جو صائب ترین ہے یا الی الکلمۃ التی ھی اعدل۔ یا (رہنمائی کرتا ہے) اس کلمہ کی طرف (لا الٰہ الا اللہ) جو موزوں ترین ہے۔

= یُبَشِّرُ۔ بشارت دیتا ہے۔ خوشخبری دیتا ہے تَبْشِیْرٌ (تفعیل) سے اس کا فاعل القرآن ہے۔

۱۷: ۱۰ = اَعْتَدْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِعْتَادٌ (اِفْعَالٌ) سے ہم نے تیار کیا۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

۱۷: ۱۱ = یَدْعُ۔ مضارع واحد مذکر غائب دُعَاءٌ سے باب نصر وہ دعا مانگتا ہے وہ دعا کرتا ہے

ـــــ دُعَاءَہٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا دعا کرنا۔ اس کا دعا مانگنا ای کدعائہ بالخیر۔ اپنی بھلائی کی دعا کی طرح۔ یعنی جس طرح اس کو اپنی بھلائی کی دعا کرنی چاہئے بلا تامل اسی طرح وہ اپنی برائی کے لئے بھی دعا کر دیتا ہے (نتائج سے لاپرواہی کرتے ہوئے)

آیت ۱۰۔ میں بالوضاحت ارشاد فرمایا گیا کہ مؤمنین صالحین کے لئے اجر کبیر (یعنی جنت) ہے اور منکرین و کافرین کے لئے عذاب الیم (دوزخ) ہے۔ لیکن بعض لوگ یعنی کافر سزا و عذاب کے لئے بھی یوں بار بار دعائیں کرتے ہیں جیسے وہ جزا یا رحمت کے لئے کر رہے ہوں۔ مثلاً کفار مکہ کہ وہ اپنے اس احمقانہ پن میں بار بار کہتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا (ای القراٰن) ھُوَالْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۸: ۳۲) اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے سچ ہے (تو ہمارے اس انکار پر) تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا لے آ ہم پر دردناک عذاب۔

یا مثلاً ان سے قبل قوم ہود (علیہ السلام) نے کہا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ہ (۷: ۷۰) اگر تم سچے ہو تو لے آؤ ہم پر وہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ یا حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے کہا وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (۷: ۷۷) اور انہوں نے کہا کہ اے صالح لے آ ہم پر اس عذاب کو جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو اگر تم (سچ مچ) اللہ کے فرستادگان میں سے ہو۔

یا مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا کہنا قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَکْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۱۱: ۳۲) اے نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور اس جھگڑے کو بہت طول دیا (اس مباحثہ کو رہنے دو) اگر تم سچے ہو تو لے آؤ ہم پر وہ عذاب جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔

صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں:

یہ جواب ہے کفار مکہ کی ان احمقانہ باتوں کا جو وہ بار بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ بس لے آؤ وہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈرایا کرتے ہو۔ اوپر کے بیان کے بعد معًا یہ فقرہ ارشاد فرمانے کی غرض اس بات پر متنبہ کرنا ہے کہ بے وقوفو! خیر مانگنے کی بجائے عذاب مانگتے ہو تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے کہ خدا کا عذاب جب کسی قوم پر آتا ہے تو اس کی کیا گت بنتی ہے!

اور اگر اس آیت سے یہ مطلب لیا جاوے کہ یہ خطاب سب انسانوں کے لئے ہے تو اس بارہ تفسیر ابن کثیر میں ہے:۔

انسان کبھی کبھی دلگیر اور ناامید ہو کر اپنی سخت غلطی سے خود اپنے لئے برائی کی دعا مانگنے لگتا ہے

کبھی اپنے مال و اولاد کے لئے بد دعا کرنے لگتا ہے کبھی موت کی کبھی ہلاکت کی کبھی بربادی کی دعا کرتا ہے لیکن اس کا خدا خود اس سے بھی زیادہ اس پر مہربان ہے اِدھر یہ دعا کرے اُدھر وہ قبول فرمائے تو ابھی ہلاک ہو جائے۔

حدیث شریف میں بھی ہے کہ اپنی جان و مال کے لئے بد دعا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی قبولیت کی ساعت میں ایسا کوئی کلمۂ بد زبان سے نکل جائے (اور وہ بد دعا اپنے خلاف ہی قبول ہو جائے) اس کی وجہ صرف انسان کی اضطرابی حالت اور اس کی جلد بازی ہے۔ یہ ہے ہی جلد باز۔

= عَجُوْلًا عجلٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت جلد باز۔ بوجہ خبر کَانَ منصوب ہے۔

۱۲:۱۷ = مَحَوْنَا ماضی جمع متکلم۔ مَحْوٌ مصدر۔ باب نصر۔ ہم نے مٹا دی۔ ہم مٹا دیتے ہیں۔ ناقص واوی ہے لیکن ناقص یائی بھی آیا ہے۔ ابواب ضرب و سمع سے اور اس کا معنی بھی یہی ہے مٹانا۔ اثر زائل کرنا۔ مَحْوٌ کا اگرچہ اصل معنی مٹا دینا اور اثر زائل کرنے کے ہیں۔ لیکن یہاں اس سے مراد مدہم کر دینا۔ یا دھندلا دینا ہے۔

فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ۔ ہم نے مدہم کر دیا رات کی نشانی کو۔ یا دھندلا بنا دیا رات والی نشانی کو۔ یعنی رات کو دن کے مقابلہ میں تاریک رکھا۔ اگر رات جزوی طور پر یا کلی طور پر چاندنی ہو تو بھی دن کے مقابلہ میں تاریک ہے اور یہ تاریکی عدم مشغولیت کے لئے ہے تاکہ رات کے وقت انسان آرام کرے جیساکہ اور جگہ فرمایا هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا (۱۰:۶۷) وہ وہی اللہ تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ تم اس میں چین پاؤ اور دن کو (بنایا) دکھلانے والا۔

یا اور جگہ فرمایا۔ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّ النَّهَارَ مَعَاشًا (۷۸: ۱۰-۱۱) اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنا دیا اور ہم نے دن کو معاش (روزی کمانے) کا وقت بنا دیا۔

= مُبْصِرَةً۔ خود روشن اور دوسری چیزوں کو روشن کرنے والی۔ اسم فاعل واحد مؤنث منصوب

= لِتَبْتَغُوْا۔ میں لام تعلیل کی ہے تَبْتَغُوْا مضارع جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) سے اصل میں تَبْتَغُوْنَ تھا۔ نون اعرابی لام تعلیل کے عمل سے حذف ہو گیا۔ کہ تم تلاش کرو۔ تم ڈھونڈو تم چاہو۔

= فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ فَضْلًا۔ روزی۔ رزق۔ جیساکہ ارشاد باری ہے فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (۶۲: ۱۰) پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلو پھرو۔ اور اللہ کا رزق تلاش کرو۔

اَلْفَضْلُ۔ کے معنی کسی چیز کے اقتصاد (متوسط درجہ) سے زیادہ ہونے کے ہیں اور اس کی

دو قسمیں ہیں (۱) محمود۔ جیسے علم و حلم وغیرہ کی زیادتی (۲) مذموم۔ جیسے غصہ کا حد سے بڑھ جانا۔ لیکن عام طور پر الفضل اچھی باتوں پر بولا جاتا ہے اور الفضول بری باتوں پر۔

جب فضل کے معنی ایک چیز کے دوسری پر زیادتی کے ہوں تو اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

۱۔ برتری بلحاظ جنس کے ہو۔ جیسے جنس حیوان کا جنس نباتات سے برتر ہونا۔

۲۔ یہ برتری بلحاظ نوع کے ہو جیسے نوع انسان کا نوع حیوان سے برتر ہونا۔ جیسے فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ اٰدَمَ .... وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (۱۷: ۷۰) اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی .... اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

۳۔ افضلیت بلحاظ ذات۔ مثلاً ایک شخص کا دوسرے شخص سے برتر ہونا

اول الذکر دونوں قسم کی فضیلت بلحاظ جوہر ہوتی ہے جن میں ادنیٰ ترقی کر کے اپنے سے اعلیٰ درجہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔ مثلاً گھوڑا اور گدھا کہ دونوں انسان کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے۔ البتہ تیسری قسم کی فضیلت من حیث الذات ہے اور چونکہ کبھی عارضی ہوتی ہے اس لئے اس کا اکتساب عین ممکن ہے اور یہی تیسری قسم کی فضیلت ہے جسے محنت اور سعی سے حاصل کیا جا سکتا ہے!

ہر وہ عطیہ جو دینے والے پر لازم نہیں آتا وہ فضل کہلاتا ہے:۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (۵: ۵۴) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے

لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ تاکہ تم اپنے پروردگار کا رزق تلاش کرو۔

= وَالْحِسَابَ۔ اور (دوسرے سارے) حساب۔ دنیا اور دین کے سارے کاروبار جو وقت اور زمانے سے متعلق ہیں۔

= وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا اور ہم نے ہر (ضروری) شے کو خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے مصدر کو آخر میں تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

۱۷: ۱۳ = وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ۔ ہم نے ہر انسان کے لئے لازم کر دیا ہے۔ ہم نے اس کے لئے لگا دیا ہے۔ اَلْزَمْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِلْزَامٌ سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع كُلَّ اِنْسَانٍ ہے۔

= طٰٓئِرَهٗ۔ ہر وہ پروں والا جانور جو فضا میں حرکت کرتا ہے اسے طائر کہتے ہیں۔

طَارَ يَطِيْرُ طَيْرٌ وَطَيَرَانٌ وَطَيْرُوْرَةٌ پرندہ کا اڑنا۔ طَآئِرٌ کی جمع طیر ہے۔ جیسے رَاكِبٌ کی جمع رَكْبٌ ہے۔ پرندے کے اڑنے کے معنی میں طَارَ يَطِيْرُ کا اکثر استعمال ہوا ہے مثلاً وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ (۶: ۳۸) اور نہیں ہے کوئی پرندہ جو اپنے دونوں پروں سے اڑتا ہے

(مگر یہ کہ وہ سب تمہاری ہی طرح کے گروہ ہیں) اَطَّیَّرَ وَ تَطَیَّرَ خَلَاَنِ ۔ اس کے اصل معنی تو کسی پرندہ سے شگون لینے کے ہیں پھر یہ ہر اس چیز کے لئے استعمال ہونے لگا جس سے بُرا شگون لیا جائے اور اسے منحوس سمجھا جائے۔

مثلاً قرآن مجید میں ہے اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ (۳۶ : ۱۸) ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں ۔ اور اِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ یَّطَّیَّرُوْا (۷ : ۱۳۱) اگر ان کو سختی پہنچتی ہے تو بدشگونی لیتے ہیں یعنی موسیٰ علیہ السلام کو باعث نحوست سمجھتے ہیں۔ اور قَالُوْا طَائِرُکُمْ مَّعَکُمْ (۳۶ : ۱۹) انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔

یہاں طائر سے مراد انسان کے نیک وبد اعمال ہیں۔ جو اپنے انجام میں لبطور جزو لاینفک اس کے ساتھ لازم کر دیئے گئے ہیں۔ طٰئِرَہٗ اس کے اعمال کی شامت اس کی بُری قسمت۔ اَلْزَمْنٰہُ فِیْ عُنُقِہٖ محاورہ عرب میں شدتِ لزوم اور کمال ربط کے اظہار کے لئے آتا ہے

امام راغب لکھتے ہیں۔ انسانی اعمال کو طائر اس لئے کہا گیا ہے کہ عمل کے سرزد ہونے کے بعد انسان کو یہ اختیار نہیں رہتا کہ اسے واپس لے سکے۔ گویا وہ اس کے ہاتھوں سے اڑ جاتا ہے۔

وَ کُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ طٰئِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ اور ہم نے ہر انسان کی بُری قسمت کو اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔

= یَلْقٰہُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع کِتٰبًا ہے لَقِیَ مصدر باب سمع وہ اس کو پائے گا۔

= مَنْشُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب ۔ نَشْرٌ سے ۔ کھلا ہوا۔

المفردات میں ہے ۔ اَلنَّشْرُ ۔ کے معنی کسی چیز کو پھیلانے کے ہیں۔ یہ کپڑے اور صحیفے کے پھیلانے بارش اور نعمت کے عام کرنے اور کسی بات کے مشہور کر دینے پر بولا جاتا ہے۔

قرآن پاک میں اور جگہ آیا ہے وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (۸۱ : ۱۰) اور جب عملوں کے دفتر کھولے جائیں گے۔

۱۷ : ۱۴ = اِقْرَاْ ۔ تو پڑھ ۔ امر ۔ واحد مذکر حاضر ۔ قِرَاءَۃٌ مصدر ۔ باب فتح و نصر سے مستعمل ہے! اس سے قبل یُقَالُ لَہٗ مقدر ہے ۔ ای یقال لہ اقرأ ۔ اس سے کہا جائیگا پڑھ۔

= کِتٰبَکَ ۔ ای کتاب اَعْمَالِکَ ۔ اپنا نامۂ اعمال ۔

= کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا ۔ بِنَفْسِکَ میں باء زائدہ ہے ۔ نَفْسِکَ مضاف مضاف الیہ مل کر کَفٰی کا فاعل ہے ۔ یعنی حساب لگانے میں آج تو خود ہی کافی ہے ۔ تیری اپنی ذاتہی

کافی ہے (یعنی تیرا نامۂ اعمال بذاتِ خود تجھ پر تیرے دنیاوی اعمال کی حقیقت واضح کر دیگا)
کَفٰی - ماضی واحد مذکر غائب ماضی بمراد استمرار ہے یعنی اس طرح کفایت کرنیوالا۔ ضرورت پوری کرنے والا کہ اس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے۔ کِفَایَۃٌ مصدر۔ اسم مصدر بھی ہے۔ وہ چیز جو ضرورت کو پوری کردے اور اس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے۔ اسی سے اَلْکَافِیْ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے کہ وہ ذات پاک ضرورت کو پوری کرنے والی ہے اور اس کے بعد کسی کی حاجت نہیں۔
حَسِیْبًا۔ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے۔ حساب لینے والا۔ حساب کرنیوالا۔
۱۷: ۱۵ = اِھْتَدٰی۔ راہ پر آیا۔ اس نے ہدایت اختیار کی۔ اِھْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب۔
= عَلَیْھَا - ای علیھا وبال الضّلال۔ اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہے۔
= لَا تَزِرُ - مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ وہ بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ وہ بوجھ نہیں اٹھاتی ہے وِزْرٌ (باب ضرب) سے وَازِرَۃٌ بوجھ اٹھانے والی۔ نفس کی رعایت سے فاعل کو مؤنث لایا گیا ہے
= اُخْرٰی - اٰخَرُ واٰخِرُ کا مؤنث ہے۔ دوسری۔ پچھلی۔ وِزْرَ اُخْرٰی۔ مضاف مضاف الیہ۔ دوسرے کا بوجھ۔ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائیگی
= مَا کُنَّا - ماضی منفی۔ جمع متکلم۔ ہم نہیں تھے۔ یا ہم نہیں ہیں۔
= نَبْعَثَ - مضارع منصوب۔ جمع متکلم بَعْثٌ مصدر۔ (باب فتح) ہم بھیج دیں۔
۱۷-۱۶ = اَمَرْنَا۔ اَمْرٌ سے۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے حکم دیا۔
اَمَرْنَا کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔
۱- بعض نے کہا ہے کہ اَمَرْنَا بمعنی اَمَّرْنَا ہے یعنی ہم امیر بنا دیتے ہیں یعنی حاکم کر دیتے ہیں اہل ثروت کو۔ اور وہ دولت واقتدار کے نشے میں فسق وفجور کا ارتکاب کرتے ہیں۔
۲- بعض کے نزدیک اَمَرْنَا بمعنی اَکْثَرْنَا ہے یعنی ہم اہل ثروت کی تعداد کثیر کر دیتے ہیں اور وہ دولت کے نشے میں فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں۔
۳- بعض کے نزدیک اَمَرْنَا مُتْرَفِیْھَا کے بعد یہ عبارت مقدر ہے بِالطَّاعَۃِ عَلٰی لِسَانِ الرَّسُوْلِ یعنی ہم وہاں کے اہل ثروت اشخاص کو ان کے رسول کے ذریعہ اطاعت کا حکم دیتے ہیں لیکن وہ نافرمانی کرتے ہیں۔
= مُتْرَفِیْھَا - اسم مفعول جمع مذکر حالت نصب۔ مضاف ھا مضاف الیہ ضمیر بستی کی طرف راجع ہے اصل میں مُتْرَفِیْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ بستی کے دولت مند۔ اہل ثروت

صاحب اقتدار لوگ۔

مُتْرَفِیْ۔ صاحبِ دولت۔ اسم فاعل۔ اِتْرَافٌ (افعال) سے جس کے معنی عیش و آرام دینا۔ فراغت کی زندگی دینا ہے۔ اُتْرِفَ زَیْدٌ۔ زید کو خوش حالی دی گئی۔ فَھُوَ مُتْرَفٌ۔ پس وہ آسودہ حالی اور کثرت دولت سے بدمست ہے۔ اَتْرَفَتْہُ النِّعْمَۃُ۔ عیش نے اس کو بے راہ کر دیا۔

قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَاَتْرَفْنٰھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (٢٣:٣٣) اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی۔

= فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ۔ ای فوجب علیھا الوعید۔ پس عذاب کا فرمان ان پر واجب ہو جاتا ہے۔ اَلْقَوْلُ۔ ای کلمۃ العذاب۔

= فَدَمَّرْنٰھَا تَدْمِیْرًا۔ فَ عطف سببی کے لئے ہے دَمَّرْنَا۔ فعل بافاعل ھا مفعول تَدْمِیْرًا۔ مصدر برائے تاکید لایا گیا ہے۔ پس ہم اس کو تہس نہس کر دیتے ہیں۔

دَمَّرَ یُدَمِّرُ تَدْمِیْرٌ (تفعیل) ہلاک کرنا۔ اکھاڑ مارنا۔ تباہی لا ڈالنا۔

اور جگہ ارشاد ہے دَمَّرَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (٤٧:١٠) اللہ تعالیٰ نے ان پر تباہی ڈال دی۔

١٧:١٧ = کَمْ۔ خبریہ ہے۔ جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ۔ میں نے کتنے ہی مردوں کو پیٹا۔

اس صورت میں کبھی اس کی تمیز سے پہلے مِنْ جارہ آتا ہے۔ جیسے کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً (٢:٢٤٩) کتنے ہی قلیل التعداد گروہ کثیر التعداد گروہوں پر غالب آگئے۔ یا کَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ کَانَتْ ظَالِمَۃً (٢١:١١) اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ستمگار تھیں ہلاک کر ڈالا۔

آیۃ ہذا میں کَمْ خبریہ ہی استعمال ہوا ہے۔ اس کی دوسری صورت استفہامیہ ہے اس حالت میں اس کا مابعد اسم تمیز بن کر منصوب ہوتا ہے اور اس کے معنی کتنی تعداد یا مقدار کے ہوتے ہیں۔ مثلاً کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ۔ تو نے کتنے آدمیوں کو پیٹا۔

= اَلْقُرُوْنِ۔ وہ قومیں جن میں سے ہر ایک کا زمانہ دوسری سے جدا ہو۔

قَرْنٌ۔ واحد۔ ایک زمانہ کے آدمی۔ وہ قوم جو ایک زمانے میں ہو۔

= وَکَفٰی بِرَبِّکَ۔ میں بِ زائدہ ہے وکفٰی رَبُّکَ .....

وَکَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا اور اپنے بندوں کے گناہوں کی بابت خبر رکھنے اور ان کو دیکھنے کے لئے تیرا رب ہی کافی ہے، کسی اور کی ضرورت نہیں۔

۱۷: ۱۸ = اَلْعَاجِلَۃَ ۔ جلد ملنے والی ۔ دنیا اور دنیا کی آسودگی مراد ہے عَجَلٌ ۔ عَجَلَۃٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے ۔ اَلْعَاجِلَۃَ صفت ہے اس کا موصوف الدار محذوف ہے العاجلۃ سے مراد دار دنیا ہے ۔

= عَجَّلْنَا ۔ ہم نے جلدی کی ۔ تَعْجِیْلٌ (تفعیل) مصدر سے ۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے ۔ عَجَّلْنَا لَہٗ ۔ ہم اس کو جلدی دیدیتے ہیں ۔

= فِیْھَا ۔ ای فی تلک الدار العاجلۃ ۔ ای فی الدنیا ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الدار العاجلۃ ۔ یعنی دار دنیا ہے ۔

= یَصْلٰھَا ۔ مضارع واحد مذکر غائب وہ داخل ہوگا ۔ صَلِیَ یَصْلٰی (باب فتح) باب سَمِعَ مصدر صَلْیٌ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جَھَنَّمَ کی طرف راجع ہے ۔ یَصْلٰھَا وہ اس (جہنم) میں داخل ہوگا

= مَذْمُوْمًا ۔ اسم مفعول ۔ مذمت کیا ہوا ۔ ذَمَّ یَذُمُّ (نصر) ذَمٌّ و مَذَمَّۃٌ سے برائی کرنا ۔ عیب جوئی کرنا ۔ مذمت کرنا ۔ اَذِمَّۃٌ کسی کو پناہ دے کر اپنی حفاظت میں لینا ۔ اَلذِّمَامَۃُ کفالت ۔ ذمہ داری ۔ اَنْتَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ ۔ تو اللہ کی پناہ میں ہے ۔

= مَدْحُوْرًا ۔ اسم مفعول ۔ ٹھکرایا ہوا ۔ راندہ ہوا ۔ الدَّحْرُ و الدُّحُوْرُ (باب نصر) کے معنی دھتکار دینے اور دور کر دینے کے ہیں ۔

آیت ہذا میں لِمَنْ نُّرِیْدُ بدل البعض ہے اور اس کا مبدل منہ لَہٗ جس کا مرجع مَنْ ہے جو ابتداء آیت میں ہے مَنْ اور لَہٗ اگرچہ لفظاً واحد ہیں لیکن معنًی جمع ہیں ۔ لہٰذا آیت کا ترجمہ ہوگا جو لوگ طلبگار ہیں دارِ دنیا کے ہم ان میں سے جس کو چاہیں جلدی ہی اس دنیا میں جتنا چاہیں دے دیتے ہیں ۔

ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ نُّرِیْدُ ہے ۔ اور یَصْلٰھَا میں ضمیر فاعل بھی مَنْ نُّرِیْدُ کے لئے ہے

۱۷: ۱۹ = مَشْکُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ مقبول ۔

۱۷: ۲۰ = کُلًّا ۔ میں تنوین عوض کی ہے اصل میں کُلَّ الْفَرِیْقَیْنِ مضاف الیہ کو حذف کر دیا گیا ہے اور اس کے عوض کُلًّا پر تنوین آگئی ۔

اس کی اور مثالیں وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ (۳۶: ۴۰) اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں ۔ اور وَکُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ (۲۱: ۷۲) اور سب کو ہم نے نیک بخت بنایا ۔

مضاف مضاف الیہ کی صورتیں ۔

۱۔ جمع معرف باللام کی طرف کُلّ کا مضاف ہونا۔ جیسے کُلُّ الْقَوْمِ پوری قوم

۲۔ جمع معرف باللام کی ضمیر کی طرف مضاف ہونا۔ جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۔ (۱۵: ۲۰) توفرشتے سب کے سب سجدہ میں گر پڑے ۔

۳۔ نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہونا۔ جیسے وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ (۱۷: ۱۳) اور ہم نے ہر انسان (کے اعمال کو بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔

= نُمِدُّ۔ مضارع جمع متکلم ۔اِمْدَادٌ (افعال) ہم مدد دیتے ہیں ۔ہم امداد کرتے ہیں۔ ہم دیتے ہیں ہم سعت کھول دیتے ہیں۔ ہم اپنا رزق اور نعمتیں مطیع وعاصی دونوں کو عطا کرتے ہیں ۔

= هٰٓؤُلَآءِ وهٰٓؤُلَآءِ ۔ ان کی بھی اور ان کی بھی ۔ یعنی طالبان دنیا کی بھی اور طالبانِ آخرت کی بھی

= مَحْظُوْرًا۔ اسم مفعول ۔ واحد مذکر۔ ممنوع ۔ روکی گئی ۔ بند کردی گئی ۔یعنی تیرے رب کی نعمتیں اور بخششیں کسی پر بند نہیں ۔

۱۷: ۲۱ = فَضَّلْنَا۔ ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے فضیلت دی (دنیاوی سازوسامان کے عطا کرنے میں)

= وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۔لیکن باعتبار درجات و باعتبار فضل وکرم کے آخرت سب سے بڑھ کر ہے ۔

۱۷: ۲۲ = فَتَقْعُدَ ۔ ورنہ تو بیٹھ رہیگا (قُعُوْدٌ (بیٹھے رہنا) سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

= مَخْذُوْلًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب ۔خَذْلٌ وَخِذْلَانٌ مصدر۔ بے مدد چھوڑا ہوا خَذَلَ يَخْذُلُ (باب نصر) بے مدد چھوڑنا۔

۱۷: ۲۳ = قَضٰى ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ قَضَاوقَضَاءٌ مصدر۔

قضا قولی ہو یا عملی ۔ بشری ہو یا الٰہی ۔ بہرحال اس میں فیصلہ کر دینا یا فیصلہ کر لینا۔ کسی بات کے متعلق ارادہ کر لینا۔ حکم دینا ۔ یا عمل کو ختم کر دینا ۔ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ صلہ یا سیاق کی مناسبت سے اس کے مختلف معانی ہیں ۔حکم دینا۔ پورا کرنا ۔ عزم کرنا ۔ فیصلہ کرنا ۔ مقدر کرنا ۔ مقرر کرنا ۔ قَضٰى حَاجَتَهٗ ضرورت پوری کرنا اور اس سے فارغ ہونا قَضٰى وَطَرَهٗ اپنی حاجت پوری کرلی ۔ اپنی مراد پالی ۔

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا (۳۳: ۳۷) زید کا دل اس عورت سے بھر گیا ۔ یعنی بے تعلق ہو گیا ۔ اس نے طلاق دیدی) قَضٰى نَحْبَهٗ مرجانا ۔ کنایۃً موت مراد ہے اصل استعمال منت پوری کرنا کے لئے ہے

= وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط ای احسنوا بالوالدین اِحْسَانًا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

= اِمَّا ۔ اِنْ مَا ہے اِنْ شرطیہ ہے مَا زائدہ ہے تاکید کے لئے آیا ہے ۔ اگر۔
= یَبْلُغَنَّ ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ (نصر) سے مضارع با نون ثقیلہ واحد مذکر غائب ۔ وہ پہنچ جائے
= اَلْکِبَرَ ۔ اسم مصدر منصوب ۔ پیرانہ سالی ۔ بڑھاپا۔
= کِلَا ۔ تاکید ۔تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے یعنی دونوں (مذکر) یہ لفظ لفظاً مفرد ہے اور معنی کے اعتبار سے تثنیہ ۔ اس لئے مفرد بھی مستعمل ہے اور تثنیہ بھی ۔ بغیر مضاف الیہ کے مستعمل نہیں ۔اگر مضاف الیہ اسم ظاہر ہو تو رفع ، نصب ، جر ۔ ہر حالت میں اس کا الف باقی رہتا ہے ۔ جیسے جَآءَ کِلَا الرَّجُلَانِ وَرَأَیْتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ وَمَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ ۔
مگر جب مضاف الیہ ضمیر ہو تو حالت رفع میں کِلَا ھُمَا اور حالت نصب وجر میں کِلَیْھِمَا (یاء کے ساتھ) آئے گا ۔ جیسے رَأَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْھِمَا ۔
کِلْتَا ۔ دونوں (مؤنث) تاکید مؤنث کے لئے ہے ۔ اس کا استعمال بھی کِلَا کی طرح ہے ۔لیکن جب ان (کلا ۔ کلتا) کی طرف ضمیر راجع ہو تو ان کا لفظ مفرد ہونے کی وجہ سے مفرد کا صیغہ لایا جاتا ہے جیسے زید وعمرو کلا ھماقائم یا کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَھَا (۱۸:۳۳) دونوں باغ اپنا پورا پورا پھل لائے ۔
= لَا تَنْھَرْ ۔ فعل نہی ۔ واحد مذکر حاضر ، تو مت ڈانٹ ۔ تو مت جھڑک ۔ نَھْرٌ مصدر باب فتح ۔
۱۷:۲۴ = اِخْفِضْ ۔ خَفْضٌ مصدر سے ۔ باب ضرب ۔ تو جھکا دے ۔ تو نرمی اختیار کر ۔
= جَنَاحَ الذُّلِّ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تواضع اور انکسار کے پَر ۔
جَنَاحَ بازو ۔ اَجْنِحَۃٌ جمع ۔ پرندہ کا پر ۔ کسی شے کی جانب اور پہلو ۔ بازو اور ہاتھ کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً وَلَا طَآئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ (۶ : ۳۸) اور نہ کوئی پرندہ کہ اڑتا ہے اپنے دو پروں سے ، اور وَ اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ (۲۰:۲۲) اور ملا لے اپنا ہاتھ اپنے پہلو سے ۔ اور وَاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّھْبِ (۲۸:۳۲) اور خوف (دفع کرنے) کے واسطے اپنا بازو پھر اپنے سے ملا لینا ۔
وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ ۔ اور ان دونوں کے لئے ذلت کا بازو مہربانی سے بچھا دے ۔
ذلّت دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک ذلت انسان کو گراتی ہے ۔ دوسری سے مرتبہ بجائے گھٹنے کے بڑھتا ہے ۔ جابر کے سامنے جھک جانا اول الذکر میں شامل ہے ۔لیکن کمزور کے سامنے نرمی اختیار کرنا موخر الذکر میں شامل ہے ۔ یہاں یہ دوسری قسم کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ یہاں رحمت بمعنی شفقت ہے ۔

ذُلٌّ ۔ ذَلَّ یَذِلُّ (ضرب) کا مصدر ہے ۔ تواضع، عاجزی،
= رَبِّ ۔ اصل میں رَبِّیْ تھا اس سے قبل یَا حرفِ ندا، مقدر ہے تخفیف کے لئے یا ساقط ہوگیا ہے ۔
= کَمَا رَبَّیٰنِیْ ۔ جیساکہ (پیار و محبت سے) ان دونوں نے مجھے پالا تھا۔
۱۷: ۲۵ = اَوَّابِیْنَ ۔ اَوَّابٌ ۔ بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ سے ۔ جس کے معنی رجوع ہونے کے ہیں ۔ مبالغہ کا صیغہ بروزن فَعَّالٌ ۔ یہاں اپنے تمام اقوال وافعال۔ حرکات وسکنات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور اس کا مطیع ہونا مراد ہے ۔
اَوَّابِیْنَ ۔ اَوَّابٌ کی جمع ہے بہت رجوع کرنے والے ۔ یعنی وہ جو گناہ سے توبہ کی طرف اور برائیوں سے اچھائیوں کی طرف رجوع کریں ۔
۱۷: ۲۶ = اٰتِ ۔ اِیْتَاءٌ سے ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو دے ۔
= لَا تُبَذِّرْ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تَبْذِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) سے تو فضول خرچی نہ کر۔ تَبْذِیْرًا مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے ۔
۱۷: ۲۷ = اَلْمُبَذِّرِیْنَ ۔ فضول خرچ ۔ فضول برباد کرنے والے ۔ بَذْرٌ ۔ بیج جو کھیت میں بکھیرا جاتا ہے اسی رعایت سے مال کو (فضول) بکھیرنے والے کو مُبَذِّرٌ کہتے ہیں ۔ بَذَرَ یَبْذُرُ (نصر) بکھیرنا ۔
= کَفُوْرًا ۔ صفت مشبہ ۔ منصوب ۔ نکرہ ۔ ناشکرا ۔
۱۷: ۲۸ = تُعْرِضَنَّ ۔ مضارع بانون ثقیلہ ۔ واحد مذکر حاضر۔ اِعْرَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تو منہ پھیرلے ۔ تو تغافل کرے (یعنی عدم استطاعت کی وجہ سے اعراض پر مجبور ہوجائے ۔
= اِبْتِغَاءَ ۔ بروزن افتعال) بمعنی چاہنا ۔ تلاش کرنا (سخت کوشی کے لئے مخصوص ہے) یہ منصوب بوجہ مفعول لہٗ ہونے کے ہے ۔ اِبْتِغَاءَ رَحْمَۃٍ ۔ رحمت کی تلاش ۔ اللہ کی طرف سے رحمت کی امید۔
= تَرْجُوْهَا ۔ جس کی تو توقع اور امید رکھتا ہے رَجَاءٌ سے (نَصَرَ) ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جو رَحْمَۃٍ کی طرف راجع ہے ۔
= مَیْسُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر یُسْرٌ سے ۔ آسان ۔ نرم ۔ عُسْرٌ کی ضد ۔
آیت کا ترجمہ ہوا۔ اگر اپنے رب کی طرف سے متوقع خوشحالی کی تلاش وجدوجہد کے دوران میں وقتی طور پر تنگدستی کی وجہ سے تجھے ان سے تغافل برتنا پڑے تو ان کے ساتھ نرم گفتاری کا سلوک کر۔
(ان سے مراد وہ حقدار ہیں جن کا ذکر ابھی اوپر گذرا ہے)

۱۷: ۲۹ == مَغْلُوْلَةً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث ۔ منصوب، بالکل بندھا ہوا۔ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِ گردن سے بندھا ہوا۔ ہاتھوں کا گردن سے بندھا ہونا کے معنی ہیں دینے کے لئے کھلنے سے قاصر ہونا۔ لہٰذا بخیل کو کہیں گے کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہیں۔

غُلٌّ کے معنی ہیں باندھنا۔ جکڑنا۔ طوق۔ ہتھکڑی وغیرہ۔

ارشاد ربانی ہے، خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ (۶۹ : ۳۰) پکڑو اس کو اور طوق پہناؤ اس کو۔

== وَلَا تَبْسُطْهَا ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اور نہ ہی اسے (اپنے ہاتھ کو) بالکل کھول دے۔

== فَتَقْعُدَ ۔ تو بیٹھ جائے گا۔ ملاحظہ ہو ۱۷: ۲۲

== مَلُوْمًا ۔ اسم مفعول۔ واحد مذکر۔ لَوْمٌ مادہ۔ ملامت زدہ۔ ملامت کیا ہوا۔

== مَحْسُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ حسرت زدہ۔ پُرافسوس۔ درماندہ۔ حیران۔ حَسَرَ یَحْسُرُ (نصر) حَسَرَ یَحْسِرُ (ضَرَبَ) لازم۔ نگاہ کا تھک جانا۔ برہنہ ہو جانا۔ پہلی مثال یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ حَسِیْرٌ (۶۷: ۴) نگاہ ذلیل اور تھکی ماندی تیری طرف لوٹ آئے گی۔ اور متعدی تھکا دینا یا برہنہ کر دینا۔

۱۷: ۳۰ == یَبْسُطُ ۔ کھول دیتا ہے۔ مضارع واحد مذکر غائب کشادہ کر دیتا ہے۔

== یَقْدِرُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ قَدْرٌ مصدر (باب ضرب) وہ تنگ کرتا ہے۔ قَدَرَ عَلٰی عِیَالِہٖ اس نے اپنے اہل وعیال پر تنگی کی۔ قَدَرْتُ عَلَیْہِ الشَّیْئَ ۔ میں نے اس پر تنگی کر دی گویا وہ چیز اسے معین مقدار کے ساتھ دی گئی۔ (بغیر حساب و بے اندازہ نہیں دی گئی)

۱۷: ۳۱ == خَشْیَةَ ۔ خوف۔ ڈر۔ ہیبت۔ خشیۃ اس خوف کو کہتے ہیں جس میں تعظیم شامل ہو۔ اسی بناء پر آیۃ شریفہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (۳۵ : ۲۸) اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس میں علماء کو خشیت سے مخصوص کیا گیا ہے۔

== اِمْلَاقٍ ۔ مصدر (افعال) سے مفلس اور تنگ دست ہونا۔ فقر و فاقہ۔ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہٗ ہے لَا تَقْتُلُوْا کا۔

== خِطْاً ۔ گناہ۔ چوک۔ جرم۔ خطا۔ خَطِئَ یَخْطَاُ (سمع) کا مصدر ہے بمعنی گناہ کرنا کے آتا ہے۔

۱۷: ۳۲ == فَاحِشَةً ۔ اَلْفُحْشُ وَالْفَحْشَآءُ وَالْفَاحِشَةُ ۔ اس قول یا فعل کو کہتے ہیں جو قباحت میں حد سے بڑھا ہوا ہو۔ ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسرے پر پڑے۔

اٰیات اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ (۴: ۱۹) ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی

مرتکب ہوں۔ اور وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآءِ کُمْ (۴ : ۵) تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں ۔ ان دونوں آیات میں مراد زنا ہے۔

فَاحِشَۃً منصوب بوجہ خبر کَانَ کے ہے۔

۱۷: ۳۳ = وَلِیِّہٖ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا ولی۔ اس کا وارث۔ جیساکہ آیت شریف میں آیا ہے هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا (۱۹: ۵) مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ قرآن مجید میں اور جگہ بمعنی مددگار۔ دوست۔ رفیق بھی آیا ہے۔

= سُلْطٰنًا ۔ برہان۔ دلیل۔ سند۔ اختیار۔ زور۔ قوت۔ حُجّت۔ حکومت۔ مادہ سلط۔

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّہٖ سُلْطٰنًا ۔ تو ہم نے مقتول کے وارث کو (قصاص کے مطالبہ کا) حق دیدیا ہے،

= لَا یُسْرِفْ ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل وَلِیّ کی طرف راجع ہے۔ فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ پس اُسے چاہئے کہ قتل کے باب میں حد سے آگے نہ بڑھے۔ یعنی قتل کا بدلہ اگر قتل ہی لینا ہے تو قاتل کے سوا دوسرے کو قتل نہ کرے۔ اور نہ ہی ایک قتل کے بدلہ میں ایک سے زیادہ مخالفین کو قتل کرے؛

= اِنَّہٗ کَانَ مَنْصُوْرًا ہ ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع کون ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ اس کا مرجع مقتول ہے کہ دنیا میں اس کے قتل کا قصاص یا دیت دلانے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں حکم فرمایا اور آخرت میں وہ ثواب کا حقدار ہوگا۔

۲۔ اس کا مرجع وَلِیّ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مقتول کا قصاص لینے کا اختیار دیا اور دوسروں کو قصاص حاصل کرنے میں اس کی مدد کرنے کا حکم دیا۔

۳۔ اس کا مرجع وہ مقتول ہے جسے ولی نے اسراف کا ارتکاب کرتے ہوئے قتل کر دیا ہو۔ اس صورت میں مقتول ناحق کی امداد میں ولی مسرف پر قصاص یا دیت کی ادائیگی لازم آئیگی۔

۱۷: ۳۴ = لَا تَقْرَبُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم قریب نہ جاؤ۔ تم پاس نہ جاؤ۔ تم ہاتھ میں نہ لو۔

= اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔ ای الا بالطریقۃ التی هی احسن۔ بجز اس طریق کے جو (مالِ یتیم کی حفاظت ومنفعت کے بارہ میں) بہتر ہو۔

= یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ۔ اپنے سن پختگی کو پہنچ جائے۔

= وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ ۔ تم عہد کی پابندی کرو۔ عہد کو پورا کرو۔ ایفائے عہد کردیہ حکم یتیم کے ولی کے لئے ہے۔ کیونکہ جب وہ کسی کی سرپرستی قبول کرتا ہے تو خدا اور بندوں سے مال یتیم کی حفاظت کا عہد کرتا ہے۔ جس کا بجالانا اس کا فرض ہے۔

۱۷: ۳۵ = اَوْفُوْا۔ تم پورا کرو۔ تم ایفا کرو۔ اِیْفَاءٌ (افعال) مصدر۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔
= اَلْکَیْلَ۔ مصدر۔ پیمانے سے غلّہ وغیرہ کا ماپنا۔
اَوْفُوا الْکَیْلَ۔ جب ماپو تو پورا پورا ماپ دو۔ مراد غلّہ ہے
= کِلْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ کَیْلٌ مصدر اصل میں کَیَلْتُمْ تھا۔ باب ضرب اِذَا کِلْتُمْ جب تم پیمانہ بھر کردو۔ یا کوئی چیز غلہ وغیرہ پیمانہ سے ماپ کردو۔ اَوْفُوْا۔ تو پورا پورا دو۔
= اِلْقِسْطَاسِ۔ ترازو، یہ لفظ رومی ہے۔
قِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ۔ انصاف کی ترازو۔ صحیح ترازو۔
= تَاْوِیْلاً۔ انجام کار۔ مصدر ہے اَوْلٌ سے۔ جس کے معنی اصل کی طرف لوٹنے کے ہیں اسی لئے جائے باز گشت کو مَوْئِلٌ کہتے ہیں۔
تَاْوِیْلٌ کے معنی کسی چیز کو اس کی غایت کی طرف لوٹانے کے ہیں جو اس سے بلحاظ علم یا عمل کے مقصود ہوتی ہے۔ چنانچہ غایت علمی کے متعلق فرمایا وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ (۳: ۶) حالانکہ اس کی مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
غایت عملی کے متعلق فرمایا ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَہٗ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُہٗ (۷: ۵۳) اب وہ صرف اس کی تاویل یعنی وعدۂ عذاب کے انجام کار کا انتظار کر رہے ہیں جس دن اس وعدۂ عذاب کے نتائج سامنے آئیں گے۔
یعنی اس دن سے جو غایت مقصود ہے وہ عملی طور پر ان کے سامنے آجائے گی۔
۱۷: ۳۶ = لَا تَقْفُ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ جس شے کا تجھے علم نہیں تو اس کے پیچھے نہ پڑ۔ تو اس کے درپے مت ہو۔ قَفْوٌ (باب نصر) سے۔ جس کے معنی اصل میں تو کسی کے پیچھے چلنے اور درپے ہونے کے ہیں۔ اور اسی لئے اتباع اور پیروی کرنے کے معنی میں آتا ہے (یعنی اپنے کان۔ آنکھ اور دل کا مکمل اور صحیح استعمال کرنے کے بعد فیصلہ کرو)
اَلْقَفَا کے معنی گدّی کے ہیں اور قَفَوْتُہٗ کے معنی کسی کی گردن پر مارنا اور کسی کے پیچھے چلنا کے ہیں
= کُلُّ اُولٰٓئِکَ۔ یہ سب کے سب۔ اُولٰٓئِکَ کا اشارہ مجموعًا السمع والبصر والفؤاد کی طرف ہے۔ اور عَنْہُ کا اشارہ فردًا فردًا ان کی طرف ہے ای کل واحد منھا کان مسئولًا عنہ۔ ان میں سے ہر ایک کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔
۱۷: ۳۷ = لَا تَمْشِ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو نہ چل۔ تو مت چل۔ مَشٰی یَمْشِیْ (ضَرَبَ) سے۔ مَشْیٌ مصدر۔

= مَرَحًا۔ اَلْمَرَحُ کے معنی ہیں بہت زیادہ اور شدت کی خوشی جس میں انسان اترانے لگے مَرَحًا اترا کر۔ نخوت وتکبر سے۔ لَا تَمْشِ سے حال ہے۔

= لَنْ تَخْرِقَ مضارع نفی تاکید بلن۔ تو ہیں پھاڑ سکتا۔ تو نہیں پھاڑیگا۔ تَخْرِقَ منصوب بوجہ عمل لَنْ کے ہے۔

اَلْخَرْقُ (ضرب) کسی چیز کو بلا سوچے سمجھے بگاڑنے کے لئے پھاڑ ڈالنا۔ خَلْقٌ کی ضد ہے جس کے معنی اندازہ کے مطابق خوش اسلوبی سے کسی چیز کو بنانے کے ہیں اور خَرْقٌ کسی چیز کو بے قاعدگی سے پھاڑ ڈالنا کے ہیں خَرْقٌ۔ شگاف۔ سوراخ۔ بے آب وگیاہ بیابان۔ اور خِرْقَۃٌ کپڑے کا چیتھڑا۔ دھجی۔

= لَنْ تَبْلُغَ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ (نصر) سے مضارع نفی تاکید بہ لَنْ۔ تو نہیں پہنچ سکیگا۔ یا تو نہیں پہنچیگا۔

= طُوْلًا۔ لمبائی میں۔ بلندی میں۔ طُوْلًا کا نصب بوجہ تمیز کے ہے یا یہ لَنْ تَبْلُغَ کا مفعول لہٗ ہے یا فاعل یا مفعول (الجبال) سے حال ہے

۱۷ : ۳۸ = کُلُّ ذٰلِكَ۔ یہ سب اس کا اشارہ اوامر ونواہی کی طرف ہے جن کا ذکر آیۃ ۱۲ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ سے شروع ہو کر آیۃ ۳۷ تک مذکور ہے۔

= سَیِّئُہٗ۔ اس کا بُرا پہلو۔ اس کی برائی۔ سَیِّئٌ۔ بد۔ بُرا۔ سُوْءٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

= مَکْرُوْھًا۔ ناپسند۔ بوجہ کان کی خبر ہونے کے منصوب ہے۔

کَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَکْرُوْھًا۔ یعنی ہر حکم میں جو چیز ممنوع ہے اس کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے یا دوسرے الفاظ میں جس حکم کی بھی نافرمانی کی جاتے وہ ناپسندیدہ ہے۔

= ذٰلِكَ۔ یہ تمام باتیں جو آیۃ ۲۱ سے لے کر یہاں تک مذکور ہیں۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِکْمَۃِ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تیری طرف وحی کی ہیں۔

= لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ۔ اسی جملہ سے ان حکمت کی باتوں کا آغاز آیۃ ۲۱ سے ہوا تھا۔ اور اسی پر اس پند ونصائح کو ختم کیا گیا کیونکہ توحید ہی راس الحکمۃ ہے اور شرک بدترین گناہ ہے۔

= فَتُلْقٰی۔ کہ تو ڈالا جائے یا ڈالا جائے گا۔ اِلْقَاءٌ سے مضارع مجہول واحد مذکر حاضر۔

= مَلُوْمًا۔ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۲۹ سورۃ ہذا۔

= مَدْحُوْرًا۔ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۸ سورۃ ہذا۔

۱۷ : ۴۰ = اَفَاَصْفٰکُمْ۔ اَ۔ برائے استفہام انکاری ہے فَ عطف کا ہے جس کا عطف کلام مقدر اَفَضَّلَکُمْ علٰی جنابہٖ پر ہے۔

اَصْفٰکُمْ۔ اَصْفٰی یُصْفِیْ اِصْفَاءٌ (افعال) سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے چن لیا اس نے منتخب کرلیا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ہے جس کا مرجع وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اَفَاَصْفٰکُمْ کیا (اے مشرکو جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہو اللہ نے تم کو اپنی ذات پر فضیلت دیتے ہوئے) تم کو (بیٹوں کے لئے) انتخاب کرلیا (اور اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا)

یعنی ایک تو اللہ تعالیٰ کا صاحب اولاد ہونا ہی کیا کم افترار ہے کہ مزید برآں اس کی اولاد بھی بیٹیاں قرار دیتے ہو جن کا انتساب خود اپنی جانب باعث ننگ و تحقیر سمجھتے ہو

= اِنَاثًا۔ اُنْثٰی کی جمع ہے مادہ مؤنث عورتیں۔ بیٹیاں۔

اصل میں اُنْثٰی اور ذَکَرٌ عورت اور مرد کی شرمگاہوں کے نام ہیں پھر اس معنی کے لحاظ سے مجازاً یہ دونوں نر اور مادہ پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی (۴: ۱۲۴) مرد یا عورت میں سے جو بھی نیک کام کرے گا

۱۷: ۴۱ = صَرَّفْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَصْرِیْفٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا۔ ہم نے طرح طرح سے بیان کیا۔ ہم نے اس کو طرح طرح سے بانٹا یا تقسیم کیا۔ کسی شے کے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف اور ایک امر سے دوسرے امر کی طرف پلٹنے اور تبدیل کرنے کے لئے بولا جاتا ہے جیسے تَصْرِیْفُ الرِّیٰحِ ہواؤں کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹانا۔ وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ (۴۶: ۲۷) اور ہم نے آیات کو لوٹا لوٹا کر بیان کیا۔ اور صَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ (۲۰: ۱۱۳) اور ہم نے اس میں طرح کے وعید بیان کردیتے ہیں۔

= لِیَذَّکَّرُوْا۔ لام تعلیل یَذَّکَّرُوْا مضارع منصوب (نصب بوجہ عمل لام) جمع مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تَفَعُّلٌ) سے کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

= یَزِیْدُهُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل۔ تَصْرِیْفٌ کے لئے ہے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

= نُفُوْرًا مصدر منصوب (نصر۔ ضرب) دور ہونا۔ بھاگنا۔

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا۔ (لیکن) اس بار بار اور پھیر پھیر کر سمجھانے نے ان میں نفرت کو ہی بڑھایا یعنی وہ اور زیادہ اس سے بدکے اور دور بھاگے۔

نَفَرَ (عَنْ) کسی چیز سے روگردانی کرنا۔ نَفَرَ (اِلٰی) کسی کی طرف دوڑ کر آنا۔

۱۷: ۴۲ = لَابْتَغَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب، اِبْتَغٰی یَبْتَغِیْ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) لام برائے تاکید۔ انہوں نے ضرور تلاش کرلیا ہوتا۔

۱۷: ۴۳ = تَعَالٰی ۔ وہ برتر ہے ۔ بلند ہے ۔ تَعَالِیٌ سے ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (باب تفاعل)
= عُلُوًّا ۔ مصدر بمعنی بلند ہونا ۔ عَلَا یَعْلُو عُلُوٌّ ۔ عُلُوًّا ۔ بلحاظ بلندی ۔
= کَبِیۡرًا ۔ بلحاظ کبریائی کے ۔

۱۷: ۴۴ = اِنۡ ۔ نافیہ ہے ۔
= لَا تَفۡقَهُوۡنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر ۔ فِقۡهٌ سے (باب سمع) تم سمجھتے نہیں ہو ۔
۱۷: ۴۵ = مَسۡتُوۡرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ سَتۡرٌ مصدر (باب نصر) چھپا ہوا ۔ چھپایا ہوا
۱۷: ۴۶ = اَکِنَّةً ۔ کِنَانٌ کی جمع پردے ۔ غلاف ۔ کَنَّ یَکُنُّ (نصر) کَنٌّ وَکُنُوۡنٌ ۔ مصدر ۔ مَکۡنُوۡنٌ چھپایا ہوا ۔ سیپ میں محفوظ
= وَقۡرًا ۔ اسم مصدر ۔ منصوب ۔ ثقل ۔ بہرہ پن ۔ گرانی ۔
= وَلَّوۡا ۔ ماضی جمع مذکر غائب تَوۡلِیَةٌ مصدر ۔ منہ موڑ کر ۔ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں ۔
عَلٰۤی اَدۡبَارِهِمۡ پیٹھ موڑ کر اَدۡبَارٌ دُبُرٌ کی جمع بمعنی پیٹھ ۔
= نُفُوۡرًا ۔ نفرت کرتے ہوئے ۔ ضمیر فاعل وَلَّوۡا سے حال ہے ۔
۱۷: ۴۷ = بِمَا یَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖ ۔ کس غرض کے لئے سنتے ہیں ۔ بِهٖ بمعنی لاجله ۔ لسببه کے مترادف ہے ۔ یعنی ان کے قرآن سننے کا سبب یا وجہ کیا ہے ۔ کس مقصد کے لئے سنتے ہیں ۔ یَسۡتَمِعُوۡنَ اور بِهٖ کے درمیان القران محذوف ہے ۔
اِذۡ یَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡكَ ۔ جب وہ کان لگا کر آپ کو سنتے ہیں ۔
= نَجۡوٰی ۔ یہ مادہ ن ج و سے مشتق ہے اصل میں نَجَاءٌ کے معنی کسی چیز سے الگ ہونے کے ہیں اسی سے محاورہ ہے ۔ نَجَا فُلَانٌ مِنۡ فُلَانٍ فلاں نے فلاں سے نجات پائی ۔
باب افعال وتفعیل سے ۔ نجات دینا کے معنی میں ہے مثلاً فَاَنۡجَیۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا (۲۷: ۵۳) اور جو لوگ ایمان لائے ان کو ہم نے بچا لیا ۔
نَجَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا (۴۱: ۱۸) اور جو لوگ ایمان لائے ان کو ہم نے بچا لیا ۔ باب تفاعل اور مفاعلہ سے بمعنی سرگوشی کرنا ہے ۔ یا اپنے بھید کو دوسروں پر افشاء کرنے سے بچانا ہے ۔ مثلاً یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَنَاجَیۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِیَتِ الرَّسُوۡلِ (۵۸: ۹) اے مومنو! جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا ۔ اور اِذَا نَاجَیۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىكُمۡ صَدَقَةً

(۱۲:۵۸) جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے پہلے صدقہ دیا کرو۔
لفظ نجوٰی کبھی بطور صفت کے بھی آتا ہے اور واحد اور جمع دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے
وَاِذْ ھُمْ نَجْوٰی (آیۃ ھذا) اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں۔ نجوٰی بمعنی سرگوشیاں کرنے والے۔
= اِذْ ھُمْ سے قبل وَنَحْنُ اَعْلَمُ محذوف ہے ای وَنَحْنُ اَعْلَمُ اِذْ ھُمْ نَجْوٰی۔ اور ہم خوب جانتے ہیں جب یہ آپس میں سرگوشیاں کر رہے ہوتے ہیں۔
= اِذْ یَقُوْلُ بدل ہے اِذْ ھُمْ کا۔ یعنی جب یہ آپس میں سرگوشیاں کر رہے ہوتے ہیں تو اس وقت یہ (ظالم) کہہ رہے ہوتے ہیں =
= اِنْ تَتَّبِعُوْنَ۔ میں اِنْ نافیہ ہے تَتَّبِعُوْنَ مضارع صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِتِّبَاعٌ مصدر۔ تم پیروی کرتے ہو تم پیروی کر رہے ہو۔ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ تم پیروی نہیں کر رہے (مگر ایک سحر زدہ شخص کی)
۱۷:۴۹ = رُفَاتًا۔ بوسیدہ، گلا ہوا۔ چورا چورا۔ جو چیز ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے اسے رُفات کہا جاتا ہے رَفْتٌ مصدر (باب نصر)
= مَبْعُوْثُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ بَعْثٌ مصدر (باب فتح) جی اٹھنا۔ زندہ کرنا۔ اٹھ کھڑا ہونا۔ مُردوں کے لئے اس کا استعمال بمعنی جی اُٹھنا۔ زندہ کرکے اٹھا کھڑا کرنا اور حشر ہونا ہے۔
مثلاً وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ (۶:۳۶) اور مردوں کو اللہ (حشر کے دن قبروں سے زندہ کرکے) اٹھا کھڑا کریگا۔
اور جب اس کا استعمال رسولوں کے لئے ہوگا تو اس کے معنی بھیجنے کے ہوں گے جیسے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا (۱۶:۳۶) اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا۔
مَبْعُوْثُوْنَ دوبارہ زندہ کئے جانے والے۔ قبروں سے اٹھائے جانیوالے۔ اٹھا کر کھڑا کئے جانیوالے۔
= مِمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ (یا تم بن جاؤ یا ہو جاؤ ایسی خلقت میں سے) جو تمہارے خیال میں بہت بڑی ہے یعنی جس میں پتھر اور لوہے سے بھی حیات قبول کرنے کی صلاحیت کم ہو۔ یا وہ جسم و حجم میں تمہارے خیال میں اس قدر بڑی ہو کہ تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو دوبارہ زندہ کرنا محال ہو۔
۱۷:۵۰ = قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْ حَدِیْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ کے بعد جملہ لَکَانَ قَادِرًا عَلٰی اَنْ یَّرُدَّکُمْ اِلٰی حَالِ الْحَیٰوۃِ۔ محذوف ہے۔ یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) (ان سے) کہہ دیجئے تم پتھر بن جاؤ یا لوہا ہو جاؤ۔ یا کوئی چیز جو تمہارے خیال کے مطابق ان سے بھی مشکل تر ہو حیات کو قبول کرنے میں تو بھی اللہ تعالیٰ مکمل قدرت رکھتا ہے تم کو دوبارہ زندہ کرنے پر۔
= یُعِیْدُنَا۔ یُعِیْدُ مضارع واحد مذکر غائب اِعَادَۃٌ (افعال) مصدر نا ضمیر جمع متکلم مفعول۔ ہمیں دوبارہ زندہ

کر کے لوٹائے گا۔

۱۷: ۵۱ = یُنْغِضُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب باب افعال نَغْضٌ وَنُغُوْضٌ مصدر ثلاثی مجرد سے۔ اس کے معنی اوپر نیچے یا نیچے اوپر حرکت دینے کے ہیں۔

فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ رُءُوْسَھُمْ۔ وہ آپ کے سامنے سر ہلائیں گے (تعجب یا استہزاء کے طور پر)

= مَتٰی ھُوَ۔ میں ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب البعث و القیامۃ کی طرف راجع ہے یعنی یہ دوبارہ زندہ ہوکر قبروں سے اٹھنا اور حشر کب ہوگا۔

۱۷: ۵۲ = یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ۔ میں یَوْمَ کا نصب بوجہ فعل مضمر اُذْکُرُوْا ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ یاد کرو وہ دن جب وہ (اللہ) تمہیں پکارے گا۔ یا بوجہ قَرِیْبًا کے بدل ہونے کے ہے۔ ترجمہ ہوگا (عجب نہیں یہ وقت قریب ہی آپہنچا ہو) یہ اس روز ہوگا جب اللہ تمہیں پکاریگا۔۔۔۔ الخ

= فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِہٖ۔ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ مادہ جَوْبٌ باب استفعال سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ الجوبُ (باب ضرب) اس کے اصل معنی الجَوْبَۃ قطع کرنے کے ہیں۔ الجَوْبَۃ یہ پست زمین کی طرح (زمین میں گڑھا سا) ہوتا ہے پھر ہر طرح زمین کے قطع کرنے پر بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۸۹: ۹) اور ثمود (کے ساتھ کیا کیا) جو وادی میں پتھر تراشتے (اور مکان بناتے) تھے۔

کسی کلام کے جواب کو جواب اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ قائل کے منہ سے نکل کر فضا کو قطع کرتا ہوا سامع کے کان تک پہنچتا ہے مگر عرف میں ابتداءً کلام کرنے کو جواب نہیں کہتے بلکہ کلام کے لوٹانے پر جواب کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ۔۔۔۔۔۔۔۔ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا۔۔۔۔ الخ (۲۷: ۵۴-۵۶) اور لوط کو بھی ہم نے پیغمبر بناکر بھیجا تھا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم والوں سے کہا کیا تم یہ بےحیائی کا کام کرتے ہو؟۔۔۔۔۔۔۔ مگر اس کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔

پھر جواب کا لفظ سوال کے مقابلہ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور سوال دو قسم پر ہے۔

(۱) گفتگو کا طلب کرنا۔ اور اس کا جواب گفتگو ہی ہوتی ہے۔

(۲) طلب عطا۔ یعنی خیرات طلب کرنا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسے خیرات دیدی جائے جیسے اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ (۴۶: ۳۱) خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو یا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (۲: ۱۸۶) میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔

اَلْاِسْتِجَابَۃُ (باب استفعال) کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ اس کے معنی اِجَابَۃٌ (باب افعال)

کے ہیں۔ اصل میں استجابۃ کے معنی جواب تلاش کرنا اور اس کے لئے تیار ہونے کے ہیں لیکن اسے اجابۃ سے تعبیر کر لیتے ہیں کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے جیسے اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ (۸: ۲۴) خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔ کہ یہاں اِسۡتَجِیۡبُوۡا۔ اَجِیۡبُوۡا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ۔ پس تم قبول کروگے، تم تعمیل کروگے۔ تم بجا لاؤ گے۔

= بِحَمۡدِہٖ۔ ضمیر فاعل تَسۡتَجِیۡبُوۡنَ کا حال ہے درآنحالیکہ تم اس (اللہ) کی حمد کررہے ہوگے

= وَتَظُنُّوۡنَ ۔ واؤ عاطفہ، تَظُنُّوۡنَ کا عطف تَسۡتَجِیۡبُوۡنَ پر ہے۔ اور تم یہ خیال کروگے (قیامت کی ہولناکی کے پیش نظر)

یا مبتدا، اَنۡتُمۡ مقدرہ ہے اور جملہ وَاَنۡتُمۡ تَظُنُّوۡنَ موضع حال میں ہے اور درآنحالیکہ تم یہ گمان کررہے ہوگے۔

= اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ میں اِنۡ نافیہ ہے ای ما لبثتم فی القبور او فی الدُّنۡیَا۔ کہ تم قبروں میں یا دنیا میں نہایت قلیل عرصہ رہے ہو۔

۱۷: ۵۳ = یَقُوۡلُوۡا ۔ ای قل لعبادی لیقولوا۔ یہاں یَقُوۡلُوۡا فعل امر جمع مذکر غائب لام امر محذوف ہے۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندوں کو (یعنی مومنین کو) کہہ دیجئے کہ وہ ایسی باتیں کریں جو بہتر ہوں

= یَنۡزَغُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب نَزۡغٌ مصدر (باب فتح) فساد ڈلواتا ہے۔ نَزۡغٌ دو آدمیوں کے درمیان فتنہ و فساد برپا کرنا۔ بہکانا۔ بھڑکانا۔ برانگیختہ کرنا۔

= بَیۡنَہُمۡ۔ ای بین المسلمین والمشرکین

۱۷: ۵۴ = یَرۡحَمۡکُمۡ اور یُعَذِّبۡکُمۡ میں مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط کے ہے

= وَکِیۡلًا صفت مشبہ منصوب۔ کارساز۔ ذمہ دار

= زَعَمۡتُمۡ۔ ای ادعوا الذین تعبدون من دون اللہ وزعمتم انہم اٰلہۃ۔ بلاؤ ان کو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اور جنہیں تم گمان کرتے ہو کہ وہ خدا ہیں۔

زَعَمۡتُمۡ۔ زَعۡمٌ مصدر (باب نصر) تم نے زعم کیا۔ تم نے گمان کیا۔ تم نے سمجھا۔

= تَحۡوِیۡلًا۔ تَحۡوِیۡلٌ مصدر بروزن تفعیل۔ تبدیلی۔ تغیر۔ تفاوت۔ حَالَ یَحُوۡلُ (نصر) حائل ہونا بیچ میں آپڑنا۔ حَوۡلٌ کے معنی کسی شے کے متغیر ہونے اور دوسرے سے جدا ہونے کے ہیں۔ چونکہ بیچ میں آپڑنے سے جدائی ضروری ہے اس لئے اس معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ حَوۡلٌ بمعنی سال بھی ہے

۱۷: ۵۷ = اُولٰٓئِکَ ۔ موصوف الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ صفت یَدۡعُوۡنَ کے بعد ضمیر مفعول محذوف ہے

موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمْ خبر۔ مطلب یہ کہ یہ مشرکین جن کو خدا بنائے ہوتے ہیں اور جن کو اپنی تکلیف و مصائب میں پکارتے ہیں یہ خدا نہیں ہیں بلکہ وہ تو خود ہر لمحہ ہر لحظہ اپنے رب کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ اگر وہ واقعی خدا ہوتے جیسے مشرکین کا خیال ہے تو پھر انہیں کسی کی عبادت اور رضاجوئی کی کیا ضرورت تھی۔

آیت میں یَدْعُوْنَ کی ضمیر فاعل مشرکین کی طرف راجع ہے اور یَبْتَغُوْنَ کی ضمیر فاعل مشارٌ الیہم (یعنی مشرکین جن کو خدا بنائے ہوتے ہیں) کے لئے ہے

= اَلْوَسِیْلَۃَ۔ اسم ہے۔ بمعنی قُرب، نزدیکی، قُرب کا ذریعہ۔ طاعت۔ وسیلہ بروزن فعیلہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ وَسَلَ بمعنی تَقَرَّبَ۔ وہ قریب ہو گیا (رازی) وہ چیز جو اللہ کے قریب تم کو پہنچا دے (سیوطی آیت ۵: ۳۵) طاعت کے ذریعہ سے قرب (سیوطی ۱۷: ۵۷ آیت ہذا) اس کی جمع وسائل ہے جو کہ بمعنی ذرائع مستعمل ہے۔

یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ۔ اپنے رب کا قرب ڈھونڈھتے ہیں۔ اپنے رب کے قرب کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں (بندگی اور طاعت کے ذریعہ سے)

= اَیُّھُمْ اَقْرَبُ ان میں سے کون (اس راہ میں) زیادہ قریب ہوتا ہے اپنے اللہ سے)

= یَرْجُوْنَ اور یَخَافُوْنَ کا عطف یَبْتَغُوْنَ پر ہے۔

= مَحْذُوْرًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ ڈرنے کی چیز۔ قابل خوف، خوفناک۔ ڈر کر بچنے کی چیز حَذِرَ یَحْذَرُ (سمع) ڈر کر بچا۔ احتیاط کی۔

۱۷: ۵۸ = اِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ۔ سے مراد کافروں اور معاندین کی بستیاں ہیں۔

اور مُھْلِکُوْھَا (ہم ان کو ہلاک کرنے والے ہیں) میں اہلاک بالعذاب مراد ہے۔ ورنہ نفس موت و ہلاکت تو طبعی اسباب سے مومن اور کافر سب کی ہوتی رہتی ہے۔

۱۷: ۵۹ = مُبْصِرَۃً۔ اسم فاعل واحد مؤنث حالت نصب۔ واضح، روشن۔ واضح کرنیوالی الناقہ کا حال ہے۔

= تَخْوِیْفًا۔ بروزن تفعیل مصدر ہے خوف دلانا۔ ڈرانا۔ ڈرانے کے لئے۔ خوف دلانے کے لئے۔ نصب بوجہ مفعول لہٗ ہونے کے ہے۔

۱۷: ۶۰ = وَاِذْ قُلْنَا۔ واذکر زمان قولنا بواسطۃ الوحی۔ یاد کرو وہ وقت جب ہم نے بواسطہ وحی کہا تھا۔

= اَحَاطَ۔ اس نے گھیر لیا۔ اس نے احاطہ کر لیا۔ اس نے قابو میں کر لیا۔ اِحَاطَۃٌ مصدر جس کے

معنی کسی شے پر اس طرح چھا جانے کے ہیں (علمی طور پر، نفسیاتی طور پر، یا جسمانی طور پر) کہ اس سے فرار ممکن نہ ہو۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک یہاں احاطہ علمی مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے ماضی حال، مستقبل۔ ظاہر و باطن سب کا دقیق و عمیق علم کامل ہے۔

= الرُّءْیَا۔ خواب۔ قرآن مجید میں یہ لفظ بغیر واؤ کے صرف ہمزہ کے ساتھ لغیر مرکز ہمزہ (ی بغیر نقطے کے) لکھا جاتا ہے۔ یہ رَاٰی یَرٰی کا مصدر ہے اور بر وزن فُعْلٰی اسم بھی ہے بمعنی خواب۔

بیضاوی لکھتے ہیں رؤیا رؤیۃ ہی کی طرح ہے مگر وہ خواب میں دیکھنے کے لئے مخصوص ہے اور یہی قول حریری کا ہے۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں:۔

کہ رؤیا کبھی بمعنی رؤیت بھی آتا ہے (یعنی بیداری میں دیکھنا) اور اس کی سند میں اسی آیت کو لاتے ہیں۔ متنبی نے بھی رؤیا کا استعمال حالت بیداری میں دیکھنے کے معنی میں کیا ہے۔ اسی سے ہے

ورؤیاك احلی فی العیون من الغمض (نیم باز آنکھوں کی نسبت تونیرا (نگاہ بھر کر) دیکھنا آنکھوں کو زیادہ بھلا معلوم ہوتا ہے)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیۃ ہٰذا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

ھی رؤیا عین اریھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہٖ (یہ آنکھ کا دیکھنا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا۔

یہاں رُؤیا کا اشارہ معراج کی طرف ہے۔

= فِتْنَۃً۔ آزمائش، آزمائش کا سبب،،

= الشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ۔ موصوف، صفت، وہ درخت جس کی لعنت کی گئی ہے۔

الشجرۃ الملعونۃ فی القران - ای الشجرۃ الملعونۃ مذکورۃ فی القران۔ وہ ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ قرآن میں یہ ذکر ان آیات میں آیا ہے۔

اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ ۶۲ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَۃً لِّلظّٰلِمِیْنَ ۶۳ اِنَّهَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۶۴ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۶۵

(کیا یہ دعوت بہتر ہے یا زقوم کا درخت۔ ہم نے اس کو کافروں کے لئے (موجب آزمائش بنایا ہے وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے نکلتا ہے۔ اس کے پھل ایسے ہیں جیسے کہ شیاطین کے سر۔ الشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ کا عطف الرُّءْیَا پر ہے۔ جملہ یوں ہوگا:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰكَ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ مذکورۃ فی القراٰن اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ۔ اور ہم نے جو منظر آپ کو دکھلایا تھا اُسے اور اس ملعون درخت کو جو قرآن میں

مذکور ہے لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب بنا دیا۔
= نُخَوِّفُهُمۡ۔ نُخَوِّفُ مضارع جمع متکلم تَخۡوِیۡفٌ (تفعیل) مصدر هُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، ہم ان کو ڈراتے ہیں ۔ ہم ان کو ڈراتے رہتے ہیں ۔
= مَیَزِیۡدُهُمۡ۔ یَزِیۡدُ کی ضمیر فاعل کا مرجع التخویف (ان کو ڈرانا) ہے۔
۱۷: ۶۱ = طِیۡنًا۔ ای من طین ۔
۱۷: ۶۲ = قَالَ۔ ای قال ابلیس ۔
= اَرَءَیۡتَکَ۔ الاتقان میں ہے جب ہمزہ استفہام رَأَیۡتَ پر داخل ہوتا ہے تو اس وقت رؤیت کا آنکھوں یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آنا ممنوع ہوتا ہے اور اس کے معنیٰ اَخۡبِرۡنِیۡ (مجھ کو بتا۔ مجھ کو خبر دے) کے ہوتے ہیں ۔ اَرَءَیۡتَکَ تو مجھے بتا۔
= الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ۔ جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے ۔
آیت میں حذف ہے تقدیر کلام یوں ہے اَرَءَیۡتَ هٰذَا الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ لِمَ کَرَّمۡتَهٗ ۔ مجھے بتا تو یہ آدم جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟
= اَخَّرۡتَنِ۔ تَاخِیۡرٌ (تفعیل) سے ماضی واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم بوجہ عمل اِنۡ ساقط ہو گئی۔ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اگر تو مجھے مہلت دے ۔
= لَاَحۡتَنِکَنَّ ۔ لام تاکید کے لئے ہے اَحۡتَنِکَنَّ مضارع واحد متکلم با نون ثقیلہ اِحۡتِنَاکٌ افتعال۔ مصدر جس کے معنی ٹڈی کے زمین کی روئیدگی صفاچٹ کر دینے کے ہیں ۔ چنانچہ جب مکڑی کسی کھیت کو کھا کر چٹ کر جائے تو عرب کہتے ہیں اِحۡتَنَکَ الۡجَرَادُ الزَّرۡعَ یہاں بھی یہ لفظ اسی معنی و مفہوم کو ادا کرتا ہے ۔ یعنی اگر تو مجھے مہلت دے تو میں ذریتِ آدم کو راہِ راست سے اکھاڑ پھینکوں گا اور ان کے ایمان کا صفایا کر دوں گا۔
بابِ افتعال سے بمعنی قابو میں کرنا۔ لگام دینا کے ، بھی مستعمل ہے
۱۷: ۶۳ = اِذۡهَبۡ ۔ امر، واحد مذکر حاضر ۔ تو جا۔ چلا جا۔ ای اذهب وافعل ما ترید ۔ جا چلا جا ۔ اور کر دیکھ جو تو چاہتا ہے ۔
= جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ۔ موصوف صفت ، پوری پوری سزا۔
مَوۡفُوۡرًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ وَفۡرٌ سے بمعنی بہت ہونا ، زیادہ ہونا۔ پورا ہونا۔ جَزَآءً بوجہ مصدر کے منصوب ہے ۔
۱۷: ۶۴ = اِسۡتَفۡزِزۡ۔ امر واحد مذکر حاضر اِسۡتِفۡزَازٌ (افتعال) مصدر فَزٌّ مادہ

تو گھبرائے۔ فَزَّنِیْ فُلَانٌ اس نے مجھے پریشان کر کے میری جگہ سے ہٹا دیا۔ یا قرآن مجید میں آیا ہے فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّھُمْ مِنَ الْاَرْضِ (۱۷: ۱۰۳) تو اس نے چاہا کہ انہیں گڑبڑا کر سرزمین (مصر) میں سے نکال دے پس وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْھُمْ بِصَوْتِكَ اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکا تا رہ
= اَجْلِبْ عَلَیْھِمْ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ اَلْجَلْبُ (نصر۔ ضرب) کے اصل معنی کسی چیز کو ہنکانے اور چلانے کے ہیں۔ اِجْلَابٌ (باب افعال) سے اس کے معنی اکٹھا کرنے، شور مچانے اور کھینچ لانے کے ہیں اسی سے جلب زر ہے۔ دولت کو کھینچ کر اکٹھا کرنا۔ اَجْلَبَ عَلٰی کسی پر چلا کر زبردستی اسے آگے بڑھانا جیسے گھوڑے کو چلا کر آگے دوڑانا۔

وَاَجْلِبْ عَلَیْھِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ۔ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ۔ خَیْلٌ۔ اصل میں گھوڑوں کو کہتے ہیں مجازاً سواروں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ خَیْلِكَ تیرے سوار۔

= رَجِلِكَ۔ رَجِلٌ وَرَاجِلٌ۔ پا پیادہ چلنے والا۔ یہ الرِّجْلُ بمعنی پاؤں سے مشتق ہے رَجِلٌ رَاجِلٌ کی جمع ہے۔ پا پیادہ چلنے والے۔ رَجِلِكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیرے پیادے۔
= غُرُوْرًا۔ دھوکہ۔ جھوٹی امید، فریب۔ وَعْدًا۔ مصدر۔ محذوف کی صفت کی وجہ سے منصوب ہے۔ ای وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا وَعْدًا غُرُوْرًا۔ اور شیطان ان سے جو وعدے کرتا ہے سب دھوکہ ہے۔

۱۷: ۶۵ = بِرَبِّكَ۔ میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور بعض کے نزدیک انسان کے لئے۔ بعض کے نزدیک جملہ سابقہ کی طرح یہ خطاب بھی شیطان سے ہے؛ لیکن اول الذکر زیادہ صحیح ہے۔

۱۷: ۶۶ = یُزْجِیْ۔ اَزْجٰی یُزْجِیْ اِزْجَاءٌ (افعال) وہ چلاتا ہے وہ ہنکاتا ہے۔ التَّزْجِیَۃُ (تفعیل) کسی چیز کو دفع کرنا کہ چل پڑے۔ مثلاً پچھلے سوار کا اونٹ کو چلانا۔ یا ہوا کا بادلوں کو چلانا مثلاً۔ یُزْجِیْ سَحَابًا۔ (۲۴: ۴۳) (اللہ ہی) بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ تمہارے لئے سمندروں میں جہازوں کو چلاتا ہے۔ زجی۔ زجو مادہ۔

۱۷: ۶۷ = ضَلَّ۔ ماضی بمعنی حال۔ گم ہو جاتے ہیں۔ غائب ہو جاتے ہیں۔ ضَلَالٌ۔ گمراہ ہونا بھٹکنا۔ ہلاک ہونا۔ راہ مستقیم سے بھٹک جانا۔ راہ سے دور جا پڑنا۔
= نَجّٰىكُمْ۔ فعل ماضی واحد مذکر غائب۔ تَنْجِیَۃٌ (تفعیل) سے مصدر۔ كُمْ ضمیر خطاب مفعول۔ اس نے تم کو نجات دی۔ یہاں بمعنی حال آیا ہے جب وہ تم کو نجات دیتا ہے (زمین کی طرف

تم کو بچا لاتا ہے۔ مادہ ن ج د۔
= اَعْرَضْتُمْ۔ تم روگردانی کر لیتے ہو۔ تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اعْرَاضٌ (افعال) ماضی جمع مذکر حاضر
۱۷ : ۶۸ = اَفَاَمِنْتُمْ۔ ہمزہ استفہام کے لئے ہے اَمِنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم امن میں ہوئے۔ تم مطمئن ہوئے۔ اَمْنٌ سے۔ کیا تم بے فکر ہوگئے ہو۔ نڈر ہوگئے ہو۔
= یَخْسِفَ بِکُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب، منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ خَسْفٌ مصدر اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ۔ وہ تم کو دھنسا دے۔ تمہارے سمیت دھنسا دے۔
= جَانِبَ الْبَرِّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر یخسف کا مفعول فیہ۔ خشکی کا کنارہ۔
= یُرْسِلَ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ اِرْسَالٌ (اِفعال) مصدر۔ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ تم پر بھیج دے۔
= حَاصِبًا۔ باد سنگ بار۔ پتھروں کا مینہ۔ سخت آندھی۔ نیز وہ پتھراؤ جو تند ہوائیں ہو حاصب کہلاتا ہے۔ حَصْبَاءٌ سے مشتق ہے۔ حَصْبَاء کنکریوں کو کہتے ہیں۔
سورۂ ملک میں ہے اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا (۶۷ : ۱۷) کیا تم اس سے نڈر ہوگئے ہو وہ جو کہ آسمان میں ہے کہ وہ تمہارے اوپر ہوائے تند بھیج دے۔
۱۷ : ۶۹ = اَنْ یُّعِیْدَکُمْ۔ کہ وہ لیجائے تم کو دوبارہ۔ کہ وہ تمہیں دوبارہ لوٹا دے۔ اِعَادَۃٌ (افعال) مصدر۔
= تَارَۃً۔ مرتبہ۔ باری۔ دفعہ۔
= فِیْهِ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع البحر ہے جو کہ اوپر آیۃ ۶۷ میں آیا ہے۔
= قَاصِفًا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ طوفانِ ہوا۔ ایسی تیز آندھی کہ جو چیز اس کی زد میں آئے اس کو توڑ دے۔ قَصْفٌ (باب ضرب) توڑ دینا۔ اور اگر باب سمع سے آئے تو لازم ہے متعدی نہیں۔ قَصِفَ الْعُوْدُ۔ لکڑی اتنی نرم ہوگئی کہ ٹوٹنے کے قابل بن گئی۔
کہتے ہیں کہ خشکی پر طوفانِ مہلک حاصب کہلاتا ہے اور سمندر میں ہو تو اس کو قاصف کہتے ہیں۔
= بِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ارسالِ ریح قاصف ہے۔ یا اغراق ہے (تمہارا غرق کر دیا جانا)
= تَبِیْعًا۔ پیچھا کرنے والا۔ دعویٰ کرنے والا۔ مددگار۔ تَبَعٌ سے بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے

۱۷: ۷۱ یَوْمَ ۔ فعل محذوف اذکر کا مفعول بہ ہے ای اذکر یوم ندعوا۔۔۔۔ الخ
= یَقْرَءُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب قِرَاءَۃٌ مصدر (باب فتح) وہ پڑھیں گے ۔ وہ پڑھتے ہیں
= فَتِیْلًا ۔ فتل یفتل (ضرب) فَتْلٌ رسی بٹنا۔ فتلت الحبل فتلاً رسی کو بل دینا
بٹی ہوئی رسی کو مفتول کہتے ہیں ۔ کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں جو ایک باریک سا ڈورا ہوتا ہے اسے بھی
فتیل کہتے ہیں ۔ کیونکہ وہ رسی کی شکل وصورت پر ہوتا ہے ۔
فتیل اصل میں اس دھاگے کو کہتے ہیں جو دو انگلیوں میں پکڑ کر بٹی جاتی ہے ۔ یہ حقیر چیز کے لئے
ضرب المثل ہے ۔ فتیلہ وہ بتی جس سے چراغ روشن کیا جاتا ہے ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ان پر ذرہ برابر
بھی ظلم یا بے انصافی نہیں کی جائیگی ۔ نیز ملاحظہ ہو ۴ : ۴۹
۱۷: ۷۲ = اَعْمٰی ۔ اندھا۔ عَمًى سے جس کے معنی بینائی کے مفقود ہو جانے کے ہیں خواہ یہ بینائی
دل کی ہو یا آنکھوں کی ۔
= اَضَلُّ ضَلَالٌ سے اسم التفضیل کا صیغہ ہے بہت بہکا ہوا۔ زیادہ گمراہ ۔ زیادہ راہ مستقیم
سے ہٹا ہوا ۔
۱۷: ۷۳ = اِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ ۔ میں اِنْ مخففہ ہے جو اِنَّ ثقیلہ سے مخفف ہو کر اِنْ
بن گیا۔ یہ تحقیق اور ثبوت کے معنی دیتا ہے اور لام فارقہ ہے اِنْ مخففہ کو اِنْ نافیہ یا شرطیہ سے ممیز
کرتا ہے ۔
کَادُوْا ۔ کَادَ یَکَادُ (باب سمع) کَوْدٌ افعال مقاربہ میں سے ہے ۔ فعل مضارع پر داخل ہوتا
ہے اس کے بعد اَنْ بہت کم آتا ہے کَادَ اگر بصورت اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
بعد کو آنے والا فعل واقع نہیں ہوا ۔ قریب الوقوع ضرور تھا ۔ جیسے یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ
(۲ : ۲۰) قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لیجائے ۔
اور اگر اس کے ساتھ حرف نفی آجائے تو اثباتی حالت کے برعکس فعل کے وقوع کو بیان کرنے
کے لئے آتا ہے جو وقوع کے قریب نہ ہو جیسے وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ (۲ : ۷۱) اور وہ ایسا کرنے
والے تھے نہیں ۔
وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ اور قریب تھا کہ یہ (کافر لوگ) آپ کو بچلا دیں ۔ یا یہ لوگ آپکو
بچلانے ہی لگے تھے ۔
بعض نے کَادَ کے معنی ھَمَّ وَاَرَادَ بھی کئے ہیں ۔ اس صورت میں معنی ہوں گے ۔
اور انہوں نے پختہ ارادہ کیا کہ وہ آپ کو بچلا دیں یا برگشتہ کر دیں ۔

= لِتَفْتَرِیَ ۔ میں جیساکہ اوپر ذکر ہوچکا لام ۔ لام الفارقہ ہے ۔ تَفْتَرِیَ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِفْتِرَاءٌ مصدر تو افترا کرے ۔ تو جھوٹ باندھے ۔

لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَہٗ یعنی اس وحی کے سوا (اَلَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ) جو ہم نے آپ پر نازل کی آپ جھوٹ اور من گھڑت بات کی ہماری طرف نسبت کردیں ۔

= اِذًا ۔ تب ۔ اسوقت (یعنی اگر آپ ایسا کر دیتے تو وہ اس وقت ضرور آپ کو گاڑھا دوست بنا لیتے)

= لَاتَّخَذُوْکَ ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے اِتَّخَذُوْا ۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ وہ تجھے ضرور اختیار کر لیتے ۔

۱۷: ۷۴ = لَوْلَا ۔ اگر نہ ۔ وگرنہ (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۶۴)

= ثَبَّتْنٰکَ ۔ ثَبَّتَ یُثَبِّتُ تَثْبِیْتٌ (تفعیل) سے ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے ثابت رکھا ۔ ہم نے ثابت قدم رکھا ۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ ہم نے تجھے ثابت قدم رکھا ۔

لَوْلَا اَنْ ثَبَّتْنٰکَ اگر ہم نے تجھے ثابت قدم نہ رکھا ہوتا ۔

= کِدْتَّ ۔ ماضی واحد مذکر حاضر ۔ کَادَ یَکَادُ کَوْدٌ سے (آیۃ ۱۷: ۷۳ مذکورۃ الصدر) کسی فعل کے وقوع یا عدم وقوع کے قریب پہنچ جانا ۔ قریب تھا کہ تو (مائل ہوجاتا)

= تَرْکَنُ ۔ رَکِنَ یَرْکَنُ (سمع) رُکُوْنٌ مصدر ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر تو جھک جائے تو مائل ہوجائے ۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا (۱۱: ۱۱۳) جن لوگوں نے (ہماری) نافرمانی کی ان کی طرف نہ جھکنا ۔

رُکْنٌ ۔ جس سے طاقت حاصل کی جائے ۔ عزت ، قوت ، غلبہ ، بڑا معاملہ ، مضبوط پہلو ۔ کہتے ہیں فُلَانٌ رُکْنٌ مِنْ اَرْکَانِ قَوْمِہٖ وہ اپنی قوم کے شرفا میں سے ہے اَرْکَانُ الدَّوْلَۃِ ۔ وزرار ۔ اَرْکَانُ الْعِبَادَاتِ ۔ عبادات کے وہ بنیادی مضبوط پہلو جو ان عبادات کی بنیاد ہوتے ہیں اور جن کے ترک سے وہ باطل ہوجاتی ہے ۔

آیت کا ترجمہ :۔ اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے

۱۷: ۷۵ = اِذًا ۔ تب ۔ اس وقت ۔ اس صورت میں ۔

= لَاَذَقْنٰکَ ۔ لام تاکید کے لئے ہے اَذَقْنَا ماضی جمع متکلم ۔ ہم نے چکھایا ۔ کَ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ ہم تجھے ضرور چکھاتے ۔

= ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ۔ اصل کلام یہ تھا ۔ لَاَذَقْنٰکَ عَذَابًا ضِعْفًا فِی

اَلْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابًا ضِعْفًا فِی الْمَمَاتِ۔ پھر موصوف کو حذف کرکے اس کی جگہ صفت کو قائم رکھا۔ یعنی الضعف پھر موصوف کی اضافت صفت کو دی اور الحیٰوۃ کا مضاف ہوکر ضعف الحیٰوۃ بن گیا۔ اسی طرح ضعف المماۃ یعنی دوگنا عذاب دنیا دوگنا عذاب بعد از موت

= لَکَ۔ تیرے اپنے لئے۔ عَلَیْنَا ہمارے مقابلہ میں (پھر آپ اپنے لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتے۔

۱۷: ۷۶ = اِنْ کَادُوْا میں اِنْ۔ اِنَّ سے مخففہ ہے۔ تحقیق اور ثبوت کے معنی دیتا ہے املاحظہ ہو ۱۷: ۷۳) اِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ۔ اور تحقیق یہ (لوگ) تمہیں پریشان کرکے، ڈرا دھمکا کر یا گھبراہٹ اور خوف وہراس پیدا کرکے سرزمین (مکہ) سے تمہارے قدم اکھاڑنے ہی لگے تھے (نیز دیکھو ۱۷: ۶۴) لِیُخْرِجُوْکَ مِنْھَا تاکہ آپ کو اس سے نکال دیں۔

= لَا یَلْبَثُوْنَ۔ مضارع نفی۔ جمع مذکر غائب لَبِثَ یَلْبَثُ (باب سمع) سے لَبْثٌ مصدر وہ نہیں رہیں گے۔ وہ نہیں ٹھہریں گے لَابِثِیْنَ۔ ٹھہرنے والے۔

= خِلٰفَکَ۔ تیرے پیچھے۔ تیرے بعد۔ خِلٰفَ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ

۱۷: ۷۷ = سُنَّۃَ۔ طریقہ جاریہ۔ راہ۔ رسم۔ دستور۔ سُنَّۃَ بوجہ مصدر تاکیدی کے منصوب ہے یعنی سَنَّ اللّٰہُ ذٰلِکَ سُنَّۃً ......

= مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا۔ جن کو ہم نے تم سے قبل رسول بنا کر بھیجا۔ یہ جملہ سُنَّۃَ کا مضاف الیہ ہے سُنَّۃَ مضاف ہے اس کی اضافت رُسُل کی طرف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دستور الٰہی ان رسولوں کی خاطر ہی تھا۔ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ط اور ہمارے دستور میں آپ کوئی ردوبدل نہیں پائیں گے۔

۱۷: ۷۸ = اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اَقِمْ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر اِقَامَۃٌ مصدر (باب افعال) اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً۔

= دُلُوْکِ الشَّمْسِ۔ سورج کا ڈھلنا۔ سورج کا غروب ہونا۔ سورج کا مائل بغروب ہونا

= غَسَقِ الَّیْلِ۔ کے معنی (ابتدائے) شب کی سخت تاریکی کے ہیں۔ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ رات کی تاریکی تک۔ اَلْغَاسِقِ بمعنی تاریک رات۔ جیسے قرآن مجید میں آیا ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (۱۱۳: ۳) اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کی تاریکی چھا جائے۔ غَاسِقٌ چاند کو بھی کہتے ہیں جب کہ وہ گہن لگ کر سیاہ ہو جائے۔ اَلْغَسَّاقُ دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والا لہو یا پیپ، جیسے کہ قرآن مجید میں ہے اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا (۷۸: ۲۵)

مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔
= مَشْهُوْدًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب بوجہ خبر کَانَ کے ۔ حاضر کیا گیا۔ مشاہدہ کیا گیا۔ یعنی رات اور دن کے ملائکہ اس وقت حاضر ہوتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں قرأت قرآن کا۔
۱۷: ۷۹ مِنَ الَّیْلِ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے ۔ رات کے بعض حصہ میں۔
= تَهَجَّدْ ۔ امر واحد مذکر حاضر تهجّد (تفعل) الفاظِ اضداد میں سے ہے جس کے معنی سونے اور جاگنے دونوں کے ہیں۔ اسی طرح هَجَدَ یَهْجُدُ (باب نصر) رات کو سونا یا جاگنا دونوں کے ہیں ۔ هَجَّدَ (باب تفعیل) رات کو سونا یا نیند سے جاگنا دونوں کے ہیں۔ بعض کے نزدیک رات کو نیند سے نماز کے لئے بیدار ہونے کے معنی میں ہے۔ پھر اس کا اطلاق نفسِ صلوٰۃ کے لئے ہونے لگا۔ تہجد کی نماز پڑھنا۔
بعض کے نزدیک الهُجُوْد کے معنی نیند کے ہیں اور سوئے ہوئے آدمی کو ہاجد کہتے ہیں اور هَجَّدْتُهٗ فَتَهَجَّدَ کے معنی ہیں میں نے اس کی نیند کو دور کیا پس وہ جاگ گیا۔ (یہاں تجنب یعنی ازالہ ماخذ ہے جس کی اور مثالیں تَاَثَّمَ زَیْدٌ زید گناہ سے بچا۔ تَحَوَّبَ زَیْدٌ زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔ اجتناب کیا۔
= بِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کے لئے ہے۔ ای بالقراٰن۔ فَتَهَجَّدْ بِهٖ تلاوت قرآن کے ساتھ تہجد کی نماز ادا کر۔
= نَافِلَةً اسم فاعل واحد مؤنث نَفْلٌ مصدر (باب نصر) بمعنی زائد۔ یعنی پانچ فرض نمازوں کے علاوہ زائد۔ نَافِلَةً منصوب بوجہ مصدر استعمال ہونے کے ہے عَاقِبَةٌ کی طرح نَافِلَةٌ نَفَلَ يَنْفُلُ (نصر) سے مصدر آیا ہے ۔ اور بمعنی تَهَجُّدًا ہے یا یہ بِهٖ کی ضمیر راجع الی القرآن سے حال ہے۔
= عَسٰی ۔ ممکن ہے ۔ توقع ہے ۔ امید ہے ۔ عنقریب ہے ۔ اندیشہ ہے ۔ کھٹکا ہے۔
صاحب الاتقان لکھتے ہیں کہ ۔ یہ فعل جامد ہے ۔ اور اس کی گردان نہیں آتی (یعنی غیر منصرف ہے) یہی وجہ ہے کہ بعض علماء نے اس کو حرف کہہ دیا ہے ۔ اس کے معنی پسندیدہ بات میں امید کے ہیں اور ناپسندیدہ بات میں اندیشہ اور کھٹکا کے ہیں (تَرَجِّیْ فی المحبوب اشفاق فی المکروہ، پسندیدہ بات کی آرزو کرنا اور ناپسندیدہ بات سے ڈرنا)
یہ دونوں معنی اس آیت کریمہ میں ہیں وَعَسٰی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (۲: ۲۱۶) اور توقع ہے کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ بہتر

ہو تمہارے حق میں اور خدشہ ہے کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ بُری ہو تمہارے حق میں۔ برہان میں ہے کہ جب عسٰی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یقین ہوتا ہے۔

علماء نے عسٰی کے معنی و استعمال پر طویل بحث کی ہے۔ مختصراً اس کے معنی امید اور توقع کے ہی کئے جاتے ہیں۔

= یَبْعَثَکَ۔ بَعَثَ یَبْعَثُ (فتح) بَعْثٌ سے مضارع واحد مذکر غائب ک ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ تم کو کھڑا کریگا۔ تم کو اٹھائیگا۔ تم کو فائز کریگا۔

= مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ صفت موصوف، مقام محمود

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ میں نصب بوجہ ظرف ہے۔ ای عَسٰی اَنْ یبعثك ربك یوم القیامۃ فیقیمك مقاما محمودا۔ عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار روزقیامت تمہیں اٹھائے اور مقام محمود پر تمہیں فائز کردے۔

یا نصب بوجہ حال ہے بمعنی ان یبعثك ذا مقام محمود آپ کو اس حال میں اٹھائے کہ آپ صاحب مقام محمود ہوں۔ مقام محمود کی وضاحت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی کہ یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

۱۷ : ۸۰ = اَدْخِلْنِیْ۔ تو مجھے داخل کر اِدْخَالٌ (افعال) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔

= مُدْخَلَ۔ مُخْرَجَ مصدر ہیں۔ مُدْخَلَ داخل کرنا۔ مُخْرَجَ نکالنا۔ منصوب بوجہ مضاف ہونے کے ہیں۔ صِدْقٍ مضاف الیہ ہے جس کے معنی راستی اور سچائی کے ہیں۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ .... مُخْرَجَ صِدْقٍ۔ اے میرے پروردگار تو جہاں کہیں مجھے لیجائے سچائی کے ساتھ لیجا۔ اور جہاں کہیں سے بھی مجھے نکالے سچائی کے ساتھ نکال۔

یہ آیت کریمہ ہجرت کے وقت نازل ہوئی جس میں ایک دعا کی تلقین کی گئی۔ کہ اے میرے رب کریم میرا مکہ سے ہجرت کرنا بھی سچائی کے ساتھ ہو اور مدینہ میں ورود بھی سچائی کے ساتھ ہو۔ یعنی دونوں کا انجام نیک ہو۔

اور بعض کے نزدیک اس کا مطلب قبر میں داخل ہونا اور یوم حشر میں قبر سے نکلنا مراد ہے۔ یا اس سے مراد مکہ سے نکلنا اور دوبارہ بوقت فتح مکہ میں داخل ہونا ہے۔ پیش گوئی کی اہمیت کے پیش نظر اَدْخِلْنِیْ کو اَخْرِجْنِیْ سے پہلے رکھا گیا ہے گویا جس وقت حضور علیہ السلام مکہ سے جس وقت نکل رہے تھے اس وقت ان کو معلوم تھا کہ مکہ میں دوبارہ داخل ہوں گے۔ یا اس سے مراد غار میں داخل ہونا اور

وہاں سے صحیح وسلامت نکلنا ہے ۔ یا اس سے مراد نبوت کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا اور اس سے باحسن طریقہ عہدہ برآہونا ہے یا اس سے مراد کسی عظیم مہم میں ادخال اور اس کو کامیابی وکامرانی کے ساتھ سر کرنا ہے
= مِنْ لَّدُنْكَ اپنی طرف سے
= سُلْطٰنًا ـــــ ای حُجَّةً بَيِّنَةً ۔ برہان واضح ۔ سند ۔ حکومت ۔ زور، قوت ۔
= نَصِيْرًا ۔ صیغہ صفت منصوب، حفاظت کرنے والا ۔ مدد کرنے والا ۔
سُلْطٰنًا ۔ موصوف ۔ یعنی ایسی قوت یا غلبہ جو ممد ومعاون ہو مزید غلبہ حاصل کرنے میں
۱۷:۸۱ = زَهَقَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب زُهُوْقٌ مصدر (باب فتح) وہ نکل بھاگا ۔ وہ مٹ گیا
زُهُوْق بروزن فَعُوْلٌ بمعنی اسم فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ نکل بھاگنے والا ۔ مٹ جانیوالا
زَهَقَ بمعنی خَرَجَ بھی آتا ہے ۔ زَهَقَ رُوْحُهٗ اس کی رُوح نکل گئی ۔ اور دوسری جگہ قرآن مجید میں آتا ہے وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ (۹: ۸۵) اور ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں ۔
۱۷:۸۲ = لَا يَزِيْدُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب وہ نہیں بڑھاتا ہے (یعنی قرآن) الظّٰلِمِيْنَ اس کا مفعول ہے ۔
۱۷:۸۳ = اَعْرَضَ ۔ اِعْرَاضٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب ۔ اس نے منہ پھیر لیا ۔ اس نے کنارہ کیا ۔
= نَاٰ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ نَأْيٌ مصدر ہو مادہ (باب فتح) وہ دور ہو گیا ۔ اس نے روگردانی کی ۔ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۔ اس نے اپنے پہلو کو دور کر لیا ۔ قرآن میں دوسری جگہ آیا ہے وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ (۶:۲۶) اور وہ اس سے (دوسروں کو) روکتے ہیں اور خود بھی اس سے پہلو تہی کرتے ہیں ۔
= يَئُوْسًا ۔ يَأْسٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ۔ ناامید ۔ يَأْسٌ ویَاٰسَةٌ مصدر يَائِسٌ ناامید!
۱۷:۸۴ = عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۔ عَلٰى حرف جار ۔ شَاكِلَتِهٖ مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور ۔ شَاكِلَةٌ شَكْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۔ شَاكِلَتِهٖ اس کا ڈھنگ ۔ شاکلہ کے معنی اس طریقہ اور روش کے ہیں جو اس کی فطرت میں ودیعت کئے گئے ہیں ۔
۱۷:۸۶ = ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ط پھر تم نہیں پاؤ گے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی ومددگار جو اُسے (وہ جو ہم نے تم پر وحی کیا ہے یعنی قرآن) واپس دلا سکے ۔ بِهٖ میں ضمیر واحد

مذکر غائب اَلَّذِیْ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ کی طرف راجع ہے۔

۱۷: ۸۸ = ظَهِیْرًا یاور۔ مددگار۔ پشتیبان۔ مُظَاهِرَةٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ صفت کا صیغہ ہے۔ واحد۔ جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح مذکر و مؤنث کے لئے بھی

۱۷: ۸۹ = صَرَّفْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَصْرِیْفٌ (تفعیل) ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا۔ ہم نے طرح سے بیان کیا۔ تصریف الامر۔ کسی بات کو بار بار مختلف انداز سے بیان کرنا۔

= اَبٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب اِبَاءٌ مصدر۔ اس نے سختی سے انکار کر دیا۔

= کُفُوْرًا۔ انکار۔ کفر۔ منصوب بوجہ اَبٰی کے مفعول ہونے کے ہے۔

فَاَبٰی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا۔ سوائے کفر کے اکثر لوگوں نے ماننے سے انکار کردیا۔ یا اکثر لوگوں نے انکار کرنے کے سوا قبول نہ کیا۔

۱۷: ۹۰ = تَفْجُرَ۔ تو پھاڑ ڈالے۔ تو بہالائے اَلْفَجْرُ کے معنی کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنے اور شق کرنے کے ہیں۔ مضارع واحد مذکر حاضر (باب نصر)

صبح کو فجر اس واسطے کہا جاتا ہے کہ صبح کی روشنی بھی رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے اسی سے اَلْفُجُوْرُ۔ دین کی پردہ دری کرنا اور فَاجِرٌ دین کی پردہ دری کرنے والا ہو۔

تَفْجُرَ۔ منصوب بوجہ اَنْ مقدرہ کے جو حَتّٰی کے بعد ہے ای حتی ان تفجر۔

= یَنْبُوْعًا۔ اسم مفرد ینابیع۔ جمع۔ چشمہ۔ النَّبْعُ کے معنی چشمہ سے پانی پھوٹنے کے ہیں۔ یہ نَبَعَ یَنْبُعُ (نصر) کا مصدر ہے یَنْبُوْعٌ اس چشمہ کو کہتے ہیں جس سے پانی ابل رہا ہو۔ ربع

۱۷: ۹۱ = فَتُفَجِّرَ۔ فَجَّرَ یُفَجِّرُ تَفْجِیْرًا (باب تفعیل) تو پھاڑ لائے تو بہالائے۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ منصوب بوجہ عمل فا کے جو نفی (لَنْ نُّؤْمِنَ) کے بعد واقع ہوا ہے۔

= خِلٰلَهَا۔ خِلٰل۔ بوجہ ظرف (مفعول فیہ) کے منصوب ہے۔ ای وسط تلك الجنة یعنی اس جنت کے درمیان نہریں جاری کر دیں۔ جو بہہ رہی ہوں۔

= تُسْقِطَ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ منصوب بوجہ عمل اَوْ جو اِلٰی اَنْ کے معنی میں ہے تو گرا دے تو ڈال دے۔ اِسْقَاطٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تُسْقِطَ عَلَیْنَا۔ تو ہم پر گرا دے۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا کِسَفًا۔ میں تُسْقِطَ فعل السَّمَآءَ مفعول کِسَفًا اسماء سے حال۔ کَمَا زَعَمْتَ جملہ معترضہ۔ یا جیسا آپ کا خیال ہے آپ ہم پر آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دیں۔

= تَاْتِیَ (ب) متعدی بوجہ (ب) تو لے آئے۔ اِتْیَانٌ سے واحد مذکر حاضر۔ مضارع معروف

= قَبِیْلًا ہ حال ہے اللہ سے اور اَلْمَلٰٓئِکَۃِ سے۔ قَبْلٌ کے اصل معنی آگے اور سامنے کے ہیں اور اس صورت میں یہ دُبُرٌ و دُبْرٌ کی ضد ہے۔ اگرچہ مجازاً ہر قسم کے تقدم پر بولا جاتا ہے، خواہ یہ تقدم زمانی ہو یا مکانی ہو۔ یا بلحاظ رتبہ کے ہو۔ قَبِیْلًا۔ سامنے، آگے، جیسے کہتے ہیں رَأَیْتُہٗ قَبِیْلًا ہ میں نے اس کو سامنے (یعنی کھلم کھلا) دیکھا۔ اس معنی کی تائید قرآن مجید میں اسی مضمون پر دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے مثلاً وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہْرَۃً (۲: ۵۵) (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز نہ باور کریں گے (تمہارے کہنے سے) جب تک ہم خدا کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں۔ اور فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰہَ جَہْرَۃً (۴: ۱۵۳) سو یہ تو موسیٰ علیہ السلام سے اس سے بھی بڑی فرمائش کر چکے ہیں (ان سے) یہ بولے تھے کہ ہمیں اللہ کو کھلم کھلا دکھلا دو۔

سو یہاں اس آیت میں بھی منکرین کا یہی مطالبہ تھا کہ خدا تعالیٰ اور فرشتے ہمارے سامنے کھلم کھلا آئیں اور ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

قَبِیْلًا بمعنی جماعت در جماعت بھی ہے۔ اس صورت میں یہ قَبِیْلَۃٌ کی جمع ہے۔

۱۷: ۹۳ = زُخْرُفٍ۔ سونا، سنہری۔ ملمع، آراستہ۔ زینت اور کسی شے کے کمال حسن کو بھی زخرف کہتے ہیں۔ قول کے لئے جب اس کا استعمال ہو تو جھوٹ سے آراستہ کرنے اور ملمع کی باتیں کرنے کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً یُوْحِیْ بَعْضُہُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (۶: ۱۱۲) ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے ہیں۔ آرائش اور زینت کے معنی میں حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ (۱۰: ۲۴) یہاں تک کہ جب زمین اپنی پوری آرائش اور زینت کو پہنچ چکی۔

= تَرْقٰی۔ مضارع واحد مذکر رَقِیَ یَرْقٰی (سَمِعَ) رُقِیٌّ مصدر۔ جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ تَرْقٰی تو چڑھ جائے۔ اسی سے تَرَقِّیْ وارْتِقَاءٌ ہے اوپر چڑھنا۔ بلند ہونا ہے۔ مِرْقَاۃٌ سیڑھی، زینہ، چڑھائی۔ پاؤں رکھنے کا پتھر۔ رقی مادہ۔

= رُقِیِّکَ۔ تیرا چڑھنا۔ رُقِیٌّ مصدر۔

= تُنَزِّلَ عَلَیْنَا۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلٌ (تفعیل) تو اتار لائے تو اتارے ہمارے لئے۔

= ہَلْ۔ استفہام انکاری ہے۔ ہَلْ کُنْتُ اِلَّا نہیں ہوں میں مگر۔

بَشَرًا۔ کُنْتُ کی خبر ہے۔ اور رَسُوْلًا صفت بَشَرًا کی۔ میں بجز ایک بشر اور رسول کے اور کیا ہوں

۱۷: ۹۴ = وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰۤی اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ؕ

مَا مَنَعَ ۔ فعل ۔ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا فاعل ۔ اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا صفت فاعل اَلنَّاسَ مفعول اوّل مَنَعَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا مفعول ثانی مَنَعَ ۔ اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰۤی ظرف مَنَعَ یا ظرف اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا ۔

اور جب ان کے پاس ہدایت بصورت نبوّت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم وقرآن پہنچی تو لوگوں کو اس پر ایمان لانے میں کوئی امر مانع نہ ہوا سوائے اس بات کے کہ کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

۱۷: ۹۵ = مُطۡمَئِنِّیۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب وطن بنا لینے والے ۔ قیام کرنے والے ۔ طَمۡنٌ مادہ ۔ الطُّمَانِیۡنَۃُ وَالۡاِطۡمِیۡنَانُ (باب افعیلال) خلجان کے بعد نفس کا سکون پذیر ہونا ۔ اِطۡمَأَنَّ یَطۡمَئِنُّ اِطۡمِیۡنَانٌ ۔ سکون پذیر ہونا ۔ قرار پکڑنا ۔ اور اِطۡمَأَنَّ بِالۡمَکَانِ وَفِیۡہِ ۔ مکان میں قیام کرنا ۔ وہاں ٹھہرنا ۔ اس کو اپنا وطن بنا لینا ۔ اَقَامَ وَ اتَّخَذَہٗ وَطَنًا

یعنی اگر فرشتے زمین پر سکونت پذیر ہوتے اور انہوں نے اسی کو اپنا وطن بنایا ہوتا ۔

= لَنَزَّلۡنَا ۔ جواب لَوۡ ۔ تو ہم ضرور اتارتے ۔ لام تاکید کے لئے ۔

۱۷: ۹۷ = اَلۡمُهۡتَدِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِهۡتِدَاءٌ مصدر ۔ (باب افتعال) هدًی مادہ ۔ ہدایت یافتہ ۔ ہدایت پانیوالا ۔ اصل میں اَلۡمُهۡتَدِیۡ تھا یاء کو ساقط کر دیا گیا ہے

= یُضۡلِلۡ ۔ مضارع مجزوم ۔ واحد مذکر غائب ۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے مجزوم بوجہ عمل مَنۡ ہے جو اسم جازم فعل ہے۔

(دوسرے اسماء جازمہ یہ ہیں مَنۡ، مَا، مَهۡمَا ۔ اَیۡنَ ۔ اَیۡنَمَا ۔ حَیۡثُمَا ۔ اَیُّ ۔ اَیُّمَا اَنّٰی ۔ اَیَّانَ ۔ اَیَّانَمَا ۔ مَتٰی ۔ مَتٰی مَا ۔ اِذۡمَا ۔ کَیۡفَمَا)

= کُلَّمَا ۔ کُلَّ اور مَا سے مرکب ہے اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے کُلَّ ہمیشہ منصوب آتا ہے اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے کُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ (۴: ۵۶) کُلَّمَا خَبَتۡ (آیۃ ہذا) بمعنی جب بھی ۔

= خَبَتۡ ۔ وہ بجھی ۔ ماضی واحد مؤنث غائب خَبَا یَخۡبُوۡ (نصر) خَبُوٌّ مصدر ۔ بجھنا ۔ ضمیر فاعل کا مرجع جہنم ہے ۔

= زِدْنَاھُمْ ای زِدْنَا لھُمْ۔
= سَعِیْرًا۔ السَّعْرُ سے۔ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہے بمعنی دھکتی ہوئی آگ۔ آگ جس کو اچھی طرح بھڑکایا گیا ہو۔
زِدْنَاھُمْ سَعِیْرًا ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ زیادہ کی جائیگی۔ یا ان کے لئے آگ کو مزید بھڑکایا جائے گا۔

۱۷: ۹۸ = ذٰلِکَ۔ اس کا مشارالیہ یا تو قول باری تعالیٰ کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاھُمْ سَعِیْرًا ہے یا وَنَحْشُرُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ سے لے کر سَعِیْرًا تک جو منکرین کا حال بیان ہوا ہے
= رُفَاتًا۔ بوسیدہ۔ گلا ہوا۔ چورا چورا ہوا ہوا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۱۷: ۴۹)
= مَبْعُوْثُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔ قبروں سے دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جانیوالے۔ بَعْثٌ مصدر۔

۱۷: ۹۹ = اَوَلَمْ یَرَوْا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے بمعنی اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا۔ او۔ اَوَلَمْ یَعْلَمُوْا۔ کیا وہ نہیں سوچتے۔ کیا وہ نہیں جانتے۔
= اَجَلًا۔ وقت مقررہ۔ مدت مقررہ۔
= لَا رَیْبَ فِیْهِ۔ یعنی اس وقت مقررہ کے آجانے (واقع ہونے) میں کوئی شک نہیں ہے۔
= اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ۔ کہ ایسوں کو پھر پیدا کردے۔ کہ ان کی مثل نئی مخلوق پیدا فرمادے۔
= کُفُوْرًا۔ کَفَرَ یَکْفُرُ سے مصدر منصوب۔ کفر کرنا۔ نہ ماننا۔ انکار کرنا۔ یعنی ان ظالموں نے سوائے کفر کے اور ہر بات سے انکار کردیا۔ یعنی یہ اپنے کفر پر اڑے ہی رہے۔

۱۷: ۱۰۰ = لَاَمْسَکْتُمْ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے اَمْسَکْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اِمْسَاکٌ سے تم ضرور روک رکھتے۔
= خَشْیَةَ۔ خوف۔ ڈر۔ منصوب بوجہ اَمْسَکْتُمْ کے مفعول لہٗ ہونے کے ہے۔
= اِنْفَاقٌ بروزن اِفْعَالٌ۔ مصدر ہے بمعنی خرچ کرنا۔
= قَتُوْرًا۔ صیغہ صفت مشبہ، کنجوس طبیعت والا۔ بخیل۔ قَتْرٌ۔ اِسْرَافٌ کی ضد ہے قرآن مجید میں ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا (۲۵: ۶۷) اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخیلی سے کام لیتے ہیں۔ اور (ان کا خرچ) اس کے درمیان اعتدال میں رہتا ہے۔
قَوَامًا بوجہ کَانَ کی خبر ہونے کے منصوب ہے۔

صاحب بیان القرآن اس آیت کے سابقہ آیات سے ربط کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ :۔
اوپر کفار کا آپ کی نبوت سے انکار کرنا اور آپ سے عداوت رکھنا مذکور ہوا ہے ۔ آگے بطور تفریع کے فرماتے ہیں کہ اگر نبوت تمہارے اختیار میں ہوتی تو تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیتے مگر وہ فضل خاص خدا کے ہاتھ میں ہے اس لئے تمہاری کراہت و عداوت مانع نہیں ہو سکتی ۔ نیز ان کے اس سوال کا جواب بھی نکل آیا جو کہا کرتے تھے ۔

وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ (۴۳ : ۳۱) ۔
اور کہنے لگے کہ یہ قرآن دو (مشہور) بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ؟
جس کا جواب اس جگہ ان لفظوں میں دیا گیا ہے اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ (۴۳ : ۳۲)
تو کیا آپ کے پروردگار کی رحمت خاصہ کو تقسیم یہ لوگ کرتے ہیں ؟

یا یہ کہ ان سے کہدو کہ میرے ذریعہ تو خداوند تعالیٰ کی رحمت کے خزانے یوں لٹائے جا رہے ہیں کہ ان کو لینے والے بہت کم ہیں ۔ لیکن اگر یہی رحمت کے خزانے تمہیں دیئے جاتے تو تم اپنے بخل کی وجہ سے جو کفر کا لازمی نتیجہ ہے ان کو ضرور روک رکھتے ۔ (ملاحظہ ہو انگریزی تفسیر عبد اللہ یوسف علی)

خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّیۡۤ ۔ لفظ عام ہے ہر قسم کے کمالات اور جملہ اقسام نعمت پر شامل ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ یہاں اشارہ نعمت نبوت کی جانب ہے ۔

۱۷ : ۱۰۱ = تِسۡعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۔ نو واضح نشانیاں ۔

۱۔ عصا ۔ وَاَلۡقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدۡبِرًا وَّلَمۡ يُعَقِّبۡ (۲۷ : ۱۰)
اور تم اپنا عصا ڈال دو پھر جب اس نے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہا ہے جیسے سانپ (کرتا ہے) تو وہ پیٹھ پھیر کر پیچھے بھاگا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا ۔

۲۔ یدِ بیضاء وَاَدۡخِلۡ يَدَكَ فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ فِىۡ تِسۡعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَقَوۡمِهٖ (۲۷ : ۱۲) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لے جا تو وہ بلا کسی عیب کے بالکل سفید ہو کر نکلے گا (یہ نو معجزات میں سے ہیں جو فرعون اور اس کی قوم تک (تو لیجا تا گا)

۳۔ شق ہونا سمندر کا ۔ وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ (۲ : ۵۰)
اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا تھا ۔ پھر ہم نے تمہیں نجات دیدی اور فرعونیوں کو غرق کر دیا ۔

۴۔ قحط سالی وَلَقَدۡ اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِيۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ (۷ : ۱۳۰)
اور بیشک ہم نے پکڑ لیا فرعونیوں کو قحط سالی اور پھلوں کی پیداوار میں کمی سے ۔

۵ــ طوفان ٦۔ ٹڈی ٧۔جوئیں ٨ مینڈک ۔ اور
٩ــ خون۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُفَصَّلٰتٍ (١٧:١٣٣) اور بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون (یہ) سب واضح نشانیاں تھیں۔
= اَظُنُّكَ۔ مضارع واحد متکلم كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔
میں تجھ کو خیال کرتا ہوں۔ میں تجھ کو سمجھتا ہوں۔
= مَسْحُوْرًا۔ سحرزدہ۔ خبطی۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب۔ یہاں بمعنی سَاحِرًا بھی ہو سکتا ہے میں تجھ کو جادوگر خیال کرتا ہوں (عصا۔ ید بیضاء کے معجزے دیکھنے کے بعد مناسبت جادوگر سے بھی ہو سکتی تھی)
١٧:١٠٢ = هٰٓؤُلَآءِ۔ یہ نو آیات بینات ۔ یا ان میں سے بعض کی طرف اشارہ ہے۔
= بَصَآئِرَ۔ بَصِیْرَةٌ کی جمع۔ کھلی دلیلیں۔ واضح نصیحتیں۔ بصیرت افروز نشانیاں۔ یہ هٰٓؤُلَآءِ سے حال ہے۔
= مَثْبُوْرًا۔ اسم مفعول واحد مذکر ثُبُوْرٌ مصدر۔ ملعون۔ خیر سے روکا گیا۔ ہلاک شدہ۔ اَلثُّبُوْرُ (باب نصر) کے معنی ہلاک ہونے یا زخم کے خراب ہونے کے ہیں۔ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اے فرعون میں تجھے ہلاکت زدہ سمجھتا ہوں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا (٢٥:١٣:١٤) وہاں ہلاکت کو پکاریں گے آج ایک ہی ہلاکت کو نہ پکارو۔ بہت سی ہلاکتوں کو پکارو۔
١٧:١٠٣ = یَسْتَفِزَّهُمْ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ۔
استفزاز (استفعال) مصدر کہ ان کے قدم اکھاڑ دے۔ هُمْ ضمیر بنی اسرائیل کی طرف راجع ہے
استفزاز کسی کو ہلکا اور حقیر سمجھنا۔ ڈرانا۔ کسی کو اس کی جگہ سے اکھاڑ دینا۔ گھر سے باہر نکال دینا۔
یہاں مؤخر الذکر معنی مراد ہیں نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ٧٦ مذکورہ بالا۔
١٧-١٠٤ = مِنْۢ بَعْدِهٖ۔ یعنی غرقابی فرعون کے بعد
= اُسْكُنُوا الْاَرْضَ۔ یعنی اب تم فرعون کی غلامی سے آزاد ہو۔ جہاں چاہو رہو بسو۔ یا ال عہد کے لئے ہے۔ اور الارض سے مراد وہی وادئ سیناء ہے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا تھا۔
= لَفِیْفًا۔ صفت مشبہ، آدمیوں کا وہ بڑا گروہ جس میں مختلف قبائل کے آدمی جمع ہوں طَعَامٌ لَفِیْفٌ دو یا زیادہ اقسام سے ملا ہوا کھانا۔ لَفَافَةٌ لپیٹ کا کپڑا۔ لَفَّ الثَّوْبَ اس نے کپڑا لپیٹ دیا۔ لَفٌّ وَالْفَافٌ (جمع) وہ باغ جن کے درخت گھنے ہوں اور درختوں کی شاخیں پیچ در پیچ باہم گتھی

ہوئی ہوں۔
قرآن مجید میں آیا ہے وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا۔ (۷۸ : ۱۶) اور گھنے گھنے گنجان اور باہم ملے ہوئے باغ ہیں۔ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔ ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔ لَفِيْفًا ضمیر كُمْ سے حال ہے۔
= وَعْدُ الْاٰخِرَةِ۔ ای قیام الساعة۔ قیامت۔
۱۷ : ۱۰۵ = بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ قرآن کے لئے ہے۔ ای ما انزلنا القرآن الا بالحق۔ ہم نے اس کلام یعنی قرآن کو حق کے ساتھ اتارا ہے ۱؎ اور یہ حق کے ساتھ ہی اترا ہے یعنی یہ قرآن سراسر سچائی اور حقیقت پر مبنی ہے۔
= بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا۔ كَ ضمیر سے حال ہیں۔ اور بدیں وجہ منصوب ہیں
۱۷ : ۱۰۶ = قُرْاٰنًا۔ فعل مضمر کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ای اٰتَيْنَا قُرْاٰنًا (ہم نے قرآن کو بھیجا)
= فَرَقْنٰهُ میں ضمیر ہُ واحد مذکر غائب قرآن کے لئے ہے۔ فَرَقْنَا ماضی جمع متکلم۔ ہم نے اسے الگ الگ حکم بیان کیا۔ الگ الگ کر کے بتایا۔ تھوڑا تھوڑا کر کے اس کو نازل کیا۔ یا اس میں حق و باطل کو الگ الگ کر کے بیان کیا۔ ای فرقنا فیہ بین الحق والباطل و بین الحلال والحرام
یہاں جار کو حذف کر کے مجرور کو بوجہ مفعول بہ کے منصوب کر دیا گیا۔
= لِتَقْرَاَهٗ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کے لئے ہے۔ تاکہ تو اسے پڑھے۔
= عَلٰى مُكْثٍ۔ ٹھہر ٹھہر کر۔ اَلْمُكْثُ کسی چیز کے انتظار میں ٹھہرے رہنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا (۲۸ : ۲۹) اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم (یہاں) ٹھہرو۔
مَكَثَ يَمْكُثُ۔ مَكُثَ يَمْكُثُ (نصر۔کرم) انتظار کرتے ہوئے توقف کرنا۔ یہاں مراد قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔
۱۷ : ۱۰۷ = يَخِرُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب خُرُوْرٌ مصدر۔ وہ گر پڑتے ہیں۔
= لِلْاَذْقَانِ۔ جمع اَذْقَانٌ۔ ذَقْنٌ واحد۔ ٹھوڑیاں۔ لِلْاَذْقَانِ ٹھوڑیوں کے بل۔
= سُجَّدًا۔ يَخِرُّوْنَ سے حال ہے۔ سجدہ کرتے ہوئے۔
۱۷ : ۱۰۸ = اِنْ كَانَ۔ میں اِنْ مخففہ ہے اِنَّ سے۔
= لَمَفْعُوْلًا ہ لام تاکید کے لئے ہے۔ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے۔
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۔ لام فارقہ ہے۔ بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے۔
۱۷ : ۱۰۹ = يَبْكُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب يَخِرُّوْنَ سے حال ہے۔ روتے ہوئے۔

= یَزِیۡدُ ھُمۡ ۔ یَزِیۡدُ مضارع واحد مذکر غائب ضمیر فاعل القرآن کی طرف راجع ہے۔

= خُشُوۡعًا ۔ مصدر منصوب خَشَعَ یَخۡشَعُ سے فروتنی۔ عاجزی۔ اور یہ قرآن ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے۔

۱۷: ۱۱۰ = اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۔ اَیًّا مَّا ۔ اَیًّا ۔ جونسا ۔ کونسا ۔ کس کس ۔ جس کیا کیا۔ یہ استفہامیہ بھی ہوتا ہے اور شرطیہ بھی۔ اور صفت بھی واقع ہوتا ہے۔ لیکن یہاں شرطیہ استعمال ہوا ہے۔ مَا زائدہ تاکید کے لئے ہے اَیًّا کی تنوین مضاف الیہ کے عوض ہے ای بای اسم تدعوا تَدۡعُوۡا ۔ تم بلاؤ ۔ تم پکارو۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر دَعۡوَۃٌ مصدر۔ لیکن آیہ ہذا میں الدعاء بمعنی التسمیۃ استعمال ہوا ہے النِّدَاء کے معنی میں نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس ذات (حق تعالیٰ) کو اللّٰہ کا نام دو یا الرَّحۡمٰن کا۔

فَلَہٗ ۔ میں ضمیر واحد مذکر غائب ان دو اسموں (اللّٰہ ۔ الرَّحۡمٰن) کی طرف راجع نہیں بلکہ ان دونوں اسموں کے مسمیٰ کی طرف راجع ہے۔ الفاء جواب شرط کے لئے ہے یعنی اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا (تم جونام بھی اس کو دو) شرط۔ اور فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۔ جواب شرط۔ یعنی اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فھو حسن (جو نام بھی اس کو وہی زیبا ہے) فھو حسن کی جگہ فلہ الاسماء الحسنٰی آیا ہے یعنی جس نام سے بھی اس کو پکارو اس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں۔

= لَا تَجۡھَرۡ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو آواز بلند نہ کر۔ اَلۡجَھۡرُ (باب فتح) کے اصل معنی کسی چیز کا حاسۂ سمع یا بصر میں افراط کے سبب پوری طرح نمایاں اور ظاہر ہونے کے ہیں۔ حاسۂ سمع کے ظاہر ہونے کے متعلق ارشاد ہے سَوَآءٌ مِّنۡکُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَمَنۡ جَھَرَ بِہٖ (۱۳: ۱۰) تم میں سے کوئی چپکے سے بات کہے یا بآواز بلند پکار کر (اس کے نزدیک) دونوں برابر ہیں۔ آیۂ ہذا میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

وَلَا تَجۡھَرۡ ۔ تو آواز بلند نہ کر۔ تو بلند آواز سے نہ پڑھ ای ولا تجھر بقراءۃ صلاتک۔

حاسۂ بصر یعنی نظروں کے سامنے کسی چیز کے ظاہر ہونے کے متعلق مستعمل ہے مثلاً لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھۡرَۃً ۔ (۲: ۵۵) جب تک ہم خدا کو سامنے نمایاں طور پر نہ دیکھ لیں ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔

= لَا تُخَافِتۡ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ مُخَافَتَۃٌ مصدر باب مفاعلہ۔ بمعنی آہستہ گفتگو کرنا وَلَا تُخَافِتۡ بِقَرَاءَۃِ صَلَاتِکَ اور نہ نماز میں قرات کو بالکل چپکے چپکے ادا کر۔

= اِبۡتَغِ ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ اِبۡتِغَاءٌ مصدر تو تلاش کر۔ تو اختیار کر۔

۱۷: ۱۱۱ = مِنَ الذُّلِّ اس میں مِنۡ تعلیلیہ ہے۔ یعنی بوجہ۔ بسبب۔ الذُّلِّ ۔ عاجزی

کمزوری، تواضع۔ ذلّت۔ جب دوسرے کے دباؤ اور قہر کی بناپر عاجزی ہو تو اس کو ذُلّ کہتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (۱۷:۲۴) یعنی ان کے سامنے مقہور و مجبور ہو کر رہو۔

اور اگر بغیر کسی قہر و جبر کے خود اپنی سرکشی اور سخت گیری کے بعد جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلّ کہلاتی ہے کہتے ہیں۔ ذَلَّتِ الدَّابَّةُ ذِلاًّ۔ منہ زوری کے بعد سواری کا مطیع ہونا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(۱۸) سُوْرَۃُ الْکَھْفِ (۶۹)

۱۸: ۱ = عَبْدِہٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عبد سے مراد ذات اقدس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ضمیر واحد مذکر غائب ہٖ کا مرجع ذات باری تعالیٰ ہے۔

= الکتٰب۔ ای القراٰن

= عِوَجًا۔ العَوْجُ (باب نصر) کے معنی کسی چیز کے سیدھا کھڑا ہونے کی حالت سے ایک طرف جھک جانا کے ہیں۔ اَلعَوْجُ اس ٹیڑھے پن کو کہتے ہیں جو آنکھ سے بسہولت دیکھا جا سکے۔ مثلاً لکڑی وغیرہ کا ٹیڑھا پن۔ اور العِوَج اس ٹیڑھے پن کو کہتے ہیں جو صرف عقل اور بصیرت سے دیکھا جا سکے۔ مثلاً معاشرہ میں دینی اور معاشی ناہمواریاں۔ یا فہم و ادراک میں کجی۔

اور جگہ قرآن کی تعریف میں ارشاد ہے قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ (۳۹: ۲۸) یہ قرآن عربی جس میں کوئی عیب و اختلاف (لفظی یا معنوی ناہمواری) نہیں ہے۔ عِوَجٌ۔ اسم، پیچیدگی۔ ٹیڑھا پن۔

صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں۔ عِوَجًا کی تنوین تقلیل کے لئے ہے یعنی اس میں ذرا سی بھی کجی نہیں ہے

۱۸: ۲ = قَیِّمًا۔ درست کرنیوالا۔ یعنی ایسی کتاب جو (نہ صرف نہ ابتداءً ہر قسم کی کجی یا خامی سے مبرّا ہے بلکہ) دوسروں کی کجیوں اور خامیوں کی اصلاح کرتی ہے۔ ای ثابتاً ومقومًا لامور معاشہم و معادھم یعنی خود کجی سے بالاتر اور دوسروں کے معاش و معاد کو درست کرنے والی۔ حروف مادہ ق و م

= وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا قَیِّمًا۔ صاحب کشاف نے واؤ کو حرف عطف اور ولم یجعل لہ کو انزل پر معطوف لیا ہے۔ ان کے نزدیک قیّما کو الکتٰب کا حال ماننے سے حال اور ذوالحال میں فاصلہ واقع ہو جاتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ قَیِّمًا کا نصب الکتٰب کا حال ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ فعل مضمر کی وجہ سے ہے اور تقدیر کلام یوں ہے وَلَمْ یَجْعَلْ لَہٗ عِوَجًا جَعَلَہٗ قَیِّمًا۔

لیکن بعض کے نزدیک وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا میں واؤ حالیہ ہے گویا وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا اور قَیِّمًا دونوں حال ہیں جب دونوں حال ہوئے تو حال اور ذوالحال میں فاصلہ نہ رہا۔

= لِیُنْذِرَ۔ لام تعلیل کے لئے ہے یُنْذِرَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل لام۔ اِنْذَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تاکہ وہ ڈرائے (ڈرانے کا فاعل کتاب ہے)

لِیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا۔ تقدیر کلام یوں ہے۔ لِیُنْذِرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَاْسًا شَدِیْدًا تاکہ وہ کافروں کو عذاب شدید سے ڈرائے۔ مفعول اول محذوف ہے۔

= مِنْ لَّدُنْہُ۔ اس کی طرف سے۔

= اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا۔ یہ بشارت کا بیان ہے۔ اور مراد اس اجر سے جنت ہے۔

۱۸: ۳ = مَاکِثِیْنَ فِیْہِ۔ مَاکِثِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مَکَثَ یَمْکُثُ (نصر) سے مَکْثٌ مادہ و مصدر۔ ٹھہرے رہنے والے۔ ہمیشہ رہنے والے

= فِیْہِ۔ ای فِی الْاَجْرِ۔ فِی الْجَنَّۃِ (جائے) اجر میں۔ یعنی جنت میں۔

۱۸: ۵ = کَبُرَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب اس کا فاعل ھِیَ ضمیر مستتر ہے۔ اور کَلِمَۃً اس کی تمیز ہے اور اس واسطے منصوب ہے۔

کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ۔ کتنی بڑی بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ یعنی ان کی زبانیں کیسے شدید گستاخانہ عقیدہ بیان کر رہی ہے (یہ اسلوب بیان اظہار تعجب کے لئے اختیار کیا گیا ہے)

= اِنْ یَّقُوْلُوْنَ میں اِنْ نافیہ ہے۔

۱۸: ۶ = فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ۔ لَعَلَّ۔ حرف مشابہ بالفعل ہے۔ کَ اس کا اسم۔ شاید تو۔ لَعَلَّ۔ امید یا خوف پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ کی طرح ناصب اسم اور رافع خبر ہے۔ امید کا رجوع کبھی متکلم کی طرف ہوتا ہے جیسے لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ (۲۶: ۴۰) (اگر ہمارے جادوگر غالب آگئے تو ہمیں امید ہے کہ ہم ان ہی کی راہ پر رہیں گے۔

کبھی مخاطب کو امید دلانے کے لئے آتا ہے اس وقت امید کا رجوع مخاطب کی طرف ہوتا ہے مثلاً لَعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی (۲۰: ۴۴) پھر اس سے نرم گفتگو کرنا یہ امید رکھتے ہوئے کہ شاید وہ نصیحت مان جائے یا ڈر ہی جائے۔

کبھی امید کا تعلق نہ متکلم سے ہوتا ہے نہ مخاطب سے بلکہ تیسرے شخص سے ہوتا ہے۔ جیسے آیت ہذا میں فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ہ یعنی آپ کی حالت کو دیکھ کر لوگ یہ امید یا اندیشہ کرتے ہیں کہ آپ اپنی جان کھو دیں گے۔ اور جگہ اس کی مثال۔ فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ م بَعْضَ مَا یُوْحٰی اِلَیْکَ (۱۱: ۱۲) یعنی لوگ یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ وحی کا کوئی حصہ ترک کردیں گے۔

= بَاخِعٌ - اسم فاعل ۔ واحد مذکر۔ بَخْعٌ مصدر باب فتح ۔ اَلْبَخْعُ کے معنی غم سے اپنے تئیں ہلاک کر ڈالنا کے ہیں۔ ایک شاعر نے کہا ہے ۔
اَلَا اَیُّھَا الْبَاخِعُ الْوَجْدِ نَفْسَہٗ ۔ اے غم کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کرنے والے۔
عَلٰی اٰثَارِھِمْ ۔ اٰثَارٌ جمع اَثَرٌ واحد ۔ اٰثَارِھِمْ مضاف مضاف الیہ ۔ اَثَرٌ نشانی ۔ علامت نشانِ قدم ۔ جیسے فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا (۱۸:۶۴) پھر دونوں اپنے قدموں کے نشان پر الٹے چلے۔ یہاں عَلٰی اٰثَارِھِمْ ۔ کے معنی ہیں من بعد ھم ای من بعد تولیھم عن الایمان وتباعدھم منہ ۔ یعنی ان کے ایمان سے اعراض کرنے پر اور اس سے بُعد پر ۔
فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰی اٰثَارِھِمْ ۔ لوگ امید کرتے ہیں کہ آپ ان کے ایمان سے اعراض کے پیچھے غم سے اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے ۔
= اَلْحَدِیْثِ ۔ ای القراٰن۔
= اَسَفًا ۔ مفعول لہٗ ہے بَاخِعٌ کا اَسَفٌ بمعنی افسوس کرنا۔ پچھتانا۔
اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ شرط۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ جزاء۔
جزا لفظاً مقدم لائی گئی ہے لیکن معنًی مؤخر ہے ۔ الفاء جواب شرط کا ہے ۔
۱۸ : ۷ لِنَبْلُوَھُمْ ۔ میں لام تعلیل کا ہے ۔ نَبْلُوَ ۔ مضارع جمع متکلم۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ سُکَّانُ الْاَرْضِ ۔ اہالیان ارض کے لئے ہے تاکہ ہم اہل زمین کو آزمائیں ۔
۱۸ : ۸ = صَعِیْدًا ۔ زمین ۔ خاک ۔ صُعُوْدٌ مصدر جس کے معنی بلند ہونے کے ہیں ۔
صَعِیْدٌ بروزن فَعِیْلٌ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
= جُرُزًا ۔ بنجر ۔ چٹیل ۔ جَرْزٌ سے جس کے معنی کاٹ دینے اور کھا کر صاف کر دینے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ یعنی وہ زمین جس کے درخت اور گھاس چھانٹ دیئے گئے ہوں۔ چونکہ چٹیل میدان اور بنجر زمین درختوں اور گھاس سے خالی ہوتی ہے اس لئے جُرُزٌ کہلاتی ہے۔ یعنی ایک دن ہم اس سرسبز وشاداب زمین کو چٹیل میدان بنادیں گے (یہ اپنی صنعتِ ایجاد کے بعد حکمت عدام کی طرف اشارہ ہے)
۱۸ : ۹ = أَمْ ۔ أَمْ حرف عطف ہے اس کی دو قسمیں ہیں متصل ۔ منقطع ۔ متصل وہ ہے جس کے پہلے ہمزہ تسویہ (سَوَاءٌ کا ہمزہ) آئے جیسے سَوَاءٌ عَلَیْھِمْ أَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ (۲:۶) اس سے پہلے ہمزہ استفہام ایسا آئے جس کو أَمْ کے ساتھ ملانے سے تعیین وتخصیص مطلوب ہو مثلاً ۔ زَیْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو یا جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے آٰلذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ

(۶:۱۴۳) اس کو متصل اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا ماقبل اور مابعد دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہو
منقطعہ جو متصل کے خلاف ہو۔ جیسے أَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَاءَ (۱۶:۱۳)۔ اَمْ منقطعہ کے وہ
جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتے "اِضْرَابٌ" ہے (اِضْرَابٌ یعنی پہلی بات سے اعراض کرنا)
أَمْ۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ مثلاً یا۔ خواہ۔ کیا۔ اور کبھی بمعنی بَلْ استعمال ہو
ہے۔ اور کبھی بَلْ اور ہمزہ استفہام کے لئے آتا ہے۔ جیسا جمہور کے قول کے مطابق آیہ ہذا میں
اس صورت میں أَمْ حَسِبْتَ ای بل أحسبت تو کیا تو خیال کرتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے
أَمْ منقطعہ کی مستقل خصوصیت اضراب یعنی پہلی بات سے اعراض ہے۔
اوپر آیات ۷: ۸ میں زمین کو پیدا کرنے اور پھر روئے زمین پر زینت و آرائش کے مختلف سامانوں کے پید
کرنے اور پھر اس کائنات کی ساری رعنائیوں اور دلفریبیوں کو فنا کر کے بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں تبدیل
کرنے کا ذکر ہے اور آیۃ ۹ میں اصحاب کہف والرقیم کے قصہ کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جس ذات والاصفات
کے قبضۂ قدرت میں تخلیق ارض و سماوات بمعہ ان کے جملہ لوازمات ہے کیا اس کا اصحاب کہف کو کچھ مدت کے
لئے ان پر نیند طاری کر کے مرورِ وقت سے بےخبر رکھ کر دوبارہ اٹھا کر کھڑا کرنا تعجب کی بات ہے؟ ہرگز نہیں
بلکہ اس تخلیق کے مقابلہ میں یہ بات تو بالکل معمولی اور حقیر سی ہے۔
أَمْ۔ بعض دفعہ زائدہ بھی آتا ہے جیسے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ أَمْ اَنَا خَیْرٌ (۴۳: ۵۱-۵۲) اس
عبارت کی تقدیر یوں ہے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اَنَا خَیْرٌ۔ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں بہتر ہوں)
لغت یمن میں أَمْ أَلْ کے بدل میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً لَیْسَ مِنْ امْبِرِّ اَمْصِیَامُ
فِیْ امْسَفَرِ۔ ای لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ (سفر میں روزہ رکھنا خاص نیکی نہیں)
= اَلْکَھْفِ۔ پہاڑ میں وسیع غار کو کہف کہتے ہیں۔ اس کی جمع کُھُوْفٌ ہے۔
= الرَّقِیْمِ۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔
۱۔ بعض کے نزدیک اصحاب کہف کے کتے کو رقیم کہتے ہیں۔ جیسا کہ امیہ بن صلت کا قول ہے۔
۲۔ الرقیم۔ روم میں ایک قریہ کا نام ہے الضحاک۔
۳۔ یہ اس پہاڑی کا نام ہے جس میں الکہف ہے۔
۴۔ الرَّقِیْمُ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مفعولٌ ہے نوشتہ۔ تحریر۔ لکھی ہوئی عبارت۔ قرآن میں اور جگہ
آیا ہے کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ۔ (۸۳: ۹، ۲۰) ایک لکھی ہوئی کتاب۔ لہٰذا الرقیم وہ لوح جس پر اصحاب
کہف کے نام۔ ان کا حسب و نسب۔ ان کا قصہ اور ان کے خروج کے اسباب تحریر ہیں اور جو ان کے
مدفن پر لگائی گئی ہے۔

بعض کے نزدیک اصحاب کہف اور اصحاب رقیم دو مختلف طائفہ ہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ ایک ہی گروہ تھا۔ اور لفظ اصحاب کی اضافت دو اشیاء کی طرف کی گئی ہے کیونکہ قرآن میں صرف اصحاب کہف کا ہی تذکرہ ہے اصحاب الرقیم کا الگ کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

= عَجَبًا ۔ مصدر ہے بمعنی عَجِیْبٌ بطور صفت کے آیا ہے اور یہ عجیب سے زیادہ بلیغ ہے اس کا موصوف محذوف ہے ۔ ای اٰیَۃً اَوْ شَیْئًا عَجَبًا ۔ تعجب خیز آیت یا شئے۔

اصحاب الکہف والرقیم ۔ اسم کَانُوْا فعل ناقص ۔ حَسِبْتَ عَجَبًا ۔ کَانُوْا کی خبر۔ مِنْ اٰیٰتِنَا حال ہے ترجمہ یوں ہوگا۔ تو کیا تو خیال کرتا ہے کہ اصحاب الکہف والرقیم ہماری نشانیوں میں سے کوئی تعجب خیز شے تھے۔

۱۸ : ۱۰ = اِذْ ۔ ای اذْکُرْ اِذْ ۔ یاد کر جب۔

= اَوَی ۔ اُوِیٌّ سے ماضی واحد مذکر غائب ۔ وہ اترا ۔ وہ جا بیٹھا ۔ اَلْمَاْوٰی ۔ کسی جگہ نزول کرنا یا پناہ حاصل کرنا۔ جیسے قرآن مجید میں آیا ہے قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ (۱۱: ۴۳) اس نے کہا کہ میں ابھی پہاڑ پر جا بیٹھوں گا۔ یا پہاڑ پر جا پناہ لوں گا۔

= اَلْفِتْیَۃُ ۔ فِتْیَۃٌ فَتًی ۔ کی جمع قلت ہے ۔ بعض کے نزدیک یہ اسم جمع ہے مراد اصحاب الکہف سے ہے۔ (جب ان جوانوں نے پناہ لی)

= مِنْ لَّدُنْکَ اپنی طرف سے۔

= ھَیِّئْ لَنَا ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ ھَیَّأَ یُھَیِّئُ تَھْیِئَۃٌ (باب تفعیل) کسی معاملہ کے لئے اسباب مہیا کرنا۔ ھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (آیہ ہذا) اور ہمارے کاموں میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔ اور جگہ اس سورت میں آیا ہے ۔ وَیُھَیِّئْ لَکُمْ مِّنْ اَمْرِکُمْ مِّرْفَقًا ۝ (۱۸: ۱۶) اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کریگا۔

اَلْھَیْئَۃُ اصل میں کسی چیز کی حالت کو کہتے ہیں خواہ وہ محسوسہ ہو یا معقولہ، لیکن عام طور پر حالت محسوسہ یعنی شکل وصورت پر بولا جاتا ہے۔ عِلْمُ الْھَیْئَۃِ ۔ وہ علم جس میں اجرام سماویہ سے بحث ہو،

= رَشَدًا ۔ رَشَدَ یَرْشُدُ (باب نصر) کا مصدر ہے ۔ راستی ۔ بھلائی ۔ نیکی ۔ راہ یابی ۔ راہِ راست پانا۔

۱۸ : ۱۱ = فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِھِمْ ۔ اس میں مفعول محذوف ہے یعنی فَضَرَبْنَا حِجَابًا عَلٰٓی اٰذَانِھِمْ ۔ ہم نے ان کے کانوں پر پردہ ڈالے رکھا ۔ یعنی ایسی گہری نیند طاری کر رکھی کہ وہ کوئی آواز سنتے ہی نہ تھے۔

= عَدَدًا ۔ بمعنی مَعْدُوْدَۃً ۔ مصدر بمعنی صفت آیا ہے اور سِنِیْنَ موصوف ہے ای سِنِیْنَ مَعْدُوْدَۃٍ ۔ کچھ سال۔ گنتی کے کئی سال۔

۱۸ : ۱۲ = بَعَثْنٰھُمْ ۔ ہم نے ان کو اٹھا کھڑا کیا۔

= لِنَعْلَمَ ۔ لام تعلیل کا ہے نَعْلَمَ مضارع جمع متکلم منصوب بوجہ عمل لام۔

= اَیُّ الْحِزْبَیْنِ ۔ دونوں گروہوں میں سے کونسا گروہ۔ حِزْبَیْنِ تثنیہ حِزْبٌ واحد گروہ، جماعت۔ فرقہ۔ ان دو فرقوں سے کونسا فرقہ مراد ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ ایک فرقہ اصحاب کہف کا دوسرا فرقہ اہل شہر کا جو اس زمانہ میں وہاں آباد تھے جب اصحاب کہف کو دوبارہ اٹھایا گیا تھا۔

۲۔ دونوں گروہ اہالیانِ شہر میں سے تھے۔ ایک مؤمنوں کا گروہ۔ دوسرا کافروں کا۔

۳۔ اس زمانہ کے مؤمنوں میں سے ہی دو گروہ تھے۔

۴۔ کافروں کے دو گروہ مُراد ہیں۔ ایک گروہ یہود ایک گروہ نصاریٰ۔

۵۔ دونوں گروہ اصحاب کہف میں سے تھے۔ ایک گروہ جو کہتا تھا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط (۱۸ : ۱۹) اور دوسرا گروہ جو کہتا تھا کہ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ (ایضًا)

= اَحْصٰی ۔ خوب گننے والا۔ اِحْصَاءٌ (باب افعال) سے افعل التفضیل کا صیغہ۔ یا اَحْصٰی یُحْصِیْ اِحْصَاءٌ (اِفعالٌ) ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اس نے گنا۔ اس نے شمار کیا۔ حَصَاءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی کنکری کے ہیں۔ عرب کنکریوں کو گنتی کے لئے استعمال کیا کرتے

= اَمَدًا ۔ بلحاظ مدت کے۔ ازروئے مدت۔ تمیز ہے اَحْصٰی کی۔ یا اَحْصٰی فعل ماضی کا مفعول ہے مدت۔

۱۸ : ۱۳ = نَبَاَھُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی خبر۔ ان کا قصّہ۔

۱۸ : ۱۴ = رَبَطْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے باندھا۔ ہم نے گرہ دی۔ رَبْطٌ مصدر۔ (باب ضَرَبَ، نَصَرَ) مضبوط باندھنا۔ رَبَطَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو قوت بخشی اور صبر عطا کیا وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت بخشی۔ اِرْتَبَطَ فَرَسًا ۔ سرحد کی حفاظت کے لئے گھوڑا تیار کرنا۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا (۲۸ : ۱۰) اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کئے رکھتے (تو عجیب نہ تھا کہ وہ ہمارا سارا معاملہ ظاہر کر دیتیں)

= اِذْ قَامُوْا ۔ یہ رَبَطْنَا سے متعلق ہے یعنی ہم نے ان کے دل (صبر و ثبات) سے مضبوط کر دیئے

جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے (باطل کے مقابلہ میں یا جبار حاکم کے روبرو یا اپنی بُت پرست قوم کے سامنے) فَقَالُوۡا۔ تو وہ بولے آپس میں۔ بادشاہ کے روبرو یا اپنی قوم سے) اِذۡ تعلیل کے لئے ہے۔ یعنی چونکہ، جبکہ۔ جیسے وَلَنۡ یَّنۡفَعَکُمُ الۡیَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ (۴۳: ۳۹) اب جبکہ تم ظالم ٹھہر چکے تم کو آج کے دن کوئی فائدہ نہیں۔

= لَنۡ نَّدۡعُوَا مضارع نفی تاکید بلن بوجہ عمل لَنۡ مضارع منصوب ہوا اور نون اعرابی گر گیا۔ ہم ہرگز نہیں پکاریں گے، ہم ہرگز عبادت نہیں کریں گے۔ دُعَاءٌ دَعۡوَۃٌ مصدر (باب نصر)

= لَقَدۡ قُلۡنَا۔ ای لئن سمینا ہم الہۃ لقد قُلۡنَا اِذًا شَطَطًا۔ یعنی اگر ہم نے رب السمٰوٰت والارض کے علاوہ کسی دوسرے کو الٰہ یا معبود قرار دیا تو ہم نے حق سے دُور کی بات کہی۔

= شَطَطًا۔ ای قَوۡلًا شَطَطًا۔ او قولاً ذاشطط۔ حق سے دور کی بات۔

شَطَطٌ کے معنی حد سے زیادہ تجاوز کرنے کے ہیں (باب نصر، ضرب) چونکہ حد سے بڑھنا جور وستم ہوتا ہے اس لئے ان معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ شَطُّ النَّھۡرِ۔ دریا کا کنارہ جہاں سے پانی دور ہو۔

اور جگہ قرآن میں ہے وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا (۷۲: ۴) اور ہم میں سے جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں (حق سے دور کی) باتیں کہتے ہیں۔ یا فَاحۡکُمۡ بَیۡنَنَا وَلَا تُشۡطِطۡ (۳۸: ۲۲) سو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے

۱۸: ۱۵ = ھٰۤؤُلَآءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا۔ ھٰۤؤُلَآءِ مبتدا، قَوۡمُنَا عطف بیان اتَّخَذُوۡا خبر۔

= عَلَیۡہِمۡ۔ ای علی عبادتہم (ان کی عبادت کے متعلق) مضاف کو حذف کر دیا گیا۔ او علی الوھیتہم ان کی الوہیت پر۔

= سُلۡطَانٌ۔ بَیِّنٌ۔ کھلی دلیل۔

= فَمَنۡ۔ میں مَنۡ استفہامیہ ہے کون۔ کس نے۔ مثلاً قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا (۳۶: ۵۲) کہیں گے ہائے ہماری کم بختی کس نے ہم کو ہماری خواب گاہوں سے اٹھایا؟

۱۸: ۱۶ = اِعۡتَزَلۡتُمُوۡھُمۡ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ واؤ اشباع کا ہے اِعۡتِزَالٌ مصدر۔ تم نے ان سے کنارہ کر لیا۔ (اور جب) تم نے (ان مشرکوں سے اور جن کی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں) ان سے کنارہ کر لیا۔ قرآن مجید میں ہے فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ۔ (۲: ۲۲۲) عورتوں سے کنارہ کش رہو اسی سے ہے مُعۡتَزِلَۃٌ عقل پرست فرقہ جو اہل سنت سے الگ ہو گیا تھا۔

خواجہ حسن بصری رح ایک دن کسی مسئلہ پر دلائل دے رہے تھے کہ ان کا ایک شاگرد واصل بن عطاء

اختلاف رائے کی بنا پر الگ ہو کر ایک گروہ سے اپنا نقطہ نظر بیان کرنے لگا۔ خواجہ حسن بصری نے فرمایا اِعْتَزَلَ عَنَّا۔ وہ ہم سے کنارہ کش ہو گیا۔ اسی بنا پر واصل بن عطار کے پیرو کار معتزلہ مشہور ہو گئے۔
= وَاِذِاعْتَزَلْتُمُوْھُمْ۔ سے اخیر آیہ ہذا تک کلام ان توحید پرست نوجوانوں کا آپس میں بطور مشورہ کے ہے
= وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ۔ میں مَا موصولہ ہے۔ ای واذاعتزلتموھم واعتزلتم الذین یعبدونہم اور اِلَّا اللّٰہَ استثناء متصل ہے۔ بنابریں کہ وہ (ان نوجوانوں کی قوم) اللہ کی عبادت بھی کرتے تھے اور بتوں کی بھی۔

یا وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ جملہ معترضہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ معترضہ اللہ کی جانب سے ہے کہ یہ نوجوان سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرتے تھے اس صورت میں مَا نافیہ ہو گا۔
= فَاْوٗا۔ تم جا بیٹھو۔ تم فروکش ہو جاؤ۔ اِیْوَاءٌ (افعال) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اٰوٰی۔ یُؤْوِیْ۔
= یَنْشُرْ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ مجزوم بوجہ جوابِ امر۔ اَلنَّشْرُ۔ کے معنی کسی چیز کو پھیلانے کے ہیں۔ یہ کپڑے صحیفے کے پھیلانے، بارش اور نعمت کے عام کرنے اور کسی بات کو مشہور کر دینے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ (۸۱: ۱۰) اور جب عملوں کے دفتر کھولے جائیں گے۔ اور وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ (۴۲: ۲۸) اور وہی تو ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔

یَنْشُرْ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِنْ رَّحْمَتِہٖ تمہارا پروردگار تم پر اپنی رحمت عام کر دے گا۔
= یُھَیِّئْ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب تَھَیِئَۃٌ وتَھْیِیْئٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ فراہم کر دیگا وہ تیار کر دیگا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۱۸: ۱۰)
= مِرْفَقًا۔ رَفَقَ یَرْفُقُ (نصر) رَفُقَ یَرْفُقُ (کرم) ورَفِقَ یَرْفَقُ (سمع) رِفْقًا۔ مَرْفِقًا ومِرْفَقًا۔ بِہٖ۔ لَہٗ۔ عَلَیْہِ۔ نرمی اور مہربانی سے پیش آنا۔ یہاں اس کا معنیٰ ہے مَا یَرْتَفِقُ ای یُنْتَفَعُ بِہٖ۔ جس سے فائدہ اور نفع حاصل کیا جائے۔ فائدے اور نفع کا سامان۔

یہاں مِرْفَقًا مفعول ہے یُھَیِّئْ کا۔ وَیُھَیِّئْ لَکُمْ مِنْ اَمْرِکُمْ مِرْفَقًا۔ اور مہیا کر دیگا تمہارے لئے تمہارے کام میں آسانی۔
۱۸: ۱۷ = تَزَاوَرُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب اَلزَّوْرُ کے معنی ملاقات کرنا۔ زیارت کرنا باب تفاعل سے باہم ایک دوسرے کی زیارت کرنا۔
اَلزَّوْرُ کے معنی سینے کے ایک طرف جھکا ہونے کے بھی ہیں۔ اسی لئے جس کے سینے میں ٹیڑھا

پن ہوا ہے اَلاَذْوَرُ کہتے ہیں جب تَزَاوَرُ کے صلہ میں عَنْ آئے تو رُخ بچانے، سینہ موڑنے، بچ کر نکلنے اور کترانے کے معنی ہوتے ہیں لہٰذا تَزَاوَرَعَنْہُ اس نے اس سے پہلوتہی کی۔ اس سے ایک جانب ہٹ گیا۔ یہاں اس آیت میں یہی معنی مراد ہیں تَزَاوَرُ اصل میں تَتَزَاوَرُ تھا تخفیف کے لئے ایک ت کو حذف کیا گیا۔

تَزَاوَرُعَنْ کَھْفِھِمْ کے معنی ہیں کہ سورج ان کے غار سے ایک طرف کو ہٹ کر نکل جاتا ہے

= تَقْرِضُھُمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وہ ان سے کترا جاتی ہے قَرْضٌ کے معنی کترنا اور قطع کرنے کے ہیں۔ اس سے مقراض بمعنی قینچی قَرْضَۃٌ وَمِقْرَضٌ ہیں = فَجْوَۃٍ۔ اَلْفَجْوَۃُ کے معنی دو چیزوں کے درمیان کشادگی کے ہیں۔ کھلی جگہ، وسیع میدان

= مِنْہُ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کہف کے لئے ہے۔

۱۸:۱۸ = تَحْسَبُھُمْ۔ مضارع واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان کو خیال کرتا ہے یا کرے گا۔ اس سے قبل لَوْرَأَیْتَھُمْ محذوف ہے تقدیر کلام ہے وَلَوْرَأَیْتَھُمْ تَحْسَبُھُمْ اَیْقَاظًا اور اگر تو ان کو دیکھے تو تُو ان کو بیدار خیال کرے گا۔

= اَیْقَاظًا۔ یَقِظٌ کی جمع جیسے نَکِدٌ (درشت خو، کم داد و دہش والا) کی جمع اَنْکَادٌ ہے صفت مشبہ کا صیغہ ہے اَیْقَاظًا بمعنی جاگنے والے۔

= رُقُوْدٌ۔ رَاقِدٌ کی جمع۔ سوئے ہوئے، سونے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر مَرْقَدٌ (ظرف مکان) خواب گاہ۔

= نُقَلِّبُھُمْ۔ ہم ان کو کروٹ دیتے ہیں۔ ہم ان کی کروٹ بدلتے رہتے ہیں۔ مضارع جمع متکلم (باب تفعیل) ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تَقْلِیْبٌ مصدر۔

= ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ۔ دائیں جانب۔ بائیں جانب۔

= بَاسِطٌ۔ دراز کرنیوالا۔ کھولنے والا۔ پھیلانے والا۔ بَسْطٌ سے اسم فاعل واحد مذکر۔

= ذِرَاعَیْہِ۔ اس نے دونوں ہاتھ۔ اس کے دونوں بازو، ذِرَاعَیْ۔ ذِرَاعٌ کا تثنیہ ہے۔ مضاف ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ کا حذف ہو گیا ہے ذِرَاعَیْ منصوب بوجہ بَاسِطٌ کے مفعول ہونے کے ہے بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ اپنے دونوں بازو پھیلانے والا (اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے)

= اَلْوَصِیْدِ۔ اسم۔ گھر کی دہلیز۔ گھر کا صحن۔ یہاں مراد غار کی دہلیز یا غار کا صحن ہے۔ اَلْوَصِیْدِ اصل میں اس احاطہ کو کہتے ہیں جو مویشیوں کے لئے پہاڑ میں بنایا جائے۔ اسی سے ہے اَوْصَدْتُ الْبَابَ

میں نے دروازہ کو بند کردیا۔ اور قرآن مجید میں آیا ہے عَلَیْھِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَۃٌ ان پر بند کی گئی آگ محیط ہوگی
= لَوِاطَّلَعْتَ عَلَیْھِمْ۔ لَوْ حرف شرط۔ اِطَّلَعْتَ ماضی واحد مذکر حاضر (باب افتعال) تونے جھانک کر دیکھا۔ اگر تو ان کو جھانک کر دیکھے۔ اِطَّلَعَ عَلٰی۔ ای الوقوف علی الشیٔ بالمعاینۃ۔ کسی شے کو سامنے کھڑا ہو کر اوپر سے نیچے کی طرف اس پر جھانکنا یا دیکھنا۔
= لَوَلَّیْتَ۔ لام تاکید کے لئے ہے۔ وَلَّیْتَ۔ تَوَلِیَۃٌ سے تو منہ پھیر لیتا۔
= فِرَارًا۔ مصدر حالتِ نصب۔ ڈر کر بھاگنا۔ لَوَلَّیْتَ مِنْھُمْ فِرَارًا۔ تو تُو منہ پھیر کر خوف کے مارے ان سے بھاگ جاتا۔
= مُلِئْتَ ماضی مجہول، واحد مذکر غائب۔ تو بھر گیا۔ تو بھر جاتا۔ مَلْأٌ۔ مَلْأَۃٌ۔ مِلْأَۃٌ مصدر بھرنا۔ مَالِیٌٔ بھرنے والا۔ مَمْلُوْءٌ بھرا ہوا۔ مَلَأٌ۔ صاحب الرائے۔ گروہ۔ وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن وجمال اور نفوس کو ہیبت وجلال سے بھر دے۔
۱۸:۱۹ = وَکَذٰلِکَ بَعَثْنٰھُمْ۔ یعنی کَمَا انمنا ھُمْ فی الکھف وحفظنا ھم من البلاء علی طول الزمان بَعثنا ھم من النومۃ التی تشبہ الموتَ۔ یعنی جس طرح ہم نے ان کو غار (کہف) میں سُلا دیا تھا اور طویل مدت تک ان کی ہر بلا سے حفاظت کر رکھی تھی اسی طرح ہم نے ان کو اس نیند سے جو مشابہ موت کے تھی پھر اٹھا کھڑا کیا۔
= لَبِثْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم رہے (باب سمع) فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ (۲۹:۱۴) تو وہ ان میں ہزار برس رہے۔
= اِبْعَثُوْا۔ بَعْثٌ سے۔ امر جمع مذکر حاضر۔ تم بھیجو۔
= وَرِقِکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارا ورق۔ بمعنی چاندی کا سکّہ
= فَلْیَنْظُرْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پس چاہئے کہ وہ دیکھے (یعنی وہ آدمی جس کو بھیجا جائے۔ وہ دیکھے)
= اَیُّھَا۔ ای اَیٌّ اَھْلِھَا۔ اس کے (یعنی شہر کے) اہالیان میں سے کونسا۔
= اَزْکٰی طَعَامًا۔ اَزْکٰی۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے ای اَطْیَبُ۔ زیادہ پاک وستھرا وپاکیزہ، اَیُّھَا اَزْکٰی طَعَامًا۔ کہ اہل شہر میں سے کون زیادہ پاکیزہ وستھرا کھانا مہیا کرتا ہے۔
= وَلْیَتَلَطَّفْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب (باب تفعّل) تَلَطُّفٌ سے۔ اسے چاہئے کہ خوش خلقی اور حُسنِ تدبیر سے کام لے۔ اس کا عطف فَلْیَنْظُرْ پر ہے۔
= لَا یُشْعِرَنَّ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب بانون ثقیلہ۔ اِشْعَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اس کا

عطف بھی فَلْيَنْظُرْ پر ہے۔ اور وہ (کسی کو تمہاری) خبر نہ ہونے دے۔

۱۸:۲۰ = اِنَّهُمْ۔ میں ضمیر جمع مذکر غائب اہل شہر کے لئے ہے۔

= اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ۔ اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے۔ اگر وہ تم پر دسترس پالیں گے۔

ظَهَرَ بالمقابل بَطَنَ کے ہو تو بمعنی ظاہر ہونا۔ نمایاں ہونا جیسے مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ (۶:۱۵۱) ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ ظَهَرَ بمعنی زیادہ ہونا اور پھیل جانا کے بھی آیا ہے۔ مثلاً ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ (۳۰:۴۱) خشکی اور تری میں (لوگوں کے اعمال کے سبب) فساد پھیل گیا۔

ظَهَرَ جب بصلہ عَلٰی آتے تو بمعنی غلبہ پانا کے ہوتا ہے۔ جیسے آیۃ ہذا میں۔ اگر وہ تم پر دسترس پالیں گے

= يَرْجُمُوْكُمْ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ مجزوم بوجہ جواب شرط کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو سنگسار کردیں گے وہ تم کو پتھر مار کر ہلاک کر دیں گے۔

= يُعِيْدُوْكُمْ۔ اِعَادَةٌ مصدر۔ وہ دوبارہ تم کو (اپنے طریقہ میں) لوٹا دیں گے۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔

= لَنْ تُفْلِحُوْا۔ مضارع معروف نفی تاکید بلَنْ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی۔ بوجہ عمل لَنْ گر گیا۔ تم فلاح نہیں پاؤ گے۔

۱۸:۲۱ = وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ۔ اَعْثَرَ يُعْثِرُ اِعْثَارٌ (باب افعال) ہم نے مطلع کردیا اَعْثَرَهٗ عَلٰى كَذَا۔ اس نے فلاں کو اس چیز سے باخبر کردیا۔ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ اور اس طرح ہم نے لوگوں کو ان کے حال سے (لوگوں کے قصد کئے بغیر ہی) باخبر کردیا۔ عَثَرَ يَعْثُرُ (نصر) کے معنی پھسل جانے اور گر پڑنے کے ہیں مجازاً عَثَرَ عَلٰى كَذَا کے معنی کسی بات پر بغیر قصد کے مطلع ہوجانا بھی آتے ہیں۔ قرآن میں آیا ہے فَاِنْ عُثِرَ عَلٰى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا (۵:۱۰۷) پھر اگر معلوم ہوجائے کہ انہوں نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

كَذٰلِكَ کا اشارہ اصحاب کہف میں سے ایک شخص کا کھانا لانے کے لئے جانا ہے پرانا سکہ کھانا خریدنے کے لئے پیش کرنا۔ اس کا پرانا اپنے زمانہ کا لباس اس کی سج دھج اس کی زبان وغیرہ تھے۔ جس سے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو پھر اپنی کہانی بتانا پڑی۔

= وَعْدَ اللّٰهِ۔ اللہ کا وعدہ۔ یعنی وعدۂ حشر و نشر۔

= يَتَنَازَعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَنَازُعٌ (تفاعل) سے۔ تنازعہ کر رہے تھے۔ باہم جھگڑ رہے تھے۔ باہم اختلاف کر رہے تھے۔

= اَمْرَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا معاملہ، ان کا کام، ان کا حکم۔ ضمیر هُمْ کا مرجع اصحاب کہف ہیں

اَمْرَھُمْ۔ منصوب بوجہ یتنازعون کے مفعول ہونے کے۔ ھُمْ کا مرجع جھگڑا کرنے والے لوگ بھی ہو سکتے ہیں یعنی جب وہ اپنی بات پر جھگڑ رہے تھے۔

یہ امر کیا تھا جس پر وہ تنازعہ کر رہے تھے۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک یہ تنازعہ عمارت بنانے کے متعلق تھا۔ مومن اس جگہ مسجد بنانا چاہتے تھے اور کافر کوئی دوسری عمارت کھڑی کرنا چاہتے تھے۔

۲۔ عکرمہ کے نزدیک یہ اختلاف حشر اور بعث بعد الموت کے متعلق تھا۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ یہ بعث روحانی اور جسمانی دونوں طور پر ہوگا۔ جب کہ دوسرا گروہ یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ بعث صرف روحانی ہوگا۔

۳۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ نزاع اصحاب کہف کی تعداد یا غار میں سوتے رہنے کے متعلق تھا۔

= قَالُوْا۔ ای قالوا حین توفی اللّٰہ اصحاب الکہف یعنی جب اصحاب کہف بیدار ہونے کے بعد دوبارہ طبعی موت مر گئے۔ تو لوگوں نے کہا۔

= اُبْنُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر بِنَاءٌ۔ مصدر۔ تم بناؤ۔

= رَبُّھُمْ اَعْلَمُ بِھِمْ۔ ان کا رب ان کے معاملہ کو بہتر جانتا ہے۔ یا تو متنازعین کا کلام ہے کہ جب وہ اصحاب کہف کی مدتِ نوم۔ تعداد افراد۔ ان کے انساب و احوال وغیرہ کے متعلق کسی متفقہ نتیجہ پر نہ پہنچ سکے تو کہنے لگے کہ ان کا رب ان کے معاملہ کو بہتر جانتا ہے ھُمْ۔ ھِمْ ضمیر کا مرجع اصحاب کہف ہیں۔

یا یہ کلام باری تعالیٰ ہے۔ اور یہ ان متنازعین کے فضول بحث و تمحیص کے رد میں ارشاد فرمایا کہ ان کی یہ قیل و قال بے فائدہ ہے صحیح حقیقت حال کو ان (اصحاب کہف) کا رب ہی بہتر جانتا ہے۔

= اَلَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِھِمْ۔ وہ لوگ جو اپنی بات پر غالب تھے یا اپنے کام پر غالب تھے۔ یعنی حکام وقت، روسائے شہر۔

= عَلَیْہِمْ سے مراد غار کے اوپر۔ غار کے دہانہ پر۔ ای علیٰ باب الکہف۔

= لَنَتَّخِذَنَّ۔ لام تاکید۔ نَتَّخِذَنَّ۔ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ صیغہ جمع متکلم۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) سے ہم ضرور بنائیں گے۔ ہم ضرور تعمیر کریں گے۔

۱۸:۲۲ = سَیَقُوْلُوْنَ ابھی (کچھ لوگ) کہیں گے۔ ان سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اصحاب کہف کا قصہ چھیڑا تھا۔

= رَجْمًا بِالْغَیْبِ۔ اٹکل پچو۔ غیب کے متعلق محض قیاس آرائی۔ رَجْمًا منصوب بوجہ مصدر کے ہے ای یرجمون رجمًا بالخبر الغائب عنہم۔ اَلرَّجْمُ کے معنی سنگسار کرنے کے ہیں لیکن استعارہ کے طور پر رجم کا لفظ جھوٹے گمان۔ توہم۔ سب و شتم۔ اور کسی کو دھتکارنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

= عِدَّتِهِمْ - مضاف مضاف الیہ - ان کی تعداد
= لَا تُمَارِ - فعل نہی واحد مذکر حاضر - توجھگڑا نہ کر۔ تو بحث نہ کر۔ مُمَارَاۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے جس کا معنی کسی ایسی بات پر جھگڑا کرنا اور گفتگو کرنے کے ہیں کہ جس میں شبہ اور تردّد ہو۔ مَرْیٌ مادہ
= مِرَآءً - مصدر۔ گفتگو جو کسی مشکوک امر کے متعلق ہو مِرَاءً ظَاهِرًا سرسری سی گفتگو۔
= لَا تَسْتَفْتِ - فعل نہی - واحد مذکر حاضر۔ توسوال نہ کر۔ تو دریافت نہ کر۔ تو نہ پوچھ۔ تو تحقیق نہ کر۔ اِسْتِفْتَاءٌ (استفعال) مصدر سے جس کے معنی ہیں فتویٰ طلب کرنا۔ اَفْتَاهُ (افعال) فتوی دینا اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۴:۱۲۷ (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے (یتیم) عورتوں کے بارہ میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ دریافت کرتے ہیں۔ پوچھتے ہیں۔ فتی مادہ۔
وَلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا - اور نہ پوچھو ان (اصحاب کہف) کے متعلق ان میں سے (جو آپ سے اصحاب کہف کے بارہ میں پوچھ رہے ہیں) کسی سے
۱۸:۲۳ = غَدًا - کل آئندہ۔ فردا۔ مستقبل کا کوئی زمانہ۔
۱۸:۲۴ = اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ میں اِلَّا حرف استثناء ہے تقدیر کلام یوں ہے۔ اِلَّا اَنْ تَقُوْلَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ الا۔ تو یہ بھی کہے کہ اگر اللہ نے چاہا۔
= نَسِيْتَ - ماضی واحد مذکر حاضر۔ نِسْيَانٌ مصدر۔ تو بھول جاوے (یعنی انشاء اللہ کہنا بھول جاوے۔ یا اللہ کا نام لینا بھول جاوے)
= عَسٰۤى اَنْ يَّهْدِيَنِ عَسٰی افعال مقارب میں سے ہے۔ عنقریب ہے، ممکن ہے، توقع ہے۔ اَنْ حرف ناصب فعل مستقبل يَهْدِيَنِ مضارع منصوب۔ بوجہ عمل اَنْ۔ هِدَايَةٌ سے۔ نَ وقایہ اور یْ متکلم محذوف کہ وہ مجھے ہدایت کر دے میری رہنمائی کر دے
= لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا - اس سے بھی قریب تر۔ اَقْرَبُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے هٰذَا کا اشارہ اصحاب کہف کے قصہ کی طرف ہے یا اس کا اس بات کی طرف اشارہ ہے جس کے متعلق انشاء اللہ کہنا بھول جائے۔
= رَشَدًا - باعتبار رشد وہدایت کے۔
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا۔ اگر تم زبان سے (انشاء اللہ کہنا) بھول جاؤ یا تم بھولے سے ایسی بات زبان سے نکالو یعنی بغیر انشاء اللہ کہے اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا کہہ دو تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو (یعنی انشاء اللہ کہو اور لزیدیہ بھی) کہو کہ امید ہے کہ میرا رب میری رہنمائی فرمائیگا ایسی بات کی طرف جو اس موجودہ معاملہ میں رُشد

قریب تر ہو۔

اس صورت میں آیات ۲۳ اور ۲۴ لبطور جملہ معترضہ ہیں اور اصحاب کہف کا ذکر آیت ۲۴ سے آگے ۲۵ میں جاری ہے (تفہیم القرآن)

صاحب بیان القرآن رقمطراز ہیں :۔

اور جب آپ (اتفاقاً ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا) بھول جاویں اور پھر کبھی یاد آوے تو اس وقت ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ کر) اپنے رب کا ذکر کر لیا کیجئے (یعنی جب یاد آوے کہہ لیا کیجئے اور یہ حکم افادۂ برکت کے اعتبار سے ہے جو کہ وعدوں میں مقصود ہے تعلیق و ابطالِ اثر کے لحاظ سے نہیں ہے جو کہ طلاق و عتاق و یمین وغیرہ میں مقصود ہے، پس اس میں منفصل کہنا ابطال اثر میں مفید ہوگا اور منفصل کہنا مفید نہ ہوگا) اور (ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ (تم نے جو امتحانِ نبوت کے لئے اصحاب کہف کا قصہ مجھ سے پوچھا تھا جس کا جواب دینا میری نبوت کے دلائل میں سے ہے سو یہ نہ سمجھا جائے کہ میرے نزدیک اس سوال کا جواب دینا اعظم الدلائل اور سرمایہ ناز و افتخار ہے جیسا کہ تم نے اس قصہ کو عجیب تر سمجھ کر پوچھا ہے اور اس کے جواب کو اعظم الدلائل سمجھتے ہو سو چونکہ یہ قصہ اعجب الآیات نہیں جیسا کہ تمہید قصہ میں بھی فرمایا گیا ہے اَمْ حَسِبْتَ ...... الخ (آیت ۹) اس لئے میرے نزدیک دلالۃ علی النبوۃ میں سب سے اعظم و اقرب نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ میری نبوت ایسا امر محقق و متیقن ہے کہ اس پر استدلال کرنے کے لئے جس دلیل کو تم اعظم سمجھتے ہو میں اس سے بھی اعظم دلیلیں اس پر رکھتا ہوں۔ چنانچہ ان میں سے بعض دلائل تو وقتاً فوقتاً تمہارے روبرو پیش کر چکا ہوں مثل اعجاز قرآن وغیرہ کے جو یقیناً اس سوال کے جواب سے دلالت علی المدعا میں فائق تر ہے کہ کوئی شخص کسی طریق سے اس پر قادر نہیں۔ بخلاف جواب و سوال کے کہ گو میرے اعتبار سے وہ معجزہ ہے لیکن عالم بالنقل بھی ایسے سوالات کا جواب دے سکتا ہے اور بعضے ایسے دلائل کی نسبت) مجھ کو امید ہے کہ میرا رب مجھ کو (نبوۃ) کی دلیل بننے کے اعتبار سے اس (قصہ) سے بھی نزدیک تر بات تبلا دے (چنانچہ اصحاب کہف سے بھی زیادہ جن کا زمانہ قدیم تھا۔ اور جن کے اخبار کا پتہ نہ چل سکتا تھا وہ وحی سے تبلائے گئے کہ وہ یقیناً اس قصہ کے جواب سے اخبار عن الغیب میں زیادہ عجیب و غریب ہیں۔

۱۸: ۲۶ = اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۔ (اَسْمِعْ کے بعد بِهٖ محذوف ہے) ہر دو افعال تعجب ہیں۔ افعال تعجب کے دو صیغے ہیں مَا اَفْعَلَهٗ وَ اَفْعِلْ بِهٖ جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا زید کیا ہی اچھا ہے اور اَحْسِنْ بِزَيْدٍ زید کیا ہی اچھا ہے۔

اَبْصِرْ بِهٖ وہ (یعنی اللہ) کیا ہی خوب دیکھنے والا ہے اور اَسْمِعْ بِهٖ وہ کیا ہی خوب سننے والا ہے

= لَهُمْ ۔ میں ضمیر جمع مذکر غائب اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے لئے ہے۔

= وَلِيٍّ ۔ کارساز۔ ناصر، حامی۔ مددگار

= لَا یُشْرِكُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب وہ کسی کو شریک نہیں کرتا۔
۱۸: ۲۷ = اُتْلُ ۔ تِلَادَۃٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو پڑھ۔ تو تلاوت کر۔
= اُوْحِیَ ۔ ماضی مجہول۔ وحی کی گئی۔ حکم بھیجا گیا۔ صیغہ واحد مذکر غائب
= مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ای من القرآن
= مُبَدِّلَ ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ تَبْدِیْلٌ مصدر۔ بدلنے والا۔ منصوب بوجہ عمل لاَ کے ہے
= مُلْتَحَدًا ۔ اسم ظرف۔ بروزن اسم مفعول اِلْتِحَادٌ (افتعال) مصدر۔ پناہ کی جگہ۔ یا باب افتعال سے مصدر میمی ہے۔ بمعنی پناہ۔

اَللَّحْدُ ۔ اس گڑھے یا شگاف کو کہتے ہیں کہ جو قبر کی ایک جانب بنایا جاتا ہے۔ اَلْحَدَ اِلیٰ۔ کسی کی طرف مائل ہونا۔ کسی کی طرف نسبت کرنا۔ جیسے لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ (۱۶: ۱۰۳) اس شخص کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں (عجمی ہے) اَلْحَدَ عَنْ۔ پھرنا۔ مثلاً اَلْحَدَ عَنِ الدِّیْنِ وہ دین سے پھر گیا۔ اسی سے مُلْحِدٌ جو دین سے پھر گیا ہو۔ اور اِلْحَادٌ (باب افعال) دین سے پھر جانا ہے۔

۱۸: ۲۸ = اِصْبِرْ نَفْسَكَ ۔ اِحْبِسْهَا۔ تو اس کو روک۔ یعنی تو اپنے نفس کو روک۔ استقلال سے رہ۔ صَبْرٌ سے جس کے معنی نفس کو عقل و شرع کے مطابق روکے رکھنے کے ہیں۔
= لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ فعل نہی واحد مذکر حاضر تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ پھیر۔ عَدْوٌ (باب نصر) سے جس کے معنی پھرنے، دوڑنے، کسی چیز سے تجاوز کرنے اور گزرنے کے ہیں۔

اَلْعَدْوُ کے معنی حد سے بڑھنے اور باہم ہم آہنگی نہ ہونے کے ہیں اگر اس کا تعلق دل کی کیفیت سے ہو تو عداوت کہلاتی ہے رفتار سے تعلق ہو تو عَدْوٌ کہا جاتا ہے۔ عدل و انصاف میں خلل اندازی کی صورت میں عُدْوَانٌ وعَدْوٌ کہا جاتا ہے۔ مُعَادَاۃٌ سے اشتقاق کے ساتھ رَجُلٌ عَدُوٌّ ۔ و قَوْمٌ عَدُوٌّ۔ بمعنی دشمن۔

= تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۔ الحیوٰۃ الدنیا موصوف صفت دونوں مل کر مضاف الیہ زینۃ مضاف۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول۔ تُرِیْدُ فعل بافاعل یہ سارا جملہ ضمیر لَا تَعْدُ سے حال ہے۔ دنیوی زندگی کی رونق کا خیال کرتے ہوئے۔
= لَا تُطِعْ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر، تو کہا نہ مان۔ تو اطاعت نہ کر۔
= اَمْرُهٗ ۔ مضاف مضاف الیہ اس کا معاملہ
= فُرُطًا ۔ حد سے بڑھا ہوا۔ فَرَطَ یَفْرُطُ (نَصَرَ) آگے بڑھنا۔ مقدم ہونا۔ اِفْرَاطٌ (افعال)

حد سے بڑھ جانا تَفْرِیْطٌ (تفعیل) ضائع کرنا۔ کوتاہی کرنا۔ فُرُطًا افراط و تفریط میں حد سے بڑھا ہوا

۱۸ : ۲۹ = قُلْ ۔ تو کہہ۔ یعنی ان لوگوں سے کہہ دے جن کے دلوں کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے لگ گئے ہیں۔

= اَلْحَقُّ خبر۔ جس کا مبتدا۔ ھٰذَا الَّذِیْ اُوْحِیَ اِلَیَّ (یہ کلام جو میری طرف وحی کیا گیا ہے) محذوف ہے۔ مِنْ رَّبِّکُمْ حال مؤکدہ ہے۔

= اَحَاطَ بِھِمْ ۔ اس نے ان کو (یعنی ظالمین کو) گھیر رکھا ہوگا۔ (ماضی بمعنی مضارع مستقبل)

= سُرَادِقُھَا۔ مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب نَارًا کے لئے ہے۔ سُرَادِقٌ فارسی سے معرب ہے اس کا اصل سَرَادَرْ یعنی دہلیز تھی یا بقول ایک اور عالم کے سُرَادِق فارسی لفظ سراپردہ سے ہے جس کے معنی ہیں گھر کے آگے پڑا ہوا پردہ۔ سُرَادِق کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے سُرادق ہر وہ چیز جو کسی کو اپنے گھیرے میں لے لے۔ جیسے دیوار، خیمہ وغیرہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کہ اس سے مراد آگ کی چار دیواریں ہیں۔ س ر دق حروف مادہ۔ نیز بمعنی شعلہ۔ دھواں

= یَسْتَغِیْثُوْا۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ شرطیہ۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ استغاثۃ (باب استفعال) سے مصدر۔ (اگر) وہ پانی مانگیں گے غَیْثٌ جس کے معنی بارش کے ہیں۔ یہ اجوف یائی ہے۔ اس کے مشابہ غَوْثٌ اجوف واوی ہے۔ اَغَاثَ یُغِیْثُ (باب افعال) اس نے مدد کی۔ باب استفعال میں پہنچ کر غیث اور غوث دونوں کی شکل ظاہری ایک طرح کی ہو جاتی ہے۔

استغاث یستغیث اجوف یائی کی صورت میں اس کے معنی پانی مانگنا۔ بارش کے لئے استدعا کرنا اور اجوف واوی کی صورت میں مدد طلب کرنا فریاد کرنا ہوں گے۔

= یُغَاثُوْا۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ اِغَاثَۃٌ (باب افعال) سے ان کی فریاد رسی کی جائیگی

= مُھْلِ۔ پیپ اور خون (مجاہدؒ) تیل کا سیاہ تلچھٹ جو نیچے جم جاتا ہے (ابن عباسؓ) پگھلا ہوا تانبا (راغبؒ) اسی مادہ سے اَلْمَھْلُ ہے۔ جس کے معنی حلم اور سکون کے ہیں اسی سے ہے فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ (۸۶ : ۱۷) تو کافروں کو مہلت دے۔

= یَشْوِیْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ شَیٌّ مصدر (باب ضرب) وہ بھون ڈالے گا۔ شَوَی اللَّحْمَ ۔ اس نے گوشت کو بھونا۔ شَوَی الْمَاءَ اس نے پانی کو ابالا۔

= سَآءَتْ ۔ سَآءَ یَسُوْءُ سَوْءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ بری ہے۔

= مُرْتَفَقًا ۔ قرار گاہ۔ آرام گاہ۔ تکیہ لگانے کی جگہ (سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۔ اور کیا ہی برا ہوگا ان کا ٹھکانا

اس کے بالمقابل آیت (۳۱) میں آیا ہے۔ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا۔ اور کیا ہی عمدہ ہوگی ان کی آرام گاہ۔

۱۸: ۳۱ = یُحَلَّوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ تحلیۃٌ (تفعیل) سے مصدر۔ وہ زیور پہنائے جائیں گے۔ حَلِیٌّ زیور۔ گہنا۔ حُلِیٌّ جمع۔

= اَسَاوِرَ۔ سِوَارٌ کی جمع۔ کنگن۔ پہنچیاں۔

= سُنْدُسٍ۔ باریک ریشم۔ باریک دیبا۔ معرّب ہے فارسی سے فارسی میں سُنْدُسٍ باریک ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں۔

= اِسْتَبْرَقٍ۔ معرّب ہے۔ ریشم کا زریں موٹا کپڑا۔

= مُتَّکِئِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مُتَّکِئٌ واحد اِتِّکَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تکیہ لگائے ہوئے پیچھے کو گاؤتکیہ سے سہارا لگائے ہوئے۔

= الْاَرَآئِکِ اَرِیْکَۃٌ کی جمع۔ وہ تخت جو مزیّن ہو اور اس پر پردہ پڑا ہوا ہو

= نِعْمَ الثَّوَابُ۔ کتنا اچھا ہے صلہ۔ کتنا اچھا ہے یہ اجر۔

= مُرْتَفَقًا۔ اوپر آیت ۱۸: ۳۰ ملاحظہ ہو۔

۱۸: ۳۲ = حَفَفْنٰهُمَا۔ حَفَفْنَا۔ ماضی جمع متکلم هُمَا ضمیر مفعول تثنیہ مذکر غائب۔ اَلْحَفُّ (باب نصر) کے معنی کسی چیز کو دونوں جانب سے گھیرنے یا احاطہ کرلینے کے ہیں حفّ مادہ ہم نے ان دونوں کو گھیر لیا۔ ہم نے ان دونوں کے گرداگرد پیدا کردیا۔ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ ہم نے ان دونوں کے گرد کھجور کے درخت اگا رکھے تھے۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ (۳۹: ۷۵) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں یعنی اس کے دونوں جانب کو گھیرے ہوئے ہیں۔

۱۸: ۳۳ = كِلْتَا۔ تاکید تثنیہ مؤنث کے لئے آتا ہے اس کا استعمال تثنیہ مذکر كِلَا کی طرح ہے ہر دو۔ دونوں۔ دونوں میں سے ہر ایک۔

= اُكُلَهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا میوہ۔ اس کا پھل۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب دونوں جنتوں میں سے ہر ایک جنت کے لئے ہے۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا۔ یہ دونوں باغ اپنے اپنے پھل لائے

= لَمْ تَظْلِمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب نفی حجد بَلَمْ۔ اس نے نہ گھٹایا۔ اس نے نہ کم کیا۔ اس نے ظلم نہ کیا۔ یہاں ظلم کے معنی گھٹانے کے ہیں۔ اور کم کرنے کے ہیں۔ لَمْ کے استعمال سے مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہوگیا ہے۔ ضمیر فاعل ہر دو جنتوں میں سے ہر جنت کے لئے ہے یعنی دونوں باغوں میں

سے کسی باغ نے بھی پھل لانے میں کوئی کمی نہ کی۔ (یعنی ہر دو باغ پورا پورا پھل لائے تھے اور کسی قسم کی کسر نہ اٹھا رکھی تھی)

= مِنْهُ میں ضمیر ہُ واحد مذکر غائب اُكُلْ (ثمر، پھل) کے لئے ہے۔

= شَيْئًا۔ مفعول کی وجہ سے منصوب ہے۔

= فَجَّرْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَفْجِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے بہایا۔ ہم نے پھاڑ کر بہایا۔ ہم نے پھاڑا۔ یعنی ہم نے جاری کر رکھی تھی (ایک نہر) دونوں کے درمیان۔ یا ہم نے دونوں باغوں میں نہریں بہا رکھی تھیں۔ (انہار متفرقۃ ھاھنا)

= خِلٰلَهُمَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ خِلٰلٌ۔ درمیان۔ وسط۔ بیچ۔ خَلَلٌ کی جمع ہے جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان کشادگی کے ہیں۔

۱۸: ۳۴ = ثَمَرٌ۔ بمعنی مال و دولت۔ (انواع واقسام کا دیگر مال)

= يُحَاوِرُهٗ۔ حَاوَرَ يُحَاوِرُ مُحَاوَرَةٌ (مفاعلۃ) وہ گفتگو کر رہا تھا۔ وہ جواب دے رہا تھا۔ مضارع واحد مذکر غائب۔

= اَعَزُّ۔ زیادہ زور والا۔ زیادہ عزت والا۔ عِزٌّ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

= نَفَرًا۔ اسم جمع منصوب۔ جماعت۔ کنبہ۔ خاندان۔ کثرت انصار و اولاد نفری کے لحاظ سے مَالًا وَنَفَرًا تمیز ہیں اَكْثَرُ اور اَعَزُّ کی

۱۸: ۳۵ = تَبِيْدَ۔ بَادَ يَبِيْدُ (ضَرَبَ) بَيَادٌ سے مضارع واحد مؤنث غائب وہ ہلاک ہوگی۔ وہ برباد ہوگی۔ وہ تباہ ہوگی۔ وہ خراب ہوگی۔ بَادَ کے اصل معنی بَيْدَاءُ یعنی بیابان میں کسی چیز کے متفرق اور پراگندہ ہونے کے ہیں اور اسی اعتبار سے کامل تباہی اور بربادی کے متعلق استعمال ہوتا ہے یہاں مطلب یہ ہے کہ: میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو۔

۱۸: ۳۶ = وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ۔ ماضی مجہول واحد متکلم اور اگر میں لوٹایا گیا۔ یعنی اگر قیامت آ بھی گئی اور میں اپنے رب کے حضور لایا گیا۔ رَدَّ يَرُدُّ (نصر) لوٹانا۔ پھیرنا۔ واپس کرنا۔

= لَاَجِدَنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ واحد متکلم۔ وُجُوْدٌ مصدر۔ میں ضرور پاؤں گا۔ وَجَدَ يَجِدُ (ضَرَبَ) سے۔

= مِنْهَا۔ ای من ھٰذہ الجنۃ اس باغ سے بہتر باغ مجھے ملیگا)

= مُنْقَلَبًا۔ اسم ظرف مکان۔ لوٹنے کی جگہ۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا۔ تو میں یقیناً اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا۔

۱۸: ۳۷ = سَوّٰىكَ۔ اس نے تجھ کو پورا پورا بنا دیا۔ اس نے تجھ کو برابر کیا۔ ماضی واحد مذکر غائب كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ سَوّٰی یُسَوِّی تَسْوِیَةٌ (تفعیل) پورا پورا بنانا۔ برابر کرنا۔ کسی چیز کو ہموار کرنا۔ خدا کا کسی چیز کو اپنی حکمت کی اقتضار کے مطابق بنانا۔ قرآن مجید میں ہے عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ہم قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں۔

۱۸: ۳۸ = لٰكِنَّا۔ اصل میں لٰكِنْ اَنَا ہے۔ عبارت یوں ہے لٰكِنْ اَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ۔ اس کی ترکیب یہ ہے اَنَا مبتدا اول هُوَ مبتدا ثانی۔ اَللّٰهُ مبتدا ثالث۔ رَبِّیْ مبتدا ثالث کی خبر۔ دونوں مل کر مبتدا ثانی کی خبر یہ اپنی خبر سے مل کر اَنَا مبتدا اول کی خبر۔ لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میرا تو عقیدہ ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو میرا رب ہے هُوَ ضمیر شان ہے اللہ کے لئے۔

۱۸: ۳۹ = اِنْ تَرَنِ۔ اِنْ شرطیہ تَرَنِ مضارع واحد مذکر حاضر رَاٰی یَرٰی رَاْیٌ رُؤْیَةٌ سے دیکھنا اصل میں تَرَاىْ نِیْ تھا۔ اِنْ کے آنے سے یؔ جو کہ حرف علت ہے ساقط ہوگئی نؔ وقایہ ہے آخر میں یؔ ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ اِنْ تَرَنِ اگر تو مجھے دیکھتا ہے۔

= اَقَلَّ مِنْكَ۔ اَقَلَّ، قِلَّةٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے بمعنی زیادہ کم۔

= مَالًا وَّوَلَدًا۔ تمیز ہے۔

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ط اَنَا۔ تاکید ضمیر واحد متکلم یؔ کے لئے آیا ہے اگر تو مال و اولاد میں مجھے اپنے سے کمتر دیکھتا ہے۔

= فَعَسٰی رَبِّیْ ۔۔۔۔ جَنَّتِكَ۔ جملہ اِنْ تَرَنِ ۔۔۔۔ وَلَدًا شرطیہ ہے اور جملہ فَعَسٰی ۔۔۔۔۔۔ جَنَّتِكَ قائم مقام جواب شرط ہے ہر دو جملوں کے درمیان فَلَا بَاْسَ مقدر ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے ان ترن انا اقل منك مالا وولدا فلَابَاْسَ عسٰی ربی ان یُّؤْتِیَنِ خیرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتا ہے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں ہو سکتا ہے کہ میرا پروردگار تیرے باغ سے کوئی بہتر چیز عطا فرما دے۔

۱۸: ۴۰ = یُؤْتِیَنِ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِیْتَاءٌ سے نَ وقایہ یؔ ضمیر واحد متکلم محذوف ہے، کہ وہ مجھے دیدے۔ مجھے عطا کردے۔

= یُرْسِلَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ جواب شرط۔

= عَلَیْهَا۔ میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب جَنَّةٌ کے لئے ہے۔

= حُسْبَانًا۔ علامہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ یہ حُسْبَانٌ، حُسْبَانَةٌ کی جمع ہے اس کا معنی بجلی کی کڑک ہے بروزن بُطْلَانٌ وغُفْرَانٌ حَسَبَ یَحْسُبُ کا مصدر ہے بمعنی حساب، شمار۔ قرآن حکیم

میں اور جگہ آیا ہے وَجَعَلَ الَّیۡلَ سَکَنًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ (۶: ۹۶) اور اسی نے رات کو موجبِ آرام ٹھہرایا، اور سورج اور چاند کو (ذریعہ) شمار بنایا ہے۔

موجودہ آیت میں حُسۡبَانًا کی دو تفسیریں کی گئی ہیں۔ ایک آگ یا بھبوکا۔ دوسرے عذاب، حقیقت میں حساب کے مطابق سزا مراد ہے۔

یعنی عَسٰی ان یرسل ......الخ ہو سکتا ہے کہ بھیج دے اس باغ پر کوئی آسمانی عذاب

= فَتُصۡبِحَ۔ میں فَ نتیجہ کے لئے ہے۔ فَتُصۡبِحَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنۡ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پس ہو جائے وہ۔

= صَعِیۡدًا زَلَقًا۔ موصوف صفت، ایسی زمین جس پر کوئی روئیدگی نہ ہو۔

صَعِیۡدٌ۔ زمین۔ خاک۔ زَلَقًا۔ زَلَقَ یَزۡلِقُ سے مصدر۔ بمعنی ایسا صاف کہ جس پر پاؤں پھسلنے لگے۔

۱۸: ۴۱ = غَوۡرًا۔ غَارَ یَغُوۡرُ سے مصدر ہے پانی کا زمین کے اندر گھس جانا۔ کسی چیز کا اندر کی طرف چلے جانا۔ نشیبی جگہ۔ گڑھا۔ غَارَتۡ عَیۡنُہٗ۔ اس کی آنکھ اندر کو گھس گئی۔ غِیَارٌ بھی مصدری معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی سورج کا غروب ہونا۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ھَلِ الدَّھۡرُ اِلَّا لَیۡلَۃٌ وَّنَھَارُھَا۔ وَاِلَّا طُلُوۡعُ الشَّمۡسِ ثُمَّ غِیَارُھَا۔

(زمانہ نام ہے صرف رات دن اور آفتاب کے طلوع و غروب کا)

آیت ہذا میں مصدر بمعنی اسم فاعل استعمال ہوا ہے یعنی زمین میں گھس کر خشک ہو جانے والا پانی اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ (۶۷: ۳۰) اگر تمہارا پانی نیچے کو غائب ہی ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے۔ اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُھَا غَوۡرًا یا اس کا پانی بالکل زمین کے اندر اتر جائے۔

= لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ۔ اِسۡتِطَاعَۃٌ (استفعال) سے مضارع نفی جحد بلن صیغہ واحد مذکر حاضر تو نہ کر سکیگا لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَہٗ طَلَبًا۔ جس کو تو طلب کرے تو بھی نہ پا سکے۔

۱۸: ۴۲ = اُحِیۡطَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِحَاطَۃٌ مصدر (باب افعال) اسے گھیر لیا گیا۔ اِحَاطَۃٌ کے معنی ہیں کسی شے پر اس طرح چھا جانا۔ گھیر لینا یا قابو میں لانا کہ اس سے فرار ممکن نہ ہو۔ یہ اَحَاطَ بِہِ الۡعَدُوُّ (دشمن نے اس کو گھیرے میں لے لیا) سے ہے۔ جب دشمن گھیرے میں لے لیتا ہے تو اپنے مخالف پر پوری طرح قابو پا لیتا ہے۔ پھر اس کا استعمال ہر اہلاک پر ہونے لگا۔ یہاں پر اُحِیۡطَ بِثَمَرِہٖ بمعنی اَحَاطَ الۡعَذَابُ بِثَمَرِ جَنَّتِہٖ آفت نے اس کے باغ کے پھل کو تباہ کر دیا یا اگر ثمر سے مراد باغ کا پھل اور دیگر مال و متاع لیا جائے تو اَھۡلَکَ مَالَہٗ کُلَّہٗ عذاب یا آفت

نے اس کا تمام مال و متاع برباد کر دیا۔
= اَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْہِ۔ وہ کفِ افسوس ملنے لگا۔
= فِیْهَا۔ ھِیَ۔ عُرُوْشِهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب الجنۃ کے لئے ہے۔
= اَنْفَقَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِنْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر اس نے خرچ کیا
= خَاوِیَۃٌ۔ افتادہ۔ گری ہوئی۔ کھوکھلی، خَوَاءٌ مصدر۔ اسم فاعل واحد مؤنث اس کے معنی خالی ہونے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے خَوٰی بَطْنُہٗ مِنَ الطَّعَامِ۔ اس کا پیٹ طعام سے خالی ہو گیا۔ خَوَی الْبَیْتُ گھر گر پڑا۔ منہدم ہو گیا۔ خَوَی النُّجُوْمُ ستاروں کا غروب کے لئے جھکنا۔ خوی مادہ۔
= عُرُوْشِهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْعَرْشُ اصل میں چھت والی چیز کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عُرُوْشٌ ہے عَرْشُ الْبَیْتِ گھر کی چھت عُرُوْشِهَا اس کی چھتیں۔ اس کی چھتریاں۔ اس کی ٹٹیاں۔ بیل کے چڑھانے کے لئے جو چھتری (ٹٹی) کھڑی کرتے ہیں اس کو بھی عرش کہتے ہیں۔
= یٰلَیْتَنِیْ۔ یَا حرف ندا لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل نِیْ اسم اے کاش میں
= اَحَدًا۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔
۱۸: ۴۳ فِئَۃٌ۔ گروہ۔ بقول راغب وہ گروہ جو باہم مددگار ہو۔ اور ایک دوسرے کی طرف مدد کرنے کے لئے لوٹے۔ اَلْفَیْئُ اَلْفِیْئَۃُ کے معنی اچھی حالت کی طرف لوٹ آنے کے ہیں جیسے قرآن مجید میں آیا ہے فَاِنْ فَآءُوْا (۲: ۲۲۶) اگر وہ لوٹ آئیں۔ رجوع کر لیں۔
= یَنْصُرُوْنَہٗ کہ وہ اس کی مدد کریں (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ فعل جمع مذکر غائب اس لئے لایا گیا ہے کہ فِئَۃٌ میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں
= مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ اللہ کے ورے۔ بعض نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اللہ کے مقابلہ میں
= مُنْتَصِرًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِنْتِصَارٌ (افتعال) مصدر۔ بدلہ لینے والا۔ یعنی نہ ہی وہ بدلہ لینے کے قابل تھا۔ اِنْتَصَرَ۔ بمعنی غالب آنا۔ بدلہ لینا۔ انتقام لینا۔
قرآن میں دوسری جگہ آیا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ (۴۲: ۳۹) اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم و تعدی ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں۔
= اِنْتَصَرَ۔ ظالم سے بچنا۔ انتصر: امتنع من ظالمہ (المعجم الوسیط) وَمَا کَانَ مُنْتَصِرًا۔ الخازن لکھتے ہیں۔ ای ممتنعا لا یقدر علی الانتصار لنفسہ نہ ہی اس کو اپنے آپ کو اس نقصان سے بچنے کی قدرت ہوئی (نہ بچا سکا) الخازن)
صاحب تفہیم القرآن اور عبداللہ یوسف علی نے بھی انہی معنوں میں ترجمہ کیا ہے۔ تفہیم القرآن میں ہے

اور نہ کرسکا وہ آپ ہی اس آفت کا مقابلہ۔ نہ ہی وہ اپنے آپ کو بچا سکا۔ عبداللہ یوسف علی۔
انہی معنوں میں اور جگہ آیا ہے یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ (۵۵:۳۵)
تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائیگا سو تم نہ ہٹا سکو گے (یعنی تم اس سے بچ نہ سکو گے یا اپنے آپ کو بچا نہ سکو گے)
سورۃ القمر میں ہے فَدَعَا رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (۵۴:۱۰) اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں تو بدلہ لے لے (تفسیر ماجدی) میں مغلوب ہوں سو تو میری مدد کر (عبداللہ یوسف علی)
اِنْتَصَرَ بمعنی اِنْتَقَمَ وَ اِمْتَنَعَ ہر دو صورت میں مستعمل ہے۔
۱۸:۴۴ = ھُنَالِکَ۔ ایسے موقعہ پر۔ ایسے وقت میں۔ ای فی ذٰلک المقام اوفی تلک الحال (یعنی جب کوئی مصیبت آپڑے)
= اَلْوَلَایَۃُ۔ نصرت، مدد۔ وَلِیَ یَلِیْ۔ حَسِبَ یَحْسِبُ (لفیف مفروق) وَلَایَۃٌ وِلَایَۃٌ مدد کرنا
المفردات میں ہے۔ اَلْوَلَایَۃُ (بفتح الواو) بمعنی نصرت اور اَلْوِلَایَۃُ (بکسر الواو) بمعنی کسی کام کا متولی ہونا ہے۔ آیۃ ہذا میں بمعنی نصرت و مدد ہی ہے۔
= لِلّٰہِ الْحَقِّ۔ لام حرف جار اللہ۔ الحق۔ موصوف وصفت ہو کر مجرور۔
ھُنَالِکَ الْوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الْحَقِّ۔ ایسے وقت میں مدد و کارسازی اللہ برحق ہی کا کام ہے۔
= خَیْرٌ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اصل میں اَخْیَرُ تھا۔ ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے۔
= ثَوَابًا وَّ عُقْبًا۔ بطور ثواب دینے جزا دینے کے۔ عُقْبًا بطور جزا و ثواب کے یا بطور انجام کے۔ ہر دو منصوب بوجہ تمیز ہونے کے ہیں۔
۱۸:۴۵ = اِضْرِبْ۔ تو بیان کر۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔
اَلضَّرْبُ کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز پر مارنا واقع کرنا کے ہیں۔ مختلف محل پر اس کے مختلف معانی آتے ہیں۔ لیکن ہر جگہ اصلی معانی مارنا ضرب لگانا کا مفہوم ضرور پایا جاتا ہے۔ مثلاً مارنا —
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ (۸:۱۲) ان کے سر مار کر اڑا دو۔ یا اِضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ (۲:۶۱) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ سفر کرنا۔ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ (۴:۱۰۱) اور جب سفر کو جاؤ۔ (یہاں بھی تو پاؤں زمین پر مار کر ہی سفر کیا جاتا ہے۔ بنانا فَاضْرِبْ لَھُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ۔ پھر سمندر میں ان کے لئے عصا مار کر خشک راستہ بنا لینا۔
لپیٹ دینا۔ چمٹا دینا۔ جیسے ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ (۲:۶۱) اور (آخر کار) ذلت ان سے

چمٹادی گئی - یہ ضَرْبُ الْخَیْمَۃِ (خیمہ لگانا۔ خیمہ لگانے کے لئے میخوں کو زمین میں ہتھوڑے سے ٹھونکا جاتا ہے) سے لیا گیا ہے - یعنی ذلت نے انہیں ایسی طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا جیسے کہ کسی شخص پر خیمہ لگا ہوا ہوتا ہے۔

ضرب المثل۔ یعنی ایک بات کو اس طرح بیان کرنا کہ اس سے دوسری بات کی وضاحت ہو (ایک چیز کو دوسری چیز پر واقع کرنا۔ وغیرہ۔

= وَاضْرِبْ لَهُمْ...... مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ آپ ان سے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کیجئے۔

= کَمَآءٍ ۔ سے قبل هِيَ محذوف ہے جس کا مشار الیہ الحیوٰۃ الدُّنیا ہے۔ کَ حرف تشبیہ ہے اس کا تعلق محض مَاءٍ سے نہیں ہے بلکہ آگے کی پوری عبارت سے ہے۔

= اَنْزَلْنٰهُ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَآءٍ کے لئے ہے۔

= فَاخْتَلَطَ ۔ اِخْتَلَطَ ۔ اِخْتِلَاطٌ (افتعال) سے ہے الْخَلْطُ (باب نصر) کے معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے اجزاء کو جمع کرنے اور ملا دینے کے ہیں۔ آیۃ ہذا فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ پھر اس (پانی) کے ساتھ سبزہ مل کر نکلا۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۔ (۹: ۱۰۲) انہوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا۔

= هَشِيْمًا ۔ صفت مشبہ منصوب بمعنی اسم مفعول شکستہ ۔ ریزہ ریزہ ۔ بھوسہ ۔ خشک بوسیدہ گھاس ۔ هَشْمٌ (باب ضَرَبَ) مصدر بمعنی ہڈی ۔ سوکھی روٹی ۔ ہر خشک چیز کو ریزہ ریزہ کرنا۔ کسی کی عزت وتعظیم کرنا (باب تفعیل) سے جاہ وحشم۔ تعظیم وتکریم۔

= تَذْرُوْهُ ۔ ذَرْوٌ مصدر (باب نصر) وہ اس کو بلند اڑاتی ہے ۔ مضارع واحد مؤنث غائب (ہوائیں) جسے اڑائے پھریں۔

= مُقْتَدِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ منصوب بوجہ خبر کَانَ ۔ اِقْتِدَارٌ (افتعال) مصدر ۔ بااقتدار ہر طرح کی قدرت والا ۔ کامل القدرت ۔

۱۸: ۴۶ = اَلْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ۔ باقی رہ جانے والے اعمالِ صالحہ ۔ ہر وہ عمل یا قول جو معرفتِ الٰہی محبتِ الٰہی یا طاعتِ الٰہی ۔ کی طرف لیجانے والا ہو باقیات الصالحات میں داخل ہے۔

= اَمَلًا ۔ بلحاظ توقع یا امید کے ۔ بوجہ تمیز کے منصوب ہے۔

نیز ملاحظہ ہو وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۔ (۱۸: ۴۴) سورۃ ہذا ۔ یعنی جن سے بہتر نتائج اور بہتر جزا کی امیدیں کیجا سکتی ہیں ۔ اَمَلٌ امید ۔ توقع ۔ اٰمَالٌ جمع ۔

۱۸: ۴۷ = يَوْمَ ۔ منصوب ہے بوجہ اپنے فعل کے جو اس سے قبل محذوف ہے ۔ اى اُذْكُرْ يَوْمَ

اور یاد کرو وہ دن ......

= نُسَیِّرُ۔ مضارع جمع متکلم۔ تَسْیِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ ہم چلائیں گے۔

تَسْیِیْرٌ۔ کسی کو مجبور کرکے چلانا کہ چلنے والے کو چلنے کی قدرت ہی نہ ہو نہ وہ صاحب ارادہ ہو جیسے پہاڑوں کو چلانا۔ یا کسی ایسے کو چلنے کا حکم دینا کہ چلنے والا حکم کو مان کر خود چلے اور چلنے کی اس کو قدرت بھی ہو جیسے آدمی کو چلانا۔ اول تسییر تسخیری ہے دوسری اختیاری۔ آیت میں تسخیری تسییر مُراد ہے۔

= بَارِزَۃً۔ بَرَزَ یَبْرُزُ۔ (نصر) بُرُوْزٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث۔ کھلی ہوئی۔ یعنی کھلا میدان

= حَشَرْنٰھُمْ۔ حَشَرْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ماضی بمعنی مستقبل ہم اکٹھا کریں گے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جو تمام مُردوں کے لئے ہے۔ یعنی ہم تمام مردوں کو اکٹھا کر دیں گے۔

= لَمْ نُغَادِرْ۔ مضارع نفی جحد بلَمْ۔ صیغہ جمع متکلم۔ مجزوم بوجہ لَمْ۔ غَادَرَ یُغَادِرُ مُغَادَرَۃً۔ مُفَاعَلَۃٌ۔ ہم نہیں چھوڑیں گے۔ غَدْرٌ بے وفائی۔ غَدَّارٌ سخت بے وفا۔

۱۸:۴۸ = عُرِضُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ عَرْضٌ مصدر۔ (باب ضرب) وہ پیش کئے گئے۔ وہ روبرو کئے گئے۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہے۔ وہ پیش کئے جائیں گے۔ عُرِضَ عَلٰی وہ سامنے پیش کئے جائیں گے۔

= صَفًّا۔ صفوں میں۔ صفیں باندھے ہوئے۔

= لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا۔ سے قبل نَقُوْلُ لَھُمْ یا یُقَالُ لَھُمْ۔ محذوف ہے۔ ای عرضوا علٰی ربّک صفًّا ویقال لھم۔ وہ تمہارے پروردگار کے سامنے صف در صف پیش کئے جائیں گے اور اُن سے کہا جائیگا۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا۔ تم ہمارے پاس اُسی حالت میں آئے ہو۔

= کَمَا۔ جیسے۔ جیسا۔

= بَلْ۔ بلکہ۔ نیز ملاحظہ ہو (۲:۱۳۵) بَلْ زَعَمْتُمْ بلکہ تم توخیال کر رہے تھے۔

= اَلَّنْ۔ اَنْ لَّنْ۔

= مَوْعِدًا۔ اسم ظرف زمان۔ وقت۔ وعدہ۔ وعدہ کا وقت۔

بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا۔ بلکہ تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہارے لئے وعدہ کا کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔ وعدہ سے مراد بعث بعد الموت ہے۔ جو انبیاء کی زبانی لوگوں کو مطلع کیا گیا تھا۔

۱۸:۴۹ = وَوُضِعَ الْکِتٰبُ۔ اس کا عطف عُرِضُوْا پر ہے۔ اور الْکِتٰبُ سے مراد ہر ایک کا نامۂ اعمال ہے۔

= مُشۡفِقِیۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ منصوب نصب بوجہ المجرمون کا حال ہونے کے ہے۔ ڈرنے والے۔ خائفین ۔ اشفاق مصدر۔ شفق سے مشتق ہے جس کے معنی غروب آفتاب کے وقت روشنی اور تاریکی کا اختلاط ہے۔ اسی لئے جو محبت خوف کے ساتھ مخلوط ہوا سے شفقت کہتے ہیں
= یٰوَیۡلَتَنَا ۔ یا حرف ندا۔ وَیۡلَتَنَا ۔ مضاف مضاف الیہ۔ وَیۡلٌ ۔ ہلاکت ، کم بختی ، بدبختی بربادی۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ ہائے ہماری بربادی۔ وَیۡلَۃٌ اس جگہ کلمہ ندامت وحسرت ہے۔
= مَالِ هٰذَا الۡكِتٰبِ ۔ مَا استفہامیہ ہے ، لِ حرف جار۔ اس کتاب کو کیا ہے ۔اس نوشتہ کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ نامۂ اعمال کیسا ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے مَالِ هٰذَا الرَّسُوۡلِ یَاۡكُلُ الطَّعَامَ وَیَمۡشِیۡ فِی الۡاَسۡوَاقِ ؕ (۲۵ : ۷) کیا ہوا اس رسول کو کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیسا ہے یہ رسول ..... الخ
= لَا یُغَادِرُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب ۔ نہیں چھوڑتا ہے۔ نیز دیکھو ۱۸ : ۴۷۔
= اَحۡصٰهَا ۔ ماضی واحد مذکر غائب ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب صَغِیۡرَةً كَبِیۡرَةً کے لئے ہے۔ اس نے اس کو گن لیا ہے ۔ گن رکھا ہے۔ اِحۡصَاءٌ (افعال) مصدر حِصَاءٌ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی کنکری کے ہیں۔ عرب شمار کے لئے کنکریوں کا استعمال کیا کرتے تھے!
۱۸ : ۵۰ = فَسَقَ ۔ فَسَقَ فُلَانٌ کے معنی دائرہ شریعت سے کسی شخص کے نکل جانے کے ہیں۔ یہ فَسَقَ الرُّطَبُ عَنۡ قِشۡرِہٖ ۔ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پکی ہوئی کھجور کا اپنے چھلکے سے باہر آنے کے ہیں۔ عام طور پر فاسق کا لفظ اس شخص کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو احکام شریعت کا التزام اور اقرار کرنے کے بعد تمام یا بعض احکام کی خلاف ورزی کرے۔ فَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ ۔ وہ اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا۔
= اَفَتَتَّخِذُوۡنَهٗ ۔ اَ ہمزہ استفہام تَتَّخِذُوۡنَ مضارع جمع مذکر غائب (باب افتعال) تم اس کو پکڑتے ہو۔ تم اس کو پسند کرتے ہو۔ تم اس کو بناتے ہو۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب برائے ابلیس۔
= وَهُمۡ ۔ ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب ، ابلیس اور اس کی ذریّت کے لئے ہے۔
= بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا ؕ ۔ الظلمین ۔ ای الواضعین للشئ فی غیر موضعہٖ کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام سے ہٹا کر رکھنا۔ بَدَلًا ۔ تمیز کی رو سے منصوب ہے۔
اس جملہ کے دو معانی ہو سکتے ہیں۔
۱۔ اگر بدل کے معنی عوض کے لئے جاویں تو اس کا مطلب ہو گا: ان ظالموں یعنی کافروں اور منکروں

کو معاوضے کیسے بُرے بُرے ملیں گے۔
۲۔ اور اگر بدل کو متبادل کے معنی میں لیا جاوے تو مطلب ہوگا کہ حق تعالیٰ کو چھوڑ کر ابلیس اور اس کی ذریت کو جو اصل دشمن ہیں اپنا دوست بنا لینا کیسا بُرا متبادل راستہ ان ظالموں نے اختیار کیا ہے یعنی یہ ظالم خدا ناشناس کیسے احمق ہیں کہ دوست اور کارساز تو حق تعالیٰ کو سمجھتے اور یہ بجائے اس کے ابلیس اور اس کی ذریت کو دوست اور کارساز بنائے ہوئے ہیں۔
اس آیت میں التفات ضمائر سے صیغہ مخاطب سے یک لخت صیغہ غائب کی طرف التفات خداوند تعالیٰ کی سخت ناراضگی اور ناخوشگواری کی طرف اشارہ ہے۔ اور ظالموں کے ظلم قبیح پر ناراضگی کا اظہار ہے۔
۱۸: ۵۱ = مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ مَا نفی کے لئے ہے۔ اَشْهَدْتُّ ماضی واحد متکلم میں نے شاہد بنایا۔ میں نے دکھلایا۔ اِشْهَادٌ (افعال) مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ابلیس اور اس کی ذریت کے لئے ہے۔ میں نے ان کو شاہد نہیں بنایا۔ یعنی وہ موجود نہ تھے اور نہ دیکھنے کے لئے میں نے ان کو بلایا تھا۔ اس صورت میں خلق السمٰوٰت والارض اور خلق انفسهم ہر دو فعل اَشْهَدْتُّ کے مفعول ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے خَلْقَ منصوب آیا ہے۔
= مُتَّخِذَ اسم فاعل۔ واحد مذکر منصوب۔ مضاف المُضِلِّيْنَ مضاف الیہ اِتِّخَاذٌ مصدر۔ (باب افتعال) اَخْذٌ مادّہ۔ بنانے والا۔ اختیار کرنے والا۔ اَخْذٌ کا مفہوم ہے کسی چیز کو اپنے تصرف اور تسلط میں داخل کرنا۔ باب افتعال میں اس کا مطلب بنانا اور اختیار کرنا ہے۔ یہاں دو مفعول ہوں گے۔ مثلاً لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ (۵: ۵۱) یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔
= الْمُضِلِّيْنَ۔ مُضِلٌّ کی جمع۔ گمراہ کرنے والے، مُتَّخِذَ کا مضاف الیہ ہے، اختیار کرنے والا گمراہ کرنے والوں کو۔
= عَضُدًا۔ مددگار۔ قوت بازو۔ بازو۔ عَضُدٌ کہنی سے لے کر کندھے تک کا درمیانی حصہ ہے۔ لیکن بطور استعارہ معین و مددگار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں عَضُدٌ (واحد) بمعنی اَعْضَاءٌ (جمع) استعمال ہوا ہے۔
وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا اور میں ایسا نہیں تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو مددگار بناتا۔ اپنا معین بناتا۔
۱۸: ۵۲ = يَوْمَ۔ ای اُذْكُرْ يَوْمَ۔

= یَقُوْلُ ۔ ای یقول اللّٰہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔
= نَادُوْا ۔ امر۔ جمع مذکر حاضر۔ نِدَاءٌ مصدر۔ (مفاعلۃ) ن۔د۔ی مادّہ۔ تم پکارو۔ تم بلاؤ
= زَعَمْتُمْ ۔ ای زعمتم انھم شرکائی یا نادوا الذین زعمتم شرکائی۔ جن کو تم میرے شریک خیال کرتے تھے۔
= فَدَعَوْھُمْ ۔ پس وہ انہیں پکاریں گے۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب مشرکین و کافرین کے لئے ہے۔ اور ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب شرکاء کے لئے ہے۔
= مَوْبِقًا ۔ وَبَقَ یَبِقُ (ضرب) وَبِقَ یَبَقُ (سمع) وُبُوْقٌ مَوْبِقٌ ۔ وُبُوْقٌ ہلاک ہونا۔ مَوْبِقٌ ہلاکت کی جگہ۔ قید خانہ۔ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز۔ یہاں مراد جہنم کا خاص درجہ ہے۔ وَجَعَلْنَا بَیْنَہُمْ مَوْبِقًا ۔ اور ہم مشرکوں اور ان کے باطل معبودوں کے درمیان ایک آڑ حائل کردیں گے۔ (آڑ سے یہاں مراد جہنم ہے)
اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا (۴۲ : ۳۴) یا ان کے اعمال کے سبب ان کو تباہ کردے۔
= مُوَاقِعُوْھَا ۔ مواقعو ۔ مضاف ھَا مضاف الیہ۔ مُوَاقِعُوْا اصل میں مُوَاقِعُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہوگیا۔ مُوَاقِعۃ (مُفَاعلۃ) مصدر۔ گرنے والے ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب النَّارَ کے لئے ہے۔ (وہ خیال کریں گے کہ) وہ اس (آگ) میں گرنے والے ہیں۔
= مَصْرِفًا ۔ اسم ظرف ۔ صَرَفَ یَصْرِفُ (ضرب) کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹا دینا۔ یا ایک چیز کو دوسری چیز سے بدل دینا۔ مَصْرِفٌ لوٹنے کی جگہ، بچنے کا راستہ، نجات کی جگہ۔
اس سے باب تفعیل سے تَصْرِیْفٌ بھی بمعنی صَرْفٌ کے ہے لیکن اس میں تکثیر کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ (۲ : ۱۶۴) ہواؤں کے رخ کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیر دینا اور وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ (۴۶ : ۲۷) اور آیات کو ہم نے لوٹا لوٹا کر بیان کردیا۔
= وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ۔ ای ولقد صرفنا من کل مثلٍ للنّاس فی ھذا القراٰن ۔ ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں طرح طرح سے بیان کی ہیں۔
= جَدَلًا ۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ جس کے معنی سخت جھگڑنے کے ہیں۔ جَدَلٌ اسم بھی ہے سخت جھگڑا۔ باب مفاعلۃ سے بمعنی جھگڑنا۔ بحث کرنا۔ جس میں فریقین ایک دوسرے پر غلبہ

حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ط (۱۶: ۲۵)
اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ اور اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ (۴۰: ۳۵)
جو لوگ خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔

آیت ہذا میں الانسان سے مراد نافرمان اور سرکش انسان ہے۔

= اَكْثَرَ۔ بہت زیادہ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ یعنی دوسری چیزوں سے ای ان جدل الانسان اکثر من جدل کل شیئ ہ یعنی انسان ہر چیز سے بڑھکر جھگڑالو ہے۔

۱۸: ۵۵ = مَا مَنَعَ النَّاسَ۔ میں مَا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی۔

پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور لوگوں کو بعد اس کے کہ ان کو ہدایت پہنچ چکی تھی ایمان لانے سے اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے کوئی امر مانع نہیں رہا تھا مگر بجز اس کے (ان کو اس کا انتظار ہو کہ) انہیں بھی اگلوں کا سا معاملہ پیش آئے یا یہ کہ عذاب در عذاب ان پر نازل ہو۔ تفسیر ماجدی)

دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو اس بات سے کہ وہ ایمان لے آئیں جب آگئی ان کے پاس ہدایت (کی روشنی) اور مغفرت طلب کریں اپنے رب سے مگر یہ کہ (وہ منتظر ہیں) آئے ان کے اگلوں کا دستور یا آئے ان کے پاس طرح طرح کا عذاب (ضیاء القرآن)

= قُبُلًا۔ قَبِيْل کی جمع ہے جیسے سُبُلٌ سَبِيْلٌ کی جمع ہے۔ اس کا معنی طرح طرح کا عذاب یا عذاب پر عذاب۔ قُبُلًا منصوب بوجہ حال ہونے کے ہے۔

۱۸: ۵۶ = لِيُدْحِضُوْا۔ لام تعلیل کا۔ يُدْحِضُوْا مضارع۔ جمع مذکر منصوب۔ بوجہ عمل لام۔ بمعنی لیزیلوا و یُبْطِلُوْا کہ وہ زائل کردیں یا باطل کردیں اِدْحَاضٌ (افعال) سے مصدر باطل کرنا۔ یا زائل کرنا۔

= بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کافرین کے مجادلہ کے لئے ہے۔ ای بالجدال

= الحقّ۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔ کہ اپنی کٹ حجتی سے حق کو باطل کردیں۔

= وَمَآ اُنْذِرُوْا۔ میں بِهٖ مضمر ہے عبارت یوں ہے وَمَا اُنْذِرُوْا بِهٖ ای القرآن۔
جس سے ان کو ان کے اعمالِ بد کے انجامِ بد سے ڈرایا گیا ہے۔

اُنْذِرُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب ان کو ڈرایا گیا۔ یا وہ ڈرائے گئے۔ اِنْذَارٌ مصدر۔

= هُزُوًا۔ مصدر۔ بمعنی اسم مفعول۔ وہ جس کا مذاق اڑایا جائے۔ هَزْءٌ مذاق۔ دل لگی۔ ھزء مادہ۔ اَلْهُزْءُ کے معنی اندرونی طور پر کسی کا مذاق اڑانا کے ہیں اور کبھی یہ مذاق کی طرح گفتگو پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ قصدًا مذاق اڑانے کے معنی میں آیا ہے اِتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا (۵: ۵۸) یہ اسے بھی

ہنسی اور کھیل بناتے ہیں۔

باب استفعال سے اِسْتِھْزَاءُ کے معنی اصل میں طلب ھزء کو کہتے ہیں لیکن اس کے معنی مذاق اڑانا کے بھی آتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی اکثر مثالیں ہیں۔

۱۸: ۵۷ = اَکِنَّۃً۔ جمع کِنَانٌ واحد۔ پردے۔ غلاف۔ اَلْکِنُّ ہر وہ چیز جس میں کسی چیز کو محفوظ کیا جائے کَنَنْتُ الشَّیْءَ کَنًّا کسی چیز کو کِنّ میں محفوظ کر دیا۔ کَنَنْتُ (ثلاثی مجرد) خصوصیت کے ساتھ کسی مادی شے کو گھر یا کپڑے میں چھپانے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں آتا ہے کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ (۳۷: ۴۹) گویا وہ چھپائے ہوئے محفوظ انڈے ہیں۔

باب افعال سے کسی بات کو دل میں چھپانے پر بولا جاتا ہے مثلاً اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ (۲: ۲۳۵) یا (نکاح کی خواہش کو) اپنے دلوں میں مخفی رکھو۔ ک ن ن مادّہ۔

= اَنْ یَّفْقَھُوْہُ۔ میں ہُ ضمیر واحد مذکر غائب القرآن کے لئے ہے۔ کہ اسے سمجھ سکیں۔ مراد اس سے یہ ہے لئلا یفقھوہ کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں۔

= فِیْ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا۔ ای وجعلنا فی اذانھم وقرًا۔ اور ہم نے ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے۔ یا گرانی پیدا کر رکھی ہے۔ وَقْرًا۔ اسم مصدر منصوب۔ بمعنی ثقل۔ گرانی، بہرہ پن۔ وِقَارٌ (باب کرم) عزت و عظمت

= لَنْ یَّھْتَدُوْا۔ مضارع منفی تاکید بلن۔ جمع مذکر غائب وہ ہرگز ہدایت نہیں پائیں گے

۱۸: ۵۸ = مَوْعِدٌ۔ اسم ظرف زمان۔ وعدہ کا وقت

= مَوْئِلًا۔ اسم ظرف مکان۔ وأل مادہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ جائے پناہ۔

وَأَلَ یَئِلُ (ضرب) وَأْلٌ وُءُوْلٌ مصدر وَأَلَ فُلَانًا کسی سے پناہ لینا۔ وَأَلَ اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ اَلْوَأْلُ اَلْمَوْئِلُ پناہ کی جگہ۔

۱۸: ۵۹ = تِلْکَ الْقُرٰی۔ یہ بستیاں۔ مراد ان بستیوں کے باشندگان۔ اشارہ ان سرکش اور نافرمان قوموں کی طرف ہے جن کی ہلاکت کا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ مثلاً قوم عاد۔ قوم ثمود۔ قوم لوط وغیرہ۔

= مَھْلِکِھِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا ہلاک ہونا۔ مَھْلِکٌ مصدر میمی ہے۔

= مَوْعِدًا۔ وعدہ کا وقت۔ اسم ظرف زمان۔

۱۸: ۶۰ = فَتٰـہُ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا نوجوان۔ اس کا خادم۔ فَتٰی کے معنی نوجوان کے ہیں مجازًا غلام یا خادم کو بھی کہتے ہیں۔

= لَآ اَبْرَحُ ۔ بَرِحَ یَبْرَحُ (سمع) بَرَاحٌ وبَرَحٌ مصدر۔
.... المکان او من المکان کسی جگہ سے ہٹنا۔ رکنا۔ زائل ہونا۔
لَآ اَبْرَحُ ۔ مضارع منفی واحد متکلم ۔ افعال ناقصہ میں سے ہے مَا بَرِحَ غَنِیًّا ۔ وہ دولت مند رہا۔ وہ اب تک دولت مند ہے ۔ لَآ اَبْرَحُ اَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔ میں یہ کام برابر کرتا رہوں گا۔ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ ہیں برابر چلتا رہوں گا تا آنکہ پہنچ جاؤں ۔
= اَمْضِیَ حُقُبًا ۔ مضارع واحد متکلم مُضِیٌّ مصدر۔ (باب نصر، ضرب) میں چلتا جاؤں گا۔ اس کا عطف اَبْلُغَ پر ہے ۔
= حُقُبًا ۔ حُقُبٌ زمانے کو کہتے ہیں ۔ اس کی جمع اَحْقَابٌ ہے ۔ لٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا (۷۸ : ۲۳) اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے ۔
اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۔ یا میں مدتوں چلتا رہوں گا۔
۱۸ : ۶۱ = مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا ۔ ان دونوں کا جائے اجتماع ۔ ان دونوں کا سنگھم ۔ ان دونوں دریاؤں کے اتصال کی جگہ ۔ هِمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب اَلْبَحْرَیْنِ کے لئے ہے ۔
= حُوْتَهُمَا ۔ میں ضمیر تثنیہ مؤنث حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لئے ہے ۔ ان دونوں کی مچھلی
= سَرَبًا ۔ اَلسَّرَبُ ۔ (نصر) اس کے اصل معنی نشیب کی طرف جانے کے ہیں (اور اسم کے طور پر) نشیبی جگہ کو بھی سَرَبٌ کہتے ہیں ۔ سَرَبَ (نصر) اِنْسِرَابٌ (انفعال) ایک ہی معنی میں آتے ہیں ۔ اور بولتے ہیں اِنْسَرَبَتِ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا سانپ اپنے بل میں اتر گیا ۔
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ۔ اس نے سرنگ بناتے ہوئے دریا میں اپنی راہ پکڑی ۔ یعنی وہ دریا میں اتر گئی جیسے کوئی جانور سرنگ میں نیچے کو جا گھستا ہے ۔
سَرَبًا بوجہ اِتَّخَذَ کے مفعول ثانی ہونے کے منصوب ہے ۔ **مفعول اول** سَبِيْلَ ہے ۔
اسی سے سَارِبٌ (اپنی مرضی سے) کسی راستے پر چلا جانیوالا ہے ۔ جیسے سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ (۱۳ : ۱۰) دن کی روشنی میں کھلم کھلا چلنے پھرنے والا ۔ سَرَابٌ ۔ شدت گرما میں دوپہر کے وقت بیابان میں جو پانی کی طرح چمکتی ہوئی ریت نظر آتی ہے اسے سَرَابٌ کہا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً (۲۴ : ۳۹) جیسے میدان میں سراب کہ پیاسا اسے پانی سمجھے ۔ سَرَبًا اَلْمَسْلَكُ فِیْ خُفْيَةٍ ۔ سرنگ ۔ وحشی جانوروں کی بل ۔
۱۸ : ۶۲ = جَاوَزَا ۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب وہ دونوں آگے چلے ۔ وہ دونوں گذرے ۔ مُجَاوَزَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر جس کے معنی کسی چیز سے گذر جانے ۔ اس کو پار کرنے اور آگے بڑھنے کے ہیں ۔ یعنی

جب وہ مجمع البحرین سے آگے بڑھ گئے۔

= غدَاءَنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا ناشتہ۔ ہمارا صبح کے وقت کا کھانا۔ دن کے ابتدائی حصہ کے کھانے کو غَدَاء کہتے ہیں۔ ناشتہ سے یہاں مرادِ وہ مچھلی ہے جو وہ بھون کر کھانے کے طور پر ہمراہ لائے تھے۔

= نَصَبًا تھکان۔مشقت، تھکاوٹ، تکلیف۔

۱۸: ۶۳ = اَرَأَیْتَ۔ کیا تونے دیکھا۔ محاورہ میں بطور کلمہ تعجب کے استعمال ہوتا ہے۔ اور معنی یہ لیجئے ملاحظہ ہو۔ دیکھو تو۔

= اَوَیْنَا۔ ماضی جمع متکلم اُوِیٌّ مصدر۔ اَوٰی یَأْوِیْ (ضَرَبَ) ہم اترے۔ ہم فروکش ہوئے۔ ہم ٹھہرے۔ اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ (۱۸ : ۱۰) جب ان نوجوانوں نے غار میں جاکر پناہ لی یا غار میں جاکر فروکش ہوئے۔

= الصَّخْرَۃِ۔ بڑا اور سخت پتھر۔ واحد۔ اس کی جمع صَخْرٌ وصُخُوْرٌ ہے۔

= فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ۔ ای نسیت ذکرہ بما رأیت منہ یعنی مچھلی کو جس حالت میں دریا میں جاتے دیکھا تو اس کا ذکر کرنا بھول گیا۔

آیت ۶۱ میں ہے نَسِیَا حُوْتَھُمَا (وہ دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے۔

اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

۱:۔ یہ کہ یہ بھول تو صرف حضرت موسیٰؑ کے خادم کی تھی لیکن اس کو دونوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے جیسا سورۃ الرحمٰن میں ہے یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ (۵۵: ۲۲) آیا ہے کہ ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں حالانکہ دو قولوں میں سے ایک یہ ہے کہ لؤلؤ اور مرجان صرف کھاری پانی سے نکلتے ہیں۔ یعنی اول الذکر میں نسیان کی اور مؤخر الذکر میں اخراج لؤلؤ و مرجان کی تخصیص ضروری نہیں سمجھی گئی۔

دوم حضرت موسیٰ علیہ السلام مچھلی کے متعلق خادم کو یاد دلانا بھول گئے اور خادم حضرت موسیٰ کو یہ بتانا بھول گیا کہ مچھلی عجیب و غریب طریقہ سے دریا میں اتر گئی۔

= مَآ اَنْسٰنِیْہُ۔ مَآ اَنْسَانِیْ نہیں بھول میں ڈالا اس نے مجھے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ ی واحد متکلم۔مفعول۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول ثانی۔ مبدل منہ اَنْ اَذْکُرَہٗ۔ ہٗ ضمیر کا بدل اشتمال مَآ اَنْسٰنِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَہٗ۔ ای ما انسانی ذکرہ الا الشیطان۔یعنی شیطان نے اس کا ذکر کرنا مجھے بھلا دیا۔

اَنْسَانِیْہُ ۔ نَسِیَ مادہ اِنْسَاءٌ (افعال) سے ہے۔

= عَجَبًا ۔ یا یہ اِتَّخَذَ کا مفعول ثانی ہے (مفعول اول سَبِیْلَہٗ) جیسا کہ آیت ۶۱ مذکورہ بالا میں سَرَبًا ہے۔ ای اتخذ سبیلہ سبیلاً عَجَبًا۔

یا آخر کلام میں مچھلی کے عجیب وغریب طریقہ سے دریا میں اتر جانے اور پھر ایسے وقوعہ کو بھول جانے پر تعجب کے طور پر آیا ہے۔

۱۸ : ۶۴ = قَالَ ۔ ای قَالَ مُوْسٰی :

= ذٰلِكَ ۔ ای امر الحوت مچھلی کی یہی بات (تو تھی جس کی ہمیں تلاش تھی) یا اس کا اس جگہ کی طرف ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ یعنی وہی تو وہ مقام تھا جس کی ہمیں تلاش تھی۔

= مَاکُنَّا نَبْغِ ۔ جس کی ہم تلاش کر رہے تھے۔ کُنَّا نَبْغِیْ ماضی استمراری صیغہ جمع متکلم۔ بَغْیٌ مصدر (باب ضَرَبَ)

= اِرْتَدَّا ۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب دونوں الٹے پھرے۔ اِرْتِدَادٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ جس کے معنی جس راستہ سے آیا اسی راستہ سے واپس جانے کے ہیں (ردّ مادہ

= اٰثَارِهِمَا ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان دونوں کے نشاناتِ قدم۔

اٰثار جمع اَثَرٌ واحد بمعنی علامت۔ نشانی ۔ نشانِ قدم ۔ نشان ۔ پیچھے۔

ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا ۔(۵۷: ۲۷) پھر ہم نے ان کے پیچھے اور پیغمبر بھیجے۔

= قَصَصًا ۔ اَلْقَصُّ کے معنی نشان قدم پر چلنے کے ہیں۔ قَصَّ یَقُصُّ قَصٌّ وَقَصَصٌ (باب نصر) بمعنی اتباع الاثر۔ نشانِ قدم پر چلنا۔ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا تو وہ اپنے پاؤں کے نشانات دیکھتے دیکھتے واپس لوٹے۔

قَصَّ کے معنی پیچھے پیچھے چلنا بھی ہے۔ مثلاً وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ (۲۸: ۱۱) اور اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔ قَصَّ عَلَیْهِ الْخَبَرَ کسی کو خبر دینا۔ اسی سے ہے قَصَصٌ، قِصَّۃ کی جمع۔ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ (۲۸: ۲۵) اور اس سے اپنا ماجرا بیان کیا اور نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۱۲: ۳) ہم تمہیں ایک اچھا قصہ سناتے ہیں۔

قَصَصًا یا تو مصدر بحالت نصب ہے یا حال ہے اِرْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا سے یعنی اپنے نشان قدم تلاش کرتے ہوئے۔ یا مفعول ہے جس کا فعل مقدر ہے۔

۱۸ : ۶۵ = مِنْ لَّدُنَّا ۔ ہماری طرف سے۔ لَدُنْ ظرف زمان وظرف مکان ہر دو مستعمل ہے مثلاً اَقَمْتُ عِنْدَهٗ مِنْ لَّدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰی غُرُوْبِهَا ۔ میں اس کے پاس

مقیم رہا ابتداء طلوع شمس سے غروب آفتاب تک (ظرف زمان) اور فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا۔(۱۹: ۵) مجھے عطا فرما اپنی جانب سے کوئی جانشین (ظرف مکان)

۱۸: ۶۶ = تُعَلِّمَنِ۔ تو مجھ کو سکھا دے۔ تَعْلِیْمٌ سے جس کے معنی سکھانے کے ہیں۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔

= رُشْدًا۔ تُعَلِّمَنِ کے مفعول ثانی کی صفت ہے ای عِلْمًا ذَا رُشْدٍ۔ رشد وہدایت کا علم رُشْدٌ۔ بمعنی ہدایت۔ بھلائی۔ راستی۔ صلاحیت۔ اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا کہ آپ سکھائیں مجھے رشد و ہدایت کا خصوصی علم جو آپ کو (منجانب اللہ) سکھایا گیا ہے۔

۱۸: ۶۷ = لَنْ تَسْتَطِیْعَ۔ مضارع نفی تاکید بلَنْ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو نہیں کر سکیگا اِسْتِطَاعَةٌ (استفعال) سے۔ طوع۔ مادّہ۔

۱۸: ۶۸ = لَمْ تُحِطْ۔ مضارع نفی حجد بلم۔ تو احاطہ نہیں کریگا۔ تو نہیں گھیرے گا۔ تو قابو میں نہیں کریگا۔ اِحَاطَةٌ مصدر۔

= خُبْرًا تمیز کی وجہ سے منصوب ہے

مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا۔ جو تمہارے احاطۂ واقفیت میں نہیں ہے۔

۱۸: ۶۹ = لَا اَعْصِیْ۔ مضارع نفی واحد متکلم۔ میں نافرمانی نہیں کروں گا۔ میں حکم عدولی نہیں کرونگا مَعْصِیَةٌ سے (باب ضَرَبَ) لَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا۔ اور میں تمہارے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

۱۸: ۷۰ = فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ۔ پس اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اگر تم میرا اتباع کرنا چاہتے ہو یا اگر تو نے میرا اتباع کیا۔ یا میرے ساتھ رہے۔

اِتَّبَعْتَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔

= اُحْدِثَ۔ اَلْحُدُوْثُ (باب نصر) کے معنی ہیں کسی ایسی چیز کا وجود میں آنا جو پہلے نہ ہو۔ اَلْحَدَثُ۔ نئی چیز۔ نیا کام۔ نئی بات۔ ہر وہ قول و فعل جو نیا ظہور پذیر ہوا ہو۔ اسے مُحْدَثٌ کہتے ہیں۔ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۔ جب تک کہ میں خود ہی پہل کر کے تجھ سے بات نہ کروں۔

ہر وہ بات جو انسان تک سماع یا وحی کے ذریعہ پہنچے۔ اسے حدیث کہتے ہیں عام اس سے کہ وہ وحی خواب میں ہو یا حالتِ بیداری میں ہو۔

حَدَّثَ عَنْ فُلَانٍ۔ کسی سے کچھ بیان کرنا۔ روایت کرنا۔ حَدَّثَ۔ خبر دینا۔ بیان کرنا۔

اُحْدِثَ فعل منصوب بوجہ عمل اَنْ مقدرہ کے ہے۔

= فَانْطَلَقَا - پس وہ چل پڑے دونوں۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب طَلْقٌ سے باب انفعال سے اِنْطِلَاقٌ - جس کے معنی ہیں چل پڑنا۔ الطَّلَاقُ کے معنی ہیں کسی بندھن سے آزاد کرنا۔ محاورہ ہے اَطْلَقْتُ الْبَعِيْرَ مِنْ عِقَالِهٖ وَطَلَّقْتُهٗ - میں نے اونٹ کا پائے بند کھول دیا۔ اسی سے محاورہ ہے طَلَّقْتُ الْمَرْاَۃَ - یعنی میں نے اپنی عورت کو نکاح کے بندھن سے آزاد کردیا۔

= خَرَقَهَا - اس نے اس کو پھاڑ ڈالا۔ اس نے اس کو قطع کردیا۔ خَرَقَ ماضی واحد مذکر غائب (باب ضَرَبَ) هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (کشتی کے لئے ہے)

خَرْقٌ۔ خَلْقٌ کی ضد ہے۔ خَلْقٌ کے معنی ہیں اندازہ کے مطابق خوش اسلوبی سے کسی چیز کو بنانا اور خرق کے معنی ہیں کسی چیز کو بے قاعدگی سے پھاڑ ڈالنا۔ بے سوچے سمجھے کسی کام کو کرنے یا بے سوچے سمجھے منہ سے بات نکالنے کو بھی خرق کہتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ (۶ : ۱۰۰) اور بے سمجھے (جھوٹ اور بہتان کے طور پر) اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا گھڑی ہیں۔

= اَهْلَهَا - مضاف مضاف الیہ - اس پر سوار لوگ۔

= شَيْئًا اِمْرًا - تکلیف دہ۔ یا خلافِ شرع یا خلافِ عقل چیز۔ اِمْرًا - ای مُنْكَرًا (مجاہد) یعنی امر منکر ومعیوب۔ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا - آپ نے یقیناً بہت بری بات کر ڈالی۔ اِمْرًا - بھاری عجیب۔ عظیم۔ انوکھا۔ قابل انکار۔ علامہ بغوی کا قول ہے کہ عربی لغت میں اِمْرٌ بمعنی دَاهِيَةٌ (خوفناک) ہے۔

۱۸ : ۷۳ = لَا تُؤَاخِذْنِيْ - فعل نہی واحد مذکر حاضر ن وقایہ ہے اور ی ضمیر واحد متکلم۔ تو میری گرفت نہ کر تو مجھے نہ پکڑ۔ میرا مؤاخذہ نہ کر۔

= بِمَا - بَا سببیہ ہے۔ اور مَا مصدریہ ہے۔ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ - میری بھول چوک پر میری گرفت نہ کر۔ قرآن حکیم میں اس کی مثال یہ آیت ہے فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (۳۲ : ۱۴) سو اب مزہ چکھو بسبب اپنے اس دن کے آنے کو بھول جانے کا۔

= لَا تُرْهِقْنِيْ - فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ اَرْهَقَ يُرْهِقُ اِرْهَاقٌ (افعال) اَرْهَقَهٗ ظُلْمًا ظلم میں مبتلا کرنا۔ اَرْهَقَهٗ اِثْمًا - کسی کو گناہ پر اکسانا۔ اَرْهَقَهٗ عُسْرًا - کسی کو تکلیف دینا یا تکلیف دہ کام لینا۔ لَا تُرْهِقْنِيْ فَلَا اَرْهَقَكَ اللّٰهُ تم مجھ پر سختی نہ کرو۔ تم پر اللہ سختی نہ کریگا۔ لَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا - میرے اس معاملہ میں مجھ پر سختی نہ کر۔ ادھاق۔ کسی پر ایسا بوجھ لاد دینا کہ جس کا اٹھانا اس کے لئے ازبس مشکل ہو۔

= عُسْرًا - عُسْرٌ۔ تنگی۔ دشواری۔ مشکل۔ سختی۔ يُسْرٌ (آسانی) کی ضد ہے یہ تُرْهِقْنِيْ

کا مفعول ثانی ہے۔

۱۸ : ۷۴ = زَكِيَّةً۔ گناہوں سے پاک، معصوم زَكَاءٌ بروزن فَعِيْلَةٌ صفت مشبہ کا واحد مؤنث ہے۔

= بِغَيْرِ نَفْسٍ۔ بغیر کسی سبب کے (ابن کثیر) بغیر قصاص کے۔ بغیر کسی گناہ کے۔ بغیر کسی جان کے بدلہ کے۔

= نُكْرًا۔ ایسا مشکل امر جو سمجھ میں نہ آسکے۔ امر عظیم۔ ایسا امر جس سے سب کانوں پر ہاتھ رکھیں نُکر۔ کا درجہ قبح میں اِمْرًا سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ سخت نامرغوب۔

الانکار کے اصل معنیٰ انسان کے دل پر کسی ایسی چیز کے وارد ہونے کے ہیں جسے وہ تصور میں نہ لاسکتا ہو۔ المُنْكَرُ ہر وہ فعل جسے عقل سلیم قبیح خیال کرے یا عقل کو اس کے حسن و قبح میں توقف ہو۔ مگر شریعت نے بھی اس کے قبیح ہونے کا حکم دیا ہو۔

لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا۔ یقیناً آپ نے بڑا بیجا اور نازیبا فعل کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ (۱۶)

الكهف ٭ مَرْيَمْ ٭ طٰه ٭

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

١٨: ٧٥ = لَنْ تَسْتَطِيْعَ - تو ہرگز نہیں کر سکے گا۔ ملاحظہ ہو آیت ٦٧ سورۃ ہذا۔
١٨: ٧٦ = لَا تُصٰحِبْنِیْ - تو مجھے اپنی صحبت میں نہ رکھنا۔ تو مجھے ساتھ نہ رکھنا۔ مُصَاحَبَۃٌ۔ (مُفَاعَلَۃٌ) سے فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم
= قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا بے شک آپ میری طرف سے حد عذر کو پہنچ چکے۔ یعنی میرا کوئی عذر نہیں ہو گا۔
١٨: ٧٧ = اِسْتَطْعَمَا - ماضی تثنیہ مذکر غائب استِطْعَامٌ (اِسْتِفْعَالٌ) ان دونوں نے کھانا مانگا
= اَبَوْا - انہوں نے سختی سے انکار کیا۔ باب ضرب و فتح - ابی مادہ اِبَاءٌ مصدر - اَلْاِبَاءُ - کے معنی سختی سے انکار کرنا کے ہیں - یہ لفظ امتناع سے خاص ہے ہر اباء کو امتناع کہہ سکتے ہیں۔ مگر ہر امتناع کو اباء نہیں کہہ سکتے - اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ (٢: ٣٤) اس نے سختی سے انکار کیا۔ اور تکبر کیا۔
= یُضَیِّفُوْھُمَا - ضَیَّفَ یُضَیِّفُ تَضْیِیْفٌ (تَفْعِیْلٌ) مضارع جمع مذکر غائب ھُمَا ضمیر مفعول تثنیہ مذکر غائب (کہ) وہ ان دونوں کو مہمان بنائیں۔ یعنی ان کی مہمانی کریں۔
= (اَنْ) یَّنْقَضَّ - مضارع واحد مذکر غائب - منصوب بوجہ عمل اَنْ - اِنْقِضَاضٌ (انفعال) کہ گر پڑے - یُرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ وہ (جھک کر) گرا چاہتی تھی۔ قضض مادہ
قَضَضْتُہٗ فَانْقَضَّ - میں نے اسے گرایا تو وہ گر پڑا۔
= لَتَّخَذْتَ - لَ جواب شرط کے لئے ہے۔ اِتَّخَذْتَ ماضی واحد مذکر حاضر - اِتِّخَاذٌ (افتعال) سے - بمعنی لینا - پکڑنا۔ قرآن مجید میں ہے قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا (٢: ٨٠) ان سے پوچھو کہ کیا تم نے اللہ سے اقرار لے رکھا ہے۔
لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا - اگر تم چاہتے تو اس کام کا معاوضہ لے لیتے
١٨: ٧٨ = سَاُنَبِّئُکَ - سَ مستقبل قریب کے لئے ہے۔ اُنَبِّئُ مضارع واحد متکلم تَنْبِئَۃٌ مصدر (باب تفعیل) بمعنی بتانا - خبر دینا - کَ ضمیر واحد مذکر حاضر - میں ابھی تجھے بتائے دیتا ہوں -
= تَاْوِیْلِ - ادل سے مشتق ہے اَوَّلَ یُاَوِّلُ تَاْوِیْلٌ (باب تفعیل) جس کے معنی ہیں

کسی چیز کا اصل کی طرف رجوع ہونا۔ جس مقام کی طرف کوئی چیز لوٹ کر آئے تو اسے مَوْئِل کہتے ہیں! ملاحظہ ہو (۱۸ : ۵۸) پس تَاوِیْلٌ کسی چیز کو اس کی غایت کی طرف لوٹانا ہے جو اس سے بلحاظ علم یا عمل کے مقصود ہوتی ہے۔ غایت مقصود۔ حقیقت۔ تاویل۔ تفسیر۔

۱۸ : ۷۹ = یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ۔ جو دریا میں کام کرتے تھے۔ یعنی جو دریا میں ملاحی کا کام کرتے تھے

= اَعِیْبَهَا۔ مضارع منصوب واحد متکلم۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ نصب بوجہ عمل اَنْ ہے۔ (کہ) میں اسے عیب دار کردوں۔

= وَرَاءَهُمْ۔ وَرٰی یَرٰی سے وَرَاءٌ مصدر ہے۔ جس کے معنی حد فاصل۔ آڑ۔ کسی چیز کا آگے ہونا یا پیچھے ہونا۔ علاوہ۔ سوا۔ ہونا کے ہیں۔

آگے کے معنی میں وَکَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ (آیت ھذا) اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا پیچھے کے معنی میں۔ اِرْجِعُوْا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا (۵۷ : ۱۳) پیچھے کو لوٹ جاؤ اور وہاں نور تلاش کرو۔

آڑ کے معنی میں۔ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ۔ (۵۹ : ۱۴) یا دیواروں کی اوٹ میں۔

علاوہ وسوا کے معنی میں۔ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (۲۳ : ۷) اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ خدا کی (مقرر کردہ) حد سے نکل جانے والے ہیں۔

= غَصْبًا۔ مصدر ہے۔ حالتِ نصب۔ غَصَبَ یَغْصِبُ (ضَرَبَ) سے۔ زبردستی چھین لینا (بغیر حق کے)

۱۸ : ۸۰ = فَخَشِیْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ خَشْیَةٌ مصدر (باب سمع) ہم ڈرے۔ ہمیں اندیشہ ہوا الخازن میں ہے فَعَلِمْنَا۔ ہمیں معلوم ہوا۔

= اَنْ یُّرْهِقَهُمَا۔ اَرْهَقَ یُرْهِقُ اِرْهَاقٌ (افعال) مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ هُمَا تثنیہ مذکر غائب۔ اِرْهَاقٌ اثر انداز ہونا۔ اکسانا۔ مبتلا کرنا۔ مجبور کرنا۔ زبردستی چھا جانا۔ دشواری میں ڈالنا۔

اَرْهَقَهٗ ظُلْمًا ظلم میں مبتلا کرنا۔ اَرْهَقَهٗ اِثْمًا۔ کسی کو گناہ پر اکسانا۔ رَهِقَ وارْهَقَ (مجرد ومزید فیہ) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ (۱۰ : ۲۷) اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اور سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا۔ (۷۴ : ۱۷) ہم عنقریب اس کو عذاب سخت میں مبتلا کریں گے۔ اور وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا (۱۸ : ۷۳) اور میرے (اس) معاملہ میں مجھ کو دشواری میں نہ ڈالئے۔ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا کہ وہ ان دونوں (ماں باپ) کو (سرکشی اور کفر پر) مجبور کردیگا

تقدیر کلام یوں ہوگی: فخشینا ان یرھقھما طغیانًا وّ کفرًا الوٰ بقی حیًّا

۱۸: ۸۱ = یُبْدِلَهُمَا۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب اِبْدَالٌ مصدر۔ هُمَا ضمیر مفعول تثنیہ مذکر۔ کہ وہ ان دونوں کو بدلہ میں دیدے۔ هُمَا ضمیر مفعول اوّل ہے اس کے بعد ولدًا (محذوف) مفعول ثانی ہے۔ ای اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا وَلَدًا خَیْرًا مِّنْهُ کہ ان کا پروردگار ان کو بیٹا جو اس (پہلے جس کو قتل کیا گیا تھا) سے بہتر ہو۔

= زَكٰوةً۔ گناہوں اور اخلاق رذیلہ سے پاکیزگی۔

= رُحْمًا۔ مصدر ہے۔ رَحِمَ یَرْحَمُ رَحْمَةٌ وَمَرْحَمَةٌ وَرُحْمًا رُحْمًا مہربان ہونا۔ شفقت کرنا۔

ہردو زَكٰوةً وَرُحْمًا منصوب بوجہ تمیز کے ہیں (جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور شفقت میں اس سے بڑھ کر ہو۔

= اَقْرَبُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ قریب۔

۱۸: ۸۲ = اَشُدَّهُمَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْاَشُدُّ وَالْاَشَدُّ۔ سنِ بلوغ۔ جوانی کی عُمر پورا زور۔ بَلَغَ فُلَانٌ اَشُدَّهٗ وہ سنِ بلوغ کو پہنچا۔ وہ جوانی کی عمر تک پہنچا۔ شدد مادّہ اَشُدَّهُمَا۔ اپنے سن بلوغ کو۔

= یَسْتَخْرِجَا۔ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) تثنیہ مذکر غائب۔ اصل میں یَسْتَخْرِجَانِ تھا۔ اَنْ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ استخراج (استفعال) مصدر، وہ دونوں نکال لیں

= رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ۔ تیرے پروردگار کی مہربانی۔ رَحْمَةً۔ اَرَادَ کا مفعول لہٗ ہے کہ ان پر رحمت کرنے کے لئے پروردگار نے چاہا کہ اَنْ یَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَیَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا۔ یا یہ مصدر منصوب ہے اس صورت میں اَرَادَ بمعنی رَحِمَهُمَا ہے۔

= عَنْ اَمْرِیْ۔ اپنی مرضی سے۔ اپنی رائے سے۔

= ذٰلِكَ۔ یعنی جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔

= لَمْ تَسْطِعْ۔ مضارع نفی حجد بلم۔ واحد مذکر حاضر۔ بمعنی ماضی منفی تو (صبر) نہ کر سکا۔ اس کا ماضی اِسْطَاعَ سے ہے۔ اِسْطَاعَ اصل اِسْتَطَاعَ (رباب) استفعال) ہی ہے تا کو تخفیفًا حذف کر دیا گیا ہے۔ دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (۱۸: ۹۷) پھر ان کو یہ قدرت نہ رہی کہ وہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگا سکیں۔

تَسْطِعْ اصل میں تَسْتَطِیْعُ تھا۔ لَمْ کے آنے سے لام کلمہ مجزوم ہوا اور اجتماع ساکنین سے تی حرفِ علت گر گیا۔

فَائدَہ ؛

آیۃ ۷۹ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَھَا (اَرَدْتُّ صیغہ واحد متکلم) آیہ ۸۱ میں فَاَرَدْنَا اَنْ یُّبْدِلَھُمَا ..... رُحْمًا (صیغہ جمع متکلم) اور آیۃ ۸۲ میں فَاَرَادَ رَبُّکَ ..... رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ (صیغہ واحد مذکر غائب استعمال ہوا ہے۔ مفسرین اس کی توضیح یوں فرمائی ہے:

اگرچہ خیر و شر، نفع و ضرر ہر چیز کا خالق حقیقی اللہ ہے لیکن اہل ادب و عرفان کا طریقہ ہے کہ جب خیر اور نفع کا ذکر کرتے ہیں تو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہیں اور جب شر اور ضرر کے ذکر کا موقع آتا ہے تو اس کی نسبت اپنی طرف کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ہ (۲۶: ۸۰) جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء بخشتا ہے۔ یہاں کشتی توڑنے کی وجہ بتائی تو اس کی نسبت اپنی طرف کی کیونکہ کشتی توڑنا مذموم ہے اور جب دیوار درست کرنے کی وجہ بتائی تو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی کیونکہ وہ خیر محض ہے۔ قتل غلام کے دو پہلو تھے۔ ایک خیر۔ اس لئے کہ اس کے والدین کو نافرمان بیٹے کے عوض میں نیک اولاد دی جا رہی ہے۔ اور دوم شر۔ اس لئے کہ بظاہر ایک معصوم بچے کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے تاکہ خیر کے پہلو کی نسبت ذات خداوندی کی طرف ہو جائے اور شر کا پہلو اپنی طرف منسوب کر دیا۔ علامہ بدر الدین زرکشی نے اسی توجیہ کو پسند فرمایا ہے!
(ضیاء القرآن)

۱۸: ۸۳ = ذِی الْقَرْنَیْنِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ترکیب اضافی بحالتِ جرّ۔ دو سینگوں والا۔ قَرْنَیْنِ۔ جمع۔ قَرْنٌ واحد۔ دو کنارے۔ دو سینگ۔ ایک نیک عادل با اقتدار بادشاہ کا نام جس کی شخصیت کے تعین میں اختلاف ہے۔

= سَاَتْلُوْا۔ سَ حرف۔ مضارع کو مستقبل قریب کے معنی میں مخصوص کر دیتا ہے۔
اَتْلُوْا۔ مضارع واحد متکلم۔ تِلَاوَۃٌ مصدر۔ میں عنقریب پڑھ کر سناؤں گا۔ میں عنقریب بیان کروں گا۔ تَلْوٌ مادّہ

۱۸: ۸۴ = مَکَّنَّا۔ ماضی جمع متکلم تَمْکِیْنٌ (تفعیل) مصدر ہم نے تمکین بخشی۔ ہم نے جما دیا، ہم نے با اقتدار بنا دیا۔ مَکِنَۃٌ۔ آشیانہ۔ ٹکنے کی جگہ۔ اِمْکَانٌ (اِفْعَالٌ) با اقتدار ہونا، قابو پانا۔ کسی جگہ پر قدرت حاصل کرنا۔ مَکِیْنٌ۔ جم کر رہنے والا۔

= سَبَبًا۔ سامان۔ ذریعہ۔ رسّی جس سے درخت پر اوپر چڑھا اور نیچے اترا جاتا ہے پھر اس مناسبت سے ہر اس شی کو سَبَبٌ کہا جاتا ہے جو دوسری شے تک رسائی کا ذریعہ بنتی ہو خواہ وہ علم ہو قدرت ہو۔ آلات ہوں۔

سَبَبًا۔ یعنی ایسے ذرائع از قسم علم و قدرت و آلات کہ جن سے وہ کام لے کر ہر چیز تک رسائی حاصل کر سکتا تھا۔ اس کی جمع اَسْبَابٌ ہے جس سے مراد کسی چیز کو حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔

راہ کو بھی سَبَبٌ کہہ سکتے ہیں کہ جس پر چل کر منزلِ مقصود تک پہنچا جاتا ہے۔

۱۸: ۸۵ = فَاَتْبَعَ سَبَبًا۔ وہ ایک راستہ پر ہو لیا۔ وہ ایک راہ پر روانہ ہوا۔

۱۸: ۸۶ = حَمِئَةٍ۔ حَمَأٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے حَمَأٌ۔ دلدل۔ کیچڑ۔ گارا۔

حَمِئَةٍ۔ کیچڑ والا۔ دلدل والا۔ حَمِیٌّ مادہ۔

= مَغْرِبَ الشَّمْسِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ غروب آفتاب کی جگہ۔ یہاں تصویری زبان استعمال کی گئی ہے۔ مغرب الشمس سے مراد کوئی ایک جگہ نہیں۔ جہاں سورج فی الواقع اس جگہ میں غروب ہو جاتا ہے۔ غروب آفتاب کا منظر دیکھیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دور افق میں سورج زمین میں چھپ گیا ہے حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں ہے۔

یہاں بھی جب ذوالقرنین ایک جھیل یا سمندر کے کنارے پہنچا تو سورج یوں معلوم ہوتا تھا کہ دور سمندر میں ڈوب رہا ہے۔

= اِمَّا۔ یا۔ خواہ۔ اگر۔ اِمَّا کئی معنوں کے لئے آتا ہے۔ مثلاً۔

۱۔ ابہام۔ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ (۹: ۱۰۶) اور کچھ اور لوگ ہیں کہ خدا کے حکم کے انتظار میں ہیں ان کا معاملہ ملتوی ہے خواہ وہ ان کو سزا دے خواہ وہ ان کی توبہ قبول کرلے۔ یا جَاءَ اِمَّا زَیْدًا وَ اِمَّا عَمْرًوا۔ زید آیا ہے کہ عمر۔

۲۔ تفصیل۔ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (۷۶: ۳) ہم نے اس (انسان) کو راستہ دکھلایا۔ اس کے بعد وہ شکر گذار بندہ بنے یا ناشکرا بن کر جئے۔

۳۔ تخییر (اختیار دینا) جیسے اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا۔ (آیت ہذا) خواہ ان کو سزا دو۔ خواہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یا اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى۔ (۲۰: ۶۵) تو کیا پہلے آپ (اپنا عصا) پھینکیں گے یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے بنیں۔

۱۸: ۸۷ = اَمَّا۔ حرفِ شرط استعمال ہوا ہے (اس کے حرف شرط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ

اس کے بعد حرف فاء کا آنا لازم ہے، پس۔ سو۔ لیکن۔ مگر۔ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ
سو جو ظلم کرے گا تو ہم اسے ضرور سزا دیں گے۔
یہ تفصیل اور تاکید کے لئے بھی آتا ہے۔ مثلاً اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ (١٨:٧٩)
وہ جو کشتی تھی وہ چند غریبوں کی تھی۔
اور تاکید کی مثال اَمَّا زَيۡدٌ فَذَاهِبٌ۔ لیکن زید وہ تو ضرور جانیوالا ہے۔
= عَذَابًا نُّكۡرًا۔ شدید عذاب، سخت عذاب۔ موصوف صفت۔ عَذَابًا بوجہ نُعَذِّبُ کے مصدر ہونے کے منصوب ہے۔
١٨:٨٨ = يُسۡرًا۔ آسانی، سہولت۔ سَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا۔ ہم اسے ایسے احکام کا حکم دیں گے جن کا بجالانا آسان ہوگا۔
١٨:٨٩ = اَتۡبَعَ۔ اِتۡبَاعٌ (افعال) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پیچھے لگ گیا پیچھے چل پڑا
اَتۡبَعَ سَبَبًا۔ وہ ایک (اور) راہ پر چل نکلا۔ یا چل پڑا۔
١٨:٩٠ = مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ۔ مَطۡلِع ظرف مکان مضاف شمس مضاف الیہ۔ طلوع ہونے کی جگہ۔ سمتِ مشرق میں انتہائی آبادی پر۔ (کوئی پہاڑ وغیرہ)
= مِنۡ دُوۡنِهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب شمس کے لئے ہے۔
= سِتۡرًا۔ حجاب، پردہ۔ سُتُوۡرٌ وَاَسۡتَارٌ جمع۔ (سورج کی گرمی سے بچنے کی) آڑ۔
سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے لباس اور مکان ہر دو کی ضرورت ہے۔ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا۔ یعنی سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے نہ ان کے پاس لباس تھا نہ مکان۔
١٨:٩١ = كَذٰلِكَ۔ خبر۔ اس کا مبتدا محذوف۔ ای امرُ ذی القرنین كَذٰلِكَ۔ یوں ہے ذی القرنین کا حال۔ ذٰلِكَ کا اشارہ ذوالقرنین کا وہ ذکر جو اوپر مذکور ہوا ہے
= قَدۡ اَحَطۡنَا۔ تحقیق ہم احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ بِمَا لَدَيۡهِ جو اس کے پاس تھا۔
خُبۡرًا۔ ای عِلۡمًا۔ یعنی جو کچھ اس کے پاس تھا اس کی ہمیں پوری خبر تھی۔ یعنی جو ساز و سامان آلات و اسباب۔
قَدۡ ماضی پر آئے تو تحقیق کے معنی دیتا ہے۔
١٨:٩٣ = السَّدَّيۡنِ۔ دو پہاڑ۔ دو آڑ۔ سدّ کا تثنیہ ہے۔
= لَا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ وہ کوئی بات آسانی سے نہیں سمجھ سکتے تھے۔ كَادَ يَكَادُ۔ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

١٨: ٩٤ == خَرْجًا ۔ خراج، محصول ۔ باج ۔ مال ۔ اَخْرَاجٌ جمع ۔
هَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا ۔ کیا ہم تمہارے لئے کچھ مال اکٹھا کردیں ۔
== عَلٰٓى اَنْ ۔ یہاں بشرطیکہ کے معنی میں آیا ہے ۔ یا تاکہ ۔ عربی میں کہتے ہیں اُحَدِّثُكَ عَلٰى اَنْ تَسْتُرَهٗ ۔ میں تم کو بتاتا ہوں بشرطیکہ ۔ تم اسے راز میں رکھو ۔
١٨: ٩٥ == مَكَّنِّيْ ۔ اصل میں مَكَّنَنِيْ تھا مَكَّنَ واحد مذکر غائب ماضی ۔ تَمْكِيْنٌ تَفْعِيْلٌ مصدر، نون وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم ۔ اس نے مجھے جگہ دی ۔ اس نے مجھے بااقتدار بنایا ۔ اس نے مجھے اختیار دیا ۔ اس نے مجھے (جس سلطنت، مال و دولت و دیگر اسباب پر) قدرت دی ہے ۔
مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ ۔ وہ دولت واقتدار و مال واسباب جس پر میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے
== اَعِيْنُوْنِيْ ۔ اِعَانَةٌ مصدر سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔
== بِقُوَّةٍ ۔ جسمانی مشقت ۔ محنت ۔
== اَجْعَلْ مضارع مجزوم واحد متکلم ۔ مجزوم بوجہ جواب امر کے ہے ۔
== رَدْمًا ۔ موٹی دیوار ۔ سدِّ محکم ۔ رَدَمَ يَرْدِمُ (ضرب) کا مصدر ہے جس کا معنی رخنہ کو پتھروں سے بند کردینا ہے ۔ یہاں مصدر بمعنی اسم مفعول ہے ۔
١٨: ٩٦ == اٰتُوْنِيْ ۔ تم میرے پاس لاؤ ۔ اٰتُوْا ۔ امر جمع مذکر حاضر ۔ ن ۔ وقایہ یٔ ضمیر واحد متکلم اِتْيَانٌ مصدر ۔
== زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۔ لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے ۔ بڑی بڑی چادریں ۔ زُبْرَةٌ کی جمع ہے جیسے غُرْفَةٌ کی جمع غُرَفٌ ہے ۔ بمعنی لوہے کی بڑی سِل ۔
== سَاوٰى ۔ ماضی واحد مذکر غائب مُسَاوَاةٌ مصدر ۔ اس نے برابر کردیا ۔ وہ برابر ہوگیا
== الصَّدَفَيْنِ ۔ صَدَفٌ سے تثنیہ ۔ صَدَفٌ کے معنی کنارِ کوہ کے ہیں جہاں جاکر پہاڑ کا اوپر کا سرا تمام ہوتا ہے ۔ الصَّدَفَيْنِ پہاڑ کے دونوں کنارے ۔ صدف کے معنی سیپ اور اونٹ کی ٹانگوں کی کجی کے بھی ہیں ۔
اعراض برتنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا (٦: ١٥٧) تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرے اور ان سے منہ پھیرلے ۔
== اُنْفُخُوْا ۔ امر جمع مذکر حاضر نَفْخٌ (باب نصر) سے مصدر تم پھونک مارو ۔ تم دھونکو

(یعنی جب اس نے دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان والے خلاء کو پاٹ دیا۔ لوہے کی چادروں سے تو کہا کہ اب آگ دھکاؤ)

= جَعَلَهٗ نَارًا۔ اس نے اس کو آگ کی طرح سرخ کر دیا۔ یعنی درمیانی آہنی دیوار کو آگ کی طرح سرخ کر دیا۔ لفظی معنی ہیں اس نے اس کو آگ بنا دیا۔

= اُفْرِغْ۔ مضارع واحد متکلم مجزوم بوجہ جواب امر۔ اَلْفَرَاغُ کے معنی خالی ہونا۔ فَارِغٌ خالی جیساکہ قرآن مجید میں ہے وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا (۲۸: ۱۰) اور موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا۔ (گویا خوف کی وجہ سے عقل سے خالی ہو چکا تھا۔ عربی میں کہتے ہیں اَفْرَغْتُ الدَّلْوَ۔ میں نے ڈول سے پانی بہا کر اُسے خالی کر دیا۔ اور جگہ ہے اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا (۲: ۲۵۰) اور خطرات و خدشات سے خالی کر کے) ہم پر صبر کے دہانے کھول دے۔

اُفْرِغْ۔ کہ میں ڈال دوں۔ میں بہا دوں۔ عَلَيْهِ میں ضمیر واحد مذکر غائب لوہے کی دیوار کے لئے ہے۔ کہ میں انڈیل دوں اس (دیوار) پر

= قِطْرًا۔ پگھلا ہوا تانبہ۔ تقدیر کلام یوں ہے اٰتُوْنِیْ قِطْرًا اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا۔ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ میں اس کو اس (لوہے کی دیوار) پر انڈیل دوں

۱۸: ۹۷ = اِسْطَاعُوْا۔ اصل میں اِسْتَطَاعُوْا تھا۔ ت اور ط قریب المخرج جمع ہوئے ت حذف ہو گئی (نیز دیکھو ۱۸: ۸۲) ماضی جمع مذکر غائب وہ نہ کر سکیں۔ ان میں استطاعت نہ ہوئی

= يَظْهَرُوْهُ۔ کہ اس پر غالب آسکیں۔ مطلب یہ کہ اس پر چڑھ سکیں۔

فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۔ سو وہ اس پر نہ چڑھ سکیں گے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکیں گے۔

۱۸: ۹۸ = هٰذَا۔ سد کی طرف اشارہ ہے۔ وہ دیوار جو اس نے آڑ کے لئے بنائی تھی۔

= دَكَّآءَ۔ واحد دَكَّاوَاتٌ جمع۔ نرم پہاڑ۔ مٹی کا پشتہ۔ ہموار شدہ سطح۔

دَكَّ يَدُكُّ (نصر) کوٹنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔ ہموار کرنا۔ مدکوک۔ کوٹ کوٹ کر ریزہ کیا ہوا۔ وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۸۹: ۲۱) جب زمین توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیجائے گی۔

= فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ۔ ای فاذا جاء وقت وعد ربی۔ وقت وعدہ سے مراد یوم قیامت بھی ہو سکتا ہے۔ اور یاجوج ماجوج کا یوم خروج بھی۔ سیاق قرآن کے مطابق دونوں صورتیں مراد ہو سکتی ہیں۔

۱۸:۹۹ = تَرَكْنَا۔ ماضی جمع متکلم بمعنی مستقبل ہم چھوڑیں گے۔ یہاں جَعَلْنَا کے مرادف استعمال ہوا ہے۔ یعنی کردیں گے۔

= يَمُوْجُ۔ مضارع واحد مذکر غائب مَوْجٌ مصدر (باب نصر) لہریں مارتے ہوں گے

۱۔ اگر وعد ربی سے مراد یوم قیامت ہے تو یہاں بَعْضَهُمْ کی ضمیر الناس کے لئے ہے کہ خلقت جن وانس اس روز کی ہولناکی اور شدت اضطراب سے طوفانی سمندر کی لہروں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکراکر گڈمڈ ہو رہے ہوں گے۔

۲۔ اگر وَعْدُ رَبِّیْ سے مراد سَدِّ ذُوالقرنین کا انہدام ہے اور یاجوج ماجوج کے خروج کا دن ہے تو ضمیر اگر (ا) النّاس کے لئے ہے تو مطلب یہ ہے کہ یاجوج ماجوج باہر نکل پڑیں گے تو لوگ خوف وہراس سے متلاطم سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے سے گڈمڈ ہو رہے ہونگے (ب) اگر ضمیر یاجوج ماجوج کے لئے ہے جیساکہ ابوحیان کا قول ہے تو مطلب یہ ہے کہ سد کے انہدام پر یاجوج ماجوج اس ازدحام کی صورت میں باہر نکلیں گے کہ کثرت وسرعت میں ایکدوسر سے گڈمڈ ہو رہے ہوں گے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ ۔ اور اس روز ہم ان کو ایسا کردیں گے کہ سمندر کی تند موجوں کی طرح ایک دوسرے سے الجھ رہے ہوں گے۔

= وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۔ اور صور پھونکا جائیگا پھر ہم سب کو جمع کرلیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدم دیوار کا وقوع قرب قیامت میں ہوگا۔

۱۸:۱۰۰ = عَرَضْنَا عَرْضًا۔ عَرَضْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ عَرْضًا۔ مصدر تاکید کے لئے لائی گئی ہے۔ ہم بالکل سامنے پیش کردیں گے۔

۱۸:۱۰۱ = غِطَاءٍ ۔ ڈھکنا۔ سرپوش۔ جو طباق کی قسم میں سے ہو۔ کپڑے وغیرہ کا نہ ہو۔ مراد غفلت۔ موٹا پردہ۔ لباس وغیرہ قسم کی چیز کو غِطَاءٌ کہتے ہیں۔ بطور استعارہ غِطَاءٌ (پردہ) کا لفظ جہالت وغیرہ پر بولا جاتا ہے قرآن مجید میں اور جگہ ہے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (۵۰:۲۲) ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھادیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِيْ ۔ جن کی آنکھوں پر پردے پڑے تھے میری یاد سے

۱۸:۱۰۲ = نُزُلًا ۔ اسم۔ نزل سے مادہ۔ نَزَلَ يَنْزِلُ (ضرب) نُزُوْلٌ مصدر۔ اس کے معنی بلند جگہ سے نیچے اترنے کے ہیں۔ اَلنُّزُلُ وہ کھانا جو آنے والے مہمان کے لئے تیار کیا جائے طعام مہمانی۔ طعامِ ضیافت۔

یہاں جہنم کو کافروں کے لئے مہمانی طنزاً کہا گیا ہے اور جگہ قرآن میں ہے فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا (٣٢:١٩) ان کے لئے باغ ہیں بطور مہمانی کے۔

١٨:١٠٣ = اَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا۔ اَخْسَرِيْنَ۔ افعل التفضیل کا صیغہ بحالت جر۔ اَخْسَرُ کی جمع خُسْرَانٌ وخَسَارَةٌ مصدر۔ زیادہ نقصان میں رہنے والے۔ زیادہ گھاٹا پانے والے۔

اَعْمَالًا منصوب بوجہ تمیز کے۔ بلحاظ عمل۔

١٨:١٠٤ = اَلَّذِيْنَ اسم موصول برائے اَخْسَرِيْنَ ہے

= يُحْسِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِحْسَانٌ مصدر (افعال) وہ اچھا (کام، عمل) کرتے ہیں

= صُنْعًا۔ صَنَعَ يَصْنَعُ کا مصدر ہے بمعنی کاریگری۔ اچھا کام کرنا۔ بنانا۔ صُنْعٌ کے معنی کام کو عمدگی سے کرنا۔ اس لئے ہر صنع فعل ہو سکتا ہے لیکن ہر فعل صنع نہیں ہو سکتا۔ اسی سے ہے صَانِعٌ کاریگر۔ مَصْنُوْعٌ بنائی ہوئی چیز۔

١٨:١٠٥ = حَبِطَتْ وہ اکارت ہو گئے، وہ ضائع ہو گئے۔ وہ مٹ گئے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔

= لَا نُقِيْمُ۔ مضارع منفی جمع متکلم اِقَامَةٌ (افعال) مصدر۔ ہم قائم نہیں کریں گے۔

الاقامة (افعال) فِى الْمَكَانِ کے معنی کسی جگہ پر ٹھہرنے اور قیام کرنے کے ہیں اور اِقَامَةُ الشَّیْءِ (کسی چیز کی اقامت) کے معنی اس کا پورا پورا حق ادا کرنے کے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ (٥:٦٨) کہو کہ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل کو قائم نہیں رکھو گے تم کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے یعنی جب تک علم و عمل سے ان کے پورے حقوق ادا نہ کرو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں جہاں کہیں بھی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے یا نمازیوں کی تعریف کی گئی ہے وہاں اِقَامَةٌ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ جس میں اس بات پر تنبیہ کرنا ہے کہ نماز سے مقصود محض اس کی ظاہری ہیئت کا ادا کرنا نہیں ہے بلکہ اسے جملہ شرائط کے ساتھ ادا کرنا مراد ہے

یہاں لَا نُقِيْمُ ...... وَزْنًا کے معنی ہیں کہ ہم اسے کوئی وزن نہیں دیں گے۔ ہمارے ہاں اس کی کوئی قدر و وقعت نہ ہوگی۔

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے یاتی ناس باعمال یوم القیامۃ ھی عندھم فی العظم کجبال تھامۃ فاذا وزنوھا لم تزن شیئاً۔ لوگ قیامت کے دن اپنے ایسے اعمال پیش کریں گے جو ان کے نزدیک تہامہ پہاڑ جتنے عظیم ہوں گے۔ لیکن جب ان کو فرشتے وزن کریں گے تو ان کا کچھ بھی وزن نہ ہوگا۔

۱۸:۱۰۶ = ذٰلِكَ ۔ یعنی ان کے کفر و معاصی کا انجام ۔ ان کے اعمال کا اکارت جانا۔
= جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ ۔ میں جہنم عطف بیان ہے جَزَاؤُهُمْ کا۔ کیونکہ اپنے متبوع جزار کی وضاحت کرتا ہے ۔
= بِمَا ۔ ب بدلہ ، یا عوض کے لئے آیا ہے اور ما مصدریہ ہے یا بؔ سببیت کا ہے اور مَا مصدریہ ۔ یعنی بوجہ اس بات کے کہ انہوں نے (کفر کیا اور میری آیات ورسل کو مذاق بنالیا)
= هُزُوًا ۔ وہ جس کا مذاق بنایا جائے هَزَءَ یَهْزَأُ (فتح وسمع) کا مصدر ہے ۔ هَزْءٌ هُزْءٌ دهُزُءٌ ۔ سب مصدر ہیں مادّہ هزء ۔ یہاں مصدر بمعنی اسم مفعول آیا ہے اور منصوب ہے
۱۸: ۱۰۷ = جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ اگرچہ فردوس کے معنی بھی جنت کے ہی لئے جاتے ہیں ۔ لیکن یہاں اس کے معنی ایسی وادی جو انگوروں ، پھولوں اور دیگر پھلوں سے بھرپور ہو ۔ فردوس کے باغات ۔
= نُزُلًا ۔ ملاحظہ ہو ۱۸: ۱۰۲ ۔
۱۸: ۱۰۸ = لَا یَبْغُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب ۔ وہ نہیں چاہیں گے ۔ بَغْیٌ مصدر ۔ بَغٰی یَبْغِیْ (ضرب) بَغْیٌ ۔
= حِوَلًا اس کا مادہ حول ہے ۔ حَالَ یَحُوْلُ حَوْلٌ حُؤُوْلٌ (نصر) بمعنی کسی چیز کا متغیر ہونا حَوَّلَ یُحَوِّلُ تَحْوِیْلٌ (تفعیل) ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ۔ تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ تَحَوُّلٌ (تفعّل) پھرنا ۔ یہاں حِوَلٌ بمعنی تَحَوُّلٌ آیا ہے ۔ یعنی پھرنا ۔ لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا وہاں سے وہ مکان بدلنا نہ چاہیں گے ۔ حِوَلًا مصدر ۔ جگہ بدلنی ۔ تبدیلی ۔ پلٹنا ۔
حَوْلٌ بمعنی سال ۔ حال (انسان وغیرہ کی وہ حالت جو نفس ۔ جسم اور مال کے اعتبار سے بدلتی رہے) اسی مادہ سے مشتق ہے ۔
۱۸: ۱۰۹ = مِدَادًا ۔ سیاہی ۔ روشنائی ۔ مَدَّ یَمُدُّ مَدٌّ بازو دل کو پھیلانا ، کسی کی عمر کو دراز کرنا حرف کو لمبا کر کے پڑھنا ۔ دوات کو روشنائی ڈال کر تیز کرنا ۔ اسی سے مُدَّۃٌ ہے ۔
= لَنَفِدَ ۔ لَ تاکید کے لئے ہے نَفِدَ یَنْفَدُ (سمع) نَفَدٌ ۔ نَفَادٌ مصدر ۔ ضرور ختم ہو جائیگا ۔ النَّفَادُ ختم ہو جانا ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَالَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۔ (۳۸: ۵۴) یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ۔
= بِکَلِمٰتِ ۔ کَلِمَاتٌ ۔ جمع ۔ کَلِمَۃٌ واحد ۔ معلومات الٰہیہ ۔ عجائباتِ قدرت وحکمت ، باتیں
= اَنْ تَنْفَدَ ۔ کہ وہ ختم ہو ۔ تمام ہو ۔ نَفَدٌ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۔
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا شعر ہے :۔

دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر ۔ ما ہم چناں دراول وصف تو ماندہ ایم
= بِمِثْلِہٖ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مِدَادًا (روشنائی) کے لئے ہے
= مَدَدًا ۔ بطور امداد کے ۔

١٨ : ١١٠ = یُوْحٰی ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِیْحَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ وحی کی جاتی ہے ۔
= یَرْجُوْا ۔ مضارع واحد مذکر غائب رِجَاءٌ مصدر (باب نصر) وامید رکھتا ہے وہ امید کرتا ہے ۔ رجاءٌ اس ظن کو کہتے ہیں جس میں مستقبل میں مسرت حاصل ہونے کا امکان ہو اگرچہ خوف و وہم کے معنی میں مستعمل ہے ۔

= لِقَآءَ ۔ حاصل مصدر مضاف رَبِّہٖ (مضاف مضاف الیہ) مضاف الیہ ۔ لَقِیَ یَلْقٰی (سمع) لِقَاءٌ لِقَاءَۃٌ ۔ لِقَایَۃٌ مصدر ۔ ملاقات کرنا دیدار پانا ۔ آمنے سامنے آنا اور پالینا ۔ اور کسی چیز کا حس اور بصیرت سے ادراک کر لینے کے متعلق بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْہُ (٣ : ١٤٣) اور تم موت (شہادت) آنے سے پہلے اس کی تمنا کیا کرتے تھے ۔ یا اسی سورۃ میں آیا ہے لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا (١٨ : ٦٢) اس سفر سے ہم کو بہت تھکان ہو گئی ہے ۔
= فَلْیَعْمَلْ ۔ لِیَعْمَلْ ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ پس چاہیئے کہ وہ عمل کرے ۔ مجزوم بوجہ عمل لامِ امر ہے ۔
= لَا یُشْرِكْ ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب ۔ مجزوم بوجہ لام نہی ۔ چاہیئے کہ وہ نہ شریک کرے (اپنے رب کی عبادت میں کسی کو)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۹) سُوْرَۃُ مَرْیَمَ مَکِّیَّۃٌ (۹۸)

۱۹:۱ = کٓھٰیٰعٓصٓ حروف مقطعات ہیں۔ جن کے معنی خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔

۱۹:۲ = ذِکْرُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا۔ اس میں ھٰذَا محذوف مبتدا ہے اور ذِکْرُ رَحْمَۃِ .... زَکَرِیَّا۔ اس کی خبر ہے۔

عَبْدَہٗ مفعول ہے رَحْمَۃِ کا اور زکریا بدل ہے عَبْدَہٗ کا

ترجمہ یوں ہوا۔ یہ ذکر ہے تیرے رب کی رحمت کا جو اس نے اپنے بندے زکریا پر فرمائی۔

۱۹:۳ = نَادٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ نَادٰی یُنَادِیْ مُنَادَاۃٌ (مفاعلۃ) و نِدَاءٌ۔ اس نے پکارا۔ اس نے دعا مانگی۔ نِدَاءٌ پکار۔ دعا۔ آواز ندی مادہ۔

= خَفِیًّا۔ پوشیدہ۔ چھپی ہوئی۔ خَفَاءٌ (مصدر) سے جس کے معنی خفیہ اور پوشیدہ ہونے اور چھپنے کے ہیں۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ چپکے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مثلاً اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً۔ (۷:۵۵) اپنے پروردگار سے عاجزی اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔

۱۹:۴ = رَبِّ۔ اصل میں یا رَبِّیْ تھا۔ حرف نداء (یا) اور مضاف الیہ (ی ضمیر واحد متکلم) کو اختصار کے لئے حذف کیا گیا۔

= وَھَنَ۔ وَھَنَ یَھِنُ (ضرب) وَھْنٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (میری ہڈی) کمزور ہو گئی ہے۔

= عَظْمُ۔ ہڈی۔ عِظَامٌ ہڈیاں۔ بروزن سَھْمٌ، سِھَامٌ۔ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ میری ہڈی کمزور پڑ گئی ہے۔

= اِشْتَعَلَ۔ باب افتعال سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِشْتِعَالٌ کے معنی شعلہ بھڑکنے کے ہیں۔ اِشْتَعَلَ۔ اس نے آگ پکڑی۔ شعلہ نکلا۔ مجازاً رنگت کے لحاظ سے بڑھاپے کے بالوں

کی سفیدی کو آگ سے تشبیہ دے کر اشتعال کا لفظ استعمال کیا ہے۔
= شَیۡبًا۔ بڑھاپا۔ بالوں کی سفیدی۔ سر کے سفید ہونے کو شیب کہتے ہیں۔ شَابَ یَشِیۡبُ (ضرب) کا مصدر ہے۔ اِشۡتَعَلَ الرَّأۡسُ شَیۡبًا۔ میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو گیا ہے۔
= شَقِیًّا۔ محروم۔ بدبخت۔ شَقَاوَۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے اَشۡقِیَآء جمع
= لَمۡ اَکُنۡ۔ مضارع نفی جحد بلم۔ واحد متکلم۔ اَکُنۡ اصل میں اَکُوۡنُ تھا لَمۡ کی وجہ سے ن ساکن ہو گیا۔ اجتماع ساکنین سے حرف علت و ساقط ہو گیا۔ اَکُنۡ ہو گیا۔ لَمۡ اَکُنۡ میں نہیں ہوا۔ (یعنی میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا)
وَلَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ؕ میرے پروردگار تجھ کو پکار کر میں (کبھی) نامرا نہیں ہوا۔ یعنی میں نے تجھ سے جب ہی دعا مانگی تو نے قبول فرمائی ہے۔
١٩: ٥ = اَلۡمَوَالِیَ۔ مولیٰ کی جمع ہے وہ رشتہ دار جو ذوی الفروض ہوں وارثان کے بچے ہوئے مال کے وارث ہوں۔ چچا کے بیٹے۔ عام وارث۔ عام رشتہ دار۔ جو اپنی اولاد نہ ہونے کے باعث وارث بنیں۔ اِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ۔ میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں کی طرف سے اندیشہ رکھتا ہوں (یعنی مجھے ڈر ہے کہ میری اپنی اولاد نہ ہونے کی صورت میں میرے دوسرے رشتہ دار میرے بعد میرے اس مرکز توحید کی خدمات اور دینی علوم عالی کے فرائض کے بجالانے میں قاصر رہیں گے۔ اور اس طرح میری ساری عمر کی محنت کو نقصان پہنچے گا)
= عَاقِرًا۔ بانجھ۔ عِقَارَۃٌ مصدر۔ یہ کَانَتۡ کی خبر ہے لہذا منصوب ہے۔
= رَضِیًّا۔ رِضیٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بروزن فَعِیۡلٌ بمعنی مَفۡعُوۡلٌ۔ پسندیدہ ای مَرۡضِیًّا عندك قولاً و فعلاً۔ یعنی قولاً و فعلاً تیرے نزدیک پسندیدہ ہو۔
١٩: ٧ = سَمِیًّا۔ ہم نام۔ شَرِیۡکًا لَہٗ فِی الۡاِسۡمِ جو نام میں اس کا شریک ہو۔ آیت کے شروع میں فَاَجَابَ اللّٰہُ دُعَآءَہٗ وَقَالَ مقدر ہے۔
١٩: ٨ = اَنّٰی یَکُوۡنُ۔ کیف او من این یکونُ۔ کیسے اور کہاں سے۔ کیونکر (میرے ہاں بیٹا ہو سکتا ہے)
= عِتِیًّا۔ عَتَا یَعۡتُوۡ کا مصدر ہے۔ جوہری کا بیان ہے کہ یہ اصل میں عُتُوٌّ ہی تھا۔ اس کے ایک ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ تو واؤ بھی یاء سے بدل گیا۔ اور عُتِیًّا ہو گیا۔ پھر ایک کسرہ کے ساتھ دوسرا کسرہ بھی لگا دیا گیا۔ تاکہ اس تبدیلی کی مزید تاکید ہو جائے اس طرح عِتِیًّا ہو گیا۔ عُتُوٌّ کا معنی ہے سرکشی

نافرمانی۔ اطاعت سے اکڑجانا۔ تکبر کرنا۔ حد سے بڑھ جانا۔ حکم عدولی کرنا۔
قرآن مجید میں ہے فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّھِمْ (۵۱:۴۴) تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی۔ دوسری جگہ ہے بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ (۶۷:۲۱) لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں ــــ یہاں عِتِیًّا سے کمال پیری مُراد ہے۔ جب آدمی کے اعضار قابو میں نہیں رہتے اور وہ اپنی مرضی سے ان سے کام نہیں لے سکتا۔ وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا۔ اور میں بڑھاپے کی اس منزل تک پہنچ گیا ہوں جہاں آدمی کے اعضار بھی اس کو جواب دیجاتے ہیں۔
۱۹:۹ = قَالَ کَذٰلِکَ۔ کہا یوں ہی ہوگا۔ یا ایسے ہی ہوگا۔ یعنی باوجود تمہاری پیرانہ سالی کے اور باوجود تمہاری زوجہ کے عاقر ہونے کے تمہیں لڑکے کی بشارت ہے۔
= ھَیِّنٌ۔ آسان ھَوْنٌ (نصر) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
۱۹:۱۰ = اٰیَۃً۔ کوئی ایسی نشانی کہ جس سے معلوم ہو کہ میری التجار منظور ہو گئی ہے تاکہ اس کا شکریہ ادا کروں۔ علامۃ علی تحقق المسئول لاشکرک (نشانی کہ جس سے میں سمجھ جاؤں کہ اب ظہور وعدہ کا وقت آ پہنچا اور میں بالکل مطمئن ہوجاؤں کہ تیرے فرشتہ نے جو بشارت مجھے پہنچائی ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ (ضیار القرآن)
= اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ۔ ای اَنْ لَّا۔ لَا تُکَلِّمَ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ تو کلام نہیں کر سکیگا تو بول نہیں کر سکیگا۔
= سَوِیًّا۔ بھلا چنگا۔ جو مقدار اور کیفیت دونوں حیثیت سے افراط و تفریط سے محفوظ ہو۔ درست۔ تندرست۔ صحیح۔ سالم۔ غیر ناقص۔ رَجُلٌ سَوِیٌّ۔ وہ مرد جو اپنی خلقت میں ہر عیب۔ نقص، افراط و تفریط سے پاک ہو۔ سَوِیًّا حال ہے اور تُکَلِّمُ کا فاعل اس کا ذو الحال ہے۔
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سَوِیًّا کا تعلق ثَلٰثَ لَیَالٍ سے ہے۔ یعنی تین کامل راتیں

فَائِدَہ

آیت نمبر ۴ میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دُعا ہے اور قَالَ سے مراد قَالَ زَکَرِیَّا ہے۔
آیت نمبر ۷ میں یٰزَکَرِیَّا سے لے کر مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا تک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے حضرت زکریا کی دعا کے جواب میں۔ اس سے قبل فاجاب اللہ دعاءہ وقال مقدر ہے۔
آیت نمبر ۹ میں۔ قَالَ کَذٰلِکَ میں قَالَ کی ضمیر فاعل کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے اور یہ کلام بلاواسطہ حضرت زکریا سے نہیں بلکہ بواسطہ فرشتہ بشارت آرندہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے بواسطہ فرشتہ کے ارشاد

فرمایا۔ ایسا ہی ہوگا۔ اور اگلی عبارت قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا۔ بھی ارشاد ربانی کا حصّہ ہی ہے۔ ترجمہ یوں ہوگا۔ ارشاد ہوا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے آسان ہے اور اس سے پیشتر میں نے ہی تو تم کو پیدا کیا تھا درآنحالیکہ تم تو کچھ بھی نہ تھے

اسی طرح آیت نمبر ۱۰ قَالَ اٰيَتُكَ ...... سَوِيًّا۔ میں قَالَ کی ضمیر فاعل اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یہ جواب بھی فرشتہ بشارت کے واسطہ سے حضرت زکریا علیہ السلام کو دیا گیا۔

۱۹: ۱۱ = خَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کی طرف نکل آیا۔

= اَلْمِحْرَابِ۔ اسم مفرد مَحَارِيْبُ جمع۔ کمرہ۔ بالاخانہ۔ کوٹھڑی

= اَوْحٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اَوْحٰى يُوْحِيْ اِيْحَاءٌ۔ (افعال) اس نے وحی بھیجی۔ اس نے حکم دیا۔ اس نے اشارہ سے کہا ان کو

= اَنْ سَبِّحُوْا۔ سَبِّحُوْا۔ فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ کہ تم تسبیح پڑھو۔ تم پاکی بیان کرو۔ تم عبادت کرو

= بُكْرَةً۔ دن کا اول حصّہ۔ صبح۔

= عَشِيًّا۔ شام۔ امام راغبؒ نے اس کے معنی زوال سے لیکر صبح تک کے لکھے ہیں۔

۱۹: ۱۲ = اَلْحُكْمَ۔ حکمت، دانائی۔ فراست، عقل و فہم۔

= صَبِيًّا۔ بچہ۔ لڑکا۔ وہ بچہ جو بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔ صَبَا۔ يَصْبُوْا صَبْوٌ صُبُوٌّ وَصِبَاءٌ۔ مصدر۔ بچپن کی طرف مائل ہونا۔ بچوں کی خصلت والا۔ صَبِيٌّ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع صِبْيَانٌ۔ صِبْيَةٌ ہے۔

۱۹: ۱۳ = حَنَانًا۔ حَنَّ يَحِنُّ (ضَرَبَ) کا مصدر ہے۔ رحمت۔ شفقت۔ مہربانی۔ اس کا عطف اَلْحُكْمَ پر ہے اور تنوین تفخیم (تعظیم و تکریم) کے لئے ہے۔

= زَكٰوةً۔ ستھرائی۔ پاکیزگی۔ اس کا عطف بھی اَلْحُكْمَ پر ہے۔ یعنی ہم نے اس کو دانائی نرم دلی۔ اور پاکیزگی بچپن میں ہی عطا فرمادی۔

= تَقِيًّا۔ پرہیزگار۔ متقی۔ وِقَايَةٌ مصدر وق ی مادّہ۔ وِقَايَةٌ کے معنی ہر اس چیز سے حفاظت کرنا۔ جو ایذا دے یا ضرر پہنچائے۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

۱۹: ۱۴ = بَرًّا۔ اَلْبَرُّ۔ یہ بَحْرٌ کی ضد ہے اور اس کے معنی خشکی کے ہیں۔ پھر معنی کی وسعت کے اعتبار سے اس سے اَلْبِرُّ کا لفظ مشتق کیا گیا۔ جس کے معنی وسیع پیمانے پر نیکی کرنے کے ہیں۔ اس کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (۲۸:۵۲) بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔ اور کبھی بندہ کی طرف جیسے بَرَّ الْعَبْدُ رَبَّهٗ بندے نے

اپنے رب کی خوب اطاعت کی۔

اَلْبِرُّ۔ (نیکی) دو قسم پر ہے۔ اعتقادی اور عملی۔ اور آیت کریمہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ .... الخ (۲: ۱۷۷) نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف کرو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اس کی محبت میں مال صرف کرے ... الخ اس میں دونوں قسم کی نیکی کا بیان ہے۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ۔ کے معنی ہیں ماں باپ کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ اور احسان کرنا۔

بَرًّا ۢ بِوَالِدَيْهِ۔ اپنے والدین کے ساتھ نہایت اچھا سلوک اور احسان کرنے والا۔

بَرًّا صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کا عطف كَانَ کی خبر تَقِيًّا پر ہے۔ اور بدیں وجہ منصوب ہے

= جَبَّارًا عَصِيًّا۔ جَبَّارٌ۔ سرکش۔ زبردست دباؤ والا۔ انسانوں میں جبار وہ شخص ہے جو اپنے نقص کو علو مرتبت کے ادعا سے پورا کرنا چاہے۔ جس کا وہ مستحق نہیں۔ اس معنی میں جبار کا استعمال بطور مذمت ہوتا ہے۔ اور صفت باری تعالیٰ میں جو وصف جبّار مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں قادرِ مطلق ہے۔

جَبَّارٌ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ عَصِيًّا۔ بڑا نافرمان۔ بہت بے حکم

مَعْصِيَةٌ اور عِصْيَانٌ سے بروزن فَعِيْلٌ یا مَفْعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ صاحب البحر المحیط رقمطراز ہیں عَصِيًّا کے معنی ہیں کثیر العصیان عاصی کے ہیں۔ یعنی ایسا نافرمان جو بڑی نافرمانی کرے۔ یہ اصل میں عَصُوْيٌ تھا۔ بروزن فَعُوْلٌ جو مبالغہ کے لئے ہے۔

اور اس کا احتمال بھی ہے کہ بروزن فَعِيْلٌ ہو اور یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے

علامہ قرطبیؒ نے امام کسائی سے نقل کیا ہے کہ عَصِيٌّ اور عَاصٍ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ اس صورت میں یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہوگا۔

جَبَّارًا عَصِيًّا ہر دو بوجہ خبر کے منصوب ہیں۔

۱۹: ۱٦ = وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ۔ یہاں سے خطاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اى اقرأ عليهم يا محمد فى القرآن قصة مريم۔ ان کو پڑھ کر سنائیے قصہ حضرت مریم کا۔ جو اس کتاب میں مذکور ہے۔ الکتاب سے مراد یا قرآن ہے یا سورۃ ہذا۔

= اِنْتَبَذَتْ۔ اِنْتِبَاذٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔

اِعْتَزَلَتْ - یک سو ہوئی - ایک طرف ہوگئی تَخَلَّتْ تخلیہ میں ہوگئی - جدا ہوگئی - نَبَذَ مادہ - اَلنَّبْذُ کے معنی اصل میں کسی چیز کو درخورِ اعتنا نہ سمجھتے ہوئے پھینک دینے کے ہیں - جیسے فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ - (۳ : ۱۸۷) تو انہوں نے (ناقابل التفات سمجھ کر) اسے پس پشت پھینک دیا۔

= مَكَانًا شَرْقِيًّا - منصوب بوجہ اسم ظرف

۱۹ : ۱۷ = فَاتَّخَذَتْ حِجَابًا - پردہ کرلیا۔

= مِنْ دُوْنِهِمْ - ای من دون اھلھا - اہل خانہ کی طرف سے پردہ کرلیا -

= رُوْحَنَا - جبرئیل علیہ السلام -

= فَتَمَثَّلَ - تَمَثَّلَ يَتَمَثَّلُ تَمَثُّلٌ (تفعّل) سے ماضی واحد مذکر غائب کسی دوسری چیز کی صورت پکڑنے کو تمثل کہتے ہیں - اس معنی میں جب تمثل کا استعمال ہوتا ہے تو اس کا تعدیہ لام سے ہوتا ہے - تَمَثَّلَ لَهَا - وہ ظاہر ہوا اس کے سامنے بَشَرًا سَوِيًّا چنگا بھلا تندرست انسان بن کر - نیز ملاحظہ ہو (۱۹ : ۱۰) مذکورہ بالا۔

۱۹ : ۱۹ = لِاَهَبَ - اَهَبَ - مضارع واحد اَهَبَ - مضارع واحد متکلم - منصوب بوجہ لام عاقبت - (یعنی انجام کار ظاہر کرنے کے لئے) وَهَبَ يَهَبُ (فتح) وَهْبٌ جس کے معنی دینے اور بخشنے کے ہیں - لِاَهَبَ لَكِ تاکہ میں دے جاؤں۔

۱۹ : ۲۰ = لَمْ يَمْسَسْنِيْ - مضارع نفی جحد بلم - لَمْ يَمْسَسْ - مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب - ن وقایہ - ی ضمیر واحد متکلم - مجھے چھوا نہیں - مجھے ہاتھ نہیں لگایا - مجھ سے قربت نہیں کی - مَسٌّ مصدر باب فتح -

= لَمْ اَكُ - مضارع نفی جحد بلم - واحد متکلم - اَكُ اصل میں اَكُوْنُ تھا - لَمْ کے عمل سے نون ساکن ہوگیا - اجتماع ساکنین سے واؤ حرف علت گرگیا - اَكُنْ رہ گیا - ن کو اختصارًا ساقط کردیا گیا اَكُ رہ گیا۔

= بَغِيًّا - بدکار - بَغْيٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ - بَغْيٌ میانہ روی سے بڑھنے کی خواہش کرنے کو بَغْيٌ کہتے ہیں۔

۱۹ : ۲۱ = قَالَ - ای قال الجبریل -

= كَذٰلِكِ - یہ یوں ہی ہوگا - یعنی باوجود اس امر کے کہ تجھے کسی بشر نے نہیں چھوا تیرے بچہ ہوگا - نیز ملاحظہ ہو ۱۹ : ۹ -

= لِنَجْعَلَهٗ - لام تعلیل کا ہے - نَجْعَلَ مضارع منصوب جمع متکلم - نصب بوجہ عمل اَنْ مقدرہ

ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ تاکہ ہم بنادیں اس کو (ا) لوگوں کے لئے ایک نشانی بوجہ خارق عادت پیدائش کے اور (۲) ہماری طرف سے سراپا رحمت اسرائیل کی بھٹکی ہوئی قوم کے لئے۔

= وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا بچہ پیدا کرنے کا فیصلہ کردیا ہے اور اب یہ ہوکر رہیگا۔ اس میں تردّد کرنے کی ضرورت نہیں

۱۹:۲۲ = فَحَمَلَتْهُ۔ پس اس نے اس کو اٹھایا۔ اس کو پیٹ میں رکھا۔ حَمَلَتْ حَمْلٌ سے ہے۔ جس کا معنی پیٹ کا بچہ۔ حَمَلٌ (اَحْمَالٌ) جمع ہے۔ ماضی واحد مؤنث غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع پیٹ کا بچہ ہے۔

= اِنْتَبَذَتْ۔ ملاحظہ ہو ۱۹ : ۱۶ - اِنْتَبَذَتْ بِهٖ۔ اس کو لے کر ایک طرف الگ ہوگئی

= قَصِيًّا۔ اَلْقَصِيُّ کے معنی بعید۔ دُور کے ہیں۔ اس کی جمع اَقْصَاءُ ہے۔ مؤنث قَصِيَّةٌ ہے اس کی جمع قَصَايَا ہے قُصُوٌّ مادہ۔ قَصَا يَقْصُوْا (نصر) قَصْوٌ و قُصُوٌّ و قَصَاءٌ مصدر مَكَانًا قَصِيًّا۔ دور جگہ۔

۱۹:۲۳ = فَاَجَاءَ هَا۔ پس وہ لے آیا اس کو۔ اَجَاءَ ماضی واحد مذکر غائب هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ اِجَاءَةٌ سے جس کے معنی لانے اور آنے پر مجبور کرنے کے ہیں۔ ج۔ی۔ء مادہ

= اَلْمَخَاضُ۔ مَخِضَ يَمْخَضُ مِخَاضٌ و مَخَاضٌ۔ حاملہ کا درد زہ میں مبتلا ہونا۔ اَلْمَخَاضُ۔ درد زہ۔

= جِذْعِ۔ تنا۔ ٹہنا۔ شاخ۔ جُذُوْعٌ جمع شاخیں۔

= مِتُّ۔ ماضی واحد متکلم مَوْتٌ مصدر۔ میں مرگئی ہوتی۔ یہ ابواب ضرب، سمع، نصر ہر سہ میں مستعمل ہے۔

مِتُّ۔ یا تو باب ضرب سے ہے ای مَاتَ يَمِيْتُ جیسے جَاءَ يَجِيْئُ یا باب سمع سے ہے مَاتَ يَمَاتُ جیسے خَافَ يَخَافُ۔ موت۔ اجوف واوی ہے۔ اجوف میں جو واوَ اور یَ متحرک ہو اور ماقبل اس کا مفتوح ہو تو وہ واو۔ یَ۔ الف سے بدل جائے گی یعنی خَوِفَ خَافَ ہو جائیگا اور مَوِتَ مَاتَ ہوجائے گا اور مَوِتَ مَاتَ۔ پھر چھٹے صیغے سے لے کر آخر تک۔ عین کلمہ گر کر فَ کلمہ ابواب ضرب و سمع میں مکسور ہوجائے گا۔ یعنی خَوِفْنَ خِفْنَ بن جائے گا۔ اور مَوِتْنَ مِتْنَ ہوجائے گا۔ اور مَوِتْتُ مِتُّ ہو جائے گا۔ اگر اس کا استعمال باب نصر سے ہے تو قرات مُتُّ ہوگی۔ جیسا کہ ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ ابن عامر۔ ابوبکر یعقوب کا قول ہے

= يٰلَيْتَنِيْ - یا حرف ندا ہے لَيْتَ حرف طمع یا تمنا ہے یعنی گذشتہ کوتاہی پر اظہار تاسف کے لئے آتا ہے۔ یہ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ نِیْ اسم۔
يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا - اے کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ط (۲۸:۲۵) کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اور وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا (۷۸:۴۰) اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا۔
= نَسْيًا - اسم۔ بھولی ہوئی۔ ایسی متروک یا حقیر شے جس کو نہ کوئی پہچانے نہ یاد کرے۔
نَسِيَ يَنْسٰى نِسْيَانٌ سے۔
= مَنْسِيًّا - اسم مفعول واحد مذکر۔ بھولی بسری۔ فراموش کردہ۔
كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا - میں نَسْيًا کے معنی ہیں کہ میں اس حقیر چیز کے بمنزلہ ہوتی جس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتا۔ اگرچہ وہ بھولی ہوئی نہ ہو۔ پھر بھولی بسری چیز کے معنی کو ظاہر کرنے کے لئے مَنْسِيًّا کا لفظ لایا گیا۔
۱۹: ۲۴ = نَادٰىهَا - اس (فرشتہ جبریل علیہ السلام) نے اس (حضرت مریم علیہا السلام) کو پکارا
= مِنْ تَحْتِهَا - ای من مکان اسفل مِنْها - یعنی جہاں وہ تھیں اس مقام کی پائیں سے
= اَنْ لَّا تَحْزَنِيْ - فعل نہی واحد مؤنث حاضر۔ کہ تو غم مت کھا۔ حُزْنٌ۔ غم۔ رنج
= سَرِيًّا - ایک چشمہ۔ اس کی جمع اَسْرِيَةٌ اور سَرْيَانٌ ہے بعض نے اس کے معنی جَدْوَلٌ (چھوٹی نہر) کے لئے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اہل لغت کا یہی قول ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تفسیر چھوٹی نہر سے کی ہے۔ جو نخلستان کی طرف رواں ہو۔ اس صورت میں یہ سَرْيٌ (لام کلمہ ی) سے ہے۔ بعض کے نزدیک یہ سَرْوٌ (لام کلمہ واو) سے ہے۔ اور سَرْوٌ بمعنی رفعت کے ہے۔ جس سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں۔ یعنی تیرے رب نے تیرے سے ایک رفیع الشان بلند مرتبت لڑکا پیدا کرنے والا ہے
۱۹: ۲۵ = هُزِّيْ - فعل امر۔ واحد مؤنث حاضر۔ هَزٌّ مصدر۔ تو ہلا۔ باب نصر سے ہے۔ بنفسہٖ وبالباء متعدی ہے۔ ہلانا۔ هَزَّهٗ وَهَزَّ بِهٖ اس کو ہلایا۔
= جِذْعِ النَّخْلَةِ - مضاف مضاف الیہ۔ کھجور کا تنہ۔
= تُسٰقِطْ - مضارع واحد مؤنث غائب مجزوم بوجہ جواب امر۔ وہ گرائے گی۔ وہ ڈالیگی مُسَاقَطَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) سے جس کے معنی گرانے کے ہیں۔ ضمیر مؤنث نَخْلَةٌ کے لئے ہے

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ (٢٦: ١٨٧) تو ہم پر ایک ٹکڑا آسمان سے گرا لاؤ۔

= رُطَبًا۔ تازہ خرما۔ تازہ کھجوریں۔ پکی ہوئی کھجوریں۔ جمع۔ رُطَبَةٌ واحد۔ رِطَابٌ وَ اَرْطَابٌ۔ جمع الجمع۔

= جَنِيًّا۔ تازہ چنا ہوا میوہ۔ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جَنِيٌّ تازہ پھل جو حال ہی میں توڑا گیا ہو۔ جَنْيٌ مصدر۔

١٩: ٢٦ = كُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ۔ (کھا۔ پی اور ٹھنڈا کر) میں کھانے پینے کا حکم بظاہر اباحت کے لئے ہے۔ قَرِّيْ قُرٌّ سے ہے۔ جس کے معنی خنکی کے ہیں۔ قَرَّ يَقِرُّ (ضرب) قُرٌّ بمعنی سردی۔ سردی چونکہ سکون کو چاہتی ہے جیساکہ اس کے برعکس حَرٌّ (گرمی) حرکت کو چاہتی ہے۔ اس لئے قَرَّ فِيْ مَكَانِهٖ کے معنی کسی جگہ جم کر ٹھہر جانا کے ہیں۔

= فَاِمَّا۔ پس اگر

= تَرَيِنَّ۔ مضارع واحد مؤنث حاضر با نون ثقیلہ۔ رُؤْيَةٌ مصدر۔ (پس اگر) تو دیکھے

= نَذَرْتُ۔ ماضی واحد متکلم۔ نَذْرٌ مصدر (ضَرَبَ و نصر) میں نے نذر مانی میں نے منت مانی۔

= فَقُوْلِيْٓ۔ یعنی تو اشارہ سے کہہ دینا۔ کیونکہ اگلا جملہ فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا (آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی) اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو روزہ حضرت مریم نے نذر کے طور پر رکھا تھا۔ اس میں بولنا منع تھا۔ یاد رہے کہ بنی اسرائیل میں چپ کے روزہ رکھنے کا طریقہ رائج تھا۔

١٩: ٢٧ = اَتَتْ بِهٖ۔ بَ تعدیہ کے لئے بھی ہو سکتی ہے بمعنی وہ اُسے لے آئی۔ یا بَ مصاحبت کے لئے بھی ہو سکتا ہے یعنی وہ اس کو ساتھ لائی۔

= تَحْمِلُهٗ۔ ضمیر مریم سے حال ہے (درآں حالیکہ وہ اُسے گود میں اٹھائے ہوئے تھی)

= فَرِيًّا۔ گھڑی ہوئی۔ بناوٹی۔ من گھڑت۔ عظیم (جوہری) عجیب۔ حیران کن۔ (راغب) بہت قبیح فعل (ابن حیان) ہر بڑا کام خواہ وہ بُرا ہو یا اچھا۔ قول ہو یا فعل (روح المعانی)

١٩: ٢٨ = يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ۔ اے ہارون کی بہن۔ اُخْتَ بوجہ منادیٰ مضاف ہونے کے منصوب ہے۔ اور هٰرُوْنَ کا نصب بوجہ اس کے غیر منصرف ہونے کے ہے۔

یہاں هٰرُوْنَ سے مراد حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں ہے کیونکہ اُن کا

زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت پہلے کا ہے۔
علماء کے نزدیک یا تو یہ نام حضرت مریم کے بھائی کا تھا۔ یا اسے حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف نسبت دینے کے لئے استعمال ہوا ہے کیونکہ اہل عرب جب قبیلہ کے کسی فرد کو قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہیں تو اَخٌ کا لفظ استعمال کرتے ہیں مثلاً یا اَخَا مُضَرَ (اے قبیلۂ مضر کے آدمی) یا اُخْتَ ھَارُوْنَ اے حضرت ہارون کے خاندان کی لڑکی۔

= اِمْرَأَ سَوْءٍ۔ بدکار آدمی۔ سَوْءٌ بُرا ہونا۔ سَاءَ یَسُوْءُ کا مصدر۔ عَمَلُ سَوْءٍ قبیح فعل۔ رَجُلُ سَوْءٍ۔ برا آدمی۔ بدفعل۔ بدکار۔

= بَغِیًّا۔ بدکار۔ زانی۔ (ملاحظہ ہو ١٩: ٢٠)

١٩: ٢٩ = اَلْمَھْدِ۔ گہوارہ جو بچے کے لئے تیار کیا جاوے۔ فِی الْمَھْدِ گہوارہ میں ہونا کا مطلب ہے۔ شیر خوارگی کا زمانہ۔ جب بچہ ماں کی گود میں ہوتا ہے۔

اَلْمَھْدُ وَالْمِھَادُ۔ ہموار اور درست کی ہوئی زمین کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے۔ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا (٢٠: ٥٣) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ اور اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھَادًا (٧٨: ٦) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔

مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا۔ جو ابھی ماں کی گود میں دودھ پیتا بچہ ہے۔

١٩: ٣٠ = اٰتٰنِیَ۔ اس نے مجھ کو دی۔ اٰتٰی ماضی واحد مذکر غائب (باب افعال) نَ وقایہ یَ متکلم کی۔ ضمیر فاعل اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔

١٩: ٣١ = مَادُمْتُ۔ فعل ناقص۔ واحد متکلم۔ مَادُمْتُ حَیًّا۔ جب تک میں زندہ رہوں۔ حَیًّا بوجہ خبر کے منصوب ہے۔

١٩: ٣٢ = بَرًّا بِوَالِدَتِیْ۔ دیکھیں ١٩: ١٤ بَرًّا بِوَالِدَیْهِ۔

= جَبَّارًا۔ ملاحظہ ہو ١٩: ١٤۔

= شَقِیًّا۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بدبخت۔ محروم۔ شَقَاوَۃٌ سے بدبختی۔ سَعَادَۃٌ کی ضد ہے۔ شَقِیَ یَشْقٰی (سَمِعَ) شَقْوَۃٌ وَشَقَاوَۃٌ وشَقَاءٌ مصدر۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا (٢٣: ١٠٦) ہم پر ہماری کم بختی غالب ہوگئی

١٩: ٣٣ = اُبْعَثُ۔ مضارع مجہول واحد متکلم۔ بَعْثٌ مصدر۔ مجھے اٹھایا جائے گا۔

١٩: ٣٤ = ذٰلِکَ۔ اسم اشارہ۔ جس کا مشار الیہ وہ ذات ہے جس کی اوصاف جلیلہ

اوپر مذکور ہوئی ہیں (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) یہ مبتدا ہے اور عیسٰی خبر اول۔ اور ابْنُ مَرْيَمَ خبر ثانی۔ یا بدل ہے یا عطفِ بیان۔ یعنی یہ ہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام جو ان صفات سے متصف ہیں نہ کہ وہ ایسے ہیں جیسے کہ نصاریٰ انہیں بیان کرتے ہیں۔ کہ ان کو ابن اللہ کہتے ہیں۔

= قَوْلَ الْحَقِّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ قول سے مراد کلمۃ اور الحق سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں۔ ای كَلِمَةُ اللهِ (کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُنْ سے بغیر باپ کے وجود میں آئے)، قَوْلَ بوجہ عیسٰی سے حال کے منصوب ہے۔

یا قول مصدر ہے تاکید کے لئے لایا گیا ہے اور یہ بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کلام ہے ای واقول قول الحق۔ اس صورت میں ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ جملہ معترضہ ہوگا۔

= يَمْتَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِمْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ شک کرتے ہیں۔

۱۹: ۳۵ = مَا كَانَ لِلّٰهِ۔ اللہ کی یہ شان نہیں ہے۔

= قَضٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ قَضَاءٌ مصدر۔ صلات کے اختلاف اور سیاق کی مناسبت سے مختلف معانی مراد ہوتے ہیں۔ بنانا۔ پورا کرنا۔ عزم کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ حکم دینا وغیرہ یہاں بمعنی وہ فیصلہ کرلیتا ہے (ماضی بمعنی حال)

۱۹: ۳۷ = اَلْاَحْزَابُ۔ گروہ، ٹولیاں۔ جماعتیں۔ حِزْبٌ کی جمع۔

= مِنْ بَيْنِهِمْ۔ آپس میں۔

= وَيْلٌ۔ ہلاکت۔ عذاب۔ دوزخ کی ایک وادی۔ عذاب کی شدت۔ اصمعی نے کہا ہے کہ وَيْل برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ حسرت کے موقعہ پر وَيْل۔ تحقیر کے موقعہ پر وَيْس اور تَرَحُّمْ کے موقعہ پر ويح کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (۳۶: ۵۲) واحسرتا ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے جگا اٹھایا۔ آیہ ہذا میں ہلاکت و عذاب کے معنوں میں آیا ہے۔

= مَشْهَدِ۔ یہ مصدر میمی ہے بمعنی شہود۔ حاضر ہونا۔ موجود ہونا۔ (باب کرم، سمع) اسم ظرف مکان بھی ہوسکتا ہے۔ لوگوں کے حاضر ہونے کی جگہ۔ اور اسم ظرف زمان بھی ہوسکتا ہے۔ حاضری کا وقت۔

= يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مَشْهَدَ مضاف۔ یوم عظیم سے مراد یوم قیامت ہے۔ جو بوجہ طوالت کے بھی یوم عظیم ہوگا۔ اور بوجہ شدت وہول بھی عظیم ہوگا

مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ یعنی (اس) بڑے دن کی حاضری سے۔

١٩:٣٨ = اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ (بہم) افعال تعجب ہیں یعنی مَا اَسْمَعَهُمْ وَمَا اَبْصَرَهُمْ۔ کیا ہی خوب سننے والے ہوں گے وہ اور کیا ہی خوب دیکھنے والے۔ یعنی اس روز ان کی قوت شنوائی اور قوت بینائی بدرجہ اتم ہوگی۔ جیساکہ سورۃ قٓ میں بھی یہی مضمون آیا ہے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ (٥٠: ٢٢) سو ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

= يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا۔ جس روز وہ ہمارے پاس آئیں گے۔

= اَلْيَوْمَ۔ آج کے دن۔ آج (یعنی یہاں اس دنیا میں آج یہ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے)

١٩:٣٩ = يَوْمَ الْحَسْرَةِ۔ ای یوم القیامۃ۔ الحسرۃ مصدر ہے جس کے معنی ہیں غم۔ یا جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر پشیمان اور نادم ہونا۔ اَلْحَسْرُ۔ (نصر۔ ضرب) کے معنی کسی چیز کو ننگا کرنے اور اس سے پردہ اٹھانے کے ہیں۔ جیسے حَسَرْتُ عَنِ الذِّرَاعِ میں نے آستین چڑھائی۔ اسی سے حَسِيْرٌ بمعنی حَاسِرٌ تھکی ہوئی۔ درماندہ۔ اس تصور کے پیش نظر کہ اس نے اپنے قوٰی کو ننگا کر دیا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ وَهُوَ حَسِيْرٌ۔ (٦٧: ٤) نظر (ہر بار) تیری طرف ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔

= اَنْذِرْهُمْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان کو ڈرا

= اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ۔ جب ہر بات کا اخیر فیصلہ کر دیا جائیگا۔ یعنی جب جنت اور دوزخ دونوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اہل جنت اور اہل دوزخ کو خلود کا حکم سنا کر موت کو ان کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا۔

اِذْ یا تو يَوْمَ کا بدل ہے یا الحسرۃ سے متعلق ہے۔ اور اس کا ظرف ہے۔

وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ یہ دونوں جملے یا تو اَنْذِرْهُمْ کے حال ہیں یعنی آپ انہیں ڈرائیے جب کہ ان کی حالت یہ ہے کہ غفلت میں پڑے ہوتے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے۔ یا ان دونوں جملوں کا عطف فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ پر ہے اور اَنْذِرْهُمْ ... الْاَمْرُ جملہ معترضہ ہے۔

١٩:٤١ = وَاذْكُرْ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ اور تو ذکر کر (اپنی قوم سے) یعنی اہل مکہ سے

= فِى الْكِتٰبِ۔ ای فی القرآن

= اِبْرَاهِيْمَ ای قصة ابراهيم مع ابيه ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ان کے باپ کے ساتھ۔

= صِدِّيْقًا ۔ بہت سچا ۔ جو کبھی جھوٹ نہ بولے ۔ صِدْقٌ سے بروزن فِعِّيْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ منصوب بوجہ خبر کَانَ ۔

١٩: ٤٢ = يَآ اَبَتِ ۔ یا حرفِ ندا ۔ اَبَتِ اصل میں اَبِیْ تھا ۔ تا کو یاء کے عوض لایا گیا ۔ اور اَب بوجہ منادیٰ مضاف منصوب ہوا۔

١٩: ٤٣ = اَهْدِكَ ۔ مضارع واحد متکلم هدايةٌ مصدر كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر اَهْدِ اصل میں اَهْدِیْ تھا ی کو حذف کیا گیا ہے ۔

= صِرَاطًا سَوِيًّا ۔ ای صراطًا مستقيمًا ۔ سیدھا راستہ ۔ (میں تجھے سیدھا راستہ بتاؤں گا۔

١٩: ٤٥ = يَمَسَّكَ ۔ مَسَّ يَمَسُّ سے مضارع واحد مذکر غائب (منصوب بوجہ عمل اَنْ) كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ کہ تجھے لگ جائے ۔ یا تجھے پہنچے ۔

فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۔ تو تو بن جائے شیطان کا ساتھی ۔

١٩: ٤٦ = اَرَاغِبٌ اَنْتَ ۔ الف استفہامیہ ۔ رَاغِبٌ اسم فاعل رَغِبَ فِيْهِ وَرَغِبَ اِلَيْهِ کے معنی کسی چیز پر رغبت اور حرص کرنے کے ہیں ۔ جیسے اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رَاغِبُوْنَ (٩: ٥٩) ہم تو اللہ ہی کی طرف راغب ہیں ۔ ہم تو اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں ۔
اور اگر عَنْ کے ساتھ آئے تو بے رغبتی کے معنی دیتا ہے مثلاً وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ (٢: ١٣٠) اور کون ہے جو حضرت ابراہیم کے طریقے انحراف کرے اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يَآ اِبْرَاهِيْمُ ۔ اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے ۔ یا پھرنے والا ہے ۔ برگشتہ ہے ۔

= لَمْ تَنْتَهِ ۔ مضارع نفی جحد بلم ۔ تَنْتَهِ اصل میں تَنْتَهِیْ تھا لَمْ کے آنے سے یٰ حرف علت گر گیا ۔ تو باز نہ آیا ۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ اگر تو باز نہ آیا ۔

= لَاَرْجُمَنَّكَ ۔ لام تاکید اَرْجُمَنَّ مضارع واحد متکلم ۔ بانون ثقیلہ ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر ۔ تو میں تجھے ضرور سنگسار کردوں گا ۔

= اُهْجُرْنِیْ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر باب نصر ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔ تو میرے پاس سے دور ہو جا ۔ تو مجھے چھوڑ جا ۔

= مَلِيًّا ۔ اسم منصوب ۔ زمانہ دراز ۔ مَلْوٌ مادہ ۔ اَلْاِمْلَاءُ کے معنی ڈھیل دینے کے ہیں ۔ اسی سے مَلَاوَةٌ مِنَ الدَّهْرِ یا مَلِيٌّ مِّنَ الدَّهْرِ کا محاورہ ہے جس کے معنی عرصہ دراز کے ہیں ۔ وَاهْجُرْنِىْ مَلِيًّا اور تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہوجا انہی معنوں میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اَلشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ (۴۷ : ۲۵) ۔ شیطان نے یہ کام ان کو مزین کر دکھایا اور انہیں طول (عمر کا وعدہ) دیا

= سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ ۔ میں تیرے لئے مغفرت کی دعا کروں گا ۔ صیغہ واحد متکلم

= حَفِيًّا ۔ حَفِيٌّ ۔ بحث کرنے والا ۔ متلاشی ۔ کسی چیز سے پورے طور پر باخبر ۔ بڑا مہربان حَفَاوَةٌ مصدر ۔ تلاش کے ساتھ کسی کا حال پوچھنا ۔ مہربان ہونا ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور جگہ قرآن میں آیا ہے يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۔ (۷ : ۱۸۷) وہ تم سے یوں پوچھتے ہیں گویا تم تاریخ وقوع سے واقف ہو ۔ یا تم اس کی خوب تحقیق کر چکے ہو ۔ حَفِيَ عَنِ الشَّيْءِ ۔ کے معنی ہیں اس نے اس چیز کے متعلق سوال کیا ۔ چونکہ بہت سوالات کرنے والا اور بات کا کھوج لگانے والا علم میں پختہ ہوتا ہے اسی لئے حَفِيٌّ کا لفظ عالم کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے حَفْوٌ مادہ ۔ حَفِيٌّ بِىْ ۔ میرے ساتھ نہایت مہربان ہے نیز ملاحظہ ہو ۷ : ۱۸۷

۱۹ : ۴۸ = اَعْتَزِلُكُمْ ۔ مضارع واحد متکلم كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اِعْتِزَالٌ مصدر افتعالٌ ۔ میں تم کو چھوڑتا ہوں ۔ اِعْتِزَالٌ ۔ کنارہ کرنا ۔ الگ ہوجانا ۔ ایک طرف ہوجانا

= وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ مفعول ثانی ۔ اور ان کو (بھی) جن کی تم عبادت کرتے ہو ۔ اللہ کو چھوڑ کر ۔ تَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ دَعْوَةٌ سے تم پکارتے ہو (حاجت روائی کے لئے)

= اَدْعُوْا ۔ مضارع واحد متکلم دَعْوَةٌ سے میں پکارتا ہوں ۔

= عَسٰى ۔ امید ہے ۔ توقع ہے ۔ یقین ہے ۔

= اَلَّا اَكُوْنَ ۔ اَنْ لَّا اَكُوْنَ ۔ کہ میں نہیں ہوں گا ۔ کہ میں نہیں رہوں گا ۔

= بِدُعَآءِ رَبِّىْ ۔ میں اپنے رب سے دعا کر کے ۔ میں اپنے رب کو پکار کر (حاجت روائی کے لئے)

= شَقِيًّا ۔ شَقَاوَةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ شَقِيٌّ کی جمع اَشْقِيَاءُ ۔ بدبخت ۔ محروم

عَسٰى اَلَّا .... شَقِيًّا ۔ یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار کو (حاجت روائی کے

لئے، پکار کر محروم نہیں ہوں گا۔

۱۹: ۴۹ = كُلًّا - ای کل واحد من اسحاق ویعقوب وابراہیم

۱۹: ۵۰ = لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا - لِسَانَ صِدۡقٍ مضاف مضاف الیہ ہے۔ لِسَانَ منصوب بوجہ جَعَلۡنَا کے مفعول ہونے کے ہے۔

لِسَانَ سے مراد ذکر ہے صدق کے معنی سچائی - قوت - خیر - خلوص - شرف - سچی بات فضیلت کے ہیں - یہ صَدَقَ يَصۡدُقُ کا مصدر ہے۔

عَلِيًّا لِسَانَ کی صفت ہے۔ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا کا مطلب ہوا سچائی و صداقت کا وہ ذکر جو ارفع و اعلیٰ ہو۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاجۡعَلۡ لِّيۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ (۲۶: ۸۴) اور میرا ذکر نیک پچھلے (آنیوالے) لوگوں میں جاری رکھ۔ نیز ملاحظہ ہو (۱۰: ۲)

چنانچہ آج تک ان ہرسہ پیغمبران کا نام یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں میں جس تقدیس و تحریم کے ساتھ لیا جاتا ہے کسی بیان کا محتاج نہیں۔ اس سے زیادہ اس کی تفسیر اور کیا ہو گی کہ خطہ ارضی پر جہاں کہیں مسلمان موجود ہیں اپنی پنجگانہ نماز میں كما صليت على ابراهيم وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ کا ذکر کرتے ہیں۔

= مُخۡلَصًا - اسم مفعول - منصوب بوجہ خبر كَانَ۔ مخلص، برگزیدہ، چنا ہوا۔ بے کھوٹ خالص۔ یعنی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی نوازشات و نبوت کے لئے چن لیا۔ منتخب کر لیا تھا۔ یا جو کفر و شرک و دیگر فواحش سے پاک رکھا گیا ہو۔

= رَسُوۡلًا نَّبِيًّا - (اور وہ) رسول اور نبی تھے۔ رسول کا لغوی معنی فرستادہ یا پیغامبر ہے اور اصطلاحی لحاظ سے رسول وہ ہے جو صاحبِ شریعت ہو خواہ وہ شریعت اس رسول کے اعتبار سے جدید ہو یا سابقہ رسول کی شریعت۔ جو دوسرا رسول کسی قوم کی طرف پہلی دفعہ لایا ہو۔ جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام قوم جُرہم کی طرف شریعت ابراہیمیہ لے کر آئے تھے۔

نبی - یا تو النبوۃ سے مشتق ہے جس کا معنی بلندی - رفعت ہے - کیونکہ نبی اپنی شان اور رتبہ میں دوسرے لوگوں سے ارفع اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ یا - یہ نَبَأٌ سے مشتق ہے۔ نَبَأٌ کا معنی ہے خبر دینا۔ اور نبی دوسرے لوگوں کو خداوند تعالیٰ کے احکام کی خبر دیتا ہے خواہ وہ احکام اسے بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ سے موصول ہوں خواہ کسی دوسرے رسول کی شریعت کے احکام ہوں جن کے احیاء کے لئے خداوند تعالیٰ نے اسے نبوت سے سرفراز فرمایا ہو۔

۱۹:۵۲ = نَادَيْنٰهُ ۔ ماضی جمع متکلم ۔ نِدَاءٌ مصدر ۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ ہم نے اسے پکارا۔

= مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ ۔ الطور الایمن ۔ موصوف صفت دائیں پہاڑی موصوف صفت مل کر مضاف جَانِبِ مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور مِنْ حرف جار۔ دائیں پہاڑی کی جانب سے۔ یعنی جو پہاڑی حضرت موسیٰ کے دائیں طرف تھی۔

بِالْاَيْمَنِ ۔ الایمن سے ہے جس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں۔ اور یہ جانب کی صفت ہے ترجمہ ہوگا: ہم نے اسے پہاڑی کی بابرکت جانب سے پکارا۔ الطور مصر اور مدین کے درمیان ایک پہاڑ ہے۔

= قَرَّبْنٰهُ ۔ ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو قریب بُلایا۔

= نَجِيًّا ۔ صفت مشبہ۔ چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے والے۔ چپکے چپکے مشورہ کرنے والے۔ چپکے چپکے راز کی باتیں کرنے والے۔ یہ قربناہ کی ضمیر ہٗ سے حال ہے۔ اور بدیں وجہ منصوب ہے۔ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۔ اس سے راز کی باتیں کرنے کے لئے ہم نے اسے قریب بلایا۔ یا قرب بخشا نَجِيًّا ۔ نجو سے مشتق ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۔ (۱۲: ۸۰) جب وہ اس سے نا اُمید ہو گئے تو الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے۔

۱۹:۵۳ = اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۔ اَخَاهُ ۔ اس کا بھائی۔ مضاف مضاف الیہ مل کر وَهَبْنَا کا مفعول ہے۔ هٰرُوْنَ بدل ہے اَخَاهُ کا۔ اور نَبِيًّا حال ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی کی حیثیت سے ان کو بخشا۔

۱۹:۵۵ = مَرْضِيًّا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب۔ پسند کیا ہوا۔ پسندیدہ۔

۱۹:۵۷ = مَكَانًا عَلِيًّا ۔ بلند مقام۔ یعنی شان و مرتبت میں بلند۔ یعنی مرتبہ نبوت و تقرب اِلَى الله۔

۱۹:۵۸ = اُولٰٓئِكَ ۔ یہ اشارہ ہے ان تمام انبیاء کی جانب جن کا ذکر حضرت زکریا سے لے کر حضرت ادریس علیہم السلام تک اوپر اس سورت میں آچکا ہے۔

= سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۔ دونوں خَرُّوْا کی ضمیر فاعل کے حال ہیں۔ اور بدیں وجہ منصوب ہیں سُجَّدًا جمع ہے سَاجِدٌ کی۔ اور بُكِيٌّ جمع ہے بَاكِي کی۔ (رونے والا۔ غم واندوہ سے آنسو بہانے والا۔) اصل میں بروزن فُعُوْلٌ جیسے سَاجِدٌ سے سُجُوْدٌ۔ رَاكِعٌ سے رُكُوْعٌ

اور قَاعِدٌ سے قُعُوۡدٌ، بُکِیٌّ بھی بُکُوۡیٌ تھا۔ واؤ اور یاء کے اجتماع کے سبب واؤ کو یاء سے بدلا۔ یاء کو یاء میں مدغم کیا۔ اور یا کی مناسبت سے کاف کو کسرہ کی حرکت دی۔ بُکِیٌّ ہو گیا

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ .... سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا۔ جب ان کے سامنے خدائے رحمان کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے زمین پر گر پڑتے تھے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ وَ مِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ وَّ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا۔

اولٰئک اسم اشارہ من النبیین میں من بیانیہ ہے۔ کیونکہ جملہ انبیاء علیہم السلام منعم علیہم تھے۔ اس لئے من تبعیضیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (۴۸ : ۲۹) اور اللہ تعالیٰ نے ان سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک کام کئے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔ (یعنی ان سب سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے) اسی طرح من النبیین سے مراد سارے نبی ہیں۔

مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ میں من تبعیضیہ ہے یعنی ذریّۃ آدم میں سے بعض۔ ان بعض میں سے صرف حضرت ادریس علیہ السلام یہاں مذکور ہوتے ہیں۔ حضرت ادریس ؑ حضرت نوح کے جدّ امجد تھے۔ اور ان سے بہت قبل ہوئے ہیں۔

مِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ۔ اس میں بھی من تبعیض کے لئے ہے اور ان بعض میں سے حضرت اسماعیل حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام یہاں مذکور ہوتے ہیں۔

وَاِسۡرَآءِیۡلَ۔ اس کا عطف ابراہیم پر ہے۔ ای ومن ذریۃ اسرائیل اور اس ذریۃ اسرائیل (یعقوب) میں سے حضرت موسیٰ۔ حضرت ہارون۔ حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام (کیونکہ حضرت مریم آل یعقوب میں سے تھیں) مذکور ہوئے ہیں۔

وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا میں بھی من برائے تبعیض ہے (ای من جملۃ من ھدینا الی الحق واخترناھم للنبوۃ والکرامۃ) اس کا عطف ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ پر ہے یعنی اور تمام وہ جن کو ہم صراط حق پر گامزن کیا اور جن کو ہم نے نبوت کے لئے منتخب کیا۔ یہ تمام انبیاء علیہم السلام جو اُولٰئِکَ کے مشار الیہم ہیں۔

اولٰئک مبتدا ہے اور (۱) الذین ...... اجتبینا خبر ہے۔
اس صورت میں اذا تتلیٰ علیھم ...... بکیا تک جملہ مستانفہ ہے
(۲) الذین اجتبینا اسم اشارہ کی صفت ہے تو اذا تتلیٰ ...... بکیا اس کی خبر ہے
بعض کے نزدیک پہلا کلام اسرائیل پر ختم ہے۔ اس صورت میں ممن ھدینا واجتبینا خبر ہے اور اس کا مبتدا محذوف ہے۔ اور جملہ اذا تتلیٰ علیھم ..... بکیا تک اس مبتدا محذوف کی صفت ہے۔ کلام یوں ہے وممن ھدینا واجتبینا قوم اذا تتلیٰ علیھم ایٰت الرحمٰن خروا سجدا وبکیا۔
۱۹: ۵۹ = خلف ماضی واحد مذکر غائب خلافۃ سے باب نصر۔ جس کے معنی جانشین ہونے کے ہیں یا پیچھے آنے کے۔ خلف وہ جانشین ہوا۔ وہ پیچھے آیا۔
= خلف۔ ناخلف۔ برے جانشین۔
= اضاعوا ماضی جمع مذکر غائب (باب افعال) انہوں نے ضائع کردیا۔ انہوں نے کھودیا۔
= الشھوات۔ شھو سے مشتق ہے الشھوۃ کے معنی ہیں نفس کا اس چیز کی طرف کھینچے چلے جانا جسے وہ چاہتا ہے۔ خواہشات دنیوی دو قسم پر ہیں صادقہ اور کاذبہ۔ سچی خواہش وہ ہے جس کے حصول کے بغیر بدن کا نظام مختل ہو جاتا ہے جیسے بھوک کے وقت کھانے کی اشتہاء۔
اور جھوٹی خواہش وہ ہے جس کے عدم حصول سے بدن میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ پھر شھوۃ کا لفظ کبھی اس چیز پر بولا جاتا ہے جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو اور کبھی خود اس قوت شہویہ پر۔
آیت کریمہ زین للناس حب الشھوات (۳: ۱۴) لوگوں کے لئے ان کی خواہش کی چیزیں (مرغوبات) خوشنما کردی گئی ہیں۔ اس میں شہوات سے مراد ہر دو قسم کی خواہشات ہیں۔
اور واتبعوا الشھوات (آیۃ ہذا) اور وہ خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ اس میں جھوٹی خواہشات مراد ہیں۔ یعنی ان چیزوں کی خواہش جن سے استغناء ہو سکتا ہے۔
= سوف یلقون۔ سوف مستقبل قریب کے لئے ہے۔ یلقون مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ پائیں گے۔ وہ (اس سے) دوچار ہوں گے۔
= غیا۔ غوی سے مشتق ہے۔ الغی اس جہالت کو کہتے ہیں جو غلط اعتقاد پر مبنی ہو۔ جیسے کہ ما ضل صاحبکم وما غوٰی (۵۳: ۲) تمہارے رفیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ راستہ بھولے ہیں اور نہ بھٹکے ہیں۔ اور کبھی عقیدہ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ جیسے وعصٰی اٰدم ربہ فغوٰی (۲۰: ۱۲۱) اور آدم نے اپنے پروردگار کے خلاف کیا اور جہالت کا ارتکاب کیا۔

آیۃ ہذا میں غیّ سے مراد عذاب ہے کیونکہ گمراہی عذاب کا سبب بنتی ہے۔ یعنی کسی شے کو اس کے سبب کے نام سے موسوم کردینا۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا (۲۵: ۶۸) اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ سزا سے دوچار ہوگا (یعنی اس کا گناہ سزا کا سبب ہوگا) فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ سو وہ عنقریب گمراہی کی سزا سے دوچار ہوں گے۔

۱۹: ۶۱ = جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ سدا بہار باغات۔ یا ہمیشہ رہنے کے باغات۔ عدن (باب نصر، ضرب) کے معنی کسی جگہ ٹھہرنے اور قرار پانے کے ہیں۔ المَعْدِنُ (کان) جواہرات یا دیگر معدنیات کے ٹھہرنے اور پائے جانے کی جگہ۔

جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ میں الجنّۃَ کا بدل ہے

= مَاْتِیًّا۔ اسم مفعول بمعنی اسم فاعل ہے منصوب بوجہ کَانَ کی خبر کے ہے۔

مَاْتِیٌّ اصل میں مَاْتُوْیٌ تھا واؤ اور یا اکٹھے ہوئے واؤ کو یاء سے بدلا۔ یاء کو یاء میں مدغم کیا تاء کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دیا۔ مَاْتِیٌّ ہوگیا۔ بمعنی آنے والا۔ ہو کر رہنے والا۔ ضرور آکر رہنے والا۔ اِتْیَانٌ مصدر۔ اتی مادہ۔

۱۹: ۶۲ = فِیْھَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جنّت عدن کے لئے ہے۔

= بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا۔ صبح وشام۔ یہاں صبح وشام سے مراد ہمیشگی اور دوام ہے۔ کیونکہ جنت میں شام جو تاریکی کو مستلزم ہے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں تو نور ہی نور ہے۔

۱۹: ۶۳ = نُوْرِثُ ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِیْرَاثٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ورث مادہ۔ ہم ارث بنائیں گے۔ ہم مالک بنادیں گے۔

= تَقِیًّا۔ پرہیزگار۔ متقی۔ وِقَایَۃٌ (افعال) مصدر جس کے معنی ہر اس چیز سے حفاظت کرنے کے ہیں جو ایذا دے۔ یا ضرر پہنچائے۔

۱۹: ۶۴ = مَا نَتَنَزَّلُ ۔ مضارع منفی جمع متکلم۔ تَنَزُّلٌ (تفعل) مصدر۔ ہم نہیں اترتے ہیں۔

= نَسِیًّا۔ نِسْیَانٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بھولنے والا۔

۱۹: ۶۵ = رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا ۔ میں ربٌّ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے۔ یعنی ھُوَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ الخ یا یہ رَبُّكَ (آیہ ۶۴) کا بدل ہے۔

= اِصْطَبِرْ ۔ امر۔ واحد مذکر حاضر۔ اِصْطِبَارٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ تو قائم رہ۔ تو سہتا رہ۔ صبر کر۔

= سَمِيًّا- نظیر- ہمنام- هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا- (کیا تم کوئی اس کا ہمنام جانتے ہو) میں سَمِيًّا کے معنی نظیر کے ہیں جو اس نام کی مستحق ہو اور حقیقتہً اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ کیا تم کسی کو ایسا بھی پاتے ہو جو اس کے نام سے موسوم ہو کیونکہ ایسے تو اللہ کے بہت سارے نام ہیں جن کا غیر اللہ پر بھی اطلاق ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُن سے معنی بھی وہی مراد ہوں جو اللہ تعالیٰ پر اطلاق کے وقت ہوتے ہیں

آیات ۶۴ و ۶۵ - پورا پیراگراف ایک جملہ معترضہ ہے جو ایک سلسلۂ کلام کو ختم کر کے دوسرا سلسلہ کلام شروع کرنے سے پہلے ارشاد ہوا ہے۔

اس کی شان نزول میں مختلف اقوال ہیں

لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک اس کی شان نزول کے متعلق وہ روایت ہے جو کہ بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ میرے پاس جلدی جلدی کیوں نہیں آیا کرتے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

گویا خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے جواب دیا کہ ہم خود نہیں آتے بلکہ تمہارے رب کے حکم سے آیا کرتے ہیں۔۔۔۔ الخ

۱۹: ۶۶ = ءَ - استفہام کے لئے - کیا

= اِذَا مَا - جب - جب کبھی

۱۹: ۶۸ = فَوَرَبِّكَ - سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے رب کی قسم۔

= لَنَحْشُرَنَّهُمْ - لام تاکید کے لئے ہے۔ نَحْشُرَنَّ - مضارع جمع متکلم بانون ثقیلہ ہم ان کو ضرور بالضرور جمع کریں گے۔

= وَالشَّيٰطِيْنَ - میں واؤ عاطفہ بھی ہو سکتی ہے اور واؤ بمعنی مَعَ (معیّۃ) بھی - یہاں معیت کا معنی زیادہ مناسب ہے۔ یعنی ہم انہیں مع شیاطین کے جمع کریں گے۔

= لَنُحْضِرَنَّهُمْ - مضارع جمع متکلم بالام تاکید و نون ثقیلہ ہم ضرور ان کو لا حاضر کریں گے

= حَوْلَ - گرد - حَالَ يَحُوْلُ سے مصدر ہے۔ اَلْحَوْلُ کے معنی دراصل کسی چیز کے متغیر ہونے کے ہیں اور دوسری چیزوں سے الگ ہونے کے ہیں۔

تغیر کے اعتبار سے حَالَ الشَّيْءُ يَحُوْلُ حُؤُوْلًا - کا محاورہ استعمال ہوتا ہے جس کے

معنی کسی شے کے متغیر ہونے کے ہیں۔ اور الگ ہونے کے اعتبار سے حَالَ بَيْنِيْ وَ وَبَيْنَكَ كَذَا کا محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان فلاں چیز حائل ہو گئی۔ حَوْلٌ بمعنی سال بھی ہے۔

= جِثِيًّا۔ زانو پر گرے ہوئے۔ اوندھے گرے ہوئے۔ جَثَا يَجْثُوْا (باب نصر) جُثُوًّا وَ جُثِيًّا۔ الرَّجُلُ۔ گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ یہ عَتَا يَعْتُوْ (باب نصر) عُتُوًّا وَ عِتِيًّا کی طرح ہے۔ جِثِيًّا جَاثٍ صیغہ صفت کی جمع بھی ہو سکتی ہے اور مصدر بھی بمعنی اسم فاعل جَاثٍ کی جمع ہونے کی صورت میں جِثِيٌّ اصل میں فُعُوْلٌ کے وزن پر جُثُوْوٌ تھا ضمہ کے بعد دو واؤ کا اجتماع ثقیل تھا۔ لہٰذا تخفیف کے لئے ثاء کو کسرہ دیا۔ واؤ اول کو بوجہ سکون وکسرہ ماقبل یاء سے بدلا۔ اب واؤ ماقبل یاء ساکن کو یاء سے بدلا۔ پھر یا کو یا میں مدغم کیا۔ پھر جیم کو مابعد کی رعایت سے کسرہ دیا۔ جِثِيٌّ ہو گیا۔

۱۹ : ۶۹ = لَنَنْزِعَنَّ۔ مضارع جمع متکلم بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ نَزْعٌ مصدر (باب ضَرَبَ) ہم ضرور کھینچ لیں گے۔ ہم ضرور الگ کر دیں گے۔ نَزَعَ الشَّيْءَ کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کی قرارگاہ سے کھینچ لینا۔ دل سے عداوت اور نفرت کو کھینچ لینے کے معنی میں بھی آتا ہے، مثلاً وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (۷ : ۴۳) اور جو کینے ان کے دلوں میں ہوں گے ہم ان سب کو نکال ڈالیں گے۔

اور چھین لینے کے معنی ہیں مثلاً وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (۳ : ۲۶) اور تو چھین لیتا ہے بادشاہی جس سے تو چاہے۔

= شِيْعَةٍ۔ فرقہ۔ گروہ۔ الشِّيَاعُ کے معنی منتشر ہونا اور تقویت دینے کے ہیں۔ الشِّيْعَةُ۔ وہ لوگ جن سے انسان قوت حاصل کرتا ہے اور وہ اس کے ارد گرد پھیلے رہتے ہیں۔ اس کی جمع شِيَعٌ و اَشْيَاعٌ ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا (۲۸ : ۴) وہاں کے باشندوں کو گروہ درگروہ کر رکھا تھا۔ اور وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ (۵۴ : ۵۱) اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔

= عِتِيًّا۔ عَتَا يَعْتُوْا (باب نصر) کا مصدر ہے۔ عُتُوٌّ بھی مصدر ہے عَاتٍ کی ج بھی ہے جیسے جَاثٍ کی جمع جِثِيٌّ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۶۸ مذکورہ بالا۔

آیت ہذا کا ترجمہ ہوگا:۔

پھر ہم (چُن چُن کر) الگ کر لیں گے ہر گروہ سے ان لوگوں کو جو خدائے رحمٰن سے سرکشی

میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔

عِتِيًّا- اَشَدُّ کی تمیز ہے اس لئے منصوب ہے اَشَدُّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ سخت شِدَّۃٌ سے۔ عَاتٍ کی جمع کی صورت میں یہ حال ہے۔

۱۹: ۷۰ = لَنَحْنُ۔ لام تاکید کے لئے ہے۔ پھر ہم ہی ہیں (جو بہتر جانتے ہیں)

= اَعْلَمُ۔ خوب جاننے والا۔ بہتر جاننے والا۔ افعل التفضیل کا صیغہ عِلْمٌ سے۔

= اَوْلٰى بِهَا۔ اَوْلٰى افعل التفضیل کا صیغہ وَلْيٌ مادّہ۔ اَلْوِلَاءُ وَالتَّوَالِي کے معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا اس طرح یکے بعد دیگرے آنا کہ ان کے درمیان کوئی ایسی چیز نہ آئے جو ان میں سے نہ ہو۔

پھر استعارہ کے طور پر قرب کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ خواہ وہ قرب بلحاظ مکان یا نسبت یا بلحاظ دین یا دوستی یا بلحاظ اعتقاد کے ہو۔ اَوْلٰى۔ زیادہ مستحق۔ زیادہ لائق۔ زیادہ قریب۔ اَوْلٰى کا صلہ اگر لام واقع ہو تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے اور اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب اور اس کے زیادہ مستحق ہونے کے معنی ہوں گے۔ جیسے اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى (۷۵:۳۴) تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔

بِهَا میں ھاء ضمیر کا مرجع جَهَنَّمَ (آیۃ ۶۸) ہے

= صِلِيًّا۔ الصِّلِي کے اصل معنی آگ جلانے کے ہیں۔ صلی النار۔ وہ آگ میں داخل ہوا وہ آگ میں جلا۔ یا اس نے آگ کی گرمی برداشت کی۔ (باب سمع سے)

اَصْلٰى يُصْلِي اِصْلَاءً آگ میں ڈالنا۔ اِصْطَلٰى يَصْطَلِي آگ تاپنا۔ صَلٰى يَصْلِي صَلْيًا ـــ اللَّحْمَ۔ گوشت بھوننا۔ صلی کے جملہ مشتقات میں آگ کا عنصر شامل ہے

صِلِيًّا یا صَالٍ کی جمع ہے جیسے جَاثٍ کی جِثِيًّا۔ اور عَاتٍ کی عِتِيًّا۔ یا صَلِيَ يَصْلٰى کا مصدر ہے۔ پہلی صورت میں اس کے معنی ہیں آگ میں داخل ہونے والے اور دوسری صورت میں آگ میں داخل ہونا یا سوختہ ہونا۔

اَلَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا۔ وہ لوگ جو جہنم کی آگ میں جلنے کے زیادہ مستحق ہیں۔

۱۹:۷۱ = وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا۔ میں اِنْ نافیہ ہے مِنْكُمْ میں ضمیر جمع مذکر حاضر کا مرجع یا تو جمیع الناس ہیں یا وہ کفار جن کا ذکر اوپر ہوا ہے۔

اوپر ان کفار سے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں خطاب ہو رہا تھا۔ اب صیغہ جمع مذکر حاضر استعمال ہوا ہے۔ یہ التفات ضمائر اسلوب قرآن ہے۔

وَارِدُهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب جَهَنَّمَ کے لئے ہے۔ ورود کے متعلق بھی اختلاف ہے

کہ آیا اس سے مراد جہنم میں داخل ہونا ہے یا اس پر سے گذر جانا مراد ہے۔ ہر دو صورت ممکن ہیں اگر اول الذکر معنی مراد لئے جائیں تو بھی درست ہے اس صورت میں جہنم کی آگ مؤمنوں کے لئے ٹھنڈی اور بے ضرر ہو جاوے گی۔ جس طرح حضرت ابراہیم پر ہوئی تھی۔

اور اگر مؤخر الذکر معنی لئے جاویں تو صراط علی جہنم جسے پل صراط کہا جاتا ہے اس پر سے مؤمن بلا ضرر تیزی سے گذر جاویں گے اور جہنمی جہنم میں گر جائیں گے۔ یا اس کی تیسری صورت یہ بھی ہے کہ وارد سے مراد نہ ہی داخلہ ہے اور نہ ہی اوپر سے گذرنا بلکہ محض جہنم تک پہنچنا یا وہاں سے گذرنا مراد ہے

= كَانَ - ای کان وُرُوْدُهُمْ

= حَتْمًا - ضرور۔ لازم۔ قضاء مقدر یعنی طے شدہ فیصلہ حَتَمَ الشَّیْءُ عَلَیْہِ - واجب کرنا۔

= مَقْضِيًّا - اسم مفعول۔ قَضَاءٌ مصدر۔ فیصلہ شدہ۔ مقرر۔

كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا - ای کان ورودھم واجبا۔ اوجبہ اللہ تعالیٰ علیٰ نفسہ وقضی بہ۔ ان کا ورود لازمی امر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یعنی یہ یقینی امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے اختیار وارادہ سے ضرور پورا ہو کر رہیگا۔ اور جگہ ارشاد ہے كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (۶ : ۵۴) تیرے پروردگار نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ لازم کر لیا ہے۔

۱۹ : ۷۲ = نُنَجِّيْ - مضارع جمع متکلم تَنْجِيَةٌ (تفعیل) سے مصدر۔ ہم نجات دیں گے ہم بچالیں گے۔ نجو مادہ۔

= نَذَرُ - مضارع جمع متکلم۔ وَذْرٌ مصدر (باب سمع) ہم ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیں گے اس کا صرف مضارع وامر مستعمل ہے اس کا ماضی مستعمل نہیں ہے۔

= جِثِيًّا - (ملاحظہ ہو ۱۹ : ۶۸)

۱۹ : ۷۳ = مَقَامًا - ظرفِ مکان۔ کھڑے ہونے کی جگہ۔ مکان۔ منزل۔ خَيْرٌ کی تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

= نَدِيًّا - وہ محفل جہاں لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ نَدِيّ بمعنی مجلس اس کی جمع اَنْدَاءٌ وَاَنْدِيَةٌ ہے۔ دار الندوہ۔ وہ جگہ جہاں لوگ جمع ہو کر باتیں کرتے ہیں۔ مجلس کو النَّادِی بھی کہا جاتا ہے اور نَادِی بمعنی ہم مجلس بھی آیا ہے۔ قرآن پاک میں آیا ہے فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ (۹۶ : ۱۷) تو وہ اپنے یاران مجلس کو بلالے۔

نَدِيًّا اَحْسَنُ کی تمیز ہونے کی وجہ سے مَنْصُوبْ ہے۔

۱۹: ۷۴ = كَمْ مِّنْ قَرْنٍ ۔ کتنی ہی قومیں ۔ یعنی بہت سی قومیں ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے = كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ (۲: ۲۴۹) کتنے ہی چھوٹے گروہ غالب آئے کثیر التعداد گروہوں پر یا وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً (۲۱: ۱۱) اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ستمگار تھیں ہلاک کر ڈالا۔

= اَثَاثًا ۔ گھر کا اسباب و مال ۔ گھر کا سازو سامان

= رِءْيًا ۔ نمود ۔ خوش منظر ۔ سامان آرائش وزیبائش رُؤْيَةً سے مشتق ہے بروزن فِعْلٌ جیسے طِحْنٌ ۔

اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۔ مال واسباب اور نمائش وآرائش کے سازو سامان میں بڑھ چڑھ کر ۔ بوجہ تمیز ہونے کے اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۔ منصوب ہیں ۔

۱۹: ۷۵ = مَنْ ۔ یہاں شرطیہ ہے ۔ جیسے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ ۔ (۴: ۱۲۳) اگر کوئی برائی کرے گا اس کو اس کی سزا ملیگی ۔ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ اگر کوئی گمراہی میں پڑا رہتا ہے ۔ اور جواب شرط میں فرمایا فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا الخ

= فَلْيَمْدُدْ ۔ جواب مَنْ ۔ لِيَمْدُدْ ۔ فعل امر واحد مذکر غائب ۔ چاہئے کہ وہ ڈھیل دے لیکن یہاں امر بمعنی مضارع یعنی انشاء بمعنی خبر آیا ہے ۔ اور ترجمہ ہوگا ۔ وہ اس کو ڈھیل دیتا رہتا ہے ۔ ای مَنْ كفر مدله الرحمٰن یعنی اَمْهَلَهُ وَاَمْلٰى لَهٗ فِي الْعُمُرِ ۔ اگر کوئی کفر کرتا ہے تو رحمٰن اسے عمر میں مہلت دیتا ہے اور ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ کفر میں اپنی من مانی کرے اور اس پر حجت تمام ہوجائے اور بوقت گرفت اس کے پاس کوئی عذر نہ رہے ۔

يَمْدُدْ ۔ مَدٌّ سے باب نصر سے ۔ مَدَّ يَمُدُّ مَدٌّ ڈھیل دینا ۔ مَدًّا مصدر کو دوبارہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے ۔

= جُنْدًا ۔ بلحاظ لشکر کے یا بلحاظ حمائتی اور مددگار کے

مَنْ هُوَ اَضْعَفُ جُنْدًا ۔ کون باعتبار لشکر ۔ حمایتی یا مددگار کے کمزور تر ہے

۱۹: ۷۶ = اِهْتَدَوْا ۔ اِهْتِدَاءٌ (افتعال) سے ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے سیدھی راہ پائی ۔ انہوں نے ہدایت پائی ۔ اِهْتِدَاء کا استعمال کبھی ہدایت طلب کرنے یا اس کے لئے کوشش کرنے یا کسی ہدایت یافتہ کی پیروی کے متعلق بھی ہوتا ہے ۔

= هُدًى ۔ اسم و مصدر (باب ضرب) ہدایت ۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۔ اور اللہ ہدایت والوں کی ہدایت کو

بڑھاتا ہے (جیسا کہ اس کے بالمخالف مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا آیا ہے)

= اَلْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ۔موصوف ، صفت ، باقی رہنے والی نیکیاں۔ اس سے مراد ایمان کے علاوہ کل اعمالِ صالحہ ہیں جن کا ثواب دائمی اور اجر غیر منقطع ہے اس سے کوئی خاص و متعین عبادت نہیں ہے

= مَرَدًّا ۔ اَىْ مَرْجِعًا وَّعَاقِبَةً ۔ مرجع ۔ انجام ۔ لوٹنے کی جگہ۔

خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۔ ثواب کے لحاظ سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہتر۔

۱۹ : ۷۷ = اَفَرَاَيْتَ ۔ اَ استفہام کے لئے ہے فَ تعقیب کے لئے ہے یعنی اس کے بعد ۔ ف کے استعمال برائے تعقیب کی مثال حَبَسَهٗ فَقَتَلَهٗ ۔ اس نے اس کو قید کیا پھر اس نے اس کو قتل کردیا ۔ یا دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ فَبَغْدَادَ میں بصرہ میں داخل ہوا پھر بغداد میں ۔یہاں اس آیت میں اس سے یہ مطلب لیا جائے گا ۔ اخبر بقصة هذا الكافر عقيب حديث اولٰئك الذين قالوا : اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا (آیۃ ۷۳) وعقيب مَنْ قَالَ : ءَاِذَا مَا مِتُّ الخ (آیۃ ۶۶) یعنی ان لوگوں کے قصہ کے بعد جنہوں نے کہا : اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ الخ یا اس شخص کے قصہ کے بعد جس نے کہا۔ ءَاِذَا مَا مِتُّ الخ اب اس شخص کا قصہ بتائیے (اَلَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا) جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔

صاحب الاتقان فرماتے ہیں : جب ہمزہ استفہام "رَأَيْتَ" پر داخل ہوتا ہے تو اس حالت میں رأیت کا آنکھوں یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آنا ممنوع ہوتا ہے اور اس کے معنی "اَخْبِرْنِىْ" (مجھ کو خبردو) کے ہوتے ہیں۔

لیکن ارایت کے اردو ترجمہ "کیا تو نے دیکھا" میں بھی مراد رویت بچشم یا بہ دل نہیں ہے بلکہ کہنے والا مابعد کے کلام کے متعلق خبر ہی چاہتا ہے۔ اکثر مفسرین نے اس کا ترجمہ یہی کیا ہے

= اَلَّذِىْ ۔ یہاں کون شخص مراد ہے۔ اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ لیکن تفصیلات میں اختلاف کے باوجود نفس مضمون میں کوئی فرق نہیں۔

ایک روایت ہے کہ اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند اصحاب نے عاص بن وائل سے قرض دی ہوئی رقم لینی تھی جب انہوں نے اس سے تقاضا کیا تو اس نے کہا اَلَسْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ ذَهَبًا وَّفِضَّةً وَّحَرِيْرًا وَّمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ مَوْعِدُكُمُ الْاٰخِرَةُ وَاللّٰهِ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا (کیا آپ لوگ

یقین نہیں رکھتے کہ جنت میں سونا۔ چاندی ریشم اور جملہ ثمرات ملیں گے۔ انہوں نے کہا ہاں کہنے لگا پھر تمہارے ساتھ آخرت کا وعدہ رہا۔ خدا کی قسم میں (وہاں) ضرور مال و اولاد سے نوازا جاؤں گا (اور اس میں سے آپ کا قرضہ چکا دوں گا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی

= لَأُوْتَيَنَّ۔ لام تاکید کے لئے ہے اُوْتَيَنَّ مضارع مجہول بانون ثقیلہ۔ صیغہ واحد متکلم میں ضرور بالضرور دیا جاؤں گا۔ مجھے یقیناً دیئے جائیں گے (مال و اولاد) اِيْتَاءٌ مصدر

١٩ : ٧٨ = اَطَّلَعَ۔ اس میں أَ اِطَّلَعَ ہمزہ وصل کو تخفیفاً حذف کیا ۔ ہمزہ استفہام قائم رہا۔ اَطَّلَعَ ہوا۔ کیا اس کو اطلاع ہو گئی ہے (غیب کی) کیا وہ مطلع ہو گیا ہے۔ کیا اس نے جھانک لیا ہے (یعنی جھانک کر دیکھ لیا ہے) اِطِّلَاعٌ (اِفْتِعَالٌ) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِطِّلَاعٌ مصدر بمعنی جھانکنا۔ مطلع ہونا۔

١٩ : ٧٩ = كَلَّا۔ حرف ردع و زجر ہے۔ اور اکثر انکار و منع کے لئے آتا ہے جیسے کوئی کہے كَفَرَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے كَلَّا ہرگز نہیں۔ یہاں انہی معنوں میں آیا ہے کبھی كَلَّا۔ حَقًّا۔ بیشک کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (١٠٢ : ٣) بے شک تم عنقریب جان جاؤ گے۔

= سَنَكْتُبُ۔ سَ فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے لئے مخصوص کر دیتا ہے سَنَكْتُبُ کے اگر "ہم عنقریب لکھ لیں گے" معنی لئے جائیں تو یہ قولہ تعالیٰ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (٥٠ : ١٨) وہ کوئی لفظ منہ سے نکالنے نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کے آس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار رہے (جو اسے اس وقت لکھ لیتا ہے) کے خلاف جاتا ہے۔ اس لئے یہاں سَنَنْظُرُ لَهٗ ونعلمہ انا کتبنا قولہ (ہم عنقریب اس پر واضح کر دیں گے اور اسے بتا دیں گے کہ ہم نے جو کچھ اس نے کہا تھا لکھ لیا تھا) کے معنوں میں لایا گیا ہے۔

یا یہ تسمیۃ الشیٔ باسم سببہٖ (یعنی کسی شے کو اس کے سبب سے موسوم کرنا) کی مثال ہے۔ اور اس کے قول کو رقم کرنے سے مراد استعارۃً وہ سزا و انتقام ہے جس کا وہ اپنی اس گستاخانہ گفتگو کی وجہ سے لامحالہ اس کا سزاوار ہے

یا جیسا کہ بعض کا قول ہے سَ یہاں تاکید کے لئے ہے یعنی جو کچھ وہ بولتا ہے ہم اسے بالالتزام لکھ لیتے ہیں۔

= نَمُدُّ۔ مضارع جمع متکلم مَدٌّ مصدر۔ باب نصر۔ المد کے اصل معنی

(لمبائی) میں کھینچنے اور بڑھانے کے ہیں اسی سے عرصہ دراز کو مُدَّۃٌ کہتے ہیں جیسے کہ دوسری جگہ آیا ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ (۲۵ : ۴۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا رب سائے کو کس طرح دراز کر کے پھیلا دیتا ہے۔ باب افعال سے اَمَدَّ یُمِدُّ بمعنی مدد دینا۔ جیسے اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ (۲۷ : ۳۶) کیا تم مال سے مجھے مدد دینا چاہتے ہو۔

یہاں یہ ثلاثی مجرّد سے آیا ہے مَدًّا مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے یعنی ہم اُس کے لئے عذاب کو بڑھاتے ہی چلے جائیں گے اور یہ عذاب کو بڑھانا مدت کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور شدّت کے لئے بھی۔

۱۹ : ۸۰ = نَرِثُهٗ مضارع جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے۔ اَلْوِرَاثَةُ وَالْاِرْثُ کے معنی ہیں کسی چیز کا ایک شخص کی ملکیت سے نکل کر دوسرے کی ملکیت میں چلے جانا بلا بیع وشرار۔ بلا ہبہ وغیرہ۔ اللہ کے وارث ہونے کا معنی ہے مالکِ حقیقی ہونا۔ اس کو ہر چیز پر ظاہری۔ باطنی۔ صوری اور حقیقی اختیار ہونا۔ جیسے آیا ہے وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۳ : ۱۸۰) اور اللہ ہی حقیقی مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا وَنَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ۔ اور اس کی کہی ہوئی بات کے ہم ہی مالک رہ جائیں گے۔ یعنی جن مال واولاد کا وہ ذکر کر رہا ہے اس کے مرنے کے بعد ہم ہی ان کے مالک رہ جائیں گے۔

= وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا۔ اور وہ ہمارے پاس تنہا ہی آئے گا۔ یَاْتِیْنَا۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ نا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ فَرْدًا۔ اکیلا۔ بوجہ حال ہونے کے منصوب ہے

۱۹ : ۸۱ = عِزًّا۔ عزت۔ قوت۔ دبدبہ۔ مدد۔ عَزَّ یَعِزُّ کا مصدر ہے۔ جس کے معنی قوی ہونے کے ہیں۔ لِیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا۔ کہ وہ ان کے لئے باعث قوت و باعثِ مدد بن سکیں۔

۱۹ : ۸۲ = كَلَّا۔ حرف ردع وزجر۔ ہرگز نہیں۔

= ضِدًّا۔ مخالف۔ دشمن۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے ہے۔ بوجہ حال کے منصوب ہے۔

سَیَكْفُرُوْنَ میں ضمیر فاعل معبودانِ باطل کے لئے ہے۔ بِعِبَادَتِهِمْ میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب غیر اللہ کو پوجنے والوں کی طرف راجع ہے۔ یَكُوْنُوْنَ

میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب پھر معبودان باطل کے لئے ہے۔ اور عَلَيْهِمْ میں هِمْ ضمیر کا مرجع وہی غیر اللہ کو پوجنے والے ہیں۔

ترجمہ ہو گا:۔

وہ معبودانِ باطل ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور (الٹے) ان کے دشمن ہوجائیں گے۔

١٩: ٨٣ = تَؤُزُّهُمْ: (وہ شیاطین) ان کو ابھارتے ہیں۔ اَزَّ يَؤُزُّ (باب نصر) مضارع واحد مؤنث غائب اَزٌّ مصدر۔ جس کے اصل معنی دیگ کے جوش مارنے کے ہیں۔ اور پھر اسی مناسبت سے ورغلانے۔ ابھارنے۔ ترغیب دلانے۔ آپس میں گتھ جانے اور اوپر اچھال دینے کے بھی آتے ہیں۔

هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کافرین کی طرف راجع ہے اور ضمیر فاعل واحد مؤنث غائب شیاطین کے لئے ہے۔ وہ شیاطین ان کافروں کو (اسلام کے خلاف) خوب ابھارتے رہتے ہیں۔ مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

١٩: ٨٤ = فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ پس عجلت نہ کیجئے ان پر (نزول عذاب کے لئے)

= نَعُدُّ۔ مضارع جمع متکلم۔ عَدٌّ مصدر (باب نصر) ہم شمار کر رہے ہیں عَدًّا مصدر کو دوبارہ لاکر فعل زیادہ پُر زور بنایا گیا ہے۔

نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا۔ ہم ان کی مہلت کے ایک ایک دن کو گن رہے ہیں یا ہم ان کی کارکردگیوں کو ایک ایک کرکے شمار کر رہے ہیں۔ نہ تو گنتی سے کوئی چیز چھپ سکے گی۔ اور نہ مہلت میں ذرہ برابر کمی بیشی کی جا سکے گی۔

١٩: ٨٥ = وَفْدًا۔ مصدر۔ مہمانی۔ وَافِدٌ۔ مہمان یا کسی قوم کا نمائندہ یا قاصد اس کی جمع وَفْدٌ وُفُوْدٌ وفادٌ۔ واَوْفَادٌ۔ وَفَدَ يَفِدُ (ضرب) وَفَدَ الی الامیر۔ وفدبن کر آنا۔ قاصدبن کر آنا۔ چونکہ وافد مرسل الیہ کی طرف بطور مہمان جاتا ہے لہٰذا جمہور مفسرین نے یہی معنی لئے ہیں۔ یعنی متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور بطور مہمان حاضر ہوں گے۔ وَفْدًا بمعنی جماعتوں کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ یا رُکبانًا عَلٰی نَجَائِبِ طَاعَتِہِمْ۔ یعنی اپنی بہترین طاعتوں کی سواریوں پر سوار ہوکر حاضر ہوں گے (ان کے نیک اعمال اس دن نہایت خوبصورت سواریوں کی صورت میں حاضر ہوں گے)

= نَسُوْقُ۔ مضارع جمع متکلم سَوْقٌ مصدر (باب نصر) ہم ہانک لائیں گے۔
= وِرْدًا۔ جمع۔ اس کا واحد وَارِدٌ ہے جیسے وَفْدٌ کا واحد وَافِدٌ اور رَکْبٌ کا رَاکِبٌ ہے۔ وَارِدٌ پانی پر پہنچنے والے کو کہتے ہیں اور پانی لینے یا پینے کے لئے پانی پر پہنچنے والا پیاسا ہوتا ہے اس لئے وَارِدٌ کا ترجمہ پیاسا کیا جاتا ہے۔ وِرْدًا منصوب بوجہ حال ہے۔ پیاسوں کی طرح
۱۹: ۸۷۔ لَا یَمْلِکُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب مِلْكٌ مصدر (باب ضرب) وہ اختیار نہیں رکھیں گے۔ ضمیر فاعل کا مرجع مجرمین ہیں۔ لَا یَمْلِکُوْنَ سے کفار کی شفاعت کی نفی اور اِلَّا سے اہل ایمان کی شفاعت کا اثبات ہے۔ ای ھٰؤلاء الکفار لا یملکون الشفاعۃ لاحد والمسلمون فیملکون الشفاعَۃ۔ یہ کفار کسی کی شفاعت حاصل نہ کر سکیں گے جب کہ مسلمانوں کو شفاعت حاصل ہوگی۔
= مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا۔ جس نے خداوند رحمٰن سے وعدہ لے رکھا ہے۔ عہد سے یہاں مراد اذن۔ اجازت یا اس سے مراد عہد توحید و نبوّت ہے۔ یعنی جس نے ایمان و یقین کے ساتھ قولاً و عملاً یہ اقرار کیا: اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔
۱۹: ۸۹ = اِدًّا۔ اچنبا۔ بھاری بوجھ۔ نازیبا اور ناپسندیدہ بات۔ ایسی نہایت ناپسندیدہ بات جس سے ہنگامہ بپا ہو جائے۔
یہ اَدَّتِ النَّاقَۃُ تَئِدُّ کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں اونٹنی (اپنے بچے کی جدائی میں) سخت روئی اور ہنگامہ کیا۔ اَلْاَدِیْدُ۔ شور۔ ہنگامہ۔
۱۹: ۹۰ = تَکَادُ۔ افعال مقاربہ میں سے ہے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ کَادَ یَکَادُ کَوْدٌ سے اس کے معنی ہیں کام کرنے کے قریب ہونا اور نہ کرنا۔ جیسے کَادَ یَضْرِبُ وہ مارنے ہی والا تھا مگر مارا نہیں۔ یا قرآن حکیم میں ہے یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ۔ (۲: ۲۰) قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے۔ یہاں بھی بمعنی "قریب ہے" آیا ہے۔
= یَتَفَطَّرْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب تَفَطُّرٌ (تفعّل) مصدر پھٹ جاویں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں۔ باب انفعال سے بھی اسی معنی میں آیا ہے جیسے اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِہٖ (۷۳: ۱۸) جس سے آسمان پھٹ جائے گا۔ تَکَادُ یَتَفَطَّرْنَ قریب ہے کہ پھٹ جاویں یا شق ہو جائیں۔

= مِنْهُ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع کفار کا قول اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ہے
= تَنْشَقُّ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب وہ پھٹ جائے۔ وہ شق ہوجائے ۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے یا وہ پھٹتی ہے ۔ شق ہوتی ہے ۔ یا ہوجائے گی ۔ اِنْشِقَاقٌ اِنْفِعَالٌ مصدر
= تَخِرُّ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ خَرَّ یَخِرُّ (ضَرَبَ) خَرٌّ و خَرِیْرٌ ۔ وہ گر پڑے ۔ وہ گر پڑتی ہے وہ گر پڑیگی ۔ خَرِیْرٌ کسی چیز کا آواز کے ساتھ نیچے گرنے کے ہیں اَلْخَرِیْرُ ۔ پانی وغیرہ کی آواز کو کہتے ہیں جو اوپر سے گر رہا ہو! ۔
= هَدًّا ۔ مصدر بمعنی اسم مفعول ۔ گرایا ہوا ۔ منہدم ۔ ڈھیا ہوا ۔ یا یہ مفعول مطلق ہے اور تَخِرُّ فعل اس کا عامل ہے ۔

اَلْهَدُّ کے معنی کسی چیز کو زور کی آواز کے ساتھ گرا دینے یا کسی بھاری چیز کے گر پڑنے کے ہیں ۔ کسی چیز کے گر پڑنے کی آواز کو هَدَّةٌ کہتے ہیں ۔

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں ۔

١٩: ٩١ = اَنْ ۔ مصدریہ ہے ۔ کہ ۔ اس بات پر کہ ۔
= دَعَوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب اصل میں دَعَوُوْا تھا ۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس لئے اس واؤ کو الف سے بدلا ۔ اب الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے اس لئے الف حذف ہوگیا ۔ دَعَوْا رہ گیا ۔ دُعَاءٌ باب نصر مصدر ۔ پکارنا ۔ دعویٰ کرنا ۔ آیت کا ترجمہ ہوگا ۔

اس بات پر کہ انہوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا ۔

١٩: ٩٢ = مَا یَنْۢبَغِیْ ۔ مضارع منفی ۔ واحد مذکر غائب اِنْۢبِغَاءٌ اِنْفِعَالٌ مصدر ۔ لائق نہیں ہے ۔ زیبا نہیں ہے ۔ نہیں ہوسکتا ۔ سزاوار نہیں ہے ۔

١٩: ٩٣ = اٰتِیْ ۔ آنے والا ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اِتْیَانٌ مصدر ۔ جب اس کا تعدیہ بٖ کے ساتھ ہو تو معنی لانے والے کے ہوں گے ۔
= عَبْدًا ۔ حال ہے اٰتِیْ کا ۔ عاجزی ۔ انکساری ۔ اور خشوع خضوع کے ساتھ ۔

اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۔ حاضر ہونے والا ہے رحمٰن کے روبرو ایک عاجز و حقیر بندہ کی حالت میں ۔

١٩: ٩٤ = اَحْصٰهُمْ ۔ اس نے ان کو گن رکھا ہے ۔ ماضی واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب
= عَدَّهُمْ عَدًّا ۔ اس نے ان کو خوب اچھی طرح گن رکھا ہے ۔

۱۹ : ۹۵ = اٰتِيْهِ ۔ اٰتِیْ آنیوالے۔ پیش ہونے والا۔ مضاف ہٖ مضاف الیہ اس کے پاس آنے والا۔

= فَرْدًا۔ تنہا۔ اکیلا۔

۱۹ : ۹۶ = وُدًّا۔ محبّت۔

= يَسَّرْنَاهُ۔ ہم نے اسے آسان کردیا ہے۔ تَيْسِيْرٌ تَفْعِيْلٌ مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ سے مراد القرآن ہے۔

= بِلِسَانِكَ۔ تیری زبان میں۔ ای بلسانك العربي المبين

= لُدًّا۔ بہت جھگڑالو۔ جمع ہے۔ اس کا واحد اَلَدُّ ہے اس کا مادہ لَدَدٌ ہے۔ گردن کے دائیں بائیں پہلو کو لَدَدٌ کہتے ہیں۔ شَدِيْدُ اللَّدَدِ وہ شخص جس کی گردن کو کوئی پھیر نہ سکے۔ مراد وہ آدمی جس کو اس کے ارادہ سے باز نہ رکھا جا سکے۔ جس کو کوئی راستی پر نہ لا سکے۔ لَدَّ اس نے سخت جھگڑا کیا۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (۲ : ۲۰۴) اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ قَوْمًا لُدًّا۔ جھگڑالو لوگ جھگڑالو قوم۔

۱۹ : ۹۸ = تُحِسُّ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ اِحْسَاسٌ اِفْعَالٌ مصدر تو محسوس کرتا ہے۔ تو آہٹ پاتا ہے۔ تو دیکھتا ہے۔

= رِكْزًا۔ کھٹکا۔ آہٹ۔ پوشیدہ آواز۔ آہستہ آواز۔ بھنک۔ اسم ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(٢٠) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (٤٥)

٢٠: ١ = طٰهٰ ۔ حروف مقطعات

= لِتَشْقٰٓى ۔ لام تعلیل کے لئے ہے تَشْقٰى مضارع واحد مذکر حاضر شَقَاوَةٌ مصدر۔ (باب سمع) شقاوت ۔ سعادت کی ضد ہے ۔ اس کے معنی ہیں تکلیف میں پڑنا۔ جیسے فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (٢٠: ١٢٣) نہ وہ بھٹکے گا۔ اور نہ وہ تکلیف میں پڑے گا۔ یا کمبختی جیسے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا (٢٣: ١٠٦) اے ہمارے رب ہم پر ہماری کم بختی نے زور کیا۔

لِتَشْقٰٓى ۔ کہ تو مشقت میں پڑے ۔ کہ تو تکلیف و تعب اٹھائے ۔ اس تکلیف اور تعب کی دو صورتیں ہیں ۔

ایک تو آپ کا کافروں کے ردّ و انکار پر حزن و ملال ۔

دوم ۔ راتوں کو آپ کا قراءت قرآن میں طویل قیام یہاں تک کہ قدم مبارک متورم ہو جاتے

پہلی صورت میں آیت کا مطلب ہو گا۔

کہ کفار کے راہِ حق کو تسلیم نہ کرنے پر اس قدر کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ زندگی دوبھر ہو جائے آپ کا کام تذکیر و تبلیغ ہے اور جگہ ارشادِ ربانی ہے فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ط (١٨: ٦) شاید آپ ان کے (اعراض کے پیچھے) غم سے اپنی جان دیدیں گے ۔

دوسری صورت میں یہ کہ ۔ اپنے آپ پر اتنی سختی کی ضرورت نہیں بلکہ آسانی سے جتنا پڑھ سکیں اتنا کافی ہے ۔ جیسے ارشاد ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (٧٣: ٢٠) سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔

۲۰ : ۳ = اِلَّا ۔ حرف استثناء

= تَذْكِرَةً ۔ مستثنیٰ منقطع (بدیں وجہ منصوب) ای ما انزلنہ لشقائک لٰکن تذکیرًا ۔ یعنی ہم نے قرآن کو تمہاری مشقت کے لئے نہیں بلکہ نصیحت و موعظت کے لئے اتارا تھا۔

= لِمَنْ يَخْشٰى ۔ اس کے لئے جو (اپنے رب سے) ڈرتا ہے جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا (۷۹ : ۴۵) آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو اس سے خوف رکھتا ہو۔

۲۰ : ۴ = تَنْزِيْلًا ۔ نَزَّلَ يُنَزِّلُ کا (بروزن تفعیل مصدر ہے بمعنی اتارنا ۔ نازل کرنا یا بہ فعل مقدر نَزَّلَ کا مفعول مطلق ہے ای نَزَّلَ تَنْزِيْلًا۔

= اَلْعُلٰى ۔ كُبْرٰى کے وزن پر اَلْعُلْيَا (اَلْاَعْلٰى کی تانیث) کی جمع ہے ۔ بلند، اونچا، بلند و بالا۔ یہ سَمٰوٰت کی صفت ہے

۲۰ : ۵ = اَلرَّحْمٰنُ ۔ ای هُوَالرَّحْمٰنُ

= اِسْتَوٰى ۔ وہ ٹھہرا ۔ اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا۔ وہ سنبھل گیا۔ وہ بڑھا۔ وہ سیدھا ہوا۔ استواء (استفعال) مصدر۔ استواء کے جب دو فاعل ہوں تو اس کے معنی دونوں کے مساوی اور برابر ہونے کے ہوتے ہیں ۔ جیسے لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (۵۹ : ۲۰) دوزخ کے لوگ اور جنت کے لوگ برابر نہیں ۔

اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۔ یعنی تخت حکومت پر اس طرح قابض و متمکن ہے کہ اس کا کوئی حصہ یا کوئی گوشہ اس کے حیطۂ اقتدار سے باہر نہیں اور اس کے قبضہ و تسلط میں نہ کوئی مزاحمت ہے نہ کوئی گڑبڑ ۔ سب کام و انتظام بدرجۂ اتم درست ہے ۔ عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں ۔

۲۰ : ۶ = اَلثَّرٰى ۔ ثریٰ خاک نمناک، گیلی مٹی ۔ سیلی زمین کو کہتے ہیں۔ عام زمین کے نیچے گیلی مٹی ہے اور گیلی مٹی سے بھی نیچے سے مراد زمین کی اتھاہ گہرائیاں ہیں۔

۲۰ : ۷ = تَجْهَرْ ۔ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ) واحد مذکر حاضر ۔ تو آواز بلند کرے یا کرتا ہے کرے گا۔ جہر ۔ بلند آواز سے یا عیاں طور پر۔

الجھر کے اصل معنی کسی چیز کا حاسۂ سمع یا حاسۂ بصر میں افراط کے سبب پوری طرح ظاہر نمایاں ہونے کے ہیں ۔ چنانچہ حاسۂ بصر کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً (۲:۵۵) جب تک ہم خدا کو سامنے نمایاں طور پر نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور حاشیہ سمع کے متعلق آیت ہذا۔: اگر تو پکار کر بات کہے تو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی کو بھی جانتا ہے۔

= السِّرَّ۔ اس بات کو کہتے ہیں جو دل میں پوشیدہ ہو یہ اعلان کی ضد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً (۲:۲۷۴) پوشیدہ اور ظاہر۔

= اَخْفٰی۔ خِفَاءٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ پوشیدہ۔ یعنی وہ جس کا علم مجھ کو بھی نہ ہو۔

۲۰: ۸ = اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔ موصوف وصفت۔ اچھے اچھے نام۔

۲۰: ۱۰ = اِمْکُثُوْا۔ مَکَثَ یَمْکُثُ مَکْثٌ (باب نصر) سے فعل امر جمع مذکر حاضر تم ٹھہرو۔ تم ٹھہرے رہو۔

= اٰنَسْتُ۔ ماضی واحد متکلم۔ انس مادہ۔ اٰنَسَ یُؤْنِسُ اِیْنَاسٌ (افعال) انوس کرنا۔ اٰنَسَ الشَّیْءَ کسی چیز کو دیکھنا۔ اٰنَسْتُ میں نے دیکھی ہے۔

اَنِسَ (سمع) اَنُسَ (کرم) اَنَسَ (ضرب) اَنَسًا۔ مانوس ہونا۔ اسی سے اُنْسٌ محبت۔ مُؤْنِسٌ۔ اُنس دینے والا۔

= لَعَلِّیْ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ی ضمیر واحد متکلم۔ شاید میں۔

= قَبَسٍ۔ اَلْقَبْسُ۔ آگ کا شعلہ۔ یا اس کی چنگاری جو شعلہ سے لی جائے۔ اَلْقَبْسُ (ضرب) مصدر۔ قَبَسَ مِنْہُ النَّارَ آگ کو بصورت شعلہ لینا۔ قَبَسَ الْعِلْمَ علم سے فائدہ اٹھانا۔ اقتبس (باب افتعال) علم وہدایت سے فائدہ اٹھانا۔ علم حاصل کرنا نیز اس کے معنی بڑی آگ سے کچھ آگ لینے کے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ۔ (۵۷: ۱۳) ہماری طرف نظر شفقت کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کرلیں لَعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِقَبَسٍ۔ شاید میں اس آگ میں کوئی چنگاری تمہارے لئے لے آؤں۔

= عَلَی النَّارِ۔ ای عند النار۔ آگ کے پاس۔

= ھُدًی۔ یہ اسم بھی ہے اور مصدر بھی ھَدٰی یَھْدِیْ کا۔ بطور اسم بمعنی الھادی ہے۔ ہدایت دینے والا۔ راہنمائی کرنے والا۔ راستہ بتانے والا۔

۲۰: ۱۱ = نُوْدِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب نِدَاءٌ مصدر۔ اس کو پکارا گیا۔ اور جگہ

قرآن مجید میں آیا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ (٩:٦٢) جب جمعہ کے
دن نماز کے لئے پکارا جائے۔

٢٠:١٢ = فَاخْلَعْ ۔ خَلْعٌ (باب فَتَحَ) سے فعل امر واحد مذکر حاضر۔ پس تو اتار ڈال

= نَعْلَیْكَ ۔ تیرے دونوں جوتے۔ اپنے دونوں جوتے۔ نَعْلَیْنِ تثنیہ منصوب۔ مضاف
كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ تثنیہ کا نون بوجہ اضافت کے گر گیا

= طُوًی ۔ طُوٰی ایک وادی کا نام ہے

٢٠:١٣ = اِخْتَرْتُكَ ۔ ماضی واحد متکلم اِخْتِیَارٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر كَ ضمیر
مفعول واحد مذکر حاضر۔ میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے۔

= فَاسْتَمِعْ ۔ پس خوب (کان لگا کر) سن ۔ اِسْتِمَاعٌ افتعال) فعل امر واحد مذکر حاضر
اِسْتِمَاعٌ کے معنی غور سے سننے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَمِنْهُمْ مَنْ یَّسْتَمِعُوْنَ
اِلَیْكَ (١٠:٤٢) اور ان میں بعض ایسے ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں۔

= لِمَا ۔ میں لام کا تعلق یا اِخْتَرْتُكَ سے ہے کہ جو وحی کیا جاتا ہے اس کے لئے میں
تمہیں منتخب کیا ہے یا اس کا تعلق استمع سے ہے کہ جو وحی کیا جاتا ہے اسے خوب
دھیان سے سنو۔

= یُوْحٰی ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ اِیْحَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وحی مادہ
جو وحی کی جاتی ہے۔

٢٠:١٥ = اَكَادُ اُخْفِیْهَا ۔ اَكَادُ ۔ كَادَ یَكَادُ كَوْدٌ سے مضارع واحد متکلم کا
صیغہ ہے یہ افعال مقاربہ میں سے ہے کسی فعل کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرنے کے
لئے آتا ہے۔ یہاں بمعنی اُرِیْدُ میں ارادہ رکھتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کے معنی میں استعمال ہوا ہے
اُخْفِیْ مضارع واحد متکلم اَخْفٰی یُخْفِیْ اِخْفَاءٌ (افعال) مصدر سے ہے
ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب الساعۃ کے لئے ہے۔ اُخْفِیْهَا ۔ میں اس کو مخفی رکھنا
چاہتا ہوں۔

= لِتُجْزٰی لام تعلیل کے لئے ہے تُجْزٰی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب تاکہ
وہ جزا دی جائے تاکہ اسے بدلہ دیا جائے ضمیر کا مرجع كُلُّ نَفْسٍ ہے۔ لِتُجْزٰی كُلُّ
نَفْسٍ م بِمَا تَسْعٰی ۔ تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ مل جائے۔ لِتُجْزٰی کا
تعلق اٰتِیَۃٌ سے ہے اَكَادُ اُخْفِیْهَا کا جملہ جملہ معترضہ ہے۔

٢٠: ١٦ = فَلَا يَصُدَّنَّكَ ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب بانون ثقیلہ برائے تاکید۔ صَدٌّ سے لکَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ پس ہرگز تجھے نہ روک دے۔ ضمیر فاعل کا مرجع مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا ہے۔

= عَنْهَا ای عن تصدیق الساعۃ قیامت کی تصدیق سے۔ ھا ضمیر کا مرجع الساعۃ ہے۔

= فَتَرْدٰى ۔ میں ف سببیہ ہے۔ تَرْدٰى مضارع واحد مذکر حاضر رَدِیَ يَرْدٰى (باب سمع) رَدًى مصدر بمعنی ہلاک ہونا۔ فَتَرْدٰى ورنہ تم بھی ہلاک ہوجاؤ گے

٢٠: ١٨ = اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا ۔ تَوَكُّؤٌ (تفعل) مصدر ہے مضارع واحد متکلم۔ تَوَكَّأَ يَتَوَكَّأُ تَوَكُّؤٌ ٹیک لگانا۔ علیٰ کے صلہ کے ساتھ بمعنی (اس کے) سہارے ٹیک لگانا۔ اَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا ۔ میں اس (عصا) پر ٹیک لگاتا ہوں۔ اس پر سہارا لگاتا ہوں۔

اَلْوِكَاءُ کے معنی کسی چیز کے سربند کے ہیں اور کبھی وِكَاءٌ اس ظرف کو بھی کہہ دیا جاتا ہے جس میں کوئی چیز ڈال کر اس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔ اسی سے اَوْكَأْتُ فُلَانًا جس کے معنی کسی کے لئے تکیہ لگا دینے کے ہیں تَوَكَّأَ عَلَى الْعَصَا ۔ اس نے عصا پر ٹیک لگائی اور اس سے قوت حاصل کی۔

= اَهُشُّ ۔ هَشَّ يَهُشُّ هَشًّا (باب نصر) سے مضارع واحد متکلم میں پتے جھاڑتا ہوں۔ اَلْهَشُّ کے معنی بھی هَزٌّ کی طرح کسی چیز کو حرکت دینے کے ہیں لیکن یہ کسی نرم چیز کو حرکت دینے کے لئے بولا جاتا ہے جیسے هَشَّ الْوَرَقَ درخت سے پتے جھاڑنا۔

= عَلٰى غَنَمِیْ ۔ اپنی بکریوں کے لئے۔

= فِيْهَا میں ھا ضمیر کا مرجع عصا ہے۔

= مَاٰرِبُ ۔ مَاْرَبَةٌ کی جمع ہے۔ ضرورتیں۔ حاجتیں۔ اَرَبٌ سخت حاجت کہ بغیر تدبیر کے پوری نہ ہو سکے۔ اَرَبٌ اُرْبَةٌ اِرْبَةٌ مَاْرَبَةٌ مصدر ہیں۔ بمعنی سخت حاجتمند ہونا۔

٢٠: ١٩ = اَلْقِهَا ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو اس کو ڈال دے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب عصا کے لئے ہے۔ اَلْقٰى اس نے ڈال دیا۔ اِلْقَاءٌ مصدر۔

۲۰: ۲۰ = حَيَّةٌ سانپ مذکر مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے اس کی جمع حَيَّاتٌ ہے
= تَسْعٰى ۔ سَعْيٌ سے مضارع واحد مؤنث غائب وہ دوڑ تی ہے۔ وہ کوشش کرتی ہے۔ فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۔ بس اچانک وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔
۲۰: ۲۱ سَنُعِيْدُهَا ۔ س مستقبل قریب کے لئے ہے نُعِيْدُ اِعَادَةٌ (افعال) سے مضارع جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ہم لوٹا دیں گے۔ ہم لوٹا کر پھر کر دیں گے۔ هَا کا مرجع حَيَّةٌ ہے۔
= سِيْرَتَهَا ۔ اس کی سیرت اس کی حالت۔ مضاف مضاف الیہ۔
سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۔ ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت کی طرف پھیر دیں گے۔
۲۰: ۲۲ = اُضْمُمْ ۔ ضَمَّ يَضُمُّ ضَمٌّ سے فعل امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے تو ملالے اَلضَّمُّ (نصر) دو یا دو سے زیادہ چیزوں کو باہم ملا دینا۔ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ اپنے بازو کو اپنے بغل سے ملالو۔
ضَمَّ الشَّیْءَ اِلَيْهِ اپنی طرف کھینچنا۔ ضَمَّ عَلَى الشَّیْءِ قبضہ کرنا۔ ضَمَّهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ گلے ملنا۔ معانقہ کرنا۔
= جَنَاحِكَ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تیرا بازو۔ تیرا پہلو۔ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ اور اپنا ہاتھ اپنے پہلو سے ملالے مجاہد نے اِلٰى بمعنی تَحْتَ لیا ہے اپنا ہاتھ اپنے بازو کے نیچے ملالو۔ جناح واحد ہے اس کی جمع اَجْنِحَةٌ ہے۔ جناح پرندے کے بازو کو بھی کہتے ہیں مادہ ج ن ح سے۔ جُنَاحٌ جمع جُنُوْحٌ بمعنی گناہ ہے
= تَخْرُجْ ۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) واحد مؤنث غائب ۔ خُرُوْجٌ سے وہ نکلے گی۔ ضمیر فاعل کا مرجع يَدَكَ ہے عربی میں يَدٌ مؤنث ہے۔
= بَيْضَآءَ سفید۔ بَيَاضٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث اس کا مذکر اَبْيَضُ جمع بِيْضٌ ہے یہ ضمیر فاعل تَخْرُجْ سے حال ہے
= مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۔ سُوْٓءٍ ۔ برائی۔ عیب۔ بُرا کام۔ بغیر کسی عیب کے۔ بغیر کسی مرض کے
= اٰيَةً اُخْرٰى ۔ دوسرا معجزہ یا تو اٰيَةً ۔ بَيْضَآءَ طرح ضمیر تخرج سے حال ہے اور بدیں منصوب ہے۔ یا فعل مضمر خُذْ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۲۰: ۲۳ = لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۔ لام تعلیل کا ہے تاکہ۔ اس لئے کہ۔ نُرِیَ مضارع۔ جمع متکلم كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ مِنْ بمعنی لبعض ۔ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى موصوف صفت۔ ہماری بڑی بڑی نشانیاں۔ یعنی ہم نے عصا اور ید بیضاء کے معجزے اس لئے عطا کئے

تاکہ اپنی بڑی بڑی نشانیوں میں سے کچھ نشانیاں آپ کو دکھائیں۔

۲۰:۲۴ == طَغٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب وہ حد سے نکل گیا۔ اس نے سرکشی کی۔ اس نے سر اٹھایا۔ طَغٰی یَطْغٰی (فتح) اور طَغِیَ یَطْغٰی (سمع) طُغْیَانٌ مصدر۔ طَغَی الرَّجُلُ ظلم ونافرمانی میں حد سے گذر گیا۔ طَغَی الْمَآءُ پانی کا بلند ہوجانا۔ اِنَّہٗ طَغٰی وہ بے حد سرکش ہو چکا ہے۔

۲۰:۲۵ == رَبِّ۔ ای رَبِّیْ۔ اے میرے رب۔

== اِشْرَحْ ۔ شَرْحٌ مصدر سے (باب فتح) فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو کھول دے تو کشادہ کردے۔ شَرَحْتُ اللَّحْمَ وشَرَّحْتُہٗ کے اصل معنی گوشت (وغیرہ کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر) پھیلانے کے ہیں اسی سے شرح صدر ہے یعنی نور الٰہی اور سکون واطمینان کی وجہ سے سینے میں وسعت پیدا ہوجانا۔ اور جگہ ارشاد ربانی ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (۹۴:۱) (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں دیا۔

۲۰:۲۶ == یَسِّرْ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر تَیْسِیْرٌ (تفعیل) مصدر تو آسان کردے

۲۰:۲۷ == اُحْلُلْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو کھول دے۔ حَلَّ یَحُلُّ حَلٌّ (نصر) بمعنی گرہ کشائی۔

== عُقْدَۃً۔ گرہ۔ لکنت۔ رکاوٹ۔ بندش۔ عَقْدٌ سے جس کے معنی باندھنے کے ہیں وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

۲۰:۲۸ == یَفْقَھُوْا۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) جمع مذکر غائب فِقْہٌ مصدر (باب سمع) کہ وہ (لوگ) سمجھ سکیں۔ مضارع منصوب بھی اسی طرح لکھا جائے گا۔

۲۰:۲۹ == وَزِیْرًا۔ اَلْوِزْرُ کے معنی بار گراں کے ہیں۔ اور یہ معنی وَزَرٌ سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی پہاڑ میں جائے پناہ کے ہیں وَزِیْرٌ وِزْرٌ سے۔ صیغہ صفت ہے وَزِیْرٌ وہ شخص جو امیر کا بوجھ اور اس کی ذمہ داریاں اٹھائے ہوتے ہو اور اس کے عہدہ کو وزارت کہا جاتا ہے۔ وَزِیْرٌ۔ معین۔ مددگار

۲۰:۳۱ == اُشْدُدْ۔ شَدٌّ مصدر (باب نصر، ضرب) سے فعل امر واحد مذکر حاضر تو سخت کردے۔ تو مضبوط کردے۔ اُشْدُدْ بِہٖ یعنی اس کے وزیر ہونے سے میری قوت کو یا میری کمر کو مضبوط کردے۔

== اَزْرِیْ۔ مضاف مضاف الیہ اَزْرٌ کا مطلب قوت ہے نیز پشت کے اس حصہ کو

کہتے ہیں جہاں ازار بند (تہ بند) باندھا جاتا ہے۔ یعنی کمر۔ ازار بند (پنجابی۔ نالا) بھی اسی سے ہے۔
اُشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِىْ اس کے ذریعہ میری قوت کو مضبوط کر دے
۲۰: ۳۳ = كَیْ۔ مضارع کو نصب دیتا ہے اسی وجہ سے نُسَبِّحَكَ وَنَذْكُرَكَ منصوب ہیں۔ تاکہ ہم خوب کثرت سے تیری پاکی بیان کریں اور تیرا ذکر کریں
۲۰: ۳۶ = اُوْتِیْتَ۔ اِیْتَاءٌ (باب افعال) سے ماضی مجہول واحد مذکر حاضر۔ تجھ کو دیا گیا تجھ کو عطا کیا گیا۔ اور جگہ ارشاد ہے وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ (۲: ۲۴۷) اور اسے مال کی فراخی نہیں دی گئی۔
قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ۔ تمہاری درخواست منظور کی گئی۔ تمہارا سوال منظور کیا گیا یعنی جس کا تم نے سوال کیا تھا وہ تمہیں عطا کیا گیا۔
۲۰: ۳۷ = مَنَنَّا۔ مَنٌّ مصدر سے ماضی جمع متکلم (باب نصر) ہم نے بڑا احسان کیا۔ ہم نے بڑی نعمت دی اَلْمِنَّةُ جمع اَلْمِنَنُ احسان۔ مہربانی۔ نعمت۔ یہ دو طرح سے ہے ایک منّت بالفعل جیسے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (۳: ۱۶۴) خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور اسی معنی میں آیت ہذا میں ہے۔
دوسرا معنی منت بالقول ہے جیسے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (۲: ۲۶۴) اپنے صدقوں کو احسان جتلا کر اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کریں۔
= مَرَّةً اُخْرٰى۔ اور ہم نے ایک مرتبہ پہلے بھی تم پر احسان کیا تھا۔ یہاں ایک بار سے مراد شمار نہیں ہے کیونکہ قبل ازیں خداوند تعالیٰ صرف ایک احسان ہی نہیں فرمایا تھا بلکہ متعدد احسانات کئے جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔ یہاں ایک بار سے مراد یہ ہے کہ اب ہم آپ کو مانگنے پر عطا کر رہے ہیں اور اس سے قبل ہم بن مانگے ہی آپ پر احسانات کر رہے ہیں۔
مَرَّةً اُخْرٰى سے مراد یہ مؤخر الذکر احسانات ہیں یا مَرَّةً اخرىٰ سے مراد یہ نئی درخواست کا قبول کرنا ہے۔ یعنی ہم نے پہلے بھی تم پر احسانات کئے ہیں اور یہ ایک بار پھر تم پر احسان کیا ہے کہ حضرت ہارونؑ کو نبی بنا کر تمہارے ساتھ کر دیا ہے (پھر اس کے بعد گذشتہ احسانات کا ذکر ہے)
۲۰: ۳۸ = اَوْحَيْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے وحی کی۔ اِیْحَاءٌ مصدر (افعال) یہاں اَوْحَيْنَا سے مراد اَلْهَمْنَا ہے یعنی ہم نے موسیٰ کی ماں کے دل میں یہ تدبیر ڈال دی
= مَا يُوْحٰى۔ جو وحی (دہی) کی جاتی ہے۔ جو الہام کرنے کی بات تھی جو الہام ہی کئے جانے کے قابل تھی۔ يُوْحٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب وحی کیا جاتا ہے الہام کیا جاتا ہے۔

اندرونی القاء کیا جاتا ہے۔

۲۰: ۳۹ = اَنْ۔ کہ یعنی ہم نے جو الہام کیا وہ یہ تھا کہ

= اِقْذِفِيْهِ ۔ اِقْذِفِيْ ۔ قَذْفٌ سے (باب ضرب) فعل امر واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

اِقْذِفِيْ تو ڈال دے۔ تو پھینک دے۔ اِقْذِفِيْهِ تو اس کو ڈال دے

اَلْقَذْفُ (ضرب) کے معنی دور پھینکنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ (۳۳: ۲۶) اور اس نے ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔ اور يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا (۳۷: ۸) اور ہر طرف سے (ان پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔

قَذْفٌ بطور استعارہ عیب لگانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

= التَّابُوْتِ۔ صندوق۔

= فَاقْذِفِيْهِ ۔ اور اس کو ڈال دے۔ یہاں ہٖ ضمیر مفعول کا مرجع یا تو حضرت موسیٰ ہیں یا التَّابُوْتُ یعنی پھر تابوت کو (جس میں حضرت موسیٰ کو رکھا گیا ہے) دریا میں ڈال دے۔

= اَلْيَمِّ ۔ البحر ۔ مراد دریائے نیل ہے۔

= يَاْخُذْهُ ۔ يَاْخُذْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) واحد مذکر غائب وہ اس کو لے لیگا۔ وہ اس کو پکڑے گا۔ ضمیر کا مرجع تابوت بھی ہوسکتا ہے اور حضرت موسیٰ بھی۔ لیکن عَدُوٌّ لَّهٗ میں چونکہ ضمیر کا مرجع صریحًا حضرت موسیٰ کی طرف راجع ہے لہذا يَاْخُذْهُ میں بھی ترجیحًا اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ ہی ہیں۔

= فَلْيُلْقِهِ ۔ پس ڈال دیگا اس کو۔ پھینک دے گا اس کو۔ اِلْقَاءٌ مصدر (افعال)

= وَاَلْقَيْتُ ۔ اِلْقَاءٌ سے ماضی واحد متکلم۔ میں نے ڈالا۔ میں نے ڈال دیا۔ اَلْقَى الشَّيْءَ اِلَى الْاَرْضِ ۔ زمین پر پھینکنا۔ اَلْقٰى اِلَيْهِ السَّمْعَ اس نے اس کی طرف کان لگایا یعنی اس کی بات سنی اَلْقٰى عَلٰى کسی پر مہربانی کرنا۔

اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ میں نے اپنی جناب سے تم کو محبت عطا کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ اللہ نے اس سے محبت کی اور خلقت کے لئے حبیب بنادیا۔

ابن عطیہ کے مطابق اپنے جمال کا پرتو اس پر ڈالا کہ جو دیکھے محبت کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضرت قتادہ کے نزدیک: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی کہ جو بھی اُن کو دیکھتا تھا محبت و عشق کے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

فَائِدَہ: اِقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ سے لے کر عَدُوٌّ لَّهٗ تک وہ مضمون بیان ہوا جو اُمِّ مُوسٰیؑ کو الہام کیا گیا تھا۔ اب پھر خطاب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے کہ ہم نے اپنی جناب سے تجھے سب کی نگاہوں میں پُرکشش بنا دیا کہ خود تمہارا دشمن تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دے اور خود تمہاری پرورش پر مجبور ہوجائے۔ دیگر یہ کہ تمہاری پرورش عین ہماری آنکھوں کے سامنے ہو

= لِتُصْنَعَ۔ تُصْنَعَ۔ تو تیار ہووے۔ تو پرورش کیا جائے۔ صَنْعٌ سے۔ مضارع مجہول واحد مذکر حاضر وَ لِتُصْنَعَ معطوف ہے اور اس کا عطف فعل مقدرہ پر ہے ای وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً لِتُحَبَّ وَلِتُصْنَعَ۔

= عَلٰى عَیْنِیْ۔ میری نظروں کے سامنے عَیْنِیْ میں اضافت تشریف و اختصاص کے لئے ہے۔ ورنہ تو اپنے عام معنی ہیں: دنیا کی ساری موجودات پروردگار عالم کی نگرانی میں رہتی ہیں۔

۲۰: ۴۰ = اِذْ تَمْشِیْٓ۔ یہ اِذْ اَوْحَیْنَا کا بدل ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا (موقعہ پر) چلے جانا بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک احسان تھا کہ اس کے نتیجے میں حضرت موسیٰؑ کی رضاعت ان کی والدہ کے سپرد ہوئی۔ اِذْ تَمْشِیْٓ۔ جب وہ چلتی چلتی آگئیں۔

= فَتَقُوْلُ۔ پھر کہا۔ پھر کہنے لگی۔ یعنی جب اہل خانہ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لئے کسی دائی کی تلاش میں تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی کا دودھ پینے کے لئے تیار نہ تھے تو ان کی بہن نے جو وہاں آگئی تھی کہا هَلْ اَدُلُّكُمْ الخ۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد ہوا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ الخ (۲۸: ۱۲)

اور ہم نے حرام کردیں اس پر ساری دودھ پلانے والیاں اس سے پہلے۔ تو حضرت موسیٰ کی بہن نے کہا کہ کیا میں تمہیں پتہ دوں ۔۔۔۔ الخ۔

= اَدُلُّكُمْ عَلٰى۔ میں تمہاری (کسی ایسے شخص کی طرف) رہنمائی کروں۔ پتہ دوں۔

= یَكْفُلُهٗ۔ اس کی کفالت کرے۔ اس کی پرورش کرے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔

= تَقَرَّ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ یا یہ قُرَّةٌ وقُرُوْرٌ سے باب سمع ہے جس کے معنی خوشی کے مارے آنکھیں روشن ہوجانے اور ٹھنڈی رہنے کے ہیں۔ یا قرارٌ سے ہے جس کے

معنی قرار پکڑنے اور سکون پانے کے ہیں۔ مضارع منصوب بوجہ عمل کَیْ کے ہے۔ ترجمہ: تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی رہے۔

= لَا تَحْزَنَ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ حُزْنٌ سے (باب سمع) سے کَیْ کی وجہ سے مضارع منصوب (تاکہ) وہ (عورت) غمگین نہ ہووے۔

= فَنَجَّيْنٰكَ۔ پس ہم نے تجھے نجات دی۔ نَجَّيْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَنْجِيَةٌ (تفعیل) سے مصدر۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔

= فَتَنّٰكَ۔ فَتَنَّا۔ ماضی جمع متکلم (باب ضرب) ہم نے آزمائش میں ڈالا۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ فُتُوْنًا۔ مصدر۔ تاکید کے لئے لایا گیا۔ ہم نے تجھے خوب آزمائشوں میں ڈالا۔

= عَلٰى قَدَرٍ۔ وقتِ مقررہ۔ عین وقت پر۔ وقتِ مقدّر (عمر و تربیت کے لحاظ سے موزوں وقت۔ یا عمر کا وہ وقت جو نبوت کے لئے علمِ الٰہی میں مقرر تھا)

جریر نے عمر بن عبد العزیز کی مدح میں کہا ہے ؎

نال الخلافة اذ كانت له قدرا۔

كما اتى ربه موسىٰ على قدر۔

۲۰: ۴۱ = اِصْطَنَعْتُكَ۔ ماضی واحد متکلم۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر (باب افتعال) میں نے تم کو بنایا۔ اِصْطِنَاعٌ مصدر جس کے معنی کسی شے کی درستی اور بناء میں مبالغہ کرنے کے ہیں۔ اِصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ۔ ای اِخْتَرْتُكَ وَاصْطَنَيْتُكَ لِنَفْسِیْ میں نے تجھے خاص طور پر اپنے لئے بنایا ہے۔ میں نے تجھے اپنا بنالیا ہے۔ میں نے تجھے منتخب کرلیا اپنے لئے۔

۲۰: ۴۲ = وَلَا تَنِيَا۔ فعل نہی۔ تثنیہ مذکر حاضر۔ تم دونوں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں سست نہ ہو۔ وَنْیٌ مصدر۔ (باب ضَرَبَ)

۲۰: ۴۳ = طَغٰى۔ وہ سرکش ہوگیا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲۰: ۲۴)

۲۰: ۴۴ = قُوْلَا۔ فعل امر، تثنیہ مذکر حاضر۔ قَوْلٌ مصدر۔ تم دونوں کہو۔ تو تم دونوں گفتگو کرو

= قَوْلًا لَّيِّنًا۔ موصوف صفت۔ نرم گفتگو۔ نرم کلام۔ لَيِّنٌ کی جمع لَيِّنُوْنَ اور اَلْيِنَاءُ ہے لَانَ يَلِيْنُ لِيْنٌ۔ (باب ضرب) نرمی کرنا۔ نرم ہونا۔

= لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ۔ شاید وہ نصیحت قبول کرے۔ یہاں لَعَلَّ تعلیل کے لئے ہے اور کَیْ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

= اَوْ يَخْشٰى - یا میرے غضب سے ڈر جائے - یا اپنے کفر و انکار کے مآل کو جان کر ڈر جائے

٢٠: ٤٥ = يَفْرُطَ عَلَيْنَا - ہم پر زیادتی کرے - مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب فَرْطٌ مصدر (باب نصر) افراط حد سے بہت زیادہ بڑھ جانا - زیادتی (کمی کی ضد) قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (١٨: ٢٨) اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا - اس کی ضد تفریط ہے - یعنی تقدم میں کوتاہی کرنا - کمی - قرآن مجید میں ہے مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ (٦: ٣٨) ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی -

نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا - ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا -

= اَوْ اَنْ يَّطْغٰى - یا زیادہ سرکشی کرنے لگے - زیادہ سرکش ہو جائے -

٢٠: ٤٦ = اَسْمَعُ وَاَرٰى - میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں یہ مَعَكُمَا کی تفسیر ہے یعنی درومت میں تمہارے ساتھ ہوں اور جو تمہارے اور اس کے درمیان قولاً و فعلاً گذرے گا میں اسے اچھی طرح سننے اور دیکھنے والا ہوں -

٢٠: ٤٧ = فَاْتِيٰهُ - پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ - فعل امر تثنیہ مذکر حاضر - اِتْيَانٌ - مصدر - ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (اس کا مرجع فرعون ہے)

٢٠: ٤٨ = تَوَلّٰى - ماضی واحد مذکر غائب - تَوَلِّيٌ مصدر (تفعیل) اس نے منہ موڑا - اس نے پیٹھ پھیری - وہ پھر گیا -

٢٠: ٥٠ = رَبُّنَا - ای رَبِّيْ وَرَبُّ اَخِيْ هٰرُوْنَ - ہمارا رب یعنی میرا اور میرے بھائی ہارون - ہم دونوں کا رب -

= اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ - كُلَّ شَيْءٍ اور خَلْقَهٗ دونوں اَعْطٰى کے مفعول ہیں - خَلْقَهٗ مصدر بمعنی اسم مفعول ہے - اور ہٗ ضمیر شَيْءٌ کے لئے ہے -

(١) اگر كُلَّ شَيْءٍ کو مفعول اول لیا جائے اور خَلْقَهٗ کو مفعول ثانی - تو خَلْقَهٗ کے معنی ہوں گے ایسی شکل و صورت جو ان فوائد اور منافع کے لئے موزوں اور مناسب ہے جن کے لئے ہر شے کی تخلیق کی گئی - مثلاً کان - ناک، آنکھ - زبان - ہاتھ - پاؤں وغیرہ کی ساخت اور جسم میں اُن کی مناسب و موزوں ترکیب و ترتیب - اس صورت میں جملہ کے معنی ہوں گے : ہر شے کو ایسی شکل و صورت بمعہ جملہ لوازمات بخشی - جو اس کے مقصد تخلیق کی تحصیل کے لئے ضروری تھی -

(٢) اگر خَلْقَهٗ کو مفعول اول لیا جائے اور كُلَّ شَيْءٍ کو مفعولِ ثانی تو اس صورت میں

خَلْقَهٗ کے معنی ہوں گے۔ اس کی مخلوق اور ہٗ ضمیر کا مرجع ذاتِ الٰہی ہوگی اور جملہ کے معنی ہونگے اپنی مخلوق کو ہر وہ شیٔ عطا کی جس کی اس کو اس زمین پر زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت تھی۔

= ثُمَّ ھَدٰی۔ پھر رہنمائی کی۔ یعنی ہر ہستی کو مقصد حیات کی تکمیل کے لئے اس کو اسی طرف لگا دیا۔ اور جملہ قویٰ و اعضاء کا مناسب طریقۂ استعمال بھی سمجھا دیا۔

٢٠: ٥١ = بَالُ۔ حال۔ خبر۔ خیال۔ بول مادہ مَا بَالُكَ کیا بات ہے؛ تمہیں کیا ہوا؟ اَمْرٌ ذُوْبَالٍ۔ اہم معاملہ۔ الْقُرُوْنِ۔ جمع قَرْنٌ کی بمعنی قومیں۔ الگ الگ زمانے والی قومیں بَالُ مضاف۔ القرون الاولیٰ موصوف صفت ہوکر مضاف الیہ۔

فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى۔ تو پہلی قوموں کی کیا حالت ہے۔ یعنی ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اپنے اعتقادات اور نظریات کے نتیجہ میں کس حال میں ہوں گی یا ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ سب گمراہ تھیں لہٰذا عذاب کی مستحق۔

٢٠: ٥٢ = فِیْ كِتٰبٍ۔ ای فِی اللَّوْحِ۔ یعنی لوح محفوظ میں۔

٢٠: ٥٣ = مَھْدًا۔ فرش۔ بچھونا

= سَلَكَ (باب نصر) سَلْكٌ وَسُلُوْكٌ۔ مصدر۔ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ۔ یہ لازم و متعدی ہر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ وہ راستہ پر چلا۔ اس نے راستہ پر چلایا۔ پہلے معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا (٧١: ٢٠) تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ راستوں پر چلو پھرو۔ اور دوسرے معنی میں یعنی متعدی کے متعلق ارشاد الٰہی ہے:۔

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ (٧٤: ٤٢) تمہیں کونسی بات دوزخ میں لے آئی۔

آیت ہذا۔ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا۔ ای ادخل فی الارض لاجلکم طُرُقًا۔ اور تمہارے لئے زمین میں راستے جاری کر دیئے۔

= فَاَخْرَجْنَا بِهٖ۔ پھر ہم نے اس کے (پانی کے) ذریعے (شکم زمین سے) پیدا کئے۔ اس میں فاء سببیہ نہیں ہے بلکہ تعقیب کا ہے کیونکہ سبب اخراج لفظ بِهٖ سے معلوم ہے۔ ف تعقیب کی صورت میں ترجمہ ہوگا۔ پھر ہم نے .... الخ

= اَخْرَجْنَا میں التفات ضمائر ہے صیغہ غائب سے یک لخت صیغہ متکلم استعمال کیا گیا ہے یہ عظمت شان کے لئے ہے کہ اس کے حکم سے کسی کو انکار کی جرأت نہیں۔ جس کو جو حکم دیتا ہے وہ بجا لاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا (٣٥: ٢٧)

= شَتّٰی بعض کے نزدیک یہ لفظ مفرد ہے اور بعض نے اس کو شَتِیۡتٌ کی جمع لکھا ہے جیسے مَرِیۡضٌ کی جمع مَرۡضٰی ہے شَتِیۡتٌ طرح طرح ۔ جدا جدا ۔ مختلف ۔ متفرق پراگندہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَ تَحۡسَبُھُمۡ جَمِیۡعًا وَّ قُلُوۡبُھُمۡ شَتّٰی (١٤:٥٩) تو انہیں متفق خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے دل متفرق و غیر متفق ہیں ۔

= اَزۡوَاجًا ۔ جوڑے ۔ ہم مثل چیزیں ۔ اقران ۔ زَوۡجٌ کی جمع ہے حیوانات کے جوڑے ہیں سے نر یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں اسی طرح غیر حیوانات میں ہر اس شئے کو جو دوسری شئی کے قرین ہو خواہ مماثل ہو یا متضاد ۔ زوج کہتے ہیں ۔

اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۔ ای ازواجًا شتّٰی من نباتٍ ۔ نباتات میں سے مختلف النوع ، مماثل یا مقابل جوڑے (پیدا کئے) شتّٰی ازواجًا کی صفت ہے ۔

فائدہ ۔ آیت ہذا کے متعلق مختلف اقوال ہیں ۔

(١) یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول مَآءً پر ختم ہو جاتا ہے اور فَاَخۡرَجۡنَا سے اللہ تعالیٰ خود اپنی قدرت کا ذکر فرماتے ہیں (ضیاء القرآن)

(٢) ۔ انداز کلام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب وَلَا یَنۡسٰی پر ختم ہو جاتا ہے اور یہاں سے آخر پیراگراف تک پوری عبارت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور شرح و تذکیر ارشاد ہوئی ہے ۔ مؤخر الذکر زیادہ قرین صحت ہے ۔

اَلَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ... الخ جملہ مستانفہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ لَا یَضِلُّ رَبِّیۡ وَلَا یَنۡسٰی سے متعلق نہیں ہے ۔ یہ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے ای ھو الذی جعل لکم الارض الخ (اضواء البیان)

٢٠ : ٥٤ = اِرۡعَوۡا ۔ تم چراؤ ۔ رَعۡیٌ مصدر (باب فتح) سے فعل امر جمع مذکر حاضر ۔ کا صیغہ ہے رَعۡیٌ کے اصل معنی ہیں حیوان یعنی جاندار چیز کی حفاظت کرنے کے ہیں خواہ غذا کے ذریعہ سے ہو جو اس کی زندگی کی حفاظت ہے ۔ خواہ اس سے دشمن کو دفع کرنے کے ذریعہ ہو ۔ رَعَیۡتُہٗ میں نے اس کی نگرانی کی اور اَرۡعَیۡتُہٗ میں نے اس کے سامنے چارہ ڈالا ۔ رِعۡیٌ چارہ یا گھاس ۔ رَاعِیۡ ۔ چرانے والا ۔ نگہبان ۔ اِرۡعَوۡا (اپنے چارپاؤں کو) چراؤ ۔

= اَنۡعَامَکُمۡ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ اپنے مویشی ۔ نَعَمٌ کی جمع ۔ جس کے اصل معنیٰ تو اونٹ کے ہیں ۔ مگر بھیڑ بکری ۔ گائے ، بھینس پر بھی بولا جاتا ہے ۔ لیکن ان کو انعام اس

وقت تک نہیں کہیں گے جب تک ان میں اونٹ شامل نہ ہوں۔
= النُّهٰى ۔ جمع ہے اس کی واحد اَلنُّهْيَةُ ہے۔ بری باتوں سے روکنے والی عقلیں۔
اُولِى النُّهٰى ۔ اصحاب عقل۔ دانشور۔ ذوی العقول۔
۲۰ : ۵۵ = مِنْهَا ۔ میں ضمیر هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض (آیۃ ۵۳ ہے)
= نُعِيْدُكُمْ ۔ نُعِيْدُ مضارع جمع متکلم۔ اِعَادَةٌ (افعال) مصدر بمعنی لوٹانا۔
(اور اسی میں) ہم پھر تم کو لوٹا دیں گے۔
= تَارَةً ۔ كَرَّةً ۔ باری ۔ مرتبہ ۔ دفعہ ۔ یہ اصل میں تَأْرَةٌ تھا۔ ہمزہ کثرت استعمال سے متروک ہوگیا۔ اس کی جمع تَارَاتٌ ہے اور تِيَرٌ اور تِئَرٌ بھی ۔ ت ا ر مادہ۔
۲۰ : ۵۶ = اَرَيْنٰهُ ۔ ہم نے اس کو دکھلائیں ہٗ ضمیر کا مرجع فرعون ہے۔
= اَبٰى ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اس نے سختی سے انکار کیا۔ اباءٌ مصدر (باب فتح ضرب) اَبٰى يَاْبٰى ۔ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ (۹ : ۸) اور ان کے دل (ان باتوں کو) قبول نہیں کرتے
۲۰ : ۵۸ = فَلَنَاْتِيَنَّكَ ۔ الفاء ترتیب کے لئے لام موضع جواب قسم محذوف ای اذا کان کذلک فواللّٰه لَنَاْتِيَنَّكَ ۔ یعنی اگر ایسے ہے تو خدا کی قسم ہم بھی لے آئیں گے
تَاْتِيَنَّ مضارع جمع متکلم بانون ثقیلہ۔
= مَوْعِدًا ۔ اسم ظرف زمان ۔ یا اسم ظرف مکان ۔ وعدہ کا وقت یا وعدہ کی جگہ۔
صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ یہ نہ اسم ظرف زمان ہے ۔ بلکہ یہ مصدر میمی ہے اور بمعنی وَعْدًا ہے اور لَا نُخْلِفُهٗ سے مراد ہے کہ ہم وعدہ خلافی نہ کریں
= مَكَانًا سُوًى ۔ کھلا اور ہموار میدان جس میں نشیب و فراز نہ ہو تاکہ ہر چیز صاف نظر آئے
اگر مَوْعِدًا کو اسم ظرف مکان لیا جاوے تو مَكَانًا سُوًى اس کی تعریف ہوگی اور اگر اسم ظرف زمان ہو تو معنی ہوں گے کہ وقت مقرر کرو جس سے ہم میں سے کوئی نہ پھرے اور اکٹھا ہونے کی جگہ کھلا میدان ہو۔
مَوْعِدًا کو وعدہ کے معنی میں لینے کی صورت میں معنی ہوں گے کہ ہمارے تمہارے درمیان ایک پختہ وعدہ ہو جس کے نہ ہم خلاف جائیں نہ تم۔
سُوًى ۔ (صاف ۔ ہموار ۔ درمیانی) کے متعلق امام راغبؒ لکھتے ہیں (جس کی دونوں طرفیں برابر ہوں وہ سُوًى ہے ۔ یہ وصف ہو کر بھی مستعمل ہے اور ظرف ہو کر بھی ۔ اور اصل میں یہ مصدر ہے
۲۰ : ۵۹ = يَوْمُ الزِّيْنَةِ ۔ جشن کا دن ۔ عید کا دن۔

= یُحْشَرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب حَشْرٌ مصدر (باب نصر) اکٹھے کئے جاویں جمع کئے جاویں۔

= ضُحًی ۔ وقت چاشت ۔ دن چڑھے۔ وہ وقت جبکہ دھوپ چڑھ جائے۔ ضُحًی کے معنی دھوپ کے پھیلنے اور دن کے چڑھنے کے ہیں۔ نیز اس وقت کو بھی ضُحًی کہتے ہیں یعنی سارے لوگ اکٹھے کئے جاویں۔

۲۰: ۶۰ = فَتَوَلّٰی۔ پھر (فرعون) واپس مڑا۔ (یعنی دربار سے محل کو واپس چلا گیا)

= کَیْدَہٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا مکروفریب۔ داؤ۔ اپنے داؤ فریب کا سامان جیساکہ آگے (۲۰: ۶۴) میں آیا ہے۔ فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ تو تم اپنے سامانِ فن کو اکٹھا کرلو۔ جَمَعَ کَیْدَہٗ اس نے اپنے جادو (داؤں۔ فریب وغیرہ) کا سامان اکٹھا کیا۔

= ثُمَّ اَتٰی۔ پھر آیا۔ (یعنی یوم مقررہ پر میدان مقررہ میں حسب وعدہ تیاری کے بعد واپس آیا)

۲۰: ۶۱ = وَیْلَکُمْ۔ کلمہ زجر و توبیخ۔ وَیْلٌ عذاب۔ ہلاکت۔ شدتِ عذاب، رسوائی تباہی۔ وَیْلَکُمْ۔ اے کم بختو۔ تمہاری کم بختی۔

= لَا تَفْتَرُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم افترار نہ کرو۔ تم جھوٹ مت باندھو۔ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ فری مادہ۔

= یُسْحِتَکُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اِسْحَاتٌ مصدر۔ (افعال) سے وہ تم کو ہلاک کردیگا۔ وہ تم کو تباہ کردے گا۔

السُّحْتُ اصل میں اس چھلکے کو کہتے ہیں جو اچھی طرح اتار لیا جاوے۔ اور اس لئے ہلاک ہونے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے۔ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ بڑے حرام کھانے والے (کیونکہ حرام بھی دین کو تباہ کرنے والا ہے۔

= خَابَ۔ ماضی واحد مذکر غائب خَیْبَۃٌ مصدر (باب ضرب) وہ نامراد ہوا۔ وہ خراب ہوا اس کا مطلب فوت ہوا۔

۲۰: ۶۲ = تَنَازَعُوْا۔ تَنَازُعٌ (تفاعل) سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ آپس میں نزاع کرنے لگے۔ باہم جھگڑے۔ ایک دوسرے سے اختلاف کیا۔ تَنَازَعُوْا اَمْرَھُمْ بَیْنَھُمْ۔ اپنے (اس) کام کے متعلق باہم جھگڑنے لگے۔ ضمیر فاعل فرعون کے جملہ جادوگروں کے لئے ہے۔

= اَسَرُّوْا۔ اِسْرَارٌ (افعال) سے ماضی۔ جمع مذکر غائب انہوں نے چھپایا۔ انہوں نے

پوشیدہ کیا۔

= اَلنَّجْوٰی۔ سرگوشی مصدر بھی ہے بمعنی سرگوشی کرنا۔ اَسَرُّوا النَّجْوٰی خفیہ مشورے کرنے لگے۔

٢٠: ٦٣ = قَالُوْا۔ آیت ٦٣ سے لے کر مَنِ اسْتَعْلٰی تک جادوگروں کا باہمی کلام ہے جو وہ خفیہ سرگوشیوں میں کر رہے تھے۔

= اِنْ ھٰذٰنِ۔ میں اِنْ اِنَّ سے مخفف ہے بلاشبہ یہ دونوں۔ الخ۔ بعض کے نزدیک اِنْ نافیہ ہے اور لام بمعنی اِلَّا ہے ای ما ھٰذٰنِ اِلَّا سَاحِرَانِ۔ یہ دونوں نہیں ہیں مگر جادوگر۔ اِنْ مخففہ کی صورت میں اِنَّ ناصب اسم ہے اور اس صورت میں ھٰذَیْنِ چاہئے تھا۔ اس عدم عمل کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے بعض قبائل تثنیہ کو رفعی اور نصبی اور جرّی حالت میں الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اس توجیہہ کو اکثر علماء (قرطبی، ابن حیّان، آلوسی) نے پسند کیا ہے۔

= یَذْھَبَا بِطَرِیْقَتِکُمُ الْمُثْلٰی۔ اَلْمُثْلٰی اسم تفضیل واحد مؤنث۔ اس کا واحد مذکر اَلْاَمْثَلُ ہے۔ اور ہر دو کی جمع اَلْمُثُلُ ہے۔ برگزیدہ۔ بہتر۔ افضل۔ طَرِیْقَۃٌ۔ طریقہ راہ۔ مذہب۔ دین۔ کہ یہ دونوں تمہارے بہتر و افضل دین کو ہی لے جائیں۔ یعنی مٹا دیں۔

٢٠: ٦٤ = فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ۔ اَجْمِعُوْا اِجْمَاعٌ (افعال) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ کَیْدَکُمْ۔ تمہاری داؤں۔ تمہاری چالیں۔ تمہارا سامان فریب۔ سامان فن و فریب۔ پس اب مل کر سب اپنے فن کا سامان اکٹھا کرلو۔

= اِئْتُوْا صَفًّا۔ تم آجاؤ صف در صف۔ پرے کے پرے۔ پرے باندھ کر۔

= اَفْلَحَ۔ وہ جیت گیا۔ وہ مراد کو پہنچا۔ اِفْلَاحٌ افعال سے جس کے معنی کامیابی اور مقصد وری کے ہیں۔ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ۔

قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی۔ آج وہی (گروہ) کامیاب ہوگا جو (اس مقابلہ میں) غالب رہیگا۔ یہاں باب استفعال بمعنی فعل استعمال ہوا ہے۔ عَلَا یَعْلُوْا عُلُوٌّ۔ بلند ہونا۔ غالب ہونا۔

= اِسْتَعْلٰی۔ اس نے غلبہ چاہا۔ اس نے بلندی چاہی۔ اِسْتِعْلَاءٌ اِسْتِفْعَالٌ سے ماضی واحد مذکر غائب علو مادہ۔

٢٠: ٦٥ = اِمَّا۔ یا۔ اگر۔ کئی معنوں میں آتا ہے (۱) ابہام کے لئے مثلاً وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ (۹: ١٠٦) اور بعضے اور لوگ ہیں کہ ان

کا کام اللہ کے حکم پر ڈھیل میں ہے یا ان کو عذاب کرے یا ان کو معاف کرے۔
(۲) تخییر۔ (اختیار دینا) کے لئے مثلاً اِمَّآ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا (۱۸ : ۸۶) خواہ تم انہیں سزا دو خواہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔
(۳) تفصیل کے لئے۔ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا (۷۶ : ۳) ہم نے اس (انسان) کو راستہ دکھلایا۔ اس کے بعد وہ شکر گذار بندہ بنے یا ناشکرا بن کر جئے۔
یہاں تخییر کے لئے استعمال ہوا ہے (تمہیں اختیار ہے کہ) پہلے آپ پھینکیں یا ہم ہی ہو جائیں پہلے پھینکنے والے۔
اَلۡقٰى يُلۡقِىۡ اِلۡقَآءٌ (افعال) ڈالنا۔ اَلۡقٰى اس نے ڈالا۔ یا پھینکا۔
تُلۡقِىَ تو پھینکتا ہے یا تو پھینکے گا۔ اَلۡقُوۡا تم پھینکو۔ صیغہ امر۔
۲۰ : ۶۶ = فَاِذَا۔ الخ۔ تقدیر کلام یوں ہے قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا فَاَلۡقَوۡا حِبَالَهُمۡ وَعِصِيَّهُمۡ۔ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى۔ اس طرح فَاءَ عطف کے لئے ہے اور اِذَا یہاں حرف فجائیہ آیا ہے جو کسی امر کے اچانک وغیر متوقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔
حِبَالٌ حَبۡلٌ کی جمع ہے بمعنی رسّیاں۔ عِصِيٌّ جمع عَصَا کی۔ عصا کا الف دراصل واؤ تھا۔ جیسا کہ اس کے تثنیہ سے ظاہر ہے کیونکہ تثنیہ میں واؤ اپنے اصل کی طرف مڑ آتا ہے عَصَوَانٌ عِصِيٌّ۔ عَصَا کی جمع بروزن فُعُوۡلٌ ہے لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلا تو عَصُوۡىٌ ہوا پھر واؤ ماقبل یا کو یاء سے بدلا۔ یاء کو یاء میں مدغم کیا عِصِيٌّ ہوا۔ عین کلمہ کی کسرہ یاء کی رعایت سے ہے اور اسی طرح فاء کلمہ کی۔ عَصَا کی جمع اَعۡصٍ اَعۡصَاءٌ اور عُصِيٌّ بھی آئی ہے عصا اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو ذرا لمبی ہو اور جسے چرواہے۔ لنگڑے۔ بوڑھے۔ ضعیف لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ لکڑی جو بطور مشغلہ آدمی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اسے مخصرہ (چھڑی) کہتے ہیں۔
يُخَيَّلُ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب تَخۡيِيۡلٌ (تفعیل) مصدر۔ اس کو خیال ہوتا تھا اسے محسوس ہوتا تھا۔ اِلَيۡهِ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع موسیٰ (علیہ السلام) ہے۔
تَسۡعٰى سَعۡىٌ سے مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ دوڑتی ہے۔
اب آیت کا ترجمہ یوں ہو گا (حضرت موسیٰ نے) کہا بلکہ (پہلے) تمہیں ڈالو (پس انہوں نے اپنی رسیاں اور سوٹے ڈالے) اور یکایک ان کی رسیاں اور سوٹے ان کے جادو سے حضرت موسیٰ کو یوں محسوس ہونے لگے جیسے وہ دوڑ رہے ہوں۔

۲۰ : ۶۷ = اَوْجَسَ - ماضی واحد مذکر غائب۔ اَلْوَجْسُ کے معنی صوت خفی کے ہیں وَجْسٌ وہ حالت جو کسی خطرہ کے بعد دل میں پیدا ہوتی ہے لہٰذا اَوْجَسَ کے معنی ہوئے اس نے دل میں خوف محسوس کیا۔ اِیْجَاسٌ (افعال) مصدر۔

= خِیْفَۃً۔ خوف۔ ڈر۔ خَافَ یَخَافُ کا مصدر ہے۔

۲۰ : ۶۸ = اَلْاَعْلٰی ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ سب سے اوپر۔ سب سے برتر۔ غالب۔ عُلُوٌّ مصدر۔

۲۰ : ۶۹ = تَلْقَفْ ۔ مضارع مجزوم بوجہ جوابِ امر۔ واحد مؤنث غائب۔ لَقْفٌ مصدر سے (باب سمع) وہ نگل جاتی ہے۔ یا وہ نگل جائے گی۔ لَقْفٌ کے معنی کسی چیز کو پھرتی سے لے لینا۔ خواہ ہاتھ سے یا منہ سے۔

= مَا صَنَعُوْا۔ اس کے لفظی معنی ہیں جو انہوں نے بنایا ہے۔ مراد اس سے ان کی وہ شعبدہ بازی اور جادوگری ہے جس سے رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتی معلوم دیتی تھیں۔ رسیاں اور لاٹھیاں بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کی صنعت ہیں نہ کہ کسی غیر اللہ کی

= اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ مَا موصول ہے اور اِنَّ کا اسم ہے صَنَعُوْا اس کی صفت۔ کَیْدُ سَاحِرٍ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ یعنی جو جادوگری انہوں نے کی ہے محض جادوگری کا فریب۔ سَاحِرٍ یہاں بطور اسم جنس کے آیا ہے عدد کے لئے نہیں۔ اسی لئے قصداً صیغہ واحد میں لایا گیا ہے اسی طرح اَلسَّاحِرُ بھی اسم جنس ہے۔

۲۰ : ۷۰ = فَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سُجَّدًا۔ لفظی ترجمہ ہوگا۔ پس گرا دیئے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے۔ یعنی وہ اس معجزہ کی حقیقت کو پاکر بے بس ہوگئے اور سجدہ میں گر گئے۔ نیز ملاحظہ ہو ۷ : ۱۲۰

۲۰ : ۷۱ = اٰمَنْتُمْ لَہٗ ۔ میں ضمیر کا مرجع موسیٰ (علیہ السلام) ہے۔ تم اس کی صداقت پر ایمان لے آئے کہ وہ مرسل من اللہ ہے

= قَبْلَ اَنْ : پیشتر اس کے کہ۔ یہاں قبل سے یہ مفہوم نہیں نکلتا کہ اجازت مانگنے کے بعد وہ ان کو ایمان لانے کی اجازت دیدیتا۔ معنی صرف "بدون" یا "بغیر" کے ہیں۔ جیسے سورۃ الکہف کی آیت قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ (۱۸ : ۱۰۹) کا یہ مفہوم نہیں کہ کلمات ربی کبھی بھی ختم ہو چکیں گے بلکہ وہاں بھی قبل کے معنی "بدون" یا "بغیر" کے ہیں۔

= اِنَّہٗ ۔ میں بھی ضمیر واحد مذکر غائب حضرت موسیٰ کے لئے ہے۔ اِنَّہٗ لَکَبِیْرُکُمُ الَّذِیْ عَلَّمَکُمُ السِّحْرَ ۔ وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) یقیناً تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم کو بھی

جادو سکھایا ہے (یعنی وہ تو تمہارا بھی استاد نکلا)

= فَلَاُقَطِّعَنَّ۔ فاء سببیہ ہے۔ یعنی بہ سبب اس کے کہ اٰمَنْتُمْ لَہٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ میں یہ کروں گا۔ لام قسم کے جواب میں آیا ہے ای اُقْسِمُ لَاُ قَطِّعَنَّ میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اُقَطِّعَنَّ۔

اُقَطِّعَنَّ۔ مضارع بانون تاکید ثقیلہ کا صیغہ واحد متکلم ہے میں ضرور کاٹ ڈالوں گا۔

فَلَاُقَطِّعَنَّ۔ پس (بہ سبب تمہاری اس گستاخی کے کہ تم بغیر میرے حکم کے حضرت موسٰی پر ایمان لے آئے) میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ضرور (تمہارے ہاتھ پاؤں) کاٹ ڈالوں گا۔

= مِنْ خِلَافٍ۔ الٹی طرف سے۔ یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔

= وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ۔ اور قسم ہے کہ میں ضرور تمہیں سولی پر چڑھاؤں گا۔ صَلَّبَ یُصَلِّبُ تَصْلِيْبٌ (تفعیل) سے مضارع تاکید بانون ثقیلہ واحد متکلم كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اَلصَّلْبُ کے معنی سخت کے ہیں۔ اور پشت کو بھی اسی صلابت اور سختی کی وجہ سے صُلْبٌ کہتے ہیں کسی کو قتل کرنے کے لئے لٹکانے کو صُلْبٌ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اس شخص کی پیٹھ لکڑی کے ساتھ باندھ دی جاتی ہے۔

= فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔ یہاں فِيْ بمعنی عَلٰی آیا ہے ای علٰی جذوع النخل جذوع۔ تنا۔ ٹہنا۔ جِذْعٌ کی جمع ہے فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ کھجور کے تنوں پر۔

= اَيُّنَا۔ ہم میں سے۔ یعنی ربّ موسٰی اور فرعون میں سے یا حضرت موسٰی اور فرعون میں سے

= اَشَدُّ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ سخت۔ قوی تر۔ اسی طرح اَبْقٰی ہے بمعنی زیادہ دیر تک رہنے والا۔

= عَذَابًا۔ منصوب بوجہ تمیز کے ہے۔ اَيُّنَا اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰی ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے۔

٢٠: ۷۲ = لَنْ نُّؤْثِرَكَ۔ مضارع بانون خفیفہ تاکید جمع متکلم۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر اِيْثَارٌ مصدر (باب افعال)، ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے۔ ہم ہرگز (تیری اطاعت کو) مقدم سمجھیں گے۔

اَلْاَثَرُ کے اصل معنی ہیں علامت۔ نشان۔ اَثَرُ الشَّيْءِ کسی شے کا نشان جو اس کے بعد باقی رہ گیا ہو اور جو اصل شے کے وجود پر دال ہو۔ قرآن مجید میں ہے فَانْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ (۳۰: ۵۰) تم رحمتِ الٰہی کے نشانات پر غور کرو اسی سے اس طریق کو بھی

آثار کہا جاتا ہے جس سے گذشتہ لوگوں کے اطوار وخصائل وعلم وحکمت واعتقادات وغیرہ پر استدلال ہو سکے جیسے ارشادِ الٰہی ہے۔ اِیْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ (۴۶ : ۴) میرے پاس کوئی کتاب لاؤ جو اس سے پہلے کی ہو یا علم کے وہ معتبر بقیہ جات جو ان کے مبلغ علم کی نشاندہی کر سکیں۔

یا جیسے کہ ارشاد باری ہے فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ٥ (۳۷ : ۷۰) وہ انہی کے نقشِ قدم پر دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اس سے اَلْمَاٰثِرُ ہے۔ یعنی وہ انسانی مکارم جو نسلاً بعد نسلٍ روایت ہوتے چلے آتے ہیں۔

اسی سے بطور استعارہ اَلْاِیْثَارُ (افعال) کے معنی ہیں (ایک چیز کو اس کے افضل ہونے کی وجہ سے دوسری چیز پر) ترجیح دینا اور پسند کرنا۔ مثلاً آیہ ہذا۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ ان روشن دلائل کے سامنے جو ہم کو مل چکے ہیں ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے۔

۲۰ : ۷۲ = وَالَّذِيْ فَطَرَنَا۔ فَطَرَنَا۔ ماضی واحد مذکر غائب نَا ضمیر مفعول جمع متکلم فَطْرٌ مصدر۔ جس کے اصلی معنی پھاڑنے کے ہیں۔ عدم کے پردہ کو پھاڑ کر وجود میں لانا یعنی پیدا کرنا۔ اس نے ہمیں پیدا کیا۔ وہ ہمیں نیست سے ہست میں لایا۔ عدم سے وجود میں لایا۔

اس کی دو صورتیں ہیں

۱۔ واؤ عطف کی ہے اور اس کا عطف مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ پر ہے یعنی ان روشن دلائل کے سامنے جو ہم کو مل چکے ہیں اور اس ذات کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے۔

۲۔ واؤ قسم کے لئے ہے اس صورت میں دو وجہیں ہوں گی۔

(ا) جواب قسم محذوف سمجھا جائے اور عبارت یوں ہو گی وَالَّذِيْ فَطَرَنَا لَنْ نُّؤْثِرَكَ قسم ہے اس ذات کی جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے۔

(ب) جواب قسم کو مقدم لا کر قسم کو مؤخر لایا گیا ہے۔

= اِقْضِ۔ قَضٰى يَقْضِيْ (ضرب) قَضَآءٌ سے فعل امر واحد مذکر حاضر تو فیصلہ دیدے تو کر گذر۔ قَاضٍ اسم فاعل واحد مذکر اصل میں قَاضِيٌ تھا۔ یاء کو حذف کر دیا گیا اور تنوین عوض یا ضٍ کو دی گئی۔ قَضَآءٌ کے معنی ہیں آخری یا قطعی حکم فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ۔ تو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے کر لے۔

۲۰ : ۷۳ = اَكْرَهْتَنَا۔ اَلْكَرْهُ وَالْكُرْهُ سخت ناپسندیدگی۔ ہم معنی ہیں۔ بعض کے

نزدیک کَرْہٌ (کاف کی فتحہ کے ساتھ) اس مشقت کو کہتے ہیں جو انسان کو خارج سے پہنچے اور اس پر زبردستی ڈالی جائے۔ اور کُرْہٌ (کاف کے ضمہ کے ساتھ) اس مشقت کو کہتے ہیں جو اسے ناخواستہ طور پر خود اپنے آپ سے پہنچتی ہے اور یہ دو قسم پر ہے

(۱) ایک وہ جو طبعاً ناگوار ہو

(۲) جو عقل یا شریعت کی رو سے مکروہ ہو۔ لہٰذا ایک ہی چیز کے متعلق انسان کہہ سکتا ہے کہ میں اسے پسند کرتا ہوں اور برا بھی سمجھتا ہوں یعنی مجھے طبعاً تو پسند ہے لیکن عقل و شریعت کی رو سے اسے بُرا سمجھتا ہوں۔

کَرِہْتُ کا لفظ دونوں قسم کی کراہت کے متعلق استعمال ہوتا ہے گو زیادہ تر ناگوار (کُرْہٌ) کے معنی ہی دیتا ہے۔

اِکْرَاہٌ (افعال) زبردستی کام پر مجبور کرنا۔ جیسے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (۲:۲۵۶) دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

یا ناپسندیدہ کام پر آمادہ کرنا۔ جیسے آیہ ہذا۔ وَمَآ اَکْرَھْتَنَا عَلَیْہِ مِنَ السِّحْرِ۔ جادو کے جس کام پر تونے ہمیں مجبور کیا ہے۔ یہ جملہ معطوف ہے اس کا معطوف علیہ خَطٰیٰنَا ہے تاکہ وہ بخش دے ہمارے لئے ہماری خطاؤں کو اور اس (قصور) کو بھی جس پر تونے ہمیں مجبور کیا ہے۔ یعنی فن سحر۔

۲۰: ۷۴ = اِنَّہٗ ضمیر شان (یہ ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوئی ہے) تحقیق شان یہ ہے (مَنْ یَّاْتِ ..... الخ)

= مُجْرِمًا۔ ای کَافِرًا و مُشْرِکًا۔ حال ہے۔

= لَا یَحْیٰی۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب حَیَاۃٌ مصدر (باب سمع) نہ جئے گا۔ حَیِیَ حُیِیَ۔

۲: ۷۵ = اس آیت میں جن لوگوں کو الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی عطا ہوں گے ان کی دو صفتیں بیان کی ہیں۔

ایک یہ کہ وہ مؤمن ہوں گے یعنی موت کے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہوں گے۔ اور دوسرے ان کے ساتھ انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہوں گے سو ایسوں کے لئے بڑے بلند درجے ہیں۔

۱: ۷۶ = جَنّٰتُ عَدْنٍ۔ ہمیشہ رہنے والے باغ یہ الدَّرَجٰتُ کا بدل ہے

= تَزَکّٰی۔ تَزَکِّیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ وہ پاک ہوا۔ سنور گیا۔

٢٠: ٧٧ = اَسْرِ ۔ اِسْرَاءٌ سے فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو رات کو لے کر چل۔ اِسْرَاءٌ رات کو لے کر چلنے یا رات کو سفر کرنے کے معنی میں آتا ہے جیساکہ اور جگہ ارشاد ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (١٧: ١) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت لے گیا۔

= اَنْ مفسرہ ہے اور اَوْحَیْنَا کی وضاحت کرتا ہے کہ ہم نے کیا وحی کی

= فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۔ اِضْرِبْ فعل امر واحد مذکر حاضر طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ مفعول بہٖ اِضْرِبْ کا يَبَسًا صفت ہے طَرِيْقًا کی ۔ عبارت کچھ یوں ہے اِضْرِبِ الْبَحْرَ (بِعَصَاكَ لِيَصِيْرَ لَهُمْ طَرِيْقًا يَبَسًا ۔ اپنے عصا کو سمندر کے پانی پر مارو کہ ان کے لئے (پانی میں) خشک راستہ بن جائے۔

قرآن کے جملہ کے لفظی معنی ہوں گے پھر ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بناؤ۔

يَبَسًا مصدر بمعنی اسم فاعل (يَابِسٌ) ہے يَبِسَ يَيْبَسُ اور يَابِسٌ يُبْسٌ (باب سمع) يُبُوْسَةٌ خشکی۔

= لَا تَخَافُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر تو نہیں ڈرے گا۔ تجھے (کوئی) ڈر نہ ہوگا۔ وَلَا تَخْشٰی اور نہ تجھ کو خوف وخطرہ ہوگا۔

= دَرَكًا ۔ پالینا۔ آپکڑنا۔ دَرَكٌ کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے ۔

ایک تو اس رسّی کے لئے جس کے ساتھ دوسری رسّی اس غرض سے ملادی جاتی ہے کہ وہ پانی تک پہنچ جائے۔

دوسرے انسان کو جو کچھ خرابی کا نتیجہ پہنچے اس کو درک کہتے ہیں۔ یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔

لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی نہ تجھے پیچھے سے پکڑے جانے کا خوف ہوگا اور نہ کوئی اور اندیشہ۔

باب افعال سے اَدْرَكَ يُدْرِكُ اِدْرَاكٌ (لڑکے کا) بالغ ہونا۔ (پھل کا) پک جانا۔ (کسی شخص یا چیز کو) آلینا۔ (مسئلہ کو) سمجھ لینا۔ (کسی چیز کو آنکھ سے) دیکھنا۔ مثلاً لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (٦: ١٠٣) (وہ ایسا ہے کہ نگاہیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں اور وہ نگاہوں کا اِدراک کرسکتا ہے۔

اِسْتِدْرَاكٌ (استفعال) (کسی چیز سے کسی چیز کو) حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

٢٠: ٧٨ = فَاَتْبَعَهُمْ ۔ اَتْبَعَ يُتْبِعُ اِتْبَاعٌ (افعال) سے، وہ پیچھے لگ گیا۔ وہ پیچھے ہولیا هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ جس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔

فَغَشِیَھُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَھُمْ۔ غَشِیَ (سَمِعَ) ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر غِشْیَانٌ و غِشَاءٌ و غِشَاوَۃٌ ہے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس نے ان کو ڈھانک لیا۔ وہ ان پر چھاگیا۔ وہ ان کے اوپر آپڑا۔

دونوں جگہ ھُمْ ضمیر فرعون و جُنُوْدُہٗ کے لئے ہے غَشِیَ کا فاعل مَا غَشِیَھُمْ ہے۔ وہ چیز جس نے ان کو ڈھانک لیا۔

ترجمہ ہوگا۔ سمندر کی اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔ یعنی سمندر کے پانی نے ان کو ایسے ڈھانپا جیسا کہ ڈھانپنے کا حق تھا یعنی مکمل طور پر۔ سمندر کے پانی یا سمندر کی موجوں کو نام لے کر بیان نہیں فرمایا بلکہ مَا غَشِیَھُمْ فرمایا کیونکہ صریحًا اس کے یہی معنی نکلتے ہیں جیسا کہ اور جگہ فرمایا فَغَشّٰھَا مَا غَشّٰی (۵۳: ۵۴) پھر ان بستیوں کو ڈھانپ لیا جس چیز نے کہ ڈھانپ لیا (یعنی عذابِ الٰہی نے) اس طرز کلام کی عرب اشعار میں مثالیں موجود ہیں۔

۲۰: ۸۰ = اَنْجَیْنٰکُمْ۔ ہم نے تمہیں نجات دی۔

= وٰعَدْنٰکُمْ۔ ہم نے تم سے وعدہ کیا (اس بات کا کہ تمہارے پیغمبر اور تمہارے اکابر یہاں آئیں

= جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ۔ جَانِبَ مضاف الطُّوْرِ مضاف الیہ اَلْاَیْمَنَ صفت ہے جَانِبَ کی۔ یعنی طور کی دائیں جانب۔

اور تمہارے لئے احکام و ہدایات یہاں سے لیجائیں۔

۲۰: ۸۱ = لَا تَطْغَوْا فِیْہِ۔ اس میں حد سے تجاوز نہ کرو طَغٰی یَطْغٰی (سمع) طُغْیٌ طُغْیَانٌ ظلم و نافرمانی میں حد سے گذر جانا۔ باب نصر سے طَغٰی یَطْغُوْا

= فَیَحِلَّ۔ اس میں فاء سببیہ ہے یَحِلَّ مضارع منصوب (بوجہ جواب نہی) واحد مذکر غائب حُلُوْلٌ مصدر (باب ضرب) نازل ہوگا۔ اترے گا۔

= ھَوٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب ضرب) ھَوِیٌّ مصدر جس کے معنی اوپر سے نیچے گرنے کے ہیں۔ ھَوٰی۔ وہ گر پڑا (یعنی دوزخ میں) صاحبِ کشاف نے لکھا ہے کہ اس کے اصل معنی پہاڑ سے نیچے گرنے اور ہلاک ہو جانے کے ہیں۔ یہاں اس آیت میں یہی معنی مراد ہیں۔

۲۰: ۸۲ = اِھْتَدٰی ماضی واحد مذکر غائب اِھْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر وہ راہ راست پر آیا۔ اس نے ہدایت اختیار کی۔

۲۰: ۸۳ = اَعْجَلَکَ اَعْجَلَ اس نے جلدی کرائی۔ اِعْجَالٌ (افعال) مصدر۔ عجلت جلدی۔

جیسا کہ اوپر آیت نمبر ۸۰ میں گذر چکا ہے کہ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ اور یہ وہ وعدہ تھا کہ پیغمبر علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے اکابرآئیں اور اپنے لئے احکام وہدایت لے جائیں اس کے لئے حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر سربرآوردہ آدمی ہمراہ لئے اور کوہ طور کی طرف چل پڑے اور جاتی دفعہ اپنی قوم کو تاکید فرمائی کہ وہ ان کی غیر موجودگی میں کوئی ناشائستہ حرکت نہ کریں۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر ان کے پاس چھوڑ گئے۔

جب وہ اپنے ستر آدمیوں کو لے کر کوہِ طور کے نزدیک پہنچے تو شوق ملاقاتِ الٰہی سے بیتاب ہو کر ساتھیوں کو پیچھے چھوڑا اور خود مقام مقررہ پر پہنچ گئے ارشاد الٰہی ہوا کہ اپنے ساتھیوں کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے۔ عرض کی کہ شوقِ ملاقات اور تجھے راضی کرنے کی تمنا کشاں کشاں دوڑا لائی ہے ساتھی بھی پیچھے آ ہی رہے ہیں۔ ارشاد ہوا فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ ... الخ ہم نے تیری قوم کو (تیرے پیچھے) ایک آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ ۔ کونسی بات تجھے اپنی قوم سے پہلے کھینچ لائی ہے

۲۰ : ۸۴ = هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ ۔ هُمْ مبتدا اُولَآءِ خبر عَلٰٓى اَثَرِيْ خبر ثانی وہ لوگ (میری قوم) تو یہ رہے (اشارہ) میرے پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں) عَلٰٓى اَثَرِيْ میرے نشانِ قدم پر۔ میرے (فوراً) پیچھے مزید ملاحظہ ہو ۲۰ : ۷۲

= رَبِّ ۔ اے میرے رب۔

= لِتَرْضٰى ۔ لام تعلیل کی ہے تَرْضٰى مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تاکہ تو راضی ہو جائے

۲۰ : ۸۵ = فَاِنَّا ۔ میں الفاء تعقیب کے لئے ہے ای فتنا هم بعد ان جئت کہ تیرے آنے کے بعد ہم نے ان کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

= فَتَنَّا ۔ ماضی جمع متکلم فِتْنَةٌ مصدر (باب ضرب) فَتَنَّا اصل میں فَتَنْنَا تھا نون کو نون میں مدغم کیا گیا ہے۔ ہم نے ان کو آزمائش میں ڈالا۔

۲۰ : ۸۶ = غَضْبَانَ ۔ صیغہ مبالغہ۔ سخت غضبناک۔

= اَسِفًا ۔ خشمناک ہر دو غضبان و اَسِفًا منصوب ہیں بوجہ حال ہونے کے رَجَعَ مُوْسٰىٓ سے۔

غَضْبَانَ غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منجملہ اسباب منع صرف کے دو سبب (صفت اور الف نون زائدہ) پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس پر تنوین نہیں آسکتی۔

اَلْاَسَفُ حُزن اور غضب کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ کبھی اَسَفٌ کا لفظ حزن اور غضب میں سے ہر ایک پر انفراداً بھی بولا جاتا ہے۔ اصل میں اس کے معنی جذبہ انتقام سے خون قلب کے جوش مارنے کے ہیں

اگر یہ کیفیت اپنے سے کمزور آدمی پر پیش آئے تو پھیل کر غضب کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور اگر اپنے سے طاقت ور آدمی پر پیش آئے تو منقبض ہوکر حزن بن جاتی ہے۔ غضب کے معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (۴۳: ۵۵) جب ان لوگوں نے ہمیں غضب ناک کیا (غصہ دلا دیا) توہم نے ان سے انتقام لیا۔

آیت ہذا میں بھی اٰسِفٌ کے معنی عضبناک کے ہی ہیں۔

= اَلَمْ یَعِدْکُمْ۔ ہمزہ استفہام کے لئے ہے لَمْ یَعِدْ نفی حجد بلم فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ کیا اس نے تم سے وعدہ نہیں کیا تھا؟

= اَفَطَالَ عَلَیْکُمُ الْعَهْدُ۔ الف استفہامیہ۔ طَالَ یَطُوْلُ طَوْلٌ لمبا ہونا طَوَّلَ عَلٰی تاخیر کرکے کسی کو تھکا دینا۔ اَفَطَالَ... الخ کیا (اس) وعدہ کی (طوالت نے) تم کو تھکا دیا تھا۔ یعنی کیا وعدہ کی مدت اتنی طویل تھی کہ تم (ایفائے وعدہ کی) تاخیر سے تنگ آ گئے تھے۔ یا۔ کیا عہد کی مدت تم پر طویل ہو گئی تھی۔

= فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ۔ اَخْلَفْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر اِخْلَافٌ (افعال) مصدر تم نے خلاف کیا۔ اخلافِ وعدہ کے معنی وعدہ خلافی کرنا۔ مَوْعِدِیْ مضاف مضاف الیہ میرا وعدہ۔ (یہ کہ میرے بعد وہ اس کے دین پر قائم رہیں گے اور کوئی ناشائستہ حرکت نہیں کریں گے)

۲۰: ۸۷ = بِمَلْکِنَا۔ باء حرف جار۔ مَلْکِ مجرور ومضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔

مَلْکٌ بمعنی اختیار مَلْکِنَا ای اختیارنا۔ (الخازن) المفردات میں ہے ایک محاورہ ہے مَا لِاَحَدٍ فِیْ هٰذَا مَلْکٌ غَیْرِیْ کہ میرے سوا اس پر کسی کا اختیار یا قبضہ نہیں ہے۔

آیت ہذا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَکَ بِمَلْکِنَا۔ کا معنی۔ ہم نے اپنے اختیار سے وعدہ خلافی نہیں کی۔

= حُمِّلْنَا۔ ماضی مجہول جمع متکلم۔ ہم پر لادا گیا۔ ہم لادے گئے۔ ہم سے اٹھوایا گیا۔ تَحْمِیْلٌ (تفعیل) مصدر

= اَوْزَارًا۔ جمع وِزْرَةٌ کی۔ بمعنی وزن۔ بوجھ۔

= زِیْنَةَ۔ زیور۔ سجاوٹ۔ چمک دمک۔ یہاں زیور مراد ہے۔

وَلٰکِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ۔ (بلکہ واقعہ یہ ہے کہ) قوم کے زیورات کا بوجھ ہم پر بھاری ہو رہا تھا۔

یہ زیور آیا قوم موسیٰؑ کا اپنا ملکیتی تھا۔ یا جیسا کہ بائبل میں مذکور ہے کہ قومِ موسیٰؑ نے قبطیوں

سے مستعار لیا ہوا تھا۔ یا فرعون کی فوج کے غرق شدہ فوجیوں کے جسموں سے حاصل کیا تھا۔ کچھ بھی ہواس کا صرف بوجھ سمجھ کر پھینک دینا قابل تسلیم بات نہیں۔ زیورات سے کم قیمتی سامان تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے پاس تھا اس کو کیوں نہ پھینک کر بوجھ ہلکا کرلیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے جب کوئی معقول جواب نہ بن پڑا تو یہ عذر لنگ پیش کردیا

ہوسکتا ہے کہ حقیقت یہ ہو کہ سامری کے دھوکے میں آکر انہوں نے بلا کسی اور وجہ کے محض سامری کے حکم کی تعمیل میں زیورات اکٹھے کرکے دیدیئے ہوں۔

= فَقَذَفۡنٰهَا۔ قَذَفۡنَا۔ ماضی جمع متکلم فاء حرف تعقیب۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع زیوراتِ قوم ہے۔ قَذَفَ یَقۡذِفُ (ضرب) قَذۡفٌ مصدر۔ پھر ہم نے ان (زیورات) کو ڈال دیا۔ ای القینا ھا۔

= فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِيُّ۔ پس اس طرح (جب سونا فراہم ہوگیا تو) سامری نے اُسے (آگ میں) ڈھالا۔ یہاں فَقَذَفۡنٰهَا پر قوم کا جواب ختم ہوا۔ اس کے بعد کی تفصیل اللہ تعالیٰ خود بیان فرما رہے ہیں۔

٢٠: ٨٨ = عِجۡلًا۔ مفعول ہے اور موصوف۔ بچھڑا۔ گوسالہ۔ گائے کا بچہ۔

= جَسَدًا۔ دھڑ۔ بدن۔ جسد کے معنی جسم کے ہیں۔ مگر یہ اس سے اخص (خاص تر) ہے کیونکہ جسد وہ ہے جس میں رنگ ہو جسم کا استعمال اس کے لئے بھی ہوتا ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو۔

جَسَدًا صفت ہے عِجۡلٌ کی۔ عِجۡلًا جَسَدًا (ایک سنہری) جسم والا بچھڑا۔

= خُوَارٌ۔ گائے کی آواز

= فَقَالُوۡا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ ضمیر فاعل کا مرجع سامری اور اس کے تابعین۔

= فَنَسِيَ۔ نَسِيَ يَنۡسٰى (سمع) نِسۡيَانٌ مصدر۔ وہ بھول گیا۔ (کہ اُسے چھوڑ کر خواہ مخواہ طور پر تورات لینے چلے گئے)

٢٠: ٨٩ = فُتِنۡتُمۡ بِهٖ۔ فُتِنۡتُمۡ۔ ماضی مجہول جمع مذکر حاضر۔ تم آزمائش میں ڈالے گئے ہو اس (بچھڑے) سے۔ یعنی اس بچھڑے کے ذریعہ تمہاری آزمائش ہورہی ہے)

٢٠: ٩١ = لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ۔ ای لانزال مقیمین علی العجل وعبادته ہم بچھڑے کی عبادت پر ڈٹے رہیں گے ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے۔

لَنۡ نَّبۡرَحَ افعال ناقصہ میں سے ہے مضارع منفی کا صیغہ جمع متکلم مؤکد بہ لَنۡ۔

عٰكِفِيۡنَ اسم فاعل بحالت نصب۔ اعتکاف کرنے والے۔ مجاور۔ گرد جمع ہونے والے۔

ایسے جمنے والے کہ ٹلیں ہی نہیں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ (۲۱: ۵۲) یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پوجا پاٹ پر تم جمے بیٹھے ہو۔

۲۰: ۹۲ : ۹۳ = مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَتَّبِعَنِ۔ کس بات نے تجھے منع کئے رکھا کہ تو میری پیروی نہ کرے۔ یعنی میری پیروی کرنے سے تجھے کس امر نے روکے رکھا۔ اس اسلوب بیان کی قرآن مجید میں اور بھی مثالیں ہیں۔ مثلاً مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ (۷: ۱۲) تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکے رکھا۔ بعض کے نزدیک لازائدہ ہے۔

= اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا۔ بموضع ظرف زمان۔ جب تم نے انہیں دیکھ لیا تھا کہ وہ بھٹک گئے ہیں

= اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ۔ کیا تو نے بھی میری نافرمانی کی۔ میرے حکم کو نہ مانا۔ مَعْصِيَةٌ و عِصْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

۲۰: ۹۴ = يَبْنَؤُمَّ اصل میں يَا بْنَؤُمِّيْ تھا دیائے متکلم کی طرف اضافت کے ساتھ یاء کو حذف کیا اور الف سے بدلا يَا بْنَؤُمَّا ہوگیا۔ پھر الف مبدلہ کو حذف کردیا گیا يَا بْنَؤُمَّ بن گیا۔

بعض نے اس مشکل کا آسان ترین حل یہ بیان کیا ہے کہ يَا بْنَؤُمَّ يَا بْنَعَمَّ کی طرح کلام میں بکثرت استعمال کی وجہ سے تحریر میں بھی ایسے ہی استعمال ہونے لگا۔

= اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ الخ

ای انی خَشِيْتُ لوا نکرت علیہم لصاروحزبین یقتل بعضہم بعضًا فَتَقُوْلُ فَرَّقْتَ ... الخ یعنی مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے سختی سے ان کی مخالفت کی یا ان کے فعل میں چون و چرا کی تو وہ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے اور ایک دوسرے سے برسرپیکار ہو جائیں گے پھر آپ کہیں گے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا ہے۔

= لَمْ تَرْقُبْ۔ مضارع نفی جحد بلم۔ بمعنی ماضی منفی صیغہ واحد مذکر حاضر۔ رَقَبَ يَرْقُبُ (نصر) رُقُوْبٌ۔ تو نے انتظار نہ کی۔ تو نے نگاہ نہ رکھی۔ یعنی تو نے میری بات یا میرے حکم کا انتظار نہ کیا۔ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ کا عطف جملہ سابقہ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پر ہے۔

۲۰: ۹۵ = مَا خَطْبُكَ۔ اَلْخَطْبُ وَالْمُخَاطَبَةُ باہم گفتگو کرنا۔ ایک دوسرے کی طرف بات لوٹانا۔ اَلْخَطْبُ اہم معاملہ جس کے بارہ میں کثرت سے تخاطب (باہم گفتگو) ہو۔

مَاخَطْبُكَ تیرا کیا حال ہے۔ تیرا کیا معاملہ ہے۔ تیری کیا حقیقت ہے (تو نے یہ کیا حرکت کر ڈالی)

۲۰: ۹۶ = بَصُرْتُ۔ ماضی واحد متکلم۔ میں نے دیکھا۔ مجھے نظر آیا۔ بَصُرَ یَبْصُرُ (کَرُمَ) بَصَرٌ مصدر۔ جس کے معنی دیکھنے اور معلوم کرنے کے ہیں۔ اَلْبَصَرُ آنکھ کو کہتے ہیں اس کی جمع اَبْصَار ہے قوت بینائی کو بصر کہتے ہیں۔

= قَبْضَةً۔ مٹھی بھر۔ تھوڑا سا لے لینا۔ القبض کے معنی ہیں کسی چیز کو پورے پنجے کے ساتھ پکڑنا۔ جیسے قَبَضَ السَّيْفَ اس نے تلوار کو پکڑا۔ قَبَضَ عَلٰى۔ مٹھی میں لے لینا۔ قبضہ میں لے لینا قَبَضَ عَنْ۔ لینے سے ہاتھ کھینچ لینا۔ مال خرچ کرنے سے ہاتھ روک لینا۔ جیسے يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ (۹: ۶۷) اور (خرچ کرنے سے) ہاتھ بند کئے رہتے ہیں۔ قَبَضَ اِلٰى اپنی طرف سمیٹ لینا۔ جیسے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا (۲۵: ۴۶) پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔

= اَثَرِ۔ اس کے حقیقی معنی تو نشان و علامت کے ہیں مگر مجازاً نشان قدم کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

= فَنَبَذْتُهَا۔ پس میں نے اسے ڈال دیا۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب

فَائِدَہ: آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ:۔

اُس نے کہا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی جو لوگوں کو نظر نہ آئی پس میں نے رسول کے نشانِ قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی) لے لی پھر میں نے اسے ڈال دیا۔

لیکن آیت کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ جس میں قدیم ــــــــ مفسرین کی اکثریت شامل ہے۔ بیان کرتا ہے کہ سامری نے ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو گھوڑی پر سوار دیکھا تھا اور گھوڑی کے نقش پا سے ایک مٹھی بھر مٹی لے لی تھی اس گھوڑی کا جہاں قدم پڑتا خشک گھاس سرسبز ہو جاتی اور یہ اس مٹی کی کرامت تھی کہ جب اسے بچھڑے کے بت پر ڈالا گیا تو اس میں زندگی پیدا ہو گئی اور جیتے جاگتے بچھڑے کی سی آواز نکلنے لگی۔

دوسرا گروہ جس میں ابو مسلم اصفہانی، فخرالدین رازیؒ، علامہ ابی حیان اندلسی۔ ابوالکلام آزاد۔ وغیرہ شامل ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھے رسول یعنی حضرت موسیٰ یا ان کے دین میں وہ کمزوری نظر آئی جو دوسروں کو نظر نہ آئی اس لئے ایک حد تک میں نے ان کے نقش قدم کی پیروی کی مگر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔

ایک تیسرا گروہ جس میں مولانا مودودی، عبداللہ یوسف علی وغیرہ شامل ہیں اس امر کا قائل

ہے کہ سامری کا یہ بیان ایک جھوٹی اور من گھڑت کہانی تھی۔

چنانچہ مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ:۔

سامری ایک فتنہ پرداز شخص تھا جس نے خوب سوچ سمجھ کر ایک زبردست مکر و فریب کی سکیم تیار کی تھی اس نے صرف یہی نہیں کیا کہ سونے کا بچھڑا بنا کر اس میں کسی تدبیر سے بچھڑے کی سی آواز پیدا کر دی تھی۔ اور ساری قوم کے جاہل اور نادان لوگوں کو دھوکے ڈال دیا۔ اور مزید اس پر یہ جسارت بھی کی کہ حضرت موسیٰ کے سامنے ایک پُرفریب داستان گھڑ کر رکھ دی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے وہ کچھ نظر آیا جو دوسروں کو نظر نہ آتا تھا اور ساتھ ساتھ یہ افسانہ بھی گھڑ دیا کہ رسول کے نقش قدم کی ایک مٹھی بھر مٹی سے یہ کرامت صادر ہوئی۔

علامہ عبداللہ یوسف علی رقمطراز ہیں کہ:۔

> This answer of the Samiri is a fine example of unblushing effrontery, careful evasion of issues, and invented falsehood.

سامری کا یہ جواب اس کی بے باک جرأت۔ اصل الامر سے پہلوتہی اور من گھڑت کذب و افتراء کی ایک لاجواب مثال ہے۔

= سَوَّلَتْ۔ تَسْوِيْلٌ (تفعیل) مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے بات بنائی۔ اس نے اچھا کر کے دکھایا۔ تَسْوِيْلٌ کے معنی نفس کے اس چیز کو مزین کرنے کے ہیں جس پر اُسے حرص بھی ہو۔ اور اس کے قبیح کو خوشنما بنا کر پیش کرنے کے ہیں۔

مثلاً اَلشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ (۴۷ : ۲۵) شیطان نے (یہ کام) انہیں مزین کر کے دکھایا یا جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یوسفؑ کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا (۱۲ : ۱۸) بلکہ تم اپنے دل سے یہ بات بنا لائے ہو۔

۲۰ : ۹۷ = لَا مِسَاسَ۔ مصدر منصوب بوجہ عمل لا۔ باب مفاعلہ۔ نہ کوئی مجھے چھوئے نہ میں کسی کو چھوؤں۔ یعنی باہم چھونا ہی نہ ہو۔ اَلْمَسُّ کے معنی چھونا کے ہیں اور یہ لَمْسٌ کے ہم معنی ہے۔ لیکن گاہے لَمْسٌ کے معنی کسی چیز کو تلاش کرنے کے بھی آتے ہیں اور اس میں یہ ضروری نہیں کہ وہ چیز مل بھی جاوے۔ لیکن مَسٌّ کا لفظ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب حاسہ لمس کے ساتھ اس کا ادراک بھی ہو اور کنایۃً مجامعت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً وَاِنْ

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ (۲: ۲۳۷) اور اگر تم عورتوں کو ان سے مجامعت سے پہلے طلاق دیدو۔

مَسّ بمعنی چھونا۔ پہنچانا۔ اور حق ہونا کے معنی میں بھی آتا ہے۔

= لَنْ تُخْلَفَهٗ۔ مضارع منفی مجہول مؤکد بلَن۔ واحد مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع مَوْعِدًا ہے۔ ترجمہ۔ تم سے اس کی بابت خلاف ورزی نہیں کی جائیگی یعنی وہ ضرور تجھ کو مل کر ہی رہیگا۔

= ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا۔ ای ظلت عاکفا علیہ جس پر تو جم کر بیٹھا ہوا ہے۔

ظَلْتَ افعال ناقصہ میں سے ہے اور ظَلٌّ وَظُلُوْلٌ مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر یہاں دوام کے معنی مراد ہیں۔ ظَلْتَ اصل میں ظَلِلْتَ تھا۔ چونکہ دو لام کا ایک ساتھ جمع ہونا ثقیل تھا اور پھر کسرہ میں اور بھی ثقل تھا۔ تو پہلا لام حذف کر دیا گیا۔ اور ظ اپنے فتح کے ساتھ باقی رہا۔

عَاكِفًا ای مقیما۔ جم کر بیٹھنے والا۔ عُكُوْفٌ مصدر جس کے معنی ہیں تعظیم کے طور پر کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا اور اس کو لازم پکڑ لینا۔ عکوف فی المسجد۔ مسجد میں اعتکاف کرنا۔

شرع میں اعتکاف سے مراد عبادت کی نیت سے مسجد میں جم کر بیٹھ جانا یا اپنے آپ کو روکے رکھنا انہی معنوں میں ارشاد ہے وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (۲: ۱۸۷) اور بیویوں سے صحبت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو۔ اور مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ (۲۱: ۵۲) یہ کیا (واہیات) مورتیاں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو۔

= لَنُحَرِّقَنَّهٗ۔ لام تاکید۔ نُحَرِّقَنَّ مضارع معروف بانون ثقیلہ برائے تاکید صیغہ جمع متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع اِلٰه (اِلٰهُكَ) ہے یعنی وہ بچھڑا جس پر بطور الٰہ کے جمے بیٹھے تھے۔ حَرَّقَ يُحَرِّقُ تَحْرِيْقٌ (تفعیل) ہم اس کو خوب جلائیں گے۔

= لَنَنْسِفَنَّهٗ۔ لام تاکید۔ نَنْسِفَنَّ مضارع بانون ثقیلہ صیغہ جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب برائے الٰہ۔ ہم ضرور ہی اسے بکھیر کر بہا دیں گے۔ نَسَفَتِ الرِّيْحُ الشَّيْءَ کے معنی ہیں ہوا کا کسی چیز کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینا۔ نُسَافَةٌ کے معنی اڑتی ہوئی غبار کے ہیں۔

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا۔ پھر ہم نسافہ کی طرح اسے پھینک دیں گے سمندر میں۔ یعنی اس کی راکھ کو اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے۔ نَسْفًا مصدر کو آخیر میں مزید تاکید کے لئے لایا گیا ہے ملاحظہ ہو ۲۰: ۱۰۵۔

= عِلْمًا۔ بوجہ تمیز کے منصوب لایا گیا ہے!
= وَسِعَ۔ وسعت کے معنی کشادگی کے ہیں وَسِعَ یَسَعُ (سَمِعَ) کسی چیز کو اپنے اندر سمو لینے کی وسعت رکھنا۔ مثلاً: ھذا الاناء یَسَعُ عِشْرِیْنَ کَیْلًا۔ یہ برتن اپنے اندر بیس کیل لے سکتا ہے یعنی اس برتن کے اندر بیس کیل سما سکتے ہیں۔ پس وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ علم کے لحاظ سے وہ ہر شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے یعنی ہر شے اس کے احاطۂ علم میں ہے یا اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اور جگہ انہی معنوں میں ارشاد ہے۔ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ (٦٥ : ١٢) وہ اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے
٢٠:٩٩ = کَذٰلِکَ نَقُصُّ عَلَیْکَ الخ کلام مستانفہ ہے اور خطاب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے کہ جس طرح ہم نے ابھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سامری کا قصہ بیان کیا ہے اسی طرح ہم ماضی کے اور واقعات وحالات بھی تمہیں سناتے ہیں۔
= اَنْبَآءِ۔ نَبَاٌ کی جمع۔ خبریں۔ حقیقتیں۔ سچی خبریں۔
= مَاقَدْ سَبَقَ جو پہلے ہو چکا ہے۔ جو پہلے گذر چکا ہے۔
= اٰتَیْنٰکَ۔ ماضی بمعنی حال۔ ہم تجھ کو دیتے ہیں۔
= مِنْ لَّدُنَّا۔ ہماری طرف سے۔ لَدُنَّا مضاف مضاف الیہ۔ ہماری طرف۔
= ذِکْرًا۔ بمعنی کتاب، قرآن۔ ذکر کو تعظیم وتفخیم کے لئے نکرہ لایا گیا ہے۔ یعنی ذکر عظیم۔ قرآن کریم
٢٠:١٠٠ = وِزْرًا۔ بوجھ۔ (گناہوں کا بھاری) بوجھ اس کی جمع اَوْزَارٌ ہے۔ اَلْوِزْرُ کے معنی بارِ گراں کے ہیں اور یہ معنی وَزَرٌ سے لیا گیا ہے جس کے معنی پہاڑ میں جائے پناہ کے ہیں۔ اور جس طرح مجازًا اس کے معنی بوجھ کے ہیں اسی طرح وِزْرٌ بمعنی گناہ بھی آتا ہے۔
٢٠:١٠١ = خٰلِدِیْنَ فِیْہِ۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع وِزْر ہے۔ ای فی الوزر المراد منہ العقوبۃ۔ یعنی وہ اس عقوبت میں ہمیشہ کے لئے مبتلا رہیں گے۔
= حِمْلًا۔ بوجھ۔ اس کی جمع اَحْمَالٌ ہے بروزن فِعْلٌ واَفْعَالٌ۔ منصوب بوجہ سَآءَ کی تمیز کے ہے۔ اور قیامت کے دن ان کے لئے یہ بہت برا بوجھ ہوگا
٢٠:١٠٢ = زُرْقًا۔ اَزْرَقُ (مذکر) زَرْقَاءُ (مؤنث) کی جمع ہے۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کی آنکھ کی سیاہی نیلاہٹ یا سبزی یا زردی کی طرف مائل ہو۔ زُرْقٌ کے متعلق دو قول ہیں۔
ا۔ ایک یہ کہ رومی جو اہل عرب کے سخت دشمن تھے وہ گربہ چشم تھے۔ اس لئے انہوں نے دشمن کی یہ صفت بیان کی ہے اسود الکبد (سیاہ جگر) اصھب السبال (بھوری مونچھوں والا) ازرق العین (کبود چشم)۔

٢۔ دوسرے یہ کہ جیسا کہ الفراء کا قول ہے زُرْقًا بمعنی عُمْیًا ہے یعنی اندھے۔ کیونکہ جس کی آنکھ کی روشنی جاتی رہتی ہے اس کی پُتلی نیلی ہو جاتی ہے۔

یہاں مجرموں کو نفرت کے اظہار کے طور پر کبود چشم کھڑا کیا جانا بیان ہے

زُرْقًا بوجہ حال ہونے کے منصوب ہے۔

٢٠: ١٠٣ = یَتَخَافَتُوْنَ۔ مضارع۔ جمع مذکر غائب ہے۔ تَخَافُتٌ (تَفَاعُلٌ) مصدر چپکے چپکے آپس میں کہیں گے۔ چپکے چپکے آپس میں باتیں کریں گے۔ خَفْتٌ مادہ۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ (٦٨: ٢٣) آخر وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہوتے۔

= عَشْرًا۔ دس دن۔ عَشْرًا کے مطلق عدد سے مراد دنوں کی تعداد لی گئی ہے۔ ای عشرۃ ایام۔ یعنی دس دن۔

٢٠: ١٠٤ = اَمْثَلُهُمْ۔ ان میں سے زیادہ اچھا۔ بہتر۔ اَمْثَلُ کے اصلی معنی تو زیادہ مشابہ کے ہیں لیکن اس کا استعمال اس شخص کے لئے ہوتا ہے جو اچھے لوگوں کے مشابہ ہو اور اس اعتبار سے اس کے معنی زیادہ بہتر اور زیادہ نیک کے ہیں۔

= طَرِیْقَةً۔ ای رایًا وعقلاً۔ عقل اور رائے میں۔ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً۔ جو ان میں کا سب سے زیادہ صائب الرائے۔ محتاط اندازہ لگانیوالا۔ زیادہ زیرک۔

٢٠: ١٠٥ = یَنْسِفُهَا۔ نَسَفَ یَنْسِفُ (ضرب) وہ ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ نَسْفٌ وَنُسُوْفٌ (نصر) کاٹنا۔ نَسْفٌ (ضرب) بنیاد اکھاڑنا۔ پہاڑ کھودنا۔ کھود کر برابر کر دینا۔ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دینا۔ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (٧٧: ١٠) اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے۔ نیز ملاحظہ ہو ٢٠: ٩٧

٢٠: ١٠٦ = فَیَذَرُهَا۔ الفاء للتعقیب۔ تعقیب کے لئے ہے۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب یا جبال کے لئے ہے یا ارض کے لئے ہے۔ یَذَرُ مضارع واحد مذکر غائب وَذْرٌ مصدر یَذَرُ اصل میں (باب ضرب سے) یَوْذِرُ تھا۔ لیکن عمومی تلفظ مضارع کا باب سمع سے کیا جاتا ہے فَیَذَرُهَا۔ پس وہ اسے چھوڑ دیگا۔

= قَاعًا۔ نرم۔ ہموار۔ نشیبی میدان جو پہاڑوں اور ٹیلوں سے دور واقع ہو۔ اس کی جمع قِیْعٌ قِیْعَةٌ اَقْوَاعٌ ہے۔ قیامت کے دن پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے۔ اور سب چٹیل میدان کی شکل اختیار کر لیں گے۔ اَلْقِیْعَةُ ہموار میدان۔ قرآن مجید میں ہے کَسَرَابٍ بِقِیْعَةٍ

(۲۴: ۳۹) جیسے چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت۔ قِیعٌ مادہ

= صَفْصَفًا۔ صفصف مادہ الصَّفُّ (نصر) کے اصل معنی کسی چیز کو خط مستوی پر کھڑا کرنا کے ہیں۔ جیسے انسانوں کو ایک صف میں کھڑا کرنا ہے۔ یا ایک لائن میں درخت لگانا۔

کبھی صفٌ بمعنی صافٌ بھی آجاتا ہے جیسے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا (۶۱: ۴) جو لوگ خُدا کی راہ میں پرے باندھ کر لڑتے ہیں وہ بیشک محبوب خدا ہیں الصَّفْصَفُ ہموار میدان۔ گویا وہ ایک صف کی طرح ہے۔

۲۰: ۱۰۷ = عِوَجًا۔ کجی۔ ٹیڑھا پن یہ عَوِجَ یَعْوَجُ سے اسم ہے عَوَجٌ مصدر اَعْوَجُ صفت عَوِجَ الْعُوْدُ لکڑی ٹیڑھی ہو گئی۔ عَوِجَ الْاِنْسَانُ آدمی بدخلق ہو گیا۔ اِعْوِجَاجٌ ٹیڑھا پن (لکڑی کا)

= اَمْتًا۔ ٹیلا۔ اونچان۔ نشیب و فراز۔

۲۰: ۱۰۸ = یَتَّبِعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ پیچھے چلیں گے۔ اتباع کریں گے۔ پیروی کریں گے۔ ضمیر یَتَّبِعُوْنَ الناس کے لئے ہے تمام خلقت

اَلدَّاعِیَ۔ بلانے والا۔ پکارنے والا۔ دُعَاءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔

یہاں پکارنے والے سے مراد فرشتہ اسرافیل ہے جو صور پھونکنے پر مامور ہے۔

= لَا عِوَجَ لَہٗ۔ اس سے کوئی کجی نہیں برتے گا۔ یعنی اس کے حکم کی کوئی خلاف ورزی نہیں کریگا کوئی حکم عدولی نہیں کرے گا۔ جن کو وہ پکاریگا وہ بالکل سیدھے اس کے پیچھے ہو لیں گے۔ کوئی ادھر ادھر نہیں ہو گا۔

= خَشَعَتْ۔ دب گئی۔ نیچی ہو گئی۔ پست ہو گئی۔ عاجز ہو گئی۔ خُشُوْعٌ مصدر۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل مستعمل ہے۔

الخُشُوْعُ کے معنی ضَرَاعَۃٌ یعنی عاجزی کرنے اور جھک جانے کے ہیں مگر زیادہ تر خشوع کا لفظ جوارح اور ضراعۃ کا لفظ قلب کی عاجزی پر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے اِذَا ضَرَعَتِ الْقَلْبُ خَشَعَتِ الْجَوَارِحُ۔ جب دل میں فروتنی ہو تو اس کا اثر جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا (۱۷: ۱۰۹) اور اس سے اُن کو اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے اور خَاشِعَۃً اَبْصَارُھُمْ (۶۸: ۴۳) ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اور آیت ہذا میں وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ آوازیں پست ہو جائیں گی۔

= لِلرَّحْمٰنِ۔ رحمٰن کے سامنے۔ اس کے خوف و ہیبت کی وجہ سے۔

= هَمْسًا۔ اسم مصدر منصوب (باب ضرب) قدم کی چاپ۔ آہٹ۔ مدھم آواز
۲۰: ۱۰۹ = لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ط
اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔
۱۔ ای لا تنفع شفاعة شافع الا من اذن له الرحمٰن ورضی له قولا ط
یعنی کسی سفارش کرنے والے کی سفارش سودمند نہ ہوگی سوائے اس شفاعت کنندہ کے جسے رحمٰن اجازت بخشے اور (پھر اس سفارش کنندہ کی) بات پر وہ (رحمٰن) راضی ہو۔
اس کی تائید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (۲: ۲۵۵) کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔
اور يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ط (۷۸: ۳۸) اس دن جب کہ روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی نہ بول سکے گا بجز اس کے جس کو رحمٰن اجازت بخشے اور وہ کہے بھی ٹھیک بات۔
۲۔ ای لاتنفع شفاعة شافع لاحد الا من اذن له الرحمٰن ورضی له قولا
یعنی کسی سفارش کنندہ کی سفارش کسی کے حق میں بھی سودمند نہ ہوگی سوائے اس کے حق میں جس کے لئے رحمٰن اجازت بخشے اور جس کے قول پر وہ (رحمٰن) راضی بھی ہو۔
حضرت ابن عباس رضی کے نزدیک قول سے مراد لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ ہے یعنی مشفوع مومن بھی ہو ان معنی میں قرآن مجید میں ہے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (۲۱: ۲۸) اور وہ کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکتے۔ بجز اس کے کہ جس کے لئے سفارش سننے پر رحمٰن بھی راضی ہو۔
یا كَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى (۵۳: ۲۶) اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آ سکتی بجز اس صورت کے کہ اللہ اجازت دیدے جس کے لئے وہ چاہے اور جس کے لئے وہ رضامند ہو۔
۲۰: ۱۱۰ = يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ۔ میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع وہ تمام لوگ ہیں جو کہ حشر کے دن الداعی کی آواز پر اکٹھے ہو جاویں گے (آیت ۱۰۸ مذکورہ بالا) یا بلاقید حشر جمیع الناس مراد ہیں۔
= لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا۔ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ عِلْمًا تمیز ہے لَا يُحِيْطُوْنَ سے۔ یعنی از روئے علم وہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یا یوں کہ ان کا علم اس کی ذات کا

صفات کا کما حقہٗ ادراک نہیں کر سکتا۔

٢٠ : ١١١ = عَنَتِ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب (لیکن یہاں جمع کے لئے استعمال ہوا ہے)
عَنِتَ یَعْنَتُ عَنَتٌ (باب سمع) سے عنت کے معنی گناہ۔ بدکاری۔ مشقت، فساد۔ ہلاکت غلطی۔ خطا۔ زنا۔ جور۔ اذیت۔ کئے گئے ہیں۔ لیکن بدنی یا دینی ضرر کے لئے عام استعمال میں آیا ہے۔
جیسے وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ (٣ : ١١٨) وہ پسند کرتے ہیں جو چیز تمہیں ضرر پہنچائے۔ اور آیت ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ (٤ : ٢٥) یہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے بدکاری کا اندیشہ رکھتا ہو
یہاں بھی بدکاری دینی و بدنی ضرر کے مترادف ہے اور آیت عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ (٩ : ١٢٨) جو چیز تمہیں ضرر پہنچاتی ہے وہ انہیں بہت گراں گذرتی ہے۔
آیت ہذا میں یہ باب نصر سے آیا ہے عَنَتَ يَعْنُتُ عُنُوٌّ جس کے معنی جھکنا۔ ذلیل ہونا۔ عاجزی و فروتنی کرنا ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ اور چہرے عاجزی سے جھکے ہوئے ہوں گے۔
= خَابَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب خَيْبَةٌ مصدر (ضَرَبَ) وہ نامراد ہوا۔ وہ ناکام رہا۔
ملاحظہ ہو ٢٠ : ٦١
= مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۔ جس نے اٹھا رکھا ہو ظلم کا بوجھ۔ "ظلم" اپنے عام وسیع معنی میں بھی مراد ہو سکتا ہے لیکن یہاں عموماً اس سے شرک مراد لیا گیا ہے۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (٣١ : ١٣) بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔
ظلم کے اصل معنی ہیں کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام پر نہ رکھنا۔ خواہ کمی یا زیادتی کر کے۔ اسے اس کے صحیح وقت یا اصل جگہ سے ہٹا کر۔ اور اس سے زیادہ کیا ظلم ہو سکتا ہے کہ مخلوق کو خالق کا مقام دے کر شریک ٹھہرایا جائے۔
ظُلْمًا ۔ یعنی زیادتی۔
= هَضْمًا ۔ مصدر باب ضرب۔ نقصان۔ کم کرنا۔ توڑنا (یعنی شکست حق) نیکیوں کی کمی۔ ہَضْمٌ کے اصل معنی ہیں کسی نرم چیز کو کچلنا۔ قرآن مجید میں ہے وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ (٢٦ : ١٤٨) اور کھجوریں جن کے خوشے لطیف اور نازک ہونے کی وجہ سے کچلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔
هَضَمَ حَقَّهٗ ۔ کسی کے حق کو کم کرنا۔ هَضَمَ لَهٗ مِنْ حَقِّهٖ اپنے حق میں سے کسی کو کچھ حصہ بخوشی دینا۔ هَضَمَتِ الْمِعْدَةُ الطَّعَامَ ۔ معدے کا خوراک کو ہضم کرنا۔
ہَاضِم ۔ ہضم کرنے والی دوا۔
٢٠ : ١١٣ = كَذٰلِكَ ۔ اس کا عطف كَذٰلِكَ نَقُصُّ (آیۃ ٩٩) پر ہے یعنی جس طرح اوپر کے

مضامین، قیامت کے ہول ۔ عذاب اور جہنم کے متعلق صاف ساف ارشاد ہوئے ہیں اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں وضاحت و فصاحت کے ساتھ نازل کیا ہے اور گناہوں کی سزاؤں کو پھیر پھیر کر طرح طرح سے بیان کیا ہے کہ لوگ پرہیزگار بن جائیں ۔

= یُحۡدِثُ ۔ اَحۡدَثَ یُحۡدِثُ (افعال) اِحۡدَاثٌ وہ پیدا کرے ۔ نیز ملاحظہ ہو ۲:۲۱)

= ذِکۡرًا ۔ ذکر، پند ۔ نصیحت ۔ بیان ۔ نفس کی وہ ہیئت جس کے ذریعہ انسان کے لئے جو کچھ معرفت حاصل کرے اس کا یاد رکھنا ممکن ہو ۔

صاحب تفسیر ماجدی رقم طراز ہیں :۔

راہِ حق قبول کرنے کے دو ہی واسطے ہیں ۔ یا بواسطۂ جذبات یا بواسطۂ تعقّل ۔ دونوں آیت کے اس ٹکڑے میں جمع ہو گئے ہیں ۔ یا یہ مراد ہو کہ بدیوں سے بچنے لگیں اور نیکیوں کی طرف بڑھنے لگیں ۔

یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ منکر تخویف و ترہیب ایمان لائے اور جو مؤمن ہے اس کا مرتبہ فہم و تذکرِ قرآن سے اور دو بالا ہو جائے ۔

۲۰ : ۱۱۴ = تَعٰلَی ۔ تَعٰلٰی یَتَعٰلٰی تَعٰلِیٌ (تفاعُلٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب وہ برتر ہے وہ بہت بلند ہے ۔ یہاں باب تفاعل تکلف یا تخییل کے لئے استعمال نہیں ہوا ۔ بلکہ مبالغہ کے لئے ہے ۔ تخییل کی مثال تَمَارَضَ زَیۡدٌ زید نے دکھاوے کے لئے اپنے تئیں بیمار بتایا ۔

مدارک التنزیل میں تعالیٰ کے معنی لکھے ہیں ۔ ارتفع عن فنون الظنون والاوھام والافھام وتنزہ عن مضاھاۃ الانام و مشابھۃ الاجسام ۔ یعنی ہر وہم و گمان سے بالاتر ۔ اور مخلوق کی مشابہت سے بلند و پاک، اس کا مادہ علوّ ہے ۔

= لَا تَعۡجَلۡ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر تو جلدی نہ کر عَجَلٌ وَ عَجَلَۃٌ مصدر (باب سمع) تو جلدی نہ کر ۔ لَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ قرآن (کے پڑھنے) میں عجلت سے کام نہ لیں ۔

= یُقۡضٰی ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب ۔ قَضَاءٌ مصدر ۔ وہ پورا کر دیا گیا ۔ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّقۡضٰی اِلَیۡکَ وَحۡیُہٗ قبل اس کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہو چکے ۔

۲۰ : ۱۱۵ = عَہِدۡنَا اِلٰی اٰدَمَ ۔ ہم نے آدم سے عہد کیا تھا ۔ عَہِدَ اِلٰی ۔ عہد کرنا ۔ شرط لگانا ۔ وصیّت کرنا ۔ یہ عہد شجر ممنوعہ کے پاس نہ جانے کا تھا ۔

= فَنَسِیَ ۔ ای فَنَسِیَ الۡعَہۡدَ ۔ پس وہ اس عہد کو بھول گیا ۔ صاحب ضیاء القرآن المفردات کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ :۔

نسیان کا معنی ہے انسان کا اس چیز کو محفوظ نہ رکھنا جو اسے ودیعت کی گئی ہے اور اس کی وجہ کبھی تو

دل کی کمزوری کبھی غفلت ہوتی ہے اور کبھی قصداً بھی انسان کسی چیز کو اپنے دل سے محو کردیتا ہے۔ اور یہی نسیان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مذموم ہے۔

= لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

ا۔ ہم نے (اس لغزش میں) ان کا کوئی قصد نہ پایا۔ یعنی آپ نے قصداً اس درخت کا پھل نہیں کھایا بلکہ بھول کر کھا بیٹھے۔ ای لم نجد لہ قصدًا علیٰ اکل الشجرۃ بل اکل ناسیًا۔ (مظہری)

۲:۔ ہم نے حکم الٰہی پر ثابت قدم رہنے کی آپ میں ہمت نہ پائی شیطان نے جب دل میں وسوسہ ڈالا تو آپ فریب میں آگئے۔

۳:۔ ہم نے ان میں ارادہ ہی نہ پایا (کہ وہ ایک عہد کی خلاف ورزی کر رہے ہیں) بلکہ محض بے خیالی اور بے احتیاطی میں ان سے سرزد ہو گئی۔

العزم عقد القلب علیٰ امضاء الامر کسی کام کے کرنے کا تہیہ کرلینا۔

۲۰: ۱۱۶ = ابٰی۔ اِبَاءٌ مصدر سے (باب فتح) یَاْبٰی۔ انکار کرنا۔ ناپسند کرنا۔ اس نے سخت انکار کیا۔

۲۰: ۱۱۷ = فَتَشْقٰی۔ تَشْقٰی مضارع واحد مذکر حاضر۔ شَقِیَ یَشْقٰی (سمع) شَقَادَۃٌ شَقْوَۃٌ۔ شِقْوَۃٌ مصدر۔ بدبخت ہونا۔ شقاوۃٌ جملہ اعتبارات وحیثیات سے سَعَادَۃٌ کی ضد ہے۔ جیسا سعادت دو قسم پر ہے۔ دنیوی۔ اخروی۔ پھر سعادتِ دنیوی تین قسم پر ہے۔ سعادت نفسی۔ سعادتِ بدنی۔ سعادت خارجی۔

اسی طرح شقاوت بھی اِن ہی اقسام پر منقسم ہوتی ہے۔ چنانچہ شقاوتِ اخروی کی مثال ہے فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی (۲۰:۱۲۳) وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑیگا۔

اور شقاوتِ دنیوی کے متعلق ہے فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰی (آیتِ ہذا) تو یہ تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ (شیطان) تمہیں کوئی چکمہ دے اور تم پھنس جاؤ۔ ایسے یہ تم کو جنت کی راحتوں سے محروم کر دے گا۔ فَتَشْقٰی اور تم مشقت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ کیونکہ یہاں (جنت میں) تو ہر چیز تیار ملتی ہے۔ اگر تم یہاں سے نکال دیئے گئے تو پھر ایک ایک لقمہ کے لئے محنت کرنا پڑے گی۔

المراد بالشقاء التعب فی طلب المعاش (مظہری) شقاوت سے یہاں مراد وہ کلفت اور تھکن ہے جو کسبِ معاش کے باعث انسان محسوس کرتا ہے۔ یہاں تشقٰی کا لفظ

بدبختی کے معنی میں مستعمل نہیں۔

٢٠ : ١١٨ = اَلَّا تَجُوْعَ ۔ اَنْ لَا تَجُوْعَ کہ تو نہ بھوکا رہیگا۔ جُوْعٌ سے (باب نصر) جس کا معنی بھوک لگنا ہے۔ مضارع منفی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ جس کا معنی بھوک لگنا ہے مضارع منفی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ جُوْعٌ بھوک۔

= فِیْهَا۔ ای فِی الْجَنَّۃِ۔

= لَا تَعْرٰی۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ عَرِیَ یَعْرٰی۔ (سمع) عُرْیَۃٌ وعُرْیٌ سے ننگا ہونا۔ نہ تو ننگا ہو گا۔ نہ تو برہنہ ہو گا۔ اسی سے اَلْعَرَاءُ ہے ایسی کھلی جگہ جہاں کوئی چیز آڑ کے لئے نہ ہو۔ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ (٣٧ : ١٤٥) پھر ہم نے اُسے جبکہ وہ بیمار تھا ایک کھلے میدان میں ڈال دیا۔

٢٠ : ١١٩ = لَا تَظْمَؤُا۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ ظَمَأٌ مصدر سے (باب سمع) نہ تو پیاسا رہیگا۔ ظَمَأٌ تشنگی۔ پیاس۔ (٩ : ١٢٠) ظَمْاٰنُ۔ پیاسا۔ تشنہ۔ (٢٤ : ٣٩)

= لَا تَضْحٰی۔ مضارع منفی۔ واحد مذکر حاضر۔ ضَحًا و ضَحَاءٌ مصدر (باب سمع) سے نہ تجھے دھوپ کی تپش ستائے۔ ضَحًا دھوپ لگنا۔ سورج سے تکلیف اٹھانا۔ الضُّحٰی چاشت کا وقت جب کہ سورج بلند ہو چکا ہو۔

٢٠ : ١٢٠ = وَسْوَسَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ وَسْوَسَۃٌ فَعْلَلَۃٌ مصدر۔ اس نے دل میں برُا خیال پیدا کیا۔ اس نے وسوسہ دلایا۔

= هَلْ اَدُلُّكَ۔ هَلْ برائے استفہام۔ اَدُلُّ مضارع واحد متکلم كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ کیا میں تمہیں بتاؤں۔ کیا میں تمہاری راہنمائی کروں۔ دَلَالَۃٌ مصدر سے (باب نصر) جس کے معنی رہنمائی کرنے کے ہیں۔

= شَجَرَۃِ الْخُلْدِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمیشگی کا درخت۔ ایسا درخت جس کا پھل کھانے سے دوامی زندگی مل جائے۔

= مُلْكٍ۔ بادشاہی۔

= لَا یَبْلٰی۔ مضارع منفی معروف۔ واحد مذکر غائب۔ بِلًی و بَلَاءٌ (باب سمع) بمعنی پرانا ہونا بوسیدہ ہونا۔ گھس جانا۔ فنا ہونا۔ لَا یَبْلٰی۔ کبھی پرانا نہ ہو۔ جو فنا نہ ہو۔

٢٠ : ١٢١ = فَبَدَتْ۔ ف تعقیب کے لئے ہے۔ بَدَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ ظاہر ہوئی۔ یَبْدُوْ وَبَدَاءٌ۔ مصدر (باب نصر) اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَبَدَا الْهُدُ

سَیِّئٰتُ مَا کَسَبُوۡا (٣٩: ٤٧) اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہوجائیں گی۔
اَلْبَدُوُ حَضَرٌ کی ضد ہے۔ اور بادیہ (صحراء) کو بَدْوٌ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہاں ہر چیز ظاہر نظر آتی ہے۔
= سَوْاٰتُہُمَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان دونوں کی شرمگاہیں۔
سَوْاٰتٌ سَوْءَ ۃٌ کی جمع ہے۔ سَوْءَۃٌ کے معنی فضیحت۔ عیب۔ بُرا فعل۔ لاش۔
امام راغب لکھتے ہیں کہ:۔
کنایۃً سَوْءَۃٌ کا لفظ عورت یا مرد کی شرم گاہ پر بھی بولا جاتا ہے۔
علامہ ابن اثیر کا بیان ہے کہ:۔
اصل میں سَوْءَۃٌ کے معنی فرج (شرمگاہ) کے ہیں۔ بعد میں اس کو ہر اس شے کے معنی میں نقل کر لیا گیا کہ جب وہ ظاہر ہو تو اس سے حیاء آنے لگے۔ خواہ وہ قول ہو یا فعل۔
فَبَدَتْ لَہُمَا سَوْاٰتُہُمَا۔ سو بے پردہ ہوگئیں ان دونوں پر ان دونوں کی شرمگاہیں۔
= طَفِقَا۔ وہ دونوں کرنے لگے (وہ کام جو آگے مذکور ہے) ان دونوں نے شروع کیا۔
طَفِقَ یَطْفَقُ (سمع) اور طَفَقَ یَطْفِقُ (ضرب) طَفَقٌ و طُفُوْقٌ مصدر
طَفِقَ کی خبر مضارع بغیر اَنْ کے آتی ہے جس طرح کَادَ کی۔ لیکن یہ کَادَ کی طرح افعال مقاربہ میں سے نہیں ہے اور طَفِقَ کے دیگر مرادفات جَعَلَ کَرُبَ اَخَذَ بھی افعال مقاربہ میں سے نہیں۔
بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے اور طَفِقَ کو افعال مقاربہ ہی میں شمار کیا ہے۔
= یَخْصِفٰنِ۔ مضارع تثنیہ مذکر غائب۔ خَصْفٌ مصدر (باب ضرب) وہ دونوں چپکانے لگے۔ خَصْفَۃٌ چمڑے کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کے اوپر اس جیسا دوسرا ٹکڑا رکھ کر جوتا بنایا جائے۔
= عَصٰی۔ ماضی صیغہ واحد مذکر غائب۔ عِصْیَانٌ و مَعْصِیَۃٌ مصدر۔ اس نے حکم ٹالا۔ اس نے نافرمانی کی۔ اس نے کہا نہ مانا۔ اس نے اطاعت نہ کی۔ عَصٰی اصل میں عَصَیَ تھا۔ یٰ بعد فتح کے واقع تھی اس لئے الف ہو گئی۔
صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔
یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آدم علیہ السلام نے بھول کر یہ کام کیا تھا تو پھر عَصٰی اٰدَمُ

(آدم نے نافرمانی کی) کے الفاظ ان کے متعلق کیوں کہے گئے ؟
تو اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین (نیک لوگوں کی نیکیاں بسا اوقات مقربین بارگاہِ الٰہی کی سیئات شمار ہوتی ہیں (جیسا کہ سورۃ الفتح کی آیت نمبر ٢ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ۔ ٤٨ : ٢ کی تفسیر میں صاحب روح المعانی فرماتے ہیں :۔

والمراد بالذنب ما فرط من خلاف الاولیٰ بالنسبۃ الی مقامہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فھو من قبیل حسنات الابرار سیئات المقربین) خطا اور نسیان پر اگرچہ انسان پر مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور انسان عذاب کا مستحق قرار نہیں پائے گا۔ لیکن خواص کا معاملہ اور ہے۔ ان سے ترک اولیٰ پر بھی مؤاخذہ ہوتا ہے ؎

بود آدم دیدۂ نورِ قدیم ـــ موئے در دیدہ بود کوہِ عظیم

رومیؒ فرماتے ہیں کہ ہ آدم علیہ السلام نورِ قدیم کی آنکھ تھے اور آنکھ میں ایک بال بھی پڑ جائے تو وہ کوہِ عظیم کی طرح ناقابلِ برداشت ہوتا ہے۔

= رَبَّهٗ ۔ ربَّ مفعول ہ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع آدمؑ ہے۔

= غَوٰى ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ غَيٌّ وَغَوَايَةٌ مصدر۔ باب ضرب۔ غَوَايَةٌ کے معنی ہیں گمراہ ہونا۔ بہک جانا۔ بے راہ رو ہونا۔ ہلاک ہونا۔ نادان ہونا۔ ناکام ہونا۔ غَوٰى وہ بہک گیا۔ وہ ناکام ہو گیا۔ وہ بے راہ ہوا۔

روح المعانی میں اس کے کئی معانی آئے ہیں۔

١:۔ ضل عن مطلوبہ الذی ھو الخلود ۔ یعنی اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ مقصد تھا دائمی زندگی اور لازوال بادشاہی

٢:۔ ضل عن الرشد حیث اغتر بقول العدوّ ۔ راہ مستقیم سے بھٹک گیا دشمن کی بات میں دھوکہ کھا کر۔

٣:۔ فسد علیہ العیشۃ ۔ اس کی زندگی تباہ ہو گئی ۔ یعنی زندگی کا آرام چھن گیا۔

اسماعیل بن حماد الجوہری صاحب الصحاح نے اس کے معنی کئے ہیں :۔

١۔ گمراہ ہونا ٢۔ حصول مقصد میں ناکام ہونا۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں اکثر مفسرین نے یہی معنی لئے ہیں کہ وہ حصول مقصد میں ناکام رہے

٢٠ : ١٢٢ = اِجْتَبٰىهُ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت

آدم علیہ السلام ہیں۔ مادہ جبی سے مشتق ہے۔ جَبٰی یَجْبِیْ (ضَرَبَ) جِبَایَۃٌ مصدر جَبَی الْمَاءَ فِی الْحَوْضِ۔ اس نے حوض میں پانی جمع کیا۔ بڑے حوض کو جَابِیَۃ کہتے ہیں اور اس کی جمع جَوَابِ ہے۔ جیساکہ قرآن مجید میں آیا ہے وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ (۳۴:۱۳) اور لگن جیسے بڑے بڑے حوض۔

باب افتعال سے الاجتباءُ کے معنی ہیں انتخاب کے طور پر کسی چیز کو جمع کرنا۔ اور اسی سے ہے اِجْتَبَاہُ اس نے اُس کا انتخاب کیا۔ یہاں اِجْتَبَاہُ ای اصطفاہُ۔ اس نے اس کو اپنے لئے منتخب کرلیا۔ یعنی فیض وکرم اور تقرب کے لئے چن لیا۔

= فَتَابَ عَلَیْہِ۔ پس اس کی توبہ قبول کرلی۔ یہاں اس کا پس منظر بیان کئے بغیر توبہ کی قبولیت مذکور ہوئی ہے۔ وہ پس منظر یہ ہے:۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ (۲:۳۷) پھر آدم نے اپنے ربّ سے کچھ الفاظ سیکھ لئے (اور جب اس نے ان الفاظ میں دعا کی تو) اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔ اور وہ الفاظ کیا تھے؟ وہ یہ ہیں!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۷:۲۳) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا۔ تو یقیناً ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے!

= ھَدٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب ھَدٰی یَھْدِیْ (باب ضرب) اس نے راہِ ہدایت دکھادی۔

۲۰:۱۲۳ = اِھْبِطَا۔ تم دونوں اتر جاؤ۔ ھَبَطَ یَھْبِطُ (ضَرَبَ) ھُبُوْطٌ سے فعل امر تثنیہ مذکر حاضر۔ یعنی جنت سے (جو ایک اعلیٰ مقام ہے) زمین کی طرف (جو ایک ادنیٰ جگہ ہے) اترو!

= مِنْھَا۔ ای مِنَ الْجَنَّۃِ۔

= جَمِیْعًا۔ یعنی تم دونوں اور شیطان لعین بھی۔

= بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ یعنی جہاں تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے۔ تمہاری اولاد میں بھی یہ کیفیت ہوگی۔ یہ جملہ موضع حال میں ہے اِھْبِطَا سے۔

= فَاِمَّا۔ فَاِنْ مَا۔ اگر۔

= فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی۔ ای فَلَا یَضِلُّ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَشْقٰی فِی الْاٰخِرَۃِ

نہ وہ اس دنیا میں بھٹکے گا اور نہ آخرت میں بدنصیب و محروم ہوگا۔ یعنی یہاں دنیا میں بھی اس کو راہ مستقیم نصیب ہوگی۔ اور آخرت میں اپنے نیک اعمال کی جزا و ثواب سے بھی محروم نہ ہوگا۔

(نیز ملاحظہ ہو ۲۰ : ۱۱۷)

۲۰ : ۱۲۴ = اَعْرَضَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے منہ پھیر لیا۔ اس نے کنارہ کیا۔ اِعْرَاضٌ (افعالٌ) مصدر۔

= ذِكْرِیْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میرا ذکر۔ میری یاد۔ میری نصیحت۔ میرے احکام کی بجا آوری۔ میری کتاب۔ یعنی قرآن مع اس کے اوامر ونواہی کے۔

= مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔ موصوف وصفت۔ مَعِيْشَةً اسم مصدر منصوب۔ سامانِ زندگی۔ ضَنْكًا۔ تنگ ہونا۔ الضَّنْكُ کے معنی ہیں کسی مقام یا معیشت کی تنگی۔ ضَنُكَ يَضْنُكُ (کرم) کا مصدر ہے۔ چونکہ یہ مصدر ہے اس لئے جب بطور صفت استعمال ہوتا ہے تو مذکر، مؤنث، مفرد تثنیہ وجمع سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے چنانچہ یہاں یہ باعتبار اصل مؤنث ہی کی صفت واقع ہے۔ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔ تنگ زندگی۔ لیکن یہاں تنگی محض مادی مال و دولت کا نہ ہونا مراد نہیں۔ بلکہ تنگی کا تعلق قلب سے ہے۔ ذکر الٰہی سے اعراض سے مراد حکومتِ الٰہیہ سے انکار۔ ذاتِ الٰہی پر توکل اور اس کے دیئے پر قناعت کا فقدان۔ اور اس کا لازمی نتیجہ انسان کا مادیات میں فکر و ہوس۔ اندیشہ نفع و نقصان کا شکار ہوجاتا ہے اور یہ کیفیت اس کے سکونِ قلب اور جمعیتِ خاطر کو تباہ کر دیتی ہے اور زندگی باوجود جاہ و حشمت مال و دولت کے اس پر تنگ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر آئے دن بڑے بڑے دولت مند اور خوشحال لوگ خودکشی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

= نَحْشُرُهٗ۔ مضارع جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع اسم موصول مَنْ ہے۔ ہم اٹھا کھڑا کریں گے۔

۲۰ : ۱۲۵ = لِمَ حَشَرْتَنِیْ۔ لِمَ یہ مرکب ہے لام تعلیل اور ما استفہامیہ سے۔ مَا کے الف کو تخفیف کے لئے ساقط کر دیا گیا ہے۔ کیوں۔ کس لئے۔ کس وجہ سے۔

۲۰ : ۱۲۶۔ كَذٰلِكَ۔ ای مثل ذٰلك فعلت انت۔ تو نے بھی تو اسی طرح کیا تھا۔

= اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا۔ یہ سوال مقدر کا جواب ہے جیسا کہ وہ کہے یا ربّ مافعلتُ اَنَا؟ اے میرے پروردگار میں نے کیا کیا؟ جواب ملیگا: اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا۔ تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں اور تو نے عمدًا ان کو ترک کئے رکھا۔ جان بوجھ کر اندھا بنا رہا اور ان کو بھلائے رکھا۔ نَسِیَ کا معنی بھلانا بھی ہے اور نظر انداز کرنا بھی۔

= وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى اور آج تو بھی اسی طرح نظرانداز کر دیا جائے گا۔
۲۰: ۱۲۷ = نَجْزِيْ۔ مضارع جمع متکلم جَزَاءٌ مصدر وا اسم (باب ضرب) ہم بدلہ دیں گے ہم بدلہ دیتے ہیں۔ جزا، ہر بدلہ کو کہتے ہیں اچھا ہو یا برا۔
= اَسْرَفَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِسْرَافٌ (افعال) مصدر، وہ حد سے تجاوز کر گیا اس نے حد سے تجاوز کیا۔ وہ حد سے بڑھ گیا۔
= عَذَابُ الْاٰخِرَةِ۔ ای عذاب النار اَشَدُّ (شدیدتر) وَاَبْقٰى (زیادہ دیرپا) من عذاب الدنیا ومن المعیشۃ الضنك یعنی آخرت کا عذاب جو دوزخ میں ملیگا وہ عذاب دنیا سے زندگی کی عقوبتوں سے اور عذاب قبر سے کہیں زیادہ شدید اور دیرپا ہوگا۔
یا المعیشۃ الضنك والحشر علی العمی سے شدید تر وزیادہ دیرپا ہوگا۔
۲۰: ۱۲۸ = اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ۔ میں لَمْ يَهْدِ کا فاعل اگلا جملہ ہے یعنی كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ کہ ان سے قبل ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے (اجڑے ہوئے) مکانوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔
اس کی مثال صاحب کشاف نے سورۃ صافات (۳۷) کی آیات ۷۸: ۷۹ دی ہیں وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ۔ اور ہم نے ان کے پیچھے آنے والوں میں (یہ بات) رہنے دی کہ نوح پر سلام ہو عالم والوں میں۔ اس میں تَرَكْنَا کا مفعول اگلا جملہ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ہے
آیت ہذا سے نیا کلام شروع ہوتا ہے اس میں لَهُمْ کی ضمیر جمع مذکر غائب مشرکین زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اسی طرح قَبْلَهُمْ کی ضمیر جمع مذکر غائب بھی۔ اور يَمْشُوْنَ کی ضمیر فاعل بھی انہی مشرکین کے لئے ہے مَسٰكِنِهِمْ کی ضمیر هِمْ جمع مذکر غائب ان قوموں کے لئے ہے جن کو ماضی میں اللہ تعالیٰ نے ہلاک و برباد کر دیا۔
= اُولِي النُّهٰى۔ صاحب عقل۔ دانشور۔ دیکھو ۲۰: ۵۴۔
۲۰: ۱۲۹ = وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى۔ ای ولولا سبقت من ربك كلمة (ولولا) اجل مسمى لكان لِزَامًا۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک فیصلہ نہ ہو گیا ہوتا اور اگر (تیرے رب کی طرف سے) ایک وقت مقرر نہ کر دیا گیا ہوتا تو ان پر (عذاب) ابھی آ گیا ہوتا۔
سَبَقَتْ۔ ماضی واحد مونث غائب اس کا مرجع كلمةٌ ہے كلمة کا معنی تاخیر عذاب کا

وعدہ (یعنی یہ کہ اس امت کو اس دنیا میں عذاب نہ ہو گا اور دوسری اقوام کی طرح اپنے اعمال بد کے نتیجہ میں اس زندگی میں ان پر ہلاکت نہ آئے گی بلکہ نبی کریم رحمۃ للعالمین کی وجہ سے ان کے اعمال کی سزا قیامت کے روز کے لئے اٹھا رکھی جائے گی۔

اَجَلٌ مُّسَمًّی۔ صفت موصوف۔ ایک مقرر شدہ وقت۔ یعنی روز قیامت۔ اَجَلٌ مُّسَمًّی کا عطف کَلِمَۃٌ پر ہے لَکَانَ لِزَامًا ای لکان عذاب جنایاتھم لازمًا لھٰؤلاء الکفرۃ تو ان کے بداعمال کا عذاب لازمی طور پر ان کفار پر آگیا ہوتا (جس طرح اُمم سابقہ کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ لِزَامًا یا تو مصدر ہے اور بصیغہ صفت مبالغہ کے لئے استعمال ہوا ہے یا اسم آلہ ہے رِکَابٌ کی طرح اور مبالغہ کے لئے بصیغہ صفت استعمال ہوا ہے۔ لِزَامًا ہمیشہ ساتھ رہنے والا۔ چمٹ جانے والا۔ انصاف کرنے والا حاکم۔ لَازِمٌ اسم فاعل چمٹا رہنے والا۔ واجب۔ اِلْزَامٌ باب افعال۔ چمٹا دینا۔ جیسے اَنُلْزِمُکُمُوْھَا کیا ہم اس کو تم پر چمٹا دیں۔ (۱۱: ۲۸) اور فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا ط (۲۵: ۷۷) تم نے اس کو جھٹلایا اور عنقریب یہ تکذیب تم کو چمٹ جائے گی۔ الگ نہ ہو گی، وبال جان بن جائے گی اس کی (سزا) تمہارے لئے لازم ہو جائے گی

۲۰: ۱۳۰ = فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ۔ پس جو وہ کہتے ہیں اس پر آپ صبر کریں ان کی (دل دکھانے والی) باتوں پر صبر کریں۔ کیونکہ ان کے عذاب میں تاخیر بوجہ امہال ہے اھمال نہیں ہے یعنی یہ صرف ان کو مہلت ہی دی جا رہی ہے انہیں نظر انداز نہیں کیا جا رہا بلکہ وہ تو ان کے لئے لازم ہو چکی ہے

= اٰنَآئِ۔ ا ن ی۔ مادہ اَنٰی یَاْنِیْ (ضرب) الشَّیْءُ اس کا وقت قریب آگیا۔ مثلاً اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ (۵۷: ۱۶) کیا ابھی تک مومنوں کے لئے وقت نہیں آیا۔ اَنٰی الْحَمِیْمُ پانی حرارت میں انتہا کو پہنچ گیا۔ حَمِیْمٍ اٰنٍ (۵۵: ۴۴) گرم کھولتے ہوئے چشمے۔ اَنًی (بہ تثلیث الہمزہ) وقت کا کچھ حصہ اس کی جمع اٰنَآءٌ ہے مثلاً یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ (۳: ۱۱۳) جو رات کے وقت خدا کی آیتیں پڑھتے ہیں۔ اور آیۃ ہذا (۲۰: ۱۳۰) وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح اس کی پڑھا کرو۔ اَنَیٰ وقت اس کی جمع اٰناء اوقات۔

اَلْاِنَاءُ برتن۔ جمع اٰنِیَۃٌ وجمع الجمع اَوَانٍ۔

فَائِدَہ! قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ میں فجر کی نماز آگئی قَبْلَ غُرُوْبِھَا میں ظہر اور عصر کی نمازیں آگئیں اور اٰنَآئِ الَّیْلِ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اور اَطْرَافَ

النَّهَارِ میں فجر و مغرب کی مکرر تاکید ہو گئی۔

= لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۔ تاکہ آپ خوش رہیں کہ دنیا کے آلام و افکار سے بچنے کا راستہ یہی عبادت میں مشغولیت ہے۔

٢٠ : ١٣١ لَا تَمُدَّنَّ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر با نون تاکید ثقیلہ مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا (باب نصر) اَلْمَدُّ کے اصل معنی (المبانی میں) کھینچنے اور بڑھانے کے ہیں اسی سے عرصہ دراز کو مدت کہتے ہیں مَدَدْتُ عَيْنِيْ اِلٰى كَذَا ۔ کسی کی طرف حریصانہ اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى (دنیا کا ساز و سامان جو کفار کو دیا گیا ہے) تو اس کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھ

مَدَدْتُّ فِيْ ۔ مہلت دینا۔

= مَتَّعْنَا ۔ مَتَّعَ يُمَتِّعُ تَمْتِيْعٌ (تفعیل) ہم نے دنیاوی سامان دے کر بہرہ مند کیا۔

مَا اسمیہ موصولہ اور بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا ہے۔

مَا مَتَّعْنَا بِهٖ ۔ جو دنیاوی سامان ہم نے دیا۔

= اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ۔ ان میں کے چند گروہ۔ یہ مَتَّعْنَا کا مفعول ہے۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ (کافروں کے) جن چند گروہوں کو ہم نے دنیاوی سامان دے کر متمتع کیا ہے تو اس کی طرف ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔

= زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ زَهْرَةَ مضاف ۔ الحيوة الدنيا موصوف و صفت مل کر مضاف الیہ۔ دنیوی زندگی کی زیب و زینت زَهْرَةَ فعل محذوف جعلنا هم کا مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے یا یہ منصوب اس وجہ سے ہے کہ مَتَّعْنَا کا مفعول ثانی ہے۔ اور مَتَّعْنَا اس صورت میں اَعْطَيْنَا کے معنی کو متضمن ہے۔

= لِنَفْتِنَهُمْ ۔ لام برائے تعلیل نَفْتِنَ مضارع منصوب جمع متکلم هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تاکہ ہم ان کا امتحان لیں۔ فِتْنَةٌ و فُتُوْنٌ مصدر۔

= رِزْقُ رَبِّكَ ۔ تیرے پروردگار کا رزق۔ یعنی وہ اجر و ثواب جو آخرت میں آپ کے لئے ہوگا اور نبوت و ہدایت جو اس دنیا میں آپ کو عطا کر رکھی ہے۔ یا رزق سے مراد رزق حلال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی رزق کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا ماسوائے اس رزق کے جو طیب اور حلال ہو۔

٢٠ : ١٣٢ = اِصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔ تو اس پر قائم رہ اِصْطِبَارٌ (افتعال) سے مصدر جس کے معنی ہیں صبر کے ساتھ قائم رہنے کے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

= لِلتَّقْوٰی۔ ای لِلْمُتَّقِیْنَ۔ جیسے اور جگہ آیا ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ (۷:۱۲۸)
اور فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ (۱۱:۴۹) وقی مادہ۔

۲۰ : ۱۳۳ = لَوْلَا یَاْتِیْنَا۔ کیوں نہیں لایا (یہ نبی) ہمارے پاس۔ لَا یَاْتِیْ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِتْیَانٌ مصدر نَا ضمیر مفعول جمع متکلم اٰیَةٌ معجزہ۔

= اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ۔ کیا ان کے پاس نہیں آئی۔ تَاْتِ اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اصل میں تَاْتِیْ تھا۔ لَمْ کے عمل سے ی حذف ہوگئی اور مضارع ماضی کے معنی میں ہوگیا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

= بَیِّنَةٌ۔ ب ی ن مادہ ہے۔ بَانَ وَاسْتَبَانَ وَتَبَیَّنَ کے معنی ظاہر اور واضح ہوجانے کے ہیں۔ بَیَانٌ مصدر۔ بیان۔ بولنا۔ کسی چیز کو واضح کرنے اور کھولنے کو بیان کہتے ہیں۔ یہاں بیّنة سے مراد القرآن ہے جو پہلے صحیفہ ہائے آسمانی کا نچوڑ ہے۔ اور جس میں ان اگلی آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا واضح بیان ہے اس سے زیادہ واضح بیان اور اس سے بڑھ کر کونسا معجزہ چاہتے ہیں

۲۰ : ۱۳۴ = نَذِلَّ۔ مضارع جمع متکلم ذَلٌّ وَذِلَّةٌ مصدر (باب ضرب) (پیشتر اس کے کہ) ہم ذلیل ہوں یا ذلیل ہوتے۔

= نَخْزٰی۔ مضارع جمع متکلم خِزْیٌ مصدر (باب سمع) (پیشتر اس کے کہ) ہم رسوا ہوں یا رسوا ہوتے

۲۰ : ۱۳۵ = مُتَرَبِّصٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر تَرَبُّصٌ (تفعّلٌ) مصدر۔ مُنتظر۔ راہ دیکھنے والا۔ مراد نتائج اعمال کا انتظار کرنے والا

= فَتَرَبَّصُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم انتظار کرو۔

= فَسَتَعْلَمُوْنَ۔ س مستقبل قریب کے لئے تَعْلَمُوْنَ جمع مذکر حاضر۔ پس تم عنقریب ہی جان لوگے یعنی موت کے وقت یا حشر میں

= الصِّرَاطِ السَّوِیِّ۔ موصوف وصفت۔ راہ مستقیم۔

السَّوِیّ اسے کہتے ہیں کہ جو کیفیت اور مقدار دونوں کے لحاظ سے افراط وتفریط سے محفوظ ہو۔ اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ۔ اصحاب مضاف الصراط السّویّ موصوف و صفت مل کر مضاف الیہ۔ سیدھے راستہ پر چلنے والے لوگ۔

= اِهْتَدٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ہدایت اختیار کی۔ اِهْتِدَاءٌ (افتعال) سے مصدر۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ (۱۷)

اَلۡاَنۡبِیَآءُ ۲۱ الحجّ ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ

(۲۱) سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ (۷۳)

۲۱: ۱ = اِقْتَرَبَ ۔ اِقْتِرَابٌ (افتعال) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ نزدیک ہوا۔ قریب آگیا۔ مادہ ق رب۔

= مُعْرِضُوْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ رُخ گردانی کرنے والے۔ منہ موڑنے والے۔ اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔ اگر اَعْرَضَ کے بعد عَنْ آئے تو بمعنی رُخ پھیرنا۔ اجتناب کرنا ہے اور اگر اس کے بعد لام آئے جیسے اَعْرَضَ لِیْ (وہ میرے سامنے آیا۔ میرے سامنے نمودار ہوا) تو سامنے آنے کے معنی دیتا ہے اور کثرت استعمال کی وجہ سے بغیر عَنْ کے بھی رُخ پھیرنے کے معنی دیتا ہے گویا اعراض کے معنی ہی رخ گردانی اور اجتناب ہو گیا۔

= حِسَابُهُمْ ۔ ان کا حساب یعنی ان کے اعمال کے حساب (کا وقت)

۲۱: ۲ = مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ ۔ میں مَا نافیہ ہے مِنْ ذِكْرٍ ای شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

= مُحْدَثٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر اِحْدَاثٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ جدید۔ تازہ۔ یہ ذِكْرٍ کی صفت ہے مِنْ ذِكْرٍ مُّحْدَثٍ کوئی نئی سورت یا آیت۔

= اِسْتَمَعُوْهُ ۔ ماضی (بمعنی حال) جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع ذِكْرٍ مُّحْدَثٍ ہے۔ اِسْتِمَاعٌ (افتعال) مصدر وہ اس کو سنتے ہیں۔

= وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۔ واؤ حالیہ ہے۔ هُمْ يَلْعَبُوْنَ حال ہے اِسْتَمَعُوْا کے فاعل سے۔ یعنی ان کا دھیان اپنے لہو ولعب کی طرف ہے سننے کی طرف نہیں یہ سننے کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے۔ آیۃ کا ترجمہ ہوا: نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے

کوئی نئی یا تازہ سورت یا آیت مگر یہ کہ وہ اسے سنتے ہیں اس حال میں کہ وہ لہو ولعب میں مگن ہوتے ہیں۔

(ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔ ترجمہ مولانا فتح محمد صاحب)

۲۱ : ۳ = لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ۔ یہ بھی اِسْتَمَعُوْا کے فاعل سے حال ہے۔

لَاهِيَةً اسم فاعل واحد مؤنث۔ لَاهِيٌ واحد مذکر۔ لَاهِيَاتٌ جمع۔ غافل۔ لہو میں پڑے ہوئے اَللَّهْوُ۔ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے ہٹائے اور باز رکھے۔ یہ لَهَوْتُ كَذَا سے اسم ہے، جس کے معنی کسی مقصد سے ہٹ کر بے سود کام میں لگ جانے کے ہیں۔ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ (درآں حالیکہ) ان کے دل (یوم جزا سے ہٹ کر) غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

مَا يَاْتِيْهِمْ سے جو فقرہ شروع ہوا تھا وہ قُلُوْبُهُمْ پر آکر ختم ہوا۔ وَاَسَرُّوا سے نیا فقرہ شروع ہوتا ہے۔

= اَسَرُّوْا۔ وہ پوشیدہ رکھتے ہیں (ماضی بمعنی حال)

= النَّجْوٰى۔ اسم معرف باللام۔ سرگوشی۔ یا یہ مصدر ہے بمعنی سرگوشی کرنا۔ نَجْوٰى میں خود ہی اخفاء کا پہلو شامل ہے۔ اَسَرُّوْا کے لفظ نے مزید تاکید وزور پیدا کر دیا۔

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کے متعلق صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔

یہاں ایک نحوی پیچیدگی ہے۔ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کے فقرہ میں اَسَرُّوْا فعل ہے نَجْوٰى مفعول۔ اور اَلَّذِيْنَ فاعل۔ نحو کا قاعدہ ہے کہ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل واحد ہوتا ہے۔ اس قاعدہ کے مطابق اَسَرَّ النَّجْوٰى ہونا چاہئے تھا۔ مگر یہاں فاعل ظاہر ہونے کے باوجود اَسَرُّوْا۔ جمع کا صیغہ کیوں استعمال کیا گیا۔

اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اَسَرُّوْا میں واو ضمیر جمع نہیں ہے بلکہ علامت جمع ہے تاکہ اَسَرُّوْا کا لفظ سنتے ہی سننے والے کو پتہ چل جائے کہ اس کا ایک فاعل نہیں بلکہ متعدد ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ واو ضمیر جمع فاعل ہے اور اَلَّذِيْنَ فاعل نہیں بلکہ واو کا بدل ہے اور واو مبدل منہ ہے جیسے ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ (۵ : ۷۱) میں گذر چکا ہے کہ کَثِیْرٌ فاعل نہیں بلکہ واو علامت جمع اور ضمیر فاعل ہے اور کَثِیْرٌ اس کا بدل ہے۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ عرب کی ایک لغت میں ایسے موقعہ پر بھی فعل کا جمع کا صیغہ استعمال ہوتا رہتا ہے۔ جیسے اَكَلُوْنِي الْبَرَاغِيْثُ (مجھے پسوؤں نے کاٹ کھایا۔ ملاحظہ ہو سورۃ مائدہ آیت

نمبر ۷۔ ضیاء القرآن جلد اوّل۔ فقرہ کا ترجمہ ہوگا۔ (یہ) ظلم کار لوگ (آپ کے خلاف) سرگوشیوں کو چھپاتے رہتے ہیں۔

= هَلْ۔ نفی کے لئے آیا ہے۔ ای مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

= اَفَتَاْتُوْنَ۔ الف استفہامیہ۔ تَاْتُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم آتے ہو۔ تم آؤ گے۔ اِتْيَانٌ مصدر۔ باء کے ساتھ جب اس کا تعدیہ ہو تو معنی لانے کے ہوتے ہیں۔

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ۔ کیا تم (پھر بھی) جادو (کی باتیں سننے) آؤ گے۔

= وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ہ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ یہ جملہ حال ہے تَاْتُوْنَ کی ضمیر فاعل سے۔

اور یہ سارا جملہ هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ہ محل نصب میں ہے اور النَّجْوٰى سے بدل ہے۔ یعنی ان کی سرگوشیاں یہ کلام ہے۔

۲۱ : ۴ = قَالَ۔ ای قال الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم۔

= اَلْقَوْلَ۔ ہر بات خواہ وہ پوشیدہ طور پر کہی جائے یا بِالْجَهْرِ کہی جاوے تاکید کے لئے يَعْلَمُ السِّرَّ کو يَعْلَمُ الْقَوْلَ کہا ہے۔

۲۱ : ۵ = اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَضْغَاثُ ضِغْثٌ کی جمع ہے جس کے معنی خشک گھاس یا شاخیں جو انسان کی مٹھی میں آجائیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا (۳۸ : ۴۴) اپنے ہاتھ میں مٹھی بھر گھاس لو۔

اَحْلَامٌ حُلْمٌ کی جمع ہے جس کے معنی خواب دیکھنے کے ہیں اور چونکہ گھاس کے تنکے یا خشک شاخیں مٹھے میں بری بھلی سب ملی جلی ہوتی ہیں اس لئے خواب ہائے پریشان کو اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ کہتے ہیں۔ جیسے کہ سورۃ یوسف میں ہے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ (۱۲ : ۴۴) انہوں نے کہا کہ یہ تو پراگندہ و پریشان خواب ہیں۔ اسی طرح جس بات یا کلام کا کوئی سر منہ نہ ہو اور بے ربط و ملتبس ہو اسے بھی تشبیہاً اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ کہتے ہیں جیسا کہ آیت ہذا میں ہے یعنی یہ کلام پریشان خیالات کا مجموعہ ہے

= بَلِ افْتَرٰىهُ۔ یہ محض پریشان خواب نہیں کیونکہ خواب میں ایسے کلام کو موزوں کرنا بھی ایک شانِ بے اختیاری و مجذوبیت کا مظہر ہے بلکہ یہ تو ایک من گھڑت کلام ہے جو ان کے اپنے دماغ کی اختراع ہے۔

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ ایک شاعر ہے اور یہ کلام ایک شاعرانہ جولانی طبع کا نتیجہ ہے۔ جس کی کوئی بنیاد نہیں اور جس میں کوئی ٹھوس حقیقت نہیں اور واقعیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ (علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ اہل عرب شعر کو جھوٹ کے معنی میں استعمال

کرتے تھے۔ اور شاعر سے مراد ان کے نزدیک کا ذب تھا۔ اسی لئے اہلِ عرب جھوٹی دلیلوں کو ادلۃ شعریۃ کہتے ہیں)

= فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ۔ یہ جواب شرط محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہے ان لم یکن کما قُلْنَا بل کان رَسُوْلًا من اللہ عزوجل کما یقول فلیاتنا باٰیۃٍ۔ اگر یہ ایسا نہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے بلکہ جیسا وہ خود کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرستادہ ہے تو پھر لائے ہمارے پاس کوئی (بھاری) معجزہ

= کَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ہ جیسا کہ پہلے رسول (بھاری معجزہ) کے ساتھ بھیجے گئے تھے مثلاً حضرت موسیٰ کا معجزہ عصا۔ و یدبیضاء یا حضرت عیسیٰ کہ ان کو کوڑھی تندرست ہوجاتے تھے اور مردہ زندہ ہوجاتے تھے۔

یہ سارا کلام بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ سے لے کر اَلْاَوَّلُوْنَ تک النّجوٰی کے ضمن میں آتا ہے۔

۲۱ : ۶ = مَآ اٰمَنَتْ۔ مَا نافیہ ہے اٰمَنَتْ اِیْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ وہ ایمان لائی ۔ اس نے مانا۔ یہاں سے جملہ مستانفہ شروع ہوتا ہے۔ اور کفار و مشرکین کے متذکرہ بالا نجویٰ کا خداوند تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلّی خاطر کے لئے جواب ہے

مَآ اٰمَنَتْ ..... اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ہ ان سے قبل ہم نے جن بستیوں کو (باوجود معجزہ ہائے عظیم کے مرسلینِ خداوندی کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کیا ان کے اہالیان تو ایمان نہ لائے تو کیا یہ لوگ آپ سے معجزہ عظیم کا مطالبہ کررہے ہیں (ایسے معجزہ کی صورت میں) ایمان لے آئیں گے؟۔

اَفَهُمْ میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔

۲۱ : ۷ = رِجَالًا۔ رَجُلٌ کی جمع ہے۔ مرد۔ انسان

= اَهْلَ الذِّكْرِ۔ اہل علم۔ اس سے مراد یا تو اہل کتاب ہیں یعنی علماء یہود و نصاریٰ کہ تورات اور انجیل کی تعلیمات کی روشنی میں وہ انبیاء کی بشریت سے منکر نہ تھے۔

یا یہاں ذکر سے مراد القرآن ہے اور اہل الذکر سے مراد قرآن کو ماننے والے مؤمن علماء

۲۱ : ۹ = اَلْمُسْرِفِيْنَ۔ اِسْرَافٌ (افعال) سے اسم فاعل جمع مذکر حدّ اعتدال یا حدّ مقررہ سے آگے بڑھنے والے۔ حدّ حلال سے حرام کی طرف بڑھنے والے۔

۲۱ : ۱۰ = ذِكْرُكُمْ۔ ای ذكر لكم۔ تمہارے لئے نصیحت

۲۱ : ۱۱ = قَصَمْنَا۔ قَصَمَ يَقْصِمُ (ضرب) قَصْمٌ سے ماضی جمع متکلم۔ اَلْقَصْمُ

کے معنی کسی چیز کو توڑ دینے اور ہلاک کر دینے کے ہیں۔ قَصَمَ اللّٰہُ ظَھْرَ الظَّالِمِ خدا ظالم کی کمر توڑ دے قَاصِمَۃُ الظَّھْرِ پشت کو توڑ دینے والی مصیبت۔

کَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ کَانَتْ ظَالِمَۃً۔ ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ستمگار تھیں ہلاک کر دیا۔ یعنی ان کو توڑ موڑ کر ریزہ ریزہ اور ہلاک کر دیا۔

= اَنْشَاْنَا۔ اِنْشَاءٌ سے ماضی جمع متکلم ہم نے پیدا کیا

۲۱: ۱۲ = اَحَسُّوْا۔ اِحْسَاسٌ (افعال) ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے محسوس کیا۔ انہوں نے پایا۔

= بَاْسَنَا۔ مضاف مضاف الیہ ہمارا عذاب۔ ب ء س مادہ

اَلْبُؤْسُ اَلْبَاْسُ۔ اَلْبَاْسَآءُ تینوں میں سختی اور ناگواری کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اَلْبَاْسُ اَلْبَاْسَاءُ جسمانی زخم اور نقصان کے لئے آتا ہے اور بُؤْسٌ زیادہ تر فقر و فاقہ اور لڑائی کی سختی پر بولا جاتا ہے۔

= اِذَا۔ جب۔ ناگہاں۔ اس وقت۔ ظرف زمان ہے۔ اِذَا اکثر و بیشتر تو شرطیہ ہوتا ہے مگر مفاجات یعنی کسی چیز کے اچانک پیش آنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے آیہ ہذا میں اِذَا ھُمْ مِّنْھَا یَرْکُضُوْنَ۔ تو فوراً وہاں سے بھاگنے لگے۔ یہاں اِذَا فجائیہ ہے۔

= مِنْھَا۔ میں ضمیر واحد مؤنث غائب یا تو قَرْیَۃٍ کی طرف راجع ہے یا بَاْسٌ کی طرف جو کہ یہاں النقمۃ کے معنی میں ہے۔ النقمۃ سزا۔ انتقام۔ بدلہ۔

= یَرْکُضُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب رَکْضٌ مصدر (باب نصر) تیزی کے ساتھ بھاگنا وہ تیزی سے بھاگنے لگے۔

۲۱: ۱۳ = لَا تَرْکُضُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، مت بھاگو۔

= اُتْرِفْتُمْ۔ ماضی مجہول جمع مذکر حاضر۔ تمہیں عیش دیا گیا۔ تم نازو نعمت میں پالے گئے۔ اِتْرَافٌ (افعال) مصدر۔

اِلٰی مَا اُتْرِفْتُمْ فِیْہِ۔ اس حالت تعیش کی طرف جہاں تمہیں خدا نے نعمتیں، مال و زر زن و فرزند۔ دیگر سامانِ تعیش دے رکھا تھا۔ یہ فقرہ طنزاً کہا گیا ہے کہ اب جو تمہاری ناشکری اور کرتوتوں کی وجہ سے عذاب آیا ہے تو بھاگتے کیوں ہو؟ جاؤ ناوہیں جاکر عیش لوٹو اور حکومت چلاؤ تاکہ تم سے تمہاری بربادی اور سزا و عذاب کے متعلق لوگ پوچھیں کہ بایں انعام و اکرام یہ تم عذاب میں کیوں مبتلا کئے گئے اور پھر تم اپنی کرتوتوں کا جواب دو۔

= قَالُوْا ۔ ای لما یئسوا من الخلاص بالھرب والقنوا استیلاء العذاب
یعنی جب وہ بھاگ کر بھی خلاصی پانے سے مایوس ہوگئے اور غلبۂ عذاب کا ان کو یقین ہوگیا تو پکارنے لگے یٰوَیْلَنَا۔

۲۱:۱۴ = یٰوَیْلَنَا ۔ وائے ہماری بدبختی ۔ وائے ہماری ہلاکت

۲۱:۱۵ = مَا زَالَتْ افعال ناقصہ میں سے ہے یعنی وہ ختم نہ ہوا بدستور جاری رہا۔
مَا زِلْتُ اَفْعَلُ ۔ میں کرتا رہا۔ مَا زَالَتْ (ان کی یہ چیخ و پکار) جاری رہی۔
= دَعْوٰىھُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا دعویٰ۔ ان کی چیخ و پکار۔
مَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوٰىھُمْ ۔ ان کی یہ چیخ و پکار جاری رہی۔ وہ یہ چیخ و پکار کرتے ہی رہے۔
= حَصِيْدًا ۔ کٹی ہوئی کھیتی۔ جڑ سے کٹی ہوئی حَصَادٌ سے بروزن فَعِيْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ حَصَادٌ و حَصِيْدٌ کے معنی کھیتی کاٹنے کے ہیں۔
جیساکہ ارشاد ربانی ہے وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (۶:۱۴۱) اور جس دن پھل توڑو یا کھیتی کاٹو تو خدا کا حق بھی اس میں سے ادا کرو۔
= خٰمِدِيْنَ بجھنے والے۔ خُمُوْدٌ سے اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت نصب۔ خَمَدَتِ النَّارُ ۔ آگ کے شعلوں کا ساکن ہوجانا (جب کہ اس کا انگارا نہ بجھا ہو) قرآن مجید میں ہے فَاِذَا ھُمْ خٰمِدُوْنَ ہ (۳۶ : ۲۹) سو وہ ناگہاں بجھ کر رہ گئے۔
حَتّٰى جَعَلْنٰھُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ہ تا آنکہ ہم نے ان کو (کھیتی کی طرح) کاٹ کر اور (آگ کی طرح) بجھا کر ڈھیر کر دیا۔

۲۱:۱۶ = لٰعِبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر لَاعِبٌ واحد۔ لَعِبٌ لَعِبٌ و تَلْعَابٌ مصدر کھیلنے والے۔ بیکار کام کرنے والے۔
لَعِبٌ حاصل مصدر بھی ہے بمعنی کھیل۔ لُعْبَةٌ گڑیا۔

۲۱:۱۷ = لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا ۔ اگر ہمارا ارادہ ہوتا کہ ہم کوئی محض کھیل کا شغف اختیار کریں (تو یقیناً ہم از خود اپنی طرف سے ہی کوئی ہی کھیل اختیار کر سکتے تھے۔ یہ مخلوق اس کی مختلف صورتیں اس کی مختلف آزمائشیں۔ اس کی دنیاوی زندگی کی صعوبتیں اور آخرت کی جزا و سزا یہ سب دھندا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تخلیقِ کائنات خود مخلوق ہی کے نفع و مصلحت کے لئے ہے جیساکہ مولانا روم رح نے فرمایا ہے ؎

من نہ کردم امر تا سودے کنم ۔ بلکہ تا بر بندگاں جودے کنم

= اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ٥ میں اِنْ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں معنی ہوں گے اگر ہمیں ایسا کرنا ہی تھا تو۔ یا یہ نافیہ ہے اور معنی ہیں۔ ہم ایسا کرنے والے نہ تھے یعنی ایسا کرنا (لہو ولعب کے لئے) ہمارا مقصود ہی نہ تھا۔

٢١: ١٨ = نَقْذِفُ۔ مضارع جمع متکلم قَذْفٌ مصدر (باب ضرب) ہم پھینک مارتے ہیں قَذْفٌ کے اصل معنی تیر کو دور پھینکنے کے ہیں۔ پھر تیر کی شرط کو ساقط کر کے مطلق پھینکنے، ڈالنے اور اتارنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ مجازًا اس کے معنی گالی دینا۔ تہمتِ زنا لگانا۔ اور کسی کو عیب کی طرف منسوب کرنا بھی مراد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ (٢٠: ٣٩) پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو۔ اور يَقْذِفُ بِالْحَقِّ (٣٤: ٤٨) وہ (اوپر سے) حق اتارتا ہے اور وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا (٣٧: ٨) اور ہر طرف سے (ان پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ۔ بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں۔

= فَيَدْمَغُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ دَمْغٌ مصدر (باب فتح) پس وہ اس کو دماغ پر مارتا ہے (دماغ کی چوٹ بیہوش کرتی ہے اور اگر زیادہ قوی ہو تو موجب ہلاکت ہوتی ہے) دَمْغٌ کا معنی ہے ایسی قوی ضرب جس سے بھیجا ٹوٹ جائے۔ اس لئے آیۃ ہذا میں دماغ پر مارنے سے مراد ہوا ہلاک کرنا۔ نابود کر دینا۔

= فَاِذَا۔ پس وہ فورًا۔

= زَاهِقٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر مٹ جانے والا۔ زائل ہو جانے والا۔

فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ تو وہ فورًا مٹ جاتا ہے۔

= وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ٥ اور تمہارے لئے خرابی (بربادی۔ ہلاکت۔ بدبختی) ہے بوجہ (ان من گھڑت باتوں کے) جو تم بیان کرتے ہو۔ مثلاً یہ تخلیق کائنات محض ایک کھیل ہے یا یہ کہ دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔ یا بیوی، بیٹیاں وغیرہ کو اس کی طرف منسوب کرتے ہو۔ وغیرہ ذالک۔ یا یہ جملہ انشائیہ بصورت جملہ خبریہ ہے۔ یعنی تمہاری ان باتوں پر پھٹکار ہو

یہاں خطاب یا تو قریش سے ہے یا جمیع کفارِ عرب سے۔ یا التفاتِ ضمائر ہے اور خطاب اہلِ قریٰ سے ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور غیب سے حاضر کا صیغہ وعید کی شدت کو ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔

۲۱: ۱۹ = وَمَنْ عِنْدَهٗ - و ھم الملئکۃ مطلقًا علیہم السلام
لفظی ترجمہ :۔ اور جو اس کے نزدیک ہیں اور اس سے مراد فرشتے ہیں ۔
= لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ ۔ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب ۔
وہ تکبر نہیں کرتے ۔ یعنی اس کی بندگی سے سرتابی نہیں کرتے ۔
= لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ہ مضارع منفی ۔ جمع مذکر غائب اِسْتِحْسَارٌ (استفعال) مصدر
وہ نہیں تھکتے ہیں ۔
اَلْحَسْرُ (باب ضرب ونصر) کے معنی کسی چیز کو ننگا کرنے اور اس سے پردہ اٹھانے
کے ہیں ۔ نَاقَۃٌ حَسِیْرٌ ۔ تھکی ہوئی اور کمزور اونٹنی جس کا گوشت اور قوت زائل ہو گئی ہو ۔
اَلْحَاسِرُ وَ الْمَحْسُوْرُ ۔ تھکا ہوا ۔ عاجز ۔ درماندہ ۔ کیونکہ اس کے قویٰ ظاہر ہو جاتے ہیں !
اَلْحَاسِرُ اس تصور کے پیش نظر کہ اس نے خود اپنے قویٰ کو ننگا کر دیا ۔
اور اَلْمَحْسُوْرُ اس تصور پر کہ درماندگی نے اس کے قویٰ کو ننگا کر دیا ۔
حَسِیْرٌ ۔ حَاسِرٌ ۔ مَحْسُوْرٌ ۔ تینوں ہم معنی ہیں ۔ قرآن مجید میں ہے
یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ھُوَ حَسِیْرٌ (۶۷ : ۴) تو نظر (ہر بار) تیرے پاس
ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی ۔ اور اسی سے اَلْحَسْرَۃُ (حسرت) ہے فرطِ غم سے قویٰ کا ننگا ہو جانا
درماندہ ہو جانا ۔
۲۱: ۲۰ = لَا یَفْتُرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب فُتُوْرٌ مصدر (باب نصر) وہ سستی نہیں کرتے
وہ نہیں اکتاتے ۔ فترٌ مادہ ۔
۲۱: ۲۱ = اٰلِھَۃً مِّنَ الْاَرْضِ ۔ ای اٰلھۃ من اجزاء الارض کالحجارۃ وغیرہ
ایسے معبود جس میں ارضی عنصر موجود ہو مثلاً پتھر ۔ جانور (ہندوؤں کی گئو ماتا ۔ ہنومان بندر) درخت تلسی
پیپل وغیرہ جن کو ہندو پوجتے ہیں) دریا (جیسے ہندوؤں کے نزدیک گنگا ۔ جمنا) وغیرہ
= ھُمْ یُنْشِرُوْنَ ۔ (ایسے ہیں) جو مردوں کو زندہ کر سکتے ہوں
۲۱: ۲۲ = فِیْھِمَا ۔ ای فی الارض و السمٰوٰت
۲۱: ۲۳ = لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتے ہیں اس سے بازپرس نہیں کی
جا سکتی ۔
= وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ہ ای الناس ۔ لوگوں سے بازپرس کی جا سکتی ہے
۲۱: ۲۴ = ھَاتُوْا ۔ اصل میں اٰتُوْ تھا ۔ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر سے ۔ اٰتِ تولاؤ ۔ واحد مذکر حاضر

اٰتِیْ (واحد مؤنث حاضر) اٰتِیَا (تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر) اٰتِیْنَ (جمع مؤنث حاضر) ہمزہ کو ھاء سے بدل کر ھَاتِ۔ھَاتِیْ۔ ھَاتِیَا۔ ھَاتُوْا۔ ھَاتِیْنَ کرلیا گیا۔

ھَاتُوْا جمع مذکر حاضر فعل امر۔ تم لاؤ۔

= ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ ۔ یہ رہی کتاب (میری اور) میرے ساتھیوں کی۔

= وَذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ ۔ اور (یہ رہی) کتاب مجھ سے قبل والوں کی۔ (ان دونوں میں سے کسی میں یہ نکال کر دکھاؤ کہ ایک اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی خدائی کا شائبہ رکھتا ہے اور اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ اس کی بندگی کی جائے۔

آیات ۲۱:۲۳: میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے عقلی دلائل تھے اور آیت ۲۴ میں استدلال نقلی ہے۔

= بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ (یہ کوئی دلیل نہیں لاسکیں گے) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حق کو جانتے ہی نہیں۔

= فَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ اور اسی وجہ سے وہ (توحید الٰہی اور اتباع رسول سے) روگردانی کر رہے ہیں۔

۲۱: ۲۵ = نُوْحِیْ ۔ مضارع بمعنی ماضی جمع متکلم۔ ہم وحی بھیجتے تھے ہم نے (اس کی طرف) وحی بھیجی۔

= فَاعْبُدُوْنِ ۔ ای فاعبدونی۔ سو میری ہی عبادت کیا کرو۔

۲۱: ۲۶ = اِتَّخَذَ وَلَدًا ۔ اَلْاَخْذُ کے معنی ہیں کسی چیز کو حاصل کرلینا۔ جمع کرلینا۔ اور احاطہ میں لے لینا۔ اور یہ حصول کبھی کسی چیز کو پکڑنے کی صورت میں ہوتا ہے مثلاً مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَہٗٓ (۱۲:۷۹) خدا بچائے کہ جس شخص کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا ہم کسی اور کو پکڑیں۔

اور کبھی غلبہ کی صورت میں مثلاً لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (۲: ۲۲۵) نہ اس پر اونگھ غالب آسکتی ہے اور نہ ہی نیند۔

اسی سے اَلْاِتِّخَاذُ (افتعال) ہے اور یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوکر جَعَلَ کے جاری مجری ہوتا ہے جیسے لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ (۵: ۵۱) یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ اِتَّخَذَ ۔ اس نے بنالیا۔ اس نے اختیار کیا۔

وَلَدًا ۔ اَلْوَلَدُ جو جنا گیا ہو۔ یہ لفظ واحد۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث چھوٹے بڑے سب

پر بولاجاتاہے۔ وَالِدٌ جس کے ہاں جنا گیا ہو۔ وَالِدَۃٌ جس نے جنا ہو۔ وَالِدَیْنِ ماں باپ۔ وَلَدٌ بیٹا۔ بیٹی۔ اولاد سب کے لئے آتا ہے۔

= وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا۔ ای وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَلَدًا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ بنالیا ہے رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد۔ عرب کے کئی قبائل مثلاً بنی خزاعہ فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ یہود و نصاریٰ حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا کرتے تھے۔ یہاں اس بہتان صریح کی نفی کی جارہی ہے۔

= بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ ۔ بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں۔ یعنی ملائکہ۔ عزیرؑ مسیحؑ وغیرہ

٢١ : ٢٧ = لَا یَسْبِقُوْنَہٗ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب سَبْقٌ (ضرب) سے مصدر۔ اس سے وہ سبقت نہیں کرتے۔ پہل نہیں کرتے (بِالْقَوْلِ۔ بات کرنے میں)

٢١ : ٢٨ = لَا یَشْفَعُوْنَ ۔ یں ضمیر فاعل عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ کی طرف راجع ہے۔

= اِرْتَضٰی ۔ وہ راضی ہوا۔ اس نے پسند کیا۔ اِرْتِضَاءٌ (افتعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی ۔ مگر صرف اس کے لئے (سفارش کریں گے) جسے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) پسند کرے گا

= خَشْیَتِہٖ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی ہیبت۔ اس کا ڈر۔ اس کا خوف۔

= مُشْفِقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِشْفَاقٌ (افعال) مصدر۔ مُشْفِقٌ واحد ڈرنے والے اس کا مادہ شفق ہے اور شفق کا معنی ہے غروب آفتاب کے وقت روشنی کا تاریکی سے اختلاط اسی لئے جو محبت خوف کے ساتھ مخلوط ہو اس کو شفقت کہتے ہیں۔ اشفق (باب افعال) سے پہلے من مذکور ہو تو خوف کا معنی نمایاں ہوتا ہے جیسے وَھُمْ مِنَ السَّاعَۃِ مُشْفِقُوْنَ ۔ (٢١ : ٤٩) اور وہ قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں۔

اور اگر اس کے بعد علیٰ آئے تو محبت کے معنی کا زیادہ ظہور ہوتا ہے۔ مثلاً اَشْفَقَ عَلَی الصَّغِیْرِ ۔ اس نے چھوٹے پر رحم کھایا۔

٢١ : ٣٠ = کَانَتَا رَتْقًا ۔ دونوں باہم ملے ہوئے تھے۔ جڑے ہوئے تھے۔ رَتْقًا ملا ہوا جڑا ہوا۔ رَتْقٌ رَتَقَ یَرْتُقُ کا مصدر ہے۔ رَتْقٌ کے اصل معنی ہیں جڑ جانا۔ بند ہوجانا خواہ خلقی طور پر خواہ صناعی طور پر۔ یہاں مصدر بمعنی اسم فاعل یا اسم مفعول کے ہے۔

= فَفَتَقْنٰھُمَا ۔ پھر ہم نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا اَلْفَتْقُ (باب ضرب) کے معنی دو متصل چیزوں کو الگ الگ کر دینے کے ہیں۔ اور یہ رَتْقٌ کی ضد ہے

تخلیق عالم کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد رح ترجمان القرآن میں لکھتے ہیں:۔

موجودہ زمانہ میں اجرام سماویہ کی ابتدائی تخلیق اور کرہ ارضی کی ابتدائی نشوونما کے جو نظریئے تسلیم کرلئے گئے ہیں یہ اشارات بظاہر ان کی تائید کرتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان بنیادوں پر شرح وتفصیل کی بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کر سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنا صحیح نہ ہوگا۔ یہ نظریئے کتنے ہی مستند تسلیم کرلئے گئے ہوں لیکن پھر بھی نظریئے ہیں اور نظریات جزم ویقین کے ساتھ حقیقت کا فیصلہ نہیں کرسکتے۔ پھر اس سے کیا فائدہ کہ ان کی روشنی میں قرآن کے مجمل اور محتمل اشارات کی تفسیر کیجائے۔ لیکن کل کو کیا کریں گے اگر ان نظریوں کی جگہ دوسرے نظریئے پیدا ہوگئے۔

صاف بات یہی ہے کہ یہ معاملہ عالم غیب سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کی حقیقت ہم اپنے علم وادراک کے ذریعے معلوم نہیں کر سکتے۔ اور قرآن کا مقصود ان اشارات سے تخلیق عالم کی شرح وتحقیق نہیں ہے خدا کی قدرت وحکمت کی طرف انسان کو توجہ دلانا ہے۔

= كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ ہر جاندار چیز۔ لفظ كُلّ محاورہ میں تقریباً کل یا بہت بڑی اکثریت کے مرادف مستعمل ہے۔ اس لئے اگر کسی جاندار کی پیدائش کا اس قاعدے سے استثناء ثابت ہوجائے تو یہ عموم قانون کے منافی نہیں۔

۲۱ : ۳۱ = رَوَاسِيَ۔ رَسٰى يَرْسُوْ (نصر) رُسُوٌّ ورَسْوٌ (مصدر) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع۔ راسِيَةٌ واحد۔ رَسَا الشَّيْءُ (نصر) کے معنی کسی چیز کے کسی جگہ پر ٹھہرنے اور استوار ہونے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور بڑی بڑی بھاری دیگیں جو ایک جگہ پر جمی رہیں۔ رَوَاسِيَ وہ مضبوط پہاڑ جو ایک جگہ جم کر ٹھہرے ہوئے ہوں۔

اَلْمَرْسٰى۔ بندرگاہ۔ جمع مَرَاسٍ۔ المِرْسَاةُ۔ کشتی یا جہاز کا لنگر۔ مُرْسٰى مصدر میمی بھی ہے لنگرانداز ہونا۔ ظرف زمان وظرف مکان بھی ہے۔ لنگرانداز ہونے کا وقت یا لنگرانداز ہونے کی جگہ۔

= اَنْ بمعنی لِئَلَّا استعمال ہوا ہے اور ھِمْ سے مراد اہل الارض ہیں۔

= تَمِيْدَ بِهِمْ۔ تَمِيْدَ مضارع واحد مؤنث غائب (ضرب) وہ ہلے۔ وہ جھکے۔ یا وہ ہلتی ہے یا جھکتی ہے۔ مَيْدٌ مصدر بمعنی کسی بڑی چیز کا ہلنا یا حرکت کرنا۔ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ تاکہ وہ لوگوں کو لے کر ہلنے نہ لگے۔

= فِيْهَا ای فی الرَّوَاسِيَ پہاڑوں میں

= فِجَاجًا۔ فَجٌّ کی جمع دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستے۔
دو پہاڑوں کے درمیان کشادگی کو الفَجُّ کہتے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ:۔
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (۲۲: ۲۷) ہر دور دراز راستے سے۔
= يَهْتَدُونَ۔ مضارع جمع مذکر غائب (تاکہ) وہ راستہ پا سکیں۔
۲۱: ۳۲ = اٰیٰتِهَا۔ اس کی نشانیاں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب السمآء کی طرف راجع ہے
ایتھا ای ما خلق اللہ فیھا من الشمس والقمر والنجوم وکیفیۃ حرکاتھا فی افلاکھا ومطالعھا ومغاربھا وغیرھم۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آسمانوں میں سورج۔ چاند۔ ستارے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ پھر ان کے افلاک میں دائمی گھومتے رہنا ان کے طلوع ان کے غروب کی کیفیات وغیرہم۔
۲۱: ۳۳ = فَلَكٍ ستاروں کا مدار۔ اسے کشتی نما ہونے کی وجہ سے فلک کہا گیا ہے۔
اَلْفُلْكُ کشتی۔
= يَسْبَحُونَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ تیر رہے ہیں۔ اَلسَّبْحُ کے اصل معنی پانی یا ہوا میں تیز رفتاری سے گذر جانے کے ہیں۔ استعارہ کے طور پر یہ لفظ فلک میں شمس وقمر ونجوم کی گردش کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۞ سب اپنے اپنے مدار میں تیزی سے چل رہے ہیں
اور جگہ ارشادِ ربانی ہے۔ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا (۷۹: ۳) قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ (آسمان اور زمین کے درمیان) تیرتے پھرتے ہیں۔
۲۱: ۳۴ = اَلْخُلْدَ۔ خَلَدَ يَخْلُدُ (نصر) خُلُودٌ (مصدر) سے حاصل مصدر ہے۔ بمعنی دوام۔ بقا۔ ہمیشگی۔
اَلْخُلُودُ کے معنی کسی چیز کے فساد کے عارضہ سے پاک ہونے اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہنے کے ہیں اور جب کسی چیز میں عرصہ دراز تک تغیر وتبدل وفساد پیدا نہ ہو تو اُسے خُلُود کے ساتھ متصف کرتے ہیں۔ مثلاً چولھے کے ان تین پتھروں کو جن پر دیگ چڑھائی جاتی ہے خَوَالِدُ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دیر تک ایک ہی جگہ پڑے رہتے ہیں۔
اس بنا پر جس میں طویل عمر ہونے کے باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے آثار نہ ہوں اُسے مُخَلَّدٌ کہتے ہیں
= مِتَّ۔ مَاتَ يَمُوتُ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
اَفَائِنْ مِّتَّ۔ تو کیا اگر، تم مرجاؤ یا مر گئے

= فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ۔ تو یہ لوگ ہمیشہ (یہاں) رہیں گے۔ مدتوں زندہ رہیں گے۔

۲۱: ۳۵ = نَبْلُوْكُمْ۔ نَبْلُوْا مضارع جمع متکلم۔ بَلَا يَبْلُوْا (نصر) بَلْوٌ وبَلَاءٌ بلو۔ بلی۔ مادہ۔ نَبْلُوْا۔ ہم آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

= فِتْنَةً۔ آزمائش کے طور پر۔ اِبْتِلَاءٌ مصدر ہے اس کو نَبْلُوْكُمْ کے بعد تاکید کے لئے لایا گیا ہے (علیٰ غیر لفظہٖ)

۲۱: ۳۶ = وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا فعل رَاٰی کا فاعل جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، تم کو دیکھتے ہیں۔

= اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ اِنْ نافیہ يَتَّخِذُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ هُزُوًا بمعنی مهزوأبه (جس کا مذاق اڑایا جائے) مفعول ثانی يَتَّخِذُوْنَ کا۔ یہ جملہ اذا کے جواب میں ہے۔

نہیں سلوک کرتے تم سے مگر ایک مسخرے کا سا جس کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے یعنی جب آپ کو دیکھتے ہیں تو تمسخر کرنے لگتے ہیں۔

= اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ۔ کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا (برائی سے) ذکر کرتا ہے۔ یہ جملہ یا تو معطوف ہے ان يتخذونك الا هُزُوًا جملہ پر یعنی جب یہ کافر لوگ تم کو دیکھتے ہیں تو تم سے تمسخر کرنے لگتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) کیا یہ شخص ہے۔۔۔۔ الخ یا یہ حال ہے یعنی یہ تمسخر کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ کیا یہ شخص ہے۔۔۔۔ الخ

یہاں يَذْكُرُ وہ ذکر کرتا ہے بمعنی من وجہ الذم ذکر کرتا ہے برائی سے ان کو یاد کرتا ہے یا اُن کا ذکر کرتا ہے۔

اس معنی میں اور جگہ آیا ہے قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ (۲۱: ۶۰) انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو سُنا ہے جو اُن کا (ہمارے معبودوں کا) ذکر بُرائی سے کرتا ہے۔

= وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ یہ جملہ کلام مقدرہ کی ضمیر سے حال ہے ای انهم يعيبون عليه ان يذكر الهتهم بالسوء والحال انهم بالقراٰن الذى انزل رحمة كافرون ۝ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ ان کے معبودان (باطل) کو بُرائی سے یاد کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ خود قرآن سے جو سراسر رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے منکر ہیں۔

یہاں ذکر سے مراد قرآن بھی ہو سکتا ہے اور اقرار توحیدِ الٰہی بھی۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب

کو دوبارہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

٢١: ٣٧ = خُلِقَ مِنْ عَجَلٍ۔ اَلْعَجُلَۃُ کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے پہلے طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کا تعلق چونکہ انسان کی خواہشِ نفسانی سے ہوتا ہے اس لئے عام طور پر قرآن میں اس کی مذمت کی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ:

العجلۃ من الشیطٰن۔ جلد بازی شیطان کا فعل ہے (جامع ترمذی)

اھلِ عرب کا محاورہ ہے کہ جو وصف کسی میں بدرجہ اتم پائی جائے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو اس سے پیدا ہوا ہے۔ مثلاً جو بڑا غصیل ہو اسے کہتے ہیں خُلِقَ مِنْ غَضَبٍ۔ اس لئے خُلِقَ مِنْ عَجَلٍ اس کو کہا جائے گا جو بہت جلد باز ہو۔ لہٰذا اس کے معنی ہوئے کہ انسان کی سرشت میں ہی جلد بازی ہے۔ وہ فطرتاً جلد باز واقع ہوا ہے۔

= لَا تَسْتَعْجِلُوْنِ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر اصل میں لَا تَسْتَعْجِلُوْنِیْ تھا یؔ کو گرا دیا گیا۔ تم مجھ سے جلدی کا مطالبہ کا مت کرو۔ استعجال (استفعال) مصدر

٢١: ٣٩ = لَا یَکُفُّوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ کَفَّ یَکُفُّ (نصر) کَفٌّ روکنا دفع کرنا۔ وہ نہیں روک سکیں گے۔ وہ دور نہیں کر سکیں گے۔

= لَوْ۔ حرفِ شرط ہے تو جواب شرط محذوف ہے۔ ای لو یعلم الذین کفروا حین لا یکفون عن وجوھھم النار ولا عن ظھورھم ولا ھم ینصرون لما فعلوا ما فعلوا من الاستعجال۔ اگر کافر لوگ اس وقت کو جانتے ہوتے جب یہ آگ کو نہ روک سکیں گے اپنے چہروں سے نہ اپنی پشتوں کی طرف سے اور ان کو مدد نہ پہنچ سکے گی تو وہ شتابی کی بات جو کر رہے ہیں نہ کرتے۔

یا لَوْ یہاں بطور حرف تمنّا ہے۔ اس صورت میں جواب درکار نہیں۔ ترجمہ ہوگا۔

اے کاش ان کافروں کو اس وقت کی خبر ہوتی جب یہ آگ کو نہ روک سکیں گے اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پشتوں سے اور نہ ہی انہیں مدد پہنچ سکے گی۔

٢١: ٤٠ = بَلْ تَاْتِیْھِمْ۔ بلکہ وہ ان کو آلے گی۔ ضمیر فاعل واحد مؤنث غائب النار کے لئے ہے یا الوعد (الموعدۃ) کے لئے ہے یا حین (الساعۃ) کے لئے ہے۔ اول الذکر واضح ہے

= بَغْتَۃً۔ اچانک۔ یک دم۔ یکایک۔

= فَتَبْھَتُھُمْ۔ وہ ان کو حواس باختہ کر دے گی۔ وہ ان کو مبہوت کر دے گی۔ وہ ان کو ہکّا بکّا کر دے گی۔ بَہِتَ یَبْھَتُ (سمع) بَھْتٌ مصدر۔ مضارع واحد مؤنث غائب باب کرم

سے اسی معنی میں آتا ہے بَھَتَ یَبۡھَتُ (فتح) کسی کو اچانک پکڑ لینا۔
= وَلَا یُنۡظَرُوۡنَ: مضارع منفی جمع مذکر غائب اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔
۲۱: ۴۱ = اُسۡتُھۡزِیَٔ ب اِسۡتِھۡزَاءٌ (استفعال) سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اس سے ٹھٹھا گیا۔ اُسۡتُھۡزِیَٔ بِرُسُلٍ رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔
= فَحَاقَ ب پس نازل ہوا (ان پر) گھیر لیا اس نے (ان کو) حَاقَ یَحِیۡقُ (ضرب)
= سَخِرُوۡا۔ سُخۡرٌ مصدر (باب سمع) ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے ٹھٹھا کیا۔
فَحَاقَ بِالَّذِیۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡھُمۡ مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ۔
حَاقَ فعل اَلَّذِیۡنَ۔ اسم موصول۔ سَخِرُوۡا مِنۡھُمۡ اسم موصول کی تعریف اسم موصول معہ اپنی تعریف کے حَاقَ کا مفعول ہوا۔ پس گھیر لیا ان لوگوں کو جو اُن میں سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے مَا اسم موصول کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ ہ اسم موصول کی تعریف۔ اس عذاب نے جس کے متعلق وہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔ یہ جملہ مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ فاعل ہے فعل حَاقَ کا۔ یعنی جس عذاب کے متعلق وہ تمسخر کیا کرتے تھے ان تمسخر کرنے والوں کو اسی عذاب نے گھیر لیا۔
یعنی پہلے رسولوں نے جب اپنی اپنی امتوں کو مخصوص افعال قبیحہ کے عذاب سے ڈرایا (مثلاً حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو لواطت کے عذاب سے حضرت شعیب نے اپنی قوم کو ماپ تول کی کمی بیشی کرنے کے عذاب سے حضرت صالح علیہ السلام نے اونٹنی کے ساتھ برائی کے ساتھ سلوک کرنے کے عذاب سے) تو انہوں نے تمسخر اڑایا اور کہا کہ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو اسے ابھی کیوں نہیں لے آتے اور پھر ہوا یہ کہ اس عذاب نے جس کا وہ تمسخر اڑاتے تھے اسی دنیا میں ان کو آلیا۔
مِنۡھُمۡ میں ضمیر جمع مذکر غائب ھُمۡ کا مرجع اَلَّذِیۡنَ سَخِرُوۡا ہے یعنی ان کافروں میں سے وہ لوگ جو ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔ یا اس کا مرجع رسول ہیں جن کے ساتھ وہ لوگ ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔
بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا موصولہ ہے یعنی وہ عذاب جس کے متعلق وہ تمسخر اڑایا کرتے تھے۔
۲۱: ۴۲ = یَکۡلَؤُکُمۡ۔ یَکۡلَؤُ مضارع واحد مذکر غائب کَلَاءَۃٌ مصدر باب فتح۔ سمع کُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اَلۡکِلَاءَۃُ کے معنی کسی چیز کی حفاظت کرنا اور اسے باقی رکھنا کے ہیں۔ کَلَأَکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محفوظ رکھے۔ اَلۡمُکَلَّاُ گودی۔ ہر وہ مقام جہاں کشتیوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔
مَنۡ یَّکۡلَؤُکُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّھَارِ۔ کون تمہاری نگہبانی کر سکتا ہے رات کو یا دن کے وقت

خدائے رحمان سے۔ ک ل ء مادّہ

۲۱: ۴۳ = تَمْنَعُهُمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان کو بچاتی ہے۔ منع کرتی ہے۔ روکتی ہے۔ حفاظت کرتی ہے۔ یہاں یہ صیغہ اٰلِهَةٌ (جمع) کے لئے استعمال ہوا ہے۔ (کیا ان کے ہمارے سوا اور خدا ہیں جو) ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں۔

= لَا يُصْحَبُوْنَ ہ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب صَحَابَةٌ مصدر (باب سمع) ان کا ساتھ نہیں دیا جائے گا۔ وہ بچائے نہیں جائیں گے۔ صَاحِبٌ وہ جو عام طور پر ساتھ رہے۔ ساتھی۔ کبھی کسی چیز کے مالک کو بھی صاحب کہہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کو بھی صاحب کہہ دیتے ہیں جو کسی چیز میں تصرف کا مالک ہو۔ وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُوْنَ ہ اور نہ ہماری طرف سے ان کا ساتھ دیا جائے گا (یعنی نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی) یعنی ہماری طرف سے ان پر سکینت۔ تسلّی۔ کشائش وغیرہ کی صورت میں کسی قسم کا ساتھ نہیں دیا جائے گا۔ جیسا کہ اسی قسم کی چیزوں سے اولیاء اللہ کی مدد کی جاتی ہے

۲۱: ۴۴ = بَلْ۔ حرف اضراب ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲: ۱۳۵) اور یہاں اضراب (رو گردانی کرنا) کے معنی ایک غرض سے دوسری غرض کی طرف منتقل ہونے کے ہیں۔ یہاں بل کا ماقبل (ذکر رحمٰن سے روگردانی۔ ان کی سرکشی۔ اور لجاجت فی الکفر) اپنی اصلی حالت پر قائم رہتا ہے۔

یہاں ایک مزید وجہ ان کی سرکشی کی بیان کی ہے۔ بلکہ ہم نے ان کے آباؤ اجداد کو سامانِ تعیش دیئے رکھا اور اسی عیش و عشرت میں عرصہ بعید گذر گیا (اور یہ سمجھنے لگے کہ وہ حق پر ہیں اور یہ کہ یہ سارا سامان عیش و آرام ان کو بوجہ استحقاق مل رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ کسی داعی الی الحق کی بات سننے کے لئے تیار نہیں اور اپنی سرکشی اور کفر کی حالت پر مُصر ہیں حالانکہ بات یہ نہیں)

= مَتَّعْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَمْتِيْعٌ (تفعیل) ہم نے دنیاوی مال و متاع سے بہرہ مند کیا۔
یہاں هٰٓؤُلَآءِ کا اشارہ انہی کفار قریش سے جن سے خطاب ہو رہا تھا قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ خطاب سے غیبت کی طرف التفات حقارت اور تحقیر کی بناء پر ہوا ہے۔

= نَنْقُصُهَا۔ مضارع جمع متکلم۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (باب نصر) ہم اس کو کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جملہ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ہم (ان کی) زمین کو اس کی ہر طرف سے (برابر) گھٹاتے چلے جا رہے ہیں: کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے مراد زمین کی ویرانی اور اہل زمین کی ہلاکت ہے

۲۔ عکرمہ کا قول ہے کہ نقصِ زمین سے مراد ساکنانِ زمین کی ہلاکت ہے۔

۳:۔ عطار کا قول ہے کہ نقصِ زمین سے مراد علماء کی ہلاکت ہے۔

۴:۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت قتادہ اور جماعتِ اہل تفسیر نے اس کی تشریح کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل کفر کی زمینیں اہل ایمان کے قبضہ میں آرہی ہیں۔ اور اس طرح کافروں کی زمینیں کم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ اس تشریح کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ سورۃ مکیّ ہے اور جہاد ہجرت کے بعد فرض ہوا تھا تو پھر زمین کفر کے کم کر دینے کا کیا معنیٰ؟

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر الاتقان میں لکھا ہے کہ:۔

یہ آیات مدنیہ ہیں۔ دوم یہ کہ یہ ایک پیشین گوئی ہے اور جس امر کا ہونا یقینی ہو اس کو ہو ہی گیا کہہ کر تعبیر کرتے ہیں۔

اس تشریح کی تائید اس آیۃ کے آخری الفاظ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ کرتے ہیں (بھلا یہ لوگ غالب آنے والے ہیں۔؟ استفہام انکاری ہے۔ بلکہ انجام کار فتح اور غلبہ صرف خدا اور اس کے رسول ہی کو ہوگا)

اور جگہ ارشاد ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (۱۳:۴۱)

۲۱:۴۵ = اِذَا مَا۔ جب۔ جب کبھی۔

۲۱:۴۶ = نَفْحَةٌ۔ نَفَحَ يَنْفَحُ (فتح) نَفْحٌ۔ ہوا کا چلنا۔ نَفْحَةٌ ہوا کا ہلکا سا جھونکا۔ یہاں استعارۃً اس کا مطلب ہے ذرا سا۔ تھوڑا سا۔

کہتے ہیں نَفَحَهٗ بِالسَّيْفِ۔ اس نے ہلکی سی تلوار ماری۔ یہاں مراد ہے مَسَّتْهُمْ اَدْنٰى شَيْءٌ مِّنْ عَذَابِهٖ تَعَالٰى۔ خدا تعالیٰ کے عذاب کا ہلکا سا جھونکا بھی ان کو چھو جائے

۲۱:۴۷ = نَضَعُ۔ وَضَعَ يَضَعُ (فتح) وَضْعٌ مصدر۔ مضارع جمع متکلم۔

اَلْوَضْعُ کے معنی نیچے رکھ دینے کے ہیں۔ جیسے فرمایا وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ (۸۸:۱۴) اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے۔

اسی سے مَوْضِعٌ ہے جس کی جمع مَوَاضِعُ ہے جس کے معنی جگہیں یا موقع جیسے قرآن میں آیا ہے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (۵:۱۳) یہ لوگ کلمات (کتاب) کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔

وَضْعٌ۔ وضع حمل اور بوجھ اتارنے کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً فَلَمَّا وَضَعَتْهَا (۳:۳۶) جب اس نے (مریم کو) جنا۔ اور کہتے ہیں وَضَعْتُ الْحِمْلَ۔ میں نے بوجھ اتار دیا۔ اور

وَضْعٌ سے مراد خلق وایجاد (یعنی پیدا کرنا) بھی ہے مثلاً اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ (٣:٩٥) تحقیق پہلا گھر جو لوگوں کے (عبادت کرنے کے) لئے بنایا گیا۔

اور وَضَعَ بمعنی تیز رفتاری سے چلنے کے بھی ہیں جیسے وَضَعَتِ الدَّابَّةُ فِیْ سَیْرِهَا سواری تیز رفتاری سے چلی۔ وَاَوْضَعْتُهَا میں نے اسے دوڑایا۔ اور قرآن مجید میں ہے وَلَاَ وْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ (٩:٤٧) اور تمہارے درمیان (فساد ڈلوانے کی غرض سے) دوڑے دوڑے پھرتے۔

یہاں وَضْعٌ کے معنی نیچے رکھنا بمعنی قائم کرنے کے ہیں یعنی ہم میزانِ عدل قائم کریں گے جیساکہ اور جگہ فرمایا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ (٥٥:٧) اور اس نے ترازو قائم کیا۔ اس نے ترازو رکھ دیا وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ (اَلْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ موصوف و صفت مل کر نَضَعُ کا مفعول) ہم صحیح تولنے والے ترازو قائم کریں گے۔

الموازین القسط موصوف و صفت ہیں۔ موصوف اور صفت میں واحد۔ جمع میں مطابقت ہونی چاہئے۔ لیکن بقول علامہ قرطبیؒ کے القسط مصدر ہے اور جب مصدر صفت ہو تو واحد جمع سب کی صفت واقع ہو سکتا ہے۔

= مِثْقَالَ۔ اسم مفرد مَثَاقِیْلُ جمع۔ ہموزن۔ وزن میں برابر۔ ثِقْلٌ بوجھ۔ مثقال ایک خاص باٹ بھی ہے جس کا وزن ١ ٣/٧ درہم ہوتا ہے لیکن قرآن مجید میں ہموزن کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔

= حَبَّةٍ۔ دانہ۔ گندم اور جو وغیرہ اناج کے دانہ کو حَبٌّ یا حَبَّةٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع حُبُوْب ہے۔ طب کی اصطلاح میں دوائی کی گولی کو بھی حَبَّةٌ (جمع حبوب) کہتے ہیں۔

= خَرْدَلٍ۔ رائی۔ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ رائی کے دانہ کے ہموزن۔

= حٰسِبِیْنَ ہ اسم فاعل جمع مذکر۔ حساب لینے والے۔

٢١:٤٨ = اَلْفُرْقَانَ (حق و باطل کو الگ الگ کر دینے والی) ضِیَاءً (روشنی) ذِکْرًا۔ نصیحت۔ سب توریت کے اوصاف ہیں جو حضرت موسیٰ پر اصالتاً اور حضرت ہارون پر نیابتاً اتاری گئی تھی۔

٢١:٥٠ = هٰذَا۔ ای اَلْقُرْاٰنُ۔

= ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ بڑی برکت والی نصیحت۔

٢١:٥١ = رُشْدَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ رُشْدٌ کے معنی ہیں ہدایت۔ دانائی۔ صلاحیت۔ راہ یابی۔ بھلائی۔ راستی۔ ہوشیاری۔ حسنِ تدبیر۔ رَشَدَ یَرْشُدُ کا مصدر ہے۔ یہاں مراد

دانائی فہم و فراست ہے۔

= بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ابراھیم ہے یا اس کا مرجع رُشد بھی ہو سکتا ہے

۲۱:۵۲ = اَلتَّمَاثِیْلُ۔ تِمْثَالٌ کی جمع۔ صورتیں۔ مورتیں۔ تصویریں۔ مجسمے۔ بُت۔

= عٰکِفُوْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ عَکَفَ یَعْکِفُ (ضرب) وعَکَفَ یَعْکُفُ (نصر) عَکْفٌ۔ ترتیب دینا۔ جب اس کا استعمال عَنْ کے صلہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہوگا کسی کو کسی چیز سے منع رکھنا۔ روکے رکھنا۔ روکنا۔ اس معنی میں ہے وَالْھَدْیَ مَعْکُوْفًا (۴۸:۲۵) اور قربانی کے جانور جو روک دیئے گئے ہیں۔ کہتے ہیں عَکَفَہٗ عَنِ الْاَمْرِ۔ اس نے اسے (اس) امر سے روک دیا ہے۔ اور اگر عَلٰی کے صلہ کے ساتھ آئے تو اس کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کی طرف اس طرح لگ کر بیٹھ جانا کہ پھر اس کی طرف سے منہ ہی نہ موڑے۔ جیسے یَعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ۔ (۷:۱۳۸) اپنے بتوں کی عبادت کے لئے جم کر بیٹھے رہتے تھے۔ انہی معنوں میں صلہ لام کے ساتھ بھی مستعمل ہے مثلاً فَنَظَلُّ لَھَا عٰکِفِیْنَ (۲۶:۷۱) اور ہم انہی (کی پوجا) پر جمے رہتے ہیں۔ یا آیہ ہذا اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ جن (کی پوجا) پر تم جمے بیٹھے ہو۔ عٰکِفُوْنَ گرد جم کر بیٹھنے والے۔ مجاور۔ شرع کی اصطلاح میں عبادت کی نیت سے مسجد میں جم کر بیٹھنا عکوف فی المساجد کہلاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ (۲:۱۸۷) اور بیویوں سے اس حال میں صحبت نہ کرو جب تم مسجدوں میں عبادت کے لئے رکے بیٹھے ہو۔ اس کو اعتکاف (افتعال) کہتے ہیں اور وہاں بیٹھنے والوں کو معتکف کہتے ہیں

۲۱:۵۵ = لٰعِبِیْنَ اسم فاعل۔ جمع مذکر لَعِبٌ لَعْبٌ تَلْعَابٌ مصدر۔ (سمع) لَعِبٌ حاصل مصدر بھی ہے۔ لٰعِبِیْنَ کھیلنے والے۔ دل لگی کرنے والے۔ بیکار کام کرنے والے لُعْبَۃٌ گڑیا۔ یا وہ چیز جس سے کھیل کھیلا جائے۔ مثلاً شطرنج۔ چوسر وغیرہ۔

۲۱:۵۶ = فَطَرَھُنَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب (جس کا مرجع السمٰوٰت والارض ہے) اس نے ان کو پیدا کیا۔ فَاطِرٌ پیدا کرنے والا۔ لغوی معنی کے لحاظ سے فَطْرٌ کے مفہوم میں پھاڑنے کے معنی ضرور ہونے چاہئیں۔ پیدا کرنے کے معنی میں بھی یہ مفہوم موجود ہے کیونکہ پیدا کرنا بمعنی عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں لانا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ (۶۷:۳) کیا تجھ کو کوئی پھٹ (شگاف) نظر آتا ہے۔

۲۱:۵۷ = تَاللّٰہِ۔ بخدا۔ اللہ کی قسم۔ ت حرف جر ہے۔ اس کے معنی قسم کے ہیں۔ اور تعجب کے ساتھ مخصوص ہے۔ نیز قسم میں اللہ کے نام کے سوا کسی اور کے نام پر داخل نہیں ہوتی۔

= لَاَکِیْدَنَّ ۔ لام تاکید کے لئے ہے اَکِیْدَنَّ مضارع واحد متکلم بانون ثقیلہ ۔ اَلْکَیْدُ (خفیہ تدبیر) کے معنی ایک قسم کی حیلہ جوئی کے ہیں ۔ اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور بُرے معنوں میں بھی ۔ مگر عام طور پر بُرے معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے ۔ داؤ ۔ فریب ۔ چالاکی ۔ تدبیر ۔ حُسنِ تدبیر سب معنی کا حامل ہے ۔

قرآن مجید میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ہ (۱۲:۵۲) اور خدا تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر کو چلنے نہیں دیتا ۔ اور کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ (۱۲ : ۷۶) اس طرح ہم نے یوسف کے لئے ایک اچھی تدبیر کردی ۔

اور جب حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہو کر یہ لفظ آتا ہے تو مراد ہوتی ہے معاندین کی چالوں کو الٹ دینے سے ۔ جیسے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا (۸۶ : ۱۵ - ۱۶) یہ لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کر رہے ہیں اور میں بھی (ان کے انتقام و عقوبت کی) تدبیر کر رہا ہوں ۔

لَاَکِیْدَنَّ ۔ میں ضرور بالضرور کوئی نہ کوئی تدبیر کروں گا ۔ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ ۔ لَاَجتھدن فی کسرھا ۔ میں ضرور ان کو توڑنے کی کوشش کروں گا ۔ (روح المعانی) لاکسرنّھا میں ضرور ان کو توڑ دوں گا ۔ (مدارک التنزیل)

= تُوَلُّوْا ۔ تَوْلِیَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ نون اعرابی عمل اَنْ کی وجہ سے حذف ہو گیا ۔ تم پھر جاؤ گے ۔ تَوْلِیَۃٌ لغات اضداد میں سے ہے ۔ منہ کرنے اور منہ پھیرنے دونوں معنی کے لئے آتا ہے ۔ مثلاً لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ (۲ : ۱۷۷) طاعت یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کی طرف کیا کرو یا مغرب کی طرف ۔ اور آیۃ ہذا ۔ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ہ جب تم منہ پھیرتے ہوئے چلے جاؤ گے ۔

تُوَلُّوْا اصل میں تَتَوَلَّوْنَ تھا ایک تاء حذف ہو گئی اور نون اعرابی حسب بالا محذوف ہوا ۔

= مُدْبِرِیْنَ ۔ پھیرنے والے ۔ دُبُرٌ جمع اَدْبَارٌ ۔ پیٹھ ۔ ہر چیز کا پچھلا حصّہ ۔

وَلّٰی دُبُرَہٗ ۔ اس نے (لڑائی میں) پیٹھ پھیری ۔ بزدلانہ لڑائی سے بھاگ نکلا ۔

۲۱ : ۵۸ = جُذٰذًا ۔ ریزہ ریزہ ۔ ٹکڑے ٹکڑے ۔ بروزن فُعَال بمعنی مفعول ہے جَذٌّ مصدر سے باب نصر ۔ توڑنا ۔ کاٹنا ۔

۲۱ : ۶۰ = یَذْکُرُھُمْ ان (بتوں) کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے ۔ سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُھُمْ ہم نے ایک نوجوان کو سُنا ہے وہ ان کا (بتوں کا) ذکر (برائی سے) کرتا ہے ۔

= یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ ۔ اسے ابراہیم کہا جاتا ہے ۔

٢١:٦١ = فَأْتُوْا بِهٖ - فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ لاؤ اُسے۔ حاضر کرو اُسے۔
اِتْیَانٌ مصدر باب ضرب
= عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ: لوگوں کی آنکھوں کے سامنے۔ لوگوں کے روبرو۔
= یَشْهَدُوْنَ ۝ مضارع جمع مذکر غائب شَهَادَةٌ مصدر (تاکہ) وہ گواہ رہیں (تاکہ) وہ دیکھیں مشاہدہ کریں۔
اول صورت میں اس امر کے گواہ رہیں کہ وہ اقرار جُرم کرتا ہے۔ دوسری صورت میں دیکھیں کہ ہم مُجرم کو کیسے سزا دیتے ہیں۔
٢١:٦٣ = آیت میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع بُت ہیں۔ جو بڑے بُت کے ارد گرد ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پڑے تھے۔
٢١:٦٤ = فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِهِمْ۔ انہوں نے اپنے آپ کی طرف رجوع کیا۔ اپنے دلوں میں سوچنے لگے۔ ایک دوسرے سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے۔
= اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یہ بات ان بُت پرستوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کہی۔ بیشک تم ہی غلط کار۔ زیاں کار وستمگار ہو۔ غلط راستہ پر ہو۔
٢١:٦٥ = نُكِسُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ نَكْسٌ مصدر (باب نصر) سر کو جھکانا۔ نُكِسُوْا ان کو سرنگوں کردیا گیا۔
صاحب ضیاء القرآن علامہ قرطبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں اس کا یہ معنی نہیں کہ شرم وخجالت کے مارے ان کے سر جھک گئے۔ کیونکہ اگر مدعا یہ ہوتا تو عبارت یوں ہوتی نَكَسُوْا رُءُوْسَهُمْ اور یہاں نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ ہے۔ اور اس کا معنی ہے کہ اپنی مشرکانہ جہالت اور بتوں کی عبادت کی طرف لوٹنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی معنی مروی ہے ای ادرکھم الشقاء فعادوا الی کفرھم یعنی انہیں ان کی بدبختی نے آلیا اور پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے۔
= لَقَدْ عَلِمْتَ ای قالوا لقد عَلِمْتَ۔
٢١:٦٩ = كُوْنِیْ۔ فعل امر۔ واحد مؤنث حاضر۔ تو ہو جا۔ (نارؔ سے خطاب ہے)
= سَلٰمًا۔ كُوْنِیْ سَلٰمًا۔ توسلامتی کا باعث بن جا۔
٢١:٧٠ = كَیْدًا۔ بری تدبیر (ملاحظہ ہو ٢١:٥٧)
= الْاَخْسَرِیْنَ۔ زیادہ نقصان میں رہنے والے۔ زیادہ گھاٹا پانے والے۔ اَخْسَرُ کی جمع افعل التفضیل کا صیغہ ہے =

۲۱: ۷۱- نَجَّيْنٰهُ (ہم نے اس کو نجات دی) میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ابراہیم ہے
= بٰرَكْنَا۔ ہم نے برکت دی۔ ہم نے بابرکت بنایا۔
۲۱: ۷۲ = نَافِلَةً۔ ابوحیان کے نزدیک یہ مصدر ہے جیسے عَافِيَةٌ وَعَاقِبَةٌ اور وَهَبْنَا کے بعد بطور مصدر کے آنے کی وجہ سے منصوب ہے جیسے کہتے ہیں قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔ اور بمعنی عطاو فضل ہے یعنی ہم نے بطور عطاو فضل کے اس کو اسحاق اور یعقوب دیئے۔
یا نَافِلَةً بمعنی زیادۃً وفضلاً ہے یعنی حضرت ابراہیم نے بیٹے کے لئے دعا کی تھی ہم نے اسے اسحاق بیٹا بھی دیا اور مزید برآں یعقوب بھی عطا کیا بغیر سوال کے۔
اس صورت میں نَافِلَةً حال ہے يَعْقُوْبَ سے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔ نفل عبادت کو بھی نفل اسی لئے کہتے ہیں کہ فرائض اور واجبات سے زائد اور ان کے علاوہ ہے
= كُلًّا۔ سب کو۔ ہر ایک کو۔ کل کو۔ جَعَلْنَا کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ کُل سے مراد حضرت ابراہیم حضرت اسحاق حضرت یعقوب علیہم السلام ہیں۔ صٰلِحِيْنَ مفعول ثانی ہے
= اَئِمَّةً اِمَامٌ کی جمع اَفْعِلَةٌ کے وزن پر۔ اَلْاِمَامُ جس کی اقتدار کی جائے۔ پیشوا۔ مقتدار رہنما ا م م حروف مادہ۔
۲۱: ۷۴ = وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ۔ اس میں جملہ کی دو صورتیں ہیں۔
۱:۔ یہ کہ یہ جملہ سابقہ جملہ وَهَبْنَا لَهٗ پر عطف ہے۔ ای وھبنا لہ اسحٰق .... وَ (اٰتَيْنَا) لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ ..... الخ لُوْطًا منصوب بوجہ فعل مضمر ہے۔
۲:۔ یہ جملہ مستانفہ ہے اور اس سے قبل اُذْكُرْ محذوف ہے اور لُوْطًا اس کا مفعول ہے۔
= حُكْمًا۔ حکمت۔ یا حَكَمَ يَحْكُمُ کا مصدر ہے بمعنی فیصلہ کرنا۔ اور یہ دونوں صفات نبوت و مستلزم ہیں
= كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ۔ جو رذیل کام کیا کرتی تھی۔ یعنی جس بستی کے باشندے رذیل کام کیا کرتے تھے۔
= سَوْءٍ۔ سَاءَ يَسُوْءُ کا مصدر ہے۔ بُرا ہونا۔
قَوْمَ سَوْءٍ۔ مضاف مضاف الیہ ہیں۔ ای اصحاب عمل سیّئٍ۔ اعمالِ بد کی حامل قوم۔
قَوْمَ منصوب بوجہ خبر كَانُوْا ہے
= فٰسِقِيْنَ۔ ای خارجین عن طاعۃ اللہ۔ نافرمان قوم
۷۶ = نُوْحًا۔ فعل مقدرہ اُذْكُرْ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، ای اُذْكُرْ نُوْحًا

اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ

= نَادٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب نِدَاءٌ مصدر (باب مفاعلہ) اس نے پکارا (ہم کو)۔ حضرت نوح کی نداء (پکار) اس آیت میں مذکور ہے۔ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (۵۴:۱۰) اس نے اپنے رب کو پکارا میں درماندہ ہوں سو تو بدلہ لے لے۔

= اَلْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ٥ موصوف صفت۔ اَلْكَرْبِ اسم مصدر معرفہ۔ بڑی مصیبت۔ اَلْكَرْبِ الْعَظِیْمُ بہت بڑی مصیبت۔

۲۱: ۷۸ = دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ۔ منصوب بوجہ فعل مضمر اُذْكُرْ۔ ہیں یا وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰی پر معطوف ہونے کی وجہ سے۔ نُوْحًا کے عامل کے یہ بھی معمول ہیں۔

= اِذْ۔ داوٗد و سُلَیْمٰنَ سے بدل اشتمال ہے۔

= یَحْكُمٰنِ۔ وہ دونوں فیصلہ کر رہے تھے۔ مضارع تثنیہ مذکر غائب۔

= اَلْحَرْثِ۔ الزَّرْعُ۔ کھیتی۔ زراعت۔ حَرَثَ یَحْرُثُ کا مصدر ہے اس کے معنی بیج ڈالنے اور کھیتی کرنے کے ہیں۔ کھیت کو بھی حرث کہتے ہیں۔

= نَفَشَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب نَفْشٌ مصدر۔ (باب نصر) اَلنَّفْشُ کے معنی اون دھنکنے اور پھیلانے کے ہیں جیسے قرآن مجید میں آیا ہے كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ (۱۰۱:۵) جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ نفش الغنم (رات کے وقت بکریوں کا چرواہے کے بغیر (چرنے کے لئے) منتشر ہونا النَّفْشُ اسم۔ وہ بکریاں جو رات کو بغیر چرواہے کے چرنے کے لئے منتشر ہو گئی ہوں۔

اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ۔ جس میں رات کو کچھ لوگوں کی بکریاں چر گئیں۔

= حُكْمِهِمْ۔ میں هِمْ ضمیر واحد مذکر غائب قوم کے لئے ہے یا اس کے مفہوم مقدر پر اہل حرث اور اہل غنم کے لئے۔ یا پھر داؤد و سلیمان اور قوم تینوں کے لئے۔ یا یہ صرف داؤد اور سلیمان کے لئے ہے اور تثنیہ کو تعظیماً جمع لایا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ (۲۳:۹۹) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آ کھڑی ہوتی ہے (اس وقت) کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھے واپس بھیج دے۔ خطاب رب تعالیٰ سے ہے اور فعل بصیغہ واحد مذکر حاضر آنا چاہئے تھا لیکن آیت میں بطور جمع مذکر حاضر آیا ہے۔

حُكْمِهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا حکم۔ ان کا فیصلہ۔

= شٰهِدِیْنَ۔ دیکھنے والے۔ شہادت دینے والے۔ كُنَّا شٰهِدِیْنَ ٥ ہم دیکھ رہے تھے۔

۲۱: ۷۹ = فَفَهَّمْنٰهَا۔ فَهَّمَ يُفَهِّمُ تَفْهِيْمٌ (تفعیل) سمجھانا۔ فَهَّمْنَا ہم نے سمجھا دیا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب وہ معاملہ جو زیر تجویز تھا۔ یعنی کھیت کا بکریوں نے چر جانا۔ یہ مفعول اوّل ہے۔ سُلَيْمٰنَ مفعول ثانی۔

= كُلًّا۔ ای کل واحد منهما۔ ان دونوں میں ہر ایک کو۔

= حُكْمًا وَّعِلْمًا۔ ملاحظہ ہو (۲۱: ۷۴) متذکرہ بالا۔

= سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ۔ الطیر کا عطف الجبال پر ہے۔ مَعَ۔ سَخَّرْنَا کا بھی متعلق ہو سکتا ہے۔ اور يُسَبِّحْنَ کا بھی لفظاً پہلا احتمال قوی ہے اور معناً دوسرا مع متعلق بسخرنا او لیسبحن والاول اقوی لفظا والثانی معنا (مظہری بحوالہ ضیاء القرآن) الجبال والطیر دونوں سَخَّرْنَا کے مفعول ہیں اور يُسَبِّحْنَ الجبال سے موضع حال میں ہے۔ ترجمہ:۔

اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کا فرمانبردار بنا دیا کہ وہ سب ان کے ساتھ تسبیح کہا کرتے

= وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ۔ اور یہ (شان) ہم دینے والے تھے۔ یعنی یہ خوارق ہمارے حکم سے تھے۔ اس لئے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

۲۱: ۸۰ = صَنْعَةَ لَبُوْسٍ۔ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر علمنا کا مفعول ثانی۔ اور مفعول اوّل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو زرہ بنانے کا ہنر سکھایا۔ لَبُوْسٍ۔ لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی زرہ۔ اصل میں لَبُوْسٌ ہر لباس کو کہتے ہیں فَعُوْل بمعنی مفعول۔ مثل مشہور ہے۔

اِلْبَسْ لِكُلِّ حَالَةٍ لَبُوْسَهَا ۔ اِمَّا نَعِيْمَهَا وَاِمَّا بُؤْسَهَا

(ہر حال میں اس حالت کے مناسب لباس پہنو۔ سُکھ کی حالت ہو یا دُکھ کی)

= لِتُحْصِنَكُمْ۔ لام تعلیل کی ہے۔ تُحْصِنَ مضارع واحد مؤنث غائب اِحْصَانٌ مصدر اِحْصَانٌ مختلف معانی کے لئے آتا ہے لیکن ہر ایک میں روکنے اور بچاؤ کا پہلو ہوتا ہے۔ وہ تم کو بچائے وہ تم کو بچاتی ہے۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ وہ تم کو بچائے یا تمہارا بچاؤ کرے

= بَأْسِكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ تمہاری لڑائی۔ بَأْسٌ لڑائی۔ دبدبہ۔ سختی۔ آفت۔ جنگ کی شدت۔ اصل میں اس کے معنی آفت و سختی کے ہیں۔ مگر لڑائی اور غلبہ کے معنی میں اس کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔

۲۱: ۸۱ = وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ۔ ای وَسَخَّرْنَا لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اس صورت میں سَخَّرْنَا فعل محذوف ہے۔ یا یہ جملہ معطوف ہے اور اس کا عطف جملہ سابقہ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

ہے اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو فرمانبردار بنا دیا۔

= عَاصِفَةً۔ باد تند۔ زور کی ہوا۔ عَصْفٌ اسم فاعل واحد مؤنث یہ الریح سے حال ہے جب وہ تیزی سے چلتی ہے۔ کہتے ہیں عَصَفَتِ الرِّيحُ۔ جب وہ تیزی سے چلتی ہے۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ (٣٨ : ٣٦) پھر ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ ان کے حکم کے مطابق جہاں وہ چاہتے نرمی سے چلتی

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہوا پر مکمل تسخیر عطا کی چاہیں تو تیز چلے چاہیں تو نرمی سے چلے۔

= إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا۔ اس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھ دی ہے۔ اس کو حَيْثُ أَصَابَ (٣٨:٣٦) ای حیث اراد کے ساتھ پڑھا جائے تو کوئی اشکال باقی نہیں رہتا کہ وہ جہاں چاہتے ان کے حکم کے مطابق انہیں وہاں لیجاتی۔

الارض سے یہاں مراد باتفاق ملک شام ہے اور اس ملک میں آپ کا قصر سلطنت تھا۔ لہٰذا اس کی مرکزی حیثیت سے الی الارض التی بارکنا فیہا۔ استعمال ہوا ہے کہ جہاں کہیں کبھی تشریف لیجاتے مراجعت اسی مقام کی طرف ہوتی۔

٢١:٨٢ = وَمِنَ الشَّيَاطِينِ۔ ای وسخرنا له (لسلیمٰن) مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔ اور ہم نے اس کے فرمانبردار بنا دیئے جنوں میں سے وہ جو اس کے لئے (سمندر میں) غوطہ لگاتے تھے (موتی وغیرہ نکال کر لاتے تھے)

شیطان کا لفظ ویسے تو ہر سرکش و خبیث انسان، حیوان، جن کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں اس سے مراد جن ہے۔

= يَغُوصُونَ۔ مضارع جمع مذکر غائب غَوْصٌ مصدر (باب نصر) وہ غوطہ مارتے تھے۔

= دُونَ ذٰلِكَ۔ اس کے علاوہ۔

= حٰفِظِينَ۔ حفاظت کرنے والے، نگہبانی کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ یہاں مراد ہے سنبھالنے والے۔ ای حفظین من ان یزیغوا عن امرہ اس امر کی نگہبانی کرنے والے کہ وہ اس کے حکم سے رو گردانی نہ کریں۔

٢١:٨٣ = وَأَيُّوبَ۔ اس سے قبل فعل اُذْكُرْ مقدرہ ہے جیسا کہ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ (٣٨ : ٤١) اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا۔

= مَسَّنِیْ۔ مَسَّ واحد مذکر غائب نِیْ ضمیر مفعول واحد متکلم۔ پہنچی ہے مجھے۔
۲۱ : ۸۴ = اِسْتَجَبْنَا لَهٗ۔ ہم نے اس کی فریاد سن لی۔ ہم نے اس کی دعا قبول کرلی۔ استجابة (استفعال) مصدر۔
= کَشَفْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے دور کردیا۔ ہم نے ہٹادی۔
اَلْکَشْفُ یہ کَشَفْتُ (باب ضرب) الثَّوْبَ عَنِ الْوَجْهِ کا مصدر ہے جس کے معنی چہرہ وغیرہ سے پردہ ہٹانے کے ہیں۔ مجازاً غم واندوہ کے دور کرنے پر بھی بولا جاتا ہے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ (۵۰:۲۲) پس ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا۔ اور اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ (۶ : ۱۷) اور اگر خدا تم کو سختی پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دوسرا دور کرنے والا نہیں ہے۔
= وَاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ اور ہم نے عطا کئے اس کو اس کے گھر والے۔ اَهْلَهٗ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر اٰتَیْنَا کا مفعول۔
= رَحْمَةً۔ مفعول لہٗ اٰتَیْنَا کا۔
= ذِکْرٰی۔ ذَکَرَ یَذْکُرُ کا مصدر ہے۔ نصیحت کرنا۔ ذکر کرنا۔ یاد۔ پند۔ موعظت۔ نصیحت
۲۱ : ۸۵ = وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ۔ ای وَاذْکُرْ فعل مقدرہ کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔
۲۱ : ۸۷ = ذَا النُّوْنِ۔ کمافی ۲۱ : ۸۵۔ مچھلی والا۔ حضرت یونسؑ کا لقب ہے کیونکہ آپ کو مچھلی نگل گئی تھی۔ آپ کو صاحب الحوت بھی کہتے ہیں۔
= مُغَاضِبًا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ منصوب۔ مُغَاضَبَةً (مفاعلة) مصدر۔ ناراض ہوکر۔ غصہ میں۔ ای غضبان علیٰ قومِهٖ۔ اپنی قوم سے ناراض ہوکر وہ کیوں ایمان نہیں لاتے اور اتباع حق سے کیوں دور بھاگتے ہیں۔
= اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ۔ لَنْ نَّقْدِرَ مضارع نفی تاکید بلَنْ
قَدَرَ کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔
(۱) اللہ کا حکم۔ مثلاً وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا (۳۳ : ۳۸) اور خدا کا حکم ٹھہر چکا ہے یعنی اس کے متعلق فیصلہ کیا جاچکا ہے۔ یا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۵۴ : ۱۲) سو پانی اکٹھا مل گیا (اور چڑھ آیا اس قدر کہ) جتنا اسے حکم دیا گیا تھا۔
(۲) اندازہ کرنا۔ مثلاً قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا (۶۵ : ۳) خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر

کررکھاہے۔ اسی سے مقدار ہے وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (۱۵:۲۱) اور ہم اسے مناسب مقدار میں اتارتے ہیں۔

(۳) بمعنی ضیق۔ تنگی کرنا۔ کمی کرنا۔ جیسے اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ (۱۳:۲۶) اللہ جس پر چاہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس پر چاہے تنگ کردیتا ہے۔ اور وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ (۶۵:۷) اور جس کا رزق یا آمدنی تنگ کی گئی ہو

(۴) قدرت رکھنا۔ طاقت رکھنا۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲:۲۸۴) اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ (۹۰:۵) کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت نہیں۔

آیت ہذا میں قدر کا استعمال بمعنی ضیق تنگی کرنا کے معنی میں آیا ہے یعنی (اس نے خیال کیا) کہ ہم اس پر تنگی نہیں کریں گے (راغبؒ) ہم اس پر کوئی گرفت نہیں کریں گے۔ ہم اس پر کوئی دار وگیر نہیں کریں گے۔ (تھانوی رح)

۲۱:۸۸ = نُنْجِی مضارع جمع متکلم۔ اِنْجَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ہم نجات دیتے ہیں۔ ہم رہائی دیتے ہیں۔

۲۱:۸۹ = لَا تَذَرْنِیْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تو مجھے نہ چھوڑ دَذْرٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو اس کی پرواہ نہ ہونے کے سبب پھینک دینے اور چھوڑ دینے کے ہیں۔ اس فعل سے ماضی مستعمل نہیں۔

= فَرْدًا۔ اکیلا۔ تنہا۔ (لاوارث)

۲۱:۹۰ = اَصْلَحْنَا ماضی جمع متکلم۔ اِصْلَاحٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے تندرست کردیا ہم نے اچھا کردیا۔

= کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب مُسَارَعَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ وہ جلدی کیا کرتے تھے۔ ماضی استمراری کے معنی دیتا ہے۔

= اَلْخَیْرٰتِ۔ نیک کام۔ نیکیاں۔ خوبیاں۔ نیک عورتیں۔ خَیْرَۃٌ کی جمع ہے۔

= رَغَبًا وَّرَھَبًا۔ رغبت سے (شوق سے) اور خوف سے۔ رَھَبًا رَھِبَ یَرْھَبُ کا مصدر ہے اسی طرح رَغَبًا۔ رَغِبَ یَرْغَبُ کا مصدر ہے دونوں موضع حال میں ہیں۔

= خٰشِعِیْنَ۔ ڈرنے والے۔ عاجزی کرنے والے۔ فروتنی کرنے والے خُشُوْعٌ سے اسم فاعل جمع مذکر۔

فَائِدَہ: اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ ..... خٰشِعِیْنَ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع جملہ انبیاء ہیں جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔

۲۱: ۹۱ = وَالَّتِیْٓ۔ ای وَاذْکُرِ الَّتِیْ۔ اور یاد کر اس (خاتون) کو جس نے .....

= اَحْصَنَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اِحْصَانٌ (افعال) مصدر، اس عورت نے حفاظت کی (یعنی اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی) نیز ملاحظہ ہو ۲۱: ۸۰۔

= فَرْجَھَا۔ مضاف (بحالت نصب) ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اپنی شرمگاہ الفرجۃ والفرج کے معنی دو چیزوں کے درمیان شگاف کے ہیں۔ جیسے دیوار میں شگاف یا دونوں ٹانگوں کے درمیان کی کشادگی۔ کنایہ کے طور پر فرج کا لفظ شرمگاہ پر بولا جاتا ہے خواہ مرد کی ہو یا عورت کی۔ قرآن مجید میں آیا ہے لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ہ (۲۳: ۵) وہ (مرد) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ (۲۴: ۳۱) اور وہ (عورتیں) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

فَرَجَ یَفْرِجُ (باب ضرب) فَرْجٌ۔ دروازہ یا منہ کھولنا۔ کشادہ کرنا۔ (ٹانگیں) چوڑی کرنا۔ دو چیزوں کے درمیان فاصلہ کرنا۔ فرج کی جمع فُرُوْجٌ جیسا کہ ارشاد ہے وَمَا لَھَا مِنْ فُرُوْجٍ (۵۰: ۶) اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ اور پھٹنے کے معنی میں بھی قرآن مجید میں آیا ہے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ (۷۷: ۹) اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔

وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا۔ اور (یاد کر) اُس (خاتون) کو جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ مراد یہاں حضرت مریم (علیہا السلام) بنت عمران ہے۔ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی والدہ محترمہ تھیں۔

= فَنَفَخْنَا۔ فَ زائدہ ہے۔ نَفَخَ یَنْفُخُ (باب نصر) سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے ہم نے پھونک دی۔ ہم نے پھونکا۔

۲۱: ۹۲ = اُمَّۃً۔ امت۔ جماعت۔ مدت۔ طریقہ۔ دین۔ ہر وہ جماعت جس میں کسی قسم کا کوئی رابطہ اشتراک موجود ہو اسے امت کہتے ہیں۔ خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت کی بناء پر ہو۔ یا جغرافیائی اور عصری وحدت کی بناء پر اور خواہ اس رابطہ میں امت کے اپنے اختیار کو دخل ہو یا نہ ہو۔

امت کے مجازی معنی طریقہ ودین کے ہیں۔ عرب والے بولتے ہیں فُلَانٌ لَا اُمَّۃَ

لَہٗ یعنی فلاں کا کوئی طریقہ یا دین نہیں ۔ یہاں اس آیت میں مراد دین ہی ہے ۔ اِنَّ ھٰذِہٖ اُمَّتُکُمْ تحقیق یہی تمہارا دین (دین توحید) ہے یعنی تمام متذکرہ بالا انبیاء کا یہی عقیدہ توحید رہا ہے ۔ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً نصب بوجہ اُمَّتُکُمْ سے حال کی وجہ سے ہے ۔

یہاں خطاب کس سے ہو رہا ہے اس کے متعلق دو اقوال ہیں ۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ خطاب مسلمانوں سے ہے اور ھٰذِہٖ سے مراد امت مسلمہ ہے ۔

دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ خطاب عام ہے ساری نسل انسانی کے لئے اور طریقہ سے مراد طریق انبیاء مذکور ہے ۔

۲۱: ۹۳ = تَقَطَّعُوْا ماضی جمع مذکر غائب تَقَطُّعٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر ۔ انہوں نے کاٹ دیا ۔ انہوں نے توڑ دیا ۔ انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔

= اَمْرَھُمْ ۔ ای امر دینھم ۔ اپنے دین کے معاملہ کو ۔ اپنے دین کے کام کو ۔ یعنی اپنے دین کو ۔

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَھُمْ بَیْنَھُمْ ۔ انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ۔ یعنی اختلافات کو جگہ دی پھر ایک گروہ ایک بات پر جم گیا ۔ دوسرے نے دوسری بات کو گرہ میں باندھ لیا ۔ علیٰ ہذا القیاس ؏

اختلفوا فی الدین فصاروا فرقًا واحزابًا حتی لعن بعضھم بعضًا وتبرأ بعضھم من بعض (الخازن) دین میں اختلاف کرنے لگے اور فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے ایک دوسرے پر لعن طعن کرنے لگے اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے ۔

آیت سابقہ (۲۱: ۹۲) میں خطاب حاضر سے تھا اب غائب کا صیغہ استعمال ہو رہا ہے یہ التفاتِ ضمائر قرآن حکیم میں عام ہے ۔

= کُلٌّ ۔ ای کل واحد من الاحزاب ۔ فرقوں کا ہر ایک ۔ یعنی ہر ایک فرقہ یا گروہ ۔

= رَاجِعُوْنَ ۔ لوٹ آنے والے (یوم حشر کو) رُجُوْعٌ سے اسم فاعل ۔ جمع مذکر ۔

کُلٌّ اِلَیْنَا رَاجِعُوْنَ ۔ مطلب یہ کہ ۔ اب یہ جو کچھ کرنا چاہیں کرلیں ، آخر کار ایک دن انہوں نے ہمارے پاس آنا ہے اس دن ان کو ان کے اعمال کی جزا و سزا بھگتنا ہی پڑے گی !

۲۱: ۹۴ = کُفْرَانَ ۔ کَفَرَ یَکْفُرُ سے مصدر ہے ۔ نعمتوں سے ناشکری ۔ انکار کرنا ۔ نعمت یا کوشش کی ناقدر دانی ۔ لَا کُفْرَانَ لِسَعْیِہٖ اس کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی ! اس کی کوشش اکارت نہیں جائے گی ۔ اس کی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی ۔ یعنی اس کی ہر کوشش کی کما حقہٗ قدر و قیمت لگائی جائے گی ۔

= اِنَّا لَہٗ کَاتِبُوْنَ ۔ ہم تو اس کے ہر فعل و عمل کو لکھے جا رہے ہیں اس لئے اس کے عمل میں سے

ذرہ برابر بھی بغیر قدر و قیمت کے نہ رہے گا۔ یہاں فرشتوں کی کتابت اعمال کو اپنی جانب منسوب کرکے فرمایا ہے
۲۱: ۹۵ = وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَآ اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اور حرام ہے (نا ممکن ہے) کہ جس بستی کو (اہل بستی کو) ہم نے ہلاک کردیا (اس کے باشندے) پھر لوٹ کر آجائیں یہاں لَا نفی کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ یعنی جس بستی کو ہم نے ہلاک کردیا ہے وہ ہرگز ہرگز نہیں پلٹے گی۔

اس رجعت کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

۱۔ اس تباہ شدہ بستی (یا اہل بستی کی) حیاتِ نو۔ یعنی جب وہ ایک دفعہ ہلاک کردی گئی تو اس کی نشاۃِ ثانیہ ناممکن ہے۔ وہ صرف اب قیامت کے روز ہی اٹھائی جائے گی۔

۲۔ ان کا توبہ کی طرف رجوع ناممکن ہے تا آنکہ قیامت کا دن آجائے اور اس وقت ان کا رجوع بے فائدہ ہوگا کیونکہ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہوچکا ہوگا۔

۳۔ ان کا کفر سے ایمان کی طرف رجوع بھی تا روزِ حشر ناممکن ہوگا۔ اور حشر کے دن ایسا رجوع ناممکن الحصول ہوگا۔

نمبر ۲ و ۳ کی صورت میں بستی یا اہل بستی کا اہلاک معنی ملزم اہلاک ہوگا۔ یعنی اگر علم الٰہی میں ان کا اہلاک مقدر ہوچکا ہے تو وہ نہ توبہ کی طرف رجوع کرسکیں گے اور نہ کفر سے ایمان کی طرف۔

آیات ۹۶ - ۹۷ قرب قیامت کی علامت کے طور پر بیان ہوئی ہیں۔

۲۱: ۹۶ = حَتّٰی۔ جب تک کہ۔ یہاں تک کہ۔

= فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ۔ یہاں مراد یاجوج وماجوج کے بند کے کھول دیئے جانے سے ہے۔ مضاف محذوف ہے۔ جیسے کہ آیت ۹۵ میں قَرْیَۃٍ کا مضاف اَھْل محذوف ہے۔

= حَدَبٍ۔ حَدِبَ یَحْدَبُ (سمع) حَدَبٌ مصدر۔ آدمی کا کبڑا ہونا۔ اَلْحَدَبَۃُ کبڑاپن۔ کہتے ہیں فی ظھرہ حدبۃ اس کی پیٹھ میں خمیدگی ہے۔ الحدبۃ من الارض بلند و سخت زمین۔

= یَنْسِلُوْنَ ۝ مضارع جمع مذکر غائب نَسَلَ یَنْسِلُ (ضرب) وَنَسَلَ یَنْسُلُ (نصر) سے۔ نَسْلٌ و نَسَلٌ و نسلانٌ مصدر۔ تیز چلنا۔ تیز دوڑنا۔

۲۱: ۹۷ = اِقْتَرَبَ۔ ماضی بمعنی مضارع مستقبل واحد مذکر غائب اِقْتِرَابٌ افتعالٌ مصدر وہ قریب آلگے گا۔

= اَلْوَعْدُ الْحَقُّ۔ موصوف صفت۔ سچا وعدہ۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ۔ اس جملہ کا عطف فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ پر ہے

= شَاخِصَةٌ۔ کھلی کی کھلی رہ جانیوالی۔ شَخَصَ یَشْخَصُ (فتح) شُخُوْصٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث شَخَصَ بَصَرُہٗ اس کی آنکھ پتھرا گئی۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے تَشْخَصُ فِیْہِ الْاَبْصَارُ (۱۴: ۴۲) جبکہ دہشت کے سبب نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

= اَبْصَارُ۔ آنکھیں۔ بینائیاں۔ بَصَرٌ کی جمع ہے۔ بصر آنکھ اور بینائی دونوں کو کہتے ہیں۔ بینائی بھی آنکھ کی ہو یا دل کی ہو دونوں کو بصر کہا جا سکتا ہے۔

فَاِذَا ھِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اِذَا حرف مفاجاتیہ ہے (یعنی کسی چیز کا اچانک پیش آجانا) اور فاء جزائیہ کے بطور قائم مقام استعمال ہوتا ہے۔ (مثلاً یہاں اِذَا ھِیَ شَاخِصَةٌ اور فَھِیَ شَاخِصَةٌ بھی درست تھا) لیکن یہاں دونوں کو جزاء اور شرط کے اصل میں معاونت کے لئے اکٹھا استعمال کیا گیا ہے۔ ھِیَ (ضمیر مؤنث غائب) ضمیر قصہ ہے (جو جملہ سے پہلے بغیر مرجع کے واقع ہو) اور مبتدا ہے شَاخِصَةٌ خبر مقدم ہے۔ اَبْصَار (مع اپنی تفسیر الذین کفروا کے) مبتدا (مؤخر) یعنی جب یہ دونوں باتیں وقوع پذیر ہوں گی تو اہل کفر کی آنکھیں (دہشت سے) کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

= یٰوَیْلَنَا۔ ہائے ہماری بدبختی۔ اس سے قبل یَقُوْلُوْنَ مقدر ہے جو یا تو الذین کفروا سے حال ہے یعنی درآں حالیکہ وہ کافر پکار رہے ہوں گے ہائے ہماری بدبختی۔

یا یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَنَا۔ جملہ مستانفہ ہے۔ یعنی وہ پکار اٹھیں گے ہائے ہماری بدبختی۔

= بَلْ۔ بلکہ (مزید براں) ہم تو قصوروار تھے۔ یعنی یہ محض غفلت ہی نہ تھی بلکہ باوجود تنبیہ وآگہی کے ہم نے جان بوجھ کر قصور کیا اور ظالم ٹھہرے۔ (بَلْ کے متعلق مزید تفصیل ملاحظہ ہو (۲: ۱۳۵) اور (۲۱: ۴۴)

۲۱: ۹۸ = حَصَبُ۔ ایندھن۔ ہر وہ چیز جو آگ بھڑکانے کے کام آئے اسے حصب کہتے ہیں

= وَارِدُوْنَ ہ اترنے والے۔ داخل ہونے والے۔ لہا میں ضمیر واحد مؤنث غائب جہنم کے لئے ہے اور تم اس دوزخ میں داخل ہونے والے ہو۔

۲۱: ۹۹ = ھٰٓؤُلَآءِ۔ ای ما تعبدون من دون اللہ۔ یعنی وہ معبودانِ باطلہ جن کی اللہ کے سوا تم پوجا کرتے ہو۔

= مَاوَرَدُوْھَا۔ (تو) وہ اس میں (جہنم میں) داخل نہ ہوتے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جہنم کی طرف راجع ہے!

= کُلٌّ ۔ یعنی عابدین ومعبودین سب کے سب
۲۱: ۱۰۰ = زَفِیْرٌ ۔ الزَّفِیْرُ کے اصل معنی سانس کے اس قدر تیزی سے آمد و شد کے ہیں کہ اس سے سینہ پھول جائے ۔ یہ زَفَرَ یَزْفِرُ (حَسِبَ یَحْسِبُ) کا مصدر ہے ۔ زَفِیْرٌ سانس کھینچ کر اس کو سینہ سے نکالنا ہے اور شَہِیْقٌ سینہ کی طرف سانس کا لوٹانا ہے ۔
ضحاک اور مقاتل کا بیان ہے کہ زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے اور شہیق اس کی آخری جب کہ وہ اس کو سینہ کی طرف لوٹاتا ہے ۔ دونوں کا ترجمہ چیخنا چلاّنا ہے ۔ لَهُمْ فِيهَا زَفِيْرٌ وہ جہنم میں (شدت عذاب سے) چیخیں گے اور چلاّئیں گے ۔
۲۱: ۱۰۱ = سَبَقَتْ ماضی واحد مؤنث غائب ۔ پہلے سے ہو چکی ۔ پہلے سے ٹھہر چکی ۔
سَبْقٌ مصدر (باب ضرب)
= اَلْحُسْنٰى ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے واحد مؤنث ۔ اَلْاَحْسَنُ واحد مذکر ۔ بمعنی سعادت بھلائی ۔ یا مراد اس سے الجنۃ ہے ۔ یعنی وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے سعادت مقدر ہو چکی ہے
= مُبْعَدُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر اِبْعَادٌ (افعال) مصدر ۔ دور رکھے گئے ۔ دور کئے ہوئے یعنی دوزخ سے ان کو دور رکھا جائے گا ۔
۲۱: ۱۰۲ = لَا يَسْمَعُوْنَ میں ضمیر فاعل مُبْعَدُوْنَ کی طرف راجع ہے ۔
= حَسِيْسَهَا ۔ اس کی آواز ۔ اس کی آہٹ ۔ هَا کا مرجع جہنم ہے ۔ حسّ مادّہ
الحاسّۃ اس قوت کو کہتے ہیں جس سے عوارض حسیّہ کا ادراک ہوتا ہے اس کی جمع حَوَاسٌّ ہے جس کا اطلاق سمع (سننا) بصر (دیکھنا) شم (سونگھنا) ذوق (چکھنا) لمس (چھونا) پر ہوتا ہے ان کو حواس خمسہ کہتے ہیں ۔ حَسَّ يَحُسُّ (نصر) کے معنی قتل کرنے کے بھی آتے ہیں مثلاً اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ (۳: ۱۵۲) جبکہ تم کافروں کو قتل کر رہے تھے اس کے حکم سے ۔ باب افعال سے اَحَسَّ يُحِسُّ بمعنی محسوس کرنا ہے ۔ مثلاً هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ (۲۰: ۹۸) کیا تم کسی کو بھی ان میں سے محسوس کرتے ہو ۔
آیت ہذا میں اَلْحَسِيْسُ وَالْحِسُّ بمعنی حرکت و آہٹ ہے ۔
= اشْتَهَتْ ۔ اِشْتِهَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۔ اس نے خواہش کی اس نے رغبت کی ۔ ضمیر فاعل کا مرجع اَنْفُسُهُمْ ہے (یعنی جن چیزوں یا نعمتوں کی وہ خواہش رکھتے ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے)
یہ آیت عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم کے حق میں نازل ہوئی جن کو اس دنیا میں ہی جنّت کی

بشارت دی گئی۔ ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٢) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٣) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٤) ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٥) ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٦) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٧) ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٨) حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (٩) ، حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ (١٠) ، حضرت ابو عبیدۃ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

٢١ : ١٠٣ = لَا يَحْزُنُهُمُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب. هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب حُزْنٌ سے (باب نصر) ان کو غمگین نہ کرے گا۔

= اَلْفَزَعُ۔ گھبراہٹ ، خوف ۔ اَلْفَزَعُ انقباض اور وحشت کی اس حالت کو کہتے ہیں جو کسی خوفناک امر کی وجہ سے انسان پر طاری ہوجاتی ہے یہ جزع کی ایک قسم ہے۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ۔ ان کو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کریگا۔

فزع اکبر سے مراد دوزخ میں داخل ہونے کا خوف۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ٥ (٢٧ : ٨٧) اور ایسے لوگ اس روز گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے

٢١ : ١٠٤ = نَطْوِيْ۔ مضارع جمع متکلم طَيٌّ مصدر (باب ضرب) ہم لپیٹ دیں گے۔ طوی مادّہ طَوَيْتُ الشَّيْءَ طَيًّا۔ کے معنی ہیں کسی چیز کو لپیٹ دینا اس طرح جیساکہ کپڑے کو اس کی درز پر لپیٹ دیا جاتا ہے (درز کپڑے کی سیون) یعنی یاد کرو وہ دن جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذوں کا طومار لپیٹ دیا جاتا ہے۔ (طومار جمع طوامیر کاغذ وغیرہ کا سکرول، مٹھا)

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ (٣٩ : ٦٧) اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔

= كَطَيِّ۔ ک تشبیہ کے لئے ہے۔ طَيّ۔ طَوٰى يَطْوِيْ (ض ب) لپیٹنا کا مصدر ہے۔

= السِّجِلِّ۔ کاغذ کا طومار (سکرول مُٹھا) صحیفہ۔ محضر۔

كَطَيِّ السِّجِلِّ کاغذ کے طومار کی طرح لپیٹنا۔

= بَدَاْنَا۔ بَدْءٌ وابْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہم نے پہلے شروع کیا۔ ہم نے ابتدار میں بنایا۔ (باب فتح)

= نُعِيْدُهٗ۔ اِعَادَةٌ مصدر سے مضارع کا صیغہ جمع متکلم۔ ہم اسے دوبارہ کردیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تخلیق اول کی ابتدار کی تھی (فناء کے بعد) اسی طرح ہم پھر اس کا اعادہ کریں گے (یعنی اسے پھر پیدا کردیں گے)

= كَمَا - جیسے - جس طرح - کاف تشبیہ کا ہے اور مَا موصولہ - جملہ مابعد اس کا صلہ۔
= وَعْدًا عَلَيْنَا - وَعْدًا مصدر منصوب جس کا فعل محذوف ہے مصدر کو فعل کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے - عَلَيْنَا ای لَازِمًا عَلَيْنَا (یہ) وعدہ (پورا کرنا) ہم پر لازم ہے - یقیناً ہم (ایسا) کرنے والے ہیں - یعنی یہ ایک وعدہ ہمارے ذمے ہے اور ہم اس کو ضرور پورا کریں گے!

۲۱: ۱۰۵ = الزَّبُوْرِ - اس کا مادہ زبر ہے اَلزُّبْرَةُ لوہے کی بڑی سِل کو کہتے ہیں - اس کی جمع زُبَرٌ ہے - جیساکہ قرآن مجید میں آیا ہے اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ (۱۸: ۹۶) لوہے کی سلیں ہمارے پاس لاؤ۔

کبھی زُبَرَ کا لفظ بالوں کے گچھے پر بولا جاتا ہے اس کی جمع زُبُرٌ آتی ہے اور استعارہ کے طور پر پارہ پارہ کی ہوئی چیز کو بھی زُبُرٌ کہا جاتا ہے - مثلاً فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا - (۲۳: ۵۳) پھر لوگوں نے آپس میں (پھوٹ کر کے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

زَبَرْتُ الْكِتَابَ - میں نے کتاب کو موٹے خط میں لکھا - ہر وہ کتاب جو جلی اور گاڑھے خط میں لکھی ہوئی ہو اسے زبور کہا جاتا ہے - لیکن عرف عام میں زبور کا لفظ اس آسمانی کتاب کا نام ہے جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی تھی - قرآن مجید میں ہے وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (۴: ۱۶۳) اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا کی۔

آیت ہذا میں اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں - بعض کے نزدیک یہاں الزبور سے مراد حضرت داؤد پر نازل کی گئی کتاب ہے - بعض کے نزدیک یہاں یہ بطور اسم جنس کے استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد کل کتب آسمانی ہیں - یہی قول راجح ہے۔

= الذِّكْرِ - اس کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں - بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد توراۃ ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

= اَلْاَرْضَ - سے بھی مختلف علماء نے مختلف مراد لی ہے بعض کے نزدیک یہ ہماری زمین ہے اور یہ مؤمنین کے حق میں ایک بشارت دنیوی ہے - اور ایک گروہ علما کا قائل ہے کہ الارض سے مراد ملک شام ہے اور یہ کہ یہ پیشین گوئی عہد صحابہؓ میں پوری ہو کر رہی۔

لیکن اکثریت علماء کی اس طرف گئی ہے کہ الارض سے مراد ارض الجنۃ ہے قرآن مجید میں الارض کا اطلاق ارض جنت پر بھی ہوا ہے مثلاً الحمد للہ الذی صدقنا وعدہٗ واورثنا الارض نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ (۳۹: ۷۴) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث کر دیا - کہ ہم جنت میں جہاں

چاہیں مقام کریں۔

الزَّبُوْرُ۔ الذکر۔ اور الارض کی تشریح بالا کے بعد آیت کا مطلب ہوا:۔

لوحِ محفوظ میں لکھ دینے کے بعد ہم نے کتبِ آسمانی میں بھی (یہ قاعدہ) لکھ دیا کہ زمین بہشت کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔

٢١: ١٠٦ = هٰذَا۔ سے مراد سورۂ ہذا میں جو توحید الٰہی اور صحتِ نبوت۔ وعدہ وعید اور پند و نصائح کے متعلق براہین قاطعہ مندرج ہیں وہ مراد ہیں۔ یا اس سے مراد القرآن ہے

= لَبَلٰغًا۔ لام تاکید کے لئے ہے بلاغًا مصدر ہے بمعنی پہنچا دینا۔ کافی ہونا۔ یہاں اس آیت میں کافی ہونا کے معنی میں ہے۔ منصوب بوجہ عمل اِنَّ ہے۔

اَلْبَلَاغُ وَالْبُلُوْغُ (باب نصر) مقصد اور منتہیٰ تک پہنچنا۔ یا کافی ہونا۔ یعنی اس قرآن مجید میں جو احکام وارشادات پند و نصائح اور حقائق مندرج ہیں ان پر عمل کرنا حصول مقصد کے لئے کافی ہے۔

٢١: ١٠٧ = رَحْمَةً۔ منصوب بوجہ مفعول لہٗ ہونے کے ہے۔

٢١: ١٠٨ = فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ سو کیا (اب بھی) تم مانتے ہو؟ (کہ نہیں)

٢١: ١٠٩ = تَوَلَّوْا۔ اصل میں تَوَلِّیٌ (تفعّلٌ) سے بمعنی منہ پھیرنا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَتَوَلَّوْا تھا۔ ایک تاء حذف ہوگئی اور اس سے قبل نون اعرابی اِنْ کے عمل سے گر گیا ہے۔

= اٰذَنْتُكُمْ: اٰذَنْتُ اِيْذَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ہے۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں نے تم کو خبر کر دی۔ میں نے تم کو اطلاع دیدی۔ الأذان الاعلام ومنه الاذان للصلوٰة۔ علانیہ طور پر مطلع کرنا۔ علی الاعلان۔

= عَلٰى سَوَآءٍ۔ خوب مفصل اور مدلل طور پر۔ واضح طور پر۔ پوری طرح۔

اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ۔ میں نے واضح طور پر خوب تفصیل سے اور دلیل سے تم کو مطلع کر دیا ہے احکام الٰہی کا اور عدم تعمیل میں دردناک نتائج کا۔

= اِنْ اَدْرِيْ۔ اِنْ نافیہ ہے۔ ای مَا اَدْرِيْ۔ میں نہیں جانتا۔ مجھے معلوم نہیں

٢١: ١١١ = لَعَلَّهٗ۔ لعلّ تاخیر العذاب۔ یعنی مجھے علم نہیں کہ یہ تاخیر عذاب تمہارے لئے بطور امتحان کے ہے کہ شاید اب تم ایمان لے آؤ یا یہ عارضی مہلت ہے (یہ تاخیر سے فائدہ اٹھانا محض وقتی طور پر ہے) اور یہ تم کو ڈھیل دی جا رہی ہے کہ اس مہلت سے تمہاری غفلت اور بڑھتی جائے

اور تحقق عذاب کے اسباب اور بڑھ جائیں۔

٢١: ١١٢ = رَبِّ۔ دلے) میرے ربّ

= اُحْكُمْ۔ حُكْمٌ (باب نصر) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو فیصلہ کردے۔ تو حکم کر

= اَلْمُسْتَعَانُ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِسْتِعَانَةٌ (استفعال) مصدر۔ وہ جس سے مدد مانگی جائے۔ اِسْتِعَانَةٌ مدد مانگنا۔

سورۃ الفاتحہ میں ہے اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہ (١: ۴)۔ بس ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اعانت۔ مدد۔ مدد دینا۔ تَعَاوُنٌ (تفاعُلٌ) باہم مدد کرنا۔

= عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ ان باتوں پر جو تم کرتے ہو۔ (مراد کفار کی دھمکیاں۔ یا کلمات کفر والحاد۔

☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(٢٢) سُوْرَةُ الْحَجّ (١٠٣)

٢٢: ١ = السَّاعَةِ- یعنی قیامت- زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ- قیامت کے دن کا زلزلہ۔

٢٢: ٢ = تَرَوْنَهَا- تَرَوْنَ- مضارع جمع مذکر حاضر- رُؤْيَةٌ مصدر- ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب- تم اس کو دیکھو گے- تم اس کو دیکھتے ہو- ھا ضمیر کا مرجع یا زلزلہ ہے یا الساعۃ ہے- اشارہ دونوں صورتوں میں اس دن کی ہولناکیوں کی طرف ہے۔

= تَذْهَلُ- ذُهُوْلٌ مصدر (باب فتح) سے مضارع واحد مؤنث غائب۔

الذُّهُوْلُ ایسی مشغولیت جو غم اور بھول پیدا کرے- تَذْهَلُ وہ بھول جائے گی!

= مُرْضِعَةٍ- اسم فاعل واحد مؤنث اِرْضَاعٌ (اِفْعَالٌ) مصدر- دودھ پلانے والی-

مُرْضِعٌ دودھ پیتے بچے والی عورت- اس میں تاء تانیث کی نہیں لگاتے کیونکہ یہ صفت اناث ہی کے لئے ہے- البتہ جب بچہ منہ میں پستان لیتا ہے اور دودھ پیتا ہے تو اس وقت اس عورت کو مُرْضِعَۃٌ کہتے ہیں۔

= عَمَّآ اَرْضَعَتْ- ای عن الذی ارضعتہ- یعنی ہر دودھ پلانے والی عورت اس زلزلہ کے وقت ماحول کی دہشت اور ہولناکیوں کو دیکھ کر اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی جس کو وہ دودھ پلا رہی ہوگی یا جس کو دودھ پلایا کرتی ہوگی۔

= تَضَعُ- وہ رکھ دے- وہ ڈال دے- وہ جنتی ہے- وہ ڈال دے گی- وہ گرا دے گی- وَضْعٌ مصدر (باب فتح) سے مضارع واحد مؤنث غائب۔

= سُكٰرٰى- شراب کے نشہ میں مست- سَكْرٌ سے جو شراب کے نشہ کو کہتے ہیں- یا جمع مکسر ہے یا اسم جمع۔

دودھ پلاتی عورت کا دودھ پیتے بچے کو بھول جانا- حاملہ کا اپنے حمل کو گرا دینا- لوگوں کا مدہوش شرابیوں کی طرح حرکات کرنا- یہ سب تمثیلاً بیان کیا گیا ہے جس طرح اور جگہ ارشاد ہے کہ فَكَيْفَ

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا (۷۳: ۱۷) سو تم اس دن کی مصیبت سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا۔ مراد اس دن کی شدتِ ہولناکی سختی۔ دہشت کو مخاطب کے ذہن نشین کرنا ہے۔ اس میں زائد کی نفی نہیں ہے۔ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ بلکہ اللہ کا عذاب ہی بڑا سخت ہوگا۔

۲۲: ۳ = مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ۔ ای فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ جو اللہ کے بارے میں بغیر علم و دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں۔ مثلاً ان کا یہ کہنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ کلام اللہ (القرآن) کو اساطیر الاولین کہنا۔ موت کے بعد حشر کے دن مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا۔ اس کی وحدانیت و بعثت رُسُل وغیرہ کے بارہ میں جھگڑا کرنا۔

= مَرِيْدٍ۔ سرکش۔ باغی۔ ہر خیر سے خالی۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر۔ مرد مادہ۔ اَلْمَارِدُ وَالْمَرِيْدُ۔ جنوں اور انسانوں سے اس شیطان کو کہا جاتا ہے جو ہر قسم کی خیر سے عاری ہو چکا ہو۔ یہ شَجَرٌ اَمْرَدُ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ درخت جس کے پتے نہ ہوں۔ وَرَمْلَةٌ مَرْدَاءُ ریت کا وہ ٹیلہ جس پر کوئی چیز نہ اگتی ہو۔ قرآن مجید میں ہے وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ (۹: ۱۰۱) اور مدینہ والوں میں سے بعض لوگ نفاق پر اڑ کر ہر قسم کی خیر سے عاری ہو گئے ہیں۔ مختلف اقوال کے مطابق یہ آیت نضر بن حارث، ابوجہل ابی بن خلف کے حق میں نازل ہوئی تھی۔

۲۲: ۴ = كُتِبَ عَلَيْهِ۔ اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ اس کے متعلق یہ طے ہو چکا ہے (کہ جو اس کو دوست بنائے گا وہ اسے گمراہ کرکے رہیگا اور بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف رہنمائی کرے گا)

= السَّعِيْرِ۔ دھکتی ہوئی آگ، دوزخ۔ سَعْرٌ مصدر سے بروزن (فَعِيْلٌ) بمعنی مَفْعُوْلٌ ہے۔ سَعِيْرٌ بمعنی مَسْعُوْرٌ۔ سَعَرْتُ النَّارَ کے معنی آگ بھڑکانا۔ مجازاً لڑائی وغیرہ کے بھڑکانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ السُّعَارُ آگ کی تپش

۲۲: ۵ = فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ۔ تقدیر کلام یوں ہے فَاُخْبِرُكُمْ وَاُعْلِمُكُمْ اَنَّا خَلَقْنٰكُمْ یعنی (اگر بعث بعد الموت کے متعلق تمہیں شک ہے تو میں تمہیں مطلع کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ) ہم نے تمہیں پیدا کیا (مٹی سے) الخ

= تُرَابٍ مٹی۔ نُطْفَةٍ۔ اصل میں تو آبِ صافی کو کہتے ہیں۔ لیکن اس سے مراد مرد کی منی لی جاتی ہے۔

= عَلَقَةٌ ۔ جمے ہوئے خون کی ایک پھٹکی۔ خون کی وہ پھٹکی جو منی سے پیدا ہوتی ہے اس کی جمع عَلَقٌ ہے علقہ کو علقہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اس رطوبت کے ساتھ جو اس میں لگی رہتی ہے معلق ہوتا ہے۔ خون کا لوتھڑا۔

= مُضْغَةٍ ۔ گوشت کا ٹکڑا۔ بوٹی، گوشت کا چھوٹا ٹکڑا جو چبانے کے لئے منہ میں ڈالا جائے۔ جنین کی وہ حالت جو علقہ کی حالت کے بعد ہوتی ہے اُسے مضغہ کہتے ہیں۔

= مُخَلَّقَةٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث خَلَّقَ (باب تفعیل) سے اور یہ صفت ہے مضغۃ کی مخلقۃ وغیر مخلقۃ کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱:۔ سالم من العیوب۔ مکمل بغیر کسی نقص وعیب کے۔ اور غیر مخلقۃ اس کے برعکس جس میں جسمانی ساخت کے عیوب ہُوں۔

۲:۔ مخلقۃ۔ مکمل جس میں انسانی صورت کے تمام خدوخال نمایاں ہو چکے ہُوں۔
اور غیر مخلقۃ جس میں یہ تکمیل ابھی ادھوری ہو۔ یہ ادھوراپن کسی درجہ میں ہو جو مضغہ کی حالت میں یا اس کے بعد لیکن تکمیل سے قبل ساقط ہو جائے

۳:۔ مخلقۃ زندہ پیدا کیا ہوا۔ جو زندہ پیدا ہو اور غیر مخلقۃ جو زندہ پیدا نہ ہو یا وہ جو بوجہ سقط حمل گر جائے۔

= لِنُبَيِّنَ لَكُمْ ۔ لام تعلیل کے لئے نُبَيِّنَ ۔ مضارع جمع متکلم تَبْيِيْنٌ (تفعیل) مصدر سے۔ تاکہ ہم (اپنی قدرت) کھول کر بیان کردیں۔ ظاہر کردیں تم پر

= نُقِرُّ ۔ اِقْرَارٌ (اِفْعَالٌ) سے مضارع کا صیغہ جمع متکلّم۔ ہم قرار دیتے ہیں۔ ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ یعنی اس کو سقط (گرنے) سے محفوظ رکھتے ہیں۔

= مَا نَشَآءُ ۔ جس کو ہم چاہتے ہیں۔

= ثُمَّ لِتَبْلُغُوْآ اَشُدَّكُمْ ۔ اس میں لام تعلیل کے لئے ہے جس کی علت محذوف ہے تقدیر کلام یُوں ہے ثُمَّ نُمْهِلُكُمْ اَوْ نُرَبِّيْكُمْ لِتَبْلُغُوْآ اَشُدَّكُمْ (پھر ہم تم کو مہلت دیتے ہیں یا پرورش کرتے ہیں تمہاری) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔

= يُتَوَفّٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب تَوَفٍّ مصدر (باب تفعیل) اس کو وفات دی جاتی ہے۔ یعنی فوت ہو جاتا ہے وفات پا جاتا ہے وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم سے کچھ (بڑھاپے سے قبل) مرجاتے ہیں۔

= اَرْذَلِ الْعُمُرِ ۔ اَرْذَلُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے سب سے زیادہ نکما (رذیل نکما)

رِذَالَةٌ مصدر۔ گھٹیا ہونا۔ نکما ہونا۔ ردی ہونا۔ ارذل العمر سے مراد سنِ خرافت ہے۔ جب بڑھاپے کی وجہ سے آدمی فاتر العقل ہو جاتا ہے۔

= کَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا۔ کہ وہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانے یعنی شدتِ ضعیفی سے قوتِ حافظہ بھی جاتی رہتی ہے۔ قویٰ دماغی انحطاط پذیر ہو جاتے ہیں۔ یادداشت کا خزانہ خالی ہو جاتا ہے۔ اور وہ جن امور کا وسیع علم رکھتا تھا۔ یوں بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے اسے ان کا کچھ علم بھی نہیں۔

= ھَامِدَۃً۔ اسم فاعل واحد مؤنث ھَمْدٌ و ھُمُوْدٌ مصدر۔ ھَمَدَتِ النَّارُ آگ کا بجھ جانا۔ آگ کا ٹھنڈا ہونا۔ اور ھَمَدَتِ الْاَرْضُ۔ زمین کا بنجر ہونا۔ بے آب و گیاہ ہونا۔

وَتَرَى الْاَرْضَ ھَامِدَۃً (اے دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے (کہ ایک وقت میں) زمین خشک پڑی ہوتی ہے۔ اور بے آب و گیاہ ہوتی ہے۔

= فَاِذَا۔ پھر جب۔

= اِھْتَزَّتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے ترو تازہ ہو کر حرکت کی۔

اِھْتِزَازٌ (افتعال) سے جس کے معنی جھومنے بل کھانے اور شادابی اور ترو تازگی کی وجہ سے درخت کے ہلنے اور حرکت کرنے کے ہیں۔ ھُزٌّ مادّہ۔ اَلْھُزُّ کے معنی کسی چیز کو زور سے ہلانے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَھُزِّیْ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ (۱۹: ۲۵) اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ۔ اور فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَآنٌّ (۲۷: ۱۰) جب اس نے اسے دیکھا تو (اس طرح) بل کھا رہی تھی گویا سانپ ہے اور کہتے ہیں اِھْتَزَّتِ النَّبَاتُ۔ نباتات (سبزے) کا لہلہانا۔

= رَبَتْ۔ ربو مادّہ۔ رَبَا یَرْبُوْا (باب نصر) رَبْوٌ مصدر سے۔ ماضی واحد مؤنث غائب وہ بڑھی، وہ پھولی، وہ ابھری۔ اسی سے ہے رَبْوَۃٌ اونچی جگہ۔ ٹیلا۔ ربٰو سود کہ وہ بھی راس المال پر بڑھوتی ہے۔

= اَنْبَتَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب اِنْبَاتٌ (افعال) وہ اُگی۔ اس نے اگایا۔ نباتات اگی ہوئی چیزیں۔

= مِنْ کُلِّ زَوْجٍ۔ ای من کل نوع۔ من کل صنف۔ ہر قسم کی

= بَھِیْجٍ۔ بھج مادّہ۔ بَھْجَۃٌ۔ خوش نمائی۔ فرحت و سرور کا ظہور۔ بھیج بروزن فعیل صفت مشبّہ کا صیغہ ہے۔ بارونق۔ ترو تازہ۔ نفیس۔ خوش نما۔ فرحت و سرور آور۔ بَھُجَ (کرم)

خوشنما اور تروتازہ ہونا ابتھج (افتعال) کسی چیز پر اس قدر مسرور ہونا کہ چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر ہوجاویں
اَبْھَجَ (افعال) خوش کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے حَدَآئِقَ ذَاتَ بَھْجَۃٍ (۲۷: ۶۰) سرسبز باغ
۲۲: ۶ = ذٰلِکَ ۔ یعنی انسان کی تخلیق اور اس کے مختلف مدارج اور بنجر زمین کو خوشنما اور لہلہاتا سبزہ زار بنا دینا۔

۲۲: ۹ = ثَانِیَ ۔ اسم فاعل ۔ واحد مذکر۔ ثَنٰی یَثْنِیْ (ضرب) ثَنْیٌ مصدر۔
= عِطْفِہٖ ۔ اس کا شانہ ۔ اس کا پہلو۔ عطف۔ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔
عطف کے معنی جانب و پہلو کے ہیں۔ اور اس کی جمع اعطاف ہے جیسے حِمْلٌ کی جمع اَحْمَالٌ ہے۔ عِطْفُ الْاِنْسَانِ ۔ سر سے لے کر سرین تک انسان کے دونوں جانب یعنی پہلو ہیں اور یہ بدن کا وہ حصہ ہے جس کو وہ موڑ سکتا ہے اور ثَنٰی عِطْفَہٗ کا استعمال منہ موڑنے اور سختی برتنے کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے نَاٰی بِجَانِبِہٖ ۔ (اس نے پہلو تہی کی) اور صَعَّرَ بِخَدِّہٖ (اس نے اپنا گال پھُلایا) جب اس کا تعدیہ بذریعہ عَلٰی ہوتا ہے تو اس کا استعمال شفقت اور میلان کے معنی میں ہوتا ہے چنانچہ عَطَفَ عَلَیْہِ (وہ اس پر مہربان ہوا) اور جب بذریعہ عَنْ اس کا تعدیہ ہوتا ہے تو پھر اس کے معنی منہ موڑنے اور بے رخی کرنے کے ہوتے ہیں۔ جیسے عَطَفْتُ عَنْ فُلَانٍ میں نے فلاں سے منہ موڑ لیا۔

ثَانِیَ عِطْفِہٖ ۔ ضمیر فاعل یُجَادِلُ سے حال ہے (تکبر سے) پہلو کو موڑتا ہوا
= لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ لِیُضِلَّ ۔ لام تعلیل کے لئے ہے۔ یُضِلَّ واحد مذکر غائب۔ تاکہ گمراہ کرے۔ تاکہ بہکاوے۔ (باب افعال)
= نُذِیْقُہٗ ۔ مضارع جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم اس کو چکھائیں گے، اَذَاقَ یُذِیْقُ اِذَاقَۃٌ و اَذَاقَۃٌ (افعال) چکھانا۔ ذَائِقَۃٌ چکھنے والی۔
= اَلْحَرِیْقِ ۔ آگ۔ اَحْرَقَ یُحْرِقُ (افعال) کسی چیز کو جلانا۔ اِحْتَرَقَ (افتعال) جل جانا جیسے فَاَصَابَھَآ اِعْصَارٌ فِیْہِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۔ (۲: ۲۶۶) تو (ناگہاں) اس باغ پر آگ کا بھرا ہوا بگولہ چلے اور وہ جل (کر راکھ کا ڈھیر ہو) جائے۔ حَرَّقَ یُحَرِّقُ (تفعیل) جلانا
قَالُوْا حَرِّقُوْہُ (۲۱: ۶۸) کہنے لگے اس کو جلا دو۔
اَلْحَرِیْقُ بروزن فَعِیْل صفت مشبہ کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور فاعل اور مفعول دونوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جلانے والا۔ جلا ہوا۔ تپ محرقہ۔ تیز بخار۔ جلا دینے والا بخار۔
۲۲: ۱۰ = ذٰلِکَ ۔ ای یقال لہ ذٰلک ۔ اس سے کہا جائے گا۔

= ظَلَّامٍ۔ ظلم سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت ظلم کرنے والا۔
= عَبِیْدِ۔ عَبْدٌ کی جمع۔ بندے۔
۲۲ : ۱۱ = عَلٰی حَرْفٍ۔ حَرْفٍ بمعنی کنارہ۔ رُخ، اَحْرُفٌ حُرُوْفٌ جمع۔ یعنی وہ دائرہ دین کے وسط میں نہیں بلکہ کفر و اسلام کی سرحد پر کھڑا ہو کر بندگی کرتا ہے یعنی متذبذب حالت میں۔
= خَسِرَ۔ اس نے گھاٹا پایا۔ وہ خسارہ میں رہا۔ خُسْرٌ خَسَارٌ وخُسْرَانٌ مصدر۔
۲۲ : ۱۲ = ذٰلِكَ، ای ذٰلك الدعاء۔ یہ پکار۔ یہ دعا۔
۲۲ : ۲۳ =

فائدہ: آیت ۱۲ میں ہے یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَمَا لَا یَنْفَعُهٗ اور آیت ۱۳ میں ہے یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ۔ یعنی پکارتا ہے اس کو کہ ضرر اس کا قریب تر ہے بہ نسبت اس کے نفع کے۔ یعنی جہاں تک اس کا مذموم معبود کو پکارنے کا تعلق ہے اس فعل سے نقصان تو لازم آگیا۔ کیونکہ غیر اللہ کو پکارنا حرام ہے اور باعثِ زیاں ہے۔ جہاں تک اس فعل سے نفع کی امید ہے تو وہ ایک موہوم امر ہے اگر کوئی نفع بالفرض ہو بھی جائے تو وہ من جانب اللہ ہوتا ہے جو سنت اللہ کے تحت اس کی قسمت میں ازل سے لکھا جا چکا ہے۔ لہٰذا جس من دون اللّٰہ کو یہ پکارتا ہے اس سے نقصان ہی نقصان لازم ہے۔ اس طرح یہ آیت ماقبل سے متضاد نہیں ہے بلکہ اس کی تائید کرتی ہے کہ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَمَا لَا یَنْفَعُهٗ۔

یا یوں سمجھئے کہ اس معبود باطل سے نقصان (ضرر) تو قریب تر ہے اور نفع بعید تر۔ اور عربی میں بعید کا اطلاق بے اصل اور غیر موجود شے پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ (۵۰ : ۳) ای لا رجع اصلاً۔ والیسی اصلاً ہے ہی نہیں۔ یہاں بھی نفع کا بعید ہونا سے مراد ہے اس میں نفع ہے ہی نہیں۔

= بِئْسَ۔ بُرا ہے۔ فعل ذم ہے۔ اس کی گردان نہیں آتی۔ بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا بروزن فَعِلَ (سمع) عین کلمہ کی اتباع میں اس کے فا کلمہ کو کسرہ دیا پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر لیا گیا۔ بِئْسَ ہو گیا۔
= مَوْلٰی۔ اسم مفرد مَوَالِیْ جمع۔ کارساز۔ حمایتی۔ دوست
= عَشِیْرٌ۔ رفیق، ہم صحبت۔ ساتھی۔ شریک، بمعنی معَاشِرٌ میل جول رکھنے والا۔

٢٢: ١٥ = لَنْ يَّنْصُرَهُ ا مضارع نفی تاکید بلن ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ وہ اس کی ہرگز مدد نہیں کرے گا۔

= فَلْيَمْدُدْ۔ فَ جواب شرط میں ہے لِيَمْدُدْ فعل امر واحد مذکر غائب۔ مَدٌّ مصدر۔ باب نصر سے۔ اُسے چاہئے کہ وہ تان لے۔ اسے چاہئے کہ وہ دراز کرے۔ اسے چاہئے کہ وہ کھینچ لے جائے۔

= سَبَبٍ۔ حبل۔ رسی۔ ذریعہ۔ طریق۔ راستہ۔

= السَّمَآءِ۔ گھر کی چھت۔ آسمان۔ کل ما علاک سماء ہر چیز جو تم سے اوپر ہے سماءٌ ہے

= لِيَقْطَعْ۔ فعل امر واحد مذکر غائب۔ چاہئے کہ وہ کاٹ دے۔ القطع بمعنی الاختناق بھی ہے۔ کیونکہ رسی کے ساتھ گلا گھونٹنے سے سانس منقطع ہوجاتا ہے۔ اور آدمی مرجاتا ہے لہذا اس معنی لیقطع سے مراد ہوگا چاہئے کہ گلا گھونٹ لے۔ یعنی گلا گھونٹ کر مرجائے۔ اسی سے ہے قَطَعَ فُلَانُ الْحَبْلَ۔ یا قَطَعَ الرَّجُلُ بِحَبْلٍ قَطْعًا۔ ای اختنق بہٖ۔ آدمی رسی سے گلا گھونٹ کر مرگیا۔

= فَلْيَنْظُرْ: فعل امر واحد مذکر غائب۔ پھر چاہئے کہ وہ دیکھے۔

= هَلْ يُذْهِبَنَّ۔ مضارع تاکید بانون ثقیلہ واحد مذکر غائب۔ هَلْ استفہام کے لئے ہے۔ اِذْهَابٌ (افعال) مصدر۔ کیا اس نے دور کردیا ہے۔

= كَيْدُهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی تدبیر۔

= مَا يَغِيْظُ۔ مَا موصولہ۔ یغیظ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ غَيْظٌ مصدر (باب ضرب) وہ چیز جو اسے غصہ میں ڈالتی ہے۔ جو اسے ناگوار گذرتی ہے۔

فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ۔ پھر چاہئے کہ وہ دیکھے آیا اس کی (اس) تدبیر نے اس چیز کو جو اسے ناگوار گذرتی تھی یا غصہ میں ڈالتی تھی دور کردیا ہے

اس آیت کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔

١:۔ پہلی صورت یہ ہے کہ لَنْ يَّنْصُرَهُ میں ہُ ضمیر واحد مذکر غائب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور القطع بمعنی الاختناق ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اگر کوئی خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد نہیں کرے گا نہ اس دنیا میں (جیسا کہ منکرین اسلام، اسلام کے ابتدائی مدارج میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور کمزوری کو دیکھ کر اندازہ لگا رہے تھے) اور نہ آخرت میں تو وہ یقین مانے کہ اس کا خیال محض عبث ہے آپ کی مدد ہوکر رہے گی

گویہ اپنے غصّہ میں مرہی جائے۔

آیت کا ترجمہ یوں ہوگا۔

جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد نہیں کرے گا نہ دنیا میں نہ آخرت میں تو اسے چاہیئے کہ وہ ایک رسی کے ذریعہ چھت سے لٹک جاوے۔ اور پھر اپنا گلا گھونٹ کر مرجائے اور پھر دیکھے کہ اس کی اس تدبیر نے اس چیز کو دور کردیا ہے جو اس کے لئے باعث غیظ وغضب بن رہی تھی۔ یعنی دیکھے کہ کیا خداوند تعالیٰ کی نصرت بند ہو گئی ہے؟

انہی معنوں میں قرآن حکیم کی آیت ہے:۔

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ

(۳: ۱۱۹) اورجب وہ الگ ہوتے ہیں تو تم پر شدّتِ غیظ سے انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے تم اپنے غیظ میں مرجاؤ۔

دوسری صورت: يَنْصُرَهُ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لِيَقْطَعَ میں مفعول وحی مقدر ہے۔ ای لیقطع عن النبیّ صلیّ اللہ علیہ وسلم الوحی (ابن جریر) ای لیقطع الوحی ان ینزل علیہ (کشاف)

یعنی نصرتِ الٰہیہ آپ کے ساتھ بوجہ وحی ونبوت کے ہے اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد نہ کرے (اب یہ تو ہونے سے رہا) اسے چاہیئے کہ خود رسی کے ذریعہ آسمان پر پہنچ جائے اور اس نزول وحی کے سلسلہ کو بند کردے۔ اور دیکھے کہ اس کے غیظ و غضب کی آگ ٹھنڈی ہوئی ہے کہ نہیں (اور چونکہ یہ نہیں ہوسکے گا) تو بس پھر اس کے لئے یہی سزاوار ہے کہ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ

تیسری صورت: بعض کی رائے ہے کہ يَنْصُرُ بمعنی يَرْزُقُ ہے۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ بنو بکر سے ایک سائل ہمارے ہاں آیا اور کہا من ینصرنی نصرہ اللہ ای من یعطینی اعطاہ اللہ اس صورت میں ضمیرہٗ کا مرجع مَنْ كَانَ يَظُنُّ کا فاعل ہے اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا!

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کھو چکا ہے اور اس کی طرف سے فراخی رزق سے مایوس ہوچکا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ سسک سسک جان نہ دے بلکہ ابھی گلے میں رسہ ڈال کر اپنے آپ کو چھت سے لٹکا کر خودکشی کرے اور اس تنگ دستی کا قصہ ہی ختم کردے۔

چوتھی صورت: بعض کے نزدیک ضمیرہٗ کا مرجع الدّین یا الکتاب ہے لیکن یہ قول اس قول سے مختلف نہیں ہے جس میں ضمیر کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیاگیا ہے کیونکہ اَلدِّيْنَ

یا الکتاب کی مدد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد ہی ہے۔

لیکن آیت کے سیاق وسباق کے مدنظر دوسری صورت ہی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ آسمان پر رسی کے ذریعہ پہنچنا اور چھت سے لٹک کر خودکشی کرنا سے ظاہری لفظی مفہوم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد انتہائی کوشش کرنا ہے۔

۲۲: ۱۶ = كَذٰلِكَ ۔ ایسے ہی۔ اسی طرح۔ مثل ذلك الانزال۔ جس طرح ہم نے یہ (مندرجہ بالا) باتیں کھلی کھلی بیان کی ہیں اسی طرح انزلناہ ہم نے سارا قرآن نازل کیا ہے ہٗ ضمیر کا مرجع القرآن ہے۔

= اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۔ موصوف صفت ہوکر اَنْزَلْنَا سے حال ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے

۲۲: ۱۷ = هَادُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب هَوْدٌ مصدر (باب نصر) وہ یہودی ہوئے هَوْدٌ ۔ پشیمان ہونا۔ حق کی طرف لوٹنا۔ ابجھڑے کی پوجا سے توبہ کرنے کی بناء پر یہود کہلائے) یہودی ہونا۔ هُوْدٌ ۔ یہودیوں کی جماعت

= الصّٰبِئِيْنَ ۔ ستارہ پرستوں کا ایک گروہ۔

= الْمَجُوْسَ ۔ مجوسی کی جمع مَجُوْسِيَّتٌ مصدر۔ آتش پرست۔

۲۲: ۱۸ = اَلَمْ تَرَ ۔ الف استفہامیہ۔ لَمْ تَرَ ۔ نفی جحد بلم۔ تَرَ اصل میں تَرٰى تھا لَمْ کی وجہ سے ی حرف علت گر گیا کیا تو نہیں دیکھتا۔

= الدَّوَابُّ ۔ دَآبَّةٌ کی جمع ہے۔ رینگنے والے جانور۔ پاؤں چلنے والا جانور۔ مذکر ومؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ اگرچہ عرف عام میں یہ لفظ گھوڑے کے لئے مخصوص ہے مگر سب جانوروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں بھی دَآبَّةٌ کا لفظ آیا ہے تو اس میں ہر ایک حیوان داخل ہے۔

= يُّهِنِ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِهَانَةٌ (افعال) مصدر۔ وہ اہانت کرتا ہے۔ یا ذلیل کرتا ہے۔ وہ اہانت کرے یا ذلیل کرے۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل مَنْ ہے (جو اسمائے متضمن بمعنی حرف شرط میں سے ہے۔ اسمائے شرطیہ کو کلم المجازات بھی کہتے ہیں۔ اور یہ نو ہیں: مَنْ (۱) مَهْمَا (۲) مَا (۳) اَيٌّ (۴) حَيْثُمَا (۵) اِذْمَا (۶) مَتٰى (۷) اَيْنَمَا (۸) اَنّٰى (۹) (نہ اسم جازم آمد فعل را) جیسے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ط (۲۵: ۶۸) اور جو یہ کام کرے گا تو وہ (اس کی) سزا پائے گا۔

= مُكْرِمٍ ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر اِكْرَامٌ مصدر۔ عزت دینے والا۔

فائدہ

سجدہ سے مراد سرافگندہ ہونا۔ مطیع ومنقاد ہونا ہے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے مراد زمین وآسمان کی ہر چیز ہے۔ سورج۔ چاند، ستارے۔ پہاڑوں۔ چوپاؤں اور فرماں بردار انسانوں کا ذکر ان کو منفرد کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ جیسے کہ کہیں ساری قوم آئی اور زید اور بکر بھی آئے
سجدہ تکوینی اور تسخیری (غیر اختیاری) بھی ہے اور شرعی (اختیاری) بھی۔

اوّل الذکر کے تحت جملہ مخلوق، غیر ذوی العقول اور ایک حد تک ذوی العقول مخلوق (جہاں تک کہ ان کا اپنا کوئی اختیار نہیں مثلاً پیدائش۔ مرگ۔ بچپن سے جوان ہوجانا۔ یا جوان سے بوڑھا ہوجانا وغیرہ) شامل ہے۔ اور ثانی الذکر میں صرف ذوی العقول کو مکلّف گردانا گیا ہے۔ اطاعت وفرمانبرداری کی اہمیت ان کے ذہن نشین کرائی جاتی ہے پھر وہ اپنے اختیار سے اسے اپناتے ہیں اور کثیر من الناس کے زمرہ میں شامل ہوجاتے ہیں یا انکار کرکے کثیر حق علیہ العذاب میں جا ملتے ہیں۔

۲۲: ۱۹ = ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ۔ یہ دو فریق۔ یعنی فریق المؤمنین وفریق الکفار۔
بعض نے حضرت ابوذررض کی روایت پر وہ لوگ مراد لئے ہیں جنہوں نے میدان بدر میں ایک دوسرے کو دعوتِ مبارزت دی۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور کفار کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

= اِخْتَصَمُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے جھگڑا کیا۔ اختصام (افتعال) مصدر جھگڑا کرنا۔ یہاں خصمٰن کے بعد جمع کا صیغہ تعدد افراد کی وجہ سے لایا گیا ہے۔

= قُطِّعَتْ۔ ماضی مجہول۔ واحد مؤنث غائب تَقْطِیْعٌ (تفعیل) مصدر۔ پھاڑی جاتی ہے یا پھاڑی جائے گی۔ قطع کی جائے گی۔ قُطِّعَتْ ثِیَابٌ۔ کپڑے کاٹیں جائیں گے۔ یعنی ان کے ناپ کے مطابق آگ کے کپڑے بنائے جائیں گے۔ یعنی کپڑوں کی طرح آگ اُن کے گرد لپیٹ دی جائیگی
ماضی بمعنی مضارع۔

= یُصَبُّ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ صَبٌّ مصدر (باب نصر) بہایا جائے گا۔ انڈیلا جائے گا۔ گرایا جائے گا (پانی)

= اَلْحَمِیْمُ ط نہایت گرم پانی۔ اسی اعتبار سے نہایت قریبی دوست کو بھی حمیم کہاجاتا ہے کیونکہ وہ اپنے دوست کی حمایت میں گرمی دکھاتا ہے۔ وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا (۷۰: ۱۰) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔

۲۲: ۲۰ = یُصْهَرُ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب صَهْرٌ مصدر (باب فتح) پگھلادیا جائیگا۔ گلا دیا جائے گا۔ صَهْرٌ گرم چیز۔ صِهْرٌ رشتہ داری۔ اپنائیت۔ خسر الی رشتہ دار اِصْهَارٌ (اِفْعَالٌ) داماد بنانا۔ نکاح یا نسب کے ساتھ ملالینا۔ مُصَاهَرَةٌ دامادی اور سمدھیانہ۔ فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا۔ پھراس کو خاندان والا۔ سسرال والا بنایا۔

= اَلْجُلُوْدُ۔ جلد کی جمع۔ کھالیں۔ چمڑے۔ ای وتصهر به الجلود اور گل جائیں گے ان کے چمڑے۔ ان کی کھالیں۔ الف لام قائم مقام اضافت ہے۔ ای جلودهم۔

= مَقَامِعُ۔ مِقْمَعٌ کی جمع۔ اسم آلہ۔ گرز۔ ہتھوڑے۔ مِقْمَعٌ ہراس چیز کو کہاجاتا ہے جس سے پیٹ پیٹ کر کسی کو مطیع اور مقہور کیا جائے۔ اسی سے ہے قَمَعْتُهٗ فَانْقَمَعَ (باب انفعال) میں نے اسے روکا پس وہ رک گیا۔

۲۲: ۲۲ = مِنْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نار ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ضمیر ثِیَابٌ کے لئے ہے لیکن صاحب روح المعانی نے اسے رکیک (کمزور) کہا ہے۔

= غَمٍّ۔ رنج۔ اندوہ۔ حزن۔ کرب۔ غم کے بنیادی معنی کسی چیز کو چھپالینے کے ہیں۔ اسی سے اَلْغُمَّی ہے۔ جس کے معنی غبار اور تاریکی کے ہیں۔ اسی لئے بادل کو الغمام کہتے ہیں کہ وہ سورج کی روشنی کو چھپالیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ (۲: ۲۱۰) کہ خدا ان کے پاس بادل کے سائبانوں میں آجائے۔ اور غُمَّةُ الْاَمْرِ۔ بمعنی کسی معاملہ کا پیچیدہ اور مشتبہ ہونا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً (۱۰: ۷۱) پھر تمہارا معاملہ تم پر مشتبہ نہ رہے۔ یعنی تمہارے لئے قلق اور اضطراب کا موجب نہ ہو۔

مِنْ غَمٍّ۔ مِنْهَا سے بدل اشتمال ہے یا یَخْرُجُوْا کا مفعول لہٗ بمعنی مِنْ اَجْلِ

= اُعِیْدُوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ اِعَادَةٌ مصدر۔ وہ لوٹا دیئے گئے۔ یہاں ماضی بمعنی مضارع مستقبل ہے۔ وہ لوٹا دیئے جائیں گے۔

= وَذُوْقُوْا۔ واؤ کے بعد قِیْلَ لَهُمْ محذوف ہے۔ سورۃ السجدہ میں ہے كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

الَّذِی کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ٥ (۳۲: ۲۰)۔
ذُوْقُوْا فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ ذَوْقٌ مصدر سے۔ تم چکھو۔
= عَذَابَ الْحَرِیْقِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ حَرِیْقٌ حَرْقٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور فاعل ومفعول (جلانے والا۔ جلا ہوا) دونوں کے معنی دیتا ہے۔ یہاں بمعنی آگ کے آیا ہے۔
۲۲: ۲۳ = یُحَلَّوْنَ۔ مضارع مجہول۔ جمع مذکر غائب تَحْلِیَةٌ (تفعیل) مصدر وہ زیور پہنائے جائیں گے۔ حِلْیَةٌ بمعنی زیور۔ جیسے اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ (۴۳: ۱۸) کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے۔
= اَسَاوِرَ۔ سِوَارٌ کی جمع۔ کنگن۔ پونچیاں۔
= لُؤْلُؤًا۔ لُؤْلُؤٌ مفرد لَآلِیْ جمع۔ موتی۔
= فیہا ای فی الجنّة۔
= حَرِیْرٌ ریشم۔
۲۲: ۲۴ = هُدُوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ هِدَایَةٌ مصدر (باب ضَرَبَ) ان کو ہدایت کی گئی۔ ان کو راستہ بتایا گیا۔
وَهُدُوْا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ۔ ان کی راہنمائی کی گئی تھی کلمہ طیبہ کی طرف (بعض نے قرآن مراد لیا ہے۔ ماحصل ایک ہی ہے)
= صِرَاطِ الْحَمِیْدِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْحَمِیْدِ سے مراد ذات خداوند تعالیٰ ہے کہ سزاوار حمد وثنا ہے اور صراط (راستہ) سے مراد اسلام ہے۔
وَهُدُوْا۔ اور یہ باتیں یعنی نہروں والے باغ، سونے اور موتیوں کے زیورات اور ریشمی لباس ان کو اس وجہ سے نصیب ہوں گی کہ دنیا میں اللہ کی طرف سے ان کو کلمہ طیبہ یا قرآن مجید کی طرف ہدایت دی گئی تھی اور خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے راستہ پر ان کو گامزن فرما دیا گیا تھا۔
حَمِیْد۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی مفعول یعنی محمود ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائِ حسنیٰ میں سے ہے کیونکہ وہی حقیقی طور پر مستحق حمد ہے۔
۲۲: ۲۵ = جَعَلْنٰهُ میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب المسجد الحرام کے لئے ہے
= سَوَآءً برابر۔ اسم مصدر ہے بمعنی استواء یعنی دونوں طرف سے بالکل برابر ہونا۔ اس کا

تثنیہ و جمع نہیں آتا۔ سَوَاءَ۔ جَعَلْنٰهُ کی ضمیر ہُ سے (ضمیر مفعول) سے حال ہے۔ جسے ہم نے بنایا سب لوگوں کے لئے برابر۔

= اَلْعَاكِفُ فِيْهِ۔ خواہ عاکف اس میں وَالْبَادِ۔ خواہ باہر سے آنے والا ہو۔

اَلْعَاكِفُ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ رہنے والا۔ باشندہ۔ متوطن، مجاور۔ لگ بیٹھنے والا جم کر بیٹھنے والا۔ عَكُوْفٌ مصدر۔ جس کے معنی ہیں تعظیماً کسی پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا۔

شریعت کی اصطلاح میں اعتکاف کے معنی ہیں عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور اس سے باہر نہ نکلنا قرآن مجید میں ہے وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (۲: ۸۱) جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو۔

اور يَعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ (۷: ۱۳۸) یہ اپنے بتوں کی عبادت کے لئے بیٹھے رہتے تھے۔ عَكَفَ يَعْكُفُ جب عَلٰى کے ساتھ آئے تو اس کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کی طرف اس طرح لگ کر بیٹھ جانا کہ پھر اس کی طرف سے منہ ہی نہ موڑے۔

= اَلْبَادِ۔ بادیہ نشین۔ باہر سے آنیوالا۔ بَدَادَةٌ مصدر جس کے معنی صحرا میں اقامت اختیار کرنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔

فَائِدَہ: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کی خبر محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُذِقْهُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ جیسا کہ اگلی آیت سے عیاں ہے۔ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ ۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

= مَنْ يُّرِدْ۔ جو کوئی بھی ارادہ کرے گا۔ يُرِدْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب اِرَادَةٌ مصدر (افعال) سے۔ چاہے۔ ارادہ کرے یا ارادہ کرتا ہے یا کریگا۔ نیز ملاحظہ ہو ۲۲: ۱۸

= فِيْهِ ای فی المسجد الحرام۔

= اِلْحَادٍ۔ کج روی۔ بروزن (افعال) مصدر ہے۔ اَللَّحْدُ اس گڑھے یا شگاف کو کہتے ہیں جو قبر کی ایک جانب بنایا جاتا ہے۔ لَحَدَ الْقَبْرَ وَاَلْحَدَهٗ قبر میں لحد بنانا اور لَحَدَ الْمَيِّتَ میت کو لحد میں اتارنا۔ اَلْحَدَ فُلَانٌ فلاں حق سے پھر گیا۔ مُلْحِدٌ حق سے پھرنے والا۔

الحاد دو قسم پر ہے (۱) ایک ذاتِ الٰہی کے ساتھ کسی کو شریک کرنا یہ الحاد ایمان کے

منافی ہے اور انسان کے عقیدہ وایمان کو باطل کردیتا ہے۔
(۲) اسباب میں شرک کرکے الحاد کرنا۔ اس سے سرے ایمان باطل نہیں ہوتا لیکن اس کے عُروہ (حلقہ) کو کمزور کردیتا ہے چنانچہ آیت ہذا وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور جو اس میں شرارت سے کج روی وکفر کرنا چاہے اس کو ہم درد دینے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور اَلَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ (۷: ۱۸۰) جو لوگ اس کے ناموں کے وصف میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔ ہر دو میں دوسری قسم کا الحاد مراد ہے۔
اسمار الٰہی میں الحاد کی بھی دو صورتیں ہیں۔
(ا) ایک یہ کہ باری تعالیٰ کو ان اوصاف کے ساتھ متصف کرنا جو شان الوہیت کے منافی ہوں
(ب) دوم یہ کہ صفات الٰہی کی ایسی تاویل کرنا جو اس کی شان کے زیبا نہ ہو۔
مُلْتَحَدٌ (مصدر میمی یا اِلْتِحَادٌ سے اسم ظرف) بمعنی پناہ گاہ ہے۔ اور اِلْتَحَدَ السَّهْمُ عَنِ الْهَدَفِ۔ بمعنی تیر نشانے سے ایک جانب ہوگیا۔ یعنی نشانے سے ہٹ گیا۔
= بِظُلْمٍ ای بغیر حق۔ ناحق۔
= نُذِقْهُ۔ مضارع مجزوم (ملاحظہ ہو ۲۲: ۱۸) جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم اس کو چکھائیں گے۔
وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور جو کوئی بھی اس (مسجد حرام کے) اندر ناحق بے دینی وکج روی کا ارادہ کرے گا ہم اس کو دردناک عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے۔

۲۲: ۲۶ = وَاِذْ۔ وَاذْكُرْ حِيْنَ۔ اور یاد کر جب:
= بَوَّاْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ تَبْوِيَةٌ (تفعیل) سے ہم نے جگہ دی۔ ہم نے مناسب مقام تیار کیا۔ ہم نے مناسب مقام کا تعین کیا۔ جیسے کہ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (۳: ۱۲۱) تاکہ مؤمنوں کو لڑائی کے لئے مناسب مورچوں پر متعین کرے۔
اَلْبَوَاءُ (مادہ ب وء) کے اصل معنی کسی جگہ کے اجزاء کا مساوی (سازگار۔ موافق) ہونے کے ہیں۔ لہٰذا مَكَانٌ بَوَاءٌ کے معنی ہیں وہ مقام جو اس جگہ پر اترنے والے کے لئے سازگار وموافق ہو۔ بَوَّأْتُ لَهٗ مَكَانًا۔ میں نے اس کے لئے جگہ کو ہموار اور درست کیا وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ۔ اور یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے (حضرت) ابراہیم کے لئے بیت اللہ کی تعمیر کے لئے) جگہ مقرر کردی۔

بعض نے اسے بَاءَ يَبُوْءُ بَوَاءً سے لیا ہے۔ یعنی لوٹنا۔
چنانچہ مدارک التنزیل میں ہے۔ جعلنا لابراھیم مکان البیت مباءۃ ای مرجعًا یرجع الیہ للعمارۃ و العبادۃ۔
اور روح المعانی میں ہے۔ جعلنا مکان البیت مباءۃ لجد ھما ابراھیم علیہ السلام ای مرجعًا یرجع الیہ للعمارۃ والعبادۃ۔
یعنی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بیت اللہ کو مباءۃ و مرجع (یعنی بار بار لوٹ آنے کی جگہ) بنا دیا۔ کیونکہ اس کی تعمیر کے لئے اور عبادت کے لئے وہ بار بار وہاں آتے تھے۔
الزجاج نے لکھا ہے کہ۔ المعنی بینا لہ مکان البیت لیبنیہ و یکون مباءۃً لہ ولعقبہ یرجعون الیہ و یحجّونہ۔
لیکن قرآن مجید میں اکثر اول الذکر معنی میں ہی بوّأ کا استعمال ہوا ہے مثلاً آیت شریف (٣: ١٢١) متذکرہ بالا۔ یا جیسے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا (٢٩: ٥٨) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں ہم جنت کے بالاخانوں میں ٹھہرائیں گے۔ یا جگہ دیں گے) یا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً (١٦: ٤١) جن لوگوں نے اللہ کے واسطے ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہو چکا تھا ہم ان کو دنیا میں بہت اچھا ٹھکانہ دیں گے۔

عمرو بن معدی کرب کا شعر ہے:۔
كَمْ مِنْ اَخٍ لِّيْ مَاجِدٍ ــ بَوَّأْتُهٗ بِيَدِيْ لَحَدًا
کتنے ہی میرے شریف و بزرگ بھائی تھے۔ کہ میں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے لحد میں اتارا۔
= اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ۔ میں اَنْ مفسرہ ہے اور اس فعل کے بعد آتا ہے جو قول کے معنی پر مشتمل ہو خواہ لفظاً ہو۔ جیسے فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا (٢٣: ٢٧) پھر ہم نے اس کو حکم بھیجا کہ کشتی بنا۔ خواہ دلالت معنوی ہو جیسے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا۔ (٣٨: ٦) اور ان میں سے کئی پنچ چل کھڑے ہوئے کہ چلو (یعنی اٹھ کر چلنے کا مطلب گویا یہ کہنا ہے کہ تم بھی چلو۔
یہاں اس آیت میں قُلْنَا لَهٗ۔ مقدر ہے۔ گویا تقدیر کلام ہے: وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ قُلْنَا لَهٗ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔۔۔۔۔۔ اس کو حکم دیا کہ میرے ساتھ شریک

نہ کرنا۔

= طَهِّرْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تَطْهِيْرٌ (تفعيل) مصدر۔ تو پاک رکھ۔ ای من الشرك والاوثان والاقذار۔ یعنی شرک سے۔ بتوں سے اور گندگی سے اسے پاک رکھ۔

= طَائِفِيْنَ۔ طائف کی جمع۔ طواف کرنے والے۔

= قَائِمِيْنَ۔ قیام کرنے والے۔ قَائِمٌ کی جمع۔

= رُكَّعِ۔ رکوع کرنے والے۔ رَاكِعٌ کی جمع

= السُّجُوْدِ۔ سجدہ کرنے والے۔ سَاجِد کی جمع

٢٢ : ٢٧ = اَذِّنْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو پکار۔ تو اعلان کر۔ تَاْذِيْنٌ (تفعيل) سے۔ الاذان ای الاعلام والاعلان۔

= يَاْتُوْكَ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) جمع مذکر غائب۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ وہ تیرے پاس آئیں گے۔ (یعنی اس گھر کی طرف آئیں گے جسے تو نے تعمیر کیا ہے یعنی بیت الحرام

= رِجَالاً۔ پاؤں چلتے ہوئے۔ پاؤں پیادہ۔ رَاجِلٌ کی جمع ہے جیسے رَاكِبٌ کی جمع رِكَابٌ۔ رِجْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پاؤں کے ہیں۔ اسی مناسبت سے پاؤں پیادہ کو رَاجِلٌ کہتے ہیں۔ يَاْتُوْكَ سے موضع حال میں ہے لہٰذا منصوب ہے

= ضَامِرٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ دُبلا۔ جس کی کمر پتلی ہو اور پیٹ بیٹھ گیا ہو۔ ضُمُوْرٌ سے یہاں مراد سواری کا وہ جانور (اونٹ یا گھوڑا) جو دیر تک یا دور تک سواری دینے کے سبب دُبلا ہو گیا ہو۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے۔

= يَاْتِيْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب۔ وہ آئیں گی۔ ضَامِرٍ کی صفت میں ہے یعنی جو دور دراز شاہراہوں سے آرہی ہوں گی (يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ)

= فَجٍّ۔ اَلْفَجُّ دو پہاڑوں کے درمیان کشادگی کو کہتے ہیں۔ اس کے بعد وسیع راستہ کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ اس کی جمع فِجَاجٌ ہے۔ قرآن مجید میں ہے فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلاً۔ (٢١ : ٣١) اس میں کشادہ راستے۔

= عَمِيْقٍ۔ عُمْقٌ سے بروزن فعيل صفت مشبہ کا صیغہ ہے العُمُقُ کے معنی نیچے کی طرف دُوری یعنی گہرائی کے ہیں۔ اس لئے بہت گہرے کنویں کو بِئْرٌ عَمِيْقٌ کہتے ہیں۔ راستہ کی صفت ہو تو اس کے معنی دور دراز کے لئے جاتے ہیں

٢٢ : ٢٨ = لِيَشْهَدُوْا۔ لام تعلیل کا ہے۔ يَشْهَدُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل لام

جمع مذکر غائب۔ تاکہ وہ حاضر آویں۔ بمعنی حاصل کریں۔ یہ یا تو اَذِّنْ سے متعلق ہے یا یَأْتُوْكَ سے۔
= مَنَافِعَ لَهُمْ۔ اپنے فائدے۔ دینی۔ رضوان اللہ۔ دنیوی: ذبائح کے گوشت پوست سے حاصل کردہ فائدے اور تجارت (جیساکہ (۲: ۱۹۸) میں ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے ہاں سے تلاشِ معاش کرو۔
= يَذْكُرُوْا۔ مضارع منصوب اس کا عطف نص منصوب يَشْهَدُوْا پر ہے۔ تاکہ نام لیویں۔ تاکہ ذکر کریں۔
= اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ۔ اس سے مراد قربانی کی تاریخیں ہیں یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحجہ۔ اور بعض کے نزدیک جملہ ایام تشریق ایام معلومات ہیں۔ یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ۔
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذوالحجہ کا پہلا سارا عشرہ ہی ایام معلومات ہے
= بَهِيْمَةِ۔ چوپایہ جانور۔ عرف عام میں درندا ور پرند کے علاوہ باقی جانوروں کو بھی بہیمہ کہا جاتا ہے اَلْبُهْمَةُ کے معنی ٹھوس چٹان کے ہیں اور تشبیہ کے طور پر بہادر آدمی کو بُہمہ کہا جاتا ہے۔ نیز ہر وہ حسّی یا عقلی چیز جس کا عقل اور حواس سے ادراک نہ ہو سکے اُسے مُبْہم کہتے ہیں۔ سیاہ رات کو لَيْلٌ بَهِيْمٌ (فعیل بمعنی مُفْعَل ای مُبْهَمٌ) کہتے ہیں کیونکہ تاریکی کے باعث اس کا معاملہ بھی مبہم ہوتا ہے۔
= اَلْاَنْعَامِ۔ مویشی۔ بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ بھینس۔ اونٹ۔ مویشی کو اس وقت تک انعام نہیں کہا جا سکتا جب تک ان میں اونٹ داخل نہ ہوں۔ مجازًا یہ لفظ ان کے لئے علیحدہ علیحدہ بھی بول سکتے ہیں۔ اَلْاَنْعَامُ نَعَمٌ کی جمع ہے۔
= يَذْكُرُوْا فعل ہے اسم اللہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول۔ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ ظرف زمان۔ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ متعلق فعل۔ من بهيمة الانعام تعریف ہے مَا رَزَقَهُمْ کی۔ تاکہ ایام معلومات میں گائے بکری بھینس۔ بھیڑ۔ اونٹ جیسے چوپایوں کو جنہیں اس نے ان کو بطور (حلال) رزق کے عطا کیا ہے (نحر یعنی ذبح کرتے وقت) وہ اللہ کا نام لیویں
= كُلُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم کھاؤ۔ مفسرین نے تصریح کی ہے کہ یہاں صیغہ امر استحبابی ہے فرضیت کے مفہوم میں نہیں۔
= مِنْهَا۔ میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب بهيمة الانعام کی طرف راجع ہے

= اَطْعِمُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم کھلاؤ
= اَلْبَائِسَ۔ بھوکا۔ برے حال والا۔ مصیبت زدہ۔ بُؤْسٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر یہاں بحالت مفعول آیا ہے۔
= اَلْفَقِیْرَ۔ فَقْرٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے محتاج۔ ضرورتمند۔ اس کی جمع فُقَرَاءُ ہے۔

۲۲ : ۲۹ = اس کا عطف یَذْکُرُوْا پر ہے۔
= ثُمَّ۔ پھر۔ یعنی جب تم جانور کی قربانی سے فارغ ہو چکو۔
= لِیَقْضُوْا۔ فعل امر جمع مذکر غائب۔ تو انہیں چاہیئے کہ دور کریں۔

القضاء کے معنی قولاً یا عملاً کسی کام کا فیصلہ کر دینا۔ قضاء قولی وعملی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں (۱) قضاء الٰہی (۲) قضاء بشری۔

۱:۔ قضاء الٰہی قضاء قولی کی مثال۔ وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ (۱۷:۲۳) اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

۲:۔ قضاء الٰہی عملی کی مثال۔ فَقَضٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ (۴۱:۱۲) پھر دو دن میں سات آسمان بنا دیئے۔

۲۔ (۱) قضاء بشری۔ قولی کی مثال۔ قَضَی الْحَاکِمُ بِکَذَا۔ حاکم نے فلاں فیصلہ کیا۔ (کیونکہ حاکم ہمیشہ بیان کے ساتھ فیصلہ دیتا ہے۔

(۲) ۲۔ قضاء بشری عملی کی مثال: فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ (۲: ۲۰۰) پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کر چکو۔

آیت ہذا میں قضاء بشری عملی کی مثال ہے۔ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ میں تَفَثَھُمْ کا مضاف محذوف ہے عبارت یوں ہے ثُمَّ لْیَقْضُوْا اِزَالَۃَ تَفَثِھِمْ۔ پھر انہیں چاہیئے کہ اپنی میل کچیل پوری طرح دور کریں۔

= تَفَثَھُمْ۔ مضاف، مضاف الیہ۔ ان کا میل کچیل۔ تَفَثٌ کے اصل معنی اس غبار اور میل کچیل کے ہیں جو سفر میں آدمی پر چڑھ جاتا ہے لیکن حج کے بیان میں اس سے مراد احرام کھولنا حجامت بنانا۔ نہانا وغیرہ کے ہیں۔ وہ پابندیاں جو کہ احرام کی حالت میں عائد کی گئی تھیں جن سے ان پر میل کچیل آجانا ایک قدرتی امر ہے۔

= لِیُوْفُوْا۔ فعل امر جمع مذکر غائب اِیْفَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ چاہیئے کہ وہ پوری کریں

= نُذُوْرَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی نذریں۔ اپنی نذریں۔ اپنی منتیں۔
= وَلْيَطَّوَّفُوْا۔ فعل امر۔ جمع مذکر غائب تَطَوُّفٌ (تفعّل) مصدر چاہئے کہ وہ طواف کریں (طواف زیارت یعنی طواف افاضہ کی طرف اشارہ ہے)
= عَتِيْقٍ۔ پرانا۔ قدیم۔ دشمنوں سے محفوظ کہ اس پر کسی جابر کا قبضہ نہیں ہوا۔ عزت وشرف والا
۲۲: ۳۰ = ذٰلِكَ۔ اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔
۱:۔ یہ محل رفع میں ہے۔ مبتدا جس کی خبر محذوف ہے ای ذلك حكم الله وامرہٗ
۲:۔ یہ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے۔ ای اللازم ذٰلك۔ اوالواجب ذٰلك۔
۳:۔ یہ مفعول ہے اور اس کا فعل محذوف ہے۔ اور تقدیر کلام یُوں ہے۔ اتبعوا ذٰلك او احفظوا ذٰلك۔ اور ذٰلكَ کا اشارہ احکام متذکرہ بالا کی طرف ہے۔
= مَنْ يُّعَظِّمْ۔ مَنْ شرطیہ۔ يُعَظِّمْ مضارع مجزوم (بوجہ عمل مَنْ) واحد مذکر غائب تَعْظِيْمٌ (تفعيل) مصدر۔ جو بڑا سمجھے گا۔ جو تعظیم کرے گا۔ ادب کرے گا۔
= حُرُمٰتِ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ حُرُمٰت۔ جمع ہے اس کا واحد حُرُمَةٌ اور حُرْمَةٌ اور حَرَمَةٌ ہے۔ حُرُمٌ بھی جمع آئی ہے۔
اَلْحُرُمَةُ۔ ہر وہ باحرمت شے جس کی بے حرمتی ممنوع ہو۔ الحَرام وہ ہے جس سے روک دیا گیا ہو۔ منع کردیا گیا ہو۔ جس کی بے ادبی وبیحرمتی ممنوع ہو جیسے مسجد حرام وغیرہ۔ وُہ مقدس وقابل تعظیم ہوئی۔ اور جس چیز کا استعمال یا اس کا کرنا ممنوع ہوا۔ جیسے مردے کا گوشت کھانا یا زنا کرنا۔ وہ ناپاک اور ناقابل نفرین ہوئی۔
حُرُمٰتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی حرمتیں (جن کا ادب ضروری ہو)
= فَهُوَ۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ای التعظیم۔
= اُحِلَّتْ۔ ماضی مجہول۔ واحد مؤنث غائب۔ وہ حلال کردی گئی (حرام کی ضد) اِحْلَالٌ (افعال) مصدر۔
= اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ۔ سوائے ان (چوپایوں) کے جن کی حرمت کے متعلق تمہیں بتادیا گیا ہے مثلاً حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ۔..... الآیۃ (۵: ۳) اور تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کے لئے نامزد کردیا گیا ہو۔..... الخ
= فَاجْتَنِبُوْا۔ پس تم بچو، تم پرہیز کرو اِجْتِنَابٌ مصدر سے۔ فعل امر۔ جمع مذکر حاضر

حاضر کا صیغہ ہے۔

= الرِّجْسَ ۔ ناپاک، پلید۔ گندہ۔ عقوبت۔ عذاب۔ بلا۔ اس کی جمع اَرْجَاسٌ ہے

رِجْسٌ کی چار صورتیں ہیں:۔

(۱) طبعی (۲) عقلی۔ (۳) شرعی۔ (۴) ہر سہ کی رو سے۔

عقلی۔ مثلاً شرک۔ و لحم خنزیر۔

شرعی۔ جیسے جوا و شراب۔ اور تینوں (طبعی۔ عقلی۔ شرعی) کا مجموعہ جیسے مردار۔ کہ اس سے انسان کو طبعاً بھی نفرت ہے اور عقلی و شرعی لحاظ سے بھی ناپاک ہے۔

= اَلْاَوْثَانِ۔ وَثَنٌ کی جمع۔ بت۔ مورتی۔ ہر وہ چیز جس کی خدا کے سوا پرستش کی جائے وہ وثن ہے۔ مثلاً بت۔ مورتی۔ پتھر۔ قبر۔ جھنڈا۔ وغیرہ اوثان ہیں جب ان کی پوجا کی جائے۔

= الزُّوْرِ۔ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔ اور زُرْتُ فُلَانًا کے معنی ہیں میں نے اپنا سینہ اس کے سامنے کیا۔ یعنی اس سے ملاقات کی۔

نیز الزُّوْرِ کے معنی سینہ کے ایک طرف جھکا ہونے کے بھی ہیں۔ اور آیت کریمہ تَزَاوَرُ عَنْ کَهْفِهِمْ (۱۸: ۱۷) کے معنی یہ ہیں کہ سورج ان کے غار سے ایک طرف کو ہٹ کر نکل جاتا ہے۔ الزُّوْرُ کو جھوٹ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حق سے ہٹ کر ہوتا ہے۔

قَوْلَ الزُّوْرِ۔ جھوٹ کی بات۔

۲۲: ۳۱ = حُنَفَاءَ۔ حَنِیْفٌ کی جمع۔ جس کے معنی ہیں ایک طرف ہونیوالا۔ حَنَفٌ سے جس کے معنی گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جو کوئی ایک راہ حق پکڑے اور سب باطل راہیں چھوڑ دے۔ وہ حنیف کہلاتا ہے

= حُنَفَاءَ لِلّٰهِ اور غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ۔ دونوں اِجْتَنِبُوْا سے حال ہیں اور تاکید کے لئے آئے ہیں۔

= خَرَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب خَرٌّ سے (باب ضرب) وہ گر پڑا۔ قرآن مجید میں ہے یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا (۱۷: ۱۰۷) وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں

= فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ۔ ای صورة حال من یشرك باللّٰه کصورة حال من خرّ من السماء۔ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اس کی صورتِ حال اس شخص کی صورتِ حال کے مانند ہے جو آسمان سے گر پڑا ہو!

= فَتَخْطَفُهُ۔ فا۔ بس۔ پھر۔ تَخْطَفُ خَطْفٌ سے (باب سمع) مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ یہ باب سمع اور ضَرَبَ دونوں سے آتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں باب سمع سے آرہا ہے۔ مثلاً اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ (۳۷ : ۱۰) ہاں جو کوئی (فرشتوں کی بات کو) چوری سے جھپٹ لینا چاہتا ہے۔ اور يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲ : ۲۰) قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی آنکھوں کی بصارت کو اُچک لے جائے۔

خَطْفٌ کے معنی کسی چیز کو اچک لینا یا جلدی سے جھپٹ لینا کے ہیں۔

ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب فعل خَرَّ کے فاعل کی طرف راجع ہے۔

صاحب ضیاء القرآن فتخطفہ الطیر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

جو بدبخت کسی کو کسی حیثیت سے خدا کا شریک ٹھہراتا ہے وہ تباہ و برباد ہو کر رہیگا۔ اس کی مثال یوں سمجھو گویا اس کو آسمان کی بے اندازہ بلندی سے نیچے پھینک دیا گیا ہو کیا ایسے شخص کے بچنے کا کوئی امکان ہے ہرگز نہیں۔ یا کوئی شکاری پرندہ اسے ہوا ہی میں دبوچ کر اپنا نوالہ بنا لیگا۔ ورنہ اتنی بلندی سے جب زمین پر گریگا تو اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی اور اس کا گوشت ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ دونوں صورتوں میں اس کی ہلاکت یقینی ہے۔

= تَهْوِىْ۔ هَوِىٌّ سے (باب ضرب سے) مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ جس کے معنی اوپر سے نیچے کی طرف گرنا۔ پھینک دینا کے ہیں۔ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ اس کو ہوا نیچے کو پھینک دیتی ہے یا گرادیتی ہے اَهْوَاهُ اس نے فضا میں لے جاکر اسے نیچے دے مارا اور قرآن مجید میں ہے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى (۵۳ : ۵۳) اور اس نے الٹی بستیوں کو دے پٹکا۔

اوپر سے نیچے کی طرف گرنے کی رعایت سے اس کو جھکنے اور مائل ہونے کے معنی میں بھی لیا گیا ہے مثلاً فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىْ اِلَيْهِمْ (۱۴ : ۳۷) سو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔

= سَحِيْقٍ۔ سُحْقٌ سے بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ۔ دُور۔ بعید۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ (۶۷ : ۱۱) سو دوزخیوں کے لئے دوری ہے

۲۲ : ۳۲ = ذٰلك۔ ای الذی ذکر من اجتناب الرجس وقول الزور۔ (ملاحظہ ہو ۲۲ : ۳)

= شَعَآئِرَ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی نشانیاں۔ اللہ کے نام کی چیزیں شعائر اللہ

وہ چیزیں اور نشانات ہیں جو خدا کے نام سے نامزد ہیں۔ اور جن کی عظمت و احترام کا خدا نے حکم دیا ہے۔ شَعَائِرُ شَعِیْرَۃٌ کی جمع ہے شَعِیْرَۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ بمعنی مُفْعَلَۃٌ (یعنی مَشْعَرَۃٌ) ہے اور مَشْعَرَۃٌ کے معنی نشانی کے ہیں۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ حصہ اول باب (شعائر اللہ کی تعظیم و احترام) میں فرماتے ہیں:۔

"شعائر الٰہیہ سے ہماری مراد وہ ظاہری و محسوس امور اور اشیاء ہیں جن کا تقرر اسی لئے ہوا ہے کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ ان امور و اشیاء کو خدا کی ذات سے ایسی مخصوص نسبت ہے کہ ان کی عظمت و حرمت کو لوگ خود اللہ تعالیٰ کی عظمت و حرمت سمجھتے ہیں۔ اور ان کے متعلق کسی قسم کی کوتاہی کو ذات الٰہی کے متعلق کوتاہی سمجھتے ہیں۔"

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

بڑے بڑے شعائر الٰہیہ چار ہیں: قرآن حکیم۔ کعبۃ اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ نماز

قرآن حکیم میں ہے:۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ (۲: ۱۵۸) بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اور وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰہَا لَکُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ (۲۲: ۳۶) اور قربانی کے فربہ جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے بنایا ہے

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رح اپنی تفسیر فتح العزیز میں۔ کعبہ، عرفہ، مزدلفہ جمار ثلاثہ، صفا، مروہ، منیٰ، جمیع مساجد، ماہِ رمضان، اشہر حُرم، عید الفطر، عید النحر ایام تشریق۔ جمعہ، اذان، اقامت، نماز جماعت، نماز عیدین۔ سب کو شعائر اللہ میں سے گردانتے ہیں۔

= فَاِنَّھَا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع تعظیم شعائر اللہ ہے۔

= تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ دلوں کی پرہیزگاری۔ یعنی شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کی پرہیزگاری والے افعال میں سے ہے۔

۲۲: ۳۳ = فِیْھَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع کیا ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

(۱) اس کا مرجع بہیمۃ الانعام (آیہ ۲۸) ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ان جانوروں سے تم فائدہ اٹھا سکتے ہو ان کا دودھ پی سکتے ہو، ان پر سواری کر سکتے ہو، ان سے بچے لے سکتے ہو، ان کا گوشت کھا سکتے ہو۔ ان کی اون اور کھال سے نفع اٹھا سکتے ہو لیکن اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک

مقررہ وقت تک۔ یعنی جب تم ان کو حرم شریف میں قربانی دینے کے لئے مقرر کردو تو پھر تم ان سے یہ منافع حاصل نہیں کر سکتے۔

لا یجوز رکوبھا ولا الحمل علیھا ولا شرب لبنھا الا لضرورۃ (امام ابوحنیفہ) یعنی قربانی کے جانوروں پر سوار ہونا۔ بوجھ لادنا۔ اور ان کا دودھ پینا۔ بجز اشد ضرورت کے جائز نہیں

(۲) اس کا مرجع شَعَآئِرَ اللّٰہِ۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ شعائر اللہ (آیت ۳۲) سے مراد البدن والھدایا۔ قربانی اور ہدی کے جانور ہیں۔ اور منافع سے مراد الرکوب عند الحاجۃ وشرب البانھا عند الضرورۃ ہے اور الیٰ اجل مُّسَمًّی سے مراد الی تنحر ان کے نحر ہوجانے تک ہے۔

(۳) تیسری صورت یہ کہ شعائر اللہ سے مراد جملہ مناسک حج ومشاہد مکہ ہیں اور الیٰ اجلٍ مسمًّی سے مراد محلھا الی البیت یعنی احرام کھولنے کا موقع بیت اللہ ہے فوائد سے مراد ثواب واجر کا حاصل کرنا ہے۔ یعنی تمہارے لئے ان مناسک کی ادائیگی کے دوران ثواب واجر ہے ایام حج کے ختم ہونے تک۔ جب بیت اللہ شریف میں طوافِ زیارت کے بعد تم احرام کھولتے ہو

= ثُمَّ۔ پھر۔ اس کے بعد (یعنی پہلی چیز کا دوسری چیز سے متاخر ہونا) عام طور پر التراخی فی الوقت کے لئے بولا جاتا ہے یعنی وقت میں ڈھیل دینے کے لئے۔ لیکن بعض دفعہ التراخی فی الرتبۃ کے لئے بھی بولا جاتا ہے ایسے موقع پر اس کے معنی ہوتے ہیں اس سے بھی بڑھ کر۔

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

فعارٌ ثمّ عارٌ ثُمَّ عارٌ شقاء المرء من اکل الطعام

شرم کی بات ہے بہت ہی شرم کی بات ہے۔ بہت ہی شرم کی بات ہے کہ آدمی کھانا کھا کر بیمار ہوجائے (بہ ترتیب سعودی)

= مَحِلُّھَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ مَحِلٌّ ظرف مکان۔ یا اسم ظرف زمان۔ قربانی کے جانور کی حلال ہونے کی جگہ۔ قربان گاہ۔ ذبح کرنے کا مقام۔ حُدُودِ حرم۔ اس صورت میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع البدن والھدایا (قربانی کے جانور) ہوں گے۔

الخازن لکھتے ہیں:۔

محلھا ای محل الناس من احرامھم یعنی لوگوں کے احرام کھولنے کا موقع۔

= الیٰ بمعنی عند۔ نزدیک۔ الی البیت العتیق سے مراد کل حرم ہے یعنی ذبح کی

جگہ حدود حرم کے اندر ہے۔

ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔ پھران کو ذبح کرنے کا مقام یا وقت بیت العتیق کے قریب ہے۔ اور یہ (ان بهیمۃ الانعام سے) فوائد کا نقطۂ عروج ہے اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى تک ان کے دنیوی فوائد تھے۔ یعنی ان پر سواری کرنا۔ ان کا گوشت کھانا۔ ان کا دودھ پینا ان کی اون وغیرہ سے منافع حاصل کرنا۔ اور اب قربان گاہ پر آکر ان کے منافع کی انتہاء ہے۔ ان کو قربان کرکے منافع دینی یعنی ثوابِ اُخروی حاصل ہوتا ہے اور یہ دنیوی منافع سے عظیم تر ہے

علامہ عبد اللہ یوسف علی نے ثُمَّ کا ترجمہ آخرکار۔ آخر میں۔ کیا ہے۔ یعنی البدن اور الهدایا کی تعظیم و منفعت بیان کرنے کے بعد اب آخرکار ان کو قربان گاہ لاکر ذبح کرکے تکمیل مناسک کرتا ہے۔

٢٢: ٣٤ = مَنْسَكًا۔ اَلنُّسُكُ کے معنی عبادت کے ہیں اور نَاسِكٌ عابد کو کہا جاتا ہے مگر یہ لفظ ارکانِ حج کے ادا کرنے کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے۔

مَنْسَكًا بفتح سین مصدر میمی بمعنی قربانی کرنا۔ اور بکسرِ میم قربانی کی جگہ یا شریعت، عبادت کا طریقہ۔ آیت ہذا میں اس کا مطلب قربانی کرنا یا قربانی ہے۔ یعنی ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر کر دی ہے۔

آیت ٢٢: ٦٧۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ۔

ہر امت کے لئے ہم نے ایک شریعت مقرر کر دی ہے جس کے مطابق وہ عبادت کرتے ہیں

= لِيَذْكُرُوْا۔ تاکہ وہ ذکر کریں۔ لام تعلیل کا ہے۔ يَذْكُرُوْا مضارع منصوب جمع مذکر غائب۔

= اَسْلِمُوْا۔ سَلَامٌ سے فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تم حکم بردار رہو۔ تم تابعداری کرو۔

= اَلْمُخْبِتِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِخْبَاتٌ مصدر (باب افعال)۔ عاجزی کرنے والے۔ خشوع کرنے والے۔ اَلْخَبْتُ۔ نشیبی اور نرم زمین کو کہتے ہیں۔ اور اَخْبَتَ الرَّجُلُ کے معنی نشیبی یا نرم زمین کے قصد کرنے یا وہاں اترنے کے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے:۔ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ (١١: ٢٣) اور انہوں نے اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی۔

٢٢: ٣٥ = وَجِلَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ وَجَلٌ مصدر (باب سمع) (ان کے دل) ڈر جاتے ہیں۔ اَلْوَجَلُ کے معنی دل ہی دل میں خوف محسوس کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ (١٥: ٥٣) (مہمانوں نے کہا) ڈریئے نہیں۔

۱:۔ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ :
۲:۔ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ
۳:۔ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ
۴:۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ه

یہ المخبتین کی صفات ہیں۔

۲۲: ۳۶ = اَلْبُدْنَ ۔ اَلْبُدْنَ جمع ہے جس کا واحد بَدَنَةٌ ہے جس طرح ثُمُرٌ اور ثُمُرٌ ثَمَرَةٌ کی جمع ہے یہ بَدَانَةٌ سے ماخوذ ہے جس کا معنی موٹا تازہ ہونا ہے اس کا اطلاق صرف اونٹ پر ہوتا ہے یا گائے پر بھی ۔ اس میں علما کا اختلاف ہے لیکن یہاں جو ذبح کا طریقہ بیان ہو رہا ہے وہ اونٹ کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے یہاں بُدْن سے مراد اونٹ ہی ہے ۔

= صَوَآفَّ ۔ صَفٌّ سے ماخوذ ہے اسم فاعل جمع مؤنث کا صیغہ ہے ۔ اس کا واحد صَافَّةٌ ہے یہاں صَوَآفَّ بمعنی مَصْفُوْفَةٌ (اسم مفعول) ہے ۔ یعنی ایک قطار میں کی ہوئیں۔ بعض نے بمعنی مُصَفَّةٌ (اسم فاعل) یعنی قطار باندھنے والیاں بیان کیا ہے ۔

قاموس میں ہے ۔ صَافَّةٌ وہ اونٹ جس کا بایاں ہاتھ باندھ دیا جائے ۔ اور وہ اپنے دونوں پاؤں پر اور دائیں ہاتھ کے سہارے کھڑا ہو۔ (اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہی منقول ہے)

صَوَآفَّ ۔ حال ہے عَلَيْهَا کی ضمیر واحد مؤنث غائب ھا سے ۔

= وَجَبَتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب وَجْبَةٌ مصدر (باب ضرب) زجب وہ) گر پڑیں وَجَبَ الْحَائِطُ ۔ دیوار گر پڑی

= جُنُوْبُهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے پہلو۔ جَنْبٌ کی جمع ۔ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا ۔ ای فاذا وقعت علی الارض جب وہ زمین پر پہلو کے بل گر پڑیں (بعد از نحر)

= اَلْقَانِعَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ قناعت کرنے والا۔ وہ فقیر جو گھر میں بیٹھا ہے اور کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرے ۔ اَلْجَالِسُ فِيْ بَيْتِهٖ المتعفف یقنع بما یعطی ولا یسئل ۔

= اَلْمُعْتَرَّ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اصل میں مُعْتَرِرٌ تھا ۔ اعترار (افتعال) مصدر سے عَرَّ مادہ ۔ مانگنے کے درپے ۔ بھیک مانگنے کے لئے سامنے آنے والا۔ سائل۔

= سَخَّرْنٰهَا۔ ماضی جمع متکلم ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب ضمیر کا مرجع البُدْنَ ہے (اونٹ جن کا ذکر اوپر ہوا ہے)

٢٢: ٣٧ = لَنْ يَّنَالَ۔ مضارع منفی تاکید بلن۔ ہرگز نہیں پہنچتا۔

= دِمَاؤُهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ دِمَاءٌ مصدر دَمٌ کی جمع ہے ان کے خون

= كَذٰلِكَ۔ اسی طرح۔ (جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے خاص کر کہ اونٹ کو کس طرح کھڑا کرکے نحر کیا جائے۔

= لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ۔ لام تعلیل کا ہے۔ تُكَبِّرُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ تَكْبِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ یعنی اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اس کو بزرگی سے یاد کرو۔

= عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ۔ اس بارے میں جس میں اس نے تمہاری راہنمائی کی ہے۔ یعنی اس کو تسخیر کرنے کے متعلق اور اس سے فوائد دنیوی اور دینی حاصل کرنے کے متعلق جو طریقے اس نے بتائے ہیں۔ ارشدکم الی طریق تسخیرها وکیفیة التقرب بها۔

= اَلْمُحْسِنِيْنَ۔ المخلصین فی امور دینهم الموحدین۔ امور دین کی تعمیل میں مخلص بندے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر مکمل ایمان رکھنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔

٢٢: ٣٨ = يُدٰفِعُ۔ دَافَعَ يُدَافِعُ مُدَافَعَةً (باب مفاعلة) الدَّفْعُ دفع کرنا ہٹا دینا۔ جب اس کا تعدیہ اِلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنی دے دینے اور حوالہ کردینے کے ہیں مثلاً فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ (۴: ۶) تو ان کا مال ان کے حوالے کردو۔

اور جب اس کا تعدیہ عَنْ کے ساتھ آئے تو اس کے معنی مدافعت کرنا۔ حمایت کرنا کے ہیں۔ مثلاً آیت ہذا۔ یہاں باب مفاعلہ سے آیا ہے۔ جس میں باہم مقابلہ کا مفہوم پایا جاتا ہے یعنی کافر مسلمانوں کو اذیت پہنچانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے مقابل پر ان کی مدافعت کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ خدا مؤمنوں سے (ان کے دشمنوں کو) ہٹاتا رہتا ہے یا دشمنوں کے مقابلہ میں مومنوں کی حمایت کرتا رہتا ہے۔

= خَوَّانٍ۔ اسم فاعل خیانة سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت خیانت کرنے والا۔ بڑا دغاباز۔ خَائِنٌ خیانت کرنے والا۔

= كَفُوْرٍ۔ کافر۔ فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ سخت منکر۔ بڑا احسان فراموش

٢٢: ٣٩ = اُذِنَ۔ اِذْنٌ سے (باب سمع) ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ حکم دیا گیا۔ اجازت

= يُقَاتَلُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب قِتَالٌ مصدر (باب مفاعلہ) جن سے قتال کیا جائے (جن کے خلاف جارحانہ جنگ کی جارہی ہے)

= بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ میں ب سببیہ ہے یعنی بوجہ اس کے کہ اس پر ظلم ہو رہا ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ جن (مومنین) کے خلاف جارحانہ قتال کیا جارہا ہے ان کو اب مدافعت میں جہاد کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔

(یہ آیت احکام جہاد میں اولین آیت ہے اس سے قبل مسلمان کافروں کے ظلم و تشدد اور ان کی چیرہ دستیوں کو صبر و سکون کے ساتھ برداشت کرتے رہے تھے کیونکہ منشا ایزدی یہی تھا)

۲۲: ۴۰ = اُخْرِجُوْا۔ اِخْرَاجٌ (افعال) سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب وہ نکالے گئے

= اَلَّذِيْنَ۔ یہ لِلَّذِيْنَ (آیہ ماقبل) کی صفت ہے یا اس کا بدل ہے۔ (وہ مظلوم لوگ)

= دَفْعُ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی (طرف سے) مدافعت۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ۔ اور اگر خدا دفاع نہ کرتا لوگوں کا (بعض لوگوں کا بعض کے ذریعہ سے) بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ۔ یعنی اگر خدا تعالیٰ بعض کو بعض سے ٹکرا کر یا بعض کو بعض کا توڑ بنا کر لوگوں کا بچاؤ نہ کرتا۔

= لَهُدِّمَتْ۔ لام لَوْلَا کے جواب میں ہے اور یہ لام بے عمل کی اقسام میں سے ہے هُدِّمَتْ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول تَهْدِيْمٌ (تفعیل) مصدر۔ منہدم کر دئے جاتے۔ ڈھا دئیے جاتے۔

= صَوَامِعُ۔ صَوْمِعَةٌ کی جمع۔ عیسائی راہبوں کے تکیئے۔ صومعہ ہر وہ عمارت ہے جس کا اوپر کا سرا باہم جڑا ہوا ہو۔ چونکہ عیسائی اپنے عبادت خانوں کا سرا بلند اور باریک گاؤدم بناتے ہیں۔ اس لئے اس کو صومعہ بولتے ہیں۔

= بِيَعٌ۔ بِيْعَةٌ کی جمع جس کے معنی ہیں یہود و نصاریٰ کے عبادت خانے اور گرجا گھر (CHURCHES)

= صَلَوَاتٌ۔ صَلٰوةٌ کی جمع۔ رحمتیں۔ نمازیں۔ دعائیں۔ عبادت خانے اور گرجا گھر۔ (SYNAGOGUES)

= فِيْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع مَسٰجِدُ ہے (مَسَاجِدُ بلا تنوین آیا ہے کیونکہ غیر منصرف ہے کیونکہ یہ جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہونے کی وجہ سے اسباب منع صرف میں سے ہے) بعض کے نزدیک اس کا مرجع جملہ معابد متذکرہ بالا ہیں۔ یعنی صوامع۔ بیع۔ صلوٰت، مساجد

= لَيَنْصُرَنَّ ۔ لام تاکید یَنْصُرَنَّ ۔ مضارع تاکید بانون ثقیلہ واحد مذکر غائب ، وہ ضرور مدد کرتا ہے۔
= عَزِیْزٌ ۔ غالب ۔ زبردست ۔ قوی ۔ عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۲۲: ۴۱ = اَلَّذِیْنَ ۔ یا تو مَنْ یَّنْصُرُہٗ سے بدل ہے یا اُخْرِجُوْا کی صفت ہے یعنی جو اللہ کی مدد کرتے ہیں (یعنی اس کے دین کی یا اس کے رسولوں کی ، اولیاؤں کی) اگر ہم انہیں اقتدار بخشیں تو ......
یا وہ لوگ جو اپنے گھروں سے بلاوجہ نکالے گئے ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں اقتدار بخشیں تو ......
= اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ ۔ مَکَّنَّا ماضی جمع متکلم تَمْکِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ اگر ہم ان کو اقتدار دیں ۔ اگر ہم ان کو جاہ عطا کریں ۔ اگر ہم ان کو حکومت دیں
= عَاقِبَةُ ۔ عاقبت ۔ انجام ۔ آخر ۔ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ سب کاموں کا انجام۔
۲۲: ۴۲ تا ۴۴ = اِنْ یُّکَذِّبُوْكَ ۔ میں كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے ۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اگر کفار آپ کو جھٹلاتے ہیں (تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ــــ یہ جواب شرط محذوف ہے)

فَائِدَہ :- ان آیات کی مندرجہ ذیل توضیحات قابل ذکر ہیں ۔
(۱)۔ اِنْ یُّکَذِّبُوْكَ ۔ جملہ شرطیہ ہے لیکن جوابِ شرط محذوف ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔
(۲)۔ عاد اور ثمود کے ساتھ لفظ قوم نہیں آیا کیونکہ یہ قومیں ان ناموں کے ساتھ مشہور ہیں اس لئے قوم ہود یا قوم صالح نہیں کہا۔ اسی طرح اصحاب مدین کے ساتھ ان کے پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر نہیں ہوا۔
(۳)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں کُذِّبَ فعل مجہول لاکر بیان ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی جھٹلایا گیا تھا۔ یہاں قوم اس واسطے مذکور نہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو ان کی قوم بنی اسرائیل نے نہیں جھٹلایا تھا بلکہ فرعون اور قبطیوں نے تکذیب کی تھی۔
(۴)۔ کَذَّبَتْ کو صیغہ تانیث سے اس لئے لایا گیا ہے کہ قوم (اس کا فاعل) اسم جمع ہے جس کے لئے تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں۔
= اَمْلَیْتُ ۔ ماضی واحد متکلم اِمْلَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ میں نے ڈھیل دی ۔ میں نے

مہلت دی۔

= اَخَذْتُھُمْ۔ اَخَذْتُ ماضی واحد متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ میں نے ان کو پکڑ لیا۔ ای عاقبتھم میں نے ان کو سزا دی۔ (ان کے کفر اور تکذیب کی)

= نَكِيْرِ۔ اصل میں نکیری تھا۔ میرا انکار۔ نکیر۔ باب افعال سے بروزن فعیل مصدر غیر قیاسی ہے نَكِيْرِ۔ میرا انکار کر دینا۔ میرا ان کو نہ پہچاننا۔ میرا ان کو رد کر دینا۔ ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ کا انکار کر دینا محض زبانی یا دلی انکار نہیں ہے بلکہ ان کی حالت کو دگرگوں کر دینا۔ مخالف اور برعکس حالت سے بدل دینا مراد ہے۔ مثلاً زندگی کو موت سے۔ آبادی کو ویرانی سے۔ تنعم و تعیش کو دشوار و ہیبت ناک مصیبت میں بدل دینا۔ یہاں عذاب کے معنوں میں بھی لیا جاسکتا ہے

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ۔ پس کس قدر ہیبت ناک تھا میرا عذاب۔

۲۲: ۴۵ = فَكَاَيِّنْ۔ كَاَيِّنْ اصل میں كَاَيٍّ تھا۔ قرآنی املا میں تنوین کو بصورت نون لکھا گیا ہے۔ كَاَيِّنْ قرآن میں ہر جگہ بصورت خبر آیا ہے۔ گو یہ استفہام کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ مبہم کثیر تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ ابہام کو دور کرنے کے لئے اس کے بعد عموماً مِنْ بطور تمیز آتا ہے۔ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا۔ پس کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا۔

= وَهِيَ ظَالِمَةٌ۔ اَهْلَكْنَا کے مفعول سے جملہ حالیہ ہے یعنی درآں حالیکہ وہ نافرمان تھیں

= خَاوِيَةٌ۔ اسم فاعل واحد مؤنث خَوٰى يَخْوِيْ (ضرب) سے خَوَاءٌ مصدر۔ خَوَى الْبَيْتُ۔ گھر کا گرنا۔ منہدم ہونا۔ ڈھے جانا۔ خالی ہونا۔

= عُرُوْشِهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی چھتیں۔ اَلْعَرْشُ اصل میں چھت والی چیز کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عُرُوْش ہے عَرَشْتُ وَاعْتَرَشْتُ الْعِنَبَ۔ انگور کی بیل کے لئے بانس وغیرہ کی ٹٹی بنانا۔ اسی بلندی کی وجہ سے بادشاہ کے تخت کو بھی عرش کہتے ہیں۔

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا۔ پس وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔ اس جملہ کا عطف اَهْلَكْنٰهَا پر ہے۔

= بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ۔ موصوف صفت۔ اس کا عطف قَرْيَةٍ پر ہے ای وکاین من بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ۔ اور کتنے ہی بے کار کنویں۔

معطلۃ۔ اسم مفعول واحد مؤنث تَعْطِيْلٌ مصدر (باب تفعیل) خالی چھوڑے ہوئے (کنویں) جن سے کوئی پانی بھرنے والا ہی نہیں رہا۔ اَلْعَطْلُ (باب سمع) زیور سے خالی ہونا۔ یا

مزدور کا بے کار ہونا۔ عَطِلَتِ الْمَرْءَۃُ عورت زیور سے خالی ہوگئی۔
= وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ موصوف وصفت اس کا عطف بھی قَرْيَةٍ پر ہے ای وکاین من قصر مشید اهلكنا اهلها۔ اور کتنے ہی قلعی چونے کے محل جن کے بسنے والوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا
مشید۔ اسم مفعول واحد مذکر شَدٌّ مصدر (باب ضرب) مضبوط۔ بلند۔
شِيْدٌ چنائی اور لپائی کا مصالحہ۔ دیوار پر پلستر چڑھانے کی چیز۔ شَادَ يَشِيْدُ پلستر کرنا۔ اونچا کرنا (کسی کا مرتبہ اونچا کرنا۔ آواز کو اونچا کرکے شعر گانا) باب تفعیل سے تشیید اونچا کرنا۔ جیسے بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ (۴:۷۸) اونچے بنائے ہوئے برج۔
آیت کی عبارت کچھ یوں ہوئی وكاين من قرية اهلكناها وكم من بئر عطلناها باهلاك اهلها وكم من قصر مشيد اخليناها من ساكنيه
۲۲:۴۶ = فتكون۔ مضارع منصوب واحد مؤنث غائب كَوْنٌ مصدر منصوب بوجہ جواب استفہام ہے کہ ہو جاوے۔
۲۲:۴۷ = يَسْتَعْجِلُوْنَكَ ۔ يَسْتَعْجِلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِعْجَالٌ (استفعال) مصدر۔ وہ جلدی مانگتے ہیں۔ وہ عجلت چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ جلدی آجائے۔ ك ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تجھ سے۔
= تَعُدُّوْنَ ۔ عَدٌّ سے۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم شمار کرتے ہو۔ تم گنتے ہو۔ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ جس حساب سے تم گنتی کرتے ہو۔ یعنی تمہارے شمار کے مطابق۔ ع د د مادہ
۲۲:۴۸ = اَمْلَيْتُ ۔ ماضی واحد متکلم۔ میں نے مہلت دی۔ میں نے ڈھیل دی۔ اِمْلَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔
= اَلْمَصِيْرُ ۔ اسم ظرف مکان صَيْرٌ سے (باب ضرب) لوٹنے کی جگہ، قرارگاہ، ٹھکانا۔
اَلْمَصِيْرُ ۔ مصدر لوٹنا۔
۲۲:۴۹ = اِنَّمَا ۔ بے شک، تحقیق۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اور ما کافہ ہے جو حصر کے لئے آتا ہے۔ اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے۔
۲۲:۵۱ = مُعٰجِزِيْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر مُعَاجِزٌ واحد مُعَاجَزَةٌ (مفاعلة) مصدر اس کے معنی ہیں مقابلہ کر کے اپنے حریف کو ہرا دینا۔ یا عاجز کر دینا۔ منکرین حشر کا خیال تھا کہ قیامت نہیں آئے گی نہ حشر ہوگا نہ نشر، نہ عذاب نہ ثواب، لیکن حق یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہوگا اور ان چیزوں کو لانے سے وہ اللہ کو روک نہیں سکتے۔ اس کی قدرت کو سلب نہیں کر سکتے۔ اس کو

عاجز نہیں بنا سکتے۔

= اَلْجَحِيْمُ۔ دوزخ۔ دہکتی ہوئی آگ جَحْمٌ کے معنی آگ کے سخت بھڑکنے کے ہیں جحیم اسی سے مشتق ہے اور فعیل بمعنی فاعل ہے۔

= سَعَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب سَعْیٌ مصدر (باب فتح) انہوں نے کوشش کی۔ سَعَوْا فِیْ اٰیٰتِنَا۔ ای عَجَلُوْا فی ابطال اٰیتنا۔ (جنہوں نے ہماری آیات (یعنی قرآن حکیم) کو جھٹلانے کی کوشش کی۔ کہتے ہیں سعی فی امر فلان اذا افسدہ بسعیہ۔ یعنی جب کوئی کوشش کرکے کسی کے کام کو بگاڑ دے تو کہتے ہیں کہ سعی فی امر فلان

۲۲: ۵۲ = تَمَنّٰی۔ اَلْمَنٰی سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے (باب تفعل) المنجد میں اس کے معنی یہ دیئے ہیں۔

۱:۔ تمنی الشئ ارادہ کرنا۔

۲:۔ تَمَنّٰی الکتاب۔ پڑھنا۔

۳:۔ تَمَنّٰی الرَّجُلُ جھوٹ بولنا۔

۴:۔ تمنی الحدیث جھوٹی بات گھڑنا۔

امام راغبؒ فرماتے ہیں:۔

التمنی کے معنی دل میں کسی خیال کے باندھنے اور اس کی تصویر کھینچ لینے کے ہیں (التمنی تقدیر شئ فی النفس وتصویرہ فیھا)

بہت سے مفسرین نے آیہ ہذا میں اس کے معنی قرأت کے لئے ہیں (تمنی الکتاب) اور اس بابت انہوں نے انحصار کیا ہے اولاً آیت شریفہ وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ (۲: ۷۸) پر اور ثانیاً اس شعر پر ؎

تَمَنّٰی کتٰب اللّٰہِ اٰخر لیلۃ ۔ تمنّٰی داؤد الزبور علی الرسل

مگر یہ بات واضح رہے کہ تمنی کے اصل معنی وہی ہیں جو امام راغب نے بیان کئے ہیں۔ قرأت اس کے تقدیری معنی ہیں اور ان معنوں کے لئے کوئی قرینہ حالیہ چاہئے۔ آیت مذکورہ بالا اور شعر مندرجہ بالا ہر دو میں قرینہ حالیہ کتٰب موجود ہے۔ لیکن آیہ ھذا (۲۲: ۵۲) میں کوئی ایسا قرینہ حالیہ موجود نہیں کہ اس کے معنی قرأت کے لئے جائیں۔

دوسری طرف تمنا، آرزو، خیال باندھنے کے معنی میں قرآن مجید میں متعدد آیات ہیں مثلاً:۔

يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ (۴: ۱۲۰) (شیطان) ان سے وعدے ہی کرتا اور ہوسیں ہی دلاتا رہتا ہے

دی گئی۔ اُذِنَ کا متعلق محذوف ہے ای اُذِنَ لَهُمْ فِي الْقِتَالِ۔ ان کو قتال کی (جہاد کی) اجازت دی جاتی ہے۔ اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ (٦٢: ٦) اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم ہی تم بلا شرکت غیرے اللہ کے چہیتے ہو تو موت کی تمنا کر دکھاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ (٤: ١٢٣) نہ تمہاری تمناؤں پر ہے نہ اہل کتاب کی تمناؤں پر۔ وغیرہ۔

تفصیل بالا سے واضح ہے کہ آیت زیر بحث میں " تمنی " کو آرزو اور تمنار کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور اس کو قرات کے معنی پہنانا دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے اور اسی سے قصہ غرانیق نے جنم لیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں (اس قصہ کی تفصیل کے لئے کتب تفاسیر ملاحظہ ہوں)

= اَلْقَى۔ اس نے ڈالا۔ اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے ماضی واحد مذکر غائب۔

= اُمْنِيَّتِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اُمْنِيَّةٌ واحد۔ اس کا خیال۔ اس کی تمنا اس کی جمع اَمَانِيُّ ہے ای القی الشیطان امنیته فی امنیته یعنی شیطان اس کی آرزو میں اپنی آرزو شامل کر دیتا ہے۔

= يَنْسَخُ مضارع واحد مذکر غائب نَسْخٌ مصدر (باب فتح) وہ دور کر دیتا ہے وہ منسوخ کر دیتا ہے۔ النسخ کے اصل معنی ایک چیز کو زائل کر کے دوسری کو اس کی جگہ پر لانے کے ہیں اور کبھی عرف ازالہ کے معنی ہی مراد ہوتے ہیں جیسا کہ آیت ہذا میں۔ پس فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ کا ترجمہ ہوا۔ پس جو (وسوسہ) شیطان ڈالتا ہے خدا اس کو دور کر دیتا ہے۔

اسی سے باب استفعال سے استنساخ کے معنی کسی چیز کے لکھنے کو طلب کرنے یا لکھنے کے لئے تیار ہونے کے ہیں۔ اور کبھی اسی باب سے بمعنی نسخ (کتاب کی کاپی کرنا۔ یا لکھنا) بھی آجاتا ہے جیسا کہ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ (٤٥: ٢٩) جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔

اسی سے تناسخ الازمنة (باب تفاعل) ایک زمانے کا گذر جانا اور دوسرے زمانے کا اس کی جگہ آجانا۔

مولانا ابو الکلام آزادؒ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ سے پہلے جتنے رسول اور جتنے نبی بھیجے سب کے ساتھ یہ معاملہ ضرور پیش آیا کہ جونہی انہوں نے (اصلاح و سعادت کی) آرزو کی شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی نہ کوئی فتنہ کی

بات ڈال دی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی وسوسہ اندازیوں کا اثر مٹایا اور اپنی نشانیوں کو اور زیادہ مضبوط کر دیا۔

۲۲:۵۳ = لِيَجْعَلَ۔ میں لام تعلیل کا ہے۔ یعنی یہ القاء من جانب الشیطن اس لئے ہے کہ جن کے دلوں میں مرض ہے یا جو شقی القلب ہیں ان کے لئے فتنہ کا موجب ہو۔

= فِتْنَةً۔ اَلْفَتْنُ۔ اس کے معنی در اصل سونے کو آگ میں گھلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے۔ قرآن مجید میں فتنہ اور اس کے مشتقات کو مختلف معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً، آزمائش، مصیبت، فساد، بدنظمی، عبرت، ایذار دکھ، عذاب عذر وغیرہ۔

اصل معنی کے لحاظ سے انسان کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوا ہے مثلاً
يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ہ (۵۱:۱۳) جب ان کو آگ پر تپایا جائے گا۔
اور آیت ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (۶:۲۳) میں بمعنی الحجۃ دلیل۔ عذر کے معنوں میں آیا ہے۔ پھر ان کے پاس کوئی حجت نہ رہ جائے گی مگر یہ کہ وہ کہہ اٹھیں گے قسم ہے اللہ ہمارے پروردگار کی کہ ہم مشرک نہ تھے۔
آیت ہذا میں بمعنی آزمائش آیا ہے

= اَلْقَاسِيَةِ۔ قَسَا يَقْسُوْا (باب نصر) سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ صفت بمعنی سخت، ٹھوس۔ قَسْوٌ۔ قَسْوَةٌ۔ قَسَاوَةٌ و قَسَاءَةٌ مصدر۔ محاورہ ہے هُوَ اَقْسٰى مِنَ الصَّخْرِ۔ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

وَالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ای وللقاسیۃ قلوبہم اور ان کے لئے جن کے دل بہت سخت ہیں

= شِقَاقٍ۔ ضد۔ مخالفت۔ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ہ وہ مخالفت جو بہت دور تک پہنچ چکی ہو۔ مکمل مخالفت۔ شدید عداوت۔

۲۲:۵۴ = اُوْتُوا الْعِلْمَ۔ اُوْتُوْا ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب اِيْتَاءٌ (افعال) سے مصدر۔ وہ دیئے گئے۔ ان کو دیا گیا۔ اُوْتُوا الْعِلْمَ۔ جنہیں علم دیا گیا۔ اصحاب علم وفراست

= اَنَّهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب القرآن کے لئے ہے۔ اسی طرح اسی آیت میں فَتُخْبِتَ لَهٗ اور فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ میں بِهٖ اور لَهٗ کی ضمائر کا مرجع القرآن ہے اور ان ہر دو میں فَ بمعنی تعقیب ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عطف سببی کے لئے ہو۔ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ ای يَزْدَادُوْا اِيْمَانًا

ان کا ایمان اور پختہ ہو جائے فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ پھر اس کی طرف ان کے دل اور بھی زیادہ جھک جائیں۔

= تُخْبِتُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب اِخْبَاتٌ (اِفْعَالٌ) مصدر وہ (مزید) نرمی وانکساری اختیار کریں۔ اَلْخَبْتُ اصل میں نشیبی اور نرم زمین کو کہتے ہیں پھر اس کو نرمی اور تواضع کے معنی میں استعمال ہونے لگا اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ (۱۱ : ۲۳) اور انہوں نے اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی۔

= لَهَادِ میں لام تاکید کا ہے هَادٍ هِدَايَةٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اصل میں هادی تھا۔ ہدایت دینے والا۔

۲۲ : ۵۵ = لَا يَزَالُ۔ افعال ناقص سے ہے مضارع منفی کا صیغہ واحد مذکر غائب زَوَالٌ مصدر۔ وہ ہمیشہ رہیگا۔

= مِرْيَةٍ اسم مصدر مری مادہ۔ اَلْمِرْيَةُ کے معنی کسی معاملہ میں تردّد کرنے کے ہیں اور یہ شک سے خاص ہوتا ہے۔ گویا جس شک سے تردّد پیدا ہو جائے اس کو مریۃ کہتے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ (۱۱ : ۱۰۹) تو یہ لوگ جو غیر خدا کی پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا۔

= بَغْتَةً۔ اچانک۔ یک دم۔ یکایک۔

= يَوْمٍ عَقِيْمٍ۔ سخت دن۔ منحوس دن۔ بے برکت دن۔ اَلْعُقْمُ اصل میں اس خشکی کو کہتے ہیں جو کسی چیز کا اثر قبول کرنے سے مانع ہو۔ بانجھ عورت کو عقیم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مرد کا نطفہ قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ یہاں مراد قیامت کا دن ہے۔

۲۲ : ۵۶ = اَلْمُلْكُ۔ بادشاہت، اقتدارِ اعلیٰ۔ غلبہ۔

= جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عیش و نعمت کے باغات۔

۲۲ : ۵۷ = مُهِيْنٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِهَانَةٌ مصدر باب افعال۔ ذلیل کرنیوالا

۲۲ : ۵۸ = لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ۔ لَيَرْزُقَنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ تاکید۔ واحد مذکر غائب وہ ضرور رزق دیتا ہے یا دیگا هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اَللّٰهُ فاعل اللہ تعالیٰ ان کو ضرور رزق دے گا۔

۲۲ : ۵۹ = لَيُدْخِلَنَّهُمْ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ اِدْخَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان کو ضرور داخل کرے گا! —

= مُدْخَلًا ۔ داخل ہونے کی جگہ۔ یعنی جنت۔
= یَرْضَوْنَهٗ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ مُدْخَلًا کی طرف راجع ہے جسے وہ پسند کریں گے
= حَلِیْمٌ ۔ تحمل والا۔ باوقار۔ بُردبار۔ حِلْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

۲۲: ٦۰ = ذٰلِكَ ۔ ای الامر ذٰلِكَ ۔ سو یہ بات ہے۔
یہ تو ہے ان کا حال۔ ذٰلِكَ وقف جؔ ہے جو وقف جائز کو ظاہر کرتا ہے یہاں پچھلی بات ختم ہوتی ہے۔ اگلا جملہ مستانفہ ہے اور یہاں سے نیا مضمون شروع ہوتا ہے۔
= عَاقَبَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ مُعَاقَبَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) سے۔ اس نے بدلہ دیا۔ اس نے سزا دی۔
= عُوْقِبَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اسے ایذا دی گئی۔ اسے تکلیف پہنچائی گئی۔ وہ ستایا گیا۔ عِقَابٌ مصدر۔
مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ۔ جو شخص اسی قدر تکلیف پہنچائے جتنی تکلیف اسے پہنچائی گئی (یعنی جس نے دشمن کی ایذار کا بدلہ اس کی ایذار کے برابر لے لیا اور یوں معاملہ برابر کردیا)
= ثُمَّ ۔ پھر اس کے بعد۔
= بُغِیَ عَلَیْهِ ۔ اس پر زیادتی کی گئی۔ بُغِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ بَغْیٌ مصدر
= لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۔ لَیَنْصُرَنَّ ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ واحد مذکر غائب (جس کا مرجع وہ شخص ہے جس پر زیادتی کی گئی) اَللّٰهُ فاعل ۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرے گا!
= عَفُوٌّ ۔ بروزن فَعُوْلٌ ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ معاف کرنے والا۔ یہ بھی اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۲۲: ٦۱ = ذٰلِكَ ۔ یہ اس لئے کہ۔ ذٰلِكَ کا اشارہ کس طرف ہے اس میں دو مختلف قول ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کا مشارٌ الیہ خداوند تعالیٰ کی نصرت ہے جو مظلوم کے حق میں آیت نمبر ٦۰ میں بیان ہوئی ہے اور اس کی دلیل، حق تعالیٰ کی وہ قدرت اور طاقت ہے جس کا بیان آیت ہذا میں ایلاج لیل و نہار کی صورت میں آیا ہے۔
دوم۔ مشارٌ الیہ اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات ہیں جو آیات ۵٦ تا ٦۰ میں مذکور ہوئی ہیں یعنی قیامت کے روز اس وحدہٗ لاشریک کی بلاشرکت غیرے مکمل بادشاہی۔ روز قیامت اس کا خلقت کے لئے واحد حاکم ہونا۔ صالحین کو جنت النعیم میں داخل کرنے کی قدرت کا مالک ہونا۔ اور کفار و مکذبین کو

عذاب مہین میں مبتلا کرنا اور اپنے مؤمن بندوں میں سے جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو اس کی امداد کرنا۔ ان تمام صفات کی دلیل اس کی وہ قدرت ہے جو آیت ہذا (۶۱) میں ایلاج لیل و نہار کی صورت میں بیان ہوئی ہے۔

= بِاَنَّ۔ میں بَ سببیہ ہے۔ بِاَنَّ۔ یعنی بہ سبب اس امر کے کہ........

= یُوْلِجُ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِیْلَاجٌ (اِفْعَالٌ) مصدر و لج مادہ۔ وہ داخل کرتا ہے۔ اَلْوُلُوْجُ کے معنی کسی تنگ جگہ میں داخل ہونے کے ہیں جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (۷: ۴۰) یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ نکل جائے۔ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں۔

اسی سے ولیجۃ ہے۔ جس کے معنی ولی دوست۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً (۹: ۱۶) انہوں نے خدا اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی دوست نہیں بنایا۔

ایلاج الیل فی النہار وایلاج النہار فی الیل سے مراد یہ ہے کہ اس نے نظام فلکی کچھ اس طرح منظم فرمایا ہے کہ زمین جب اپنے مدار میں سورج کے گرد اپنے طور پر گردش کرتی ہے تو آہستہ آہستہ رات کا کچھ حصہ (یعنی رات کی تاریکی) دن میں (دن کی روشنی میں) داخل ہوجاتا ہے۔ اور یوں دن طویل ہوتے جاتے ہیں۔ اور پھر دن کا کچھ حصہ (یعنی دن کی روشنی) رات (کی تاریکی) میں داخل ہوجاتا ہے تو دن (جوں جوں رات میں داخل ہوتا جاتا ہے) چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ اور رات طویل ہوتی جاتی ہے۔

۲۲: ۶۲ = ذٰلِكَ۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو آیت (۶۱) متذکرہ بالا میں بیان ہوتے۔ یہاں یہ لفظ مکرر اس کی ایک دوسری صفت بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہے یعنی نصرت مؤمنین و دیگر صفات کے اثبات کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ کہ وہ الحق ہے اس کا دین حق ہے اس کی عبادت حق ہے اور وہ اپنے قول و فعل میں حق ہے۔ اور مشرکین خود خود جھوٹے اُن کے بُت جھوٹے اور ان کا مذہب باطل۔

گویا آیات ۵۶ تا ۶۰ میں جو صفات مذکور ہوئی ہیں ان کے اثبات میں مندرجہ ذیل دلائل لائے گئے ہیں۔

(۱)۔ اس کا ایلاج لیل و نہار پر قادر ہونا۔

(۲)۔ اس کا سمیع و بصیر ہونا۔

(۳)۔ اس کا الحق ہونا۔

(۴) ــ ماسوی اللہ کا پکارنا باطل ہونا۔
(۵) ــ اس کا العلی الکبیر ہونا

۲۲: ۶۳ = فَتُصْبِحُ ۔ میں فاء تعقیب کی ہے یا سببیہ بھی ہو سکتی ہے۔
تُصْبِحُ۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِصْبَاحٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ ہو جاتی ہے وہ ہو جائے گی!
= مُخْضَرَّۃً ۔ اَلْخُضْرَۃُ ۔ ایک قسم کا رنگ جو سیاہی اور سفیدی کے بین بین ہوتا ہے مگر سیاہی غالب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اَسْوَدُ (سیاہ) اور اَخْضَرُ (سبز) ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔

عراق کا وہ علاقہ جو بہت سرسبز ہے سَوَادُ الْعِرَاقِ کہلاتا ہے۔
خَضِرُ (سمع) بمعنی سرسبز ہو گیا اور اَخْضَرُ (افعال) سبز کر دیا۔ باب افعلال (اِخْضِرَارٌ) سے اِخْضَرَّ سبز ہو گیا۔ سیاہ ہو گیا۔ اسی سے مُخْضَرَّۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے یعنی سبز۔ سیاہی مائل رنگ۔ بہت سبز۔
= لَطِیْفٌ ۔ لُطْفٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے دقیقہ رس۔ امور دقیقہ کو جاننے والا۔ بندوں پر نہایت مہربان۔

۲۲: ۶۴ = اَلْحَمِیْدُ ۔ حَمْدٌ سے بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے ستودہ۔ تعریف کیا ہوا۔ بمعنی مفعول ۔یعنی مَحْمُوْدٌ۔ صفت کیا گیا۔ سزاوار حمد وثنا۔

۲۲: ۶۵ = وَالْفُلْكَ ای اَلَمْ تَرَاَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ ..... الخ۔ اس کا عطف اسم اَنَّ پر ہے۔
= یُمْسِكُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِمْسَاكٌ (افعال) سے وہ تھامے ہوئے ہے وہ روکے ہوتے ہے۔ وہ سنبھالے ہوئے ہے۔
= اَنْ تَقَعَ ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے تَقَعَ ۔ وَقَعَ یَقَعُ (فتح) منصوب بوجہ عمل اَنْ اس سے قبل عَنْ حرف جار محذوف ہے۔ ای یمسك السماء عن ان تقع علی الارض ۔ وہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوتے ہے۔
= رَءُوْفٌ رَاْفَۃٌ سے ۔ بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بہت شفقت کرنیوالا بڑا مہربان۔

۲۲: ۶۶ = کَفُوْرٌ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ ناشکرا۔ کافر۔

٢٢: ٦٧ = مَنْسَكًا۔ شریعت۔ طریقِ عبادت۔قربانی کرنا۔ (یا قربانی کرنے کا طریقہ)
(نیز ملاحظہ ہو ٢٢: ٣٤)
= نَاسِكُوْهُ۔ مضاف مضاف الیہ۔ نَاسِكُوْا اصل میں نَاسِكُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون گرادیا گیا۔ نَسَكَ يَنْسُكُ (باب نصر) سے اسم فاعل جمع مذکر۔ عبادت یا شریعت کے طریقہ پر چلنے والے۔ خدا کے لئے قربانی کرنے والے۔ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَنْسَكًا ہے۔ هُمْ نَاسِكُوْهُ جس پر وہ چلنے والے ہیں۔
= فَلَا يُنَازِعُنَّكَ۔ فعل نہی جمع مذکر غائب بانون ثقیلہ۔ مُنَازَعَةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ تجھ سے جھگڑا نہ کریں۔ سو انہیں نہ چاہئے کہ تجھ سے جھگڑا کریں۔
= فِي الْاَمْرِ۔ ای فی امر الدین۔ دین کے بارہ میں۔ دین کے معاملہ میں۔
یا فی امر الذبائح (خازن) ذبیحہ کے معاملہ میں۔ بدیل بن ورقا۔ بشر بن سفیان۔ یزید بن خنیس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے جھگڑتے تھے کہ یہ کیا بات ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے مارے ہوئے کو تو کھا لیتے ہو اور خدا کے مارے ہوئے (مردہ) کو نہیں کھاتے۔ حکم ہوتا ہے کہ تم ان سے ان فضول باتوں پر جھگڑا مت کرو۔
= هُدًى۔ هِدَايَةٌ سے ہدایت، رہنمائی هُوَ عَلٰى هُدًى۔ وہ سیدھی راہ پر ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ۔ عَلٰى حرف جار۔ هُدًى موصوف۔ مستقیم صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ بےشک آپ سیدھی راہ پر ہیں۔
٢٢: ٦٨ = جَادَلُوْكَ۔ جَادَلُوْا ماضی جمع مذکر غائب مُجَادَلَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر۔ اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں۔
٢٢: ٧٠ = كِتٰبٍ۔ ای لوح محفوظ
= يَسِيْرٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے واحد مذکر يُسْرٌ سے بروزن فَعِيْلٌ۔ آسان۔سہل
٢٢: ٧١ = مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا۔ میں ما موصولہ ہے لَمْ يُنَزِّلْ مضارع نفی حجد بلم واحد مذکر غائب کا صیغہ بِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا ہے۔ سُلْطٰنًا لَمْ يُنَزِّلْ کا مفعول ہے۔ جس کی الوہیت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل یا سند نازل نہیں کی۔ (یہ دلیل سمعی ہے جو من جہت الوحی حاصل ہو سکتی ہے)
= وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ۔ اور نہ ہی خود انہیں اس کے متعلق کوئی علم ہے (یہ

دلیل عقلی ہوئی)

= وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ۔ میں مَا نافیہ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۲۲: ۷۲ = تُتْلٰى۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ بمعنی جمع مؤنث غائب تِلَادَةٌ مصدر (حب) وہ پڑھی جاتی ہیں۔ یا اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

= بَيِّنٰتٍ۔ وضاحت کے ساتھ۔ کھول کھول کر۔ صاف صاف (اٰيٰتٍ سے حال ہے)

= تَعْرِفُ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو پہچان لے گا۔ تو پہچانیگا۔ (بمعنی تو دیکھے گا) تو پہچان لیتا ہے۔ مَعْرِفَةٌ وَعِرْفَانٌ مصدر۔ (باب ضرب)

= اَلْمُنْكَرَ۔ ناخوشی۔ ناخوشی ونفرت کے آثار۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ وہ قول وفعل جس کو عقلِ سلیم بُرا جانتی ہو یا شریعت نے اسے بُرا قرار دیا ہو۔

(یعنی جب ہماری آیات ان کو وضاحت کے ساتھ کھول، کھول کر سنائی جاتی ہیں تو تو اِن کے چہرے پر ناپسندیدگی اور نفرت کے آثار دیکھے گا)

= يَكَادُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ كَادَ يَكَادُ كَوْدٌ (باب سمع) كَادَ اصل میں كَوِدَ تھا۔ افعال مقاربہ میں سے ہے۔ اور افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتا ہے۔ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ كَادَ اگر بصورت اثبات ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنیوالا فعل واقع نہیں ہوا گو قریب الوقوع ضرور تھا۔ جیسے كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ۔ (۹: ۱۱۷) ان میں سے ایک گروہ کے دل کج ہونے کے قریب پہنچ ہی گئے تھے۔ (لیکن ابھی کج نہیں ہوئے تھے)

اور اگر بصورت نفی مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع ہو گیا لیکن عدم وقوع کے قریب تھا۔ جیسے فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۲: ۷۱) پھر انہوں نے اسے ذبح کیا۔ گو وہ ذبح نہ کرنے کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ (یعنی بہانے بنا چکے تھے)

کبھی یہ زائد ہوتا ہے اور صرف وصل کلام کے لئے آتا ہے۔ جیسے اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا۔ (۲۴: ۴۰) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے دیکھ نہیں پاتا۔ ای لَمْ يَرٰىهَا۔

= يَسْطُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ سَطْوَةٌ مصدر۔ وہ حملہ کردیں۔ سَطَا يَسْطُوْ بِهٖ وَ عَلَيْهِ۔ کسی پر حملہ کرکے مغلوب کرنا۔ سَطْوٌ وَسَطْوَةٌ مصدر۔ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ (کافر لوگ)

ان پر جو کافروں کو ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں جھپٹ ہی پڑیں گے (اٰیٰتِنَا جمع مؤنث سالم کا اعراب بحالتِ نصب و جر کسرہ کے ساتھ آتا ہے)

= اَفَاُنَبِّئُكُمْ۔ ہمزہ استفہامیہ۔ ف زائد اُنَبِّئُ مضارع واحد متکلم تَنْبِئَةٌ سے تفعیل مصدر لے ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ کیا میں تم کو بتاؤں۔ کیا میں تم کو خبر دوں۔

= بِشَرٍّ۔ برائی۔ شر۔ شر وہ چیز ہے جس سے ہر ایک کراہت کرتا ہے۔ خیر کی ضد ہے یہاں بمعنی افعل آیا ہے یعنی بدتر۔ زیادہ نقصان دہ۔ مکروہ تر۔ اسی سے شَرِیْر و شَرَارَةٌ ہے کہ ہر دو میں کراہت و نقصان کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور اس سے شَرَرٌ بمعنی چنگاری ہے۔ آگ کی چنگاری کو شَرَرٌ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے بھی نقصان کا اندیشہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ (٧٧: ٣٢) اس سے آگ کی (اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل۔

= اَلنَّارُ۔ ای ھِیَ النَّارُ۔ (خبر جس کا مبتدا محذوف ہے)

= اَلْمَصِيْرُ۔ ٹھکانہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ صَارَ يَصِيْرُ (ضَرَبَ) سے اسم ظرف مکان نیز مصدر بھی ہے۔

٢٢: ٧٣ = تَدْعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم پکارتے ہو۔ دُعَاءٌ مصدر۔

= لَنْ يَّخْلُقُوْا۔ مضارع نفی تاکید بلن۔ جمع مذکر غائب۔ وہ ہرگز پیدا نہیں کر سکیں گے

= ذُبَابًا۔ مکھی۔ اَذِبَّة۔ ذُبَّانٌ و ذُبٌّ۔ جمع۔

= يَسْلُبْهُمُ۔ مضارع مجزوم بوجہ اِنْ شرطیہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب ہے (اگر) وہ ان سے چھین لے۔ سَلْبٌ مصدر جس کا مطلب ہے چھیننا۔

= لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ۔ لَا يَسْتَنْقِذُوْنَ۔ فعل مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ مجزوم بحذف نون اعرابی۔ جواب شرط ہے۔ اِسْتِنْقَاذٌ (استفعال) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع شَيْئًا ہے۔ وہ اس کو نہیں چھڑا سکتے۔ اس کو واپس نہیں لے سکتے۔ اس کی خلاصی نہیں کرا سکتے۔ اَنْقَذَ يُنْقِذُ (باب افعال) چھڑانا۔ بچالینا۔ قرآن مجید میں ہے وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا (٣: ١٠٢) اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے۔ تو خدا نے تم کو اس سے بچالیا۔

= ضَعُفَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ ضُعْفٌ و ضَعْفٌ مصدر (باب نصر و کرم) وہ کمزور ہوا۔ وہ ناتواں ہوا۔ یہاں باب کرم سے استعمال ہوا ہے۔

= الطَّالِبُ۔ مراد بتوں کے پجاری۔

= اَلْمَطْلُوْبُ ۔ مراد بُت۔
۲۲: ۷۴ = قَوِیٌّ ۔ قُوَّۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ طاقتور۔ اللہ تعالیٰ کے اسمار حُسنیٰ میں سے ہے۔
= عَزِیْزٌ ۔ غالب۔ زبردست۔ قوی۔ عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل۔ مبالغہ کا صیغہ ہے
۲۲: ۷۵ = یَصْطَفِیْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِصْطَفٰی مصدر باب افعال۔ وہ چن لیتا ہے۔ وہ منتخب کرلیتا ہے۔ وہ برگزیدہ بنالیتا ہے۔
۲۲: ۷۸ = اِجْتَبٰکُمْ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اس نے تم کو پسند کیا۔ اِجْتِبَاءٌ مصدر (افتعال) سے۔ ج ب ی مادہ۔
= حَرَجٍ ۔ تنگی۔ مضائقہ۔ گناہ۔ الحرج والحراج کے اصل معنی اشیاء کے مجتمع یعنی جمع ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور جمع ہونے میں چونکہ تنگی کا تصور موجود ہے اس لئے تنگی اور گناہ کو بھی حرج کہتے ہیں۔ جیسا کہ آیۃ ھذا میں:۔
وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ۔ اور اس نے تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔
= مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ ۔ اَبِیْکُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مضاف الیہ مِلَّۃَ مضاف تمہارے باپ (ابراہیم) کی ملت۔ ملت سے مراد دین۔ دستور اور اکثر اس سے مراد دین الٰہی ہی لیا جاتا ہے۔ بعض جگہ قرآن مجید میں اس سے مراد مذہب و شرک بھی لیا گیا ہے۔ مثلاً:
۱:۔ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا (۷: ۸۸) کہ اے شعیب ہم تم کو اور جو لوگ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے یا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ (ان کا مذہب صریحاً شرک تھا)
(۲)۔ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّۃَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ (۱۲: ۳۷) میں تو ان لوگوں کا مذہب (پہلے ہی) چھوڑے ہوئے ہوں۔ جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ وغیرہ۔
مِلَّۃَ سے قبل اِتَّبِعُوْا محذوف ہے ای اِتَّبِعُوْا مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ اپنے باپ ابراہیم کی ملت کی پیروی کرو۔
= ھُوَ سَمّٰکُمُ ۔ اسی نے تمہارا نام مسلم رکھا۔ ھُوَ ضمیر کا مرجع کون ہے۔ اس میں دو اقوال ہیں۔ حضرت ابن عباس رض حضرت مجاہد رح حضرت عطار رح حضرت ضحاک رح۔ السدی رح مقاتل ابن حبان رح۔ قتادہ رح۔ سب اس طرف گئے ہیں کہ ضمیر ھُوَ کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید کا قول ہے کہ اس کا مرجع ابراھیم ہے۔ لیکن سیاق وسباق وقرینہ سے اول الذکر اصحّ ہے اور اکثریت اسی طرف گئی ہے۔

= مِنْ قَبْلُ ای من قبل نزول القراٰن و ذلك فی الکتب السماویة کالتوراة والانجیل۔ یعنی نزول قرآن سے پہلے تورات وانجیل جیسی آسمانی کتابوں میں یہ مذکور ہے۔

= فِیْ ھٰذَا۔ ای فی القراٰن۔ یعنی اس قرآن مجید میں بھی تمہیں مسلمون سے موسوم کیا گیا ہے

= لِیَکُوْنَ۔ میں لام تعلیل کا ہے۔ تاکہ ہوجائے۔

= شَہِیْدًا۔ گواہ۔ اس امر کا کہ اس نے اللہ کا کلام من وعن لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ اور مخاطب مومنوں کی گواہی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ تعلیم وکلام کو دوسرے لوگوں تک بلاکم وکاست پہنچادی۔

= اِعْتَصِمُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِعْتِصَامٌ مصدر۔ عصم مادہ (باب افتعال) تم مضبوط پکڑو۔ اِعْتِصَامٌ کے معنی کسی چیز کو پکڑ کر مضبوطی سے تھام لینا۔

العَصْمُ کے معنی روکنے کے ہیں۔ عَاصِمٌ روکنے والا۔ بچانے والا۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے لَاعَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ (۱۱:۴۳) آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (١٨)

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ٦ اَلنُّوْرُ ٩ اَلْفُرْقَان ٦

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۲۳) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن (۷۴)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِہِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

۲:۲۳ = خٰشِعُوْنَ ہ خُشُوْعٌ سے اسم فاعل جمع مذکر اَلْخُشُوْعُ (باب نصر) کے معنی عاجزی کرنے اور جھک جانے کے ہیں ضَرَاعَۃٌ کے معنی میں آتا ہے بمعنی عاجزی کرنا لیکن زیادہ تر خشوع کا لفظ جوارح اور ضراعۃ کا لفظ قلب کی عاجزی پر بولا جاتا ہے۔ ایک روایت ہے اِذَا ضَرَعَتِ الْقَلْبُ وَخَشَعَتِ الْجَوَارِحُ جب دل میں فروتنی ہو تو اس کا اثر جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے خٰشِعُوْنَ عاجزی کرنے والے۔ زاری کرنے والے۔

۳:۲۳ = مُعْرِضُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر اعراض کرنے والے۔ روگردانی کرنے والے۔ اجتناب کرنے والے۔ اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔

۴:۲۳ فٰعِلُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فَعَلٌ مصدر فِعْلٌ اسم مصدر کرنے والے، یہاں فٰعِلُوْنَ دو معنی ہو سکتے ہیں۔

اوّل:۔ یہ کہ لاداء الزکوٰۃ فاعلون وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ اس صورت میں فعل پر دوام اور ثبات کے معنی ہوں گے۔ یعنی وہ زکوٰۃ کو ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرنے والے ہیں!

دوم:۔ یہ کہ زکوٰۃ بمعنی تزکیہ نفس بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے کہ وہ تزکیہ نفس میں کوشاں رہتے ہیں۔

۵:۲۳ = فُرُوْجِھِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان مردوں کی شرم گاہیں۔ فَرْجٌ عورت اور مرد دونوں کی شرم گاہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ آیت ہذا میں بھی مرد و عورت دونوں مراد ہیں۔

اَلْفَرْجُ وَالْفُرْجَۃُ کے معنی دو چیزوں کے درمیان شگاف کے ہیں۔ جیسے دیوار میں شگاف یا دونوں ٹانگوں کے درمیان کی کشادگی۔ کنایہ کے طور پر فرج کا لفظ شرم گاہ پر بولا جاتا ہے اور کثرت

استعمال کی وجہ سے اسے حقیقی معنی سمجھا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ شگاف کے معنوں میں اور شق کرنا۔ چیرنا۔ پھاڑنا کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ (۵۰:۶) اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ اور وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ (۷۷:۹) اور جب آسمان پھٹ جائے۔

= حٰفِظُوۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر غائب۔ حفاظت کرنے والے۔ نگرانی کرنے والے۔ محفوظ رکھنے والے۔ بچانے والے۔ حِفۡظٌ مصدر

۲۳:۶ = عَلٰۤى بمعنی مِنۡ ہے۔

= فَاِنَّهُمۡ میں فَ جواب شرط مقدر کے لئے ہے۔ ای فان بذلوا فروجھم لازواجھم اوامائھم فانھم غیر ملومین۔ اگر اپنی شرمگاہوں کو اپنی منکوحہ بیویوں اور لونڈیوں کے ساتھ عمل میں لادیں تو ان کے لئے کوئی ملامت نہیں ہے۔

= مَلُوۡمِيۡنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ لَوۡمٌ مادہ ومصدر۔ مَلَامٌ ومَلَامَةٌ بھی مصدر ہیں لَامَ يَلُوۡمُ (نصر) لَوۡمًا کے معنی کسی کو برے فعل پر برا بھلا کہنے اور ملامت کرنے کے ہیں لَائِمٌ ملامت کرنے والا۔ مَلُوۡمٌ ملامت کیا گیا۔ ملامت زدہ۔

۲۳:۷ = اِبۡتَغٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِبۡتِغَاءٌ (اِفۡتِعَالٌ) مصدر۔ اس نے چاہا اس نے تلاش کیا۔

= وَرَاءَ۔ وَرَاءَ مصدر ہے لیکن اس کے معنی ہیں آڑ۔ حدّ فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا پیچھے ہونا۔ علاوہ۔ سوا ہونا۔ فصل اور حدبندی پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے ان سب معنی میں مستعمل ہے

= اَلۡعٰدُوۡنَ ۔ عَدۡوٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جمع مذکر۔ عَادُوۡنَ اصل میں عَادِوُوۡنَ تھا۔ واؤ کلمہ میں چوتھی جگہ آیا ہے۔ اور ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے اس کو یَ سے تبدیل کیا تو عَادِيُوۡنَ ہوا۔ یَ پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اب دو ساکن جمع ہوگئے یعنی یَ اور واؤ۔ یَ کو حذف کیا۔ عَادُوۡنَ ہوگیا۔ عَدۡوٌ کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے ہیں لہٰذا عَادُوۡنَ حد سے گذرنے والے۔ حد سے بڑھنے والے۔ حد سے نکلنے والے۔

۲۳:۸ = رٰعُوۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ رَاعِیٌ کی جمع رَعٰى يَرۡعٰى (فتح) رَعۡیٌ وَ رِعَايَةٌ مصدر۔ مویشی کو گھاس چرانا۔ اَلۡاَمِيۡرُ رَعِيَّتَهٗ رِعَايَةً امیر کا اپنی رعایا پر سیاست کرنا۔ اَلۡاَمۡرَ حفاظت کرنا۔

امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ اَلرَّعۡیُ اصل میں حیوان یعنی جاندار چیز کی حفاظت کو کہتے ہیں خواہ

غذا کے ذریعے ہو جو اس کی زندگی کی محافظ ہے یا اس سے دشمن کو دفع کرنے کے ذریعہ ہو۔
رَعَيْتُهٗ کے معنی کسی کی نگرانی کرنے کے ہیں اور اَرْعَيْتُهٗ کے معنی ہیں میں نے اس کے سامنے چارہ ڈالا۔ اسی سے ہے رِعْیٌ چارہ اور مَرْعًی چراگاہ کو کہتے ہیں۔
رَاعُوْنَ یعنی نگہداشت رکھنے والے۔ نگرانی کرنے والے۔ خبر رکھنے والے۔

٢٣: ٩ = يُحَافِظُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب (باب مفاعلہ) مُحَافِظَةٌ مصدر نگرانی رکھتے ہیں۔ پابندی کرتے ہیں۔

٢٣: ١٢ = سُلٰلَةٍ۔ سَلٌّ سے اسم مشتق ہے۔ سَلٌّ کے معنی ہیں کسی چیز کو کسی چیز سے کھینچنا اور نچوڑنا۔ جیسے تلوار کا نیام سے سونتنا۔ یا کوئی شے چوری کھسکا لینا۔ جیسے يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا (٢٤: ٦٣) جو تم میں سے آنکھ بچا کر کھسک گئے۔ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ مٹی کا جوہر۔ مٹی سے نچوڑ کر حاصل کیا ہوا خلاصہ۔

صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔
مٹی کے خمیر سے جو جوہر نکلا اس سے آدم علیہ السلام کا جسم پاک تیار ہوا۔ پھر آپ سے جو نسلِ انسانی چلی اس کے لئے نطفہ اصل قرار پایا جو ان غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو مٹی سے اگتی ہیں اس لئے جنسِ انسانی کی تخلیق کے متعلق فرمایا کہ اسے مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

٢٣: ١٣ = جَعَلْنٰهُ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے ہٗ اصل میں مضاف الیہ ہے جس کا مضاف محذوف ہے اصل میں جَعَلْنَا نَسْلَهٗ ہے مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم لایا گیا ہے۔
= نُطْفَةً۔ اصل میں آب صافی کو کہتے ہیں مگر اس سے مراد مرد کی منی لی جاتی ہے۔ کنایہ کے طور پر موتی کو بھی نَطْفَةٌ کہا جاتا ہے۔
= قَرَارٍ۔ ٹھہرنے کی جگہ (یعنی رحم) آرام کی جگہ۔ قرار گاہ۔ ٹھکانا۔
= مَكِيْنٍ۔ كَوْنٌ مصدر سے صفت مشبہ (باب نصر) مضبوط۔ محفوظ۔ حصین۔
= عَلَقَةً۔ جمے ہوئے خون کی پھٹکی۔ خون کی وہ پھٹکی جو منی سے پیدا ہوتی ہے۔ عَلَقَه اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ خون کی پھٹکی اس رطوبت کے ساتھ جو اس میں لگی رہتی ہے معلق ہوتی ہے
= مُضْغَةً۔ گوشت کا ٹکڑا۔ بوٹی۔ مَضْغٌ مصدر (باب فتح ونصر) بمعنی چبانا۔ مَضَاغٌ چبانے کی چیز۔
= فَكَسَوْنَا۔ ماضی جمع متکلم كَسٰى يَكْسُوْ (باب نصر) ہم نے پہنایا۔ كِسْوَةٌ لباس۔

= اَنْشَاْنٰہُ۔ ماضی جمع متکلم۔ اِنْشَاءٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے اس کو پیدا کیا۔ ہم نے اس کی پرورش کی۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب الانسان کی طرف راجع ہے

ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ۔ پھر ہم نے اس کو ایک نئی مخلوق بنا کر پیدا کیا۔

= تَبَارَكَ۔ وہ بہت برکت والا ہے۔ وہ بڑی برکت والا ہے۔ تَبَارُكٌ مصدر (تفاعل) بمعنی بابرکت ہونا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس فعل کی ان معنوں میں گردان نہیں آتی اور صرف ماضی کا صیغہ مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے آتا ہے۔ اَلْبَرَكَةُ کے معنی کسی شے میں خیر الٰہی ثابت ہونے کے ہیں۔

تَبَارَكَ بِہٖ۔ نیک فال لینا۔ کسی سے نیک شگون لینا۔ بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَفِيْكَ وَعَلَيْكَ۔ اللہ تجھ کو مبارک کرے۔

فَتَبٰرَكَ اللّٰہُ۔ پس بڑا بابرکت ہے اللہ۔

= اَحْسَنُ۔ بہت اچھا۔ افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر۔

= اَلْخٰلِقِيْنَ ہ پیدا کرنے والے۔ بنانے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ خَلَقَ کا لفظ دو معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ کسی چیز کو کسی موجود مادے اور سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرنا۔ ابداع الشئ من غیر اصل ولا احتذاء۔ اس معنی کے لحاظ سے یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہے اور یہ کسی اور میں نہیں پائی جاتی۔

۲ب۔ کسی چیز کو سابقہ مادّہ سے کسی موجودہ مثال کے مطابق بنا لینا۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں میں بھی پائی جا سکتی ہے اس کو صنعت کی صفت کہا جائے گا۔ اس لحاظ سے آیۃ ہذا میں الخالقین بمعنی الصانعین آیا ہے۔

۲۳ : ۱۶ = تُبْعَثُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر بَعْثٌ مصدر۔ تم اٹھائے جاؤ گے

۲۳ : ۱۷ = طَرَآئِقَ۔ طَرِيْقَةٌ کی جمع ہے راہیں۔ طریقے۔ یہاں مراد آسمان ہیں۔ آسمانوں کو طرائق سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ ان میں فرشتوں کی آمد و رفت کے لئے اور ستاروں کی گردش کے لئے راہیں اور راستے ہیں۔

طرائق بمعنی آسمان اس لئے لیا گیا ہے کہ عربی میں جب ایک چیز کو دوسری چیز کے اوپر رکھتے ہیں تو کہتے ہیں طَارَقْتُ الشَّئَ میں نے چیزوں کو ایک دوسری کے اوپر رکھا۔ چونکہ آسمان بھی ایک دوسرے کے اوپر ہیں اس لئے انہیں بھی طَرَآئِقَ بیان کیا گیا ہے۔

۲۳: ۱۸ = فَاَسۡکَنّٰہُ ۔ف تعقیب کا ہے اَسۡکَنَّا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۔ اِسۡکَانٌ (افعال) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَآءً ہے پھر ہم نے اس پانی کو ٹھیرا دیا (چشموں ۔ جھیلوں ۔ یا زیر زمین آبی ذخیروں کی شکل میں)

= ذَہَابٍ ۔ ذَہَبَ یَذۡہَبُ کا مصدر ہے ۔ جانا ۔ چلنا ۔ چھوڑنا ۔

عَلٰی ذَہَابٍ بِہٖ ۔ اس کو (اڑا) لیجانے پر ۔ اس کو ختم کرنے پر یا ناپید کرتے پر ۔ اس کو معدوم کرنے پر یعنی اس کو تمہاری دسترس سے باہر کردیں ۔ مثلاً اتنا گہرا زمین میں چلا جائے کہ اس کو سطح تک لانا ناممکن ہوجائے یا اس کو بخارات کی صورت میں تمازتِ آفتاب سے اڑا ہی لیجائیں ۔

= قٰدِرُوۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ قدرت رکھنے والے ۔ طاقت رکھنے والے ۔ قابو پانے والے غالب ۔

۲۳: ۱۹ = بِہٖ ۔ میں ضمیر واحد مذکر حاضر کا مرجع ماء ہے ۔

= فَوَاکِہُ ۔ میوہ ۔ پھل ۔ واحد فاکھۃ ۔ بعض نے کہا ہے کہ فاکھہ کا لفظ ہر قسم کے میوہ جات پر بولا جاتا ہے ۔ اور بعض کے نزدیک انگور اور انار کے علاوہ باقی میوہ جات کو فاکھۃ کہتے ہیں ۔ انہوں نے ان دونوں کو اس لئے مستثنیٰ کیا ہے کہ قرآن مجید میں ان دونوں کو فاکھہ پر عطف کے ساتھ ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فاکھہ کے غیر ہیں ۔ بوجہ غیر منصرف ہونے کے (تانیث جمع) اس پر تنوین نہیں آتی ۔

= مِنۡہَا ۔ میں اگر ھا ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع جَنّٰتٍ ہے تو یہ ابتدائیہ ہے بمعنی "سے" جیسے مِنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰی (۱۷: ۱) اور اگر اس ضمیر کا مرجع فواکہ ہے تو مِنۡ تبعیضیہ ہے، یعنی ان میں سے بعض کو کھاتے ہو ۔

۲۳: ۲۰ = شَجَرَۃً ۔ اس کا عطف جَنّٰتٍ پر ہے ۔ ای وَاَنۡشَاۡنَا لَکُمۡ شَجَرَۃً ۔ وھی شجرۃ الزَّیۡتُوۡن ۔ یہاں زیتون کا درخت مراد ہے ۔

= تَخۡرُجُ ۔ اِخۡرَاجٌ (اِفۡعَالٌ) سے مضارع واحد مونث غائب ۔ وہ نکلتی ہے وہ نکلیگی نباتات کے زمین سے اگنے کو بھی اخراج کہتے ہیں ۔ یہاں انہی معنوں میں آیا ہے ۔ یُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہٗ (۳۹: ۲۱) اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے ۔

= طُوۡرِ سَیۡنَآءَ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ طور بمعنی پہاڑ ۔ سَیۡنَا جزیرہ نمائے سینا کا علاقہ سینا ۔ بوجہ تانیث بالالف (جو قائم مقام دو سببوں کے ہے جیسے صَحۡرَآءُ) یا بوجہ عجمہ و معرفہ یا بوجہ معرفہ و تانیث غیر منصرف ہے ۔ طُوۡرِ سَیۡنَآءَ ۔ سینا کا پہاڑ ۔

= تَنْبُتُ ۔ نَبَتَ یَنْبُتُ ۔ (باب نصر) نَبَتٌ سے جس کے معنی اُگنے اور اُگانے کے ہیں ۔ مضارع واحد مؤنث غائب، تَنْبُتُ بِالدُّھْنِ وہ تیل اگاتی ہے۔ اس میں ب تعدیہ کے لئے نہیں بلکہ حال کے لئے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وہ درخت اگتا ہے اور اس میں تیل دینے کی خاصیت موجود ہوتی ہے اس کو اس کو جو پھل لگتا ہے اس سے زیت (زیتون کا تیل) نکالا جاتا ہے۔ اس کی مثال عربی محاورہ ہے جَاءَ بِثِیَابِ السَّفَرِ وہ اس حالت میں آیا کہ سفر کے لباس میں آیا ۔

= صِبْغٌ ۔ سالن ۔ روٹی ڈبونا۔ اصل میں صَبَغَ (نصر، ضرب، فتح) صَبْغٌ و صِبْغٌ ۔ الثَّوْبَ ۔ کپڑے کو رنگنا ہے ۔ مجازًا ایسا سالن کہ اس میں روٹی ڈبونے سے رنگین ہو جائے۔ صِبْغٌ کہلاتا ہے۔

۲۳ : ۲۱ = اَلْاَنْعَامِ ۔ مویشی، بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ ۔ گائے ۔ بھینس ۔ یہ نَعَمٌ کی جمع ہے نَعَمٌ کے معنی اونٹ کے ۔ انعام میں گو دوسرے مویشی کو بھی شامل کر لیتے ہیں لیکن جب تک ان میں اونٹ شامل نہ ہو ان کو انعام نہیں کہا جا سکتا۔

= عِبْرَۃً ۔ عبرت ۔ نصیحت حاصل کرنا ۔ دوسرے کے حال سے اپنا حال قیاس کرنا۔ دھیان کرنا

= نُسْقِیْکُمْ ۔ نُسْقِیْ مضارع جمع متکلم۔ اَسْقٰی یُسْقِیْ اِسْقَاءٌ (افعال) سے ہم پلاتے ہیں ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ ہم تمہیں پلاتے ہیں ۔

= بُطُوْنِھَا ۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الانعام کی طرف راجع ہے اور اس آیت میں اور اگلی آیت ۲۲ میں ھَا اسی معنی میں ہے۔

= تُحْمَلُوْنَ ۔ مضارع مجہول ۔جمع مذکر حاضر۔ حَمْلٌ مصدر (باب ضرب) تم اٹھائے جاتے ہو ۔ تم سوار کئے جاتے ہو۔ تم لدے پھرتے ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ الانعام سے مراد یہاں اونٹ لیا گیا ہے جس پر اہل عرب سوار ہو کر طویل سفر طے کیا کرتے تھے اور بوجھ کی نقل و حرکت بھی اونٹ کے ذریعہ ہوتی تھی ۔

پھر الفلك کا قرینہ اس بات کو اور تقویت دیتا ہے ۔ عرب اونٹ کو سفینۃ البرّ (ریگستان کا جہاز) بولتے ہیں ۔ ویسے دوسرے مویشیوں مثلاً بیل و بھینس سے بھی بار برداری کا کام لیا جا سکتا ہے ۔

۲۳ : ۲۳ = اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ہ ہمزہ استفہام کے لئے ہے فَ عطف کے لئے اس سے قبل فعل مقدرہ ہے ۔ ای اتعرفون ذلك ای مضمون قولہ تعالیٰ (ما لکم

مِنْ اِلٰـهٍ غَیْرُہٗ، فلا تتقون عذابہ تعالیٰ الذی یستوجبہ ما انتم علیہ من ترك عبادتہ سبحانہ وحدہ واشراککم بہ فی العبادۃ (کیا تم خدا تعالیٰ کے اس فرمان مالکم من الٰہ غیرہ کے مضمون کو تم پہچانتے ہو اور نہیں ڈرتے اس کے عذاب سے جو اس کی ترک عبادت سے اور اس کے ساتھ دوسروں کو عبادت میں شریک ٹھہرانے سے لازم آتا ہے۔ لَا تَتَّقُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم نہیں ڈرتے ہو۔

۲۳: ۲۴ = اَلْمَلَؤُا۔ اسم جمع معرّف باللّام، سرداروں اور بڑے لوگوں کی جماعت اَلْمَلَأُ۔ وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن وجمال سے اور نفوس کو ہیبت وجلال سے بھر دے۔ مَلَأَ یَمْلَأُ مَلْأٌ وَمَلْأَۃٌ کسی چیز کو کسی چیز سے بھرنا۔ مِلْءٌ جمع اَمْلَاءٌ۔ وہ مقدار جس سے برتن بھر جائے۔ قرآن مجید میں ہے فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ (۳: ۹۱) سو ان میں سے کسی سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا زمین بھر بھی سونا اگرچہ وہ اسے معاوضہ میں دینا چاہے۔
م ل ء حروف مادہ۔

= اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ۔ یَتَفَضَّلَ عَلٰی۔ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ واحد مذکر غائب عَلٰی کے صلہ کے ساتھ۔ بمعنی فضیلت پائے تم پر۔ بڑائی حاصل کرے تم پر۔ تم پر برتری حاصل کرے۔ تم سے برتر ہو کر رہے۔

۲۳: ۲۵ = اِنْ۔ نافیہ ہے
= رَجُلٌ بِہٖ جِنَّۃٌ۔ (ایسا) آدمی جس کو جنون ہو۔ جِنَّۃٌ۔ جَنَّ یَجُنُّ (نصر) سے مشتق ہے۔ بمعنی جنون۔ سودا۔ دیوانگی۔ چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ (۷: ۱۸۴) تمہارے رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو (کسی طرح کا بھی) جنون نہیں ہے۔ الجنّ کے اصل معنی کسی چیز کو حواس سے پوشیدہ رکھنے کے ہیں۔
جَنَّ (باب نصر) سے کسی چیز کو چھپانا۔ اور اَجَنَّ کے معنی چھپانے کے لئے کوئی چیز دینا اسی سے اَلْجِنُّ ہے جس کی جمع جِنَّۃٌ آتی ہے تمام غیر مرئی روحانی مخلوق جو حواس سے مستور ہے اس صورت میں جنّ کا لفظ ملائکہ اور شیاطین دونوں کو شامل ہے۔ لہٰذا تمام فرشتے جنّ ہیں لیکن تمام جنّ فرشتے نہیں ہیں۔ اسی سے اَلْجَنَّۃُ ہے۔ یعنی ہر وہ باغ جس کی زمین درختوں کی وجہ سے نظر نہ آتے۔ بہشت کو جنّت یا تو دنیوی باغات سے تشبیہ دے کر کہا گیا ہے یا اس لئے کہ بہشت کی

نعمتیں ہم سے مخفی رکھی گئی ہیں۔
دیوانگی یا جنون کو بھی جِنَّة اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ انسان کے دل اور عقل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔
= تَرَبَّصُوا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ تَرَبُّصٌ (تفعّل) مصدر سے۔ تم انتظار کرو۔ تم راہ دیکھتے رہو۔ تَرَبَّصُوا بِہٖ اس کا انتظار کرو (کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے)
= اُنْصُرْنِيْ۔ نَ وقایہ یَ ضمیر واحد متکلم۔ اُنْصُرْ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو میری مدد کر۔
۲۳:۲۶ = بِمَا۔ اس میں ب سببیہ ہے اور ما مصدریہ ای بسبب تکذیبھم ایای ان کے مجھے جھٹلانے کی وجہ سے۔
= کَذَّبُوْنِ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اصل میں کَذَّبُوْنِيْ تھا۔ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ انہوں نے مجھے جھوٹا قرار دیا۔ انہوں نے میری تکذیب کی۔ تَکْذِیْبٌ (تفعیل) مصدر
۲۳:۲۷ = اَنْ۔ یہ مفسرہ ہے۔ اور اس کے مفسرہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس سے قبل ایک جملہ آئے اور اس کے بعد بھی ایک جملہ ہو۔ نیز جملہ ماقبل میں قول کے معنی ہونے چاہئیں۔ یہاں اس آیۃ شریفہ میں وحی بمعنی قول آیا ہے۔
= اِصْنَعْ۔ صَنَعَ یَصْنَعُ (باب فتح) سے فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو بنا۔ تو درست کر۔ صُنْعٌ مصدر۔
= بِاَعْيُنِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہماری آنکھیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے، ہماری حفاظت میں
= وَحْيِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہماری وحی کے مطابق۔ ہمارے حکم کے مطابق۔ ہماری تعلیم کے مطابق
= فَاِذَا۔ میں ف۔ ترتیب کا ہے۔ یعنی کشتی کی تکمیل کے بعد پھر جب ہمارا حکم (یعنی عذاب) آجائے۔
= فَارَ۔ ماضی واحد مذکر غائب، فَارَ یَفُوْرُ (باب نصر) فَوْرٌ وفُئُوْرٌ وفَوَرَانٌ مصدر۔ اس نے جوش مارا۔ وہ اُبلا۔ یعنی جب تنور جوش مارنے لگے۔
اَلْفَوْرُ کے معنی ہیں سخت جوش مارنا۔ یہ لفظ آگ کے بھڑکنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور ہانڈی اور غصہ کے جوش کھانے پر بھی۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَهِيَ تَفُوْرُ (۶۷:۷) اور وہ (جہنم) جوش مار رہی ہوگی۔ ہانڈی کے ابال کو فَوَّارَةٌ کہا جاتا ہے پھر تشبیہ کے طور پر پانی کے ابلتے ہوئے چشمے کو بھی فَوَّارَةُ الْمَاءِ کہتے ہیں۔

= التَّنُّوْرُ۔ اگرچہ اس لفظ کے مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً سطح زمین۔ وادی کا وہ مقام جہاں پانی جمع ہو۔ یا صبح جیسا کہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے کہ فَارَ التَّنُّوْرُ۔ ای طلع الفجر ونور الصبح (پو پھٹ گئی اور صبح روشن ہو گئی)

یا تنور جو عرف عام میں اس جگہ کا نام ہے جہاں روٹی پکائی جاتی ہے اور یہاں اکثریت نے یہی معنی لئے ہیں۔

التنور میں الف لام حرف تعریف ہے اور عہد کا ہے الف لام تعریف جو عہد کے لئے آتا ہے یا تو اس کے ساتھ معہود مذکور پایا جاتا ہے مثلاً کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ (۷۳:۱۶)

یا معہود ذہنی اس کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ (۹:۴۰) یہاں التنور معہود ذہنی ہے یعنی بعید نہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو وہ تنور معلوم ہو فَارَ التَّنُّوْرُ ای فار الماء من التنور۔ جب تنور سے پانی ابل پڑے۔

= فَاسْلُكْ فِيْهَا۔ میں ف تعقیب کا ہے اُسْلُكْ فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ہے سُلُوْكٌ مصدر سے (باب نصر) تو داخل کر۔ تو ڈال دے۔

اَلسُّلُوْكُ کے اصل معنی راستہ پر چلنے کے ہیں۔ جیسے سَلَكْتُ الطَّرِيْقَ۔ میں راستہ پر چلدیا۔ فعل متعدی بن کر بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ (۷۴:۴۲) تمہیں دوزخ میں کس نے لا ڈالا۔

یا كَذٰلِكَ سَلَكْنَاهُ (۲۶ : ۲۰۰) اسی طرح ہم نے ان کو --- داخل کر دیا۔

= فِيْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الفلك (کشتی) ہے۔ فَاسْلُكْ فِيْهَا تو کشتی میں داخل کرلو۔

= مِنْ كُلٍّ۔ ای من کل امۃ ہر قسم کی جنس سے زَوْجَيْنِ وهما امۃ الذکر وامۃ الانثٰى یعنی جنس نر و مادہ ایک جوڑا اِثْنَيْنِ دو فرد۔ یعنی ایک نر اور ایک مادہ۔ مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہر ایک جنس کا ایک جوڑا مشتمل بر ایک نر و مادہ۔

= وَاَهْلَكَ اور (داخل کرلو) اپنے گھر والوں کو۔ ای وَاسْلُكْ اَهْلَكَ

= سَبَقَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پہلے ہو چکا۔ وہ پہلے گذر چکا۔ اس نے سبقت کی۔ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اس کے بارہ میں فیصلہ پہلے ہی ہو چکا۔

= لَا تُخَاطِبْنِی۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر خَاطَبَ یُخَاطِبُ مُخَاطَبَۃً۔ (مفاعلۃ) سے نَ وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم۔ تو مجھ سے گفتگو نہ کر۔ یعنی تو مجھ سے سفارش نہ کر۔

= اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ بے شک وہ غرق کئے جانے والے ہیں۔ یہ علت ہے سفارش کی ممانعت کی۔

۲۳: ۲۸ = اِسْتَوَیْتَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر اِسْتِوَاءٌ (افتعال) سے (جب) تو چڑھ چکے (جب) تم (کشتی میں) سوار ہو چکو۔

۲۳: ۳۰ = اِنْ۔ مخفف ہے جو اَنَّ تقید سے مخفف ہو کر اِنْ بن گیا۔ تحقیق اور ثبوت کے لئے ہے اس کے بعد لام مفتوح کا آنا لازمی ہوتا ہے جیسا کہ آیت ھٰذا میں ہے لَمُبْتَلِیْنَ۔

= مُبْتَلِیْنَ اسم فاعل۔ جمع مذکر اِبْتِلَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ جانچنے والے۔ کھرے کھوٹے کو الگ کرنے والے۔ بلی مادّہ۔

۲۳: ۳۱ = اَنْشَاْنَا۔ ماضی جمع متکلم انشاء (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ہم نے پیدا کیا۔ ہم نے پرورش کی۔ ن ش ء مادّہ

= قَرْنًا واحد قُرُوْنٌ جمع۔ قوم (ایسی قوم جو ایک زمانے میں ہو)

قَرْنًا اٰخَرِیْنَ۔ ایک دوسری قوم۔ ایک دوسری جماعت (قوم عاد یا ثمود مراد ہے)

۲۳: ۳۲ = اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ۔ میں اَنْ مفسرہ ہے کیونکہ ارسال میں قول کے معنی متضمن ہیں یعنی ہم نے رسول کی زبان سے ان کو کہا کہ:۔ اُعْبُدُوا اللّٰہَ تم اللہ کی عبادت کرو۔ اُعْبُدُوْا عِبَادَۃٌ سے (باب نصر) امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے (نیز اَنْ کے لئے مزید ملاحظہ ہو ۲۳: ۲۷۔

۲۳: ۳۳ = اَتْرَفْنٰھُمْ ماضی جمع متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہے ہم نے ان کو آرام دیا۔ ہم نے انہیں عیش و عشرت کا سامان مہیا کر رکھا تھا۔

اِتْرَافٌ اِفْعَالٌ۔ مصدر۔ التُّرْفَۃُ عیش و عشرت میں فراخی اور وسعت کو کہتے ہیں۔

= مَا ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ تا وَمَا نَحْنُ لَہٗ بِمُؤْمِنِیْنَ (تا آیۃ ۳۸) اَلْمَلَاُ کا کلام ہے

۲۳: ۳۵ == اَیَعِدُ کُمْ۔ ھمزہ استفہامیہ ہے۔ یَعِدُ وَعْدٌ سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ کیا وہ تم سے (یہ) وعدہ کرتا ہے۔
== مِتُّمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ ماضی بمعنی مستقبل (مَوْتٌ) مصدر (باب ضرب و سمع) (جب) تم مرجاؤ گے۔
۲۳: ۳۶ == ھَیْھَاتَ۔ کلمہ بُعد ہے۔ نہایت ہی بعید ہے ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ بہت ہی بعید ہے۔ بہت ہی بعید ہے (وہ بات جو تم سے کہی جارہی ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ یعنی بعث بعد الموت موت کے بعد دوبارہ زندہ اٹھنا)
ھَیْھَاتَ ای بَعُدَ وُقُوْعُ ذٰلِكَ الْمَوْعُوْدِ یعنی بہت دور کی بات ہے اس قیامتِ موعود کا وقوع پذیر ہونا۔ گویا ھَیْھَاتَ اسم فعل بمعنی ماضی ہے۔ اور اس کا تکرار تاکید بعد کے لئے آیا ہے۔
۲۳: ۳۷ == اِنْ۔ نافیہ ہے۔
== مَبْعُوْثِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور۔ اٹھائے جانے والے۔ دوبارہ زندہ کئے جانے والے۔ یعنی ہمیں دوبارہ زندہ نہیں اٹھایا جائے گا۔
۲۳: ۳۸ == اَفْتَرٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان باندھا۔
افتراءٌ کا لفظ اصلاح اور فساد دونوں کے لئے آتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال فساد کے ہی معنوں میں ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں جھوٹ، شرک اور ظلم کے موقعوں پر استعمال کیا گیا ہے۔
۲۳: ۳۹ == بِمَا۔ میں ب سببیہ ہے۔
۲۳: ۴۰ == عَمَّا قَلِیْلٍ۔ میں عَنْ حرف جار ہے زَمَانٍ مجرور محذوف ہے قَلِیْلٍ صفت ہے زَمَانٍ موصوف کی۔ مَا زائدہ ہے عما قَلِیْلٍ ای عن زمان قلیل تھوڑے عرصہ کے بعد ہی۔ عنقریب ہی۔
== لَیُصْبِحُنَّ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے۔ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر۔ فعل ناقص۔ وہ ضرور ہی ہو جائیں گے
۲۳: ۴۱ == الصَّیْحَةُ۔ دراصل صیح کے معنی آواز پھاڑنا کے ہیں۔ لکڑی چرنے یا کپڑے پھٹنے سے جو زور کے چرّاٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے اس آواز کے نکلنے کو الصیاح کہتے ہیں

اس سے صَیْحَۃٌ ہے بلند آواز، چیخ۔ پھر چیخ چونکہ گھبراہٹ کا باعث ہوتی ہے اس لئے صَیْحَۃٌ بمعنی گھبراہٹ یا عذاب بھی استعمال ہوتا ہے۔
الصَّیْحَۃُ بمعنی چیخ۔ کڑک۔ ہولناک آواز۔ چنگھاڑ ہے یہ صَاحَ یَصِیْحُ (ضرب) کا مصدر ہے اور حاصل مصدر کے معنی میں بھی آتا ہے۔ صَیْحَۃٌ صور (نرسنگھے) میں پھونکنے کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔ صیح مادّہ۔
= بِالْحَقِّ۔ یہ اَخَذَتْھُمُ سے متعلق ہے یعنی وعدۂ برحق کے موافق (چنگھاڑ نے انہیں آلیا)
= غُثَآءً۔ ہانڈی کی جھاگ اور اس کوڑا کرکٹ کو کہتے ہیں جسے سیلاب بہا کر لاتا ہے اور یہ اس چیز کے لئے ضرب المثل ہے جسے (بوجہ بیکار ہونے کے) ضائع ہونے دیا جاتے اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی جائے۔ غَثَا یَغْثُوْا غَثْوٌ وغُثُوٌّ (نصر) الوادی۔ نالے میں غثاء۔ یعنی کوڑا کرکٹ کا زیادہ ہونا۔ غَثْوٌ مادّہ۔ غَثَا یَغْثِیْ غِثْیَانٌ (باب ضرب) سے بمعنی خبث نفس کے لئے آتاہے۔ غَثَتْ نَفْسُہٗ اس کی طبیعت خراب ہو گئی یا محاورہ کے طور پر اس کی نیت بد ہو گئی۔
= بُعْدًا۔ فعل مقدر کا مصدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اى بعدوا البعدا من رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے۔ بُعْدًا عربی محاورہ میں اسی موقع پر آتا ہے جسے اُردو میں "خدا کی مار" کہتے ہیں۔
۲۳: ۴۲ = اَنْشَأْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے پیدا کیا۔ اِنْشَاءٌ (افعال) سے
۲۳: ۴۳ = مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّۃٍ اَجَلَھَا۔ اى ما تسبق امۃ من الامم اجلھا۔ کوئی قوم اپنی میعاد سے آگے نہیں بڑھ سکتی (پیش دستی نہیں کر سکتی) سبقت آگے بڑھنا۔
= مَا یَسْتَاْخِرُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب (باب استفعال) وہ دیر نہیں کر سکتے ضمیر جمع کا مرجع امۃ ہے جو باعتبار معنی جمع ہے۔
۲۳: ۴۴ = تَتْرَا۔ اى یتبع بعضھم بعضا۔ یکے بعد دیگرے۔ پے در پے متواتر تَتْرٌ سے جس کے معنی کسی شے کے پے در پے آنے کے ہیں۔ الف تانیث کا ہے فراء کے نزدیک یہ تنوین کے عوض آیا ہے۔ جَآءَ الْقَوْمُ تَتْرٰی لوگ پے در پے آئے۔ اس کی اصل وَتْرٰی ہے ایک ایک کر کے آنا۔

= كُلَّمَا۔ جب کبھی۔ یہ لفظ كُلّ اور مَا سے مرکب ہے۔ اس ترکیب میں لفظ كُلّ ظرفیت کی وجہ سے ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اکثر كُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے آیۃ ہٰذا یا كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ (۱۷:۷) جب کبھی میں نے ان کو دعوت دی (بلایا)

= اُمَّةً۔ ای الی اُمَّةٍ رَّسُوْلُهَا۔ هَا ضمیر واحد مونث غائب امت کے لئے ہے!
كَذَّبُوْهُ میں ضمیر جمع مذکر غائب اُمَّةً (بمعنی جمع افراد امت) کے لئے ہے ہٗ کا مرجع رسول ہے۔ جب کبھی کسی امت کے پاس اس کا رسول (تبلیغ حق کے لئے) آیا۔ اس امت (کے افراد) نے اس کی تکذیب کی۔

= فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا۔ سو ہم نے بھی انہیں ایک کے پیچھے دوسرے کو چلتا کیا۔ (ہم ہلاک کرتے گئے) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع افراد امت ہیں جنہوں نے اپنے رسول کی تکذیب کی۔

= اَحَادِيْثَ۔ اُحْدُوْثَةٌ کی جمع۔ اس کے معنی ہیں قصے کہانیاں۔
وَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ۔ ہم نے ان کو کہانیاں بنا دیا۔ یعنی وہ قصہ ماضی بن کر رہ گئے

۲۳:۴۵ = سُلْطٰنٍ۔ واضح دلیل۔ حجة واضحة۔

۲۳:۴۶ = مَلَائِهٖ۔ اس کے سردار۔

= عَالِيْنَ۔ عُلُوٌّ سے اسم فاعل جمع مذکر۔ عَالِيٌ واحد۔ سرکشی کرنے والے۔ متکبر زبردستی کرنے والے۔ عالی مرتبہ والے۔

۲۳:۵۰ = اٰوَيْنٰهُمَا۔ اٰوَيْنَا ماضی جمع متکلم۔ اٰوٰی يُؤْوِيْ اِيْوَاءٌ (افعال) ی کو جگہ دینا۔ ٹھکانہ دینا۔ رہنے کا مقام دینا۔
اَوٰی يَاْوِيْ (ضرب) اُوِيٌّ و اِوَاءٌ — اَلْبَيْتَ و اِلَى الْبَيْتِ۔ گھر میں اترنا۔ گھر میں پناہ لینا۔ مَاْوٰی ٹھکانا۔ جائے پناہ۔ اوی مادہ۔
هُمَا ضمیر مفعول تثنیہ مونث غائب۔ اٰوَيْنٰهُمَا ہم نے ان دونوں کو پناہ دی

= رَبْوَةٍ۔ بلند جگہ۔ ٹیلہ۔ بلندی۔ اسم ہے۔ رُبُوٌّ۔ رِبَا سے مشتق ہے اس کی جمع رُبًى و رُبًى۔ ہے اس بلند مقام سے کونسی جگہ مراد ہے اس میں مختلف قول ہیں۔
بعض کے نزدیک اس سے مراد دمشق ہے۔ بعض کے الرملة (فلسطین میں) اور بعض کے نزدیک اس سے مراد بیت المقدس یا مصر ہے!

= ذَاتِ قَرَارٍ۔ رہائش کے قابل۔ ٹھہرنے کے قابل۔ سرسبز و شاداب جگہ۔

= ذَاتِ مَعِيْنٍ ۔ جس میں پانی کے چشمے تھے ۔ مَعِيْنٍ ای مَاءٍ مَّعِيْنٍ جاری پانی ۔ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ۔ صفت ہے ربوہ کی ۔ مَعِيْنٍ العین (آنکھ) سے مشتق ہے ۔ عَيْنٌ کا لفظ استعارۃً کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ جو کہ مختلف اعتبارات سے آنکھ میں پائے جاتے ہیں ۔ مثلاً ۔

نمبر ۱ :۔ مشکیزہ کے سوراخ کو بھی عَيْنٌ کہا جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ ہیئت اور اس سے پانی بہنے کے اعتبار سے آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے ۔

۲ :۔ جاسوس کو بھی عین کہا جاتا ہے کیونکہ وہ دشمن پر آنکھ لگائے رہتا ہے ۔

۳ :۔ پانی کے چشمہ کو بھی عین کہا جاتا ہے کیونکہ اس سے پانی ابلتا ہے جس طرح کہ آنکھ سے آنسو کا پانی جاری ہوتا ہے اور عَيْنُ الْمَاءِ سے مَاءٍ معین کا محاورہ لیا گیا ہے ۔ جس کے معنی جاری پانی کے ہیں جو صاف طور پر چلتا ہوا دکھائی دے ۔ اور عینٌ کے معنی جاری چشمہ کے ہیں ۔

علامہ بغوی ؒ نے لکھا ہے :۔

المعین : الماء الجاری الظاھر الذی تراہ العیون مفعول من عانہ یعینہ اذا ادرکہ البصر ۔ یعنی معین سے مراد ہے وہ جاری پانی جو ظاہر ہو جس کو آنکھیں دیکھ رہی ہوں ۔ عَانَ يَعُوْنُ (آنکھ سے دیکھنا) سے بروزن مفعول ہے اصل میں مَعْيُوْنٌ تھا ۔

بعض کے نزدیک یہ مَعَنَ يَمْعَنُ (فتح) سے صفت کا صیغہ ہے بروزن فَعِيْلٌ ۔ نرم رفتار سے بہنے والا پانی ۔

۲۳ : ۵۱ = يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ ۔ اے (میرے) پیغمبرو ۔ اے (میرے) رسولو ۔ یہ خطاب کس سے ہے ۔ اس میں مختلف اقوال ہیں :۔

۱ :۔ یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے ۔ کیونکہ آیت متصلہ (نمبر ۵۰) میں ان کا ذکر ہے

۲ :۔ یہ خطاب نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ۔ اور جمع کا صیغہ تعظیماً لایا گیا ہے

۳ :۔ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے نبیوں سے ہے ۔

۴ :۔ یہ خطاب تمام انبیاء کی طرف ہے ۔

اس ضمن میں علامہ مودودی کا وضاحتی نوٹ ملاحظہ ہو :۔

پچھلے دور کوعوں میں متعدد انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد اب يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ کہہ کر تمام

پیغمبروں کو خطاب کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ کہیں یہ سارے پیغمبر یکجا موجود تھے۔ اور ان سب کو خطاب کر کے یہ مضمون ارشاد فرمایا گیا۔ بلکہ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر زمانے میں مختلف قوموں اور مختلف ملکوں میں آنے والے انبیاء کو یہی تعلیم و ہدایت کی گئی تھی اور سب کے سب اختلاف زمانہ و مقام کے باوجود ایک ہی حکم کے مخاطب تھے۔

بعد کی آیت میں چونکہ تمام انبیاء کو ایک امت ایک جماعت ایک گروہ قرار دیا گیا اس لئے طرز بیان یہاں ایسا اختیار کیا گیا کہ نگاہوں کے سامنے ان سب کے ایک گروہ ہونے کا نقشہ کھینچ جائے گویا وہ سارے کے سارے ایک جگہ جمع ہیں اور سب کو ایک ہی ہدایت دی جارہی ہے۔

مگر اس طرزِ کلام کی لطافت اس دور کے بعض کند ذہن لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکی اور وہ اس سے یہ نتیجہ نکال بیٹھے کہ یہ خطاب حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف ہے اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلۂ نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت ملتا ہے تعجب ہے کہ جو لوگ زبان و ادب کے ذوقِ لطیف سے اس قدر کورے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ یعنی مرزائی قادیانی گروہ اس آیت سے غلط استدلال کرتے ہیں

۲۳: ۵۲ = اُمَّتُكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری جماعت۔ تمہارا گروہ۔

امت کا لفظ اس مجموعہ افراد پر بولا جاتا ہے جو کسی اصل مشترک پر جمع ہو۔ انبیاء علیہم السلام چونکہ اختلاف زمانہ و مقام کے باوجود ایک عقیدے اور ایک دین اور ایک دعوت پر جمع تھے اس لئے فرمایا گیا کہ ان سب کی ایک ہی امت ہے اور بعد کا فقرہ خود بتا رہا ہے کہ وہ اصلِ مشترک کیا تھی جس پر سب انبیاء جمع تھے۔ (تفہیم القرآن)

بعض کے نزدیک امت سے یہاں مراد دین یا مسلک ہے۔ اُمَّتُكُمْ۔ ای مِلَّتُكُمْ وشَرِيْعَتُكُمْ (روح المعانی) اُمَّتُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اِنَّ کی خبر ہے جب کہ هٰذِهٖ اِنَّ کا اسم ہے۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً موصوف وصفت دونوں مل کر اُمَّتُكُمْ سے حال ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔ اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً جملہ مستانفہ ہے۔

= فَاتَّقُوْنِ۔ ف عاطفہ مع ترتیب ہے اِتَّقُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر ن وقایہ اور ی متکلم کی محذوف ہے۔ سو تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

فائدہ:- آیت ۵۱ اور آیت ۵۲ میں كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ اور اِعْمَلُوْا صَالِحًا اور فَاتَّقُوْنِ میں امر کے مخاطبین الرُّسُلُ ہیں مگر ساتھ ساتھ یہ حکم ان کے پیرووں کے لئے بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا یھا الناس ان اللہ تعالیٰ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال (یا یھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صٰلحًا) وقال یا یھا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنٰکم .... الخ رواہ ابوہریرہ

۲۳:۵۳ = فَتَقَطَّعُوْا : ف ترتیب کا ہے تقطعوا ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے. تقطع (تفعلٌ) سے اور تقطع بمعنی قَطَعَ ہے جیسے تقدم بمعنی قدم ۔یعنی انہوں نے کاٹ دیا۔ انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ انہوں نے توڑ دیا۔

= اَمْرَهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ امر بمعنی معاملہ۔کام۔حکم۔ اَمْرَهُمْ ای اَمْرَ دِیْنِهِمْ۔

= زُبُرًا ۔ الزُّبْرَةُ۔ لوہے کی بڑی سِل کو کہتے ہیں اور اس کی جمع زُبُرٌ آتی ہے جیسے اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ (۱۸:۹۶) لوہے کی سلیں مجھے لا دو!

کبھی زُبْرَةٌ کا لفظ بالوں کے گچھا پر بھی بولا جاتا ہے اور اس کی جمع زُبُرٌ آتی ہے استعارہ کے طور پر پارہ پارہ کی ہوئی چیز کو بھی زُبُرٌ کہا جاتا ہے (آیہ ہذا)

زُبُرٌ بمعنی کتب ۔ اوراق بھی آیا ہے اس صورت میں یہ زُبُوْرٌ کی جمع ہے جیسے وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ۔(۲۶:۱۹۶) اور اس کا ذکر پہلے لوگوں کی کتابوں میں ہے!

زُبُرًا ۔اَمْرَهُمْ سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

فَتَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ۔پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا۔ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع گذشتہ پیغمبروں کی امتیں ہیں۔

= بِمَا لَدَیْهِمْ ۔ میں مَا بمعنی الَّذِیْ ہے

= فَرِحُوْنَ ۔ فَرِحٌ کی جمع۔ خوش ۔اترانے والے۔ صفت مشبہ کا صیغہ ۔جمع مذکر ہے۔

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے

۲۳:۵۴ ـــ فَذَرْهُمْ ۔ پس چھوڑ ان کو ۔ پس رہنے دے ان کو ۔ ذَرْ ۔ وَذْرٌ سے (سمع فتح) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اس کی ماضی نہیں آتی ۔

یہاں خطاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے۔ اور هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے جس کا مرجع اہل قریش یا جملہ کفار مکہ ہیں ۔

= غَمْرَتِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ای جھالتھم او حیرتھم او غفلتھم او ضلالتھم ۔ بقول صاحب مفردات غمرۃ اس پانی کثیر کو کہتے ہیں جس کی تہ نظر نہ آئے

اور یہ اس جہالت کے لئے ضرب المثل ہے جو آدمی پر چھا جاتی ہے۔ اور قرآن نے فَاَغْشَيْنٰهُمْ وغیرہ الفاظ سے اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

= حَتّٰى حِيْنٍ ۔ کچھ وقت تک۔ ای الیٰ وقت موتہم۔ ان کی موت تک!

۲۳ : ۵۵ = اَيَحْسَبُوْنَ ۔ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے يَحْسَبُوْنَ ۔ مضارع صیغہ جمع مذکر غائب ہے حُسْبَانٌ مصدر سے (باب سمع) کیا وہ خیال کرتے ہیں۔ کیا وہ گمان کرتے ہیں

= نُمِدُّهُمْ ۔ نُمِدُّ مضارع جمع متکلم اِمْدَادٌ مصدر (باب افعال) هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم ان کو دیتے ہیں۔ ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔

۲۳ : ۵۶ = نُسَارِعُ مضارع جمع متکلم مُسَارِعَةٌ مصدر (باب مفاعلة) ہم جلدی کر رہے ہیں سُرْعَةٌ جلدی۔

فائدہ: آیۃ ۵۵ / ۵۶ / میں اَيَحْسَبُوْنَ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ اَنَّمَا میں مَا موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ ہے اور اَنَّ کا اسم ہے مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ موصولہ کا بیان ہے۔ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ خبر ہے اَنَّ کی اور اس کا مرجع اسم محذوف ہے۔ گویا تقدیر کلام یوں ہے:۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّ الَّذِیْ نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنَ الْمَالِ وَالْبَنِيْنَ نُسَارِعُ بِهٖ لَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ خَيْرٌ هُمْ ۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال و اولاد سے ان کو مدد دیئے جا رہے ہیں ہم ان کو بھلائی پہنچانے کی خاطر جلدی کر رہے ہیں!

۲۳ : ۵۷ = خَشْيَتِهٖ ۔ خشیۃ۔ خوف۔ اندیشہ۔ خَشْيَةَ اَنْ مبادا کہ۔ ایسا نہ ہو کہ۔

= مُشْفِقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِشْفَاقٌ مصدر۔ ڈرنے والے۔

الشَّفَقُ ۔ غروب آفتاب کے وقت دن کی روشنی کا رات کی تاریکی میں مل جانے کو شفق کہتے ہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (۸۴ : ۱۶) مجھے شام کی سرخی کی قسم۔ جو محبت اور خوف کے ساتھ مخلوط ہو اس کو شفقت کہتے ہیں۔

اَلْاِشْفَاقُ (افعال) ایسی محبت کرنا جس میں ڈر بھی لگا ہوا ہو۔ اگر مِنْ کے واسطہ سے متعدی ہو تو خوف کا پہلو زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر عَلٰی یا فِیْ اس کے بعد میں مذکور ہو تو محبت کا معنی نمایاں ہوتا ہے۔ جیسے اَشْفَقَ عَلَى الصَّغِيْرِ ۔ اس نے چھوٹے پر رحم کھایا۔

۲۳ : ۶۰ = يُؤْتُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب وہ دیتے ہیں۔ اِيْتَاءٌ سے اٰتَوْا ماضی جمع مذکر غائب اِيْتَاءٌ مصدر۔ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا ۔ وہ جو کچھ بھی دیتے ہیں۔ جو عطیہ بھی

وہ دیتے ہیں۔

= وَجِلَةٌ۔ صفت مشبہ واحد مؤنث وَجِلٌ مذکر۔ وَجْلٌ مصدر (باب سمع) خوف زدہ ڈرنے والے۔ ڈرتے رہتے ہیں۔

وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (خَائِفَةٌ اَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ لِتَقْصِيْرِهِمْ) میں واؤ حالیہ ہے اور جملہ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اسم موصول اَلَّذِيْنَ کی ضمیر سے موضع حال میں ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں دیتے ہیں جو کچھ بھی وہ دیتے ہیں (حال ان کا یہ ہوتا ہے) کہ دل ان کے کانپ رہے ہوتے ہیں اس خوف سے کہ (ان کی یہ زکوٰۃ یا صدقہ) کہیں عدم قبولیت کا شکار نہ ہو جائے۔

= اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ سے قبل لام تعلیلیہ مقدر ہے اور یہ جملہ وَجِلَةٌ سے متعلق ہے۔ یعنی دل ڈر رہے ہوتے ہیں اس خوف سے کہ وہ (ایک دن) اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور اس دن حقیقت منکشف ہوگی کہ کونسا عمل قبول ہوا اور کونسا نہ ہوا۔

٢۔ یا اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ سے قبل مِنْ مقدرہ لایا جائے۔ ای وجلة من ان رجوعهم اليه عزوجل۔ کہ دل خوف زدہ ہیں کہ انہوں نے (ایک دن) اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے (تو اس وقت حقیقت آشکار ہوگی کہ کونسا عمل قبول ہوا ہے۔

٢٣: ٦١ = اُولٰٓئِكَ۔ وہ لوگ جن کا ذکر آیات ٥٧۔ ٦٠ مذکورہ بالا میں ہوا ہے۔

= سٰبِقُوْنَ ۝ سبقت لیجانے والے۔ آگے بڑھنے والے۔ سَبْقٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔

= لَهَا میں ضمیر هَا کا مرجع الْخَيْرٰتِ ہے۔ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ۔ اور وہ بھلائیوں کی طرف سبقت لیجانے والے ہیں۔ بعض کے نزدیک لام تعلیل کا ہے اور لَهَا بمعنی لِاَجْلِهَا ہے یعنی ان بھلائیوں ہی کی وجہ سے وہ دوسرے لوگوں پر (قیامت کے روز) ثواب حاصل کرنے یا جنت پانے میں سبقت لیجانے والے ہیں۔

٢٣: ٦٢ = كِتٰبٌ۔ سے مراد نامہ اعمال ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا (١٨: ٤٩) اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری کمبختی اس نوشتہ (نامہ اعمال) کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے (کوئی گناہ) چھوڑا ہی نہیں چھوٹا ہو یا بڑا۔ بعض نے اس سے مراد لوح محفوظ لیا ہے۔

= يَنْطِقُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ کتاب بولتی ہے۔
۲۳: ۶۳ = بَلْ۔ بلکہ۔ لیکن۔
= قُلُوْبُهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار ہیں جن کا ذکر اوپر آیات ۵۳ تا ۵۶ میں آیا ہے۔
= غَمْرَةٍ۔ ملاحظہ ہو اوپر آیت ۵۴۔
= مِنْ هٰذَا۔ ای من القرآن۔ یا اس حقیقت سے کہ ان کے جملہ احوال و افعال و اقوال درج کئے جارہے ہیں۔ مِنْ هٰذَا۔ ای من هذا الدین۔
= مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ۔ دُوْنِ۔ بمعنی ورے۔ سوائے۔ غیر۔ جو کسی کے نیچے ہوں وہ بھی دون کہلاتا ہے۔

علامہ سیوطی کے نزدیک دُوْنَ ظرف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور فوق کی نقیض ہے ذٰلك کا مشارٌالیہ کیا ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔
۱:۔ اس کا اشارہ اوپر بیان کردہ مومنین کے اعمال صالحہ ہیں۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔ ان کے اعمال مؤمنون کے اعمال سے مختلف ہیں۔
۲:۔ اس کا اشارہ ان کے دلوں کا پردۂ غفلت میں پڑے رہنے کی طرف ہے (قلوبهم فی غمرة) اور ترجمہ یوں ہوگا: اس کے سوا (علاوہ) بھی ان کے (برے) عمل ہیں
۳:۔ اس کا اشارہ من هٰذا (ای القرآن) کی طرف ہے اور ترجمہ ہوگا:۔ اور ان کے اعمال قرآن کے معیار سے گرے ہوئے ہیں۔
= هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ۔ جو (عمل) یہ کرتے رہیں گے۔ یعنی یہ اعمال جیسئہ یہ لوگ کرتے ہی رہیں گے (یہاں تک کہ ان کے عیاشوں کو ہم عذاب میں پکڑلیں گے)
۲۳: ۶۴ = مُتْرَفِيْهِمْ۔ مترفی مضاف هِمْ مضاف الیہ۔ اصل میں مُتْرَفِيْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرگیا۔ ان کے عیش پرست۔ دولت منداور خوش حال لوگ۔
اَلتُّرْفَةُ۔ عیش و عشرت میں فراخی اور وسعت کو کہتے ہیں۔
کہا جاتا ہے اُتْرِفَ فُلَانٌ فَهُوَ مُتْرَفٌ۔ وہ آسودہ حال اور کثرتِ دولت کی وجہ سے بدمست ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَارْجِعُوْا اِلٰی مَا اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ (۲۱: ۱۳) اور جن نعمتوں میں تم عیش و آسائش کرتے تھے ان کی طرف لوٹ جاؤ۔
= اِذَا هُمْ۔ اذا مفاجاتیہ ہے۔

= یَجۡـَٔرُوۡنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ جَئۡرٌ وَجُؤَارٌ مصدر (باب فتح) الجؤار کے اصل معنی وحشت کے ہیں (جیسے ہرن ۔بیل وغیرہ) کے گھبراہٹ کے وقت زور سے آواز نکالنے اور چیخنے کے ہیں۔ پھر تشبیہ کے طور پر دعا اور عاجزی میں مبالغہ کرنے پر بولا جاتا ہے۔

اِذَا ھُمۡ یَجۡـَٔرُوۡنَ ۔ تو وہ چلانے لگیں گے۔

۲۳: ۶۵ = لَا تَجۡـَٔرُوا فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم مت چلاؤ۔ تم مت گڑگڑاؤ۔ تم مت فریا وزاری کرو۔

= اَلۡیَوۡمَ ۔ آج ۔

= لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۔ مضارع منفی مجہول جمع مذکر حاضر۔ تم مدد نہیں کئے جاؤ گے۔ تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

۲۳: ۶۶ = تُتۡلٰی ۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ تِلَاوَۃٌ سے۔ تلوٌ مادہ یہاں واحد بمعنی جمع آیا ہے ۔یعنی جب ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں ۔

= تَنۡکِصُوۡنَ ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم بھاگتے ہو۔ تم پھرے جاتے ہو۔ نکوصٌ سے باب ضرب) النکوص (باب ضرب ونصر) کسی چیز سے پیچھے ہٹنا۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیۡہِ (۸-۴۸) تو پسپا ہو کر چل دیا۔

۲۳: ۶۷ = مُسۡتَکۡبِرِیۡنَ ۔ ننکصون سے حال ہے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ باب استفعال۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے۔ مغرور۔

= بِہٖ ۔ میں ب سببیہ ہے اور ضمیر ہٖ بیت العتیق یا حرم کے لئے ہے۔
مستکبرین بہٖ ۔ کعبہ شریف کی تولیت و خدمت کی وجہ سے فخر و تکبر کرنے والے (یہ اہل قریش تھے۔

= سٰمِرًا ۔ السَّمَرُ ۔ اصل میں رات کی تاریکی کو کہتے ہیں اور اسی سے محاورہ ہے لَا اٰتِیۡکَ السَّمَرَ وَالۡقَمَرَ ۔ کہ میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا (رات کی تاریکی ہو یا چاند کی چاندنی) پھر رات کو باتیں کرنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ اور سَمَرَ فُلَانٌ کے معنی ہیں اس نے رات کو باتیں کیں۔

سَامِرًا ۔ کہانی سنانے والا۔ افسانہ گو؛ داستاں سرا۔ سَمۡرٌ مصدر۔ سَمَرَ یَسۡمُرُ (نصر) (رات کو باتوں میں گذارنا اور نہ سونا) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے

یا الحاج۔ الحاضر، الجاہل، الباقر کی طرح اسم جمع ہے۔
سٰمِرًا یہاں حال ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ سٰمِرِیْنَ ہوتا تاکہ ذوالحال سے مطابقت ہوتی۔ لیکن یہ اسم مفرد ہے اور جمع کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
= تَهْجُرُوْنَ۔ هَجَرَ يَهْجُرُ (نصر) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے هُجْر کے معنی ہیں نامناسب کلام کرنا۔ بدگوئی کرنا۔ بکواس کرنا۔
مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ۔ (خانہ کعبہ کی تولیت و خدمت پر) تکبر و فخر کرتے ہوئے ساری ساری رات (صحن حرم میں) ہرزہ سرائی میں گذار دیتے ہیں۔ یہ سارا جملہ تَنْكِصُوْنَ سے حال ہے۔
۲۳: ۶۸ = اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ۔ میں ہمزہ استفہام انکاری کا ہے۔ فَ کلام سابقہ پر عطف کیلئے ہے۔ ای افعلوا ما فعلوا من النكوص و الاستكبار والهجر فلم يتدبروا القراٰن ليعلموا بما فيه۔
کیا ان کا آیات قرآنی سن کر پھر جانا اور تولیت کعبہ پر تکبر و فخر کرنا اور اپنی شبانہ مجلسوں میں قرآن اور فرمان رسول کے متعلق ہرزہ سرائی کرنا (محض جہالت اور ضد کی بنا پر تھا) اور انہوں نے قرآن اور فرمان رسول پر کچھ بھی تدبر نہ کیا۔ القول سے مراد القرآن اور ارشاداتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
لَمْ يَدَّبَّرُوْا۔ فعل مضارع نفی جحد بلم کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ اس کا مصدر تَدَبُّرٌ (تفعّل) ہے اصل میں يَتَدَبَّرُوْا تھا۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔
۲۳: ۶۹ = فَهُمْ۔ میں فَ سببیہ ہے۔ یعنی یا انہوں نے اپنے رسول مکرم کو نہ پہچانا تھا اور بدیں سبب اس کے منکر ہو گئے۔
۲۳: ۷۰ = جِنَّةٌ۔ جنون۔ دیوانگی۔ سودا۔ جَنٌّ سے مشتق ہے کیونکہ دیوانگی عقل کو چھپا دیتی ہے اس لئے اسے جِنَّةٌ کہتے ہیں۔ بِهٖ جِنَّةٌ اس کو دیوانگی ہے جنون کا لاحقہ ہے۔ اسے جنون ہے یا وہ سوداء کا مریض ہے۔
= بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ۔ (ایسا نہیں جیسا کہ وہ خیال کرتے ہیں) بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لے کر آیا (حق سے مراد توحید اور دین اسلام ہے یا ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد قرآن ہی ہو
۲۳: ۷۱ = لَفَسَدَتْ۔ لام تاکید کا ہے فَسَدَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ تو (آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے) درہم برہم ہو جاتے۔ تباہ ہو جاتے۔

= اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ۔ ہم توان کے پاس ان ہی کی نصیحت کی بات لائے تھے۔ ذکر سے مراد القرآن ہے۔ جو ان کے لئے باعث فخر وشرف ہے اور اس میں ان کے لئے موعظت حسنہ ہے۔

= مُعْرِضُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ روگردانی کرنے والے۔ منہ موڑنے والے، اجتناب کرنے والے۔ اِعْرَاضٌ مصدر۔ باب افعال۔ اَعْرَضَ لِیْ۔ وہ میرے سامنے آیا۔ اَعْرَضَ عَنْ۔ اس نے رُخ پھیر لیا۔ منہ موڑ لیا۔

۲۳: ۷۲ = خَرْجًا۔ محصول۔ باج۔ مال۔ اجر وجزاء۔ اَخْرَاجٌ جمع۔ یعنی کیا تم تبلیغ دین کی اجرت طلب کرتے ہو۔

= خَرَاجٌ۔ مال۔ حاصل۔ مزدوری۔ خراج۔ مراد یہاں اجر وثواب۔ اور اللہ کا دیا ہوا رزق ہے۔ قرآن حکیم میں ہے مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲۶: ۱۰۹-۱۲۷-۱۴۵-۱۶۴، ۱۸۰) میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

۲۳: ۷۴ = لَنٰكِبُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ پھر جانیوالے۔ مڑ جانے والے۔ ہٹ جانے والے۔ راہ راست سے منحرف ہونے والے۔ نَكَبَ يَنْكُبُ۔ (نصر) نَكِبَ يَنْكَبُ (سمع) نُكُوْبٌ مصدر۔ پھر جانا۔ مڑ جانا۔

۲۳: ۷۵ = وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ۔ اور اگر ہم ان پر رحم (بھی) کریں۔ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ۔ اور (اگر ہم) ان کو جو تکلیف ہے وہ بھی دور کردیں۔

= لَلَجُّوْا۔ لَجَاجٌ ولَجَاجَةٌ سے (سمع۔ ضرب) سے ماضی بمعنی مضارع۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ لَجَاجٌ کسی ممنوع فعل پر اڑ جانے کو کہتے ہیں۔ لَلَجُّوْا۔ وہ ضرور اڑے رہیں گے۔ جمے رہینگے۔ مصر رہیں گے۔ لَلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ۔ اپنی گمراہی پر جمے رہیں گے۔

= يَعْمَهُوْنَ ٥ عَمَهَ يَعْمَهُ (فتح) عَمِهَ يَعْمَهُ (سمع) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ عَمَهٌ عُمُوْهٌ۔ مصدر۔ گمراہی میں بھٹکنا۔

لَلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۔ پھر بھی یہ لوگ اپنی گمراہی میں بھٹکنے میں اصرار کرتے رہیں گے۔

= مَا اسْتَكَانُوْا۔ ما نفی کے لئے ہے۔ اِسْتَكَانُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔

باب افتعال ۔ سکن مادہ ۔ استکان یستکین اِسْتِکَانٌ واِسْتِکَانَۃٌ عاجز وذلیل ہونا مسکین عاجز۔

= وَمَا یَتَضَرَّعُوْنَ ۔ اور نہ انہوں نے عاجزی کی۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف۔ تَضَرُّعٌ (تفعّل) سے ۔

استکانت اور تضرع مرادف نہیں اول کا تعلق ظاہر سے ہے اور ثانی کا قلب سے ہے۔

۲۳ : ۷۷ = مُبْلِسُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع منکر۔ مُبْلِسٌ واحد۔ مایوس ۔غمگین ۔پشیمان متحیر۔ خاموش ۔ جن کو کوئی بات بن پڑنی ممکن نہیں۔ اِبْلَاسٌ (افعال) مادہ ۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ (۳۰ : ۱۲) اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار مایوس ومغموم ہوجائیں گے۔ بعض کا خیال ہے کہ ابلیس اسی سے مشتق ہے۔

بَلَسَ واَبْلَاسٌ ، حیرت کی وجہ سے دنگ ہوکر رہ جانا۔ خوف ودہشت کے مارے دم بخود ہوجانا۔ رنج وغم کے مارے دل شکستہ ہوجانا۔ ہر طرف سے ناامید ہوکر ہمت توڑ کر بیٹھنا نامرادی کی وجہ سے برافروختہ ہوجانا۔ جس کی بناپر شیطان کا نام ابلیس رکھا گیا۔

۲۳ : ۷۸ = اَنْشَاَ ۔ اس نے پیدا کیا۔ انشاء (افعال) سے ماضی واحد مذکر غائب

۲۳ : ۷۹ = ذَرَاَکُمْ ۔ ذَرَاَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ ذَرْءٌ مصدر۔ اللہ تعالیٰ کا مخلوق کو پیدا کرنا۔ (باب فتح) اس نے تم کو پیدا کیا۔ اس نے تم کو پھیلایا

۲۳ : ۸۲ = لَمَبْعُوْثُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ قبروں سے اٹھائے جانیوالے ۔ دوبارہ زندہ کئے جانے والے ۔ مرنے کے بعد اٹھاکر کھڑا کئے جانے والے ۔

= اِنْ ۔ نافیہ ہے۔

= اَسَاطِیْر ۔ کہانیاں۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں۔ وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے۔ سطور کہلاتی ہے۔

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ پہلے لوگوں کی من گھڑت کہانیاں۔

۲۲ : ۸۵ = اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ۔ پھر کیوں تم غور نہیں کرتے ۔

۲۲ : ۸۸ = یُجِیْرُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِجَارَۃٌ مصدر (باب افعال)

جور مادہ۔ وہ پناہ دیتا ہے۔
= لَا يُجَارُ عَلَيْهِ ۔ مضارع مجہول منفی اِجَارَۃٌ سے۔ اس کے خلاف پناہ نہیں دی جا سکتی۔ استجارۃ پناہ طلب کرنا۔ پناہ چاہنا۔
الجارُ۔ پڑوسی۔ ہمسایہ۔ جو پڑوس میں رہے ہمسایہ کہلاتا ہے یہ اسمائے متضائفہ سے ہے۔ یعنی ان الفاظ سے ہے جو ایک دوسرے کے تقابل سے اپنے معنیٰ دیتے ہیں۔ جیسے اَخٌ۔ صَدِیْقٌ۔ کہ اخوت و صداقت دونوں جانب سے ہوتی ہے کیونکہ کسی کا پڑوسی ہونا اسی وقت متصور ہو سکتا ہے جب دوسرا بھی اس کا پڑوسی ہو۔
چونکہ شرعاً و عقلاً ہمسائے کا حق بہت بڑا ہوتا ہے اس رعائت سے اس کو بمعنی حامی و مددگار بھی لیا جاتا ہے۔ مثلاً وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۔(۸ : ۴۸) میں تمہارا حامی و مددگار ہوں جَارَ عَنِ الطَّرِيْقِ وہ راستہ سے ہٹ گیا۔ جَارَ عَلَيْهِ اس نے ظلم کیا۔ اسی سے جَوْرٌ ظلم کو کہتے ہیں۔
۲۳ : ۸۹ = فَاَنّٰى ۔ اَنّٰى استفہام اور شرط کے درمیان ایک مشترک اسم ہے۔ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۔(۲ : ۲۵۹) اللہ اس (آبادی کو) اس کے مرنے کے (بعد۔ پیچھے) کیسے زندہ کرے گا۔ (استفہام)
فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۔(۲ : ۲۲۳) سو اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ
= تُسْحَرُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ تم سحرزدہ ہو رہے ہو۔ تم فریب کھا رہے ہو۔ سِحْرٌ سے۔ اَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔ تم کیسے فریب کھا رہے ہو۔
۲۳ : ۹۰ = بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ ۔ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) ہم نے حق ان تک پہنچا دیا
۲۳ : ۹۱ = اِذًا ۔ حرف جواب اور جزا ہے۔ اصل میں یہ اِذَنْ ہے۔ وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں۔ بمعنی تب۔ اس وقت۔
فراء کا قول ہے کہ جس جگہ اِذًا کے بعد لام آئے گا۔ تو ضرور ہے کہ اس کے لئے لَوْ مقدر ہو اگرچہ ظاہراس کا کوئی پتہ نہ ہو۔ مثلاً قولہ تعالیٰ۔ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ ۔ (آیہ ہذا) ای لو کان معہ الھۃ کما تزعمون لذھب کل الٰہٍ بما خلق ......
= لَعَلَا ۔ لام تاکید کے لئے ہے عَلَا يَعْلُوْ عُلُوٌّ (باب نصر) یا عَلِیَ يَعْلٰى (فتح) عَلَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ وہ چڑھ گیا۔ اس نے چڑھائی کی۔ وہ غالب

لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ توضرور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔
= لَذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ۔ تووہ اپنی مخلوق کو لے کر جُدا کر لیتا۔
۲۳: ۹۲ = عٰلِمِ الْغَيْبِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ غیب کا جاننے والا۔ دونوں مل کر اللّٰہِ (سُبْحَانَ اللّٰهِ میں) کی صفت ہے اور یہی جر کی وجہ ہے۔
۲۳: ۹۳ = اِمَّا تُرِيَنِّيْ۔ ای اِنْ مَا تُرِيَنِّيْ۔ تُرِيَنَّ اِرَاءَةٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نون تاکید کا ہے۔ اور ی ضمیر واحد متکلم کا ہے اس میں ما اور نون تاکید زائد ہیں۔ صرف تاکید کے لئے لائے گئے ہیں۔ عبارت یوں بھی ہو سکتی تھی۔ ان کان لا بُدَّ مِنْ ان تريني۔ اگر یہ ضروری ہی تھا۔ کہ تو مجھے یہ (عذاب) دکھائے۔
= مَا يُوْعَدُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب، جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔
۲۳: ۹۵ = اَنْ نُّرِيَكَ۔ نُرِيَكَ۔ مضارع جمع متکلم۔ اِرَاءَةٌ (افعال) سے مصدر كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ کہ ہم دکھائیں تجھے۔ یعنی ہم تجھے دکھانے پر قادر ہیں۔
= نَعِدُهُمْ۔ وَعَدَ يَعِدُ وَعْدٌ (ضرب) مصدر سے۔ مضارع جمع متکلم۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ (جس عذاب کا) ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔
۲۳: ۹۶ = اِدْفَعْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو دور کر۔ دَفَعَ يَدْفَعُ (فتح) دَفْعٌ مصدر سے۔ دفع کا تعدیہ جب الیٰ سے ہو تو دینے کے معنی ہوتے ہیں اور جب عَنْ سے ہو تو اس کے معنی حفاظت کرنے اور حمایت کے ہوتے ہیں۔ مثلاً فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ (۴: ۶) تو ان کا مال ان کے حوالہ کر دو۔ اور اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (۲۲: ۳۸) خدا تو مومنوں کی (ان کے دشمنوں سے) حفاظت کرتا رہتا ہے۔
= اَحْسَنُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ بہت اچھا۔
= السَّيِّئَةَ برائی۔ گناہ۔ فعل بد۔ یہ حسنة کی ضد ہے۔ س و ء حروف مادہ یہ فَيْعِلَةٌ کے وزن پر سَيْوِاُةٌ تھا۔ عین کلمہ کے واؤ کو ی سے بدلا۔ ی کو ی میں مدغم کیا۔ سيئة ہو گیا۔ السيئة اِدْفَعْ کا مفعول ہے۔ عبارت کچھ یوں تھی۔
ادفع بالحسنة التی ھی احسن الحسنات التی یدفع بها السيئة۔ (ان (کافروں) کی برائی کا دفعیہ ایسی نیکی سے کرو جو بہترین ہو۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد فرمایا۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ (۷: ۱۹۹)

درگذر اختیار کیجئے۔ اور نیک کام کا حکم دیجئے۔ اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے۔

= یَصِفُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب وَصْفٌ مصدر (باب ضرب) (جو) وہ بیان کرتے ہیں

۲۳: ۹۷ = ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ۔ جمع مجرور مضاف الشَّیٰطِیْنِ مضاف الیہ۔ ھَمْزٌ واحد۔ شیطانی وسوسے۔ خطرات نفسانی۔ وہ بُرے خیالات جو شیطان دل کے اندر چبھوتا ہے۔ ھَمْزٌ بمعنی چبھونا۔ ھَمَزَ (نصر۔ ضرب) اس کے اصل معنی کسی چیز کو دبا کر نچوڑنے کے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے کہ ھَمَزْتُ الشَّیْئَ فِیْ کَفِّیْ۔ میں نے فلاں چیز کو اپنی ہتھیلی میں دبا کر نچوڑا۔ اور اس کے معنی غیبت کرنے کے بھی آتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ۔ (۶۸: ۱۱) طعن آمیز اشارتیں کرنے والا۔ چغلیاں لئے پھرنے والا ھَمَّازٍ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بڑا عیب گو۔ بہت طعن کرنیوالا۔

سوار کے جوتے کی ایڑھی پر جو لوہا نکلا ہوتا ہے اور اس سے گھوڑے کے پہلو پر مارتا ہے اسے مہماز۔ مہمز۔ مہمیز کہتے ہیں۔

۲۳: ۹۸ = یَحْضُرُوْنِ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ حُضُوْرٌ مصدر (باب نصر) اصل میں یَحْضُرُوْنِیْ تھا۔ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔ میرے پاس (بھی) بھٹکیں۔

۲۳: ۹۹ = حَتّٰی۔ ابتدائیہ ہے جیساکہ ابن عطیہ کا قول ہے صاحب جلالین نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے لیکن بیضاوی اور الکشاف میں اسے حرف غایت (حد) لیا گیا ہے اس صورت میں اس کا تعلق یَصِفُوْنَ (آیت ۹۶) سے ہے اور آیات ۹۷، ۹۸۔ بطور جملہ معترضہ کے ہیں۔ معنی۔ حتیٰ کہ۔ یہاں تک۔ جب تک۔

= اِرْجِعُوْنِ۔ الرَّجُوْعُ باب ضرب سے مصدر۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ یہ خطاب اللہ تعالیٰ سے ہے اور جمع کا صیغہ اللہ تعالیٰ کے لئے تعظیماً لایا گیا ہے۔ اور سائل کی ندامت اور عجز کو ظاہر کرتا ہے جیساکہ حسان بن ثابت کا شعر ہے:۔

اَلَا فَارْحَمُوْنِیْ یَا اِلٰہَ مُحَمَّدٍ ۔ فَاِنْ لَّمْ اَکُنْ اَھْلًا فَاَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ

اِرْجِعُوْنِ اصل میں ارجعونی تھا۔ مجھے پھر بھیج دیجئے۔

۲۳: ۱۰۰ = لَعَلِّیْ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے یہاں پر یہ تعلیل کے لئے استعمال ہوا ہے ای ارجعون لاجل ان اعمل صالحًا (اے رب) مجھے واپس بھیج دے تاکہ میں نیک عمل کماؤں۔ بعض کے نزدیک یہ ترجّی (امید) و توقع کے لئے آیا ہے۔ توقع ہے کہ میں اچھے کام کروں۔ اول الذکر زیادہ موزوں ہے۔

= فِيْمَا - میں فی بمعنی الذی ہے ای الذی ترکت (فی الدنیا)
= كَلَّا - حرف ردع وزجر ہے (ردع یردع رَدْعٌ - روکنا۔ ہٹانا) بمعنی ہرگز نہیں یعنی یہ اس کی استدعا کہ اسے واپس بھیج دیا جائے دنیا میں۔ ہرگز قبول نہیں کیجائے گی
= اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا - یہ ایک رٹ ہے جو وہ لگائے جا رہا ہے۔
= وَرَآءِ - مصدر ہے مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے۔ اس کے معنی آڑ۔ حد فاصل۔ آگے ہونا۔ پیچھے ہونا۔ علاوہ۔ یہ فصل اور حد بندی پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے سب معنی میں مستعمل ہے۔ مِنْ وَرَآئِهِمْ - ان کے آگے۔ ان کے سامنے۔
= بَرْزَخٌ - دو چیزوں کے درمیان جو آڑ اور رکاوٹ ہو اسے برزخ کہتے ہیں یہاں مراد برزخ سے موت اور قیامت کا درمیانی وقفہ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد قبر ہے۔

تفسیر ماجدی میں ہے کہ موت کے بعد روح انسانی ایک درمیانی عالم میں رہتی ہے اور حشر تک رہے گی۔ اس کا اصطلاحی نام عالم برزخ ہے۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (۵۵: ۲۰) دونوں ہی کے درمیان ایک آڑ ہے کہ اس سے وہ دونوں تجاوز نہیں کر سکتے۔
= يُبْعَثُوْنَ - مضارع مجہول جمع مذکر غائب بَعْثٌ مصدر۔ وہ اٹھائے جائیں گے
البَعْثُ کے معنی کسی چیز کو ابھارنے۔ اٹھا کھڑا کرنے اور کسی طرف بھیجنے کے ہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (۱۶: ۳۶) اور ہم نے ہر قوم میں ایک پیغمبر بھیجا۔
يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ سے مراد روز قیامت ہے۔
۲۳: ۱۰۱ = نُفِخَ - ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ نَفْخٌ مصدر (باب نصر) پھونکا جائے گا۔ نَفَخَ - يَنْفُخُ پھونکنا۔ نَفْخَةٌ و نِفْخَةٌ ایک بار پھونکنا۔ پیٹ پھولنا۔
= اَنْسَابَ - نَسَبٌ کی جمع۔ قرابتیں۔ رشتہ داریاں۔ رشتے ناطے۔ بوجہ عمل لَا منصوب ہے۔
= يَتَسَآءَلُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب تَسَائُلٌ (تفاعل) سے مصدر۔ باہم پرساں حال نہ ہوں گے۔
۲۳: ۱۰۲ = مَوَازِيْنُهٗ - مضاف مضاف الیہ۔ اسم مفعول جمع۔ مَوْزُوْنٌ مِيْزَانٌ واحد۔ وزن کئے جانے والے اعمال۔ ترازوئیں۔ موازین جمع کا صیغہ لائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ موزونات مختلف

ہوں گے۔ ہر ایک شخص کے الگ الگ اعمال تولے جائیں گے تو گویا ہر ایک شخص کے اعمال کی ترازو بھی الگ الگ ہوں گی یا وزن میں تعدد ہوگا۔ لاتعداد آدمی ہوں گے اس لئے وزن کی بھی شمار نہیں۔ جتنے آدمی اتنی ہی مرتبہ وزن کشی۔ میزان کو بصورت تعدد لانے سے وزن کے تعدد کی طرف اشارہ ہے۔

۲۳:۱۰۳ = خَسِرُوْا۔ انہوں نے گھاٹا پایا۔ انہوں نے نقصان اٹھایا۔ انہوں نے گنوایا۔ انہوں نے نقصان کیا۔ انہوں نے نقصان پہنچایا۔ خُسْرٌ۔ خَسَارٌ۔ خُسْرَانٌ مصدر (باب سمع) ماضی جمع مذکر غائب۔

= اَنْفُسَهُمْ۔ ان کی جانیں۔ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ انہوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا انہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔ انہوں نے اپنا نقصان کرلیا۔

= فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۔ یہ یا تو خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ سے بدل ہے یا اُولٰٓئِكَ کی خبر ثانی ہے۔ یا مبتدا محذوف (هُمْ) کی خبر ہے اور جملہ مستانفہ ہے یعنی هُمْ خٰلِدُوْنَ فِیْ جَهَنَّمَ۔

۲۳:۱۰۴ = تَلْفَحُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب لَفْحٌ مصدر (باب فتح) لَفَحَ فلانا بالسیف اس نے فلاں کو تلوار سے مارا۔ یا تلوار سے سر قلم کیا۔ یا لفحت النار (والسموم) بحرھا۔ آگ یا باد سموم نے چہرے کو اپنی تپش سے جھلس دیا۔ تلفح وہ جھلس دیگی یہ جملہ حالیہ ہے یا جملہ مستانفہ ہے۔

= كٰلِحُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ كَالِحٌ واحد كَلَحَ يَكْلَحُ (فتح) سے كلوح وكلاح مصدر۔ منہ بنا کر دانت نکالنا۔ تیوری چڑھانا۔ كَلَحَ وَجْهُهٗ تیوری چڑھا ہوا ہونا كالح منہ بنا کر دانت نکالنے والا۔ كلحة منہ کے گول حلقہ کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی سے کسی نے كالح کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا۔ الم تر الی الرأس المشیط۔ (کیا تم نے بھُنی ہوئی سری نہیں دیکھی ؟)

۲۳:۱۰۶ = شِقْوَتُنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہماری کم بختی۔ شِقْوَةٌ۔ شَقِيَ يَشْقٰى (سمع) کا مصدر ہے۔ شَقِيٌّ صفت بدبخت۔ اشقیاء جمع۔ شِقْوَتُنَا۔ ہماری بدبختی۔ ہماری بدنصیبی۔

۲۳:۱۰۷ = مِنْهَا۔ ای من النار۔

= عُدْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم پھر آئے۔ ہم نے پھر کیا۔ ہم نے دوبارہ کیا۔ یعنی اگر ہم نے دوبارہ

نافرمانی کی۔

۲۳: ۱۰۸ = اِخْسَئُوْا۔ خَسَأَ یَخْسَأُ خَسْأٌ (فتح) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر خَسَأَ الکلبَ۔ کتے کو دھتکارنا۔ خَسَأْتُ الْکَلْبَ فَخَسَأَ۔ میں نے کتے کو دھتکارا تو وہ دور ہو گیا۔

اِخْسَئُوْا فِیْهَا۔ دھتکارے پھٹکارے ذلت کے ساتھ اس (جہنم) میں پڑے رہو اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ (۲: ۶۵) ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ

۲۳: ۱۰۹ = اِنَّهٗ۔ ضمیر شان ہے اِنَّهٗ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ۔ شان یہ ہے کہ میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو ...

= فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ۔ اتخذتموا۔ اصل میں اتخذتُمْ تھا۔ ضمیر ھم کے اتصال کی بناپر واؤ جمع لایا گیا ہے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تم نے ان کو ٹھہرایا۔ ھم ضمیر فریقٌ کے لئے ہے جس سے مراد عام مومنین یا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب الصفہ ہیں۔

= سِخْرِیًّا۔ سَخِرَ یَسْخَرُ (سمع۔ فتح) سَخَرٌ و سَخْرٌ و سُخْرٌ و سِخْرٌ و سُخْرَةٌ مصدر۔ سَخِرَ یَسْخَرُ ٹھٹھا کرنا۔ مذاق اڑانا۔ حقارت کے ساتھ کسی سے مخول کرنا۔ استہزاء کرنا۔ قرآن مجید میں ہے: قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ۔ (۱۱: ۳۸) اس نے (حضرت نوح ؑ نے) جواب دیا اگر آج تم ہم پر ہنستے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو (اسی طرح) ہم (ایک دن) تم پر ہنسیں گے۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں رَجُلٌ سُخَرَةٌ ہنسی اڑانے والا۔ اور سُخْرَةٌ وہ ہے جس کی لوگ ہنسی اڑائیں۔ اور ہنسی اڑانے والے کے اس فعل کو سُخْرِیَّةٌ و سِخْرِیَّةٌ کہا جاتا ہے۔

سِخْرِیًّا۔ بمعنی ٹھٹھا۔ ہنسی۔ دل لگی۔ سُخْرٌ سے اسم بھی ہے اور مصدر بھی۔ مؤخر الذکر کی صورت میں یا رنسبت مبالغہ کے لئے بڑھادی گئی ہے۔

سَخَرَ یَسْخَرُ (باب فتح) بمعنی تابع بنانا۔ مغلوب کرنا۔ ذلیل کرنا۔ بیگار لینا بھی ہے باب تفعیل سے بمعنی تسخیر کرنا۔ مطیع کرنا۔ تابع بنانا کے معنی میں اکثر استعمال ہوا ہے مثلاً سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔ (۱۴: ۳۳) اس نے سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا۔ اور سَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ (۱۴: ۳۲) کشتیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا۔ یا سُبْحَانَ

الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا (۴۳: ۱۳) پاک ہے وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کردیا۔

سِخْرِيًّا۔ اِتَّخَذْتُمْ کا مفعول ثانی ہے اور مفعول اول ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے

= اَنْسَوْکُمْ۔ اَنْسَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اَنْسٰی یُنْسِیْ اِنْسَاءٌ (افعال) سے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ انہوں نے تم کو بھلا دیا۔ نسی مادّہ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ (۵۹: ۱۹) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اللہ نے خود ان کی جانوں کو ان سے بھلا دیا۔ باب افعال سے اَنْسٰی یُنْسِیْ متعدی بدو مفعول ہے اَنْسَوْکُمْ ذِکْرِیْ۔ انہوں نے تم سے میری یاد بھلا دی۔ یعنی ان کے ساتھ ٹھٹھا مخول کا جو مشغلہ تم نے اختیار کر رکھا تھا اس مشغلے کی وجہ سے تم ہماری یاد سے غافل ہوگئے۔

= وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۔ اور تم ان کی ہنسی اڑاتے رہتے تھے (کنتم تضحکون ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے) یہ جملہ فاتخذتموھم سخریا کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

۲۳: ۱۱۱ = اس آیت شریف میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع وہی فریق (اللہ تعالیٰ کے بندوں کا) ہے جن کے متعلق ارشاد ہوا ہے کہ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا ..... خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

= بِمَا صَبَرُوْا میں باء سببیہ ہے۔ ای بسبب صبرھم علیٰ اذیتکم تمہاری تکلیف دہی پر صبر کرنے کی وجہ سے۔

۲۳: ۱۱۲ = قٰلَ ای قال اللّٰه تعالیٰ شانہ۔

= کَمْ۔ ۱: اگر استفہامیہ ہو تو سوال کے لئے آتا ہے۔ کتنی مقدار۔ کتنی تعداد۔ کتنی مدت۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں۔ کبھی تمیز محذوف ہوتی ہے جیسے آیۃ ہذا میں۔ کَمْ لَبِثْتُمْ ای کم زَمَانًا لَبِثْتُمْ۔ تم کتنی مدت ٹھہرے۔ یا اس کی تمیز عَدَدَ سِنِيْنَ ہے۔ ای کَمْ عَدَدَ سنین لبثتم۔

۲: اگر خبریہ ہو تو تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اور تمیز مجرور ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا۔ ہم نے کتنی ہی بستیوں کو برباد کر دیا۔ تمیز سے پہلے اکثر مِنْ آتا ہے

جیسے کَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً (۲: ۲۴۹) کتنی ہی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب آگئی ہیں اللہ کے حکم سے۔

= عَدَدَ سِنِيۡنَ ۔ بحساب سالوں کے۔ سالوں کی تعداد کے حساب سے۔ یہ کَمۡ کی تمیز ہے یا کَمۡ ظرف زمان ہے لَبِثۡتُمۡ کا۔ ای کم زمانا لَبِثۡتُمۡ اور عَدَدَ بدل ہے کَمۡ سے اور سِنِيۡنَ بدل ہے عَدَدَ سے یعنی سالوں کے حساب سے تم (دنیا میں) کتنی مدت رہے۔

۲۳: ۱۱۳ = اَلۡعَآدِّيۡنَ ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ عَآدِّيۡنَ اصل میں عَادِدِيۡنَ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے لہٰذا ایک کو دوسرے میں مدغم کر دیا گیا۔ حساب کرنے والے۔ گننے والے۔ شمار کرنے والے۔ عَآدٌّ واحد۔

۲۳: ۱۱۴ = اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ میں اِنۡ نافیہ ہے۔ ای مالبثتم تم نہیں ٹھہرے۔

= لَوۡ ۔ اگر شرطیہ ہے تو اس کا جواب محذوف ہے۔ یعنی اگر تم دنیاوی زندگی کی مدتِ قلیل کو جانتے ہوتے اور اخروی زندگی کی نہ ختم ہونے والی مدت کو بھی جانتے ہوتے تو تم دنیاوی زندگی کو گناہ و عصیان میں نہ گذارتے اور آج ذلیل و خوار نہ ہوتے۔ اور جہنم کے عذاب میں بھی ہمیشہ کے لئے مبتلا نہ ہوتے۔

اور اگر لَوۡ حرفِ تمنا ہے تو جواب کی ضرورت نہیں صرف ان کے انجام پر حسرت کا اظہار ہے۔ یعنی کاش تم دنیاوی زندگی کی قلتِ زمانی کو جانتے۔ اور بُرے کاموں سے بچے رہتے۔

۲۳: ۱۱۵ = اَفَحَسِبۡتُمۡ ۔ میں ہمزہ استفہام کے لئے ہے حَسِبۡتُمۡ ماضی جمع مذکر حاضر حِسۡبَانٌ مصدر۔ کیا تم نے گمان کیا۔ کیا تم نے جانا۔

= عَبَثًا ۔ خَلَقۡنٰكُمۡ سے حال ہے بمعنی عَابِثِيۡنَ ۔ بے مقصد۔ بے فائدہ۔ یا یہ خَلَقۡنٰكُمۡ کا مفعول لہٗ ہے۔ فضول۔ لغو۔ عبث۔

= اَنَّكُمۡ ۔ معطوف ہے۔ اور اَنَّمَا معطوف علیہ۔ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا معطوف علیہ وَ حرف عطف اَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ معطوف۔

۲۳: ۱۱۶ = تَعٰلَى ۔ تَعَالِيٌ سے (باب تفاعل) سے ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ برتر ہے وہ بلند ہے۔ باب تفاعل سے مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے۔

= الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ ۔ موصوف و صفت ہو کر رَبٌّ کا مضاف الیہ ہے۔

عرش سے مراد عام اصطلاح میں تخت شاہی ہے۔ قرآن مجید میں بھی انہی معنوں میں آیا ہے۔ مثلاً وَرَفَعَ اَبَوَيۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ (۱۲: ۱۰۰) اور اونچا بٹھایا اپنے ماں

باپ کو تخت پر۔ اور اَھٰکَذَا عَرْشُكِ (۲۷ : ۴۲) کیا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے۔
لیکن جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد ایسا عرش ہے جو کہ بجز نام کے لبشر کے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔
قرآن میں عرش کے وصف میں تین نام آئے ہیں۔
۱:۔ اَلْعَظِیْم۔ جیسے اَللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (۲۷ : ۲۶) اللہ وہ ہے کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں مالک ہے عرش عظیم کا۔
۲:۔ اَلْمَجِیْد۔ جیسے وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ (۸۵: ۱۴ : ۱۵) اور وہ ہی بڑا بخشنے والا ہے بڑا محبت کرنے والا ہے۔ عظیم عرش کا مالک ہے یہ قرأت حمزہ اور کسائی کی ہے جنہوں نے المجید کو جر سے پڑھا ہے۔ اس قرأت کے لحاظ سے العرش المجید صفت موصوف ہیں۔ اور دونوں مل کر ذُوْ کے مضاف الیہ۔
لیکن اکثریت مفسرین کی اس طرف ہے کہ اَلْمَجِیْدُ رفع کے ساتھ ہے ذُو الْعَرْشِ اللہ تعالیٰ کی الگ صفت ہے صاحبِ عرش۔ عرش کا مالک یا خالق اور المجیدُ الگ صفت ہے۔ بڑی عظمت والا۔
۳:۔ اَلْکَرِیْمُ۔ جیسے آیت ہذا میں۔ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
۲۳: ۱۱۷ = یَدْعُ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب دُعَاءٌ و دَعْوَۃٌ مصدر (باب نصر) مجزوم بوجہ جملہ شرطیہ کے ہے اصل میں یَدْعُوْا تھا۔ مَنْ یَّدْعُ جو پکارے گا (مدد کے لئے یا عبادت کے لئے)
= لَا بُرْھَانَ لَهٗ بِهٖ۔ میں لَهٗ یعنی پکارنے والے کے نزدیک۔ بِهٖ جس کو پکارا گیا ہو اس کے حق میں۔ یعنی اس (غیر اللہ کو معبود) پکارنے والے کے پاس (اس غیر اللہ کی بابت معبود پکارنے کی) کوئی دلیل نہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (۱۷ : ۳۶) اور اس چیز کے پیچھے مت ہو لیا کر جس کی بابت تجھے (صحیح) علم نہ ہو۔
لَا بُرْھَانَ لَهٗ بِهٖ۔ جملہ معترضہ ہے۔ جملہ شرطیہ اور جملہ جزاء کے درمیان۔ یا جملہ اول کی تاکید میں لایا گیا ہے۔
= فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ۔ جملہ جزائیہ ہے۔
= اِنَّهٗ۔ ضمیر شان ہے ای اَنَّ الشَّاْنَ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ۔ شان یہ ہے کہ کافروں کو فلاح نہیں ہونے کی۔ بے شک (حقیقت یہ ہے۔ یقیناً) حق کا انکار کرنے

والے فلاح نہیں پائیں گے۔

۲۳: ۱۱۸ ــــ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ہ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ سب سے بہتر رحم کرنے والا

صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں :۔

سورۃ کا ابتدا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ سے اور خاتمہ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ سے کرنا عجب لطف کلام میں پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعاء و ثناء کی تعلیم کر کے کلام کو کس خوبی سے تمام کرتا ہے!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۲۴) سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۲)

۲۴:۱ = سُوْرَةٌ۔ خبر۔ جس کا مبتدا محذوف ہے ای ھٰذہ سورۃٌ۔
= فَرَضْنٰھَا۔ ماضی جمع متکلم۔ فَرْضٌ مصدر ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع لفظاً سُوْرَةٌ ہے لیکن اس سے مراد وہ احکام ہیں جو اس سورۃ میں بیان ہوئے ہیں۔ ای فرضنا احکامھا۔ ہم نے (ان احکام کو جو) اس میں ہیں (ان کا بجالانا سلف و خلف پر) فرض کردیا ہے۔
۲۴:۲ = اِجْلِدُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم کوڑے مارو، تم درّے لگاؤ۔
جَلْدَةٌ جَلْدٌ (باب ضرب) کوڑے مارنا۔ دُرّہ لگانا۔ جِلد (کھال) پر مارنا۔
= رَأْفَةٌ۔ ترس۔ مہربانی۔ شفقت۔ نرمی رَأَفَ يَرْأَفُ (فتح) کا مصدر ہے۔ رَؤُوْفٌ بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ۔ بہت شفقت کرنے والا۔ بہت مہربان۔ رءف، حروف مادّہ۔ وَلَاتَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ۔ اور تم کو ان دونوں پر (ذرا بھی) رحم نہ آنے پائے۔
۲۴:۳ = ذٰلِكَ۔ سے مراد یا زنا ہے۔ یا ایک نیک مؤمن مرد کا پیشہ ور زانیہ سے یا عفیفہ مؤمنہ کا عادی زانی سے نکاح مراد ہے۔
۲۴:۴ = يَرْمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ رَمٰى يَرْمِيْ (ضرب) رَمْيٌ و رِمَايَةٌ مصدر بمعنی پھینکنا۔ مادی چیزوں مثلاً تیر وغیرہ کے متعلق ہو تو اپنے اصلی معنوں میں اس کا مفہوم ہوتا ہے مثلاً وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (۸ : ۱۷) اے پیغمبر جب تونے تیر چلائے تو تم نے تیر نہیں چلائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تیر چلائے۔
لیکن جب اقوال کے متعلق ہو تو "قذف" کی طرح اس کے معنی تہمت طرازی کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ہذا میں یا آگے آیت نمبر ۹ میں۔ يَرْمُوْنَ وہ تہمت لگاتے ہیں۔
= اَلْمُحْصَنٰتِ۔ پاکدامن عورتیں۔ اسم مفعول جمع مؤنث۔
ثعلب نے کہا ہے کہ پاکدامن عورت کو مُحْصِنَةٌ (اسم فاعل) بھی کہا جاتا ہے اور مُحْصَنَةٌ

(اسم مفعول) بھی۔
اور شوہر والی کو مُحْصَنَۃٌ (اسم مفعول) کہیں گے۔کیونکہ اس کی حفاظت اس کا شوہر کرتا ہے۔ یعنی وہ شوہر کی حفاظت میں ہوتی ہے (نیز ملاحظہ ہو ۲۴:۴)

۸:۲۴ = یَدْرَؤُا۔ مضارع واحد مذکر غائب دَرْءٌ مصدر (باب فتح) سے وہ دور کرتا ہے وہ دور کردے گا۔ دور کر سکتا ہے ٹال سکتا ہے۔
= عَنْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع وہ عورت جس کے خاوند نے اس پر زنا کی تہمت لگائی ہو۔
= اَلْعَذَابَ سے مراد دنیوی عذاب حد ہے۔
= تَشْهَدَ۔ مضارع منصوب واحد مؤنث غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ کے ہے۔ وہ (عورت) شہادت دے۔وہ گواہی دے۔

اس جملہ میں یَدْرَؤُا فعل اَلْعَذَابَ مفعول اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ م بِاللّٰهِ فاعل ہے یَدْرَؤُ کا۔ اس کا اللہ کی قسم چار بار کھانا اس سے (اس تہمت کا) عذاب کو ٹال سکتا ہے۔ یعنی اگر وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کا خاوند جس نے تہمت لگائی ہے جھوٹوں میں سے ہے تو یہ قسم کھانا اس سے عذاب کو ٹال سکتا ہے۔

۹:۲۴ = وَالْخَامِسَةَ اس کا عطف اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ پر ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے
۱۰:۲۴ = وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اللّٰهِ کے بعد جواب شرط محذوف ہے،
ای ولولا فضل اللّٰہ علیکم ورحمتہ لفضحکم وعاجلکم بالعقوبۃ۔
اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو وہ ضرور تم کو رسوا کرتا اور تمہارے فعل کا مؤاخذہ کر کے تم کو سزا دیتا۔

اس میں خطاب تہمت لگانے والے مردوں اور مرمیات (عورتیں جن پر تہمت لگائی گئی ہو) سے ہے۔

۱۱:۲۴ = اِفْكٌ۔ اَلْاِفْكُ ہر وہ چیز جو اپنے صحیح رخ سے پھیر دی گئی ہو۔اسی بنا پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رخ چھوڑ دیں مُؤْتَفِكَۃٌ کہا جاتا ہے۔قرآن مجید میں ہے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى (۵۳:۵۳) اور الٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا۔ (اس میں مؤتفکت سے مراد وہ بستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مع ان کے بسنے والوں کے الٹ دیا تھا)

جھوٹ بھی چونکہ اصلیت اور حقیقت سے پھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس پر بھی اِفْكٌ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں اس سے مراد جھوٹ۔ بہتان۔ افترا۔ پردازی ہے۔
اَفَكَ يَاْفِكُ (ضرب) اَفِكَ يَاْفَكُ (سمع) افك کسی شے کا اپنے اصلی رُخ سے پھرنا۔
= عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ۔ عُصْبَةٌ جماعت۔ گروہ۔ یہ عَصَبٌ سے ماخوذ ہے۔ اَلْعَصَبُ کے معنی بدن کے پٹھے جو جوڑوں کو تھامے ہوئے ہیں۔ لَحْمٌ عَصِبٌ بہت پٹھوں والا گوشت۔ پھر عام طور پر مضبوطی کے ساتھ باندھنے پر عَصَبٌ کا لفظ بولا جاتا ہے اَلْعُصْبَةُ وہ جماعت جس کے افراد ایک دوسرے کے حامی اور مددگار ہوں۔ جیسے وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ (۱۲ : ۸) حالانکہ ہم جماعت (کی جماعت ہیں) یعنی ہم باہم متفق ہیں اور ایک دوسرے کے یار و مددگار تم میں سے ایک جماعت۔ تم میں سے ایک گروہ۔
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ خبر ہے اِنَّ کی۔
= لَا تَحْسَبُوْهُ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم اس کے متعلق خیال مت کرو۔ تم اس کے بارے میں گمان مت کرو۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع الافك ہے۔
= شَرًّا۔ برائی۔ شر۔ خیر کی ضد ہے۔
= لَكُمْ تمہارے لئے۔ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ۔ تم اسے اپنے لئے برا مت خیال کرو۔
اس میں خطاب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے والدین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و صفوان بن معطل سے ہے۔ یا جملہ مومنین سے جو اس افترار سے رنجیدہ اور غمگین تھے۔
= لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے۔ اس میں ھُمْ ضمیر کا مرجع وہ گروہ ہے جو اس افتراء میں شریک تھا۔ ای من الذین جآؤا بالافك۔
= تَوَلّٰى۔ اس نے اٹھایا۔ وہ متولی ہوا۔ تَوَلِّيْ سے ماضی واحد مذکر غائب۔
= كِبْرَهٗ۔ اسم مصدر مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ اس کی بڑی ذمہ داری۔ اس کا بڑا بوجھ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ۔ اور جس شخص نے ان میں سے اس افترار کا سب سے بڑا بوجھ اٹھایا۔ (یعنی سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا) یعنی عبد اللہ بن اُبی
۲۴ : ۱۲ = لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا۔ جب تم نے یہ افواہ انک سنی تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے کیوں نہ اپنوں کے حق میں نیک گمان کیا۔

ضیاء القرآن میں ہے:۔
اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عتاب فرما رہے ہیں اور سرزنش کر رہے ہیں کہ تم نے سنتے ہی اس بہتان کی تردید کیوں نہ کردی اس میں تردّد کی غلطی کیوں کی تمہیں تو فوراً کہہ دینا چاہئے تھا۔ هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ : یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے۔
بِاَنْفُسِهِمْ سے مراد بعض نے بِاِخْوَانِهِمْ وَاَهْلِ دِيْنِهِمْ لیا ہے یعنی جب تم نے یہ افواہ سنی تو کیوں نہ مومنین اور مومنات نے اپنے دینی بھائیوں (حضرت عائشہؓ اور حضرت صفوان بن معطل رضؓ) کے متعلق نیک گمان کیا۔
بِاَنْفُسِهِمْ بمعنی اپنے دلوں میں۔ از خود۔ اپنے اعتماد نفس کی بناء پر اور اپنے ساتھ نیکی کا گمان کرکے۔ بھی لیا گیا ہے (حقانی، مولانا ابو الکلام آزاد) یعنی جب تم نے یہ افواہ سنی تو کیوں نہ مومن مردوں (مثلاً حسان بن ثابت۔ مسطح بن اثاثہ) اور مومن عورتوں (مثلاً حمنہ بنت جحش) نے خود ہی اپنے اعتماد نفس کی بناء پر اور اپنے ساتھ نیکی کا گمان کرکے کہہ دیا کہ یہ تو کھلی ہوئی تہمت ہے
٢۴: ١٣ = عَلَيْهِ۔ ای علی القذف۔ اپنی تہمت کے ثبوت میں۔
٢۴: ١۴ = اَفَضْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ افاضة (افعال) سے مصدر۔ تم نے پھیلایا۔ تم منتشر ہوئے۔ ف ی ض مادہ۔ فَاضَ الْمَاءُ کے معنی کسی جگہ سے پانی کا اچھل کر باہر نکلنے کے ہیں۔ آنسوؤں کے بہنے کے لئے بھی آتا ہے مثلاً تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ (٥: ٨٣) تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔
فَاضَ صَدْرُهٗ بِالسِّرِّ بھید ظاہر کرنا۔ اور اسی سے افاضوا فی الحدیث محاورہ مستعار ہے جس کے معنی باتوں میں مشغول ہو جانے اور چرچا کرنے کے ہیں۔
پس لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ کا ترجمہ ہوا: تو جس بات کا تم چرچا کرتے تھے اس وجہ سے تم پر عذاب عظیم نازل ہوتا۔
٢۴: ١٥ = تَلَقَّوْنَهٗ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تَلَقِّیٌ سے (باب تفعل) اصل میں تتلقون تھا ایک تاء حذف ہو گئی۔ تَلَقِّی یا تَلَقَّاهُ کے معنی کسی چیز کو پالینے یا اس کے سامنے آنے کے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (٢١: ١٠٣) اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے۔ اور وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ (٢٧: ٦) اور تم کو قرآن عطا کیا جاتا ہے۔
باب افعال سے (اَلْاِلْقَاءُ) بمعنی کسی چیز کو اس طرح ڈال دینا کہ وہ دوسرے کو سامنے نظر آئے پھر عرف میں مطلق کسی چیز کو پھینک دینے پر القاء کا لفظ بولا جاتا ہے جیسے وَكَذٰلِكَ

اَلْقَی السَّامِرِیُّ (۲۰:۸۷) اور اسی طرح سامری نے ڈال دیا۔
تَلَقَّوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ (جب) تم اس (افواہ) کو اپنی زبانوں سے لے رہے تھے یعنی تمہاری زبانیں اس افواہ کو (ایک دوسرے سے) لیتی چلی جارہی تھیں۔ کہ تم اپنی زبانوں سے اس کا چرچا کر رہے
= ھَیِّنًا۔ ہلکی۔ معمولی۔ آسان۔ ھَانَ یَھُوْنُ ھَوْنٌ سے (باب نصر) صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
۲۴: ۱۷ = یَعِظُکُمُ اللّٰہُ۔ یَعِظُ مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر وَعْظٌ مصدر۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے۔
= لَعُوْدُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ عَوْدٌ مصدر (باب نصر) اصل میں تَعُوْدُوْنَ تھا۔ اَنْ کے عمل کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ تم پھر آؤ۔ تم پھر کرو۔
یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖ اَبَدًا۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اسی قسم کی حرکت کبھی نہ کرنا۔
۲۴: ۱۹ = تَشِیْعَ۔ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ شُیُوْعٌ مصدر (باب ضرب) رکہ) وہ آشکار ہووے۔ وہ فاش ہووے۔ اس کا چرچا ہووے۔
اَلشِّیَاعُ کے معنی ہیں منتشر ہونا۔ تقویت دینا۔ شَاعَ الْخَبَرُ خبر پھیل گئی اور قوت پکڑ گئی۔ شَاعَ الْقَوْمُ قوم منتشر ہوگئی اور زیادہ ہوگئی۔
= اَلْفَاحِشَۃُ۔ اسم۔ حد سے بڑھی ہوئی بدی۔ ایسی بےحیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے۔ یہاں مراد زنا ہے۔ یا تہمت زنا ہے۔
= فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ متعلق بہ اَنْ تَشِیْعَ۔
۲۴: ۲۰ = وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ۔ جواب شرط محذوف ہے (ملاحظہ ہو ۲۴: ۱۰)
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا تکرار مبالغہ کے لئے ہے اور مخاطبین کی توبیخ کے۔
۲۴: ۲۱ = خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔ مضاف مضاف الیہ
خَطْوٌ اَخْطُوٌ۔ کے معنی چلنے کے قدم اٹھانے کے ہیں۔ خَطْوَۃٌ ایک بار قدم اٹھانا اَلْخُطْوَۃُ وہ فاصلہ جو دو قدموں کے درمیان ہو۔ اس کی جمع خُطُوٰتٌ ہے۔
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔ شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ یعنی شیطان کی اتباع نہ کرو۔ فَاِنَّہٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب شَیْطٰن کے لئے ہے۔

= اَلْمُنْكَرِ۔ بُرا کام۔ وہ قول یا فعل جس کو عقلِ سلیم بُرا جانتی ہو یا شریعت نے اسے بُرا قرار دیا ہو۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِنْکَارٌ مصدر۔
= مَا زَكٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پاک صاف نہ ہوا۔
= مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ۔ تم میں سے کوئی بھی۔
= اَبَدًا۔ کبھی بھی۔
= يُزَكِّيْ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَزْكِيَةٌ مصدر (باب تفعیل) وہ پاک کرتا ہے پاک قرار دیتا ہے۔
۲۴:۲۲ = لَا يَاْتَلِ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب۔ (جمع کے معنی میں استعمال ہوا ہے) اِيْتِلَاءٌ (باب افتعال) اصل يَاْتَلِيْ تھا لَا کے آنے سے آخری حرف محرک ساکن ہو گیا۔ لام کے سکون سے ی گر گئی ی کی رعایت سے لام کا کسرہ بحال ہو گیا۔ لَا يَاْتَلِ وہ قسم نہ کھائیں۔ اَلْوَةٌ۔ اَلِيَّةٌ اور اَلِيٌّ قسم۔
= اُولُوا الْفَضْلِ۔ اُولُوا السَّعَةِ۔ ای الزیادۃ فی الدین والزیادۃ فی المال۔ جو دین میں بلند مرتبہ کے مالک ہیں اور جو مال و دولت میں وسعت رکھتے ہیں۔
= اَنْ يُّؤْتُوْا۔ ای علیٰ ان لا یؤتوا۔ او کراھۃ ان یؤتوا۔ (اس بات کی قسم کہ) وہ نہ دیں گے۔ یا دینے میں کراہت محسوس کریں۔
= لِيَعْفُوْا۔ فعل امر۔ جمع مذکر غائب۔ عَفْوٌ سے۔ چاہئے کہ وہ معاف کردیں
= وَلْيَصْفَحُوْا۔ فعل امر جمع مذکر غائب صَفْحٌ مصدر (باب فتح) چاہئے کہ وہ درگذر کریں۔
۲۴:۲۳ = يَرْمُوْنَ۔ ملاحظہ ہو ۲۴:۶
= لُعِنُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب لَعْنٌ مصدر (باب فتح) ان پر لعنت کی گئی وہ ملعون ہوئے۔ وہ رحمت سے دور کئے گئے۔
۲۴:۲۵ = يُوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ۔ يُوَفِّيْ فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ تَوْفِيَةٌ تفعیل سے مصدر۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اَللّٰهُ فاعل۔ اللہ ان کو پورا پورا دے گا۔
= دِيْنَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر يُوَفِّيْ کا مفعول ثانی۔ بمعنی جزاء ان کا بدلہ۔
اَلْحَقَّ۔ منصوب بوجہ صفت دِيْنَ موصوف کے۔ پورا پورا۔ واجب۔ جس کے

وہ مستحق ہیں یعنی اس روز اللہ تعالیٰ ان کو ان کا واجبی بدلہ پورا پورا دے گا۔
= اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ یعنی ٹھیک ٹھیک صحیح فیصلہ کرنے والا۔ اور ہر امر کے پہلو کو بوضاحتِ تامہ بیان کرنیوالا۔

۲۴ : ۲۶ = مُبَرَّؤُنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ مُبَرَّءٌ واحد۔ تَبْرِئَۃٌ (تفعیل) مصدر بری کئے ہوئے (اللہ کی طرف سے) بری قرار دیئے ہوئے۔ بُرْءٌ وبَرَاءٌ کا اصلی مفہوم کسی بُری بات اور امر مکروہ سے چھٹکارا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے بَرَأْتُ مِنَ الْمَرَضِ۔ میں تندرست ہوگیا اَبْرَأْتُہٗ مِنْ کَذَا میں نے اس کو تہمت سے بری کر دیا۔ بَرَاءَۃٌ بمعنی بیزاری جیسے بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (۹ : ۱) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان اسی مادہ سے اَلْبَارِئُ پیدا کرنے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اسمارِ حسنیٰ میں سے ہے

۲۴ : ۲۷ = تَسْتَاْنِسُوْا۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر استیناس (استفعال) جس کے معنی انس پکڑنے کے ہیں۔ یعنی جب تک تم (اہل خانہ) سے انس (نہ) پیدا کرلو۔ تم ان سے اجازت نہ لے لو۔ تم ان سے اذن نہ لے لو۔
= تُسَلِّمُوْا۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ تم سلام (نہ) کرلو۔ تَسْلِیْمٌ (تفعیل) سے بمعنی سلام کرنا۔

۲۴ : ۲۹ = جُنَاحٌ۔ گناہ۔ جرم۔
الجناح پرندہ کا بازو۔ قرآن مجید میں ہے وَلَا طَآئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ (۶ : ۳۸) اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دونوں بازوؤں پر اڑتا ہے۔ پھر کسی چیز کے دونوں جانب کو بھی جَنَاحَیْنِ کہتے ہیں۔ مثلاً جَنَاحَا السَّفِیْنَۃِ (سفینہ کے دونوں جانب) یا جَنَاحَا الْاِنْسَانِ انسان کے دونوں پہلو۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَاضْمُمْ یَدَکَ اِلٰی جَنَاحِکَ (۲۰ : ۲۲) اپنا ہاتھ اپنے پہلو سے لگا لو۔
پھر جَنَحَ بمعنی مائل ہونا۔ ایک جانب کو مائل ہونا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے جَنَحَتِ السَّفِیْنَۃُ۔ کشتی ایک جانب کو مائل ہوگئی۔ اسی لئے ہر وہ گناہ جو انسان کو حق سے دوسری طرف مائل کر دے اسے جناح کہا جاتا ہے پھر عام گناہ کے معنی میں استعمال ہونے لگا
= غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ۔ جس میں کوئی سکونت نہ رکھتا ہو۔ جس میں کوئی آباد نہ ہو۔
= فِیْھَا کا تعلق مَتَاعٌ لَّکُمْ جس میں تمہارا سامان ہو۔ اور ھا کا مرجع بُیُوْت ہے
= یَغُضُّوْا۔ اس میں لام امر مقدرہ ہے۔ یعنی کلام یوں ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لِیَغُضُّوْا

مومنوں سے کہو چاہئے کہ وہ (اپنی آنکھیں) نیچی رکھیں۔ یا یہ قُل کے جواب میں ہے اور مفعول القول مقدر ہے یعنی کہ کہا گیا ہے قل للمومنین غُضُّوا فان تقل لھم غضوا یغضوا۔ تم مومنوں سے کہو اپنی (نگاہیں) نیچی رکھو اگر تم ان سے کہو گے اپنی نگاہیں نیچی رکھو (تو) وہ اپنی (نگاہیں) نیچی رکھیں گے۔

اَلْغَضُّ آنکھوں کے ایک پپوٹے کا دوسرے پپوٹے پر منطبق ہو جانا۔ مراد نگاہوں کا جھک جانا علامہ راغب اصفہانی المفردات میں رقمطراز ہیں:۔

الغَضُّ (نصر) کے معنی کمی کرنے کے ہیں خواہ نظر اور صورت میں ہو یا کسی برتن میں سے کچھ کم کرنے کی صورت میں ہو۔ جیسے کہ قرآن مجید میں آواز کو کم کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے مثلاً وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (۳۱: ۱۹) اور بولتے وقت آواز نیچی رکھنا۔

= مِنْ اَبْصَارِهِمْ۔ مِنْ صلہ کے طور پر استعمال ہوا ہے یَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔

بعض کے نزدیک مِنْ تبعیضیہ ہے اور بعض کے نزدیک یہ زائدہ ہے۔

= يَحْفَظُوا۔ يَغُضُّوا کی طرح یہاں بھی لام امر مقدرہ ہے ای لیحفظوا۔ چاہئے کہ وہ بچائیں۔ محفوظ رکھیں۔ (حرام سے)

= فُرُوْجَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی شرم گاہیں۔ الفرج والفرجة کے معنی دو چیزوں کے درمیان شگاف کے ہیں۔ جیسے دیوار میں شگاف، یا دونوں ٹانگوں کے درمیان کشادگی کنایہ کے طور پر فرج کا لفظ شرم گاہ پر بولا جاتا ہے کثرت استعمال کی وجہ سے اسے حقیقی معنی سمجھا جاتا ہے

= اَزْكٰى۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زَكَا يَزْكُوْ (باب نصر) زَكَاءٌ و زُكُوٌّ بمعنی پاک ہونا نیک ہونا سے اَزْكٰى زیادہ ستھرا۔ زیادہ پاک۔

۲۴: ۳۱ = لَا يُبْدِيْنَ۔ فعل نہی جمع مؤنث غائب اِبْدَاءٌ (افعال) مصدر وہ ظاہر نہ کریں

= مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ مَا موصولہ ہے منھا میں ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع زینةٌ ہے وہ اپنی آرائش و زیبائش کو ظاہر نہ کریں سوائے زینت کے اس حصہ کے (جو اکثر عادةً یا جبلةً) کھلا ہی رہتا ہے (مثلاً چہرہ، ہتھیلیاں، پاؤں)

= وَلْيَضْرِبْنَ۔ لیضربن فعل امر جمع مؤنث غائب ضَرْبٌ مصدر۔ یہاں ضَرَبَ بمعنی وَضَعَ ہے بمعنی رکھنا۔ جیسے ضَرَبْتُ بِيَدِيْ عَلَى الحائط۔ ای وضعتها علیہ۔ میں نے دیوار پر ہاتھ رکھا۔ لِيَضْرِبْنَ چاہئے کہ وہ عورتیں ڈال لیں۔

= خُمُرِهِنَّ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی اوڑھنیاں ۔ ان کی چادریں ۔ خِمَارٌ کی جمع ۔

= جُيُوبِهِنَّ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کے گریبان ۔ جَيْبٌ کی جمع ۔

لِيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ ۔ چاہئے کہ وہ عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیں ۔

= بُعُولَتِهِنَّ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان عورتوں کے شوہر ۔ بُعُولَةٌ بَعْلٌ کی جمع ہے جیسے کہ فَحْلٌ کی جمع فُحُولَةٌ ہے ۔

= نِسَائِهِنَّ ۔ ان کی ہم مذہب عورتیں ۔ مومن عورتیں ۔ (کافرہ عورت شریعت میں اجنبی مرد کے حکم میں ہے اس سے بھی پردہ واجب ہے)

= التّٰبِعِيْنَ ۔ طفیلیوں کے طور پر رہنے والے مرد ۔ جس سے وہ لوگ مراد ہیں جو بچا کھچا کھانے کو پیچھے ہولیں ۔ (خدمت گار ، کمیرے ، غلام وغیرہ)

= اَلْاِرْبَةِ ۔ کے معنی سخت حاجت کے ہیں جسے دور کرنے کے لئے حیلہ اور تدبیر کرنی پڑے ۔ یہاں حاجت سے مراد حاجتِ نکاح ہے ۔ اُولِی الْاِرْبَةِ ۔ جن کو نکاح کی حاجت ہو ۔ غَيْرُ اُولِي الْاِرْبَةِ ۔ وہ جن کو نکاح کی حاجت نہ ہو ۔

التّٰبِعِيْنَ غَيْرُ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ ۔ مردوں میں سے ایسے طفیلی جن کو حاجتِ نکاح نہ رہی ہو ۔ (مدارِ حکم سلبِ حواس پر ہے نہ کہ تابع پر)

= لَمْ يَظْهَرُوْا ۔ مضارع نفی جحد بلم ۔ جمع مذکر غائب عَلٰى کے صلہ کے ساتھ ۔ جو عورات النساء سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں ۔ یعنی ایسے بچے جو ابھی شہوانیت کے معنی ہی سے واقف نہ ہوئے ہوں یہ معنی نہیں کہ ابھی باقاعدہ بالغ نہیں ہوئے ہیں ۔

= عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ چھپی باتیں ۔ پردہ کی باتیں ۔ عَوْرَةٌ کی جمع ہے ، العورة انسان کے مقامِ ستر کو کہتے ہیں مگر یہ کنایۃً معنی ہیں ۔ اصل میں یہ عار سے مشتق ہے اور مقامِ ستر کھلنے سے بھی انسان کو عار محسوس ہوتی ہے اس لئے اسے عورت کہا جاتا ہے ۔ عورت کو بھی عورت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے بے ستر رہنے کو باعث عار سمجھا جاتا ہے ۔

لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (ایسے لڑکے جو) عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہ ہوئے ہوں ۔

العورة کے معنی کپڑے یا مکان وغیرہ میں شگاف کے بھی ہیں مثلاً جیسے قرآن مجید میں ہے کہ

اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ وَ مَا ھِیَ بِعَوْرَۃٍ۔ (۳۳: ۱۳) کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔ یعنی ان میں جگہ جگہ رخنے پڑے ہوئے ہیں جن میں سے جو چاہے کسی وقت بھی اندر گھس سکتا ہے (یعنی غیر محفوظ ہیں)

= لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ۔ چاہئے کہ وہ نہ ماریں اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) یعنی پاؤں زور سے مار مار کر نہ چلیں۔

۲۴: ۳۲ = اَلْاَیَامٰی۔ بغیر بیوی والے مرد۔ بغیر شوہر والی عورتیں اس کا واحد اَیِّمٌ ہے یعنی بے نکاحوں کا نکاح کرو

= اِمَائِکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری لونڈیاں۔ اِمَاءٌ اَمَۃٌ کی جمع ہے اس کا عطف عِبَادِکُمْ پر ہے۔

= الصّٰلِحِیْنَ۔ یہاں صالحین سے مراد نیک اور مومن غلام وکنیزیں بھی ہوسکتا ہے اور ایسے غلام اور لونڈیاں جو خانہ داری کا بوجھ اٹھانے اور ازدواجی ذمہ داریاں نبھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

= یَکُوْنُوْا۔ فعل مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ۔ جمع مذکر غائب۔ اس میں تمام بغیر بیوی کے مرد بغیر خاوند کی عورتیں۔ صالحین غلام ولونڈیاں آگئیں۔ یعنی فقر وغربت ان کے نکاح میں حائل نہ ہو کیونکہ فقر وغنا مشیت ایزدی پر منحصر ہے نکاح اس کا باعث نہیں۔

= یُغْنِھِمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب (جس کا مرجع اللہ ہے) ھِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اللہ ان کو (اپنے فضل سے) غنی کردے گا۔

= وَاسِعٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ سَعَۃٌ مصدر۔ وسیع فضل والا۔ وسیع بخشش والا۔

ھو یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر حسبما تقتضیہ الحکمۃ والمصلحۃ وہی کشائش رزق عطا کرتا ہے جس کو چاہے اور کم کرتا ہے جس کے لئے چاہے جیسا جیسا اس کی حکمت اور مصلحت کا تقاضا ہوتا ہے۔

۲۴: ۳۳ = لِیَسْتَعْفِفْ۔ فعل امر، واحد مذکر غائب استعفاف (استفعال) مصدر وہ بچتا رہے۔ وہ پاکدامن رہے۔ اَلْعِفَّۃُ نفس میں ایسی حالت کا پیدا ہوجانا جس کے ذریعہ وہ غلبۂ شہوت سے محفوظ رہے۔ اصل میں اس کے معنی تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنے کے ہیں جو بمنزلہ عفافت یعنی بچی کھچی چیز کے ہو۔

وَالَّذِیْنَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ تمہارے غلاموں میں سے وہ لوگ جو....

= یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ۔ ای یطلبون المکاتبۃ جو مکاتبت کے خواہاں ہوں۔
یَبۡتَغُوۡنَ مضارع معروف جمع مذکر غائب۔ ابتغاءٌ (افتعال) مصدر۔ وہ طلب کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ وہ ڈھونڈھتے ہیں۔

مکاتبت اصطلاح شریعت میں غلام اور آقا کے مابین اس معاہدہ کو کہتے ہیں جس میں غلام اپنے آقا سے کہے کہ میں اتنی مدت میں اتنی رقم ادا کردوں گا یا میں فلاں خدمت انجام دوں گا تو مجھے اس کے بدلہ میں آزاد کیا جائے۔ معاہدہ کرنے والا غلام مکاتب کہلائے گا۔

= فَکَاتِبُوۡھُمۡ۔ پس تم ان سے مکاتبت کرلو۔

= اٰتُوۡھُمۡ۔ اٰتُوۡا۔ فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ اِیۡتَاءٌ (اِفۡعَالٌ) مصدر۔ تم دو۔ ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب۔ جس کا مرجع وہ غلام جو مکاتبت کے خواہاں ہوں۔

یہ حکم عام مسلمانوں کے لئے ہے یعنی جب ایسے غلام اپنے آقاؤں سے مکاتبت کرلیں تو تم ان کو شرطِ معاہدہ پورا کرنے میں مالی امداد کرو۔

= لَا تُکۡرِھُوۡا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ تم جبر نہ کرو۔ تم مجبور نہ کرو۔ اِکۡرَاہٌ (افعال) سے جس کا معنی کسی کو ایسے کام پر مجبور کرنا جو اسے ناپسند ہو۔

= فَتَیٰتِکُمۡ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری لونڈیاں۔ تمہاری باندیاں۔
فتاۃ واحد مؤنث۔ فَتًی۔ مذکر۔ نوجوان لڑکا۔ خادم۔ فتیات۔ نوجوان عورتیں لیکن یہاں لونڈیاں مراد ہیں۔

= اَلۡبِغَآءِ۔ بَغۡیٌ سے مشتق ہے۔ البغی کے معنی کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کرنے کی خواہش کرنا۔ خواہ تجاوز کرسکے یا نہ۔ بغی محمود اور مذموم۔ ہر دو معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ محمود مثلاً حد عدل و انصاف سے تجاوز کرکے مرتبہ احسان حاصل کرنا۔ یا فرض سے بڑھ کر تطوع بجالانا۔ باب افتعال سے قرآن مجید میں اکثر استعمال ہوا ہے مثلاً اِبۡتِغَآءَ رَحۡمَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکَ (۱۷:۲۸) اپنے پروردگار کی رحمت کے انتظار میں۔ یا اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی۔ (۹۲:۲۰) اپنے خداوند اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے۔

مذموم۔ مثلاً حق سے تجاوز کرکے باطل یا شبہات میں واقع ہونا۔ قرآن مجید میں اکثر بَغۡیٌ (باب ضرب و نصر) بمعنی مذموم ہی آیا ہے۔ جیسے یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ (۱۰:۲۳) تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔ یا۔ فَاِنۡ بَغَتۡ اِحۡدٰھُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی۔ فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ۔ (۴۹:۹) اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو

زنا کو بھی بغی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں بھی حدود عفت سے تجاوز کے معنی پائے جاتے ہیں۔ البغاء ای الزنا۔ بغی زنا کار۔ فاحشہ عورت۔ بَغَايَا زنا کار عورتیں (جمع)
لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ۔ اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو۔
= تَحَصُّنًا۔ پرہیزگاری۔ بچے رہنا۔ مصدر ہے (باب تفعل)، تَحَصُّنًا کے اصل معنی قلعہ (بند) ہونے کے ہیں۔ (حصن قلعہ) پھر اس کا استعمال ہر طرح کی حفاظت کے متعلق ہونے لگا یہاں پاک دامنی کے معنی میں آیا ہے۔
= لِتَبْتَغُوْا۔ لام تعلیل کا ہے۔ تَبْتَغُوْا جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تبتغون تھا۔ عامل کے آنے کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ (یہ) اس لئے کہ تم حاصل کر سکو۔ کہ تم چاہتے ہو۔
= عَرَضَ۔ مال و متاع۔ سامان۔ اسباب۔ مضاف، الحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ موصوف و صفت۔ مل کر مضاف الیہ۔ دنیوی زندگی کا سامان۔ یا فائدہ۔
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا۔ اور محض دنیوی زندگی کے عارضی فائدہ کی خواہش کے لئے اپنی باندیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اگر وہ اپنی عفت کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں۔
= يُكْرِهْهُنَّ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِكْرَاهٌ (افعال) مصدر هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث۔ جو ان کو مجبور کرے گا۔
= فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ای فان الله من بعد اکراھھن (لھن) غفور رحیم۔ سو اللہ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کے لئے) بخشنے والا ہے بعض نے غفور لھم لیا ہے یعنی اگر انہوں نے توبہ کر لی تو خدا ان کو بخش دیگا بعض نے لھم و لھن کہا ہے لیکن اصح یہی لَهُنَّ ہے۔ حضرت ابن مسعود رض۔ جابر بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی قرأت یہی ہے۔
قرآن حکیم میں اور جگہ ارشاد ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ۔ (۱۶: ۱۰۶) بجز اس صورت کے کہ اس پر زبردستی کی جائے درآں حالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ عذاب سے مستثنیٰ ہے)
بعض نے اس کو یوں لیا ہے و من یکرھھن (فعلیہ وبال اکراھھن لا یتعدی الیھن) فان اللہ بعد اکراھھن غفور رحیم لَهُنَّ۔ جس نے ان کو مجبور کیا اس مجبوری کا بدانجام اسی پر ہو گا۔ ان پر نہیں پہنچے گا۔ سو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے

کے بعد ان کے لئے بخشنے والا ہے اور مہربان ہے۔ لیکن یہ ظاہر سے ہٹ کر ہے اور بلا ضرورت متعدد اضمار کا اضافہ ہو گیا ہے۔

۲۴: ۳۴ = اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ۔ کے مندرجہ ذیل چار مفعول ہیں۔

(۱) کُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر مفعول لہٗ۔

(۲) اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ احکام و ہدایات کو واضح طور پر بیان کرنیوالی آیات۔

(۳) ان قوموں کی عبرتناک مثالیں جو تم سے پہلے گذر چکی ہیں۔

(۴) متقیوں کے لئے نصیحت کی باتیں۔

۲۴: ۳۵ = نُوۡرٌ۔ اگرچہ نور کی تعریف میں علماء بڑی دقیق بحثوں میں گئے ہیں لیکن آسان فہم اس سے مراد وہ تعریف ہے جو صاحب لسان العرب اور حضرت امام غزالیؒ نے کی ہے کہ:۔

نور اس کو کہتے ہیں جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہو۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:۔

النُّوۡرُ۔ وہ پھیلنے والی روشنی جو اشیاء کے دیکھنے میں مدد دیتی ہے اور یہ دو قسم پر ہے:۔

۱۔ دنیوی۔ اور۔ ۲۔ اُخروی۔

نور دنیوی پھر دو قسم پر ہے:۔

۱:۔ معقول۔ جس کا ادراک بصیرت سے ہوتا ہے یعنی امور الٰہیہ کی روشنی میں جیسے عقل۔ یا قرآن کی روشنی۔

۲:۔ محسوس۔ جس کا تعلق بصر سے ہے جیسے چاند سورج ستارے اور دیگر اجسام نیرّہ۔

چنانچہ نور الٰہی کے متعلق فرمایا:۔

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ (۵: ۱۵) بیشک خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب تمہارے پاس آچکی ہے۔

اور نور حسّی کے متعلق فرمایا:۔

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا۔ (۱۰: ۱۵) وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور فرمایا:۔

حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نور کا معنی ہادی بھی منقول ہے

= مِشۡكٰوةٍ۔ اسم۔ وہ طاق جس میں چراغ رکھتے ہیں۔ چراغدان۔ ایسا طاق جو کہ دیوار کے آر پار نہ ہو بلکہ اس کی محض سامنے کی طرف کھلی ہو باقی تینوں اطراف سے بند ہو۔ مشکو مادہ

= مِصْبَاحٌ ۔ اسم آلہ ۔ واحد مصابیح جمع ۔ چراغ صبح مادہ
= زُجَاجَةٍ ۔ شیشہ (کا فانوس)
= كَوْكَبٌ ۔ ستارہ ۔ كَوَاكِبُ جمع ۔ ستارے ۔
= دُرِّيٌّ ۔ درخشندہ ۔ چمکتا ہوا ۔ یَ نسبتی ہے دُرٌّ کی طرف منسوب ہے جس کے معنی موتی کے ہیں ۔ یعنی موتی کی طرح چمکدار ۔

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ۔ یہ زُجَاجَةٌ کی صفت ہے یعنی وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے جو موتی کی طرح چمک رہا ہے ۔

= يُوْقَدُ ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِيْقَادٌ مصدر (افعال) جو روشن کیا گیا ہے ۔ وقد مادہ ۔ اَوْقَدَ يُوْقِدُ ۔ چراغ جلانا ۔ آگ جلانا ۔ وقودٌ ایندھن
= شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ ۔ مبارکۃٍ ۔ صفت ہے شَجَرَةٌ کی ۔ مبارک بوجہ کثیر المنافع ہونے کے ۔ کہ اس کا تیل نسبتاً زیادہ صاف ۔ کم دھواں دینے والا ۔ زیادہ روشنی دینے والا ہوتا ہے ۔ یا اس سے مراد ملک شام کے درخت (زیتون) سے ہے اور شام بابرکت تختۂ زمین ہے جہاں ستر نبی پیدا ہوئے ۔ زَيْتُوْنَةٍ بدل ہے شَجَرَةٍ کا
= لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ (جو) نہ پورب رُخ ہے اور نہ پچھم رُخ ہے

اس جملہ کے علماء نے متعدد معانی لئے ہیں ۔

(۱) نہ اس کے جانب شرقی میں کوئی آڑ ہے اور نہ جانب غربی میں ۔ اس کا فیض شرق و غرب کے ساتھ مخصوص نہیں ۔ کوئی جانب اس سے خالی نہیں وہ مقید کسی جہت کے ساتھ نہیں ۔ (تفسیر ماجدی)

(۲) جو کھلے میدان میں یا اونچی جگہ واقع ہو ۔ جہاں صبح سے شام تک اس پر دھوپ پڑتی ہو کسی آڑ میں نہ ہو کہ اس پر صرف صبح کی یا صرف شام کی دھوپ پڑے ۔ (تفہیم القرآن)

(۳) نہ ایسا درخت کہ اس پر ہر وقت دھوپ پڑتی رہے اور نہ ایسا کہ ہر وقت وہ سایہ میں رہے اور کبھی دھوپ پڑے ہی نہ ۔ بلکہ ایسا کہ مناسب وقت میں دھوپ میں ہو اور مناسب وقت کے لئے سایہ میں ۔ (ابو حیان ۔ کذا فی روح المعانی)

(۴) بمعنی الشامی ۔ یعنی ملک شام کا کہ یہ ملک کرۂ ارض کے وسط میں ہے (کذا فی الخازن)

(۵) یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شجر دنیا کے اشجار میں سے نہیں کیونکہ دنیا کے درختوں میں سے تو یا شرقی ہوگا یا غربی ۔

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ یہ جملہ زیتونۃ کے موضع صفت میں ہے ۔

= یَكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ ۔ یُضِیْٓءُ مضارع واحد مذکر غائب اضاءۃ (افعال) مصدر قریب ہے کہ بھڑک اُٹھے ۔ یا جل اُٹھے ۔ یعنی یوں معلوم دیتا ہے کہ ابھی جل اٹھے گا۔
زَیْتُهَا مضاف مضاف الیہ اس کا تیل ھا ضمیر کا مرجع شجرۃ زیتونۃ ہے
= لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ لَمْ تَمْسَسْ مضارع نفی حجد بلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع زیت ہے (اگرچہ) آگ اسے چھوئے بھی نہ۔
= نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ نور کے اوپر نور۔ نور در نور۔ چند در چند نور۔
مثال میں انتہائی تیز روشنی کے چراغ کا تصور دیا گیا ہے ۔ چراغ کو انتہائی صاف اور روشن فانوس میں رکھا گیا ہے ۔ جو موتی کی طرح چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہے ۔ پھر اسے ایک ایسے طاق میں رکھا گیا ہے جو تین اطراف سے بند ہو اور صرف سامنے کی طرف ہی کھلا ہو یعنی اس کی روشنی چاروں طرف بکھرنے نہ پائے بلکہ ایک ہی طرف مرکوز ہو۔ پھر اس چراغ میں ایسا تیل ہو جو زیتون کے درخت کا ہو (زیتون کا تیل سب تیلوں سے زیادہ صاف شفاف اور خوبیوں والا شمار ہوتا ہے) اور وہ زیتون کا درخت بھی ایسا کہ جو نہ شرقی ہو اور نہ غربی اور اپنی خوبیوں کے انتہائی درجہ میں ہو کہ بغیر آگ دکھائے یوں معلوم ہو کہ ابھی بھڑک اٹھے گا۔ پس ایسے چراغ کی روشنی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہو گی۔
اس تمثیل کی مفسرین نے مختلف تاویلیں کی ہیں جو کتب تفسیر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں
= لِنُوْرِهٖ ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے ۔ لِنُوْرِهٖ ای الی نُوْرِهٖ
۳۶:۲۴ = فِیْ بُیُوْتٍ ۔ ای ذٰلك المصباح یُوْقَدُ فِیْ بُیُوْتٍ ۔ چراغ روشن کیا جاتا ہے (ان) گھروں میں ۔ یہاں بیوت سے مراد مساجد ہیں۔
= اَذِنَ ۔ ای اَمَرَ ۔ اس نے حکم دیا ۔ اِذْنٌ مصدر ۔ باب سمع ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔
= فِیْهَا ۔ میں ھا ضمیر کا مرجع بیوت اور اسمہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے ۔
= تُرْفَعَ ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب (کہ) وہ بلند کی جائے ۔ اوپر اٹھانا ۔ اوپر اٹھانے سے مراد عمارت کو اٹھانا بھی ہو سکتا ہے جیسے اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ۔ (۲: ۱۲۷) اور جب (حضرت) ابراہیم اور (حضرت) اسماعیل (علیہما السلام) خانہ (کعبہ) کی بنیادیں بلند کر رہے تھے۔

اوراس کا مطلب مرتبہ کی بلندی بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ (۶:۸۳) ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔

آیت ہذا میں بھی دونوں معنی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ رفع حقیقی بھی یعنی ان گھروں کی (یعنی مسجدوں کی) عمارت کو بلند کیا جائے۔ یا رفع معنوی کہ ان گھروں کی تعظیم کی جائے اور وہاں کوئی ایسا فعل نہ کیا جائے جو ادب کے منافی ہو۔

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ۔ بُيُوْتٌ کی صفت ہے جن کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور اس کا نام لیا جائے۔

= يُسَبِّحُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اس کا فاعل رِجَالٌ (آیت ۳۷) ہے تَسْبِيْحٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ پاکی بیان کرتے ہیں۔ آیۃ ہذا میں عام اہل تفسیر نے اس سے مراد نماز پڑھنا لیا ہے۔

= اَلْغُدُوُّ۔ اَلْغُدْوَةُ کی جمع ہے۔ الغُدْوَةُ والغَدَاةُ کے معنی دن کا ابتدائی حصہ کے ہیں۔

= اَلْاٰصَال۔ یا اُصُلٌ کی جمع ہے جس کا معنی شام کے وقت کے ہیں۔ یا یہ اَصِيْلٌ کی جمع ہے جس کے معنی عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کے ہیں۔

— بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بمعنی صبح وشام ہے اور یہی معنی (۷ : ۲۰۵) میں مراد ہیں۔

۲۴ : ۳۷ = رِجَالٌ۔ اس کا تعلق جملہ سابقہ (آیت ۳۶) سے ہے۔ ای يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ۔ ان (مساجد) میں (مومن) مرد صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں

= لَا تُلْهِيْهِمْ۔ لَا تُلْهِيْ مضارع منفی واحد مؤنث غائب (جس کا مرجع تجارۃ ہے) اِلْهَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے وہ غافل نہیں کرتی۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع رِجَالٌ ہے وہ ان کو نہیں روکتی یا وہ ان کو غافل نہیں کرتی۔

لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ یہ صفت رِجَالٌ کی ہے۔ یعنی ایسے مرد مومن جن کو تجارت اور بیع (ذکر اللہ۔ اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ) غافل نہیں کرتی۔

اگرچہ تجارت ہر دو خرید و فروخت کو مشتمل ہے لیکن۔ بیع (فروخت) کو علیحدہ لایا گیا ہے یہ اس لئے کہ فروخت میں نقد حاصل کیا جاتا ہے اس میں مزید لالچ موجود ہوتا ہے جو انسان کو ذکر الٰہی سے روک سکتا ہے۔ لہٰذا اس کو جداگانہ بیان کرکے بتایا گیا ہے کہ نقد کا لالچ (بیع کی صورت میں) بھی ان کو یادِ الٰہی سے غافل نہیں کرسکتا۔

یہ رِجَالٌ کی صفت ہے۔

= اِقَامَ۔ اقامۃٌ (افعال) مصدر سے ہے تاء کو بوجہ تخفیف حذف کر دیا گیا۔ قائم رکھنا
= اِیْتَاء۔ دینا۔ عطا کرنا۔ بروزن افعال مصدر سے ہے۔
= یَخَافُوْنَ ...... الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ یہ بھی رجالٌ کی صفت ہے۔
= یَوْمًا۔ ای یوم القیامۃ۔ فعل یخافون کا مفعول ہے۔ مضاف مقدرہ کا مضاف الیہ ہے ای عقاب یوم۔ ڈرتے ہیں یوم قیامت کے عذاب سے۔
= تَتَقَلَّبُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب تَقَلُّبٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔
وہ پھر جاتی ہے۔ وہ پھر جائے گی۔ وہ پلٹتی ہے یا پلٹ جائے گی۔ یہاں بمعنی جمع (قلوب کے لئے) آیا ہے تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ۔ ای تتقلب القلوب من الخوف فترجع الی الحنجرۃ۔ دل ڈر کے مارے حلق میں اٹک جائیں گے۔ والابصار۔ ای وتتقلب الابصار من هول الامر وشدتہ۔ اور امر واقع کی شدت اور خوف سے تاڑے لگ جائیں گی!

۲۴: ۳۸ = لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ۔ لام علت اور سبب بیان کرنے کے لئے ہے اور اس کا تعلق یُسَبِّحُ۔ لَا تُلْهِیْهِمْ اور لَا یَخَافُوْنَ سب سے ہے۔
یَجْزِیَ مضارع منصوب (بوجہ لام تعلیل) واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اَللّٰهُ فاعل۔ تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔
= اَحْسَنَ۔ بہت اچھا۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے اس کا تعلق مَا عَمِلُوْا سے بھی ہو سکتا ہے (کہ اللہ انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا دے) اس صورت میں عَمِلُوْا سے مراد عام عمل بلا تخصیص ہوگا۔ ورنہ تسبیح۔ ذکر اللہ۔ اقام الصلوٰۃ۔ ایتاء الزکوٰۃ۔ تو از خود جزائے خیر کے مستحق ہیں
یا اس کا تعلق جزاء سے ہے ای لیجزیهم احسن جزاء عملهم۔ تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو ان کے اعمال کی بہترین جزاء دے۔ جیسے کہ ارشاد الٰہی ہے وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ (۴: ۴۰) اور اگر ایک نیکی ہوگی تو اسے دگنا کر دیگا اور اپنے پاس سے اجر عظیم دے گا۔
یا وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ (۲: ۲۶۱) اور اللہ جسے چاہے افزونی دیتا رہتا ہے،
= یَزِیْدَ هُمْ۔ ای وَلِیَزِیْدَ هُمْ۔ مضارع منصوب بوجہ عمل لام واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

۲۴: ۳۹ = كَسَرَابٍ۔ کاف تشبیہ کا ہے۔ سَرَابٌ (شدتِ گرما میں دوپہر کے وقت) بیابان

میں جو پانی کی طرح چمکتی ہوئی ریت نظر آتی ہے اسے سَرَابٌ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بظاہر دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے پانی بہہ رہا ہو۔ پھر اس سے ہر بے حقیقت چیز کو تشبیہ کے طور پر سَرَابٌ کہا جاتا ہے۔ كَسَرَابٍ۔ سراب کی طرح۔

= بِقِيْعَةٍ۔ اَلْقِيْعَةُ۔ ہموار میدان۔ صحرا۔ دشتِ بے آب۔ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ جیسے میدان میں سراب۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (۷۸ : ۲۰) اور پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ سراب ہو کر رہ جائیں گے۔

= اَلظَّمْاٰنُ۔ ظَمِئَ يَظْمَاُ ظَمَأً کا مصدر ہے۔ لیکن یہاں بروزن فَعْلَانٌ صیغہ صفت آیا ہے۔ یعنی پیاسا۔ تشنہ۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَاِنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى (۲۰ : ۱۱۹) اور تو نہ وہاں پیاسا ہے اور نہ دھوپ کھائے۔ ظ م ء مادہ

= جَاءَهٗ۔ اى جاء الى ما توهّم انه ماء۔ وہ اس کے پاس آیا جسے وہ پانی خیال کرتا تھا۔ یا ہٗ ضمیر سے مراد موضع سراب ہے۔ وہ جگہ جہاں اسے پانی نظر آتا تھا۔

= لَمْ يَجِدْهُ۔ میں بھی ہٗ ضمیر کا مرجع پانی ہے یا موضع سراب۔

= شَيْئًا۔ یا تو ہٗ ضمیر کے بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے یا لَمْ يَجِدْ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے۔ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا اسے کچھ بھی نہ پایا۔

= وَوَجَدَ اللّٰهَ - اس کا عطف جملہ لَمْ يَجِدْ پر ہے اور یہ تشبیہ میں ہی شامل ہے

= عِنْدَهٗ۔ میں ہٗ ضمیر کا مرجع ظَمْاٰنُ ہے یا موضع سراب ہے۔ اپنے پاس۔ جائے سراب پر۔ وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ۔ اور وہاں اس کے پاس (جائے سراب کے پاس) یا اپنے سامنے۔ اپنے نزدیک۔ اللہ کو پایا۔ (یعنی تڑپ کر مر گیا اور اپنے آپ کو اللہ کے حضور پایا۔)

= فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ۔ سو اللہ نے اس کا حساب پورا پورا چکا دیا۔

وَفّٰى يُوَفِّيْ تَوْفِيَةٌ (باب تفعیل) پورا پورا دینا۔

= سَرِيْعُ الْحِسَابِ، مضاف مضاف الیہ۔ بہت ہی جلدی حساب کر دینے والا۔

۲۴ : ۴۰ = اَوْ كَظُلُمٰتٍ۔ اَوْ حرف عطف۔ كَظُلُمٰتٍ معطوف۔ كَسَرَابٍ معطوف علیہ یہ کفار کے اعمال کی دوسری مثال ہے ك حرف تشبیہ۔ ظُلُمٰتٌ تاریکیاں۔ اندھیرے۔ ظُلْمَةٌ کی جمع۔ ظلمت کہتے ہیں روشنی کے نہ ہونے کو۔ اس کی ضد نُور ہے۔ جیسے ارشاد الٰہی ہے يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (۲ : ۲۵۷) وہ (اللہ) اُن کو اندھیروں سے

اجالے میں نکال لاتا ہے۔ اَوْ کَظُلُمٰتٍ تا مجرور بوجہ کَ حرف جار کے ہے جیسے کَسَرَابٍ ۔ یا ان (کفار) کے اعمال ایسے اندھیروں کی مانند ہیں۔

= لُجِّيٍّ ۔ یائے نسبتی ہے۔ جس کی نسبت لُجٌّ سے ہے۔ بَحْرٌ لُجِّيٌّ بہت پانی والا دریا۔ اللجاج مصدر (باب ضرب وسمع) کے معنی کسی ممنوع کام کے کرنے میں بڑھتے چلے جانے کے اور اس پر ضد کرنے کے ہیں۔ مثلاً بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ (۶۷:۲۱) لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

لُجَّةُ الْبَحْرِ ۔ سمندر کی موجوں کا تلاطم (اُن کا باہر آنا اور پلٹنا)

بَحْرٍ لُّجِّيٍّ ۔ صفت موصوف ۔ بہت پانی والا دریا۔ عمیق۔ ایسا سمندر جو نہایت عمیق اور متلاطم ہو۔

بحرالذی لا یدرک قعرہ ۔ ایسا سمندر جس کی گہرائی معلوم نہ ہو سکے۔

= يَغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ ۔ يَغْشٰهُ مضارع واحد مذکر غائب غشی (باب سمع) مصدر اس پر چھا رہی ہو۔ اس کو ڈھانکے ہوئے ہو۔ يَغْشٰى میں ضمیر مضارع برائے مَوْجٌ ہے اور ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب بَحْرٌ کے لئے ہے۔

مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اس پر ایک دوسری موج۔

= مِنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ (پھر) اس موج پر بادل۔

= ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندھیرے (جو تہ در تہ) ایک دوسرے پر اُمڈے چلے آرہے ہوں۔

= لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۔ لَمْ يَكَدْ مضارع نفی جحد بلم۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ جس کا مرجع يَدَهٗ ہے۔

فَمَا لَهٗ نُوْرٌ ۔ اس کی کیفیت آیۃ ۳۵ میں ملاحظہ ہو اور کفار اور ان کے اعمال کا بیان آیۃ ہذا میں ملاحظہ ہو۔ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۔

تفسیر حقانی میں ہے بَحْرٍ لُّجِّيٍّ ۔ یعنی بڑے گہرے اور بہت عمیق سمندر کی تہ میں (بوجہ گہرائی اندھیرا ہوتا ہے۔ پھر جب اس پر امواج کا تلاطم ہو تو اور بھی اندھیرا زیادہ ہو جاتا ہے اور جب کہ امواج پر بادل اور گھنگھور گھٹا ہوتی ہے تو انتہا درجہ کا اندھیرا ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں ہاتھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ حالانکہ پاس کی چیزوں میں سے ہاتھ بہت قریب سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح کفار تین اندھیروں میں مبتلا ہیں۔

اوّل = اعتقاد کی ظلمت جو بحر عمیق کے مشابہ ہے اور عقائد کا محل دل ہے جس کو مختلف موجیں مارنے میں اور خطرات شہوت کے تلاطم میں بڑی مناسبت اور کامل تشبیہ ہے۔

دوم قولِ بد کی ظلمت جو ان کی زبان سے نکل کر دریا کی طرح موجیں مارتی ہے۔
سوم عمل بد کی ظلمت جو بادل کی طرح محیط ہے۔
یا۔ اس کے قلب اور سمع و بصر کی اندھیریاں مراد ہیں۔
یا۔ کافر کو جو اپنے کفر پر اصرار ہے اس ظلمات متراکمہ کو دریا اور امواج اور سحاب کی ظلمات
راکمہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ پس وہ کافر جو ان اندھیریوں میں مبتلا ہے اگر اس کو اللہ تعالیٰ ہی
ندھیریوں سے نہ نکالے اور نور میں نہ لائے تو اسے کون نکال سکتا ہے اور نور میں لا سکتا ہے۔
اسی لئے فرمایا: وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔
۲: ۴۱ = وَ الطَّيْرُ۔ معطوف ہے اس کا عطف مَنْ پر ہے۔ طَيْرٌ۔ طائر کی جمع ہے۔
ہے صحب جمع صاحب کی اور رکبٌ راکبٌ کی جمع ہے۔ طیرٌ کی جمع طیورٌ آتی ہے۔
بعض کے نزدیک طیرٌ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔
= صٰٓفّٰتٍ۔ صف بستہ۔ پرا باندھے۔ پرا باندھے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔ صَافَّةٌ
حد۔ صٰٓفّٰتٍ حال ہے الطَّيْرُ کا۔ صٰٓفّٰتٍ صف بستہ۔ کئی جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔
نلاً ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا۔ (۲۰: ۶۴) پھر قطار باندھ کر آؤ۔ یا وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا (۳۷: ۱)
م ہے صف بستہ جماعتوں کی۔
صَفَّ يَصُفُّ۔ (باب نصر) صَفٌّ وصَفَفٌ پرواز کے دوران پرندے
روں کو پھیلانا۔ (الفرائد الدریہ) صٰٓفّٰتٍ۔ ای صافات اجنحتها۔ اپنے پروں کو پھیلائے
لے۔ اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ۔ (۶۷: ۱۹) کیا وہ نہیں دیکھتے اپنے اوپر پرندوں کو کہ پر پھیلائے ہوئے ہیں
سمیٹ بھی لیتے ہیں۔
كُلٌّ۔ ای کل واحد مِّنْهُمْ۔ علم کی ضمیر فاعل کُلٌّ کی طرف راجع ہے اور اسی طرح
سلاتہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع بھی کُلٌّ ہے
: ۴۲ = مُلْكُ۔ بادشاہی۔ مضاف السَّمٰوٰتِ والاَرْضِ۔ مضاف الیہ آسمانوں اور
کی بادشاہت۔
= المصیر۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ صَارَ يَصِيرُ صَيْرٌ و صيرورة و مَصِيْرٌ (باب
ب) مصدر۔ لہٰذا المصیر مصدر بھی ہے اور اسم ظرف مکان بھی۔
: ۴۳ = يُزْجِيْ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِزْجَاءٌ (افعال)، مصدر۔ التزجیۃ

(باب تفعیل) کسی چیز کو دفع کرنا کہ وہ چل پڑے۔ مثلاً پچھلے سوار کا اونٹ کو چلانا۔ یا ہوا کا بادلوں کو چلانا۔ یُزْجِیْ سَحَابًا۔ وہ بادلوں کو ہنکاتا ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ (۱۷: ۶۶) جو تمہارے لئے (سمندروں میں) جہازوں کو چلاتا ہے۔
اسی سے ہے رَجُلٌ مُزْجًی۔ ہنکایا ہوا آدمی۔ یعنی کمزور۔ ذلیل آدمی۔
= یُؤَلِّفُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تالیفٌ (تفعیلٌ) مصدر۔ وہ ملا دیتا ہے۔ وہ اکٹھا کر دیتا ہے۔ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ۔ پھر (اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو) باہم اکٹھا کر دیتا ہے۔
ای یؤلف بین اجزاء السحاب۔
= رُکَامًا۔ ای متراکمًا تہ بہ تہ۔ بعضہ فوق بعض۔ ایک دوسرے کے اوپر اسم مفعول ہے (تہ بہ تہ بادل) رَکَمَ یَرْکُمُ (باب نصر) تہ بہ تہ کرنا۔ ڈھیر لگانا۔
= اَلْوَدْقَ۔ اسم، بارش۔ سخت بارش۔ دوسری جگہ قرآن میں آیا ہے وَ یَجْعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ۔ (۳۰: ۴۸) اور وہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو مینہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے۔
= خِلٰلِہٖ۔ اس کے درمیان۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع سَحَابًا ہے۔ الخَلَلُ دو چیزوں کے درمیان کشادگی۔ اور فاصلہ کو کہتے ہیں۔
مثلاً بادلوں کے درمیان کا فاصلہ۔ گھروں کے درمیان کا فاصلہ۔ جیسے آیہ ہذا (بادلوں کے لئے) اور گھروں کے متعلق فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ (۱۷: ۵) اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے اور وَ فَجَّرْنَا خِلٰلَھُمَا نَھَرًا۔ (۱۸: ۳۳) اور ہم نے ان دونوں کے درمیان ایک ندی جاری کر رکھی تھی۔
= یُنَزِّلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَنْزِیْلٌ (تفعیل) مصدر وہ نازل کرتا ہے برساتا ہے۔
= مِنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے۔
= بَرَدٍ۔ اولے۔
یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ:۔ مِنَ الجبال، من برد۔ میں مِنْ دونوں جگہ زائد ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے ای ینزل من السماء بردًا یکون کالجبال۔ یعنی آسمان سے برف اتارتا ہے جو کہ پہاڑوں کی طرح ہوتی ہے۔ (یعنی اتنی کثرت سے برستی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ برف کے پہاڑ

ہیں جو آسمان سے اتر رہے ہیں۔

صاحب تفسیر ماجدی لکھتے ہیں:۔

سماء کے لغوی معنی پر حاشیے کئی بار گذر چکے۔ (بلند سائبان اور چھت پر اس کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ یہاں مراد ابر ہے۔ من جبال عربی محاورہ میں کثرت و عظمت کے اظہار کے لئے آتا ہے۔ مثلاً کثرت علم کے موقعہ پر عنده جبال من العلم اور کثرت زر کے موقع پر فلان یَمْلِکُ جبالاً من ذهب (بحر) اردو محاورہ میں بھی بولتے ہیں اس کے پاس تو سونے کے پہاڑ ہیں۔

زجاج نحوی کا قول نقل ہوا ہے کہ:۔

من جبال۔ یہاں کالجبال کے معنی میں ہے حرف تشبیہ كَ محذوف ہے ..... من السماء میں من ابتدائے غایت کا ہے اور مِنْ جِبَالٍ تبعیض کا ہے اور ن بَرَدٍ میں مِنْ تبیین جنس کا ہے۔

انہوں نے اس فقرہ کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ اور اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے ے حصوں میں سے اولے برساتا ہے۔

= یُصِیْبُ مضارع واحد مذکر غائب۔ اصابة مصدر (باب افعال) وہ پہنچاتا ہے وہ برساتا ہے۔

= یَصْرِفُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ وہ اس کو پھیر دیتا۔ وہ اس کو ہٹا دیتا ہے۔ فیصیب بہ اور لیصرفهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کے لئے ہے۔

سَنَا۔ چمک دار روشنی، بجلی کی چمک۔ یا آگ کی چمک۔ ہر تیز روشنی۔

بَرْقِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع سحاب ہے۔

یَکَادُ۔ یَذْهَبُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ قریب ہے کہ لیجائے۔

لْاَبْصَارَ آنکھوں کی بینائی۔

۴۴ = یُقَلِّبُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تقلیبٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ بدل کرتا ہے۔ وہ الٹا پلٹتا ہے۔

۴۵ = دَابَّةٍ۔ جانور۔ چلنے والا۔ پاؤں دھرنے والا۔ رینگنے والا۔ دَبَّ۔ بُ۔ (ضرب) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مذکر مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے

اس میں ۃ وحدت کی ہے اس کی جمع دَوَابُّ ہے۔
۲۴: ۴۷ = یَتَوَلّٰی مضارع واحد مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعّلٌ) مصدر وہ بیٹھ پھیر لیتا ہے
۲۴: ۴۸ = دُعُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب وہ بلائے گئے۔ ان کو بلایا گیا۔ دُعَاءٌ سے (باب نصر)
= مُعْرِضُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ منہ موڑنے والے۔ رُخ گردانی کرنے والے۔ اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔
۲۴: ۴۹ = مُذْعِنِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِذْعَانٌ (افعالٌ) مصدر جس کے معنٰی کسی کا مطیع و منقاد ہو جانے کے ہیں۔ بڑے مطیع و فرمانبردار ہوکر۔ سرتسلیم خم کئے اچلے آتے ہیں
۲۴: ۵۰ = اِرْتَابُوْا۔ اِرْتِیَابٌ (افتعال) سے ماضی جمع مذکر غائب وہ شک میں پڑے رَیْبٌ مادہ۔ شک سے مراد نبوت و رسالت سے شک۔
= اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ۔ یَحِیْفَ مضارع معروف (منصوب بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب کہ وہ ظلم کرے گا۔ حیفٌ مصدر (باب ضرب) الحَیْف فیصلہ کرنے میں ایک طرف جھک جانا۔ انصاف نہ کرنا۔
۲۴: ۵۱ = اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ یہں قَوْلَ کَانَ کی خبر ہے بدیں وجہ منصوب ہے، اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اسم ہے کَانَ کا۔ ہم نے سُن لیا۔ ہم نے مان لیا۔ یہ قول ہے مومنوں کا جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان کے مابین فیصلہ کے لئے بلایا جائے
= لِیَحْکُمَ لام تعلیل کا ہے یَحْکُمَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع رَسُوْل ہے۔
۲۴: ۵۲ = یُطِعْ۔ اَطَاعَ یُطِیْعُ (افعال) اطاعۃ سے۔ مانتا ہے فرمانبرداری کرتا ہے اطاعت کرتا ہے۔ یَخْشَ۔ خَشِیَ۔ یَخْشٰی (باب سمع) خشیۃ سے وہ ڈرتا ہے اور یَتَّقِ۔ اتقٰی یتقی اتقاء (افتعال) سے وقی مادہ۔ خوف کھاتا ہے۔ ڈرتا ہے۔ بچتا ہے (نافرمانی سے) ہر سہ مضارع مجزوم بوجہ جملہ شرطیہ ہونے کے مَنْ یہاں شرطیہ ہے بصیغہ واحد مذکر غائب ہیں۔ یَتَّقْہِ میں ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اللہ کے لئے ہے یعنی جو اللہ کی نافرمانی سے بچتا ہے۔
۲۴: ۵۳ = اَقْسَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اِقْسَامٌ (افعال) مصدر وہ قسمیں کھاتے ہیں۔ پیار

ماضی بمعنی مضارع مستعمل ہے) یہاں بھی اشارہ منافقوں کی طرف ہے۔
= جَهْدَ۔ تاکید پوری کوشش۔ طاقت، مشقت۔ جَهَدَ يَجْهَدُ (فتح) کا مصدر ہے کیونکہ مصدر فعل محذوف کی تاکید میں آیا ہے لہٰذا منصوب ہے۔ جَهْدُ الْيَمِيْنِ ای بلوغ غايتها انتہائی شدومد سے۔ جیسے کہتے ہیں جَهْدُ نَفْسِهٖ اپنی طاقت ووسعت کے ساتھ۔ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ۔ وہ انتہائی زور شور سے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں
= لَيَخْرُجُنَّ۔ جوابِ شرط ہے۔ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ جمع مذکر غائب وہ ضرور بالضرور نکل پڑیں گے۔ نکلنا سے مراد یا جہاد کے لئے یا گھر بار چھوڑ کر۔
= طاعة معروفة۔ خبر۔ مبتدا محذوف۔ ای طاعتكم طاعة معروفة۔ تمہاری اطاعت وفرمانبرداری معلوم ہے۔ یہ جملہ تعلیلیہ ہے۔ ان کو قسم کھانے سے منع کرنے کے لئے۔
یا تقدیر کلام یوں ہے۔ ای المطلوب منكم طاعة معروفة لا اليمين۔ مطلوب تم سے محض اطاعت ہے نہ کہ بڑی بڑی قسمیں کھانا۔
۲۴: ۵۴ = فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ۔ ای علی الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اس کے ذمہ ہے۔ حُمِّلَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَحْمِيْلٌ مصدر۔ اٹھوایا گیا۔ بوجھ رکھا گیا۔
اس کے ذمہ وہی بوجھ ہے جو اس پر بار کیا گیا۔ یعنی وہ اسی کا ذمہ دار ہے جس کا وہ مکلف کیا گیا جس کا بار اس پر رکھا گیا۔ ما موصولہ ہے بمعنی الَّذِيْ۔
= اِنْ تُطِيْعُوْهُ۔ شرط۔ تَهْتَدُوْا جواب شرط۔ ہٗ ضمیر کا مرجع الرَّسُوْل ہے۔
= وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ۔ میں مَا نافیہ ہے۔
= اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ موصوف وصفت۔ التبليغ الموضح۔ (خدائی احکام کا) وضاحت کے ساتھ (مخاطبین تک) پہنچا دینا۔
۲۴: ۵۵ = مِنْكُمْ۔ اس آیت میں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے ہے اور مِنْكُمْ میں مِنْ بیان کے لئے ہے بعض کے نزدیک خطاب مہاجرین سے ہے۔ اور مِنْ تبعیضیہ ہے۔
= وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ کا عطف اٰمَنُوْا پر ہے یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔
= لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ۔ مضارع تاکید بہ لام تاکید ونون ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب جس کا مرجع اسم موصول الَّذِيْنَ ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّ میں ضمیر فاعل

اللہ کی طرف راجع ہے وہ ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا۔ وہ ضرور ان کو حکومت عطا کرے گا۔
استخلاف (استفعال) مصدر۔ لیستخلفنہم بمنزلہ وَعَدَ کے مفعول کے ہے۔
= وَلَيُمَكِّنَنَّ۔ مضارع تاکید بلام تاکید ونون ثقیلہ صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَمْكِيْنٌ مصدر (باب تفعیل) وہ ضرور ہی جمائے گا، وہ ضرور ہی مستحکم کردیگا۔ اس کا عطف لیستخلفنہم پر ہے اور یہ بھی بمنزلہ مفعول وَعَدَ کے ہے دِيْنَهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر يُمَكِّنَنَّ کا مفعول ہے اور هُمْ مفعول لہٗ ہے۔
= اِرْتَضٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب اِرْتِضَاءٌ (افتعالٌ) مصدر۔ اس نے پسند کیا۔
= وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ۔ مضارع تاکید بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب وہ ضرور بدل دے گا (ان کے لئے) وہ ضرور ہی ان کو بدلہ میں دیگا۔ تبدیل (تفعیل) مصدر۔
= يَعْبُدُوْنَنِيْ۔ مضارع جمع مذکر غائب نونَ وقایہ یَ متکلم کے لئے۔
وہ میری عبادت کریں گے۔ یہ الَّذِيْنَ سے حال ہے۔ بایں حالیکہ وہ میری عبادت کیا کریں گے۔
لَا يُشْرِكُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ وہ (میرے ساتھ کسی اور کو) شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ یہ بھی الذین سے حال ہے۔
= شَيْئًا۔ نصب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔
۲۴: ۵۷ = لَا تَحْسَبَنَّ۔ فعل نہی بانون تاکید واحد مذکر حاضر۔ تو ہرگز خیال نہ کر۔
= اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ مفعول۔ تو ہرگز خیال نہ کر کہ کافر لوگ۔
= مُعْجِزِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ ہرا دینے والے۔ عاجز بنا دینے والے۔ یعنی اللہ کو اپنے ارادہ سے باز رکھنے والے۔
= مَاْوٰهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا ٹھکانا۔ اَوٰى يَاْوِيْ (ضرب) کا مصدر ہے یہاں اسم ظرف مکان استعمال ہوا ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ جس کا مرجع الذین کفروا ہے۔
= المصیر۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ اسم ظرف مکان
۲۴: ۵۸ لِيَسْتَاْذِنْكُمْ۔ فعل امر واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ يَسْتَاْذِنُ میں صیغہ واحد مذکر غائب کا ہے لیکن جمع مذکر غائب کے لئے استعمال ہوا ہے چاہئے کہ وہ تم سے اجازت لے لیا کریں۔

(۱) اَلَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ وہ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے۔ یعنی تمہارے مملوک۔ غلام۔ ملازم۔
(۲) وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ۔ اور تم میں سے وہ جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے۔
= اَلْحُلُمَ۔ الحلم کے معنی نفس وطبیعت پر ایسا ضبط رکھنا کہ غیظ وغضب کے موقع پر بھڑک نہ اٹھے۔ اس کی جمع اَحْلَامٌ ہے حلم کے معنی متانت کے ہیں مگر چونکہ متانت بھی عقل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے حلم کا لفظ بول کر عقل مراد لے لیتے ہیں جیسا کہ مسبب بول کر سبب مراد لیا جاتا ہے۔
حَلُمَ یَحْلُمُ (باب کرم) حِلْمٌ درگذر کرنا۔ بردبار ہونا۔ حَلِیْمٌ صفت۔ مؤنث حَلِیْمَۃٌ
حَلَّمَ (تفعیل) اور تَحَلَّمَ (تفعل) بردبار بنا دینا۔
سنّ بلوغت کو بھی حلم کہا جاتا ہے کہ اس عمر میں عام طور پر عقل وتمیز آجاتی ہے۔
حَلَمَ یَحْلُمُ (نصر) فِیْ نَوْمِہٖ۔ خواب دیکھنا۔ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ (۱۲: ۴۴) انہوں نے کہا کہ یہ تو پریشان سے خواب ہیں۔ حُلُمٌ بروزن عُنُقٌ۔ خواب میں جماع کرنا۔ اسی سے احتلام ہے۔
= ثَلٰثَ مَرّٰتٍ۔ ای ثلاث اوقاتٍ فی الیوم واللیلۃ۔ یعنی رات اور دن کے تین اوقات میں۔
= تَضَعُوْنَ۔ جمع مذکر حاضر مضارع معروف وَضْعٌ مصدر (باب فتح) تم اتار کر رکھتے ہو جیسے وضعت المرأۃ خمارھا۔ عورت کا اوڑھنی اتارنا۔ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ۔ جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو۔
= الظَّہِیْرَۃِ۔ دوپہر۔ وقت ظہر۔ ٹھیک دوپہر میں جو گرمی کی شدت ہوتی ہے وہ ظھیرۃ کہلاتی ہے۔ سردیوں میں دوپہر کو ظھیرۃ نہیں بولتے۔ قرآن حکیم میں اس سے قیلولہ کا وقت مراد ہے!
= ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ۔ تین اوقات پردے کے۔ بَعْدَھُنَّ میں ضمیر جمع مؤنث غائب انہیں تین اوقات کی طرف راجع ہے۔
= طَوّٰفُوْنَ۔ طوفٌ اور طَوَافٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جمع مذکر۔ بہت پھرتے رہنے والے، کثرت سے آنے جانے والے۔ زیادہ چکر کاٹنے والے۔ یہاں مراد لونڈی، غلام، خادم ہیں جو گھروں سے اندر باہر چکر کاٹتے رہتے ہیں۔
طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ انہیں تمہارے پاس اکثر آنا جانا ہوتا ہے۔ اور تمہیں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا ہوتا ہے۔ ای طوافون علیکم و طوافون بعضکم علیٰ بعض۔۔

طوافون علیکم میں طوافون سے مراد مملوک اور نابالغ جن کا ذکر شروع آیۃ میں آیا ہے۔

۲۴: ۵۹: مِنْ قَبْلِهِمْ. ان سے قبل (کے لوگ) یعنی جیسے ان کے بڑے (اجازت لے کر آتے ہیں) ای کما استاذن الذین بلغوا الحلم من قبلہم۔

۲۴: ۶۰ = اَلْقَوَاعِدُ. القاعد کی جمع ہے بمعنی وہ عمر رسیدہ عورتیں جو نکاح۔ حمل اور حیض کے قابل نہ رہی ہوں اور ان کی خواہش نفسانی بالکل ختم ہو چکی ہو۔ القاعد میں تار تانیث کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مرد سے اشتباہ ہی نہیں ہوتا۔ اسی طرح حوامل کی واحد حامل ہے حاملۃ نہیں ہے

بیضاوی نے القواعد کے معنی کئے ہیں اللاتی قعدن عن الحیض و الحمل۔ جو حیض وحمل ترک کر چکی ہوں (بوجہ بڑھاپے کے) الخازن میں ہے اللاتی قعدن عن الحیض والولد (جو بڑھاپے کی وجہ سے) حیض کو اور جننے کو ختم کر چکی ہوں۔

قعدہ قیام کی ضد ہے۔ المقعد۔ بیٹھنے کی جگہ۔ قاعدین بیٹھنے والے۔ جیسے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً (۴: ۹۵) خدا نے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں پر درجے میں فضیلت بخشی ہے۔

القاعدۃ جس کی جمع بھی القواعد ہے عمارت کی بنیاد کو کہتے ہیں۔

= لَا يَرْجُوْنَ. مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ وہ امید نہیں رکھتی ہیں۔ وہ آرزو نہیں رکھتی ہیں۔

رِجَاءٌ مصدر۔

= نِكَاحًا. مصدر بمعنی ازدواج۔ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا. جن کو خواہش ہی نہ ہو نکاح کرنے کی (بڑھاپے کی وجہ سے)

= اَنْ يَّضَعْنَ. يَضَعْنَ مضارع جمع مؤنث غائب وَضْعٌ مصدر (باب فتح) کہ وہ اتار دیں (ملاحظہ ہو آیت نمبر ۵۸ مذکورۃ الصدر)

= مُتَبَرِّجٰتٍ. اسم فاعل جمع مؤنث متبرّجۃ واحد۔ تبرّج مصدر (تفعل) مردوں کو اپنا بناؤ سنگھار دکھانے والی عورتیں۔

برج سے مشتق ہے جس کے معنی قصر کے ہیں۔ اسی مناسبت سے ستاروں کی مخصوص منازل کو بروج کہا گیا ہے جیسے والسماء ذات البروج (۸۵: ۱) قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں۔

ثَوْبٌ مُّبَرَّجٌ. اس کپڑے کو کہتے ہیں کہ جس میں برجوں کی تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ پھر اس میں معنی حسن کے اعتبار کر کے تبرجت المرأۃ کا محاورہ استعمال کرتے ہیں یعنی عورت نے مزین کپڑے کی طرح آرائش کا اظہار کیا۔ التبرّج ھو ان تظھر المرأۃ من محاسنھا ما یجب علیھا ان تسترہ۔ عورت کا

اپنے محاسن کا اظہار کرنا جن کا چھپانا اس پر واجب ہے۔

= بِزِيْنَةٍ۔ باء تعدیہ کے لئے ہے اور زینت سے یہاں مراد الزينة الخفية ہے یعنی خفیہ محاسن۔

غیر متبرجت بزینۃٍ حال ہے جملہ ماقبل سے۔

= اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب۔ استعفاف مصدر (استفعال) سے۔ اَنْ کی وجہ سے مصدر کے معنی میں مستعمل ہے یعنی ان کا بچا رہنا۔ (یعنی کپڑے نہ اتارنا اور پردہ رکھنا) عفّ عفاف عفافة، عفة (ض) حرام سے بچے رہنا۔ پاکدامن ہونا۔ ان يستعففن مبتدا ہے اور خير لهن اس کی خبر۔

اور اگر وہ (اس سے بھی بچی رہیں (یعنی رعایت کی حالتوں میں بھی پردہ قائم رکھیں) تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہے۔

۲۴:۶۱ = حَرَجٌ۔ تنگی۔ مضائقہ۔ گناہ۔

= عَلٰى۔ یہاں بمعنی فِيْ استعمال ہوا ہے۔ یعنی اندھوں اور لنگڑوں وغیرہ کے باب میں تم پر کوئی الزام نہیں ہے نہ ان پر۔

= اَلْاَعْمٰى۔ اندھا۔ نابینا۔ عَمِيَ يَعْمٰى۔ اندھا ہونا۔ جاہل ہونا۔ عَمِيَ يَعْمٰى (سمع) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

= اَلْاَعْرَجِ۔ عَرَجَ يَعْرُجُ (فتح) عَرِجَ يَعْرَجُ (سمع) لنگڑانا سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے

= مِنْ بُيُوْتِكُمْ۔ میں من بمعنی فِيْ ہے۔

= اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗ۔ یا جن گھروں کی کنجیوں کے تم مالک ہو یعنی تمہارے اختیار میں ہوں

= اَشْتَاتًا۔ الگ الگ۔ جُدا جُدا۔ شَتٌّ اور شَتَاتٌ کی جمع اس کے معنی پراگندہ اور متفرق کے بھی ہیں۔ جیسے شَتَّ جَمْعُهُمْ شَتًّا و شَتَاتًا۔ ان کی جمعیت متفرق ہوگئی۔

= عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ۔ اپنوں پر۔ اپنوں کو۔ ای علی اھلها الذين هم منكم دينا وقرابة یعنی ان گھروں کے مکینوں پر جو کہ بوجہ دین یا بوجہ قرابت تم میں سے ہی ہیں۔

= تَحِيَّةً۔ دعائے زندگی۔ دعائے خیر۔ حیاة سے ماخوذ ہے حياك الله (اللہ نے تجھے زندگی دی) کا مصدر ہے۔ جو خیر کا لفظ ہے مگر دعائے زندگی کے لئے استعمال کیا گیا۔ پھر ہر دعا کے لئے آنے لگا۔ اور سلام کے معنی دینے لگا۔

= تَحِيَّةً مصدر منصوب بوجہ سلّموا کے مصدر اور بمعنی تسلیما آنے کے ہے جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کہا جائے فَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا او فحيوا تحية۔

= مُبٰرَكَةً خیر و برکت والا۔ اور طَيِّبَةً۔ پاکیزہ۔ نفیس۔ اچھی۔ دونوں تحية کی صفات ہیں اور

اپنے موصوف کی طرح منصوب۔
= مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ۔(دعا) جو اللہ کی طرف سے شروع ہے۔ اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔ یا اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور پاکیزگی و برکت کی دعا مانگو۔

۲۴ : ۶۲ = وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ معطوف ہے اور اس کا عطف اٰمَنُوْا پر ہے آیت ہیں المؤمنون کی تعریف یوں کی گئی ہے۔
(۱) الذین امنوا باللّٰہ ورسولہ (جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور اس کے رسول پر۔
(۲) وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ (اور جب وہ کسی امر اجتماعی وعظیم کے لئے آپ کے ساتھ ہوں توجب تک آپ سے اجازت نہیں لے لیتے جاتے نہیں ہیں۔
= اَمْرٍ جَامِعٍ ۔ اجتماعی کام (مودودی) نہایت اہم امر (محمد علی) اہم مشورت کے مواقع جہاں اجتماع واہتمام کی ضرورت پڑتی ہے (تفسیر کبیر بحوالہ الماجدی) وہ معاملات جن میں خطاب عام کی ضرورت پڑے (ایضًا) مثل جمعہ وعیدین (مدارک التنزیل)
= لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ ۔ اپنے کسی کام کے لئے۔ شَاْنٌ دھندا۔ فکر۔ حال ، اہم معاملہ، حالت۔ مثلاً وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ (۱۰ : ۶۱) اور آپ جس حالت میں بھی ہوں۔ اور کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ (۵۵ : ۲۹) ہر وقت وہ کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے۔

۲۴ : ۶۳ = لَا تَجْعَلُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر غائب۔ نہ سمجھو، نہ بنالو۔
= دُعَآءَ ۔ پکارنا۔ بلانا۔ دعا کرنا۔ سوال کرنا وغیرہ۔ دَعَا یَدْعُوْا کا مصدر ہے۔ یہاں دعا سے اس کے جملہ معانی مراد ہیں۔
= یَتَسَلَّلُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَسَلُّلٌ (تفعل) مصدر۔ وہ کھسک جاتے ہیں۔ وہ چپکے سے کھسک جاتے ہیں۔
= لِوَاذًا ۔ لِوَاذٌ اور مُلَاوَذَۃٌ ۔ لَاوَذَ یُلَاوِذُ کے مصدر ہیں۔ باہم ایک دوسرے کی آڑ لینے اور پناہ لینے کو کہتے ہیں۔ یعنی ایک دوسرے کی آڑ میں ایک کے بعد ایک چپکے سے سرک جاتا ہے۔
= فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ ۔ فاء تعقیب کی ہے۔ لیحذر۔ فعل امر۔ واحد مذکر غائب حَذَرٌ مصدر۔ (باب سمع) ڈریں۔ ان کو چاہئے کہ ڈریں۔
= یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ ۔ ای یصدون عن امرہ۔ وہ اس کے حکم سے روکتے ہیں۔ وہ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔
امرہٖ میں ہٖ کا مرجع اللہ۔ یا رسول، دونوں ہو سکتے ہیں۔ ہر دو صورت میں مطلب ایک ہی ہے۔

= اَنْ ۔ کہ ۔ کہیں ۔
= تُصِیْبَهُمْ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ منصوب بوجہ عمل اَنْ ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ (کہیں) ان پر آن پڑے ۔ ان کو پہنچے ۔ اصابة (افعال) مصدر ۔
= فِتْنَةٌ ۔ آفت ۔ مصیبت ، فتنة بمعنی آزمائش ۔ فساد ۔ خرابی بھی آیا ہے ۔
۲۴ : ۶۴ = مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ۔ جس (حالت) پر تم (اب) ہو ۔ یعنی طاعت و معصیت وغیرہ کی جس حالت میں تم ہو ۔ کیونکہ وہ علیم بذات الصدور ہے ۔ اللطیف الخبیر ہے ۔
= یُنَبِّئُهُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تنبئة (تفعیل) مصدر وہ بتادے گا ۔ وہ خبر دیدے گا ان کو ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٢٥) سورة الفرقان مَكِّيَّةٌ (۴٢)

٢٥: ١ = تَبَارَكَ۔ وہ بہت برکت والا ہے۔وہ بڑی برکت والا ہے تبارکٌ (تفاعل) سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہ صرف ماضی کا صیغہ مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ کے لئے اس کی گردان نہیں آتی۔

= اَلْفُرْقَانُ۔ الفَرْقُ سے ہے جو الگ الگ ہونے کے معنی میں آتا ہے الفرق اور اَلْفَلْقُ کے قریب قریب ایک ہی معنی ہیں۔ لیکن معنی انشقاق یعنی پھٹ جانا کے لحاظ سے فلق کا لفظ بولا جاتا ہے اور معنی انفصال یعنی الگ الگ ہونے کے لحاظ سے فَرْقٌ آتا ہے مثلاً فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ۔(٢٦: ٦٣) تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا یوں ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ ہے۔ دیکھو فرقہ (گروہ) فریق (جماعت) تفریق (قاعدہ ریاضی) فَرْقٌ (مانگ سر کے بالوں میں) سب میں الگ الگ ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

الفرقان۔ فرق یفرق (نصر) فَرَقَ يَفْرِقُ (ضرب) کا مصدر بھی ہے۔ یعنی الگ الگ کرنا اور صیغہ صفت بھی مستعمل ہے۔ یعنی الگ الگ کر دینے والی چیز حق کو باطل سے۔ نور کو ظلمت سے صبح کو رات سے (وغیرہ وغیرہ)

قرآن حکیم میں یہ لفظ قرآن کے لئے۔ تورات کے لئے (کہ دونوں آسمانی کتابیں حق و باطل کو واضح طور پر الگ الگ کر دینے والی ہیں)

(٢) دلیل و حجت کے لئے (کہ یہ اصل کو لغو سے ممیز کرتی ہے) کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(٣) جنگ بدر کے دن کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ وہ تاریخ اسلام میں پہلا دن ہے جس میں حق و باطل میں کھلا امتیاز ہو گیا تھا۔

اور آیت ہذا میں الفرقان۔ القرآن کے لئے آیا ہے۔

= عَبْدِہٖ کااشارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔
= لِيَكُوْنَ - میں لام تعلیل کے لئے ہے اور نَزَّلَ سے متعلق ہے يَكُوْنَ میں ضمیر فاعل کامرجع عبدہٖ ہے یاالفرقان ہے
= عَالَمِيْنَ (سارے جہان ۔ (تمام) عالم ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا سب مخلوق کو عالم کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد فرشتے، جن اور انسان ہیں اور ان کے علاوہ دیگر مخلوق نہیں اور بعض کے نزدیک صرف انسان ہیں۔
= نَذِيْرًا۔ صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی مُنْذِرًا۔ ڈرانیوالا۔ یعنی نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا منصوب بوجہ خبر کے ہے۔
۲۵-۲ = لَهٗ - میں لام اختصاص کے لئے ہے۔ خاص اسی کے لئے ۔ بلاشرکتِ غیرے۔
= مُلْكُ - بادشاہت۔ سلطنت۔
= لَمْ يَتَّخِذْ۔ مضارع نفی جحد بلم مجزوم بوجہ عمل لَمْ۔ اتخاذٌ (افتعال) مصدر۔ اس نے نہیں بنایا۔ اس نے قرار نہیں دیا۔ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا۔ اور نہیں بنایا اس نے (کسی کو اپنا) بیٹا۔ ای لم ینزل احدًا منزلة الولد۔ کسی کو بطور پسر نہیں ٹھہرایا۔ یہ جملہ، جملہ ماقبل (الذی له ملك السموٰت والارض) پر معطوف ہے۔ اسی طرح جملہ ولم یکن له شریك فی الملك اور جملہ وخلق کل شئ اور جملہ فقدرہ تقدیرًا کا عطف اسی جملہ (الذی له ملك السموت والارض) پر ہے۔
= قَدَّرَهٗ - ماضی واحد مذکر غائب تقدیر (تفعیل) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کامرجع كُلَّ شَيْءٍ ہے۔ القدر (ضرب) اور التقدیر (تفعیل) کسی چیز کی مقدار (کمیت) کو بیان کرنے کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے فقدرنا فنعم القادرون (۷۷: ۲۳) پھر ہم نے اندازہ مقرر کیا اور ہم کیا ہی خوب اندازہ کرنے والے ہیں۔ اور واللہ یقدر اللیل والنھار (۷۳: ۲۰) اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ اسی سے قَدَرٌ بمعنی مقدور، حیثیت۔ بساط ہے۔ جیسے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ (۲: ۲۳۶) یعنی مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق (دے) اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔
فقدرہ تقدیرًا۔ پھر ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کردیا۔ باب تفعیل سے جب استعمال ہو تو معنی ہوتے ہیں سوچ سمجھ کر۔ پورے غور وخوض کے بعد۔ اور جب مصدر کو بھی تاکید کے لئے لایا جائے تو مطلب ہوگا کہ اس نے جو اندازہ مقرر کیا ہے اس میں کسی تغیر وتبدل کی گنجائش نہیں ہے (تا آنکہ خود اس قادر مطلق کی مشیت

ایسا چاہیے)

اس آیت میں اَلَّذِیْ (فی قولہ تعالیٰ تبارك الَّذی) کی مندرجہ ذیل صفات بیان کی گئی ہیں۔

(۱)۔ انہ ھوالذی لہ ملك السمٰوٰتِ وَالارض: وہ وہ ذات ہے کہ زمین و آسمان کی بادشاہت اسی کی ہے۔

(۲)۔ انہ لم یتخذ ولدًا۔ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے

(۳)۔ انہ لاشریك لہ فی ملکہ۔ اس کی حکومت میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

۴۔ انہ خالق کل شئ۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

(۵)۔ انہ قدر کل شئ تقدیرا۔ اس نے ہر چیز کا جسے اس نے پیدا کیا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے

۲۵:۳ = وَاتَّخَذُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اتخاذ (افتعال) مصدر۔

انہوں نے ٹھہرالیا۔ انہوں نے اختیار کرلیا۔ ضمیر جمع مذکر غائب مشرکین اور کفار کے لئے ہے۔

واؤ بمعنی لیکن ہے۔

= نُشُوْرًا۔ مصدر منصوب۔ جی اٹھنا۔ یعنی جزا وسزا کے لئے قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہوکر اٹھ کھڑا ہونا۔ محض میت کے از سر نو زندہ ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ نشر المیت نشورًا۔ مردہ دوبارہ زندہ ہوگیا۔ اور فَاَنْشَرْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا (۴۳:۱۱) پھر ہم نے اس سے شہر مردہ کو زندہ کر دیا۔

اس آیت میں خداوند تعالیٰ کی صفات متذکرہ آیت (۲) کے مقابلہ میں مشرکین کے معبودانِ باطل کی چھ کمزوریاں بیان کی گئی ہیں۔

۱:۔ انہا لا تخلق شَیْئًا۔ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔

۲:۔ انہا مخلوقۃ کلہا وہ تمام کی تمام خود مخلوق ہیں۔

۳:۔ انہا لا تملك لانفسہا ضرًا ولَا نفعًا۔ وہ اپنی ذات کے نفع ونقصان پر قادر نہیں ہیں

۴:۔ انہا لا تملك موتًا۔ وہ موت پر کوئی قدرت نہیں رکھتے۔

۵:۔ ولاحَیٰوۃً۔ نہ زندگی پر

۶:۔ ولا نشورًا۔ اور نہ ہی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر۔

۲۵:۴ = اِنْ ھٰذَآ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔ اور ھٰذا کا مشارالیہ القرآن ہے۔

= اِفْكٌ۔ الافك ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو اسی بنا پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رُخ چھوڑ دیں مؤتفکۃ کہا جاتا ہے۔

اور جھوٹ بھی چونکہ اصلیت اور حقیقت سے پھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے جھوٹ اور بہتان کو

بھی افک کہتے ہیں۔

= اِفۡتَرٰىهُ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِفۡتَرٰى يَفۡتَرِىۡ افتراء (افتعال) سے ہُ ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع افکٌ ہے۔ وہ جھوٹ جو اس نے گھڑ لیا ہے۔ افتراء جھوٹ باندھنا۔ بہتان تراشنا۔ ضمیر فاعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے۔ اَعَانَ کی ضمیر فاعل قوم اخرون کی طرف راجع ہے عَلَيۡهِ میں ضمیر ہٖ افك کے لئے ہے۔ یعنی اس افترا میں اس کی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی) امداد ایک دوسری قوم نے کی ہے۔

= جَآءُوۡا۔ ماضی جمع مذکر غائب (باب ضرب) مجیئۃ مصدر۔ وہ آئے۔ لیکن کلام عرب میں جآءَ و اَتٰى (مصدر اتیان) بمعنی فَعَلَ بھی مستعمل ہے۔ فَقَدۡ جَآءُوۡا ظُلۡمًا۔ ای فعلوہُ۔ انہوں نے بڑا ظلم کیا۔ ظلمًا منصوب بوجہ مفعول کے ہوا اور تنوین تفخیم (عظمت اور بڑائی) یعنی ظلم عظیم کے لئے ہے۔

اَتٰى بمعنی فعل کی مثال لا تحسبن الذین یفرحون بِمَآ اَتَوۡا ..... (۳: ۱۸۸) ہرگز خیال نہ کرو ان لوگوں کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں (کہ وہ عذاب سے حفاظت میں رہیں گے) یہاں اَتَوۡا بمعنی فعلوا آیا ہے۔ الظلم کے معنی اہل لغت واکثر علماء کے نزدیک کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام پر نہ رکھنے کے ہیں۔

= زُوۡرًا۔ الزُّوَرُ کے معنی سینہ کے ایک طرف جھکا ہونے کے ہیں اور جس کے سینہ میں ٹیڑھا پن ہو اسے الازور کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَتَرَى الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ (۱۸: ۱۷) اور تو دیکھے گا سورج کو جب وہ ابھرتا ہے کہ وہ ایک طرف کو ہٹ کر نکل جاتا ہے۔ تَزَاوَرَ عَنۡهُ۔ اس نے اس سے پہلو تہی کی۔ اس سے ایک جانب ہٹ گیا۔ اور جھوٹ بھی چونکہ جہتِ حق سے ہٹا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی الزور کہتے ہیں۔

زُوۡرًا۔ بہت بڑا جھوٹ۔ نصب اور تنوین کے لئے جَآءُوۡا کے تحت ظلمًا ملاحظہ ہو۔

۲۵: ۵ = اَسَاطِيۡرُ۔ اُسۡطُوۡرَةٌ کی جمع (وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح اُرۡجُوۡحَةٌ (لکڑی کا جھولا) کی جمع اَرَاجِيۡحُ ہے اُثۡفِيَةٌ (ہنڈیا کا پایہ) کی جمع اَثَافِىُّ اور اُحۡدُوۡثَةٌ (قصہ، کہانی، خبر) کی جمع اَحَادِيۡثُ ہے۔ اَلسَّطۡرُ وَالسَّطَرُ قطار کو کہتے ہیں خواہ کتاب کی ہو یا درختوں اور آدمیوں کی۔

سَطَرَ يَسۡطُرُ (نصر) لکھنا۔ جیسے نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَ ۝ (۶۸: ۱) نٓ: قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔

= اِكۡتَتَبَهَا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب اس نے اس کو گھڑ کر

لکھ رکھا ہے۔ اس نے اس کو لکھوالیا ہے۔ اکتتاب (افتعال) من گھڑت چیز کو لکھنا۔ کسی سے لکھوانا۔ ہا کا مرجع اَسَاطِیْرُ ہے۔

= فَھِیَ ۔ میں ھی اساطیر کی طرف راجع ہے

= تُمْلٰی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب وہ لکھوائی جاتی ہیں ۔ (اساطیر) وہ پڑھی جاتی ہیں

۔ اِمْلَاءٌ کی صورت یہ ہے کہ ایک بولتا جائے یا پڑھتا جائے اور دوسرا لکھتا جائے۔

اِمْلَاءٌ دراصل اِمْلَالٌ تھا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے فَلْیَکْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ (۲:۲۸۲) پس چاہئے کہ وہ لکھ دے اور چاہئے کہ وہ شخص بول کر لکھوائے جس کے ذمہ حق واجب ہے لام کو ہمزہ سے تخفیف کے لئے بدل دیا گیا ہے۔ ملل مادہ ہے۔

= بُکْرَۃً دن کا اول حصہ۔ صبح۔

= اَصِیْلًا ۔ شام۔ عصر و مغرب کے درمیان وقت کو کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ کفار مکہ و مشرکین انکار رسالت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ انہوں نے کتاب اللہ کے متعلق بھی بہتان تراشی میں بڑے شد و مد سے کام لینے لگے۔ کبھی کہتے کہ اسے تو ایک دوسرا آدمی سکھلاتا ہے حالانکہ جس آدمی کی طرف ان کا اشارہ تھا وہ عجمی تھا اور عربی اس کی مادری زبان ہی نہ تھی۔ کبھی کہتے کہ یہ من گھڑت کہانیوں کا مجموعہ ہے اور اس میں اس کی ایک دوسری قوم کے افراد مدد کررہے ہیں۔ جن میں عبید بن الحضر حبشی کاہن، ابو فکیہہ، لیسار، عدس، جبر وغیرہ کا نام لیتے تھے۔ حالانکہ یہ اُن ہی مشرکین کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور ان کی مادری زبان عربی نہیں تھی۔ بھلا ایسے آدمی ایسی کتاب کے مصنف کیسے ہو سکتے تھے؟ جس کی فصاحت و بلاغت، حسن بیان اور زور استدلال نے عرب بھر کے ادیبوں، دانشوروں، فصحاو بلغا، کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔

۲۵:۶ = اَنْزَلَہٗ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔

= السِّرَّ ۔ چھپی ہوئی بات۔ بھید۔ راز۔ دل میں جو بات چھپی ہوئی ہو اسے سرّ کہتے ہیں۔ الاسرار کسی بات کا چھپانا۔ یہ اعلان کی ضد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ (۲:۷۷)، جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ خدا کو (سب) معلوم ہے۔

۲۵:۷ = مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ ۔ اصل میں مَالِھٰذَا الرَّسُوْلِ ہے۔ لام کو خط عربی کی عام وضع سے ہٹ کر ھٰذَا سے الگ لکھا گیا ہے اس میں مشرکین کی طرف سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے بارے میں اہانت تصغیر شان اور رسول من اللہ ہونے میں تمسخر اور طنز کا اظہار ہے۔ جیسا کہ وہ کہتے ہوں دیکھو تو کیسا ہے یہ رسول (ہماری طرح کھاتا پیتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اللہ کا فرستادہ ہوں)

قرآن مجید میں سورۃ الکہف میں ہے مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً۔ (۱۸: ۴۹) عجیب ہے یہ کتاب (نامۂ اعمال) کہ اس نے نہ کوئی چھوٹا (گناہ) چھوڑا ہے اور نہ کوئی بڑا۔

= اَسْوَاق۔ سوق کی جمع۔ بازار

= لَوْلَا۔ کیوں نہیں۔ یہاں بطور حرف تحضیض (کسی کو فعل پر سختی سے ابھارنا یا اکسانا۔ اس وقت لولا کے بعد مضارع آنا چاہئے جیسے لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ (۲۷: ۴۶) تم لوگ اللہ سے معافی کیوں نہیں مانگتے خواہ معنًا جیسے لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ (۶۳: ۱۰) تو نے مجھے کچھ دن اور مہلت کیوں نہ دی۔ پہلی صورت میں تحضیض اس امر کی ہے کہ انہیں معافی مانگنی چاہئے اور دوسری صورت میں یہ کہ تو مجھے مہلت عطا کر دیتا۔ یہاں لَوْلَا کے بعد اُنْزِلَ معنًا مضارع کے معنی میں آیا ہے لَوْلَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا۔ یعنی چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے پاس کوئی فرشتہ بھیجا جاتا۔

= فَيَكُوْنَ۔ میں ف جواب تحضیض میں ہے۔ تاکہ وہ ہوتا (اس کے ساتھ ڈرانے والا) يَكُوْنَ کا نصب بھی لَوْلَا کے جواب کی وجہ سے ہے۔ اس کی مثال لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (۶۳: ۱۰) تو نے مجھے اور کچھ دن مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیر خیرات دے لیتا۔ اور نیک کاروں میں شامل ہو جاتا۔

= نَذِيْرًا: صفت مشبہ منصوب۔ ڈرانیوالا۔

۲۵: ۸ = يُلْقٰى اِلَيْهِ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر ڈالا جائے اس کی طرف۔ اتارا جائے اس کی طرف اَوْ يُلْقٰى اِلَيْهِ كَنْزٌ یا کیوں نہ اس کی طرف (غیب سے) خزانہ ہی اتارا گیا۔

= اَوْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ۔ یا اس کا ایک باغ ہی ہوتا۔

آیت ۷: ۸ میں يُلْقٰى اور تَكُوْنُ اگرچہ فعل مضارع ہیں لیکن ان کا عطف اُنْزِلَ فعل ماضی پر ہے کیونکہ دونوں معطوف الیہ اور معطوف کے درمیان فَيَكُوْنَ فعل مضارع داخل ہے۔

کفار کے نزدیک کسی رسول من اللہ کے لئے ضروری تھا کہ :۔

۱:۔ وہ کوئی فرشتہ ہوتا جو انسان کی طرح کھانے پینے کا محتاج نہ ہوتا اور نہ ضروریات زندگی کے لئے اسے بازاروں میں گھومنے پھرنے کی ضرورت ہوتی۔
۲:۔ اگر یہ نہیں تھا تو کم از کم ایک فرشتہ ہر وقت اس کی معیت میں رہتا اور لوگوں کو ڈراتا کہ اگر تم نے رسول کی پیروی نہ کی تو ابھی خدا کا عذاب برسا دیتا ہوں۔
۳:۔ یہ نہیں تو اس کے لئے کوئی غیب سے خزانہ ہی اتار دیا جاتا تاکہ معاش کا خاطر خواہ انتظام ہو جاتا۔
۴:۔ یا بدرجہ آخر اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس کا پھل وہ خود بھی کھاتا (اور دوسروں کو بھی کھلاتا)

وہ کہتے کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ خدا کا رسول ہمارے معمولی رئیسوں سے بھی گیا گذرا ہے نہ خرچ کے لئے مال میسر نہ پھل کھانے کو کوئی باغ نصیب۔ اور دعویٰ یہ کہ ہم اللہ رب العالمین کے پیغمبر ہیں۔

= الظّٰلِمُوْنَ۔ ای الکفار۔

= اِنْ تَتَّبِعُوْنَ میں اِنْ بمعنی مَا ہے تتبعون مضارع جمع مذکر حاضر۔ کفار کا خطاب تابعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

۲۵: ۹ = ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ۔ تمہارے لئے طرح طرح کی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

فَضَلُّوْا۔ ف تفسیریہ ہے۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ مضارع نفی جمع مذکر غائب وہ استطاعت نہیں رکھتے وہ طاقت یا قدرت نہیں رکھتے۔

= سَبِیْلًا۔ ای طریقًا الی الحق والصّواب پس وہ راہ ہدایت وحق نہ پا سکے

= خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ اس سے بہتر۔ خَیْرٌ کے معنی نیکی وبھلائی۔ نیک کام ہیں۔ لیکن یہاں بمعنی اَفْعَلُ ہے" بہتر۔

= جَنّٰتٍ۔ خَیْرًا کا بدل ہے۔

= یَجْعَلْ مضارع مجزوم۔ واحد مذکر غائب۔ وہ بنا دے۔ وہ دیدے۔ اس کا عطف جَعَلَ پر ہے۔ اور جواب شرط میں ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

= قُصُوْرًا قَصْرٌ کی جمع۔ محل۔

۲۵: ۱۱ = بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ۔ بَلْ حرف اضراب (روگردانی کرنا) ہے مگر صرف اس صورت میں جبکہ اس کے بعد کوئی جملہ آئے۔ کبھی اضراب سے اس کے ماقبل کا ابطال ہوتا ہے اور کبھی اضراب کے معنی ایک غرض سے دوسری غرض کی طرف منتقل ہونا ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲ : ۱۳۵۔ الاتقان جلد اول نوع چہلم)

یہاں ایک غرض سے دوسری غرض کی طرف منتقلی کے معنی میں آیا ہے یعنی بَلْ اضراب انتقالی

کے لئے ہے۔ ای انتقال الی حکایۃ نوع اٰخَرَ من اباطیلہم متعلق بامر المعاد و ماقبل کان متعلقًا بامر التوحید و امر النبوۃ۔

یہ ان کے باطل امور کی دوسری حکایت ہے جس کا تعلق آخرت کی زندگی سے ہے اور جو اس سے قبل تھا وہ امر توحید اور امر نبوت سے متعلق تھا۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ۔ بلکہ یہ لوگ تو قیامت کے منکر ہیں۔

= سَعِيْرًا۔ دھکتی ہوئی آگ۔ دوزخ۔ سَعْرٌ سے جس کے معنی آگ بھڑکانے کے ہیں بروزن فعیل بمعنی مفعول۔ سعیر مذکر ہے لیکن یہاں نارٌ کے معنی میں آیا ہے اور اسی رعایت سے اگلی آیت میں صیغہ مؤنث لایا گیا ہے۔

۲۵ : ۱۲ = رَاَتْهُمْ۔ رَأَتْ ماضی واحد مؤنث غائب جس کا مرجع سَعِيْرًا ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب جس کا مرجع کفار ہیں جن کا اوپر ذکر ہو رہا ہے (جب) وہ دوزخ (کی دہکتی ہوئی) آگ ان کو دیکھے گی۔

= تَغَيُّظًا۔ تَفَعُّلٌ کے وزن پر مصدر ہے غصہ کھانا۔ جھنجھلانا۔ اظہار غیظ و غضب۔ جوش مارنا تنوین تفخیم (شدت و بڑائی کے اظہار کے لئے ہے۔

= زَفِيْرًا۔ چلانا۔ چنگھاڑنا۔ بروزن فعیلٌ مصدر ہے۔ یہاں بھی تنوین تفخیم کے لئے ہے۔

سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا۔ وہ اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سنیں گے۔

۲۵: ۱۳ = اُلْقُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب القاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ ڈالے جائیں گے (ماضی بمعنی مضارع)

= مِنْهَا۔ ای من النار۔

= مَكَانًا ضَيِّقًا۔ موصوف وصفت۔ تنگ مکان۔ تنگ جگہ۔ دونوں منصوب بوجہ اسم ظرف ہونے کے۔ اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا۔ ای اذا القوا فی مکان ضیق منها۔ جب وہ ڈالے جائیں گے جہنم کی کسی تنگ جگہ میں۔

= مُقَرَّنِيْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر منصوب مُقَرَّنٌ واحد تَقْرِيْنٌ (تفعیل) مصدر۔ جکڑے ہوئے۔ کس کر باندھے ہوئے۔

اَلْاِقْتِرَانُ۔ اِزْدِوَاجٌ کی طرح اقتران کے معنی بھی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے کسی معنی بن باہم مجتمع ہونے کے ہیں۔ جیسے اَوْجَاءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ (۴۳ : ۵۳) یا یہ ہوتا کہ فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے۔

قَرَنْتُ الْبَعِيْرَ مَعَ الْبَعِيْرِ میں نے ایک اونٹ کو دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ دیا۔ جس رسی کے ساتھ باندھا جاتا ہے اس کو قَرَنٌ کہتے ہیں۔

قَرَّنْتُہٗ باب تفعیل میں آئے تو مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں قرآن مجید میں ہے وَاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ۔ (۳۸ : ۳۸) اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

= دَعَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس لئے واؤ کو الف سے بدلا۔ اب الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے اس لئے الف حذف ہوگیا۔ اور دَعَوْا رہ گیا۔ دُعَاءٌ مصدر۔ (باب نصر)

= ھُنَالِكَ۔ اسم ظرف زمان واسم ظرف مکان۔ وہاں۔ اس جگہ۔ اس وقت۔

= ثُبُوْرًا۔ ثَبَرَ یَثْبُرُ (نصر) کا مصدر ہے۔ موت، ہلاکت، مرجانا۔

۲۵: ۱۴ = لَا تَدْعُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم نہ پکارو۔

= اَلْیَوْمَ۔ آج۔ آج کے دن۔

۲۵: ۱۵ = اَذٰلِكَ ہمزہ استفہام کے لئے ہے۔ ذٰلِكَ کا مشار الیہ النّار ہے

= جَنَّةُ الْخُلْدِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمیشہ رہنے والی جنت۔ اَلْخُلْد مصدر۔ ہمیشگی دوام۔ بقاء۔ خلد یخلد (نصر) سے۔

= كَانَتْ فعل ناقص۔ ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ضمیر فاعل جنت کی طرف راجع ہے

= لَهُمْ ای للمتقین۔

= جَزَاءً۔ نیک عمل کا صلہ

= مَصِیْرًا۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانہ۔ قرارگاہ۔

جَزَاءً وَّمَصِیْرًا دونوں منصوب بوجہ خبر کے ہیں۔

۲۵: ۱۶ = كَانَ میں ضمیر کا مرجع مَا یَشَآءُوْنَ ہے۔

= وَعْدًا مَّسْئُوْلًا۔ یعنی ایسا وعدہ جس کے پورا کرنے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ واجب الاداء وعدہ۔ یعنی ایسا وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کا پورا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے اور اس کی صفت یہ ہے لا یخلف المیعاد۔

یہاں اہل جنت کی دو صفات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) جنت میں ان کو ان کی مرضی کے مطابق ہر شے ملیگی۔

۲- وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۵: ۱۷ = یَوْمَ - ای اذکرالیوم یاد کرو وہ دن - یا ان سے ذکر کرو اس دن کا۔
= یَحْشُرُھُمْ - مضارع واحد مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع کافرین ومشرکین ہیں! (جب) وہ انہیں جمع کرے گا۔
= وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ - اور (جب وہ جمع کرے گا) ان کو جنہیں خدا کے سوا وہ پوجتے تھے۔
= اَضْلَلْتُمْ - تم نے بہکایا - تم نے گمراہ کیا۔ اِضْلَالٌ (افعال) مصدر ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ضمیر کا مرجع اَنْتُمْ ہے خطاب ہے ان سے جن کو مشرکین خدا کے سوا پوجتے تھے یعنی ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا وہ خود راہ راست سے بھٹک گئے تھے۔ اَمْ ھُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ہ
۲۵: ۱۸ = مَاکَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَا - مَاکَانَ یَنْۢبَغِیْ - ماضی استمراری منفی واحد مذکر غائب = ہمارے لئے تو (یہ بات بھی) کبھی زیبا نہ ہوئی (کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو کارساز بنائیں (چہ جائیکہ ہم ان کو راہ راست سے بھٹکاتے اور تیرے سوا دوسروں کی عبادت پر ان کو لگاتے)
انبغاءٌ (انفعال) مصدر۔ شان کے شایاں ہونا۔ سزاوار ہونا۔ لائق ہونا۔
قرآن مجید میں ہے وَمَا عَلَّمْنٰہُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَہٗ (۳۶: ۶۹) اور ہم نے اس کو (پیغمبر کو) شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ ہی وہ اس کے شان کے شایاں ہے۔
= نَتَّخِذَ - مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) جمع متکلم اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر ہم بنائیں۔ ہم بنا لیتے۔
= مِنْ اَوْلِیَآءَ میں مِنْ زائدہ تاکید نفی کے لئے لایا گیا ہے۔ یا عبارت کی تقدیر یوں ہو۔ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ اَوْلِیَآءَ - کہ ہم تیرے سوا کسی دوسرے کو کارساز بنا لیتے۔
= مَتَّعْتَھُمْ - ماضی واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تَمْتِیْعٌ (تفعیل) مصدر تو نے ان کو دنیوی سازو سامان اور آسودہ حالی سے نوازا۔
= وَاٰبَآءَھُمْ - مضاف مضاف الیہ مَتَّعْتَ کا مفعول ثانی۔ اور ان کے بڑوں کو بھی)
= نَسُوْا - ماضی جمع مذکر غائب نَسِیَ یَنْسٰی - (سمع) نِسْیَانٌ مصدر سے۔ انہوں نے بھلا دیا۔ وہ بھول گئے۔
= الذِّکْرَ - یاد - ذکر۔ موعظت - یہ نسیان کی ضد ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَآ اَنْسٰنِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَہٗ (۱۸: ۶۳) شیطان نے ہی مجھ کو اس کا ذکر کرنا

جھلا دیا۔ یا یہاں اس سے مراد القرآن بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ءَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا۔ (۳۸ : ۸) کیا ہم سب میں سے بس اسی شخص پر کلام الٰہی نازل کیا گیا۔

یہاں مراد تیرا ذکر۔ پند و نصائح اور ایمان بالقرآن ہے۔

= بُوْرًا۔ بُوْرٌ اسم مصدر ہے اور اس کا اطلاق واحد و جمع پر ہوتا ہے۔ ہلاک ہونا۔

جمع کی مثال آیت ہذا ہے۔ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا۔ اور یہ لوگ برباد ہو کر رہے۔

واحد کی مثال عبد اللہ بن الزبعری السہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر ہے۔

يَا رَسُوْلَ الْمَلِيْكِ اِنَّ لِسَانِیْ = رَاتِقٌ مَا فتقتُ اذا انا بورٌ۔

(اے بادشاہ کے قاصد جب کہ میں ہلاک ہو رہا ہوں تو میری زبان جو کچھ میں نے توڑا ہے اس کو جوڑ دیگی) یہاں انا واحد ہے اور بورٌ اس کی صفت ہے۔ لعض کے نزدیک یہ بائر کی جمع ہے جیسے ھُوْدٌ ھَائِدٌ کی جمع ہے۔

۲۵ : ۱۹ = كَذَّبُوْكُمْ۔ كَذَّبُوْا ماضی جمع مذکر غائب كُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر حاضر ضمیر فاعل۔ معبودین کے لئے اور ضمیر مفعول عابدین کے لئے ہے۔ یعنی (سو اے کافرو) تمہارے معبودوں نے ہی تم کو جھٹلا دیا۔ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ان باتوں میں جو تم کہہ رہے ہو۔

= فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ ٥ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ سو اے کافرو! نہ تم میں طاقت ہے (اس عذاب کو ٹال دینے کی یا پھیر دینے کی اور نہ ہی تم کو مدد پہنچ سکتی ہے)

= صَرْفًا۔ پھیرنا۔ ٹالنا۔ صَرَفَ يَصْرِفُ (ضرب) کا مصدر ہے۔ اسی طرح نَصْرًا۔ نَصَرَ يَنْصُرُ کا مصدر بمعنی مدد ہے۔ یعنی پھر نہ اس عذاب کا ٹال دینا تمہاری استطاعت میں ہے اور نہ ہی کوئی مدد (بالواسطہ یا بلاواسطہ) تمہارے بس میں ہے۔

= مَنْ يَّظْلِمْ۔ جو ظلم کرے گا۔ ظلم سے مراد کسی شے کا اپنی صحیح جگہ سے دوسری جگہ رکھ دینا ہے شرک کو بھی ظلم کہتے ہیں کیونکہ خالق کو معبود بنانے کی بجائے مخلوق کو معبود ٹھہرانا کسی شے کو اپنے اصلی موقع کی بجائے غلط جگہ رکھنے کی بدترین مثال ہے۔ اسی لئے شرک کو قرآن میں ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (۳۱ : ۱۳) يَظْلِمْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ شرط کی وجہ سے مجزوم ہے اور اسی طرح نُذِقْهُ جواب شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔

(ہم اسے چکھائیں گے)

= عَذَابًا كَبِيْرًا۔ موصوف وصفت ہو کر نُذِقْ کا مفعول ثانی۔

۲۵ : ۲۰ = فِتْنَةً آزمائش۔

= اَتَصْبِرُوْنَ - جملہ استفہامیہ ہے کیا تم (اس آزمائش میں) صبر کرو گے۔
لیکن یہاں امر کے معنی میں آیا ہے - تم صبر کرو- یعنی ہر حالت میں صبر کا دامن مت چھوڑو
اس کی مثال فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ - سو اب بھی تم باز آؤ گے - مراد یہاں امر ہے۔
ای اِنْتَهُوْا- باز آجاؤ-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَقَالَ الَّذِیۡنَ (١٩)

الفُرۡقَان ٢٥ الشُّعَرَاء ٢٦ النَّمۡل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا

۲۵: ۱ = لَا یَرْجُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ رَجَا یَرْجُوْ (نصر) رجو مادّہ رِجَاءٌ وَرَجْوٌ مصدر۔ امید کرنا۔ امید رکھنا۔ لَا یَرْجُوْنَ (جو) امید نہیں رکھتے۔

= لِقَآءَ نَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ لقاء حاصل مصدر۔ بھیٹی۔ حاضری۔ لِقَاءٌ لَقِیَ یَلْقٰی (سمع) کا مصدر بھی ہے۔ پالینا۔ کسی کے سامنے ہونا۔ مثلاً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ۔ (۲: ۲۲۳) اور جان رکھو کہ ایک دن تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے۔ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا (جو) ہمارے روبرو ہونے کی امید نہیں رکھتے۔ یعنی جو یوم حشر کے منکر ہیں۔

= لَوْلَآ اُنْزِلَ ...... نَرٰی رَبَّنَا۔ یہ قال الذین کا مقولہ ہے لَوْلَآ ای ھَلَّا۔ کیوں نہ۔

= اِسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ استکبر (باب استفعال) اپنے کو بڑا سمجھنا۔ بڑا شمار کرنا۔ اِسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ وہ اپنے آپ کو اپنے دلوں میں بہت بڑا سمجھنے لگے تھے۔ یقیناً انہوں نے اپنے دلوں میں اپنے کو بڑا سمجھ لیا تھا۔

= عَتَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب (باب نصر) انہوں نے نافرمانی کی۔ وہ سرتابی میں حد سے گذر گئے۔ وہ شرارت میں انتہا کو پہنچ گئے۔ عُتُوٌّ مصدر عَتَا یَعْتُوْا سے۔

لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا کَبِیْرًا ہ میں لام جواب قسم میں ہے اور عُتُوًّا مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ ای واللّٰہ لقد استکبروا فی شأن انفسھم و تجاوزوا الحدّ فی الظلم و الطغیان تجاوزًا کبیرًا بالغًا اقصی غایتہ۔ خدا کی قسم وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگے تھے اور ظلم و سرکشی میں حد سے تجاوز کر گئے تھے اور ان کا تجاوز اپنی انتہائی حد تک پہنچ گیا تھا۔

= یَوْمَ۔ ای اذکر یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ۔ یاد کرو وہ دن جب وہ فرشتوں کو دیکھیں گے لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ مجرموں کے لئے اس دن کوئی خوشخبری نہ ہوگی۔

یا یَوْمَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔ ای انھم یوم یرون الملئکۃ لا بشری لھم جس روز وہ فرشتوں کو دیکھیں گے ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی۔

یَوْمَ سے یہاں مراد یوم الموت بھی ہو سکتا ہے اور یوم القیامۃ بھی۔

= حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ الحَجَرُ۔ سخت پتھر کو کہتے ہیں۔ الحجر والتحجیر کے معنی کسی جگہ پتھروں سے احاطہ کرنا کے ہیں۔ کہا جاتا ہے حَجَرْتُہٗ حَجْرًا فھُوَ مَحْجُوْرٌ وحَجَّرْتُہٗ تحجیرًا فھو مُحَجَّرٌ۔ جس جگہ کے اردگرد پتھروں سے احاطہ کیا گیا ہو اسے حِجْر کہا جاتا ہے۔ اس لئے حطیم کعبہ کو اور دیار ثمود کو حِجْرٌ کہا گیا ہے۔

مؤخر الذکر کے متعلق قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۵: ۸۰) اور وادی حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی!

اور حِجْرٌ (پتھروں سے احاطہ کرنا) سے حفاظت اور روکنے کے معنی لے کر عقل انسانی کو بھی حِجْر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی انسان کو نفسانی بے اعتدالیوں سے روکتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ (۸۹: ۵) اور بے شک یہ چیزیں عقلمندوں کے نزدیک قسم کھانے کے قابل ہیں۔

حِجْرٌ حرام چیز کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا کھانا ممنوع ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ (۶: ۱۳۸) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ چوپائے اور کھیتی حرام ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جب کسی کے سامنے کوئی ایسا شخص آجاتا جس سے اذیت کا خوف ہوتا اور اپنی بے بسی اور بیچارگی کا احساس ہوتا تو کہہ دیتا حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ (یعنی ہم تمہاری پناہ چاہتے ہیں) یہ الفاظ سُن کر دشمن اسے کچھ نہ کہتا۔ یا وہ بے بس شخص پکار اٹھتا حِجْرًا مَّحْجُوْرًا اور مراد اس کی اللہ تعالیٰ سے مخالفت کی اذیت سے عافیت اور خدا کی پناہ طلب کرنا ہوتی۔ جیسے کہ کہے خدایا پناہ۔ خدایا پناہ۔ ان ہی معنوں میں ابن جریج کا قول ہے:۔ عرب جب کسی مصیبت میں گھر جاتے ہیں تو کہتے ہیں حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ معناہ عوذًا معوّذًا۔ ہائے بچاؤ۔ ہائے بچاؤ۔

دو چیزوں کے درمیان مضبوط آڑ یا اوٹ کو بھی حِجْرًا مَّحْجُوْرًا کہتے ہیں یعنی ایسی مضبوط روکاوٹ جو دور نہ ہو سکے۔ اس میں روکاوٹ اور حفاظت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:۔ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۲۵: ۵۳) اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی۔

قرآن مجید میں حِجْرًا مَّحْجُوْرًا صرف دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ اور وہ بھی اسی سورۃ الفرقان کی آیۃ ہذا میں اور دوسرے آیت (۲۵: ۵۳) محولہ بالا۔

وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا میں ضمیر فاعل يَقُوْلُوْنَ کے متعلق دو اقوال ہیں:۔

۱:۔ ضمیر فاعل اَلْمَلٰئِکَۃ کے لئے ہے اور حضرت ابوسعید الخدری، الضحاک، قتادہ، عطیہ ومجاہد سے یہی روایت ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ اور فرشتے کہیں گے کہ (جنت کا داخلہ تم پر) قطعاً حرام ہے۔ ای تقول الملٰئکۃ حرامًا محرمًا ان یدخل الجنۃ الا من قال لا الٰہ الا اللّٰہ وقام شرائعھا ومحجورًا صفۃ تؤکد معنی حجرًا۔ فرشتے کہیں گے کہ جنہوں نے کلمہ لاالٰہ نہیں پڑھا اور شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کی ان کا جنت میں داخلہ قطعاً حرام اور ممنوع ہے اس صورت میں حجرًا موصوف اور محجورًا صفت برائے تاکید ہے۔

۲:۔ ضمیر فاعل الکفار کی طرف راجع ہے یقولون کا عطف یَرَوْنَ پر ہے۔ یعنی جب وہ اس دن کی ہولناکیوں کو دیکھیں گے۔ اور عذاب کو متوقع پائیں گے تو چلا اٹھیں گے حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ پناہ! پناہ! ان الکفار الذین اقترحوا انزال الملائکۃ اذا رأوا الملائکۃ توقعوا العذاب من قبلھم فیقولون حینئذ للملائکۃ حجرًا محجورًا۔ کفار فرشتوں کے انزال کے لئے مطالبہ کیا کرتے تھے جب وہ اس دن فرشتوں کو دیکھیں گے اور اُن سے (بجائے بشارت کے) عذاب متوقع پائیں گے تو اس وقت وہ فرشتوں سے التجا کریں گے بچاؤ۔ بچاؤ

۲۵:۲۳ = قَدِمْنَآ اِلٰی۔ ماضی جمع متکلم (باب سمع) قُدُوْمٌ مصدر۔ آگے بڑھنا۔ ہم آگے بڑھیں گے ہم متوجہ ہوں گے۔ لیکن اگر قُدُوْمٌ یا قِدْمَانٌ مصدر سے اسی باب سے آئے تو معنی سفر سے واپسی کے ہوں گے۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل استعمال ہوا ہے۔

= ھَبَآءً۔ اسم مفرد۔ باریک خاک۔ باریک ذرّات۔ جو سورج کے رُخ پر کواڑ کے سوراخوں میں سے دکھائی دیتے ہیں۔ جَعَلْنٰہُ کا مفعول ثانی ہے۔ مفعول اوّل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

= مَنْثُوْرًا۔ ھَبَآءً کی صفت ہے۔ بکھرا ہوا۔ غیر منظوم۔

۲۵:۲۴ = اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ آیت ۲۵: ۱۵ میں ان کی طرف اشارہ ہے ھم المؤمنون المتقون۔ وہ وہی متقون ہوں گے جن کا ذکر آیت ۱۵ میں ہے۔

= خَیْرٌ۔ بہتر۔ اچھا۔ اور اَحْسَنُ بہت اچھا، بہتر۔ تفضیل کا صیغہ۔ یا تو خیریت اور حسن کی زیادتی کو بیان کرنے کے لئے ہے کہ وہ خیریۃ المستقر وحسن المقیل کے انتہائی مدارج میں ہوں گے یا مقابلہ کیا ہے کفار کے تنعّم، سامانِ عیش وعشرت سے جو انہیں دنیا میں حاصل رہا۔

= مُسْتَقَرًّا خَیْرٌ کی تمیز ہے۔ مُسْتَقَرٌّ اسم ظرف مکان۔ قرارگاہ۔ یعنی جہاں تک ان کی قیام گاہ کا تعلق ہے وہ سب سے اچھے رہیں گے۔

= مَقِیْلًا۔ اسم ظرف مکان وزمان۔ قیلولہ کرنے کی جگہ یا قیلولہ کرنے کا وقت۔ قَیْلُوْلَۃٌ مصدر دوپہر میں آرام کرنا۔ مطلقاً بمعنی آرام گاہ۔ یا وقتِ استراحت۔ مَقِیْلًا بھی اَحْسَنُ کی تمیز ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ان کے لئے (جنت) بہترین قرار گاہ ہوگی اور بہترین آرام گاہ

٢٥:٢٥ = يَوْمَ : کا نصب بوجہ فعل محذوف اُذْكُرْ کے مفعول ہونے کے ہے۔ ای اُذْكُرْ يَوْمَ۔ یا یہ معطوف ہے اور اس کا عطف (۱) يَوْمَئِذٍ آیت ٢٤ پر ہے یا (ب) يَوْمَ يَرَوْنَ آیت ٢٢ پر ہے۔

= تَشَقَّقُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب تَشَقُّقٌ (تفعّل) مصدر۔ شگافتہ ہونا۔ پھٹ جانا اصل میں تَتَشَقَّقُ تھا۔ ایک تاء کو حذف کیا گیا۔ باب انفعال سے بھی اسی معنی میں آتا ہے مثلاً اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (٨٤:١) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ الشقاق (باب مفاعلۃ مشاقۃ) کے معنی مخالفت کے ہیں۔ گویا ہر فریق جانب مخالف کو اختیار کر لیتا ہے۔ الشِّقَّۃُ پھاڑا ہوا ٹکڑا۔

= غَمَام۔ ابر (اسم جنس ہے) سفید ابر۔ جمع ہے اس کا واحد غَمَامَةٌ ہے۔ غَمَامَةٌ کی جمع غمائم بھی ہے۔ سفید ابر۔ رقیق مانند کہر۔ جیسا کہ بنی اسرائیل پر دشت تیہ میں چھایا تھا۔ قرآن میں ہے وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى (٧: ١٦٠) اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ کر دیا اور ہم نے ان پر مَنّ وسلوٰی اتارا۔ یا اس بادل کی طرح جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ظاہر کریگا مثلاً هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ (٢: ٢١٠) یہ لوگ تو بس اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس خدا بادل کے سائبانوں میں آجائے۔

تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ۔ کی کئی توجیہہ بیان کی گئی ہیں۔

١۔ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ وَعَلَيْهَا غَمَامٌ کما تقول رکب الامیر بسلاحۃ ای وعلیہ سلاحۃ یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے اوپر سفید بادل نمودار ہوگا اور جیسا کہ کہتے ہیں کہ حاکم اسلحہ کے ساتھ سوار ہوا یعنی اس حالت میں سوار ہوا کہ اس کے جسم پر اسلحہ تھا۔

(٢) باء سببیّہ ہے یعنی آسمان بادلوں کے سبب سے پھٹ جائے گا۔ یعنی آسمان سے ایک سفید ابر نکلیگا جس کے سبب آسمان پھٹ جائے گا۔

(٣) باء بمعنی عَنْ ہے یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور سفید بادل ظاہر ہوگا۔ باء کو عَنْ کی بجائے اور جگہ بھی استعمال کیا گیا ہے مثلاً مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ (٥:٥) اور جو کوئی ایمان سے انکار کرے گا۔ یا فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا۔ (٢٥ : ٥٩) پوچھ لے اس کے متعلق کسی باخبر سے

(٤) باء الحال ہے یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور بادلوں کی صورت اختیار کر لے گا۔

(٥) باء مصاحبت بمعنی مع۔ یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے ساتھ بادل بھی۔

= نُزِّلَ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَنْزِيْلٌ (تفعیل) مصدر اتارا گیا۔ تَنْزِيْلًا مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

٢٥ : ٢٦ = اَلْمُلْكُ الْحَقُّ ۔ موصوف وصفت دونوں مل کر مبتدا۔ لِلرَّحْمٰنِ خبر۔ يَوْمَئِذٍ ظرف زمان متعلق مبتدا۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۔ اس روز حکومتِ حقیقی (خدائے) رحمان ہی کی ہوگی۔

= كَانَ يَوْمًا ۔ ای کان ذلك اليوم يَوْمًا..... اور وہ دن کافروں پر بہت سخت ہوگا۔ عَسِيْرًا (يَسِيْرًا کی ضد) سخت، مشکل، بھاری، عُسْرٌ سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

٢٥ : ٢٧ = يَوْمَ ۔ میں عامل اُذْكُرْ محذوف ہے۔

= يَعَضُّ ۔ عَضَّ يَعَضُّ (باب سمع) عَضٌّ وعَضِيْضٌ مصدر۔ دانت سے پکڑنا دانت سے کاٹنا۔ فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ بَا اور عَلٰى کے صلہ کے ساتھ عَضَّ بِهٖ عَضَّ عَلٰى آتا ہے۔ يَعَضُّ عَلٰى يَدَيْهِ وہ اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کاٹ کھاتا ہے یا کھائیگا۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (٣: ١١٩) اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر (شدتِ) غیظ سے انگلیاں کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں

= اَلظَّالِمُ ۔ میں ال حرفِ تعریف ہے۔ پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔

(١) یہ حرف تعریف عہد کے لئے ہے۔ اور اس کا معہود متعین ہے۔ مثلاً قرآن میں ہے كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ (٧٣: ١٥/١٦) جس طرح ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا۔ تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی (اس میں الرَّسُوْلَ کی الف لام نے معہود کا تعین کر دیا کہ یہ وہی رسول تھا جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا)

مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت عقبہ بن ابی معیط بن اُمیہ بن عبد شمس کے بارہ میں نازل ہوئی تھی اس صورت میں اَل عہدی عقبہ کے لئے ہے اور الظالم سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے۔

(٢) یہ حرف تعریف جنس کے لئے ہے اور استغراقِ افراد کے لئے ہے اور یہ وہ اَل ہے کہ جس کی جگہ لفظ كُلٌّ قائم مقام ہوتا ہے مثلاً قرآن مجید میں ہے وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (٤: ٢٨) اور انسان کمزور ہی پیدا کیا گیا ہے یعنی تمام بنی نوع انسان۔ اس صورت میں الظالم سے مراد تمام ظالم اشخاص ہوں گے۔

= يٰلَيْتَنِيْ ۔ یا حرف ندا ہے قریب اور بعید ہر دو کے لئے آتا ہے یا ہمیشہ اسم پر آتا ہے

یعنی منادیٰ ہمیشہ اسم ہوتا ہے جیسے یَا زَید۔ اے زید۔ لیکن اگر فعل پر داخل ہو جیسے اَلَا یَا اُسْجُدُوْا۔ یا حرف پر داخل ہو جیسے یَا لَیْتَنِیْ تو ان صورتوں میں مُنادیٰ محذوف ہوتا ہے آیۃ ھذا یٰلَیْتَنِیْ میں منادیٰ محذوف ہے ای یاقومی لیتنی۔

یا یَاحرف تنبیہ کے لئے ہے۔

لَیْتَنِیْ۔ لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل ہے آرزو۔ تمنا کے لئے آتا ہے۔ (اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) یٰلَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی پھر آتی) کبھی اسم اور خبر دونوں کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً یٰلَیْتَ اَیَّامَ الصِّبَا رَاجِعًا

لَیْتَ اکثر ناممکن امر پر واقع ہوتا ہے مثلاً یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا (۷۸: ۴۰) کاش میں مٹی ہو جاتا۔

فَیٰلَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ یَوْمًا۔ فَاُخْبِرُہٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِیْبُ۔

ای کاش جوانی کسی دن لوٹ آتی تو بڑھاپے نے جو سلوک کیا ہے میں اس کو بتاتا۔

یَالَیْتَنِیْ یا حرف ندا قَوْمِیْ منادیٰ محذوف لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل نِیْ اسم (یا بصورت تنبیہ معنی) اے کاش میں (نے اختیار کیا ہوتا)

= اِتَّخَذْتُ۔ ماضی واحد متکلم اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر میں نے اختیار کیا۔ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ اے کاش میں نے اختیار کیا ہوتا۔

الرَّسُوْلَ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر الظَّالِمُ (مذکورہ بالا) میں اَل جنس کا ہے تو الرَّسُوْل میں بھی الف لام جنس کا ہوگا۔ اور الرَّسُوْل سے مراد کل رسول (تمام رسول) ہوں گے۔

(۲) اور اگر الظَّالِمُ میں اَل عہد کا ہے اور اس سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے تو الرَّسول میں بھی اَل عہد کے لئے ہے اور اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی مقام ہے!

اب آیت کا ترجمہ:۔ تو اس دن ظالم (فرط ندامت سے) اپنے ہاتھوں کو کاٹ گا (اور کہے گا) کاش! میں نے رسول (مکرم) کی معیت میں (نجات کا) راستہ اختیار کیا ہوتا۔

سَبِیْلًا۔ اتخذتُ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے

۲۵: ۲۸ = یٰوَیْلَتٰی۔ یَا حرف ندا، ویلۃ اسم مضاف۔ ی برائے نسبت واحد متکلم مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ۔ ہائے میری بدبختی۔ ہائے افسوس، وَیْلَتٰی اصل میں وَیْلَتِیْ تھا۔ افسوس اور حسرت کی آواز کو کھینچنے کے لئے یا کو الف سے بدل کر ویلتیٰ کر دیا۔

۲۵ : ۲۹ = اَضَلَّنِيْ۔ اَضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب ن وقایہ کی ضمیر مفعول واحد متکلم اس نے مجھے بہکایا۔ اس نے مجھے گمراہ کیا۔
= الذِّكْرِ۔ سے مراد موعظۃ الرسول، کلمہ شہادت۔ یا قرآن مجید ہے۔
= جَآءَنِيْ۔ ضمیر فاعل الذکر کے لئے ہے۔
= خَذُوْلًا۔ فَعُوْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل صفت کا صیغہ ہے۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خَذَلَانٌ خِذْلَانٌ خَذْلٌ مصدر۔ مصیبت میں تنہا چھوڑ دینے والا۔ منصوب بوجہ خبر کان کے ہے۔

ف يٰلَيْتَنِيْ (آیہ ۲۸ تا اِذْ جَآءَنِيْ آیہ ۲۹) الظالم کا مقولہ ہے اور وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا جملہ معترضہ ہے۔

۲۵ : ۳۰ = وَقَالَ الرَّسُوْلُ۔ اس کا عطف وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا۔۔۔ الخ پر ہے۔ اور دونوں جملوں کے درمیان کا کلام بطور جملہ معترضہ ہے۔ اور یہاں الرَّسُوْلُ سے مراد نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
= مَهْجُوْرًا۔ اسم مفعول واحد مذکر هَجْرٌ سے ای متروکًا بالکلیۃ۔ کلی طور پر اس پر ایمان نہ لاتے نہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ اور غور کیا اور نہ اس کے وعدہ اور وعید کی طرف توجہ کی یا هُجْر سے مراد بکواس۔ بدگوئی۔ نامناسب کلام۔ یعنی کسی نے قرآن کو بکواس کہا۔ کسی نے سحر کہا۔ اور کسی نے شعر۔ نشانہ تضحیک۔
كَفٰى۔ كَفٰى يَكْفِيْ (ضرب) کفایۃ..... الشئی کافی ہونا۔ كَافٍ اسم صفت۔ کہا جاتا ہے كَفَيْتُهٗ شَرَّ عَدُوِّهٖ میں نے اس کو اس کے دشمن کے شر سے بچا دیا۔
كَفٰى بِرَبِّكَ۔ میں با زائدہ ہے اور رب حالت رفعی میں ہے ای كَفٰى رَبُّكَ تیرا رب کافی ہے۔ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا۔ منصوب بوجہ حال یا تمیز کے ہیں۔

۲۵ : ۳۲ = جُمْلَةً وَّاحِدَةً۔ یکبارگی۔ ایک ہی دفعہ۔ ایک ہی وقت میں۔ جُمْلَةً بوجہ القُرْاٰن کے حال ہونے کے منصوب ہے۔ اور واحدۃً بوجہ جُمْلَةً کی صفت کے منصوب ہے
= كَذٰلِكَ۔ کاف حرف تشبیہ ہے اور ذٰلِكَ اسم اشارہ۔ اسی طرح۔ یعنی یہ تنزیل اسی طرح ہی ہے۔ تھوڑی، تھوڑی، وقفے وقفے کے بعد۔ ضرورت کے پیش نظر۔ حکمتِ بالغہ کے مطابق مفہوم کو ذہن نشین کرنے کے لئے۔
= لِنُثَبِّتَ۔ لام تعلیل کی ہے۔ اس لئے کہ نثبت مضارع جمع متکلم منصوب بوجہ عمل لام

تَثْبِیْتٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم قائم رکھیں۔ ہم جمائے رکھیں۔ ہم مضبوط رکھیں، ہم ثابت قدم رکھیں ہم محکم رکھیں۔

= رَتَّلْنٰهُ۔ رَتَّلْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع القرآن ہے ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ یا پڑھ کر سنایا۔ تدریجاً نازل فرمایا۔ تَرْتِیْلٌ (تفعیل) مصدر۔ سہولت اور حسنِ تناسب کے ساتھ کسی کلمہ کو ادا کرنا۔ ہم نے اسے نہایت عمدہ ترتیب اور تناسب کے ساتھ اتارا ہے اس کا عطف فعل محذوف پر ہے۔ ای کذلك نزّلنٰه ورتلنه ترتیلا۔

۲۵: ۳۳ = لَا یَاْتُوْنَكَ۔ لَا یَاْتُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر نہیں لائیں گے تیرے پاس۔ نہیں پیش کریں گے تیرے سامنے۔

= مَثَلٍ۔ اعتراض۔ عجیب سوال۔ مَثَلَ یَمْثُلُ (کرم) الشیئ مُثُوْلًا کے معنی کسی چیز کا سیدھا کھڑا رہنا۔ یا دوسری چیز کی شکل وصورت اختیار کرلینا کے ہیں۔

مثلاً حدیث شریف میں ہے من احب ان یمثل له الرجال فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے سیدھے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

اَلْمُمَثَّلُ وہ چیز جو کسی نمونہ کے مطابق بنائی گئی ہو۔ تمثیل تصویر۔ المثل ایسی بات جو کسی دوسری بات سے ملتی جلتی ہو۔ مَثَلٌ وَمِثْلٌ دونوں ہم معنی ہیں المُثْلَةُ عبرتناک سزا۔

= جِئْنٰكَ۔ جِئْنَا ماضی جمع متکلم۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ جِئْنَا ہم آئے۔ جَاءَ سے اور صلہ بِ کے ساتھ۔ ہم لائے۔ ہم تیرے پاس لائیں گے۔ (ماضی بمعنی مستقبل)

وَلَا یَاْتُوْنَكَ ..... بِاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا۔ اور نہیں لائیں گے تیرے پاس کوئی اعتراض یا عجیب سوال مگر ہم تیرے پاس اس کا صحیح جواب لائیں گے۔ اور عمدہ تفسیر۔ یعنی آپ کے پاس یہ لوگ جیسا بھی عجیب سوال پیش کریں گے ہم اس کا صحیح جواب اور احسن تفسیر آپ کو بتلا دیں گے۔

اَحْسَنَ تَفْسِیْرًا کا عطف الحق پر ہے۔ ای جئناك باحسن تفسیرا

۲۵: ۳۴ = یُحْشَرُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب ان کو جمع کیا جائے گا۔ ان کو سمیٹ کر لے جایا جائے گا۔ ای یُسَاقُوْنَ۔ گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔

= شَرٌّ۔ اَضَلُّ۔ افعل التفضیل کے صیغے ہیں۔ شرّ کو بصیغہ تفضیل اور جگہ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط ہے (۵: ۶۰) آپ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں بتاؤں وہ جو اللہ کے ہاں پاداش کے لحاظ سے اس سے بھی برا

شَرٌّ۔ بدترین۔ اَضَلُّ۔ زیادہ گمراہ۔

ترکیب:۔ ھُمْ (مبتدا، محذوف) اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ ...... سَبِیْلًا خبر۔
یا اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ مبتدا۔ شَرٌّ مَّکَانًا اس کی خبر اول و اَضَلُّ سَبِیْلًا خبر ثانی۔ مبتدا و خبر مل کر یہ جملہ اَلَّذِیْنَ اسم موصول مبتدا، کی خبر ہوا۔

اَلَّذِیْنَ ...... یہ وہ لوگ ہیں (یعنی اعتراض کرنے والے۔ عجیب سوال پوچھنے والے) جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لیجائے جائیں گے۔ یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بدترین اور طریقہ و مذہب کے لحاظ سے بہت گمراہ ہیں۔

۲۵: ۳۶ = دَمَّرْنَاھُمْ۔ ماضی جمع متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تَدْمِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے ان کو ہلاک کردیا۔ ہم نے ان کو اکھیڑ مارا۔ تباہ کرکے چھوڑا۔

التدمیر اشد الاھلاك واصلہ کسر الشئ علیٰ وجہ لا یمکن اصلاحہٗ۔ تدمیر اہلاک کی شدید ترین شکل ہے اور اس کی اصل کسی شئے کو اس طرح توڑ پھوڑ دینا کہ اس کی اصلاح ہی ممکن نہ رہے۔ یعنی بالکل چورچور و ریزہ ریزہ ہی کر ڈالا۔

کلام کچھ یوں ہے۔

فَقُلْنَا اذْھَبَا اِلَى الْقَوْمِ فذھبا الیھم ودعوھم الی الایمان فکذبوھما واستمروا علیٰ ذٰلك فدمّرنٰھم۔ ہم نے کہا کہ تم دونوں قوم کے پاس جاؤ پس وہ دونوں ان کی طرف گئے اور ان کو ایمان کی دعوت دی لیکن (اس قوم کے) لوگوں نے ان دونوں کی تکذیب کی اور ڈٹے رہے پس ہم نے ان کو تباہ کرکے چھوڑا۔

۲۵: ۳۷ = قَوْمَ نُوْحٍ۔ ای اُذْکُرْ قَوْمَ نُوْحٍ۔ اور قوم نوح کو یاد کرو۔

بعض کے نزدیک اس سے قبل دَمَّرْنَا مضمر ہے۔ ای و دمرنا قوم نوح۔
ابوحیان کے نزدیک قوم نوح کا عطف دَمَّرْنَاھُمْ کے مفعول پر ہے اور یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ قوم نوح کی ہلاکت فرعون اور اس کی تکذیب پر مرتب نہیں ہے اول الذکر (اذکر قوم نوح) ہی زیادہ صحیح ہے۔

= لَمَّا۔ جب (کلمہ ظرف زمانی ہے)

= الرُّسُلَ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ ای رَسُوْلَھُمْ اپنے رسول (کی تکذیب کی)
• ومن کذب رسولا واحدًا فقد کذب جمیع الرسل فلذا ذکرہ

بلفظ الجمع - جس نے ایک رسول کی تکذیب کی اس نے جملہ رسولوں کی تکذیب کی (کیونکہ تمام کی تعلیم وہی توحید الٰہی تھی) اسی وجہ سے اس کو بلفظ جمع ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) اس سے مراد حضرت نوح اور ان کے ماقبل کے پیغمبران ہیں۔

(۳) یا الرُّسُل - جنس کے لئے ہے۔ یعنی وہ ہر رسول کے مخالف تھے۔ اور سلسلۂ نبوت ورسالت کے منکر تھے۔

= اٰیَۃً - نشانِ (عبرت)

= اَعْتَدْنَا - ماضی جمع متکلم اِعْتَادٌ (افعال) سے ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

= لِلظّٰلِمِیْنَ - ای للکفرین - مراد اس سے قوم مذکور ہے۔

= عَذَابًا اَلِیْمًا - موصوف وصفت - اعتدنا کے مفعول ہونے کی وجہ سے عذابًا منصوب ہے اور الیمًا اپنے موصوف کی مطابقت میں منصوب ہوا۔ دردناک عذاب۔

۳۸:۲۵ = عَادًا - (قوم عاد) اس کا عطف قَوْمَ نُوْحٍ پر ہے۔ ای دَمَّرْنَا عَادًا۔ یا اس سے قبل اذکر محذوف ہے اور یہ اس کا مفعول ہے۔

= ثَمُوْدَا - اَصْحٰبَ الرَّسِّ - قُرُوْنًا - (ای اھل قرون بہت سی امتوں کے لوگ! بہت سی امتیں، قومیں) عَادًا کی طرح ان کا عطف بھی قوم نوح پر ہے یا ان کے قبل فعل اُذْکُرْ محذوف ہے۔

ثَمُوْدَا - بوجہ عجمہ ومعرفہ غیر منصرف ہے اس لئے اس کے آخر میں تنوین نہیں آتی!

= بَیْنَ ذٰلِکَ - ان کے درمیان۔

(۱) جن کے علاقے ان قوموں کے علاقوں کے درمیان تھے!

(۲) جو ان قوموں کے درمیانی زمانہ میں گذریں۔

= کَثِیْرًا - قُرُوْنًا کی صفت ہے۔ ای کثیر التعداد

۳۹:۲۵ = کُلًّا ضَرَبْنَا لَہُ الْاَمْثَالَ - اَلْاَمْثَالَ - مثالیں۔ مَثَلٌ اور مِثْلٌ کی جمع ہے! جس کے معنی مانند اور نظیر کے ہیں۔ قرآن حکیم میں مثالیں عبرت پکڑنے کی خاطر بیان کی گئی ہیں۔ ضَرَبْنَا الْاَمْثَالَ - ہم نے مثالیں بیان کیں (تاکہ مخاطبین عبرت حاصل کریں) یہاں ضَرَبْنَا الْاَمْثَالَ - بمعنی اَنْذَرْنَا وَحَذَّرْنَا ہے۔ یعنی ہم نے ڈرایا اور متنبہ کیا۔ اور اس معنی کی رعایت سے کُلًّا منصوب ہے۔ ای حذرنا کُلَّ وَاحِدٍ منہم ہم نے ان میں سے ہر ایک کو مثالیں دے دے کر (اعمال بد کے انجام سے) ڈرایا۔ یا حَذَّرْنَا کُلَّھُمْ

ہم نے ان سب کو متنبہ کیا۔

= كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا۔ كُلًّا مفعول ہے تَبَّرْنَا کا۔ مقدم لایا گیا ہے۔ اَلتَّبْرُ (ضَرَبَ) کے معنی توڑ دینے اور ہلاک کر دینے کے ہیں جیسے کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:
وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا (١٧: ٧) اور تاکہ جس چیز پر بھی ان کا زور چلے اسے تہس نہس کر ڈالیں۔

آیت کا مطلب یوں ہے وبَيَّنَّا لِكُلّ وَاحِدٍ منهم القصص العجيبة من قصص الاولين انذارًا فلما اصَرُّوْا تبرنا هم تدميرًا۔ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو پہلے ہلاک ہونے والی قوموں کی مثالیں بیان کیں لیکن جب وہ اپنے طریقہ کار پر اڑے رہے تو ہم نے ان کو بالکل ہی برباد کر دیا۔

٢٥: ۴۰ = اَتَوْا۔ اِتْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب وہ پہنچے۔ وہ آئے۔ وہ گذرے۔ وہ لائے۔ ضمیر فاعل اہل مکہ کے لئے ہے۔ اَتَوْا عَلٰى۔ کسی شے کے پاس سے گذرے ہیں۔

لَقَدْ اَتَوْا عَلٰى میں لام تاکید کا ہے۔ اور قَدْ اگرچہ ماضی کے ساتھ تقریب کا فائدہ دیتا ہے یعنی اس کو زمانہ حال سے نزدیک بنا دیتا ہے لیکن فعل ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے جیسے قوله تعالىٰ۔ قَدْ افلح المؤمنون۔ (٢٣: ١) بے شک بامراد ہو گئے ایمان والے۔
یہاں آیت ہذا (٢٥: ۴۰) میں بھی یہ تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ بے شک وہ ضرور گذرے ہیں اس بستی کے پاس سے۔

القرية سے مراد سدوم وغیرہ قوم لوط کے علاقے ہیں۔

= اُمْطِرَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب امطارٌ (افعال) مصدر۔ مَطَرٌ بارش اس پر بارش برسائی گئی۔ ابو عبیدہ نے تصریح کی ہے کہ مَطَرَ (باب نصر) مَطَرٌ ومَطَرٌ مصدر سے استعمال بارانِ رحمت میں ہوتا ہے اور اَمْطَرَ (باب افعال) سے عذاب میں۔

= مَطَرَ السَّوْءِ۔ سَوْءٌ سَاءَ يَسُوْءُ (نصر) کا مصدر ہے، برا ہونا قبیح ہونا۔ مَطَرَ السَّوْءِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ قباحت کی بارش، بدبختی کی بارش۔ انجام کار غم کا باعث بننے والی بارش۔ جیسے مذمت کے سلسلے میں کہتے ہیں رجل السوء۔ قبیح انسان۔ جس کا حل غم میں منتج ہو۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ (٩: ٩٨) انہیں پر بری مصیبت (واقع) ہو۔ یہاں دائرۃ السوء سے مراد ہر وہ چیز ہو سکتی ہے جو انجام کار غم کا موجب ہو

یہاں مَطَرَ السَّوْءِ سے مراد مطر الحجارۃ ہے کیونکہ قوم لوطؑ کی تباہی پتھروں کی بارش سے ہوئی تھی۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ (١١:٨٢) اور ہم نے برسا دیئے ان پر پتھر کھنگر کے۔

مَطَرَ اُمْطِرَتْ کے مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ جس پر پتھروں کی سخت بارش برسائی گئی تھی۔ جس پہ بری طرح پتھراؤ کیا گیا تھا۔

= اَفَلَمْ یَکُوْنُوْا یَرَوْنَھَا۔ ہمزہ استفہام انکاری کا ہے۔ الفاء جملہ مقدرہ کے عطف کے لئے ہے ای الم یکونوا ینظرون الیھا فلم یکونوا یرونھا۔ کیوں نہیں یہ ان برباد (بستیوں) کی طرف نظر کرتے اور کیوں نہیں ان کو (نظر بصیرت سے) دیکھتے (کہ عذاب اللہ کے آثار سے نصیحت پکڑیں)۔ ھا ضمیر القریۃ کی طرف راجع ہے۔

= بَلْ۔ یہاں بطور حرف اضراب آیا ہے یعنی ماقبل سے اعراض کے لئے آیا ہے۔ اور تدارک یعنی اصلاح کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی بات یہ نہیں کہ اپنی ظاہری نظروں سے ان برباد بستیوں کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا۔ یہ لوگ مرکر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے۔ اس پر ان کا ایمان ہی نہیں۔ اس لئے اصلاح احوال کی انہیں فکر ہی نہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (٢: ١٣٥)

= لَا یَرْجُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب رِجَاءٌ مصدر۔ وہ امید نہیں رکھتے ہیں۔ وہ یقین نہیں رکھتے۔ وہ اندیشہ نہیں کرتے ہیں۔

= نُشُوْرًا۔ قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہوکر اٹھنا۔ نَشَرَ یَنْشُرُ (نصر) سے مصدر ہے۔

٢٥: ٤١ = اِنْ۔ نافیہ ہے۔ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ۔ یتخذون مضارع جمع مذکر غائب اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر ك ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تجھے نہیں بناتے ہیں۔

= ھُزُوًا ھَزَءَ یَھْزَءُ (فتح) وَھَزِءَ یَھْزَاُ (سمع) کا مصدر ہے۔ کسی سے مسخری کرنا۔ مخول کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔ یہاں اسم مفعول آیا ہے بمعنی وہ جس کا مذاق اڑایا جائے مادہ ھ ز ء

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئًا نِ اتَّخَذَھَا ھُزُوًا (٤٥: ٩) اور جب ہماری کچھ آیتیں اسے معلوم ہوتی ہیں تو وہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ ان یتخذونک اِلَّا ھُزُوًا۔ نہیں بناتے تجھے مگر مرکز تضحیک۔ یعنی آپ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

= اَهٰذَا الَّذِیْ ۔ ای قائلین اَهٰذَا الَّذِیْ ۔ یہ کہتے ہوئے یا یہ کہہ کر۔
جملہ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا فاعل یَتَّخِذُوْنَكَ سے موضع حال میں ہے۔
٢٥: ۴٢ = اِنْ ۔ نون ثقیلہ سے مخفف ہے اور لَیُضِلُّنَا میں لام فارقہ ہے، جو اِنْ مخففہ اور اِنْ نافیہ میں فرق نمایاں کرنے کے لئے آیا ہے۔ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا قریب تھا کہ ہمیں یہ بہکا دیتا اپنے خداؤں سے۔
= عَلَيْهَا ۔ ای علیٰ عِبَادَتِهَا ۔ ان خداؤں کی عبادت سے هَا ضمیر کا مرجع اٰلِهَتِنَا ہے
= مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ط مَنْ استفہامیہ مبتدا۔ اَضَلُّ خبر (بصیغہ تفضیل) سَبِيْلًا تمیز۔ یہ جملہ يَعْلَمُوْنَ سے موضع مفعول میں ہے۔ اور یہ جواب ہے مخالفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہ كَادَ لَيُضِلُّنَا ۔ یعنی جب وہ عذاب آخرت دیکھیں گے تب ان کو علم ہو جائے گا کہ گمراہی میں وہ خود تھے یا خدا کا رسول جو درحقیقت ان کو راہ ہدایت کی طرف بلا رہا تھا۔
٢٥: ۴٣ = اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ ۔ اَرَأَيْتَ فعل با فاعل ۔ مَنْ اسم موصول اِتَّخَذَ فعل متعدی بدو مفعول ۔ اِلٰهَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر اِتَّخَذَ کا مفعول اوّل هَوَاهُ مضاف مضاف الیہ مل کر اتخذ کا مفعول ثانی۔ اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یہ جملہ اسم موصول کا صلہ۔ اسم موصول مع صلہ کے رَأَيْتَ کا مفعول۔
کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا۔ یعنی جو خواہش نفسانی کی پیروی میں لگ گیا۔
= وَكِيْلًا ۔ نگہبان۔ ذمہ دار۔ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۔ کیا تو اس کا ذمہ دار ہے ہمزہ استفہام انکاری کا ہے۔ مطلب یہ کہ جب تو اس پر نگران مقرر نہیں ہے تو پھر تو نے کیوں اس کی خاطر اپنی جان کو عذاب میں ڈال رکھا ہے۔ اسی مضمون میں آیت شریف ہے فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط (٣٥: ٨) سو اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔ سو ان پر افسوس کر کر کے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔
اور فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ط (١٨: ٦) سو شاید آپ ان کے (اعراض کئے) پیچھے غم سے اپنی جان دیدیں گے ۔ اگر یہ لوگ اس مضمون (قرآنی) پر ایمان نہ لائے
٢٥: ۴۴ = اَمْ ۔ کیا۔ خواہ۔ یا۔

= تَحْسَبُ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو گمان کرتا ہے، تو خیال کرتا ہے، (باب حَسِبَ، سمع)
حِسْبَانٌ مصدر۔
= اِنْ هُمْ ۔ میں اِنْ نافیہ ہے
= بَلْ ۔ حرف اضراب ہے۔ یہاں تدارک کی دوسری صورت ہے (پہلی صورت ٢٥: ۴٠ ملاحظہ ہو)
کہ پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کر دیا جائے، جیسے بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ
اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ (٢١ : ٥) بلکہ انہوں نے کہا کہ خیالات پریشاں ہیں بلکہ اس
کو اس نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے۔
مطلب یہ کہ ایک تو قرآن کو خیالاتِ پریشان کہتے ہیں پھر مزید اسے افترا۔ بتلاتے ہیں اور اسی پر
اکتفار نہیں کرتے بلکہ نعوذ باللہ آپ کو شاعر سمجھتے ہیں۔
یہاں آیۃ ہذا میں ہے کہ وہ محض چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں
٢٥: ۴٥ = اَلَمْ تَرَ ۔ الف استفہامیہ ہے لَمْ تَرَ مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ صیغہ واحد مذکر حاضر
کیا تو نے نہیں دیکھا۔
= اِلٰى رَبِّكَ ۔ ای الٰی صُنْعِ رَبِّكَ ۔ تیرے رب کی کاریگری کی طرف ۔ اپنے رب کی
کاریگری کی طرف۔
= سَاكِنًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر سُکُوْنٌ سے۔ غیر متحرک، ٹھہرا ہوا۔
وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا جملہ معترضہ ہے۔ ثُمَّ حرف عطف ہے بمعنی پھر۔
اور جَعَلْنَا کا عطف مَدَّ (جملہ سابقہ) پر ہے ۔ اسی طرح اگلی آیت میں قَبَضْنٰهُ کا عطف بھی
مَدَّ پر ہے۔
= دَلِيْلًا ۔ راہنما۔ راہبر۔ راہ بتانے والا۔ نشانی ۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ
بمعنی فاعل ہے ۔ ملاحوں کی اصطلاح میں دلیل اس شخص کو کہتے ہیں جو کشتیوں کو راہ بتاتا ہوا چلے
٢٥: ۴٦ = قَبَضْنٰهُ ۔ قَبَضْنَا ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الظِّلَّ
ہے ۔ ہم اس کو سمیٹ لیتے ہیں۔ کھینچ لیتے ہیں۔ پکڑ لیتے ہیں، قبضہ میں کر لیتے ہیں (ماضی بمعنی حال
قَبْضٌ مصدر۔
= يَّسِيْرًا صفت مشبہ واحد مذکر، منصوب يُسْرٌ مادّہ۔ آہستہ آہستہ (غیر محسوس طور پر)
تھوڑا۔ آسان، سہل۔
فَائِدَة : ۔ آیات ۴٥، ۴٦ ۔ کا ترجمہ : کیا تو نے اپنے رب (کی کاریگری) کو نہیں دیکھا کہ کس

کس طرح سائے کو پھیلا دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا (دائمی) بنا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا۔ (کہ آفتاب کی پوزیشن کے لحاظ سے گھٹتا بڑھتا ہے) پھر اس سایہ کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹتے چلے جاتے ہیں۔

صاحب تفہیم القرآن نے اس کی تشریح یوں کی ہے۔

اس آیت کے دو رخ ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ ظاہر کے اعتبار سے یہ غفلت میں پڑے ہوئے مشرکین کو بتا رہی ہے کہ اگر تم دنیا میں جانوروں کی طرح نہ جیتے اور کچھ عقل و ہوش کی آنکھوں سے کام لیتے تو یہی سایہ جس کا تم ہر وقت مشاہدہ کرتے ہو تمہیں یہ سبق دینے کے لئے کافی تھا کہ نبی جس توحید کی تعلیم دے رہا ہے وہ بالکل برحق ہے تمہاری ساری زندگی اسی سائے کے مدّ و جزر سے وابستہ ہے ابدی سایہ ہو جائے تو زمین پر کوئی مخلوق جاندار بلکہ نباتات تک باقی نہ رہ سکے، کیونکہ سورج کی روشنی و حرارت ہی پر ان سب کی زندگی موقوف ہے، سایہ بالکل نہ رہے تب بھی زندگی محال ہے کیونکہ ہر وقت سورج کے سامنے رہنے اور اس کی شعاعوں سے کوئی پناہ نہ پا سکنے کی صورت میں نہ جاندار زیادہ دیر تک باقی رہ سکتے ہیں اور نہ نباتات بلکہ پانی تک کی خیر نہیں دھوپ اور سائے میں یک لخت تغیرات ہوتے رہیں تب بھی زمین کی مخلوقات ان جھٹکوں کو زیادہ دیر نہیں سہار سکتی۔

مگر ایک صانع حکیم قادر مطلق ہے جس نے زمین اور سورج کے درمیان ایسی مناسبت قائم کر رکھی ہے جو دائماً ایک لگے بندھے طریقے سے آہستہ آہستہ سایہ ڈالتی اور بڑھاتی گھٹاتی ہے اور بتدریج دھوپ نکالتی اور چڑھاتی اور اتارتی رہتی ہے یہ حکیمانہ نظام نہ اندھی فطرت کے ہاتھوں خود بخود قائم ہو سکتا تھا اور نہ بہت سے با اختیار خدا اسے قائم کر کے یوں ایک مسلسل باقاعدگی کے ساتھ چلا سکتے تھے۔

مگر ان ظاہری الفاظ کی بین السطور سے ایک اور لطیف اشارہ بھی جھلک رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ کفر و شرک کی جہالت کا یہ سایہ جو اس وقت چھایا ہوا ہے کوئی مستقل چیز نہیں ہے۔ آفتاب ہدایت قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں طلوع ہو چکا ہے۔ بظاہر یہ سایہ دور دور تک پھیلا نظر آتا ہے مگر جوں جوں یہ آفتاب چڑھے گا یہ سایہ سمٹتا جائے گا۔ البتہ ذرا صبر کی ضرورت ہے، خدا کا قانون کبھی یک لخت تغیر نہیں لاتا۔

مادی دنیا میں جس طرح سورج آہستہ آہستہ ہی چڑھتا ہے اور سایہ آہستہ آہستہ ہی سکڑتا ہے اسی طرح فکر و اخلاق کی دنیا میں بھی آفتابِ ہدایت کا عروج اور سایۂ ضلالت کا زوال آہستہ آہستہ ہی ہوگا

۲۵: ۴۷ = لِبَاسًا۔ مفعول، منصوب۔ لباس کی طرح۔ یعنی رات لباس کی طرح ہے دونوں عیب پوش بھی ہیں اور سکون بخش بھی۔

= سُبَاتًا۔ سَبَتَ یَسْبُتُ وَیَسْبِتُ (نصر، ضرب) ہفتہ کے دن میں داخل ہونا۔ سبت منانا۔ آرام لینا۔ سُبَاتًا آرام لینے کے لئے۔ اَلسَّبْتُ کے معنی کاٹنے (قطع کرنے) کے بھی ہیں جیسے کہتے ہیں کہ سَبَتَ شَعْرَہٗ اس نے اپنے بال مونڈے یا سَبَتَ اَنْفَہٗ اس نے اس کی ناک کاٹ ڈالی۔

اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حرکت و عمل سے قطع تعلق کرکے آرام کرنا۔ جیساکہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ (۱۰: ۶۷) وہ وہی (اللہ) تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ تم اس میں چین پاؤ۔

= نُشُوْرًا۔ ای ذا نشور، پھیلنے والا۔ نَشَرَ یَنْشُرُ (نصر) نُشُوْرٌ۔ نَشَرَ الثَّوْبَ کپڑا پھیلایا۔ نَشَرَ الْخَبَرَ خبر کو نشر کرنا۔ مشہور کرنا۔ پھیلانا۔ (اسی معنی میں یہاں استعمال ہوا ہے)

ای ینشر فیه الناس لطلب المعاش۔ لوگ اس (دن) کے دوران (زمین میں) پھیل جاتے ہیں رزق کی تلاش میں۔ اسی سے ہے اِنْتِشَارٌ (باب افتعال) پھیلنا، متفرق ہونا، بکھر جانا۔

نَشَرَ یَنْشُرُ (نصر) اللہ کا (مردوں کو) زندہ کرکے اٹھانا۔ یا مُردے کا زندہ ہوکر اٹھ کھڑا ہونا۔ اور اگر یہاں اس آیت میں اس معنی میں لیا جائے تو جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا کا ترجمہ ہوگا اور دن کو (نیند سے جو موت کی مانند ہے) اٹھ کھڑا ہونا بنایا۔

۲۵: ۴۸ = بُشْرًا۔ خوشخبری دینے والیاں، بروزن فُعُلٌ بَشِیْرَۃٌ کی جمع ہے

= بَیْنَ۔ اَلْبَیْنُ کے معنی دو چیزوں کا درمیان اور وسط کے ہیں۔ جیسا قرآن مجید میں آیا ہے وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا (۱۸: ۳۲) اور ان دونوں کے درمیان ہم نے کھیتی پیدا کردی تھی۔

اور کبھی جُدائی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے عرب والے بولتے ہیں بَانَ کَذَا۔ یعنی وہ چیز جُدا ہو گئی۔ کبھی وصل و ملاپ کے معنوں میں جیسے لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ (۶: ۹۴) اور تمہارا آپس کا تعلق ٹوٹ گیا۔

سو بَیْنَ۔ بمعنی درمیان، بیچ، جدائی، ملاپ۔ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن جب بَیْنَ کی اضافت اَیْدِیْ (ہاتھوں کی جمع) کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں۔ مثلاً ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ (۷: ۱۷) پھر میں ان کے سامنے سے آؤں گا، اور وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا (۳۶: ۹) اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنادی اور ان کے پیچھے بھی۔ نیز ملاحظہ ہو ۲۷: ۶۳۔

= بُشْرًا۔ بُشُرًا سے مخفف ہے۔ اس کی جمع بُشُوْرٌ بمعنی مُبَشِّرٌ خوشخبری دینے والا۔ یا یہ

بُشُرٌ (بروزن فُعُلٌ) - بَشِيْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی خوشخبری دینے والیاں
وَهُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ . اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری دینے والیاں بنا کر بھیجتا ہے (یعنی پہلے ہوا چلتی ہے پھر بادل آتے ہیں اور پھر بارش ہوتی ہے)

= اَنْزَلْنَا ماضی جمع متکلم یہ التفاتِ ضمائر صیغہ واحد غائب سے صیغہ جمع متکلم کی طرف اس کی کمال عنایت کے اظہار کے لئے ہے۔

= مَآءً طَهُوْرًا - موصوف صفت، پاکیزہ پانی، اَنْزَلْنَا کا مفعول ہے۔

٢٥ : ۴۹ = لِنُحْيِۦَ میں لام تعلیل کی ہے اور صیغہ جمع متکلم منصوب بوجہ عمل لام۔ تاکہ ہم زندہ کریں۔

= بِهٖ میں ہ کا مرجع مَآءً طَهُوْرًا ہے۔

= بَلْدَةً مَّيْتًا - موصوف صفت، مردہ بستی، غیر آباد شہر، جہاں کوئی نباتات نہ ہو۔
بَلْدَةً بمعنی اَلْبَلَدُ ہے اور اسی وجہ سے مَيْتًا مذکر لایا گیا ہے۔

= نُسْقِيَهٗ - نُسْقِيَ مضارع جمع متکلم منصوب، کیونکہ نُسْقِيَ کا عطف لِنُحْيِۦَ پر ہے ای لنسقیه - اِسْقَاءٌ مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول جس کا مرجع مَآءً طَهُوْرًا ہے۔ تاکہ ہم (وہ پانی) پلائیں یا پینے کے لئے فراہم کریں۔ یا اس سے سیراب کریں۔

= مِمَّا - مِنْ - مَا سے مرکب ہے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے اور مَا اسم موصول۔

= اَنْعَامًا - الانعام - مویشی - بھیڑ - بکری، گائے، بھینس، اور اونٹ یہ نَعَمٌ کی جمع ہے۔
مویشی کو اس وقت تک انعام نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ ان میں اونٹ شامل نہ ہو۔

= اَنَاسِيَّ - یہ یا انسی کی جمع ہے جیسے کُرْسِیٌ کی جمع کَرَاسِیٌ ہے یا یہ اِنْسَانٌ کی جمع ہے اور اصل میں اَنَاسِيْنُ تھا جیسے سِرْحَانٌ کی جمع سَرَاحِيْنُ اور بُسْتَانٌ کی جمع بَسَاتِيْنُ ہے نون کو ی سے بدلا اور یاء کو یاء میں مدغم کیا۔

انعام وَ اَنَاسِيَّ کو تنویع (مختلف النوع) کی خاطر نکرہ لایا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ اور ہم پلائیں یہ پانی اپنی مخلوق میں سے کثیر التعداد مویشیوں اور انسانوں کو،

٢٥ : ٥٠ = صَرَّفْنٰهُ - صَرَّفْنَا - ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ضمیر کا مرجع الماء المنزل من السماء ہے آسمان سے نازل کیا ہوا پانی یعنی بارش۔ ہم تقسیم کرتے رہتے ہیں ہم بانٹتے رہتے ہیں۔

= لِيَذَّكَّرُوْا۔ لام تعلیل کا ہے۔ صیغہ جمع مذکر غائب منصوب بوجہ عامل لام تعلیل۔ تاکہ وہ غور وخوض کریں۔ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

= فَاَبٰى۔ اَبٰى يَاْبٰى (باب فتح) اِبَاءٌ مصدر۔ اَبٰى ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے سختی سے انکار کیا۔ ای ابوا عن تذکّر، انہوں نے (اس کی ان نعمتوں پر غور کرنے اور خداوند تعالیٰ کے حق النعمۃ کو پہچاننے اور اس سے نصیحت حاصل کرنے سے) انکار کر دیا۔

= كُفُوْرًا۔ کفر، کفران۔ انکار، مصدر ہے۔ اِلَّا كُفُوْرًا سوائے کفرانِ نعمت کے (یعنی انہوں نے خدا کی نعمتوں کا حق پہچاننے سے انکار کر دیا۔ اور کفرانِ نعمت (یعنی اپنی ناشکری پر اڑے رہے ناشکری کی کئی صورتیں ہیں۔

نعمت میں ہی مین میخ نکالنا۔ یہ بارش تھوڑی ہے، وقت پر نہیں ہوئی۔ اس کے ساتھ جھکڑ تھا وغیرہ وغیرہ، یا اسے کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا وغیرہ وغیرہ،

٢٥: ٥١ = لَبَعَثْنَا۔ لام تاکید کے لئے ہے۔ بَعَثْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ بَعْثٌ (یعنی مصدر (باب فتح) ہم نے بھیجا۔ لَبَعَثْنَا ہم ضرور بھیجتے۔

٢٥: ٥٢ = لَا تُطِعِ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ اَطَاعَ يُطِيْعُ (باب افعال) اطاعت کرنا حکم ماننا۔ کہا ماننا۔ لَا تُطِعِ تو کہا مت مان، تو اطاعت نہ کر۔ طوعٌ مادّہ۔

٢٥: ٥٣ = مَرَجَ۔ اَلْمَرَجُ کے اصل معنی خلط ملط کرنے اور ملا دینے کے ہیں۔ اَلْمُرُوْجُ مل جانا۔ اختلاط۔ اس معنی میں قول حق تعالیٰ ہے۔ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ (٥٠: ٥) سو یہ ایک الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے

= هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ۔ هٰذَا۔ یعنی ان دونوں میں سے ایک۔ عَذْبٌ میٹھا پانی، شیریں، عُذُوْبَةٌ سے جس کے معنی پانی کے میٹھا اور خوشگوار ہونے کے ہیں۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ فُرَاتٌ بمعنی شدید العذوبۃ۔ نہایت شیریں پانی، فُرُوْتَةٌ (باب کرم فَرُتَ يَفْرُتُ سے) یہ بھی صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ یہ شیریں ولذیذ پانی۔

= وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ۔ مِلْحٌ (مَلُحَ يَمْلُحُ باب کرم سے) یہ بھی صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت نمکین، اُجَاجٌ بھی اَجَّ يَؤُجُّ اُجُوْجٌ فهو اُجَاجٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی ملح مُرٌّ۔ کڑوا کھاری پانی۔ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور یہ نہایت کھاری اور

کڑوا پانی۔

== بَرْزَخًا۔ برزخ۔ رکاوٹ، دو چیزوں کے درمیان کی حدّ۔ حدّ فاصل۔ یا موت اور حشر کی درمیانی مدت کو بھی برزخ کہتے ہیں۔

== حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ قوی روکاوٹ، (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲۵ : ۲۲)

ان دونوں سمندروں کے متعلق متعدد اقوال اور روایات ہیں۔ اور ان کو کتب تفسیر میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

۲۵ : ۵۴ == اَلْمَآءَ سے عام پانی مراد ہوسکتا ہے جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر اٹھانے میں استعمال ہوا۔ یا اس سے مراد مادہ منویہ ہے۔

== بَشَرًا۔ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں اور اس صورت میں تنوین تعظیم کے لئے ہے۔ یا یہ جنس بشر کے لئے ہے یعنی آدم و اولاد آدم علیہ السلام۔

== فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا۔ ای قسمہ قسمین ذوی نسب، ای ذکورًا ینسب الیھم و ذوات صھر۔ یعنی پھر اس بشر کو دو قسموں میں تقسیم کیا۔ (۱) ذوی نسب (یعنی مرد کہ جن سے نسب چلتا ہے اور کہا جاتا ہے فلاں بن فلاں (۲) ذوات صہر۔ (یعنی عورتیں کہ جن سے سسرالی رشتہ، دامادی رشتہ)۔

مطلب یہ ہے کہ ایک ناپاک، ناچیز قطرۂ آب (نطفہ) سے مردوں اور عورتوں کو پیدا کرکے باہمی قرابتوں اور رشتہ داریوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا۔ جس میں تمام انسانی معاشرہ باہمی محبت و احترام کے جذبات کے ساتھ منسلک ہے۔

== قَدِيْرًا۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور بوجہ خبر کَانَ مَنْصُوبٌ ہے۔ قَدِيْرٌ اس کو کہتے ہیں کہ جو اپنی حکمت کے موافق جیسا چاہے کرے۔ یہ صفت سوائے خدا تعالیٰ کے کسی میں نہیں ہے اس لئے قدیر سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں کہہ سکتے۔

۲۵ : ۵۵ == اَلْکَافِرُ۔ مفرد ہے لیکن بطور اسم جنس یہاں استعمال ہوا ہے۔

== ظَھِيْرًا۔ پشتیبان۔ مددگار۔ مظاھرۃ (مفاعلۃ) سے بروزن فعیل بمعنی فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ظَھْرٌ۔ پیٹھ، پشت

۲۵ : ۵۷ == عَلَيْہِ۔ علی تبلیغ الرسالۃ او علی المذکور من التبشیر والانذار او علی القراٰن۔ احکام رسالت کی تبلیغ یا بشارت دینے اور ڈرانے کے فرائض کی ادائیگی۔ یا تبلیغ قرآن۔ یعنی ان میں سے کسی کام کی تم سے اُجرت نہیں مانگتا۔

= اِلَّا - حرفِ استثناء۔ اَجْرٍ مستثنیٰ منہ، مَنْ شَآءَ مستثنیٰ منقطع (کیونکہ یہ مستثنیٰ کی جنس سے نہیں ہے)

ترجمہ یوں ہوگا!

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میں اس (خوشخبری سنانے یا ڈرانے) کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف کا راستہ اختیار کرے۔

= يَتَّخِذَ۔ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ ناصبہ۔

اِتِّخَاذٌ (افتعال) سے مصدر۔ اختیار کرتا ہے۔ اَنْ يَتَّخِذَ کہ اختیار کرے۔

۲۵:۵۸ = تَوَكَّلْ۔ تَوَكُّلٌ (تفعّل) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ توکل کر بھروسہ رکھ۔ اعتماد کر۔

= اَلْحَيِّ۔ زندہ۔ حَيَاةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

= كَفٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب ضرب) یہ صیغہ ماضی کا ہے، لیکن مراد استمرار ہے۔ كِفَايَةٌ مصدر بھی ہے اور اسم مصدر بھی ہے۔ کفایۃ اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو ضرورت پوری کردے۔

كَفِىٌّ۔ كَفِيٌّ۔ کافی۔ سب کے معنی ضرورت پوری کرنے والا۔ جس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے۔

كَفٰى کا استعمال لغت عرب میں دو طرح آیا ہے (۱) متعدی، مثلاً كَفَاكَ الشَّيْءُ۔ تیرے لئے وہ چیز کافی ہے یا جیسے قرآن مجید میں ہے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ (۳۳: ۲۵) اور جنگ میں اللہ اہل ایمان کے لئے کافی ہوگیا۔ اس صورت میں فاعل کے ساتھ باء حرف جر نہیں آتا (۲) لازم۔ فاعل کے ساتھ باء حرف جرّ لایا جاتا ہے یہ باء زائدہ ہے محض تاکید کے لئے آتا ہے مثلاً وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (۴: ۴۵) اور بطور مددگار اللہ ہی کافی ہے۔

فاعل مجرور بالباء (جس فاعل سے قبل باء حرف جرّ آیا ہو) کے بعد تمیز لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ نَصِيْرًا۔

وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا۔ بِهٖ ضمیر فاعل کے ساتھ باء زائدہ ہے اور خَبِيْرًا تمیز ہے۔ اور اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے کے لئے وہی (اللہ) کافی ہے یعنی وہ اس قدر باخبر ہے کہ اس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی۔

۲۵:۵۹ = اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ج اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا۔ ترکیب کے لحاظ سے

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :۔
(۱) اَلَّذِیْ اسم موصول ۔ محلِ جر ہے ۔ اور اَلْحَیِّ (آیۃ ۵۸) کی دوسری صفت ہے اور خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ .... اس کا صلہ ۔
(۲) اَلَّذِیْ خَلَقَ (بصورت محل رفع) مبتدا ہے اور الرَّحْمٰنُ اس کی خبر ہے ۔
(۳) الرَّحْمٰنُ مبتدا ہے اور فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا اس کی خبر ہے ۔

لفظ بِهٖ میں بَا بمعنی عَنْ استعمال ہوئی ہے ۔ یوں بھی سوال کا صلہ عَنْ اور بِ دونوں آتے ہیں مثلاً (۱) سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ (۷۰ : ۱ : ۲) ایک مانگنے والے نے (اس) عذاب کا سوال کیا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے ۔
(۲) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۱۰۲ : ۸) پھر اس روز تم سے (ہر) نعمت کی پوچھ ہوگی ۔
بِهٖ ، خَبِيْرًا کا صلہ بھی ہو سکتا ہے ۔ ای فَسْئَلْ (رجلا) خبیرًا بہٖ یعنی اس سے پوچھ جو اس کے متعلق علم رکھتا ہو ۔ ان ہر دو حالتوں میں (یعنی فسئل بہٖ اور خبیرًا بہٖ) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الرَّحْمٰنُ ہے ۔

پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا : اس کے متعلق پوچھ کسی خبر رکھنے والے سے ۔
دوسری صورت میں : جو اس کے متعلق خبر رکھتا ہے اس سے پوچھ ۔

خبیرًا سے مراد من علم بہ من اھل الکتاب (اہل کتاب میں سے کوئی عالم) بھی ہو سکتا ہے اور بقول ابن عباس رضہ اس سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں ۔
۲۵ : ۶۰) اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا ۔ میں مَا مصدریہ بھی ہو سکتا ہے ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا :۔ کیا تیرے کہنے پر ہم سجدہ کریں ۔
مَا موصولہ بھی ہو سکتا ہے بمعنی اَلَّذِیْ ۔ ترجمہ ہوگا :۔ کیا جس کے لئے تم حکم کرو ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں ۔

= زَادَهُمْ ۔ زَادَ ماضی واحد مذکر غائب زِيَادَةٌ مصدر (باب ضرب) هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (اس ضمیر کا مرجع مشرکین ہیں) زَادَ میں ضمیر فاعل امرٌ بالسجود للرّحمٰن ہے یعنی رحمٰن کو سجدہ کرنے کے حکم نے ان کی نفرت کو اور بڑھا دیا ۔
= نُفُوْرًا ۔ کسی چیز سے دور بھاگنا ۔ اسی معنی میں ہے وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا (۱۷ : ۴۱) مگر وہ حق سے اور زیادہ دور ہی بھاگے جا رہے ہیں اسی معنی میں موجودہ آیت میں استعمال ہوا ہے وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا یعنی رحمٰن کو سجدہ کرنے کے حکم نے ان کی (حق سے دوری کو) اور بڑھا دیا ۔ یعنی ان کی نفرت اور

بڑھ گئی۔ اس جملہ کا عطف قالوا پر ہے ای قالوا ذٰلك وَزَادَ هُمْ نُفُوْرًا۔
اِلیٰ کے صلہ کے ساتھ نَفَرَ اِلیٰ کے معنی کسی کی طرف دوڑنے کے ہیں مثلاً نَفَرَ اِلَی الْحَرْبِ نَفَرًا۔ لڑائی کے لئے نکلنا۔

۲۵ : ۶۱ = بُرُوْجًا۔ بُرْج کی جمع۔ علم فلکیات کے مطابق یہ بارہ بُرج ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔
الحمل۔ الثور۔ الجوزاء۔ السرطان، الاسد ۔ السنبلۃ۔ المیزان ۔ العقرب القوس ۔ الجدی۔ الدلو۔ الحوت۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ (۸۵: ۱) قسم ہے برجوں والے آسمان کی ۔
بُرج بمعنی بلند عمارت اور محل بھی ہے جیسے وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ (۴: ۷۸) خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں ہو،

= سِرَاجًا۔ اَلسِّرَاجُ (چراغ) وہ چیز جو بتی اور تیل سے روشن ہوتی ہے۔ مجازاً ہر روشن چیز کو روشن کہا جاتا ہے۔ یہاں سِرَاجًا سے مراد روشن سورج ہے۔ جیساکہ اور جگہ فرمایا:۔ وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔ (۷۱ : ۱۶) اور آفتاب کو چراغ (کی طرح) روشن بنایا۔ سِرَاجٌ کی جمع سُرُجٌ ہے۔

= مُنِیْرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب، اِنَارَةٌ مصدر۔ (باب افعال) نُوْرٌ مادہ ۔

۲۵: ۶۲ = خِلْفَةً۔ خَلْفٌ بمعنی پیچھے قُدّام کی ضد ہے۔ خَلَفَ یَخْلُفُ (نصر) خِلَافَةٌ جانشین ہونا۔ خَلَفٌ جو کسی کا جانشین اور قائم مقام ہو، خِلْفَةٌ ایک کا دوسرے کے بعد آنا یا قائم مقام ہونا۔ هُنَّ یَمْشِیْنَ خِلْفَةً۔ وہ سب ایک دوسرے کے بعد آجا رہی ہیں۔ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً اس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔

= لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا۔ میں اَوْ بمعنی وَاوْ (اور) کے ہے، مطلب یہ ہے کہ " یہ سب"، سمجھنے والے کی نظر میں استدلالات ہیں اور شکر گذاری کرنے والے کی نظر میں انعامات ہیں ۔ شُکُوْرًا مصدر۔ شَکَرَ یَشْکُرُ سے شکر گذاری ۔ شکر کرنا۔

۲۵: ۶۳ = وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ ۔ اللہ کے بندوں کے اوصاف کا بیان ہے۔ نیا موضوع شروع ہوتا ہے
= یَمْشُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب مَشٰی یَمْشِیْ (ضرب) مَشْیٌ مصدر، وہ چلتے ہیں
= هَوْنًا۔ اسم اور مصدر۔ نرم چال۔ نرم چال سے چلنا۔ یعنی اکڑ کر شیخی کے ساتھ نہ چلنا۔
هَانَ یَهُوْنُ هَوْنًا۔ (نصر) نرم و آسان ہونا۔ هَانَ یَهُوْنُ هَوْنًا وَمُهَانًا وَمُهَانَةً

ذلیل وحقیر ہونا۔ پہلے معنی میں آیت ھٰذا کی مثال ہے یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وہ زمین پر نرم چال (یعنی متواضع ہوکر) چلتے ہیں۔

اور دوسرے معنی میں مثال: وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ہ (۲: ۹۰) اور کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ھَوْنًا۔ مَشْیٌ سے حال ہے یا صفت،

۲۵: ۶۴ = یَبِیْتُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب بَاتَ یَبِیْتُ (ضرب) بَیْتُوْتَۃٌ مصدر وہ رات گذارتے ہیں۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔

= لِرَبِّھِمْ۔ سُجَّدًا وَّقِیَامًا سے متعلق ہے۔

= سُجَّدًا سَاجِدٌ کی جمع ہے۔ سجدہ کرنے والے۔

= قِیَامًا۔ قَائِمٌ کی جمع ہے کھڑا ہونے والے۔ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا۔ دونوں بوجہ حال ہونے کے منصوب ہیں۔ مراد دونوں سے نماز ہے۔

۲۵: ۶۵ = اِصْرِفْ۔ صَرَفَ یَصْرِفُ (ضرب) صَرْفٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تو ہٹا دے۔ تو پھیر دے۔

= غَرَامًا۔ الغُرْمُ مفت کا تاوان یا جرمانہ۔ وہ مالی نقصان جو کسی قسم کی خیانت یا جنایت (جرم) کا ارتکاب کئے بغیر انسان کو اٹھانا پڑے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (۵۶: ۶۶) (ہائے) ہم مفت میں تاوان میں پھنس گئے یا فَھُمْ مِنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ہ (۵۲: ۴۰) کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔

اور جو تکلیف یا مصیبت پہنچتی ہے اسے غَرَامٌ کہا جاتا ہے لہٰذا پیہم تکلیف یا ہلاکت کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا بے شک اس کا عذاب پیہم اور ہلاکت خیز ہے،

۲۵: ۶۶ = اِنَّھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جَھَنَّم کے لئے ہے۔

= سَاءَتْ۔ سَاءَ یَسُوْءُ (نصر) سَوْءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے وہ بری ہے

= مُسْتَقَرًّا۔ اسم ظرف مکان منصوب، بوجہ تمیز۔ اِسْتِقْرَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر بمعنی قرارگاہ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔

= مُقَامًا۔ اسم ظرف مکان۔ منصوب بوجہ تمیز۔ اِقَامَۃٌ (افعال) مصدر۔ رہنے کی جگہ۔ یعنی جہنم بطور قرارگاہ اور جائے قیام بہت بری ہے۔

۲۵: ۶۷ = اَنْفَقُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب انفاق (افعال) مصدر۔ انہوں نے خرچ کیا۔ ماضی بمعنی حال۔ وہ خرچ کرتے ہیں۔

= لَمْ یُسْرِفُوْا۔ مضارع نفی جحد بلم۔ جمع مذکر غائب اِسْرَافٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ فضول خرچی نہیں کرتے۔ بے جا نہیں اڑاتے۔ بیجا صرف کرنا مقدار اور کیفیت دونوں کے لحاظ سے بولا جاتا ہے چنانچہ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرکے ایک حبہ بھی خرچ کیا جائے تو وہ بھی اسراف میں داخل ہے۔

حدّ اعتدال سے تجاوز کرنا بھی اسراف ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ (۴۰: ۲۸) بے شک خدا اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے نکل جانے والا (اور) جھوٹا ہے۔

= لَمْ یَقْتُرُوْا۔ مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ جمع مذکر غائب قَتْرٌ مصدر (باب نصر) وہ خرچ میں تنگی نہیں کرتے، کنجوسی نہیں کرتے، دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل سے کام نہیں لیتے مُقْتِرٌ بمعنی فقیر یا تنگ دست بھی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ (۲: ۲۳۶) اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق۔ اور تنگی والے کے ذمہ اس کی حیثیت کے لائق

= کَانَ۔ ای کان اِنْفَاقُھُمْ۔ بَیْنَ ذٰلِکَ ای بین الاسراف والقتر قَوَامًا وسطًا وعدلًا۔ کَانَ فعل انفاقھم۔ اسم (محذوف) بَیْنَ ذٰلِکَ خبر اول قَوَامًا خبر ثانی۔

ان کا خرچ کرنا فضول خرچی اور کنجوسی کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

= قَوَامًا۔ قوم مادّہ قِوَام اور قِیَامٌ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی شے کی بقاء اور درستگی ہو یعنی درستی اور بقاء کا سہارا۔ اسراف اور بخل کے درمیان حدِّ اوسط، میانہ، معتدل، متوسّط

۲۵: ۶۸ = یَلْقَ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ اصل میں یَلْقٰی تھا لَقْیٌ مصدر (باب سمع) وہ پائے گا۔ لِقَاءٌ بھی مصدر ہے جس کے معنی کسی کے سامنے آنے اور اسے پالینے کے ہیں۔ ان دونوں معنی میں سے ہر ایک پر الگ الگ بھی بولا جاتا ہے۔ سامنے آنے کے معنی ہیں ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ (۲: ۲۲۳) اور جان رکھو کہ ایک دن تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے۔ اور پالینے کے معنی ہیں ہے فَمَنْ یَلْقَ خَیْرًا یَحْمَدِ النَّاسُ اَمْرَہٗ جو شخص خیر کو پالیتا ہے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔

= اَثَامًا۔ گناہ، مجازًا عذاب۔ یَلْقَ اَثَامًا۔ ای یلق جزاء اٰثام۔ یعنی گناہوں کی سزا پائے گا۔ گناہوں کا عذاب پائے گا۔ اٰثَامٌ۔ اِثْمٌ کی جمع ہے بمعنی گناہ۔

۲۵: ۶۹ = یُضٰعَفْ۔ مضارع مجہول مجزوم واحد مذکر غائب (باب مفاعلہ) وہ دوگنا کیا جا ئیگا

يَلْقَ سے بدل ہے مبدل منہ کی مطابقت میں مجزوم ہے۔
= يَخْلُدْ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب خلودٌ مصدر باب نصر، وہ ہمیشہ رہیگا۔ مجزوم بوجہ يضاعف کے معطوف ہونے کے۔
= فیہ ای فی ذلك العذاب المضاعف، اس دوچند کئے گئے عذاب میں۔
= مُهَانًا۔ اسم مفعول واحد مذکر اهانة مصدر (باب افعال) هون مادہ، ذلیل کیا ہوا يَخْلُدْ سے حال ہے (نیز ملاحظہ ہو ٢٥: ٦٣)
٢٥: ٧٠ = اِلَّا۔ حرف استثنا، استثنار متصل ہے اس میں مستثنیٰ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا (موصول بمعہ اپنے صلہ کے) اور مستثنیٰ منہ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ہے اِلَّا مَنْ ...... صٰلِحًا سوائے اس کے جس نے توبہ کرلی۔ ایمان لے آیا۔ اور نیک کام کیا یا اِلَّا بمعنی لیکن ہے جیسا کہ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ (٨٨: ٢٣)
= اُولٰئِكَ۔ اسم اشارہ (جمع کے لئے آتا ہے) وہ سب مشارٌ الیہ وہ افراد جو مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا میں مراد ہیں۔
= يُبَدِّلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَبْدِيْلٌ (تفعیل) مصدر، وہ بدل ڈالیگا۔
= سَيِّاٰتِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ يُبَدِّلُ کا مفعول۔ ان کی برائیاں۔ ان کے گناہ
٢٥: ٧١ = عَمِلَ صٰلِحًا ای عمل عملا صالحا (جس نے) نیک کام کئے۔
= يَتُوْبُ اِلَى۔ مضارع واحد مذکر غائب کسی کے آگے توبہ کرنا۔ اور عَلٰى کے صلہ کے ساتھ بمعنی توبہ قبول کرنا۔ التوبُ (باب نصر) کے معنی گناہ کے باحسن وجوہ ترک کرنے کے ہیں اور یہ معذرت کی سب سے بہتر صورت ہے۔ کیونکہ اعتذار کی تین ہی صورتیں ہیں:۔
(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ عذر کنندہ اپنے جرم کا سرے سے انکار کردے اور کہہ دے کہ میں نے کیا ہی نہیں۔
(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے لئے وجہ تلاش کرے اور بہانے تراشنے لگ جائے۔
(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ اعترافِ جُرم کے ساتھ آئندہ نہ کرنے کا بھی یقین دلائے۔ اس آخری صورت کو توبہ کہا جاتا ہے۔
شرعًا توبہ کو توبہ جب کہیں گے کہ گناہ کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دے اور اپنی کوتاہی پر نادم ہو اور دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرلے۔
= تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا (٢٤: ٣١) تم سب خدا کے آگے توبہ کرو (اِلٰی کے صلہ کے ساتھ) اور فتاب علیہ (٢: ٣٧) پھر (اللہ نے) اس کی توبہ قبول کرلی۔ (عَلٰی کے صلہ کے ساتھ)

= مَتَابًا مصدر میمی ۔ تَابَ یَتُوبُ توبۃ و متابٌ و تابۃ فعل کے بعد مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا۔ پس اسی نے خدا کے آگے کما حقہ توبہ کی۔

۲۵: ۷۲ = لَا یَشْھَدُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب وہ شہادت نہیں دیتے۔
شَھِدَ یَشْھَدُ (سمع) شھادۃ مصدر۔ گواہی دینا۔

= الزُّوْرَ ۔ الزَّوَرُ کے معنی سینہ کے ایک طرف جھکا ہونے کے ہیں اور جس کے سینہ میں ٹیڑھاپن ہو اسے اَلْاَزْوَرُ کہتے ہیں۔ اور اسی معنی میں قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے تَزَاوَرُ عَنْ کَھْفِھِمْ (۱۸: ۱۷) سورج ان کے غار سے ایک طرف کو ہٹ کر نکل جاتا ہے زُوْرٌ زَوْرٌ اِزْوِرَارٌ افعلال مصادر بمعنی انحراف ۔ چونکہ جھوٹ بھی جہت راست سے ہٹا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو زُوْرٌ کہا جاتا ہے۔

الزُّوْرَ یا تو بوجہ مصدر منصوب ہے یا یہ مضاف الیہ ہے اور مضاف شھادۃ محذوف ہے مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام لایا گیا اور اسی کی مطابقت سے منصوب ہے، ای انھم لا یشھدون شھادۃ الزور۔

= اَللَّغْوَ ۔ لغو ہر اس حرکت کو کہتے ہیں جو عبث اور لایعنی ہو آخرت کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار سے بے ہودہ جس میں خیر کا کوئی پہلو نہ ہو۔

= کِرَامًا ۔ کَرِیْمٌ کی جمع بزرگانہ انداز سے ۔ ای مروا باھل اللغو والمشتغلین بہ مروا معرضین عنھم کراما مکرمین انفسھم من الخوض معھم فی لغوھم یعنی جب وہ اتفاقاً بیہودہ لوگوں کے پاس سے جو لغویات میں مشغول ہوں گذرتے ہیں تو بڑے باوقار اور باعزت طریقے سے پہلو تہی کرکے نکل جاتے ہیں اور ان کی لغویات میں شریک ہونے سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

اسی مضمون میں اور جگہ ارشاد ربانی ہے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ لَا نَبْتَغِی الْجٰھِلِیْنَ ہ (۲۸: ۵۵) اور جب وہ یعنی اہل ایمان سنتے ہیں کسی بیہودہ بات کو تو منہ پھیر لیتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال تم پر سلام ہو (طنزاً)۔ مطلب یہ کہ تم ہم سے دور ہی رہو جیسے اردو میں بولتے ہیں جاؤ بابا ہمارا سلام ہمارا وقت ضائع نہ کرو) ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

= کِرَامًا ضمیر فاعل مَرُّوْا کا یا حال ہے یا تمیز، اور بدیں وجہ منصوب ہے۔

= ذُکِّرُوْا ۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب ۔ بمعنی حال ۔ (جب) ان کو سمجھایا جاتا ہے (جب) انہیں

نصیحت کی جاتی ہے ۔

= بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ ۔ رَبِّهِمْ مضاف مضاف الیہ ۔ دونوں مل کر مضاف الیہ ایٰتِ مضاف، بآ بمعنی بذریعہ ۔ یعنی بذریعہ ان کے رب کی آیات کے ۔

= لَمْ یَخِرُّوْا ۔ مضارع نفی حجد بلم ۔ وہ نہیں گر پڑتے ۔ خَرَّ یَخِرُّ (باب ضرب) خَرٌّ وخُرُوْرٌ مصدر بلندی سے پستی میں گرنا جیسے كَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ (۲۲ : ۳۱) تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے ۔ اور وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (۷ : ۱۴۳) اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے ۔ خَرَّ عَلٰی ۔ اچانک آپڑنا ۔ اندھادھند گر پڑنا ۔ بغیر کسی نظم و ترتیب کے گر پڑنا ۔

= عَلَیْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع اٰیٰتِ رَبِّهِمْ ہے ۔

= صُمًّا ۔ بہرے اصم کی جمع ۔

= عُمْیَانًا ۔ اندھے ۔ اعمیٰ کی جمع ۔

ہر دو صُمًّا وَّعُمْیَانًا ضمیر فاعل لَمْ یَخِرُّوْا سے حال ہیں ۔

لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں ۔

(۱) لفظی ترجمہ یہ ہوگا ۔ تو وہ ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے ۔

(۲) نمبر (۱) کی روشنی میں درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں ۔

ا ۔ جملہ میں خُرُوْرٌ کی نفی نہیں ہے بلکہ الصم اور العمی کی نفی ہے یعنی جب ان کو (عباد الرحمٰن کو) ان کے پروردگار کی آیات نصیحت کے لئے سنائی جاتی ہیں تو وہ بہروں اور اندھوں کا سا طرز عمل اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کو گوش ہوش سے سنتے ہیں اور چشم بینا سے دیکھتے ہیں اور غور و فکر کرکے آیات کے اسرار و معارف تک آگاہی حاصل کرتے ہیں ۔

(ب) اگر جملہ میں نفی خرور نہیں بلکہ اثبات ہے (جیسا کہ صاحب کشاف نے لکھا ہے) لیس بنفی للخرور وانما ھو اثبات لہ ونفی للصم والعمی ۔ یعنی خرور کی نفی نہیں ہے بلکہ اس کا اثبات ہے اور نفی الصم والعمی (بہرہ پن اور اندھاپن) کی ہے تو عبارت یوں بھی ہو سکتی ہے اذا ذکروا بایت ربھم خروا علیہا صما وعمیانا ای لا یسمعون مافیہا من الحق ولا یبصرونہ (اضواء القرآن) اس صورت میں ضمیر فاعل کا مرجع الکفار ہیں ۔ جو عباد الرحمٰن کے تذکرہ کے بعد مذکور ہیں ۔ یعنی جب ان کے (کفار کے) رب کی آیات نصیحت کے لئے ان کو سنائی جاتی ہیں تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر گر پڑتے ہیں ان میں جو حق کی بات ہے نہ اس کو سنتے ہیں اور نہ ہی اس کو چشم حق شناس سے دیکھتے ہیں ۔

اس مضمون کو اور جگہ یوں ارشاد فرمایا ہے:۔ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا ۚ (۳۱: ۷) اور جب اس کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے کانوں میں ثقل ہے۔

لیکن بیشتر مفسرین نے (۲: ا) کو ہی اختیار کیا ہے اور سلسلہ کلام میں بھی قابل ترجیح یہی ہے

۲۵: ۷۴ = قُرَّۃَ اَعْیُنٍ مضاف مضاف الیہ۔ آنکھوں کی ٹھنڈک۔

قَرَّ (نصر، ضرب، سمع) قَرٌّ ..... الیوم دن کا ٹھنڈا ہونا۔ اور قَرَّتْ عَیْنُہٗ کسی کی آنکھ کا ٹھنڈا ہونا۔ قُرَّۃٌ و قَرَّۃٌ و قُرُوْرَۃٌ (ضرب، سمع) قُرَّۃٌ ٹھنڈک، تازگی،.. جسے دیکھ کر انسان کو خوشی حاصل ہو اسے قُرَّۃُ عَیْنٍ کہا جاتا ہے جیسے قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَلَکَ (۲۸:۹) یہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اَعْیُنٍ عَیْنٌ کی جمع ہے آنکھیں۔ عَیْنٌ کی جمع عُیُوْنٌ و اَعْیَانٌ بھی ہے

قُرَّۃَ بوجہ مفعولِ ھَبْ منصوب ہے

= ھَبْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر وَھْبٌ وَھِبَۃٌ مصدر (باب فتح) تو عطا کر، تو بخش، تو بخشش کر۔

= اِمَامًا۔ بروزن فعالٌ اسم ہے بمعنی من یؤتَمَّ بہٖ یعنی جس کا قصد کیا جائے، پیشوا مقتدا جس کی پیروی کی جائے وہ امام ہے۔ مذکر مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے۔

۲۵: ۷۵ = اُولٰٓئِکَ۔ جن کی اوپر صفات بیان ہوئی ہیں۔ ان کی طرف اشارہ۔ وہ سب (عباد الرحمٰن) اسم اشارہ ہے۔

= یُجْزَوْنَ۔ مضارع مجہول۔ جمع مذکر غائب، ان کو جزا دی جائے گی، ان کو بدلہ میں دیا جائیگا جزٰی یَجْزِیْ (ضرب) ---- جزی مادہ۔ الجزاء (کافی ہونا) الجزاء (اسم) کسی چیز کا بدلہ جو کافی ہو۔ جیسے خیر کا بدلہ خیر سے اور شر کا بدلہ شر سے دیا جائے۔ جیسے فَلَہٗ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰی (۱۸: ۸۸) اس کے لئے بہت اچھا بدلہ ہے اور وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا۔ (۴۲: ۴۰) اور برائی کا بدلہ اسی طرح کی برائی ہے۔

= اَلْغُرْفَۃَ۔ بالاخانہ۔ اونچے محل اس کی جمع غُرَفٌ و غُرُفَاتٌ ہے۔ غُرْفَۃٌ کے معنی چلو بھر پانی کے بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَۃًۢ بِیَدِہٖ (۲:۲۴۹) ہاں اگر کوئی ہاتھ سے چلو بھر پانی لے لے (تو مضائقہ نہیں)

= بِمَا۔ میں باء سببیہ ہے اور ما مصدریہ

= يُلَقَّوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب تَلْقِيَةٌ (تفعیل) مصدر ان کا استقبال کیا جائیگا۔ ان کو پیش کیا جائے گا۔ لقی مادّہ۔

= تَحِيَّةً ۔ دعائے خیر۔ دعائے زندگی۔ حَيَاةٌ سے ماخوذ ہے یہ مصدر ہے بمعنی کسی کو حَيَّاكَ اللهُ (خدا تمہاری عمر دراز کرے) کہنا۔ بوجہ حال کے منصوب ہے۔

= سَلٰمًا ۔ سلامتی کی دعا کرنا۔ حال ہے۔

وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ۔ وہاں (جنت میں یا بالاخانہ میں) ان کا درازی عمر اور سلامتی کی دعاؤں کے ساتھ خیر مقدم کیا جائے گا۔ یعنی فرشتے ان دعاؤں کے ساتھ اُن کا استقبال کریں گے۔

٢٥: ٧٦ = حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۔ ملاحظہ ہو سَاءَتْ مستقرًا ومُقامًا ۔ (آیت ٢٥: ٦٦) وہ جہنم کا نقشہ تھا اور یہ جنت کی تصویر ہے۔

٢٥: ٧٧ = قُلْ ۔ امر کا خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب کن سے ہے اس کے متعلق ٢ / اقوال ہیں۔

(١) اس کا اطلاق عوام الناس پر ہے۔

(٢) اس کا اطلاق مشرکین و کفار پر ہے۔ خصوصاً قریش مکہ۔

= مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ ۔ مَا يَعْبَؤُا مضارع منفی واحد مذکر غائب عَبْوٌ مصدر (باب فتح) عَبَأَ يَعْبَؤُا ۔ عبأ مادّہ۔ مَا عَبَأْتُ بِهٖ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اَلْعِبْءُ کے معنی ثقل۔ بوجھ۔ خواہ کسی بھی شے کا ہو اس کی جمع اَعْبَاءٌ ہے لہٰذا مَا عَبَأْتُ بِهٖ کے معنی ہوں گے میرے نزدیک اس کا کوئی وزن نہیں ہے۔ یا میری نگاہ میں اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ ہوا۔ میرے پروردگار کی نگاہوں میں تمہاری کچھ بھی قدر و قیمت نہیں ہے۔

مَا استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا کیا پرواہ ہے تمہاری میرے رب کو

= لَوْلَا دُعَاءُكُمْ ۔ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(١) لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اِيَّاهُ ۔ تمہاری اللہ تعالیٰ سے پکار یا اس کی عبادت۔

(٢) لَوْلَا دُعَاءُهٗ اِيَّاكُمْ ۔ اس کی (اپنے نبی کی معرفت) تمہارے لئے (اپنی توحید کی طرف) دعوت

= قَدْ كَذَّبْتُمْ ۔ ماضی قریب جمع مذکر حاضر۔ تم جھٹلا چکے ہو۔ تم نے انکار کر دیا ہے، تم نے جھٹلا دیا ہے۔

= سَوْفَ ۔ عنقریب۔ جلد۔ سَوْفَ حرف ہے جو افعال مضارع کو مستقبل کے ساتھ

خاص کر کے حال سے علیحدہ کر دیتا ہے۔

= لِزَامًا۔ صیغہ صفت، ہمیشہ ساتھ رہنے والا۔ چمٹ جانیوالا۔
سُبَّةٌ لِزَامٌ نہ چھوٹنے والی عار۔ چمٹی رہنے والی ننگ۔ لَازِمٌ اسم فاعل۔ چمٹا رہنے والا، واجب
لَزِمَهُ الْحَقُّ اس پر حق واجب ہو گیا۔ اِلْزَامٌ (افعال) چمٹا دینا جیسے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
(۱۱:۲۸) کیا ہم اس کو تم پر چمٹا دیں وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (۴۸:۲۶) اور اللہ نے ان پر کلمہ توحید واجب کر دیا۔

فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا: ای فسوف یکون جزاء تکذیبکم ملازمًا لکم
عنقریب تمہاری تکذیب کی سزا تم کو چمٹ جائے گی۔
اگر یہ خطاب کفار سے ہو تو مطلب ظاہر ہے کہ کفار مکہ نے دعوتِ توحید سے انکار کیا اور اللہ کے رسول کی تکذیب کی اور جلد ہی اس کا عذاب جنگ بدر کی ہزیمت کی صورت میں ان کے گلے کا ہار بن گیا۔ اور بمصداق قولہ تعالیٰ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (۳۲:۲۱) ہم انہیں قریب کا عذاب بھی علاوہ اس بڑے عذاب کے چکھا کر رہیں گے؛ بدر کی شکست اس زندگی میں ہمیشہ کے لئے ان کے لئے سوہانِ روح بن گئی اور موت کے بعد روزِ قیامت اس سے بھی بڑا عذاب ان کا مقدر ٹھہرا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(٢٦) سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ (٤٧)

٢٦: ١ = طٰسٓمّٓ : بعض کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے بعض اسے قرآن مجید کے اسماء میں سے مراد لیتے ہیں بعض اسے سورۃ کا نام بتاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے بقول صاحب تفسیر مظہری رح۔ انه رمز بين الله وبين رسوله یہ اللہ اور اس کے رسول کے درمیان ایک راز ہے ؛

٢٦: تِلْكَ ۔ اسم اشارہ بعید ہے واحد مؤنث ۔ مشارٌ الیہ السورۃ ہے ۔ یہ سورۃ۔

= اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۔ اَلْكِتٰبِ المبين موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ اٰیاتُ مضاف ۔ واضح کتاب کی آیات ، یہ سورۃ واضح کتاب کی آیات (پر مشتمل) ہے یا یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ الکتٰب سے مراد القرآن ہے۔ مبین اسم فاعل واحد مذکر بمعنی کھولنے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ اِبَانَةٌ (افعال) سے بَانَ مادہ باب تفعیل (تبیین) باب تفعل تَبَيُّنٌ لازم بھی آتے ہیں متعدی بھی۔ ظاہر ہونا یا ظاہر کرنا۔ لہٰذا مبین کا معنی ظاہر بھی ہے اور ظاہر کرنے والا بھی۔

٢٦: ٣ = لَعَلَّكَ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بفعل ۔ ك اس کا اسم ۔ شاید تو۔ شاید کہ تو، ہو سکتا ہے کہ تُو۔

= بَاخِعٌ ۔ بَخَعَ يَبْخَعُ (فتح) بَخْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ اپنے آپ کو ہلاک کر دینے والا۔ غم یا غصہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر دینے والا۔ شاعر نے کہا ہے :۔

اَلَا اَيُّهَا الْبَاخِعُ الْوَجْدِ نَفْسَهٗ ۔ اے غم کی وجہ سے خود کو ہلاک کرنے والے۔ اور جگہ قرآن میں آیا ہے ۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا (١٨: ٦) اگر وہ اس قرآن حکیم پر ایمان نہ لائے تو شاید آپ اس غم میں ان کے پیچھے اپنی جان دیدیں گے۔

جو گدی (ریڑھ کی ہڈی میں سے گذرتی ہوئی گردن تک پہنچتی ہے اسے بخاع کہتے ہیں جب ذبح

کرتے وقت چھری یہاں تک پہنچ جائے تو ذبح مکمل ہوجاتی ہے اسی سے باخعٌ ماخوذ ہے یعنی ایسا ذبح کرنے والا جس نے چھری بخاع تک پہنچادی ہو۔

== اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ لَا یَکُوْنُوْا مضارع منفی مجزوم مُؤْمِنِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب یَکُوْنُوْا کی خبر۔ یہ ہلاکت کی وجہ ہے۔ اَلَّا اصل میں اَنْ لَا ہے۔

ای خیفۃ ان لا یؤمنوا بذلك الکتب المبین یہ اندیشہ کرتے ہوئے کہ وہ اس واضح کتاب پر ایمان نہ لائیں گے۔

۲۶: ۴ == نَشَأْ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ۔ جمع متکلم۔ شَآءَ یَشَآءُ (باب فتح) شَیْءٌ مَشِیْئَۃٌ مصدر (اگر ہم چاہیں۔

== نُنَزِّلْ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ جمع متکلم۔ ہم اتار دیں۔ ہم نازل کردیں۔

== فَظَلَّتْ۔ فاء تعقیب کے لئے ہے۔ ظَلَّتْ۔ افعال ناقصہ میں سے ہے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے بمعنی صَارَ۔ وہ ہوگیا۔ آیا ہے فَظَلَّتْ پس وہ ہوگئی۔

== اَعْنَاقُھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی گردنیں۔ اَعْنَاقٌ کا واحد عُنُقٌ و عُنْقٌ و عُنَقٌ ہے۔ عُنُقٌ بمعنی رئیس لوگ۔ لوگوں کی جماعت بھی ہے۔

== لَھَا۔ ظَلَّتْ کا صلہ ہے۔ اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اٰیَۃٌ کی طرف راجع ہے۔

== خٰضِعِیْنَ خُضُوْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ الخُضُوْعُ کے معنی خُشُوْعٌ یعنی جھکنے کے ہیں۔ رَجُلٌ خُضَعَۃٌ وہ شخص جو ہر ایک کے سامنے عاجزی اور انکساری ظاہر کرتا پھرے۔ خَضَعَ یَخْضَعُ (فتح) خُضُوْعٌ وَخَضَعٌ وَخُضْعَانٌ عاجزی کرنا۔ فروتن ہونا۔ سرنگوں ہونا۔ خٰضِعِیْنَ۔ عاجزی کرنے والے۔ جھکنے والے۔

فَظَلَّتْ اَعْنَاقُھُمْ لَھَا خٰضِعِیْنَ۔ ظَلَّتْ فعل ناقص اَعْنَاقُھُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر ظَلَّتْ کا اسم لَھَا ظَلَّتْ کا صلہ۔ خٰضِعِیْنَ خبر۔ اگر اَعْنَاقٌ بمعنی رؤسا لیا جائے تو یہ ترکیب کسی تاویل یا تشریح کی محتاج نہیں۔ ورنہ خبر خٰضِعَۃً چاہئے تھی اور ایک قرأت اس طرح بھی ہے فَظَلَّتْ اَعْنَاقُھُمْ لَھَا خَاضِعَۃٌ۔ لیکن اس کی تاویل طویل ہے۔ ملاحظہ ہو ضیاء القرآن حاشیہ آیت ہذا۔

پہلی صورت میں ترجمہ یوں ہوگا:۔

ہم اگر چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی نازل کریں پھر ان کی گردنیں اس کے آگے بالکل جھک جائیں

دوسری صورت میں ترجمہ یوں ہوگا

ہم اگر چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی نازل کریں پھر ان کے اکابر عاجز و درماندہ ہو کر اس کے سامنے جھک جائیں۔

٢٦: ٥ = مَا يَاْتِيْهِمْ میں مَا نافیہ ہے یَاْتِیْ مضارع واحد مذکر غائب اِتْيَانٌ مصدر (باب ضرب) هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وہ ان کے پاس آتی ہے یا آجائے گی! مَا يَاْتِيْهِمْ نہیں آتی ان کے پاس!

= مِنْ ذِكْرٍ۔ میں مِنْ زائدہ ہے محض تاکید کے لئے اور نفی کو زور دار بنانے کے لئے لایا گیا ہے یا یہ تبعیضیہ ہے لیکن اول الذکر زیادہ صحیح ہے۔ ذکرای موعظۃ وتذکیر۔ یعنی پند و نصیحت یا تنبیہ کی کوئی بات، یا قرآن مجید کی کوئی آیت۔

= مُحْدَثٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِحْدَاثٌ (افعال) مصدر۔ تازہ، نو بنو، نئی۔ محدث و محدثۃ۔ نئی چیز جو اجنبی معلوم ہو۔ محدث صفت ہے ذکرٍ کی۔ تازہ موعظت، تازہ فہمائش۔

= مُعْرِضِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔ منہ موڑنے والے۔ اعراض کرنے والے۔ روگردانی کرنے والے۔ عَنْهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ذکر کی طرف راجع ہے۔

٢٦: ٦ = فَقَدْ كَذَّبُوْا۔ منجملہ دیگر خواص کے قَدْ ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں کر دیتا ہے اور کبھی تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ فَقَدْ كَذَّبُوْا تحقیق یہ لوگ (پیام حق اور پیامبر حق دونوں کو) جھٹلا چکے ہیں یا انہوں نے جھٹلا دیا ہے۔ یہاں حق سے انکار کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں۔

اوّلاً۔ حق سے اعراض روگردانی۔ کبھی حق کو جادو کہہ کر، کبھی اس کو اساطیر الاولین گردان کر اور کبھی اس کو شعر گوئی بیان کر کے۔ پھر اس اعراض اور روگردانی کو آگے بڑھایا۔ اور کہہ دیا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ پھر اس پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ خفیۃً و اعلانًا خلوت میں اور جلوت میں قولاً فعلاً اس کے استہزاء میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔

= فَسَيَاْتِيْهِمْ: فَ تعقیب کا ہے۔ سَ مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے بمعنی اب۔ ابھی، قریب۔ عنقریب، یَاْتِیْ فعل مضارع واحد مذکر غائب هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ پس وہ جلد ان پر آجائیگا۔ پس وہ عنقریب ان کو آلیگا۔ پس وہ جلد ان کے پاس آجائیگا

= اَنْۢبٰٓؤُا۔ خبریں۔ حقیقتیں۔ نَبَاٌ کی جمع۔ جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظن غالب حاصل ہو اسے نَبَاٌ کہتے ہیں۔ جس خبر میں یہ باتیں موجود نہ ہوں اس کو نَبَاٌ نہیں بولتے کیونکہ کوئی خبر نبأ کہلانے

کی مستحق ہی نہیں جب تک کہ وہ شائبہ کذب سے پاک نہ ہو جیسے وہ خبر جو لطریق تواتر ثابت ہو یا جس کو اللہ اور اس کے رسول نے بیان کیا ہو۔

اَنْبٰٓؤُا مضاف ہے اور اگلا جملہ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ مضاف الیہ ہے اس امر کی خبریں جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اَنْبٰٓؤُا بصیغہ جمع آیا ہے جس طرح اعراض وتکذیب واستہزاء کی مختلف صورتیں تھیں اسی طرح آخر کار ان کی حقیقت بھی بہت سی مختلف شکلوں میں انہیں معلوم ہوگی۔

= مَا موصولہ ہے بمعنی الَّذِیْ جس امر کا، جس بات کا۔

= كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ ماضی استمراری جمع مذکر غائب، وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ استہزا کیا کرتے تھے یا اڑاتے رہے ہیں۔

ترجمہ پس عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت (مختلف طریقوں سے) معلوم ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔

بعض کے نزدیک انبؤ مراد عقوبات ہیں یعنی عنقریب ان کو اس استہزار کی سزا مل جائیگی خواہ وہ شکست وہزیمت کی صورت میں ہو جیسے جنگ بدر وغیرہ میں خواہ ان کی توقعات کی موت کی شکل میں ہو کہ ان کی خواہشات وتوقعات کے علی الرغم آخر کار حق کا غلبہ۔

۲۶ : ۷ = اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ ۔ آیات تنزیلیہ کے بعد مشرکین کی آیات تکوینیہ سے اعراض وروگردانی کا ذکر ہو رہا ہے ہمزہ استفہام انکاری کا ہے واؤ عبارت مقدرہ پر عطف کے لئے ہے۔ ای اصروا علی الکفر باللہ وتکذیب مایدعوهم الی الایمان وَ لَمْ ینظروا الی عجائب الارض کیا وہ اللہ (اور اس کی وحدانیت) سے انکار پر اور اس کی دعوت الی الایمان کی تکذیب پر اڑے ہوئے ہیں (تو کیا وہ) عجائبات ارض کی طرف دیکھنے سے عاری ہیں۔ لَمْ يَرَوْا مضارع نفی حجد بلم ضمیر فاعل مشرکین کی طرف ہے کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا؟

= كَمْ اسم مبنی ہے اور صدر کلام میں آتا ہے مبہم ہونے کی وجہ سے تمیز کا محتاج ہے، یہ استفہام کے لئے بھی آتا ہے جیسے كَمْ لَبِثْتَ (۲: ۲۵۹) تو کتنی مدت اس حالت میں) رہا۔ ای کم زمانًا لبثت۔ اس صورت میں اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے كَمْ خبریہ بھی آتا ہے اور اس صورت میں مقدار کی کمی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس صورت میں تمیز مجرور ہوتی ہے مثلاً كَمْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ہم نے کتنی ہی بستیوں کو برباد کر دیا کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے مثلاً كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً

(۲ : ۲۴۹) اکثر چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب آگئیں۔
آیت ہذا میں عبارت یوں ہوگی کَمْ مِّنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
اس میں ہم نے عمدہ عمدہ قسم کی بوٹیاں کس کثرت سے اگائیں۔
= اَنْۢبَتْنَا ماضی جمع متکلم اِنْبَاتٌ (اِفْعَالٌ) سے ہم نے اگایا۔
= زَوْجٍ كَرِيْمٍ۔ موصوف وصفت۔ زَوْجٌ۔ خاوند۔ بیوی۔ جوڑا۔ بھانت بھانت قسم، قسم۔ كَرِيْمٌ۔ عمدہ، عزت والا۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد۔ زوج کریم۔ عمدہ قسم کی
۲۶ : ۸ = ذٰلِكَ۔ کا اشارہ اگانے کے فعل کی طرف ہے یا اگائی ہوئی عمدہ بوٹیوں کی طرف
۲۶ : ۹ = اَلْعَزِيْزُ۔ زبردست۔ غالب۔ گرامی قدر۔
۲۶ : ۱۰ = وَ واؤ حرف عطف ہے معطوف علیہ کلام ماقبل ہے اور معطوف وہ کلام ہے جو آگے آرہی ہے یہ عطف القصہ علی القصہ کی مثال ہے۔
= اِذْ نَادٰى۔ ای وَاذْكُرْ اِذْ نَادٰى اور یاد کر جب پکارا (تیرے رب نے موسیٰ کو) یا وَاذْكُرْ لِقَوْمِكَ اِذْ نَادٰى یا د دلا اپنی قوم کو جب پکارا (تیرے رب نے موسیٰ کو)
اِذْ۔ جب۔ نَادٰى بمعنی پکارا۔ یا بمعنی اَمَرَ۔ (حکم دیا)
= اَنْ۔ کہ۔ یہ کہ۔ یہ۔ یا تو مصدریہ ہے اور اس کا مابعد بمنزلہ مصدر ہے یا یہ مفسرہ ہے اور بمعنی اَیْ ہے: کہ
= اِئْتِ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے تو آ۔ تو پہنچ، اِتْيَانٌ (ضَرَبَ) سے جانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے ملاحظہ ہو (۲۶ : ۱۶) اِئْتِيَا تم دونوں جاؤ۔
= اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ موصوف وصفت۔ ظالم قوم۔ ظالم لوگ۔
۲۶ : ۱۱ = قَوْمَ فِرْعَوْنَ۔ مضاف مضاف الیہ، فرعون کی قوم۔ یہ اَلْقَوْمَ کا بدل ہے یا اس کا عطف بیان۔ ظالم لوگ یعنی قوم فرعون۔
= اَلَا يَتَّقُوْنَ ہ ہمزہ استفہامیہ ہے لَا يَتَّقُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب یہ اِئْتِ سے حال ہے تقدیر کلام ہے اِئْتِهِمْ قَائِلًا لَهُمْ اَلَا يَتَّقُوْنَ تو ان کے پاس جا یہ کہتے ہوئے کیا یہ لوگ نہیں ڈرتے (قہر الٰہی سے)
۲۶ : ۱۲ = رَبِّ۔ ای یَا رَبِّیْ
= اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ۔ اَنْ مصدریہ ہے يُكَذِّبُوْنِ اصل میں يُكَذِّبُوْنِيْ ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ (میری تبلیغ کے تمام ہونے سے قبل ہی میری تکذیب شروع کردیں گے

(الماجدی، روح المعانی)

۲۶: ۱۳ = وَيَضِيْقُ صَدْرِیْ۔ يَضِيْقُ مضارع واحد مذکر غائب ضِيْقٌ مصدر (باب ضرب) تنگ ہوتا ہے۔ گھٹتا ہے (یعنی اتنے بڑے مشن پر تنہا جاتے ہوئے گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے تفہیم القرآن)

= لَا يَنْطَلِقُ مضارع منفی واحد مذکر غائب طلق مادّہ الطَّلَاقُ کے اصل معنی کسی بندھن سے آزاد کرنے کے ہیں جیسے اَطْلَقْتُ الْبَعِيْرَ مِنْ عِقَالِهٖ میں نے اونٹ کا پائے بند کھول دیا۔ اسی طرح طَلَّقْتُ الْمَرْاَۃَ کا محاورہ ہے یعنی میں نے اپنی عورت کو نکاح کے بندھن سے آزاد کر دیا۔

باب انفعال سے انطلاق کے معنی چل پڑنے کے ہیں جیسے اِنْطَلِقُوْآ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ہ (۲۹:۷۷) جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اس کی طرف چلو۔

لَا يَنْطَلِقُ : وہ روانی سے نہیں چلتی

= فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۔ ای ارسل جبریل علیہ السلام الی ھارون واجعلہ نبیًا وازرنی بہ واشدد بہ عضدی لان فی الارسال الیہ علیہ السلام حصول ھذہ الاغراض کلھا لکن بسط فی سورۃ القصص وطٰہٰ واکتفیٰ ھھنا بالاصل۔ یعنی اے میرے پروردگار تو جبرائیل علیہ السلام کو ہارون کی طرف بھیج اور اسے بھی نبوت عطا کر اور اس کی مدد سے مجھے طاقت بخش اور میری قوت بازو کو مضبوط بنا جبرائیل علیہ السلام کو اس کی طرف بھیجنے میں یہ جملہ اغراض مقصود تھیں، سورۃ قصص اور طٰہٰ میں اس کا بالتفصیل ذکر ہے یہاں صرف اصل پر اکتفا کیا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تو ہارون ؑ کے پاس بھی وحی بھیج دے (اور اسے بھی شریک نبوت کر دے)

۲۶: ۱۴ = وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ ۔ اور ان کا میرے ذمہ ایک جرم (بھی) ہے یہاں اشارہ ہے ایک قبطی کے قتل کا جو حضرت موسیٰ ؑ کے مکّہ سے جاں بحق ہو گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو ۲۸: ۱۵)

۲۶: ۱۵ = قَالَ كَلَّا کہا (اللہ تعالیٰ نے) ایسا ہرگز نہیں (ہو گا)

= مُسْتَمِعُوْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر مُسْتَمِعٌ واحد اِسْتِمَاعٌ (افتعال) مصدر سننے والے۔ اسی مضمون میں دوسری جگہ فرمایا لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى ۔ (۲۰: ۴۶) ڈرو نہیں میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں (ہر بات) سُن رہا ہوں اور (ہر چیز) دیکھ رہا ہوں

استمع باب افتعال خوب دھیان سے سننا۔ کان لگا کر سننا۔

۲۶:۱۶ ـــ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ ۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اِئْتِيَا تم دونوں جاؤ ۔ تم دونوں پہنچو امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر (ملاحظہ ہو ۲۰:۴۷) اتیانٌ مصدر ۔

۲۶:۱۷ = اَنْ ۔ مفسرہ ہے کہ ارسال میں قول کا مفہوم پایا جاتا ہے یا اَنْ مصدریہ بھی ہوسکتا ہے یعنی ہم اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل کو لے جانے کے لئے بھیجے گئے ہیں

۲۶:۱۸ = اَلَمْ نُرَبِّكَ ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے لَمْ نُرَبِّ مضارع مجزوم نفی جحد بلم جمع متکلم ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ کیا ہم نے تجھے پالا نہیں تھا ۔

= فِيْنَا ۔ اپنے ہاں ۔ ہمارے اپنے پاس ای فی منازلنا ہمارے گھروں میں ۔

= وَلِيْدًا صیغہ صفت ہے وِلَادَةٌ سے نوزائیدہ بچہ ۔

= سِنِيْنَ سَنَةٌ کی جمع ہے سال ۔ برس ۔ مجازاً قحط والے سالوں کو بھی سنین کہتے ہیں ۔ جیسے وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ ۔ (۷ : ۱۳۰) اور ہم نے پکڑ لیا فرعونیوں کو قحط والے سالوں میں یعنی قحط سالی میں ۔

۲۶:۱۹ = فَعْلَتَكَ ۔ فَعْلَةٌ بمعنی فعل فَعَلَ سے مصدر ہے ۔ فِعْل و فَعْلَةٌ ایک کام مرۃ ۔ مضاف ہے كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۔ تیرا ایک کام، تیرا ایک فعل ۔ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ یعنی تیرا ایک فعل بھی ہے جو تو نے کیا تھا ۔ تو نے اپنی ایک اور حرکت بھی کی تھی (اشارہ ہے قبطی کے قتل کی طرف)

= كٰفِرِيْنَ ۔ ناشکرگذار، احسان فراموش، اور جگہ قرآن مجید میں ہے لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ (۲۷ : ۴۰) تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں ۔

۲۶:۲۰ = فَعَلْتُهَا ۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اس فعل (فَعْلَةٌ) کی طرف ہے جو آیت ماقبل میں مذکور ہے ۔

= اِذًا ۔ تب، اس وقت ۔

= الضَّآلِّيْنَ ۔ لفظ الضلال کا اطلاق مندرجہ ذیل معانی پر ہوتا ہے !

(۱) حقیقت الامر سے ناواقفی ۔ جب کوئی شخص کسی شے کی حقیقت سے ناواقف ہو تو عرب کہتے ہیں ضَلَّ عَنْهُ اسی معنی میں ہے : قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۔ (۲۰ : ۵۲) فرمایا اس کا علم میرے رب کے پاس ہے جو کتاب میں مرقوم ہے میرا رب نہ کسی چیز سے لاعلم ہے اور نہ بھولتا ہے ۔

(۲) طریق حق سے بھٹک کر باطل کی طرف جانا جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(سورۃ فاتحہ) نہ (راستہ) ان لوگوں کا جن پر غضب آیا ہو اور نہ ان کا جو راہِ حق سے بھٹک چکے ہوں و ھذا الضلال فی الدین۔

(۳) غائب اور مضمحل ہو جانا۔ کسی چیز میں غائب یا گم ہو جانا۔ نیست ہو جانا اس کی مثال ہے وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ (۳۲: ۱۰) اور کہا کہ جب ہم (مرنے کے بعد) زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم از سر نو پیدا کئے جائیں گے۔

(۴) محبت کے معنی میں۔ جیسے قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ (۱۲: ۹۵) کہنے لگے بخدا تم (یوسف کی) قدیم محبت میں ہی (پھر ایسی باتیں کر رہے) ہو۔ یا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (۹۳: ۷) اور آپ کو ہدایت کی محبت میں (سرگرداں) پایا اور آپ کو ہدایت بخشی۔

وَ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ میں واؤ حالیہ ہے جب کہ میں لاعلمی کی حالت میں تھا۔

۲۶: ۲۱ = فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ۔ ماضی واحد متکلم فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا فَ تعقیب کا ہے پس میں بھاگ نکلا تم سے۔

= لَمَّا۔ جب، جس وقت۔ یہاں حرف شرط بھی ہو سکتا ہے اور اسم ظرف بھی۔

= وَهَبَ لِیْ۔ ماضی واحد مذکر غائب وَهَبَ یَهَبُ (فتح) وَهْبٌ وَهِبَةٌ مصدر اس نے بخشش کی۔ اس نے بخشا۔

= حُكْمًا۔ علم و حکمت، نبوت، بوجہ مفعول منصوب ہے۔

۲۶: ۲۲ = تَمُنُّهَا۔ مَنَّ یَمُنُّ مَنًّا۔ (نصر) سے صیغہ واحد مذکر حاضر ہے عَلٰی کے صلہ کے ساتھ اس کے معنی ہیں کسی کو کوئی احسان جتلانا۔

ھا ضمیر واحد مؤنث غائب نعمۃ کی طرف راجع ہے۔

= اَنْ بمعنی لِاَنْ ہے ای انما صارت نعمۃ علی لان عبدت بنی اسرائیل ولو لم تفعل ذٰلك لكفلنی اهلی ولم یلقونی فی الیم۔ یہ جو احسان تم مجھے جتلاتے ہو یہ سبب اس امر کے ہیں کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے اگر تو ایسا نہ کرتا تو میرے اہل خانہ میری کفالت خود کرتے اور مجھے دریا میں نہ ڈالتے

مطلب یہ ہے کہ یہ جو تو مجھ پر احسان جتلا رہا ہے یہ سب بوجہ تمہارے بنی اسرائیل کو غلامی کی سخت بندھنوں میں جکڑنے اور ان پر مظالم ڈھانے کے ہے اگر تو اسرائیل کے معصوم بچوں کو قتل کرنے کا

سفا کا نہ قانون نافذ نہ کرتا تو میری ماں مجھے دریا میں کیوں ڈالتی اور مجھے تیرے گھر میں پرورش پانے کی ضرورت کہاں آتی اور پھر تیرے اس بزعم خود احسان کا کیا موقع تھا۔

فَائِدَہٌ: پچھلی آیت میں ففررت منکم اور لمّا خفتکم میں جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال ہوا ہے کیونکہ فرار اور خوف صرف فرعون اکیلے سے نہ تھا بلکہ اس سے اور اس کے سرداروں سے تھا جس کے متعلق خبر دینے والے نے بتایا تھا قَالَ یٰمُوْسٰی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ (٢٨: ٢٠) اس نے بتایا اے موسیٰ سردار لوگ سازش کر رہے ہیں آپ کے بارے میں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں۔ آیت ٢٢ میں تَمُنُّھَا اور عَبَّدْتَّ کا عمل فرعون کی ذات سے مختص ہے اس لئے یہاں واحد مذکر حاضر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

٢٦: ٢۴ = مُوْقِنِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ یقین کرنے والے ۔ ایمان لانیوالے اِیْقَانٌ مصدر (باب افعال) اَیْقَنَ یُوْقِنُ یقین کرنا۔ یَقْنٌ مادّہ۔

٢٦: ٢۵ = حَوْلَہٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے گرد۔ اس کے آس پاس اَلْحَوْلُ (باب نصر) کے اصل معنی کسی چیز کے متغیر ہونے اور دوسری چیزوں سے الگ ہونے کے ہیں۔ حَالَ الشَّیْءُ یَحُوْلُ حُؤُوْلٌ کسی شے کا متغیر ہو جانا اور انفصال کے اعتبار سے حَالَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ یعنی میرے اور تیرے درمیان فلاں چیز حائل ہوگئی۔ تغیر کے معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا (١٨: ١٠٨) اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے۔ یہاں حولاً کے معنی تحول یعنی پھرنے کے ہیں۔

حَوْلُ الشَّیْءِ میں حول سے مراد کسی شے کی وہ جانب جس کی طرف اسے پھیرنا ممکن ہو قرآن مجید میں ہے الذین یحملون العرش و من حولہ (۴٠: ٧) جو فرشتے کہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے گرداگرد ہیں۔

= اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ہ ہمزہ استفہامیہ لا تستمعون مضارع منفی جمع مذکر حاضر تم نہیں سن رہے۔ تم نہیں سنتے اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ہ کیا تم سن نہیں رہے۔ کیا تم لوگ کچھ سنتے ہو یعنی میں تو رب العالمین کی حقیقت پوچھ رہا ہوں اور یہ اس کے افعال کا ذکر کر رہا ہے۔

٢٦: ٢٧ = قَالَ۔ ای قال فرعون۔

= رَسُوْلَكُمُ میں ضمیر کُمْ جمع مذکر حاضر۔ فرعون کے اردگرد بیٹھے ہوئے سرداروں کی طرف راجع ہے۔

٢٦: ٢٩ = لَاَجْعَلَنَّكَ۔ لام تاکید کا ہے اَجْعَلَنَّ مضارع بانون ثقیلہ صیغہ واحد متکلم

ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ تو میں ضرور بالضرور تمہیں بنادوں گا۔
= الْمَسْجُوْنِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ قیدی، المسجون واحد سَجَنَ يَسْجُنُ (نصر) سَجْنٌ سے۔

۲۶: ۳۰ = اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ میں واؤ حالیہ ہے اور اس پر ہمزہ استفہامیہ داخل کیا گیا ہے۔ ای انفعل ذٰلك ولو جئتك بشئ مبين۔ کیا تو پھر بھی (میرے ساتھ) ایسا کرے گا (یعنی قید کرے گا) جب کہ میں تیرے سامنے ایک کھلی ہوئی چیز (یعنی معجزہ) پیش کروں۔

۲۶: ۳۲ = ثُعْبَانٌ ۔ اژدھا۔ اسم ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے
= مُبِيْنٌ ۔ صاف، کھلا۔ سچا سانواں۔ غیر مبہم۔

۲۶: ۳۳ = نَزَعَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب نَزْعٌ مصدر (باب فتح) اس نے باہر نکالا۔
= بَيْضَاءَ بَيَاضٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ سفید۔

۲۶: ۳۴ = مَلَاِ ۔ اسم جمع سرداروں کی یا بڑوں کی جماعت۔ مَلْأٌ بمعنی بھر دینا۔ قوم کے سردار یا اہل الرائے اشخاص اپنی رائے کی خوبی اور ذاتی محاسن کے اعتبار سے لوگوں کی خواہش کو بھر دیتے ہیں اس لئے ان کو مَلَأٌ کہا جاتا ہے۔ جو لوگ زینت محفل ہوں دلوں کو ہیبت وعظمت سے اور آنکھوں کو ظاہری حسن وجمال سے بھر دیں مَلَأٌ کہلاتے ہیں

۲۶: ۳۶ = اَرْجِهْ ۔ اَرْجِ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ اَرْجٰى يُرْجِيْ اِرْجَاءٌ (افعال)
ـــــ الامر۔ کام کو مؤخر کرنا۔ کام کو ٹال دینا۔ ڈھیل دینا۔ رجیٌ مادہ رَجَاءٌ رَجْوٌ و رَجَاةٌ و رَجَاءَةٌ مصدر ہیں۔ ثلاثی مجرد سے رَجَا يَرْجُوْا (باب نصر) بمعنی امید رکھنا، امید کرنا۔ خوف کرنا۔ ہ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اَرْجِهْ تو اس کو ڈھیل دے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ ؑ ہیں۔

= اِبْعَثْ امر واحد مذکر حاضر تو بھیج، تو روانہ کر، بَعَثَ يَبْعَثُ (فتح) بَعْثٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو اٹھا کھڑا کرنے اور روانہ کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں روانہ کرنا اور اٹھا کھڑا کرنے ہر دو معنی میں آیا ہے مثلاً فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا (۵: ۳۱) اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک کوّے کو بھیجا۔ اور يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا (۱۹: ۳۳) اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

= اَلْمَدَائِنِ ۔ مَدِيْنَةٌ کی جمع۔ شہر۔ بستیاں
= حٰشِرِيْنَ ۔ اکٹھے کرنے والے حَشْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ہرکارے

٢٦: ٣٧ = يَأْتُوْكَ ۔ مضارع مجزوم جمع مذکر غائب ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر وہ لائیں تیرے پاس ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر ہے یعنی تو ہر کاروں کو شہروں میں بھیج تاکہ وہ لے آئیں تیرے پاس ۔

= سَحَّارٍ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بڑا جادوگر ۔ موصوف عَلِيْمٍ ماہر صفت سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ماہر فن جادوگر ۔

٢٦: ٣٨ = السَّحَرَةُ ۔ ساحرٌ کی جمع ۔ جادوگر ۔

= لِمِيْقَاتِ ۔ میقات ظرف زمان ۔ وقتِ مقررہ ۔ استعارۃً جائے مقررہ یا وہ جگہ جس کا وقت دیا گیا ہو ۔ مضاف ، يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ ۔ چنانچہ ایک معین دن کے مقررہ وقت یا مقررہ جگہ جہاں جمع ہونے کا وقت دیا گیا تھا ۔ سب جادوگروں کو اکٹھا کر لیا گیا ۔

= هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ہ مجتمعون اسم فاعل جمع مذکر باب افتعال سے جمع ہونے والے ۔ لفظاً ترجمہ ہوگا ۔ کیا تم اکٹھے ہو گے ۔ یہاں درحقیقت استفہام مراد نہیں بلکہ مجازاً ان کو جلدی کرنے پر اکسانے کے لئے ہے ۔

٢٦: ٤٠ = لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ ۔ (اگر ہمارے جادوگر غالب رہے یعنی یہ مقابلہ جیت گئے تو) شاید ہم جادوگروں کی راہ پر ہی رہ جائیں (اور موسیٰ کے دین سے بچ جائیں)

٢٦: ٤٣ = مُلْقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِلْقَاءٌ مصدر (باب افعال) اصل میں ملقیون تھا ۔ ڈالنے والے ، پیش کرنے والے ۔

٢٦: ٤٤ = حِبَالَهُمْ مضاف مضاف الیہ حَبْلٌ واحد ان کی رسّیاں

= عِصِيَّهُمْ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی لاٹھیاں ۔ ان کے عصا ۔ عِصِيٌّ عصا کی جمع ہے

= بِعِزَّةِ ۔ باءِ قسم کے لئے ہے فرعون کے اقبال کی قسم ۔

٢٦: ٤٥ = فَاِذَا ۔ فاء تعقیب کے لئے ہے اور اذا حرف فجائیہ ہے (پس جیسے ہی اس نے عصا کو ڈالا وہ اژدہا بن گیا اور ان کی سحر بافیاں چٹ کرنے لگا ۔

= هِيَ اِىْ عَصَاىَ ۔

= تَلْقَفُ مضارع واحد مؤنث غائب لَقْفٌ مصدر (باب سمع) جس کے معنی کسی چیز کو پھرتی سے لے لینے اور جھٹ اتار لینے کے ہیں ۔ خواہ منہ سے نگلنے کی صورت میں ہو یا ہاتھ سے لے لینے کی شکل میں ۔

وہ نگل جاتی ہے یا نگل جائے گی۔ بمعنی ماضی یہاں آیا ہے۔

= مَا - موصولہ ہے!

= يَأْفِكُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب اِفْكٌ (باب ضرب) مصدر۔ جس کو وہ جھوٹے طور پر بنا رہے تھے۔ جس کو فریب سے انہوں نے بنا رکھا تھا۔

٢٦:٤٦ = فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ۔ سو جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ یہاں صیغہ فعل مجہول لایا گیا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) جب جادوگروں نے حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں یہ معجزہ دیکھا تو ان کے لئے کوئی چارۂ کار ہی نہ رہا سوائے سرتسلیم خم کر لینے کے اور وہ سجدہ کے لئے مجبور ہو گئے۔

(۲) معجزہ کو دیکھ کر جب حقیقت ان پر عیاں ہو گئی اور ان کے دلوں پر سے جہالت وضلالت کے پردے ہٹ گئے تو وفور شوق سے وہ جھٹ سجدہ میں گر پڑے۔ ان کی اندرونی کیفیات کی شدت کے اظہار کے لئے فعل مجہول لایا گیا ہے اس کی مثال سورۃ ھود میں ہے وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ (١١: ٧٨) اور اس کے پاس اس کی قوم کے لوگ کھچے چلے آئے۔

٢٦:٤٩ = قَبْلَ۔ یہاں بیشتر کے معنی میں نہیں بلکہ بدوں یا بغیر کے معنی میں استعمال ہوا ہے

= اٰذَنَ لَكُمْ۔ اٰذَنَ واحد متکلم مضارع۔ نصب بوجہ اَنْ ہے اِذْنٌ مصدر۔ (باب سمع) اَذِنَ يَاْذَنُ اِذْنٌ سے ل حکم دینا۔ اجازت دینا۔ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ بغیر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔

= اِنَّهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب حضرت موسیٰؑ کی طرف راجع ہے۔ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ۔ دراصل وہی تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔

= فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ میں فَ تعقیب کا ہے لام تاکید کے لئے آیا ہے عبارت یوں ہے فلانتم سوف تعلمون وبال ما فعلتم سو تم جلدی ہی اپنے کئے کی سزا پالو گے۔

= لَاُقَطِّعَنَّ لام تاکید کا اُقَطِّعَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ صیغہ واحد متکلم۔ تَقْطِيْعٌ (تفعیل) مصدر میں ضرور کاٹوں گا۔ قطع مادہ

= مِنْ خِلَافٍ۔ مخالف طرفوں سے یعنی دایاں بازو اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں۔

= وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ۔ لام تاکید کا اُصَلِّبَنَّ مضارع بانون ثقیلہ واحد متکلم۔

تَصْلِيْبٌ تَفْعِيْلٌ سے ۔ میں تم کو ضرور سولی پر چڑھا دوں گا۔
كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔
۲۶: ۵۰ = ضَيْرَ ۔ ڈر۔ ضرر ۔ مضرت ۔ ضار یضیر کا مصدر ہے جس کے معنی نقصان کرنے اور ضرر پہنچانے کے ہیں ۔
= مُنْقَلِبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مُنْقَلِبٌ واحد اِنْقِلَابٌ مصدر قَلْبٌ مادہ۔ لوٹنے والے۔ لوٹ کر جانے والے۔
۲۶: ۵۱ = نَطْمَعُ مضارع جمع متکلم (باب سمع) طَمْعٌ مصدر۔ ہم امید کرتے ہیں ۔
= اَنْ كُنَّا ۔ یہاں بمعنی لِاَنَّ ہے ۔ کیونکہ۔ اس لئے کہ۔
۲۶: ۵۲ = اَسْرِ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر ۔ تو رات کو لے کر چل۔
اِسْرَاءٌ (افعال) جس کے معنی رات کو لے کر چلنے اور رات کو سفر کرنے کے ہیں۔ سَرْيٌ مادہ۔ سَرٰى يَسْرِيْ (ضرب) بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ باب افعال سے ہے سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (١٧: ١) پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔
اَسْرِ بِعِبَادِيْ ۔ تم راتوں رات میرے بندوں کو (یہاں سے) لے جاؤ ۔
= اِنَّكُمْ مُتَّبَعُوْنَ ۔ یہ وجہ ہے راتوں رات لے جانے کی ۔ تحقیق تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ مُتَّبَعُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ مُتَّبَعٌ واحد اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر ۔ مُتَّبَعٌ وہ شخص جس کا پیچھا کیا جائے۔
۲۶: ۵۳ = اَلْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۔ ملاحظہ ہو آیت ۳۶ ۔ مذکورہ بالا۔
۲۶: ۵۴ = لَشِرْذِمَةٌ ۔ تھوڑی سی جماعت جو لوگوں سے الگ ہو گئی ہو۔ اس کی جمع شَرَاذِمُ، شَرَاذِيْمُ ہے لام تاکید کا ہے ثَوْبٌ شَرَاذِمُ کے محاورہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پھٹے پرانے چیتھڑوں کے ہیں ۔
= قَلِيْلُوْنَ ۔ قَلِيْلٌ کی جمع ۔ تھوڑے ۔ کم ۔ شِرْذِمَةٌ کی صفت ہے۔
۲۶: ۵۵ = لَغَآئِظُوْنَ ۔ میں لام تاکید کا ہے ۔ غَآئِظُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ غَآئِظٌ واحد غَيْظٌ مادّہ ۔ اَلْغَيْظُ کے معنی سخت غصہ کے ہیں ۔
اَلْغَآئِظُ غصہ دلانے والا۔ غضب پیدا کرانے والا۔ غیظ ۔ انتہائی غضب کو کہتے ہیں ۔
اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۔ انہوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے ۔

۲۶:۵۶ = حٰذِرُوْنَ ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر حَاذِرٌ کی جمع ہے۔
بمعنی ڈرنے والے۔ ہتھیار باندھنے والے۔ مسلح محتاط رہنے والے۔
الحذر باب سمع کے اصل معنی خوف زدہ کرنے والی چیز سے دور رہنے کے ہیں
مثلاً یَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ (۹:۳۹) وہ آخرت سے ڈرتا ہے۔
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ہ میں واؤ حالیہ ہے۔ لیکن ہم سب کے سب (ان کے شر سے)
محتاط ہیں (اور ان کے شر کے ڈر سے مسلح اور چاک وچوبند ہیں)
۲۶:۵۷ = فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۔ پس ہم نے ان کو نکال باہر کیا
باغوں اور چشموں سے۔
۲۶:۵۸ = وَكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۔ اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے۔
۲۶:۵۹ = كَذٰلِكَ ۔ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای الامر کذلك بات یوں ہوئی
یوں ہی ہوا۔
= اَوْرَثْنٰهَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ میں ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب ۔ باغوں،
چشموں خزانوں، عمدہ مکانوں کی طرف راجع ہے۔ بنی اسرائیل مفعول ثانی۔ ہم نے بنی اسرائیل
کو ان کا مالک بنادیا۔
۲۶:۶۰ = فَاَتْبَعُوْهُمْ ماضی جمع مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا
مرجع بنی اسرائیل ہے ۔ وہ ان کے تعاقب میں گئے۔ وہ ان کے پیچھے گئے۔
= مُّشْرِقِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اشراقٌ مصدر باب افعال۔ اشراق کے وقت
جب سورج طلوع ہو تو عرب کہتے ہیں شرقت الشمس اور جب اس کی روشنی
پھیل جائے تو کہتے ہیں اَشْرَقَتِ الشمس ۔ اس لئے مُشْرِقِيْنَ کا مطلب یہ ہوا
کہ جب سورج چڑھ آیا اور اس کی روشنی ہر طرف پھیل گئی تو فرعون کا لشکر تعاقب میں نکلا۔
ف: آیت ۵۴ تا ۵۶ فرعون کا اعلان ہے کہ یہ لوگ حقیر و ذلیل و کمین اور ایک
مٹھی بھر لوگ ہیں لیکن اپنی سرکشی اور شر پسندی سے انہوں نے ہم کو سخت غصہ دلایا ہے
(اگرچہ یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن پھر بھی) ہم سب محتاط اور مسلح ہیں (اور ان کو ان کی
سرکشی اور گستاخی کا مزہ چکھا کے رہیں گے)
آیات ۵۷ تا ۵۹ عبارت جملہ معترضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے سرداروں کے
دل میں بنی اسرائیل کے خلاف حد سے زیادہ انتقام کا جذبہ پیدا کردیا کہ عام فوج کو بھیجنے کی

بجائے خود فرعون بمعہ امرار و وزراء لشکرِ جرار کے ساتھ اپنے باغات و چشمے، خزانے و عمارتیں خالی کر کے تعاقب میں چل نکلا اور یہ باغات و چشمے و محلات بنی اسرائیل کا مقدر بن گئے۔

یہاں اَوْرَثْنٰھَا میں ھا ضمیر مطلق باغوں چشموں وغیرہ کی طرف راجع ہے اور اس سے مراد خاص مصر کے باغات و چشمے وغیرہ نہیں جو امراء سلطنت خالی کر کے بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکلے تھے۔ آیت ۵۹ میں ان باغات وغیرہ کا اشارہ فلسطین کی بابرکت زمین کی طرف جہاں ایسے باغات و چشموں کی فراوانی تھی بھی ہوسکتا ہے۔

آیت نمبر ۶۰ سے سلسلہ کلام پھر شروع ہوتا ہے۔

۲۶: ۶۱ = تَرَآءَ ماضی واحد مذکر غائب وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تَرَاءِیٌ (تفاعل) سے جس کے معنی باہم ایک دوسرے کے اس طرح مقابل ہونے کے ہیں کہ یہ اس کو دیکھ سکے اور وہ اس کو۔

= الجَمْعٰنِ۔ جَمْعٌ کا تثنیہ ہے دو گروہ، دو فوجیں، دو جماعتیں۔

پس جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

= لَمُدْرَكُوْنَ۔ لام تاکید کا مُدْرَكُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر مُدْرَكٌ واحد اِدْرَاكٌ اِفعالٌ۔ ہم پکڑے گئے۔

۲۶: ۶۲ = كَلَّا ہرگز نہیں۔

= سَيَهْدِيْنِ۔ س حرف ہے فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے لئے مخصوص کر دیتا ہے یَهْدِيْنِ مضارع واحد مذکر غائب هِدَايَةٌ مصدر (باب ضرب) نون وقایہ یاء متکلم محذوف (کہ اصل میں یَهْدِيْنِيْ تھا) وہ مجھے ہدایت کردیگا۔ وہ میری راہنمائی کرے گا وہ مجھے راہ بتادے گا۔ سَيَهْدِيْنِ وہ مجھے ابھی راہ بتادے گا۔

۲۶: ۶۳ = فَانْفَلَقَ۔ ف تعقیب کا ہے انفلق ماضی واحد مذکر غائب وہ پھٹ گیا انْفِلَاقٌ (انفعال) مصدر۔ باب ضرب سے الفَلْقُ کے معنی کسی چیز کو پھاڑنے اور اس کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے الگ کرنے کے ہیں۔ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ (۶: ۹۶) وہی رات کے اندھیرے سے صبح کی روشنی پھاڑ نکالتا ہے۔

= فِرْقٍ اسم فعل۔ مجموعہ میں سے کاٹ کر الگ کیا ہوا ایک ٹکڑا۔

= الطَّوْدِ۔ بلند پہاڑ۔

۲۶: ۶۴ = اَزْلَفْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے قریب کردیا۔ اِزْلَافٌ (افعالٌ) سے

الزُّلْفَةُ کے معنی قرب اور مرتبہ کے ہیں۔ منازل شب یعنی رات کے حصوں کو بھی زُلَفٌ کہا جاتا ہے جیسے وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (١١: ١١۴) اور رات کے کچھ حصوں میں۔
= ثَمَّ۔ وہاں۔ اس جگہ۔ اسم اشارہ ہے۔
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ۔ اور ہم نے دوسروں کو بھی (دوسرے گروہ یعنی لشکر فرعون کو بھی) وہاں پہنچا دیا۔
٢٦: ٦٥ = اَنْجَيْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِنْجَاءٌ مصدر (باب افعال) سے ہم نے بچا لیا ہم نے نجات دی۔ نجو مادّہ۔
٢٦: ٦٩ = وَاتْلُ۔ میں واؤ عاطفہ ہے ای واذکر ذٰلك لقومك واتل علیهم نَبَاَ اِبْرَاهِيْمَ یہ مثال یا ذکر ایئے اپنی قوم کو اور بیان کیجئے ان کے سامنے (حضرت) ابراہیم کا قصہ اُتْلُ تلاوۃٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (باب نصر) تو پڑھ۔ تو پڑھ کر سُنا۔
تلوٌ مادّہ۔
= نَبَاَ۔ خبر۔ قصہ۔
٢٦: ٧١ = فَنَظَلُّ۔ میں الفاء عطف کا ہے نَظَلُّ، ظَلَّ يَظَلُّ سے مضارع جمع متکلم کا صیغہ ہے افعال ناقصہ میں سے ہے ظَلَّ اگرچہ دن کے فعل کے ساتھ مخصوص ہے جیسے کہ بَاتَ کا استعمال فعلِ شب کے لئے ہوتا ہے لیکن توسیع استعمال سے بمعنی صَارَ مستعمل ہے لہٰذا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ کا ترجمہ ہم دن کو ان بتوں کی پوجا میں لگے رہتے ہیں کی بجائے "ہم ان بتوں کی پوجا پر جمے رہتے ہیں یا قائم رہتے ہیں۔ زیادہ صحیح ہے۔
= عٰكِفِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ عَاكِفٌ کی جمع۔ معتکف اعتکاف کرنے والے۔ ارگرد جمع ہونے والے۔ مجاور۔ جم کر بیٹھنے والے عُكُوْفٌ مصدر۔ جس کے معنی ہیں تعظیم کے طور پر کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا اور اس کو لازم پکڑ لینا۔ عکوف فی المسجد کے معنی ہیں عبادت کی نیت سے اپنے آپ کو مسجد میں روکے رکھنا۔
٢٦: ٧٢ = تَدْعُوْنَ۔ دُعَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے تم پکارتے ہو یا پکاروگے۔
٢٦: ٧٣ = يَضُرُّوْنَ۔ ضَرٌّ سے مضارع جمع مذکر حاضر (باب نصر) وہ نقصان پہنچاتے ہیں۔
٢٦: ٧۴ = قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا.... الخ ای قالوا لا یسمعون ولا ینفعوننا

ولا یضرون وانما وجد نا اباءنا یفعلون کذٰلک انہوں نے کہا کہ یہ بُت نہ سنتے ہیں نہ ہمیں کوئی نفع ونقصان پہنچاتے ہیں ہم نے تو اپنے آباء واجداد کو ایسا کرتے پایا۔
۲۶: ۷۵ = اَفَرَاَيْتُمْ۔ الف استفہامیہ توبیخ کے لئے ہے۔ کیا تم نے کبھی (آنکھیں کھول کر) دیکھا بھی (جن کی تم اور تمہارے پچھلے باپ دادا پرستش کرتے رہے)۔
۲۶: ۷۶ = الْاَقْدَمُوْنَ ہ اَقْدَمُ کی جمع ہے اَقْدَمُ افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ قَدَمٌ سے جس کے معنی آگے ہونے اور سبقت کرنے کے ہیں۔ یعنی تم سے اگلے اور پہلے لوگ۔
= فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ۔ بے شک یہ میرے دشمن ہیں کیونکہ اگر میں اب ان کی عبادت کرتا ہوں تو یوم قیامت ان کی پرستش مجھے عذاب عظیم میں مبتلا کرے گی۔
یا یہ میرے دشمن بایں وجہ ہیں کہ اس دنیا میں ان کی پرستش گمراہی اور شرک کے دروازے کھول رہی ہے جو انجام کار تباہی اور بربادی کا باعث بنے گی۔
وقیل هومن المقلوب المراد فانی عدو لهم۔ یا یہ ترکیب مقلوب ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ میں ان کا دشمن ہوں۔
عَدُوٌّ۔ اِنَّهُمْ کی خبر ہے قاعدہ کے لحاظ سے یہ جمع (اعداء) چاہیئے لیکن عدوٌّ کا لفظ صَدِيْقٌ کی طرح واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے جیسا اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (۲: ۱۶۸) وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے اور وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ (۱۸: ۵۰) دراں حالیکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔
عَدُوٌّ اسم جنس بھی ہو سکتا ہے۔
اِنَّهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب کا مرجع مَا ہے (مَاكُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ)
= اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ہ اِلَّا حرف استثناء ہے رب العالمین مستثنیٰ اور اِنَّهُمْ میں ضمیر هم جمع مذکر غائب مستثنیٰ منہ۔ کیونکہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہیں ہے لہٰذا یہ استثنا منقطع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ: جن بتوں کی تم پرستش کیا کرتے ہو وہ میرے دشمن ہیں۔ لیکن رب العالمین میرا دشمن نہیں۔
۲۶: ۷۸ = الَّذِيْ اسم موصول ۔ مبتدا
= خَلَقَنِيْ۔ ماضی واحد مذکر غائب نون وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم صفت ہے الَّذِيْ کی فَهُوَ مبتدا ثانی۔ يَهْدِيْنِ مضارع واحد مذکر غائب نِ ی ضمیر واحد متکلم

محذوف، خبر۔

٢٦: ٧٩ = یُطْعِمُنِیْ وہ مجھے کھلاتا ہے یَسْقِیْنِ۔ مضارع واحد مذکر غائب سَقْیٌ مصدر (باب ضرب) نون وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم محذوف۔ وہ مجھے پلاتا ہے۔

٢٦: ٨٠ = یَشْفِیْنِ۔ مضارع واحد مذکر غائب شِفَاءٌ مصدر نون وقایہ ی محذوف ضمیر مفعول واحد متکلم۔ وہ مجھے شفاء دیتا ہے۔

٢٦: ٨١ = یُمِیْتُنِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب ن وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔ اِمَاتَۃٌ (افعال) سے مصدر۔ وہ مجھے موت دیتا ہے۔

= یُحْیِیْنِ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِحْیَاءٌ افعال نون وقایہ ی متکلم ضمیر مفعول۔ وہ مجھے زندہ کرتا ہے یا کرے گا۔

٢٦: ٨٢ = اَطْمَعُ مضارع واحد متکلم طَمَعٌ مصدر باب سمع میں توقع رکھتا ہوں۔ الطمع کے معنی ہیں نفس انسانی کا کسی چیز کی طرف خواہش کے ساتھ میلان

فائدہ: آیات ٧٧، تا ٨٢ میں اول رب العالمین کو مستثنیٰ کیا ان اصنام سے جو بہر صورت انسان کے دشمن ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں حمد و ثناء کے بعد آیات ٨٣ تا ٨٧ میں اس رب العالمین کے حضور مزید انعام و اکرام کے لئے دُعا ہے۔

٢٦: ٨٣ = رَبِّ۔ یا رَبِّیْ کا مخفف ہے اے میرے رب۔

= ھَبْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ وَھْبٌ و ھِبَۃٌ مصدر (باب فتح) تو بخشش کر، تو عطا کر۔

= حُکْمًا۔ حکم۔ حکم کرنا حَکَمَ یَحْکُمُ کا مصدر ہے کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنے کا نام حکم ہے لیکن یہاں مراد علم و عمل کا کمال ہے ای کمالًا فی العلم والعمل (مظہری)

= اَلْحِقْنِیْ۔ اَلْحِقْ اِلْحَاقٌ (افعال) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے نون وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔ تو مجھے ملا دے۔ تو مجھے شامل کر دے۔

٢٦: ٨٤ = لِسَانَ صِدْقٍ۔ لِسَانَ اسم مفرد منصوب۔ مضاف۔ صِدْقٍ۔ راستی سچائی۔ نیک نامی۔ (صَدَقَ یَصْدُقُ کا مصدر۔ مضاف الیہ۔

بمعنی ذکر جمیل۔ اچھا تذکرہ۔ تعریف، سچی ناموری۔

ہر وہ فعل جو ظاہر و باطن کے اعتبار سے فضیلت کے ساتھ متصف ہو اسے صدق سے

تعبیر کیا جاتا ہے اس بناء پر ایسے فعل کو صدق کی طرف مضاف کیا جاتا ہے جیسے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ (۵۴: ۵۵) یعنی سچے مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (۱۰: ۲) کہ ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے۔ (راغب) اور وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ (۱۰: ۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانہ دیا۔

آیت ہذا: وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ اور میرا ذکر نیک آئندہ آنیوالوں میں جاری رکھ۔ یعنی کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے ایسا صالح بنا دے کہ میری موت کے بعد جب لوگ میری تعریف کریں تو ان کی تعریف غلط نہ ہو۔

۲۶: ۸۵ = وَرَثَةِ = اسم فاعل جمع مذکر مجرور مضاف وَارِثٌ کی جمع۔ مالک، حصہ دار۔ وَرِثَ یَرِثُ (حَسِبَ) وِرْثٌ اِرْثٌ، اِرْثَةٌ، وِرَاثَةٌ سے۔

= جَنَّةِ۔ مضاف، مضاف و مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ وَرَثَةِ کا جو مضاف ہے جنة النَّعِیْم کا۔

= النعیم۔ نعمت۔ راحت، عیش، اسم معرفہ، مضاف الیہ۔

۲۶: ۸۷ = لَا تُخْزِنِیْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔ تو مجھے رسوا نہ کر۔ ای بتعذیب ابی یوم القیامۃ او ببعثہ فی اعداد الضالین یعنی قیامت کے روز میرے باپ کو عذاب دے کر یا اسے گمراہوں میں اٹھا کر مجھے شرمندہ نہ کرنا

۲۶: ۸۸ = یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ یہ جملہ یوم یبعثون کا بدل ہے اور اس دن کی سختی کی تاکید کے لئے آیا ہے۔

۲۶: ۸۹ = اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ مگر وہ شخص جو لے آیا اللہ تعالیٰ کے حضور قلب سلیم۔ قلب سلیم سے مراد مومن کا دل ہے کیونکہ وہ کفر و نفاق کی بیماریوں سے محفوظ ہوتا ہے اور کافر کا دل مریض ہوتا ہے جیسے ارشاد ہے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ کافر نے نیک کاموں میں جتنا روپیہ بھی صرف کیا ہوا ہے اُسے اُس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ اسی طرح اگر کسی کافر کی اولاد مومن اور صالح بھی ہو تو بھی اس کی شفاعت اس کافر کے حق میں مقبول نہ ہو گی۔ لیکن جس شخص کا دل کفر و نفاق کی بیماری سے محفوظ رہا اس نے راہ حق میں جو مال خرچ کیا ہوگا اس کا کئی گنا اجر روز قیامت اُسے دیا جائے گا نیز اس کی نیک اور صالح اولاد کی دعائیں اس کے گناہوں کی بخشش

اور اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہوں گی۔ اور قیامت کے دن ان کی شفاعت اپنے والدین کے حق میں مقبول ہو گی اور انہیں نفع پہنچائے گی۔

واما المؤمن فینفعہ مالہ الذی انفقہ فی الطاعۃ وولدہ بالشفاعۃ والاستغفار۔ (مظہری، ضیاء القرآن)۔

۲۶: ۹۰ = اُزْلِفَتْ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب اِزْلَافٌ (افعال) مصدر۔ وہ قریب لائی گئی۔ یہاں مستقبل کے معنی میں استعمال ہوا ہے بمعنی وہ قریب لائی جائے گی۔

۲۶: ۹۱ = بُرِّزَتْ۔ ماضی مجہول بمعنی مستقبل واحد مؤنث غائب تَبْرِیْزٌ تَفْعِیْلٌ مصدر۔ وہ ظاہر کردی جائے گی۔ بَرَزَ یَبْرُزُ (نصر) بُرُوْزٌ مصدر۔ کھلم کھلا ظاہر ہونا۔

= الغٰوِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر غاوی واحد حالت نصب۔ اَلْغَاوُوْنَ۔ بحالت رفع گمراہ، کجراہ۔ غَوَایَۃٌ مصدر۔ غَوٰی یَغْوِیْ (ضرب) غَیٌّ اور غَوِیَ یَغْوٰی (سمع) گمراہ ہونا۔

۲۶: ۹۲ = اَیْنَمَا۔ اَیْنَ اور مَا سے مرکب ہے اَیْنَ کہاں۔ مَا موصولہ ہے کہاں ہیں (جن کی تم پوجا کیا کرتے تھے)

۲۶: ۹۳ = یَنْصُرُوْنَکُمْ۔ مضارع جمع مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر (کیا) وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا کرتے ہیں۔

= یَنْتَصِرُوْنَ ہ (یا) وہ بدلہ لے سکتے ہیں، انتقام لے سکتے ہیں، اپنے آپ کا بچاؤ کر سکتے ہیں۔ انتصار (افتعال) سے۔

۲۶: ۹۴ = فَکُبْکِبُوْا۔ فَ تعقیب کا ہے کُبْکِبُوْا ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب اَلْکَبُّ کے معنی کسی کو منہ کے بل گرانے کے ہیں جیسے کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَکُبَّتْ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ (۲۷: ۹۰) تو ان کو منہ کے بل اوندھا آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اَلْکَبْکَبَۃُ کسی چیز کو اوپر سے لڑھکا کر گڑھے میں پھینکدینا کَبَّ۔ ثلاثی مجرد۔ کَبْکَبَ رباعی مجرد۔ دونوں ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں لیکن رباعی مجرد میں آکر معانی میں مبالغہ کا عنصر پایا جاتا ہے۔ کبکبوا فیھا۔ ای القوا فی الجحیم علی وجوھہم مرۃ بعد اخرٰی الیٰ ان یستقروا فی قعرھا۔ یعنی بار بار اوندھے بل گرانا کہ گہرائی میں جا ٹکیں۔ لہٰذا۔ کُبْکِبُوْا فِیْھَا کے معنی ہوئے کہ ان کو بار بار منہ کے بل

دوزخ میں گرایا جائے گا۔ تاآنکہ اس کی گہرائی میں جا ٹکیں گے۔ فِيْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الجحیم (آیت ۹۱) کی طرف راجع ہے۔

= هُمْ۔ ای الاصنام۔ بُت۔ جھوٹے معبود (مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پوجتے تھے)

= اَلْغَاوُوْنَ۔ گمراہ۔ کج رو، (ملاحظہ ہو آیت ۹۱)

۲۶: ۹۵ = جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ابلیس کی فوجیں۔

= اَجْمَعُوْنَ۔ وہ سب کے سب، تاکید کے لئے ہے یعنی اصنام۔ ان کے پجاری اور ابلیس کے لشکر۔ سب کے سب (جہنم میں اوندھے منہ گرائے جائیں گے)

۲۶: ۹۶ = قَالُوْا۔ ای اَلْغَاوُوْنَ۔ ضمیر کا مرجع گمراہ پجاری ہیں جو معبودانِ باطل کی پوجا کرتے رہے تھے۔

= وَ هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ۔ میں واؤ حالیہ ہے فیھا میں ھا ضمیر جحیم کی طرف راجع ہے اور ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب گمراہ پجاریوں اور شیاطین کی طرف راجع ہے۔ یا گمراہ پجاریوں اور معبودانِ باطل کی طرف راجع ہے۔ یا ان تینوں گروہوں کے لئے ہے يَخْتَصِمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب وہ جھگڑا کرتے ہوں گے اختصامٌ (افتعالٌ) سے

یہ جملہ حالیہ ہے یعنی جب یہ اصنام اور ان کے پجاری اور شیاطین دوزخ اوندھے بل گرا دیئے جائیں گے تو وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔

۲۶: ۹۷ = تَاللّٰهِ۔ ت قسم کے لئے ہے اللہ کی قسم۔ یہاں سے لے کر آیت ۱۰۲ تک گمراہ پجاریوں کا کلام ہے۔

= اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ہ میں اِنْ اِنَّ سے مخففہ ہے اس کا اسم ضمیر الشان محذوف ہے۔ یعنی اِنَّهٗ شان یہ ہے کہ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ لَفِيْ میں لام فارقہ ہے۔ ہم صریح گمراہی میں تھے۔

۲۶: ۹۸ = اِذْ۔ جب۔ جس وقت۔ ظرف زمان ہے۔

= نُسَوِّيْكُمْ۔ مضارع جمع متکلم۔ تَسْوِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ كُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر حاضر۔ ہم تم کو (عبادت میں رب العالمین کے) برابر گردانتے تھے۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر اصنام کی طرف راجع ہے۔

۲۶: ۹۹ = اَضَلَّنَا۔ اَضَلَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب، اِضْلَالٌ (افعالٌ)

مصدر۔ نا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ اس نے ہم کو بہکایا۔ اس نے ہم کو گمراہ کیا۔
= اَلْمُجْرِمِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر، معرفہ، کافر، گنہگار۔ مجرم لوگ۔
یعنی شیاطین جنہوں نے معبودانِ باطل کی پوجا کے لئے بہکایا۔
۲۶: ۱۰۱ = حَمِیْمٍ۔ الحمیم کے معنی سخت گرم پانی کے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا (۴۷: ۱۵) اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ گہرے اور قریبی دوست کو بھی حمیم کہا جاتا ہے کہ اپنے دوست کی حمایت میں بھڑک اٹھتا ہے اور گرم جوشی دکھاتا ہے چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا (۷۰: ۱۰) اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں حال نہ ہوگا۔
صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ۔ گہرا دوست، گرم جوش دوست۔
۲۶: ۱۰۲ = فَلَوْ۔ یہاں لَوْ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی اگر ہمارے لئے ممکن ہوتا دوبارہ (دنیا میں) جانا فَنَکُوْنَ (جزاء) تو ہم اہل ایمان سے ہوتے۔ اور لَوْ تمنائی بھی ہو سکتا ہے کاش ہمیں (دنیا میں) دوبارہ جانا ملتا فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (جواب تمنّا) تو ہم مؤمن ہوجاتے۔
= کَرَّۃً۔ اَلْکَرُّ۔ اصل میں مصدر ہے مگر بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کو بالذات یا بالفعل پلٹانا یا موڑ دینا۔ کَرٌّ کے بعد ۃ وحدت کی ہے۔ جس کے معنی ہیں ایک بار لوٹنا۔ ایک پھیرا۔ ایک مرتبہ واپسی۔ یہاں اس کے معنی ہیں عالم آخرت سے لوٹ کر ایک بار پھر دنیا میں جانا۔
۲۶: ۱۰۳ = ذٰلِکَ کا اشارہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ بالا قصے اور آخرت کے دن کا نقشہ جو اوپر بیان ہوا ہے۔ اس کی طرف ہے۔
= لَاٰیَۃً۔ نشانی (عبرت کی یا اس کی توحید اور قدرت کی) لام تاکید کے لئے ہے
۲۶: ۱۰۵ = کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ نِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ کَذَّبَتْ فعل ماضی قَوْمُ نُوْحٍ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ الْمُرْسَلِیْنَ، مفعول۔
۲۶: ۱۰۶ = لَهُمْ اَخُوْهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب قوم نوح کی طرف راجع ہے اور اخوت وبھائی چارہ کا رشتہ نسبی ہے دینی نہیں۔
= اَلَا تَتَّقُوْنَ۔ میں الف استفہامیہ ہے لَا نفی کے لئے ہے۔ تتقون مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟

٢٦:١٠٧ = اَمِيْنٌ۔ اَمَانَةٌ اور اَمْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اور اسم مفعول کا بھی۔ کیونکہ فعیل کا وزن دونوں میں مشترک ہے، امانت دار، معتبر امن والا۔

٢٦:١٠٨ = اَطِيْعُوْنِ۔ ای اطیعونی تم میری فرمانبرداری کرو، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ،،

٢٦:١٠٩ = عَلَيْهِ۔ ای علیٰ تبلیغ ھذا۔ اس دعوت الی الحق اور وعظ و نصیحت کا
= اَجْرٍ۔ صلہ۔ اُجرت، معاوضہ، بدلہ، مزدوری،
= اِنْ۔ نافیہ ہے۔
= عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ پروردگار عالم کے ذمہ۔

٢٦:١١١ = اَلْاَرْذَلُوْنَ۔ کمین لوگ، رذیل لوگ۔ اَرْذَلُ کی جمع افعل التفضیل کا صیغہ ہے سب سے زیادہ نکما۔ رذیل،

٢٦:١١٢ = مَاعِلْمِيْ میں ما استفہامیہ بھی ہوسکتا ہے مجھے کیا علم؟ اور نافیہ بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔
= بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ یہ کیا کرتے ہیں یا یہ کیوں ایمان لائے ہیں۔
ترجمہ یوں ہوگا: (۱) مجھے علم نہیں یا مجھے کیا معلوم کہ یہ کیا کام کرتے ہیں یعنی ان کا پیشہ و حرفہ کیا ہے جس کی بناء پر تم رذیل سمجھتے ہو ان کو۔
(۲) مجھے علم نہیں یا مجھے کیا معلوم کہ یہ کیوں ایمان لائے ہیں اپنی شہرت کے لئے یا دل سے

٢٦:١١٣ = اِنْ نافیہ ہے۔ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ۔ ان کا حساب و محاسبہ میرے پروردگار کا کام ہے یہ اس کے ذمہ ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے؟
= لَوْ تَشْعُرُوْنَ۔ کاش تم کو شعور ہوتا۔ کاش تم اتنی عقل رکھتے (کہ ان کے باطن کا محاسبہ میرا کام نہیں۔ میرے رب کا کام ہے)

٢٦:١١٤ = طَارِدِ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر طَرْدٌ۔ ہانکنے والا۔ حقیر سمجھ کر اپنے سے دور کرنے والا۔ طَرَدَ يَطْرُدُ۔ (نصر) ذلیل سمجھ کر ہانکنا اور دور کر دینا۔ نیز ملاحظہ ہو۔ (١١: ٢٩) مَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی ان ایمان لانے والوں کو غریب و مسکین و حقیر سمجھ کر (م اپنے سے دور کرنے والا نہیں ہوں

٢٦:١١٥ = اِنْ۔ نافیہ ہے۔

۲۶: ۱۱۶ = لَمْ تَنْتَہِ ۔ مضارع مجزوم نفی جحد بلم واحد مذکر حاضر تَنْتَہِ اصل میں تَنْتَہِیْ تھا۔ لَمْ کے آنے سے ی حرف علت حذف ہو گیا۔ انتہاء (افتعال) مصدر سے نہی مادہ تو باز نہیں آئے گا۔
= لَتَکُوْنَنَّ ۔ لام تاکید کا۔ تَکُوْنَنَّ کَانَ سے مضارع تاکید بانون ثقیلہ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو ضرور ہو جائے گا۔
= اَلْمَرْجُوْمِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور مَرْجُوْمٌ واحد رَجَمَ یَرْجُمُ (نصر) رَجْمٌ سے۔ سنگسار کرنا۔
مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ۔ سنگسار کئے جانے والوں میں سے۔
۲۶: ۱۱۷ = رَبِّ ۔ ای یَا رَبِّیْ ۔
= کَذَّبُوْنِ اصل میں کَذَّبُوْنِیْ تھا۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔ محذوف۔ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ انہوں نے مجھے جھوٹا قرار دیا
۲۶: ۱۱۸ = اِفْتَحْ ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تو فیصلہ کر دے۔ الفتح کے معنی کسی چیز سے بندش اور پیچیدگی کو زائل کرنے کے ہیں خواہ اس ازالہ کا ادراک ظاہری آنکھ سے ہو سکے یا اس کا ادراک بصیرت سے ہو مثلاً وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَھُمْ (۱۲: ۶۵) اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا۔ یا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (۷: ۹۶) تو ہم نے ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ یعنی ان کو ہر طرح آسودگی اور فارغ البالی کی نعمت سے نوازتے
فَتَحَ الْقَضِیَّۃَ فِتَاحًا یعنی اس نے معاملہ کا فیصلہ کر دیا۔ اور اس سے مشکل اور پیچیدگی کو دور کر دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ (۷: ۸۹) اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے
اسی سے اَلْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ (۳۴: ۲۶) ہے یعنی خوب فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا
الفاتحہ ہر چیز کے مبدأ کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ اس کے مابعد کو شروع کیا جائے اسی وجہ سے سورۃ الفاتحہ کو فاتحۃ الکتاب کہا جاتا ہے اِفْتَتَحَ فُلَانٌ کَذَا فلاں نے یہ کام شروع کیا۔
= نَجِّنِیْ ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نِیْ ضمیر مفعول واحد متکلم۔ تو مجھے نجات دے
۲۶: ۱۱۹ = اَلْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ۔ موصوف صفت۔ اَلْمَشْحُوْنِ اسم مفعول

واحد مذکر۔ شَحَنَ مصدر (باب فتح) بھری ہوئی۔ الشَّحْنُ کشتی یا جہاز میں سامان لادنا یا بھرنا۔

۲۶: ۱۲۰ = بَعْدُ ای بعد انجاءھم ان کی نجات کے بعد۔

= اَلْبَاقِیْنَ۔ باقی بچے ہوئے، باقی رہنے والے۔ بَاقِیٌ کی جمع بحالت نصب وجر ہے یہاں مراد ہیں قوم نوح سے وہ افراد جو ایمان نہ لائے تھے۔

۲۶: ۱۲۱ = اَکْثَرُھُمْ۔ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب قوم نوح کی طرف راجع ہے۔

۲۶: ۱۲۳ = کَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ ملاحظہ ہو ۲۶: ۱۰۵۔

۲۶: ۱۲۸ = اَتَبْنُوْنَ۔ الف استفہام کے لئے ہے تَبْنُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم بناتے ہو۔ تم تعمیر کرتے ہو۔ بَنٰی یَبْنِیْ بِنَاءٌ (ضرب) وَبُنْیَانٌ دبَنْیٌ بنی مادہ۔

= رِیْعٍ۔ بلند جگہ جو دور سے ظاہر ہو۔ ٹیلہ۔ مکان مرتفع۔

= تَعْبَثُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم عبث مشغول ہوتے ہو۔ عَبِثَ یَعْبَثُ (سمع) کھیل کود اور بے کار کاموں میں مشغول ہونا۔

= اٰیَۃً۔ نشانی، یادگار۔

آیت کا ترجمہ: کیا تم ہر اونچی جگہ بے ضرورت یادگاریں بناتے ہو۔

۲۶: ۱۲۹ = مَصَانِعَ۔ اسم ظرف مکان مَصْنَعٌ کی جمع۔ مکانات۔ اونچے محل قلعے۔ صَنَعَ یَصْنَعُ (فتح) صَنْعٌ وصُنْعٌ۔ بنانا۔ صَنْعَۃٌ۔ کاریگری۔ ہنر

= تَخْلُدُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم ہمیشہ رہوگے خَلَدَ یَخْلُدُ (باب نصر) خُلُوْدٌ مصدر۔ ہمیشہ رہنا۔ ہمیشہ رکھنا۔

ترجمہ:۔ اور رہنے کے لئے تم بڑے بڑے محل بناتے ہو۔ جیسے تمہیں ہمیشہ ہی رہنا ہے۔

۲۶: ۱۳۰ = بَطَشْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ بَطَشَ یَبْطِشُ (ضرب) و بَطَشَ یَبْطُشُ (نصر) بَطْشٌ مصدر۔ تم نے پکڑا۔ یہاں بمعنی تم پکڑتے ہو۔

= جَبَّارِیْنَ۔ جَبَّارٌ کی جمع۔ جَبْرٌ مادہ۔ زبردست۔ زورآور۔

الجَبْرُ کے معنی زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کے اصلاح کرنے کے ہیں لیکن اس کا استعمال اصلاح اور محض زبردستی کے لئے بھی ہوتا ہے۔

جَبَّارٌ جَبْرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ الجبّار جب انسان کی صفت ہو تو اس کے معنیٰ ہوتے ہیں ناجائز تعلّی سے اپنے نقص کو چھپانے کی کوشش کرنا۔ بدیں معنی اس کا استعمال بطور مذمت ہوتا ہے جیسے وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا (۱۹: ۳۲) اور مجھے سرکش وبدبخت نہیں بنایا۔

کبھی محض دوسرے پر استبداد کرنے والے کو جَبَّارٌ کہا جاتا ہے۔ مثلاً وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ (۵۰: ۴۵) اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔

اور جب الجبّار اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کے معنی غالب آنے والا۔ زبردست بڑائی والا کے ہیں۔ جس کا استعمال مخلوق کی اصلاح کے لئے یا اپنے ارادہ کی تکمیل کے لئے (جو سراسر حکمت پر مبنی ہے) ہوتا ہے۔

یہاں اس آیت میں صاحب روح المعانی کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایسی گرفت ہے جس میں نہ رحم ہو اور نہ اس میں تادیب کا قصد ہو اور نہ اس میں انجام پر نظر ہو۔

ترجمہ: جب تم کسی پر دارو گیر کرتے ہو تو ظالم اور بے درد بن کر داروگیر کرتے ہو

۲۶: ۱۳۲ = اَمَدَّکُمْ۔ اَمَدَّ اصل میں اَمْدَدَ تھا پہلے دال کی حرکت حرف ماقبل صحیح مَ کو دی دال کو دال میں مدغم کیا اَمَدَّ ہوا۔ اس کا مضارع یُمِدُّ باب (افعال) اِمْدَادٌ سے ہے۔

اَمَدَّ اِمْدَادٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ہے اس نے تمہاری مدد کی۔ اس نے تم کو پہنچایا۔

اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ۔ تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جن کو تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔ یعنی مویشی، اولاد۔ باغات، چشمے، (آیات ۱۳۳/۱۳۴)

۲۶: ۱۳۵ = عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔ عذاب مضاف یوم عظیم موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ بڑے دن کا عذاب۔

۲۶: ۱۳۷ = اِنْ هٰذَا اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ میں اِنْ نافیہ ہے۔ هٰذَا یہ پند ونصیحت اور یہ جزاء وسزا کے ڈراوے جو تم ہمیں سناتے ہو خُلُقُ اطوار وعادات اَلْاَوَّلِیْنَ پرانے لوگ۔ یعنی یہ پند ونصائح اور جزا وسزا کی باتیں جو تم ہمیں سناتے ہو پرانے لوگوں کی باتوں کی طرح ہیں وہ بھی ایسا ہی ڈرایا کرتے تھے۔

۲۶: ۱۳۸ = وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ (نہ ہمارے آباء واجداد پر کوئی آفت آئی)

اور نہ ہی ہم پر کوئی عذاب آئے گا۔ مُعَذَّبِیْنَ اسم مفعول جمع مذکر عذاب دیئے گئے۔ عذاب دیئے جانے والے۔ عذاب یافتہ۔

۲۶ : ۱۴۶ = اَتُتْرَكُوْنَ۔ الف استفہام انکاری کے لئے ہے تُتْرَكُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ تَرَكَ يَتْرُكُ (نصر) تَرْكٌ مصدر کیا تم چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ کیا تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

= فِيْمَا هٰهُنَا۔ ما موصولہ ہے اور هٰهُنَا اشارہ قریب۔ موجودہ حالت تنعم کی طرف ہے۔ باغات، چشمے۔ سرسبز کھیت۔ اور پرشگوفہ کھجوروں کے اشجار۔ یعنی کیا تم ان باغات وچشموں اور شاداب کھیتوں اور کھجور کے درختوں میں جن کے شگوفے بڑے نرم ونازک ہیں (عیش کرنے کے لئے) محفوظ وبے خطر چھوڑ دیئے جاؤ گے؟

اٰمِنِيْنَ۔ اٰمِنٌ کی جمع بے خوف۔ مطمئن، امن میں۔

۲۶ : ۱۴۸ = طَلْعُهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ طَلْعٌ خوشہ۔ گچھا۔ گابھہ۔

هَا ضمیر واحد مؤنث غائب نَخْلٍ کی طرف راجع ہے۔

= هَضِيْمٌ۔ اَلْهَضْمُ (باب ضرب) کے اصل معنی کسی نرم چیز کو کچلنے کے ہیں وَ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ اور کھجوریں کہ جن کے خوشے لطیف اور نازک ہونے کی وجہ سے کچلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

۲۶ : ۱۴۹ = تَنْحِتُوْنَ۔ تم تراشتے ہو نَحْتٌ سے (باب ضرب) جس کے معنی تراشنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

= فٰرِهِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر فَارِهٌ واحد۔ مہارت کے ساتھ۔ بمعنی بڑے ماہر اور حاذق ہونے کی حالت میں۔ فَرِهِيْنَ کی قرأت پر ترجمہ ہوگا۔ اتراتے ہوئے۔

لیکن پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ فَرِهِيْنَ یا فٰرِهِيْنَ میں ہاء ہوز حاء حطی کے عوض آئی ہے اصل میں فَرِحِيْنَ یا فَارِحِيْنَ تھا جیسے مَدَحْتُهٗ وَ مَدَهْتُهٗ پڑھنا جائز ہے (معجم القرآن) اور چونکہ فرحین اور فارحین دونوں کے معنی ہیں اترانے والے۔ غرور کے ساتھ خوش ہونے والے اس لئے حاذق اور ماہر کا ترجمہ کسی صورت میں نہ ہوگا۔

سو آیت ہذا کا ترجمہ ہوا۔ اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر مکان بناتے ہو

اور اس پر بڑا غرور کرتے ہو اتراتے ہو۔
۲۶: ۱۵۱ = لَا تُطِيْعُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر تم اطاعت نہ کرو۔ تم پیروی نہ کرو، تم نہ مانو،
= اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ مضاف مضاف الیہ۔ اَلْمُسْرِفُ کی جمع۔ حد سے بڑھنے والے۔ تم حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی پیروی نہ کرو
۲۶: ۱۵۳ = الْمُسَحَّرِيْنَ ہ اسم مفعول جمع مذکر تَسْحِيْرٌ مصدر (باب تفعیل) جادوزدہ جن پر جادو کردیا گیا ہو۔ سِحْرٌ جادو۔
۲۶: ۱۵۴ = فَأْتِ ب اَتٰى يَاْتِىْ ب لانا۔ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تو لے آ۔
۲۶: ۱۵۵ = شِرْبٌ۔ شَرِبَ يَشْرَبُ ۔ شِرْبٌ سے اسم ہے پانی پینے کی ایک باری۔ پانی کا ایک حصہ۔ اس کی جمع اَشْرَابٌ ہے
= شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۔ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ موصوف و صفت ہوکر مضاف الیہ۔ شِرْبُ مضاف۔ ایک مقررہ دن کی ایک باری۔ یعنی باری کے ایک دن یہ اونٹنی پانی پیے گی کنوؤں اور چشموں سے اور کوئی دوسرا انسان یا حیوان اس دن ان کنوؤں اور چشموں سے پانی نہیں پئے گا اور دوسری باری کے دن قوم کے جملہ افراد اور حیوان پانی پئیں گے۔
۲۶: ۱۵۶ = لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ۔ لَا تَمَسُّوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ مت چھوؤ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث اونٹنی کی طرف راجع ہے۔
سُوْٓءٍ ہر وہ چیز ہے جو انسان کو غم میں ڈال دے۔ برائی۔ آفت، گناہ وغیرہ۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال جن معانی میں ہوا ہے امام سیوطیؒ نے ان کو تفصیل سے قلمبند کیا ہے!
(۱) شدت کے لئے۔ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ (۲:۴۹) وہ کرتے تھے تم پر سخت عذاب۔
(۲) کونچیں کاٹنے کے لئے۔ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ (۲۶: ۱۵۶) اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی نہ لگانا۔ یعنی ناقہ کی کونچیں نہ کاٹ ڈالنا۔
(۳) زنا کے لئے مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا (۱۲: ۲۵) کیا سزا ہے اس کی جو تیری بیوی کے ساتھ زنا کا ارادہ کرے۔

(۴) برص کے لئے۔ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ (٢٠: ٢٢) روشن بغیر کسی عیب کے یعنی برص کے۔

(۵) عذاب کے لئے۔ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (١٦: ٢٧) بے شک آج رسوائی اور سختی (یعنی عذاب) کافروں پر ہے۔

(٦) شرک کے لئے۔ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ۔ (١٦: ٢٨) اور ہم تو کوئی برائی (یعنی شرک) نہیں کرتے رہے۔

(٧) گالی گلوچ کے لئے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ (۴: ١۴٨) اللہ کسی برائی کی بات (دشنام طرازی) کو منہ پھوڑ کر کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

(٨) گناہ کے لئے۔ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ (۴: ١٧) جو بری حرکت (گناہ) جہالت سے کر بیٹھتے ہیں

(٩) بِئْسَ (براہے) کے معنی میں وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (١٣: ٢۵) ان کے لئے ہے بُرا گھر۔

(١٠) ضرر کے لئے وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (٢٧: ٦٢) اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے

(١١) قتل و ہزیمت کے لئے۔ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ (٣: ١٧۴) ان کو کوئی آنچ نہ پیش آئی۔ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ۔ اس کو برائی کے ساتھ مت چھونا۔ یعنی اس کو کوئی گزند نہ پہنچانا۔ اس کی کونچیں نہ کاٹنا۔

= فَيَأْخُذَكُمْ۔ الفاء سببیہ ہے ورنہ تم کو آلے گا۔

= عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ (ملاحظہ ہو ٢٦: ١٣۵)

٢٦: ١۵٧ = عَقَرُوْهَا ماضی جمع مذکر غائب هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (اونٹنی کے لئے)۔ انہوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ عَقَرَ يَعْقِرُ (ضرب) عَقْرٌ سے جس کے معنی کونچیں کاٹنے کے ہیں

= فَاَصْبَحُوْا۔ افعال ناقصہ میں سے ہے اِصْبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، انہوں نے صبح کی۔ وہ ہو گئے۔

٢٦: ١٦۵ = اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ۔ الف استفہام کے لئے ہے۔ تَاْتُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر تم آتے ہو۔ الذکران۔ ذَكَرٌ کی جمع۔ مرد۔ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ کیا تم (بدفعلی کے لئے) مردوں کے پاس جاتے ہو۔

= مِنَ الْعٰلَمِیْنَ۔ ساری مخلوق میں سے۔
۲۶: ۱۶۶ = تَذَرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، تم چھوڑتے ہو۔ وَذْرٌ مصدر بمعنی چھوڑنا اس کا فعل ماضی استعمال نہیں ہوتا۔
= عَادُوْنَ۔ عَدْوٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے عَادٍ کی جمع ہے۔
عَادُوْنَ اصل میں عَادِوُوْنَ تھا واؤ کلمہ میں چوتھی جگہ آیا ہے اور ماقبل اس کا مضموم نہ تھا لہٰذا اس کو ی سے تبدیل کیا عَادِیُوْنَ ہوا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اب دو ساکن جمع ہوگئے ی اور واؤ، ی کو حذف کردیا عَادُوْنَ ہوگیا۔
۲۶: ۱۶۷ = لَمْ تَنْتَہِ تو باز نہیں آئے گا۔ ملاحظہ ہو ۲۶: ۱۱۶۔
= اَلْمُخْرَجِیْنَ اسم مفعول جمع مذکر مجرور معرف باللام اِخْرَاجٌ مصدر نکالے گئے۔ نکالے ہوئے ملک بدر کئے جانے والے۔
= اَلْقَالِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالتِ جرّ اَلْقَالِیُ واحد بیزار ہونے والے چھوڑنے والے۔
اصل میں اس کا مادہ واوی ہے قَلْوٌ جس کا معنی ہے پھینکنا۔ محاورہ ہے، قَالَتِ النَّاقَۃُ بِرَاکِبِھَا۔ اونٹنی نے اپنے سوار کو پھینک دیا۔ جس چیز سے دل بوجہ بغض یا بوجہ ناپسندیدہ ہونے کے اس طرح گھن کھائے گویا اسے پھینک رہا ہے تو اسے مَقْلُوٌّ کہا جائے گا۔ پھینک دینے میں نفرت اور بیزاری کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ لہٰذا القالین کے معنی ہوئے بیزار ہونے والے۔ چھوڑنے والے۔ پھینکنے والے۔
اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ہ میں تمہارے فعل سے بیزار ہوں۔
قَلَا یَقْلِیْ (ضرب) اور قَلَا یَقْلُوْ (نصر) ہر دو سے سورت میں مستعمل ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی (۹۳: ۳) (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا ہے اور نہ تم سے بیزار ہے!
اگر مادہ قلی ناقص یائی مانا جائے تو بھوننے کے معنی ہوں گے جیسے قَلَیْتُ السَّوِیْقَ بِالْمِقْلَاۃِ میں نے کڑھائی میں ستو بھونے لیکن قرآن مجید میں اسے ناقص واوی ہی استعمال کیا گیا ہے
۲۶: ۱۷۱ = عَجُوْزًا۔ بڑھیا۔ زنِ پیر۔ راغب نے لکھا ہے کہ عَجُزٌ کے اصلی معنی ہیں

کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔
۲۶ : ۱۸۱ = اَوْفُوْا۔ اِیْفَاءٌ (اِفْعَالٌ) سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم پورا کرو۔ اَلْوَافِیْ مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں کَیْلٌ وَافٍ پورا ماپ۔ اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفَاءٌ ـــ بِالْوَعْدِ وعدہ پورا کرنا ـــ النذر۔ نذر پوری کرنا ـــ الکیل پیمانہ پورا ناپنا۔
اَوْفُوا الْکَیْلَ۔ ناپ پورا کیا کرو
= الْمُخْسِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور الْمُخْسِرُ واحد اِخْسَادٌ (افعال) تول میں کمی کرنے والے۔
۲۶ : ۱۸۲ = وَزِنُوْا۔ وَزَنَ یَزِنُ (ضرب) وَزْنٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم وزن کیا کرو۔
= بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ۔ اَلْقِسْطَاسِ۔ انصاف کی ترازو۔ یا ہر ترازو۔ انصاف بھی مراد لیا جاتا ہے۔ موصوف صفت بمعنی سیدھی۔ صحیح۔ القسطاس المستقیم۔ صحیح ترازو۔
بعض کے نزدیک یہ لفظ رومی ہے۔ القصطاس بھی صحیح ہے۔
۲۶ : ۱۸۳ = لَا تَبْخَسُوْا۔ بَخَسَ یَبْخَسُ (فتح) سے فعل نہی جمع مذکر حاضر تم کم نہ دو۔ تم گھٹاؤ نہیں۔
النَّاسَ، مفعول ثانی۔ اَشْیَاءَ هُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اوّل۔
تم لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ بَخْسٌ سے جس کے معنیٰ ظلم سے کسی چیز کے گھٹانے اور کم کرنے کے ہیں
= لَا تَعْثَوْا۔ تم فساد نہ کیا کرو۔ فعل نہی کا صیغہ جمع مذکر حاضر باب سمع سے اس کا مصدر عِثِیٌّ وَعُثِیٌّ ہیں جس فساد کا ادراک حکمی ہو وہ اسی باب سے ہے۔ جس فساد کا ادراک حسی ہو وہ باب نصر سے مصدر عَیْثٌ وعُثُوٌّ سے آتا ہے
= مُفْسِدِیْنَ۔ حال ہے دراں حالیکہ تم فساد کرنے والے ہو
۲۶ : ۱۸۴ = اَلْجِبِلَّةَ۔ خلقت، خلائق، یہ خَلَقَ کا مفعول ثانی ہے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر مفعول اوّل ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور (تم سے) پہلی مخلوق کو۔

کسی چیز سے پیچھے رہ جانا۔ یا اس کا ایسے وقت میں حاصل ہونا جب کہ اس کا وقت نکل چکا ہو، لیکن عام طور پر اس لفظ کو کسی کام سے قاصر رہ جانے پر بولا جاتا ہے اور یہ اَلْقُدْرَۃُ کی ضد ہے قرآن مجید میں ہے اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ (۵: ۳۱) مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ میں .... ہوتا۔

اور بڑھیا کو عَجُوْزٌ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ بھی اکثر امور میں عاجز ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ (۱۱: ۷۲) کیا میرے بچہ ہوگا؟ اور میں تو بڑھیا ہوں۔

عَجُوْزٌ کی جمع عَجَائِزُ اور عُجُزٌ ہے۔ عَجُوْزًا منصوب بوجہ مفعول کے ہے۔

= فِی الْغَابِرِیْنَ۔ ای کانت من الغابرین۔ باقی رہنے والے، پیچھے رہ جانیوالے نجات سے رہ جانے والے۔ ہلاک ہونے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اَلْغَابِرُ واحد یہاں اسم فاعل اسم صفت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی جو ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ گئے۔

اسی سے غبار ہے جو اس خاک کو کہتے ہیں جو قافلہ کے گذر جانے کے بعد اڑ کر پیچھے رہ جائے۔

۲۶: ۱۷۲ = دَمَّرْنَا۔ ماضی جمع متکلم دَمَّرَ یُدَمِّرُ تَدْمِیْرٌ (تفعیل) کسی چیز کو ہلاکت میں ڈالنا۔ ہم نے ہلاک کر ڈالا۔ ہم نے اکھیڑ مارا۔

۲۶: ۱۷۳ = اَمْطَرْنَا۔ امطارٌ (افعال) سے ماضی جمع متکلم۔ ہم نے برسایا۔

اَمْطَرْنَا عَلَیْہِمْ مَطَرًا۔ ہم نے ان پر بارش برسائی۔

= فَسَآءَ۔ پس برا ہے۔ سَاءَ یَسُوْءُ (نصر) سُوْءٌ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔

= اَلْمُنْذَرُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ لوگ جو ڈرائے گئے (سرکشی اور نافرمانی کی سزا سے) اِنْذَارٌ (افعال) سے۔ ڈرانا۔

فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ۔ سو کیسی بری بارش تھی جو ڈرائے ہوؤں پر برسی۔ یعنی بارش کا کام تو مردہ کھیتی کو زندہ کرنا ہے لیکن کیا ہی بری تھی وہ بارش جس نے زندوں کو تہس نہس کر دیا۔

۲۶: ۱۷۶ = اَصْحٰبُ الْئَیْکَۃِ۔ اہل ایکہ۔ حضرت شعیب علیہ السلام اس قوم

اَلْجَبَل پہاڑ کو کہتے ہیں جس کی جمع اجبال وجبال ہے پہاڑ کی مختلف صفات کے اعتبار سے استعارۃً ہر صفت کے مطابق اشتقاق کر لیتے ہیں۔ مثلاً معنی ثبات کے اعتبار سے کہاجاتاہے جَبَلَہٗ علیٰ کذا۔ اللہ نے اس کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے (یعنی وہ تبدیل نہیں ہوسکتی)

بڑائی اور عظمت کے معنی کے اعتبار سے بڑی جماعت کو جِبِلٌّ کہاجاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا (۳۶ : ۶۲) اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا۔ بعض علماء نے کہاہے کہ جِبِلًّا جِبِلَّۃٌ کی جمع ہے۔

۲۶ : ۱۸۵ = الْمُسَحَّرِيْنَ۔ جادوزدہ۔ ملاحظہ ہو ۲۶ : ۱۵۳

۲۶ : ۱۸۷ = فَاَسْقِطْ۔ اَسْقِطْ۔ اَسْقَطَ يُسْقِطُ اِسْقَاطٌ (افعال)، سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تو گرادے۔

= كِسَفًا۔ كِسْفَۃٌ کی جمع اَكْسَافٌ و كُسُوْفٌ جمع الجمع ٹکڑے۔ كَسَفَ الشَّمْسُ سورج گرہن ہو گیا۔

۲۶ : ۱۸۹ = يَوْمَ الظُّلَّۃِ مضاف مضاف الیہ۔ سائبان والا دن ظُلَّۃٌ سائبان ظُلَلٌ جمع ظُلَّۃٌ وہ بدلی ہے جو سایہ فگن ہو اور اکثر اس کا استعمال بُری اور ناپسند صورت حال میں ہوتا ہے جیسے دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّۃٌ (۷ : ۱۷۱) اور جس وقت اٹھایا ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر جیسے کہ سائبان۔

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّۃِ پھر آن پکڑا ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے۔ کہتے ہیں کہ ایک بدلی ان کے سر پر سایہ فگن ہو گئی۔ جب لوگ اس کے نیچے تپش سے پناہ لینے کے لئے جمع ہوئے تو وہ یکا یک ان پر آکر گر پڑی اور سب وہیں ڈھیر ہو گئے۔

۲۶ : ۱۹۲ = اِنَّهٗ۔ ضمیرہ واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔

(الکتاب المبین سورۃ ہذا کی آیت ۲) صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں :۔

سورۃ کا آغاز اس بات سے ہوا تھا کہ کفار قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننے کے لئے تیار نہیں تھے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت دکھ پہنچتا تھا اللہ تعالیٰ نے

اپنے محبوب کو مطمئن فرمانے کے لئے متعدد انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات بیان فرمائے اب پھر سلسلہ کلام کفار کے انہی اعتراضات کی طرف لوٹتا ہے کہ یہ کلام کسی انسان کا وضع کردہ نہیں بلکہ اسے اس خدا نے اتارا ہے جو ربّ العالمین ہے = تَنْزِيْلُ ۔ اتارنا۔ بروزن تفعیل مصدر ہے تنزیل اور انزال میں فرق یہ ہے کہ تنزیل میں ترتیب اور یکے بعد دیگرے تفریق کے ساتھ اتارنا ملحوظ ہوتا ہے اور انزال عام ہے ایک دم کسی شے کے اتارنے کے لئے بھی اور یکے بعد دیگرے ترتیب سے اتارنے کے لئے بھی۔

٢٦ : ١٩٣ = نَزَلَ بِهٖ عَلٰى قَلْبِكَ ۔ اس نے اس کو تیرے دل پر اتارا۔ ضمیر فاعل نَزَلَ ب الروح الامین کے لئے ہے اور ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب القرآن (تنزیل) کے لئے۔ یعنی روح الامین نے قرآن کو تیرے دل پر نازل کیا۔ یا روح الامین اس کو لے کر تیرے دل پر اترا۔ یعنی ہم نے اس قرآن کو روح الامین (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تجھ پر اتارا۔

٢٦ : ١٩٤ = اَلْمُنْذِرِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور ڈرانے والے پیغمبر۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ ہر پیغمبر عذاب الٰہی سے سرکشوں اور نافرمانوں کو ڈراتا ہے اس لئے ہر پیغمبر کو مُنْذِرْ کہا جاتا ہے۔

٢٦ : ١٩٦ = زُبُرِ ۔ زبور کی جمع کتابیں۔

= اِنَّهٗ سے مراد اس کا ذکر ہے۔

٢٦ : ١٩٧ = اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

الف استفہام انکاری کے لئے ہے واؤ کلام مقدرہ پر عطف کے لئے ہے جیسا کہ کہا ہو اَغَفَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ .... الاٰية لَمْ يَكُنْ فعل ناقص لَهُمْ متعلق بالکون۔ اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (ای معرفة علماء بنی اسرائیل القرآن۔ علمائے بنی اسرائیل کا قرآن کے متعلق علم) اس کا اسم اور اٰيَةً اس کی خبر۔ سو مطلب یہ ہوا کہ

کیا علماء بنی اسرائیل کا قرآن مجید کے متعلق علم جس کا ذکر ان کی کتابوں میں مذکور ہے ان کے لئے کافی دلیل نہیں۔

يَعْلَمَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب القرآن کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کہ آپ کی نعت وصفات بھی تورات وغیرہ میں موجود ہیں
لَهُمْ کی ضمیر جمع مذکر غائب قریش مکہ کے لئے ہے
۲۶: ۱۹۸ = الفائدہ آیۃ ۱۹۸: ۱۹۹ کو سمجھنے کے لئے یہ امر زیر نظر رہے کہ کفار کا القرآن کو منزل من اللہ تسلیم نہ کرنے پر ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ حضور خود عربی ہیں اور فصیح وبلیغ بھی ہیں اس لئے ان کے لئے ایسا کلام خود بنا لینا کوئی مشکل نہیں یہ ہر دو آیات اس کا ردّ ہیں۔
= عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ۔ کسی عجمی (غیرعربی) پر۔ بعض نے عجمی اور اعجمی میں یہ فرق کیا ہے کہ عجمی غیر عربی کو کہتے ہیں اور اعجمی غیر فصیح کو خواہ وہ عربی ہی ہو۔
یعنی اگر ہم یہ قرآن پر اتارتے اور وہ ان کو پڑھ کر سناتا تو بھی یہ ایمان نہ لاتے۔
۲۶: ۲۰۰ = کَذٰلِكَ ۔ اول کاف حرف تشبیہ ذَا اسم اشارہ (یہ۔ اس) لَ علامت اشارہ بعید آخری کاف حرف خطاب واحد مذکر۔
کَذٰلِكَ سے اشارہ مذکورۂ سابق کی طرف ہوتا ہے۔ ایسے ہی۔ اسی طرح۔
مؤنث کے لئے ہو تو کَذٰلِكِ آئے گا۔ اسی طرح کَذٰلِکُمْ وکَذٰلِکُنَّ ہے۔
= سَلَکْنٰهُ ۔ سَلَکْنَا ماضی جمع متکلم سَلَكَ یَسْلُكُ (باب نصر) سَلْكٌ مصدر ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو چلایا۔ ہم نے اس کو داخل کیا ہم نے اس کو گھسایا۔
ضمیر ہُ واحد مذکر غائب تکذیب وتکفیر کے لئے ہے یعنی ہم نے تکذیب وتکفیر کی عادت مجرموں کے دل میں داخل کردی ہے۔
= یَرَوُا مضارع منصوب جمع مذکر غائب رُوْیَةٌ (یہاں تک کہ) وہ دیکھ لیں
مضارع کا نصب حتّٰی کی وجہ سے ہے کہ اس کے بعد اَنْ مقدرہ ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔
۲۶: ۲۰۲ = فَیَاْتِیَهُمْ ۔ یَاْتِیَ مضارع واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان پر آجائے یَاْتِیَ میں ضمیر فاعل کا مرجع العذاب الالیم ہے (آیۃ ۲۰۱) سو وہ عذاب الیم ان پر اچانک آجائے گا۔
فَ عطف کے لئے ہے اور یَاْتِیَ کا عطف یَرَوُا پر ہے اور اس عمل کی وجہ سے منصوب ہے۔

= بَغْتَةً۔ اچانک، ایک دم۔ یکایک

= لَا یَشْعُرُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب شُعُوْرٌ مصدر (باب نصر) وہ شعور نہیں رکھتے۔ وہ سمجھ نہیں پاتے۔ یعنی ان کو اس کے آنے کی خبر تک بھی نہ ہو گی!

۲۶: ۲۰۳ = فَیَقُوْلُوْا۔ یہاں بھی الفاء عطفیہ ہے اور یَقُوْلُوْا کا عطف یَرَوْا (۲۰۱) پر ہے مضارع منصوب جمع مذکر غائب۔ پھر وہ کہیں گے۔

= مُنْظَرُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر مُنْظَرٌ واحد اِنْظَارٌ (افعالٌ) مصدر مہلت دیئے ہوئے۔ هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟

۲۶: ۲۰۴ = اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اِسْتِعْجَالٌ (استفعالٌ) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے وہ جلدی مانگتے ہیں وہ تعجیل چاہتے ہیں۔ کیا (اس کرتوت پر) یہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگ رہے ہیں۔ یعنی اب جو ان کو کفر و شرک پر عذاب الیم سے ڈرایا جا رہا ہے تو کبھی کہتے ہیں کہ یہ یوں ہی پچھلوں کی سی باتیں اور ڈراوے ہیں ان میں حقیقت نہیں اور بار بار اپنے رسولوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہارا یہ ڈراوا صحیح ہے تو وہ عذاب ابھی کیوں نہیں لے آتے (اس کا قرآن حکیم میں اور اسی سورۃ میں بار بار ذکر ہے) اب ان کا یہ حال ہو رہا ہے کہ عذاب کو دیکھتے ہی پکار اٹھے ہیں کہ کیا کوئی مہلت کی صورت نکل سکتی ہے؟

۲۶: ۲۰۵ = اَفَرَاَیْتَ۔ کیا تو نے دیکھا۔ بھلا تو نے دیکھا۔ کیا تو نے غور کیا۔ ہمزہ اولیٰ بلفظ استفہام تقریر و تنبیہ کے لئے ہے محض استفہام کے لئے نہیں۔

امام راغبؒ لکھتے ہیں کہ اَرَاَیْتَ عربی میں اَخْبِرْنِیْ (تو مجھے بتا) کے قائم مقام ہے اور اس پر کاف داخل ہوتا ہے اور تاء کو تثنیہ جمع اور تانیث میں اسی کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور تغیر و تبدل کاف پر ہوتا ہے تاء پر نہیں۔ مثلاً اَرَاَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ (۱۷: ۶۲) قُلْ اَرَاَیْتَكُمْ (۶: ۴۰)

= مَتَّعْنٰهُمْ۔ ماضی جمع متکلم هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ مَتَّعَ یُمَتِّعُ تَمْتِیْعٌ (تفعیل) ہم نے دنیاوی ساز و سامان دے کر بہرہ مند کیا۔

= سِنِیْنَ۔ سَنَةٌ کی جمع۔ کئی سال۔

بھلا بتاؤ تو اگر ہم سالوں ان کو دنیاوی عیش و عشرت کا مزہ اٹھانے دیں پھر جس عذاب کا وعدہ ان سے کیا تھا۔ وہ ان پر آجائے تو وہ عیش و عشرت ان کے کس کام کا؟

آیت ٢٠٢ میں ان کے جواب میں یہ کہا گیا کہ اب نہ مہلت ملنے کا وقت ہے اور نہ قبول ایمان کا۔ آیت نمبر ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧۔ تم نے دیکھ لیا کہ دنیاوی عیش و عشرت تمہارے کسی کام نہ آیا۔

آیت نمبر ٢٠٤ جملہ معترضہ ہے اور ارشاد من جانب اللہ تعالیٰ ہے آیت نمبر ٢٠٥ سے پھر وہی سلسلہ کلام ہے جو کہ آیت ٢٠٢ میں تھا۔

٢٦: ٢٠٩ = ذِكْرٰى۔ ذَكَرَ يَذْكُرُ کا مصدر ہے نصیحت کرنا۔ ذکر کرنا۔ یاد دلانا۔ پندو موعظت۔ ذِكْرٌ سے زیادہ بلیغ ہے

یہ یا تو ضمیر مُنْذِرُوْنَ (آیہ ٢٠٨) کا حال ہے کہ وہ پند و نصائح کرتے ہوئے انہیں (مشرکین) کو ڈراتے تھے۔ یا یہ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے ای هٰذِهٖ ذِكْرٰى یہ پند و موعظت ہے بار بار ذکر کرکے متنبہ کرنا بلاکت سے۔ اس صورت میں یہ جملہ معترضہ ہے یا مُنْذِرِيْنَ کی صفت بمعنی ذو ذکریٰ اصحاب تذکرہ و موعظت۔

٢٦: ٢١٠ = مَا تَنَزَّلَتْ بِهٖ۔ مَا نافیہ ہے تَنَزَّلَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کے لئے ہے۔ اس قرآن کو (جماعت) شیاطین لے کر نہیں اتری۔ تَنَزُّلٌ (تفعّلٌ) مصدر۔

٢٦: ٢١١ = مَا يَنْۢبَغِيْ ما نافیہ ہے يَنْۢبَغِيْ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِنْۢبِغَآءٌ (انفعالٌ) سے سزاوار نہیں، لائق نہیں۔ يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اسے چاہیے اس کے لئے مناسب ہے۔ اسے سزاوار ہے۔ فعل ماضی مستعمل نہیں۔

مَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ ان کو زیب نہیں۔ ان کو مناسب نہیں۔ ان کو لائق نہیں ہے۔

= مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۔ مَا نفی کے لئے ہے يَسْتَطِيْعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِطَاعَةٌ (استفعالٌ) مصدر۔ وہ قدرت نہیں رکھتے۔ وہ طاقت نہیں رکھتے

٢٦: ٢١٢ = لَمَعْزُوْلُوْنَ لام تاکید کے لئے ہے مَعْزُوْلُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ عَزْلٌ مصدر (باب ضرب) الگ کئے ہوئے۔ لیعنی رد کے گئے۔

٢٦: ٢١٣ = لَا تَدْعُ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ دُعَاءٌ دَعْوَةٌ سے دَعَا يَدْعُوْا سے۔ لَا تَدْعُ میں آخر سے واؤ حرف علت محذوف ہے یہ صیغہ حاضر کمال تخویف

اور انتہائی اہمیت کے اظہار کے لئے ہے۔
= اَلْمُعَذَّبِیْنَ ہ اسم مفعول جمع مذکر عَذَابٌ سے۔ عذاب دیئے گئے۔ عذاب یافتہ۔ جن کو عذاب دیا گیا۔
۲۶: ۲۱۴ = اَنْذِرْ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ اِنْذَارٌ اِفْعَالٌ سے، تو ڈرا تو ڈر سنا۔
= عَشِیْرَتَكَ۔ مضاف مضاف الیہ تیری برادری۔ تیرا قبیلہ۔ تیرا کنبہ تیرے رشتہ دار
اس لفظ کے ماخذ میں اختلاف ہے بعض اس کا ماخذ عِشْرَۃٌ بتاتے ہیں جس کے معنی معاشرت باہمی میل جول کے ہیں یہی ان لوگوں کا نمایاں وصف ہے (برادری۔ قبیلہ، کنبہ وغیرہ)
یا یہ عَشْرَۃٌ سے ماخوذ ہے کیونکہ یہی عدد ہی کامل ہوتا ہے گویا وہ انسان کے لئے بمنزلہ عدد کامل کے ہیں یعنی مکمل ہونے میں عدد کامل کی مانند ہیں۔
= اَلْاَقْرَبِیْنَ۔ قریبی۔ قرابت والے۔ قریب کے رشتہ دار یہ عَشِیْرَتَكَ کی صفت ہے۔ اپنی برادری کے قریبی رشتہ دار۔
۲۶: ۲۱۵ = اِخْفِضْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر خَفْضٌ مصدر باب ضرب سے جس کے معنی پست ہونے نرم روی اختیار کرنے اور جھکنے کے ہیں۔ یہ رَفْعٌ کی ضد ہے دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ (۱۷: ۲۴) اور عجز و نیاز سے ان کے آگے (ماں باپ کے آگے) جھکے رہو۔
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ۔ اور اپنے پروں کو نیچے کیا کیجئے۔ یعنی مشفقانہ اور فروتنی سے پیش آیئے۔
= مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ یہاں دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ کے نتیجے میں تمہارے رشتہ داروں میں سے جو لوگ ایمان لاکر تمہاری پیروی اختیار کریں ان کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا رویہ اختیار کریں اور جو تمہاری بات نہ مانیں (آیت ۲۱۶) ان سے اعلان برأت کردو۔
دوسرے یہ کہ قریش اور آس پاس کے اہل عرب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے لیکن انہوں نے عملاً آپ کی پیروی

اختیار نہ کی تھی بلکہ وہ بدستور اپنی گمراہ سوسائٹی میں مل جل کر اسی طرح کی زندگی بسر کررہے تھے جیسی دوسرے کفار کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے ماننے والوں کو ان اہل ایمان سے الگ قرار دیا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت تسلیم کرنے کے بعد آپ کا اتباع بھی اختیار کرلیا تھا۔ تواضع برتنے کا حکم صرف اسی مؤخر الذکر گروہ کے لئے تھا۔ باقی رہے وہ لوگ جو حضور کی فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے تھے جن میں آپ کی صداقت کو ماننے والے بھی تھے اور آپ کا انکار کرنے والے بھی تھے ان کے متعلق حضور علیہ السلام کو ہدایت کی گئی کہ ان سے بے تعلقی کا اظہار کردو اور صاف صاف کہہ دو کہ اپنے اعمال کا نتیجہ تم خود بھگتو گے۔ (تفہیم القرآن)

۲۶: ۲۱۶ = عَصَوْكَ۔ عَصَوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ عَصَوْا مَعْصِيَةٌ اور عِصْيَانٌ مصدر سے ہے۔

عَصَوْا دراصل عَصَيُوْا تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح اس لئے یاء کو الف سے بدلا۔ واوٗ اور یاء دو ساکن جمع ہوئے لہٰذا الف جو یاء کے بدل میں تھا گر گیا اور عَصَوْا رہ گیا انہوں نے تیرا کہنا نہ مانا۔ انہوں نے تیری نافرمانی کی۔ انہوں نے تیری اطاعت نہ کی

۲۶: ۲۱۷ = تَوَكَّلْ۔ تو بھروسہ کر۔ تو توکل کر تَوَكُّلٌ (تفعّل) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اس کا تعدیہ بذریعہ عَلٰی ہوتا ہے۔

۲۶: ۲۱۸ = تَقُوْمُ مضارع واحد مذکر حاضر۔ قِيَامٌ مصدر (باب نصر) تو کھڑا ہوتا ہے تو اٹھتا ہے۔ ای تقوم الی الصلوٰۃ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔

= تَقَلُّبَكَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تَقَلُّبٌ بروزن (تفعّل) مصدر ہے۔ پھرنا۔ آنا جانا گھومنا۔ الٹنا پلٹنا۔ ك ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تیرا گھومنا۔ تیرا پھرنا۔ تیرا آنا جانا۔ تَقَلُّبَ منصوب بوجہ مفعول يَرٰى کے ہے۔

= السّٰجِدِيْنَ۔ سجدہ کرنے والے بمعنی نمازی۔ اسم فاعل کا صیغہ۔ جمع مذکر۔

۲۶: ۲۲۱ = أُنَبِّئُكُمْ۔ أُنَبِّئُ مضارع واحد متکلم كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر میں تم کو بتاؤں۔ میں تم کو خبر دوں۔ یا۔ خبر دوں گا۔

= مَنْ موصولہ ہے۔

= تَنَزَّلُ مضارع واحد مؤنث غائب اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔ ایک تاء حذف ہوگئی تَنَزُّلٌ تَفَعُّلٌ مصدر وہ اترتی ہے۔ وہ اترے گی۔ یہاں یہ صیغہ الشّٰيٰطِيْن

کے لئے استعمال ہوا ہے۔ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ۔ شیطان کس پر اترتے ہیں

۲۶: ۲۲۲ = اَفَّاكٍ اِفْكٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت جھوٹ بولنے والا۔

اَلْاِفْكُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو۔ اسی بناء پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رُخ چھوڑ دیں مُؤْتَفِكَةٌ کہتے ہیں وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰی (۵۳:۵۳) اور الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا (یہاں مؤتفکۃ سے مراد وہ بستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مع ان کے بسنے والوں الٹ دیا تھا۔

جھوٹ بھی چونکہ اصلیت اور حقیقت سے پھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس پر بھی افكٌ بولا جاتا ہے مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ (۱۱:۲۴) بے شک جنہوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے تمہیں لوگوں میں سے ایک جماعت ہے!

= اَثِیْمٍ۔ (فعیل بمعنی فاعل) گنہگار۔ بڑا بدکار۔ بڑا نا ہنجار۔ کثیر الاثم

۲۶: ۲۲۳ = یُلْقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر وہ ڈال رہے تھے ضمیر فاعل کا مرجع كُلُّ اَفَّاكٍ ہے۔ وہ ڈالتے ہیں۔

= السَّمْعَ۔ قوتِ سامعہ۔ کان۔ سننا۔ پہلے دو معنی کے لحاظ سے اسم ہے۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے، واحد اور جمع ہر دو طرح مستعمل ہے کیونکہ مصدر کی جمع نہیں آتی۔

اِلْقَاءِ سَمْعٌ بمعنی کان لگا کر سننا۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ (۵۰:۳۷) یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے۔

یُلْقُوْنَ السَّمْعَ جو (یعنی جھوٹے اور بدکار) ان شیاطین کی طرف کان لگائے رکھتے ہیں

= اَكْثَرُهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب سے مراد افاکین جھوٹے اور کاذب لوگ ہیں۔ اور اَكْثَرُ سے مراد کل ہے یعنی یہ سب کے سب جھوٹے ہیں۔

۲۶: ۲۲۴ = یَتَّبِعُهُمْ۔ یتبعُ مضارع واحد مذکر غائب (ضمیر فاعل الغاوٗن کی طرف راجع ہے) هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب الشعراء کی طرف راجع ہے

= اَلْغَاوٗنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر غَوِیٌّ۔ غَوِیٌّ وَغَوَایَةٌ مصدر۔ اَلْغَاوِیْ واحد۔ اصل میں اَلْغَاوِیُوْنَ تھا۔ گمراہ۔ خواہش پرست۔ یہاں مراد شعراء کے کج رو اور گمراہ پیرو۔ کج رو مدح سرا ہیں۔

(مبالغہ آمیز مدح۔ بیجا مذمت، جھوٹا تغزل، جذبات محبت کی فحش اور غلط تصویر کشی

رندی۔ مے نوشی۔ بے حیائی، عریانی، نسبی فخر، شخصی اور قومی شیخی، غرض اخلاق ذمیمہ کا انبار۔ عموماً شعراء کے کلام میں ہوتا ہے ماسوائے اہل حق و صداقت کے، گمراہ، بیوقوف سبک سر، پڑھے لکھے اور جاہل پرستارانِ ادب ایسے کلام کو مزے لے لے کر پڑھتے، گاتے سر دھنتے اور جولانِ فکر کی سیرگاہ بناتے ہیں اس جگہ ایسے ہی غلط رو، گمراہ اور گمراہ مراد ہیں۔ (معجم القرآن)

۲۶: ۲۲۵ = وَادٍ اصل میں وَادِیٌ تھا (ودی مادّہ) الوادی اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی بہتا ہو اسی سے دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ زمین کو وادی کہا جاتا ہے اسی کی جمع اَوْدِیَۃٌ ہے جیسے نَادٍ کی جمع اَنْدِیَۃٌ ہے اور نَاجٍ کی جمع اَنْجِیَۃٌ ہے۔ استعارہ کے طور پر مذہب، طریقہ۔ اور اسلوب بیان کو وادی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ محاورہ ہے فُلَانٌ فِیْ وَادٍ غَیْرَ وَادِیْکَ۔ کہ فلاں کا مسلک تجھ سے جداگانہ ہے۔ یہاں اس آیت میں بھی فِیْ کُلِّ وَادٍ سے مختلف اسالیبِ سخن مراد ہیں۔ جیسے مدح۔ ہجو، جدل غزل وغیرہ۔ چنانچہ شاعر نے کہا ہے

اِذَا مَا قَطَعْنَا وَادِیًا مِنْ حَدِیْثِنَا۔ اِلٰی غَیْرِہٖ زِدْنَا الْاَحَادِیْثَ وَادِیًا

جب ہم موضوع سخن کی ایک وادی کو قطع کر لیتے ہیں تو دوسری وادی میں داخل ہو جاتے ہیں

= یَھِیْمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب ھَیْمٌ و ھَیَمَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ سرگشتہ۔ مُسْتَھَامٌ، عشق کی وجہ سے حیران و سرگردان۔ بیمار عشق، وہ سرگرداں پھرتے ہیں

۲۶: ۲۲۷ = اِنْتَصَرُوْا۔ اِنْتِصَارٌ (افتعال) سے ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے بدلہ لیا۔ انہوں نے انتقام لیا۔

= مَا ظُلِمُوْا۔ میں ما مصدریہ ہے۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا۔ اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ ان پر ظلم کئے جانے کے بعد۔ ان پر زیادتی ہو جانے کے بعد۔ یعنی جب مومن، صالح اور اللہ کا ذکر کرتے والوں کے ساتھ ظلم کیا جائے یعنی ان کے ساتھ زیادتی کی جائے (ہجو کر کے یا کسی اور طرح) تو بدلہ لینے کے لئے اشعار میں جواب دینے میں وہ مستثنیٰ ہیں یہ استثناء اس آیت کے مصداق ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ط (۴۲: ۴۱) اور جو اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔

اس استثناء میں شعراء اسلام بھی آ گئے۔ مثلاً حضرت حسان بن ثابت رضؓ، حضرت

عبداللہ بن رواحہؓ، کعب بن مالکؓ، کعب بن زہیرؓ، اور صحابہ کرام میں اکثر شعراء تھے۔
ان سب کی شاعری قوتیں اسلام کی خدمت میں اور عقائد حقہ کی تبلیغ میں صرف ہو رہی تھیں

۲۶: ۲۲۸ = اَیَّ ۔ کس ۔ کیسی ۔ کیا ۔ کونسی ۔ استفہام کے لئے ہے!
= مُنْقَلَبٍ ۔ اسم ظرف، مکان وزمان ۔ اِنْقِلَابٌ (انفعال) مصدر ۔
لوٹنے کی جگہ ۔ لوٹنے کا وقت، انجام، نتیجہ،
مصدر میمی بمعنی انقلاب بھی ہو سکتا ہے لوٹنا ۔ قَلْبٌ مادہ ۔
= یَنْقَلِبُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب ۔ انقلابٌ مصدر ۔ وہ لوٹتے ہیں
وہ لوٹیں گے ۔ اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۔ کس لوٹنے کی جگہ وہ لوٹتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۲۷) سُوۡرَۃُ النَّمۡلِ مَکِّیَّۃٌ (۴۸)

۲۷: ۱ = طٰسٓ ۔ حروف مقطعات ہیں ۔
= تِلۡكَ ۔ ای ھٰذِہٖ ۔ سورۃ ہذا کی طرف اشارہ ہے ۔
= اٰیٰتُ الۡقُرۡاٰنِ ۔ مضاف مضاف الیہ قرآن ؛ قَرَأْتُ الشَّیْءَ قُرْاٰنًا کے معنی ہیں جمعتہ وضممت بعضہ الیٰ بعض ۔ میں نے اس چیز کو اکٹھا کیا اور اس میں نظم پیدا کیا ۔
اور قَرَأْتُ الکتابَ کے معنی ہیں میں نے کتاب کو پڑھا ۔ گویا قرآن کے معنی ہیں وہ کتاب جس میں تمام صداقتیں اکٹھی کر دی گئی ہوں اور جس میں ہر ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے ساتھ ایسا نظم و ربط ہو کہ وہ تمام ایک مجموعہ نظر آئے
= وَ کِتَابٍ مُّبِیۡنٍ میں واؤ عاطفہ کی ہے ۔ کتاب مبین موصوف وصفت مل کر آیاتُ کا مضاف الیہ ہے کیونکہ کتاب مبین کا عطف القرآن پر ہے کہ عطف احدی الصفتین علی الاخریٰ جیسا کہ دو صفتوں میں سے ایک کا دوسرے پر عطف ہو مثلاً ھٰذا فعل السخی والجواد الکریم ۔
یہ قرآن اور ایک واضح کتاب کی آیات ہیں ۔
یہاں قرآن کو معرفہ اور کتاب کو نکرہ لایا گیا ہے لیکن سورۃ الحجر میں قرآن کو نکرہ اور کتاب کو معرفہ ذکر کیا گیا ہے ارشاد ہے تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ (۱۵: ۱) اس کی کیا وجہ ہے ۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ قرآن اور کتاب کی دو حیثیتیں ہیں ایک یہ کہ دونوں اس کلام الٰہی کے عَلَمْ (نام) ہیں جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ۔
دوسری یہ کہ یہ اس کلام کی صفتیں ہیں یعنی قرآن سے مراد مَقۡرُوۡءٌ (پڑھا جانے والا) اور کتاب سے مکتوب جو لکھا جاتا ہے جہاں انہیں معرفہ ذکر کیا جائے گا وہاں یہ بحیثیت

عَلَمٌ (نام) مذکور ہیں اور جہاں نکرہ وہاں بحیثیت صفت (مظہری)
بعض نے کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد لی ہے اور اس کی تنکیر عظمت شان کے لئے ہے (ضیاء القرآن)
۲:۲۷ = هُدًى وَّ بُشْرٰى - آیت کا حال ہے!
= لِلْمُؤْمِنِيْنَ : اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ؛
(۱) اس کا تعلق ہر دو هُدًى وَّبُشْرٰى سے ہے یعنی مومن لوگ ہی ہدایت یاب ہوتے ہیں اور بشارت کے بھی وہی مستحق ہیں ؛
(۲) اس کا تعلق صرف بُشْرٰى سے ہے یعنی ہدایت کا پیغام تو اس میں ہر ایک کے لئے یکساں ہے خواہ مومن ہو یا کافر لیکن بشارت صرف اسی کے لئے ہے جس نے ہدایت پالی
۳:۲۷ = الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ . مومنین کی صفت ہے۔
= وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ه یا اس جملہ کا عطف جملہ اول پر ہے اس صورت میں یہ مومنین کی تیسری صفت (اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ کے علاوہ) ہوگی - یا یہ ضمیر موصول سے حال ہے۔
= يُوْقِنُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب ہے اِيْقَانٌ (افعال) مصدر - وہ یقین کرتے ہیں - یقن مادّہ
۴:۲۷ = زَيَّنَّا - ماضی جمع متکلم ہم نے زینت دی - ہم نے خوبصورت بنادیا - ہم نے خوشنما کردیا - ہم نے سنوارا -
= يَعْمَهُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب عَمَهٌ مصدر (باب فتح، سمع) وہ سرگرداں پھرتے ہیں -
۵:۲۷ = سُوْٓءُ الْعَذَابِ - مضاف مضاف الیہ - عذاب کی شدّت، عذاب کی سختی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (۲۶ : ۱۵۶)
= هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ه هُمْ تاکید کے لئے مکرر لایا گیا ہے اَلْاَخْسَرُوْنَ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ گھاٹا پانے والے -
اس کی دو صورتیں ہیں -
(۱) دنیا کی نسبت آخرت میں ان کا خسارہ زیادہ ہوگا! منجملہ دیگر پہلوؤں کے خسرانِ دنیا منقطع ہے اور خُسرانِ آخرت غیر منقطع -

(۲) دوسرے لوگوں کی نسبت یہ زیادہ گھاٹے میں رہیں گے!
٢٧: ٦ = لَتُلَقَّى۔ لام تاکید کا ہے تُلَقّٰی مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اصل میں تُتَلَقّٰی تھا ایک تاء حذف ہوگئی تَلَقِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ تجھے تلقین کیا جاتا ہے۔ تجھے سکھلایا جاتا ہے تجھے ملتا ہے۔

= لَدُنْ ظرف زمان ہے جو نہایتِ وقت کی ابتدار پر دلالت کرتا ہے مثلاً اَقَمْتُ عِنْدَہٗ مِنْ لَدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ الیٰ غُرُوْبِھَا۔ میں اس کے پاس مقیم رہا طلوعِ آفتاب سے غروب آفتاب تک!

ظرف مکان بھی ہے بمعنی طرف پاس جیسے رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَۃً (١٨: ١٠) اے ہمارے رب ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔

قرآن مجید میں اکثر انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مِنْ لَدُنْ۔ طرف سے

٢٧: ٧ = اِذْ قَالَ مُوْسٰی۔ ای اذکر لھم وقت قول موسٰی۔ ان کو یاد کراؤ وہ وقت جب (حضرت) موسٰی نے کہا۔

= اٰنَسْتُ۔ ماضی واحد متکلم ایناسٌ (افعال) مصدر۔ میں نے محسوس کیا۔ میں نے دیکھا۔ اس کا مادہ انس ہے۔ اَلْاِنْسُ (کسرہ ہمزہ کے ساتھ) جن کی ضد ہے۔ اور اُلْانْسُ (بضمۃ الہمزہ) نُفُوْرٌ کی ضد ہے اٰنَسَ (باب افعال) کے معنی کسی چیز سے انس پانا یا دیکھنا کے ہیں مثلاً حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا۔ (٢٤: ٢٧) جب تک تم ان سے (اجازت لے کر) اُنس پیدا نہ کرلو۔ اور فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا (٤: ٦) اور اگر تم ان میں عقل کی پختگی دیکھو یا محسوس کرو۔

یہاں بھی اس آیۃ میں انہی معنوں میں آیا ہے۔ میں نے دیکھی ہے۔

= سَاٰتِیْکُمْ۔ سین مستقبل قریب کے لئے ہے۔ اٰتٍ اِتْیَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ آنے والا۔ لیکن جب اس کا تعدیہ باء کے ساتھ ہو تو بمعنی لانے والا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ سَاٰتِیْکُمْ میں ابھی تمہارے پاس خبر لاتا ہوں۔ اور خبر سے مراد راستے کے متعلق معلومات ہیں۔

والمراد بالخبر الذی یاتیھم من جھۃ النار الخبر عن حال الطریق آگ کی جانب سے جو وہ خبر لائے گا اس سے مراد راستہ کے احوال کے متعلق معلومات ہیں (جو حضرت موسٰی کی منزلِ مراد کی طرف ممدو معاون ہوسکیں) (بحوالہ روح المعانی)

یعنی اگر یہ آگ کسی بستی ہے یا وہاں آگ جلانے والے موجود ہیں تو شاید وہ راستہ کی رہنمائی میں معلومات بہم پہنچا سکیں۔
= اَوْ یا۔ (اگر وہ بھی کوئی چلتے پھرتے مسافر جن سے کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکیں تو کم از کم کچھ انگارے ہی لے آؤں گا سینکنے کے لئے)
= شِهَابٍ قَبَسٍ۔ شہاب۔ انگارا۔ فضا میں ٹوٹنے والا تارا۔ چمکدار شعلہ جو بھڑکتی ہوئی آگ میں ہوتا ہے اس کی جمع شُهُبٌ ہے جیسے کِتَابٌ کی جمع کُتُبٌ ہے۔
قَبَسٍ آگ کا شعلہ۔ آگ کی چنگاری جو شعلہ سے لی جائے
قَبَسٌ وَاِقْتِبَاسٌ (افتعالٌ) مصدر جس کے معنی بڑی آگ سے کچھ آگ لینے کے ہیں۔ مجازاً علم و ہدایت کی طلب پر بھی بولا جاتا ہے جیسے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ (۵۷:۱۳) ہماری طرف نظر کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر سکیں۔ یہاں مراد ہے بھڑیئے۔
یہاں اگر قَبَسٍ بمعنی مقبوس یعنی بڑی آگ سے لکڑی وغیرہ جلا کر لی ہوئی آگ، تو شہاب کی صفت ہے یا یہ شہاب کا بدل ہے یعنی آگ کا شعلہ کسی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا لاتا ہوں۔
= تَصْطَلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر اِصْطِلَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم تاپو۔ تم سینکو۔ صلی مادہ۔
۲۷:۸ = جَآءَهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب النّار کے لئے ہے جس کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا۔
= نُوْدِیَ۔ نِدَاءٌ سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب وہ پکارا گیا۔ اس کو پکارا گیا اس کا مفعول مالم یسم فاعلہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے جو موسیٰ کی طرف راجع ہے یعنی (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی گئی۔
= اَنْ مفسرہ ہے (کیونکہ نداء میں قول کے معنی پائے جاتے ہیں اَنْ مفسرہ ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنی پائے جائیں خواہ کہنے کے معنی پر اس فعل کی دلالت لفظی ہو۔ جیسے فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ (۲۳:۲۷) یا دلالت معنوی ہو جیسے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا۔ (۳۸:۶) اور ان میں سے کئی پنچ چل کھڑے ہوئے کہ چلو۔ یعنی ان کے اٹھ کر چلنے کا مطلب، گویا یہ کہنا ہے کہ تم بھی چلو)

= بُوْرِكَ ۔ بَارَكَ یُبَارِكُ مُبَارَكَةٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اس کو برکت دی گئی۔ وہ برکت دیا گیا۔ بابرکت ہو وہ۔

= مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا۔ جو اس آگ میں ہے اور جو اس کے آس پاس ہے مفسرین کے اس میں مختلف اقوال ہیں:۔

(۱) من فی النار سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور من حولها سے مراد فرشتے ہیں:۔

(۲) من فی النار سے مراد فرشتے ہیں اور مَنْ حَوْلَهَا سے مراد حضرت موسی علیہ السلام ہیں

(۳) من فی النار سے مراد بھی فرشتے اور من حولها سے مراد بھی فرشتے ہیں (حقانی)

(۴) من فی النار سے مراد حضرت موسیٰ وفرشتگان جو وہاں اس وادی میں حاضر تھے۔ اور من حولها سے مراد ارض شام کہ مبعث انبیاء ومہبط وحی رہی ہے (کشاف وبیضاوی وغیرہ)

= وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ اور (ہر تشبیہ وتمثیل سے) پاک ہے اللہ جو رب العالمین ہے واؤ عطف کی ہے اور جملہ سبحٰن اللہ رب العلمین معطوف ہے اور بورِكَ معطوف علیہ ہے اور یہاں تک منادی کا کلام ہے۔

۲۷: ۹ = یٰمُوْسٰی ...... قیل معناہ ان موسیٰ قال من المنادی قال یٰموسیٰ ...... جیسے موسیٰ نے کہا ہو کون ہے یہ پکارنے والا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّهٗ اَنَا اللّٰهُ ......

= انهٗ میں ضمیر شان ہے انا مبتدا۔ اللہ خبر۔ العزیز الحکیم خبر کی صفات ہیں اے موسیٰ یہ میں ہوں۔ اللہ۔ بڑے غلبہ والا۔ بڑی حکمت والا۔

۲۷: ۱۰ = اَلْقِ ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو ڈال دے اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر

= رَاٰهَا ۔ اس نے اس کو دیکھا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو دیکھا ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب عَصَا کی طرف راجع ہے

= تَهْتَزُّ ۔ مضارع واحد مؤنث غائب اِهْتِزَازٌ (افتعالٌ) مصدر۔ وہ بل کھاتی ہے۔ وہ پھنپھناتی ہے۔ وہ ہلتی ہے۔

یہ حال ہے مفعول ھا سے پھر جب اس نے اس کو (عصا کو) بل کھاتے دیکھا

وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (١٩: ٢۵) اور تو ہلا کھجور کے تنے کو اپنی طرف
= كَاَنَّهَا - یہ بھی یا ھا کا حال ہے یا ضمیر تَهْتَزُّ کا حال ہے جیسے کہ وہ ۔ گویا وہ ہے۔
كَاَنَّ حرف مشابہ بفعل ہے اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ ۔ یہ اکثر اور خاص کر قرآن مجید میں تشبیہ کے لئے استعمال ہوا ہے!
= جَانٌّ ۔ اَلْجَنُّ سے مشتق ہے جِنٌّ کی جمع ہے (باب نصر) اس کے اصل معنی کسی چیز کو حواس سے پوشیدہ کرنے کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ (٦: ٧٧) جب رات نے ان کو (پردہ تاریکی سے) چھپا دیا۔
اَلْجَنَانُ دل کہ وہ بھی حواس سے مستور ہوتا ہے یا المِجَنُّ وَالْجُنَّةُ ڈھال کہ اس سے انسان اپنے آپ کو بچاتا اور چھپاتا ہے یا اَلْجَنَّةُ جنت ۔ باغ ۔ کہ درختوں کی وجہ سے اس کی زمین نظر نہیں آتی یا اَلْجِنُّ جن کہ وہ بھی پوشیدہ مخلوق ہے۔
لیکن آیۃ ہذا میں جَانٌّ ایک قسم کا سانپ مراد ہے۔
= وَلّٰى ۔ ماضی واحد مذکر غائب ضمیر فاعل حضرت موسیٰ کی طرف راجع ہے تَوْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر وہ منہ موڑ کر پیٹھ دے کر بھاگا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ (٣: ١١١) اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے ولی مادہ ۔ اسی مادہ سے اور مشتقات وَلِيٌّ دوست ۔ والی مددگار ۔ حاکم۔
= مُدْبِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر بحالت نصبی، پیٹھ موڑنے والا۔ دُبُرٌ پیٹھ ۔ پشت پاخانہ کا مقام ۔ اَدْبَارٌ پیٹھ پھیرنا۔ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (٧٤: ٢٣) پھر پشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا۔
= لَمْ يُعَقِّبْ مضارع مجزوم نفی جحد بلم تعقیب (تفعیل) مصدر ۔ اس نے پلٹ کر نہ دیکھا ۔ وہ پیچھے نہ پھرا ۔ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔
= لَدَيَّ ۔ لَدٰى مضاف یار واحد متکلم مضاف الیہ میرے پاس۔
لدٰی ظرف مکان پاس ۔ طرف ، ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لدٰی کی وہی حالت ہوتی ہے جو عَلٰى حرف جر کی ہوتی ہے جیسے عَلَيْنَا ۔ لَدَيْنَا ۔ عَلَيْكَ ۔ لَدَيْكَ وغیرہ
٢٧: ١١ = اِلَّا ۔ یہاں استثناء منقطع ہے کیونکہ یہاں مستثنیٰ مَنْ ظَلَمَ ہے جس نے ظلم کیا اور مرسلین ظلم نہیں کرتے لہٰذا مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے نہیں ہے یہاں اِلَّا

بمعنی لیکن ہے یعنی میرے رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے۔ لیکن ان کو چھوڑ کر جو بھی ظلم کرے گا اسے ڈر ہے مَنْ تَابَ وَ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ اور وہ ظلم کرنے والا بھی اگر توبہ کر لے اور برائی کرنے کے بعد نیکی کرنے لگے (تو اسے بھی کوئی ڈر نہیں) کیونکہ میں غفور اور رحیم ہوں۔

یا یہاں اِلَّا بمعنی وَلَا ہے ای لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ وَلَا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (میرے) رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے اور نہ (اسے کوئی ڈر ہے) جس نے ظلم کیا۔ لیکن اس کے بعد بدی کو نیکی سے بدل دیا تو بے شک میں غفور رحیم ہوں۔

۲۷: ۱۲ = جَیْبِكَ مضاف مضاف الیہ تیرا گریبان۔

= تَخْرُجْ۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) واحد مؤنث غائب۔ ضمیر فاعل یَدَكَ کی طرف راجع ہے۔

= بَیْضَآءَ۔ سفید۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے واحد مؤنث اَبْیَضُ واحد مذکر بِیْضٌ جمع کا صیغہ ہر دو مذکر و مؤنث کے لئے آتا ہے۔

= مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ۔ بلا کسی عیب کے بلا کسی مرض (از قسم برص) کے۔ ملاحظہ ہو ۲۶: ۱۵۶۔

= فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ ای هما داخلتان فی جملة تِسْعِ اٰیٰتٍ۔ یہ دو معجزات بھی جملہ نو معجزات میں شامل ہیں۔ اس سے قبل اِذْهَبْ محذوف ہے۔

ای اذهب فی تسع اٰیٰتٍ الی فِرْعَوْنَ۔ ان نو معجزات (جن میں یہ دو بھی شامل ہیں) کو لے کر فرعون کے پاس جاؤ۔

۲۷: ۱۳ = مُبْصِرَةً۔ اسم فاعل واحد مؤنث بحالت نصب۔ دوسری چیزوں کو واضح اور روشن کرنے والی۔ بصیرت افروز۔ آیات کا حال ہے۔

۲۷: ۱۴ = جَحَدُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ جَحْدٌ وجُحُوْدٌ مصدر (باب فتح) انہوں نے انکار کیا۔ جحد وجحود کے معنی ہیں کہ جس چیز کا دل میں اثبات ہو اس کی نفی اور جس کی نفی ہو اس کا اثبات کرنا۔

= وَاسْتَیْقَنَتْهَا۔ ماضی واحد مؤنث غائب ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اِسْتِیْقَانٌ (استفعال) یقین کرنا۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ جو آیات کی

طرف راجع ہے۔ واؤ حالیہ ہے حالانکہ (ان کے دلوں نے) ان معجزات کا یقین کرلیا تھا۔
ای علمت انفسھم علما یقینا انہا ایات من عند اللہ تعالیٰ۔ حالانکہ ان
کے دلوں نے یقینی طور پر جان لیا تھا کہ یہ آیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔
استیقان ایقان سے زیادہ بلیغ ہے۔
= ظُلْمًا وَّعُلُوًّا۔ (محض ظلم اور تکبر کی بناء پر) دونوں ضمیر فاعل جحدوا سے حال ہیں۔ عُلُوٌّ عَلَا یَعْلُوْا کا مصدر ہے، جس کے معنی ہیں بلند ہونا۔ سرکشی کرنا۔ کسی پر غلبہ کرنا۔

۲۷: ۱۶ = مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر علمنا کا مفعول ثانی ہے نَا ضمیر جمع متکلم مفعول اول کی ہے۔ پرندوں کی بولی۔

۲۷: ۱۷ = حُشِرَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اکٹھا کیا گیا۔ جمع کیا گیا۔ حَشْرٌ مصدر ہے۔

= یُوْزَعُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب وَزْعٌ (نصر) مصدر سے۔ جس کے معنی روک لینا۔ باز رکھنا۔ لشکر کو ترتیب دینا۔ چنانچہ وزع الجیش کے معنی ہیں اس نے لشکر کو صفوں اور گروہوں میں ترتیب دیا۔ یہاں یُوْزَعُوْنَ (وہ ترتیب دیئے گئے) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عساکر باوجود کثیر التعداد اور متفاوت ہونے کے غیر مرتب ومنتشر نہ تھے بلکہ نظم وضبط میں تھے کہ کبھی سرکشی اختیار نہ کرتے تھے۔
وَحُشِرَ ...... فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ اور (ایک موقعہ پر حضرت سلیمان کے حکم پر) اس کے لشکر مشتمل برجن والانس والطیر اکٹھے کئے گئے اور وہ گروہوں اور صفوں میں ترتیب دیئے گئے ہوئے تھے۔ یعنی منظم اور مترتب طریقہ پر جن والانس اور پرندوں پر مشتمل لشکر جمع کیا گیا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ (۴۱: ۱۹) جس دن خدا کے دشمن اکٹھے کرکے دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے۔ تو ترتیب وار کردیئے جائیں گے۔

۲۷: ۱۸ = لَا یَحْطِمَنَّکُمْ مضارع منفی تاکید بانون ثقیلہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ حَطْمٌ مصدر (باب ضرب) وہ تمہیں روند نہ ڈالے وہ تمہارا چورا نہ کردے۔ اَلْحَطْمُ کے اصل معنی کسی چیز کو توڑنے کے ہیں پھر کسی چیز کو

ریزہ ریزہ کر دینے اور روندنے پر حَطْمٌ کا لفظ بولا جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا۔ (٣٩:٢١) پھر اُسے چورا چورا کر دیتا ہے۔

٢٧: ١٩ = فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وہ مسکرا کر ہنس پڑا۔ بعض اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ تبسم تو آپ نے اپنی عادت کے معمول کے مطابق کیا پھر وہ تبسم اضطراراً ضحک کے درجہ تک پہنچ گیا۔

= اَوْزِعْنِيْ۔ امر واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم اَوْزِعْ وَاِیْزَاعٌ سے جس کے معنی کسی چیز پر جما دینے کے ہیں اور الہام کرنے کے ہیں مجھے جما دے، مجھے توفیق دے۔ میری قسمت میں کر۔ اَوْزَعَ اللهُ فُلَانًا اللہ تعالیٰ نے فلاں کو شکر گذاری کا الہام کیا۔

٢٧: ٢٠ = تَفَقَّدَ الطَّيْرَ۔ تَفَقَّدَ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَفَقُّدٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ جس کے معنی گم شدہ چیز کی تلاش کرنے کے ہیں فقد مادہ۔ اس سے فقد یفقد (ضرب) فقدٌ بمعنی گم کرنا یا کھو دینا کے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ (١٢: ٧١) تمہاری کیا چیز گم ہوئی ہے۔

الطَّيْرَ۔ اسم جمع ہے اس کا واحد طائر ہے۔ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ اس نے پرندوں کی حاضری لی۔ اس نے پرندوں کا جائزہ لیا۔

= بِسُلْطٰنٍ۔ سُلْطٰن حجت۔ سند۔ برہان۔ قوت۔ حکومت، سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ۔ واضح سند۔ معقول عذر۔

٢٧: ٢٢ = مَكَثَ ماضی واحد مذکر غائب۔ مُكْثٌ مصدر (باب نصر و کرم) انتظار میں ٹھہرا۔ ضمیر فاعل ھد ھد کی طرف راجع ہے۔

= غَيْرَ بَعِيْدٍ۔ ای زمانا غیر مدید۔ غیر طویل مدت۔ تھوڑا وقت۔

مَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ۔ ہُدہُد تھوڑا ہی عرصہ ٹھیرا (رکا) کہ آگیا۔ یعنی تھوڑی ہی دیر بعد ہُدہُد آگیا۔ غَيْرَ بَعِيْدٍ کے بعد فجاء محذوف ہے (وہ آگیا)

= اَحَطْتُّ ماضی واحد متکلم۔ احاطة (افعال) مصدر۔

میں نے احاطہ کیا۔ میں نے خبر معلوم کی ہے مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ مضارع مجزوم نفی جحد بَلَمْ۔ واحد مذکر حاضر۔ جس کا تجھے احاطہ نہیں ہے یعنی جو آپ کو معلوم نہیں ہے۔ مَا موصولہ ہے۔

= نَبَاٍ۔ خبر۔ (ثقہ خبر)

۲۷: ۲۳ == تَمْلِکُھُمْ۔ تَمْلِکُ مضارع واحد مونث غائب مُلْکٌ مصدر باب ضرب سے وہ مالک ہوتی ہے وہ بادشاہی کرتی ہے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان پر بادشاہی کرتی ہے۔ حکومت کرتی ہے۔

== اُوْتِیَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب اس (عورت) کو دیا گیا۔ ایتاء (افعال) مصدر۔

== فَصَدَّ ھُمْ صَدَّ یَصُدُّ (نصر) سے ماضی واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس نے ان کو روک دیا۔ اس نے ان کو روک رکھا ہے۔ صَدٌّ وصُدُوْدٌ مصدر۔

۲۷: ۲۵ == اَلَّا یَسْجُدُوْا ۔ ای لئلا یسجدوا لام تعلیل محذوف۔ تاکہ نہ سجدہ کریں۔ بدیں وجہ وہ سجدہ نہیں کرتے ہیں۔ اور یہ یا تو زَیَّنَ لَھُمْ سے متعلق ہے۔ یا فصدّ ھم سے۔ یعنی شیطان نے ان کے اعمال (گمراہی و شرک) کو ان کی نظروں میں مزین کر رکھا ہے اس لئے وہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے۔ یا شیطان نے ان کو راہ راست سے روک رکھا ہے اور بدیں وجہ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے۔

== اَلَّذِیْ ۔ ای اللہ تعالیٰ

== اَلْخَبْءَ کسی چیز کے پوشیدہ اور مخفی ذخیرہ کو خبأ کہتے ہیں یہاں مصدر بمعنی مفعول مخبوءٌ مستعمل ہے یُخْرِجُ الْخَبْءَ جو پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے۔

== مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اس کی دوسری قرات مَا یُخْفُوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ہے (بیضاوی) اس سے ظاہر ہے کہ یہاں خطاب عام لوگوں سے ہے کوئی خاص گروہ مخاطب نہیں ہے۔

۲۷: ۲۸ == اَلْقِہْ ۔ اَلْقِ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ تو اس کو ڈال دے۔

== اِلَیْھِمْ ۔ ان کے پاس۔ ان کے سامنے۔

== تَوَلَّ عَنْھُمْ تَوَلَّ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تَوَلِّیٌ مصدر تَوَلِّیٌ کا تعدیہ جب بلا واسطہ ہو تو اس کے درج ذیل معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ کسی سے دوستی رکھنے۔ ۲۔ کسی کام کو اٹھانے ۳۔ والی اور حاکم ہونے کے ہوتے ہیں جیسے (۱) وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ (۵: ۵۱) جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی

کرے وہ ان ہی میں سے ہے (۲) وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ (۲۴:۱۱) اور جس نے کہ اٹھایا اس بڑی بات کو (۳) فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ ......(۴۷:۲۲) پھر کیا تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم والی ہو ....

اور جب عَنْ کے ساتھ متعدی ہو خواہ عَنْ لفظوں میں مذکور ہو یا پوشیدہ تو منہ پھیرنے اور نزدیکی چھوڑنے کے معنی ہوتے ہیں۔

پھر منہ پھیرنے کی بھی دو صورتیں ہیں۔ ایک وہاں سے ٹل جانا۔ دوسرے توجہ نہ کرنا اور حکم نہ ماننا۔

تَوَلَّ عَنْھُمْ تو ان سے ایک طرف ہٹ جا۔

= فَانْظُرْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو دیکھ۔ یا انتظار کر جیسے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ (۵۷:۱۳) ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ حاصل کرلیں

= مَاذَا یَرْجِعُوْنَ۔ مَاذَا کلمہ استفہامیہ ہے۔ کیا (چیز، بات) ہے یَرْجِعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب رَجْعٌ و رُجُوْعٌ مصدر (باب ضرب) وہ رجوع کرتے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں۔ یا ما ذا یرد بعضھم علیٰ بعض من القول وہ ایک دوسرے سے کیا بات چیت کرتے ہیں۔

۲۷:۲۹ = کِتٰبٌ کَرِیْمٌ۔ موصوف صفت۔ کَرِیْمٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع کِرَامٌ ہے۔ عزت والا۔ عمدہ۔ بڑا۔ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ معزز خط۔ مکتوب کا معزز ہونا تین وجہ سے ہوتا ہے۔ مضمون کی عظمت کے لحاظ سے (۲) بھیجنے والے کے اعلیٰ مرتبہ کے لحاظ سے۔ (۳) خط کے مختوم ہونے کے لحاظ سے۔

حدیث میں ہے کرم الکتب ختمہ کتاب کی عظمت اس کی مہر ہی ہیں۔

اور ابن المقنع کا قول ہے من کتب الیٰ اخیہ کتابًا ولم یختمہ فقد استخف بہٖ جس نے اپنے بھائی کو خط لکھا اور اس پر مہر ثبت نہ کی تو اس نے اس کو حقیر جانا۔

بعض کے نزدیک کریم بوجہ اس کی عجیب و غریب نوعیت کے ہے۔ کریمٌ لغرابۃ شانہ کہ بجائے کسی قاصد یا سفیر سلطنت کے اسے بذریعہ ایک پرندہ کے پہنچایا گیا

۲۷:۳۰ = اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ۔ میں ضمیر ہٗ واحد مذکر غائب کِتٰبٌ کے لئے ہے۔ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط میں ہٗ ضمیر مضمون کتاب کے لئے ہے اور اس اِنَّہٗ تک کلام ملکہ کی زبان سے ہے۔

۲۷: ۳۱ = اَلَّا تَعْلُوْا میں اَنْ یا مفسرہ ہے یا مصدریہ ہے اور ناصب فعل ہے لَا تَعْلُوْا فعل نہی جمع مذکر مخاطب تم سرکشی مت کرو علوٌّ مصدر (باب نصر) تم بڑائی مت کرو۔ تم تکبر مت کرو۔

= عَلَیَّ۔ میرے مقابلہ میں (لفظاً مجھ پر۔ علیٰ حرف جار یَ ضمیر واحد متکلم۔ مجرور)

= وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۔ اور چلے آؤ میرے پاس مطیع ہوکر۔ فرمانبردار بن کر۔ اس میں جسمانی حاضری مراد نہیں۔ محض دعوت اسلام و اطاعت مقصود ہے۔

فائدہ! یہ ضروری نہیں کہ خط کی عبارت بجنسہٖ یہی ہو بلکہ ممکن ہے عبارت کچھ اور ہو، یہاں صرف اس کا خلاصہ بیان کیا گیا ہو۔

یہ مکتوب ملکہ کے نام تھا لیکن مخاطبین ملکہ کے علاوہ اس کے روسا اور دیگر اہلِ سباء بھی تھے اسی لئے مکتوب میں صیغہ جمع استعمال کیا گیا ہے۔

۲۷: ۳۲ = اَفْتُوْنِیْ۔ افتوا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ اِفْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ فتی مادہ۔ کسی مشکل مسئلہ کے جواب کو فُتْیَا و فتویٰ کہا جاتا ہے۔ استفتاء (استفعال) کے معنی فتویٰ طلب کرنے اور افتاء کے معنی فتویٰ دینے کے ہیں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ (۴: ۱۲۷) اے پیغمبر! لوگ تم سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا تم کو ان کے معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

اَفْتُوْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔

= قَاطِعَةً۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ مَا كُنْتُ کی خبر ہے قَطْعٌ کے لفظی معنی کاٹنے کے ہیں۔ خواہ محسوس طور پر ہو یا عقلی طور پر ہو اول کی مثال وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا۔ (۵: ۳۸) چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کرتوتوں کے عوض۔

دوسرے کی مثال آیت ہذا ہے۔ ہر رائے اور امر کو چھوڑ کر ایک رائے مقرر کر لینا اور ہر عمل کو چھوڑ کر صرف ایک ہی آخری حکم نافذ کرنا یہ قطع امر ہے۔

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا میں کسی معاملہ کا آخری فیصلہ نہیں کرتی۔

= حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر جب تک تم شاہد نہ ہو۔ تم حاضر نہ ہو

شُھُوْدٌ حاضر ہونا، موجود ہونا۔ شَھَادَۃٌ (گواہی دینا) مصدر
یہاں مطلب ہے کہ جب تک کہ تم شریک (مشورہ) نہ ہو۔
٢٧: ٣٣ = اُولُوْا۔ والے۔ جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا۔ اُولُوْا بحالت رفع اُولِیْ بحالت نصب وجر۔ اُولُوْا قُوَّۃٍ۔ طاقت والے۔ صاحب قوت۔
اُولُوْا بَاْسٍ۔ بَاْسٌ بمعنی لڑائی۔ جنگ کی شدت، سختی، بڑے لڑنے والے، بڑے جنگجو۔ بڑے شجاع۔ بہادر۔
= اَلْاَمْرُ اِلَیْكِ فیصلہ امر تمہارے اختیار میں ہے۔
= اُنْظُرِیْ امر واحد مؤنث حاضر۔ تو دیکھ۔ تو دیکھ لے۔ تو غور کر۔ تو غور کر لے تو سوچ لے۔
٢٧: ٣٤ = وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ۔ اس کی دو صورتیں ہیں (١) یہ جملہ معترضہ ہے اور اللہ کی طرف سے ملکہ کے کلام کی تصدیق ہے کہ جَعَلُوْٓا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَآ اَذِلَّۃً
(٢) یہ ملکہ کا کلام ہی ہے اور اس کے پہلے کلام کی تاکید میں آیا ہے۔
٢٧: ٣٥ = ھَدِیَّۃٍ۔ تحفہ، ہدیہ۔ صفت مشبہ بمعنی مَھْدِیَّۃٌ (اسم مفعول)
= فَنٰظِرَۃٌ۔ ف عطف کی ہے نٰظِرَۃٌ معطوف اور مُرْسِلَۃٌ معطوف علیہ
= بِمَ۔ باء حرف جر ہے اور مَا استفہامیہ ہے حرف جر کے آنے کی وجہ سے اس کے آخر سے الف حذف ہو گیا ہے۔ بِمَ کس چیز کے ساتھ۔
بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ٥ قاصد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں۔
٢٧: ٣٦ = اَتُمِدُّوْنَنِ۔ ہمزہ استفہام کا ہے۔ تُمِدُّوْنَنِ اِمْدَادٌ (افعال) سے مضارع جمع مذکر حاضر ہے۔ ن وقایہ کی ضمیر واحد متکلم (محذوف)
کیا تم میری مدد کرتے ہو؟
= بِمَالٍ یہاں مال سے مراد مال حقیر ہے
= فَمَآ اٰتٰنِ َۦ اللّٰہُ۔ میں مَا موصولہ ہے بمعنی الَّذِیْ۔ اٰتٰی ماضی واحد مذکر غائب (ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے) ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ جو عطا فرما رکھا ہے مجھے اللہ نے (نبوت، مال و متاع، جاہ و حشم)
= بَلْ۔ حرف اضراب ہے بَلْ سے ماقبل کی تصحیح اور مابعد کا ابطال مقصود ہے کہ اللہ نے جو نعمتیں مجھے عطا کر رکھی ہیں وہ ان نعمتوں سے بہتر ہیں جو اس نے تمہیں عطا

کی ہیں لیکن تم ان حقیر تحفوں پر اترا رہے ہو جو سراسر او چھا پن ہے!
= تَفْرَحُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، تم خوش ہوتے ہو۔ تم ریجھتے ہو۔ فَرْحٌ (باب سمع) سے مصدر۔

۲۷: ۳۷ = اِرْجِعْ امر۔ واحد مذکر حاضر۔ جا واپس چلا جا۔ جا لوٹ جا۔ رُجُوْعٌ مصدر باب ضرب یہاں خطاب قاصد سے ہے جس کے لئے آیت ۳۶ میں فَلَمَّا جَآءَ واحد کا صیغہ ہی استعمال ہوا ہے۔ اور جہاں اس وفد کے لئے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے وہاں قاصد کے ہمراہ جو تحائف بردار تھے ان کو بھی خطاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔
= اِلَیْھِمْ یعنی ان کی طرف جو تمہارے بھیجنے والے ہیں۔ یعنی ملکہ اور اس کے رؤسائے سلطنت۔ ای الی بلقیس وقومھا۔
= فَلَنَاْتِیَنَّھُمْ۔ لام تاکید کا ہے نَاْتِیَنَّ مضارع بانون ثقیلہ صیغہ جمع متکلم۔ تعدیہ بہ باء (بِجُنُوْدٍ) ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہم ضرور ان پر (چڑھا) لائیں گے (فوج)۔

صاحب رُوح المعانی رقم طراز ہیں:۔
فَلَنَاْتِیَنَّھُمْ ای فو اللہ لناتینھم (بجنودٍ) خدا کی قسم ہم ضرور (چڑھا) لائیں گے ان پر (فوج)
اسی بناء پر لَنَاْتینھم جوابِ قسم اور ولنخرجنھم کا عطف اس جواب قسم پر بیان کرتے ہیں۔
اِرْجِعْ اِلَیْھِمْ اور فَلَنَاْتِیَنَّھُمْ کے درمیان ایک خلاء ہے جس کو صاحب تفسیر ماجدی یوں بیان کرتے ہیں۔
سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:۔
میں نے دعوت تو اطاعت و اسلام کی دی تھی یہ بلا اطاعت وقبول دعوت محض اظہارِ دوستی کیسا؟ یہ تو ایک صورت رشوت کی ہوئی۔ مال وقوت دونوں کے لحاظ سے تو میری سلطنت اللہ کے فضل وکرم سے بلقیس کے ملک سے کہیں بڑھی ہوئی ہے میں ان تحائف و ہدایا کو واپس کرتا ہوں اور عنقریب فوج کشی کر کے ان بے دینوں کو کچل ڈالوں گا؛ یا دونوں کے درمیان شرط محذوف ہے ای ارجع الیھم فلتاتونی مُسْلمین والا فلنا تینھم الخ

= لَاقِبَلَ لَهُمْ بِهَا۔ قَبْلُ تقدم کے لئے استعمال ہوتا ہے خواہ یہ تقدم زمانی ہو یا تقدم مکانی ہو یا مرتبہ میں تقدم ہو یا ترتیب فنی میں تقدم ہو۔
اور استعارہ کے طور پر قوت اور مقابلہ کرنے کی قوت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے لَا قِبَلَ لِیْ بِکَذَا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آیۃ ہذا میں لَاقِبَلَ لَهُمْ بِهَا کا معنی بھی اس طرح ہے:
جس کے مقابلہ کی ان کو طاقت نہ ہوگی!
= وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ داؤ عطف کا ہے اور لنخرجنہم کا عطف جواب قسم پر ہے (ملاحظہ ہو اوپر فَلَنَأْتِیَنَّهُمْ) لام تاکید کا ہے نُخْرِجَنَّ مضارع بانون تاکید ثقیلہ جمع متکلم هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (یعنی ملکہ بلقیس کی قوم) ہم ضرور ان کو نکال باہر کریں گے۔
= مِنْهَا۔ ای من سبا۔
= اَذِلَّةً۔ ذلیل کی جمع قلت ہے۔ متواضع اور نرم دل کے لئے بھی مستعمل ہے حال ہے ضمیر مفعول سے۔
= وَهُمْ صٰغِرُوْنَ ٥ یہ بھی حال ہے صٰغِرُوْنَ۔ صٰغِرٌ واحد صَغَارٌ سے اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے بمعنی ذلیل وخوار۔ الصِّغَرُ اَلْکِبَرُ کی ضد ہے۔ صَغِرَ یَصْغَرُ (سمع) صِغَرٌ کے معنی چھوٹا ہونے کے بھی ہیں اور صَغُرَ یَصْغُرُ (کرم) صَغَرٌ وَصَغَارٌ کے معنی ذلیل ہونے اور ذلت پر قانع ہونے کے ہیں اور اسی سے ہے صٰغِرٌ کے معنی ذلیل اور کم مرتبہ آدمی جو اپنی ذلت پر قانع ہو
٢٧: ٣٨ = قَالَ۔ ای قال سلیمٰنُ
٢٧: ٣٩ = عِفْرِیْتٌ۔ دیو۔ قوی ہیکل۔ بڑے ڈیل ڈول والا۔
= قَوِیٌّ۔ اس لئے کہ تخت خواہ کتنا ہی بڑا اور وزنی ہو میں اسے لے آنے کی قوت رکھتا ہوں۔
= اَمِیْنٌ۔ اس لئے کہ خواہ وہ کتنا ہی قیمتی اور مرصع ہو میں خیانت نہ کروں گا۔
امین۔ امانت دار، معتبر۔
٢٧: ٤٠ = اَنْ یَّرْتَدَّ۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔
ارتدادٌ (افتعال) مصدر۔ لوٹے۔ یا لوٹ کر آئے۔

طَرْفُكَ - مضاف مضاف الیہ - تیری نظر - تیری نگاہ۔

طَرْفُ العین - آنکھ کی پلک - طَرْفٌ پلک جھپکنا۔

= مُسْتَقِرًّا - اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ استقرار (استفعال) مصدر۔ ای ساکنا عندہ قارًا علیٰ حالتہ التی علیھا - اپنی پہلی حالت میں اپنے سامنے رکھا پایا۔ لفظی معنی قرار پکڑنے والا۔ ٹھہرنیوالا۔

= لِیَبْلُوَنِیْ - لام تعلیل کا ہے یَبْلُوَا مضارع منصوب بوجہ اَنْ مقدرہ، صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ۔ ی متکلم۔ تاکہ وہ میری آزمائش کرے مبلا، یبلو بلاء (نصر) آزمائش کرنا

= غَنِیٌّ - صفت مشبہ کا صیغہ ہے - بے نیاز، غیر محتاج۔

کوئی شکر اس کا اس کی نعمتوں کا کرے یا نہ کرے وہ بے نیاز ہے شکر کا محتاج نہیں

= کَرِیْمٌ صفت مشبہ واحد - عزت والا - کِرَامٌ جمع جیسے کِرَامًا کَاتِبِیْنَ (۸۲: ۱۱) معزز لکھنے والے - یہاں بمعنی ناشکری کرنے والوں پر بھی فضل وکرم کرنے والا

۲۷: ۴۱ = نَکِّرُوْا - امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر نَکَّرَ یُنَکِّرُ تَنْکِیْرٌ (تفعیل)۔ تنکیر الشئی کے معنی کسی چیز کو بے پہچان کر دینے کے ہیں۔ یعنی اس کی حالت کو ایسا بدل دو کہ (ملکہ سبا) پہچان نہ سکے۔

= نَنْظُرْ - مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) جمع متکلم - ہم دیکھیں۔ نَظَرَ یَنْظُرُ (نصر) نَظَرٌ سے

= اَتَھْتَدِیْ - میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ تَھْتَدِیْ مضارع معروف واحد مؤنث غائب اِھْتَدٰی یَھْتَدِیْ اھتداء (افتعال) راہ (ہدایت) پانا۔ وہ راہ پاتی ہے یعنی سمجھ جاتی ہے۔

ای الیٰ معرفۃ العرش کیا تخت کو پہچاننے کی راہ پاتی ہے او الی الایمان باللہ وبرسولہ یا (اس حیرت انگیز معجزہ کو دیکھ کر کہ اس کا تخت جو وہ سینکڑوں میل پیچھے محفوظ چھوڑ آئی ہے اور اب وہ سامنے پڑا ہے) وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کی راہ پاتی ہے۔

"اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ وہ یکایک اپنے ملک سے اتنی دور اپنا تخت موجود پاکر یہ سمجھ جاتی ہے یا کہ نہیں کہ یہ اسی کا تخت اٹھالایا گیا ہے اور یہ مطلب بھی ہے کہ وہ اس حیرت انگیز معجزے کو دیکھ کر ہدایت پاتی ہے یا اپنی گمراہی پر قائم رہتی ہے!

(تفہیم القرآن)

۲۷:۴۲ = اَھٰکَذَا۔ ہمزہ استفہامیہ ھَا حرف تنبیہ کَ حرف تشبیہ ذَا اسم اشارہ قریب مذکر کیا ایسا ہی ہے؟ کیا اس کی طرح کا ہی ہے؟ عَرْشُكِ۔ تمہارا تخت۔

= کَاَنَّہٗ۔ کَاَنَّ حرف مشابہ بفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کَاَنَّ کا اسم۔ گویا کہ وہ۔ کَاَنَّہٗ ھُوَ گویا وہی ہے یعنی اسی کی طرح کا ہے۔

= اُوْتِیْنَا۔ ماضی مجہول جمع متکلم۔ ہم کو دیا گیا۔ ہم کو ملا۔ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر

= اَلْعِلْمَ۔ ای العلم بکمال قدرۃ اللہ تعالیٰ وصحۃ نبوتك۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور آپ کی نبوت کا علم (ہم کو پہلے ہی پہنچ چکا تھا)

= مِنْ قَبْلِھَا۔ ای من قبل ھذہ المعجزۃ۔ اس معجزہ سے قبل ہی۔

= وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں ایمان لا چکے ہیں

۲۷:۴۳ = وَصَدَّھَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط بمعنی مصدر کے ہے۔ یعنی اس کے غیر اللہ کے عبادت کرنے نے اُسے اسلام سے روک رکھا تھا۔

= اِنَّھَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ۔ یہ وجہ (سبب) ہے اس کی غیر اللہ کی پرستش کی۔ کیونکہ وہ کافر قوم میں سے تھی اس لئے جب سے اس نے آنکھ کھولی اپنے گرد کفر ہی کفر دیکھا۔

۲۷:۴۴ = اُدْخُلِي۔ امر واحد مؤنث حاضر، تو (عورت) داخل ہو۔ دُخُوْلٌ مصدر (باب نصر)

= الصَّرْحَ۔ محل۔ قصر۔ ہر وہ عمارتِ عالیشان کہ جس میں نقش و نگار ہوں صرح کہلاتی ہے یہاں بمعنی صحن الدار ہے، محل کے صحن میں داخل ہو

= رَاَتْہُ۔ رأت صحن الدار۔

= حَسِبَتْہُ۔ ماضی واحد مؤنث غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (الصحن کے لئے ہے) اس نے اس کو گمان کیا۔ اس نے اسے خیال کیا۔ حِسْبَانٌ (حَسِبَ سمع) گمان کرنا، خیال کرنا۔

حَسَبَ يَحْسُبُ (نصر) حَسَبٌ وحِسَابٌ وحِسْبَانٌ وحُسْبَانٌ گننا۔ شمار کرنا۔ وحَسُبَ يَحْسُبُ (کرم) حَسَبٌ وحَسَابَةٌ شریف الاصل ہونا

= لُجَّةً - اسم مفرد - دریا میں بڑا پانی، دریا کا وسطی حصہ جہاں پانی بہت ہوتا ہے یہاں آیت میں پانی کا حوض مراد ہے۔ لجّ و لِجَاج وَلِجَاجَةٌ (باب سمع وضرب) جھگڑا کرنا
= کَشَفَتْ - ماضی واحد مؤنث غائب - اس نے کھولا - اس نے کپڑا ہٹایا - اَلْکَشْفُ کَشَفْتُ الثَّوْبَ عَنِ الْوَجْهِ کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں چہرہ وغیرہ سے کپڑا اٹھانا۔ مجازاً دکھ، تکلیف، غم واندوہ کو دور کرنے پر بھی بولا جاتا ہے جیسے فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ - (۶: ۴۱) جس دکھ کے لئے تم اسے پکارتے ہو وہ اس کو دور کردیتا
کَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا اس نے اپنی دونوں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا۔ پائنچہ اٹھایا
سَاقٌ پنڈلی۔ سَاقَیْنِ دو پنڈلیاں اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا۔
= مُمَرَّدٌ - اسم مفعول واحد مذکر تَمْرِیْدٌ (تفعیل) مصدر۔ مرد مادّہ۔ چکنا۔ صاف، ہموار۔
= قَوَارِیْرَ - قَارُوْرَةٌ کی جمع - بمعنی شیشہ، یا شیشہ کا برتن۔ گلاس، صراحی وغیرہ، بوجہ غیر منصرف ہونے کے مفتوح ہے۔
قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّةٍ (۷۶: ۱۶) اور شیشے بھی چاندی کے۔ یعنی شیشے کے برتن چاندی کی طرح سفید۔
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ: ایسا محل یا صحن جس میں شیشے جڑے ہوئے ہوں۔ یعنی شیشے کا بنا ہوا ہو۔

۲۷: ۴۵ = وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا - واؤ عطف کی ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا کا عطف وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا پر ہے۔ پارہ کے دوسرے رکوع سے آیۃ (۱۵) سے حضرت داؤدؑ اور ان کے وارث حضرت سلیمانؑ کا قصہ شروع ہوا تھا۔ جو رکوع ۳ آیت نمبر ۴۴ کے اختتام پر مکمل ہوا۔
اور چوتھے رکوع کا آغاز وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا سے ہوا۔ اور یہاں ثمود کی طرف حضرت صالح کے بھیجے جانے کا قصہ شروع ہوتا ہے۔ پہلے قصہ کے بعد یہ دوسرے قصہ کو واؤ عطف سے ربط کیا گیا ہے۔
لَقَدْ اَرْسَلْنَا میں لام جواب قسم کے لئے واقع ہوا ہے اور قسم شانِ حکمت کے لحاظ سے ہے اور یہاں محذوف ہے ای وَ بِاللّٰهِ لقد ارسلنا۔
صٰلِحًا اَخَاهُمْ سے بدل ہے۔

= انِ اعْبُدُوا اللّٰہَ۔ میں انْ مفسرہ ہے کیونکہ ارسال میں قول کا مفہوم موجود ہے اس حکم کے ساتھ کہ (شرک چھوڑ کر) تم اللہ (وحدہ لاشریک لہٗ) کی عبادت کرو۔
= فَاِذَا ھُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ ہ میں فَاِذَا فجائیہ ہے ھُمْ مبتدا۔ فَرِیْقٰنِ خبر اور یَخْتَصِمُوْنَ خبر۔ اور لو وہ دو گروہوں میں بٹ گئے (ایک مومن ایک کافر) (اور) باہم جھگڑنے لگے۔

٢٧: ۴۶ = یٰقَوْمِ۔ ای یاقومی اے میری قوم۔
= لِمَ۔ لام تعلیل کا ہے۔ مَا استفہامیہ۔ مَا کے الف کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا ہے کیوں؟ کس لئے؟ کس وجہ سے؟۔
= تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم جلدی کرتے ہو، تم عجلت کرتے ہو۔ استعجال (استفعال) مصدر عجل مادہ۔
= بِالسَّیِّئَۃِ۔ اس سے مراد یہاں عذاب ہے۔ سیئۃ بمعنی برائی۔ فعل بد۔ گناہ حسنۃ کی ضد ہے۔
= قَبْلَ۔ ظرف زمان ہے تقدم کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی پہلے۔ لیکن یہاں تقدم زمانی نہیں بلکہ تقدم مرتبت ہے (ملاحظہ ہو ٢٧: ٣٧)
معنی تقدم اینجا زماں نیست بلکہ تقدم مرتبت واختیار است ہمچناں کہ کسی گوید کہ صحۃ البدن قبل کثرۃ مال" (روح البیان) صحت بدن کو کثرت مال پر اولیت ہے۔

لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسیئۃ قبل الحسنۃ۔ نیکی کے مقابلہ میں عذاب کے لئے کیوں جلدی مچا رہے ہو۔ یعنی اللہ سے خیر مانگنے کی بجائے عذاب کے لئے کیوں جلدی کر رہے ہو۔ دوسری جگہ قوم صالح کے سرداروں کا یہ قول آچکا ہے۔ یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (٧: ٧٧) اے صالح اگر تم پیغمبر ہو تو اس عذاب کو لے آؤ جس کی ہمیں دھمکی دیتے ہو۔
= لَوْلَا۔ اتنا عیہ۔ لو حرف شرط اور لا نافیہ سے مرکب ہے جملہ اسمیہ اور فعلیہ پر داخل ہوتا ہے۔ یہاں تحضیض (فعل پر سختی کے ساتھ ابھارنا) کے لئے آیا ہے۔
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ۔ تم کیوں نہیں اللہ سے معافی مانگتے۔
= تَسْتَغْفِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ استغفار استفعال مصدر تم معافی مانگتے

ہو۔ تم گناہ بخشواتے ہو۔ تم بخشش مانگتے ہو۔

۲۷: ۴۷ = اِطَّيَّرْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَطَيُّرٌ تفعل مصدر۔ اصل میں تَطَيَّرْنَا تھا تا کو طار میں مدغم کیا اور شروع میں ہمزہ وصل لایا گیا۔

اطَّيَّرَ تَطَيُّرٌ کے اصل معنی پرندوں سے بد فالی لینے کے ہیں پھر اس کا استعمال ہر بد فالی کے لئے ہونے لگا۔ اِطَّيَّرْنَا بِكَ ہم تجھ سے برا شگون لیتے ہیں۔ ہم تجھ کو منحوس سمجھتے ہیں۔

= طَائِرُكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ تمہاری فال بد۔ تمہارا شگون بد، تمہاری بری قسمت تمہاری نحوست۔ تمہاری نامبارکی۔ اصل میں طائرٌ کے معنی اڑنے والے کے ہیں مگر عرب میں جاہلیت کے زمانے میں پرندوں سے فال لیتے تھے پرندوں کو اڑاتے اگر وہ بائیں طرف کو اڑ جاتے تو برا شگون لیتے اور جس کام کے لئے شگون لیا گیا تھا اس کو نہ کرتے تھے۔ پھر یہ لفظ ہر اس چیز کے متعلق استعمال ہونے لگا جس سے برا شگون لیا جاوے اور اسے منحوس سمجھا جائے مثلاً سفر جانے کے لئے گھر سے نکلے اور کالی بلی راستہ کاٹ کے نکل جائے وغیرہ۔

یعنی طائر کا لفظ بذات خود نحوست کی علامت بن گیا۔ لہٰذا طائرکُمْ کے معنی تمہاری نحوست ہوئے۔ طائرکم عند اللہ ای مکتوب عندہٗ یعنی تمہاری نحوست یا تمہاری بری قسمت تو لکھی جا چکی ہے۔ اور جگہ ہے طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ (۳۶: ۱۹) تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔

= تُفْتَنُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ تم فتنہ میں ڈالے جاتے ہو۔

فَتَنَ کے معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا معلوم ہو جاوے۔ اسی لحاظ سے کسی انسان کو آگ میں ڈالنے (معنی عذاب دینے) کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ (۵۱: ۱۳) جس دن ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔

یا ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ (۵۱: ۱۴) اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یعنی عذاب کا مزہ چکھو۔

کبھی اس کے معنی آزمائش کرنے اور امتحان کے بھی آتے ہیں۔ جیسے وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا (۲۰: ۴۰) ہم تیری کئی بار آزمائش کی۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ۔ البتہ تم ہی وہ لوگ ہو کہ عذاب میں پڑو گے۔

۲۷: ۴۸ = رَهْطٍ۔ نفر، شخص، قبیلہ، برادری، بھائی بند۔ دس آدمیوں سے کم جماعت کو رھط کہتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ اس کا اطلاق چالیس آدمیوں تک کی جماعت پر ہوتا ہے۔

تِسْعَةُ رَهْطٍ ۔ نو آدمی ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ (۱۱: ۹۱) اگر تیری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے۔

۲۷: ۴۹ = قَالُوْا ۔ یعنی ان نو اشخاص نے کہا۔

= تَقَاسَمُوْا ۔ تقاسم یتقاسم تقاسُمٌ (تفاعل) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے تم آپس میں قسمیں کھاؤ۔ تم باہم قسم کھاؤ۔

= لَنُبَيِّتَنَّهٗ ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے نُبَيِّتَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ جمع متکلم کا صیغہ ہے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (حضرت صالح ؑ کی طرف راجع ہے) بَيَّتَ يُبَيِّتُ تَبْيِيْتٌ تفعیل رات میں کوئی کام کرنا ۔ ـــ العَدُوَّ دشمن پر شبخون مارنا۔ دشمن پر رات میں حملہ کرنا۔ لَنُبَيِّتَنَّهٗ کہ ہم ضرور صالح اور اَهْلَهٗ اس کے اہل خانہ پر شب خون مار کر (ہلاک کر دیں گے)

= لِوَلِيِّهٖ مضاف مضاف الیہ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت صالح ہیں۔ اس کے وارث کو۔

= مَا شَهِدْنَا ۔ ہم نے نہیں دیکھا۔ ہم موجود نہ تھے۔

= مَهْلِكَ اَهْلِهٖ ۔ اهله مضاف مضاف الیہ دونوں مل مَهْلِكَ کا مضاف الیہ۔ مَهْلِكَ مضاف۔

مَهْلِكَ مصدر بھی ہو سکتا ہے، اور ظرف مکان اور ظرف زمان بھی ۔ ہلاک ہونا۔ مرنے کا وقت ۔ مرنے کی جگہ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ ۔ ہم نے دیکھا ہی نہیں ان کے متعلقین کی ہلاکت کو۔ یا ہم ان کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے ۔ یا ہم جائے ہلاکت پر موجود نہ تھے ـــ یہاں اهلہ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ولی ہے اور اھل ولی سے مراد حضرت صالح اور ان کے متعلقین ہیں۔

۲۷: ۵۰ = مَكَرُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے خفیہ سازش کی ۔ انہوں نے دھوکہ اور فریب دہی کا منصوبہ بنایا۔ لیکن جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مکر و فریب یا دھوکہ کی سزا دینا مراد ہوتا ہے۔ یا سزا دینے کی تدبیر یا فریب دہی کی چال کا توڑ کرنا۔

= وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۔ اور ان کو پتہ بھی نہ چلا، وہ سمجھ ہی نہ سکے۔

۲۷: ۵۱ = دَمَّرْنٰهُمْ ۔ ماضی جمع متکلم۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ جس کا مرجع تِسْعَةُ رَهْطٍ ہے ۔ ہم نے ان کو تباہ کر دیا۔ ہم نے ہلاک و برباد کر دیا۔

= خَاوِيَةً۔ افتادہ، گری ہوئی۔ خَوَاءٌ مصدر۔ خَوٰی یَخْوِیْ (ضَرَبَ) گرجانا (گھر کا) اجڑ جانا۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث بمعنی مفعول۔ بُیُوْتُھُمْ کا حال ہے
= بِمَا ظَلَمُوْا۔ با سببیہ ہے۔ ما مصدریہ ہے بسبب ان کے ظلم کے۔
۲۷:۵۳ = اَنْجَیْنَا۔ ہم نے نجات دی۔ ہم نے بچالیا۔
= کَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ ماضی استمراری، جمع مذکر غائب وہ (اپنے رب سے) ڈرا کرتے تھے۔ وہ (کفر و معصیت سے) پرہیز رکھتے تھے۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر
۲۷:۵۴ = وَلُوْطًا۔ میں واؤ عطف کا ہے اس کے بعد ارسلنا محذوف ہے ای وارْسَلْنَا لُوْطًا۔ جملہ اَرْسَلْنَا لُوْطًا کا عطف ارسلنا ... صٰلِحًا (آیت ۴۵) پر ہے یا لُوْطًا اُذْکُرْ (فعل محذوف) کا مفعول ہے ای وَاذْکُرْ لُوْطًا۔
= اِذْ قَالَ میں اذ ظرف زمان ہے۔ جب
= اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ۔ الف استفہامیہ ہے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِتْیَانٌ (ضرب) مصدر۔
تَاْتُوْنَ اصل میں تَاْتِیُوْنَ تھا ی کا ضمہ ماقبل کو دیا اجتماع ساکنین سے یا ساقط ہو گئی تَاْتُوْنَ ہو گیا۔ اَتٰی آنا۔ اور اَتٰی ــــ کرنا جیسے وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ (۴: ۱۵) اور جو عورتیں بےحیائی کا کام کریں۔ یہاں اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ کا معنی کیا تم بےحیائی کا کام کرتے ہو؟۔
= وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ تَاْتُوْنَ سے جملہ حالیہ ہے کیا تم یہ بےحیائی کا کام کرتے ہو دراں حالیکہ تم سمجھ رکھتے ہو۔
تُبْصِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِبْصَارٌ (افعال) مصدر تم دیکھتے ہو۔ تم بصیرت رکھتے ہو۔ دل سے دیکھتے ہو، سمجھ بوجھ رکھتے ہو۔
وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ کے مندرجہ ذیل مطلب ہو سکتے ہیں۔
(۱) تم اس کو جانتے بوجھتے ہو کہ یہ فحش اور کارِ بد ہے۔
(۲) تم جانتے ہو کہ مرد کی خواہش نفس کے لئے مرد نہیں عورت پیدا کی گئی ہے۔
(۳) تم علانیہ یہ بےحیائی کا کام کرتے ہو یعنی ایک دوسرے کی آنکھوں کے سامنے یہ بےحیائی کا کام کرتے ہو۔ جیسے کہ اور جگہ آیا ہے وتاتون فی نادیکم المنکر (۲۹: ۲۹) اور تم بھری مجلس میں ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہو۔

۲۷: ۵۵ = أَئِنَّكُمْ ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر بے شک تم۔

= شَهْوَةً۔ ای للشھوۃ، شہوت رانی کے لئے۔ یعنی کیا تم عورتوں کو چھوڑکر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو یا مردوں کے پاس شہوت رانی کے لئے جاتے ہو۔

= بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ہ میں حرفِ بَلْ حرف اضراب ہے پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر ادرزیادہ کرنے کے لئے۔ یعنی تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو بلکہ تم تو ہو ہی پرلے درجے کے جاہل بے وقوف قوم!

تَجْهَلُوْنَ مضارع۔ جمع مذکر حاضر جَهْلٌ سے باب سمع۔ تم جہالت کرتے ہو تم نادانی کرتے ہو۔

۲۷: ۵۶ = اِلَّا الخ استثنا، مفرّغ (وہ استثناء جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے ماجاءنی الا زیدٌ زید کے سوا کوئی میرے پاس نہیں آیا۔

اَنْ قَالُوْا اَخْرِجُوْا اٰلَ لُوْطٍ...... الخ اسم کانَ اور جَوَابَ قومہٖ، کانَ کی خبر۔ اور اس کی قوم کا جواب بجز اس کے نہ تھا کہ انہوں نے کہا آل لوط کو اپنی بستی سے نکال دو۔

= اٰلَ لُوْطٍ سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کے تابعین، من اتبع دینہ جنہوں نے ان کے دین کا اتباع کیا تھا۔

= يَتَطَهَّرُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب تَطَهُّرٌ (تفعّلٌ مصدر۔ پاک صاف بنتے ہیں (باب تفعل کے خواص میں سے تکلف یعنی ماخذ میں تصنع ظاہر کرنا ہے) یعنی یہ بڑے پاک صاف بنے پھرتے ہیں (جو وہ ہیں نہیں) یا یہ انہوں نے طنزًا اور استہزاءً کہا کہ یہ بڑے پرہیزگار پاک صاف تو دیکھو)

۲۷: ۵۷ = قَدَّرْنٰهَا۔ ماضی جمع متکلم ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (جس کا مرجع امرأتَہٗ ہے) قَدَّرَ یُقَدِّرُ تَقْدِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ قَدَّرْنَا ہم نے مقدر کر دیا تھا۔ ازل سے حکم دیدیا تھا۔ اس کی تقدیر کر دی تھی۔

= الْغٰبِرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر (قیاسی) الْغٰبِرُ واحد۔ پیچھے رہ جانے والے۔ نیز ملاحظہ ہو (۲۶: ۱۷۱)

۲۷: ۵۸ = فَسَآءَ۔ سَاءَ یَسُوْءُ (نصر) سَوْءٌ مصدر۔ بُرا ہے (افعال ذمّ

ہیں سے ہے) ماضی واحد مذکر غائب۔

= اَلْمُنْذَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ ڈرائے گئے۔ وہ لوگ جن کو سرکشی اور نافرمانی کی سزا سے ڈرایا گیا۔

اَنْذَرَ یُنْذِرُ اِنْذَارٌ (افعال) ڈرانا۔ نُذُرٌ (بصورت اسم مصدر) خوف نَذِیْرٌ صفت مشبہ۔ ڈرانیوالا مُنْذِرٌ اسم فاعل۔ ڈرانے والا۔

٢٧ : ٥٩ = اِصْطَفٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چن لیا۔ اس نے پسند کر لیا اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءٌ (افتعال) مصدر۔ صفو مادہ

مُصْطَفٰی اسم مفعول۔ برگزیدہ۔ چنا ہوا۔ پسند کیا ہوا۔ الصَّفَاءُ کے معنی کسی چیز کا ہر قسم کی آمیزش سے پاک اور صاف ہونا۔ اور اَلْاِصْطِفَاءُ کے معنی صاف اور خالص چیز کا لے لینا کے ہیں جیسے اَلْاِخْتِیَارُ کے معنی بہتر (خیر) چیز لے لینا اور اَلْاِجْتِبَاءُ کے معنی عمدہ چیز منتخب کر لینے کے ہیں۔

= آٰللّٰهُ ۔ اصل میں ءَاَللّٰهُ تھا۔ ہمزہ استفہام کو الف سے بدل کر مدّ کو لایا گیا ہے

= خَیْرٌ ۔ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور اسم تفضیل سے یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ صفت دونوں میں پائی جاتی ہے لیکن ایک میں زیادہ دوسرے میں کم۔ جیسے زید اعلم من عمرو کا معنی ہے کہ زید عمرو سے زیادہ عالم ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمرو بالکل جاہل ہے لیکن یہاں تو بتوں میں واہمہ تک نہیں۔

اس لئے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ یہاں اسم تفضیل کے معنی میں استعمال نہیں بلکہ محض خیر وخوبی کے اظہار کے لئے ہے۔ یا اس لئے کہ کفار اپنے زعم باطل میں کچھ نہ کچھ خیر و بھلائی تو یقین کرتے تھے اسی لئے تو ان کی پوجا کرتے تھے (ضیاء القرآن)

= اَمَّا ۔ مرکب ہے۔ اَمْ اور مَا موصولہ سے۔

تقدیر کلام ہے: اعبادۃ اللّٰہ تعالیٰ خیر ام عبادۃ ما یشرکون ہ کیا اللہ تعالیٰ کی عبادت بہتر ہے یا (ان بتوں کی) جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَمَّنْ خَلَقَ (۲۰)

اَلنَّمَلُ ۲۷ اَلْقَصَصُ ۲۸ اَلْعَنْکَبُوْتُ

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

۲۷: ۶۰ = اَمَّنْ ۔ مرکب ہے اَمْ اور مَنْ موصولہ سے اور اس میں تقدیر کلام یوں ہے ءَ الْاَصْنَامُ خَیْرٌ اَمِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ط کیا بت (جن کی یہ پوجا کرتے ہیں) بہتر ہیں یا وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

= مَآءً ای المطر۔ بارش

= فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ ۔ ف تعقیب کی ہے۔ اَنْۢبَتْنَا ماضی جمع متکلم اِنْبَاتٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے اگایا۔ ب سببیہ ہے اور ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ کا مرجع مَآءً ہے پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے اگائے۔

= حَدَآئِقَ ۔ حَدِیْقَةٌ کی جمع ہے بمعنی باغ جس کی چار دیواری ہو۔

= ذَاتَ بَهْجَةٍ مضاف مضاف الیہ۔ ذَاتَ والی ۔ صاحب ۔ ذُوْ کا مؤنث ہے۔ ذُوْ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے ضمیر کی طرف نہیں۔

بھجۃ رونق ۔ تازگی ۔ خوشنما ۔ خوش منظر۔ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۔ بارونق خوش نما۔ مضاف مضاف الیہ مل کر حَدَآئِقَ کی صفت ہے۔

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعہ خوشنما بارونق باغات اگائے۔ یہاں غیبت سے تکلم کی طرف التفات ہے اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہ فعل صرف ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہے جیسا کہ آگے فرمایا مَاكَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا تمہاری طاقت نہ تھی کہ تم ان کے درخت اگا سکتے۔

= تُنْۢبِتُوْا مضارع منصوب (نون اعرابی بوجہ عمل اَنْ ساقط ہو گیا) صیغہ جمع مذکر حاضر تم اگاؤ گے۔ تم اگا سکو گے۔ تم اگا سکو۔

= شَجَرَهَا۔ مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع حدائق ہے۔
= ءَ اِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے (جو اس کی اس کاریگری میں معاون و مددگار ہو ؟)
= بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کی تصحیح اور مابعد کے ابطال کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی اس صنّاعی میں اس کا کوئی مددگار نہیں ہے بلکہ یہ لوگ ہی راہِ حق سے بھٹکے جا رہے ہیں۔
= یَعْدِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔(۱) العدل مصدر سے ہے تو اس میں مساوات کے معنی پائے جاتے ہیں عَدَلَ یَعْدِلُ فُلَانًا بِفُلَانٍ (باب ضرب) ایک کو دوسرے کے ساتھ برابر گردانتا۔
قرآن مجید میں ہے اَوْعَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا (۵: ۹۵) یا اس کے برابر روزے رکھنا اس صورت میں معنی ہوں گے ای یساودن بہ غیرہ اس کے ساتھ غیراللہ کو برابری دیتے ہیں۔
(۲) اگر العدول مصدر سے ہے تو بمعنی انحراف کے ہے ای انحراف عن طریق الحق راہِ راست سے بھٹکنا یا انحراف کرنا۔ اور بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَعْدِلُوْنَ کا ترجمہ ہوگا: بلکہ یہ لوگ ہیں ہی حق سے انحراف کرنے والے۔
۲۷: ۶۱ = اَمَّنْ، آیت ۵۹ سے جو توحید کا مضمون شروع ہوا تھا وہ آیت ۶۴ تک چلا گیا ہے اور اس ذات وحدہٗ لاشریک کی قدرت کے مختلف کرشمے بیان کر کر کے منکرین توحید کو چیلنج کیا گیا ہے کہ بھلا بتاؤ قدرت کی ان صنّاعیوں میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو سکتا ہے ؟ پھر آیات ۶۵ تا ۶۶ میں ان کی اس شدید گمراہی کی وجوہات بیان کی گئی ہیں
یہاں پھر منکرین توحید سے تنبیہاً سوال ہوتا ہے کیا وہ بُت (جن کی تم پوجا کرتے ہو) بہتر ہیں یا وہ ذاتِ احد (جس کی صفات آگے گنائی گئی ہیں)
= قَرَارًا۔ اسم مصدر (ٹھہراؤ) یا مصدر (ٹھہرنا) یہاں ٹھہرنے کی جگہ مراد ہے بمعنی مستقرًا۔ منصوب بوجہ جعل کے مفعول کے ہے یا بوجہ حال ہونے کے۔
= خِلٰلَهَا مضاف مضاف الیہ اس کے درمیان ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الارض کی طرف راجع ہے۔
= رَوَاسِیَ۔ رَاسِیَةٌ کی جمع ہے یہ مادہ رسو سے مشتق ہے رَسَا الشَّیْءُ

(باب نصر) کے معنی کسی چیز کا کسی جگہ پر ٹھہرنا اور استوار ہونا ہے اور اَرْسٰی (افعال) ٹھہرانا اور استوار کر دینا کے ہیں۔

پہاڑوں کو بوجہ ان کے ثبات اور استواری کے رَوَاسِیَ کہا گیا ہے جیسا کہ اسی معنی کے اعتبار سے پہاڑوں کو اَوْتَادًا بھی کہا گیا ہے جیسے وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا (۷۸: ۵) اور کیا ہم نے پہاڑوں کو میخیں (نہیں) بنا دیا ہے (ای الم نجعل الجبال اوتادا)

= حَاجِزًا۔ حجاب، پردہ۔ اوٹ۔ روک۔ آڑ۔ حَجْزٌ سے (باب نصر، ضرب) جس کے معنی دو چیزوں کو آڑ کے ذریعہ ملنے سے روک دینے کے ہیں قرآن مجید میں روکنے کے معنی میں ارشاد ہے فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ (۶۹: ۴۷) پھر تم میں سے کوئی (بھی) اس سے روکنے والا نہیں۔

حجاز کو حجاز اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ تہام اور بادیہ کے درمیان حائل ہے۔

حَاجِزًا اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے نصب کی وجہ یہ ہے کہ جَعَلَ کا مفعول استعمال ہوا ہے یا یہ حال ہے جس کا ذوالحال مقدر ہے۔

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اور دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل بنادی یا آڑ بنا دی۔

اسی مضمون میں سورۃ الرحمٰن میں ہے۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (۵۵: ۱۹، ۲۰) اسی نے دو سمندروں کو چلایا کہ باہم مل جاویں پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔

۲۷: ۶۲ = يُجِيْبُ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِجَابَةٌ (افعال) مصدر وہ دعا قبول کرتا ہے۔

= اَلْمُضْطَرَّ۔ اسم فاعل واحد مذکر بحالت نصب اِضْطِرَارٌ (افتعال) مصدر ضرر مادہ اصل میں یہ مضترر تھا۔ تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا اور راء کو ادغام کر دیا۔ بے بس۔ بے کس، بے قرار۔ مجبور۔

= دَعَاهُ۔ دَعَا يَدْعُوْا (نصر) دعاءٌ سے ماضی واحد مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع المضطر ہے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے

(جب) وہ (مجبور) اس (اللہ تعالیٰ) کو پکارتا ہے۔
= یَکۡشِفُ ، مضارع واحد مذکر غائب کَشَفَ یَکۡشِفُ کَشۡفٌ (باب ضرب سے) وہ دور کر دیتا ہے۔
کَشَفۡتُ الثَّوبَ عن الوجہِ سے ہے جس کے معنی چہرہ وغیرہ سے پردہ اٹھانے کے ہیں مجازاً غم و اندوہ دور کرنے کے لئے بھی بولا جاتا ہے پہلے معنی میں ارشاد ہے یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ (۶۸ : ۴۲) جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائے گا۔
دوسرے معنی میں آیا ہے فَیَکۡشِفُ مَا تَدۡعُوۡنَ اِلَیۡہِ (۶ : ۴۱) تو جس دکھ کے لئے اسے پکارتے ہو اس کو دور کر دیتا ہے۔
= السُّوۡٓءَ ۔ دکھ، تکلیف۔
= تَذَکَّرُوۡنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعل) مصدر۔ تم دھیان کرتے ہو۔ تم غور و خوض کرتے ہو۔ تم نصیحت پکڑتے ہو۔ (تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو۔
= یَھۡدِیۡکُمۡ ۔ یَھۡدِیۡ مضارع واحد مذکر غائب ھِدَایَۃٌ (باب ضرب سے) کُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو ہدایت کرتا ہے۔ وہ تم کو راہ دکھاتا ہے وہ تم کو راستہ سمجھاتا ہے۔
۲۷ : ۶۳ = بُشۡرًا بروزن فُعُلٌ بَشِیۡرَۃٌ کی جمع ہے خوشخبری دینے والیاں۔ ملاحظہ ہو ۲۵ : ۴۸۔
= بَیۡنَ ۔ درمیان بیچ۔ بَیۡنَ کا استعمال یا تو وہاں ہوتا ہے جہاں مسافت پائی جائے۔ جیسے بین البلدین ۔ دو شہروں کے درمیان۔ یا جہاں دو یا دو سے زیادہ کا عدد موجود ہو مثلاً بین الرجلین ۔ دو شخصوں کے درمیان۔ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ قوم کے درمیان۔
اور جس جگہ وحدت کے معنی ہوں وہاں بین کی اضافت ہو تو تکرار ضروری ہے۔ جیسے وَمِنۡ بَیۡنِنَا وَبَیۡنِکَ حِجَابٌ (۴۱ : ۵) اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردہ ہے۔
اور جب بَیۡنَ کی اضافت اَیۡدِیۡ (ہاتھوں) کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں جیسے ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمۡ مِنۡ بَیۡنِ اَیۡدِیۡھِمۡ

(۷ : ۱۷) پھر میں آؤں گا ان کے سامنے سے۔ نیز ملاحظہ ہو ۲۵ : ۴۸۔
بَيْنَ يَدَيْ بمعنی پہلے۔ قبل بھی آتا ہے مثلاً وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ (۳۴:۳۱) اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو مانیں گے اور نہ ان کتابوں کو جو اس سے پہلے کی ہیں۔
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت سے پہلے۔ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے یعنی جو اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے۔
= تَعَالٰى۔ وہ برتر ہے وہ بلند ہے تَعَالِيٌ (تفاعل) مصدر سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں موافقت مجرد پائی جاتی ہے اور تَعَالٰى بمعنی عَلَا ہے
= عَمَّا۔ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے ما موصولہ بھی ہوسکتا ہے ای عن الذی یشرکون یعنی اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے ان (معبودان باطل) سے۔ جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور ما مصدریہ بھی ہوسکتا ہے ای تعالی اللہ عن اشراکھم اللہ تعالیٰ ان کے اشراک سے بلند و بالا ہے۔
۲۷ : ۶۴ = يَبْدَؤُا۔ بَدَءَ يَبْدَءُ وَيَبْدُؤُ۔ بَدْءٌ (باب فتح) سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ ابتدائی تخلیق کرتا ہے یعنی عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ نیست سے ہست کرتا ہے۔
اسی سے اِبْتِدَاءٌ ہے شروع کرنا۔ اور بَادِيَ الرَّاْيِ (۱۱ : ۲۷) رائے فطری یعنی وہ رائے جو ابتدار سے قائم کرلی جائے۔
اور جگہ ارشاد ہے۔ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (۷ : ۲۹) اس نے جس طرح ابتدا میں تم کو پیدا کیا تھا اس طرح تم پھر پیدا ہوجاؤ گے۔
= يُعِيْدُهٗ مضارع واحد مذکر غائب اِعَادَةٌ (افعال) مصدر۔ وہ دوبارہ پیدا کردے گا۔ هٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب خلق کی طرف راجع ہے۔
= يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ای المطر اور (من) الارض۔ ای النبات
= قُلْ۔ خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔
= هَاتُوْا۔ هَاتِ اسم فعل) بمعنی امر ہے۔ لا۔ اس سے تثنیہ صیغہ هَاتِيَا اور جمع کا صیغہ هَاتُوْا آتا ہے پس هَاتُوْا (اسم فعل) امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے تم لاؤ

ھیت مادہ۔

۲۷: ۶۵ == قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ
ای قل یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ لَا يَعْلَمُ مضارع منفی واحد مذکر غائب مَنْ۔ لَا يَعْلَمُ کا فاعل فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فاعل کی صفت الْغَيْبَ لَا يَعْلَمُ کا مفعول۔ اِلَّا حرف استثناء منقطع۔ اللّٰهُ مستثنیٰ۔ آسمانوں اور زمین میں جو (بھی مخلوق) ہے کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

== يَشْعُرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب ضمیر جمع کفار ومشرکین کی طرف راجع ہے یعنی کفار ومشرکین نہیں جانتے۔ ان کو کوئی علم نہیں۔ شُعُوْرٌ مصدر (باب نصر)

== اَيَّانَ۔ اَيَّ اَوَانٍ ہے اوان کے الف اول کو حذف کرکے واؤ کو یاء کیا گیا۔ پھر یاء کو ایّ کی یاء میں مدغم کیا گیا۔ اَيَّانَ ہوگیا۔ کب، کس وقت۔

== يُبْعَثُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب بَعْثٌ مصدر (باب فتح) وہ (از زندہ کرکے دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔

۲۷: ۶۶ == بَلْ۔ حرف اضراب ہے۔

== اِدّٰرَكَ۔ تَدَارُكٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اصل میں تَدَارَكَ تھا۔ تا کا دال میں ادغام کیا پھر ابتداء بالسکون کی دشواری کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل لائے۔ اِدّٰرَكَ ہوگیا۔ تَدَارُكٌ کے معنی ہیں (لوگوں کا) باہم آملنا۔ (غلطی کی بہتری سے) اصلاح کرنا۔ گذری ہوئی بات کی) تلافی کرنا۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

کہ اس کا معنی انتہا کو پہنچنا۔ فنا ہوجانا ہے۔ جب پھل پک جاتا ہے اور توڑ لینے کے قابل ہوجاتا ہے تو عرب کہتے ہیں اِدّٰرَكَتِ الثَّمَرَةُ پھل نے اپنی پختگی کی نہایت کو پا لیا ہے۔ اس کے بعد اسے توڑ لیا جاتا ہے اور پھر وہ اپنی شاخ پر لٹکتا ہوا نظر نہیں آتا۔

نیز جب کوئی قوم یکے بعد دیگرے لقمۂ اجل بن جائے برباد ہوجائے تو کہا جاتا ہے تَدَارَكَ بَنُوْ فُلَانٍ اِذَا تَتَابَعُوْا فِي الْهَلَاكِ یعنی جب ایک خاندان کے لوگ پے درپے ہلاک ہونا شروع ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں تدارك بنو فلان فلاں خاندان کے لوگ پے درپے ہلاک ہو گئے۔

یہاں اِدّٰرَكَ بمعنی فنا ہوگیا۔ اسی محاورہ سے ماخوذ ہے۔
پس بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ کا مطلب ہے کہ آخرت کے متعلق ان کا علم فناء ہو چکا ہے
یعنی عقل دوڑا کر تھک گئے آخرت کی حقیقت نہ پائی کبھی شک کرتے ہیں کبھی منکر ہوتے ہیں (موضح القرآن از شاہ عبدالقادر رح)
اور بعض مفسرین نے یوں تقریر کی ہے کہ آخرت کے ادراک تک ان کی رسائی نہ ہوئی اور نہ عدم علم کی وجہ سے صرف خالی الذہن رہے بلکہ اس کے متعلق تردّد میں پڑ گئے اور نہ صرف شک وتردّد بلکہ ان شواہد د دلائل سے آنکھیں بند کرلیں جن میں غور و تأمل سے ان کا شک رفع ہوسکتا تھا۔
= فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الاٰخرة ہے
= عَمُوْنَ ہ یہ بحالت رفع عَمٍ کی جمع ہے عَمِ عَمًى مصدر سے بروزن فَعِلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے یہ اصل میں عَمِيٌ تھا۔ چونکہ ناقص یائی میں صفت مشبہ کا یا حذف ہوجاتا ہے اس لئے یاء حذف ہوگئی عَمٍ رہ گیا۔
عَمِيَ يَعْمٰى عَمًى باب سمع بمعنی نابینا ہونا۔ اندھا ہونا اور بطور استعارہ کور دل ہونا۔

فَائِدَہ:- آیت ہذا میں بَلْ بطور حرف اضراب کے استعمال ہوا ہے قرآن مجید میں یہ دو صورتوں میں آیا ہے:۔
(۱) ماقبل سے اعراض کے لئے برائے تدارک یعنی اصلاح۔
(۲) پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کرنے کے لئے۔
یہاں اس آیت میں اس کا استعمال (۲) کی صورت میں ہے اس کے متعلق مولٰنا عبدالماجد۔ اپنی تفسیر ماجدی میں یوں رقمطراز ہیں:۔
منکرین آخرت کے کئی طبقہ ہیں قرآن نے ان کے نفسیات کی الگ الگ پوری تشریح کردی ہے۔
ایک طبقہ تو وہ ہے جس کا ظاہری سطحی، مادّی وحسّی علم آخرت کے باب میں جواب دے جاتا ہے اور وہ طبقہ اپنے عدم علم پر قانع اور مطمئن ہوکر بیٹھ جاتا ہے!

یہ لوگ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ کے مصداق ہیں۔

دوسرا طبقہ عدم علم سے آگے قدم بڑھا کر اس عقیدہ پر جرح و قدح شروع کر دیتا ہے اور اس باب میں تشکیک و ارتیاب میں مبتلا رہتا ہے یہ گروہ بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْهَا کے تحت میں آیا۔

تیسرا طبقہ اس سے بھی آگے بڑھ کر اپنی آنکھیں دلائل و شواہد کی طرف سے بند کر لیتا ہے اور اس کے برسر راہ آنے کی طرف سے قطعی مایوسی ہو جاتی ہے ایسوں کے لئے کھلی ہوئی وعید بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ہ کی ہے۔

اس کی اور مثال ۲۱: ۵ میں ملاحظہ ہو ارشاد ہے بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ۔ نہیں بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ (یہ قرآن) پریشان خیالات ہیں نہیں بلکہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے نہیں بلکہ وہ تو ایک شاعر ہے۔

مطلب یہ کہ ایک تو قرآن کو پریشان خیالات کہتے ہیں پھر مزید اسے افترار بتلاتے ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ نعوذ باللہ آپ کو شاعر سمجھتے ہیں۔

۲۷ : ۶۷ = ءَاِذَا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اِذَا اسم ظرف زمان کیا جب۔

= كُنَّا ماضی جمع متکلم۔ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا۔ کیا جب ہم خاک ہو گئے۔ اِذَا مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے لہٰذا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا کا ترجمہ ہوگا کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے۔

= وَاٰبَآؤُنَا۔ واؤ عطف کا ہے اٰبَآؤُنَا کا عطف اسم کان پر ہے (یعنی ضمیر كُنَّا۔ ای نَحْنُ)

= ءَاِنَّا میں ضمیر جمع متکلم نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا (یعنی منکرین اور ان کے آباء و اجداد) کی طرف راجع ہے۔

ءَاِذَا كُنَّا اور ءَاِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ میں ہمزہ استفہام کی تکرار انکار میں تاکید اور مبالغہ کے لئے ہے (ای للمبالغۃ والتشدید فی الانکار)

= لَمُخْرَجُوْنَ ہ میں لام تاکید کے لئے ہے مُخْرَجُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر نکالے ہوئے نکالے گئے۔ اِخْرَاجٌ مصدر یہاں اخراج سے مراد قبروں سے نکالنا یا حالت فنار سے نکال کر دوبارہ زندہ کر اٹھانا ہے۔ یعنی کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو پھر ہمیں قبروں سے نکالا جائے گا (یا دوبارہ زندہ کر کے

اٹھایا جائے گا۔

۲۷: ۶۸ = وُعِدْنَا۔ ماضی مجہول۔ جمع متکلم۔ وَعْدٌ مصدر ہم سے وعدہ کیا گیا۔

= مِنْ قَبْلُ۔ مِنْ قَبْلِ هٰذَا اس سے قبل۔

= اِنْ۔ نافیہ ہے

= اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ پہلے لوگوں کے من گھڑت افسانے اَسَاطِيْر اُسْطُوْرَةٌ کی جمع۔ کہانیاں۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں۔ وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے سطورہ کہلاتی ہے۔

۲۷: ۶۹ = سِيْرُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم سیر کرو۔ تم چلو، تم پھرو۔ سَيْرٌ مصدر (باب ضرب)

۲۷: ۷۰ = لَا تَحْزَنْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر تو غم نہ کھا۔ حُزْنٌ مصدر باب سمع ونصر) باب سمع سے بمعنی غمگین ہونا۔ اور باب نصر سے غمگین کرنا۔

= لَا تَكُنْ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو نہ ہو۔

= ضَيْق۔ تنگ ہونا۔ ضَاقَ يَضِيْقُ (ضرب) کا مصدر ہے۔ ضَيْقٌ سَعَةٌ کی ضد ہے۔ ضِيْقَةٌ کا لفظ فقر، بخل، غم اور اس قسم کے دوسرے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ وَضَائِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ۔ (۱۱: ۱۲) اور اس دخیال سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے اور وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ (۲۶: ۱۳) اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۞ (۱۶: ۱۲۷) اور یہ جو (بداندیش) فریب کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو۔ (یعنی غم نہ کھا۔ یہی جملہ یہاں استعمال ہوا ہے۔

۲۷: ۷۲ = عَسٰى۔ عنقریب ہے۔ شتاب ہے۔ ممکن ہے۔ توقع ہے۔ اندیشہ ہے۔

اس کے استعمال سے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو لغات القرآن حصہ چہارم ازمولانا عبدالرشید نعمانی ندوۃ المصنفین دہلی۔

= رَدِفَ۔ ماضی واحد مذکر غائب وہ پیچھے لگا۔ وہ پیچھے ہوا۔ رَدْفٌ مصدر باب سمع مَرَادِفٌ پچھلا۔ کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنے والا۔ اور مُرْدِفٌ اپنے پیچھے کسی کو سواری پر بٹھانے والا۔ التَّرَادُفُ یکے بعد دیگرے آنا۔ قرآن مجید میں اور جگہ ہے۔ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ (۸: ۹) کہ ہم لگاتار آنیوالے ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کریں گے۔

= لَکُمْ میں لام تاکید کے لئے ہے یا زائدہ ہے جیساکہ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (۲: ۱۹۵) میں بآء تاکید کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور زائدہ بھی۔

رَدِفَ عموماً بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے یعنی یہ عبارت یوں بھی ہوسکتی تھی۔ اَنْ یَکُوْنَ رَدِفَکُمْ : کہ تمہارے پیچھے آہی لگا ہو۔

= بَعْضُ الَّذِیْ۔ بعض بمعنی اس کا کچھ حصہ۔ یہ یَکُوْنُ اور رَدِفَ کا فاعل ہے بَعْضُ سے مراد بَعْضُ عَذَاب ۔ عذاب کا کچھ حصہ۔

= تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم جلدی کرتے ہو۔ تم عجلت کرتے ہو۔ تم جلدی مچاتے ہو۔ استعجالٌ (استفعال) مصدر۔

عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ رَدِفَ لَکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ہوسکتا ہے کہ اس عذاب کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے آہی لگا ہو جس کی تم جلدی مچا رہے ہو!

۲۷: ۷۴ = تُکِنُّ۔ مضارع واحد مؤنث غائب اِکْنَانٌ (افعالٌ) مصدر۔

اس باب سے بمعنی کسی بات کو چھپانے کے آتا ہے جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ (۲: ۲۳۵) یا (نکاح کی خواہش کو) تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو! ثلاثی مجرد سے کَنَّ یَکُنُّ (نصر) کَنٌّ وَ کُنُوْنٌ (گھرمیں) چھپانا۔ کِنٌّ جمع اَکْنَانٌ وَ اَکِنَّۃٌ پردہ۔ گھر، چھپنے کی جگہ۔ گھونسلہ، کِنَّۃٌ لپیٹنے کی چیز۔ کمبل۔ تُکِنُّ وہ چھپاتی ہے وہ مخفی رکھتی ہے۔ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ جو ان کے سینوں نے چھپا رکھا ہے۔

= یُعْلِنُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِعْلَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر (جو) وہ ظاہر کرتے ہیں۔ (جمع کا صیغہ النّاس کی رعایت سے لایا گیا ہے)

۲۷: ۷۵ = غَآئِبَۃٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ ۃ مبالغہ کی ہے مؤنث کی نہیں۔ بہت ہی چھپنے والی اور زیادہ سے زیادہ پوشیدہ رہنے والی چیز۔

= کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ موصوف وصفت۔ واضح کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے جس میں ہر چیز چھوٹی بڑی۔ اگلی۔ پچھلی لکھی ہوئی موجود ہے۔

۲۷: ۷۶ = اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ہ

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ یَقُصُّ فعل کا مفعول اوّل اَکْثَرَ مفعول ثانی ہے اور ضمیر ھُوَ فاعل

راجع بسوئے قرآن ہے۔

تحقیق یہ قرآن بنی اسرائیل پر بہت سی ان باتوں کو ظاہر کرتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔

۲۷: ۷۷ == لَهُدًى لام تاکید کا ہے ھُدًى ہدایت۔

۲۷: ۷۸ == يَقْضِيْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَضَاءٌ مصدر (باب ضرب) وہ فیصلہ کردے گا۔ وہ فیصلہ کرے گا یا کرتا ہے۔ یہاں فیصلہ سے مراد قیامت کے دن کا فیصلہ ہے

== بَيْنَهُمْ ۔ ای بین بنی اسرائیل الذین اختلفوا۔ او بین المؤمنین و بین الناس ۔ بنی اسرائیل کے درمیان جو باہم اختلاف رکھتے تھے۔ یا مؤمنین اور دوسرے لوگوں کے درمیان۔

۲۷: ۷۹ == فَتَوَكَّلْ ۔ میں فَ ترتیب کا ہے یعنی وہ با حکمت فیصلے کرتا ہے وہ غالب اور زبردست صاحب قدر وقوت ہے بڑا دانا اور خوب جاننے والا ہے۔ پس ان خوبیوں سے یہ امر مترتب ہوتا ہے کہ اس پر توکل کیا جائے۔

تَوَكَّلْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو بھروسہ کر۔ تو اعتماد کر۔ تو توکل کر۔ تَوَكُّلٌ (تفعّل) سے

۲۷: ۸۰ == لَا تُسْمِعُ ۔ مضارع منفی۔ واحد مذکر حاضر اِسْمَاعٌ (افعال) مصدر تو نہیں سناتا ہے۔ تو نہیں سنا سکتا۔

== اَلْمَوْتٰى ۔ المیّت کی جمع۔ مُردے۔

== الصُّمَّ ۔ صُمٌّ ۔ اَصَمُّ کی جمع ہے بہرے۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے اور لَا تُسْمِعُ کا مفعول ثانی ہے۔ مفعول اوّل الدُّعَاءَ ہے۔ یعنی تو اپنی پکار بہروں کو نہیں سنا سکتے۔

== وَلَّوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب تَوْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ (حیب) وہ منہ موڑ کر چل دیں۔ یا پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

== مُدْبِرِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ پیٹھ موڑنے والے۔ اِدْبَارٌ (افعال) مصدر بحالت نصب بوجہ وَلَّوْا کے حال ہونے کے ہے۔

دُبُرٌ بمعنی مقعد۔ پشت۔ قُبُلٌ و قُبُلٌ کی ضد ہے۔ آگے کا حصہ ہر چیز کا یہ دونوں لفظ دُبُرٌ و قُبُلٌ بطور کنایہ جائے مخصوص کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

التَّدْبِيْرُ (تفعیل) کسی معاملہ کے انجام پر نظر رکھتے ہوئے اس میں غور و فکر کرنا ہے
۲۷: ۸۱ = وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ میں باء زائدہ ہے جو خبر منفی میں زائد کی جاتی ہے۔ جیسے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۲: ۷۴) وغیرہ۔
اور تو اندھوں کو راستہ دکھانے والا نہیں ہے۔ ای وما تھدی العمی تو اندھے کو ہدایت نہیں دے سکتا۔
= اِنْ تُسْمِعُ میں اِنْ نافیہ ہے تُسْمِعُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر اِسْمَاعٌ (باب افعال) سے ہے تو سناتا ہے (پندو موعظت، تبلیغ و نصیحت یا آیات قرآنی کا پڑھ پڑھ کر سنانا)
= فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر وہ (انہیں یعنی آیات کو) مانتے ہیں۔ یعنی سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ آیات پر عمل کرتے ہیں دل و جان سے۔
۲۷: ۸۲ = وَقَعَ۔ ماضی واحد مذکر غائب وَقَعَ یَقَعُ وُقُوْعٌ (باب فتح سے) وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ واجب ہونا وَقَعَ الْحَقُّ ثابت ہونا وَقَعَ الشَّیْءُ مِنَ الْیَدِ کسی چیز کا ہاتھ سے گرنا۔ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ جب ان پر (ہماری) بات (کا پورا ہونا) واجب آٹھہریگا۔ یعنی ضروری ہو جاوے گا۔　ع
= اَلْقَوْلُ۔ اس کے کئی مصداق ہو سکتے ہیں۔ مثلاً قیام السَّاعَۃِ۔ قیامت کا وقوع پذیر ہونا۔ قیامت کی نشانیوں کا ظہور پذیر ہونا۔ عذاب و سزا کے وعدے جو ان سے کئے گئے تھے، جملہ وعدہ وعید جن کے لئے یہ لوگ جلدی مچا رہے تھے۔ یعنی جب ان سب کے متعلق اللہ کے فرمان کے پورا ہونے کا وقت آ لگے گا۔
= دَآبَّةً۔ مادہ د ب ب۔ الدَّبُّ وَالدَّبِیْبُ (ضرب) کے معنی آہستہ چلنے اور رینگنے کے ہیں یہ لفظ حیوانات اور زیادہ تر حشرات الارض کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ گو عرف عام میں خاص کر گھوڑے پر بولا جاتا ہے مگر لغتہً ہر حیوان یعنی ذی حیات چیز کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ ہے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ (۲۴: ۴۵) اور خدا نے ہر چلتے پھرتے جانور کو پانی سے پیدا کیا۔
دَآبَّۃُ الْاَرْضِ کا پیدا ہونا قیامت کی آخر ترین علامت ہے اس عجیب ترین حیوان کا نام حدیث شریف میں جساسہ آیا ہے۔ اس کے قد و قامت، مقام خروج

وغیرہ کے متعلق بڑی تفصیلات روایات میں مذکور ہیں۔ لیکن امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ:۔
خوب جان لو کہ کتاب اللہ میں ان امور پر کوئی دلالت نہیں۔ جو چیز صحیح حدیث میں ثابت ہو گی وہ مان لی جائے گی ورنہ اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔
= تُكَلِّمُهُمْ۔ تکلم مضارع واحد مؤنث غائب تکلیمٌ (تفعیل) مصدر۔ ضمیر کا مرجع دابۃ الارض ہے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان سے کلام کرے گا۔ وہ ان سے بولے گا۔
ضمیر ھُمْ کا مرجع کیا ہے اس کے متعلق دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(۱) ابن عمرؓ کا قول ہے کہ دابۃ الارض کا وقوعہ اس وقت ہو گا جب زمین پر کوئی نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا نہ رہے گا۔ ابن مردویہ نے ایک حدیث ابو سعید خدری سے نقل کی ہے کہ یہی بات انہوں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دے گا تو قیامت قائم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک جانور کے ذریعہ سے آخری مرتبہ حجت قائم فرمائے گا (تفہیم القرآن)
اس صورت میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان لوگوں کے لئے ہے۔
(۲) ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دابۃ الارض کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا۔ وہ عصا سے مومنوں کے چہرے منور کرے گا۔ اور کافروں کی ناک پر انگوٹھی سے مہر کرے گا (الخازن، ابن کثیر) اس صورت میں ھُمْ ضمیر جملہ مؤمنین و کافرین جو اس وقت ہوں گے ان کے لئے ہے۔
= اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے) اس کی بھی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(۱) یہ کہ اٰيٰتِنَا میں ضمیر جمع متکلم اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے اور جمع کا صیغہ تعظیم و تکریم کے لئے لایا گیا ہے یعنی دابۃ الارض لوگوں سے کہیگا۔ کہ وہ ہماری (اللہ تعالیٰ کی) آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ اس (دابۃ الارض) کے کلام کو اپنے الفاظ میں فرما رہے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کلام کی حکایت ہے۔
(۲) دابۃ الارض کے اپنے کلام کی نقل ہے۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔
۱ دابۃ الارض صیغہ جمع متکلم اسی طرح استعمال کرے گا۔ جس طرح حکومت کا کارندہ

"ہم" کا لفظ اس معنی میں بولتا ہے کہ وہ اپنی حکومت کی طرف سے بات کر رہا ہے نہ کہ اپنی شخصی حیثیت سے اور ایاتنا بمعنی ایاتِ ربّنا ہوگا۔

(ب)، نا ضمیر جمع متکلم دابۃ الارض اپنے لئے استعمال کرے گا۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا کہ وہ ہمارے خروج پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اور اب یہ خروج ان کی آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ خروج کو آیات میں ہی شمار کیا گیا کیونکہ یہ خارق عظیم واقعہ ہوگا

۲۷ : ۸۳ - یَوْمَ۔ فعل مضمر کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ای اُذْکُرْ یَوْمَ یاد کرو وہ دن۔ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

= نَحْشُرُ۔ مضارع جمع متکلم حَشْرٌ مصدر (باب نصر) ہم جمع کریں گے۔ ہم اکٹھا کریں گے۔

= مِنْ تبعیضیہ ہے ای یوم نجمع من کل امۃ من اُمم الانبیاءُ علیہم السلام او من اھل کل قَرْنٍ من القرون جماعۃ کثیرۃ مکذبۃ بایٰتنا۔ جس دن ہم انبیاء علیہم السلام کی ہر امت میں سے یا مجملاً اقوام سے ہر قوم میں سے ایک ایک کثیر جماعت مکذبین آیاتِ ربانی کو جمع کریں گے۔

= فَوْجًا۔ گروہ۔ جماعت کثیرہ۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے۔

= یُوْزَعُوْنَ مضارع مجہول۔ جمع مذکر غائب وَزْعٌ مصدر (باب فتح) ان کو جمع کیا جائے گا۔

وَزَعْتُہٗ عَنْ کَذَا۔ کسی آدمی کو کسی کام سے روک دینا۔ یُوْزَعُوْنَ کا مفہوم یہ ہے کہ اگلوں کو چلنے میں پچھلوں کے آملنے کے واسطے روکا جائے گا یہ کنایہ کثرت انبوہ سے ہے کہ کثرتِ انبوہ کے وقت ایسا ہی کیا جاتا ہے آیت وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَہُمْ یُوْزَعُوْنَ ہ (۲۷ : ۱۷) اور (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے تو وہ قسم وار کئے گئے۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عساکر باوجود کثیر التعداد ہونے اور متفرق الجنس ہونے کے غیر مترتب و منتشر نہیں تھے۔

یہاں بھی اسی ترتیب کی طرف اشارہ ہے یعنی ہر اُمّت اور ہر قوم سے کثیر التعداد مکذبین آیاتِ الٰہی کی اکٹھی کی جائے گی اور یہ انبوہ کثیر ایک ترتیب سے کھڑا کیا جائے گا۔

وَزْعٌ قرآن مجید میں اور جگہ بھی استعمال ہوا ہے اور مختلف معانی میں لیکن روکنے کا

مفہوم اس سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ (۲۷: ۱۹) اے میرے پروردگار مجھے توفیق عنایت کر کہ جو احسان تو نے مجھ پر کئے ہیں میں ان کا شکرادا کروں۔

مگر اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ مجھے شکر گذاری کا اس قدر شیفتہ بنا کہ میں اپنے نفس کو تیری ناشکری سے روک لوں۔

۲۷: ۸۴ == جَآءُوْ ا-ای جاؤا الی موقف السوال والجواب والمناقشۃ والحساب سوال وجواب حساب وکتاب کی جگہ۔ میدانِ حشر۔

== قَالَ-ای قال اللہ لہم۔

== وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا- میں واؤ حالیہ ہے۔ لَمْ تُحِیْطُوْا ب۔ مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم احاطہ میں نہیں لائے تھے۔

بِهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اٰیَاتِیْ کی طرف راجع ہے۔

== عِلْمًا تمیز ہے لَمْ تُحِیْطُوْا سے۔ سارا جملہ حالیہ ہے جملہ سابقہ سے۔

منکرین آیات کے انکار کی قباحت کی تاکید کے لئے یعنی تم نے میری آیات کو جھٹلادیا تھا درآں حالیکہ تم انہیں اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے تھے۔ یعنی بغیر کسی غور وفکر اور بغیر کسی تحقیق کے تم نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا۔

== اَمَّا- یہ دو لفظوں سے مرکب ہے ایک اَمْ منقطعہ سے اور دوسرے ما استفہامیہ سے۔ اَمْ منقطعہ کے وہ معنیٰ جو اس سے کبھی جُدا نہیں ہوتے اضراب کے ہیں یعنی یہاں بمعنی بَلْ آیا ہے اور یہاں اضراب کی وہ صورت ہے کہ پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کردیا جائے، یعنی تم نے بلا سوچے سمجھے بلا غور وفکر میری آیات کی تکذیب ہی پر اکتفاء نہ کیا بلکہ اور کیا کیا تم کام کرتے رہے۔ مثلاً انبیاء اور اہل ایمان کو آزار دیا جو تکذیب سے بھی بڑھ کر ہے اور اسی طرح اور اعمال کفریہ فسقیہ میں مبتلا رہے۔

== مَاذَا- کیا چیز ہے۔ کیا ہے كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (جو) تم کرتے رہے تھے۔

(اَمَّاذَا- اَمْ مَاذَا)

۲۷: ۸۵ == وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ یہاں وقع ماضی بمعنی مستقبل ہے اور (اب) ان پر (اللہ کا) وعدہ پورا ہوجائے گا۔ یعنی اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا (نیز

ملاحظہ ہو ۲۷: ۸۲)۔

== بِمَا۔ ب سببیہ ہے ما مصدریہ۔ بوجہ ان کے ظلم کے، (تکذیب آیاتِ الٰہی)

== لَا یَنْطِقُوْنَ۔ مضارع نفی جمع مذکر غائب وہ نہیں بولیں گے۔ وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

۲۷: ۸٦ == اَلَمْ یَرَوْا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے لَمْ یَرَوْا مضارع نفی حجد بلم صیغہ جمع مذکر غائب، کیا وہ نہیں دیکھتے۔ یعنی کیا وہ نہیں جانتے۔

== لِیَسْکُنُوْا۔ لام تعلیل کا ہے لیسکنوا مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) سکونٌ مصدر (باب نصر) تاکہ آرام حاصل کریں۔

== مُبْصِرًا واحد مذکر اسم فاعل بحالت نصب، ابصار (افعال) مصدر۔ دیکھنے والا۔ دکھانے والا۔ جو خود واضح اور روشن ہو وہ بھی مُبْصِرٌ ہے اور جو دوسروں کو واضح اور روشن کردے وہ بھی مُبْصِرٌ ہے۔ دن خود بھی روشن ہے اور دوسری چیزوں کو روشن بنانے والا بھی۔

۲۷: ۸۷ == وَیَوْمَ ای واذکر یوم۔ اور یاد کرو وہ دن۔

فَفَزِعَ۔ ماضی بمعنی مستقبل واحد مذکر غائب۔ فَزَعٌ مصدر باب سمع۔ وہ ڈر جائیگا۔ وہ گھبرا جائے گا۔ وہ ڈرا۔ وہ گھبرا گیا۔

== اَتَوْہُ۔ اَتَوْا بمعنی مستقبل ماضی جمع مذکر غائب اِتْیَانٌ مصدر۔ ہُ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے وہ سب اس کے پاس آئیں گے۔

== دَاخِرِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر بحالت نصب بوجہ حال ہونے کے۔ دَخُوْرٌ مصدر باب فتح، سمع۔ ذلیل وخوار، عاجز و درماندہ۔

۲۷: ۸۸ == تَرٰی ماضی بمعنی مستقبل۔ تو دیکھے گا۔

== تَحْسَبُهَا۔ تَحْسَبُ مضارع واحد مذکر حاضر تو گمان کرے گا۔ تو خیال کریگا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب پہاڑوں کی طرف راجع ہے توان پہاڑوں کو خیال کرے گا۔

== جَامِدَةً۔ اسم فاعل واحد مؤنث جُمُوْدٌ سے جس کے معنی جمنے اور ٹھہرنے کے ہیں۔ جمی ہوئی۔ ٹھہری ہوئی۔

== وَهِیَ۔ یہ واؤ حالیہ ہے ھی ضمیر واحد مؤنث غائب پہاڑوں کی طرف راجع ہے

== تَمُرُّ مضارع واحد مؤنث غائب مُرُوْرٌ مصدر (باب نصر) وہ چلتی ہے وہ چل رہی ہے،

رواں ہے۔

= مَرَّ السَّحَابِ مضاف، مضاف الیہ بادلوں کی چال۔ منصوب بوجہ مفعول مطلق ہونے کے

= صُنْعَ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ اللہ کی کاریگری۔ صُنْعٌ۔ صَنَعَ يَصْنَعُ کا مصدر ہے باب فتح، بمعنی کاریگری۔ نکوئی کرنا۔ اَلصُّنْعُ کے معنی کسی کام (کمال مہارت سے) اچھی طرح کرنے کے ہیں۔ اس لئے ہر صنع کو فعل تو کہہ سکتے ہیں لیکن ہر فعل کو صُنع نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی فعل کی طرح حیوانات اور جمادات کے لئے بولا جاتا ہے۔

صُنع یہاں بطور مصدر مؤکد کے آیا ہے جیسے لك علی الف درھم عرفًا بمعنی اعترف لك بها اعترافًا ہے اور یہاں صنع اللہ بمعنی صنع اللہ تعالیٰ ذٰلك صنعًا ہے۔ اسے نحو کی اصطلاح میں المصدر المؤکد لنفسہٖ کہتے ہیں۔

اس کی اور مثالیں صبغۃ اللہ (۲: ۱۳۸) اور وعد اللہ (۳۰: ۶) ملاحظہ ہوں۔

= اَلَّذِیْ۔ ای اللّٰهُ۔

= اَتْقَنَ ماضی واحد مذکر غائب اِتْقَانٌ (افعال) مصدر۔ تقن مادہ اس نے درست کیا۔ اس نے مضبوط کیا۔

یاد رہے تسییر الجبال (پہاڑوں کا رواں ہونا) اس کی اتقان صنعت کے منافی نہیں ہے کیونکہ اتقان کی حقیقت یہ ہے کہ ہر شئے کو حکمت کے مطابق بنایا جائے۔ (پھر اس حکمت کے مطابق بنی ہوئی اشیاء سے جن افعال کا صدور ملحوظ رکھا گیا ہے ان کے صدور میں سرِ مو فرق نہ آنے پائے) پس جب حکمت تسییر کی متقاضی ہو تو تسییر بھی عین اتقان ہو گا۔

۲۷: ۸۹ = اَلْحَسَنَةِ۔ نیکی۔ بھلائی۔ خوبی۔ نعمت۔ ہر وہ نعمت جو انسان کو اس کی جان یا بدن یا حالات میں حاصل ہو کر اس کے لئے مسرت کا سبب بنے حسنۃ کہلاتی ہے سیئۃ اس کی ضد ہے۔

بعض کے نزدیک الحسنۃ کی تفسیر کلمۂ توحید ہے اور اسی طرح اگلی آیت میں السیئۃ کی تفسیر شرک ہے۔

= خَيْرٌ یہاں تفضیل کے معنوں میں آیا ہے یعنی بہتر خواہ دوام کی صورت میں ہو یا کہ

اضعاف کی صورت میں۔
= مِنْهَا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الحسنۃ کی طرف راجع ہے۔
= فَزَعٍ ڈر، خوف، گھبراہٹ۔
۲۷ : ۹۰ = اَلسَّيِّئَةِ۔ برائی، گناہ، فعل بد۔ الحسنۃ کی ضد ہے ملاحظہ ہو آیت مندرجہ بالا (۲۷: ۸۹) سَيِّئَةٍ اصل میں سَيْوِئَةٌ تھا۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں مدغم کیا گیا ہے۔
= فَكُبَّتْ میں فاء سببیہ ہے كُبَّتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب (یہاں وجوہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ كَبَّ يَكُبُّ (نصر) كَبٌّ اوندھے منہ گرنا یا گرانا كُبَّتْ وہ اوندھے منہ گرائے جائیں گے۔
= وُجُوْهُهُمْ مضاف مضاف الیہ ان کے چہرے۔ یہاں وُجُوْهُهُمْ سے مراد اَنْفُسُهُمْ ہے۔ جیسا کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۲: ۱۹۵) سے مراد بِاَنْفُسِكُمْ ہے۔
= هَلْ۔ حرف استفہام ہے اور تصدیق کی طلب کے لئے آتا ہے یہاں اس آیت میں استفہام سے مقصود ہی نفی ہے اس لئے نفی کے معنوں میں آیا ہے اور اس کی خبر پر اِلَّا آیا ہے هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ تم کو بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اس کا جس کا تم نے ارتکاب کیا۔ یعنی تمہیں صرف تمہارے کئے کی سزا مل رہی ہے اور جگہ اسی معنی میں ہے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۵۵: ۶۰) احسان کا بجز احسان کے نہیں ہے۔
= تُجْزَوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، جَزَاءٌ مصدر باب ضرب تم بدلہ دیئے جاؤ گے۔ تم جزاء دیئے جاؤ گے۔
۲۷ : ۹۱ = اَعْبُدَ۔ مضارع واحد متکلم منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ میں عبادت کروں۔ جملہ مستانفہ ہے۔ تقدیر کلام ہے قُلْ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ۔
= رَبَّ۔ اَعْبُدَ کا مفعول۔ مضاف۔ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ اشارہ ومشار الیہ مل کر مضاف الیہ۔۔۔۔ اس شہر کے رب کی۔
= البلدۃ۔ ای مکۃ المعظمۃ
= الذی۔ ای ربّ۔

= حَرَّمَهَا۔ حَرَّمَ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَحْرِيْمٌ (تفعیل) مصدر ھَا ضمیر مفعول واحد مونث غائب اس کا مرجع البلدۃ ہے۔
اس نے اس کو حرمت دی۔ اس نے اس کا ادب رکھا۔

۲۷: ۹۲ = اَتْلُوَا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ واحد متکلم تِلَاوَۃٌ مصدر تلو مادّہ۔ میں تلاوت کروں۔ میں پڑھوں۔

= اِھْتَدٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب اِھْتِدَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ اس نے ہدایت اختیار کی۔ وہ راہ پر آیا۔

۲۷: ۹۳ = سَيُرِيْكُمْ سَ حرف ہے جو مضارع پر آکر اسے مستقبل قریب میں کردیتا ہے۔ اَرٰی يُرِیْ اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر دکھانا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ عنقریب تم کو دکھائے گا۔

= عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ تخصیص الخطاب اولاً بہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وتعمیمہ ثانیا للکفرۃ تغلیبا ای وماربك بغافل عما تعمل انت من الحسنات وَمَا تعملون انتم ایھا الکفرۃ من السیئاتِ
یعنی اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے اعمال حسنہ سے اور کفار کے اعمالِ بد سے بے خبر نہیں۔ ان کے لئے ثواب و جزاء اور ان کے لئے عذاب ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۲۸) سُوْرَۃُ الْقَصَصِ (۴۹)

۲۸: ۲ = اَلْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ : موصوف وصفت واضح کتاب جو حرام اور حلال میں اور حدود و احکام کو واضح طور پر بیان کرتی ہے۔
مراد اس سے القرآن ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔
۲۸: ۳ = نَتْلُوْا مضارع جمع متکلم تِلَاوَۃٌ مصدر۔ ہم تلاوت کرتے ہیں۔ ہم پڑھتے ہیں۔ ہم پڑھ کر سناتے ہیں۔
= نَبَاِ۔ خبر۔ واقعہ، قصّہ۔
۲۸: ۴ = عَلَا۔ ماضی واحد مذکر غائب عُلُوٌّ مصدر (باب نصر) وہ غالب آیا۔ وہ چڑھ گیا۔ اس نے چڑھائی کی۔
اَلْعُلُوُّ کسی چیز کا بلند ترین حصّہ۔ سُفْلٌ کی ضد ہے۔ عَلَا فِی الْاَرْضِ اس نے ملک مصر میں سر اٹھا رکھا تھا۔ بعض نے عَلَا کے معنی تجبّر و تکبر کے لئے ہیں یعنی جبر و تکبر میں بڑھا ہوا تھا۔ اور ظلم (وعدوان میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔
= شِیَعًا۔ شیعۃ کی جمع ہے بحالت نصب۔ فرقے۔ گروہ۔ وَجَعَلَ اَھْلَھَا شِیَعًا اور اس ملک (الارض) کے باشندوں کو گروہ در گروہ کر رکھا تھا (مختلف مقاصد کے لئے)
= یَسْتَضْعِفُ۔ مضارع واحد مذکر غائب (بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے)
اِسْتِضْعَافٌ (استفعال) مصدر۔ ضعف مادّہ۔ اس نے کمزور کر رکھا تھا۔
= طَائِفَۃً۔ گروہ، جماعت۔ یہاں مراد بنی اسرائیل ہیں۔
= یُذَبِّحُ اَبْنَآءَھُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَھُمْ۔ یہ یا تو جملہ سابقہ کا بدل ہے یا یَسْتَضْعِفُ کی ضمیر سے حال ہے۔ مضارع حال بمعنی ماضی مستعمل ہے۔

= يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ۔ يُذَبِّحُ مضارع واحد مذکر غائب تَذْبِيْحٌ (تفعیل) مصدر وہ ذبح کردیتا تھا۔ ضمیر فاعل فرعون کی طرف راجع ہے۔ يَسْتَحْيِي مضارع واحد مذکر غائب اِسْتِحْيَاءٌ (استفعال) مصدر، وہ زندہ رہنے دیتا تھا۔ ضمیر فاعل کا مرجع فرعون ہے۔

اس باب سے بمعنی شرم کرتا ہے۔ وہ جھجکتا ہے۔ بھی آیا ہے مثلاً اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ۔(۳۳ : ۵۳) یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی تھی اور وہ تم سے (چلے جانے کے لئے کہنے سے) شرم کرتے تھے۔

اور فَجَاءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ (۲۸ : ۲۵) (کچھ دیر بعد ان دونوں میں سے) ایک خاتون شرم وحیاء سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب طائفۃ کی طرف راجع ہے۔ جمع کا صیغہ طائفۃ میں تعداد افراد کی رعایت سے آیا ہے۔

۲۸ : ۵ = نُرِيْدُ۔ مضارع جمع متکلم ارادۃ (افعال) مصدر۔ ہم چاہتے ہیں۔ یہاں مضارع بمعنی ماضی آیا ہے۔ ہم نے ارادہ کیا۔ ہم نے چاہا۔ رود مادّہ

= اَنْ نَّمُنَّ۔ نَمُنَّ مضارع جمع متکلم مَنٌّ مصدر باب نصر۔ منصوب بوجہ عمل اَنْ کہ ہم احسان کریں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (۳ : ۱۶۴) بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا ہے مؤمنوں پر کہ انہی میں سے ایک پیغمبر ان میں بھیجا۔

اور يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (۲: ۲۶۴) اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان (جتاکر) اور اذیت (دے کر) ضائع مت کرو!

= اِسْتُضْعِفُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِسْتِضْعَافٌ (استفعال) مصدر ضعف مادہ۔ وہ کمزور سمجھے گئے۔ وہ ضعیف خیال کئے گئے۔

= وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً۔ واؤ عطفیہ ہے نجعلہم کا عطف اَنْ نَّمُنَّ پر ہے ای ونرید اَنْ نجعلہم ۔ ائمۃ۔ پیشوا۔ راہنما۔ مقتدا۔ منصوب بوجہ نجعل کے مفعول ہونے کے ہے وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً اور (یہ کہ) ہم انہیں پیشوا بنائیں ائمۃ جمع ہے امام کی اَفْعِلَةٌ کے وزن پر جیسے زَمَانٌ کی جمع اَزْمِنَةٌ ہے۔

اِمَامٌ بروزن فِعَالٌ اسم ہے بمعنی مَنْ یُؤْتَمُّ بِہٖ جس کا قصد کیا جائے (اَمَّ یَؤُمُّ باب نصر) اَمًّا وَاَمَّمَ وَ تَاَمَّمَ وَ ائْتَمَّ ۔قصد کرنا۔ (امم مادہ) چونکہ مقتدا اور رہنما کا قصد کیا جاتا ہے اس لئے اس کو امام کہتے ہیں غرض جس کی پیروی کی جائے وہ امام ہے خواہ وہ حق میں پیروی ہو یا ناحق میں۔اور خواہ وہ انسان ہو کہ اس کے قول و فعل کی اقتدار کریں یا کتاب کہ اس کے اوامر اور نواہی پر عمل کیا جائے یا کوئی اور شئے ہو۔

= اَلْوَارِثِیْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر منصوب ۔ جانشین، مالک، وارث ۔

۲۸ : ۶ = وَ نُمَکِّنَ لَھُمْ واؤ عطف کی ہے ۔ نُمَکِّنَ کا عطف اَنْ نَّمُنَّ پر ہے نُمَکِّنَ مضارع منصوب۔جمع متکلم، تَمْکِیْنٌ مصدر (باب تفعیل) ہم ان کو قدرت دیں ۔ ہم ان کو تسلّط بخشیں ۔

تمکین کا لغوی معنی ہے کسی کو ایسی جگہ دینا کہ وہ اس میں جماؤ کر سکے ۔ مجازاً حکومت اور قدرت دینے کا معنی ہو گیا۔

= نُرِیَ مضارع جمع متکلم اِرَاءَۃٌ افعال مصدر ۔ اَنْ نُّرِیَ ۔ کہ ہم دکھا دیں ۔

= مِنْھُمْ ای من اولئك المستضعفین ای من بنی اسرائیل ۔ یعنی اس بے بس و ناتواں گروہ کے ہاتھوں (یعنی بنی اسرائیل) ۔ مِنْھُمْ کا تعلق نُرِیَ سے ہے یعنی ہم فرعون و ہامان اور ان کی فوجوں کو بنی اسرائیل کے ہاتھوں وہ چیزیں دکھا دیں جس کا وہ اندیشہ کرتے تھے ۔ بعض کے نزدیک یہ یَحْذَرُوْنَ سے متعلق ہے لیکن الصلۃ لا تتقدم علی الموصول ۔ صلہ موصول سے مقدم نہیں ہوتا ۔

= مَا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ہ میں ما موصولہ ہے یعنی جس کا وہ اندیشہ کرتے تھے ۔ یَحْذَرُوْنَ مضارع صیغہ جمع مذکر غائب کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ۔ ماضی استمراری، وہ ڈرتے تھے، وہ اندیشہ کرتے تھے ۔ حَذَرٌ مصدر (باب سمع) ضرر سے بچاؤ کرنا ۔ ڈرنا

فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَ جُنُوْدَھُمَا تینوں نُرِیَ کا مفعول اول ہیں اور مَاکَانُوْا یَحْذَرُوْنَ مفعول دوم ۔

مطلب یہ ہے کہ فرعون اور اس کے رؤسا بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کی پیدائش اور ان کے ہاتھوں اپنی تباہی سے خائف تھے اور اس سے بچنے کے لئے انہوں نے بنی اسرائیل کے نوزائیدہ بچے قتل کرنا شروع کر دیئے تھے لیکن اللہ کو جو منظور تھا وہ ہو کر رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور فرعون کے گھر ہی پرورش پائی اور بعد میں ان ہی

کی بددعا سے مختلف آفات ارضی و سماوی سے ان کا ناک میں دم رہا اور انجام کار دریائے نیل میں غرقاب ہوئے۔

۲۸: ۷ = وَاَوْحَيْنَا۔ ماضی جمع متکلم اِيْحَاءٌ افعال مصدر وحی مادہ۔ ہم نے وحی کی ہم نے دل میں ڈال دیا۔ یہاں وحی بصورت الہام مراد ہے واؤ کا عطف محذوف پر ہے تقدیر کلام یوں ہے۔ و وضعت موسٰی امہٗ فی زمن الذبح فلم تدر ما تصنع فی امرہٖ واوحینا.... لڑکوں کو ذبح کئے جانے کے زمانے میں حضرت موسٰیؑ کی ماں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اب اس کے متعلق کیا کرے۔ پس ہم نے وحی کی.....

= اَنْ اَرْضِعِيْهِ۔ اَنْ بمعنی اَیْ (تفسیریہ) یا مصدریہ ہے۔ اَرْضِعِيْ فعل امر واحد مؤنث حاضر۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اِرْضَاعٌ افعال مصدر۔ جس کے معنی بچے کو دودھ پلانے اور پستان چوسانے کے ہیں تو اس کو دودھ پلا۔ تو اس کو دودھ پلاتی رہ۔

= اَلْقِيْهِ۔ اَلْقِیْ فعل امر واحد مؤنث حاضر اِلْقَاءٌ افعال مصدر۔ ڈالنا۔ ہ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب راجع بطرف موسٰی۔ تو اس کو ڈال دے۔

= اَلْيَمِّ۔ اَلْيَمُّ کے معنی دریا کے ہیں یہاں مراد دریائے نیل ہے۔

= رَآدُّوْهُ۔ رَادُّوْ۔ رَدٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے اصل میں رَادُّوْنَ تھا نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب راجع بسوئے موسٰیؑ (ہم) اس کو لوٹا دیں گے تیری طرف۔ (ہم) اس کو لوٹا دینے والے ہیں!

= جَاعِلُوْهُ۔ جَاعِلُوْا اصل میں جَاعِلُوْنَ (اسم فاعل جمع مذکر جَعْل سے) تھا نون جمع بوجہ اضافت گر گیا۔ ہم اس کو بنانے والے ہیں۔ یعنی ہم اس کو بنائیں گے۔

۲۸: ۸ = فَالْتَقَطَهٗ۔ فَ جملہ محذوف پر عطف ہے ای ففعلت ما امرت بہ من ارضاعہٖ والقائہٖ فی الیم لما خافت علیہ۔ یعنی دودھ پلانے اور جان کے خوف کی صورت میں دریا میں ڈال دینے کے متعلق جو اسے کہا گیا تھا اس نے ایسا ہی کیا۔ التقط۔ التقاط (افتعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے جس کے معنی بلاقصد و طلب کسی چیز کو پانے اور اس کو اٹھا لینے کے ہیں۔ یہاں صیغہ واحد جمع کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی آل فرعون (فرعون کے لوگوں نے) اسے اٹھا لیا۔ ہٗ ضمیر

مفعول واحد مذکر غائب راجع بطرف موسیٰؑ۔

= لِيَكُوْنَ ۔ میں لام عاقبت کا ہے۔ یعنی انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو دریا سے اس لئے نہیں نکالا تھا کہ وہ بڑا ہو کر ان کا دشمن بنے اور رنج وغم کا باعث بنے لیکن ان کے فعل کا انجام عاقبۃ یہی نکلا۔ لام عاقبت یا لام مآل کسی فعل پہ مرتب ہونے والے نتیجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ خواہ واقع میں اس نتیجہ کے حصول کے لئے وہ کام نہ کیا گیا ہو۔ اس کی مثال رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ (۱۰:۸۸)

فرعون اور اس کے سرداروں کو سامان زینت اور مال وزر اس واسطے نہیں دیا گیا تھا کہ وہ لوگوں کو خدا کے راستے سے گمراہ کریں لیکن اس دادو دہش پر جو نتیجہ مرتب ہوا وہ یہی تھا کہ وہ لوگوں کو راہ راست سے گمراہ کرتے رہے۔

اسی طرح آیت ہذا میں فرعون کے لوگوں نے حضرت موسیٰؑ کو دریا سے اس واسطے نہیں نکالا تھا کہ وہ ان کا دشمن بنے اور باعث حزن والم ہو لیکن اس کا مآل انجام کار یہی ہوا۔

بعض نے اس کو لام علت ہی قرار دیا ہے اور چونکہ واقع میں لام کا مابعد لام کے ماقبل کے لئے علت نہیں ہے اس لئے اس کو لام تعلیل واقعی نہیں بلکہ تعلیل نما کہا جائے گا۔ یعنی فعل کا نتیجہ یہ نکلا خواہ کام اس نتیجہ کے لئے نہیں کیا گیا تھا۔

تو اس جملہ کا ترجمہ یہ ہوگا۔

فرعون کے آدمیوں نے اس کو اٹھا لیا کہ (بمقتضائے مشیت ایزدی) وہ (انجام کار) ان کا دشمن بنے اور ان کے لئے حزن وملال کا باعث بنے۔

مفصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو اضواء البیان تفسیر سورۃ قصص۔

= كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۔ وہ خطا کار تھے۔

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

یعنی بوجہ ظلم وکفر کے وہ خطا کار تھے۔ اور ایسے ظالموں اور کافروں کو سزا یہی چاہیئے تھی (کہ خود ان کے ہاتھوں ان کا دشمن پروان چڑھے) جو مآل کار ان کی تباہی کا سبب ہو۔

(۲) دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے اس محل میں بڑے خطاکار اور بڑے لغزش کھانے والے ثابت ہوئے۔
(۳) تیسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ كَانُوْا خٰطِئِيْنَ. فی کل شیٔ فلیس خطؤھم فی تربیۃ عدو ھم یبدع منھم۔ یعنی وہ تو ہر امر میں خطاکار رہے تھے لہٰذا اپنے ہاتھوں اپنے دشمن کو تربیت دینا ان کے لئے کوئی انوکھی بات نہ تھی۔
۲۸: ۹ = قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ۔ ای ھو قرۃ عین کائنۃ لی و لك
هُوَ مبتدا محذوف قرت عین مضاف مضاف الیہ مل کر خبر کائنۃ لی ولك متعلق خبر۔ یہ بچہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہے میرے لئے اور تیرے لئے۔
= لَا تَقْتُلُوْهُ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ یہ خطاب فرعون سے ہے جمع کا صیغہ تعظیم کے لئے لایا گیا ہے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب راجع لیوئے موسیٰ۔
= وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ہ وَلَدًا پر فرعون کی بیوی کا خطاب ختم ہوا۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ جملہ حالیہ ہے عبارت ماقبل پر۔ ای فالتقطہ اٰل فرعون لیکون لھم عدوا وحزنا وقالت امراتہ کیت وکیت ... وَهُمْ لَا یشعرون بانھم علٰی خطاء عظیم فیما صنعوا۔ فرعون کے لوگوں نے اس کو دریا سے نکال لیا۔ اپنا دشمن بننے کے لئے اور باعث حزن ہونے کے لئے اور فرعون کی عورت نے کہا قرت عین .. ... ولدًا۔ اور حال یہ تھا کہ اس دوران انہیں کچھ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ ایک خطاء عظیم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔
۲۸: ۱۰ = اَصْبَحَ ...... فَارِغًا۔ ای صار خالیا من کل شیٔ غیر ذکر موسٰی علیہ السلام۔ حضرت موسٰی کی یاد اور اس کے خیال کے سوا ہر چیز سے خالی ہو گیا۔
اَلْفَرَاغُ۔ یہ شغل کی ضد ہے فَرَغَ يَفْرُغُ فُرُوْغًا۔ خالی ہونا۔ فَارِغٌ خالی۔ اَفْرَغْتُ الدَّلْوَ۔ کے معنی ڈول سے پانی بہا کر اسے خالی کر دینا کے ہیں اور استعارۃً اسی سے ہے اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا (۲: ۲۵۰) ہم پر صبر کے دہانے کھول دے۔
= اِنْ كَادَتْ میں اِنْ اِنَّ سے مخفف ہے اور لَتُبْدِيْ بِهٖ میں لام

الفارقہ ہے اور بہٖ میں ہٖ ضمیر مجرور راجع بسوئے موسیٰؑ ہے۔
اِنْ کَادَتْ ای اِنَّھَا کَادَتْ۔ ھا ضمیر قصہ ان کا اسم ہے۔ قریب تھا کہ وہ موسیٰ (کے راز) کو ظاہر کر دیتی۔
= لَوْلَا۔ امتناعیہ ہے۔ لَوْ حرف شرط۔ اور لا نافیہ سے مرکب ہے۔ اگر نہ ہوتا۔
= اَنْ مصدریہ ہے لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا۔ یعنی اگر ہماری طرف سے اس کو تقویت قلب نہ ملتی۔
= رَبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا۔ رَبَطْنَا ماضی جمع متکلم رَبْطٌ مصدر (باب نصر، ضرب) حفاظت کے لئے مضبوط باندھنا۔ رَبْطُ الْفَرَسِ۔ گھوڑے کو حفاظت کے لئے کسی جگہ پر باندھ دینا۔ اسی سے ہے رِبَاطُ الجیش۔ فوج کا کسی جگہ پر متعین کرنا۔ وہ مقام جہاں حفاظتی دستے متعین رہتے ہوں اسے رباط کہا جاتا ہے۔
رَبَطَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ اللہ تعالیٰ نے اسکے دل کو قوت بخشی اور صبر عطا کیا۔
لہٰذا جملہ کا ترجمہ ہوگا۔ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے اور اسے صبر عطا نہ کرتے۔
لَوْلَا کا جواب محذوف ہے ای لولا ان ربطنا علیٰ قلبھا لا بدتہ
اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے تو وہ اسے (یعنی موسٰے کے راز کو) ضرور ظاہر کر دیتی
= لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یہ علت ہے ربط علی القلب کی۔ لام تعلیل کا ہے تکُوْنَ مضارع واحد مؤنث غائب ضمیر کا مرجع اُمّ موسیٰ ہے۔ تاکہ وہ بنی رہے یقین کرنے والوں میں سے۔

یہاں ایمان سے مراد یقین و تصدیق ہے۔ یعنی ہم نے اس کے دل کو مضبوط رکھا اور اسے صبر عطا فرمایا تاکہ وہ ہمارے اس وعدہ پر راسخ القلب اور راسخ الیقین رہے کہ ہم حضرت موسیٰؑ کو اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ اور ہم اس کو رسولوں میں سے بنائیں گے!
۲۸: ۱۱ = قُصِّیْہِ۔ قُصِّیْ فعل امر واحد مؤنث حاضر۔ قَصَّ یَقُصُّ (مضاعف باب نصر) قَصٌّ وَقَصَصٌ۔ ہٗ وعلیٰ اثرہٖ کسی کے پیچھے جانا۔ کسی کے نشانِ قدم پر چلنا۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب حضرت موسیٰ کی طرف راجع ہے۔ تو اس کے پیچھے پیچھے جا۔ اور جگہ اسی معنی میں آیا ہے فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا۔ (۱۸: ۶۴) تو وہ اپنے پاؤں کے نشانات پر الٹے لوٹے۔

اخبار متتبعہ کو القصص (واحد، القصۃ) کہتے ہیں۔
= فَبَصُرَتْ بِهٖ اَیْ اَبْصَرَتْهُ وہ اس کو دیکھتی رہی یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی اور اسے نظروں میں رکھا۔ ف فصیحت کے لئے ہے۔
= عَنْ جُنُبٍ ۔ اَلْجُنُبُ اصل میں اس کے معنی پہلو۔ طرف کے ہیں۔ اور پہلو کے معنی میں اس کی جمع جُنُوْبٌ ہے جیسے کہ قرآن مجید میں اور جگہ ہے قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ (۳: ۱۹۱) جو کھڑے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے . . . . . .
پھر بطور استعارہ پہلو کی سمت کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ جیسا کہ یمین۔ شمال اور دیگر اعضاء میں عرب لوگ استعارات سے کام لیتے ہیں: شاعر نے کہا ہے کہ۔
مِنْ عَنْ یَّمِیْنِیْ مَرَّةً وَّ اَمَامِیْ ۔ (کبھی دائیں جانب سے اور کبھی سامنے سے)
الجنبُ سے فعل دو معنی میں استعمال ہوتا ہے (۱) کسی کی سمت مخالف کو جانا یا اس سے دور ہونا۔ یا دور کرنا۔ بچنا۔ بچانا۔ جیسے وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی (۹۲: ۱۷) اور پرہیزگار اس سے دور رکھا جائے گا (باب تفعیل) اسی سے باب افتعال سے اجتِنَابٌ ہے۔ بمعنی بچنا۔ پہلو تہی کرنا۔ جیسے وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲۲: ۳۰) اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو! اسی سے اجنبی ہے جس میں دوری کا مفہوم پایا جاتا ہے یا جُنُبٌ بمعنی جنبی۔ جسے جنابت لاحق ہو۔ جس غسل واجب ہو۔ کہ جب تک وہ غسل نہ کرے نماز اور مسجد سے دور رہتا ہے۔
آیت ہذا میں بھی جُنُبٌ اسی "دور" کے معنی میں آیا ہے۔ ای عَنْ بُعْدٍ دور سے اسی معنی میں ہے وَالْجَارِ الْجُنُبِ (۴: ۳۶) اور دور رہنے والے پڑوسی۔ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ، پس وہ اسے دور سے دیکھتی رہی۔
(۲) سمت موافق کو آنا۔ یا اس کے قریب ہونا۔ مائل ہونا۔ مشتاق ہونا۔ جیسے الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ ۔ (۴: ۳۶) قریبی دوست۔ پہلو کا رفیق۔
= وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۔ اور وہ لوگ (حقیقت کو) نہیں سمجھتے تھے (کہ وہ حضرت موسٰی (علیہ السلام) کی بہن ہے اور ان کی تاڑ میں ان کے پیچھے آئی ہے)
۲۸: ۱۲ = اَلْمَرَاضِعَ ۔ اگر یہ مُرْضِعٌ کی جمع ہے تو اس کے معنی ہوں گے دودھ پلانے والی دائیاں۔ اس صورت میں یہ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے اور اگر یہ مَرْضَعٌ کی جمع ہے تو یہ اسم ظرف ہے یا مصدر میمی۔ اور معنی ہوں گے چھاتیاں۔ دودھ پینے کی جگہ۔

یا دودھ پلانا۔ رَضْعٌ و رِضَاعٌ و رِضَاعَۃٌ (ابواب سَمِعَ، ضَرَبَ) بچے کا ماں کا دودھ پینا۔ اور باب افعال سے اِرْضَاعٌ دودھ پلانا۔ اور باب استفعال سے اِسْتِرْضَاعٌ۔ کسی سے دودھ پلوانا۔

وَحَرَّمْنَا عَلَیْہِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ۔ حَرَّمَ روک لینا۔ منع کرنا۔ اور ہم نے اس سے قبل ہی اس پر دائیوں کا دودھ روک دیا تھا (یعنی وہ پیتے ہی نہ تھے)

مِنْ قَبْلُ۔ ای من قبل ان نردھا الی اُمِّہٖ۔ اسے اپنی ماں کے پاس واپس کرنے سے پہلے۔

= فَقَالَتْ۔ ای دخلت بین المراضع ورأتہ لا یقبل ثدیا فقالت وہ دوسری دائیوں کے ساتھ وہاں پہنچی اور اس نے دیکھا کہ (بچہ) کسی کے پستان سے دودھ نہیں پی رہا تو اس نے کہا۔

= اَدُلُّکُمْ۔ مضارع واحد متکلم دَلَّ یَدُلُّ دَلَالَۃٌ (نصر) سے مصدر۔ رہنمائی کرنا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ (کیا) میں تم کو بتاؤں یا تمہاری رہنمائی کروں۔

= یَکْفُلُوْنَہٗ لَکُمْ۔ یکفلون مضارع جمع مذکر غائب۔ کفالۃ مصدر (باب نصر) وہ کفالت کریں گے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع موسیٰؑ ہے) جو تمہاری خاطر اس (بچہ) کی پرورش کریں گے۔

= نَاصِحُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر خیر خواہی کرنے والے۔ وَھُمْ لَہٗ نَاصِحُوْنَ ای لا یقصرون فی خدمتہ وتربیتہ وہ اس کی دیکھ بھال اور تربیت میں کوتاہی نہیں کریں گے۔

= کَیْ۔ تاکہ۔ مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اسے نصب دیتا ہے۔

= تَقَرَّ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ قَرَّ یَقَرُّ (باب سمع) قُرَّۃٌ وقُرُوْرٌ مصدر۔ جس کے معنی خوشی سے آنکھیں روشن ہو جانا اور ٹھنڈی رہنا کے ہیں۔ اگر اس کا مصدر قَرَارٌ لیا جائے تو معنی ہوں گے سکون پانا۔ قرار پکڑنا۔ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

= لَا تَحْزَنَ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب منصوب بوجہ عمل کَیْ۔ حُزْنٌ مصدر باب سمع۔ تاکہ وہ غم نہ کھائے۔ غمگین نہ ہووے۔

= لِتَعْلَمَ میں لام تعلیل کا ہے اور اسی کے عمل سے مضارع منصوب ہے۔ تاکہ

وہ جان لے۔
= وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (اَنَّ وَعْدَهٗ حَقٌّ) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (یا یقین نہیں رکھتے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے)
اَكْثَرَهُمْ بمعنی اکثر الناس۔

۲۸: ۱۴ = اَشُدَّهٗ۔ مضاف، مضاف الیہ، اس کا زور جوانی۔ اس کا پورا زور۔
اَشَدَّ يُشِدُّ (افعال) شد مادہ۔ عقل یا عمر کی پختگی کو پہنچنا۔ اَلْاَشَدُّ وَ الْاَشُدُّ پورا جوبن۔ پورا زور بَلَغَ فُلَانٌ اَشُدَّهٗ وہ سنِ بلوغ کو پہنچا۔ وہ جوانی کی عمر تک پہنچا وہ اپنے شباب کو پہنچا۔ شَدِيْدٌ جمع اَشِدَّاءُ وَ شِدَادٌ وَ شُدُدٌ۔ بہادر۔ قوی مضبوط۔

= اِسْتَوٰى۔ نشوونما میں بہمہ وجوہ مکمل ہو گیا۔ اپنی ہر صفت میں تکمیل و اعتدال کی اس حد تک پہنچ جانا۔ تاکہ مکمل اطمینان و قرار و دل جمعی حاصل ہو جائے۔
= حُكْمًا۔ حکمت (یعنی نبوت) وَعِلْمًا (دین و شریعت کا) علم۔

۲۸: ۱۵ = عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا۔ علٰی بمعنی فِیْ۔ جیساکہ آیت وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ (۲: ۱۰۲) میں علٰی بمعنی فِیْ آیا ہے۔ حِيْنِ غَفْلَةٍ۔ غفلت کا وقت۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ المدینۃ کی طرف راجع ہے لفظی ترجمہ ہوگا۔ وہ شہر میں اس کے باسیوں کی غفلت کے وقت میں داخل ہوا۔
یعنی جب اہل شہر غفلت میں تھے قیلولہ کر رہے تھے یا رات کو سو رہے تھے۔ گویا بازاروں میں چنداں آمد و رفت نہ تھی۔ بعض کے نزدیک یہ ان کی عید کا دن تھا۔ اور وہ لہو و لعب میں مشغول تھے۔

۲۸: ۱۵ = مِنْ شِيْعَتِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ شِيْعَةٌ فرقہ، گروہ۔ الشِّيَاعُ کے معنی منتشر ہونے اور تقویت دینے کے ہیں۔ شَاعَ الْخَبَرُ خبر پھیل گئی اور قوت پکڑ گئی اور شَاعَ الْقَوْمُ قوم منتشر ہو گئی اور زیادہ ہو گئی۔ الشيعۃ وہ لوگ جن سے انسان قوت حاصل کرتا ہے اور وہ اس کے ارد گرد پھیلے رہتے ہیں۔
شيعۃ کی جمع شِيَعٌ و اَشْيَاعٌ ہے شيعۃ کا اطلاق واحد تثنیہ جمع، مذکر اور مؤنث سب پر ہوتا ہے۔
= اِسْتَغَاثَهٗ: ماضی واحد مذکر غائب استغاثۃ (استفعال) مصدر اس نے

مدد کے لئے پکارا۔ اس نے فریاد کی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع حضرت موسیٰ ہیں۔ غ و ث، غ ی ث مادہ

اسی باب سے بمعنی اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنے کے کبھی آتا ہے لیکن اس صورت میں یہ غ ی ث سے مشتق ہوگا کیونکہ الغیث بمعنی بارش ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ وینزل الغیث (۳۱: ۳۴) بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا ہے)

استغاث (باب استفعال) ہر دو مادہ سے آتا ہے اور اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً آیت وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُهْلِ (۱۸: ۲۹) اور اگر وہ فریاد کریں گے (یا پانی مانگیں گے) تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائیگی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا۔ یُغَاثُوْا (فعل مجہول) کے بھی دونوں معنی ہوسکتے ہیں پہلی صورت میں یہ اَغَاثَ یُغِیْثُ (افعال) سے ہوگا اور دوسری صورت میں غَاثَ یَغِیْثُ (ضرب) سے۔

= فَوَكَزَهٗ ف تعقیب کا ہے یا اس کا عطف محذوف پر ہے۔

ای غاثہُ الذی من شیعتہ فوکزہ الذی من عدوّہ۔ وکز (باب سمع وضرب) ماضی واحد مذکر غائب: اس نے گھونسہ مارا۔ مکا مارا۔ کچوکا لگایا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع وہ قبطی ہے جو حضرت موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا

= قَضٰى عَلَيْهِ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ قَضَاءٌ مصدر۔ قضا قولی ہو یا عملی یا بشری ہو یا الٰہی۔ بہرحال فیصلہ کر دینا یا کر لینا۔ کسی بات کے متعلق آخری حکم یا ارادہ یا عمل کو ختم کر دینا ضرور مفہوم قضار کے اندر ماخوذ ہے۔

سیاق کی مناسبت سے اور مختلف صلات (صلہ کی جمع) کے ساتھ مختلف معانی مراد ہوتے ہیں۔

عَلٰى کے صلہ کے ساتھ اکثر موت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مثلاً وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (۴۳: ۷۷) اور پکاریں گے اے مالک! (داروغہ جہنم کا اصطلاحی نام) تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے۔ اور فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ (۳۴: ۱۴) پھر جب ہم نے ان کے لئے موت کا حکم صادر کیا۔

فَقَضٰی عَلَیْہِ: پس اس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ (یعنی اس کے عمل حیوٰۃ کو ختم کر دیا)۔
فَتَمَتَّلَہٗ، اسے مار دیا۔ ضمیر فاعل حضرت موسیٰؑ کی طرف راجع ہے۔
= اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ۔ مُضِلٌّ بہکانے والا۔ گمراہ کر دینے والا۔ عَدُوٌّ کی صفت ہے۔ مُبِیْنٌ۔ عَدُوٌّ کی صفت ثانی ہے۔ کھلا۔
۲۸ : ۱۶ = ظَلَمْتُ نَفْسِیْ۔ میں نے اپنے نفس پر (یعنی اپنے آپ پر) ظلم کیا ہے بمعنی مجھ سے قصور ہو گیا ہے۔
= فَغَفَرَ لَہٗ پس اللہ نے اسے بخش دیا۔ معاف کر دیا۔
۲۸ : ۱۷ = رَبِّ۔ ای یَارَبِّیْ۔
= بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ۔ میں باء قسم کی ہے ما مصدریہ ہے۔ اور جواب قسم محذوف ہے ای اقسم بانعامك علیّ لا متنعن عن مثل ھذا الفعل۔
مجھے قسم ہے تیرے انعام کی جو تو نے مجھ پر کیا ہے کہ میں ایسا فعل ہرگز نہ کروں گا۔ یا میں ایسے فعل سے باز رہوں گا۔
(یہاں انعام سے مراد مغفرتِ الٰہی ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ کا یہ فعل یعنی قتلِ قبطی بخش دیا۔)
باء سببیہ بھی ہو سکتی ہے اس صورت میں معنی ہوں گے تیرے اس انعام کی وجہ سے جو تو نے مجھ پر کیا ہے اب ہرگز مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا۔
= فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ۔ اس کا عطف جواب قسم (مذکورہ بالا پر) ہے پس میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔ لَنْ اَکُوْنَ مضارع نفی تاکید بہ لن واحد متکلم۔ میں ہرگز نہ بنوں گا۔
ظَهِيْرًا بروزن فعیل بمعنی فاعل مُظَاهِرَةٌ سے صفت کا صیغہ ہے۔ معین، مددگار یاور۔ پشتیبان۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔
۲۸ : ۱۸ = فَاَصْبَحَ۔ دَخَلَ۔ وہ داخل ہوا۔ پھر اس کو صبح ہو گئی۔ اس نے صبح کر دی۔
= خَآئِفًا۔ اَصْبَحَ کے فاعل سے حال ہے۔ خوف کھاتے ہوئے۔ خائف، ڈرتے ہوئے، خوف و اندیشہ کی حالت میں۔
= یَتَرَقَّبُ مضارع واحد مذکر غائب تَرَقُّبٌ (تفعّل) مصدر جس کے معنی

ہیں انتظار کرتے ہوئے کسی چیز سے بچنا۔ یعنی اس انتظار میں صبح کردی کہ دیکھیں قتل کے نتیجہ میں کیا ہوتا ہے یا خفیہ ٹوہ لگاتے صبح کردی۔
یَتَرَقَّبُ۔ حال اوّل، خَائِفًا کا بدل ہے یا اس کی تاکید ہے۔
خَائِفًا خبر بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں اَصْبَحَ فعل ناقص اور ضمیر موسیٰ علیہ السلام اس کا اسم ہوگا اور جملہ یترقب خبر بعد خبر یا خائفا کی ضمیر فاعل سے حال ہوگا۔
مطلب یہ کہ قتل کے بعد حالات کیا صورت اختیار کرتے ہیں اس انتظار میں ہراساں واندیشہ کناں شہر میں صبح کردی۔
= فَاِذَا۔ میں اِذَا حرف مفاجاتیہ ہے اصل میں فَاِذَا تھا۔ بمعنی ناگہاں یا اچانک جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (٢٠:٢٠) پس اس (موسیٰ) نے اس (عصا) کو ڈالا اور وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔
= اِسْتَنْصَرَهٗ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِسْتِنْصَارٌ استفعال مصدر نصر، مادّہ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع موسیٰ ہے۔ اس نے اس سے مدد طلب کی۔ الذی استنصرہ جس نے (کل) اس سے مدد طلب کی تھی۔
= يَسْتَصْرِخُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب استصراخ استفعال مصدر سے صرخ مادّہ، ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب راجع بسوئے موسیٰ۔ وہ ان سے چیخ کر فریاد کر رہا ہے صَرَخَ يَصْرُخُ (نصر) صُرَاخ وصَرِيخٌ مصدر۔ چیخنا۔ فریاد کرنا باب استفعال سے زور زور سے پکار کر مدد طلب کرنا۔ یستصرخہ وہ آج پھر ان سے مدد طلب کر رہا ہے۔ مدد کے لئے پکار رہا ہے۔
= غَوِيٌّ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بروزن نَبِيٌّ فعیل۔ غيٌّ مصدر غوی مادّہ بے راہ۔ گمراہ۔ بدراہ۔
٢٨ : ١٩ = فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ۔ اس میں پہلا اَنْ زائدہ ہے اور لَمَّا کی تاکید کے لئے آیا ہے۔ دوسرا اَنْ مصدریہ ہے اور اسی کی وجہ سے مضارع منصوب ہے بَطْشٌ مصدر۔ (باب ضرب) سختی اور قوت کے ساتھ پکڑنا۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (٨۵: ١٢) بیشک تمہارے پروردگار کی گرفت بڑی سخت ہے۔
ترجمہ: پس جب اس (حضرت موسیٰ) نے پکڑنے کا ارادہ کیا۔
= عَدُوٌّ لَّهُمَا۔ دونوں کا دشمن۔ یعنی قبطی کیونکہ وہ ان دونوں کے مذہب پر نہ تھا۔

اور قبطی اسرائیلیوں کے سب سے بڑھ کر دشمن تھے۔

= قَالَ يٰمُوْسٰى۔ قَالَ میں ضمیر فاعل اس اسرائیلی کی طرف راجع ہے جو کل کی طرح آج بھی حضرت موسیٰؑ کو امداد کے لئے پکار رہا تھا۔ بعض کے نزدیک اس کا مرجع القبطی ہے

= اِنْ تُرِيْدُ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔

= جَبَّارًا۔ زبردست دباؤ والا۔ سرکش۔ انسان کا ناجائز تعلی کے ذریعہ اپنے نقص کو چھپانے کی کوشش کرنا۔ جبر کہلاتا ہے۔

لیکن جب یہ باری تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کے اشتقاق میں اہل لغت سے دو قول منقول ہیں:۔

(۱) بعض نے کہا ہے کہ یہ جَبَرْتُ الْفَقِيْرَ۔ کے محاورہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی فقیر کی حالت کو درست کرنے اور اسے بے نیاز کر دینے کے ہیں۔ یعنی باری تعالیٰ بھی چونکہ اپنے فیضان نعمت سے لوگوں کی حالتیں درست کرتا ہے اور ان کے نقصانات پورے کرتا ہے اس لئے اسے الجبّار کہا جاتا ہے۔

(۲) یہ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کے آگے سب کو مجبور کر دیتا ہے اس لئے وہ جبّار ہے

یہاں اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ کا ترجمہ یوں ہے:۔

کہ تو ملک میں زبردستی اور سینہ زوری کرنے والا بنے۔

۲۸: ۲۰ = اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ۔ اَقْصٰى افعل التفضیل کا صیغہ ہے قُصْوٰى مؤنث قَصَا يَقْصُوْا قَصْوٌ وَقَصَاءٌ (قصی مادہ) دور ہونا۔

= يَسْعٰى۔ مضارع واحد مذکر غائب سَعْىٌ مصدر (باب فتح) دوڑتا ہوا۔ السَّعْىُ تیز چلنے کو کہتے ہیں فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ (۳۷: ۱۰۲) جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا۔ مناسکِ حج میں سَعْى صفا اور مروہ کے درمیان چلنے کے لئے مخصوص ہے۔

يَسْعٰى رَجُلٌ کی صفت ہے یا اس کا حال ہے۔

= اَلْمَلَاُ۔ اسم جمع معرّف باللام۔ سرداروں کی جماعت۔ لُ

= يَأْتَمِرُوْنَ بِكَ۔ يَأْتَمِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِيْتِمَارٌ (افتعال) مصدر۔ امرٌ مادہ۔ باہم مشورہ کرنا۔ اگر اِيْتِمَارٌ کے صلے میں بآء مذکور ہو جیسا کہ اس آیت میں ہے تو کسی کے متعلق باہم مشورہ کرنے اور قصد کرنے کا معنی ہوتا ہے۔

۲۸: ۲۱ == خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ۔ ڈرتے ہوئے اور (اپنی گرفتاری کا) کھٹکا و اندیشہ لئے ہوئے (ملاحظہ ہو آیت ۱۸ ؛ مذکورہ بالا)

۲۸: ۲۲ == تَوَجَّهَ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَوَجُّهٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر، وہ متوجہ ہوا۔ اس نے رُخ کیا۔ اس نے (ادھر کو) منہ کیا۔

== تِلْقَآءَ۔ طرف۔ لِقَاءٌ سے جس کے معنی ملاقات کرنے کے ہیں۔ اسم ہے بمعنی ملاقات کرنے اور آمنے سامنے ہونے کی جگہ کو تِلْقَاءَ کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے طرف اور جہت کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ (۷: ۴۷) اور جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی!

== عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ۔ عَسٰى افعال مقاربہ میں سے ہے بمعنی قریب ہے ممکن ہے۔ توقع ہے۔ اندیشہ ہے۔ کھٹکا ہے۔ (ہر دو مؤخر الذکر میں بھی قرب زمانہ کا مفہوم بھی موجود ہے)

یہاں بمعنی توقع ہے۔ امید ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الاتقان فی علوم القرآن جلد اول نوع چہلم)

جملہ کے معنی ہوں گے: امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے (سیدھے راستہ کی) راہنمائی کریگا۔

== سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔ وسطی راستہ۔ (جو نہ دائیں طرف کو جائے نہ بائیں طرف کو جائے بلکہ درمیانی راستہ جو سیدھا نصب العین کی طرف لیجائے) سیدھا راستہ

۲۸: ۲۳ == مَآءَ مَدْيَنَ مضاف مضاف الیہ مَدْيَنَ بوجہ عجمہ و معرفہ غیر منصرف ہے مدین کا پانی۔ یہاں ماء سے مراد (بیئر) کا نوا لیسقون منها مواشیهم) چاہ (کنواں) ہے جہاں سے وہ اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے تھے۔

== اُمَّةً۔ جماعت۔ انبوہ۔ آدمیوں کا اجتماع۔

== مِنْ دُوْنِهِمُ۔ ان سے ورے۔ ان سے ایک طرف۔ ان سے الگ۔

مِنْ دُوْنِ۔ علاوہ۔ سوا۔

== تَذُوْدٰنِ۔ مضارع تثنیہ مؤنث غائب۔ وہ دونوں عورتیں روکتی ہیں۔ ہٹاتی ہیں ذَادَ يَذُوْدُ ذَوْدٌ (باب نصر) مطلب کہ اپنے ریوڑ کو ایک طرف روکے ہوئے ہیں

== خَطْبُكُمَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ خَطْبٌ حال۔ معاملہ۔ حقیقت، بات۔

اَلْخَطْبُ وَالْمُخَاطَبَۃُ وَالتَّخَاطُبُ ۔ باہم گفتگو کرنا۔ ایک دوسرے کی طرف بات لوٹانا۔ اسی سے خُطْبَۃٌ اور خِطْبَۃٌ ہے لیکن خُطْبَۃ وعظ و نصیحت کے معنوں میں آتا ہے۔ اور خِطْبَۃٌ کے معنی نکاح کا پیغام جیساکہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (۲: ۲۳۵) اگر تم کنایۃً عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو.... تو تم کو کچھ گناہ نہیں۔

اَلْخَطْبُ اہم معاملہ جس کے بارہ میں کثرت سے تخاطب ہو۔ خُطْبَۃٌ تقریر، گفتگو مُخَاطَبٌ جس سے گفتگو کی جائے۔ خَطِيْبٌ واعظ۔ تقریر کرنے والا۔

= لَا نَسْقِيْ مضارع نفی جمع متکلم۔ سَقْيٌ مصدر (باب ضرب) ہم نہیں پلاتے ہیں۔

= يُصْدِرَ ۔ مضارع واحد مذکر غائب (باب افعال) اِصْدَارٌ مصدر۔ منصوب بوجہ اَنْ مقدرہ بعد حتیٰ۔ مَصْدَرٌ کے اصل معنی پانی سے سیر ہو کر واپس لوٹنے کے ہیں باب افعال سے اس کے معنی پانی پلا کر واپس لوٹا لانے کے ہیں۔

حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ جب تک یہ چرواہے (اپنے جانوروں کو) پانی پلا کر واپس لوٹا کر نہیں لے جاتے۔ اس کا مادہ صدر ہے الصَّدْرُ سینہ کو کہتے ہیں پھر بطور استعارہ ہر چیز کے اعلیٰ حصہ کو (اگلے حصہ کو) صدر کہنے لگے۔ جیسے صدر المجلس۔ رئیس مجلس

نحو کی اصطلاح میں مصدر وہ اسم ہے جس سے تمام افعال اور صفت کے صیغے مشتق ہوتے ہیں۔

= الرِّعَآءُ۔ الرَّاعِي کی جمع رَاعٍ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی چرواہا۔ گلہ بان

۲۸: ۲۴ = فَسَقٰى لَهُمَا ای فسقیٰ غنمھما لاجلھما اس نے ان دونوں کی طرف سے ان کے ریوڑ کو پانی پلایا۔

= تَوَلّٰى ۔ وہ پھر آیا۔ وہ واپس مڑا۔ اس نے منہ موڑا۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَوَلِّيْ باب تفعل سے۔ ولی مادہ

= رَبِّ، یا رَبِّیْ ۔ اے میرے پروردگار

= فَقِيْرٌ ۔ محتاج

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ای رب انی فقیر لما انزلت الیّ من خیر۔

فَقِيْرٌ ۔ اِنَّ کی خبر ہے مَا موصوف نکرہ اور اس کے بعد کا جملہ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ

مِنْ خَيْرٍ صفت دونوں مل کر متعلق خبر۔
اس آیت کے کئی معنی ہو سکتے ہیں :۔
۱:۔ لِمَا۔ یعنی لِاَیِّ شَیْءٍ۔ یعنی میں تیری ہر اس نعمت، کا جو تو مجھے عطا کرے محتاج ہوں (جمہور)
۲:۔ لِمَا میں لام تعلیل کا بھی ہوسکتا ہے اس اعتبار سے معنی ہوں گے ۔
تو نے جو مجھ پر اس قدر انعام کئے ہیں بایں سبب میں تیرے انعامات کا اور محتاج ہوگیا ہوں۔ یعنی ہر انعام جو تو مجھ پر کرتا ہے میری تشنگی کو اور بڑھاتا ہے (شوکانی)
۳:۔ میں واقعی اس خیر و برکت کا محتاج ہوں جو تو نے میری طرف اتاری ہے۔ (ضیاء القرآن)
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کی یہ وجوہات ہو سکتی ہیں :۔
۱:۔ حضرت موسیٰ کا طویل سفر کے بعد بھوکا پیاسا ہونا اور تھکا ماندہ ہونا بالکل قدرتی امر تھا۔ آپ سایہ میں آکر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ سے رزق کے لئے دعا کی (ماجدی)
۲:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا بھوک اور پیاس کی بے چینی کی وجہ سے نہ تھی بلکہ فرعون سے نجات پر اظہار تشکر کے طور پر تھی ۔
۲۸: ۲۵ = عَلَى اسْتِحْيَاءٍ۔ استفعال سے مصدر ہے۔ شرمانا۔ حیا کرنا۔ شرم و حیا سے (چلتی ہوئی) یہ تَمْشِيْ کی ضمیر فاعل سے حال ہے ۔
= لِيَجْزِيَكَ لام تعلیل کا ہے يَجْزِيَ مضارع واحد مذکر غائب (منصوب بوجہ لام تعلیل۔
جَزٰى يَجْزِيْ (ضرب) جَزَاءٌ مصدر بدلہ دینا۔ جزاء دینا۔ ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ تاکہ وہ تجھے بدلہ دے (اس کا مرجع موسیٰ علیہ السلام ہیں ۔
= مَا سَقَيْتَ لَنَا ۔ میں ما مصدریہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارے لئے (ریوڑ کو) پانی پلانے کا
۲۸: ۲۶ = يٰاَبَتِ۔ اے باپ ۔ اَبٌ پر نداء کے وقت تَ زیادہ کر دیتے ہیں ۔
= اِسْتَاْجِرْهُ۔ اِسْتَاْجِرْ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ اِسْتِيْجَارٌ (استفعال اجر مادہ ۔ مزدوری پر نوکر رکھنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب تو اس کو اجرت پر نوکر رکھ لے ۔
= اِنَّ ..... الْاَمِيْنُ۔ بے شک بہتر آدمی جس کو آپ نوکر رکھیں وہ ہے

جو طاقت ور بھی ہو اور دیانت دار بھی۔

۲۸: ۲۷ = اُنْكِحَكَ۔ اُنْكِحَ مضارع واحد متکلم منصوب بوجہ عمل اَنْ۔
اِنْكَاحٌ (افعال) مصدر۔ نکاح میں دینا۔ بیاہ دینا۔
كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر (کہ) میں تیرے نکاح میں دے دوں۔

= اِحْدٰی۔ اَحَدٌ کا مؤنث ہے ایک عورت۔

= اِبْنَتَيَّ۔ میری دو بیٹیاں۔ ی متکلم کی ہے۔ اِبْنَتَيَّ اصل میں اِبْنَتَيْنِ تھا۔ اِبْنَةٌ کا تثنیہ۔ یا، متکلم کی طرف اضافت کے سبب نون گر گیا۔ یاء کو یاء میں ادغام کیا اِبْنَتَيَّ ہو گیا۔

= هَاتَيْنِ۔ هَا حرف تنبیہ تَيْنِ اسم اشارہ تثنیہ مؤنث مجرور یہ دونوں عورتیں

= عَلٰی۔ ای علٰی شرط (اس شرط) پر۔

= تَاْجُرَنِيْ۔ تَاْجُرَ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر حاضر۔ اَجَرَ يَاْجُرُ (نصر) اَجْرٌ مصدر۔ مزدوری دینا۔ یا کسی کی مزدوری کرنا۔ ن وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم (کہ) تو میری نوکری کرے گا۔

= حِجَجٍ۔ سال۔ برس۔ حِجَّةٌ کی جمع۔

= فَمِنْ عِنْدِكَ۔ بس یہ تمہاری مرضی ہے۔ ای فھو من عِنْدِكَ من طریق التفضل لا من عندی بطریق الالزام۔ یعنی تمہاری طرف سے احسان ہوگا میری طرف سے بطور شرط نہیں ہے۔

= اَشُقَّ۔ شَقَّ يَشُقُّ (نصر) شَقٌّ سے مضارع واحد متکلم منصوب بوجہ عمل اَنْ (کہ) میں تکلیف دوں۔ میں مشقت میں ڈالوں۔

۲۸: ۲۸ = قَالَ ذٰلِكَ ...... ای قال موسٰی

= اَيَّمَا۔ جونسی۔ مَا زائدہ ہے۔

= اَلْاَجَلَيْنِ۔ دو مقررہ مدتیں اَجَلٌ (مقررہ مدت) کا تثنیہ۔

= قَضَيْتُ۔ ماضی واحد متکلم قَضَاءٌ مصدر (باب ضرب) میں پوری کردوں۔ قَضٰی يَقْضِيْ قَضَاءٌ پورا کرنا۔

= لَا عُدْوَانَ عَلَيَّ۔ عُدْوَانَ ظلم و زیادتی۔ عَدَا يَعْدُوْا باب نصر کا مصدر ہے
مجھ پر کوئی جبر نہ ہو گا۔

= سَارَ۔ ماضی واحد مذکر غائب سَارَ یَسِیْرُ سَیْرٌ وہ چلا۔ وہ روانہ ہوا۔
= آنَسَ۔ ماضی واحد مذکر غائب آنَسَ یُؤنِسُ اِیْنَاسٌ (افعال) انس مادہ
آنَسَ الصَّوْتَ آواز سننا۔ آنَسَ الشیئ کسی چیز کو (دور سے) دیکھنا۔ آنَسَ الْاَمْرَ۔ کسی بات کو سمجھنا۔ آنَسَ نَارًا۔ اس نے آگ کو (دور سے) دیکھا۔
= اُمْکُثُوْا مَکَثَ یَمْکُثُ (نصر)، مَکْثٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔
تم ٹھہرے رہو۔ تم ٹھہرو۔
= لَعَلِّیْ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ی ضمیر واحد متکلم۔ لَعَلَّ کا اسم۔ شاید میں توقع ہے کہ میں۔ امید ہے کہ میں۔ لیکن جب اس کا استعمال اللہ کے ساتھ ہو تو معنی میں قطعیت آجاتی ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ کے حق میں توقع اور اندیشہ کے معنی لینا صحیح نہیں ہیں۔
= جَذْوَۃٍ۔ ای لعلی اٰتِیْکُمْ بِجَذْوَۃٍ۔ شاید کوئی چنگاری تمہارے پاس لے آؤں۔ جَذْوَۃٌ جلنے اور شعلہ ختم ہونے کے بعد جو ایندھن باقی رہ جاتا ہے اسے جذوۃ کہا جاتا ہے ما بقی من الحطب بعد الالتہاب یا وہ لکڑی جس پر شعلہ نہ ہو لیکن آگ ہو۔
= لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ۔ شاید تم تاپ سکو۔ تاکہ تم سینک سکو۔
= تَصْطَلُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِصْطِلَاءٌ (افتعال) مصدر آگ تاپنا باب افتعال کے فا کلمہ میں اگر ص، ض، ط، ظ واقع ہوں تو تاء کو طاء سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے اصطبر (صبر کرنا)، واِضْطَرَبَ (بے چین ہونا۔ اور اِصْطَلٰی (آگ تاپنا۔
صلی مادہ صَلٰی یصلی (ضرب)، صلیٌ۔ آگ میں ڈالنا۔ صَلِیَ یَصْلٰی (باب سمع) صَلًی وصُلِیٌّ وَصِلِیٌّ آگ میں جلنا۔
۲۹:۳۰ = اَتٰھَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَارًا ہے۔
= نُوْدِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب نِدَاءٌ مصدر۔
اس کو پکارا گیا۔ نَادٰی یُنَادِیْ مُنَادَاۃً۔ نِدَاءٌ۔
= شَاطِیئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ۔ الواد الایمن موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ شَاطِئٌ۔ کنارہ (جمع شَوَاطِئُ) دائیں جانب کی وادی کے ایک کنارہ سے (اسے پکارا گیا) یا شاطئ الواد (وادی کا کنارہ) مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف اور الایمن

صفت، وادی کے بائیں کنارہ سے (اسے پکارا گیا)

= اَلْبُقْعَةِ - زمین - قطعہ زمین - بِقَاعٌ و بُقَعٌ - جمع - البقعۃ المبٰرکۃ - مبارک اس لئے کہ وہ بقعہ آیات اللہ و انوار الٰہی کے اظہار کے لئے مخصوص ہوا - موضع حال میں ہے شَاطِئِ۔

= مِنَ الشَّجَرَةِ - بدل اشتمال ہے کیونکہ درخت وادی کے اسی کنارہ میں واقع تھا

اب من شاطئ الواد الایمن فی البقعۃ المبٰرکۃ من الشجرۃ کی صورت یوں ہوئی - کہ حضرت موسیٰ کو ان کی دائیں جانب کی وادی کے ایک کنارہ سے آواز آئی اس وادی کے ایک مبارک قطعہ اراضی سے ایک درخت میں سے جو اس وادی کے قطعہ مبارک میں واقع تھا۔

= اَنْ - مفسرہ ہے - کہ

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اس کا عطف اَنْ يَّامُوْسٰى پر ہے - اور یہ کہ

۲۸: ۳۱ = اَلْقِ - اِلْقَاءٌ (افعال) سے فعل امر واحد مذکر حاضر - تو ڈال دے - تو (نیچے) پھینک دے اِلْقَاءٌ کے اصل معنی کسی شی کو اس طرح ڈالنے کے ہیں کہ نظر آتی رہے، پھر عرف عام میں اس کا استعمال ہر طرح کے ڈالنے کے متعلق ہونے لگا - عَصَاكَ تیرا عصا - (عصو مادہ) تیری لاٹھی - اپنی لاٹھی -

= فَلَمَّا رَاٰهَا - اس سے قبل جملہ محذوف ہے ای فالقھا فصارت حیۃ تھتز۔

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ - یعنی اس نے حکم خداوندی کی تعمیل میں عصا نیچے ڈال دیا تو وہ ایک سانپ کی شکل اختیار کر گیا اور سانپ کی طرح لہرانے لگا (جھومنے لگا) رَاٰهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع عصا ہے۔

= تَهْتَزُّ مضارع واحد مؤنث غائب اِهْتِزَازٌ افتعال - الھزّ کے معنی کسی چیز کو ہلانے کے ہیں جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (۱۹: ۲۵) اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ اھتزاز (افتعال) کے معنی جھومنے - بل کھاتے اور شادابی اور تروتازگی کی وجہ سے درخت کے ہلنے اور حرکت کرنے کے ہیں - مثلاً کہتے ہیں اھتزت النبات سبزہ لہلہانے لگا - تَهْتَزُّ وہ ہلتی ہے وہ بل کھاتی ہے - یعنی حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ ان کا عصا سانپ کی مانند جھوم رہا ہے اور بل کھا رہا ہے۔

= كَاَنَّهَا - كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل ھا ضمیر واحد مؤنث غائب كَاَنَّ کا اسم گویا وہ۔

= جَآنٌّ - ایک قسم کا سانپ - پتلا باریک سانپ،
= وَلّٰی - ماضی واحد مذکر غائب تولیۃ (تفعیل) مصدر۔ منہ موڑ بیٹھ دے کر بھاگا۔
= مُدْبِرًا۔ ولّٰی کی ضمیر فاعل کا حال ہے۔ پیٹھ موڑ کر بھاگنے والا۔
اِدْبَارٌ (افعال) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ دُبُرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پیٹھ کے ہیں جو قبل کی ضد ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ (۸: ۱۵) تم ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔
= لَمْ یُعَقِّبْ۔ مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب تعقیبٌ (تفعیل) مصدر عقبٌ مادہ۔ بمعنی ایڑی۔ اعقابٌ جمع قرآن مجید میں ہے وَنُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا (۶: ۷۱) تو کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ لَمْ یُعَقِّبْ۔ وہ پیچھے نہ مڑا۔ اس نے پلٹ کر نہ دیکھا۔
= یٰمُوْسٰی۔ سے قبل نودی یا قیل مقدر ہے۔
= اَقْبِلْ۔ تو آگے آ۔ اقبال افعال سے جس کے معنی آگے آنے متوجہ ہونے یا رخ کرنے کے ہیں۔ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
= اٰمِنِیْنَ۔ اٰمِنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔ جمع مذکر۔ بحالت نصب وجر۔ امن والوں میں سے محفوظ۔ امن وامان میں۔
۲۸: ۳۲ = اُسْلُكْ فعل امر واحد مذکر حاضر سُلُوْكٌ (باب نصر) مصدر۔ السُّلُوْكُ کے اصل معنی راستہ پر چلنے کے ہیں۔ یہ فعل متعدی (بمعنی اَسْلَكَ) بھی استعمال ہوتا ہے، پہلے معنی میں فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا۔ (۱۶: ۶۹) اور اپنے پروردگار کے راستوں پر بے روک ٹوک چلی جا۔
دوسرے معنی میں مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ (۷۴: ۴۲) تم کو دوزخ میں کونسی بات لے آئی؟ پھر یہ داخل ہونے یا داخل کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً سَلَكْتُ المکان۔ مکان میں داخل ہونا۔ اور فَاسْلُكْ فِیْهَا (۲۳: ۲۷) تو اس میں (یعنی کشتی میں) بٹھالے یا داخل کرلے۔ اس دوسرے معنی میں ہی اُسْلُكْ یَدَكَ ہے تو اپنے ہاتھ کو داخل کر یا ڈال۔
= جَیْبِكَ مضاف مضاف الیہ، تیرا گریبان اور جَیْبُ الثَّوْبِ قمیص کی وہ جیب جس میں نقدی وغیرہ رکھتے ہیں۔ مجازاً سینہ کو بھی جیب کہا جاتا ہے اور اس کی جمع جُیُوْبٌ آتی ہے مثلاً وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ (۲۴: ۳۱) ان کو چاہئے کہ اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھ لیں۔

= تَخْرُجْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب مجزوم بوجہ جواب امر۔
(تو) وہ نکلے گا (یعنی تیرا ہاتھ)

= بَيْضَاءَ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث اَبْيَضُ واحد مذکر اور بِيْضٌ جمع (مذکر مؤنث دونوں کی) سفید۔

= لِغَيْرِ سُوْءٍ۔ بغیر کسی مرض کے۔ بغیر کسی گزند کے۔ بلا عیب۔ بلا تکلیف۔

= اُضْمُمْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر ضَمٌّ مصدر (باب نصر) تو ملا۔ تو ملالے۔ اَلضَّمُّ کے معنی دو یا دو چیزوں سے زیادہ کو باہم ملا دینے کے ہیں۔

= اِلَيْكَ۔ تیری طرف۔ اپنی طرف۔

= جَنَاحَكَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جَنَاحٌ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے:۔

(۱) پرندے کا پر مثلاً وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ (۶: ۳۸) اور نہ پرندہ کہ اڑتا ہے اپنے دو پروں سے

(۲) کسی شئی کی جانب یا پہلو۔ انسان کے دونوں پہلوؤں کو جَنَاحَا الْاِنْسَانِ کہتے ہیں اور لشکر کے دونوں جانب کو جناحا العسکر کہا جاتا ہے۔

(۳) بازو۔ اگرچہ بازو جسم کا وہ حصہ ہے جو کہنی اور کندھے کے درمیان ہے لیکن عموماً اس کو کندھے سے لے کر ہاتھ تک کے سارے حصے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ (آیت ہذا) اور اپنے بازو کو اپنی طرف ملالے۔

= مِنَ الرَّهْبِ ای لدفع الرّهب خوف سے بچنے کے لئے۔ خوف کو دور رکھنے کے لئے۔ الرهبُ، رَهِبَ يَرْهَبُ سمع کا مصدر ہے جس کے معنی ڈرنے کے ہیں۔ رَهَبٌ رَهْبٌ و رَهْبَةٌ و رُهْبَانٌ مصادر ہیں۔

وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ کی تعبیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) عصا کو اژدہا کی شکل میں دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ ہو گئے تھے اور اپنے ہاتھ کو سفید دیکھ کر بھی۔ ارشاد ہوا کہ تم اپنا بازو اپنے پہلو کے ساتھ بھینچ لو۔ ایک تو تمہارا خوف دل سے دور ہو جائے گا اور دوئم تمہارا ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔ اس کی یہ تفسیر چنداں قابل تسلیم نہیں ہے۔

اوّلاً جب حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا کو سانپ کی شکل میں پا کر گھبرا گئے تھے تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ ڈرو مت تم ہر خطرہ سے محفوظ ہو تو اس کے بعد نبی کا دوبارہ اسی بات سے

ڈرنا بعید از قیاس ہے۔ باقی رہا ہاتھ کا منور ہونا تو یہ کسی خوف کا باعث نہ تھا کیونکہ ہاتھ کا منور ہونا کسی مرض کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ وہ تو آفتاب کی مانند روشن اور تاباں ہو جاتا تھا جس سے ہاتھ کا حسن کئی گنا زیادہ ہو جاتا تھا اور یہ امر ڈرنے کا سبب نہیں ہو سکتا۔

(۲) حکم خداوندی ہے کہ جب بھی کبھی تمہیں ایسی صورت پیش آئے کہ کسی وجہ سے دل پر ڈر اور خوف، دہشت وغیرہ کا اثر محسوس کرو تو اپنے ہاتھ کو اپنے پہلوؤں سے ملا لیا کرو اس سے نہ صرف ڈر اور خوف دور ہو جائے گا اور دل کو تقویت ہو گی! بلکہ دشمن محسوس ہی نہ کر سکیگا کہ پیغمبر خدا کسی ڈر اور خوف سے متاثر ہے کیونکہ انسان کا سیدھا کھڑا ہونا اور بازوؤں کو پہلوؤں کے ساتھ ملا لینا عموماً یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان نہایت دلجمی کی حالت میں ہے۔

(۳) اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب کبھی ظلم کا مقابلہ کرنے کے دوران خوف و دہشت کی حالت ہو تو استقلال اور ثابت قدمی سے کام لیا کرو،

= فَذٰنِكَ۔ یعنی یہ دو۔ ذَانِ۔ ذَا کا تثنیہ ہے اسماء اشارہ میں سے ہے اور كَ ضمیر خطاب ہے۔

= اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ۔ ای فَاذْهَبْ اِلٰى فرعون وملائه پس تم جاؤ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس یہ دونوں روشن دلیلیں لے کر۔

= قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ موصوف وصفت بحالت نصب بوجہ خبر كانوا۔

فٰسِقِيْنَ فاسق کی جمع ہے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فَسَقَ يَفْسِقُ (ضرب) وفَسَقَ يَفْسُقُ (نصر) سے فِسْقٌ وَفُسُوْقٌ مصدر۔ فاسق بدکردار۔ راستی سے نکل جانیوالا یعنی اللہ کی نافرمانی کرنے والا۔

فسوق لفظی ترجمہ ہے کھجور کا اپنے چھلکے سے باہر نکل آنا۔ اصطلاح شریعت میں فسق کے معنی ہیں حدود شریعت سے نکل جانا۔

۲۸ : ۳۴ = اَفْصَحُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ فصیح۔ فَصُحَ کے معنی ہر قسم کی آمیزش سے پاک ہونا۔ افصح منی لسانًا وہ مجھ سے گفتگو میں زیادہ فصیح ہے۔ (لسانًا تمیز ہے افصح کی)

= رِدْاً۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اَرْدَاءٌ جمع۔ ر د ء مادہ۔ الرِّدْءُ جو دوسرے کا مددگار بن کر اس کے تابع ہو۔ فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْٓ اس کو مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ میری تصدیق کرے۔ یعنی اظہار حق کے لئے۔ وضاحت کلام کے لئے۔

کفار کے ساتھ مناظرہ ومجادلہ کے لئے روانی بیان اور فصاحتِ بیان کی ضرورت پڑے گی اور اس میں وہ میری مدد کرے گا (یعنی ہارون علیہ السلام) اور حق کی تصدیق کو واضح کرے گا اور کفار کی تکذیب کو رد کرے گا۔

رِدْءٌ اس چیز کو کہتے ہیں جس کا سہارا لیا جائے رَدَأَ یَرْدَءُ (فتح) رَدْءٌ الرَّجُلَ۔ کسی کی مدد کرنا۔

= یُصَدِّقُنِیْ۔ یُصَدِّقُ مضارع واحد مذکر غائب۔ (باب تفعیل) نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ وہ میری مدد کرے گا۔

بعض نے اَرْسِلْهُ کا معنی کیا ہے۔ کہ اس کو (بھی) رسول بنا دیجئے مَعِیَ میرے ساتھ

= یُکَذِّبُوْنِ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تکذیب (تفعیل) مصدر۔ نون وقایہ وضمیر متکلم محذوف ای یُکَذِّبُوْنِیْ۔ وہ مجھے جھوٹا قرار دیں گے۔ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ وہ میری تکذیب کریں گے۔

۲۸:۳۵ = سَنَشُدُّ۔ س مستقبل قریب کے لئے ہے نَشُدُّ مضارع جمع متکلم شَدٌّ مصدر (باب نصر) ہم مضبوط کر دیں گے۔ شِدَّۃٌ مضبوطی۔ قوت جو کسی چیز میں ہو مثلاً گرہ کی مضبوطی۔ بدن کی قوت۔ گرمی کی شدت۔ عذاب کی سختی وغیرہ

= سُلْطَانًا۔ قوت، غلبہ، شوکت، سند۔ حجت۔ برہان۔ حکومت۔

= لَا یَصِلُوْنَ۔ مضارع منفی۔ جمع مذکر غائب وَصْلٌ (باب ضرب) وہ نہیں پہنچیں گے ای لا یصلون الیکما باستیلاء او محاجۃ۔ یعنی نہ وہ تم پر غلبہ پا سکیں گے اور نہ تمہارے خلاف مباحثے میں فوقیت حاصل کر سکیں گے۔

= بِاٰیٰتِنَا۔ متعلق بمحذوف ای اذھبا بِاٰیٰتِنَا تم دونوں ہمارے نشانوں کے ساتھ (فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ (تم اور تمہارے پیروکار غالب رہیں گے)

۲۸:۳۶ = بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ۔ ب حرف جر۔ اٰیٰتِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ بَیِّنٰتٍ صفت آیات کی۔ جَاءَ بِ لے کر آیا۔ ہماری روشن اور واضح نشانیاں لے کر آیا۔

= مَا ھٰذَآ میں مَا نافیہ ہے۔

= سِحْرٌ۔ موصوف صفت، مُفْتَرًی۔ اسم مفعول افتراءٌ (افتعال) مصدر خود ساختہ۔ گھڑا ہوا (جھوٹ) سحر تختلقہ لم یفعل قبلہ مثلہ۔ جھوٹ جو گھڑا گیا ہو اور قبل ازیں اس جیسا عمل میں نہ لایا گیا ہو

= بِهٰذَا ۔ میں باء زائدہ ہے ھٰذَا سے مراد یا جادو ہے (جو نام انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو دیا) یا اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ نبوت ہے یہ سَمِعْنَا کا مفعول ہے ۔

= فِیْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۔ فی بمعنی داقعًا فی ایامھم (ان کے وقتوں میں وقوع پذیر ہونے والا۔ اٰبَآئِنَا ۔ مضاف مضاف الیہ الاولین آباء کی صفت۔

عبارت کچھ یوں ہوگی۔ ما سمعنا بھذا کائنا او واقعًا فی ایام ابائنا الاولین ہم نے اپنے پہلے آباء واجداد کے زمانہ میں ایسی کوئی بات وقوع پذیر ہوتے نہیں سُنی۔

۲۸ : ۳۷ = عَاقِبَةُ ۔ انجام کار۔ اختتام ۔ اخیر۔ الدار الدنیا۔ یہاں عاقبۃ سے مراد عاقبت محمودہ ہے یعنی کسی کی دنیاوی زندگی کا اخیر بہتر ہوتا ہے کہ اسے قیامت میں جنت نصیب ہو۔

= اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ میں انہٗ کی ضمیر ضمیر شان کی ہے ۔ اور شان یہ ہے کہ ظالم (کبھی) فلاح نہیں پاتے ۔ بے شک بات یہ ہے کہ ظالم بامراد نہیں ہوتے ۔

۲۸ : ۳۸ = اَوْقِدْ ۔ فعل امر واحد مذکر تو آگ جلا۔ تو آگ سلگا ۔ تو آگ روشن کر۔ اِیْقَادٌ افعال ۔ مصدر وقوگ۔ ایندھن کی لکڑیاں ۔ یہاں مراد یہ ہے کہ اے ہامان میرے لئے مٹی پر آگ جلاؤ۔ اور اینٹیں پکاؤ۔

صَرْحًا لَّعَلِّیْ ۔ صَرْحًا ۔ بلند، منقش و مزین مکان (جو ہر عیب سے پاک ہو) اس لئے لَبَنٌ صَرِیْحٌ خالص دودھ کو کہتے ہیں جس میں پانی کی ملاوٹ نہ ہو۔

لَعَلِّیْ ۔ تاکہ میں ۔ شاید کہ میں لَعَلَّ حرف مشبہ بفعل ی ضمیر واحد متکلم اس کا اسم

= اَطَّلِعُ اِلٰی ۔ اَصْعَدُ اِلٰی ۔ میں چڑھ جاؤں (موسیٰ کے خدا کی طرف) یعنی اوپر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں ۔

اِطَّلَعَ یَطَّلِعُ اِطِّلَاعٌ (افتعال) سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر متکلم ۔ میں جھانکوں ۔ میں اطلاع پاؤں ۔

۲۸ : ۴۰ = فَنَبَذْنٰھُمْ ۔ ف تعقیب کی ہے نَبَذْنَا ماضی جمع متکلم النبذ سے (باب ضرب) جس کے معنی ہیں کسی چیز کو درخور اعتنا نہ سمجھ کر پھینک دینے کے ہیں مثلاً نَبَذَہٗ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ (۲ : ۱۰۰) تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو (بے قدر چیز کی طرح) پھینک دیا ۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع فرعون اور اس کی

فوج ہے پس ہم نے ان کو پھینک دیا۔
= اَلْیَمِّ - دریا۔سمندر۔
۲۸ : ۴۱ = اَئِمَّۃً - پیشوا۔رہنما۔قائدین - اِمَامٌ کی جمع جس کا معنی ہے وہ جس کی اقتدار کی جائے۔ نیز ملاحظہ ہو (۲۸ : ۵)
۲۸ : ۴۲ = اَتْبَعْنٰھُمْ - اَتْبَعْنَا ماضی جمع متکلم۔ اِتْبَاعٌ افعال سے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم نے ان کے پیچھے لگا دیا (لعنت کو)
= اَلْمَقْبُوْحِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مجرور المقبوح واحد۔ قبح مادہ قَبَاحَۃٌ مصدر لازم باب کرم سے۔ وقَبْحٌ مصدر (متعدی) باب فتح سے قُبْحٌ ایسی حالت اور شکل جس کو دیکھنے سے آنکھوں کو نفرت اور طبیعت کو کراہت ہو۔ قبیح عمل قبیح صورت بمعنی بدعمل۔ بدصورت۔
۲۸ : ۴۳ = مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَھْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی - بعد اس کے کہ ہم نے ہلاک کر دیا تھا پہلی قوموں کو (یعنی قوم نوح۔ قوم ہود، قوم صالح، قوم لوط وغیرہم)
= الکتٰبَ سے مراد توریت ہے جو حضرت موسٰی پر نازل کی گئی تھی۔
= بَصَآئِرَ - بَصِیْرَۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنی بینائی۔ لیکن اس کا استعمال صرف دل کی بینائی کے متعلق ہوتا ہے یعنی دل کی وہ روشنی جس سے انسانی طاقت کے مطابق اشیاء کی حقیقت پر آگاہی ہوتی ہے۔
= لِلنَّاسِ - النَّاسِ سے مراد یہاں بنی اسرائیل ہے۔
ف : بَصَآئِرَ - ھُدًی - وَرَحْمَۃً - اَلْکِتٰبُ سے حال ہیں۔ اور الکتٰبُ ذوالحال۔
= یَتَذَكَّرُوْنَ - مضارع جمع مذکر غائب تَذَكُّرٌ تفعّلٌ مصدر۔ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (تاکہ) وہ نصیحت پکڑیں۔
۲۸ : ۴۴ = وَمَا كُنْتَ ...... یہاں قرآن مجید کے من جانب اللہ وحی ہونے کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے من جانب اللہ رسول ہونے کے دلائل دیئے جا رہے ہیں - ارشاد ہوتا ہے یہ جو آپ نے اپنے مخاطبین کو حضرت موسٰی کے ساتھ بیتے ہوئے واقعات جن کو وقوع پذیر ہوئے مدت مدید وعرصہ بعید گذر چکا ہے بیان کئے ہیں کیا اس امر کی دلیل نہیں ہیں کہ آپ کے پاس ان کے علم کا ذریعہ بجز وحی کے اور کوئی نہیں ہے اور آپ پر وحی کا نازل ہونا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ آپ

فرستادۂ رب جلیل ہیں۔

یہاں تین باتیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

(۱) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو احکام دیئے گئے آپ نہ وہاں موجود تھے اور نہ ہی شاہدین میں سے تھے۔

(۲) جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) مدین میں تھے اور جو ان کے ساتھ وہاں گذرا آپ وہاں مقیم نہ تھے۔

(۳) جب کوہ طور پر رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمائی آپ وہاں نہ تھے لیکن اب جب وحی کے ذریعہ آپ کو بتایا گیا تو آپ نے جملہ تفصیلات مبنی برحق کھول کھول کر اپنے مخاطبین کو سنا دیں۔

وحی کے ثبوت میں قرآن مجید میں اور بھی کئی جگہ ایسے دلائل موجود ہیں مثلاً:۔

(۱) ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۤءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ...... (۳: ۴۴) یہ واقعات غیب کی خبروں میں سے ہیں ہم آپ پر ان کی وحی کر رہے ہیں۔

(۲) ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۤءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ..... (۱۱: ۴۹)

(۳) ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۤءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ...... (۱۲: ۱۰۲)

(۴) ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۤءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ ...... (۱۱: ۱۰۰)

یہ ان بستیوں کی بعض خبریں تھیں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں

= وَمَا كُنْتَ ۔ ای وَمَا كُنْتَ حَاضِرًا ۔ تو حاضر نہ تھا۔ تو موجود نہ تھا۔ خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

= بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مغرب والی سمت، غربی جانب، یہ موصوف کی اپنی صفت کی طرف اضافت کی مثال ہے۔ جیسے مسجد الجامع۔ اصل میں الجانب الغربي تھا۔ یا موصوف محذوف ہے۔ اور صفت کو اس کا قائم مقام لایا گیا ہے اصل میں بِجَانِبِ الْمَكَانِ الْغَرْبِيِّ تھا۔

یہاں مراد وہ جگہ ہے جہاں حضرت موسیٰ کو تورات کی تختیاں دی گئیں تھیں۔

= قَضَيْنَاۤ اِلٰى ... ماضی کا صیغہ جمع متکلم اِلٰى کے صلہ کے ساتھ اس کے معنی ہیں کہ ہم نے بھیجا تھا۔ ہم نے پہنچایا تھا۔ ہم نے دیا تھا۔ قَضٰى اِلَامْرَ اِلَيْهِ معاملہ کسی تک پہنچانا۔ آیت ہذا میں اَلْاَمْرَ سے مراد توریت ہے یا نبوّت؛

= الشّاهِدِيْنَ ۔ گواہ۔ شہادت دینے والے۔ دیکھنے والے۔ مشاہدہ کرنے والے۔ بچشم خود دیکھنے والے۔ اشارہ یہاں ان ستر لوگوں کی طرف ہے جو حضرت موسیٰ کے ہمراہ کوہ طور پر گئے تھے۔ سورۃ الاعراف میں ان کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَہٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا (۷: ۱۵۵) اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے ستر مرد انتخاب کئے ہمارے وقت (وعدہ دیا جائے موعود) کے لئے۔

۲۸: ۴۵ = اَنْشَاْنَا ۔ ماضی جمع متکلم اَنْشَاَ یُنْشِئُ اِنْشَاءٌ (افعال) سے بمعنی پیدا کرنا۔ پرورش کرنا۔ اَنْشَاْنَا ہم نے پیدا کیا۔ ن ش ء مادہ

= قُرُوْنًا ۔ جمع نکرہ بحالت نصب قَرْنٌ واحد۔ قومیں۔

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا ای خلقنا بین زمانک و زمان موسٰی قرونا کثیرۃ ہم نے تمہارے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے مابین کئی قومیں پیدا کیں!

= فَتَطَاوَلَ ۔ میں فَ تعقیب کی ہے تَطَاوَلَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ طول مادہ۔ (باب تفاعل۔ درازی یا وسعت کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ فَتَطَاوَلَ عَلَیْہِمُ الْعُمُرُ ۔ پھر ان پر لمبا عرصہ گذر گیا۔ (العمر زندگی۔ عمر) اسی معنی میں باب نصر سے اور جگہ آیا ہے فَطَالَ عَلَیْہِمُ الْاَمَدُ (۵۷: ۱۶) پھر ان پر لمبا عرصہ گذر گیا۔

= ثَاوِیًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب بوجہ خبر مَا کُنْتَ ۔ ثَوٰی یَثْوِیْ (ضرب) ثَوَاءٌ ۔ ثُوِیٌّ مصدر۔ ثوی المکان وفیہ وبہ۔ کسی جگہ ٹھہرنا۔ آباد ہونا۔ قیام کرنا۔ المثوٰی ۔ قیام کرنے کی جگہ یا ٹھہرنے کی جگہ۔ منزل۔ ثَاوِیًا مقیم۔ آباد قیام پذیر۔

= تَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِنَا ۔ (کہ) ہماری آیتیں ان لوگوں کو پڑھ کر سناتے ہوں یہ جملہ یا ثَاوِیًا کی ضمیر فاعل سے حال ہے یا کُنْتَ کی خبر ثانی ہے۔

= وَلٰکِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۔ لیکن بھیجنے والے ہم ہی تھے۔

اس میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:۔

۱:۔ مگر (اس وقت کی یہ خبریں) بھیجنے والے ہم ہیں۔ (تفہیم القرآن)

۲:۔ لیکن ہم ہی رسول بنا کر بھیجنے والے تھے۔ (ضیاء القرآن)

۳:۔ لیکن ہم آپ ہی کو رسول بنانے والے تھے۔ (تفسیر الماجدی)

۴:۔ لیکن ہم ہی رسول بھیجتے رہے۔ (تفسیر حقانی)

(۵) لیکن ہم ہی رسول بنانے والے ہیں۔ (بیان القرآن)
(۶) لیکن ہم ہی ہیں جو رسولوں کو وحی کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ (عبد اللہ یوسف علی)
(۷) لیکن ہم ہی لوگوں کے پاس رسول بھیجتے رہے (ہیکتھال)
(۸) ولکنا ارسلناك و اخبرناك بها وعلمناکها۔ (الکشاف، مدارک التنزیل) لیکن ہم نے تجھے پیغمبر بناکر بھیجا اور ان (ایتنا) کی خبر تم کو دی اور ان کا علم تم کو عطا کیا۔
(۹) ایاك و مخبرین لك بها (بیضاوی) اور ہم ہی تجھے (رسول بناکر بھیجنے والے ہیں) اور ان (آیات) کی تم کو خبر دینے والوں کو بھیجنے والے ہیں۔

۲۸: ۴۶ = وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ۔ ای رحمك ربك رحمة بارسال الوحی الیك و اطلاعك علی الاخبار الغائبة۔ تمہیں پیغمبر بناکر بھیج کر اور تم پر وحی ارسال کر کے اور غیب کی خبروں سے مطلع کر کے اپنی (خصوصی) رحمت سے نوازا ہے۔

رحمةً بوجہ فعل محذوف کے مصدر کے منصوب ہے ای رحمك رحمةً۔

= لِتُنْذِرَ۔ میں لام تعلیل کا ہے تُنْذِرَ واحد مذکر حاضر مضارع۔ تاکہ تو ڈراوے اِنْذَارٌ۔ انفعال۔ مصدر۔

۲۸: ۴۷ = لَوْلَا۔ کیوں نہ، امتناعیہ ہے۔ لَوْ حرف شرط اور لا نافیہ سے مرکب ہے، اس کا جواب محذوف ہے، جواب کبھی شرط کے بعد آتا ہے مثلاً لَوْ لَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ بِنَا (۲۸: ۸۲) اگر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں گاڑ دیتا۔ اور کبھی جواب شرط سے قبل بھی آتا ہے مثلاً وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ (۱۲: ۲۴) اس عورت نے اس کا قصد کیا اور وہ بھی اس عورت کا قصد کر لیتا اگر اس نے اپنے پروردگار کی دلیل کو نہ دیکھ لیا ہوتا۔

آیت ہذا میں بھی لَوْلَا امتناعیہ ہے اور جواب لَوْلَا محذوف ہے جو اس سے قبل ہے، ای مَا ارسلناك الیهم لَوْلَا .... ہم تجھے ان کی طرف نہ بھی بھیجتے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ....

= اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌ میں اَنْ مصدریہ ہے۔

= بِمَا : میں ب سببیہ ہے اور ما موصولہ۔

وَلَوْلَآ ...... فَيَقُوْلُوْا ...... (ہم تجھے ان کی طرف نہ بھی بھیجتے) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان پر اپنی ہی کرتوتوں کے باعث مصیبت آئے تو یہ لوگ یوں نہ کہہ اٹھیں .....

= فَيَقُوْلُوْا ۔ میں ف عاطفہ ہے۔

= لَوْلَآ ۔ یہاں لَوْلَآ تحضیضیہ ہے (یعنی کسی فعل پر سختی سے ابھارنا یا نرمی سے کسی کام کا طلب کرنا۔ موخرالذکر کو عرض بھی کہتے ہیں یہاں آیت ہذا میں عرض مراد ہے۔ یعنی اے ہمارے پروردگار کیوں نہ تونے ہمارے پاس کوئی رسول بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہوتے۔

تحضیض کی مثال : لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۷ : ۴۶) تم لوگ اللہ سے مغفرت طلب کیوں نہیں کرتے شاید کہ تم پر کردیا جائے۔

۲۸ : ۴۸ = اَلْحَقُّ ۔ القرانُ ۔ الامر الحق ۔ امر حق

= اُوْتِیَ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِيْتَاءٌ اِفْعَالٌ مصدر۔ اسے دیا گیا۔ اسے ملا۔ وہ دیا گیا۔

= سِحْرٰنِ ۔ سِحْرٌ واحد کا تثنیہ۔ دو جادو۔ مراد ہے ذَوَا سِحْرٍ دو جادو (کا علم رکھنے والے) دو جادوگر۔ یا جادو کا وصف رکھنے والوں کو مبالغہ کے طور پر بنفسہ جادو کہہ دیا۔ یعنی دونوں مجسم جادو تھے۔

یالیعنون ما اوتی نبینا و ما اوتی موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام سحران ۔ یعنی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوا اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ملا ہر دو کو وہ جادو سے تشبیہ دیتے ہیں (یعنی قرآن اور تورات کو)

= تَظٰهَرَا ۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب۔ وہ دونوں آپس میں موافق ہوئے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے مددگار بنے تَظَاهُرٌ (تفاعل) سے بمعنی باہم معاونت کرنا۔ ہم پشت ہونا۔

ای تعاونا بتصدیق کل واحد منہما الاخر وتائیدہ ایاہ ۔ یعنی ایک دوسرے کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

= بِكُلٍّ یعنی ہر دو کتابوں سے۔ قرآن سے اور تورات سے۔

۲۸ : ۴۹ — اَتَّبِعْهُ ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر۔ صیغہ واحد متکلم ۔ میں اس کی پیروی کروں اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر۔

۲۸: ۵۰ = لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا۔ مضارع نفی جحد بلم، صیغہ جمع مذکر غائب اِسْتِجَابَةٌ استفعال۔ مصدر۔ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا۔ پھر اگر وہ (لوگ) تجھے جواب نہ دیں۔ یا ایسا نہ کر سکیں۔ یا آپ کے چیلنج قبول نہ کریں۔

= اَضَلُّ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ زیادہ بے راہ۔ زیادہ گمراہ۔ ضَلَالٌ مصدر

= مِمَّنْ۔ مرکب ہے مِنْ اور مَنْ سے۔ اس سے جو۔

۲۸: ۵۱ = لَقَدْ وَصَّلْنَا۔ لام تاکید کے لئے ہے۔ قَدْ تحقیق کے معنوں میں ہے یا ماضی قریب کے لئے وَصَّلْنَا ماضی جمع متکلم تَوْصِيْلٌ (تفعیل) سے وَصْل کے معنی ملانے کے ہیں۔ لیکن باب تفعیل سے اس کے معنی رسی کے مختلف ٹکڑوں کو آپس میں جوڑنے کے ہیں لہٰذا وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ کے معنی ہوئے کہ ہم پے درپے اپنا کلام ان کی طرف بھیجتے ہے اَلْقَوْلَ سے مراد یہاں قرآن مجید ہے جو حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکمتِ خداوندی کے مطابق وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

لَهُمْ۔ لَعَلَّهُمْ اور يَتَذَكَّرُوْنَ میں ضمیر جمع مذکر غائب اہل مکہ کی طرف راجع ہے۔ جو اس وقت موجود تھے۔

= لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ ایمان لادیں۔

۲۸: ۵۲ = اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ۔ جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے (قرآن سے پہلے) کتاب دے رکھی تھی۔

اس سے کون لوگ مراد ہیں اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

(۱) بعض کے نزدیک اس سے مراد حبشہ کا وہ وفد جسے حبشہ کے نجاشی نے اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکہ معظمہ بھیجا تھا۔ انہوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ گفتگو اسلام کے بارہ میں سنی اور کلام الٰہی بھی آپ کی زبان مبارک سے سماعت کیا تو وہ اتنے متاثر ہوئے کہ مسلمان ہوگئے۔

(۲) بعض نے کہا ہے کہ یہ ایک یہودیوں کا وفد تھا۔

(۳) بعض کے نزدیک یہ اہل انجیل میں سے ایک گروہ تھا۔ اور بعض نے اور نام لئے ہیں

لیکن اس بارہ میں امام رازی رحمہ اللہ کا قول بہت ہی جامع ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کسی خصوصی سبب نزول سے کیا ہوتا ہے اعتبار تو عموم عبارت کا کیا جائے گا پس جس کسی میں بھی یہ صفات پائی جائیں گی وہ اس آیت کے حکم میں داخل ہوگا۔

الکِتٰب سے مراد توریت۔ زبور انجیل یا دیگر صحائف آسمانی ہیں من قبلہٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب القرآن کی طرف راجع ہے۔
= بِہٖ۔ ای بالقرآن۔ ھُمْ بِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں
۲۸: ۵۳ = یُتْلٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب اس میں مفعول مالم یسم فاعلہٗ القرآن ہے وَاِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ اور جب یہ (قرآن) ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔
= مُسْلِمِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر مُسْلِمٌ واحد منصوب بوجہ خبر کُنّا۔ ماننے والے فرماں بردار ہر وہ شخص جو توحید الٰہی اور سلسلۂ وحی کا قائل ہو اس کو مسلم کہا جاسکتا ہے
۲۸: ۵۴ = یُؤْتَوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب ایتاءٌ (افعال) مصدر وہ دیئے جائیں گے۔ ان کو دیا جائے گا۔ اتی مادہ
= مَرَّتَیْنِ۔ دومرتبہ ای مرۃ علی ایمانہم بکتابہم ومرۃ علی ایمانہم بالقرآن ایک اجر ان کی اپنی کتاب پر ایمان لانے کا اور دوسرا اجر قرآن پر ایمان لانیکا
= بِمَا میں ب سببیہ ہے بِمَا صَبَرُوْا بوجہ اس امر کے کہ انہوں نے صبر کیا۔ بہ سبب ان کے صبر کرنے کے۔ یعنی بسبب اس صبر و ثابت قدمی کے جو انہوں نے توراۃ و قرآن پر ایمان رکھنے میں۔ یا قرآن پر اس کے نزول سے قبل و نزول کے بعد ایمان رکھنے میں یا مشرکین اور ان کے ہم مذہب اہل کتاب کی ایذا دہی پر دکھائی۔
= یَدْرَءُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب دَرْءٌ مصدر (باب فتح) وہ دور کرتے ہیں وہ دفع کرتے ہیں۔ وہ دفعیہ کرتے ہیں۔ الدَّرْءُ کے معنی (نیزہ وغیرہ کے) ایک طرف مائل ہو جانے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے قَوَّمْتُ دَرْءَہٗ میں نے اس کی کجی کو درست کر دیا اور دَرَءْتُ عَنْہُ میں نے اس سے دفع کیا۔
یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ وہ نیکی کے ذریعہ برائیوں کا مقابلہ کرتے ہیں یا بدی کا نیکی کے ساتھ دفعیہ کرتے ہیں یا بدی کا توڑ نیکی سے کرتے ہیں۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَیَدْرَءُ عَنْہَا الْعَذَابَ اور عورت کو سزا سے یہ بات ٹال سکتی ہے۔
۲۸: ۵۵ = سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ مقصود اس پورے فقرہ سے سلامت روی کا اظہار ہے یہ نہیں کہ اپنے مخالفین کو سلام کرتے رہتے ہیں۔ یہ سلام متارکت و علیحدگی کے لئے ہے سلام متعارف مراد نہیں۔

۲۸: ۵۵ = لَا نَبۡتَغِیۡ مضارع منفی جمع متکلم ابتغاء افتعال مصدر بغی مادہ ہم نہیں چاہتے (جاہلوں سے الجھنا)

۲۸: ۵۷ = نَتَّبِعۡ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنۡ۔ جمع متکلم۔ (اگر) ہم پیروی کریں۔

= نُتَخَطَّفۡ۔ مضارع مجہول مجزوم بوجہ جواب شرط تَخَطُّفٌ تَفَعُّلٌ مصدر ہم کو اچک لیا جائے گا۔ یعنی لوٹ لیا جائے گا یا قتل کر دیا جائے گا۔

خَطَفَ یَخۡطِفُ (ضرب) وخَطِفَ یَخۡطَفُ (سمع) خَطۡفَۃٌ مصدر۔ بمعنی کسی چیز کو جلدی سے اچک لینا۔ جیسے تَخۡطَفُہُ الطَّیۡرُ (۲۲: ۳۱) پھر اس کو پرندے اچک لے جادیں۔

= اَوَ لَمۡ نُمَکِّنۡ۔ ہمزہ استفہامیہ واؤ عطف کا ہے لم نمکن مضارع منفی نفی جحد بلم۔ کیا ہم نے جگہ نہیں دی۔ تمکین تفعیل مصدر جس کے لغوی معنی ہیں کسی کو ایسی جگہ دینا کہ وہ اس میں جماؤ کر سکے۔ توسیع استعمال کے بعد مجازًا حکومت، اور قدرت دینے کا معنی ہو گیا۔

= حَرَمًا اٰمِنًا۔ موصوف وصفت خطہ حرم جو پُرامن ہے۔

خطہ حرم کی حدود۔ علامہ ابن ملقن کے قول کے مطابق یہ ہیں:۔

مدینہ کی جانب سے تین میل۔ عراق اور طائف کی طرف سے سات میل، جدہ کی طرف سے دس میل۔ جعرانہ کی طرف سے نو میل اور یمن کی طرف سے سات میل۔

حرم کے معنی ادب کا مقام۔ پناہ گاہ۔ مکہ معظمہ کا ایک مخصوص حصہ جس کی حدود میں اللہ تعالیٰ نے اس کے ادب کی وجہ سے بعض چیزوں کو حرام کر دیا ہے!

اَوَ لَمۡ نُمَکِّنۡ لَّہُمۡ حَرَمًا اٰمِنًا۔ کیا ہم نے نہیں بسایا ان کو حرم میں جو امن والا ہے۔

= یُجۡبٰی۔ مضارع مجہول۔ واحد مذکر غائب جِبَایَۃٌ جِبَاوَۃٌ جَبۡوَۃٌ۔ مصادر باب ضرب فتح۔ جَبَی الۡمَاءَ فِی الۡحَوۡضِ۔ حوض میں پانی جمع کیا۔ جَابِیَۃٌ حوض۔ اس کی جمع جَوَابٍ ہے جیسا قرآن مجید میں آیا ہے وَجِفَانٍ کَالۡجَوَابِ (۳۴: ۱۳) اور لگن جیسے بڑے بڑے حوض اور جَبَیۡتُ الۡخَرَاجَ جِبَایَۃً میں نے مال خراج جمع کیا۔ یُجۡبٰی اِلَیۡہِ اس کی طرف اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اکثر مفسرین نے اس کا ترجمہ کیا ہے اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔ یعنی وہاں آ اکٹھے ہوتے ہیں۔

باب افتعال سے اَلْاِجْتِبَاءُ کے معنی ہیں انتخاب کے طور پر کسی چیز کو جمع کرنا۔ یا صرف انتخاب کرنا۔ برگزیدہ کرنا۔ مثلاً وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ۔(۱۲:۶) اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ کرے گا۔ اسی سے ہے المجتبیٰ انتخاب کیا ہوا۔ چنا ہوا۔ برگزیدہ۔

= رِزْقًا مصدر ثَمَرَاتُ سے حال ہے۔ بطور رزق کے

= مِنْ لَّدُنَّا۔ ہماری طرف سے۔

۲۸:۵۸ = كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ۔ کتنی ہی بستیاں۔ كَمْ خبریہ ہے اور کثیر کے معنی دیتا ہے اور بیشتر فخر جتانے اور بڑائی ظاہر کرنے کے موقعوں پر آتا ہے جیسے آیت ہذا: (کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا جو اپنی خوشحالی پر نازاں تھیں)

كَمْ استفہامیہ بھی آتا ہے جیسے كَمْ لَبِثْتَ (۲:۲۵۹) تم کتنا عرصہ ٹھہرے رہے ہو

= بَطِرَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب بَطَرٌ (سمع) مصدر۔ وہ اترائی۔ وہ اکڑنے لگی

= مَعِيْشَتَهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی معیشت، مَعِيْشَةٌ اسم مصدر، سامانِ زندگی۔ مَعِيْشَةً کا نصب اس کے بَطِرَتْ کے مثل مفعول بہ ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ بطرت فعل متعدی کو بھی متضمن ہے۔

بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا وہ (بستیاں یعنی بستیوں کے باسی) اپنی خوشحالی پر نازاں تھے۔

= لَمْ تُسْكَنْ مضارع مجہول نفی جحد بلم۔ واحد مؤنث غائب سُكُوْنٌ (باب نصر) مصدر۔ جو آباد نہ ہوئیں، جن میں سکونت اختیار نہ کی گئی، جن میں کوئی آباد نہ ہوا۔

= اِلَّا قَلِيْلًا۔ الاز ما نا قلیلاً مگر بہت کم مدت کے لئے یا لم یسکنھا من بعد ھم الا قلیل من الناس۔ ان کے بعد ان میں بہت کم لوگ آباد رہے۔

۲۸:۵۹ = مُهْلِكَ الْقُرٰى۔ مُهْلِكَ اسم فاعل واحد مذکر منصوب بوجہ خبر کان مضاف۔ القرىٰ (جمع قریۃ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر کان کی خبر۔

= يَبْعَثَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ اَنْ مقدرہ۔ حَتّٰى يَبْعَثَ تاآنکہ وہ بھیجے۔

= اُمِّهَا۔ مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب القرٰی کی طرف راجع ہے۔ ان بستیوں کی ماں۔ یعنی بڑی بستی۔

= وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰى۔ اس جملہ کا عطف جملہ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ

القُریٰ پر ہے کَانَ سے کُنَّا کی طرف التفات (غائب سے متکلم کی طرف) عظمتِ شان کے لئے ہے مُھْلِکِیْ اسم فاعل جمع مذکر منصوب بوجہ خبر کُنَّا اصل میں مُھْلِکِیْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نؔ گر گیا۔

۲۸: ۶۰ = اُوْتِیْتُمْ ماضی مجہول جمع مذکر حاضر۔ تم کو دیا گیا۔ تم کو ملا۔ اِیْتَاءٌ اِفْعَالٌ مصدر۔

= اَبْقٰی۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ زیادہ دیر تک رہنے والا۔ سدا رہنے والا۔
بَقَاءٌ مصدر جس کے معنی باقی رہنے کے ہیں۔
یہ لفظ جب اللہ کی طرف منسوب ہوگا تو اس کے معنی سدا باقی رہنے والے کے ہوں گے ورنہ دیر تک رہنے والے کے۔

= اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ ہمزہ استفہام کے لئے ہے فؔ عاطفہ ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے یا عقل سے کام نہیں لیتے۔ فؔ کا عطف جملہ محذوف پر ہے ای الا تفکرون، فلا تعقلون۔

= اَفَمَنْ کیا بھلا وہ شخص۔

۲۸: ۶۱ = لَاقِیْہِ۔ لَاقِیْ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر اس کو پانے والا۔ اس کو حاصل کرنے والا۔
لَقِیَ یَلْقیٰ (سمع) لِقَاءٌ۔ لِقَاءَۃٌ مصدر

= مَتَّعْنٰہُ۔ مَتَّعْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَمْتِیْعٌ (تفعیل) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو دنیاوی سامان سے بہرہ یاب کیا۔

= اَلْمُحْضَرِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ وہ لوگ جن کو حاضر کیا جائے گا۔
ای محضرین للنار اوالعذاب۔ وہ دوزخ یا عذاب کے لئے حاضر کئے جائیں گے
قرآن مجید میں اور جگہ انہی معنوں میں ارشاد ہے فَکَذَّبُوْہُ اِنَّھُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ه (۳۷: ۱۲۷) تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلا دیا۔ سو وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جاویں گے اور وَلَوْلَا نِعْمَۃُ رَبِّیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ (۳۷: ۵۷) اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی ان میں ہوتا (جو عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں

۲۸: ۶۲ = یَوْمَ۔ مفعول فیہ ہے فعل محذوف کا۔ ای اُذْکُرْ یَوْمَ۔

= یُنَادِیْھِمْ۔ یُنَادِیْ مضارع واحد مذکر غائب۔ نَادٰی یُنَادِیْ مُنَادَاۃٌ

(مُفَاعلة) وہ پکارے گا۔ وہ بلائے گا۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ان کو۔ وہ ان کو پکارے گا۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن بالواسطہ یا بلاواسطہ پکارے گا (اور یہ ندار اہانت وتوبیخ کی ہوگی)

= فَيَقُولُ۔ میں ف عاطفہ ہے یقول کی ضمیر فاعل کا مرجع بھی اللہ تعالیٰ ہے

= كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۔ ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب زَعْمٌ (نصر) سے مصدر۔ الزَّعْمُ۔ ایسا دعویٰ کرنا۔ یا بات یا قول بیان کرنا جس میں جھوٹ کا احتمال ہو۔ اسی لئے قرآن مجید میں جہاں بھی زعم کا استعمال ہوا ہے وہاں کہنے والے کی مذمت ہی مقصود ہے۔ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ تم دعویٰ کیا کرتے تھے۔ تم خیال کیا کرتے تھے (کہ میرے شریک ہیں) اور جگہ اس کا استعمال زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ (۱۷: ۵۶) جنہیں تم نے اس (اللہ) کے سوا (معبود) خیال کیا۔

۲۸: ۶۳ = حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ جن پر (اللہ کا) قول ثابت ہو چکا۔ القول سے مراد یہاں کفر و شرک پر عذاب کے متعلق آیات وعید ہیں۔

مطلب یہ کہ جن پر ان آیات وعید کے مطابق اللہ کا فرمان عذاب ثابت ہو چکا ہوگا۔ اَلَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ سے مراد وہ معبودان باطل ہیں جن کو مشرک لوگ شریک خداوندی خیال کرتے تھے۔

ف: رَبَّنَا سے لے کر اخیر آیت تک ان معبودانِ باطل کا قول ہے۔

= هٰٓؤُلَآءِ۔ اسم اشارہ۔ جمع کا صیغہ، یہ سب۔

= اَلَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا۔ جن کو ہم نے بہکایا۔ صیغہ جمع متکلم۔ ماضی معروف اِغْوَاءٌ (افعال) مصدر۔

= اَغْوَيْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ كَمَا غَوَيْنَا (ایسے ہی جیسے ہم خود گمراہ ہوئے یعنی نہ ہم کو کسی نے جبراً گمراہ کیا تھا بلکہ ہم خود اپنی مرضی سے راہ راست سے ہٹ گئے۔ اسی طرح ہم نے ان کو بھی زبردستی گمراہ نہیں کیا۔ ہم نے ان کے سامنے گمراہی کا راستہ دکھایا اور انہوں نے اپنی مرضی سے اسے اختیار کر لیا۔

= تَبَرَّاْنَا۔ ماضی جمع متکلم اَلْبُرْءُ اَلْبَرَاءُ۔ کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنا بَرَاْتُ مِنَ الْمَرَضِ میں تندرست ہوا۔ میں نے مرض سے نجات پائی۔ بَرَاْتُ مِنْ فُلَانٍ میں فلاں سے بیزار ہوں۔ اسی طرح باب تفعّل سے تَبَرَّءٌ

یَتَبَرَّءُ تَبَرُّءٌ بیزار ہونا۔ تَبَرَّاْنَا ہم بیزار ہو گئے ہیں۔ ہم بیزاری کا اظہار کرتے ہیں (ماضی بمعنی حال) ای تَبَرَّاْنَا من عبادتھم ایانا وہ جو ہماری عبادت کرتے تھے ہم اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

= اِلَیْكَ۔ تیرے سامنے۔

= مَا كَانُوْٓا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ۔ ای ماکانوا ایانا یعبدون انما کانوا یعبدون اھواءھم۔ وہ ہماری بندگی تو نہیں کرتے تھے بلکہ درحقیقت وہ ہوائے نفس کی پوجا کرتے تھے۔

یہاں یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سوال تو کریگا شریک ٹھہرانے والوں سے مگر قبل اس کے کہ وہ کچھ بولیں جواب دینے لگیں گے وہ جن کو شریک ٹھہرایا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب عام مشرکین سے سوال کیا جائے گا تو ان کے پیشوا اور لیڈر محسوس کریں گے کہ اب آگئی ہماری شامت بھی۔ یہ ہمارے سابق ضرور کہیں گے کہ یہ لوگ ہماری گمراہی کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے پیروؤں کے بولنے سے پہلے وہ خود سبقت کرکے اپنی صفائی پیش کرنی شروع کردیں گے۔ (تفہیم القرآن)

۲۸: ۶۴ = اُدْعُوْا فعل امر جمع مذکر غائب۔ دَعْوَۃٌ مصدر (باب نصر) تم پکارو۔ تم بلاؤ۔ خطاب شریک ٹھہرانے والوں سے ہے۔

= شُرَكَآءَكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے شرکاء یعنی تمہارے وہ معبودانِ باطل جن کو تم نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تھا۔

= فَدَعَوْھُمْ۔ پس وہ ان کو پکاریں گے۔

= لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا۔ مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ وہ جواب نہیں دیں گے! ضمیر فاعل معبودان باطل کی طرف راجع ہے۔

= رَاَوُا الْعَذَابَ۔ رَاَوْا ماضی جمع مذکر غائب (یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہے) وہ دیکھ لیں گے۔ ضمیر فاعل شریک ٹھہرانے والوں کی طرف راجع ہے۔

= لَوْ اَنَّھُمْ كَانُوْا یَھْتَدُوْنَ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) لَوْ حرف تمنا ہے اور جملہ کا مطلب ہے تَمَنَّوْا لو کانوا مھتدین۔ وہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ ہدایت پانے والے ہوتے۔

(۲) یہ جملہ معترضہ ہے اور لَوْ حرف تمنا ہے کاش یہ لوگ ہدایت یافتہ ہوتے (دنیا میں)

۳:۔ یہ جملہ شرطیہ ہے اور لَوْ شرطیہ ہے اور جواب لَوْ محذوف ہے ای لوانھم کانوا فی الدنیا مھتدین مؤمنین لما رأوا العذاب ۔ اگر یہ دنیا میں ہدایت یافتہ اور ایمان والے ہوتے تو (آخرت میں) یہ عذاب نہ دیکھتے۔

۲۸: ۶۵ = وَيَوْمَ ۔ واؤ عاطفہ ہے اور جملہ مابعد کا عطف وَيَوْمَ ... آیت ۶۲ پر ہے

= مَاذَا ۔ مرکب ہے مَا اور ذَا سے ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

۱:۔ مَا استفہامیہ اور ذا موصولہ ہے ۔

۲:۔ مَا استفہامیہ اور ذا اسم اشارہ ہے ۔

۳:۔ مَا زائدہ اور ذا اسم اشارہ ہے ۔

۴:۔ ما نافیہ اور ذا زائد ہے ۔

۵:۔ ما استفہامیہ اور ذا فصل کے لئے ۔ تاکہ ما نافیہ اور مَا استفہامیہ میں امتیاز ہو جائے

کیا چیز ہے ۔ کیا ہے ۔ کیا ہے یہ۔

= اَجَبْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر اِجَابَةٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تم نے جواب دیا۔ جَوْبٌ مادّہ۔

۲۸: ۶۶ = فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ ۔ لفظی ترجمہ ہوگا۔ تو اندھی ہو جائیں گی ان پر خبریں۔

العمی ۔ بصارت اور بصیرت دونوں قسم کے اندھے پن کے لئے بولا جاتا ہے لیکن جو شخص بصارت کا اندھا ہو اس کے لئے صرف اَعْمٰی اور جو بصیرت کا اندھا ہو اس کے لئے اعمیٰ اور عَمٍ دونوں کا استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی (۸۰ : ۲) کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔ (بصارت کا اندھا پن) وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (۱۷:۷۲) اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ (بصیرت کا اندھا پن)

عَمِيَ عَلَيْهِ کے معنی ہیں کہ اس پر فلاں معاملہ اس طرح غیر واضح اور مشتبہ ہو گیا کہ گویا وہ اس سے اندھا ہے (اور وہ اسے سجھائی نہیں دیتا) پس عَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ کا مطلب ہوا کہ اس روز وہ خبروں سے اندھے ہو جائیں گے۔ یعنی ان کو کوئی جواب نہ سوجھے گا۔ (اپنے انجام کو سامنے دیکھ کر مارے ہول کے ان کی عقلیں معطل ہو جائیں گی)

= لَا يَتَسَاءَلُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب تَسَاءُلٌ (تفاعل) مصدر۔ ایک دوسرے سے سوال کرنا۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں:
(۱) وہ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ یعنی مشورہ بھی نہ کر سکیں گے کہ کیا جواب دیں۔
(۲) وہ ایک دوسرے کا حال نہ پوچھ سکیں گے۔ باہم پرسانِ حال نہ ہوں گے۔
= اَلْاَنْبَاءُ۔ نَبَاءٌ کی جمع۔ خبریں، حقیقتیں
۲۸: ۶۷ = فَعَسٰی میں ف تعقیب کا ہے عَسٰی بمعنی امید ہے۔ توقع ہے۔
= اَلْمُفْلِحِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر المفلح واحد۔ فلاح پانے والے۔ کامیاب وکامراں ہونے والے۔
۲۸: ۶۸ = يَخْتَارُ۔ مضارع واحد مذکر اخْتِيَارٌ افتعال مصدر پسند کرتا ہے۔ منتخب کرتا ہے۔ اختیار رکھتا ہے۔ چاہتا ہے۔ اختیارٌ بمعنی اپنی مرضی و پسند میں آزاد ہونا۔
= مَا كَانَ میں مَا نافیہ ہے لبعض کے نزدیک ما موصولہ ہے لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب وقف يَشَاءُ پر ہو۔ لیکن وقف يَخْتَارُ پر ہے۔
ط الخیرۃ۔ خَارَ يَخِيْرُ ضرب کا مصدر ہے پسند کرنا۔ منتخب کرنا۔ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ انہیں کچھ اختیار نہیں۔ یعنی سارے تکوینی و تشریعی اختیارات اس (اللہ) کو ہیں اور صرف اسی کو ہیں۔
= تَعَالٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب تعالیٌ (تفاعل) مصدر۔ وہ بہت ہی بلند اور برتر۔ یہاں باب تفاعل کا استعمال تکلف کے لئے نہیں بلکہ مبالغہ کے لئے آیا ہے۔
= عَمَّا۔ عَنْ مَا۔ ما موصولہ ہے۔ جس چیز سے۔
= يُشْرِكُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِشْرَاكٌ افعال مصدر وہ شریک بناتے ہیں تَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ وہ اللہ بہت ہی بلند و برتر ہے ان سے جن کو وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ بعض نے یہاں مضارع کو مصدر کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ جو وہ شرک کرتے ہیں اللہ اس سے بلند و برتر ہے۔
۲۸: ۶۹ = تُكِنُّ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ فاعل صُدُوْرٌ چونکہ اسم ظاہر ہے اور جمع مکسر ہے اس لئے فعل کو مؤنث لایا گیا ہے اَكَنَّ يُكِنُّ اِكْنَانٌ افعال۔ کسی بات کو دل میں چھپانا۔ تُكِنُّ وہ چھپاتی ہے۔ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ جو ان کے سینے

چھپائے ہوتے ہیں۔ جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ (۲: ۲۳۵) یا اپنے دلوں میں مخفی رکھو (نکاح کی خواہش کو)

= یُعْلِنُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِعْلَانٌ (افعال) مصدر۔ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ علانیہ کرتے ہیں۔

۲۸: ۷۰ = فِی الْاُوْلٰی وَ الْاٰخِرَۃِ۔ یعنی دنیا میں اور آخرت میں۔

۲۸: ۷۱ = اَرَاَیْتُمْ۔ لفظی معنی ہوں گے کیا تم نے دیکھا۔ الاتقان میں ہے کہ جب ہمزۂ استفہام رَاَیْتَ پر داخل ہوتا ہے تو اس حالت میں رویت کا آنکھوں یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آنا ممنوع ہے۔ اور اس کے معنی اخبرنی (مجھ کو خبر دو) کے ہوتے ہیں۔ ارأیتم۔ بھلا یہ تو بتاؤ مجھے بتاؤ تو۔

= سَرْمَدًا۔ ہمیشہ۔ دائم۔ منصوب بوجہ جعل کے مفعول ثانی ہونے کے یا بوجہ الَّیْلَ کے حال ہونے کے۔

= اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ہمزہ استفہام کے لئے ہے ف کا عطف محذوف پر ہے گویا آیت کی تقدیر یوں ہے الا تتدبّرون الا تسمعون تو کیا تم سوچتے نہیں اور سنتے نہیں۔

۲۸: ۷۲ = تَسْکُنُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر سُکُوْنٌ (نصر) مصدر۔ تم چین پاسکو۔ تم سکون پاسکو۔

= لِتَبْتَغُوْا۔ لام تعلیل کی ہے تَبْتَغُوْا جمع مذکر حاضر۔ لام کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے۔ تاکہ تم تلاش کرسکو۔ تاکہ تم تلاش کرو، تاکہ تم ڈھونڈھو۔

= الَّیْلَ وَ النَّھَارَ اور لِتَسْکُنُوْا وَ لِتَبْتَغُوْا میں لف ونشر مرتب ہے۔

(علم بیان کی اصطلاح میں وہ صفت جس میں اول چند چیزوں کا ذکر کریں پھر چند اور چیزیں بیان کریں جو پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں مگر اس طرح کہ ہر ایک کی نسبت اپنے منسوب الیہ سے مل جائے)

۲۸: ۷۴ = ملاحظہ ہو آیت ۶۲۔

۲۸: ۷۵ = نَزَعْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ نَزْعٌ (فتح) مصدر ہم نکال لیں گے (ماضی بمعنی مستقبل) نَزَعَ الشَّیئَ کے معنی کسی چیز کو اس کی قرار گاہ سے کھینچنے کے ہیں۔ یا باہر نکال لانا۔

اس کا عطف یُنَادِیْھِمْ پر ہے ای یوم نَزَعْنَا....

= شَھِیْدًا۔ شاہد۔ گواہ۔ جو ان کے متعلق شہادت دے کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں دنیا میں۔

مراد یہاں انبیاء علیہم السلام ہیں جو اپنی اپنی امت کے کفر پر گواہی دیں گے۔
= فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ۔ نا ضمیر جمع متکلم اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے اور مخاطبین امتیں ہیں۔ ای فقلنا لکل من تلك الامم ان امتوں میں سے ہر ایک سے ہم کہیں گے کہ لاؤ اپنی کوئی دلیل یا عذر (یعنی اپنی صفائی میں تم بھی کوئی دلیل پیش کرو) هَاتُوْا۔ اسم فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم لاؤ۔ تم پیش کرو۔
= اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ کے معنی دو ہو سکتے ہیں۔
۱:۔ ان الحق فی الالوھیۃ للّٰہ۔ بے شک خدائی کا حق صرف اللہ کو ہے۔
۲:۔ بے شک سچی بات اللہ ہی کی تھی۔
= ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۔ ضَلَّ عَنْ گم ہو جانا۔ غائب ہو جانا۔ ضائع ہو جانا مَا موصولہ ہے۔ کانوا یفترون۔ وہ افترا باندھا کرتے تھے، وہ دروغ بافی کیا کرتے تھے۔ وہ بہتان باندھا کرتے تھے۔ یعنی وہ من گھڑت جھوٹے سہارے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔ اور کنارہ کر جائیں گے اور کوئی بھی ان کے کام نہ آئے گا۔
= فَبَغٰى عَلَيْهِمْ۔ البغی کے معنی کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے ——— تجاوز کی خواہش کرنا خواہ وہ تجاوز ہو سکے یا نہ۔ بغی کا استعمال محمود اور مذموم ہر دو قسم کے تجاوز کے لئے ہوتا ہے لیکن قرآن مجید میں اکثر جگہ مذموم کے معنی کے لئے استعمال ہوا ہے۔
= بَغٰى عَلٰى۔ مذموم معنی میں آیا ہے کسی پر تعدی کرنا۔ کسی کے ساتھ زیادتی کرنا۔ مثلاً فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى (۴۹: ۹) اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے انہی معنوں میں اس کا استعمال آیت ہذا میں ہے۔
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ۔ یعنی قارون نے قوم موسیٰ یعنی بنی اسرائیل (جن میں سے وہ خود بھی تھا) سے تعدی اور تکبر سے پیش آتا تھا۔
= الْكُنُوْزِ۔ كَنْزٌ کی جمع۔ خزانے۔ بکثرت جمع کیا ہوا مال۔ سونا چاندی۔ كَنْزٌ مصدر بھی ہے كنز یکنز (ضرب) سے۔ جس کے معنی ہیں دولت جمع کر کے اسے محفوظ رکھنا۔
یہ عربی محاورہ ہے كَنَزْتُ التمر فی الوعاء (میں نے کھجوروں کو برتن میں بھر کر محفوظ کر لیا) سے مشتق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کل مال لا یؤدی زکوتہ فھو کنز۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے۔

= مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ ۔ میں ما بمعنی الذی ۔ موصولہ ہے۔ مفاتحہ اِنَّ کا اسم اور لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۔ خبر ہے اِنَّ کی۔ مفاتحہ مضاف مضاف الیہ ای مفاتح صنا دیقہ ۔ یہ مفتح کی جمع ہے وہ آلہ جس سے صندوق کے تلے کو کھولا جائے بمعنی مفاتیح ۔ جس کی واحد مفتاح ہے یا یہ مَفْتَحٌ (جمع کیا ہوا خزانہ) کی جمع ہے۔

ترجمہ:۔ کہ جس کے تالوں کی چابیاں (اپنے بوجھ سے) ایک طاقت ور جتھے (کی کمروں) کو جھکا دیتی تھیں۔

لَتَنُوْٓءُ بِ مضارع واحد مؤنث غائب نَاءَ یَنُوْءُ (نصر) نَوْءٌ و تَنْوَاءٌ سے بمعنی بھاری ہونا۔ یا بوجھ کے مارے گرے جانا۔ بآء تعدیہ کے لئے ہے جیسے ذَهَبْتُ بِهٖ یعنی (اپنے بوجھ سے) جھکا دینا۔ گرا دینا۔ لام تاکید کے لئے ہے۔

= العصبة ۔ جماعت، گروہ۔ جتھہ۔

= اولی القُوَّة ۔ اُولِیْ ۔ والے ۔ بحالت نصب وجر۔ اُولُوْا بحالت رفع ۔ جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا۔ قوت والے ۔ طاقت ور۔ زور آور۔

= اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ ۔ ای اذکر اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ ۔

= لَا تَفْرَحْ فعل نہی ۔ واحد مذکر حاضر۔ تو مت خوش ہو۔ تو مت اترا فَرَحٌ (باب سمع) مصدر۔

= اَلْفَرِحِیْنَ ۔ فَرِحٌ کی جمع ۔ حالت نصب بوجہ مفعول ۔ خوش، اترانے والے۔

۲۸: ۷۷ = وَابْتَغِ ۔ واؤ حرف عطف۔ ابتغ کا عطف لا تفرح پر ہے اِبْتَغِ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ ابتغاء (افتعال) مصدر۔ تو طلب کر۔ تو تلاش کر۔ تو جستجو کر، تو حاصل کرنے کی کوشش کر۔

= فِیْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ ۔ میں فی یا ظرفیہ ہے یا سببیہ۔ اس کو خرچ کر کے۔ ما اسم موصول ۔ اٰتٰكَ اللّٰهُ (جملہ خبریہ) صلہ۔ اس (مال و زر) سے جو اللہ نے تجھے دیا ہے۔ یعنی اسے خرچ کر کے اللہ کی راہ میں۔

= الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ۔ موصوف وصفت۔ اِبْتَغِ کا مفعول۔

مطلب یہ ہوا کہ جو دولت اللہ نے تجھے دی ہے اس کے ذریعہ آخرت کا گھر حاصل کرنے کی کوشش کر۔

= لَا تَنْسَ ۔ فعل نہی ۔ واحد مذکر حاضر۔ نَسِیَ یَنْسٰی (سمع) نَسْیٌ نِسْیَانٌ وَنِسَایَةٌ

مصدر۔ تومت بھول۔ نہ ترک کر۔
= نَصِیْبَکَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اپنا حصّہ۔
یعنی اس خداداد مال و دولت سے تو خود بھی حدود کے اندر رہ کر اور اسراف سے بچ کر اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کر لیکن حقوق واجب کی ادائی پر توجہ کرکے اس سرمایہ کو توشۂ آخرت بھی بنالے
= اَحْسِنْ ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو احسان کر۔ یعنی غیر کے ساتھ نیکی کر۔
= لَا تَبْغِ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تومت خواہش کر۔ تومت کوشش کر بَغَی یَبْغِی بَغْیٌ (باب ضرب) مصدر سے ۔
= قَالَ ۔ ای قال قارون فی جواب کلام قومہ ۔ قارون نے اپنی قوم کے کلام کے جواب میں کہا۔
= اُوْتِیْتُہٗ ۔ ماضی مجہول واحد متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ میں دیا گیا ہوں (مال و دولت) یعنی یہ (مال و دولت) مجھے دی گئی ہے اُوْتِیْتُ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر سے ہے (کسی کو کوئی چیز دینا۔ اور اسی سے ہے اٰتِنَا غَدَآءَنَا (۱۸: ۶۲) ہمارا کھانا ہمیں دو۔
= عَلٰی عِلْمٍ۔ میں علیٰ سببیہ ہے ای لاجل علم بہ سبب (اس) علم کے
= عِنْدِیْ۔ جو میرے پاس ہے۔
= اَوَلَمْ یَعْلَمْ ۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا (تنبیہًا فرمایا)
= اَکْثَرُ جَمْعًا ۔ ای اکثر مالًا او اکثر جماعۃ وعددًا ۔ مال و دولت میں زیادہ یا جتھے کے لحاظ سے بڑے ۔
= وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِہِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ہ گنہگاروں سے تو ان کے گناہوں کے متعلق دریافت نہیں کیا جائے گا۔
اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
(۱) گنہگاروں سے اس واسطے پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ ان کے نامۂ اعمال میں ہی ان کے گناہوں کی **تفصیل** مندرج ہوگی۔
(۲) گنہگار تو اپنے چہرے سے ہی پہچان لئے جائیں گے (یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰہُمْ (۵۵: ۴۱)
(۳) جب مجرموں کو سزا دینا ہوتی ہے تو ان سے نہیں پوچھا جاتا کہ تمہارے گناہ کیا ہیں۔ وہ تو یہی دعویٰ کریں گے کہ ہم بے گناہ ہیں

یہ الگ بات ہے کہ مجرموں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کو خود ان کے نامۂ اعمال دکھائے جائیں گے۔ یا ان کے اپنے اعضاء (ہاتھ پاؤں۔ آنکھ، زبان، کان وغیرہ) سے ہی اعتراف جرم کرایا جائے گا۔ یہ جو اور جگہ ارشاد ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (۱۵: ۹۲) سو تمہارے پروردگار کی قسم ہے ہم ان سب سے ضرور سوال کریں گے۔ تو یہ توبیخ وتقریع کے طور پر ہوگا نہ کہ عالم الغیب کی واقفیت کے لئے۔

۲۸: ۷۹ == فِيْ زِيْنَتِهٖ۔ اپنی زیب وزینت کے ساتھ۔ اپنے پورے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ۔ تزک واحتشام سے۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ اس جملہ کا عطف قَالَ (شروع آیۃ ۷۸) پر ہے درمیانی عبارت جملہ معترضہ ہے۔

== يٰلَيْتَ لَنَا۔ اے کاش ہمارے لئے بھی ہوتا (جو قارون کو دیا گیا ہے)

== ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ ذُوْ۔ والا۔ صاحب۔ یہ مضاف ہے اور حَظٍّ عَظِيْمٍ موصوف وصفت ہوکر مضاف الیہ۔ بڑے نصیب والا۔ بڑا خوش قسمت۔

۲۸: ۸۰ == وَيْلَكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری ہلاکت، بطور کلمہ حسرت وندامت یا کلمۂ زجر استعمال ہوتا ہے۔ وَيْلٌ بمعنی ہلاکت۔ عذاب۔ دوزخ کی ایک وادی۔

كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ حیف ہے تم پر تم مرو۔

== ثَوَابُ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کا ثواب۔ ثواب۔ انعام۔ جزا۔ بدلہ۔ یہاں مراد جنت بھی ہوسکتی ہے۔

== لَا يُلَقّٰهَا۔ لَا يُلَقّٰى۔ مضارع منفی مجہول۔ واحد مذکر غائب۔ نہیں دیا جائے گا کوئی شخص وہ ثواب۔ یعنی نہیں دیا جائے وہ ثواب (مگر صبر کرنے والوں کو)

لَقّٰى فُلَانٌ الشَّيْءَ۔ کوئی چیز کسی کی طرف پھینکنا۔ تَلْقِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔

ثواب کو اس کے مفہوم (المثوبۃ او الجنۃ) کی رعایت سے مؤنث لایا گیا ہے۔

یہ يُلَقّٰى کا مفعول ثانی ہے۔ مطلب یہ کہ یہ جزاء اور کسی کو عطا نہیں کی جائے گی (بجز صبر کرنے والوں کے)

۲۸: ۸۱ == فَخَسَفْنَا بِهٖ۔ خَسَفَ يَخْسِفُ خُسُوْفٌ (ضرب) اَلْمَكَانُ کسی جگہ کا دھنس جانا۔ اَلْقَمَرُ چاند کو گرہن لگنا۔ خَسَفَ اللّٰهُ الْاَرْضَ اللہ نے زمین کو مع اس کی اوپر کی چیزوں کے دھنسا دیا۔ وَخَسَفَ اللّٰهُ الْاَرْضَ بِفُلَانٍ

اللہ تعالیٰ نے فلاں کو زمین میں دھنسا دیا۔ فَخَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ۔ پس ہم نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔

= فِئَةٍ واحد بحالت جر۔ گروہ۔ جماعت۔ ایسا گروہ جو ایک دوسرے کی طرف مدد کے لئے لوٹے

= مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا۔ جیسے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اس کے سوا اور گناہ معاف کردے۔ مَادُوْنَ سے وہ گناہ بھی مراد ہو سکتے ہیں جو شرک سے کم درجہ کے ہیں یا وہ جو شرک کے علاوہ ہیں یہ دونوں معنی ایک دوسرے کو لازم ملزوم ہیں۔

= الْمُنْتَصِرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت جر۔ بدلہ لینے والے، بچ جانیوالے۔

اِنْتَصَرَ، يَنْتَصِرُ، انتصار (انتعال) کامیاب ہونا۔ غالب آنا۔ ظالم سے بچنا۔ یعنی نہ تو وہ خود (عذاب الٰہی سے) بچ سکا۔ اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔

۲۸: ۸۱ = اَصْبَحَ افعال ناقصہ سے ہے اِصْبَاحٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ وہ ہو گیا۔ اس نے صبح کی۔ اس کو صبح ہوئی۔ وہ (کرتے، کہنے) لگا۔

= تَمَنَّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے آرزو کی، انہوں نے تمنا کی۔ تَمَنِّيٌ تفعّلٌ سے جس کے معنی دل میں کسی خیال کے دل میں باندھنے اور اس کی تصویر کھینچ لینے کے ہیں۔ تَمَنِّي کا لفظ اکثر دل میں غلط آرزو میں قائم کر لینے پر بولا جاتا ہے منی مادہ

= مَكَانَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ اس کی جگہ (یعنی اس جیسا ہونا)

= اَمْسِ کل گذشتہ۔ ظرف زمان ہے۔ ابھی کل تک، ای منذ زمان قریب۔ تھوڑا عرصہ قبل۔

مطلب یہ کہ وہ لوگ جو کل تک اس جیسا ہونے کی آرزو کرتے تھے وہ اب کہنے لگے۔

= وَيْكَاَنَّ۔ یہ کلمہ تعجب وزجر ہے۔ مرکب ہے وَيْ (جو تعجب پر دلالت کرتا ہے) کَ ضمیر خطاب اور اَنَّ حرف مشبہ بالفعل سے۔ بمعنی تعجب ہے کہ، خبردار کہ۔

کسائی کا قول ہے کہ وَيْكَ حرف تندم (نادم ہونا) اور تعجب ہے۔ اس کی اصل وَيْلَكَ ہے۔ ارے۔ تو مرے۔ (اور اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے) تو مرے اصل بات یہ ہے

اکثر علماء کے نزدیک وَيْكَاَنَّ ایک کلمہ ہے جس کا معنی بقول مجاہد اَلَمْ يَعْلَمْ (کیا وہ نہیں جانتا ہے) بقول قتادہ اَلَمْ يَرَوْا (کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔ اور بقول ابن عباس رضی اَلَمْ تَرَ (کیا تو نہیں دیکھتا) ہے

= يَقْدِرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ قَدْرٌ مصدر۔ (باب ضرب) وہ تنگ کرتا ہے

= لَوْلَا ۔ اگر نہ

= اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۔ یں اَنْ مصدریہ ہے مَنَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب مَنٌّ مصدر (باب نصر) اس نے احسان کیا۔ اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا (جملہ شرطیہ)

= لَخَسَفَ بِنَا ۔ جواب شرط ہے۔ اور لام تاکید ہے۔ تو وہ ہم کو بھی دھنسا دیتا۔

۲۸: ۸۳ = تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ ۔ تِلْكَ اسم اشارہ — مبتدا، الدَّارُ اس کی نعت اَلْاٰخِرَةُ صفت ہے الدَّارُ کی۔ نَجْعَلُهَا ..... فَسَادًا خبر۔

تِلْكَ الدار الاخرة کا اشارہ الجنۃ کی طرف ہے۔

= نَجْعَلُهَا ۔ نَجْعَلُ مضارع جمع متکلم ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اس کا مرجع الدار الاٰخرۃ ہے۔ ہم اس کو (مخصوص) کردیں گے۔

= عُلُوًّا ۔ عَلٰى يَعْلُوْا کا مصدر ہے۔ بلند ہونا۔ سرکشی کرنا۔ کسی شخص پر غلبہ کرنا۔ تسلط جمانا۔ مطلب یہ کہ تکبر و رعونت سے دوسروں پر غلبہ پاکر حقوق کو پامال کرنا۔

= العَاقِبَةُ ۔ نیک انجام کار۔

۲۸: ۸۴ = خَيْرٌ مِّنْهَا افعل التفضیل کا صیغہ ہے بہتر۔ اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب راجع الی الحسنۃ ہے۔

۲۸: ۸۵ = لَرَآدُّكَ میں لام تاکید کے لئے ہے۔ رَآدٌّ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ رَدَّ يَرُدُّ رَدٌّ (باب نصر) سے، جس کے معنی پھیر دینے یا لوٹا دینے کے ہیں۔ رَآدٌّ پھیرنے والا لوٹانے والا۔ دور کرنے والا۔ رد کرنے والا۔ دفع کرنے والا۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر وہ تجھے ضرور (اپنے وطن کی طرف) لوٹا دینے والا ہے۔

= مَعَادٍ ۔ اسم ظرف مکان ۔ لوٹ کر آنے کی جگہ۔ جائے بازگشت ۔ عود کی جگہ یعنی مکہ مکرمہ عَادَ يَعُوْدُ عَوْدٌ (باب نصر) بمعنی لوٹنا۔

۲۸: ۸۶ = مَا كُنْتَ تَرْجُوْا ماضی استمراری نفی، تم (ہرگز) یہ امید نہ کرتے تھے۔ رَجَا يَرْجُوْا رَجَاءٌ امید رکھنا۔ اصل میں رَجَاءٌ ایسے ظن کو کہتے ہیں جس میں مسرت حاصل ہونے کا امکان ہو۔

= اَنْ يُّلْقٰى اِمیں اَنْ مصدریہ ہے يُلْقٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب القاء کی جائیگی ڈالی جائے گی۔ نازل کی جائے گی۔ یعنی آپ امید نہ رکھتے تھے کہ الکتٰب (القرآن) آپ پر نازل کی جائے گی۔

== اِلَّا رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ ۔ اس کی دو صورتیں ہیں

۱:۔ اِلَّا حرف استثناء ہے اور رَحْمَۃً مستثنیٰ منقطع ہے اور بدین وجہ منصوب ہے
کانہٗ قیل وما القی الیک الکتب الا رحمۃ من ربک یہ کتاب تجھ پر نازل نہ کی گئی
مگر تیرے پروردگار کی طرف سے بطور (خصوصی) رحمت کے۔

۲:۔ اِلَّا بمعنی لٰکن ہے اور استدراک کے لئے آیا ہے۔ لیکن یہ تیرے پروردگار کی سراسر رحمت ہے کہ یہ کتاب تجھ پر نازل کی گئی۔ (استدراک: پہلی بات کا وہم دور کرنے کے لئے جو لفظ بولا جائے اسے حرفِ استدراک کہتے ہیں مثلاً بَلْ۔ لٰکِنْ۔ اِلَّا۔ وغیرہ)

== ظَھِیْرًا۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے صفت کا صیغہ ہے مددگار۔ معین۔ واحد جمع، مذکر۔ مؤنث سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔

۲۸: ۸۷ == لَا یَصُدُّنَّکَ۔ لَا یَصُدُّنَّ مضارع منفی تاکید بانون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب۔ اصل میں یَصُدُّوْنَ تھا۔ نون ثقیلہ کے آنے سے واؤ اور نون اعرابی ساقط ہوگئے۔ ک ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ ہرگز تجھے روک نہ دیں۔ وہ ہرگز تجھے نہ روکیں۔ صَدٌّ مصدر باب نصر۔ ضمیر فاعل کا مرجع کٰفِرِیْنَ ہے۔

== اُدْعُ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر دَعَا یَدْعُوْا دَاعٍ۔ دُعَاءٌ دَعْوَۃٌ مصدر باب نصر تو دعوت دے۔ تو بلا۔ تو دعا کر۔ تو مانگ۔

ادع کے بعد مفعول محذوف ہے ای اُدْعُ النَّاسَ۔ تو لوگوں کو دعوت دے۔ تو لوگوں کو بلا۔

۲۸: ۸۸ == لَا تَدْعُ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو مت پکار۔ اس کا مفعول اِلٰھًا ہے یعنی تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکار۔

== ھَالِکٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ ھَلَکَ ھَلَاکٌ تَھْلُکَۃٌ۔ مصادر (ضرب، سمع، فتح)، ہلاک ہونے والا۔ فنا ہونے والا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۹) سورۃ العنکبوت ۸۵

۲۹: ۱ == اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ
ہمزہ استفہام انکاری ہے حَسِبَ (ماضی بمعنی حال) حِسْبَانٌ مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب حَسِبَ یَحْسَبُ (سَمِعَ) وحَسِبَ یَحْسِبُ (حسب) سے بمعنی گمان کرنا۔ خیال کرنا۔
حَسِبَ افعال قلوب میں سے ہے افعال قلوب متعدی بدو مفعول استعمال ہوتے ہیں
== النَّاسَ اسم جمع۔ فاعل۔ (کیا لوگ خیال کرتے ہیں)
== اَنْ یُّتْرَکُوْا میں اَنْ مصدریہ ہے یُتْرَکُوْا مضارع مجہول جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ کا مرجع النّاس ہے (کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے) اور یہ جملہ حَسِبَ کا مفعول اول ہے۔
== اَنْ یَّقُوْلُوْا۔ میں بھی اَنْ مصدریہ ہے بتقدیر لام یہ حسب کا مفعول ثانی ہے۔
== اٰمَنَّا۔ ایمان سے باب افعال۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ہم ایمان لائے۔
وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ ضمیر یُتْرَکُوْا سے حال ہے۔
گویا تقدیر کلام ہے اَحَسِبُوْا تَرْکَھُمْ غَیْرَ مَفْتُوْنِیْنَ لِقَوْلِھِمْ اٰمَنَّا کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا چھٹکارا بغیر کسی آزمائش کے (محض) بوجہ ان کے قول کے کہ "ہم ایمان لے آئے"، ہو جائے گا۔
یعنی کسی کا صرف یہ کہنا کہ میں مومن ہوں کافی نہیں جب تک کہ اس کو آزمائش کی کسوٹی پر نہ پرکھا جائے۔ اسی مضمون میں ارشاد الٰہی ہے:۔
ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یأتکم مثل الذین خلوا من

قبلکم۔ مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب (۲: ۲۱۴)
کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے دراں حالیکہ (ابھی) تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں انہیں تنگی اور سختی پیش آئی اور انہیں ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ پیغمبر اور جو لوگ ان کے ہمراہ ایمان لائے تھے بول اٹھے کہ اللہ کی امداد (آخر) کب آئے گی!

۲۹: ۳۰) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ یہ جملہ حال ہے الناس سے یا ضمیر یفتنون سے۔

واؤ حالیہ ہے لام تاکید کے لئے اور قد یہاں تحقیق کے معنوں میں آیا ہے فَتَنَّا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے فَتَنَ يَفْتِنُ (ضرب) فِتْنَةٌ مصدر۔ بے شک ہم نے آزمائش میں ڈالا۔ یا آزمایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گذرے۔

= فَلَيَعْلَمَنَّ میں فَ ترتیب کا لام تاکید کا يَعْلَمَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ واحد مذکر غائب سو (اللہ تعالیٰ) ان کو ضرور جان کر رہیگا۔ اس کے بعد وَلَيَعْلَمَنَّ کو مکرر تاکید مزید کے لئے لایا گیا ہے!

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ازل سے ابد تک کا ہے اُسے آزما کر معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آزمائش محض اتمام حجت اور استحقاق جزاء وسزا پر قائل کرنے کے لئے ہے

= وَلَيَعْلَمَنَّ۔ اس کو دوبارہ مزید تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

۲۹: ۴ = اَمْ۔ یہاں ہمزہ کے معادل کے طور پر آیا ہے جیسے اَحَسِبَ النَّاسُ میں اور استفہام انکاری کے معنی دیتا ہے گویا حق سبحانہ وتعالیٰ مومنوں کو یہ منوانا چاہتا ہے کہ وہ آزمائش اور امتحان سے ضرور گذارے جائیں گے۔ اور کافرین کو یہ ذہن نشین کرانا چاہتا ہے کہ ارتکاب سیئات کے بعد وہ اللہ کے انتقام سے بچ کر نہیں نکل سکیں گے۔

= يَسْبِقُوْنَا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ جمع مذکر غائب۔ سَبَقَ يَسْبِقُ (ضرب) سَبْقٌ مصدر۔ سبقت لے جانا۔ آگے نکل جانا۔ نا ضمیر جمع متکلم اَنْ يَّسْبِقُوْنَا کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے۔

= سَاءَ۔ بُرا ہے سَاءَ يَسُوْءُ سَوْءٌ (نصر) سے۔ فعل ذم ہے بمعنی بِئْسَ

= مَا يَحْكُمُوْنَ ہ میں ما موصولہ ہے۔ اور يَحْكُمُوْنَ صلہ عائد محذوف

ای حکمھم ھذا۔ ہے جو سَاءَ کا فاعل ہے۔ بُرا غلط ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔

۲۹: ۵ = مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ۔ شرط۔ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ جواب شرط

يَرْجُوْا مضارع واحد مذکر غائب رِجَاءٌ مصدر (باب نصر) رج و مادہ۔ امید رکھتا ہے توقع رکھتا ہے۔

= اَجَلَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کا مقرر کردہ وقت۔ اَجَلَ منصوب بوجہ عمل اِنَّ ہے

= لَاٰتٍ۔ لام تاکید کے لئے ہے اٰتٍ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے اِتْیَانٌ مصدر ات ی مادہ۔ آنے والا۔

۲۹: ۶ = جَاهَدَ ماضی واحد مذکر غائب مُجَاهَدَةٌ مفاعلۃ مصدر اس نے جہاد کیا اس نے کوشش کی۔ الجُهْدُ وَالْجَهْدُ کے معنی وسعت و طاقت اور تکلیف و مشقت کے ہیں۔ مجاہدہ باب مفاعلہ سے ہے باب مفاعلہ میں مقابلہ کا مفہوم پایا جاتا ہے یہ مقابلہ اپنے نفس سے بھی ہو سکتا ہے اور شیطان یا دیگر شیطانی قوتوں سے بھی۔

پھر مفاعلہ میں مبالغہ کا بھی مفہوم پایا جاتا ہے چنانچہ اس کے معنی انتہائی کوشش کے بھی ہو سکتے ہیں اور باب افتعال سے الاجتہاد کے معنی کسی کام پر پوری طاقت صرف کرنے اور اس میں انتہائی مشقت اٹھانے پر طبیعت کو مجبور کرنے کے ہیں۔

یہاں جَاهَدَ سے مراد۔ جاھد فی طاعۃ اللہ یا فی لقاء اللہ ہے یعنی اللہ عزوجل کی اطاعت میں کوشش کرتا ہے یا لقاء الٰہی کے لئے مجاہدہ کرتا ہے۔

= يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ تو وہ اپنے فائدے کے لئے مجاہدہ کرتا ہے۔

۲۹: ۷ = لَنُكَفِّرَنَّ میں لام تاکید کا ہے نُكَفِّرَنَّ مضارع با نون ثقیلہ۔ جمع متکلم۔ کَفَّرَ يُكَفِّرُ تَكْفِيْرٌ (تفعیل) گناہ کو چھپانا اور اس طرح مٹانا جیسا کہ اس کا ارتکاب ہی نہیں ہوا۔ باب تفعیل کے خواص میں سے سلب مادہ (کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا) بھی ہے یہاں اس ہی معنی میں آیا ہے کفرلہ وعنہ ذنبہ (خدا کا) کسی کا گناہ معاف کر دینا یا اس سے گناہ کو محو کر دینا گویا کہ اس کا ارتکاب ہوا ہی نہ تھا۔ پس ترجمہ ہوگا:

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ـــــ تو ہم ان سے ان کے گناہ محو کر دیں گے۔ انہی معنی میں اور جگہ ارشاد ہے لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ (۵: ۶۵) تو ہم ان سے ان کے گناہ محو کر دیتے، اور نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ (۴: ۳۱) تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے!

= لَنَجْزِيَنَّهُمْ لام تاکید کا ہے نَجْزِيَنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ صیغہ جمع متکلم۔ ہم بدلہ دیں گے

= اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔
(۱)۔ اگر اَحْسَنَ (جو افعل التفضیل کا صیغہ ہے) جزاء کی تعریف میں ہے ای باحسن جزاء اَعْمَالھم تو ترجمہ ہوگا۔ ہم انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔
(۲) اگر یہ افعال کی تعریف ہے ای بجزاء احسن اعمالھم۔ تو ترجمہ ہوگا۔ ہم ان کے بہترین اعمال کے مطابق بدلہ دیں گے۔

۲۹: ۸ = وَصَّیْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ وَصّٰی یُوَصِّیْ تَوْصِیَۃً (تفعیل) حکم دینا۔ وَصَّیْنَا ای امرنا۔ ہم نے حکم دیا۔ ہم نے ہدایت کی۔ الوصیّۃ کے اصل معنی ہیں کہ واقعہ پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنا۔ وَصّٰی ب کسی کام کا عہد لینا کسی کام کا اشارہ کرنا۔ وَصّٰی اِلٰی فُلَانٍ کسی کو اپنے مال اور بال بچوں پر اپنے مرنے کے بعد وصی بنانا اور وَصّٰی فُلَانٌ بِوَلَدِہٖ مہربان بنانا۔ پس وصینا الانسانَ بوالدیہ حُسْنًا ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ مہربان رہنے کا حکم دیا۔
= وَالِدَیْہِ اسم فاعل تثنیہ۔ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اصل میں وَالِدَیْنِ تھا نون بوجہ اضافت کے ساقط ہوگیا۔ اس کے ماں باپ۔
= جَاھَدَاکَ۔ جَاھَدَا ماضی تثنیہ مذکر غائب کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر (اگر) وہ دونوں تجھ پر زور ڈالیں۔ مُجَاھَدَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے۔ نیز ملاحظہ ہو ۲۹: ۶
= فَاُنَبِّئُکُمْ۔ اُنَبِّئُ مضارع واحد متکلم۔ نَبَّاَ یُنَبِّئُ تَنْبِئَۃً (تفعیل) سے خبردار کرنا۔ اطلاع دینا۔ آگاہ کرنا۔ خبر دینا۔ ن ب ء مادّہ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ پھر میں آگاہ کروں گا تمہیں۔

۲۹: ۹ = لَنُدْخِلَنَّھُمْ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہم ان کو ضرور داخل کریں گے۔

۲۹: ۱۰ = اُوْذِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب وہ ستایا گیا۔ اسے ایذا دی گئی اِیْذَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر اٰذٰی یُؤْذِیْ۔ اذی مادّہ
= فِی اللّٰہِ۔ لاجل عزوجل اللہ تعالیٰ کی وجہ سے۔ او فی سبیل اللہ۔ اللہ کے راستے میں
= جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ۔ (تو) اس نے لوگوں کی آزمائش کو، لوگوں کی ایذا رسانی کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھا۔ یعنی اس نے دونوں کو ایک سی حیثیت دیدی۔

۲۹: ۱۱ = ملاحظہ ہو ۲۹: ۳

۱۲:۲۹ = سَبِیْلَنَا۔ طریقتنا ۔ دیننا ۔ ہمارا طریقہ۔ ہمارا دین ۔ ہمارا مذہب۔
= وَلْنَحْمِلْ۔ لام ۔ لامِ امر ہے۔ اگرچہ اس کی ذاتی حرکت کسرہ ہوتی ہے لیکن واؤ اور فاء کے بعد متحرک ہونے کی بہ نسبت ساکن زیادہ آیا کرتا ہے۔ نَحْمِلْ مضارع مجزوم (بوجہ لام امر) جمع متکلم اور ہم (تمہارے گناہوں کے بوجھ کو) اٹھالیں گے۔
۲۹ : ۱۳ = لَیَحْمِلُنَّ اصل میں یَحْمِلُوْنَ تھا۔ نون ثقیلہ کے آنے سے واؤ اور نون اعرابی ساقط ہو گئے۔ وہ ضرور اٹھائیں گے۔ لام جواب قسم کا بھی ہو سکتا ہے قسم محذوف ہے ای واللہ لیحملن۔
= اَثْقَالًا۔ ثِقْلٌ کی جمع بحالت نصب۔ بوجھ (گناہوں کے) مراد یہاں ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ ہیں جن کو انہوں نے گمراہ کیا تھا۔
= کَانُوْا یفترون۔ ماضی استمراری۔ جمع مذکر غائب (جو جھوٹ) وہ گھڑا کرتے تھے جو دروغ بافی وہ کیا کرتے تھے۔ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر
۲۹: ۱۴ = وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔ جملہ حالیہ ہے ۔ دراں حالیکہ وہ ظالم تھے۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت اور وعظ کا کوئی اثر قبول نہ کیا اور اپنے کفر اور معاصی کی حالت پر وہ اڑے رہے۔
۲۹:۱۶ = وَاِبْرَاهِيْمَ۔ منصوب بوجہ مفعول فعل مضمر ای اُذْکُرْ اِبْرَاهِيْمَ
۲۹:۱۷ = اَوْثَانًا۔ وَثَنٌ کی جمع منصوب بوجہ مفعول۔ ہر وہ چیز جس کی خدا کے سوائے پرستش کی جائے وثن ہے مورتی ہو یا پتھر۔ قبر ہو یا جھنڈا۔
= اِفْكًا۔ منصوب بوجہ مفعول ۔ جھوٹ ۔ بہتان ۔

الافك ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو، اسی بناء پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رُخ چھوڑ دیں مؤتفکہ کہا جاتا ہے۔ جیسے ارشاد باری ہے وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ (۶۹: ۹) اور الٹی ہوئی بستیوں نے (یعنی ان کے باسیوں نے) گناہ کے بڑے بڑے) کام کئے تھے۔

جھوٹ اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے ان کو بھی افك کہا گیا۔ اَفَكَ يَأْفِكُ اَفِكَ يَأْفَكُ (ضرب و سمع) اِفْكٌ مصدر کسی شئے کا اپنے اصلی رُخ سے پھرنا۔

تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا۔ تم جھوٹ تراشتے ہو۔

= فَابْتَغُوْا۔ (الرِّزْقَ) ابتغوا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ ابتغاء مصدر باب افتعال تم تلاش کرو۔ تم چاہو۔ الرّزق میں الف لام استغراق کے لئے ہے یعنی ہر قسم کا رزق
۲۹:۱۸ = تُكَذِّبُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ بوجہ ان شرطیہ ساقط ہوگیا۔ تکذیب (باب تفعیل) اگر تم لوگ (مجھے) جھٹلاتے ہو۔

اس کے بعد جملہ محذوف ہے۔ فَلَا تَضُرُّوْنَنِيْ بِتَكْذِيْبِكُمْ (اپنی تکذیب سے تم مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچاتے ہو۔ کیونکہ تم سے قبل بھی امتوں نے اپنے رسل کی تکذیب کی۔ (اور وہ ان رسولوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔

= اُمَمٌ۔ اُمَّةٌ کی جمع۔ امتیں۔ فرقے، جماعتیں۔

= اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ موصوف وصفت۔ واضح پیغام رسانی۔ پیغام الٰہی کو صاف صاف اور کھول کر واضح طور پر پہنچا دینا۔

فائدہ:۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ (آیت ۱۶) سے لے کر البلغ المبین آیت ۱۸ تک کا کلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی ہے۔

۲۹:۱۹ = اَوَلَمْ يَرَوْا آیۃ ۱۹ سے لے کر لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ آیت ۲۳ تک ایک جملہ معترضہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ کا سلسلہ توڑ کر اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا:۔

— اَوَلَمْ يَرَوْا میں ہمزہ استفہام انکاری ہے اور واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف مقدرہ پر ہے ای الم ینظروا ولم یعلموا۔ لم یروا مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔

= يُبْدِئُ۔ مضارع واحد مذکر غائب اَبْدَءَ يُبْدِئُ اِبْدَاءٌ (افعال) وہ پیدا کرتا ہے۔ ایجاد کرتا ہے۔ تخلیق اول کرتا ہے اسی سے باب افتعال سے ابتداءٌ شروع۔

= يُعِيْدُهٗ۔ اَعَادَ يُعِيْدُ (افعال) اِعَادَةٌ سے مضارع واحد مذکر غائب وہ دوبارہ یا بار بار پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔

اِعَادَةٌ بمعنی دہرانا۔ بار بار کرنا ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب

= يَسِيْرٌ۔ صفت مشبہ واحد مذکر۔ يُسْرٌ مادہ۔ آسان۔ سہل۔

۲۹:۲۰ = بَدَاَ ماضی واحد مذکر غائب بَدَاَ يَبْدَاُ (فتح) بَدْءٌ اس نے شروع کیا

اس نے پیدا کیا۔

= يُنْشِئُ مضارع واحد مذکر غائب اِنْشَاءٌ (افعال) مصدر وہ پیدا کرتا ہے۔

= النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ موصوف وصفت، دوسری بار پیدائش آخری یا بعد کی پیدائش۔

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک بعد کی پیدائش عمل میں لائیگا

= تُقْلَبُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ قَلْبٌ (باب ضرب) سے تم پھیرے جاؤ گے۔

٢٩: ٢٢ = مُعْجِزِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر، ہرانے والے، عاجز بنا دینے والے اور جگہ ارشاد ہے قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ - (١١:٣٣) (نوح نے) کہا اسے تو بس اللہ ہی تمہارے سامنے لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم (اسے) ہرا نہیں سکتے (یعنی اگر چاہے تو اسے عذاب لانے سے تم روک نہیں سکتے)

٢٩: ٢٣ = يَئِسُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب يَاْسٌ مصدر (باب سمع) وہ ناامید ہو گئے، وہ مایوس ہو گئے۔

٢٩: ٢٤ = فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام جو آیۃ ١٨ کے ساتھ ختم ہوا۔ یہاں ان کی قوم کی طرف سے جواب بیان ہوتا ہے۔

= فَاَنْجٰهُ ۔ میں فَ فصیحت کا ہے یعنی فالقوہ فی النار فانجٰہ اللّٰہ منہا۔ یعنی انہوں نے اس کو آگ میں ڈالا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ سے بچا لیا۔ (نیز ملاحظہ ہو آیات (٢١: ٦٨ تا ٧٠) سورۃ الانبیاء)

٢٩: ٢٥ = مَوَدَّةً ۔ محبت، دوستی، مصدر ہے اور مصادر بھی اسی مادّہ (ودد) سے آئے ہیں۔ وَدٌّ ۔ وِدٌّ ۔ وُدٌّ ۔ وِدَادٌ ، وَدَادَةٌ ۔ مَوَدَّةٌ ، مَوْدَدَةٌ ، مَوْدُوْدَةٌ ۔ محبت کرنا۔ وُدُوْدٌ بہت محبت کرنے والا۔ دوست، تَوَادٌّ (تفاعل) باہم دوستی رکھنا۔

اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(١) مَوَدَّةَ ۔ اِتَّخَذْتُمْ کا مفعول لہٗ ہے۔ اور ترجمہ ہو گا! تم اللہ کے سوا بتوں کو معبود اپنی آپس کی دنیوی دوستی کے لئے ٹھہرا لیا ہے (یعنی اس ہم اعتقادی سے تمہاری باہمی محبت بڑھے)

(٢) یا ان کی آپس کی محبت ان کی بت پرستی کا سبب ٹھہری۔ ترجمہ ہو گا: تم نے آپس کی دنیوی محبت کی خاطر اللہ کے سوا بتوں کو معبود ٹھہرا لیا۔ (تم نے اپنے باپ

دادا کو بت پرستی پر پایا اور ان کی محبت کی وجہ سے ان کے غلط طریقہ پر چلتے رہے۔ برادری کی محبت کی خاطر غلط بات کو ترک نہ کیا۔

= یَکْفُرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب وہ انکار کریگا۔ (یہاں جمع کے معنی میں آیا ہے۔ وہ انکار کریں گے) کُفْرٌ مصدر سے (باب نصر)

= بَعْضُکُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ تم میں بعض بعض سے (انکار کریں گے) یعنی تم آپس میں ایک دوسر کی پہچان سے ایک دوسرے کی بات سے منکر ہو جاؤ گے۔

= مَاْوٰکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ، تمہارا ٹھکانہ مَاْوٰی۔ اسم ظرف ہے قیام کی جگہ، ٹھہرنے کا مقام قرآن حکیم میں جہاں بھی مَاْوٰی بصورت اضافت استعمال ہوا ہے وہاں ظرفی معنی میں استعمال ہوا ہے اور جہاں بغیر اضافت کے مستعمل ہے وہاں مصدری معنی میں آیا ہے۔ اَوٰی یَاْوِیْ مَاْوٰی (باب ضرب)

۲۹:۲۶ = فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ۔ پس لوط ان پر ایمان لائے۔ یعنی حضرت ابراہیم پر،
حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔

۲۹:۲۷ = وَهَبْنَا لَهٗ۔ وَهَبْنَا ماضی جمع متکلم۔ وَهْبٌ وَهِبَةٌ مصدر۔ وَهَبَ یَهَبُ (فتح) ہم نے بخشا۔ لَهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب حضرت ابراہیم کی طرف راجع ہے،

= ذُرِّیَّتِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ اس کی اولاد۔ اصل میں چھوٹے چھوٹے بچوں کا نام ذرّیت ہے مگر عرف عام میں چھوٹی اور بڑی اولاد سب کے لئے استعمال ہوتا ہے اگرچہ اصل میں یہ جمع ہے لیکن واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۹:۲۸ = وَلُوْطًا واؤ عطف کی ہے لوطًا کا عطف یا تو ابراھیم ایت ۱۶ یا نوحًا آیت ۱۴) پر ہے ای وارسلنا لوطًا۔

= تَاْتُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر اِتْیَانٌ مصدر۔ اَتٰی یَاْتِیْ (باب ضرب، اتی مادہ تم کرتے ہو/ تم آتے ہو، یا تم کروگے یا آؤ گے۔

= الفاحشۃ۔ اسم۔ حد سے بڑھی ہوئی بدی۔ ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے، ہر وہ چیز جس کی اللہ نے ممانعت کر دی ہو۔

= مَا سَبَقَکُمْ بِهَا۔ مَا نافیہ ہے۔ سَبَقَ اس نے سبقت کی۔ اس نے پہل کی۔ وہ آگے بڑھا۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ بِهَا اس کے ساتھ۔ یعنی اس فحش فعل کی طرف (کسی قوم نے) تم سے پہل نہیں کی۔ یعنی تم سے پہلے کسی قوم نے اس فعل بد کا ارتکاب نہیں کیا۔ ب حرف جاڑ

اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الفاحشۃ کی طرف راجع ہے۔

۲۹:۲۹ = اَئِنَّكُمْ۔ ہمزہ استفہام کے لئے ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ کیا تم ؟

= لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ۔ تم مردوں کے پاس جاتے ہو (شہوت رانی کے لئے) جیسا کہ اور جگہ آیا ہے اِئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ (۷: ۸۱) تم خواہش نفس پوری کرنے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو۔

= تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ۔ تَقْطَعُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر قَطْعٌ مصدر (باب فتح سے) القَطْعُ کے معنیٰ کسی چیز کو علیحدہ کر دینے کے ہیں خواہ اس کا تعلق حاسۂ بصر سے ہو۔ جیسے اجسام وغیرہ۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ (۷: ۱۲۴) میں ضرور تمہارے ہاتھ کٹوا دوں گا۔ یا اس کا تعلق بصیرت سے ہو۔ مثلاً اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ (۹: ۱۱۰) مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش ہو جائیں۔

قَطْعُ السَّبِيْلَ۔ راستہ کاٹنا۔ یہ ایک جامع کلمہ ہے جس کے مختلف معانی ہیں مثلاً

۱:۔ راہزنی کرنا۔ یا مسافروں سے ایسا سلوک کرنا کہ وہ اپنا سیدھا راستہ اختیار کر کے سفر نہ کر سکیں

۲:۔ سبیل سے مراد سبیل اللہ بھی ہو سکتا ہے اور قطع السبیل بمعنی صدّ السبیل کسی کو اللہ کے راستہ سے بھٹکانا۔

۳:۔ قطع النسل باتیان مالیس بحرث یعنی ایسی عورت کے پاس جانا جو مرد کی اپنی کھیتی نہیں۔ یعنی زناکاری کرنا کہ اس سے بھی افزائش نسل میں کئی رکاوٹیں آجاتی ہیں۔

۴:۔ مجہول النسل بچوں کا پیدا کرنا بھی قطع السبیلُ ہے کہ ان کی تربیت قدرتی راستہ سے ہٹ جاتی ہے۔

تقطعون السبیل۔ تم راہزنی کرتے ہو۔

= تَاْتُوْنَ الْمُنْكَرَ۔ تم منکرات کا ارتکاب کرتے ہو۔

نَادِيْكُمُ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری دن کی مجلس مشاورت۔ ن د ی۔ مادہ النِّدَاءُ کے معنی آواز بلند کرنے کے ہیں۔ اور کبھی نفس آواز پر بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً (۲: ۱۷۱) نہیں سنتا سوائے پکار اور آواز کے۔ یہاں ندار سے مراد آواز اور پکار ہے۔

نِدَاءُ نَدٰیً سے ہے جس کے معنی رطوبت یا نمی کے ہیں اور آواز کے لئے نداء کا استعارہ اس بنار پر ہے کہ جس کے منہ میں رطوبت زیادہ آگئی ہو اس کی آواز بھی بلند اور حسین ہو گی پھر اسی مادہ سے نَدَیً کے معنی مجلس کے بھی آتے ہیں (شاید کہ مجلس میں بھی آواز سے زیادہ

کام لیا جاتا ہے) اس معنی میں نَدِیٌّ کی جمع اَنْدَاءٌ واَنْدِیَۃٌ آتی ہے کبھی نِدَاءٌ سے مراد مجالست بھی ہوتی ہے اس لئے مجلس کو النَّادِی و النَّدِی کہا جاتا ہے اور نادی کے معنی ہم مجلس کے بھی آیا ہے مثلاً فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ (۹۶ : ۱۷) تو وہ اپنے یاران مجلس کو بلالے۔

اسی سے دارالنَّدْوَۃ ہے اکٹھے ہوکر مشورہ کرنے کی جگہ۔

۲۹ : ۳۰ = رَبِّ ای یا رَبِّیْ۔

= اُنْصُرْنِیْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تو میری مدد کر۔

۲۹ : ۳۱ = اِنَّا مُھْلِکُوْٓا اَھْلِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ۔ اِنَّا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور نا ضمیر جمع متکلم سے مُرکّب ہے۔ مُھْلِکُوْا اسم فاعل جمع مذکر اصل میں مُھْلِکُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہوگیا۔

ھٰذِہِ اشارہ اَلْقَرْیَۃِ مشارٌ الیہ دونوں مل کر مضاف الیہ اَھْل مضاف۔ مضاف الیہ اور مضاف مل کر مضاف الیہ مُھْلِکُوْا مضاف۔ اس بستی کے باشندگان کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

۲۹ : ۳۲ = لَنُنَجِّیَنَّہٗ۔ مضارع تاکید بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ جمع متکلم۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہم ضرور اسے بچالیں گے۔ نَجّٰی یُنَجِّیْ تَنْجِیَۃً (تفعیل) بچانا۔ نَاجٍ بچانے والا۔ نجی مادہ۔

= کَانَتْ ماضی بمعنی مستقبل مستعمل ہے۔ وہ ہوگی واحد مؤنث غائب کا صیغہ

= غٰبِرِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ اصل چیز کے گذر جانے کے بعد جو چیز باقی رہ جاتی ہے اُسے لغت میں غابر کہتے ہیں اس لئے غبار اس خاک کو کہتے ہیں جو کہ قافلہ کے گذرنے کے بعد اُڑ کر پیچھے رہ جاتی ہے۔

= کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی (جو عذاب میں گرفتار ہوتے اور ہلاک ہوگئے)

۲۹ : ۳۳ = سِیْٓءَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ سَوْءٌ مصدر (باب نصر) سَآءَ یَسُوْٓءُ سَوْءٌ (براہونا) رنجیدہ ہوا۔ غمگین ہوا۔ اسے بُرا معلوم ہوا بِہِمْ ان کے (آنے) سے ان کی وجہ سے۔ ان کے بارے میں۔

اور جگہ آیا ہے فَلَمَّا رَاَوْہُ زُلْفَۃً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (۶۷ : ۲۷) پھر جب وہ اس عذاب کو پاس آتا دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بُرے

ہوجائیں گے ۔ اکھڑ جائیں گے ۔

= ضَاقَ ماضی واحد مذکر غائب وہ تنگ ہوا۔ ضَاقَ یَضِیْقُ ضَیْقٌ (ضرب) ضِیْقٌ وَ ضِیْقٌ۔ سَعَۃٌ (وسعت و کشادگی) کی ضد ہے۔ ضَیْقَۃٌ کا استعمال فقر، بخل، تنگی، غم اور اسی قسم کے معنوں میں آتا ہے ضَاقَ بِھِمْ ذَرْعًا۔ یعنی وہ ان کے بارے میں عاجز ہوگیا۔ دل تنگ ہوا۔

اور جگہ ارشاد ہے ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ (٩:١١٨) زمین ان پر تنگ ہوگئی اور وَ لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ہ (١٦:١٢٧) اور جو چالیں یہ چلتے ہیں ان سے تنگدل نہ ہوجئے۔

= ذَرْعًا۔ طاقت، گنجائش، ہاتھ کی کشادگی۔ ضیقِ ذرع سے مراد طاقت کا ختم ہوجانا۔ یا گنجائش نہ رہنا۔ ضَاقَ بِھِمْ ذَرْعًا۔ اس نے ان کی (رہائی یا بچاؤ) کی کوئی گنجائش نہ پائی۔

مولانا عبد الماجد دریا بادی رقمطراز ہیں ..

ضَاقَ بِھِمْ ذَرْعًا۔ عربی محاورہ میں یہ ایسے موقعہ پر بولتے ہیں۔ جب شدتِ ناگواری برداشت سے باہر ہوتی جارہی ہو اور انسان عاجز آیا جارہا ہو۔

= مُنَجُّوْكَ، مضاف مضاف الیہ، مُنَجُّوْا اسم فاعل جمع مذکر مُنَجِّیْ واحد تَنْجِیَۃٌ (تفعیل) مصدر اصل میں مُنَجُّوْنَ تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اور ی ثقل کی وجہ سے گر گئی۔ ترجمہ: بچانے والے۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تیرے بچانے والے۔ تجھے بچا لینے والے

٢٩:٣٤ = مُنْزِلُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِنْزَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اتارنے والے برسانے والے۔

= رِجْزًا۔ عقوبت، بلا۔ عذاب۔ منصوب بوجہ مفعول۔ الرِّجْزُ کے معنی اضطراب کے ہیں (خوب ہلنا اور جنبش کرنا۔ اور اسی سے رَجَزَ الْبَعِیْرُ ہے جس کے معنی ضعف کے سبب چلتے وقت اونٹ کی ٹانگوں کے کپکپانے اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے کے ہیں ایسے اونٹ کو اَرْجَزُ اور اونٹنی کو رَجْزَاءُ کہا جاتا ہے کنایۃً عذاب مراد ہے۔

آیت ہذا میں معنی ہوں گے۔

ہم اس بستی کے باشندوں پر ایک عذابِ آسمانی ان کی بدکاریوں کی پاداش میں نازل کرنے والے ہیں۔ اسی مادہ سے الرجز پلیدی کے معنی میں جیسے وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ (٧٤:٥)

اور نجاست سے الگ رہو۔

۲۹: ۳۵ = مِنْهَا - ای مِنَ الْقَرْیَةِ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب القریۃ کی طرف راجع ہے۔

۲۹: ۳۶ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا - ای وارسلنا الٰی مدین اخاھم شُعَیْبًا۔ اور (ہم نے بھیجا) اہل مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔

= اُرْجُوْا۔ فعل امر، جمع مذکر حاضر رَجَاءٌ مصدر (باب نصر) تم امید رکھو"

= لَا تَعْثَوْا۔ فعل نہی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تم فساد مت کرو، عِثِیٌّ اور عُثِیٌّ مصدر (باب سمع) سے جس کے معنی فساد کرنے کے ہیں باب نصر سے عَیْثٌ و عُثُوٌّ مصدر ہیں جو اس فساد کے لئے آتے ہیں جس کا ادراک حسّی ہو یعنی دنگہ فساد۔ مار کٹائی۔ عِثِیٌّ مادہ

۲۹: ۳۷ = الرَّجْفَةُ۔ بھونچال، زلزلہ، لرزش۔ صدمہ۔ رَجَفَ یَرْجُفُ (باب نصر) رَجْفٌ رُجُوْفٌ و رَجِیْفٌ۔ زور سے حرکت دینا ـــــ الرَّجْلُ سخت بے چین ہونا۔ ـــــ اَلْاَرْضُ زمین کا زلزلہ میں آنا۔ قرآن مجید میں ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ (۷۳: ۱۴) جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے۔

= فَاَصْبَحُوْا۔ ف تعقیب کا ہے اَصْبَحُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ ہو گئے۔ انہوں نے صبح کی۔ اصبح افعال ناقصہ میں سے ہے۔

= جٰثِمِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ جَاثِمٌ واحد اوندھے پڑنے والے، زانو کے بل گرنے والے۔

جَثَمَ یَجْثِمُ (ضرب) وجَثَمَ یَجْثُمُ (نصر) جَثْمٌ و جُثُوْمٌ، مصدر۔ پرندہ کا زمین پر سینہ کے بل بیٹھنا۔ اور اس کے ساتھ چمٹ جانا۔ استعارہ کے طور پر انسان کا سینہ کے بل گرنا۔ یا اوندھے پڑنا ہے۔

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ۔ پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے یا پس صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے پڑے تھے۔

۲۹: ۳۸ = وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا۔ منصوب بوجہ فعل مضمر ای واَھْلَکْنَا عَادًا وَّ ثَمُوْدًا اور ہم نے ہلاک کیا عاد اور ثمود کو، (ثمود بوجہ عجمہ اور معرفہ غیر منصرف ہے)

= زَیَّنَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے سنوارا۔ اس نے زینت دی۔ اس نے بھلا کرکے دکھایا۔ تَزْیِیْنٌ (تفعیل) مصدر۔ جس کے معنی آراستہ کرنے اور زینت دینے کے ہیں

= مُسْتَبْصِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب بوجہ خبر کَانُوْا ۔ اِسْتِبْصَارٌ (استفعال) مصدر۔ دیکھنے والے ۔ عقلمند، حق و باطل میں تمیز رکھنے والے ۔ دور اندیش (دنیاوی امور میں) ۔ یعنی باوجودیکہ واضح اور روشن دلائل کی وجہ سے انہوں نے حق کو خوب پہچان لیا تھا لیکن شیطان نے ان کے دنیاوی اعمال کو آراستہ پیراستہ کرکے دکھایا اور راہ راست سے ان کو روکے رکھا

وَکَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ جملہ حالیہ ہے ۔

۲۹:۳۹ = وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ معطوف علیٰ عَادًا وَّثَمُوْدًا ۔ ای واھلکنا قارون وفرعون وھامان ۔ قارون کو فرعون اور ہامان سے قبل لانے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں ۔

(۱) وہ ان سے قبل ہلاک ہوا ۔

(۲) وہ بظاہر حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا اور تورات کا علم ان سے زیادہ رکھتا تھا ۔

(۳) وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رشتہ دار ہونے کی وجہ سے زیادہ نزدیک تھا ۔

= جَآءَ ھُمْ میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب قارون وفرعون و ہامان کی طرف راجع ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس واضح دلائل لائے ۔

= اَلْبَیِّنٰتُ ۔ روشن دلائل ۔ کھلی نشانیاں ۔

= فَاسْتَکْبَرُوْا ۔ ف تعقیب کا ہے اِستکبروا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اِستکبارٌ (استفعال) مصدر انہوں نے گھمنڈ کیا ۔ انہوں نے غرور کیا ۔

اَلْکِبْرُ وَالتَّکَبُّرُ وَالْاِسْتِکْبَارُ قریب قریب ایک ہی معنی رکھتے ہیں ۔

کبر وہ حالت ہے جس کے سبب انسان اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا خیال کرے ۔ اور سب سے بڑا تکبر قبول حق سے انکار اور عبادت سے انحراف کرکے اللہ تعالیٰ پر تکبر کرنا ہے حدیث شریف میں ہے کہ الکبران تسفہ الحق وتغمص الناس ۔ تکبر یہ ہے کہ تو حق کو جہالت تصور کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے ۔

= فِی الْاَرْضِ ۔ زمین میں یا زمین پر ۔ حالانکہ زمین پر رہنے والوں کو زیب نہیں دیتا یا ان کو سزاوار نہیں کہ حقیر شے سے پیدا ہونے والی حقیر شے حق سے اور عبادت خالق سماوات والارض سے انکار کرے ۔

انہی معنوں میں اور جگہ بھی فی الارض مستعمل ہے مثلاً تستکبرون فی الارض بغیر الحق (۴۶:۲۰) کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے ۔

= وَمَا كَانُوْا سَابِقِيْنَ۔ مَا كَانُوْا فعل ناقص۔ سابقین خبر۔
سَابِقِيْنَ۔ سَابِق کی جمع۔ سبق سے اسم فاعل جمع مذکر۔ آگے بڑھنے والے۔ سبقت لیجانے والے۔ یہاں وَمَا كَانُوْا سَابِقِيْنَ کا مطلب ہے کہ وہ ہم سے بھاگ کر نہ نکل نہ سکے۔
ہماری سزا سے بچ نہ سکے۔ یہاں ضمیر جمع مذکر غائب فرعون وہامان وقارون کی طرف راجع ہے
۲۹ : ۴۰ = فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ۔ پس ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑلیا۔
= حَاصِبًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب بوجہ مفعول اَرْسَلْنَا۔
حَاصِبٌ بادسنگ بار۔ پتھروں کا مینہ۔ ہواؤں کا پتھر۔ سخت آندھی جس میں کنکریاں ہوں وہ پتھراؤ جس میں تند ہوا ہو۔ حَصْبَاءُ سے مشتق ہے بمعنی کنکریاں (قوم لوط کی سزا)
= اَلصَّيْحَةُ۔ چیخ، کڑک، ہولناک آواز۔ صَاحَ يَصِيْحُ کا مصدر ہے اور بمعنی حاصل مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ زور کی آواز سے آدمی گھبرا اٹھتا ہے اس لئے بمعنی گھبراہٹ اور عذاب کے بھی استعمال ہوتا ہے۔ آیت ۳۷ مذکورہ بالا میں اس عذاب کے واسطے لفظ الرَّجْفَةُ استعمال ہوا ہے (اہل مدین۔ عاد وثمود کی سزا)
= خَسَفْنَا بِهٖ۔ ہم نے دھنسادیا۔ (زمین میں) (قارون کی سزا)
= اَغْرَقْنَا۔ ماضی جمع متکلم ہم نے غرق کردیا۔ (فرعون وہامان کی سزا)
فَائِدَہ: جس ترتیب سے آیات ۳۳ تا ۳۹ میں مختلف سرکش قوموں یا افراد کا ذکر آیا ہے مثلاً قوم لوط۔ آیات ۳۳ تا ۳۵ اہل مدین عاد وثمود آیات ۳۶ : تا ۳۸ قارون آیت ۳۹ فرعون وہامان، اسی ترتیب سے ان پر آنے والے عذاب کا ذکر آیا ہے:۔
باد سنگ بار، قوم لوط۔ سخت ہولناک کڑک کا عذاب۔ اہل مدین عاد وثمود۔ زمین میں دھنسادینا۔ قارون۔ غرق کردینا۔ فرعون وہامان۔ اس کو علم البدیع کی اصطلاح میں لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔
۲۹ : ۴۱ = اِتَّخَذُوْا، ماضی جمع مذکر غائب اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر۔ انہوں نے اختیار کیا۔ انہوں نے ٹھہرالیا۔
= اَوْهَنَ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے سب سے کمزور۔ سب سے ضعیف۔
وَهْنٌ مصدر۔ جس کے معنی جسمانی طور پر کسی معاملہ میں کمزور ہونے یا اخلاقی کمزوری ظاہر کرنے کے ہیں۔ چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ (۱۹: ۴) اے میرے

میرے پروردگار میری ہڈیاں بڑھاپے کے سبب کمزور ہو گئی ہیں۔

= اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ۔ میں ما موصولہ ہے اور یَعْلَمُ کا مفعول ہے مِنْ دُوْنِهٖ میں مِنْ متعلق یَدْعُوْنَ ہے ہٖ ضمیر کا مرجع اللّٰہ ہے مِنْ شَيْءٍ میں مِنْ یا تو تبیین کا ہے اور موصول کے بیان کے لئے ہے یا تبعیضیہ ہے۔ ترجمہ یوں ہوگا۔

یہ جس کسی شے کو اللہ کے سوا پکارتے (یا پوجتے) ہیں اللہ اس کو یقیناً جانتا ہے۔

یَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب دَعْوَةٌ اور دُعَاءٌ مصدر (باب نصر) وہ بلاتے ہیں وہ پکارتے ہیں۔ وہ پوجتے ہیں۔

= وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ اور وہ بڑا زبردست ہے اور حکمت والا ہے یعنی نہ صرف قوتِ علمی میں کامل ہے (اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ) بلکہ قوتِ عملی اور حکمت میں بھی بدرجۂ اتم کامل ہے۔

۲۹: ۴۳ = تِلْكَ الْاَمْثَالُ۔ یہ مثالیں یعنی یہ موجودہ مکڑی کی مثال اور قرآن مجید میں مذکور دوسری مثالیں مثلاً اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا۔ (۲: ۲۶) خدا اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی مثال بیان فرمائے۔

یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ (۲۲: ۷۳) اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے سو اسے سنو! جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی (تک تو) پیدا نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ سب ہی اس غرض کے لئے جمع ہو جاویں۔ وغیرہ

= مَا يَعْقِلُهَا۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب عَقْلٌ مصدر۔ (باب ضرب) وہ نہیں سمجھتے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اَلْاَمْثَالُ کی طرف راجع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط ؔ

اُتۡلُ مَآ اُوۡحِیَ (۲۱)

العَنکبُوت ، الرُّوم ، لُقمٰن ـ السَّجدَة
الاَحزَاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

۲۹: ۴۵ = اُتْلُ۔ تو پڑھ۔ تو تلاوت کر تِلَاوَۃٌ مصدر فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر یہاں بمعنی دُمْ عَلٰی تِلَاوَتِہٖ ہے یعنی متواتر پڑھا کیجئے۔

= مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ۔ مَا موصولہ اُوْحِيَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِيْحَاءٌ (افعال) مصدر۔ وحی کی گئی مِنَ الْكِتٰبِ میں مِنْ بیانیہ ہے اَلْكِتٰبُ سے مراد القرآن ہے۔ یعنی جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے دائماً پڑھا کیجئے۔

= اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اَقِمْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (اگرچہ خطاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن اس سے جمیع الناس مراد ہیں) اقامۃ مصدر باب افعال۔ تو قائم رکھ۔ تو سیدھا رکھ۔ تو راست کر (اس میں بھی مداومت کے معنی ہیں)

الصَّلٰوۃ میں الف لام عہد کا ہے۔ یعنی وہ نماز جو ظاہری اور باطنی شرائط معینہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ منصوب بوجہ مفعول کے ہے۔

= تَنْهٰى۔ مضارع واحد مؤنث غائب، نَهْيٌ مصدر۔ نَهٰى يَنْهٰى (باب فتح) سے مصدر۔ نَهْوٌ (باب نصر) سے بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ وہ روکتی ہے۔ وہ منع کرتی ہے

= اَلْفَحْشَآءُ برا کام، بےحیائی کا کام۔ زنا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲۹: ۲۸)

= اَلْمُنْكَرُ۔ اسم مفعول واحد مذکر اِنْكَارٌ (افعال) مصدر وہ قول و فعل جس کو عقل سلیم برا جانتی ہو یا جس کو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہو۔ بری بات، مثلاً لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا (۱۸: ۷۴) یقیناً آپ نے بری بات کی۔ یا وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (۲۹: ۲۹) اور تم بھری مجلس میں ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہو۔

= وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ لام تاکید کا ہے۔ اَكْبَرُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اور اللہ کا ذکر زیادہ بڑا ہے۔ ذکر سے یہاں مراد کیا ہے اس کے متعلق کئی اقوال ہیں: مثلاً

(۱) حضرت ابن عباس رضہ سے منقول ہے لذکر اللہ تعالیٰ العبدَ اکبر من ذکر العبد اللہ تعالیٰ ۔ جو ذکر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا کرتا ہے وہ اس ذکر سے بہت بڑا ہے جو بندہ اللہ تعالیٰ کا کرتا ہے اور اس پر دلیل لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ (۲: ۱۵۲) سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا!

(۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر شے سے بہتر ہے۔

(۳) بندے کا نماز میں اللہ کا ذکر کرنا دیگر ارکان نماز سے بہتر ہے ۔

(۴) بندے کا نماز میں اللہ کا ذکر کرنا خارج از نماز ذکر کرنے سے بہتر ہے۔

(۵) اللہ کا ذکر کرنا بندے کے دیگر تمام اعمال سے بہتر ہے۔

(۶) یہاں ذکر اللہ سے مراد الصلوٰۃ ہے جیسا کہ اور جگہ ارشاد باری ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللہِ (۶۲: ۹) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو۔ وغیرہ

= مَا تَصْنَعُوْنَ ۔ میں مَا موصولہ ہے۔ تَصْنَعُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ جو تم کرتے ہو۔

۲۹: ۴۶ = وَلَا تُجَادِلُوْٓا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم مت جھگڑو۔ تم بحث مباحثہ مت کرو۔ جَادَلَ یُجَادِلُ مُجَادَلَۃً (مفاعلۃ) سے۔ جدل مادہ

= اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۔ مگر مہذب اور شائستہ طریقہ سے۔

= اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ ۔ اِلَّا حرف استثناء ہے مِنْھُمْ میں مِنْ تبعیضیہ ہے اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ مستثنیٰ اور اَھْلَ الْکِتٰبِ مستثنیٰ منہ ہے ماسوائے ان میں سے ان لوگوں کے جو زیادتی کریں۔ (تو اس صورت میں درشتی و خشونت روا ہے اور ان کو ترکی بہ ترکی جواب دینے میں کوئی حرج نہیں)

= وَقُوْلُوْٓا ...... یہ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی تفسیر ہے یعنی بحث کو کچھ یوں شروع کرو کہ نکاتِ اتفاق پہلے آئیں اور تاکہ پیش رفت کے لئے ایک متفقہ قرارداد اور مشترکہ زمین مہیا ہو جائے اس کے بعد نکات اختلاف پر بحث آسان ہو جائے گی!

= اُنْزِلَ اِلَیْنَا ۔ (جو) ہماری طرف اتارا گیا۔ یعنی القرآن

= اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ ۔ یعنی تورات و انجیل ۔

= لَہٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب اِلٰہُ وَّاحِدٌ کی طرف راجع ہے۔
۲۹ : ۴۷ = کَذٰلِکَ ...... الکِتٰبَ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں :۔
(۱) جس طرح ہم نے پہلے انبیاء پر کتابیں نازل کی تھیں اسی طرح اب یہ کتاب (القرآن) تم پر نازل کی ہے۔
(۲) ۔۔۔ ہم نے اس تعلیم کے ساتھ یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے کہ ہماری پچھلی کتابوں کا انکار کرکے نہیں بلکہ ان کا اقرار کرتے ہوئے اسے مانا جائے۔
= اٰتَیْنٰھُمُ الکِتٰبَ ای التوراۃ والانجیل۔ یا اس میں حذف مضاف ہے اور کلام یوں ہے اٰتَیْنٰھُمْ عِلْمَ الکِتٰبِ جن کو ہم نے توراۃ و انجیل کا علم عطا کیا۔
= یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الکتٰب (یعنی القرآن) کے لئے ہے اور یؤمنون میں ضمیر جمع مذکر غائب ان علماء اہل کتاب کی طرف راجع ہے جنہوں نے خدا کی نازل کردہ کتابو کو بغور پڑھا جیساکہ پڑھنے کا حق ہوتا ہے اور نتیجۃً ایمان لے آئے۔
= مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ میں مِنْ تبعیضیہ ہے ھٰٓؤُلَآءِ کا اشارہ اہل عرب یا اہل مکہ کی طرف ہے (اور ان لوگوں میں سے بھی اس (قرآن) پر ایمان لے آتے ہیں) امام رازیؒ کا قول ہے کہ مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ سے مراد بعض مشرکین مکہ نہیں بلکہ بعض اہل کتاب ہی ہیں۔
= یَجْحَدُ۔ مضارع واحد مذکر غائب جَحَدَ یَجْحَدُ (فتح) جَحْدٌ وجُحُوْدٌ جان بوجھ کر انکار کرنا۔ وَمَا یَجْحَدُ اور کوئی انکار نہیں کرتا۔
۲۹ : ۴۸ = کُنْتَ تَتْلُوْا ماضی استمراری، واحد مذکر حاضر تو پڑھا کرتا تھا۔ تو پڑھتا تھا۔
مَا کُنْتَ تَتْلُوْا تو نہیں پڑھتا تھا۔ تو نہیں پڑھ سکتا تھا۔
= مِنْ قَبْلِہٖ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب القرآن کی طرف راجع ہے ای قبل انزال القراٰن۔ قرآن کے نازل ہونے سے پہلے۔
= مِنْ کِتٰبٍ۔ کوئی کتاب "
= وَلَا تَخُطُّہٗ مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ خَطَّ یَخُطُّ (باب نصر) خَطٌّ (مضاعف) لکھنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کتاب کی طرف راجع ہے۔ اور نہ ہی تم اس کو لکھ سکتے تھے
= بِیَمِیْنِکَ۔ تیرے دائیں ہاتھ سے۔ تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ۔ نفی کی تاکید کے لئے آیا ہے۔ یعنی نہ تو نے کبھی اپنے دائیں ہاتھ سے (جو اکثر اسی ہاتھ سے لکھنے کا کام لیا جاتا ہے) ایسی کسی کتاب کو لکھا۔ اسی طرح بولتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ دیکھنے کے فعل کی

حقیقت کو شک وشبہ سے بالاتر ذہن نشین کرانے کے لئے۔

= اِذًا۔ تب، اس وقت۔ یہاں اذًا قائم مقام جزا ہے اور جواب شرط اور جزاء کے لئے آتا ہے۔ اصل میں یہ اِذَنْ ہے وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں۔

جس جگہ اِذًا کے بعد لام آئے گا تو ضروری ہے کہ اس سے قبل لَوْ مقدر ہو۔ جملہ ہذا میں عبارت مقدرہ ہو گی لوکنت تتلوا من قبلہ من کتٰبٍ و تخطہ اذًا لارتاب المبطلون۔ اگر قبل ازیں آپ کتاب پڑھ سکتے ہوتے اور اسے لکھتے ہوتے تو اہل باطل ضرور شک کرتے۔ اس کی مثال: اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰہٍ بِمَاخَلَقَ (۲۳: ۹۱) (اس کے ساتھ اگر کوئی اور خدا ہوتا) تو ہر خدا اس چیز کو جو اس نے پیدا کی لے جاتا۔

= لَارْتَابَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِرْتِیَابٌ (افتعال) مصدر لام تاکید کا۔ تو وہ ضرور شک کرتا۔ یہاں صیغہ جمع کے لئے استعمال ہوا ہے۔ تو وہ ضرور شک کرتے۔ ریب مادّہ

= المُبْطِلُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ غلط گو، اہل باطل، حق کو جھٹلا نیوالے۔ اِبْطَالٌ (افعال) مصدر۔ مُبْطِلٌ واحد۔

۲۹: ۴۹ = بَلْ۔ یہاں حرف اضراب ہے یعنی ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصحیح کے لئے ہے۔ ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کی طرف راجع ہے۔ یعنی یہ قرآن اس میں کوئی شک نہیں بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں۔

= اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ۔ موصوف وصفت۔ واضح روشن آیات۔

= اُوْتُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب اٰتیٰ یُؤْتِیْ اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر ان کو دیا گیا۔ وہ دیئے گئے۔ ان کو ملا۔

= فِیْ صُدُوْرِ۔ سینوں میں (حفظ کیا ہوا)

۲۹: ۵۱ = اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ۔ نیا کلام شروع ہوتا ہے۔ آیت ۵۰ (قُلْ اِنَّمَا .... مُبِیْنٌ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ارشاد الٰہی تھا۔ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام ہے۔ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے واؤ مقدرہ پر عطف کے لئے ہے ای أقصرَ وَلَمْ یَکْفِہِمْ کیا یہ کم ہے اور کافی نہیں ہے ان کے لئے۔

لَمْ یَکْفِہِمْ۔ مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب کَفٰی یَکْفِیْ (ضرب) کِفَایَۃً مصدر۔ لَمْ کی وجہ سے یَکْفِیْ سے آخر کا حرف علت گر گیا۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب جو قَالُوْا (آیۃ ۵۰) کے فاعل کی طرف راجع ہے یہ اہل کتاب کے لئے بھی ہو سکتی ہے

اور کفارِ قریش کے لئے بھی۔

= یُتْلٰی عَلَیْھِمْ۔ یُتْلٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب، تِلَاوَۃٌ مصدر۔ الکتاب مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔ جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی رہتی ہیں۔ مضارع کا صیغہ استمرار اور دوام کو چاہتا ہے۔ پس یُتْلٰی عَلَیْھِمْ کے معنی ہوں گے یُتْلٰی عَلَیْھِمْ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ وَّمَکَانٍ یعنی یہ ان پر ہر زمان ومکان میں پڑھی جائیں گی۔

ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اہل کتاب یا کفار قریش کے لئے ہے

= اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ۔ ای، فی ذلک الکتب۔ یعنی قرآن،

= لَرَحْمَۃً میں لام تاکید کا ہے رحمۃً منصوب بوجہ عمل اِنَّ یعنی یہ اسم اَنَّ ہے جیسے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (۳: ۱۳) بے شک اس میں اہل بصیرت کے لئے بڑی عبرت ہے۔

= ذِکْرٰی۔ موعظت، پند، یاد۔ ذکر کرنا۔ نصیحت کرنا۔ ذَکَرَ یَذْکُرُ کا مصدر ہے کثرت ذکر کے لئے ذکرٰی بولا جاتا ہے یہ ذکر کی نسبت زیادہ بلیغ ہے۔

اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْھِمْ میں جملہ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ فاعل ہے لَمْ یَکْفِھِمْ کا الکتٰبَ مفعول ہے اَنْزَلْنَا کا۔ یُتْلٰی عَلَیْھِمْ صفت ہے الکتٰبَ کی۔ اَنَّا۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اور نَا ضمیر جمع متکلم سے مرکب ہے۔ تحقیق ہمارا تجھ پر (ایسی) کتاب کا نازل کرنا جو ان پر دائماً پڑھی جائے گی ان کے لئے (بطور معجزہ) کافی نہیں ہے

۲۹: ۵۲ = کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا میں کَفٰی کا فاعل اللہ ہے ب زائدہ ہے۔ شَھِیْدًا کَفٰی کا مفعول لہٗ بھی ہو سکتا ہے اور تمیز بھی۔

کَفٰی یَکْفِیْ (ضَرَبَ) کِفَایَۃٌ مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے وہ (ضرورت پوری کرنے کے لئے) کافی ہے (اس کے بعد کسی کی حاجت نہیں ہے)

= شَھِیْدًا بطور گواہ

۲۹: ۵۳ = یَسْتَعْجِلُوْنَکَ۔ یستعجلونَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِعْجَالٌ۔ (استفعال) مصدر وہ جلدی مانگتے ہیں۔ وہ تعجیل چاہتے ہیں، (ضمیر فاعل قریش کے لئے ہے۔ عُجلت۔ جلدی۔ عَجَل مادہ۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تجھ سے۔ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

= اَجَلٌ مُسَمًّی۔ موصوف وصفت اَجَلٌ مدتِ مقررہ۔ مُسَمًّی اسم مفعول واحد مذکر تَسْمِیَۃٌ مصدر (باب تفعیل) بمعنی نام رکھنا۔ نام لینا۔ (اس سے کسی چیز کی تعیین ہوجاتی ہے۔ اَجَلٌ مُّسَمًّی مدت مقررہ۔ تعیین شدہ میعاد۔ یہاں اَجَلٌ مُّسَمًّی سے مراد قیامت ہے یا یوم بدر۔

= لَجَآءَھُمُ الْعَذَابُ (تو) ان پر عذاب ضرور آچکا ہوتا۔ جملہ جواب شرط میں ہے، لام لَوْ کے جواب میں جملہ جزائیہ پر آیا ہے۔

= وَلَیَاْتِیَنَّھُمْ۔ یہ جملہ مستانفہ ہے۔ لام تاکید کا ہے۔ یَاْتِیَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ ہے۔ صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، وہ ضرور (اپنے وقت پر) ان پر آئے گا۔

= بَغْتَۃً۔ اچانک۔ یک دم۔ دفعۃً۔ یکایک۔ بَغْتَۃٌ مصدر۔ بَغَتَ یَبْغَتُ بَغْتًا وَبَغْتَۃً کسی چیز کا یک بارگی ایسی جگہ سے ظاہر ہونا جہاں سے اس کے ظہور کا گمان تک بھی نہ ہو۔

= لَا یَشْعُرُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب، وہ خبر بھی نہ رکھتے ہوں گے ا ان کو خبر تک نہ ہوگی۔ شُعُوْرٌ مصدر (باب نصر)

۲۹: ۵۴ = لَمُحِیْطَۃٌ میں لام تاکید کے لئے ہے مُحِیْطَۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث اِحَاطَۃٌ مصدر (افعال) حَاطَ مادّہ ہر طرف سے گھیر لینے والی جہنم کی صفت میں آیا ہے لہٰذا مؤنث استعمال ہوا ہے بمعنی سَتُحِیْطُ بِھِمْ۔ عنقریب ان کو گھیر لے گی۔

یا جملہ وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ۔ موضع حال میں ہے، اور تحقیق جہنّم ان کو پہلے ہی گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ ان کے کفر و معاصی کی سزا میں جہنم ان کا مقدّر بن چکی ہے۔

۲۹: ۵۵ = یَوْمَ یَغْشٰھُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ یَوْمَ یَغْشٰھُمْ۔ ظرف ہے اور اس کا عامل (بابت نصب) محیطۃ ہے ای سَیُحِیْطُ بِھِمْ یَوْمَ ..... جس دن عذاب ان کو گھیرے گا۔ ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے (یعنی ہر طرف سے اور یہ وضاحت ہے یَغْشٰھُمْ کی)

= وَیَقُوْلُ۔ ای وَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ۔

= ذُوْقُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ ذَاقَ یَذُوْقُ ذَوْقًا (نصر) تم چکھو،

ذَآئِقَۃٌ۔ قوتِ ذائقہ۔ چکھنے والی۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے۔

= ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ ای ذوقوا جزاء ما کنتم تعملون اپنی کرتوتوں کی جزا چکھو۔

۲۹: ۵۶ = فَاِیَّایَ واحد متکلم کی ضمیر منصوب منفصل۔ مجھ کو، مجھ ہی سے۔ ف تعقیب کا ہے۔

۲۹: ۵۸ = لَنُبَوِّئَنَّھُمْ۔ لام تاکید کا۔ نُبَوِّئَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ جمع متکلم بَوَّأَ یُبَوِّأُ تَبْوِئَۃٌ (باب تفعیل) بَوْءٌ مادہ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے۔ ہم ان کو ضرور ٹھہرائیں گے۔ ہم ان کو ضرور اتاریں گے۔ اَلْبَوَاءُ کسی جگہ کے اجزاء کا مساوی۔ ہموار۔ اور سازگار و موافق ہونے کے ہیں۔ تَبَوَّأَ (باب تفعل) المکان۔ کسی جگہ اقامت اختیار کرنا۔ جیسے نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ (۳۹: ۷۴) ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں۔ اَلْبَاءَۃُ۔ اَلْبِیْئَۃُ۔ اَلْمَبْوَأُ۔ گھر، مکان، سرائے۔

= غُرَفًا۔ بالاخانے۔ اونچے محل۔ منصوب بوجہ مفعول ثانی نُبَوِّئَنَّھُمْ کا۔ مفعول اول ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ہم ان کو بہشت میں بالاخانوں پر جگہ دیں گے!

= تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔ غُرَفٌ کی صفت،

= نِعْمَ۔ کلمہ مدح ہے۔ نحویوں کے نزدیک نِعْمَ فعل ہے لیکن قرآن مجید میں بطور فعل نہیں آیا۔ بمعنی بہت اچھا۔ بہت خوب، عمدہ۔

۲۹: ۵۹ = یہ آیت عٰمِلِیْنَ (آیت ۵۸) کی صفت ہے۔

۲۹: ۶۰ = كَاَیِّنْ۔ اسم ہے جو کاف تشبیہ اور ایّ سے مرکب ہے۔ تعداد میں کثرت ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، مبہم کثرت تعداد پر دلالت کرتا ہے اس لئے اس ابہام کو دور کرنے کے لئے تمیز کا محتاج ہوتا ہے اور اس کی تمیز بیشتر مِنْ کے ساتھ مجرور ہوتی ہے جیسے وَكَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ (۳: ۱۴۶) اور کتنے ہی نبی ہو چکے ہیں کہ ان کی معیت میں بہت اللہ والوں نے (کافروں سے) لڑائی کی۔

اس مثال میں كَاَیِّنْ نے کثیر تعداد کو ظاہر کیا۔ لیکن کس کی "یہ بات" مبہم تھی۔ جب اس کے بعد مِنْ نَّبِیٍّ آیا تو ابہام دور ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا کہ یہ کثیر تعداد نبیوں کی تھی!

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا وَھِیَ ظَالِمَۃٌ (۲۲:۴۵)
غرض کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا جو نافرمان تھیں۔ کَاَیِّنْ کتنی ہی،
بہت سی۔ بہت تعداد میں۔ بس وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ.... اور کتنے ہی جانور ہیں جو
....

= دَآبَّۃٍ۔ جانور۔ رینگنے والا۔ پاؤں دھرنے والا۔
دَبَّ یَدِبُّ (ضرب) دَبٌّ وَدَبِیْبٌ آہستہ آہستہ چلنا۔ اور رینگنا۔ سانپ کی طرح
رینگنا۔ بچہ کی طرح ہاتھ پیروں پر گھسٹنا۔
دَآبَّۃٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہیں اس میں تاء وحدت
کی ہے اس کی جمع دَوَابٌّ ہے۔ ہر رینگنے والے جانور، سواری کے جانور۔ بار برداری کے جانور کے لئے
استعمال ہوتا ہے زیادہ تر حشرات الارض کے لئے آتا ہے۔
= فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ہ فَ ترتیب کا ہے یا جواب شرط میں ہے جو مقدرہ ہے۔
ای اذا کان الامر کذٰلک فکیف یصرفون عن الاقرار بتفردہ عز
وجل فی الالوھیۃ۔ جب امر واقع یہ ہے تو یہ لوگ توحید الٰہی کے اقرار سے کیوں روگرداں
ہیں۔
= اَنّٰی۔ اسم ظرف ہے زمان و مکان دونوں کے لئے آتا ہے ظرف زمان ہو تو مَتٰی کے
معنوں میں (جب، جس وقت) اور ظرف مکان ہو تو اَیْنَ کے معنوں میں (جہاں، کہاں)
اور استفہامیہ ہو تو کیف کے معنوں میں (کیسے، کیونکر) آتا ہے۔
اَفَکَ یَاْفِکُ اِفْکًا (باب ضرب) سے۔ اَلْاِفْکُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ اپنے
صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو۔ اسی بناء پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رُخ چھوڑ دیں مُؤْتَفِکَۃ
کہا جاتا ہے اور قرآن مجید میں مُؤْتَفِکَات الٹنے والی بستیوں کو کہا گیا ہے کہ انہوں نے
بھی (جب ان کو الٹ دے مارا گیا) اپنا اصلی رُخ چھوڑ کر الٹی ہو گئی تھیں۔
پس فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ کا مطلب ہوا کہ وہ کدھر پھیرے جا رہے ہیں کہاں بہکے پھرتے
ہیں۔ ان کی قسمت کیسی الٹی ہو گئی ہے کہ اعتقاد حق سے باطل کی طرف، سچائی سے جھوٹ کی
طرف اور اچھے کاموں سے بُرے افعال کی طرف پھر رہے ہیں۔ مجہول کا صیغہ ان کی بدقسمتی کی
شدت کو ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہے یعنی ایک معمولی عقل کا مالک بھی جو اپنے نفع و نقصان
کا معمولی سا احساس رکھتا ہو یہ طریقہ اختیار نہیں کرتا۔ لیکن ان کی بدقسمتی ان کو باوجود حق و باطل کو

سمجھ لینے کے بھی قعر مذلت کی طرف لئے جا رہی ہے۔

۲۹: ۶۲ = یَبْسُطُ۔ مضارع واحد مذکر غائب بَسْطٌ مصدر (باب نصر) کشادہ کرتا ہے، فراخ کرتا ہے بَسْطَۃٌ و بُسْطَۃٌ۔ فضیلت، قدرت، جسم کی بڑائی۔ علم کی وسعت، کمال کی افزونی۔ کے لئے آتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (۲: ۲۴۷) اللہ نے اسے تمہارے مقابلہ میں انتخاب کرلیا ہے اور اسے علم و جسم دونوں میں کشادگی زیادہ دی ہے۔

= یَقْدِرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ قَدْرٌ مصدر (باب ضرب) وہ تنگ کرتا ہے۔ قَدَرْتُ عَلَیْہِ الشَّیْءَ کے معنی کسی پر تنگی کر دینے کے ہیں گویا وہ چیز اسے معین مقدار کے ساتھ دی گئی ہے اس کے بالمقابل بغیر حساب یعنی بے اندازہ آتا ہے مثلاً اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ (۳: ۳۷) بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے۔

۲۹: ۶۳ = لَیَقُوْلُنَّ۔ مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ جمع مذکر غائب۔ وہ ضرور کہیں گے۔

= قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ؕ تو کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ یعنی شکر الحمد للہ کہ اس بات کا اعتراف تو تم کرتے ہو۔

(جب وہ یہ مانتے ہیں کہ اللہ ہی بارش لاتا ہے جس سے کھیتیاں اگتی ہیں اور نشوونما پاتی ہیں اور بارآور ہوتی ہیں اور وہی بنجر زمین کو زرخیز بناتا ہے تو اس حد تک تو ان کے اپنے اعتراف کے مطابق اللہ کا کوئی شریک نہ ہونا چاہئے لیکن ان کی بدقسمتی کہ اکثرھم لا یعقلون ۔ ان کی عقل ہی کام نہیں کرتی۔

۲۹: ۶۴ = وَمَا۔ میں مَا نافیہ ہے۔

= لَھِیَ الْحَیَوَانُ میں لام تحقیق کا ہے ھِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب کو تخصیص کے لئے لایا گیا ہے۔ حَیَوَان یہاں اپنے عام معنی میں جاندار یا ذی حیات کے مرادف نہیں بلکہ حَیِیَ یَحْیٰی (سمع) کا مصدر ہے۔ حَیَاۃٌ بھی اس کا مصدر ہے لیکن حَیَوَانٌ حَیَاۃٌ سے بھی زیادہ بلیغ و پر زور ہے کیونکہ فَعَلَانَ کے وزن میں حرکت و اضطراب جو لازمہ حیات ہے موجود ہے۔ حَیَوَانٌ بمعنی جینا۔ زندگی، حیات،

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ تحقیق عالم آخرت ہی اصلی و حقیقی زندگی ہے۔ حَیَوَانٌ اصل میں حَیَیَانٌ تھا یائے ثانی کو خلاف قیاس واؤ میں تبدیل کر دیا۔

ح ی ی ۔ مادّہ ۔

= لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥ یہ جملہ شرط ہے اور جوابِ شرط محذوف ہے ای لو کانوا یعلمون لم یؤثروا الحیٰوۃ الدنیا علیھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے تو دنیا کی زندگی کو (آخرت کی زندگی پر) ترجیح نہ دیتے ۔ یا لَوْ تمنیؔ کے لئے ہے اور جملہ تمنائیہ ہے کاش وہ (اس حقیقت کو) جانتے ہوتے کہ (ان الدار الاٰخرۃ لھی الحیوان)

۲۹: ۶۵ = رَكِبُوْا ۔ ماضی بمعنی حال جمع مذکر غائب ۔ وہ سوار ہوتے ہیں ۔

= دَعَوُا ماضی بمعنی حال جمع مذکر غائب ۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا ۔ واوٗ متحرک ماقبل مفتوح اس لئے واوٗ کو الف سے بدلا ۔ الف اور واوٗ دو ساکن جمع ہو گئے الف کو حذف کرلیا گیا دَعَوْا رہ گیا ۔

وہ پکارتے ہیں وہ دعا کرتے ہیں ۔ دَعَا يَدْعُوْا دُعَاءً (باب نصر) دع و مادّہ

= مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔ یہ جملہ حال ہے ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ دین کو خالص کرنیوالے الدین بمعنی اطاعت ۔ شریعت ۔ ملت ۔ دَانَ يَدِيْنُ (ضرب) کا مصدر ۔

مُخْلِصِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر ۔ مُخْلِصٌ واحد ۔ اخلاص کے لغوی معنی کسی چیز کو ہر ممکن ملاوٹ سے پاک وصاف کرنا ۔ یہ خلوص کا متعدی ہے جس کے معنی آمیزش سے صاف و خالی ہونا کے ہیں !

اور اصطلاح شرع میں اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ یہ عمل محض رضائے الٰہی کے لئے کرے ۔ اور اس میں کسی اور جذبہ کی آمیزش نہ ہو ۔ اخلاصِ دین سے مراد یہ ہے کہ طاعت صرف اللہ ہی کی ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائے ۔

لَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے ۔

مخلصین لہ الدّین کا مطلب ہوا کہ خالصتہً اللہ ہی کی اطاعت کرتے ہوئے (دعا مانگتے ہیں)

= نَجّٰهُمْ ۔ نَجّٰى يُنَجِّيْ تَنْجِيَةً (تفعیل) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس نے ان کو نجات دی ۔ اس نے ان کو سلامتی سے خشکی تک یعنی کنارے تک پہنچایا ۔

= اِذَا مفاجاتیہ ہے ۔ تو جھٹ وہ شرک کرنے لگتے ہیں ۔ اسی وقت ۔ اِذَا بمعنی جب ۔ ناگہاں ۔ ظرف زمان ہے ۔

۲۹ : ۶۶ = لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ - میں لام کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
۱:- یہ لام کَیْ ہے کَےْ (تاکہ) کے معنی میں آیا ہے اور اس کے مرادف ہے۔ ای لِکَیْ يَكْفُرُوْا تاکہ وہ ناشکری کریں یا کفر کا ارتکاب کریں۔ والمعنی یعودون الی شرکھم لیکونوا بالعود الی شرکھم کافرین بنعمۃ النجاۃ۔ وہ شرک کی طرف پلٹ آتے ہیں تاکہ اس طرح شرک کی طرف مڑ آنے سے نجات کی نعمت کی ناشکری کریں۔ گویا شرک کا ارتکاب کرکے وہ اللہ کی نجات والی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔
۲:- یہ لام امر کا ہے اور اعملوا مَا شِئْتُمْ (کرلو جو تم چاہتے ہو) کا مرادف ہے یہاں امر کا مقصد یہ نہیں کہ وہ ناشکری کریں بلکہ غصہ و غضب کا اظہار ہے اور تہدید کے طور پر کہا جا رہا ہے کہ وہ جیسے چاہیں ناشکری کرلیں۔ بالآخر ان سے نپٹ لیا جائیگا۔
بِمَا میں مَا موصولہ ہے مَآ اٰتَيْنٰهُمْ (جو نعمت) ہم نے ان کو دی ہے (یعنی سمندر کے طوفان سے نجات)
= وَلِيَتَمَتَّعُوْا واو عاطفہ ہے لام جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے يَتَمَتَّعُوْا مضارع مجزوم جمع مذکر غائب۔ تَمَتُّعٌ (تفعّلٌ) مصدر۔ فائدہ حاصل کرتے رہیں، مزہ اڑاتے رہیں۔
= فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ - وہ عنقریب جان لیں گے۔ اپنے سوء اعمال کا نتیجہ۔ تہدیدًا کہا گیا ہے۔
۲۹ : ۶۷ = اَوَ لَمْ يَرَوْا میں ضمیر جمع مذکر غائب مشرکین مکہ کی طرف راجع ہے۔
= حَرَمًا - حرم۔ پناہ کی جگہ۔ ادب کا مقام۔ مکہ معظمہ کا ایک مخصوص حصہ جس کی حدود میں اس کے ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو حرام کر دیا۔
= اٰمِنًا۔ اَمْنٌ سے اسم فاعل واحد مذکر۔ امن والا۔ پرامن۔ اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا۔ ہم نے بنا دیا حرم کو امن والا۔ اسی مضمون میں اور جگہ ارشاد ہے!
وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا (۲۸: ۵۷) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت پر چلنے لگیں تو اپنی سرزمین سے اچک لئے جائیں (یعنی مار کر نکال دیئے جائیں۔
= يُتَخَطَّفُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب تَخَطُّفٌ مصدر (باب تفعّل) اچک

لئے جاتے ہیں جھپٹ لئے جاتے ہیں۔ ثلاثی مجرد میں باب سمع وضرب دونوں سے آتا ہے اور جگہ ارشاد ہے: یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ (۲: ۲۰) قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لے جائے۔

یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِھِمْ۔ اور لوگ ان کے گرد ونواح سے اچک لئے جاتے ہیں۔ یعنی ان کے گردو نواح میں قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے۔

= بِنِعْمَۃِ۔ میں نعمت بطور اسم جنس کے آیا ہے مراد اس سے اللہ تعالیٰ کی جملہ نعمتیں ہیں۔

۲۹: ۶۸ = اِفْتَرٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب اِفْتَرٰی یَفْتَرِیْ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) سے۔ دروغ بافی کرنا۔ بہتان تراشی کرنا۔ جھوٹ باندھنا۔ مَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ جس نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا۔ فری مادّہ

= کَذَّبَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اس نے جھٹلایا۔ اس نے انکار کیا۔

کَذَّبَ بِالْاَمْرِ کسی چیز سے انکار کرنا۔ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ اس نے اپنے پروردگار کی آیات کا انکار کیا۔

= مَثْوٰی۔ ظرف مکان۔ مَثَاوِیُ جمع۔ ٹھکانا۔ دراز مدت کے لئے ٹھہرنے کا مقام۔ فرودگاہ۔ ثَوٰی یَثْوِیْ ثَوِیٌّ۔ ضرب سے مصدر

۲۹: ۶۹ = جَاھَدُوْا فِیْنَا۔ جَاھَدُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے جہاد کیا۔ انہوں نے محنت کی۔ وہ لڑے مُجَاھَدَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر

= فِیْنَا۔ لِوَجْھِنَا۔ ہمارے لئے۔ مِنْ اَجْلِنَا۔ ہمارے واسطے۔

= لَنَھْدِیَنَّھُمْ۔ مضارع بلام تاکید ونون تاکید ثقیلہ۔ جمع متکلم ھِدَایَۃٌ مصدر۔

= سُبُلَنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارے راستے۔ ہماری راہیں۔ اس کا واحد سَبِیْلٌ ہے

= اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اِنَّ تحقیق و تاکید کے لئے۔ مَعَ کے ساتھ لام تاکید کے لئے۔ تاکہ شک وشبہ کی بالکل گنجائش نہ رہے۔ اللہ کی معیت اس کی نصرت اور اعانت ہی کا دوسرا نام ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ (۳۰) (۸۴)

۳۰: ۲ = غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ غُلِبَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، مغلوب ہوئی۔ شکست کھائی۔ ہرادی گئی۔ الروم سے مراد سلطنتِ روم۔ روم کی فوجیں یا خود اہل روم ہیں۔ الروم سے مراد یہاں قدیم رومن ایمپائر کا وہ مشرقی حصہ ہے جو ۳۹۵ء میں اس سے کٹ کر ایک مستقل حصہ بن گیا تھا۔ یہ سلطنت ۱۴۵۴ء تک رہی اس میں شام فلسطین۔ ایشیائے کوچک کے علاقے سب شامل تھے ۱۴۶۷ء کے بعد یہ سلطنت ترکوں کے قبضہ میں آگئی۔

حکومت روم کی جس شکست کا یہاں ذکر ہے وہ ۱۳/۱۴ء میں وقوع پذیر ہوئی۔ جب مسیحی رومیوں کو مجوسی ایران کے مقابلہ میں سخت ہزیمت اٹھانا پڑی اور انطاکیہ دمشق کے علاقوں پر ایرانیوں نے قبضہ کرلیا۔ اور ہزاروں عیسائیوں کو تہ تیغ کردیا گیا۔

اس زمانہ میں مکہ میں واضح طور پر مشرکین اور اہل اسلام دو جماعتوں میں بٹ گئے تھے اہل ایران کی فتح پر اہل مکہ شاداں تھے کہ ان کی طرح کے منکرینِ توحید کو فتح ہوئی ہے اور مسلمان جو اہل روم کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے کہ کم از کم اہل کتاب تو تھے۔ اُن کی شکست پر غمگین نظر آتے تھے اس وقوعہ کے تھوڑے عرصہ بعد ۶۱۵ء یا ۶۱۶ء میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

۳۰: ۳ = فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ۔ اَدْنٰی۔ دَنَا یَدْنُوْ دُنُوٌّ (نصر) سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے بمعنی نزدیک تر۔ بہت قریب۔ اور اَلْاَرْض ملک اور علاقہ۔

یہاں قریب کی سرزمین سے مراد زمین دمشق ہے جہاں رومیوں کو ۱۴/۶۱۳ء میں ایرانیوں کے ہاتھوں شکست ہوئی تھی۔ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ قریب کی زمین۔ قریب کا علاقہ

قریب کا ملک ۔

= غَلَبِهِمْ ۔ غَلَبٌ مصدر ۔ مضاف ۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ اس کا مرجع اہل روم ہیں ۔ غَلَبٌ قوت کے ساتھ غالب آنا ۔ یا مغلوب ہونا ۔ یہاں مصدر مجہول ہے اور بمعنی مغلوب ہونا ہے ۔ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ ۔ ان کے مغلوب ہونے کے بعد ان کے ہار جانے کے بعد ۔

= سَيَغْلِبُوْنَ ۔ س اگرچہ مستقبل قریب کے لئے ہے لیکن یہاں تاکید کے لئے آیا ہے یعنی رومی ضرور غالب آئیں گے مستقبل قریب کا مفہوم فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ میں آگیا ہے ایک مفہوم ادا کرنے کے لئے دو لفظ شانِ فصاحت کے خلاف ہے ، وہ ضرور غالب آئیں گے ۔

۳۰ : ۴ = بِضْعِ سِنِيْنَ ۔ چند سال ۔ بِضْعٌ (باء کے کسرہ کے ساتھ) وہ عدد جو دس سے الگ کئے گئے ہوں یہ لفظ تین سے لے کر نو تک بولا جاتا ہے ۔ بعض کے نزدیک پانچ سے اوپر اور دس سے کم پر ۔ بِضَاعَةٌ مال کا وافر حصہ جو تجارت کے لئے الگ کیا گیا ہو ۔ سرمایہ ، پونجی ۔ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا (۱۲ : ۶۵) یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کردی گئی ہے ۔

بَضْعَةٌ (باء کے فتح کے ساتھ) ٹکڑہ ۔ فُلَانٌ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فلاں میرے جسم کا ٹکڑا ہے ۔ یعنی نہایت قریبی رشتہ دار ہے ۔

= لِلّٰهِ الْاَمْرُ ۔ حکم اللہ ہی کا ہے یعنی احکام کا اجرار اللہ ہی کے اختیار میں ہے یہاں الامر سے مراد انفاذ الاحکام (اجرار احکام) ہے ۔

= مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۔ پہلے بھی اور بعد میں بھی ۔

= يَوْمَئِذٍ ۔ اس روز ای یوم اذ یغلب الروم فارسا ۔ جس روز رومی ایرانیوں پر فتح حاصل کریں گے ۔

= يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی امداد پر اہل ایمان خوش ہوں گے ۔ یہ عین وہ وقت تھا جب ادھر مسلمانوں کو مشرکوں کے مقابلہ میں غزوۂ بدر میں نمایاں فتح حاصل ہوئی ۔ اس طرح مسلمانوں کو دوہری خوشی ہوئی ۔ ۶۲۴ء ہی وہ سال ہے جس میں جنگ بدر ہوئی اور یہی وہ سال ہے جس میں قیصر روم نے زرتشت کا مولد تباہ کیا اور ایران کے سب سے بڑے آتشکدے کو مسمار کردیا ۔

۳۰: ۶ == وَعْدَ اللّٰہِ ۔ وَعْدٌ مصدر مؤکدہ ہے (اسے مصدر مؤکد لنفسہٖ بھی کہتے ہیں)
کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ وَھُمْ مِّنْ م بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ
سِنِیْنَ ۝ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۭ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝
بِنَصْرِ اللّٰہِ۔ نفسِ وعدہ کو متضمن ہے اور مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے ای وعد
اللّٰہ ذٰلِكَ وَعْدًا ۔ یہ کیا ہے اللہ نے وعدہ۔

اس کی اور مثال: صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً (۲:
۱۳۸) ونصبھا علیٰ انھا مصدر مؤکد لقولہ تعالیٰ (اٰمَنَّا آیۃ ۱۳۶) وھی
من المصادر المؤکدۃ لا نفسھا کانہ قیل صَبَغَنَا اللّٰہُ صِبْغَتَہٗ۔ منصوب
بوجہ مصدر مؤکد کے ہے اور یہ مصادر مؤکدہ لانفسہا میں سے ہے۔

== لَا یُخْلِفُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِخْلَافٌ (افعال) مصدر وہ
خلاف نہیں کرے گا۔

== وَعْدَہٗ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ منصوب بوجہ مفعول لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ کا۔

۳۰: ۷ == ظَاھِرًا ۔ کھلا۔ اوپری، سطحی، ظاہری پہلو، اسم فاعل واحد مذکر،
تنوین تحقیر اور تخصیص کے لئے ہے۔

۳۰: ۸ == اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا ۔ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ واؤ مقدرہ پر عطف
کے لئے ہے۔ لَمْ یتفکروا۔ مضارع مجزوم نفی جحد بلَمْ صیغہ جمع مذکر غائب۔ کیا انہوں
نے غور نہیں کیا۔

== مَا خَلَقَ اللّٰہُ میں مَا نافیہ ہے۔

== اَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ موصوف وصفت، مقررہ مدت۔ میعاد معین اس کا عطف بالحق
پر ہے ای وباَجَلٍ مُّسَمًّی۔

۳۰: ۹ == فَیَنْظُرُوْا ۔ ف برائے عطف سببی یَنْظُرُوْا کا عطف لَیَسِیْرُوْا پر ہے؛
تاکہ وہ دیکھتے۔

== اَشَدَّ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ سخت، قُوَّۃً تمیز ہے یعنی وہ قوت میں شدید
تر تھے۔ قوت میں بڑھے ہوئے تھے۔ منصوب بوجہ خبر کَانُوْا۔

== اَثَارُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِثَارَۃٌ (افعال) مصدر بمعنی ہل جوتنا۔ بونا۔
اَثَارُوا الْاَرْضَ ۔ انہوں نے زمین کو جوتا۔ زمین میں ہل چلائے۔ اثار کا لغوی معنی ہے

کسی چیز کو اس طرح متحرک کرنا اور اسے جنبش دینا ہے کہ اس سے گرد وغبار اڑنے لگے۔
اَثَرٌ۔ نشان۔ اثر۔ اٰثَارٌ وَ اُثُوْرٌ جمع۔ علم الآثار۔ اگلی قوموں کی چھوڑی ہوئی یادگاروں کا علم۔
= عَمَرُوْهَا۔ ای عمروا الارض۔ عمروا عمارۃ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب انہوں نے اس کو بسایا۔ انہوں نے اس کو آباد کیا۔ عَمَرَ یَعْمُرُ (باب نصر) سے دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔۔ (۹: ۱۸) بے شک اللہ کی مسجدوں کو تو وہ آباد کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے خدا پر۔
= فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ میں لام لام جحد ہے اس کے بعد اَنْ مقدرہ ہے جس کی وجہ سے منصوب ہے پس اللہ ایسا نہ تھا یا اللہ کی شان یہ نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا
۳۰: ۱۰ = اَسَآءُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب انہوں نے برا کیا۔ اِسَاءَةٌ (افعال) مصدر۔
= السُّوْٓاٰى برا فعل۔ اَسْوَءُ کی تانیث ہے بروزن اَحْسَنُ حُسْنٰى۔
ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى۔ عَاقِبَةَ (تاء کی فتح کے ساتھ) كَانَ کی خبر مقدم ہے اور السُّوْٓاٰى اس کا اسم۔ عبارت یوں ہوگی! كَانَتِ السُّوْٓاٰى عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا۔ جنہوں نے برا کیا ان کا انجام برا ہوا۔ اور بعض نے عَاقِبَةَ کی تاء کو ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں عَاقِبَةُ كَانَ کا اسم ہوگا اور السُّوْٓاٰى اس کی خبر، ان لوگوں کی عاقبت جنہوں نے برا کیا بہت بری ہوئی۔ اس صورت میں كَانَ کا صیغہ مؤنث ہونا چاہئے تھا یعنی كَانَتْ عَاقِبَةُ .... لیکن عاقبۃ مؤنث غیر حقیقی ہونے کی وجہ سے كَانَ کی تذکیر جائز ہے۔
= اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ میں اَنْ بمعنی لِاَنَّ۔ بِاَنَّ۔ لِاَجْلِ۔ کیونکہ۔
= كَانُوْا یَسْتَهْزِءُوْنَ۔ ماضی استمراری جمع مذکر غائب۔ وہ استہزاء (مذاق) کیا کرتے تھے۔
اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۔ علت ہے حکم بالا کی
۳۰: ۱۱ = یَبْدَؤُا۔ مضارع واحد مذکر غائب بَدْءٌ یَبْدَؤُ بَدْءٌ (فتح) مصدر سے ابتدائی تخلیق کرتا ہے۔ یعنی عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ نیست سے ہست کرتا ہے۔ اِبْتِدَاءٌ (افتعال)، آغاز۔
= یُعِیْدُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب اعادۃ (افعال) مصدر وہ اعادہ کرتا ہے

یا کرے گا۔ وہ دوبارہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ۔الخلق کی طرف راجع ہے۔

= تُرْجَعُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ رَجَعَ یَرْجِعُ رَجْعٌ مصدر (ضرب) سے تم لوٹائے جاؤ گے۔

۳۰: ۱۲ = یَوْمَ ۔فعل محذوف کا مفعول ۔ای اُذْکُرْ یَوْمَ ۔ بعد میں آنیوالے فعل کا ظرف بھی ہے۔

= تَقُوْمُ السَّاعَۃُ ۔ قیامت برپا ہوگی۔

= یُبْلِسُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِبْلَاسٌ (افعال) مصدر۔ ناامید ہوں گے چپ ہوں گے۔ رسوا ہوں گے۔ دلیل سے عاجز ہوکر یا غم و یاس کی وجہ سے خاموش ہوجانا ابلس الرجل اذا سکت وانقطعت حجتہٗ جب آدمی چپ ہو جائے اور اس کے دلائل ختم ہو جائیں اور وہ مزید کہنے سے عاجز ہو جائے تو کہتے ہیں ابلس الرجل ۔ بعض کا خیال ہے کہ ابلیس بھی اسی سے مشتق ہے۔

۳۰: ۱۳ = لَمْ یَکُنْ ۔ مضارع نفی حجد بَلَمْ۔ اگرچہ مضارع کے ساتھ لَمْ اسے ماضی منفی میں تبدیل کر دیتا ہے لیکن یہاں اس کا استعمال تحقیق کے لئے آیا ہے۔ بمعنی۔ تحقیق نہیں ہوں گے ان کے لئے ان کے شریکوں میں سے شفاعت کرنے والے۔

= شُرَکَآئِھِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ان کے شریک، اصل میں مراد ہے ان کے وہ معبودانِ باطل جن کو انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہوا تھا۔

لَمْ یَکُنْ لَّھُمْ مِّنْ شُرَکَآئِھِمْ شُفَعٰٓؤُا تحقیق ان کے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے ہوئے معبودوں میں سے ان کی شفاعت کرنے والے نہیں ہوں گے۔ یعنی کوئی بھی ان کی سفارش نہیں کرے گا۔ بصورت فعل ماضی معنی یقین پیدا کر رہا ہے۔

= وَکَانُوْا بِشُرَکَآئِھِمْ کٰفِرِیْنَ ۔ اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہوسکتی ہیں

(۱) یکفرون بالھتھم ۔ یعنی وہ خود اپنے شریکوں سے منکر ہوجائیں گے۔

(۲) وکانوا فی الدنیا کافرین بسببھم حالانکہ وہ دنیا میں اپنے ان شریکوں کی وجہ سے ہی کافر تھے۔

۳۰: ۱۴ = یَتَفَرَّقُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب تفرّق (تفعل) مصدر ۔وہ الگ ہو جائیں گے ۔ یعنی مومن الگ ۔ کافر الگ ۔

۳۰: ۱۵ = رَوْضَةٍ ۔ اَلرَّوْضُ اصل میں اس زمین کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہو اور سرسبز بھی ہو چنانچہ کہا جاتا ہے اَرَاضَ الْوَادِیُ وادی میں پانی وافر ہوگیا۔ باغ و سبزہ زار کو روضۃ کہتے ہیں اس کی جمع رِیَاض ہے قرآن مجید میں رَوْضٰت آئی ہے۔ مثلاً وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ (۴۲: ۲۲) رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ باغات کی پُر بہار جگہیں ۔ یہاں روضۃ سے مراد جنت ہے اور تنوین تفخیم (تعظیم وتکریم) کے لئے ہے۔

= یُحْبَرُوْنَ ہ مضارع مجہول جمع مذکر غائب، حَبَرَ یَحْبُرُ حَبْرٌ (باب نصر) مصدر ان کو خوش کیا جائے گا۔ ان کی عزت کی جاوے گی ۔ ان کو نعمتیں دی جائیں گی۔ اَلْحِبْرُ وہ نشان جو عمدہ اور خوبصورت معلوم ہو چنانچہ حدیث شریف میں ہے یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ النَّارِ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ ۔ آگ سے ایک آدمی نکلے گا جس کا حسن وجمال اور چہرے کی رونق ختم ہو چکی ہو گی۔ اسی سے روشنائی کو حِبْر کہا جاتا ہے حُبِرَ فُلَانٌ اس کے جسم پر زخم کا نشان باقی ہے اَلْحَبْرُ عالم کو کہتے ہیں اس لئے کہ لوگوں کے دلوں پر اس کے علم کا اثر باقی رہتا ہے۔ اور افعال حسنہ میں لوگ اس کے نقش قدم پر چلتے ہیں اس کی جمع اَحْبَار ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (۹: ۳۱) انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ہے۔

علامہ جوہری رقمطراز ہیں:۔

ای ینعمون و یکرمون و یسرون ۔ وہ انعام واکرام سے نوازے جائیں گے اور شاداں و فرحاں ہوں گے۔

۳۰: ۱۶ = مُحْضَرُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر اِحْضَارٌ (افعال) مصدر۔ وہ لوگ جن کو حاضر کیا جائے گا۔

ضیاء القرآن میں ہے:۔

علامہ ابن منظور لسان العرب میں اس (لفظ محضرون) کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

الحاضر القوم النزول علی ماء یقیمون به ولا یرحلون عنه یعنی وہ قوم جو کسی چشمہ پر اقامت گزیں ہو جائے اور وہاں سے کوچ کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہو۔ اسے اہل عرب الحاضر کہتے ہیں ۔ آیت میں بھی المحضرون کا یہی معنی ہے کہ انہیں

عذاب جہنم میں مبتلا کر دیا جائے گا نہ اس کی میعاد ختم ہو گی اور نہ وہ کسی حیلے سے وہاں سے راہِ فرار اختیار کرنے پر قادر ہوں گے! یعنی ہمیشہ ہمیشہ اس میں مبتلا رہیں گے۔

اسی لئے علامہ قرطبی نے محضرون کی تفسیر مقیمون سے کی ہے۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے مدخلون لا یغیبون عنہ۔

اور اہل ایمان کے لئے یحبرون مضارع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جو تجدّد پر دلالت کرتا ہے یعنی ہر آن انہیں نئی لذّت اور ہر لمحہ انہیں نئے اکرام سے نوازا جائے گا اس کے برعکس کفار کے لئے اسم مفعول کا صیغہ ذکر کیا گیا ہے جو دوام اور ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رح نے محضرون کا ترجمہ "گرفتار" کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ معنی ہیں "جُدا جُدا ہونے کے"۔

۳۰ : ۱۷ = فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ۔ فَ ترتیب کا ہے ماقبل پر مابعد کی ترتیب کے لئے۔ سُبْحَانَ مصدر ہے اور بوجہ مصدر منصوب ہے اس سے فعل نہیں آتا۔ اس کی اضافت فعل مفرد کی طرف لازم ہے خواہ وہ اسم ظاہر ہو جیسے سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اسم ضمیر ہو جیسے سُبْحٰنَهٗ یہ صرف خدا کی شان میں آتا ہے اور اس کے معنی ہیں پاکی بیان کرنا۔ آیت ہذا میں اس سے قبل فعل امر محذوف ہے ای فسبحوا سبحان اللّٰہ پس تم تسبیح پڑھو سُبْحٰنَ اللّٰهِ۔ (اس صورت میں سبحان اللّٰہ کا نصب بوجہ امر کے بھی ہو سکتا ہے)

= حِیْنَ تُمْسُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ جس وقت تم شام کرتے ہو۔ یعنی شام کے وقت۔ اِمْسَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی شام کرنا یا شام کے وقت کسی فعل کا ہونا۔

= وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر تم صبح کرتے ہو، اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر صبح کرنا۔ یا صبح کے وقت کسی فعل کا ہونا۔ صبح کے وقت۔

۳۰ : ۱۸ = وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ جملہ معطوف بھی ہو سکتا ہے اور اس کا عطف جملہ ماقبل پر ہے بمعنی اور (اس کی تسبیح میں یوں بھی کہو) اسی کے لئے ہیں ساری تعریفیں آسمانوں میں اور زمین میں۔ یا یہ جملہ معترضہ ہے۔

= وَعَشِیًّا وَّ۔ اس کا عطف حِیْنَ تُمْسُوْنَ یا حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ پر ہے۔ بعد دوپہر، بقول امام اصفہانی رح کے زوال سے لے کر صبح تک کا وقت۔ اہل لغت سے اس کے کئی معانی

منقول ہیں۔

۱:۔ زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک۔ اسی لئے ظہر اور عصر کو صلوٰتا العشیّ بولتے ہیں۔

۲:۔ دن کا پچھلا وقت۔

۳:۔ زوال سے لے کر صبح تک کا وقت،

۴:۔ نماز مغرب سے لے کر عشاد کی نماز تک کا وقت۔

= وحین تظھرون اور جب تم دوپہر کرتے ہو۔ یعنی دوپہر کو۔

ف: آیات ۱۷-۱۸ سے بعض مفسرین نے تسبیح سے مراد نماز لیا ہے، اور شام صبح۔ بعد دوپہر اور ظہر سے صلوٰۃ المغرب، صلوٰۃ الصبح۔ صلوٰۃ العصر اور صلوٰۃ الظہر مراد لی ہے۔ اس سلسلہ میں آیات ۱۷: ۷۸۔ و ۱۱: ۱۱۴۔ اور ۲۰: ۱۳۰ بھی ملاحظہ ہوں

۳۰: ۱۹ = یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ وہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ زمین کی موت اور زندگی مجازی ہے۔ مراد یہ ہے کہ خشک بے آب و گیاہ، بنجر زمین کو اپنی قدرت سے سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔

= تُخْرَجُوْنَ، مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، اِخْرَاجٌ (اِفعال) مصدر سے۔ تم نکالے جاؤ گے (قبروں میں سے)

۳۰: ۲۰ = ثُمَّ اِذَا۔ اِذَا مفاجاتیہ ہے۔ ثُمَّ تراخی فی الوقت کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں معنی ہوں گے۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد (تم آدمی بن کر زمین میں پھیل گئے ہو یا یہ تراخی فی الرتبہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے بمعنی پھر تم اچانک (مٹی کے پتلے سے) بشر بن کر زمین میں پھیل گئے ہو۔

= تَنْتَشِرُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِنْتِشَارٌ (افتعال) مصدر۔ تم پھیلتے ہو تم منتشر ہوتے ہو۔ تم چلتے پھرتے ہو۔

۳۰: ۲۱ = مِنْ اَنْفُسِكُمْ۔ تم ہی میں سے۔ یعنی تمہاری ہی جنس سے۔

= اَزْوَاجًا۔ جوڑے۔ زَوْجٌ کی جمع۔ حیوانات کے جوڑے میں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں۔ یہاں اَزْوَاجًا سے مراد بیویاں ہیں (منصوب بوجہ مفعول ہونے کے)

= لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا۔ لام تعلیل کا ہے۔ تَسْكُنُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ لام کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے۔ سَكَنَ اِلٰی۔ آرام لینا۔ آرام حاصل کرنا۔ لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا تاکہ تم

ان سے سکون حاصل کرو۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ازواجًا کے لئے ہے۔
= مَوَدَّۃً۔ مصدر وَدَّ یَوَدُّ (باب سمع) محبت، دوستی، دلی رغبت۔
۳۰: ۲۳ = مَنَامُکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ، تمہاری نیند۔ نَوْمٌ، نِیَامٌ، مَنَامٌ۔ نَوَامٌ نیند۔ خواب، مَنَامٌ اسم ظرف بھی ہے بمعنی خواب گاہ۔
= اِبْتِغَاءُ کُمْ۔ مضاف مضاف الیہ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تلاش کرنا۔ چاہنا۔ اِبْتِغَاؤُ کُمْ تمہارا تلاش کرنا۔ تمہارا طلب کرنا۔ تمہارا چاہنا۔
= فَضْلِہٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا فضل (یعنی خدا کا فضل) فضل اس عطیہ کو کہتے ہیں جو دینے والے پر فرض نہیں ہوتا۔ یہاں فضل سے مراد رزق، اسباب معاش ہے۔
= لِقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ہ ان لوگوں کے لئے جو (گوش ہوش) سے سنتے ہیں۔
۳۰: ۲۴ = یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ سے قبل اَنْ مصدریہ مقدرہ ہے ای وَمِنْ اٰیٰتِہٖ ان یریکم البرق اور اس کی نشانیوں میں سے اس کا تمہیں بجلی دکھانا بھی ہے اَنْ کو حذف کرکے فعل کو مرفوع لایا گیا ہے۔ اگلی آیت میں ہے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
= خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ منصوب ہونے کی دو وجوہات ہیں:۔
۱:۔ مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام لایا گیا ہے ای ارادۃ خوف وارادۃ طمع اور یہ دونوں مفعول لہٗ ہیں۔
۲:۔ یہ دونوں حال ہیں بمعنی خَآئِفِیْنَ وَطَامِعِیْنَ۔
یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ اس کا بجلی دکھانا خوف کے ارادہ سے اور طمع کے ارادہ سے یادہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے خوف کی راہ سے بھی اور امید کی راہ سے بھی (خوف اس امر کا کہ بجلی گرے تو جان و مال کے نقصان کا خطرہ، اگر بارش برسے تو مسافر کو اپنی حفاظت کی فکر اور اگر زیادہ ہو جائے تو بھی جان و مال وفصلات کے نقصان کا خطرہ وغیرہ وغیرہ)
(اور طمع (امید) یہ کہ بجلی چمکی ہے تو بارش کی امید ہے بارش ہوگی تو خشک زمین سرسبز ہو جائے گی اور فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی پیداوار زیادہ ہوگی وغیرہ وغیرہ)
= بِہٖ۔ باء سببیہ ہے اور ہٖ کا مرجع مَآءً ہے۔
۳۰: ۲۵ = اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے ای قیام السماء والارض بامرہٖ۔
تَقُوْمُ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ کھڑی ہے۔ وہ قائم ہے۔ یعنی آسمان اور

زمین اس کے حکم سے کھڑے ہیں۔ یاقائم ہیں!

= ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ؛ ثُمَّ عطف کے لئے ہے اِذَا شرطیہ ہے اور دوسرا اِذَا مفاجائیہ ہے۔ پہلا جملہ شرطیہ ہے دوسرا جزائیہ ہے یہ ساری عبارت معطوف ہے اور اس کا عطف جملہ ماقبل پر ہے۔

کانّہٗ قِیْلَ : ومن اٰیٰتِہٖ قیام السماء والارض بامرہٖ ثم خروجکم من قبورکم بسرعة اذا دعاکم ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین کا کھڑے رہنا اور اس کے بلانے پر قبروں سے تمہارا فوراً نکل آنا۔

۳۰: ۲۶ : قٰنِتُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر قانتٌ واحد اطاعت گذار۔ فرمانبردار۔

اَلْقُنُوْتُ کے معنی خشوع وخضوع کے ساتھ اطاعت کاالتزام کرنے کے ہیں :

قَنَتَ یَقْنُتُ قنوتٌ (باب نصر) خاکساری کرنا۔ اطاعت کرنا۔

۳۰: ۲۷ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ (ملاحظہ ہو آیت ۱۱)

= اَھْوَنُ ۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ ھَانَ یَھُوْنُ ھَوْنًا (نصر) مَھَانٌ ومَھَانَةٌ ذلیل وحقیر ہونا۔ مسکین ہونا۔ اَھْوَنُ بڑا آسان۔ بہت ہی سہل۔

= اَلْمَثَلُ الْاَعْلٰی ۔ مَثَلُ ومِثْلُ دونوں ہم معنی ہیں جیسے نَقَضٌ ونِقْضٌ ۔ یہ دو طرح استعمال ہوتا ہے ایک بمعنی وصف دوسرا بمعنی مشابہ۔ اگرچہ مَثَلٌ (بمعنی وصف) انسان کے لئے بھی لایا جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ سے منسوب صفات کے وہ معنی نہیں جو لبشر سے منسوب صفات کے لئے جاتے ہیں۔ اَلْمَثَلُ کو معرف باللام کرکے صرف خدا کی ذات کے لئے مخصوص کردیا گیا ہے المثل الاعلیٰ ۔ عظیم الشان وصف۔ الوصف لیس لغیرہٖ ۔ ایسا وصف جو کسی دوسرے میں ممکن نہیں۔

مثل الؔ معرفہ کے ساتھ قرآن مجید میں صرف دو جگہ آیا ہے ایک آیت ہذا میں اور دوسرا (۱۶: ۶۰) میں وَ لِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی دونوں جگہ بالتخصیص ذات باری تعالیٰ کے وصف کے لئے ہے۔ عظیم الشان وصف صرف اللہ ہی کے لئے ہے مُلْکًا وَ خَلْقًا ۔ مالک کی حیثیت سے بھی اور خالق کی حیثیت سے بھی۔ قتادہ اور مجاہد کا قول ہے کہ یہ صفت لا الٰہ الا اللہ ہے۔

۳۰: ۲۸ = ضَرَبَ مَثَلًا ۔ اس نے ایک مثال بیان کی ہے۔ اَلضَّرْبُ کثیر المعانی لفظ ہے : اس کے اصل معنی ایک چیز کو دوسری چیز پر واقع کرنا یعنی مارنا کے ہیں مختلف

اعتبارات سے یہ لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:۔
۱:۔ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ (۸:۱۲) ان کی گردنوں کے اوپر مارو، یعنی مار کر ان کی گردنیں اڑا دو۔
۲:۔ ضَرْبُ الْاَرْضِ بِالْمَطَرِ۔ زمین پر بارش کا برسنا۔
۳:۔ ضَرْبُ الدَّرَاهِمِ (دھات کو کوٹ کر) دراہم میں ڈالنا۔
۴:۔ ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ۔ بمعنی سفر کرنا۔ (کیونکہ انسان پیدل چلتے وقت زمین پر پاؤں رکھتا ہے۔
اسی سے ہے فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ (۲۰:۷۷) پھر ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنالینا۔
۵:۔ ضَرَبَ الخيمة۔ خیمہ لگانا۔ کیونکہ خیمہ لگانے کے لئے میخوں کو ہتھوڑے سے زمین میں ٹھونکا جاتا ہے۔
۶:۔ ضَرْبُ اللَّبِنِ۔ اینٹیں چننا۔ ایک اینٹ کو دوسری پر لگانا۔
۷:۔ ضَرْبُ الْمَثَلِ۔ کسی بات کو اس طرح بیان کرنا کہ اس سے دوسری بات کی وضاحت ہو جائے وغیرہ۔
ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا۔ اللہ تمہارے لئے ایک مثال بیان کرتا ہے۔
= مِنْ اَنْفُسِكُمْ۔ ای من احوال انفسکم۔ تمہارے ہی حالات میں سے۔ مِنْ ابتدائیہ ہے۔
= هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ۔
صاحب ضیاء القرآن فرماتے ہیں:۔
هَلْ لَكُمْ۔ یہ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہوتا۔ لَكُمْ خبر مقدم ہے اور مِنْ شُرَكَاءَ مبتدا مؤخر ہے۔ یہاں مِنْ زائدہ ہے اور استفہام انکاری ہے نفی کا جو مفہوم سمجھا جاتا ہے اس میں مزید تاکید پیدا کرنے کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ اور مِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ حال ہے اور مِنْ شُرَكَاءَ ذو الحال۔ کیونکہ ذوالحال نکرہ ہے اس لئے اس کا حال پہلے ذکر کیا جاسکتا ہے،، مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ جو تمہارے دائیں ہاتھوں کی ملکیت ہیں۔ یعنی تمہارے غلام
= فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ مَا موصولہ رَزَقْنَا ماضی جمع متکلم كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اس رزق میں جو ہم نے تمہیں عطا کیا۔

هَلْ .... فِیْمَا رَزَقْنٰکُمْ کیا اس رزق میں جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے تمہارے بعض غلام تمہارے شریک ہوتے ہیں ؟

= فَاَنْتُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ ۔ یہ جملہ استفہام انکاری کے جواب میں ہے اَنْتُمْ یا تو معطوف علیہ ہے اور معطوف مقدر ہے ۔ ای اَنْتُمْ وَھُمْ یعنی تم اور وہ یا بطور تغلیب انتم ۔ ما ملکت ایمانکم (ای الممالیک) کو بھی متضمن ہے یعنی تم دونوں ۔ احرار ومالیک فیہ میں واحد مذکر غائب مَا رَزَقْنٰکُمْ کی طرف راجع ہے اور فیہ متعلق سَوَآءٌ ہے ۔ سَوَآءٌ برابر ۔ مساوی الحقوق ۔ ای لا فرق بینکم و بینھم فی التصرف فیہ ۔ یعنی تم اور تمہارے غلام اس مال کے تصرف میں یکساں اختیارات رکھتے ہوں ۔

= تَخَافُوْنَھُمْ ۔ تَخَافُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ خَوْفٌ مصدر ۔ (باب فتح) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ تم ان سے ڈرتے ہو ۔ تم ان سے ڈرتے رہو یہ ضمیر اَنْتُمْ سے حال ہے ۔ یا اس کی خبر ثانی ہے ۔

= کَخِیْفَتِکُمْ ۔ کاف حرف جر ہے تشبیہ کے لئے آیا ہے ۔ خِیْفَتِکُمْ مضاف مضاف الیہ تمہارا ڈر ۔ اَنْفُسَکُمْ مضاف مضاف الیہ ۔ تمہارے اپنے اشخاص ۔ تمہارے اپنے جی ۔ یعنی تمہارے اپنے ہی احرار بھائیوں سے ای کما تخافون انفسکم جیسا تم اپنے ہی احرار بھائیوں سے یعنی اپنے ہی آدمیوں سے ڈرتے ہو ۔

ڈر کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

۱:۔ اگر غلاموں کو شریک کریں تو مال میں تصرف اپنی مرضی سے مشکل ہو جائے گا ۔ کیونکہ شریک کی رضامندی لازمی ہے ۔

۲:۔ شریک وراثت میں بھی دخل انداز ہوگا ۔

۳:۔ یا یہ ڈر کہ شریک جائداد یا ملکیت بانٹ کرنہ لے جائے ۔ وغیرہ ۔

= کَذٰلِکَ ۔ ای مثل ذلك التفصیل الواضح ۔ جس طرح ہم نے یہ مثال واضح اور مفصل بتائی ہے ایسے ہی ......

= نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ ۔ ہم (اپنی) آیات کو مفصل بیان کرتے ہیں ۔

۳۰: ۲۹ = بَلْ حرف اضراب ہے بمعنی بلکہ ۔ یعنی یہ عقل سے تو کام لیتے نہیں بلکہ بے انصافی اور ہٹ دھرمی کے ساتھ اپنی خواہشات کا اتباع کر رہے ہیں ۔

= یَھْدِیْ ۔ ھَدٰی یَھْدِیْ ھِدَایَۃٌ (ضرب) سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔

وہ ہدایت کرتا ہے۔ مَنْ یَّھْدِیْ میں مَنْ سوالیہ ہے۔ کون ہدایت دے سکتا ہے؟ کون راہِ راست پر لا سکتا ہے؟

= مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ۔ مَنْ موصولہ ہے اَضَلَّ ماضی صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِضْلَالٌ (افعالٌ) مصدر جس کو اللہ نے گمراہ کیا۔ (اللہ کی طرف سے اِضلال یا گمراہی ان لوگوں کی کج روی کے لازمی نتیجہ کے طور پر ہے)

= مَا لَھُمْ نہیں ہے ان کے لئے (ھُمْ صیغہ جمع باعتبار معنیٰ ہے۔ ایسے لوگوں کا کوئی (حمایتی) نہ ہوگا۔ ای لمن اضل اللہ تعالیٰ۔ یعنی جن کو اپنی نافرمانی کے باعث) اللہ گمراہ کردے)

= مِنْ نّٰصِرِیْنَ۔ مِنْ نفی کی مزید تاکید کے لئے آیا ہے۔ ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا

۳۰:۳۰ = فَاَقِمْ۔ فَ تاکید کے لئے ہے اَقِمْ فعل امر واحد مذکر حاضر، تو سیدھا کر تو قائم رکھ۔ اِقَامَۃٌ (افعالٌ) سے اَقَامَ المُعَوَّجَ ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنا کہ اس کی کجی بالکل جاتی رہے۔ اقامۃ الوجہ للشیٔ کسی چیز کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجانا۔

فَاَقِمْ وَجْھَكَ لِلدِّیْنِ۔ اپنا رُخ تمام تر دین کی طرف راست کر۔ یعنی اپنی تمام تر توجہ صرف دین کی طرف مرکوز رکھ۔

= حَنِیْفًا۔ حال ہے اور اَقِمْ میں ضمیر فاعل اس کا ذوالحال ہے اَلحَنَفُ کے معنی گمراہی سے رخ پھیر کر ہدایت اور استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ جس طرح اَلجَنَفُ کے معنی استقامت سے گمراہی کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔

حنیف بروزن فعیل، صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جو صرف راہِ حق کو پکڑے اور سب باطل راہوں سے رُخ موڑ لے۔

قرآن مجید میں اور جگہ ہے مَا كَانَ اِبْرٰھِیْمُ یَھُوْدِیًّا وَّ لَا نَصْرَانِیًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا (۳: ۶۷) ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ تمام باطل راہوں سے ہٹ کر راہ راست والے مسلم تھے۔

= فِطْرَتَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی فطرت۔ فطرت سے مراد وہ معرفتِ الٰہی ہے جو تخلیقی طور پر انسان کے اندر ودیعت کی گئی ہے۔ معرفتِ الٰہی کی وہ استعداد جو انسان کی جبلت میں پائی جاتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا دین اللہ تعالیٰ۔ فطرتِ الٰہی جس پر خداوند تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا وہ دین اللہ ہے

یعنی جبلۃً انسان اللہ کے دین پر پیدا کیا گیا ہے۔

عرب جب کسی کام پر کسی کو برانگیختہ کرتے ہیں تو فعل کو حذف کر کے اس کے مفعول کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔ کلام میں اس طرح جو زور پیدا ہوتا ہے وہ اظہار فعل سے زیادہ ہوتا ہے یہاں بھی فطرۃ اللہ علیٰ سبیل الاغراء (برانگیختہ کرنا مطلوب ہے۔

تقدیر کلام یوں ہوگی!

الزموا فطرۃ اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فطرت کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس پر کاربند ہو جاؤ فطرۃ کا نصب بوجہ فعل محذوف کا مفعول ہونے کے ہے۔ ای اتبع فطرۃ اللہ۔

فطر الناس۔ فطر فعل ماضی واحد مذکر غائب فَطْرٌ مصدر (باب ضرب ونصر) الفطر کے اصل معنی کسی چیز کو پہلی مرتبہ طول میں پھاڑنے کے ہیں سو لغوی لحاظ سے فطرٌ کے مفہوم میں پھاڑنے کے معنی ضرور ہونا چاہئے۔

فَطَرَ کو پیدا کرنے کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی عدم کے پردہ کو پھاڑ کر وجود میں لاتا ہے لہٰذا فَطَرَ النَّاس: اس نے لوگوں کو پیدا کیا اور تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یتفطرن من فوقھن (۴۲: ۵) کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑے۔ اور اذا السماء انفطرت (۸۲: ۱) جب آسمان پھٹ جائے۔ اسی سے ہے فطرۃ بمعنی تخلیق، بناوٹ، بنائی ہوئی چیز۔ نیچر۔ فطرت۔

= ذٰلِكَ اس کا مشار الیہ یا دین ہے جس کی طرف تمام تر توجہ مبذول کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یا وہ فطرۃ اللہ جس کو مضبوطی سے پکڑنے اور اس پر کاربند رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

= الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ موصوف وصفت۔ القَيِّمُ درست، ٹھیک، سیدھا، جس میں کوئی کجی نہ ہو۔

اور اگر اسے بمعنی الْمُقَوِّمُ لیا جائے تو (ایسا دین) جو معاش ومعاد اور دنیا و آخرت کو درست کرنیوالا ہے۔

قَيِّمٌ صفت مشبہ کا صیغہ بروزن فیعِلٌ یہ اجوف واوی ہے اور قَوْمٌ مصدر سے ہے فَيْعِلٌ کے وزن پر یہ قَيْوِمٌ ہوا۔ واؤ اور ی اکٹھے ہو گئے پہلا حرف ساکن ہے واؤ کو یاء میں تبدیل کیا دو یاء اکٹھے ہو گئے یاء کو یاء میں مدغم کیا۔ قَيِّمٌ ہو گیا۔ اس کی مثال سَيِّدٌ ہے۔

۳۰: ۳۱ = مُنِيْبِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مُنِيْبٌ واحد۔ اِنَابَۃٌ

افعال معدر نَوْبٌ مادہ۔ ہرطرف سے مڑکر اللہ کی طرف لوٹنے والا۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نَابَ یَنُوْبُ نَوْبَۃٌ (نصر) کسی چیز کا بار بار لوٹنا۔ اسی سے ہے نوبت بمعنی باری

مُنِیْبِیْنَ یا تو اَقِمْ کی ضمیر فاعل سے حال ہے یا النّاس سے حال ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔

= اِتَّقُوْہُ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (جس کا مرجع اللّٰہ ہے) تم اس سے ڈرو، اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر مادہ وقی باب افتعال میں واؤ کو تاء میں تبدیل کرکے تاء میں مدغم کیا گیا۔

۳۰: ۳۲۔ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ یہ جملہ من المشرکین سے بدل ہے مِنْ (حرف جار) اعادۃً آیا ہے ای لاتکونوا من المشرکین الذین فرقوا دینھم یعنی ان مشرکین میں سے مت ہو جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور خود گروہ گروہ ہو گئے۔

اکثر مفسرین کے نزدیک ان لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں کہ نہ صرف فروعات میں کئی فرقوں میں بٹ گئے ہیں بلکہ منہیات میں بھی مختلف گروہوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔

= فَرَّقُوْا ماضی جمع مذکر غائب تفریق (تفعیل) مصدر۔ انہوں نے ٹکڑے کر دیئے۔

= وَ کَانُوْا شِیَعًا۔ شیعۃ کی جمع ہے، بمعنی فرقے۔ گروہ۔ شِیَعًا بوجہ کانُوا کی خبر کے منصوب ہے۔ اور وہ گروہ گروہ ہو گئے۔

= حِزْبٍ۔ گروہ۔ جماعت۔ اَحْزَابٌ جمع۔

= لَدَیْہِمْ۔ لَدٰی مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کے پاس۔

= فَرِحُوْنَ۔ مسرورون۔ خوش۔ فرحاں۔ اتراتے ہوئے۔

کُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ۔ یا یہ جملہ معترضہ ہے۔ یا موضع نصب میں ہے اور شِیَعًا کی صفت ہے۔

۳۰: ۳۳ = مَسَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب اس نے چھوا۔ وہ لگ گیا۔

= دَعَوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ النَّاس کی رعایت سے جمع کا صیغہ آیا ہے۔ اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واؤ متحرک اس کا ما قبل مفتوح اس کو الف سے بدلا۔ اب الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے اس لئے الف کو حذف کرلیا گیا دَعَوْا رہ گیا انہوں نے پکارا۔ یہاں مَسَّ اور دَعَوْا ماضی کے صیغے حال کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اسی کی طرف رجوع ہوکر پکارنے لگتے ہیں۔ دُعَاءٌ مصدر ہے دع و مادّہ

اَذَاقَهُمْ۔ اَذَاقَ ماضی واحد مذکر غائب اذاقۃٌ (افعال) مصدر۔
هُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب (جب) اس نے ان کو چکھایا۔ یا (جب) وہ ان کو چکھاتا ہے
مِنْهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے۔ یعنی اپنی طرف سے، اپنی جانب سے
جیسے اور جگہ ارشاد ہے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً (۱۱:۹) اور اگر ہم انسان کو
اپنے پاس سے نعمت بخشیں۔
= رَحْمَةً۔ مفعول ہے اَذَاقَهُمْ کا۔ پھر جب وہ اپنی جناب سے ان کو رحمت سے نوازتا ہے
= اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ۔ میں اذا مفاجاتیہ ہے تو یکایک ان میں سے کا ایک گروہ۔
۳۰: ۳۴ = لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ۔ میں لام کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:
(۱) یہ لام امر کا ہے اور تہدید اور دھمکی کے معنی دیتا ہے جیسے کسی کو غصہ سے کہا جاتا ہے اعصنی مَا استطعت تو میری نافرمانی کر لے جتنی کر سکتا ہے (انجام کار تجھے اس کا مزہ چکھاؤں گا) یہاں معنی یہ ہوں گے کہ بے شک وہ کفر کی روش اختیار کریں اور چند روزہ زندگی میں مزے اڑالیں؛ لیکن جب ان کو اپنا انجام معلوم ہوگا تو پچھتائیں گے مگر بے سود۔
لفظی ترجمہ:۔ وہ کریں ناشکری اس نعمت کی جو ہم نے ان کو عطا کی ہے،
(۲) یہ لام، لامِ عاقبت ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔
کہ عاقبت کار وہ ناشکری کریں اس نعمت و رحمت کی جو ہم نے ان کو عطا کی۔ مثال ملاحظہ ہو:
۲۸: ۸۔ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا۔
(۳) لامِ کَیْ ہے یعنی کَیْ کے معنی دیتا ہے۔ : تاکہ:۔ جیسے جَآءَ كَیْ یَسْئَلَ وہ آیا تاکہ پوچھے۔
= فَتَمَتَّعُوْا تَمَتَّعُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَمَتُّعٌ (تفعّل) مصدر سے۔ تم فائدہ اٹھالو، تم لطف اندوز ہولو، مزے لے لو۔ امر تہدید کے لئے۔ یعنی اب تم دنیا کی زندگی کے لطف اٹھالو (عنقریب تمہیں اس شرک اور ناشکری کا مزہ چکھنا ہی ہوگا)
فتمتعوا فسوف تعلمون میں غیبت سے خطاب کی طرف التفات ہے!
اور یہ ان کے شرک اور ناشکری کے انجام کی شدت کو ان کے ذہن نشین کرانے کے لئے ہے
۳۰: ۳۵ = اَمْ۔ منقطعہ ہے۔ اضراب کے معنی میں ہے اور استفہام انکاری کو بھی شامل ہے
مطلب یہ ہے کہ وہ شرک اور ناشکری کا ارتکاب کرتے ہیں جو بذاتہ گناہِ عظیم ہے: اس پر مستزاد یہ کہ اس کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل بھی تو نہیں ہے۔
= سُلْطٰنًا۔ بحالت نصب بوجہ مفعول اَنْزَلْنَا۔ سُلْطَانٌ دلیل۔ برہان، حجت

سند، زور، طاقت۔

== بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۃ باء سببیہ ہے۔ مَا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

(۱) مَا۔ مصدریہ ہے اس صورت میں بہٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے

(۲) مَا۔ موصولہ ہے اور ضمیر ہٖ اس چیز کے لئے ہے جس کو وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔

پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا۔ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل یا حجت ایسی نازل کی ہے جو ان کو خدا کے ساتھ شرک کرنا بتاتی ہے۔

دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا۔

کیا ہم نے ان کو کوئی ایسی سند یا دلیل نازل کی ہے کہ جو ان کو اس چیز کے متعلق بتائے جس کو وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں

ف۔ سابقہ آیت میں غیبت سے خطاب کی طرف التفاتِ ضمائر تھا۔ اب پھر خطاب سے غائب کی طرف التفات ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے اظہار کے لئے کہ وہ لوگ اس قابل ہی نہیں کہ ان سے خطاب کیا جائے۔

۳۶:۳۰ == فَرِحُوْا بِهَا۔ میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب رَحْمَةً کی طرف راجع ہے تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

== تُصِبْهُمْ۔ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ) واحد مؤنث غائب اِصَابَةٌ (افعال) مصدر، وہ پہنچتی ہے۔ نازل ہوتی ہے یا آلیتی ہے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (اگر) انہیں (کوئی تکلیف) پہنچتی ہے

== بِمَا۔ میں بَ سببیہ ہے اور ما موصولہ ہے۔

== اِذَا هُمْ میں اذا مفاجاتیہ ہے۔ تو وہ۔ تو یکایک وہ۔ تو فوراً وہ۔ يَقْنَطُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب قَنِطَ يَقْنَطُ قُنُوْطٌ (سمع) سے۔ وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔ وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

۳۰: ۳۷ == يَقْدِرُ مضارع واحد مذکر غائب قَدْرٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے وہ تنگ کرتا ہے۔ مقدار مقرر کر دیتا ہے، اندازہ مقرر کر دیتا ہے۔ وہ جچا تلا ہے۔ بَسْطٌ کی ضد ہے۔

۳۰: ۳۸ == فَاٰتِ۔ پس تو دے، فعل امر واحد مذکر حاضر اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر مصدر اٰتٰى يُؤْتِيْ سے۔ یہاں خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپ کی وساطت سے

ساری امت کے ان اشخاص کو ہے جن کو کھلی روزی دی گئی ہو۔ **لمن بسط له رزقه**۔
= اِبْنُ السَّبِيْلِ۔ راہی، مسافر۔
= يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ۔ جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں۔
وَجْهٌ اسم مفرد۔ مضاف اللہ مضاف الیہ۔ اللہ کی خوشنودی۔ اللہ کی رضا۔ اللہ کا ثواب،
= اُولٰٓئِكَ۔ وہ لوگ جو اللہ کی رضا کی خاطر (اپنے مال سے) قرابت داروں کا حق ادا کرتے ہیں اور مساکین و مسافروں کو دیتے ہیں۔
= اَلْمُفْلِحُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِفْلَاحٌ مصدر۔ فلاح پانے والے۔ مراد حاصل کرنے والے۔

۳۰: ۳۹ = رِبًا۔ مادہ ربو سے مشتق ہے رَبْوَةٌ بلند جگہ یا ٹیلے کو کہتے ہیں رَبَا يَرْبُوْا (باب نصر) رِبَاءٌ و رُبُوَّةٌ مصدر۔ مال کے متعلق ہو تو بمعنی مال کا بڑھنا۔ مال کا زیادہ ہونا۔ بلندی کے متعلق ہو تو ٹیلہ پر چڑھنا۔

آیت شریف ہے فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ (۲۲: ۵) پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے۔

اَلرِّبٰا زیادتی۔ سود۔ بیاج۔ قرآن مجید میں ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ (۲: ۲۷۶) اللہ تعالیٰ سود کو بے برکت کر دیتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا۔ اور جو (روپیہ) تم بیاج پر دیتے ہو
= لِيَرْبُوَا۔ لام تعلیل کا ہے۔ يَرْبُوَا مضارع منصوب بوجہ اَنْ محذوف ای لان یربوا۔ تاکہ وہ بڑھے۔

تفسیر ماجدی میں ہے:۔

نیوتہ وغیرہ کے نام سے جن رقموں سے برادری کی تقریبات میں اکثر شرکت اس امید سے کی جاتی ہے کہ وہ رقم زائد ہو کر پھر اپنے پاس آجائے گی اکثر محققین نے یہاں یہی مراد لی ہے
= فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ۔ دوسرے لوگوں کے مال میں مل کر۔
= فَلَا يَرْبُوْا مضارع نفی واحد مذکر غائب۔ پس (یہ) نہیں بڑھتا۔
= وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ۔ یہاں زکوٰۃ سے مراد اصطلاحی زکوٰۃ مراد نہیں ہے کیونکہ شریعت کی یہ اصطلاح تو بہت بعد کی ہے بلکہ مطلق صدقہ مراد ہے جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے دیا جائے۔ (الماجدی)

= اُولٰٓئِکَ ای الذین یؤتون الزکوٰۃ لوجہ اللہ جو اللہ کی رضا کے لئے صدقہ دیتے ہیں۔

= المُضْعِفُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ المضعف واحد اضعاف مصدر ضعف مادّہ۔ چند در چند کرنے والے۔ کئی گنا بڑھانے والے۔ باب افعال کے خواص میں سے صیرورت ہے یعنی صاحب ماخذ ہونا۔ المضعف ای صار ذا ضعف وہ کئی گنا کا مالک ہو گیا۔ المضعفون (تو یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے دیئے ہوئے صدقہ کے عوض) کئی گنا والے بن گئے۔

۳۰ : ۴۰ = ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ ۔ ھَلْ استفہام انکاری ہے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ شُرَکَآئِکُمْ مضاف مضاف الیہ ہے۔ تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ایک۔

= مِنْ ذٰلِکُمْ ۔ ان کاموں میں سے کوئی۔ یہ شیء کی صفت ہے مِنْ تبعیض کا ہے کوئی شیء ۔ (یہاں صفت کو موصوف سے مقدم لایا گیا ہے) شَیْءٌ یفعل کا مفعول ہے کیا تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی جو ان کاموں میں کچھ بھی کر سکتا ہو۔

= تَعٰلٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَعَالِیٌ (تفاعل) مصدر سے۔ بمعنی وہ برتر ہے۔ وہ بلند ہے۔ (باب تفاعل مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے۔

= عَمَّا ۔ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے مَا موصولہ ہے۔ اس چیز سے جسے۔

= یُشْرِکُوْنَ ۔ (جسے) وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اِشْرَاکٌ (باب افعال) سے مصدر

۳۰ : ۴۱ = ظَھَرَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ ظاہر ہوا۔ آشکارا ہوا۔ غالب ہوا۔ پھیل پڑا ظُھُوْرٌ (باب فتح) مصدر سے۔

= بِمَا ۔ الباء سببیہ ہے مَا موصولہ ہے۔

= لِیُذِیْقَھُمْ ۔ لام تعلیل کا ہے۔ لوگوں کی بد اعمالی کے نتیجے میں خشکی اور تری کا نظام بگڑ گیا۔ اور یہ بگاڑ اپنے اثرات میں امن و سکون کو ختم کرنے کا باعث بنا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا امن و سکون اس واسطے ختم کر دیا کہ وہ لوگوں کو ان کے بعض اعمال کے نتائج کا مزہ چکھائے (کیونکہ جملہ اعمال کی سزا و جزاء کا دن روز قیامت ہے) یُذِیْقَ مضارع واحد مذکر غائب اذاقۃ (افعال) مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (الناس کی رعایت سے یہاں صیغہ جمع آیا ہے۔ وہ ان کو مزہ چکھائے۔

= لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ تاکہ وہ لوگ باز آجائیں !

۳۰: ۴۳ = فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ ۔ ملاحظہ ہو ۳۰: ۳۰

= مَرَدَّ ۔ مصدر میمی ۔ ردّ مادہ ۔ لوٹنا ۔ پھر آنا ۔

= مِنَ اللّٰهِ ۔ یہ یاتو یَاْتِیَ سے متعلق ہے یا مَرَدَّ سے ۔

پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا ۔ بیشتر اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے جو لوٹنے والا نہیں دوسری صورت میں : قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے کہ جس کے لئے پھر اللہ کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا ۔

= يَصَّدَّعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَصَدُّعٌ (تفعّل) مصدر سے ۔ اصل میں یہ يَتَصَدَّعُوْنَ تھا ۔ تاء کو ص سے بدلا پھر ص کو ص میں مدغم کیا ۔ وہ منتشر ہوجائیں گے ای فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر ۔ اہل جنت کا فریق الگ دوزخ کا فریق الگ ۔ اس کا مادہ صدع ہے جس کے معنی پھاڑ دینے کے ہیں تصدع القوم قوم کا جُدا جُدا ہوجانا ۔ مختلف ٹولیوں میں بٹ جانا ۔

= يَمْهَدُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ مَهْدٌ (فتح) مصدر ۔ وہ درستی کرتے ہیں ، وہ ہموار کرتے ہیں ۔ وہ بچھاتے ہیں ۔ المَهْدُ گہوارہ جو بچہ کے لئے تیار کیا جاتے ۔ جیسے مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۔ (۱۹: ۲۹) جو ابھی گود کا بچہ ہے ۔ فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۔ اپنی استراحت کے لئے فرش بچھا رہے ہیں ۔ وہ اپنی راحت کا فرش ہموار کر رہے ہیں ۔

علامہ قرطبی لکھتے ہیں :۔

بچے کے پنگھوڑے کو مَهْد اور بستر کو مِهَاد کہتے ہیں ۔

۳۰: ۴۵ = لِيَجْزِيَ ۔ میں لام تعلیل کا ہے اور جملہ لیجزی الذین امنوا وعملوا الصلحت من فَضْلِهٖ ۔ علت ہے يَمْهَدُوْنَ کی یا يَصَّدَّعُوْنَ کی ۔

۳۰: ۴۶ = مُبَشِّرَاتٍ ۔ اسم فاعل ۔ جمع مؤنث تَبْشِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر ۔ خوشخبری دینے والیاں ۔ بارش کی خوشخبری دینے والی ٹھنڈی ہوائیں ۔ جو بارش ہونے سے کچھ پہلے چلتی اور پیام رحمت لاتی ہیں ۔

= وَلِيُذِيْقَكُمْ ۔ واؤ عطف کا ہے اس کا عطف علت محذوف پر ہے جس پر مُبَشِّرَاتٍ کے معنی دلالت کرتے ہیں ۔ عبارت یوں ہوگی ۔ لیبشرکم ولیذیقکم ۔ لام تعلیل کا ہے تاکہ وہ تمہیں (اپنی رحمت کا مزہ) چکھائے بارش برسا کر ۔ یذیقکم مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ

لام تعلیل۔

= وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ۔ اور تاکہ کشتیاں چلیں۔ اس میں بھی واؤ عاطفہ ہے اور معطوف علیہ یا تو لیذیقکم ہے۔ تَجْرِیَ واحد مؤنث غائب۔ منصوب بوجہ لام تعلیل۔ جری (ضرب) سے مصدر۔

= وَلِتَبْتَغُوْا۔ اور تاکہ تم ڈھونڈو۔ تم تلاش کرو۔ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) مصدر۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَبْتَغُوْنَ تھا۔ نون اعرابی بوجہ عمل اَنْ گر گیا۔ جو لام تعلیل کے بعد مقدر ہے واؤ عاطفہ ہے اور اس کا معطوف علیہ لِتَجْرِیَ ہے یا اس کا عطف حسب بالا لیبشرکم ہے اور تاکہ تم تلاش کرو۔

= وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

۳۰ : ۴۷ = اِنْتَقَمْنَا۔ ماضی جمع متکلم انتقام (افتعال) مصدر۔ نقم مادہ۔ نَقَمَ و نَقِمَ (باب سمع وضرب) کسی چیز کو برا سمجھنا۔ یہ کبھی زبان کے ساتھ عیب لگانے اور کبھی سزا دینے پر بولا جاتا ہے قرآن مجید میں ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ (۸۵ : ۸) وہ ان کی کسی چیز کو برا نہیں سمجھتے تھے سوائے اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے یعنی ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

باب افتعال سے بمعنی سزا دینا مثلاً فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ۔ (۷ : ۱۳۶) تو ہم نے ان سے بدلہ لے کر ہی چھوڑا کہ ان کو دریا میں غرق کر دیا۔

آیۃ ہذا میں بھی بمعنی سزا دینے کے ہے۔ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا۔ پھر ہم نے ان لوگوں سے انتقام لے لیا جنہوں نے جرم کئے۔

= وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نصر المؤمنین اسم کان حقا علینا خبرہٗ اور اہل ایمان کی مدد کرنا ہمارا ذمہ تھا۔

۳۰ : ۴۸ = تُثِیْرُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب اثارۃ (افعال) سے۔ ثَارَ یَثُوْرُ ثَوْرًا (باب نصر) ثَارَ الْغُبَارُ وثَارَ السحاب کے معنی غبار یا بادل کے اوپر اٹھنے اور پھیلنے کے ہیں۔ باب افعال سے فعل متعدی اوپر اٹھانا فَتُثِیْرُ سَحَابًا۔ پس (وہ ہوائیں) بادل کو اوپر اٹھاتی ہیں۔ اور زمین جوتنے کے معنی میں بھی آتا ہے کیونکہ زمین جب جوتی جاتی ہے تو ابھرتی ہے اوپر اٹھتی ہے۔

اور بیل کو الثور بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے زمین جوتی جاتی ہے یہ اصل میں

مصدر بمعنی فاعل ہے جیسے ضَیفٌ بمعنی ضَائِفٌ استعمال ہوتا ہے۔

= یَبْسُطُہٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب بَسْطٌ مصدر (باب نصر) کشادہ کرتا ہے، فراخ کرتا ہے وسیع کرتا ہے پھیلاتا ہے۔ ضمیر فاعل کا مرجع اللہ ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب سحاب کے لئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادل کو آسمان میں پھیلاتا ہے۔

= کِسَفًا۔ کِسْفَۃٌ کی جمع اَکْسَافٌ وکُسُوفٌ۔ ٹکڑے۔ (اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے)

= الوَدْقَ۔ بعض نے کہا ہے کہ بارش میں جو غبار سا نظر آتا ہے اسے وَدْقٌ کہا جاتا ہے اور کبھی اس سے مراد بارش بھی ہوتی ہے فَتَرَی الوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ اس کے اندر سے نکلتی ہے۔ یہی جملہ انہی معنوں میں (۲۴: ۴۳) میں استعمال ہوا ہے۔

= خِلٰلِہٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ خلال بمعنی درمیان، وسط، بیچ۔ جمع خَلَلٌ۔ دو چیزوں کی درمیانی کشادگی۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب سحاب کے لئے ہے۔ یعنی بادل میں بادل کے اندر سے۔

= اَصَابَ بِہٖ۔ اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَۃٌ (افعال) پہنچنا۔ پالینا۔ بِہٖ میں ب تعدیہ کی ہے پہنچانا۔ ہٖ ضمیر کا مرجع الوَدْقَ ہے اَصَابَ بِہٖ ماضی بمعنی حال ہے وہ اسے پہنچاتا ہے، یعنی پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس بارش کو پہنچا دیتا ہے (اپنے بندوں کے علاقہ میں)

الصَّوَابُ (صَوْبٌ مادہ) صحیح بات کو کہتے ہیں۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے

(۱) کسی چیز کی ذات کے اعتبار سے۔ یعنی جب وہ چیز اپنی ذات کے اعتبار سے قابل تعریف ہو اور عقل و شریعت کی رو سے پسندیدہ ہو مثلاً اَلْکَرَمُ صَوَابٌ (کرم و بخشش صواب ہے)

(۲) قصد کرنے والے کے لحاظ سے۔ مثلاً اَصَابَہٗ بِالسَّھْمِ۔ اس نے اسے ٹھیک نشانہ پر تیر مارا اور مُصِیْبَۃٌ اس تیر کو کہتے ہیں کہ جو ٹھیک نشانہ پر جا کر بیٹھ جائے۔ اس کے بعد عرف عام میں ہر حادثہ اور واقعہ کے ساتھ یہ لفظ مخصوص ہوگیا۔

صَوْبٌ بارش کو بھی کہتے ہیں اس سے مبالغہ کا صیغہ صَیِّبٌ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ (۲: ۱۸) یا ان کی مثال اس بارش کی سی ہے جو آسمان سے برس رہی ہو۔ یا فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ (۲۴: ۴۳) تو جس پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

لبعض نے کہاہے کہ جب اَصَابَ کا لفظ خیر کے معنی میں استعمال ہوتاہے تو یہ صَوْبٌ بمعنی بارش سے مشتق ہوتاہے اور جب بُرے معنی میں آتاہے تو یہ معنی اَصَابَ السَّھْمُ (تیر نشانہ پر ٹھیک جا لگا) کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ مگر ان دونوں معنی کی اصل ایک ہی ہے۔

= اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۔ اِذَا مفاجاتیہ ہے۔ تو لو، یکدم۔ یَسْتَبْشِرُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اِسْتِبْشَارٌ (مصدر باب استفعال) خوش ہونا۔ تو لو وہ خوشی سے کِھل اُٹھتے ہیں۔ وہ یکدم خوش ہو جاتے ہیں۔

۳۰: ۴۹ = وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ واؤ حالیہ ہے اور جملہ حالیہ ہے اِنْ اِنَّ سے مخففہ ہے اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ میں اَنْ مصدریہ ہے۔ قَبْلِهٖ میں ضمیر ہٖ کا مرجع المطر ہے۔ لام تاکید کے لئے ہے اور مبلسین ..... کانُوْا کی خبر ہے۔ وہ پیشتر ازیں بارش برسنے سے قبل مایوس ہو رہے تھے۔

مِنْ قَبْلِ کا تکرار تاکید کے لئے ہے!

مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ ۔ ای من قبل تنزیل المطر۔ بارش برسنے سے قبل۔ مُبْلِسِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالتِ نصب، مُبْلِسٌ واحد۔ ناامید۔ مایوس غمگین۔

۳۰: ۵۰ = اٰثٰرِ ۔ اثرات، نشانیاں۔ علامتیں۔ (جو کوئی شے پیچھے چھوڑ جائے)

لیکن مختلف معنی میں استعمال ہوتاہے! مثلاً:۔

۱:۔ نقش قدم۔ جیسے فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ (۳۷: ۷۰) سو وہ انہی کے نقشِ قدم پر چلے جاتے ہیں۔

۲:۔ طریقہ۔ جیسے هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ (۲۰: ۸۴) وہ میرے طریقہ پر کاربند ہیں۔

۳:۔ بطور استعارہ بمعنی فضیلت جیسے تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا (۱۲: ۹۱) بخدا اللہ نے تجھ کو ہم پر فضیلت بخشی ہے۔

= رَحْمَتِ اللّٰهِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی رحمت بصورت بارش۔

= یُحْیِ ۔ میں ضمیر فاعل اللہ کے لئے ہے۔

= ذٰلِكَ ۔ ای اللہ الذی قدر علیٰ احیاء الارض بعد موتھا۔

= لَمُحْیِ ۔ میں لام تاکید کا ہے۔ اَلْمَوْتٰى ۔ المیّتُ کی جمع ہے۔ مُردے۔ (بے شک وہی خدا مردوں کا زندہ کرنے والا ہے)

= لَئِنْ ۔ میں لام لامِ مُوطئہ ہے جو حرف شرط پر آیا ہے۔
اسے مُوطئہ اس لئے کہتے ہیں کہ شرط کے لئے راہ ہموار کرتا ہے اسے لام المؤذنہ بھی کہتے ہیں!
اِنْ حرف شرط ہے۔
= رِيْحًا ۔ ہوا۔ امام رازی رح رقمطراز ہیں کہ نفع بخش ہواؤں کو جمع کے لفظ سے لایا گیا ہے اور مضرت رساں ہواؤں کو بصیغہ واحد استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اس کی رحمت ہوتی رہتی ہے اور اس کا عذاب کبھی کبھی آتا ہے۔
= فَرَاَوْهُ ۔ اس میں الفاء فصیحت کا ہے اور ہُ ضمیر واحد مذکر غائب کھیتی کی طرف راجع ہے۔ جیساکہ صاحب کشاف، روح المعانی، معالم التنزیل میں ہے۔ رَاَوْا ماضی جمع مذکر غائب رُؤْيَةٌ مصدر
= مُصْفَرًّا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِصْفِرَارٌ (افعلال) مصدر۔ صفر مادہ۔
زرد اور پیلا پڑا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا (۳۹ : ۲۱) پھر وہ (کھیتی) خشک ہو جاتی ہے تو تُو اس کو دیکھتا ہے زَرد۔
= لَظَلُّوْا ۔ لام جوابِ قسم کا ہے ظَلُّوْا ۔ ماضی (بمعنی مستقبل) کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے وہ ہو گئے۔ افعال ناقصہ سے ہے اور خبر کو دن بھر کے لئے ثابت کرتا ہے۔ جس طرح بَاتَ، رات کے وقت کوئی کام کرنے کے لئے آتا ہے۔ کبھی یہ صَارَ کے معنی بھی دیتا ہے اس وقت دن کی تخصیص نہیں رہتی۔ آیۃ ھٰذا میں بھی صَارَ کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔
= مِنْۢ بَعْدِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں!
۱:۔ من بعد ارسال الریح ہوا کے بھیجنے کے بعد
۲:۔ من بعد اصفرار زرعھم ۔ ان کی کھیتوں کے زرد پڑ جانے کے بعد
۳:۔ ان کے (پہلی صورت میں) خوش ہو جانے کے بعد۔ من بعد الاستبشار۔
= یکفرون ۔ مضارع جمع مذکر غائب ۔ وہ ناشکری کرتے ہیں یا کریں گے۔ کرنے لگیں گے۔
آیت کا ترجمہ ہوا۔ اور اگر ہم (کوئی ایسی) ہوا بھیجیں (جس کے اثر سے) وہ کھیتوں کو زرد (اور مرجھایا ہوا) پائیں تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگیں گے۔
ان کا رویہ ہر دو صورت میں مذموم ہے چاہئے تو یہ تھا کہ جب اللہ کی طرف سے ان پر رحمت ہوئی اور بارش سے کھیت لہلہا اٹھے تو اس کا شکر ادا کرتے نہ کہ اس کو اپنے دنیاوی اسباب پر محمول کرتے ہوئے پھولے نہ سماتے اور جب خدا کی طرف سے ان کی اپنی شامت اعمال کی وجہ سے کھیتیاں زرد پڑ گئیں تو بجائے خدا کی ناشکری کرنے کے ان کو استغفار سے کام لینا چاہئے تھا۔

۳۰: ۵۲ == فَاِنَّكَ یہ وجہ بیان کی گئی ہے کلام ماسبق کی۔ عبارت یوں ہوگی!
لا تحزن بعدم اهتد ائهم بتذ کیرك۔ اپنی پند و نصائح کے باوجود ان کے راہ ہدایت پر نہ آنے کا غم نہ کھا۔ فَاِنَّكَ، تحقیق تو.....
== لَا تُسْمِعُ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر اسماعٌ (اِفعَالٌ) مصدر۔ تو نہیں سنا سکتا تو نہیں سناتا ہے۔ تو نہیں سنائے گا۔
== وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ۔ الصُّمُّ (اَصَمُّ کی جمع) بہرے، الدُّعَاءُ۔ پکار دعا۔ بلانا۔ یہ دونوں لَا تُسْمِعُ کے مفعول ہیں۔ تو اپنی پکار بہروں کو نہیں سنا سکتا۔
== وَلَّوْا ماضی۔ جمع مذکر غائب تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے۔ سب، وہ منہ موڑ کر چلدیں
== مُدْبِرِیْنَ۔ اِدْبَارٌ (افعال) سے اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب بوجہ حال ہونے کے ضمیر فاعل وَلَّوْا سے۔
۳۰: ۵۳ == هٰدِ الْعُمْیِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ هَادِی کی ی بوجہ اضافت ساقط ہوگئی۔ اندھوں کو ہدایت دینے والا۔ وَمَا اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ ای وما انت بهدی العمی اور تو اندھوں کو ہدایت نہیں دے سکتا۔
== ضَلٰلَتِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی گمراہی۔
== اِنْ تُسْمِعُ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔ تو نہیں سنا سکتا۔
== فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ: تعریف ہے مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا کی۔ پھر وہ ان آیات کو مانتے بھی ہیں۔ یعنی ان میں جو احکام دیئے گئے ہیں ان کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔
۳۰: ۵۴ == ضُعْفٍ اصل میں ضَعِیْفٌ ہے مصدر کو مبالغہ کے لئے صفت کے لئے استعمال کیا ہے یا اس سے مراد من ذی ضُعْفٍ ہے یعنی نطفہ۔ جیسے دوسری جگہ ماءٍ مَّهِیْنٍ (بہت حقیر) کہا گیا ہے۔
== مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً۔ (عطا کی) کمزوری کے بعد طاقت (جوانی) اور مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً اور قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا (جوانی کے بعد انحطاط اور پھر بڑھاپا) شَیْبَةً بڑھاپا۔ بالوں کا سفید ہونا۔ اَشْیَبُ بوڑھا آدمی اس کی جمع شِیْبٌ جیسے اَبْیَضُ کی جمع بِیْضٌ ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے یَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا (۷۳: ۱۷) (جو) بچوں کو بوڑھا بنا دیگا۔ شیب مادہ۔
== اَلْقَدِیْرُ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ قدیر وہ ہے جو اقتضائے حکمت کے موافق

جو چاہے کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کو قدیر نہیں کہہ سکتے۔ البتہ قادر عام ہے

۳۰: ۵۵ = وَيَوْمَ ۔ ای واذکر یوم ۔ اور یاد کرو وہ دن۔

= يَقُوْمُ السَّاعَةُ ۔ قیامت قائم ہوگی ۔ جب قیامت کی گھڑی آجائے گی ۔ السَّاعة (وقت) اجزائے زمانہ میں سے ایک جزء کا نام ہے ساعت، گھڑی، پل، الساعۃ بول کر قیامت بھی مراد لی جاتی ہے ۔ س و ع مادہ

= يُقْسِمُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب، اِقْسَام (افعال) مصدر۔ قسمیں کھائیں گے ۔

= يُؤْفَكُوْنَ ہ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ ماضی استمراری کے معنی ہیں۔ وہ پھیرے جاتے تھے۔ الٹے چلتے رہتے تھے ۔

علامہ قرطبی ؒ لکھتے ہیں۔

ای کانوا یکذبون فی الدنیا یعنی وہ دنیا میں بھی جھوٹ بولا کرتے تھے ۔ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی سچائی اور بھلائی سے روگرداں ہو جائے تو اہل عرب کہتے ہیں۔ اُفِكَ الرَّجُلُ

مدارک التنزیل میں ہے کہ:

ای مثل ذلك الصرف کانوا یصرفون عن الصدق الی الکذب فی الدنیا۔ یعنی جس طرح اب یہ حقیقت سے پھر گئے ہیں اسی طرح دنیا میں بھی یہ سچ سے جھوٹ کی طرف پھر جایا کرتے تھے؛ نیز ملاحظہ ہو ۶۱:۲۹ ۔

۳۰: ۵۶ = فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۔ فی علم اللّٰه اوما کتبه سبحانه ۔ اواللوح المحفوظ علم الٰہی کے مطابق یا نوشتۂ الٰہی کے مطابق یا جیسا کہ لوح محفوظ میں تحریر ہے۔

= يَوْمَ الْبَعْثِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جی کر اٹھ کھڑا ہونے کا دن۔ یعنی روز قیامت۔ بعث کے معنی جی اٹھنا۔ بھیجنا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا رسولوں کو مبعوث کرنا۔ یعنی بھیجنا۔

= فَهٰذَا ۔ میں فَ جواب شرط ہے تقدیر کلام ہے ان کنتم منکرین للبعث فھٰذا یوم البعث الذی انکرتموہ ۔ اگر تم یوم بعث سے انکار کیا کرتے تھے تو یہ ہے یوم بعث جس سے تم منکر تھے ۔

= وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ لیکن تم تو سمجھتے ہی نہ تھے۔ یعنی یقین ہی نہ کیا کرتے تھے

۳۰: ۵۷ = يَوْمَئِذٍ ۔ اس دن۔ يَوْمَ ظرف ــــ مضاف اذٍ مضاف الیہ۔ جیسے کہ حِيْنَئِذٍ ۔ حِيْنَ مضاف اذٍ مضاف الیہ۔ اس وقت۔

= مَعْذِرَتُهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ" ان کی معذرت۔ ان کا عذر۔

= وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۔ واوٗ عاطفہ۔ لَا يستعتبون۔ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کو دوبارہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ اور نہ ان کی معذرت قبول کرکے عتاب کو دور کیا جائے گا۔

اِسْتَعْتَبَ ۔ عَتَبٌ سے باب استفعال ہے العتب ہر اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جو وہاں اترنے والے کے لئے سازگار نہ ہو۔ استعارہ کے طور پر عَتَبٌ کے معنی ناراضگی یا سختی کے ہیں جو انسان کے دل میں دوسرے کے متعلق پیدا ہو جاتی ہے۔

اَلْاِسْتِعْتَابُ رضامندی چاہنا۔ کسی سے یہ خواہش کرنا کہ وہ عتاب کو دور کردے تاکہ راضی ہو جائے۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ ان کی معذرت قبول کرکے ان سے عتاب کو دور کیا جائے گا۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۶ : ۸۴

۳۰ : ۵۸ = اِنْ اَنْتُمْ ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔ اَنْتُمْ بمعنی تم سب پیغمبر اور مؤمنین۔

= مُبْطِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِبطالٌ (افعال)، مصدر۔ اہل باطل۔ حق کو ناحق قرار دینے والے۔ بے حقیقت بات کرنے والے۔ سحر کی باطل پرستیوں میں پڑے ہوئے۔

۳۰ : ۵۹ = كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اس طرح مہر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھتے نہیں ہیں۔ یعنی جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو اور اُس کی صریح مثالوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور نتیجۃً یقین وایمان سے عاری رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو مہر کر دیتے ہیں اور پھر وہ حق کو بھی ناحق سمجھنے لگتے ہیں اور خدا کی صریح آیات کو اور پیغمبر کے معجزات کو کبھی سحر سے تشبیہ دیتے ہیں اور کبھی کاہن کے کرشمے بتاتے ہیں۔

۳۰ : ۶۰ = لَا يَسْتَخِفَّنَّ ۔ مضارع منفی تاکید با نون ثقیلہ استخفاف (استفعال) مصدر خفیف سے ۔ خ، ف، ف، مادّہ۔ الخفيف اس کے مختلف معانی ہیں:

۱:۔ وزن کے لحاظ سے ہلکا ہونا۔ ثقیل کے مقابلہ میں۔

۲:۔ تقابل زمانی کے اعتبار سے سبک رفتار کو خفیف اور سست رفتار کو ثقیل کہیں گے

۳:۔ جو چیز طبیعت کو خوش کردے اسے خفیف اور جو طبیعت پر گراں گذرے اسے ثقیل کہتے ہیں

۴:۔ جو شخص جلد طیش میں آجائے اسے خفیف اور جو پُر وقار ہو اسے ثقیل کہا جاتا ہے۔

۵:۔ جو شخص سطحی اقدار کا مالک ہو اور ان سے پھر جانے میں دیر نہ کرتا ہو وہ خفیف اور جس کی اقدار ٹھوس اور محکم بنیادوں پر مبنی ہوں وہ ثقیل کہلاتا ہے۔

انہی معنی میں ہے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ (۴۳ : ۵۴) (فرعون نے تم

اپنی قوم کو ڈھلمل یقین کر دیا تھا اور وہ اس کے پیچھے لگ گئے یعنی ان کا یقین حضرت موسیٰ کے بارہ میں ہلکا پڑ گیا تھا۔

انہی معنوں میں یہاں استعمال ہوا ہے۔ فرمایا (اے پیغمبر) تو ان کی قولی وفعلی سختیوں پر صبر و استقلال سے کام لے۔ تحقیق اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہیگا۔ (مجرموں سے انتقام لینا اور مومنوں کی امداد و نصرت آیہ ۴۷۔ مذکورہ بالا)

اور یہ لوگ جو یقین سے خود عاری ہیں کہیں تمہارے پائے استقلال کو ڈگمگا نہ دیں لَا یَسْتَخِفَّنَّکَ۔ تم میں بے یقینی کی کیفیت پیدا نہ کر دیں۔

صاحب المفردات رقمطراز ہیں :۔

وَ لَا یَسْتَخِفَّنَّکَ اور وہ تمہیں اوچھا نہ بنا دیں۔ یعنی شبہات پیدا کر کے تمہیں تمہارے عقائد سے متزلزل اور برگشتہ نہ کر دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۳۱) سورۃ لُقمٰن مَکیّۃ (۵۷)

۳۱: ۲ = تِلْكَ ۔ اسم اشارہ ہے ۔ مفرد، مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اصل میں اشارہ تِیْ ہے لَ اس پر زیادہ کیا گیا ہے ك حرف خطاب ہے جس کی حسبِ احوال مخاطب تذکیر و تانیث اور جمع و تثنیہ میں گردان ہوتی رہتی ہے!

= اٰیٰتُ مشار الیہ ہے اور تِلْكَ اٰیٰت سے مراد وہ آیات:۔

۱:۔ جو اس سورۃ میں آگے آرہی ہیں۔

۲:۔ جملہ آیات قرآن مجید ۔

= اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ط اٰیٰتُ مضاف ۔ اَلْكِتٰبُ موصوف اَلْحَكِیْمُ صفت صفت موصوف مل کر مضاف الیہ۔ پُرحکمت کتاب کی آیتیں ۔

= الحکیم۔ ای ذی الحکمۃ ۔ حکمت و دانش سے پُر اس کا ایک معنی محکم بھی ہیں ۔ یعنی اس میں کسی قسم کا خلل یا تناقض نہیں ہے۔ ای لاخلل فیہ ولا تناقض ۔

۳۱: ۳ = هُدًى ۔ (اسم و مصدر بمعنی ہدایت کرنا۔ یا ہدایت) وَرَحْمَةً (اسم و مصدر بمعنی بخشش، مہربانی، احسان، فضل، انعام، رحم کرنا) دونوں منصوب بوجہ حال ہونے کے اٰیٰتُ سے۔ یعنی یہ سراسر ہدایت و رحمت ہے (محسنین کے لئے)

= مُحْسِنِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ احسان کرنے والے۔ نیکوکار مرد۔

۳۱: ۴ = آیت ہذا محسنین کی تعریف ہے ۔

۳۱: ۵ = اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى ۔ مبتدا و خبر، مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ هُدًى کی صفت ۔

= وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ : جملہ معطوف ۔ جس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے

ھُمۡ کی تکرار کلام کی تاکید اور زور کلام کے لئے ہے۔ اور یہی لوگ مکمل فلاح یافتہ ہیں۔
۳۱: ۶ = وَمِنَ النَّاسِ: ای لبعض من الناس اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں:۔
= مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ : مَنۡ موصولہ بمعنی الَّذِیۡ ہے یَشۡتَرِیۡ مضارع واحد مذکر غائب اشتراءٌ (افتعال) مصدر۔ جو خریدتے ہیں۔ اختیار کرتے ہیں، راغب ہوتے ہیں۔
= لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ۔ لَھۡوَ مضاف الحدیث مضاف الیہ۔ لیکن اضافت بتقدیر مِنۡ ہے۔ اصل میں لھوًا مِّن الحدیث تھا۔ فضول۔ بیہودہ۔ بے سروپا قصوں کا کھیل تماشہ
الکشاف میں ہے الاضافۃ بمعنی من (تبعیضیہ) کانہ قیل: ومن الناس من یشتری لبعض الحدیث الذی ھو اللھو منہ۔ اور لوگوں میں بعض ایسے ہیں کہ خریدکرتے ہیں لبعض ایسی (بے ہودہ اور بے سروپا) باتیں جو محض کھیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مفسرین اس آیت کے شان نزول کے متعلق لکھتے ہیں،۔
کہ مکہ میں ایک شخص نضر بن حارث تھا جو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایران، عراق، شام وغیرہ اکثر آیا جایا کرتا تھا۔ وہاں سے وہ رستم واسفندیار کے قصے، ایران کے بادشاہوں کی جنگوں کی کہانیاں، بہادروں کے افسانے اور حیرہ کے بادشاہوں کے قصے وغیرہ لے آتا تھا۔ اور حبیب بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا کلام پڑھ کر سنانے لگتے تو یہ بالمقابل اپنی مجلس جما لیتا اور کہتا کہ ان چیزوں میں دل لگاؤ قرآن کے وعظ میں کیا رکھا ہے۔ ہمراہ حسین چھوکریاں بھی رکھتا اور عملی دل بہلاوے کے لئے شراب وکباب کی پیش کش بھی کرتا۔ جاہل اور علمی سند سے خالی لوگ نفس پرستی کے دام میں آکر ادھر لگ جاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
= لِیُضِلَّ میں لام تعلیل کا ہے یُضِلَّ مضارع (منصوب بوجہ لام تعلیل) واحد مذکر غائب اِضۡلَالٌ (افعالٌ) مصدر۔ تاکہ گمراہ کردے (دوسروں کو) اس میں ضمیر فاعل وہی ہے جو یَشۡتَرِیۡ میں ہے۔
= سَبِیۡلِ اللّٰهِ اللہ کا دین۔ یا تلاوت قرآن مجید۔
= بِغَیۡرِ عِلۡمٍ۔ بغیر کسی علمی سند کے یہ یَشۡتَرِیۡ سے متعلق ہے ای یشتری ذلک بِغَیۡرِ عِلۡمٍ۔ یعنی اس فعل یا تجارت کے نتائج سے بے خبر ہوکر۔
= یَتَّخِذَھَا۔ مضارع منصوب بوجہ عطف علی یضل۔ یضل کا معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب سبیل کے لئے ہے جو مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

= ھُزُوًا۔ مصدر بمعنی اسم مفعول مَھْزًا وہ جس کا مذاق اڑایا جائے۔
= وَیَتَّخِذَ ھَا ھُزُوًا اور اللہ کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔
= اُولٰٓئِکَ یہ لوگ جو اللہ کے راستے سے غافل کر دینے والا سودا کرتے ہیں؛ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور اللہ کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔
= مُھِیْنٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِھَانَۃٌ مصدر (افعال) سے ھون مادہ ذلیل کرنے والا۔
= تُتْلٰی۔ مضارع مجہول۔ واحد مؤنث غائب تلاوۃ مصدر تلوٌ مادہ۔ پڑھی جاتی ہے یہاں آیات کے لئے فعل آیا ہے بمعنی پڑھی جاتی ہیں!
= عَلَیْہِ۔ اس میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اسم موصول مَنْ ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ۔ بعض نے اس کا ترجمہ کیا ہے: لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو خریدتے ہیں۔ اور پھر اسی رعایت سے یَشْتَرِیْ۔ یُضِلَّ۔ یَتَّخِذَ ھَا میں ضمیر فاعل واحد مذکر غائب کو معنی جمع لیا ہے۔ اس لحاظ سے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا کا ترجمہ ہوگا اور جب انہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح اس آیت میں بھی ضمیر واحد مذکر غائب کو جمع کے معنی میں لیا جائے گا۔

بعض نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ کا ترجمہ کیا ہے!
اور لوگوں میں وہ بھی ہے جو خرید کرتا ہے: ...... اور ہر آیت کے آخر تک یہی صیغہ اختیار کیا ہے اس صورت میں عَلَیْہِ میں ہٖ ضمیر اس کی ظاہری صورت میں واحد مذکر غائب کے لئے ہوگی اور وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا کا ترجمہ ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں
= وَلّٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ پیٹھ دے کر، یا منہ موڑ کر بھاگنا۔ یہاں ماضی بمعنی حال آیا ہے۔ وہ منہ موڑ لیتا ہے۔
= مُسْتَکْبِرًا۔ اسم فاعل واحد مذکر، منصوب استکبارٌ (استفعال) مصدر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔ سرکشی کرنے والا۔ نصب بوجہ وَلّٰی سے حال ہونے کے ہے۔
= کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا۔ یشبہ حالہ فی ذٰلِکَ حال من لم یسمعھا۔ اس کا اس شخص جیسا ہے جس نے اسے سنا ہی نہیں ہے۔ یہ جملہ وَلّٰی سے حال ہے یا ضمیر مستکبرًا سے کَاَنَّہٗ سے اور ضمیر ہٗ ضمیر شان ہے۔ جیسے اس نے سُنا ہی نہیں۔
= کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا۔ کَاَنَّ حرف مشبہ بفعل۔ اُذُنَیْ تثنیہ اُذُنٌ واحد

مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اس کے دونوں کانوں ہیں ۔ وَقْرًا ۔ ثقل، بوجھ
گرانی ۔ بہرہ پن ۔ اَلْوَقْرُ ۔ کان میں بھاری پن ۔ وَقَرَتْ اُذُنُهٗ کان میں ثقل ہونا ۔ دَقْرٌ ۔
محض بوجھ کو بھی کہتے ہیں ای الحمل الثقیل بھاری بوجھ ۔
گدھے یا خچر کے ایک بوجھ کو بھی وقر کہتے ہیں (a donkey load)
جیساکہ اونٹ کے ایک بوجھ کو وسق کہتے ہیں ۔ (a camel load) الوقار کے معنی
سنجیدگی اور حلم کے ہیں ۔ وَقْرًا منصوب بوجہ اسم کانّ کے ہے ای کان وقرًا فی
اذنیہ ۔ گویاکہ اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے یعنی وہ دونوں کانوں سے بہرا ہے یہ جملہ ضمیر
لم یسمعھا سے حال ہے یا اس سے بدل ہے (بدلِ کل)

۳۱ : ۸ = جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ نعمت وراحت کی جنتیں اصل میں جنتوں
کی نعمتیں اور راحتیں تھا ۔ کیونکہ جنت جگہ ہی نعمت وراحت کی ہے مبالغہ کے لئے الٹ دیا ہے

۳۱ : ۹ = وَعْدَ اللّٰهِ ۔ وَعْدًا مصدر مؤکد لنفسہ ۔ لھم جنّٰت النعیم کے معنی ہیں کہ :
وعدھم اللّٰہ جنّٰت النعیم ۔ اس وعدہ کی تاکید میں مصدر مؤکدہ لایا گیا ہے چونکہ یہ وعدہ
لفظًا موجود نہیں صرف معنًی ہے اس تاکید کو تاکید معنوی کہتے ہیں اور مصدر مؤکد لنفسہ کہلائیگا
اس کی مثال ۳۰ : ۶ میں ملاحظہ ہو ۔

= حَقًّا بھی مصدر مؤکدہ ہے وعدہ کی تاکید کے لئے آیا ہے لہٰذا ہر دو وَعْدٌ اور حقًّا وعدٌ
لھم جنت النعیم کی تاکید کے لئے ہیں ۔ دونوں مصدر مؤکدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں

= العزیز ۔ غالب ۔ زبردست ۔ قوی ۔ گرامی قدر ۔ عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر بمعنی
فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے ۔

= اَلْحَكِيْمُ ۔ ذو الحکمۃ ۔ حکمت والا ۔ جس کا ہر کام حکمت اور مصلحت پر مبنی ہو ۔

۳۱ : ۱۰ = عَمَدٍ ۔ ستون ۔ عَمُوْدٌ اور عِمَادٌ کی جمع ۔

= تَرَوْنَهَا ۔ تَرَوْنَ مضارع ۔ جمع مذکر حاضر ۔ رُؤْيَةٌ مصدر (باب فتح)
ھَا ضمیر واحد مذکر غائب کے دو مرجع ہو سکتے ہیں ۔

۱: ۔ آسمان ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا ۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ آسمان ستونوں کے بغیر پیدا کئے ہیں

۲: ۔ عمد ۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا ۔ کہ اس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پیدا فرمایا
جنہیں تم دیکھ سکو ۔ یعنی اگر ہوں تو ضرور نظر آئیں ۔ یا اس نے آسمانوں کو پیدا کیا ایسے ستونوں
کے بغیر جنہیں تم دیکھ سکو، یعنی ہو سکتا ہے کہ ستون ہوں لیکن اگر وہ ہوں تو ایسے ہیں کہ تم دیکھ نہیں سکتے

== رَوَاسِیَ۔ رَاسِیَۃٌ کی جمع ہے بمعنی بوجھ۔ پہاڑ، رواسِیَ کا استعمال ٹھہرے ہوئے پہاڑوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

== اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ ای لِئَلَّا تَمِیْدَ بِکُمْ تاکہ تمہیں لےکر وہ ڈولتی نہ رہے تَمِیْدَ مضارع واحد مؤنث غائب وہ ہلتی ہے وہ جھکتی ہے ھَیْدٌ مصدر (باب ضرب) کسی بڑی چیز کا ہلنا ۔۔۔۔ یا جھکنا۔

== بَثَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بکھیرا۔ اس نے پھیلایا۔ بَثٌّ مصدر (باب ضرب و نصر)

== دَآبَّۃٍ۔ جانور۔ پاؤں پر چلنے والے۔ رینگنے والے جانور۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے

== فِیْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الارض کے لئے ہے۔

== زَوْجٍ کَرِیْمٍ۔ موصوف وصفت۔ شریف وکثیر المنفعت اقسام یا جوڑے۔ اس میں حیوانات، نباتات، جمادات سب شامل ہے۔

۳۱: ۱۱ == بَلْ۔ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصحیح کے لئے آیا ہے۔ یعنی ان کے معبودان باطل نے کچھ بھی تخلیق نہیں کیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔

۳۱: ۱۲ == اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ اس میں اَنْ تفسیریہ ہے ای وقلنا لہ ان اشکر للہ اور ہم نے اسے کہا کہ شکر ادا کر اللہ کا۔

۳۱: ۱۳ == وَهُوَ یَعِظُهٗ میں واؤ حالیہ ہے۔ اور وہ اسے نصیحت کر رہا تھا۔ یا اس نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

۳۱: ۱۳ یٰبُنَیَّ۔ یا حرف نداء ہے بُنَیَّ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر منادیٰ۔ بُنَیَّ۔ اِبْنٌ سے اسم تصغیر ہے جو یہاں پیار اور محبت کے لئے ہے۔ یٰبُنَیَّ میرے پیارے بیٹے، میرے چھوٹے سے بیٹے۔ بُنَیَّ کی یَ اور یائے متکلم کو اضافت کی وجہ سے مدغم کیا گیا۔

۳۱: ۱۴ == وَصَّیْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَوْصِیَۃٌ (تفعیل)، ہم نے حکم دیا۔ جیسا کہ آیت وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ (۲۹: ۱۸) میں بدیں معنی آیا ہے۔ یعنی۔ اور ہم نے انسان کو حکم دیا۔ الوصیۃ واقعہ پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنا۔ اَوْصَاهُ

(افعال) اور وَصَّاہُ (تفعیل) بمعنی وصیت کرنے کے بھی ہیں۔ جیسے مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصٰی بِھَا اَوْ دَیْنٍ (۴: ۱۰) وصیت کی تعمیل کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے۔
وَصّٰی ب کسی کام کا عہد لینا۔ کسی کام کا حکم دینا۔
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ: اور ہم انسان کو حکم دیا اس کے ماں باپ کے متعلق (ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان کرنے کا۔
= وَھْنًا۔ اسم مصدر۔ (باب ضرب) کمزوری وکمزور ہونا۔ منصوب بوجہ اُمُّہٗ کے حال ہونے کے۔ (بہ تقدیر مضاف ای ذات وھن) یا بہ فعل محذوف سے مفعول مطلق ہے ای تھن وھنًا اس صورت میں یہ جملہ اُمُّہٗ سے حال ہوگا: وھنًا علٰی دھنٍ کمزوری پر کمزوری شدت پر شدت۔ ضعف پر ضعف (مدتِ حمل میں متعلقہ دشواریاں، پیدائش کا مرحلہ اور اس سے متعلقہ تکالیف۔ رضاعت کا زمانہ اور ماں کا اپنا خون جگر پلانا۔ ابتدائی پرورش اور ماں کی قربانیاں)
= فِصَالُہٗ۔ مضاف مضاف الیہ فِصَالٌ بچہ کا دودھ چھڑانا۔ باب مفاعلہ سے مصدر ہے اس کے اصل معنی باہم جدا ہوجانا۔ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجانا ہیں۔ کیونکہ بچہ کا دودھ جب چھڑایا جاتا ہے تو وہ اپنی ماں سے اس قدر وابستہ نہیں رہتا جیسا پہلے تھا اور ایک گونہ ماں اور بچہ میں جدائی واقعہ ہوجاتی ہے نیز بچہ شیر مادر سے اور شیر مادر بچہ سے علیحدہ کردیا جاتا ہے اس لئے بچہ کے دودھ چھڑانے کو فصال سے تعبیر کیا گیا۔
الفصل کے اصل معنی ہیں دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری سے اس طرح علیحدہ کردینے کے ہیں کہ ان کے درمیان فاصلہ ہوجائے اور یہ اقوال واعمال دونوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے
= اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ۔ اَنْ تفسیریہ ہے اور جملہ وصینا کی تفسیر ہے ای وصینا الانسان بشکرنا وبشکر والدیہ۔ یعنی ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ شکرگذاری کرے ہماری اور اپنے والدین کی بھی۔
درمیانی عبارت حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ جملہ معترضہ ہے۔ اُشْکُرْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو شکر کر۔
= اِلَیَّ الْمَصِیْرُ۔ اِلَیَّ۔ اِلٰی حرف جار ی ضمیر واحد متکلم مجرور۔ میری طرف۔
= اَلْمَصِیْرُ۔ اسم ظرف مکان ومصدر۔ صَیْرٌ مادہ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ۔ اور میری طرف ہی واپسی ہے۔ یہ تعلیل ہے خدائی احکام کے بجالانے کے وجوب کی۔

۳۱:۱۵ == وَاِنْ جَاھَدٰ لَكَ۔ اِنْ شرطیہ ہے جٰھَدٰكَ فعل ماضی تثنیہ مذکر غائب لَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ جَاھَدَ یُجَاھِدُ مُجَاھَدَۃً (مفاعلہ) (اگر) وہ دونوں (تم سے) جہاد کریں۔ یعنی جھگڑیں لڑیں۔ تم پر زور دیں۔ تم پر کوشش کریں۔

== اَنْ تُشْرِكَ میں اَنْ مصدریہ ہے

== مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ میں مَا بمعنی الذی ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا موصولہ ہے۔ جس کا تجھے علم نہیں۔ جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں۔

== فَلَا تُطِعْهُمَا۔ جواب شرط۔ تو ان دونوں کا کہنا نہ مان، ان کی اطاعت مت کر۔

== صَاحِبْهُمَا۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ مفعول۔ تو ان کی مصاحبت کر۔ تو ان کے ساتھ رہ۔ تو ان کے ساتھ زندگی گذار۔

== مَعْرُوْفًا۔ ای صحابًا معروفًا۔ اچھی مصاحبت۔ اچھے سلوک کے ساتھ۔

== اِتَّبِعْ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ تو اتباع کر۔ تو پیروی کر۔

== مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ۔ مَنْ موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ اَنَابَ یُنِیْبُ اِنَابَةً (افعال) رجوع کرنا انابت الی اللہ کے معنی اخلاص عمل اور دل سے اللہ کی طرف رجوع کرنا اور توبہ کرنا۔

سَبِیْلَ مضاف مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ مضاف الیہ۔ جو میری طرف صدق دل سے رجوع کرے اس کی راہ کی پیروی کر۔

== مَرْجِعُكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارا لوٹنا۔

== اُنَبِّئُكُمْ۔ مضارع واحد متکلم كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر میں تم کو خبر کروں گا۔ میں تم کو بتاؤں گا۔

فائدہ: آیات ۱۴ اور ۱۵ بطور جملہ معترضہ ہیں اگلی آیت ۱۶ سے پھر حضرت لقمان علیہ السلام کا کلام شروع ہوتا ہے۔

۳۱:۱۶ == اِنَّهَا اِنْ تَكُ۔ هَا ضمیر قصہ ہے جو مابعد کے جملہ کی طرف عائد ہے۔

اِنْ تَكُ اِنْ شرطیہ ہے تَكُ كَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اصل میں تکونُ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے واؤ حذف ہوگیا اور نون کو بھی خلاف قیاس حرف علت کے مشابہ مان کر حذف کر دیا گیا۔ اِنْ تَكُ اگر وہ ہووے۔

== مِثْقَالَ اسم مفرد۔ ہم وزن۔ حَبَّةٍ۔ دانہ۔ اناج کے دانہ کو حبّۃ یا حبّ کہتے ہیں

= خَرْدَلٍ۔ رائی
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ رائی کے دانہ کے برابر۔ رائی کے دانہ کے ہموزن
اِنَّهَآ اِنْ تَكُ ...... خَرْدَلٍ۔ قصّہ یہ ہے کہ اگر کوئی (شے یا عمل) رائی کے دانہ کے برابر (بھی چھوٹا) ہو۔
= فَتَكُنْ۔ مضارع مجزوم واحد مؤنث غائب كَوْنٌ سے مضارع۔ دراصل تَكُوْنُ تھا حرف جازم (اِنْ) داخل ہونے سے اجتماع ساکنین کی بناء پر واؤ ساقط ہوا۔ ترجمہ: پھر وہ ہووے
= صَخْرَةٍ۔ بڑا اور سخت پتھر۔ صَخْرٌ و صُخُوْرٌ جمع۔ فِيْ صَخْرَةٍ کسی بڑے سخت بھاری پتھر کے اندر
۳۱: ۱۷ = اَقِمْ۔ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اقامة (افعال) مصدر تو قائم رکھ۔ تو سیدھا کر۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ تو نماز پڑھ۔ تو نماز قائم رکھ۔
= وَاْمُرْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر، اَمْرٌ مصدر (باب نصر) تو حکم دے۔ یعنی اپنی ذات کی تکمیل و تربیت کے لئے ہمیشہ نماز پڑھا کر اور دوسروں کی تربیت اور تکمیل ذات کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا رہ۔
وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ تو نیکی کا حکم دیا کر۔
= اِنْهَ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَهْيٌ مصدر سے (باب فتح) تو منع کر۔ تو منع کرتا رہ۔ المنکر۔ اسم مفعول واحد مذکر انکارٌ مصدر، وہ قول یا فعل جس کو شرع نے ممنوع قرار دیا ہو، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور برائی سے روکتے رہو۔
= مَآ اَصَابَكَ۔ ما موصولہ ہے اَصَابَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اِصَابَةٌ (افعال) مصدر صوب مادہ۔ پہنچنا۔ آلینا۔ آپڑنا۔ پالینا۔ اسی سے مُصِيْبَةٌ ہے آلینے والی۔ آپڑنے والی۔ تکلیف، سختی۔ ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ جو مصیبت تمہیں پہنچے۔
= ذٰلِكَ۔ یہ۔ یہی۔ اسم اشارہ واحد مذکر کے لئے آتا ہے اس صورت میں اس کا مشار الیہ صبر ہے یا اس کا اشارہ جملہ امور وصیت کے متعلق ہے یعنی اقامت صلوٰة، امر بالمعروف و نہی عن المنکر و اصبر علی ما اصابک) ان سب کو وصیت کے ضمن میں لاکر اشارہ مفرد استعمال کیا گیا ہے ای الذی وصینك بہٖ

= عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ اَلْعَزْمُ وَالْعَزِیْمَۃُ کسی کام کو قطعی اور حتمی طور پر کرنے کا ارادہ کرنا۔ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ (۳:۱۵۹) جب کسی کام کا مصمم ارادہ کرلو۔ تو خدا پر بھروسہ رکھو۔ عَزْمٌ مصدر ہے عَزَمَ یَعْزِمُ (ضرب) لیکن یہاں عَزْمٌ بمعنی مَعْزُوْمٌ لیا گیا ہے (یعنی جس امر کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو) اس کو تسمیۃ المفعول باسم المصدر کہتے ہیں۔ اس طرح عَزْمِ الْاُمُوْرِ بمعنی مَعْزُوْمَاتُ الاُمُوْرِ ہے یہ اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے بیشک یہ ہمت کے کاموں سے ہے یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سلسلہ میں جو سختیاں اور تکالیف پیش آئیں ان کو تحمل اور اولوا العزمی سے برداشت کر۔ تکالیف سے گھبرا کر ہمت ہار دینا بہادروں کا کام نہیں۔

۳۱:۱۸ = وَ لَا تُصَعِّرْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تَصْعِیْرٌ (تفعیل) مصدر تو تکبر و نخوت کی وجہ سے) منہ نہ موڑ۔ اَلصَّعَرُ کے اصل معنی گردن میں کجی کے ہیں اور اونٹوں کی ایک بیماری کا نام بھی ہے جب یہ لگتی ہے تو اونٹ کی گردن ٹیڑھی ہو جاتی ہے اَلصَّعَرُ دَاءٌ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ فَیَلْوِیْ مِنْہُ عُنُقَہٗ وَیَمِیْلُہٗ۔ صعر ایک بیماری ہے جو اونٹ کو لگتی ہے تو اس سے اس کی گردن ٹیڑھی ہو کر جھک جاتی ہے۔

اسی بنا پر جب کوئی شخص غرور نخوت سے اپنا منہ لوگوں کی طرف سے موڑ لیتا ہے تو عرب کہتے ہیں قَدْ صَعَّرَ خَدَّہٗ۔ اس مفہوم کی تائید میں عمرو بن حنی التغلبی کا شعر ہے۔

وکنا اذا الجبار صعّر خدّہٗ ـ اقمنالہ من میلہ فتقوّما

(جب کوئی جابر شخص ازراہِ تکبر اپنا رخسار پھیر لیتا ہے تو ہم (بزور شمشیر) اس کی کجی کو دور کر دیتے ہیں اور وہ درست ہو جاتا ہے)

= خَدَّکَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تیرا رخسار۔ خُدُوْدٌ جمع۔

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ اور تو لوگوں سے اپنا منہ مت پھیر۔ ای و لا تتکبر علیہم ان سے تکبر سے مت پیش آ۔

= لَا تَمْشِ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ مشی (باب ضرب) مصدر۔

تمش اصل میں تمشی تھا لاء نہی جازم فعل کی وجہ سے ی گر گئی۔ تو مت چل۔

= مَرَحًا۔ مَرِحَ یَمْرَحُ۔ (باب سمع) سے مصدر ہے۔ بہت زیادہ اور شدت کی خوشی سے اترانا۔ ناز سے چلنا۔ بوجہ حال منصوب ہے۔

= مُخْتَالٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر حاضر اختیال (افتعال) مصدر خیل مادہ ناز سے

چلنے والا۔ مغرور۔ متکبر۔ اَلْخُیَلَاءُ وہ تکبر جو کسی ایسی فضیلت کے تخیل پر مبنی ہو جو انسان اپنے اندر خیال کرتا ہو اور وہ دراصل اس میں نہ ہو۔

= فَخُوْرٍ۔ الفَخْرُ (باب نصر) کے معنی ان چیزوں پر اترانے کے ہیں جو انسان کے ذاتی جوہر سے خارج ہوں مثلاً مال وجاہ وغیرہ اور اسے فخر بھی کہتے ہیں اور فخر کرنے والے کو فاخر کہا جاتا ہے۔ فَخُوْرٌ و فخیر مبالغہ کے صیغے ہیں بہت زیادہ اترانے والا۔

۳۱: ۱۹ = اِقْصِدْ۔ قَصَدَ یَقْصِدُ (ضرب) قَصْدٌ مصدر سے فعل امر واحد مذکر حاضر تو میانہ روی اختیار کر۔ تو اعتدال اختیار کر۔

= مَشْیِكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیری چال۔

= اُغْضُضْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر غَضَّ یَغُضُّ غَضٌّ (نصر) مصدر سے۔ الغَضُّ کے معنی کمی کرنے کے ہیں خواہ نظر اور صورت میں ہو یا کسی برتن میں سے کچھ کم کرنے کی صورت میں ہو وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اور (بوقت) آواز نیچی رکھ!

اور جگہ قرآن مجید میں ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (۲۴: ۳۰) مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔

= اَنْکَرَ۔ بہت زیادہ برا۔ بہت زیادہ قبیح۔ بہت زیادہ وحشیانہ۔ دہشتناک۔ نُکْرٌ سے اسم تفضیل۔

= لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔ میں لام تاکید کے لئے ہے۔ حَمِیْرٌ حِمَارٌ کی جمع ہے گدھے (یہاں حضرت لقمان کا بیان ختم ہوا)

۳۱: ۲۰ = اَلَمْ تَرَوْا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ لَمْ تَرَوْا مضارع نفی جحد بلم۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔

= سَخَّرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے تابع کر دیا۔ اس نے کام میں لگا دیا۔ کسی چیز کو جبراً وقہراً کسی خاص مقصد کے لئے مصروف کر دینے کو تسخیر کہتے ہیں۔ سَخَّرَ لَکُمْ۔ تمہارے کام میں لگا رکھا ہے، تمہارے اختیار میں کر دیا ہے۔ جیسے کَذٰلِكَ سَخَّرْنٰھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ (۲۲: ۳۶) ہم نے یوں ان (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے۔ سَخَّرَ تَسْخِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ مُسَخَّرٌ وہ ہے جسے کسی کام پر مجبور کرکے لگایا جائے سَخَرَ مادہ۔ لیکن اسی مادہ سے باب سمع (سَخِرَ یَسْخَرُ) سے ٹھٹھا کرنا کے معنی میں آتا ہے، جیسے اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ (۱۱: ۳۸) اگر (آج) تم

ہم پر ہنستے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو (اسی طرح) ہم (ایک دن) تم پر ہنسیں گے۔
= اَسْبَغَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِسْبَاغٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اس نے مکمل کیا۔ اس نے پورا کر دیا۔ دِرْعٌ سَابِغٌ پوری اور وسیع زرہ جیسے اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ (۳۴:۱۱) کشادہ اور پوری پوری زرہیں بناؤ۔
اس سے استعارہ کے طور پر اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ (پورا وضو کرنا) اور اِسْبَاغُ النِّعَمِ (پورا پورا انعام کرنا) کا محاورہ استعمال ہوتا ہے۔
آیہ ھٰذا میں اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ اس نے تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں۔
= ظَاھِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً۔ یعنی ظاہری و باطنی، محسوسہ و غیر محسوسہ۔ معروف و غیر معروف منصوب بوجہ نِعَمَہٗ سے حال ہونے کے۔
= وَ مِنَ النَّاسِ۔ میں واؤ حالیہ ہے اور جملہ ضمیر اللہ تعالیٰ ماقبل سے موضع حال میں ہے ای اَلَمْ تروا ان اللہ سبحانہ فعل ما فعل من الامور الدالۃ علی وحدتہ سبحانہ وتعالیٰ وقدرتہ عزوجلّ والحال من الناس من ینازع و یخاصم فی اللہِ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ سبحانہ نے مختلف النوع نعمتیں عطا کیں جو اس کی قدرت و وحدت پر دلالت کرتی ہیں اور حال یہ ہے کہ لوگوں میں وہ شخص بھی ہے جو نزاع اور جھگڑا کرتا ہے اللہ کے بارہ میں (یعنی اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے) فی اللہ ای فی توحیدہٖ۔
= یُجَادِلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب مُجَادَلَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ جِدَالٌ بھی اس کا مصدر ہے۔ جھگڑا کرتا ہے۔
= بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا ھُدًی وَّ لَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ہ قاعدہ ہے کہ غَیْر کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے جیسے بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ اور جب فقرہ میں غَیْر کی تکرار درکار ہو تو اس کی بجائے لَا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد بھی مستثنیٰ مجرور ہوگا۔ جیسے وَلَا ھُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ہ منیر صفت ہے کتٰب کی اور اپنے اعراب میں موصوف کے تابع ہو گی!
اس کی ایک اور مثال قرآن مجید میں: غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین (۱:۷)
ایک اور مثال: اعرفہ غیر حسود ولا ظلوم: میں اسے جانتا ہوں نہ یہ حاسد ہے اور نہ ظالم۔
= مُنِیْرٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِنَارَۃٌ (افعال) مصدر۔ نورٌ مادّہ۔ باب افعال کے

خواص میں سے تعدیہ ہے یعنی فعل کو متعدی بنانے کی صفت۔ جیسے خَرَجَ (وہ نکلا) سے اَخْرَجَ (اس نے نکالا) اور دیگر خاصیت تصییر ہے یعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔

لہٰذا پہلی صورت میں مُنِیْر کا مطلب ہوگا روشن کرنے والا۔ اور دوسری صورت میں روشنی والا۔ خود روشن، لہٰذا منیر خود روشن، روشن کرنے والی۔

۳۱: ۲۱ = اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ہمزہ استفہامیہ ہے ای ایتبعونہ (کیا وہ پھر بھی پیروی کرتے رہیں گے) واؤ حالیہ ہے اور جملہ لَوْكَانَ .... السعیر۔ جملہ حالیہ ہے۔ یعنی کیا وہ پھر بھی اس کی پیروی کرتے رہیں گے دراں حالیکہ وہ شیطان ان کو بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو۔

يَدْعُوْهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب، کی دو صورتیں ہیں:۔

۱:۔ اگر اس کا مرجع وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا تو مطلب یہ ہوگا کہ شیطان ان کو اپنے آباء واجداد کے مذہب کی طرف مائل کرکے عذاب جہنم کی طرف لے جا رہا ہے۔

۲:۔ اور اگر اس کا مرجع آباء ہے تو مطلب ہوگا کہ کیا اس حال میں بھی کہ شیطان ان کے آباء واجداد کو عذاب دوزخ کی طرف بلا رہا ہو وہ اپنے آباء واجداد کی پیروی کریں گے (ای ایتبعونھم)۔

۳۱: ۲۲ = مَنْ يُّسْلِمْ مَنْ شرطیہ ہے۔ جو تابع کردے۔

يُسْلِمْ مضارع مجزوم بالشرط۔ اِسْلَامٌ مصدر۔ یہاں اسلام بمعنی تفویض ہے یعنی اپنے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردینا۔ یعنی قضا و قدر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کردے جیسا کہ دوسری جگہ ہے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؁ (۲: ۱۳۱) جب اس سے اس کے پروردگار نے کہا کہ جھک جاؤ تو اس نے عرض کی کہ میں رب العلمین کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور جو اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردے۔ یعنی جو اپنے تمام امور اس کو تفویض کردے۔

= وَهُوَ مُحْسِنٌ جملہ حالیہ ہے۔ دراں حالیکہ وہ محسن ہو۔ مُحْسِنٌ احسان سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ فریضہ سے زیادہ ادا کرنے والا۔ ہر قسم کی نیکی پیدا کرنے والا۔

احسان کی تعریف، حدیث جبرئیل میں ہے الاحسان اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ۔ یعنی احسان اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اس کے نورِ جمال کا مشاہدہ کر رہے ہو اور اگر تمہاری اس منزل پر رسائی نہیں تو کم از کم اتنا تصور تو پختہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے ! (ضیاء القرآن)

= فَقَدِ اسْتَمْسَكَ میں فاء جواب شرط کے لئے ہے اِسْتَمْسَكَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِسْتِمْسَاكٌ (استفعال) مصدر۔ کسی چیز کو پکڑنا اور تھامے رکھنا۔ پس اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ یا تھام لیا۔

= العُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ۔ موصوف وصفت ۔ العُرْوَۃِ ہر وہ چیز جسے پکڑ کر کوئی لٹک جائے کڑا۔ حلقہ، کسی چیز کا قبضہ یا دستہ۔ اس کی جمع عُرًی ہے ۔ عرو یا عُرِیَ مادّہ ۔ اس مادہ سے مختلف مشتقات مختلف معانی میں آئے ہیں ۔

اَلْوُثْقٰی ۔ اسم تفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے اَلْاَوْثَقُ واحد وَثَاقَۃٌ مصدر (باب کرم) بمعنی بہت مضبوط۔ العروۃ الوثقیٰ بہت مضبوط حلقہ یا کڑا۔

مطلب یہ ہے کہ جس نے قضاو قدرِ الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا ۔ اور اپنے قلب و قالب کو اس کے احکام کے آگے سرافگندہ کر دیا ۔ اور حسنِ عمل سے اس کی تائید بھی کی گویا اس نے ایک نہایت مضبوط حلقہ کو پکڑ لیا ۔ اور تھام لیا۔ جس کے ٹوٹنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے ۔

دوسری جگہ فرمایا ہے

فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی (۲ : ۲۵۶) تو جو کوئی طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا ۔

= عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تمام کاموں کا انجام ۔

۳۱ : ۲۳ = لَا یَحْزُنْكَ ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۔ حُزْن سے باب نصر۔ وہ تجھے رنج نہ پہنچائے ۔ وہ تجھے غمگین نہ کرے ۔

= مَرْجِعُھُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ان کا لوٹنا ۔ رجوع کرنا ۔

= فَنُنَبِّئُھُمْ ۔ فاء ترتیب کا ہے ۔ نُنَبِّئُ مضارع جمع متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ، سو ہم ان کو ضرور تبلادیں گے ۔

= عَلِیْمٌ بڑا دانا ۔ خوب جاننے والا عِلْمٌ سے بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے ۔

= ذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ ایسی بات۔ امر جس کا تعلق سینوں سے ہو، بمعنی راز، بھید۔ فکر عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ سینے کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا۔ ذَاتُ۔ ذُو کا مؤنث ہے ہمیشہ بطور مضاف استعمال ہوتا ہے۔

= نُمَتِّعُھُمْ: مضارع جمع متکلم تَمْتِیْعٌ (تفعیل) مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، ہم ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں (دنیاوی زندگی میں) متع مادّہ اس سے متاعٌ ہے۔ یعنی وہ سامان جو کام میں آتا ہے جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

= قَلِیْلاً۔ صفت مشبہ کم (مدت کے لئے) تھوڑے (دنوں کے لئے)

= نَضْطَرُّھُمْ۔ مضارع جمع متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اضطرار۔ (افتعال) مصدر۔ ضرر مادہ۔ باب افتعال میں کلمہ کی ت کو ط سے بدلا گیا ہے۔ الاضطرار کے اصل معنی کسی کو نقصان دہ کام پر مجبور کرنے کے ہیں۔ ثُمَّ نَضْطَرُّھُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ پھر ہم ان کو عذاب شدید کی طرف مجبور کرکے لے جائیں گے۔ یا ان کو عذاب شدید بھگتنے کے لئے مجبور کردیں گے۔ ناچار کردیں گے۔

= عَذَابٍ غَلِیْظٍ۔ غَلِیْظٌ غِلْظَۃٌ سے صفت مشبہ ہے۔ سخت، شدید۔ اَلْغِلْظَۃُ کے اصل معنی موٹاپا یا گاڑھاپن کے ہیں لیکن استعارہ کے طور پر بمعنی سخت یا شدید میں استعمال ہوتا ہے مثلاً جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ (۹: ۷۳) کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔

۳۱: ۲۵ = لَیَقُوْلُنَّ۔ میں لام جواب شرط کے لئے ہے مضارع تاکید بانون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب۔ تو وہ ضرور کہیں گے۔

= قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کلمہ شکر ہے یعنی وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس ارض وسماء کا (یا دوسرے لفظوں میں اس کائنات کا) خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرو کہ کم از کم یہ تو مان گئے کہ کائنات کا خالق بلا شرکت غیرے اللہ تعالیٰ ہے۔

= بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ لیکن ان میں سے اکثر نادان اور بے علم ہیں۔ یہاں علم سے مراد علم الٰہیات ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کما ھو بذاتہ وصفاتہ جاننا۔ یہ لوگ جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اس کی ذات اور صفات کے علم سے کماحقہٗ ناواقف ہیں اور اسی جہالت وناواقفیت کی بناء پر وہ باوجود اس اقرار کے اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں

۳۱: ۲۶ = اَلْغَنِیُّ۔ بے نیاز۔ غیر محتاج۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

= اَلْحَمِيْدُ ۔ حَمْدٌ سے (فعیل) کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور بمعنی مفعول یعنی مَحْمُوْدٌ ہے ۔ ستودہ۔ سراہا ہوا۔ تعریف کیا ہوا۔ سزاوارِ حمد۔

۳۱: ۲۷ = لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ۔

لَوْ حرف شرط۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل مَا موصول فِي الْاَرْضِ صلہ ۔ صلہ اور موصول مل کر اسم اَنَّ۔ اَقْلَامٌ خبر۔ مِنْ شَجَرَةٍ بیانِ ما۔ واؤ حالیہ اَلْبَحْرُ مبتدا۔ (اس میں الف لام عہد کا) یا خبر کے لئے بھی ہو سکتا ہے ۔ يَمُدُّهٗ فعل ہٗ ضمیر مفعول جس کا مرجع البحر ہے۔ سبعة ابحر عدد معدود مل کر يَمُدُّهٗ کا فاعل ۔فعل فاعل مفعول مل کر مبتدا، کی خبر مِنْۢ بَعْدِهٖ متعلق خبر۔ مکمل جملہ حال ہے موصول کا بَعْدِهٖ میں ہٖ ضمیر کا مرجع البحر ہے۔ لیکن اس کے بعد سے مراد ہے اس کے ختم ہوجانے کے بعد۔

= يَمُدُّهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا دوات میں روشنائی ڈالنا۔ زیادہ کرنا۔ یعنی سات دوسرے سمندر، پہلے کے ختم ہوجانے کے بعد اس میں روشنائی بھر دیں۔

ترجمہ یوں ہوگا۔

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں (اور اس کے ختم ہونے پر) اور سات سمندر اس کو (مزید) سیاہی مہیا کریں تو پھر بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سبعۃ ابحر (سات سمندر) کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے نہ کہ اس سے مخصوص تعداد مقصود ہے یعنی اگر کئی ایسے سمندر اور بھی شامل ہوجائیں تو پھر بھی کلمات اللہ ختم نہ ہوں ۔

= مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۔ یہ جواب شرط ہے لَوْ کے جواب میں ۔

مَا نافیہ ہے نفدت ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے نَفَادٌ مصدر (باب سمع) ختم نہ ہوں ۔ كَلِمٰتُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ کلمات سے مراد معلومات الٰہیہ، عجائب قدرت وحکمت۔

۳۱: ۲۸ = مَا بَعْثُكُمْ د۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تمہارا زندہ کرنا۔ تمہارا جلانا۔ تمہارا اٹھانا۔ موت کے بعد دوبارہ زندہ اکٹھا کھڑا کرنا۔

= كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۔ کاف تشبیہ کے لئے ہے ایک نفس کی مانند ۔یعنی تم سب کو پیدا کرنا

اور مارنے کے بعد پھر زندہ کرنا۔ اللہ کے نزدیک ایک نفس کے پیدا کرنے اور مارنے اور زندہ کرنے کے برابر ہے۔ قلت وکثرت، واحد وجمع، صغر وکبر سب اس کے سامنے برابر ہیں۔

= یُوْلِجُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِیْلَاجٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ داخل کرتا ہے وَلْجٌ مادہ۔ الوُلُوْجُ۔ وَلَجَ یَلِجُ (باب ضرب) کے معنی کسی تنگ جگہ میں داخل ہونے کے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں آیا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ط (۷: ۴۰) یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے (نہ) نکل جائے۔

= سَخَّرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے تسخیر کر رکھا ہے۔ اس نے کام میں لگا رکھا ہے۔

= کُلٌّ۔ ای کل واحد من الشمس والقمر۔ سورج اور چاند میں سے ہر ایک

= یَجْرِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب جَرْیٌ مصدر (باب ضرب) چل رہا ہے

= اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ ایک مقررہ وقت تک۔ الی وقت معلوم۔ اس وقت تک جو اس ذات کو معلوم ہے۔

= وَاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب عملوں کی پوری طرح خبر رکھتا ہے۔ اس جملہ کا عطف وَاَنَّ اللّٰہَ ...... وَالْقَمَرَ پر ہے۔ یعنی اور کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب عملوں کی پوری خبر رکھتا ہے۔

۳۱: ۳۰ = ذٰلِكَ۔ مندرجہ بالا صفات یعنی دن اور رات کا سلسلہ۔ چاند اور سورج کی اپنے اپنے متعین مدار میں گردش۔

= بِاَنَّ اللّٰہَ۔ یہ مظاہر اسی سبب سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات برحق ہے۔ بالفاظ صاحب تفسیر ماجدی: واجب الوجود صرف اسی کی ذات۔ وجودِ حقیقی صرف اسی ذات کا صفات علو وکبریائی سے متصف صرف وہی، معبودیت والوہیت کا مستحق صرف وہی۔

= اَلْعَلِیُّ۔ عُلُوٌّ سے مشتق ہے اَلْعُلُوُّ کسی چیز کے بلندترین حصہ کو کہتے ہیں یہ سُفْل کی ضد ہے۔ عَلَا یَعْلُوْ عُلُوٌّ (باب نصر) بلند ہونا عَالٍ (صفت فاعلی) بلند۔ عَلَا (فعل) کا استعمال زیادہ تر کسی جگہ کے یا جسم کے بلند ہونے پر ہوتا ہے۔ مثلاً عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ (۷۶: ۲۱) ان کے بدنوں پر دیبا کے کپڑے ہوں گے۔

یا یہ عموماً مذموم معنوں میں آیا ہے۔ مثلاً اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ (۲۸: ۴) فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا۔ لیکن عَلِیَ یَعْلٰی عَلَاءٌ (باب سمع) سے مستحسن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اَلْعَلِیُّ۔ عَلِیَ یَعْلٰی سے مشتق ہے اور فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا

صیغہ ہے جس کے معنی ہیں بلند مرتبت، رفیع القدر۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کی صفت واقع ہو تو اس باب سے آتا ہے۔ اَلْعَلِیُّ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

= اَلْکَبِیْرُ۔ کَبُرَ یَکْبُرُ (کَرُمَ) سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے بہت بڑا۔ بڑے بلند مرتبے والا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ یہ واحد ہے اس کی جمع کبائر ہے۔

۳۱: ۳۱ = صَبَّارٍ۔ صَبْرٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بڑا صبر کرنیوالا۔ بڑا تحمل کرنیوالا۔

= شَکُوْرٍ۔ بڑا شکر گذار۔ بڑا احسان ماننے والا۔ شَکُوْرٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جب اس کا استعمال خدا تعالیٰ کی صفات میں ہو تو اس کے معنی ہوں گے! بڑا قدر دان۔ تھوڑے کام پر زیادہ ثواب دینے والا۔

شَکَرَ یَشْکُرُ (نصر) سے مصدر بھی ہے شُکُوْرٌ۔

یہاں مؤمن کی صفت میں صبّار شکور آیا ہے کہ وہی صفات صبر و شکر میں کامل ہوتا ہے ان دو صفات کی تخصیص اس موقعہ پر اس لئے ہے کہ بحری سفر و سیاحت میں ان دونوں صفات کے ظہور کا موقع خوب ہوتا ہے (الماجدی)

۳۱: ۳۲ = غَشِیَهُمْ۔ غَشِیَ یَغْشٰی (سمع) غِشَاءٌ و غِشَاوَۃٌ و غِشْیَانٌ مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب۔ اس نے ان کو ڈھانپ لیا۔ وہ ان پر چھا گیا۔ یا ان پر آپڑا۔ ضمیر فاعل موج کے لئے ہے (اور جب سمندر کی موج ان کو ڈھانپ لیتی ہے

= کَالظُّلَلِ۔ کاف تشبیہ کا ہے الظُّلَلُ اَلظُّلَّۃُ کی جمع ہے الظِّلَال بھی جمع ہے شامیانہ، سایہ دار۔ چھاؤں۔ ظِلٌّ سایہ۔ پرچھائیں۔ ظِلٌّ سے بھی جمع ظِلَالٌ ہے۔

= مَوْجٌ۔ مَاجَ یَمُوْجُ مَوْجٌ سے مصدر بھی ہے اور اسم مفرد بھی۔ لہر۔ اس کی جمع اَمْوَاجٌ ہے۔

وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ۔ جب (سمندر کی) موجیں ان کو سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں۔

= دَعَوُا۔ دُعَاءٌ سے ماضی جمع مذکر غائب۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واؤ متحرک ماقبل اس کا مفتوح واؤ کو الف سے بدلا۔ اب الف اور واؤ دو ساکن جمع ہو گئے اس لئے الف حذف ہو گیا۔ اور دَعَوْا رہ گیا۔ انہوں نے پکارا۔ (وہ پکارنے لگتے ہیں)

= مُخْلِصِيْنَ اخلاص سے۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالتِ نصب بوجہ ضمیر فاعل دَعَوُا سے حال ہونیکے۔ اخلاص کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو ہر ممکن ملاوٹ سے پاک وصاف کر دینا۔ اور اصطلاح شرع میں اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ محض خداوند تعالیٰ کی رضاو خوشنودی کے لئے عمل کیا جائے اور اس کے علاوہ کسی اور جذبہ کی اس میں آمیزش نہ ہو۔

= الدِّيْنَ۔ اطاعت، شریعت کی پابندی۔ منصوب بوجہ مخلصین کے مفعول ہونے کے لہٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے۔

مخلصین لہ الدین۔ اپنی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے یعنی خالصۃً اللہ تعالیٰ کے ہی اطاعت گذار ہو کر اس کو پکارتے ہیں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۴ : ۱۴۶) مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور خدا کی رسی کو مضبوط پکڑا۔ اور خالص خدا کے اطاعت گذار ہوئے تو ایسے لوگ مؤمنوں کے زمرہ میں ہوں گے۔

= نَجّٰهُمْ۔ نَجّٰى يُنَجِّيْ تنجیۃ (تفعیل) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هُم ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، اس نے ان کو نجات بخشی۔

= مِنْهُمْ میں مِنْ تبعیضیہ ہے یعنی ان میں سے بعض۔ ان میں سے کچھ۔

= مُقْتَصِدٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اقتصاد (افتعال) مصدر۔ قصد مادّہ۔ اعتدال کی راہ پر چلنے والا۔ میانہ رو۔ متوسط۔ راہ راست پر چلنے والا۔

اَلْقَصْدُ قَصَدَ يَقْصِدُ (ضرب) راستہ کا سیدھا ہونا۔ محاورہ ہے قصدت قصدہٗ میں اس کی طرف سیدھا گیا۔ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ (۳۱ : ۱۹) اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر۔

اقتصادٌ کنایۃً ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جو نہ بالکل محمود ہو اور نہ بالکل مذموم ہو بلکہ ان کے درمیان ہو۔ مثلاً فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ (۳۵ : ۳۲) تو کچھ ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ درمیانہ رو ہیں۔

یہاں مراد یہ ہے کہ جب طوفان میں گھرے ہو خالصۃً اللہ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ساحل سمندر پر بامن وامان لے آتا ہے تو ان میں سے بعض تو راست روی پر قائم رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تسلیم کرتے ہیں اور مشکل کشا ماننے میں ثابت قدم

رہتے ہیں لیکن بعض دوسرے اپنے قول سے پھر جاتے ہیں اور شرک کی طرف عود کر جاتے ہیں۔

= وَمَا یَجْحَدُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب جَحْدٌ وَجُحُوْدٌ مصدر (باب فتح) وہ انکار نہیں کرتا ہے۔

= کُلَّ خَتَّارٍ کَفُوْرٍ۔ کُلَّ اسم ہے اور مضاف استعمال ہوتا ہے اور مضاف الیہ کے تمام افراد کے استغراق کے لئے آتا ہے مثلاً کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط (۳: ۱۸۵) یا آیۃ ہذا۔ کُلَّ خَتَّارٍ۔

خَتَرَ یَخْتِرُ (ضرب) خَتْرٌ مصدر سے بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

خَتْرٌ سخت بے وفائی کرنا۔ بُری طرح عہد شکنی کرنا۔

خَتَّارٍ عہد شکن، قول کا جھوٹا۔ مجرور بوجہ مضاف الیہ ہے۔

کَفُوْرٍ۔ کَفَرَ یَکْفُرُ (باب نصر) کُفْرٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ ناشکرا۔ کافر۔ منکر یہاں ناشکرا مراد ہے۔

۳۱: ۳۳ = اِتَّقُوْا۔ فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے وقی مادہ۔ تم ڈرو۔ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔ تم تقویٰ اختیار کرو۔

= اِخْشَوْا۔ فعل امر، جمع مذکر حاضر۔ خَشِیَ یَخْشٰی (سمع) خَشْیَۃٌ مصدر تم ڈرو۔

= لَا یَجْزِیْ۔ مضارع منفی، واحد مذکر غائب وہ بدلہ نہ دے سکے گا۔ جَزٰی یَجْزِیْ (ضرب) جَزَاءٌ مصدر۔ کسی کو بدلہ دینا۔ جزی مادّہ۔

= وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ (نہ بدلہ دے سکیگا (اس دن) کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے

= مَوْلُوْدٌ۔ اسم مفعول۔ مذکر۔ واحد۔ وِلَادَۃٌ مصدر۔ باب ضرب) جنا ہوا۔ بیٹا یا بیٹی

= جَازٍ جَزَاءٌ سے اسم فاعل واحد مذکر۔ کفایت کرنے والا۔ بدلہ دینے والا۔ کام آنیوالا۔

= شَیْئًا۔ کوئی چیز۔ (یعنی کچھ بھی بدلہ نہ دے سکیگا)

= لَا تَغُرَّنَّکُمْ۔ فعل نہی بانون ثقیلہ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (جس کا مرجع الحیوۃ الدنیا ہے) تم کو بہکا نہ دے۔ تم کو دھوکہ نہ دے۔ تم کو فریب میں نہ ڈالے۔ تم کو غلط طمع نہ دلائے

غَرَّ یَغُرُّ غُرُوْرٌ (باب نصر)

= بِاللّٰہِ۔ ای فی امر اللّٰہِ۔ اللہ کے باب میں اللہ کے بارہ میں۔ اللہ کے معاملہ میں۔ مثلاً کسی کو گناہ پر اس امید پر ورغلانا کہ خدا غفور الرحیم ہے۔ وغیرہ وغیرہ

== اَلْغَرُوْرُ ۔ صیغہ صفت دھوکہ دینے والا۔ جھوٹی امید دلانے والا یہ مال ہو یا دنیا۔ خواہش نفس ہو یا شیطان۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ال۔ یہاں جنس کا ہو اور افراد کے خصائص کا استغراق کرنے کے واسطے لایا گیا ہے۔

اور یہ کُلّ کا قائم مقام ہے یعنی وہ دھوکہ باز جو فریب دہی کے تمام رموز میں کامل ہے یعنی شیطان۔ اس کی مثال قرآن مجید میں ذٰلِکَ الْکِتٰبُ (۲: ۲) ہو سکتی ہے۔ یعنی وہ کتاب جو ہدایت میں کامل اور تمام نازل شدہ کتابوں کی صفتوں اور خصوصیتوں کی جامع ہے۔

صاحب تفہیم القرآن فرماتے ہیں،۔

کہ الغرور سے مراد شیطان بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی انسان یا انسانوں کا گروہ بھی ہو سکتا ہے۔ انسان کا اپنا نفس بھی ہو سکتا ہے۔ اور کوئی دوسری چیز بھی ہو سکتی ہے ..... جس شخص نے بھی خاص طور پر جس ذریعہ سے بھی وہ اصل فریب کھایا ہو۔ جس کے اثر سے اس کی زندگی کا رُخ صحیح سمت سے غلط سمت میں مڑ گیا وہی اس کے لئے الغرور ہے۔

۳۱: ۳۴ == اَلسَّاعَۃِ ای القیامۃ۔

== یُنَزِّلُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلٌ (تفعیل) سے وہ نازل کرتا ہے۔ وہ اتارتا ہے (وہ برساتا ہے)۔

== اَلْغَیْثَ ۔ بارش۔ مینہ۔ غَاثَ یَغِیْثُ (ضرب) فعل متعدی ہے۔ غَاثَنِیْ اس نے مجھ پر بارش کی یہ غَیْثٌ سے ہے۔ جو اجوف یائی ہے اس کے مشابہ لفظ غوث ہے (مددگار) جو اجوف واوی ہے۔ مادہ غَوَثَ ہے ماضی و مضارع اغاث یغیث اغاثۃ آتا ہے (باب افعال) اور باب استفعال میں غیث اور غوث کی ظاہری شکل ایک طرح کی ہو جاتی ہے۔ استغاث اس نے مدد چاہی۔ یا اس نے پانی مانگا۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ آیت اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ (۱۸: ۲۹) میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔ یعنی جب دوزخی مدد طلب کریں گے۔ یا پانی مانگیں گے تو پگھلے ہوتے تانبے کا پانی دے کر ان کی فریاد رسی کی جائے گی۔ یا پگھلے ہوئے تانبے کا پانی اُن کو دیا جائے گا۔

== مَا تَدْرِیْ ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب دَرٰی یَدْرِیْ دِرَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی جاننا۔ وہ نہیں جانتی۔ ضمیر فاعل نَفْسٌ کی طرف راجع ہے۔ کوئی شخص نہیں جانتا۔

= ماذا۔ کیا چیز ہے۔ کیا ہے یہ۔ کیا۔ اس کی لفظی ساخت میں اختلاف ہے:
۱:۔ بعض کے نزدیک یہ بسیط ہے۔ اور ما ذا پورا اسم جنس ہے یا موصول ہے اور الذی کا ہم معنیٰ ہے۔
۲:۔ دوسرے اسے مرکب کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک (۱) مَا استفہام اور ذَا موصولہ سے مرکب ہے۔
۳:۔ مَا استفہامیہ ہے اور ذا اسم اشارہ ہے۔
۴:۔ مَا زائدہ اور ذَا اسم اشارہ ہے۔
۵:۔ مَا استفہامیہ اور ذا زائدہ ہے
= تَکْسِبُ۔ کَسَبَ یَکْسِبُ (ضرب) کَسْبٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وہ کماتی ہے۔ وہ کمائے گی۔

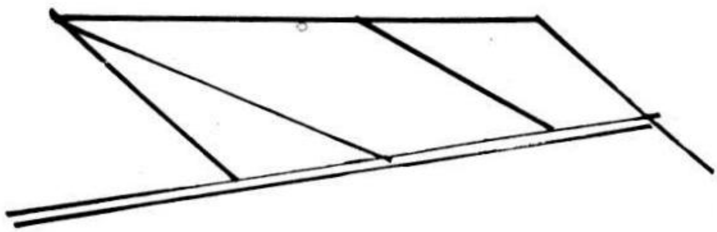

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط

(۳۲) سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃ (۷۵)

۳۲: ۲ = تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ
اس کی ترکیب میں چند اقوال ہیں :۔

۱:۔ تَنْزِیْلُ مصدر (نَزَّلَ یُنَزِّلُ سے) بمعنی مُنَزَّلٌ اور یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی ای ھٰذَا تَنْزِیْلُ .... الخ

۲:۔ تَنْزِیْلُ مبتدا ہے اور لَا رَیْبَ فِیْہِ اس کی خبر ہے اور مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ حال ہے فِیْہِ کی ضمیر کا۔ یا مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ خبر ہے اور لَا رَیْبَ فِیْہِ جملہ معترضہ ہے۔

۳:۔ الٓمّٓ : سورۃ الٓمّٓ ہے اس سے پہلے مبتدا (ھٰذَا) محذوف ہے یہ الٓمّٓ اس کی خبر ہے۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ خبر ثانی لَا رَیْبَ فِیْہِ خبر ثالث۔ اور مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ خبر رابع ہے۔ وغیرہ ... وغیرہ ...

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مضاف مضاف الیہ اس کتاب کا نزول ۔ فِیْہِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع جملہ کا مضمون ہے کانہ قیل لَا رَیْبَ فی ذٰلک ای فی کونہ مُنَزَّلًا من رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی اس کے منزّل من اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

۳۲: ۳ = اَمْ ۔ کیا ۔ یا ۔ خواہ ۔ یہاں بمعنی بَلْ (حرف اضراب) آیا ہے ۔ یعنی یہ منکرین وکافرین نہ صرف اس کے منزّل من اللہ ہونے میں شک کرتے ہیں بلکہ وہ تو اس سے بھی بڑھ کر یہ بہتان باندھتے ہیں کہ یہ افتراء (من گھڑت) ہے

= اِفْتَرٰىہُ ۔ اِفْتَرٰی ماضی واحد مذکر غائب اِفْتَرٰی یَفْتَرِیْ اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر سے ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الکتب کی طرف راجع ہے اس نے

اس (کتاب) کو خود گھڑ لیا ہے۔

= بَلْ۔ حرف اضراب ہے۔ یہاں اضراب انکار سے اثبات کی طرف ہے یعنی ان کا شک کرنا یا اس کو من گھڑت قرار دینا غلط ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تیرے پروردگار کی طرف سے یہ الحق ہے۔ ال استغراق کا ہے۔

= لِتُنْذِرَ۔ میں لام تعلیل کا ہے ای انزلہ لتنذر اس نے اس کتاب کو نازل فرمایا تاکہ آپ ڈرائیں (اس قوم کو) تُنْذِرَ مضارع منصوب (بوجہ لام تعلیل) صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (تاکہ) تو ڈرائے۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر

= مَآ اَتٰھُمْ۔ مَا نافیہ ہے۔ اَتٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ اِتْیَانٌ مصدر سے اَتٰی یَاْتِیْ (ضرب) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اس کا مرجع قَوْمًا ہے نہیں آیا ان کے پاس کوئی (نذیر) یعنی اس قوم کے پاس (کوئی ڈرانے والا) نہیں آیا۔ قوم سے مراد اہل عرب اور خاص کر قوم قریش ہے۔

تفسیر الماجدی میں ہے:۔

قوم قریش اسماعیلی تھی...... دین ابراہیمی و اسماعیلی چھوڑنے کے بعد جب سے یہ قوم عرب میں آباد ہو کر کفر و شرک میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اس وقت سے ان میں کوئی پیمبر نہیں آیا تھا۔

امام المفسرین امام رازی سے یہی تفسیر منقول ہے۔

علامہ مودودی رقمطراز ہیں:۔

اس ارشاد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس قوم میں کبھی کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مدت دراز سے یہ قوم ایک متنبہ کرنے والے کی محتاج چلی آرہی تھی!

= لَعَلَّھُمْ یَھْتَدُوْنَ۔ اس کی تفسیر میں صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔

بغوی نے اپنی تفسیر میں واقدی سے نقل کیا ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی لَعَلَّ استعمال ہوا ہے اس کا مقصد علت بیان کرنا ہے یعنی آپ کے ڈرانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہدایت پا جائیں اور جن لوگوں نے بعض مقامات پر لَعَلَّ کو تَرَجِّی یعنی آرزو اور امید کے معنی میں استعمال کیا ہے تو وہ آرزو متکلم یا مخاطب کی طرف سے ہو گی کیونکہ یہ جہالت کو مستلزم ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

مطلب یہ کہ:۔

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے۔ اور اس مقصد کے لئے نازل کی گئی ہے کہ تو

مشرکین کو شرک وکفر کے مآل سے ڈرائے تاکہ تیرے ڈرانے سے وہ ہدایت پائیں۔
۳۲: ۴ = اِسْتَوٰی۔ اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا۔ وہ سنبھل گیا۔ وہ سیدھا ہوا۔ استوائٌ (افتعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

"استوار علی العرش کے معنی یوں سمجھ لیجئے۔ کہ عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں اور استوار کا ترجمہ اکثر محققین نے متمکن و استقرار یعنی قرار پکڑنے اور قائم ہونے سے کیا ہے مطلب یہ ہے کہ تخت حکومت پر اس طرح قابض ہونا کہ نہ اس کا کوئی حصہ اور کوئی گوشہ حیطۂ اقتدار سے باہر ہو اور نہ قبضہ و تسلط میں کسی قسم کی کوئی مزاحمت اور گڑبڑ ہو۔
(لغات القرآن)

= اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے تتذکرون مضارع منفی جمع مذکر حاضر کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ہو۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے۔
تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ تَذَكُّرٌ (تفعل) سے

۳۲: ۵ = يُدَبِّرُ۔ دَبَّرَ يُدَبِّرُ تَدْبِيْرٌ (تفعیل) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب التدبیر کے معنی ہیں کسی معاملہ کے انجام پر نظر رکھتے ہوئے اس میں غور و فکر کرنا۔ جیسے فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا۔ (۷۹: ۵) پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔ يُدَبِّرُ وہ انتظام کرتا ہے وہ تدبیر کرتا ہے (ہر امر کی)

= مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ۔ آسمان سے زمین تک۔ مراد تمام کائنات ہے۔

= يَعْرُجُ مضارع واحد مذکر غائب عَرَجَ يَعْرُجُ عُرُوْجٌ (نصر) مصدر سے۔ وہ چڑھتا ہے۔ یا وہ چڑھیگا۔ یا لوٹے گا۔ اس کا فاعل اَمْرٌ ہے یعنی ہر امر آغاز سے انجام تک اپنی تمام روئداد کے ساتھ (بمعہ جملہ افراد جو اس سے کسی نہ کسی طرح متعلق رہے) کے مثبت یا منفی کے تمام و کمال جزئیات سمیت قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اور وہ ذات باری تعالیٰ ان کے متعلق فیصلہ فرمائے گی۔

= فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ۔ اس دن جس کی مقدار (تمہارے شمار کے مطابق) ایک ہزار سال ہوگی! ایک اور جگہ آیا ہے فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (۷۰: ۴) وہ دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ مراد روز قیامت کی طوالت کو ذہن نشین کرانا ہے۔

= مِمَّا تَعُدُّوْنَ ٥ مِمَّا۔ مِنْ اور مَا سے مرکب ہے تَعُدُّوْنَ مضارع کا صیغہ

جمع مذکر حاضر عَدَّ یَعُدُّ (نصر) عَدٌّ مصدر سے۔ جو تم شمار کرتے ہو۔ یا گنتے ہو۔

۳۲: ۶ == ذٰلِكَ۔ یہ۔ یہی۔ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ یہ ہے (یعنی ان خوبیوں کا مالک (جو اوپر بیان ہوئیں) وہ عالم الغیب والشہادۃ العزیز الرحیم۔ جو غیب اور ظاہر کا جاننے والا۔ سب پر غالب اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۳۲: ۷ == اَحْسَنَ۔ اس نے اچھا بنایا۔ اس نے اچھا کیا۔ اس نے احسان کیا۔ اِحْسَانٌ (افعال) مصدر كُلَّ شَيْءٍ مضاف مضاف الیہ مل کر اَحْسَنَ کا مفعول۔ خَلَقَهٗ میں ہٗ ضمیر کا مرجع شَيْءٍ ہے جملہ خَلَقَهٗ محل جر میں شَيْءٍ کی صفت ہے اَلَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ جس نے جو چیز بنائی بہت خوب بنائی ہے۔

== بَدَاَ۔ اس نے شروع کیا، اس نے ابتداء کی۔ اس نے پہلی مرتبہ کیا۔

== طِيْنٍ۔ مٹی۔ گارا۔ مٹی اور پانی دونوں کا آمیزہ طین ہے۔

== خَلْقَ الْاِنْسَانِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ انسان کی پیدائش۔

بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ۔ اس نے انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا

۳۲: ۸ == نَسْلَهٗ۔ اس کی نسل۔ انسان کی نسل۔

== سُلٰلَةٍ اسم مشتق ہے سَلَّ يَسُلُّ سَلٌّ (باب نصر) سے مصدر۔ سَلَّ الشَّیْءَ مِنَ الشَّیْءِ ایک چیز کا دوسری چیز سے کھینچ لینا۔ جیسے تلوار کا نیام سے سونتنا۔ یا گھر سے چوری چیز کھسکا لینا۔ باپ کے نطفہ کو بھی سُلٰلَةٍ اسی نسبت سے کہتے ہیں۔ سُلٰلَةٍ نچوڑی ہوئی نچوڑ۔ خلاصہ، جوہر۔

== مَآءٍ مَّهِيْنٍ موصوف وصفت۔ مَهِيْنٍ هَوْنٌ سے اسم مفعول ہے اصل میں مَهْيُوْنٌ تھا۔ بمعنی حقیر چیز۔

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ۔ ایک جوہر سے (یعنی) حقیر پانی سے۔ دوسرا مِنْ بیانیہ ہے۔

۳۲: ۹ == سَوّٰىهُ۔ سَوّٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ سَوّٰى يُسَوِّیْ تَسْوِيَةً۔ (تفعیل) مصدر سے۔ کسی چیز کو بلندی و پستی میں برابر بنانا۔ برابر کرنا۔ پورا پورا بنانا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب الانسان کی طرف راجع ہے۔ (پھر) اس نے اس کو درست کیا۔ مکمل کیا۔

== نَفَخَ۔ ماضی واحد مذکر غائب نَفْخٌ (نصر) مصدر سے۔ اس نے پھونکا۔ نَفْخَةٌ

ایک پھونک، ایک بار پھونکنا۔ نفخ سے مراد ہے کہ پہلے بے جان تھا پھر اس کو زندہ اور حساس بنادیا۔

= مِنْ رُّوْحِہٖ۔ اپنی روح سے۔

تفسیر ماجدی میں ہے کہ:۔

رُّوْحِہٖ میں اضافت تشریفی ہے اظہار تعظیم کے لئے جیسے بیتُ اللّٰہ میں گھر کی اضافت اللہ کی طرف ہے۔ یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ کی بھی کوئی روح ہے اور اس کا کوئی جزو انسان کے اندر پھونک دیا گیا۔ مراد صرف یہ ہے کہ وہ روح جسے اللہ نے معزز و مکرم بنایا ہے اپنی خلافت سے۔ نفخ فیہ من روحہ اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی۔

= وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَۃَ۔ اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیئے۔ یہاں التفات ضمائر ہے غیبت سے خطاب کی طرف۔ اس کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں

اول:۔ یہ کہ اس نے انسان بے جان میں اپنی طرف روح پھونک کر جان ڈال دی۔ اس کو اپنی خلافت کا شرف بخشا تو اس کو اس قابل بنادیا کہ اس سے براہ راست خطاب کیا جائے

دوم:۔ اپنے احسان و کرم و بخشش کو انسان پر واضح کرنے اور اس کے ذہن نشین کرانے کے لئے اس سے براہ راست خطاب کیا۔

= قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ہ اس میں مَا زائدہ مؤکدہ ہے قلت کی تاکید میں ہے۔ قَلِیْلًا صفت ہے شُکْرًا کی جو محذوف ہے ای شُکْرًا قَلِیْلًا تَشْکُرُوْنَ۔ او تشکرون شُکْرًا قلیلًا (بیضاوی) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ یہ جملہ معترضہ ہے ہو سکتا ہے کہ جملہ حالیہ ہو۔

۳۲: ۱۰ = ءَاِذَا۔ کیا جب۔

= ضَلَلْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ای ضِعْنَا فِیْھَا بِاَنْ صِرْنَا تُرَابًا مخلوطا بترابھا بحیث لا نتمیز منہ۔ ہم زمین میں رل مل گئے اور مٹی ہو کر اس کی مٹی میں خلط ملط ہو گئے کہ پہچانے ہی نہ جا سکیں۔

ضَلَّ یَضِلُّ (ضرب) ضلالۃ وضلال مصدر

= ءَاِنَّا۔ تو کیا ہم انکار میں تاکید پیدا کرنے کے لئے آیا ہے

= لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۔ ای ءَ نبعث فی خلق جدید تو کیا ہم جنم نئے میں اٹھائے جائیں گے یا نئے سرے سے پیدا کئے جاویں گے!

= بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۰ بَلْ حرف اضراب ہے۔ یعنی نہ صرف یہ لبعث لبعد الموت کے منکر ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ تو اپنے رب سے ملاقات کے ہی منکر ہیں۔

۳۲ : ۱۱ = يَتَوَفّٰىكُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَوَفِّيٌ (تفعّل) مصدر سے كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تمہاری جانوں کو لے لیگا۔ تمہاری جان قبض کرے گا۔

= وُكِّلَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَوْكِيْلٌ (تفعیل) مصدر۔ مقرر کردیا گیا ہے۔ ذمہ دار بنادیا گیا ہے۔ وَكِيْلٌ نگران۔ نگہبان، ضامن۔ ذمہ دار۔

۳۲ : ۱۲ = لَوْ تَرٰى۔ یہاں لو بطور حرف تمنائی استعمال ہوا ہے۔ کاش تو دیکھے۔

= الْمُجْرِمُوْنَ سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ ..

..... الخ

= نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ۔ نَاكِسُوْا اسم فاعل جمع مذکر۔ نکسٌ (باب نصر) مصدر سے اصل میں نَاكِسُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نونؔ گر گیا۔ مضاف۔ سروں کو جھکانے والے رُءُوْسِهِمْ مضاف، مضاف الیہ مل کر نَاكِسُوْا کا مضاف الیہ۔ اپنے سروں کو جھکانے والے۔ نَاكِسٌ واحد۔ سر جھکانیوالا۔

= رَبَّنَا...... مُوْقِنُوْنَ۔ ای يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا... الخ جملہ حالیہ ہے۔ یعنی جب مجرمین اپنے رب کے حضور سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور حال ان کا یہ ہوگا کہ وہ کہہ رہے ہوں گے رَبَّنَا...... مُوْقِنُوْنَ۔

= اَبْصَرْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِبْصَارٌ (افعال) مصدر سے۔ ہم نے دیکھ لیا (اپنی آنکھوں سے)

وَسَمِعْنَا اور ہم نے سن لیا (اپنے کانوں سے)

یعنی اب اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے کانوں سے سن کر ہم جان گئے ہیں کہ تیرے سارے وعدے اور وعیدیں، تیرے رُسُل اور ان کے ارشادات سب سچے تھے اور ہم ہی دنیا میں اندھے اور بہرے تھے کہ حقیقت کو نہ پا سکے۔

= فَارْجِعْنَا۔ ای فَارْجِعْنَا اِلَى الدُّنْيَا۔

= نَعْمَلْ۔ مضارع مجزوم جمع متکلم مجزوم بوجہ جواب امر۔

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا۔ پس تو (ایک بار) ہمیں واپس (دنیا میں) بھیج دے۔ ہم (ضرور) نیک عمل کریں گے۔

= اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُوْقِنٌ واحد۔ اِیْقَانٌ (افعال) مصدر یقین کرنے والے۔ یعنی اب ہم کو یقین آگیا ہے۔ (کیونکہ ہم نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور اپنے کانوں سے سن لیا ہے)

۳۲: ۱۳ = وَلَوْ شِئْنَا۔ میں نَا ضمیر جمع متکلم اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔ شِئْنَا ماضی جمع متکلم شَآءَ یَشَآءُ (سمع) شَآءَ اصل میں شَيِئَ تھا۔ یَ متحرک ماقبل مفتوح ہے اس لئے ی کو الف سے بدلا گیا۔ شَآءَ ہوگیا۔ اس کا مصدر مَشِیْئَۃٌ (چاہنا) وَلَوْ شِئْنَا۔ اور اگر ہم چاہتے۔

= لَاٰتَیْنَا۔ میں لام تاکید لَوْ کے جواب میں ہے۔ اٰتَیْنَا۔ ماضی جمع متکلم ہم نے دیا۔ ہم نے بخشا۔ اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ (اگر ہم چاہتے) تو ہم عطا کر دیتے۔

= ھُدٰىھَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی ہدایت۔ اس کی (راہِ) ہدایت۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٍ ہے۔

= حَقَّ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس کا فاعل اَلْقَوْلُ ہے حَقَّ یَحِقُّ حَقٌّ وَحَقَّۃٌ (باب ضرب) سے ثابت ہونا۔ یقینی ہونا۔ یعنی میرا یہ قول یقینی ہے۔ یا محقق ہوچکا ہے۔

= لَاَمْلَئَنَّ ...... اَجْمَعِیْنَ ہ یہ ہے وہ قول۔ لَاَمْلَئَنَّ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ تاکید مَلَأَ یَمْلَأُ مَلْاٌ مصدر سے باب فتح) بھرنا۔ ملء مادہ۔ میں ضرور بھر دوں گا۔ مَمْلُوْءٌ بھرا ہوا۔

= اَلْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔ میں الف لام عہد کا ہے۔ مراد ہے جنوں اور انسانوں میں سے سرکش اور باغی۔ جیسا کہ شیطان کے قول: فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (۳۸: ۸۲-۸۳) کے جواب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ (۳۸: ۸۴-۸۵) یعنی اے شیطان۔ سچی بات تو یہ ہے کہ میرے بندوں سے جو بھی تیری تابعداری کرے گا۔ میں ان سب کو تیرے سمیت جہنم میں بھر دونگا۔

۳۲: ۱۴ = ذُوْقُوْا (ای یقول لھم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان سے کہیگا) فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ ذَوْقٌ مصدر (باب نصر) چکھنا۔ العذاب۔ عذاب بھگتنا۔ فَذُوْقُوْا۔ پس (اب) چکھو (سزا)

= بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ میں ب سببیہ ہے ما مصدریہ ہے ھٰذا يَوْمَ کی صفت ہے ذُوْقُوْا کا مفعول (العذاب) محذوف ای فذوقوا العذاب بسبب نِسْيَانِكُمْ لقآء ھذا الیوم۔ یعنی آج کے دن کی ملاقات کو بھلا رکھنے کے سبب سے عذاب کا مزہ چکھو۔

= نَسِيْنٰكُمْ۔ ماضی جمع متکلم كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

نِسْيَانٌ بھلا دینا۔ فراموش کر دینا۔ یا ترک کر دینا اور نظر انداز کر دینا۔

جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو ترک کرنے اور نظر انداز کرنے کے معنی میں آئیگا کیونکہ بھولنا ایک انسانی عیب ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے!

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ تحقیق ہم نے تمہیں نظر انداز کر دیا ہے اور اپنی رحمتوں سے محروم کر دیا ہے۔

= عَذَابَ الْخُلْدِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمیشہ کا عذاب۔

= بِمَا۔ ب سببیہ ہے اور ما موصولہ۔ بسبب ان (اعمال) کے (جو تم کرتے تھے)

۱۵:۳۲ = ذُكِّرُوْا بِهَا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ تذكيرٌ (تفعیل) مصدر سے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اٰيٰتِنَا کی طرف راجع ہے (جب ان کو ہماری آیات یاد کرائی جاتی ہیں یا سمجھائی جاتی ہیں۔

= خَرُّوْا۔ ماضی مجہول (بمعنی حال) جمع مذکر غائب، خَرَّ يَخِرُّ (ضرب) خَرٌّ مصدر سے وہ گر پڑتے ہیں۔ خَرَّ کا اصل معنی کسی چیز کا آواز کے ساتھ نیچے گرنا ہے۔

یہاں خَرُّوْا کا لفظ دو معنوں پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی:۔

(۱)۔ گرنا۔ اور (۲) ان سے تسبیح کی آواز کا آنا اور اس کے بعد وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ سے تنبیہ کی ہے کہ ان کا سجدہ ریز ہونا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ ہوتا ہے نہ کسی اور امر کے ساتھ۔

= سُجَّدًا۔ سَاجِدٌ کی جمع ہے حالت نصب، سجدہ کرنے والے۔ نصب بوجہ حال ہونے کے ہے۔ یعنی سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔

= وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ۔ یہ جملہ معطوف ہے اور اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ سَبَّحُوْا ماضی جمع مذکر غائب (بمعنی حال) وہ تسبیح کرتے ہیں۔ وہ پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ تَسْبِيْحٌ (تفعیلٌ)، مصدر۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا۔ پاکی بیان کرنا۔

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ میں ب۔ ملابستہ یا باء المصاحبۃ کی ہے اور الجار والمجرور موضع حال میں ہے

یعنی وہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں مع اس کی حمد وثنا کرنے کے۔
= وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ جملہ حال ہے خَرُّوْا یا سَبَّحُوْا کی ضمیر فاعل سے۔
اور وہ تکبر وغرور نہیں کرتے۔

۳۲:۱۶ = تَتَجَافٰی۔ مضارع واحد مؤنث غائب، تَجَافِیٌ (تفاعُلٌ) مصدر سے جس کے معنی جگہ سے دور ہونے کے ہیں۔ جگہ سے علیحدہ ہونا۔ الگ ہونا۔ کہتے ہیں تجافی السرج عن ظهر الفرس۔ زین گھوڑے کی پیٹھ سے ہٹ گئی۔ تجافی جنبه عن الفراش: اس کا پہلو بستر سے دور رہا۔
= جُنُوْبُهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جنوب، جَنْبٌ کی جمع۔ ان کے پہلو۔
= الْمَضَاجِعِ۔ اسم ظرف مکان جمع۔ المضجع واحد۔ خوابگاہیں۔ بستر۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ ان کے پہلو اپنے بستروں سے دور رہتے ہیں۔ بمصداق

بہ نیم شب کہ ہمہ مست خوابِ خوش باشد
من وخیالِ تو و نالہ ہائے درد آلود

= يَدْعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب دُعَاءٌ ودَعْوَةٌ مصدر۔ دَعَا يَدْعُوْا باب نصر۔ وہ پکارتے ہیں۔ ضمیر جُنُوْبُهُمْ سے حال ہے۔
= خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ دونوں ضمیر یدعون سے حال ہیں۔ خائفين من عذابه وسخطه وعدم قبول عبادتهم وطمعًا فی رحمته اس کے عذاب اور غضب سے ڈرتے ہوئے اور اپنی عبادت کے عدم قبولیت کے ڈر سے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے۔
= يُنْفِقُوْنَ۔ مضارع۔ جمع مذکر غائب انفاق (افعال) مصدر۔ وہ خرچ کرتے ہیں (نیکی کے کاموں میں)۔

۳۲:۱۷ = فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ میں فاء فصیحت کے لئے ہے لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ نہیں جانتی کوئی جان۔ یعنی کوئی شخص نہیں جانتا۔ کسی کو علم نہیں۔
= مَآ اُخْفِیَ۔ میں مَا موصولہ ہے اُخْفِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ صلہ جو کچھ چھپا رکھا ہے۔ جو کچھ چھپایا ہوا ہے
مَا استفہامیہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ کیا چھپا رکھا ہے۔ یا۔ کیا چھپایا ہوا ہے۔

فَهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع وہ مؤمنین ہیں جن کی صفت آیات ۱۵/۱۶ میں بیان ہوئی ہیں۔

= قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ آنکھوں کی ٹھنڈک۔ قرۃ قرّ سے مشتق ہے جس کے معنی ٹھنڈک کے ہیں مثلاً قَرَّتْ لیلتنا۔ رات کا ٹھنڈا ہونا۔ قَرَّ فُلَانٌ فلاں کو سردی لگ گئی۔ قَرَّتْ عَيْنُهٗ آنکھ کا ٹھنڈا ہونا۔ مراد خوشی حاصل ہونا۔ قرآن مجید میں ہے کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا (۲۰:۴۰) تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں،

اور جسے دیکھ انسان کو خوشی حاصل ہو اسے قُرَّۃُ عَیْنٍ کہا جاتا ہے۔

بعض کے نزدیک یہ قرار سے مشتق ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز بخشے جس سے اس کی آنکھ کو سکون حاصل ہو یعنی اسے دوسری چیز کی حرص نہ رہے۔

جملہ کا ترجمہ یوں ہوگا:۔

کوئی متنفس نہیں جانتا جو (نعمتیں) ان کے لئے چھپا رکھی ہیں جن سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، یا آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی۔

= جَزَآءً۔ مصدر ہے اور فعل محذوف کے بعد تاکید کے لئے لایا گیا ہے اصل میں جُزُوْا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ہ ان کے اعمال کا ان کو صلہ دیا جائے گا۔

بِمَا میں بَ سببیہ ہے اور ما موصولہ بمعنی الَّذِیْ۔

۳۲:۱۸ = مُؤْمِنًا و فَاسِقًا بوجہ خبر کان منصوب ہیں۔ فَاسِقٌ۔ فَسَقَ يَفْسِقُ (ضرب) و فَسَقَ يَفْسُقُ (نصر) اور فَسُقَ يَفْسُقُ (کرم) فِسْقٌ و فُسُوْقٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے (لیکن مُؤْمِنًا و فَاسِقًا سے یہاں مراد طبقہ مؤمنین و طبقہ فاسقین ہے)

فَسَقَ فُلَانٌ کے معنی کسی شخص کے دائرہ شریعت سے نکل جانے کے ہیں۔ یہ فَسَقَ الرُّطَبُ (کھجور پک کر اپنے چھلکے سے باہر نکل آئی) سے ماخوذ ہے۔

شرعاً فسق کا مفہوم کفر سے اعم ہے کیونکہ فسق کا لفظ چھوٹے اور بڑے ہر قسم کے گناہ کے ارتکاب پر بولا جاتا ہے اگرچہ عرف میں بڑے گناہوں کے ارتکاب پر بولا جاتا ہے۔ اور عام طور پر فاسق کا لفظ اس شخص کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو احکام شریعت کا التزام و اقرار کرنے کے بعد تمام یا بعض احکام کی خلاف ورزی کرے۔

اور کافر حقیقی پر فاسق کا لفظ اس لئے بولا جاتا ہے کہ وہ حکم عقل یا فطرت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

= کَمَنْ میں کاف تشبیہ کے لئے ہے۔
= یَسْتَوٗنَ ۔ اِسْتَوٰی یَسْتَوِیْ اِسْتِوَاءٌ (افتعال) مصدر سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب لَا یَسْتَوٗنَ وہ برابر نہیں ہیں۔ پہلے جملہ کے جواب میں آیا ہے پہلے آیا تھا کہ کیا وہ جو مومن ہے وہ اس جیسا ہے جو فاسق ہے؟ جواب ہے۔ نہیں۔ وہ یکساں نہیں ہو سکتے اگر پہلا جملہ استفہام انکاری کے معنوں میں لیا جائے تو یہ انکار مزید تاکید کے لئے ہوگا۔

جملہ سابقہ میں مُؤمِنًا اور فَاسِقًا واحد کے صیغے آئے تھے یہاں یَسْتَوٗنَ جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جیساکہ اوپر بیان ہو چکا مُؤمِنًا اور فَاسِقًا سے مراد طبقہ مؤمنین اور طبقہ فاسقین ہے۔ لہٰذا اس رعایت سے جمع کا صیغہ لایا گیا ہے۔

۳۲: ۱۹ = اَمَّا ۔ لیکن، سو۔ یہاں بطور حرف شرط آیا ہے اس صورت میں اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ شرط۔ اور فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی جواب شرط ہے۔ اس کی مثال ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ (۲: ۲۶) اَمَّا کے حرف شرط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد حرف فاء کا آنا لازم ہے!

= جَنّٰتُ الْمَاْوٰی مضاف مضاف الیہ۔ جَنّٰت جمع جَنَّة کی۔ اَلْمَاْوٰی اسم ظرف۔ مقام سکونت، ٹھکانا۔ الْ تعریف کا ہے۔ لانہا المسکن الحقیقی کیونکہ حقیقی ٹھکانا وہی ہے بعض کے نزدیک جنت عدن کی طرح یہ مخصوص نام ہے۔

واحد کے صیغہ کے ساتھ بھی آیا ہے مثلاً عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی (۵۳: ۱۵) اس کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔ یا فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی (۷۹: ۴۱) اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔

لیکن اَلْمَاْوٰی دوزخ کے لئے بھی آیا ہے مثلاً فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی (۷۹: ۳۹) اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اَلْمَاْوٰی ۔ اَوٰی یَاْوِیْ (باب ضرب) سے مصدر بھی ہے اُوِیٌّ بھی مصدر ہے اگر صلہ میں اِلٰی ہو تو پناہ پکڑنے اور ٹھکانا بنانے کے معنی ہوں گے۔ جیسے قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ (۱۱: ۴۳) وہ بولا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں۔

باب افعال سے اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْوَاءٌ فعل متعدی بمعنی کسی کو جگہ دینا۔ یا ٹھکانا دینا۔ مثلاً وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْهِ اَخَاهُ (۱۲: ۶۹) اور جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی۔

= نُزُلًا ۔ طعام ضیافت۔ مہمانی کا کھانا۔ اسم ہے۔ منصوب بوجہ حال ہونے کے جَنّٰتٌ سے

= بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ باء سببیہ مَا موصولہ بمعنی الذی ای لبسبب الذی کانوا یعملونه فی الدنیا من الاعمال الصالحة یعنی لبسبب ان اعمال صالحہ کے جووہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

۳۲ : ۲۰ = وَ اَمَّا واؤ عطف کا ہے۔ جملہ ہذا معطوف ہے جملہ سابقہ پر۔
اَمَّا یہاں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے جن میں آیۃ سابقہ (۳۲ : ۱۹) میں آیا ہے۔
= فَسَقُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب فِسْقٌ مصدر (باب ضرب، نصر) انہوں نے فسق کیا۔ وہ راہ حق وصلاح سے ہٹ گئے۔ انہوں نے نافرمانی کی۔ وہ حدود شریعت سے نکل گئے۔
= اُعِيْدُوْا۔ ماضی مجہول (بمعنی مستقبل) جمع مذکر غائب اعادةٌ (افعال) مصدر سے وہ لوٹا دیئے جائیں گے!
= ذُوْقُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر ذَوْقٌ (باب نصر) تم چکھو۔

۳۲ : ۲۱ = لَنُذِيْقَنَّهُمْ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ تاکید۔ صیغہ جمع متکلم هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، ہم ان کو ضرور چکھائیں گے۔
مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ۔ اس میں مِنْ تبعیضیہ ہے اور دُوْنَ معنی پہلے۔
اَلْعَذَابِ الْاَدْنٰى سے مراد اس دنیا کا عذاب۔ از قسم قحط، قتل، قید، شکست وبا وغیرہ۔
عَذَابِ الْاَدْنٰى کی تفسیر عذاب اصغر یا ہلکے عذاب سے بھی کی گئی ہے وقیل الاقل (روح) اور ظاہر ہے کہ دنیا کا عذاب ہر صورت میں عذاب آخرت سے ہلکا ہی ہے ذکر یہاں مختلف عذابوں کا ہے ایک عذاب الادنیٰ دوسرا عذاب الاکبر۔ لیکن تقابل کے لئے ہم وزن الفاظ یا عذاب الاصغر وعذاب الاکبر ہونا تھے یا پھر عذاب الادنیٰ اور عذاب الاقصیٰ۔ پھر آخر قرآن مجید نے بجائے ان کے مقابلہ کے لئے ایک طرف صفتِ ادنیٰ (بمعنی قریب) اور دوسری طرف صفت اکبر کو کیوں رکھا؟
امام رازی رحمہ اللہ نے سوال پیدا کر کے حسب معمول نکتہ سنجی سے جواب دیا ہے کہ ذکر عذاب سے مقصود تخویف (خوف دلانا) ہے اور یہ اثر پیدا نہیں ہوسکتا ہے اگر دنیا کے عذاب کو ہلکا عذاب، یا آخرت کے عذاب کو "دور کا عذاب" کہہ کر پیش کیا جائے تو اس صورت میں ایک عذاب کا ہلکا پن اور دوسرے عذاب کی دوری گہرے اثر تخویف کے منافی ہے۔

اس لئے قرآن مجید نے بکمال بلاغت دونوں عذابوں کے وہی خصوصیات جن لئے جو اثرِ تخویف کو بڑھانے والے ہیں۔ یعنی دنیوی عذاب گو نسبتہً ہلکا ہو لیکن قریب کتنا ہے بس آیا ہی سمجھو۔ اسی طرح عذاب آخرت گو بجائے آج کے کل آئے گا لیکن اس سے کس قدر شدید! ایک میں قرب کا خیال رکھا دوسرے میں شدت کا۔

اللہ تعالیٰ امام علیہ الرحمۃ کی تربت کو رحمت کے پھولوں سے بھر دے۔

(تفسیر الماجدی)

= لَعَلَّهُمْ یہ لَنُذِيقَنَّهُمْ سے متعلق ہے۔ یعنی ہم ان کو عذاب الاکبر سے پہلے عذاب الٰہی چکھاتے رہیں گے تاکہ وہ (فسق و فجور) سے باز آجائیں۔

= يَرْجِعُوْنَ ۔ ای یرجعون من الفسق وہ باز آجائیں، وہ لوٹ آویں (توبہ کرلیں) رَجْعٌ رُجُوْعٌ (باب ضرب) مصدر سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔

۲۲:۳۲ = مَنْ اَظْلَمُ ۔ مَنْ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ کون! یعنی کوئی نہیں اَظْلَمُ افعل التفضیل کا صیغہ، واحد مذکر ہے۔ زیادہ ظالم

= مِمَّنْ ۔ مرکب ہے مِنْ حرف جر اور مَنْ اسم موصول سے۔

= ذُكِّرَ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ تَذْكِيْرٌ (تفعیل) سے۔ اس کو سمجھایا گیا۔ اس سے ذکر کیا گیا۔ اس کو بتایا گیا۔ اس کو نصیحت کی گئی۔

= ثُمَّ ۔ پھر۔ یہاں استبعاد کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ کی آیات سے باوجود ان کی وضاحت و صراحت کے اور ان کے ہادی الیٰ سواء السبیل وفوز الکبیر ہونے کے ان سے روگردانی کرنا عقل و عدل سے بعید ہے (اور ایسا کرنے والا شخص بہت بڑا ظالم ہے۔

= اَعْرَضَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِعْرَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔
اس نے منہ پھیر لیا۔ اس نے روگردانی کی۔ اس نے کنارہ کیا۔

= عَنْهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب 'ایت کے لئے ہے!

= مُنْتَقِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِنْتِقَامٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے۔
بدلہ میں سزا دینے والے۔ نَقِمْتُ الشَّیْءَ وَ نَقَمْتُهٗ کسی چیز کو برا سمجھنا۔ یہ کبھی زبان سے عیب لگانے اور کبھی عقوبت (سزا دینے پر) بولا جاتا ہے۔ مثلاً وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ (۸۵:۸) ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان

لائے ہوئے تھے۔

اور عقوبت سزا دینے کے معنوں میں فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا (۳۰: ۴۷) سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے ان سے بدلہ لے کے چھوڑا۔

۳۲: ۲۳ = اَلْكِتٰبَ۔ اس سے مراد جنس کتاب ہے یا الّ عہد کا ہو سکتا ہے اور اَلْكِتٰبَ سے مراد تورات ہے۔

= لَا تَكُنْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو نہ ہو۔ كَوْنٌ مصدر

= مِرْيَةٍ۔ اسم مصدر۔ تردّد۔ یہ شک اور ریب سے خاص ہے گویا جس شک سے تردّد پیدا ہو۔ اس کو مِرْيَة کہتے ہیں۔ مَرْیٌ مادّہ۔

= لِقَائِهٖ۔ لَقِیَ يَلْقٰى (سمع، لِقَاءٌ کے معنی کسی کے آمنے سامنے آنے اور اُسے پالینے کے ہیں۔ اور ان دونوں معنوں میں سے ہر ایک پر الگ الگ بھی بولا جاتا ہے اور کسی چیز کا حس اور بصیرت سے ادراک کر لینے کے متعلق بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا (۱۸: ۶۲) اس سفر سے ہم کو بہت تھکان ہو گئی ہے۔

یہاں لقاءٌ بمعنی تَلْقِيَةٌ بھی ہے جس کے معنی کسی چیز کو کسی کی طرف پھینکنے کے ہیں لیکن اللہ کی طرف سے تَلْقِيَه کے معنی وحی اور عطا کے ہیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ (۲۷: ۶) اور تم کو قرآن (خدائے) حکیم و علیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔

لِقَائِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کس طرف راجع ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں!

۱:۔ ضمیر جنس کتاب طرف راجع ہے ای لِقَاءِكَ الْكِتَابَ (ایسی ہی کتاب کا عطا کیا جانا) یعنی کتاب الٰہی کا کسی بندے پر نازل ہونا کوئی اچنبے کی بات نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی انبیاء پر خدا کی طرف سے کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کا نازل ہونا۔ یہ کفار کے اعتراض اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ (آیت ۳ سورۃ ہذا) کے جواب میں ہے۔

۲:۔ ضمیر موسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے ای لقاء موسیٰ لیلۃ المعراج (معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ میں اگرچہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

لیکن مراد مخاطبین کفار مکہ ہیں جو قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملنے میں شک کرتے تھے !(یہاں یہ جملہ معترضہ ہے)

== وَجَعَلْنٰهُ میں ہُ ضمیر واحد مذکر غائب الکتٰبَ کی طرف راجع ہے

== ھُدًی اسم ومصدر (باب ضرب) ہدایت کرنا۔ ہدایت۔

۳۲ : ۲۴ == مِنْهُمْ۔ ای من بنی اسرائیل .

== اَئِمَّةً ۔ امام کی جمع پیشوا۔ مقتدا۔ اِمَامٌ فِعَالٌ کے وزن پر اسم ہے بمعنی من یؤ تَمَّ بہٖ (جس کا قصد کیا جائے ۔ چونکہ رہنما اور مقتدا کا قصد کیا جاتا ہے اس لئے اس کو امام کہتے ہیں۔ غرض جس کی بھی پیروی کی جائے وہ امام ہے یہ پیروی حق میں ہو یا ناحق میں۔ مذکر مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے ۔

== لَمَّا ۔(حین) یہ یہاں دو صورتوں میں استعمال ہو سکتا ہے ۔

۱: حرف شرط۔ یا وجود لوجود (ثبوت ثانی بوجہ ثبوت اول ہے) اس صورت میں لَمَّا فعل ماضی پر داخل ہو کر ایسے دو جملوں کا مقتضی ہوتا ہے جن میں سے دوسرے جملہ کا وجود پہلے جملے کے پائے جانے کے وقت ہوتا ہے ۔

یہاں عبارت یوں ہو گی !

لَمَّا صَبَرُوْا جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً ۔ یعنی ان کا صبر کرنا اور مقتدا ہونا ایک ہی زمانہ کو مستلزم ہے

۲:۔ بطور اسم ظرف بمعنی حِیْنَ ۔ یعنی جب تک وہ صبر کرتے رہے تب تک وہ مقتدا و پیشوا رہے ۔

(صبر سے مراد یہاں تبلیغ اور نصرت دین میں وہ مخالف عنصر کی سختیاں صبر سے جھیلتے رہے۔

= کَانُوْا یُوْقِنُوْنَ ہ ماضی استمراری جمع مذکر غائب وہ (ہماری آیات کا) یقین رکھتے تھے اِیْقَانٌ (افعال) مصدر۔

۳۲ : ۲۵ = یَفْصِلُ بَیْنَھُمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب فَصْلٌ (باب ضرب) مصدر وہ فیصلہ کرے گا۔

۳۲ : ۲۶ = اَوَلَمْ یَھْدِ ۔ الف استفہامیہ واؤ عاطفہ لَمْ یَھْدِ نفی جحد بلم اس میں فاعل اللہ کی طرف راجع ہے جس کا ذکر آیۂ ماسبق اِنَّ رَبَّكَ میں ہے اور جس کی تائید زید کی قرأت اَوَلَمْ نَھْدِ لَھُمْ (کیا ہم نے ان کو راہِ ہدایت نہ دکھائی) سے بھی ہوتی ہے، بعض نے ضمیر فاعل کا مرجع جملہ مابعد کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ مِنَ الْقُرُوْنِ کو لیا ہے تقدیر کلام ہوگی اولم یھد لھم کثرۃ اھلاکنا القرون الماضیۃ کیا متعدد گذشتہ قوموں کی ہلاکت ان کی ہدایت کا باعث نہ بن سکی۔ یا کیا متعدد گذشتہ قوموں کی ہلاکت نے ان کو راہ ہدایت نہ دکھائی۔

= لَھُمْ ۔ اس میں ضمیر جمع مذکر غائب اہل مکہ کی طرف راجع ہے۔

= کَمْ.... مِنَ الْقُرُوْنِ ۔ کَمْ استفہام کے لئے آتا ہے کتنی تعداد۔ کتنی مقدار کتنی دیر۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے مثلاً کَمْ دِرْھَمًا کتنے درہم۔

لیکن یہاں کَمْ خبریہ آیا ہے جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اس کی تمیز مجرور آتی ہے۔ کَمْ قَرْیَۃٍ ۔ کتنی ہی بستیوں کو، یعنی بہت بستیوں کو۔ کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے جیسے کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ کتنے ہی گروہ۔ یعنی بہت سے گروہ۔ کَمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ ۔ کتنی ہی قومیں۔ یعنی بہت سی قومیں۔ القُرُوْن جمع ہے اَلْقَرْنُ کی بمعنی قوم جو ایک خاص زمانہ سے متعلق ہو۔ القرون وہ قومیں جن میں سے ہر ایک کا زمانہ دوسری سے جدا ہو۔

= یَمْشُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مَشْیٌ مصدر۔ وہ چلتے ہیں۔ ضمیر فاعل کا مرجع لَھُمْ کی ضمیر کے مطابق اہل مکہ ہی ہیں۔

= مَسٰکِنِھِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے مکان۔ ان کے مسکن۔ ان کی سکونت کے مقامات ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع القرون ہے۔ یعنی ان ہلاک شدہ قوموں کے دیار۔ (جو برباد پڑے ہیں۔ اور یہ اہل مکہ شام و یمن آتے جاتے ہوئے ان میں سے گذرتے ہیں)

۳۲ : ۲۷ = نَسُوْقُ مضارع جمع متکلم۔ سَاقَ یَسُوْقُ (نصر) سَوْقٌ مصدر سے۔ ہم چلاتے ہیں۔ ہم رواں کرتے ہیں۔ ہم ہانک کرلیجاتے ہیں۔

= اَلْمَآءَ پانی، ندی نالوں کی صورت ، بادلوں کی صورت۔
= اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ۔ موصوف وصفت۔ الجرز اس زمین کو کہتے ہیں جو ویسے تو زرخیز ہو مگر پانی دستیاب نہ ہونے سے بنجر ہو گئی ہو۔ گھاس اور چارہ جڑ سے اکھڑ کر رہ گیا ہو۔ یا اونٹوں اور بکریوں نے اسے چر کر ختم کر دیا ہو۔ اور اب وہاں سبز تنکا تک دکھائی نہ دیتا ہو۔ اَرْضٌ مَّجْرُوْزَۃٌ ۔ وہ زمین جس سے گھاس چر کر ختم کر دیا گیا ہو۔ اور جگہ آیا ہے صَعِيْدًا جُرُزًا (۱۸: ۸) چٹیل۔ بے آب وگیاہ زمین۔
= زَرْعًا۔ مصدر۔ اسم۔ زَرَعَ يَزْرَعُ (فتح) کھیتی کرنا۔ کھیتی اگانا۔ بطور اسم بمعنی کھیتی۔ زِرَاعَۃ کاشتکاری۔ زُرْعَۃٌ قابل کاشت زمین، مَزْرُوْعٌ۔ بوئی ہوئی زمین یا غلہ)
= مِنْهُ ای من زرع۔ اس اُگی ہوئی کھیتی سے۔
۳۲: ۲۸ = اَلْفَتْحُ۔ ای یوم الفتح۔ فیصلہ کا دن۔ یعنی قیامت۔ فَتْحٌ بمعنی حکم یا فیصلہ۔ قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے مثلاً:۔
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ٥
(۷: ۸۹) اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔
یا۔ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِىْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا
(۲۶: ۱۱۷-۱۱۸) حضرت) نوح (علیہ السلام) نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم مجھے جھٹلا رہی ہے سو آپ ہی میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا ہوا فیصلہ کردیجئے۔
کان المسلمون یقولون: ان اللہ یفتح بیننا وبین المشرکین فاذا سمع المشرکون قالوا (متی ھذا الفتح)
مسلمان کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ مشرکین سن کر کہنے لگے کب ہوگا وہ فیصلہ۔
فَتْحٌ بمعنی فتح۔ کھول کر بیان کرنا۔ کھولنا بھی ہے۔
= اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥۔ ای ان کنتم صدقین فی انہ کائن اگر تم (اپنے اس دعوے میں) سچے ہو (کہ یوم الفتح یا یوم الفصل ضرور آئے گا)
۳۲: ۲۹ = قُلْ۔ ای قل لھم یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= یَوْمَ الْفَتْحِ مضاف مضاف الیہ۔ فیصلہ کا دن۔ یوم القیامۃ

= وَ لَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ۔ واؤ عاطفہ، اس کا عطف جملہ سابقہ لَا یَنْفَعُ ..... پر ہے

لَا یُنْظَرُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے نَظَرَ یَنْظُرُ (باب نصر) نَصْرٌ سے۔ ان کو مہلت نہیں دی جائے گی!

مہلت اس امر کی کہ دنیا میں بھیج کر ان کا ایمان قبول کیا جائے۔ ای لا یمھلون بالاعادۃ الی الدنیا لیؤمنوا۔

فائدہ:- یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے سوال تو یہ کیا کہ یہ فیصلہ کا دن جس کا تم دعویٰ کرتے ہو کب آئے گا؟

اس کے جواب میں فیصلہ کی نوعیت بیان کی گئی ہے "حقیقت یہ ہے کہ ان کا اصل مقصد جلد بازی دکھانا اور استہزار کرنا تھا۔ سو اس کے مقصد کے مدنظر کہا گیا ہے کہ:۔

لا تستعجلوا و لا تستھزءوا۔ (تم جلدی مت مچاؤ اور استہزاء مت کرو) یہ فیصلہ ہو کر رہیگا اور اس وقت تمہارا ایمان تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔ (ایمان نافع وہی ہے جو اس دنیا میں لایا جائے ورنہ روزِ قیامت حقائق کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر تو پکّے سے پکّا کافر کا پتہ بھی پانی ہو جائے گا۔ اور وہ ایمان پر مجبور ہو جائے گا)

۳۲: ۳۰ = فَاَعْرِضْ۔ تو منہ پھیر لے۔ تو کنارہ کر جا۔ تو اعراض کر، رُخ گردانی کر، (ان کی دلآزار باتوں پر غم نہ کر)

= اِنْتَظِرْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو انتظار کر، تو منتظر رہ، اِنْتِظَارٌ (افتعال) مصدر یعنی ان کی انجامِ کار ہلاکت کا انتظار کر۔

= اِنَّھُمْ مُنْتَظِرُوْنَ ہ اسم فاعل جمع مذکر حاضر۔ انتظار کرنے والے۔ تحقیق یہ بھی (اپنی انجام کار ہلاکت و بربادی کا) انتظار ہی کر رہے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۳۳) سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّۃ (۹۰)

۳۳:۱ = یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ ۔ بجائے اسم علم (مُحَمَّد) کے اسم وصفی سے خطاب کرنا رسُول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت واکرام کے اظہار کے لئے ہے ۔

ای ناداہ جلّ وعلا بوصفہ دون اِسمہ تعظیمًا لہ وتفخیمًا (روح المعانی)

اللہ تعالیٰ نے بجائے ان کے نام کے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آپ کی وصف (نبوت) سے خطاب فرمایا ان کی تعظیم وتکریم و اظہار شان کے لئے۔ جب کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو ان کے نام سے خطاب کیا ہے۔ یا موسیٰ ۔ یا اٰدم ۔ یا نُوْحُ وغیرہ)

= اِتَّقِ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تو ڈر۔ تو ڈرتا رہ۔ وقی مادّہ۔

= عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۔ منصوب بوجہ خبر کان ۔

۳۳:۲ = اِتَّبِعْ ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر تبع مادہ تو پیروی کر، تو اتباع کر۔

۳۳:۳ = تَوَکَّلْ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ (اس کا تعدیہ بذریعہ عَلٰی ہوتا ہے) توکّلٌ (تفعّل) مصدر تو بھروسا کر۔ تو اعتماد کر۔ تو توکل کر۔

= کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۔ کَفٰی یَکْفِیْ (ضرب) کفایۃ کافی ہونا۔ کافٍ (صفت) کافی کَفَیْتُہٗ شَرَّ عَدُوِّہٖ ۔ میں نے اس کو اس کے دشمن کے شر سے بچادیا۔

کفٰی کے فاعل پر حرف باء زائد بھی آتا ہے جیسے آیت ہذا میں کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا یعنی اللہ کی وکالت دوسرے کسی کی وکالت سے بے نیاز کردیتی ہے ۔ لفظ اللّٰہ حالت رفعی میں ہے اور وَکِیْلًا تمیز ہے!

(وکالت: کوئی کام کسی کو سونپنا یا اس کے سپرد کرنا)

= مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے ہیں (یہ ایک حقیقت ہے جو اکثر و بیشتر ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے۔ اگر شاذ و نادر کسی کے دو دل فی الواقع اس کے سینے میں پائے جائیں تو علم الابدان میں اس کی کئی وجوہات ملیں گی اور ایسے انسان کے زندہ رہنے کی کوئی مثال آپ کو نہ ملیگی۔ رحم مادر میں جنین کی ابتدائی نشوو نما کے دوران کسی امر کی کمی بیشی اس کا سبب بن سکتی ہے جو بذات خود اس خالق حقیقی کی قدرت کے مظاہر میں سے ہے)

اس مثال کے بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح ایک آدمی کے دو دل نہیں ہو سکتے اسی طرح اس کی دو مائیں بھی نہیں ہو سکتیں۔ (اس کی ماں وہی ہے جس نے اسے جنم دیا) اور نہ ہی ایک اولاد کے (بیٹا ہو یا بیٹی) دو باپ ہو سکتے ہیں (بیٹے یا بیٹی کا باپ وہی ہے جس کے نطفہ سے وہ پیدا ہو بالفاظِ دیگر آدمی اُسی اولاد کا باپ کہلا سکتا ہے جو اس کے اپنے نطفے کی پیداوار ہو)

زبانی کہنے سے اپنی حقیقی ماں کے بغیر نہ کوئی ماں ہو سکتی ہے اور اپنے نطفے کی اولاد کے علاوہ نہ کوئی اولاد ہو سکتی ہے۔

= جَوْف۔ اندرونی حصہ جو خالی یا کھوکھلا ہو جوف کہلاتا ہے انسان کے پیٹ کو جوف کہتے ہیں لیکن چونکہ دل پیٹ میں نہیں سینہ میں ہوتا ہے اس لئے ترجمہ میں اسے سینہ ہی کہیں گے!

= اَلّٰئِیْ۔ یہ اَلَّتِیْ کی جمع ہے اسم موصول جمع مؤنث (وہ سب عورتیں) جو۔ جنہوں۔

= تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ۔ اَلظَّھْرُ کے معنی پیٹھ۔ پشت کے ہیں۔ اس کی جمع ظُھُوْرٌ ہے اَنْقَضَ ظَھْرَکَ (۹۴: ۳) جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی۔ ظَھَرَ ظاہر ہونا۔ مثلاً مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ (۶: ۱۵) ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ ظَھَرَ پھیلنا۔ مثلاً ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ (۳۰: ۱۴) خشکی اور تری میں (لوگوں کے اعمال کے سبب) فساد پھیل گیا۔ وغیرہ۔

تُظٰھِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ مُظَاھَرَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) وَظِھَارٌ مصدر سے تم ظہار کرتے ہو۔ الظہار کے معنی خاوند کا بیوی سے یہ کہنا: اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ (تو میرے لئے اس طرح ہے جس طرح میری ماں کی پشت) چنانچہ کہا جاتا ہے ظَاھَرَ مِنْ اِمْرَاَتِہٖ اس نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا۔ فقرہ ظہار بول کر عرب میں مرد اپنی بیوی کو ہمیشہ کے لئے اپنے اوپر حرام کر لیا کرتا تھا۔

مِنْھُنَّ میں ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اَزْوَاجَکُمْ کی طرف راجع ہے،

= اَدْعِیَآءَ کُمْ، اَدْعِیَاءَ۔ دَعِیٌّ (بروزن فعیل بمعنی مفعول) کی جمع ہے مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ۔ تمہارے منہ بولے بیٹے۔ تمہارے لے پالک۔
اَدْعِیَاءَ۔ بوجہ جَعَلَ کے مفعول ہونے کے منصوب ہے۔ یہ جَعَلَ کا مفعول اول ہے اور ابناءَ مفعول ثانی۔ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَاءَکُمْ اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے بنا دیا۔

دع و مادّہ ہے

= اَفْوَاهِکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ تمہارے مُنہ۔ اَفْوَاهٌ فَمٌ کی جمع ہے فَمٌ اصل میں فُوْهٌ تھا ہ کو گرا کر واؤ کو مَ سے بدل دیا گیا۔
ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاهِکُمْ یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے
= هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ۔ ای اللہ یرشد الیٰ سبیل الحق۔ اللہ راہِ حق پر چلنے کی ہدایت دیتا ہے۔ سیدھے راستہ پر چلاتا ہے!
۳۳: ۵ = اُدْعُوْهُمْ اُدْعُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب جس کا مرجع ادعیاء ہے دَعْوَةٌ مصدر (باب نصر) تم ان کو پکارو۔
= لِاٰبَآءِ هِمْ۔ ای انسبوهم الیٰ اٰباءهم ان کو ان کے اصلی باپ کی طرف نسبت کرو،
= اَقْسَطُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ قرینِ انصاف وعدل۔
قِسْطٌ حروف اضداد میں سے ہے۔ قسط بمعنی انصاف بھی ہے مثلاً قرآن مجید میں ہے
وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ (۵۵: ۹) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو!
اور قسط کے معنی دوسرے کا حق مارنا بھی ہے اس لئے یہ ظلم وجور کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۔ (۷۲: ۱۵) اور وہ جو بے راہ گنہگار ہیں تو وہ دوزخ کے ایندھن ہیں۔
باب افعال سے انصاف کے معنی میں آتا ہے مثلاً وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ (۴۹: ۹) اور انصاف سے کام لو۔ بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
= مَوَالِیْکُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مَوَالِیْ جمع۔ (دینی) دوست کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تمہارے (دینی) دوست۔ مَوْلیٰ واحد۔ وَلْیٌ مادّہ۔

اَلْوِلَاءُ وَالتَّوَالِیْ کے اصل معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا یکے بعد دیگرے آنا کہ ان کے درمیان کوئی ایسی چیز نہ آئے جو اُن میں سے نہ ہو۔ پھر استعارہ کے طور پر قرب کے معنی میں استعمال ہونے لگا وہ قرب خواہ بلحاظ مکان ہو یا نسب یا بلحاظ دین اور دوستی یا نصرت کے ہو یا بلحاظ اعتقاد کے ہو۔

= جُنَاحٌ ۔ گناہ ، جرم ، یہ جُنُوْحٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں۔ جیسے کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (۸: ۶۱) اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔ لہٰذا وہ گناہ جو حق سے مائل کر دے اور دوسری طرف جھکا دے جُنَاحٌ سے موسوم ہوا۔ پھر ہر گناہ کے لئے استعمال ہونے لگا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کے ماں باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں تم ان کو یا اخی یا یا مولائی کہہ کر پکار سکتے ہو!

= اَخْطَاْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر اِخْطَاءٌ (افعال) مصدر سے ۔ تم نے خطا کی۔ تم چوک گئے۔

فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ میں مَا موصولہ ہے اور بہٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا ہے۔ جو تم بھول کر کرو۔ تم سے بھول چوک ہو جائے۔ جو تم نادانستہ طور پر کر بیٹھو (اس میں حکم نہی سے قبل کی خطائیں اور بعد کی نادانستہ خطائیں شامل ہیں)

= وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۔ ای ولکن الاثم علیکم فیما تعمدت قلوبکم ۔ لیکن اگر تمہارے دل قصداً ایسا کہیں تو اس کا گناہ تم پر ہوگا۔

تَعَمَّدَتْ ماضی واحد مؤنث غائب تَعَمُّدٌ (تفعّل) مصدر سے۔ جس کے معنی کسی چیز کے قصداً و عمداً کرنے کے ہیں (جو) انہوں نے ارادۃً کیا۔ تعمد سہو کی ضد ہے

۳۳: ۶ = اَوْلٰی ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے ای احق و اقرب الیھم۔ زیادہ مستحق اور زیادہ قریب (نیز ملاحظہ ہو آیت سابقہ)

جب اَوْلٰی کا صلہ لام واقع ہو تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ نزدیک اور زیادہ مستحق ہونے کے معنی ہوں گے۔ جیسے کہ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی (۷۵: ۳۴) تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کا ترجمہ دو طرح ہو سکتا ہے :۔

۱:۔ اہل ایمان کے لئے بنی کی ذات ان کی اپنی جانوں پر مقدم ہے۔
۲:۔ نبی کی اہل ایمان کے ساتھ قربت اہل ایمان کی اپنی جانوں کی قربت سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی اہل ایمان جتنا اپنی جانوں کی خیر خواہی کا خیال رکھتے ہیں بنی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے زیادہ ان کی خیر خواہی کا خیال رکھتے ہیں۔

اَوَّلُ: اس حدیث شریف کی مثبت تعبیر ہے جسے بخاری ومسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے:
لَا یؤمنُ احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین: (تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے باپ اور اولاد سے اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں)
دوئم: کے مضمون میں حدیث شریف ہے ما من مؤمن الا وانا اولیٰ بہ فی الدنیا والاٰخرۃ اقرءوا ان شئتم: اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ: وایما مؤمن مات وترک مالًا فلیرثہ عصبتہ من کانوا۔ ومن ترک دَیْنًا اوضیاعًا فلیأتنی فانا مولاہٗ۔ (کوئی مومن ایسا نہیں جس کا دنیا وآخرت میں میں والی نہیں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم الآیۃ: اور جو مومن فوت ہو اور اپنے پیچھے مال چھوڑ جائے تو اس کے قریبی رشتہ دار وارث ہوں گے اور جو مؤمن قرضہ وغیرہ چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا والی ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنوں کی خیر خواہی کا جس قدر خیال تھا اس بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (۹: ۱۲۸) جو چیز تمہیں مضرت پہنچاتی ہے انہیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو) بہت گراں گذرتی ہے (وہ) تمہاری بھلائی کے حریص ہیں اور اہل ایمان کے حق میں تو بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

= اُولُوا الْاَرْحَامِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اُولُوا۔ والے۔ اس کی واحد نہیں آتی۔ اَلْاَرْحَامِ رِحم کی جمع ہے عورت کی بچہ دانی۔ اولوا الارحام رحم والے۔ ایک ہی رحم سے پیدا ہونے والے۔ قرابت والے رشتہ دار۔
= بَعْضُھُمْ بِبَعْضٍ آپس میں۔ ایک دوسرے کے ساتھ۔
= فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ ای فی ماکتبہ فی اللوح بمطابق اس کے جو اس نے لوح محفوظ

میں لکھ رکھا ہے یا اللہ کے احکام (وراثت) کے مطابق۔
= مِنْ۔ ابتدائیہ ہے۔ سے۔
وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ ہ اللہ کی شریعت کی رو سے شکمی رشتہ دار دوسرے مومنین ومہاجرین سے زیادہ آپس میں قرابت داری رکھتے ہیں (یعنی دینی بھائی چارہ سے خونی رشتہ داری نزدیک تر ہے۔ سیاق وسباق کے مطابق یہ میراث کے متعلق ہے، ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں جو مومنین ومہاجرین کو میراث میں حقدار بنادیا گیا تھا وہ ایک عارضی انتظام تھا۔ حکم ہوتا ہے کہ دراصل میراث میں متوفی کے خونی رشتہ داروں ہی کا حق ہوتا ہے۔ ہاں مہاجرین ومومنین کے ساتھ اگر حسن سلوک مطلوب ہو تو اس بارہ میں وصیت ہوسکتی ہے جو اگلے جملہ میں مذکور ہے
= اِلَّآ۔ حرف استثناء۔ مگر۔
= اَنْ تَفْعَلُوْٓا میں اَنْ مصدریہ ہے
= اَوْلِیٰٓئِكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے دوست، تمہارے رفیق۔
اَوْلِیَآءَ وَلِیٌّ کی جمع ہے ،
= مَعْرُوْفًا۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب، دستور کے مطابق۔ اچھا سلوک، دستور کے مطابق بھلی بات۔
اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا۔ مگر ہاں اپنے دوستوں کے ساتھ دستور کے مطابق بھلائی کرنا جائز ہے (یعنی شرع کے مطابق ان کے حق میں وصیت کر سکتے ہو)
= فِی الْكِتٰبِ۔ الکتٰب سے لوح محفوظ مراد ہے یا قرآن مجید۔
= مَسْطُوْرًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ منصوب (بوجہ خبر کَانَ) لکھا ہوا۔
سَطَرَ یَسْطُرُ (باب نصر) سَطْرٌ بمعنی لکھنا۔
۳۳: ۷ = وَاِذْ اَخَذْنَا۔ ای واذکر حین اخذنا۔ وہ وقت یاد کر جب ہم نے (عہد) لیا تھا۔
= مِیْثَاقَهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا عہد۔ ان کے ساتھ کیا ہوا عہد وپیمان (یعنی احکام شریعت کی تبلیغ اور اس کے اتباع کا وعدہ)
= وَ مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ۔ اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے بھی۔ اَلنَّبِیّٖنَ کے بعد

بالتخصیص آپ کا اور دوسرے پیغمبروں کا نام لینا ان کے اولوالعزم اور صاحب شریعت ہونے کی وجہ سے ہے اور ان کی عظمت وشان کو واضح کرنا مقصود ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک دوسرے پیغمبروں سے قبل لانا۔ حالانکہ زمانہ کے لحاظ سے آپ بعد میں تشریف لائے آپ جناب کی دوسرے پیغمبروں پر افضلیت ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ یا بقول علامہ قرطبی رح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اس آیت کا مطلب پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

كُنْتُ اَوَّلَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ یعنی پیدائش میں سب سے پہلے تھا اور بعثت میں سب نبیوں کے بعد۔

= وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا۔ ای عهد عظیم الشان او وثیقا قویا۔ ایک نہایت عظیم وعدہ اور نہایت پختہ میثاق۔ بعض کے نزدیک یہ وعدہ اتباع وتبلیغ احکام شریعت تھا جسے حلف لے کر مزید مؤکد کر دیا گیا۔ یہ جملہ بذات خود اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ کے بعد تاکید مزید کے لئے لایا گیا ہے۔

۳۳: ۸ = لِيَسْئَلَ میں لام کَیْ کا مرادف ہے اور میثاق لینے کی غایت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے يَسْئَلَ میں ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔ تاکہ (آپ کا رب) پوچھے۔

= الصّٰدِقِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب بوجہ يَسْئَلَ کے مفعول ہونے کے۔ الصادقین سے مراد پیغمبر ہیں۔ لفظ الصادقین لاکر یہ خود بتا دیا کہ انبیاء نے اپنا عہد پورا کیا اور وہ اپنے اقرار میں سچے تھے۔

= صِدْقِهِمْ۔ یعنی تبلیغ رسالت و دعوۃ الی الحق کے بارے میں۔

= اَعَدَّ ماضی، واحد مذکر غائب۔ اِعْدَادٌ (افعال) مصدر جس کے معنی تیار کرنے کے ہیں۔ یہ عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں اسی اعتبار سے اِعْدَادٌ کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار کرنے کے ہیں کہ وہ شمار کی جا سکے۔

= اَلْكٰفِرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور۔ انکار کرنے والے۔ حق کو نہ ماننے والے، صاحب وحی کے اتباع کے منکر۔

= عَذَابًا اَلِيْمًا۔ موصوف وصفت۔ منصوب بوجہ اَعَدَّ کے مفعول ہونے کے

= جُنُوْدٌ۔ جُنْدٌ کی جمع۔ لشکر، فوجیں۔ مراد الاحزاب (گروہ، ٹولیاں، پارٹیاں)، قریش کی پارٹی ابوسفیان کی قیادت میں، بنو اسد کے لشکری طلیحہ کی کمان میں۔ بنو غطفان عیینہ کے تحت، بنو عامر عامر بن طفیل کے تحت۔ بنو سلیم بنو نضیر، بنو قریظہ کی سپاہ اپنے اپنے

سالاروں کی کمان میں۔

= رِیحًا ۔ وجُنُودًا دونوں بوجہ اَرسَلنَا کے مفعول ہونے کے منصوب ہیں!
رِیحٌ وہ ہوا متحرک ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخّر ہے۔
رِیحٌ اصل میں رِوْحٌ تھا۔ ماقبل کے مکسور ہونے کی بنا پر واؤ کو ی سے بدل دیا گیا! اصل کے اعتبار سے اس کی جمع اَروَاحٌ اور کسرہ ماقبل کی بنا پر اس کی جمع رِیَاحٌ ہے۔
جُنُودًا (ملائکہ کی فوجیں)

= لَمۡ تَرَوۡهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جُنُودًا کے لئے ہے جن کو تم نہ دیکھ سکے۔

۳۳: ۱۰ = مِنۡ فَوۡقِکُمۡ ۔ تمہارے اوپر کی طرف یعنی مشرق کی طرف سے۔
مِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ تمہارے نیچے کی طرف سے یعنی مغرب کی طرف سے۔
(مدینہ کی شرقی سمت اونچی ہے اور غربی سمت نیچی) اَسۡفَلَ افعل التفضیل کا صیغہ ہے اور غیر منصرف لہٰذا لام پر کسرہ کی بجائے فتح ہے۔ بمعنی سب سے نیچا۔ اَعۡلٰی کی ضد ہے اور سُفُولٌ مصدر۔ سِفۡلٌ پستی۔
سَفُلَ یَسۡفُلُ (کرم) اور سَفَلَ یَسۡفُلُ (نصر) سے بمعنی اَدنٰی ہونا۔ کمینہ ہونا۔ پست کے معنوں میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا السُّفۡلٰی (اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔
اور ادنیٰ اور کمینہ کے معنوں میں: ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سَافِلِیۡنَ ہ (۹۵: ۵)
پھر ہم نے (رفتہ رفتہ) اس کی حالت کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا۔

= زَاغَتۡ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب زَیۡغٌ (ضرب) سے مصدر۔
زَیۡغٌ کے معنی حالتِ استقامت سے ایک جانب مائل ہو جانے کے ہیں۔ اِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ جب آنکھیں اپنی حالت استقامت سے پھر گئیں۔ بوجہ دہشت و حیرت کے یا دوسری تمام چیزوں سے ہٹ کر دشمن پر مرکوز ہونیکی وجہ سے۔
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ پتھرا گئی تھیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ (۶۱: ۵) جب وہ (از خود) صحیح راہ سے ہٹ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں کو اسی طرف جھکا دیا۔

= بَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ ۔ اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے۔ اَلۡحَنَاجِرَ

حَنْجَرَۃٌ کی جمع ہے۔ حلق، گلا۔ نرخرہ۔ حنجر مادہ۔
= تَظُنُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ یہاں مضارع بمعنی ماضی آیا ہے۔ تم گمان کرنے لگے تھے۔ ظَنٌّ (باب نصر) سے مصدر۔
= بِاللّٰہِ میں باء الصاق کی ہے۔ اللہ کے بارہ میں۔ اللہ کے متعلق، اللہ کے ساتھ۔
= اَلظُّنُوْنَا۔ ظُنُوْنٌ ظَنٌّ کی جمع ہے اور الف اشباع کا ہے (یعنی الف کے ماقبل حرف کی حرکت کو پوری طرح ادا کرنے کے لئے الف کا لانا حالانکہ وہاں کی ضرورت نہ ہے یہاں الظنون میں بھی درست تھا۔
مثال: ان اَبَا ھَاوَ اَبَا اَبَاھَا قَدْ بَلَغَا فِی الْمَجْدِ غَایَتَاھَا۔ غَایَتَاھَا اصل میں غَایَتَھَا ہے الف رعایت شعری کے لئے لایا گیا ہے۔
ترجمہ: تحقیق ان کا باپ اور ان کے باپ کا باپ بزرگی کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں)
الظنون کے متعلق روح المعانی میں ہے الظنون جمع الظَّنِّ وھو مصدر شامل للقلیل والکثیر وانما جمع للدلالۃ علی تعدد انواعہ۔
(ظنون جمع ظن کی ہے اور ظن گو مصدر ہے اور قلیل وکثیر سب کو شامل ہے تاہم جمع کو اس لئے لایا گیا ہے کہ اس کے متعدد انواع پر دلالت کرے۔ لھذا وتظنون باللّٰہ الظنونا: اور تم لوگ اللہ کے متعلق طرح طرح کے گمان کر رہے تھے، مخاطبین میں مخلص اور راسخ الایمان اور منافقین سب شامل ہیں۔ گو ہر فرقے کی سوچ مختلف تھی اور اندیشے بھی مختلف تھے۔

۳۳: ۱۱ = ھُنَالِکَ۔ اسم ظرف مکان وزمان۔ اس جگہ، وہاں۔ اس وقت۔ اس موقع پر
= اُبْتُلِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اِبْتِلَاءٌ (افتعال) مصدر، وہ آزمایا گیا اس کا مفعول مالم یسم فاعلہ المؤمنون ہے لہذا ترجمہ ہوگا۔ اس موقعہ پر ایمان والوں کو خوب آزما لیا گیا۔
= زُلْزِلُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ وہ ہلا ڈالے گئے۔ وہ جھنجھوڑے گئے۔ زِلْزَالًا مصدر۔ زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ کا مصدر ہے۔ بحالت نصب۔ اس کو زلزال کی کیفیت کی شدت اور اس کی تکرار کے لئے لایا گیا ہے یعنی ان کو بار بار جھنجھوڑا گیا۔ وہ بار بار ہلا ڈالے گئے
= شَدِیْدًا بمعنی سخت۔ شَدٌّ سے بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے زِلْزَالًا کی صفت میں آیا ہے۔

۳۳ : ۱۲ == وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ ۔ اس کا عطف اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ پر ہے۔ یا اس کی تقدیر یوں بھی ہوسکتی ہے اُذْكُرْ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ ۔ یاد کرو جب منافقین کہہ رہے تھے۔

== وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور وہ جن کے دلوں میں مرض تھا۔ اس سے مراد منافقین کے علاوہ کوئی گروہ تھا جن کی طرف منافقین مائل تھے تاکہ ان کو مشتبہ ظاہر کیا جاوے یا اس سے مراد وہ ضعیف الاعتقاد مسلم تھے جو عنقریب ہی ایمان لائے تھے، یا اس سے مراد خود منافقین بھی ہو سکتے ہیں اور عطف محض تغایر وصف کے لئے ہے۔

== مَاوَعَدَنَا اللّٰهُ میں مَا نافیہ ہے

== غُرُوْرًا مصدر و اسم، جھوٹی امید۔ دھوکہ۔ دھوکہ دینا۔ غِرٌّ۔ بھولا۔ فریب خوردہ۔ ناتجربہ کار۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے۔

۳۳ : ۱۳ == طَآئِفَةٌ گروہ۔ جماعت۔ بعض لوگ، کچھ لوگ، طَوْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔

== مِنْهُمْ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب یا منافقین کے لئے یا سب کے لئے ہے (للجمیع) جن کا ذکر ابھی ابھی گذرا ہے۔

== يَثْرِبَ ۔ مدینہ منورہ کا پہلے یہی نام تھا۔ غیر منصرف ہے بوجہ تانیث و معرفہ، یا بوجہ معرفہ و وزن فعل۔

== لَا مُقَامَ لَكُمْ ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ ٹھہرنے کا موقعہ (تمہارے لئے کوئی ٹھہرنے کا موقعہ نہیں ہے)

== اِرْجِعُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر رُجُوْعٌ (باب نصر) مصدر، تم واپس پھر جاؤ۔

== وَيَسْتَاْذِنُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب (مضارع بمعنی حکایت حال ماضی) اس کا عطف قَالَتْ پر ہے، وہ اجازت مانگنے لگا۔ یعنی ان میں سے ایک گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (لڑائی سے واپس جانے کی) اجازت مانگنے لگا۔

== يَقُوْلُوْنَ ۔ یا يَسْتَاْذِنُ سے حال ہے یا اس کی تفسیر مضارع بمعنی حکایت حال ماضی

== عَوْرَةٌ ۔ ای ذات عورة۔ العورة انسان کے مقام ستر کو کہتے ہیں۔ مگر یہ معنی کنایۃً ہیں۔ اصل میں یہ عار سے مشتق ہے۔ مقام ستر کے کھلنے سے بھی چونکہ عار محسوس ہوتی ہے اس لئے اسے عَوْرَةٌ کہا جاتا ہے۔ عورت کو بھی عورت اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے بے ستر رہنے کو عار سمجھا جاتا ہے یا ان کے مردوں کے سامنے آنے سے عار ہوتی ہے۔

ہر چیز جس کو چھپایا جائے اور کھلنے سے شرمایا جائے عورۃ کہلاتی ہے اس کی جمع عورات ہے کھلی جگہ جہاں سے جو چاہے اندر گھس جائے اسے بھی عورت کہتے ہیں۔ اسی معنی میں اس کا استعمال آیت ہذا میں ہوا ہے اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ ؕ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے مَا مبالغہ نفی کے لئے ہے اور واؤ حالیہ ہے۔

دوسری جگہ ہے قرآن مجید میں ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ (۲۴: ۵۸) سے وہ اوقات مراد ہیں جب پردہ کیا جاتا ہے اور اس بے گاہ وقت میں کسی کا اندر آجانا موجب عار ہے۔

مُسْتَعَارٌ عارضی استعمال کے لئے لائی گئی چیز کو مستعار اس لئے کہتے ہیں کہ اُسے واپس لینا موجب عار سمجھا جاتا ہے۔

= اِنْ یُّرِیْدُوْنَ ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔

= فِرَارًا ۔ منصوب مصدر (باب ضرب)

۳۳: ۱۴ = وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْہِمْ ۔ دُخِلَتْ ماضی مجہول جس کا مفعول مالم یسم فاعلہٗ البیوت ہے ؛ ای ولو دخلت البُیُوْتُ عَلَیْہِمْ میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب اُن قائلین کے متعلق ہے جو کہتے تھے اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ ۔

دُخِلَتْ علیہم ۔ دخلت علیٰ فلان دارہٗ (فلاں کے خلاف اس کے گھر میں مداخلت کی گئی) سے ہے ۔ بمعنی اگر ان قائلین یعنی چھٹی کی درخواست کرنے والوں کے خلاف (دشمن کی فوجیں مختلف اطراف سے ان کے گھروں میں) داخل کردی جائیں ۔

ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَۃَ ۔ پھر (دشمن کی طرف سے) ان سے (مسلمانوں کے خلاف) فتنہ وفساد کا سوال کیا جاتا۔ لَاٰتَوْھَا تو یہ بلاتامل منظور کر لیتے۔ (لام تاکید کا ہے ھا الفتنۃ کے لئے ہے)

مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں کافروں کا لشکر مدینہ میں (یا ان کے گھروں میں) داخل ہوجائے اور ان منافقوں سے کہے کہ آؤ ہم تم مل کر مسلمانوں سے مقابلہ کریں تو یہ لوگ بلاتامل آمادہ ہوجائیں ۔ مسلمانوں کی لوٹ مار پر اُٹھ کھڑے ہوں اور اس وقت ذرا خیال نہ کریں کہ آخر اب غیر محفوظ گھروں کی کون حفاظت کرے گا۔ یہ سب ان کی انتہائی مذمت میں ارشاد ہو رہا ہے۔ (تفسیر الماجدی)

= وَمَا تَلَبَّثُوْا بِھَا ۔ ماضی جمع مذکر غائب تَلَبُّثٌ (تفعّل) مصدر ۔ انہوں نے توقف نہ کیا ۔ انہوں نے دیر نہ کی ۔ وہ نہ ٹھہرے ۔ انہوں نے ڈھیل نہ کی لَبْثٌ مادہ

اس باب سے صرف اسی آیہ میں استعمال ہوا ہے باقی جگہ قرآن مجید میں باب سمع سے آیا ہے۔ بمعنی ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ بِھَا میں بَ ظرفیہ ہے اور ھا کی ضمیر بُیُوْت کی طرف راجع ہے
ترجمہ: اور وہ (ان گھروں میں) تھوڑا (وقت) ہی ٹھہرتے۔

= یَسِیْرًا۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر منصوب۔ یسرٌ مادہ۔ تھوڑا۔ آسان، سہل آہستہ۔

= کَانُوْا عَاهَدُوْا۔ ماضی بعید کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ انہوں نے وعدہ کیا ہوا تھا وہ وعدہ کر چکے تھے۔

= یُوَلُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَوْلِیَةٌ (تفعیل) مصدر پیٹھ دکھا کر بھاگنا۔

= اَلْاَدْبَارَ۔ دُبُر کی جمع، پیٹھیں۔
لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ۔ (کہ) وہ پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگیں گے۔

= وَکَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا۔
کَانَ فعل ناقص عَهْدُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ مَسْئُوْلًا۔ کَانَ کی خبر۔ اور اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کی بازپرس ہوتی ہے۔

۳۳ : ۱۶ = لَنْ یَّنْفَعَکُمْ۔ مضارع نفی تاکید بلن صیغہ واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تمہیں ہرگز نہیں نفع دیگا (کیونکہ تقدیر کا لکھا تو ہو کر ہی رہیگا تم بستر پر ناک رگڑ رگڑ کر مرو گے یا جہاد میں شہید ہوگے۔ سب مقدر ہو چکا ہے اس سے کوئی مفر نہیں ہے)

= وَاِذًا تب بھی۔ اس صورت میں بھی۔ اِذًا اصل میں اِذَنْ تھا وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدلا۔ حرف جزاء ہے جملہ شرط محذوف۔ ای ان نفعکم الفرار لکم یکنْ ذلک الا لزمان قلیل۔

= لَا تُمَتَّعُوْنَ۔ مضارع منفی مجہول جمع مذکر حاضر۔ تم کو فائدہ حاصل کرنے نہیں دیا جائیگا تم کو فائدہ نہیں دیا جائے گا تَمَتُّعٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ فائدہ اٹھانا۔

= قَلِیْلًا۔ ای زمانًا قلیلًا۔ بہت تھوڑی ہی مدت کے لئے یعنی عمر مقدر کا بقیہ حصہ۔

۳۳ : ۱۷ = قُلْ ای قُلْ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
= یَعْصِمُکُمْ۔ یَعْصِمُ مضارع واحد مذکر غائب عَصْمٌ مصدر (باب ضرب) وہ بچائیگا

کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ (کون) بچائے گا تم کو!
عِصْمَۃٌ ۔ حفاظت، بچاؤ۔ گناہوں سے پاکیزگی،
= لَھُمْ ۔ ان کے لئے، اپنے لئے
۱۸:۳۳ = اَلْمُعَوِّقِیْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ منصوب المعوّق واحد۔ روکنے والے۔ منع کرنے والے۔ اَلْعَائِقُ وہ جو لوگوں کو خیر اور بھلائی سے روکنے والا ہو لوگوں کو ان کے مقاصد سے روک کر اپنی طرف متوجہ کرنے والا۔ عَاقَ یَعُوْقُ (باب نصر) عَوْقٌ (عِیْقٌ) مصدر۔ عاق کردینا۔ کسی کو جائداد سے محروم کردینا۔ یَعُوْق ایک بُت کا نام ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا معبود تھا۔
وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِھَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ۔(۷۱:۲۳) اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا۔
= ھَلُمَّ اِلَیْنَا ۔ ہماری طرف آجاؤ۔ ھَلُمَّ اسم فعل بمعنی امر ہے۔ واحد، تثنیہ جمع سب کے لئے آتا ہے یہاں بطور فعل لازم آیا ہے لیکن بطور متعدی بھی استعمال ہوا ہے مثلاً قُلْ ھَلُمَّ شُھَدَاءَکُمُ الَّذِیْنَ یَشْھَدُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ ھٰذَا ۔(۶:۱۵۱) کہو اپنے گواہوں کو لاؤ جو بتائیں کہ خدا نے یہ چیزیں حرام کی ہیں۔
= لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ (یہ لوگ) لڑائی میں نہیں جاتے، ضمیر فاعل جمع مذکر غائب المعوقین والقائلین کے لئے ہے۔
= قَلِیْلًا ای لزمانٍ قلیلٍ۔ تھوڑے وقت کے لئے۔ بہت کم۔ برائے نام
۱۹:۳۳ = اَشِحَّۃً ۔ حریص لوگ، کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے والے۔ شحیح کی جمع جس کے معنی حریص کے ہیں۔ اَلشُّحُّ (اسم) کے معنی حرص کے ساتھ بخل کے بھی ہیں جو انسان کی عادت میں داخل ہوچکا ہے۔ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ (۵۹:۹) اور جو شخص حرصِ نفس سے بچالیا گیا۔ اَشِحَّۃً عَلَیْکُمْ تمہارے معاملہ میں بڑے درجے کے کنجوس اور بخیل ہیں اشحۃ یاتون کی ضمیر فاعل سے بوجہ حال ہونے کے یا المعوقین سے حال ہونے کے منصوب ہے۔
= یَنْظُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب، وہ دیکھتے ہیں۔
یہ رَاَیْتَھُمْ سے حال ہے۔ یعنی تو دیکھے گا ان کو (اس حالت میں کہ) وہ دیکھ رہے ہونگے

تمہاری طرف تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ یہ حال ہے ضمیر فاعل یَنْظُرُوْنَ سے، اس حالت میں کہ ان کی آنکھیں چکرا رہی ہوں گی۔ دَارَ یَدُوْرُ دَوْرٌ (نصر) گھومنا۔ پھرنا۔ تَدُوْرُ وہ پھرتی ہے وہ چکر کھاتی ہے مضارع واحد مؤنث حاضر۔

مطلب یہ کہ ان کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں اس حالت میں کہ ان کی آنکھیں چکرا رہی ہوں گی۔

= كَالَّذِیْ۔ کَ تشبیہ کے لئے اَلَّذِیْ اسم موصول۔ اس شخص کی مانند۔

= یُغْشٰى عَلَیْهِ فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب غَشْیٌ وَغَشَیَانٌ (سمع) غُشِیَ عَلَیْهِ بیہوش ہونا۔ غشی والا ہونا (حالت مفعولی) یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ جس پر موت کی غشی طاری ہو۔

= سَلَقُوْكُمْ۔ سَلَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب سَلْقٌ (باب نصر) مصدر۔ سَلَقَ الْبَیْضَ اَوِ الْبَقْلَ۔ انڈے یا سبزی کو آگ پر پانی میں جوش دینا یا ابالنا۔ سلقہ بالکلام بات سے کسی کو ایذا پہنچانا۔

= اَلْسِنَةٍ حِدَادٍ۔ موصوف وصفت اَلْسِنَةٌ جمع لِسَانٌ کی۔ زبانیں۔ حِدَادٌ حَدِیْدٌ کی جمع۔ تیز۔ (صفت۔ حَدَدْتُ السِّكِّیْنَ میں نے چھری کی دھار تیز کی، ہر وہ چیز جو بلحاظ خلقت یا بلحاظ معنیٰ کے ایک ہو۔ جیسے نگاہ اور بصیرت اس کی صفت میں الحدید کا لفظ بولا جاتا ہے چنانچہ کہتے ہیں هُوَحَدِیْدُ النَّظْرِ وہ تیز نظر ہے اور هوحدید الْفَهْمِ وہ تیز فہم ہے اور قرآن مجید میں ہے فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (۵۰:۲۲) تو آج تیری نگاہ تیز ہے اور جب زبان بلحاظ تیزی کے لوہے کی سی تاثیر رکھتی ہو تو اس کی صفت حدید بھی آجاتی ہے اَلْسِنَةٍ حِدَادٍ تیز زبان۔

پس سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ کا ترجمہ ہوا:۔ تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں تیز زبانی کرتے ہیں۔ یعنی سوء کلام سے آپ کو ایذاء پہنچاتے ہیں

= اَشِحَّةً اوپر ملاحظہ ہو۔ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ۔ مال غنیمت (یا محض مال) کے معاملہ میں سخت حریص و بخیل۔ اَشِحَّةً ضمیر فاعل سَلَقُوْكُمْ سے حال ہے اور بدیں وجہ منصوب اَلْخَیْرِ بمعنی مال: ارشاد ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ (۱۰۰:۸) اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔

= فَاَحْبَطَ فَ ترتیب کا ہے اَحْبَطَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِحْبَاطٌ (افعال)

مصدر۔ اس نے ضائع کر دیئے۔ اس نے اکارت کر دیئے۔ بے کار کر دیئے۔

= یَسِیْرًا۔ آسان، سہل۔ کَانَ کی خبر کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۳:۲۰ = یَحْسَبُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب، حُسْبَانٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ گمان کرتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ ضمیر فاعل کا مرجع وہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اوپر مذکور ہوئیں۔

= لَمْ یَذْھَبُوْا۔ مضارع نفی حجد بلم۔ وہ نہیں گئے۔ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْھَبُوْا۔ (دشمن بھاگ بھی گئے لیکن یہ بزدل یہی) خیال کرتے ہیں کہ (دشمنوں کے) جتھے ابھی نہیں گئے۔

= یَاْتِ۔ مضارع واحد مذکر غائب (اگر بِ نفعہ یہ مفعول پر ہو تو فعل متعدی ہوگا) اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ یَاْتِ اصل میں یَاْتِیْ تھا۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے مضارع مجزوم ہوکر یاء کو حذف کیا گیا۔ اِنْ یَّاْتِ اگر وہ (دوبارہ پلٹ کر) آجائیں۔

= یَوَدُّوْا۔ مضارع مجزوم (بوجہ جزاء) جمع مذکر غائب مَوَدَّۃٌ مصدر۔ وہ آرزو کریں گے۔ وہ خواہش کریں گے۔ وہ چاہیں گے۔

= لَوْ۔ کاش۔

= بَادُوْنَ۔ بَادٍ کی جمع ہے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ بَدَاوَۃٌ سے جس کے معنی صحرا میں اقامت اختیار کرنے کے ہیں۔ بادیہ نشین۔ باہر والے۔ صحرا نشین، اَلْبَدْوُ حَضَرٌ کی ضد ہے۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ (۱۲:۱۰۰) آپ کو گاؤں سے یہاں لایا۔ بَدْوٌ بمعنی بَادِیَۃٌ (صحرا) ہے۔ بَدَا یَبْدُوْا بَدْوٌ وَ بِدَاءٌ کے معنی نمایاں طور پر ظاہر ہوجانے کے ہیں۔ اور ہر وہ مقام جہاں کوئی عمارت وغیرہ نہ ہو اور تمام چیزیں نمایاں اور ظاہر نظر آئیں۔ اُسے بَدْوٌ (بَادِیَۃٌ) کہا جاتا ہے۔ اور البادی کے معنی صحرا نشین کے ہیں۔

= اَلْاَعْرَابُ : سکّان البادیۃ خاصّۃ والواحد منھم الاعرابي

صحرا کے رہنے والوں کو الاعراب کہتے ہیں اس کی واحد الاعرابی ہے اس کے مقابلہ میں جو عرب شہروں میں بسنے والے ہوں ان کو عربی کہتے ہیں۔

یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّھُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ۔ وہ یہ چاہیں گے کہ کاش وہ صحرا میں بسنے والے بدوؤں میں ہوتے (جہاں دشمن کے حملے سے بچے رہتے)

= یَسْئَلُوْنَ عَنْ اَنْبَآئِکُمْ۔ یہ جملہ فاعل بَادُوْنَ سے حال ہے۔

(وہاں سے ہی آنے جانے والوں سے دریافت کرتے رہتے ہیں کہ الاحزاب کے ہاتھوں تمہارا کیا حال ہوا اپنی بزدلی کی وجہ سے ان میں قتل و قتال کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی بھی ہمت نہ تھی چہ جائیکہ اس قتال میں وہ خود حصّہ لیتے)

۳۳ : ۲۱ = اُسْوَۃٌ ۔ اَلْاُسْوَۃُ وَالْاِسْوَۃُ (جیوں قُدْوَۃٌ وقِدْوَۃٌ) انسان کی اس حالت کو کہتے ہیں کہ جس میں وہ دوسرے کا متبع ہوتا ہے خواہ وہ حالت اچھی ہو یا بُری، سرور بخش ہو یا تکلیف دہ۔ اسی لئے اس آیت کریمہ میں اُسْوَۃٌ کی صفت حَسَنَۃٌ لائی گئی ہے۔

مفسرین نے اُسْوَۃٌ کے کئی معنی لئے ہیں: چال، ڈھنگ، نمونہ عمل، پیشوا، رہنما، امام، غمگسار، مقتدیٰ،

حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی کریم سرور دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو (انفرادی، اجتماعی، خانگی و ملّی و معاشرتی و اخلاقی) کے لئے شمع ہدایت ہے لیکن یہاں اشارۂ خصوصی معرکۂ جنگ میں ثبات و استقامت سے متعلق ہے۔

اس جنگ میں آپ نے محنت و مشقت کی صعوبتیں سہیں، بھوک و پیاس کی کلفتوں کو برداشت کیا۔ حضور کا رُخِ انور زخمی ہوا، دندانِ مبارک شہید ہوئے، قریبی عزیز و احبّا، کی جانیں قُربان ہو گئیں۔ لیکن ان تمام حالات میں صبر و شکر، ثبات و استقامت کا بہترین نمونہ پیش فرمایا۔

(کلام میں اس کو صنعتِ تجرید کہتے ہیں اور صفات سے قطع نظر کر کے صرف ایک صفت سے غرض رکھنا) اُسْوَۃٌ اسم ہے۔ اسی و مادّہ۔

= یَرْجُوْا مضارع واحد مذکر غائب رجَاءٌ مصدر (باب نصر) ڈرتا ہے۔ اندیشہ رکھتا ہے یا امید رکھتا ہے (اللہ تعالیٰ سے ملنے کی اور قیامت کے آنے کی)

لِمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ ... بدل ہے لَكُمْ کا کہ مقصود مخاطبین سے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت سے ڈرتے ہیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے ہیں۔

مثال: قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ (۷ : ۷۵) اس کی قوم کے سرداروں نے جو کہ غرور رکھتے تھے ان کمزور (لفظی معانی: جو کمزور خیال کئے جاتے تھے) لوگوں سے جو ایمان لائے تھے ان میں سے، ،خطاب

ان سے تھا الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا صرف توطیہ وتمہید کے لئے آیا ہے۔

۳۳: ۲۲ = وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ: اور جب اہل ایمان نے (دشمنوں کے) جتھوں کو دیکھا۔

(اس سے قبل منافقین ومعوقین کا حال بیان ہوا اب ان کے برعکس دشمنوں کے خلاف مومنین کا ردّعمل ملاحظہ ہو)

= تَسْلِيْمًا۔ اللہ تعالیٰ کی قضا وقدرت واحکام کے آگے سرتسلیم خم کرنا یعنی ان کی اطاعت و فرمانبرداری اور پختہ ہوگئی۔

۳۳: ۲۳ = مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ میں مِنْ تبعیضیہ ہے اور مومنین سے مراد مطلقاً ان سے ہے جو اخلاص سے ایمان لائے ہوئے تھے۔

= رِجَالٌ۔ صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں:۔

رِجَالٌ پر تنوین تعظیم کی ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قوت ومردانگی میں بے نظیر تھے۔

يقال فلان رجل فی رجال ای كامل الرجولية بينهم (المنجد) یعنی اہل ایمان میں سے ایسے جواں مرد اور پاکباز عشاق بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنے رب کریم سے جو وعدہ کیا تھا اُسے پورا کر دکھایا۔

بعض کے نزدیک یہ حضرات انس بن نضر، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، حمزہ، مصعب بن عمیر وغیرہ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ حضرات بعض وجوہ کی بنا پر جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے جس کا ان کو ازحد افسوس تھا۔ انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اب کوئی ایسا موقعہ آیا تو وہ اپنی جانبازی کے جوہر دکھائیں گے۔

= صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ صَدَقُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب، صِدْقٌ (باب نصر) سے مصدر۔ انہوں نے سچ کر دکھایا۔ صَدَقَ فِی الْحَدِيْثِ سچ بولنا۔ وصدق فی الوعد۔ وعدہ پورا کرنا۔ وصدق فی القتال۔ بےجگری سے لڑنا۔

= مَا موصولہ ہے۔

عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ جس کے متعلق انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔ معاهدة (مفا علة سے)

= مِنْهُمْ۔ میں بھی مِنْ تبعیضیہ ہے۔ بعض۔ کچھ، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان مومنین

کے لئے ہے جس کا اشارہ مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ میں ہے یا رِجَالٌ جو اس سے قبل مذکور ہے
= مَنْ موصولہ ہے۔
= قَضٰى نَحْبَهٗ۔ قضٰى ماضی واحد مذکر غائب قَضَاءٌ (باب ضرب) قضٰى يقضي قَضَاءٌ پورا کرنا۔ ادا کرنا۔ مثلاً قَضٰى حَاجَتَهٗ اس نے ضرورت کو پورا کیا۔ قَضٰى وَطَرَهٗ اپنی مراد کو پہنچا۔ قَضَى الصَّلٰوةَ نماز کو ادا کرنا۔ نَحْبٌ نذر کو کہتے ہیں۔ نَحَبَ يَنْحُبُ (نص) نَحْبًا۔ نذر ماننا قَضٰى نَحْبَهٗ اس نے اپنی نذر کو ادا کیا۔ اس نے اپنی منت پوری کر دی۔ کبھی نَحْبٌ سے کنایۃً موت مراد لی جاتی ہے کیونکہ موت بھی ہر جاندار کے گلے میں نذر کی طرح لازم ہے سو قضٰى نحبه یا قضٰى اجله سے مراد موت آجانا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ان میں کچھ ایسے تھے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یعنی شہادت پا گئے۔ (مثلاً حضرت حمزہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ)
= وَ مِنْهُمْ مَّنْ (اوپر مذکور ہوا) يَّنْتَظِرُ مضارع واحد مذکر غائب اِنْتِظَارٌ (افتعال) مصدر۔ وہ انتظار میں ہے، وہ منتظر ہے:
اور ان میں وہ بھی ہیں جو راہ دیکھ رہے ہیں (کہ کب شہادت کی سعادت انہیں نصیب ہو) ان میں حضرت عثمان اور حضرت طلحہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔
= مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ماضی منفی جمع مذکر غائب، انہوں نے نہیں بدلا۔ تَبْدِيْلٌ (تفعیل) مصدر۔ مصدر منصوب تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ یعنی وہ اپنے ارادہ وعہد پر ثابت قدم اور پختہ ہیں انہوں نے ہرگز اپنا ارادہ نہیں بدلا۔
" تفسیر ماجدی میں ہے کہ تَبْدِيْلًا تنوین تصغیر کے لئے ہے یعنی کسی نوع، کسی قسم کی ادنیٰ تبدیلی بھی ان میں نہیں ہوئی۔ اس جملہ کا عطف صَدَقُوْا پر ہے اور ضمیر فاعل کا مرجع .... منتظرین ہے۔
۳۳ : ۲۴ = لِيَجْزِيَ۔ لام تعلیل کا ہے يَجْزِيَ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے منصوب بوجہ عمل لام۔ جَزَاءٌ (باب ضرب) تاکہ وہ جزا دے۔ بدلہ دے۔ اس سے قبل وقع جمیع ما وقع (یہ سب کچھ اس لئے وقوع پذیر ہوا) مقدر ہے۔
= الصّٰدِقِيْنَ۔ ای الذین صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ۔ جنہوں نے اللہ کے ساتھ اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔
= بِصِدْقِهِمْ۔ باء سببیہ ہے۔ صِدْقِهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا اپنے عہد کو

پورا کر دکھانے کا فعل ۔

= یُعَذِّبَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل لام تعلیل، تاکہ وہ عذاب دیوے۔

= اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْہِمْ ۔ یا ان کو معاف کر دے، تَابَ یَتُوْبُ تَوْبًا (باب نصر سے مصدر اگر الی کے صلہ کے ساتھ ہو تو معنی ہوں گے کہ بندے کا اپنے گناہوں سے روگردانی کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔ اور اگر علیٰ کے صلہ کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا اللہ تعالیٰ کا کسی کے گناہ معاف کر کے اس کو اپنے فضل و کرم سے نواز نا۔

= غَفُوْرًا (بڑا معاف کرنیوالا) رَحِیْمًا (نہایت رحم والا) منصوب بوجہ خبر کان کے ہے

۳۳: ۲۵ = رَدَّ ماضی واحد مذکر غائب رَدٌّ (باب نصر) اس نے پھیر دیا۔ اس نے لوٹا دیا۔ اس نے واپس کر دیا۔ پسپا کر دیا (یہاں معنی ہیں نامراد پسپا کر دیئے اللہ تعالیٰ نے)

= بِغَیْظِہِمْ : باء مصاحبت وملابست کی ہے بمعنی مَعَ ' غَیْظِہِمْ مضاف مضاف الیہ غیظ ھُوَ اَشَدُّ الْغَضَبِ ۔ سخت غصہ، وہ گرمی جو انتہائی غضب کے وقت دل میں محسوس ہوتی ہے۔ بِغَیْظِہِمْ ۔ اسم موصول الذین سے حال ہے۔

= لَمْ یَنَالُوْا مضارع نفی جحد بلم نَیْلٌ مصدر باب سمع ۔ وہ نہ پا سکے۔

= خَیْرًا ۔ بھلائی ۔ مراد فتح و کامیابی ۔ خَیْرًا مال بھی ہو سکتا ہے جیسا قرآن مجید میں ہے وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ (۱۰۰: ۸) اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے)

وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا : اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جنہوں نے کفر کیا تھا واپس لوٹا دیا درآں حالیکہ وہ اپنے ہی غصہ و غضب میں کھول رہے تھے اور وہ کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکے تھے۔

= کَفٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب، (باب ضرب) صیغہ ماضی کا ہے لیکن مراد استمرار ہے ۔ کِفَایَۃٌ مصدر ونیز اسم مصدر ۔ وہ چیز جو ضرورت پوری کر دے اور اس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے ۔ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ (متعدی بدو مفعول ہے) اور اللہ ہی کافی رہا مومنوں کے لئے جنگ میں (یعنی ان کو جنگ لڑنے کی نوبت ہی نہ آنے دی ۔ اور دشمن خود ہی اپنے غصہ میں بھرے پیٹھے ناکام واپس ہوئے)

= قَوِیًّا (صفت مشبہ طاقتور) عَزِیْزًا (مبالغہ کا صیغہ نہایت زبردست) دونوں منصوب بوجہ خبر کَانَ کے ہیں۔

۳۳: ۲۶ = اَنْزَلَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِنْزَالٌ (افعال) سے اس نے اتارا اس نے نازل کیا۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اتارا۔

اَلَّذِیْنَ اسم موصول ظَاھَرُوْھُمْ۔ ظَاھَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب مُظَاھَرَۃٌ (مفاعلۃ) سے باہمی معاونت کرنا۔ پشتیبانی کرنا۔ ظَاھَرُوْا میں ضمیر فاعل اسم موصول اَلَّذِیْنَ کے لئے ہے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اَلْاَحْزَاب کے لئے ہے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے اَھْلِ الْکِتٰبِ مضاف مضاف الیہ اہل یہود۔

اَلَّذِیْنَ ظَاھَرُوْھُمْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ۔ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے دشمنوں کے جتھوں کی امداد کی تھی۔ یہ جملہ اَلَّذِیْنَ کی نعت میں جو اَنْزَلَ کا مفعول ہے! اور مراد اس سے بنو قریظہ ہیں جو اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ معاہدۂ دوستی کے پابند تھے۔ لیکن کفار کے لشکر، اس کا طمطراق، اس کا سامانِ حرب دیکھ کر بنو نضیر (ایک اور یہودی قبیلہ) کے ایماء پر عہد شکنی کا ارتکاب کر کے لشکر کفار کے ساتھ مل گئے تھے۔

= مِنْ صَیَاصِیْھِمْ ۔ مِنْ حرف جار ہے صَیَاصِیْھِمْ مضاف مضاف الیہ، صَیَاصِیْ صِیْصَۃٌ کی جمع ہے بمعنی قلعہ، گڑھی، ہر وہ چیز جس کے ذریعہ تحفظ کیا جائے صِیْصَۃٌ کہلاتی ہے۔ اسی اعتبار سے گائے کے سینگ اور مرغ کے خار کو بھی صِیْصَۃٌ بولتے ہیں۔ ص ی ص مادہ۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلَّذِیْنَ کی طرف راجع ہے۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے قلعے سے باہر اتار لایا (محاصرہ کے طول سے تنگ آکر وہ خود باہر آئے اور صلح کی چارہ جوئی پر مجبور ہو گئے)

= قَذَفَ ، ماضی واحد مذکر غائب قَذْفٌ (باب ضرب) سے مصدر۔ قَذَفَ کے اصلی معنی تیر کو دور پھینکنے کے ہیں پھر تیر کی شرط کو ساقط کر کے دُور پھینکنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ اسی بناء پر دور دراز کے شہر کو بَلْدَۃٌ قَذِیْفَۃٌ بولتے ہیں قرآن مجید میں ہے وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا (۳۷ : ۸) اور ہر طرف سے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں پھر محض اتارنے یا ڈال دینے کے معنی میں بھی استعمال ہونے لگا۔ مثلاً فَاقْذِفِیْہِ فِی الْیَمِّ (۲۰ : ۳۹) پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو۔ یہاں آیت ہذا میں بھی ڈالنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ اور اس نے ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔ مجازًا گالی دینا۔ تہمت زنا لگانا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

= فَرِیْقًا ۔ فریق، گروہ، (منصوب بوجہ مفعول ہونے کے) ایک فریق کو،
یہاں فریق سے مراد آدمیوں کا گروہ، لان القتل وقع علی الرجال (کیونکہ فیصلہ یہی ہوا تھا کہ بنو قریظہ کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا جائے) مفعول کو فعل سے مقدم بوجہ اعتناء و استعظام لایا گیا ہے!
تَقْتُلُوْنَ ۔ تم قتل کرتے ہو، تم قتل کروگے! یہاں مضارع بمعنی حکایت حال ماضی آیا ہے!
(ایک فریق کو) تم نے قتل کر دیا۔
= تَاْسِرُوْنَ ۔ تم اسیر کرتے ہو، تم قید کرتے ہو۔ اَسْرٌ (باب ضرب) سے جس کے معنی قید میں باندھنے کے ہیں۔ مضارع بمعنی حکایت حال ماضی، تم نے قید کر لیا۔ (اس میں عورتوں اور بچوں کو غلام بنانے کی طرف اشارہ ہے)
۳۳ : ۲۷ = اَوْرَثَكُمْ ۔ اَوْرَثَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِیْرَاثٌ (افعال) سے كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اس نے تم کو وارث بنایا۔ اس کا عطف اَنْزَلَ پر ہے۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے اَرْضَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی، (بمعنی زیر کاشت اراضی مشتمل بر باغات و غلات) دِیَارَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثالث۔ (بمعنی ان کے حصون قلعے، گڑھیاں) اَمْوَالَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول رابع، ان کے مال (بمعنی مویشی ونقد مال) وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا (اور زمین جس پر ابھی تم نے قدم نہیں رکھا۔ جو بعد میں مسلمانوں کی تحویل میں آنے والے ملک تھے) لَمْ تَطَئُوْا مضارع نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر حاضر۔
وَطِئَ یَطَأُ (باب سمع) وَطْأً ۔ مصدر۔ وطی الشئ برجلہ پاؤں کے نیچے روندنا۔ پامال کرنا۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْأً (۷۳ : ۶) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے۔
لَمْ تَطَئُوْهَا جس کو تم نے اپنے پاؤں تلے نہیں روندا۔ یعنی جہاں (ابھی تک) تم نے پاؤں نہیں رکھا۔ هَا ضمیر اَرْضًا کے لئے ہے، و ط ء مادہ۔
= قَدِیْرًا صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر۔ بحالت نصب۔ نصب بوجہ خبر کَانَ ہے۔
قَدِیْرٌ وہ ہے جو اقتضاء حکمت کے موافق جو چاہے کرے۔ شرعی اصطلاح میں قدیر کا اطلاق غیر اللہ پر نہیں ہوتا۔
= فَتَعَالَیْنَ فاء ترتیب کا ہے۔ تَعَالَیْنَ فعل امر جمع مؤنث حاضر۔ تَعَالِیٌ (تفاعل) سے تَعَالٰی یَتَعَالٰی تَعَالِیٌ ۔ تَعَالِ امر کا صیغہ ہے بمعنی بلند مقام کی طرف بلانا۔ پھر

ہر جگہ بلانے کے لئے استعمال ہونے لگا۔ یہ عُلُوٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رفعت منزلت کے ہیں۔ گویا تَعَالَوْا میں رفعت منزلت کے حصول کی دعوت ہے۔ تَعَالِ۔ ھَلُمَّ کا ہم معنی ہے۔ فَتَعَالَیْنَ تو تم آؤ۔

= اُمَتِّعْکُنَّ اُمَتِّعُ۔ مَتَّعَ یُمَتِّعُ تَمْتِیْعٌ (تفعیل) سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے۔ تَمْتِیْعٌ کے معنی تھوڑا بہت فائدہ پہنچانا یا تھوڑا بہت اسباب و مال دینا کے ہیں۔ کُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہے۔ میں تمہیں کچھ مال و متاع دیدوں

= اُسَرِّحْکُنَّ اُسَرِّحُ۔ سَرَّحَ یُسَرِّحُ تَسْرِیْحٌ (تفعیل) سے مضارع واحد متکلم ہے۔ تَسْرِیْحٌ کے معنی چھوڑنے یا رخصت کرنے کے ہیں۔ تَسْرِیْحٌ کے اصل معنی جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑدینے کے ہیں۔ استعارۃً اس کے معنی طلاق دینے کے بھی ہیں۔ خود طلاق کا لفظ اِطْلَاقُ الْاِبِلِ (اونٹ کا پائے بند کھولنا) کے محاورہ سے مستعار ہے

= سَرَاحًا جَمِیْلًا موصوف و صفت۔ سَرَاحًا۔ رخصت کرنا۔ چھوڑنا۔ طلاق دینا۔ تَسْرِیْحٌ سے اسم ہے۔ جیسے تَبْلِیْغٌ سے بَلَاغٌ ہے خوبی کے ساتھ رخصت کرنا۔ اُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا۔ تمہیں خوبصورتی کے ساتھ (آبرومندانہ طریقہ سے) رخصت کروں۔

۳۳: ۲۹ = اَعَدَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِعْدَادٌ (افعال) سے اس نے تیار کیا ہوا ہے۔ اس نے تیار کر رکھا ہے۔ اس نے تیار کیا۔ اِعْدَادٌ، عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں۔ اِعْدَادٌ کا مطلب ہوا کہ کسی چیز کو اس طرح تیار کرنا کہ وہ شمار کی جا سکے!

= مُحْسِنٰتِ۔ مُحْسِنَۃٌ کی جمع ہے جو مُحْسِنٌ سے مؤنث ہے۔ اسم فاعل جمع مؤنث ہے۔ نیکوکار عورتیں۔

= مِنْکُنَّ۔ میں مِنْ تبعیض کے لئے ہے۔ تم میں سے وہ جو نیکوکار ہیں۔

= اَجْرًا عَظِیْمًا۔ موصوف و صفت نصب بوجہ اَعَدَّ کے مفعول ہونے کے ہے۔

۳۳: ۳۰ = یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ یا حرفِ نداء نِسَآءَ النَّبِیِّ مضاف مضاف الیہ مل کر مُنادیٰ۔ اے نبی کی بیبیو! بیویو!

= مَنْ شرطیہ ہے۔ جو کوئی۔

= يَأْتِ مضارع واحد مذکر غائب اِتْيَانٌ (باب ضرب) مصدر۔
یہ اصل میں يَأْتِيْ تھا۔ شرط میں واقع ہونے کی وجہ سے یا حذف ہو گئی۔ یہ فعل لازم ہے بمعنی آتا ہے یا آئے گا۔ لیکن اگر اس کے بعد مفعول پر بٖ ہو تو متعدی ہو گا؛ اور بمعنی لاتا ہے یا لائے گا ہو گا؛ مَنْ يَّأْتِ بِفَاحِشَةٍ جس کسی نے بے ہودگی کا ارتکاب کیا۔
= مِنْكُنَّ میں مِنْ تبعیض کے لئے ہے كُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر، تم عورتوں میں سے
= فَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۔ موصوف وصفت۔ کھلی بیہودگی۔ حالتِ جر بوجہ عمل باءَ حرف جار۔
= يُضٰعَفْ ۔ مضارع مجہول مجزوم بوجہ شرط واحد مذکر غائب کا صیغہ۔ دوگنا کیا جائے گا۔ مُضَاعَفَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر سے۔ ضعف مادہ
= لَهَا میں هَا ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے ۔
= ضِعْفَيْنِ ۔ دوچند۔ دوگنا۔ ضِعْفٌ کا تثنیہ۔

اَنۡوارُ البیان

فِی حلِ

لُغَاتُ القرآن

حصہ سوم

تالیف

علی محمد پی۔سی۔ایس ایڈیشنل کمشنر (ریٹائرڈ)

الناشر

مکتبہ سید احمد شہید

۱۰۔ الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَنْوَارُ الْبَیَان

مصدس

فِی حَلِّ

لُغَاتُ الْقُرْآن

حِصّہ سوم

تالیف

علی محمّد ایڈیشنل کمشنر ریٹائرڈ

النّاشر

مکتبہ سیّد احمد شہید رحمہ اللہ

۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

دُعا کی درخواست

بصد حسرت یہ بات لکھی جارہی ہے کہ
مؤلف انوار البیان فی حلِ لغات القرآن
جلد ثالث ورابع کی طباعت کے وقت
دار آخرت کی طرف رحلت کر چکے ہیں
تمام قارئین سے درخواست ہے کہ جب بھی
اس کتاب کا مطالعہ کریں تو مؤلف
جناب چوہدری علی محمد رحمۃ اللہ علیہ
کے لئے ضرور بالضرور دعائے مغفرت کریں کہ
اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعی جمیلہ قبول فرمائے اور
دار آخرت میں جنت الفردوس نصیب فرمائے

آمین
یارب العالمین

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَمَنْ يَّقْنُتْ (۲۲)

اَلْاَحْزَاب ، سَبَا ، فَاطِر ، يٰسٓ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

۳۳:۳۱ = وَمَنْ يَّقْنُتْ : میں واؤ عاطفہ ہے جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے مَنْ شرطیہ ہے یَقْنُتْ مضارع مجزوم (بوجہ شرط) واحد مذکر غائب ۔ مذکر کا صیغہ مَنْ کی رعایت سے لایا گیا ہے۔ قَنَتَ يَقْنُتُ (باب نصر) قُنُوْتًا ۔ خشوع وخضوع کرنا۔ خاکساری کرنا۔ مطیع ہونا۔ اطاعت کرنا۔ نماز میں دعا کرنا۔ (دعائے قنوت) وَمَنْ يَّقْنُتْ اور جو تابعداری کرگی

= مِنْكُنَّ ۔ مِنْ بیانیہ ہے تبعیض کے لئے نہیں ہے۔ كُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر۔ تم میں سے۔

= وَتَعْمَلْ ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ تَعْمَلْ مضارع مجزوم بوجہ شرط واحد مؤنث غائب، صیغہ تانیث رعایت معنی کے لحاظ سے۔ تَعْمَلْ کا عطف يَقْنُتْ پر ہے ۔ اور جو عمل کرے گی۔ وَتَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا اور جو تم میں سے نیک عمل کرے گی!

= نُؤْتِهَا ۔ مضارع جمع متکلم هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جوابِ شرط تو ہم اس کو دیں گے ۔ اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر۔

= اَجْرَهَا ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر نُؤْتِ کا مفعول ۔ اس عورت کا ثواب ۔ اس عورت کے عمل کا اجر۔

= مَرَّتَيْنِ ۔ دو مرتبہ۔ دوبار۔ دوچند، دوہرا ۔ دوسروں کی نسبت دوگنا) مِثْلَیْ ثواب غیرہا۔

= اَعْتَدْنَا ۔ ماضی جمع متکلم اِعْتَادٌ (افعال) مصدر سے ۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ عد دمادہ ۔ اِعْتَادٌ اصل میں اعداد تھا۔ دال اول کو تا میں بدل دیا گیا ہے۔ الاعداد (افعال) کے معنی ہیں تیار کرنا۔ مہیا کرنا یہ عَدٌّ سے ہے جیسے سَقْیٌ سے اِسْقَاءٌ ۔ اور اَعْدَدْتُ لَكَ هٰذَا کے معنی ہیں ۔ میں نے یہ چیز تمہارے لئے تیار کر دی ہے،

کہ تم اسے شمار کر سکتے ہو اور جس قدر چاہو حسب ضرورت اس سے لے سکتے ہو۔
اَعَدَّ اور اَعْتَدَ ہم معنی ہیں مثلاً وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ (۹ : ۱۰۰) اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں اور وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (۴ : ۱۸) ایسے لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔
اَعْتَدْنَا (اِعْتَادٌ) مادہ ع ت د سے بھی مشتق ہو سکتا ہے اَلْعَتَادُ کے معنی ضرورت کی چیزوں کا ذخیرہ کر لینا ہے اور یہی معنی ہیں اِعْدَادٌ کے اور اَعْتَدْنَا کا عطف نُؤْتِهَا پر ہے۔
= رِزْقًا كَرِيْمًا۔ موصوف وصفت۔ عمدہ نعمت۔ عزت والی روزی۔
صفت موصوف مل کر اَعْتَدْنَا کا مفعول۔ رِزْقٌ سے مراد محض کھانے پینے والی اشیاء ہی نہیں یہ ایک وسیع المعانی لفظ ہے۔ اور ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے۔
نُؤْتِهَا۔ اَجْرَهَا اور اَعْتَدْنَا لَهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع اسم موصول مَنْ ہے۔
۳۳ : ۳۲ = يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ۔ يَا حرف ندا۔ نِسَآءَ النَّبِيِّ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ۔
= لَسْتُنَّ ماضی۔ جمع مؤنث حاضر۔ لَيْسَ سے۔ تم نہیں ہو۔
لَيْسَ فعل ناقص ہے ماضی کا معنی رکھتا ہے ماضی کی پوری گردان بھی آتی ہے لیکن مضارع امر، اسم فاعل، اسم مفعول اس سے مشتق نہیں ہوتے۔ اس لئے غیر منصرف کہلاتا ہے۔
دوسرے افعال ناقصہ کی طرح اس کا اسم بھی مرفوع اور خبر منصوب آتی ہے۔
= كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ، عورتوں میں سے کسی ایک کی طرح ای لیس کل واحد منکن کشخص واحدٍ من نسآء عصرکن تم میں سے کوئی ایک اپنے وقت کی عورتوں میں سے کسی ایک کی مانند نہیں ہے (یعنی تم ان سے افضل ہو بوجہ شرفِ زوجیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
= اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اِنْ حرف شرط ہے اِتَّقَيْتُنَّ ماضی جمع مؤنث حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ اگر تم سب پرہیزگاری کرو۔ اگر تم سب ڈرتی رہو۔
= فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ۔ فَآء سببیت کا ہے لَا تَخْضَعْنَ فعل نہی جمع مؤنث حاضر۔ پس تم نرمی اختیار مت کرو۔ تم ملائمت نہ کرو۔ خُضُوْعٌ مصدر

(باب فتح) نرمی کرنا۔ تواضع اختیار کرنا۔ یہاں مراد بات چیت میں ملائمت اختیار کرنا ہے ای ان استقبلتن احدًا من الرجال فلا تخضعن۔ اگر تم کسی آدمی سے دوچار ہو تو کلام میں نرمی اختیار مت کرو

(ف) اِنِ اتَّقَيْتُنَّ جملہ شرطیہ ہے اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں۔

۱۔ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ جواب شرط ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا:

اگر تم نے پرہیزگاری اختیار کی تو تم دوسری عورتوں میں سے کسی دوسری عورت کی مانند نہیں ہو (یعنی اس صورت میں تم اس سے افضل ہوگی)

یا۔ ۲۔ اس جملہ شرطیہ کا جواب: فَلَا تَخْضَعْنَ ہے ای ان اردتن التقویٰ فلا تَخْضَعْنَ یعنی اگر تم پرہیزگاری اختیار کرنا چاہو تو پھر (کلام میں) ملائمت اختیار مت کرو۔

= فَيَطْمَعَ ف تعقیب یا سببیت کا ہے۔ يَطْمَعَ مضارع واحد مذکر غائب طَمَعٌ مصدر (باب فتح) مضارع کا نصب بوجہ جواب نہی کے ہے۔ (مبادا) وہ طمع کرنے لگے۔ لالچ کرنے لگے۔ ضمیر فاعل کا مرجع الذی فی قلبہ مرض وہ شخص جس کے دل میں روگ ہے۔

= قُلْنَ۔ فعل امر جمع مؤنث حاضر۔ قَوْلٌ مصدر (باب نصر) تم بات کرو، تم کلام کرو،

= قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ القول المعروف الذی لا تنکرہ الشریعۃ ولا النفوس، قول معروف وہ ہے کہ نہ شریعت ناپسند کرے اور نہ لوگوں کی دل آزاری کا باعث ہو۔

۳۳:۳۳ = وَقَرْنَ۔ واؤ عطف کا ہے۔ قَرْنَ۔ قَرَّ يَقِرُّ (باب سمع) قرار سے امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر۔ قَرْنَ اصل میں اِقْرَرْنَ تھا۔ را اول کو حذف کیا اور اس کی فتح ماقبل کو دی قَ کی حرکت سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی لہٰذا اُسے گرا دیا گیا۔ قَرْنَ ہوگیا۔ تم عورتیں قرار پکڑو یا ٹھہری رہو۔

بعض نے اسے باب ضرب سے لیا ہے اس صورت میں امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر اِقْرِرْنَ ہوگا۔ اور قرأت قِرْنَ ہوگی۔

علامہ زمخشری رحمہ اللہ نے ابو الفتح ہمدانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ قَارَ يَقَارُ قَوْرٌ سے امر ہے قَوْرٌ کے معنی سمٹنا اور اکٹھا ہونا اور منقطع ہونا کے ہیں

اور القَارَۃُ اس چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں جو دوسری پہاڑیوں کے سلسلہ سے علیحدہ ہو الگ تھلگ اور منقطع ہو پس قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ کے معنی ہوئے ، تم اپنے گھروں میں ہی رہو اور باہر مت نکلو۔

= لَا تَبَرَّجْنَ فعل نہی جمع مؤنث حاضر۔ تم آرائش و نمائش نہ کرو۔

تَبَرُّجٌ (تفعّل) مصدر جس کے معنی ہیں نمایاں ہونا۔ ابھرنا اور کھل کر سامنے آنا۔ ہر ظاہر اور مرتفع چیز کے لئے عرب لفظ بَرَج استعمال کرتے ہیں بُرج کو بُرج اس کے ظہور اور ارتفاع کی بنا پر ہی کہا جاتا ہے بادبانی کشتی کے لئے بارجہ کا لفظ بھی اسی لئے بولا جاتا ہے کہ اس کے بادبان دور سے نمایاں ہوتے ہیں)۔

ثَوْبٌ مُبَرَّجٌ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر برجوں کی تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ پھر اس میں معنی حسن کا اعتبار کر کے تبرجت المرأۃ کا محاورہ استعمال کرتے ہیں یعنی عورت نے مزین کپڑے کی طرح آرائش کا اظہار کیا۔

بعض کے نزدیک محاورہ کا معنی ہے عورت اپنے قصر سے ظاہر ہوئی۔ پس وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى۔ کا معنی ہوا؛ جس طرح عورتیں جاہلیت کے پہلے زمانہ میں اظہار تجمل کر کے اپنے محلات سے نکلا کرتی تھیں اسی طرح اب مت نکلو اور زینت نہ دکھاؤ۔

تَبَرَّجْنَ اصل میں تَتَبَرَّجْنَ تھا۔ ایک تاء کو حذف کر دیا گیا۔

= اَلْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى ۔ موصوف وصفت، سابق دور جاہلیت ،موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ تَبَرُّجَ مصدر (خود نمائی) مضاف ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول۔

= اَقِمْنَ فعل امر۔ جمع مؤنث حاضر، اِقَامَةٌ (باب افعال) مصدر، تم قائم کرو۔ تم درست کرو

= اٰتِيْنَ ۔ امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر، اطاعة (افعال)، مصدر۔ تم اطاعت میں رہو۔ تم حکم مانو۔

= لِيُذْهِبَ ۔ لام تعلیل کا ہے يُذْهِبَ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۔ اِذْهَابٌ (افعال)، مصدر مضارع کا نصب بوجہ لام تعلیل کے ہے ۔ تا کہ لے جائے زائل کر دے ۔ دور کر دے ۔

= اَلرِّجْسَ ۔ ناپاکی ۔گندگی ، پلیدی ۔ عقوبت ، عذاب ، اس کی جمع اَرْجَاسٌ ہے ۔ اس کی چار صورتیں ہیں ۔ (۱) طبیعت کی جہت سے مثلاً مردار ، (۲) شرعی لحاظ سے

مثلاً جوا۔ شراب، (٣) عقلی جہت سے مثلاً شرک، (۴) ہر سہ کی رو سے مثلاً مردار،
= اَھْلَ الْبَیْتِ ۔ مضاف مضاف الیہ، اس سے قبل یا، حرفِ ندا محذوف ہے جس کی وجہ سے مضاف منصوب ہے۔

اھل بیت سے مراد ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں. لیکن لفظ کے عموم میں ازواج بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بھی ہستیاں داخل ہیں۔

= یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔ یُطَھِّرَ مضارع منصوب بوجہ عمل لام تعلیل۔ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر حاضر (اہل بیت کی طرف راجع ہے) تَطْھِیْرًا مصدر منصوب تاکیدًا لایا گیا ہے۔ اول تو باب تفعیل خود مبالغہ کو متضمن ہے اس پر تاکید مزید کے لئے مصدر منصوب لاکر فعل کی کیفیت کو بدرجہ اتم بیان کیا گیا ہے۔ یعنی تم کو خوب ہی پاک وصاف کردے اور طہارت کا درجہ کامل واعلیٰ نصیب کردے۔

٣٣ : ٣۴ = اُذْکُرْنَ ۔ ذِکْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر (باب نصر) تم یاد کرو مَا اسم موصول ہے اور اذکرن کا مفعول ۔ یُتْلٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب اس کا مفعول مالم یسم فاعلہ مَا ہے مِنْ اٰیٰتِ اللہِ میں مِنْ تبعیض کا ہے مِنْ اٰیٰتِ اللہِ سے مراد القرآن ہے وَالْحِکْمَۃِ ای ومن الحکمۃ حکمت کی باتیں۔
ترجمہ یوں ہوگا:

اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو (اور مت بھولو)

اذکرن سے مراد اذکرن للناس بھی ہو سکتا ہے یعنی خود بھی عمل کرو اور دوسروں تک بھی اسے پہنچاؤ۔

= لَطِیْفًا (بہت باریک بین، صفت مشبہ کا صیغہ ہے)
= خَبِیْرًا ۔ (بہت خبر والا۔ صفت مشبہ کا صیغہ) دونوں بوجہ کَانَ کی خبر کے منصوب ہیں
٣٣ : ٣۵ = اَلْقٰنِتِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر قَانِتٌ واحد قٰنِتٰتٍ جمع مؤنث، قُنُوْتٌ سے اطاعت گذار۔ فرمانبردار۔
= اَلْخٰشِعِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر، خُشُوْعٌ سے فروتنی کرنے والا۔ عاجزی کرنے والے خشوع خضوع کرنے والے۔ ڈرنے والے۔ خَاشِعٌ واحد خٰشِعٰتٌ جمع مؤنث۔
= اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُتَصَدِّقُ واحد۔ المتصدِّقٰتِ جمع

مؤنث، خیرات یا صدقہ دینے والے۔ مرد (عورتیں)

= اَلصَّائِمِیْنَ ۔ روزہ دار، روزہ رکھنے والے اسم فاعل جمع مذکر صَوْمٌ سے۔

اَلصَّائِمٰتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث ۔

= اَلْحٰفِظِیْنَ جمع مذکر اسم فاعل نگہبانی کرنے والے ۔ حفاظت کرنے والے ۔ نگرانی کرنے والے ۔ حِفْظٌ سے حَافِظٌ واحد حٰفِظٰتٌ جمع مؤنث

= فُرُوْجَهُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کی شرم گاہیں۔ فَرْجٌ واحد فَرَجَ یَفْرِجُ فَرْجًا (باب ضرب) کشادہ کرنا۔ دو چیزوں کے درمیان فاصلہ کرنا ۔ دو چیزوں کے درمیان فاصلہ کو بھی فرج کہتے ہیں ۔ چنانچہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ہے وَمَالَهَا مِنْ فُرُوْجٍ (۵۰ : ٦) اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں ۔ فرج بمعنی شرم گاہ کنایہ کے طور پر بولا جاتا ہے، اور کثرتِ استعمال کی وجہ سے اسے حقیقی معنی سمجھا جاتا ہے

= وَالْحٰفِظٰتِ ای والحفظت فروجهن ۔

= اَعَدَّ اللّٰهُ ۔ یہ اِنَّ کی خبر ہے۔ اَعَدَّ یُعِدُّ اِعْدَادٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۔ اس نے تیار کیا ۔ اس نے تیار کر رکھا ہے ۔

۳۳ : ۳٦ = مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ ۔ مومن مرد کا حق نہیں ہے ۔ مومن مرد کے لئے یہ درست نہیں ہے۔

= قَضٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب ، قضاء قَضَاءٌ مصدر ۔ قولاً یا عملاً کسی کام کا فیصلہ کر دینا ۔ اس کی چار اقسام ہو سکتی ہیں ۔

۱:۔ قضاء قولی (الٰہی ۔

۲:۔ قضاء قولی البشری)

۳:۔ قضاء عملی (الٰہی) قضاء ارادی (الٰہی بھی ہو سکتا ہے

۴:۔ قضاء عملی (البشری)

۱:۔ قضاء قولی (الٰہی) کی مثال :۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (۲۳:۱۷) اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ۔

۲:۔ قضاء قولی (البشری) کی مثال قَضَى الْحَاكِمُ بِكَذَا ۔ حاکم نے فلاں فیصلہ کیا ۔

۳:۔ قضاء عملی (الٰہی) کی مثال :۔ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۚ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ (۴۰ : ۲۰) اور خدا سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے

اور جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے۔

۴:۔ قضاء عملی (بشری) فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ (۲: ۲۰۰) پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کر چکو!

اور بعض نے اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں تصور کی ہیں!

مثلاً (۱۷: ۲۳) نمبر (۱، مندرجہ بالا۔ (ب) بمعنی الخبر مثلاً وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ (۱۷: ۴) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ خبر کردی تھی کہ تم ملک میں دو بار بڑی خرابی پیدا کرو گے۔

(ج) صفۃ الفعل اذا تم: فعل کی صفت جب اس فعل کو ختم کردیا جائے یا اس کے متعلق آخری فیصلہ کر دیا جائے۔ مثلاً فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِىْ يَوْمَيْنِ ( ) پھر دو روز میں اس نے سات آسمان بنادیئے (صلات کے اختلاف اور سیاق کی مناسبت سے مختلف معانی مراد ہوتے ہیں)۔

وَاِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ فرما دے۔

= اَلْخِيَرَةُ ۔ اختیار۔ خَارَ يَخِيْرُ کا مصدر ہے (باب ضرب) انتخاب کرنا۔ دو چیزوں میں سے ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار ہونا۔ الخیرۃ مؤنث غیر حقیقی ہے لہٰذا اس کا فعل یکونُ (بصیغہ مذکر) آیا ہے۔ گو بعض قراتوں میں تکون (تاء تانیث کے ساتھ بھی آیا ہے)

= لَهُمُ میں ضمیر جمع مذکر غائب ہے جو مؤمن و مُؤمنۃ کی طرف راجع ہے۔ چونکہ مؤمن اور مومنہ سے مراد (جملہ مؤمنین (مؤمنین مؤمنات) ہیں اس لئے معنی کی رعایت سے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

= اَمْرِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا حکم، ان کا فیصلہ۔ ان کا معاملہ۔ هُمْ ضمیر کا مرجع اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جمع کا صیغہ تعظیماً لایا گیا ہے جملہ کا ترجمہ یوں ہوگا:

جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ فرما دیں تو کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کو حق نہیں پہنچتا کہ ان کے فیصلہ میں اپنی مرضی سے کام لیں۔ یا اپنا اختیار استعمال کریں)

= مَنْ شرطیہ ہے۔ يَعْصِ مضارع مجزوم (اصل میں يَعْصِىْ تھا۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے یَ ساقط ہوگئی) صیغہ واحد مذکر غائب۔ مَنْ يَّعْصِ ۔ جو نافرمانی کرے گا۔ عِصْيَانٌ

مصدر (باب ضرب)

= فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا - میں ف سببیت کے لئے ہے قد حرف ہے اور ماضی پر آکر اُسے ماضی قریب کے معنوں میں کر دیتا ہے - نیز ماضی کے ساتھ یہ تحقیق کے معنی دیتا ہے ضَلٰلًا یہ ضَلَّ کا مصدر ہے اور فعل کے بعد تاکید کے لئے لایا گیا ہے !

مُبِيْنًا - اسم فاعل واحد مذکر - اِبَانَةٌ مصدر سے - بین مادہ صریح - ظاہر - ظاہر کرنیوالا - کھول دینے والا - یہاں ضَلٰلًا کی صفت میں آیا ہے اور موصوف کی مناسبت سے منصوب ہے - تو وہ بے شک صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا -

۳۳ : ۳۷ = اِذْ تَقُوْلُ - یہ خطاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ای اُذْکُرْ وَقْتَ قَوْلِكَ - وہ وقت یاد کرو جب تونے کہا !

= اَلَّذِيْٓ - اسم موصول ہے (مراد یہاں حضرت زید بن حارثہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو آپ نے متبنّٰی بنایا تھا اور جن کے ساتھ آپ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا تھا - جو بعد میں بوجہ اختلاف طبائع و دیگر وجوہ آپس میں علیحدگی پر منتج ہوا -

ان حضرت زینب کو بعد میں بمنشائے ایزدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجیت میں داخل فرمایا)

= اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ - جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا (کہ حضرت زینب زید بن حارثہ کو غلامی سے آزاد کرایا - اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور خصوصًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ تربیت حاصل کرنے کی توفیق دی »

= اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ - جس پر تونے بھی احسان کیا (کہ ان کو اپنی قربت میں لیا - ان کو اپنا متبنّٰی قرار دیا - اور ان پر خصوصی احسانات فرمائے اور احسن طور پر اس کی تربیت فرمائی اور سب سے بڑھ کر احسان یہ کہ ان کا نکاح اپنے خاندان کی اور قریبی معزز خاتون سے کرا دیا)

= اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ (یہ وہ فرمان ہے جو حضرت زید سے آپ نے فرمایا)

اَمْسِكْ اِمْسَاكٌ سے فعل امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے تو روک رکھ اپنے پاس اپنی بیوی کو) یعنی اسے طلاق نہ دے -

اِتَّقِ - اِتِّقَاءٌ (باب افتعال) سے فعل امر واحد مذکر حاضر - تو ڈر - مادہ وقی -

= وَ تُخْفِیْ واؤ عاطفہ ہے جملہ کا عطف تَقُوْلُ پر ہے (یہ اللہ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے) اور تو چھپاتا ہے اور تو مخفی رکھتا ہے۔ یا چھپائے ہوئے ہے۔ مخفی رکھے ہوئے ہے۔

= مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ۔ مَا موصولہ ہے مُبْدِیْ اسم فاعل واحد مذکر۔ مضاف ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے اِبْدَاءٌ (افعال) مصدر، جس کو اللہ تعالیٰ عنقریب ظاہر فرمانے والا ہے۔

مَا موصول سے کیا مراد ہے مفسرین نے اس کی وضاحت میں حضرت علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول سے اتفاق کیا ہے والمراد بالموصول: مَا اوحی اللّٰه تعالیٰ به الیه ان زینب سیطلقها زید و یتزوجها بعدهٗ النبی علیه الصلوٰۃ والسلام۔ مَا اسم موصول سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وہ وحی ہے کہ زید عنقریب زینب کو طلاق دیدیں گے اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنی زوجیت میں لے لیں گے۔

حضرات قاضی عیاض، زہری، ابوبکر العلار، قاضی ابوبکر بن العربی رحمہم اللہ تعالیٰ اس پر متفق ہیں۔

اس وحیِ الٰہی کے باوجود قدرتی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ تھا کہ چونکہ یہ نکاح عرفِ عام اور رواج کے خلاف ہوگا۔ اور اہل قوم و قبیلہ طنز کریں گے کہ منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا۔ اسی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ لوگوں سے مت ڈریئے ان سے کہیں زیادہ حقدار اللہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

= وَ تَخْشَی النَّاسَ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ تَخْشٰی مضارع واحد مذکر حاضر خَشْیَۃٌ مصدر (باب سمع) تو ڈرتا ہے

= اَنْ تَخْشٰهُ میں اَنْ مصدریہ ہے تَخْشٰهُ تو اس سے ڈرے۔

وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ جملہ حالیہ ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔

= قَضٰی مِنْهَا وَطَرًا۔ قَضٰی کے لئے ملاحظہ ہو ۳۳: ۳۶ مذکورہ بالا۔

= وَطَرًا۔ اسم مفرد، حاجت، ضرورت اَوْطَارٌ جمع۔ (جب) زید نے اس سے یعنی حضرت زینب سے) اپنی حاجت کو ختم کر لیا۔ یعنی جب زید کا زینب سے کوئی تعلق نہ رہا یعنی اس نے

طلاق دیدی اور مدتِ عدت بھی ختم ہو گئی۔ قضاء وطر کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب کوئی بھی واسطہ فریقین میں باقی نہ رہے۔ اور یہ صورت تبھی وقوع پذیر ہوتی ہے جب طلاق بر مدتِ عدت بھی گذر جائے۔

= زَوَّجْنٰكَهَا۔ زَوَّجْنَا ماضی جمع متکلم كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول اول۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ مفعول ثانی۔ ہم نے وہ تیرے نکاح میں دیدی۔

= حَرَجٌ مضائقہ۔ تنگی، گناہ، حرج۔

= فِيْ۔ سے یہاں مراد فی حق تزوّج۔ زوجیت میں لینے کے حق کے متعلق۔

= اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ. اَدْعِيَاء دَعِيٌّ (بروزن فعیل) کی جمع ہے بمعنی مفعول: دَعْوٌ (ناقص واوی) سے ہے۔ دَعِيٌّ بمعنی مَدْعُوٌّ جس کو پکارا گیا ہو۔ یعنی جس کو بیٹا کہہ کر پکارا گیا ہو۔ منہ بولا بیٹا۔ لے پالک۔

اَدْعِيَآئِهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اَزْوَاجِ مضاف کا مضاف الیہ۔

فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ ان کے لے پالک بیٹوں کی بیویوں کو زوجیت میں لینے کے بارہ میں۔

= اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا جب وہ (لے پالک) اپنی بیویوں سے بالکل قطع تعلق کرلیں (یعنی طلاق دیدیں اور پھر مدت عدت بھی گذر جائے تاکہ رجوع کا امکان بھی باقی نہ رہے۔

= وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (یہ تھا اللہ تعالیٰ کا حکم کہ لے پالک بیٹوں کی بیویوں سے نکاح جائز ہے) اور اللہ کا (یہ حکم) پورا ہو کر (ہی) رہنے والا تھا۔

۳۳ : ۳۸ = فَرَضَ: ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب فَرْضٌ مصدر (باب ضرب) اَلْفَرْضُ کے معنی سخت چیز کو کاٹنے اور اس میں نشان ڈالنے کے ہیں۔ مثلاً لکڑی کاٹنا یا لکڑی چھید کرنا۔ قرآنی اصطلاح میں اس کے کئی معنی آئے ہیں:

۱:۔ مقرر کرنا۔ معین کرنا۔ مثلاً وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً (۲ : ۲۳۷) لیکن تم ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو۔

۲:۔ کسی چیز کا کسی پر واجب کرنا۔ (اگر مفعول دائم پر عَلٰى آئے) مثلاً اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ (۲۸ : ۸۵) (اے پیغمبر) جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے یعنی اس پر عمل کرنا تجھ پر لازم کیا ہے۔

۳:۔ عزم کرنا۔ اپنے اوپر لازم کرلینا۔ مثلاً فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (۲:۱۹۷) اور ان میں جو کوئی اپنے اوپر حج لازم کرلے تو پھر حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی بُرے کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے

(۴):۔ کسی چیز سے بندش دور کرنا اور اسے مباح کر دینا۔ اجازت دینا (بشرطیکہ اس کے بعد لام آئے) مثلاً آیۃ ہذا مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ (۳۳:۳۸) جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اجازت دیدی یعنی اس پر سے بندش دور کرکے اسے مباح کردیا اس کے کرنے میں نبی کو کوئی مضائقہ نہیں۔

روح المعانی میں: فیما فرض اللہ لہ معنی کئے ہیں قسم لہٗ۔ اس کے لئے مقرر کردیا اور لکھا ہے ومنہ فروض العسا کر اور اسی سے ہے فوج کی تنخواہیں مقرر کرنا۔

مارماڈیوک پکتھال نے ترجمہ کیا ہے

وہ جسے اللہ نے اس کا حق مقرر کردیا ہے!

آیۃ شریف قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ (۶۶:۲) میں بھی فَرَضَ لَ اجازت دینے کے معنی میں آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی قسموں کا کفارہ ادا کرکے ان کی پابندیوں سے خلاصی کی اجازت دیدی ہے۔

فرائض اللہ سے مراد وہ احکام ہیں جن کے متعلق قطعی حکم دیا گیا ہے۔

= سُنَّةَ اللّٰهِ۔ ای سنّ اللہ تعالیٰ ذلک سنۃ یہ اللہ کا مقرر کردہ طریقہ ہے سُنَّةَ منصوب۔ فعل مقدر کا مصدر ہے۔

= خَلَوْا۔ خَلَا يَخْلُوْ خُلُوًّا (باب نصر) سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ خَلَوْا وہ گذر چکے۔ وہ ہوچکے۔ ضمیر جمع مذکر غائب اسم موصول الذین کی طرف راجع ہے مراد پیغمبران علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے تھے۔ ای من قبلک من الانبیاء علیہم السلام یعنی یہی سنت انبیاء سابقہ کی تھی کہ انہیں جس امر کی اجازت ہوتی وہ بلا تامل کر گذرتے۔

= قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔ قَدَرًا سے مراد کسی چیز کی ماہیت کے متعلق ارادۂ ازلی۔ مَقْدُوْرًا کو قَدَرًا کی صفت میں تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا (۴:۵۷) اور ان کو ہم گھنے سائے میں داخل کریں گے۔ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ایسا اندازہ شدہ امر کہ اس کے کسی پہلو، کسی مصلحت، کسی ضرورت کو نظرانداز

نہیں کیا گیا۔ جملہ کا مطلب ہو گا۔ اور اللہ کا حکم خوب تجویز کیا ہوا ہوتا ہے ؛

۳۳: ۳۹ = اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ .... اِلَّا اللّٰہَ یہ اَلَّذِیْنَ خَلَوْا کی صفت ہے یُبَلِّغُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب بمعنی کَانُوْا یُبَلِّغُوْنَ ۔ تَبْلِیْغٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ پہنچایا کرتے تھے۔ (اللہ کے احکام)

= یَخْشَوْنَہٗ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اللّٰہ کی طرف راجع ہے ؛ اور وہ اسی سے ڈرتے تھے خَشْیَۃٌ مصدر (باب سمع)

= رِسٰلٰتِ ۔ رِسَالَۃٌ کی جمع ہے پیغامات۔ احکامات۔

= کَفٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ (باب ضرب) کَفٰی ماضی کا صیغہ مراد استمرار ہے کِفَایَۃٌ مصدر۔ اسم۔ اس کے معنی وہ چیز جو ہر ضرورت پوری کردے اور اس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے۔ کافی ہے۔

= حَسِیْبًا ۔ حساب لینے والا۔ حساب کرنے والا۔ حِسَابٌ مصدر بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ منصوب بوجہ تمیز کے ہے۔

۳۳: ۴۰ = اَبَا اَحَدٍ، رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں اَبَا ۔ رَسُوْلَ ۔ اور خَاتَمَ منصوب بوجہ خبر کَانَ کے ہیں۔

۳۳: ۴۲ = سَبِّحُوْہُ ۔ سَبِّحُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع اللّٰہ ہے۔ اس کی تسبیح کرو! اس کی پاکی بیان کرو۔

= بُکْرَۃً ۔ دن کا اول حصہ۔ صبح۔ اسی رعایت سے نوجوان گائے جس نے ابھی بچھڑا نہ دیا ہو اسے بِکْرٌ کہتے ہیں۔ لَا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ (۲: ۶۸) نہ تو بوڑھی ہو اور نہ بچھڑی۔ دوشیزہ۔ کنواری کو بھی بکر کہا جاتا ہے جیسے اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا (۵۶: ۳۶) ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا۔

= اَصِیْلًا ۔ اَلْاَصِیْلُ وَالْاَصِیْلَۃُ کے معنی عصر اور مغرب کا درمیانی وقت ہے، یعنی شام۔ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا صبح و شام۔ اسی طرح بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔ (۷: ۲۰۵) صبح اور شام اٰصَالٌ اَصِیْلٌ کی جمع ہے۔

بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا بوجہ مفعول فیہ ہونے کے منصوب ہیں۔

۳۳: ۴۳ = ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ میں ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللّٰہ ہے یُصَلِّیْ ۔ صَلّٰی یُصَلِّیْ تَصْلِیَۃٌ (تفعیل) سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

صلو مادہ سے مشتق ہے الصَّلٰوۃُ کے معنی دعا دینے تحسین وتبریک کرنے کے ہیں چنانچہ محاورہ ہے صَلَّیْتُ عَلَیْہِ میں نے اسے دعا دی، نشوونما دی اور بڑھایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَ صَلِّ عَلَیْہِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ (۹: ۱۰۳) اور (اے رسول) آپ ان کے حق میں دعا کریں آپ کی دعا ان کے حق میں باعث تسکین ہے اسی طرح فرشتوں کی طرف سے صَلٰوۃ کے معنی دعا واستغفار ہی آتے ہیں لیکن اللہ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا کے معنی ہیں نشوونما دینا۔ بڑھانا۔ خیروبرکت عطا کرنا۔ چنانچہ آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۳۳: ۵۶) بے شک اللہ تعالیٰ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنی برکت اور رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے نبی علیہ السلام پر خدا کی رحمت اور برکت کی دعا کرتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان کے لئے اللہ سے رحمت اور برکت کی دعا کیا کرو، اور خوب سلام بھیجا کرو، میں یہی معنی ہیں۔

اَلصَّلٰوۃ (نماز) بھی (چونکہ دعا پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اسے صلوٰۃ کہا جاتا ہے اور یہ تسمیۃ الشئی باسم الجزء کے قبیل سے ہے یعنی کسی چیز کو اس کے ضمنی مفہوم کے نام سے موسوم کرنا۔

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ کے معنی ہوئے:

وہ (اللہ) ایسی ذات ہے کہ تم پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں۔

= لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ میں لام تعلیل کا ہے، خدا کی رحمتیں اور اس کے فرشتوں کی دعائیں اس لئے ہوتی ہیں کہ تمہیں (ظلم وعصیان کی) تاریکیوں سے نکال کر (دین وایمان کے) نور کی طرف لے آئے۔

۳۳: ۴۴ = تَحِیَّتُھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا سلام، ان کی دعائے خیر، ان کی دعائے زندگی۔ یہ حیاۃ سے ماخوذ ہے حَیَّ یُحَیِّیْ تَحِیَّۃٌ (باب تفعیل) مصدر۔ سلام کہنا، دعائے حیات کرنا۔ قرآن مجید میں ہے وَ اِذَا جَآءُوْکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ بِہِ اللّٰہُ (۵۸: ۸) اور وہ جب آپ کے پاس آتے ہیں آپ کو ایسے الفاظ میں سلام کرتے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں کیا۔

تحیّۃ کے معنی کسی حیاک اللہ کہنے کے ہیں یعنی اللہ تجھے زندہ رکھے۔ حَیَّاکَ اللّٰہُ اصل میں جملہ خبریہ ہے لیکن دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے لہٰذا التحیۃ کے معنی دعائے حیات کے ہوتے تھے پھر ہر دعا کے لئے آنے لگا اور سلام کے معنی دینے لگا۔ اس کی جمع تَحِیَّاتٌ و تَحَایَا (سلام وتعظیم) ہے۔

= یَوْمَ ۔ مفعول فیہ ۔ (ظرف زمان)
= یَلْقَوْنَهٗ وہ اس سے ملیں گے (یعنی اللہ رب العزت سے قیامت کے روز ملاقی ہوں گے)
تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۔ تَحِیَّتُهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔
سَلٰمٌ خبر۔ یوم یلقونہ متعلق خبر۔ جس دن وہ اپنے اللہ سے ملاقی ہوں گے تو السلام علیکم کہہ کر ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔
= اَعَدَّ ماضی واحد مذکر غائب اس نے تیار کر رکھا ہے ۔
= اَجْرًا كَرِیْمًا ۔ موصوف وصفت (معزز صلہ ۔ باعزت اجر) مل کر اَعَدَّ کا مفعول ۔
۳۳ : ۴۵ = شَاهِدًا ۔ بطور گواہ کے۔ مُبَشِّرًا الْمُؤمنون کو جنت کی خوشخبری دینے والے کے
نَذِیْرًا کافروں کو دوزخ کی آگ سے ڈرانے والے کے دَاعِیًا لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والا
سِرَاجًا مُّنِیْرًا بطور ایک روشن چراغ کے ۔ جس کے نورِ ہدایت سے ہر کوشش کرنے والا سیدھی راہ پا سکے۔

سب بوجہ حال ہونے کے منصوب ہیں ۔
= سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ ترکیب توصیفی ہے ۔ السِّرَاجُ کے معنی ہیں وہ چیز جو تیل اور بتی سے روشن ہوتی ہے (مراد چراغ) مجازاً ہر روشن چیز کو سراج کہا جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (۷۱ : ۱۶) اور اس نے سورج کو چراغ (کی مانند روشن) بنایا ۔
= مُنِیْرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ سِرَاجًا کی صفت ہو کر موصوف کی رعایت سے منصوب آیا ہے
یہ اِنَارَةٌ (افعال مصدر (مادہ نور) سے ہے ۔
باب افعال کا ابتدائی ہمزہ کبھی متعدی بنانے کے لئے آتا ہے اور کبھی صاحب ماخذ ہونے کو ظاہر کرتا ہے مثلاً اَشْرَكْتُ النَّعْلَ میں نے جوتی تسمہ (اشراک دار یعنی تسمہ والی) بنائی ۔ اسی لئے اِنَارَةٌ کے معنی روشن کرنا بھی ہے اور روشنی والا بھی ۔ اسی بنا پر منیرًا کے معنی ہوئے خود روشن اور دوسروں کو روشن کرنے والا بھی ۔
اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ ایسا چراغ جو خود بھی روشن ہو اور دوسروں کو روشن کرنیوالا بھی ہو ۔
اسی سلسلہ میں صاحب ضیاء القرآن نے مولانا ثناء اللہ پانی پتی کا حوالہ نقل کیا ہے :۔
انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان بلسانہ داعیًا الی اللہ تعالیٰ وبقلبہ وقالبہ کان مثل السراج یتلون المؤمنون بالوانہ ویتنورون بانوارہ ۔ یعنی حضور اپنی زبان فیض ترجمان سے تو داعی تھے اور اپنے قلب مبارک اور قالب منور کی وجہ سے سراج منیر

تھے اہل ایمان اس آفتاب کے رنگوں میں رنگے جاتے تھے اور اس کے انوار سے درخشاں و تاباں ہوتے ہیں

تفسیر ماجدی میں ہے کہ:۔

مفسرین قدیم نے لکھا ہے کہ بجائے آفتاب کے چراغ سے تشبیہ دینے میں یہ نکتہ ہے کہ نور آفتاب گو تیز و قوی ہوتا ہے لیکن اس کا فیضان ضعیف ہے اپنا سا کسی کو نہیں بنا سکتا بخلاف اس کے چراغ سے صد ہا ہزار ہا چراغ جلتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ فیضان رسول سے قیامت تک امت میں اولیاء و ابرار ہوتے رہیں گے۔

۳۳: ۴۷ = وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ واؤ عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف جملہ مقدرہ پر ہے ای فراقب احوال امتك (اپنی امت کے احوال کی نگہداشت فرمائیے اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری سنائیے)

اَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۔ فضلًا كبيرًا موصوف وصفت مل کر اسم انّ۔ لَهُمْ خبر۔ مِنَ اللّٰهِ خبر کا متعلق۔ اَنَّ اپنے اسم اور خبر دونوں سے مل کر بتاویل مفرد مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا:

اور آپ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل کبیر کی بشارت دیجئے۔

مثال:۔ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۶۵: ۱۲) تاکہ تم کو ہر شی پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا علم ہو جائے۔ یا ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (۵: ۹۷) یہ اس لئے کہ زمین و آسمان میں ہر شے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے علم کا تم کو یقین ہو جائے۔ یا بَلَغَنِيْ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔ مجھ کو زید کے قیام کی خبر پہنچی۔

فَضْلًا كَبِيْرًا۔ بہت بڑا فضل۔ اس کی تعریف اور جگہ یوں کی گئی ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ (۴۲: ۲۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں ہوں گے اور جس چیز کو بھی چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس انہیں ملے گی۔ بس یہی تو فضل کبیر ہے (بہت بڑا انعام)

۳۳: ۴۸ = لَا تُطِعِ فعل نہی۔ واحد مذکر حاضر۔ تو اطاعت نہ کر، تو کہنا نہ مان۔ اِطَاعَةٌ مصدر

= دَعْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو چھوڑ دے۔ وَدْعٌ مصدر۔ (مثال واوی۔

= اَذٰهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا ستانا۔ ان کی ضرر رسانی۔ اَذًى ہر وہ ضرر یا ایذار جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہنچے خواہ وہ ضرر دنیوی ہو یا اخروی۔ قرآن مجید میں ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (۲: ۲۶۴) اپنے صدقوں کو احسان (جتاکر) اور اذیت

(پہنچاکر) باطل نہ کرو۔
= کَفٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب (باب ضرب) کفایۃ مصدر۔ وہ کافی ہے ، نیز ملاحظہ ہو ۳۳:
۳۹) مذکورہ بالا۔
= وَکِیْلًا۔ وَکْلٌ سے صفت مشبہ ہے منصوب بوجہ تمیز کے ہے۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا
اور اللہ کافی ہے ازروئے کارساز ہونے کے۔ بطور کارساز اللہ ہی کافی ہے۔
۳۳: ۴۹ = اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے۔ تَمَسُّوْا فعل مضارع منصوب (بوجہ
عمل اَنْ، سقوط نون اعرابی) جمع مذکر حاضر۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ۔ پیشتر اس کے کہ تم ان کو چھوؤ یا ہاتھ لگاؤ۔ مَسٌّ مصدر (باب سمع) اَنْ
تَمَسُّوْھُنَّ مضاف الیہ ہے اور قَبْلِ اس کا مضاف ہے۔
= فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ۔ لَکُمْ تمہارے لئے عَلَیْھِنَّ ان کے ذمہ۔ تو تمہارے لئے ان پر
(عدت گذارنا) ضروری نہیں رہے۔
= تَعْتَدُّوْنَھَا۔ تَعْتَدُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر اِعْتِدَادٌ (افتعال) مصدر (کہ)
تم اس کو شمار کرو۔ (کہ) تم اس کی گنتی پوری کراؤ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب عِدَّۃٌ کے لئے ہے
= فَمَتِّعُوْھُنَّ۔ ف ترتیب کا ہے مَتِّعُوْا فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَمْتِیْعٌ (باب
تفعیل) مصدر، تم متعہ دو، تم کچھ مال متاع دو۔
= سَرِّحُوْھُنَّ سَرِّحُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔
تَسْرِیْحٌ (تفعیل) مصدر۔ تم ان عورتوں کو رخصت کرو۔ تم ان عورتوں کو چھوڑ دو۔ (نیز ملاحظہ ہو
۳۳: ۲۸) مذکورۃ الصدر۔
۳۳: ۵۰ = اَحْلَلْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ اِحْلَالٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے حلال کر دیا۔
= اٰتَیْتَ۔ اِیْتَاءٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر تونے دیا۔ تونے ادا کر دیا۔
= اُجُوْرَھُنَّ اَجْرٌ کی جمع مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ان عورتوں
کا حق۔ ان کا مہر۔
= وَمَا مَلَکَتْ میں واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف احللنا پر ہے ای وَاَحْلَلْنَا لَکَ مَا
مَلَکَتْ ...... اور حلال کر دی ہیں ہم نے تجھ پر......
= مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ میں ما موصولہ ہے جو تمہارے دائیں ہاتھ کی ملک میں ہے یعنی کنیزیں
= مِمَّا۔ مرکب ہے مِنْ اور مَا سے۔ یہاں مِنْ تبعیضیہ ہے اور مَا موصولہ۔ اس میں سے جو

= اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْكَ۔ اَفَآءَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے لوٹایا۔ اس نے ہاتھ لگوایا۔ اس نے فئے میں عطا کیا۔ اَلْفَیْئُ وَالْفَیْئَۃُ کے معنی اچھی حالت کی طرف لوٹ آنے کے ہیں جیسا کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے حَتّٰی تَفِیْٓئَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ (۴۹ : ۹) یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ اور جو مال بحالت جنگ کفار سے بزور شمشیر حاصل کیا جائے وہ مال غنیمت ہے اور جو مال غنیمت بلا مشقت حاصل ہو وہ فے کہلاتا ہے مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْكَ جو اللہ تعالیٰ نے تجھے فے میں دلوائیں۔

فائدہ:۔ آیۃ ہذا میں عَمّ (جمع اعمام) اور خال (جمع اخوال) واحد آیا ہے اور عَمّٰتِ (واحد عَمَّۃ) اور خٰلٰتِ (واحد خالۃ) جمع آیا ہے۔ حالانکہ عرب ہمیشہ جمع کے مقابلے میں جمع لاتے ہیں۔ سو جاننا چاہئے کہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جس مصدر میں ھاء نہ ہو وہ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کا استعمال واحد، تثنیہ، جمع تینوں صورتوں میں جائز ہے۔ مثلاً خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ (۱) (۲ : ۷) یہی حال ایسے اسماء کا ہے جو ان مصادر کے وزن پر ہوں اور جن میں ھاء نہیں ان کا اسم جنس کے طور پر استعمال جائز اور مستحسن ہے۔

چونکہ العمّ الضمّ (مصدر) کے وزن پر ہے اور الخال۔ القال کے وزن پر ہے اس لئے ان کا استعمال بطور اسم جنس مستحسن ہے اس کے برخلاف العمۃ اور الخالۃ میں ھاء ہے اس لئے ان کا استعمال بطور اسم جنس مستحسن نہیں۔ (روح البیان)

= وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً۔ موصوف وصفت ایک مؤمن عورت۔

واؤ عاطفہ ہے وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً معطوف ہے اس کا عطف اَحْلَلْنَا پر ہے یا یہ فعل محذوف کا مفعول ہے ای واحللنا لك امرأۃ مؤمنۃً اور ہم نے حلال کردی وہ مومن عورت جو ......

= اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ شرطیہ ہے وَهَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ هِبَۃٌ (فتحہ) مصدر ہے۔ اس عورت نے بخشا۔ اگر وہ عورت اپنے آپ کو بلا مہر نکاح کے لئے نبی کو دے دے۔

اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا۔ اِنْ شرطیہ اَنْ مصدریہ۔ یَسْتَنْكِحَهَا (باب استفعال وہ اس کے نکاح کی طلب کرے) یہاں بمعنی اَنْ ینکحھا (باب ضرب) وہ اس سے

(یہ دوسری شرط ہے۔ یعنی اول یہ کہ خود عورت اپنے آپ کو نبی کی زوجیت میں بلاحق مہر دینا چاہے اور دوسری شرط یہ کہ خود نبی بھی اسے اپنے نکاح میں لینا چاہے)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رعایت سے استفادہ نہیں فرمایا بلکہ ہر ایک کا مہر ادا کیا!

== خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ : (یہ اجازت صرف آپ کے لئے ہے دوسرے مومنوں کے لئے نہیں۔

== قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ .

قَدْ تحقیق کے معنی دیتا ہے مَا موصولہ ہے فی بمعنی متعلق۔ لفظی ترجمہ جملہ کا یوں ہوگا!

تحقیق ہمیں معلوم ہے جو (احکام و حقوق) ہم نے (مومنوں پر) ان کی بیویوں کے متعلق اور ان کی کنیزوں کے متعلق عائد کئے ہوئے ہیں۔

یہ جملہ معترضہ ہے درمیان (خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) کے اور درمیان لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ کے اور كَيْلَا بیان سابق سے متعلق ہے یعنی دیگر مومنوں کے لئے یہ احکام کہ وہ چار سے زیادہ بیویاں نہیں کر سکتے۔ نہ مہر کے بغیر نکاح باندھ سکتے ہیں و دیگر حقوق زوجیت (ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرنا۔ وقت، توجہ میں یکسانیت وغیرہ کی بندش) کے متعلق احکام جو ہم نے عائد کئے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے۔

یہ خصوصی مراعات اس لئے ہم نے عطا کی ہیں لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تاکہ آپ پر کسی قسم کی تنگی نہ ہو (اور آپ کے پیغمبرانہ مقاصد و مصالح کی تکمیل و تحصیل میں کوئی حرج واقع نہ ہو)

== لِكَيْلَا يَكُوْنَ ۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔

لام تعلیل کا ہے كَيْ یہاں ناصب مضارع ہے اور معنی و عمل میں اَنْ مصدریہ کی طرح ہے!

يَكُوْنَ مضارع منصوب بوجہ عمل كَيْ ہے۔

== غَفُوْرًا (مبالغہ کا صیغہ ہے بڑا معاف کرنے والا۔ رَحِيْمًا (مبالغہ کا صیغہ بڑا مہربان نہایت رحم والا) دونوں كَانَ کی خبر ہیں لہٰذا منصوب ہیں۔

۳۳:۵۱ == تُرْجِيْ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر اِرْجَاءٌ (افعال) مصدر، تو ڈھیل دیوے، تو پیچھے رکھے۔ ر ج و ۔ مادہ۔ اَرْجٰى يُرْجِيْ کسی معاملہ کو مؤخر کرنا۔ اَرْجِ فعل امر۔ تو مؤخر کر۔ تو ٹال دے۔ تو تاخیر کر۔ تو التوا میں رکھ۔ قَالُوْا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ (۷: ۱۱۱) وہ بولے اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو۔

الاتقان میں اس کے معنی دیئے ہیں: تُرْجِيْ اي تُؤَخِّرُ (پیچھے ڈال دو، علیحدہ کردو)

روح المعانی میں ہے کہ:۔
ای تؤخر من تشآء من نسائك و تترك مضاجعتها اپنی بیویوں سے جس کو چاہو علیحدہ رکھو اور اس کے ساتھ لیٹنے کو ترک کردو۔
= تُئۡوِیۡ اِلَیۡكَ۔ مضارع واحد مذکر حاضر اِیۡوَاءٌ (افعال) مصدر توجگہ دیتا ہے توجگہ دیگا اوی مادہ۔ اوٰی ...... الی البیت۔ گھر میں ٹھکانہ دینا۔ گھر میں اتارنا۔ تُئۡوِیۡ اِلَیۡكَ تو اپنے پاس جگہ دے تُضَاجِعُهَا۔ اس کو اپنے ساتھ لٹا۔
= وَ مَنِ ابۡتَغَیۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكَ میں مَنۡ شرطیہ ہے اور مَنِ ابۡتَغَیۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ جملہ شرطیہ ہے اور فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكَ جواب شرط ہے۔
یعنی جن بیبیوں کو آپ نے علیحدہ کر دیا ہوا ہے ان میں سے کسی کو اگر آپ طلب کریں تو آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔
= ذٰلِكَ ای تفویض الامر الٰی مشیئتك اس امر کا آپ کی مرضی اور صوابدید پر چھوڑ دینا۔ یعنی کسی بیوی کو مضاجعت سے دور رکھنا یا مضاجعت کے لئے طلب کرنا یا جن سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہو ان میں سے کسی کو دوبارہ طلب کر لینا۔
= اَدۡنٰی۔ دنی مادہ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اگر یہ دَانٍ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے تو اس صورت میں اس کے معنی اَقۡرَبُ یعنی زیادہ قریب، زیادہ نزدیک کے ہوں گے۔
اور اگر دَنِیٌّ سے ہے تو اس کے معنی ارذل کے ہوں گے یعنی نسبتاً چھوٹا۔ کم، رذیل، حقیر۔
یہاں بمعنی قریب تر مستعمل ہے۔
= اَنۡ۔ یہاں مصدریہ ہے۔
= تَقَرَّ مضارع واحد مؤنث غائب۔ قُرَّةٌ وقُرُوۡرٌ (باب سمع) مصدر سے، بمعنی خوشی سے آنکھوں کا روشن ہو جانا۔ یا ٹھنڈی ہونا۔ قَرَارٌ مصدر سے بمعنی سکون پانا۔ یا قرار پکڑنا۔
تَقَرَّ وہ ٹھنڈی ہو وہ پُر سکون ہو۔ تَقَرَّ اَعۡیُنُهُنَّ۔ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ ٹھنڈی ہوں گی۔
= وَلَا یَحۡزَنَّ۔ واؤ عاطفہ ہے لَا یَحۡزَنَّ۔ مضارع منفی بانون ثقیلہ جمع مؤنث غائب ضمیر فاعل ازواج النبی کی طرف راجع ہے حُزۡنٌ مصدر باب سمع۔ وہ غمگین نہ ہوں گی
= یَرۡضَیۡنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب رِضًی مصدر (باب سمع) وہ راضی رہیں گی۔
ضمیر فاعل کا مرجع ازواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

= بِمَا۔ ب سببیہ اور مَا موصولہ ہے بِمَا اٰتَیْتَهُنَّ۔ بہ سبب اس کے جو آپ ان کو عطا کریں گے۔

= کُلُّهُنَّ۔ وہ سب۔ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰی ...... کُلُّهُنَّ ای تفویض الامر الی مشیتك اقرب الی قرۃ عیونهن وقلۃ حزنهن ورضاهن جمیعًا لانهن اذا علمن ان ھذا تفویض من عند اللہ اطمانت نفوسهن وذھب التغایر وحصل الرضا وقرۃ العیون کلهن۔ اس امر کا آپ کی مشیت پر تفویض کر دینا ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک قلتِ حزن اور ان سب کی رضا کا موجب ہوگا۔ کیونکہ وہ جان لیں گی کہ یہ تفویض (سپردگی۔حوالگی) من جانب اللہ ہے سو وہ اس پر مطمئن ہوں گی (ان کی آپس کی) مغایرت (غیریت) دور ہو جائیگی اور باہمی رضامندی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ان سب کو حاصل ہوگی۔

= عَلِیْمًا (بڑا دانا۔ بہت جاننے والا۔ مبالغہ کا صیغہ) حَلِیْمًا۔ (بردبار۔تحمل والا، باوقار، صفت مشبہ کا صیغہ) دونوں منصوب بوجہ کان کی خبر کے ہیں۔

۳۳:۵۲ = لَا یَحِلُّ۔ حَلَّ یَحِلُّ حِلٌّ سے نہی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس کا فاعل النِّسَاءُ ہے جو جمع مؤنث غیر حقیقی ہے اور اس کے لئے فعل واحد مذکر لانا جائز ہے پھر یہ فصل کے ساتھ واقع ہوا ہے حالانکہ بلا فصل بھی تذکیر جائز ہے!

= مِنْۢ بَعْدُ ای من بعد النسع اللاتی فی عصمتك الیوم۔ یعنی ان نو بیویوں کے علاوہ جو آپ کے نکاح میں اس وقت ہیں دوسری عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں۔

= وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ۔ واؤ عاطفہ ہے تَبَدَّلَ اصل میں تَتَبَدَّلَ تھا ایک تاء تخفیفًا حذف کی گئی تَبَدَّلٌ تَفَعُّلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے تو بدل ڈالے تو تبدیل کرلے۔ هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ازواج حاضرہ کی طرف راجع ہے مِنْ اَزْوَاجٍ تاکید نفی اور ازواج بالتحریم کے استغراق کے لئے ہے۔

جملہ کے معنی ہوئے ای ولا یحل لك ان تطلق واحدۃ منهن وتنکح بدلها اُخرٰی۔ اور یہ بھی آپ کے لئے حلال نہیں ہوگا کہ آپ ان میں سے ایک کو طلاق دیدیں اور اس کے بدلہ میں دوسری سے نکاح کرلیں۔

= وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ ضمیر فاعل تَبَدَّلَ سے حال کے موضع میں ہے۔ خواہ ان کا حسن تجھے بھلا ہی لگے۔

اَعْجَبَكَ۔ اَعْجَبَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔
اِعْجَابٌ (اِفْعَالٌ) سے جس کے معنی اچنبھے میں ڈالنے کے ہیں اور مجازاً بھانے اور خوش لگنے کے بھی ہیں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔

حاصلہ ولا تبدل بھن من ازواج علیٰ کل حالٍ۔ اپنی بیویوں کو کسی حال میں بھی تبدیل نہ کیجئے۔
= رَقِیْبًا۔ خبر رکھنے والا۔ مطلع۔ اطلاع رکھنے والا۔ نگاہ رکھنے والا۔ نگہبان۔
یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ حق تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔
یعنی وہ ذات جو اپنی مخلوق سے غافل نہیں اور کوئی چیز اس سے غائب نہیں۔

فَائِدَہ: آیات ۵۰، ۵۱، ۵۲، کے مضمون کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے کسی مستند تفسیر کی طرف رجوع کریں۔

۳۳:۵۳ = لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ۔
لَا تَدْخُلُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ بُيُوْتَ النَّبِيِّ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لَا تَدْخُلُوْا۔ اِلَّا حرف استثناء۔ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ (فی معنی الظرف) ای وقت مستثنیٰ اِلٰى طَعَامٍ متعلق يُؤْذَنَ۔ غَيْرَ نفی کے لئے آیا ہے نَاظِرِيْنَ ای مُنْتَظِرِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت جر۔ اِنٰىهُ مضاف مضاف الیہ۔ اِنیٰ۔ پکنا۔ پک کر تیار ہونا۔ اَنَى الشئ۔ يَاْنِيْ اِنَاءً وانًا۔ فھو اِنيٌّ۔ غَنِيٌّ کے وزن پر حَانَ وادرك یعنی بلغ غایته او نضجهٗ۔ یعنی کھانے کے پک کر تیار ہوجانے کو اِنیٰ کہتے ہیں۔ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰىهُ۔ یعنی بغیر اس حالت کے کہ اس کھانے کے پکنے کا (بیٹھ کر) انتظار کرنے والے ہو۔
یہ جملہ لَا تَدْخُلُوْا کا حال ہے اور اِلَّا استثنائیہ وقت اور حال دونوں پر واقع ہے تقدیر کلام یوں ہے لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا وَقْتَ الْاِذْنِ وَلَا تَدْخُلُوھا اِلَّا غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰىهُ۔ تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ تم کو کھانے کے لئے (داخل ہونے کی) اجازت نہ دی جائے۔ اور نہ ہی تم ان گھروں میں داخل ہو ماسوائے اس کے کہ تمہاری حالت کھانا پکنے کے انتظار کرنے والوں کی نہ ہو۔
مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں صرف اس وقت داخل ہو کر جب کھانے

کے لئے تمہیں اندر بلایا جائے۔ محض کھانا پکنے کی انتظار کے لئے اندر داخل ہوکر بیٹھنے والے نہ ہو۔

= اِذَا دُعِیْتُمْ۔ ماضی مجہول جمع مذکر حاضر دُعَاءٌ مصدر۔ تم بلائے گئے۔ تم پکارے گئے بمعنی حال تم بلائے جاؤ، تم مدعو کئے جاؤ۔

= وَلَا مُسْتَأْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ۔ مُسْتَأْنِسِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مُسْتَأْنِسٌ واحد۔ اِسْتِئْنَاسٌ (استفعال) مصدر۔ دل لگانے والے۔ دلچسپی لینے والے لِحَدِیْثٍ باتوں کے لئے۔ گپ شپ کے لئے اس کا عطف لَا تَدْخُلُوا پر ہے ای لَا تَدْخُلُوْھَا مُسْتَأْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ لِبَعْدَ الطَّعَامِ۔ کھانے کے بعد گپ شپ میں دل لگاکر مت بیٹھے رہو۔

= ذٰلِکُمْ۔ ذَا۔ اسم اشارہ ہے کُمْ حرف خطاب ہے جمع مذکر حاضر کا صیغہ۔ بمعنی یہ۔ یہی یہاں مراد تمہارا یہ باتوں میں مشغول اندر ٹھہرے رہنا۔ یا اس سے مراد بلا اذن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں داخل ہونا۔ کھانا پکنے کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور کھانے کے بعد باتوں میں مشغول رہنا وغیرہ سبھی امور ہیں۔

= یُؤْذِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِیْذَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ ایذار دیتا ہے۔ وہ تکلیف دیتا ہے۔

= یَسْتَحْیٖ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِسْتِحْیَاءٌ (استفعال) مصدر۔ وہ حیا کرتا ہے وہ شرم کرتا ہے۔

ای یستحی من اخراجکم بان یقول لکم اخرجوا۔ یعنی زبان سے کہہ کر کہ باہر چلے جاؤ۔ اس طرح تمہیں باہر کرنے سے حیاء کرتا ہے۔

= سَأَلْتُمُوْھُنَّ۔ سَأَلْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ واؤ اشباع کا ہے تم نے ان عورتوں سے سوال کیا (جب) تم ان عورتوں سے مانگو۔ ھُنَّ ضمیر نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے۔ یعنی جب تم ازواج نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی چیز مانگو۔

= وَرَآءِ۔ وَرَاءٌ مصدر ہے اور کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے:۔

۱:۔ پیچھے یا بعد۔ مثلاً وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآئِیْ (۱۹: ۵) اور میں اپنے بعد یا اپنے پیچھے اپنے رشتہ داروں کی طرف سے اندیشہ رکھتا ہوں۔

۲:۔ آگے، پیچھے، ہر طرف، مثلاً وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ (۸۵: ۲۰) اور اللہ تعالےٰ

ان کے آگے پیچھے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

٣:۔ علاوہ۔ مثلاً قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ (٢:٩١) وہ کہتے ہیں ہم اس پر تو ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل ہوا ہے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے اس سے یہ انکار کرتے ہیں۔

٤:۔ آگے۔ سامنے۔ مثلاً وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ۔ (٤٥:١٠) ان کے آگے جہنم ہے یا مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (٢٣:١٠٠) اور ان کے آگے ایک آڑ ہے دوبارہ اُٹھائے جانے کے وقت تک۔

یہاں اس آیۃ میں مراد پیچھے ہے۔ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پردہ کے پیچھے سے۔

= اَطْهَرُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ پاک۔زیادہ پاکیزہ۔ طَهَارَةٌ مصدر

= مَا كَانَ لَكُمْ نہیں ہے صحیح تمہارے لئے۔یعنی تمہارے لئے یہ جائز نہیں۔تمہیں یہ زیب نہیں دیتا۔

= اَنْ تُؤْذُوْا۔ کہ تم ستاؤ یا اذیت پہنچاؤ۔ اَنْ مصدریہ ہے۔

= ذٰلِكُمْ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذار دینے اور آپ کے بعد ازواج النبی سے نکاح کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

= عَظِيْمًا۔ كَانَ کی خبر ہے۔ عِنْدَ اللّٰهِ متعلق خبر۔ عظیماً۔ ای ذَنْبًا عظیماً۔ گناہِ عظیم۔

٣٣:٥٤ = تُبْدُوْا۔ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ شرطیہ) جمع مذکر حاضر۔ اِبْدَاءٌ (اِفعال) مصدر۔ (اگر) تم (کسی شی کو) ظاہر کرو۔

= تُخْفُوْهُ۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اَنْ جمع مذکر حاضر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع شیٔ ہے۔ (خواہ) تم اس کو چھپاؤ

٣٣:٥٥ = وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ اٰبَآئِهِنَّ۔ لا اثم علیھن فی ترک الحجاب من ابائھن۔ یعنی باپ بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے کے سامنے مسلمان عورتیں اور لونڈیاں بلا حجاب آجا سکتی ہیں

= نِسَآئِهِنَّ ان کی (شریک دین) عورتیں۔ عام مسلمان عورتیں۔

= اِتَّقِيْنَ۔ فعل امر جمع مؤنث حاضر۔ (اتقاءٌ (افتعال) مصدر۔ وقیٌ مادہ۔تم عورتیں ڈرتی رہو۔ پرہیزگار بنی رہو۔ خطاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے غیبت سے خطاب

کی طرف التفات تقویٰ کی اہمیت کو ذہن نشین کرانے کے لئے ہے ۔

= شھیدًا کان کی خبر ہے ۔ گواہ، شاہد ۔ نگران ۔

۳۳: ۵۶ = یُصَلُّوْنَ ۔ مضارع ۔ جمع مذکر غائب صَلّٰی یُصَلِّیْ تصلیۃ (تفعیل) مصدر وہ درود بھیجتے ہیں ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۳۳: ۴۳ ۔

= سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ سَلِّمُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ تَسْلِیْمٌ (تفعیل) مصدر سے تسلیمًا مصدر منصوب برائے تاکید لایا گیا ہے ۔

ای قولوا السلام علیک ایھا النبی ۔ جب علیٰ کے صلہ کے ساتھ اس کا استعمال ہو تو اس کا مطلب سلام کرنا یا سلام بھیجنا ہوتا ہے ۔

اَلسَّلٰمُ و السَّلَامَۃُ کے معنی ظاہری اور باطنی آفات سے پاک اور محفوظ رہنے کے ہیں ۔ اور جب السلام بطور یکے از اسماء الحسنیٰ استعمال ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جو عیوب و آفات مخلوق کو لاحق ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے پاک ہے ۔

سَلَامٌ بمعنی سلامتی، امان

= یُؤْذُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب، وہ ایذار دیتے ہیں

(۱) یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وہ اللہ کو ایذار پہنچاتے ہیں ۔ کفر و عصیان کے ارتکاب سے یا اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ کہتے ہیں یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ (۵: ۶۴) اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اَلْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ (۹: ۳۰) حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں ۔ یا الملئکۃ بَنٰتُ اللّٰہِ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ الْبَنٰتِ (۱۶: ۵۷) اور اللہ تعالیٰ کے لئے انہوں نے بیٹیاں قرار دے رکھی ہیں (روایت ہے کہ قریش کے قبائل بنی خزاعہ اور بنی کنانہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے ۔ وغیرہ ۔

۲: ۔ وَ (یُؤْذُوْنَ) رَسُوْلَہٗ ۔ وہ اس کے رسول کو ایذار پہنچاتے ہیں ۔ مثلاً ۔ ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنا (۱) اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِہٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ (۵۲: ۳۰) کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے بارہ میں حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں ۔

(۲) فَذَکِّرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِکَاھِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ (۵۲: ۲۹) تو اے پیغمبر) آپ نصیحت کرتے رہیں کیونکہ آپ اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون (دیوانے) وغیرہ ۔

= عَذَابًا مُّھِیْنًا ۔ موصوف وصفت رسوا کن عذاب، ذلیل کر دینے والا عذاب ،

نصب بوجہ اَعَدَّ کے مفعول ہونے کے ہے۔

فائدہ اللہ کو اذیت پہنچانے کے یہ بھی معنی ہیں کہ ایسا فعل کرنا جو اسے ناپسند ہو اور یہ بھی جائز ہے کہ یہاں مراد صرف رسول کو ایذا پہنچانا ہو اور اللہ کا لفظ کمال اتحاد کو ظاہر کرنے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے یعنی مقصود کلام ایذاء رسول ہے اور اللہ کے نام کے ساتھ عطف رسول کے اعزاز و اکرام کے لئے ہے۔

۳۳: ۵۸ = بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا۔ باء حرف جر مَا موصولہ ہے۔ اكتسبُوا صلہ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب یہاں مومنین و مومنات کے لئے آیا ہے۔ اِكْتَسَبَ و كَسَبَ دونوں كَسْبٌ سے مشتق ہیں۔ پہلا باب افتعال سے (اکتسابٌ) مصدر اور دوسرا (باب ضرب) سے كَسْبٌ مصدر۔ دونوں بمعنی کمانا۔ حاصل کرنا۔ فائدہ میں پانا کے ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ کسب سے مراد جو فعل خیر یا جلب نفع کے قبیل سے ہو اور اکتساب سے مراد ہر وہ نفع ہے جو انسان اپنی ذات کے لئے حاصل کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا حصول اس کے لئے جائز ہو۔

اول الذکر میں کامیابی و ناکامی کی صورت میں کرنے والا ثواب کا مستحق ہوتا ہے، اور مؤخر الذکر میں ناکامی کی صورت میں وبال کرنے والے پر ہوگا۔

بعض کے نزدیک کسب اچھے فعل کے لئے اور اکتساب فعل مذموم کے لئے ہے لیکن قرآن مجید میں دونوں طرح کے کام انجام دینے کے لئے باب افتعال سے استعمال ہوا ہے۔

باب افتعال کے خواص میں سے ایک خاصیت تصرّف ہے یعنی تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا۔ مثلاً اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ۔ اس نے کوشش سے علم حاصل کیا۔ یعنی تحصیل علم میں اس کے ارادہ و قدرت کو بھی دخل ہے۔ لہٰذا نیک کام خواہ بلا ارادہ و قدرت کیا جائے موجب ثواب ہے۔ لیکن فعل مذموم صرف اس صورت میں موجب سزا ہوگا جب اس کی انجام دہی میں ارادہ و قدرت و نیت کو بھی دخل ہو۔ اسی طرح آیت لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (۲: ۲۸۶) کے معنی ہوں گے ہر نفس جو اچھے کام کریگا (ارادۃً یا غیر ارادی طور پر) اس کا اُس کو ثواب ملیگا اور ہر نفس جو بُرا کام (ارادۃً اور کوشش کرکے) کرے گا۔ اس کا مآل اس کے خلاف ہوگا!

آیت ہذا میں مَا اكْتَسَبُوْا کے معنی ہوں گے وہ فعل جو انہوں نے کوشش سے ارادۃً کیا ہو۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور جو لوگ مومنین اور مومنات کو ایذاء دیتے

ہیں بغیران کے کسی ایسے فعل کے ارتکاب کے جو انہوں نے ارادۃً کیا ہو اور جس کی وجہ سے وہ اس ایذار کے مستحق ہو گئے ہوں۔

= اِحْتَمَلُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب احتمال (افتعال) مصدر۔
انہوں نے اٹھایا۔ انہوں نے اپنے سر لیا۔

= بُھْتَانًا۔ بَھَتَ یَبْھَتُ باب فتح کا مصدر ہے۔ منصوب بوجہ ضمیر فاعل اِحْتَمَلُوْا کا مفعول ہونے کے ہے۔ کسی پر بہتان لگانا۔

بَھِتَ یَبْھَتُ (باب سمع) حیران و ششدر رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا یا کر دینا۔ مثلاً فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ (۲:۲۵۸) (یہ سن کر) وہ کافر حیران رہ گیا۔ بھتان ای الکذب الذی یبھت الشخص لفظاعتہ ایسا جھوٹ جو اپنی قباحت سے سننے والے کو ہکا بکا کر دے۔

اِحْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وہ بہتان کا بوجھ اپنے سر لیتے ہیں۔ اٹھاتے ہیں۔

= وَاِثْمًا مُّبِیْنًا۔ واؤ عاطفہ ہے اثمًا مُّبِیْنًا موصوف وصفت مل کر بُھْتَانًا کا معطوف اور ظاہر گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

۳۳: ۵۹ = یُدْنِیْنَ۔ مضارع جمع مؤنث غائب اِدْنَاءٌ (افعال) مصدر دنو مادہ وہ نیچے کر لیا کریں۔

دَنَیٰ یَدْنُوْا (باب نصر) فعل لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ قریب ہونا یا قریب کرنا۔ نیچا ہونا یا نیچا کرنا۔ اَدْنٰی قریب تر۔ کم تر۔ اور اس سے مؤنث دنیا۔

= جَلَابِیْبِھِنَّ۔ مضاف مضاف الیہ جَلَابیب جلباب کی جمع ہے بڑی چادریں جو قمیض یا کرتے کے اوپر اوڑھی جاتی ہیں۔ ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب جس کا مرجع ازواجک و بَنٰتِکَ و نساء المؤمنین ہے

= اَدْنٰی۔ نزدیک تر، قریب تر۔ (اوپر ملاحظہ ہو)

= اَنْ یُّعْرَفْنَ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے یُعْرَفْنَ مضارع مجہول جمع مؤنث غائب۔ عِرْفَانٌ (باب ضرب) سے مصدر کہ وہ پہچانی جائیں۔ پہچانی جا سکیں۔ کہ ان کی شناخت ہو جائے۔

= لَا یُؤْذَیْنَ۔ مضارع منفی مجہول جمع مؤنث غائب۔ اِیْذَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ان کو ایذاء نہ دی جائے۔

= غَفُوْرًا (مبالغہ کا صیغہ) بڑا معاف کرنے والا۔ رَحِیْمًا (بروزن فعیل) مبالغہ کا صیغہ ہے رَحْمَۃٌ مصدر۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ منصوب بوجہ خبر کانَ کے۔

۳۳ : ۶۰ = لَئِنْ ۔ اس میں لام زائدہ ہے اِنْ حرف شرط ہے ۔ اگر

= لَمْ یَنْتَہِ مضارع نفی جحد بلم۔ واحد مذکر غائب اِنْتِہَاءٌ (افتعال) مصدر۔ یَنْتَہِ اصل میں یَنْتَہِیْ تھا لَمْ کے عمل سے یٓ گر گئی۔ وہ نہیں رُکا۔ وہ باز نہ آیا۔ یہاں آیۃ میں جمع کے لئے آیا ہے ۔ وہ نہ رکے۔ وہ باز نہ آئے۔ نہی مادہ (ناقص یائی)

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ۔ اگر منافقین (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے۔

= وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ۔ واؤ حرف عطف ہے۔ اَلَّذِیْنَ کا عطف الْمُنٰفِقُوْنَ پر ہے مرض قلب سے مراد وہ ہیں جن کا ایمان کمزور ہے :

= وَالْمُرْجِفُوْنَ اس کا عطف بھی المنافقون پر ہے اس کا واحد المرجف ہے اَلرَّجْفُ مصدر (باب نصر) کے معنی اضطراب شدید ہے۔ اور رجفت الارض کے معنی زمین میں زلزلہ آنے کے ہیں بَحْرٌ رَجَّافٌ متلاطم سمندر قرآن مجید میں ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ (۷۳ : ۱۴) جب کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے ؛

الارجاف (باب افعال) جھوٹی افواہ پھیلا کر یا کسی کام کے ذریعے اضطراب پھیلانا ہے الارجاف ای اشاعۃ الکذب والباطل۔

المرجفون ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ جھوٹی افواہیں پھیلانے والے ۔

= لَنُغْرِیَنَّکَ ۔ لام تاکید کا ہے نُغْرِیَنَّ فعل مضارع بانون ثقیلہ تاکید صیغہ جمع متکلم۔ اِغْرَاءٌ (افعال) مصدر۔ اغری ب مسلط کرنا۔ سردار بنانا کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ ہم تجھ کو ضرور (ان پر) مسلط کردیں گے ۔ یہ جملہ جواب شرط ہے۔

= ثُمَّ (پھر) حرف عطف ہے۔ ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ خواہ یہ متاخر ہونا بالذات ہو یا باعتبار مرتبہ۔ یہاں ترتیب کا فائدہ دیتا ہے یعنی نہ صرف ہم آپ کو ان پر مسلط کردیں گے بلکہ مزید براں یہ لوگ مدینہ میں بس قدر قلیل رہنے پائیں گے !

= لَا یُجَاوِرُوْنَکَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب مجاورۃ (مفاعلۃ) مصدر پڑوس میں رہنا۔ جارٌ پڑوسی۔ جِوَارٌ پڑوس۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ تمہارے پڑوس (یعنی مدینہ) میں نہیں رہیں گے۔

= قَلِیْلًا ۔ کم ، تھوڑا۔ قلیل ، قِلَّۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی یہاں دو

صورتیں ہیں۔
(۱) ضمیر فاعل یجاورون کا حال ہے۔ ای لا یجاورونك الا فی حال قلۃ۔ وہ صرف اقلیت کی حالت میں رہیں گے۔
(۲) یہ وقت محذوف کی صفت ہے ای لا یجاورونك الاوقتًا قلیلًا وہ صرف قلیل عرصہ رہیں گے (اس کے بعد ان کو یہاں سے نکال دیا جائے گا)
۶۱:۳۳ = مَلْعُوْنِيْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ بحالت نصب مَلْعُوْنٌ واحد۔ لعنت کئے ہوئے۔ پھٹکارے ہوئے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) اگر ملعونین پر وقف کیا جائے تو یہ جملہ سابقہ کے ساتھ ہوگا۔ اس صورت میں یہ ضمیر فاعل لا یجاورونك کا حال ہے یعنی وہ جو وقت یا مدت بھی آپ کے پڑوس میں رہیں گے ملعونین کی حالت میں رہیں گے ہر طرف سے ہر وقت ان پر پھٹکار ہوگی!
(۲) اگر قلیلًا پر وقف کیا جائے گا تو ملعونین اگلے جملہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے گا۔ اس صورت میں یہ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا کی ضمیر هُمْ سے حال ہوگا۔ جہاں بھی پائے جائیں گے وہ مورد لعن و پھٹکار ہوں گے!
= اَيْنَمَا۔ اَيْنَ شرطیہ ہے اور مَا موصولہ ہے جہاں کہیں۔
= ثُقِفُوْا۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب ثَقْفٌ پالینا۔ وہ پائے گئے (جہاں کہیں) وہ ملیں۔ یہاں مستقبل کے معنی میں ہے۔ جہاں کہیں بھی وہ پائے جائیں گے!
= اُخِذُوْا۔ وہ پکڑے جائیں گے۔ وَ قُتِّلُوْا اور مار ڈالے جائیں گے۔
تَقْتِيْلًا۔ مصدر منصوب برائے تاکید لایا گیا ہے۔
۶۲:۳۳ = سُنَّةَ اللّٰهِ مصدر مؤکدہ۔ ای سنّ اللّٰہ فی الذین ینافقون الانبیاء ان یقتلوا حیثما ثقفوا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور یا طریقہ جاریہ ہے ان کے لئے جنہوں نے منافقت کی انبیاء سے کہ جہاں بھی وہ پائے جائیں قتل کر دیتے جائیں۔
= خَلَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ خُلُوٌّ (باب نصر) سے مصدر، وہ پہلے ہو چکے۔ پہلے ہو گذرے
۶۳:۳۳ = السَّاعَةِ۔ القیامۃ
= مَا يُدْرِيْكَ۔ مَا موصول استفہامیہ، موضع رفع میں مبتدا۔ يُدْرِيْكَ خبر۔ مضارع واحد مذکر غائب اِدْرَاءٌ مصدر (افعال) دَرْيٌ مادہ۔ ثلاثی مجرد میں باب ضرب سے آتا ہے (مصدر۔ دِرَايَةٌ) اِدْرَاءٌ تبلانا۔ آگاہ کرنا۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر تجھے کون تبلائے

تجھے کون چیز اطلاع دے ۔ بمعنی تجھ کو کیا معلوم ۔ تجھے کوئی چیز نہیں سمجھا سکتی ۔ تو کیا جانے :

= لَعَلَّ شاید

= قَرِیْبًا ۔ ای فی وقت قریب ۔ یعنی شاید (روز قیامت) قریب الوقت ہی ہو ۔ آنے ہی والا ہو ۔ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے اور اس طرح کا استعمال کلام عرب میں اکثر ہے ۔

۳۳: ۶۴ = اَعَدَّ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اس نے تیار کیا ۔ اس نے تیار کر رکھا ہے ۔

= سَعِیْرًا ۔ دھکتی ہوئی آگ ۔ دوزخ ۔ سَعْرٌ سے جس کے معنی آگ کے بھڑکانے کے ہیں ۔ بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے ۔ آگ جو دھکائی گئی ہو ۔ منصوب بوجہ مفعول کے ہے !

۳۳: ۶۶ = تُقَلَّبُ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب ۔ تَقْلِیْبٌ (تفعیل) مصدر ۔ جس کے معنی کسی چیز کے ایک حال سے دوسرے حال پر متغیر کرنے اور پلٹنے کے ہیں تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ ان کے چہرے الٹ پلٹ کئے جائیں گے ۔

= یَقُوْلُوْنَ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۔ وُجُوْھُھُمْ میں ضمیر ھُمْ سے حال ہے یعنی ان کے چہرے (آگ میں) الٹ پلٹ کئے جائیں گے اور حال یہ ہوگا کہ وہ کہہ رہے ہوں گے اے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور ہم نے اطاعت کی ہوتی رسول کی (صلی اللہ علیہ وسلم)

= یٰلَیْتَنَا ۔ یا حرف ندا ۔ لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل (تمنا کے لئے مستعمل ہوتا ہے) نا اسم اے کاش ہم ۔

= اَطَعْنَا ۔ ماضی جمع متکلم اطاعۃ (افعال) مصدر ۔ طوع مادّہ ہم نے حکم مانا ۔ ہم نے اطاعت کی !

= الرَّسُوْلَا ۔ میں آخر کا الف اشباع کا ہے اصل میں الرَّسُوْلَ تھا ۔ نیز ملاحظہ ہو الظُّنُوْنَا (۳۳: ۱۰)

۳۳: ۶۷ = سَادَتَنَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ہمارے سردار ۔ سَادَۃٌ سَیِّدٌ کی جمع ہے نا ضمیر جمع متکلم ۔

= کُبَرَآءَنَا ۔ مضاف مضاف الیہ کُبَرَاءَ کَبِیْرٌ کی جمع ہے نَا ضمیر جمع متکلم ۔ ہمارے بڑے لوگ ۔ یعنی ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا ۔

= اَضَلُّوْنَا ۔ ماضی جمع مذکر غائب اضلال (افعال) مصدر ۔ نا ضمیر جمع متکلم ۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کیا ۔

= السَّبِيْلَا۟ ای عن طریق الحق۔ صحیح راستے سے۔ آخر میں الف اشباع کا ہے جیسا کہ اوپر الرَّسُوْلَا۟ میں آیا ہے یہ الف بامعنی نہیں ہے بلکہ محض اصلاح لفظ اور اشباع کے لئے آیا ہے جیسا کہ بعض اشعار کے آخر میں ہوا کرتا ہے۔

۳۳: ۶۸ = اٰتِهِمْ۔ اِيْتَاءٌ (افعال) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تو ان کو دے۔

= ضِعْفَيْنِ۔ ضِعْفٌ کا تثنیہ۔ دوگنا۔ دوچند۔

= اِلْعَنْهُمْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر، هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ (اللَعْنٌ) سے باب فتح۔ تو ان پر لعنت بھیج۔

= لَعْنًا كَبِيْرًا۔ موصوف وصفت۔ بڑی لعنت۔ لَعْنٌ مصدر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے

۳۳: ۶۹ = لَا تَكُوْنُوْا۔ فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر۔ تم مت ہو جاؤ۔

= اٰذَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِيْذَاءٌ (افعال) مصدر انہوں نے ستایا۔ انہوں نے اذیت دی۔

= فَبَرَّاَهُ۔ بَرَّاَ يُبَرِّءُ تَبْرِئَةً (تفعیل) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ضمیر فاعل کا مرجع اللہ ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع موسٰی (علیہ السلام) ہے

= كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ ای کان موسٰی ..... وَجِيْهًا منصوب بوجہ خبر کان کے ہے وَجِيْهًا صیغہ صفت ہے وَجَاهَةٌ مصدر سے۔ قدر و منزلت والا۔ وجاہت والا۔

۳۳: ۷۰ = قَوْلًا سَدِيْدًا موصوف وصفت سچی بات، درست بات، ٹھکانہ کی بات۔ سَدِيْدٌ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے سَدَّدَ سَهْمَهٗ تیر کو نشانہ پر لگایا۔ تیر کو سیدھا ہدف پر پھینکا۔ کہ اپنے نشانہ سے ادھر ادھر نہ جائے۔ اور کہتے ہیں هُوَ يُسَدِّدُ فِيْ قَوْلِهٖ وہ ٹھکانہ کی بات کہتا ہے اور قُلْتُ لَهٗ سَدَدًا مِنَ الْقَوْلِ وَسَدَدًا میں نے اس سے ٹھیک اور سیدھی بات کہی۔

۳۳: ۷۱ = يُصْلِحْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب اِصْلَاحٌ (افعال) مصدر۔ وہ درست کردے گا۔ وہ قبول کرلے گا۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔ اوپر آیا ہے (اِتَّقُوا اللّٰهَ) مضارع مجزوم بوجہ جواب امر ہے۔ تم اللہ سے ڈرو اور درستی اختیار کرو۔ تمہارے اعمال درست کردے گا یا قبول کرلے گا۔

= يَغْفِرْ۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) واحد مذکر غائب۔ (تمہارے گناہ) معاف کردیگا

= فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۔ فَازَ ماضی واحد مذکر غائب فَوْزٌ مصدر۔ وہ کامیاب ہوا۔ اس نے کامیابی حاصل کرلی۔ اس نے اپنا انتہائی مقصد پالیا۔ اس نے فتح پائی۔ عظیما فوزا کی صفت ہے بہت بڑی کامیابی۔

۳۳: ۷۲ — عَرَضْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ ہم نے پیش کیا۔

= اَلْاَمَانَةَ - اَلْاَمْنُ کے اصل معنی نفس کے مطمئن ہونے کے ہیں۔ اَمْنٌ۔ اَمَانَةٌ امانٌ یہ سب اصل میں مصدر ہیں اور اَمَانٌ کے معنی کبھی حالت امن کے آتے ہیں اور کبھی اس چیز کو کہا جاتا ہے جو کسی کے پاس بطور امانت رکھی جائے یہاں الامانۃ سے مراد بار امانہ ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں حَمَلَ الْاَمَانَۃَ یعنی اس نے امانت واپس کرنے سے انکار کردیا اور اس کا بوجھ اٹھالیا۔

= اَشْفَقْنَ مِنْھَا۔ اَشْفَقْنَ ماضی صیغہ جمع مؤنث غائب ہے (سمٰوٰت والارض والجبال کے لئے آیا ہے۔ اشفاق (افعال) مصدر۔ الاشفاق اصل میں کسی کی خیرخواہی کے ساتھ اس پر تکلیف آنے سے ڈرنا۔ کے ہیں۔ جب یہ فعل حرف من کے واسطے سے متعدی ہو تو اس میں خوف کا پہلو زیادہ ہوتا ہے مثلاً مُشْفِقُوْنَ مِنْھَا (۴۲: ۱۸) وہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اَشْفَقْنَ مِنْھَا۔ وہ (آسمان اور زمین اور پہاڑ اس (کا بوجھ اٹھانے) سے ڈر گئے۔

= ظَلُوْمًا۔ ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام پر نہ رکھنا (ای وضع الشئ فی غیر محلہ) ظلومٌ فعولٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے بڑا ظالم۔ نہایت ستمگار، بڑا بے انصاف، بڑا بے باک، بڑا بے ترس۔

ظلم کی تین قسمیں ہیں۔

۱: وہ ظلم جو انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرتا ہے مثلاً کفر و شرک وغیرہ جیسا کہ فرمایا۔ ان الشرک لظلم عظیم۔ (۳۱: ۱۳) بے شک شرک بہت بھاری ظلم ہے۔

(۲) وہ ظلم جو انسان ایک دوسرے پر کرتا ہے مثلاً انما السبیل علی الذین یظلمون الناس (۴۲: ۴۲) الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

(۳) وہ ظلم جو انسان خود اپنے آپ پر کرتا ہے مثلاً فرمایا۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔

= جَھُوْلًا۔ اَلْجَھْلُ جہالت و نادانی۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) انسان کے ہونا اور یہی اس کے اصل معنی ہیں

(۲) کسی چیز کا خلاف واضع

(۳) کسی کام کو جس طرح سرانجام دینا چاہئے اس کے خلاف سرانجام دینا۔ عام اس سے کہ اس کے متعلق اعتقاد صحیح ہو یا غلط۔

جاہل کا لفظ عموماً بطور مذمت بولا جاتا ہے مگر کبھی بطور مذمت نہیں آتا۔ مثلاً یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف (۲: ۲۷۳) کہ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے۔

جَھُوْل۔ بروزن فعول مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بڑا جاہل۔ بڑا نادان۔

= اَلْاِنْسَانُ۔ سے مراد جنس انسانی ہے۔

لفظی طور پر آیت کا ترجمہ ہوگا:۔ ہم نے یہ امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا سو انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک یہ (انسان) ظلوم وجہول ہے۔

لیکن اس کو سمجھنے کے لئے صاحب ضیاء القرآن کی وضاحت بہت مفید ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ:۔

اہل لغت کی بیان کردہ تفسیر کے بعد اب علمائے کرام کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمائیے! ان کے نزدیک امانت سے مراد تکلیفات شرعیہ ہیں جن میں عبادات، اخلاقیات اور ہر قسم کے قوانین داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو فرمایا کہ ہم تمہیں اختیار وارادہ کی آزادی دیتے ہیں کیا تم اس اختیار و آزادی کے ساتھ اس امانت کا بار اٹھانے کے لئے تیار ہو۔

انہوں نے اعترافِ عجز کرتے ہوئے معذرت کر دی اور اپنی بے بسی کا اقرار کیا یہ بوجھ گراں ہے، ہم اس کے اٹھانے سے قاصر ہیں۔ ہمیں اطاعت کے ثواب کی امید سے عصیاں و نافرمانی کے عذاب کا اندیشہ زیادہ ہے۔

ہم تیرے مسخر اور پابند حکم رہ کر تیرے ہر ارشاد کی تعمیل کریں گے اختیار وارادہ کی آزادی میں جو خطرات پنہاں ہیں ان کو برداشت کرنے کی طاقت ہم اپنے اندر نہیں پاتے۔

اب یہی چیز جب انسان کے سامنے پیش کی گئی تو اس نے اپنی ناتوانیوں اور کمزوریوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس امانت کو اٹھانے کی حامی بھر لی۔ اور اس بار گراں کو اٹھا کر اپنے آپ کو آزمائش و ابتلاء میں ڈال دیا۔ اور اس نے کسی عقل مندی کا ثبوت نہیں دیا۔

اس سے انسان کی مذمت مقصود نہیں بلکہ بیان واقع کے طور پر اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا فرمایا۔ حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ نے بڑی پیاری بات فرمائی ہے:۔

"شیخ جنید فرمود کہ نظر آدم بر عرضِ حق بود نہ بر امانت ۔ لذتِ عرض ثقلِ امانت را بر وفراموش گردانید لاجرم لطفِ ربانی بزبان عنایت فرمود کہ بر داشتن از تو ونگاہ داشتن از من !" یعنی اللہ تعالیٰ نے جب یہ امانت حضرت آدمؑ پر پیش فرمائی تو آپ کی نظر اس وقت امانت اور ثقل پر نہ تھی بلکہ امانت پیش کرنے والے پر تھی اور اس کے پیش فرمانے میں جو لذت وسرور تھا اس نے امانت کی گرانی کو نظروں سے اوجھل کر دیا"

یعنی حضرت جنید رح فرماتے ہیں یقیناً لطف ربانی نے آدم کی اس نیازمندی اور ہمت سے خوش ہوکر فرمایا کہ اے آدم! اٹھانا تیرا کام ہے اور اٹھانے کی توفیق دینا اور تیری حفاظت کرنا میرا کام ہے!

اہل لغت اور صوفیائے کرام کی تشریح وتوضیح اسی تفسیر ضیاء القرآن میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۳: ۷۳ = لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ میں لام تعلیل وعاقبت کا ہے۔ يُعَذِّبَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل لام تعلیل ۔ تاکہ عذاب دیوے اللہ تعالیٰ۔

مطلب یہ کہ اس بارِ امانت کو اٹھانے کی ذمہ داری قبول کرنے سے دو صورتیں سامنے آگئیں ۔ ا: جو ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ کما حقہٗ نہ ہو سکے ۔ اور شرک ونفاق کے مرتکب ہوئے وہ مستوجب سزا ہو گئے (۲) اور جو اس ابتلاء میں قائم رہے اور ایمان ویقین سے متصف ہوئے وہ لطف وکرم الٰہی کے سزاوار ہوئے ۔

= يَتُوْبَ اللّٰهُ ۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب تَوْبٌ وتَوْبَةٌ (باب نصر) سے جس کے معنی گناہ کو احسن طریق سے ترک کرنے کے ہیں۔

اعتذار کی تین صورتیں ہیں:۔

ا: عذر کنندہ سرے سے اپنے جرم کا انکار کردے کہ میں نے یہ گناہ کیا ہی نہیں

۲: گناہ کی وجہ جواز تلاش کرکے۔

۳: اعتراف جرم کر کے آئندہ نہ کرنے کا یقین دلائے ۔

جب اس کا تعدیہ الیٰ کے ذریعہ ہوتا ہے تو اس کا مطلب گناہ کنندہ کا اعترافِ جرم کرتے ہوئے اس کی معافی اور آئندہ اس سے بچنے کی یقین دہانی سے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا ہے

اور جب تعدیہ علیٰ سے ہو تو اللہ تعالیٰ کا جرم کنندہ پر مہربانی کرنا اور اس کی توبہ قبول کرنا مراد ہوتا ہے۔

= غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ كَانَ کی خبر ۔ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے

(وہ بندوں کی لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کی نیکیوں کو اپنی رحمت کے طفیل منزلِ مقصود تک رسائی کا ذریعہ بنا تا ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۳۴) سُوْرَۃُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ (۵۸)

۳۴: ۱ = اَلْحَمْدُ - میں الف لام استغراق کا ہے - یعنی ہمہ نوع حمد وثناء -
صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں کہ:۔
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورۃ سبا مکہ میں نازل ہوئی - اس قسم کی سورتیں کہ جن کے اول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے پانچ ہیں - ان میں سے دو نصف اول میں ہیں - الانعام الکہف اور دو اخیر قرآن میں ہے ایک یہ دوسری ملائکہ پانچویں الحمد جس کو جا ہو نصف اول میں شمار کرو خواہ نصف آخر میں اور سِرّ (راز) اس میں یہ ہے کہ خدا کی بے شمار نعمتیں دو قسم کی ہیں :۔
۱:۔ ایک نعمت ایجاد ہے کہ اس نے معدوم سے ہم کو موجود کر دیا -
۲:۔ دوسری نعمت بقار ہے کہ ہم کو باقی رکھا - اور زندہ رہنے کے سامان عطا کئے -
اور بندہ کی بھی دو حالتیں ہیں :۔
۱:۔ ایک ابتدار جو اس عالم سے علاقہ رکھتی ہے ،
۲:۔ دوم اعادہ کہ بار دیگر ہم کو زندہ کرکے وہاں کے سامان عطا کرے گا - بس ان پانچوں سورتوں میں کہیں ایجاد کی نعمتیں یاد دلائی ہیں اور کہیں بقار کی - پھر کہیں اس عالم کی کہیں اس عالم کی -
اس سورۃ میں مافی الارض تک تو نعمت بقار کا ذکر ہے کہ جو اس عالم میں آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو پیدا کرنے میں ہے کیونکہ اگر آسمان وزمین کے اندر کی چیزیں بارش، ہوا - رزق وغیرہ نہ ہوں تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا -
ولہ الحمد فی الاٰخرۃ میں آخرت کی جمیع نعمتوں کی طرف اشارہ ہے اسی رعایت سے پہلے الحمد سے مراد الحمد فی الدنیا ہے -
= لِلّٰہِ - لَہٗ (مافی السمٰوٰت) اور لَہٗ (اَلْحَمْدُ) میں لام اختصاص کا ہے اور تملیک کے لئے آیا ہے یعنی خاص اسی کے لئے ہے اور وہی مالک مطلق ہے -
= اَلَّذِیْ - اللہ کی صفت ہے ای اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ھُوَالَّذِیْ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ

...... الخ وہی مالک ہے ہر اس چیز کا جو آسمانوں میں ہے ...... الخ۔

۳۴:۲ = مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ۔ مَا موصولہ ہے یَلِجُ مضارع صیغہ واحد مذکر غائب ہے وُلُوْجٌ مصدر (باب ضرب) بمعنی داخل ہونا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (۷:۴۰) وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہ ہو جائے۔

جو زمین کے اندر داخل ہوتا ہے مثلاً پانی، اموات، تخم وغیرہ

= وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا۔ اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے مثلاً پانی کے چشمے۔ نباتات، معدنیات وغیرہ۔ مِنْھَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب الارض کے لئے ہے۔

= وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے مثلاً ملائکہ، احکام الٰہی وغیرہ

= وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا۔ اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے عُرُوْجٌ (باب نصر) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب چڑھتا ہے اس میں۔ مثلاً ملائکہ۔ اعمال صالحہ وارواح وغیرہ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ السمآء کے لئے ہے۔

۳۴:۳ = لَا تَاْتِیْنَا۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر نا ضمیر جمع متکلم وہ ہمارے پاس نہیں آئے گی۔ السّاعۃ القیامۃ۔ یعنی ہم پر قیامت نہیں آئے گی،

= بَلٰی۔ ہاں۔ بَلٰی کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے:۔

(۱) نفی ماقبل کی تردید کے لئے مثلاً زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ (۶۴:۷) جو لوگ کافر ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ اٹھائے نہیں جائینگے۔ آپ (ان سے) کہئے ضرور اور قسم ہے میرے پروردگار کی تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

(۲) اس استفہام کے جواب میں جو نفی پر واقع ہو:۔

(ا) خواہ یہ استفہام حقیقی ہو مثلاً اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَآئِمٍ (کیا زید کھڑا نہیں؟) اور جواب میں کہا جائے بَلٰی (ہاں یعنی ہاں کھڑا ہے)

(ب) یا استفہام توبیخی ہو مثلاً اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ۝ بَلٰی قَادِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ۝ (۷۵: ۳-۴) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے ضرور (جمع کریں گے) ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پوروں تک کو درست کر دیں۔

(ج) یا استفہام تقریری ہو مثلاً اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَہِدْنَا (۷: ۱۷۲) کیا میں

تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں (تو ہی ہے)
یہاں آیت ہذا میں نفی ماقبل کی تردید کے لئے ہے " کافر لوگ کہتے ہیں ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے ضرور آئے گی، قسم ہے میرے پروردگار کی جو عالم الغیب ہے وہ تم پر ضرور آئے گی!

= وَرَبِّیْ۔ واؤ قسم کے لئے ہے قسم ہے میرے پروردگار کی۔ قسم کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے، ضمیر واحد متکلم کا مرجع ذات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ شدت قسم پر دلالت کرتی ہے

= لَتَاْتِیَنَّکُمْ لام تاکید کا ہے تَاْتِیَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ وہ تم پر ضرور آئے گی۔
= عَالِمِ الْغَیْبِ المقسم ہے (رَبِّیْ) کا بدل ہے یا اس سے عطف بیان۔
بعض کے نزدیک یہ رب کی صفت ہے اور بدیں وجہ مجرور ہے عبارت یوں ہو گی!
قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ عَالِمِ الْغَیْبِ لَتَاْتِیَنَّکُمْ۔

= لَا یَعْزُبُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب عُزُوْبٌ (باب نصر) مصدر بمعنی چھپ جانا مخفی ہونا۔ غائب ہونا۔ ضمیر فاعل مثقال ذرّۃ کے لئے ہے اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب عالم الغیب کے لئے ہے۔
= مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ۔ مضاف مضاف الیہ مثقال اسم مفرد بمعنی وزن برابر۔ ہم وزن۔ ایک ذرّہ وزن برابر، ذرہ برابر۔ ذرّہ کے ہموزن۔
= وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ۔ ذٰلِكَ کا اشارہ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ کی طرف ہے، اَصْغَرُ وَاَكْبَرُ کا عطف مثقال ذَرَّۃٍ پر ہے۔
آسمانوں کی اور نہ ہی زمین کی کوئی ذرّہ برابر شے یا اس سے چھوٹی یا اس سے بڑی اس (عالم الغیب) سے پوشیدہ نہیں ہے۔
= اِلَّا حرف استثناء ہے۔ مگر
= كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ، موصوف وصفت واضح کتاب، مراد لوح محفوظ۔ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ مگر یہ کہ یہ سب چیزیں لوح محفوظ میں (درج) ہیں

فائدہ: تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ پورے قرآن میں صرف تین آیات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ قیامت کے وقوع پذیر ہونے پر اپنے

رب عظیم کی قسم کھائیں۔

۱۔ وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

(۱۰: ۵۳) اور لوگ تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا قیامت کا آنا حق ہی ہے؟ تو کہہ دے کہ ہاں میرے رب کی قسم وہ یقیناً حق ہی ہے۔ اور تم خدا کو مغلوب نہیں کر سکتے۔

۲۔ آیت ہذا۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ

(۳۴: ۳) ترجمہ اوپر ملاحظہ ہو لَا تَاْتِيْنَا کے محاذ۔

(۳) زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ..... الخ (۶۴: ۷) اوپر (۳۴: ۳) بَلٰى کے محاذ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۴: ۴ = لِيَجْزِيَ لام تعلیل کا ہے (یہ لام عاقبت کا بھی ہو سکتا ہے) اس کا تعلق لَتَاْتِيَنَّكُمْ سے ہے کہ یہی علت ہے لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی۔ يَجْزِيْ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ جَزَاءٌ سے (باب ضرب) تاکہ وہ بدلہ دے تاکہ وہ جزا دے۔

= كَرِيْمٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ عزت دالا۔ عمدہ۔

۳۴: ۵ = سَعَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب سَعْيٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی کام کرنا۔ چلنا دوڑنا۔ مشی سریع۔ تیزروی۔ بمعنی حال وہ دوڑتے ہیں۔ یعنی کوشش کرتے ہیں۔

= مُعٰجِزِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُعَاجِزٌ واحد۔ مُعَاجَزَةٌ (مفاعلۃ) مصدر مقابلہ کرکے اپنے حریف کو عاجز کر دینا۔ ہرا دینا۔

سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ (جو لوگ) ہماری آیات کے بارہ میں (ہمیں) ہرانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ (۹: ۲) اور جان رکھو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکو گے۔

بڑھیا کو عَجُوْزٌ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی اکثر امور سے عاجز ہو جاتی ہے۔

= رِجْزٍ عقوبت، عذاب، بلا، سزا۔ الرِّجْزُ کے اصل معنی اضطراب کے ہیں محاورہ ہے ارتجزت السماء بالرعد آسمان بجلی کی کڑک سے کانپ اٹھا اور کہتے ہیں رعد مرتجز۔ کپکپا دینے والی، لرزا دینے والی گرج۔ بس رِجْزٌ وہ عذاب کہ جن پر اترے وہ اس کی سختی سے کانپ اٹھیں۔

عَذَابٌ اَلِيْمٌ مِّنْ رِّجْزٍ، دردناک عذاب کہ معتوب اس کی سختی سے

کانپ اٹھے۔

۳۴: ۶ = وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۔ یَرَی فعل اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ فاعل اَلَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مفعول اوّل هُوَ ضمیر الفصل اَلْحَقَّ مفعول ثانی۔

اُوْتُوا الْعِلْمَ وہ جن کو علم دیا گیا۔ مراد اس سے یا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اہل علم ہیں یا اہل کتاب کے علماء میں سے جو مشرف باسلام ہوتے مثلاً عبد اللہ بن سلام و کعب وغیرہ رضی اللہ عنہم۔

ترجمہ:۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو تیرے پروردگار کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے۔

= یَھْدِیْ مضارع واحد مذکر غائب ھِدَایَۃٌ (باب ضرب) سے وہ ہدایت کرتا ہے ضمیر فاعل الذی انزل کی ضمیر ہے ای القرآن۔

= اَلْعَزِیْزِ (فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ) غالب، زبردست، قوی۔ گرامی قدر۔

الْحَمِیْدِ (حَمْدٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی مفعول) ستودہ، صفت کیا ہوا۔ محمود۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں بوجہ مضاف الیہ ہونے کے مجرور ہیں

۳۴: ۷ = نَدُلُّكُمْ ۔ نَدُلُّ مضارع کا صیغہ جمع متکلم دلالۃ (باب نصر) مصدر۔ پتہ دینا راہنمائی کرنا۔ راستہ دکھانا۔ دَلِیْلٌ ۔ راہ راہنما۔

کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ (کیا) ہم تمہیں پتہ دیں۔ یہ مخاطبین کفار قریش میں ہی تھے۔ وہ تعجب یا استہزاء کی وجہ سے ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر یہ کلمات کہتے تھے قالوا مخاطبا بعضھم لبعض علیٰ جھۃ التعجب والاستھزاء

= یُنَبِّئُکُمْ ۔ یُنَبِّئُ مضارع واحد مذکر غائب تَنْبِئَۃٌ (تفعیل) بتانا۔ خبر دینا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر یُنَبِّئُ میں ضمیر فاعل رجل کی طرف راجع ہے وہ تمہیں بتاتا ہے۔

ن ب ء مادہ۔

= مُزِّقْتُمْ ۔ ماضی مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ تَمْزِیْقٌ (تفعیل) مصدر۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز کو پھاڑ پھاڑ کر پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ کر دینا۔ مُمَزَّقٍ اس کا وزن اسم مفعول کا ہے لیکن یہ مصدر ہے اور فعل کے بعد تاکید کے لئے آیا ہے کُلَّ سے تشدید مزید مراد ہے۔

یعنی جب تم بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے۔

۳۴: ۸ = اَفْتَرٰی اصل میں أ اِفْتَرٰی تھا۔ پہلا ہمزہ استفہامیہ ہے دوسرا ہمزہ وصل ہے دو ہمزے جمع ہوئے تو ہمزہ وصل تخفیف کے لئے حذف ہو گیا۔ صیغہ ماضی واحد مذکر غائب ہے اِفْتِرَاءٌ (افتعالٌ) مصدر۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان تراشا۔

اس کا ترجمہ دو طرح ہو سکتا ہے۔

۱۔ کیا اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے؟

۲۔ یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ یا اسے جنون ہے

= جِنَّةٌ۔ جنون۔ دیوانگی۔ سوداء۔ جَنٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز کے حواس چھپ جانے کے ہیں۔ جَنَّ يَجُنُّ جَنٌّ (باب نصر) اس نے ڈھانپ لیا۔ اس نے چھپا لیا جَنَّةٌ (جنّت) بھی اسی سے مشتق ہے۔ درختوں والا ہرا بھرا باغ جس کے درخت زمین کو چھپا لیں جنّت کہلاتا ہے۔

= بَلْ۔ حرف اضراب ہے یہاں ماقبل کا ابطال اور مابعد کی تصحیح مقصود ہے۔ یعنی ان کا یہ کہنا کہ اس نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے اور اسے جنون یہ غلط ہے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے گمراہ ہیں اور عذاب بھگتیں گے!

= فِي الْعَذَابِ۔ ای غدًا فی العذاب فی الضلٰل البعید۔ ای الیوم فی الضلال البعید یعنی کل قیامت کو عذاب الٰہی میں مبتلا ہوں گے اور آج دور تک گمراہی میں چلے گئے ہیں۔

۳۴: ۹ = اَفَلَمْ يَرَوْا۔ ف حرف عطف ہے ہمزہ استفہامیہ ہے عموماً حروف استفہام (کیف، این، انّٰی، ھَلْ، ای، ما، وغیرہ) حرف عطف کے بعد واقع ہوتے ہیں لیکن ہمزہ حرف عطف پر اس امر سے آگاہ کرنے کے لئے پہلے لایا جاتا ہے کہ صدر کلام میں آنے کے واسطے اصلی حرف یہی ہے۔

تو کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے۔

= مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ آسمان اور زمین میں سے جو ان کے اپنے آگے اور اپنے پیچھے ہے کیا یہ اس کو نہیں دیکھتے (جو اپنی جسامت و وسعت کے لحاظ سے ان کے دل کو قدرتِ الٰہی کی عظمت کے دلائل سے لبریز کر دینے کے لئے کافی ہیں) جو ایسے اجسام عظیمہ کا ابتداءً پیدا کرنے والا ہے کیا وہ اجسام صغیرہ کی خلق ثانی پر قادر نہیں؟)

= اِنْ نَّشَاْ۔ اِنْ شرطیہ ہے نَشَاْ مضارع کا صیغہ جمع متکلم ہے مَشِیَّةٌ مصدر مضارع

مجزوم بوجہ عمل اَنْ کے ہے ۔ اگر ہم چاہیں۔۔۔۔۔

= نَخْسِفْ بِ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اَنْ) جمع متکلم خَسْفٌ مصدر (باب ضرب) ہم دھنسادیں ۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول اول اَلْاَرْضَ مفعول ثانی ۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں۔

خُسُوْفٌ چاندگرہن۔ خَسَفَ فعل لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔

= اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْہِمْ۔ اَوْ حرف عطف۔ نُسْقِطْ کا عطف نَخْسِفْ پر ہے اور یہ بھی اَنْ کے عمل میں مضارع مجزوم بصیغہ جمع متکلم ہے یا ہم ان پر گرادیں ۔

= کِسَفًا۔ کِسْفَۃٌ کی جمع اَکْسَافٌ وکُسُوْفٌ جمع الجمع ٹکڑے۔ کُسُوْفٌ سورج گرہن کَسَفَ فعل متعدی و لازم دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

= مُنِیْبٍ اسم فاعل واحد مذکر اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنے والا۔ اِنَابَۃٌ (باب افعال) مصدر نَوْبٌ مادہ (باب نصر) سے ۔ کسی چیز کا بار بار لوٹنا۔ نَوْبَۃٌ حاصل مصدر۔ باری۔

۳۴: ۱۰ = اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۔ اٰتَیْنَا۔ ہم نے دیا۔ فعل۔ دَاوٗدَ مفعول اول مِنَّا حال ہے فَضْلًا مفعول ثانی ۔ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضیلت بخشی "

فَضْلًا صیغہ نکرہ اظہار عظمت کے لئے ہے ۔

= یٰجِبَالُ ۔ یہ فَضْلًا کا بدل ہے ای قُلْنَا یَاجِبَالُ ۔

= اَوِّبِیْ۔ فعل امر، واحد مؤنث حاضر۔ تَاْوِیْبٌ (تفعیل) مصدر۔ تو رجوع کر۔ تو لوٹ یعنی اے پہاڑو! تم بھی ان کے ساتھ مل کر تسبیح کرو۔

یہاں اَوِّبِیْ ۔ بمعنی سَبِّحِیْ ہے تو تسبیح کر!

= وَالطَّیْرَ۔ اَلطَّیْرَ منصوب یا تو فعل مقدرہ کا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس صورت میں تقدیر کلام ہے وَسَخَّرْنَا لَہُ الطَّیْرَ۔ اور ہم نے پرندوں کو بھی (الطیر جنس کے لئے ہے) اس کی تسخیر میں کردیا (کہ وہ بھی پہاڑوں کے ساتھ مل کر حضرت داؤد کے ہمراہ تسبیح کریں) یا اس کا عطف فَضْلًا پر ہے اور پرندوں کا ماتحت کردینا بھی فضیلت میں سے ہے،

اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً ط کُلٌّ لَّہٗٓ اَوَّابٌ ۝ (۳۸: ۱۸-۱۹) ہم نے پہاڑوں کو ان کے مطیع کردیا تھا۔ کہ شام اور صبح ان کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں

کو بھی (ان کے مطیع کر دیا تھا) جو اس کے ہاں (تسبیح کے لئے) اکٹھے ہو جاتے تھے۔

اور جگہ ہے وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ (۲۱:۷۹)
اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ اور پرندے تسبیح کیا کریں۔

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہے کہ پہاڑ اور پرندے ایک ہی حکم کے تحت داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرنے پر مامور کر دیئے گئے تھے۔

فائدہ: پہاڑوں کی تسبیح سے ان کی صدائے بازگشت یا وہ عام تسبیح مراد نہیں جو ہر چیز اپنی زبان حال وقال سے کرتی رہتی ہے مراد نہیں۔ ورنہ حضرت داؤد علیہ السلام پر فضل و انعام کے سلسلہ میں بیان کرنا کیا اہمیت رکھتا ہے۔

= وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ۔ یہ دوسرا انعام حضرت داوٗد پر تھا۔

اَلَنَّا ماضی جمع متکلم۔ اِلَانَةٌ وَاِلْيَانٌ (افعال) مصدر جس کے معنی ہیں نرم کر دینا۔

لین مادہ۔ اَلَانَ لِلْقَوْمِ جَنَاحَهٗ اس نے لوگوں سے نرم برتاؤ کیا۔

اَلَنَّا۔ ہم نے نرم کر دیا۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اوّل یہ کہ لوہا ان کا ہاتھ لگنے سے، موم ہو جاتا تھا۔ دوم یہ کہ ان کو لوہا پگھلانے کا فن سکھا دیا گیا ہو۔

لَانَ يَلِيْنُ (باب ضرب) سے یہ فعل لازم بھی آیا ہے بمعنی نرم ہونا۔ مثلاً فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (۳:۱۵۹) پھر یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کے سبب سے ہے کہ آپ ان کے ساتھ نرم رہے۔

۳۴:۱۱ = اَنِ اعْمَلْ۔ میں ان مصدریہ ہے ای النالہ الحدید لعمل سابغات (کشادہ زرہیں بنانے کے لئے ہم نے لوہا اس کے لئے نرم کر دیا۔

= سٰبِغٰتٍ اصل میں سَبَغَ يَسْبُغُ (باب نصر) سُبُوْغٌ مصدر۔ سے اسم فاعل جمع مؤنث کا صیغہ ہے سَابِغَةٌ واحد اور یہاں موصوف محذوف کی صفت ہے یعنی دروعا سابغاتٍ۔ کشادہ زرہیں۔ لیکن سابغۃ بمعنی کشادہ زرہ کے کثرتِ استعمال سے موصوف کو بیان کرنے کی حاجت ہی نہ رہی۔ لہٰذا سٰبِغٰتٍ (بلاموصوف) بمعنی کشادہ زرہیں مستعمل ہے! جیسے البطح وادی کے کشادہ ہونے کو کہتے ہیں لیکن استعمال عام میں کشادہ وادی کے معنوں میں ہی مستعمل ہے۔

= قَدِّرْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تَقْدِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ مناسب اندازہ کے ساتھ

بناؤ۔ کڑیوں کو حساب کے ساتھ بناؤ اور جوڑو۔

= اِعْمَلُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر عَمَلٌ مصدر۔ تم کام کرو۔

یہاں خطاب حضرت داؤد اور آلِ داؤد علیہ السلام سے ہے اس لئے جمع کا صیغہ آیا ہے

۳۴: ۱۲ = وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ۔ واؤ حرف عطف ہے لِسُلَيْمٰنَ کا عطف اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ کے لَهٗ پر ہے اور الرِّيْحَ کا عطف الحديد پر ہے۔ الانۃ الریح بمعنی تسخيرها۔ (سُلَيْمٰن بوجہ عَلَمْ والف نون زائدتان کے غیر منصرف ہے) اور ہم نے مسخر کردی سلیمان کے لئے ہوا۔

= غُدُوُّهَا۔ مضاف مضاف الیہ غُدُوٌّ وغَدَاةٌ صبح۔ فجر اور سورج نکلنے کے درمیان کا وقت غَدَوَات جمع۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع الرِّيْح ہے۔ یہاں الریح کی مناسبت سے غُدُوٌّ سے مراد ہوا کی صبح کی منزل یا مسافت!

غُدُوُّهَا شَهْرٌ۔ ترجمہ ہوگا: اس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی۔

مراد یہ کہ صبح کے وقت ہوا حضرت سلیمان کو لے کر اتنا فاصلہ طے کر لیتی جتنا کہ ایک سوار ایک تیز رفتار گھوڑے پر ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔

= رَوَاحُهَا۔ مضاف مضاف الیہ رَوَاحٌ شام۔ سورج ڈھلنے سے رات تک کا وقت مطلب اس کی شام کی منزل (بھی) ایک ماہ کی ہوتی۔

= اَسَلْنَا۔ ماضی جمع متکلم اِسَالَةٌ (باب افعال) مصدر۔ ہم نے بہادیا۔ ہم نے جاری کردیا۔ فعل لازم سَالَ يَسِيْلُ (ضرب) سَيْلٌ وسَيَلَانٌ۔ پانی بہا۔ اسی سے سَيْلٌ بمعنی سیلاب۔

= عَيْنَ الْقِطْرِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عَيْنٌ چشمہ، اَلْقِطْرُ پگھلا ہوا تانبا۔ عَيْنَ الْقِطْرِ پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ، عَيْنَ۔ اَسَلْنَا کا مفعول ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔

= وَمِنَ الْجِنِّ۔ واؤ عطف کا ہے مِنَ الْجِنِّ (مِنْ تبعیضیہ) کا عطف الرِّيْح پر ہے اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کردیا کئی جنوں کو۔

= مَنْ يَّعْمَلُ۔ مِنَ الْجِنِّ کا بدل ہے جو کام کرتے تھے ان کے سامنے۔

= وَمَنْ يَّزِغْ: واؤ عاطفہ اور مَنْ شرطیہ ہے يَزِغْ مضارع مجزوم (بعمل مَنْ شرطیہ) صیغہ واحد مذکر غائب زَيْغٌ (باب ضرب) سے مصدر۔ وہ پھر جاتا ہے۔ وہ سرتابی کرتا ہے

وہ حکم عدولی کرتا ہے۔
= اَمْرِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا حکم۔ ضمیر جمع متکلم اللہ کی طرف راجع ہے۔
یعنی جو ان میں سے ہمارے حکم (کہ سلیمان (علیہ السلام) کے تابع فرمان رہیں) سے سرتابی کرتا ہے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب چکھاتے۔
= نُذِقْهُ۔ نُذِقْ مضارع (مجزوم بوجہ جواب شرط) جمع متکلم اِذَاقَةٌ (باب افعال) مصدر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول۔ اس کا مرجع مَنْ ہے۔ ہم اس کو چکھاتے ہیں۔ چکھائیں گے۔
= عَذَابِ السَّعِيْرِ۔ بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب۔ یعنی دوزخ کا عذاب، بعض کے نزدیک دنیا میں عذاب وہی مراد ہے۔
۳۴: ۱۳ = مَحَارِيْبَ محراب کی جمع۔ یہاں مراد مضبوط محل، قلعے، اونچی اونچی عبادت گاہیں
= تَمَاثِيْلَ۔ تِمْثَال کی جمع۔ مورتیں۔ تصویریں۔ شریعت سلیمانی میں مجسمہ تراشی اور مصوری حرام نہ تھیں۔
= جِفَانٍ۔ جَفْنَةٌ واحد۔ لگن، بڑا پیالہ۔ برتن جس میں شراب بنائی جائے۔
= كَالْجَوَابِ۔ کاف تشبیہ کا ہے۔ جَوَابٌ جَابِيَةٌ کی جمع ہے۔ بڑا حوض یا تالاب۔
= قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ۔ موصوف وصفت۔ قُدُوْرٍ۔ قِدْرٌ کی جمع۔ ہانڈیاں۔ دیگیں
رٰسِيٰتٍ رُسُوْوٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث رَاسِيَةٌ کی جمع۔ رُسُوْوٌ کے معنی کسی چیز پر قائم رہنا اور استوار ہونا کے ہیں رٰسِيٰتٍ ایک جگہ دھری رہنے والی۔ ہر وقت چولھوں پر قائم رہنے والی (دیگیں)
= اٰلَ دَاوٗدَ۔ ای یا اٰلَ دَاوٗدَ۔ اے داؤد کی آل۔ اے داؤد کے گھر والو۔ منادیٰ۔ مرکب اضافی ہے۔ مضاف منصوب ہوگا۔ داؤد بوجہ علمیت وعجمیت غیر منصرف ہے!
= شُكْرًا۔ منصوب بوجہ مفعول لہٗ۔ اِعْمَلُوْا شُكْرًا تم شکر میں نیک اعمال کیا کرو۔
= وَقَلِيْلٌ۔ میں واؤ حالیہ ہے۔
= الشَّكُوْرُ۔ شُكْرٌ سے بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مؤنث، مذکر دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ بڑا شکر گذار۔ بڑا احسان ماننے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بھی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی صفت میں واقع ہو تو اس کا مطلب ہوگا! بڑا قدردان۔ تھوڑے کام پر دگنا ثواب دینے والا۔
۳۴: ۱۴ = قَضَيْنَا عَلَيْهِ۔ قَضٰى عَلٰى کسی کے خلاف فیصلہ کرنا۔ قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

ہم نے اس کے خلاف موت کا فیصلہ کر لیا۔ یعنی (جب) ہم نے اس پر موت کا حکم جاری کر دیا۔

= مَا دَلَّھُمْ عَلٰی مَوْتِہٖ (کسی چیز نے) ان کو پتہ نہ بتایا اس کی موت کا۔ دَلَالَۃٌ مصدر نیز ملاحظہ ہو ۳:۳۴ : ۷۔ مندرجہ بالا۔

= دَابَّۃُ الْاَرْضِ۔ زمین پر چلنے والا۔ پاؤں پر چلنے والا، یا رینگ کر چلنے والا جانور، مراد یہاں دیمک ہے۔

= مِنْسَاَتَہٗ۔ مِنْسَاَۃَ۔ اسم آلہ۔ نَسْیٌ مصدر سے باب فتح۔ بروزن (مِفْعَلَۃٌ) آواز دینا، ہنکانا۔ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کا ڈنڈا۔ اس کی لاٹھی اشارہ حضرت سلیمان کی طرف ہے)

= خَرَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ گر پڑا۔ خَرٌّ مصدر۔ جس کے معنی کسی چیز کا آواز کے ساتھ نیچے گرنے کے ہیں۔ یہاں ضمیر فاعل حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف راجع ہے) اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَخَرَّ عَلَیْھِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِھِمْ۔ (۱۶ : ۲۶) اور چھت ان پر اُن کے اوپر سے گر پڑی۔

= تَبَیَّنَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے جانا۔ تَبَیُّنٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے یہاں واحد مؤنث کا صیغہ جنّوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی تب جنات نے جانا۔ تب جنات پر حقیقت ظاہر ہوئی۔

= مَا لَبِثُوْا۔ ماضی منفی جمع مذکر غائب۔ وہ نہ رہے۔ وہ نہ رہتے۔

= اَلْعَذَابِ الْمُھِیْنِ۔ موصوف وصفت۔ رسوا کن عذاب۔ ذلت آمیز عذاب۔

۳۴ : ۱۵ = لِسَبَاٍ۔ اس سے مراد قوم سباء ہے۔ اس قوم کا ملک بھی سبا کے نام سے مشہور تھا۔ اور یہ وہی علاقہ ہے جو عرب کے جنوب میں اب اسوقت علاقہ یمن کہلاتا ہے

= جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ۔ (وہاں تھے) دو باغ ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ ملک بھر میں صرف دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ دائیں بائیں جدھر بھی نگاہ اٹھتی تھی باغات ہی باغات تھے۔

جَنَّتٰنِ اٰیَۃٌ کا بدل ہے اٰیَۃٌ سے مراد یہی باغات ہی ہیں۔

= کُلُوْا۔۔۔۔۔ لَہٗ۔ اس سے قبل کلام مقدرہ ہے۔ ای قَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ کُلُوْا

= بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ۔ جملہ مستانفہ ہے اور موجب شکر کی تصریح کے لئے ہے یعنی یہ تمہارا ملک عمدہ و خوبصورت۔ باغ و بہاراں سے معمور اور ثمر و میوہ جات و رزق سے بھرپور

تمہاری لطف اندوزی کے لئے موجود ہے اور تمہارا پروردگار تم پر اپنی نوازشات و مغفرت کے دروازے وا رکئے ہوئے ہے اس حالت میں تمہارے لئے اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنا لازم آتا ہے۔ یعنی اس منعم کی نعمتوں سے بہرہ اندوز بھی ہو اور اس کا شکر بھی ادا کرو۔

۳۴: ۱۶ = فَاَعْرَضُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِعْرَاضٌ (افعالٌ) مصدر انہوں نے منہ پھیر لیا۔ فَ تعقیب کا ہے پھر انہوں نے منہ پھیر لیا۔ یعنی سرتابی کی۔

= فَاَرْسَلْنَا۔ میں فَ عطف سببی کے لئے ہے۔ سو ہم نے ان پر (سیل العرم) بھیج دیا

= سَیْلَ الْعَرِمِ۔ مضاف مضاف الیہ سَیْلٌ ۔ سیلاب۔

عَرِمٌ۔ تیز رو، زور دار، سخت۔ یہ عَرَامۃٌ وَ العرامۃُ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے العرامۃ کے معنی مزاج کی تندی اور درشتی کے ہیں۔ لہٰذا جملہ کے معنی ہوں گے! سو ہم نے ان پر سخت سیلاب بھیجا۔

بعض نے العرم کے معنی بند کے کئے ہیں کہ یہ سیلاب بند کے ٹوٹنے کی وجہ سے آیا تھا بعض نے العرم سے جنگلی چوہا مراد لیا ہے کہ یہ سیلاب چوہے کے بند میں شگاف کرنے اور نتیجۃً بند ٹوٹنے سے آیا تھا۔

(سدّ مآرب کی طرف اشارہ ہے تفصیل کے لئے کسی بھی مفصّل تفسیر کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے)

= بِجَنَّتَيْهِمْ۔ ان کے دو باغوں کے بدلے جَنَّتَيْنِ (ایسے) دو باغ۔

= ذَوَاتَیْ۔ ذَاتٌ کا تثنیہ۔ رکھنے والیاں۔ صاحب۔

= اُكُلٍ۔ میوہ۔ پھل۔ جو کھایا جائے۔ فُعُلٌ کے وزن پر۔

= خَمْطٍ۔ کسیلا۔ بدمزہ۔ پیلو اور اس کا پھل (البغوی)، ہر وہ سبزی جس کے مزہ میں اتنی تلخی پیدا ہو جائے کہ اس کو کھایا نہ جا سکے (زجاج)

ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ۔ ذَوَاتَیْ مضاف اُكُلٍ خَمْطٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ بدمزہ اور کسیلے پھلوں والے باغ۔

= اَثْلٍ۔ ای ذَوَاتَیْ اَثْلٍ۔ اَثْلٌ جھاؤ کے درخت کو کہتے ہیں اس کی جمع اَثْلَاثٌ و اُثَالٌ۔ اُثُوْلٌ (جن میں جھاؤ کے درخت تھے)

= وَشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ۔ ای ذَوَاتَیْ شَیْءٍ قَلِیْلٍ مِّنْ سِدْرٍ۔ اور جن میں تھوڑے سے درخت بیری کے تھے۔

فَائِدَہ: یہ حالت بند ٹوٹنے سے ہو گئی بند ٹوٹا اور اس کا سیلاب باغات، فصلات

کی فوری تباہی کا سبب بن گیا۔ بند کے ٹوٹنے سے ذریعہ آبپاشی برباد ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ جنت مثال علاقہ بنجر و برباد ہو کر رہ گیا۔

۳۴: ۱۷ = ذٰلِكَ۔ یہ تبدیلی۔

= جَزَیۡنٰهُمۡ۔ جَزَیۡنَا ماضی جمع متکلم هُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم نے ان کو بدلہ دیا۔ ہم نے ان کو سزا دی۔

= بِمَا میں بار سببیہ ہے۔ مَا موصولہ۔ بہ سبب ان کی ناشکری کے۔ ان کے کفر کے۔

= هَلۡ۔ کیا۔ یہاں هَلۡ نافیہ ہے۔ نہیں کے معنی ہیں

= اَلۡکَفُوۡر۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہے۔ کافر، ناشکرا۔ ناسپاس۔ احسان فراموش۔

۳۴: ۱۸ = جَعَلۡنَا۔ جَعۡلٌ (باب فتح) سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ہم نے کیا۔ ہم نے ٹھہرایا۔ ہم نے مقرر کر دیا۔ یہاں آیۃ ہذا میں بمعنی ہم نے آباد کر دیا تھا۔ آباد کر رکھا تھا۔

= بَیۡنَهُمۡ۔ ان کے درمیان۔ ضمیر هُمۡ جمع مذکر غائب کا مرجع اہل سبا ہیں مراد سبا کے علاقہ کے درمیان اور ملکِ شام کے درمیان۔

= اَلۡقُرٰی۔ جمع۔ القریۃ واحد۔ بستیاں۔ شہر۔ اُمُّ الۡقُرٰی مکہ شریف کو کہتے ہیں اَلَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡهَا۔ جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی۔ ان سے مراد شام اور فلسطین کے قصبے اور شہر ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بابرکت بنا دیا تھا۔ کہ یہاں متعدد انبیاء کا ظہور ہوا۔

= قُرًی ظَاهِرَةً۔ قُرًی قَرۡیَةٌ کی جمع ہے بستیاں۔ موصوف ہے ظَاهِرَةً صفت، مراد اس سے وہ شہر اور بستیاں جو کسی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے مسافروں کو دور سے نظر آنے لگیں۔ ظَاهِرَةً بمعنی عامرۃً بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی آباد۔ قُرًی منصوب بوجہ جَعَلۡنَا کے مفعول ہونے کے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ سبا کے علاقہ اور ملک شام کے علاقہ کے درمیان تجارتی شاہراہ پر برلب سڑک بلند و بالا عمارتوں والی بستیاں ہم نے آباد کر رکھی تھیں۔

= السَّیۡرَ۔ سَارَ یَسِیۡرُ (ضرب) سے مصدر ہے جس کے معنی زمین پر چلنا کے ہیں یہاں مسافت مراد ہے وَقَدَّرۡنَا فِیۡهَا السَّیۡرَ اور ان سرِ راہ واقع بستیوں کی درمیانی مسافت کو ہم نے مناسب منزلوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ یعنی ایک بستی دوسری بستی سے مناسب فاصلہ پر

آباد کر رکھی تھیں۔ صبح، دوپہر، شام کسی وقت بھی ہر مسافر کو ایک نہ ایک بستی میں رہائش کی سہولتیں میسر تھیں۔

= سِیۡرُوۡا۔ فعل امر، جمع مذکر حاضر۔ تم چلو پھرو، تم سیر کرو، تم آؤ جاؤ۔ ای قلنا لھم سیروا لیالی دایاما۔ ہم نے ان سے کہا کہ آؤ جاؤ۔ رات ہو یا دن۔ رات دن۔ مفعول بوجہ مفعول فیہ۔

= اٰمِنِیۡنَ۔ اٰمِنٌ کی جمع۔ بے خوف، مطمئن۔ بے دھڑک، بے کھٹکے۔

یعنی تم رات دن بے خطر ان بستیوں کے درمیان آؤ جاؤ تمہیں کسی قسم کا خطرہ نہیں مثلاً بھوک، پیاس۔ چوری، ڈاکہ۔ وغیرہ۔

۳۴: ۱۹ = فَقَالُوۡا۔ ای لما طالت علیھم مدۃ النعمۃ بطروا وملوا واثروا الذی ھو ادنیٰ علی الذی ھو خیر کما فعل بنوا اسرائیل وطلب البصل والثوم مکان المن والسلویٰ۔ یعنی جب عیش وعشرت کی مدت طویل ہوگئی تو وہ بہک گئے اور (اس آسائش و آرام کی زندگی سے) اکتا گئے تو ادنیٰ چیز کو اعلیٰ چیز پر ترجیح دینے لگے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل نے کیا تھا من اور سلویٰ کے بجائے پیاز و لہسن کی طلب پر مصر ہو گئے۔

جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو وہ کہنے لگے۔

رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا۔ اے ہمارے پروردگار ہماری مسافتوں کے درمیان فاصلوں کو لمبا کر دے۔ یعنی ایک پڑاؤ دوسرے پڑاؤ سے کافی دور ہو ان کے درمیان وسیع وعریض صحراہوں غیر آباد ویرانے ہوں راستہ میں ڈاکہ زنی کی وارداتیں ہوں قافلوں کی صورت میں ہم سفر کریں اور اس طرح مہم جوئی میں مزہ آجائے۔

ضروری نہیں کہ یہ بات انہوں نے فی الواقع اپنی زبان سے کہی ہو دل کے اندر کی تمنا بھی مراد ہو سکتی ہے۔

= بٰعِدۡ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر مُبَاعَدَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) سے تو بُعد پیدا کر دے۔ تو دوری کر دے۔

= فَجَعَلۡنٰھُمۡ اَحَادِیۡثَ۔ تو ہم نے انہیں افسانہ بنا دیا۔ ان کو ایسا پارہ پارہ کر دیا کہ ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ اور اب ان کے صرف قصے ہی رہ گئے۔ عرب میں محاورہ ہے ذھبوا ایدی سبا۔ وہ اہل سبا کی چال چل گئے۔ یعنی منتشر اور تتر بتر ہو گئے۔

= مَزَّقۡنٰهُمۡ ۔ مَزَّقۡنَا فعل ماضی جمع متکلم تَمۡزِيۡقٌ (تَفۡعِيۡلٌ) مصدر۔ جس کے معنی ہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پارہ پارہ کرنا۔ هُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ضمیر فاعل فقالوا کی طرف راجع ہے۔

= كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔ (ملاحظہ ہو ۳۴: ۷) فعل کے بعد تاکید کے لئے مصدر کو لایا گیا ہے ہم نے ان کو بالکل تتر بتر کر دیا۔

= صَبَّارٍ ۔ صَبۡرٌ سے بروزن فعّال مبالغہ کا صیغہ ہے بڑا صبر کرنے والا۔ بڑا متحمل مزاج

= شَكُوۡرٍ ۔ فَعُوۡلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے مبالغہ کے اوزان میں سے ہے بڑا شکر گذار، بڑا احسان ماننے والا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہو تو بمعنی بڑا قدردان۔

۳۴: ۲۰ = صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ ظَنَّهٗ ۔ اس نے ان کے خلاف اپنا گمان سچ کر دکھایا۔ شیطان کے ظن سے مراد اس کی وہ لاف زنی ہے جو اس نے اللہ رب العزت کے حضور اولادِ آدم کے خلاف کی تھی۔ مثلاً اس نے کہا تھا فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۞ (۳۸: ۸۲) تیری عزت کی قسم میں ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ اور وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ (۷: ۱۷) اور آپ ان میں سے اکثر کو اپنا شکر گذار نہ پائیں گے!

= فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۞ فَاتَّبَعُوۡا میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب بنی آدم کی طرف راجع ہے اور مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ میں مِنۡ بیانیہ ہے گویا لفظ فریق من المؤمنین کی تشریح و توضیح کر رہا ہے ای الا فریقًا ھم المؤمنون لم یتبعوہ۔ ترجمہ ہو گا۔ ابلیس نے بنی نوع انسان کے خلاف اپنا گمان سچ کر دکھایا۔ بنی آدم نے اس کا اتباع کیا ماسوائے مؤمنوں کے گروہ کے جنہوں نے اس کی پیروی نہ کی۔

اتبعوا میں ضمیر فاعل اہل سبا کے لئے اور مِنۡ تبعیضیہ بھی بیان کیا گیا ہے!

۳۴: ۲۱ = مَا كَانَ لَهٗ عَلَيۡهِمۡ ۔ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اِبۡلِيۡس کے لئے ہے اور هِمۡ ضمیر جمع مذکر غائب بنی آدم کے لئے ہے۔

= اِلَّا ۔ استثناء منقطع۔ مفرغ ہے "لیکن" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

= لِنَعۡلَمَ لام تعلیل کا ہے نَعۡلَمَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) جمع متکلم ہے نَعۡلَمَ بمعنی نُظۡهِرَ ۔ (ہم ظاہر کر دیں)۔ نُمَيِّزَ (ہم تمیز کر دیں) اور نَرٰى (ہم دیکھیں) کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہاں سب معنی ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے

خدا ہر ایک چیز کے متعلق ابتدار سے اخیر تک اس کا علم رکھتاہے لیکن انسان کے کسی فعل پر جزا وسزا مرتب کرنے کے لئے اس کا استحقاق تبھی متعین ہوگا۔ جب وہ عالم واقع میں ظہور پذیر ہوگا اس ابتلا، دامتحان سے یہی مقصود تھا کہ ہم امر واقع سے دکھادیں کہ آخرت پر ایمان رکھنے والا کون تھا اور اس میں شک رکھنے والا کون ؟

= مَنْ موصولہ ہے۔ اور استفہام کے لئے آیا ہے ۔ کون ۔

= مِمَّنْ ۔ مِنْ جارہ اور مَنْ موصولہ سے مرکب ہے ۔ اس سے جو (اس کی طرف سے شک میں ہے)

= مِنْهَا ۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الاخرۃ کے لئے ہے۔

وَمَا كَانَ لَهٗ . . . . . . فِيْ شَكٍّ ۔ اس (شیطان) کے لئے ان پر کوئی قدرت نہ تھی لیکن (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) کہ ہم چاہتے تھے کہ دکھادیں کہ کون آخرت پر یقین رکھتاہے اور کون اس کے متعلق شک میں ہے۔

۳۴: ۲۲ = قُلْ ۔ ای قل یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

= اُدْعُوْا ۔ دَعْوَۃٌ (باب نصر) سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم بلاؤ۔ (مخاطبین مشرکین مکہ تھے)

اُدْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ ای ادعوا الذین زعمتموھم اٰلِهَةً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر راجع الی الموصول ہے ۔ زَعَمْتُمْ کا مفعول اول ہے اٰلِهَةً مفعول ثانی ۔ مفعول اول کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ۔ کہ صلہ اور موصول بمنزلہ اسم واحد کے ہیں ۔ مفعول ثانی اٰلِهَةً کو اس لئے حذف کردیا کہ اس کی صفت (من دون اللہ) اپنے موصوف اٰلِهَةً کے قائمقام ہے۔

ترجمہ ہوگا! (اے پیغمبر) کہہ دیجئے (مشرکین مکہ یا اپنی قوم کے مشرکوں سے) بلاؤ ان کو جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا تم معبود خیال کرتے ہو ۔

= مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۔ ذرہ برابر ۔ نیز ملاحظہ ہو ۳۴: ۳ ۔

= شِرْكٍ ۔ شرکت ۔ ساجھا ۔ اشتراک (نہ ان کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے)

= ظَهِيْرٍ ۔ مددگار ۔ مُظَاهَرَةٌ سے بروزن فعیل بمعنی فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ مذکر مؤنث ، واحد ، جمع ہر ایک کے لئے استعمال ہوتاہے فعیل اور فَعُوْلٌ دونوں میں یہی استعمال ہے ۔ مِنْهُمْ ای من الهتهم (اور نہ ہی اس کا ان میں سے کوئی مددگار ہے)

۳۴ : ۲۳ = فُزِّعَ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَفْزِيْعٌ (تفعیل) مصدر۔ جس کے معنی ڈرانا بھی ہے اور خوف دور کرنا بھی۔ (لغات اضداد میں سے ہے)

تفعیل کے خواص میں سے ایک خاصیت سلب مادہ بھی ہے یعنی کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔ لہٰذا تفزیع ڈر کے دور کرنے کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہاں آیۃ ہذا میں انہی معنی میں استعمال ہوا ہے فَزَعٌ بمعنی خوف۔ گھبراہٹ۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ (۳۸ : ۲۲) جب وہ اچانک داؤد (علیہ السلام) پر داخل ہوئے تو آپ ان سے گھبرا گئے۔

= عَنْ قُلُوْبِهِمْ ۔ میں ضمیر ھم جمع مذکر غائب ملائکہ کے لئے ہے۔

= قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۔ ای قال بعضھم لبعض

= قَالُوا الْحَقَّ ۔ مخاطبین جواب میں کہیں گے۔ یا ضمیر فاعل الملئکۃ کے لئے ہے۔

۳۴ : ۲۴ = قُلْ ۔ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) للمشرکین

= مِنَ السَّمٰوٰتِ (آسمان سے پانی برسا کر) وَالْاَرْضِ (زمین سے نباتات اگا کر)

= قُلِ اللّٰهُ ۔ تو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتا دیجئے کہ زمین و آسمان سے رزق کی بہم رسانی اللہ ہی

= وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ اس کا عطف ماقبل پر ہے اور یہ قُلِ اللّٰهُ والے جواب کا حصہ ہے۔ یعنی اور یہ بھی ان سے کہہ دیجئے یا ہم یا تم دونوں میں سے ایک ہدایت پر ہے یا ہم اور تم دونوں میں سے ایک گمراہی پر ہے۔

۳۴ : ۲۵ = اَجْرَمْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ اِجْرَامٌ (افعال) سے ہم نے جرم کیا۔ ہم نے گناہ کیا

۳۴ : ۲۶ = يَجْمَعُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ جَمْعٌ مصدر (باب فتح) وہ جمع کرے گا۔ وہ اکٹھا کرے گا۔

= بَيْنَنَا ۔ بَيْنَ ۔ درمیان ۔ بیچ ۔ مضاف ۔ نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے درمیان ہمارے بیچ۔

= يَفْتَحُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب فَتْحٌ مصدر۔ وہ فیصلہ کرے گا۔ عربی میں کہتے ہیں فَتَحَ الْقَضِيَّةَ فَتَاحًا ۔ یعنی اس نے معاملہ کا فیصلہ کر دیا۔ اور اس سے مشکل اور پیچیدگی کو دور کر دیا۔

ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ۔ پھر وہ ہمارے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کردیگا
اس سے اَلْفَتَّاحُ مبالغہ کا صیغہ بمعنی بہت بڑا فیصلہ کرنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے
۳۴: ۲۷ = اَرُوْنِیْ۔ اَرُوْا یُرِیْ اِرَاءَۃٌ (باب افعال) سے فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر
ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تم مجھے دکھاؤ۔ یہ متعدی بہ سہ مفعول ہے مفعول اول یا، متکلم، مفعول
دوم اسم موصول الذین۔ اور مفعول سوم شُرَكَاءَ۔
= اَلْحَقْتُمْ بِهٖ۔ ماضی جمع مذکر حاضر۔ الحاق (افعال) مصدر۔ تم نے الحاق کر رکھا ہے، تم نے
ملا رکھا ہے۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر اللہ کی طرف راجع ہے۔
اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاءَ۔ مجھے دکھاؤ (تو) وہ شریک جنہیں تم نے
اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے۔
= كَلَّا۔ حرف ردع ہے، جس کے معنی روکنے کے ہیں یہ روکنا خواہ بذریعہ زجر و توبیخ کے
ہو یا بطور تربیت اور آداب آموزی کے۔
کسائی کے نزدیک حقًّا (یقینًا یا واقعی) کا ہم معنی ہے۔ ابو حاتم بمعنی اَلَا ہے۔
جو آغاز کلام کے لئے آتا ہے۔ فرّاء کے نزدیک صرف جواب کے طور پر بمعنی اِیْ۔ نَعَمْ (جی۔
ہاں) آتا ہے۔
= بَلْ حرف اضراب ہے ما قبل کی تردید اور مابعد کی تصحیح کے لئے آیا ہے۔ یعنی اس کا
ہرگز کوئی شریک نہیں بلکہ وہ تو اللہ۔ العزیز اور الحکیم ہے۔
۳۴: ۲۸ = كَآفَّةً لفظی رو سے یہ كَفٌّ (مادہ و مصدر) سے اسم فاعل واحد مؤنث
منصوب ہے اور كَآفٌّ مذکر۔ یا یہ اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اور ۃ علامت
مبالغہ ہے۔ جیسا کہ رَاوِيَةٌ، عَلَّامَةٌ میں ہے۔
اَلْكَفُّ کے معنی ہاتھ کی ہتھیلی کے ہیں جس کے ساتھ انسان چیزوں کو اکٹھا کرتا ہے اور
پھیلاتا ہے۔ كَفَفْتُهٗ کے اصل معنی کسی کی ہتھیلی پر مارنے یا کسی کو ہتھیلی کے ساتھ مار کر دور
ہٹانے اور روکنے کے ہیں پھر عرف عام میں دور ہٹانے اور روکنے کے معنی میں استعمال ہونے
لگا خواہ وہ ہتھیلی سے ہو یا کسی اور چیز سے۔
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (آیت ہذا) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے
تم کو گناہوں سے روکنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (راغب)
یہ تنقیح لفظی ساخت کی ہے۔ استعمال میں كَآفَّةً ہمیشہ حال۔ منصوب اور نکرہ

ہوتا ہے جس کے معنی سب کے سب، پورے پورے ہے۔

اور آیت ہذا میں بھی اکثر مفسرین نے انہی معنوں میں لیا ہے اور ترجمہ کیا ہے، اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے انسانوں کے لئے۔ یہاں کَآفَّۃً الناس کا حال ہے لہٰذا منصوب ہے۔

= بَشِيْرًا (خوشخبری دینے والا) نَذِيْرًا (ڈرانے والا) دونوں كَ ضمیر مفعول واحد مذکر کے حال ہیں اور بدیں وجہ منصوب ہیں۔

۳۴: ۳۰ = مِيْعَادُ۔ ظرف زمان۔ وقتِ وعدہ۔ مضاف ہے يَوْمٍ مضاف الیہ ہے۔

لَكُمْ مِيْعَادُ يَوْمٍ تمہارے لئے وقتِ مقررہ اس دن کا ہے۔

= لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً جس سے تم ایک لمحہ بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ ساعۃً بوجہ مفعول فیہ ہونے کے منصوب ہے۔ لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ مضارع منفی کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِسْتِيْخَارٌ (استفعال) مصدر جس کے معنی پیچھے ہونے اور دیر کرنے کے ہیں۔ جس سے تم ایک لمحہ بھی پیچھے نہیں ہو سکتے یا۔ ہو سکو گے!

= وَلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر استقدام (استفعال) مصدر جس کے معنی آگے ہونے کے ہیں۔ آگے بڑھنے کی خواہش کرنے کے ہیں اور نہ تم آگے بڑھ سکتے ہو۔

۳۴: ۳۱ = لَنْ نُّؤْمِنَ مضارع نفی تاکید بَلَنْ منصوب بوجہ عمل لَنْ۔ ہم ہرگز نہ مانیں گے ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

= بَيْنَ يَدَيْهِ۔ بَيْنَ بمعنی بیچ۔ درمیان۔ اسم ظرف مکان۔ يَدَيْ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ بَيْنَ مضاف کے۔ اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان۔ یا۔ سامنے۔ مراد آگے۔ سامنے۔ پہلے۔ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ اور نہ (ہم ایمان لائیں گے) ان کتابوں پر جو اس قرآن سے قبل (نازل کی گئی) ہیں۔

بَيْنَ کا استعمال یا تو وہاں ہوتا ہے جہاں مسافت پائی جائے مثلاً بَيْنَ الْبَلَدَيْنِ (دو شہروں کے درمیان یا جہاں دو یا دو سے زیادہ کا عدد موجود ہو مثلاً بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ (دو شخصوں کے درمیان) یا بَيْنَ الْقَوْمِ (قوم کے درمیان)۔

اور جس جگہ وحدت کے معنی ہوں وہاں بَيْنَ کی اضافت ہو تو تکرار ضروری ہے مثلاً وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ (۴۱: ۵) اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردہ ہے۔ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا (۲۰: ۵۸) پس ٹھہرالے ہمارے اور اپنے بیچ میں وعدہ۔

جب بَيْنَ کی اضافت اَيْدِيْ کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے

ہیں۔ جیسا کہ آیت ہذا میں بَيۡنَ يَدَيۡهِ یہاں مراد قبل القرآن نازل کتب بھی ہو سکتی ہیں یا آنیوالی قیامت اور وہاں کے بہشت و دوزخ ہیں۔

= لَوۡ تَرٰىٓ۔ میں لَوۡ حرفِ تمنا ہے ترٰی مضارع کا صیغہ واحد مذکر۔ اے کاش تو دیکھے اس کے بعد حال محذوف ہے ای لو ترٰی حالھم۔

= مَوۡقُوۡفُوۡنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر وَقُوۡفٌ مصدر (باب ضرب) کھڑے کئے جائیں گے

= يَرۡجِعُ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضِ نِ الۡقَوۡلَ۔ اَلۡقَوۡلَ۔ يَرۡجِعُ کا مفعول ہے۔ جملہ موضع حال میں ہے۔ رَجَعَ یہاں فعل متعدی استعمال ہوا ہے يَرۡجِعُ الۡقَوۡلَ اِلٰى کسی بات کو اس کے مبدأ حقیقی یا تقدیری کی طرف لوٹا دینا۔ ردّ کر دینا۔ واپس کرنا۔ يَرۡجِعُ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضِ نِ الۡقَوۡلَ درآنحالیکہ ہر ایک دوسرے کی بات ردّ کر رہا ہوگا۔ ہر ایک دوسرے پر بات ڈال رہا ہوگا۔ یعنی ہر ایک دوسرے پر الزام تھوپ رہا ہوگا۔

= اُسۡتُضۡعِفُوۡا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِسۡتِضۡعَافٌ (استفعال) مصدر۔ وہ جو کمزور سمجھے جاتے تھے۔

= اِسۡتَكۡبَرُوۡا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِسۡتِكۡبَارٌ (استفعال) مصدر وہ (جنہوں نے) تکبر کیا۔ یا جو تکبر کیا کرتے تھے۔ گھمنڈ کیا کرتے تھے۔

= لَوۡلَا۔ لَوۡ شرطیہ ہے لَا نافیہ ہے۔ لَوۡلَآ اَنۡتُمۡ۔ اگر تم نہ ہوتے۔

= لَكُنَّا مُؤۡمِنِيۡنَ۔ میں لام تاکید جواب شرط کے لئے آیا ہے۔ كُنَّا كَوۡنٌ سے ماضی صیغہ جمع متکلم۔ مُؤۡمِنِيۡنَ، كُنَّا کی خبر ہے۔ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے

۳۴: ۳۲ = اَنَحۡنُ۔ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ کیا ہم نے تمہیں روکا تھا۔ یعنی ہم نے تو تمہیں نہیں روکا تھا۔

= صَدَدۡنٰكُمۡ۔ صیغہ ماضی جمع متکلم كُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر صَدٌّ و صُدُوۡدٌ ہم نے تم کو روکا تھا۔

= بَعۡدَ اِذۡ جَآءَكُمۡ: ای بعد اذ جاءکم الھدی۔ جَآءَ میں ضمیر فاعل واحد مذکر غائب الۡهُدٰى کی طرف راجع ہے۔

= بَلۡ۔ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصحیح کے لئے استعمال ہوا ہے ہم نے تو تمہیں ہدایت سے نہیں روکا تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم خود ہی مجرم تھے۔

۳۴: ۳۳ = بَلۡ۔ یہاں بھی اضراب ہی کے لئے مستعمل ہے۔ پہلی صورت کو برقرار

رکھتے ہوئے مابعد کو اس پر ادر زیادہ کرنے کے لئے ہے۔ یعنی جُرم محض ہمارا ہی نہیں بلکہ تمہارے صدود اور مزید برآں تمہارے رات دن کے مکروفریب نے ہمیں خدا کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا حکم دینا ہی (ہماری اس گمراہی کا) باعث ہوا۔

= مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ ای مکرکم بنا فی الیل والنہار۔ تمہارا رات دن کے مکروفریب نے ہمیں حق سے رد کے رکھا۔

= اِذْ تَاْمُرُوْنَنَا۔ یہ لیل ونہار کا بدل ہے یا مکر کی تعلیل۔ جب تم ہمیں حکم دیتے تھے۔ یا دیا کرتے تھے۔

= اَنْدَادًا۔ اسم مفعول جمع مذکر نِدٌّ واحد۔ شریک۔ برابر۔ مقابل۔ نِدٌّ اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کی ذات اور جوہر میں شریک ہو۔

= اَسَرُّوْا ماضی جمع مذکر غائب اِسْرَار (افعال) مصدر۔ انہوں نے چھپایا۔ انہوں نے پوشیدہ رکھا۔ یہاں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب مستکبرین اور مستضعفین تھے ان کی طرف راجع ہے۔

اَسَرُّوا النَّدَامَةَ (ماضی بمعنی مستقبل) وہ ندامت کو چھپائیں گے۔ دل ہی دل میں پچھتائیں گے۔ یعنی ہر دو فریق کے ظالم لوگ باوجود اس باہم الزام دہی کے اپنے سامنے عذاب کو دیکھ کر اپنے دلوں میں نادم و پشیمان ہوں گے۔

= اَلْاَغْلَالَ۔ الغَلَلُ کے معنی کسی چیز کو اوپر اوڑھنے یا اس کے درمیان چلے جانے کے ہیں۔ اسی سے غَلَلٌ اس پانی کو کہا جاتا ہے جو درختوں کے درمیان سے بہہ رہا ہو۔ غُلٌّ خاص کر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی کے اعضا کو جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جاتا ہے یعنی طوق۔ گلے کی زنجیر۔ اس کی جمع اغلال ہے۔

کنایہ کے طور پر کنجوس شخص کو مغلول الید کہا جاتا ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ (۵:۶۴) اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے)

غِلٌّ (غ کے کسرہ کے ساتھ) بمعنی کینہ۔ پوشیدہ دشمنی ہے۔

= هَلْ يُجْزَوْنَ۔ يُجْزَوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ جَزَاءٌ مصدر (باب ضرب) جزی مادہ هَلْ یہاں نفی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۵۵: ۶۰) نہیں ہے احسان کا بدلہ مگر احسان

اس معنی ہیں ھَلْ یُجْزَوْنَ کا معنی ہوگا ان کو بدلہ نہیں دیا جائے گا (مگر.....)
لیکن ھَلْ استفہام انکاری بھی ہو سکتا ہے آیت ہذا میں بھی اور آیت مذکورہ بالا ۵۵: ۶۰) میں بھی۔

اور ترجمہ ہوگا: کیا ان کو بدلہ دیا جائیگا بجز اس کے کہ جو وہ کیا کرتے تھے۔ یعنی ان کو بدلہ نہیں دیا جائے گا بجز اس کے کہ جو وہ کیا کرتے تھے (۳۴: ۳۳)
اور: بھلا احسان کا بدلہ بجز احسان کے اور بھی ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا۔ (۵۵: ۶۰)

۳۴: ۳۴ = مُتْرَفُوْھَا مضاف مضاف الیہ۔ مُتْرَفُوْا اصل میں مُتْرَفُوْنَ تھا۔ نون اعرابی بوجہ اضافت گر گیا۔ اسم مفعول صیغہ جمع مذکر ہے۔
بمعنی - امیر۔ خوشحال، فارغ البال۔ عیش پرست لوگ، اِتْرَافٌ (افعال) مصدر سے۔ اُتْرِفَ زَیْدٌ۔ زید کو خوشحالی دی گئی۔ عیش دیا گیا۔ فَھُوَ مُتْرَفٌ۔ پس وہ خوشحال اور امیر ہے۔ عیش پرست ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب قَرْیَۃٌ کی طرف راجع ہے۔ اس بستی کے خوشحال، عیش پرست لوگ۔

۳۴: ۳۵ = اَکْثَرُ۔ اسم تفضیل کا صیغہ۔ مفضل علیہ محذوف ہے ای نحن اکثر منکم اموالًا و اولادًا۔ ہم تم سے زیادہ کثیر المال اور کثیر الاولاد ہیں
= مَالًا و اَوْلَادًا بوجہ تمیز منصوب ہیں۔
= مُعَذَّبِیْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ عذاب دیئے گئے۔ عذاب یافتہ۔
(ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا)

۳۴: ۳۶ = یَقْدِرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَدْرٌ مصدر (باب ضرب) وہ تنگ کرتا ہے وہ کم کرتا ہے۔ محاورہ ہے قَدَرْتُ عَلَیْہِ الشَّیْءَ میں نے اس پر تنگی کر دی، گویا وہ چیز اسے معین مقدار میں تول کر جانچ کر دی گئی ہے۔
اس کے بالمقابل بغیر حساب (بے اندازہ) آتا ہے۔ مثلاً وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (۳: ۲۷) اور تو جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔ یَبْسُطُ کی ضد ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ (۱۳: ۲۶) خدا جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
یہ مادہ قَدَرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی قدرت رکھنے کے ہیں۔ اسی سے اَلْقَادِرُ اَلْقَدِیْرُ اَلْمُقْتَدِرُ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے پھر اندازہ لگانا اور تجویز کرنا کے معنی

میں بھی مستعمل ہے مثلاً اِنَّہٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ۔(۷۴: ۱۸-۱۹) اس نے فکر کیا اور تجویز کی یہ مارا جائے اس نے کیسی تجویز کی۔

استعارہ کے طور پر حالت اور وسعت مال کے معنی میں بھی آتا ہے اور قَدَرٌ بمعنی معین وقت یا مقام بھی مستعمل ہے مثلاً اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (۷۷: ۲۲) ایک معین وقت تک

۳۴: ۳۷ = بِالَّتِیْ بمعنی اَلَّتِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب اَمْوَالٌ و اَوْلَادٌ کے لئے آیا ہے دونوں جمع مکسر کے صیغے ہیں اور جمع مکسر ذوی العقول اور غیر ذوی العقول کے لئے ضمیر واحد مؤنث آئے گی۔

= تُقَرِّبُكُمْ تُقَرِّبُ تَقْرِيْبٌ (تفعيل) سے مضارع صیغہ واحد مؤنث غائب اور یہاں اموال و اولاد کے لئے استعمال ہوا ہے كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ہے وہ تم کو قریب کر دیں گے۔ قرب سے یہاں مراد قرب منزلت ہے

= زُلْفٰی۔ درجہ۔ مرتبہ۔ قربت۔ قدر و منزلت، زَلَفٌ و زَلْفَۃٌ و زُلْفٰی مصدر ہیں زَلَفَ (باب نصر) بمعنی آگے ہونا۔ قریب ہونا۔ اَزْلَفَ باب افعال قریب کرنا۔ قریب لانا۔ مثلاً وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۵۰: ۳۱) اور بہشت پرہیزگاروں کے نزدیک لائی جائے گی۔

منازل لیل یعنی رات کے حصوں کو بھی زُلَفٌ کہا گیا ہے مثلاً وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (۱۱: ۱۱۴) اور رات کے کچھ حصوں میں۔

ایک شاعر نے کہا ہے طَیَّ اللَّيَالِیْ زُلَفًا فَزُلَفًا۔ راتوں کا تھوڑا تھوڑا کر کے گذرنا

وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کوئی بھی) ایسی چیز نہیں جو تم کو کسی درجہ میں ہمارے قریب (قدر و منزلت میں) کر دے۔

= جَزَآءُ الضِّعْفِ۔ اضافۃ المصدر الیٰ مفعولہ (مصدر کی اپنے مفعول کی طرف اضافت کی مثال ہے) دوگنی جزا۔ دوگنا صلہ۔

مادہ ضعف ہے الضَّعْفُ (کمزوری) الْقُوَّۃُ کے بالمقابل باب كَرُمَ سے بمعنی کمزور ہونا آتا ہے مثلاً ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ (۲۲: ۷۳) طالب بھی کمزور بے بس، اور مطلوب بھی (کمزور و بے بس)

اسی سے ضَعِيْفٌ (کمزور) اَلضَّعْفُ رائے کی کمزوری پر بھی بولا جاتا ہے اور بدن اور حالت کی کمزوری پر بھی۔ اس میں ضَعْفٌ و ضُعْفٌ دو لغت ہیں۔ باب نصر سے

بھی مصدر۔ ضَعْفٌ و ضُعْفٌ سے ان ہی معنوں میں آیا ہے۔
اسی مادہ سے باب تفعیل (ضَعَّفَ یُضَعِّفُ تَضْعِیْفٌ) اور باب مفاعلہ (ضَاعَفَ یُضَاعِفُ مُضَاعَفَۃً) سے بمعنی دو چند کرنا۔ یا کئی گنا کرنا آتا ہے۔ باب تفاعل سے (فعل لازم) بمعنی دو چند ہونا۔ بڑھنا اور زیادہ ہونا۔

ضِعْفٌ (دوگنا) کی جمع اَضْعَافٌ کئی گُنا۔ دو نے پردونا۔ یہ نِصْفٌ اور زَوْجٌ کی طرح الفاظ متضائفہ میں سے ہے جن میں سے کسی ایک کا وجود دوسرے کے وجود کا مقتضی ہوتا ہے۔ یہ لفظ جب بغیر اضافت کے آئے تو زَوْجَیْنِ کی طرح "دو گنا" کے معنی میں آتا ہے۔
اور جب اس کی اضافت اسم عدد کی طرف ہو تو اس سے اتنا ہی اور عدد مراد ہوتا ہے لہذا ضِعْفُ الْعَشْرَۃِ و ضِعْفُ الْمِائَۃِ کے معنی بیس اور دو صد کے ہوں گے۔
لیکن جب یہ واحد کی طرف مضاف ہو کر آئے تو تین گنا کے معنی ہوں گے۔ مثلاً اَعْطِہٗ ضِعْفَیْ وَاحِدٍ کے معنی یہ ہیں کہ اسے سہ چند دیدو۔
جَزَآءُ الضِّعْفِ دوگنا یا کئی گنا صلہ۔

= بِمَا۔ میں باء سببیہ ہے اور ما موصولہ۔
= اَلْغُرُفٰتِ۔ اَلْغُرْفَۃُ کی جمع۔ اونچے مکان۔ بالاخانے، منازل عالیہ۔ جنت کے اندر شاندار منزلیں۔
= اٰمِنُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر اَمْنٌ سے۔ امن والے۔ بے خوف۔ مطمئن۔ دلجمع
۳۴ : ۳۸ = یَسْعَوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب سَعْیٌ (باب فتح) مصدر۔ کوشش کرتے ہیں۔ دوڑتے پھرتے ہیں۔
= فِیْٓ اٰیٰتِنَا۔ ای فی ابطالھا۔ یعنی ہماری آیات کی تکذیب میں۔
= مُعٰجِزِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُعَاجِزٌ واحد مُعَاجَزَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر مقابلہ کر کے اپنے حریف کو ہرا دینا۔ عاجز کر دینا۔
عَجْزٌ کے معنی پیچھے ہو جانا۔ پیچھے رہ جانا۔ کسی کام کے کرنے سے قاصر رہ جانا یہ اَلْقُدْرَۃُ کی ضد ہے۔ مُعٰجِزِیْنَ۔ ہرانے والے۔ عاجز کر دینے والے۔
مُعٰجِزِیْنَ اگرچہ باب مفاعلہ سے ہے جس میں اشتراک ایک اہم خاصیت ہے لیکن یہاں باب مفاعلہ کے یہ معنی مقصود نہیں۔
اس باب کی ایک اور خاصیت موافقت فَعَّلَ ہے لہذا عَاجَزَ یُعَاجِزُ بمعنی عَجَّزَ

یُعَجِّزُ سے مُعٰجِزِیْنَ یعنی مُعَجِّزِیْنَ ہرا دینے والے ہوگا۔ اس میں مقابلہ کے عنصر کا ہونا ضروری نہیں۔
اب منکرین حشر کا خیال تھا کہ قیامت نہیں آئے گی۔ نہ حشر ہوگا نہ نشر۔ نہ عذاب نہ ثواب اور اپنے زعم میں اپنے استدلال کی روشنی میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں اور یہ سب کچھ نہ ہوگا (لیکن ہوگا یہ سب کچھ۔ ان چیزوں کو لانے سے وہ اللہ کو روک نہیں سکتے)
یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ۔ وہ ہماری آیات کی تکذیب میں کوشش کرتے ہیں تاکہ ہمیں ہرا دیں یا حشر و نشر، عذاب و ثواب کو وقوع میں لانے سے ہمیں عاجز کردیں۔

نیز ملاحظہ ہو (۳۴:۵)
= مُحْضَرُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مُحْضَرٌ واحد۔ وہ لوگ جن کو حاضر کیا جائے گا۔ اُولٰٓئِكَ میں اشارہ ہے اَلَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ ...... الخ کی طرف۔ یعنی جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب میں کوشاں ہیں تاکہ ہمیں ہرا دیں وہی لوگ عذاب میں لا حاضر کئے جاویں گے۔

۳۴:۳۹ = مَآ اَنْفَقْتُمْ۔ میں ما شرطیہ ہے مِنْ شَیْءٍ میں مِنْ بیانیہ ہے اور جملہ فَھُوَ یُخْلِفُهٗ جواب شرط۔ اور جو چیز تم خرچ کرتے ہو وہ اس کی جگہ اور دیدیتا ہے
= یُخْلِفُهٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِخْلَافٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب وہ اس کو بدل دے گا۔ وہ اس کا معاوضہ دے گا۔
۳۴:۴۰ = یَوْمَ۔ ای اُذْکُرْ یَوْمَ۔ فعل مضمر کا مفعول ہے یاد کرو وہ دن۔
= یَحْشُرُھُمْ۔ مضارع واحد مذکر غائب حَشْرٌ مصدر (باب نصر) وہ جمع کریگا ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب یہاں ھُمْ ضمیر کا مرجع المستکبرین۔ المستضعفین اور ماکانوا یعبدون من دون اللہ ہے۔ یعنی متکبر لوگ (جو لوگوں کو گمراہ کیا کرتے تھے) ادنیٰ لوگ (جو اپنی کم فہمی یا کمزوری سے بڑوں کے کہنے پر گمراہ ہو گئے تھے) اور وہ جن کی اللہ کے سوا یہ دونوں فریق پوجا کیا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کردیں گے)
= اَھٰٓؤُلَآءِ میں ہمزہ استفہام کا ہے۔ ھٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع یہ سب لوگ۔ وہی لوگ جن کے لئے آیت سابقہ میں ھُمْ آیا ہے۔
= اِیَّاکُمْ۔ تم سب کو۔ جمع مذکر حاضر کی ضمیر منصوب منفصل۔ یہاں خطاب فرشتوں سے ہے۔ (اے فرشتو) کیا یہ سب لوگ (متکبرین۔ ادنیٰ۔ اور وہ جن کی اللہ کے سوا پہلے

دونوں فریق عبادت کیا کرتے تھے) تمہاری پوجا کیا کرتے تھے؟
= کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ہ میں ضمیر فاعل جمع مذکر ھٰٓؤُلَآءِ کی طرف راجع ہے۔
۳۴:۴۱ = وَلِیُّنَا۔ وَلِیٌّ۔ صفت مشبہ (وَلَایَۃٌ سے بروزن فعیل) مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارا حامی۔ ہمارا محافظ۔ ہمارا کارساز۔ ہمارا دوست۔ اَنْتَ وَلِیُّنَا۔ ہمارا مالک تو تُو ہی ہے۔
= مِنْ دُوْنِھِمْ ای بغیرھم یعنی ہمارا مالک تو تُو ہے وہ نہیں۔ ای انت الذی نوالیہ من دونھم لاموالاۃ بیننا و بینھم۔ تو ہی ہے جس سے ہماری موانست ہے ان کے اور ہمارے درمیان کوئی دوستانہ نہیں ہے۔
دُوْنِ مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کے بغیر۔ ان کے سوائے ان کے ورے۔
= بَلْ۔ حرف اضراب ہے۔ ما قبل سے اعراض اور ما بعد کی تصحیح کے لئے ہے۔ یعنی یہ لوگ ہماری پوجا نہیں کیا کرتے تھے بلکہ یہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔
= اَکْثَرُھُمْ بِھِمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع المشرکین ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔ اور ھِمْ ضمیر کا مرجع الجن ہے۔
۳۴:۴۲ = فَالْیَوْمَ۔ میں فَ ترتیب کے لئے ہے اَلْیَوْمَ سے مراد یوم قیامت ہے یَوْمَ بوجہ مفعول فیہ ہونے کے منصوب ہے۔ فَالْیَوْمَ سے قبل یُقَالُ لَھُمْ یا قَالَ اللّٰہُ مقدر ہے۔
۳۴:۴۳ = مَا ھٰذَا میں مَا نافیہ ہے نہیں ہے یہ شخص)
= اَنْ یَّصُدَّکُمْ اَنْ مصدریہ ہے۔ یَصُدَّ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر کہ روک دے تمہیں۔
= عَمَّا۔ ان سے جنہیں۔ یہ مرکب ہے عَنْ اور مَا سے۔
= اِفْکٌ۔ جھوٹ۔ بہتان، کسی شی کا اس کی اصلی جانب سے منہ پھرنے کا نام افک ہے پس جو بات اپنی اصلی صورت سے پھر گئی اس کو افک کہیں گے جھوٹ اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے ان کو افک کہا گیا ہے۔
= مُفْتَرًی۔ اسم مفعول افتراءٌ (افتعال) مصدر۔ فری مادہ۔ خود ساختہ۔ خود گھڑا ہوا۔

= لِلْحَقِّ ۔ ای للقرآن
= اِنْ هٰذَا میں اِنْ نافیہ ہے اور هٰذَا سے مراد بالحق ہے یا القرآن۔
۳۴: ۴۴ = یعنی اس سے پہلے نہ کوئی کتاب خدا کی طرف سے ایسی آئی ہے اور نہ کوئی رسول ایسا آیا ہے جس نے آکر ان کو یہ تعلیم دی ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی پرستش کیا کریں اس لئے یہ لوگ کسی علم کی بناء پر نہیں بلکہ سراسر جہالت کی بناء پر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ توحید کا انکار کر رہے ہیں اس کے لئے ان کے پاس کوئی سند نہیں ہے۔ (تفہیم القرآن)

آیت هٰذا میں هُمْ۔ هِمْ کی ضمیریں بنی اسمٰعیل یا قوم عرب کی جانب راجع ہیں کہ انہیں میں نبوت پہلی بار آئی تھی۔ (تفسیر الماجدی)

= يَدْرُسُوْنَهَا۔ مضارع۔ جمع مذکر غائب۔ دَرْسٌ وَدِرَاسَةٌ (باب نصر) هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (اس کا مرجع كُتُبٌ ہے وہ ان کتب کو پڑھتے پڑھاتے رہے ہوں
۳۴: ۴۵ = مِنْ قَبْلِهِمْ۔ میں ضمیر هِمْ کا مرجع وہی لوگ ہیں جن کے لئے هُمْ، هِمْ کا آیۃ ماقبل میں استعمال ہے یعنی بنی اسمٰعیل یا قوم عرب۔
= مَآ اٰتَيْنٰهُمْ میں ضمیر هُمْ کا مرجع اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ہے
= مَا بَلَغُوْا۔ میں مَا نافیہ ہے بَلَغُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ (ضمیر فاعل کا مرجع وہی قوم عرب ہے) بُلُوْغٌ مصدر وہ نہیں پہنچے۔
= مِعْشَارَ۔ اسم۔ دسواں حصہ۔ عَشْرٌ وَعَشَرَةٌ بمعنی دس۔
جَاءُوْا عُشَارٰى۔ وہ دس دس کی ٹولیاں بنا کر آئے۔ عَشِيْرَةٌ دس کا جتھہ چونکہ دس کی تعداد کو کامل مانا جاتا ہے لہٰذا عَشِيْرَةٌ بمعنی کامل خاندان۔ خاندانوں کا آپس میں برتاؤ۔ مَعْشَرٌ بڑا گروہ۔

مطلب یہ ہے کہ ان اہل عرب یا کفار مکہ سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں نے بھی (انبیاء کو) جھٹلایا۔ اور یہ وہ لوگ تھے۔ جن کو ہم نے وہ کچھ دیا ہوا تھا (ازقسم جاہ و جلال، مال و اولاد) کہ یہ کفار مکہ یا قوم عرب تو اس دیئے ہوئے کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے پس انہوں نے (جب) میرے پیغمبروں کی تکذیب کی تو کتنا ہولناک تھا میرا عذاب (جو ان پر آیا) مطلب یہ کہ ان کفار مکہ کی ان کے سامنے تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔
= نَكِيْرِ۔ اصل میں نکیری تھا۔ میرا عذاب۔ اَلْاِنْكَارُ سے جو عرفان کی ضد ہے اس کے

اصل معنی انسان کے دل پر کسی ایسی چیز کے وارد ہونے کے ہیں جسے وہ تصور میں نہ لا سکتا ہو۔ لہٰذا یہ ایک درجہ کی جہالت ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَہَا (١٦ : ٨٣) یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں اور پھر ان سے انجان ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نکرہ ضد ہیں معرفہ، اور تنکیر کی ضد میں تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ پہچاننا یا تجاہل برتنا کسی کو سخت، دشوار، ہیبت ناک، مصیبت میں ڈال دینا ہے لہٰذا نکیر بمعنی ہلاکت، عذاب، تدمیر ہے۔ پس فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرُ کا معنی ہو گا۔ پس کیسا رہا میرا عذاب۔

انہی معنوں میں اور جگہ ارشاد ہے وَکُذِّبَ مُوْسٰی فَاَمْلَیْتُ لِلْکٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُہُمْ فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ (٢٢ : ٤٤) اور (حضرت) موسیٰ بھی جھٹلائے گئے سو (پہلے تو) میں نے کافروں کو مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا سو (دیکھو) میرا عذاب کیسا ہوا۔

اَلْمُنْکَرُ اس فعل کو کہتے ہیں جسے عقول سلیمہ قبیح خیال کریں یا عقل کو تو اس کے حسن و قبح پر توقف ہو مگر شریعت نے اس کے قبیح ہونے کا حکم دیا ہو۔ اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (٩ : ١١٢) نیک کاموں کا امر کرنے والے اور بری باتوں سے منع کرنے والے۔

باب تفعیل سے بے پہچان کر دینے کے معنی میں بھی آیا ہے۔ مثلاً نَکِّرُوْا لَہَا عَرْشَہَا (٢٧ : ٤١) اس کے تخت کی صورت بدل دو۔

٣٤ : ٤٦ = اَعِظُکُمْ۔ مضارع واحد متکلم وَعْظٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی نصیحت کرنا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔

= بِوَاحِدَۃٍ۔ وَاحِدَۃٍ اسم فاعل۔ واحد مؤنث ای خَصْلَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ ایک بات ایک عادت، اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ اس خصلت واحدہ کا عطف بیان ہے اور اس کی وضاحت کرتا ہے۔

= اَنْ تَقُوْمُوْا۔ میں اَنْ مصدریہ ہے تَقُوْمُوْا اصل تَقُوْمُوْنَ تھا اَنْ کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ قِیَامٌ (باب نصر) مصدر سے کہ تم کھڑے ہو۔ قیام کرو۔ یا قائم رہو۔ یہاں کھڑا ہونے سے مراد پاؤں پر کھڑا ہونا نہیں ہے بلکہ کسی کام میں اخلاص اور توجہ سے پوری کوشش کرنا مراد ہے۔

= لِلّٰهِ ۔ خَالِصًا لِوَجْهِ اللّٰهِ ۔ خالصۃً اللہ کے لئے ۔
= مَثْنٰى ۔ مَثَانِیَ ۔ کی جمع ۔ دو ۔ دو ۔
= فُرَادٰى ۔ فَرْدٌ کی جمع غیر قیاسی ۔ اکیلے ۔ ایک ایک !
= تَتَفَكَّرُوْا ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر ۔ تَفَكُّرٌ (تفعّل) مصدر سے ۔
تم سوچو اور غور کرو ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہئے ۔ میں تمہیں ایک بات سمجھاتا ہوں ! (وہ یہ) کہ تم (ضد اور تعصب سے پاک ہو کر اخلاص کے ساتھ محض) اللہ تعالیٰ کے لئے فردًا فردًا یا مل کر (دو دو یا زیادہ کی صورت میں) اٹھ کھڑے ہو اور پھر (اس امر میں) غور وخوض کرو کہ تمہارے صاحب میں آخر کونسی بات ہے جو جنوں کی ہو)

= مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۔ میں ما استفہامیہ ہے بمعنی هَلْ ۔ اور بِصَاحِبِكُمْ میں بآء بمعنی فی ہے مِنْ بیانیہ ہے صَاحِبِكُمْ مضاف مضاف الیہ تمہارا ساتھی ۔ تمہارا صاحب مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ جِنَّةٍ بمعنی جنون ۔ دیوانگی ۔
مَا نافیہ بھی ہوسکتا ہے ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا ۔ (پھر تم کو معلوم ہو جائیگا کہ) تمہارے ساتھی میں جنون کا شائبہ تک نہیں ہے)

= اِنْ هُوَ میں اِنْ نافیہ ہے ۔
= بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۔ بَيْنَ مضاف يَدَيْ مضاف الیہ ۔ بَيْنَ کی اضافت جب اَيْدِي کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں مثلاً ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ (٧ : ١٧) پھر میں آؤں گا ان کے سامنے سے مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف عَذَابٍ شَدِيْدٍ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ۔ پس بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ کا ترجمہ ہوگا ۔ عذاب شدید سے پہلے (جب کہ عذاب شدید سے مراد قیامت کے دن کا عذاب ہے)

٣٤ : ٤٧ = مَا سَاَلْتُكُمْ مَا بمعنی مَهْمَا ۔ جو کچھ ۔ مِنْ اَجْرٍ ۔ ای من اجرٍ عَلٰی تبلیغ الرسالۃ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تم تک پہنچانے کا معاوضہ میں نے مانگا ہے فَهُوَ لَكُمْ وہ تمہارا ہی رہا ۔ وہ تم اپنے پاس ہی رکھو، مراد یہاں نفی السوال ہے یعنی میں تو اس کا تم سے اجر مانگتا ہی نہیں ۔

= اِنْ اَجْرِیَ ۔ میں اِنْ نافیہ ہے اَجْرِیْ مضاف مضاف الیہ ۔ میرا اجر۔ میرا معاوضہ
یہ جملہ بھی تاکید نفی السوال کے لئے آیا ہے۔

۳۴: ۴۸ = یَقْذِفُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَذْفٌ (ضرب) مصدر۔ جس کے معنی دور پھینکنے کے ہیں۔ جیسے فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ (۲۰: ۳۹) پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو یا جیسے سچ کو جھوٹ پر پھینک مارنے کے معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ ۔ (۲۱: ۱۸) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں۔

رَمْیٌ کی طرح قَذْفٌ کو بطور استعارہ گالی دینے یا عیب لگانے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں لیکن قرآن مجید میں اس کا استعمال نہیں آیا۔ اگرچہ رَمْیٌ سے ان ہی معنوں میں قرآن مجید میں ہے ۔ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً (۲۴: ۴) اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو انہیں اسّی دُرّے لگاؤ۔

یہاں آیت ہذا میں قَذْف بمعنی ڈالنا (القاء کرنا) اور اتارنا کے معنی میں آیا ہے۔
یعنی اللہ تعالیٰ (اوپر سے) حق اتارتا ہے (اس صورت میں باء زائدہ ہے) لیکن اس کا استعمال بمعنی پھینک مارنا میں بھی جائز ہے اس صورت میں مقذوف محذوف ہے۔
عبارت یوں ہوگی :۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ ؛ تحقیق میرا رب باطل پر حق سے ضرب لگاتا ہے۔ جیساکہ اور جگہ ارشاد ہے۔ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ (۲۱: ۱۸) ہم تو حق کو باطل کے اوپر پھینک مارتے ہیں سو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے۔ اس صورت میں باء زائدہ نہیں ہے۔

= عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عَلَّامٌ عِلْمٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ایسا زبردست جاننے والا کہ جس سے کوئی شئی بھی پوشیدہ نہ رہ سکے
یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ھو سبحٰنہ علام الغیوب۔ یا یقذف کی ضمیر فاعل کا بدل ہے۔

۳۴: ۴۹ = مَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ۔ اس کے لفظی معنی ہیں :۔
باطل نہ تو کوئی نیا کام شروع کرسکتا ہے اور نہ کسی کام کا اعادہ کرسکتا ہے "
عربی محاورہ میں جب کسی چیز کی ہلاکت یا بربادی کا ذکر کرنا ہو تو انہی الفاظ سے کرتے ہیں

فصار قولھم مایبدیٔ ولا یعید مثلاً فی الھلاك یعنی ان کا یہ قول مایبدیٔ ومَا یعید ہلاکت کی مثال بن گیا۔
اسی طرح جب کوئی شخص بے بس اور کمزور ہوجائے تو اس وقت بھی کہتے ہیں فلان مایبدیٔ ومایعید۔
لہٰذا مَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ: کا مطلب ہوا کہ باطل اب بے بس اور کمزور ہوچکا ہے اب یہ نہ تو اسلام کو کوئی گزند پہنچا سکتا ہے اور نہ مسلمانوں کا کوئی نقصان کرسکتا ہے۔
۳۴ : ۵۰ = اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ وَاِنِ اھْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ۔ اِنْ شرطیہ ہے اور فَاِنَّمَا میں فاء جوابِ شرط کے لئے ہے اسی طرح فَبِمَا میں فا جواب شرط کے لئے باء سببیہ اور ما موصولہ یا مصدریہ ہے۔
ای اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ بِسَبَبِ نَفْسِیْ وَوَبَالُہٗ عَلٰی نَفْسِیْ وَاِنِ اھْتَدَیْتُ فَاِنَّمَا اھْتَدِیْ لِنَفْسِیْ بِھِدَایَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَوْفِیْقِہٖ۔
ترجمہ:۔ اگر میں گمراہ ہوگیا تو اس کا نقصان مجھے ہی ہوگا۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ ہدایت و توفیق منجانب اللہ ہے (بوجہ اس وحی کے جو میرا رب مجھ پر نازل فرماتا ہے) اور اس کا صلہ بھی میری جان کے لئے ہے۔
مراد اس سے یہ ہے کہ اپنے زعم میں تم جو مجھے گمراہ سمجھتے ہو اگر بالفرض اسے مان بھی لیا جائے تو اس کا نقصان مجھے ہے تم اس کا فکر کیوں کرتے ہو۔ اور اگر میں راہ راست پر ہوں تو یہ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کا سبب وہ وحی ہے جو میرا رب مجھ پر نازل فرماتا ہے۔ یعنی یہ قرآن مجید اور بطور استدلال معکوس: یہ قرآن فی الحقیقت منزل من اللہ ہے اور نتیجۃً میں راہ راست پر ہوں لہٰذا تم پر عائد ہوتا ہے کہ تم میری بات مانو اور راہ راست اختیار کرو!
۳۴:۵۱ = لَوْ تَرٰیٓ میں لَوْ حرفِ تمنا ہے۔ کاش تو دیکھے۔
= فَزِعُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب فَزَعٌ مصدر۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل استعمال ہوا ہے (جب) یہ لوگ گھبرائے ہوئے ہوں گے۔ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ ڈر اور خوف کی حالت میں ہوں گے۔
نیز ملاحظہ ہو ۳۴:۲۳۔
= فَوْتَ۔ اسم فعل۔ آگے بڑھ جانا۔ گرفت سے باہر ہوجانا۔ اَلْفَوْتُ (باب نصر) ہاتھ سے نکل جانا۔ کسی چیز کا انسان سے اتنی دور ہوجانا کہ اس کا حاصل کرلینا اس کے لئے دشوار ہو

مثلاً قرآن مجید میں ہے وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْئٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ (۶۰:۱۱) اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے دوسری آیت: لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ۔ تاکہ تم غم نہ کیا کرو اس پر جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

بددعا کے وقت کہتے ہیں جَعَلَ اللّٰهُ رِزْقَهٗ فَوْتَ فَمِهٖ اللہ اس کا رزق اس کے منہ کی دسترس سے باہر کردے۔ یعنی رزق سامنے نظر آئے لیکن منہ تک نہ پہنچ سکے!

فَاتَ يَفُوْتُ (نصر) فَوْتٌ آدمی کے مرجانے کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی دوسروں کی دسترس سے باہر ہوجاتا ہے۔

فَلَا فَوْتَ۔ ای فَلَا فَوْتَ لَهُمْ ان کے لئے فرار (ممکن) نہ ہوگا۔

او لا يفوتون الله عزوجل بهرب۔ وہ بھاگ کر اللہ کی دسترس سے باہر نہیں جاسکیں گے۔

= وَاُخِذُوْا = واؤ عاطفہ ہے اُخِذُوْا ماضی (بمعنی مستقبل) جمع مذکر غائب۔ وہ پکڑے جائیں گے۔

= مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ۔ من موقف الحساب مکان قریب یعنی جائے حساب سے (ہی) پکڑ لئے جائیں گے۔ (یعنی جہاں بوقتِ حساب وہ عذاب کو سامنے دیکھیں گے ڈر اور خوف سے گھبراتے ہوں گے اور کوئی راہ فرار نہ پائیں گے اور وہیں موقع پر ہی دھر لئے جائیں گے)

وَاُخِذُوْا کا عطف فَزِعُوْا پر ہے۔ ای فَزِعُوْا وَاُخِذُوْا فَلَا فَوْتَ۔

۵۲:۳۴ = اٰمَنَّا بِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے (ای باللّٰه عزوجل۔ روح) یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے (ای بمحمّد صلّی الله علیه وسلم۔ کشاف)

= اَنّٰى۔ کیونکر۔ کیسے۔ اسم ظرف، زمان و مکان (دونوں کے لئے) یہاں استفہامیہ ہے اور كَيْفَ کے معنی میں آیا ہے۔ مَكَانٍ بَعِيْدٍ موصوف و صفت۔ دور جگہ۔ میدانِ حشر۔ یعنی دنیا سے نکل کر اب یہ لوگ دور اس میدانِ حشر میں آپہنچے ہیں اب اتنی دور آکر وہ ایمان کیسے حاصل کرسکتے ہیں جب کہ بہت دُور پیچھے دنیا میں وہ موقع کو ہاتھ سے گنوا چکے ہیں اَنّٰى لهم تناول الايمان فى الأخرة وقد كفروا به فى الدنيا۔ یعنی آج قیامت کے دن وہ ایمان کس طرح پاسکتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں اس کا انکار کرتے رہے۔

= اَلتَّنَاوُشُ بروزن تفاعل مصدر ہے۔ لینا۔ ن وش مادہ کے حروف ہیں اَلنَّوْشُ کے معنی کسی چیز کے پکڑنے کے ہیں۔

شاعر نے کہا ہے ؎

تَنُوْشُ الْبَرِیْرَ حَیْثُ طَابَ اِهْتِصَارُهَا

وہ وہاں سے پیلو کھاتی ہے جہاں سے خوب جھکی ہوئی ہوں

بریز پیلو کے بیر۔ اھتصار کے معنی مائل کرنے اور جھکانے کے ہیں۔

اَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ کے معنی ہوئے: (اب) ان کا ہاتھ ایمان کو لینے کے لئے کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ یعنی وہ دور جگہ سے ایمان کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں جب کہ انہوں نے قریب جگہ سے حاصل نہ کیا۔ جس وقت کہ ایمان لانا اور اس سے انتفاع کرنا ان کے اختیار میں تھا (یعنی دنیا میں)

= وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ واؤ حالیہ ہے اور قَدْ بمعنی تحقیق ہے اور بہٖ میں ضمیر واحد مذکر کا مرجع وہی ہے جو اوپر اٰمَنَّا بِهٖ میں مذکور ہوا ہے (آیۃ ہذا)

۳۴: ۵۳ = یَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ یَقْذِفُوْنَ کے لئے ملاحظہ ہو آیۃ ۳۴: ۴۸۔ جب کوئی شخص لایعنی باتیں کرتا ہے اور ہرزہ سرائی کرتا ہے تو عرب کہتے ہیں هُوَ یَقْذِفُ بِالْغَیْبِ وہ اندھیرے میں تیر چلاتا ہے۔

اس جملہ کا عطف وَقَدْ كَفَرُوْا پر ہے۔ اور جملہ حالیہ ہے۔

= مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِیْدٍ دور جگہ سے یعنی بغیر کسی عقلی دلیل کے اپنے کفریہ عقائد پر اڑے رہے کبھی توحید کا انکار کیا اور کبھی قرآن کو من گھڑت افسانہ قرار دیا۔ ملائکہ کو خدا کا شریک گردانا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں۔ کبھی ان کو ساحر کبھی شاعر اور کبھی مجنون کہا۔ اور کبھی بھی نزدیک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر غور وخوض نہ کیا۔ حقیقت کو جاننے سے دور ہی رہے۔ تو ایسی صورت میں جب کہ آدمی بھی دور ہو اور اندھیرے میں تیر چلائے تو تیر کب صحیح نشانہ پر لگتا ہے۔

۳۴: ۵۴ = حِیْلَ بَیْنَهُمْ۔ حِیْلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ حَوْلٌ (باب نصر) سے مصدر جس کے معنی جدائی ڈالنے کے ہیں۔ حائل کر دیا گیا۔ جدائی ڈال دی گئی۔ رکاوٹ کھڑی کر دی گئی۔ آڑ حائل کر دی گئی۔ ماضی بمعنی مستقبل ہے۔

= مَا یَشْتَهُوْنَ۔ مَا موصولہ ہے۔ یَشْتَهُوْنَ مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب

اِشْتَهَاءٌ (افتعال) مصدر۔ جو وہ چاہیں گے۔

یعنی ان کے درمیان اور جو وہ چاہیں گے ایک آڑ کھڑی کردی جائے گی۔ وہ کیا چاہیں گے اس سے رجوع الی الدنیا، قبول ایمان و توبہ، نجات من العذاب وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں۔

= اَشْیَاعِهِمْ مضاف مضاف الیہ اَشْیَاع جمع الجمع ہے شِیَعٌ کی اور شِیَعٌ جمع ہے شِیْعَةٌ کی یعنی ان کے عقیدہ کے دوسرے کفار یعنی ان کے ساتھ بھی کیا گیا تھا۔

= شَكٍّ مُّرِیْبٍ۔ موصوف، صفت۔ ایسا شک جو (۱) متشککین کو بیہم تذبذب اور تردد میں رکھے۔ اور ان کو کبھی سکون و اطمینان نصیب نہ ہو۔

(۲) ایسا شدید نوعیت کا شک کہ ان کے باعث دوسرے لوگ بھی شک میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔

مُرِیْبٍ اِرَابَةٌ سے (باب افعال) مصدر۔ اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے یہاں شک کی صفت میں آیا ہے۔

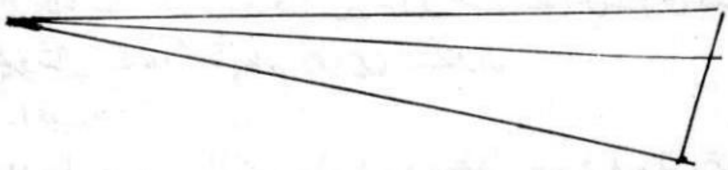

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۵) سُوْرَۃُ فَاطِرٍ مَّکِّیَّۃٌ (۴۳)

۳۵: ۱ = فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ فاطر۔ اسم فاعل واحد مذکر فَطْرٌ مصدر (باب نصر، ضرب) مضاف السمٰوٰت والارض، مضاف الیہ۔ الفطر کے اصل معنی کسی چیز کو (پہلی دفعہ) طول میں پھاڑنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی کائنات کو عدم کا پردہ پھاڑ کر وجود میں لایا ہے اس لئے فاطرٌ ہے۔ اہل تفسیر نے اس کے معنی مُبْدِعٌ لئے ہیں یعنی بغیر نظیر و مثال کے عدم محض سے عالمِ وجود میں لانے والا۔

راغب فرماتے ہیں کہ:

ھو ایجادہ تعالیٰ الشئ وابداعہ علی ھیئۃ مترشحۃ بفعل من الافعال۔ اللہ تعالیٰ کا کسی شے کو پہلی مرتبہ اس طرح تخلیق کرنا کہ اس میں کچھ کرنے کی استعداد موجود ہے۔

آیۂ کریمہ فَاَقِمْ وَجْھَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ؕ (۳۰: ۳۰) تو تم یکسو ہو کر دین (حق) کی طرف اپنا رُخ رکھو اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ میں اس معرفتِ الٰہی کی طرف اشارہ ہے جو تخلیقی طور پر انسان کے اندر ودیعت کی گئی ہے لہٰذا فطرۃ اللہ سے مراد معرفتِ الٰہی کی استعداد مراد ہے جو انسان کی جبلّت میں پائی جاتی ہے۔

صاحب تفسیر ماجدیؒ اس آیۃ کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

فطرت کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص میں اللہ تعالیٰ نے خلقۃً یہ استعداد رکھی ہے کہ اگر حق سُنے اور سمجھنا چاہے تو وہ سمجھ میں آجاتا ہے اور اس کے اتباع کا مطلب یہ ہے کہ اس استعداد

اور قابلیت سے کام لے اور اس کے مقتضا پر کہ ادراکِ حق ہے عمل کرے۔
یہ پھاڑنا کبھی کبھی کسی چیز کو بگاڑنے کے لئے بھی آتا ہے مثلاً السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِہٖ (۷۳ : ۱۸) اور جس سے آسمان پھٹ جاوے گا۔ یعنی یوم قیامت کی سختی سے۔

= جَاعِلِ۔ بنانے والا۔ کرنے والا۔ جَعْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ مضاف مضاف الیہ فرشتوں (پیام رساں) بنانیوالا۔
فَاطِرِ اور جَاعِلِ ہر دو اللہ کی صفت ہیں اور اسکی متابعت میں مجرور ہیں۔

= رُسُلًا۔ رُسُلٌ رَسُوْلٌ کی جمع ہے جو فَعُوْلٌ کے وزن پر (اسم مفعول بروزن مُفْعَلٌ) کا مبالغہ ہے (فَعُوْلٌ کا استعمال اس طرح نادر ہے)
رُسُلٌ اسم مفعول جمع مذکر رُسُلًا بحالت نصب بوجہ مفعول۔ پیغمبر، پیام رساں۔ بھیجے گئے۔
رسول۔ ملائکہ اور انسان دونوں میں سے ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے
اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ (۲۲ : ۷۵) اللہ تعالیٰ انتخاب کر لیتا ہے فرشتوں میں سے پیام پہنچانے والے اور آدمیوں میں سے بھی۔
اصطلاح میں نبی یا رسول بنی نوع انسان میں سے وہ ہیں جو اللہ کا پیغام نوعِ انسانی کو پہنچاتے ہیں۔
فرشتوں کی رسالت کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں!
(۱) یہ فرشتے اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کے درمیان پیغام رسانی کی خدمات انجام دیتے ہیں (وحی کی صورت میں)
(۲) تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے احکام لیجاتے ہیں اور اُن کو نافذ کرتے ہیں۔

= اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ۔ اُولُوْا (بحالت رفع) اُولِيْ (بحالتِ نصب وجر) جمع ہے بمعنی والے۔ صاحب، مالک، بعض ذُوْ کو اس کا واحد بتاتے ہیں۔
اَجْنِحَةٍ جَنَاحٌ کی جمع۔ پر۔ بازو۔ اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ بازوں والے۔ پروں والے۔
رُسُلًا کی نعت ہے یا اس کا بدل۔

= مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ۔ یہ اِثْنَانِ اِثْنَانِ و ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ اور اَرْبَعَةٌ اَرْبَعَةٌ سے معدول ہے (نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔ جیسے ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ سے ثُلٰثُ کہ اصل کے مطابق

ثُلٰثُ کے معنی تین تین ہوں گے۔

مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۔ اَجْنِحَةٍ کی صفت ہیں۔ لہٰذا بوجہ صفت و عدل (دو اسباب منجملہ نو اسباب منع صرف) غیر منصرف ہیں

= یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ۔ وہ مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے یعنی فرشتوں کے پروں کی تعداد۔ دو۔ دو۔ تین تین۔ چار چار تک ہی محدود نہیں وہ جسے چاہے جتنے چاہے بازو عطا کردے۔ یا کسی ایک مخلوق کو دوسری مخلوق پر کسی قسم کی بزرگی و برتری عطا کردے وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ ھو علیٰ کل شئ قدیر۔

۲:۳۵ = مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ۔ مَا شرطیہ ہے۔ یَفْتَحِ مضارع مجزوم (بوجہ عمل ما شرطیہ) واحد مذکر غائب

= مِنْ رَّحْمَةٍ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ ۔ اللہ تعالیٰ (اپنی) رحمت میں سے لوگوں کو جو عطا فرمائے (یا لوگوں کے لئے جو رحمت کھول دے)

= فَلَا مُمْسِكَ لَهَا۔ میں لا نفی جنس کا ہے۔ مُمْسِكَ اسم فاعل واحد مذکر منصوب بوجہ عمل لا نفی جنس ۔ اِمْسَاكٌ (باب افعال) بمعنی روکنے والا۔ بند کرنے والا۔ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا۔ کوئی اس (رحمت) کو روکنے والا نہیں۔ بند کرنے والا نہیں۔

= وَ مَا یُمْسِكْ ۔ مَا شرطیہ۔ یُمْسِكْ (مضارع مجزوم بوجہ عمل ما شرطیہ) واحد مذکر غائب۔ اور جو وہ روک دے، بند کردے ۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔

= فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ ۔ لا نفی جنس کا۔ مُرْسِلَ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِرْسَالٌ ۔ (افعال) سے مصدر۔ اس کا مادہ رِسْلٌ ہے اَلرِّسْلُ کے اصل معنی ہیں آہستہ اور نرمی کے ساتھ چل پڑنا۔ نَاقَةٌ رِسْلَةٌ ، نرم رفتار اونٹنی کو کہتے ہیں۔ کبھی اس سے صرف روانہ ہونے کا مطلب بھی لے لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی اعتبار سے اس سے رَسُوْلٌ مشتق ہے۔ بمعنی مُرْسَلٌ بھیجا گیا۔ روانہ کیا گیا۔

جب رِسْلٌ سے باب افعال بنایا جائے تو ارسال کا معنی ہوگا۔ آزاد کرنا۔ چھوڑ دینا۔ رہا کرنا۔ اور مُرْسِلٌ کا معنی ہوگا۔ چھوڑا دینے والا۔ بندش کو دور کردینے والا۔ گویا مُرْسِلٌ مُمْسِكٌ کی ضد ہوگیا۔ اور کلمہ نفی کے بعد ترجمہ ہوگا۔ کوئی چھڑانے والا کوئی بندش کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ لَهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب۔ مَا یُمْسِكْ (جس کو اس نے بند کردیا ہو یا روک دیا ہو)

کی طرف راجع ہے۔

= مِنْ بَعْدِہٖ ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ بھی ہو سکتا ہے اور بعدہٖ بمعنی غیرہٖ ہوگا۔ اور امساک بھی ہو سکتا ہے یعنی اس امساک (روک دینے یا بند کرنے) کے بعد

۳۵: ۳ = ھَلْ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ مطلقاً نفی کے لئے بھی ہو سکتا ہے جیسے ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۵۵: ۶۰) نیکی کا بدلہ بجز نیکی کے کچھ نہیں ہے

= فَاَنّٰی ۔ اَنّٰی بمعنی کَیْفَ ۔ کیسے۔ کیونکر۔

= تُؤْفَکُوْنَ ۔ مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ اَلْاِفْکُ ہر وہ چیز جو اپنے صحیح رخ سے پھیر دی گئی ہو۔ اسی بنا پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رخ چھوڑ دیں مُؤْتَفِکَۃٌ کہا جاتا ہے اور قرآن مجید میں ہے وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی ۔ اور الٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا۔ (مُؤْتَفِکَات سے وہ بستیاں مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مع ان کے بسنے والوں کے الٹ دیا تھا)

فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۔ پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟ یعنی اعتقادِ حق سے باطل کی طرف اور سچائی سے جھوٹ کی طرف اور اچھے کاموں سے برے افعال کی طرف پھر رہے ہو

۳۵: ۴ = تُرْجَعُ ۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب، وہ پھیری جاتی ہے وہ لوٹائی جاتی ہے رَجْعٌ (باب ضرب) سے مصدر۔ فعل متعدی۔ فعل لازم کا مصدر رُجُوْعٌ ہے

اِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۔ آخر کار تمام امور کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

۳۵: ۵ = لَا تَغُرَّنَّکُمْ ۔ مضارع منفی تاکید با نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب غُرُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ بمعنی دھوکہ دینا۔ بہکانا۔ فریب دینا۔ غلط طمع دلانا۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو فریب نہ دے ۔ وہ تم کو بہکا نہ دے۔

= یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ ۔ مضارع واحد مذکر غائب تاکید بالنون ثقیلہ۔ وہ تم کو اللہ کے بارہ میں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

= اَلْغَرُوْرُ ۔ دھوکہ۔ بے جا غرور۔ دھوکہ کا ذریعہ۔

علامہ اصمعی کہتے ہیں: غرور اسے کہتے ہیں کہ جو تجھے دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر دے فریبی۔ مکّار۔ دھوکہ باز۔ کیونکہ سب سے بڑا دھوکہ باز شیطان ہے۔ اس لئے یہاں اس آیت میں غرور سے مراد شیطان ہے۔ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۔ اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ بڑا فریبی (شیطان) تمہیں مبتلا نہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے

فریب میں مبتلا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان دھڑا دھڑ گناہ کرتا ہے اور تمنا یہ کرے کہ اللہ تعالیٰ بخش دیگا۔

۳۵: ۶ = یدعُوْا. مضارع واحد مذکر غائب (تحقیق) وہ بلاتا ہے، دعوت دیتا ہے۔ دَعْوَۃٌ مصدر سے۔ باب نصر۔

= حِزْبَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا گروہ، اس کی جماعت، (اپنے گروہ کو)

= لِیَکُوْنُوْا۔ لام تعلیل کا۔ یَکُوْنُوْا اصل میں یَکُوْنُوْنَ تھا۔ لام کے عمل سے نون اعرابی گر گیا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ تاکہ وہ ہوجائیں۔

= اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ دوزخ والے۔ جہنم والے۔ جہنمی۔

۳۵: ۷ = فائدہ: آیہ ہذا میں دو گروہوں کو الگ الگ نمایاں کیا گیا ہے ایک وہ گروہ جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ ان کے لئے عذاب دائم شدید مقدر ہوگیا۔ (عذاب کو نکرہ لاکر اس کی عظمت بلحاظ مدت کو ذہن نشین کرایا گیا ہے)

دوسرا گروہ جو ایمان لایا اور عمل صالح کئے مغفرۃ عظیمۃ واجر کبیر ان کی قسمت میں رقم ہوا۔

۳۵: ۸ = اب متذکرہ بالا (آیہ ۷) دونوں گروہوں کے مابین فرق کو مزید واضح کرنے کے لئے استفہامیہ ارشاد ہوتا ہے:

کیا وہ شخص جس کے لئے اس کا برا عمل مزین کردیا گیا ہو اور وہ اس کو خوبصورت نظر آیا اور اس نے باطل کو حق جانا اس شخص کے مانند ہوسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی اور جس نے حق کو حق اور باطل کو باطل ہی سمجھا؟

گویا تقدیر کلام ہے اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا وَّرَاَی الْبَاطِلَ حَقًّا کَمَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ فَرَاَی الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔

ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے مراد یہ کہ یہ دونوں شخص ایک جیسے نہیں ہوسکتے۔

فَرَاٰهُ حَسَنًا کے بعد عبارت محذوف ہے (قرآن مجید میں حذف وتقدیر کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔

اس کے جواب میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا" (نہیں) تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ط بے شک اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت

بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے پس نہ گھلے آپ کی جان ان کے لئے فرطِ غم میں۔

ایسے ہی دو گروہوں کے متعلق اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ (۴۷:۱۴) تو کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے کھلے راستے پر چل رہا ہو وہ اس کی مانند ہو سکتا ہے جس کے اعمالِ بد اُسے اچھے کر کے دکھائے جائیں۔

= زُيِّنَ ماضی مجہول۔ واحد مذکر غائب۔ تَزْيِيْنٌ (تفعیل) مصدر۔ سنوارا گیا۔ مزین کیا گیا۔ اچھا کر کے دکھایا گیا۔

= فَرَاٰهُ میں ضمیر واحد مذکر غائب سوءِ عمل کی طرف راجع ہے۔

= حَسَنًا۔ حُسْنٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اچھا، عمدہ، خوب۔

فَرَاٰهُ حَسَنًا۔ زُيِّنَ کے مضمون کی تاکید ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جس کو بے مدد چھوڑ دیا ہو اور اس کا وہم فہم پر اور جذباتِ نفسانی عقل پر غالب آگئے ہوں اچھے کو بُرا اور باطل کو حق سمجھنے لگا ہو وہ اس شخص کی طرح کیسے ہو سکتا ہے جس کو اللہ نے ہدایت یاب کر دیا ہو اور حق کو باطل سے تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

= فَاِنَّ اللّٰهَ۔ میں فَ عطف کے لئے ہے اور اس کا عطف کلام محذوف پر ہے۔

= لَا تَذْهَبْ۔ فعل نہی واحد مؤنث غائب (ضمیر کا مرجع نَفْسُكَ ہے۔ عَلَيْهِمْ میں ضمیر هِمْ جمع مذکر غائب۔ کفار۔ گمراہان کی طرف راجع ہے۔ جو مَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ کے زمرہ میں آتے ہیں۔

لَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ۔ ذہاب نفس۔ موت سے کنایہ ہے۔ جیسے کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ (۱۴:۱۹) اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کر دے اور (تمہاری جگہ) نئی مخلوق پیدا کر دے۔

= حَسَرٰتٍ۔ مفعول لہٗ ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔ یہ حَسْرَةٌ کی جمع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ افسوس کرنے کی وجہ سے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔ جمع کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ گمراہ کافروں کے احوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت افسوس ہوتا تھا۔ یا یہ وجہ کہ ان کفار کی بداعمالیاں بہت کثرت سے تھیں جو افسوس کی (الگ الگ) متقاضی ہوتی تھیں۔

ہیں

= يَصْنَعُوْنَ۔ مضارع۔ جمع مذکر غائب۔ صُنْعٌ مصدر (باب ۳) فتح جو وہ کرتے

فَتُثِیْرُ = ف تعقیب کا ہے تُثِیْرُ مضارع واحد مؤنث غائب، حکایتِ حال ماضی کے لئے استعمال ہوا ہے (حکایۃ الحال الماضیۃ کسی گذشتہ فعل کو واضح طور پر بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کی بجائے فعل مضارع استعمال کرنا) یہ مادہ ثور سے مشتق ہے۔

اِثَارَۃٌ مصدر جس کے معنی ابھارنے۔ برانگیختہ کرنے کے ہیں۔ چونکہ زمین کو جوتنے اور ہواؤں کے بادلوں کے اوپر اٹھانے میں اور لانے لیجانے میں یہ معنی موجود ہیں اس لئے تُثِیْرُ کے معنی وہ بادلوں کو اوپر اٹھاتی ہے (یہاں الرِّیَاح کے لئے یہ صیغہ واحد مؤنث غائب استعمال ہوا ہے یعنی یہ ہوائیں بادلوں کو اوپر اٹھاتی ہیں)

زمین کے جوتنے کے معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّاذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ (۲ : ۷۱) وہ گائے جو محنت کرنے والی نہ ہو جو نہ زمین کو جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔

بادلوں کو اوپر اٹھانے کے ہم معنی غبار کو اوپر اٹھانے کے لئے اس کا استعمال قرآن مجید میں ہے فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا (۱۰۰ : ۴) پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں پھر اس میں غبار اڑاتے ہیں۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رح لکھتے ہیں۔ فَتُثِیْرُ سَحَابًا۔ یہ گذشتہ حال کی حکایت ہے تاکہ وہ ندرت آگیں صورت جو اللہ تعالیٰ کی حکمت پر دلالت کرتی ہے دماغوں میں مستحضر ہو جائے۔

= سَحَابًا۔ اسم جنس ہے اس کا واحد سَحَابَۃٌ آیا ہے ویسے سَحَابٌ جمع مذکر و جمع مؤنث اور واحد سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

= فَسُقْنٰهُ میں ف تعقیب کے لئے ہے سُقْنَا ماضی جمع متکلم سَوْقٌ مصدر (باب نصر) ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع سَحَابٌ ہے۔ ہم اس کو ہانک لے گئے۔ پھر ہم ان بادلوں کو ہانک لے گئے۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا (۱۹ : ۸۶) اور مجرموں کو پیاسا ہم دوزخ کی طرف ہانکیں گے۔

= بَلَدٍ مَّیِّتٍ۔ موصوف وصفت۔ بَلَدٍ بمعنی شہر۔ یہاں کوئی بھی قطعہ زمین مراد ہے، مَیِّتٍ مردہ، مراد بغیر کسی نباتات، بے آب و گیاہ۔

= اَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ۔ اَحْیَیْنَا ماضی جمع متکلم اِحْیَاءٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے زندہ کیا۔ بِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع سحاب ہے ہم اس سے زمین کو زندہ

کر دیتے ہیں۔ یعنی بادلوں میں سے جو بارش کی صورت میں پانی زمین پر آتا ہے اس کے ذریعہ خشک و بے آب و گیاہ زمین کو دوبارہ سرسبز کر دیتے ہیں۔

= النُّشُوْرُ۔ مصدر مرفوع۔ معرفہ۔ باب نصر۔ جی اٹھنا۔ یعنی جزا و سزا کے لئے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہونا۔ مراد یہاں قبروں سے قیامت کے روز اٹھایا جاتا ہے۔

۳۵: ۱۰ = الْعِزَّۃُ۔ عزت۔ غلبہ، بزرگی۔ عَزَّ یَعِزُّ ضرب کا مصدر بھی ہے اور بطور اسم بھی استعمال ہوتا ہے۔

= یَصْعَدُ۔ مضارع واحد مذکر غائب صُعُوْدٌ باب سمع سے مصدر وہ چڑھتا ہے وہ پہنچتا ہے۔ مراد یہاں قبول ہوتا ہے۔ یا یہ کہ فرشتے اسے لے کر اوپر عرش کی طرف چڑھتے ہیں

= اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ موصوف وصفت۔ پاکیزہ کلام۔ مراد ذکر الٰہی۔

= یَرْفَعُہٗ۔ مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع العمل الصّالِحُ ہے۔ وہ اس کو بلند کرتا ہے رفعٌ (باب فتح) مصدر۔

یَرْفَعُ میں ضمیر فاعل کا مرجع کون ہے؟ اس کے متعلق مندرجہ ذیل صورتیں ہیں

(۱) یَرْفَعُ میں ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے مطلب یہ کہ جو عمل صالح خالصتہً اللہ کے لئے کیا جائے اللہ اس کو اوپر اٹھا لیتا ہے یعنی قبول فرما لیتا ہے۔

(۲) ضمیر فاعل عمل صالح کی طرف راجع ہے اس صورت میں ہٗ کا مرجع اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ (پاکیزہ کلام) ہوگا (الکلم کا لفظ مفرد ہے جمع نہیں۔ جنس مراد ہے) اور مطلب یہ ہوگا کہ پاکیزہ کلام عمل صالح کو اوپر پہنچاتا ہے یعنی مقبول بنا دیتا ہے۔

= یَمْکُرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب مَکْرٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ چالیں چلتے ہیں۔

= السیّئات۔ ای المکرات السیئات۔ بری چالیں۔

مَکْرٌ بری تدبیر۔ پوشیدہ فریب۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اللہ تعالیٰ کا دھوکہ فریب۔ یا مکر کی سزا دینا مراد ہوتا ہے۔

= اُولٰٓئِکَ کا اشارہ الذین یمکرون السیئات کی طرف ہے۔

= یَبُوْرُ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ بُوْرٌ۔ بَوَارٌ مصدر (باب نصر) وہ ہلاک ہو جائے گا یا تباہ ہو جائے گا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَکَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا (۲۵:۱۸) اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔

۳۵: ۱۱۔ مِنْ تُرَابٍ۔ مٹی سے۔ اصل بعید کی طرف اشارہ ہے یعنی اوّلیں حضرت آدمؑ کو

مٹی سے پیدا کیا۔ اور مِنْ نُّطْفَةٍ اصل قریب کی طرف اشارہ ہے (یعنی حضرت آدم کے بعد نسلِ انسانی کو)

= اَزْوَاجًا۔ جوڑے۔

= مَا تَحْمِلُ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ حَمْلٌ (باب ضرب) سے مصدر وہ نہیں اٹھاتی ہے وہ حمل سے نہیں ہوتی۔ وہ حمل نہیں اٹھاتی۔ وہ حاملہ نہیں ہوتی۔

= وَلَا تَضَعُ اور نہ جنتی ہے۔ واؤ عاطفہ تَضَعُ مضارع منفی واحد مؤنث غائب اور نہ بچہ جنتی ہے وَضْعٌ باب فتح سے مصدر جس کے معنی ہیں رکھنے اور ڈال دینے یا عورت کے بچہ جننے کے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے کہ: قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی (۳: ۳۶) اس نے (حضرت مریم نے) کہا اے میرے پروردگار میں نے تو ایک بچی کو جنم دیا ہے۔

= مِنْ اُنْثٰی۔ کوئی عورت، اس صورت میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ مِنْ زائدہ بھی ہو سکتا ہے۔

= مَا یُعَمَّرُ۔ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب تَعْمِیْرٌ (تفعیل) مصدر جس کے معنی عمر بڑھانا یا زبان سے عَمَّرَكَ اللّٰهُ (خدا تیری عمر دراز کرے) کہنا ہے اَلْعِمَارَةُ۔ خَرَابٌ کی ضد ہے۔ آباد کرنا۔ آبادی۔ عَمَرَ اَرْضَهٗ اس نے اپنی زمین آباد کی۔ مَعْمُوْرٌ۔ آباد کی ہوئی جگہ۔ عُمُرٌ آدمی کی مدتِ زندگی۔ کیونکہ مدتِ زندگی میں انسان کی عمارتِ بدن قائم رہتی ہے۔ بدنی مکان تعلق رُوح کی وجہ سے آباد رہتا ہے۔ عَمْرٌ اور عُمُرٌ کا اگرچہ ایک ہی معنی ہے لیکن قسم کے موقع پر عَمْرٌ بولا جاتا ہے

مَا یُعَمَّرُ اس کی عمر نہیں بڑھائی جاتی ہے۔

= مُعَمَّرٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَعْمِیْرٌ مصدر سے۔ جس کی عمر بڑھائی گئی ہو بڑی عمر والا۔ عمر رسیدہ۔ طویل العمر۔ یا محض وہ شخص جس کو زندگی دی گئی ہو۔

= لَا یُنْقَصُ۔ مضارع نفی مجہول واحد مذکر غائب نَقْصٌ (باب نصر) مصدر نہیں کم کیجاتی ہے۔

= عُمُرِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی عمر۔

مَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ۔ کسی عمر والے کی عمر زیادہ نہیں کی جاتی اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:۔
(۱) مُعَمَّرٌ سے مراد شخص محض ہے اور عُمُرِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مُعَمَّرٌ اٰخَرُ ہے۔ جیسے عربی میں عندی درھم و نصفہ میں نِصْفُہٗ سے نصف درہم آخر مراد لیا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا:۔
کسی شخص کی عمر بڑھائی نہیں جاتی ہے اور نہ کسی دوسرے شخص کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے
(۲) مُعَمَّرٌ بمعنی شخص محض ہے اور ہٖ ضمیر کا مرجع وہی معمر ہے: جو پہلے مذکور ہے ترجمہ ہوگا:
کسی شخص کی عمر بڑھائی نہیں جاتی ہے اور نہ ہی اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے
(۳) مُعَمَّرٌ سے مراد طویل العمر شخص ہے اور ہٖ ضمیر دوسرے ناقص العمر شخص کی طرف راجع ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔
کسی طویل العمر کی عمر نہیں بڑھائی جاتی ہے اور نہ کسی ناقص العمر کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر (یہ سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔
علامہ ثناء اللہ پانی پتی رقمطراز ہیں:۔
بعض اہل تفسیر نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ:۔
طویل العمر شخص کی عمر میں بیشی اور ناقص العمر کی عمر میں کمی اس طرح نہیں کی جاتی کہ ناقص العمر کی عمر کا کوئی حصہ اس کی عمر سے گھٹا کر طویل العمر کی عمر میں بڑھا دیا جائے اور اس طرح ایک طویل العمر ہو جائے اور دوسرا ناقص العمر۔
= فِیْ کِتٰبٍ ۔ میں کِتٰبٍ سے مراد لوح محفوظ ہے۔
= ذٰلِكَ ۔ جو وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ سے لے کر فِیْ كِتٰبٍ تک مذکور ہے۔
= يَسِيْرٌ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے یُسْرٌ مادہ۔ آسان۔ سہل۔
۳۵ : ۱۲ = يَسْتَوِیْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب اِسْتِوَاءٌ مصدر (افتعال) سے مَا يَسْتَوِیْ وہ برابر نہیں ہے۔
= اَلْبَحْرَانِ ۔ اَلْبَحْرَيْنِ (دو بحر) البحر ۔ الماء الكثير ملحًا كان او عذبًا یعنی پانی کی کثیر مقدار اور وسیع ذخیرہ۔ خواہ وہ نمکین ہو یا شیریں۔ بحر کو بحر کہنے کی وجہ انہوں نے

یہ لکھی ہے کہ اس میں وسعت اور انبساط کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص بہت سخی ہو تو اسے کہتے ہیں انه لبحر۔ کہ وہ تو بحر ہے۔

یہ درست ہے کہ عام طور پر بحر کا اطلاق سمندر پر ہوتا ہے لیکن میٹھے پانی کے ذخیرہ کو بھی اہل عرب بحر کہتے ہیں۔

= هٰذَا۔ یہ ایک پانی۔ ان دونوں میں سے یہ ایک!

= عَذۡبٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت شیریں۔ بہت میٹھا۔ عَذُوۡبَةٌ سے جس کے معنی پانی کے میٹھا اور خوشگوار ہونے کے ہیں۔ عِذَابٌ اور عُذُوۡبٌ اس کی جمع ہے۔

= فُرَاتٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے فُرُوۡتَةٌ مصدر (باب کَرُمَ) سے بہت شیریں پانی بہت میٹھا پانی۔ باب نصر سے بمعنی زناکار اور باب سمع سے بمعنی بے وقوف آیا ہے لیکن قرآن مجید میں ان معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔

فُرَاتٌ اِذَا کَانَ شَدِیۡدُ الۡعُذُوۡبَةِ۔ پانی کا بہت شیریں ہونا۔ قیل ماھو یکسر العطش۔ جو پیاس کو بجھائے۔

= سَائِغٌ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر سَوۡغٌ مصدر (باب نصر) سے حلق سے آسانی کے ساتھ اتر جانے والا (پانی یا خوراک)

= وَ هٰذَا۔ اور یہ ایک (یعنی دوسرا پانی) هٰذَا وهٰذَا یہ ایک اور یہ ایک (پانی)

= مِلۡحٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے نہایت نمکین اور کھاری (پانی)

مَالِحٌ بھی نمکین اور کھاری پانی کے لئے آتا ہے لیکن الجوہری نے اسے متروک لغت میں سے کہا ہے اور جو اس کے جواز کے قائل ہیں وہ اس شعر کی دلیل دیتے ہیں!

ولو تفلت فی البحر والبحر مالح ۔ لا صبح ماء البحر من ریقھا عذبًا

اور اگر وہ سمندر میں ڈبکی لگائے اور سمندر کا پانی نہایت کھاری ہوتا ہے۔ تو اس کے دہن کے لعاب سے سمندر کا پانی میٹھا اور شیریں ہو جائے۔

= اُجَاجٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے نہایت کڑوا اور کھاری پانی۔

= مِنۡ کُلٍّ۔ ای من کل واحد منھما ان دونوں میں سے ہر ایک سے۔

= لَحۡمًا طَرِیًّا۔ طَرَادَةٌ سے بروزن فَعِیۡلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی تر و تازہ۔ لَحۡمًا گوشت۔ لَحۡمًا طَرِیًّا۔ موصوف وصفت۔ منصوب بوجہ مفعول تَاۡکُلُوۡنَ۔

= تَسۡتَخۡرِجُوۡنَ۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ اِسۡتِخۡرَاجٌ (استفعال) مصدر۔ تم نکالتے ہو

= حِلْیَۃً ۔ زیور۔ سامانِ زیب وزینت (سمندر سے سامان زینت از قسم موتی ۔مرجان، جواہرات ۔ نکالے جاتے ہیں)
= فِیْہِ ای فی کل واحد منھما دونوں میں سے ہر ایک میں۔
= مَوَاخِرَ ۔ مَاخِرٌ کی جمع۔ صیغہ صفت ہے ۔ چیرنے والی۔ مَخْرٌ و مَخُوْرٌ (باب فتح) کشتی کا یا جہاز کا یا تیراک کا پانی چیرنا۔ مَوَاخِرَ ۔ پانی کو چیرنے والی کشتیاں۔
۳۵ : ۱۳ = یُوْلِجُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِیْلَاجٌ مصدر (افعالٌ) سے وہ داخل کرتا ہے۔
= یَجْرِیْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب جَرْیٌ و جَرَیَانٌ مصدر باب ضرب) وہ چلتا ہے، وہ جاری رہتا ہے۔
= اَجَلٍ مُّسَمًّی ۔اَجَلٍ مدتِ مقررہ ۔موصوف ۔مُسَمًّی اسم مفعول واحد مذکر۔ تَسْمِیَۃٌ مصدر باب تفعیل۔ مقرر کردہ شدہ ۔ صفت۔ اَجَلٍ مُّسَمًّی مدتِ مقررہ
= ذٰلِکُمُ یہ۔یہی ۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع خطاب کے لئے ہے۔
جو اتنی قدرتوں کا مالک ہے ۔ جو اتنی حکمتوں والا ہے، جو اتنا عظیم احسان کرنے والا ہے، اَللّٰہُ ۔ وہ ہے اللہ۔ رَبُّکُمْ جو تمہارا پروردگار ہے۔
یعنی تمہارا پروردگار اللہ ان مذکورہ بالا خوبیوں کا مالک ہے
= تَدْعُوْنَ ۔ مضارع ۔ جمع مذکر (جنہیں) تم پکارتے ہو ۔یعنی جن کی تم پوجا کرتے ہو۔
= قِطْمِیْرٍ ۔ وہ باریک چھلکا ۔جو گٹھلی پر لپٹا ہوتا ہے یا وہ باریک ڈورا جو گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے ۔ مراد حقیر یا بے مقدار چیز۔
۳۵ : ۱۴ = مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ ۔ مَا نفی کے لئے ہے۔ اِسْتَجَابُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اِسْتِجَابَۃٌ مصدر باب استفعال سے بمعنی ماننا۔ قبول کرنا۔ یعنی وہ تمہارا کہنا قبول نہ کر پائیں گے۔ تمہاری التجا قبول نہ کر سکیں گے۔
= یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ ۔ وہ (خود) تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے۔
یعنی تم جو ان کو اللہ کی عبادت میں شریک کرتے ہو وہ قیامت کے دن اس کے منکر ہو جائیں گے اور کہیں گے مَا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۔(۱۰ : ۲۸) تم ہماری پوجا نہیں کرتے تھے (بلکہ اپنی ہوا وہوس اور باطل خیالات کی پوجا کرتے تھے)
= لَا یُنَبِّئُکَ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ تَنْبِئَۃٌ مصدر باب تفعیل بمعنی

خبر دینا۔ بتا دینا۔ آگاہ کرنا۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تمہیں (کوئی) نہیں بتائے گا۔
= مِثۡلُ خَبِيۡرٍ۔ مِثۡلُ اسم مفرد۔ طرح۔ مضاف، خَبِيۡرٍ مضاف الیہ۔ فَعِيۡلٌ کے وزن پر صفت مشبّہ کا صیغہ ہے۔ خبردار۔ خبر رکھنے والا۔ دانا۔ خبر رکھنے والے کی طرح۔ خبر رکھنے والے کے برابر۔
خَبِيۡرٌ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ اور قرآن مجید میں خبیر ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوا ہے۔
۳۵: ۱۵ = اَلۡغَنِيُّ۔ صفت مشبّہ کا صیغہ ہے۔ ال۔ تعریف کا ہے اور عہد کا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور موجودات پر عمومی انعام معلوم و معروف ہے، الغنیّ بے نیاز۔ غیر محتاج۔ یہ بھی ذاتِ باری تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے!
= اَلۡحَمِيۡدُ۔ جو اپنی ذات میں مخلوق کی حمد کا مستحق ہو۔
حَمۡدٌ سے بروزن فعیل۔ صفت مشبّہ کا صیغہ ہے بمعنی مفعول یعنی محمود ہے ستودہ۔ تعریف کیا ہوا۔ یہ بھی ذات باری تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔
۳۵: ۱۷ = وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيۡزٍ۔ عَزَّ يَعِزُّ عِزَّةً۔ عِزٌّ وَعَزَازَةٌ عَلَىٰ۔ شاق و گراں گذرنا۔ جیسے عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ (۹: ۱۲۸) جو چیز تمہیں مضرّت پہنچاتی ہے اسے بہت گراں گذرتی ہے۔ عَزِيۡزٌ۔ عِزَّةٌ سے بمعنی دشوار، مشکل۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيۡزٍ۔ اور یہ بات اللہ کو کچھ مشکل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ عَزِيۡزٌ ہے کیونکہ وہ اتنا شدید القوت ہے اور زبردست ہے جس پر کوئی شئ غالب نہیں آسکتی۔
۳۵: ۱۸ = لَا تَزِرُ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ وِزۡرٌ مصدر (باب ضرب) وہ بوجھ نہیں اٹھاتی ہے۔ وہ بوجھ نہیں اٹھائے گی! وَازِرَةٌ اسم فاعل واحد مؤنث (بوجھ اٹھانیوالا نفس) وِزۡرٌ۔ بوجھ۔ اَوۡزَارٌ جمع۔ ہتھیار۔ وَزِيۡرٌ مشیر سلطنت۔ بادشاہ کا مددگار۔ بادشاہ کے ساتھ حکومت کا بوجھ اٹھانے والا۔
= وِزۡرَ اُخۡرٰى۔ مضاف مضاف الیہ۔ کسی دوسرے کا بوجھ،
= اِنۡ تَدۡعُ۔ اِنۡ شرطیہ۔ تَدۡعُ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اصل میں تَدۡعُوۡ تھا اِنۡ شرطیہ کے سبب سے آخر سے واؤ حذف ہو گیا۔ دُعَاءٌ مصدر (باب نصر) اگر وہ مثقلہ پکارے۔ (اگر بوجھ سے لدی ہوئی جان کسی کو پکارے)

= مُثۡقَلَۃٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔ وہ نفس جس پر (گناہوں کا) بوجھ لدا ہوگا۔ عربی میں نفس مؤنث ہے۔ اس لئے مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ ثِقۡلٌ بوجھ اثقال (افعال) بوجھ لادنا۔

= اِلٰی حِمۡلِھَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مثقلۃ کی طرف راجع ہے۔ اپنے بوجھ کی طرف۔ یعنی اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے۔

= لَا یُحۡمَلُ مِنۡہُ شَیۡءٌ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع حِمۡل ہے اور شیٔ۔ یُحۡمَلُ کا مفعول مالم یُسَمّ فاعلہٗ ہے۔ اس بوجھ سے کوئی حصّہ بھی نہیں اٹھایا جائے گا۔

مطلب یہ کہ گنہگار کے بارِ گناہ کا کوئی حصّہ بھی کوئی دوسرا آدمی اپنے اوپر نہیں اٹھائیگا

= یَخۡشَوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَیۡبِ کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱: وہ اپنے رب سے بغیر اس کو دیکھے ڈرتے ہیں۔

۲: وہ اپنے رب (کے عذاب) سے ڈرتے ہیں ایسی حالت میں کہ عذاب ان کے سامنے نہیں ہے۔

۳: وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں جب سب لوگوں سے غائب ہوتے ہیں۔

مراد یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے تمام گناہوں سے بچتے ہیں اور فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ صرف انہیں کو آپ کے خوف دلانے کا فائدہ ہوتا ہے۔

= اَلۡمَصِیۡرُ۔ اسم ظرف مکان و مصدر۔ صَیۡرٌ مادّہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ۔

۳۵: ۱۹ = اَلۡاَعۡمٰی۔ عَمًی سے صفت مشبّہ کا صیغہ۔ اندھا۔ نابینا۔ مراد راہِ راست سے نابینا۔ یعنی کافر۔ جاہل۔

= اَلۡبَصِیۡرُ۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ بینا۔ یعنی مؤمن۔ یا جاننے والا۔

۳۵: ۲۰ = اَلظُّلُمٰتُ۔ ظُلۡمَۃٌ کی جمع۔ تاریکیاں۔ اندھیرے۔ روشنی کے نہ ہونے کو ظلمت کہتے ہیں۔ کبھی جہالت، فسق اور شرک کو ظلمت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان کے اضداد، علم۔ ایمان اور عمل صالح کو نور سے تعبیر کرتے ہیں۔

مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ۔ (۱۴: ۵) کہ تو اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر ایمان کے اجالے میں

لائے۔

آیت ہذا میں بھی اَلظُّلُمٰتُ سے مراد کفر ہے

= النُّوۡرُ۔ روشنی۔ یعنی ایمان۔

۳۵: ۲۱ = اَلظِّلُّ۔ سایہ، چھاؤں، دھوپ کی ضد ہے مراد جنت و ثواب۔

= اَلۡحَرُوۡرُ۔ دھوپ کی تپش۔ لُو۔ گرم ہوا۔ مراد یہاں دوزخ اور عذاب ہے۔

اَلۡحَرُوۡرُ۔ اسم ہے اور مصدر بھی۔ حَرَارَۃٌ بھی مصدر ہے۔ حَرٌّ مادّہ

۳۵: ۲۲ = اَلۡاَحۡیَآءُ۔ اَلۡحَیُّ کی جمع ہے۔ زندہ لوگ۔ مراد اہل علم۔

۳۵: ۲۲ = اَلۡاَمۡوَاتُ: اَلۡمَیِّتُ کی جمع ہے مردے۔ مراد جاہل لوگ؛

= یُسۡمِعُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِسۡمَاعٌ مصدر (باب افعال)

وہ سناتا ہے۔ وہ سنا کر دل میں بٹھا دیتا ہے۔

= مُسۡمِعٍ۔ اسم فاعل بحالتِ جرّ۔ واحد مذکر۔ سنانے والا۔

= مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ۔ وہ جو قبروں کے اندر ہیں۔ کفر پر جمے رہنے والوں کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور مردے بھی وہ جو قبروں کے اندر ہُوں۔

۳۵: ۲۴ = اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ۔ میں اِنۡ نافیہ ہے اور مِنۡ تاکید کے لئے آیا ہے (اور زائدہ بھی ہوسکتا ہے) یعنی کوئی امت بھی ایسی نہیں۔

= خَلَا۔ ماضی واحد مذکر غائب خُلُوٌّ مصدر۔ (باب نصر) وہ گذرا۔ وہ ہوچکا۔

= فِیۡهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب امۃ کی طرف راجع ہے۔

مراد یہ کہ کوئی امت بھی ایسی نہیں کہ جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

۳۵: ۲۵ = اِنۡ یُّکَذِّبُوۡكَ۔ میں اِنۡ شرطیہ ہے۔ یُکَذِّبُوۡا۔ اصل میں یُکَذِّبُوۡنَ تھا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب بوجہ عمل اِنۡ نون اعرابی گر گیا۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ یہاں خطاب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اور ضمیر فاعل کفار مکہ کی طرف راجع ہے۔

اگر یہ لوگ (کفار مکہ) آپ کو جھٹلاتے ہیں۔

اس کے بعد جواب شرط محذوف ہے۔ ای فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ الۡاَنۡبِیَآءُ مِنۡ قَبۡلِكَ۔ آپ صبر کریں جس طرح آپ سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) نے صبر کیا۔

= فَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ۔ میں الذین من قبلھم فاعل ہے

کَذَّبَ کا۔ اور قَبْلِھِمْ (مضاف مضاف الیہ) میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ کی طرف راجع ہے۔

یعنی جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے تھے وہ بھی تکذیب کر چکے ہیں (اپنے وقت کے پیغمبروں کی)

یہ جملہ صبر کرنے پر دلیل کے طور پر لایا گیا ہے!

= جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ الْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ۔ یہ جملہ سابقہ کا حال ہے۔ حالانکہ ان کے پاس رسول روشن دلیلیں، آسمانی صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آئے تھے۔

اَلْبَیِّنٰتُ۔ کھلی کھلی اور روشن دلیلیں۔ بَیِّنَۃٌ کی جمع۔ اَلزُّبُرُ۔ زَبُوْرٌ کی جمع کتابیں۔ اوراق۔ آسمانی صحیفے۔ اَلْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ۔ روشن کتاب۔ جیسے توریت، انجیل زبور۔ یعنی ہر پیغمبر الگ الگ معجزہ اور کتاب کے ساتھ آیا۔

= نَکِیْرِ۔ اصل میں نکیری تھا۔ (بس کیسا ہوا) میرا عذاب۔

= اَلَمْ تَرَ۔ میں ہمزہ استفہام کا ہے لَمْ تَرَ۔ مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر حاضر تَرَ۔ اصل میں تَرٰی تھا۔ لَمْ کے آنے سے آخر میں حرف علت ساقط ہو گیا۔ رُؤْیَۃٌ مصدر (باب فتح) دیکھنا۔ اَلَمْ تَرَ۔ کیا تونے نہیں دیکھا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم۔

یہاں خطاب عام ہے۔ یعنی ہر فرد بشر سے ہے

= فَاَخْرَجْنَا بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ماء کی طرف راجع ہے۔

اَخْرَجْنَا۔ ہم نے نکالا۔ ہم نے پیدا کیا۔ یہاں التفات ضمائر ہے۔ صیغہ غائب سے صیغہ متکلم کی طرف التفات۔ کسی کام کو بکمال قدرت و حکمت کرنے کے اظہار کے لئے ہے۔

پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے پیدا کئے......

= ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا۔ ثَمَرٰتٍ مفعول ہے اَخْرَجْنَا کا۔ مُخْتَلِفًا اسم فاعل، واحد مذکر حاضر۔ بحالت نصب۔ مختلف۔ جدا جدا۔ طرح طرح۔ گوناگوں۔ بوقلموں۔ اِخْتِلَافٌ مصدر (باب افتعال) اَلْوَانُھَا۔ اَلْوَانٌ۔ لَوْنٌ کی جمع ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب (جس کا مرجع ثمرات ہے) مضاف الیہ۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا دونوں مل کر ثَمَرٰتٍ کی صفت ہیں۔

ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا۔ پھل جو اپنی اجناس میں مختلف ہیں۔ مثلاً انار، سیب

انگور زیتون وغیرہ یا پھل جو اپنے رنگت میں مختلف ہیں۔ مثلاً زرد، سبز، سرخ وغیرہ۔ اور یہ چند در چند تنوع خالق حقیقی کی کمال صناعی وحکمت کا مظہر ہے

= وَمِنَ الْجِبَالِ۔ ای ومن الجبال مختلف الوانہا۔ اور (اسی طرح) پہاڑوں کے بھی مختلف رنگ ہیں۔

= جُدَدٌ۔ اس کے مختلف معانی آئے ہیں!

(۱) یہ جُدَّةٌ کی جمع ہے جس کے معنی کھلے راستے کے ہیں۔ لہٰذا جُدَدٌ بمعنی راستے۔ گھاٹیاں۔ جَادَّةٌ (جَوَادٌّ جمع) بڑا راستہ، شارع عام

(۲) ذات خطوط مختلفۃ الالوان۔ مختلف رنگوں کی دھاریوں والے۔

(۳) جُدَدٌ بمعنی قِطَعٌ (ٹکڑے) قطعے، حصے، جَدَدْتُہٗ میں نے اس کے ٹکڑے کردیئے۔

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ۔ اور پہاڑوں کی (مختلف الالوان) گھاٹیاں۔ یا راستے۔ یا پہاڑوں کے مختلف قطعے یا حصے جو بِيضٌ (اَبْيَضُ بَيْضَاءُ سے صفت مشبہ کا صیغہ جمع مذکر ومؤنث ہے) سفید ہیں اور حُمْرٌ (اَحْمَرُ حَمْرَاءُ کی جمع ہے) سُرخ ہیں۔ اور غَرَابِيبُ سُوْدٌ نہایت سیاہ رنگوں کے ہیں۔

= غَرَابِيبُ سُوْدٌ۔ غَرَابِيبُ غِرْبِيبٌ کی جمع ہے اور سُوْدٌ اَسْوَدُ (مذکر) سَوْدَاءُ (مؤنث) بمعنی سیاہ رنگ والا۔ یا سیاہ رنگ والی۔ کی جمع ہے بروزن اَفْعَلُ فَعْلَاءُ فُعْلٌ۔ موجودہ حالت میں (یعنی ترکیب غَرَابِيبُ سُوْدٌ) غَرَابِيبُ سُوْدٌ کی صفت نہیں ہے۔ عربی میں کسی رنگ کی تاکیدی صفت کو موصوف سے پہلے ذکر نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا اس کی مختلف توضیحات کی گئی ہیں۔

(۱)۔ اصل میں یہ سُوْدٌ غَرَابِيبُ تھا۔ سُوْدٌ موصوف غَرَابِيبُ صفت۔ استعمال میں الٹ کر غَرَابِيبُ سُوْدٌ کردیا گیا۔ اَصْفَرُ فَاقِعٌ (خالص زرد) کی طرح اَسْوَدُ غِرْبِيبٌ کہا جاتا ہے۔ یعنی اگر اسود کی تاکیدی صفت ذکر کرنی ہوتی ہے تو غربیب کو اسود کے بعد لاتے ہیں۔

(۲) اصل میں سُوْدٌ غَرَابِيبُ سُوْدٌ تھا۔ صفت سے قبل مؤکد کو مضمر (محذوف) رکھا گیا۔ صفت کے بعد سُوْدٌ مؤکد مضمر کی تفسیر ہے اور یہ زیادتی تاکید کے لئے کیا گیا ہے۔ اور مولانا ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں!

جلال الدین محلی نے کہا۔ اَسْوَدُ غِرْبِيبٌ کثیر الاستعمال ہے۔ اور غِرْبِيبٌ اَسْوَدُ کا

کا استعمال کم ہے، میں کہتا ہوں یہ قلیل الاستعمال اس وقت ہے جب سیاہی کی مزید تاکید مقصود ہو۔

(۳) موصوف مؤکد کو محذوف کرنے کی کوئی بات نہیں (جیساکہ اوپر نمبر ۲ میں مذکور ہوا) بلکہ یہ نوع کلام عربی میں التقدیم والتاخیر کہلاتی ہے لہٰذا غَرَابِيْبُ سُوْدٌ بمعنی سُوْدٌ غَرَابِيْبُ ہے نہایت سیاہ۔

۲۸:۳۵ = وَمِنَ النَّاسِ ۔۔۔۔۔ كَذٰلِكَ ای وكذٰلك من النّاس اور اسی طرح انسانوں چار پاؤں اور جانوروں کے رنگ جُدا جدا ہیں اس جملہ کا عطف سابقہ جملہ پر ہے۔

= اَلْعُلَمٰٓؤُا ۔ علماء۔ عالم لوگ، اس رسم الخط میں یہ لفظ شعراء اور سورۃ فاطر میں آیا ہے یعنی میم کے بعد واؤ اور اس پر ہمزہ اور واؤ کے بعد الف بھی لکھا جاتا ہے اور پڑھا نہیں جاتا:

علامہ پانی پتی رح رقمطراز ہیں:۔

شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رح لکھتے ہیں کہ اس آیہ میں دربردہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس کے دل میں خشیت نہیں وہ عالم نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت اور صفات کمالیہ کو جاننا مستلزم خشیت ہے خشیت علم کے لئے لازم ہے اور لازم کی نفی ملزوم کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

الْعُلَمٰٓؤُا يَخْشٰى کا فاعل ہے۔

اللهَ کو مقدم اور علماء کو مؤخر لانے سے علماء کی تخصیص ہوگئی یعنی اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ہیں (جو پوری طرح) اس سے ڈرتے ہیں ای ان الذین یخشون الله من عبادہ العلمٰٓؤا دون غیرھم۔

= اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بہت بخشنے والا ہے) یہ خدا سے ڈرنے کے وجوب کی علت ہے۔

۲۹:۳۵ = اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلَّذِيْنَ اسم اِنَّ ۔ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ۔ اسم کی تعریف ہیں۔ يَرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۔ اِنَّ کی خبر ہے۔

= يَتْلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب تِلَاوَةٌ (باب نصر) مصدر وہ پڑھتے ہیں (اور اس پر عمل کرتے ہیں)

= كِتٰبَ اللّٰهِ ۔ مضاف مضاف الیہ، اللہ کی کتاب۔ مراد قرآن مجید ہے۔ یا تمام

کتب الٰہیہ (اس صورت میں تکذیب کرنے والوں کی حالت کے بیان کے بعد اس آیت میں گذشتہ اور موجودہ امتوں میں سے تصدیق کرنے والے مومنوں اور قاریوں اور عالموں کی مدح ہو جائے گی!

= سِرًّا ۔ درپردہ ۔ چھپے ہوئے (یعنی عام نفلی صورت میں مثلاً خیرات وغیرہ) عَلَانِيَةً کھلم کھلا ۔ ظاہر ۔ علانیہ ۔ (مفروضہ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ) ہر دو منصوب بوجہ حال ہونے کے ہیں

= يَرْجُوْنَ مضارع ۔ جمع مذکر غائب ۔ رَجَاءٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ امید رکھتے ہیں۔

= تِجَارَةً مفعول ۔ ایسی تجارت ۔

= لَنْ تَبُوْرَ مضارع نفی بہ لَنْ صیغہ واحد مؤنث غائب ضمیر فاعل کا مرجع تجارۃً ہے بَوَارٌ مصدر (باب نصر) سے (بور) نہ بگڑے یعنی جس میں خسارہ نہ ہو ۔ جو نہ بگڑے ۔ جو برباد نہ ہو جو کبھی ماند نہ ہو۔

یعنی وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی گھاٹے میں نہیں جاتے گی نہ برباد ہو گی بَوَارٌ ۔ بَارَ الشَّئُ يَبُوْرُ بَوْرًا وَ بَوَارًا ۔ کے معنی کسی چیز کے بہت زیادہ مندا پڑنے کے ہیں ۔ چونکہ کسی چیز کی کساد بازاری اس کے فساد کا باعث ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے كَسَدَ حَتّٰى فَسَدَ اس لئے بَوَار ۔ بمعنی ہلاکت بھی ہونے لگا ۔ قرآن مجید میں ہے اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (۱۴:۲۸) انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا ۔

۳۵:۳۰ = لِيُوَفِّيَهُمْ ۔ يُوَفِّيَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل لام تَوْلِيَةٌ تفعیل مصدر ۔ پورا پورا دینا ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ ان کو پورا پورا دے گا ۔ ان کو پورا پورا دے ۔

لام کی دو صورتیں ہیں ۔

(۱) یہ لام تعلیل کا ہے اور اس کا تعلق فعل محذوف سے ہے یعنی فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْا لِيُوَفِّيَهُمْ یعنی وہ ایسا اس واسطے کرتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا پورا پورا ثواب ان کو دے ۔

۲:۔ یہ لام عاقبت کا ہے اور اس کا تعلق يَرْجُوْنَ سے ہے (یعنی اس امید تجارت کا نتیجہ یہ ہو گا) کہ اللہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا ۔

= وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۔ اور اپنے فضل سے ان کے اجر میں مزید اضافہ کرے گا ۔

= اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ بے شک وہ بڑی مغفرت کرنے والا (لغزشوں کو معاف کرنیوالا) بڑا قدردان (طاعتوں کی قدر افزائی کرنے والا ہے) یہ بندوں کے اعمال صالحہ کا پورا پورا

بدلہ دینے اور اس پر مزید اپنے فضل وکرم سے عطا کرنے کی علت ہے۔

۳۵: ۳۱ = الکتٰب ۔ ای القراٰن ۔

۳۵: ۳۲ = ثُمَّ اَوْرَثْنَا ۔ ماضی جمع متکلم اِیْرَاثٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے وارث بنایا

ثُمَّ حرف عطف ہے اورثنا کا عطف الذی اوحینا پر ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنایا۔

= اِصْطَفَیْنَا ۔ ماضی جمع متکلم اِصْطِفَاءٌ (افتعال) مصدر۔ ہم نے منتخب کرلیا۔ ہم نے چن لیا۔

= مُقْتَصِدٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اقتصاد (افتعال) مصدر۔ قَصْدٌ مادہ سیدھے راستہ پر قائم۔ متوسط ۔ میانہ رو۔

القصد (باب ضرب) راستہ کا سیدھا ہونا اسی سے اقتصاد ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) محمود علی الاطلاق ۔

جو افراط وتفریط کے درمیان ہو جیسے سخاوت جو اسراف وبخل کے مابین کو کہتے ہیں۔ اور شجاعت جو لاپرواہی اور بزدلی کے درمیان درجہ کا نام ہے چنانچہ اسی معنی کے لحاظ سے قرآن میں ہے وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ (۳۱: ۱۹) اور اپنی چال میں اعتدال کئے رکھ۔

(۲) قصد کا لفظ کنایہ کے طور پر ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جس کے محمود اور مذموم ہونے میں شبہ ہو! یعنی جو نہ بالکل محمود ہو اور نہ بالکل مذموم بلکہ اس کے درمیان۔ چنانچہ اسی معنی کے اعتبار سے فرمایا گیا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ (آیت ہذا) تو کچھ ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں ۔ اور کچھ میانہ رو ہیں۔

= سَابِقٌ ۔ السَّبْقُ کے اصل معنی چلنے میں آگے بڑھ جانا کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے، وَاسْتَبَقَا الْبَابَ (۱۲: ۲۵) وہ دونوں آگے پیچھے دوڑ لگاکر دروازہ کی طرف بھاگے۔

پھر مجازاً ہر شے میں بڑھ جانے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ مثلاً وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَا اِلَیْہِ (۴۶: ۱۱) اور یہ کافر ایمان والوں کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ (یہ قرآن) اگر کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ کرجاتے پھر استعارہ کے طور پر احراز (حفظ) فضیلت کے معنی میں استعمال ہونے لگا مثلاً السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ (۵۶: ۱۰) اور آگے نکل جانے والے ہی اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔

سابق سے یہاں مراد وہ شخص ہے جو اعمال صالحہ کے ذریعہ ثواب الٰہی اور جنت کی طرف پیش

پیش جانے والا ہو۔ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ (وہ شخص یا اشخاص) جو نیکیوں میں بڑھے چلے جاتے ہیں۔

جملہ ہرسہ اقسام ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ، مُقْتَصِدٌ، سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ، اَلَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا میں سے ہیں جیسا کہ لفظ منہم جو ان تینوں کے ساتھ آیا ہے ظاہر کرتا ہے۔

= ذٰلِكَ۔ یعنی اپنے برگزیدہ بندوں کو قرآن مجید کا وارث بنادینا۔

۳۵: ۳۳ = جَنّٰتُ عَدْنٍ مضاف مضاف الیہ۔ رہنے بسنے کے باغات یعنی وہ جنتیں جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہو گا۔ عَدَنَ بِالْمَکَانِ اس نے اس جگہ مقام کیا اور عدن سے مراد اقامۃ علیٰ وجہ الخلود ہے۔ یعنی دائمی طور پر رہنا بسنا۔ اور بعض عدن کو عَلَم قرار دیتے ہیں اور اسے جنت میں ایک خاص مقام کا نام دیتے ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ۔ مبتدا ہے اور یَدْخُلُوْنَهَا اس کی خبر اس میں ضمیر جمع مذکر غائب الذین اصطفینا کی طرف راجع ہے یا ثلثۃ اقسام (ظالم لنفسہ، مقتصد، سابق بالخیرات) کی طرف راجع ہے اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جنّٰت کی طرف راجع ہے۔

= یُحَلَّوْنَ فِیْهَا یہ جنّٰت کی خبر ثانی ہے۔ یُحَلَّوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (ضمیر جمع بمطابق یَدْخُلُوْنَ) تَحْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ زیور پہنائے جائیں گے۔ حِلْیَۃٌ زیور۔

= اَسَاوِرَ۔ سِوَارٌ کی جمع۔ کنگن، پہنچیاں۔ یہ دستوار فارسی سے معرب ہے، اَسَاوِرَ۔ بوجہ جمع وعجمہ غیر منصرف ہے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ اور مِنْ بیانیہ بھی ہو سکتا ہے

= لُؤْلُؤًا۔ اس کی جمع لآلی ہے موتی۔ اس کا عطف مِنْ اَسَاوِرَ پر ہے۔ ای و یُحَلَّوْنَ فِیْهَا لُؤْلُؤًا۔ اور ان کو وہاں موتی پہنائے جائیں گے۔

= حَرِیْرٌ۔ اسم ہے۔ ریشمی کپڑا۔ ہر ایک باریک کپڑے کو حریر کہا جاتا ہے۔

۳۵: ۳۴ = اَذْهَبَ عَنَّا۔ ماضی واحد مذکر غائب اِذْهَابٌ (افعال) مصدر اَذْهَبَ عَنْ ہٹانا۔ دور کرنا۔ اس نے ہم سے غم واندوہ کو دور کر دیا۔

= اَلْحَزَنَ۔ خوف الذنوب والسیئات وخوف رد الطاعات۔ گناہوں اور خطاؤں کا ڈر۔ عبادتوں کے مسترد ہونے کا اندیشہ۔

۳۵: ۳۵ = اَحَلَّنَا۔ ماضی واحد مذکر غائب اِحْلَالٌ (افعال) مصدر بمعنی اتارنا

فرو کش کرنا۔ نا ضمیر جمع متکلم۔ اس نے ہمیں لا اتارا۔ اس نے ہمیں بسایا اس نے ہمیں فروکش کیا
= دَارَ الْمُقَامَةِ۔ مضاف مضاف الیہ ای دار الاقامۃ۔ ٹھہرنے کی جگہ قیام کرنے کی جگہ۔ مُقَامَۃ مصدر میمی ہے۔
= لَا یَمَسُّنَا۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب نَا ضمیر مفعول جمع متکلم ہمیں نہیں چھوئے گی
= نَصَبٌ۔ اسم۔ تھکان۔ مشقت، کوفت، تھکاوٹ۔
= لُغُوْبٌ۔ مصدر و اسم مصدر تھکان، تھکاوٹ سے بدن میں جو اضمحلال اور ذہن میں جو پژمردگی پائی جاتی ہے وہ لغوب ہے مثل ہے اتانا ساغیاً لاغبا وہ ہمارے پاس بھوکا اور ماندہ (تھکا ہارا) آیا۔

۳۵: ۳۶ = لَا یُقْضٰی عَلَیْہِمْ مضارع نفی مجہول واحد مذکر غائب قَضَاءٌ سے۔ یُقْضٰی عَلٰی (اس کا کام تمام کیا جائے گا) وہ مرجائے گا۔ لَا یُقْضٰی عَلَیْہِمْ۔ ان کا کام تمام نہ کیا جائیگا ان کی قضا نہیں آئے گی۔ ان کو موت نہ آئے گی۔ وہ نہ مریں گے۔ قُضِیَ عَلَیْہِ مرجانا۔ جیسے قَضٰی اَجَلَہٗ وہ مر گیا۔ لَا یُقْضٰی عَلَیْہِمْ۔ ان کی قضاء نہیں آئے گی۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ (۲۸: ۱۵) حضرت موسٰی نے اس کو مکا مارا اور اس کا کام تمام کردیا۔
= فَیَمُوْتُوْا۔ میں فاء ناصبہ ہے جو کہ مضارع پر بہ تقدیر اَنْ داخل ہوا کرتی ہے۔ یَمُوْتُوْا مضارع منصوب جمع مذکر غائب مَوْتٌ مصدر (باب نصر) کہ وہ مرجائیں۔
= کُلَّ کَفُوْرٍ۔ کُلَّ لفظاً واحد ہے لیکن معنی کے لحاظ سے جمع ہے اس لئے اس کا استعمال دونوں طرح آتا ہے، مذکر اور مؤنث میں بھی برابر استعمال ہوتا ہے۔
کُلَّ ہمیشہ مضاف مستعمل ہے اگر مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو محذوف ماناجائے گا۔
کَفُوْرٍ صفت مشبہ کا صیغہ مجرور مضاف الیہ۔ کُلَّ کَفُوْرٍ ہر ایک ناشکر گزار۔ ہر کافر شخص۔

۳۵: ۳۷ = یَصْطَرِخُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِصْطِرَاخٌ (افتعال) مصدر افتعال کی تاء کو طاء سے بدلا گیا ہے وہ چیخیں گے۔ وہ چلائیں گے۔ وہ فریاد کریں گے۔ اور جگہ قرآن مجید ہے فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَہٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُہٗ (۲۸: ۱۸) تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے۔ اور وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْہُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَہُمْ (۳۶: ۴۳) اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کردیں

بس ان کا کوئی فریاد رس نہ ہو۔
= نَعْمَلْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) جمع متکلم۔ ہم نیک کام کریں گے!
= غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے۔
= اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ ...... جواب من جهته تعالیٰ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملیگا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے واؤ عاطفہ ہے جس کو ہمزہ استفہام کے بعد لایا گیا ہے لَمْ نُعَمِّرْ مضارع نفی جحد بلم۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ کیا ہم نے تم کو اتنی لمبی عمر نہ دی تھی
= مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ ...... میں مَا موصوفہ ہے ای او لم نعمرکم عمرًا یتذکر فیہ یا ما موصولہ ہے ای اولم نعمرکم الذی یتذکر فیہ
= يَتَذَكَّرُ مضارع واحد مذکر غائب تذکّر (تفعّل) مصدر۔ وہ نصیحت پکڑتا ہے، وہ نصیحت حاصل کرتا ہے (یعنی وہ اس لمبی عمر میں نصیحت حاصل کر لیتا)
اس میں ضمیر فاعل کا مرجع مَنْ (اسم موصول) ہے جو آگے آرہا ہے فِيهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب عُمر کی طرف راجع ہے۔
= تَذَكَّرَ ماضی واحد مذکر غائب اس نے نصیحت پکڑی۔
= وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ۔ النذیر سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ابوحیان کے نزدیک النذیر سے مراد جنس النذیر ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کیونکہ ہر نبی اپنی اُمّت کے لئے نذیر ہے۔ اور تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آگئے تھے۔
اس جملہ کا عطف اولم نعمرکم پر ہے۔ اور جواب کا دوسرا جزو ہے۔ یعنی تمہیں لمبی عمر عطا کی اور پھر تمہیں سمجھانے کے لئے ڈرانیوالے بھی بھیجے
= فَذُوقُوا میں فاء ترتیب کا ہے۔ ذُوقُوا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ ذَوْقٌ مصدر (باب نصر) تم چکھو۔
= فَمَا۔ میں فاء تعلیل کا ہے اور مَا نافیہ ہے
= الظّٰلِمِينَ سے مراد کفار ہیں۔ منکرین توحید و رسالت رُسُل۔
۳۵: ۳۹ = فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ میں فاء ترتیب کا ہے عَلَيْهِ كُفْرُهٗ ای علیہ وبال کفرہ وجزاءہ لا علیٰ غیرہ۔ اس کے کفر کا وبال بھی اس پر ہوگا کسی دوسرے پر نہیں۔
= لَا يَزِيدُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب وہ نہیں بڑھاتا ہے ضمیر فاعل کا مرجع کُفْرُهُمْ

جو آگے آرہا ہے۔

= مَقْتًا۔ مصدر۔ منصوب۔ سخت حقارت، بغض و غضب یعنی کافروں کے لئے ان کا کفر ان کے رب کے نزدیک اس کے غیض و غضب اور حقارت کے بڑھنے کا ہی باعث ہوتا ہے

= خَسَارًا۔ مصدر منصوب (باعثِ) خسارہ

۳۵: ۴۰ = قُلْ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= اَرَأَیْتُمْ میں ہمزہ استفہام کا ہے رأیتم ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اس کا لفظی مطلب ہے کیا تم نے دیکھا؟ کیا تم دیکھتے ہو۔

الاتقان میں ہے جب ہمزہ استفہام "رأیت" پر داخل ہوتا ہے تو اس حالت میں رؤیت کا آنکھوں یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آنا ممنوع ہوتا ہے اور اس کے معنی اَخْبِرُوْنِیْ (مجھ کو خبر دو) کے ہوتے ہیں۔

لیکن اردو محاورہ میں لفظی معنی تقریبًا وہی رکھتے ہیں جو اخبرونی کے ہیں۔

= شُرَکَآئَکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے شریک۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے (یعنی ذرا اپنے ان شریکوں کے متعلق تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو) شرکاء سے مراد بُت ہیں۔

= اَرُوْنِیْ: امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر تم مجھے دکھاؤ۔ تم مجھے بتاؤ۔

= اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ۔ اَمْ بمعنی یا۔ ای ام لھم شرکۃٌ مع اللہ عزوجل فی خلق السمٰوٰت (پہلے آیا تھا: مجھے بتاؤ تو سہی۔ انہوں نے زمین میں سے کوئی ٹکڑا تخلیق کیا ہے؟) یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کوئی ساجھا ہے

= اَمْ اٰتَیْنٰھُمْ کِتٰبًا فَھُمْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْہُ۔ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ اس کی کسی روشن دلیل پر یہ قائم ہیں۔ بَیِّنَۃٍ۔ کھلی دلیل۔ واضح دلیل۔ مِنْہُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع کتٰبًا ہے۔

بیضاوی میں ہے یجوز ان یکون ھُمْ للمشرکین کقولہ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْھِمْ سُلْطٰنًا (۳۰: ۳۵) کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے یعنی ھُمْ ضمیر کا مرجع مشرکین بھی ہو سکتے ہیں۔

= بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا۔ بَلْ حرف اضراب ہے

حرف اضراب لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے قبل کا ابطال منظور ہے اور اس کے مابعد کی تصحیح مقصود ہے۔ یعنی

(۱) نہ تو انہوں نے (جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک گردان کر پوجا گیا) زمین کا کوئی حصہ تخلیق کیا ہے

(۲) نہ آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کوئی ساجھا ہے اور

(۳) نہ کو کوئی ایسی کتاب دی گئی ہے جس میں ان کی (یعنی معبودان باطل کی) شرکت کی کوئی سند مل سکے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ (یعنی مشرکین) ایک دوسرے سے نرے دھوکہ کی باتوں کا وعدہ کرتے آئے ہیں۔ یعنی ان کے اسلاف اپنے اخلاف کو یا ان کے بڑے سرکاروں کو بے بنیاد دھوکہ دیتے چلے آئے ہیں کہ یہ بُت اللہ کے ہاں ان کی شفاعت یا سفارش کریں گے۔

= اِنۡ یَّعِدُ میں اِنۡ نافیہ ہے یَعِدُ مضارع واحد مذکر غائب وَعۡدٌ مصدر (باب ضرب) ضمیر فاعل الظّٰلِمُوۡنَ (جمع مذکر غائب) کی طرف راجع ہے بَعۡضُہُمۡ بَعۡضًا بعض بعض سے یعنی ایک دوسرے سے۔ غُرُوۡرًا مصدر منصوب دھوکہ دینا۔ باطل کی طرف رغبت دلانا۔

۳۵ : ۴۱ = یُمۡسِکُ مضارع واحد مذکر غائب اِمۡسَاکٌ (افعال) مصدر۔ وہ روکتا ہے وہ تھامتا ہے۔ وہ روکے ہوئے ہے، وہ تھامے ہوئے ہے۔

= اَنۡ تَزُوۡلَا - اَنۡ مصدریہ ہے تَزُوۡلَا مضارع تثنیہ مؤنث غائب زَوَالٌ مصدر (باب نصر) کسی چیز کا اپنا صحیح رُخ چھوڑ کر ایک جانب مائل ہو جانا۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ کہ وہ دونوں (سمٰوٰت والارض) اپنے مقام سے ہٹ جائیں۔

تَزُوۡلَا اصل میں تَزُوۡلَانِ تھا۔ اَنۡ کے عمل سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے لِتَزُوۡلَ مِنۡہُ الۡجِبَالُ (۱۴:۴۶) کہ اس سے پہاڑ ہی اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔

= زَالَتَا - ماضی تثنیہ مؤنث غائب زَوَالٌ مصدر سے اِنۡ زَالَتَا - اگر وہ دونوں اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ یا ہٹ جائیں یا ہٹنے لگیں۔

= اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا - اِنۡ نافیہ ہے ای ما امسکہما (کوئی) ان دونوں کو (پھر) تھام نہیں سکتا۔ سنبھالا دے نہیں سکتا۔

= مِنۡ اَحَدٍ - میں مِنۡ زائدہ ہے نفی کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے یعنی کوئی بھی

= بَعۡدِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب یا اللہ کی طرف راجع ہے یا الزوال کی طرف۔ ای بعد زوالہما - (ان دونوں یعنی زمین وآسمان کے) اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے بعد

یا امساکہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے یعنی خداوند تعالیٰ کے تھامنے کے علاوہ اور کوئی اسے تھام نہیں سکے گا۔ بَعْدَ کا لفظ یہاں بجز یا علاوہ کے معنی میں آیا ہے۔

= حَلِیْمًا۔ حلم والا۔ بردبار۔ تحمل والا۔ حِلْمٌ سے جس کے معنی جوشِ غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنے کے ہیں بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ حلیمًا وہ حلیم ہے کیونکہ شرک جیسی کھلی ہوئی اور انتہائی گستاخی پر بھی فورًا سزا نہیں دیتا۔

غَفُوْرًا کیونکہ اگر یہ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں تو اب بھی وہ معاف کرنے کو تیار ہے

حَلِیْمًا غَفُوْرًا منصوب بوجہ خبر کان کے ہے

= اَقْسَمُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِقْسَامٌ (افعال) مصدر۔ انہوں نے قسمیں کھائیں ضمیر فاعل قریش مکہ کی طرف راجع ہے۔

= جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ جَهْدَ تاکید۔ پوری کوشش، پوری طاقت۔ جَهَدَ یَجْهَدُ مصدر (باب فتح) جَهْدَ مصدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے بمعنی اَقْسَمُوْا اَقْسَامًا بَلِیْغًا انہوں نے بڑی زوردار قسمیں کھائیں یا نصب بوجہ حال کے ہے بمعنی جاھدین فی اَیْمَانِهِمْ اپنی قسموں پر زور دیتے ہوتے۔

اَیْمَانٌ یَمِیْنٌ کی جمع ہے۔ قسمیں۔ یمین کے اصل معنی تو دائیں ہاتھ کے ہیں اور حلیف جو دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے یمین حلف کے معنی میں اسی فعل سے مستعار لیا گیا ہے یہ اس کے مجازی معنی ہیں۔

= لَئِنْ لام تاکید اور اِنْ شرطیہ سے مرکب ہے لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ جملہ شرطیہ ہے اگر ان کے پاس کوئی ڈرانیوالا آیا۔

= لَیَكُوْنُنَّ لام جواب شرط کا ہے یَكُوْنُنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ تو وہ ضرور ہوں گے۔ جواب شرط ہے۔

= اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ۔ اَهْدٰى افعل التفضیل کا صیغہ ہے هِدَایَةٌ سے۔ زیادہ راہ پانے والا۔ زیادہ ہدایت یافتہ۔ اِحْدٰى اَحَدٌ کا مونث ہے ای وَاحِدَةً۔ اَلْاُمَمِ میں الف لام عہد کا ہے مراد یہود و نصاریٰ کی امتیں جنہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی احدی الامم یعنی ایسی امت جو ساری امتوں میں سے رشد و ہدایت میں اور استقامت میں افضل ترین ہو۔ احدی الامم امتوں میں واحد امت۔ جیسے کہتے ہیں واحد القوم ساری قوم میں سے واحد شخص یا واحد عصرہٖ اپنے زمانہ کی واحد

شخصیت اَھدٰی مِنۡ اِحۡدَی الۡاُمَمِ یعنی ساری امتوں میں سے خیر امت سب سے زیادہ ممتاز ہے اس سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ۔

= نُفُوۡرًا۔ مصدر منصوب۔ دور ہونا۔ بھاگنا۔ ہدایت سے دور ہونا۔ متنفر ہونا۔ نَفَرَ عَنۡ کسی چیز سے روگردانی کرنا۔ نَفَرَاِلٰی کسی کی طرف دوڑنا۔

مَازَادَ ھُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًا توان کی نفرت ہی بڑھی ای مازادھم مجیئ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الا تباعدًا عن الحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ان کی حق سے دوری اور زیادہ ہو گئی (رسول کے آنے کی طرف نفرت کی نسبت مجازی ہے)

۳۵ : ۴۳ = اِسۡتِکۡبَارًا ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

(۱) یہ مفعول لہٗ ہے ای لاجل الاستکبار اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے۔

(۲) یہ حال ہے ای مستکبرین۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے۔ دراں حالیکہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے

(۳) یہ نُفُوۡرًا کا بدل ہے۔

(۴) یہ نُفُوۡرًا پر عطف ہے یعنی فلما جاءھم نذیر مازادھم الا نفورًا وما زادھم الا استکبارًا فی الارض و ما زادوا الا مکر السیئ یعنی جب وہ نذیر تشریف لایا تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی بجائے وہ اس سے نفرت کرنے لگے اس کی آمد کے بعد ان کے غرور اور سرکشی میں اضافہ ہوتا گیا اور انہوں نے اس کے خلاف بڑھ چڑھ کر گھناؤنی سازشیں شروع کر دیں۔ (ضیاء القرآن)

= وَ مَکۡرَ السَّیِّئِ۔ اس کا عطف اِسۡتِکۡبَارًا پر ہے اس کی بھی وہی صورتیں ہیں جو اوپر اِسۡتِکۡبَارًا کی بیان ہوئیں۔ اس کی اصل ترکیب یہ تھی وَاَنۡ مَکَرُوا السَّیِّئَ۔ کیونکہ السَّیِّئَ موصوف مقدر کی صفت ہے پھر مصدر کو اَنۡ اور فعل کے قائم مقام لایا گیا اور اس کی صفت کی طرف اضافت کی گئی۔ مَکۡرَ بوجوہ بالا منصوب ہے۔

مَکۡرَ السَّیِّئِ قبیح چالیں۔ بری تدبیریں۔

= لَا یَحِیۡقُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ حُیُوۡقٌ۔ حَیَقَانٌ مصادر (باب ضرب) نہیں گھیرتا ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَحَاقَ بِھِمۡ مَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ (۴۶ : ۲۶) اور جس چیز سے وہ استہزار کیا کرتے تھے اس نے ان کو آگھیرا۔ وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھۡلِہٖ اور گھناؤنی سازش بجز سازشیوں کے اور کسی کو نہیں

گھیرتی۔ یعنی بری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی پڑتا ہے۔
= هَلْ يَنْظُرُوْنَ۔ هَلْ نفی کے معنی میں ہے جیسا کہ آیت هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۵۵: ۶۰) میں ہے یَنْظُرُوْنَ بمعنی یَنْتَظِرُوْنَ۔ یَتَوَقَّعُوْنَ۔ یہ انتظار نہیں کر رہے یا توقع نہیں رکھتے مگر سُنَّةَ الْاَوَّلِيْنَ (پہلے والوں کے دستور کا۔ یعنی ان کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو جو ان سے قبل ان لوگوں کے ساتھ ہوا تھا جو ان کے جیسے افعال کے مرتکب ہوئے تھے۔ عذاب الٰہی نے ان کو ہلاک و برباد کر دیا تھا۔
= سُنَّةَ۔ طریقہ جاریہ۔ دستور۔ رسم۔ اس کی جمع سُنَنٌ ہے۔
= لَنْ تَجِدَ۔ مضارع نفی تاکید بلن واحد مذکر حاضر۔ تو نہیں پائے گا۔
= تَحْوِيْلًا۔ تبدیلی۔ تغیر۔ تفاوت، بروزن تفعیل مصدر ہے
۳۵: ۴۴ = اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا میں ہمزہ استفہامیہ ہے واؤ عاطفہ ہے تقدیر کلام ہے اَقَعَدُوْا وَلَمْ يَسِيْرُوْا۔ مضارع نفی حجد بلم (مضارع مجزوم بوجہ عمل لَمْ) کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں۔ یہاں ضمیر فاعل مشرکین مکہ کی طرف راجع ہے اور زمین سے مراد ممالک شام، یمن عراق، وغیرہ ہیں۔ جہاں ان کا اکثر گذر ہوا کرتا تھا۔
فَيَنْظُرُوْا فاء ناصبہ ہے مضارع پر بہ تقدیر اَنْ داخل ہوا کرتی ہے۔
= عَاقِبَةُ۔ انجام۔
= اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جو (لوگ) ان سے پہلے ہوئے ہیں مراد قوم عاد، ثمود، اہل بابل وکلدانیہ۔ قبطیان مصر وغیرہ ہیں۔ هِمْ ضمیر کا مرجع مشرکین مکہ ہیں
= مَا كَانَ اللّٰهُ۔ اللہ ایسا نہیں ہے۔ ای لیس من شانہ۔ اس کی شان کے شایاں نہیں ہے۔
= لِيُعْجِزَهٗ۔ لام تاکید نفی کے لئے ہے۔ يُعْجِزَ مضارع واحد مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع شَیْءٍ ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے اللہ کی شان کے شایان نہیں ہے کہ اُسے کوئی عاجز کر دے۔ یعنی اس کو کوئی کام اپنی مرضی و حکمت کے مطابق کرنے سے معذور کر دے
= مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز بھی۔ ای شیءٌ۔ من استغراق کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے شایان نہیں کہ کوئی بھی چیز آسمانوں میں یا زمین میں اسے ہرا سکے۔
۳۵: ۴۵ = لَوْ يُؤَاخِذُ۔ مضارع واحد مذکر غائب، مُؤَاخَذَةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ اگر وہ گرفت کرے۔ اگر وہ پکڑے۔ وہ دارو گیر کرے۔

= بِمَا ۔ باء سببیہ ہے اور ما موصولہ ہے ۔
= كَسَبُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ انہوں نے کمایا۔ انہوں نے (اچھا یا بُرا کام) کیا۔ یہاں بُرے کام ہی کے متعلق آیا ہے ۔
= عَلٰى ظَهْرِهَا ۔ ای علی ظهر الارض ۔ زمین کی پشت پر۔ زمین پر۔

فائدہ: مولانا عبد الماجد دریابادی صاحب تفسیر الماجدی رقمطراز ہیں:۔
وَلَوْ .... دَآبَّةٍ ۔ یعنی یہ تو مشیتِ تکوینی سرے سے ہے ہی نہیں کہ معاصی و ذنوب پر گرفت فی الفور اور اسی دنیا ہی میں ہو جایا کرے ۔ یہ اگر ہوتا تو کوئی کافر زندہ ہی نہ رہنے پاتا۔ اور اہل ایمان اس لئے اٹھائے جاتے کہ نظامِ عالم مجموعہ کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور جب انسان نہ رہتے تو کوئی حیوان بھی نہ باقی رہنے دیا جاتا کہ حیوانات کی حیثیت تو محض انسان کے خادم کی ہے ۔

= يُؤَخِّرُهُمْ مضارع واحد مذکر غائب تَاْخِيْرٌ (تفعيلٌ) مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ وہ ان کو مہلت دیتا ہے ۔ وہ ان کو ڈھیل دیتا ہے ، یا دے رہا ہے ۔
= اَجَلٍ مُّسَمًّى موصوف وصفت، مقررہ وقت، متعین وقت ۔
= اَجَلُهُمْ مضاف مضاف الیہ ۔ اَجَلٌ جیسا کہ ابھی اوپر بیان ہو چکا ہے مدّتِ مقررہ کو کہتے ہیں ۔ اسی لئے اس سے مراد کبھی موت بھی لی جاتی ہے اور کبھی قیامت دونوں کا وقت مقرر ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

(۳۶) سُوْرَةُ یٰسٓ مَکِّیَّةٌ (۴۱)

۳۶: ۱ = یٰسٓ ۔ یاؔ اور سؔ حروف مقطعات میں سے ہیں اس کے مرادی معنی سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو معلوم نہیں۔ یہ سورۃ کا عنوان بھی ہے۔ اس سورۃ کے کئی دیگر نام بھی ہیں مثلاً معمہ۔ کیونکہ اس کے پڑھنے والے کو دونوں جہانوں کی بھلائی بھی عطا ہوتی ہے اس کو دافعہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو دفع کرتی ہے اس کا نام قاضیہ بھی ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کی ہر ضرورت کو پورا کرتی ہے وغیرہ ذلک۔

۳۶: ۲ = وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ واؤ قسم کے لئے ہے بعض نے یٰسٓ کو قسم قرار دیا ہے اس صورت میں واؤ عاطفہ ہوجائے گی۔ القراٰن الحکیم موصوف و صفت ہے حکیم فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے یعنی بڑی حکمت والا۔ پُراز حکمت۔ یا اس کا معنی محکم بھی ہوسکتا ہے یعنی ایسی محکم کتاب جو ندرتِ معانی اور عبارت کی تعجب انگیزی کے لحاظ سے محکم ہے یا ایسی محکم کہ باطل کسی گوشہ سے اس پر حملہ نہیں کرسکتا

۳۶: ۳ = اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ یہ جوابِ قسم ہے اور کفار کے اس اعتراض کے جواب میں جس کا ذکر اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًاؕ (۱۳: ۴۳) اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم خدا کے رسول نہیں ہو۔

۳۶: ۴ = عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ موصوف وصفت، راہ راست، سیدھا راستہ یعنی اسلام، دین حق۔

اس کی دو صورتیں ہیں :۔

(۱) یہ خبر ثانی ہے (لمن المرسلین۔ خبر اول)

(۲) یہ اَلْمُرْسَلِیْنَ کا صلہ ہے ای انك لمن المرسلین الذین ھم علی صراط

مستقیم ای علیٰ طریقۃ مستقیمۃٍ (بے شک آپ مرسلین الٰہی میں سے ہیں جو سب کے سب راہ راست پر گامزن تھے۔

٣٦: ٥ = تَنۡزِيۡلَ الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ۔ تنزیل فعل محذوف کا مفعول مطلق (مصدر) ہے ای نزل العزیز الرحیم تنزیلاً (مولانا اشرف علی تھانوی) ای نَزَّلَ اللہ ذٰلک تنزیلاً (قرطبی) نزل اللہ ذٰلک تنزیل العزیز الرحیم (شوکانی)
خدائے غالب وزبردست اور نہایت مہربان کی اسی تنزیل کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔
ای ھذا منزل من اللہ۔ ضمیر مفعول کا مرجع القرآن ہے۔

= لِتُنۡذِرَ۔ لام تعلیل کا ہے۔ تُنۡذِرَ واحد مذکر حاضر (منصوب بوجہ عمل لام) تاکہ تو ڈرائے۔ اس کا تعلق یا تنزیل سے ہے یعنی یہ قرآن اس لئے نازل ہوا ہے کہ آپ ڈرائیں۔ یا اس کا تعلق لمن المرسلین کے مفہوم سے ہے یعنی ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو ڈرائے۔

= مَاۤ اُنۡذِرَ۔ اُنۡذِرَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِنۡذَارٌ (افعال) مصدر وہ ڈرایا گیا۔

مَا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

(١) ما نافیہ ہے اور ماۤ اُنۡذِرَ اٰبَآءُ ھُمۡ کے معنی ہوں گے جن کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا۔

(٢) یہ موصولہ ہے بمعنی جس چیز (عذاب الٰہی، عذاب آخرت، تباہی وغیرہ) سے ڈرانے کے لئے ان کے آباء واجداد کے پاس پیغمبروں کو بھیجا گیا تھا۔ اس عذاب سے ڈرانے کے لئے آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا ہے۔

(٣) یہ مصدریہ ہے یعنی جیسے ان کے آباء واجداد کو ڈرایا گیا تھا ویسے ہی آپ ان کو ڈرائیں
مَا کا نافیہ ہونا زیادہ صحیح ہے کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد مکہ میں کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا تھا۔ اس لئے مکہ والوں کو پیغمبر کی ضرورت زیادہ تھی۔

= فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۔ میں فاء ترتیب کا ہے ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب کی دو صورتیں ہیں (١) اگر ما نافیہ لیا جائے تو ضمیر کا مرجع اٰبَآؤُھم ہوگا۔
(٢) مَا کی دوسری صورتوں کے مدنظر فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ کا تعلق لِتُنۡذِرَ سے ہوگا۔ تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے اس چیز سے کہ جس سے ان کے آباء واجداد کو ڈرایا گیا تھا کیونکہ وہ اس سے

غافل ہیں۔ فہم غافلون متعلق بنفی الا نذار علی الوجہ الاول: ای لم ینذر اباؤھم فھم لسبب ذلك غٰفلون۔ وعلی الوجوہ الاخرۃ متعلق بقولہ تعالیٰ لتُنذِرَ ای فھم غافلون عما انذرنا بہ اباء ھم (شوکانی)

۳۶: ۷ = لقد حَقَّ القولُ۔ لام تاکید کا ہے قَدْ بمعنی تحقیق۔ حَقَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے بمعنی حق ہونا۔ ثابت ہونا۔ مطابق ہونا۔

حَقَّ وہ قول یا فعل جو اسی طرح واقع ہو جس طرح پر کہ اس کا ہونا ضروری ہے اور اسی مقدار اور اسی وقت میں ہو کہ جس وقت اور مقدار میں اس کا ہونا واجب ہے۔

جملہ ہذا میں قَوْلٌ سے مراد کافروں کو عذاب دینے کا خدائی فیصلہ ہے۔ مثلاً ولٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ o (۳۲: ۱۳) لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا

آیت ہذا کا ترجمہ ہوگا: بیشک ان میں سے اکثر پر یہ بات لازم ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۳۶: ۸ = اَغْلٰلًا۔ طوق۔ غُلّ کی جمع۔ نیز ملاحظہ ہو (۳۴: ۳۳)

= فَهِیَ۔ میں ضمیر ھِیَ واحد مؤنث غائب اَغْلٰلًا کے لئے ہے۔

= اَلْاَذْقَانِ۔ ذَقَنٌ کی جمع۔ ٹھوڑیاں۔

= مُقْمَحُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر، مُقْمَحٌ واحد اِقْمَاحٌ (افعال) مصدر قَمْحٌ مادہ۔ وہ لوگ جو گردن پھنسنے کی وجہ سے سر اوپر کو اٹھائے ہوتے ہوں۔

قَمْحٌ اس گیہوں کو کہتے ہیں جو پکنے کے وقت سے لے کر ذخیرہ اندوزی تک بالی کے اندر ہی رکھا جائے اور اس گیہوں سے جو ستو بنایا جاتا ہے اسے قمیحۃ کہتے ہیں (اور ستو کی مناسبت سے) کوئی چیز پھانکنے کے لئے سر اوپر اٹھانے کو القمح کہا جاتا ہے پھر محض سر اٹھانے پر (خواہ کسی وجہ سے ہو) قمح کہا جانے لگا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے قَمَحَ الْبَعِیْرُ اونٹ نے (سیری کے بعد حوض سے) سر اوپر اٹھا لیا۔

فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ۔ بمعنی تو ان کے سر اوپر اٹھ رہے ہیں یعنی ٹھوڑیوں تک طوق ہونے کی وجہ سے ان کی گردنیں اوپر اٹھی ہوئی ہیں۔ ان کی آنکھیں بند ہو گئی ہیں کسی چیز کو دیکھ نہیں سکتیں۔

۳۶: ۹ = مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ ان کے سامنے۔

= سَدًّا۔ دیوار۔ آڑ۔ بند۔
= اَغْشَیْنٰھُمْ۔ ماضی جمع متکلم۔ اِغْشَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا۔ یعنی ہم نے ان کو اندھا کر دیا۔
۳۶: ۱۱ = خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ۔ اور رحمٰن سے بن دیکھے ڈرے۔
القھار اور اَلْمُنْتَقِمُ کی بجائے الرحمٰن سے ڈرنے کا ذکر کیا حالانکہ رحمٰن سے ڈرنے کا کوئی تعلق نہیں خوف تو قہّار کے قہر سے اور منتقم کے انتقام سے ہونا چاہئے لیکن رحمان سے ڈرنا اس لئے فرمایا کہ رحمٰن کی صفت رحمت جانتے ہوئے بھی اس سے ڈرنا یہ خشیت کا انتہائی درجہ ہے۔ اور عین ایمان ہے۔ کمال ایمان ہے (کہیں بندے کی کوتاہی رحمان کی رحمت میں کمی کا باعث نہ بن جائے جو بندے کے لئے ناقابل برداشت نقصان ہے)
= اَجْرٍ کَرِیْمٍ۔ موصوف صفت۔ عمدہ اجر۔ یعنی جنّت۔
= مَا قَدَّمُوْا: مَا موصولہ ہے قَدَّمُوْا۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ جو انہوں نے آگے بھیجا۔ یہاں ماضی بمعنی حال استعمال ہوا ہے۔ یعنی جو (نیک و بد اعمال) وہ آخرت کے لئے کرتے ہیں۔
= وَاٰثَارَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے پیچھے۔ ان کے نشاناتِ قدم۔ واؤ عاطفہ اٰثَارَھُمْ کا عطف مَاقَدَّمُوْا پر ہے ای و نکتب اٰثَارَھُمْ اور ہم لکھتے جاتے ہیں ان کے نیک و بد اعمال جو وہ پیچھے چھوڑے جاتے ہیں۔
= وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ۔ ای واَحْصَیْنَا کُلَّ شَیْءٍ۔ اَحْصَیْنَا ماضی جمع متکلم اِحْصَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر جس کے اصل معنی، عدد کو حاصل کرنے کے ہیں اَحْصَیْتُ کَذَا میں نے اسے شمار کیا۔ اصل میں یہ لفظ حَصًی (کنکریاں) سے مشتق ہے اور اس سے گننے کے معنی اس لئے لئے جاتے ہیں کہ عرب کے لوگ گنتی میں کنکریوں پر اس طرح اعتماد کرتے تھے جس طرح ہم انگلیوں پر کرتے ہیں۔ ہٗ ضمیر مفعول کل شیءٍ کے لئے ہے یعنی ہم نے ہر شئی کو گن رکھا ہے یا ضبط کر رکھا ہے یا درج کر رکھا ہے، محفوظ کر رکھا ہے۔
= اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ موصوف و صفت اِمَامٌ (فِعَالٌ) کے وزن پر اسم ہے بمعنی مَنْ یُؤْتَمُّ بِہٖ۔ جس کا قصد کیا جائے۔ چونکہ مقتدا، اور رہنما کا قصد کیا جاتا ہے اس لئے اس کو امام کہتے ہیں۔ غرض جس کی پیروی کی جائے وہ امام ہے خواہ وہ انسان ہو اس کا قول و فعل ہو۔ کتاب ہو۔ صحیفہ ہو وغیرہ ذٰلک۔ چونکہ راستہ کا بھی قصد کیا جاتا ہے اس لئے راستہ کو بھی

اِمَامٌ کہتے ہیں۔ اسی معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ (۱۵: ۷۹) اور وہ دونوں (یعنی قوم لوط اور اصحاب الایکۃ) کھلے راستہ پر واقع ہیں۔

اسی طرح قیامت کو صحائف اعمال کی پیروی کی جائے گی یعنی جیسا ان میں تحریر ہوگا اسی کے مطابق جزاء اور سزا ہوگی!

یا ایسے ہی لوح محفوظ میں جو کچھ مرقوم ہوتا ہے اسی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے گویا ہر شی اپنے وجود میں اسی کی پیرو ہوتی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں صحیفہ اعمال یا لوح محفوظ کے لئے امام کا لفظ استعمال ہوا ہے مثلاً آیہ ہذا وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور ہم نے ہر شے کو ایک واضح کتاب (لوح محفوظ) میں درج کر رکھا ہے۔

مُبِيْنٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ کھلا ہوا۔ صریح۔ ظاہر۔ یہاں امام کی صفت آیا ہے۔

۳۶: ۱۳ = اِضْرِبْ ، فعل امر۔ واحد مذکر حاضر۔ ضَرْبٌ سے۔ جس کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز پر واقع کرنے کے ہیں۔ مختلف اعتبارات سے یہ لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱:۔ ہاتھ، لاٹھی یا تلوار سے مارنا۔ مثلاً اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ (۲: ۶۱) اپنی لاٹھی پتھر پر مار۔

۲:۔ ضَرَبَ الْاَرْضَ بِالْمَطَرِ۔ بمعنی بارش برسنا۔

۳:۔ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ درہم کو ڈھالنا۔

۴:۔ ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ ۔ سفر کرنا۔

۵:۔ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِی الْبَحْرِ يَبَسًا (۲۰: ۷۷) تو ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنادے۔

۶:۔ ضَرَبَ الْفَحْلُ النَّاقَةَ ۔ نر کا مادہ سے جفتی کرنا۔

۷:۔ ضَرَبَ الْخَيْمَةَ ۔ خیمہ لگانا۔ کیونکہ خیمہ لگانے کے لئے میخوں کو زمین میں ہتھوڑے سے ٹھونکا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ (۲: ۶۱) ذلت ان سے چمٹا دی گئی یعنی ذلت نے ان کو اس طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا جیسا کہ کسی شخص پر خیمہ لگا ہوا ہوتا ہے اسی طرح یہی معنی اس آیت میں ہیں:

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ (۳: ۱۱۲) ناداری ان سے لپٹ رہی ہے۔

۸:۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا۔ (۱۸: ۱۱) تو ہم نے

غار میں کئی سال تک ان کے کانوں پر نیند کا پردہ ڈالے رکھا۔ (یعنی ان کو سلائے رکھا)
۹:۔ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ (۵۷: ۱۳) پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کردیجائیگی
۱۰:۔ کسی بات کو اس طرح بیان کرنا کہ اس سے دوسری بات کی وضاحت ہو اسے ضرب المثل کہتے ہیں مثلاً ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا (۳۹: ۲۹) اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے۔
وغیرہ وغیرہ۔

اِضْرِبْ تو مثال بیان کر
= مَثَلًا۔ تشبیہی قصہ۔ تمثیل۔ اِضْرِبْ کا مفعول اوّل۔
= اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر دونوں مفعول ثانی اِضْرِبْ کا۔
ایک بستی کے مکین۔ بستی کے رہنے والے۔
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ۔ ان کے سمجھانے کے لئے ایک مثال بیان کریں۔ بستی والوں کا قصہ۔ یعنی بستی والوں کا قصہ مثال کے طور پر بیان کرکے (ان کو سمجھائیں)
= اِذْ۔ ظرف زمان۔ بمعنی جب۔ جس وقت۔ جبکہ۔
= جَآءَهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع القریۃ ہے
= اَلْمُرْسَلُوْنَ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ فرستادہ۔ بھیجے گئے۔ بھیجے ہوئے

فائدہ یہ اَلْمُرْسَلُوْنَ کون تھے اور القریۃ سے مراد کونسی بستی ہے اس کے متعلق مختلف آرا ہیں۔ بغوی، رازی، سیوطی، محلیؔ، بیضاوی، علامہ آلوسی بغدادی، ابو السعود وغیرہ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ حضرت عیسیٰؑ کے قاصد تھے جو انطاکیہ میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے دو حواریوں کو بھیجا لیکن اہل انطاکیہ نے انکی تکذیب کی اور ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا تو پھر ان کی تائید کے لئے تیسرا قاصد بھیجا گیا۔ لیکن ان لوگوں نے پھر بھی ماننے سے انکار کردیا۔

بادشاہ وقت انطیخس اور اس کے لوگوں نے قاصدوں کے قتل کا مشورہ کیا اس کی خبر پاکر ایک مومن شخص جس کا نام حبیب نجار تھا اور وہ مضافاتِ شہر میں آباد تھا۔ آیا اور اپنی قوم کو رسولوں کے اتباع کے لئے کہا لیکن قوم نے اس کی ایک نہ سنی اور ان تینوں کو شہید کردیا۔

بہت اجلّہ علماء و محققین اس طرف گئے ہیں کہ یہ سارا قصہ بے بنیاد ہے اور یہ کہ حضرت ابن عباس رضؓ حضرت عکرمہ، حضرت کعب احبار اور وہب بن منبہ وغیرہ نے اسے عیسائیوں کی غیر مستند روایات سے اخذ کیا ہے۔ اور ان فرستادگان کے ناموں میں بھی

اختلاف ہے بعض کے نزدیک پہلے دو کے نام صادق و مصدوق تھے اور تیسرے کا نام شلوم تھا۔ بعض نے پہلے دو کے نام یوحنا اور شمعون بتائے ہیں اور تیسرے کا نام بولس۔ بعض نے لکھا ہے کہ پہلے دو کے نام یحییٰ اور یونس تھے۔ اور تیسرا شمعون نامی تھا۔

اس قصہ کی تردید کے لئے سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ سلوقی خاندان (جس سے انطیخش کا تعلق تھا) کی حکومت ۶۵ قبل مسیح ہی ختم ہو چکی تھی اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں انطاکیہ سمیت شام و فلسطین کا پورا علاقہ رومیوں کے زیر تسلط تھا۔

بستی کا تعین نہ تو قرآن میں کیا گیا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔ بلکہ یہ بات بھی کسی مستند ذریعہ سے معلوم نہیں ہوتی کہ یہ رسول کون تھے اور کس زمانہ میں بھیجے گئے تھے۔ اور قرآن مجید جس غرض کے لئے یہ قصہ بیان کر رہا ہے اسے سمجھنے کے لئے بستی کا نام اور رسولوں کے نام معلوم ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

قصے کے بیان کرنے کی غرض قریش کے لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ تم ہٹ دھرمی، تعصب اور انکار حق کی اسی روش پر چل رہے ہو۔ جس پر اس بستی کے لوگ چلے تھے اور اسی انجام سے دوچار ہونے کی تیاری کر رہے ہو جس سے وہ دوچار ہوئے۔» (تفہیم القرآن)

= اِذْ اَرْسَلْنَا۔ اذ (جاءھا) کا بدل ہے۔

۳۶ : ۱۴ = فَكَذَّبُوْهُمَا۔ فاء تعقیب کا ہے۔ كَذَّبُوْا ماضی جمع مذکر غائب تَكْذِيْبٌ (تفعیل) مصدر ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ ضمیر کا مرجع اثنین ہے تو انہوں نے ان دونوں کی تکذیب کی ان کو جھٹلایا۔

= فَعَزَّزْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَعْزِيْزٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے قوت دی۔ ہم نے مضبوط کیا۔ عَزَّزْنَا کے بعد مفعول محذوف ہے ای فَعَزَّزْنَاھُمَا۔ ہم نے ان دونوں کو تقویت دی۔ (ایک تیسرے رسول کے بھیجنے سے)

= فَقَالُوْا۔ میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب تینوں رسولوں کی طرف راجع ہے۔ پس ان تینوں رسولوں نے کہا۔ اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

۳۶ : ۱۵ = قَالُوْا۔ یعنی بستی والوں نے کہا۔

= اِنْ اَنْتُمْ میں اِنْ نافیہ ہے۔

= تَكْذِبُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ كِذْبٌ مصدر (باب ضرب)

۳۶: ۱۶ = رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّا اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ لام تاکید کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم سے استشہاد قسم کے قائم مقام ہے!

اذ تشهد والعلم الله تعالیٰ دهو یجری مجری القسم۔ جب اللہ تعالیٰ کے علم سے استشہاد کر لیا جائے تو وہ قسم کے قائم مقام ہوتا ہے۔

۳۶: ۱۷ = وَمَا عَلَيْنَا۔ اور ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے!

= اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ موصوف وصفت۔ بَلَاغٌ بَلَغَ يَبْلُغُ (نصر) سے مصدر ہے۔ اَلْبَلَاغُ وَالْبُلُوْغُ کے معنی مقصد اور منتہیٰ کی آخری حد تک پہنچنے کے ہیں عام اس سے کہ وہ مقصد کوئی مقام ہو یا زمانہ یا اندازہ کئے ہوئے امور میں سے کوئی امر ہو۔ مگر کبھی محض قریب تک پہنچنے پر بھی بولا جاتا ہے گو انتہا تک نہ بھی پہنچا ہو۔ چنانچہ انتہا تک پہنچنے کے معنی میں ہے حَتّٰى بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔ (۴۶: ۱۵) یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے۔

اَلْبَلَاغُ کے معنی تبلیغ یعنی پہنچا دینے کے ہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ (۱۴: ۵۲) یہ قرآن لوگوں کے نام خدا کا پیغام ہے۔ یا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ (۱۳: ۴۰) تمہارا کام (ہمارے احکام کا) پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔

= اَلْمُبِيْنُ: اسم فاعل واحد مذکر۔ صاف صاف، واضح طور پر پہنچا دینا۔ ایسی تبلیغ کہ جس میں ہر پہلو کی وضاحت کی گئی ہو۔

مُبِيْنٌ اِبَانَةٌ سے (باب افعال) ظاہر۔ کھلا ہوا۔ ظاہر کرنیوالا۔ کھولنے والا (باب افعال سے لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے)

بَلَاغٌ کے معنی کافی ہو۔ بوبھی آتے ہیں جیسے اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ہ (۲۱: ۱۰۶) عبادت کرنے والوں کے لئے اس میں (خدا کے حکموں میں) پوری پوری اور کافی تبلیغ ہے۔

۳۶: ۱۸ = قَالُوْا۔ یعنی اہل قریہ۔ بستی والوں نے کہا۔

= تَطَيَّرْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَطَيُّرٌ (تفعّل) سے ہم نے برا شگون لیا۔ ہم نے منحوس پایا۔ تَطَيَّرَ فُلَانٌ وَاِطَّيَّرَ۔ کے اصل معنی تو کسی پرندہ سے شگون لینے کے ہیں

پھر یہ ہر چیز کے متعلق استعمال ہونے لگا۔ جس سے بُرا شگون لیا جائے اور اسے منحوس سمجھا جائے۔ اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ طَائِرٌ بمعنی نحوست ۔ مثلاً قَالُوْا طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ (۳۶: ۱۹) انہوں (رسولوں) نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے

= لَئِنْ ۔ لام تاکید اور اِنْ حرف شرط سے مرکب ہے ۔

= لَمْ تَنْتَهُوْا ۔ مضارع نفی جحد بلم ۔ لَمْ کے آنے سے نون اعرابی آخر سے ساقط ہو گیا ہے اِنْتِهَاءٌ (افتعال) مصدر۔ اگر تم باز نہ آئے ۔ اگر تم باز نہیں آؤ گے ۔

= لَنَرْجُمَنَّكُمْ ۔ لام جواب شرط کے لئے ہے نَرْجُمَنَّ مضارع بانون تاکید ثقیلہ صیغہ جمع متکلم ۔ رَجْمٌ و رُجُوْمٌ مصدر (باب نصر) ہم ضرور ضرور تم کو سنگسار کر دیں گے ۔ الرِّجَامُ پتھر ۔ الرَّجْمُ سنگسار کرنا ۔ مَرْجُوْمٌ جس کو سنگسار کیا گیا ہو جیسے دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ (۲۶: ۱۱۶) کہ تم ضرور ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

استعارہ کے طور پر رَجْمٌ کا لفظ ۔ جھوٹے گمان ۔ توہم ، سب وشتم اور کسی کو دھتکار دینے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جھوٹے گمان کے معنی میں ہے رَجْمًا بِالْغَيْبِ (۱۸: ۲۲) یہ سب غیب کی باتوں میں اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں اور دھتکار دینے کے معنی میں ہے ؛۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۱۶: ۹۸) تو شیطان مردود کے وسواس سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۳۸: ۷۷) تو بہشت سے نکل جا کہ راندۂ درگاہ ہے۔

قرآن مجید میں شُهُبٌ (ستاروں) کو رُجُوْمٌ کہا گیا ہے رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ (۶۷: ۵) شیاطین کو مارنے کا آلہ۔

= وَلَيَمَسَّنَّكُمْ ۔ واو عاطفہ ہے لام جواب شرط کے لئے ہے یا تاکید کے لئے۔ يَمَسَّنَّ مضارع با نون تاکید ثقیلہ ۔ مَسٌّ مصدر (باب سمع) وہ ضرور ضرور پہنچیگا كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اور تم کو ضرور بالضرور پہنچیگا (ہماری طرف سے دردناک عذاب)

۳۶: ۱۹ = قَالُوْا ۔ رسولوں نے کہا۔

= طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے۔

= اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اِنْ حرف شرط ہے، جواب شرط محذوف ہے

ای اِنْ ذُكِّرْتُمْ تَطَيَّرْتُمْ بِنَا وَ تَوَاعَدْ تُمُوْنَا جب تم کو نصیحت کی جاتی ہے تو تم ہم کو منحوس قرار دیتے ہو اور تکلیف دہی کا ڈراوا دیتے ہو۔ ا حرف استفہام بمعنی یہ کیا بات ہوئی کہ۔

= بَلْ ۔ بلکہ (حرف اضراب ہے) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ۔

۳۶ : ۱۹ = مُسْرِفُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مُسْرِفٌ واحد۔ حد سے بڑھنے والے۔ اِسْرَافٌ (افعال) مصدر۔ حد اعتدال یا حد مقررہ سے آگے بڑھنے والے۔

۳۶ : ۲۰ = اَقْصَا ۔ افعل التفضیل کا صیغہ قَصَاءٌ سے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں زیادہ دور۔ بہت بعید۔ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ شہر کا پرلا (دور والا) سِرا۔ یا شہر کا کوئی دور والا مقام۔

= يَسْعٰى ۔ مضارع واحد مذکر غائب سَعْیٌ مصدر (باب فتح) دوڑتا ہوا۔ یہ رَجُلٌ کا حال ہے۔

۳۶ : ۲۱ = مُهْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر، مرفوع، نکرہ، اِهْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر۔ ہدایت پانیوالے۔ ہدایت یافتہ۔ راہِ راست پر چلنے والے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَمَالِیَ ۲۳

یٰسٓ - صٰفّٰت - صٓ - الزُّمُرُ -

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ

۳۶:۲۲ وَ مَالِیَ ۔ واوٗ عاطفہ ہے۔ جملہ ہٰذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ مَا نافیہ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا!

میرے پاس کوئی عذر نہیں ......

اور مَا استفہامیہ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں یہ استفہام انکاری کے لئے ہے ترجمہ ہوگا!

میرے پاس عذر ہی کیا ہے کہ ...... (یعنی میرے پاس کوئی عذر ہی نہیں ہے

= لَآ اَعۡبُدُ مضارع منفی واحد متکلم۔ (کہ) میں عبادت نہ کروں۔

= فَطَرَنِیۡ۔ فَطَرَ ماضی واحد مذکر غائب فَطۡرٌ مصدر (باب ضرب و نصر) بمعنی عدم سے وجود میں لانا۔ نیست سے ہست کرنا۔ پیدا کرنا۔ فَطۡرٌ کے معنی میں پھاڑنے کا مفہوم ضرور ہونا چاہئے، نَ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم اس نے مجھے پیدا کیا۔ وہ عدم کے پردہ کو پھاڑ کر مجھے وجود میں لایا

= تُرۡجَعُوۡنَ مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ رَجۡعٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی لوٹانا۔ یا (بطور فعل لازم) لوٹنا۔ تم لوٹائے جاؤ گے۔

علامہ پانی پتیؒ صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں:۔

اس کلام میں لطیف طرز میں ہدایت کی ہے اپنے نفس کو نصیحت کرنے کے پیرایہ میں دوسروں کو خالص نصیحت کی ہے کہ دوسروں کو بھی اسی بات کو اختیار کرنا چاہئے جو ناصح نے اپنے لئے اختیار کی ہے حقیقت میں کفار کو اس امر پر زجر کرنا مقصود ہے کہ انہوں نے اپنے خالق کی عبادت کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت پسند کی ہے۔

اور بعض کے نزدیک وَ مَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ جواب ہے، سوال محذوف کا۔ سوال کے متعلق دو روایات ہیں!

۱:۔ حبیب اقصا المدینۃ سے آنے والے نے آکر اپنی قوم سے کہا۔ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ ...... الخ تو قوم والوں نے کہا کہ:۔ کیا تو ہمارے مذہب کا مخالف ہوگیا ہے اور ان رسولوں کے مذہب کا پیرو ہو گیا ہے تو اس نے کہا وَ مَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ ...... الخ

۲:۔ بعض اہل روایت کا بیان ہے کہ جب اس شخص نے یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْا ....۔ کہا تو لوگ اس کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اس سے کہا کیا تو اِن رسولوں کا پیرو ہو گیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: وَمَالِیَ .... الخ

۳۶: ۲۳ == ءَاَتَّخِذُ۔ ہمزہ استفہام انکاری ہے اَتَّخِذُ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر۔ اختیار کرنا۔ کیا میں اختیار کروں۔ بھلا میں اختیار کروں۔

== اٰلِھَۃً۔ اِلٰہٌ کی جمع ہے۔ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً۔ کیا میں اس کو (اللہ کو) چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا لوں۔

== اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ (جملہ شرطیہ) لَا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُھُمْ شَیْئًا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ (جواب شرط)

اِنْ شرطیہ یُرِدْنِ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ) واحد مذکر غائب۔ اِرَادَۃٌ مصدر (باب افعال) اصل میں یُرِدُنِیْ تھا۔ اِنْ کے عمل سے اخیر کی یاء ساقط ہو گئی نِ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم مفعول، اگر وہ مجھ کو (دکھ پہنچانا) چاہے۔

== لَا تُغْنِ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب، اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر کام آنا۔ کفایت کرنا۔ بے پرواہ بنا دینا۔ اصل میں تُغْنِیْ تھا۔ عامل کے سبب سے آخر سے یاء ساقط ہو گئی شَفَاعَتُھُمْ مضاف مضاف الیہ، ان کی شفاعت۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر کا مرجع اٰلِھَۃً ہے۔ لَا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُھُمْ شَیْئًا۔ (تو) ان (معبودان باطل) کی شفاعت یا سفارش میرے کسی کام نہ آ سکے گی۔ مجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔

== لَا یُنْقِذُوْنِ۔ مضارع منفی (مجزوم بوجہ جواب شرط) جمع مذکر غائب۔ اصل میں یہ یُنْقِذُوْنَنِیْ تھا۔ نون اعرابی مضارع مجزوم کی صورت میں گر گیا۔ نون مکسور نون وقایہ ہے آخر میں یاء متکلم بوجہ تخفیف محذوف ہو گئی۔ اِنْقَاذٌ مصدر (باب افعال) اَلْاِنْقَاذُ کے معنی کسی خطرہ یا ہلاکت سے خلاصی دینا ہے۔ مثلاً وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا (۳: ۱۰۲) اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔ لَا یُنْقِذُوْنِ۔ ای لا یخلصون من ذلک الضر۔ مجھے اس ضرر سے نہ بچا سکیں یا چھڑا نہ سکیں۔

۳۶: ۲۴ == اِذًا۔ تب۔ ای اذا اتخذت من دونہ اٰلِھَۃً یعنی اگر میں خدا کو چھوڑ کر ان بتوں کو معبود بنا لوں تو اس صورت میں (اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) میں صریح

گمراہی میں جاپڑا۔

۳۶:۲۵ == اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ (میں ایمان لے آیا ہوں تمہارے رب پر)

اس کی تین صورتیں ہیں :

۱: یہ خطاب قوم سے ہے جس کو اس نے یوں خطاب کیا تھا۔ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ہ

۲: یہ خطاب بادشاہ سے ہے جس کے پاس قوم کے آدمی اسے پکڑ کر لے گئے تھے۔

۳: بعض علماء نے کہا ہے کہ بِرَبِّکُمْ میں خطاب رسولوں کو ہے کیونکہ جب اس کو یقین ہو گیا کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ تو اس نے اپنے مومن ہونے کا پیغمبروں کو گواہ بنالیا۔ اور کہا کہ میں تمہارے رب پر ایمان لے آیا ہوں میرے گواہ رہنا۔

ترجیحاً یہ خطاب قوم سے ہی ہے۔

== فَاسْمَعُوْنِ ۔ اِسْمَعُوْا۔ سِمَاعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ن وقایہ ہے ی متکلم کی محذوف ہے۔ پس میری سنو! یعنی میرے ایمان کی اطلاع سن لو۔

فاسمعوا قولی فانی لا ابالی بما یکون منکم علیٰ ذٰلک۔ میری بات سُن لو۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ اس پر مجھے تمہاری طرف سے کیا سہنا پڑے گا۔

فَائِدَہ : تفسیر الماجدی میں ہے کہ وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ۔ ءَاَتَّخِذُ اِنِّیْٓ اِذًا ہر جگہ صیغہ واحد متکلم کے استعمال سے مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یہ استنباط کیا ہے کہ مرد مومن نے یہ سب اپنے اوپر رکھ کر اس لئے کہا کہ مخاطبین کو اشتعال نہ ہو جو غور و تدبر کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔

فَائِدَہ (۲) اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ میں بجائے بِرَبِّیْ کہنے کے بِرَبِّکُمْ کہا اس کہنے میں ایمان کی ایک بلیغ دعوت ہے۔

۳۶ : ۲۶ == قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ (کہا گیا جنت میں داخل ہو جا) اُدْخُلْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ دُخُوْلٌ مصدر (باب نصر) تو داخل ہو جا

یہ فقرہ کب کہا گیا اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔

۱: جب اس مرد مومن نے قوم سے خطاب کیا تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ موت کے بعد جب خدا کے حضور اس کی پیشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا فرمایا۔ اس امکانی سوال کا یہ جواب ہے (یہ جملہ مستانفہ ہے جو بطور جواب استعمال کیا گیا ہے)

بعض کے نزدیک وہ قتل نہیں ہوا تھا بلکہ طبعی موت مرا تھا۔

۲:۔ بعض نے کہاہے کہ جب اس کی قوم نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے آسمان پر اٹھالیا جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تھا۔ اور وہ وہاں جنت میں ہے
۳:۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ بشارت اس کو مرنے سے پہلے ہی دیدی گئی تھی۔
لیکن جمہور کا قول یہی ہے کہ اسے قتل کیا گیا تھا۔

۳٦: ۲٦/۲۷ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (اس نے کہا: اے کاش! میری قوم کو یہ معلوم ہوجاتا کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھے معززین میں شامل کردیا) لَيْتَ حرف مشبہ بفعل ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے تمنّا کے لئے مستعمل ہے۔

مَا غَفَرَ میں مَا موصولہ ہے یا مصدریہ یا استفہامیہ (اوپر کا ترجمہ ماموصولہ کے لحاظ سے ہے) مصدریہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا:

اے کاش میرے رب کی طرف سے میری بخشش اور میری عزّت یافتگان میں شمولیت کا علم میری قوم کو ہوجاتا۔ استفہامیہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا:

اے کاش! میری قوم کو معلوم ہوجاتا کہ میرے رب نے مجھے کیا بخش دیا۔ اور عزت یافتہ لوگوں میں مجھے شامل کردیا۔

= الْمُكْرَمِيْنَ۔ اسم مفعول، جمع مذکر اِكْرَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ معززین
یہ مرد مومن کا جنت کی نوید ملنے پر اپنی قوم کے لئے ہمدردی کا اظہار ہے۔ اسی کی تعریف کرتے ہوئے حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ:۔

نَصَحَ قَوْمَهٗ حَيًّا وَّمَيِّتًا۔ اس شخص نے جیتے جی بھی اپنی قوم کی خیرخواہی کی اور مرکر بھی۔

۳٦: ۲۸ = وَمَا اَنْزَلْنَا میں مَا نافیہ ہے۔ اور ہم نے نہیں اتارا۔
= عَلٰى قَوْمِهٖ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مردمومن (حبیب نجار) ہے
= مِنْۢ بَعْدِهٖ۔ میں بھی ہٖ ضمیر کا مرجع حبیب نجار ہی ہے۔ اس کے بعد یعنی اس کے شہید کئے جانے کے بعد۔

= وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ۔ اور نہ ہم اتارنے والے تھے ہی۔ یعنی نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت ہی تھی۔ مُنْزِلِيْنَ اسم فاعل۔ جمع مذکر منصوب (بوجہ خبر كُنَّا) اتارنے والے
اس جملہ کی تفسیر میں علامہ ثناء اللہ پانی پتی رح صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں!

وَ مَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ۔ یعنی ہماری یہ عادت ہی نہیں اور دستور ہی نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہلاک کرنے کے لئے فرشتوں کی فوجیں بھیجیں اللہ کو اس کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ باقی یہ بات کہ خندق اور بدر کے دن فرشتوں کو جو بھیجا گیا تھا وہ محض بشارت دینے اور رسول کی عظمت کا اظہار کرنے اور مسلمانوں کے دلوں کو تسکین دینے کے لئے تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

" وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ " (۸: ۱۰) اور اللہ نے یہ بس اس لئے کیا کہ (تمہیں) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو جائے درآں حالیکہ نصرت تو بس اللہ ہی کے پاس ہے

بعض کے نزدیک ماکُنَّا میں مَا موصولہ ہے اور جُنْدٍ سے مراد ہے آسمان سے سنگ باری یا طوفان یا شدید بارش۔ یعنی جس طرح گذشتہ قوموں پر ہم نے عذاب کی فوج بھیجی ایسی عذابی فوج حبیب نجار کی قوم پر نازل نہیں کی۔

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی طرف اشارہ ہے اور حبیب نجار کی قوم کی تحقیر مقصود ہے کہ وہاں فرشتوں کی فوج اتارنے کی ضرورت تو کجا رہی وہاں تو پہلی قوموں کی طرح طوفانِ باد وباراں وغیرہ کی بھی ضرورت نہ تھی۔ محض ایک فرشتہ کی ایک چیخ ہی کافی تھی کہ سب ایک دم بجھ کر رہ گئے (یعنی مر گئے)

۳۶: ۲۹ = اِنْ کَانَتْ - اِنْ نافیہ ہے کَانَتْ کی ضمیر واحد مؤنث غائب جو اسم کَانَ ہے مضمر ہے۔ ای ان کانت الاخذۃ الا صیحۃ واحدۃً۔ کانت فعل ناقص الاخذۃ اسم کانت۔ صیحۃً خبر۔ نہ تھی وہ آ پکڑنے والی (یعنی مصیبت، عقوبت) مگر ایک گرج۔ یعنی بس وہ تو ایک گرج یا چیخ تھی۔

الصیحۃ کے معنی آواز بلند کرنا کے ہیں۔ گرج۔ چیخ۔ چنگھاڑ کے معنی میں مستعمل ہے صور پھونکنے کی آواز کو بھی صَیْحَۃٌ کہتے ہیں۔

= فَاِذَا میں فَ سببیہ ہے اور اِذَا مفاجاتیہ ہے۔

= خَامِدُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر خُمُوْدٌ مصدر (باب نصر) بجھنے والے۔ خَمَدَتِ النَّارُ۔ آگ کے شعلوں کا ساکن ہو جانا۔ (جبکہ اس کا انگارہ نہ بجھا ہو) کنایۃً خمود بمعنی موت بھی استعمال ہوتا ہے۔

فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ پس (اس چیخ کی وجہ سے) وہ یک دم بجھ کر رہ گئے۔ یعنی مر گئے۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ہ (۲۱:۱۴) وہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو (کھیتی کی طرح) کاٹ کر (اور آگ کی طرح) بجھا کر ڈھیر کر دیا۔

۳۶: ۳۰ = يٰحَسْرَةً۔ حَسْرَةٌ افسوس، پشیمانی، پچھتاوا۔ حَسِرَ يَحْسَرُ (سمع) کا مصدر ہے یا حرف ندا ہے اور حَسْرَةٌ منادیٰ۔ اے افسوس!

= عَلَى الْعِبَادِ۔ العباد میں الف لام عہد کا ہے اور مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

= كَانُوْا بِهٖ میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب رسول کے لئے ہے۔

= يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ ماضی استمراری۔ جمع مذکر غائب۔ وہ استہزار کیا کرتے تھے، ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

۳۶: ۳۱ = كَمْ .... مِنَ الْقُرُوْنِ۔ کتنی ہی قومیں۔ کتنی ہی امتیں القرون جمع ہے اَلْقَرْنُ کی جس کے معنی کوئی ایسی قوم یا امت جس کا اپنا مخصوص زمانہ ہو دوسروں سے الگ!

كَمْ سوالیہ بھی آتا ہے اس صورت میں اس کا مابعد اسم تمیز بن کر منصوب ہوتا ہے اور اس کے معنی کتنی تعداد یا مقدار کے ہوتے ہیں۔ جیسے كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ تونے کتنے آدمیوں کو پیٹا؟

كَمْ کی دوسری صورت خبریہ ہے اس صورت میں یہ مقدار کی کمی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اور اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے كَمْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ہم نے بہت بستیوں کو ہلاک کر دیا۔ کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے جیسے كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا۔ ہم نے کتنی بستیوں کو ہلاک کر دیا (یعنی بہت بستیوں کو)

كَمْ .... مِنَ الْقُرُوْنِ۔ کتنی ہی قوموں کو، کتنی ہی امتوں کو (یعنی بہت بستیوں یا امتوں کو)

= اَنَّهُمْ۔ ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب من القرون کی طرف راجع ہے۔

= اِلَيْهِمْ۔ چونکہ خطاب اہل مکہ سے ہو رہا ہے لہٰذا هِمْ ضمیر کا مرجع اہل مکہ ہیں اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ کہ ان بستیوں کے باسی پھر لوٹ کر ان کے پاس واپس نہ آئے۔ یا نہ آئیں گے۔

۳۶: ۳۲ = وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ۔ اِنْ نافیہ ہے كُلٌّ

مبتدا ہے اس کی تنوین مضاف الیہ کے عوض ہے اصل میں کلھم تھا۔ (ھم سے مراد القرون ہے جن کی ہلاکت کا ابھی ذکر ہوا) لَمَّا بمعنی اِلَّا ہے جَمِیْعٌ بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے ای مجموعون اور یہ خبر ہے لَدَیْنَا مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف مکان ہے۔
مُحْضَرُوْنَ خبر ثانی۔

آیت کا مطلب ہوگا:
وَمَا کُلُّھُمْ اِلَّا مَجْمُوْعُوْنَ لَدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ (للحساب والجزاء) لیکن وہ سب کے سب اکٹھے کر کے ہمارے حضور حاضر کئے جائیں گے (حساب وجزاء کے لئے)

۳۶:۳۳ = اٰیَۃٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ میں الارض المیتۃ (موصوف وصفت) مبتدا ہے اور اٰیَۃٌ خبر مقدم لھم متعلق اٰیَۃٌ ھُمْ ضمیر کا مرجع کفار مکہ ہیں اور مردہ (یعنی خشک) زمین ان کے لئے ایک نشانی ہے (اللہ کی قدرت کی یا بطور دلیل مردوں کو دوبارہ زندہ کر دینے کی) الارض سے مراد جنس زمین ہے کوئی معین زمین مراد نہیں ہے
= اَحْیَیْنٰھَا ... الخ اٰیَۃٌ کی تفسیر ہے ماضی جمع متکلم اِحْیَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ ھا ضمیر کا مرجع الارض ہے ہم نے اس کو زندہ کر دیا (بارش برسا کر اور نباتات اُگا کر)
= حَبًّا۔ غلہ۔ اناج (گندم، جو وغیرہ) اناج کے دانہ کو حَبٌّ وَحَبَّۃٌ کہتے ہیں اس کی جمع حبوبٌ ہے یہاں مراد جنس غلہ ہے۔
= فَمِنْہُ۔ فا سببیہ ہے مِنْ ابتدائیہ بھی ہو سکتا ہے اور تبعیضیہ بھی۔ ہٗ ضمیر کا مرجع حَبًّا ہے جار ومجرور متعلق یَاْکُلُوْنَ کے ہے۔
مطلب یہ کہ جب ہم مردہ زمین کو بارش کی وجہ سے سرسبز کر دیتے ہیں اور اس سے غلہ برآمد کرتے ہیں پھر اسی غلہ سے یہ لوگ کھاتے ہیں۔

۳۶:۳۴ = فِیْھَا ای فی الارض۔ زمین میں۔
= نَخِیْلٍ۔ نخیلٌ ونَخْلٌ اسم جنس ہے کھجور کے درخت یا کھجوریں۔
درختوں کے معنی میں قرآن مجید میں ہے کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ (۶۹:۷) جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے۔ اور کھجوروں کے معنی میں فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ۔ (۵۵:۶۸) ان میں میوے۔ کھجوریں اور انار ہیں!

نَخْلٌ کی جمع نَخِیْل ہے جیسے عَبْدٌ کی جمع عَبِیْدٌ ہے۔
= اَعْنَابٌ عِنَبٌ کی جمع ہے بمعنی انگور۔
= فَجَّرْنَا ماضی جمع متکلم تَفْجِیْرٌ (تفعیل) مصدر ای شَقَقْنَا۔ ہم نے پھاڑا ہم نے پھاڑ کر بہایا۔
= فِیْھَا۔ ای فِی الْاَرْضِ اَوْفِیْ جَنّٰتٍ۔ زمین میں یا باغات میں۔
= مِنَ الْعُیُوْنِ۔ مِنْ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
۱:۔ مِنْ ابتدائیہ ہے ای فجرنا من المنابع ما ینتفع بہٖ من الماء۔
یعنی منبعوں سے (چشموں) سے نفع بخش پانی بہایا۔
(۲) مِنْ زائدہ ہے۔ ای فجرنا فیھا العیون جب کہ عیون فَجَّرْنَا کا مفعول ہے اس میں ہم نے چشمے جاری کئے۔
(۳) مِنْ بیانیہ ہے اس میں ہم نے چشمے جاری کردیئے۔
(۴) مِنْ تبعیضیہ ہے ہم نے اس میں کچھ چشمے جاری کئے۔
۳۶:۳۵ = لِیَاْکُلُوْا۔ لام تعلیل کا ہے یَاْکُلُوْا مضارع مجزوم جمع مذکر غائب تاکہ وہ کھائیں۔
= مِنْ ثَمَرِہٖ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
(۱) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع وہ اشیاء مجعولہ ہیں جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔ مثلاً احیاء الارض المیتۃ۔ اخراج الحبّ من الارض۔ وجعل الجنّٰت من نخیل واعناب وتفجیر العیون فی الارض۔ یعنی ان سب کے نتیجے میں جو پھل پیدا ہوتے ہیں وہ کھائیں
(۲) ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے۔ یعنی اللہ کے پیدا کئے ہوئے پھل کھائیں۔
= وَمَا عَمِلَتْہُ اَیْدِیْھِمْ۔ واو عاطفہ ہے مَا کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) مَا موصولہ ہے اس کا عطف ثَمَرِہٖ پر ہے اور (وہ بھی کھائیں) جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ مثلاً عرق۔ شربت۔ شیرہ۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ (کھانے پکانے کی اور بھی بہت سی صورتیں اس میں شامل ہیں۔
(۲) مَا نافیہ ہے یعنی یہ سرسبز و شاداب کھیت۔ یہ اناج سے لہلہاتے ہوئے کھیت، پھلوں سے لدے ہوئے باغات، جاری و ساری نہریں۔ ان میں سے کوئی بھی چیز تو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائی۔ سب اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے!

= اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ اور فاء عاطفہ ہے جس کا عطف محذوف پر ہے ای ایرون ھذہ النعم ویتنعمون بھا فلا یشکرون المنعم بھا۔ کیا یہ لوگ ان نعمتوں کو دیکھتے ہیں اور ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور (پھر بھی) ان نعمتوں کے بخشنے والے کا شکر ادا نہیں کرتے۔ (یہ ان کو زجر و تنبیہ ہے مطلب یہ ہے کہ ان کو منعم کا شکر ادا کرنا چاہیے)

۳۶:۳۶ = الازواج۔ جوڑے۔ ہم مثل چیزیں۔ اقران۔ حیوانات میں نر اور مادہ ہر ایک دوسرے کا زوج کہلاتا ہے۔ غیر حیوانات میں ہر اس شے کو جو دوسری شے کے لگ بھگ (قرین) ہو خواہ مماثل ہو یا مقابل (متضاد) زوج کہتے ہیں۔ ازواج، زوج کی جمع ہے۔ قرآن مجید میں زوج بمعنی خاوند بیوی، عورت مرد، ساتھی۔ مختلف اقسام کے لوگ، مختلف انواع و اصناف، ایک دوسرے کے قرین، وغیرہ استعمال ہوا ہے مثلاً:۔

(۱) یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ (۲: ۳۵) اے آدم! تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو (خاوند بیوی)

(۲) وَجَعَلَ مِنْہُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی (۷۵: ۳۹) پھر اس کی دو قسمیں بنائیں۔ (ایک) مرد اور (ایک) عورت۔ (مرد، عورت)

(۳) اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَھُمْ وَمَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ (۳۷: ۲۲) جو لوگ دنیا میں نافرمانیاں کرتے رہے ہیں ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ پوجا کیا کرتے تھے ایک جگہ اکٹھا کرو۔ (ساتھی یعنی جو ہر فعل میں ان کی اقتداء کیا کرتے تھے)

(۴) وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا (۲۰: ۱۳۱) اور اس کی طرف اپنی نگاہ مت رکھو جو مختلف قسم کے لوگوں کو ہم نے (دنیاوی سامان) دے رکھے ہیں۔

آیت ھٰذا (۳۶: ۳۶) میں بھی اَلْاَزْوَاجَ سے مراد مختلف انواع و اصناف اور ان کے جوڑے ہیں۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا۔ جس نے ہر نوع و صنف کے جوڑے پیدا کئے۔

= مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ۔ مِمَّا مِنْ حرف جار اور مَا موصولہ سے مرکب ہے، تُنْبِتُ مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اِنْبَاتٌ (افعال) مصدر، وہ اگاتی ہے،

مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ اس میں سے جو زمین اگاتی ہے۔ یعنی نباتات سبزہ۔ درخت وغیرہ
= مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ یعنی مرد اور عورت سے۔
= مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ اس سے جس کو وہ نہیں جانتے یعنی بحر و بر کی وہ مخلوق جس کا علم کسی کو نہیں۔
۳۶: ۳۷ = وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ واوٗ عطف کی ہے اٰيَةٌ مبتدا لَهُمْ متعلق اٰيَة اور الَّيْلُ خبر۔ یا الَّيْلُ مبتدا اور اٰيَةٌ لَّهُمْ خبر مقدم۔
الَّيْلُ سے مراد کوئی خاص رات نہیں بلکہ جنسِ شب مُراد ہے اور ان کے لئے رات (خدا کی قدرت کی) ایک نشانی ہے۔
= نَسْلَخُ مضارع جمع متکلم سَلْخٌ مصدر (باب نصر و فتح) کھال کی طرح سُم اتار لیتے ہیں۔ السَّلْخُ کے اصل معنی کھال کھینچنے کے ہیں۔ سَلَخْتُهٗ فَانْسَلَخَ میں نے اس کی کھال کھینچی تو وہ کھینچ گئی اسی سے استعارہ کے طور پر زرہ اتارنے اور مہینہ کے گذر جانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ (۹: ۵) جب حرمت والے مہینے گذر جائیں۔
اور نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ کے معنی ہوتے ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں۔ اصل تاریکی ہے۔ سورج نکلنے سے تاریکی پر دن کی روشنی کا خول رات کی تاریکی پر چڑھ جاتا ہے سورج کے غروب ہونے پر گویا وہ روشنی کا خول اتر جاتا ہے اور رات کی تاریکی پھر نمودار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح رات اور دن کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔
= فَاِذَا میں الفاء برائے عطف سببی ہے اِذَا مفاجائیہ ہے۔
= مُظْلِمُوْنَ۔ ای داخلون فی الظلام۔ تاریکی میں چلے جاتے ہیں۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِظْلَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر بمعنی تاریکی میں ہو جانا۔ تاریک ہو جانا۔ ظُلْمٌ مادہ۔ تاریکی۔ قرآن مجید میں ہے وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا۔ (۲: ۲۰) اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔
فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ تو وہ یک لخت اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔
۳۶: ۳۸ = مُسْتَقَرٍّ۔ ظرف مکان مجرور اِسْتِقْرَارٌ (استفعال) مصدر بمعنی قرار گاہ ٹھہرنے کی جگہ۔ ٹھکانہ۔
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔ اور سُورج ہے کہ اپنے ٹھکانے کی طرف

چلتا رہتا ہے۔

= ذٰلِكَ - اشارہ ہے سورج کا اپنے مستقر کی طرف چلنے کی طرف۔

= تَقْدِيْرُ - قَدَّرَ يُقَدِّرُ سے تفعیل کے وزن پر مصدر ہے اگرچہ یہ لفظ کثیر المعانی ہے مگر یہاں اس سے مراد اندازہ کرنا ہے اور اَلْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ کا مضاف ہے ایک زبردست گرامی قدر (العزیز) بڑے دانا اور خوب جاننے والے العلیم کا اندازہ کردہ نظام۔ یعنی سورج کی اپنے مقررشدہ مقام کی طرف لگاتار حرکت ایک عزیز وعلیم کے اندازہ کردہ نظام الاوقات کے تحت ہے۔ اس کے طلوع وغروب، ارتفاع وانخفاض تاب وتپش، سفروراہ سفر میں کوئی ردوبدل نہیں تاآنکہ خود وہ ذاتِ اقدس اس میں کسی قسم کے ردّوبدل کا ارادہ نہ فرمائے۔

۳۶: ۳۹ = وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ - واؤ عاطفہ ہے القمر منصوب بوجہ فعل مضمر کے ہے ای قَدَّرْنَا الْقَمَرَ اور قَدَّرْنَا فعل ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الْقَمَرَ ہے یہ ہٗ مضاف الیہ ہے جس کا مضاف محذوف ہے ای قَدَّرْنَا مَسِيْرَهٗ مَنَازِلَ۔ مضاف محذوف (مسیر) قَدَّرْنَا کا مفعول اوّل ہے اور مَنَازِلَ مفعول ثانی۔ قَدَّرْنَا بمعنی صَيَّرْنَا (ایک حالت یا شکل سے دوسری حالت یا شکل میں بدل دینا) ہے مطلب یہ کہ ہم نے چاند کا بھی ایک ضابطہ مقرر کیا ہے اور اس کی مسافت کو منزلوں یا حالتوں میں بانٹ دیا ہے کہ وہ ان منزلوں سے گذرتا ہوا ہلال سے بدر اور بدر سے پھر اپنی پہلی ہلالی شکل میں آجاتا ہے۔

= عَادَ - ماضی واحد مذکر غائب عَوْدٌ مصدر (باب نصر) سے جس کے معنی کسی سے ہٹ جانے کے بعد پھر اس کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ عَادَ اصل میں عَوَدَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح، فتحہ واؤ پر ثقیل تھا اس لئے واؤ کو الف سے بدلا۔ عَادَ ہوگیا۔ وہ پھرا اس نے عود کیا۔

علامہ ناصر بن عبد الصمد المغرب میں لکھتے ہیں عَوْدٌ کے معنی ہیں صیرورت (ایک حال سے دوسری حالت کی طرف پلٹنے کے) خواہ ابتداءً ہو یا ثانیاً۔ پہلی صورت کی مثال ہے حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۔ (۳۶: ۳۹) یہاں تک کہ پھر آرہے ہے جیسے کہ ٹہنی پرانی۔ اور دوسری صورت کی مثال ہے كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ (۷: ۲۹) اس نے جس طرح تم کو ابتدا میں پیدا کیا اسی طرح تم پھر پیدا ہوگے"۔

= کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ: کاف تشبیہ کا ہے العرجون القدیم موصوف و صفت
اَلْعُرْجُوْنِ کھجور کے خوشے کی ڈنڈی جو خشک ہو کر خمیدہ ہو جاتی ہے (مادہ عرجن)
القدیم پرانی جس کو خشک رہتے ہوئے زمانہ گذر گیا ہو اور بدیں وجہ اس میں ٹیڑھاپن اور
زردی کا شائبہ ظاہر ہو۔
ترجمہ ہو گا:۔
کھجور کے خوشے کی سوکھی ٹیڑھی ڈنڈی کی طرح۔
۳۶: ۴۰ = لَا یَنْبَغِیْ مضارع واحد مذکر غائب اِنْبِغَاءٌ مصدر (انفعال)
ینبغی ان یکون کذا کا محاورہ دو طرح استعمال ہوتا ہے۔
(۱) اس شے کے متعلق جو کسی فعل کے لئے مسخر ہو۔ جیسے اَلنَّارُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُحْرِقَ
الثَّوْبَ یعنی کپڑے کو جلا ڈالنا آگ کا خاصہ ہے۔ انہی معنی پر محمول یہ آیہ شریفہ ہے۔
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ ۔(۳۶: ۶۹) اور ہم نے ان کو شعر گوئی نہیں
سکھائی اور نہ ہی ان کی فطرت میں یہ خاصہ ہے۔
اور انہی معنی میں آیۃ ہذا ہے لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ۔ سورج
کی مجال نہیں کہ چاند کو جا پکڑے (یہ خاصیت اس میں ودیعت ہی نہیں کی گئی)
(۲) یہ کہ وہ اس شے کا اہل ہے یعنی اس کے لئے ایسا کرنا مناسب اور زیبا ہے جیسے
فُلَانٌ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعْطِیَ لِکَرَمِهٖ۔ فلاں کے لئے اپنے کرم کی وجہ سے بخشش کرنا
زیبا ہے۔ اس معنی میں یہ آیہ شریفہ ہے وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ
بَعْدِیْ (۳۸: ۳۵) اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد وہ کسی کو میسر نہ ہو۔
= سَابِقُ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ سَبْقٌ (باب ضرب و نصر) مصدر۔ آگے بڑھنے والا
مضاف اَلنَّهَارِ (دن) مضاف الیہ۔ سَابِقُ النَّهَارِ، دن سے آگے بڑھ جانیوالا۔ یعنی
نہ رات دن سے آگے نکل جانے والی ہے۔ مراد یہ ہے کہ دن اور رات ایک دوسرے
کے آگے پیچھے ایک مقررہ نظام کے تحت چل رہے ہیں کسی کی مجال نہیں کہ اس نظام سے
انحراف کرے۔
= کُلٌّ۔ ای کل واحد من الشمس والقمر۔ یعنی سورج اور چاند میں سے
ہر ایک۔ تنوین مضاف الیہ کے عوض میں لائی گئی ہے۔
= فَلَكٍ۔ ستاروں کا مدار۔ وہ بیضوی، صوری راہ جس پر اجرام فلکی گردش کرتے ہیں

الفضاء یدور فیہ النجم والکواکب۔
الفلک کے معنی کشتی کے ہیں ستاروں کا مدار کشتی نما ہونے کی وجہ سے فَلَکٌ کہلاتا ہے
فُلْكٌ کی جمع فَلَائِكُ ہے اور فَلَكٌ کی جمع افلاك ہے۔ اس سے فلکی علم نجوم کے ماہر کو کہیں گے اور علم الافلاک علم نجوم کو۔
فَلَكَ یَفْلُكُ فلكًا و اَفْلَاكًا۔ (لڑکی کا) گول پستان والی ہونا۔ اسی سے اَلْفَلَكُ بمعنی التلّ المستدیر من الرمل ریت کا گول ٹیلہ ہے پھر اسی رعایت سے اجرام فلکی کا مدار گول نما ہونے کی وجہ سے اَلْفَلَكُ ہوا۔
= یَسْبَحُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب سَبْحٌ (باب فتح) مصدر۔
وہ تیرتے ہیں۔ وہ تیز اور ہموار رفتار سے چلتے ہیں۔ السَّبْحُ کے اصلی معنی پانی یا ہوا میں تیز رفتاری سے گذر جانے کے ہیں۔ استعارۃً یہ لفظ فلک میں نجوم کی گردش اور تیز رفتاری کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔
كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ (سب (سورج، چاند و دیگر اجرام فلکی) اپنے اپنے مدار میں تیزی کے ساتھ چل رہے ہیں۔
۳۶: ۴۱ = اَنَّا۔ بے شک ہم۔ حرف مشبہ بفعل ہے اَنَّ اور نَا ضمیر جمع متکلم سے مرکب ہے۔
= ذُرِّیَّتَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی ذرّیت یعنی ان کی اولاد۔ اصل میں چھوٹے چھوٹے بچوں کا نام ذرّیت ہے۔ مگر عرف میں چھوٹی اور بڑی اولاد سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ اصل میں جمع ہے لیکن واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، ذُرِّیَّةٌ کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔
(۱) یہ ذَرْءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پیدا کرنے اور پھیلانے کے ہیں اور اس کا ہمزہ متروک ہو گیا ہے جیسے کہ رَدِیَّةٌ اور بَرِیَّةٌ میں
(۲) اس کی اصل ذُرْدِیَّةٌ بروزن فُعْلِیَّةٌ ہے۔ اور ذَرٌّ سے مشتق ہے۔ جیسے قُرِّیَّةٌ قَرٌّ سے۔
= اَلْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۔ موصوف وصفت، بھری ہوئی کشتی۔
اَلشَّحْنُ کشتی یا جہاز میں سامان لادنا یا بھرنا۔ المشحون اسم مفعول واحد مذکر شَحَنَ (باب فتح۔ نصر۔ سمع) بھرنا۔

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا

یہاں کشتی سے مراد خاص کشتی نہیں ہے بلکہ جنس کشتی مراد ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرف اشارہ ہے وقیل المراد فلك نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام (بیضاوی)

الفائدہ جیسا کہ آیت ۳۶: ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ خطاب کفار مکہ سے چلا آرہا ہے یہاں بھی ھم ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ ہی ہیں۔

۴۲:۳۶ = مِنْ مِّثْلِهٖ۔ مِنْ بیانیہ بھی ہو سکتا ہے اور تبعیضیہ بھی۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الفلك ہے مِثْلٌ۔ مانند، اسی طرح کے، اس جیسے، یعنی کشتی کی طرح کے کشتی کی مانند۔ شکل و ساخت کے لحاظ سے یا استعمال کے لحاظ سے مثلاً بحری جہاز، پرانی و نئی قسم کے۔ بادبانوں سے چلنے والے یا انجنوں سے چلنے والے۔ پانی میں چلنے والے یا ہوا میں اڑنے والے۔ ہوائی جہاز وغیرہ یا خشکی پر چلنے والے موٹر۔ ریل گاڑی وغیرہ،

مِنْ مِّثْلِهٖ سے مراد کُلُّ مَا یَرْکَبُ۔ ہر وہ چیز جان دار یا بے جان تیرنے والی اڑنے والی، زمین پر چلنے والی جو سواری یا سامان کی نقل و حرکت کے کام آسکے۔

= مَا یَرْکَبُوْنَ، مَا موصولہ ہے یَرْکَبُوْنَ مضارع۔ جمع مذکر غائب، جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔

۴۳:۳۶ = وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ واؤ عاطفہ ہے اِنْ شرطیہ نَشَاْ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ۔ جمع متکلم۔ اور اگر ہم چاہیں۔ شَیْءٌ و مَشِیْئَةٌ مصدر (باب فتح)

نُغْرِقْهُمْ نُغْرِقْ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط صیغہ جمع متکلم۔ اِغْرَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ان کو ہم غرق کر دیں۔

= فَلَا۔ ف برائے عطف و تعقیب لَا نفی جنس کے لئے ہے۔

= صَرِیْخَ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

صَرَخَ یَصْرُخُ (نصر) سے مصدر ہے جس کے معنی فریاد کرنا۔ چلانا۔ مدد کے لئے پکارنا کے ہیں۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

پس وہ کوئی فریاد نہ کر سکیں گے!

اور اگر یہ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے تو یہ اضداد میں سے ہے اور اس کے معنی ہو نگے

فریادرس (فریاد کو پہنچنے والا) یا فریادی (فریاد کرنے والا) اس کی جمع صُرَخَاءُ ہے
فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ۔ پس ان کے لئے کوئی فریاد سننے والا یا فریاد رس نہ ہوگا۔
= وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ۔ واؤ عاطفہ۔ لَا یُنْقَذُوْنَ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ اور نہ ہی وہ (ڈوبنے سے) بچائے جائیں گے۔ یُنْقَذُوْنَ انقاذٌ (افعال) مصدر سے ہے بمعنی خطرہ، یا ہلاکت سے خلاصی پانا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ (۳: ۱۰۳) اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔

۳۶: ۴۴ = اِلَّا۔ حرف استثناء (استثناء مفرغ)
اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ۔ ای ولا ینقذون الا لرحمة مّنّا ولتمتیع بالحیاة الٰی القضاء الاجل۔ اور نہ وہ چھٹکارا پاسکیں گے مگر ہماری رحمت سے اور ایک مقررہ وقت تک زندگی کا فائدہ اٹھانے کے لئے۔
حِیْنٍ ایک مقررہ وقت تک۔ مراد مدّت حیات جو اللہ نے مقرر کر رکھی ہے۔
رَحْمَةً اور مَتَاعًا بوجہ مفعول لہٗ ہونے کے منصوب ہیں۔

۳۶: ۴۵ = اِتَّقُوْا۔ فعل امر، جمع مذکر حاضر، تم ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو،
اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ وقی مادہ (لفیف مفروق) اِفْتَعِلُوْا کے وزن پر اصل میں اِوْتَقِیُوْا تھا۔ واؤ کو ت میں بدلا۔ تت، ت میں مدغم ہوئی یاء مضموم ماقبل مکسور، یا کا ضمہ ق کو دیا پھر یاء اجتماع ساکنین سے گر گئی اِتَّقُوْا ہو گیا۔
= مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ (جو تمہارے سامنے ہے) وَمَا خَلْفَكُمْ (اور جو تمہارے پیچھے ہے) اس کے مندرجہ ذیل معانی ہو سکتے ہیں:
(۱) اس دنیا کا عذاب اور آخرت کا عذاب۔ یا اس کے برعکس"
(۲) سماوی وارضی بلیّات، جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے: اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (۳۴: ۹)
(۳) قتادہ کا قول ہے مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ سے مراد وہ بربادی اور تباہی کے واقعات جو گذشتہ امتوں کو پیش آئے۔ اور مَا خَلْفَهُمْ سے مراد ہے عذاب آخرت،
(۴) بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد اگلے پچھلے گناہ ہیں!

(۵) وہ عذاب جو تمہارے سامنے ہے اور وہ جو تمہیں مستقبل میں ملے گا!

کچھ بھی ہو مطلب اس کا یہ ہے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور ان اعمال سے پرہیز کرو جن پر یہ عذاب مترتب ہوتا ہے۔

= لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ غایت ہے اتَّقُوْا کی۔ آیت میں مَا موصولہ ہے۔

الفائدہ: اِذَا قِيْلَ کا جواب محذوف ہے، یعنی جب ان سے یہ بات کہی جاتی ہے تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اگلی متصل آیت اس جواب کو محذوف قرار دینے کا قرینہ ہے۔

۳۶: ۴۶ = وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ ۔ واؤ عاطفہ ہے مَا نافیہ ہے تَاْتِيْ مضارع واحد مؤنث غائب هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب جس کا مرجع کفار مکہ ہیں۔ مِنْ زائدہ ہے۔ اور تاکید کے لئے لایا گیا ہے مِنْ اٰيٰتِ میں مِنْ تبعیضیہ ہے اٰيٰتِ مضاف ہے رَبِّهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اٰيٰت کا مضاف الیہ ہے ان کے رب کی آیات ترجمہ ہو گا:

اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی (ایسی) ان کے پاس آئی

= اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۔ اِلَّا حرف استثناء كَانُوْا مُعْرِضِيْنَ ماضی استمراری مُعْرِضِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب بوجہ خبر كَانُوْا ۔ عَنْهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع اٰيَةٍ ہے! مگر یہ کہ وہ اس سے روگردانی ہی کیا کرتے تھے۔

آیت ہذا سابق آیت کی علت غایت کے طور پر ذکر کی گئی ہے۔

آیت ۶: ۴ میں بھی یہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

۳۶: ۴۷ = اَنُطْعِمُ میں الف ہمزہ استفہامیہ ہے نُطْعِمُ مضارع کا صیغہ جمع متکلم ہے کیا ہم کھلائیں۔ کیا ہم کھانے کو دیں۔

= مَنْ موصولہ ہے بمعنی الَّذِيْ ۔

= لَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ ۔ جملہ شرطیہ ہے اَطْعَمَهٗ جواب شرط۔

جس کو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا دیتا۔

= اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ اِنْ نافیہ اِلَّا حرف شرط۔ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ موصوف وصفت کھلی گمراہی۔ تم تو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

یہ جملہ بھی کافروں کے قول کا تتمہ ہے۔ اگرچہ بعض نے اسے اللہ کی طرف سے کافروں

کی بات کا جواب کہا ہے لیکن سیاق وسباق سے قول اول ہی زیادہ صحیح ہے!

۳۶ : ۴۸ = ھٰذَا الْوَعْدُ۔ یہ وعدہ۔ یعنی یہ قیامت کے آنے کا وعدہ۔

= اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ اِنْ شرطیہ ہے ای ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین۔ کوئی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو کہ قیامت ضرور آئے گی!

۳۶ : ۴۹ = مَا يَنْظُرُوْنَ۔ ای ما ینتظرون۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں۔

= صَيْحَةً وَّاحِدَةً۔ چیخ۔ کڑک، ہولناک آواز، چنگھاڑ۔

صَاحَ يَصِيْحُ (ضرب) کا مصدر۔ بمعنی حاصل مصدر بھی آتا ہے۔

اصل میں لکڑی کے چرنے یا کپڑے کے پھٹنے سے جو زور کے جھرّاٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے اس آواز کے نکلنے کو الصیاح کہتے ہیں۔ صیحۃ اسی سے ہے چونکہ زور کی آواز سے آدمی گھبرا اٹھتا ہے اسی لئے بمعنی گھبراہٹ اور عذاب کے بھی استعمال ہوتا ہے (نیز ملاحظہ ہو ۳۶ : ۲۹)

یہاں صیحۃ سے مراد النفخۃ الاولیٰ پہلی مرتبہ صور کا پھونکا جانا ہے جب سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

صیحۃ واحدۃ موصوف و صفت ہیں اور صیحۃً منصوب بوجہ ینظرون کے مفعول ہونے کے ہے۔ اور اس کی تنوین اظہار عظمت اور جلالت کے لئے ہے۔

= تَاْخُذُهُمْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب؛ ضمیر فاعل صیحۃ کی طرف راجع ہے، هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کفار مکّہ کی طرف راجع ہے۔ وہ ان کو آلے گی۔ وہ ان کو آپکڑے گی!

= وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ہ واؤ حالیہ ہے يَخِصِّمُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اصل میں يَخْتَصِمُوْنَ تھا اختصام (افتعال) مصدر سے۔ تار کو ساکن کیا پھر تار کو صاد میں بدلا۔ پھر صاد کو صاد میں مدغم کیا۔ خاء پر اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسرہ دیا گیا يَخِصِّمُوْنَ ہو گیا۔ دراں حالیکہ وہ اپنے معاملات میں جھگڑ رہے ہوں گے یعنی وہ بے خبر اپنے کسی کام میں منہمک ہوں گے کہ یکایک صور پھونکی جائے گی۔ اور سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔

اَلْخَصْمُ کے معنی جھگڑنے کے لئے۔ کہا جاتا ہے خَصَمْتُهٗ وخَاصَمْتُهٗ مُخَاصَمَۃً

وَخِصَامٌ کسی سے جھگڑا کرنا۔ قرآن مجید میں ہے وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (۲: ۲۰۴) اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ الاختصام (افتعال) ایک دوسرے سے جھگڑنا۔

۳۶: ۵۰ = لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ اِسْتِطَاعَۃٌ (استفعال) مصدر طوع مادّہ یَسْتَطِیْعُ اصل میں یَسْتَطْوِعُ تھا واؤ کا کسرہ ماقبل کو دیا اب واؤ ساکن ماقبل مکسور واؤ کو یاء میں بدلا۔ یَسْتَطِیْعُ ہوگیا۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں، وہ قدرت نہیں رکھتے ہیں۔

اَلْاِسْتِطَاعَۃُ کے اصل معنی ہیں کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے جن اسباب کی ضرورت ہوتی ہے ان سب کا موجود ہونا۔ مگر محققین کے نزدیک استطاعۃ نام ہے ان اسباب و ذرائع اور صلاحیتوں کا جن کے ذریعے انسان کو کسی کام کے کرنے پر قدرت ہوجائے۔ اس کی ضد عجزٌ ہے۔

= تَوْصِیَۃً وصیت کرنا۔ بروزن تَفْعِلَۃٌ باب تفعیل کا مصدر ہے منصوب بوجہ یَسْتَطِیْعُوْنَ کے مفعول بہٖ ہونے کے ہے۔

۳۶: ۵۱ = وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ ھی نفخۃ ثانیۃ اس سے مراد صور کا دوسری دفعہ پھونکا جانا ہے جب سب دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ نُفِخَ (ماضی مجہول واحد مذکر غائب) ماضی کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ صور کا پھونکا جانا ایک یقینی امر ہے گویا کہ پھونکا ہی گیا ہے نفخۂ اول اور نفخۂ ثانی میں چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

= فَاِذَا۔ فاء تعقیب کا ہے اِذَا مفاجاتیہ ہے۔ تو یکایک، سو فوراً۔

= اَلْاَجْدَاثِ قبریں۔ جَدَثٌ واحد۔

= یَنْسِلُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ نَسَلَ یَنْسِلُ نَسْلًا (باب ضرب) اَلنَّسْلُ کے معنی کسی چیز سے الگ ہوجانے کے ہیں جیسے نَسَلَ الْوَبْرُ عَنِ الْبَعِیْرِ اُون اونٹ سے الگ ہوگئی۔ النَّسْلُ اولاد کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے باپ سے جدا ہوئی ہوتی ہے۔ اور کہتے ہیں اَنْسَلَتِ الْاِبِلُ اونٹوں کی اون جھڑنے کا وقت آگیا اسی سے نَسَلَ یَنْسِلُ نَسْلًا نا ہے جس کے معنی تیز دوڑنے کے ہیں جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ (۲۱: ۹۶) اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں گے۔ نَسُلُ وَ نَسَلَانٌ الاسراع فی المشی چلنے میں تیزی کرنا

تیز چلنا۔ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ۔ (دوسری دفعہ صور پھونکے جانے پر) وہ فوراً قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے چلنے لگیں گے۔

۳۶:۵۲ == یٰوَیْلَنَا۔ یا حرفِ ندا۔ وَیْل۔ جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔ بمعنی عذاب شدتِ عذاب۔ افسوس، کم بختی، وَیْل مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ۔ اے ہماری کم بختی۔ یہ کلمہ حسرت وندامت ہے:

== مَنْ بَعَثَنَا۔ بَعَثَ ماضی واحد مذکر غائب نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ مَنْ استفہامیہ ہے۔ بَعَثَ یَبْعَثُ بَعْثٌ (باب فتح) جی اٹھنا۔ دوبارہ زندہ کرنا۔ اٹھا کھڑا کرنا۔ بھیجنا یہاں اٹھا کھڑا کرنے کے معنی میں ہے۔ کس نے ہم کو (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھا کھڑا کیا۔

== مِنْ مَّرْقَدِنَا۔ مَرْقَدُ ظرف مکان مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہماری خواب گاہ رَقَدَ یَرْقُدُ (باب نصر) رُقَادٌ و رُقُوْدٌ، خوشگوار اور ہلکی سی نیند سونا۔ مَرْقَدٌ سونے کی جگہ۔

سورۃ الکہف میں ہے:

وَهُمْ رُقُوْدٌ (۱۸:۱۸) حالانکہ وہ (اصحاب کہف) سوئے ہوئے ہیں (یہاں رُقُوْدٌ رَاقِدٌ کی جمع ہے مصدر نہیں ہے) اصحاب کہف کی گہری اور لمبی نیند کو رقود کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ نیند خواہ کتنی ہی گہری اور لمبی کیوں نہ ہو موت کے مقابلہ میں وہ نوم خفیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ لوگوں کو یقین ہو چکا تھا کہ اصحاب کہف مر چکے ہیں لیکن ان کو رُقُوْدٌ کہہ کر موت کی نفی کردی ہے۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتیؒ رقمطراز ہیں:۔

اہل حقیقت کہتے ہیں کہ کافر جب جہنم کے گوناگوں عذاب کو دیکھیں گے تو عذاب جہنم کے مقابلہ میں ان کو قبر کا عذاب خواب کی طرح محسوس ہوگا۔ اس وقت کہیں گے کہ ہم کو خواب سے کس نے اٹھایا؟

== صَدَقَ۔ ماضی واحد مذکر غائب (یہاں جمع کے لئے مستعمل ہے) اس نے سچ کہا۔ یعنی رسولوں نے سچ کہا تھا۔ صَدَقَ یَصْدُقُ (باب نصر) صِدْقٌ سچ کہنا۔ سچ کر دکھانا۔

== هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

(۱) یہ کلام کفار کہیں گے یعنی یہ بعث بعد الموت وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور اللہ کے پیغمبر جو کہتے تھے سچ کہتے تھے (لیکن ہم ہی کم بخت تھے کہ سمجھ نہ سکے)
(۲) یہ کفار کے سوال مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا کے جواب فرشتے یہ جواب دیں گے!
مَا کی بھی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
(۱) مَا موصولہ ہے ای ھذا الذی وَعَدَہُ الرَّحْمٰنُ وَالَّذِیْ صَدَقَہُ الْمُرْسَلُوْنَ ہ یہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اور جو سچ کہا تھا مرسلین نے۔
(۲) مَا مصدریہ ہے ای ھٰذَا وَعْدُ الرَّحْمٰنِ وَصِدْقُ الْمُرْسَلِیْنَ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور مرسلین کے پیغام کی صداقت۔
۳۶: ۵۳ = اِنْ کَانَتْ۔ میں اِنْ نافیہ ہے۔ کَانَتْ میں ضمیر واحد مؤنث غائب النفخۃ الثانیۃ کے لئے ہے۔
= فَاِذَا۔ ملاحظہ ہو ۳۶: ۵۱) متذکرۃ الصدر۔
= جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ۔ ملاحظہ ہو ۳۶: ۳۲ متذکرۃ الصدر
۳۶: ۵۴ = فَالْیَوْمَ سے مراد یوم قیامت ہے منصوب بوجہ الظرف یا مفعول فیہ ہونے کے۔
= شَیْئًا۔ شَآءَ یَشَآءُ۔ شَیْءٌ وَمَشِیْئَۃٌ وَمَشَاءَۃٌ (باب فتح) مصدر۔ ارادہ کرنا۔ چاہنا۔ شَیْءٌ چیز۔ کچھ۔ جو چیز جانی پہچانی جائے اور اس کی خبر دی جا سکے شَیْءٌ کہلاتی ہے اس کی جمع اشیاء ہے نصب بوجہ مصدر کے ہے۔
= لَا تُجْزَوْنَ مضارع منفی مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر تم جزا دیئے جاؤ گے۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے۔ تمہیں بدلہ ملیگا۔
= مَا۔ موصولہ ہے بطور مضاف الیہ ہے جس کا مضاف محذوف ہے اور مضاف الیہ ہی قائم مقام مضاف کے ہے۔ ای الا جزاء ما کنتم تعملونہ فی الدنیا علی الاستمرار۔ یعنی سوائے اس عمل کے بدلہ کے جو تم دنیا میں کرتے رہے تھے۔ کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔
یہ بات ہے جو روز قیامت اللہ کی طرف سے ہر نفس کو کہی جائے گی۔
۳۶: ۵۵ = اَلْیَوْمَ۔ اس روز۔ قیامت کے دن۔

= شُغُلٍ واحد ہے اس کی جمع اشغال و شُغُوْلٌ ہے۔
مشغلہ ایسی مصروفیت جس کی وجہ سے انسان دوسرے کاموں کی طرف توجہ نہ دے سکے
شُغُلٍ تنوین تنکیر اظہار عظمت کے لئے ہے یعنی ایسی عظیم الشان خوشی کہ نہ احاطہ فہم میں آسکے اور نہ الفاظ میں بیان کی جا سکے۔

= فٰکِھُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فاکھۃ واحد آرام پانیوالے۔ راحت پانے والے فرحاں وشاداں۔ فَکِہَ یَفْکَہُ (سمع) فکاھۃ مصدر سے۔ ہنسنے ہنسانے خوش طبعی والا ہونا۔

۳۶ : ۵۶ = ھُمْ۔ ای اصحب الجنۃ۔
= ظِلٰلٍ سائے۔ ظِلٌّ کی جمع ہے۔
علامہ راغب لکھتے ہیں :۔
یہ اَلضِّحُّ کی ضد ہے اور فَیْئٌ سے زیادہ عام ہے کیونکہ (مجازًا) اَلظِّلُّ کا لفظ تو رات کی تاریکی اور باغات کے سایہ پر بھی بولا جاتا ہے نیز ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہنچے اسے ظِلٌّ کہا جاتا ہے مگر فَیْئٌ صرف اس سایہ کو کہتے ہیں جو زوال آفتاب سے ظاہر ہوتا ہے۔
عزت وحفاظت اور ہر قسم کی خوشحالی کو بھی ظل سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ سایہ کے معنوں میں قرآن مجید میں آیا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ (۲ : ۵۷) اور ہم نے بادلوں کا تم پر سایہ کئے رکھا۔ اور عزت وحفاظت کے معنوں میں اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ (۷۷ : ۴۱) پرہیزگار ہر طرح عزت وحفاظت میں ہوں گے۔
انہی معنوں میں آیت ہذا میں استعمال ہوا ہے ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ
وہ بھی اور ان کی بیویاں ہر قسم کی خوشحالیوں میں (ہوں گی)
سورج کی وجہ سے جو سایہ ہوتا ہے جنت میں اس کا تصور تک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں تو سورج ہوگا ہی نہیں لہٰذا یہاں سایہ سے مراد ایسی جگہ لی جا سکتی ہے جہاں نہ گرمی ہو اور نہ سردی۔
ظِلٰلٌ ظُلَّۃٌ کی بھی جمع ہو سکتی ہے جیسے غِلَابٌ غُلْبَۃٌ کی جمع ہے (راغب)

= اَلْاَرَآئِکِ۔ اَرِیْکَۃٌ کی جمع ہے پردے دار مسہریاں۔ حضرت ابن عباس رضؓ کا قول ہے سریر۔ (تخت یا مسہری) جب تک پردہ کے اندر نہ ہو اس وقت تک لفظ

اریکۃ اس کے لئے نہیں بولا جاتا۔

اور اگر صرف پردہ ہی ہو اور اندر سریر نہ ہو اس کو بھی اریکۃ نہیں کہا جاتا۔ سریر مع پردہ کے ہو تو اس کو اریکۃ کہتے ہیں۔ لیکن الزہری کا قول ہے کل ما اتکئ علیہ فھو اریکۃ جس چیز پر ٹیک لگائی جائے وہ اریکۃ ہے۔

سو الارائک سے مراد ایسے تخت یا مسہریاں جو پردہ کے اندر ہوں۔ مادہ ارک ہے

= مُتَّکِئُوْنَ۔ اسم فاعل، جمع مذکر، مُتَّکِئٌ واحد اِتِّکَاءٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر وکاءٌ مادہ۔ ٹیک لگانا۔ سہارا لگانا قرآن مجید میں ہے ھِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا (۲۰: ۱۸) یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں مُتَّکِئُوْنَ ٹیک لگانے والے۔ تکیہ لگا کر بیٹھنے والے۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ۔ هُمْ مبتدا، اَزْوَاجُهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر هُمْ کا معطوف۔ مُتَّكِئُوْنَ خبر فِیْ ظِلٰلٍ جار مجرور اور عَلَی الْاَرَآئِكِ جار مجرور دونوں متعلق خبر۔

وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں (یا بتمام عزت وحفاظت) مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

۳۶: ۵۷ = وَلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ ہے مَا مبتدا مؤخر مَا موصولہ ہے اور بعد کا جملہ اس کا صلہ ہے لَهُمْ خبر مقدم يَدَّعُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے، اِدِّعَاءٌ (افتعال) مصدر يَدَّعُوْنَ اصل میں يَدْتَعِيُوْنَ تھا (بروزن يَفْتَعِلُوْنَ) یاء کا ضمہ ماقبل کو دیدیا یاء اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی تاء کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں مدغم کیا يَدَّعُوْنَ ہو گیا۔ اَلْاِدِّعَاءُ کے معنی کسی چیز کے متعلق دعویٰ کرنے کے ہیں کہ یہ میری ہے اور جنگ میں اِدِّعَاءٌ کے معنی اپنے کو کسی کی طرف منسوب کرنے کے ہیں (کہ میں فلاں قوم سے ہوں یا فلاں کا بیٹا ہوں وغیرہ) یہاں يَدَّعُوْنَ بمعنی يَدْعُوْنَ (افتعل بمعنی فعل استعمال ہوا ہے) ای ما یدعون یاتیھم۔ جو چیز وہ اپنے لئے مانگیں گے ان کو ملیگی۔

یا يَدَّعُوْنَ بمعنی اِدَّعِ عَلَیَّ مَا شِئْتَ (اپنے لئے مجھ سے مانگ جو تجھے چاہئے) سے ماخوذ ہے یعنی جس چیز کی ان کو تمنا ہوگی وہ ان کو ملے گی۔ ای مَا يَدَّعُوْنَ بمعنی مَا يَتَمَنَّوْنَهٗ جس کی وہ تمنا کریں گے۔

۳۶: ۵۷ = سَلَامٌ ۔ سلامتی ۔ امان ۔ سلام) یہ سَلِمَ یَسْلَمُ (سمع) کا مصدر ہے سَلَامَۃٌ بھی مصدر ہے ۔ سَلِمَ مِنْ عَیْبٍ اَوْ اٰفَۃٍ کسی عیب یا آفت سے محفوظ ہونا

= قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۔ قَوْلًا مفعول مطلق (فعل محذوف کا اور جملہ مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ، قَوْلًا کی صفت ہے ای سلام یقال لھم قولا من جھۃ رب رحیم ۔

سلامٌ ۔ تم پر سلامتی ہو ۔ یہ قول ان کو کہا جائے گا اپنے رب رحیم کی طرف سے ۔

صاحب تفسیر حقانی تحریر فرماتے ہیں!

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ .... الخ نیک لوگ بہشت میں عیش و آرام کریں گے یہ جنت جسمانی کی طرف اشارہ ہے قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یہ روحانی جنت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ان کو سلام پہنچیگا ان پر تجلی ہوگی اور دیدار سے سرفرازی بخشی جائیگی جو سرور ابدی ہے ۔

۳۶: ۵۹ = اِمْتَازُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِمْتِیَازٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر، جس کے معنی الگ ہونے اور ممیز ہو جانے کے ہیں ۔ تم الگ ہو جاؤ ۔ یعنی اوپر جو اہل جنت اور ان کے انعامات کا ذکر ہے اب مجرموں سے مخاطب ہو کر فرمایا جا رہا ہے ۔

اے مجرمو! تم ادھر الگ آجاؤ ۔

= اَلْیَوْمَ ۔ آج ۔ آج کے دن ۔ منصوب بوجہ مفعول ہے ۔

۳۶: ۶۰ = اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ : ہمزہ استفہام کے لئے ہے لَمْ اَعْھَدْ مضارع نفی جحد بلم (بمعنی ماضی منفی ہے) عَھْدٌ (سمع) مصدر ۔ عَھِدَ فُلَانٌ اِلٰی فُلَانٍ ۔ کسی سے عہد و پیمان لے کر اسے اسی پر قائم رہنے کی تاکید کرنا ۔

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ ۔ کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کر دی تھی ۔

اَلْعَھْدُ کے معنی ہیں کسی چیز کی پیہم نگہداشت اور خبر گیری کرنا ۔ اس بنا پر اس پختہ وعدہ کو بھی عہد کہا جاتا ہے جس کی نگہداشت ضروری ہو ۔ قرآن مجید میں ہے :

وَلَقَدْ عَھِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ (۲۰: ۱۱۵) اور ہم نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے پختہ عہد لیا تھا ۔

= اَنْ ۔ مصدریہ ہے!

= اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۔ کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا ۔ یعنی شیطان کے کہنے میں آکر اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ۔

== اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
یہ حکم سابق کی علت ہے یعنی اس لئے شیطان کے کہنے میں آکر گناہ نہ کرنا کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

۳۶: ۶۱ == هٰذَا صِرَاطٌ۔ یعنی شیطان کے ورغلانے سے ارتکابِ گناہ سے اجتناب اور اللہ ہی کی عبادت کرنا صراط مستقیم (سیدھا راستہ) ہے۔

صِرَاطٌ کی تنوین مبالغہ کے لئے ہے یا اظہار عظمت کے لئے یا تبعیض کے لئے کیونکہ توحید سیدھے راستے پر چلنے کا ایک حصہ ہے اور تکمیل تو تمام فرائض کی ادائیگی اور ممنوعات سے اجتناب کامل سے ہوتی ہے۔

۳۶: ۶۲ == لَقَدْ اَضَلَّ۔ اَضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔
اِضْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ بمعنی گمراہ کرنا۔ سیدھے راستہ سے ہٹانا۔ اس نے گمراہ کیا۔ اس نے بہکایا۔ اس نے بھٹکایا۔ ضمیر فاعل شیطان کی طرف راجع ہے لَقَدْ میں لام تاکید کے لئے ہے قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی دیتا ہے اور تقریب کا فائدہ بھی دیتا ہے گویا قَدْ اَضَلَّ ماضی قریب کا صیغہ ہے۔ لَقَدْ اَضَلَّ تحقیق اس نے گمراہ کر دیا۔ یا گمراہ کیا۔

== جِبِلًّا كَثِيْرًا۔ موصوف وصفت مل کر اَضَلَّ کا مفعول۔
جِبِلًّا۔ خلق، بڑی جماعت، جَبَلٌ (پہاڑ) کے معنی میں چونکہ بڑھائی اور عظمت کا تصور موجود ہے اس لئے بڑی جماعت کو جِبِلٌ کہنے لگے۔ یعنی ایسی جماعت جو کہ اپنی بڑھائی میں مثل پہاڑ کے ہو۔

== اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے (زجر و توبیخ کے معنوں میں آیا ہے) فاء عطف کے لئے ہے (معطوف علیہ مقدر ہے۔ ای ءَ كُنْتُمْ تُشَاهِدُوْنَ هَلَاكَ الْاُمَمِ الْخَالِيَةِ بِطَاعَةِ اِبْلِيْس فَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اَصْلًا
کیا تم نے شیطان کی پیروی کی وجہ سے کئی سابقہ امتوں کی ہلاکت دیکھی اور تم نے اس سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ یہ ماضی منفی استمراری کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

۳۶: ۶۳ == كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ہ ماضی استمراری جمع مذکر حاضر ہے۔
(جس کا) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

۳۶: ۶۴ == اِصْلَوْهَا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر صَلْيٌ (سمع) مصدر۔

حبس کے معنی آگ میں جلنے اور اس میں جا پڑنے کے ہیں۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جہنم کی طرف راجع ہے۔ اِصْلَوْھَا اس میں جا پڑو۔ اس کے اندر چلے جاؤ، اس میں داخل ہو جاؤ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا (۵۸: ۸) ان کو دوزخ ہی کی سزا کافی ہے (یہ) اسی میں داخل ہوں گے۔

اسی مادہ صلی سے باب تفعیل وافتعال سے بمعنی آگ تاپنا ہے مثلاً قرآن مجید میں ہے سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ (۲۷: ۷) میں ابھی وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا تمہارے پاس آگ کا شعلہ لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا لاتا ہوں تاکہ تم تاپ سکو!

= بِمَا۔ باء سببیہ ہے اور مَا موصولہ ہے

۳۶: ۶۵ = تُكَلِّمُنَا ہم سے باتیں کریں گے! ہم سے کلام کریں گے۔ ہم سے بولیں گے!

تُكَلِّمُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب نَا ضمیر جمع متکلم۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لاتے ہیں خواہ فاعل بصیغہ جمع ہی ہو اور جمع مکسر کا حکم مؤنث غیر حقیقی کا حکم ہے کہ اس کے لئے مذکر اور مؤنث دونوں کا صیغہ استعمال کیا جا سکتا ہے، اگرچہ مؤنث کے صیغہ کا استعمال زیادہ فصیح ہے۔ یہاں چونکہ تُكَلِّمُ کا فاعل اَيْدِيْ ہے يَدٌ کی جمع۔ اس لئے فعل کو مؤنث لایا گیا ہے تُكَلِّمُ تَكْلِيْمٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے ہے

= تَشْهَدُ مضارع واحد مؤنث غائب شَهَادَةٌ (سمع) مصدر سے، وہ شہادت دیں گے۔ وہ گواہی دیں گے۔ نیز اوپر تکلمنا ملاحظہ ہو۔

= كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ يَكْسِبُوْنَ جمع مذکر غائب مضارع كَسْبٌ مصدر سے ابتدا میں كَانُوْا (جمع مذکر غائب) بڑھانے سے ماضی استمراری کا صیغہ بن گیا۔ (جو) وہ کمائی کیا کرتے تھے۔ (جو) وہ کمایا کرتے تھے۔

۳۶: ۶۸ = لَوْ نَشَاۤءُ۔ جملہ شرطیہ۔ نَشَاۤءُ مضارع کا صیغہ جمع متکلم ہے شَيْئٌ اور مَشِيْئَةٌ مصدر (باب فتح) ہم چاہیں یا ہم چاہتے ہیں۔

لَوْ نَشَاۤءُ اگر ہم چاہیں۔ اگر ہم چاہتے۔

= لَطَمَسْنَا۔ لام لَوْ کے جواب میں آیا ہے طَمَسَ (باب ضرب) و اَطْمَسَ (افعال) علیٰ طَمْسٌ وَ طَمَاسَةٌ مصدر۔ ہلاک کرنا۔ برباد کرنا۔ کسی چیز کا نشان مٹا دینا۔ کسی چیز کو جڑ سے مٹا دینا۔ ملیا میٹ کر دینا۔ (اگر ہم چاہتے) تو ان کی آنکھوں کو) ملیا میٹ کر دیتے

(ایسا کہ ان کا نشان تک مٹا دیتے)

طَمْسٌ فعل لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے (باب ضرب و نصر) سے (طُمُوْسٌ مصدر) فنا کرنا یا فنا ہونا۔ مٹنا یا مٹانا۔ ستاروں کا اپنی چمک کھو دینا۔ جیسے وَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ (۷۷: ۸) سو جس وقت کہ ستارے بے نور ہو جائیں گے۔

لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِهِمْ کی تفسیر میں علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

ان ظاہری آنکھوں کو ایسا مٹا دیتے کہ نہ پپوٹا کا نشان رہتا نہ آنکھوں کا شگاف۔ طمس کا یہی معنی ہے۔ الطمس۔ ازالۃ الاثر بالمحو۔ یعنی کسی چیز کو یوں مٹا دینا کہ اس کا نشان باقی نہ رہے۔

= فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فاء عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف لطمسنا پر ہے الصِّرَاط کا نصب بوجہ نزع الخافض (جر دینے والے حرف کو حذف کرنا) ہے اصل میں استبقوا اِلَی الصراط تھا۔ الٰی حرف جار کی وجہ سے جر تھی اِلٰی کے حذف ہونے پر کسرہ بھی گر گیا۔ اتصال فعل کی وجہ سے الصراطَ منصوب ہو گیا۔

الصراط کا نصب بوجہ ظرفیت نہیں کیونکہ الطریق کی طرح الصراط ایک مکان مختص ہے اور ایسی صورت میں الظرفیۃ کی وجہ سے نصب نہیں آتا۔

اگر استبقوا بمعنی ابتدروا (باہم سبقت کرنا) لیا جائے تو الصراط کا بوجہ مفعول بہ ہونے کے منصوب ہونا جائز ہے۔

فاستبقوا ماضی جمع مذکر غائب استباق (افتعال) مصدر سے وہ سبقت کرتے وہ دوڑتے الصراط ایک خاص راستہ۔ یعنی وہ راستہ جس پر چلنے کے وہ عادی تھے۔

فاستبقوا الصراط۔ پھر وہ راستہ کی طرف دوڑتے۔

= فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ہ اَنّٰی استفہامیہ ہے بمعنی کیف، یہاں بطور استفہام انکاری کے آیا ہے۔ کیونکر۔ کیسے۔

یُبْصِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِبْصَارٌ (افعال) مصدر بمعنی دیکھنا۔ پھر وہ کیسے دیکھ سکیں گے۔ دیکھ پائیں گے راستہ کو۔ مراد یہ کہ وہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ ای فکیف یبصرون الطریق۔ ای لا یبصرون۔

اَنّٰی جب بطور اسم ظرف زمان آئے تو بمعنی متٰی ہوتا ہے (جب، جس وقت، کب، کس وقت) مثلاً فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (۲: ۲۲۳) سو تم اپنی کھیت میں آؤ

جب چاہو۔

اور جب بطور ظرف زمان کے آئے تو بمعنی اَیْنَ (جہاں، کہاں) آتا ہے مثلاً قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا (۳: ۳۷) حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا) اے مریم یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟

۳۶ : ۶۷ = لَمَسَخْنٰهُمْ: لام جواب شرط کے لئے ہے (لَوْ کے جواب میں) مَسَخْنَا ماضی جمع متکلم مَسْخٌ (باب فتح) مصدر نَا ضمیر جمع متکلم هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم اُن کی صورت بگاڑ دیں۔ یا ہم ان کی صورتیں بگاڑ دیتے۔ ان کی صورتیں مسخ کر دیتے۔

= عَلٰی مَکَانَتِهِمْ۔ عَلٰی حرف جار مَکَانَتِهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ ان کی جگہوں پر ہی۔ ان کے گھروں میں۔ جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔

= فَمَا اسْتَطَاعُوْا۔ الفاء للتعقیب اِسْتَطَاعُوْا ماضی منفی صیغہ جمع مذکر غائب۔ اِسْتِطَاعَةٌ (استفعال) مصدر۔ وہ نہ کر سکیں، ان سے نہ ہو سکے۔ وہ استطاعت نہ رکھیں

= مُضِیًّا۔ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر ہے مُضِیٌّ یہ اصل میں مُضُوْیٌ تھا واؤ ساکن اور یاء اکٹھے ہوئے واؤ کو یاء میں بدلا اور یاء کو یاء میں مدغم کیا ضاد کے ضمہ کو تخفیف کیلئے اور یاء کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا۔ مُضِیٌّ ہو گیا۔ اِسْتَطَاعُوْا کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مُضِیٌّ گذر جانا۔ گزرنا۔

= وَلَا یَرْجِعُوْنَ۔ واؤ عاطفہ ہے اور اس جملہ کا عطف مُضِیًّا پر ہے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا ...... لَا یَرْجِعُوْنَ۔ ای فلم یقدروا علی ذهاب ولا مجیئ او مضیا امامهم ولا یرجعون خلفهم یعنی وہ جانے آنے پر کوئی قدرت نہ رکھ سکیں یا نہ آگے جا سکیں اور نہ پیچھے مڑ سکیں۔

فَائِدَہ: آیت ہذا و آیت سابقہ کا مطلب یہ ہے کہ عہد شکنی اور کفر کی وجہ سے یہ لوگ مستحق تو اسی بات کے تھے کہ ان کی بینائی ختم کر دی جاتی اور ان کی شکلیں مسخ کر دی جاتیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمت سے دنیا میں ان کے ساتھ ایسا نہیں کیا اور اس کے باقتضاء حکمت ان کو مہلت دے رکھی ہے۔

۳۶ : ۶۸ = مَنْ نُّعَمِّرْهُ۔ مَنْ موصولہ شرطیہ ہے نُعَمِّرْ مضارع صیغہ جمع متکلم ہے اور مجزوم بوجہ شرط ہے تَعْمِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی عمر دینا۔ عمر کو زیادہ کرنا۔ طویل عمر دینا ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے، جس کو ہم طویل عمر دیتے ہیں۔ جس کی عمر ہم زیادہ کر دیتے ہیں

یہ جملہ شرطیہ ہے :

= نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ : جواب شرط۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) جمع متکلم۔ تَنْكِيسٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم الٹا کر دیتے ہیں۔ ہم کبڑا کر دیتے ہیں۔ نُكْسٌ ضعف پیری سے ایک جگہ پڑا رہنے والا۔ نِكْسٌ سست اور کمزور آدمی۔ اَنْكَاسٌ جمع ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے۔

فِي الْخَلْقِ (اس کی) خلقت میں۔ اس کی طبعی قوتوں کے لحاظ سے۔ مراد یہ ہے کہ بڑھاپے میں آدمی کی حالت پلٹ کر بچوں کی سی ہو جاتی ہے وہ بچوں کی طرح چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے اور دوسروں کا سہارا ڈھونڈھتا ہے کھانے پینے میں بھی بچوں کی طرح دوسروں کی مدد کا محتاج ہوتا ہے اور بچوں ہی کی طرح ناسمجھی کی باتیں کرنے لگتا ہے۔

= اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ہ استفہام انکاری ہے۔ یعنی یہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ جو خدا اس قدر تغیر پر قادر ہے وہ آنکھوں کو نابود کرنے اور شکلوں کو مسخ کرنے پر بھی قادر ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ تغیرات تدریجی ہوتے ہیں (اور اگر مسخ ہوتا تو یک دم ہوتا)

۳۶ : ۶۹ = عَلَّمْنٰهُ ۔ عَلَّمْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَعْلِيْمٌ (تفعیل) مصدر۔ ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مَا نفی کا ہے۔ ہم نے اس کو نہیں سکھایا۔ ہم نے اس کو تعلیم نہیں دی۔

= الشِّعْرَ۔ الشَّعْرُ بال کو کہتے ہیں اسی کی جمع اَشْعَار ہے مثلاً:۔

وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا۔ (۱۶ : ۸۰) اور اُن کے اون اور اُن کے پشم اور اُن کے بالوں سے۔

مفردات راغب میں ہے :

شَعَرْتُ کے معنیٰ بالوں پر مارنے کے ہیں۔ اسی سے شَعَرْتُ كَذَا مستعار ہے جس کے معنی بال کی طرح باریک علم حاصل کر لینے کے ہیں اور شاعر کو بھی اس کی فطانت اور لطافتِ نظر کی وجہ سے شاعر کہا جاتا ہے۔ شعر اصل میں لطیف علم کا نام ہے لیکن عرف عام میں موزوں اور مقفّٰی کلام کو شعر کہا جانے لگا۔ اور شعر کہنے والے کو شاعر کہا جاتا ہے۔

لیکن بعض حقیقت شناس لوگوں نے کہا ہے کہ :۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شاعر ہونے کی تہمت لگانے سے کفار کا مقصد منظوم اور مقفّٰی کلام بنانے کی تہمت لگانا نہیں تھا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ قرآن اسلوب شعری سے مبرا ہے اور اس حقیقت کو عجمی عوام بھی سمجھ سکتے ہیں پھر فصحاء عرب کا کیا ذکر ہے۔ بلکہ وہ تو آپ پر (نعوذ باللہ) جھوٹ کی

تہمت لگاتے تھے کیونکہ عربی زبان میں شعر بمعنی کذب اور شاعر بمعنی کاذب استعمال ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جھوٹے دلائل کو ادلۃ شعریۃ کہا جاتا ہے اسی لئے قرآن نے شعراء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ہ (۲۶ : ۲۲۴) اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں۔

اور شعر چونکہ جھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے اس لئے مقولہ مشہور ہے کہ:۔

اَحْسَنُ الشِّعْرِ اَکْذَبُہٗ۔ سب سے بہتر شعر وہ ہے جو سب سے زیادہ جھوٹ پر مشتمل ہو۔

اور کسی حکیم نے کہا ہے کہ:۔

میں نے کوئی متدین اور راست گو انسان ایسا نہیں دیکھا جو شعر گوئی میں ماہر ہو۔

= وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَہٗ۔ اور نہ وہ آپ کے شایاں ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (۳۶ : ۴۰)

= اِنْ ھُوَ: میں اِنْ نافیہ ہے۔

= ذِکْرٌ: ذَکَرَ یَذْکُرُ (نصر) کا مصدر ہے۔ بمعنی ذکر، پند و نصیحت، وعظ

۳۶ : ۷۰ = لِیُنْذِرَ۔ میں لام، لامِ کَیْ ہے۔ اس کے بعد اَنْ مقدرہ ہے تاکہ:

یُنْذِرَ۔ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ لام کَیْ۔ ضمیر فاعل کا مرجع القرآن بھی ہو سکتا ہے اور الرّسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی۔

تاکہ وہ ڈرائے۔

= مَنْ کَانَ حَیًّا۔ ای مؤمنا حیی القلب لان الکافر کالمیت الذی لا یتدبر ولا یتفکر۔ ایسے مؤمن شخص کو جس کا دل زندہ ہو (حق کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہو) کیونکہ کافر مردہ کی مانند ہے جو تدبّر و تفکّر سے عاری ہے۔

حَیًّا صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ زندہ۔ بوجہ خبر کَانَ منصوب ہے۔

= وَیَحِقَّ الْقَوْلُ۔ واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف جملہ سابقہ لِیُنْذِرَ پر ہے ای وَ لِیَحِقَّ۔ یَحِقَّ فعل مضارع واحد مذکر غائب منصوب حَقٌّ سے (باب ضَرَبَ) تاکہ ثابت ہو جائے، بات پوری ہو جائے۔ واجب ہو جائے۔

= اَلْقَوْلُ۔ ای کلمۃ العذاب۔ عذاب کی حجت۔

وَیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْکٰفِرِیْنَ۔ اور تاکہ عذاب کی حجت کافروں پر ثابت ہو جائے۔

حَیًّا کے مقابلہ میں اَلْکَافِرِیْنَ استعمال ہوا ہے یہ بتانے کے لئے کہ کافر حقیقت میں مُردہ ہے

۳۶: ۷۱ == اَوَلَمْ یَرَوْا: ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے واؤ عاطفہ ہے جس کا عطف جملہ منفیہ مقدرہ پر ہے ای الم یعلموا علمًا یقینًا ولم یروا۔ کیا انہیں پختہ یقین نہ تھا اور انہوں نے دیکھا نہیں۔

== خَلَقْنَا لَهُمْ۔ ای خلقنا لاجلهم وانتفاعهم۔ ہم نے پیدا کیا ان کے لئے اور ان کے فائدہ کے لئے۔

== مِمَّا۔ مِنْ تبعیضیہ اور مَا موصول سے مرکب ہے عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا (جو) ہمارے ہاتھوں نے بنایا (یعنی بلا شرکت غیرے) مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا۔ ہمارے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے۔ بنانے کی نسبت ہاتھوں کی طرف بطور استعارہ ہے جس سے تخلیق میں انفرادیت خداوندی اور بلا شرکت اللہ کے ساتھ ساری چیزوں کی وابستگیٔ پیدائش پر زور طور پر ظاہر ہو رہی ہے۔

== اَنْعَامًا۔ چوپائے، مویشی۔ مراد الازواج الثمانیۃ جیسا کہ فرمایا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ (۳۹:۶) اور پیدا کئے تمہارے لئے جانوروں میں سے آٹھ جوڑے اَنْعَامًا خَلَقْنَا کا مفعول ہے۔

== فَهُمْ۔ فاء تفریع کے لئے ہے (فَرَّعَ يُفَرِّعُ تَفْرِيْعٌ، قاعدہ یا دلیل سے فروعی مسائل کا نکالنا۔ یا یہ اَلْفَرْعُ فِي الْمَسَائِلِ سے ہے مسائل قیاسیہ یعنی وہ مسائل جو کسی دوسری چیز پر مبنی ہوں اور اس پر ان کو قیاس کیا گیا ہو۔ اس کے مقابل اصل ہے)

یا سببیہ ہے ای خَلَقْنَا لَهُمْ اَنْعَامًا وملکنا ھا لھم فھم بسبب ذٰلك مالکون لھا۔ ہم نے ان کے لئے مویشی پیدا کئے اور ان مویشیوں کو ان کے قابو میں دیا۔ اور بدیں سبب وہ ان کے مالک بن گئے)

== مَالِكُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مَالِكٌ واحد۔ قابو رکھنے والے، ہر قسم کا تصرف کرنے والے۔

۳۶: ۷۲ == ذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ۔ ذَلَّلْنَا ماضی جمع متکلم تَذْلِيْلٌ (تفعیل) مصدر ذلیل کرنا۔ رام کرنا۔ فرمانبردار کرنا۔ تابع کرنا۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب انعامًا کی طرف راجع ہے۔ ہم نے ان (مویشیوں) کو ان کا تابع بنا دیا۔

== فَمِنْهَا۔ الفاء تفریع کے لئے ہے مِنْ تبعیضیہ ہے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث انعام کی طرف راجع ہے۔ سو ان میں سے بعض۔

= رَکُوْبُھُمْ ، مضاف مضاف الیہ رَکُوْبٌ بروزن فَعُوْلٌ بمعنی مفعول ہے ای مرکوب جس پر سواری کی جائے ۔ اس کی مثال حَصُوْرٌ بمعنی مَحْصُوْرٌ دگھیرا ہوا) فَمِنْھَا رَکُوْبُھُمْ ۔ سو ان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں ۔

= وَمِنْھَا یَاْکُلُوْنَ ہ واؤ عاطفہ ۔ مِنْ تبعیضیہ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب الانعام کی طرف راجع ہے اور ان میں سے بعض کو وہ کھاتے ہیں ۔

جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے

۳۶ : ۷۳ = وَلَھُمْ فِیْھَا ۔ ای فی الانعام ۔

= مَنَافِعُ ۔ اسم جمع منتہی الجموع ۔ مَنْفَعَۃٌ واحد ۔ فائدے ۔ مثلاً زمین جوتنا ۔ بوجھ اٹھانا ۔ ان کی کھالوں اور بالوں کا استعمال وغیر ہُم ۔

= مَشَارِبُ ۔ اسم جمع منتہی الجموع ۔ مَشْرَبَۃٌ واحد ۔ یہ اسم ظرف مکان بھی ہو سکتا ہے اور ظرف زمان بھی ۔

یعنی پینے کی جگہ بھن ۔ یا پینے کے اوقات ۔ اور یہ مصدر میمی بھی ہے بمعنی پینا ۔ بغوی ؒ نے مَشْرَبَۃٌ سے مَشْرُوْبٌ یعنی پینے کی چیز لیا ہے ۔ یعنی دودھ ، دہی وغیرہ مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ بوجہ جمع منتہی الجموع ہونے کے غیر منصرف ہے لہذا ان پر تنوین نہیں آتی ۔

= اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ہ ہمزہ استفہام انکاری کا ہے ۔ فاء عطف کا ہے اور اس کا فعل محذوف پر ہے ای لیشاھدون ھذہ النعم فلا یشکرون المنعم بھا ۔ ان نعمتوں کو دیکھتے ہیں اور ان نعمتوں کے دینے والے کا شکر ادا نہیں کرتے ۔

۳۶ : ۷۴ = اِتَّخَذُوْا ماضی جمع مذکر غائب اتخاذ (افتعال) مصدر ۔ انہوں نے اختیار کیا ۔ ضمیر فاعل کا مرجع مشرکین ہیں ۔

= اٰلِھَۃً ۔ اِلٰہٌ کی جمع ۔ معبود ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِھَۃً (خدا کو چھوڑ کر اور خدا یا معبود) سے مراد نہ صرف بُت ہیں بلکہ دیگر عناصرِ قدرت (آگ ، پانی ، ہوا ، بادل ، بجلی ، وغیرہ) اور حیوان (از قسمِ گائے وغیرہ) اور انسان (پیران باطل جو اپنے آپ کو خدا کی خدائی میں شریک بتلاتے ہیں یا ان کے مریدان کو ایسا سمجھتے ہیں) سب شامل ہیں ۔

= لَعَلَّھُمْ یُنْصَرُوْنَ ہ شاید (ان معبودانِ باطل کے ذریعہ) ان کی (یعنی مشرکین کی) مدد کی جائے گی !

۳۶: ۷۵ = لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب: اِسْتِطَاعَۃٌ (استفعال) مصدر طوع مادّہ۔ وہ طاقت نہیں رکھتے۔ وہ قدرت نہیں رکھتے۔

اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَہُمْ یَنْصُرُوْنَ۝ (۷: ۱۹۲) اور وہ نہ اُن کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں؛

= نَصْرَہُمْ۔ مضاف مضاف الیہ ضمیر ہُمْ مشرکین کی طرف راجع ہے۔ یعنی وہ معبودانِ باطل ان کی (مشرکین کی) مدد کی طاقت نہیں رکھتے۔ مدد نہیں کر سکتے۔ ای لا تقدر الھتھم علیٰ نصرھم۔

= وَہُمْ لَہُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ۝۔ مُحْضَرُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ وہ لوگ جن کو حاضر کیا جائے گا۔

اس جملہ کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں:۔

(۱) صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں:۔

(أ) کفار اپنے معبودوں کے لئے فریق بنے ہوئے دنیا میں ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کی نگرانی کے لئے تیار رہتے ہیں باوجودیکہ وہ معبودان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے اور نہ کسی شر سے ان کو بچاتے ہیں۔ یعنی ھُمْ ضمیر مشرکین کی طرف اور لَہُمْ معبودان باطل کی طرف راجع ہے۔

جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ، موصوف وصفت متعلق ھُمْ ہے۔

(ب) بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن کافروں کے معبودوں کو طلب کیا جائے گا اور ان کے ساتھ ان کے پرستاروں کو بھی لایا جائے گا گویا وہ سب ایک فوج ہوں گے جن کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔

اس صورت میں جند محضرون معبودان باطل کے متعلق ہے!

(۲) صاحب کشاف لکھتے ہیں:۔

(أ)، وہ اپنے معبودانِ باطل کے لئے (دنیا میں) ایک حاضر خدمت فوج بنے رہتے ہیں ان کی حفاظت وخدمت کے لئے۔ اور یہ معبودان باطل ہیں کہ ان کو مدد کرنے کی استطاعت اور قدرت ہی نہیں۔ ھُمْ ضمیر مشرکین کی طرف لَہُمْ ضمیر معبودان باطل کی طرف راجع ہے!

(ب) کہ مشرکین ان کو اپنا معبود اس لئے اختیار کرتے ہیں کہ وہ قیامت کے روز اللہ کے ہاں ان کی مدد کریں گے اور شفاعت کریں گے لیکن حقیقت الامر اس کے خلاف ہے قیامت کے روز یہ (الِھَۃً ھُمْ) اپنے پرستاروں (لھم) کے سامنے اکٹھے کرکے لائے جائیں گے تاکہ ان کے عذاب کو دیکھیں جو اس روز دوزخ میں جھونکے جائیں گے۔

(۳) تقریباً صاحب روح المعانی رقمطراز ہیں:۔

(ھُمْ) للالھۃ وضمیر (لھم) للمشرکین ای وان الالھۃ معدون محضرون لعذاب اولئک المشرکین یوم القیامۃ لانھم یجعلون وقود النار ھم ضمیر الٰھۃ کی طرف اور لھم میں ضمیر ھم مشرکین کی طرف راجع ہے یعنی معبود ان باطل قیامت کے روز مشرکین کے عذاب کو دیکھنے کے لئے حاضر کئے جائیں گے کیونکہ وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

یا محضرون عند حساب الکفرۃ اظھارًا لعجزھم واقناطًا للمشرکین عن شفاعتھم یعنی معبودان باطل کو کفار کے حساب کے وقت حاضر کیا جائے گا۔ ان کی بے بسی کو ظاہر کرنے کے لئے اور ان کی شفاعت کے بارہ میں مشرکین کی مایوسی کے اظہار کے لئے۔

(۴) وَھُمْ لَھُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ۔ واؤ حالیہ ہے۔ ھُمْ (الٰھۃ) کی طرف راجع ہے اور لَھُمْ مشرکین کی طرف راجع ہے۔

ای الاصنام جند للعابدین اکدھا بانھم لایستطیعون نصرھم حال ما یکونون جند لھم ومحضرون لنصرتھم» اصنام (بت) اپنے پوجنے والوں کی فوج (ہیں) اور اس کی تاکید ہے کہ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ ایک پوری فوج ہوں اور ان کی مدد کے لئے آحاضر ہوں۔ (رازی) علاوہ ازیں اور بھی متعدد اقوال ہیں۔

۳۶ : ۷۶ = فَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ میں الفاء للسببیۃ۔ ای اذا کان ھذا حالھم مع ربھم عزوجل فلا تحزن بسبب قولھم علیک۔ جب کا اپنے ربّ عزوجلّ کے ساتھ یہ حال ہے تو اپنے متعلق ان کی باتوں سے رنجیدہ خاطر مت ہوں۔

لا یحزنک فعل نفی واحد مذکر غائب ک ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ حزنٌ مصدر (باب نصر) سے۔ تجھے غمگین نہ کرے۔

قَوْلُھُمْ مضاف مضاف الیہ لا یحزن کا فاعل۔ ان کا قول۔ ان کا کہنا۔ (کہ آپ

شاعر ہیں)
= مَا یُسِرُّوْنَ: مَا موصولہ ہے یُسِرُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِسْرَارٌ (افعال) مصدر۔ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔
= مَا یُعْلِنُوْنَ۔ مَا موصولہ یُعْلِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِعْلَانٌ (افعال) مصدر سے جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ جو وہ علانیہ کرتے ہیں۔
۳۶: ۷۷ = اَوَلَمْ یَرَ: میں ہمزہ استفہام انکاری ہے اور تعجب کے لئے ہے۔ واؤ عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ مقدرہ پر ہے۔
ای الم یتفکر الانسان ولم یعلم انا خلقنہ من نطفۃ۔ کیا انسان نے غور نہیں کیا اور نہیں جانا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے۔
= فَاِذَا ھُوَ۔ فاء تعقیب کا ہے اور اذا مفاجاتیہ ہے۔ سو وہ یکایک:
= خَصِیْمٌ۔ خَصْمٌ سے بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ بہت جھگڑا کرنے والا۔ کثیر المخاصمت، سخت جھگڑالو۔ اس کی جمع اَخْصَامٌ۔ خُصَمَاءُ۔ خُصْمَانٌ ہے۔
= مُبِیْنٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر، کھلا، صریح۔ ظاہر۔ ظاہر کرنے والا۔ اِبَانَۃٌ (افعال) مصدر۔ بین مادہ ابواب: افعال (ابانۃ) تفعیل (تبیین) تَفَعُّل (تَبَیُّنٌ) سے لازم و متعدی ہر دو طرح مستعمل ہے۔ یعنی ظاہر ہونا۔ ظاہر کرنا۔
فَاِذَا ھُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ (یعنی ہم نے اسے ایک حقیر بدبودار قطرۂ منی سے پیدا کیا۔ (اور اب یہ اپنی وقعت کو یک لخت بھول کر) ایک صریح جھگڑالو بن کر کھڑا ہو گیا ہے
۳۶: ۷۸ = وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا۔ ضَرَبَ مَثَلًا۔ مثال بیان کرنا۔ لَنَا ہمارے لئے۔ ہمارے بارے میں۔ وہ ہمارے بارے میں ایک مثال بیان کرتا ہے (وہ مثال آگے آتی ہے: قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ)
= نَسِیَ۔ ماضی واحد مذکر غائب، نِسْیَانٌ مصدر سَمِعَ سے۔ وہ بھول گیا۔ اس نے بھلا دیا ہے۔
= خَلْقَہٗ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر نَسِیَ کا مفعول ہے۔ اپنی خلقت، اپنی پیدائش
= رَمِیْمٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے واحد مذکر رَمَّ یَرِمُّ (ضَرَبَ) رِمَّۃٌ و رَمِیْمٌ سے۔ ہڈی کا بوسیدہ ہونا۔ اس کی جمع اَرِمَّاءُ اور رِمَامٌ ہے رَمِیْمٌ بمعنی استخوان

بوسیدہ۔ گلی ہوئی ہڈی۔ مؤنث کے لئے بھی رَمِیمٌ ہی استعمال ہوتا ہے۔

آیت سالقہ اور آیتِ ہذا کا مطلب یہ ہے کہ:۔

کیا انسان اس حقیقت کو نہیں جانتا کہ ہم نے اس کو ایک نطفہ سے پیدا کیا ہے (اور اس کی یہ جرأت کہ یک دم کھلم کھلا اور بے باک جھگڑالوبن گیا ہے اور طرح طرح کے اعتراضات گھڑ رہا ہے) وہ ہمارے بارے میں ایک مثال بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے حال یہ ہے کہ وہ اپنی خلقت کو بھول بیٹھا ہے (کہ ہم اسے عدم سے ایک حقیر قطرۂ منی سے کیسے وجود میں لائے) اگر وہ یہ نہ بھولتا تو ایسی حماقت و گستاخی نہ کرتا کیونکہ جو ذات ابدا پر قادر ہے وہ اعادہ پر اور زیادہ قادر ہے۔

اَلْاِنْسَانُ سے بعض نے ایک مخصوص آدمی لیا ہے بعض کے نزدیک یہ شخص عاص بن وائل ہے بعض کے نزدیک ابی بن خلف جمحی مراد ہے۔ لیکن صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ کفار قریش کی ایک جماعت جس میں ابی بن خلف الجمی، ابوجہل، عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ شامل تھے باتیں کر رہے تھے کہ ابی بن خلف نے کہا کہ کیا تمہیں علم ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔ لات و عزّٰی کی قسم میں ان سے بات کرتا ہوں چنانچہ وہ ایک بوسیدہ ہڈی لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اللہ اس ہڈی کو جب کہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہے دوبارہ زندہ کر دیگا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہاں! اور وہ تم کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا اور دوزخ میں ڈالے گا۔

بہرکیف اس کا اطلاق ہر اس انسان پر ہے جو بعث بعد الموت پر شک کرتا ہے۔

۳۶: ۷۹ = قُلْ : ای قُلْ یا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہئے یا جواب دیجئے۔

= یُحْیِیْھَا۔ یُحْیِ مضارع واحد مذکر غائب اِحْیَاءٌ (افعال) مصدر، وہ زندگی دیتا ہے۔ وہ زندہ کر دیتا ہے۔ وہ جان ڈال دیتا ہے۔

ھَا ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع العظام ہے۔ وہ زندہ کر دے گا ان ہڈیوں کو۔

= اَنْشَاَھَا۔ اَنْشَاَ ماضی واحد مذکر غائب ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع بھی العظام ہے (جس نے) ان کو پیدا کیا تھا۔

= اَوَّلَ مَرَّۃٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ پہلی بار۔ پہلی مرتبہ۔
مَرَّۃً ایک بار۔ اس کی جمع مِرَارٌ و مَرَّاتٌ ہے۔

= وَھُوَ، میں واؤ حالیہ ہے،

= کُلِّ خَلْقٍ مضاف مضاف الیہ (کُلِّ حرف جار بآء کی وجہ سے مجرور ہے)
خَلْق بمعنی مخلوق۔ کُلِّ خَلْقٍ۔ ہر قسم کی مخلوق، تمام مخلوقات
وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ وہ سب طرح پیدا کرنا خوب جانتا ہے، یعنی مخلوقات کی تفصیل اور کیفیتِ تخلیق کو خوب جانتا ہے۔ اور اجسام کے منتشر و متفرق اجزار کے اصول، مواقع اور امتیاز کے طریقوں اور سابق کے طرز پر ان کو باہم جوڑنے اور گذشتہ اعراض اور قوتوں کو لوٹا کر لانے یا از سر نو پیدا کرنے سے بخوب واقف ہے۔

۳۶: ۸۰ = الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ۔ سبز درخت، ہرا بھرا درخت، موصوف و صفت
= فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْہُ تُوْقِدُوْنَ۔ اور پھر تم اس سے (اور) آگ سلگا لیتے ہو۔ مِنْہُ میں ہُ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الشجر الاخضر ہے تُوْقِدُوْنَ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ تم آگ سلگاتے ہو، تم آگ روشن کرتے ہو۔
اِیْقَادٌ (افعال) مصدر۔ وَقْدٌ مادہ۔ وَقُوْدٌ ایندھن کی لکڑیاں جن سے آگ جلائی جائے۔ آگ کا شعلہ۔

الشجر الاخضر سے آگ کے مہیا ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں!
(۱) اللہ تعالیٰ کسی چیز کی ہیئت کو منقلب کر سکتا ہے " فرمایا کہ تم غور کرو کہ پانی سے میں نے درخت اگائے جو سرسبز و شاداب ہرے بھرے اور پھل دار ہوئے۔ پھر وہ سوکھ گئے اور ان کی لکڑیوں میں سے میں نے آگ نکالی۔ کہاں وہ تری اور ٹھنڈک اور کہاں یہ خشکی اور گرمی پس مجھے کوئی چیز بھاری نہیں " (ابن کثیر)
(۲)۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اس سے مَرْخ اور عفار کے درخت ہیں جو حجاز میں ہوتے ہیں ان کی سبز ٹہنیوں کو آپس میں رگڑنے سے چقماق کی طرح آگ نکلتی ہے۔" (ابن کثیر)
اس سلسلہ میں علامہ عبد اللہ یوسف علی نے لین Lane کی لغات العربیہ سے نقل کیا ہے!
فولاد کو چقماق پر مار کر آگ جلانے سے زیادہ پرانا اور قدیم طریقہ درخت کی ٹہنیوں کو ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ حاصل کرنے کا ہے"، برٹش انسائیکلوپیڈیا چودھواں ایڈیشن

جلد ۹ کے صفحہ ۲۶۲ پر ایک تصویر ہے جس میں برٹش گی آنا کے لڑکے دکھاتے گئے ہیں جو زمین پر پڑے ہوئے، ایک لکڑی کے بڑے ٹکڑے میں ایک گول سوراخ میں آگ لینے کے لئے ایک لکڑی کے ڈنڈے کو رگڑ رہے ہیں۔

عرب ایک چوبی آلہ استعمال کرتے تھے جس کو زناد کہتے ہیں یہ دو ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ رگڑے جاتے تھے۔ اوپر والا حصہ عفار یا زند کہلاتا تھا اور زیریں حصہ کو مرخ کہتے تھے۔ مرخ ایک ایسے درخت کی شاخ تھی جو پھیلاؤ کے رُخ زیادہ بڑھتا ہے۔ اسے CYNANCHUM VIMINALE کہتے ہیں اس کی شاخیں بغیر پتوں اور کانٹوں کے ہوتی ہیں جب یہ آپس میں الجھ جائیں تو تیز ہوا چلنے سے رگڑ کھاکر آگ دیتی ہیں۔

۳۶ : ۸۱ = اَوَلَیْسَ الَّذِیْ... ہمزہ استفہام انکاری ہے واؤ عاطفہ ہے جملہ مابعد کا عطف جملہ مقدرہ ماقبل پر ہے:۔

ای اَلَیْسَ الَّذِیْ اَنْشَاَھَا اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَلَیْسَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا وَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؕ

= مِثْلَھُمْ۔ ان جیسا۔ ان کی طرح۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب منکرین حشر کی طرف راجع ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس ذات عالی صفات نے آسمانوں اور زمین کو جن کا جثہ وجسامت جن کی عظمت وشان، جن کی گہرائیاں اور وسعتیں بے حدوحساب ہیں۔ پیدا کیا۔ وہ ان جیسی حقیر بے وقعت اور کمتر مخلوق کو (دوبارہ) پیدا نہیں کر سکتا؟

= بَلٰی۔ ہاں۔ الف اس میں اصلی ہے بعض کہتے ہیں کہ زائدہ ہے۔ اصل میں بَلْ تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تانیث کے لئے ہے کیونکہ اس کا امالہ ہوتا ہے (امالہ۔ مائل کرنا۔ امیل مادہ) علم صرف کی اصطلاح میں فتحہ کو کسرہ کی طرف اور الف کو یاء کی جانب بہت زیادہ مائل کرنا ادا کرنا مثلاً بَلٰی کو بَلٰے یا کو کھینچ کر پڑھنے جیسے مَجْرٖھَا میں۔

بَلٰی کا استعمال دو جگہ پر ہوتا ہے۔

(۱) ایک تو نفی ماقبل کی تردید کے لئے جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ (۶۴ : ۷) کافر لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے! تو کہہ دے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا!

(۲) دوسرے یہ کہ اس استفہام کے جواب میں آئے جو نفی پر واقع ہو جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ

بِقَآئِمٍ (کیا زید کھڑا نہیں) اور جواب میں کہا جائے بَلٰی۔ یا استفہام توبیخی، ہو جیسے اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ ؕ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۷۵: ۳-۴﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں (ضرور کریں گے) بلکہ ہم قدرت رکھتے ہیں کہ اس کا پور پور درست کر دیں۔ (لغات القرآن)

آیت ہذا میں بَلٰی انہیں معنی میں آیا ہے۔

= الۡخَلّٰقُ ۔ خَلۡقٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بڑا خالق۔ ایک مخلوق کے بعد دوسری مخلوق پیدا کرنے والا۔

= الۡعَلِیۡمُ ۔ عِلۡمٌ سے بروزن فعیلٌ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خوب جاننے والا۔ اصل علم کو جاننے والا۔ تمام ممکنات کو خوب جاننے والا۔

۳۶: ۸۲ = اِنَّمَا ۔ بے شک۔ تحقیق، سوائے اس کے نہیں۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور مَا کافہ ہے (جو حصر کے لئے آتا ہے اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے۔ اور یہ مَا اِنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لٰکِنَّ پر بھی آتا ہے اور یہی عمل کرتا ہے)

= اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا ۔ ای اذا اراد ایجاد شیءٍ من الاشیاء (یعنی جب وہ کسی شے کو وجود میں لانے کا ارادہ کرتا ہے۔

= اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ ۔ میں اَنۡ مصدریہ ہے لَهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب اس شے کی صورت کی طرف راجع ہے جو حق تعالیٰ کے علم میں ہوتی ہے یَقُوۡلُ سے مراد وہ بولنا نہیں جو ہم زبان اور لب کی مخصوص جنبش سے ادا کرتے ہیں۔ اس بولنے کی کیفیتِ اصلی کیا ہوتی ہے وہ انسانی سوچ اور فکر سے ماوراء ہے۔

= کُنۡ ۔ ہو جا۔ فعل امر واحد مذکر غائب۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ حروف کَ اور نَ فی الواقع ہماری طرح کی آواز میں بولے جائیں۔ اور نہ ہی ان حروف کا فی الواقع ادا کرنا ضروری ہے وہ تو محض حکم ہے جو وہ خود ہی جانتا ہے کیسے دیا جاتا ہے۔

= فَیَکُوۡنُ ۔ الفاء للمفاجاۃ۔ یا عاطفہ سببیہ ہے۔ پس وہ فی الفور ہو جاتا ہے۔

اِذَاۤ اَرَادَ ...... فَیَکُوۡنُ ۔ محض انتہائی سرعتِ تکوین کا بیان ہے۔

۳۶: ۸۳ = فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ ۔ سُبۡحٰنَ مصدر ہے یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے الفاء للسببیۃ۔ یعنی جب تم کو معلوم ہو گیا کہ وہ ایک حقیر بوند سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے اور

بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندگی عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور جب وہ کسی چیز کو کرنا چاہتا ہے تو حکم کرتا ہے ہو جا۔ تو وہ فی الفور ہو جاتی ہے۔ تو اب اس خدا کی پاکی بیان کرو جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے۔

= بِیَدِہٖ۔ با، حرف جر۔ ید مجرور۔ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ہٖ کا مرجع اسم موصول الَّذِیْ ہے۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہے (مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ)

= مَلَکُوْتُ۔ اصل میں مَلَکٌ۔ مَلَکَ یَمْلِکُ (ضَرَبَ) سے مصدر ہے واوٗ اور تاء کو مبالغہ کے لئے بڑھا دیا گیا ہے۔

اقتدارِ کامل۔ مکمل غلبہ۔ حکومت حقیقیہ۔

یہ لفظ بقول امام راغبؒ اللہ تعالیٰ کی مِلک (ملکیت) کے ساتھ مخصوص ہے

= تُرْجَعُوْنَ،، مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، رَجْعٌ (باب ضرب) سے مصدر۔ تم لوٹائے جاؤ گے۔ تم پھیرے جاؤ گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۳۷) وَالصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (۵۶)

۳۷: ۱ = وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ واؤ قسم کے لئے ہے۔ لغات القرآن میں اُقْسِمُ کے محاذ قسم کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

میں قسم کھاتا ہوں۔ اِقْسَامٌ سے جس کے معنی قسم کھانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ یہ دراصل قَسَامَۃٌ سے ماخوذ ہے۔ قسامۃ وہ قسمیں ہیں جو مقتول کے ولیوں کو دی جاتی ہیں (پھر مطلق قسم کے معنی میں استعمال ہونے لگا)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں:۔

(۱) اپنی ذات مُقدّسہ کی۔

(۲) اپنے افعال حکیمانہ کی۔

(۳) اپنی مخلوق کی۔

مخالفین جو قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ نے قسمیں کیوں کھائیں ہیں؟ یہ اعتراض طرح طرح کی رنگ آمیزیوں کے ساتھ مختلف طور پر دہرایا جاتا رہتا ہے لیکن قسم کی حقیقت اور اس کی تاریخ پر ذرا غور وفکر کی زحمت گوارا کی جاتی تو یہ عقدہ خود بخود حل ہوجاتا۔

اصل میں قسم کا استعمال ابتداءً اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی اہم واقعہ بیان کیا جاتا تو اس کی صحت اور تصدیق کے لئے کسی شخص کی گواہی پیش کی جاتی۔ یہی طریقہ جب بڑھنے لگا۔ تو انسان کے علاوہ حیوانات اور جمادات کی شہادت بھی معرض ثبوت میں آنے لگی۔ مثلاً ہم خود اپنی زبان میں کہتے ہیں کہ در و دیوار اس بات پر شاہد ہیں۔ آسمان وزمین اس امر پر گواہ ہیں" اس نے جنگ میں جس جانبازی کے جوہر دکھائے میدان جنگ اس کی گواہی دے سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عربی زبان میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ اس قسم کی شہادتوں کے پیش کرنے

سے اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ چیزیں زبان حال سے اس کی شاہد ہیں۔ یعنی اگر ان میں ابھی بولنے کی سکت ہوتی تو ضرور کہہ اٹھتیں کہ ہاں یہ واقعہ سچ ہے۔

یہی طریقہ آگے چل کر قسم کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں شہادت کا لفظ قسم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ سورۃ منافقون میں ارشاد ہے:۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً (۶۳: ۱-۲) منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بے شک تو اس کا رسول ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے۔

آیت مذکور میں منافقین کے الفاظ میں قسم کا کوئی لفظ مذکور نہیں ہے صرف شہادت کا لفظ مذکور ہوا ہے قرآن مجید نے اس شہادت کو قسم قرار دیا ہے اسی کا اثر ہے کہ آج ہم بھی اپنی زبان میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "اللہ جانتا ہے" خدا گواہ ہے۔ خدا شاہد ہے۔ عربی زبان نے جب وسعت اختیار کی تو بعض حروف قسم کے ساتھ خاص ہو گئے۔ جیسے واؤ۔ ب۔ ت۔ وَاللّٰهِ۔ بِاللّٰهِ۔ تَاللّٰهِ

اور کہیں صاف لفظ قسم ہوتا ہے اور کبھی لَا کے ساتھ آتا ہے (یہ لا تاکید کے لئے ہوتا ہے) لَآ اُقْسِمُ۔ اور کبھی جملہ پر لام لا کر قسم کھائی جاتی ہے جیسے لَعَمْرُكَ۔

اب قسم کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے ایک یہ کہ جب کوئی چیز بیان کی جائے تو اس کے ثبوت پر کوئی شہادت پیش کی جائے خواہ وہ شہادت ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح کی ہو۔ بزبانِ حال ہو یا بزبان قال۔

دوسرے یہ کہ کسی چیز کی توثیق و ثبات کے لئے کسی عظیم الشان شئے یا کسی عزیز چیز کی قسم کھائی جائے یہ دوسرے معنی قسم کے حقیقی معنی نہیں ہیں بلکہ مجازی ہیں، جو بعد میں چل کر پیدا ہو گئے۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے لئے قسم کا لفظ آیا ہے پہلے معنی کے لحاظ سے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت کثرت سے شمس و قمر، لیل و نہار۔ ابر و باد۔ کوہ و صحرا۔ چرند پرند۔ دریا و سمندر۔ غرض جابجا تمام مظاہر قدرت کی نسبت آیت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی نشانی کے ہیں۔ جن چیزوں کو اکثر مواقع پر آیات کے لفظ سے تعبیر کیا ہے انہی کی جابجا قسم بھی کھائی ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس کے وجود اور عظمت اور شان پر شہادت دے رہی ہیں۔

اور اس کی قدرت پر گواہ ہیں۔

= الصّٰفّٰتِ ۔ پرا باندھے۔ صف بستہ۔ صف باندھنے والیاں۔ پر کھولے ہونے۔ صَفٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔ صَافَّۃٌ کی جمع۔ صَفًّا مفعول بہ ہے اور مفرد بمعنی جمع آیا ہے ای الصّٰفّٰتِ صفوفہا ۔ اپنی صفیں باندھنے والیاں۔ یا یہ مصدر مؤکدہ ہے۔

۳۷:۲ = فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۔ فَ تعقیب کا ہے۔ زاجرات اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے ڈانٹنے والیاں۔ الزَّجْرُ اصل میں آواز کے ساتھ دھتکارنے کو کہتے ہیں جیسے فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ (۷۹ : ۱۳) اور قیامت تو ایک ڈانٹ ہے،

پھر کبھی یہ صرف دھتکار دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی آواز کے لئے۔

زَجْرًا مصدر مؤکدہ ہے

۳۷:۳ = فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۔ فَ تعقیب کا ہے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث تِلَاوَۃٌ سے (باب نصر) مصدر سے۔ ذکر سے مراد ذکر اللہ ہے۔ یعنی ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والیاں ذِکْرًا منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔ اور تنکیر تفخیم کے لئے ہے۔

فائدہ نمبر ۱ آیات ۲: و ۳: میں فَ تعقیب وجود کے لئے ہے، یعنی پہلے صف بستہ ہوتے ہیں۔ پھر زجر کرتے ہیں۔ پھر تلاوت کرتے ہیں۔ صف بندی بجائے خود صفتِ کمالیہ ہے۔ پھر شر سے باز داشت کرنی اور خیر کی طرف چلانا صفت اول کی تکمیل ہے! اور تلاوتِ ذکر فیض رسانی کا درجہ رکھتی ہے۔ یا عطف صرف ترتیب و ترقی کے لئے ہے جیسے آیت ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ ؕ (۹۰ : ۱۷) میں عطف صرف ترتیب و ترقی کے لئے ہے (تفسیر مظہری)

فائدہ: (۲) تینوں جملوں (آیات ۱-۲-۳-) میں حرف عطف کا لانا ذوات یا صفات کے اختلاف پر دلالت کرتا ہے (معطوف معطوف علیہ میں تغایر ضروری ہے اس لئے مذکورہ فقروں میں یا تو ذولت کا اختلاف ہے یا صفات کا۔ صف بستہ ہونا اور زجر کرنا اور تلاوتِ ذکر کرنا۔ تینوں صفات جدا جدا ہیں) (ایضاً)

فائدہ (نمبر ۳) آیات ۱-۲-۳- میں الصّٰفّٰتِ ۔ الزّٰجِرٰتِ ۔ اَلتّٰلِیٰتِ کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

(۱) ان سے مراد ملائکہ ہیں جو (مقام عبدیت میں نمازیوں کی صفوں کی طرح) صف بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ یا پر پھیلائے اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں اور جو تکوینی امور کی تکمیل

کے لئے مقرر ہیں اور ہوا۔ بادل، بارش، مہر و ماہ، کواکب و سیارے وغیرہ پر متعین ہیں اور حکم خداوندی کے مطابق ان کو چلانے کے لئے ان کو روکنے اور چلانے پر، ان پر زجر و توبیخ سے حکم ماننے پر مجبور کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ اور وہ فرشتے جو ذکر اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ان آیات کو تلاوت کرتے رہتے ہیں جو آسمانی کتب میں انبیاء پر نازل کی گئی ہیں۔

الصّٰفّٰتِ۔ الزّٰجِرٰتِ۔ اَلتّٰلِیٰتِ تینوں اسم فاعل جمع مؤنث کے صیغے ہیں۔ اور یہ الملٰئکۃ کی رعایت لفظی کی وجہ سے بصیغہ تانیث آئے ہیں ورنہ ملائکہ تذکیر و تانیث سے مبرا ہیں۔

(۲) الصّٰفّٰتِ، الزّٰجِرٰتِ، اَلتّٰلِیٰتِ۔ سے مراد نفوس علماء ہیں کہ نمازوں میں صف بستہ ہوتے ہیں دلائل کی روشنی میں کفر و معاصی سے روکتے ہیں اور آیاتِ رب کی تلاوت کرتے ہیں۔

(۳) ان سے مراد جہاد فی سبیل اللہ میں قائدین کے گروہ ہیں جو میدانِ رزم میں صفیں باندھ کر نکلتے ہیں، جو آگے بڑھ کر کفار پر حملہ کرنے کی غرض سے اپنے گھوڑوں اور دشمنوں کو زجر کرتے ہیں اور میدان جنگ میں بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور یاد خدا سے غافل نہیں ہوتے

۳۷: ۴ = اِنَّ اِلٰـھَکُمْ لَوَاحِدٌ۔ یہ جملہ جواب قسم میں ہے جو سالقہ تین آیات میں اٹھائی گئی ہیں۔ اِنَّ حرف مشبہ بہ فعل۔ اِلٰھَکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ۔ لَوَاحِدٌ خبر اِنَّ۔ کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ منصوب بوجہ عمل اِنَّ۔

۳۷: ۵ = رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا۔ یہ اِنَّ کی خبر ثانی ہے یا وَاحِدٌ کا بدل ہے۔ یعنی اور وہ ان آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا پروردگار ہے۔

یا اللّٰہُ وَاحِدٌ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا ..... اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا پروردگار ہے۔

= وَرَبُّ الْمَشَارِقِ۔ اس کا جملہ سابقہ پر عطف ہے اور وہ مشرقوں کا پروردگار ہے۔ اَلْمَشَارِقُ صیغہ جمع اختلاف مطالع کے اعتبار سے ہے ہر روز طلوع آفتاب کا زاویہ دوسرے دن سے کچھ نہ کچھ مختلف ہوتا ہے اور اس طرح سال کے ۳۶۵ مشرق ہوئے۔ اس طرح ۳۶۵ مقامات مغرب ہوں گے بعض مشارق پر اکتفار کر کے مراد دونوں لئے گئے ہیں۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ:- انہ اکتفٰی بذکر المشارق کقولہ تَقِیْکُمُ

الْحَرَّ (۱۶ : ۸۱) یعنی اس نے المشارق پر ہی اکتفا کیا ہے جیسا کہ آیت وَجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ میں۔ آیت کا ترجمہ ہے:
اور تمہارے لئے وہ پیراہن بنائے (از قسم قمیص) جو تم کو گرمی سے بچاتے ہیں (حالانکہ پیراہن گرمی اور سردی دونوں سے بچاتے ہیں)

ویسے قرآن مجید میں بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (۷۰ : ۴۰) آیت رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ (۵۵ : ۱۷) تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ مَشْرِقَیْنِ سے مراد جاڑے اور گرمی کی فصلوں میں سورج کے طلوع ہونے یا غروب ہونے کا آخری مقام (ان دونوں کے مابین طلوع یا غروب ہونے کے باقی سارے مقامات بھی آگئے)

مشرق، مشرقین، مشارق کی تشریح کرتے ہوئے صاحب المفردات امام راغبؒ لکھتے ہیں اَلْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ جب مفرد ہوں تو ان سے شرقی اور غربی جہت مراد ہوتی ہے اور جب تثنیہ ہوں تو موسم سرما اور گرما کے دو مشرق اور دو مغرب مراد ہوتے ہیں! اور جب جمع کا صیغہ ہو تو ہر روز کا مشرق اور مغرب مراد ہوتا ہے۔

۳۷ : ۵ = زَیَّنَّا۔ ماضی جمع متکلم تَزْیِیْنٌ (تفعیل) مصدر ہم نے زینت دی۔ ہم نے سنوارا۔ ہم نے رونق دی۔

= السَّمَآءَ الدُّنْیَا۔ موصوف وصفت مل کر مفعول ہے زَیَّنَّا کا نزدیک کا آسمان یعنی وہ آسمان جو بہ نسبت دوسرے آسمانوں کے زیادہ قریب ہے۔ دُنْیَا اَدْنٰی سے اسم تفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے!

= بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ، نون قطنی ہے اَلْکَوَاکِبِ بدل ہے زِیْنَۃِ سے اگر اضافت سے پڑھا جائے تو زینۃ الکواکب اضافت بیانیہ ہے۔

ہم نے آسمان دنیا کو سجایا ہے زینت کے ساتھ یعنی ستاروں سے یا ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کے سنگھار سے سجایا ہے! (یہاں ایک حسی اور بدیہی امر کی طرف اشارہ ہے علم الافلاک کی یہاں کوئی بحث نہیں ہے بادی النظر میں نیلے آسمان کے پس منظر میں چمکتے ہوئے ستارے وجہ تزیین و آرائش ہی معلوم ہوتے ہیں۔

فکان اجرام النجوم لوامعا۔ درر نثرن علی بساط ازرق
(اجرام فلکی جھلملاتے ہوئے موتی ہیں جو آسمان کی نیلی بساط پر بکھرے ہوئے ہیں)

= وَحِفْظًا واؤ عاطفہ ہے حفظًا مصدر ہے منصوب بوجہ مفعول مطلق ہے

جس کا فعل محذوف ہے ای حَفِظْنَاھَا حِفْظًا۔ یا باعتبار معنی یہ معطوف ہے اور اس کا عطف نا بینۃ پر ہے اس معنی میں یہ مفعول لہٗ ہے کانّہٗ قیل: انّا خلقنا الکواکب زینۃ للسماء وحفظا لھا (بے شک ہم نے ستاروں کو آسمان کے لئے زینت اور باعث حفاظت پیدا کیا ہے۔

= مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ۔ من حرف جار ہے کل افرادی ہے جو ہمیشہ نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جس کا ترجمہ ہوتا ہے ہر ایک: شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ، ہر سرکش شیطان سے۔ یہ جملہ حفظاً سے متعلق ہے۔

مَارِدٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کی جمع مَرَدَۃٌ ومُرَّادٌ ہے مود مادہ ہے مَارِدٌ بمعنی سرکش۔ شریر۔ مَرَدَ یَمْرُدُ (باب نصر) مُرُوْدٌ مصدر سے ہے شَیْطٰنٌ مَّارِدٌ۔ سرکش، شریر شیطان۔

مَرَدَ کے ساتھ جب عَلٰی صلہ کے طور پر آئے تو استمرار، ہمیشگی اور عادی ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے جیسے وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ (۹:۱۰۱) اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بعض نفاق پر اڑ گئے ہیں یعنی جم گئے ہیں۔

اسی مادہ مرد سے باب سمع سے مَرِدَ یَمْرَدُ مَرَدٌ و مُرُوْدَۃٌ کے معنی ہیں بے ریش ہونا۔ اور مَرِدَ الْغُلَامُ: اذا طر شاربہ و بلغ خروج لحیتہ وَلَمْ تَبْدُ۔ جب لڑکے کی مونچھیں بھیگ جائیں۔ اور وہ ڈاڑھی نکلنے کے قریب پہنچ جائے لیکن ابھی ڈاڑھی ہویدا نہ ہوئی ہو۔ رَجُلٌ اَمْرَدُ بے ریش آدمی اس کی مؤنث مَرْدَاءُ ہے اور جمع مُرْدٌ ہے۔ شَجَرَۃٌ مَرْدَاءُ۔ بے پتہ درخت۔ حدیث شریف میں ہے اھل الجنۃ کلھم مُرْدٌ۔ اہل جنت سب کے سب بے ریش نوجوان ہوں گے۔

اور اسی مادہ سے باب تفعیل سے مَرَّدَ یُمَرِّدُ تَمْرِیْدٌ ہے اور مَرَّدَ الشَّیْءَ کسی چیز کو ہموار و صیقل کرنا۔ اور اسی سے مُمَرَّدٌ چکنا۔ ہموار۔ صاف ہے، قرآن مجید میں ہے قَالَ اِنَّہٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ (۲۷:۴۴) اس (حضرت سلیمان) نے کہا۔ یہ تو ایک محل ہے شیشوں سے بنایا ہوا۔

۳۷: ۸ — لَا یَسَّمَّعُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب وہ کان نہیں لگا سکتے۔ وہ کان لگا کر سن نہیں سکتے۔ یَسَّمَّعُوْنَ اصل میں یَتَسَمَّعُوْنَ تَسَمُّعٌ (تفعّل)

سے تھا۔ ت کو س میں مدغم کیا گیا ہے۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کُلِّ شَیْطٰنٍ (بمعنی الشیاطین) کی طرف راجع ہے۔

= اَلْمَلَاُ الْاَعْلٰی۔ اَلْمَلَاُ۔ اسم جمع معرف باللام مجرور۔ جماعت۔ اس سے مراد فرشتوں کی جماعت ہے یا ملائکہ کے سردار جن سے امور عالم کے انتظام کا تعلق ہے، اس کے مقابلہ میں الملأ الاسفل یعنی جن وانس کی جماعت۔

= یُقْذَفُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ قَذْفٌ مصدر (باب ضرب) ان پر (انگارے) پھینک کر مارے جاتے ہیں۔ ان پر پتھراؤ کیا جاتا ہے۔ ان پر دہکتے ہوئے شعلے مارے جاتے ہیں۔ وہ دھتکارے جاتے ہیں۔

اَلْقَذْفُ کے معنی پھینکنے کے ہیں۔ مثلاً فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ (۲۰: ۳۹) پھر تو اس کو دریا میں ڈال دے (پھینک دے)

اور بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ (۲۱: ۱۸) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں استعارہ کے طور پر کسی پاکدامن عورت پر زنا کا عیب لگانے کو بھی قذف کہتے ہیں۔

۳۷: ۹ = دُحُوْرًا۔ دَحَرَ یَدْحَرُ (فتح) کا مصدر ہے، بھگانا۔ ہانکنا۔ دھتکارنا۔ یُقْذَفُوْنَ کا مفعول لہ ہے وقذف کی علت، ای یُقْذَفُوْنَ لِلدُّحُوْرِ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ اُخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا (۷: ۱۸) نکل جا یہاں سے ذلیل اور دھتکارا ہوا۔

= عَذَابٌ وَّاصِبٌ موصوف وصفت وَاصِبٌ اسم فاعل واحد مذکر وَصَبَ یَصِبُ (ضرب) وُصُوْبًا مصدر سے جس کے معنی ہیں دائم رہنا۔ یعنی ہمیشہ رہنے والا عذاب، دائمی عذاب۔

اسی مادہ سے وَصِبَ یَوْصَبُ وَصَبًا (سمع) بمعنی بیمار ہونا ہے۔

فائدہ: آیات ۸۔ ۹۔ میں لَا یَسَّمَّعُوْنَ۔ یُقْذَفُوْنَ اور وَلَهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کُلِّ شَیْطَانٍ (بمعنی الشَّیٰطِیْنِ) (آیت ۷) کی طرف راجع ہے

۳۷: ۱۰ = اِلَّا مَنْ۔ اِلَّا۔ لَا یَسَّمَّعُوْنَ کی واؤ سے استثناء متصل ہے اور مَنْ اس سے بدل ہے ای لا یسمع الشیٰطین الا الشیطٰنُ الَّذِی خطف الخطفۃ یعنی شیاطین (عالم بالا کی باتوں کو) کان لگا کر نہیں سن سکتے۔ اِلَّا مگر وہ شیطان (جو ان میں سے کچھ) لے ہی اڑے۔

= خَطِفَ (باب سمع) خَطْفَۃٌ وخَطْفٌ مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اس نے اچک لیا۔ اَلْخَطْفَۃُ جھپٹا۔ عضو۔ جس کو درندہ جھپٹا مار کر جسم سے اتار لے جائے۔ یا انسان کسی زندہ جانور سے کاٹ لے۔
= اَلْخَطْفَۃَ۔ خَطِفَ یَخْطَفُ کا مصدر ہے نصب بوجہ مصدر کے ہے یا کہ بوجہ مفعول بہ ہونے کے۔
= فَاَتْبَعَہٗ۔ یہ فَ تعقیب کا ہے اَتْبَعَ اِتْبَاعٌ (افعال) سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مَنْ موصولہ کی طرف راجع ہے تو اس کے پیچھے لگ گیا۔
= شِھَابٌ ثَاقِبٌ۔ موصوف وصفت، شِھَابٌ کے معنی بلند شعلہ کے ہیں۔ خواہ وہ جلتی ہوئی آگ کا ہو یا فضا میں کسی عارضہ کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ اس کی جمع اَشْھُبٌ شُھُبٌ شُھْبَانٌ ہے۔
= ثَاقِبٌ۔ صیغہ اسم فاعل واحد مذکر۔ ثُقُوْبٌ مصدر۔ اَلثَّاقِبُ اتنا روشن کہ جس چیز پر اس کی کرنیں پڑیں اس میں چھید کرتی یا پار گذر جائیں۔
الثاقب اصل میں ثقبۃ سے ہے جس کے معنی سوراخ کے ہیں۔
شِھَابٌ ثَاقِبٌ ایک تیز روشن شعلہ۔
۳۷: ۱۱= فَاسْتَفْتِھِمْ ۔ اِسْتَفْتِ ۔ اِسْتِفْتَاءٌ (استفعال) سے فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ الاستفتاء کے معنی الاستخبار عن امرٍ حدث۔ کسی نئے امر کے متعلق خبر دریافت کرنا۔ نوجوان کو فَتًی اس کی نئی نئی جوانی کے لحاظ سے کہتے ہیں۔
ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مشرکین مکہ کی طرف راجع ہے۔
خطاب یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ تُو ان سے پوچھ۔ فَ فصیحت کا ہے اور تعقیب کا بھی ہو سکتا ہے۔
= اَشَدُّ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ سخت۔ زیادہ مضبوط۔ زیادہ مشکل۔
= خَلْقًا۔ منصوب بوجہ تمیز کے ہے۔ یعنی از وجہ پیدائش۔ بطور پیدائش۔
= اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا۔ اَمْ حرف عطف ہے بمعنی یا۔ مَنْ موصولہ ہے خَلَقْنَا اس کا صلہ یا وہ (دوسری مخلوق) جس کو ہم نے پیدا کیا ہے از قسم ملائکہ۔ جنّ۔ آسمان، زمین وَمَا بَیْنَھُمَا۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ وغیرہ۔

— اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ ۔ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب مشرکین مکہ کی طرف راجع ہے۔
— طِيْنٍ لَّازِبٍ ۔ موصوف وصفت ۔ طِيْنٍ پانی میں ملی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں گو اس سے پانی کا اثر زائل ہی کیوں نہ ہو جائے۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ (۲۸ : ۳۸)
اے ہامان میرے لئے گارے کو آگ لگا کر (اینٹیں) پکا دو۔ لَازِب اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی مقام پر شدت سے ثبت ہو جائے اور چمٹ جائے ۔ لَازِبٌ ۔ لَزْبٌ لُزُوْبٌ (باب کرم، نصر ضرب) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے بمعنی چپکنے والا۔ لیسدار۔ لازم، جم جانیوالا۔ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۔ لیسدار گارا۔ چیکنی مٹی۔
۳۷ : ۱۲ — بَلْ ۔ صاحب روح المعانی رقمطراز ہیں :۔
کہ بَلْ اضراب کے لئے ہے۔ لیکن علامہ پانی پتی رح تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:۔
بل ابتدائیہ ہے کلام سابق سے گریز کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک مقصد سے دوسرے مقصد کی جانب انتقال مطلوب ہے ۔یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار کی حالت بیان کرنا ہے، یعنی ایک طرف تعجب اور دوسری طرف مذاق وتمسخر۔
— عَجِبْتَ ۔ عَجِبَ يَعْجَبُ (سمع) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے تونے تعجب کیا۔ تونے اچنبھا جانا۔ یا بمعنی حال۔ تو تعجب کرتا ہے۔ تو اچنبھا جانتا ہے۔
عَجَبٌ اس حالت کو کہتے ہیں کہ جو کسی غیر معمولی بات کو دیکھنے سے انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ عَجِيْبٌ میں بھی یہی حالت مراد ہوتی ہے ۔ لفظ عجب کا اطلاق صرف حالت پر مبنی ہی نہیں ہے بلکہ غیر معمولی چیز پر بھی ہوتا ہے ۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ (۱۰ : ۲) کیا یہ امر لوگوں کے لئے عجیب ہے کہ ان میں سے ایک شخص کے پاس ہم نے وحی بھیجی ہے ۔
مادہ عجب کا زیادہ تر استعمال و اطلاق زیادہ تر ان چیزوں یا باتوں کے لئے ہوتا ہے جو آدمی کو بہت زیادہ حسین نظر آئیں اور پسندیدہ ہوں۔ اَعْجَبَنِيْ كَذَا ۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی ۔ (خوبصورت معلوم ہوئی)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ (۲ : ۲۰۴) اور لوگوں میں ایسا آدمی ہے جسکی

بات تجھ کو پسند آتی ہے یا أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ (۵۷: ۲۰) کسانوں کو اس کا سبزہ خوش لگا۔ یا عجب ربکم من شاب: تمہارے رب کو نوجوان کی یہ بات بہت پسند آئی۔

اور اگر کوئی امر بہت بُرا معلوم ہو تو اس کے لئے بھی لفظ عجب استعمال ہوتا ہے مثلاً مثلاً عَجِبْتُ مِنْ بُخْلِكَ وَحِرْصِكَ۔ مجھے تیری کنجوسی اور حرص بہت بری معلوم ہوتی ہے۔ شاعر کہتا ہے:۔

شَيْئَانِ عَجِيْبَانِ هُمَا اَبْرَدُ مِنْ يَخٍ = شَيْخٌ يَتَصَبّٰى وَصَبِيٌّ يَتَشَيَّخُ

دو باتیں عجیب (بڑی ناپسندیدہ) ہیں دونوں برف سے زیادہ ٹھنڈی ہیں۔ ایک وہ بوڑھا جو بچہ بنتا ہے اور دوسرا وہ بچہ جو بوڑھا بنتا ہے۔

اور کبھی کسی چیز کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے صیغہ تعجب استعمال کیا جاتا ہے (خواہ وہ بُرائی کی کثرت ہو یا اچھائی کی) جیسے مَا اَكْرَمَهٗ وہ کس قدر سخی ہے اور مَا اَجْهَلَهٗ وہ کس قدر جاہل ہے۔ ان مثالوں کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سخاوت اور جہالت غیر معمولی اور بے مثال ہے!

بعض علماء کے نزدیک کسی چیز کا سبب نہ جاننے کے وقت آدمی کی جو حالت ہوتی ہے اس کو عجب کہتے ہیں۔ اس بنیاد پر عجب کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم محیطِ کل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ کسی چیز کو بڑا جاننے کے وقت آدمی کی جو حالت ہوجاتی ہے اس کو عجب کہتے ہیں۔

ان دونوں تشریحوں کا مآل کوئی نیا نہیں ہے بلکہ دونوں کا مطلب وہی نکلتا ہے جو پہلے ذکر کردیا گیا۔ کہ غیر معمولی چیز کو دیکھنے سے انسان کی جو حالت ہوتی ہے اس کو عجب کہتے ہیں۔ کیونکہ آدمی بڑا اسی چیز کو سمجھیگا جو غیر معمولی ہوگی اور جس چیز کا سبب معلوم نہ ہو وہ بھی غیر معمولی ہوتی ہے (تفسیر مظہری)

عَجِبْتَ میں خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس تعجب اور کفار مکہ کے مذاق کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً:۔

۱:۔ آپ کو یقین تھا کہ قرآن جیسی منزل من اللہ کتاب جو معجزہ سے کم نہیں اس کو سن کر ہر سننے والا ایمان لے آئے گا۔ لیکن آپ کو تعجب ہے کہ یہ مشرکین نہ صرف ایمان نہیں لاتے بلکہ الٹا مذاق کرتے ہیں۔

(۲) باوجودیکہ یہ لوگ آپ کو صادق و امین مانتے ہیں اور آپ کی صداقت کے بارہ میں معجزات بھی دیکھ چکے ہیں۔ (مثلاً شق القمر وغیرہ) لیکن تعجب ہے کہ پھر بھی آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کی باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔

(۳) باوجودیکہ خداوند تعالیٰ کی قدرت کے نمونے از قسمِ تخلیق زمین و آسمان، ماہ و مہر، ملائکہ جن و انس۔ ان کی نظروں کے سامنے ہیں اور وہ یہ مانتے بھی ہیں کہ سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں لیکن تعجب ہے کہ بعث بعد الموت کے منکر ہیں۔

(۴) آپ کے تعجب کا مذاق اڑاتے ہیں۔

= یَسْخَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب سَخَرٌ (باب سمع) سے مصدر، وہ مذاق بناتے ہیں وہ ٹھٹھا کرتے ہیں۔

۳۷: ۱۳ = ذُکِّرُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب ماضی بمعنی حال۔ ان کو نصیحت کی جاتی ہے۔

۳۷: ۱۴ = اٰیَۃً۔ نشانی۔ دلیل۔ معجزہ، حکم خداوندی۔ آیت، یعنی جب اثبات رسالت کے متعلق ان کو جو معجزہ دکھایا جاتا ہے یا دلیل دی جاتی ہے اس کو یہاں اٰیۃ کہا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد شق القمر کا معجزہ ہے۔

= یَسْتَسْخِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ استسخار (استفعال) مصدر سے وہ مذاق اڑاتے ہیں۔ باب استفعال یا مبالغہ کے لئے آیا ہے ای یبالغون فی السخریۃ ویقولون انہ سحر (مذاق اڑانے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے) یا طلب مادہ کے لئے ہے ای یطلب بعضھم من بعض ان یسخر منھا ایک دوسرے کو اس معجزہ کا مذاق اڑانے کے لئے کہتے ہیں۔

۳۷: ۱۵ = اِنْ ھٰذَا۔ میں اِنْ نافیہ ہے ھذا ما یَرَوْنَہٗ جو وہ دیکھ رہے ہیں (یعنی معجزہ)

۳۷: ۱۶ = ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ اصل میں عبارت ہے:۔

اَنُبْعَثُ اِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ متن میں جملہ فعلیہ کی بجائے جملہ اسمیہ ... انکار کے لئے لایا گیا ہے۔ اور اِذَا ظرفِ زمان کو مقدم کیا گیا ہے ءَاِذَا میں ہمزہ ... انکاریہ ہے اس انکار کی تاکید کے لئے ءَاِنَّا میں

ہمزہ استفہامیہ مکرر لایا گیا ہے۔ یہ ان کی شدتِ انکار کی حالت کے اظہار کے لئے ہے۔
مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک دوبارہ جی اٹھنا ہی فی نفسہٖ محال اور نا ممکن تھا۔ اور مرنے کے بعد گل سڑ کر جب جسم خاک بن جائے گا۔ اور ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ جائیں گی تو اس صورت میں تو یہ بدرجہ اولیٰ نا ممکن ہوگا۔ لَمَبْعُوْثُوْنَ میں بھی لام تاکید کا ہے۔

۳۷: ۱۷ ۔۔۔ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۔ ای أَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اَوَ اٰبَاءُ نَا الْاَوَّلُوْنَ مَبْعُوْثُوْنَ ایضًا۔ یعنی کیا ہم کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور ہمارے اگلے باپ دادا بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (جن کو مرے ہوتے مدت مزید گزر گئی ہے) اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ پر ہے۔

۳۷: ۱۸ ۔۔۔ قُلْ نَعَمْ کہہ دیجئے ہاں (ضرور) ای تبعثون انتم واٰباء کم الاولون کہ تم بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی۔
۔۔۔ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۔ واؤ حالیہ ہے اَنْتُمْ سے انتم واٰباء کم الاولون مراد ہیں یعنی تم اور تمہارے باپ دادا۔ دٰخِرُوْنَ: اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ دَخْرٌ، دُخُوْرٌ مصدر (باب فتح وسمع) ذلیل ہونا۔ دَاخِرُوْنَ ذلیل ہونے والے۔ یہ جملہ حالیہ ہے یعنی جب تم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو تمہاری حالت ذلت وخواری کی ہوگی!

۳۷: ۱۹ ۔۔۔ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ف جواب شرط کے لئے ہے جو کہ مقدرہ ہے ای اذا کان کذلک فما ھی الا زجرۃ واحدۃ۔ جب قیامت آئے گی تو یہ صرف ایک زبردست کڑک ہوگی۔ ھی کی ضمیر واحد مؤنث غائب بعثت کی طرف راجع ہے جس کا ذکر چل رہا ہے۔
زَجْرَةٌ سخت آواز، کڑک دار آواز، جھڑکی، ڈانٹ ڈپٹ۔
زجر کا لغوی معنی ہے ہنکا کر نکال دینا۔ اور چیخ کر روک دینا۔ مثلاً کہتے ہیں:۔
زجر الراعی غنمہ چرواہے نے ڈانٹ کر بکریوں کو روک دیا۔
اس سخت آواز (نفخۂ دوم: صور کا دوسری دفعہ پھونکا جانا) کا نتیجہ فوراً اس طرح سامنے آئے گا جس طرح (اوّل نفخہ) سخت آواز کا نتیجہ نمودار ہوا ہوگا۔ یعنی نفخہ اوّل کے بعد سب فوراً مر جائیں گے۔ اور نفخۂ دوم کے بعد فوراً سب قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے!
۔۔۔ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۔ فَاِذَا مفاجاتیہ ہے اور لو وہ دیکھ رہے ہوں گے یعنی ایک کڑک دار آواز ہوگی اور لوگ یکایک قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور قیامت

کے منظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے (دیکھ) رہے ہوں گے۔

۳۷ : ۲۰ == یٰوَیْلَنَا۔ کلمہ حسرت وندامت، ہائے افسوس، ہائے ہماری موت، ہائے ہماری تباہی۔ یا تنبیہ کے لئے ہے۔ وَیْل کا معنی ہلاکت، تباہی، رسوائی۔

== یَوْمُ الدِّیْنِ۔ مضاف مضاف الیہ، جزاء وسزا کا دن۔ دِیْن۔ دَانَ یَدِیْنُ کا مصدر (باب ضرب) ہے دَانَ بِالْمِلَّۃِ الْاِسْلَامِیَّۃِ۔ دین اسلام قبول کرنا۔ دین کثیر المعانی لفظ ہے۔ جزاء، اطاعت، شریعت۔ بدلہ دینا۔ اطاعت کرنا۔ حکم ماننا۔ شریعت کی اطاعت وفرمانبرداری دین کہلاتی ہے!

یہاں اس آیت میں روز جزاء وسزا مراد ہے۔ جس روز اعمال کا بدلہ دیا جائیگا

۳۷ : ۲۱ == ھٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ٥ یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

بعض مفسرین کے نزدیک توبیخ وتقریع (جھڑک وملامت) کے طور پر ملائکہ کا کلام ہے جو کفار کے یٰوَیْلَنَا ھٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ کے جواب میں دیا گیا۔

اور بعض کے نزدیک یہ بھی کافروں کے کلام کا تتمہ ہے اور تُکَذِّبُوْنَ تک انہی کا کلام ہے۔

۳۷ : ۲۲ == اُحْشُرُوْا۔ حَشَرَ یَحْشُرُ (باب نصر) حَشْرٌ مصدر۔ سے فعل امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ تم اکٹھا کرو!

== اَزْوَاجَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے ازواج۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ اس سے مراد کفار کے ہم مشرب لوگ ہیں جو انہی کی طرح ہیں۔ یعنی سود خوار سود خواروں کے ساتھ، شرابی شرابیوں کے ساتھ۔ زانی زانیوں کے ساتھ۔ وغیرہ وغیرہ

۲۔ حضرت حسن بصری رحؒ کے نزدیک اس سے مراد کافروں کی مشرک بیبیاں ہیں۔

۳:۔ کافروں کے چیلے اور پیروکار۔

== مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ٥ میں مَا موصولہ ہے۔

اُحْشُرُوْا۔۔۔۔ مَسْئُوْلُوْنَ ٥ یہ اللہ کا ملائکہ کو حکم ہے!

۳۷ : ۲۳ == اِھْدُوْھُمْ۔ ھِدَایَۃٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ھُمْ۔ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہے۔ ان کو راستہ دکھلاؤ۔ ان کو راہ تبلاؤ۔

ان کو لے جاؤ۔

ہدایت کے اصل معنی فائدہ مند راہ تبلانے کے ہیں۔ لیکن یہاں تہکم (طنزاً و استہزاءً) اس کا استعمال ہوا ہے جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۹:۳۴) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

== صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۔ (مضاف مضاف الیہ) دوزخ کا راستہ

۳۷: ۲۴ == وَقِفُوْهُمْ ۔ واؤ عاطفہ۔ قِفُوْا فعل امر۔ جمع مذکر حاضر وَقْفٌ اور وُقُوْفٌ مصدر (باب ضرب) سے وَقَفَ فعل ثلاثی مجرد۔ (مثال واوی) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس کا مضارع باب ضرب سے يَوْقِفُ ہوگا مثال کے قاعدہ کے مطابق:۔

"کہ جو واؤ کہ مضارع کی علامت مفتوح اور عین کلمہ مکسور کے درمیان ہو (بروزن يَفْعِلُ) اسے حذف کر دیا جائیگا"

مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب يَقِفُ ہوگا۔

اور صیغہ امر کے متعلق قاعدہ ہے کہ :۔

"کہ مضارع حاضر معروف کی علامتِ مضارع کو حذف کیا جاوے۔ اگر اس کا مابعد متحرک ہے تو آخر حرف کو جزم دے دو"

لہٰذا تَقِفُ (مضارع واحد مذکر حاضر) کی تاء (علامت مضارع) کو حذف کر کے فاء کو جزم دی۔ قِفْ ہو گیا۔ اس سے جمع مذکر حاضر کا صیغہ قِفُوْا ہو گیا۔

یا اصل میں اِوْقِفُوْا تھا۔ واؤ حرف علت بوجہ کسرہ ماقبل گر گیا۔ اور الف حرف علت بوجہ کسرہ مابعد کے گر گیا۔ قِفُوْا بن گیا۔

یہ فعل لازم بھی استعمال ہوتا ہے اور متعدی بھی۔ یعنی کھڑا ہونا۔ یا کھڑا کرنا یہاں بطور فعل متعدی مستعمل ہے هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ان کو کھڑا کرو ان کو ٹھہراؤ۔ ان کو روکو۔

== اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (اسم اِنَّ) اور مَسْئُوْلُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ اِنَّ کی خبر۔ لہٰذا جملہ اسمیہ ہوا۔ ان سے پوچھا جائے گا۔ ان سے بازپرس ہو گی!

۳۷: ۲۵ == مَالَكُمْ ۔ مَا استفہامیہ ہے مَا لَكُمْ تمہیں کیا ہو گیا ہے!

= لَا تَنَاصَرُوْنَ ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر تَنَاصُرٌ تفاعُلٌ سے مصدر
تم آپس میں ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ۔
مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔ یہ جملہ محض طنزًا اور استہزاءً کے طور کہا گیا ہے
کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی مدد کی اتنی ڈھینگیں مارا کرتے تھے اب وہ دم خم کیا ہوا
۳۷: ۲۶ = بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ہ بَلْ حرف اضراب ہے یعنی ان کا
ایک دوسرے کی مدد کرنا تو کجا رہا وہ تو وہاں اس روز بھیگی بلی بنے سر تسلیم خم کئے
ہوں گے۔ اَلْیَوْمَ سے مراد روز قیامت ہے۔ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر
مرفوع۔ اِسْتِسْلَامٌ (استفعال) مصدر۔ سلم مادہ۔ فرمانبردار ہونا۔ اپنے آپ
کو سپرد کر دینا۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے اس کا ترجمہ خَاضِعُوْنَ کیا ہے ۔

۳۷: ۲۷ = اَقْبَلَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِقْبَالٌ مصدر (افعال) اس نے
رُخ کیا۔ وہ متوجہ ہوا۔ وہ آگے آیا۔
= بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۔ ان میں سے بعض بعض کی طرف یعنی ایک دوسرے کی
طرف ۔ مراد سردار اور ان کے چیلے۔ یا کافر اور ان کے ساتھی شیطان۔
= یَتَسَآءَلُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب تَسَآؤُلٌ (تفاعُلٌ) مصدر سے ۔
سال ۔ مادہ ایک دوسرے سے پوچھنا۔ مطلب یہ ہے کہ وہاں وہ ایک دوسرے سے
بطور زجر سوال و جواب کریں گے ۔ یا باہم جھگڑیں گے ۔ ایک دوسرے کو ملامت کریں گے!
۳۷: ۲۸ = قَالُوْا ۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب گمراہ شدگان ۔ اتباع ۔ پیروکاروں کے لئے
ہے جو گمراہ کنندگان سرداران کی تحریض و ترغیب سے راہ راست سے ہٹ کر کفر کا ارتکاب
کرنے لگے تھے ان کے مخاطب ان کو گمراہ کرنے والے روٴسا یا پیشوا ہوں گے ۔
= کُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ۔ الیمین کے معنی القوۃ والقدرۃ
ایتاء عن الیمین کے معنی محاورہ میں زور اور دباوٴ ڈالنے کے ہوتے ہیں ۔

یعنی تم ہم پر اپنی سرداری اپنی طاقت و سطوت کا دباوٴ ڈالا کرتے تھے۔

۳۷: ۲۹ = قَالُوْا ۔۔۔ یہ فقرہ گمراہ کرنے والے پیشواؤں کی طرف سے گمراہ ہونے والے
چیلوں سے خطاب ہے ۔
= بَلْ ۔ حرف اضراب ہے ۔ یعنی یہ بات نہیں کہ ہم نے دباوٴ ڈال کر تم کو گمراہ کیا تھا؛

بلکہ اصل میں تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے۔

۳۷: ۳۰ == طٰغِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب وجر۔ طغی لیطغوا (باب نصر) طُغُوٌّ۔ طَغْوٌ مصدر۔ حد سے گذر جانا۔ طغیٰ لیطغیٰ و طَغِیَ یَطْغیٰ (باب فتح و سمع) طُغیً وَ طُغْیَانٌ مصدر۔ کافر کا کفر میں غلو کرنا۔ یا ظلم و نافرمانی میں حد سے گذر جانا طٰغِیْنَ ہ نافرمان، سرکش، معصیت میں حد سے بڑھ جانے والے۔ یہاں نصب بوجہ کُنْتُمْ کی خبر کے ہے!

آیت ۲۹ کی طرح یہ آیت بھی گمراہ کرنے والے پیشواؤں کی طرف سے گمراہ ہونے والے چیلوں سے خطاب ہے۔ اسی طرح ہی اگلی آیت ہے۔

۳۷: ۳۱ == فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَا۔ بس ہمارے رب کا قول ہمارے خلاف سچ ثابت ہو گیا ہے۔ یا ہم پر لازم آگیا ہے!

حَقَّ کی تشریح کرتے ہوئے راغب اصفہانیؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

حق وہ قول یا عمل ہے جو اسی طرح واقع ہو جس طرح پر کہ اس کا واقع ضروری ہے اور اسی مقدار اور اسی وقت میں ہو جس مقدار اور جس وقت میں اس کا ہونا واجب ہے!

چنانچہ اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ تمہاری بات یا تمہارا فعل حق ہے قرآن مجید میں ہے کَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ (۱۰: ۳۳) اسی طرح خدا کا ارشاد ثابت ہو کر رہا (۲) اَلْحَقّ۔ وہ ذات جو حکمت کے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو ایجاد کرے اسی معنی میں باری تعالیٰ پر حق کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مثلاً رُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ۔ (۶: ۶۲) پھر قیامت کے دن تمام لوگ اپنے مالک برحق خدا تعالیٰ کے پاس واپس بلائے جائیں گے۔

(۳) نیز ہر وہ چیز جو حکمت کے مطابق پیدا کی گئی ہو حق ہے اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فعل حق ہے۔

(۴) کسی چیز کے بارے میں اسی طرح کا اعتقاد رکھنا جیسا کہ وہ نفس واقع میں ہے حق کہلاتا ہے۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ قیامت، سزا و جزا، جنت و دوزخ کے متعلق فلاں کا اعتقاد حق ہے

قول سے کیا مراد ہے؟ مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجئے!

۱:۔ وَقَیَّضْنَا لَھُمْ قُرَنَاءَ فَزَیَّنُوْا لَھُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَحَقَّ عَلَیْھِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِھِمْ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ (۴۱ : ۲۵) اور ہم نے (شیطانوں کو) ان کا ہمنشین مقرر کیا ۔ تو انہوں نے ان کے اگلے، پچھلے اعمال ان کو عمدہ کر دکھائے اور خدا کے عذاب کا وعدہ پورا ہو گیا اُن پر اُن فرقوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گذر چکے بیشک وہ تھے ٹوٹا پانے والے۔ نقصان اٹھانیوالے۔

۲:۔ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا (۲۸ : ۶۳) (اس پر) وہ لوگ کہیں گے جن پر (اللہ کا) قول ثابت ہو چکا ہوگا اے ہمارے پروردگار یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں بہکایا تھا۔۔۔۔۔

۳:۔ ...... وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (۳۶ : ۷۰) اور تاکہ کافروں پر (اللہ کا) قول ثابت ہو جائے۔

۴:۔ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ (۳۷ : ۳۱) آیت ہذا۔ سو ہم (سب) پر ہمارے پروردگار کا قول ثابت ہو گیا ہے۔

مندرجہ بالا اور اس قبیل کی کئی دوسری آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ القول سے اللہ رب العزت کا کوئی خاص قول مراد ہے!

اب مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ کریں!

۱:۔ وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ لیکن میری طرف سے یہ قول قرار پا چکا ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔

۲:۔ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ (۳۸ : ۸۴-۸۵)

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا:۔ کہ سچ ہے اور میں بھی سچ کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے سب سے میں جہنم کو بھر دوں گا۔

تو معلوم ہوا کہ اَلْقَوْل سے مراد فرمودۂ رب العالمین: لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ..... ہے، آیت ہذا (۳۷ : ۳۱) میں بھی قول سے مراد یہی ہے۔

گمراہ کرنے والے پیشوا اور سردار اپنے پیروکاروں سے کہیں گے کہ تم نے بھی خود ہی سرکشی کی اور ہم بھی سرکش و نافرمان رہے۔ لہٰذا جہنم کا عذاب ہمارے اپنے ہی گناہوں کی پاداش میں ہم پر لازم ہو گیا ہے اور اس طرح سرکش و باغی جنوں اور انسانوں سے جہنم کا

بھرا جانا ہم پر صادق آتا ہے اس طرح رب تعالیٰ کا قول پورا ہو گیا۔
== اِنَّا لَذَائِقُوْنَ ۔ لام تاکید کا ہے ذَائِقُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر ذَوْقٌ مصدر سے چکھنے والے۔ (جب خداوند تعالیٰ کا قول پورا ہو گیا اور جہنم ہم پر لازم ہو گئی۔ تو اب ہم اس جہنم کے عذاب کا) مزہ چکھنے والے ہیں۔ (یعنی ہم سب گمراہ کرنے والے بھی اور گمراہ ہونے والے بھی)
۳۷ : ۳۲ == اَغْوَیْنٰکُمْ ۔ ماضی جمع متکلم کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اِغْوَاءٌ (افعال) مصدر غوی مادّہ۔ گمراہ کرنا۔ ہم نے تم کو گمراہ کیا۔
اَلْغَیُّ الرُّشْدُ کی ضد ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (۲: ۲۵۶) ہدایت گمراہی سے صاف صاف کھل چکی ہے۔
== اِنَّا کُنَّا غٰوِیْنَ جملہ مستانفہ ہے اور جملہ ماقبل کی علت ہے۔ تحقیق ہم خود ہی گمراہ تھے
مطلب یہ ہے کہ ہم خود بھی گمراہ تھے اس لئے ہم نے تم کو بھی اسی راستے پر چلنے کی دعوت دی۔ ایماندار تم بھی نہ تھے اپنے حقِ خود ارادیت کا استعمال کرتے ہوئے تم نے بھی ہماری گمراہی کا راستہ اختیار کیا۔ اس طرح ہم دونوں فریق برابر عذاب جہنم کے سزاوار ہوئے۔
غٰوِیْنَ اَلْغَیُّ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے منصوب بوجہ خبر کُنَّا ہے
۳۷ : ۳۳ == فَاِنَّھُمْ جمع مذکر غائب کی ضمیر ہر دو فریقین کی طرف راجع ہے جو یہ سوال وجواب کر رہے ہوں گے! یعنی گمراہ کنندگان و گمراہ شدگان۔
== یَوْمَئِذٍ ۔ وہ دن۔ جس دن وہ آپس میں سوال وجواب کرتے ہوں گے: یعنی روز قیامت۔
۳۷ : ۳۴ == اَلْمُجْرِمِیْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر مجرور۔ بمعنی کفار ومشرکین۔
اپنی مطلق صورت میں یہ لفظ جہاں جہاں قرآن مجید میں آیا ہے اس سے مراد کافر ہی ہیں
== مُشْتَرِکُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُشْتَرِکٌ واحد اِشْتِرَاکٌ (افتعال) مصدر۔ شریک ہونے والے۔ ساجھی۔
۳۷ : ۳۵ == اِنَّھُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب مُشْتَرِکُوْنَ کی طرف راجع ہے
== کَانُوْا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۔ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ وہ بڑے بنتے تھے۔ وہ استکبار کیا کرتے تھے۔
== وَیَقُوْلُوْنَ واوَ عاطفہ ہے یَقُوْلُوْنَ ای کانوا یقولون اور کہا کرتے تھے
== اَئِنَّا میں الف استفہامیہ ہے۔

== لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا ۔ لام تاکید کا ہے اٰلِهَتِنَا مضاف مضاف الیہ ہمارے معبود۔ ہمارے خدا۔ تَارِكُوْا اصل میں تَارِكُوْنَ تھا۔ اٰلِهَتِنَا کی طرف اضافت کی وجہ سے نَ گر گیا۔

== لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ لام جارہ ہے شَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ موصوف وصفت۔ دیوانہ شاعر۔ شاعر کو جنون کی صفت سے متصف کرنا تخلیط و ہذیانِ محض ہے کیونکہ ایک اچھا شاعر ایک مکمل صاحب عقل کا مقتضی ہوتا ہے جو دقیق وعمیق مطالب کو شستہ اور موزون الفاظ کے قالب میں منظم طریقہ سے ڈھال سکے؛

بعض نے مجنون کو معطوف لیا ہے ای لِشَاعِرٍ وَّ مَجْنُوْنٍ اور ترجمہ کیا ہے:
کیا ہم چھوڑ دیں گے اپنے خداؤں کو ایک شاعر اور دیوانے کے کہنے سے ..

۳۷: ۳۷ == بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ بَلْ حرف اضراب ہے، یعنی وہ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) شاعر یا مجنون نہیں ہے یا دیوانہ شاعر نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک دینِ حق لے کر آیا ہے۔ اور دوسرے سارے پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے۔

صَدَّقَ تَصْدِيْقٌ (تفعیل) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے وہ تصدیق کرتا ہے۔ اَلْمُرْسَلِيْنَ اسم مفعول۔ جمع مذکر منصوب بوجہ مفعول ہے۔

۳۷: ۳۸ == اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۔ لام تاکید کا ہے ذَآئِقُوْا (مضاف) اصل میں ذَآئِقُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ اَلْعَذَابِ الْاَلِيْمِ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ یہ خطاب ہے مجرمین سے (اے مجرمو!) تم ضرور چکھو گے درد ناک عذاب کو،

۳۷: ۳۹ == تُجْزَوْنَ مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر۔ جَزَآءٌ (باب ضرب) مصدر سے ۔ تم جزا دیئے جاؤ گے۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے!

۳۷: ۴۰ == اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ : اِلَّا حرفِ علت۔ عِبَادَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منقطع ضمیر تُجْزَوْنَ سے۔

اَلْمُخْلَصِيْنَ اسم مفعول۔ جمع مذکر حاضر عِبَادَ اللّٰهِ کی صفت ہے،،

(مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے بدیں وجہ عِبَادَ منصوب ہے)

معنی کلام ہوں گے:۔

ولکن عباد اللہ المخلصین یجزون اضعافًا مضاعفۃ بالنسبۃ

الیٰ مَا عملوا۔ لیکن اللہ کے مخلص بندے اپنے اعمال کی نسبت سے کئی گنا اجر دیئے جائیں گے!

"مگر اللہ کے مخلص (منتخب پسندیدہ) بندے (ان کو بدلہ سینکڑوں گنا زائد دیا جائے گا)" تفسیر مظہری

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عِبَادَ اللّٰہِ ضمیر ذَائِقُوْا سے مستثنیٰ منقطع ہے اور درمیانی جملہ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ جملہ معترضہ ہے؛

ای انکم لذائقوا العذاب الالیم ولکن عباد اللہ المخلصین اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ معلوم فواکہ ... الخ

اے مجرمو! تم درد ناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو لیکن اللہ کے مخلص بندوں کے لئے رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ یعنی میوے ہوں گے۔

۳۷:۴۱ — رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ۔ موصوف وصفت۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

۱:۔ ایسا رزق جس کی مقدار معلوم ہو۔ لیکن اور جگہ ارشاد ہے:۔ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ (۴۰:۴۰) ان کو بے شمار رزق ملیگا۔ لہٰذا جو رزق بغیر حساب و شمار ہو اس کی مقدار مقرر نہیں کی جاسکتی۔ اور جس رزق کی مقدار متعین کی جاسکے وہ بغیر حساب کے کیسا؟

۲:۔ ایسا رزق کہ جس کی خصوصیات بلحاظ لذت و کیفیت معلوم ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (۵۶: ۳۲:۳۳) اور میوہ ہائے کثیر جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ کوئی ان سے روکے یا۔ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ہ (۵۶: ۲۰؛ ۲۱) اور میوے جن کو وہ پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو انہیں بھائے

مطلب ایسا رزق جو کہ اس کا حال دوسری آیات سے معلوم ہوچکا ہو۔

۳:۔ جس رزق کی عطاء کا وقت معلوم ہو جیسا کہ ارشاد ہے:۔

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (۱۹:۶۲) اور اس میں ان کو رزق ملیگا صبح وشام (یعنی ہر وقت جب وہ چاہیں گے۔

۴:۔ قتادہ کے نزدیک الرزق المعلوم سے مراد الجنۃ ہے؟

(۵) یا ایسا رزق کہ جس کی ماہیت و خصوصیت اللہ ہی کو معلوم ہیں ۔

۳۷:۴۲ = فَوَاکِہُ۔ پھل، میوے ۔ فَاکِہَۃٌ واحد۔ یہ رِزْقٌ کا بدل ہے ۔

لفظ فواکہ کے استعمال کے متعلق صاحب تفہیم القرآن لکھتے ہیں :۔

اس میں ایک لطیف اشارہ اس طرف بھی ہے کہ جنت میں کھانا غذا کے طور پر نہیں بلکہ لذت کے لئے ہوگا۔ یعنی وہاں کھانا اس غرض کے لئے نہیں ہوگا کہ جسم کے تحلیل شدہ اجزاء کی جگہ دوسرے اجزاء غذا کے ذریعے فراہم کئے جائیں کیونکہ اس ابدی زندگی میں سرے سے اجزائے جسم تحلیل ہی نہ ہوں گے! نہ آدمی کو بھوک لگے گی جو اس دنیا میں تحلیل کے عمل کی وجہ سے لگتی ہے اور نہ جسم اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے غذا مانگے گا۔ اسی بناء پر جنت کے ان کھانوں کے لئے "فواکہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے مفہوم میں تغذیہ کے بجائے تلذذ کا پہلو نمایاں ہے !۔

= مُکْرَمُوْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ مرفوع اِکْرَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے معزز۔ ان کی عزت کی جائے گی! ان کی تعظیم و تکریم کی جائے گی!

اس عزت و تکریم کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین ثواب اور ان گنت نعمتوں کی شکل میں ۔

(۲) رزق (جس کا ذکر اوپر ہو چکا) کا بغیر کسی کسب و کدّ و بغیر کسی تگ و دو، اور بغیر کسی سوال کے حاصل ہو جانے کی صورت میں ۔

(۳) روحانی نعمتوں کی عطائیگی سے ۔ لعلّ ھذا اشارۃ الی النعم الروحانی بعد النعیم الجسمانی۔

۳۷:۴۳ = جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ال۔ اختصاص کے لئے ہے ای جنۃ لیس فیھا الا النعیم۔ ایسے باغات جہاں راحتیں ہی راحتیں ہوں گی کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی نہ محنت نہ مشقت نہ دوڑ دھوپ نہ کسی سے سوال کرنے کی ضرورت ۔

۳۷:۴۴ = سُرُرٍ۔ سَرِیْرٌ کی جمع۔ تخت ۔ وہ جس پر کہ ٹھاٹھ سے بیٹھا جاتا ہے یہ سُرُوْرٌ سے مشتق ہے کیونکہ خوشحال لوگ ہی اس پر بیٹھتے ہیں۔

= مُتَقٰبِلِیْنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر، منصوب، مُتَقَابِلٌ واحد تَقَابُلٌ (تفاعل) مصدر۔ آمنے سامنے (بیٹھنے والے)

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ مضاف مضاف الیہ مل کر مُکْرَمُوْنَ کا ظرف ہے اور اسی طرح عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ظرف ہے مُکْرَمُوْنَ کا۔ یعنی راحتوں کے باغ میں ہونگے آمنے سامنے تختوں پر متمکن ہوں گے، یا۔ یہ دونوں جملے مُکْرَمُوْنَ سے حال ہیں۔ یعنی در آنحالیکہ " وہ راحتوں کے باغوں میں ہوں گے۔ اور تختوں پر آمنے سامنے متمکن ہوں گے یا یہ دونوں جملے اُولٰٓئِكَ کی خبر بعد از خبر ہیں۔

فی جنت النعیم، یجوز ان یکون ظرفًا وان یکون حالًا وان یکون خبرًا بعد خبر۔ وکذا (علیٰ سرر متقبلین) ۔ مدارک التنزیل۔

۳۷ : ۴۵ = یُطَافُ عَلَیْہِمْ۔ یُطَافُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ اِطَافَةٌ (افعال) مصدر۔ الطَّوْفُ مصدر (باب نصر) کے معنی کسی چیز کے گرد چکر لگانا۔ اور گھومنا کے ہیں۔ اَلطَّآئِفُ بمعنی چوکیدار جو رات کو حفاظت کے لئے چکر لگائے۔ طَافَ عَلٰی کسی کے گرد چکر لگانا۔ یُطَافُ عَلَیْہِمْ ان کے ارد گرد پھرایا جائے گا۔ ان کے درمیان پھرایا جائے گا۔ یہ جملہ حالیہ ہے۔ اور یہ ضمیر مُتَقٰبِلِیْنَ سے حال ہے یا یہ مُکْرَمُوْنَ کی صفت بھی ہو سکتا ہے۔

الطواف کا فاعل کون ہے؟ روح المعانی میں ہے!

وفاعل الطواف علیٰ ما قیل من مات من اولاد المشرکین قبل التکلیف فی الصحیح انھم خدام اھل الجنۃ۔

الطواف کا فاعل مشرکین کی وہ اولاد جو مکلف ہونے سے قبل (یعنی صغر سنی میں) ہی فوت ہو گئی ہو۔ صحیح یہی ہے کہ وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:

وَیَطُوْفُ عَلَیْہِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ (۵۶ : ۱۷) نوجوان خدمت گذار جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہیں گے۔ ان کے پاس پھریں گے۔

یا۔ وَیَطُوْفُ عَلَیْہِمْ غِلْمَانٌ لَّہُمْ کَاَنَّہُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ۔ (۵۲ : ۲۴) اور ان کے آس پاس لڑکے پھریں گے جو ان کے لئے ہیں اور جو ایسے ہوں گے جیسے چھپائے ہوئے موتی۔

= کَاْسٍ۔ اس پیالہ کو کہتے ہیں جو شراب سے بھرا ہوا ہو۔ خالی پیالہ کو قدح کہتے ہیں یا اِنَاء۔ اِنْ کَانَ فَارِغًا فَلَیْسَ بِکَاْسٍ۔ اگر خالی ہو تو وہ کَاْسٌ نہیں ہے

قرآن مجید میں جہاں کَأْسٍ کا ذکر آیا ہے اس سے مراد شراب سے بھرا ہوا پیالہ ہی ہے
== مَعِيْنٍ۔ یہ کَأْسٍ کی صفت ہے اگر یہ عَانَ يَعِيْنُ (ضرب) عَيْنٌ سے ہے جس کے معنی ہیں پانی کا اس طرح سطح زمین پر جاری ہونا کہ نظر آسکے تو مَعِيْنٌ بمعنی مَعْيُوْنٌ صفت مفعولی ہے یعنی ایسا چلتا ہوا پانی جو آنکھوں کو نظر آسکے۔
بصورتِ دیگر یہ مَعَنَ يَمْعَنُ (فتح) مَعْنٌ سے بروزن فعیل صیغہ صفت ہے اس صورت میں میم حرف اصلی ہے!
بغوی نے اس آیۃ کی توضیح میں لکھا ہے!
خمور جارية في الانهار ظاهرة تراها العيون یعنی جنت کی نہروں میں بہنے والی شراب جو آنکھوں کے سامنے ہوگی!
== بَيْضَاءَ۔ سفید۔ بَيَاضٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث ہے اس کا واحد مذکر اَبْيَضُ آتے گا اور بِيْضٌ جمع ہے جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ہے۔ بیضاء کَأْسٍ کی صفت ہے جسے بطور مؤنث استعمال کیا گیا ہے۔ سفید ہونے کی صفت پیالہ میں شراب کی ہے۔
الحسن کا قول ہے:۔
ان خمر الجنة اشد بياضا من اللبن۔ جنت کی شراب دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگی!
== لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ لَذَّةٍ یا تو مصدر ہے اور زیادہ لذیذ ہونے کی وجہ سے اسے (شراب کو) بعینہٖ لذت قرار دیا ہے۔ یا لَذَّةٌ مؤنث ہے لَذٌّ (فَعْلٌ) سے اور یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جیسے لَذِيْذٌ صیغہ صفت ہے۔
۳۷: ۴۷ == لَا فِيْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب خَمْرٌ کی طرف راجع ہے (جو پیالہ میں ہوگی)
== غَوْلٌ۔ غَالَ يَغُوْلُ سے مصدر ہے بمعنی شراب میں مدہوش ہونا۔ دردِسر مدہوشی۔ لَا فِيْهَا غَوْلٌ۔ اس شراب میں نہ کوئی مدہوشی ہوگی نہ دردِ سر نہ کوئی اور بگاڑ
جنت کی شراب کے متعلق تو اور جگہ ارشاد الٰہی ہے:۔
وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۷۶: ۲۱) اور ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔

== یُنْزَفُوْنَ عَنْهَا۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب نَزْفٌ مصدر (باب ضرب) نہ اس (شراب) سے ان کی عقل ماری جائے گی۔ نَزَفَ الْمَآءُ کے معنی کنویں سے تدریجا سارا پانی کھینچ لینے کے ہیں۔ اسی سے نُزِفَ (مجہول) عقل کا بتدریج زائل ہونا۔ بیہوش ہو جانا۔ خبطی ہو جانا ہے۔ یہ باب افعال (اَنْزَفَ۔ یُنْزِفُ) سے بھی مضارع مجہول کا صیغہ ہو سکتا ہے۔ بہر کیف معنی ایک ہی ہے!

۳۷ : ۴۸ == قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ : مضاف مضاف الیہ (یہ حوروں کی صفت ہے) اسم فاعل جمع مؤنث۔ قٰصِرَۃٌ واحد۔ قَصَرَ یَقْصُرُ (باب نصر) قُصُوْرٌ ... عَنِ الشَّیْءِ کسی چیز سے رُک جانا۔ اور قَصَرَ یَقْصِرُ (ضرب) ــــ فِیْ بَیْتِہٖ گھر میں روکے رکھنا۔ قَصَرَ نَفْسَہٗ عَلٰی کَذَا۔ کسی چیز پر قناعت کر لینا اور دوسری چیز کی طرف نگاہ نہ اٹھانا۔

اَلطَّرْفُ۔ نظر۔ نگاہ۔ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ۔ اپنی نگاہ کو روک رکھنے والیاں۔ نگاہوں کو نیچا رکھنے والیاں۔ جن کی نگاہیں غایت عفت کے سبب اوپر کو نہ اٹھیں، جو اپنے شوہروں کے بغیر کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتی ہوں۔

وَعِنْدَ هُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ۔ یہ جملہ معطوف ہے جس کا عطف جملہ ما قبل پر ہے یا یہ موضع الحال میں ہے۔ یعنی شراب سے لبریز پیالے ان کے درمیان گردش کر رہے ہوں گے دراں حالیکہ ان کے حضور ایسی حوریں ہوں گی جو اپنی نگاہیں انہی پر مرکوز رکھیں گی اور کسی دوسری طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گی!

== عِیْنٌ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں، زنان فراخ چشم۔ اَعْیَنُ۔ عَیْنَآءُ سے عِیْنٌ۔ جمع مذکر و مؤنث۔

۳۷ : ۴۹ == کَاَنَّهُنَّ۔ کَاَنَّ حرف مشابہ بفعل هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب۔

== بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ۔ موصوف وصفت بَیْضٌ بَیْضَۃٌ کی جمع ہے بمعنی انڈے بیضہ کو بیضہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں بیاض (سفیدی) مکمل طور پر پائی جاتی ہے!

الحسن کے قول کے مطابق بَیْضٌ بمعنی شترمرغ کے انڈے کے ہیں۔ شتر مرغ اپنے انڈوں کو ہوا اور غبار سے بچانے کے لئے پروں میں چھپا لیتا ہے اور شترمرغ کے انڈوں کا رنگ سفید مائل بزردی ہوتا ہے اہل عرب کے نزدیک عورتوں کا یہ رنگ حسین ترین

رنگ ہے اسی لئے عورتوں کو شتر مرغ کے انڈوں سے تشبیہ دی ہے!

مَکْنُوْنٌ اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ کَنٌّ و کُنُوْنٌ (باب نصر) مصدر سے۔ چھپایا ہوا۔ محفوظ۔

گویا کہ وہ سب شتر مرغ کے انڈوں کی مانند گرد و غبار سے محفوظ ہوں گی۔

مکنون بمعنی مصئون عن الکسر، شکست سے محفوظ، بے داغ (بالکل صحیح وسالم بہمہ وجوہ) والعرب تقول لکل مصئون مکنون: عرب ہر محفوظ چیز کو مکنون کہتے ہیں۔

۳۷: ۵۰ = ملاحظہ ہو ۳۷: ۲۷۔ جہاں گمراہ کرنے والے پیشواؤں اور ان کے پیروؤں کے درمیان سوال و جواب کا ذکر ہے۔ یہاں اہل جنت کے درمیان مکالمہ ہے!

۳۷: ۵۱ = قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ۔ ای قال قائل من اھل الجنۃ۔ آپس میں گفتگو کرنے والے اہل جنت میں ایک بولے گا۔ یا کہیگا۔

اس جملہ کا عطف یُطَافُ عَلَیْھِمْ پر ہے دونوں کے درمیان کی عبارت بطور کلام معترضہ ہے۔

= قَرِیْنٌ۔ اَلْاِقْتِرَانُ۔ اِزْدِوَاجٌ کی طرح اقتران کے معنی بھی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے کسی معنی میں باہم مجتمع ہونے کے ہیں۔ قَرَنْتُ الْبَعِیْرَ مَعَ الْبَعِیْرِ میں نے دو اونٹوں کو ایک رسی سے باندھ دیا۔

وہ آدمی جو دوسرے کا ہم عمر ہو یا بہادری وقوت اور دیگر اوصاف میں اس کا ہم پلہ ہو اسے اس کا قِرْن کہتے ہیں۔ اور ہم پلہ یا ہمسر یا ہمنشین کو قرین کہتے ہیں۔ یہاں آیہ ہذا میں بمعنی ساتھی یا ہمنشین ہی آیا ہے۔ قَرِیْنٌ کی جمع قُرَنَاءُ ہے۔

۳۷: ۵۲ = یَقُوْلُ۔ ای کَانَ یَقُوْلُ (جو) کہا کرتا تھا

= اَئِنَّکَ ہمزہ استفہامیہ ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ کیا تو بھی۔

= مُصَدِّقِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت جرّ۔ تصدیق کرنے والے۔ سچ ماننے والے۔ مُصَدِّقٌ واحد۔ صَدَّقَ یُصَدِّقُ تَصْدِیْقٌ (تفعیل) سے "کیا تو بھی حشر پر ایمان لانے والوں میں سے ہے۔

۳۷: ۵۳ = ءَ اِذَا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اِذَا۔ ظرف زمان۔ کیا جب۔

== ءَ اِنَّا ہمزہ استفہامیہ ہے اور اِنَّا دراصل اِنَّنَا ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور نا ضمیر جمع متکلم۔ جملہ میں استفہام کی تکرار تاکید کے لئے لائی گئی ہے۔ یعنی کیا جب ہم مرجائیں گے اور (محض) مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا اس صورت میں بھی ہمارا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اور جزاء و سزا ملے گی۔

== لَمَدِیْنُوْنَ ہ لام تاکید کا ہے مَدِیْنُوْنَ دین سے مشتق ہے اسم مفعول جمع مذکر کا صیغہ بحالت رفع ہے۔ بدلہ دیئے ہوئے۔ مَجْزِیُّوْنَ (جن کو اپنے اعمال کی جزاء یا سزاء دی گئی ہو) مُحَاسَبُوْنَ (جن کا محاسبہ کیا گیا ہو)

اَلْمَدِیْنُ غلام بدلہ دیا ہوا۔ وہ جس سے حساب لیا گیا ہو، اَلْمَدِیْنَۃُ مؤنث۔ (نیز ملاحظہ ہو ۳۷ : ۲۰)

یہ لفظ قرآن مجید میں دوسری جگہ (۵۶ : ۸۶ - ۸۷ میں استعمال ہوا ہے ارشاد ہے فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ ..... ﴿۸۷﴾ اگر تمہارا حساب و کتاب ہونے والا نہیں تو تم اس (روح) کو پھر کیوں نہیں لوٹا لاتے......

دَیْنٌ مادہ سے متذکرہ مشتقات اَلدِّیْنُ (بکسر الدال) سے ہیں۔ اسی مادہ سے اَلدَّیْنُ بمعنی قرض دینا ہے جس سے اَلدَّائِنُ بصفت فاعلی قرض دینے والا۔ اور اَلْمَدْیُوْنُ بصفت مفعولی قرض لینے والا ہے۔

۳۷ : ۵۴ == قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ہ مُطَّلِعُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر مُطَّلِعٌ واحد۔ اِطِّلَاعٌ (افتعال) مصدر۔ اصل میں مُطْتَلِعُوْنَ تھا۔ تار کو طار میں مدغم کیا گیا ہے مُطَّلِعُوْنَ جھانک کر دیکھنے والے۔

قَالَ کے فاعل کے متعلق مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں!

(۱) یہ ارشاد خداوندی ہے۔ جب القائل اپنے دنیا کے ہمنشین کے متعلق بات کریگا تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا:۔

"کیا تم اپنے اس ساتھی کو جو عذابِ دوزخ میں مبتلا ہے دیکھنا چاہتے ہو؟ (تم اور تمہارے دوسرے اہل جنت رفیق)

(۲) یہ قول فرشتوں کا ہے جو القائل کے بات کرتے وقت وہاں موجود ہوں گے وہ القائل اور اس کے ساتھیوں سے کہیں گے کیا تم القائل کے دنیا کے ساتھی کا حال دیکھنا چاہتے ہو جو اس وقت عذاب دوزخ میں مبتلا ہے اور پھر دیکھو کہ اس کا مقام تمہارے مقام

کے مقابلہ میں کیسا ہے ؟

(۳) قَالَ کا فاعل خود القائل ہی ہے جو اپنے مخاطبین اہل جنت سے کہیگا کہ کیا تم اس کو جھانک کر دیکھنا چاہو گے؟ (کہ اب میرے اس ساتھی کا دوزخ میں کیا حال ہے؟)

۳۷ : ۵۵ = فَاطَّلَعَ ۔ فَ تعقیب کا ہے ۔ اِطَّلَعَ ۔ اِطِّلَاعٌ (افتعال) ماضی (بمعنی مستقبل) کا صیغہ واحد مذکر غائب کا ہے ۔

سو وہ جھانک کر دیکھے گا (یعنی دوسروں کے ساتھ وہ بھی دوزخیوں کو جھانک کر دیکھے گا)

= فَرَاٰہُ ۔ فَ تعقیب کا ہے ۔ رَاٰی رَاْیٌ وَرُؤْیَۃٌ (باب فتح) مصدر سے ماضی (بمعنی مستقبل) کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ! پس وہ اس کو دیکھے گا۔ اس کو پائیگا

= سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ جہنم کے وسط (میں)

۳۷ : ۵۶ = قَالَ ۔ ای قال القائل ۔ یعنی بات شروع کرنے والا۔ اپنے دنیا کے ساتھی کو مخاطب کر کے کہیگا۔

= تَاللّٰہِ ۔ تَا قسم کے لئے ہے ۔ اللہ کی قسم ۔

علامہ زمخشری رح آیت وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ .... (۲۱ : ۵۷ - اور خدا کی قسم میں تمہارے بتوں کی گت بناڈالوں گا) کی تشریح میں لکھتے ہیں :-

حروفِ قسم میں بآء تو اصل ہے اور واؤ اس کا بدل ۔ اور واؤ کا بدل تآ ہے لیکن تآء میں تعجب کے معنی زائد ہیں (آیت مذکورہ میں) گویا اس بات پر تعجب ہے کہ باوجود نمرود کی سرکشی اور زور آوری کے میرے لئے ان (بتوں) کا علاج کر دینا اور اس کام کو سرانجام دینا کتنا آسان ہے "

آیت ہذا میں تعجب اس بات پر ہے کہ باوجود تو نے مجھے ہلاکت میں قریبًا ڈال ہی دیا تھا۔ لیکن اپنے پروردگار کے فضل سے میں سلامت بچ نکلا۔

= اِنْ : اِنَّ سے مخفف ہے ۔

= کِدْتَّ ۔ کَادَ یَکِیْدُ کَیْدٌ (باب ضرب) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے ۔ قریب تھا کہ تو (مجھے ہلاک کر دیتا)

کَادَ افعال مقاربہ میں سے ہے ۔ اگر یہ بصورت اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع نہیں ہوا ۔ قریب الوقوع ضرور تھا ۔ جیسا کہ آیت ہذا میں

قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر ڈالے لیکن میں پروردگار کے فضل سے ہلاکت سے بچ گیا۔

یا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے کہ:

كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ...... (۹: ۱۱۷) ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر (اللہ نے) ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توجہ فرما دی (اور وہ متزلزل ہونے سے بچ گئے۔

= لَتُرْدِيْنِ۔ لام فارقہ ہے۔ اللام الفاصلہ: یا۔ اللام الفارقہ:

جب اِنْ (مخفف) کو اِنَّ (ثقیلہ) کی جگہ استعمال کیا گیا ہو تو مُسند سے قبل لام لایا جائیگا تاکہ اس اِنْ کو اِنْ نافیہ سے تمیز کیا جا سکے۔ مثلاً وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ہ (۶: ۱۵۶) اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے نرے بے خبر ہی رہے)

تُرْدِيْنِ۔ تُرْدِيْ اِرْدَاءٌ (افعال) سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے ن وقایہ ی متکلم محذوف ہے ردی مادہ۔ الرَّدٰی (باب سمع) کے معنی ہلاکت کے ہیں التَّرَدِّيْ (باب تفعل) کے معنی ہیں اپنے آپ کو ہلاکت کے سامنے پیش کرنا۔ جیسے ارشاد باری ہے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى (۹۲: ۱۱) اور جب وہ جہنم میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

یا اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى (۲۰: ۱۱۶) سو تمہیں اس کی طرف سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش (نفسانی) کی پیروی کرتا ہے ورنہ تم بھی تباہ ہو کر رہو گے۔

لَتُرْدِيْنِ: تو نے مجھے ہلاک ہی کر ڈالا تھا۔

۳۷: ۵۷ = الْمُحْضَرِيْنَ ہ اسم مفعول، جمع مذکر منصوب وہ لوگ جن کو (عذاب کے لئے) حاضر کیا جائے گا۔

۳۷: ۵۸ = اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ...... وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ۔

(۱) یہ کلام القائل کا ہے جو اپنے ساتھی سے کلام کر کے اپنے جُلَساء کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے

(۲) یہ کلام جملہ متسائلین کا ہے جو باہم گفتگو کر رہے تھے۔

(۳) یہ کلام القائل کے کلام کا تتمہ ہے جو وہ اپنے قرین سے کر رہا تھا اور یہ کلمات بطور زجر و توبیخ کے اس نے کہے۔

اَفَمَا میں ہمزہ استفہامیہ ہے تقریر کے لئے ہے اور اس میں تعجب کے معنی پائے جاتے ہیں (تقریر کے معنی مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کے نزدیک مظنون اور مخاطب کے نزدیک ثابت ہو۔ جیسے اَضَرَبْتَ زَیْدًا) فَ عطف کے لئے ہے اس کا عطف کلام مقدرہ پر ہے ای اَنَحْنُ مُخَلَّدُوْنَ فَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ کیا ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے اور نہیں مریں گے۔ بِ حرف جار ہے اور مَیِّتِیْنَ اسم صفت جمع مذکر مجرور مرنے والے۔ مَیِّتٌ واحد۔

۳۷: ۵۹ == اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی۔ اِلَّا استثناء مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) اس کا مستثنیٰ منہ مصدر مقدر موتۃ ہے۔ ای افما نحن بمیتین موتۃ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی کیا ہم (اب) موت نہیں مریں گے سوائے ہماری پہلی موت کے (جو ہم پر دنیا میں گذر چکی۔

مَوْتَتَنَا مضاف مضاف الیہ (ہماری موت) الاولیٰ موت کی صفت ہے ہماری پہلی موت۔

== بِمُعَذَّبِیْنَ ۔ ب حرف جار۔ مُعَذَّبِیْنَ اسم مفعول جمع مذکر مجرور۔ عذاب دیئے گئے، عذاب یافتہ۔

آیات ۵۸ - ۵۹ کا مطلب ہوگا:

کیا ہم بجز پہلی بار مر چکنے کے پھر (کبھی) نہیں مرنے کے۔ اور نہ ہم کو کبھی عذاب ہوگا یہ استفہام تقریری ہے یعنی مخاطب کو اس کے اقرار پر آمادہ کیا گیا ہے۔

۳۷: ۶۰ == اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ...... یہ کلام القائل کے کلام کا تتمہ بھی ہو سکتا ہے یا جملہ سائلین کے کلام کا تتمہ۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو۔

ھٰذَا سے مراد جنت کی نعمتیں، وہاں دوامی مقام، موت سے نجات، عذاب سے مستقل رہائی۔ وغیرہ ہیں۔

یہ القائل کے کلام کا تتمہ بھی ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام بھی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت سے مخاطب ہو کر القائل کے کلام کی تصدیق میں فرمایا گیا ہے یعنی حیات خلد و استمرار، نفی عذاب ایک عظیم کامیابی ہے۔

۳۷: ۶۱ == لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ہ ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے

والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

یہ بھی القائل کے کلام کا تتمہ ہو سکتا ہے یا یہ اللہ کا کلام ہو سکتا ہے بہر حال یہاں القائل اور اس کے قرین (ساتھی) کا قصہ ختم ہوا۔

لِمِثْلِ جار مجرور کو حصر کے لئے متقدم لایا گیا ہے " ایسی ہی کامیابی کے لئے "۔

لِيَعْمَلْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب: چاہئے کہ وہ عمل کرے۔

۳۷: ۶۲ = ذٰلِكَ۔ جنت کی نعمتیں۔ ان کی فراوانی، وہاں ہمیشہ ہمیشہ کا قیام، ابدی زندگی۔ ہر قسم کے عذاب سے خلاصی اور جملہ نعمتیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ آیات ۴۱: ۴۹ میں۔

= نُزُلًا۔ بطور مہمانی، مہمانی کا کھانا۔ طعام ضیافت۔

ذٰلِكَ کی تمیز ہے۔ یعنی یہ نعمتیں جنتیوں کو بطور ضیافت ملیں گی! ۔ النُّزُلُ (طعام مہمانی) جو آنیوالے مہمان کے لئے تیار کیا جائے (راغب) نُزُلٌ۔ وہ چیز جو مہمان کے آتے ہی اس کے سامنے لائی جاتی ہے (ابتدائی پیش کش)

اس لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ مذکورہ بالا نعمتیں تو اہل جنت کو ابتدائی پیشکش کے طور پر دی جائیں گی۔ اس کے بعد کیا کیا عطا ہو گا اس کو سمجھنے سے عقل قاصر ہے۔ (تفسیر مظہری)

= الزَّقُّوْمُ۔ ایک درخت جسے حنظل یا تھوہر کہتے ہیں۔ ذائقہ میں تلخ، دیکھنے میں بدنما۔ اثر میں زہریلا ہوتا ہے۔ اس سے استعارہ کے طور پر کہتے ہیں زَقَمَ فُلَانٌ وَ تَزَقَّمَ۔ اس نے کوئی کریہہ چیز نگل لی۔ دوزخ میں جو یہ درخت آگ سے پیدا ہو گا اس کے ذائقہ، صورت، اثر کو خیال کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ذکر دوزخ میں پیدا ہونے والے درخت کا ہے۔

۳۷: ۶۳ = جَعَلْنٰهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب شجرۃ کی طرف راجع ہے۔

= فِتْنَةً: قرآن مجید میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات کو مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے مثلاً آزمائش یا آزمائش کرنا۔ مصیبت، ایذاء، فساد۔ تختہ مشق، عبرت، وغیرہ یہاں آخرت کی نسبت سے اس کا معنی عذاب آئے گا!

۳۷: ۶۴ = اَصْلِ الْجَحِيْمِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اصل۔ جڑ، تہ، گہرائی۔

۳۷: ۶۵ = طَلْعُهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا گابھا۔ اس کا خوشہ، شگوفہ،

= كَاَنَّهٗ۔ گویا کہ وہ (خوشہ یا شگوفہ) كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر واحد

مذکر غائب کَانَ کا اسم۔

= رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ شیطانوں کے سر۔
الزجاج اور الفرآء کہتے ہیں کہ شیطان سے مراد سانپ ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ شیطان سے مراد معروف شیطان ہو۔

جس طرح خوبصورتی کے لئے فرشتے سے تشبیہ دی جاتی ہے جیسے اِنْ ھٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ (۱۲: ۳۱) یہ تو کوئی نورانی فرشتہ ہے۔ اسی طرح بدصورتی کے لئے شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۳۷: ۶۶ = فَاِنَّهُمْ۔ فَاءَ تعقیب کا ہے ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع ظٰلِمِیْنَ (آیۃ ۶۳) ہے

= لَاٰكِلُوْنَ۔ لام تاکید کا ہے اٰكِلُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر بحالت رفع (باب نصر) سے اَكْلٌ مصدر۔ کھانے والے۔ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ پس ان کو ضرور کھانا ہوگا۔ پس وہ ضرور کھائیں گے۔ یعنی بھوک کی وجہ سے یا جبر کے تحت وہ ضرور کھائیں گے!

= مِنْهَا۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ ای من ثمرھا او من طلعھا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الشجرۃ ہے۔

= فَمَالِـُٔوْنَ۔ الفاء عطف وتعقیب کا ہے۔ مَالِـُٔوْنَ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مَالِئٌ واحد مَلْءٌ۔ مَلْاَۃٌ۔ مِلْاَۃٌ مصدر (باب فتح) بھرنے والے، مَلْءٌ برتن کو اتنا بھرنا کہ اس سے زیادہ ممکن نہ ہو۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ باوجود زقوم کے مکروہ الصورت، بد ذائقہ، اور اثر میں زہریلا ہونے کے وہ اسے پیٹ بھر کر کھانے پر مجبور ہوں گے (بوجہ بھوک کے یا جبر کے)

۳۷: ۶۷ = ثُمَّ۔ پھر۔ حرف عطف ہے۔ ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے خواہ یہ متاخر ہونا بلحاظ زمانہ ہو (التراخی الزمانی) خواہ باعتبار مرتبہ کے ہو (التراخی الرتبی)۔

یہاں ہر دو معنی ممکن ہو سکتے ہیں:۔
پہلی صورت میں مطلب یہ ہوگا۔ کہ زقوم پیٹ بھر کر کھا لینے کے بعد (جب ان کو پیاس ستائیگی) تو ان کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دیا جائے گا۔

دوسری صورت میں معنی یہ ہوں گے! کہ ان کو بدصورت، بدمزہ، زہریلا زقوم کھانا ہوگا

اور جب ان کو پیاس لگے گی تو کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا یعنی کھانا تو مکروہ ہوگا ہی مگر پینا اس سے زیادہ مکروہ اور ناگوار ہوگا۔

= عَلَيْهَا۔ ای علی الشجرۃ التی ملئوا منھا بطونھم۔ اس (زقوم کے) درخت کے بعد جس سے انہوں نے اپنے پیٹ بھر لئے ہوں گے۔ یا مزید برآں اس درختِ زقوم کی کراہت و قباحت سے بھی بڑھ کر۔

= شَوْبًا۔ شوب، ملاوٹ، آمیزش، شَابَ يَشُوْبُ (نصر) کا مصدر ہے اس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو کسی چیز میں ملا دینا۔ خلط ملط کر دینا۔

= حَمِيْمٍ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ سخت گرم پانی۔ اس کی جمع حَمَائِمُ ہے۔ قریبی جگری دوست کو بھی حمیم کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:۔

وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا (۷۰: ۱۰) اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں حال نہ ہوگا

۳۷: ۶۸ = مَرْجِعَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا مرجع۔ لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ رَجَعَ يَرْجِعُ (ضرب) سے مصدر میمی ہے۔ رُجُوْعٌ مَرْجِعَۃٌ۔ رُجْعٰی و رُجْعَانٌ بھی مصدر ہیں۔

= لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ۔ لَاْ میں لام کے بعد الف زائد ہے۔ پڑھا نہیں جاتا۔ یہ قرآن مجید میں کئی جگہ اس صورت میں آیا ہے مثلاً۔ لَاْ اَوْضَعُوْا (۹: ۴۷) فَوَارِيْرَا (۷۶: ۱۶) وغیرہ۔ لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ۔ جہنم کی طرف۔

۶۲ تا ۶۸ آیات کی تشریح۔

فَائِدَہ: جہنمیوں کو پہلے وسط جہنم میں لیجایا جائے گا۔ جہاں زقوم کا درخت اپنی بدصورتی، بدذائقی، زہریلی خاصیت کے ساتھ اُگتا ہے وہاں بھوک کی شدت سے وہ پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ پھر ان کو نہایت سخت گرم پانی کا محلول پلایا جائیگا یہ گرم پانی مقام جحیم سے باہر ہوگا:۔

جیسا کہ اور جگہ ارشاد خداوندی ہے:۔

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ (۵۵: ۴۴) وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے۔ گرم پانی پلانے کے بعد ان کو لوٹا کر پھر جحیم میں لایا جائیگا۔

اور اسی طرح وہ جکڑ کلٹتے رہیں گے۔

۶۹:۳۷ == اَلْفَوْا۔ اِلْفَاءٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے بمعنی پانا۔ انہوں نے پایا۔ لفی مادّہ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا (۲: ۱۷۰) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔

۷۰:۳۷ == اٰثٰرِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے نشانات۔ اُن کے نشاناتِ قدم ان کے پیچھے پیچھے۔ اَثَرٌ واحد۔

== يُهْرَعُوْنَ۔ مضارع مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ اِهْرَاعٌ (افعال) مصدر بمعنی سختی اور تخویف سے ہانکنا۔ اور چلانا۔ هَرِيْعٌ تیز رو اور چلّا کر رونے والا۔ هَرِعَ بِرُمْحِهٖ فَتَهَرَّعَ: کے معنی نیزے کو سرعت کے ساتھ سیدھا کرنا کے ہیں۔

اِهْرَاعٌ میں تیزی یا تیز رفتاری کا مفہوم پایا جاتا ہے خواہ وہ تیزی شدّتِ جذبات سے ہو یا کسی بیرونی طاقت کی سختی کی وجہ سے یا کسی خوف کی وجہ سے۔

یہاں فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ہ کے معنی ہیں وہ (جذبۂ تقلید کی شدّت کے زیر اثر) اُن کے (یعنی اپنے آباء و اجداد کے) نقشِ قدم پر چلے جا رہے ہیں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ (۱۱: ۷۸) اور لوطؑ کی قوم کے لوگ اس کے پاس بے تحاشا دوڑتے ہوئے آئے۔

مجہول کا صیغہ اندرونی قوتِ متحرکہ کی شدّت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے یعنی یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس اندرونی قوت کے آگے وہ لاچار ہانکے چلے جا رہے تھے۔

رُوح المعانی میں ہے:۔

وبناء الفعل للمفعول اشارة الیٰ مزید رغبتھم فی الاسراع علیٰ اٰثارھم کَاَنَّھُمْ یزعجون ویحثون حثاً علیہ۔ اور فعل کا بحالت مفعولی لانا اپنے آباء و اجداد کے نقشِ قدم پر بسُرعت چلنے پر ان کی شدّتِ رغبت کی طرف اشارہ ہے۔

۷۱:۳۷ == قَبْلَهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اپنے آباء و اجداد کی اندھا دھند تقلید کرنے والوں کی طرف راجع ہے۔

= اَلْاَوَّلِیْنَ : اَوَّلُ کی جمع بمعنی ان کے اگلے یا پہلے لوگ:
۳۷ : ۲ ۷ = فِیْھِمْ ۔ ای فی الاوّلین پہلے لوگوں میں ۔
= مُنْذِرِیْنَ ، اسم فاعل جمع مذکر ۔ ڈرانے والے یعنی پیغمبر ۔ اِنْذَارٌ (افعال) سے
۳۷ - ۳ ۷ = اَلْمُنْذَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مضاف الیہ عَاقِبَۃُ (انجام) مضاف (انجام ان لوگوں کا) جن کو سرکشی اور نافرمانی کی سزا سے ڈرایا گیا۔
۳۷ : ۴ ۷ = اِلَّا حرف استثناء ۔ اگر المنذرین سے مراد مخصوص گروہ مراد ہے تو یہ استثنائے منقطع ہے اور اگر اس کا اطلاق عمومی ہے تو یہ استثنائے متصل ہے
= اَلْمُخْلَصِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر ۔ اِخْلَاصٌ (افعال) سے ۔
خالص کئے گئے ، خالص کئے ہوئے ۔
اور اخلاص کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو ہر ممکن ملاوٹ سے پاک و صاف کردینا اصطلاحِ شرع میں اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ محض خداوند تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے عمل کیا جائے اور اس کے علاوہ کسی اور جذبہ کی آمیزش نہ ہو ۔
۳۷ : ۵ ۷ = یہاں سے بعض قصص کا تفصیلاً بیان شروع ہوتا ہے جن کا مجملاً پہلے بیان ہوچکا ہے ۔ مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۔
سابق آیت میں فرمایا تھا :۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُنْذِرِیْنَ ہ اس میں عموماً سارے پیغمبروں کا ذکر ہوگیا ۔ اب خصوصیت کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر شروع فرمایا ۔
مطلب یہ ہے کہ ان سے پہلے ایک زمانہ میں قوم نوح ؑ گمراہ ہو گئی تھی ۔ ہم نے ان کی ہدایت کے لئے حضرت نوح (علیہ السلام) کو بھیجا ۔ نوح نے ان کو اسلام کی دعوت دی ۔ قوم نے دعوت نہ مانی ۔ اور حضرت ، نوح (علیہ السلام) کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا کہ جو لوگ ایمان لانے والے تھے وہ لا چکے ۔ آئندہ قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا ۔ حضرت ، نوح جب مایوس ہو گئے تو انہوں نے ہم کو پکارا ۔ ہم سے دعا کی ۔ کہ ان کی قوم کو تباہ کردیا جائے ۔ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم (اپنے خاص بندوں کی دُعا) اچھے قبول کرنے والے ہیں ۔
۳۷ : ۵ ۷ = وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ہ واؤ عاطفہ ہے جس کا عطف مضمونِ رفتہ پر ہے لام قسم محذوف کے جواب میں ہے الفاء للفصیحۃ

ای دتا اللہ لقد دعانا نوح حین ایس من ایمان قومہ بعد ان
دعاھم احقابًا و دھورًا فلم یزدھم دعاءہ الا فرارًا ونفورًا
فاجبنا احسن الاجابۃ فو اللہ لنعم المجیبون نحنُ۔ خدا کی قسم جب مدتوں
اپنی قوم کو دعوت الی الحق دینے کے بعد اس قوم میں نفرت اور فرار ہی کا اضافہ ہوا تو حضرت نوح
نے قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوکر ہمیں پکارا۔ اور ہم نے بطریق احسن اس کی فریاد رسی کی
بخدا ہم خوب فریاد سننے والے ہیں (اور ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں) ملاحظہ ہو ۷۱: ۵-۶ و ۲۶
-۲۷)۔

== نَادٰىنَا۔ نَادٰى يُنَادِىْ مُنَادَاةٌ (مفاعلۃ) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
نَا ضمیر جمع متکلم۔ اس نے ہم کو پکارا۔ باب مفاعلہ کے خواص میں سے موافقت مجرّد (مجرّد کے
ہم معنی ہونا) بھی ہے۔ لہٰذا نَادٰى اشتراک کی بجائے مجرّد کے معنی میں ہوگا۔ "اس نے پکارا"،
جیسے سَافَرَ زَيْدٌ بمعنی سَفَرَ زَيْدٌ۔ زید نے سفر کیا۔

== الْمُجِيْبُوْنَ ہ اسم فاعل جمع مذکر۔ المجیب واحد اجابۃ مصدر۔ دعا قبول کرنے
والے۔ دینے والے۔

۳۷: ۷۶ == اَهْلَهٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے گھر والے۔ اس کے گھرانے کے۔
یہاں اَهْل سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کے خاندان والے نہیں ہیں بلکہ ہم عقیدہ
اور ایمان والے مراد لئے گئے ہیں۔

جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (۱۱: ۴۶)
خدا نے فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے وہ تو ناشائستہ افعال ہے

== اَلْكَرْبِ۔ اسم مصدر معرفہ۔ بڑی مصیبت، كَرْب سخت غم۔ دم گھونٹنے والا غم
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ بہت بڑی مصیبت، اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کو قوم
کے ہاتھوں پہنچنے والی تکلیفیں اور ایذار رسانی ہے:

۳۷: ۷۷ == ذُرِّيَّتَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اُس کی ذریت۔ اُس کی اولاد۔ اُس
کی نسل۔

== اَلْبٰقِيْنَ: باقی رہنے والے۔ بچے ہوئے۔ بَاقٍ کی جمع ہے۔
اصل میں فَاعِلٌ کے وزن پر بَاقِيٌ تھا۔ ی پر ضمہ دشوار تھا اس کو ساکن کیا۔ اب

یٌ ساکن اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے یٌ اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ بَاقٍ ہو گیا۔ اسی طرح رَمِیٌ یَرْمِیْ۔ ناقص یائی سے اسم فاعل کا صیغہ رَامٍ واحد مذکر ہے۔
ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اختصاص کے لئے ہے یعنی ہم نے صرف اسی کی اولاد کو باقی رکھا۔

۳۷: ۷۸، ۷۹ == وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ہ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ہ
تَرَكْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَرْكٌ مصدر سے۔ ہم نے چھوڑا۔ عَلَيْهِ اس کے لئے اَلْاٰخِرِيْنَ اٰخِرٌ کی جمع۔ پچھلے۔ یعنی ان کے بعد آنے والے لوگ۔ ان کے بعد کی نسلیں۔
اَلْعٰلَمِيْنَ۔ تمام جہان۔ تمام عَالَمْ۔ یہ عَالَمٌ کی جمع ہے۔ بحالت نصب وجر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا سب مخلوق کو عَالَم کہتے ہیں۔
تَرَكْنَا ..... اَلْعٰلَمِيْنَ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں :۔
(۱) جملہ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ موضع نصب میں ہے اور یہ تَرَكْنَا کا مفعول ہے: مطلب ہوگا:
ہم نے (حضرت نوح) کے بعد میں آنے والی نسلوں میں حضرت نوح کے حق میں کلام سَلٰمٌ ..... اَلْعٰلَمِيْنَ۔ چھوڑا۔ (یعنی کہ وہ ان کے حق میں یہ دعا پڑھا کریں) اس صورت میں یہ کلام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جسے وہ پڑھا کریں گے۔
(۲) یہ کلام (سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ) آئندہ آنے والی نسلوں کا اپنا مقولہ ہے اور وہ ان الفاظ میں حضرت نوح علیہ السلام پر سلام بھیجا کریں گے۔ اس صورت میں بھی یہ ترکنا کا مفعول ہوگا۔ یعنی ہم نے آئندہ نسلوں میں ان کا مقولہ (سلام علیٰ نوح فی العلمین) چھوڑا
(۳) یہ کلام نہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا۔ نہ یہ ان کا اپنا مقولہ ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا قول ہے اور تَرَكْنَا کا مفعول محذوف ہے ای ترکنا علیہ الثناء الحسن وابقینا لہ فیمن بعدہٗ الیٰ اٰخر الدھر وقلنا "سلام علیٰ نوحٍ فی العلمین" ہم نے اس کے لئے بہترین ذکر اور قابل ستائش شہرت چھوڑی اور اس ذکر اور شہرت کو آنے والی نسلوں میں آخر الدہر تک کے لئے باقی رکھا۔ اور ہم نے کہا۔ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ہ (تمام جہانوں میں نوح پر سلام ہو)

۳۷: ۸۰ == اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ہ کاف تشبیہ کا ہے۔ ذٰلِكَ کا اشارہ حضرت نوح علیہ السلام پر خدا کے انعامات کی طرف ہے جو اوپر مذکور ہوئے۔

۳۷: ۸۲ == ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ۔ اس جملہ کا عطف نَجَّيْنٰهُ (آیۃ ۷۶) پر ہے

ثُمَّ تراخی الذکر کے لئے ہے اَلْاٰخَرِیْنَ اٰخَرُ کی جمع بمعنی دوسرے۔ یعنی حضرت نوح اور ان کے پیروؤں کو ہم نے نجات دی (ڈوبنے سے بچالیا) پھر اوروں کو ہم نے ڈبودیا

۳۷:۸۳ = بِشِیْعَتِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا گروہ۔ اس کا فرقہ۔

شِیَاعٌ کے معنی منتشر ہونے اور تقویت دینے کے ہیں۔ مثلاً شَاعَ الْخَبَرُ۔ خبر پھیل گئی اور قوت پکڑ گئی اور شَاعَ الْقَوْمُ قوم منتشر اور زیادہ ہوگئی۔

اَلشِّیْعَۃُ وہ لوگ جن سے انسان قوت حاصل کرتا ہے اور وہ اس کے اردگرد پھیلے رہتے ہیں۔

یہاں آیت ہذا کا مطلب ہے:۔

کہ انہی (یعنی حضرت نوح علیہ السلام) کے پیروکاروں میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) تھے۔ شیعہ کا اطلاق واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب پر ہوتا ہے۔ اس کی جمع شِیَعٌ اور اَشْیَاعٌ ہے۔

= لَاِبْرٰھِیْمَ۔ لام تحقیق کے لئے ہے بمعنی بیشک۔ بلاشبہ۔

۳۷:۸۴ = اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ۔ اِذْ متعلق بفعل محذوف ای اُذْکُرْ اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ یعنی اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا۔

= قَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ موصوف وصفت، الیسادل جو مفسد عقائد، قبیح صفات اور دنیاوی آلائش سے پاک وصاف تھا۔

۔ یاد کرو جب وہ اپنے پروردگار کی طرف قلب سلیم کے ساتھ متوجہ ہوا۔

۳۷:۸۵ = اِذْ۔ پہلے اِذْ کا بدل ہے یا جَآءَ کا ظرف زمان۔

= مَاذَا۔ اس کی حسب ذیل صورتیں ہیں:۔

ا۔ یہ لفظ مرکب ہے اور

(۱) مَا استفہامیہ اور ذَا موصولہ ہے جیسے وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۵ قُلِ الْعَفْوَ ۵ (قرأت ابوعمرو (۲: ۲۱۹)

(۲) مَا استفہامیہ اور ذَا اسم اشارہ ہے

(۳) مَا زائدہ اور ذَا اسم اشارہ۔

(۴) مَا استفہامیہ اور ذَا فصل کے لئے ہے تاکہ مَا نافیہ اور مَا استفہامیہ میں امتیاز ہو جائے۔

(۵) مَا استفہامیہ ہے اور ذَا زائدہ ہے:

(ب) یہ لفظ بسیط ہے اور پورا۔

(۱) اسم جنس ہے۔

(۲) اسم موصول ہے۔

(۳) پورا حرف استفہام ہے۔ جیسے وَیَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۭ قُلِ الْعَفْوَ ۭ (۲: ۲۱۹)

مَاذَا۔ کیا چیز ہے۔ کیا ہے۔ یہاں استفہام توبیخ کے لئے ہے یعنی تمہیں شرم نہیں آتی تم کس کی عبادت کرتے ہو؟

۳۷: ۸۶ = اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ۝ ای اَتُرِیْدُوْنَ اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ اِفْكًا۔ اَ ہمزہ استفہام ہے تُرِیْدُوْنَ فعل مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ اَنْتُمْ ضمیر مستتر فاعل اٰلِهَةً مفعول بہٖ دُوْنَ اللّٰهِ صفت اٰلِهَةً کی اِفْكًا مفعول لہٗ (یہاں بھی استفہام توبیخی ہے) مفعول بہٖ کی تقدیم فعل پر مفعول کی اہمیت کو ظاہر کر رہی ہے اور مفعول لہٗ کو سب سے پہلے ذکر کرنا اس امر کو ظاہر کر رہا ہے کہ ان کی ساری پوجا پاٹ غلطی اور جھوٹ پر مبنی تھی (اس کے اندر کوئی حقیقت یا سچائی نہیں تھی)۔ تفسیر مظہری

ترجمہ ہوگا:۔

کیا تم اللہ کے سوا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو چاہتے ہو؟

۳۷: ۸۷ = فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ مَا استفہام کے لئے ہے۔ ظَنُّكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارا گمان تمہارا خیال۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔

اَلظَّنُّ۔ کسی چیز کے علامات سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے اسے ظَنٌّ کہتے ہیں۔ جب یہ علامات قوی ہوں تو اس سے علم کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے مگر جب کمزور ہو تو یہ نتیجہ وہم کی حد سے آگے تجاوز نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ نتیجہ قوی ہو جائے اور علم کا درجہ حاصل کر لے یا اسے علم کے درجہ میں فرض کر لیا جائے تو اس کے بعد اَنَّ یا اَنْ کا استعمال ہوتا ہے۔ مگر جب وہ ظن کمزور ہو اور وہم کے درجہ سے آگے نہ بڑھے تو پھر اس کے ساتھ (صرف) اَنْ استعمال ہوتا ہے جو کسی قول یا فعل کے ساتھ مختص ہے۔ چنانچہ آیت یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۭ (۲: ۲۴۹) جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ان کو خدا کے روبرو حاضر

ہوناہے۔ میں ظنّ کا لفظ علم ویقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
اور آیت کریمہ وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ (۲۱ : ۸۷) اور ذوالنون کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہوکر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم اس پر گرفت نہ کریں گے۔ میں بعض نے کہاہے کہ یہاں ظَنَّ بمعنی وہم لینا بہتر ہے یعنی ان کے دل میں یہ وہم گزرا کہ ہم اس پر گرفت نہ کریں گے ہم اس پر قابو نہیں پاسکیں گے.....

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ آخر اللہ رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟
لُغَاتُ القرآن (شائع کردہ ندوۃ المصنفین) میں ہے حسب تصریح امام راغب رح یہاں بھی ظنّ اس اعتقاد ہی کے معنی میں ہے جو یقین کا حکم رکھتاہے :

۳۷ : ۸۸ = فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۔ اس کا لفظی ترجمہ ہے پھر اس نے ستاروں کو ایک نظر بھر کر دیکھا۔

یہاں ایک خاص واقعہ کا ذکر کیا جارہا ہے جس کی تفصیلات سورۃ الانبیاء (آیات ۵۱ : ۷۳) اور سورۃ عنکبوت (آیات ۱۶-۲۷) میں گذر چکی ہیں۔

قوم (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا ایک سالانہ تہوار اور میلہ ہوا کرتا تھا۔ اور قوم کا قاعدہ تھا کہ تہوار کے موقعہ پر بتوں کے پاس جاکر ان کے سامنے فرش بچھاتے اور میلے میں جانے سے پہلے ان کے سامنے لذیذ کھانے مختلف قسم کے رکھتے تھے اور اس کو متبرک فعل سمجھتے تھے۔

پھر جب میلہ سے واپس لوٹتے تھے تو بتوں کے سامنے رکھے ہوئے کھانے اور مٹھائیاں بطور تبرک خود بھی کھاتے تھے اور یار دوستوں میں بھی تقسیم کرتے تھے۔

یہاں بھی پھر ایک ایسے ہی تہوار کا ذکر ہے قوم کے لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو میلے پر چلنے کے لئے کہا لیکن ان کے دل میں بتوں سے نپٹنے کا ایک منصوبہ تھا لہذا انہوں نے معذرت کردی۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ط کے یہ معانی ہو سکتے ہیں :

(۱) قوم ابراہیم سورج چاند اور ستاروں کی پرستش میں مبتلا تھی ان کے عقیدہ کے مطابق جملہ حوادثِ ارضی ستاروں کی گردش کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوتے تھے۔ لہذا جب حضرت

ابراہیم نے ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا اِنِّیْ سَقِیْمٌ تو انہوں نے خیال کیا کہ حضرت ابراہیم نے بھی ستاروں کے مطالعہ سے یہ نتیجہ لیا ہے لہٰذا انہوں نے یقین کر لیا۔

۲:- یہ جملہ بطور محاورہ استعمال ہوا ہے یقال للرجل اذا فکر فی الشئی یدبرہ نظر فی النجوم یعنی جب کوئی آدمی کسی معاملہ پر غور کرتا ہے تو کہتے ہیں نظر فی النجوم اس صورت میں اس کا مطلب ہوگا کہ جب قوم نے میلہ پر جانے کے لئے آپ سے کہا تو آپ نے تدبر کیا اور کہا کہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ۔

یہ مؤخر الذکر معنی ہی قابل ترجیح ہے۔ ابن کثیر لکھتے ہیں:۔

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی امر میں غور و فکر کرے تو عرب کہتے ہیں کہ:۔

اس نے ستاروں پر نظریں ڈالیں۔ مطلب یہ ہے کہ غور و فکر کے ساتھ تاروں کی طرف نظر اٹھائی اور سوچنے لگے کہ میں انہیں کس طرح ٹالوں۔ سوچ سمجھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔

ویسے بھی یہ بات اکثر مشاہدہ میں آتی ہے کہ جب کسی شخص کے سامنے کوئی غور طلب بات آتی ہے تو وہ آسمان کی طرف یا اوپر کی طرف کچھ دیر دیکھتا رہتا ہے پھر سوچ کر جواب دیتا ہے!

۳۷: ۸۹ — اِنِّیْ سَقِیْمٌ۔ میں سَقِیْمٌ سُقْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ دکھی، بیمار۔ مضمحل، ناساز، محاورۃً بیزار کے معنی بھی ہو سکتے ہیں:

امام راغبؒ لکھتے ہیں:۔

اَلسُّقْمُ وَالسَّقَمُ خاص کر جسمانی بیماری کو کہتے ہیں بخلاف مَرَضٌ کے کہ وہ جسمانی و قلبی دونوں قسم کی بیماریوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے جیسے فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ (۲: ۱۰) ان کے دلوں میں بیماری ہے۔

فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ میں لفظ سَقِیْمٌ یا تو تعریض کے طور پر (کنایۃً) استعمال ہوا ہے یا زمانہ ماضی یا مستقبل کی طرف اشارہ کے لئے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ہلکی سی بدنی تکلیف کی طرف اشارہ ہو جو اس وقت ان کو عارض تھی کیونکہ انسان بہرحال کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا ہی رہتا ہے اگرچہ وہ اسے محسوس نہ کرے۔

اِنِّیْ سَقِیْمٌ کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں بیزار ہوں جیسا کہ انگریزی کہتے ہیں میں اس سے بیزار ہوں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطلب یہ ہو کہ میں تمہارے غلط عقائد سے بیزار ہوں لیکن مخاطبین نے اس سے علیل کا مطلب لے لیا ہو۔ الفاظ کا اس طرح ذومعنی استعمال عام ہے!

۳۷: ۹۰ = فَتَوَلَّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے منہ موڑا۔ انہوں نے پشت پھیری تَوَلِّیٌ مصدر۔ المراد انہم ترکوہ وذھبوا۔ انہوں نے اس کو چھوڑا۔ اور چلے گئے
= مُدْبِرِیْنَ ہ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب وجر۔ پیٹھ موڑنے والے اِدْبَارٌ (افعال) مصدر۔ ضمیر فاعل تَوَلَّوْا سے حال ہے۔ پیٹھ موڑنے والے مطلب: پیٹھ دکھا کر چلتے بنے۔

= رَاغَ اِلیٰ۔ رَاغَ یَرُوْغُ (نصر) رَوْغٌ و رَوَغَانٌ اِلیٰ کے صلہ کے ساتھ۔ چپکے سے کسی طرف مائل ہونا۔ چپکے سے کسی کی طرف جانا اور عَلیٰ کے صلہ کے ساتھ، حملہ کرنا ٹوٹ پڑنا۔ رَاغَ عَلَیْہِ بِالضَّرْبِ مارنے کے لئے کسی پر ٹوٹ پڑنا۔

۳۷: ۹۲ = تَنْطِقُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر۔ نَطَقَ یَنْطِقُ (ضرب) نُطْقٌ وَنُطُوْقٌ مصدر بولنا۔ لَا تَنْطِقُوْنَ۔ تم بولتے نہیں ہو،

۳۷: ۹۳ = رَاغَ عَلَیْہِمْ۔ وہ ان پر پل پڑا۔ وہ ان پر ٹوٹ پڑا۔

= ضَرْبًا۔ یا تو معنی کے اعتبار سے رَاغَ عَلَیْہِمْ کا مصدر ہے۔ یا فعل مضمر کا مصدر ہے ای فَرَاغَ عَلَیْہِمْ یَضْرِبُھُمْ ضَرْبًا۔ وہ ان پر پل پڑا اور مارنے لگا۔ یا یہ مصدر بمعنی فاعل ہے۔ ای ضَارِبًا۔ اور اس صورت میں یہ ضمیر فاعل رَاغَ سے حال ہے یا یہ مفعول لہٗ ہے ای لاجل ضَرْبٍ۔ مارنے کے لئے۔

= بِالْیَمِیْنِ۔ دائیں ہاتھ کے ساتھ۔ پوری قوت کے ساتھ۔

فَرَاغَ عَلَیْہِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ پھر وہ ان پر ٹوٹ پڑا اور اپنی پوری قوت کے ساتھ مارنے لگا۔

بعض کے نزدیک یمین سے مراد یہاں قسم ہے یعنی اپنی قسم کی وجہ سے بتوں پر ضرب لگائی۔ اس صورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قسم کی طرف اشارہ ہے وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ (۲۱: ۵۷) اور خدا کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا۔

(اغلب ہے کہ یہ بات انہوں نے زیرلب کہی ہو)

۳۷: ۹۴ = اَقْبَلُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِقْبَالٌ (افعال) مصدر۔ انہوں نے رُخ کیا۔ وہ متوجہ ہوئے۔

= یَزِفُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ دوڑتے ہوئے۔ زَفَّ یَزِفُّ (باب ضَرَبَ)

زَفٌّ وَزَفِيفٌ وَزُفُوفٌ مصدر۔ يَزِفُّوْنَ حال ہے اَقْبَلُوْا کی ضمیر مرفوع متصل ذوالحال ہے
یہ زَفَّ النعام سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے: شترمرغ تیزی سے چلا۔

فَائِدَہ: معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کے اس فعل کی خبر اس کے ہم قوموں کو ہو گئی اور وہ تیزی سے گھبرائے ہوئے اور غصہ سے بھرے ہوئے واپس اس کی طرف آتے ہیں اور ان سے دریافت کرتے ہیں۔ ان کے درمیان اس بارہ میں گفتگو کی تفصیل الانبیاء میں ملاحظہ ہو

یا جب واپسی پر انہوں نے بتوں کی حالت غیر دیکھی اور دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ کام حضرت ابراہیم کا ہے تو کہا کہ۔ فَأْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ ط (۲۱: ۶۱) ان کو لوگوں کے سامنے لاؤ۔

۳۷: ۹۵ = مَا تَنْحِتُوْنَ۔ مَا موصولہ ہے تَنْحِتُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر نَحْتٌ (ضرب) سے مصدر۔ تم تراشتے ہو۔

۳۷: ۹۶ = وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یہ جملہ حالیہ ہے اور جملہ سابقہ اَتَعْبُدُوْنَ۔ مَا تَنْحِتُوْنَ جو جملہ انکاریہ ہے اس کی مزید تاکید کے لئے ہے!

۳۷: ۹۷ = اُبْنُوْا۔ تم بناؤ۔ تم تعمیر کرو۔ بَنٰى يَبْنِيْ (باب ضرب) بِنَاءٌ وبُنْيَانٌ وَبُنًى۔ مصدر سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ بُنْيَانًا مفعول مطلق۔
اُبْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا۔ اس کے لئے ایک عمارت تعمیر کرو۔ یعنی ایک چتا یا آتشکدہ بناؤ۔

= فَاَلْقُوْهُ ۔ فَ تعقیب کا ہے اَلْقُوْا۔ اِلْقَاءٌ (افعالٌ) مصدر سے امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت ابراہیم ہے۔
پھر اس کو ڈال دو۔

= فِي الْجَحِيْمِ ط اس میں الف لام مضاف الیہ کے بدل میں آیا ہے ای فی جحیم ذلك البنیان۔ (اس عمارت کی دہکتی ہوئی آگ میں) یا ال عہد کا ہے اور جحیم سے مراد وہی عمارت ہے جس میں یہ دہکتی ہوئی آگ تھی۔
اَلْجَحْمَۃُ آگ بھڑکنے کی شدت جحیم اسی سے مشتق ہے فعیل بمعنی فَاعِلٌ ہے۔ دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ۔

اسی سے بطور استعارہ عربی محاورہ ہے جَحِمَ (سمع) وَجْهُهٗ مِنْ شِدَّةِ الْغَضَبِ۔ اس کا چہرہ غضب وغصہ کی شدت سے جل اٹھا۔

۳۷: ۹۸ = کَیْدًا خفیہ تدبیر۔ چالاکی۔ داؤ۔ کَادَ یَکِیْدُ (باب ضَرَبَ) کا مصدر ہے۔ بُرا ارادہ کرنا۔ خفیہ تدبیر کرنا۔

اَلْکَیْدُ (خفیہ تدبیر) کے معنی ایک قسم کی حیلہ جوئی کے ہیں جسے دوسروں سے مخفی رکھا جائے۔ یہ اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ اچھے معنوں میں فرمایا:۔ کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ (۱۲: ۷۶) اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کے لئے تدبیر کردی۔ اور برے معنوں میں فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ ہ (۷۷: ۳۹) اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہے تو مجھ پر کر چلو۔ یا آیت ہذا (۳۷: ۹۸) فَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَسْفَلِیْنَ۔ غرض ان لوگوں نے ان کے ساتھ بُرائی کرنا چاہی سو ہم نے ان کو نیچا دکھادیا۔

= اَسْفَلِیْنَ۔ اَسْفَلُ کی جمع ہے اسم تفضیل کا صیغہ ہے سب سے نیچے۔ سَفَلَ (باب سمع) اور سَفُلَ (باب کرم)، سُفُوْلٌ وسَفَالٌ مصدر بمعنی پست ہونا۔ حقیر ہونا۔

۳۷: ۹۹ = قَالَ۔ ای قَالَ اِبْرٰھِیْمُ۔

= سَیَھْدِیْنِ۔ اس میں سَ تاکید وقوع کے لئے ہے۔ اور فعل کو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے کو ظاہر کرتا ہے والسین لتاکید الوقوع فی المستقبل (روح المعانی)

یَھْدِیْنِ مضارع واحد مذکر غائب نوْن وقایہ یٓ متکلم کی محذوف۔ وہ میری ضرور رہنمائی کرے گا۔

۳۷: ۱۰۰ = رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ہ ای رَبِّ ھَبْ لِیْ وَلَدًا صَالِحًا اے میرے رب مجھے ایک صالح بیٹا عطا فرما۔ رَبِّ۔ ای یَارَبِّیْ اے میرے ربّ۔ ھَبْ۔ وَھَبَ یَھَبُ (فتح) ھِبَۃٌ مصدر سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

۳۷: ۱۰۱ = غُلٰمٍ۔ لڑکا۔ بیٹا۔ نرینہ اولاد۔

= حَلِیْمٍ۔ بردبار۔ تحمل والا۔ باوقار حِلْمٌ سے جس کے معنی جوشِ غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنے یعنی بُردباری اور تحمل کرنے کے ہیں۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے!

۳۷: ۱۰۲ = بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ۔ اس کے ساتھ دوڑنے بھاگنے کی عمر کو پہنچ گیا ای یَسْعٰی مَعَہٗ فِیْ اَعْمَالِہٖ اس کے ساتھ کام کاج میں دوڑ دھوپ کرنے لگا۔

اَذْ لَبَنَعْی مَعَہٗ وَلِیُعِیْنُہٗ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے اور اس کی مدد کرنے کے قابل ہوگیا
اس جملہ کا عطف جملہ محذوف پر ہے پوری کلام یوں ہے :۔
بشارت کے بعد (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے ہاں لڑکا پیدا ہوا پھر جب وہ بڑا ہوکر اس کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا۔

= قَالَ: ای قَالَ اِبْرٰھِیْمُ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔

= یٰبُنَیَّ۔ یا حرف ندا ہے بُنَیَّ۔ اِبْنٌ سے اسم تصغیر ہوکر مضاف ہے ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ اضافت کے باعث واحد متکلم کی ی، ی میں مدغم ہو گئی۔
بُنَیَّ (میرے پیارے بیٹے) مضاف مضاف الیہ مل کر یا حرف ندا سے منادیٰ ہوا۔ اے میرے پیارے بیٹے۔

اِبْنٌ کی اصل بَنُوٌ ہے (یا بَنَیٌ) اس کی جمع اَبْنَاءٌ ہے (بَنُوْنَ بھی اِبْنٌ کی جمع ہے جیسے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ہ (۲۶ : ۸۸) جس دن نہ مال کام آئیگا نہ اولاد) بیٹا بھی چونکہ اپنے باپ کی عمارت ہوتا ہے اس لئے اسے ابن کہا جاتا ہے کیونکہ باپ کو اللہ تعالیٰ نے بانی بنایا ہے اور بیٹے کی تخلیق میں باپ بمنزلہ معمار کے ہوتا ہے اور ہر وہ چیز جو دوسرے کے سبب، اس کی تربیت اس کی دیکھ بھال اور نگرانی سے حاصل ہو اسے اس کا ابن کہا جاتا ہے۔ جیسے (فلان ابن حرب فلاں جنگجو ہے یا مسافر کو ابن السبیل اور چور کو ابن الیل کہتے ہیں۔ (راغب)

= فَانْظُرْ۔ اُنْظُرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے نَظْرٌ سے۔ تو دیکھ۔ تو غور کر، تو سوچ لے۔

= مَاذَا۔ ملاحظہ ہو ۳۷ : ۸۵۔ کیا۔
مَاذَا تَرٰی۔ تیری کیا رائے ہے تَرٰی رَأْیٌ مصدر سے مشتق ہے رُؤْیَۃٌ مصدر سے نہیں۔ مَاذَا تَرٰی۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَوْ تَرٰی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (۸ : ۵۰) اور کاش تم اس وقت کی کیفیت خیال میں لاؤ جب .... کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔

= قَالَ یٰاَبَتِ ای قال اسمعیل، یا حرف ندا، اَبَتِ مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ اَبٌ باپ۔ اصل میں اَبَوٌ تھا۔ بروزن فَعَلٌ۔ ندا کی حالت میں تاء زیادہ کرکے یَا اَبَتِ (اے میرے باپ) کہا جاتا ہے۔

= سَتَجِدُنِیْ۔ س تاکید کے لئے اور فعل کے مستقبل میں وقوع پذیر ہونے کو ظاہر کرتا ہے،
تَجِدُ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ وُجُوْدٌ (باب ضرب) سے مصدر، نِیْ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تو ضرور مجھے پائے گا:
۳۷: ۱۰۳ = اَسْلَمَا۔ ماضی تثنیہ مذکر غائب۔ دونوں نے حکم مانا۔ دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا۔ دونوں (امر خداوندی کے آگے) جھک گئے۔
قتادہ نے کہا ہے اَسْلَمَ کا معنی ہے سپرد کر دینا یعنی (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو اور (حضرت) اسماعیل (علیہ السلام) نے اپنی جان کو اللہ کے سپرد کر دیا
= تَلَّہٗ۔ تَلَّ ماضی واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل حضرت ابراہیم کی طرف راجع ہے۔ اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (حضرت) اسماعیل ہے۔ اس کا معنی ہے زمین پر پچھاڑنا۔ اور حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کو زمین پر لٹا دیا۔
= لِلْجَبِیْنِ۔ پیشانی کے بل۔
۳۷: ۱۰۴ = وَ نَادَیْنٰہُ۔ جملہ نَادَیْنٰہُ بزیادۃ الواو لَمَّا کا جواب ہے۔
۳۷: ۱۰۵ = قَدْ صَدَّقْتَ۔ قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے۔
صَدَّقْتَ ماضی واحد مذکر حاضر۔ تَصْدِیْقٌ (تفعیل) مصدر سے، بے شک تو نے سچ کر دکھایا۔
= الرُّؤْیَا۔ واحد۔ خواب۔ رُؤًی جمع۔ مادہ رءی ب
یہ لفظ اکثر خواب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن کبھی جاگتے میں آنکھ سے دیکھنے کے لئے بھی آتا ہے (ای بمعنی رؤیۃ) مثلاً وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ (۱۷: ۶۰) اور ہم نے جو منظر تجھ کو دکھایا تھا اسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنا دیا۔
یا متنبی کا شعر ہے:۔
وَرُؤْیَاکَ اَحْلٰی فِی الْعُیُوْنِ مِنَ الْغَمْضِ۔
نیم باز آنکھوں کی نسبت تو تیرا (نگاہ بھر کر) دیکھنا آنکھوں کو زیادہ بھلا معلوم ہوتا ہے،
= کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ ہم مخلصوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں!
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا پر ندائیہ کلام ختم ہو گیا۔
بیان القرآن میں ہے:۔ یعنی جو خواب میں حکم ہوا تھا (تم نے) اپنی طرف سے اس

پورا عمل کیا۔ اب ہم اس حکم کو منسوخ کرتے ہیں۔ بس ان (حضرت اسماعیل) کو چھوڑ دو۔ وہ وقت بھی عجیب تھا۔ غرض ان کو چھوڑ دیا۔ جان کی جان بچ گئی اور مراتبِ علیامزید براں عطا ہوئے۔

مطلب یہ کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کے ذبح ہو جانے سے قبل فعلِ ذبح کی تیاری و آمادگیِ ذبح کو خواب کی تکمیل کے لئے کافی قرار دیا۔ اور ان کو اس امتحان میں کامیابی پر پورے انعام کا مستحق قرار دیا۔ اس احسان و اکرام کی طرف اگلے جملے کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ میں اشارہ ہے:

٣٧: ١٠٦ = اَلْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ: موصوف وصفت۔ کھلا امتحان۔ کھلی آزمائش۔

٣٧: ١٠٧ = فَدَیْنٰهُ: فَدَیْنَا ماضی جمع متکلم فَدٰی یَفْدِیْ (ضرب) فَدًی وفِدًی وفِدَاءً مصدر بمعنی مال وغیرہ دے کر قید وغیرہ سے چھڑانا۔ اَلْفِدٰی والْفِدَاءُ کے معنی ہیں کسی کی جانب سے کچھ دے کر اسے مصیبت سے بچالینا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (کا مرجع حضرت اسماعیل ہیں) ہم نے فدیہ دے کر اس کو بچالیا۔

فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس کا فدیہ دے کر اسے بچالیا۔

٣٧: ١٠٨-١٠٩-١١٠ = مناسب تغیر وتبدل کے ساتھ آیات ٧٨، ٧٩، ٨٠ مذکورہ بالا ملاحظہ ہوں۔

آیت ١١٠ میں کَذٰلِكَ سے پہلے اِنَّا (تاکید وتحقیق کے لئے) اس لئے ذکر نہیں کیا گیا کہ تکرار سے کوئی فائدہ نہ تھا۔ آیت سابقہ نمبر ١٠٥ میں اِنَّا مذکور ہے وہی کافی ہے (یعنی معنًی یہاں بھی وہی مُراد ہے جو سابق آیت میں مراد تھی)

٣٧: ١١٢ = بَشَّرْنٰهُ۔ بَشَّرْنَا ماضی جمع متکلم تَبْشِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو بشارت دی۔ خوشخبری دی۔

= بِاِسْحٰقَ۔ اِسْحٰقَ غیر منصرف ہے بوجہ علمیت اور عجمہ۔ اسی لئے باء حرفِ جار آنے کے باوجود اس کے نیچے کسرہ نہیں آئی۔

= نَبِیًّا۔ اِسْحٰقَ سے حال ہے اور اسی طرح مِنَ الصّٰلِحِیْنَ بھی اِسْحٰقَ سے

حال ہے۔ یعنی ہم نے اس (حضرت ابراہیم) کو بشارت دی اسحاق کی (اور حال یہ ہوگا) کہ وہ نبی ہوگا اور صالحین میں سے ہوگا۔

۳۷: ۱۱۳ = بٰرَکْنَا عَلَیْہِ۔ ہم نے اس پر برکتیں نازل فرمائیں یعنی دنیادی برکتیں کہ ان کی نسل کی کثرت اور دینی برکتیں کہ ان کی اولاد سے بکثرت انبیاء پیدا کئے گئے۔

= وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ یہاں عَلٰی کو مکرر تخصیص کے لئے لایا گیا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ اسحٰق (علیہ السلام) کو بھی برکتیں عطا کیں۔ کہ آپ کی نسل سے ایک ہزار نبی پیدا ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت یعقوبؑ پیدا ہوتے اور سب سے آخر میں (آپ کی نسل سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

= ذُرِّیَّتِہِمَا۔ مضاف مضاف الیہ ان دونوں کی ذُرِّیّت (اولاد) ضمیر تثنیہ مذکر غائب حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کی طرف راجع ہے۔

= مُحْسِنٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِحْسَانٌ (افعالٌ) مصدر سے۔ موحد فریضہ سے زیادہ ادا کرنے والا۔ ہر قسم کی خوبی پیدا کرنے والا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (۱۶: ۹۰) خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ احسان عدل سے بڑھ کر چیز ہے۔ کیونکہ دوسرے کا پورا پورا حق ادا کر دینا اور اپنا حق پورا لے لینے کا نام عدل ہے اور احسان یہ ہے کہ دوسروں کو ان کے حق سے زیادہ دیا جائے اور اپنے حق سے کم لیا جاتے۔ لہٰذا احسان کا درجہ عدل سے بڑھ کر ہے۔ انسان پر عدل و انصاف سے کام لینا واجب اور فرض ہے مگر احسان مندوب ہے۔ (جس کی طرف کسی کو متوجہ کیا جائے یا اکسایا جائے)

اسی بناء پر فرمایا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْہَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ (۴: ۱۲۵) اس شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے خدا کے حکم کو قبول کیا اور وہ نیکو کار بھی ہے۔

احسان یہ بھی ہے کہ اپنے اعمال میں خوبی پیدا کرنا۔ یعنی فرض سے آگے بڑھ کر مستحبات کو بھی ادا کرنا۔ جو چیز واجب نہ ہو اور اس میں کچھ نہ کچھ شرعی خوبی ہو اس کو بھی ادا کرنا۔

= ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ مُبِیْنٌ۔ ظَالِمٌ مُّبِیْنٌ موصوف وصفت صریح ظالم۔ لِنَفْسِہٖ اپنے نفس کے لئے۔ یعنی اپنے مذموم افعال و کردار سے اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والا۔ مطلب یہ کہ ان دونوں کی اولاد سے نیکوکار بھی ہوں گے اور اپنے نفس پر ظلم کرنے والے بھی۔ اس آیت میں اس امر پر تنبیہ ہے کہ ہدایت و گمراہی پر نسب اثرانداز نہیں ہوتا اور اولاد و نسل کے ظالم ہونے سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق علیہم السلام کا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا

۳۷: ۱۱۴ = مَنَنَّا۔ ماضی جمع متکلم مَنٌّ مصدر (باب نصر) ہم نے بڑا احسان کیا۔ ہم نے بڑی نعمت دی۔

مادہ م ن ن سے مَنٌّ مصدر مندرجہ ذیل معنی میں مستعمل ہے:

۱:۔ مَنَّ یَمُنُّ (نصر) مَنٌّ مصدر۔ نیز (مِنَّۃٌ و امْتِنَانٌ) احسان جتانا۔ جیسے مَنَّ عَلَیْہِ بِمَا صَنَعَ۔ اپنے کئے کا احسان جتانا۔ یا قرآن میں ہے:۔ لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ (۲: ۲۶۴) اپنے صدقوں کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو۔

۲:۔ مَنَّ یَمُنُّ (باب نصر) مَنٌّ و اَمَنٌّ و تَمَنُّنٌ سے بمعنی کم کرنا۔ منقطع کرنا ختم کرنا۔ اس معنی میں قرآن مجید میں ہے فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (۹۵: ۶) تو ان کے لئے اجر غیر منقطع ہے (یعنی جو نہ ختم کیا جائے گا اور نہ کم کیا جائے گا)

۳:۔ مَنَّ یَمُنُّ (باب نصر) مصدر بھلائی کرنا۔ انعام کرنا۔ احسان کرنا۔ مَنَنَّا اسی مصدر سے باین معنی آیا ہے۔ اسی معنی میں منجملہ دیگر متعدد جگہوں کے سورۃ یوسف میں ہے۔ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَھٰذَا اَخِیْ قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا (۱۲: ۹۰) فرمایا (ہاں) میں یوسف ہی ہوں اور یہ ہے میرا بھائی۔ بے شک ہم پر اللہ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۳۷: ۱۱۵ = مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ۔ موصوف وصفت بہت بڑی مصیبت، بہت سخت تکلیف۔ عظیم غم۔ کرب عظیم سے وہ تکلیفیں اور ایذائیں مراد ہیں جو فرعون ان کو دیا کرتا تھا۔ بعض کے نزدیک غرق ہونے سے محفوظ رکھنا مراد ہے۔

۳۷: ۱۱۶ = نَصَرْنٰھُمْ: ہم نے ان کی مدد کی۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب سے مراد حضرت موسیٰ، حضرت ہارون علیہما السلام اور ان کی قوم ہے۔

۳۷: ۱۱۷ = اٰتَیْنٰھُمَا ہم نے ان کو دی ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع حضرت

موسیٰ و ہارون علیہما السلام ہیں۔
== اَلْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ۔ موصوف وصفت۔ واضح کتاب، توراۃ۔
اسم فاعل واحد مذکر۔ اِسْتِبَانَةٌ (استفعال) مصدر سے۔ بین مادہ ہے۔
اَلْبَيْنُ کے معنی دو چیزوں کا درمیان اور وسط کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:۔
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا (۱۸: ۳۲) اور ہم نے ان کے درمیان کھیتی پیدا کر دی تھی۔
محاورہ ہے بَانَ كَذَا۔ کسی چیز کا الگ ہو جانا۔ اور جو کچھ اس کے تحت پوشیدہ ہے اس کا ظاہر ہو جانا۔ چونکہ اس میں ظہور اور انفصال کے معنی ملحوظ ہیں اس لئے کبھی ظہور اور کبھی انفصال کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
یہاں اس آیت میں ظہور کے معنی میں آیا ہے۔ بَانَ يَبِيْنُ (باب ضرب) بَيَّنَ يُبَيِّنُ (باب تفعیل)، تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ (باب تفعّل) اِسْتَبَانَ يَسْتَبِيْنُ (باب استفعال) سے بمعنی واضح ہونا۔ ظاہر ہونا ہے۔
مُسْتَبِيْنَ۔ ظاہر کرنے والا۔ واضح کرنیوالا۔ اَلْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ (احکام الٰہی کو) واضح کر دینے والی کتاب۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ (۶: ۵۵)
اور اس طرح ہم کھول کر بیان کرتے رہتے ہیں نشانیوں کو تاکہ مجرموں کا طریقہ واضح ہو کر رہے
۳۷: ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ == مناسب تغیر و تبدل کے ساتھ ملاحظہ ہو آیات نمبر ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - متذکرہ بالا۔
۳۷: ۱۲۴ == اَلَا تَتَّقُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ تَتَّقُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے۔ بمعنی ڈرنا۔ بچنا۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ۔ کیا تم (اللہ کے عذاب سے) نہیں ڈرتے ہو۔
۳۷: ۱۲۵ == اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا۔ ہمزہ استفہامیہ۔ تَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر سے بمعنی پکارنا۔ مطلب۔ پوجا کرنا۔ اس سے حاجت مانگنا۔
بَعْلًا مفعول ہے تَدْعُوْنَ کا۔ ایک بُت کا نام ہے جسے جہالت کے زمانہ میں اکثر مشرقی سامی قوموں میں پوجا جاتا تھا۔
بَعْل بمعنی شوہر بھی آیا ہے مثلاً وَهٰذَا بَعْلِیْ شَيْخًا (۱۱: ۷۲) اور یہ میرے

شوہر بوڑھے ہیں۔ اور وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا (۴: ۱۲۸) اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے لڑنے کا اندیشہ ہو۔

= تَذَرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ وَذَرَ يَذَرُ (فتح) وَذْرٌ مصدر۔ چھوڑنا۔ تم چھوڑتے ہو۔ اس مصدر سے صرف مضارع اور امر ہی مستعمل ہیں۔

= اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ۔ اَحْسَنُ۔ بہت اچھا۔ اسم تفضیل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ منصوب بوجہ تَذَرُوْنَ کے مفعول ہونے کے ہے۔ اَلْخٰلِقِيْنَ مفضّل علیہ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت نصب۔ پیدا کرنے والے۔

اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ۔ پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر۔

۳۷: ۱۲۶ = اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ۔ رَبَّكُمْ مضاف مضاف الیہ تمہارا رب۔ تمہارا پروردگار۔ رَبَّ مضاف اٰبَآئِكُمْ (مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے اگلے آباء و اجداد کا رب) موصوف۔ اَلْاَوَّلِيْنَ صفت۔ موصوف اور صفت مل کر رَبَّ کا مضاف الیہ۔

اَللّٰهَ۔ اور رَبَّ۔ (رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمْ) منصوب بوجہ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ سے بدل ہونے کے ہیں۔

وہ سب سے بہتر پیدا کرنے والا۔ جو اللہ (ذاتی اسم) ہے اور تمہارا پروردگار ہے اور تمہارے بڑوں کا بھی پروردگار ہے (صفاتی نام) یعنی بعل کی پوجا کے لئے تم نے چھوڑا بھی تو کس کو چھوڑا۔ جو اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ہے۔ اللہ ہے جو نہ صرف تمہارا پالنے والا ہے (بلکہ) تمہارے اگلے آباء و اجداد کا بھی پالنے والا ہے۔

۳۷: ۱۲۷ = فَكَذَّبُوْهُ۔ یعنی حضرت الیاس کی قوم نے ان کو جھٹلایا۔ ان کی تکذیب کی

= فَاِنَّهُمْ میں فاء سببیہ ہے۔

= لَمُحْضَرُوْنَ۔ لام تاکید کا ہے صیغہ اسم مفعول جمع مذکر۔ مرفوع۔ مُحْضَرٌ واحد وہ لوگ جن کو حاضر کیا جائے گا۔ (رسول کو جھٹلانے کی پاداش میں عذاب بھگتنے کے لئے۔

۳۷: ۱۲۸ = اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ، بجز اللہ کے مخلص بندوں کے:

كَذَّبُوْهُ کی ضمیر فاعل سے استثناء متصل ہے یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی قوم میں مخلص بندے بھی تھے جنہوں نے اپنے رسول کی تکذیب نہ کی۔

لہٰذا یہ لَمُحْضَرُوْنَ کی ضمیر سے استثناء متصل نہیں ہے کیونکہ مُحْضَرُوْنَ مکذبین کے لئے ہے

اور ممکن بین میں سے کسی کو مستثنیٰ کرنا بعید از امکان ہے۔
۳۷: ۱۲۹ تا ۱۳۲ = ان کی تشریح اوپر گذر چکی۔
۳۷: ۱۳۳ = یہاں سے حضرت لُوط علیہ السلام کا قصہ شروع ہوتا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۲۶: ۱۶۰ - ۱۷۵ -
۳۷: ۱۳۴ = اِذْ - اُذْکُرْ فعل محذوف کا مفعُول ہے۔ اسم ظرف زمان۔ یاد کرو ہمارے اس کو نجات دینے کے وقت کو۔
= نَجَّیْنٰهُ - نَجَّیْنَا ماضی جمع متکلم تَنْجِیَةٌ (تفعیل) مصدر سے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت لوط ؑ ہیں۔ ہم نے اسے نجات دی۔
۳۷: ۱۳۵ = عَجُوْزًا - بڑھیا - پیرزن - اس کی جمع عَجَائِزُ و عُجُزٌ ہے۔ عَجْزٌ کے اصل معنی پیچھے رہ جانا ہے کسی چیز سے :
یا اس کے ایسے وقت میں حاصل ہونے کے ہیں جب کہ اس کا وقت نکل چکا ہو۔ لیکن عام طور پر یہ لفظ کسی کام سے قاصر رہ جانے پر بولا جاتا ہے۔ مثلاً قَالَ یٰوَیْلَتٰی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ۔ ہائے کمبختی میری! کہ میں اس سے بھی گیا گذرا ہوا۔ کہ اس کوّے کے ہی برابر ہوتا۔
اور بڑھیا کو عَجُوْزٌ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی اکثر امور سے عاجز ہو جاتی ہے
= فِی الْغٰبِرِیْنَ - ای کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ - وہ غابرین (پیچھے رہ جانے والوں) میں سے تھی۔ اَلْغَابِرُ اسے کہتے ہیں جو ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جائے (راغب) اسم فاعل جمع مذکر قیاسی بحالتِ جرّ۔
یہاں پیچھے رہ جانے والی سے مراد حضرت لُوط علیہ السلام کی بیوی ہے!
۳۷: ۱۳۶ = ثُمَّ - پھر۔
= دَمَّرْنَا - ماضی جمع متکلم۔ دَمَّرَ، یُدَمِّرُ تَدْمِیْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ ہم نے ہلاک کر دیا۔ ہم نے تباہ کر دیا۔ ہم نے اکھاڑ مارا۔
۳۷: ۱۳۷ = اِنَّکُمْ - کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ کا مرجع اہل مکہ ہیں۔ یعنی یَا اَهْلَ مَکَّة
= لَتَمُرُّوْنَ - لام تاکید کا ہے۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مَرَّ یَمُرُّ (باب نصر) مَرٌّ و مُرُوْرٌ مصدر۔ گذرنا۔ تم ضرور گذرتے ہو۔
= عَلَیْہِمْ - یعنی ان کے کھنڈر شدہ گھروں پر سے گذرتے ہو کیونکہ مکہ سے شام جاتے

ہوئے سدوم سرِراہ ہے۔

= مُصْبِحِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حاضر۔ صبح کرنے والے۔ صبح کے وقت میں داخل ہوتے ہوئے۔

۳۷: ۱۳۸ = وَبِالَّیْلِ۔ رات کے وقت۔

مُصْبِحِیْنَ وَبِالَّیْلِ۔ صبح وشام۔ یا۔ دن رات۔

۳۷: ۱۳۹ = حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ سورۃ الانبیاء میں بھی ملاحظہ ہو (۲۱: ۸۷-۸۸)

۳۷: ۱۴۰ = اِذْ مفعول فعل محذوف ای اذکروقت اباقہ الی الفلک المشحون بھری ہوئی کشتی کی طرف اس کے بھاگ جانے کا وقت یاد کرو۔

= اَبَقَ۔ ماضی واحد مذکر غائب وہ بھاگا اِبَاقٌ سے (باب نصر، ضرب، سمع) جس کے معنی غلام کے اپنے مالک سے بھاگنے کے ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام اپنے اللہ کی اجازت کے بغیر اپنی قوم کو چھوڑ کر بھاگے تھے اس لئے ان کے بھاگنے کو اِبَاقٌ قرار دیا۔

= اَلْفُلْکُ الْمَشْحُوْنِ۔ موصوف وصفت۔ اَلْمَشْحُوْنِ اسم مفعول واحد مذکر شَحَنَ یَشْحَنُ (فتح، نصر، سمع) بمعنی بھرنا۔ اَلْمَشْحُوْنِ بھری ہوئی۔

۳۷: ۱۴۱ = سَاھَمَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ مُسَاھَمَۃٌ (مفاعلۃ) سے جس کے معنی کسی کے ساتھ قرعہ ڈالنے کے ہیں۔ سَاھَمَ اس نے قرعہ ڈلوایا۔

= اَلْمُدْحَضِیْنَ۔ اسم مفعول۔ جمع مذکر۔ مُدْحَضٌ واحد۔ مغلوب۔ شکست خوردہ لوگ۔ اِدْحَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر بمعنی پھسلانا۔ مُدْحَضٌ مزلق عن مقام الظفر۔ جو بلند مقام سے پھسلایا گیا ہو ای مغلوب) دلیل کو باطل کرنا۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے:۔

وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ (۱۸: ۵۶) اور جو کافر ہیں وہ (باطل سے استدلال کرکے) جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس سے حق کو اس کے مقام سے پھسلادیں۔

انہی معنوں میں اَلْمُدْحَضُ سے مراد کامیابی کے مقام سے پھسلا ہوا شخص ہوگا۔ یہاں مراد اَلْمُدْحَضِیْنَ سے قرعہ میں ہارے ہوئے لوگ ہیں (جو ہار کر اپنے مقام سے گرگئے)

۳۷: ۱۴۲ = اِلْتَقَمَہٗ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِلْتَقَمَ یَلْتَقِمُ اِلْتِقَامٌ (افتعال)

نگلنا۔ یا لقمہ کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (کا مرجع حضرت یونسؑ)۔
اَلْحُوْتُ مچھلی (عام طور پر بڑی مچھلی کو حُوْتٌ کہتے ہیں) (بڑی مچھلی نے) نگل لیا۔ اس کا لقمہ کرلیا۔ (ثابت نگل لیا)
= وَهُوَ مُلِيْمٌ ۔ واؤ حالیہ ہے، جملہ حالیہ ہے۔ مُلِيْمٌ اِلَامَةٌ (افعال) سے اسم فاعل واحد مذکر۔ ملامت یا لَوم کا مستحق، سزاوار ملامت، اٰتٍ بِمَا يُلَامُ عَلَيْهِ۔ ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جائے۔
لَامَهٗ وَ يَلُوْمُهٗ (باب نصر) لَوْمٌ و مَلَامٌ و مَلَامَةٌ ملامت کرنا۔
اس باب سے صفت فاعلی لَائِمٌ۔ اور صفت مفعولی مُلِيْمٌ ہوگی! باب افعال سے اِلَامَةٌ سے صفت فاعلی اور صفت مفعولی مُلَامٌ۔ آیت ہذا میں باب افعال سے آیا ہے
وَهُوَ مُلِيْمٌ درآنحالیکہ وہ (اپنے آپ کو) ملامت کررہا تھا۔
۳۷: ۱۴۳ = اَلْمُسَبِّحِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور۔ اَلْمُسَبِّحُ واحد تَسْبِيْحٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے۔ ذکر کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے والے۔ تسبیح پڑھنے والے۔
یہ جملہ شرطیہ ہے: سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتے''
(حضرت یُونسُ علیہ السلام کی تسبیح جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی قرآن مجید میں یوں مذکور ہے:
فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (۲۱: ۸۷)
۳۷: ۱۴۴ = لَلَبِثَ میں لام جوابِ شرط میں ہے۔ لَبِثَ ماضی واحد مذکر غائب لَبْثٌ (باب سمع) مصدر سے۔ تو وہ ضرور پڑا رہتا۔ وہ ٹھہرا رہتا ہے
= فِىْ بَطْنِهٖ۔ اى فى بَطْنِ الحوت۔
= اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ يُبْعَثُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب بَعْثٌ مصدر (باب فتح) سے۔ وہ اٹھائے جائیں گے۔ اس دن تک جب وہ دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ یعنی یوم قیامت تک، یہاں مراد لفظی معنیٰ نہیں ہے بلکہ طویل مدت مراد ہے جیسے روزمرہ کی بول چال میں ہم کہتے ہیں کہ میں اس کا قیامت تک پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ یعنی طویل مدت تک تیرا پیچھا کروں گا۔ یا اس سے مراد یہ ہوسکتا ہے کہ انہیں مچھلی کے پیٹ سے

نکلنا نصیب نہ ہوتا اور وہ اس کی غذا بنا دیئے جاتے۔

۳۷: ۱۴۵ = فَنَبَذْنٰهُ۔ فاء تعقیب کا ہے یا یہ سببیہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی تسبیح کی وجہ سے ہم نے اسے میدان میں لا ڈالا۔

نَبَذْنَا، ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ نَبَذَ یَنْبِذُ (باب ضرب) نَبْذٌ مصدر سے ہم نے پھینک دیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت یونسؑ ہیں۔ ہم نے اس کو ڈال دیا۔

= عَرَاءِ۔ چٹیل میدان، جس میں گھاس یا درخت نہ ہو۔ کھلی جگہ جہاں کسی قسم کی اوٹ نہ ہو۔ بالکل خالی ہو۔ اس کی جمع اَعْرَاءُ ہے۔ ع ر د یا ع ر ی مادہ ہے اسی سے باب سمع عَرِیَ یَعْرٰی عُرْیَۃٌ وعُرْیٌ۔ (کپڑے سے) ننگا ہونا ہے

وَهُوَ سَقِيْمٌ = واؤ حالیہ ہے۔ سَقِیْمٌ۔ سُقْمٌ سے جس کے معنی بیمار ہوتے کے ہیں۔ بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی دکھی، بیمار۔

نیز ملاحظہ ہو ۳۷: ۸۹۔ درانحالیکہ وہ آزردہ اور مضمحل تھا۔

۳۷: ۱۴۶ = وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ۔ ماضی جمع متکلم اِنْبَاتٌ (افعال) مصدر سے ہم نے اگایا۔ عَلَیْهِ اس پر۔ یعنی اس پر سایہ کرنے کے لئے۔

= مِنْ يَّقْطِيْنٍ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ یَقْطِیْنٌ اسم جنس ہے۔ ایسی نباتات جس کا تنہ نہ ہو۔ مالا ساق لہ من النبات۔ بغوی نے حضرت حسن اور مقاتل کا قول بیان کیا ہے کہ جس درخت کا تنہ نہ ہو اور اس کی بیل زمین پر پھیلتی چلی جائے اور سردی کے زمانہ میں باقی نہ رہے۔ وہ یقطین ہے۔ جیسے کدو۔ کھیرا۔ ککڑی۔ خربوزے کی بیل اکثر علمائے تفسیر نے اس سے مراد کدو کی بیل ہی لیا ہے۔ گو بعض نے اس سے کیلے کا درخت یا انجیر کا درخت بھی مراد لیا ہے۔ یَقْطِیْنٌ بروزن یفعیل قطن سے ماخوذ ہے۔ قَطَنَ بِالْمَکَانِ۔ اس جگہ وہ اقامت پذیر ہو گیا۔

۳۷: ۱۴۷ = اَوْ يَزِيْدُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ حکایت حالِ ماضی (فعل مضارع جو کسی گذشتہ بات کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کی بجائے استعمال کیا جائے۔ ملاحظہ ہو ۲۸: ۴۔ یَسْتَضْعِفُ۔ یُذَبِّحُ) اَوْ یَزِیْدُوْنَ یا وہ زیادہ تھے (اگر اَوْ اپنے اصلی معنی "یا" کے استعمال ہوا ہے) اَوْ بمعنی بَلْ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ مقاتل اور کلبی نے کہا ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا: ایک لاکھ کی طرف بلکہ اس سے

بھی زیادہ کی طرف ہم نے یونس (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔

اَوْ بمعنی واؤ بھی ہو سکتا ہے یک صد ہزار و زیادہ بقول علامہ پانی پتی ؒ۔ ایسا ہی اَوْ کا استعمال عُذْرًا اَوْ نُذْرًا (۷۷: ۶) میں ہے۔ لیکن علماء کی اکثریت نے یہاں اَوْ بمعنی "یا" ہی لیا ہے

۳۷: ۱۴۸ فَاٰمَنُوْا۔ میں فاء سببیہ ہے ضمیر فاعل جمع مذکر غائب قوم یونس علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ (ہم نے حضرت یونس کو ان کی قوم کی طرف بھیجا) تو وہ لوگ ایمان لے آئے۔

= مَتَّعْنٰهُمْ۔ مَتَّعْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے تَمْتِیْعٌ (تفعیل) مصدر سے هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم نے ان کو دنیاوی سامان دے کر بہرہ مند کیا۔

= اِلٰى حِيْنٍ ایک زمانہ تک یا ایک وقت مقررہ تک ای الی اٰجالهم المسماة فی الازل۔ ان کے ازل سے مقررہ وقت تک!

۳۷: ۱۴۹ = فَاسْتَفْتِهِمْ اس میں فَ عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف سابقہ جملہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا پر ہے آیت (۳۷: ۱۱):

اللہ تعالیٰ نے پہلے (۳۷: ۱۱) میں اپنے رسول کو حکم دیا کہ منکرین قیامت سے انکار قیامت کی وجہ پوچھیں اور تقریری سوال کے طور پر فرمایا:۔

"کیا ان کی تخلیق مشکل ہے اور سخت ہے یا ان کے علاوہ آسمان و زمین، ملائکہ اور گذشتہ اقوام کی تخلیق سخت اور مشکل ہے تو لازمی طور پر ان لوگوں کو اس ہمہ گیر طاقت والے خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ جس نے گذشتہ اقوام سے انتقام لیا اور کفر کی وجہ سے ان کو غارت اور تباہ کر دیا۔ وہی ہمہ گیر خدا طاقت و قدرت رکھتا ہے تخلیق پر بھی اور دوبارہ زندہ کرنے پر بھی اور عذاب دینے پر بھی۔ اس کے بعد کچھ پیغمبروں کے واقعات بیان فرمائے (بطور کلام معترضہ کے) پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے دریافت کریں کہ کیا خدا کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے (تفسیر مظہری)

فَاسْتَفْتِهِمْ، سو ان لوگوں سے پوچھئے۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب قریش مکہ کی طرف راجع ہے (نیز ملاحظہ ہو ۳۷: ۱۱)

= اَلِرَبِّكَ۔ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے جو اللہ کے لئے بیٹیاں اور مشرکین کے لئے بیٹوں کے ہونے سے متعلق ہے۔ اور ہمزہ انکار توبیخی یا انکار ابطالی کا بھی ہو سکتا ہے[1] لام حرف جار ملکیت کے لئے ہے۔ رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیرا رب۔ تیرا پروردگار کیا تیرے پروردگار کے لئے (تو بیٹیاں ہیں)

(1 تفسیر الماجدی)

فائدہ : یہاں رب کی اضافت بجائے ھم کے کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (جو حضرت رسول کریم کی طرف راجع ہے) آپ کی عظمت اور شرف کے لئے ہے اور کفار سے نفرت کے اظہار کے لئے ہے ورنہ عبارت یوں بھی ہوسکتی تھی اَلِرَبِّھِمُ الْبَنَاتُ وَلَھُمُ الْبَنُوْنَ۔

۳۷: ۱۵۰ = اَمْ۔ یا۔ خواہ۔ کیا۔ حرف عطف ہے استفہام کے معنی دیتا ہے اور کبھی بمعنی بَلْ (حرف اضراب) یعنی بلکہ، اور کبھی بمعنی ہمزہ استفہام بھی آتا ہے اور کبھی اَمْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہاں آیت ہذا میں بطور حرف اضراب بمعنی بَلْ آیا ہے۔ تبکیت (جھڑکی، ڈانٹ، سرزنش) سابقہ آیت ۳۷: ۱۱ پر مزید ڈانٹ پلائی گئی ہے پہلے انکار قیامت پر سرزنش تھی۔ اور اب ان کے اس قول پر کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں!

= اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا۔ ای بل اخلقنا الملئکۃ الذین ھم من اشرف الخلائق واقواھم واعظمھم تقدسا عن النقائص الطبیعۃ اناثا والانوثۃ من اخص صفات الحیوان۔

کیا ہم نے فرشتوں کو جو اشرف المخلوقات میں سے ہیں اور بڑے طاقت ور، عظیم المرتبت اور نقائص طبعیہ سے پاک ہیں مؤنث پیدا کیا حالانکہ تانیث حیوانی صفات کی خسیس ترین صورت ہے۔

= وَّ ھُمْ شٰھِدُوْنَ ہ جملہ حالیہ ہے ای وانھم حاضرون حینئذٍ۔ اور وہ اس وقت جب کہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث تخلیق کیا یہ لوگ موجود تھے۔

یہ سوال استہزاء آمیز ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ یہ بہت ہی زیادہ جاہل ہیں اور انتہائی جہالت کی وجہ سے ایسی بات کہہ رہے ہیں!

۳۷: ۱۵۱ = اَلَآ حرف تنبیہ و استفتاح ہے۔ حرف بسیط ہے مرکب نہیں جیسا کہ بعض نے خیال کیا ہے۔ تنبیہ، استفتاح۔ عرض، تحضیض میں مشترک ہے۔

خبردار۔ جان لو۔ خوب سن لو۔

= مِنْ اِفْکِھِمْ۔ مِنْ حرف جر ہے تعلیل کے لئے آیا ہے۔ اِفْکِھِمْ مضاف مضاف الیہ۔ افک۔ جھوٹ۔ بہتان۔ افترا پردازی۔ ھم ضمیر جمع مذکر غائب۔ ان کا جھوٹ۔ بہتان۔

مِنْ اِفْکِھِمْ۔ ان کی بہتان بازی کی وجہ سے۔ اپنے جھوٹ کی وجہ سے۔

= لَیَقُوْلُوْنَ۔ لام ان کے افتراء کی تاکید کے لئے ہے۔

= اَلَاۤ اِنَّھُمْ مِّنْ اِفْكِھِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ۔ كلام مستانفہ ہے۔ اللہ کی طرف سے ہے۔ کلام استفتار میں داخل نہیں۔

۳۷: ۱۵۲ = وَلَدَ اللّٰهُ۔ وِلَادَۃٌ مصدر (باب ضرب) سے وَلَدَ يَلِدُ (عورت کا بچہ جننا۔ صاحب اولاد ہونا۔

جملہ وَلَدَ اللّٰهُ مفعول ہے يَقُوْلُوْنَ کا۔ یعنی وہ یہ بات کہتے ہیں " اللہ صاحب اولاد ہے۔

= وَ اِنَّھُمْ لَكٰذِبُوْنَ ہ جملہ حالیہ ہے اور حال یہ ہے کہ (اس قول میں) یہ بالتحقیق جھوٹے ہیں۔ لام تاکید کا ہے۔

= اَصْطَفَى۔ اصل میں أَاِصْطَفٰى تھا۔ أ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے اس کو قائم رکھتے ہوئے ہمزہ وصل کو حذف کر دیا گیا ہے۔ صفی و صفو مادّہ۔ اِصْطَفٰى يَصْطَفِىْ اِصْطِفَاءٌ (افتعال) سے مصدر۔ اس نے چن لیا۔ اس نے پسند کر لیا۔ اَصْطَفٰى کیا اس نے (اپنے لئے بیٹوں کو چھوڑ کر بیٹیاں) پسند کی ہیں۔

۳۷: ۱۵۴ = مَا لَكُمْ۔ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ جیسے مَا لِھٰذَا الْكِتَابِ (۱۸: ۴۹) یہ کیسی کتاب ہے؟ یا وَ مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ (۲۵: ۷) یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے!

= تَحْكُمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر۔ حُكْمٌ مصدر (باب نصر) تم حکم کرتے ہو۔ تم حکم لگاتے ہو۔ تم فیصلہ کرتے ہو۔ غائب سے مخاطب کی طرف التفات ضمائر زیادہ توبیخ کے لئے ہے۔

۳۷: ۱۵۵ = اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے فَ جملہ مقدرہ پر عطف کیلئے ہے اى تَلَاحَظُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا تَذَكَّرُوْنَ بُطْلَانَهٗ۔ تم اسے دیکھ بھی رہے ہو پھر اس کے جھوٹ ہونے کو کیوں نہیں سمجھتے۔ یعنی کیا تم غور نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے کہ اللہ اس بہتان سے پاک ہے۔

تَذَكَّرُوْنَ اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ تھا (باب تفعل) ایک تاء کو حذف کیا گیا ہے۔ تَذَكُّرٌ سوچنا۔ یاد کرنا۔ نصیحت پکڑنا۔ غور و فکر کرنا۔

۳۷: ۱۵۶ = اَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِيْنٌ۔ اَمْ بطور حرف اضراب استعمال ہوا ہے۔ اى بل أ لكم حجة واضحة نزلت من السماء بان الملئكة بناتهٗ تعا

بلکہ کیا تمہارے پاس کوئی آسمان سے نازل شدہ واضح دلیل ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

فائدہ: پہلے فرمایا اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ یہ صورت عقلاً محال ہے لہٰذا ان کا یہ دعویٰ عقلاً باطل ہوا۔

پھر فرمایا:۔

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ یہ صورت عینی شہادت کی ہے لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے لہٰذا یہ دعویٰ بھی باطل ٹھہرا۔

تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ:۔

اس امر کی کوئی واضح دلیل کسی معتبر ہستی کی طرف سے ہو اور وہ معتبر ذات خداوند تعالیٰ کی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا فرمایا کہ:۔

اگر تمہارے پاس کوئی ایسا دستاویزی ثبوت ہے تو پیش کرو۔

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

ایسی کوئی کتاب بھی تو ان کے پاس نہیں ہے لہٰذا یہاں بھی وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں

لہٰذا ان کا یہ دعویٰ کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں ہر لحاظ سے باطل ہے اور وہ محض ہٹ دھرمی اور جہالت کی بناء پر اس پر اڑے ہوئے ہیں۔

۳۷ : ۱۵۷ == كِتٰبِكُمْ۔ تمہاری کتاب۔ تمہاری اپنی کتاب۔ مراد ایسی دستاویز جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہو۔

۳۷ : ۱۵۸ == جَعَلُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب؛ جَعْلٌ مصدر (باب فتح) سے بمعنی بنانا۔ کرنا۔ ٹھہرانا۔ مقرر کرنا۔ انہوں نے ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے قرار دیا ہے۔ ضمیر فاعل کا مرجع کفار قریش ہیں!

== بَيْنَهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔

== اَلْجِنَّةِ۔ یہ جَنَّ يَجُنُّ جَنًّا (باب نصر) سے مشتق ہے۔ جَنٌّ بمعنی ڈھانپ لینا چھپالینا۔ حواس سے پوشیدہ ہو جانا۔ اَلْجِنَّةُ۔ اَلْجِنُّ کی جمع ہے اور بمعنی مفعول مستعمل ہے۔ یعنی نظروں سے چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔

امام راغب رحؒ فرماتے ہیں:۔ لفظ جنّ کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے۔

۱:۔ انسان کے مقابلہ میں ان تمام روحانیوں کو جنّ کہا جاتا ہے جو حواس سے مستور ہیں!

اس صورت میں جنّ کا لفظ ملائکہ اور شیاطین دونوں کو شامل ہے لہذا تمام فرشتے جنّ ہیں اور تمام جنّ فرشتے نہیں۔
اسی اعتبار سے ابوصالح نے کہا ہے کہ سب فرشتے جنّ ہیں۔
(۲) بعض نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ جنّ روحانیوں کی ایک قسم ہیں۔ کیونکہ روحانیوں کی تین اقسام ہیں۔ (۱) اخیار (نیک) اور یہ فرشتے ہیں۔
(۲) اشرار (بد) اور یہ شیاطین ہیں۔
(۳) اوساط۔ (درمیانی) جن میں بعض نیک اور بعض بد ہیں اور یہ جنّ ہیں۔ چنانچہ سورۃ الجنّ میں ہے
وَ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ (۷۲: ۱۴-۱) اور یہ کہ ہم میں بعض فرمانبردار ہیں اور بعض (نافرمان) گنہگار ہیں۔
یہاں الجنۃ سے کونسی مخلوق مراد ہے اس بارہ میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں لیکن بہتر قول یہی ہے کہ یہاں اَلْجِنَّۃُ سے مراد الملٰئکۃ ہیں اور جنّ کا لفظ اپنے لغوی مفہوم میں (پوشیدہ مخلوق) کے لحاظ سے ملائکہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور نسب سے مراد قریش کا یہ اعتقاد ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔
= نَسَبًا۔ اسم۔ قرابت دار۔ باپ کے رشتہ دار۔ یا محض قرابت، رشتہ۔ نِسْبَۃٌ و نُسْبَۃٌ۔ باپ کی قرابت داری۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا۔ (۲۵: ۵۴) اور وہ وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو خاندان والا (باپ کی طرف سے) اور سسرال والا (سُسر کی طرف سے) بنایا۔ یعنی اس کے ددھیالی (دادا کے گھر کے یا دادا کے خاندان کے) اور ننھیالی (نانا کے گھر یا نانا کے خاندان کے) رشتے بنائے۔
نَسَبٌ واحد اَنْسَابٌ جمع ددھیالی رشتہ دار۔ اسی سے مناسبت (باب مفاعلہ) ایک جیسا ہونا۔ اور انتساب (افتعال) کسی سے اپنی نسبت کرنا۔
= وَ لَقَدْ میں واؤ قسمیہ ہے لام تاکید کا۔ اور قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے
وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّۃُ ای واللہ لقد علمت الجنۃ۔
= اِنَّهُمْ۔ میں ضمیر جمع مذکر غائب ان کفار کی طرف راجع ہے جو یہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ واؤ حالیہ بھی ہو سکتا ہے۔
= لَمُحْضَرُوْنَ۔ لام تاکید کا ہے مُحْضَرُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر حاضر۔ مُحْضَرٌ

واحد۔ وہ لوگ جو حاضر لائے جائیں گے!
آیت کا ترجمہ ہوگا۔
اور (کفار قریش نے) اللہ اور فرشتوں کے درمیان نسب کا رشتہ قرار دے رکھا ہے خدا کی قسم یہ فرشتے خوب جانتے ہیں کہ یہ (فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے والے) لوگ (اللہ کے حضور) پیش کئے جانے والے ہیں (اپنے اس افترار کی سزا پانے کے لئے)

فائدہ: آیت ۱۵۸ سے خطاب سے غیبت کی طرف التفات یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ آیات ۱۵۶-۱۵۷ میں کئے گئے سوال کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے لہٰذا ازراہِ توبیخ ان کو خطاب کے درجہ سے گرادیا گیا ہے!

۳۷: ۱۵۹ = سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ہ اللہ کی ذات ان لغویات سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں (کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں)
یہ جملہ معترضہ ہے۔

۳۷: ۱۶۰ = اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ہ المحضرون سے استثناء منقطع ہے ای ولکن المخلصون ناجون ۔لیکن اللہ کے برگزیدہ بندے (عذاب) سے بچے رہیں گے
= اَلۡمُخۡلَصِیۡنَ ۔ اِخۡلَاصٌ سے اسم مفعول جمع مذکر ہے ۔خالص کئے ہوئے، مخصوص لوگ چنے ہوئے بندے ۔برگزیدہ بندے ۔ عِبَادَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ اَلۡمُخۡلَصِیۡنَ ان کی صفت ہے۔ عِبَادَ اللّٰهِ میں مضاف منصوب ہے۔کیونکہ مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے سَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّا اِبۡلِیۡسَ۔

۳۷: ۱۶۱ = فَاِنَّکُمۡ میں ف جزائیہ ہے۔جواب شرط میں آیا ہے اور شرط محذوف ہے۔ ای اذا علمتم ھذا فَاِنَّکُمۡ...... الخ جب تم یہ جانتے ہو کہ خدا کی ملائکہ سے رشتہ داری محض افتراء ہے اور ایسا کہنے والے لوگ عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ اور اللہ کے مخلص بندے محفوظ رکھے جائیں گے۔ تو (جان لو) کہ تم اور... الخ
= وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ ۔ واؤ عطفیہ ہے اور مَا تَعۡبُدُوۡنَ معطوف ہے ضمیر اِنَّکُمۡ پر۔
یعنی: پس تم اور جن کی تم پوجا کرتے ہو۔

۳۷: ۱۶۲ = مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡهِ بِفٰتِنِیۡنَ ۔ ما نافیہ ہے اَنۡتُمۡ سے مراد کفار اور ان کے معبودانِ باطل ہیں۔ عَلَیۡهِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے بِفٰتِنِیۡنَ بار زائدہ ہے فٰتِنِیۡنَ اسم فاعل جمع مذکر بحالت جر۔ فِتۡنَةٌ مصدر واسم فعل فُتُوۡنٌ

مصدر۔ بہکانے والے۔ گمراہ کرنے والے۔ یہ جملہ اِنَّ (آیت ۱۶۱) کی خبر ہے۔
فَاِنَّکُمْ...... بِفَاتِنِیْنَ۔ پس تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم سارے (کسی کو) اللہ کے معاملہ میں نہیں بہکا سکتے۔

فَائِدَہ: اَنْتُمْ میں پھر صیغہ خطاب استعمال ہوا ہے یہ بر سبیل تغلیب ہے جیسے کہتے ہیں اَنْتَ وَزَیْدٌ تَخْرُجَانِ تو اور زید دونوں نکلو گے!

۳۷: ۱۶۳ اِلَّا مَنْ ھُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ۔ یہ فَاتِنِیْنَ کے مفعول مقدرہ سے استثناء مفرغ ہے (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) صَالِ صَلْیٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ جس کے معنی آگ میں پڑنا یا آگ میں جلنا۔ کے ہیں۔

صَالِ اصل میں صَالِیٌ تھا۔ یٓ آخر سے حذف ہو گئی ہے۔ مضاف ہے الجحیم مضاف الیہ ہے۔ مگر (تم اور تمہارے معبودانِ باطل) صرف اسی کو (گمراہ کر سکتے ہو جو اللہ کے علم میں) جہنم رسید ہونے والا ہے۔

۳۷: ۱۶۴ = وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ سابقہ مضمون سے آیات ۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶ کا ربط یہ ہے کہ اوپر ذکر ہو رہا تھا۔ کہ کفار مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ حالانکہ وہ فرشتے از خود کہتے ہیں وَمَا مِنَّآ الخ

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:۔

فھو من کلامہ تعالیٰ لکنہ حکی بلفظھم واصلہ وما منھم الا لہٗ... الخ
اصل میں کلام اللہ تعالیٰ کا ہی ہے لیکن ان کی (فرشتوں کی) زبانی بیان کیا گیا ہے اصل میں یہ اس طرح تھا۔ وَمَا مِنْھُمْ اِلَّا..... اور ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر... الخ

ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے لئے ایک متعین مقام ہے (۱۶۴) اور ہم (سب) صف بستہ کھڑے رہتے ہیں (۱۶۵) تو جب ان کا یہ حال ہے تو وہ خدا کے بیٹے یا بیٹیاں کیسے ہوتے؟ اور ہم سب (اللہ کی) تسبیح و تحمید میں لگے رہتے ہیں (۱۶۶)

مراد یہ ہے کہ فرشتے تو عبد محض اور محکوم خالص ہیں اپنی رائے سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ تو پھر وہ اللہ کی اولاد کیسی اور ان میں الوہیت اور معبودیت کی شان کیسی؟

۳۷: ۱۶۵ = الصَّآفُّوْنَ۔ صَفٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے اس کا واحد صَافٌّ ہے۔ صَفٌّ مصدر۔ جس کے معنی قطار باندھنے کے ہیں۔ بطور اسم بمعنی قطار بھی مستعمل ہے۔

۳۷: ۱۶۶ = اَلْمُسَبِّحُوْنَ ۔ تَسْبِیْحٌ (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر۔ تسبیح پڑھنے والے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنے والے۔ اللہ کی پاکی بیان کرنے والے اللہ کا ذکر کرنے والے۔

۳۷: ۱۶۷ = اِنْ کَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ۔ اِنْ اِنَّ سے مخفف ہے اور لام فارقہ ہے (تشریح کے لئے ملاحظہ ہو ۳۷: ۵۶ ۔ لَتُرْدِیْنِ) تحقیق وہ کہا کرتے تھے (ضمیر فاعل کفار مکہ کی طرف راجع ہے یعنی یہ کفار مکہ بعثت نبوی سے قبل کہا کرتے تھے)

۳۷: ۱۶۸ = ذِکْرًا ۔ پند و نصائح کی کتاب، نصیحت، بیان، یہاں مراد کتاب منزل من اللہ ہے۔ ای کتابا من جنس الکتب التی نزلت علیہم و مثلہا فی کونہ من عند اللّٰہ تعالیٰ ۔ یعنی پہلے لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتابیں نازل ہوئیں تھیں اگر ایسی ہی کوئی کتاب ہمارے پاس بھی آئی ہوتی۔

قرآن مجید کو بھی کئی جگہ ذکر ہی کہا گیا ہے مثلاً اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہ (۱۵: ۹) اس نصیحت نامہ (قرآن) کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

یہ جملہ شرطیہ ہے اور اگلی آیت اس کی جزا ہے۔

۳۷: ۱۶۹ = لَکُنَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ ۔ لام جواب شرط کے لئے ہے عِبَادَ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مل کر کُنَّا کی خبر۔ بوجہ خبر عِبَادَ منصوب ہے۔

اَلْمُخْلَصِیْنَ اسم مفعول جمع مذکر عِبَادَ اللّٰہِ کی صفت ہے۔ تو ہم اللہ کے خاص بندے ہوتے۔

۳۷: ۱۷۰ = فَکَفَرُوْا بِہٖ ف فصیحت کا ہے جیسے آیت اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ (۲۶: ۶۳) میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔

ای فَجَاءَ ھُمْ ذکرای ذکر سید الاذکار و کتاب مھیمن علی سائر الکتب و الاخبار فکفروا بہ ۔ پس جب ان کے پاس وہ ذکر جو سید الاذکار ہے اور وہ کتاب جو جملہ کتب و اخبار کی نگران و مشاہد ہے ان کے پاس آئی تو انہوں نے اس کا انکار کردیا۔ (جملہ جواب شرط ہے)

= فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ای فسوف یعلمون عاقبۃ کفرھم پس عنقریب ہی ان کے اپنے کفر کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

۳۷: ۱۷۱ = سَبَقَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ سَبْقٌ (باب ضرب) سے پہلے سے ہو چکی۔ پہلے سے ہی ٹھہر چکی۔
= کَلِمَتُنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہماری بات، ہمارا وعدہ۔ یہاں مراد وعدۂ نصرت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا اور تحقیق ہمارا وعدۂ نصرت اپنے مرسلین بندوں کے ساتھ) پہلے ہی ہو چکا ہے۔

اگلی دونوں آیات میں اس کلمہ کی (وعدہ کی) تعریف ہے یا کَلِمَتُنَا کا بدل ہے
= عِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ۔ عِبَادُنَا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف ہمارے بندے اَلْمُرْسَلِیْنَ اِرْسَالٌ (افعال) سے اسم مفعول جمع مذکر۔ صفت۔ ہمارے ارسال کردہ بندے۔ ہمارے مرسلین بندے۔

۳۷: ۱۷۲ = اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کی تکرار تاکید کے لئے ہے۔ بے شک ان کی ضرور مدد کی جائے گی۔ یا بے شک وہی غالب کئے جائیں گے۔

۳۷: ۱۷۳ = اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ اِنَّ تحقیق کے لئے ہے جُنْدَنَا کے بعد ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (جو جُنْدُ کی طرف راجع ہے) لام ملکیت کے ساتھ لائی گئی ہے جو حصر اور تخصیص کے مفہوم پر دال ہے، یعنی بے شک صرف ہماری ہی فوج غالب آیا کرتی ہے۔

۳۷: ۱۷۴ = تَوَلَّ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَوَلِّیٌ (تفعّل)، مصدر سے عَنْ کے صلہ کے ساتھ۔ اس کا مطلب ہے تو منہ پھیر لے۔ تو اعراض کر، تو پھر آ۔ جب اس کا تعدیہ بلا واسطہ ہوتا ہے تو اس کے معنی دوستی رکھنے، کسی کام کو اٹھانے اور والی و حاکم ہونے کے ہوتے ہیں۔ جیسے:۔

۱:۔ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔ (۵: ۵۱) اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا۔ وہ بھی انہی میں سے ہو گا۔

۲:۔ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ (۲۴: ۱۱) اور جس نے ان میں سے اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے۔

۳:۔ فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ۔ (۴۷: ۲۲) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں فساد کرنے لگو۔

= حَتّٰی حِیْنٍ۔ ایک مدت تک۔ ایک وقت تک۔ تھوڑے زمانہ تک۔
ای الیٰ مدۃ یسیرۃ۔

۳۷: ۱۷۵ = اَبْصِرْ ھُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ۔ توان کو دیکھتا رہ۔ سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے۔

یعنی آپ ذرا انتظار فرمادیں اور دیکھیں جس دن ان کو عذاب آلیگا اور یہ بھی اس وقت دیکھ لیں گے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ حین سے مراد یوم بدر۔ یوم فتح مکہ۔ وقت الموت۔ یوم القیامت۔ ہوسکتا ہے۔

۳۷: ۱۷۶ = اَفَبِعَذَابِنَا استفہام توبیخی ہے۔

= یَسْتَعْجِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ استعجال (استفعال) مصدر سے، وہ جلدی چاہتے ہیں۔ وہ جلدی مانگتے ہیں۔ چاہ رہے ہیں جلدی آجائے۔

۳۷: ۱۷۷ = سَاحَتِھِمْ مضاف مضاف الیہ سَاحَۃٌ سوح مادہ سے ہے صحن۔ کھلی جگہ۔ چوک۔ اس کی جمع سَاحٌ وسُوْحٌ وسَاحَاتٌ ہے۔ ان کا صحن۔
فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِھِمْ۔ جب وہ (عذاب) ان کے گھر کے صحن میں آنازل ہوگا۔
یعنی ان کے روبرو آنازل ہوگا۔

= فَسَآءَ۔ ف ترتیب کا ہے۔ سَاءَ یَسُوْءُ سَوَاءٌ ..... الشَّیْءُ۔ کسی چیز کا قبیح ہونا۔ بُرا ہونا۔

صَبَاحُ۔ صبح۔ دن کا ابتدائی حصہ، مضاف اَلْمُنْذَرِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر جن کو ڈرایا گیا ہو۔ مضاف الیہ۔

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ہ سو جن کو ڈرایا جاچکا ہے ان کی وہ صبح بہت بُری ہوگی۔

۳۷: ۱۷۸ = ملاحظہ ہو ۳۷: ۱۷۴۔

۳۷: ۱۷۹ = ملاحظہ ہو ۳۷: ۱۷۵۔

صاحب تفسیر ماجدی رقمطراز ہیں :۔

مفسرین نے کہا ہے کہ۔ ابھی ابھی مضمون جو اوپر گذرا ہے وہاں اس کا تعلق غلبۂ اہل حق سے تھا۔ اور یہاں اس کا تعلق عذاب اہل باطل سے ہے۔ اس لئے مضمون کی تکرار صرف صورۃً ہے معنیً نہیں۔

۳۷: ۱۸۰ سُبْحَانَ۔ پاک ہے۔ یہ مصدر ہے بمعنی تسبیح (یعنی پاکی بیان کرنے کے) آتا ہے

اس کو نصب لازم ہے نیز اس کی مفرد کی طرف اضافت ضروری ہے مفرد خواہ اس میں ظاہر ہو جیسے سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اسم ضمیر ہو جیسے سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَا (۲: ۳۲) اس سے فعل کا کوئی صیغہ نہیں آتا۔

== رَبِّکَ مضاف مضاف الیہ۔ تیرا رب۔ بمعنی پروردگار، مالک، صاحب، یہاں بمعنی پروردگار ہے۔ رَبِّکَ موصوف اس کی صفت آگے آتی ہے۔ رَبِّ الْعِزَّۃِ۔

== رَبِّ الْعِزَّۃِ۔ مضاف مضاف الیہ صفت (رَبِّکَ موصوف)

یہاں رَبِّ بمعنی مالک۔ صاحب۔ آیا ہے۔ العزّۃ بمعنی غلبہ۔ عزت، قوت۔

رب کی اضافت عزت کی طرف بتا رہی ہے کہ عزت اسی کی ذات کے ساتھ خاص ہے

== عَمَّا۔ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے مَا موصولہ ہے اور یَصِفُوْنَ اس کا صلہ ہے

== یَصِفُوْنَ جمع مذکر غائب مضارع۔ وَصْفٌ مصدر (باب ضرب) وہ بیان کرتے ہیں۔ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ (اللہ پاک ہے مشرکوں کی ان ناروا باتوں سے) جو وہ بیان کرتے ہیں

۳۷: ۱۸۱ == وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ اور سلامتی ہو سب رسولوں پر۔ (جو کفار کی انتہائی مخالفت اور حالات کی ناسا عدت کے باوجود تبلیغ رسالت کے فرائض کما حقہٗ بجالائے) اور پھر جن پر حق تعالیٰ خود سلام بھیجیں۔ ان کا ہر ایک کے لئے واجب الاتباع ہونا ظاہر ہے)

۳۷: ۱۸۲ == وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، میں الْ استغراق کا ہے۔ یعنی ہر قسم کی تعریف ستائش صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے۔

فائدہ: حدیث شریف میں ہے:۔

من قال دبر کل صلوٰۃ سبحان ربك رب العزّۃ عما یصفون و سلٰم علی المرسلین والحمد للہ ربّ العلمین، ثلاث مرات فقد اکتال بمکیال الاوفیٰ من الاجر۔

یعنی جس شخص نے ہر نماز کے بعد یہ تین آیتیں تین بار پڑھیں گویا اس نے اجر کا بہت بڑا پیمانہ بھر لیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۸) سُوْرَۃُ صٓ مَکِّیَّۃٌ (۸۸)

۳۸ : ۱ = صٓ : حروف مقطعات میں سے ہے :
= وَالْقُرْاٰنِ ۔ واؤ قسمیہ ہے ۔ القرآن مقسم بہ ہے ۔
= ذِی الذِّکْرِ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر القرآن کی صفت ہے ۔

ذِیْ ۔ بمعنی والا ۔ صاحب ۔ اسم ہے ۔ یہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے ۔ یعنی ان چھ اسموں میں سے کہ جب ان کی تصغیر نہ ہو اور وہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان پر پیش کی حالت میں واوٗ اور زبر کی حالت میں الف اور زیر کی حالت میں یٓ آتی ہے جیسے ذُوْا ذَا ۔ ذِیْ ۔ یہ ہمیشہ مضاف ہو کر ہی استعمال ہوتے ہیں ۔ اور اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے ضمیر کی طرف نہیں اس کا تثنیہ بھی آتا ہے اور جمع بھی ۔

اَلذِّکْرِ ۔ نصیحت ۔ ذکر ۔ پند ۔ بیان ۔ ذَکَرَ یَذْکُرُ کا مصدر ہے ۔

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۔ قسم ہے قرآن نصیحت والے کی ۔ یہ جملہ قسمیہ ہے اس کا جواب محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہے ۔ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ مَا الْاَمْرُ کَمَا تَقُوْلُ الْکُفَّارُ ۔ قسم ہے قرآن نصیحت والے کی امر یوں نہیں جیسا کہ کفار کہتے ہیں

۳۸ : ۲ = بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّ شِقَاقٍ بَلْ حرف اضراب ہے ۔

عِزَّۃٍ ۔ عزت ۔ غلبہ ۔ زور ۔ بزرگی ۔ اقبال ۔ عَزَّ یَعِزُّ کا مصدر ہے بطور اسم بھی استعمال ہوتا ہے ۔

کبھی عزت کے ذریعہ مدح کی جاتی ہے جیسے رَبِّ الْعِزَّۃِ (۳۷ : ۱۸۰) صاحب عزت وقدرت یا فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۔ (۴ : ۱۳۹) سو عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کی ہے کبھی اس کے ذریعہ مذمت بھی ہوتی ہے مثلاً آیۂ ندا ۔ جہاں عزت بطور گھمنڈ و تکبر مراد ہے ۔ اسی

طرح ملاحظہ ہو۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ (۲: ۲۰۶) اور جب اس سے کہاجاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے نخوت گناہ پر (اور زیادہ) آمادہ کردیتی ہے

شِقَاقٍ ۔ ضد۔ مخالفت۔ باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:۔

قسم ہے قرآن نصیحت والے کی (بات یوں نہیں جیسا یہ کفار کہہ رہے ہیں) بلکہ (خود) یہ کافر تعصب اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۳۸: ۳ = كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ۔ ای کم من قرنٍ اھلکنا من قَبْلِهِمْ۔ کم کا استعمال دوطرح پر ہوتا ہے:۔

(۱) استفہام کے لئے۔ کتنی مدت۔ کتنی تعداد۔ اس صورت میں اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے مثلاً كَمْ دِرْهَمًا کتنے درہم۔

(۲) خبریہ۔ جو مقدار کی کمی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے مثلاً كَمْ شَيْءٍ تَرَكْتُ فِي الْبَيْتِ۔ میں نے گھر میں بہت ساری چیزیں چیزیں چھوڑیں۔

کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے جیسا کہ آیت ہذا میں۔ كَمْ مِنْ قَرْنٍ بہت سی امتوں کو۔ کتنی ہی امتوں کو۔ قَرْنٍ زمانہ۔ ایک ہی زمانے کے آدمی۔ وہ قوم جو ایک زمانے میں ہو۔ ایک زمانے کے لوگ۔ ان سے پہلے ہم کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں

= نَادَوْا ماضی جمع مذکر غائب ندی مادہ سے باب مفاعلہ۔ نَادٰى يُنَادِي مُنَادَاةً وَنِدَاءً پکارنا۔ فَنَادَوْا سو انہوں نے (عذاب کے وقت فریادرسی کے لئے بڑا) پکارا۔

= وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۔ واو حالیہ ہے اور جملہ حالیہ۔ لَاتَ حِينَ مَنَاصٍ میں نحویوں کے مختلف اقوال ہیں لیکن مشہور قول یہ ہے کہ لَاتَ میں لَا لَيْسَ کے مشابہ ہے تاء تانیث تاکید کے لئے بڑھادی گئی ہے۔ لَا کے بعد تاء بڑھانے سے لا کا حکم بدل گیا۔ اور خاص طور پر اس کا داخلہ وقت پر ہونے لگا اور اسم اور خبر میں سے ایک کا حذف کرنا ضروری ہوگیا خلیل اور سیبویہ کے نزدیک یہاں اسم محذوف ہے ای لیس الحین حین مناصٍ اور وہ وقت بچ نکلنے کا وقت نہ تھا۔ اس میں الحین اسم محذوف ہے اور حِينَ مَنَاصٍ خبر ہے۔

= حِیْنَ ۔ وقت ۔ زمانہ ۔ مدت ۔ مضاف
= مَنَاصٍ ۔ مادہ نوص ۔ اجوف واوی ۔ باب نصر ۔ سے مصدر میمی ہے ۔ اور یہ اسم ظرف مکان بھی ہے ۔ جائے فرار ۔ پناہ گاہ ۔ نَاصَ یَنُوْصُ نَوْصًا ومناص ومنیص ___ عَنْ قِرْنِہٖ اپنے مقابل سے بھاگنا یا بچنا۔

۳۸ : ۴ = مُّنْذِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اِنْذَارٌ (افعال) سے ڈرانے والا ۔
ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب جاء ھم اور منھم میں کفار مکہ کی طرف راجع ہو سکتی ہے کیونکہ عَجِبُوْا میں ضمیر فاعل بھی کفار کے لئے ہے لیکن یہ جنس بشر کے لئے بھی ہو سکتی ہے کیونکہ کسی نبی کا جنسِ بشر سے ہونا ان کے نزدیک بعید از فہم تھا ۔ اس لئے ان کو حیرت تھی کہ یہ ڈرانیوالا ان میں سے یا جنس بشر میں سے کیسے ہو سکتا ہے ؟
= سٰحِرٌ کَذَّابٌ : معطوف علیہ ومعطوف واوٗ عطف محذوف ، ساحر ہے اور بڑا جھوٹا ہے کذابٌ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔

۳۸ : ۵ = اَجَعَلَ ہمزہ استفہامیہ ہے یہ سوال بطور تعجب ہے ۔
اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا ۔ کیا بنا دیا ہے اس نے بہت سے خداؤں کی جگہ ایک خدا ۔
صاحب تفسیر ماجدی اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں :۔
" پیمبر حق کا اصلی جُرم ان کج فہموں کے نزدیک یہی تلقینِ توحید تھی ۔ وہ کہتے تھے کہ عالَم میں قدم قدم پر تو تنوّع ، تعدد کا اختلاف ہے اس کثرت کا مصدر وحدت کو فرض ہی کیسے کیا جا سکتا ہے ؟ رات الگ ہے دن الگ ہے آگ اور شے ہے پانی اور ۔ زمین الگ مخلوق ہے ۔ آسمان الگ ، ان میں سے ہر ایک کے کاروبار کے لئے ایک مستقل حاکم ، متصرف فرماں روا ، کی ضرورت ہے اور یہی دیوی دیوتا ہیں ۔ سب کو مٹا کر صرف ایک مؤثر حقیقی دفاعل اصلی کو ماننے کے کوئی معنی ہی نہیں "
= شَیْءٌ عُجَابٌ ۔ موصوف وصفت ۔ عُجَابٌ عَجَبٌ سے فُعَالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے بہت عجیب ، اچنبھے کی بات ۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ :۔
وہ انوکھی بات جس کی نظیر ہو عجیب کہلاتی ہے اور بے نظیر ہو تو اُس کو عُجاب کہتے ہیں ۔

فائدہ : آیت ہذا اور اگلی آیت کو سمجھنے کے لئے ان کا پس منظر ذہن میں رکھنا ضروری ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے تو قریش کو آپ کا مسلمان

ہوجانا بڑا شاق گذرا۔ ولید بن مغیرہ نے سرداران قریش کی ایک جماعت کو جو تعداد میں پچیس تھے جمع کرکے کہا کہ چلو ابو طالب کے پاس چلیں۔ حسب مشورہ سب لوگ ابو طالب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے بزرگ سردار ہیں اور ان لوگوں (مسلمانوں) کی حرکتوں سے واقف ہیں آپ ہمارا اپنے بھتیجے سے تصفیہ کرادیجئے۔ ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا۔ اور کہا۔

میرے بھتیجے یہ تمہاری قوم والے تم سے کچھ درخواست کرنا چاہتے ہیں تم اپنی رائے بالکل ہی ان کے خلاف نہ کرلینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ قریش نے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کا ذکر چھوڑدو، اور ہم تم کو تمہارے معبود سے نہیں روکیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھ سے ایک بات کا وعدہ کرتے ہو جس کی وجہ سے تم عرب کے حاکم بن جاؤ گے۔ اور عجمی بھی تمہارے فرمانبردار بن جائیں گے۔ ابوجہل بولا۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم ایک نہیں اس جیسی دس باتیں مان لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لا الٰہ الا اللہ کہہ دو۔ یہ سنتے ہی سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے چلتے بنے اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ .... ءَاُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا۔

۳۸: ۶ = اِنْطَلَقَ ماضی واحد مذکر غائب (صیغہ واحد جمع کے لئے آیا ہے) وہ چل کھڑا ہوا۔ اِنْطِلَاقٌ (انفعالٌ) مصدر سے جس کے معنی چھوڑکر چل کھڑے ہونے کے ہیں۔

= مِنْھُمْ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب وفد کے ممبران کی طرف راجع ہے ان میں سے کئی سرداران چل کھڑے ہوئے (یہ کہتے ہوئے کہ) چلو اور اپنے دیوتاؤں پر قائم رہو۔

= اِمْشُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر مَشْیٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی چلنے کے ہیں چلو۔

= اِصْبِرُوْا عَلٰی۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر صَبْرٌ مصدر باب ضرب سے جس کے معنی صبر کرنا کے ہیں۔ عَلٰی کے صلہ کے ساتھ معنی ہوں گے استقلال سے قائم رہو

= شَیْءٌ یُّرَادُ۔ یہ اِنَّ کی خبر ہے۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِرَادَۃٌ (اِفْعَالٌ) سے مصدر۔ شَیْءٌ یُّرَادُ۔ ایسی شے جس کا ارادہ کیا گیا ہو۔ مقصود۔ مُراد (بے شک اس میں کوئی خاص امر مقصود ہے)

۳۸: ۷ = اَلْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ۔ موصوف وصفت۔ پچھلا مذہب، پچھلا دین۔ اس سے مراد ان کا آبائی مذہب بھی ہو سکتا ہے اور عیسائیت بھی

= اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنْ نافیہ ہے۔ ھٰذَا یعنی دین توحید۔ اِخْتِلَاقٌ

بروزن افتعال مصدر ہے بمعنی افترا، بہتان طرازی۔ من گھڑت بات۔ خلق مادہ ہے۔
۳۸: ۸ = عَلَیْہِ۔ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے
= الذِّکْرُ۔ ای القراٰن۔ پند نامہ۔ نصیحت نامہ۔ ذِکْرِیْ۔ میری وحی۔ لَمَّا بمعنی لَمْ ہے ای لَمْ یَذُوْقُوْا۔ عَذَابِ: ای عَذَابِیْ۔ (انہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ چکھا ہی نہیں)

آیت ہذا میں بَلْ دو دفعہ استعمال ہوا ہے اور دونوں صورتوں میں لبطور اضراب آیا ہے۔ بَلْ ھُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ ذِکْرِیْ میں اس بات سے اعراض ہے جو جملہ ماقبل ءَاُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا میں پائی جاتی ہے یعنی حسد۔ سرداران قریش حسدًا یہ کہتے تھے کہ خدا نے اگر کوئی کلام نازل کرنا ہی تھا۔ تو سارے عرب اور مکہ وطائف میں اس نے آپ جناب کو کیوں منتخب کرلیا۔ جن کے پاس نہ مال وزر ہے نہ کوئی یار و مددگار۔ ان میں سے ہی کسی سردار کو کیوں نہ چن لیا۔ چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ

(۴۳: ۳۱) اور کہتے ہیں کیوں نہ اُترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیوں میں سے۔

بَلْ کے استعمال سے پہلے امر کو برقرار رکھتے ہوئے مابعد کو اس پر اور زیادہ کردیا گیا ہے یعنی نہ صرف یہ حسد کے شکار ہیں بلکہ مزید برآں اس کلام کو منزل من اللہ ہونے پر بھی یہ شک کرتے ہیں دوسرے بَلْ کو بھی اسی طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ہ یعنی حسد اور شک کو بحال رکھتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان کے انکار کی یقینی بنیاد عذاب الٰہی سے بے خبری ہے محض حسد اور شک ہی نہیں۔ جب وہ اس عذاب کا مزہ چکھیں گے تو حسد اور کینہ کے جذبات اور تمام شکوک وشبہات دور ہوجائیں گے۔ مگر بے سود۔

بعض علماء کے نزدیک بَلْ دونوں جملوں میں ابتدائیہ ہے۔ اضراب و اعراض کے لئے نہیں پہلا جملہ کافروں کے کلام کا جواب ہے اور دوسرا جملہ پہلے جملہ کی تاکید ہے

= اَمْ عِنْدَ ھُمْ ...... اَلْوَھَّابُ: یہ جملہ سابقہ ءَاُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا۔ کے مقابلہ میں ہے یعنی یہ جو کہتے ہیں کہ ہم سب میں سے اس پر قرآن کیوں اتارا گیا ہے (تو یہ بتائیں) کیا ان لوگوں کے قبضہ میں آپ کے فیاض غالب کل پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں (کہ جس کو یہ چاہیں دیں اور جس کو نہ دینا چاہیں نہ دیں)

یہاں اَمْ منقطعہ مقدرہ بہ بَلْ والہمزۃ الاستفہام آیا ہے ای بل اَیَمْلِکُوْنَ خَزَائِنَ

۳۸: ۹ = خَزَائِنُ رَحْمَۃِ رَبِّكَ ترکیب اضافی ہے۔ تیرے رب کی رحمت کے خزانے۔ رب کی اضافت واحد مذکر حاضر۔ (حضرت رسول کریم کی طرف) شرف و لطف الٰہی کی مظہر ہے
= اَلْعَزِیْزِ۔ زبردست، غالب، قوی۔ عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر بمعنی فَاعِلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اَلْوَھَّابُ۔ وَھْبٌ وَھِبَۃٌ مصدر۔ باب فتح سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت عطا کرنے والا۔ دونوں رَبِّكَ کی صفت ہیں۔

رَحْمَۃِ رَبِّكَ تعالیٰ ویتصرفون فیھا حسبما یشآءُوْنَ (بلکہ کیا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خزانے ان کی ملکیت ہیں کہ جیسے چاہیں تصرف میں لاویں)

یہاں اضراب کے ساتھ استفہام انکاری بھی شامل ہے۔ اس کی مثال قرآن مجید میں اور جگہ ہے:۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ (۳۹:۵۲) ای بَلْ اَلَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ۔

۳۸: ۱۰ = اَمْ لَھُمْ۔ یہاں بھی اَمْ مثل اَمْ مذکورہ بالا کے ہے ای بَلْ اَلَھُمْ۔ آیت ۹ میں رحمت کے خزانوں کا ذکر تھا۔ جس سے مراد نبوت و رسالت کی نعمت تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمت روحانی ہے۔

اب اس آیۃ میں رحمتِ ربّ کے ایک ادنیٰ جزء یعنی عالم مادی کا ذکر ہے یعنی روحانی نعمتوں کا ان کی ملکیت میں ہونا تو کجا ان کو تو اللہ کی ادنیٰ سی نعمت ارض وسماء کے امور پر بھی تصرف حاصل نہیں۔

= فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ: یہ جملہ جوابِ شرط میں ہے اور شرط محذوف ہے ای ان کان لھم ما ذکر من الملك فلیصعدوا فی المعارج و المناھج الذی یتوصل بھا الی السمٰوٰت فلیدبروھا ولیصرفوا فیھا فانھم لا طریق لھم الیٰ تدبیرھا والتصرف فیھا۔

اگر ارض وسماء اور ما بین کے امور پر ان کا کوئی عمل دخل ہے تو سیڑھیاں لگا کر آسمانوں پر چڑھ جائیں اور وہاں سے ان امور کا انتظام چلائیں اور ان میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کریں۔ لیکن ایسا نہیں ہے ان امور میں تصرف و تدبر کا ان کو ہرگز کوئی اختیار نہیں ہے۔

فَ جواب شرط کے لئے ہے لِیَرْتَقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ اِرْتِقَاءٌ (افتعال) سے مصدر۔ تو ان کو چڑھ جانا چاہیے تَرَقِّیْ (تفعّل) زینہ بزینہ چڑھنا۔

= اَسْبَابِ۔ جمع سَبَبٌ کی۔ سَبَبٌ اصل میں اس رسی کو کہتے ہیں جس کے ذریعے درخت پر چڑھا جاتا ہے اس مناسبت سے ہر اس شے کا نام سبب ہوا کہ جو کسی دوسری شے کے توصّل کا ذریعہ ہو۔

فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں (یہ زجر و توبیخ کے طور پر کہا گیا ہے اس بات کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ ایسا کرنے سے عاجز ہیں)

۳۸: ۱۱ = جُنْدٌ مَّا۔ ای ھُمْ جُنْدٌ ... مَا تقلیل و تحقیر کے لئے ہے جیسے کہ کہتے ہیں اَکَلْتُ شَیْئًا مَّا میں نے تھوڑا سا کھایا۔ جُنْدٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے

= ھُنَالِکَ۔ ظرف مکان و زمان۔ وہاں۔ اس جگہ۔ اس وقت۔ یہاں مراد بعض کے نزدیک مکہ ہے اور بعض نے اس سے بدر مراد لیا ہے۔

= مَھْزُوْمٌ اسم مفعول واحد مذکر ھَزْمٌ (باب ضرب) مصدر سے، شکست خوردہ

= اَلْاَحْزَابُ۔ گروہ۔ ٹولیاں۔ جماعتیں۔ قبیلے۔

عبارت یوں ہوگی:۔

ھُمْ جُنْدٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ مَھْزُوْمٌ ھُنَالِکَ یہ کفار کی ایک حقیر سی جماعت ہے (جو انبیاء کے مخالف، مختلف قبیلوں سے (جمع کردہ شدہ) ہے جسے وہاں (بمقام بدر یا مکہ) شکست دی جائے گی!

۳۸: ۱۲ = قَبْلَھُمْ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب کفار مکہ کی طرف راجع ہے۔

= ذُو الْاَوْتَادِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میخوں والا۔ وَتَدٌ کی جمع ہے، فرعون کا لقب تھا

۳۸: ۱۳ = وَثَمُوْدَ میں واؤ عطف کا ہے ای وکذبت ثَمُوْدُ۔

= اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ۔ جنگل کے رہنے والے۔ ایکہ کے لوگ، وہ قوم جس کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے۔

= اُولٰئِکَ الْاَحْزَابُ۔ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

اَلْاَحْزَاب میں الف لام عہدی ہے یعنی وہی احزاب جن کا ذکر آیت جُنْدٌ مَّا ھُنَالِکَ میں کر دیا گیا ہے۔

یہ سب لوگ پیغمبروں کے خلاف اپنے اپنے زمانہ میں جتھہ بند ہو گئے تھے۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی مشرکین مکہ نے اپنا ایک جتھہ بنالیا تھا۔
مترجم تفسیر مظہری مولانا سید عبدالدائم الجلالی لکھتے ہیں۔ ہیچمدان فقیر کی نظر میں اگر اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ کو قوم نوح وقوم عاد الخ سے بدل یا ان کا بیان قرار دیا جائے تو ترجمہ بے محاورہ اور نامناسب نہ ہوگا۔
ترجمہ اس طرح ہوگا:۔
ان کافروں سے پہلے قوم نوح ؑ نے اور عادؔ نے اور فرعون نے اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور مدین والوں نے ان سب گروہوں نے تکذیب کی۔
تو اس صورت میں اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ مبتدا خبر کا جملہ نہ ہوگا بلکہ اشارہ مشارالیہ کا ہوگا۔ اور مختلف اقوام مذکورہ سے بدل قرار پائے گا۔
۳۸: ۱۴ = اِنْ كُلٌّ میں اِنْ نافیہ ہے اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ ای كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ۔ ہر جماعت نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔
= فَحَقَّ فاء سببیہ ہے۔ حَقَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب حَقٌّ مصدر سے باب ضرب جس کا معنی واجب ہونا ہے۔ حَقَّ۔ واجب ہوا۔ حق ہوا۔ مطابق ہوا۔
= عِقَابِ ای عِقَابِیْ۔ میرا عذاب، میری طرف سے سزا۔ عَاقَبَ يُعَاقِبُ کا مصدر ہے اس باب میں معاقبۃ (مفاعلۃ) سے بھی مصدر ہے۔
عقاب کے اصل معنی پیچھے ہو لینے کے ہیں۔ جیسے عَقَبَ الثَّانِیْ الْاَوَّلَ دوسرا پہلے کے پیچھے ہو لیا۔ یا عَقَبَ الَّيْلُ النَّهَارَ۔ رات دن کے پیچھے ہولی۔ اس اعتبار سے عقاب وہ سزا ہوئی جو جرم کے پیچھے ہولی۔ لہٰذا اس کا ترجمہ پاداشِ جرم ہوا۔
فَحَقَّ عِقَابِ۔ تو (ان پر) میرا عذاب لازم ہوگیا۔

۳۸: ۱۵ = مَا يَنْظُرُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب: واحد کا صیغہ جمع کے لئے ہے نَظْرٌ (نصر) مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ لیکن یہاں بمعنی انتظار آیا ہے وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں
= هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع۔ یہ سب۔ مشارالیہ کفار مکہ ہیں۔
= صَيْحَةً وَّاحِدَةً۔ موصوف وصفت۔ ایک چیخ۔ ایک کڑک، (مراد صور کے پھونکے جانے کی آواز ہے) منصوب بوجہ يَنْظُرُ کے مفعول ہونے کے ہے:
= لَهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع صيحةً ہے۔
= فَوَاقٍ۔ اسم مصدر۔ واحد ہے اس کی جمع اَفْوِقَةٌ اور اَفِقَّةٌ ہے چنانچہ محاورہ ہے

فَاقَ الْمَرِیْضُ۔ جب مریض بیماری سے صحت کی طرف رجوع کرے۔ اسی بنار پر بعض نے تفسیر افاقہ اور استراحت سے کی ہے۔

اگر فُوَاق (فاء کے ضمہ ساتھ) ہو تو اس کا معنی وہ وقفہ ہے جو دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان ہوتا ہے۔ دوہنے والا ایک مرتبہ دودھ دوہ لیتا ہے پھر بچے کو پینے کے لئے چھوڑ دیتا ہے بچے کے پینے سے جانور کے تھنوں میں دوبارہ دودھ اتر آتا ہے تو پھر دوہنے والا بچے کو ہٹا کر خود دوبارہ دودھ لیتا ہے۔ اس درمیانی وقفے کا نام فُوَاق ہے۔

یہاں مراد سکون، افاقہ۔ آرام ہے۔ یعنی جب یہ صور پھونکا جائے گا تو اس میں دم لینے کی بھی گنجائش نہ ہوگی۔

۳۸ : ۱۶ = قَالُوْا۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کا مرجع وہی کفار قریش ہیں جن کے لئے اوپر هٰٓؤُلَآءِ استعمال ہوا ہے۔ ای قالوا بطریق الاستھزاء والسخریۃ مخول اور ٹھٹھا کے طور پر کہتے ہیں۔

= عَجِّلْ لَّنَا۔ عَجِّلْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تَعْجِیْلٌ (تفعیل) مصدر سے تو جلدی کر ہمارے لئے۔ تو ہمیں جلدی دیدے۔

= قِطَّنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ قِطٌّ اصل میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کو عرض میں کاٹا گیا ہو۔ جیسے قِدٌّ اس چیز کو کہتے ہیں جو طول میں کاٹی گئی ہو پھر جدا کردہ حصہ کو بھی قِطٌّ کہنے لگے۔

حضرت ابن عباس رضہ کے نزدیک یہاں حصہ ہی مراد ہے یعنی ہمارا حصہ ہم کو جلدی دیدے۔ بعض کے نزدیک حصہ سے مراد عذاب کا حصہ ہے (یعنی کافر استہزاءً کہتے تھے کہ ہمیں قیامت کے جس عذاب سے ڈرایا جاتا ہے وہ ہمیں ابھی دے دیا جائے کہ ہم دیکھیں تو سہی کہ ہے بھی کہ نہیں)

اور بعض نے اس سے حصہ جنت مراد لیا ہے (یعنی کافریہ کہتے کہ قیامت میں جو جنت دوزخ کا بار بار ذکر کیا جا رہا ہے ہمیں تو جنت کا حصہ جو ملنا ہے یہاں ہی مل جائے تاکہ ہم اپنی اس زندگی میں ہی اس کا حظ اٹھالیں۔

= یَوْمَ الْحِسَابِ : روز قیامت۔

۳۸ : ۱۷ = ذَا الْاَیْدِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ بہت ہاتھوں والا۔ مراد بہت طاقتور بڑا قوی۔ حالت نصب میں ہے بوجہ داؤد کی صفت ہونے کے۔ دَاوٗدَ منصوب بوجہ

بوجہ عَبْدَنَا میں عَبْدَ کا بدل ہونے کی وجہ سے ہے اور عَبْدَنَا منصوب بوجہ اُذْکُرْ کے مفعول ہونے کی وجہ سے ہے اور دَاوٗدَ بوجہ عجمیت اور معرفت ہونے کے غیر منصرف ہے
= اَوَّابٌ، بہت رجوع کرنے والا۔ بہت تسبیح خوان۔
اَوْبٌ سے بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۳۸:۱۸ = سَخَّرْنَا ماضی جمع متکلم تَسْخِیْرٌ (تفعیل) سے مصدر۔ ہم نے تابع کر دیا۔ ہم نے بس میں کر دیا۔
= مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ۔ ای یُسَبِّحْنَ مَعَهٗ یعنی حضرت داوٗد کے ساتھ اور ان کی موافقت ومتابعت میں پہاڑ بھی تسبیح پڑھتے تھے۔
= اَلْعَشِیِّ۔ زوال آفتاب سے طلوع فجر تک کا وقت۔ شام۔ اَلْعِشَآءَ۔ رتوندی تاریکی۔ جو آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے رَجُلٌ اَعْشٰی جسے رتوندی کی بیماری ہو۔ اس کی مؤنث عَشْوَاءُ آتی ہے۔ عَشِیَ عَنْ کَذَا۔ کسی چیز سے آنکھیں بند کر لینا۔ اندھا ہو جانا قرآن مجید میں ہے وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ (۴۳: ۳۶) اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے۔
= اَلْاِشْرَاقِ۔ کا معنی ہے روشنی کی چمک کا انتہا کو پہنچ جانا۔ یہاں بمعنی صبح ہے، ای وقت الاشراق۔
مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ۔ یہ جملہ حالیہ ہے۔ درآں حالیکہ وہ (یعنی پہاڑ) اس کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے۔

۳۸:۱۹ = وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً۔ واؤ عاطفہ ہے ای وَ سَخَّرْنَا الطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً۔ اور ہم نے (اسی طرح) پرندوں کو (بھی ان کا مطیع کر دیا تھا) جو جمع ہو جاتے تھے (ان کے ہمراہ)
مَحْشُوْرَةً اسم مفعول واحد مؤنث حَشْرٌ مصدر۔ قرارگاہ سے نکال کر کہیں جمع کی ہوئی جماعت۔ ہر طرف سے آپ کے گرد جمع ہو جانے والے۔ ای محشورۃ الیہ من کل جانب۔
= کُلٌّ یعنی پہاڑ اور پرندے سب کے سب۔
= لَهٗ میں لام تعلیل کا ہے۔ اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع داوٗد علیہ السلام ہے ای کل واحد من الجبال والطیر لاجل تسبیحہ رجاع الی التسبیح۔

یعنی پہاڑوں اور پرندوں میں سے ہر ایک حضرت داؤد کی تسبیح خوانی کے باعث رجوع کرتا تھا۔

۳۸: ۲۰ = شَدَدْنَا ماضی جمع متکلم ہم نے قوت دی۔ ہم نے مضبوط کیا۔ شَدٌّ باب ضرب ونصر سے مصدر۔ جس کے معنی مضبوط باندھنے کے ہیں جیسے فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (۴۷: ۴) تو (جو زندہ پکڑے جائیں ان کو) مضبوط باندھ کر قید کر لو۔

شَدِیْدٌ سخت۔ مضبوط۔ مستحکم۔ پکا۔

= وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۔ واؤ عاطفہ ہے (مضاف مضاف الیہ مل کر) فعل محذوف اٰتَیْنٰہُ کا مفعول۔ اور ہم نے اس کو فیصلہ کن بات کرنے کا ملکہ عطا کیا۔ دو فریقین کے مابین صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔

مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارہ میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں

(۱) بغوی رح نے حضرت علیؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ (مدعی پر لازم ہے کہ گواہ پیش کرے اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے) یہ ضابطہ تمام جھگڑوں کو طے کر دیتا ہے فریقین کی بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔

۲۔ فصل الخطاب سے مراد بصیرتِ فیصلہ۔ ابن مسعودؓ۔ حسنؒ۔ کلبیؒ۔ مقاتل۔

۳۔ واضح کلام مراد ہے یعنی ایسا کلام جس سے مقصد واضح ہو جائے۔ مخاطب کو مطلب سمجھنے میں کوئی اشتباہ نہ رہے۔ ابن عباس رضؓ

۳۸: ۲۱ = هَلْ ۔ استفہامیہ ہے۔ تعجب تشویق الی السماع کے لئے ہے۔ جب کسی واقعہ کی اہمیت پر مخاطب کو متوجہ کرنا ہو تو اس کا آغاز اس قسم کے استفہام سے کیا جاتا ہے تاکہ سننے والا ہمہ تن گوش متوجہ ہو کر واقعہ کو سنے اور عبرت حاصل کرے۔

= اَتٰىكَ ۔ اَتٰی ماضی۔ واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تیرے پاس آئی (خبر)

= نَبَؤُا الْخَصْمِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ نَبَأٌ خبر۔

اَلْخَصْمِ مصدر ہے اسی لئے اس کا اطلاق ایک، دو، اور زیادہ پر بھی ہوتا ہے یہاں مراد دو جھگڑنے والے ہیں۔ اس کے جمع کی ضمیر خصم کی طرف راجع کی گئی ہے۔ دو کی طرف جمع کی ضمیر راجع کرنا عربی زبان میں درست ہے جیسے قرآن مجید میں اور جگہ

آیا ہے اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا (۶۶: ۴) اگر تم دونوں خدا کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل کج ہو گئے ہیں۔ اس میں جمع کی (قلوب کی) اضافت تثنیہ کی طرف کی گئی ہے۔

جملہ وَ ھَلْ اَتٰکَ نَبَؤُا الْخَصْمِ کا عطف اِنَّا سَخَّرْنَا .... پر ہے۔ اور یہ عطف القصۃ علی القصۃ کے قبیل سے ہے بعض کے نزدیک اس کا عطف اُذْکُرْ .... پر ہے۔

== اِذْ: جب۔ اس کا تعلق الخصم کے مضاف سے ہے جو اس سے قبل محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہوگی!

وَھَلْ اَتٰکَ نَبَأُ تَحَاکُمِ الْخَصْمِ اور کیا آپ کو دو مخالف فریق کا باہمی جھگڑے کے فیصلے کے لئے حاکم کے پاس لے جانے کا قصہ معلوم ہے؟

== تَسَوَّرُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب تَسَوُّرٌ (تفعّل) مصدر سے۔ جس کے معنی دیوار پر چڑھنے اور بلندی سے کودنے کے ہیں۔ سُوْرٌ وہ دیوار جو کسی عمارت کے ارد گرد یا شہر کے اردگرد بلند حفاظت کے لئے بنائی جائے، شہر پناہ۔ فصیل، یہاں مراد وہ دیوار جو محراب کے اردگرد حفاظت کے لئے بنائی ہوئی تھی۔

== اَلْمِحْرَابَ اسم مفرد۔ مَحَارِیْب جمع۔ بالاخانہ۔ کمرہ۔ یہاں مراد عبادت خانہ۔ کمرہ

۳۸: ۲۲ == اِذْ۔ یہ اِذْ مذکورہ آیت نمبر ۲۱ کا بدل ہے۔

== فَفَزِعَ۔ ف سببیہ ہے فَزِعَ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب فَزَعٌ مصدر باب سمع مصدر سے۔ وہ ڈر گیا۔ وہ گھبرا گیا۔

== لَا تَخَفْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ مت ڈر۔ خوف نہ کھا۔ گھبراؤ مت۔

== خَصْمٰنِ۔ خبر مبتدا محذوف۔ ای نَحْنُ خَصْمَانِ۔ ہم دو فریق معاملہ ہیں۔

== بَغٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ بَغْیٌ مصدر (باب ضرب) اس نے زیادتی کی اس نے سرکشی کی۔ بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ۔ اس جملہ کی بناء فرض و تسلیم پر ہے اور تعریض مقصود ہے۔ یعنی ہم دونوں مدعی مدعا علیہ فریقین مقدمہ ہیں تو ضرور ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے (تفسیر مظہری)

== فَاحْکُمْ۔ اُحْکُمْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو حکم کر، تو فیصلہ کر۔ حُکْمٌ باب نصر مصدر سے۔

= وَلَا تُشْطِطْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر اِشْطَاطٌ (افعال)، مصدر سے۔
جس کے معنی ظلم کرنے، حد سے بڑھنے اور بات کو دور کرنے کے ہیں۔ تو زیادتی نہ کر، تو
بے انصافی نہ کر۔ شَطُّ النَّھْرِ دریا کا کنارہ جہاں سے پانی دور ہو۔
= سَوَآءِ الصِّرَاطِ۔ سواء مصدر بمعنی مستوی ہے یعنی وسط راہ۔ نہ ادھر نہ اُدھر۔
سواء کی اضافت صراط کی طرف صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے سَوَاءٌ صفت
صفت ہے اور الصراط موصوف۔

فَائِدَہ: تَسَوَّرُوْا۔ دَخَلُوْا۔ مِنْھُمْ۔ قَالُوْا میں جمع کی ضمیر الخصم کی طرف
راجع ہے۔ جس کا اطلاق ایک یا دو یا زیادہ کی طرف بھی ہوتا ہے

۳۸: ۲۳ = نَعْجَۃٌ واحد نِعَاجٌ جمع۔ دنبیاں۔ واحد دنبی۔
= اَکْفِلْنِیْھَا۔ اَکْفِلْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِکْفَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے جس کے
معنی کفیل بنانا۔ دوسرے کا حصہ قرار دینا کے ہیں۔ یعنی اس کو میرا حصہ قرار دیدے، مجھے اس کا
کفیل بنادے۔ نؔ وقایہ یؔ ضمیر متکلم کی ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب نَعْجَۃٌ کی
طرف راجع ہے اس دنبی کو میرا حصہ قرار دیدے یا اس دنبی کا مجھے کفیل بنادے۔
= عَزَّنِیْ عَزَّ ماضی واحد مذکر غائب عِزٌّ باب ضرب سے مصدر۔ غلبہ کرنا۔ زبردستی کرنا
ن وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم کی اس نے مجھ سے زبردستی کی، اس نے مجھ سے زبردستی کی،
اس نے مجھ پر دباؤ ڈالا۔ عَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ۔ اس نے مجھ پر گفتگو میں دباؤ ڈالا۔

۳۸: ۲۴ = اَلْخُلَطَاءِ۔ خَلِیْطٌ کی جمع۔ شرکاء شریک،
= یَبْغِیْ مضارع واحد مذکر غائب۔ بَغْیٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے، وہ زیادتی کرتا
ہے۔ وہ ظلم کرتا ہے۔
= قَلِیْلٌ مَّا ھُمْ۔ قَلِیْلٌ خبر مقدم ھُمْ مبتدا مؤخر۔ مَا زائدہ۔ ایسے لوگ
بہت تھوڑے ہیں۔ قَلِیْلٌ کی تنکیر۔ اور ما کی زیادتی سے مبالغہ کے معنی مقصود ہیں!
= فَتَنّٰہُ۔ فَتَنَّا ماضی جمع متکلم فِتْنَۃٌ باب ضرب سے مصدر ہٗ ضمیر مفعول
واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کی آزمائش کی، ہم نے اسے آزمائش میں ڈالا۔ ضمیر جمع
متکلم ربّ کے لئے ہے۔
= خَرَّ ماضی واحد مذکر غائب خَرٌّ (باب ضرب) مصدر سے۔ جس کے معنی کسی
چیز کا اوپر سے اس طرح گرنے کے ہیں کہ اس کے گرنے سے خریر (پانی کی روانی، ہوا کا

سناٹا کی آواز پیدا ہو۔ وہ گر پڑا۔
== رَاكِعًا۔ ای مُصَلِّيًا۔ خَرَّ کا حال ہے۔ رکوع سے مراد یہاں صلوٰۃ استغفار ہے
خَرَّ رَاكِعًا ای مُصَلِّيًا نماز پڑھتے ہوئے (سجدہ میں) گر پڑے ایک شاعر کا شعر ہے:۔

فَخَرَّ علىٰ وجهه راكعًا و تاب الى الله من كل ذنب

وہ سجدہ میں گرا دراں حالیکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔
یا راکعًا سے مراد ساجدًا ہے یا یہ اپنے اصلی معنوں میں ہے۔ الرُّكُوْعُ کے اصلی معنی انحنار یعنی جھک جانے کے ہیں اور نماز میں خاص شکل میں جھکنے پر بولا جاتا ہے۔
قرآن مجید میں رکوع اور سجود الگ الگ استعمال ہوتے ہیں مثلاً يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا (۲۲: ۷۷) اے مومنو رکوع کرو اور سجدہ کرو،
یا وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (۲: ۱۵۲) مجاوروں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے۔ یا اَلرّٰكِعُوْنَ وَالسّٰجِدُوْنَ (۹: ۱۱۲) رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے۔ اس لحاظ سے خَرَّ رَاكِعًا کا ترجمہ ہوگا۔ وہ رکوع میں گر پڑے یا جھک پڑے
== اَنَابَ: ماضی واحد مذکر غائب وہ رجوع ہوا۔ اِنَابَةٌ (افعال) — اِلیٰ متوجہ ہونا۔ رجوع ہونا۔ یہاں اَنَابَ سے مراد اَنَابَ اِلَى اللّٰهِ وہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے (توبہ کے لئے)

۳۸: ۲۵ == فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ای ما استغفر نامنه جس کی اس نے ہم سے معافی مانگی ہم نے معاف کردیا۔
== وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا۔ ای وان له بعد المغفرة اور بے شک ہماری اس معافی کے بعد ہمارے ہاں (ان کے لئے) قربِ خاص ہے لَهٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع داؤد ہے۔
== زُلْفٰى۔ درجہ۔ مرتبہ۔ قرب، مصدر ہے جیسے قُرْبٰى مصدر ہے۔ زُلْفٰى کے وہی معنی ہیں جو زُلْفَةٌ کے ہیں۔ پاس۔ قربت۔ درجہ۔ منزلت۔ بوصف مصدریہ مذکر مؤنث واحد۔ تثنیہ، جمع سب کو متضمن ہے۔
== حُسْنَ مَاٰبٍ۔ حُسْنَ مصدر ہے حَسُنَ يَحْسُنُ (کرم) کا مصدر ہے۔ یعنی اچھا ہونا۔ عمدہ ہونا۔ حُسْنَ مَاٰبٍ مضاف مضاف الیہ حُسْنَ کی اضافت مَاٰبٍ کی طرف صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے حُسْنَ صفت ہے

اور مآب موصوف عمدہ لوٹنے کی جگہ یعنی جنت۔ اس کا عطف زُلفٰی پر ہے۔

۳۸: ۲۶ = یٰدَاوٗدُ۔ ای قلنا یا داوٗدُ

= لَا تَتَّبِعُ ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ تو اتباع نہ کر۔ تو پیروی نہ کر۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر۔

= اَلْھَوٰی۔ اسم ومصدر (باب سمع) ناجائز نفسانی خواہش، ناجائز رغبت۔

= فَیُضِلَّکَ ۔ف سببیہ ہے۔ یُضِلَّ مضارع واحد مذکر کا صیغہ ہے اِضْلَالٌ (افعال) مصدر سے۔ اس کا نصب بوجہ جواب نہی ہے۔ ضمیر فاعل کا مرجع الھوٰی ہے۔ ای فیکون الھوٰی سببًا لضلالك کہ یہ خواہش نفسانی تیری گمراہی کا سبب بن جائے۔ ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ یُضِلَّکَ وہ تجھے گمراہ کردے گی۔ وہ تجھے بہکادے گی؛

= یَضِلُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ضَلٌّ (باب ضرب) مصدر سے، وہ بھٹکتے ہیں۔ وہ بہکتے ہیں۔ راستہ کھودیتے ہیں۔

= بِمَا میں باء سببیہ ہے اور ما مصدریہ۔ ای لھم عذاب شدید بنسیان یوم الحساب۔ یوم حساب کو بھلانے پر ان کے لئے سخت عذاب ہے

= نَسُوْا ماضی جمع مذکر غائب نِسْیَانٌ (باب سمع) مصدر سے۔ وہ بھول گئے۔ انہوں نے بھلادیا۔

= یَوْمَ الْحِسَابِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ حساب کا دن۔ یوم قیامت۔ یہ نَسُوْا کا مفعول ہے اور بدیں وجہ منصوب ہے۔

۳۸: ۲۷ = بَاطِلًا ای خَلْقًا بَاطِلًا۔ منصوب بوجہ نائب مفعول یا مفعول سے حال ہونے کے ہے۔ باطل۔ بمعنی بے حکمت۔ عبث، بے فائدہ۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد ہے۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا لٰعِبِیْنَ۔ (۲۱: ۱۶) اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو اس طرح نہیں بنایا کہ ہم کھیل کررہے ہیں۔ ذٰلِكَ۔ یعنی آسمان اور زمین اور مابین کو عبث و بے حکمت پیدا کیا جانا۔

= ظَنُّ۔ گمان۔ خیال۔

= فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ وَیْلٌ۔ اسم۔ ہلاکت۔ عذاب۔ دوزخ کی ایک وادی پس کافروں کے لئے بربادی ہے۔

= مِنَ النَّارِ۔ میں مِنْ تعلیلیہ ہے (سببیہ) ای فویل لھم لسبب النار المترتبۃ

عَلٰی ظنھم وکفرھم پس بربادی ہے ان کے لئے اس آگ (یعنی عذاب دوزخ) کے جو ان کے ظن باطل اور کفر کے نتیجہ میں مرتب ہوئی۔

یا من بیانیہ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔

سو کافروں کے لئے بربادی ہے یعنی دوزخ۔ النار۔ آگ مراد دوزخ۔

اس فقرہ میں کفروا کی دوبارہ صراحت کافروں کی مذمت اور بُرائی کو ظاہر کرنے کے لئے کی گئی ہے۔

۳۸: ۲۸ = اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ۔ یہاں اَمْ منقطعہ مقدرہ بہ بل والھمزۃ آیا ہے۔ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ ای بل انجعل المؤمنین المصلحین کالکفرۃ المفسدین فی الارض۔ بلکہ کیا ہم مصلح مؤمنوں کو ان کافروں کے برابر کردیں گے جو دنیا میں فساد کرتے پھرتے ہیں (نہیں یہ نہیں ہوگا)

علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں :۔

اَمْ نَجْعَلُ میں اَمْ بمعنی بَلْ آیا ہے۔ عالمِ تخلیق کو اگر بے کار مانا جائے تو یہ تسلیم کرنا لازم ہوجائے گا کہ کافر و مؤمن میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں برابر ہیں اس مساوات کی نفی کے لئے انکاری سوال کیا گیا اور بَلْ کے ذریعہ سے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اعراض مستفاد ہوگیا۔

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ میں سوال انکاری ہے۔ پہلے مؤمنوں اور کافروں کی مساوات کی نفی کی گئی تھی۔ اب اس جملہ میں مؤمنوں کے خاص درجہ والے لوگوں اور کفر کے اسفل درجہ میں گرنے والے لوگوں یعنی فاجروں کے درمیان برابر ہونے کا خصوصی انکار کیا گیا ہے۔

یہ بھی جائز ہے کہ اس انکار کو انکار اوّل کی تکرار قرار دیا جائے اور تقویٰ و فجور کو عدمِ تسویہ کی علت کہا جائے ،،

= اَلْمُتَّقِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُتَّقِیْ مفرد اتقاء (افتعال) سے مصدر۔ پرہیزگار۔ تقویٰ والے۔

= اَلْفُجَّارِ۔ فَاجِرٌ کی جمع۔ بدکار۔ نافرمان۔ کافر۔

۳۸: ۲۹ = کِتٰبٌ۔ خبر مبتدا محذوف ای ھو کتاب (ای القرآن)

اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ ۔ کتاب کی صفت ہے لَكَ ضمیر واحد مذکر حاضر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مُبٰرَكٌ خبر ثانی یا کِتٰبٌ کی صفت ۔

ترجمہ ہوگا۔

یہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے بڑی برکت والی ہے ۔

= لِیَدَّبَّرُوْا۔ لام تعلیل کا ہے یَدَّبَّرُوْا مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے تَدَبُّرٌ (تفعُّلٌ) سے مصدر اصل میں یَتَدَبَّرُوْا تھا۔ تار کو دال سے بدل کر دال کو دال میں مدغم کیا۔ تاکہ وہ غور کریں۔تاکہ وہ سوچیں۔

= اٰیٰتِهٖ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی آیات (کتاب کی آیات) اکافی اٰیٰتِهٖ

= لِیَتَذَكَّرَ ۔ لام تعلیل۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب تَذَكُّرٌ (تفعل) مصدر سے۔ بمعنی نصیحت پکڑنا۔ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

= اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ عقل والے ۔ کامل فہم ۔ اُولُوْا۔ والے، جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا۔ اَلْبَابٌ لُبٌّ کی جمع ہے جس کے معنی عقل کے ہیں۔

لِیَدَّبَّرُوْا۔ لِیَتَذَكَّرَ۔ فعل امر بھی ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں لام لام امر ہوگا اور ترجمہ ہوگا ۔

چاہئے کہ وہ غور کریں۔ چاہئے کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے علماء سے ہے۔ ای انت و علماء امتك۔ آپ اور آپ کی امت کے علماء اس کی آیات پر غور کریں۔ اور نصیحت حاصل کریں۔

۳۸ : ۳۰ = وَهَبْنَا ۔ ماضی جمع متکلم وَهْبٌ و هِبَةٌ مصدر باب فتح۔ ہم نے بخشا۔ ہم نے عطا کیا۔ وَهَبَ الْمَالَ فُلَانًا او لِفُلَانٍ ۔ اس نے فلاں کو مال بخشا۔ عموماً لِ کے صلہ کے ساتھ آتا ہے۔ هَبْ لِیْ۔ هَبْ لَنَا۔ وَهَبَ لَهٗ

= سُلَیْمٰنَ ۔ (نام پیغمبر) مفعول وَهَبْنَا کا۔ ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔

= نِعْمَ الْعَبْدُ۔ نِعْمَ فعل ہے۔ مدح کے لئے آتا ہے۔ اس کی گردان نہیں آتی بمعنی بہت اچھا۔ بہت خوب آتا ہے جیسے فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۔(۳ : ۱۳۶) اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے یا نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ (۸ : ۴۰) وہ بہت خوب حمایتی اور بہت خوب مددگار ہے۔ نِعْمَ الْعَبْدُ بہت اچھا بندہ یہاں ممدوح محذوف ہے ای نِعْمَ الْعَبْدُ هُوَ۔ وہ بہت خوب بندے تھے یہ مدح حضرت داؤد

کی بھی ہو سکتی ہے لیکن ترجیح اسی قول کو ہے کہ یہ مدح حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہے۔
= اِنَّہٗ اَوَّابٌ ۔ اَوَّابٌ بہت رجوع کرنے والا۔ ملاحظہ ہو ۳۸ : ۱۷ متذکرہ بالا۔ یہ پہلے کلام کی علت ہے یعنی حضرت سلیمان (علیہ السلام) اس لئے اچھے بندے تھے کہ وہ توبہ کی صورت میں یا تسبیح کی شکل میں بہر طور اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔

۳۸ : ۳۱ = اِذْ ۔ جب ۔جس وقت ظرف زمان ہے اَوَّابٌ کا۔ اس سے قبل عبارت مقدرہ ہے ای اُذْکُرْ مَا صَدَرَ عَنْہُ اِذْ عُرِضَ عَلَیْہِ۔ یاد کرو اس نے نتیجۃً کیا کیا جس وقت ان کے سامنے پیش کئے گئے۔
= بِالْعَشِیِّ ۔ عشاء کے وقت ۔ زوال آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک کا وقت۔ ملاحظہ ہو (۳۸ : ۱۸) یہاں مراد غروب آفتاب سے قبل کا وقت ہے۔
= الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ موصوف و صفت ، عُرِضَ عَلَیْہِ کا مالم یسم فاعلہٗ ہے
الصّٰفِنٰتُ صَافِنَۃٌ کی جمع ہے وہ گھوڑے جو تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پاؤں کے سُم کو موڑ کر اس پر ٹیک لگائے ہُوں ۔(جو گھوڑا اس طرح کھڑا ہوتا ہے وہ نہایت فربہ اور توانا ہوتا ہے)
اَلْجِیَادُ جَوَادٌ کی جمع ہے (تیز رفتار، عمدہ گھوڑا) جو دوڑنے میں اپنی پوری طاقت صرف کرے۔
الْجُوْدُ کے معنی ذخائر کو صرف کرنا عام اس سے کہ وہ ذخیرہ علم کا ہو یا ذخیرہ مال ہو۔
رَجُلٌ جَوَادٌ۔ سخی آدمی ۔
الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ - خاصے کے گھوڑے (تیز رفتار، عمدہ گھوڑے)

۳۸ : ۳۲ = اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ۔ اَحْبَبْتُ ماضی واحد متکلم میں نے دوست رکھا۔ میں نے پسند کیا۔
بعض کے نزدیک یہاں اَحْبَبْتُ بمعنی اٰثَرْتُ میں نے ترجیح دی ہے ۔
حُبَّ الْخَیْرِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مال کی محبت ۔ الخیر بمعنی مال ۔ اور جگہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے مثلاً وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ (۱۰۰ : ۸) اور وہ (انسان) مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے ۔ عَنْ حرفِ جر ہے اس کا استعمال مختلف معانی میں ہوتا ہے لیکن یہاں اس کے وہ معانی تحریر کئے جاتے ہیں جو مختلف علماء کے نزدیک مختلف اقوال کا باعث بنے ہیں۔

ا۔ عَنْ کا استعمال تعلیل یا بیان سبب کے لئے۔
اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ میں نے اس مال (گھوڑوں) کی محبت کو کو پسند کیا ہے اپنے رب کی یاد کے لئے۔
اس کی مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں:۔
مثلاً مَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَۃٍ (۹: ۱۱۴) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے حق میں دعاء مغفرت کرنا محض اس وعدہ کے سبب تھا جو انہوں نے اس سے کرلیا تھا۔
۲:۔ عَنْ کے مشہور معنی مجاوزۃ (تجاوز کرنا یا حد سے بڑھنا) کے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ (۲۴: ۶۳) سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو اس کے حکم سے تجاوز کرتے ہیں اور دور رہتے ہیں۔ اس صورت میں اس جملہ کا ترجمہ ہوگا میں نے مال کی محبت کو ترجیح دی (اور) اپنے پروردگار کی یاد سے دور ہو گیا۔ یا غافل ہوگیا
= حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔ تَوَارَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف وہ چھپ گیا۔ وہ چھپ گئی۔
اس کے متعلق دو قول ہیں:۔
ا:۔ اس کا فاعل شمس ہے جو یہاں مضمر ہے اور شمس عربی میں مؤنث ہی استعمال ہوتا ہے، ای توارت الشمس (کشاف۔ مدارک۔
والاکثر فی التفسیرات التی توارت بالحجاب ھی الشمس (قرطبی) یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے پردہ میں) چھپ گیا (مظہری) تفسیر ابن کثیر۔ بیضاوی، ماجدی۔ بیان القرآن وغیرہ میں فاعل شمس ہی کو لیا گیا ہے۔
(۲):۔ تَوَارَتْ کا فاعل الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ہے اور ترجمہ یوں ہے:۔
یہاں تک کہ (گھوڑے) پردہ کے پیچھے چھپ گئے (نظروں سے اوجھل ہو گئے) عبد اللہ یوسف علی۔ مولانا مودودی۔ پیر کرم شاہ بھیروی اس طرف گئے ہیں۔
۳۸: ۳۳ = رُدُّوْھَا۔ ای قال رُدُّوْھَا۔ رُدُّوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ رَدٌّ باب نصر سے مصدر ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ہے۔ یعنی گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ۔ عَلَیَّ میرے سامنے۔ جیسا کہ عُرِضَ عَلَیْہِ میں ہے (آیت ۳۱: متذکرہ بالا) میں ہے۔ عَلَیَّ بمعنی مجھ پر بھی ہے۔ ای لہ علیَّ حقٌ اس کا

مجھ پر حق ہے۔

= فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ۔ ای فلما ردوھا علیہ طفق یمسح سوقھا واعناقھا مسحًا۔ یعنی جب وہ گھوڑے اس کے سامنے واپس لائے گئے تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

فَطَفِقَ میں فاء فصیحت کے لئے ہے اور جملہ مقدرہ ماقبل کی وضاحت کے لئے ہے۔ نیز حکم کی بجاآوری کی سرعت پر دال ہے۔ یعنی اِدھر حکم ہوا اُدھر تعمیل ہوئی اور نتیجہ ظاہر ہو گیا۔

اس کی مثال اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۲: ۶۰) ای فقلنا اضرب بعصاک الحجر فضرب فانفلق فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا۔ ہم نے (اس سے) کہا اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ پس اس نے (پتھر پر) مارا اور وہ پھٹ گیا تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ یعنی پتھر پر مارنے کا حکم دینا اور تعمیل میں پتھر کو مارنا (جھٹ پٹ) اس سے چشموں کا پھوٹ نکلنا سرعت عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سرعت کو ظاہر کرنے کے لئے عبارت میں بھی اختصار کیا گیا اور ایک جملہ حذف کر دیا گیا۔ اسی طرح اس آیت میں حکم ہوا رُدُّوْهَا فَرَدُّوْهَا عَلَيْهِ فَطَفِقَ ...... الخ مَسْحًا مفعول مطلق ہے ای فطفق یمسح مسحًا۔ سُوْقٌ سَاقٌ کی جمع ہے پنڈلیاں۔ اَعْنَاق عنق کی جمع گردنیں۔

مسحًا کے معنی میں دو قول ہیں:۔ بعض نے طفق مسحًا کا مفہوم تلوار سے کاٹنے لیا ہے ای شرع یمسح السیف بسوقھا واعناقھا۔ اس نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تلوار پھیرنی شروع کر دی۔ راغب کے مطابق مسحتہ بالسیف الضرب سے کنایہ ہے۔ یعنی تلوار سے کاٹنے لگا۔ اسی طرح عربی میں مسح علی درید ہ گردن مارنے کو کہتے ہیں۔

۲:۔ دوسرے علماء کے مطابق یہاں مسح سے مراد پیار سے ہاتھ پھیرنا ہے۔ یعنی جب گھوڑے حضرت سلیمان ؑ کے پاس واپس لائے گئے تو محبت سے وہ ان کی گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے اور ان کی پنڈلیاں ٹٹولنے لگے۔

بقول حضرت ابن عباس رضؓ جعل یمسح اطراف الخیل وطراقبھا حُبًّا لَهَا

۳۸: ۳۴ = وَلَقَدْ فَتَنَّا قد ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے فتنا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے تحقیق ہم نے آزمایا۔

= اَلْقَیْنَا۔ ماضی جمع متکلم اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ ہم نے ڈالا۔ ہم نے ڈال دیا۔
= کُرْسِیِّہٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی کرسی۔ اس کا تخت۔ جب کرسی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اُس سے مراد علم، حکومت، فرمانروائی، سلطنت ہے۔
= جَسَدًا۔ بدن۔ دھڑ۔ جسد کے معنی جسم ہی کے ہیں مگر یہ اس سے اخص ہے؛ کیونکہ جسد وہ ہے کہ جس میں رنگ ہو۔ اور جسم کا استعمال اس کے لئے بھی ہوتا ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو۔ جیسے پانی۔ ہوا۔ اس کی جمع اَجْسَادٌ ہے۔
= اَنَابَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر۔ اِنَابَۃٌ (افعال) سے وہ رجوع ہوا۔
انابت الی اللہ کے معنی اخلاصِ عمل اور دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے اور توبہ کرنے کے ہیں۔
۳۸ : ۳۵ = ھَبْ لِیْ۔ ھَبْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ وَھْبٌ وِھِبَۃٌ (باب فتح) مصدر سے۔ تو عطا کر۔ لِیْ مجھے۔ تو مجھے عطا کر۔ تو مجھے بخش دے
= لَا یَنْبَغِیْ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ اِنْبِغَاءٌ (انفعال) مصدر سے۔ زیبا نہیں ہے۔ میسر نہ ہو۔ لائق، یا مناسب نہیں ہے۔ شایاں نہیں ہے۔
ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ۔ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے بعد (سوا) کسی کو شایاں نہ ہو۔ (یعنی میرے بعد (سوا) ویسی سلطنت کسی کو میسر نہ ہو) اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَا عَلَّمْنٰہُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَہٗ (۳۶ : ۶۹) ہم نے ان (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھلائی اور نہ ہی وہ ان کو شایاں ہے۔ بغی مادہ۔
= اَلْوَھَّابُ۔ اللہ تعالیٰ کے اسمار حسنیٰ میں سے ہے ھِبَۃٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت عطا کرنے والا۔ بہت بخشش کرنے والا۔
۳۸ : ۳۶ = فَسَخَّرْنَا۔ فا سببیہ ہے (حضرت سلیمان نے دعا کی اور ہم نے وہ دعا قبول کرلی۔ اور بوجہ اس قبولیت کے) ہم نے (ہوا اس کو) مسخر کردیا۔ یا ہوا کو اس کے تابع کردیا۔ سَخَّرْنَا فعل ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ تَسْخِیْرٌ (تفعیل) مصدر سے ہم نے تابع کردیا۔ ہم نے بس میں کردیا۔
= الرِّیْحَ۔ ہوا۔ رِیْحٌ اصل میں رِوْحٌ تھا۔ ماقبل کے مکسور ہونے کی بنار پر واؤ کو یا، سے بدل دیا۔ اصل کے اعتبار سے اس کی جمع اَرْوَاحٌ اور کسرہ ماقبل کے اعتبار سے رِیَاحٌ آتی ہے۔

= تَجْرِيْ بِاَمْرِہٖ۔ تَجْرِیْ مضارع واحد مؤنث غائب جَرْیٌ وجَرَیَانٌ (باب ضرب) سے وہ چلتی ہے وہ جاری ہے۔ بِاَمْرِہٖ اس کے حکم سے، اس کے حکم کے مطابق۔

= رُخَآءً اسم ہے نرم رفتار والی ہوا۔ جو تند نہ ہو۔ رَخَاوَۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نرم ہونے کے ہیں۔

= اَصَابَ ماضی واحد مذکر غائب اِصَابَۃٌ (افعال) سے مصدر۔ وہ پہنچا۔ وہ اترا اس نے پالیا۔ یہاں مراد اَرَادَ۔ قَصَدَ۔ یعنی جہاں کا وہ ارادہ کریں ادھر کو ہی چلنے لگے۔

۳۸،۳۷ = وَالشَّیٰطِیْنَ۔ واؤ عاطفہ ہے الشَّیٰطِیْنَ معطوف اس کا عطف الرِّیْحَ پر ہے۔ ای وَسَخَّرْنَا لَهُ الشَّیٰطِیْنَ۔ اور ہم نے شیاطین (جنات) کو بھی ان کا تابع بنادیا۔

= كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ۔ یہ جملہ بدل ہے شیاطین کا۔ كُلَّ بَنَّآءٍ مضاف مضاف الیہ ہے۔ بَنَّآءٍ عمارت بنانیوالا۔ معمار۔ بِنَاءٌ (بمعنی چھت یا عمارت) سے مشتق ہے۔ فَعَّالٌ اگرچہ مبالغہ کا وزن ہے مگر یہاں بمعنی اسم فاعل ہے۔ یعنی سب معماروں کو۔ غَوَّاصٍ۔ ای كُلَّ غَوَّاصٍ۔ غَوْصٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے یہاں مراد نہ صرف پانی کے اندر سے موتی نکالنے والے غوطہ خور ہی مراد نہیں بلکہ نادر کام کرنے والے اور عجیب وغریب صنعتیں ایجاد کرنے والے بھی ان میں شامل ہیں۔

غَوْصٌ کے معنی پانی میں غوطہ لگا کر کوئی چیز نکال لانے کے ہیں۔ جو شخص کسی پیچیدہ مسئلہ کی تہ تک پہنچ جائے یا نیچے کی تہہ سے کوئی چیز نکال کر لائے اسے غائص کہتے ہیں اسی سے غَوَّاصٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔ اور (ہم نے اس کے تابع بنادیا) جنات کو بھی جو سب معمار اور غوطہ خور تھے۔

۳۸:۳۸ = وَاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ۔ واؤ عاطفہ ہے اٰخَرِیْنَ کا عطف اَلرِّیْحَ پر ہے مُقَرَّنِیْنَ اسم مفعول جمع مذکر ہے مُقَرَّنٌ واحد۔ تَقْرِیْنٌ (تَفْعِیْل) مصدر سے۔ جکڑے ہوئے۔ کس کر باندھے ہوئے۔ قَرَنْتُ الْبَعِیْرَ مَعَ الْبَعِیْرِ۔ میں نے اونٹ کو اونٹ سے باندھ دیا۔ جس رسی کے ساتھ ان کو باندھا جاتا ہے اسے قَرْنٌ کہتے ہیں۔ اِقْتِرَانٌ کے معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا

کسی معنی میں باہم مجتمع ہونا۔ ہم نشین کو قَرِیْنٌ کہتے ہیں۔ اَلْاَصْفَاد جمع اَلصَّفَدُ کی بمعنی لوہے کی زنجیر یا طوق۔ جس سے قیدیوں کو جکڑا جاتا ہے۔

اور (ہم نے اس کے تابع کردیا) دوسرے (جنات کو بھی) جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

یہاں یہ ضروری نہیں کہ ان کو سچ مچ لوہے کی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ نہ بھاگ سکیں اور نہ شرارت کر سکیں۔

۳۸ : ۳۹ = هٰذَا عَطَاؤُنَا ...... الخ ای قُلْنَا لِسُلَيْمٰنَ .... الآیۃ

هٰذَا - اسم اشارہ قریب واحد مذکر۔ یہ۔ اس کا مشار الیہ ملک و مال واقتدار کی عطائگی ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔ یہ ہماری عطا ہے (آپ کو)

= فَامْنُنْ - مَنٌّ باب نصر مصدر سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو احسان کر تو خرچ کر۔

= اَمْسِكْ - اِمْسَاكٌ (افعال) سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو روک رکھ۔

= بِغَيْرِ حِسَابٍ - بغیر حساب کے۔

اس آیت کے مندرجہ ذیل مطلب ہو سکتے ہیں :۔

۱:۔ یہ عطاء ہماری بہت بڑی اور بے حد وحساب ہے اسے خرچ کرو یا رکھ چھوڑو یعنی اس کو خود خرچ کرو یا رکھ چھوڑو، دوسروں کو دو یا نہ دو (تمہیں اختیار ہے) اس صورت میں بِغَيْرِ حِسَابٍ متعلق بہ عَطَاؤُنَا ہے۔

۲:۔ یہ ہماری بخشش (عطاء) ہے اسے خرچ کرو۔ رکھ چھوڑو، دوسروں کو دو نہ دو۔ خرچ کرنے نہ کرنے پر دوسرے کو دینے نہ دینے پر تم سے محاسبہ نہ ہوگا۔

(۳) یہ ہماری عطا ہے یعنی شیاطین پر تمہارا کلیتہً تصرف۔ ان میں سے جسے چاہو چھوڑ دو جسے چاہو روک رکھو اس پر تم سے بازپرس نہ ہوگی۔

۳۸ : ۴۰ = وَاِنَّ لَهٗ - ای وان مع ذلك المال والملك یعنی اس ملک اور سلطنت اور ان میں ہمہ نوع اختیاراتِ تصرف دینے کے علاوہ ان کو بارگاہ الٰہی میں قُرب اور حسنِ مآب (جنت کی خوشخبری) ہے۔

= زُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ملاحظہ ہو ۳۸ : ۲۵ - متذکرہ بالا۔

= وَاذْكُرْ ..... کا عطف وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ پر (آیۃ : ۱۷) پر ہے۔

= عَبْدَنَا - مضاف مضاف الیہ - ہمارا بندہ۔ منصوب بوجہ مفعول اُذْكُرْ۔

= اَیُّوْبَ: عَبْدَ نَا کا عطفِ بیان ہے یا اس کا بدل ہے!
= اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ۔ عَبْدَ نَا۔یا اَیُّوْبَ کا بدل اشتمال ہے۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا۔
= اَنِّیْ۔ ای بِاَنِّیْ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور ی ضمیر واحد متکلم۔کہ بیشک میں۔
= مَسَّنِیْ۔ مَسَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب مَسٌّ باب نصر سے۔ ن وقایہ ی ضمیر متکلم مفعول۔ اس نے مجھے پہنچائی۔
= نُصْبٍ۔ اسم۔مضرت۔تکلیف۔دکھ۔

۳۸ : ۴۲ = اُرْکُضْ۔ ای فَقُلْنَا لَہٗ اُرْکُضْ۔ہم نے اس کو کہا اُرْکُضْ۔ رَکْضٌ باب نصر مصدر سے جس کے معنی اصل میں ٹانگ کو حرکت دینے کے ہیں۔
اگر سوار کے متعلق بولا جائے تو رَکَضْتُ الْفَرَسَ کے معنی ہوں گے، میں نے گھوڑے کو تیز دوڑنے کے لئے ایڑ لگائی۔ پیادہ آدمی کی طرف منسوب ہو تو اس کے معنی پاؤں کے ساتھ زمین کو روندنا کے ہیں جیسے لَا تَرْکُضُوْا (۲۱ : ۱۳) مت بھاگو۔
اُرْکُضْ امر کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ تو اپنی ٹانگ زمین پر مار۔
= ھٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ۔ تقدیر کلام یوں ہے!
فَقُلْنَا لَہٗ اُرْکُضْ فَرَکَضَ فنبعت عین فقلنالہ ھذا مغتسل باردٌ تغتسل بہ وتشرب منہ فیبرأ ظاھرك وباطنك۔
جب ہم نے اسے حکم دیا کہ زمین پر پاؤں مارو تو اس نے زمین پر پاؤں مارا پس اس سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ ہم نے اسے کہا کہ یہ نہانے کا ٹھنڈا پانی ہے تو اس سے نہائے گا اور پئے گا تو اس سے تیرا ظاہر اور باطن درست ہو جائے گا!

۳۸ : ۴۳ = وَھَبْنَا لَہٗ۔ وَھَبْنَا ماضی جمع متکلم۔ وَھْبٌ و ھِبَۃٌ (باب فتح) سے مصدر۔ہم نے اُسے بخشا۔
= مِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ۔ ان کی طرح۔ ان کی مانند۔
یعنی ہم نے ان کو ان کے گھر والے بھی واپس کر دیئے (جو اگر مر چکے تھے تو دوبارہ زندہ کر کے واپس کر دیئے یا اگر وہ ان کی طویل علالت کی وجہ سے ان کو چھوڑ کر چلے گئے تھے تو ان کی صحت یابی پر واپس پلٹ آئے) اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے۔
یعنی پہلے آل و اولاد کے علاوہ اتنے ہی اور بھی عطا کئے۔ اَھْلَہٗ و مِثْلَھُمْ میں اَھْل

اور مثل بوجہ مفعول کے منصوب ہیں۔
= رَحْمَةً مِّنَّا۔ ہماری طرف سے لبطور رحمت (حضرت ایوبؑ پر رحمت کے طور پر) مفعول لہٗ ہے۔ اسی طرح ذِكْرٰى مفعول لہٗ ہے۔ اور اہل عقل کی نصیحت کے لئے۔
۳۸ : ۴۴ = ضِغْثًا۔ خشک گھاس یا شاخیں جو انسان کی مٹھی میں آجاویں۔ اس کی جمع اضغاث۔ وہ خواب جو ملتبس سا ہو اور اس کا مطلب واضح نہو۔ اس کو اضغاث کہا جاتا ہے جیسے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ (۱۲: ۴۴) انہوں نے کہا کہ یہ تو پریشان سے خواب ہیں۔ تنکوں کا مٹھا۔ جھاڑو۔
= لَا تَحْنَثْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر تو قسم نہ توڑ۔ حَنِثَ يَحْنَثُ حِنْثًا قسم توڑنا۔

صاحب ضیاء القرآن فرماتے ہیں۔
ابتلاء و آزمائش کے اس طویل اور ہوشربا دور میں جب کہ سب لوگوں نے آپ سے منہ پھیر لیا آپ کی وفا شعار بیوی آپ کی خدمت میں سرگرم رہی۔ ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نکل گئی جو آپ کی غیرت ایمانی کے خلاف تھی۔ اور آپ کو سخت ناگوار گذری آپ نے فرمایا کہ میں تجھے سو کوڑے لگاؤں گا۔ جب آپ صحتیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ایسی ترکیب بتائی کہ قسم بھی نہ ٹوٹے۔ اور اس خدمت گذار اور نیک سرشت بیوی کو تکلیف بھی نہ پہنچے۔ ارشاد باری ہوا کہ گھاس کا ایک مٹھا لو جس میں سو تیلیاں ہوں اس سے مارو دونوں مطلب پورے ہو جائیں گے!

= نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ۔ ملاحظہ ہو ۳۸: ۳۰ متذکرۃ الصدر۔
۳۸ : ۴۵ = وَاذْكُرْ عِبٰدَنَا..... الخ اس کا عطف وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ پر ہے اور یاد کر ہمارے بندوں کو ۔۔۔۔
= اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ” عِبٰدَنَا کا عطف بیان ہے یا بدل۔
= اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ۔ ہاتھوں والے اور آنکھوں والے۔ اَلْاَيْدِىْ اَلْقُوَّةَ سے مجاز مرسل ہے۔ سبب کو ذکر کر کے مسبب مراد لیا گیا ہے (اکثر اعمال ہاتھوں ہی سے کئے جاتے ہیں اور مضبوط ہاتھ ہی قوت کا سبب بنتے ہیں)
اَلْاَبْصَار۔ جمع بصر کی ہے۔ بمعنی آنکھ لیکن یہاں مراد بصیرت لی گئی ہے کیونکہ آنکھیں ہی خدا شناسی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ یہ تینوں بندے اللہ کے خاص بندے

اطاعت خداوندی میں مستعد اور طاقت ور اور دین و معرفت الٰہیہ میں صاحب بصیرت تھے یعنی عملی اور علمی قوتوں کے مالک تھے۔

اور اس کے برعکس جاہلوں کو اپاہج اور اندھا کہیں گے کہ اطاعت خداوندی میں لُولے اور حقیقت کو دیکھنے میں کورے۔

۳۸: ۴۶ = اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ۔ اَخْلَصْنَا۔ اِخْلَاصٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اور اس کا مرجع حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ہیں)

بِخَالِصَةٍ باء سببیہ ہے خَالِصَةٍ اسم فاعل واحد مؤنث اور اس کی تنوین تفخیم (تعظیم وتکریم) کے لئے ہے۔ ای خصلۃ خالصۃ جلیلۃ الشأن لا شوب فیھا۔ ایک عظیم الشان اور ہر قسم کی آلائش یا ملاوٹ سے پاک خصلت۔

ترجمہ ہو گا:۔

ہم نے ان کی ایک عظیم الشان اور ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک خصلت کی وجہ سے ان کو (اپنے لئے) مخصوص کر لیا۔ ای جعلنا ھم خالصین لنا بسبب خصلۃ خالصۃ جلیلۃ الشان لا شوب فیھا۔

= ذِكْرَى الدَّارِ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱:۔ یہ خَالِصَةً کا بیان ہے مضاف مضاف الیہ ہے یعنی الدار کی یاد۔

۲:۔ یہ ضمیر مقدر کی خبر ہے ای ھی ذکری الدار (اور یہ خصلت) الدار کی یاد ہے

ذِكْرٰى مصدر ہے بمعنی ذکر کرنا۔ یاد کرنا۔ نصیحت کرنا۔ الدار میں الف لام عہد کا ہے بمعنی الدار الاخرۃ۔ دار آخرت۔ ذکری الدار۔ دار آخرت کی یاد۔

۳۸: ۴۷ = الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ۔ الْمُصْطَفَيْنَ اسم مفعول جمع مذکر اَلْمُصْطَفٰى واحد۔ اصطفاء (افتعال) مصدر ص کے بعد کے تا کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ صَفْوٌ مادہ۔ برگزیدہ۔ منتخب۔ اَلْاَخْيَار خَيْرٌ کی جمع۔ خَيْرٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے نیک لوگ: یعنی (یہ ہمارے نزدیک) بہترین برگزیدہ (بندوں) میں سے تھے۔

۳۸: ۴۹ = هٰذَا ذِكْرٌ (ا) هٰذَا: اشارۃ الی ما تقدم من امورھم یعنی یہ اشارہ ہے مقدم الذکر واقعاتِ انبیاء کی طرف۔ ذِكْرٌ۔ شَرَفٌ لَهُمْ۔ (جو) ان کے لئے ایک شرف تھا (بیضاوی۔ علامہ پانی پتی رح)

۳:۔ ھٰذَا ذِکْرٌ ۔ یہ ہے ذکر۔ یعنی جو طریقہ مندرجہ بالا اخیار نے حرزِ جان بنا رکھا تھا شرف و عزت حاصل کرنے کا وہی طریقہ ہے۔

۴:۔ ذکر کو تمام کرنے کے لئے عرب میں ھذا کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس بات کو یاد رکھو۔ یا اصل بات یہ ہے (تفسیر حقانی)

اسی معنی میں ہے ذٰلک للانتقال من نوع من الکلام الی اٰخر۔ (روح المعانی)
ایک نوع کلام سے دوسری نوع کی طرف انتقال کے وقت یہ لکھ دیتے ہیں۔ اس کی مثال آگے چل کر اسی سورت کی آیت ۵۵ میں ہے۔ متقین کے لئے انعام واکرام بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے ھٰذَا وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ (۳۸ : ۵۵) متقین کی بات تو ہو چکی اور بے شک سرکشوں کے لیے بُرا ٹھکانا ہے۔

۵:۔ ایک مضمون نصیحت کا تو یہ ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے (بیان القرآن مظہری)

= حُسْنَ مَاٰبٍ ۔ عمدہ لوٹنے کی جگہ۔ ملاحظہ ہو ۳۸ : ۲۵

۳۸ : ۵۰ = جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ عدن کو بعض علماء علم قرار دیتے ہیں۔ اور اس کو جنت میں ایک خاص مقام کا نام دیتے ہیں۔ اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ ۔(۱۹ : ۶۱) کیونکہ یہاں معرفہ کو اس کی صفت لایا گیا ہے۔

اور بعض دوسرے اس کو جنت کی صفت بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عدن کے اصل معنی استقرار وثبات کے ہیں۔ محاورہ ہے عدن بالمکان اس نے اس جگہ قیام کیا۔ اور عدن سے مراد دائمی طور پر رہنا بسنا ہے۔ لہٰذا جَنّٰتِ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کے باغات۔ پہلی صورت میں عدن کے باغات۔ منصوب حُسْنَ مَاٰبٍ کا عطف بیان ہونے کی وجہ سے ہے

= مُفَتَّحَةً ۔ اسم مفعول۔ واحد مؤنث کھولے گئے۔ کھلے ہوئے۔ تفتیح (تفعیل) سے فتح مادہ۔ الابواب مفتحة کا نائب فاعل ہے۔

مفتحة لھم الابواب ای مفتحة لھم ابوابھا (ای ابواب الجنة) جملہ حالیہ ہے دراں حالیکہ جنت عدن کے دروازے ان (متقین) کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے۔

۳۸ : ۵۱ = مُتَّکِئِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُتَّکِیٌٔ واحد۔ اِتِّکَاءٌ (افتعال)

مصدر۔ تکیہ لگائے ہوئے۔ پیچھے کو گاؤ تکیہ کا سہارا لگائے ہوئے۔

یہ حال ہے ضمیر لَھُمْ سے

= یَدْعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب دَعْوَۃٌ وَدُعَاءٌ مصدر باب نصر وہ طلب کرتے ہیں۔ وہ بلاتے ہیں۔ وہ بلائیں گے۔

یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ وَّشَرَابٍ۔ یہ جملہ بھی لَھُمْ کی ضمیر سے حال ہے دراں حالیکہ وہ ان باغات میں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔ شَرَابٍ کے بعد کَثِیْرٍ محذوف ہے۔

۳۸: ۵۲ = قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ۔ نگاہ کو نیچی رکھنے والیاں۔ بجز اپنے مردوں کے اور کسی پر نظر نہ ڈالنے والیاں حورانِ جنت کی غایتِ عفت کی صفت ہے۔

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ مضاف مضاف الیہ۔ قٰصِرٰتُ اسم فاعل جمع مؤنث۔ قٰصِرَۃٌ واحد نظر کو روکنے والیاں۔ الطَّرْف۔ نگاہ۔ نظر۔ طرف العین کہتے ہیں آنکھ کی پلک کو اور طرف کے معنی ہیں پلک جھپکانے کے۔ پلک جھپکانے کو لازم ہے نگاہ۔ اس لئے خود نگاہ اور نظر کے لئے بھی طَرْف استعمال ہوتا ہے۔

= اَتْرَابٌ۔ تِرْبٌ کی جمع ہے ہم سن عورتیں۔ التُّرَاب مٹی کو کہتے ہیں۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ اسی مادہ ترب سے تَرِیْبَۃٌ (جمع ترائب) سینہ کی پسلی کو کہتے ہیں قرآن مجید میں ہے یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ، (۸۶: ۷) جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ اتراب کے معنی ہم عمر کہ انہوں نے اکھٹی تربیت پائی ہو گی۔ گویا کہ وہ عورتیں اپنے خاوندوں کی اس طرح مساوی اور مماثل یعنی ہم مزاج ہوں گی جیسے سینے کی ہڈیوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

بعض نے اترابِ بمعنی ہم سن کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ اکٹھی ایک ساتھ مٹی میں کھیلتی رہی ہیں۔

اَتْرَابٌ سے محض ہمعمری یا سن و سال میں مطابقت مقصود نہیں بلکہ شوق و پسند میں ہم آہنگی، عادات و جذبات میں یکسانیت۔ غرض ہر ایسی باہمی مناسبت مراد ہے جو کہ ازدیادِ لطف و موانست کا باعث بن سکے۔

۳۸: ۵۳ = ھٰذَا ۔ اشارہ ہے ان نعمتوں کی طرف جو اوپر بیان ہوئیں۔

= تُوْعَدُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر سے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

= لِیَوْمِ الْحِسَابِ میں لام اجلیہ ہے حساب کے دن کی وجہ سے، ہی تو مذکورہ نعمتوں تک رسائی ہوگی۔ یالام بمعنی فِیْ ہے یعنی روز حساب میں۔

۳۸: ۵۴ = رِزْقُنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا رزق۔ ہماری عطا۔

= نَفَادٍ۔ انقطاع۔ ختم ہونا۔ نَفِدَ یَنْفَدُ (سمع) کا مصدر ہے۔ قرآن مجید میں ہے مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ (۱۶: ۹۶) جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجاتا ہے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے۔

۳۸: ۵۵ = ملاحظہ ہو ۳۸: ۴۹۔ متذکرہ بالا۔ شَرَّ مَاٰبٍ کی ترکیب حُسْنَ مَاٰبٍ (۳۸: ۲۵) کی مانند ہے۔

۳۸: ۵۶ جَھَنَّمَ۔ مَاٰبٍ کا بدل ہے۔ شَرَّ مَاٰبٍ یعنی جہنم۔

= یَصْلَوْنَھَا۔ یَصْلَوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب صَلْیٌ (باب سمع) مصدر سے۔ وہ داخل ہوں گے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جہنم ہے۔ یعنی وہ جہنم میں داخل ہوں گے

= فَبِئْسَ الْمِھَادُ۔ اَلْمِھَادُ وَالْمَھْدُ گہوارہ جو بچے کے لئے تیار کیا جائے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا (۱۹: ۲۹) ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے کیوں کر بات کریں۔

اَلْمَھْدُ وَالْمِھَادُ ہموار اور درست کی گئی زمین ہی کو کہتے ہیں اور فرش یا بچھونا کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا۔ (۲۰: ۵۳) (وہ (وہی تو ہے) جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنادیا۔ یا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا (۷۸: ۶) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔ اور یہ بھی فرمایا جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (۲: ۲۲) اور جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

= فَبِئْسَ الْمِھَادُ۔ تو بہت بُرا یہ بچھونا ہے (بطور کنایہ جہنم کو بچھونا فرمایا) اور جگہ ارشاد ہے۔

لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ (۷: ۴۱) ان کے لئے دوزخ ہی کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہوگا۔

۳۸: ۵۷ = ھٰذَا۔ خبر ہے مبتدا محذوف کی۔ ای العذاب ھٰذا یہ ہے عذاب

= فَلْیَذُوْقُوْہُ ۔ فَ تعقیب کا ہے لِیَذُوْقُوْا فعل امر جمع مذکر غائب ۔ چاہئے کہ وہ چکھیں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب العذاب محذوف کی طرف راجع ہے ۔

= حَمِیْمٌ کھولتا ہوا پانی ۔ سخت گرم پانی۔ حمیم گہرے دوست کو بھی کہتے ہیں جو اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہوجائے غَسَّاقٌ بروزن فَعَّال کے معنی مختلف طور پر کئے گئے ہیں

۱:۔ برفیلی ٹھنڈک جو کہ دوزخیوں کو اس طرح جلادے گی جس طرح آگ اپنی گرمی سے جلائیگی (ابن عباس رض)

۲:۔ جس چیز کی برودت انتہائی درجہ کی ہو وہ غسّاق ہے (مجاہد)

۳:۔ غسّاق کے معنی صبّاب یعنی سیّال ۔ (بہنے والی چیز) جس طرح کہتے ہیں غَسَقَتْ وہ چیز بہہ گئی ۔ اور یہاں مراد وہ پیپ اور کچ لہو ہے جو دوزخیوں کی کھال اور گوشت اور زانیوں کی شرم گاہوں سے بہیگا (قتادہ)

۴:۔ غسّاق سے مراد سیال کچ لہو ہے (عطیہ)

۵:۔ غسّاق جہنم کے اندر ایک چشمہ ہے جس میں زہریلے جانوروں کا زہر جمع کردیا جائے گا۔ پھر دوزخیوں کو اس میں غوطہ دیا جائے گا۔ جس سے ان کی کھال اور گوشت ہڈیوں سے الگ ہوکر ٹخنوں میں جاپڑیں گے ۔ اور دوزخی اس کو کھینچے پھرے گا۔ (ابن ابی حاتم ۔ ابن ابی الدنیا۔ ضیاء بحوالہ کعب)

حَمِیْمٌ وَّغَسَّاقٌ خبر ہے مبتدا محذوف کی ۔ ای ھو حمیم وّغسّاق وہ عذاب کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہوگا۔

۳۸: ۵۸ = وَاٰخَرُ ای عذاب اٰخر ۔ مِنْ شَکْلِہٖ ای من شکل ھٰذا العذاب اس عذاب کی مانند ۔ اس عذاب کی طرح کا ۔ اَزْوَاجٌ ہم شکل ۔

اور ایک اور عذاب ہوگا مذکورہ حمیم و غساق کی طرح کا (لیکن) قسم قسم کا ۔

۳۸: ۵۹ = مُقْتَحِمٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ ہولناک مقام میں گھس پڑنے والا ۔

اقتحام (افتعال) مصدر ۔ فعل لازم ۔ کسی خوفناک مقام میں یا چیز میں گھس پڑنا ۔

قَحَّمَ الْفَرَسُ فَارِسَہٗ ۔ تَقْحِیْمٌ (تفعیل) مصدر سے متعدی ۔ گھوڑا سوار کو لے کر خطرناک مقام میں گھس پڑا ۔ قَحَمَ نَفْسَہٗ ۔ قَحْمٌ (فتح) مصدر ۔ فعل متعدی ۔ اس نے اپنے آپ کو بغیر سوچے سمجھے کسی کام میں ڈالدیا ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ (۹۰: ۱۱) مگر وہ شخص بے دھڑک اور جوش کے ساتھ (دین کی)

گھاٹی پر سے ہو کر نہ گذرا۔
= مَرْحَبًا۔ خوش آمدید۔ لَامَرْحَبًا بِہِمْ۔ ان کو کوئی خوش آمدید نہیں۔ دور ہوں یہ۔
= صَالُوا النَّارِ مضاف مضاف الیہ۔ آگ میں گھسنے والے۔ آگ میں داخل ہونے والے آگ میں جلنے والے۔ صَلِیَ یَصْلٰی صَلْیٌ (باب سمع) سے مصدر۔ اور صَلٰی یَصْلِیْ صَلْیٌ (باب ضرب) فَلَاَ نَا النَّارَ۔ آگ میں ڈالنا۔ صَالُوْا اصل میں صَالُوْنَ تھا۔ بوجہ اضافت نون جمع گر گیا۔

۳۸: ۶۰ = قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ای قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِکُمْ، بَلْ حرف اضراب ہے۔ جملہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱:۔ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ یعنی اَنْتُمْ پر وقف ہے۔ وہ کہیں گے ہم نہیں بلکہ تم آگ میں جلس رہے ہو۔ ای قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ صَالُوا النَّارِ۔

۲:۔ دوسری صورت میں اگر وقف بِکُمْ پر کیا جائے تو مطلب ہوگا۔ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِمَاقُلْتُمْ لَنَا۔ وہ کہیں گے۔ یہ نہیں بلکہ جو تم ہمارے بارے میں کہتے ہو تم خود اس کے زیادہ حقدار ہو۔ یعنی تم نے جو لَا مَرْحَبًا بِہِمْ کہہ کر ہمارے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے تم اس نفرت اور عدم خوش آمدید کے زیادہ مستحق ہو۔

= قَدَّمْتُمُوْہُ لَنَا۔ قَدَّمْتُمْ ماضی جمع مذکر تَقْدِیْمٌ (تفعیل) مصدر۔ آگے لانا۔ سامنے کرنا۔ سامنے لانا۔ واؤ۔ جمع کی ہے ضمیر اتصال کی وجہ سے لایا گیا ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب عذاب کی طرف راجع ہے یا صَالُوْا کے مصدر الصلیُ کے لئے ہے ای دخول النار لنا (ہمارا جہنم میں پھینکا جانا) یعنی تم ہی تو ہو جو یہ مصیبت (عذاب یا دوزخ) ہمارے آگے لاتے ہو (یعنی تم ہی نے تو یہ سامان ہمارے لئے کیا ہے ہم کو دنیا میں دھوکہ سے کفر کی طرف ورغلا کر)

= بِئْسَ۔ بُرا ہے۔ فعل ذم ہے۔ اس کی گردان نہیں آتی۔ بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا۔ بروزن فَعِلَ۔ سَمِعَ سے۔ عین کلمہ کی اتباع میں اس کے فاء کو کسرہ دیا پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا۔ بِئْسَ ہو گیا۔

اَلْقَرَارُ۔ قرارگاہ۔ ٹھکانا قَرٌّ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی ظرف ہے نیز مصدر بمعنی ٹھہرنا بھی ہے فَبِئْسَ الْقَرَارُ۔ پس (جہنم) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۳۸: ۶۱ = ضِعْفًا۔ دوگنا۔ علامہ ازہری فرماتے ہیں کہ ضِعْف کے اصلی معنی کلام عرب

ہیں مثل کے ہیں اور اصل تو یہی ہے۔ پھر ضعف کا استعمال مثل میں بھی کیا گیا اور اس سے زیادہ کے لئے بھی اور زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے۔

۳۸: ۶۲ = قَالُوْا۔ اس میں ضمیر فاعل کا مرجع کون ہے اس میں مختلف قول ہیں:

۱:۔ یہ ضمیر سرکش جہنمیوں کے لئے ہے یعنی سرداران اور ان کے پیروکاروں سب کے لئے۔
الضمیر للطاغین عند جمع (روح المعانی)
الضمیر للطاغین (کشاف) قالوا ای الطاغوت (بیضاوی) آپس میں خوب الجھنے کے بعد وہ ادھر ادھر دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے دریافت کریں گے۔ (ضیاء القرآن)

۲:۔ ضمیر سرداران کے لئے ہے جنہوں نے کہا تھا ھٰذا فوج مقتحم ..... الخ وقالوا۔ یعنی کفار قریش وصنادید ھم واشرافھم وھم فی النار۔ یعنی کفار قریش۔ ان کے سرداران اور ان کے اشراف کہیں گے۔ (الخازن) الضمیر لرؤساء الکفرۃ۔ ضمیر رؤساء کفار کے لئے ہے (مدارک التنزیل)

۳:۔ یہ ضمیر پیروکاروں کے لئے ہے۔ وَقَالُوْا ..... وہ لوگ (یعنی متبوعین یا سب دوزخی آپس میں کہیں گے (بیان القرآن)
مطلب یہ ہے کہ وہ حیران ہو ہو کر ہر طرف دیکھیں گے کہ اس جہنم میں ہم اور ہمارے پیشوا تو موجود ہیں مگر ان لوگوں کا یہاں کہیں پتہ نشان تک نہیں ہے جن کی ہم دنیا میں برائیاں بیان کرتے تھے ...... الخ۔ تفہیم القرآن۔

= مَا لَنَا ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ..... کیا وجہ ہے کہ ہم .... کیا بات ہے کہ ہم .....
اور جگہ قرآن مجید میں ہے ہے۔
مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ ..... (۲۵: ۷) یہ کیسا رسول ہے کہ .... کیا وجہ ہے کہ یہ رسول ...... کیا بات ہے کہ یہ رسول .... (کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔
مَا لَنَا لَا نَرٰی ..... کیا وجہ ہے کہ ہم دیکھ نہیں رہے ...

= کُنَّا نَعُدُّھُمْ .... ماضی استمراری جمع متکلم۔ عَدٌّ (باب نصر) سے مصدر۔ عدد مادہ۔ شمار کرنا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ جس کا مرجع رِجَالًا ہے۔ جنہیں ہم شمار کیا کرتے تھے (دنیا میں)

= اَشْرَارٌ۔ بُرے لوگ شَرِیْرٌ کی جمع۔ شرارت کرنے والے۔ بُرے لوگ۔ کُنَّا نَعُدُّھُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ۔ یہ صفت ہے رِجَالًا کی۔

۳۸: ۶۳ = اَتَّخَذْنٰھُمْ سِخْرِیًّا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے اس کی وجہ سے ہمزہ وصل ساقط ہوگیا ہے۔ أَ اتَّخَذْنٰھُمْ ہم نے ان کو ٹھہرایا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

= سِخْرِیًّا۔ یہ سَخَرٌ (باب سَمِعَ و سُخْرٌ سے اسم ہے بمعنی ٹھٹھا، ہنسی، دل لگی۔ اور سَخَرَ یَسْخَرُ (فتح) سِخْرِیٌّ ۔ سے مصدر بحالت نصب بھی۔ جس کے معنی مسخر ہونے اور لبس میں آنے کے ہیں۔ لیکن یہاں اول الذکر ہی زیادہ موزوں ہے۔

سِخْرِیًّا۔ اَتَّخَذْنٰھُمْ کا مفعول ثانی ہے ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول اول ہے۔ اس لئے منصوب ہے۔

اَتَّخَذْنٰھُمْ سِخْرِیًّا جن کو ہم نشانہ تضحیک بنایا کرتے تھے۔ جن کی ہم نے ہنسی بنا رکھی تھی۔ اور ہمزہ استفہامیہ کے ساتھ۔ کیا ہم نے یونہی ان کی ہنسی بنا رکھی تھی (ان کا مذاق بنا رکھا تھا)

= اَمْ ۔ یا۔ بلکہ۔

= زَاغَتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب زَیْغٌ (باب ضرب) بمعنی کج ہونا۔ چوک جانا۔ پھر جانا۔ اَلْاَبْصَارُ ۔ ای اَبْصَارُنَا ۔ ہماری نظریں (ان سے) چوک گئی ہیں۔

اَتَّخَذْنٰھُمْ ...... اَلْاَبْصَارُ کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔ مثلاً:۔

۱:۔ اتخذنا استفہام توبیخی تعجبی ہے اور ایک جملہ محذوف ہے پوری عبارت اس طرح تھی (مَالَنَا لَانَرٰی رِجَالًا) اَتَّخَذْنَا ھُمْ سِخْرِیًّا (اَلَیْسُوْا فِیْھَا) اَمْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ (فَلَا نَرَاھُمْ) کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کا ہم نے مذاق بنایا تھا کیا وہ یہاں نہیں ہیں یا ہماری نظریں چوک رہی ہیں اس لئے ہم ان کو نہیں دیکھتے۔ اس صورت میں اَمْ بمعنی "یا" ہے۔

۲:۔ یا أَتَّخَذْنٰھُمْ استفہام انکاری ہے اور اَمْ بمعنی بَلْ (حرف اضراب ہے) اس صورت میں اَمْ کے ماقبل سے اعراض اور مابعد کی تصحیح مقصود ہے یعنی یہ نہیں کہ ہم ان کو یہاں اس لئے نہیں دیکھ رہے کہ ہم دنیا میں ان کا یوں ہی مذاق بنایا تھا۔ بلکہ بات یہ ہے کہ وہ یہاں موجود ہیں صرف ہماری نظریں اپنی چوک کی وجہ سے ان کو نہیں دیکھ رہیں

مالنا لانراھم فی النار ألیسوا فیھا فلذلک لانراھم بل ازاغت عنھم البصارنا فلا نراھم وھم فیھا۔

فَائِدَہ: آیات ۵۹ تا ۶۳ میں کونسا کلام کس کا ہے؟
آیت ۵۹ ۔ یہ جہنمی لوگ (گمراہ کرنے والے پیشوا اور اکابر کفار) اپنے تابعین کے ایک گروہ کو جہنم کی طرف آتا دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے اس میں ضمیر جمع مذکر حاضر ان کے اپنے ساتھیوں کے لئے ہے اور ضمیر جمع مذکر غائب آنیوالی جماعت کے افراد کے لئے۔

آیت ۶۰ ۔ آنیوالی جماعت کا خطاب ہے پیشوایانِ بالا سے۔
آیت ۶۱ :۔ یہ آنے والی جماعت کی اپنے رب سے اپنے پیشوایانِ بالا کے برخلاف بد
آیت ۶۲: ۶۳ : یہ آنے والی جماعت کا کلام ہے یا ان کا اور ان کے پیشوایانِ متذکرہ با
سب کا کلام ہے۔

۳۸ : ۶۴ == تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ۔ اَهْلِ النَّارِ مضاف الیہ ملکر تَخَاصُمُ (مضاف) کا مضاف الیہ۔
اہل دوزخ کا باہمی رگڑا جھگڑا۔ تَخَاصُمُ بروزن تفاعل مصدر ہے۔ ایک دوسرے سے لڑنا جھگڑنا۔
علامہ ثناء اللہ پانی پتی رح اس آیت کی تشریح میں رقمطراز ہیں:۔
اِنَّ ذٰلِكَ بے شک یہ جو کچھ دوزخیوں کے متعلق ہم نے بیان کیا لَحَقٌّ بلاشبہ صحیح۔ وہ ضرور ایسی گفتگو کریں گے۔ تَخَاصُمُ یہ حَقٌّ سے بدل ہے یا مبتدا محذوف کی خبر ہے (ای هو تخاصم) دوزخیوں کے باہم سوال وجواب اور آپس کی گفتگو فریقین مد کی گفتگو کے مشابہ ہو گی۔ اس لئے اس کو تخاصم (باہمی جھگڑا رگڑا) فرمایا۔

۳۸ : ۶۵ == قُلْ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
== مَا مِنْ میں مَا نافیہ ہے اور مِنْ زائدہ تاکید کے لئے ہے۔
== اَلْقَهَّارُ۔ قَهَرَ يَقْهَرُ (باب فتح) قَهْرًا مصدر۔ قَاهِرٌ اسم فاعل قہار صیغہ مبالغہ ہے۔ سب پر غالب۔ ایسا غالب کہ جس کے مقابلہ میں سب ہیچ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے ہے۔

۳۸ : ۶۶ == رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .... اَلْوَاحِدُ۔ اَلْقَهَّارُ۔ رَبُّ (السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا) الْعَزِيْزُ۔ اَلْغَفَّارُ۔ سب اللہ کے صفاتی اسماء حسنیٰ ہیں۔

= قُلْ کو مکرر یہ بتانے کے لئے لایا گیا ہے کہ جو بات کہی جارہی ہے وہ ایک عظیم الشان اور جلیل القدر امر ہے

= هُوَ - ای ما انبأتکم بہ من کونی رسولاً منذراً وان اللہ تعالیٰ واحداً لا شریک لہٗ۔ یعنی جو میں اپنے رسول من اللہ ہونے اور ڈرانیوالا ہونے کے متعلق اور اللہ کے واحد لاشریک ہونے کے متعلق تم کو بتارہا ہوں وہ (ایک عظیم خبر ہے) یعنی یہ مضمون رسالت و توحید۔ بعض کے نزدیک هُوَ کا مرجع قرآن کریم ہے۔

= نَبَؤٌا عَظِيْمٌ موصوف وصفت۔ ای خبر ذو فائدۃ عظیمۃ جدًا لا ریب فیہ اصلاً ایک بہت بڑے فائدہ کی خبر میں ہرگز کوئی شک نہیں۔ بعض کے نزدیک هُوَ سے مراد روز قیامت ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ (۷۸: ۱-۲) یہ لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں کیا بڑی خبر کی نسبت (یعنی کیا یہ روز قیامت کی نسبت پوچھتے ہیں۔ بعض نے اس سے مراد بھی قرآن لیا ہے

۳۸: ۶۸ = مُعْرِضُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر سے منہ پھیرنے والے۔ روگردانی کرنے والے۔ (تم اس سے منہ موڑے ہوئے ہو)

۳۸: ۶۹ = اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰى۔ م ل ء مادہ۔ اَلْمَلَاُ وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن وجمال سے اور نفوس کو ہیبت وجلال سے بھر دے۔

مَلَاَ يَمْلَاُ مَلْاٌ و مَلْاَةٌ مصدر (باب فتح) کسی چیز کو کسی چیز سے بھرنا۔

مِلْءٌ پیمانہ یا برتن بھرنے کی مقدار۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا (۳: ۹۱) سو ان میں سے کسی سے بھی ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا زمین بھر سونا۔

قوم کے سردار اور اہل الرائے اشخاص اپنی رائے کی خوبی اور ذاتی محاسن سے لوگوں کی خواہش کو بھر دیتے ہیں یا آنکھوں میں روشنی اور دلوں میں ہیبت بھر دیتے ہیں۔ اسی لئے ان کو مَلَاٌ کہتے ہیں۔

اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰى موصوف وصفت اَلْمَلَاُ اسم جمع ہے اس لئے اس کی صفت بھی مفرد آئی ہے۔ اَلْاَعْلٰى سب سے اوپر۔ برتر۔ عُلُوٌّ سے جس کے معنی بلند و برتر ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰى سرداران عالی قدر۔

صاحب ضیاء القرآن تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں ملأ اعلیٰ سے مراد فرشتوں کی جماعت ہے

جو اپنے شرف و عزت کے علاوہ عالم بالا کے مکین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے احکام کو نیہ کی تنفیذ ہوتی ہے اور تدابیر خداوندی کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے اس لئے ان میں اپنے متعلقہ فرائض کو انجام دینے کے لئے قیل وقال اور بحث کا سلسلہ جاری رہتا ہے وہ امور جو وہاں زیر بحث آتے ہیں ان میں تخلیق آدم علیہ السلام کا واقعہ بھی ہے۔

= اِذْ ظرف زمان متعلق بہ عِلْمٍ ہے۔

= یَخْتَصِمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِخْتِصَامٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے وہ جھگڑ رہے تھے (ای اذکانوا یختصمون) وہ بحث وگفتگو کر رہے تھے۔ وہ مستفیدانہ گفتگو کر رہے تھے (جب کہ وہ (تخلیق آدم کے بارہ میں جس کی تفصیل آگے آتی ہے مستفیدانہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہے تھے۔ بیان القرآن) ضمیر جمع مَلَاُ کے اسم جمع ہونے کی رعایت سے آئی ہے۔

۳۸ : ۷۰ = اِنْ یُّوْحٰٓی اِلَیَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ - اِنْ نافیہ ہے۔ یُوْحٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِیْحَاءٌ اِفْعَالٌ مصدر سے۔ وحی مادہ۔ وحی کی جاتی ہے اِلَّا حرف استثناء اَنَّمَا میں اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے مَا کافہ ہے حصر کے معنی دیتا ہے اور اَنَّ کو عمل سے روکتا ہے۔ بے شک، تحقیق بجز اس کے نہیں۔ اَنَا میں ضمیر واحد متکلم نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ موصوف وصفت۔ کھلا ڈرانیوالا۔

اَنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ یا تو یُوْحٰی کا نائب فاعل ہے یعنی نہیں آتی میرے پاس وحی مگر یہ کہ میں (تم کو اللہ کے عذاب سے کھلا ڈرانیوالا ہوں۔

یا یہ فقرہ مفعول لہٗ ہے اور علت ہے وحی کے آنے کی۔ یعنی نہیں آتی میرے پاس وحی مگر اس سبب (یا وجہ) سے کہ میں (تم کو اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔

۳۸ : ۷۱ = اِذْ قَالَ- اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ کا بدل ہے یہ اس اختصام کی تفصیل ہے جس کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ اِذْ سے پہلے فعل اُذْکُرْ محذوف ہے۔

= طِیْنٍ۔ گارا۔ مٹی۔ پانی اور مٹی کا آمیزہ۔ خلق آدم کا مادہ کہیں طِیْنٍ آیا ہے کہیں تراب اور کہیں صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ان میں کوئی کچھ بھی تعارض نہیں۔ کہیں مادہ قریبہ بتلادیا کہیں مادہ بعید۔ (حضرت تھانوی رح)

المادۃ البعیدۃ ھو التراب واقرب منہ الطین واقرب منہ الحماء مسنون واقرب منہ الصلصال فثبت انہ لا منافاۃ بین الکل (تفسیر کبیر)

۳۸ : ۷۲ = سَوَّیْتُہٗ - سَوَّیْتُ ماضی واحد متکلم تَسْوِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے برابر

ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اس کا مرجع بَشَرًا ہے۔ (جب) میں اس کو برابر کردوں یعنی مکمل کرچکوں (ماضی بمعنی مستقبل)

= نَفَخْتُ ماضی واحد متکلم نَفْخٌ (باب نصر) مصدر۔ پھونکنا۔ پھونک مارنا۔ (جب) میں (اس میں) پھونک دُوں (ماضی بمعنی مستقبل)

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ ای احییتہ بنفخ الروح فیہ اور اس میں جان پھونک کر اسے زندہ کردوں ۔ یعنی جب میں اس میں اپنی طرف سے جان ڈال دوں۔

مِنْ رُّوْحِیْ میں یا تو اضافت تملیکی ہے یعنی ہماری مملوک و مخلوق خاص ۔ یا اضافت تشریفی یعنی وہ روح جو ہماری نسبت سے مشرف و مکرم ہے یا تخصیصی یعنی وہ زندگی یا جان جس میں ہمارے سوا کوئی دوسرا تعلق نہیں ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:۔

کہ مِنْ رُّوْحِیْ میں اللہ نے روح کو اپنی جانب نسبت دے کر اس امر کو ظاہر کردیا ہے کہ روح ایک جوہر شریف و معظم ہے (تفسیر ماجدی سے) اضافت جزئیت اور بعضیت کی نہیں بلکہ تشریف کی ہے یعنی وہ رُوح جس کو میں نے اپنی خاص قدرت سے بنایا ہے۔ (ضیاء القرآن)

= فَقَعُوْا۔ الفاء جواب شرط کے لئے ہے۔ قَعُوْا۔ وَقَعَ یَقَعُ (مثال واوی۔ باب فتح) وُقُوْعٌ مصدر سے ۔ فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تم گر پڑنا۔ وقوع کے معنی ثابت اور واجب ہونا۔ عدم سے وجود میں آجانا کے بھی ہیں ۔ یہاں گر پڑنا کے معنی میں آیا ہے "

= لَهٗ یعنی اس لبشر کے روبرو۔

= سٰجِدِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب ضمیر فاعل قَعُوْا سے حال ہے۔

۳۸:۷۳ = فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ ۔ ای فخلقہ فسوّاہ فنفخ فیہ الرُّوْحَ فسجد لہٗ لملئکۃ۔ یعنی جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا۔ اور اسے مکمل بنالیا اور اس میں ان ڈال دی تو فرشتوں نے اس کو سجدہ کیا۔

= کُلُّهُمْ۔ سب کے سب۔ یعنی ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو

= اَجْمَعُوْنَ: سب کے سب اجتماع کے لئے آیا ہے یعنی مجموعًا۔ یعنی کوئی کسی کے پیچھے رہا۔ تاکید کے لئے آیا ہے۔ سب کے سب فورًا اکٹھے سجدے میں گر گئے۔

۳۸:۷۴ = اِلَّآ اِبْلِیْسَ اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ اِسْتَکْبَرَ

ماضی واحد مذکر غائب اِسْتِکْبَارٌ (استفعال) مصدر سے۔ وہ بڑا مغرور ہو گیا۔ یعنی کسی استحقاق کے گھمنڈ میں آگیا۔

= کَانَ کے دو معنی ہو سکتے ہیں:۔

ا۔ کَانَ بمعنی صَارَ۔ یعنی ہو گیا۔ یعنی اللہ کے حکم کے مقابلہ میں اس نے غرور کیا اور اطاعتِ حکم سے اس نے اپنے آپ کو اونچا سمجھا اور اس طرح کافروں میں سے ہو گیا۔

۲:۔ کَانَ بمعنی تھا۔ یعنی اللہ کے علم میں وہ پہلے ہی کافروں میں سے تھا۔

اگر معنی نمبر (۱) لئے جاویں تو اِلَّا اِبْلِیْسَ مستثنیٰ متصل ہوگا۔ اور وہ ملائکہ کے زمرہ میں (بحیثیت جنس کے نہیں بحیثیت مصاحبت) شمار ہو گا۔

اور اگر معنی نمبر (۲) لئے جاویں تو استثناء منقطع ہو گا تو استثنار منقطع ہو گا۔

(اِلَّا حرف استثنار اور اِبْلِیْسُ مستثنیٰ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ مستثنیٰ منہ)

۳۸: ۷۵ = قَالَ ای قال اللّٰہُ تعالیٰ۔

= مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ۔ مَا موصولہ ہے اور اَنْ مصدریہ ای من السُّجُوْدِ

= لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ۔ میں مَا موصولہ ہے ای لِلَّذِیْ خَلَقْتُہٗ۔ جسے میں نے پیدا کیا۔ بِیَدَیَّ (میرے دونوں ہاتھوں سے) میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی اپنی قدرت کاملہ سے بلا توسط ماں باپ کے۔ تثنیہ کا استعمال تاکید کے لئے۔

= اَسْتَکْبَرْتَ۔ اصل میں ءَ اِسْتَکْبَرْتَ تھا۔ ہمزہ استفہام انکاری کے آنے سے ہمزہ وصل ساقط ہو گیا۔ ای أ تکبرت من غیر استحقاق کیا بغیر استحقاق کے تو تکبر میں آگیا یعنی فی الواقع تو بڑا نہیں تھا لیکن اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیا۔ اپنے آپ ہی بڑا بن رہا ہے۔

= اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ۔ اَمْ بمعنی۔یا۔ عَالِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر عَالِیٌ واحد عُلُوٌّ سے۔ بلند مرتبے والے۔ یا واقعی تو اونچے درجے کا استحقاق رکھنے والوں میں سے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تو جان بوجھ کر یہ جانتے ہوئے کہ تو ایسا نہیں ہے بڑا بن رہا ہے۔ یا فی الواقع تو سمجھ رہا ہے کہ تو اونچے درجے والوں میں سے ہے۔ دونوں صورتوں میں استفہام توبیخی و انکاری ہے یعنی سچ یہ ہے کہ تو کچھ بھی نہیں ہے اور نہ ہی تو بڑا بننے کا استحقاق رکھتا ہے اور نہ ہی فی الواقع تو بڑا ہے۔

۳۸: ۷۶ = قَالَ ۔ ای قال ابلیس ۔
۳۸: ۷۷ = قَالَ ۔ ای قال اللہ تعالیٰ ۔
= فَاخْرُجْ مِنْهَا۔ الفاء للترتیب ۔ اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الجنۃ کی طرف راجع ہے جہاں وہ دوسرے ملائکہ کے ساتھ رہتا تھا۔ ابن عباسؓ سے ہے کہ وہ جنتِ عدن میں نہ کہ جنت خلد میں رہتا تھا۔
یا ھا ضمیر کا مرجع زمرۃ الملائکہ ہے جن کے ساتھ وہ رہتا تھا۔
یا جیسا کہ حسن اور ابوالعالیہ نے کہا ہے :
اس بناوٹ (اور خوبصورت تخلیق سے) نکل جا جس میں تو بنایا گیا ہے ۔ چنانچہ اس حکم کے بعد ابلیس کا رنگ سیاہ ہوگیا اور خوبصورتی بدصورتی میں بدل گئی ۔
= فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۔ یہ فقرہ حکم خروج کی علت ہے (یعنی تجھے نکل جانے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اب تو راندۂ درگاہ ہوگیا ہے)
= رَجِيْمٌ ملعون ۔ راندہ ہوا ۔ مردود ۔ رَجْمٌ (رَجَمَ يَرْجُمُ باب نصر سے مصدر) سے فَعِيْلٌ بمعنی مفعولٌ یعنی مَرْجُوْمٌ ہے ۔ سنگسار کرنا ۔ لعنت کرنا ۔ بُرا بھلا کہنا ۔ دھتکارنا ۔ پھٹکارنا ۔
شیطان چونکہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے راندہ ہوا اور مردود ہے اس لئے یہ اس کی مخصوص صفت ہے اور قرآن مجید میں جہاں بھی یہ لفظ آیا ہے اسی کی صفت میں آیا ہے
۳۸: ۷۸ = يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ روز قیامت ۔ روز جزا و سزا ۔
۳۸: ۷۹ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ رب : ای یا ربِّیْ اے میرے رب فَاَنْظِرْنِيْ ۔ فاء سببیہ ہے اور جملہ سابقہ اس جملہ کا سبب ہے ۔ آدم کی دشمنی کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہو جانا ہی اس مہلت طلبی کا سبب تھا ۔ تاکہ وہ بنی آدم کو اغوا (گمراہ) کرسکے ۔
اَنْظِرْنِيْ امر کا صیغہ ہے واحد مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔ تو مجھ کو مہلت دے تو مجھ کو ڈھیل دے ۔ انظارٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی مہلت دینے اور ڈھیل دینے کے ہیں ۔
= يُبْعَثُوْنَ ۔ مضارع مجہول ۔ جمع مذکر غائب بَعْثٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ وہ اٹھائے جائیں گے (یعنی جس دن لوگوں کو زندہ کرکے قبروں سے اٹھایا جائے گا)

روزِ قیامت۔

۳۸: ۸۰ = قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اس میں فاء سببیہ ہے یعنی ابلیس کا سوال اس جواب کا سبب ہے۔ اَلْمُنْظَرِيْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ اِنْظَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے مہلت دیئے جانے والے، مہلت دیئے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہو گیا یعنی تجھے مہلت دے دی گئی۔

= يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔ يَوْم مضاف الوقت المعلوم موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ اس دن تک جس کا وقت (اللہ کو) معلوم ہے اس سے مراد پہلی بار صور پھونکے جانے کا وقت ہے۔

۳۸: ۸۱ = فَبِعِزَّتِكَ۔ الفاء للسببیۃ۔ (ابلیس کو مہلت مل جانا ہی عزمِ اغوار کا سبب ہے) باء قسمیہ ہے۔ عِزَّتِكَ مضاف مضاف الیہ (جب تو نے مجھے مہلت دیدی) تو تیری عزت کی قسم ....

= لَاُغْوِيَنَّهُمْ۔ لام تاکید کا ہے مضارع با نون ثقیلہ صیغہ واحد متکلم۔ اِغْوَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب میں ان کو ضرور گمراہ کردوں گا۔

= اَجْمَعِيْنَ۔ سب کے سب کو۔ ساروں کو۔

= اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔ اِلَّا حرف استثناء عِبَادَكَ مضاف مضاف الیہ (تیرے بندے) مل کر موصوف اَلْمُخْلَصِيْنَ صفت موصوف وصفت مل کر مستثنیٰ متصل هُمْ مستثنیٰ منہ۔ سوائے ان میں سے تیرے مخلص بندوں کے۔

اَلْمُخْلَصِيْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر اِخْلَاصٌ (افعال) مصدر۔ خالص کئے ہوئے مخصوص لوگ۔ جو منتخب کر لئے گئے ہیں۔ جو چن لئے گئے ہیں۔

۳۸: ۸۴ = قَالَ۔ ای قال اللہ تعالیٰ۔

= فَالْحَقُّ۔ الفاء للترتیب مابعد کا جو مضمون ماقبل پر مترتب ہو رہا ہے۔

اَلْحَقُّ۔ سچ بات، سچ۔ حق یہ ہے۔ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (۳۲: ۱۳) میری یہ بات حق ثابت ہو چکی ہے کہ میں دوزخ بھر کر رہوں گا جنوں اور انسانوں سے۔

= وَالْحَقَّ اَقُوْلُ۔ ای وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں۔

یہ جملہ معترضہ ہے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کے درمیان۔

۳۸: ۸۵ = لَاَمۡلَئَنَّ لام تاکید کا ہے اَمۡلَئَنَّ مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد متکلم۔ مَلَاَ یَمۡلَاُ مَلۡأٌ وَ مِلۡأَۃٌ (باب فتح) سے مصدر۔ کسی چیز کو کسی چیز سے بھرنا۔ میں ضرور بھر دوں گا۔

= مِنۡكَ ای من جنسك من الشیٰطین۔ تیری شیاطین کی جنس سے۔

كَ۔ کا خطاب صرف ابلیس ہی کی طرف نہیں ہے بلکہ پوری جنس شیاطین کی طرف ہے۔

= مِنۡهُمۡ ای من ذریۃ اٰدم علیہ السلام

۳۸: ۸۶ = قُلۡ۔ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لکفار قریش

= عَلَیۡهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع یا القراٰن ہے یا تبلیغ رسالت۔

= اَلۡمُتَكَلِّفِیۡنَ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر تَكَلُّفٌ (تفعّل) مصدر سے۔ بناوٹ کرنے والے یعنی اپنی طرف سے قرآن بنا لینے والے۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے اطاعت خداوندی کا اظہار کرنے والے۔ تکلّف اور تصنّع سے کام لینے والے۔ (میں بناوٹ یا تصنع سے کام نہیں لے رہا بلکہ تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار کر تا ہوں۔

۳۸: ۸۷ = اِنۡ هُوَ۔ میں اِنۡ نافیہ ہے اور هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔

= ذِكۡرٌ نصیحت۔ پند۔ بیان۔ ذکر۔

نہیں ہے (یہ قرآن) مگر نصیحت سب جہانوں کے لئے۔

۳۸: ۸۸۔ لَتَعۡلَمُنَّ لام تاکید تَعۡلَمُنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ہے عِلۡمٌ سے۔ تم ضرور جان لو گے۔ تم کو ضرور معلوم ہو جائے گا۔

= نَبَاَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی خبر۔ منصوب بوجہ تَعۡلَمُنَّ کے مفعول ہونے کے ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔

وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ ای ولتعلمن نبأ القراٰن وما فیہ من الوعد والوعید وذکر البعث والنشور۔ یعنی قرآن میں جزاء و سزا حشر و نشر کے متعلق جو تعلیمات ہیں تمہیں ضرور معلوم ہو جائیں گی۔ اور اس کی صداقت تم پر عیاں ہو جائے گی!

= بَعۡدَ حِیۡنٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ کچھ عرصہ بعد۔ یعنی مرنے کے بعد حقیقت تم پر کھل جائے گی!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۳۹) سورۃ الزُّمُر مَکِّیَّۃ (۷۵)

۳۹: ۱ = تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مضاف مضاف الیہ۔ کتاب کا نازل کرنا۔ الکتاب سے مراد یہ سورۃ یا قرآن مجید ہے یہ مبتدا ہے اور مِنَ اللّٰہِ خبر ہے۔ اس کتاب کا نازل کرنا اللہ کی طرف سے ہے۔

= الْعَزِیْزِ۔ (اپنی حکومت میں سب پر غالب) الْحَکِیْمِ۔ (اپنی صنّاعی میں حکمت والا) اللہ کی صفات ہیں۔

۳۹: ۲ = بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ، یعنی حامل حق کتاب یا بؔ سببیہ ہے۔ یعنی حق کو ثابت کرنے، ظاہر کرنے اور تفصیل سے بیان کرنے کے لئے یہ کتاب ہم نے آپ کے پاس بھیجی ہے۔

بظاہر جملہ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مفہوم کے لحاظ سے پہلے جملہ کی تکرار معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ تکرار نہیں ہے اول جملہ میں تنزیل الکتاب تو عنوان کے طور پر فرمایا تھا اور اس جملہ میں اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ اس مضمون کو بیان کرنے کے لئے فرمایا:۔

ھٰذا لیس بتکرار لان الاول کا العنوان للکتاب والثانی لبیان ما فی الکتاب۔

= فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ہ الفاء للترتیب۔ اُعْبُدْ فعل امر واحد مذکر حاضر عِبَادَۃٌ مصدر (باب نصر) سے مُخْلِصًا اسم فاعل واحد مذکر بحالت نصب اِخْلَاصٌ (افعال) مصدر سے۔

اخلاص کے لغوی معنی ہیں۔ کسی چیز کو ملاوٹ سے ہر ممکن پاک و صاف کردینا۔ یہ خُلُوْصٌ کا متعدی ہے جس کے معنی آمیزش سے صاف اور خالی ہونا ہے۔ اصطلاح

شرع میں یہ ہیں کہ محض خداوند تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے عمل کیا جاوے اور اس کے علاوہ کسی اور جذبہ کی آمیزش نہ ہو۔

اِخلاص جان عبادت ہے اخلاص کے بغیر عبادت میں عبادت کا مفہوم ہی پیدا نہیں ہوتا۔

الدِّیْنَ ۔ اطاعت و عبادت : الدین ای الطاعۃ وقیل العبادۃ (قرطبی)

دین اصل لغت کے اعتبار سے اطاعت اور جزاء کے معنی میں ہے پھر بطور استعارہ شریعت کے لئے استعمال ہوا۔ کیونکہ شریعت کی رُوح اطاعت خداوندی ہی ہے ۔ قرآن میں مختلف مواقع پر مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے ۔

مثلاً (۱) اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (۳ : ۱۹) درحقیقت دین جو اللہ کے نزدیک مقبول ہے اسلام ہے ۔یہاں دین سے مراد شریعت ہے۔

(۲) وَاَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ (۴ : ۱۴۶) اور انہوں نے اپنی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دیا۔ یہاں دین سے اطاعت مراد ہے ۔

(۳) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔(۱ : ۳) مالک ہے روز جزاء کا۔ یہاں دین بمعنی جزاء آیا ہے۔

جزاء۔ اطاعت ۔ عبادت ۔شریعت کوئی بھی معنی دین کے لئے جاویں شریعت کی پابندی کو ان سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور شریعت زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہے خواہ وہ اخلاقی ہو، معاشرتی ہو۔معاشی ہو۔ روحانی ہو یا جسمانی ہو۔ گویا زندگی کو شریعت کے جملہ احکام کے مطابق مطیع کر دینا دین پر چلنا ہے ۔

لَہٗ میں لام استحقاق کے لئے ہے ہٗ ضمیر کا مرجع اللّٰہ ہے اَلدِّیْنَ کا نصب مُخْلِصًا سے ہے ۔

مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ یہ جملہ ضمیر اُعْبُدُ سے حال ہے ۔ تو اللہ کی عبادت کر دراں حالیکہ تیری اطاعت و عبادت خالصۃً اُسی کے لئے ہو (اس میں کسی قسم کے شرک ، ریا یا شک و شبہ کا دخل نہ ہو)

۳۹ : ۳ ــــ اَلَا ۔حرف تنبیہ ہے ۔خبردار۔ یاد رکھو، سمجھ لو۔ جان لو۔

= لِلّٰہِ ۔ میں لام اول استحقاق کے لئے ہے ۔جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۱ : ۱)، لِلّٰہِ الْاَمْرُ (۱۳ : ۳۱)

= اَلدِّیْنُ الْخَالِصُ ۔موصوف و صفت ۔ خالص دین۔ ہر قسم کے شرک و ریاء و دیگر

نقائص سے پاک الطاعت۔

ترجمہ ہوگا:۔ یاد رکھو دین خالص صرف اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے۔

اور بعض علماء کا قول ہے کہ ان المراد بالدین الخالص کلمۃ لا الٰہ الا اللہ

دین خالص سے مراد کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

= مِنْ دُوْنِہٖٓ ای من دون اللہ۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ اللہ کے سوا۔

= لِيُقَرِّبُوْنَا۔ لام تعلیل کا ہے یُقَرِّبُوْنَ جمع مذکر غائب تَقْرِيْبٌ (تفعیلٌ) مصدر سے قرب مادہ۔ نا ضمیر مفعول جمع متکلم کہ وہ ہمیں قریب پہنچا دیویں۔ ہمیں مقرب بنا دیویں۔

= زُلْفٰٓی مصدر ہے بمعنی تقریبًا۔ فعل کے مصدر کا مترادف مفعول مطلق ہو سکتا ہے جیسے تَعَدْتُ جُلُوْسًا لہٰذا زُلْفٰٓی فعل یُقَرِّبُ کے مصدر تَقْرِيْبًا کا مترادف ہونے کی وجہ سے لِيُقَرِّبُوْنَا کا مفعول مطلق ہے۔

زُلْفَۃٌ وَزُلْفٰی درجہ، قرب، نزدیکی۔ اَزْلَفَ یُزْلِفُ باب افعال سے بمعنی قریب کرنا۔ نزدیک لانا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۵۰ : ۳۱)

اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائیگی۔

فائدہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا سے مراد کفار ہیں یہ پورا جملہ مبتدا ہے اور اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ..... الخ (اگلی آیت) اس کی خبر ہے مَا نَعْبُدُهُمْ سے قبل قَالُوْا محذوف ہے قَالُوْا معطوف بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں اس کا عطف اِتَّخَذُوْا پر ہے اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا۔

اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی پوجا بس اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں۔

دوسری صورت میں قَالُوْا۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا سے بدل بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی پوجا محض قرب خدا حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

= يَحْكُمُ مضارع واحد مذکر غائب حُكْمٌ باب نصر سے مصدر۔ حکم دیتا ہے یا

دے گا۔ فیصلہ کرتا ہے یا کرے گا۔

= بَیْنَهُمْ اور فِیْمَا هُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کافروں اور ان کے مقابل مومنوں کے مجموعہ کی طرف راجع ہے۔

مَا موصول ہے اور فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ صلہ۔ جس بات میں یہ باہم اختلاف کر رہے ہیں۔ اور یہ فیصلہ اس صورت میں ہوگا کہ اہل ایمان جنت میں جائیں گے اور اہل کفر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

= كَاذِبٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر: جھوٹا۔ كُذَّبٌ جمع۔ جھوٹا اس لئے کہ اللہ کو صاحب اولاد کہتا ہے اور بتوں کو اللہ کے قرب کا ذریعہ بتاتا ہے۔

= كَفَّارٌ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ زبردست کافر۔ بڑا ناشکرا۔ ناشکرا اس لئے کہ لطف تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اٹھائے اور پوجا کسی اور کی کرے۔ یا اس میں کسی اور کو بھی شریک ٹھہرائے۔

۳۹: ۴ = وَلَدًا۔ اسم جنس کوئی بچہ ہو لڑکا ہو یا لڑکی۔ اَوْلَادٌ جمع۔

= لَاصْطَفٰی لام جواب شرط کے لئے ہے اِصْطَفٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِصْطِفَاءٌ افتعال مصدر اس نے چن لیا۔ اس نے پسند کرلیا۔ تو وہ منتخب کرلیتا۔ چن لیتا۔ یا پسند کرلیتا۔

= مِمَّا۔ مرکب ہے مِنْ حرف جر اور مَا موصولہ سے مِمَّا یَخْلُقُ اس میں سے جسے وہ پیدا کرتا ہے اپنی مخلوق میں سے۔

= هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ۔ علامہ ثناء اللہ پانی پتیؒ رح فرماتے ہیں:۔

یعنی الوہیت تو وجوب پر مبنی ہے (جب کوئی دوسرا واجب نہیں ہر موجود مخلوق ہے اور ہر مخلوق ممکن ہے) تو الٰہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ الٰہ اپنی ذات و صفات میں واحد ہو نہ اس کا کوئی مثیل ہو نہ شریک، اور جب کوئی دوسرا اس کی مثل نہیں ہوسکتا تو اس کی اولاد ہونا کس طرح ممکن ہے اولاد تو باپ کے بعض اجزاء سے بنتی ہے اس لئے اپنے باپ کی ہم جنس ہوتی ہے۔

= اَلْقَهَّارُ۔ سب سے زبردست، سب پر غالب۔ ہمہ گیر قہاریت شرکت کی نفی کرتی ہے

۳۹: ۵ = بِالْحَقِّ۔ ضمیر فاعل خَلَقَ کا حال ہے۔ حق و حکمت کے ساتھ۔

= یُکَوِّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَکْوِیْرٌ تفعیل مصدر۔ وہ لپیٹتا ہے

اَلْکَوْرُ کے معنی کسی چیز کو عمامہ کی طرح لپیٹنے اور اس کو اوپر تلے گھمانے کے ہیں۔ کَارَ الْعَمَامَۃَ عَلٰی رَاْسِہٖ یَکُوْرُھَا کَوْرًا۔ کُلُّ دَوْرٍ کَوْرٌ۔ عمامہ کو سر پر لپیٹنا اور بل پر بل دیتے چلے جانا۔ ہر بل کو کَوْرٌ کہتے ہیں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ (۸۱: ۱) جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ یعنی بے نور کر دیا جائے گا۔

آیت ہذا میں مطالع شمسی کے تبدیل ہونے سے دن رات کے بڑھنے اور گھٹنے کو تَکْوِیْرٌ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

صاحب ضیاء القرآن اسے یوں بیان فرماتے ہیں:۔

دن کی روشنی جہاں سے سمٹتی جاتی ہے رات کی تاریکی وہاں پھیلتی جاتی ہے اسی طرح رات کا اندھیرا جہاں سے ختم ہوتا جاتا ہے دن کا اُجالا وہاں نور افشانی کرتا جاتا ہے۔ یہ تسلسل کہیں ٹوٹنے نہیں پاتا۔

= لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ مُسَمًّی اسم مفعول واحد مذکر۔ مقررہ، نامزدہ، متعین۔ اَجَلٍ مُسَمًّی موصوف وصفت۔ اَجَلٌ وقت مقررہ۔ مدت مقررہ۔

= اَلَا حرف تنبیہ: یاد رکھو، خبردار رہو۔

۳۹: ۶ = مِنْھَا۔ میں ضمیر ھَا نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ کی طرف راجع ہے۔

= زَوْجَھَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا جوڑا۔ اس کا مقابل صنف۔ ھَا کا مرجع نَفْسٍ ہے۔

= خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَا۔ اس کا ترجمہ ہوگا:۔

اس نے تمہیں فرد واحد (حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا پھر اُسی (فرد واحد) سے اس کا جوڑا بنایا۔ اس جملہ میں ثُمَّ اس پر دلالت کر رہا ہے کہ حضرت آدمؑ سے ان کی اولاد کی پیدائش کے بعد حضرت حوّا کو بطور حضرت آدم کے جوڑے کے پیدا کیا گیا۔ یہ امر واقعہ کے خلاف ہے۔

ا:۔ صاحب تفہیم القرآن اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں:۔

یہ مطلب نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے انسانوں کو پیدا کر دیا اور پھر ان کی بیوی حضرت

حوّا کو پیدا کیا۔ بلکہ یہاں کلام میں ترتیب زمان کی بجائے ترتیب بیان ہے جس کی مثالیں ہر زبان میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً۔ ہم کہتے ہیں کہ تم نے آج جو کچھ کیا وہ مجھے معلوم ہے پھر جو کچھ تم کل کر چکے ہو اس سے بھی میں باخبر ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ کل کا واقعہ آج کے بعد ہوا ہے۔

(۲) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ثُمَّ کا عطف خَلَقَكُمْ پر نہیں بلکہ فعل محذوف پر ہے
ای خلقکم من نفس وَّاحِدَةٍ خَلَقَهَا ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا۔
اس نے تمہیں تنِ واحد سے پیدا کیا (یعنی پہلے) اس نفس واحد کو پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور پھر ان دونوں سے تم لوگوں کو پیدا کیا۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد ہے: الٓخ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً۔ (۴ : ۱) جس نے تم کو ایک تن سے پیدا کیا (یعنی اوّل) اور اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد اور عورتیں (پیدا کر کے) پھیلا دیا۔

(۳) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ثُمَّ تراخی (تاخر) کے لئے ہے اور یہ تراخی زمانی نہیں رتبہ کے لحاظ سے ہے (التراخی الرتبی) مؤخر الذکر (خلق زوج) کو اول الذکر (خلق الناس) پر مرتبہ کے لحاظ سے برتری دیتے ہوئے ادنیٰ کو پہلے اور اعلیٰ کو بعد میں بیان کیا۔ یا اس کے برعکس۔ اول الذکر کو اعلیٰ گردانتے ہوئے پہلے ذکر کیا اور مؤخر الذکر کو دوسرے مرتبے پر رکھتے ہوئے بعد میں بیان کیا۔

= اَنْزَلَ۔ ای قضی او قسم لَكُمْ: تمہارے لئے فیصلہ کر دیئے۔ یا تمہارے حصہ میں کر دیئے۔ مطلب تمہارے لئے پیدا کر دیئے۔

= خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ۔ تدریجاً ایک حالت سے دوسری حالت میں۔ ایک کیفیت سے دوسری کیفیت میں۔ ایک تغیر کے بعد دوسرا تغیر۔ جو شخص بھی جنین کے تغیرات سے واقف ہے اس پر روشن ہے کہ نو مہینہ تک کتنے تغیّرات ہر روز وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

= ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ: تین تاریکیوں (کے اندر)
(۱) پیٹ کی تاریکی۔ (۲) رحم کی تاریکی۔ (۳) رحم کے اندر کی جھلّی کا اندھیرا۔ جس میں بچہ کی تخلیق مکمل ہوتی ہے۔ اسے مَشِيْمَةٌ کہتے ہیں۔ جھلّی۔ جس میں پیدائش کے وقت بچہ لپٹا ہوتا ہے۔

= ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ ذٰلِكُمْ یعنی یہ تمام کام کرنے والا (جو اوپر مذکور ہیں) مبتدار ہے۔ اَللّٰهُ خبر اول رَبُّكُمْ خبر دوم لَهُ الْمُلْكُ خبر سوم لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خبر چہارم۔ یہی ہے تمہارا رب اسی کی حکومت ہے اور کوئی خدا بجز اس کے نہیں ہے:

= فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ الفاء سببیۃ انّٰی بمعنی کَیْفَ اَوْ اَیْنَ۔ کیسے؟ کہاں؟ استفہام تعجبی ہے۔ سو (تعجب ہے کہ اس واضح ومکمل بیان کے بعد) تم کہاں (حق سے) پھرے جا رہے ہو۔

۳۹: ۷ = اِنْ شرطیہ ہے فَاِنَّ اللّٰهَ میں الفاء لجواب الشرط۔

= غَنِيٌّ۔ بے نیاز۔ غیر محتاج۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

= يَرْضَهُ۔ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب اصل میں يَرْضٰى تھا رِضًى مصدر باب سمع سے جواب شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب شُكْرٌ کی طرف راجع ہے وہ اس کو پسند کرتا ہے (اگر تم شکر کرو گے تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے)

= لَا تَزِرُ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب وہ بوجھ نہیں اٹھاتی۔ وہ بوجھ نہیں اٹھائے گی وِزْرٌ مصدر باب ضرب سے وَازِرَةٌ اسم فاعل واحد مؤنث بوجھ اٹھانے والی۔ مؤنث کا صیغہ نفس کے لئے ہے جو عربی میں مؤنث ہے وِزْرَ اُخْرٰى۔ مضاف مضاف الیہ مل کر لَا تَزِرُ کا مفعول ہے۔

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، کوئی بوجھ اٹھانے والا شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

= مَرْجِعُكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ مَرْجِع لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ رُجُوْعٌ سے مصدر میمی ہے تمہارا لوٹنا۔

= عَلِيْمٌ۔ بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ عِلْمٌ سے بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے

= ذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ ذَاتُ۔ ذُوْا سے مؤنث ہے والی۔ ذَاتِ الصُّدُوْرِ مضاف مضاف الیہ۔ سینوں کے بھید۔ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ دلوں تک کی باتوں کو جاننے والا۔

۳۹: ۸ = مَسَّ ماضی واحد مذکر غائب۔ مَسٌّ مصدر باب نصر۔ چھونا۔ لاحق ہونا اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ جب انسان کو کوئی تکلیف (مرض وغیرہ) پہنچتی ہے۔

= اَلْاِنْسَانَ۔ ھذا وصف للجنس بحال بعض افرادہٖ جنس کے بعض افراد کی حالت پر جنس کو محمول گردانا۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ (۱۴: ۳۴) انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

اَلْاِنْسَانَ سے یہاں مراد جنس کافر ہے نہ کہ تمام جنسِ انسان۔

= مُنِیْبًا اِلَیْہِ۔ مُنِیْبًا اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنے والا۔ اِنَابَۃٌ مصدر باب انعال۔ نَوْبٌ مادہ۔ خلوص عمل کے ساتھ اللہ سے توبہ کرنا۔ مُنِیْبًا اِلَیْہِ اَلْاِنْسَانَ کا حال ہے۔

دَعَا رَبَّہٗ مُنِیْبًا اِلَیْہِ۔ اپنے رب کو اس کی طرف دل سے رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے۔

= خَوَّلَہٗ ماضی واحد مذکر غائب۔ خَوَّلَ یُخَوِّلُ تَخْوِیْلٌ (تفعیل) مصدر سے۔ جس کے معنی عطا کرنے کے ہیں۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (حبیب) اس نے اس کو عطا کیا۔

نِعْمَۃً مفعول ثانی خَوَّلَ کا مِنْہُ ای مِنَ اللہِ (حبیب اللہ تعالیٰ) اپنی جناب سے اس کو (الانسان متذکرہ بالا کو) نعمت عطا کرتا ہے۔

خَوَّلَ کے اصل معنی خَوَلَ یعنی حشم وخدم عطا کرنے کے ہیں بعض کے نزدیک اس کے معنی ایسی چیز عطا کرنے کے ہیں جس کی نگہداشت کی ضرورت پڑے۔ دونوں صورتوں میں مراد نعمت عظیمہ ہے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَتَرَکْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآءَ ظُھُوْرِکُمْ (۶: ۹۴) اور تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا۔

= نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا اِلَیْہِ مِنْ قَبْلُ۔ مَا موصولہ ہے اور اس کا مابعد کا جملہ اس کا صلہ ہے۔ موصول وصلہ مل کر نَسِیَ کا مفعول۔ کَانَ یَدْعُوْا ماضی استمراری کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ ضمیر فاعل کا مرجع الانسان (مذکورہ بالا) ہے۔ تو بیشتر ازیں جس چیز کے لئے وہ اسے پکار رہا تھا اسے بھول جاتا ہے۔ یعنی اس چیز کے لئے اپنی دعا و پکار کو بھول جاتا ہے۔

= جَعَلَ ماضی بمعنی حال۔ اَنْدَادًا۔ نِدٌّ کی جمع۔ نِدٌّ اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کی ذات اور جوہر میں شریک ہو۔ مقابل۔ برابر۔ یہ جَعَلَ کا مفعول ہے۔ وہ اللہ کا

شریک بنانے لگتا ہے۔

= لِیُضِلَّ۔ لام تعلیل کا ہے۔ یا یہ لام عاقبت ہے جیساکہ اور جگہ آیا ہے :۔ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا (۲۸ : ۸) چنانچہ فرعون کے لوگوں نے اُس (موسیٰ) کو اٹھالیا تاکہ وہ ان کے لئے دشمن اور غم کا باعث بنے۔

یُضِلَّ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب اِضْلَالٌ (افعال) مصدر کہ گمراہ کردے، بہکا دے (دوسروں کو)

= عَنْ سَبِیْلِہٖ۔ ای عن سبیل اللّٰہ وھو التوحید یعنی خدا کی راہ (توحید) سے دوسروں کو (بھی) گمراہ کردے۔

= قُلْ۔ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ای قل یا محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

= تَمَتَّعْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تَمَتُّعٌ مصدر باب تفعل۔ تو فائدہ اٹھالے۔ تو برت لے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی تَمَتَّعْ اور تَمَتَّعُوْا کے صیغے آئے ہیں اور دنیا سے فائدہ اٹھانے کو کہا گیا ہے وہ بطور زجر و توبیخ و تہدید کہا گیا ہے۔ یعنی تمہیں ڈھیل دی جا رہی ہے برت لو جو برتنا ہے مثال کے طور پر قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَى النَّارِ (۱۴ : ۳۰) کہہ دو (چند روز) فائدے اٹھالو آخر کار تم کو دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳۹ : ۹ = اَمَّنْ۔ اَمْ مَنْ سے مرکب ہے۔

اَمْ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اَمْ متصلہ ہے ای الکافر خیر ام ھو قانتٌ : کافر بہتر ہے یا وہ جو اطاعت گذار ہے

(۲) اَمْ منقطعہ ہے۔ ای بل ام من ھو قانت کما ھو بضدہٖ۔ بلکہ کیا وہ جو اطاعت گذار ہے اسی کی طرح ہے جو اس کی ضدّ ہے۔

یہاں اَمْ بمعنی حرف اضراب ہے کشاف میں ہے مَنْ مبتداء خبرہٗ محذوف تقدیرہ امن ھو قانت کغیرہٖ۔

= قَانِتٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر قُنُوْتٌ مصدر قنت مادہ۔ باب نصر۔ اس کے معنی خشوع و خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنے کے ہیں۔ فرمانبردار۔ اطاعت گذار۔ ہمہ تن مصروف عبادت۔ کامل توجہ کے ساتھ خداوند قدوس کی جلالت و عظمت کا استحضار کرتے ہوئے اپنی فروتنی اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت

و اطاعت میں مشغول رہنے والا۔

= اٰنَآءَ الَّیْلِ مضاف مضاف الیہ۔ رات کے اوقات۔ اٰنیٰ بروزن عَصَا کی جمع ہے جس کے معنی گھڑی اور وقت کے ہیں۔ اٰنیٰ کا استعمال دن بھر اور رات بھر کے لئے ہوتا ہے،

= سَاجِدًا۔ سجدہ ریز۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب سجدہ کرنے والا) قَائِمًا اسم فاعل واحد مذکر بحالت نصب، نماز میں کھڑا ہونے والا۔ قَانِتٌ کا حال ہیں۔

= یَحْذَرُ ا مضارع واحد مذکر غائب حَذَرٌ مصدر باب سمع۔ ڈرتا ہے، اَلْاٰخِرَةَ (مفعول ہے یَحْذَرُ کا) آخرت سے ڈرتا ہو۔ یہ بھی قَانِتٌ کا حال ہے۔

= یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ۔ یَرْجُوْا مضارع واحد مذکر غائب رِجَاءٌ مصدر باب نصر امید رکھتا ہے رَحْمَةَ مضاف رَبِّهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر رَحْمَةَ کا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یَرْجُوْا کا مفعول۔ اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے۔ یہ بھی قَانِتٌ سے حال ہے۔

= هَلْ یَسْتَوِیْ۔ هَلْ استفہام انکاری کے لئے ہے یَسْتَوِیْ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِسْتِوَاءٌ (استفعال) مصدر۔ کیا برابر ہے؟ یعنی برابر نہیں ہے (یہاں صیغہ واحد جمع کے لئے آیا ہے)

= اَلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے۔

تفسیر ماجدی میں اس کی یوں تشریح کی گئی ہے:۔

محاورہ قرآنی میں علم سے مراد علم حقائق سے ہوتی ہے اور بے علمی سے مراد اس علم سے محرومی ہے۔ قرآن مجید نے علم سے کہیں بھی وہ چیزیں مراد نہیں لی ہیں جنہیں دنیا میں علوم و فنون کہا جاتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ کا لفظ قَانِتٌ اور سَاجِدٌ اور قَائِمٌ کے لئے آیا ہے۔ یعنی ان لوگوں کے لئے جو صاحب عمل ہوتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جو لوگ بے عمل ہوتے ہیں انہیں اَلَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ سے تعبیر کیا ہے:

اس سے ظاہر ہے کہ عمل کی کتنی فضیلت اسلام میں ہے اور جو لوگ صرف علم پر بلا عمل قانع رہتے ہیں انہیں قرآن بے علم یا جاہل ہی قرار دیتا ہے۔ وھو تنبیہ علی ان من لا یعمل فھو غیر عالم اور یہ تنبیہ ہے کہ جو عامل نہیں ہے وہ غیر عالم ہی ہے (کشاف: کبیر)

= یَتَذَکَّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعّل) وہ نصیحت پکڑتا ہے
= اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ صاحبِ عقل۔
۳۹: ۱۰ = یٰعِبَادِ۔ ای یا عِبَادِیْ۔ اے میرے بندو!
= اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یہ عِبَاد کی تعریف ہے جو ایمان لائے ہیں۔ جو مومن ہیں۔
یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے میرے مومن بندو! یا اے میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو۔
= اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ۔ اِتَّقُوْا فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر وقی مادّہ سے تم ڈرو۔ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ وَقٰی یَقِیْ (باب ضرب) وِقَایَۃٌ ووِقَاءٌ بمعنی کسی چیز کو مُضر اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچانا۔ مثلاً وَوَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ (۴۴: ۵۶) اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔
اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ اپنے پروردگار سے ڈرو!
= لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ۔ اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں۔ (۱) عبارت یوں ہے!
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا حَسَنَۃٌ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ
یعنی فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا متعلق ہے اَحْسَنُوْا سے۔ اور ترجمہ یوں ہوگا:
ان لوگوں جنہوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کئے آخرت میں اچھا بدلہ ہے۔ یعنی جنت۔
= یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ۔ یُوَفّٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب (یہاں جمع کے لئے ہے) تَوْفِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے۔ پورا دیا جائے گا۔
اَلْوَافِیْ۔ مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ (۱۷: ۳۵) اور جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو!
یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار اجر ملیگا۔ (یعنی نہ صرف پورا پورا ان کے صبر کے مطابق بلکہ اس سے بھی زیادہ یعنی بے حساب)
اسی مادہ وفی سے باب افعال سے بمعنی عہد و پیمان کو پورا کرنا آیا ہے مثلاً اَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ (۲: ۴۰) اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ اور میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا۔

۳۹: ۱۱ == اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ ۔ میں اَنْ مصدریہ ہے یا مفسرہ۔
== مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۔ ملاحظہ ہو ۳۹: ۲ متذکرہ بالا۔
۳۹: ۱۲ == لِاَنْ ۔ لام زائدہ ہے اَنْ مصدریہ ہے۔ مفسرہ بھی ہوسکتا ہے۔
۳۹: ۱۳ == اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ جملہ شرطیہ ہے اَخَافُ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ اس کی جزاء یوم عظیم سے مراد روز قیامت ہے۔
۳۹: ۱۴ == قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ ۔ (معنی کے لئے ملاحظہ ہو ۳۹: ۲) ضمیر فاعل اَعْبُدُ سے حال ہے۔ اور اللّٰہَ ۔ اَعْبُدُ کا مفعول۔

مفعول کو مقدم لانے سے تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

کہہ دیجئے: میں تو اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنے دین کو اس کے لئے (شرک وغیرہ سے) خالص کرتے ہوئے (تم اللہ کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو نتیجہ کو تم خود ہی دیکھ لوگے)

۳۹: ۱۵ == فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ ۔ بطور تہدید و قطع تعلقی آیا ہے۔
== خَسِرُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب خُسْرٌ و خَسَارٌ و خُسْرَانٌ مصدر (باب سمع) بمعنی زیان، نقصان، ٹوٹا۔ سرمایہ میں گھاٹا۔ خَسِرَ فعل مقدم ہے لیکن آیت ہذا میں بطور فعل متعدی استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اَنْفُسَھُمْ اور اَھْلِیْھِمْ مفعول مذکور ہے۔

خَسِرُوْا جنہوں نے اپنی جانوں کو اور اپنے گھروالوں کو گھاٹے میں ڈالا۔ اپنے اہل کو گھاٹے میں ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ اپنی غلط تعلیم و تربیت، اور غلط مثال سے اس نے اپنے عزیز و اقارب دوستوں۔ ہم قوموں کو توحید سے دور رکھا۔
== یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ مضاف مضاف الیہ خَسِرُوْا کا مفعول فیہ۔ قیامت کے روز۔
== اَلَا ۔ حرف تنبیہ۔ یاد رکھو۔
== اَلْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۔ موصوف و صفت۔ صریح خسارہ۔ یہاں خُسْرَانٌ کی شدت کو بیان کرنے کے لئے اوّل تو فقرہ کی ابتداء اَلَا کلمۂ تنبیہ سے کی گئی ہے پھر خسران کو معرفہ استعمال کرکے اس کی شدت کی مزید تاکید کی گئی ہے اور پھر اس پر مبین لاکر اس کے ہمہ جہت خسارہ ہونے کا اظہار کیا۔ پھر قیامت کے روز یہ گھاٹا اور بھی مہیب شکل اختیار کرلے گا۔ کیونکہ یہ مستقل اور دائمی صورت میں ہوگا۔ دنیا کے گھاٹے کی طرح نہیں کہ جس کے تبدیل ہونے کا اور ختم ہونے کا امکان ہے۔

۳۹: ۱۶ == لَھُمْ ..... تَحْتِھِمْ ظُلَلٌ ۔ یہ الخسران المبین کی تفصیل ہے

= لَهُمْ ضمیر جمع مذکر غائب الخٰسِرِیْنَ کی طرف راجع ہے
= ظُلَلٌ ۔ سائبان ۔ بدلیاں ظُلَّۃٌ کی جمع جیسے غُرْفَۃٌ کی جمع غُرَفٌ اور قُرْبَۃٌ کی جمع قُرَبٌ ہے ۔
ظُلَّۃٌ ہر اس شے کو کہتے ہیں جس کا سایہ کسی پر پڑ رہا ہو۔ شامیانہ ، بادل۔ ظِلٌّ سایہ۔ ظِلٌّ ظَلِیْلٌ گھنا سایہ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ یہاں آگ سے بھڑکتے ہوئے شعلے مراد ہیں ۔ جو سایہ دار چیز کی طرح ان کے اوپر بھی چھائے ہوئے ہوں گے اور نیچے بھی ایسے ہی تہ در تہ آگ کے پردے ہوں گے ۔ جو اُن سے نیچے والے دوزخیوں کے لئے سائبان کی طرح ہوں گے !
مطلب یہ کہ جہنمی ہر طرف سے آگ میں گھرے ہوئے ہوں گے ۔
= مِنَ النَّارِ ظُلَلٌ کی تعریف ہے ۔
= ذٰلِكَ ۔ ای ذٰلک العذاب یعنی اس عذاب سے (اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے)
= یُخَوِّفُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب ۔ تَخْوِیْفٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر ۔ وہ خوف دلاتا ہے ۔ وہ ڈراتا ہے ۔
= عِبَادَہٗ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر یخوف کا مفعول ۔ اپنے بندوں کو۔
= یٰعِبَادِ ۔ ای یعبادی ۔ اے میرے بندو!
= اِتَّقُوْنِ ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر ۔ اصل میں اِتَّقُوْنِیْ تھا ۔ نَ وقایہ اور یَ ضمیر واحد متکلم کی ۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر ۔ مجھ سے ڈرو ۔ یعنی میرے عذاب سے ڈرو۔
۳۹ : ۱۷ = اِجْتَنَبُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ اِجْتِنَابٌ (افتعال) مصدر ۔ انہوں نے پرہیز کیا ۔ وہ بچے ۔
= الطَّاغُوْتَ ۔ طَغُوْتٌ و طَغَیُوْتٌ و طُغْیَانٌ و طَغْوَانٌ کے معنی طغیان اور سرکشی کرنے کے ہیں ۔ طغیان کے معنی ہیں سرکشی میں حد سے تجاوز کرنا ۔ مثلاً اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی (۲۰ : ۲۴) تو فرعون کے پاس جا وہ بے حد سرکش ہو چکا ہے ۔
الطَّاغُوْتُ مصدر ہے (الملکوت کی طرح) اور شیطان یا شیاطین کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔
بعض نے اس کے معنی یہ لئے ہیں ۔
کاہن ۔ ساحر ۔ اصنام (بت) اور ہر سرکش اور حد سے تجاوز کرنے والا خواہ وہ انسان ہو یا جنّ ۔

= اَنْ یَّعْبُدُوْهَا۔ اَنْ مصدریہ ہے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔
علامہ بغوی رح نے طاغوت سے مراد بُت لئے ہیں اور ان کے نزدیک ھا ضمیر کا مرجع طاغوت (بمعنی اصنام) ہے۔ اور جو لوگ طاغوت کی پرستش سے بچے رہتے ہیں۔
ھا ضمیر شیاطین کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔
= وَ اَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ۔ واؤ عطف کے لئے ہے اَنَابُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِنَابَةٌ (افعالٌ) مصدر سے۔ وہ رجوع ہوئے۔ انابة الی اللّٰہ کے معنی اخلاص عمل اور دل سے اللہ کی طرف رجوع ہونے اور توبہ کرنے کے ہیں۔ مُنِيْبٌ اللہ کی طرف رجوع ہونے والا توبہ کرنے والا۔
= لَهُمُ الْبُشْرٰى۔ ترکیب کلام سے حصر کے معنی پیدا ہو گئے ہیں۔ یعنی بشارت انہیں لوگوں ہی کے حق میں ہے سب کے لئے نہیں ہے ای لھم ولا لغیرھم۔ اَلْبُشْرٰى میں اَل حصر کی تاکید مزید کے لئے ہے۔ یہ بشارت دنیا میں پیغمبروں کی زبانی اور مرنے کے وقت ملائکہ کی زبانی ہے۔
= فَبَشِّرْ عِبَادِ۔ ای فَبَشِّرْ عِبَادِیْ۔ فَ ترتیب کے لئے ہے بشارت کا حکم لَهُمُ الْبُشْرٰى پر مرتب ہوا ہے۔ بَشِّرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو خوشخبری سنا دے۔ عِبَادِ میرے بندے۔ یہاں فَبَشِّرْهُمْ بھی آسکتا تھا کیونکہ ضمیر کا مرجع پہلے ہی مذکور ہے لیکن صراحت کے ساتھ ان کی اضافت اپنی طرف ان کی عزت افزائی کے لئے ہے، بشارت کی تکرار بھی اسی پر دلالت کرتی ہے (اس صورت میں وقف فَبَشِّرْ عِبَادِ پر ہو گا)
۳۹: ۱۸ = اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ اگر وقف فَبَشِّرْ عِبَادِ پر کیا جائے تو یہ جملہ مبتدا ہو گا اور اگلا جملہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ۔۔۔ اس کی خبر۔ اور ترجمہ ہو گا:۔
جو لوگ بات کو سنتے ہیں اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔
اور اگر وقف لَهُمُ الْبُشْرٰى پر ہے تو اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ ۔۔۔۔ الخ عِبَادِ (میرے بندے) کی تعریف ہے۔ اور ترجمہ ہو گا:۔
پس آپ مژدہ سنا دیں میرے ان بندوں کو جو بات کو سنتے ہیں اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔

= یَسْتَمِعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِمَاعٌ اِفْتِعَالٌ مصدر سے۔ وہ کان لگا کر سنتے ہیں، وہ دھیان سے سنتے ہیں۔

= اَلْقَوْلَ ۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱:۔ اس سے مراد القرآن ہے اور اَحْسَنَہٗ سے مراد بہتر۔ زیادہ اچھا۔ (کلمہ افعل التفضیل) مثلاً واجب کی نسبت فرض کا اتباع کرنا۔ مستحب کی نسبت واجب کا اتباع کرنا اسی طرح جہاں دو صورتیں جائز ہوں وہاں اس صورت کو اختیار کرنا جو قربِ الٰہی کا بہتر ذریعہ بن سکے۔

مثلاً قرآن مجید میں ہے:۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (۲:۲۳۷) اور اگر تم نے انہیں طلاق دیدی ہے اس سے پہلے کہ انہیں ہاتھ لگایا ہو۔ لیکن ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو۔ تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہے اس کا آدھا تمہیں دینا ہوگا۔ بجز اس صورت کے کہ (یا تو) وہ عورتیں خود معاف کر دیں یا وہ (اپنا حق) معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، اور اگر تم ہی اپنا حق معاف کردو تو یہ زیادہ قرینِ تقویٰ ہے۔

یا۔ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ (۲:۲۸۰) اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لئے آسودہ حالی تک مہلت ہے۔ اور اگر تم معاف ہی کردو تو تمہارے حق میں (اور) بہتر ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۲:۔ اَلْقَوْلَ سے مراد قرآن اور اس کے علاوہ دوسری کتب سماوی ہیں اور اَحْسَنَہٗ سے مراد قرآن کے اوامر و نواہی ہیں۔

۳:۔ خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی سنتے ہیں اور دوسروں کا کلام بھی یعنی القول سے مراد عام کلام ہے تو اس صورت میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اَحْسَنْ ہوگا۔

= فَيَتَّبِعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر۔ اتباع کرتے ہیں۔ پیروی کرتے ہیں۔

= اَحْسَنَهٗ ۔ اَحْسَنَ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ بہتر۔ بہت اچھا۔ ہٗ ضمیر

واحد مذکر غائب کا مرجع اَلْقَوْلَ ہے۔

۳۹: ۱۹ = اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ: اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ

اَفَمَنْ میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے الفاء للعطف علی الکلام المقدر (ہ) مَنْ شرطیہ ہے حَقَّ عَلَيْهِ۔ مَنْ کی صفت ہے۔ اَفَاَنْتَ میں ہمزہ استطالتِ کلام کے لئے ہے اور جملہ اَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ جواب شرط ہے۔

مَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اور مَنْ فِى النَّارِ کی تکرار تاکید کے لئے ہے۔

حَقَّ عَلَيْهِ یعنی اللہ کے علم قدیم میں عذاب اس کے لئے مقرر ہو چکا۔

ترجمہ: کیا جس شخص پر عذاب کی بات متحقق ہو چکی ہو آپ اس دوزخی کو چھڑا سکتے ہیں: مطلب یہ کہ جس کے لئے (اس کے اعمال کی بناء پر) دوزخ کا عذاب متحقق ہو چکا ہو آپ اس کو دوزخ سے بچا سکتے ہیں؟ یعنی ہرگز نہیں بچا سکتے۔

= تُنْقِذُ۔ مضارع واحد مذکر حاضر اِنْقَاذٌ (افعال) مصدر۔ تو چھڑاتا ہے یا چھڑائیگا تو نجات دلاتا ہے یا دلائے گا!

۳۹: ۲۰ = غُرَفٌ جمع۔ غُرْفَةٌ واحد۔ بالاخانہ۔ مکان کی بالائی منزل۔ اونچا مکان مراد جنت میں خاص منزل۔

= فَوْقِهَا۔ مضاف مضاف الیہ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع غُرَفٌ ہے۔

= مَبْنِيَّةٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔ مَبْنِيٌّ مذکر۔ تعمیر کردہ عمارت۔

بَنَى يَبْنِي بِنَاءٌ بَنْيٌ بِنْيَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ بِنَاءٌ تعمیر شدہ عمارت کو بھی کہتے ہیں۔

= مِنْ تَحْتِهَا۔ میں ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع غُرَفٌ ہے۔

یعنی نچلے بالاخانوں کے نیچے بھی اور اوپر والے بالاخانوں کے نیچے بھی۔

= وَعْدَ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ اللہ کا وعدہ۔ وَعْدٌ اسم بھی ہے اور وَعَدَ يَعِدُ (ضرب) کا مصدر بھی۔ یہاں بطور مصدر برائے تاکید آیا ہے۔ کیونکہ لَهُمْ غُرَفٌ بمعنی وَعَدَهُمُ اللّٰهُ ذٰلِكَ۔ اللہ نے ان سے ان (بالاخانوں) کا وعدہ کر رکھا ہے۔

= اَلْمِيْعَادَ۔ اسم مصدر منصوب (بوجہ مفعول) وعدہ

۳۹: ۲۱ = اَلَمْ تَرَ۔ اس میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ نفی کی نفی اثبات ہوتی ہے کیا تو نے نہیں دیکھا۔ یعنی تو نے ضرور دیکھا ہے۔

== فَسَلَكَهٗ - سَلَكَ ماضی واحد مذکر غائب - باب نصر - اس نے داخل کیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب - اس نے اس کو داخل کیا۔ یہاں ماضی بمعنی حال ہے یعنی وہ اس کو (یعنی اس پانی کو) داخل کرتا ہے۔

== یَنَابِیْعَ - اسم جمع - یَنْبُوْعٌ واحد - چشمے۔ زمین وہ سوت جن میں سے پانی پھوٹ کر نکلتا ہے۔ نَبْعٌ و نُبُوْعٌ مصدر (باب نصر، فتح، ضرب) کنویں یا چشمے سے پانی پھوٹ کر نکلنا۔

سَلَكَهٗ یَنَابِیْعَ - ای اَدْخَلَهٗ یَنَابِیْعَ - وہ اُسے زمین کے سوتوں میں داخل کرتا ہے

== یُخْرِجُ - فعل مضارع واحد مذکر غائب اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر وہ نکالتا ہے وہ پیدا کرتا ہے - وہ اُگاتا ہے۔

== زَرْعًا - زَرْعٌ کھیتی - زُرُوْعٌ کھیتیاں - منصوب بوجہ مفعول۔

ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ - پھر اس پانی کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے اَلْوَان بمعنی اقسام بھی ہے۔

== یَهِیْجُ - مضارع واحد مذکر غائب - هَیْجٌ مصدر (باب ضرب) وہ خشک ہو جاتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے - هَائِجَةٌ وہ زمین جس کی گھاس سوکھ گئی ہو۔ هَاجَ الْبَقْلُ کھیتی کا پک کر زرد پڑ جانا۔ ھوج مادہ۔

== تَرٰىهُ - مضارع واحد مذکر حاضر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ جس کا مرجع زَرْعًا ہے پھر تو اس کھیتی کو (زرد) دیکھتا ہے۔

== مُصْفَرًّا - اسم مفعول واحد مذکر اصفرار افعلال مصدر سے - صفر مادّہ۔

== حُطَامًا - ریزہ ریزہ - چورا - چُورا - بھوسہ - اَلْحَطْمُ کے اصل معنی کسی چیز کو توڑنے کے ہیں۔ الھشیم وغیرہ الفاظ اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر کسی چیز کو ریزہ ریزہ کر دینے اور روندنے پر بھی حَطْمٌ بولا جاتا ہے حُطَامٌ جو خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے قرآن مجید میں ہے: لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ - (۲۷: ۱۸) ایسا نہ ہو کہ (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے۔

== فِیْ ذٰلِكَ - یعنی مندرجہ بالا تفصیل میں۔ کہ اس کا اوپر سے پانی برسانا۔ پھر اس کے ذریعہ سے مختلف النوع کھیتیاں اگانا۔ پھر ان کو پکانا۔ کہ وہ زرد رنگ پکڑ جائیں پھر ان کو خشک کر کے ریزہ ریزہ کر دینا۔

= ذِكْرٰى نصیحت ۔ پند ۔ موعظت ۔
یہاں بمعنی تذکیر (یاد دہانی) بھی ہوسکتا ہے ۔ مطلب یہ کہ حیات دنیا کھیتی کی طرح ہے جس کا مآل نو بہ نو تغیرات کے بعد فنا ہے (اس پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے)
= اُولِى الْاَلْبَابِ : صاحب عقل ۔ دانشمند ۔

۳۹: ۲۲ = اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۔ اَفَمَنْ میں ہمزہ استفہام انکاری کا ہے ۔ شَرَحَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب شَرْحٌ باب فتح مصدر سے بمعنی کھولنا ۔ کھلا کرنا ۔ کشادہ کرنا ۔ تشریح کرنا ۔ وضاحت کرنا ۔ شرح صدر بمعنی سینہ کا نور الٰہی سے کشادہ ہونا ۔ اور اللہ تعالیٰ سے تسکین و تقویت کا پانا ۔
صَدْرَهٗ مضاف مضاف الیہ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے ۔
فَهُوَ ۔ میں الفاء للسببیۃ اور نُور بمعنی ہدایۃ ہے ۔ نُوْرٌ کے بعد عبارت محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہے :۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (كَمَنْ طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهٖ فَقَسَا قَلْبُهٗ)

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے (اسلام کو قبول کرنے کے لئے) کھول دیا ہو جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ اپنے پروردگار کی عطا کردہ ہدایت پر آگیا ہو (بھلا ایسا شخص) اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے دل پر (اللہ کی طرف سے) چھاپ لگا دی گئی ہو ۔ اور اس کا دل سخت ہو گیا ہو (اور قبول حق کی اس میں صلاحیت ہی نہ رہی ہو)

= فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ الفاء سببیۃ ۔ اور من ذِكْرِ اللّٰهِ میں مِنْ اجلیۃ ہے ای من اجل ذکر اللہ یعنی جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے کیا جاتا ہے یا اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کی قساوت (سخت دلی) اور بڑھ جاتی ہے ۔ گویا اللہ کا ذکر ان کی قساوتِ قلبی بڑھ جانے کا سبب بن جاتا ہے ۔
لِلْقٰسِيَةِ ۔ لام حرف جار ہے قٰسِيَةٍ اسم فاعل واحد مؤنث مجرور ہے ۔
قَسْوَةٌ قَسَاوَةٌ قَسْوٌ مصدر باب نصر سے ۔ اس کی جمع قٰسِيَاتٌ ہے قَسْوٌ مادہ اَلْقَسْوَةُ کے معنی سنگ دل ہونے کے ہیں ۔ یہ اصل میں حَجَرٌ قَاسٍ سے ہے ۔ جس کے معنی سخت پتھر کے ہیں ۔ قرآن مجید میں ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً (۲:۷۴) پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت۔

ترجمہ ہو گا:۔ پس بڑی خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے اور سخت ہو گئے۔

۳۹:۲۳ == اَللّٰهُ نَزَّلَ : نَزَّلَ سے پہلے اَللّٰهُ کہنے کے تین فائدے ہیں:۔

۱:۔ عظمت شان کا اظہار ہو گیا۔

۲:۔ اللہ کی طرف قرآن نازل ہونے کی نسبت پختہ ہو گئی۔

۳:۔ قرآن کے اَحْسَن ہونے کی شہادت دیدی گئی (کہ اللہ ہی نے اس کلام کو اتارا اور اس کے احسن الحدیث ہونے کی شہادت دی ہے)

== اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے بہت ہی اچھی بات یا کلام سب سے اچھا کلام یا بات یعنی القرآن۔

== كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ۔ كِتٰبًا بدل ہے اَحْسَنَ الْحَدِيْث کا۔ مُتَشَابِهًا صفت ہے كِتٰبًا کی۔ مَثَانِيَ یہ صفت ثانی ہے كِتٰبًا کی۔

مُتَشَابِهًا کا مطلب ہے کہ تمام آیات صحتِ معنیٰ، حسنِ عبارت اور افادہٴ عام میں ایک جیسی ہیں اور کوئی آیت دوسری آیت کی تکذیب نہیں کرتی۔

مَثَانِيَ جمع ہے مَثْنٰى یا مَثْنَاة واحد۔ ثِنْيٌ یا ثَنَاءٌ مصدر۔ باب ضرب ثنی مادہ۔ اس کے معنی ہیں دوہرا کرنا۔ تکرار کرنا۔ اعادہ کرنا۔ چھانٹ لینا۔ اور ثناء کا معنی بار بار کسی کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا۔

قران حکیم کو مَثَانِيَ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآنی مندرجات میں تکرار ہے۔ آیات کی تکرار۔ کلام کی تکرار۔ نصیحت و موعظت اور طرز نصیحت کی تکرار۔ قصص کی تکرار، امر و نہی اور وعدہ و عید کی تکرار۔ تلاوت کی تکرار۔ وغیرہ کی وجہ سے قرآن کو مثانی کہا گیا ہے۔

== تَقْشَعِرُّ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اِقْشِعْرَارٌ (اِفْعِلَّالٌ) مصدر سے جس کے معنی کانپنے۔ لرزنے، اور رُواں کھڑا ہو جانے کے ہیں۔

اس کی ترکیب حروف قَشْعٌ اور حرف راء سے مل کر ہوئی ہے۔ قَشْعٌ عربی میں خشک چمڑے کو کہتے ہیں ر کا اضافہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ فعل رباعی ہو جائے جس طرح اِقْمَطَرَّ کو قَمْطٌ سے بنایا گیا ہے جس کے معنی مضبوطی سے باندھنے کے ہیں۔ خشک چمڑا

چونکہ سکڑا ہوا اور سمٹا ہوا ہوتا ہے اس لئے اقشعر کے معنی سکڑنے اور سمٹنے کے ہوئے لرزہ اور کپکپی میں بھی بدن کی کھال سکڑتی اور سمٹتی ہے اور بدن کے بال اور رواں رواں کھڑا ہوجاتا ہے اس لئے اقشعرار کا استعمال ان معانی میں بھی ہونے لگا۔

= مِنْهُ۔ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے منہ بمعنی عند سماعہ۔ اسے سن کر۔

= جُلُودُ۔ کھالیں۔ چمڑے جلد کی جمع مراد بدن۔

= تَلِيْنُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب لِيْنٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی نرم ہونے کے ہیں یہ خُشُوْنَةٌ کی ضد ہے۔

= اِلٰى ذِكْرِ اللهِ میں اِلٰى بمعنی لِ آیا ہے ای لذکر اللہ یعنی اللہ کے ذکر کی وجہ سے مطلب یہ ہے کہ جب قرآن میں آیات وعید کا ذکر آتا ہے تو مومنوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جب آیات وعدہ کا ذکر آتا ہے تو کھالوں کا انقباض جاتا رہتا ہے کھالیں نرم ہوجاتی ہیں اور دلوں میں سکون پیدا ہوجاتا ہے۔

= ذٰلِكَ کا اشارہ کتاب ہے جس کا ذکر اوپر مذکور ہوا۔ یعنی القرآن۔

= مَنْ يُّضْلِلِ اللهُ۔ میں مَنْ شرطیہ ہے۔ يُضْلِلْ مضارع مجزوم کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ مجزوم بوجہ شرط ہے۔ اِضْلَالٌ (افعال) مصدر سے، جس کے معنی گمراہ کرنا۔ یا گمراہ چھوڑ دینا ہے۔ یعنی جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے (تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

هَادٍ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ هِدَايَةٌ مصدر باب ضرب ہدایت دینے والا۔ اصل میں هَادِیٌ تھا۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا اس لئے حذف کردیا گیا۔ پھر ی اجتماع ساکنین سے گرگئی۔ هَادٍ رہ گیا۔

۳۹: ۲۴ = اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اَفَمَنْ ہمزہ استفہام انکاری ہے يَتَّقِيْ مضارع واحد مذکر غائب اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے بمعنی بچنا۔ ڈرنا۔ خوف کرنا۔ اِتَّقٰى بِالشَّيْءِ جعلہ وقایۃ لہ من شیء اٰخر اس چیز کو کسی دوسری چیز سے بچنے کے لئے ذریعہ بنانا۔ یا بولتے ہیں اِتَّقَيْنَا بِهٖ ہم نے دشمن سے بچنے کے لئے اس سے آڑ پکڑی۔ يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ وہ (سخت عذاب سے) بچنے کے لئے اپنے چہرہ کی آڑ پکڑتا ہے۔ یا بچنے کے لئے اپنے چہرہ کو ڈھال بناتا ہے یا سخت عذاب کی مار اپنے منہ پر لیتا ہے!

کسی ضرب کو آدمی اپنے منہ پر اسوقت لیتا ہے جب کہ وہ بالکل عاجز اور بے لبس ہو جائے اور کوئی دیگر چارہ کار نہ ہو۔ یہاں اس دوزخی کی بے لبسی اس وجہ سے ہو گی کہ کافر جب دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے، لہٰذا عذاب کی مار کو ہاتھوں پر لینے کی بجائے لامحالہ اسے منہ پر ہی لینا پڑے گی۔

جیسے کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے سورۃ المؤمن (۴۰) میں ہے۔

الذین کذبوا بالکتب وبما ارسلنا بہ رسلنا فسوف یعلمون (۷۰) اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ (۷۱) فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ (۷۲) جن لوگوں نے کتاب (خدا) کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دیکر بھیجا اس کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کر لیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہونگی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔ آیات (۴۰: ۵۰) و (۵۴: ۴۸) میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

یہ دوزخیوں کی لاچارگی کی انتہا ہو گی۔

= سُوْٓءَ الْعَذَابِ میں سُوْٓءَ کی اَلْعَذَاب کی طرف اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے۔ بہت بُرا عذاب۔ بہت سخت عذاب۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فعل یَتَّقِیْ کا مفعول ہے۔

= یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فعل یَتَّقِیْ کا مفعول فیہ ہے:

اَفَمَنْ ...... یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کے بعد جملہ محذوف ہے ای کمن اٰمن من العذاب

پوری عبارت یوں ہو گی!

اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَمَنْ اٰمِنَ مِنَ الْعَذَابِ۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے روز شدید عذاب کی مار اپنے منہ پر لے گا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو عذاب سے بچا رہا۔

فَائِدَہ: اس طرح کا پورے پورے جملوں اور عبارتوں کا محذوف و مقدر رہنا عربی اسلوبِ انشاء میں منافی بلاغت نہیں بلکہ اپنے موقعہ پر داخل حسن و کمال انشاء ہے۔ (الماجدی)

= ذُوْقُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر ذَوْقٌ باب نصر۔ مصدر سے۔

تم چکھو۔ ذَائِقٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ چکھنے والا۔ اس کی مؤنث ذَائِقَةٌ ہے!

= مَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ ہ مَا موصولہ ہے کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ ماضی استمراری کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ہے۔ کَسْبٌ باب ضرب مصدر سے، جو کچھ تم کمایا کرتے تھے۔

۳۹ : ۲۵ == مِنْ قَبْلِهِمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع ظلمین ہے۔

تفسیر الخازن میں ہے کہ یہ کفار مکہ کے لئے ہے۔

== فَاَتٰهُمُ میں ضمیر هُمْ الذین کے لئے ہے۔

۳۹ : ۲۶ == اَذَاقَهُمُ ماضی واحد مذکر غائب۔ اذاقۃٌ باب افعال سے مصدر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ (اللہ نے) ان کو چکھایا۔

== اَلْخِزْيَ۔ ذلت واہانت۔ یہ اَذَاقَ کا مفعول ثانی ہے۔ ذلت اور رسوائی صورتیں بگڑ جانا۔ زمین میں دھنسایا جانا۔ مارا جانا۔ طوفان میں مبتلا ہونا۔ اوپر سے پتھروں کی بارش ہونا۔ غرق کیا جانا وغیرہ شامل ہے۔

== لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

۱:۔ اگر ضمیر فاعل اُن مکذبین کی طرف راجع ہو جن کو دنیا میں ذلت و رسوائی کی سزا دی گئی تھی تو اس کا مطلب ہوگا :۔

کاش وہ تکذیب انبیاء کے نتیجے کو سمجھ لیتے تو تکذیب نہ کرتے۔

۲:۔ اگر ضمیر فاعل کا مرجع منکرین مکہ ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ :۔

اہل مکہ اگر اہل بصیرت اور ارباب نظر ہوتے تو پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرتے۔

۳۹ : ۲۷ == لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ (تاکہ وہ نصیحت پکڑیں) ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ کی علت ہے۔ یعنی یہ مثالیں اس لئے بیان کی ہیں تاکہ یہ نصیحت پکڑیں۔

يَتَذَكَّرُوْنَ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ تَذَكُّرٌ (تفعل) مصدر سے۔ بمعنی نصیحت پکڑنا۔

۳۹ : ۲۸ == قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا۔ قُرْاٰنًا حال مؤکدہ ہے هٰذَا سے۔ اسے حال مُوَطِّئَہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ فی الاصل حال عَرَبِيًّا ہے اور قُرْاٰنًا اس کا توطئہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَجُلًا صَالِحًا وَ اِنْسَانًا عَاقِلًا ۔ کہ حال اصل صَالِحًا وعَاقِلًا ہے رَجُلًا و اِنْسَانًا تاکید کے لئے لائے گئے ہیں۔

== غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ۔ جو کجی والا نہ ہو۔ جس میں کسی قسم کی کجی نہ ہو۔ یہاں مستقیم کا

استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ مستقیم سے غیر ذی عوج زیادہ بلیغ ہے یہ ہر قسم کی کجی کی نفی کرتا ہے اور معانی میں اختلال نہ ہونے کے لئے یہ لفظ زیادہ مخصوص ہے۔

غَیْرَ حرف استثنار ذِیْ عِوَجٍ مضاف مضاف الیہ۔ ٹیڑھا۔ کجی والا۔

قاعدہ :۔ لفظ غیر کے بعد مستثنیٰ اگر واقع ہو تو مجرور ہوتا ہے۔

= لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ہ علتِ ثانی ہے ضَرَبْنَا.... مَثَلٍ کی۔ تاکہ وہ کفر ومعاصی سے اجتناب کریں۔

۳۹ : ۲۹ = ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ۔

مَثَلًا مفعول ضَرَبَ۔ رَجُلًا بدل ہے مثلاً کا۔ شُرَكَآءُ مبتدا۔ فِیْهِ خبر مقدم۔ مُتَشٰكِسُوْنَ مبتدار کی صفت اور پورا جملہ فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ صفت ہے رَجُلًا کی۔

فِیْهِ میں ہٖ ضمیر کا مرجع رَجُلًا ہے۔

مُتَشَاكِسُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر تَشَاكُسٌ تفَاعُلٌ مصدر سے باہم جھگڑنے والے۔ باہم مخالفت کرنے والے۔ شَكُسَ یَشْكُسُ شَكَاسَةٌ (باب کرم) اور شَكِسَ یَشْكَسُ شَكَسٌ (باب سمع) بدمزاج ہونا۔

لہٰذا مُتَشَاكِسُوْنَ بدمزاج۔ مختلف المزاج۔ باہم مخالفت کرنے والے۔

رَجُلًا۔ مابعد کی عبارت بتاتی ہے کہ یہ ایک غلام شخص کی مثال ہے جس کے کئی مالک ہیں:

ترجمہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ایک مثال دیتا ہے کہ ایک غلام ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جو باہم ضد رکھنے والے یا جھگڑنے والے۔ بدخو ہیں۔

= وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ۔ ای وضرب اللّٰہ مثلاً رَجُلًا سلمًا لرجلٍ (اور اللہ تعالیٰ مثال بیان فرماتا ہے) ایک غلام کی جو پورے کا پورا ایک مالک کا ہے۔ سَلَمًا پورا سالم، سَلِمَ یَسْلَمُ (سمع) کا مصدر ہے۔ جس کے معنی خالص اور پورے طور پر کسی دوسرے کے لئے ہوجانے کے ہیں۔

= هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا۔ هَلْ استفہام انکاری کے لئے ہے یَسْتَوِیٰنِ مضارع تثنیہ مذکر غائب اِسْتِوَاءٌ (افتعال) سے۔ کیا وہ دونوں برابر ہیں۔ مَثَلًا بطور مثال کے کیا دونوں کی حالت یکساں ہے؟ یعنی یکساں نہیں ہے۔

علامہ پانی پتی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:۔

یہ استفہام تقریری بھی ہے۔ مخاطب کو آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ دونوں غلاموں کی ایک جیسی حالت نہ ہونے کا اقرار کرے۔ یہ حاصل مثل ہے۔ مثال بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔

= اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (مان تو لیا) جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ اس مثال کا مقصد مخاطب کو آمادہ بہ اقرار کرنا ہے کہ ایک مشرک اور ایک موحد برابر نہیں ہو سکتے۔ جب مخاطب نے اقرار کر لیا تو کہا شکر ہے اتنا تو مان لیا۔

= بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلْ کا لفظ ابتدائیہ ہے جو جاہلوں کی حالت بیان کر رہا ہے۔ یعنی مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ (اپنی جہالت کی وجہ سے) سمجھتے ہی نہیں (کہ خدا کا کوئی ساجھی ہی نہیں ہے اور یہ کہ وہی اصل منعم اور مالکِ کل ہے)

۳۹: ۳۰ = اِنَّكَ مَيِّتٌ۔ بے شک آپ کو بھی مرنا ہے۔ مَيِّتٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جو دوام و ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔ ہر شخص کی موت یقینی ہے۔ اسی لئے یہاں بجائے فعل مضارع کے (تَمُوْتُ وتَمُوْتُوْنَ کے) مَيِّتٌ و مَيِّتُوْنَ استعمال کیا گیا ہے۔ فرّاء اور کسائی کی تحقیق ہے کہ مَيِّتٌ اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو آئندہ مرنے والا ہو ابھی مرا نہ ہو۔ اور مَيْتٌ اس کو بھی کہتے ہیں کہ جس کی جان نکل چکی ہو اس لئے میّت اور مَيِّتُوْنَ بہ تشدید ی فرمایا۔

محلی نے لکھا ہے کہ کفار مکہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد وفات پا جائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ آپ بھی یقیناً مریں گے اور وہ یعنی کفار مکہ یا سب لوگ بھی مریں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ان کو خوشی نہ ہونی چاہئے۔ (تفسیر مظہری)

۳۹: ۳۱ = اِنَّكُمْ۔ یعنی آپ اور کفار مکہ۔ یا سب لوگ۔

= يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ بوجہ ظرف منصوب ہے۔ تَخْتَصِمُوْنَ کا مفعول فیہ ہے

= تَخْتَصِمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِخْتِصَامٌ (افتعال) مصدر سے۔ تم جھگڑا کرو گے۔ یعنی اپنا اپنا مقدمہ (اپنے رب کے سامنے) پیش کرو گے۔

یہ جھگڑنے والے اور استغاثہ پیش کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ مومن و کافر بھی۔ اور ظالم و مظلوم بھی۔ یعنی تخاصم الکافر والمؤمن والظالم والمظلوم (قرطبی)

فَمَنْ اَظْلَمُ (۲۴)

الزُّمُرُ، المؤمن، حٰمٓ السجدة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ

۳۹: ۳۲ = فَمَنْ اَظْلَمُ: میں فاء سببیہ ہے۔ کافروں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کرنا۔ ان کا بے انصاف ہونے کا سبب ہے (مظہری)
یہ استفہام انکاری ہے اور استفہام انکاری ثبوت قطعی کے معنی پیدا کرتا ہے۔
اَظْلَمُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے:۔
ترجمہ:۔
اس شخص سے بڑھ کر بے انصاف کون ہے ؟ یعنی کوئی نہیں۔ وہ شخص زیادہ بے انصاف ہے!
= مِمَّنْ۔ مِنْ اور مَنْ سے مرکب ہے۔ مِنْ حرف جار ہے اور مَنْ موصولہ؛
اور كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ۔ اسم موصول کی تعریف (جس نے اللہ پر جھوٹ لگایا)۔ اللہ پر جھوٹ لگانے سے مراد اولاد اور شریک کا اس کی طرف نسبت کرنا ہے!
= وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ؛ واؤ عاطفہ ہے جملہ مابعد کا عطف جملہ ماقبل پر ہے ای وَمَنْ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ: جس نے سچ کو جھٹلایا:۔
كَذَّبَ بِ۔ جھٹلانا۔ جیسے كَذَّبَ بِالْاَمْرِ اس نے اس بات سے انکار کیا۔ اسے جھٹلایا۔
الصِّدْقِ۔ سچ۔ یعنی قرآن۔
= اِذْ جَآءَهٗ۔ اِذْ۔ جب۔ جبکہ۔ جس وقت، ظرف زمان ہے، بمعنی جب یا جس وقت۔ بعض نے اسے اِذْ مفاجاتیہ کہا ہے۔ یعنی جبھی سچ آیا اس نے فوراً بغیر سوچے سمجھے اس کی تکذیب کی۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ اس سچائی کے دلائل اور اس کے صادق ہونے کے شواہد بکثرت موجود ہیں۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَنْ موصولہ کی طرف راجع ہے۔
= اَلَیْسَ۔ ہمزہ استفہام انکاری کا ہے۔ لَیْسَ فعل ناقص بمعنی نہیں ہے منفی کی

منفی مثبت ہوگی۔ کیا نہیں ہے؟ یعنی ایسا ضرور ہے۔

مقصود اس سے مخاطب کو آمادہ کرنا ہے کہ وہ اقرار کرے کہ واقعی جہنم ہی کافروں کا ٹھکانا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو ۳۹ : ۲۸ ۔ مظہری)

= مَثْوٰی ۔ ظرف مکان واحد۔ مَثَاوِی جمع ۔ ٹھکانہ۔ طویل عرصہ کے لئے ٹھہرنے کا مقام فرودگاہ۔ ثَوٰی یَثْوِیْ (ضرب) قیام کرنا۔ ٹھہرنا۔

۳۹ : ۳۳ = اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ ۔ اَلَّذِیْ اسم موصول، مبتدا جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ متعلق مبتدا۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔ خبر۔ الصِّدْقُ ۔ سچ ۔ سچی بات ۔ صدق بمعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ صَدَقَ یَصْدُقُ باب نصر کا مصدر ہے ۔ صَدَّقَ باب تفعیل ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب الصِّدْق کی طرف راجع ہے اس نے اس کی تصدیق کی ؛

اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ ۔ کے متعلق مختلف اقوال ہیں !

۱: اَلَّذِیْ جَآءَ ... سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور صَدَّقَ بِهٖ میں ضمیر فاعل کا مرجع بھی وہی ہیں۔ یعنی وہ سچ لائے اور اس کی تصدیق بھی کی۔

۲: اَلَّذِیْ جَآءَ سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۳: اَلَّذِیْ جَآءَ سے مراد حضرت جبرائیل ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۴: اَلَّذِیْ جَآءَ .... سے مراد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد خود ان کی ذات اقدس اور آپ کے متبعین ہیں۔

۵: اَلَّذِیْ جَآءَ میں اَلَّذِیْ بمعنی اَلَّذِیْنَ ہے اور یہاں مراد صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اور مؤمنین ہیں ۔ اس سے اگلا جملہ اس کی تصدیق کرتا ہے ۔ اور ایسی مثال اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ (۲۳ : ۴۹) ہم نے (حضرت) موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

اَلَّذِیْ بمعنی اَلَّذِیْنَ متعدد جگہ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے مثلاً :-

۱: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۔ ای الَّذِیْنَ اسْتَوْقَدُوْا نَارًا

اس کی دلیل اس کے بعد ارشاد الٰہی ہے۔ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ (۲: ۱۷)

۲: كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ۔ ای كَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ۔۔۔ بدلیل کلام مابعد لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا (۲: ۲۶۴)

اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور خود بھی اس کو سچ جانا یہی لوگ اہل تقویٰ ہیں (خدا سے ڈرنے والے، پرہیزگار ہیں)

= مَا يَشَآءُوْنَ۔ میں ما موصولہ ہے يَشَآءُوْنَ ۝ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب شَآءَ يَشَآءُ مَشِيَّةٌ باب فتح مصدر، جو وہ چاہیں گے۔

= ذٰلِكَ۔ ای حصول كل مايشاؤنه۔ خواہش کے مطابق ہر شے کا مل جانا

= جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِحْسَانٌ مصدر سے۔ مضاف، مضاف الیہ۔ نیکوکاروں کا صلہ۔ یعنی ان کی نیکی کرنے کا صلہ۔

= لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ۔ لام تعلیل کا ہے۔ يُكَفِّرَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام تعلیل) واحد مذکر غائب۔ كَفَّرَ يُكَفِّرُ تَكْفِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔

تاکہ وہ دور کردے۔ اَلْكُفْرُ کے اصل معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں۔ اور رات کو کافر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ تمام چیزوں کو چھپا لیتی ہے۔

لسان العرب میں ہے اصل الكفر تغطية الشئ تغطية تستهلكه یعنی کفر کا اصل معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ دینا کہ اس چیز کا نام ونشان بھی دکھائی نہ دے۔

اسی سے کفر بمعنی انکارِ وحدانیت یا شریعت حقہ یا نبوت یا انکار نعمت ہے

= اَسْوَاَ۔ سب سے برا۔ سَوْءٌ سے جس کے معنی برا ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے یہاں کسی دوسرے گناہ کے مقابلہ میں زیادہ برا ظاہر کرنا مراد نہیں ہے، بلکہ فی نفسہٖ عمل کا برا ہونا مراد ہے تفضیل اضافی مراد نہیں بلکہ تفضیل ذاتی مراد ہے۔

= اَجْرَهُمْ ای اجر اعمالهم ان کے اعمال کی جزاء، اجر یا ثواب۔

= اَحْسَنَ۔ بہت اچھا۔ سب سے اچھا۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ یہاں بھی اَسْوَاَ کی طرح اضافی فضیلت مراد نہیں۔ بلکہ فضیلتِ ذاتی مراد ہے۔ یعنی اللہ ان کے اچھے

اعمال کا (خواہ وہ سب سے اچھے نہ ہوں) بدلہ اتنا عطا فرمائے گا جو سب سے بہتر عمل کا مقرر ہے ۔

۳۹: ۳۶ = اَلَیْسَ اللّٰہُ ۔ استفہام انکاری ہے ۔ اور انکار نفی پر زور ثبوت پر دلالت کرتا ہے ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی اللہ اپنے بندے کے لئے (اس کی حفاظت اور نصرت کے لئے) ضرور کافی ہے ۔

= کَافٍ ۔ کِفَایَۃٌ سے اسم فاعل واحد مذکر کافی ۔ کفایت کرنے والا ۔ کفّ مادہ ۔

= عَبْدَہٗ میں ہٗ ضمیر کا مرجع اللّٰہُ ہے ، اس کا بندہ ۔ یہاں عبد سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ جیسا کہ آگے یُخَوِّفُوْنَکَ سے ظاہر ہے ۔

اہل قریش و دیگر بت پرست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتوں کی ناراضگی سے ڈراتے تھے ۔ اور کہتے تھے کہ تم ان کو برا کہنے سے اپنی زبان کو روک لو ورنہ تمہیں بدحواس اور پاگل بنا دیں گے :

= وَیُخَوِّفُوْنَکَ یُخَوِّفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ۔ تَخْوِیْفٌ (تفعیل) مصدر سے خوف مادہ ۔ وہ ڈراتے ہیں آپ کو کَ ضمیر واحد مذکر مفعول ۔

= مِنْ دُوْنِہٖ ۔ اس کے سوا ۔ ای من الاوثان التی اتخذوھا اٰلِھَۃً وہ آپ کو ڈراتے ہیں ان جھوٹے معبودوں (بتوں) سے جو اللہ کے سوا انہوں نے بنا رکھے ہیں ۔

= یُضْلِلْ ۔ مضارع مجزوم بوجہ شرط ۔ واحد مذکر غائب اضلال (افعال) مصدر (جسے) وہ گمراہ کر دے (جس کو) وہ گمراہ چھوڑ دے ۔

یہاں گمراہی سے مراد یہ ہے :۔

۱:۔ بے مدد چھوڑ دے ۔ (۲) بندہ اس امر سے غافل ہو جائے کہ اللہ ہی اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی ہے ۔ (۳) بندہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں سے ڈرنے لگے جو کہ نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ فائدہ ۔

= ھَادٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ ہدایت دینے والا ۔ سیدھا راستہ بتانے والا ۔ راہ راست پر لانے والا ۔ ھِدَایَۃٌ باب ضرب سے مصدر ۔

ھَادٍ اصل میں ھَادِیٌ تھا ۔ ضمہ یٔ پر دشوار تھا اس کو ساکن کیا اب ی اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی اور تنوین اب دال پر آ گئی ھَادٍ ہو گیا ۔

= فَمَالَہٗ فاء جواب شرط کے لئے ہے لام استحقاق کا ہے اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے ۔ (جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہے)

۳۹ : ۳۷ == مِنْ مُّضِلٍّ - اسم فاعل واحد مذکر اِضْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ گمراہ کرنے والا۔

صاحب تفسیر الماجدیؒ اس آیۃ کی تشریح میں لکھتے ہیں :۔

ہدایت اور ضلالت اپنے اسباب قریب وظاہری کے لحاظ سے بندہ کے افعال اختیاری میں ہیں اور اسی لئے ان پر ثواب وعذاب مرتب ہوتے ہیں ۔ لیکن اپنے اسباب بعید اور حقیقی کے لحاظ سے تمام ترمشیت تکوینی الٰہی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کا انتساب مسبّب الاسباب اور علت العلل کی حیثیت سے حق تعالیٰ کی جانب بھی درست ہے ۔

== اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ - اَلَیْسَ اللّٰہُ ملاحظہ ہو ۳۹ : ۳۶ - متذکرہ بالا۔

عَزِیْزٍ - عِزَّۃٌ سے فعیلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے بحالت جر بمعنی فاعل ۔ غالب، زبردست

ذِیْ ۔ صاحب ۔ والا۔ ذِیْ انْتِقَامٍ ۔ صاحب انتقام ۔ انتقام لینے والا۔ انتقام لینے پر قادر

مطلب یہ ہے کہ :۔ اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے (اور اپنے فرمانبرداروں کو نفع بخشتا ہے) اور انتقام لینے پر قادر ہے (اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور ان کو سزا دیتا ہے)

۳۹ : ۳۸ == سَاَلْتَھُمْ : میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کفار مکہ کی طرف راجع ہے ۔

== لَیَقُوْلُنَّ : لام تاکید کے لئے ہے یَقُوْلُنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب وہ ضرور کہیں گے ۔

== اَللّٰہُ فعل محذوف کا فاعل ہے ای خَلَقَھُنَّ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ نے ان (ارض وسماوات) کو پیدا کیا ہے۔

== قُلْ - فعل امر واحد مذکر حاضر- ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

== اَفَرَاَیْتُمْ - ہمزہ استفہامیہ ہے ۔جب یہ رَاَیْتُمْ پر داخل ہوتا ہے تو اَخْبِرُوْنِیْ (مجھے خبر دو) کے معنی دیتا ہے ۔ الفاء شرط مقدر کے جواب میں ہے :۔

ای اذا کان خالق العالم العلوی والسفلی ھو اللہ عزوجلّ کما اقررتم فاخبرونی ۔جب جیسا کہ تم نے اقرار کر لیا ہے کہ عالم بالا اور عالم زیریں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو پھر مجھے (یہ) بتاؤ۔

== مَا تَدْعُوْنَ ۔ مَا موصولہ ہے ۔ تَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ دُعَاءٌ (باب نَصَرَ) سے جن کو تم پکارتے ہو ۔ جن کی تم پوجا کرتے ہو۔

== ھَلْ ھُنَّ ۔ استفہام انکاری مراد ہے کیا وہ معبودانِ باطل ۔ کیا وہ بت ۔

= كَاشِفٰتُ ضُرِّہٖ - ضُرِّہٖ مضاف مضاف الیہ۔ دونوں مل کر مضاف الیہ کٰشِفٰتُ اسم فاعل جمع مؤنث مضاف۔
اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دور کرنے والیاں۔ (یا دور کرنے والے بمعنی مذکر)
کَشْفٌ کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ ننگا کرنا۔ ضرر کو رفع کرنا۔
هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّہٖ - (اگر اللہ تعالیٰ مجھے تکلیف پہنچانا چاہے) تو کیا (تمہارے) یہ (معبودانِ باطل یا بُت) اس کی دی ہوئی تکلیف کو رفع کر سکتے ہیں؟ یعنی نہیں کر سکتے۔
= اَوْ اَرَادَنِیْ - ای او ان ارادنی - جملہ کا عطف سابقہ جملہ پر ہے۔ یا (اگر) وہ مجھ پر (رحمت) کرنا چاہے۔
= هَلْ هُنَّ - جیسا کہ اوپر گذرا ہے
= مُمْسِكٰتُ - اسم فاعل جمع مؤنث مُمْسِكَةٌ واحد مؤنث۔ مُمْسِكٌ واحد مذکر۔ اِمْسَاكٌ (افعال) مصدر۔ روکنے والیاں۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا تمہارے یہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو اس کی عطا کردہ رحمت کو روک سکتے ہیں (مراد نہیں روک سکتے)
= حَسْبِیَ - مضاف مضاف الیہ۔ حَسْبٌ - حَسِبَ يَحْسَبُ کا مصدر ہے۔ بمعنی کافی ہونا۔ ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ مجھ کو کافی ہے۔
= يَتَوَكَّلُ - مضارع واحد مذکر غائب تَوَكُّلٌ (تفعّلٌ) مصدر۔ وہ بھروسہ کرتا ہے اس سے مُتَوَكِّلٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ بھروسہ کرنے والا۔ مُتَوَكِّلُوْنَ جمع توکل کرنے والے۔ یعنی خیر کے ملنے اور تکلیف سے بچاؤ کے لئے اللہ پر توکل رکھنے والے۔
۳۹:۳۹ = عَلٰى مَكَانَتِكُمْ تمہاری جگہ پر۔ یعنی تم اپنی جگہ پر۔ مَكَانَةٌ۔ اسم ظرف مکان ہے۔ یعنی جگہ۔ یہاں جگہ سے مراد مجازًا حالت ہے۔ جیسے حَيْثُ اور هُنَا ظرف زمان ہیں لیکن کبھی مجازًا ان سے مراد مکان لیا جاتا ہے۔ اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ تم اپنی حالت پر کام کئے جاؤ۔ یعنی اپنی طاقت اور استطاعت کی حد تک میری مخالفت میں میرے پیغام رسالت کی تکذیب میں اپنا کام کرتے جاؤ۔
= اِنِّیْ عَامِلٌ - ای انی عامل علٰی مکانتی (مکانتی کو اختصارًا حذف کر دیا گیا ہے) یعنی میں اپنی حالت پر کام کر رہا ہوں یا کرتا رہوں گا۔ یعنی پیغام الٰہی کی تبلیغ کرتا رہوں گا

۳۹: ۴۰۔ مَنۡ۔ موصولہ ہے بمعنی کسی کو، کس پر۔ مَنۡ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔
= یُخۡزِیۡهِ۔ یُخۡزِیۡ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِخۡزَاءُ (افعال) مصدر سے ہ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (عذاب جو) اس کو رسوا کرے گا۔ اور اس سے عذاب دنیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں اللہ نے کفار مکہ کو رسوا کر بھی دیا۔
= یَحِلُّ عَلَیۡهِ۔ یَحِلُّ فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ حُلُوۡلٌ (باب ضرب) مصدر سے نازل ہونا۔ اس پر نازل ہو گا۔
= عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ دوامی عذاب۔ یعنی دوزخ کا عذاب۔ یہ آخرت کا عذاب ہو گا۔
۳۹: ۴۱ = بِالۡحَقِّ۔ حق و حکمت کے ساتھ۔ دلائل و شواہد اور مقصد صحیح کے ساتھ۔
= فَمَنۡ۔ موصولہ ہے یا استفہامیہ
= فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا۔ ای دبال ضلالہ علیھا۔ تو اس کے بے راہ ہونے کا (اس کی ضلالت کا) وبال اسی کی جان پر ہو گا۔ ھا ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع نفس ہے،
= وَکِیۡلٍ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے وَکۡلٌ مصدر باب ضرب۔ ذمہ دار۔
۳۹: ۴۲ = یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ۔ یَتَوَفّٰی مضارع واحد مذکر غائب تَوَفِّیۡ (تفعّل) مصدر سے۔ لے لیتا ہے قبض کر لیتا ہے۔ وفی مادّہ۔ اسی سے اِیۡفَاءٌ (افعال) وعدہ۔ عہد یا نذرانہ پورا کرنا۔ جیسے اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِکُمۡ (۲: ۴۰) اور اس عہد کو پورا کرو۔ جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ میں بھی اس عہد کو پورا کروں گا۔ جو میں نے تم سے کیا تھا۔
اَلۡاَنۡفُسَ۔ مفعول ہے یَتَوَفّٰی کا۔ جانیں۔ یعنی (اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو
= لَمۡ تَمُتۡ۔ مضارع نفی جحد بلم۔ مجزوم بوجہ عمل لَمۡ۔ تَمُتۡ اصل میں تَمُوۡتُ تھا۔ تُ بوجہ عمل لَمۡ ساکن ہو گیا۔ پھر واؤ بوجہ اجتماع ساکنین کے گر گئی۔ لَمۡ تَمُتۡ ہو گیا۔ اور معنی ماضی منفی کے دینے لگا۔ یعنی جو ابھی نہیں مری۔ جس کی موت کا ابھی وقت نہیں آیا۔
موت کے وقت قبض روح من کل الوجوہ ہوتا ہے۔ جس کے بعد نہ حیات جسمانی باقی رہتی ہے نہ شعور و ادراک! لیکن نیند کی حالت میں یہ سلب روح صرف جزئی حیثیت سے ہوتا ہے جس سے حیات جسمانی جوں کی توں رہتی ہے لیکن شعور و ادراک باقی نہیں رہتا۔ نیند کے وقت سلب صرف حیاتِ شعوری کا ہوتا ہے۔
= یُمۡسِكُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِمۡسَاكٌ مصدر اِفۡعَالٌ سے وہ روک لیتا ہے

= الَّتِیْ ۔ ای الانفس التی ۔ وہ جانیں جو۔
= قَضٰی عَلَیْهَا ۔ قَضٰی عَلٰی ۔ کسی کے لئے کسی چیز کا حکم دینا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الانفس ہے۔ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ اس نے ان جانوں کی موت کا حکم دیا۔
فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ ۔ پھر وہ روک لیتا ہے ان جانوں کو جن کی موت کا وہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ (۳۴: ۱۴) پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کا حکم دیا۔
= وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ یُرْسِلُ مضارع واحد مذکر غائب اِرْسَالٌ اِفْعَالٌ مصدر وہ (واپس) بھیج دیتا ہے اَلْاُخْرٰی سے مراد وہ جانیں جو نیند کی حالت میں قبض کی گئی تھیں اور جن کی موت کا ابھی حکم نہیں ہوا تھا۔ اَجَلٍ مُّسَمًّی موصوف و صفت مقررہ میعاد۔ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی مقررہ میعاد تک کے لئے۔
= یَتَفَكَّرُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَفَكُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ وہ فکر و غور کرتے ہیں یہ آیت علت ہے آیت عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (آیت ۳۸: متذکرہ بالا کی)
۳۹: ۴۳ = اَمْ ۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) ہمزۂ انکار کے معنی میں ہے اور ابتدائیہ ہے۔
کیا انہوں نے اللہ کے اذن کے بغیر شفیع بنا رکھے ہیں۔ حالانکہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کی مجال نہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (۲: ۲۵۵) کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ ای من دون اذنه (اس کے اذن کے بغیر اس کی اجازت کے بغیر۔ (روح المعانی، کشاف)
دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کیا انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور سفارشی بنا رکھے ہیں۔ حالانکہ سب سفارش اللہ کے اختیار میں ہے۔ جیسا کہ اگلی آیت میں اشارہ ہے۔ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ۔ (۳۹: ۴۴)
مطلب یہ ہے کہ ان کے مزعومہ سفارشی بے بس و بے اختیار ہیں سفارش تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔
(۲) اَمْ منقطعہ ہے۔ اور بمعنی بَلْ (حرف اضراب) آیا ہے اور مقصود اس سے ماقبل کی تصحیح اور مابعد کا ابطال ہے۔ یعنی سکھ دینے اور دکھ کو کرنے کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

اور متوکلین اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کے سوا کسی کی امداد یا کسی کی سفارش پر بھروسہ رکھنا قطعاً لاحاصل ہے۔

= اَوَلَوْ كَانُوْا میں ہمزہ استفہام انکاری کا ہے اس کا ادخال فعل محذوف پر ہے۔ ای اَیَشْفَعُوْنَ واؤ حالیہ ہے۔ اس سے اگلا جملہ جملہ حالیہ ہے ای اَیَشْفَعُوْنَ وَلَوْ كَانُوْا ...... الخ کیا وہ تمہاری شفاعت کریں گے اگرچہ ان کی یہ حالت ہے کہ نہ کوئی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ان کو کچھ علم ہے (یعنی ان کو نہ کوئی عقل و شعور ہے یا سوجھ بوجھ ہے)

= قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا فرما دیجئے ان کو کہ سفارش تمام تر تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے یہ علت ہے لَا يَمْلِكُوْنَ کی۔ یعنی جب تمام تر سفارش اللہ ہی کے اختیار میں ہے تو ان کو اس بابت اختیار کہاں سے آیا۔؟ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یہ استیناف تعلیلی ہے ایک دوسری علت یا وجہ کہ کیوں سب سفارش صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے یہ اس لئے کہ ارض و سماوات کا کلی مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر کسی دوسرے کے اختیار میں کیا رہا۔؟

۳۹: ۴۵ = اِشْمَاَزَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب اِشْمِئْزَازٌ (افعلال) مصدر ہے منقبض یا گرفتہ ہو جانا۔ غم و غصہ سے اس طرح بھر جانا کہ چہرے سے رکاوٹ اور نفرت کا اظہار ہونے لگے۔ ش م ء ز مادہ۔ (ان کے دل کڑھنے لگتے ہیں)

= ذُكِرَ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ذِكْرٌ سے (باب نصر) ذکر کیا گیا۔ ذکر کیا جاتا ہے۔ ذکر کیا جائے۔

= اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔ اِذَا مفاجاتیہ ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ کی طرف راجع ہے۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِسْتِبْشَارٌ (استفعال) مصدر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ تو فوراً اسی وقت وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں

۳۹: ۴۶ = قُلْ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ یہ امر دعا کے لئے ہے جیسا کہ اگلی عبارت سے ظاہر ہے۔

= اَللّٰهُمَّ : اے اللہ۔ یا اللہ۔

= فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ ۔ عٰلِمَ الْغَيْبِ ۔ میں فَاطِرَ اور عٰلِمَ منادیٰ ہیں اور اضافت کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ اور اے غیب و شہادت کے جاننے والے۔

= تَحْكُمُ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو حکم کرے گا تو فیصلہ کرے گا۔ یہاں آخری معنی مراد ہیں اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (۴: ۵۸) اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔

آیت ہذا میں اَنْتَ تَحْكُمُ بمعنی انت وحدك تقدر ان تحكم (واحد تو ہی فیصلہ کی طاقت رکھتا ہے) آیا ہے۔

= مَا كَانُوْا میں ما موصولہ ہے اور فیہ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ما موصولہ ہے۔

۳۹: ۴۷ = مَا فِي الْاَرْضِ ماموصولہ ہے یعنی دنیا میں جو کچھ ہے از قسم اموال و ذخائر۔

= جَمِيْعًا سارے کا سارا۔ یعنی اگر ظالموں (مشرکین) کے پاس دنیا کے سب کے سب اموال و ذخائر ہوں۔

= مِثْلَهٗ مَعَهٗ ۔ (اور) اس کے ساتھ اتنا اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اسم موصول مَا ہے۔

= لَافْتَدَوْا ۔ لام جواب۔ شرط کے لئے ہے (لَوْ کے جواب میں) اِفْتَدَوْا ماضی جمع مذکر غائب اِفْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر سے تو وہ عذاب کی سختی سے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے بطور فدیہ (یہ اموال و ذخائر) دینے کو تیار ہو جاتے۔

= سُوْٓءِ الْعَذَابِ ۔ عذاب کی سختی۔

= يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ يَوْمَ بوجہ ظرف منصوب ہے۔

= بَدَا ۔ ماضی واحد مذکر غائب بَدَا يَبْدُوْ (انصر) بَدَاءٌ و بَدَاءَةٌ و بُدُوٌّ، مصدر۔ ظاہر ہونا۔ بَادٍ صفت واحد بَادُوْنَ جمع۔ بَدَا کھلم کھلا ظاہر ہو گیا۔ یہاں بمعنی مستقبل آیا ہے۔ یعنی کھلے طور پر ظاہر ہو جائے گا۔

= مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ه مَا اسم موصول ہے يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ مضارع نفی جحد بلم بمعنی ماضی۔ احتساب (افتعال) مصدر۔ انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا۔

وَ بَدَا لَهُمْ ...... يحتسبون ۔ ای ظهر لهم من سخط الله وعذابه مَالَمْ يكن قط في حسبانهم وہ اللہ تعالیٰ کے اس غصہ اور عذاب کو دیکھیں گے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

۳۹: ۴۸ = وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۔ ای ظهر لهم ان پر ظاہر

ہوں گے۔ سَیِّئٰاتُ برائیاں، بدیاں۔ بُرے اعمال۔
کَسَبُوْا ماضی جمع مذکر۔ کَسْبٌ مصدر (باب ضرب) کمائی کرنا۔ نفع کے لئے کوئی کام کرنا۔ خواہ نتیجہ اچھا نکلے یا برا۔ کَسَبَ کا استعمال قرآن مجید میں مندرجہ ذیل معنوں میں کیا گیا ہے
۱:۔ قلبی ارادہ اور نیت کی پختگی۔ جیسے وَ لٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ (۲: ۲۲۵) لیکن جو (قسمیں) تم دلی ارادہ سے کھاؤ گے ان پر وہ (یعنی اللہ) مؤاخذہ کریگا۔
۲:۔ اچھا بُرا قول یا فعل۔ جیسے ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ (۲: ۲۸۱) پھر ہر شخص اپنے اعمال کا (اچھا ہو یا بُرا) پورا پورا بدلہ پائے گا۔
۳:۔ نیک کام کرنا۔ جیسے لَھَا مَا کَسَبَتْ (۲: ۲۸۶) اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملیگا
۴:۔ برے کام کرنا۔ جیسے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا کَسَبُوْا۔ (۶: ۷۰) یہی لوگ ہیں کہ اپنے اعمال (بد) کے وبال میں ہلاکت میں ڈالے گئے۔
۵:۔ مال کمانا۔ جیسے اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (۲: ۲۶۷) جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو۔
اس جملہ میں مَا کی دو صورتیں ہیں۔
۱:۔ ما موصولہ ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا:
اور ظاہر ہو جائیں گی ان پر بدیاں جو انہوں نے کمائی تھیں۔
۲:۔ مَا مصدریہ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ ان پر ان کے اعمال بد ظاہر ہو جائیں گے
= وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔
حَاقَ یَحِیْقُ (باب ضرب) حَیْقٌ وَحُیُوْقٌ وَحَیَقَانٌ مصدر۔ جس کے معنی کسی چیز کو گھیرنے اور اس پر نازل ہونے کے ہیں۔ یہ باء کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔
حَاقَ بِھِمْ اس نے ان کو گھیر لیا۔ وہ ان پر نازل ہوا۔
= یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب استھزاءٌ (استفعال) مصدر "وہ مذاق بناتے تھے۔ ہلکا سمجھ کر ہنسی اڑاتے تھے۔
مَا کی یہاں بھی دو صورتیں ہیں جو جملہ ماقبل میں ہے یعنی یہ موصولہ بھی ہو سکتا ہے اور مصدریہ بھی:۔
موصولہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا:۔
اور ان کو وہ عذاب گھیرے گا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

دوسری صورت میں ترجمہ یہ ہوگا:۔
اور استہزاء کرنے کی سزا ان کو گھیرلے گی !

۳۹:۴۹ = مَسَّ ۔ ماضی واحد مذکر غائب مَسٌّ (باب نصر) مصدر۔ جس کے معنی چھونا۔ دکھ پہنچانا۔ اسی باب سے قربت صنفی یعنی جماع کے معنی میں آتا ہے مثلاً وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ (۲ : ۲۳۷) اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دیدو۔

= اَلْاِنْسَانَ ۔ اس میں الف لام عہد کا ہے اس سے مراد کافر انسان ہیں ۔
اور بعض کے نزدیک الٗ جنسی ہے اور اس سے جنس انسان مراد ہے لیکن چونکہ کافروں کی کثرت کی وجہ سے جنس انسان سے کافر انسان مراد ہیں ۔

= ضُرٌّ ۔ تکلیف، ضرر، ایذار۔

= دَعَانَا ۔ دَعَا ۔ ماضی واحد مذکر غائب ضمیر فاعل الانسان کی طرف راجع ہے ۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ اس نے ہمیں پکارا۔ بمعنی حال۔ وہ ہمیں پکارتا ہے ۔

= خَوَّلْنٰهُ ۔ خَوَّلْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَخْوِیْلٌ (تفعیل) مصدر بمعنی عطا کرنا۔ دینا بخشنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع الانسان ہے ۔ جب ہم اس کو عطا کردیتے ہیں (بمعنی حال) (جب) ہم نے اس کو عطا کردی (بمعنی ماضی)

تخویل کا لفظ از راہِ مہربانی عطا کردینے کے لئے مخصوص ہے ۔

= اُوْتِیْتُهٗ ۔ اُوْتِیْتُ ماضی مجہول واحد متکلم ایتاءٌ (افعال) مصدر بمعنی دینا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع نعمۃ ہے میں دیا گیا ہوں یہ نعمت ۔ مجھے یہ نعمت دی گئی ہے۔ نعمۃ بمعنی شیءٌ من النعم ہے یعنی نعمتوں میں سے کوئی شے۔ اسی بناپر ہٗ بصیغہ واحد مذکر استعمال ہوا ہے ۔

= عَلٰی عِلْمٍ ۔ میرے علم کے باعث ۔ میری تدبیر و حکمت کی وجہ سے ۔ لِاَجْلِ عِلْمٍ علم کی وجہ سے ۔

= بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ ۔ بَلْ حرف اضراب ہے ۔ بلکہ ۔ یعنی حقیقت یہ نہیں ہے کہ یہ نعمت اسے اس کے علم کے باعث یا استحقاق پر دی گئی ہے بلکہ اس کے امتحان کے لئے ہے کہ شکر بجالاتا ہے یا ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے ۔

هِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب نعمۃ کے لئے ہے باعتبار لفظ پہلے ہٗ ضمیر مذکر باعتبار معنی

لائی گئی تھی۔

فِتْنَةٌ آزمائش اس کے علاوہ کئی دیگر معانی میں بھی اس کا استعمال ہوا ہے!

= اَكْثَرَهُمْ ان میں سے اکثر، بیضاوی نے لکھا ہے کہ:

ذٰلك وهو دليل علىٰ ان الانسان للجنس - یہ جملہ دلالت کر رہا ہے کہ الانسان سے مراد جنس انسان ہے۔

۳۹ : ۵۰ = قالها۔ اس میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع قول انما اوتيته علىٰ علم ہے یعنی اس سے پہلے بھی لوگ ایسی بڑ مارتے رہے ہیں۔ ضمیر مؤنث بدیں وجہ ہے کہ یہ ایک جملہ یا کلمہ ہے۔

= فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ مَآ اَغْنٰى ماضی منفی واحد مذکر غائب: اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر غنی کرنا۔ غنی بنانا۔ دولت دینا۔ مالدار کرنا۔ اَغْنٰى عَنْهُ کافی ہونا

هٰذَا مَا يُغْنِىْ عَنْكَ شَيْئًا۔ یہ تجھے کوئی فائدہ نہ دے گا۔

مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥ مَا موصولہ یا مصدریہ ہے۔ پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

جو (دولت) وہ کمایا کرتے تھے اس نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا۔

دوسری صورت میں: ان کی کمائی ان کے کسی کام نہ آئی۔

۳۹ : ۵۱ = اَصَابَهُمْ: ماضی واحد مذکر غائب اِصَابَةٌ (افعال) مصدر جس کے معنیٰ پا لینے کے ہیں۔ اَصَابَ وہ آپہنچا۔ وہ آپڑا۔ اس نے پالیا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع الذين من قبلهم ہیں۔ وہ ان پر آپڑیں۔

= سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا۔ بدیاں جو انہوں نے کمائی تھیں (بصورت ما موصولہ) اعمالِ بد۔ (بصورت مَا مصدریہ) نیز ملاحظہ ہو ۳۹ : ۴۸۔

اَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا۔ اُن کے بداعمال ان کو آلیں گے: بداعمال سے مراد ان کی سزا ہے۔ یعنی ان کے بداعمال کی سزا ان پر آپڑے گی! سیئات کی سزا کو سیئات صرف تقابل کی وجہ سے قرار دیا۔ سمّی جزاء السيئة سيئة للازدواج كقوله تعالىٰ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (۴۲ : ۴۰)

= وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ۔ الذين ظلموا سے مراد مشرکین ہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ (۳۱ : ۱۳) بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ مِنْ بیانیہ ہے۔ ومن للبيان فانهم كلهم كانوا ظلمين (روح المعانی) مِنْ بیانیہ

کیونکہ وہ سب کے سب ہی ظالم تھے ۔

هٰٓؤُلَآءِ ۔ اسم اشارہ۔ جمع یہ سب ۔ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سے مراد مشرکین مکہ ہیں اور یہ ظالم لوگ بھی ....

بعض کے نزدیک مِنْ تبعیضیہ ہے اور اس صورت میں وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ کا ترجمہ ہو گا: اور ان میں سے جو شرک پر مُصر ہے (اخیر دم تک)

= سَيُصِيْبُهُمْ ۔ سَ مستقبل قریب کے لئے ہے يُصِيْبُ صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف ۔ اِصَابَةٌ (افعال) سے بمعنی پہنچنا ۔ آجانا ۔ آپڑنا ۔ یہ اَصَابَ السَّهْمُ سے ہے ۔ جس کا مطلب ہے تیر ٹھیک نشانہ پر جا لگا ۔ مُصِيْبَةٌ اصل میں اس تیر کو کہتے ہیں جو ٹھیک نشانہ پر جا کر بیٹھ جائے ۔ اس کے بعد (عرف عام میں) ہر حادثہ اور واقعہ کے ساتھ یہ لفظ مخصوص ہو گیا ہے ۔

= سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا ۔ ان کے اعمالِ بد کی جزار

یعنی عنقریب ان کی بداعمالیوں کی سزا ان پر آپڑے گی (چنانچہ کفار مکہ سات سال تک قحط میں مبتلا رہے ۔ پھر بدر میں ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے ۔ اور واصلِ جہنم ہوئے صرف وہ لوگ محفوظ رہے جنہوں نے توبہ کر لی ۔ اور مسلمان ہو گئے)

= وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔ مَا نافیہ ہے مُعْجِزِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر ۔ عاجز بنا دینے والے ۔ ہرا دینے والے ۔ اور یہ اللہ کو ہرا نہیں سکتے ۔ یعنی اللہ کی گرفت سے چھوٹ نہیں سکتے

۳۹: ۵۲ = اَوَلَمْ يَعْلَمُوْا ۔ ہمزہ استفہام انکاری ہے واؤ کا عطف فعل محذوف پر ہے لَمْ يَعْلَمُوْا مضارع مجزوم نفی جحد بلم ۔ صیغہ جمع مذکر غائب ؛ کیا وہ نہیں جانتے

= يَبْسُطُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب بَسْطٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ کشادہ کرتا ہے وہ فراخ کرتا ہے ۔ وہ وسیع کرتا ہے ، بَسْطَةٌ وبُسْطَةٌ فضیلت ، قدرت ، جسم کی بڑائی ۔ علم کی وسعت ، کمال کی افزونی ، بَسْط کبھی بمقابلہ قدر آتا ہے (تنگ کر دینا) جیسا کہ آیت ہذا میں اور کبھی بمقابلہ قبض آتا ہے (تنگ کر دینا) جیسے وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ (۲: ۲۴۵) اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے ۔

= يَقْدِرُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَدْرٌ (باب ضرب) مصدر سے وہ تنگ کرتا ہے قَدْرٌ وقَدْرَةٌ بمعنی طاقت رکھنا اور قادر ہونا بھی ہے ۔ باب نصر سے بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے ؛

۳۹: ۵۳ == قُلْ: ای قل یا محمد. خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔
== عِبَادِیَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عَبْد کی جمع ہے اور یٔ ضمیر واحد متکلم کی ہے!
میرے بندو۔ اس میں اضافت عہد کی ہے یعنی اس سے مراد اللہ کے بندے ہیں۔
ناکہ امر قُلْ کے مخاطب کے۔ کیونکہ یہ اضافت بلاشک وشبہ ہر ایک کے علم میں موجود ہے
قرآن کریم میں عبادی ، ار جگہ آیا ہے اور ہر جگہ اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے!
قُلْ یٰعِبَادِیَ فرما دیجئے: اے اللہ کے بندو! یہاں اللہ کے بندوں سے مراد المؤمنون
المذنبون ہے وہ مؤمن جن سے گناہ سرزد ہو گئے ہوں۔ یا وہ جنہوں نے اسلام لانے سے
قبل گناہ کا ارتکاب کیا ہو!
== اَلَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ یہ جملہ عبادی کی صفت ہے بمعنی جنہوں نے اپنی
جانوں پر زیادتیاں کی ہیں۔
اَسْرَفُوْا ماضی جمع مذکر غائب اسراف (افعال) مصدر۔ اسراف اصل
میں ہر کام میں انسان کے حد سے تجاوز کرنے کا نام ہے مگر اس کا استعمال خرچ کے بارے
میں زیادہ مشہور ہے قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع اور محل کے لحاظ سے دونوں معنی میں
مستعمل ہے۔ آیت ہذا میں کفر و معاصی میں افراط مراد ہے۔ یعنی جنہوں نے کفر و ترک کرکے
اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں۔ یعنی اس کا ارتکاب کرکے اپنے آپ کو حد سے بڑھ کر مجرم بنالیا ہے
== لَا تَقْنَطُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر قنوط (باب فتح) مصدر سے۔ تم مایوس مت ہو
تم آس مت توڑو۔
۳۹: ۵۴ == وَاَنِیْبُوْا۔ میں واؤ عاطفہ ہے جملہ ہذا کا عطف جملہ ماقبل لَا تَقْنَطُوْا
پر ہے۔ اَنِیْبُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر اِنَابَةٌ (افعال) مصدر سے، تم رجوع ہو جاؤ
اس کا مادہ نوب ہے۔ النوب کسی چیز کا بار بار لوٹ کر آنا۔ شہد کی مکھی کو نوب بھی کہا
جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی قرار گاہ کی طرف لوٹ لوٹ کر جاتی ہے الانابۃ الی اللہ توبہ اور
اخلاص عمل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا۔
== اَسْلِمُوْا لَہٗ۔ اَسْلِمُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ اسلام (افعال) مصدر تم اس کے
تابع فرماں رہو۔ تم اس کے فرمانبردار رہو۔
== اَنْ یَّاْتِیَكُمُ میں اَنْ مصدریہ ہے یَاْتِیَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ
صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ

پیشتر اس کے کہ تم پر عذاب آجائے یا تم پر عذاب آنے سے پیشتر۔
= لَا تُنْصَرُوْنَ مضارع نہی مجہول، جمع مذکر حاضر، تمہاری مدد نہیں کی جائے گی، تم مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

۳۹: ۵۵ = وَاتَّبِعُوْا، جملہ ہذا معطوف ہے۔ جس کا عطف یا لَا تَقْنَطُوْا پر ہے یا وَ اَنِيْبُوْا پر ہے اور تم پیروی کرو۔ اتبعوا فعل امر، جمع مذکر حاضر اتباع (افتعال) مصدر پیروی کرنا۔ اتباع کرنا۔
= اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ:
اَحْسَنَ مضاف۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مضاف الیہ۔ جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کا بہتر۔ یعنی اس کے بہترین پہلو۔ اور اس سے مراد صریحًا القرآن ہے اور قرآن کے بہترین پہلو کی پیروی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اوامر کی تعمیل کرے اور نواہی سے بچتا ہے احکام کی پیروی کرے اور رخصتوں کی طرف نہ جھکے۔

بعض نے اسے صفت و موصوف کے معنی میں لیا ہے اور جملہ کا ترجمہ کیا ہے کہ:۔
"بہترین کلام جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے" اور بہترین کلام القرآن ہے،
= بَغْتَةً۔ اچانک، یک دم، یکایک، ناگہاں۔ بَغَتَ يَبْغَتُ (فتح) سے جس کے معنی کسی چیز کے یکبارگی ایسی جگہ سے ظاہر ہو جانے کے ہیں جہاں سے اس کے ظہور کا گمان تک بھی نہ ہو۔
= وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ہ واو حالیہ ہے۔ لَا تَشْعُرُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر حاضر دراں حالیکہ تم کو اس کا خیال تک نہ ہو۔ تم کو (اس کی) خبر تک نہ ہونے پائے۔

۳۹: ۵۶ = اَنْ تَقُوْلَ۔ (اَنْ مصدریہ ناصبہ، بمعنی لِئَلَّا (لِ تعلیلیہ، لا نافیہ، تاکہ نہ کہے۔ تاکہ نہ کہہ سکے۔

ان تقول سے قبل فعل محذوف ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(۱) وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ لِئَلَّا تَقُوْلَ نَفْسٌ الخ
اور تم پیروی کرو اس عمدہ کلام کی جو اتارا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے تاکہ (کل) کوئی نفس (یہ) نہ کہہ سکے کہ..... الخ
۲:۔ اَنْذَرَكُمْ وَاَمَرَكُمْ بِاَحْسَنِ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ لِئَلَّا تَقُوْلَ نَفْسٌ ..... الخ وہ ڈراتا ہے تم کو اور حکم دیتا ہے تم کو پیروی کرنے کا عمدہ کلام کی جو اتارا

گیاہے تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے تاکہ کل کوئی نفس یہ نہ کہہ سکے کہ ......
نفسٌ میں تنوین تکثیر کے لئے ہے یا یہ تقلیل کے لئے بھی ہوسکتی ہے کیونکہ قیامت کے دن ایسا کہنے والے کچھ ہی لوگ ہوں گے۔
== یٰحَسْرَتٰی۔ یا حرف ندار حَسْرَۃ (افسوس، پشیمانی، پچھتاوا) حَسِرَ یَحْسَرُ سَمِعَ کا مصدر ہے ی اضافت واحد متکلم کی ہے۔ یائے اضافت کو الف سے بدلا گیاہے، اے میری بد قسمتی، اے میری پشیمانی، صد حیف مجھ پر۔
== عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ علیٰ تعلیلیہ مَا مصدریہ ہے فَرَّطْتُّ ماضی واحد متکلم۔ تَفْرِیْطٌ (تفعیل) مصدر۔ فَرْطٌ مادہ۔ میں نے کمی کی، میں نے کوتاہی کی۔ یہ افراط کی ضد ہے۔ عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ ای بسبب تفریطی میری کوتاہی پر، میری کوتاہی کے سبب سے۔ ملاحظہ ہو وَلتکبروا اللّٰہ علی مَا ھدٰیکم (۲: ۱۸۵) کہ تم اللہ کی بڑائی کیا کرو بسبب اس کے تمہیں ہدایت دینے کے۔
== فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ۔ علماء نے اس کے متعدد معانی لکھے ہیں۔

ا:۔ اللہ کی اطاعت میں۔ (حسن)

۲:۔ اللہ کے معاملہ میں (مجاہد)

۳:۔ اللہ کے حق میں (سعید بن جبیر)

بعض کے نزدیک ذاتِ خدا مراد ہے اور مضاف محذوف ہے یعنی ذاتِ الٰہی کی اطاعت میں یا اس کا قرب حاصل کرنے میں۔
بعض نے جنب کا معنی جانب بیان کیاہے یعنی اس جانب میں کوتاہی کی جو مجھے اللہ کی جانب پہنچادیتی۔
== وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ۔ اس میں اِنْ مخففہ ہے اِنَّ ثقیلہ سے یعنی بلاشبہ۔ بے شک، السّٰخِرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر، سَخِرَ یَسْخَرُ (سمع) سَخْرٌ و سُخْرٌ و مَسْخَرٌ مصدر۔ ٹھٹھا کرنا۔ مذاق کرنا۔ ہنسی اڑانا۔ السُّخْرَۃُ جس سے ٹھٹھا کیا جائے۔ ہنسی اڑانے والے کے اس فعل کو سخریۃ وسخریۃ کہتے ہیں
لَمِنْ میں لام فارقہ ہے۔
۳۹: ۵۷ == اَوْ تَقُوْلَ۔ اَوْ حرف عطف، تَقُوْلَ مضارع منصوب واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٌ ہے جو یہاں محذوف ہے۔ فعل مضارع سے قبل عامل

اَنْ (مصدریہ، ناصبہ) محذوف ہے۔ عبارت یوں ہوگی!
اَوْ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ ..... الخ نحوی تشریح کے لئے آیت ۵۶ متذکرہ بالا ملاحظہ فرمائیں!
= لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۔ اس کی جزاء (یا کوئی جان یا نفس یا شخص یہ کہے کہ اگر (دنیا میں) اللہ مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔ یعنی شرک اور معاصی سے بچا رہتا۔
۳۹ : ۵۸ = اَوْ تَقُوْلَ ۔ اس کی تشریح آیات ۵۶ ، ۵۷ متذکرہ بالا میں دیکھیں۔
= تَرٰى مضارع واحد مؤنث غائب۔ رائی مادہ رُؤْيَة مصدر۔ وہ دیکھتی ہے وہ دیکھے گی۔
= لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً ۔ جملہ تمنائی ہے فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ اس کا جواب ہے لَوْ کاش كَرَّةً (منصوب بوجہ عمل اَنَّ)
اَلْكَرُّ ۔ كَرَّ يَكُرُّ (باب نصر) سے مصدر ہے مگر بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔ مصدر بمعنی مڑنا۔ لوٹنا۔ جیسے انهزم عَنْهُ ثُمَّ كَرَّ عَلَيْهِ ۔ اس نے اس سے شکست کھائی اور پھر حملہ کے لئے لوٹ پڑا۔ یعنی پینترا بدلنے کے لئے وہ بھاگا پھر اس نے دوبارہ حملہ کیا كَرَّار اسم صفت ہے پھر پھر کر حملہ کرنے والا۔ اور تکرار کسی شے کو بار بار کرنا۔
كَرَّةً میں تا وحدت کی ہے یعنی ایک بار۔ گویا كَرَّة کے معنی ہوئے ایک بار لوٹنا۔ ایک پھیرا۔ ایک مرتبہ واپسی۔
فَاَكُوْنَ میں نصب بوجہ جواب تمنا ہے مُحْسِنِيْن اسم فاعل جمع مذکر۔ نیکوکار، نیکی کرنے والے۔ اِحْسَانٌ سے۔
جملہ کا ترجمہ یوں ہوگا، اے کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا ہو جائے پھر میں نیک بندوں میں ہو جاؤں۔
لَوْ تمنائیہ کی اور مثال :۔
فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۶ : ۱۰۲) کاش ہمیں (دنیا میں) پھر جانا ہو تو ہم مؤمنوں میں ہو جائیں۔
لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً جملہ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے بمعنی اگر مجھے (دنیا میں) پھر ایک بار جانا نصیب ہو جائے۔

۳۹:۵۹ ـــــ بَلٰی ۔ حرف اضراب ہے ۔ یہاں شرک و معاصی کا ارتکاب کرنے والے کے اس قول کی تردید ہے جس کی طرف آیۃ مذکورہ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰىنِیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ میں اشارہ ہے علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں :۔

یہ آیت گذشتہ آیت لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ..... کی مکمل تردید ہے کیونکہ سابق آیت میں اگر راہنمائی مراد ہے تو اس آیت کا مطلب ہوگا کہ پیغمبر اور کتاب کے ذریعہ سے اللہ نے راہنمائی تو کردی تھی مگر تو نے سب کی تکذیب کی تو اس صورت میں آیت لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰىنِیْ کا مطلب یہ ہوگا کہ میرے پاس پیغمبر آیا ہی نہیں نہ کسی پیغمبر نے مجھے اللہ کا پیغام پہنچایا.............. اور اگر ہدایت سے تخلیق ہدایت اور منزل مقصود تک پہنچانا مراد ہو تو اس صورت میں لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰىنِیْ کا یہ مطلب ہوگا کہ میں مجبور تھا اللہ ہی نے مجھے ہدایت نصیب نہیں کی ۔ ایمان و اطاعت کو اختیار کرنے کی میرے اندر طاقت ہی نہ تھی کیونکہ اللہ نے مجھے اس کی قدرت دی ہی نہ تھی ۔

بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِیْ ...... الخ : میں اس قول کی تردید کردی اور فرمایا کیوں نہیں ہم نے تو تجھے قدرت دی تھی کہ جس راستہ کو اختیار کرنا چاہے کرلے ۔ اسی پر عذاب و ثواب کی عمارت کی بنا ہے لیکن جب میری آیات تیرے پاس پہنچیں تو تو نے اپنے اختیار سے ان کی تکذیب کی اور غرور کیا اور تو کافروں میں شامل ہو رہا ۔

اِسْتَكْبَرْتَ ماضی واحد مذکر حاضر ۔ استکبار (استفعال) مصدر ۔ تو نے غرور کیا ۔

۳۹:۶۰ ـــــ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُسْوَدَّةٌ ۔ يَوْمَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے ۔ اَلَّذِيْنَ اسم موصول جمع مذکر كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ بدل ہے اَلَّذِيْنَ سے ۔

وُجُوْهُهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا ۔ مُسْوَدَّةٌ اسم فاعل واحد مؤنث اِسْوِدَادٌ اِفْعِلَالٌ مصدر سے ۔ سیاہ ۔ خبر ۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ۔ یہ جملہ موضع حال میں ہے لہٰذا محل نصب میں ہے ۔

یعنی قیامت کے دن تو دیکھیگا ۔ ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر دروغ گوئی کی درآں حالیکہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے ۔

اللہ پر دروغ گوئی سے مراد اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اسے صاحبِ اولاد ماننا ۔ یا ان صفات کی اس کی طرف نسبت کرنا جو اس کی شان کے شایان نہیں ہیں ۔

ـــــ اَلَيْسَ ۔ الف استفہام انکاری کے لئے ہے لَيْسَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب

نہیں ہے۔ نفی کا انکار۔ مثبت کا اقرار ہے۔ یعنی ضرور ہے۔

== مَثْوًی۔ ظرف مکان مفرد مَثَاوِی جمع ٹھکانہ۔ فرودگاہ۔ اترنے کا مقام۔ درازمدت تک ٹھہرنے کی جگہ۔ مطلب: متکبرین کا ٹھکانہ ضرور بالضرور جہنم میں ہوگا۔

مُتَکَبِّرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر تکبر کرنے والے۔ اللہ کو ماننے اور اس کی اطاعت کرنے سے سرتابی کرنے والے۔

۳۹: ۶۱ == یُنَجِّیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَنْجِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ نجو مادہ وہ بچالیگا۔ وہ نجات دیگا۔

== اتَّقَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ وہ ڈرے۔ انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی۔ اتِّقَاءٌ افتعال مصدر وقی مادہ۔ وَقَیْتُ الشَّیْءَ (باب ضرب) وِقَایَۃٌ وَوِقَاءٌ کے معنی کسی چیز کو مضر اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچانا کے ہیں۔ جیسے وَوَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ (۴۴: ۵۶) اور (خدا) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیگا۔ اسی سے تقویٰ ہے نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جس سے گزند پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

کبھی کبھی تقویٰ اور خوف ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (۷: ۳۵) جو شخص (ان پر ایمان لاکر) خدا سے ڈرتا رہیگا۔ اور اپنی حالت درست رکھیگا تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

پھر تقویٰ کے مختلف مدارج ہیں اس لئے ہر جگہ تقویٰ کا ایک خاص معنی مراد ہے

== بِمَفَازَتِھِمْ۔ ب سببیہ ہے مَفَازَتِھِمْ مضاف مضاف الیہ ان کی کامیابی ان کی فلاح۔ جملہ کا مطلب یہ ہے اور جو پرہیز گار ہیں ان کی کامیابی کے سبب خدا ان کو نجات دیگا

بعض نے مَفَازَۃٌ سے مراد خوش نصیبی اور اعمال صالح مراد لیا ہے، یہ دونوں کامیابی کے اسباب ہیں۔ مسبب بول کر سبب مراد لیا گیا ہے۔

مَفَازَۃٌ۔ فَازَ یَفُوْزُ (باب نصر) سے مصدر ہے اور فَوْزٌ و مَفَازٌ بھی مصدر ہے

== لَا یَمَسُّھُمْ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ان کو نہیں چھوئے گا۔ ان کو نہیں پہنچیگا۔ مسّ یمس (باب سمع)

== السُّوْٓءُ۔ تکلیف، دکھ، آفت۔ سَوْءٌ سے اسم ہے۔

۳۹: ۶۲ == وَکِیْلٌ۔ صفت مشبہ، وَکْلٌ مصدر سے۔ نگہبان، نگران، کارساز،

التوکیل کے معنی کسی پر اعتماد کرکے اسے اپنا نائب مقرر کرنے کے ہیں۔
اور وکیل بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے جس پر اعتماد کرکے اپنا کام اس کے سپرد کر دیا جائے
اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (۴: ۸۱) اور خدا ہی کافی کارساز ہے یعنی
اپنے تمام کام اسی کے سپرد کر دیجئے اور کارسازی کے لئے اسی کو کافی سمجھئے۔
۳۹: ۶۳ = لَهٗ میں لام ملک کے معنی میں آیا ہے اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف
راجع ہے وہی مالک ہے، یعنی اللہ ہی مالک ہے۔ جیسے اور جگہ آیا ہے لَهٗ مَافِى
السَّمٰوٰتِ وَمَافِى الْاَرْضِ۔ (۲: ۲۵۵) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
سب کا وہی مالک ہے۔
= مَقَالِيْدُ۔ مِقْلَادٌ یا مَقْلِيْدٌ کی جمع ہے جیسے مِفْتَاحٌ کی جمع مَفَاتِيْحُ
اور مِنْدِيْلٌ کی جمع مَنَادِيْلُ ہے۔ کنجیاں۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یعنی آسمانوں کے اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ سارا جہاں اسی کی ملک
ہے کوئی بھی اس کے سوا ان خزانوں میں تصرف نہیں کر سکتا۔
= اٰيٰتِ اللّٰهِ سے مراد کلمات تمجید و توحید یا قرآن مجید یا اللہ کی قدرت مستقلہ کے
نشانات و علامات۔
= هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر خُسْرٌ و خُسْرَانٌ مصدر سے
ٹوٹا پانے والے۔ نقصان اٹھانے والے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب حصر کے لئے ہے۔
یعنی وہی خسارہ پانے والے ہیں۔
۳۹: ۶۴ = قُلْ۔ ای قل للقریش یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے کہہ دیجئے۔
= اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِّىْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ۔ ای ایھا الجٰھلون
افغیر اللہ تامرونی اَعْبُدُ۔ اَفَغَيْرَ میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔
ف حرف عطف ہے اور اس کا عطف محذوف پر ہے۔ ای ءاکفر و غیر اللہ اعبد
پر غیر مفعول ہے اَعْبُدُ کا۔ تَاْمُرُوْنِّىْ جملہ معترضہ ہے محل انکار غیر اللہ کا لفظ ہے،
اس لئے فعل پر اس کو مقدم کر دیا گیا (یعنی اہمیت کی وجہ سے مفعول کو فعل سے پہلے ذکر کر دیا)
مطلب اس طرح ہوگا:۔
اے جاہلو! کیا میں کفر کروں اور غیر اللہ کی عبادت کروں۔ تم مجھے اس کام کا مشورہ

دے رہے ہو۔

تَاْمُرُوْٓنِّیْ۔ اصل میں تَاْمُرُوْنَنِیْ تھا۔ ی ضمیر واحد متکلم کا ہے اور نون پر تشدید نَ کو نَ میں مدغم کرنے کی وجہ سے ہے۔ تم مجھے حکم دیتے ہو۔ تم مجھے مشورہ دیتے ہو۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اَمْرٌ مصدر سے باب نصر۔

۳۹: ۶۵ = وَلَقَدْ واؤ حالیہ ہے لَقَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ......

= اَلَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ سے مراد وہ پیغمبر و رسول جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔ وَ اِلَى الَّذِیْنَ ای واوحی الی الذین

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ہ میں لام اول (لَئِنْ کی لام) کو اللام الموطئۃ للقسم کہتے ہیں۔ (وہ لام جو قسم کے لئے راہ ہموار کرے) اس سے قبل قسم محذوف ہے ای واللّٰہِ لَئِنْ ..... الخ لام دوم، لام سوم لیحبطن اور لتکونن کی لام جواب قسم کی لام ہیں۔ اور جوابِ قسم لیحبطن .... الخ قائم مقام دو جواب کے ہے۔ جواب قسم وجواب شرط۔ (لَئِنْ میں اِن شرطیہ ہے اور اِنْ اَشْرَكْتَ جملہ شرطیہ ہے اور لیحبطن .... الخ جواب شرط ہے)

= اَشْرَكْتَ ماضی واحد مذکر حاضر۔ اِشْرَاكٌ مصدر (افعال) تو نے شرک کیا اِنْ اَشْرَكْتَ اگر تو نے شرک کیا۔

= يَحْبَطَنَّ۔ مضارع بالون تاکید ثقیلہ۔ واحد مذکر غائب حَبْطٌ مصدر۔ (باب سمع) ضرور بے کار جائے گا۔ ضائع ہو جائے گا۔ حَبِطَ دَمُ الْقَتِيْلِ مقتول کا خون رائیگاں گیا اَلْحَبْطُ کے معنی کسی کام کا ضائع اور اکارت ہو جانا کے ہیں۔

= تَكُوْنَنَّ۔ مضارع بالون تاکید ثقیلہ واحد مذکر حاضر۔ تو ضرور ہو جائے گا۔ كَوْنٌ مصدر (باب نصر)

= اَلْخٰسِرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ خُسْرٌ وخُسْرَانٌ مصدر۔ نقصان اٹھانے والے۔ گھاٹا پانیوالے۔ زیاں کار۔

اَشْرَكْتَ۔ عَمَلُكَ۔ تَكُوْنَنَّ میں ضمیر واحد مذکر حاضر کا مرجع کون ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں:۔

(۱) اس کا مرجع عام مخاطب امت میں سے کا ہر ایک شخص ہے یعنی آپ کی طرف

اور دیگر پیغمبران کی طرف یہ وحی بھیج دی گئی ہے کہ تمہارا اپنی قوم کے ہر فرد سے یہ خطاب ہو:
اے مخاطب اگر تونے شرک کیا تو تیرے سب اعمال اکارت جائیں گے! اور تو ضرور گھاٹا پانے والوں سے ہوجائیگا۔

۲:۔ اس کا مرجع لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اور مِنْ قَبْلِكَ کے قرینہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر اس پر اکثر علماء نے اعتراض کیا ہے کہ انبیاء کی شان میں شرک کا تصور بھی محال ہے لیکن اس بارہ میں تفسیر حقانی کے مصنف کی تشریح قابل غور ہے! فرماتے ہیں۔

"ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك ... الخ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری طرف اور تجھ سے پہلے انبیاء کی طرف ہم یہ حکم بھیج چکے ہیں کہ اگر تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بالفرض یا تجھ سے پہلے انبیاء (فرضاً) شرک کریں۔ تو ان کے نیک کام اکارت ہوجائیں۔ اور بڑی بربادی میں پڑیں۔ یہ کلام شہنشاہی اور جلالی رعب کے قاعدہ پر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلے انبیاء سے شرک سرزد ہونا محال تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں مگر مخاطب کے سنانے کو ایسا پر زور حکم سنادیا کہ یہ نکوہیدہ کام کسی کو بھی معاف نہیں"!

مولانا تھانوی رح آیت وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۶ : ۱۴) کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

تکالیف شرعیہ کسی سے بھی ساقط نہیں ہوتیں یہاں تک کہ انبیاء سے بھی۔

۳۹ : ۶۶ == بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ۔ بَلْ حرف اضراب ہے۔ جس کی عبادت (ماسوی اللہ) کافرین چاہتے تھے اس کی تردید میں ارشاد ہوتا ہے بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ۔ کانہ قال لاتعبد ما امروك لعبادتہ بل ان عبدت فاعبد اللّٰہ۔ یعنی جو وہ چاہتے ہیں اس کی عبادت نہ کرو بلکہ اگر عبادت کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

شرط کو حذف کرکے اس کے عوض مفعول کو لایا گیا ہے!

== شٰكِرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر شُكْرٌ مصدر سے۔ شکرگذار۔ احسان ماننے والا۔

۳۹ : ۶۷ == مَاقَدَرُوا اللّٰهَ : مَاقَدَرُوْا ماضی منفی جمع مذکر غائب انہوں نے تعظیم نہیں کی! انہوں نے نہیں پہچانا۔ انہوں نے قدر نہیں پہچانی، انہوں نے قدردانی نہیں کی

== وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا یعنی زمین اپنی تمام اندرونی و بیرونی اجزاء کے ساتھ

== قَبْضَتُهٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا قبضہ، اس کی مٹھی میں ہونا۔ اس کا تصرف، اس کا اختیار کامل۔ اَلْقَبْضُ کے معنی کسی چیز کو پانچوں انگلیوں سے مٹھی بھر کر پکڑنا۔ جیسے قَبَضَ

السیف تلوار کو پکڑنا۔ قبض علٰی کسی چیز کو بھرپور پکڑنا۔ قبض عن کسی چیز کی طرف سے ہاتھ کو کھینچ لینا۔ اسی مفہوم کے لحاظ سے خرچ سے ہاتھ روکنے کو قبض کہا جاتا ہے مثلاً ویقبضون ایدیھم (۹: ۶۷) اور خرچ کرنے سے ہاتھ بند کئے رہتے ہیں۔ وقبض الی۔ اپنی طرف سمیٹنا۔ مثلاً ثم قبضنٰہ الینا قبضا یسیرا (۲۵: ۴۶) پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔

قبضتہ مٹھی بھر چیز۔ یعنی مکمل طور پر اس کے اختیار میں ہوگی!

= مطویّٰت۔ اسم مفعول جمع مؤنث۔ مطویۃ واحد۔ طیّ مصدر (باب ضرب) لپیٹے ہوئے۔

طے کرنا کے دو معنی ہیں (۱) لپیٹنا جیسے کاغذ یا کپڑے کو تہہ کرنا۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے:

یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب (۲۱: ۱۰۴) جس دن ہم آسمان کو اسی طرح لپیٹ لیں گے جیسے کاغذات کا طومار لپیٹ لیا جاتا ہے۔

(۲) مسافت کو قطع کرنا۔ عمر کو گذارنا۔

بقول امام راغب آیت میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ کاغذ کی طرح آسمانوں کا لپیٹ دیا جانا بھی۔ اور فنا کر دینا اور تباہ کر دینا بھی۔ قیامت کے دن آسمان بہرحال فنا کر دیئے جائیں گے۔

۳۹: ۶۸ = نُفِخَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب نفخ (باب نصر) مصدر وہ پھونکا جائے گا۔ صور پھونکا جائے گا۔ یہاں مراد نفخہ اول ہے۔

= الصور۔ صور۔ نرسنگا۔ وہ چیز کو حضرت اسرافیل خلق کو مارنے اور جلانے کے لئے ارشاد الٰہی سے پھونکیں گے۔

= فصعق ف سببیہ بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اس (صور پھونکے جانے) کے سبب اور فجائیہ بھی۔ یعنی صور پھونکا جائے گا اور فوراً ..... صعق ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب صعق مصدر باب سمع سے۔ جس کے معنی گرج کے صدمہ سے بیہوش ہونے اور مر جانے کے آتے ہیں۔ صعق وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ وہ مر گیا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وخر موسٰی صعقا۔ (۷: ۱۴۳) اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) بیہوش ہو کر گر پڑے :۔

= ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰی پھر اسے دوبارہ پھونکا جائے گا۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الصُّوْر ہے۔

= فَاِذَا۔ میں فاء تعقیب کا ہے۔ اذا مفاجاتیہ۔ فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ تو دفعۃً سب کے سب اُٹھ کھڑے ہوں گے!

= يَنْظُرُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب نَظْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ دیکھتے ہوں گے۔ وہ دیکھیں گے۔ وہ دیکھنے لگیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ دوسرے نفخہ پر لوگ یکدم قبروں سے نکل کر کھڑے ہوجائیں گے اور حیرانی سے ادھر ادھر نظریں گھما کر دیکھیں گے۔ یا یہ کہ انتظار کریں گے کہ آئندہ ان کے متعلق کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ ای يقلبون ابصارهم في الجهات نظر المبهوت او ينتظرون امر الله فيهم۔

۳۹: ۶۹ = اَشْرَقَتْ: ماضی بمعنی مستقبل واحد مؤنث غائب وہ چمک اُٹھے گی! اِشْرَاقٌ مصدر (افعال) سے یعنی میدان قیامت کی زمین روشن ہوجائے گی!

= وُضِعَ الْكِتٰبُ۔ وُضِعَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب وَضْعٌ مصدر (باب فتح۔ اَلْوَضْعُ نیچے رکھ دینا۔ اسی سے ہے مَوْضِعٌ (جمع مَوَاضِعُ) بمعنی جگہیں یا موقعے۔ جیسے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ۔ (۵: ۱۳) یہ لوگ کلمات کتاب کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔

اَلْكِتٰبُ سے مراد جمہور نے اعمال نامے لیا ہے ال جنس کے لئے ہے ابن عباس رضہ نے اس سے مراد لوح محفوظ لیا ہے کہ ہر ایک اپنے اعمال نامہ کا مقابلہ اس سے کرلے۔ اس میں الف لام عہد کا مراد لیا گیا ہے۔ ابو حیان نے اسے دور از حقیقت لیا ہے اور کہا ہے کہ شاید ابن عباس کی طرف اس قول کی نسبت صحیح نہیں ہے۔

= جِايْٓءَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ جَآءَ يَجِيْءُ (باب ضرب) مصدر مَجِيْءٌ آنا۔ بِ تعدیہ کے لئے ہے جَآءَ بِ وہ لایا۔ ج ی ء مادہ۔

جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ پیغمبر اور دوسرے گواہ لائے جائیں گے۔ حاضر کئے جائیں گے!

= الشُّهَدَآءِ گواہ شَهِيْدٌ کی جمع ہے بمعنی حق کی شہادت دینے والا۔ گواہ۔ شاہد (شہید بروزن فعیل بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے) شہید اصطلاح میں اس شخص کو

کہتے ہیں کہ جس نے راہِ خدا میں کافروں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جان دیدی ہو۔
عطار نے کہا ہے کہ الشھداء سے مراد اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں اور اسی پر دلالت کر رہی ہے یہ آیت وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (۵۰: ۲۱) اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ ایک (فرشتہ) تو اس کے ساتھ ہمراہ لانے والا ہوگا۔ اور ایک (فرشتہ) گواہ ہوگا۔ (یہ دونوں فرشتے وہی کاتب اعمال ہوں گے۔ عرف عام میں انہی کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ (الماجدی)

== قُضِيَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب یہاں ماضی بمعنی مستقبل استعمال ہوا ہے۔ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

قَضٰی ماضی معروف قَضَاءٌ مصدر۔ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ پورا کرنا۔ عزم کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ حکم جاری کرنا۔ حکم دینا۔ قطعی وحی بھیج کر اطلاع دینا۔ مقرر کرنا۔ حاجت پوری کر کے قطع تعلق کر لینا۔ فارغ ہونا۔ مرجانا۔ مار ڈالنا وغیرہ۔

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ اور ان کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا

۳۹/۷۰ == وُفِّيَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب تَوْفِيَة (تفعیل) مصدر۔ پورا پورا دیا جائیگا۔ (ماضی بمعنی مستقبل)

الوافی مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں جیسے اَوْفَيْتُ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ۔ میں نے ناپ یا تول کر پورا پورا دیا۔ یا جیسے قرآن مجید میں ہے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ (۱۷: ۳۵) اور جب (کوئی چیز) ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھر کر دو۔

== وَهُوَ اَعْلَمُ: میں هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔

۳۹: ۷۱ == سِيْقَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب سَوْقٌ وسِيَاقَةٌ ومَسَاقٌ۔ (باب نصر) مصدر۔ ہانکنا۔ ہانک لے جانا۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہے وہ ہانک لے جائے جائیں گے۔

== زُمَرًا جتھے، جتھے، گروہ در گروہ، جوق در جوق۔ زُمْرَةٌ کی جمع۔ جس کے معنی تھوڑی تھوڑی جماعت کے ہیں۔ بوجہ حال منصوب ہے۔

== جَآءُوْهَا۔ اَبْوَابُهَا۔ خَزَنَتُهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جہنم ہے۔

== مِنْكُمْ ای مِنْ جِنْسِكُمْ۔ تمہاری ہی جنس سے۔ تم میں سے ہی۔ تمہاری نوع

میں سے۔

= اَلَمْ يَاْتِكُمْ : استفہام تقریری ہے۔

= يَتْلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب تِلَاوَةٌ مصدر باب نصر، پڑھ کر سنایا کرتے تھے

= يُنْذِرُوْنَكُمْ - يُنْذِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِنْذَارٌ افعال مصدر بمعنی ڈرانا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر تم کو ڈرایا کرتے تھے۔

= لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا - يَوْمِكُمْ مضاف مضاف الیہ هٰذَا متعلق يَوْمَ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ لِقَاءَ مضاف۔ تمہارے اس دن کی پیشی۔ لِقَاءَ حاصل مصدر ہے لَقِيَ يَلْقَى (سمع) لَقْيٌ وَلِقَاءَةٌ مصدر سے بمعنی ملنا۔ سامنے آنا۔ پیش ہونا۔ يُنْذِرُوْنَ کا مفعول ثانی ہے يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا کو تمہارے اس دن کی پیشی سے ڈرایا کرتے تھے!

يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ سے مراد یوم قیامت ہے یا کافروں کے جہنم میں داخل ہونے کا وقت :

= بَلٰى - ہاں بے شک استفہام تقریری کے جواب میں۔ ای قالوا بلٰی قد اتانا رسل منّا تلوا علینا ایٰت ربنا وانذرونا لقاء یومنا ھذا۔ وہ کہیں گے ہاں بے شک ہم میں سے ہی (خدا کی طرف سے) رسول ہماری طرف آئے تھے ہمارے رب کی آیات کو انہوں نے پڑھ پڑھ کر سنایا اور ہمیں اس دن کی پیشی سے ڈرایا۔

= حَقَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب ضمیر فاعل واحد مؤنث کا مرجع کلمۃ ہے۔ ٹھیک پڑی۔ ثابت ہوئی۔

= كَلِمَةُ الْعَذَابِ مضاف مضاف الیہ عذاب کا حکم۔ کافروں کے لئے عذاب کا حکم جو علم ازلی میں ان کے اعمال پر مترتب ہو کر لوح محفوظ میں درج ہے یا اس کا اشارہ قول الٰہی کی طرف ہے۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ (۳۸ : ۸۵) کہ میں تجھ سے اور ان میں سے جو تیرا ساتھ دیں ان سب سے دوزخ کو ضرور بھر دوں گا!

وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ - لیکن عذاب کا حکم (آخر) کافروں پر سچا ثابت ہو کر ہی رہا۔ یا کافروں کے خلاف عذاب کا حکم (آخر) پورا ہو کر ہی رہا۔

۳۹ : ۷۲ = خٰلِدِيْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر منصوب بوجہ حال۔

= فِيْهَا - ای فی جھنم۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جھنم ہے۔

= بِئْسَ : بُرا ہے ۔ فعل ذم ہے ۔ اس کی گردان نہیں آتی ۔ بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا (بروزن فعل باب سمع) عین کلمہ کی اتباع میں اس کے فاء کلمہ کو کسرہ دیا گیا پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا بِئْسَ ہو گیا۔

= مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہے بِئْسَ کا۔

مَثْوٰی ۔ ظرف مکان ۔ فرودگاہ ۔ نیز ملاحظہ ہو ۳۹ : ۶۰) متذکرہ بالا ۔

المتکبرین ۔ میں الف لام جنس کا ہے ۔ تکبر کرنے والے ۔ حق کو حقیر سمجھ کر قبول نہ کرنے والے ۔

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۔ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے ۔

۳۹ : ۷۳ = اِتَّقَوْا ۔ انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ۔ جو ڈرتے رہے ۔ ملاحظہ ہو ۳۹ : ۶۱ متذکرۃ الصدر ۔

= حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا ۔ میں بعض کے نزدیک واؤ زائد ہے ۔ کیونکہ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا جواب ہے حَتّٰۤى اِذَا کا ۔ یعنی یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے (جنت کے) دروازے کھول دیئے جائیں گے ۔

اور بعض کے نزدیک واؤ عاطفہ ہے زائد نہیں ہے اور حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا کا جواب محذوف ہے ای حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا (دَخَلُوْهَا) یعنی جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس (جنت) کے دروازے کھول دیئے جائیں گے یہ اس میں داخل ہو جائیں گے ۔

هَا ۔ ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الجنۃ ہے ۔

= طِبْتُمْ ، ماضی جمع مذکر حاضر ۔ طَابَ يَطِيْبُ (باب ضرب) سے ۔ طِيْبٌ طَابٌ ۔ طِيْبَةٌ و تَطْيَابٌ مصادر ۔ اچھا ہونا ۔ عمدہ ہونا ۔ مزیدار خوش ذائقہ ہونا ۔

طَيِّبٌ ۔ طِيْبٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ اور طَيِّبٌ وہ چیز ہے کہ جس سے حواس لذت اٹھائیں ۔ اور جی مزہ پائے ۔

طَعَامٌ طَيِّبٌ شرع میں وہ ہے جو جائز طور پر ، جائز مقدار میں ، جائز مقام سے حاصل کیا گیا ہو ۔ پاکیزہ ، صاف ستھرا ، حلال اسی طیب کی صفات ہیں ۔

ع ۱ لہٰذا طَابَ يَطِيْبُ جہاں تک رزق کا تعلق ہے اس کا حلال و پاکیزہ اور ہر لحاظ سے جائز ہونا مراد ہے ۔

ع ۲ اور جہاں تک کسی کی ذات سے تعلق ہے گناہوں کی آلودگیوں سے پاک ہونا ہے ۔

ع ۳ اور جہاں تک ارادہ و خواہش کا تعلق ہے اس میں خوشی ، لطافت ، عدم اکراہ کا ہونا ہے ۔

مثلاً (نمبرا) وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا (٥: ٨٨) اور جو حلال طیب روزی خدا نے تمہیں دی ہے اُسے کھاؤ۔ اور كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ (٢٣: ٥١) پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور (نمبر ٢) کے متعلق طِبْتُمْ (آیت ہذا ٣٩: ٧٣) زجاج نے کہاہے کہ طِبْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ تم دنیا میں شرک اور معاصی کی گندگیوں سے پاک تھے (تفسیر مظہری)

(اور نمبر ٣) کے متعلق قرآن مجید میں ہے فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ (٤: ٤) ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے تم کو چھوڑ دیں۔ اور فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (٤: ٣) (تو ان کے سوا) جو عورتیں تم کو پسند ہوں اُن سے نکاح کرلو۔

= فَادْخُلُوْهَا۔ میں فَ سببیہ ہے یعنی ان لوگوں کا شرک و معاصی سے پاک ہونا ہی جنت میں داخل ہونے اور وہاں ہمیشہ رہنے کا سبب ہوگا۔

اُدْخُلُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع اَلْجَنَّةُ ہے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۔ ان الفاظ کے ساتھ جنت کے دروازہ پر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

فَائِدَہ آیت ١، میں جہنمیوں کے لئے اور آیت ٣، میں بہشتیوں کے لئے دونوں کے لئے لفظ سِيْقَ آیا ہے۔ سَاقَ يَسُوْقُ سُوْقٌ و سِيَاقَةٌ و مَسَاقٌ جانور کو ہانکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ فاعل کے بدلنے سے فعل کے معنی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً گواہ بیٹھ گیا۔ آنکھ بیٹھ گئی وغیرہ۔

یہاں لفظ سِيْقَ اہل دوزخ کے لئے بُرے معنوں میں استعمال ہوا ہے ان کو سخت گیر فرشتے زبردستی دوزخ کی طرف مویشیوں جانوروں کی طرح ہانک کرلے جائیں گے اگرچہ وہ دوزخ میں جانا ہرگز نہ چاہیں گے۔

دوسری طرف اہل جنت کے لئے اس لفظ کے استعمال کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

١:۔ اہل جنت کو بسُرعت جنت میں لے جانے کے لئے لفظ سِيْقَ استعمال ہوا ہے

٢:۔ اہل جنت کو اعزازاً سواری پر جنت میں لے جایا جائے گا اور سواری کی تیزی کو لفظ سِيْقَ سے بیان کیا گیا ہے۔

٣:۔ جب اہل ایمان و اہل تقویٰ محشر میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے تو وہ اس منظر کو چھوڑنے سے تامل کریں گے کیونکہ ان کے نزدیک دیدار الٰہی ہی منتہی الارب ہوگا اور فرط اشتیاق میں وہ بھول جائیں گے کہ جنت میں بھی ان کو یہ نعمت عطا ہوگی: لہٰذا ان کو فرشتے علی الرغم جنت کی

طرف لیجائیں گے۔

۳۹: ۷۴ — اَوْرَثَنَا۔ اَوْرَثَ ماضی واحد مذکر غائب اِیْرَاثٌ (افعال) مصدر نَا ضمیر مفعول جمع متکلم اس نے ہم کو وارث بنایا۔ یعنی ہم کو مالک بنا دیا۔ کہ جس طرح چاہیں استعمال میں لائیں۔

= اَلْاَرْضَ ۔ سے مراد زمین جنت ہے۔

= نَتَبَوَّأُ مضارع جمع متکلم۔ تَبَوُّءٌ (تفعل) مصدر ب و ء مادہ۔ اَلْبَوَاءُ کے اصل معنی کسی جگہ کے اجزار کا مساوی اور سازگار ہونے کے ہیں لہٰذا مَکَانٌ بَوَاءٌ اس مقام کو کہتے ہیں کہ جو اس جگہ اترنے والے کے لئے سازگار اور موافق ہو۔ بَوَّأْتُ لَہٗ مَکَانًا میں نے اس کے لئے جگہ کو درست اور ہموار کیا۔

تَبَوَّأَ الْمَکَانَ کسی جگہ اقامت اختیار کرنا۔ نَتَبَوَّأُ ہم سکونت اختیار کریں ۔۔یا ہم سکونت پذیر ہوں۔

۳۹: ۷۵ = حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ۔ حَآفِّیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حَفَّ یَحُفُّ وحَفَّ یَحِفُّ (نصر، ضرب) حَفٌّ وحِفَافٌ گھیرنا۔

اَلْحَفُّ کے معنی کسی چیز کو حافتین یعنی دونوں جانب سے گھیرنے یا احاطہ کر لینے کے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے وحَفَفْنَا ھُمَا بِنَخْلٍ (۱۸: ۳۲) اور ہم نے ان دونوں کے گرداگرد کھجوروں کے درخت لگا دیئے تھے۔

حَآفِّیْنَ گرداگرد گھیرنے والے۔ گھیرے ہوئے۔ حلقہ بنائے ہوئے اَلْمَلٰٓئِکَۃَ سے حال ہے۔

حَوْلِ الْعَرْشِ مضاف مضاف الیہ عرش کے گرد۔ حَالَ یَحُوْلُ (نصر) سے مصدر ہے۔

= یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ۔ اپنے رب کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہوئے۔ جملہ حالیہ ہے۔

فرشتوں کی یہ تسبیح، تسبیح عبادت نہ ہوگی، عبادت کا حکم تو اس وقت ساقط ہو چکا ہوگا۔ بلکہ یہ تسبیح تلذذ ہوگی فرشتے اس تسبیح سے لذت افروز ہوں گے (تفسیر مظہری)

= قُضِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ماضی بمعنی مستقبل۔ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ یا فیصلہ کر دیا گیا ہوگا۔

= بَيْنَهُمْ ۔ ای بین العباد کلھم باد خال لبعضھم الجنۃ ولبعضھم النار ۔ یعنی تمام مخلوق کے درمیان بعض کو جنت میں اور بعض کو دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ بِالْحَقِّ انصاف کے ساتھ۔

= وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اور کہا جائے گا سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔

یہ جملہ کہنے والا کون ہوگا؟

۱:۔ جب اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے گا اور مؤمن بہشت میں چلے جائیں گے تو لطور شکر الحمد للہ ربّ العلمین کہیں گے۔

۲:۔ کائنات کی ہر چیز اپنے خالق ومالک کریم ورحیم پروردگار کی حمد کریگی (ابن کثیر)

۳:۔ جب اللہ اپنے دوستوں کو جنت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرے گا تو ملائکہ لطور شکر یہ جملہ کہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۸۵)

۴۰: ۱ = حٰمٓ۔ حروفِ مقطعات ہیں ان کا علم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

۴۰: ۲ = تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ

تَنْزِيْلُ بروزن تفعیل مصدر ہے۔ اتارنا۔ نازل کرنا۔ مضاف الکتب مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ مِنَ اللّٰهِ اس کی خبر۔ اَلْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔

الکتٰب سے مراد یہ سورۃ ہے یا قرآن ہے۔ العزیز (اپنی حکومت میں) سب پر غالب۔ العلیم (اپنی مخلوق سے پوری طرح) جاننے والا۔

۴۰: ۳ = غَافِرِ الذَّنْبِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ غافر اسم فاعل واحد مذکر الغفر (باب ضرب) کے معنی ہیں کسی شے کو کسی ایسی چیز میں چھپا دینا جو اسے میل کچیل سے بچا سکے۔ چنانچہ محاورہ ہے اِغْفِرْ ثَوْبَكَ فِي الْوِعَاءِ اپنے کپڑے صندوق وغیرہ میں چھپا کر رکھ لو۔

خدا کی طرف سے مغفرۃ یا غفران کے معنی بندے کو عذاب سے بچا لینا ہے یا معاف کر دینا ہے دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ (۳: ۱۳۵) اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ غَافِرِ الذَّنْبِ گناہ بخشنے والا

= قَابِلِ التَّوْبِ: مضاف مضاف الیہ۔ قَابِلٌ قُبُوْلٌ وَقَبُوْلٌ مصدر باب سمع سے۔ اسم فاعل واحد مذکر بحالت جر ہے قبول کرنے والا۔ تَوْبٌ تَابَ يَتُوْبُ (باب نصر) سے مصدر ہے بعض کے نزدیک تَوْبَةٌ کی جمع ہے جیسے دَوْمَةٌ کی جمع دَوْمٌ آتی ہے۔ قَابِلِ التَّوْبِ توبہ قبول کرنے والا۔

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ۔ واو عاطفہ کا (جو جمعیۃ پر دلالت کرتا ہے) لانا

دلالت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں دونوں صفتیں جمع ہیں۔ اس لئے دونوں صفتوں میں تغایر ظاہر کرنے کے لئے حرف عاطف ذکر کر دیا کیونکہ اصل ضابطہ یہی ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغایرت ہونی چاہئے۔

= شَدِیْدِ الْعِقَابِ۔ مضاف مضاف الیہ، سخت عذاب دینے والا۔ (شدید بمعنی مشدد)

= ذِی الطَّوْلِ: بڑی قدرت والا۔ ذی مضاف اَلطَّوْلِ مضاف الیہ۔ الطول قدرت مقدور، تونگری، بڑی قدرت والا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا (۴: ۲۵) اور جو شخص تم میں سے مقدور نہ رکھے (مومن آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کا)

= العزیز العلیم، غافر الذنب، قابل التوب، شدید العقاب، ذی الطول۔ سب اللہ کی صفات ہیں۔

= اَلْمَصِیْرُ۔ اسم ظرف مکان۔ صَارَ یَصِیْرُ (باب ضرب) سے مصدر بھی ہے صَیْرٌ مادہ لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا۔ قرار گاہ۔

۴۰: ۴ = مَا یُجَادِلُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ جھگڑا کرتا ہے، جَادَلَ یُجَادِلُ مجادلۃ (مفاعلۃ) سے۔ یہاں صیغہ واحد بمعنی صیغہ جمع آیا ہے یعنی نہیں جھگڑا کیا کرتے (اللہ کی آیات میں مگر کافر۔)

= فَلَا یَغْرُرْکَ۔ لَا یَغْرُرْ، فعل نہی واحد مذکر غائب غُرُوْرٌ مصدر (باب نصر) کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ تجھے فریب نہ دے، تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے۔

الفاء سببیہ ہے یعنی ان کفار کا کر و فر سے اپنے تجارتی قافلے لے کر کبھی شام کی طرف اور کبھی یمن کی طرف جانا اور ہر دفعہ دولت و ثروت کے ڈھیر سمیٹ کر واپس آنا تمہارے لئے اس دھوکے کا سبب بن جائے۔ کہ شاید ان کے کفر کی ان کو سزا نہ ملے گی۔ یہ تنعم محض عارضی ہے اور عنقریب وہ عذاب و ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

الفاء فی قولہ فلا یغررک سببیۃ ای لا یمکن تقلبھم فی بلاد اللہ متنعمین بالاموال والارزاق سببا لاغترارک بھم فتظن بھم ظنا حسنا لان ذلک التنعم تنعم استدراج۔ وھو زائل عن قریب وھم صائرون الی الھلاک والعذاب الدائم۔ (اضواء البیان)

= تَقَلُّبُھُمْ مضاف مضاف الیہ، تقلب (تفعل) مصدر۔ پھرنا۔ پھر پھر جانا۔

آنا جانا۔ الٹنا پلٹنا۔ ھُمْ ضمیر کا مرجع کفار قریش ہیں۔

= فِی الْبِلَادِ۔ ای فی بلاد اللہ۔ یہاں اشارہ ہے جنوب میں یمن سے اور شمال میں ملک شام سے جہاں قریش کے تجارتی قافلے اکثر آیا جایا کرتے تھے اس کا تذکرہ سورۃ قریش میں آیا ہے رحلۃ الشتاء (للیمن) رحلۃ الصیف (للشام)

۴۰: ۵ = قَبْلَھُمْ۔ ای قبل کفار قریش۔ کفار قریش سے پہلے۔

= وَالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِھِمْ۔ اَلْاَحْزَابُ حِزْبٌ کی جمع ہے جس کے معنی جماعت یا گروہ کے ہیں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع قوم نوح ہے۔

مطلب: قوم نوح کے بعد وہ کافر امتیں جو کہ پیغمبروں کے خلاف جتھہ بند ہو گئی تھیں اور مقابلہ پر آگئیں جیسے قوم عاد و ثمود و قوم لوط۔

= وَھَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوْلِھِمْ۔ ھَمَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب ھَمٌّ باب نصر مصدر سے۔ ھَمَّ بِ کسی چیز کا ارادہ کرنا۔ چاہنا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کا ارادہ کر لیا۔

لِیَاْخُذُوْہُ۔ لام تعلیل کا یَاْخُذُوْا مضارع جمع مذکر غائب (منصوب بوجہ عمل لام) اَخْذٌ باب نصر مصدر سے۔ کہ وہ اس کو پکڑ لیں۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے اس کا ترجمہ کیا ہے تاکہ وہ اپنے پیغمبر کو قتل کر دیں۔ اور ہلاک کر دیں اور بعض علماء نے ترجمہ کیا ہے تاکہ پیغمبر کو گرفتار کر لیں۔

عرب قیدی کو اَخِیْذٌ (یعنی پکڑا ہوا۔ گرفتار) کہتے ہیں۔

= جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ، جٰدَلُوْا ماضی جمع مذکر غائب مُجَادَلَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر سے انہوں نے جھگڑا کیا بِالْبَاطِلِ جھوٹ کے ساتھ۔ یعنی جھوٹی بات کو بنیاد بنا کر بغیر حق کے، باطل قول کے ساتھ۔

مطلب: انہوں نے ناحق محض جھوٹ پر مبنی باتوں کو لے کر جھگڑے کھڑے کر دیئے تھے

= لِیُدْحِضُوْا بِہٖ۔ لام تعلیل کا۔ یُدْحِضُوْا مضارع جمع مذکر غائب منصوب بوجہ عمل لام ادحاض (افعال) مصدر بمعنی زائل کرنا۔ باطل کرنا۔ بِہٖ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب کا مرجع باطل ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وہ اس باطل بات کے ذریعہ سے یا اس ناحق ذریعہ سے حق کو زائل کر دیں یا باطل کر دیں۔ ڈگمگا دیں یا دبا دیں۔

= فَاَخَذْتُھُمْ: ف سببیہ ہے اَخَذْتُ ماضی واحد متکلم ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب

پس میں نے ان کو پکڑ لیا۔ یعنی ان کو سزا دینے کے لئے میں نے پکڑ لیا۔

= کَیْفَ ۔ استفہامیہ ہے ۔ کَیْفَ سوالیہ کے ذریعہ سے صفاتِ مخلوق کے متعلق سوال کیا جاتا ہے ۔ لیکن جہاں اللہ نے اپنی ذات وصفات کے موقع پر لفظ کیف کو استعمال کیا ہے وہاں غیر حقیقی استفہام مراد ہوتا ہے یعنی صرف استخبار، خواہ بطور تعجب یا مخاطب کو تنبیہ اور توبیخ کرنے کے لئے ۔ یہاں بطور تعجب آیا ہے ۔

روح المعانی میں ہے و ھذا التقریر فیہ تعجیب للسامعین مما وقع بھم اس تقریر میں جھوٹا جھگڑا کرنے والوں پر جو گذری اس پر سامعین کے لئے تعجیب ہے۔

= عِقَابِ ۔ اصل میں عِقَابِیْ تھا۔ ی کو ساقط کردیا گیا۔ میری سزا۔ یعنی میری طرف سے دی گئی سزا۔ مطلب یہ ہے کہ دیکھا میری طرف سے ان کو کیسی سزا ملی ۔

۴۰: ۶ = کَذٰلِکَ کاف اول حرف تشبیہ ہے ذٰ ۔ اسم اشارہ (یہ ۔ اس) لام علامت اشارہ بعید۔ آخر کاف حرف خطاب واحد مذکر الخ۔ کَذٰلِکَ سے اشارہ مذکورہ سابق کی طرف ہوتا ہے ۔ جس کا ترجمہ ۔ ایسے ہی ۔ اسی طرح ۔

= حَقَّتْ ٹھیک پڑی ، ثابت ہوئی ۔ واجب ہوئی ۔ پوری ہوئی ۔ لازم ہوئی ، نیز ملاحظہ ہو ۳۹ : ۷۱ متذکرہ بالا۔

= کَلِمَۃُ حکم : ازلی تحریر، حکم الٰہی سابق ۔

کَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَى الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں ۔

۱:- اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۔ مقام نصب میں ہے اور اَنَّھُمْ میں لام تعلیل محذوف ہے ۔ یعنی لِاَنَّھُمْ ہے ۔

آیت کا مطلب یوں ہوگا ۔

جس طرح مذکورہ بالا کفار امم سابقہ میں سے مرسلینِ حق کے ساتھ جھوٹی باتوں پر اڑے رہے اور جھگڑتے رہے اور رسولوں کی ایذار اور قتل کے درپے رہے اور انجام کار خدا کے عذاب نے انہیں بُری طرح آلیا اور وہ ہلاک ہوئے اسی طرح تیرے پروردگار کا حکم کفار پر (کفار قریش مراد ہے) واجب ہوکر رہیگا ۔ (وہ بھی عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں گے اور ہلاکت کو پہنچیں گے) کیونکہ انجام کار وہ ایک ہی قدرِ مشترک میں مجتمع ہیں یعنی وہ

دوزخی ہیں۔
۲:۔ اگر جملہ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ محل رفع میں ہے بوجہ کَلِمَتُ رَبِّکَ کا بدل ہونے کے تو اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(ا) جس طرح گذشتہ کافر امتوں پر خدا کا فرمان عذاب پورا ہوا۔ اسی طرح آپ کی امت میں سے جو لوگ کافر ہیں ان پر قول عذاب پورا ہوگا یعنی وہ داخل جہنم ہوں گے؛
(ب) جس طرح گذشتہ کافر امتوں پر خدا کا فرمان عذاب پورا ہوا اسی طرح جو لوگ بھی کفر کے مرتکب ہوئے ہیں یا ہوں گے ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان چسپاں ہو چکا کہ وہ جہنمی ہوں گے۔
۴۰: ۷ == یَحْمِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب، وہ اٹھاتے ہیں وہ اٹھائے ہوں گے حَمْلٌ (باب ضرب) مصدر سے۔
== یَسْتَغْفِرُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب استغفار (استفعال) مصدر۔ وہ مغفرت طلب کرتے ہیں۔ وہ معافی مانگتے ہیں۔
== وَسِعْتَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر سَعَةٌ مصدر۔ یہ وسعتِ مکانی، وسعت حالت اور وسعت فعل کے لئے آتا ہے مثلاً وسعتِ مکانی کے متعلق کہیں گے ھٰذَا الْاِنَاءُ یَسَعُ عِشْرِیْنَ کَیْلًا۔ اس برتن میں بیس کیل سماتے ہیں۔
اور وسعتِ حالت کے متعلق: لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِہٖ (۶۵:۷) صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے۔ اور وسعتِ فعل (یعنی قدرت وجود و رحمت و علم و فضل وغیرہ کے لحاظ سے وسیع ہونا) مثلاً وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ (۶: ۸۱) میرا پروردگار بلحاظ علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یا اور جگہ فرمایا وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (۷: ۱۵۶) اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔
آیت ہذا میں وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو شامل ہے۔ رَحْمَةً وَّعِلْمًا بوجہ تمیز منصوب ہیں۔
== فَاغْفِرْ۔ فعل امر، واحد مذکر حاضر۔ غَفْرٌ (باب ضرب) سے تو معاف کر، تو بخش دے۔
اصل میں، غفر ایسے لباس کو کہتے ہیں جو ہر قسم کی گندگی اور میل سے محفوظ رکھ سکے۔ مغفرت الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو عذاب سے محفوظ رکھے۔

اسی اعتبار سے غفر کا استعمال معاف کرنے اور بخش دینے کے معنی میں ہوتا ہے۔
الفلا سببیہ ہے۔ اس کی رحمت سبب مغفرت ہے اعمال موجب مغفرت نہیں ہیں۔
== سَبِیْلَکَ ۔ مضاف مضاف الیہ، تیری راہ۔ تیرا راستہ، مراد تیرا دین۔
== قِهِمْ ۔ قِ ھِمْ ۔ قِ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ ھِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ وِقَایَۃٌ اور وِقَایٌ مصدر (باب ضرب) وقی مادّہ۔
قِ فعل امر حاضر معروف تَقِیُ فعل مضارع معروف سے بنایا گیا ہے علامت مضارع کو شروع سے اور ی حرف علت کو آخر سے گرادیا قِ رہ گیا۔
قِهِمْ تو ان کو بچا۔ تو ان کو محفوظ رکھ۔
== رَبَّنَا ۔ اے ہمارے پروردگار۔ تکریر النداء لزیادۃ الاستعطاف۔ ندائیہ کلمہ زیادتی طلب رحمت کے دوبارہ لایا گیا ہے۔
۸:۴۰ == وَاَدْخِلْهُمْ ۔ اَدْخِلْ فعل امر حاضر واحد مذکر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر تو ان کو داخل کر۔ اِدْخَالٌ (افعال) مصدر۔
== جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ ۔ اگر عَدْنٍ علم ہے جیسا کہ بعض علماء کا خیال ہے (اور وہ اس آیۃ کو دلیل میں پیش کرتے ہیں کیونکہ یہاں معرفہ کو اس کی صفت لایا گیا ہے) اس صورت میں جنّٰت عدن ترکیب اضافی ہے بمعنی عدن کے باغات۔
اور اگر عَدْنٌ کو عَدَنَ یَعْدِنُ (باب ضرب) یا عَدَنَ یَعْدُنُ (باب نصر) کا مصدر لیا جاوے تو یہ ترکیب توصیفی ہے جنّٰت موصوف اور عدن صفت یعنی ایسے باغات جہاں مستقل طور پر رہنا اور بسنا ہو۔
ترجمہ ہوگا:۔ (اے پروردگار ان کو) جنتِ عدن (میں داخل فرما) جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔
== وَمَنْ صَلَحَ ۔ واو عاطفہ ہے۔ مَنْ موصولہ۔ اس کا عطف اَدْخِلْھُمْ کی ضمیر ھُمْ پر ہے۔ ای وادخل معھم ھٰؤلاء اور ان کے ساتھ ان کو بھی داخل فرما۔ صَلَحَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب صَلَاحٌ صُلُوْحٌ مصدر (باب نصر، فتح) نیک ہونا۔ نیکی کرنا۔
صَلَاحٌ کا مقابلہ قرآن مجید میں کہیں فَسَادٌ سے کیا گیا ہے۔ مثلاً وَلَا تُفْسِدُوْا

فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (۷ : ۵۶) اور ملک میں اس کی اصلاح کے بعد خرابی مت مچاؤ۔
اور کہیں اس کا مقابلہ سَیِّئَۃٌ سے ہے مثلاً خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ط
(۹ : ۱۰۲) انہوں نے اچھے اور بُرے عملوں کو ملا جُلا (خلط ملط) کر دیا۔
یہاں مَنْ صَلَحَ سے مراد وہ اشخاص ہیں جو (جنت میں داخل ہونے کی) صلاحیت رکھتے ہوں یعنی جو ایمان رکھنے والے ہوں خواہ ان سے گناہ کا ارتکاب ہوا ہو۔

۴۰ : ۹ = وَقِهِمْ۔ میں واؤ عاطفہ ہے قِ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو آیت ۷ متذکرہ بالا) هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اور ان کو بچالے، محفوظ رکھ۔
= السَّیِّاٰتِ ای وقهم جزاء السیّاٰت اور ان کو ان کی برائیوں کی سزا سے بچالے۔ یا بدوں اضافت "ان کو برائیوں سے (دنیا میں بچالے)"
= مَنْ موصول ہے۔ مِنْ بیانیہ ہے۔ تبعیضیہ بھی ہو سکتا ہے۔
= تَقِ : مضارع واحد مذکر حاضر۔ وَقْیٌ مصدر باب ضرب تَقِ اصل میں تَقِیْ تھا۔ عامل کے آنے سے یٰ حرف علت ساقط ہو گیا۔ تو بچادے۔ تو بچاتا ہے۔ تو بچادیگا
وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ، مَنْ اسم موصول ہے۔
السَّیِّاٰتِ سے مراد برائیاں۔ اعمال بد یا اعمال بد کی جزاء۔ برائیوں کی سزا ہے۔
یَوْمَئِذٍ اس روز، اس سے مراد یوم مؤاخذہ (روز قیامت) ہے یا یوم عمل یعنی دنیا ہے۔
آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہے:۔
جس کو تو نے برائیوں سے اس روز بچالیا۔ اس پر تو نے (بڑی) رحمت (مہربانی) کی
اگر یَوْمَئِذٍ سے مراد یوم عمل لیا جائے تو آیت کا مطلب ہوگا:۔
جس کو تو نے (دنیا میں) بد اعمال سے بچا لیا (وہ آخرت میں عذاب سے بچ گیا اس طرح روز قیامت) اس پر تیری بڑی رحمت ہوئی۔
اور اگر یَوْمَئِذٍ سے مراد یوم حساب لیا جائے تو السَّیِّاٰت بمعنی عقوبات سیّاٰت (بداعمال کی سزا) آئے گا۔ یعنی جس کو تو نے روز قیامت اس کے اعمال بد کی سزا سے (اپنی رحمت سے) بچالیا اس پر تیری (بڑی) مہربانی ہوئی۔
= ذٰلِكَ کا اشارہ رحمت کی طرف ہے یا عذاب سے بچاؤ کی طرف یا دونوں کی طرف
= اَلْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ موصوف وصفت، بڑی کامیابی۔

فَائِدَہ آیات ۷ تا ۹ میں فرشتوں کی طرف سے مومنوں کو جنت میں داخل کرنے کی دعا اور عذاب سے محفوظ رکھنے کی دعا ہے۔

تفسیر مظہری میں ہے:

ایک سوال: ملائکہ کو جب معلوم ہے کہ اللہ نے مومنوں کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمالیا ہے (مثلاً وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ ...... وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ۔ (۱۳: ۲۲-۲۳) اور اللہ کے وعدہ کے خلاف ہونا ممکن ہی نہیں تو پھر اللہ سے مومنوں کو جنت میں داخل کرنے کی دعا کرنا بے سود ہے ...... جواب میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دلوں میں مومنوں کی محبت ڈالدی ہے۔ اور اسی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ مومنوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پھر دعا کا مقصد مزید رحمت کی طلب بھی ہوتا ہے۔ اور اللہ کے محبوب بندوں کے لئے دعا کرنے والوں کو خود بھی اللہ کی رحمت اور رضامندی کا ایک حصہ ملتا ہے۔

۴۰: ۱۰ = يُنَادَوْنَ، مضارع مجہول جمع مذکر غائب فعل مالم یسم فاعلہ اَلَّذِیْنَ اسم موصول مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔ ان کو پکارا جائیگا۔ مُنَادَاةٌ (مفاعلۃ) مصدر مطلب یہ کہ جب کافر لوگ اپنے اعمال بد کے نتیجے میں دوزخ کے اندر سزا بھگت رہے ہوں گے وہ اپنے نفسوں سے سخت نفرت کریں گے۔ کیونکہ انہیں کے نفوس نے ان کو دنیا میں گناہ اور کفر پر آمادہ کیا تھا۔ جس کا نتیجہ وہ اب بھگت رہے ہیں۔ اس حالت میں دوزخ کے فرشتے ان کافروں کو پکاریں گے اور کہیں گے۔ یا مومن لوگ ان کافروں کو پکاریں گے

= لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ لام ابتدائیہ یا قسم کے لئے مَقْتُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ مَقْتٌ مصدر ہے۔ یہ مصدر کی اضافت اس کے فاعل کی طرف ہے۔ اَلْمَقْتُ (باب نصر) کے معنی کسی شخص کو فعل قبیح کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھ کر اس سے نفرت کرنے کے ہیں۔

مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ مرکب اضافی۔ تمہاری اپنی نفسوں سے نفرت۔

لَمَقْتُ اللّٰهِ ..... فَتَكْفُرُوْنَ: یہ دوزخ کے فرشتوں یا مومنوں کا مقولہ ہے۔ یعنی وہ یہ کہیں گے ای يُنَادَوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ ان کو پکارا جائے گا اور ان سے کہا جائیگا

= اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ میں اِذْ ظرفیہ نہیں بلکہ تعلیلیہ ہے اور مَقْتُ اللّٰهِ اور مَقْتِكُمْ کا زمانہ ایک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آج تم جس قدر اپنے نفسوں سے نفرت

کر رہے ہو اللہ تم سے اس سے زیادہ نفرت کر رہا ہے۔ کیونکہ (دنیا میں) ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم کفر کی راہ اختیار کرتے تھے۔

تُدْعَوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، دُعَاءٌ مصدر باب نصر) تم پکارے جاتے ہو۔ تم پکارے جاؤ گے! یہاں مضارع بمعنی ماضی ہے تم پکارے جاتے تھے۔ تم کو پکارا جاتا تھا۔

= فَتَكْفُرُوْنَ۔ تکفرون مضارع جمع مذکر حاضر۔ تم کفر کرتے ہو۔ تم کفر کرتے تھے (مضارع بمعنی ماضی) تم قبول کرنے سے انکار کرتے تھے۔

(کافروں کا کفر کرنا اور ایمان نہ لانا نفرتوں کا سبب بن گیا)

۴۰: ۱۱ = اَمَتَّنَا۔ ماضی واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم۔ تو نے ہم کو موت دی۔ اور دو دفعہ زندگی بخشی۔ پہلی موت: ماں کے پیٹ میں بصورت نطفہ۔علقہ یا مضغہ اس میں روح پھونکے جانے سے قبل۔ اس وقت چونکہ بچے میں جان نہیں ہوتی اس اعتبار سے وہ موت ہی ہے۔

دوسری موت دنیاوی زندگی ختم ہونے پر۔

پہلی حیات: جب ماں کے پیٹ میں بچہ کے جسم میں جان پڑتی ہے اس وقت سے لے کر دنیاوی زندگی ختم ہونے تک۔

دوسری حیات: دنیاوی زندگی ختم ہونے پر مرنے کے بعد کی زندگی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اس کا ذکر اور جگہ قرآن مجید میں ہے!

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ (۲:۲۸)

تم خدا سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو در آں حالیکہ تم بے جان تھے تو اس نے تمہیں زندگی بخشی پھر وہی تمہیں موت دیگا۔ پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے

= فَاعْتَرَفْنَا۔ الفاء سببیہ ہے، جب وہ دوسری موت کے بعد دوسری زندگی کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنے گناہ اور خطا کا اقرار کریں گے (کیونکہ یہی حیات ثانی تھی جس کے وہ دنیا میں منکر تھے) اس طرح دونوں موتوں اور دونوں زندگیوں کا مجموعہ اعتراف کا سبب بن جائے گا۔

= فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ۔ یہ جملہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے، سو کیا

(یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے؟
اور جملہ تمنائیہ بھی: کاش (یہاں سے نکلنے کی)، کوئی سبیل ہوتی۔
۴۰: ۱۲ == ذٰلِکُمْ: یعنی تمہارا یہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہونا۔
== بِاَنَّہٗ۔ میں بآء سببیہ ہے اَنَّ حرف تحقیق ہے اور حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ تحقیق، بے شک۔ یقیناً ہٗ ضمیر شان ہے اور اللہ کی طرف عائد ہوتی ہے۔
== دُعِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب وہ پکارا گیا۔ دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر سے۔
ذٰلِکُمْ بِاَنَّہٗ اِذَا دُعِیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ کَفَرْتُمْ۔ تمہارا یہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہونا بدیں وجہ ہے کہ تحقیق جب بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر کیا گیا تو تم اسے ماننے سے انکار کر دیتے تھے یعنی جب بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جاتا تو تم کہہ اٹھتے اَجَعَلَ الْاٰلِہَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا (۳۸: ۵) کیا بنا دیا ہے اس نے بہت سے خداؤں کی جگہ ایک خدا۔ یا۔ اِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ یَسْتَکْبِرُوْنَ ہ (۳۷: ۳۵) کفار کا حال یہ ہے کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا تو یہ تکبر کرنے لگتے ہیں۔
== اِنْ یُّشْرَکْ بِہٖ اِنْ شرطیہ یُشْرَکْ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ بہ تعدیہ کے لئے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع اللہ ہے اور اگر کسی کو اس کا شریک بنایا جاتا۔
== تُؤْمِنُوْا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی بوجہ جواب شرط حذف ہو گیا۔ (تو) تم اس شرک کو مان جاتے، اس پر ایمان لے آتے۔
== فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ: پس (آج) حکم کا اختیار (صرف) اللہ وحدہٗ لاشریک کو ہی ہے۔ تمہارے کسی معبود باطل کے بس کی بات نہیں۔
== اَلْعَلِیِّ۔ بلند مرتبہ، رفیع المرتبت، عالیشان۔ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے ہر دو اَلْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ۔ اپنے اعراب میں موصوف اللہ کے تابع ہیں۔
== اَلْکَبِیْرِ۔ عظمت و مرتبہ میں بڑا۔ یہ بھی صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
فائدہ: یہاں اللہ کی طرف سے دوزخیوں کا جواب ختم ہوا۔ اس کے بعد ھُوَ الَّذِیْ سے کلام جدید شروع ہوا۔ جس کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مومن ہیں۔
۴۰: ۱۳ == ھُوَ الَّذِیْ مبتدا ہے یُرِیْکُمْ اس کی خبر۔

= يُرِيْكُمْ۔ يُرِيْ فعل مضارع واحد مذکر غائب اِرَاءَةٌ مصدر باب افعال كُمْ ضمير مفعول جمع مذکر حاضر وہ تم کو دکھاتا ہے۔
= اٰيٰتِهٖ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر يُرِيْ کا مفعول ثانی
وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ نشانیوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو اس کی عظمتِ شان اور وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔
= يُنَزِّلُ مضارع واحد مذکر غائب تَنْزِيْلٌ (تفعیل) مصدر، وہ نازل کرتا ہے۔
= مِنَ السَّمَآءِ۔ اوپر سے۔ سَمَآءٌ ہر شے کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہاہے کہ یہ اسماء نسبیہ سے ہے۔ ہر شے اپنے ماتحت کے لحاظ سے سماء ہے لیکن اپنے مافوق کے لحاظ سے ارض کہلاتی ہے۔
= رِزْقًا۔ يُنَزِّلُ کا مفعول ہے یہاں مسبب بیان کرکے سبب مراد لیا ہے یعنی سبب رزق مراد بارش، یعنی وہی اوپر سے تمہارے لئے بارش برساتاہے جس سے تمہارے لئے رزق پیدا کرتاہے۔
يُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَآءِ رِزْقًا۔ یہ هُوَ الَّذِيْ مبتدا کی خبر ثانی ہے۔
= مَا يَتَذَكَّرُ۔ مضارع نفی واحد مذکر غائب تَذَكُّرٌ (تفعّل) مصدر سے کوئی نصیحت نہیں پکڑتا (مگر ....)
= مَنْ يُنِيْبُ، مَنْ موصولہ۔ ينيب مضارع واحد مذکر غائب۔ اِنَابَةٌ (افعال) مصدر۔ وہ لوٹتاہے (یعنی شرک سے توحید کی طرف)
(مگر) وہ جو (اللہ کی طرف) رجوع کرنیوالا ہے)
یہ جملہ معترضہ ہے۔

۴۰: ۱۴۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ ف سببیہ ہے اور یہ جملہ مسبّب ہے جس کا سبب اوپر بیان ہوا۔ ای هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَآءِ رِزْقًا۔
اُدْعُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر دَعْوَةٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تم پکارو۔ اَللّٰهَ مفعول اُدْعُوْا کا۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ جملہ حالیہ ہے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے۔ یعنی شرک سے بالکل پاک (نیز ملاحظہ ہو ۳۹ : ۲)
= كَرِهَ۔ ماضی واحد مذکر غائب كَرَاهَةٌ (باب سمع) مصدر اس نے برا جانا

اس نے نفرت کی۔ اس نے ناپسند کیا۔

فَائِدَہ: فَادْعُوااللّٰہَ ...... کلامِ معترضہ ہے۔

۴۰: ۱۵ == رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ۔ رَفِیْعٌ بلند کرنے والا۔ بلند ہونے والا۔
رَفْعٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ یعنی رَافِعٌ بھی ہو سکتا ہے بمعنی بلند ہونیوالا اور بلند کرنے والا۔ اور بمعنی مفعول۔ یعنی مرفوع بھی بمعنی بلند کیا ہوا۔
رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ۔ اسماء حسنیٰ میں سے ہے اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔
بلند مرتبوں والا بھی۔ اور مرتبوں کو بلند کرنے والا بھی۔
یہ ھُوَ الَّذِیْ مبتدا کی خبر ثالث ہے۔

== ذُوالْعَرْشِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ یہ خبر چہارم ہے۔
صاحب عرش، عرش کا خالق ومالک:

== یُلْقِی الرُّوْحَ۔ یُلْقِیْ مضارع واحد مذکر غائب، اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر وہ ڈالتا ہے، وہ نازل فرماتا ہے۔
اَلرُّوْحَ اس سے مراد مختلف معانی لئے گئے ہیں۔
۱:۔ اس سے مراد وحی ہے (قتادہ رح)
۲:۔ اس سے مراد القرآن ہے۔ (ابن عباس رض)
۳:۔ اس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ ضحاک رح
۴:۔ اس سے مراد تمام وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے ہدایت یافتہ بندوں پر نازل فرماتا ہے؛ ابن عطیہ رح

== مِنْ اَمْرِہٖ۔ مِنْ بیانیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی اپنا حکم نازل فرماتا ہے۔
۲:۔ مِنْ ابتدائیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں امر سے مراد فضل ہے یعنی اپنے فضل سے وہ وحی نازل فرماتا ہے۔
۳:۔ مِنْ سببیہ (یُلْقِیْ) سے متعلق) بھی ہو سکتا ہے۔ ای ینزل الروح من اجل تبلیغ امرہٖ۔ وہ روح کو اپنے حکم کی تبلیغ کے لئے نازل فرماتا ہے۔
یہ جملہ ھُوَ الَّذِیْ مبتدا کی خبر پنجم ہے۔

فَائِدَہ: عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا

وحی یعنی اپنا حکم نازل فرماتا ہے) یہ آخری جملہ تمہید نبوت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔
مِنْ عِبَادِہٖ میں مِنْ بیانیہ ہے:
= لِیُنْذِرَ۔ لام تعلیل کا ہے۔ یُنْذِرَ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے، نصب بوجہ عمل لام ہے۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ تاکہ ڈرائے۔
ضمیر فاعل کا مرجع:-
(۱) اللہ تعالیٰ ہے۔ (۲) رُوح یعنی وحی ہے (۳) یا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (یعنی پیغمبر) ہے۔
یُنْذِرَ کا مفعول الناس والعذاب دونوں محذوف ہیں یَوْمَ التَّلَاقِ مفعول فیہ ہے۔ ضمیر فاعل کا مرجع اللہ ہونے کی صورت میں کلام کا مطلب یہ ہوگا:۔
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی یعنی اپنا حکم نازل فرماتا ہے تاکہ وہ (اس حکم اور پیغمبر کے ذریعہ) لوگوں کو ان کی نافرمانی کے نتیجۂ بد کے طور پر قیامت کے روز ہونے والے اس عذاب سے ڈرائے۔
یَوْمَ التَّلَاقِ۔ مفعول بہٖ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں الناس اور العذاب کو مفعول محذوف لانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور ترجمہ ہوگا:۔
وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے وہ وحی یعنی اپنا حکم نازل فرماتا ہے تاکہ یوم الاجتماع (یوم حساب، روز قیامت) سے ڈرائے
= یَوْمَ التَّلَاقِ مضاف مضاف الیہ۔ مادہ لقی، باب تفاعل سے مصدر ہے ایک دوسرے سے ملاقات کرنا۔ باہم جمع ہونا۔ اصل میں تَلَاقِیٌ تھا۔ ی حرف علت آخر سے حذف ہوگئی۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ کیونکہ اس روز سب اگلے اور پچھلے یا اہل سماء و اہل ارض ایک دوسرے کے آمنے سامنے آجائیں گے، نیز اس روز ہر شخص اپنے اعمال کے نتائج کو اپنے سامنے پائے گا۔
= یَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ۔ یہ یَوْمَ التَّلَاقِ کا بدل ہے۔ وہ دن جب وہ قبروں سے نکل کر کھلے میدان میں اللہ کے حضور آ کھڑے ہوں گے!
بَارِزُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ بُرُوْزٌ باب نصر سے مصدر۔ باہر نکل کھڑے ہونے والے۔ بُرُوْزٌ۔ کسی جگہ نکلنا۔ میدان میں نکلنا۔ اور ظاہر ہونا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ۔ (۲: ۲۵۰)

اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل آئے۔ یا۔ وَ بَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (۱۴: ۴۸) اور سب لوگ خدائے یگانہ وزبردست کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے۔

= لَا يَخْفٰى ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ اِخْفَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ضمیر فاعل کا مرجع شیئ ہے۔ کوئی شے پوشیدہ نہ رہے گی۔

لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ کا جملہ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ کے معنیٰ کی تاکید کر رہا ہے اور دنیا میں جو پوشیدہ رہنے کا توہم ہو سکتا ہے۔ اس کو دور کر رہا ہے۔

اسی مفہوم میں اور جگہ ارشاد باری ہے اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ (۱۰۰: ۱۱) بے شک ان کا پروردگار اس روز ان سے خوب واقف ہوگا۔

= مِنْهُمْ : یعنی ان کی شخصیت وذات مخفی رہیگی۔ نہ کوئی عمل نہ کوئی حالت۔

= لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ آج کس کی بادشاہی ہے۔ (سوال)

= لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ صرف اللہ کی جو واحد اور قہار ہے (جواب)

۴۰: ۱۷ = اَلْيَوْمَ تُجْزٰى ...... سَرِيْعُ الْحِسَابِ : آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا۔ آج ذرا ظلم نہیں ہوگا۔ بے شک اللہ بہت جلد حساب لے ڈالنے والا ہے (جواب کا ضمیمہ ہے)

اس سوال وجواب کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱:۔ یہ سوال وجواب ساری مخلوق کے مرنے کے بعد اور دوبارہ پیدا کرنے سے پہلے ہوگا۔ اور سوال کرنے والا اور جواب دینے والا خود اللہ کی ذات ہوگی۔ جب ہر چیز فنا ہو جائے گی اور کوئی شے باقی نہ رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لیکن کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔ تو خود ہی جواب میں فرمائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ"

۲:۔ یہ سوال وجواب اس وقت ہوگا، جب ساری مخلوق زندہ ہوکر خدا کے حضور کھڑی ہو گی اور ہر شخص کا ظاہر وباطن اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہوگا۔ اور یہ امر شک وشبہ سے بالاتر ساری مخلوق کے ذہن نشین ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ سوال کریگا کہ۔ دنیا میں بڑے مارنے والو! اب بتاؤ کہ آج کس کی حکومت ہے؟ ہر شخص حقیقت حال سے آگاہ ہوگا۔ اس لئے کوئی جواب نہ دے سکیگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ خود ہی جواب میں فرمائے گا۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ . . . الخ

(۳) بعض نے کہاہے کہ سائل اللہ تعالیٰ یا فرشتگان ہوں گے۔ اور جواب دینے والے حشر میں جمع لوگ ہوں گے لیکن کلام اَلْیَوْمَ تُجْزٰی ...... سَرِیْعُ الْحِسَابِ بندوں کی زبان سے نہیں ہے۔

فھذا یقتضی ان یکون المنادی ھُوَ المجیب (کشاف) یعنی یہ عبارت اس بات کی مقتضی ہے کہ سوال کرنے والا خود ہی جواب دینے والا ہو۔

(۴) بعض کے نزدیک یہ بھی ہوسکتاہے کہ اَلْیَوْمَ تُجْزٰی ...... سَرِیْعُ الْحِسَابِ ہ تتمہ جواب نہیں ہے بلکہ سوال وجواب کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو۔

تُجْزٰی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ مؤنث کا صیغہ نفس کے لئے ہے جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ جزی مادہ۔ اس کو جزار دی جائے گی۔ اس کو بدلہ دیا جائے گا۔

= کُلُّ نَفْسٍ۔ مفعول مالم یسم فاعلہٗ، ہر نفس، ہر جان۔

= سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ حساب کو بہت جلدی کر لینے والا۔ سَرِیْعٌ۔ سُرْعَۃٌ سے بروزن فعیل بمعنی فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت جلدی سے کر لینے والا۔

۴۰: ۱۸ = اَنْذِرْھُمْ: اَنْذِرْ۔ فعل امر، واحد مذکر حاضر۔ جس کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر سے بمعنی ڈرانا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تو ان کو ڈرا۔ تو ان کو ڈر سنا دے۔

= یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ۔ مضاف مضاف الیہ ای یوم القیامۃ۔ یہ اَنْذِرْ کا مفعول ثانی ہے اس کا ظرف نہیں ہے۔ کیونکہ یوم قیامت سے خوف دلانے کا فعل یہاں دنیا میں واقع ہے۔

اَلْاٰزِفَۃُ۔ اَزِفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ اَزِفَ یَاْزَفُ (سمع) اَزِفٌ قریب آپہنچنا۔ اس کے اصل معنی تنگیٔ وقت کے ہیں۔ چونکہ تنگیٔ وقت کا مطلب وقت کا قریب آلگنا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال قریب آلگنے میں ہونے لگا۔ اٰزِفَۃ جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہوگیا ہو۔ قریب آلگنے والی۔ مراد قیامت۔

وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ: اور ان کو قریب آنے والے دن (یوم قیامت) سے ڈراؤ۔

اور جیسا کہ قرآن مجید میں ہے اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ۔ نزدیک آجانے والی نزدیک آپہنچی یعنی

قریب آپہنچی۔

== اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ۔

اِذْ۔ جب۔ جبکہ، يَوْمَ الْاٰزِفَةِ سے بدل ہے۔

لَدَى الْحَنَاجِرِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ لَدَى اسم ظرف بمعنی عِنْدَ پاس۔

اَلْحَنَاجِرِ جمع حنجرة کی گلا۔ لَدَى الْحَنَاجِرِ گلوں کے پاس۔ گلوں میں۔

اس وقت دلوں کا گلے میں آنا۔ دو طرح سے ہے۔

(۱) دل اس روز سینے میں اپنی جگہوں کو چھوڑ کر اوپر کو آجائیں گے حتی کہ گلے میں آ پھنسیں گے وہاں سے نہ تو وہ منہ سے باہر ہی نکل سکیں گے کہ نکل جائیں تو موت ہی آجائے اور نہ نیچے اپنے اصلی مقام کو جا سکیں گے کہ سانس لیا جا سکے، بس گلے میں اٹکے ہی رہ جائیں گے نہ موت آئے گی اور نہ اس دکھ سے جان چھوٹے گی۔

۲۔ دلوں کا گلے میں آ اٹکنا۔ دکھ اور درد کی شدت، صورت حال کی قباحت و دشواری کو ظاہر کرنا ہے دلوں کا فی الواقع گلے میں آجانا مراد نہیں ہے اسی مفہوم میں قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا (۳۳: ۱۱) اس موقعہ پر ایمان والوں کو خوب آزمایا گیا اور اور وہ سخت زلزلہ میں ڈالے گئے یہاں زلزال سے خوف و فزع مراد ہے نہ کہ حرکتِ ارض (زلزلہ، بھونچال) یعنی وہ خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے۔ گویا یہاں بطور محاورہ استعمال ہوا ہے:

كٰظِمِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر كَاظِمٌ مفرد۔ كَظْمٌ كُظُوْمٌ مصدر۔ (باب ضرب) كَظَمَ الْبَابَ اس نے دروازہ بند کیا۔ كَظَمَ النَّهْرَ اس نے نہر کو روک دیا كَظَمَ الْقِرْبَةَ اس نے مشک بھری اور منہ باندھ دیا۔ كَظِمَ (باب سمع)..... غَيْظَهٗ۔ اس نے اپنے غصہ کو پی لیا۔ اور قرآن مجید میں ہے وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ..... آیہ (۳: ۱۳۴) غصہ کو پی جانے والے۔ والکظم حزن و غم اور غصہ کو دل میں روک لینا حتی يمتلئ منه وليضيق به۔ حتی کہ وہ اس سے بھر جائے اور اس کی وجہ سے گھٹن محسوس کرنے لگے۔

کاظمین۔ مکروبین ممتلئین خوفا و غما و حزنا۔ خوف و غم اور حزن سے بھرے ہوئے کہ سخت کرب و عذاب میں مبتلا ہوں۔

كٰظِمِيْنَ۔ القلوب سے حال ہے جملہ کا مطلب یہ ہو گا۔

جس وقت (دکھ اور درد کی شدت سے) اپنی جگہ چھوڑ کر دل اوپر حلقوم میں آجائیں گے اوران کے

منہ بند کر دیں گے (کہ نہ سانس اندر کی نہ باہر کی راہ پا سکے اور نہ اندرونی کرب وایذا میں کمی ہو سکے)
= ظٰلِمِیْنَ۔ سے مراد مشرک اور کافر لوگ ہیں۔
= حَمِیْمٍ۔ جگری دوست۔ ایسا دوست جو کہ اپنے دوست کو تکلیف میں دیکھ کر اس کی مدد کے لئے جوش میں آجائے (گرمی کھا جائے)
= شَفِیْعٍ۔ شَفَاعَۃٌ سے بروزن فعیل بمعنی فَاعِلٌ ہے۔ سفارش کرنے والا۔
= یُطَاعُ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ جس کی بات مانی گئی ہو۔ یعنی ایسا سفارشی جس کی بات اگلا مان جائے۔ مراد یہاں سفارشی کی مطلقاً نفی ہے کیونکہ ان کا کوئی ایسا سفارشی تو ہوگا ہی نہیں جس کی سفارش مان لی جائے اور ایسا سفارشی بھلا کون ڈھونڈے گا جس کے متعلق یقین ہو کہ اس کی کوئی بات مانے گا ہی نہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اسے کوئی بھی سفارشی ملیگا ہی نہیں
یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ کفار و مشرکین خیال کرتے تھے اور اب بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ جن بزرگوں کے وہ دامن گرفتہ ہیں وہ ان کو دوزخ میں جانے نہیں دیں گے اور انہیں اللہ سے بخشوا کر ہی چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ ایسا کوئی ان کا شفیع نہ ہوگا جس کی سفارش اللہ تعالیٰ منظور فرمالے۔ یا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا جس کی سفارش مان لی جائے۔ یعنی ان کے کسی سفارشی کی بات نہ مانی جائے گی (یہ الگ بات ہے کہ ان کا کوئی سفارشی ہوگا بھی کہ نہیں)

فائدہ: کلام یُلْقِی الرُّوْحَ ..... الْحِسَابِ (آیات ۱۵: ۱۷) کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے (جب کہ الیوم کا ترجمہ "آج کا دن" کی بجائے "اس دن" کیا جائے) (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا حکم دے کر وحی کو اس کی طرف بھیجتا ہے تاکہ وہ (اللہ یا وحی یا پیغمبر جس پر وحی نازل ہو لوگوں کو) یوم اجتماع کے (عذاب سے) ڈرائے اس دن سب مخلوق چیخ نکلی بغیر کسی چھپن چھپائے کے اس کے سامنے نکل کھڑی ہو گی (اور) ان کی کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہو گی۔ اس دن کس کی حکومت ہو گی؟ (ظاہر ہے کہ اور کسی کی نہیں) صرف اور صرف اللہ کی ہو گی جو الواحد اور القہار ہے۔ اس دن ہر شخص کو اپنے کئے کی جزا ملے گی اور اس روز کسی کی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے (اس صورت میں لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (سوال) اور لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (جواب) کے لئے سائل اور مجیب معلوم کرنے کی ضرورت نہیں

یہ اسلوب بیان کسی امر کو زوردار اور مؤثر بنانے کے لئے دوسری زبانوں میں بھی اختیار کیا جاتا ہے)

۴۰: ۱۹ = یَعْلَمُ ای اللہ یعلم اللہ جانتا ہے۔

= خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ۔ خَائِنَۃٌ اصل میں خِیَانَۃٌ (خیانت، دغا) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اصل میں فَاعِلٌ کے وزن پر خَائِنٌ تھا۔ ۃ مبالغہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ بھی خَائِنَۃٌ (بہ تاء تانیث) آئے گا۔

لیکن یہاں جمہور علماء کے نزدیک بطور مصدر آیا ہے۔ معجم الوسیط میں ہے:۔

الخائنۃ اسم بمعنی الخیانۃ وھو من المصادر التی جاءت علی لفظ الفاعلۃ کالعاقبۃ۔ وفی القرآن الکریم۔ یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ:

یہاں خَائِنَۃٌ فاعلۃ کے وزن پر بطور مصدر آیا ہے اسی وزن پر دیگر مصادر الکاذبۃ، العاقبۃ۔ العافیۃ وغیرہ ہیں۔

خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ مضاف مضاف الیہ ہے۔ آنکھوں کی خیانت۔ یعنی چوری چھپے اس چیز کو دیکھنا جس کا دیکھنا شرعاً حرام ہے۔ وغیرہ۔

خائنۃ بطور مصدر قرآن مجید میں اور جگہ بھی آیا ہے مثلاً وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَائِنَۃٍ مِّنْھُمْ (۵: ۱۳) اور ہمیشہ تم ان کی (ایک نہ ایک) خیانت کی خبر پاتے رہتے ہو۔

یا خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ میں تقدیم و تاخیر ہے اور کلام یوں ہے یَعْلَمُ الْاَعْیُنَ الْخَائِنَۃَ۔ وہ چور آنکھوں کو بھی جانتا ہے۔

= وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ تُخْفِی مضارع واحد مؤنث غائب اِخْفَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ وہ چھپاتی ہے یا چھپائے گی۔

الصُّدُوْرُ۔ جمع ہے الصَّدْرُ کی (سینے) مَا موصولہ ہے اور جو سینے اپنے اندر چھپائے ہوئے ہیں۔ یعنی دلوں کے بھید۔ خطرات، ارادات، یعنی اللہ تعالیٰ اتنا باریک بین اور لطیف خبیر ہے کہ آنکھوں کی خفیف سے خفیف حرکات کو اور دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو بھی جانتا ہے۔

۴۰: ۲۰ = یَقْضِیْ۔ مضارع واحد مذکر غائب قَضَاءٌ (باب ضرب) سے مصدر وہ فیصلہ کرتا ہے، وہ حکم دیتا ہے

= یَدْعُوْنَ۔ مضارع۔ جمع مذکر غائب دَعْوَۃٌ و دُعَاءٌ مصدر (باب نصر)

وہ پوجتے ہیں وہ پکارتے ہیں۔

۴۰: ۲۱ = اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا ...... ہمزہ استفہامیہ ہے واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف فعل محذوف پر ہے (کیا یہ لوگ کفر کے بُرے انجام سے منکر ہیں) لَمْ یَسِیْرُوْا مضارع نفی حجد بلم۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ: کیا وہ نہیں چلے پھرے (زمین میں) فَ عطف (تعقیب کے لئے ہے یَنْظُرُوْا مضارع مجزوم جمع مذکر غائب مجزوم بوجہ لَمْ یَسِیْرُوْا کے معطوف ہونے کے ای اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔ یَسِیْرُوْا د یَنْظُرُوْا میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کفارِ قریش مکہ کی طرف راجع ہے۔

= کَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ جو ان سے پہلے ہو چکی ہیں۔ مراد گذشتہ کافر امتیں جنہوں نے اپنے زمانہ کے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا جیسے قوم عاد، قوم ثمود۔

= کَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ۔

کَانُوْا هُمْ۔ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع گذشتہ امتیں ہیں، اَلَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ جو کفار مکہ سے پہلے گذری ہیں اَشَدَّ شِدَّةٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے سخت تر، مضبوط تر، قوی تر، مِنْهُمْ میں ضمیر ھم کا مرجع کفار مکہ ہیں۔ قُوَّةً بوجہ تمیز منصوب ہے ازروئے طاقت واؤ عاطفہ ہے اٰثَارًا بوجہ تمیز منصوب ہے لیکن اس کا تعلق اَشَدَّ سے نہیں ہے بلکہ ایک محذوف لفظ سے ہے۔

اصل لفظ یوں ہے: اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَکْثَرَ مِنْهُمْ اٰثَارًا یعنی وہ گذشتہ نافرمان و سرکش امتیں ان کفار مکہ سے قوت کے لحاظ سے بھی مضبوط تر تھیں اور اپنے جاہ و جلال کے جو نشانات وہ زمین پر چھوڑ گئیں وہ بھی کفار مکہ کی ایسی نشانیوں سے اکثر و بیشتر تھے۔

اٰثَارًا۔ اَثَرٌ کی جمع نشانیاں، علامتیں۔

= فَاَخَذَهُمْ، بِذُنُوْبِهِمْ، لَهُمْ۔ سب جگہ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب گذشتہ امتوں کے لئے ہے۔

= بِذُنُوْبِهِمْ۔ میں بار سببیہ ہے ذُنُوْبِهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے گناہ۔ ان کے جرائم۔

= وَاقٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر وقی مادہ (لفیف مفروق) وِقَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے اصل میں وَاقِیٌ تھا ضمہ ی پر دشوار تھا اس کو گرادیا۔ اب ی اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے ی بوجہ اجتماع ساکنین کے گر گئی وَاقٍ ہو گیا حفاظت کرنے والا۔

بچانے والا۔

۴۰:۲۲ == ذٰلِكَ یہ پکڑ یا گرفت۔ فَاَخَذَهُمْ کی طرف اشارہ ہے۔

== بِاَنَّهُمْ ..... میں باء سببیہ ہے۔

== كَانَتْ تَاْتِيْهِمْ۔ كَانَتْ تَاْتِيْ ماضی استمراری هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان کے پاس آیا کرتے تھے (واحد مؤنث غائب کا صیغہ رُسُلٌ کے لئے استعمال ہوا ہے۔

== اَلْبَيِّنٰتِ۔ مراد معجزات اور وہ احکام جن کی صحت اور افادیت کھلی ہوئی تھی! روشن دلیلیں۔ بَيِّنَةٌ واحد۔

== فَاَخَذَهُمْ میں ف تعقیب کا ہے اور سببیہ بھی ہوسکتی ہے اَخَذَ میں ضمیر فاعل اللہ کے لئے ہے سو اللہ نے ان کو بسبب ان کے انکار (کفر) کے ان کو دھر پکڑا۔

== شَدِيْدُ الْعِقَابِ: پاداش میں سخت عذاب دینے والا۔ مضاف مضاف الیہ (نیز ملاحظہ ہو ۴۰: ۳) متذکرہ بالا۔

عذاب اور عقاب اگرچہ ہم معنی ہیں لیکن عقاب اس سزا کو کہتے ہیں جو جرم ثابت ہونے کے بعد دی جاتی ہے، عذاب استحقاق اور بغیر استحقاق دونوں طرح ہو سکتا ہے۔ عقب بمعنی پیچھے جیسے بولتے ہیں عَقِبَ الَّيْلُ النَّهَارَ۔ رات دن کے پیچھے ہولی

۴۰: ۲۳ == سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ہ موصوف وصفت کھلی دلیل۔ سُلْطٰنٌ حجت، برہان سند، حکومت۔ معجزہ۔

۴۰: ۲۴ == كَذَّابٌ۔ كَذَبَ يَكْذِبُ (باب ضرب) سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت جھوٹ بولنے والا۔ بڑا جھوٹا۔

۴۰: ۲۵ == اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ۔ ترکیب اضافی ہے جو لوگ اس کے ساتھ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ) ایمان لائے ہیں۔ ان کے بیٹوں کو۔

== كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ کافروں کی چال۔ کافروں کی تدبیر۔

== ضَلٰلٍ۔ بے اثر۔ بے کار۔ ناکام۔ ایہ معانی اس آیۃ میں مراد ہیں۔ ورنہ تو ضلال کثیر المعانی لفظ ہے لیکن اس میں ہمیشہ منفی پہلو ہوتا ہے۔

۴۰: ۲۶ == ذَرُوْنِيْ فعل امر جمع مذکر غائب وَذْرٌ مصدر (باب سمع وفتح) بمعنی چھوڑ دینا۔ مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ہ

(۷: ۱۸۶) اور وہ انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑے رکھتا ہے، ذَرُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تم سب مجھے چھوڑ دو۔

= اَقْتُلْ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر صیغہ واحد متکلم کہ میں قتل کردوں ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ تم مجھے چھوڑ دو کہ میں (موسیٰ کو) قتل کر ڈالوں یا قتل کردوں۔

= وَلْیَدْعُ واؤ عاطفہ ہے لِیَدْعُ لام لامِ امر ہے اور یہ حرف جازم فعل ہے، مضارع مجزوم (بوجہ لام امر) واحد مذکر غائب۔ دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر سے۔
اور اسے چاہیئے کہ وہ (اپنے رب کو رَبَّہٗ) پکارے۔ یا پکار دیکھے۔

= اِنِّیْٓ اَخَافُ۔ ای ان لم اَقْتُلْہُ یعنی اگر میں نے اسے قتل نہ کیا تو میں ڈرتا ہوں یا مجھے ڈر ہے کہ ......

= اَنْ یُّبَدِّلَ میں اَنْ مصدریہ ہے یُبَدِّلَ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب تَبْدِیْلٌ (تفعیل) مصدر سے کہ وہ (تمہارا دین ہی) بدل دے۔

= اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ۔ اَوْ۔ یا۔ اَنْ مصدریہ۔ یُظْهِرَ مضارع (منصوب بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب۔ اِظْهَارٌ (افعال) مصدر پھیلانا۔ ظاہر کرنا۔ یا ملک میں فساد پھیلا دے۔
اَظْهَرَہٗ عَلٰی عَدُوِّہٖ۔ کسی کو دشمن پر غالب کرنا۔

۴۰: ۲۷ = عُذْتُ ماضی واحد متکلم میں نے پناہ لی (مراد میں پناہ مانگتا ہوں) عَوْذٌ (باب نصر) سے مصدر۔ عُذْتُ اصل میں عَوَذْتُ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس لئے واؤ کو الف سے بدلا گیا۔ بعد میں الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ پھر واؤ کی رعایت سے ع کو ضمہ دیا۔ عُذْتُ ہو گیا۔

= مُتَكَبِّرٍ۔ اللہ کا اسم صفت ہے تَكَبُّرٌ (تفعّل) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ بزرگ، بڑھائی جتلانے والا۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ سے ہو تو یہ محمود صفت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صفت تکبر کے ساتھ متصف ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی نسبت غیر اللہ سے ہو تو یہ ایک بڑا ہے اور مذموم ہے۔ اس صورت میں متکبر اس کو کہیں گے جو صفات کمال کا دعویٰ کرتا ہے لیکن فی الواقع وہ صفات اس میں موجود نہیں ہیں۔ جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ (۴۰: ۷۹) متکبروں کا کیا برا ٹھکانہ ہے:

آیت ہذا میں یہ لفظ صفت مذموم کے ضمن میں آیا ہے۔
۴۰: ۲۸ = رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ۔ موصوف صفت، مومن شخص یہ شخص آلِ فرعون میں سے تھا۔ اور اس شخص کی طرف سورۃ القصص میں بھی اشارہ ہے:۔
وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ (۲۸: ۲۰) اور ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اور سورۃ لیٰس میں بھی (۲۸: ۲۰) یہی شخص مذکور ہے۔
= یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗ۔ یَکْتُمُ فعل مضارع واحد مذکر غائب کَتْمٌ (باب نصر) مصدر بمعنی چھپانا۔ وہ اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا (مضارع بمعنی ماضی)
= اَتَقْتُلُوْنَ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ تَقْتُلُوْنَ ای اَتَقْصُدُوْنَ کیا تم (اس کے) قتل کا ارادہ کرتے ہو۔ مسبب بیان کرکے سبب مراد لیا ہے۔
= اَنْ یَّقُوْلَ ای لان یقول۔ اس لئے کہ وہ کہتا ہے اَنْ مصدریہ ہے یَقُوْلَ: میں ضمیر فاعل حضرت موسیٰ کے لئے ہے۔
= رَبِّیَ اللّٰہُ۔ یہ حضرت موسیٰ کی زبان سے ہے: میرا پروردگار اللہ (ہی) ہے رَبِّیَ کی تقدیم اللہ پر مفید حصر ہے۔ جیسے صِدِّیْقِیْ زَیْدٌ کا جملہ مفید حصر ہے۔
وَقَدْ جَآءَکُمْ سے لے کر اِنْ جَآءَنَا (آیت ۲۹ تک) رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ کا بیان ہے
= وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ۔ جملہ حالیہ ہے درآں حالیکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیلیں بھی لایا ہے۔
= اِنْ یَّكُ كَاذِبًا۔ اِنْ شرطیہ ہے یَكُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب بوجہ عمل اَنْ مجزوم ہے کَاذِبًا خبر ہے یَكُ کی۔ اصل میں یَکُوْنَ تھا۔ اِنْ کے عمل سے نون ساکن ہوگیا اجتماع ساکنین سے واؤ گر گیا۔ خلاف قیاس نون بھی ساقط ہوگیا۔ (قاموس القرآن اَكُ اَکُنْ) اگر وہ جھوٹا ہے۔
= فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے جملہ جزائیہ ہے۔ تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا۔
= کَذِبُہٗ۔ مضاف مضاف الیہ اس کا جھوٹ۔ مراد وَبَالُ کَذِبِہٖ ہے یعنی اس کے جھوٹ کا وبال۔
= یُصِبْکُمْ۔ یُصِبْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) اِصَابَۃٌ (افعال) مصدر

صیغہ واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم پر پڑے گا۔
اَصَابَ السَّھْمُ تیر کا نشانہ پر بیٹھنا۔ اَصَابَتِ الْمُصِیْبَۃُ فُلَانًا۔ کسی پر مصیبت نازل ہونا۔ صَوْبٌ مادہ۔
= بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ۔ جس (عذاب) سے وہ تم کو ڈراتا ہے اس میں سے کچھ۔
وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اور اگر وہ سچا ہوا تو جس (عذاب) سے وہ تم کو ڈراتا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ) حصہ (ضرور) تم کو پہنچے گا۔ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا جملہ شرطیہ ہے اور اگلا جملہ جواب شرط ہے
بَعْضُ۔ کل کے اعتبار سے شئے کے کسی جزو کو بعض کہتے ہیں۔ اسی لئے کل کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے۔
یَعِدُکُمْ: یَعِدُ فعل مضارع واحد مذکر غائب ہے وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ ڈرانا۔ وعدہ کرنا۔ یہاں ہر دو معنی مراد ہو سکتے ہیں۔
= مُسْرِفٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِسْرَافٌ (افعال) مصدر السَّرَفُ کے معنی انسان کے کسی کام میں حدّ اعتدال سے تجاوز کر جانے کے ہیں۔ مگر عام طور پر خرچ کرنے میں حدّ اعتدال سے تجاوز کر جانے پر ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہوتا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا (۲۵: ۶۷) اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں۔
مُسْرِفٌ فضول خرچی کرنے والا۔ حدّ (اعتدال) سے بڑھ کر خرچ کرنیوالا۔
= کَذَّابٌ۔ بڑا جھوٹا۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۴۰: ۲۹ = یٰقَوْمِ۔ ای یا قَوْمِیْ۔ اے میری قوم۔ اے میرے بھائیو! اے میری قوم والو!
= اَلْمُلْکُ۔ بادشاہت، حکومت۔ اَلْیَوْمَ۔ آج کے دن۔ آج
= ظٰھِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت نصب۔ غالب۔ غلبہ پانے والے
= فِی الْاَرْضِ۔ ای فی ارض مصر۔ سرزمین مصر۔
= بَاْسِ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ۔ بَاْسٌ سختی، آفت۔ لڑائی۔ دبدبہ جنگ کی شدت۔ اصل میں تو اس کے معنی سختی اور آفت کے ہیں مگر لڑائی اور

غلبہ کے معنی میں اس کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔

البُؤْسَ ۔ البُاْسُ اور البَاْسَآءُ تینوں ایک ہی مادہ بئس سے ہیں اور تینوں میں سختی وناگواری کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مگر بُؤْسٌ کا لفظ زیادہ تر فقرو فاقہ کے لئے آتا ہے۔

معجم الوسیط میں ہے اَلْبُؤْسُ المشقۃ والفقر۔ البأساء بھی اسی مادہ سے مشتق ہے۔ جو مشقت وفقر کے علاوہ شدت حرب کے لئے بھی آتا ہے ای الحرب الفقر المشقۃ۔ الباھیۃ (آفت وبلا، مصیبت، بڑا معاملہ) اسی طرح بأسٌ جو اسی مادہ بئس سے ہے اس میں حرب شدتِ حرب۔ سخت عذاب اور خوف کے معنی غالب ہیں

یہاں بأس سے مراد عذاب یا سختی ہے۔

= اِنْ جَآءَنَا اگر وہ (باس یا عذاب) ہم پر آگیا یا آجائے۔ جملہ شرطیہ ہے اس کی جزاء جملہ ماقبل میں آچکی ہے۔

یہاں اس مرد مومن کا خطاب اپنی قوم سے ختم ہوا اگلی آیت میں فرعون کا جواب ہے

۴۰: ۲۹ = مَآ اُرِیْکُمْ۔ مَا اُرِیْ فعل مضارع نفی واحد متکلم اراءۃ (افعال) مصدر بمعنی دکھانا۔ متعدی بدو مفعول کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ میں تم کو نہیں دکھاتا (مگر) مَآ اَرٰی مَا موصولہ۔ اَرٰی مضارع واحد متکلم۔ رُؤْیَۃ (باب فتح) سے جس کے معنی اصل میں ادراکِ مرئی (دیکھنے) کے ہیں (متعدی بیک مفعول)

لیکن تخیل وتفکر یا بذریعہ عقل بھی کسی شے کے ادراک کو رؤیۃ کہتے ہیں۔ مَآ اُرِیْکُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی میں تم کو وہی مشورہ دیتا ہوں جو میں (درست) سمجھتا ہوں۔

(لفظی ترجمہ: میں تمہیں نہیں دکھاتا مگر وہ جو میں آپ دیکھتا ہوں)

ادراک غیر مرئی کی مثال: اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ (۲۱: ۴۴) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔

= اَهْدِیْكُمْ: اَهْدِیْ مضارع واحد متکلم ھدایۃ (افعال) مصدر سے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں تم کو راہ دکھاتا ہوں

= اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ۔ اِلَّا حرف استثناء سَبِیْلَ الرَّشَادِ۔ مضاف مضاف الیہ نیکی، بھلائی، راستی کا راستہ۔ رَشَادٌ۔ رَشَدَ یَرْشُدُ (نصر) کا مصدر ہے

راہ راست اختیار کرنا۔

مَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ میں صرف سیدھے راستہ کی طرف ہی تمہاری راہنمائی کرتا ہوں۔

(۴۰:۳۰) = قَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ: سے مراد وہی مرد مؤمن ہے جس کا اوپر ذکر چلا آرہا ہے

= مِثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مثل کا مضاف الیہ۔ مِثْلَ مضاف۔ اَلْاَحْزَابُ، اَلْاُمَمُ: قومیں۔ حزب کی جمع۔ ای مثل ایام الامم الماضیۃ۔ والایام، الوقائع۔

مطلب یہ ہے کہ:

مجھے ڈر ہے کہ گذشتہ امتوں کے (افعال بد کے نتیجے میں) جو عذاب وہلاکت کے واقعات ان کو پیش آئے ویسے ہی واقعات (تم جو حضرت موسیٰ کی ہلاکت کے جو منصوبے باندھ رہے ہو اس کے نتیجے میں) تم کو بھی نہ آلیں۔

۴۰:۳۱ = مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یہ یوم الاحزاب کی تفسیر ہے۔ یعنی ڈر ہے کہ تم پر بھی ویسا عذاب نہ آجائے جیسا قوم نوح پر قوم عاد پر قوم ثمود پر اور ان کے بعد والوں پر (مثلاً قوم لوط علیہ السلام وقوم نمرود پر) عذاب آیا تھا۔

دَاْبِ اصل میں دَاَبَ يَدْاَبُ (باب فتح کا مصدر ہے جس کے معنی مسلسل چلنے کے ہیں۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ (۱۴:۳۳) اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگادیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔

اسی استمرار کی وجہ سے عادتِ مستمرہ جو ہمیشہ ایک حالت پر رہے اسے دَاْب کہتے ہیں

مِثْلَ دَاْبِ ..... بَعْدِهِمْ کا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی قوم یا عاد و ثمود کی قوم یا ان کے بعد کی قوموں کی عادتِ مستمرہ (تکذیب وایذارسانی پیغمبرانِ الٰہی) ان پر عذاب الٰہی کا سبب بنی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ (تم جو حضرت موسیٰ کی تکذیب کر رہے ہو اور اس کے قتل کا ارادہ رکھتے ہو) تم پر بھی ویسا ہی عذاب نہ آجائے۔

مِثْلَ الاول کا عطف بیان ہونے کی وجہ سے مثل الثانی بھی منصوب ہے۔

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ۔ للعباد میں لام زائدہ ہے اور العباد مفعول ہے

لام کی زیادتی مصدر (ظُلْمًا) سے عمل کو فوت پہنچانے کے لئے کی گئی ہے۔
مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہتا کہ کسی کو بلاقصور سزا دے یا ظالم کو بغیر انتقام کے چھوڑ دے۔ یا کسی کی نیکی کے ثواب میں کمی کر دے یا کسی مجرم کی سزا میں اس کے جرم کی مقدار سے زیادہ سزا دے۔ (تفسیر مظہری)

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۳:۱۸۲) اور خدا تو بندوں پر مطلق ظلم کرنے والا نہیں۔ لیکن وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ زیادہ بلیغ ہے۔

۴۰:۳۲ == يٰقَوْمِ۔ ای یاقومی اے میری قوم۔ اے میری قوم کے لوگو!
== يَوْمَ التَّنَادِ۔ یہاں التناد سے پہلے اس کا مضاف محذوف ہے ای عذاب یوم التناد۔ ایک دوسرے کو پکارنے کے دن کا عذاب۔
التناد ندی مادہ سے باب تفاعل سے مصدر ہے پکارنا۔ ندا کرنا۔ فریاد کرنا۔ اصل میں تنادیٌ تھا یوم کا مضاف الیہ ہونے کے سبب آخر سے ی جو حرف علت تھی حذف ہو گئی۔

اصل میں نِدَاءٌ نَدْیٌ سے ہے جس کے معنی رطوبت یا نمی کے ہیں اور صوت نَدِیٌّ کے معنی بلند آواز کے ہیں آواز کے لئے نِدَاءٌ کا استعارہ اس بنا پر ہے کہ جس کے منہ میں رطوبت زیادہ ہوگی اس کی آواز بلند اور حسین ہوگی۔ يَوْمَ التناد ایک دوسرے کو پکارنے کا دن۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ۔ (۶۸:۲۱) جب صبح ہوئی تو وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

بعض کے نزدیک يَوْمَ التَّنَادِ سے مراد قیامت کا دن ہے اور باہمی پکارنے کے متعلق ملاحظہ ہو: وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ (۷:۴۴) اور اہل بہشت دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے۔ اور وَنَادٰى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (۷:۵۰) اور دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے۔ وغیرہ۔ اس سے مراد قیامت کے روز آدمیوں کے ہر گروہ کو ان کے پیشوا کے ساتھ پکارا جانا بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ۔ (۱۷:۷۱) جس دن ہم سب

لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ضحاک کی قرأت میں یَوْمَ التَّنَادِ کی جگہ یَوْمَ التَّنَادِّ (بہ تشدید دال) ہے جس کے معنی بھاگنے اور منتشر ہونے کے دن کا ہے اس صورت میں التناد مادہ ندّ سے مشتق ہے اصل میں باب تفاعل سے تَنَادُدٌ تھا دوسری دال کو یاء سے بدلا تنادیٌ ہوگیا پھر دال کے ضمہ کو کسرہ میں بدل دیا تَنَادِیٌ ہوگیا پھر آخر سے یٔ کو گرادیا۔ تَنَادٍ ہوگیا۔ جس کے معنی ہیں ایک دوسرے سے بدک کر بھاگ جانا۔ اور یوم التناد وہ دن جب لوگ بدک بدک کر بھک دوسرے سے دور بھاگیں گے اس معنی میں قرآن مجید میں ہے یوم یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ۔ (۸۰: ۳۴ تا ۳۶) اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اور اپنی ماں اور باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے۔

۴۰: ۳۳ = تُوَلُّوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے تم منہ موڑو گے۔

= مُدْبِرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر پیٹھ موڑنے والے۔ اِدْبَارٌ (افعال) مصدر سے بوجہ ضمیر فاعل کا حال ہونے کے منصوب ہے دُبُرٌ مادہ۔ آیات ۳۲ و ۳۳ میں یَوْمَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔

= مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ: تمہارے لئے نہیں ہوگا خدا کے عذاب سے بچانے والا کوئی بھی۔ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ ..... مِنْ عَاصِمٍ بدل ہے یَوْمَ التَّنَادِ سے

= مِنْ هَادٍ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ هِدَایَۃٌ مصدر باب ضرب۔ ہدایت یاب کرنیوالا۔ هَادٍ اصل میں هَادِیٌ تھا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا ی کو ساکن کیا۔ اب ی اور تنوین دو ساکن جمع ہوتے بوجہ اجتماع ساکنین یٔ گر گئی۔ هَادٍ ہوگیا۔

۴۰: ۳۴ = مَا زِلْتُمْ ماضی منفی جمع مذکر حاضر مَا زَالَ افعال ناقصہ سے ہے، فاعل کے ساتھ مل کر استمرار فعل کے معنی ہوں گے۔ تم ہمیشہ ہی رہے۔ ایسے ہی رہے۔ یا متواتر ایسے ہی رہے۔ مَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ۔ تم برابر شک میں ہی پڑے رہے۔

= مِمَّا۔ مِنْ اور مَا سے مرکب ہے مِنْ حرف جار اور مَا موصولہ ہے۔ مِمَّا جَآءَکُمْ بِهٖ۔ جَآءَکُمْ بِهٖ اسم موصول مَا کا صلہ ہے ہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے جس کا مرجع مَا اسم موصول ہے سو تم ان امور میں جو کہ یوسف تمہارے

پاس لے کر آئے تھے برابر شک میں پڑے رہے۔

= هَلَكَ۔ ای مَاتَ۔

= لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ۔ فعل مضارع نفی تاکید بلن۔ منصوب بوجہ عمل لن ہے۔ اللہ نہیں بھیجے گا۔ رَسُوْلًا لَنْ يَّبْعَثَ کا مفعول ہے، یعنی اس کے بعد اللہ رسول کوئی نہیں بھیجے گا۔

قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا: یعنی تم لوگ کفر پر قائم رہے اور تم نے خیال کر لیا کہ اب اللہ تعالیٰ کسی رسول کو بھیج کر تمہارے خلاف اتمام حجت نہیں کریگا (مظہری)

= كَذٰلِكَ: كَ حرف تشبیہ کا ہے ذٰلِكَ میں ذَا اسم اشارہ ہے اور كَ حرف خطاب ہے۔ ذٰلِكَ یہ۔ یہی۔ كَذٰلِكَ: ایسے ہی۔

مطلب یہ کہ جس طرح عہد یوسف علیہ السلام کی فرعونی قوم گمراہ ہوئی اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے جو دین حق میں حد سے گذر جانے والے۔ اور شک کرنے والے ہوتے ہیں۔

الفائدہ: یہاں یوسف سے مراد کون ہیں؟ اس کے بارہ میں دو قول ہیں!

(۱) یوسف سے یہاں یوسف بن حضرت یعقوب علیہما السلام ہیں۔ جن کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قریباً چار سو سال قبل کا ہے۔

(۲) یوسف سے یہاں مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے پوتے ہیں جن کا نسب یوں ہے یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام۔ لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک اول الذکر ہی مراد ہیں۔

= مُسْرِفٌ: اسم فاعل واحد مذکر (نیز ملاحظہ ہو آیت ۴۰: ۲۸ متذکرۃ الصدر)

= مُرْتَابٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اِرْتِيَابٌ (افتعال) مصدر۔ اِرْتِيَابٌ وَاِرْتَابٌ کے معنی ہیں کسی چیز میں شک کرنا۔ آدمی کا (ایمان کے بارہ میں) متہم ہونا۔ یعنی مین میخ نکالنا۔

مُرْتَابٌ اصل میں مفتعل کے وزن پر مرتیبٌ تھا۔ یاء مکسورہ کا ماقبل مفتوح یاء کے کسرہ کو فتحہ سے بدلا۔ پھر یا کو ماقبل مفتوح کی رعایت سے الف سے بدلا مُرْتَابٌ ہو گیا۔ شک کرنے والا۔ ریب مادہ۔

۴۰: ۳۵ = اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ: یہ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ سے بدل ہے کیونکہ مُسْرِفٌ جمع کے حکم میں ہے لانه لايريد مسرفا واحدًا بل كل مسرف جو جھگڑے نکالتے ہیں جھگڑتے ہیں جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔

يُجَادِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مُجَادَلَةٌ (مفاعلة) سے۔ جِدَالٌ جھگڑا۔

آیات اللہ میں جدال کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

۱:۔ آیات کی بے جا تاویل کرنا۔

۲:۔ ان میں عیب نکالنا:۔

۳:۔ ان میں تضاد پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

= سُلْطٰنٍ۔ برہان، حجت، دلیل، سند وغیرہ:

= اٰتٰهُمْ۔ اٰتٰى۔ اِيْتَاءٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب: اس نے ان کو دیا۔ یا۔ دی۔

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ: بغیر کسی سند یا دلیل کے جو اس نے ان کو دی ہو۔

اٰتٰى میں ضمیر فاعل کا مرجع اللہ ہے۔

= كَبُرَ مَقْتًا: كَبُرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ كِبَرٌ و كُبْرٌ (باب کرم) مصدر بڑا ہونا مرتبہ میں۔ دشوار ہونا معاملہ کا اہم ہونا وغیرہ۔

عربی زبان میں جس لفظ کا مادّہ ک، ب، ر سے مرکب ہو اس کے مفہوم میں بڑائی کے معنی ضرور پائے جاتے ہیں گو بڑائی کی نوعیت ہی جُدا جُدا ہو سکتی ہے۔

كَبُرَ میں ضمیر فاعل کا مرجع کون ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

۱:۔ اس کا مرجع مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ (مذکورہ بالا) ہے جو اگرچہ معنًی جمع ہے لیکن لفظاً مفرد ہے (ملاحظہ ہو اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ کے محاذ م) ایسا مسرف اللہ اور مومنوں کے نزدیک بڑا ہی مبغوض ہے۔

۲:۔ اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ سے پہلے مضاف محذوف ہے ای جِدَالُ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ۔ اور كَبُرَ کی ضمیر اسی محذوف کی طرف راجع ہے۔

اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

ایسے مُسرف جو بغیر حق کے یا کسی واضح دلیل کے خدا کی آیات میں جھگڑا کھڑا کرتے رہتے ہیں:

ان کا یہ جھگڑا یا روش یا طریقہ اللہ اور مؤمنوں کے نزدیک بہت بڑی بیزاری اور نفرت کا سبب ہے۔

مَقْتًا: مصدر منصوب بوجہ تاکید۔ سخت بیزاری، بغض شدید۔

مَقَتَ یَمْقُتُ (نصر) مَقْتٌ مصدر۔ ناپسند کرنا۔ نفرت کرنا: اِمْقَاتٌ (افعال) اور تَمْقِیْتٌ (تفعیل) کا بھی یہی معنی ہے۔

= کَذٰلِكَ: اسی طرح، ایسے ہی: یعنی جس طرح ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی دعوتِ توحید قبول نہ کی۔ اور ان کے بعد سلسلہ رسالت کا بھی انقطاع کر بیٹھے اور اس طرح اپنے دلوں کو حق کے لئے ہمیشہ بند کر دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور سرکش کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے کہ پھر ان کے دلوں میں حق بات جاتی ہی نہیں۔

= یَطْبَعُ، مضارع واحد مذکر غائب طَبْعٌ مصدر (باب فتح) وہ مہر لگا دیتا ہے:

= عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ: عَلٰی حرف جار کُلِّ مجرور مضاف، قَلْبِ مضاف الیہ مضاف مُتَکَبِّرٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر کُلّ کا مضاف الیہ۔ ہر متکبر کا دل۔ اسی طرح ہر جبار کا دل۔ اب جملہ کا ترجمہ ہوگا:

اسی طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور اور جابر کے دل پر:

۴۰: ۳۶ = هَامٰنُ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا وزیر تھا جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور فرعون کا بڑا معتمد تھا۔

= اِبْنِ، فعل امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ بِنَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے: تو بنا۔ تو تعمیر کر:

= صَرْحًا: ایک عالیشان عمارت یا محل جس میں نقش و نگار ہوں۔ ایسی اونچی عمارت (منارہ وغیرہ) جو دور سے دیکھنے والوں کو بھی دکھائی دے۔ اسی مناسبت سے تصریح کا لفظ بمعنی اظہار آتا ہے:

اور جگہ قرآن مجید میں آتا ہے قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ (۲۷: ۴۴) (حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا) یہ ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں

= لَعَلِّیْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ۔ لَعَلِّیْ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل۔ ی ضمیر واحد متکلم: شاید میں۔ اَبْلُغُ مضارع واحد متکلم بُلُوْغٌ (باب نصر) مصدر میں پہنچ جاؤں۔ اَلْاَسْبَابَ سبب کی جمع کسی چیز تک پہنچنے کے ذریعہ کو سبب کہتے ہیں

جیسے رسی اور ڈول کو سبب اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ پانی تک پہنچنے کے ذریعے ہیں یہاں مراد آسمانوں کی راہیں یا دروازے یعنی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پہنچنے کے راستے

ترجمہ:۔ شاید (اس پر چڑھ کر) میں (آسمان کی) راہوں تک پہنچ جاؤں۔

== اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ ۔ مضاف مضاف الیہ، آسمانوں کے راستے۔ یہ الاسباب سے بدل ہے یعنی وہ راستے جو ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک جاتے ہیں۔

۴۰: ۳۷ == فَاَطَّلِعَ ۔ مضارع واحد متکلم اِطِّلَاعٌ افتعال مصدر، میں جھانکوں۔ میں مطلع ہوں۔ میں اطلاع پاسکوں۔ میں معلوم کرسکوں۔ مضارع منصوب بوجہ جواب امر ہے اگر رفع کے ساتھ ہو تو اَبْلُغُ کا معطوف ہوگا۔

== لَاَظُنُّہٗ لام تاکید کا ہے اَظُنُّ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ظَنٌّ باب نصر سے مصدر جس کے معنی اس اعتقاد راجح کے ہیں جس میں اس کے خلاف ظہور پذیر ہونے کا بھی احتمال ہو یہ کبھی شک اور کبھی یقین کے معنی بھی دیتا ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جو حضرت موسیٰ کے لئے آیا ہے۔ میں تو اس (حضرت موسیٰ) کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں مجھے تو یقین ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔

== کَذٰلِکَ ۔ اسی طرح (یعنی جس طرح رب السموٰت کو دیکھنے کے لئے اونچی عمارت کی تعمیر کو فرعون کی نظر میں زینت آگین بنادیا گیا اسی طرح اس کی ہر بدکاری اس کے خیال میں زینت آفریں بنادی گئی)

== سُوْٓءُ عَمَلِہٖ ۔ اس کے کام کی برائی۔

== صُدَّ ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب صَدٌّ (باب نصر) مصدر جس کے معنی رک جانے یا روک دینے کے ہیں۔ پہلے اعتبار سے یہ لازم ہے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے متعدی

== السَّبِیْلِ ۔ بمعنی سیدھا راستہ، راہ راست۔

== کَیْدُ ۔ تدبیر، چال۔ داؤ۔ (ہر دو مذموم و محمود حالت کے لئے استعمال ہوتا ہے)

== تَبَابٍ ۔ ٹوٹے میں رہنا۔ گھیاوا۔ مسلسل خسارہ میں رہنا۔ ٹوٹنا۔

تَبَّ یَتِبُّ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (۱۱۱: ۱) ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں۔ یعنی وہ ہمیشہ خسارہ میں رہے۔

۴۰: ۳۸ == اتَّبِعُوْنِ ۔ ای اتَّبِعُوْنِیْ: تم میری اتباع کرو۔ اِتَّبِعُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (محذوف)

= اَھْدِکُمْ: جوابِ امر: میں تم کو (راہِ راست) دکھاؤں گا

= سَبِیْلَ الرَّشَادِ: مضاف مضاف الیہ۔ رَشَادٌ۔ رَشَدَ یَرْشُدُ (باب نصر) سے مصدر ہے، بمعنی نیکی، راستی، بھلائی، راہ راستگی۔ سَبِیْلٌ راستہ۔

۴۰: ۳۹ = مَتَاعٌ اسم مفرد اَمْتِعَۃٌ جمع۔ معین و ممتد وقت تک فائدہ اٹھانا۔ (یعنی دنیا کی زندگی ایک محدود وقت تک لطف اندوزی ہے)

= دَارُ الْقَرَارِ ہمیشہ ٹھہرنے کی جگہ (آخرت کی زندگی کو مَتَاعٌ کی ضد کے طور پر لایا گیا جہاں تک ان کی طوالت کا سوال ہے)

۴۰: ۴۰ = مِثْلَھَا مضاف مضاف الیہ۔ اس کی طرح:

۴۰: ۴۱ = مَالِیْ (۱) میرا بھی عجیب حال ہے (ضیاء القرآن: حقانی)

(۲) مجھے بتاؤ یہ کیا بات ہے۔ عقل و دانش کے خلاف تمہاری یہ عادت کیوں ہے؟ (مظہری)

(۳) میرے لئے کتنا عجیب ہے (عبد اللہ یوسف علی)

(۴) یہ کیا ماجرا ہے؟ میں بھی عجیب ہوں:

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَقَالُوْا مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ (۲۵: ۷) اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

اور مَالِ ھٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰھَا (۱۸: ۴۹) یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے اور نہ بڑی کو (کوئی بات بھی نہیں) مگر اسے لکھ رکھا ہے۔

۴۰: ۴۲ = مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ: جس کا مجھے کوئی علم نہیں، علم کی نفی معلوم کی نفی ہے یعنی جس کے شریک ہونے کا مجھے کوئی علم نہیں۔ مَا موصولہ ہے اور ہٖ ضمیر واحد مذکر حاضر اس کی طرف راجع ہے:

= اَلْعَزِیْزِ: زبردست، غالب، عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے:

= اَلْغَفَّارِ: بہت بڑا معاف کرنے والا۔ صیغہ مبالغہ ہے:

۴۰: ۴۳ = لَا جَرَمَ: بے شک: یقینًا: حق و صحیح بات یہی ہے: سچی بات تو یہ ہے:

لَاجَرَمَ: کی لغوی تحقیق میں کئی اقوال منقول ہیں: لیکن بقول امام راغبؒ ان میں سے اکثر تحقیق کی رو سے صحیح نہیں ہیں:

المنجد میں ہے لَاجَرَمَ و لَاجُرْمَ۔ یعنی ضروری، یقینی، ناگزیر، سبھی قسم کے معنی دیتا ہے،

قرآن مجید میں تقریباً انہی معنوں میں مستعمل ہے (۱) مثلاً لَاجَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ (۱۱:۲۲) بلاشبہ یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہیں؛

(۲)، لَاجَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۱۶:۱۰۹) کچھ شک نہیں کہ یہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہوں گے:

(۳) لَاجَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ۔ (۴۰:۴۳ آیت ہذا) سچی بات تو یہ ہے کہ (سچ تو یہ ہے کہ) جس کی (بندگی کی) طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ پکارے جانے کے قابل نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں۔

(الخازن، بیضاوی، کشاف نے بھی لَاجَرَمَ بمعنی حقّ ہی لیا ہے)

= مَرَدَّنَا: مضاف مضاف الیہ: مَرَدَّ: رَدَّ یَرُدُّ (باب نصر) سے مصدر میمی ہے نَا ضمیر جمع متکلم۔ ہمارا لوٹ جانا۔ پھر جانا، لوٹنا۔ پھرنا۔ یعنی مرنے کے بعد ہم سب کا اللہ کے پاس لوٹ جانا ہے

= اَلْمُسْرِفِیْنَ، اسم فاعل، جمع مذکر مُسْرِفٌ واحد۔ نیز ملاحظہ ہو ۴۰:۲۸: متذکرۃ الصدر۔ حد سے گذرنے والے:

لَاجَرَمَ ..... اَصْحٰبُ النَّارِ: میں اَنَّ مَرَدَّنَا اور اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ کا عطف اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْ پر ہے۔ یعنی سچی بات تو یہ ہے کہ:۔

(۱) جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ پکارے جانے کے قابل نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں؛

(۲) اور یہ کہ ہم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹنا ہے؛

(۳) اور یہ کہ مسرفین سب ہی دوزخی ہوں گے:

۴۰:۴۴ = فَسَتَذْكُرُوْنَ: سین مضارع قریب کے لئے ہے تَذْكُرُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ عنقریب ہی تم یاد کروگے مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ (جو میں تم کو کہہ رہا ہوں) کا مفعول ہے:

= اُفَوِّضُ : مضارع واحد متکلم، تَفوِیضٌ (تفعیلٌ) میں سونپتا ہوں
= بَصِیْرٌ : جاننے والا۔ دیکھنے والا۔ نگران ؛ فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل ہے :
اُفَوِّضُ ..... بِالْعِبَادِ ؛ جملہ حالیہ ہے اَقُوْلُ کی ضمیر فاعل واحد متکلم ہے ، اور حال یہ ہے کہ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو اپنے بندوں کا بلاشبہ خوب نگران ہے :

۴۰: ۴۵ = فَوَقٰـہُ : ف تعلیل کا ہے: یعنی اپنے جملہ امور کو اللہ کی سپردگی میں دے دینے سے فرعون کی ہر گزند سے بچنے کا سبب بن گئی۔ چنانچہ عربی میں کہتے ہیں سَهَا فَسَجَدَ اس سے سہو ہوئی۔ پس اس نے سجدہ کیا۔ یعنی اس کی سہو سجدہ کا سبب بن گئی۔
وقٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ وِقَايَةٌ مصدر باب ضرب : وق ی مادہ : (لفیف مفروق)، بچانا۔ حفاظت کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب : اس نے اس کو حفاظت میں رکھا ؛ بچالیا۔ بچائے رکھا :
= سَیِّاٰتُ مَا مَکَرُوْا : سَیِّاٰتُ جمع سَیِّئَۃٌ واحد۔ برائیاں۔ اعمالِ بد۔ مضاف ؛ مَا موصولہ مَکَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ؛ ان کی تدابیر مذموم کے مآلِ بد سے۔ یعنی فرعونیوں کی ضرر رساں تدبیروں کے شر سے اس کو محفوظ رکھا ؛
علامہ پانی پتی رح فرماتے ہیں :
فَوَقٰـہُ سے پہلے چند جملے محذوف ہیں ، پوری عبارت اس طرح تھی : فرعونیوں نے اس (مرد مومن) کو قتل کرنا چاہا مگر وہ بھاگ گیا فرعون نے اس کو پکڑنے کے لئے اپنے آدمیوں کو بھیجا لیکن اللہ نے اسے محفوظ رکھا :
= حَاقَ : ماضی واحد مذکر غائب یَحِیْقُ (باب ضرب) مصدر۔ اَلْحُیُوْقُ وَ اَلْحَیَقَانُ (باب ضرب کے معنی کسی چیز کو گھیرے میں لے لینا۔ اور اس پر نازل ہونا کے ہیں یہ باء کے ساتھ متعدی ہوتا ہے ، وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ : اور اس نے آل فرعون کو (یعنی فرعونیوں کو) چاروں طرف سے گھیر لیا :
اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ :
(۳۵ : ۴۳) اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی ہوتا ہے :
= بِاٰلِ فِرْعَوْنَ : میں فرعون از خود شامل ہے :
= سُوْٓءُ الْعَذَابِ : ترکیب اضافی ہے۔ سُوْٓءُ اسم ہے بمعنی برائی ؛ آفت ، عذاب کی برائی۔ عذاب کی شدت : عذاب کی سختی ، بمعنی شدید عذاب یا سخت عذاب

اسی طرح سُوْءُ الدَّارِ بمعنی بُرا گھر، جیسے قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ (۱۳: ۲۵) اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اسی طرح اور جگہ ہے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْءُ الْحِسَابِ (۱۳: ۱۸) ایسے لوگوں کا حساب بھی بُرا ہوگا۔

یہاں سب جگہ سُوْءُ بمعنی بِئْسَ آیا ہے۔ بمعنی بُرا۔

۴۰: ۴۶ = اَلنَّارُ: کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

۱:۔ یہ سُوْءُ الْعَذَابِ سے بدل ہے یعنی وہ سخت عذاب جہنم کی آگ ہوگی۔

۲:۔ یہ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے کانہ قیل ماسوء العذاب فقیل هوالنار۔ یعنی کوئی پوچھے وہ سخت عذاب کیا ہوگا اور جواب میں کہا جائے وہ عذاب دوزخ یا دوزخ کی آگ ہوگا۔

۳:۔ مبتدا ہے اور اس کی خبر اگلا جملہ یُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا ہے۔

= يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا: يُعْرَضُوْنَ مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے عَرْضٌ (باب ضرب) مصدر پیش کرنا۔ عَرَضَ عَلٰى: کسی کے سامنے پیش کرنا۔ جیسے عَرَضَ الْمَتَاعَ لِلْبَيْعِ: سامان کو فروخت کے لئے خریداروں کے سامنے پیش کرنا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النار ہے۔ یعنی ان کو دوزخ کی آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ (جلانے کے لئے)

= غُدُوًّا۔ ای فی الغدوّ صبح کے وقت عَشِيًّا رات کے وقت،، دونوں بوجہ مفعول فیہ ہونے کے منصوب ہیں۔

یہاں صبح و شام سے مراد اس دنیا کے صبح و شام نہیں بلکہ اس عالم آخرت میں وقت کے تعین کی جو بھی صورت ہوگی اس کے مطابق۔ صبح کو بھی پیش کئے جائیں گے اور شام کو بھی یا صبح و شام سے مراد ہمیشگی ہے جیسے اس دنیا میں ہم کہتے ہیں کہ کام صبح و شام ہوتا رہتا ہے یعنی ہمیشہ ہوتا ہی رہتا ہے جب تک کہ یہ صبح و شام کا سلسلہ جاری ہے۔

فائدہ: علمائے اہل سنت نے اس آیت سے عذاب قبر کا اثبات کیا ہے اور علمائے معتزلہ عالم برزخ میں عذاب کے قائل نہیں ہیں۔

= وَيَوْمَ ...... اَشَدَّ الْعَذَابِ: ای يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يقال لخزنة جهنم اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ: اور جس روز قیامت قائم ہوگی تو

دوزخ کے پہرہ داروں کو کہا جائے گا کہ فرعونیوں کو سخت عذاب میں داخل کردو:

۴۰:۴۷ = اِذْ: ای اذکر وقتَ اِذْ: اور یاد کرو وہ وقت جب ......

= یَتَحَاجُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب تَحَاجُّ (تفاعل) مصدر
وہ ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے۔ باہم جھگڑیں گے:

= الضُّعَفٰٓؤُا۔ الضعیف کی جمع ہے ضعیف فعیل کے وزن پر صفت مشبہ
کا صیغہ ہے۔ مادہ ض ع ف:

۱:۔ ضِعْفٌ دوگنا: دوچند، الفاظ متضائفہ میں سے ہے کہ ان میں سے ایک کا
وجود دوسرے کے وجود کا مقتضی ہے اور یہ عدد کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے:

۲:۔ ضَعْفٌ کمزور ہونا۔ سستی یا کمزوری۔ سست یا کمزور ہونا۔ ضَعْفٌ اس
کمزوری کو کہتے ہیں جو عقل اور رائے میں ہو۔ اور ضُعف وہ کمزوری جو بدن میں ہو۔
ضَعْفٌ ضُعْفٌ دونوں کا فعل باب کرُم سے آتا ہے:

ضَعْفٌ وضَعِیْفٌ کی مثال:
فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا (۲:۲۸۲) پھر اگر وہ
شخص کہ جس پر قرضہ ہے بے عقل یا ضعیف (یعنی کم سمجھ) ہے:

ضَعِیْفٌ کی جمع ضُعَفَاءُ یا ضِعَافٌ ہے:

اور ضُعْفٌ کی مثال (یعنی بدنی وجسمانی کمزوری) کی مثال: اَللّٰهُ الَّذِیْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ
جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً (۳۰:۵۴) خدا ہی تو ہے جس نے
تم کو (ابتدا میں) کمزور حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت دی پھر طاقت کے
بعد کمزوری اور بڑھاپا:

الضُّعَفٰٓؤُا۔ کمزور لوگ، ضعیف لوگ:

= اِسْتَكْبَرُوْا: ماضی جمع مذکر غائب اِسْتِكْبَارٌ (استفعال) مصدر۔
انہوں نے گھمنڈ کیا۔ تکبر کیا:

= تَبَعًا، تابعٌ کی جمع ہے منصوب بوجہ خبر كُنَّا ہے ہم تمہارے تابع یعنی پیروی
کرنے والے تھے: اس کی مثال صَاحِبٌ واحد، صَحْبٌ جمع:

= مُغْنُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اصل میں مُغْنِیُوْنَ تھا۔ ی مضموم سے قبل کسرہ

دشوار تھا ضمہ کو ماقبل پر تبدیل کیا ی اجتماع ساکنین (ی: و) سے گر گئی۔ مُغْنُوْنَ ہو گیا۔ غنی کرنے والے، بے نیاز کرنے والے، دور کرنے والے، دفع کرنے والے۔

عَنَّا: عَنْ اور نَا سے مرکب ہے۔ ہم سے۔

= نَصِيْبًا: حصّہ۔ یہاں مراد دوزخ کے عذاب اور دکھ کا ایک حصہ۔ مُغْنُوْنَ کا مفعول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کیا تم ہم پر سے دوزخ کے عذاب کا کچھ حصہ ہٹا سکتے ہو؟

۴۰: ۴۸ = اِنَّا كُلٌّ فِيْهَا۔ ہم سب ہی اس جہنم (کی آگ میں) پڑے ہوئے ہیں۔

= حَكَمَ ماضی واحد مذکر غائب حُكْمٌ (باب نصر) سے مصدر، فیصلہ کرنا۔ حکم دینا یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے اب کیا ہو سکتا ہے۔

۴۰: ۴۹ = يُخَفِّفْ: مضارع واحد مذکر غائب مجزوم بوجہ جواب امر تَخْفِيْفٌ (تفعیل) سے مصدر۔ ہلکا کر دے۔ کم کر دے، اس میں تخفیف کر دے۔

= يَوْمًا۔ کسی دن۔

۴۰: ۵۰ = اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ: ہمزہ استفہامیہ، واؤ کا عطف جملہ مقدرہ پر ہے لَمْ تَكُ مضارع نفی جحد بلم۔ (لَمْ کے عمل سے مضارع تَكُوْنُ۔ تَكُ ہو گیا۔) اَوَلَمْ تَكُ قصّہ ہے تَاْتِيْكُمْ تفسیر قصّہ ہے: رُسُلُكُمْ ضمیر قصہ کا مرجع بِالْبَيِّنٰتِ باء تعدیہ کا ہے۔ بینات، معجزات، روشن دلائل۔

ترجمہ: کیا تمہارے پیغمبر (یعنی اللہ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجے گئے پیغمبر) تمہارے پاس واضح احکام لے کر نہیں آئے تھے؟

یہ استفہام انکاری ہے اور زجر و توبیخ کے لئے ہے یعنی پیغمبر تو آئے تھے لیکن تم نے دعا کا وقت اور قبولیت کے اسباب کو کھو دیا۔

= فَادْعُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ دَعْوَةٌ (باب نصر) مصدر۔ پس پھر تم خود ہی پکارو۔ یعنی دعا کرو۔ تم خود ہی پکار دیکھو۔

یہ بطور استہزاء فرشتے دوزخیوں سے کہیں گے۔

= وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اور کافروں کی دعا تو بس بے اثر اور بیکار ہی ہے (کافروں کی دعا اور وہ بھی روز قیامت جب دنیا میں وہ تمام مواقع قبولیت کے کھو چکے تھے اب بے اثر اور بے کار نہ ہو گی تو اور کیا ہو گی) یہ جملہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوزخ کے پہرہ داروں کے کلام کا جزء ہو۔ ضَلٰلٍ، بیکار۔ ضائع، لاحاصل،

۴۰:۵۱ = لَنَنْصُرُ۔ لام تاکید کا ہے۔ نَنْصُرُ مضارع جمع متکلم۔ نَصْرٌ مصدر (فَعَلَ یَفْعُلُ) ہم یقینی مدد کرتے ہیں۔

= وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔ واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف جملہ ماقبل پر ہے۔ يَوْمَ بوجہ ظرفیت کے منصوب ہے یہ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کا معطوف ہے، یعنی ہم مدد کرتے رہتے ہیں اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگی میں بھی اور اس روز بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی روز قیامت)

الْاَشْهَادُ یا شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ کی جمع اَصْحَاب ہے۔ یا یہ شَهِيْدٌ کی جمع ہے جیسے شَرِيْفٌ کی جمع اَشْرَافٌ ہے اَلْاَشْهَادُ۔ گواہ۔ گواہی دینے والے، جمہور مفسرین نے اس سے مراد نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے لئے ہیں۔ جو قیامت کے دن اس کی بھی گواہی دیں گے کہ رسولوں نے تبلیغ کی اور کافروں نے ان کی تکذیب کی۔

۴۰:۵۲ = يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ : یہ يَوْمَ۔ يَوْمَ اوّل (يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ) سے بدل ہے یعنی وہ دن جب ظالموں کو ان کی معذرت (عذر خواہی) کچھ نفع نہ دے گی۔ ظٰلمین سے مراد کافر ہیں۔

= وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع ظلمین ہے یہ جملہ اسمیہ ہے اس کا عطف جملہ ماقبل لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ پر ہے اور ان کے لئے لعنت ہوگی۔

= وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ۔ اور ان کے لئے گھر کی سختی یا برائی ہوگی یعنی ایسا گھر جس میں غم والم اور سختی وناگواری ہوگی (یعنی بہت برا گھر)

اَلدَّارُ کو اگر عالمِ آخرت لیا جائے تو معنی ہوں گے: ان کے لئے اس عالمِ آخرت میں خرابی ہی خرابی ہوگی۔

المدارک میں ہے ولهم سوء دار الأخرة هوعن ابهار یہ بھی جملہ اسمیہ ہے اور یہ بھی جملہ لا ینفع کا معطوف ہے۔

۴۰:۵۳ = اَلْهُدٰى : اسم و مصدر۔ ہدایت۔ ہدایت کرنا۔ انبیا (کیونکہ وہ بھی مجسمۂ ہدایت بنا کر بھیجے جاتے ہیں) یا اللہ کی طرف سے کتابیں و صحیفے وغیرہ۔ جو سب بجائے خود ہدایت بھی ہیں اور ہدایت کرنے والی بھی۔

یہاں مُراد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ توریت، معجزات وغیرہ ہیں۔

= اَلْكِتٰبَ۔ اسم جنس ہے یہاں اَلْكِتٰب سے مراد وہ کتابیں جو بنی اسرائیل پر نازل کی گئی

تھیں مثلاً توراۃ، انجیل، زبور، ودیگر صحائف وغیرہ۔

۴۰: ۵۴ = ھُدًی ۔ اور الھُدٰی ہم معنی ہیں۔ ہدایت یا ہدایت کرنا۔ ذِکْرٰی ذکر کرنا نصیحت کرنا۔ پند ونصیحت، موعظت، ذَکَرَ یَذْکُرُ باب نصر کا مصدر ہے:

ھُدًی اور ذِکْرٰی بوجہ مفعول لہٗ یا بوجہ حال منصوب ہیں:

= لِاُولِی الْاَلْبَابِ، لام ملک (مالک ہونا) کے لئے ہے، اولی الالباب مضاف مضاف الیہ۔ صاحب عقل، عقل والے۔ لاولی الالباب عقل والوں کے لئے۔ عقلمند لوگوں کے لئے:

۴۰: ۵۵ = فَاصْبِرْ: ای فَاصْبِرْ یا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم اس میں فاء ترتیب کا ہے: مترتب علٰی قولہ تعالٰی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وقولہ تعالٰی وَاٰتَیْنَا.... الخ

= اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آپ سے نصرت کا وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا: اس ثبوت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ بیان فرمایا:

= وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ، اور معافی مانگتے رہئے اپنی کوتاہی کی:

انبیاء جو گناہ سے معصوم ومحفوظ ہوتے ہیں۔ علامہ قرطبی رح لکھتے ہیں:۔

ھٰذا التعبد للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالدعاء والفائدۃ زیادۃ الدرجات وان یصیر الدعاء سنۃ لمن بعدہٗ: یعنی یہ محض تعمیل ارشاد الٰہی ہے تاکہ حضور دعا مانگا کریں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ استغفار سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے جائیں گے: اور امت کے لئے دعاء واستغفار ان کے پیارے رسول کی سنت بن جائے گی:

اور بعض کے نزدیک لِذَنْبِکَ سے مراد لذنب امتک ہے اپنی امت کے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرتے رہا کریں:

= بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ: شام کے وقت اور صبح کے وقت:

حضرت حسن رح نے کہا ہے کہ اس سے مراد عصر اور فجر کی نمازیں ہیں: حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک پانچوں نمازیں مراد ہیں۔ اس سے مراد ہمیشگی بھی ہو سکتی ہے یعنی مداومت سے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیا کریں:

۴۰: ۵۶ = اِنَّ الَّذِیْنَ ...... اَتٰھُمْ: ملاحظہ ہو ۴۰: ۳۵ متذکرۃ الصدر

= اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ میں اِنْ نافیہ ہے:

= کِبْرٌ۔ اسم مصدر، غرور، باوجود بڑانہ ہونے کے اپنے کو بڑا سمجھنا۔
= مَا هُمْ بِبَالِغِيْهِ: مَا نافیہ ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ ہے: بَالِغِيْ اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے: بَلَغَ يَبْلُغُ (باب نصر) بُلُوْغٌ مصدر ہے: مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ: اس کا مرجع كِبْرٌ ہے: بوجہ اضافت نونؔ حذف ہوگیا۔ جس تک وہ کبھی پہنچنے والے ہی نہیں ہیں:
مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں تکبر ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب آنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن وہ بڑائی تک کبھی بھی پہنچ نہیں سکیں گے:
= فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ: پس آپ (ان کی شرارتوں سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے:
اَلْعَوْذُ: (باب نصر) کے معنی ہیں کسی کی پناہ لینا اور اس سے چمٹے رہنا:
اَلْعَوْذَةُ اصل میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ سے کسی چیز سے بچاؤ حاصل کیا جائے: اسی سے تَعْوِيْذٌ (باب تفعیل) ہے:
اِسْتَعِذْ اصل میں اِسْتَعْوِذْ تھا۔ واوؔ کا کسرہ ماقبل کو دیا اور واوؔ حذف کردی۔ اِسْتَعِذْ ہوگیا۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِسْتِعَاذَةٌ مصدر جس کے معنی پناہ مانگنا کے ہیں۔ تو پناہ مانگ:
= ۴۰ : ۵۷ = لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: میں لام تاکید کا ہے بمعنی بلیشک: اس میں کوئی شک نہیں:
۴۰ : ۵۸ = يَسْتَوِيْ: مضارع واحد مذکر غائب: اِسْتِوَاءٌ (افتعال) مصدر برابر ہونا۔ مَا يَسْتَوِيْ برابر نہیں ہے: یکساں نہیں ہے:
= اَعْمٰى: اندھا۔ یعنی جاہل۔ بَصِيْرٌ بینا۔ دیکھنے والا۔ مراد ہے عالم، دانا۔
= اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے
= اَلْمُسِيْءُ: اسم فاعل واحد مذکر اِسَاءَةٌ (افعال) مصدر: سوء مادہ: بدی کرنے والا: مراد کافر اَلْمُسِيْءُ سے پہلے لام زائد ہے:
مطلب یہ کہ جس طرح ایک جاہل اور ایک عالم برابر نہیں ہیں اسی طرح مؤمن، نیکوکار اور کافر بدکار بھی آپس میں برابر نہیں ہیں
= قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ۔ قَلِيْلًا مصدر محذوف کی صفت ہے: ای تذكُّرًا قليلًا۔ تَتَذَكَّرُوْنَ: اس صورت میں مَا صلہ زائدہ ہے۔ تم کم نصیحت

پکڑتے ہو، تم کم دھیان کرتے ہو۔ تم کم سمجھتے ہو۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رح تحریر فرماتے ہیں۔

قَلِيْلًا مَّا۔ یعنی تم بہت کم سمجھتے ہو:

تَتَذَكَّرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر تَذَكُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ تم نصیحت پکڑتے ہو۔ تم دھیان کرتے ہو۔

۴۰: ۵۹ = لَاٰتِيَةٌ لام تاکید کا ہے اٰتِيَةٌ اسم فاعل واحد مؤنث اِتْيَانٌ مصدر، ضرور آنے والی۔ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

= اُدْعُوْنِىْ: فعل امر جمع مذکر حاضر دَعْوَةٌ مصدر باب نصر سے ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم تم (سب) مجھے پکارو، مجھ سے دعا کرو۔

= اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ اَسْتَجِبْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) واحد متکلم میں قبول کروں گا، میں قبول کرتا ہوں استجابة (استفعال) مصدر ج و ب مادہ

= دَاخِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر) دَاخِرٌ واحد: ذلیل وخوار دَخْرٌ باب فتح سے جس کے معنی ذلیل وخوار ہونے کے ہیں:

۴۰: ۶۱ = مُبْصِرًا۔ اسم فاعل واحد مذکر (حالت نصب) اِبْصَارٌ (افعال) مصدر سے۔ دیکھنے والا۔ دکھانے والا۔ جو خود روشن ہو اور دوسروں کو بھی روشن کردے

۴۰: ۶۲ = اَنّٰى: کیونکر: اسم ظرف زمان واسم ظرف مکان ہے ظرف زمان ہو تو بمعنی مَتٰى (جب، جس وقت) اور ظرف مکان ہو تو بمعنی اَيْنَ (جہاں، کہاں) اور اگر استفہامیہ ہو تو بمعنی كَيْفَ (کیسے، کیونکر) ہوتا ہے:

= تُؤْفَكُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، اَفْكٌ (باب ضرب) مصدر سے: جس کے معنی کسی شے کے اپنے اصلی رُخ سے پھرنے کے ہیں۔ یہاں اعتقاد میں حق سے باطل کیطرف۔ قول میں راستی سے دروغ بیانی کی طرف اور فعل میں نکوکاری سے بدکاری کی طرف پھیرا جانا مراد ہے۔ تم پھیرے جاتے ہو تم پلٹائے جاتے ہو (تم کدھر کو بھٹکائے جا رہے ہو یعنی پھر اللہ کی عبادت سے دوسروں کی عبادت کی طرف کہاں پھرے جاتے ہو)

۴۰: ۶۳ = كَذٰلِكَ۔ اسی طرح: (یعنی کفار مکہ کی طرح)

= يَجْحَدُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب جَحْدٌ و جُحُوْدٌ مصدر (باب فتح)

وہ انکار کرتے ہیں۔

۴۰: ۶۴ == قَرَارًا۔ آرام گاہ۔ ٹھہرنے کی جگہ، مصدر واسم مصدر

== بِنَآءً: چھت۔ عمارت ا جو چیز بنائی جائے عمارت کہلاتی ہے۔

== صَوَّرَكُمْ: تمہاری صورت گری کی؛ تمہاری صورت بنائی۔ صَوَّرَ باب تفعیل سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر

== اَحْسَنَ ماضی واحد مذکر غائب: اس نے اچھا کیا۔ اس نے اچھا بنایا۔ اِحْسَانٌ (افعال)، مصدر صُوَرَكُمْ تمہاری صورتیں۔ صُوَرٌ تَصْوِيْرٌ کی جمع:

== تَبَارَكَ: وہ بہت برکت والا ہے۔ تَبَارُكٌ مصدر جس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں: ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس کی گردان نہیں آتی صرف ماضی کا صیغہ (تَبَارَكَ) مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے:

۴۰: ۶۵ == اَلْحَیُّ، زندہ۔ حَيَاةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے ہے اللہ کی صفت میں جب حَیٌّ کہا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ذات اقدس ایسی ہے کہ جس کے لئے موت کا تصور بھی نہیں ہو سکتا:

== مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے (نیز ملاحظہ ہو ۴۰: ۱۴)

۴۰: ۶۶ == نُهِيْتُ۔ ماضی مجہول واحد متکلم، نَهْیٌ مصدر (باب فتح) سے: مجھے ممانعت کردی گئی ہے۔ میں منع کیا گیا ہوں۔ مجھے روکا گیا ہے!

== تَدْعُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر سے (جسے) تم پکارتے ہو۔ یعنی (جس کی) تم عبادت کرتے ہو"

== اُسْلِمَ: مضارع واحد متکلم اِسْلَامٌ (افعال) مصدر۔ میں تابعدار ہو جاؤں میں سر تسلیم خم کردوں؛ میں گردن جھکاؤں؛ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) ہے: (اَنْ مصدریہ ہے)

۴۰: ۶۷ == نُطْفَةٍ: اسم مفرد۔ صاف پانی، یہاں مراد نطفہ انسانی ہے انسان کی منی اس کے اور بھی کئی مشتقات دوسرے معنی میں آتے ہیں:

نَطَفٌ عیب یا عیب میں آلودہ ہونا۔ نَطَفَةٌ چھوٹے موتی۔ نَاطِفٌ ہر سیال چیز۔ وغیرہ:

= عَلَقَۃٍ : جمے ہوئے خون کی ایک پھٹکی، خون کی وہ پھٹکی جو منی انسانی سے پیدا ہوتی ہے یہاں یہی مراد ہے۔ اس کو علقہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ خون کی پھٹکی اپنی اس رطوبت میں جو اس کے ساتھ لگی رہتی ہے معلق ہوتی ہے جب یہ رطوبت خشک ہو جائے تو پھر اس کو علقہ نہیں کہتے۔

= ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا۔ لتبلغوا سے قبل عبارت محذوف ہے ای ثم یبقیکم لتبلغوا۔ پھر تمہیں زندہ رکھا یا پرورش کی کہ تم (اپنی جوانی کو) پہنچو،

لام تعلیل کا ہے تَبْلُغُوْا مضارع جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ نون اعرابی بوجہ عمل لام ساقط ہو گیا۔ تاکہ تم پہنچو۔ بُلُوْغٌ باب نصر سے مصدر۔

= اَشُدَّکُمْ : مضاف مضاف الیہ: تمہارا زور جوانی، تمہاری جوانی،

اَشُدَّ کے اصل معنی ہیں عقل وتمیز کی قوت: اور جگہ قرآن مجید میں انہی (جوانی کے) معنوں میں آیا ہے: حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ (۴۶ : ۱۵) یہاں تک کہ جب جوان ہوتا ہے۔

= ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا۔ یہاں بھی لِتَکُوْنُوْا سے قبل یُبْقِیْکُمْ محذوف ہے: ای ثم یبقیکم لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا پھر تمہیں زندہ رکھا تاآنکہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔

= مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے یعنی بڑھاپے یا جوانی سے قبل؛

= وَلِتَبْلُغُوْا۔ ای ویفعل ذٰلك لتبلغوا۔ اور یہ سب وہ اس لئے کرتا ہے کہ تم پہنچ جاؤ۔

= اَجَلٍ مُّسَمًّی : وقتِ مقررہ۔ یعنی موت، خواہ وہ بڑھاپے میں آئے یا جوانی میں یا اس سے قبل اس کا وقت مقررہ ہے:

= وَلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تاکہ اس کے اندر قدرت کی جولانیاں ہیں یا جو عبرتیں یا جو حکمتیں ہیں ان کو تم سمجھو:

۴٠ : ۶۸ = فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا۔ پس جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ ارادہ کر لیتا ہے، یعنی اس کے ہو جانے کا فیصلہ یا ارادہ کر لیتا ہے۔

اس میں فَ دلالت کر رہا ہے کہ یہ کلام سابق کا نتیجہ ہے۔ سابق کلام بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ذاتی ہے۔ کسی مواد کی یا سامان کی اس کو کوئی حاجت نہیں؛

۴٠ : ۶۹ = اَنّٰی : کیسے۔ کیونکر۔ نیز ملاحظہ ہو ۴٠ : ۶۲ متذکرۃ الصدر :

= يُصْرَفُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر غائب صَرْفٌ مصدر (باب ضرب) وہ پھیرے جاتے ہیں۔ (یہ کہاں یا کیسے حق سے پھیرے جارہے ہیں)

۴۰: ۷۰ = اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا: اس میں الکتٰب سے مراد قرآن کریم ہے۔ اور بِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا: سے مراد وہ کتابیں، صحیفے واحکام شرائع ہیں جو دوسرے پیغمبروں پر نازل کئے گئے۔ بِمَا میں مَا موصولہ ہے اس جملہ میں معانقہ ہے۔ اگر وقف رُسُلَنَا پر کریں تو یہ جملہ اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ کی توضیح وتعریف میں ہے یعنی اللہ کی کتاب وآیات میں جھگڑے نکالنے والے یہی لوگ ہیں جنہوں نے (اللہ کی) کتاب (یعنی قرآن کی) اور اُن کتابوں، صحائف، شرائع کی تکذیب کی جو اللہ نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا۔ (پس جلدی ہی یہ اپنے انجام کو جان لیں گے)

اور اگر وقف يُصْرَفُوْنَ (آیت ۶۹) پر کیا جائے، تو یہ ایک نیا جملہ ہے اس صورت میں الذین کذبوا ۔۔۔۔ رسلنا مبتدا ہوگا۔ اور فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اس کی خبر: اور ترجمہ ہوگا جن لوگوں نے اس کتاب (یعنی قرآن مجید) کو جھٹلایا اور اس کو بھی جھٹلایا جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا۔ (انہیں اپنی تکذیب کا انجام) عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

۴۰: ۷۱ = آیات ۷۱ و ۷۲ میں وہ انجام وعاقبت کا بیان ہے جو مجادلت کرنے والوں اور تکذیب کرنے والوں کی ہو گی:

= اِذْ: اسم ظرف زمان ہے۔ اِذْ اصل واقعہ کے اعتبار سے تو زمانِ ماضی کا اور اِذَا زمانِ مستقبل کا ظرف ہے۔ لیکن کبھی دوسرے زمانے کی نسبت بھی ان کی طرف واقع ہو جاتی ہے، یعنی اِذْ زمان مستقبل کے لئے اور اِذَا زمان ماضی کے لئے۔ یہاں اِذْ زمانِ مستقبل کا ظرف ہے۔ جب، جس وقت،

= اَلْاَغْلٰلُ: غُلٌّ کی جمع طوق، قیدیں، ہتھکڑیاں، بندھن، غُلٌّ اس شے کے ساتھ مخصوص ہے جس سے قید کیا جائے اور اس میں اعضاء باندھ دیئے جائیں۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ مبتدا ہے اور فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ خبر ہے:

= وَالسَّلٰسِلُ واؤ عاطفہ ہے اور اس کا عطف الاغلال پر ہے اور فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اس کی خبر ہے: ای الاغلال والسلاسل فی اعناقھم بندھن اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہونگی السلسلۃ زنجیر۔

= يُسْحَبُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر غائب سَحْبٌ (باب فتح) مصدر: زمین پر

گھسیٹنا۔ اَلسَّحْبُ کے اصل معنی کھینچنے کے ہیں چنانچہ دامن زمین پر گھسیٹ کر چلنے یا کسی کو منہ کے بل گھسیٹنے پر سَحْبٌ کا لفظ بولا جاتا ہے:

اسی سے بادل کو سحاب کہا جاتا ہے یا تو اس لئے کہ ہوا اسے کھینچ کر لے جاتی ہے یا اس لئے کہ وہ خود پانی کو کھینچ کر لاتا ہے اور یا اس بنار پر کہ وہ چلنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھسٹتا ہوا چل رہا ہے۔

يُسْحَبُوْنَ وہ گھسیٹے جائیں گے (فی الحمیم: کھولتے ہوئے پانی میں)

۴۰: ۲: ۔ == اَلْحَمِیْمِ: ح م م مادّہ۔ حمیم کے معنی سخت گرم پانی کے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا (۴۷: ۱۵) اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا تشبیہ کے طور پر پسینہ کو بھی حَمِیْم کہا جاتا ہے اور حَمّام کو حمام اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں گرم پانی موجود ہوتا ہے یا یہ کہ وہ پسینہ آور ہوتا ہے۔

مجازاً قریبی رشتہ دار اور گہرے دوست کو بھی حمیم کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ دار یا اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔

== فِی النَّارِ۔ ای فی نار جهنم دوزخ کی آگ میں۔

== يُسْجَرُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر غائب: سَجْرٌ (باب نصر) مصدر: تپائے جائیں گے، جھونکے جائیں گے:

اَلسَّجْرُ کے اصل معنی زور سے آگ بھڑکانے کے ہیں اور سَجَرْتُ التَّنُّوْرَ کے معنی ہیں: میں نے تنور جلایا۔ یا تنور کو ایندھن سے بھر دیا (جلانے کے لئے)

یہاں بھی يُسْجَرُوْنَ کے معنی ہیں ای یطرحون فیھا ویکونون وقودالھا: وہ دوزخ میں پھینکے جائیں گے اور اس کا ایندھن بن جائیں گے:

اسی سے ہے وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (۸۱: ۶) جب دریا آگ سے بھڑکا دیئے جائیں گے:

۴۰: ۷۳ == اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ کہاں ہیں وہ غیر اللہ جن کو تم شریک خدائی ٹھہرایا کرتے تھے۔

اَيْنَ ظرف مکان۔ کہاں۔ جس طرح: مَتٰی سے زمان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اسی طرح اَيْنَ سے مکان دریافت کیا جاتا ہے مَا موصولہ ہے:

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ: ماضی استمراری جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اِشْرَاكٌ مصدر

(باب افعال) دُوْنِ ۔ ورے : سوائے : غیر :

= ضَلُّوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ضَلَالٌ و ضَلَالَۃٌ مصدر ۔ (باب سمع وضرب) گمراہ ہونا ۔ حق راستہ سے بھٹکنا ، دین سے پھرنا ۔ راستہ کھونا ، گم ہونا ، کھو جانا ۔ ضَلُّوْا عَنَّا وہ ہم سے کھو گئے ، ہم کو اُن سے جو امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں ،

= بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا : بَلْ حرفِ اضراب ہے : لَمْ نَكُنْ نَدْعُوْا مضارع نفی حجد بلم جمع متکلم ۔ نَدْعُوْا دُعَاءٌ دَعْوَۃٌ مصدر (باب نصر) سے ۔ ہم پکارتے نہ تھے یعنی ہم عبادت اور پوجا نہیں کرتے تھے ۔

یہ مطلب نہیں کہ ہم دنیا میں شرک نہیں کرتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اب ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ ہم جنہیں دنیا میں پکارتے تھے وہ کچھ بھی نہ تھے ، ہیچ تھے لاشئے تھے ،، (تفہیم القرآن)

ای بل تبین لنا انا لم تکن نعبد شیئًا بعبادتھم فانھم لیسوا شیئًا یعتد بہ ؛ بلکہ ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ ہم جن کی عبادت کیا کرتے تھے ان میں کوئی حقیقت ہی نہ تھی کوئی شئے بھی نہ تھے کہ جن پر اعتماد کیا جا سکے : (بیضاوی)

اور بعض کے نزدیک کافروں کی طرف سے یہ شرک کرنے کا ہی انکار ہے یعنی وہ کہیں گے ہم شرک کرتے ہی نہ تھے ، ہم تو کسی کو بھی پکارا نہ کرتے تھے ۔ جس طرح کوئی شخص بُرا کام کرے اور سزا کے وقت انکار کر دے کہ میں نے تو کچھ بھی نہ کیا تھا تاکہ سزا نہ ہو (حقانی) جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (۶ : ۲۳) تو ان سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا بجز اس کے کہ کہیں : خدا کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے (کسی اور کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے تھے ؛

= كَذٰلِكَ : کاف اوّل حرف تشبیہ ہے ذَا اسم اشارہ (یہ ۔ اس) لَ علامتِ اشارہ بعید ۔ کافِ آخر حرف خطاب (واحد مذکر کے لئے) كَذٰلِكَ سے اشارہ مذکورہ سابقہ کی طرف ہے ، جس کا ترجمہ ہے : ایسے ہی : اسی کی طرح ، اسی طرح :

= يُضِلُّ اللّٰهُ ۔ اَضَلَّ يُضِلُّ اِضْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۔ وہ گمراہ کرتا ہے : وہ گمراہ چھوڑ دیتا ہے :

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ : اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

۱:۔ کافروں کو مذکورہ سابق مشرکوں سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے ان مشرکوں کو (جن کا ذکر اوپر آیا ہے) اللہ تعالیٰ نے گم کردہ راہ بنا دیا۔ اسی طرح اللہ سب کافروں کو (بوجہ ان کے متواتر اعمال بد یا گناہ و شرک پر مستقل اصرار کے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے:

۲:۔ کافرین سے مراد یہاں وہی مشرکین ہیں جو اوپر مذکور رہیں اور جملہ کا مطلب ہے: یہ ہے کافروں یا مشرکوں کا مآل کہ وہ بے حقیقت اور قدرت سے یکسر معرّیٰ چیزوں کو خدا کا شریک بنا کر دنیا میں پوجتے رہے اور قیامت میں وہ ان کی کوئی بھی امداد نہ کر سکے: اللہ تعالیٰ نے یوں ہی ان کو اس گمراہی میں دنیا میں چھوڑے رکھا (کیونکہ وہ شرک کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوئے) عبد اللہ یوسف علی

۴۰: ۷۵ = ذٰلِکُمْ: سے اشارہ بروز قیامت کافروں کے گلوں میں طوق وزنجیر کے ہونے اور ان کو کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹنے کی طرف اور ان کو آگ میں جھونکنے کی طرف ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے۔ ابن عطیہ اسی طرف گئے ہیں ای ذلکم العذاب الذی انتم فیہ یعنی یہ عذاب جس میں تم اب اپنے آپ کو پا رہے ہو (یہ اس لئے ہے کہ .... بما کنتم .... الخ

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اشارہ اللہ تعالیٰ کا فروں کو دنیا میں ضلالت و گمراہی میں سرگرداں چھوڑ دینے کی طرف ہو جو ابھی اوپر مذکور ہوا:

= بِمَا میں بار سببیہ ہے اور ما موصولہ ہے بہ سبب اس بات کے کہ تم .... .

= کُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ ہ ماضی استمراری جمع مذکر حاضر فَرَحٌ مصدر (باب سمع) اَلْفَرَحُ کے معنی کسی فوری یا دنیوی لذت پر انشراح صدر کے ہیں: عموماً اس کا اطلاق جسمانی لذتوں پر خوش ہونے کے معنی میں ہوتا ہے اس کا استعمال اکثر غیر پسندیدہ معنی میں ہوتا ہے۔ اترانا۔ بہت زیادہ اترانے والے کو مِفْرَاحٌ کہتے ہیں:

قرآن مجید میں صرف دو جگہ پسندیدہ معنوں میں آیا ہے مثلاً فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (۱۰:۵۸) تو چاہئے کہ لوگ اس سے خوش ہوں: اور وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ (۳۰:۴) اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔

مُجاھد نے اسے بمعنی تَبْطَرُوْنَ و تَاْشِرُوْنَ اترانا۔ تکبر کرنا۔ غرور کرنا لیا ہے

= بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ بغیر استحقاق لذلك۔ بغیر استحقاق کے۔ روح المعانی میں ہے کہ وھو شرك والمعاصی یعنی اس سے مراد شرک عبادتِ اصنام اور ارتکاب گناہ ہے

= بِمَا۔ اوپر ملاحظہ ہو۔
= كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ: ماضی استمراری جمع مذکر حاضر مَرْحٌ مصدر۔ بہت زیادہ خوش ہونا اترانا۔ غرور کرنا۔ تکبر کرنا۔ ایسی کیفیت جس میں دوسروں کے لئے حقارت یا گستاخی کا پہلو ہو اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۱۷:۳۷) اور زمین پر اکڑ کر (اور اٹھلا کر) مت چل۔
۴۰: ۷۶ = مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔ مضاف مضاف الیہ مَثْوٰى اسم ظرف مکان مفرد مَثَاوِیْ جمع۔ ثَوٰى يَثْوِىْ ثَوَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ ٹھکانا: طویل وقت کے لئے ٹھہرنے کا مقام۔ فرود گاہ۔
الْمُتَكَبِّرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ المتکبر واحد تَكَبُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ اللہ کو ماننے اور اس کی اطاعت سے سرتابی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے:
تکبر اور غرور کرنے والوں کا ٹھکانا۔
۴۰: ۷۷ = فَاصْبِرْ۔ ای فَاصْبِرْ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
= فَاِمَّا۔ اِمَّا اصل میں اِنْ (شرطیہ) اور مَا (زائدہ) سے مرکب ہے پس اگر۔ مَا زائدہ شرط کے موقع پر تاکید کلام کے لئے آتا ہے:
= نُرِيَنَّكَ: مضارع تاکید بانون ثقیلہ جمع متکلم اِرَاءَةٌ (افعال) مصدر كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر: ہم تجھے دکھادیں۔
= بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ: مفعول ثانی نُرِيَنَّ کا: (اس عذاب کا) کچھ حصہ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے: نَعِدُهُمْ: مضارع جمع متکلم وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یہاں شئے معہود قتل و عذاب ہے اس کے بعد الفاظ فی الدنیا محذوف ہیں۔
= اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ اَوْ حرف عطف بمعنی یا۔ (بمعنی خواہ یہاں تک: مگر: جبکہ: اگرچہ: کیا۔ مختلف معانی، شک: ابہام: تخییر: اباحت وتفصیل کے لئے آتا ہے)
نَتَوَفَّيَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ جمع متکلم: كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر: تَوَفِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ ہم تیری زندگی پوری کردیں۔ یعنی تیری روح قبض کرلیں۔
اس کے بعد الفاظ قَبْلَ ذٰلِكَ محذوف ہیں یعنی: یا اس سے قبل ہی آپ کو اس جہان سے اٹھالیں۔

= فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ: اس کے بعد عبارت محذوف ہے ای فالینا یرجعون یوم القیامۃ فنجازیہم باعمالہم آخرکار ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے روزِ قیامت کو پس ہم ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے!

یہ جملہ (فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ) نَتَوَفَّیَنَّكَ کا جواب ہے یعنی اگر کافروں کو دنیوی عذاب میں مبتلا کرنے سے پہلے ہم آپ کو وفات دیدیں تو آخرت میں ان کو ضرور عذاب دیں گے۔ اس صورت میں نُرِیَنَّكَ کا جواب محذوف ہے، مثلاً فَذَاكَ، اور یہ بھی جائز ہے کہ جملہ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ دونوں کا جواب ہو اور دونوں سے اس کا تعلق ہو۔ مطلب یہ کہ کافروں کا عذاب دنیوی ہم آپ کو دنیا ہی میں دکھا دیں یا آپ کو وفات پہلے دیدیں بہرحال آخرت میں تو سب کو ہمارے پاس آنا ہی ہے وہاں (کافروں کو) سخت عذاب ہونا لازم ہے (ان کے اعمالِ بد کے بدلہ میں) (تفسیر مظہری)

۴۰:۷۸ = وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ ...... بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ یں اٰیۃ سے مُراد مُعجزہ ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔ اور کسی رسول کا یہ مقدور نہیں کہ وہ کوئی معجزہ بدون اذنِ الٰہی ظاہر کر سکے: یعنی کوئی رسول کوئی معجزہ صرف اس وقت ظاہر کر سکتا ہے جب اللہ چاہتا ہے کہ وہ معجزہ کسی مُنکر قوم کو دکھایا جائے: کیونکہ مُعجزہ کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک فیصلہ کن چیز ہے کیونکہ جب ایک قوم اس کے دکھائے جانے کے بعد بھی نہیں مانتی تو پھر اس کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے: یعنی ان کے انکارِ حق پر قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ: کا معاملہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے تو فیصلہ حق کے مطابق کر دیا جاتا ہے اور باطل پرست پھر گھاٹا کھانے والے ہی ہوتے ہیں۔

= اَمْرُ اللّٰهِ: اللہ کا حکم۔ اللہ کا فیصلہ، یعنی انبیاء اور ان کی امتوں کے درمیان اللہ کا آخری فیصلہ:

= هُنَالِكَ: اسم ظرف مکان ہے لیکن یہاں استعارۃً بطور اسم ظرف زمان استعمال ہوا ہے بمعنی وقت مجیئِ امر اللہ۔ اللہ کا حکم آجانے کے وقت۔ بعض کے نزدیک اسم ظرف مکان و اسم ظرف زمان دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس وقت، اس جگہ:

= اَلْمُبْطِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ غلط گو، جھوٹے۔ اہل باطل، باطل پرست

= لَكُمْ میں لام تعلیل کا ہے، اختصاص کے لئے نہیں ہے:

= مِنْهَا مِنْ تبعیضیہ ہے :

۴۰ : ۸۰ = فِیْهَا ۔ ای فی الانعام ۔ مَنَافِعُ فوائد ۔ جمع مَنْفَعَۃٌ واحد، سے مراد سواری اور خوراک کے علاوہ فوائد ہیں : مثلاً ان کے دودھ، ان کے چمڑے وغیرہ فائدہ اٹھانا ۔

= لِتَبْلُغُوْا ۔ لام تعلیل کا ہے تَبْلُغُوْا مضارع (لام کے اول آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا) صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ تاکہ تم پہنچو، حاصل کرو، اس کا مفعول حَاجَۃً ہے

= فِیْ صُدُوْرِکُمْ : حاجت کی تعریف ہے یعنی جو تمہارے سینوں میں ہے ۔

حَاجَۃً فِیْ صُدُوْرِکُمْ : وہ مقصد جو تمہارے سینوں میں ہے یعنی تم اپنے دلوں کے مقصد تک پہنچو، مراد ان پر سوار ہو کر سفر کرنا، اسباب لاد کر لے جانا، دشمنوں پر چڑھائی کرنا وغیرہ ۔

= عَلَیْهَا : ان پر سوار ہو کر، یعنی مولشیوں پر چڑھ کر ۔

هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الانعام ہے ۔

= وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْکِ میں وعَلَیْهَا قول مابعد وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ کے لئے بطور توطئہ (تمہید) استعمال ہوا ہے ۔ سفائن البر (الانعام) وسفائن البحر (الفلک) کو اکٹھا بیان کرنے کے لئے ۔ مراد : عَلَیْهَا ۔ (الانعام) فی البرّ وَعَلَی الْفُلْکِ : فی البحر ۔

عَلَی الْفُلْکِ بجائے فِی الْفُلْکِ لفظ ماقبل علیها کی رعایت سے آیا ہے ورنہ اس (فی الفلک) میں ظرفیت اور استعلاء ہر دو کے معنی موجود ہیں ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ (۱۱ : ۴۰) اس (کشتی) میں ہر قسم کے جوڑوں میں سے دو دو کو چڑھا لو ۔

= تُحْمَلُوْنَ : مضارع مجہول جمع مذکر حاضر حَمْلٌ مصدر (باب ضرب) تم سوار کئے جاتے ہو، تم لدے پھرتے ہو ۔

۴۰ : ۸۱ = یُرِیْکُمْ : مضارع واحد مذکر غائب اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، وہ تم کو دکھاتا ہے اٰیٰتِهٖ اس کی نشانیاں ۔ اپنی نشانیاں ۔ یُرِیْ کا مفعول ثانی ہے ۔

= تُنْکِرُوْنَ : مضارع جمع مذکر حاضر، اِنْکَارٌ (افعال) مصدر تم انکار کرتے ہو ۔

تم انکار کرو گے:

اَیَّ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ: میں استفہام انکاری ہے (اور تُنْکِرُوْنَ کی وجہ سے منصوب ہے) یعنی آیات اللہ اتنی ظاہر اور اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا انکار کیا ہی نہیں جاسکتا:

اَیَّ (کونسا، جس، کس کس، کیا کیا) استفہامیہ آتا ہے۔ جیسے مذکورۃ الصدر، یہ شرطیہ بھی آتا ہے مثلاً اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ (۲۸ : ۲۸) میں جونسی مدّت چاہوں پوری کروں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ موصولہ بھی آتا ہے مثلاً ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا (۱۹ : ۶۹) پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو خدا سے سرکشی کرتے تھے۔

۴۰ : ۸۲ = اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ: الف استفہامیہ ہے فاء عاطفہ ہے اس کا عطف فعل محذوف پر ہے ای اقعدوا فلم یسیروا. لَمْ یَسِیْرُوْا مضارع نفی تاکید بلم، کیا وہ لوگ بیٹھے رہے اور وہ زمین میں چلے پھرے نہیں۔

= فَیَنْظُرُوْا ف سببیہ ہے یَنْظُرُوْا مضارع مجزوم. جمع مذکر غائب کہ وہ دیکھتے کہ وہ دیکھ لیتے

= کَانُوْا اَکْثَرَ مِنْھُمْ میں کَانُوْا کی ضمیر فاعل اسم موصول اَلَّذِیْنَ کی طرف راجع ہے اور مِنْھُمْ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب کا مرجع ضمیر فاعل اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا ہے یعنی وہ پہلے لوگ ان لوگوں سے جن کی اقوام سابقہ کے انجام کی طرف توجہ دلائی۔ سب تعداد میں زیادہ تھے۔

= اَشَدَّ قُوَّۃً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ جو قوت میں زبردست تھے اور اپنے جاہ وجلال کے جو نشانات وہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں ان سے کہیں زیادہ تھے۔ ملاحظہ ہو آیت (۴۰ : ۲۱) مذکورۃ الصدر

= فَمَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ہ اس میں فاء نتیجہ کے لئے ہے اور مَا نافیہ ہے اور دوسرا مَا موصولہ ہے: کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ہ اس کا صلہ، جو کچھ انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کسی کام نہ آیا۔

۴۰ : ۸۳ = فَلَمَّا. فاء تفسیریہ ہے اور لَمَّا یہاں شرطیہ استعمال ہو رہا ہے، پس جب لَمَّا نافیہ بھی آتا ہے مثلاً۔ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ط (۸۶ : ۴) کوئی نفس ایسا نہیں ہے کہ اس (کے اعمال) کا نگران (فرشتہ) نہ ہو۔ گو بعض نے اس کو

یہاں استثنائیہ (اِلّا کا ہم معنی) لیا ہے اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا:۔
کوئی نفس نہیں مگر اس پر نگران (فرشتہ) مامور ہے

= جَآءَتْهُمْ : جَاءَتْ ۔ ماضی ۔ ضمیر واحد مؤنث غائب رُسُلُ کے لئے ہے ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار ہیں ۔ ایسے ہی رُسُلُهُمْ میں ضمیر هُمْ کفار کے لئے ہے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ پس جب (بھی) ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔

= فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ : اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

۱:۔ فَرِحُوْا اور عِنْدَهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار ہیں:۔
اس صورت میں ترجمہ ہو گا:
تو وہ لوگ بڑے نازاں ہوئے اس علم پر جو ان کے پاس تھا۔
اس صورت میں علم سے مراد ان کے اپنے فلسفے اور سائنس، اپنے قانون اپنے دینوی علوم اور اپنے پیشواؤں کے گھڑے ہوئے مذہبی افسانے اور الٰہیات ہیں یعنی وہ اپنے ان دنیوی علوم پر اڑے رہے اور انبیاء علیہم السلام کے لائے ہوئے کو ہیچ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کیا۔

۲:۔ فَرِحُوْا اور عِنْدَهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع رُسُل ہے اور جملہ کا مطلب ہوگا:۔
جب پیغمبروں نے کفار کا جہالت پر مسلسل اصرار اور حق پر استہزاء کو دیکھا اور ان کی سوء عاقبت اور ان کی اس جہالت و استہزاء پر المناک عذاب کا خیال کیا تو وہ ان پر اللہ تعالیٰ کے وحی کردہ علم پر شادان و فرحاں ہوئے اور اس کا شکر بجالائے،

۳:۔ فَرِحُوْا کی ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار ہیں اور عِنْدَهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع رُسُل ہیں اور فَرِحُوْا بمعنی ضَحِكُوْا اور اِسْتَهْزَءُوْا ہوگا۔ اور ترجمہ ہوگا:۔
انہوں نے (کفار نے) پیغمبروں پر منزل من اللہ علم الوحی کی ہنسی اڑائی اور اسے ہدفِ مذاق بنایا۔
آئندہ آیت سے اس تفسیر کی تائید ہو رہی ہے!

= حَاقَ بِهِمْ: حَاقَ ماضی واحد مذکر غائب حَیْقٌ (ضرب) مصدر اس نے گھیر لیا۔ وہ الٹ پڑا۔ وہ نازل ہوا۔ حَاقَ بِهِمْ اس نے ان کو گھیر لیا وہ ان پر نازل ہوا۔

= مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ: ما موصولہ ہے كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ ماضی استمراری جمع مذکر غائب۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا اسم موصول ہے جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا۔ یعنی اس مذاق کا عذاب اُن پر نازل ہوا۔

۴۰: ۸۴ = فَلَمَّا میں فاء تعقیب کا ہے اور لَمَّا جیسا کہ آیت سابقہ میں گذرا: پھر جب،

= بَاْسَنَا: مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا عذاب۔ بَاْسٌ، عذاب، سختی، آفت، دبدبہ، جنگ کی شدت:

۴۰: ۸۵ = فَلَمْ يَكُ۔ فاء تعقیب کا ہے: لَمْ يَكُ مضارع مجزوم نفی جحد بلم:

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ: پس کوئی فائدہ نہ دیا انہیں ان کے ایمان نے،

= سُنَّتَ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی سنّت، دستور، طریقہ جاریہ عادت مستمرہ:

سُنَّتَ۔ مصدر مؤکدہ لنفسہٖ ہے اس سے پہلے فعل محذوف ہے ای سَنَّ اللّٰهُ سُنَّةً: یہی دستور ہے اللہ تعالیٰ کا: اس کی مثال قرآن مجید میں ہے،

صِبْغَةَ اللّٰهِ (ہمارے اوپر اللہ کا رنگ ہے اللہ نے ہمیں اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے) اور مثالیں ۳۰: ۶ اور ۳۱: ۹ - پر ملاحظہ ہوں:

= قَدْ خَلَتْ: قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے اور ماضی کو زمانہ حال کے قریب بنا دیتا ہے یعنی ماضی قریب کے معنی دیتا ہے۔ خَلَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب (اس ضمیر کا مرجع سُنَّتَ ہے) خُلُوٌّ مصدر (باب نصر) وہ گذری یہی اللہ کا دستور ہے جو اس کے بندوں میں ہوتا چلا آیا ہے:

= خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ، اس وقت کافر خسارہ میں رہ گئے:

الکافر خاسرٌ فی کلِّ وقت ولکنہ تبین لھم خسرانھم اذا رأوا العذاب کافر تو ہر وقت خسارہ میں رہتا ہے لیکن اس خسارے کا ان کے لئے ظہور اس وقت ہوتا ہے جب کہ عذاب ان کی نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۴۱) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ (۶۱)

۴۱: ۱ = حٰمٓ: حروف مقطعات: ان سے کیا مراد ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں!

۴۱: ۲ = تَنْزِیْلٌ، بروزن تفعیل مصدر ہے اتارنا۔ نازل کرنا۔ تنزیل اور اِنْزَالٌ میں معنوی فرق یہ ہے کہ تنزیل کے معنی ایک چیز کو یکے بعد دیگرے اور متفرق طور پر نازل کرنے کے ہوتے ہیں اور اِنْزَالٌ کا مطلب یہ ہے جو یکے بعد دیگرے ترتیب سے اتارنے کے لئے بھی آتا ہے اور ایک ہی دفعہ مکمل طور پر کسی چیز کو نازل کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔

یہاں تنزیلٌ سے مراد قرآن مجید ہے جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔ تَنْزِیْلٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ھذا تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (یہ قرآن) اتارا گیا ہے (خدائے) رحمن ورحیم کی طرف سے۔ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ متعلق خبر ہے

۴۱: ۳ = کِتٰبٌ بروزن فِعَالٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہے ای مکتوب وانما قیل لہ کتاب لانہ مکتوب فی اللوح المحفوظ۔ اسے کتاب اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ لوح محفوظ پر مکتوب ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (۸۵: ۲۲)

کِتٰبٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ھٰذَا کِتٰبٌ

= فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ۔ فُصِّلَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب تَفْصِیْلٌ (تفعیل) مصدر سے۔ اٰیٰتُہٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی آیات: فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ جس کی آیات کھول کھول کر بیان کردی گئی ہیں۔ یہ متعلق خبر (کِتٰبٌ) ہے:

= قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا، موصوف وصفت، موصوف بوجہ اٰیٰتُہٗ سے حال ہونے کے ہے
ای فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ فِی حَالِ کَوْنِہٖ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا: جس کی آیات کھول کھول کر بیان
کردی گئی ہیں درآنحالیکہ یہ قرآن عربی زبان میں ہے (یعنی یہ عربوں پر احسان ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے قرآن عربی میں نازل فرمایا جس کا پڑھنا اور سمجھنا ان کے لئے دشوار نہیں اگر دوسری زبان
میں نازل ہوتا تو عربوں کے لئے سمجھنا دشوار ہوتا۔)

اگر عَرَبِیًّا کے معنی فصیح وبلیغ کے لئے جائیں تو پھر یہ خطاب تمام بنی نوع انسان کے لئے
ہو گا: لیکن نفع اس سے بہر حال وہی اٹھائیں گے جو علم وفہم سے کام لیتے ہیں (یعنی اہل علم)

= لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ: اگر اسے فعل لازم مانا جائے تو ترجمہ ہوگا: اہل علم کے لئے: یا اس کا
مفعول محذوف ہے اور عبارت ہے لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ مَعَانِیَہٗ۔ اس قوم کے لئے جو اس
کے معانی جانتی ہے، (یعنی اہل عرب جو اس قرآن کے مخاطبین اول ہیں)
لام تعلیل کا ہے یا اختصاص کا۔

۴۱: ۴ = بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔ یہ ہر دو صفات ہیں جن کا موصوف قُرْاٰنًا ہے۔
(یہ قرآن) اہل اطاعت کے لئے مژدہ سنانے والا ہے اور اہل معصیت کے ڈرانے والا ہے
= فَاَعْرَضَ۔ ماضی صیغہ واحد مذکر غائب اس نے اعراض کیا۔ اس نے روگردانی
کی۔ اس نے منہ پھیر لیا۔ اس نے کنارہ کیا۔ اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔

فَاَعْرَضَ اَکْثَرُھُمْ۔ یعنی چاہئے تو یہ تھا کہ ان صفات کے پیش نظر سب اس
پر ایمان لے آتے لیکن ہوا یہ کہ ان میں سے اکثر لوگوں نے اس سے روگردانی کی۔

اَکْثَرُھُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان میں سے اکثر۔ ھُمْ ضمیر کا مرجع قوم ہے
= فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ٥ عربی محاورہ ہے تَشَفَّعْتُ اِلٰی فُلَانٍ فَلَمْ یَسْمَعْ
قَوْلِیْ: میں نے فلاں کو سفارش کے لئے کہا لیکن اس نے میری بات نہ سنی۔ یعنی میری
بات نہ مانی۔ یعنی قرآن اس کے احکام بجا لانے والوں کو خوشخبری سنانے والا ہے اور
خلاف ورزی کرنے والوں کو انجام بد سے ڈرانے والا ہے لیکن ان لوگوں نے بشارت
یا انذار کو سنا ہی نہیں یعنی اس کو مانا ہی نہیں۔ قبول ہی نہیں کیا۔

۴۱: ۵ = اَکِنَّۃٍ۔ پردے۔ غلاف، کِنَانٌ کی جمع۔ ک ن ن مادہ کے حروف
ہیں۔ اس معنی میں اور جگہ قرآن میں ہے وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ
یَّفْقَھُوْہُ (۶: ۲۵) اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں کہ اس کو

سمجھ نہ سکیں۔

اَلْکِنَّ ہر وہ چیز جس میں کسی چیز کو محفوظ رکھا جائے۔ کَنَنْتُ الشَّیْءَ کَنًّا کسی چیز کو کِنَّ میں محفوظ کر دینا۔ اس کِنٌّ کی اَکْنَانٌ آتی ہے اسی سے محفوظ رکھی ہوئی چیز کو مکنون کہیں گے جیسے کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ (۵۲:۲۴) جیسے چھپائے ہوئے موتی۔

= مِمَّا تَدْعُوْنَا اِلَیْہِ مِنْ حرف جار مَا اسم موصول تَدْعُوْنَا مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر مفعول جمع متکلم اِلَیْہِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا موصولہ ہے۔

= وَقْرٌ اسم مصدر۔ ثقل، گرانی۔ بہرہ پن۔

= اِعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ۔ آپ اپنا کام کریں۔ یعنی آپ اپنے دین پر چلتے رہیئے، ہم اپنا کام کرتے ہیں یعنی ہم اپنے دین پر ثابت قدم رہتے ہیں یا یہ کہ آپ اپنی دعوت سے باز نہیں آتے تو ٹھیک ہے آپ اپنا عمل جاری رکھیں ہم بھی آپ کی مخالفت کو جاری رکھیں گے اور جو کچھ ہو سکے گا آپ کے خلاف کرتے رہیں گے!

۴۱:۶ = قُلْ۔ ای قل یا محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم

= اِنَّمَا: بے شک، تحقیق، بجز اس کے نہیں۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور مَا کافہ ہے حصر کے معنی دیتا ہے اور اَنَّ کو عمل سے روکتا ہے، یعنی اِنَّ یا اَنَّ کا اسم بجائے منصوب ہونے کے مرفوع ہوگا اور اس طرح اِنَّ یا اَنَّ کا عمل کہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے رُک جائے گا۔ جیسے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ (۹:۶۰) تحقیق صدقات (یعنی زکوٰۃ وخیرات) مفلسوں کے لئے ہے۔

= اَنَّمَا۔ وہی معانی ہیں جو اوپر اِنَّمَا کے بیان ہوئے ہیں۔

فائدہ: اِنَّ اور اَنَّ کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم وخبر سے مل کر کلام تام بن جاتا ہے: جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہے اَنَّ وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم وخبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے اور ایک فعل یا اسم کا اس سے پہلے آنا ضروری ہے۔ جس کا یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اور جزو جملہ بن سکے: جیسے بلغنی اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

اَنَّ کے مابعد کا جملہ (اسم اور خبر سے مل کر) بَلَغَ کا فاعل ہے مفرد کے معنی میں ہے "مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی۔ یا۔ عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ اس میں اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ، اَنَّ مع اپنے اسم اور خبر کے مل کر عَلِمْتُ کا مفعول ہے اور مفرد کے حکم میں ہے
= اِسْتَقِیْمُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِسْتِقَامَۃٌ (استفعال) مصدر۔ تم سیدھے رہو۔ تم سیدھا راستہ اختیار کرو۔ اِسْتَقَامَ اِلٰی (گنہگار کا اللہ کی طرف) رجوع کرنا قوم مادہ۔ فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ: سو تم اسی کی طرف سیدھ باندھے رکھو:
= اِسْتَغْفِرُوْہُ: امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ استغفار (استفعال) مصدر۔ تم اسی سے بخشش (گناہوں کی مغفرت) طلب کرو۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اِلٰھُکُمْ ہے:
= وَیْلٌ اسم مرفوع، ہلاکت، عذاب، دوزخ کی ایک وادی کا نام۔
۴۱: ۷ = یہ آیت مشرکین کی صفت ہے (۱) زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ یہاں زکوٰۃ بطور اصطلاح فقہی نہیں ہے لفظی معنی میں ہے یعنی نیک راہ میں خرچ کرنا۔ اور یہ معنی بھی کئے گئے ہیں کہ اپنے آپ کو شرک کی نجاست سے پاک نہیں کرتے ہیں (۲) آخرت کے منکر ہیں۔
یہاں ھُمْ کی تکرار اور کٰفِرُوْنَ پر بِالْاٰخِرَۃِ کی تقدیم تاکید کلام کے لئے ہے
۴۱: ۸ = غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: غَیْرُ حرف استثنار مَمْنُوْنٍ مستثنیٰ (مستثنیٰ غَیْرُ کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوگا) مَمْنُوْنٍ اسم مفعول واحد مذکر۔ مَنَّ مادہ۔ (باب نصر) کم کیا ہوا۔ قطع کیا ہوا۔ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (یعنی وہ اجر) جو نہ کم ہوگا اور جو نہ منقطع (ختم) ہوگا۔ مَنَّ (باب نصر) الشئی کسی چیز کو کم کرنا۔ مَنَّ الْحَبْلَ رسی کاٹنا۔ اسی سے اَلْمَنُوْنُ بمعنی موت ہے کہ عمر کو قطع کرتی ہے تعداد کو گھٹاتی ہے۔
مجاہد نے کہا ہے بے حساب، بعض نے ترجمہ کیا ہے بے احسان دھرے،، مَنٌّ احسان رکھنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی (۲: ۲۶۴) (مومنو!) اپنے صدقات (وخیرات) کو احسان رکھنے سے اور ایذار دینے سے برباد نہ کر دینا۔
۴۱: ۹ = اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ۔ اَئِنَّکُمْ استفہام زجری ہے یہ جملہ جواب ہے ایک سوال محذوف کا۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ اگر وہ استقامت نہ اختیار کریں اور استغفار نہ کریں تو میں ان سے کیا کہوں؟ (ارشاد ہوا) آپ کہہ دیجئے

کہ کیا تم ایسے خُدا (کی توحید) کا انکار کرتے ہو جس نے .... الخ (تفسیر مظہری)

لتکفرون میں لام تاکید کفر کے لئے ہے:

= اَنْدَادًا۔ نِدٌّ کی جمع ہے بمعنی مقابل: برابر: نِدٌّ اور مِثْلٌ میں فرق یہ ہے کہ مِثْلٌ عام ہے اس کا استعمال ہر قسم کی شرکت میں ہوتا ہے اور نِدٌّ خاص ہے اور اس کا استعمال کسی شے کی ذات اور جوہر میں شرکت کے لئے ہوتا ہے، منصوب بوجہ مفعول ہے

= ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ: ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید اس کا مشارٌ الیہ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ۔ ہے یعنی وہ ذات جس نے زمین کو دو روز میں پیدا کیا:

ربُّ العٰلمین مضاف مضاف الیہ۔ اس ذات کی صفت ہے۔ یعنی وہ ذات ربُّ العٰلمین (تمام جہانوں کو پالنے والی) ہے

فائدہ یہاں یَوْمَیْنِ (دو دن) میں یَوْم سے مراد وہ متعارف چوبیس گھنٹوں والا تو ہو نہیں سکتا۔ کہ یہ خود نتیجہ ہے حرکتِ ارض یا حرکتِ شمس کا اور بیان اسوقت کا ہو رہا ہے جب یہ چاند، سورج، زمین، آسمان سرے سے موجود ہی نہ تھے۔ بلکہ مراد یہاں مطلق زمانہ ہے یعنی دو مختلف اوقات میں (ملاحظہ ہو تفسیر ماجدی حاشیہ نمبر ۵، بر آیت ۷: ۵۴۔ وآیت ہذا : ۴۱: ۹)

۴۱: ۱۰ = رَوَاسِیَ: رَاسِیَۃٌ کی جمع ہے بمعنی بوجھ، پہاڑ، رَوَاسِیَ کا استعمال ٹھہرے ہوئے پہاڑوں کے لئے آتا ہے رُسُوٌّ (باب نصر) سے اسم فاعل واحد مؤنث رَاسِیَۃٌ اس بڑی دیگ کو کہتے ہیں جو ثقیل ہونے کی وجہ سے ایک ہی جگہ پڑی رہے:

چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (۳۴: ۱۳) اور بھاری دیگیں جو چولھوں پر جمی رہتیں۔ لہٰذا رَوَاسِیَ سے وہ پہاڑ مراد ہیں جو ایک ہی جگہ بوجہ بوجھ و پُختگی جمے رہیں۔

= بَارَكَ: ماضی واحد مذکر غائب مُبَارَكَۃٌ (باب مفاعلۃ) مصدر: اس نے برکت دی۔ مطلب یہ کہ اُس نے اس میں بڑی برکتیں (برکت والی چیزیں) رکھ دیں مثلاً: آگ، پانی، ہوا۔

= قَدَّرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَقْدِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ مقدر کر دیا۔ اندازے کے مطابق مقرر کر دیا۔ تجویز کر دیئے۔

= اَقْوَاتَهَا۔ اَقْوَاتٌ جمع ہے قُوْتٌ کی جس کے معنی خوراک کے ہیں۔ آیت ہذا میں ضمیر هَا واحد مؤنث غائب ہر جگہ الارض کے لئے ہے۔

اَقْوَاتَھَا سے مراد اَقْوَاتَ اَھْلِھَا ہے (زمین پر رہنے والوں کی غذائیں) لہٰذا اَقْوَاتَ مضاف ہے اور اَھْلِھَا مضاف مضاف الیہ اَقْوَاتَ کا مضاف الیہ۔

= فِیْٓ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ۔ چار دن میں۔ یعنی یہ سب کچھ مزید دو دنوں میں کیا جو پہلے دو دنوں سے متصل ہیں۔ اس طرح تخلیق ارض کے دو ایام اور اس میں برکات و اقوات مہیا کردینے کے دو ایام مل کر کل چار ایام ہوگئے۔ محاورہ میں کہا جاتا ہے میں بصرہ سے بغداد تک دو دن میں پہنچا اور کوفہ تک تین دن میں یعنی دو دن پہلے اور ایک دن مزید

= سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ: جملہ ماقبل فِیْٓ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ ط میں اَیَّامٍ پر وقف مطلق ہے۔ لہٰذا سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ الگ جملہ ہے لیکن یہاں پہلا مضمون ختم نہیں ہوا۔ اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔ لامحالہ بات اسی موضوع کے متعلق ہی ہوگی جو پیچھے سے چلا آرہا ہے۔ بات برکات اور اقوات کی ہو رہی تھی لہٰذا اس جملہ کا مطلب اسی روشنی میں لیا جائے گا: گو مفسرین کے اس فقرہ کے متعلق مختلف اقوال ہیں لیکن اولیٰ یہی ہے کہ زمین میں ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک جس جس قسم کی جتنی مخلوق بھی اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا تھا۔ ہر ایک کی مانگ اور حاجت کے مطابق غذا کا ٹھیک پورا سامان حساب لگا کر زمین کے اندر رکھ دیا۔

یہاں سائلین سے مراد صرف انسان ہی نہیں بلکہ مختلف قسم کی وہ سب مخلوقات ہیں جنہیں زندہ رہنے کے لئے غذا کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اس آیت سے سوشلسٹ نظام کی تائید کا استدلال بے محل ہے:

۴۱ : ۱۱ = ثُمَّ: حرف عطف ہے۔ بمعنی پھر۔ یہ دو طرح مستعمل ہے (۱) ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے بروئے زمانہ، اسے تراخی زمانی کہتے ہیں،

(۲) فرقِ مرتبہ کے لئے۔ (یعنی ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کو ظاہر کرنے کے لئے) تراخی رتبہ (تراخی۔ دیر۔ فاصلہ)

ارض و سماء کی تخلیق و ترتیب کے بیان میں مفسرین نے ہر دو معانی اختیار کئے ہیں۔ اور اپنے اپنے قول کی تائید میں براہین و دلائل دے کر طویل بحث کی ہے: یہاں اس لمبی چوڑی بحث سے اجتناب ہی بہتر سمجھا گیا ہے!

= اِسْتَوٰی۔ مادہ سوی سے باب افتعال سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے: اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا۔ وہ سنبھل گیا۔ وہ سیدھا بیٹھا۔

جب اس کا تعدیہ عَلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنی چڑھنے، قرار پکڑنے اور قائم ہونے کے آتے ہیں مثلاً وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (۱۱:۴۴) اور (کشتی کوہ) جودی پر جا ٹھہری! اور اگر تعدیہ اِلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنی قصد کرنے اور پہنچنے کے ہوتے ہیں مثلاً ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ (آیت ہذا) پھر اس نے آسمان کا قصد کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔

یَسْتَوِیْ بمعنی برابر ہونا بھی ہے جیسے لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ (۵۹:۲۰) اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ نیز بمعنی سنبھلنا، درست ہونا اور سیدھا رہنا بھی ہے: مثلاً فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (۵۳:۶،۷) پھر وہ سیدھا اور درست (یعنی اپنی اصلی صورت میں اور پوری طرح) بیٹھا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا۔ اور سنبھلنے کے معنی میں جیسے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى (۲۸:۱۴) اور جب وہ پہنچ گیا اپنی جوانی کو اور سنبھل گیا۔ یعنی پختہ طور پر جوان ہو گیا۔

= وَهِيَ دُخَانٌ: واؤ حالیہ ہے هي ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع السمآء ہے دُخَانٌ دھواں۔ اس کی جمع اَدْخِنَۃٌ ہے؛

= فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ پھر اس نے آسمان اور زمین دونوں کو کہا۔

= اِئْتِيَا: امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اِتْيَانٌ مصدر سے، تم دونوں آؤ: تم دونوں حاضر ہو جاؤ۔ اتی مادّہ۔ یعنی میں نے جو برکات، خوبیاں یا صلاحیتیں تمہارے اندر پیدا کی ہیں ان سب کو بھرپور اپنے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پیش کردو، جب جہاں اور جس طرح مشیّتِ ایزدی ہے۔

= طَوْعًا اَوْ كَرْهًا: خوشی سے یا زبردستی، اَلطَّوْعُ کے معنی بطیب خاطر تابعدار ہو جانا۔ اَلْكُرْهُ ضدّ ہے اَلطَّوْعُ کی۔ کسی کام کو ناگواری اور دل کی کراہت سے سرانجام دینا۔ طَوْعًا وَكَرْهًا: یہاں ترکیب میں طَائِعِيْنَ وَكَارِهِيْنَ کے مرادف ہیں۔ یعنی اگرچہ مصدر ہیں لیکن ان کا استعمال موقع حال پر ہوا ہے؛

وَهُمَا مصدران وقعا موقع الحال (بیضاوی) اور کشاف میں ہے:۔

وانتصابها على الحال۔ دونوں بوجہ حال منصوب ہیں۔

= اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ۔ ہم بخوشی حاضر ہیں (تعمیل ارشاد کے لئے) اَتَيْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ہم آگئے ہیں: ہم حاضر ہیں۔ اگر اتیان مصدر کا تعدیہ باء کے ساتھ ہو تو لانے اور پہنچانے کے معنی ہوں گے؛ طَآئِعِيْنَ۔ طَوْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے

اپنی خوشی سے کہا ماننے والے ؛ فرماں بردار طَائِعٌ واحد :

۴۱ : ۱۲ == فَقَضٰھُنَّ ۔ فاء عاطفہ ہے جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ پر ہے ۔ قَضٰی ۔ ای خَلَقَ اَوْ اَتَمَّ اَوْ جَعَلَ ؛ اس نے پیدا کر دیئے ۔ اس نے مکمل کر دیئے ، اس نے بنا دیئے ۔ ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ؛ السماء کی طرف راجع ہے ، جو یہاں بطور اسم جنس استعمال ہوا ہے اور بمعنی السمٰوٰت ہے

== سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۔ سَبْعَ اسم عدد قضٰی کا مفعول بہ سَمٰوٰتٍ تمیز سَبْعَ کی :

تقدیر کلام یوں ہے : قَضٰی مِنْھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۔ ای اَتَمَّھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ اور ان کو مکمل سات آسمان بنا دیا ۔

== وَاَوْحٰی : اس کا عطف فَقَضٰھُنَّ پر ہے :

== اَمْرَھَا : مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع سماء ہے ؛ اس کا کام ؛ ای اوحٰی الی اھلھا باوامرہ ونوا ھیہ اور ہر ایک آسمان کی مخلوق کے لئے احکام بھیج دیئے ؛

== وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا ۔ واؤ عاطفہ ہے زَیَّنَّا ماضی جمع متکلم تَزْئِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر ۔ ہم نے زینت دی : ہم نے مزین کیا ، ہم نے سنوارا ۔ السَّمَآءَ الدنیا موصوف وصفت مل کر زَیَّنَّا کا مفعول ۔

اَلدُّنْیَا دَانِیَۃٌ سے اسم تفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے اس کی جمع دُنًی ہے جس طرح کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ ہے السماء الدنیا ۔ نزدیک ترین آسمان آسمان دنیا ۔

== مَصَابِیْحَ : مِصْبَاحٌ کی جمع ۔ قندیل ، لالٹین ، چراغ ، لیمپ ، یہ جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہونے کی وجہ سے قائم مقام دو سببوں کے ہے ۔ لہٰذا غیر منصرف ہے بدیں وجہ حَ پر بجائے کسرہ کے فتح لائی گئی ہے : مصابیح سے مراد یہاں ستارے کواکب ہیں ۔

فائدہ : یہاں التفاتِ ضمائر (واحد مذکر غائب سے جمع متکلم کی طرف) سمٰوٰت اور ان کی تزئین کی عظمت کی وجہ سے ہے ۔

== وَحِفْظًا : واؤ عاطفہ ہے : حِفْظًا فعل مقدرہ کا مفعول مطلق ہے ای حَفِظْنَا ھَا حِفْظًا ۔ جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا پر ہے ،، اور

ہم نے اس کو (آسمانِ دنیا کو) خوب محفوظ کر دیا (ہر قسم کی بیرونی دخل اندازی و شکست و ریخت سے)

= ذٰلِكَ: اسم اشارہ بعید۔ یعنی یہ تمام چیزیں جن کا اوپر تفصیلی ذکر ہوا ہے زمین کی تخلیق اور اس میں اہل زمین کے لئے مناسب مقدار میں اقوات کی بہم رسانی۔ تخلیق سماوات اُن کی تزئین وتحفظ وغیرہ وغیرہ:

= تَقْدِيْرُ (یعنی نظامِ ارض وسماوات) مضاف ہے۔ اَلْعَزِيْزِ مضاف الیہ۔ ہمہ تواں، غالب، زبردست، قوی۔

= اَلْعَلِيْمِ۔ ہمہ دان، بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ ہردو۔ العزیز، والعلیم فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔

۴۱: ۱۳ = فَاِنْ اَعْرَضُوْا: پس اگر وہ (پھر بھی) روگردانی کریں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اتنے دلائل کے باوجود بھی اقرار توحید سے انکار اور اعراض کریں (جملہ شرطیہ ہے)

= فَقُلْ: فاء جواب شرط کے لئے ہے قُلْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تو آپ کہہ دیجئے

= اَنْذَرْتُكُمْ: اَنْذَرْتُ ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر سے كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں نے تم کو ڈرا دیا۔ یا ڈر سنا دیا۔ ڈر سے متنبہ کر دیا

صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں:۔

اَنْذَرْتُ کا عام مفہوم اتنا ہی بیان کیا جاتا ہے کہ میں نے ڈرایا۔ حالانکہ نَذَرَ کے مادّہ کا اطلاق اس ڈرانے پر ہوتا ہے جس میں کم از کم دو خصوصیتیں ہوں۔

(۱) ایک تو وہ ڈرانا بروقت ہو۔ یوں نہیں کہ جب پتھر آسمان سے برسنے شروع ہو جائیں تو خطرہ کا الارم بجنے لگے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ انذار سے مقصد صرف عذاب کی خبر دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل مقصد اس شخص کی خیر خواہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کا انتظام کر لے:

لسان العرب میں ہے کہ:۔

عرب کہتے ہیں اَنْذَرْتُ الْقَوْمَ مَسِيْرَ الْعَدُوِّ اِلَيْهِمْ فَتَنَذَّرُوْا۔ ای علمتہم ذٰلِكَ فعلموا وتَحَرَّزُوْا۔ یعنی میں نے قوم کو دشمن کے حملے سے خبردار کیا۔ پس انہوں نے اپنا بچاؤ کر لیا۔

= صٰعِقَةً: بادل کی اس شدید کڑک کو کہتے ہیں جس کے ساتھ بجلی بھی ہوتی ہے، یہ اس کے لغوی معنی ہیں لیکن اس کا اطلاق ہر مہلک عذاب پر بھی ہوتا ہے خواہ اُس کی

نوعیت کسی بھی قسم کی ہو،،

= صٰعِقَۃً۔ صَعَقَ یَصْعَقُ (باب فتح) سے مصدر ہے۔ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ (آسمانی) بجلی کا گرنا۔ (آسمان کا) بجلی گرانا۔

یا صَعِقَ یَصْعَقُ (باب سمع) (گرج سے بیہوش ہو جانا۔ مرجانا۔ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے کڑک اور گرج کے ساتھ آسمان سے گرنے والی آگ، مہلک عذاب اس کی جمع صَوَاعِق ہے۔ قرآن مجید میں ہے فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ (۵۱:۴۴) سو تم کو موت نے آپکڑا۔

اور آگ اور بجلی کی کڑک کے معنی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِھَا مَنْ یَّشَآءُ (۱۳:۱۳) اور وہی بجلیاں (یا آگ) بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔

آیت ہذا (۴۱:۱۳) میں بمعنی سخت عذاب ہے۔ صٰعِقَۃً منصوب بوجہ مفعول ثانی اَنْذَرْتُ کے ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر اس کا مفعول اوّل ہے۔

= مِثْلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ (میں تم کو ایسے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں) جو قوم عاد و قوم ثمود کے عذاب کی مثل ہوگا۔ یہاں صٰعقۃ سے مراد وہ عذاب نہیں جو آسمان سے بجلی کی کڑک اور آگ کی صورت میں نازل ہوا ہو بلکہ اس سے مراد اس کی شدت و ہلاکت ہر دو صورتوں میں ایک جیسی تھی جیسے آگے آئیگا۔ قوم عاد پر عذاب تیز و تند سرد، دہشتناک سرسراتی ہوئی سخت آندھی کی صورت میں مسلسل سات رات اور آٹھ دن تک جاری رہا اور قوم ثمود پر ایک زبردست کلیجے پھاڑ دینے والی چنگھاڑ اور دل پاش پاش کر دینے والے زلزلے کی صورت میں نازل ہوا تھا۔

۴۱:۱۴ = اِذْ جَآءَتْھُمُ الرُّسُلُ ....

اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

۱:۔ یہ اَنْذَرْتُکُمْ کا ظرف زمان ہے۔

۲:۔ یہ الصاعقۃ الاولیٰ کی صفت ہے۔

۳:۔ یہ الصاعقۃ الثانیۃ کی صفت ہے۔

۴:۔ یہ صعقۃ عاد سے حال ہے: متعدد مفسرین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

= مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں :۔
۱:۔ آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی یعنی رسول ہر طرف سے اُن کے پاس پہنچے۔ یعنی ان کو ہر پہلو سمجھانے کی کوشش کی۔ اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے کوئی تدبیر اختیار کرنے میں کسر نہ اٹھا رکھی۔ ای اجتھدوا بھم واتو بجمیع الوجوہ
۲:۔ ان کے پاس یکے بعد دیگرے رسول آتے رہے۔ یعنی رسولوں کی کثیر تعداد ان کو سمجھانے کے لئے بھیجی جاتی رہی۔
۳:۔ آگے پیچھے سے مُراد ہے گذرا ہوا زمانہ اور آنیوالا زمانہ۔ گذشتہ کافروں پر کیا گذرا، وہ بھی بتایا اور آئندہ آخرت میں ان پر کیسا عذاب ہوگا اس سے بھی ڈرایا۔

= اَلَّا تَعْبُدُوْا ، ای اَنْ لَا تَعْبُدُوْا: اس میں اَنْ مصدریہ ہے لَا تَعْبُدُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ کہ تم پوجا مت کرو۔

= اِلَّا اللّٰہَ ۔ اَللّٰہُ مستثنیٰ بحالتِ مفعُول ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

فائدہ: اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ ۔ یہ پندار تھا جس کو ذہن نشین کرانے کیلئے پیغمبرانِ الٰہی قوم عاد و ثمود کو مختلف دلائل و براہین کے ساتھ کوشاں رہے۔

= قَالُوْا: یعنی قوم عاد و ثمود نے جواب میں کہا۔

= فَاِنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِہٖ كٰفِرُوْنَ ہ فاء۔ النتیجۃ السببیۃ ہے بِمَا میں ما موصولہ ہے اور باء، کٰفِرُوْنَ کے ساتھ ہے۔ کَفَرَ ب ۔ کسی چیز سے انکار کرنا اُرْسِلَ ب کسی کو پیغام دے کر بھیجنا۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ما موصولہ ہے پس ہم اس پیغام سے منکر ہیں جسے دے کر تم بھیجے گئے ہو۔

فَائِدَہٌ: آیت ہذا میں ذکر ہو رہا ہے عاد و ثمود کا۔ لیکن آیت میں ان دونوں کے لئے بجائے تثنیہ کے صیغہ جمع کا استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً جَآءَتْهُمْ ۔ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْا ۔ قَالُوْا ۔ یہ اس لئے ہے کہ عاد و ثمود سے مراد قوم عاد و ثمود ہے لہٰذا تثنیہ پر جمع کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۴۱: ۱۵ = فَاَمَّا ۔ اَمَّا حرف شرط ہے اور اس کے حرف شرط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد حرف فاء کا آنا لازم ہے۔ جیسا کہ آیت ہذا میں آیا ہے:۔
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا ۔ یہ اکثر تفصیل کے لئے آتا ہے جیسا کہ آیت ہذا میں ہے

اور کبھی تاکید کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے:

جہاں تک عاد کی بات ہے سو۔ رہا عاد کا ذکر سو۔۔۔۔

جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَمَّا السَّفِیْنَۃُ فَکَانَتْ لِمَسٰکِیْنَ (۱۸:۷۹)

رہی کشتی کی بات سو وہ غریب لوگوں کی تھی۔

کبھی ابتدار کلام کے لئے آتا ہے مثلاً اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ کَذَا:

= فَاسْتَکْبَرُوْا۔ ف جواب شرط کے لئے ہے۔ اِسْتَکْبَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِسْتِکْبَارٌ (استفعالٌ) مصدر۔ انہوں نے تکبر کیا۔ گھمنڈ کیا۔ غرور کیا۔

= بِغَیْرِ الْحَقِّ: ناحق۔ بغیر استحقاق کے۔ بندوں کے لئے استکبار تو ہمیشہ ہی ناجائز ہے۔ بغیر الحق کے اضافہ نے بتا دیا کہ ان لوگوں کے پاس استکبار کی کوئی بنیاد ان کے معیار سے بھی نہ تھی۔۔۔۔ (الماجدی)

= مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ط مَنْ استفہامیہ ہے: کون۔ اَشَدُّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے شِدَّۃٌ مصدر سے۔ اَشَدُّ مِنَّا ہم سے زیادہ سخت ہم سے قوی تر۔ قُوَّۃً تمیز ہے یعنی بلحاظ قوت کے۔ از روئے قوت کے: یہ جملہ استفہام انکاری ہے یعنی ہم سے زیادہ طاقت ور کوئی نہیں ہے۔

= اَوَلَمْ یَرَوْا۔ یعنی کیا انہوں نے نہیں جانا۔ یہ بھی استفہام انکاری ہے اور فعل محذوف پر عطف ہے یعنی کیا انہوں نے یہ بات کہی اور یہ نہ جانا کہ۔۔۔۔

= وَکَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ۔ اس جملہ کا عطف فَاسْتَکْبَرُوْا پر ہے: کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ. ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے: وہ انکار کرتے رہے یَجْحَدُ وَجُحُوْدٌ مصدر (باب فتح) انکار کرنا۔ الجُحُوْدُ۔ الانکار مع العِلْمِ جان بوجھ کر انکار کرنا۔

بِاٰیٰتِنَا۔ ہماری آیات سے: ہمارے معجزات سے۔ مطلب یہ کہ وہ ناحق تکبر و گھمنڈ کرنے لگے اور ہماری آیات سے انکار کرتے رہے:

۴۱: ۱۶ = رِیْحًا صَرْصَرًا: موصوف وصفت، منصوب بوجہ مفعول اَرْسَلْنَا متحرک ہوا جو کہ زمین و آسمان کے درمیان مسخر ہے اسے ریح کہتے ہیں: بُو کو بھی رِیْحٌ کہتے ہیں۔ کیونکہ کسی چیز کی بُو ہوا ہی کے ذریعہ ہی ناک تک پہنچتی ہے: قرآن مجید میں ہے۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (۱۲: ۹۴) میں یوسف کی بُو پا رہا ہوں: اور کبھی اس کا

استعمال غلبہ کے لئے بھی ہوتا ہے مثلاً وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (۸:۴۶) اور تمہاری ہوا ہی جاتی رہیگی۔ یعنی تمہارا غلبہ ختم ہو جائے گا۔

یہ روح یا ر ی ح مادّہ سے ہے اور اَرْوَاحٌ و رِيَاحٌ آتی ہے:

مفردات القرآن میں ہے: عام طور پر جن مواضع میں ارسال الریح صیغہ مفرد کے ساتھ مذکور ہے وہاں عذاب مُراد ہے اور جہاں کہیں لفظ ریح جمع کے ساتھ مذکور ہے وہاں رحمت مُراد ہے۔ چنانچہ ریح کے متعلق فرمایا:۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا (۳۳:۹) تو ہم نے ان پر آندھی چلائی۔

اور ریاح جمع کے لفظ کے متعلق فرمایا:۔

اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ (۳۰:۴۶) کہ وہ ہواؤں کو اس غرض سے بھیجتا ہے کہ لوگوں کو بارش کی خوشخبری پہنچائیں۔

صَرْصَرًا: امام راغبؒ رقمطراز ہیں:۔

رِيْحًا صَرْصَرًا میں صَرْصَرْ کا لفظ صِرٌّ سے ہے جس کے معنی باندھنے کے ہیں۔ اور صُرَّةٌ اس تھیلی کو کہتے ہیں جس میں نقدی باندھ کر رکھ دی جاتی ہے گویا سخت سرد ہونے کی وجہ سے اس میں بستگی پائی جاتی ہے:

لسان العرب میں ہے کہ:۔

شدیدۃ البرد وقیل شدیدۃ الصوت (صرصر) سخت ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہیں اور سخت شور مچانے والی ہوا کو بھی۔ لہٰذا رِيْحًا صَرْصَرًا سے مُراد سناٹے کی ٹھنڈی ہوا۔ ہوائے تند و تیز و سخت سرد، ایسی تیز آندھی جس میں سخت سردی اور شور کرنے والی آواز بھی ہو (تفسیر مظہری)

اپنے موصوف رِيْحًا کی رعایت سے منصوب ہے:

= فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ۔ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ موصوف وصفت: منحوس دنوں میں۔ نَحِسَاتٍ۔ نَحُوْسَةٍ کی جمع ہے منحوس دن: یعنی جو ان کے حق میں سخت منحوس واقع ہوئے، دن تو سب مبارک ہیں مگر بُرے عملوں کی وجہ سے عذاب کا سبب بن گئے

لِنُذِيْقَهُمْ: میں لام تعلیل کا ہے نُذِيْقَ مضارع کا صیغہ جمع متکلم: هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تاکہ ہم ان کو چکھائیں: اِذَاقَةٌ (افعال) مصدر ہے:

= اَخْزٰى۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے: زیادہ رسوا۔ زیادہ شرمسار۔ خِزْيٌ

رسوائی، ذلت۔
= لَا یُنْصَرُوْنَ: مضارع منفی جمع مذکر غائب، وہ مدد نہیں کئے جائیں گے، ان کی مدد نہیں کی جائے گی (عذاب سے بچانے کے لئے) ای یدفع العذاب عنہم۔
۱۷:۴۱ = وَ اَمَّا ثَمُوْدُ: رہی ثمود کی بات (ملاحظہ ہو آیت ۴۱: ۱۵) متذکرۃ الصدر۔
= فَهَدَيْنٰهُمْ، فاء جواب شرط کے لئے ہے: ھَدَیْنَا ماضی جمع متکلم ای بیّنّا لهم طریقی الرشد والضلالۃ۔ ہم نے ان کے لئے راست روی اور گمراہی ہر دو کے طریقے واضح کر دیئے۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد ہے باری تعالیٰ کا۔
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (۹۰: ۱۰) اور ہم نے اس کو (خیر و شر کے) دونوں راستے بھی دکھا دیئے۔
= فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى۔ ای اختاروا الکفر علی الایمان۔ انّ العمی الکفر۔ یعنی انہوں نے ایمان کے مقابلہ میں جہالت اور کفر کو پسند کیا: العمٰی بمعنی کفر ہے۔ العمٰی۔ عَمِیَ یَعْمٰی (باب سمع) سے مصدر ہے۔ اندھا پن، اندھا ہونا
= فَاَخَذَتْهُمْ۔ اس میں فاء سببیہ ہے۔ یعنی انہوں نے اندھے پن کو ہدایت کے مقابلہ میں اختیار کیا اور بدیں سبب ان کو عذاب نے آپکڑا۔

فائدہ قرآن مجید میں قوم ثمود کے عذاب کو مختلف الفاظ سے تعبیر کیا ہے مثلاً (۱) صٰعِقَةً: جس کے لغوی معنی ہیں۔ بادل کی وہ شدید کڑک جس کے ساتھ بجلی بھی گرے۔ لیکن اس کا اطلاق ہر مہلک عذاب پر بھی ہوتا ہے خواہ اس کی نوعیت کسی قسم کی ہو۔ (۴۱: ۱۳ - ۴۱: ۱۷)
(۲) صَيْحَةً: چیخ، کڑک، چنگھاڑ، چونکہ زور کی آواز سے آدمی گھبرا اٹھتا ہے اس لئے بمعنی عذاب اور گھبراہٹ کے بھی مستعمل ہے (۱۱: ۹۴: ۱۵: ۸۳ - ۸: ۳۱)
(۳) اَلرَّجْفَةُ: زلزلہ۔ بھونچال۔ اضطراب شدید (۷: ۸۷)
(۴) تَدْمِيْرٌ: ہلاک کرنا۔ تباہی ڈالنا۔ اکھاڑ مارنا۔ (۲۷: ۵۱)
(۵) الطَّاغِيَةُ: حد سے تجاوز کرنا (قوت میں ہلاکت میں) (۶۹: ۵)
(۶) دَمْدَمَةٌ: تباہی ڈالنا۔ ہلاکت ڈال دینا۔ (۹۱: ۱۴)
(۷) العذاب: (۲۶: ۱۵۸) ومعنی ھذہ العبارات کلها راجع الی شیئ

وَّاحِدٍ: وھو ان اللہ ارسل علیھم صیحۃ اھلکتھم والصیحۃ الصوت المزعج المھلک۔

ان تمام عبارات کے معنی کا مرجع ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان (قوم ثمود) پر صیحۃ نازل فرمائی جس نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ اور الصیحۃ وہ آواز ہے جو مضطرب کردے اور ہلاک کر ڈالے۔

= صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ: صٰعِقَةُ مضاف، الْعَذَابِ الْهُوْنِ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ صٰعِقَةَ کڑک۔ بجلی کی کڑک۔ نیز ملاحظہ ہو (۴۱: ۱۳) متذکرۃ الصدر۔ الْهُوْنِ (باب فتح) سے مصدر۔ ذلت، رسوائی، خواری۔ عذاب کو مصدر سے وصف مبالغہ کے لئے کیا گیا ہے۔ گویا عذاب عین رسوائی اور ذلت تھا۔

ترجمہ آیت کا ہوگا:۔

تو ایک سخت عذاب کی کڑک نے ان کو آپکڑا اور یہ عذاب سراپا ذلت ورسوائی تھا

= بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: باء سببیہ۔ مَا موصولہ، كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ كَسْبٌ مصدر (باب ضرب) بسبب ان کرتوتوں کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

= نَجَّيْنَا۔ ای نجینا من تلک الصعقۃ اور ہم نے اس کڑک سے یا اس کڑک والی آفت سے بچالیا۔ نجینا۔ تنجیۃ (تفعیل) مصدر سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہم نے نجات دی۔ ہم نے بچالیا۔

۴۱: ۱۸ = وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ اور كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب" اور وہ ہم سے ڈرتے رہتے تھے۔

۴۱: ۱۹ = وَيَوْمَ: واؤ عاطفہ ہے اور اس کا عطف قُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً آیت ۱۳: متذکرہ بالا پر ہے۔ يَوْمَ منصوب بوجہ فعل مقدرہ کے مفعول ہونے کے ہے ای اُذْكُرْ يَوْمَ۔ اور (ان کو) یاد دلائیے وہ دن کہ ...

یا یہ يُحْشَرُ کا مفعول فیہ (ظرف زمان) ہے

= يُحْشَرُ ... الی: مضارع مجہول واحد مذکر غائب: جمع کرکے لے جائے جائیں گے:

= فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ° فاء تفصیلیہ ہے (یعنی فاء ترتیب ذکری جو مفصل کو مجمل پر

عطف کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کی مثال: وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ ---- الآیۃ (۱۱: ۴۵)۔ الاتقان جلد اول نوع چالیسویں الفاء)

یُوْزَعُوْنَ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب وَزْعٌ مصدر (باب فتح) ان کو جمع کیا جائے گا۔ وَزَعَ کے اصل معنی ہیں روک لینا، روکنا۔ منع کرنا۔ وَزَعْتُهٗ عَنْ كَذَا۔ کے معنی ہیں کسی آدمی کو کسی کام سے روک دینا: اور وَزَعَ الْجَيْشَ (غیر ترتیبی اور انتشار سے روک کر) فوج کو ترتیب وار صفوں میں رکھنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ: (۲۷: ۱۷) اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے اور وہ قسم وار کئے گئے تھے:

لعض نے يُوْزَعُوْنَ کے یہ معنی کئے ہیں کہ لشکر کا اگلا حصہ پچھلے کی خاطر رکا رہتا تھا:

آیت ہذا میں بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف (لیجائے جانے کے لئے) جمع کئے جائیں گے پھر روکے جائیں گے (تاکہ باقی لوگ بھی آجائیں) اور ترتیب وار کرلئے جائیں گے۔

۴۱: ۲۰ = حَتّٰی۔ یہاں تک (انتہا یا غایت کے لئے ہے)

= اِذَا مَا: میں مَا زائدہ ہے تاکید کے لئے آیا ہے رجب:

= جَآءُوْهَا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب النّار (دوزخ) کے لئے ہے:

جَآءُوْهَا۔ ای حضروھا: (یہاں تک کہ جب) وہ اس کے قریب (دوزخ کے قریب) جا پہنچیں گے۔

= شَهِدَ عَلَيْهِمْ۔ وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے:

۴۱: ۲۱ = لِمَ یہ لفظ مرکب ہے لام تعلیل اور مَا استفہامیہ سے۔ مَا کے الف کو تخفیفاً ساقط کردیا گیا ہے۔ کیوں؟ کس لئے؟ کس وجہ سے؟

= اَنْطَقَنَا: اَنْطَقَ ماضی واحد مذکر غائب: اِنْطَاقٌ (افعال) مصدر گویائی عطا کرنا۔ بولنے کی قابلیت عطا کرنا۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم: اس نے ہم کو قوّتِ گویائی عطا کی: نطق مادہ۔

= وَهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ہ یہ جملہ اعضاء کے

کلام کا جزء بھی ہوسکتا ہے اور جملہ مستانفہ (ابتدائیہ، نیا) بھی ہوسکتا ہے، اس کے بعد جو کلام آرہا ہے اس میں بھی یہ دونوں احتمال جائز ہیں؛

۲۲:۴۱ = وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

مَا نافیہ ہے کنتم تستترون ماضی استمراری جمع مذکر حاضر (فعل لازم) اِسْتِتَارٌ (افتعال) مصدر۔ ستر مادہ۔ چھپنا اور پردہ کرنا۔ تم چھپتے تھے۔ تم پردہ کرتے تھے۔ یا کیا کرتے تھے۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ سَمْعُكُمْ مضاف مضاف الیہ تمہارے کان (تمہاری قوت سماعت) جُلُوْدُكُمْ مضاف مضاف الیہ تمہاری جلدیں۔ جُلُوْدٌ جمع ہے جلد کی کھال، جلد، چمڑا)

بیضاوی میں ہے ای کنتم تستترون عن الناس عند ارتکاب الفواحش مخافۃ الفضاحۃ وما ظننتم ان اعضاءکم تشھد علیکم بھا فما استترتم عنھا۔ برائیوں کے ارتکاب کے وقت تم لوگوں سے اس واسطے چھپتے تھے کہ تمہیں اپنی بے عزتی اور بدنامی کا ڈر تھا اور تمہیں خیال تک نہ تھا کہ تمہارے اعضا بھی تمہارے خلاف ان برائیوں کی گواہی دیں گے۔ پس تم (اپنے) ان (جوارح) سے نہیں چھپتے تھے وے تو تمہارا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اکثر اعمال کی خبر ہی نہیں ہے فلذٰلك اجترأتم علیٰ ما فعلتم: یہی وجہ تھی کہ تم بڑی جرأت اور بے باکی سے ارتکاب گناہ کیا کرتے تھے۔

۲۳:۴۱ = ذٰلِكُمْ۔ یہ۔ یہی۔ اسم اشارہ بعید۔ مبتدار

ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ۔ ظنکم مضاف مضاف الیہ۔ الذی ظننتم بربکم۔ ظن کی نعت۔ سارا جملہ ذٰلکم سے مبدل منہ ہے۔

اردٰىكُمْ۔ مبتدا کی خبر۔

اَرْدٰى يُرْدِيْ اِرْدَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی ہلاک کرنا۔ غارت کرنا۔ ردی مادہ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

ترجمہ:۔ تمہارے اسی گمان نے جو تم اپنے رب کے بارے میں کیا کرتے تھے تمہیں غارت کردیا۔

= فَاَصْبَحْتُمْ - فاء سببیہ ہے یعنی بسبب اس گمان کے جس نے تمہیں ہلاک کردیا تم (گھاٹا پانے والوں میں سے) ہو گئے۔

۴۱: ۲۴ = فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ. اِنْ شرطیہ ہے اور فَالنَّارُ میں فاء جواب شرط کے لئے ہے یَصْبِرُوْا کے بعد اَوْ لَا تَصْبِرُوْا کلام مقدرہ ہے یعنی وہ صبر کریں یا نہ کریں آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے۔

= اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا. اِنْ شرطیہ ہے یَسْتَعْتِبُوْا مضارع مجزوم کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اِسْتِعْتَابٌ (استفعال) مصدر بمعنی طلب اعتاب، یعنی ناراضگی کو دور کرنے کی طلب ای طلب العتبیٰ۔ یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کوئی عذر پیش کریں گے (تو ان کی معذرت قبول نہ ہوگی) نیز ملاحظہ ہو ۱۶: ۸۴

= اَلْمُعْتَبِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر اَلْمُعْتَبُ واحد عَتْبٌ و مَعْتَبَةٌ اسم و مصدر ناراضگی۔ ناراض ہونا۔ اِعْتَابٌ (افعال) مصدر سے ہے ناراضگی کا اظہار کرنا۔ یا (باعتبار سَلْب مادہ) ناراضگی کو دور کرنا۔ منانا۔ رضامندی حاصل کرنا۔ جن سے ناراضگی کو دور کیا گیا ہو۔ یعنی جن کی معذرت قبول کر کے ناراضگی دور کردی گئی ہو۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور اگر وہ اس وقت (یعنی روز قیامت) اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر کوئی عذر پیش کریں گے تو ان کی معذرت قبول ہوکر ناراضگی دور نہیں کی جائے گی یعنی وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔

۴۱: ۲۵ = قَیَّضْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَقْیِیْضٌ (تفعیلٌ) مصدر۔ قیض مادہ۔ قیض کے معنی انڈے کا بالائی چھلکا۔ چھلکا انڈے کے ساتھ چپاں ہوتا ہے اس مناسبت سے تَقْیِیْضٌ کے معنی ہوئے ساتھ لگادینا، پیچھے لگادینا۔ مسلط کردینا۔ یعنی ہم نے ان کے ساتھ لگادیا۔ چمٹادیا۔ یا مسلّط کردیا۔

= قُرَنَاءَ جمع اس کا واحد قَرِیْنٌ ہے: ہمنشین، ساتھ رہنے والے۔ ساتھی وھم قرناء ھم من الشیٰطین علی التحقیق۔

مطلب یہ ہے کہ ہم نے شیاطین جن و انس میں سے بعض کو ان پر بطور ساتھیوں کے لگا رکھا تھا۔ جو ان کو راہ راست سے بھٹکائے رکھتے اور کفر و معاصی کو مزیّن کرکے ان کو دکھاتے تھے۔ ای ان اللہ تعالیٰ سلّط علی الکفرین قرناء من الشیاطین

یضلونھم عن الھدیٰ ویزینون لھم الکفر والمعاصی۔
= زَیَّنُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب تَزْیِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ انہوں نے مزین کر دیا۔ انہوں نے اچھا کر کے دکھایا۔
= مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ: جو ان کے سامنے تھا۔ یعنی من امور الدنیا دنیاوی کرتوتیں۔ اور وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو ان کے بعد تھا یعنی امور الاٰخرۃ۔
صاحب مظہری رقمطراز ہیں:۔
ما بین ایدیھم سے مراد ہیں دنیوی چیزیں اور خواہشات کا اتباع۔ اور مَا خَلْفَھُمْ سے مراد امر آخرت یعنی شیطانوں نے ان کو دنیا کا شیفتہ بنا دیا اور آخرت کے انکار اور دوسری زندگی کی تکذیب کی دعوت دی۔
= وَحَقَّ عَلَیْھِمُ الْقَوْلُ، حَقَّ عَلٰی لازم ہونا۔ واجب ہونا۔
اَلْقَوْلُ۔ کلمۃ العذاب: کلمہ عذاب اللہ تعالیٰ کا وہ قول جو اُس نے شیطان کے بارے میں فرمایا تھا:۔
قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۚ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکَ وَ مِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ (۳۸: ۸۴-۸۵) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا:۔ سچ ہے اور میں بھی سچ کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو اُن میں سے تیری پیروی کریں گے سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔
مطلب یہ کہ ان پر کلمۂ عذاب متحقق ہو گیا۔ ثابت ہو گیا۔ یا واجب ہو گیا اور لازم ہو گیا۔
= فِیْ اُمَمٍ۔ فِیْ بمعنی مَعَ ہے یعنی ان قوموں کی طرح (جو ان سے قبل گذر چکی ہیں) یا منجملہ ان امتوں کے (جو ان سے پہلے گذر چکیں)
= قَدْ خَلَتْ: ماضی قریب واحد مؤنث غائب کا صیغہ خُلُوٌّ مصدر (باب نصر) وہ گذر گئی۔ یہاں یہ صیغہ اُمَمٍ (جمع) کے لئے آیا ہے یعنی وہ امتیں جو گذر چکیں ان سے پہلے۔
= مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ: اُمَمٍ کی تعریف ہے یعنی جنوں اور انسانوں کی اُمتیں۔
ترجمہ ہوگا: اور منجملہ جن وانس کی ان امتوں کے جو ان سے پہلے گذر چکیں ان پر بھی فیصلہ

عذاب چسپاں ہوکر رہا یا صادر ہو کر رہا۔

= اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ: بیشک وہ سب نقصان اٹھانے والے تھے: اس میں ضمیر جمع مذکر غائب هُمْ کا مرجع حَقَّ علیہم القول۔ اور اُمَمٍ ہے

۴۱: ۲۶ = اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا: سے مُراد کفار مکہ اور مشرکین قریش ہیں۔

= اِلْغَوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر: لَغْوٌ باب نصر، سمع، فتح، سے مصدر۔ تم لغو باتیں کرو، فضول بے معنی شور مچاؤ، بے ہودہ بکواس کرو:

لَغْوٌ۔ بے ہودہ، بے معنی بات جو کسی شمار میں نہ ہو۔ اور جو سوچ سمجھ کر نہ کی جائے

= فِيْهِ۔ فِيْ حرف جار ہے یہاں ظرفیت کے معنی دیتا ہے۔ ہٖ ضمیر کا مرجع قرآۃ قرآن ہے۔ یعنی جب قرآن پڑھا جاتے تو تم اس وقت فضول بکواس اور شور و غوغا مچانا شروع کردو۔ یا فِيْهِ بمعنیٰ بِهٖ ہے۔

= تَغْلِبُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر غلبۃ مصدر (باب ضرب) تم غالب آجاؤ، تم چھا جاؤ۔

۴۱: ۲۷ = فَلَنُذِيْقَنَّ: فاء بمعنیٰ فَوَاللّٰهِ۔ لام تاکید کے لئے ہے: نُذِيْقَنَّ۔ جمع متکلم مضارع تاکید با نون ثقیلہ۔ اِذَاقَةٌ (افعال) مصدر۔ ہم ضرور ضرور چکھائیں گے۔

= اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ اس کی بجائے محض ضمیر هُمْ سے کام لیا جا سکتا تھا۔ اور اس سے مراد وہ لوگ ہوئے جنہوں نے لغویات چیخنے چلانے کے لئے کہا اور جنہوں نے ان کے کہنے پر عملاً بکواس کی ای لاغین والاٰمرین باللغو لیکن بجائے ضمیر کے اسم ظاہر دو باتوں کی وجہ سے استعمال کیا۔

۱:۔ ان لوگوں کے کفر کی اس سے تصدیق ہو گئی۔ اور

۲:۔ حکم میں عموم آگیا۔ یہ حکم ان کافروں کے لئے بھی ہو گیا اور دوسرے کافروں کے لئے بھی

= عَذَابًا شَدِيْدًا: موصوف و صفت مل کر فلنذیقن کا مفعول ثانی، اَلَّذِيْنَ مفعول اوّل ہے۔

= لَنَجْزِيَنَّهُمْ: لام تاکید کا ہے، نَجْزِيَنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم ضرور ضرور ان کو بدلہ دیں گے۔ یا سزا دیں گے

= اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ: اَسْوَاَ (سُوْءٌ: بُرا ہونا) سے افعل

التفضیل کا صیغہ ہے سب سے بُرا : ہم ان کے سب سے بُرے عمل کی ان کو سزا دیں گے۔ یعنی کفر کی ؛ یا ہم اُن کو ان کے بُرے اعمال کی سزا دیں گے۔ اَسْوَاَ بمعنی ایسے اعمال جو فی نفسہٖ بُرے ہوں۔

۴۱ : ۲۸ = ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ۔

ذٰلِكَ اشارہ ہے اس عذاب و سزا کی طرف جو آیہ سابقہ میں مذکور ہوئی ہے۔ مبتدا، جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ ۔ جَزَآءُ مضاف اَعْدَآءِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل مضاف الیہ، خبر اَلنَّارُ ۔ جَزَآء کا عطف بیان ہے یا مبدل منہ۔

یہ ہے سزا اللہ کے دشمنوں کی یعنی آگ (دوزخ)

= جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ : جَزَآءً بوجہ مفعول مطلق فعل مقدر کے منصوب ہے ای يُجْزَوْنَ جَزَآءً۔ بِمَا میں باء سببیہ ہے مَا موصولہ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ : ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب ان کو سزا دی گئی بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات (قرآن) کا انکار کیا کرتے تھے۔

۴۱ : ۲۹ = اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا اَرِ فعل امر واحد مذکر حاضر، اِرَاءَةٌ (افعال) مصدر نَا ضمیر جمع متکلم تو ہمیں دکھا۔ اَلَّذَيْنِ اَلَّذِیْ کا تثنیہ اسم موصول بحالتِ نصب۔ (وہ دومرد) جنہوں (نے) اَضَلّٰنَا - اِضْلَالٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہے۔ نَا ضمیر جمع متکلم (جن) دونے ہمیں بہکایا یا گمراہ کیا۔

اَلَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا : وہ دو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا یعنی جنّات اور انسانوں ہر دو میں سے وہ لوگ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔

(تثنیہ کا صیغہ دو اشخاص کے لئے بھی آسکتا ہے اور دو گروہوں کے لئے بھی، یعنی یہ بہکانے والے شیطان سیرت خواہ انسانوں میں سے ہوں یا جنات میں سے (ان کو ہمارے سامنے لے آ)

= نَجْعَلْهُمَا : مضارع جمع متکلم مجزوم بوجہ جواب امر۔ هُمَا ضمیر مفعول تثنیہ مذکر غائب ہم ان دونوں کو کریں (اپنے قدموں کے نیچے) یعنی ان کو اپنے قدموں کے نیچے روند ڈالیں۔

= اَسْفَلِيْنَ : اَسْفَلُ کی جمع ۔ اَسْفَلُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے بمعنی سب سے نیچا۔ اَعْلٰی کی ضد ہے۔ فروترین، کہترین، ذلیل ترین، اَلسُّفْلُ بمعنی پست ہونا۔ حقیر ہونا۔

۴۱ : ۳۰ == ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ۔ ثُمَّ تراخی وقت کے لئے بھی ہوسکتا ہے (التراخی الزمانی) کہ اقرار باللسان کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ استقامت میں بھی برقرار رہے،
اور التراخی الرتبی کے لئے بھی ہوسکتا ہے کہ استقامت بہ نسبت اقرار باللسان کے زیادہ بلند اور مشکل امر ہے ۔ یعنی زبانی اقرار کے بعد مسلسل اپنے قول اور فعل اور فرائض کی ادائیگی سے اس اقرار کو مستقل اور ثابت رکھے ۔
اِسْتَقَامُوْا ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔ اِسْتِقَامَۃٌ (استفعال) مصدر وہ ثابت قدم رہے ۔ وہ قائم رہے ای ثبتوا علی الاقرار ولم یرجعوا الی الشرک یعنی اپنے اقرار پر ثابت قدم رہے اور شرک کی طرف دوبارہ نہ مڑے ۔
حدیث شریف میں ہے قل ربی اللّٰہ تعالیٰ ثم استقم : کہو اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اور پھر اس پر قائم رہو ۔
تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ ۔ تَتَنَزَّلُ مضارع واحد مؤنث غائب وہ (فرشتوں کی جماعت) اترتی ہے ۔ نازل ہوتی ہے ۔ تَنَزُّلٌ (تفعّل) مصدر ہے جس کے معنی اترنے کے ہیں ۔
== اَلَّا ۔ مرکب ہے اَنْ اور لَا سے ۔ یہاں اَنْ مفسرہ ہے کیونکہ تَتَنَزَّلُ کے اندر قول کا معنی پوشیدہ ہے ۔
(۲) یہاں اَنْ مصدریہ ہے یعنی امر آخرت جو تمہارے سامنے آرہا ہے اس کا اندیشہ نہ کرو ۔
لا ہر دو صورت میں نافیہ ہے ۔ لَا تَخَافُوْا ۔ تم مت ڈرو ،
== وَلَا تَحْزَنُوْا اور تم غم مت کرو ، فعل نہی جمع مذکر حاضر ۔
== اَبْشِرُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر اِبْشَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے جس کے معنی بشارت پانے کے ہیں ۔ تم کو خوشخبری ہو ۔
== تُوْعَدُوْنَ ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر ۔ وَعْدٌ مصدر ۔ کُنْتُمْ سے اس کے معنی ماضی استمراری کے ہوگئے ۔ یعنی (جس جنت کا) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔
اٰیۃ میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ اَلَّذِیْنَ اسم اِنَّ اور تَتَنَزَّلُ خبر اِنَّ ۔
۴۱ : ۳۱ == فِیْھَا ، ای فی الجنۃ ۔ جنت میں ۔
== مَا تَشْتَھِیْ ۔ مَا موصولہ ہے تَشْتَھِیْ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِشْتِھَاءٌ (افتعال) مصدر یہاں واحد مؤنث کا صیغہ اَنْفُسُکُمْ (تمہاری جانیں ، تمہارے دل ۔ تمہارے جی) کے لئے استعمال ہوا ہے ۔ یعنی جسے تمہارے جی پسند کریں گے ، یا ؛ چاہیں گے ؛

= مَا تَدَّعُوْنَ: مَا موصولہ: تَدَّعُوْنَ جمع مذکر حاضر مضارع معروف۔ اِدِّعَاءٌ (افتعال) مصدر۔ جس کے معنی دعویٰ کرنے یا آرزو کرنے کے ہیں: یعنی تمہارے لئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جو تم مانگو گے یا جس کی تم آرزو کروگے:

۴۱: ۳۲ = نُزُلاً۔ اسم: مہمانی کا کھانا: طعام ضیافت۔ النُّزُوْلُ کے اصل معنی ہیں بلند جگہ سے نیچے اترنا۔ چنانچہ محاورہ ہے نَزَلَ عَنْ دَابَّتِہٖ وہ سواری سے اتر پڑا۔ اَنْزَلَ باب افعال کسی کو لبطور مہمان اتارنا۔ یا لبطور مہمان ٹھہرانا۔ مہمانی کرنا: مَنْزِلٌ اترنے کی جگہ مہمان خانہ:

اور جگہ قرآن مجید میں ہے: فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ (۵۶: ۹۳) (تو اس کے لئے کھولتے پانی کی ضیافت ہے "

کتاب کا منجانب اللہ نازل کیا جانا، وحی کا نازل ہونا، عذاب یا مصیبت کا نازل ہونا سب اسی مادہ (نزل) سے ہیں

نُزُلاً حال ہے مَا تَدَّعُوْنَ سے بدیں وجہ منصوب ہے:

۴۱: ۳۳ = وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً: مَنْ سوالیہ ہے: اَحْسَنُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے قَوْلاً تمیز ہے اَحْسَنُ سے: قول کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔ اس شخص کے قول سے کس کا قول بہتر ہوسکتا ہے یا ہوگا۔

یہ جملہ استفہام انکاری ہے یعنی اس سے بہتر قول والا کوئی نہیں ہو سکتا۔

= مِمَّنْ، مرکب ہے مِنْ (حرف جر) اور مَنْ (اسم موصول) سے، یعنی اس شخص سے دَعَا اِلَى اللّٰهِ ..... الخ صلہ: جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا: لعض کے نزدیک اس دعوت الی اللہ سے مراد اذان ہے: پھر مَنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ سے متعلق متعدد اقوال ہیں:

(۱) محمد بن سیرین اور سدی کا قول ہے کہ اس سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے

(۲) حسن کے نزدیک ہر وہ مؤمن مراد ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی۔

(۳) اور حضرت ابو امامہ نے فرمایا کہ اس سے مراد مؤذن (اذان دینے والا) ہے۔

۴۱: ۳۴ = لَا تَسْتَوِي مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ برابر نہیں ہوگی: برابر نہیں ہے "، اِسْتِوَاءٌ (افتعال) مصدر۔

= وَلَا السَّيِّئَةُ میں لَا نفی تاکید کے لئے آیا ہے۔ یہ لام زائدہ ہے محض نفی کی تاکید کے لئے آیا ہے مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ

وَ لَا النُّوْرُ ۙ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ۚ (۳۵: ۱۹-۲۱) اور برابر نہیں اندھا اور آنکھ والا، اور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ۔

= اِدْفَعْ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر، تو دفاع کر، تو تدارک کر، تو دور کر۔

= اَحْسَنُ یہاں اَحْسَنُ (صیغہ اسم تفضیل) سے حُسنِ اضافی یعنی بدی سے زیادہ اچھا ہونا مراد نہیں کیونکہ بدی بہرحال بدی ہے اس میں اچھائی ہوتی ہی نہیں نہ کم نہ زیادہ۔ بلکہ اَحْسَنُ سے فی نفسہٖ زیادہ خوبی والی خصلت مراد ہے۔

علامہ پانی پتی اس آیت کی یوں تشریح فرماتے ہیں:

حضرت ابن عباس نے فرمایا،

حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی غصہ کرے تو اس کے مقابلہ میں صبر کیا جائے اور کوئی جہالت کرے تو تحمل کیا جائے۔ اور کوئی بدسلوکی کرے تو معاف کیا جائے، بعض علماء نے آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ بدیاں سب ایک درجہ کی نہیں ہوتیں اسی طرح نیکیوں کے مراتب بھی مختلف ہوتے ہیں اب اگر کوئی دشمن کوئی بدی کرے تو اس کے مقابلہ میں بہترین اعلیٰ درجہ کی نیکی سے کام لیا جائے مثلاً اگر کسی نے تمہارے ساتھ بدسلوکی کی ہو تو درگذر کرنا چاہئے (یہ ایک درجہ کی نیکی ہے) لیکن اگر بدی کے عوض دشمن سے بہترین سلوک کیا جائے تو یہ اَحْسَنُ ہے؛

= فَاِذَا الَّذِیْ ...... حَمِیْمٌ: یہ نتیجہ ہے اس دفاع کا جس کا اوپر حکم ہوا ہے یعنی اگر تم بدی کا تدارک نیکی سے کروگے تو تمہارا دشمن تمہارا دوست بن جائے گا۔

فاء ترتیب کے لئے ہے اذا مفاجاتیہ ہے۔ فَاِذَا۔ تو لو۔ پس جونہی تم بدی کا بدلہ نیکی سے دوگے تمہارا دشمن تمہارے گہرے دوست کی طرح بن جائے گا۔ اَلَّذِیْ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان عداوت تھی۔

اس سارے جملہ کی بجائے عَدُوُّکَ (تمہارا دشمن) بھی استعمال ہوسکتا تھا۔ لیکن یہ زیادہ بلیغ ہے لہٰذا باوجود عدول کے اختصار کے اسے اختیار کیا گیا۔

= کَاَنَّهٗ۔ کَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ گویا وہ۔

= وَلِیٌّ حَمِیْمٌ: گہرا دوست، جگری دوست؛

۴۱: ۳۵ = مَا یُلَقّٰهَا۔ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب۔ تَلْقِیَةٌ (تفعیل) مصدر وہ نہیں عطا کی جائے گی۔ لَقّٰی یُلَقِّیْ تَلْقِیَةً ...... فُلَانَ الشَّیْئَ کوئی چیز کسی کی طرف پھینکنا دینا، عطا کرنا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ (۲۷: ۶) اور تم کو

قرآن عطا کیا جاتا ہے: لقی مادہ

== ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ذُوْ مضاف حَظٍّ عَظِیْمٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ ،،
حَظٌّ حصتہ، نصیب، خوش قسمتی، ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ بڑا خوش نصیب، یعنی جس کو تجلیاتِ ذاتی وصفاتی کا بڑا حصہ ملتا ہے اسی کو یہ اعلیٰ خصلت عطا ہوتی ہے نفس پر جب اعلیٰ صفات جلوہ پاش ہوجاتی ہیں تو بری صفات نکل جاتی ہیں۔

۴۱: ۳۶ == اِمَّا اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے۔ اگر

== یَنْزَغَنَّكَ مضارع واحد مذکر غائب بانون تاکید ثقیلہ: نَزْغٌ (باب فتح) سے مصدر جس کے معنی عیب لگانا۔ لفظ کے ذریعے طعن و تشنیع کرنا۔ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنا۔ برائی پر اکسانا کے ہیں۔ نَزَغَ بَیْنَھُمْ ان کے درمیان فساد ڈال دیا۔ وسوسہ پیدا کردیا۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔

مطلب یہ ہے کہ اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں وسوسہ پیدا ہو اور انتقام لینے پر اور برائی کے عوض برائی کرنے پر شیطان آپ کو ابھارے۔

== فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۔ فا جواب شرط کے لئے ہے اِسْتَعِذْ: فعل امر واحد مذکر حاضر۔ اِسْتِعَاذَةٌ (استفعال) بمعنی پناہ مانگنا۔ تو تو (اس کے شر سے) پناہ مانگ۔

سورۃ الاعراف (۷) کی آیت (۲۰۰) میں بھی یہی آیت مذکور ہے۔

۴۱: ۳۷ == مِنْ اٰیٰتِهٖ ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ منجملہ اس کی نشانیوں میں سے۔

== خَلَقَهُنَّ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع لیل و نہار، شمس و قمر چاروں ہی ہیں یا یہ ضمیر اٰیٰتِهٖ کی طرف راجع ہو سکتی ہے۔

== وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

یہاں سجدہ سے مراد عام اصطلاحی سجدہ اسلامی نماز کا مراد نہیں ہے بلکہ عام عبادت و پرستش مقصود ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اگر تمہیں صرف اسی کی عبادت کرنا مقصود ہے جملہ شرطیہ جس کی جزاء مقدم ہے۔

الخازن فرماتے ہیں:۔

ان ناسا کانوا یسجدون للشمس والقمر والکواکب ویزعمون ان سجودھم لھذہ الکواکب ھو سجود للّٰہ عزّوجلّ فنھوا عن السجود لھذہ الوسائط وامروا بالسجود للّٰہ الذی خلق ھذہ الاشیاء کلھا: لوگ، سورج چاند اور ستاروں

کی پرستش کیا کرتے تھے ان کے خیال میں ان ستاروں کی پرستش خدا کی پرستش ہے ان کو ان واسطوں کی پرستش سے روکا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کی پرستش کریں۔ جس نے ان تمام اشیاء کو پیدا کیا ہے۔

۴۱:۳۸ = فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا: اِنْ شرطیہ ہے۔ استكبروا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ استکبارٌ (استفعال) مصدر بمعنی گھمنڈ کرنا۔ غرور کرنا: اگر پھر بھی وہ اپنے غرور پر اڑے رہیں۔ اس کے بعد جزاء شرط محذوف ہے ای فلا يخل ذلك لعظمة ربك (ان کے اس فعل سے) تیرے رب کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اجزاء کے قائم مقام جزاء کی علت کو ذکر کیا گیا ہے)

= فَالَّذِيْنَ میں فاء تعلیل کی ہے یعنی ان کے استکبار سے خدا کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ اس کی عظمت کے لئے تو کسی مخلوق کی عبادت کی بھی ضرورت نہیں لیکن اگر بالفرض عبادت گذاروں ہی کا ذکر ہے تو وہ ملائکہ مقربین جو اپنے مرتبہ و منزلت میں ان مستکبرین سے بدرجہا اعلیٰ وارفع ہیں اور ان گنت تعداد میں ہیں اس کی حمد و ثنا میں رات دن مشغول ہیں اور نہ تھکتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔

= اَلَّذِيْنَ اسم موصول جمع مذکر۔

= عِنْدَ رَبِّكَ ای فی حضرة قدسہ عزوجل: جو رب العزت کی بارگاہ میں رہتے ہیں

= وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے اور ان کی حالت یہ ہے کہ وہ کبھی (اس کی تسبیح سے) تھکتے نہیں ہیں۔

لَا يَسْئَمُوْنَ ہ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ سَاٰمَةٌ وسَاٰمٌ (باب سمع) مصدر سے س ء م مادہ۔ السَّاٰمَةُ کے معنی کسی چیز کے زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے اس سے کبیدہ خاطر یا دل برداشتہ ہوجانا کے ہیں۔ اور یہ فعلاً (کسی کام کو زیادہ عرصہ کرنے) اور انفعالاً (کسی چیز سے زیادہ متأثر ہونے) دونوں طرح ہوتا ہے۔

اول الذکر کی مثال آیت ہذا ہے۔

ثانی الذکر کی مثال قول شاعر ہے

سَئِمْتُ تَكَالِيْفَ الْحَيٰوةِ وَمَنْ يَّعِشْ

ثَمَانِيْنَ حَوْلًا لَا اَبَا لَكَ يَسْئَمُ

میں زندگی کی ناخوشگواریوں سے اکتا چکا ہوں۔ ہاں جو شخص اسی سال کی عمر کو پہنچ جائے وہ لامحالہ اکتا ہی جاتا ہے۔

۴۱:۳۹ = وَمِنْ اٰیٰتِہٖ ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔
= خَاشِعَۃً اسم فاعل واحد مؤنث خُشُوْعٌ مصدر (باب نصر) عاجزی کرنا۔ نگاہ یا آواز کا پست ہونا۔ (زمین کا) خشک ہونا۔ بے آب وگیاہ ہونا۔ زمین کا بارش نہ ہونے سے خشک ہو جانا۔ زمین کا بغیر پانی کے خشک اور دبا ہوا ہونا۔
= اَلْمَآءَ ۔ ای المطر۔ بارش۔
= اِھْتَزَّتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب اِھْتِزَازٌ (افتعال) اس نے تروتازہ ہوکر حرکت کی۔ اَلْھَزُّ کے معنی کسی چیز کو زور سے ہلانے کے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے وَھُزِّیْٓ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ (۱۹:۲۵) اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ۔
اور باب افتعال سے خوش وشاداب ہوکر ہلنا۔
= رَبَتْ ۔ ماضی واحد مؤنث غائب رَبْوٌ مصدر (باب نصر) جس کے معنی بڑھنے پھولنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ وہ بڑھی۔ وہ پھولی۔ وہ اُبھری۔
اِھْتَزَّتْ وَرَبَتْ وہ جھومنے لگتی ہے اور کھل اٹھتی ہے۔
= اَحْیَاھَا ۔ اَحْیَا ماضی واحد مذکر غائب اِحْیَآءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے زندہ کیا اس نے زندہ کردیا۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (الارض کی طرف راجع ہے)
اَلَّذِیْٓ اَحْیَاھَا ۔ وہ (قادر مطلق) جس نے بے آب وگیاہ اور بنجر زمین کو زندہ کردیا زندگی بخشی اور سرسبز وشاداب کردیا۔
= لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ۔ لام تاکید کا ہے مُحْیِ اِحْیَآءٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ مضاف ۔ اَلْمَوْتٰی ۔ مَیِّتٌ کی جمع (مُردے) مضاف الیہ۔ وُہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔
= قَدِیْرٌ ۔ قُدْرَۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ قَدِیْرٌ اس کو کہتے ہیں جو اپنی حکمت کے مطابق جو چاہے کرے۔ اسی لئے اللہ کے سوا قدیر کسی مخلوق کو نہیں کہہ سکتے۔ البتہ قادر عام ہے

۴۱:۴۰ = یُلْحِدُوْنَ ۔ اِلْحَادٌ (افعال) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب وُہ کج روی کرتے ہیں۔ اَللَّحْدُ اس گڑھے یا شگاف کو کہتے ہیں جو قبر کی ایک جانب بنایا جاتا ہے (اور اس میں میّت کو دفن کیا جاتا ہے) پھر اس کا استعمال کسی کی طرف جھکنے، غلط نسبت کرنے یا غلط بات کہنے کے لئے بھی ہوتا ہے کیونکہ غلط بات حقیقت سے پھر کر بات ہوتی ہے!
یا بقول علامہ ابن منظور:۔ اَلْمُلْحِدُ الْعَادِلُ عَنِ الْحَقِّ : الحاد کرنے والا وہ شخص ہے

جو حق سے روگردانی کرے اَوْ اَلْمُدْخِلُ فِیْہِ مَا لَیْسَ فِیْہِ: یا اس میں ایسی چیز کو داخل کرے جو اس میں نہیں ہے مثلاً باری تعالیٰ کو ان اوصاف کے ساتھ متصف ماننا جو کہ اس کی شانِ الوہیت کے منافی ہوں یا صفاتِ الٰہی کی ایسی تاویل کرنا جو اس کی شان کے زیبا نہ ہوں مثلاً وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِہٖ (۷: ۱۸۰) اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اس کے ناموں میں کجی اختیار کرتے ہیں۔

علامہ پانی پتی رح رقمطراز ہیں:۔

یُلْحِدُوْنَ کا لفظ عام ہے، تکذیب کرنے والے لغویات بکنے والے اور قراءتِ قرآن کے وقت سیٹیاں بجانے والے اور تفسیر سلف کے خلاف قرآن کے معانی میں تحریف کرنے والے اور باطل تاویلات کرنے والے سب ہی یلحدون کی ذیل میں آتے ہیں۔

= لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا: مضارع منفی جمع متکلم خِفَاءٌ مصدر (باب سمع) پوشیدہ نہیں رہیں گے۔ عَلَیْنَا۔ علیٰ حرف جر۔ نا ضمیر جمع متکلم مجرور، ہم سے، ہم پر۔

= اَفَمَنْ: استفہام انکاری ہے۔

= اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا: یُلْقٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر سے وہ ڈالا جائے گا۔

رُوحُ البیان میں ہے:۔

حُذِفَ من الاول مقابل الثانی ومن الثانی مقابل الاول والتقدیر افمن یاتی خائفًا ویُلقیٰ فی النار خیر امن یاتی اٰمنا ویدخل الجنۃ اول میں ثانی کا مقابل اور ثانی میں اول کا مقابل محذوف ہے تقدیرِ کلام ہے اَفَمَنْ ... ... الجنۃ۔ کیا وہ شخص جو (قیامت کے دن) خوف کی حالت میں آئے گا اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ بہتر ہے یا وہ شخص جو بےخوف وخطر آئے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۴۱: ۴۱ = اَلذِّکْرَ: ای القراٰن۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ۔

اند اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الذین۔ اسم اِنَّ۔ کفروا... جَآءَھُمْ متعلق اسم: خبر اِنَّ محذوف ہے (ای معاندون او ھالکون) بے شک وہ لوگ جنہوں نے قرآن حکیم کو ماننے سے انکار کیا جب وہ ان کے پاس آیا محض عناد کرنے والے یا ہلاک ہونے والے ہیں

۲مد یا یہ جملہ۔ جملہ سابق اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا کا بدل ہے:

۳:۔ یا اس کی خبر اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ہے۔

۴۱:۴۲ = وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ جملہ حالیہ ہے کِتٰبٌ موصوف عَزِيْزٌ صفت ای کثیر المنافع۔ عدیم النظیر۔

۴۱:۴۳ = لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ باطل اس کے پاس نہیں آسکتا نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے۔

اس کی وضاحت مختلف صورتوں میں کی گئی ہے:

۱:۔ باطل سے مراد شیطان ہے یشیطان انس ہو یا جن قرآن میں کوئی کمی بیشی یا تغیر و تبدل نہیں کرسکتا۔ (قتادہ، سدی)

۲:۔ آگے سے باطل نہ آسکنے کا معنی ہے کمی نہ ہونا۔ اور پیچھے سے باطل نہ آنے کا معنیٰ ہے زیادتی نہ ہونا۔ (زجاج)

۳:۔ کتب سابقہ سے اس کی تکذیب نہیں ہوتی نہ اس کے بعد کوئی ایسی کتاب آنے گی جو قرآن کو باطل اور منسوخ کردے (مقاتل)

۴:۔ جھوٹ نہ اس کی ماضی کی خبروں میں داخل ہوسکتا ہے اور نہ آئندہ امور میں۔

لا یتطرق الیہ الباطل مما فیہ من الاخبار الماضیۃ والامور الاٰتیۃ (بیضاوی)

= تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ: تنزیل بروزن تفعیل مصدر ہے اتارنا۔ تھوڑا تھوڑا کرکے اتارنا۔ اس سے مراد قرآن حکیم ہے کیونکہ یہی وہ مخصوص کتاب ہے جو ۲۳ سال کے عرصہ میں حسب مصلحت وضرورت تھوڑی تھوڑی کرکے نازل کی گئی اور باقی کتابیں بیک دفعہ نازل ہوئیں

حَكِيْمٍ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے بمعنی حکمت والا۔ حَمِيْدٍ: ستودہ صفات، تعریف کیا ہوا۔ حَمْدٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بروزن فعیل بمعنی مفعول یعنی مَحْمُوْدٌ ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے کیونکہ وہی حقیقی طور پر مستحق حمد ہے:

(۱) یہ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے ای هذا تنزيل من حكيم حميد: یا

(۲) یہ کتٰبٌ کی صفت ہے پہلی صفات عزیزٌ اور لا یاتیہ الباطل ...... ولا من خلفہ ہیں۔

۴۱:۴۳ = مَا يُقَالُ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب قَوْلٌ (باب نصر) مصدر سے نہیں کہا جاتا ہے لَكَ آپ کے متعلق۔ مَا يُقَالُ لَكَ آپ کے متعلق (اس کے سوا) کچھ نہیں

کہاجاتا۔

= اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ ۔ اِلَّا حرف استثناء مَا موصولہ قَدْ قِیْلَ ماضی مجہول قریب۔ مگر وہی باتیں جو کہی جا چکی ہیں۔

مَا یُقَالُ لَکَ ...... مِنْ قَبْلِکَ ، آپ کے متعلق کچھ نہیں کہاجاتا ماسوائے ان باتوں کے (جو ایذا رسانی اور تکذیب کے لئے منکرین حق کہتے رہتے ہیں) جو آپ سے پہلے رسولوں کے متعلق کہی جاتی رہی ہیں۔

یعنی جس طرح پیغمبران سلف کی تکذیب کی گئی اور ان کو اذیت پہنچائی گئی وہی سب آپ کو بھی پیش آرہا ہے تو جس طرح انہوں نے انہوں نے صبر کیا تھا آپ بھی صبر سے کام لیجئے۔

یا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے :۔

اللہ کی طرف سے آپ کو بھی وہی کہا جا رہا ہے جو آپ سے قبل پیغمبروں کو کہا گیا تھا اور مقولہ (وہ بات جو کہی گئی تھی) یہ ہے جو آگے آرہی ہے یعنی اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ بے شک تیرا رب بڑا مغفرت والا ہے (اپنے صبر کرنے والے پیغمبروں پر) اور دردناک عذاب دینے والا ہے (ان کے دشمنوں اور مکذبین کو)

عِقَابٍ : مار۔ عذاب ، سزا۔ عقوبت ، سزا دینا۔ عَاقَبَ یُعَاقِبُ کا مصدر ہے عقاب کے اصل معنی پیچھے ہو لینے کے ہیں اسی لئے عقاب اس سزا کو کہیں گے جو ارتکاب جرم کے بعد اس کا مستحق ہو جانے پر مرتکب کو دی جاتی ہے۔

عذاب اور عقاب میں فرق یہ ہے کہ عذاب استحقاق اور بغیر استحقاق دونوں طرح ہو سکتا ہے اور عقاب صرف جرم ثابت ہونے کے بعد مستحق کو دیا جاتا ہے۔

= اَلِیْمٍ ، المناک : دردناک ، دکھ دینے والا۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے :

ذو مغفرۃ مضاف مضاف الیہ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ، ذو مضاف عقاب الیم موصوف صفت مل کر مضاف الیہ : بڑا مغفرت والا۔ اور دردناک سزا دینے والا۔

۴۴ : ۴۴ = وَلَوْ جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا جملہ شرطیہ ہے لَوْ حرف شرط ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ الذکر (آیۃ ۴۱) ۴۱ : ۴۱ متذکرۃ الصدر کی طرف راجع ہے یہ جملہ جواب ہے منکرین کے سوال مقدرہ کا۔ ای ھلا انزل القراٰن بلغۃ العجم یہ قرآن (توریت اور انجیل کی طرح) عجمی زبان میں کیوں نہ نازل کیا گیا۔ جواب میں ارشاد ہوتا ہے !!

وَلَوْ جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا اگر ہم اس کو عجمی (زبان) کا قرآن بناتے لَقَالُوْا

...... الآیۃ

لَقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ لام جواب شرط ہے: فُصِّلَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب اٰیٰتُهٗ مضاف، مضاف الیہ (ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن ہے) تو وہ لوگ یوں کہتے کہ اس کی آیات صاف (عربی زبان میں) کیوں نہیں بیان کی گئیں۔

ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ۔ ای قران اعجمی ورسول عربیٌّ (عجیب الجھنے کی بات ہے کہ) قرآن عجمی (زبان میں) اور نبی عربی۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ:۔

یہ منکرین اعتراض برائے اعتراض کررہے ہیں اگر یہ فصیح اور بلیغ عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے تو یہ معترض ہیں کہ توریت اور انجیل کی طرح عجمی زبان میں کیوں نہ نازل کیا گیا۔ اور اگر یہ عجمی زبان میں نازل کیا جاتا تو پھر یہ اعتراض کرتے کہ بھلا عجمی زبان ہم کیا جانیں ہماری اپنی زبان اتنی فصیح ہے اس زبان میں کیوں نہ اتارا گیا۔ پھر نبی عربی ہے اور عربی زبان کا جاننے والا اور یہ کلام غیر زبان میں نازل کیا گیا ہے عجیب بات ہے،، خوئے بد را بہانہ بسیار۔

= هُوَ۔ ای القرآن:

= شِفَآءٌ اس میں تنوین اظہار عظمت کے لئے ہے یعنی بڑی شفا ہے۔ سینہ کی جہالت اور قلب ونظر کے امراض خبیثہ کے لئے۔ نیز جسمانی دکھ درد کے لئے بھی قرآن باعث شفا ہے۔

= وَقْرٌ بوجھ، کانوں کا بھاری پن۔ الوقار کے معنی سنجیدگی اور حلم کے ہیں۔ باوقار آدمی کو وقارٌ کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا (۷۱: ۱۳) تم کو کیا ہوا کہ تم خدا کی عظمت کے قائل نہیں ہو۔

= عَمًى۔ عَمِیَ یَعْمٰی کا مصدر ہے (باب سمع) نابینا ہونا۔ اندھا ہونا۔ کور دل ہونا عَمًى کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتے رہنے کے لئے ہوتا ہے نیز بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے عُمْیٌ اندھے جمع۔ اَعْمٰی واحد اندھا۔

= اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِیْدٍ: اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید۔ یُنَادَوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ مُنَادَاةٌ (مفاعلة) مسدر ان کو پکارا جائے گا۔

یہ جملہ بطور تشبیہ کہا گیا ہے جیسے بہت دور سے کسی کو آواز دی جائے تو وہ نہ کچھ سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے یہی حالت کافروں کی تھی کہ قرآن کی آواز ان کو سنائی نہیں دیتی تھی گویا ان کو بہت دور سے پکارا جا رہا تھا۔ اس لئے سنتے نہ تھے۔ کمال مماثلت کی وجہ سے حرف تشبیہ گرا دیا گیا ہے

۴۱: ۴۵ = كَلِمَةٌ اس سے مراد وہ حکم ازلی ہے جس کے متعلق فیصلہ ہوچکا کہ وہ قیامت کے روز چکایا جائے گا:

= سَبَقَتْ ماضی واحد مؤنث غائب، پہلے سے طے ہوچکی۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے یہ حکم پہلے ہی طے نہ ہوچکا ہوتا (کہ پورا عذاب آخرت میں ملیگا روز قیامت تک کامل عذاب نہیں آئیگا یا مقررہ مدت سے پہلے عذاب نہیں آئے گا

= لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ، لام جواب شرط کا ہے قُضِيَ فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب تو ان کا فیصلہ (دنیا میں ہی) ہوچکا ہوتا۔ بَيْنَهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کفار مکہ کی طرف راجع ہے

= اِنَّهُمْ ای کفار قومك

= مِنْهُ ای من القراٰن۔

= شَكٍّ مُّرِيْبٍ؛ موصوف وصفت مُرِيْبٍ اسم فاعل واحد مذکر اِرَابٌ اَرَابَ (افعال) مصدر رَيْبٌ مادّہ۔ بے چین بنا دینے والا۔ بے چین کر دینے والا۔ ای موجب للقلق والاضطراب، بے چین اور مضطرب کر دینے والا۔ یعنی یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ جس نے ان کو تردّد میں ڈال رکھا ہے۔

۴۱: ۴۶ = عَمِلَ صَالِحًا۔ ای عمل عملاً صَالِحًا، نیک عمل کیا۔

= فَلِنَفْسِهٖ۔ ای فلنفسه نفعه لا لغیرہٖ اس کا اجر بھی اسی کے لئے ہے غیر کے لئے نہیں ہے۔

= اَسَاءَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اس نے بُرا کیا۔ اس نے بُرائی کی! اِسَاءَةٌ مصدر (افعال) سے جس کے معنی کسی بُرے کام کو انجام دینے کے ہیں۔

= عَلَيْهَا۔ اسی پر۔ یعنی اس کی برائی کی سزا بھی اُسی پر ہے۔ غیر پر نہیں ہے:

= مَا۔ نافیہ ہے:

= ظَلَّامٍ۔ ظلم کرنے والا۔ ظُلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے یہ لفظ حق تعالیٰ شانہٗ کی نسبت سے قرآن مجید میں مندرجہ ذیل مقامات پر آیا ہے:

۱۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۸:۵۱)

۲۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۲۲:۱۰)

۳:۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۲۲:۱۰)
۴:۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۴۱:۴۶)
۵:۔ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۵۰:۲۹)

ا:۔ ان آیاتِ مبارکہ مذکورہ بالا میں خداوند تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے نفی ظلم کے سلسلہ میں مبالغہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور ظلّام کا لفظ لایا گیا ہے۔ ظلّام میں مبالغہ کمیت، مقدار کے اعتبار سے ہے کیفیت (اس کے تھوڑے یا بہت ہونے کی صورت) کے لحاظ سے نہیں ہے

اول الذکر کی نفی کی صورت میں مطلب ہوگا کہ وہ ذرا سا بھی ظلم نہیں کرتا: ثانی الذکر کی صورت میں مطلب ہوگا کہ زیادہ ظلم نہیں کرتا تھوڑا کرتا ہے: جیسا کہ آپ کہیں زید لیس بقتال للرجل لا ینفی ھذا الا مبالغۃ فی قتلھم فلا ینافی انہ ربما قتل لبعض الرجال: زید آدمیوں کا قتال (بہت قتل کرنے والا) نہیں ہے اس سے صرف اس کے قتل کے فعل میں مبالغہ کی نفی ہے۔ اس امر کی نفی نہیں کہ بسا اوقات اس نے آدمیوں کو قتل کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہے کہ یہاں نفی ظلم کمیت کے لحاظ سے نہ کہ کیفیت کے لحاظ سے لہذا مطلب یہ ہوا کہ تیرا پروردگار بندوں پر ذرا بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔

۲:۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں نفی نسبت کی نفی ہے یعنی ظلم کی اللہ کی طرف نسبت کی نفی: یعنی وہ ظلم والا ہے ہی نہیں۔

اکثر علماء کا قول ہے کہ یہاں نفی سے مراد نفی نسبۃ الظلم الی اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی نفی ہے) اور فعّال صیغہ بمراد نسبت استعمال ہوتا ہے بدوں یاء نسبتی کے۔ مثلاً الخلاصۃ میں ہے:۔

ومع فاعل و فعّال فعل : فی نسب اغنی عن الیاء فقبل :

مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں صیغے (فاعل جیسے ظالم۔ فعّال جیسے ظلّام اور فَعِلٌ جیسے فرح) یاء نسبت سے مستغنی بمراد نسبت استعمال ہوتے ہیں۔ فعّال کے استعمال کے متعلق امرئ القیس کا شعر ہے ؎

ولیس بذی رمح فیطعننی بہ ۔ ولیس بذی سیف ولیس بنبال

لیس بنبال بمعنی ذی نبل ہے جیسا کہ بذی رمح اور لیس بذی سیف سے ظاہر ہے اسی بناء پر محققین نے کہا ہے کہ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ سے مراد ہے کہ

وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تیرا پروردگار اپنے بندوں پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔

۳:۔ نسبت کے اعتبار سے ظَلَّامٌ کی مثال عَطَّارٌ ہے جس طرح عطر کی نسبت سے عَطَّارٌ بولتے ہیں۔ اسی طرح ظلم کی نسبت سے ظَلَّامٌ (ذوظلم) نہیں ہے

۴:۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا مندرجہ ذیل آیات کو ملحوظ رکھیں:

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ (۴:۴۰) خدا ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ یعنی کسی کی حق تلفی نہیں کرتا۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا (۱۰:۴۴) بے شک خدا لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا

(۳) وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (۱۸:۴۹) اور تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کریگا

وغیرہ وغیرہ

اِلَيۡهِ يُرَدُّ (۲۵)

حٰمٓ السجدة
الشوریٰ ، الزخرف ، الدخان ، الجاثیۃ ،

اِلَیۡہِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَۃِ

۴۱:۴۷ = اِلَیۡہِ ۔ ای اِلَی اللّٰہِ ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے
= یُرَدُّ : مضارع مجہول واحد مذکر غائب رَدٌّ (باب نصر) مصدر۔ لوٹایا جائے گا۔ عِلۡمُ السَّاعَۃِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مالم یُسَمّ فاعلہ فعل یُرَدُّ کا
قیامت کا علم اسی کی طرف (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف ہی) لوٹایا جائے گا۔ قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف دیا جا سکتا ہے، ای لَا یَعۡلَمُہَا اِلَّا اللّٰہُ : یعنی اللہ عزّوجل کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہے ؛ جیسے اور جگہ فرمایا قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا عِنۡدَ رَبِّیۡ لَا یُجَلِّیۡہَا لِوَقۡتِہَاۤ اِلَّا ہُوَ ؕ (۷:۱۸۷) کہہ دو کہ اس کا علم (یعنی قیامت کے آنے کا علم) تو میرے پروردگار ہی کو ہے۔ اس کے وقت پر اسے کوئی نہ ظاہر کرے گا سوائے اُس کے۔
= وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِہَا ۔ مَا نافیہ ہے مِنۡ اوّل زائدہ استغراق کے لئے اور مِنۡ (ثانی) ابتدائیہ۔
اَکۡمَامِہَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ اَکۡمَام جمع ہے کِمٌّ کی ۔ کِمٌّ اس غلاف کو کہتے ہیں جو کلی یا پھل پر لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے غلاف، گابھا، شگوفہ۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ ۪ۙ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ (۵۵:۱۱) اس میں میوے ہیں اور غلاف دار کھجور کے درخت ہیں۔
= وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی ، مَا نافیہ ہے تَحۡمِلُ مضارع واحد مؤنث غائب۔ حَمۡلٌ وَحِمۡلٌ (باب ضرب) مصدر، وہ اٹھاتی ہے؛ وہ حاملہ ہوتی ہے مِنۡ زائدہ ہے۔ اُنۡثٰی : عورت، مادہ ؛
= وَلَا تَضَعُ ۔ واؤ عاطفہ لَا تَضَعُ مضارع منفی واحد مؤنث غائب ؛ وہ نہیں جنتی ہے وَضۡعٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ وَضۡعٌ کے معنی رکھ دینا۔ ڈال دینا۔ کے بھی آتے ہیں مثلاً اَنۡ تَضَعُوۡۤا اَسۡلِحَتَکُمۡ (۴:۱۰۲) کہ تم ڈال دو۔ یا رکھ دو۔ یا اتار کر رکھ دو
= اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؛ اِلَّا : حرف استثناء بِ ۔ بائے ملابست یا مصاحبت ہے

مگر کہ (یہ سب کچھ) اس کے علم کے ساتھ ہوتا ہے (یعنی اس کے علم میں ہوتا ہے،
ترجمہ آیت کا ہوگا:۔
اور نہ تو پھل گابھوں سے نکلتے ہیں اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے:

= یَوْمَ یُنَادِیْهِمْ : یَوْمَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے یا بوجہ مفعول فعل محذوف اُذْکُرْ کا۔ یا بوجہ مفعول فیہ۔ یُنَادِیْ مضارع واحد مذکر غائب: مُنَادَاةٌ (مفاعلۃ) وہ پکارے گا وہ ندا کرے گا: نَدْیٌ مادہ ھِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اور جس روز وہ ان کو پکارے گا: یعنی قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مشرکوں کو پکارے گا۔

= اَیْنَ شُرَکَآئِیْ۔ اَیْنَ کہاں۔ ظرف مکانی، شُرَکَآئِیْ مضاف مضاف الیہ میرے شریک۔ یعنی جن کو تم نے دنیا میں اپنا معبود بنا رکھا تھا اور خدائی میں میرا شریک بنا رکھا تھا۔

= اٰذَنّٰكَ : اٰذَنَّا۔ ماضی جمع متکلم اِیْذَانٌ (افعالٌ) مصدر۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، ہم نے تجھ کو کہہ سنایا۔ ہم نے تجھ سے عرض کر دیا ہے، اٰذَنَ۔ اطلاع دینا کہہ سنانا۔ اعلان کرنا۔ اسی سے ہے مُؤَذِّنٌ اطلاع دینے والا۔ پکارنے والا۔

= مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ : مَا نافیہ ہے: مِنَّا مرکب ہے مِنْ اور نَا سے جار مجرور۔ شہید کے متعدد معنی ہو سکتے ہیں۔ گواہ۔ شاہد، نگران۔ احوال کہنے والا۔ اقرار کرنے والا۔

اور مفسرین کے اس لحاظ سے کئی اقوال ہیں:۔

مثلاً (۱) ہم میں سے کوئی شرک کی شہادت دینے والا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب عذاب اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے تو شرک سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔ (تفسیر مظہری)

(۲) ہم میں سے کوئی بھی ان شریکوں کا مشاہدہ نہیں کرتا۔ سب غائب ہو گئے ہیں کوئی سامنے نظر نہیں آتا۔ (مظہری وضیاء القرآن)

(۳) ہم میں سے کوئی بھی اس کا مدعی نہیں ہے کہ کوئی تیرا شریک ہے (ماجدی)

۴۱ : ۴۸ = وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ۔

ضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب (بمعنی جمع مستعمل ہے) ضَلَالٌ (باب ضرب)

مصدر۔ کھو گیا۔ گم ہوگیا۔ بھٹک گیا۔ راہ سے دور جا پڑا۔ مَا كَانُوْا يَدْعُوْنَ
مَا موصول۔ كَانُوْا يَدْعُوْنَ (جن کی وہ دنیا میں بطور معبود) پوجا کیا کرتے
تھے۔ ای شُرَكَآءَ یہ فاعل ہوا فعل ضَلَّ کا اور عَنْهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب
ان مشرکین کی طرف راجع ہے جن سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ وہ تمہارے معبود ان
جن کو تم میرا شریک ٹھہراتے تھے کہاں ہیں؟۔

ترجمہ آیت :۔ اور جن کی یہ پہلے (دنیا میں) پوجا کیا کرتے تھے وہ سب غائب
ہوں گے۔ کوئی معبود دکھائی نہ دے گا۔ یہ جملہ حالیہ ہے!

= ظَنُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب ظَنٌّ (باب نصر) گمان کرنا، خیال کرنا۔ یقین کرنا
یہاں مراد اَيْقَنُوْا ہے۔ انہوں نے یقین کیا۔ وہ یقین کرلیں گے، ان کو یقین ہوجائیگا
گمان کے معنی میں قرآن مجید میں ہے اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ
بِمُسْتَيْقِنِيْنَ (۴۵:۳۲) اور ہم اس کو محض گمان خیال کرتے ہیں اور ہم اس پر
یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

= مَحِيْصٍ : حَاصَ يَحِيْصُ (اجوف یائی) سے مصدر میمی ہے اور اس
کے معنی ہیں سختی۔ چنانچہ اسی سے ہے حَاصَ عَنِ الْحَقِّ: وہ حق سے اعراض
کرکے سختی کی طرف لوٹ گیا۔

یہاں بطور ظرف مکان مجرور مستعمل ہے بمعنی پناہ گاہ۔ لوٹنے کی جگہ
وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ۔ اور ان کو یقین ہو جاتے گا کہ اب بھاگ
جانے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

۴۱: ۴۹ = لَا يَسْئَمُ : مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ سَاٰمَةٌ سَاْمٌ
(باب سمع) مصدر سے۔ تھکنا۔ اکتا جانا۔ نہیں تھکتا۔ س ء م مادہ:

= دُعَآءِ الْخَيْرِ: خیر کی دعا۔ مال و رزق میں وسعت اور صحت و تندرستی اور
خیر و عافیت کی طلب

= اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ: ان شرطیہ، مَسَّ ماضی واحد مذکر غائب (باب نصر)
سے مَسٌّ مصدر۔ چھونا۔ الشَّرُّ۔ سختی و عزبت۔ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ شرط۔
فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ: جواب شرط: يَئُوْسٌ يَاْسٌ (باب سمع) صفت مشبہ کا
صیغہ ہے مایوس۔ ناامید۔ باب استفعال سے بھی اسی معنی میں مستعمل ہوتا ہے

قرآن مجید میں ہے: حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ (۱۲: ۱۱۰) یہاں تک کہ جب پیغمبر ناامید ہوگئے ی ء س مادہ۔

= قَنُوْطٌ: یائس ناامید۔ مایوس۔ قُنُوْطٌ (باب نصر) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے قَانِطٌ اسم فاعل واحد مذکر ای فھو یئوس قنوط: تو وہ اللہ کی رحمت اور راحت سے مایوس و ناامید ہوجاتا ہے۔

۴۱: ۵۰ = لَئِنْ۔ لام تاکید کے لئے اِنْ شرطیہ

اَذَقْنٰہُ رَحْمَۃً مِّنَّا۔ اَذَقْنَا ماضی جمع متکلم اِذَاقَۃٌ باب افعال مصدر سے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہم اس کو چکھاتے ہیں۔ ہم نے اسکو چکھایا: رَحْمَۃً مفعول ثانی اَذَقْنَا کا مِنَّا متعلق رَحْمَۃً اور (جب) ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں:

= بَعْدِ ضَرَّآءَ مضاف الیہ: اَلضَّرَّآءُ تکلیف، سختی، تنگی، مرض، مصیبت: اسم ہے۔ بوجہ غیر منصرف ہونے کے بجائے مکسور کے مفتوح آیا ہے

= مَسَّتْہُ: مَسَّتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب اس نے چھوا مَسٌّ (باب نصر) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جسے اس نے چھوا تھا۔ جو اس کو آئی تھی۔

جملہ لَئِنْ اَذَقْنٰہُ ..... مَسَّتْہُ شرط ہے اور اگلا جملہ جواب شرط ہے۔

= لَیَقُوْلَنَّ لام جواب شرط کے لئے ہے۔ یَقُوْلَنَّ مضارع معروف با نون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد مذکر غائب تو ضرور بالضرور اس کا قول یہ ہوتا ہے ھٰذَا لِیْ۔ ھٰذَا ای ھذہ الرحمۃ یہ رحمت۔ یہ تنگی کے بعد فراخی، بیماری کے بعد یہ صحت، عسرت کے بعد یہ یسرت، لِیْ میں لام استحقاق کا ہے ی ضمیر واحد متکلم کے لئے یعنی یہ میرا حق تھا۔ میں اس کا ہی مستحق تھا (کہ مجھے اس دکھ کے بعد یہ سکھ میسر ہو)

لَیَقُوْلَنَّ ھٰذَا لِیْ جملہ جواب شرط کا ہے

= وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً۔ مَآ اَظُنُّ مضارع منفی واحد متکلم میں گمان نہیں رکھتا، میرا خیال نہیں ہے۔ اَلسَّاعَۃَ (القیامۃ) مفعول قَائِمَۃً کھڑی ہونے والی قیام (باب نصر) ق و م مادہ۔ خبر:۔ ترجمہ:۔ میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہوگی

= وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْ جملہ شرط ہے اِنَّ لِیْ عِنْدَہٗ لَلْحُسْنٰی: جواب شرط حُسْنٰی۔ اچھی۔ عمدہ۔ بروزن فُعْلٰی حُسْنٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ای وعلی فرض صحۃ ما قالت الرسل من البعث ان لی عند اللہ الجنۃ

اور اگر قیامت کے متعلق رسولوں کی بات سچ بھی ہو گئی تو مجھے وہاں بھی اللہ کے ہاں جنت ہی ملے گی۔

مولانا عبد الماجد دریابادی رقمطراز ہیں۔

اِنَّ لِیْ عِنْدَہٗ لَلْحُسْنٰی اِنَّ خود کلمہ تاکید کا ہے پھر لِیْ کی تقدیم نے اس تاکید کو مضاعف کر دیا ہے پھر لَلْحُسْنٰی میں لَ الگ تاکید کا ہے یعنی ترجمہ ہو گا:۔ تو میرے واسطے اس کے پاس ضرور ہی بہتری ہی ہے۔

= فَلَنُنَبِّئَنَّ فاء عاطفہ ہے لننبئن مضارع کا صیغہ جمع متکلم باتاکید لام ونون ثقیلہ۔ تنبئۃ باب تفعیل۔ ہم ضرور ہی بتائیں گے۔ ہم ضرور ہی آگاہ کریں گے؛

= اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا موصول وصلہ مل کر ننبئن کا مفعول۔

= وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ: واؤ عاطفہ: لَنُذِیْقَنَّ مضارع معروف بلام تاکید ونون ثقیلہ صیغہ جمع متکلم۔ اِذَاقَۃٌ (افعال) سے مصدر ہم ضرور ضرور چکھائیں گے۔ ہم ضرور ضرور مار دیں گے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب:

= عَذَابٍ غَلِیْظٍ، موصوف وصفت شدید عذاب۔ ذھو کو ثاق غلیظ لا یمکن قطعہٗ۔ سخت بندھن کی طرح کہ اس کا ٹوٹنا ممکن ہی نہ ہو گا۔

چنانچہ خدا کے عذاب اور بندھن کے متعلق قرآن مجید میں ہے:۔

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗٓ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗٓ اَحَدٌ (۸۹: ۲۵، ۲۶) تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا کوئی (کسی کو) عذاب دے گا اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا،

۴۱: ۵۱ = اَعْرَضَ۔ ماضی واحد مذکر غائب ہے اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر اس نے منہ پھیر لیا۔ اس نے کنارہ کیا۔ اَلْعَرْضُ (کسی چیز کی چوڑائی) یہ الطول کا ضد ہے اصل میں اس کا استعمال اجسام کے لئے ہوتا ہے اس کے بعد غیر اجسام کے لئے بھی بولا جاتا ہے مثلاً اسی آیت میں آگے آتا ہے فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ: تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے،

اور عَرَضٌ خاص کر ایک جانب اور کنارہ کو کہتے ہیں جیسے عَرَضَ الشَّیْءُ اس کی ایک جانب ظاہر ہو گئی۔ یہ لفظ متعدد المعانی ہے اور قرآن مجید میں بھی مختلف مقامات پر مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً

۱:۔ معنی پیش کرنا۔ جیسے ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ (۲: ۳۱) پھر اس نے ان کو

فرشتوں کے سامنے رکھا۔
۲:- بمعنی آڑ جیسے وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ (۲:۲۲۴) اور خدا کے نام کو اپنی قسموں کے لئے آڑ مت بناؤ۔ اور
۳:- بمعنی عرض طول کی ضد جیسے وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (۳:۱۳۲) اور بہشت جس کا عرض ارض وسمار کے برابر ہے وغیرہ :
= نَاٰ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ نَاٰیٌ یَنْاٰیُ نَاْیٌ (باب فتح) مادہ ن ای مصدر دور ہونا۔ آیت ہذا میں یہ متعدی بالباء ہے اس لئے ترجمہ ہوگا۔ اس نے اپنے پہلو کو دور کر لیا۔ اس نے پہلو پھیر لیا۔ اس نے روگردانی کی :

بعض قرأتوں میں نَاءَ بِجَانِبِہٖ آیا ہے اس صورت میں اس کا مادہ ن و ء ہوگا اور نَاءَ یَنُوْءُ (باب نصر) سے مصدر : نَوْءٌ و تَنْوَاءٌ ہوگا۔ جس کے معنی مشقت و تکلیف سے اٹھنا کے ہیں۔ اور باء کے تعدیہ کے ساتھ بمعنی بوجھ کو مشکل سے اٹھانا۔
المفردات میں ہے۔ ایک قرأت میں نَاءَ بروزن نَاعَ ہے جس کے معنی پہلو اٹھانا ہے اور یہ تکبر سے کنایہ ہے۔

مصدر تَنْوَاءٌ سے قرآن مجید میں آیا ہے ۔

مَا اِنَّ مَفَاتِحَہٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ (۲۸:۷۶) کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانا مشکل ہوتیں۔
= جَانِبِہٖ : مضاف مضاف الیہ، اس کا بازو، اس کی جانب، اس کا پہلو، یہی آیت ۱۷:۸۳ میں آئی ہے :

فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ : فَ جواب شرط کے لئے ہے (ذُوْ بمعنی والا۔ صاحب، اسم ہے) محاورہ عرب میں عریض بمعنی کثیر مستعمل ہے : اس میں کثرت و وسعت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ کیونکہ طول نام ہے سب سے بڑی مسافت و امتداد کا اور جب دوسرا امتداد یعنی عرض بھی اتنا ہی ہو (یعنی تشکل مربع بن جائے) تو پھر اس کی وسعت کا کیا کہنا۔ اسی لئے جنت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ :
۴۱:۵۲ = قُلْ۔ ای قُلْ لھم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَرَءَیْتُمْ کیا تم نے دیکھا عربی محاورہ میں اس کو بمعنی اَخْبِرُوْنِیْ (بھلا مجھے بتاؤ تو سہی) استعمال کیا جاتا ہے۔
= اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ای ان کان القراٰن من عند اللّٰہ۔ اگر یہ قرآن

منزل من اللہ ہو۔

= ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِہٖ میں ثُمَّ تراخی فی الرتبۃ ہے" اور اس کی اس عظمت ومرتبت کے باوجود تم اس سے انکار کرو۔

= اَضَلُّ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے، بہت بہکا ہوا۔ بہت بے راہ۔ زیادہ گمراہ ضَلَالٌ (باب ضرب وسمع) مصدر۔

= شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ۔ موصوف وصفت، شقاق۔ ضد۔ مخالفت، اپنے دوست کی شق چھوڑ کر دوسری شق میں ہو جانا۔ اور شق طرف کو کہتے ہیں۔

چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎

اذا ما بکیٰ من خلفھا انحرفت لہ : بشق وشق عندنا لم یحول

(جب بچہ اس کی پشت پر سے روتا ہے تو وہ ایک جانب سے اس کی طرف مڑ جاتی ہے اور ایک طرف ہماری جانب رہتی ہے جو کہ نہیں بدلتی۔

= شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ۔ بہت دور تک کی مخالفت، بہت گہری مخالفت،

ترجمہ کچھ یوں ہوگا:۔

بھلا بتاؤ تو سہی۔ اگر یہ قرآن فی الواقع منجانب اللہ ہو اور اس کی اس عظمت وحقیقت کے باوجود تم اس کے منکر ہو۔ تو اتنی دور تک کی مخالفت رکھنے والے سے زیادہ گمراہ اور بے راہ کون ہو سکتا ہے۔ یعنی اس صورت میں تم سے بڑھ کر کوئی گمراہ ہو ہی نہیں سکتا۔

۴۱:۵۳ = سَنُرِیْھِمْ : سَ مستقبل قریب کے لئے ہے نُرِیْ مضارع جمع متکلم (اِرَاءَۃٌ افعال) مصدر ھِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر کا مرجع کفار ہیں۔ ہم عنقریب ان کو دکھائیں گے

= اٰیٰتِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہماری نشانیاں۔ ہم اپنی قدرت کی نشانیاں ان کو دکھائیں گے

= فِی الْاٰفَاقِ۔ اُفُقٌ وَاُفُقٌ کی جمع اطراف، انہی کے اردگرد۔ اسی دنیا میں۔

= وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ اور خود ان کی ذات میں۔

بیضاوی نے لکھا ہے:۔

آیات فی الآفاق یہ ہیں:۔ ۱:۔ آئندہ کے واقعات کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیاں (۲) آپ کے خلفاء کا بلاد مشرق ومغرب پر معجزانہ تسلط۔ (۳) گذشتہ حوادث ومصائب کے نشانات:۔ اور آیات فی انفسھم سے مراد ہیں (۱)، وہ واقعات جو اہل مکہ کو خود پیش آئے (مثلاً بدر کی شکست کفار کے لئے اور فتح مکہ مسلمانوں کے حق میں (۲) انسان کی

جسمانی ساخت، صنعتِ الٰہیہ کی عجیب و غریب کارفرمائیاں اور کمال قدرت کی ندرت آگین اعجوبہ ترانیاں۔

= اَنَّہُ الْحَقُّ ۔ اس میں ہٗ ضمیر کا مرجع القرآن ہے۔ یعنی یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ یہ قرآن خدا کا بھیجا ہوا ہے۔

یا اس کا مرجع دین ہے۔ یعنی یہ کہ دینِ خدا حق ہے۔ یا

یا اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے یہ کہ اللہ حق ہے اور توحید کی تائید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن اول الذکر زیادہ قابل ترجیح ہے۔

= اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۔

اَوَلَمْ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے وَ عاطفہ ہے اور اس کا عطف عبارت مقدرہ پر ہے لَمْ یَکْفِ فعل مضارع نفی جحد بلم ۔ بٖ زائدہ ربک فاعل ہے:

عبارت مقدرہ یہ ہے: کیا اپنے کام کے انجام میں آپ کو کچھ شک ہے (مظہری)

ترجمہ کچھ یوں ہوگا:۔

کیا اپنے کام کے انجام میں آپ کو کچھ شک ہے۔ اور کیا آپ کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ آپ کا رب ہر چیز پر شاھد ہے!

۴۱ : ۵۴ = اَلَا ، حرفِ تنبیہ و استفتاح (یعنی کلام کے شروع کرنے کے لئے) ہے اور ہمزہ استفہام اور لا نافیہ سے مرکب نہیں بلکہ بسیط ہے، ہاں یہ تنبیہ استفتاح، عرض اور تحضیض میں مشترک ہے۔ جب یہ تنبیہ اور استفتاح کے لئے استعمال ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور جب عرض اور تحضیض کے لئے آتا ہے تو صرف افعال کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے خواہ وہ افعال لفظاً مذکور ہوں یا تقدیراً۔ (لغات القرآن)

اَلَا : خبردار ہو جاؤ، جان لو، سن رکھو۔

= مِرْیَۃٍ ۔ اسم مصدر۔ تردد۔ یہ شک اور ریب سے خاص ہے گویا جس شک سے تردد پیدا ہو جائے اسے مریۃ کہا جاتا ہے م ر ی مادہ (باب افتعال) الامتراء اور باب مفاعلہ المماراۃ کے معنی ایسے کام میں جھگڑا کرنے کے ہیں جس کے تسلیم کرنے میں تردد ہو مثلاً قرآن مجید میں ہے قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ (۱۹:۳۴) یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اور اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی (۵۳:۱۲) کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو؟

== لِقَآءِ رَبِّهِمْ: رَبِّهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر لِقَآءِ (مضاف کا) مضاف الیہ ہیشی۔ اپنے رب سے ملاقات کرنا۔ اپنے پروردگار کے روبرو ہونا۔
لِقَآءٌ (ب مفاعلہ سے) حاصل مصدر ہے:

== مُحِيْطٌ، اسم فاعل مرفوع، ہر طرف سے گرفت رکھنے والا۔ ایسا قابو یافتہ کہ اس سے چھوٹ جانا ناممکن ہے۔ احاطہ کرنے والا۔ گھیرنے والا۔ گھیرے میں لے لینے والا۔ پورا پورا قابو میں رکھنے والا۔ ہر طرف سے گھیر لینے والا۔ اِحَاطَةٌ (باب افعال) مصدر۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۴۲) سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی مَکِّیَّۃٌ (۵۳)

۴۲: ۱ = حٰمٓ ۔ حروف مقطعات ہیں ملاحظہ ہو ۲: ۱ ۔

۴۲: ۲ = حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ حروف مقطعات ہیں ملاحظہ ہو ۲: ۱ ۔

۴۲: ۳ = کَذٰلِکَ ۔ ک حرف تشبیہ ہے ذٰلِکَ اسم اشارہ واحد مذکر ہے "مشارٌ الیہ سورۃ ہذا :

تشبیہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ۔

۱ :۔ معانی کے لحاظ سے یعنی جو مطالب و معانی اس صورت میں مذکور ہیں انہی مطالب و معانی پر مبنی کلام آپ کی طرف بھی وحی ہوتے ہیں اور آپ سے قبل دیگر رسولوں پر بھی نازل ہوتے رہے ہیں ۔ ای یوحیٰ مثل ما فی ھذہ السورۃ من المعانی ؛

۲ :۔ تشبیہ فی المعنی المصدری الذی ھو الایحاء ۔ یعنی جس طرح یہ سورۃ بذریعہ وحی آپ پر نازل ہوئی ہے اسی طرح دوسری سورتیں بھی آپ پر نازل ہوئی ہیں اور یہی وحی آپ سے قبل رُسُل پر بھی نازل ہوتی رہی ہے مطلب یہ کہ جس طرح یہ سورۃ بذریعہ وحی آپ پر نازل ہوئی ہے اسی طرح وہ تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر بذریعہ وحی اپنا کلام نازل کرتا آیا ہے کذٰلِکَ مثل ذلک الایحاء (بیضاوی ، کشاف)

= یُوۡحِیۡۤ ۔ وہ وحی کرتا ہے ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب : یہاں مضارع کا صیغہ بمعنی حکایت حال ماضی ۔ وحی کے استمرار کی دلیل کے لئے لایا گیا ہے ۔ یعنی یہ دستور الٰہیہ (وحی کے ذریعہ اپنے رسولوں کو کلام نازل فرمانا) کوئی نیا نہیں ہے بلکہ ماضی میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور رہا ہے ۔

= اَللّٰہُ ۔ فاعل یُوۡحِیۡۤ کا اور العَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ اس کے صفات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی طرف وحی کرنے کے بعد اور جگہ بھی ان دو اسماء سے اپنی ثناء کی ہے مثلاً آیت ۴ : ۱۶۵ ۔ یہاں آیت ۴ : ۱۶۴ سے ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ کَمَا

اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ ..... اور آیت ۱۶۵ کے اختتام پر اس مضمون کے بیان کرنے کے بعد ارشاد ہے وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا۔

۴:۴۲ = لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ لام مِلک (مالک ہونے کے معنی میں آیا ہے مَا اسم موصول، جو کچھ آسمانوں میں ہے ...... اسی کی ملکیت ہے

= اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ . اَلْعَلِیُّ عَلَاءٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بلند مرتبہ، سب سے اوپر۔ عالی شان۔ اور العظیم۔ عظمۃ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بزرگ، بڑا

۵:۴۲ = تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِھِنَّ : تَکَادُ افعال مقارب میں سے ہے جن کا عمل افعال ناقصہ کی مانند ہے کَوْدٌ (باب فتح) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے : قریب ہے یَتَفَطَّرْنَ مضارع جمع مؤنث غائب۔ تَفَطُّرٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے۔ پھٹ جائیں۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اَلْفَطْرُ (باب نصر وضرب) کے اصل معنی کسی چیز کو طول میں (پہلی مرتبہ) پھاڑنے کے ہیں مختلف ابواب میں مستعمل ہے مثلاً اَفْطَرَ ھُوَ فُطُوْرًا بمعنی روزہ افطار کرنا۔ فُطُوْرٌ بمعنی خلل یا شگاف جیسے ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ (۶۷ : ۳) بھلا تجھ کو کوئی شگاف نظر آتا ہے اِنْفِطَارٌ (انفعال) پھٹ جانا۔ قرآن مجید میں ہے السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِہٖ (۷۳ : ۱۱) جس سے آسمان پھٹ جائے گا۔ فَطَرْتُ الْعَجِیْنَ۔ آٹا گوندھ کر فوراً روٹی پکانا۔ اسی سے فِطْرَۃٌ ہے جس کے معنی تخلیق کے ہیں اور الفَاطِرُ تخلیق کرنے والا۔

مِنْ فَوْقِھِنَّ مِنْ حرف جار، فَوْقِھِنَّ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے اوپر سے ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث۔ السَّمٰوٰتُ کی طرف راجع ہے۔ یعنی ان کے اوپر سے (نیچے تک)۔ ای یبتدأ الانفطار من جھتھن الفوقانیۃ۔ یعنی ان کا پھٹنا ان کی اوپر کی طرف سے شروع ہو۔

تَکَادُ فعل مقاربہ۔ السمٰوٰت مبتدا، یَتَفَطَّرْنَ خبر مِنْ فَوْقِھِنَّ متعلق خبر

فائدہ: آسمانوں کے پھٹنے کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں :

۱:۔ اللہ کی عظمت اور بزرگی کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں۔

۲:۔ مشرکین جو اللہ تعالیٰ کو صاحب اولاد قرار دیتے اور کہتے ہیں اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ان کے اس قول سے آسمان پھٹ پڑیں تو بعید نہیں۔ سورۃ مریم کی آیت لَقَدْ

جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ‏(۱۹ : ۹۰) اس مطلب پر دلالت کر رہی ہے :

(ترجمہ آیت : ۔ قریب ہے کہ اس افترار سے آسمان پھٹ پڑیں)

۳:۔ کثرت ملائکہ سے اگر آسمان پھٹ پڑیں تو بعید نہیں ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آسمان چرچرایا اور یہ چرچرانا اس کے لئے بے جا نہیں ہے ، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے آسمان میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں سجدہ کرنے والے کسی فرشتہ کی پیشانی سجدہ میں نہ ہو جو اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتا ہے

= وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ‏ط

دونوں جملے حالیہ ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ جب کہ بنی نوع انسان زمین پر خدائے ذوالجلال کی شان میں ایسے کلمات کہتا ہے اور ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے کہ قریب ہے کہ اس کی شامت میں آسمان پھٹ پڑیں فرشتے اپنے رب تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت اور اس کے انعام و اکرام کی بے انتہاء عطائگی پر اس کی حمد و ثنا میں مشغول رہتے ہیں اور زمین پر بسنے والوں کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں (اس دعا میں مؤمن و کافر سب شامل ہیں مؤمنوں کے حق میں استغفار یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں اور خطاؤں کو نظر انداز کردے اور کافروں کے حق میں استغفار یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں توفیق ایمان ڈال دے ۔ اما فی حق الکفار فبواسطۃ طلب الایمان لھم واما فی حق المؤمنین فبالتجاوز عن سیئاتھم ۔ (تفسیر کبیر)

= اَلَآ ۔ یاد رکھو ، آگاہ رہو ۔

= هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع اللہ ہے اسے تخصیص اور تاکید کے لئے لایا گیا ہے یعنی صرف وہی غفور اور رحیم ہے :

۶:۴۲ = وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ

واؤ عاطفہ ، الذین اسم موصول ۔ مبتدار ۔ اتخذوا من دونہ اولیاء صلہ اپنے موصول کا ۔ اور جملہ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ خبر ہے ۔ اور وہ لوگ کہ جنہوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں وہ اللہ کی نظر میں ہیں ۔

دُوْنِهٖ مضاف مضاف الیہ ، اس کے سوا ۔ اس کے ورے :

= وَكِيْلٍ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ۔ مجرور وَكْلٌ (باب ضرب) مصدر ، ذمہ دار

وَکِیْل بمعنی کارساز۔ نگران، گواہ بھی قرآن میں مستعمل ہے،

== وَکَذٰلِکَ: واؤ عاطفہ ہے کَ حرف تشبیہ ہے ذٰلِکَ اسم اشارہ واحد مذکر۔ مشارٌ الیہ۔ ای معنی الاٰیۃ التی قبلھا۔ ماقبل آیت کے معنی میں جو کلام آپ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے یا آپ سے قبل دیگر رسولوں پر نازل کیا گیا تھا۔ اسی طرح ہم یہ عربی زبان میں قرآن وحی کررہے ہیں (ملاحظہ ہو ۴۲:۳) متذکرۃ الصدر وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ" ای دمثل ذلك الا یحاء الیك والی من قبلك:

== اَوْحَیْنَا ماضی جمع متکلم۔ ہم نے وحی کی۔

== قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا۔ موصوف وصفت مل کر اَوْحَیْنَا کا مفعول۔

== لِتُنْذِرَ۔ لام تعلیل کی ہے۔ تُنْذِرَ مضارع معروف منصوب (بوجہ عمل لام) صیغہ واحد مذکر حاضر اِنْذَارٌ (افعال) مصدر (تاکہ) تو ڈرائے۔

== اُمَّ الْقُرٰی۔ مضاف مضاف الیہ۔ القُرٰی جمع ہے القریۃ کی۔ قَرْیَۃٌ بمعنی بستی یا بستی کے رہنے والے۔

قَرْیَۃٌ کی جمع قُرًی قیاسی نہیں سماعی ہے کیونکہ فَعْلَۃٌ کی قیاسی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے ظَبْیَۃٌ کی جمع ظِبَاءٌ ہے یا ذَھْبَۃٌ کی جمع ذِھَابٌ ہے) بستیوں کی ماں، آبادیوں کا مرکز۔ یہاں اس سے مراد شہر مکہ ہے وھی مکۃ سمیت بھذہ الاسم اجلالًا لھا۔ (تفسیر کبیر) اُمَّ القُرٰی مفعول اول ہے تُنْذِرَ۔ کا۔

== وَمَنْ حَوْلَھَا: اور جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں اس سے مراد صرف مکہ کے آس پاس کی بستیاں یا وہاں کے رہنے والے ہی مراد نہیں ہیں بلکہ سارا عالم مُراد ہے۔ مرکز سے قطع نزدیک ہو یا دور بہرحال اس مرکز ہی سے اس کا تعلق قائم رہیگا۔ ای ارض کلھا۔ (ابن جریر) یہ مفعول ثانی ہے تُنْذِرَ کا:

== یَوْمَ الْجَمْعِ۔ مضاف مضاف الیہ جمع ہونے کا دن۔ یوم القیامۃ۔ جب کہ اگلے پچھلے لوگ سب جمع ہوں گے: یہ بھی تُنْذِرَ کا مفعول ہے:

== لَا رَیْبَ فِیْہِ: جس میں ذرا شک نہیں۔ یہ یَوْمَ الجمع کی صفت ہے:

== فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ: فَرِیْقٌ خبر مبتدا محذوف کی۔ ای بعضھم فریق فی الجنۃ (حقانی) فریق مبتدا فی الجنۃ اس کی صفت خبر محذوف

وکذا فریق فی السعیر: ای منھم فریق کائن فی السعیر: ومنھم فریق کائن فی الجنۃ وضمیر منھم للمجموعین لدلالۃ الجمع علیہ (روح المعانی)
(اس روز) ایک گروہ اپنے ایمان وتقویٰ، اوامر کی تعمیل اور نواہی سے بچنے کی وجہ سے جنت میں ہوگا یا جائے گا۔ اور ایک گروہ اپنے شرک وکفر عدم تقویٰ اور احکام کی عدم تعمیل اور نواہی کے عدم ترک کی وجہ سے بھڑکتے ہوئے جہنم میں ہوگا یا جائے گا)

فریق فی الجنۃ بایمانہ وتقواہ اللہ لفعل اوامرہ وترک نواھیہ وفریق فی السعیر لشرکہ وکفرہ باللہ وعدم تقواہ فلا امتثل امرًا ولا اجتنب نھیًا (ابی بکر جابر)

۴۲ : ۸ = وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَھُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً: پہلا جملہ شرط اور دوسرا جواب شرط ہے لَوْ حرف شرط ہے دو جملوں پر آتا ہے اور دونوں جملے فعلیہ ماضیہ ہوتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا ہوتا لام جواب شرط کے لئے ہے:۔
ترجمہ ہو گا:۔ اور اگر خدا چاہتا تو ان کو ایک ہی جماعت کر دیتا۔ (لَوْ پر مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۳ : ۱۵۹ –
اُمَّۃً وَّاحِدَۃً موصوف صفت ہو کر مفعول ہے جَعَلَ کا: اُمَّۃً وَّاحِدَۃً یعنی سب کو دین اسلام پر کر دیتا۔ جیسا کہ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :
وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَمَعَھُمْ عَلَی الْھُدٰی اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا
= وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَھُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ: الظّٰلِمُوْنَ مبتدا۔ باقی جملہ اس کی خبر ہے۔ الظّٰلِمُوْنَ ظلم کرنے والے ظُلْمٌ سے اسم فاعل جمع مذکر: ظُلْمٌ کے معنی ہیں وضع الشئ فی غیر محلہ: کسی جگہ کو اپنی اصلی جگہ سے دوسری جگہ رکھنا (عبادت صرف اللہ کا حق ہے غیر اللہ کی عبادت ظلم ہے :
وَلِیٌّ: مددگار، محافظ، نگہبان، بچانے والا: صفت مشبہ کا صیغہ بروزن فَعِیْلٌ۔ وِلَایَۃٌ مصدر۔
نَصِیْرٍ. صیغہ صفت مجرور۔ نَصْرٌ مصدر سے بچانے والا۔ محافظ
۴۲ : ۹ = اَمْ: بمعنی بَلْ ہے یعنی کافروں نے اللہ کو حامی وناصر وکارساز قرار نہیں دیا بلکہ اس کے سوا دوسروں کو کارساز قرار دیا ہے (اور ایسا کرنا کسی طرح صحیح نہ تھا)
= مِنْ دُوْنِہٖ۔ دُوْنِ مضاف ہٖ مضاف الیہ۔ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے ؛

اس کے سوا۔ اس کے درے۔ مِنْ حرف جار ہے۔

= اَوۡلِیَآءَ: وَلِیٌّ کی جمع۔ دوست، ساتھی۔ منصوب بوجہ اِتَّخَذُوْا کے مفعول ہونے کے ہے۔ اتخذوا ماضی جمع مذکر غائب: اتخاذٌ (افتعال) مصدر۔ انہوں نے اختیار کیا۔ انہوں نے ٹھہرالیا۔

= فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ فَ جواب شرط مقدرہ کے لئے ہے۔

تقدیر کلام ہے: اِنْ اَرَادُوْا وَلِیًّا بِحَقٍّ فَاللّٰہُ تعالیٰ ھُوَ الْوَلِیُّ بِحَقٍّ:

اگر وہ حقیقی کارساز کا ارادہ رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ ہی حقیقی کارساز ہے۔

= وَھُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں

۴۲: ۱۰ = وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡہِ مِنۡ شَیۡءٍ۔ مَا موصولہ ہے فِیْہِ: ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب اسم موصول کی طرف راجع ہے۔ جس بات میں۔ اور کسی شے میں تمہارے درمیان جس بات کا اختلاف ہو جائے۔ یعنی دین اور دنیا میں کہیں بات پر اختلاف ہو

= فَحُکۡمُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ۔ تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے اور جگہ قرآن مجید ہے:۔

اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ (۱۲: ۶۷) (بے شک) حکم اسی کا ہے میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ (۴: ۵۹) اور اگر کسی بات پر تم میں اختلاف ہو جائے تو اس میں خدا اور (خدا کے رسول (کے حکم کی طرف) رجوع کرو!

= ذٰلِکُمُ۔ ذَا اسم اشارہ ہے اور کُمْ حرف خطاب جمع مذکر حاضر کے لئے ہے۔ یہ۔ یہی۔ اس سے قبل قُلْ محذوف ہے اى قل یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیۡ ...... الخ:

= اِلَیۡہِ اُنِیۡبُ۔ میں رجوع کرتا ہوں اِنَابَۃٌ (افعال) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ اِلَیْہِ اس کی طرف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے:

۴۲: ۱۱- فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ: فَاطِرُ اسم فاعل واحد مذکر فَطْرٌ (باب ضرب و نصر) مصدر سے مضاف ہے السمٰوٰتِ مضاف الیہ۔ واؤ حرف عطف الاَرْضِ معطوف، فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مبتدا، جَعَلَ لَکُمْ خبر۔

فَاطِرُ کے معنی ہیں عدم کو پھاڑ کر وجود میں لانے والا، نیست سے ہست کرنے والا۔

لغت میں فَطْرٌ کے معنی پھاڑنے کے ہیں۔

= اَزْوَاجًا۔ زَوْجٌ کی جمع جوڑے، ہم مثل چیزیں۔ حیوانات کے جوڑے ہیں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں۔

= مِنْ اَنْفُسِکُمْ۔ اَنْفُسِکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے نفس، تمہاری جانیں: یعنی تم میں سے، تمہاری جنس میں سے۔

= اَلْاَنْعَامِ۔ مویشی، بھیڑ۔ بکری، گائے، بھینس، اونٹ، مویشی کو اس وقت تک انعام نہیں کہا جا سکتا جب تک اس میں اونٹ شامل نہ ہو:

وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا۔ ای خلق للانعام من جنسھا ازواجا۔ اور مولیشیوں کے لئے بھی ان کی جنس سے جوڑے پیدا کئے۔

= یَذْرَؤُکُمْ فِیْہِ، مضارع واحد مذکر غائب ذَرْءٌ باب فتح مصدر بمعنی پیدا کرنا۔ جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَہَنَّمَ (۷: ۱۷۹) اور ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے:

ذَرْءٌ کے معنی کسی چیز میں زیادتی کرنا۔ اور زمین میں بیج بکھیرنا کے ہیں کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، یَذْرَؤُکُمْ تمہیں کثیر التعداد کرتا ہے، تمہاری افزائش کرتا ہے،

فِیْہِ میں فِیْ بمعنی بِ ہے یعنی اس تدبیر سے کہ تمہاری جنس سے جوڑے پیدا کئے اور مولیشیوں کی جنس سے جوڑے پیدا کئے۔ تاکہ توالد و تناسل کا سلسلہ جاری رہے اور تم کثرت سے بڑھو

= لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ: کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔

علامہ پانی پتی تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں۔

مثل کا لفظ زائد ہے، مطلب یہ کہ وہ کسی چیز کی طرح نہیں ہے مثل کے لفظ کی زیادتی مزید تاکید کے لئے ہے جس طرح ایک اور آیت میں آیا ہے فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ (۲: ۱۳۷) بعض کے نزدیک کَمِثْلِہٖ میں کاف زائد ہے یعنی اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے جو اس کی ہم پلہ اور اس سے جوڑ کھانے والی ہو۔

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ:۔

اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ مثل کا لفظ مبالغہ کے لئے بطور کنایہ استعمال کیا گیا ہے جیسے نفیٔ فعل کا اگر مبالغہ مقصود ہو تو کہا جاتا ہے کہ تجھ جیسا آدمی یہ کام نہیں کرتا یعنی تو یہ کام نہیں کرتا۔ جب مخاطب کی مثل جو مخاطب کا ہم پلہ اور برابر کا ہو یہ کام نہیں کرتا۔

تو مخاطب کا نہ کرنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوجائے گا ؛ اور کنایہ کے لئے حقیقت کا وجود یا امکان ضروری نہیں ۔ جیسے کسی دراز قامت آدمی کو لبطور کنایہ کہتے ہیں فلان طویل النجاد ہے یعنی فلاں شخص کا پرتلا لمبا ہے یعنی وہ دراز قد ہے ۔ اس کلام کی صداقت کے لئے ضروری نہیں کہ اس کا پرتلہ بھی ہو ۔ اس طرح آیت بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ (۵:۶۴) سے لبطور کنایہ سخی ہونا مراد ہے واقع میں ہاتھوں کا لمبا ہونا ضروری نہیں نا ممکن ہے ، لعض نے کہا کہ مثل کا معنی ہے صفت یعنی اس کی صفات کی طرح کسی کی صفت نہیں ہے ۔

= السَّمِیْعُ ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے سَمْعٌ مصدر سے ۔ بہت سننے والا ۔

= اَلْبَصِیْرُ ۔ فعیل بمعنی فاعل ۔ بَصُرٌ (باب کرم) مصدر سے ، دیکھنے والا ۔

۴۲ : ۱۲ — لَهٗ ۔ میں لام ملک وملکیت کا ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللّٰہ ہے اسی کی ہے ۔ اسی کی ملکیت ہے ۔

= مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں آسمانوں اور زمین کے خزانے ۔ اَلْقَلْدُ اَلْقُلْدُ (باب ضرب) رسی بٹنا ۔ قَلَدْتُ الْحَبْلَ میں نے رسی بٹی ۔ بٹی ہوئی رسی کو قَلِیْد یا مَقْلُوْدٌ کہتے ہیں : قَلَادَۃٌ اس بٹی ہوئی رسی کو کہتے ہیں جو گلے میں ڈالی جائے ۔ جیسے ڈور ، زنجیر وغیرہ ، اسی سے باب تفعیل سے تَقْلِیْدٌ ہے کسی مسئلہ میں تقلید کرنا ۔ بے سوچے سمجھے پیروی کرنا ۔

امام راغبؒ نے لکھا ہے ۔

اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حفاظت کی طرف اشارہ ہے جو تمام کائنات کو محیط ہے ۔

= یَبْسُطُ ۔ فعل مضارع واحد مذکر غائب ۔ بَسْطٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ کشادہ کرتا ہے ، وہ وسیع کرتا ہے ، وہ فراخ کرتا ہے ۔

= یَقْدِرُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب قدر (باب ضرب) مصدر ، وہ تنگ کرتا ہے ، وہ رزق تنگ کرتا ہے وہ اندازہ کرتا ہے ۔ قرآن مجید میں ہے فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۵۴:۱۲) تو پانی ایک کام کے لئے جو مقدر یا معین ہوچکا تھا (جس کا اندازہ کیا جا چکا تھا) جمع ہوگیا تھا ۔

اور انہی معنوں میں کہتے ہیں قَدَرْتُ عَلَیْهِ الشَّیْءَ میں اس پر کسی چیز کی تنگی کردی

یعنی وہ چیز اسے معین مقدار کے ساتھ دی گئی۔ اس کے بالمقابل فراخی کرنا بَسْطٌ ہے یا بغیر حساب (بے اندازہ) دینا ہے۔ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (۲:۲۱۲)
اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ اور تنگی کے معنی میں آیا ہے وَ مَنْ قُدِرَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ (۶۵:۷) اور جس کے رزق میں تنگی کی گئی ہو۔ یا جس کے رزق میں تنگی ہو۔ آیت ہذا میں یَقْدِرُ ای یَقْدِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
آیت کا ترجمہ ہوگا۔ وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے:

= عَلِیْمٌ۔ عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت بڑا دانا۔ خوب جاننے والا، خداوند تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر عَلِیْمٌ کا استعمال اللہ تعالیٰ کی صفت میں ہی وارد ہوا ہے اس وقت اس کا مطلب ہوگا:
سب سے زیادہ عالم۔

۴۲:۱۳ = شَرَعَ۔ ماضی واحد مذکر غائب: شَرْعٌ (باب فتح) مصدر۔ شریعت جاری کرنا۔ قانون بنانا۔ دین مقرر کرنا۔ اس نے شریعت جاری کی: اس نے دین مقرر کیا۔

= مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا۔ مَا موصولہ ہے وَصّٰی ماضی واحد مذکر غائب تَوْصِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے حکم دیا۔ وَصّٰی بمعنی وصیت کرنا جیسے وَوَصّٰی بِھَآ اِبْرٰھِیْمُ بَنِیْہِ وَ یَعْقُوْبُ (۲:۱۳۲) اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اس بات کی اور حضرت یعقوب (علیہما السلام) نے بھی۔ نُوْحًا مفعول وَصّٰی کا۔
اللہ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا

= وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ۔ واؤ عاطفہ ہے الذی اسم موصول اَوْحَیْنَا ماضی جمع متکلم (ایحاء) (افعال)، مصدر۔ ہم نے وحی کی۔ یعنی اور جو ہم نے آپ کے پاس وحی کیا ہے۔

= وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی: واؤ عاطفہ، مَا موصولہ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابق مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا پر ہے۔ اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو حکم دیا تھا۔

فَائِدَہ: مطلب یہ ہے کہ دین اسلام جو امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کیلئے مقرر کیا ہے یہ کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ تمام انبیاء (علیہم السلام) کا دین یہی رہا ہے پہلے حضرت

نوح (علیہ السلام) کا ذکر کیا جو طوفان کے بعد موجودہ نسل کے پیشوا مانے جاتے ہیں وہ پہلے پیغمبر ہیں جن سے سلسلۂ نبوت باقاعدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ کے بعد حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا ذکر تاکید مزید کے لئے لایا گیا۔ پھر صرف ان تین جلیل القدر پیغمبران کے نام ہی لئے گئے، کیونکہ جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق ہے انہیں اہل عرب متفقہ طور پر اپنا جدِّ اعلیٰ مانتے تھے۔ اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (علیہما السلام کی طرف یہودی اور عیسائی اپنے مذہب کو منسوب کرتے تھے۔

= اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ - اَنْ مصدریہ ہے اَقِیْمُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِقَامَۃٌ (افعال) مصدر سے۔ تم قائم کرو، تم درست رکھو۔ الدِّیْنَ مفعول اَقِیْمُوْا کا
اس فقرہ کی دو صورتیں ہیں:۔
(۱) یہ شَرَعَ کے مفعول کا بدل ہے، یعنی مشروع کا مقصود اقامت دین ہے۔
(۲) یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ کلام کے پہلے حصہ کو سننے کے بعد سوال ہو سکتا ہے کہ وہ کیا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو دیا تھا۔ جواب ہوگا: هُوَ اِقَامَةُ الدِّیْنِ تو اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ خبر ہے هُوَ مبتدا محذوف کی۔

= وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ - لَا تَتَفَرَّقُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر تَفَرُّقٌ (تفعّل) مصدر۔ تم متفرق نہ ہو۔ تم جدا نہ ہو، فرقوں میں نہ بٹ جاؤ۔
فِیْهِ ای فی الدین - دین میں۔

= كَبُرَ - ماضی واحد مذکر غائب۔ شاق ہے، دشوار ہے،، ک ب ر حروف مادہ ہیں اس سے مشتقات مختلف ابواب سے مختلف معانی میں آتے ہیں۔ مثلاً باب کَرُمَ سے بمعنی بڑا ہونا۔ جسامت میں بڑا ہونا۔ باب نصر اور سمع سے عمر میں زیادہ ہونا۔

= مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ - مَا موصولہ تَدْعُوْا مضارع واحد مذکر حاضر، دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر سے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان کو پکارتا ہے۔ تو ان کو بلاتا ہے تو ان کو دعوت دیتا ہے: سارا جملہ فاعل ہے فعل كَبُرَ کا۔ اور المشرکین مفعول۔

= یَجْتَبِیْ - مضارع واحد مذکر غائب اِجْتِبَاءٌ (افتعال) مصدر وہ چن لیتا ہے وہ منتخب کر لیتا ہے۔ وہ اختیار کر لیتا ہے۔

= یُنِیْبُ: مضارع واحد مذکر غائب،، اِنَابَۃٌ (افعال) مصدر، وہ لوٹتا ہے

نافرمانی سے اطاعت کی طرف: شرک سے توحید کی طرف:

۴۲: ۱۴ = بَغْیًا: اسم تمیز۔ ضد۔ زیادتی۔ بَغْیًا بَیْنَھُمْ: باہمی ضدّ (کی بناء پر)

= مَا تَفَرَّقُوْا۔ مَا نافیہ ہے تَفَرَّقُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ تَفَرُّقٌ (تفعّلٌ) مصدر سے وہ فرقوں میں نہ بٹ گئے۔

= لَوْلَا۔ اگر نہ ہوتا۔ کیوں نہ۔ لَوْ شرطیہ اور لا نافیہ سے مرکب ہے۔ یہ حروف تحضیض والعرض میں سے ہے (اَلَّا۔ ھَلَّا۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا) نیز ملاحظہ ہو ۶: ۴۳)

= کَلِمَۃٌ۔ حکم ازلی۔ کلمہ کا صحیح ترجمہ بات ہے۔ بات قول کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے میری بات سنو، اور فعل کو بھی۔ یہ بات کرو، قرآن مجید میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے، مثلاً وعدہ قیامت۔ یعنی قیامت کے دن فیصلہ ہونے کا حکم ازلی (۱۰: ۱۹) بمعنی کلام یا جملہ (۲۳: ۱۰۰)

= سَبَقَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ سَبْقٌ باب نصر، وضرب) مصدر۔ وہ پہلے سے ہو چکی۔ وہ پہلے سے ٹھہر چکی۔

= اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ موصوف وصفت۔ وقتِ مقرر۔ میعاد مقرر۔

جملہ کا ترجمہ ہوگا:۔

اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات ایک وقتِ معین تک کے لئے طے نہ ہو چکی ہوتی۔ (یہ جملہ شرط ہے)

= لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ لام جواب شرط کے لئے۔ قُضِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب: قَضَاءٌ (باب ضرب) فیصلہ کیا گیا۔ تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ یعنی اسی دنیا میں ان کو عملاً اور عیاناً بدلہ مل گیا ہوتا۔

= اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ۔ اُوْرِثُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب: اِیْرَاثٌ (افعال) مصدر، ورث مادہ) اَلْکِتٰبَ مفعول۔ بمعنی تورات، انجیل۔ (جن کو) کتاب یعنی تورات وانجیل کا وارث بنایا گیا۔ ان سے مراد وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر تھے۔ ای اھل الکتاب کانوا فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاکثرون ھم الیھود والنصاریٰ۔

= مِنْ بَعْدِھِمْ: میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب منکرین سابقین اہل کتاب کی جانب راجع ہے ای من بعد انبیاء ھم

= لَفِیْ، میں لام تاکید کے لئے ہے:

= شَكٍّ مُّرِيْبٍ، موصوف وصفت۔ مُرِيْبٍ اسم فاعل واحد مذکر اِرَابَةٌ (افعال) مصدر (ریب مادہ) بے چین کر دینے والا۔ متردد کر دینے والا۔ قلق انگیز۔

= مِنْهُ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الکتٰب کی طرف راجع ہے:

مطلب یہ ہے کہ منکرین سابقین جن کے پاس صحیح علم آیا اور وہ باہمی حسد کے باعث مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔ ان کے بعد جو اہل کتاب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اپنے ہی دین اور اپنی ہی کتابوں کی حقیقت کی طرف سے متردد و متذبذب ہیں اور ان پر اس طرح ایمان نہیں رکھتے جو ایمان کا حق ہے۔

۴۲ : ۱۵ = فَلِذٰلِكَ فَادْعُ: فَ سببیہ ہے۔ لام علت کے لئے ہے ذٰلِكَ اسم اشارہ اس کا مشارٌ الیہ منکرین سابقین کا دین کی پیروی میں باہمی رقابت کی وجہ سے فرقوں میں بٹ جانا اور مابعد کے اہل کتاب کا اپنی ہی کتابوں میں شک و تردد میں پڑ جانا ہے۔ پس ان حالات کے پیش نظر اُدْعُ تو (ان کو) بلا۔ دعوت دے، اُدْعُ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر دَعْوَةٌ (باب نصر) مصدر۔ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ای ادع علی الاتفاق عَلَى الْمِلَّةِ الحنفیۃ۔

= وَاسْتَقِمْ: واؤ عاطفہ، اِسْتَقِمْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اِسْتِقَامَةٌ (استفعال) مصدر۔ تو قائم رہ، تو ثابت قدم رہ۔ قوم مادہ۔ ای استقم علی الدعوۃ الی الدین۔

= كَمَا اُمِرْتَ: کَ تشبیہ کا ہے اُمِرْتَ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اَمْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تجھے حکم دیا گیا ہے۔

= وَلَا تَتَّبِعْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر۔ تبع مادہ۔ تو اتباع نہ کر۔ تو پیروی نہ کر۔

= اَهْوَاءَهُمْ، اَهْوَاءٌ جمع هَوًى کی۔ ھوی مادہ۔ خواہشات، مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ دونوں مل کر لَا تَتَّبِعْ کا مفعول۔

= مِنْ كِتٰبٍ: از قسم کتاب: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ۔ اللہ نے جو کتاب بھی نازل کی ہے۔

= اُمِرْتُ ماضی مجہول کا صیغہ واحد متکلم: مجھے حکم دیا گیا۔ نیز ملاحظہ ہو اُمِرْتَ متذکرۃ الصدر

= لِأَعْدِلَ: لام تعلیل کی ہے اَعْدِلَ مضارع واحد متکلم عَدْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ منصوب بوجہ عمل لام: کہ میں انصاف کروں۔
= لَا حُجَّةَ: لا نفی جنس کا ہے حُجَّةَ اسم مفرد نکرہ۔ مبنی بر فتحہ بوجہ عمل لا نفی جنس، حجت، بحث۔
= اَلْمَصِيْرُ: اسم ظرف مکان۔ (مصدر باب ضرب) صیر مادہ۔ لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا قرار گاہ۔

۴۲: ۱۶ = يُحَاجُّوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب مُحَاجَّةٌ (مفاعلۃ) مصدر وہ جھگڑتے ہیں وہ حجت کرتے ہیں۔ وہ بحث کرتے ہیں۔
= فِي اللّٰهِ۔ یعنی اللہ کے دین (شریعت کے باب میں۔ یعنی جو لوگ اللہ کے باب (یعنی اس کے دین و شریعت کے باب میں) مسلمانوں سے جھگڑا کرتے رہتے ہیں
= مِنْ بَعْدِ مَا میں مَا زائدہ ہے: تاکید کے لئے آیا ہے:
= اُسْتُجِيْبَ لَهٗ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِسْتِجَابَةٌ (استفعال) قبول کرنا۔ مان لینا۔ اسے مان لیا گیا۔ اسے قبول کر لیا گیا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع یا تو الدین ہے، جس کی دعوت کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو استقامت کے لئے حکم دیا گیا۔ یعنی بعد اس کے کہ لوگوں نے اس کی دعوۃ الی الدین قبول کر لی۔
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے: یعنی بعد اس کے کہ وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مان لئے گئے۔
= حُجَّتُهُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کی حجت، ان کی بحث:
= دَاحِضَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث: باطل۔ گرنے والی، زائل ہونے والی۔ (دلیل) دَحْضٌ (باب فتح) مصدر۔ جس کا مطلب ہے پاؤں کا پھسلنا، اور ٹھوکر کھا کر گرنا۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ (۱۸:۵۶) اور جو کافر ہیں وہ باطل (سے استدلال کر کے) جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس سے حق کو اس کے مقام سے پھسلا دیں۔
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ، ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل بالکل بودی ہے: هُمْ کی ضمیر الذین کی طرف راجع ہے: مکمل جملہ کا ترجمہ ہوگا:
جو لوگ اللہ کے دین کے بارہ میں ازاں بعد کہ (اکثر حق شناس) اس کو مان بھی چکے ہیں

حجت بازی کرتے ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل بالکل بودی ہے

== وَعَلَیۡهِمۡ غَضَبٌ ۔ جملہ معطوفہ ہے اور اسی طرح وَلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ

۴۲:۱۷ == اَلۡمِیۡزَانَ ۔ مصدر یا اسم ۔ یہ اَنۡزَلَ کا مفعول ثانی ہے اور مفعول اوّل اَلۡكِتَابَ (ای القرآن) ہے بمعنی ترازو، قتادہ، مجاہد، مقاتل نے کہا ہے میزان سے مراد عدل ہے ؛ میزان یعنی ترازو انصاف اور صحیح مساوات کا آلہ ہوتا ہے اور عدل کا معنی بھی انصاف ہے ۔ اس لئے عدل کو میزان کہا گیا۔

== مَا یُدۡرِیۡكَ ۔ جملہ استفہامیہ ہے ۔ مَا استفہامیہ ہے ، بمعنی اَیُّ شَیۡءٍ ؟ اَوۡ ، مَنۡ ؟ یُدۡرِیۡكَ مضارع واحد مذکر غائب ؛ اِدۡرَاءٌ (افعال) مصدر۔ دریٌ اور دری مادہ ثلاثی مجرد (باب ضرب) سے آتا ہے ۔

اَلدِّرَایَةُ اس معرفت کو کہتے ہیں جو کسی قسم کے حیلہ یا تدبیر سے حاصل کی جائے ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ تجھے کون چیز سمجھائے (ای شیء یجعلك عالمًا) تجھے کون بتائے ۔ عام طور پر اس کا ترجمہ کرتے ہیں : ۔ تجھے کیا خبر ؟ تجھے کیا معلوم ؟

قرآن مجید میں جہاں کہیں ؛ مَا اَدۡرٰىكَ آیا ہے وہاں بعد میں اس کا بیان بھی آیا ہے ، مثلاً آیۃ ہذا میں لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیۡبٌ ۔ شاید قیامت قریب ہی آ پہنچی ہو۔ یا وَمَا اَدۡرٰىكَ مَا هِیَهۡ ۔ نَارٌ حَامِیَةٌ (۱۰۱: ۱۰-۱۱) تم کیا سمجھے کہ یہ (ھاویہ) کیا ہے ؟ (وہ) دھکتی ہوئی آگ ہے یا وَمَا اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۔ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ (۹۷: ۲-۳) اور تجھے کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے ، شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے ۔

دَرۡیٌ و دِرَایَةٌ کا لفظ اللہ تعالیٰ کے متعلق استعمال نہیں ہوتا ۔

== لَعَلَّ ۔ حرف مشبہ بالفعل ہے شاید ، ممکن ہے ۔ اسم کو نصب خبر کو رفع دیتا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۔ ۱۲:۱۱

== السَّاعَةَ قَرِیۡبٌ : اَلسَّاعَةَ (مؤنث) مبتدا ۔ قَرِیۡبٌ (مذکر) خبر ؛ اَلسَّاعَةَ ۔ لَعَلَّ کے عمل سے منصوب ہے ۔ السَّاعَةَ (مؤنث) اور قَرِیۡبٌ (مذکر) میں عدم توافق کی مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں :۔

۱: ۔ بعض نے کہا ہے کہ قَرِیۡبٌ کا لفظ اگرچہ مذکر ہے لیکن اس کے معنی قرب والی یعنی مؤنث مراد ہیں ۔ گویا اس قائل کے نزدیک وزن فعیل مؤنث کے لئے بھی

استعمال کرلیا جاتا ہے۔

۲:۔ بعض نے کہا ہے کہ ساعۃ بمعنی بعث ہے اور بعث مذکر ہے اس لئے قریب بصیغہ مذکر لایا گیا ہے۔

۳:۔ امام کسائیؒ کا قول ہے قریب نعت ہے اور یہ مذکر ومؤنث دونوں کی نعت کے لئے استعمال ہوتا ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے: اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ: (۷: ۵۶) کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے:

۴:۔ کسائی کا قول یہ بھی ہے کہ قَرِیْبٌ کا فاعل محذوف ہے کلام یوں ہے:۔ لعل الساعۃ اتیانها قریبٌ. جب کہ ھا ضمیر الساعۃ کی طرف راجع ہے شاید قیامت کا آنا قریب ہے:

۴۲: ۱۸ ــــ يَسْتَعْجِلُ بِهَا۔ يَسْتَعْجِلُ مضارع واحد مذکر غائب (یہاں جمع کے لئے استعمال ہوا ہے) استعجال (استفعال) مصدر۔ وہ جلدی مانگ رہے ہیں وہ جلدی مچاتے ہیں۔ وہ تعجیل چاہتے ہیں عُجْلَۃ بمعنی جلدی۔ بِهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الساعۃ۔ القیامۃ ہے:

ــــ اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا. وہ لوگ جو اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے یہ جملہ اپنے اسم موصول اور صلہ سے مل کر فاعل ہے فعل يَسْتَعْجِلُ کا۔

ــــ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اسم موصول وصلہ مل کر مبتدا۔ مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا خبر۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اس سے ڈرتے ہیں مُشْفِقُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر اِشْفَاقٌ (افعال) مصدر۔ مُشْفِقٌ واحد۔ شَفَقٌ کا معنی ہے غروبِ آفتاب کے وقت روشنی کا تاریکی سے اختلاط۔ اسی لئے جو محبت خوف کے ساتھ مخلوط ہو اس کو شفقت کہتے ہیں۔ باب افعال سے اشفاق کا معنی ہوا ایسی محبت کرنا جس میں ڈر بھی لگا ہوا ہو۔ اس معنی کے دو جزو ہیں:۔ محبت اور خوف،، اگر اس کے بعد مِنْ مذکور ہو تو خوف کا معنی ظاہر ہوتا ہے جیسے مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا اس سے (قیامت سے) ڈرنے والے:

اور اگر عَلٰی یا فِیْ مذکور ہو تو محبت کے معنی کا زیادہ ظہور ہوتا ہے۔ شَفِقَ (باب سمع) عَلَیْهِ مہربان ہونا۔ شفقت برتنا۔ اور اَشْفَقَ مِنْهُ ڈرنا اور اَشْفَقَ عَلَیْهِ

مہربان ہونا۔

قرآن مجید میں شفقت اور مہربانی کے معنی میں استعمال نہیں ہوا۔

= اَلَا : خبردار ہوجاؤ۔ جان لو۔ سن رکھو۔ یہ ہمزہ استفہامیہ اور لَا نافیہ سے مرکب نہیں ہے جیساکہ بعض علماء کا خیال ہے بلکہ یہ ایک حرف بسیط ہے۔ تنبیہ اور استفتاح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا استعمال کبھی عرض کے لئے ہوتا ہے یعنی کسی چیز کو نرمی سے طلب کرنا۔ جیسے کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ (۲۴ : ۲۲) کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کردے اور کبھی تحضیض یعنی کسی چیز کے سختی کے ساتھ مطالبہ کے لئے بھی آتا ہے مثلاً اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ وَھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ (۹ : ۱۳) کیا تم نہیں لڑو گے ان لوگوں سے کہ جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے تم سے پہلے چھیڑ خانی کی

جب یہ تنبیہ اور استفتاح (یعنی کلام کے شروع کرنے) کے لئے استعمال ہوتا ہے، تو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور جب عرض اور تحضیض کے لئے آتا ہے تو صرف افعال کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے، خواہ وہ الفاظ لفظاً مذکور ہوں یا تقدیراً۔ (لغات القرآن)

= یُمَارُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب؛ مَارٰی (ماضی کا صیغہ) مِرَاءٌ وَّ مُمَارَاۃٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ وہ جو جھگڑا کرتے ہیں۔ مری مادہ

= فِی السَّاعَۃِ۔ ای فی القیامۃ۔

= لَفِیْ میں لام تاکید کے لئے ہے۔

= ضَلٰلٍ م بَعِیْدٍ۔ موصوف وصفت۔ گمراہی جو دور نکل گئی ہو۔ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ بہت بڑی گمراہی میں ہیں۔

۴۲ : ۱۹ = لَطِیْفٌ۔ جب یہ کسی جسم کی صفت واقع ہو تو یہ جُثْلٌ کی ضد ہوتا ہے جس کے معنی بھاری اور ثقیل کے ہیں رکھتے ہیں شَعْرٌ جَثْلٌ (زیادہ اور بھاری بال) اور کبھی لَطَافَۃٌ یا لُطْفٌ سے حرکتِ خفیفہ اور دقیق امور کا سرانجام دینا مراد ہوتا ہے اور لطائف سے وہ باتیں مراد لی جاتی ہیں جن کا انسانی حواس ادراک نہ کرسکتے ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ کے لطیف ہونے کے معنی یا تو یہ ہیں کہ وہ انسانی حواس کے ادراک سے مافوق اور بالاتر ہے۔ اور یا اسے اس لئے لطیف کہا جاتا ہے کہ وہ باریک سے باریک اور دقیق امور تک سے واقف ہے اور یا یہ کہ وہ انسانوں کو ہدایت دینے میں نہایت نرم انداز اختیار

کرتاہے۔

لطیف کا ترجمہ :-

بڑامہربان (ابن عباسؓ : بندوں سے بھلائی کرنے والا (عکرمہ) نرمی کرنے والا (سدی) نیکوں اور بدوں سب پر مہربانی کرنے والا (مقاتل) کیا گیا ہے۔

== اَلْقَوِیُّ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ طاقتور۔

== اَلْعَزِیْزُ ۔ عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے۔ زبردست گرامی قدر۔ اَلْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ : اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۴۲ : ۲۰ == مَنْ ۔ شرطیہ ہے۔

== کَانَ یُرِیْدُ ۔ ماضی استمراری واحد مذکر غائب اِرَادَۃٌ (افعال) مصدر (جو دنیا میں) چاہتا تھا۔ چاہا کرتا تھا۔

حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر کَانَ یُرِیْدُ کا مفعول۔ آخرت کی کھیتی، یعنی جو نیک کام دنیا میں اس نیت سے کیا کرتا تھا کہ اسے اس کا پھل آخرت میں ملے نَزِدْ (مضارع) مجزوم بوجہ جواب شرط صیغہ جمع متکلم۔ زِیَادَۃٌ مصدر باب ضرب) لَہٗ فِیْ حَرْثِہٖ ہم اس کی کھیتی کے پھل یعنی ثواب (آخرت) میں اضافہ کریں گے۔ یعنی بڑھادیں گے۔

حَرْثٌ کھیتی، زراعت، حَرَثَ یَحْرِثُ (باب ضرب) سے مصدر ہے، بیج ڈالنا کھیتی کرنا۔ کھیت۔

== نُؤْتِہٖ ۔ مضارع جمع متکلم اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہم اس کو عطا کریں گے:

== مِنْهَا ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع حَرْثَ الدُّنْیَا ہے مِنْهَا ۔ ای شیئًا منھا و ھو رزقہ الذی قسم لہ لا ما یرید ۔ اس کو دنیا کے مال سے اسی قدر رزق ملیگا جو اس کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے نہ کہ جو وہ چاہتا ہے ؛

== نَصِیْبٍ ۔ حصّہ ۔ (آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہ ہوگا۔

۴۲ : ۲۱ == اَمْ ۔ حرف عطف ہے بمعنی کیا۔ یہاں ہمزہ استفہام کے معنی میں آیا ہے تقدیر کلام یوں ہے ایقبلون ما شرع اللہ لھم من الدین ام لھم شرکاء شرعوا لَھُمْ مِنَ الدِّیْنِ ...... الخ کیا وہ اس دین کو مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے یا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جو شریک (باطل) بنا رکھے ہیں انہوں نے ان کے لئے کوئی (نیا) دین

مقرر کر رکھا ہے ...... (نیز ملاحظ ہو ۱۸:۱۰)
== مَالَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ۔ مَا اسم موصول ہے باقی جملہ اس کا صلہ۔ لَمْ يَاْذَنْ مضارع نفی جحد بلم۔ بمعنی ماضی منفی اِذْنٌ (باب سمع) مصدر (جس کی اللہ نے) اجازت نہیں دی ہے۔
== لَوْلَا۔ اگر نہ ہوتا (نیز ملاحظ ہو آیت ۱۴ متذکرۃ الصدر و ۴۳:۶)
== كَلِمَةُ الْفَصْلِ، مضاف مضاف الیہ۔ فیصلے کی بات: قولِ فیصل۔ اگر (ازراہ ازل سے ہی) فیصلے کی بات ٹھہرائی ہوئی نہ ہوتی (کہ قیامت کے آنے سے پہلے ان کو پوری سزا نہیں دی جائے گی) لَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ جملہ شرطیہ ہے۔
== لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ۔ جواب شرط: لام جواب شرط کے لئے ہے۔ قُضِيَ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، قَضَاءٌ (باب ضرب) مصدر فیصلہ کرنا۔ بَيْنَهُمْ۔ ای بین الکافرین و المؤمنین۔ تو کافروں اور مؤمنوں کے درمیان اختلافات کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔
== اَلظّٰلِمِيْنَ ای المشرکین، ضمیر غائب کی جگہ اسم ظاہر (الظّٰلمین) کی صراحت یہ بتانے کے لئے کہ وہ ظلم یعنی شرک کی وجہ سے عذاب الیم (درد ناک عذاب) کے مستحق ہیں۔ تری کا مفعول اول ہے
۴۲:۲۲ == مُشْفِقِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر ڈرنے والے (ملاحظ ہو آیت ۱۸ متذکرۃ الصدر۔ ترٰی کا مفعول ثانی ہے۔
== مِمَّا كَسَبُوْا۔ مِمَّا۔ مِنْ اور مَا سے مرکب ہے، مَا موصولہ كَسَبُوْا صلہ ہے اپنے موصول کا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے كَسْبٌ (باب ضرب) مصدر۔ جو انہوں نے کمایا۔ (جو کام شرک و معاصی کے انہوں نے کئے ہوں گے)
== وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ۔ جملہ حالیہ ہے هُوَ کی ضمیر مَا كَسَبُوْا کی طرف راجع ہے حال یہ کہ وہ ان پر پڑ کر ہی رہیگا۔ یعنی ان کے کئے کا وبال۔
== رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ: مضاف مضاف الیہ۔ جنتوں کے باغات، اَلرَّوْضُ اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں پانی جمع ہو اور سبزہ بھی ہو۔ باغ
== مَا يَشَآءُوْنَ: جو وہ چاہیں گے۔ مَا موصولہ۔ يَشَآءُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مَشِيْئَةٌ (باب فتح) مصدر۔

== ذٰلِكَ، یعنی جنت کی یہ نعمت جس کا ذکر کیا گیا۔

۴۲: ۲۳ == ذٰلِكَ ۔ ای الفضل الکبیر: یہی فضل کبیر ہے جس کی اللہ نے اپنے بندوں کو بشارت دیتا ہے:۔

== اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہ بدل ہے عِبَادَہٗ کا: "اسی کے بندوں" سے مُراد وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور نیک کام کئے۔

== قُلْ: ای قُلْ یا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) لِلْمُشْرِکِیْنَ:

== لَاۤ اَسْئَلُکُمْ ۔ لَاۤ اَسْئَلُ ۔ مضارع منفی واحد متکلم: کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، عَلَیْہِ ای علیٰ تبلیغ الرسالۃ یعنی تبلیغ رسالت پر (میں کچھ اُجرت نہیں مانگتا) اَجْرًا۔ مفعول ثانی لَاۤ اَسْئَلُکُمْ کا ۔ اُجرت ۔ معاوضہ۔

== اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی: اِلَّا حرف استثناء یہ استثناء متصل ہے (تفسیر حقانی) اَلْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی مستثنیٰ۔ سوائے قرابت کی محبت کے:

صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔

اِلَّا حرف استثناء ہے یہاں مستثنیٰ منقطع ہے یعنی اَلْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی جو کہ مستثنیٰ ہے یہ مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں ہے تاکہ آیت کا یہ مفہوم ہو۔ کہ میں تم سے کوئی اجر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ مگر یہ اجر طلب کرتا ہوں کہ تم آپس میں محبت اور پیار کرو"

== مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً: جملہ شرط ہے۔ یَقْتَرِفْ مضارع مجزوم بوجہ شرط۔ واحد مذکر غائب: اِقْتِرَافٌ (افتعال) مصدر ۔ کمائے گا: حَسَنَۃً نیکی، بھلائی یَقْتَرِفْ کا مفعول۔

اَلْقَرْفُ وَالْاِقْتِرَافُ کے اصل معنی درخت سے چھال اتارنے اور زخم سے چھلکا کریدنے کے ہیں۔ اور جو چھال یا چھلکا اتارا جاتا ہے اسے قِرْفٌ کہتے ہیں۔ اور بطور استعارہ اِقْتَرَفَ (افتعال) کمانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، خواہ وہ کسب اچھا ہو یا بُرا۔

ترجمہ ہوگا: جو شخص نیکی کماتا ہے۔

== نَزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا: جملہ جواب شرط ہے۔ نَزِدْ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط صیغہ جمع متکلم زِیَادَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم بڑھا دیں گے: حُسْنًا، اچھائی، عمدگی خوبی: حُسن۔ ہم اس کے لئے اس نیکی میں اور بھی خوبی بڑھا دیں گے:

= غفورٌ صیغہ مبالغہ، خوب بخشنے والا۔ بڑا معاف کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔

= شکورٌ۔ بڑا قدر دان۔ تھوڑے کام پر زیادہ ثواب دینے والا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

جب یہ بندے کی طرف منسوب ہوگا تو مطلب ہوگا بڑا شکر گذار، بڑا احسان ماننے والا۔ شکورٌ بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے مبالغہ کے اوزان میں سے ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے اس کی جمع شُکُرٌ ہے۔

۴۲: ۲۴ = اَمْ: اَمْ منقطعہ بمعنی بَلْ: اَمْ یَقُوْلُوْنَ۔ ای بل یقول کفار مکۃ (الخازن) (کفار مکہ معاوضۂ رسالت تو ادا نہیں کرتے) بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ: (افتریٰ علی اللہ کذبا)

= اِفْتَرٰی، ماضی واحد مذکر غائب افتراء (افتعال) مصدر۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان تراشا۔ ف ر ی مادہ اَلْفَرْیُ (باب نصر) کے معنی چمڑے کو سینے اور درست کرنے کے لئے اُسے کاٹنے کے ہیں۔ اِفْرَاءٌ (افعال) بمعنی خراب کرنے کے لئے کاٹنے کے ہیں۔ اور باب افتعال سے اِفْتِرَاءٌ کا لفظ اصلاح اور فساد، دونوں کے لئے آتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال فساد ہی کے معنوں میں آتا ہے: اسی لئے قرآن مجید میں جھوٹ، شرک، ظلم کے موقعوں پر استعمال کیا گیا ہے:۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:۔ اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ: (۴: ۵۰) دیکھو یہ خدا پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں:

= کَذِبًا، جھوٹ:

= فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ۔ جملہ اوّل شرط اور جملہ ثانی جواب شرط ہے اِنْ شرطیہ ہے، یَشَا مضارع واحد مذکر غائب: اصل میں یَشَآءُ تھا۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے مضارع مجزوم ہوکر یَشَآءْ ہو گیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ء گر گیا الف ساکن کو مابعد متحرک سے وصل کے لئے کسرہ دیا گیا۔ مَشِیَّۃٌ (باب فتح) مصدر۔ وہ چاہتا ہے۔ وہ چاہے:

= یَخْتِمْ۔ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ شرطیہ) واحد مذکر غائب وہ مہر لگاتا ہے وہ مہر لگا دے، اگر خدا چاہتا تو تیرے دل پر مُہر لگا دیتا۔

مطلب یہ ہے کہ یہ جاہل کفار جو کہتے ہیں کہ قرآن تو نے گھڑلیا ہے اور اللہ کے نام لگادیا ہے ایسا نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مہر لگادیتا پھر تجھے کچھ یاد نہ رہتا جیسے کہ ارشاد باری ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ہ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ہ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ہ (۶۹: ۴۴: ۴۶) اور اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنا لاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ان کی رگ گردن کی کاٹ ڈالتے (ابن کثیر)

= وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ۔ یہ جملہ مستانفہ ہے جملہ سابقہ کا معطوف نہیں ہے! مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے مَحْوٌ (باب نصر) سے مصدر۔ اخیر میں واؤ کا کتابت میں نہ آنا یہ صرف امام کے رسم الخط کی موافقت کی وجہ سے ہے: جیسے سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (۹۶: ۱۸) ہم بھی اپنے موکلان دوزخ کو بلائیں گے: یا يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ (۱۷: ۱۱) اور انسان برائی کی دعا بھی (اسی تقاضہ سے) کرتا ہے: میں واؤ نہیں ہے۔

= وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور اللہ تعالیٰ حق کو واضح اور بین کر دیتا ہے اپنے کلمات سے، یعنی دلائل بیان فرما کر یا حجت پیش کر کے۔

= ذَاتِ الصُّدُوْرِ: مضاف مضاف الیہ۔ سینوں کی۔ ذَاتِ مونث ہے ذُوْ کی بمعنی والی۔ صاحب۔ صُدُوْرٌ جمع ہے صَدْرٌ کی۔ سینہ۔

= عَلِيْمٌ: بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ عِلْمٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے:

۴۲: ۲۵ = يَعْفُوْا عَنْ۔ مضارع واحد مذکر غائب عَفْوٌ (باب نصر) مصدر وہ معاف کرتا ہے، وہ بخش دیتا ہے۔

= السَّيِّاٰتِ: سَيِّئَةٌ کی جمع۔ برائی۔ گناہ، فعل بد۔ حَسَنَةٌ کی ضد ہے سَيِّئَةٌ اصل میں سَيْوِئَةٌ تھا۔ واؤ کو ی سے بدل کر ی کو ی میں مدغم کردیا گیا۔

۴۲: ۲۶ = وَيَسْتَجِيْبُ مضارع واحد مذکر غائب: اِسْتِجَابَةٌ (استفعال) سے مصدر۔ جوب مادہ۔ وہ قبول کرتا ہے، وہ دعا قبول کرتا ہے۔ ای یستجیب دعاء الذین اٰمنوا ...... اور وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور نیک کام کئے

= وَيَزِيْدُهُمْ: ای ویزید فی ثواب اعمالھم اور ان کے اعمال کے ثواب میں زیادتی کردیتا ہے۔ یعنی ان کی عبادت کے لحاظ سے اجر کئی گنا دیتا ہے یا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ:۔ ای اذا دعوہ استجاب دعاءھم واعطاھم

مَاطلبوا و زادھم علیٰ مطلوبھم جب وہ دعا کرتے ہیں ان کی دعا قبول کرتا ہے اور جو طلب کرتے ہیں وہ اُن کو عطا کرتا ہے اور ان کے مطلوب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔

= عَذَابٌ شَدِيْدٌ : موصوف و صفت۔ شَدِيْدٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بروزن فَعِيْلٌ ۔ سخت :

۴۲ : ۲۷ = وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ ۔ جملہ شرطیہ ہے لَوْ حرف شرط ہے بَسَطَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بَسْطٌ (باب نصر) مصدر اس نے کشادہ کیا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روزی فراخ کردے۔

= لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ : جوابِ شرط۔ لام جواب شرط کا ہے، بَغَوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ بَغْیٌ (باب ضرب) مصدر۔ اس نے بغاوت کی، اس نے سرکشی کی اس نے زیادتی کی۔ تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں گے۔

= يُنَزِّلُ : مضارع واحد مذکر غائب، تَنْزِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ وہ نازل کرتا ہے وہ اتارتا ہے۔

= بِقَدَرٍ ۔ اندازہ شدہ۔ مقدار۔ مقدار مقررہ۔ اللہ کا حکم جو وہ اپنے بندوں کے لئے مقدر کرچکا ہے۔ فعل بمعنی مفعولٌ :

= خَبِيْرٌ خَبِرٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے، بمعنی خبردار۔ دانا اللہ تعالیٰ جل وعلا شانہٗ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔ اور قرآن مجید میں یہ صرف ذاتِ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ ہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

= بَصِيْرٌ ۔ فعیل بمعنی فَاعِلٌ ۔ دیکھنے والا۔ جاننے والا۔ یہ بھی اللہ ربّ العزت کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے :

۴۲ : ۲۸ = يُنَزِّلُ ۔ ملاحظہ ہو آیت سابقہ۔

= اَلْغَيْثَ ، بارش : غَاثَ يَغِيْثُ غَيْثٌ (باب ضرب) مصدر اجوف یائی ہے۔ یہ فعل متعدی ہے۔ کہا جاتا ہے غَاثَنِىْ : اس نے مجھ پر بارش کی، اس کے مشابہ لفظ غَوْثٌ ہے جو اجوف واوی ہے۔ غَوْثٌ سے اَغَاثَ يُغِيْثُ (باب افعال) ماضی و مضارع آتا ہے: باب استفعال میں پہنچ کر دونوں کی شکل ظاہری ایک ہو جاتی ہے یعنی اِسْتَغَاثَ يَسْتَغِيْثُ مدد طلب کرنا۔ یا بارش طلب کرنا۔ قرآن مجید کی آیت وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ (۱۸ : ۲۹) میں دونوں

معنیٰ کا احتمال ہے یعنی جب دوزخی مدد طلب کریں یا پانی مانگیں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کا پانی ان کو دیا جائے گا۔ یا پگھلے ہوئے تانبے کا پانی دے کر ان کی فریاد رسی کی جائے گی۔

یُغَاثُوْا فعل مجہول جمع مذکر غائب میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ مدد طلب کرنے کی صورت میں یہ اَغَاثَ (باب افعال) سے ہوگا اور دوسری صورت میں غَاثَ یَغِیْثُ (ضرب) سے۔

= قَنَطُوْا ماضی جمع مذکر غائب قُنُوْطٌ اگرچہ جملہ ابواب اس سے مستعمل ہیں لیکن اعلیٰ یہی ہے کہ اس کو باب ضَرَبَ سے قرار دیا جائے کیونکہ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا (آیت ہذا) میں ماضی فتح عین سے اور مَنْ یَقْنِطُ (۱۵: ۵۶) زیر سے ہے یا زبر سے (لیکن عام نسخہ جات میں یہ عین کلمہ کے زبر سے ہے اس صورت میں ماضی اور مضارع کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ باب فتح سے ہوگا)

قَنَطُوْا وہ ناامید ہو گئے۔

= یَنْشُرُ: مضارع واحد مذکر غائب نَشْرٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پھیلاتا ہے۔ پھیلائے گا۔

= اَلْوَلِیُّ۔ وِلَایَۃٌ (باب ضرب) سے مصدر فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے کارساز، دوست۔ مددگار۔

= اَلْحَمِیْدُ۔ ستودہ، صفات کیا گیا۔ سراہا ہوا۔ حَمْدٌ باب سمع مصدر سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی مَفْعُوْلٌ یعنی مَحْمُوْدٌ سے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے ہے کیونکہ وہی حقیقی طور پر مستحق حمد ہے۔

۴۲: ۲۹ = وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا۔ جملہ معطوف ہے اس کا عطف السَّمٰوٰت پر ہے مَا موصولہ ہے بَثَّ ماضی واحد مذکر غائب بَثٌّ (باب نصر و ضرب) مصدر اس نے بکھیر دیا۔ اس نے پھیلا دیا۔

اصل میں بثٌّ کے معنی کسی چیز کے پراگندہ کرنے اور اچھالنے کے ہیں۔ اسی لئے ہوا سے خاک اڑنے، غم سے بےقرار ہو جانے اور راز کے افشا کرنے کے لئے بَثٌّ کا استعمال ہوتا ہے

= دَابَّۃٍ۔ جانور، چلنے والا۔ پاؤں دھرنے والا۔ رینگنے والا۔ دَبٌّ و دَبِیْبٌ (باب ضرب) سے اسم فاعل کا صیغہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ اس کی جمع

دَوَابٌّ ہے اگرچہ عرف میں یہ لفظ گھوڑے کے لئے مخصوص ہے مگر سب جانوروں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور قرآن مجید میں جو لفظ دابۃ آیا ہے تو اس میں ہر ایک حیوان داخل ہے مثلاً وَبَثَّ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ (۲: ۱۶۴) اور اس نے زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلائے ہیں۔

== فِيهِمَا میں ھِمَا ضمیر تثنیہ مذکر ومؤنث غائب السموٰت والارض کے لئے آیا ہے۔

== اِذَا يَشَآءُ میں اِذَا متعلق اجمعھم ہے یعنی وہ جب بھی ان کو جمع کرنا چاہے

== قَدِيْرٌ قُدْرَةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ قدرت والا ہے۔ زبردست خداوند تعالیٰ کے اسمار حسنیٰ سے ہے۔

۴۲: ۳۰ == وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ: مَا اسم موصول مبتدا۔ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ اس کا صلہ۔

جب مبتدا اسم موصول ہو اور اس صلہ جملہ فعلیہ ہو تو اس کی خبر پر اکثر فَ لاتے ہیں کیونکہ اس (ما) کے اندر شرط کے معنی پائے جاتے ہیں اسی وجہ سے یہاں خبر پر فَ استعمال ہوا ہے۔

اَصَابَكُمْ۔ اَصَابَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اِصَابَةٌ (افعال) مصدر۔ تم کو پہنچے، تم کو پہنچا۔ تم کو پیش آیا۔

مِّنْ مُّصِيْبَةٍ جار مجرور۔ کوئی مصیبت۔

بِمَا میں بَ سببیہ ہے اور مَا موصولہ ہے۔ بہ سبب (اس گناہ کے) جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔

كَسَبَتْ: ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، كَسْبٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی گناہ اٹھانا کمانا۔ حاصل کرنا۔ اَيْدِيْكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے ہاتھ:

== وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ يَعْفُوْا مضارع واحد مذکر غائب۔ عَفْوٌ (باب نصر) مصدر وہ معاف کر دیتا ہے۔

كَثِيْرٍ اى كثير من الذُّنُوْبِ۔ اکثر گناہ۔

۴۲: ۳۱ == وَمَآ اَنْتُمْ واؤ عاطفہ۔ مَا نافیہ ہے۔

== مُعْجِزِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِعْجَازٌ (افعال) مصدر۔ عاجز بنا دینے

والے۔ ہرانے والے۔ عجز مادہ :

= مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۔ اللہ کے سوا۔ اللہ کے ورے۔

= وَلِیٍّ ۔ کا معنی ہے متولیًا لشیئ من امورکم بالاستقلال یحمیکم من المصائب یعنی وہ ذات جو تمہارے کسی کام کی متولی ہو اور تمہیں مصیبتوں سے بچائے اللہ تعالیٰ کے اسمارِ حسنیٰ میں سے ہے۔

۴۲: ۳۲ = اَلۡجَوَارِ ۔ جَارِیَۃٌ کی جمع اصل میں جَارِیَۃٌ کی جمع جَوَارِیۡ یاء کو لبطور زائد حذف کیا گیا ہے، کشتیاں۔ جہاز۔ جَارِیَۃٌ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے جریٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ چلنے والی۔ جاری۔ بہنے والی۔ چونکہ کشتی پانی کی سطح پر چلتی ہے۔ اس لئے جَارِیَۃٌ کہلاتی ہے۔

= کَالۡاَعۡلَامِ ، عَلَمٌ کی جمع ۔ پہاڑ۔ عَلَمٌ اصل میں اس علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ سے کسی شے کا علم ہو سکے۔ جیسے نشان راہ کے پتھر۔ اور نوح کا عَلَم اس اعتبار سے پہاڑ کا نام بھی علم ہو گیا۔

ایک آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عَلَمٌ کہا گیا ہے وَاِنَّہٗ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَۃِ (۴۳: ۶۱) بے شک وہ (یعنی حضرت عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہیں۔

۴۲: ۳۳ = اِنۡ یَّشَاۡ اِنۡ شرطیہ ۔ یَشَاۡ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنۡ) واحد مذکر غائب مَشِیۡئَۃٌ (باب فتح) مصدر ۔ اگر وہ چاہے۔

= یُسۡکِنۡ مضارع مجزوم بوجہ شرط : واحد مذکر غائب کا صیغہ ن مکسور بالوصل اِسۡکَانٌ (انعال) مصدر وہ روک دے :

= الرِّیۡحَ ۔ ہوا۔ اسم مفعول۔ رِیۡحٌ کی جمع رِیَاحٌ ہے قرآن مجید میں جہاں ارسال ریح کا تذکرہ ہے اگر جمع ہے یعنی ریاح کا لفظ استعمال ہوا ہے تو وہاں عام طور پر رحمت کی ہوائیں مراد ہیں اور اگر واحد کا لفظ رِیۡحٌ استعمال ہوا ہے تو وہاں عذاب کے معنی مراد ہیں۔

اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ جملہ شرطیہ ہے :

= فَیَظۡلَلۡنَ فَ جواب شرط کے لئے ہے یَظۡلَلۡنَ مضارع فعل ناقص جمع مؤنث غائب ظَلٌّ (باب سمع) مصدر وہ ہو جائیں۔ وہ ہو جائیں گی۔ ضمیر جمع مؤنث کا مرجع اَلۡجَوَارِ ہے :

= رَوَاکِدَ ، ایستادہ: ٹھہری ہوئیں: تھمی ہوئیں۔ رَاکِدٌ کی جمع ہے رُکُوْدٌ (باب نصر) مصدر بمعنی (ہوا۔پانی۔یاجہاز کا) رک جانا۔ اپنے مقام پر ٹھہر جانا۔ اپنی جگہ پر برقرار رہنا۔

= عَلٰی ظَهْرِهٖ میں ہٖ ضمیر کا مرجع البَحْرِ ہے۔

بس کشتیاں یا جہاز اس کی سطح پر کھڑے رہ جائیں۔

= فِیْ ذٰلِكَ: ذٰلِكَ کا اشارہ کشتیوں یا جہازوں کا پانی کی سطح پر ہواؤں کے چلنے سے رواں دواں رہنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہواؤں کو روک کر کشتیوں کو پانی پر ساقط کردینا کی طرف ہے۔

= صَبَّارٍ صَبْرٌ سے بروزن فَعَّال مبالغہ کا صیغہ ہے بہت صبر کرنے والا بڑا تحمل کرنے والا۔

= شَكُوْرٍ شُكْرٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے مبالغہ کے اوزان میں سے ہے۔ بڑا شکر گذار، بڑا احسان ماننے والا۔

یہاں صبار • شکور مؤمن مخلص کی تعریف میں آئے ہیں۔

۴۲:۳۴ = اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا۔ ای اوانْ یَّشَاْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا۔ اَوْ حرف عطف۔ یُوْبِقْ مضارع مجزوم (جواب شرط کی وجہ سے) واحد مذکر غائب۔ اِیْبَاقٌ (افعال) مصدر وُبُوْقٌ مادہ۔ وہ ہلاک کردے وَبَقَ (باب ضرب) بمعنی ضعیف اور گراں ہوکر ہلاک ہونا۔ مَوْبِقٌ اسم ظرف مکان۔ ہلاک ہونے کی جگہ جیسے کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا (۵۲:۱۸) اور ہم ان کے بیچ میں ہلاکت کی جگہ بنادیں گے۔

هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب کا مرجع الجوار ہے (اور اگر وہ چاہے) تو ان کی کرتوتوں کے سبب انکو ہلاک کردے۔

اس جملہ کا عطف سابقہ جملہ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ پر ہے

= وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ۔ یہ جملہ معترضہ ہے یا اس کا عطف سابق جملہ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ پر ہے۔ یعنی اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک دے کہ جہاز کھڑے رہ جائیں یا طوفان بھیج دے کہ جہاز تباہ ہو جائیں اور آدمی ڈوب جائیں۔ یا موافق ہوائیں چلاتا ہے، اور کثیر لوگوں سے درگذر فرماتے۔ (مظہری)

یَعْفُ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ نیز ملاحظہ ہو

۴۲: ۳۰ متذکرۃ الصدر۔
۴۲: ۳۵ == یَعْلَمَ۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب تعلیل محذوف پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ تقدیر کلام ہے لِیَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَیَعْلَمَ: اس کا فاعل اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہے۔ یعنی اگر وہ چاہے تو ان کے کرتوتوں کے سبب ان سے انتقام لینے کے لئے ان کو ہلاک کر دے اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں جان لیں کہ.......
== اَلَّذِیْنَ اسم موصول یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا اس کا صلہ۔ دونوں مل کر فاعل یَعْلَمَ فعل۔ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ مفعول۔
== یُجَادِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ مُجَادَلَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ وہ جھگڑا کرتے ہیں۔
== مَحِیْصٍ اسم ظرف مکان۔ پناہ لینے کی جگہ۔ لوٹنے کی جگہ۔
۴۲: ۳۶ == فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ ف عاطفہ، مَا موصولہ متضمن بشرط فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا میں ف جواب شرط کے لئے ہے جملہ اول شرط۔ جملہ ثانی جواب شرط۔ بس جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا (ناپائدار) سامان ہے۔
== وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی: واؤ عاطفہ۔ مَا عِنْدَ اللّٰهِ ما موصولہ مع صلہ۔ دونوں مل کر مبتدا۔ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی خبر۔ اور (آخرت میں) جو (ثواب) اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور سدا رہنے والا ہے۔
اَبْقٰی بَقَاءٌ (باب سمع) سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے، دیر تک رہنے والا جب یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کا معنی "سدا رہنے والا" ہوگا۔
== لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ خبر مبتدا محذوف، ای ذٰلِكَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یہ ثواب اُن کے لئے ہے جو ایمان لائے۔
== وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ہ اس کا عطف اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پر ہے۔
یَتَوَكَّلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب تَوَكُّلٌ (تفعّل) مصدر۔ وہ بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ توکل کرتے ہیں۔
۴۲: ۳۷ == وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ: اس کا عطف بھی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پر ہے یَجْتَنِبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب:

اِجۡتِنَابٌ (اِنۡتِعَالٌ) مصدر وہ پرہیز رکھتے ہیں کَبٰٓئِرَ. جمع کَبِیۡرَۃٌ کی صفت مشبہ جمع مونث مضاف الۡاِثۡمَ (گناہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول یَجۡتَنِبُوۡنَ کا۔ اَلۡفَوَاحِشَ، فَاحِشَۃٌ کی جمع مفعول ثانی۔ اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بدکاریوں بےحیائیوں سے بچے رہتے ہیں۔ احتناب کرتے ہیں۔

فائدہ

حدیث شریف میں مندرجہ ذیل گناہ کبیرہ بیان ہوئے ہیں۔

اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ کسی پر جادو کرنا۔ قتلِ ناجائز۔ سود خوری۔ یتیم کا مال کھانا۔ جہاد سے بھاگنا۔ پاکدامنوں پر تہمت لگانا۔ (متفق علیہ)

فواحش میں مندرجہ ذیل مندرج ہیں۔ زنا۔ لواطت، بےشرمی کی باتیں۔

= اِذَا مَا۔ جب۔ جب کبھی۔ شرطیہ ہے

= غَضِبُوۡا۔ ماضی جمع مذکر غائب غَضَبٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ غضبناک ہوتے ہیں۔ اِذَا مَا غَضِبُوۡا جملہ شرط ہے یہ بھی اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا پر معطوف ہے۔

= هُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ: جملہ جواب شرط ہے: هُمۡ مبتدا۔ یَغۡفِرُوۡنَ خبر۔ اِذَا مَا ...... کا عطف بھی اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا پر ہے۔

۴۲:۳۸ = وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا۔ معطوف ہے اَلَّذِیۡنَ پر۔ اِسۡتَجَابُوۡا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب: اِسۡتِجَابٌ (استفعال) مصدر۔ جوب مادّہ۔ انہوں نے مانا انہوں نے قبول کیا۔ اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔

= وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ معطوف ہے الذین امنوا پر۔

= وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَهُمۡ: شُوۡرٰی مشورہ کرنا۔ یہ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے جیسے بُشۡرٰی وَذِکۡرٰی۔ یہ جملہ بھی معطوف ہے اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا پر۔

اور ان کے سارے کام باہمی مشورے سے ہوتے ہیں۔

= وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ: معطوف علیٰ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا۔

مِمَّا۔ مِنۡ حرف جار اور ما موصولہ سے مرکب ہے۔ اس میں سے جو (رزق ہم نے عطا کیا) یُنۡفِقُوۡنَ مضارع جمع مذکر غائب اِنۡفَاقٌ (افعال) مصدر۔ وہ خرچ کرتے ہیں۔

۴۲:۳۹ = وَالَّذِیۡنَ اِذَا ...... یَنۡتَصِرُوۡنَ۔ اس کا عطف بھی اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا پر ہے۔ اِذَا جب، ظرف زمان ہے۔ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے۔

= اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ - اَصَابَ ماضی واحد مذکر غائب اِصَابَةٌ (افعال) مصدر وہ پہنچا۔ وہ آپڑا۔ اس نے پالیا۔ مُصِيبَةٌ آپڑنے والی۔
اَلْبَغْيُ - سرکشی، ظلم۔ زیادتی۔ البغی (باب ضرب) سے مصدر۔
بَغْیٌ کے اصل معنی میانہ روی سے بڑھنے کی خواہش کرنے کے ہیں۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک محمود: جیسے عدل کی بجائے احسان کرنا۔ اور فرائض کے علاوہ نوافل کا بھی پابند رہنا۔
دوسرے مذموم: جیسے حق سے تجاوز کرکے باطل کو اختیار کرنا۔ شبہات میں پڑنا۔ جیسے قرآن مجید میں اکثر مواقع پر بَغْیٌ کا استعمال مذموم معنی میں ہی ہوا ہے۔
بَغْیٌ (باب ضرب) بمعنی طلب کرنا۔ خواہش کرنا۔ بھی آتا ہے۔
= يَنْتَصِرُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب اِنْتِصَارٌ (افتعال) مصدر وہ بدلہ لے لیتے ہیں۔ بدلہ لے سکتے ہیں (جرم کے مطابق) بدلہ لے لیتے ہیں
اِذَا شرطیہ ہونے کی صورت میں جملہ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جملہ شرطیہ ہوگا اور جملہ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ مبتدا اور خبر مل کر جواب شرط۔ جملہ شرط و جواب شرط مل کر صلہ اپنے موصول الَّذِيْنَ کا۔
۴۲: ۴۰ = وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا: سَيِّئَةٌ برائی، برا کام، گناہ اس کی جمع سَيِّئَاتٌ ہے؛ س و ء مادہ، واؤ عاطفہ ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا۔ مِثْلُهَا مضاف مضاف الیہ مل کر سَيِّئَةٌ کی صفت موصوف و صفت مل کر خبر اپنے مبتدا کی (مِثْلُهَا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب کا مرجع سَيِّئَةٌ ہے) اور برائی کا بدلہ برائی ہے (اسی طرح کی، اسی قدر) مقاتل نے کہا ہے کہ:
جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سے مراد قتل اور زخمی کرنے کا بدلہ۔ مجاہد اور سدی کے نزدیک گالی گلوچ یا برے الفاظ کا بدلہ مراد ہے۔ لیکن ساتھ ہی فرمادیا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ لیکن جو شخص معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔
= عَفَا۔ ماضی واحد مذکر غائب عَفْوٌ (باب نصر) مصدر اس نے معاف کیا۔
= اَصْلَحَ: ماضی واحد مذکر غائب اِصْلَاحٌ (افعال) مصدر اس نے صلح کرلی وہ سنور گیا۔ وہ نیک ہوگیا۔ اس نے اصلاح کی۔ اس نے صلح کرادی۔
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ مَنْ شرطیہ جملہ شرط۔ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ جواب شرط۔ مَنْ موصولہ متضمن لمعنی الشرط بھی ہوسکتا ہے۔

۴۲: ۴۱ = وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ
واؤ عاطفہ لَمَنْ شرطیہ اور جملہ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ شرط۔ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ جواب شرط۔

اِنْتَصَرَ ماضی واحد مذکر غائب اِنْتِصَارٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ اس نے مدد طلب کی۔ اِنْتِصَارٌ کے معنی مدد طلب کرنے کے ہیں ظالم سے انتصار کے معنی اس کو سزا دینا اور اس سے انتقام لینے کے ہیں باب استفعال سے بھی مدد مانگنا کے معنی آتے ہیں مثلاً وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ (۸: ۷۲) اور اگر وہ تم سے دین کے معاملات میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم۔

سَبِيْلٌ: راستہ، راہ۔ سبیل اس راہ کو کہتے ہیں جو واضح ہو اور اس میں سہولت ہو، پھر سبیل کا لفظ ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جو کسی دوسری چیز تک رسائی کا ذریعہ ہو عام اس سے کہ وہ چیز خیر ہو یا شر۔ قرآن مجید میں ہے اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ (۱۶: ۱۲۵) اے پیغمبر (لوگوں کو) اپنے رب کے راستے کی طرف (یعنی راہ حق کی طرف) حکمت و دانش سے بلاؤ۔ سبیل اللّٰہ سے مراد جہاد، حج، طلب علم اور وہ امور خیر جن کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

محاورہ ہے لَيْسَ عَلَيَّ فِيْ هٰذَا سَبِيْلٌ اس بارہ میں مجھ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے یا لَيْسَ لَكَ عَلَيَّ مِنْ سَبِيْلٍ تمہیں میرے سے مواخذہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس صورت میں ترجمہ ہوگا:

اور جس نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے لیا۔ پس یہ لوگ ہیں ان پر کوئی ملامت نہیں (ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہے) مَا نافیہ ہے۔

۴۲: ۴۲ = اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ: بے شک الزام یا مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے جو ....

= يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ۔ يَبْغُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ بَغْيٌ (باب ضرب) مصدر وہ زیادتی کرتے ہیں، سرکشی یا ظلم کرتے ہیں اور جگہ قرآن مجید میں چاہنا، خواہش کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے مثلاً يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ (۹: ۴۷) تم میں فتنہ ڈالنے کی خواہش سے۔

نیز ملاحظہ ہو ۴۲: ۳۹ متذکرۃ الصدر۔

۴۲: ۴۳ = وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ: مَنْ شرطیہ ہے جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ جواب شرط ہے۔

غَفَرَ ماضی واحد مذکر غائب غُفْرَانٌ (باب ضرب) مصدر اس نے بخشا۔ اس نے معاف کیا
= ذٰلِكَ : ای الصبر والغفران صبر کرنا اور معاف کر دینا۔
= مِنْ تبعیضیہ ہے
= عَزْمِ الْاُمُوْرِ، مضاف مضاف الیہ۔ اَلْعَزْمُ والعَزِیْمَۃُ کسی کام کو قطعی اور حتمی طور پر کرنے کا ارادہ کرنا۔ عَزَمْتُ الْاَمْرَ میں نے اس کام کو قطعی طور پر کرنے کا ارادہ کر لیا میں نے اس کام کو کر گذرنے پر دل کو پکا کر لیا۔ یہ عَزَمَ یَعْزِمُ کا مصدر ہے اور اسی کا فعل باب ضرب سے آتا ہے یہاں مصدر بمعنی مفعول ہے۔ یعنی عَزْم بمعنی مَعْزُوْم ہے اور اس سے مراد ہے وہ عمل جس کو اس کی خوبی بڑائی اور عزت کی بنا پر ہر ایک کو کرنے کا پختہ ارادہ کر لینا چاہئے،
مطلب یہ کہ ظلم پر صبر کرنا اور ظالم کو معاف کر دینا ان امور میں سے ہے جن کے کرنے کا پختہ ارادہ کر لینا چاہئے۔

علامہ اسماعیل حقیؒ لکھتے ہیں کہ صبر اور مغفرت ان امور میں سے ہے جنہیں بندہ کو اپنے نفس کے اوپر واجب کرنا چاہئے کیونکہ یہ امور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمود اور پسندیدہ ہیں
(ضیاء القرآن)

۴۲: ۴۴ = فَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ۔ جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ فَمَالَہٗ ..... مِنْۢ بَعْدِہٖ جوابِ شرط۔ یُضْلِلْ مضارع مجزوم (بوجہ عمل مَنْ شرطیہ) واحد مذکر غائب اِضْلَالٌ (افعال) مصدر (جس کو) وہ گمراہ کر دے۔
= فَمَالَہٗ، ف جواب شرط کے لئے ہے مَا نافیہ ہے لَہٗ میں ضمیر ہٗ واحد مذکر غائب کا مرجع وہ شخص ہے جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہو۔ اور مِنْۢ بَعْدِہٖ میں ہٖ کا مرجع اللہ ہے۔
= تَرٰی۔ مضارع واحد مذکر حاضر، رُؤْیَۃٌ (باب فتح) مصدر تو دیکھتا ہے یا تو دیکھے گا مہموز العین و ناقص یائی ہے۔ ر ء ی مادہ ہے
= لَمَّا۔ جب (کلمۂ ظرف)
= رَاَوُا الْعَذَابَ، رَاَوْا اصل میں رَاَوْا تھا واؤ ساکن کو لام سے وصل کے لئے ضمہ دیا گیا۔ رَاَوْا رُؤْیَۃٌ (باب فتح) مصدر سے اصل میں رَاَیُوْا تھا۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ی متحرک ماقبل اس کا مفتوح اس ی کو الف سے بدلا۔ اب الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے الف کو حذف کر دیا گیا۔ رَاَوْا ہو گیا۔ انہوں نے دیکھا۔
یہاں اس آیت میں بمعنی مستقبل آیا ہے یعنی وہ دیکھیں گے چونکہ آئندہ قیامت کے دن عذاب کو

دیکھنا یقینی ہے اس لئے بجائے مستقبل کے ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا۔ اَلْعَذَابَ فعل رَاَوا کا مفعول ہے۔

= مَرَدٍّ۔ رَدٌّ سے مصدر میمی۔ پھیرنا۔ لوٹنا۔ ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ۔ کیا دنیا کی طرف لوٹ جانے کی کوئی راہ ہے؟ ۔ یعنی دنیا کی طرف لوٹ جانے کی درخواست کریں گے:

تَرَی فعل الظّٰلِمِیْنَ مفعول بہ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ جملہ حالیہ الظّٰلِمِیْنَ سے حال۔ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ شرط یَقُوْلُوْنَ ...... مِنْ سَبِیْلٍ جواب شرط

۴۲ : ۴۵ = تَرٰھُمْ۔ تَرٰی مضارع واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تو ان کو دیکھے گا۔

= یُعْرَضُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ عَرْضٌ (باب ضرب) ان کو پیش کیا جائیگا عَلَیْھَا میں ھَا ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع النّار ہے (آگ، دوزخ) جس پر لفظ العذاب دلالت کرتا ہے۔

= خٰشِعِیْنَ: خَشُوْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ڈرنے والے عاجزی کرنے والے۔ فروتنی کرنے والے:

= مِنَ الذُّلِّ۔ مِنْ بمعنی بِ سببیہ ہے الذُّلِّ۔ ذَلَّ یَذِلُّ (باب ضرب) سے مصدر ہے ذلت، عاجزی، تواضع، دوسرے کے دباؤ اور قہر کی بنا پر جو ذلت ہو اس کو ذُلّ (بضمہ دال) کہتے ہیں۔ اور بغیر کسی کے قہر اور دباؤ کے خود اپنی سرکشی اور سخت گیری کے بعد جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلّ (بکسرہ ذال) کہلاتی ہے۔ ذل ل مادہ۔

مِنَ الذُّلِّ۔ ذلت کی وجہ سے عاجز و درماندہ و خوف زدہ۔

= یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ۔ نیچی دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔ طَرْفٍ خَفِیٍّ، موصوف وصفت؛ طرف کے معنی ہیں۔ نظر، نگاہ۔ طرف العین کہتے ہیں آنکھ کی پلک اور طرف کے معنی ہیں پلک جھپکنے کے۔ پلک جھپکنے کو لازم ہے نگاہ۔ اس لئے خود نگاہ اور نظر کے لئے بھی طرف کا استعمال ہوتا ہے۔ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (۵۵:۵۶) نیچی نگاہ والیاں۔

خَفِیٍّ صفت مشبہ کا صیغہ ہے خَفَاءٌ (باب سمع) مصدر۔ پوشیدہ، چھپی ہوئی۔ یعنی چوری کی نظر سے دیکھیں گے، جیسے وہ شخص جو رسیوں سے بندھا ہوا ہو خوف زدہ ہو کر عاجزی کے ساتھ چوری کی نظر سے جلاد کی تلوار کو دیکھتا ہے۔

یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا۔ خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ۔ اور یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ

تینوں جملے حال ہیں ھُمْ ضمیر مفعول سے ۔
= خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ : (جنہوں نے) اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو گھاٹے میں ڈالا۔
= یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ : مضاف مضاف الیہ، مفعول فیہ ۔ قیامت کے روز۔
= اَلَآ ۔ خبردار ہو جاؤ، جان لو، سن لو۔
= عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ۔ موصوف وصفت : ہمیشہ کا عذاب، قائم رہنے والا۔
۴۲:۴۶ = وَمَا کَانَ : میں مَا نافیہ ہے : وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۔ ای وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَھُمْ
اللہ کے درے ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا کہ ان کی مدد کر سکے :
یَنْصُرُوْنَھُمْ ، یَنْصُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب نَصْرٌ (باب نصر) مصدر (کہ) وہ مدد کر سکیں ۔ یا مدد کریں ۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔
= وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ ۔ جملہ شرط ۔ فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ جواب شرط :
یُضْلِلْ مضارع مجزوم (بوجہ عمل مَنْ شرطیہ) واحد مذکر غائب اِضْلَالٌ (افعال) مصدر اور جس کو اللہ گمراہ کردے (یہ اضلال ان لوگوں کے عدم تلاش حق کی پاداش میں ہوگا اور یہ اضلال کی نسبت حق تعالیٰ کی طرف ہمیشہ تکوینی حیثیت سے بطور مسبب الاسباب کے ہوگی ۔ تفسیر ماجدی)
فَمَا میں فَ جواب شرط کے لئے ہے مَا نافیہ ہے فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ ؛ ای فمالہ من طریق الی ھدایۃ فی الدنیا والی الجنۃ یوم القیامۃ ۔ اس کے لئے دنیا میں ہدایت کا کوئی راستہ اور آخرت میں جنت تک رسائی کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔
۴۲:۴۷ = اِسْتَجِیْبُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر غائب استجابۃ (استفعال) مصدر ۔ تم حکم مانو، بعض نے کہا ہے اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ : ای اجیبوا داعی اللہ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
= مِنْ قَبْلِ اَنْ : اَنْ مصدریہ ہے : یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ۔ ای یاتی یَوْمٌ مِّنَ اللّٰہِ لَا مَرَدَّ لَہٗ (پیشتر اس کے کہ) آجائے اللہ کی طرف سے وہ دن جو ٹلنے والا نہیں ہے
یَوْمٌ سے مراد ۔ یوم الموت یا یوم القیامۃ ہے ۔
لَا مَرَدَّ لَہٗ ۔ مَرَدٌّ ۔ رَدٌّ سے مصدر میمی ہے پھیرنا۔ لوٹنا ۔ کہ اس کے لئے ہٹ جانا ٹل جانا۔ یا لوٹ جانا ممکن نہیں ہے ؛

اگر مِنَ اللہِ کا تعلق لَا مَرَدَّ سے ہے تو مطلب ہوگا۔ کہ اللہ جب اس روز کے آنے کا حکم دے چکے گا۔ تو پھر اس حکم کو واپس نہیں لے گا۔

= مَلْجَأٍ۔ اسم ظرف مکان، پناہ کی جگہ۔ لَجَأٌ (باب فتح، سمع) سے مصدر۔ پناہ پکڑنا اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللہِ اِلَّا اِلَیْہِ (۹: ۱۱۸) اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کے ہاں سے۔

= یَوْمَئِذٍ۔ اس روز۔

= وَمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ۔ نَکِیْرٌ مصدر ہے بمعنی اِنْکَارٌ (افعال)۔ باب افعال سے نَکِیْرٌ (بروزن فعیل) مصدر غیر قیاسی ہے۔ اس جگہ نفی انکار سے مراد ہے ایسے انکار کی نفی جو نجات دے سکے۔ (کرخی) یا نکیر سے مراد ہے مدد گار (مجاہد) یا نکیر بمعنی منکر ہے: یعنی قیامت کے دن عذاب کا انکار کرنے والا کوئی نہ ہوگا (کلبی)

تم نے جو کچھ کیا ہے تم اس کا انکار نہ کر سکو گے کیونکہ اعمال ناموں میں اس کا اندراج ہوگا اور تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی تمہارے اعمال کی شہادت دیں گے۔

۴۲: ۴۸ = فَاِنْ اَعْرَضُوْا جملہ شرط ہے۔ فَمَا اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا۔ جواب شرط

اَعْرَضُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِعْرَاضٌ (افعال)، مصدر۔ منہ پھیر لینا۔ اور اگر وہ لوگ (یہ سن کر) پھر بھی منہ پھیر لیں۔

= حَفِیْظًا۔ نگہبان۔ حفاظت کرنے والا۔ منصوب بوجہ تمیز۔

= اِنْ عَلَیْکَ میں اِنْ نافیہ ہے۔ اِلَّا حرف استثناء۔

= اَلْبَلٰغُ: مصدر ہے یہ لفظ قرآن مجید میں بمعنی تبلیغ آتا ہے۔ اَلْبَلَاغُ وَالْبُلُوْغُ (باب نصر) کے معنی مقصد اور منتہیٰ کے آخری حد تک پہنچنے کے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ مقصد کوئی مقام ہو یا زمانہ یا اندازہ کئے ہوئے امور میں سے کوئی امر ہو۔ مگر کبھی محض قریب تک پہنچ جانے کے لئے بھی بولا جاتا ہے گو انتہار تک نہ بھی پہنچا ہو۔

انتہار تک پہنچنے کے معنی میں فرمایا:

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً (۴۶: ۱۵) یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے۔

اور اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَۃٌ (۶۸: ۳۹) یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو ..... چلی جائیں گی۔ یہاں بَالِغَۃٌ سے مراد انتہائی مؤکد قسمیں ہیں۔

بَلَاغٌ بمعنی پیغام جیسے هٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ (۵۲:۱۴) یہ (قرآن) لوگوں کے نام (خدا کا) پیغام ہے۔

اور بَلَاغٌ کے معنی کافی ہونا بھی ہیں جیسے اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ (۱۰۶:۲۱) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (خدا کے حکموں کی) پوری تبلیغ ہے۔

= وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً جملہ شرط فَرِحَ بِهَا جواب شرط۔

اِذَا شرطیہ: اَذَقْنَا ماضی جمع متکلم اِذَاقَةٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے چکھایا۔ ذوق مادہ رَحْمَةً مفعول فعل اَذَقْنَا کا۔ فَرِحَ ماضی واحد مذکر غائب، وہ خوش ہوا۔ یا خوش ہو جاتا ہے بِهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع رَحْمَةً ہے رحمۃ سے مراد دنیاوی نعمتیں ہیں مثلاً دولت، صحت وغیرہ۔

= وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ شرط۔ ینسی النعمۃ راسًا ویذکر البلیۃ ویستعظمھا (جواب شرط محذوف) فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ۔ علت جزاء

اِنْ شرطیہ تُصِبْهُمْ مضارع مجزوم بوجہ شرط واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے (الانسان سے مراد جنس انسان ہے لہٰذا یہاں هُمْ جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے) اِصَابَةٌ (افعال) مصدر۔ ان کو پہنچے یا پہنچتی ہے۔ سَيِّئَةٌ تکلیف، مصیبت از قسم قحط، بیماری، تنگی، مفلسی، وغیرہ۔

بِمَا میں بَ سببیہ ہے مَا موصولہ قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اس کا صلہ۔ قَدَّمَتْ ماضی واحد مؤنث غائب تَقْدِيْمٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے آگے بھیجا۔ كَفُوْرٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے سخت ناشکرا۔ الکفر سے؛

فَرِحَ اور كَفُوْرٌ لفظًا واحد کے صیغے ہیں اور معنًا جمع آئے ہیں۔

مطلب یہ کہ جب انسان کو اللہ کی طرف سے رحمت عطا ہوتی ہے تو اترا جاتا ہے لیکن جب کوئی دکھ آتا ہے جو اس کی اپنی کرتوتوں کا نتیجہ ہوتا ہے رحمت اور عنایت کو سرے سے بھول جاتا ہے اور سب کا انکار کرنے لگتا ہے مصیبت کا بار بار ذکر کرتا ہے اسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے اور غور نہیں کرتا کہ اس کا سبب کیا ہے۔

صاحب تفسیر مظہری رقم طراز ہیں:۔

اِذَا (جب) عربی زبان میں اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی بات ثابت شدہ اور محقق ہو۔ نعمت عطا فرمانا اور اس کا مزہ چکھانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ذاتیہ کا اقتضا اور اس کا معمول ہے

کسی شک کی اس میں گنجائش ہی نہیں ہے اس لئے اَذَقْنَا کے ساتھ لفظ اذا استعمال کیا لیکن مصیبت کا آنا تقاضا ئے رحمت نہیں نہ اللہ کا یہ دستور ہی ہے کہ (بے وجہ، بغیر جرم کے) مصیبت میں مبتلا کردے۔ اس لئے تُصِبْھُمْ کے ساتھ لفظ اِنْ (اگر۔ جو شک کے لئے آتا ہے) استعمال کیا۔

۴۲: ۴۹ = یَھَبُ: مضارع واحد مذکر غائب ھِبَۃٌ (باب فتح) مصدر وہ بخشتا ہے وہ دیتا ہے۔ وھب مادہ، اَلْوَھَّابُ بہت عطا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

= یَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب مَشِیَّۃٌ (باب فتح) جس کو) وہ چاہتا ہے۔

= اِنَاثًا۔ اُنْثیٰ کی جمع عورتیں یہاں مراد بیٹیاں۔ ا ن ث مادہ

= الذُّکُوْرَ۔ ذَکَرٌ کی جمع۔ مرد، یہاں مراد بیٹے۔ اصل میں اُنْثیٰ وَذَکَرٌ عورت اور مرد کی شرمگاہوں کو کہتے ہیں۔ پھر اس معنی کے لحاظ سے (مجازاً) یہ دونوں نر اور مادہ پر بولے جاتے ہیں دونوں مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

۴۲: ۵۰ = اَوْیُزَوِّجُھُمْ۔ یُزَوِّجُ مضارع واحد مذکر غائب تَزْوِیْجٌ (تفعیل) مصدر زَوْجٌ جوڑا۔ یُزَوِّجُ وہ جوڑا بناتا ہے، باہم ساتھی بناتا ہے (ان کو جمع کر دیتا ہے (مولنا اشرف علیؒ) ان یجمع بینھما۔ دونوں کو جمع کر دیتا ہے یعنی بیٹے بھی دیتا ہے اور بیٹیاں بھی دیتا ہے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع بیٹے اور بیٹیاں ہیں (یعنی بیٹے اور بیٹیاں جو وہ عطا کرتا ہے)

= ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا۔ ذُکْرَانٌ ذکر کی جمع۔ مرد، بیٹے۔ اور اِنَاثٌ اُنْثیٰ کی جمع، عورتیں، بیٹیاں۔ دونوں ھُمْ ضمیر سے حال ہیں۔

= یَجْعَلُ: مضارع واحد مذکر غائب جَعْلٌ (باب فتح) مصدر۔ کرتا ہے۔ کر دیتا ہے

= عَقِیْمًا۔ منصوب بوجہ یجعل کا مفعول ہونے کے۔ یا یہ یَخْلُقُ سے بدل ہے، عَقِیْمٌ بانجھ اس لفظ کا استعمال مذکر اور مؤنث سب کے لئے ہوتا ہے یعنی مرد جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور عورت جو بانجھ ہو۔ مرد کے لئے آئیگا تو اس کی جمع عُقَمَا ہوگی۔ اور اگر عورت کے لئے آئے گا تو اس کی جمع عِقَامٌ ہوگی۔ عَقْمٌ اصل میں اس خشکی کو کہتے ہیں جو اثر قبول کرنے سے مانع ہو چنانچہ محاورہ ہے کہ:۔

عَقَمَتْ مَفَاصِلُہٗ اس کے جوڑ خشک ہوگئے اور عَقَمَتِ الرَّحِمُ بچہ دانی خشک ہوگئی۔ عورتوں میں عقیم اس کو بولتے ہیں جو مرد کے نطفہ کو قبول نہ کرے۔

عقیم بے خیر کو بھی کہتے ہیں قرآن مجید میں ہے اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ (۵۱: ۴۱) جب ہم نے ان پر خیر سے خالی ہوا بھیجی۔

عَلِیْمٌ، عِلْمٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن مبالغہ کا صیغہ ہے بڑا دانا، خوب جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ

کے اسمارِ حسنیٰ میں سے ہے۔

= قَدِیْرٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر۔ قدرت والا۔ زبردست، خدا تعالیٰ کا اسم صفت قَدِیْرٌ اس ذات کو کہتے ہیں جو جو چاہے کرے اور جو کچھ کرے اس طرح کرے کہ تقاضائے حکمت کے بالمقابل مطابق ہو۔ اس سے ذرا اِدھر اُدھر نہ ہو اس لئے اس لفظ کا اطلاق بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور ذات پر جائز نہیں۔ (راغب)

۴۲: ۵۱ = وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ۔ اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ (ضیاء القرآن) اور کسی بشر کا مقدور نہیں (حقانی)، اور یہ کسی بشر کا مرتبہ نہیں (تفسیر ماجدی)

= اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا: اَنْ مصدریہ۔ یُکَلِّمَ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب۔ کہ کلام کرے وہ۔ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع بشر ہے اور یہ کسی بشر کا یہ مرتبہ نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے۔

اِلَّا۔ حرف استثناء۔ جس کی مندرجہ ذیل صورتیں بیان فرمائی گئی ہیں:

(۱) وَحْيًا۔ یعنی بطریق وحی۔ یعنی عام قدرتی ذرائع ابلاغ کے واسطہ کے بغیر دل میں کوئی بات ڈال دی جائے۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں:۔

(ا) بحالت بیداری جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں حضرت موسیٰ کو دریا میں ڈال دینے کے متعلق الہام ہوا تھا۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى o اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ (۲۰: ۳۸: ۳۹) جب کہ ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام کی جو الہام کئے جانے ہی کے قابل تھی (یعنی) یہ کہ (موسیٰ کو) ایک صندوق میں رکھ کر پھر اُسے دریا میں ڈال دو۔

(ب) بحالتِ خواب: جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بحالت منام القار فی القلب ہوا۔ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى: (۳۷: ۱۰۲) کہا (ابراہیم نے) کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں (سو تم بھی سوچ لو کہ) تمہاری کیا رائے ہے؟

(۲) اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ۔ یا کسی پردے کے پیچھے سے: وَرَآئِ اصل میں مصدر ہے لیکن اس کا معنی ہے آڑ۔ حدِ فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا۔ پیچھے ہونا۔ علاوہ۔ سوا ہونا

فصل اور حد بندی پر دلالت کرتا ہے اس لئے سب معنی میں مستعمل ہے۔

حجاب: پردہ۔ اوٹ۔ ملنے سے روکنا۔ مصدر ہے۔ یہاں پردہ سے مراد وہ پردہ ہے جو رؤیت سے مانع ہو۔

مثال اس کی حضرت موسیٰ کا خدا سے کلام ہے: وَ لَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی لِمِیۡقَاتِنَا وَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ (۷: ۱۴۳) اور جب (حضرت) موسیٰ ہمارے وقت (موعود) پر آگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہمکلام ہوا۔ موسیٰ بولے اے پروردگار مجھے اپنے کو دکھلا دیجئے (کہ) میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں (اللہ نے) فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

(۳) اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِہٖ مَا یَشَآءُ یا کسی قاصد (فرشتہ) کو بھیج دے۔ سو وہ وحی پہنچا دے اللہ کے حکم سے جو وہ (یعنی اللہ) چاہتا ہے۔

وَمَا کَانَ واوَ عاطفہ۔ مَا نافیہ، کَانَ فعل ناقص۔ لِبَشَرٍ، خبر کان۔ اَنۡ مصدریہ یُکَلِّمَہُ اللّٰہُ جملہ بتاویل مصدر اسم کَانَ۔ کسی انسان کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے روبرو بالمشافہ کلام کرے۔

= اِلَّا وَحۡیًا۔ استثناء منقطع۔ ای اِلَّا (اَنۡ یُّوۡحِیَ اِلَیۡہِ) وَحۡیًا۔ مگر یہ کہ اس پر وحی نازل کی جائے

(۲) اَوۡ مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ۔ ای ان یکلمہ اللّٰہُ من وَّرَآیِٔ حِجَابٍ، یا یہ کہ پردہ کے پیچھے سے اللہ اس سے کلام کرے۔

(۳) اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا۔ ای اَوۡ اَنۡ یُّرۡسِلَ رَسُوۡلًا۔ یا یہ کہ وہ (خدا) بھیجے (اس کی طرف اپنا کوئی) پیغمبر (فرشتہ)

فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِہٖ مَا یَشَآءُ۔ فَ ترتیب کا ہے۔ یُوۡحِیَ مضارع واحد مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع رسول (فرشتہ) ہے بِاِذۡنِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب اور یَشَآءُ میں ضمیر فاعل واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔

مَا موصولہ ہے اور یَشَآءُ اس کا صلہ۔ اور وہ (فرشتہ) اُس (اللہ کے) حکم سے اس کی منشاء کے مطابق وحی کرتا ہے۔

= عَلِیٌّ۔ بلند مرتبہ۔ سب سے اوپر۔ عالی شان، برتر۔ عَلَاءٌ سے بروزن فَعِیۡلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ امام راغب فرماتے ہیں۔ عَلِیٌّ کے معنی ہیں رفیع القدر۔ بلند مرتبت۔ یہ عَلِیَ

سے ہے۔ اور جب یہ اللہ تعالیٰ کی صفت واقع ہو جیسے هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ تو اس کے معنی ہوں گے وہ ذات پاک جو اس سے کہیں برتر ہے کہ وصف بیان کرنے والوں کا وصف بلکہ عالموں کا علم بھی اس کا احاطہ نہ کر سکے۔

= حَكِيْمٌ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ حکمت والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ کیونکہ اصل حکمت اسی کی حکمت ہے۔

۴۲:۵۲ = وَكَذٰلِكَ۔ واؤ عاطفہ۔ کاف تشبیہ کا ہے ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر۔ اور اسی طرح سے۔ ای مثل ایحاء نا الی غیرك من الرسل، جس طرح تیرے علاوہ دوسرے رسولوں پر ہم نے وحی کی (اسی طرح)

= اَوْحَيْنَا، ماضی جمع متکلم اِيْحَاءٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے وحی نازل کی۔

= رُوْحًا، ای القرآن۔ روح چونکہ حرارت جسم کا باعث ہے

اسی طرح کتاب اللہ عالم کی حیات ابدیہ کا باعث ہے اس لئے روح کا لفظ اس پر بولا گیا یہ قول حضرت ابن عباس کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ روح سے مراد جبرائیل ہے۔

= مَا كُنْتَ تَدْرِيْ۔ ماضی استمراری کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَدْرِيْ دِرَايَةٌ (باب ضرب) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے بمعنی جاننا۔ تو نہیں جانتا تھا۔

= مَا الْكِتٰبُ۔ میں مَا استفہامیہ ہے کتاب کیا ہے وَلَا الْاِيْمَانُ اور ایمان کیا ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں:۔

یہ تو ظاہر ہے کہ آپ وحی سے پہلے کتاب یعنی قرآن کو نہ جانتے تھے مگر ایمان کے نہ جاننے میں کلام ہے: کس لئے کہ بعثت اور وحی سے پہلے انبیاء علیہم السلام مومن تھے۔ کسی نے شرک نہیں کیا۔ نہ زنا کیا نہ کوئی بدکاری اس کی علماء تفسیر نے توجیہیں کی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان سے مراد نماز ہے اور ایمان کا اطلاق نماز پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اس آیت میں وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (۲:۱۴۳) ای صَلٰوتَكُمْ یعنی وحی سے پہلے آپ نماز اور اس کے ارکان و شروط سے واقف نہ تھے نہ شرائع معلوم تھے ...

فقیر کہتا ہے کہ گو ایمان کو جانتے تھے مگر وہ جاننا اس جاننے کے مقابلے میں جو وحی کے بعد ہوا کالعدم ہے دیکھو کوئی کامل استاذ جب کسی طالب علم کو جو پہلے بھی کچھ پڑھا تھا تکمیل کے بعد یہ کہہ دیتا ہے کہ آپ پہلے جانتے بھی نہ تھے کہ علم کیا ہے؟

= جَعَلْنٰهُ۔ میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الْكِتٰبُ ہے۔

= نَھۡدِیۡ مضارع جمع متکلم ھدی وھدایۃ (باب ضرب) مصدر ہم ہدایت کرتے ہیں۔ ہم راستہ دکھا دیتے ہیں۔

= بِہٖ میں ب سببیہ ہے اور ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الکتٰب ہے

= لَتَھۡدِیۡ لام تاکید کے لئے ہے تَھۡدِیۡ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، بیشک آپ (راہ راست کی ہی) ہدایت کر رہے ہیں

۴۲: ۵۲ = صِرَاطِ اللّٰہِ، مضاف مضاف الیہ یہ بدل ہے صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ سے اتحاد اعراب بھی اسی وجہ سے ہے

= اَلَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یہ اللہ کی صفت ہے۔

لَہٗ ای خَلۡقًا وملکًا ازروئے پیدائش وملکیت اسی کی ہیں یعنی وہی خالق و مالک ہے مَا موصولہ ہے اور فی السمٰوٰت اور فی الۡاَرۡضِ صلہ ہے، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا خالق اور مالک وہی ہے۔

= اَلَاۤ بطور حرف استفتاح استعمال ہوا ہے یعنی کلام کے شروع کرنے کے لئے جان لو۔ یاد رکھو۔ نیز ملاحظہ ہو ۴۲: ۱۸ متذکرۃ الصدر۔

= تَصِیۡرُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ صَیۡرٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا یا پھرنا۔ جب اس کا صلہ اِلٰی آتا ہے (جیسا کہ آیت ہذا میں ہے) تو معنی وہاں تک پہنچنے اور منتہی ہونے کے ہیں افعال ناقصہ میں سے ہے۔ جملہ امور (فیصلہ کے لئے) اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں:

اَلَاۤ اِلَی اللّٰہِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ۔ ای ترجع امور جمیع العباد فی یوم القیٰمۃ الی اللہ تعالیٰ۔ جملہ خلائق کے احوال روز قیامت فیصلہ کے لئے اسی کے حضور پیش ہوں گے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۴۳) سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ مَکِّیَّۃٌ (۸۹)

۴۳ : ۱ == حٰمٓ ۔ حروف مقطعات ہیں :

۴۳ : ۲ == وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ واؤ قسمیہ ہے اَلْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ہ موصوف وصفت مل کر مقسم بہ۔ اور اگلی آیت میں قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا مقسم علیہ۔ قسم ہے قرآن مبین کی :

الکتٰب سے مراد قرآن مجید ہے جیساکہ اگلی آیت سے واضح ہے ، مُبِیْن اسم فاعل واحد مذکر اِبَانَۃٌ باب افعال سے مصدر یہ لفظ لازم ومتعدی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے بمعنی ظاہر یا ظاہر کرنے والا۔

پہلی صورت میں مطلب ہوگا: اس کتاب کی قسم جو بالکل واضح ظاہر اور روشن ہے یعنی اس کے مطالب ومعارف بالکل عیاں اور شک وشبہ سے بالاتر ہیں :

اور متعدی ہونے کی صورت میں اس کا مطلب ہوگا:۔ اس کتاب کی قسم جو حق وباطل کو واضح کرنے والی ہے یہاں یہ دونوں صفات اس کتاب میں پائی جاتی ہیں یہ کتاب بذات خود بڑی واضح اور روشن ہے اور حق وباطل کو نمایاں اور آشکارا کرنے والی ہے :

۴۳ : ۳ == جَعَلْنٰہُ ۔ جَعَلْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم جَعْلٌ باب فتح مصدر بمعنی کرنا۔ بنانا۔ ٹھہرانا وغیرہ۔

یہ لفظ مندرجہ ذیل پانچ طرح پر استعمال ہوتا ہے :

۱۔ بمعنی صَارَ ۔ طَفِقَ ، اس صورت میں یہ بطور فعل لازم کے آتا ہے مثلاً جَعَلَ زَیْدٌ یَقُوْلُ کَذَا : زید یوں کہنے لگا۔

۲ :۔ بمعنی اَوْجَدَ (یعنی ایجاد یا پیدا کرنا۔ اس صورت میں یہ فعل متعدی بیک مفعول استعمال ہوتا ہے مثلاً وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۔ (۶ : ۱) اور اس نے اندھیرے اور روشنی بنائی۔

۳۔ ایک شے کو دوسری شے سے پیدا کرنا اور بنانا۔ مثلاً وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ

اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا (۴۲:۱۱) اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے
۴:- بمعنی تصییر۔ یعنی کسی شے کو ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا۔ جیسے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَاءً (۲:۲۲) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ اور آسمان کو چھت ؛ یا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا (آیت ہذا) بے شک ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا۔
۵:- کسی چیز پر کسی چیز کے ساتھ حکم لگانا عام اس سے کہ وہ حکم حق ہو یا باطل۔
(ا) حق کی مثال:- اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ (۲۸:۷) ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اسے پیغمبر بنادیں گے:
(ب) باطل کی مثال۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا (۶:۳۶) اور (یہ لوگ) خدا ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے یعنی کھیتوں اور چوپائیوں سے خدا کا بھی ایک حصہ مقرر کرتے ہیں (راغب)
ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اس کا مرجع الکتٰب ہے:
== قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا موصوف وصفت مل کر جَعَلْنَا کا مفعول۔ بمعنی قرآن بزبان عربی
== لَعَلَّكُمْ تاکہ تم۔ لَعَلَّ اصل میں حرفِ ترجی ہے۔ بمعنی شاید کہ، امید ہے کہ:۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حاکمانہ وشاہانہ طرز کلام کے مطابق یہ لفظ تعلیل وتحقیق کے لئے استعمال فرمایا ہے بمعنی کَیْ۔ جیسا کہ آیت ہذا میں آیا ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔
== تَعْقِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ عَقْلٌ باب ضرب) مصدر سے (تاکہ) تم (اس کے مطالب کو) سمجھو۔ یہ آیت جواب قسم ہے۔
۴۳:۴ == اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الکتٰب (آیت نمبر۲) اُمِّ الْكِتٰبِ مضاف مضاف الیہ۔ بمعنی تمام کتابوں کی ماں۔ یا اصل۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ جیسا کہ اور جگہ فرمایا بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (۸۵:۲۱:۲۲) بلکہ یہ قرآن مجید ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔
== لَدَيْنَا۔ لَدٰی مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے پاس، ہمارے نزدیک اللہ کے پاس ہونا بے کیف اور تصورِ مکانیت سے پاک ہے (قربِ الٰہی نہ مکانی ہے نہ کسی جسمانی کیفیت کا حامل)
بعض کے نزدیک لَدَيْنَا سے پہلے مَحْفُوْظًا کا لفظ محذوف ہے یعنی قرآن

ہمارے پاس تغیر سے محفوظ ہے۔

= لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ، لام تحقیق کے لئے ہے۔ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ قرآن مجید کی صفات ہیں
عَلِیٌّ بڑے رتبے والا۔ کسی کا ادراک وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ یا اس کا یہ مطلب ہے کہ تمام
آسمانی کتابوں میں اس کی شان بلند ہے۔

حَکِیْمٌ حکمت سے بھرا ہوا۔ یا محکم جس کو کوئی کتاب منسوخ نہیں کر سکتی (نیز ملاحظہ
۴۲: ۵۱)

۴۳: ۵ = اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا: ہمزہ استفہام انکاری کا ہے ف
عطف کے لئے۔ نَضْرِبُ عَنْ: جب کوئی شخص کسی چیز سے منہ پھیر لے اور اسے نظرانداز
کردے۔ تو عرب کہتے ہیں کہ ضَرَبْتُ عَنْہُ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں اس سے رُک گیا
صَفْحًا۔ صَفْحٌ کا معنی ہے گردن کا ایک پہلو کسی کی طرف کردینا (یعنی گردن پھیرنا)
صَفْحًا مفعول مطلق من غیر لفظہٖ ہے۔ پہلو پھیرنا۔ دور ہوجانا۔ روگرداں ہونا۔
صَفْحًا مفعول مطلق ہے نَضْرِبُ کا۔ جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا ہے۔

راغب نے لکھا ہے کہ صَفْحٌ باب فتح کے معنی ترکِ تثریب۔ یعنی الزام یا
چھوڑ دینے کے ہیں اور یہ عفو سے زیادہ بلیغ ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاعْفُوْا وَ
اصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ (۲: ۱۰۹) سو تم درگذر کرو اور خیال میں نہ لاؤ جب تک
بھیجے اللہ اپنا حکم۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ کبھی انسان معاف تو کر دیتا ہے لیکن الزام دینے نہیں چھوڑتا
الذِّکْرَ۔ ذکر کے معنی پند و نصائح الذکر سے یہاں مراد قرآن اور اس کے
و نصائح ہیں۔

= اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ: اَنْ مصدریہ ہے مُسْرِفِیْنَ اسم فاعل
جمع مذکر اِسْرَافٌ (افعال) سے جس کے معنی ہیں حد اعتدال سے تجاوز کرنا۔

مطلب یہ کہ:۔

تمہارے ایک حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہونے پر کیا ہم تم کو نظرانداز کردیں گے اور
عظیم اور اس میں مذکور فرائض و واجبات جن کی تعمیل تم پر لازمی ہے ان سے تم کو مطلع نہ
کریں گے۔

(ہمزہ استفہام انکاری کے داخل ہونے سے مطلب یہ ہو گیا کہ:۔
نہیں ہم تمہیں نظرانداز نہیں کریں گے اور اس ذکر عظیم (قرآن مجید) اور اس کے احکام۔

تم کو ضرور مطلع کرتے رہیں گے)

۴۳: ۶ = کَمۡ: دوطرح استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ سوالیہ استفہام کے لئے۔ مقدار یا تعداد کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے کَمۡ دِرۡهَمًا عِنۡدَكَ ۔تیرے پاس کتنے درہم ہیں؟

۲۔ خبریہ:۔ جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے اس صورت میں یہ مِنۡ کے صلہ کے ساتھ بھی اور اس کے بغیر بھی آتا ہے۔ اس جملہ میں کَمۡ خبریہ ہے۔ کَمۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ بہت سے نبی۔

= فِي الۡاَوَّلِيۡنَ ۔ پہلے لوگوں کی طرف۔ ہم پہلے لوگوں کی طرف بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں۔

۴۳: ۷ = وَ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ ۔ واؤ عاطفہ مَا نافیہ ہے۔ يَاۡتِيۡ مضارع واحد مذکر غائب هِمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع الۡاَوَّلِيۡنَ ہے (مضارع کو استعمال کرکے ماضی کا حال بیان ہوا ہے) اِلَّا حرف استثناء كَانُوۡا يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ماضی استمراری جمع مذکر غائب اِسۡتِهۡزَاءٌ (استفعال) مصدر سے بِهٖ میں ہٖ ضمیر کا مرجع نبی ہے۔ ان لوگوں کے پاس (کبھی) کوئی ایسا نبی نہیں آتا تھا جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو۔

۴۳: ۸ = فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَ سببیہ ہے اَهۡلَكۡنَا ماضی جمع متکلم۔ اِهۡلَاكٌ (افعال) مصدر اَشَدَّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ قوی تر۔ نہایت قوی مِنۡهُمۡ میں ضمیر هُمۡ جمع مذکر غائب المُسۡرِفِيۡنَ المخاطبین کی طرف راجع ہے جس سے مراد مکہ کے مسرفین ہیں بَطۡشًا بوجہ تمیز منصوب ہے۔ بَطۡشٌ بمعنی قوّت، سختی، پکڑ، گرفت، مصدر بدیں سبب ہم نے ان لوگوں کو جو ان (موجودہ مخاطبین) سے بھی زیادہ زور آور تھے غارت کر ڈالا۔ فاهلكنا قوما اشد بطشا من كفار مكة الذين كذبوا نبينا بسبب تكذيبهم رسلهم فليحذر الذين كذبوك ان نهلكهم لسبب ذلك كما اهلكنا الذين كانوا اشد منهم بطشا اى اكثر منهم عددا وعُدَدًا وجلدًا (اضواء البیان)

بس ہم نے ان لوگوں کو جو ہمارے نبی کی تکذیب کر رہے ہیں ان سے بھی زیادہ طاقتور اور شہ زور تھے ہلاک کر ڈالا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تھی سو (اے نبی علیہ السلام) ان کفار کو جو آپ کی تکذیب کر رہے ہیں ان کو بچنا چاہئے کہ ہم اس تکذیب کے سبب ان کو بھی ہلاک

نہ کردیں جیسا کہ ہم نے ان سے زیادہ طاقت ور لوگوں کو (ایسے ہی قصور پر) ہلاک کردیا تھا۔ جو تعدادی لحاظ سے، سامانِ حرب کے لحاظ سے، اور ہمت واستقلال کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑے تھے۔
= وَمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ۔ واؤ عاطفہ ہے مَضٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب مَضٰی (باب ضَرَبَ) مصدر وہ گذر گیا۔ مُضُوٌّ (باب نصر) مصدر سے بھی اسی معنی میں آتا ہے مَثَلٌ اسم مفرد اَمْثَالٌ جمع۔ حالت۔ اور اگلے لوگوں کی (ایہ) حالت (ان سے پہلے) گذر چکی ہے۔

فائدہ

مَثَلٌ قرآن مجید میں مندرجہ ذیل معانی میں آیا ہے۔
(۱) جس جگہ مَثَلٌ مرفوع آیا ہے اور اس کے بعد کَمَثَلِ بھی آیا ہے۔ یعنی مثل اور ممثل بہٖ دونوں مذکور ہیں تو مَثَلٌ سے مراد صفت اور حالت ہے:
(۲) اگر لفظ مَثَلٌ مرفوع مذکور ہے اور اس کے بعد کمثل نہیں ہے تو اس کا معنی بھی صفت ہے۔ ماسوائے آیت اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ (۲:۲۱۴) کے جہاں اس سے شبہ یعنی تشبیہی قصہ مُراد ہے،
ترجمہ:۔ کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے دراں حالیکہ ابھی تم پر ان لوگوں کے حالات جیسے حالات پیش نہیں آئے۔
۳:۔ اگر مَثَلَ منصوب ہے خواہ اس کے بعد کَمَثَلِ ہے یا نہیں بہرحال مَثَلٌ سے مراد ہے صفت اور حالت۔
۴:۔ اگر مَثَلٍ مجرور معہ تنوین کے ہے وہ نادر معنی مراد ہے جو ندرت میں کہاوت کی طرح ہو گیا ہے صرف آیت وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا (۲۵:۳۳) اور یہ لوگ جیسا بھی عجیب سوال آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم اس کا جواب ٹھیک اور وضاحت میں بڑھا ہوا آپ کو بتاتے ہیں: میں مَثَلٍ کا معنی ہے اعتراض اور سوال عجیب۔
۵:۔ اگر مَثَلِ مجرور بغیر تنوین کے ہو تو تشبیہی قصہ مراد ہے۔
۶:۔ اور اگر اَلْمَثَلُ معرف باللام ہے اور ایسا حرف دو جگہ آیا ہے تو اس سے مُراد ہے عظیم الشان صفت۔ (ماخوذ از لغات القرآن)
۴۳:۹ = وَلَئِنْ واؤ عاطفہ ہے لام تاکید کے لئے ہے اِنْ حرف شرط:
= سَاَلْتَہُمْ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مُراد ہیں۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر

غائب اہل مکہ کے مسرفین المشرکین مُراد ہیں سارا جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ لَیَقُوْلُنَّ ..... العَلِیْمُ جواب شرط ہے:

= لَیَقُوْلُنَّ لام جواب شرط کے لئے ہے لَیَقُوْلُنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب وہ ضرور کہیں گے:

= خَلَقَهُنَّ ۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کی طرف راجع ہے۔

= اَلْعَزِیْزُ عِزَّةٌ سے فعیلن کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے زبردست، غالب، گرامی قدر۔

= اَلْعَلِیْمُ. فَعِیْلَنَ کے وزن پر عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔

۴۳: ۱۰ = **فائدہ:** آگے آیات ۱۰۔۱۱۔۱۲۔ میں اس ذات العزیز العلیم کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

= مَهْدًا مصدر ہے (باب فتح) بستر بچھانا۔ ٹھکانا بنانا۔ مِهَادٌ جمع اَمْهِدَةٌ و مَهْدٌ: بستر، ہموار زمین۔ فرش، جیسا کہ فرمایا۔ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (۲: ۲۲) جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا۔

لَكُمْ میں ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مفعول لہٗ جَعَلَ کا۔ اَلْاَرْضَ مفعول ثانی،

= سُبُلًا ۔ راستے سَبِیْلٌ کی جمع جَعَلَ کا مفعول ثالث؛ فِیْهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول فیہ الارض کی طرف راجع ہے۔

= لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ: تاکہ ان راستوں پر چل کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکو:

فائدہ ۲ زمین کے سارے جغرافیائی تغیرات جن سے انسان کو مدد مل سکتی ہے اس کے تحت میں آگئے۔

۴۳: ۱۱ = بِقَدَرٍ۔ بقدر حاجت، مقررہ مقداریں۔ اندازہ کے مطابق، ق د ر مادہ اس مادّہ سے مختلف مصادر سے مختلف معانی آتے ہیں۔ نیز قَدَرَ بمعنی کسی پر تنگی کر دینے کے معنی میں آتا ہے: جیسے اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ (۱۳: ۲۶) خدا جس پر چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے:

= فَاَنْشَرْنَا بِہٖ۔ فَ تعقیب کا ہے اَنْشَرْنَا ماضی جمع متکلم۔ اِنْشَاءٌ (افعال)، مصدر سے جس کے معنی زندہ کرنے اور اٹھا کھڑا کرنے کے ہیں۔ ہم نے زندہ کر دیا۔ ہم نے کھڑا کر دیا۔

بِہٖ میں باء سببیہ ہے اور ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ماء کی طرف راجع ہے۔ بوجہ اس پانی کے

اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ (۲۱:۲۱) بھلا لوگوں نے جو زمین کی چیزوں سے (بعض کو) معبود بنالیا ہے (تو کیا) وہ ان کو (مرنے کے بعد) اٹھا کھڑا کریں گے۔

= بَلْدَةً مَّيْتًا۔ موصوف وصفت مل کر اَنْشَرْنَا کا مفعول۔ مردہ بستی، اجڑا ہوا شہر جو پانی کے نہ ہونے سے اجڑ گیا ہو اور وہاں نباتات وحیوانات ختم ہو گئے ہوں (بارش ہونے پر نباتات اُگ آئے حیوانات دوبارہ بس آئیں اور یوں اجڑی ہوئی بستی دوبارہ آباد و شاداب ہو جائے)

= كَذٰلِكَ: کاف حرف تشبیہ ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر، اجڑی ہوئی بستی کا آباد ہو جانا مشارٌ الیہ، یعنی جس طرح ہم نے مردہ شہر کو زندہ کر دیا یوں ہی تمہیں بھی (قبروں سے) اٹھا کھڑا کر دیا جائے گا۔

= تُخْرَجُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر تم نکالے جاؤ گے (قبروں سے)

فائدہ بادل، بارش، کاشتکاری، باغبانی کے سلسلہ کے چھوٹے بڑے تغیرات ہیں سب اس میں شامل ہیں۔

۴۳:۱۲ = وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا۔ ازواج، جوڑے۔ ہم مثل چیزیں۔ زَوْجٌ کی جمع۔ حیوانات کے جوڑے میں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک زوج کہتے ہیں اور اسی طرح غیر حیوانات میں ہر اس شے کو جو کہ دوسری شے کے قرین ہو خواہ مماثل ہو یا متضاد زوج کہتے ہیں۔

زوج کے معنی یہاں صنف اور نوع کے ہیں۔

الزوج تطلقہ العرب علی الصنف (اضواء البیان) عرب زوج کا اطلاق صنف پر کرتے ہیں۔ الازواج میں اصناف نباتات، بنی آدم اور دیگر مخلوق جس کا علم صرف خدا تعالیٰ ہی کو ہے، سب شامل ہیں۔

اور جگہ فرمایا:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ (۳۶:۳۶) وہ خدا پاک ہے جس نے بنائے جوڑے

سب چیز کے اس قسم سے جسے زمین اگاتی ہے اور اُن کے اپنے میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کا انہیں علم نہیں ہے:

کُلَّھَا۔ کُلَّ منصوب بوجہ الازواج کی صفت ہونے کے) مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الازواج ہے۔ مضاف الیہ۔ سب۔ تمام۔

فَائدہ مخلوقات کی تنویع، تقسیم، تزویج سب اس کے تحت میں آگئی۔

= وَجَعَلَ لَکُمْ اور بنائی تمہارے لئے مِنَ الْفُلْكِ کشتی کی قسم سے یعنی کشتیاں جہاز وغیرہ۔ وَالْاَنْعَامِ اور چوپاؤں کی قسم سے یعنی اونٹ گھوڑے، گائے وغیرہ مَا موصولہ تَرْكَبُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ رُکُوْبٌ (باب سمع) سے مصدر۔ تم سواری کرتے ہو تم سوار ہوتے ہو

فائدہ: اس میں دریائی زمینی جتنی بھی سواریاں ہیں سب اسی میں داخل ہیں۔ سب کو شامل ہے:

۴۲ : ۱۳ = لِتَسْتَوٗا لام کیٗ۔ اور اس کے بعد اَنْ مقدرہ ہے، تَسْتَوٗا مضارع جمع مذکر حاضر اِسْتِوَاءٌ (افتعال) مصدر سے عَلٰی کے صلہ کے ساتھ، جس کا مطلب ہے اچھی طرح سوار ہوجانا۔ تاکہ تم جم کر سوار ہوجاؤ۔ س و ی مادہ۔

= ظُھُوْرِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ ظہور جمع ہے ظَھْرٌ کی بمعنی پیٹھ، پُشت ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اور اسی طرح اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْہِ۔ میں ضمیرہٖ مَا تَرْكَبُوْنَ کے لفظ مَا کی طرف راجع ہے جو لفظ کے لحاظ سے مفرد ہے لیکن معنوی لحاظ سے چونکہ کثیر سواریاں مراد ہیں اس لئے معنوی لحاظ سے ظہور جمع کا صیغہ لایا گیا ہے اور لفظی لحاظ سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب استعمال کی گئی ہے۔

= ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْہِ: ای ثُمَّ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْہِ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ پھر جب تم (سواریوں کی پشتوں پر) جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمتوں کو یاد کرو، تَذْكُرُوْا مضارع منصوب جمع مذکر حاضر ذِكْرٌ (باب نصر) مصدر سے نون اعرابی عامل لام کیٗ آنے سے حذف ہوگیا۔ تاکہ تم یاد کرو، تم یاد کرنے لگو،

= وَتَقُوْلُوْا واؤ عاطفہ، تَقُوْلُوْا مضارع منصوب جمع مذکر حاضر، قَوْلٌ (باب نصر) مصدر سے نون اعرابی بوجہ عامل حذف ہوگیا۔ کہ تم کہنے لگو، یا تم کہو۔

= سَخَّرَ ماضی واحد مذکر غائب تَسۡخِیۡرٌ (تفعیل) مصدر، اس نے بس میں کر دیا سَخَّرَ لَنَا اس نے ہمارے بس میں کر دیا۔ ہمارے تابع کر دیا۔ ہمارے اختیار میں کر دیا۔

تسخیر کے معنی ہیں کسی کو کسی خاص مقصد کی طرف زبردستی لے جانا۔ قرآن مجید میں ہے وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ دَآئِبَیۡنِ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّھَارَ.... (۱۴:۳۳) اور (اسی طرح ایک اعتبار سے) سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا کہ دونوں بڑے چکر کھا رہے ہیں اور (ایسے ہی ایک طرح سے) رات اور دن کو تمہارے اختیار میں لگا دیا (یعنی تمہارے کام میں لگا دیا)

= ھٰذَا: ای ھذا المرکوب۔ اس سواری کو۔

= مَا کُنَّا لَہٗ: مَا نافیہ ہے کُنَّا ماضی جمع متکلم کَوۡنٌ (باب نصر) مصدر۔ ہم نہ تھے۔ لَہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب المرکوب (سواری) کی طرف راجع ہے۔

= مُقۡرِنِیۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب بوجہ کان کی خبر کے۔ اِقۡرَانٌ (افعال) مصدر قابو میں لانے والے، بس میں کرنے والے۔ قرن مادہ۔

اس سے بہت سے مشتقات ہیں، اجتماعیت اور قرب کا مفہوم ضرور ہوتا ہے، بعض مشتقات یہ ہیں۔ قَرۡنٌ، سینگ، عورت کے بالوں کی پٹی (زمانہ)، قوم کا سردار۔ قُرُوۡنٌ قومیں الگ الگ زمانے والیاں۔ قرین۔ ساتھی۔ دوست، قرینہ ساتھ۔ ساتھ وغیرہ

۴۳:۱۴ = مُنۡقَلِبُوۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر، منقلبٌ واحد۔ انقلاب (انفعال) مصدر۔ قلب مادہ۔ لوٹنے والے۔ قلب الشیٔ کے معنی کسی چیز کو پھیرنے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنے کے ہیں۔ انقلاب کے معنی پلٹنے، پھر جانے کے ہیں قرآن مجید میں ہے۔ وَمَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ (۳:۱۴۴) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا۔

بعض نے کہا ہے کہ انسان کے دل کو بھی قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ کثرت سے الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ: اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

۴۳:۱۵ = وَجَعَلُوۡا لَہٗ۔ میں جَعَلُوۡا کی ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کا مرجع کفار ہیں اور لَہٗ میں ہٗ کا مرجع اللہ ہے۔ انہوں نے بنا دیا اس کے لئے۔

= مِنۡ عِبَادِہٖ۔ مِنۡ تبعیضیہ ہے عِبَادِہٖ مضاف مضاف الیہ۔

== جُزۡءً ۔ حصہ۔ اولاد، جُزۡءُ الشَّیۡءِ چیز کا وہ ٹکڑا جس سے وہ چیز مل کر بنے۔
اولاد کو بھی جسم کا ٹکڑا کہتے ہیں کیونکہ اولاد باپ کے نطفہ سے بنتی ہے۔ اور نطفہ انسان کا جزو ہوتا ہے اس لئے اولاد کو بھی جسم کا ٹکڑا کہتے ہیں۔

بخاری رح نے حضرت مسور بن مخرمہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

ترجمہ آیت:۔ اور انہوں نے اس (اللہ) کے لئے اس کے بعض بندوں کو (اس کا) جزو قرار دیا۔ یا بنادیا۔

اس کلام کا تعلق آیت: وَلَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ ..... الخ (آیت ۹ سورۃ ہذا) سے ہے۔ دونوں آیتوں میں نہایت تضاد ہے۔ سابق کلام میں جب اقرار کرلیا کہ اللہ ارض وسماوات کا خالق ہے تو پھر کسی مخلوق کو اس کا جزو کہنا بالکل ممکن نہیں۔ جو ذات قابل تجزیہ ہوتی ہے وہ نہ واجب الوجود ہوسکتی ہے اور نہ خالق (تفسیر مظہری)

== اِنَّ الۡاِنۡسَانَ: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل بمعنی تحقیق، بلاشک، یقیناً، اَلۡاِنۡسَانَ، بمعنی القائل ما تقدم (جلالین) یہاں انسان سے مراد برعایت ال: وہ لوگ ہیں جن کا پہلے ذکر ہوچکا ہے یعنی کفار۔

== لَکَفُوۡرٌ میں لام تاکید کا ہے کَفُوۡرٌ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر، بہت ناشکرا کفران وکفور (نصر) سے مصدر بھی ہے۔

== مُبِیۡنٌ: اسم فاعل واحد مذکر، ظاہر کرنیوالا۔ اِبَانَۃٌ (باب افعال) مصدر، اس مصدر سے فعل لازم بھی آتا ہے اور متعدی بھی، اس لئے مبین کے معنی ظاہر بھی ہے اور ظاہر کرنے والا بھی، یہاں بطور لازم آیا ہے: بمعنی ظاہر، کھلا ہوا۔ صریحاً۔

یہاں کفار کی حد سے بڑھی ہوئی جہالت کو بیان کرنے کے لئے اِنَّ حرف تحقیق لام تاکید، (صفت مشبہ) اور مُبِیۡنٌ بیک وقت استعمال کیا گیا ہے:۔

۴۳: ۱۶ == اَمۡ۔ استفہام انکاری کے معنی میں آیا ہے۔

== اِتَّخَذَ ماضی واحد مذکر غائب (ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے) اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر اس نے اختیار کیا۔ اس نے پسند کیا۔

== مِمَّا۔ مِنۡ حرف جار۔ اور ما موصولہ سے مرکب ہے۔ یَخۡلُقُ صلہ ہے اپنے موصول کا بَنَاتٍ مفعول فعل اِتَّخَذَ کا۔ کیا جو مخلوق اس نے پیدا کی ہے اس میں سے

اس نے اپنے لئے بیٹیوں کو ہی پسند کیا ہے ؟
یہاں اَمْ استفہام انکاری بطور زجر و توبیخ آیا ہے یعنی ایسا ہر گز ہرگز نہیں یہ تمہارا سراسر افترا ر ہے :
= وَّ اَصْفٰکُمْ ۔ اَصْفٰی ماضی واحد مذکر غائب اِصْفَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی منتخب کرنا۔ برگزیدہ کرنا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اور تمہیں چن لیا (بیٹوں کے لئے)
اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ۝ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ۔ (۵۳: ۲۱، ۲۲) کیا تمہارے لئے تو بیٹے ہوں اور اُس (اللہ) کے لئے بیٹیاں یہ تو پھر بڑی ڈھنگی اور بھونڈی تقسیم ہے ۔
= وَاِذَا میں واؤ حالیہ ہے اور اِذَا شرطیہ ۔ حالانکہ جب ،
= بُشِّرَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَبْشِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر جس کے معنی خوشخبری سنانے کے ہیں ۔ تبشیر میں کثرت سے خوشخبری دینے کے معنی ملحوظ ہیں ۔ لیکن کبھی کبھی غصہ کے اظہار کے لئے تہکماً یا طنزاً افسوسناک یا بری خبر سنانے کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے چنانچہ یہاں یہی معنی مراد ہیں ۔
= اَحَدُھُمْ ۔ ان میں سے کوئی ایک ۔ اَحَدُ مضاف ھُمْ مضاف الیہ ۔
= بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا :
مَا موصولہ ۔ ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا (مَثَلًا مفعول بہ ضرب کا) صلہ و موصول مل کر مفعول بہ ہوا بُشِّرَ کا ۔
ترجمہ ہوگا :۔
اور حال یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو اسی وصف ، صفت یا حالت کی بشارت دی جائے (یعنی خبر دی جائے) جسے وہ اللہ کے لئے قرار دیتا ہے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
مَثَلًا کے لئے مزید ملاحظہ ہو ۴۳ : ۸ متذکرہ بالا ۔
صاحب تفسیر مظہری اس جملہ کی تشریح میں رقمطراز ہیں :۔
یعنی جب اس جنس کی بشارت دی جاتی ہے جس کو وہ خدا کی مثل قرار دیتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ملائکہ کو وہ خدا کی بیٹیاں قرار دیتا ہے اور ان کو خدا کی مثل مانتا ہے) کیونکہ اولاد اپنے باپ کی مثل اور مشابہ ہوتی ہے یا مثل سے مراد ہے صفت ، یعنی جب اس کو اس صفت کی بشارت دی جاتی ہے جس نے اس کو رحمان کا وصف قرار دیا ہے (تو انتہائی غم سے اس کا چہرہ

سخت کالا ہوجاتا ہے)

اِذَا ...... مَثَلًا جملہ شرط ہے

= ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا جملہ جواب شرط ہے۔

ظَلَّ ای صَارَ۔ ماضی واحد مذکر غائب ظَلٌّ وظُلُوْلٌ (باب فتح وسمع) ہوگیا افعال ناقصہ میں سے ہے۔

مُسْوَدًّا۔ اسم مفعول واحد مذکر اِسْوِدَادٌ (افعلال) مصدر۔ سَوَادٌ سیاہی مُسْوَدًّا سیاہ۔ غم کی وجہ سے رنگ بگڑا ہوا۔

تو اس کا رنگ غم کی وجہ سے کالا ہوجاتا ہے:

= وَهُوَ كَظِيْمٌ واؤ حالیہ۔ كَظِيْمٌ۔ الكظم اصل میں مخرج النفس یعنی سانس کی نالی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے اَخَذَ بِكَظْمِهٖ اس کی سانس کی نالی کو پکڑ لیا۔ یعنی غم میں مبتلا کر دیا۔ اَلْكَظُوْمُ کے معنی سانس رکنے کے ہیں اور مَكْظُوْمٌ غم وغصہ سے بھرا ہوا۔ كَظْمُ الغيظ غصہ کو روکنا۔ كَظِيْمٌ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر، سخت غمگین جو اپنے غصہ کو گھونٹ کر رکھے اور ظاہر نہ ہونے دے۔ نیز ملاحظہ ہو ۱۶: ۵۸-۵۹

۴۳: ۱۸ = اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ: ای ایجترؤن علی اللہ ویجعلون له جُزْءًا مَّنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ۔ کیا وہ اللہ سے نڈر اور بیباک ہو گئے ہیں اور اس کے حصہ میں وہ جنس ڈالتے ہیں جو زیوروں میں پروان چڑھتی ہے۔ (السیر التفاسیر)

ہمزہ استفہامیہ اور واؤ عاطفہ ہے۔

يُنَشَّؤُا مضارع مجہول واحد مذکر غائب؛ تَنْشِئَةٌ (تفعیل) مصدر، وہ پرورش پاتا ہے۔ وہ پروان چڑھتا ہے۔ ن، ش ء مادہ۔ النشأ والنشاۃ۔ کسی چیز کو پیدا کرنا اور اس کی پرورش کرنا۔

الحلیۃ۔ زیور۔ حَلْیٌ باب ضرب۔ عورت کو زیور پہنانا۔ اور باب سمع سے عورت کا زیور سے آراستہ ہونا۔

= وَهُوَ واؤ عاطفہ ہے هُوَ مَنْ کی رعایت سے مذکر کا صیغہ استعمال ہوا ہے:

واؤ حالیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں یہ سارا جملہ وھو فی الخصام غیر مبین: حالیہ ہے اور حال یہ ہے کہ مباحثہ کے وقت اپنا مدعا واضح نہ کر سکے۔

= الْخِصَامِ: باب مفاعلہ سے مصدر بھی ہے بمعنی جھگڑا کرنا۔ مباحثہ کرنا۔ اور یہ خَصْمٌ

کی جمع بھی ہے اِخۡتَصَمَ (باب افتعال سے آپس میں جھگڑا کرنا) اختصام)
اَلۡخَصِيۡمُ، سخت جھگڑالو، مخاصمت باہمی جھگڑا۔ آپس میں ضدّ بازی۔
= غَيۡرُ مُبِيۡنٍ: غَيۡرُ حرف استثناء (لفظ غیر کی اصل وضع تو صفت کے لئے ہے مگر کبھی استثناء کے لئے بھی آتا ہے) غَيۡرُ حرف استثناء کے بعد آنیوالا مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے مُبِيۡنٍ کھول کر بیان کرنے والا۔ ابانۃ (افعال) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، غَيۡرُ مُبِيۡنٍ کھول کر بیان نہ کر سکے۔

۴۳: ۱۹ = اَلۡمَلٰٓئِكَةَ مفعول اول جَعَلُوۡا کا، اِنَاثًا مفعول ثانی، اَلَّذِيۡنَ اسم موصول۔ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ صلہ: صلہ اور موصول مل کر صفت الملئكة کی۔
اور انہوں نے ٹھہرا لیا ہے فرشتوں کو جو (خداوند) رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں یعنی فرشتوں کو عورتیں قرار دے رکھا ہے۔
= اَشَهِدُوۡا: ہمزہ استفہامیہ۔ شَهِدُوۡا ماضی جمع مذکر غائب شَهَادَةٌ وشُهُوۡدٌ (باب سمع) وہ موجود تھے۔ انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے گواہی دی، انہوں نے اقرار کیا۔
= خَلۡقَهُمۡ مضاف، مضاف الیہ مل کر شَهِدُوۡا کا مفعول۔ کیا انہوں نے ان کی پیدائش کو دیکھا۔ یا کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے (کہ فرشتوں کو خدا نے عورتیں بنایا ہے)
= سَتُكۡتَبُ۔ تُكۡتَبُ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ سَ مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ ان کی شہادت لکھ لی جائے گی:
= وَ يُسۡـَٔلُوۡنَ واؤ عاطفہ، يُسۡـَٔلُوۡنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب: ان سے سوال کیا جائے گا۔ ان سے بازپرس کی جائے گی۔ یعنی ان کی اس باطل شہادت پر ان سے بازپرس کی جائے گی۔ اور سزا کے مستوجب ہوں گے:

۴۳: ۲۰ = مَا عَبَدۡنٰهُمۡ۔ مَا نافیہ ہے هُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اَلۡمَلٰٓئِكَة ہے ہم ان کی پوجا نہ کرتے۔ یا هُمۡ سے مراد بت ہیں جن کی کافر پرستش کیا کرتے تھے۔
= بِذٰلِكَ۔ ای بذلك القول۔ یعنی ان کا یہ قول لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰهُمۡ۔
= مِنۡ عِلۡمٍ: عِلۡمٍ سے مراد یہاں سند ہے۔ یعنی اپنے اس قول کی تائید میں ان کے

پاس کوئی سند نہ ہے :

== اِنۡ ھُمۡ میں اِنۡ نافیہ ہے :

== یَخۡرُصُوۡنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب ، خَرُصٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ قیاسی باتیں کرتے ہیں ۔ اَلۡخَرُصُ پھلوں کا اندازہ کرنا ۔ اندازہ کئے ہوئے پھلوں کو خَرِصٌ کہا جاتا ہے ۔ یہ بمعنی مَخۡرُوۡصٌ ہے ہر وہ بات جو ظن اور تخمین سے کہی جائے اسے خَرُصٌ کہا جاتا ہے عام اس سے کہ وہ اندازہ غلط ہو یا صحیح ۔ کیونکہ تخمینہ کرنے والا نہ تو علم سے بات کرتا ہے اور نہ سماع کی بناء پر کہتا ہے بلکہ اس کا اعتماد محض گمان پر ہوتا ہے جیسا کہ تخمینہ کرنے والا پھلوں کا تخمینہ کرتا ہے اور اس قسم کی بات کہنے والے کو بھی جھوٹا کہا جاتا ہے :

اِنۡ ھُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ۔ وہ محض اٹکلیں دوڑا رہے ہیں ۔ لبعض کے نزدیک یَخۡرُصُوۡنَ بمعنی یَکۡذِبُوۡنَ ہے یعنی یہ جھوٹ بول رہے ہیں ۔

۴۳ : ۲۱ == اَمۡ : یہاں اَمۡ منقطعہ ۔ یعنی بطریق عقل ان کے پاس اپنے اس قول کی کوئی سند نہیں ہے اور نہ بطریقِ نقل ان کو اس سے قبل کوئی کتاب دی ہے جس پر یہ سختی سے پابند ہیں ۔

یعنی مطلب یہ کہ ان کے پاس اس کی نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ کوئی نقلی (روح المعانی)

== مِنۡ قَبۡلِہٖ ای من قبل القرآن ۔ بہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع کتٰبًا ہے صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں :

اس آیت کا ربط اَشَہِدُوۡا خَلۡقَھُمۡ سے ہے ۔ مطلب یہ کہ کیا ان کی پیدائش کے وقت یہ لوگ موجود تھے یا قرآن سے پہلے ہم نے ان کو کوئی آسمانی کتاب دی تھی جس سے وہ استدلال کرتے ہیں ۔ اس صورت میں اَمۡ متصلہ ہے :

== مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ استمساک استفعال ۔ چنگل سے پکڑنے والے مراد دلیل اور سند پکڑنے والے ۔ مادہ مَسۡکٌ کے مفہوم میں رکنے یا روکنے کا معنی ضرور ہوتا ہے مُمۡسِکٌ روکنے والا ۔ بخیل ۔ کنجوس ۔ مال کو روک رکھنے والا ۔

اِسۡتِمۡسَاکٌ سند پکڑنا ۔ پنجہ میں مضبوط پکڑنا ۔

۴۳ : ۲۲ == بَلۡ قَالُوۡا ۔ یہاں بَلۡ (حرف اضراب) پہلی بات کو برقرار رکھتے ہوئے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کرنے کے لئے آیا ہے ۔ یعنی ستم بالائے ستم نہ تو ان کے پاس کوئی عقلی دلیل ہے اور نہ نقلی ۔ اور اب مزید برآں یہ کہہ رہے ہیں اِنَّا وَجَدۡنَا ......

= اُمَّۃٍ ۔ طریقہ، دین، جماعت، مُدّت، اُمّت،
= اٰثٰرِھِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کے نشانات قدم ۔ ان کے پیچھے ۔
اٰثَارٌ ۔ اَثَرٌ کی جمع، نشانیاں، علامتیں، مجازاً نشان قدم کے لئے بھی مستعمل ہے
= مُھْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِھْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر سے ۔ ہدایت پانے والے ۔ مُھْتَدِی واحد۔
۴۳ : ۲۳ = وَکَذٰلِکَ ۔ واؤ عاطفہ ک حرف تشبیہ ذٰلِکَ اسم اشارہ واحد مذکر ۔ اشارہ ہے آباء پرستی ۔ جمود اور تقلید پسندی کی طرف ۔
= نَذِیْرٍ ۔ صفت مشبہ مجرور ۔ نکرہ ۔ ڈرانے والا ۔ نُذُرٌ جمع ۔ نُذُرٌ ۔ نَذْرٌ باب سمع مصدر ۔ قرآن مجید میں نَذِیْرٌ (ڈرانے والا) سے مُراد ہے نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ۔
= مُتْرَفُوْھَا ۔ مُتْرَفُوْا اصل میں مُتْرَفُوْنَ تھا ۔ اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا مضاف ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۔ ھا کا مرجع قَرْیَۃ ہے
مُتْرَفُوْنَ ۔ جمع مذکر اسم مفعول ۔ وہ لوگ جن کو عیش و آرام اور فراغتِ زندگی دی گئی ۔ امیر اور فارغ البال ۔ اتراف (افعال) مصدر ۔ عیش دینا ۔ آرام دینا ۔
= مُقْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ مُقْتَدِی واحد ۔ اقتداء (افتعال) مصدر پیروی کرنے والے ۔ پیچھے پیچھے چلنے والے ۔ نقل کرنے والے، اقتدا کرنے والے ۔ مُقْتَدٰی جس کی پیروی کی جائے ۔
نیز ملاحظہ ہو آیت ۲۲ متذکرۃ الصدر ۔
۴۳ : ۲۴ = قٰلَ : اس کا فاعل وہ ضمیر ہے جو نَذِیْر کی طرف راجع ہے ۔ یعنی اس نذیر نے کہا ۔
= اَوَلَوْجِئْتُکُمْ : ہمزہ استفہامیہ انکاریہ ہے واؤ عاطفہ ہے، ہمزہ استفہام کے بعد فعل محذوف ہے ای اَتَقْتَدُوْنَ بِاٰبَائِکُمْ وَلَوْجِئْتُکُمْ ۔
لَوْ حرف شرط ۔ جواب لَوْ محذوف ہے ۔
= بِاَھْدٰی ۔ ای بدین اھدی ۔ مِمَّا مرکب ہے مِنْ اور مَا موصولہ سے وَجَدْتُّمْ عَلَیْہِ اٰبَاءَ کُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا صلہ ۔ اٰبَاءَکُمْ مفعول ہے وَجَدْتُّمْ کا ۔ ای قال لھم رسولھم اتتبعون دین اٰبآءکم ولو جئتکم

بدینٍ اھدیٰ من دین اباءکم (اس پر ان کو) پیغمبر نے کہا کیا تم اپنے اسلاف کے دین پر چلتے رہو گے گو میں اس سے زیادہ صحیح طریقہ تمہارے سامنے لے آؤں ۔
= بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ما موصولہ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ اس کا صلہ جو دین تم کو دے کر بھیجا گیا۔ جمع کا صیغہ اس لئے لاتے ہیں کہ اس قوم کے لوگوں نے کہا کہ تم اور تم سے پہلے پیغمبر ون کو جو دین دے کر بھیجا گیا ہم سب سے منکر ہیں۔
= کٰفِرُوْنَ : ای جاحدون منکرون ۔ انکاری ہیں۔ انکار کرنے والے ہیں
= فَانْتَقَمْنَا ف سببیہ ہے اِنْتَقَمْنَا ماضی جمع متکلم ۔ انتقام (افتعال) مصدر نقم مادہ۔ ہم نے سزا دی ، ہم نے انتقام لیا۔ نَقَمَ مِنْهُ (باب ضرب) سزا دینا۔ انتقام لینا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ (۸۵ : ۸) اور انہوں نے (مومنوں کو) محض اس لئے سزا دی کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔
= فَانْظُرْ ۔ اُنْظُرْ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر نَظَرٌ (باب نصر) مصدر تو دیکھ تو غور کر، یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ۔
= عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۔ عَاقِبَةُ انجام۔ آخر، مضاف ۔ اَلْمُكَذِّبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ تَكْذِيْبٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر سے جھٹلانے والے۔
۴۳ : ۲۶ = وَاِذْ قَالَ ۔ ای واذکر الوقت اِذْ قَالَ : وہ وقت یاد کر جب کہا ابراہیم نے
= بَرَآءٌ بیزار۔ بیزار ہونا۔ اصل میں اس کے معنی ہر اس چیز سے جس کا پاس رہنا برا لگتا ہو۔ اس سے چھٹکارا ڈھونڈھنے کے ہیں مصدر ہے جو صفت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے ۔ اور جب صفت واقع ہو تو واحد تثنیہ، جمع ۔ مذکر، مؤنث ، سب کے لئے برابر استعمال ہوتا ہے ب ر ء ، مادہ۔
۴۳ : ۲۷ = فَطَرَنِیْ ۔ فَطَرَ ماضی واحد مذکر غائب فَطْرٌ (باب ضرب ونصر) بمعنی عدم سے وجود میں لانا۔ پیدا کرنا۔ فَطْرٌ کے مفہوم میں پھاڑنے کے معنی ضرور ہونا چاہئے کیونکہ لغت میں فطر کے معنی پھاڑنے کے ہیں۔ عدم کے پردہ کو پھاڑ کر وجود میں لانا۔ یعنی پیدا کرنا اسی مناسبت سے اس کا مفہوم قرار پایا۔
نِیْ ضمیر مفعول واحد متکلم ۔ فَطَرَنِیْ اس نے مجھے پیدا کیا۔
= سَیَهْدِیْنِ : س مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دینے کے لئے استعمال

ہوتا ہے۔ یَھْدِیْنِ مضارع واحد مذکر غائب: ھدایۃ باب ضرب مصدر نون وقایہ یاءِ متکلم محذوف ہے وہ مجھے ہدایت کرے گا۔ وہ میری راہنمائی کرے گا۔

۴۳: ۲۸ = وَجَعَلَھَا واؤ عاطفہ جَعَل ماضی واحد مذکر غائب، جَعْلٌ (باب فتح) مصدر اس نے بنایا۔ اس نے بنا دیا۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب، اس کا مرجع وہ کلمہ توحید ہے جو حضرت ابراہیم سے مذکور ہے جَعَل کا فاعل ابراہیم ہے بعض کے نزدیک اس کا مرجع اللہ ہے۔

= کَلِمَۃً بَاقِیَۃً: موصوف وصفت مفعول ثانی جَعَل کا۔ باقی رہنے والی بات:

= عَقِبِہٖ: مضاف مضاف الیہ۔ عَقِبٌ پاؤں کے پچھلے حصہ (ایڑی) کو کہتے ہیں۔ بطور استعارہ عَقِبٌ کا استعمال بیٹے اور پوتے کے لئے بھی ہوتا ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کلمہ توحید کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والی بات بنا دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کو کلمہ توحید اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی شامل ہیں۔

= لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ۔ یہ تعلیل ہے جَعَلَ کی، تاکہ وہ (اس کی طرف رجوع کریں) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اولادِ ابراہیم کی طرف بھی راجع ہو سکتی ہے یعنی بقائے کلمہ توحید کی وجہ سے اولاد ابراہیم میں سے مشرک اور گمراہ اس سے ہدایت پاتے رہیں۔ یا اس کا مرجع مشرکین اہل مکہ ہیں مطلب یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول اہل مکہ کے سامنے بیان کرد شاید یہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی وصیت اور دین کی طرف لوٹ آویں (تفسیر مظہری)

۴۳: ۲۹ = بَلْ مَتَّعْتُ یہ محذوف سے اضراب و اعراض ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کو اپنی اولاد میں چھوڑا کہ وہ شرک وکفر سے بچ جاویں اور راہ ہدایت پاویں مگر ایسا نہ ہوا جیسا کہ وہ چاہتے تھے۔ ان میں سے بہت سے شرک وکفر میں ڈوب گئے اور ناشکری و نافرمانی اختیار کی۔ چاہتے تو یہ تھا کہ انہیں اس کی سزا فوراً دی جاتی لیکن ہم نے ایسا نہ کیا بلکہ ان کو مہلت دی اور ان موجودہ دنیوی زندگی کے سازو سامان سے نوازتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس حق (یعنی قرآن) اور (اس کے احکام کو) صاف صاف اور کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول پہنچ گیا۔

= مَتَّعْتُ ماضی کا صیغہ واحد متکلم تَمْتِیْعٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ ہم نے دنیوی سامان سے بہرہ مند کردیا۔ هٰؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع۔ یہ لوگ اس سے مراد وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جن کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ باقیہ چھوڑا کہ اس کی طرف رجوع کریں اور اس سے مراد مکہ کے وہ کافر بھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ بھی ہو سکتے ہیں۔

۴۳: ۳۰ = لَمَّا جٓب، بہ ای بھذا الحق۔

= قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ۔ یعنی یہ قرآن جادو ہے۔ قرآن کریم کو جادو انہوں نے اس لئے کہا کہ وہ قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز تھے۔

۴۳: ۳۱ = لَوْلَا: کیوں نہ۔

= رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ۔ ای رَجُلٍ عَظِیْمٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ دونوں بستیوں میں سے کوئی بڑا آدمی۔

اَلْقَرْیَتَیْنِ دو بستیاں۔ مراد مکہ و طائف

۴۳: ۳۲ = اَهُمْ: ہمزہ استفہام انکاری کا ہے هُمْ سے مراد وہ لوگ جو کہ کہتے تھے کہ یہ قرآن ان دو بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا۔

= یَقْسِمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب قِسْمَۃٌ (باب ضرب) وہ بانٹتے ہیں۔

= رَحْمَتَ رَبِّکَ: رَبِّکَ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ رَحْمَتَ مضاف یہ مضاف الیہ و مضاف مل کر مفعول اپنے فعل یَقْسِمُوْنَ کا۔ آپ کے رب کی رحمت کو مراد نبوت ہے۔

= مَعِیْشَتَهُمْ۔ مَعِیْشَتَ اسم مصدر مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کا سامان زندگی۔ قَسَمْنَا کا مفعول۔

= دَرَجٰتٍ: دَرَجَۃٌ کی جمع۔ مرتبے۔ بلندیاں۔ درجے، منصوب بوجہ تمیز ہے۔ ازروئے درجات۔ مرتبوں کے لحاظ سے۔

= لِیَتَّخِذَ: لام تعلیل کا ہے۔ یَتَّخِذَ مضارع منصوب بوجہ عمل لام واحد مذکر غائب اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر وہ بنالے۔

= سُخْرِیًّا۔ خدمت گار۔ تابعدار۔ یَتَّخِذَ کا مفعول ہے۔

مطلب یہ کہ سامان زندگی اللہ تعالیٰ تقسیم کرتا ہے کسی کو کثیر مال و متاع دے کر دنیاوی

طور پر اونچا کر دیتا ہے کسی کو رزق کی کمی سے پست کر دیتا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں۔

علامہ آلوسی رح لکھتے ہیں :۔

ترجمہ :۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کو اپنی مصلحتوں کے لئے استعمال کریں اور مختلف پیشوں میں ان سے خدمت لیں۔ اور مختلف کاموں میں ان سے فائدہ اٹھائیں۔

= رَحْمَتُ رَبِّكَ : تیرے رب کی رحمت : یعنی نبوت اور لوازمِ نبوت۔

= مِمَّا : مِنْ اور مَا سے مرکب ہے يَجْمَعُوْنَ ، مضارع جمع مذکر غائب جَمْعٌ (باب فتح) مصدر، وہ جمع کرتے ہیں (یعنی دنیا کا وہ مال جو وہ ساری عمر اکٹھے کرتے رہتے ہیں اس سے مرتبۂ نبوت اور اس کے لوازمات بدرجہا بہتر اور افضل ہیں۔

۴۳: ۳۳ = وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً جملہ شرط ہے اور لَجَعَلْنَا سے لے کر وَزُخْرُفًا آیت ۳۵ تک جواب شرط :

لَوْلَا ۔ اگر نہ ۔ حرفِ شرط : اَنْ مصدریہ يَكُوْنَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ يَكُوْنُ فعل ناقص النّاس اس کا اسم اُمَّةً وَّاحِدَةً موصوف وصفت مل کر يَكُوْنُ کی خبر۔

= لَجَعَلْنَا : لام جواب شرط کے لئے ہے جَعَلْنَا ماضی جمع متکلم ۔ ہم بنا دیتے

= لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ ۔ لام اختصاص کا ہے مَنْ موصولہ، يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰن اس کا صلہ لِبُيُوْتِهِمْ میں لام اختصاص کا بُيُوْتِهِمْ مضاف مضاف الیہ، یہ بدل اشتمال ہے مَنْ يَّكْفُرُ سے سُقُفًا ۔ مفعول ہے جَعَلْنَا کا ۔ سُقُفٌ جمع سَقْفٌ کی ۔ چھتیں ۔

ترجمہ :۔ تو ہم بنا دیتے ان کے لئے جو انکار کرتے ہیں رحمٰن کا ان کے مکانوں کے لئے چاندی کی چھتیں۔

= وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ : واؤ عاطفہ ۔ عَلَيْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مَعَارِجَ کے لئے ہے ۔ يَظْهَرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ظَهْرٌ و ظُهُوْرٌ باب فتح مصدر ۔ وہ چڑھتے ہیں ۔ وہ چڑھ کر اوپر پہنچ جاتے ہیں ۔ وہ غالب آتے ہیں ۔

اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ای وَجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ

لِبُیُوْتِھِمْ مَعَارِجَ عَلَیْھَا یَظْھَرُوْنَ مِنْ فِضَّۃٍ۔ اور ہم بنا دیتے ان کے لئے جو انکار کرتے ہیں رحمٰن کا ان کے گھروں کے لئے سیڑھیاں چاندی کی:

مَعَارِجَ معراج کی جمع اسم آلہ۔ سیڑھیاں۔ عُرُوْجٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ بمعنی چڑھنا۔

= وَ لِبُیُوْتِھِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِئُوْنَ: اس جملہ کا عطف بھی جملہ جَعَلْنَا...... سُقُفًا مِّنْ فِضَّۃٍ پر ہے۔

اَبْوَابًا جمع بَابٌ کی دروازہ۔ سُرُرًا جمع سَرِیْرٌ کی۔ تخت: وہ جس پر ٹھاٹھ سے بیٹھا جائے۔ یہ سُرُوْرٌ سے مشتق ہے: کیونکہ خوشحال لوگ ہی اس پر بیٹھتے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فِیْھَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ (۸۸:۱۳) وہاں تخت ہوں گے اوپر بچھے ہوئے:

یَتَّکِئُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِتِّکَاءٌ (افتعال) مصدر۔ وہ تکیہ لگاتے ہیں یا لگائیں گے۔ ت ک ء مادہ۔ اَلْمُتَّکَاءُ (اسم مکان) سہارا لگانے کی جگہ چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے: ھِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا (۲۰:۱۸) یہ میری لاٹھی ہے اس پر میں سہارا لگاتا ہوں۔

۴۳:۳۵ = وَزُخْرُفًا۔ واؤ عاطفہ، زُخْرُفٌ کے متعلق لغات القرآن میں ہے ملمع۔ سنہری۔ سونا۔ آراستہ۔ زینت اور کسی شے کے کمالِ حُسن کو زخرف کہتے ہیں لیکن حبِ قول کے لئے اس کا استعمال ہو تو جھوٹ سے آراستہ کرنے اور ملمع کی باتیں کرنے کے معنی ہوں گے: جیسے ارشاد ہے زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (۶:۱۱۲) ملمع کی باتیں فریب کی۔

امام راغب رح لکھتے ہیں اَلزُّخْرُفُ اصل میں اس زینت کو کہتے ہیں جو کہ ملمع سے حاصل ہو۔ اسی سے سونے کو بھی زخرف کہا جاتا ہے کیونکہ یہ زیبائش کے کام آتا ہے:۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَھَا (۱۰:۲۴) یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی۔

اور سونے کے معنی میں: بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ (۱۷:۹۳) سونے کا گھر:

بظاہر زُخْرُفًا کا عطف سُقُفًا پر ہے اس صورت میں اس کا معنی نقش و نگار زیب و زینت ہو گا۔ اور اگر زُخْرُف سے مراد سونا ہے تو پھر اس کا عطف "مِنْ فِضَّۃٍ"

پر ہوگا۔ اور اس کا نصب محل کی وجہ سے ہوگا۔ اور آیت کا معنی ہوگا کہ ان کی چھتیں، ان کے زینے ان کے دروازے۔ ان کے پلنگ بعض سونے کے بنے ہوتے اور بعض چاندی کے بنے ہوتے

(ضیاء القرآن)

فائدہ آیت ۳۲ متذکرہ بالا میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے دنیا میں دنیاوی زندگی کے مال و متاع کی تقسیم میں بعض کو بعض پر فوقیت بخشی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے ورنہ دنیاوی مال و دولت کی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں یہ ایک حقیر اور ادنیٰ سی چیز ہے اگر ہم چاہتے تو اس بے بضاعت دولت سے منکروں اور کافروں کے گھروں کی چھتیں، دروازے۔ پلنگ، زینے وغیرہ سونے کے بنا دیتے۔ لیکن اس حکمت کے پیش نظر کہ مبادا اس تجمل اور زینت کو دیکھ کر سارے یا اکثر لوگ کفر کی طرف راغب نہ ہو جاویں ایسا نہیں کیا گیا۔

= وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اِنْ نافیہ ہے كُلُّ ذٰلِكَ مضاف مضاف الیہ، یہ سب سنہری روپہلی چیزیں (جن کا اوپر ذکر ہوا)

= لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ میں لَمَّا استثنائیہ بمعنی اِلَّا ہے اور نہیں ہے یہ سب کچھ مگر دنیاوی زندگی کا ساز و سامان

۴۳:۳۶ = وَمَنْ يَّعْشُ واؤ عاطفہ اور مَنْ شرطیہ ہے اگلا جملہ نُقَيِّضْ .... جواب شرط ہے يَعْشُ مضارع واحد مذکر غائب عَشْوٌ (باب نصر) مصدر۔ يَعْشُ اصل میں يَعْشُوْ تھا۔ بوجہ جواب شرط واؤ ساقط ہو گیا۔ اس کے اصل معنی رات میں کہیں جانے کا قصد کرنے کے ہیں توسیع استعمال کے بعد ہر قاصد کو عاشی کہا جانے لگا۔ عَشْوٌ مصدر کے معنی کمزور نظر سے دیکھنا کے بھی ہیں اور رتوندی، تاریکی جو آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اسے العشاء کہتے ہیں رَجُلٌ اَعْشٰى جسے رتوندی کی بیماری ہو۔ مثل مشہور ہے هُوَ يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ وہ اندھی اونٹنی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا ہے یعنی بلا سوچے سمجھے معاملات سرانجام دیتا ہے۔

مختلف صلات کے ساتھ مختلف معانی دیتا ہے عَشَوْتُ اِلَيْهِ میں اس کی طرف مائل ہو گیا۔ عَشَوْتُ عَنْهُ میں نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس سے اعراض کیا۔

عَشِيَ عَنْ۔ کسی چیز سے آنکھیں بند کر لینا۔ اندھا ہو جانا۔ آیت ہذا میں یہی معنی ہیں، وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے۔

(ع ش و، ع ش ی مادہ)

= نُقَیِّضْ ، مضارع جمع متکلم، تَقْیِیْضٌ تفعیل مصدر ق ی ض، مادّہ ہم مقدر کر دیتے ہیں اَلْقَیْضُ کے معنی انڈے کے اوپر کے چھلکا کے ہیں اور چھلکا چونکہ اس کے باقی ماندہ اجزاء پر محیط اور مستولی ہوتا ہے لہٰذا اس سے قَیَّضَ (فعل) کسی چیز پر غالب اور مستولی ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لام کے صلہ کے ساتھ بمعنی مقدر کرنے، مقرر کرنے سبب بنا دینے اور تخلیہ کر دینے، کے استعمال ہوتا ہے مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَقَیَّضْنَا لَھُمْ قُرَنَاءَ (۴۱: ۲۵) اور ہم نے (شیطانوں کو) ان کا ساتھی مقرر کر دیا تھا۔

آیت ہذا میں نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا (ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں) کے معنی ہیں کہ ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں تاکہ شیطان اس پر اس طرح سے مسلط ہو جاتے جیسے انڈے کے اوپر چھلکا اپنے مافیہا پر مستولی رہتا ہے۔

= فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ۔ پس شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور اس سے الگ نہیں ہوتا۔ قَرِیْنٌ۔ ساتھی۔ ہمنشین۔

۴۳: ۳۷ = وَاِنَّھُمْ واؤ عاطفہ اِنَّھُمْ میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب شیاطین کی طرف راجع ہے۔ آیت ۳۶ متذکرہ بالا میں شَیْطَانًا بطور جنس شیطان آیا ہے لہٰذا یہاں صیغہ جمع لایا گیا ہے مطلب یہ کہ وہ سارے شیطان جو ذکر رحمان سے اعراض کرنے والوں پر مقرر کر دیئے تھے اور جو ان کے ساتھی بن گئے تھے ان کو راہ ہدایت سے روکتے ہیں۔

= لَیَصُدُّوْنَھُمْ۔ یَصُدُّوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب صَدٌّ باب نصر مصدر وہ روکتے ہیں۔ وہ باز رکھتے ہیں۔ ضمیر فاعل جمع مذکر غائب شیاطین کی طرف راجع ہے جو لفظاً مفرد ہے اور معنًی جمع ہے۔

= اَلسَّبِیْلِ وہ راہ ہدایت جس کی طرف ذکر رحمٰن کی دعوت دیتا ہے۔

= وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ یَحْسَبُوْنَ کی ضمیر فاعل جمع مذکر غائب اور ھُمْ کا مرجع مَنْ ہے اور بوجہ مذکورہ جمع ہے

ترجمہ:۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان ان کو راہ ہدایت سے روکتے ہیں اور وہ (بہکے ہوتے لوگ) خیال کرتے ہیں کہ ہم راہ ہدایت پر ہیں۔

۴۳: ۳۸ = اس آیت میں اور آیت ۳۶ میں شیطان اور جس پر اس کو مقرر کیا گیا تھا اس کے لفظی معنی کے لحاظ سے دونوں کے لئے الگ الگ صیغہ واحد استعمال ہوا ہے۔

= جَاءَنَا۔ ماضی بمعنی مستقبل۔ یہاں تک کہ جب ایسا شخص جس پر شیطان کو مقرر

کیا گیا تھا ہمارے پاس آئے گا (روز قیامت)

قَالَ - یعنی کافر جو ذکر اللہ (قرآن مجید) کی طرف سے اندھا ہو گیا تھا اپنے شیطان سے کہیگا

= یٰلَیْتَ: یاء حرف نداء قَرِیْنُ منادی (محذوف) لَیْتَ حرف مشبہ بفعل ۔تمنا کے لئے آیا ہے ۔ اے کاش!

= بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ: مضاف مضاف الیہ ۔ بُعْد دُوری، فاصلہ ۔ الْمَشْرِقَیْنِ دونوں مشرق ۔ بمعنی مشرق و مغرب، عرب کی عادت ہے کہ جب دو مقابل چیزوں کو بیان کرنا ہو تو ان میں جو زیادہ غالب ہو اُسی کو تثنیہ کی صورت میں بیان کر دیتے ہیں اس کو تسمیۃ الشیئین ای المتقابلین باسم احد ھما کہتے ہیں۔ مثلا الموصل و الجزیرۃ کو الموصلین، الشمس والقمر کو القمران ۔ ابوبکر و عمر کو العمران کہیں گے ۔

اے ساتھی کاش! میرے اور تیرے درمیان (دنیا میں) اتنا فاصلہ ہوتا جتنا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان تھا ۔

= فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ: ای فبئس القرین انت، تو برا ساتھی تھا ۔

۴۳: ۳۹ = لَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ - ای قیل لھم لن ینفعکم الیوم لَنْ یَنْفع مضارع نفی تاکید بلن نَفْعٌ باب فتح مصدر بمعنی نفع پہنچانا کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اَلْیَوْمَ (آج کے دن) مفعول فیہ۔ آج کے دن یا آج (یہ بات ہرگز تم کو نفع نہیں پہنچائے گی: اس جملہ سے پہلے سَیُقَالُ لَھُمْ (ان سے کہا جائے گا) مقدرہ ہے،

= اِذْ ظَلَمْتُمْ جب ظلم کر چکے تم (دنیا میں) ظلم کے معنی یہاں شرک کرنا، کفر کرنا کے ہیں ۔

= اَنَّکُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ - مُشْتَرِکُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِشْتِرَاکٌ (افتعال) مصدر سے، شریک ہونے والے ۔ شریک یہ جملہ فاعل ہے لَنْ یَّنْفَعَکُمْ کا ۔ ای ولن ینفعکم اشتراککم فی العذاب اوکونکم مشترکین فی العذاب ۔ یعنی آج تمہارا عذاب میں (اپنے شیاطین کے ساتھ) شریک ہونا ہرگز تم کو فائدہ نہیں پہنچائے گا ۔ یعنی اس بات سے تمہیں ذرا بھی تسکین نہ ہوگی کہ تمہارے ساتھ تمہارے دنیا کے ساتھی مشرکین و کفار بھی دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں۔

مرگِ انبوہ جشنے دارد کا قانون وہاں نہ چل سکے گا ۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ:۔

فعل لَنۡ یَّنۡفَعَکُمُ کی ضمیر فاعل عاشون عن القراٰن کا شور و غوغا آیت ۳۸ ہے اور مطلب آیت ہذا کا یہ ہے کہ تمہارا یہ شور و غوغا کہ تمہارے اور شیاطین کے درمیان بعد المشرقین ہوتا اور یہ کہ وہ بڑے برے ساتھی تھے آج تمہارے کسی کام نہ آئے گا جبکہ (دنیا میں) تم ظلم کرتے رہے ہو تم سب اس عذاب میں آج حصہ دار ہو۔

۴۳ : ۴۰ = اَفَاَنۡتَ۔ استفہام انکاری تعجبی ہے اس کی تین صورتیں بیان کی ہیں۔

۱:۔ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں ؟

۲:۔ اَفَاَنۡتَ تَھۡدِی الۡعُمۡیَ کیا آپ اندھوں کو راہ دکھا سکتے ہیں ؟

۳:۔ اَفَاَنۡتَ تَھۡدِیۡ مَنۡ کَانَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ: کیا آپ ان کو راہ راست دکھا سکتے ہیں جو صریح گمراہی میں ہیں (وَ مَنۡ کَانَ کا عطف العُمۡیَ پر ہے کیونکہ نابینا ہونا اور گمراہ ہونا دو صفتیں الگ الگ ہیں)

۴۳ : ۴۱ = فَاِمَّا نَذۡھَبَنَّ بِکَ۔ فَاِمَّا اصل میں فاء عطف کی اِنۡ شرطیہ اور مَا زائدہ برائے تاکید سے مرکب ہے اس لئے نَذۡھَبَنَّ میں نون تاکید ثقیلہ لانا ضروری ہوا۔ جملہ شرط ہے؛

نَذۡھَبَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ جمع متکلم۔ ذَھَبَ بِ لے جانا۔ وفات دینا۔ پس اگر ہم آپ کو لے جائیں یعنی آپ کو وفات دیدیں۔

= فَاِنَّا مِنۡھُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ۔ جواب شرط۔ تو پھر بھی ہم ان سے بدلہ لیں گے۔

مُنۡتَقِمُوۡنَ اسم فاعل جمع مذکر انتقام (افتعال) مصدر۔ بدلہ میں سزا دینے والے۔ انتقام لینے والے۔

۴۳ : ۴۲ = اَوۡ نُرِیَنَّکَ الَّذِیۡ وَعَدۡنٰھُمۡ: جملہ شرط ہے ای اَوۡ اِنۡ اَرَدۡنَا اَنۡ نریك العذاب الذی وعدنا ھم اور اگر ہمارا ارادہ ہو کہ ہم دکھائیں آپ کو وہ عذاب جن کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔

نُرِیَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ جمع متکلم۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ ہم تمہیں ضرور دکھائیں گے۔

= فَاِنَّا عَلَیۡھِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ: اسم فاعل جمع مذکر اقتدار (افتعال) مصدر۔ پوری قدرت رکھنے والے۔ تو ہمیں ان پر پوری قدرت حاصل ہے۔ جملہ جواب شرط ہے۔

الکشاف میں ہے وان اردنا ان ننجزفی حیاتك ماوعدناھم من العذاب النازل بھم فھم تحت ملکتنا وقدرتنا۔ اور اگر ہم چاہیں کہ ہم آپ کی زندگی میں ہی ان کو ان پر آنے والے عذاب کا مزہ چکھائیں تو بھی وہ ہماری ملکیت اور قدرت میں ہیں۔

مطلب آیات ۴۱: ۴۲: کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار کو ان کے کئے کی سزا بہر حال ملے گی۔ اگر ہم آپ کو پہلے اس دنیا سے لے جائیں تو پھر بھی ہم ان سے بدلہ ضرور لیں گے یعنی ان کو سزا دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں کہ آپ کی حیات میں ہی ان پر عذاب نازل ہو تو اس کی بھی ہمیں قدرت ہے

۴۳ : ۴۳ = فَاسْتَمْسِكْ ۔ فَ محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے اور شرط مقدرہ کے جواب میں ہے۔ ای اذا کان احد ھذین الامرین واقعًا لامحالۃ فاستمسك بالذی اوحینا الیك۔ ان ہر دو صورتوں میں کوئی بھی وقوع پذیر ہو کوئی بات نہیں پس آپ مضبوطی سے پکڑے رہئے اس (قرآن) کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے

اِسْتَمْسِكْ فعل امر واحد مذکر حاضر استمساك (استفعال) مصدر۔ تو پکڑے رکھ۔ تو پکڑے رہ۔

= اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ بے شک آپ سیدھی راہ پر ہیں یہ جملہ امر (اِسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ) کی تعلیل ہے۔

۴۳ : ۴۴ = وَاِنَّهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب سے مراد القرآن ہے

= لَذِكْرٌ میں لام تاکید کے لئے ہے ذِكْرٌ شرف عظیم۔ بے شک یہ تمہارے لئے شرف عظیم ہے۔

= سَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۔ سَوْفَ مضارع پر آنے سے اس کو مستقبل کے معنی میں خاص کر دیتا ہے۔ عنقریب تم سے پوچھا جائے گا (کہ تم نے اس کے حقوق کو کہاں تک قائم رکھا

۴۳ : ۴۵ = اِسْئَلْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر سُؤَالٌ (باب فتح) تو سوال کرلے تو پوچھ لے۔ تو دریافت کرلے۔

= مَنْ اسم موصول۔ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اس کا صلہ، اور آپ ان سب پیغمبروں سے جن کو آپ سے پہلے ہم نے بھیجا تھا پوچھ لیجئے۔

= اَجَعَلْنَا ۔ ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ کیا ہم نے بنایا۔ مقرر کیا۔

= اٰلِهَةً ۔ بہت سے معبود ۔ اِلٰهٌ کی جمع ۔ منصوب بوجہ مفعول جَعَلْنَا
= يُعْبَدُوْنَ ۔ مضارع مجہول ۔ جمع مذکر غائب ۔ عِبَادَةٌ (باب نصر) مصدر ۔ اُن کی پرستش کی جاتی ہے ۔ کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا اور معبود مقرر کر رکھے ہیں کہ ان کی عبادت کی جاتی ہو۔

۴۳ : ۴۶ = بِاٰيٰتِنَا ۔ باء تعدیہ کا ہے اٰيٰتِنَا مضاف مضاف الیہ ۔ ہماری آیات ۔ ہماری نشانیاں ۔ یہاں نشانیوں سے مراد معجزات جو حضرت موسیٰ ؑ کو خدا نے دے کر فرعون کے پاس بھیجا ۔ وہ نشانیاں یہ تھیں ۔ عصا ۔ ید بیضاء وغیرہ ۔
= مَلَا۟ئِهٖ مضاف مضاف الیہ ۔ اس کے سردار مَلَأٌ اسم جمع ہے ۔ مَلَأٌ اصل میں مَلَأَ يَمْلَأُ (باب فتح) کا مصدر ہے بمعنی بھر دینا کسی چیز کو کسی چیز سے ۔ قوم کے سردار اور اہل الرائے اشخاص اپنی خوبی اور ذاتی محاسن سے لوگوں کی خواہش کو بھر دیتے ہیں یا آنکھوں میں روشنی اور دلوں میں ہیبت بھر دیتے ہیں اسی لئے ان کو مَلَأٌ کہتے ہیں ۔ م ل ء مادہ
= فَقَالَ ۔ ای قال موسیٰ لھم ۔
= رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ رب العلمین مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف رَسُوْلُ مضاف الیہ ۔ رب العالمین کا فرستادہ ۔

۴۳ : ۴۷ = اِذَا هُمْ میں اذا فجائیہ ہے هُمْ ای فرعون وملائہٖ ، فرعون اور اس کے مصاحب ۔
= مِنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع اٰيٰتِنَا ہے يَضْحَكُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے ضِحْكٌ (باب سمع) مصدر ۔ تو وہ ان نشانیوں پر ہنسنے لگے ۔ مذاق اڑانے لگے ۔

۴۳ : ۴۸ = وَمَا نُرِيْهِمْ ۔ واؤ عاطفہ مَا نافیہ ۔ نُرِيْ مضارع جمع متکلم اِرَاءَةٌ (افعال) مصدر ۔ ہم دکھاتے ہیں ۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ وہ یعنی فرعون اور اس کے سرداران ۔
= مِنْ اٰيَةٍ ۔ یعنی عذاب کی نشانی ۔ جیسے قحط ، طوفان ، ٹڈیاں ، مینڈک خون وغیرہ ۔ یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کی نشانیاں تھیں ۔
= مِنْ اُخْتِهَا ۔ مِنْ حرف جر ۔ اُخْتِهَا مضاف مضاف الیہ ۔ اُخْتٌ ، بہن

اَخٌ کی تانیث۔ ھَا کا مرجع اٰیَۃٍ ہے اَکْبَرُ مِنْ اُخْتِھَا۔ اپنی ساتھ والی سابقہ نشانی سے بڑی۔

مطلب یہ کہ ہر معجزہ اعجاز کی چوٹی پر پہنچا ہوا تھا۔ ہر معجزہ کو دیکھنے والا یہی سمجھتا تھا کہ یہ پہلے معجزہ سے بڑا ہے کیونکہ ہر معجزہ انتہائی بڑا تھا۔

== لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ: ای لکی یرجعوا او یتوبوا عما ھم علیہ من الکفر تاکہ وہ باز آجائیں اور توبہ کرلیں اس کفر سے جس پر وہ کاربند تھے۔

۴۳: ۴۹ == اُدْعُ: امر کا صیغہ واحد مذکر غائب دَعْوَۃٌ (باب نصر) مصدر۔ تومانگ تو دعا کر۔ ای تدعُوا لنا فیکشف عنا العذاب: ہمارے لئے دعا کر کہ ہم پر سے عذاب ہٹ جائے۔

== بِمَا عَھِدَ عِنْدَکَ ب سببیہ ہے ما موصولہ عَھِدَ عِنْدَکَ صلہ اللہ نے تمہارے ساتھ عہد کیا ہے۔ یعنی تم نے ہم سے کہا ہے کہ تم اگر دعا کروگے تو تمہارا رب عذاب دور کردے گا۔ اس نے تم سے اس کا وعدہ کرلیا ہے۔ اب بہ سبب اس عہد کے تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارا عذاب دور کردے۔

== اِنَّنَا لَمُھْتَدُوْنَ: ای اننا لمؤمنون۔ بیشک ہم ضرور ایمان لے آئیں گے ایمان کو ہدایت سے تعبیر کیا ہے اسے علم بیان میں تسمیۃ السبب باسم المسبب کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اور جگہ ارشاد الٰہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں۔ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیْھِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَھِدَ عِنْدَکَ لَئِنْ کَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَکَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَکَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (۷: ۱۳۴) اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو جیسا کہ اس نے تم سے عہد کر رکھا ہے اگر تم ہم سے عذاب کو ٹال دوگے تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے (کی اجازت) دیدیں گے:

اس کا ترجمہ یوں بھی ہوسکتا ہے: بیشک ہم ضرور ہدایت یافتہ ہوجائیں گے:

۴۳: ۵۰ == فَلَمَّا کَشَفْنَا عَنْھُمُ الْعَذَابَ اس سے قبل عبارت مقدرہ ہے تقدیر کلام یوں ہے: فدعا نا بکشف العذاب فکشفناہ فلما کشفنا عنھم العذاب پس اس نے ہم سے عذاب کے دور کرنے کی دعا کی اور ہم نے اسے دور کردیا

جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو......
کَشَفْنَا ماضی جمع متکلم ہم نے دور کر دیا۔ ہم نے ہٹا دیا۔ کَشْفٌ (باب ضرب) مصدر سے کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ باب انفعال سے بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ انکشاف کسی پوشیدہ بھید کا ظاہر ہونا۔

= اِذَا ھُمْ۔ اذا مفاجاتیہ ہے۔ لو وہ۔

= یَنْکُثُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب نکثٌ (باب نصر) مصدر وہ توڑتے ہیں وہ توڑنے لگتے ہیں۔

یعنی پھر جونہی ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تب ہی انہوں نے اپنا عہد توڑ دیا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ (۴۸:۱۰) پھر جو عہد توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے۔

۴۳:۵۱ = نَادٰی، ماضی واحد مذکر غائب نِدَاءٌ (باب مفاعلۃ) مصدر ن دع مادہ۔ اس نے پکارا۔ یعنی عذاب دور ہو جانے کے بعد فرعون نے اپنی قوم کے مجمع میں پکار کر کہا۔

= مُلْکُ مِصْرَ: مُلْکُ مضاف مِصْرَ مضاف الیہ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مفتوح ہے۔

= وَ ھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ: اس کا عطف مُلْکُ مِصْرَ پر ہے اور یہ نہریں (جو دریائے نیل سے نکلتی تھیں جن میں چار بڑی نہریں یہ تھیں۔ نہر الملک۔ نہر طولون، نہر دمیاط اور نہر تینیس۔

= تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ۔ جملہ حالیہ ہے ھذہ الانھر سے۔ تَجْرِیْ مضارع واحد مؤنث غائب۔ جَرْیٌ وجَرْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ چلتی ہیں، وہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِیْ میرے محلات کے نیچے سے۔ میرے ماتحت، میرے زیر حکم یا میرے سامنے باغوں میں۔

= اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے لَا تُبْصِرُوْنَ کا مفعول محذوف ہے ای افلا تبصرون ذلک اَوْ عظمتی او قوّتی: کیا تم یہ چیزیں نہیں دیکھ رہے ہو یا کیا تم میری عظمت اور قوت کو نہیں دیکھ رہے ہو۔

۴۳: ۵۲ = اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا۔

(۱) اَمْ منقطعہ ہے اس کے اندر ہمزہ استفہامیہ کا معنی ہے اور استفہام تقریری ہے (یعنی مخاطب کو آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ اقرار کرے کہ ایسا ہی ہے) یعنی میں بہتر ہوں۔

۲:- اَمْ متصلہ ہے اور تقدیر کلام ہے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ، اَمْ تُبْصِرُوْنَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ (کشاف) کیا تم دیکھتے ہو یا نہیں کہ میں اس حقیر اور ذلیل سے بہتر ہوں۔

۳:- اَمْ زائدہ ہے (شوکانی، لین، لسان) اور تقدیر کلام ہے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں اس شخص سے جو حقیر اور ذلیل ہے بہتر ہوں۔

خَيْرٌ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ بہتر۔

= هٰذَا الَّذِيْ۔ یہ شخص یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔

= مَهِيْنٌ: هُوْنٌ هَوَانٌ مَهَانَةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر: ذلیل وخوار۔ حقیر۔ بے وقعت۔ ہ و ن، مادہ۔

اَهَانَ وَاِهَانَةٌ (افعال) مصدر سے بمعنی ذلیل کرنا۔ جیسے دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ (۸۹: ۱۶) تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا هَوْنٌ سکون۔ نرمی، وقار اور حیار کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (۲۵: ۶۳) اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر نرمی اور وقار سے (متواضع ہوکر) چلتے ہیں۔

= لَا يَكَادُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب كَوْدٌ (باب سمع كَوِدَ يَكْوَدُ۔ جو تحلیل صرفی کے بعد كَادَ يَكَادُ ہوگیا) كَادَ يَكَادُ افعال مقاربہ میں سے ہے۔ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اگر بصورت اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں آنے والا فعل واقع نہیں ہوا۔ قریب الوقوع ضرور تھا۔ مثلاً يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲: ۲۰) قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی آنکھوں کی بصارت کو لیجائے۔ یعنی ابھی بجلی کی چمک نے ان کی بصارت کو اچک نہیں لے گئی لیکن قریب تھا کہ وہ اچک لیجائے۔

اور اگر بصورت نفی مذکور ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں آنیوالا فعل واقع ہوگیا مگر عدم وقوع کے قریب تھا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ

(۲: ۷۱) غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنے والے تھے نہیں۔
آیت ہذا وَلَا یَکَادُ یُبِیْنُ۔ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات کھول کر بیان تو کر لیتا ہے لیکن معلوم یوں ہوتا ہے کہ بیان نہیں کر سکے گا۔
یُبِیْنُ مضارع واحد مذکر غائب البیان (افعال) مصدر سے۔ وہ کھول کر بیان کرتا ہے۔
۴۳: ۵۳ = لَوْلَا۔ کیوں نہیں۔ (لَوْلَا پر تفصیلی نوٹ کے لئے ملاحظہ ہو ۲: ۱۱۸ اور ۶: ۴۳)
= اُلْقِیَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب: اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ ڈالا گیا۔ اسے ڈالا گیا۔
= اَسْوِرَۃٌ سِوَارٌ کی جمع بمعنی کنگن۔ پہنچیاں۔
= مُقْتَرِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ اَلْاِقْتِرَانُ سے جس کے معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے کسی معنی میں باہم مجتمع ہونے کے ہیں۔ مطلب یہ کہ یا اس کو سونے کے کنگن پہنائے گئے ہوتے کہ اس کو سردار بنا کر بھیجا گیا ہے یا اس کی معیت میں فرشتے جمع ہو کر ساتھ آتے۔
مجاہد نے کہا ہے کہ اہل مصر کا دستور تھا کہ جب کسی شخص کو اپنا سردار بناتے تھے تو اس کو سونے کے کنگن اور طوق پہناتے تھے۔ سردار ہونے کی یہ علامت تھی۔ اسی لئے فرعون نے کہا کہ موسیٰ کے رب نے جب موسیٰ کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو اس کو سونے کے کنگن کیوں نہیں پہنائے گئے اور اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں بھیجے گئے۔ جو اس کی تصدیق بھی کرتے اور یہ جلوہ اس کی شان کے شایان بھی تھا۔
اِسْتَخَفَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب استخفاف (استفعال) مصدر بمعنی بیوقوف اور جاہل بنانا۔ اور راہِ حق سے ہٹانا۔ ای اِسْتَجْهَلَ غرض اس نے (اپنی قوم کی) عقل مار دی اور لوگوں نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایمان لانے کا جو وعدہ کیا تھا اس کو توڑنے پر ان کو آمادہ کر لیا۔ قَوْمَهٗ اس کی قوم یعنی فرعون کی قوم (قبطیوں) کو۔
= اَطَاعُوْهُ۔ اَطَاعُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی حکم ماننا۔ فرمانبرداری کرنا۔ اطاعت کرنا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع فرعون ہے۔ انہوں نے (فرعون کی قوم نے) اس کا کہا مان لیا۔ (اور موسیٰ علیہ السلام سے کئے گئے

وعدوں سے پھر گئے)

= اِنَّھُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ۔ قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ موصوف وصفت مل کر کَانُوۡا کی خبر۔ درحقیقت وہ فاسق لوگ تھے۔ اِنَّھُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ علت ہے اطَاعُوۡہُ کی۔ یعنی وہ فاسق لوگ تھے اسی لئے انہوں نے فاسق کی اطاعت کرلی۔

فلذٰلک سارعوا الیٰ طاعۃ ذلک الفاسق۔

فٰسقین اسم فاعل جمع مذکر حالت نصب۔ فاسقٌ واحد۔ فسق مصدر باب نصر، ضرب، بدکردار۔ راستی سے نکل جانے والا۔ ہمیشہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا۔

۴۳ : ۵۵ = فَلَمَّا۔ لمّا حرف شرط، کلمہ ظرف، پھر جب۔

= اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا۔ اٰسَفُوۡا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِیۡسَافٌ (افعال) مصدر نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ انہوں نے ہم کو غصہ دلایا۔ اَسِفَ باب سمع سے

۴۳ : ۵۶ = فَجَعَلۡنٰھُمۡ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلۡاٰخِرِیۡنَ۔ ف عاطفہ ہے ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب۔ قوم فرعون کی طرف راجع ہے جس کا اوپر ذکر چلا آرہا ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے ان کو (قوم فرعون کو) پچھلے آنیوالوں کے لئے سلف اور مثل بنادیا۔

سَلَفًا۔ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی واقعہ کا گذر جانا ہے۔ لیکن یہاں بطور اسم مفعول کے استعمال ہوا ہے یعنی گذرا ہوا واقعہ۔ یا یہ سَالِفٌ کی جمع ہے جیسے خَدَمٌ کی جمع خَادِمٌ ہے اور اس کے معنی ہیں گذرا ہوا۔ گذشتہ۔ پہلے گذرا ہوا۔ پیش رو۔ یعنی آخرین میں سے جو ان کی روش پر چلتے رہے اور ان کے انجام (غرقابی) سے سبق حاصل نہ کیا ان کے لئے وہ جہنم کی طرف پیش رو ہو گئے۔ (تفہیم القران)

مَثَلًا تشبیہی قصہ تمثیل۔ ایسا عجیب واقعہ۔ جو کہاوت کے طور پر بیان کیا جائے ضرب المثل، چنانچہ کہا جاتا ہے تمہاری حالت ایسی ہے جیسی قوم فرعون کی۔ پند و موعظت اور عبرت کے لئے جس کا تذکرہ کیا جائے۔

مثل کے متعلق ملاحظہ ہو ۴۳ : ۸ متذکرۃ الصدر

۴۳ : ۵۷ = وَلَمَّا۔ واؤ عاطفہ ہے اور لَمَّا کلمہ ظرف ہے۔ جب؛

= ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا۔ ضُرِبَ بیان کرنا۔ جب ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بیان کیا گیا بطور مثال کے؛ اور جگہ قرآن مجید میں ہے ضَرَبَ لَکُمۡ مَثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ (۳۰ : ۲۸) وہ تمہارے لئے تم میں سے ہی ایک مثال بیان کرتا ہے

== اذا: مفاجاتیہ ہے تو یکایک ۔ قَوْمُكَ تیری قوم، اہل قریش، آیت ہذا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے۔

== یَصِدُّوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب صَدٌّ یُدٌّ (باب ضرب) مصدر۔ حیرت و تعجب کے باعث ہنسنا (استغرب ضحکا) دوسرا معنی اس کا شور و غل مچانا۔ چیخنا چلانا ہے۔ مِنْهُ ای من المثل۔ اس مثال سے۔

۴۳: ۵۸ == قَالُوْآءَ اٰلِهَتُنَا میں ہمزہ استفہامیہ ہے اٰلِهَتُنَا مضاف مضاف الیہ ہمارے معبودان۔

== اَمْ هُوَ، اَمْ بمعنی یا۔ هُوَ ضمیر حضرت عیسٰی علیہ السلام (ابن مریم) کی طرف راجع ہے۔ مطلب یہ کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسٰی بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوتے تو ہمارے معبود بھی ہوا کریں۔

فائدہ: جب اہل قریش سے حضرت عیسٰی کی رسالت اور ان کے محاسن و مکارم کی مثال بیان کی جاتی ہے تو کج بحثی اور کٹ حجتی کے طور پر مختلف لایعنی حجتیں پیش کرتے ہیں مثلاً (۱) امام احمد نے صحیح سند سے اور طبرانی نے حضرت ابن عباس کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا تھا۔

اللہ کے سوا جس کسی کی بھی پوجا کی جاتی ہے اس میں کوئی خیر نہیں۔ قریش نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ عیسٰی نبی اور عبد صالح تھے اور (یہ ظاہر ہے) ان کی پوجا کی جاتی ہے (تو کیا عیسٰی میں کوئی خیر نہیں تھی)

۲:۔ صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں اس آیت کے تحت۔ کہ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر رقمطراز ہیں:۔

کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت پڑھی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (۲۱: ۹۸) کافرو! (اس روز) تم اور جن کی تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہوں گے، تو یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا۔ اور ابن الزبعری کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں کے لئے ہے یا کہ ہر امت اور گروہ کے لئے ؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے بھی ہے اور سب امتوں کے لئے بھی، اس پر اس

نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىۤ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (۲۱:۱۰۱)
جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے
اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا .... يَصِدُّوْنَ (۴۳:۵۷) جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعریٰ نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال پیش کی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ اسے پوجتے ہیں تو قریش اس کی بات پر خوب ہنسے:

= مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا۔ مَا نافیہ ہے ضَرَبُوْهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مثل کی طرف راجع ہے ای ما ضربوا ھذا المثل ۔ جَدَلًا سخت جھگڑنا باب سمع کا مصدر ہے۔ جس کے معنی شدید خصومت کرنے کے آتے ہیں اور جَدَلٌ اسم بھی ہے سخت جھگڑنے کے معنی میں آتا ہے، بوجہ مستثنیٰ (منقطع) منصوب ہے:

فائدہ: آیت کے معنی ہیں: مَا ضَرَبُوْا ھذا المثل الا لاجل الجدل والخصومة لا لتمییز الحق من الباطل: انہوں نے یہ مثال محض کج بحثی اور جھگڑے کی خاطر بیان کی نہ کہ حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لئے۔ (ورنہ انہیں علم تھا کہ:۔
ا:۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم (علیہما السلام) کی پوجا کے لئے نصاریٰ خود ذمہ دار تھے: حضرت عیسیٰ نے تو انہیں پوجا کرنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے استفسار وَاِذْ قَالَ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (۵:۱۱۶) اور جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود ٹھہراؤ۔ تو ان کا جواب ہوگا مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ (۵:۱۱۷) میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے:

۲:۔ اسی طرح آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم (۲۱: ۹۸) میں بُت، بے جان معبود اور دہ گمراہ کنندگان مراد ہیں جو دنیا میں لوگوں کو اپنی پوجا پر اکساتے تھے نہ کہ حضرت عیسٰی، و عزیر و ملائکہ وغیرہم جنہوں نے کبھی لوگوں کو ایسی تلقین نہیں کی

۳:۔ بعض کے نزدیک آیت ۲۱: ۹۸ میں مَا تعبدون کا لفظ اگرچہ عام ہے مگر عام مخصوص البعض ہے اور اس سے مراد حضرت عیسٰی، عزیر اور ملائکہ نہیں بلکہ بُت اور بے جان معبود ہیں لہذا اہل قریش کا اس آیت کی طرف حوالہ خارج از بحث تھا۔

= بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۔ بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے مابعد کے حکم کو اس پر اور زیادہ کر دیا گیا ہے یعنی یہ لوگ اہل قریش حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لئے یہ کج بحثیاں نہیں کر رہے بلکہ وہ ہیں ہی سخت جھگڑالو لوگ،

خَصِمُوْنَ ۔ خَصْمٌ (باب ضرب) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے خَصِمٌ کی جمع ہے سخت جھگڑنے والے. خَصْمٌ سے ہی بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ خَصِیْمٌ سخت جھگڑنے والا۔

۴۳: ۵۹ = اِنْ ھُوَ ۔ اِنْ نافیہ ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف راجع ہے اِنْ ھُوَ اِلَّا عَبْدٌ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں تھے بلکہ اس کے بندے تھے۔

= اَنْعَمْنَا عَلَیْہِ: ہم نے اس کو نعمتیں عطا کیں یعنی بنوت اور تقرب کی نعمت سے ان کو نوازا تھا جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے ۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَ عَلٰی وَالِدَتِکَ اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْکَ اِذْ جِئْتَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ (۵: ۱۱۰) (وہ وقت یاد میں رکھو) جب خدا (عیسٰی سے) فرمائے گا کہ اے عیسٰی ابن مریم. میرے ان احسانوں کو یاد کرو. جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے روح القدس (جبرائیل) سے تمہاری مدد کی تم جھولے میں اور جوان ہوکر (ایک ہی نسق پر) لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی

اور توراۃ وانجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے۔ اور مردے کو (زندہ کر کے قبر سے) میرے حکم سے نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں) کو روک دیا۔ جب تم ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے۔ وغیرہ ذلک من الایات فی القرآن المجید۔

= وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا ، ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں) مَثَلًا منصوب بوجہ مفعول ہے۔ یعنی ہم نے ان کو عجیب النسان بنایا کہ دوسری کہاوتوں کی طرح ان کا قصہ بھی عجیب ہوا۔ اور ضرب المثل کے طور پر بیان کیا جانے لگا۔

۴۳: ۶۰ = وَلَوْ نَشَآءُ ۔ جملہ شرط ہے اور اگر ہم چاہیں لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ۔ جواب شرط۔ لام جواب شرط کے لئے ہے يَخْلُفُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب خَلْفٌ باب نصر مصدر (تمہارے) خلیفہ (ہوکر) رہتے۔

اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کر دیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں،
اس کا دوسرا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض کو فرشتہ بنا دیں (ہر دو ترجمے تفہیم القرآن سے لئے ہیں) حضرت تھانوی صاحب رح اس کا ترجمہ کرتے ہیں: یکے بعد دیگرے رہا کریں۔ (یہ جملہ معترضہ ہے)

۴۳: ۶۱ = وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف راجع ہے اصل میں وانہ لذو علم للساعۃ تھا۔ مضاف محذوف ہے اور مضاف الیہ اس کا قائم مقام ہے ای وانہ لصاحب اعلام الناس لقرب مجیئہا۔ تحقیق وہ لوگوں کو قیامت کے عنقریب وقوع پذیر ہونے کی اطلاع دینے والا ہو گا۔

قیامت کے قریب آنے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام جو زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں نیچے اس دنیا میں زمین پر اتریں گے اور شریعت محمدی کے مطابق بقایا زندگی گذاریں گے۔

= فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا: لَا تَمْتَرُنَّ فعل نہی بتاکید نون ثقیلہ جمع مذکر حاضر۔ اِمْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ بمعنی ایسی چیز کی بابت بحث کرنا اور جھگڑنا کہ جس میں شک وشبہ اور تردد ہو۔ تم شک وشبہ ہرگز نہ کرو اور ہرگز بحث نہ کرو اور نہ جھگڑو۔

بِهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الساعۃ کی طرف راجع ہے۔

== اِ تَّبِعُوْنِ ہ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف : تم میری اتباع کرو۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر۔ یہ اللہ کے کلام ہی کا حصہ ہے ، لعض نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اس صورت میں لفظ قُلْ محذوف متصور ہو گا۔

== ھٰذَا یہ راستہ جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں ،

۴۳:۶۲ == لَا یَصُدَّنَّکُمُ : فعل نہی بتاکید نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب صَدٌّ باب نصر، کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تم کو نہ روک دے۔

== عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ : موصوف وصفت ، کھلا ہوا دشمن ، صریح وچٹا ننگا دشمن ،

مُبِیْنٌ اِبَانَۃٌ سے باب افعال مصدر ۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر: ب ی ن مادّہ

مادہ ب ی ن سے باب افعال اِبَانَۃٌ باب تفعیل تَبْیِیْنٌ باب تفعل تَبَیُّنٌ اور باب استفعال استبانۃ لازم بھی آتے ہیں اور متعدی بھی۔ ظاہر ہونا ظاہر کرنا اس لئے بین کا معنی ظاہر بھی ہے اور ظاہر کرنے والا بھی۔

۴۳:۶۳ == اَلْبَیِّنٰتِ کھلی دلیلیں ۔ بَیِّنَۃٌ کی جمع ۔ واضح اور کھلی دلیل خواہ دلالت عقلیہ ہو یا محسوسہ : یہاں مراد معجزاتِ حضرت عیسٰی یا انجیل کی آیات یا واضح احکام ہیں۔

== جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَۃِ میں تمہارے پاس حکمت وموعظت کی باتیں لے کر آیا ہوں

== وَ لِاُبَیِّنَ ای وجئتکم لابین۔ واؤ عاطفہ ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے لام علت کا ہے اُبَیِّنَ مضارع واحد متکلم : تبیین تفعیل مصدر اور (اس لئے آیا ہوں) کہ کھول کر بیان کروں :

== بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْہِ ۔ ای بعض امور الدین تختلفون فیہ ان شرعی ودینی امور کی تصریح جن کی بابت تمہارا آپس میں اختلاف ہے۔

== فَاتَّقُوا اللّٰہَ سو تم اللہ سے ڈرو۔ ف سببیہ ہے ۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا پُر حکمت تعلیم کا لانا حصول تقوٰی کا سبب ہے (مظہری)

== وَ اَطِیْعُوْنِ ۔ اَطِیْعُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر ۔ ن وقایہ ی واحد متکلم محذوف ہے ۔ اور تم سب میری اطاعت کرو ، میرا کہنا مانو ،

۴۳:۶۴ == ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۔ قَدْ جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَۃِ سے لے کر ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ تک حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کلام ہے۔

۴۳ : ۶۵ = اَلۡاَحۡزَابُ ۔ حزب کی جمع ۔ گروہ ، ٹولیاں ، جماعتیں ۔
= مِنۡ بَیۡنِہِمۡ : باہم ۔ آپس میں ، یعنی حضرت عیسٰی کی امت میں سے مختلف گروہوں نے آپس میں اختلاف ڈال لیا ۔
= وَیۡلٌ ، ہلاکت ، عذاب ، دوزخ کی ایک وادی ۔ عذاب کی شدت ۔
امام راغب لکھتے ہیں :-
بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ویل دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جن بدبختوں کے لئے کلمۂ ویل استعمال کیا ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا یہ مراد نہیں کہ یہ لفظ وادیٔ دوزخ کے لئے وضع کیا گیا ہے ۔ (المفردات)
= عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ عَذَابٍ مضاف اَلِیۡمٍ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے ۔ درد ناک ۔ دکھ دینے والا ۔ یوم الیم ۔ درد ناک دن ۔ یوم آخرت :
= لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۔ ای الذین کفروا ۔ ظَلَمُوۡا بمعنی کفروا بر متعدد آیات دالّ ہیں مثلاً وَالۡکَافِرُوۡنَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (۲ : ۲۵۴) اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (۳۱ : ۱۳) وغیرہ ،، ترجمہ ہو گا :
سو جو لوگ کافر یا ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والے دن کے عذاب سے ہلاکت ہے ،
لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے خواہشات کی پیروی کر کے اور کتاب وسنت کو ترک کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ۔
۴۳ : ۶۶ = ھَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّھُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ
ھَلۡ استفہام انکاری ہے ۔ یَنۡظُرُوۡنَ مضارع جمع مذکر غائب ۔ نَظۡرٌ (باب نصر) مصدر بمعنی یَنۡتَظِرُوۡنَ : وہ انتظار کر رہے ہیں ۔ کلام عرب میں ینظرون کا استعمال بمعنی ینتظرون معروف ہے ۔ مثلاً فَھَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً فَقَدۡ جَآءَ اَشۡرَاطُھَا ؛ (۴۷ : ۱۸) سو یہ لوگ بس قیامت کے ہی انتظار میں ہیں کہ ان پر دفعۃً آپڑے سو اس کے آثار تو پیدا ہی ہو چکے ہیں ۔
اور مَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً تَاۡخُذُھُمۡ وَھُمۡ یَخِصِّمُوۡنَ ۔ (۳۶ : ۴۹) یہ لوگ بس ایک سخت آواز کے منتظر ہیں وہ انہیں آپکڑے گی اور یہ لوگ آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہوں گے ۔ وغیرہ ۔
اِلَّا السَّاعَۃَ میں السَّاعَۃَ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو حالت مفعول

میں واقع ہے لہٰذا مستثنیٰ کا اعراب اسی کی موافقت میں منصوب ہے اَنْ مصدریہ ہے اور بَغْتَۃً حرف فجائیہ ہے یکایک، اچانک، ایک دم:
وَ ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ وہ جملہ حالیہ ہے لَا یَشْعُرُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب ہے شُعُوْرٌ باب نصر مصدر۔ وہ شعور نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ ضمیر فاعل کا مرجع قریش ہیں یا وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔
ترجمہ: یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر دفعتًہ آن پڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔
تفسیر ماجدی میں ہے: ذکر منکرین قیامت کا ہے یہ منکرین اپنی غفلتوں میں پڑے ہوئے ہوں گے کہ قیامت یک بیک آواقع ہوگی۔
۴۳: ۶۷ = اَلْاَخِلَّاءُ۔ دوست۔ احباب، خلیل کی جمع ہے
اَلْاَخِلَّاءُ مبتدا۔ عَدُوٌّ خبر۔ یَوْمَئِذٍ یوم اسم ظرف منصوب اِذْ مضاف الیہ اس روز۔ اس واقعہ کے دن (ای یوم الساعۃ۔ روز قیامت)
= بَعْضُھُمْ مضاف مضاف الیہ لِبَعْضٍ۔ لام حرف جار بعض مجرور۔ یَوْمَئِذٍ اور بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ متعلق خبر، اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ مبتدا اپنی خبر اور متعلق خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہے۔ اس روز ان میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے: یعنی دنیوی دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے!
اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۔ استثناء متصل، کلام مثبت تام میں مستثنیٰ منصوب آتا ہے لہٰذا المتقین منصوب آیا ہے اِتِّقَاءٌ افتعال مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ منصوب ہے تقویٰ رکھنے والے، خدا سے ڈرنے والے۔
۴۳: ۶۸ = یٰعِبَادِ یا حرف ندا ہے عِبَادِیْ مضاف مضاف الیہ منادیٰ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے عباد جمع ہے عَبْدٌ کی۔ اے میرے بندو۔
یٰعِبَادِ سے کلام مستانفہ شروع ہوتا ہے اس سے قبل عبارت یَقُوْلُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یا یُنَادَوْنَ فَیُقَالُ لَھُمْ۔ ان کو پکارا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا۔ محذوف ہے، یعنی اللہ تعالیٰ تقویٰ رکھنے والے دوستوں سے فرمائے گا۔
منادیٰ سے مراد المتقین ہیں جو اوپر مذکور ہوئے (ملاحظہ ہو بیضاوی)
تفسیر ماجدی میں ہے: یہ ندا حشر میں مؤمنین کو حق تعالیٰ کی طرف سے دی جائے گی:

= خَوۡفٌ ۔ آیندہ کی کسی تکلیف کا اندیشہ کرنا خوف ہے اور ماضی کی تکالیف کو یاد کرکے جو کیفیتِ غم دل میں پیدا ہوتی ہے حُزۡن کہلاتی ہے۔
= لَا تَحۡزَنُوۡنَ مضارع منفی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، باب سمع سے مصدر۔ نہ تم غمگین ہوگے۔
۴۳ : ۶۹ = اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ : اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں
(۱) اللہ تعالیٰ نے یہاں متقین کی صفات بیان فرمائی ہیں جنہیں روزِ قیامت نہ خوف ہوگا نہ حزن۔ منجملہ دیگر صفات کے ان میں یہ دو صفات ہوں گی (۱) ایمان بایٰت اللہ (ب) اور اسلام۔ انہی معنوں میں سورۃ یونس میں ارشاد ہے اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ؕ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ؕ (۱۰ : ۶۲ ، ۶۳) یا ان کی اور صفت سورۃ الاحقاف میں یوں آئی ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ؕ (۴۱ : ۱۳)
(۲) الایمان بآیات اللہ صفت ہے متقین کی اور وَكَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ حال ہے ضمیر اٰمَنُوۡا سے
۴۳ : ۷۰ = تُحۡبَرُوۡنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر حَبۡرٌ (باب نصر) مصدر جس کے معنیٰ زینت کرنے اور خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہونے کے ہیں حال ہے ضمیر انتم سے، درآں حالیکہ تم خوش کر دیئے جاؤ گے، تمہیں مزین کر دیا جائے گا۔ خوشی اور مسرت کے آثار تمہارے چہروں پر ظاہر و عیاں ہوں گے۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمۡ فِیۡ رَوۡضَةٍ یُّحۡبَرُوۡنَ ۝ (۳۰ : ۱۵) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ جنت میں اس قدر خوش ہوں گے کہ وہاں کی نعمتوں کی تروتازگی کا اثر ان کے چہروں پر عیاں ہوگا۔
بطور فعل مضارع صرف انہی دو جگہ آیا ہے اور فعل مجہول آیا ہے۔
روشنائی کو بھی حِبۡرٌ کہتے ہیں اسی سے علماء کو بھی احبار کہتے ہیں کہ ان کے نقش لوگوں کے دلوں پر روشنائی کے نقوش کی طرح دیر تک رہتے ہیں۔
قرآن مجید میں ہے اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ (۹ : ۳۱) انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ہے۔
صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں :۔
تُحۡبَرُوۡنَ ۔ یعنی اتنی خوشی پاؤ گے کہ اس کا اثر چہروں سے نمودار ہوگا۔ اس مطلب پر

تُحۡبَرُوۡنَ حَبَارٌ سے مشتق ہوگا۔ اور حَبَارٌ کا معنی ہے اثر، نشان، یا تُحۡبَرُوۡنَ کا معنی ہے تم آراستہ کئے جاؤ گے۔ اس وقت اس کا مادہ حَبۡرٌ ہوگا۔ اور حَبۡرٌ کا معنی ہے زینت، خوبصورتی یا اس کا ترجمہ ہے تمہاری پوری پوری عزت افزائی کی جائے گی۔ آیت میں خطاب عِبَادِیۡ سے ہے

۴۳: ۷۱ = یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ۔ یُطَافُ مضارع واحد مذکر غائب اِطَافَۃٌ (افعال) مصدر دور چلایا جائے گا

= صِحَافٍ: جمع ہے صَحۡفَۃٍ کی۔ اتنی بڑی رکابی جس میں پانچ آدمی پیٹ بھر کر کھانا کھالیں۔ صِحَافٍ مِّنۡ ذَہَبٍ سونے کی رکابیاں۔

= وَ اَکۡوَابٍ واؤ عاطفہ ہے۔ اَکۡوَابٍ معطوف ہے جس کا عطف صِحَافٍ پر ہے۔ کُوۡبٌ واحد۔ کوزہ۔ آبخورہ، پیالہ۔ ایسا گول برتن جس کا گلا بھی مدور ہو اور قبضہ نہ ہو۔

ان پر سونے کی بڑی بڑی رکابیوں اور پیالوں کے دور چلائے جائیں گے، یعنی ان کو کھانے کی چیزیں اور پینے کے مشروبات سونے کی رکابیوں اور پیالوں میں مہیا کی جائیں گی!

= وَ فِیۡہَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع (آیت سابقہ اُدخلوا الجنۃ.... میں) الجنۃ ہے۔

= مَا تَشۡتَہِیۡہِ الۡاَنۡفُسُ۔ مَا موصولہ تَشۡتَہِیۡ مضارع واحد مؤنث غائب، اِشۡتِہَاءٌ (افتعال) مصدر، ضمیر فاعل الانفس کی طرف راجع ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب تَشۡتَہِیۡ کے مفعول کے لئے۔ جس کو جی چاہیں گے۔ یعنی جنت میں وہ سب چیزیں مہیا ہوں گی جن کو جی چاہیں گے۔

= وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ۔ ای وفیھا ما تلذ الاعین اور اس میں ہر وہ چیز ہوگی جس سے آنکھیں لذت اندوز ہوں گی۔ تَلَذُّ مضارع واحد مؤنث غائب لَذَّۃٌ باب سمع مصدر بمعنی لذت پانا۔ مزہ لینا۔ جس سے آنکھیں لذت پائیں گی۔

= وَ اَنۡتُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ: ای دائمون: اس آیت کا عطف آیت نمبر ۷۰ پر ہے اور تم اس میں (یعنی جنت میں) ہمیشہ رہو گے

۴۳: ۷۲ = وَ تِلۡکَ الۡجَنَّۃُ: اسم اشارہ ومشارٌ الیہ، اور یہ جنت وہی ہے جس کی نسبت عباد اللہ سے کہا گیا ہے اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ ...... تُحۡبَرُوۡنَ (آیت ۷۰)، اور اور اب حکم ہو رہا ہے کہ یہی جنت ہے جس کے تم وارث بنا دئے گئے ہو اپنے اعمال صالحہ کے باعث۔

= اَلَّتِیۡ ۔ اسم موصول واحد مؤنث ۔ اُوۡرِثۡتُمُوۡھَا ۔ اُوۡرِثۡتُمُوۡا میں واؤ اشباع کا ہے اصل صیغہ اُوۡرِثۡتُمۡ ہے : جو اِیۡرَاثٌ (افعال) مصدر سے ہے اور جس کے معنی وارث بنانا یا میراث میں دینے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے جس کے تم وارث بنادیئے گئے ہو، یا جو تم کو میراث میں دی گئی ہے :

= بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ : میں بؔ سببیہ ہے مَا موصولہ ۔ کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ صلہ اپنے موصول کا ۔ بہ سبب ان اعمال کے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو ۔

۴۳، ۳۴ = فِیۡہَا ای فِی الۡجَنَّۃِ ۔ مِنۡهَا میں مِنۡ تبعیضیہ ہے اور ھا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع الجنۃ ہے ۔ یعنی جن میں سے تمہارا جی چاہیگا کھاؤ گے ۔

فائدہ آیات ۶۷ تا ۷۳ میں التفاتِ ضمائر ہے بعض جگہ صیغہ جمع مذکر غائب لایا گیا ہے اور بعض جگہ جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اس کی وضاحت کچھ یوں کی گئی ہے :-

قیامت کے روز دنیاوی دوست جن کی دوستی دنیاوی نفع و نقصان کی خاطر تھی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے : اور ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے : کہ یہ ہمارے انجام بد کے ذمہ دار ہیں لیکن جن کی دوستی محض تقویٰ اور اللہ کے ڈر کی بنا پر تھی ان کی حالت ایسی نہ ہوگی ۔ ان متقیوں سے کہا جائے گا اے میرے بندو! (آج) تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمزدہ ہوگے (صیغہ جمع مذکر حاضر لایا گیا ہے)

متقی لوگوں کی تعریف یہ ہوگی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پکے فرمانبردار تھے (صیغہ جمع مذکر غائب استعمال ہوا) اُن سے یعنی متقین سے کہا جائے گا تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہوجاؤ (صیغہ جمع مذکر حاضر لایا گیا) (وہاں جنت میں) سونے کی رکابیاں اور کوزے ان پر دَور میں لائے جائیں گے (عَلَیۡہِمۡ صیغہ جمع مذکر غائب آگیا) اور ان سے یعنی متقیوں سے جن کو معہ بیویوں کے جنت میں داخل ہونے کا فرمان ہوا تھا ۔ اب ان کو تسلی دی جائے گی ۔ کہ یہ نعمتوں کا ملنا وقتی نہیں ہے دائمی ہے لہذا ان سے کہا جائے گا کہ تم اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو گے (صیغہ جمع مذکر حاضر آگیا)

اسی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ جنت تمہیں تمہارے دنیا کے اعمالِ صالح کے سبب تم کو وراثت میں دی گئی ہے اس میں کثیر التعداد و کثیر الانواع میوے ہیں ان میں سے جو

جو تمہارا جی چاہے کھاؤ پیو۔

۴۳ : ۷۴ = اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ ..... الآیۃ۔ متقین کو دی جانیوالی نعمتوں کا ذکر ختم ہوا۔ اب مجرمین اور ان کے اعمالِ سُوء کے نتیجہ میں جو عذاب ان کو ملے گا اس کا احوال شروع ہوتا ہے المجرمین بمعنی الکافرین۔

۴۳ : ۷۵ = لَا یُفَتَّرُ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب تَفْتِیْرٌ (تفعیل) مصدر کم نہیں کیا جائے گا۔ ہلکا نہیں کیا جائے گا۔

اَلْفُتُوْرُ کے معنی تیزی کے بعد ٹھہرنے، سختی کے بعد نرمی اور قوت کے بعد کمزور پڑ جانا کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے یٰاَھْلَ الْکِتَابِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ (۵ : ۱۹) اے اہل کتاب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ جو ایک عرصہ تک منقطع رہا تو اب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آگئے ہیں۔

اور جگہ کلام باری تعالیٰ ہے یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ (۲۱ : ۲۰) وہ سب رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں (نہ تھکتے ہیں نہ تھمتے ہیں۔

= مُبْلِسُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع : مُبْلِسٌ واحد۔ غمگین، مایوس، پشیمان متحیر، خاموش، جن کو کوئی بات بن نہ پڑتی ہو۔ اس کا مادہ بلس ہے یہ ثلاثی مجرد سے افعال مستعمل نہیں۔ ثلاثی مزید میں باب افعال اپنے تمام مشتقات کے ساتھ مستعمل ہے :

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ (۳۰ : ۱۲) اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار مایوس اور مغموم ہو جائیں گے :

عام طور پر غم اور مایوسی کی وجہ سے انسان خاموش رہتا ہے اور اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ اس لئے اَبْلَسَ فُلَانٌ کے معنی خاموش اور دلیل سے عاجز آنے کے ہیں۔ اور اَبْلَسَ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ کے معنی ہیں وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہو گیا۔ چونکہ شیطان بھی رحمتِ حق سے مایوس و ناامید ہے اس لئے اسے ابلیس کہا گیا ہے :

وَھُمْ فِیْہِ، ای فی عذاب جھنم :

۴۳ : ۷۶ = وَمَا ظَلَمْنٰھُمْ یہ خدائے اسلام کی صفات میں سے نہیں ہے کہ وہ کسی کو ناحق دوزخ میں ڈال دے۔ یا خواہ مخواہ عذاب میں مبتلا کر دے۔

= وَلٰکِنْ کَانُوْا ھُمُ الظّٰلِمِیْنَ۔ بلکہ وہ خود ہی (اپنے حق میں) ظالم رہے ہیں۔ ظٰلِمِیْنَ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ بحالت نصب بوجہ خبر کَانُوْا۔ ظٰلِمِیْنَ یہاں کفار کے

مرادف ہے ای واضعین الکفر موضع الایمان ۔ ایمان کے بجائے کفر کو اپنانے والے

۴۳: ۷۷ == نَادَوْا ۔ ماضی بمعنی مستقبل) جمع مذکر غائب ۔ نِدَاءٌ مصدر (باب مفاعلۃ) وہ پکاریں گے ۔ ضمیر فاعل الظلمین کی طرف راجع ہے وہ دوزخی کافر پکاریں گے : شدتِ عذاب سے پکار اٹھیں گے ۔ ای من شدۃ العذاب (روح المعانی)

== یٰمٰلِكُ ۔ یا حرف ندار مالك منادیٰ ۔ اے مالک : مالک، دوزخ کے داروغہ کے لئے استعمال ہوا ہے :

== لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ۔ لِیَقْضِ فعل امر واحد مذکر حاضر، چاہئے کہ تمہارا رب ہمیں موت دیدے ۔ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دیدے ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ (۱۸: ۵) اور موسیٰ نے اس کو مکا مارا اور اس کو جان سے مار دیا ۔ اس کا کام تمام کر دیا ۔

تفسیر اضواء البیان میں ہے کہ لیقض میں لام، لام الدعاء ہے اور مالک (خازن النار) سے سوال کرنے سے کفار کی مراد یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کی موت کی دعا کرے اگر ان کا ارادہ از خود اللہ سے موت مانگنے کا ہوتا تو وہ مالک کو کیوں خطاب کرتے ۔ ایسے ہی سورۃ المؤمن میں اہل النار دوزخ کے کوتوالوں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے عذاب میں تخفیف کے لئے دعا کریں ۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَۃِ جَھَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ (۴۰: ۴۹) اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک دن تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے ۔

تفسیر بیضاوی میں ہے :۔

والمعنی سل ربنا ان یقضی علینا اپنے رب سے کہہ کہ ہمارا خاتمہ کر دے

== قَالَ ۔ ای قال ملك (مالک داروغہ جہنم کہیگا) اگر قَالَ کی ضمیر مالک کی طرف راجع ہے :

== مّٰکِثُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت رفع مَکْثٌ (باب نصر و کرم) مصدر ٹھہرے رہنے والے ۔ باقی رہنے والے ۔ مراد ہمیشہ رہنے والے ۔

ٹھہرنے کے معنی میں قرآن مجید میں ہے فَقَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ

اٰنَسْتُ نَارًا (۲۰: ۱۰) تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو۔

اور باقی رہنے کے معنی میں ہے۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (۱۳: ۱۷) سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں باقی رہ جاتا ہے۔

۴۳: ۷۸ = لَقَدْ جِئْنٰكُمْ .... كٰرِهُوْنَ اگر آیت سابقہ ۷۷ میں قَالَ کی ضمیر کا مرجع اللہ ہے تو جواب اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور آیت ہذا (۷۸) اللہ کے مقولہ کا تتمہ ہے۔

اور اگر قَالَ کی ضمیر کا مرجع اللہ نہیں ہے بلکہ اس کا مرجع مٰلِكُ ہے تو اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ داروغہ جہنم کا جواب ہوگا۔ اور آیت ہذا لَقَدْ جِئْنٰكُمْ... الخ فرشتہ کے جواب کے بعد اللہ خود یہ فرمائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ آیت بھی مالک (فرشتہ) کا جواب ہو۔ اور اس کا یہ قول کہ ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے ایسا ہی ہے جیساکہ حکومت کا کوئی افسر حکومت کی طرف سے بولتے ہوئے ہم کا لفظ استعمال کرتا ہے اور اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ ہماری حکومت نے یہ کام کیا۔

= كٰرِهُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع كَرْهٌ وكُرْهٌ (باب سمع) مصدر۔ کسی چیز سے طبعی نفرت کرنے والے۔ طبعی کراہت کرنے والے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (۱۰: ۸۲) اور خدا اپنے حکم سے سچ کو سچ ثابت کر دیگا اگرچہ گنہگار برا ہی مانیں (کراہت کریں یا نفرت کریں)۔

۴۳: ۷۹ = اَمْ اَبْرَمُوْا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ۔ اَبْرَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب، اِبْرَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر کسی معاملہ کو محکم و مضبوط کرنا۔ پختہ و مضبوط ارادہ کرنا۔ مُبْرِمُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالتِ رفع، کسی امر کو پختہ ارادہ اور مضبوط عزم کے ساتھ کرنے والے:

اَمْ یہاں منقطعہ اور بمعنی بَلْ (حرف اضراب) آیا ہے یعنی پہلے حکم یا حالت کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کر دینے کے لئے، پہلے ان کی کراہت حق کو بیان کیا۔ اب ارشاد ہوتا ہے کہ حق کے قبول نہ کرنے یا اس سے صرف کراہت کرنے کا تو ذکر ہی کیا بلکہ وہ اس کے رد کرنے میں سینکڑوں مکر و تدابیر کیا کرتے تھے۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مضبوط اور محکم اقدام کیا کرتے تھے۔ (یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف جب کفار نے دار الندوہ میں مجلس مشاورت منعقد کی اور طویل بحث و تمحیص کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دینے پر متفق ہو گئے تھے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہ اگر تم نے میرے محبوب کو شہید کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو ہم بھی غافل نہیں) ہم نے بھی یہ حتمی فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم اپنے حبیب کی حفاظت کریں گے اور تم ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔

فَائِدَہ: آیت ۷۸ میں خطاب کفار مکہ سے بصیغہ جمع مذکر حاضر کیا گیا کہ ہم نے تمہارے پاس دین حق بھیجا لیکن تم نے کراہت و نفرت سے اس سے منہ موڑ لیا۔

اب ان منکرین حق سے نفرت کے اظہار کیلئے آیات ۷۹ : ۸۰ میں التفات ضمائر بصیغہ جمع مذکر غائب استعمال کیا گیا ہے

۴۳ : ۸۰ == اَمْ : منقطعہ ہے بمعنی بَلْ آیا ہے اور آیت ۷۹ کی طرح ماقبل کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کر دینے کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی یہ کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی مذموم تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مصمم ارادوں کے علاوہ یہ بھی باور کئے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سن سکتا

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف ہم ان کو سنتے ہیں بلکہ ہمارے فرشتے لکھ بھی رہے ہوتے ہیں

== یَحۡسَبُوۡنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب حُسۡبَانٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ خیال کرتے ہیں۔

== سِرَّھُمۡ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا راز، ان کا بھید۔

== نَجۡوٰىهُمۡ : مضاف مضاف الیہ۔ ان کی سرگوشی، نجویٰ واحد ہے اور نجاویٰ جمع ہے یہ نجویٰ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ النجویٰ باب نصر مصدر سرگوشیاں کرنا۔ مثلاً اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نُهُوۡا عَنِ النَّجۡوٰى (۸:۵۸) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ ن ج و مادہ

== بَلٰی۔ ہاں نفی ماقبل کی تردید کے لئے آیا ہے کفار کے اس گمان کے جواب میں کہ اللہ تعالیٰ ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو سن نہیں سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کیوں نہیں سن سکتے ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (بیٹھے) لکھتے بھی رہتے ہیں۔

بَلٰی بمعنی بَلْ بھی ہو سکتا ہے، نیز ملاحظہ ہو ۳ : ۷۶

== رُسُلُنَا ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارے رسول۔ ہمارے فرشتے، جو ان کفار پر ان کے اعمال کی نگرانی کے لئے مقرر ہیں۔ ای الذین یحفظون علیہم اعمالھم (روح المعانی)

= لَدَیۡھِمۡ لَدٰی مضاف (بمعنی طرف، پاس) ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کے پاس۔

۴۳: ۸۱ = قُلۡ۔ ای قل یا محمد للکفار۔ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کفار مکہ کو کہہ دیجئے

= اِنۡ۔ شرطیہ ہے اگر خداوند تعالیٰ کا کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پوجا کرنیوالا ہوتا۔ بعض کے نزدیک اِنۡ نافیہ ہے اور عَابِدِیۡنَ بمعنی گواہی دینے والے ہیں۔

اس صورت میں ترجمہ ہو گا:

رحمٰن کی کوئی اولاد نہیں اور میں سب سے پہلے اس کی شہادت دینے والا ہوں؛

۴۳: ۸۲ = سُبۡحٰنَ۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحہ اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن حصہ اول نوع چالیسویں۔ میں رقمطراز ہیں:۔

سُبۡحٰنَ یہ مصدر ہے بمعنی تسبیح۔ اس کو نصب اور کسی ایسے اسم مفرد کی طرف مضاف ہونا لازم ہے جو ظاہر ہو جیسے سُبۡحَانَ اللّٰہِ (۱۲: ۱۰۸) اور سبحان الذی اَسۡرٰی (۱۷: ۱) یا مضمر ہو جیسے سُبۡحَانَہٗٓ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ وَلَدٌ (۴: ۱۷۱) اور سُبۡحٰنَکَ لَاعِلۡمَ لَنَآ (۲: ۳۲)

اور یہ ایسا مفعول مطلق ہے کہ اس کا فعل حذف کیا گیا ہے اور اس کو اس کی جگہ قائم مقام کر دیا گیا ہے (یعنی اس کا فعل کبھی استعمال نہیں کیا گیا)

= رَبِّ السَّمٰوٰتِ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ اپنے مضاف سبحان کا۔ وَالۡاَرۡضِ ای وَرَبُّ الۡاَرۡضِ: رَبِّ الۡعَرۡشِ۔ دونوں جملوں کا عطف رَبُّ السَّمٰوٰت پر ہے۔

= عَمَّا۔ مرکب بہ عَنۡ حرف جار اور ما موصولہ سے:

= یَصِفُوۡنَ، مضارع جمع مذکر غائب: وَصۡفٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ پاک ہے آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار (اور) عرش کا رب ہر اس (عیب) سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

۴۳: ۸۳ = فَذَرۡھُمۡ۔ ذَرۡ فعل امر، واحد مذکر حاضر دَذۡرٌ (باب سمع وفتح) مصدر بمعنی چھوڑ دینا۔ اس کی ماضی نہیں آتی۔ ھُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، تو ان کو چھوڑ دے

= یَخُوۡضُوۡا۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر۔ خَوۡضٌ باب نصر، مصدر بمعنی مشغول رہنا۔ وہ مشغول رہیں۔

= وَیَلۡعَبُوۡا۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر صیغہ جمع مذکر غائب۔ لَعِبٌ باب نصر، مصدر

وہ کھیل میں پڑے رہیں۔

(پس اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان کو بے ہودہ باتوں میں مشغول اور کھیل تماشا میں پڑے رہنے دیں؛

= حَتّٰی۔ حرف جر ہے انتہار غایت کے لئے استعمال ہوتا ہے، بمعنی یہاں تک کہ:۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۹۷: ۵) سلامتی ہو یہاں تک فجر طلوع ہو۔

= یُلٰقُوْا مضارع منصوب جمع مذکر غائب مُلَاقَاةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ وہ مل جاویں

= یَوْمَهُمُ۔ یَوْمَ اسم ظرف منصوب بوجہ مفعول۔ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کا دن۔ یعنی قیامت (وہ مل جاویں یا پالیں اپنے دن کو، حتی کہ قیامت کے دن کو پہنچ جاویں۔ یعنی قیامت کے دن تک)

= اَلَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ: جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے یُوْعَدُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر۔

۴۳: ۸۴ = هُوَ الَّذِیْ۔ وہ وہی ذات ہے (تاکید کے ساتھ) فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ جو آسمانوں میں خدا ہے یعنی صرف آسمان میں خدا ہے اور زمین میں بھی: وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ اور وہی صاحب علم و صاحب حکمت ہے:

عَلِیْمٌ۔ عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ اور حَكِیْمٌ حِكْمَةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے

۴۳: ۸۵ = تَبٰرَكَ۔ وہ بہت برکت والا ہے۔ وہ بڑی برکت والا ہے تَبَارُكٌ۔ (تفاعل)، مصدر۔ جس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اس فعل کی گردان نہیں آتی۔ صرف ماضی کا ایک صیغہ مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے آتا ہے اسی لئے بعض لوگ اس کو اسم فعل بتاتے ہیں۔

= لَهٗ میں لام تملیک (ملکیت جتانے کے لئے) کا ہے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اسی کی ہے۔ مَا موصولہ ہے۔

۴۳: ۸۶ = وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ؛ واؤ عاطفہ۔ لَا یَمْلِكُ مضارع منفی واحد مذکر غائب مِلْكٌ مصدر (باب ضرب)، مالک نہیں ہے یا اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر۔ یَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب

دَعْوَۃٌ اور دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پوجتے ہیں۔ وہ پکارتے ہیں۔ صلہ اپنے موصول کا۔ مِنْ دُوْنِہٖ اس کے ورے۔ اَلشَّفَاعَۃَ شَفَعَ یَشْفَعُ (باب فتح) کا مصدر بحالت مفعول ہے = لَا یَمْلِكُ فعل، اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ فاعل۔ اَلشَّفَاعَۃَ مفعول۔ اللہ کے سوا جن کی بھی یہ پوجا کرتے ہیں وہ (یعنی معبودانِ باطل) سفارش کا کچھ اختیار نہیں رکھتے = اِلَّا: حرف استثناء اَلْحَقِّ ای التوحید۔ شَهِدَ ماضی واحد مذکر غائب شَهَادَۃٌ (باب سمع) گواہی دینا۔ اقرار کرنا۔ شہادت بالحق یعنی کلمہ توحید کا اقرار۔ ای شہادۃ بالحق بکلمۃ التوحید۔ (مدارک) اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ۔ سوائے اس کے جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کیا۔

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ کی دو صورتیں ہیں:۔

۱:۔ اگر اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ میں وہ تمام معبودانِ باطل شامل ہیں جن کی مشرکین اللہ کو چھوڑ کر پوجا کیا کرتے تھے مثلاً بُت، ملائکہ (کہ بعض ملائکہ کی بھی پوجا کیا کرتے تھے اور ان کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے) عیسیٰ، عزیر وغیرہ کہ نصاریٰ اور یہود ان کو اللہ کے بیٹے کہا کرتے تھے۔ یا بعض اولیاء اللہ جن کو کئی لوگ خدا کے ساتھ پوجا میں یا حاجت روائی میں شریک ٹھہراتے ہیں۔ تو اس صورت میں یہ استثناء متصل ہے۔

۲:۔ اگر ان سے مراد محض بت ہی ہیں جن کی مشرکین پوجا کیا کرتے تھے اور جن کو وہ خدا کا شریک مانتے تھے۔ تو یہ استثناء منقطع ہے۔

ہر دو صورت میں مستثنیٰ وہ لوگ بیان ہوئے ہیں جنہوں نے حق کی شہادت دی اور زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ کر توحید و رسالت کے قائل ہوئے ایسے لوگ خدا کے نزدیک ایک مرتبہ اور درجۂ سفارش رکھتے ہیں۔ خدا نے ان کے مرتبہ کو مستثنیٰ کر لیا (تفسیر حقانی)

بعض کے نزدیک اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ سے مراد عیسیٰ، عزیر اور ملائکہ ہیں۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو کسی ایسے کی سفارش کا اختیار نہیں دیا سوائے اس کے حق میں جس نے کلمہ توحید کا اقرار کیا ہوگا۔

وقیل المراد بالذین یدعون من دونہ عیسیٰ وعزیر والملائکۃ فان اللہ تعالیٰ لا یملک لاحد من ھٰؤلاء الشفاعۃ الا لمن شھد بالحق وھی کلمۃ الاخلاص وھی لا الٰہ الا اللہ۔ (الخازن)

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔ ای استثنی اللہ تعالیٰ ان من شھد

بالحق ای بانہ لا الٰہ الا اللہ وھو یعلم ذلک علمًا یقینًا فھذا اقد یشفع لہ الملئکۃ او الانبیاء (الیسر التفاسیر)

اس صورت میں یہ استثنار متصل ہوگا اور مستثنیٰ منہ محذوف ہے (روح المعانی)

= وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ہ جملہ موضع حال میں ہے درآں حالیکہ وہ اس کا علم الیقین رکھتے ہوں

= وَلَئِنْ: واؤ عاطفہ لام تاکید کے لئے اور اِنْ شرطیہ۔ اور اگر۔

= سَأَلْتَهُمْ: (اگر) تو ان سے دریافت کرے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان کافروں کے لئے ہے جو اللہ کے سوا دوسروں کی پوجا کرتے تھے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ جملہ شرط۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ جواب شرط۔

= لَيَقُوْلُنَّ۔ مضارع بلام تاکید ونون ثقیلہ۔ یا لام جواب شرط کے لئے اور مضارع یا لون تاکید ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب وہ ضرور بالضرور کہہ دیں گے۔

•

= فَاَنّٰى میں فار جزائیہ ہے ای اذا کان الامر کذلک (جملہ شرط محذوف)

= يُؤْفَكُوْنَ ہ (جواب شرط۔ اَنّٰى بمعنی کَيْفَ، کیونکر، کیسے، يُؤْفَكُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب، اِفْكٌ (باب ضرب) مصدر پھیرے جاتے ہیں۔ کیسے بہکے پھرتے ہیں کہ یہ جانتے ہوئے اور اقرار کرتے ہوئے بھی کہ ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے پھر بھی اسے چھوڑ کر دوسروں کی عبادت طرف کیوں پھرے جاتے ہیں۔

اَلْاِفْكُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو اسی لئے ان ہواؤں کو جو اپنا صحیح رخ چھوڑ دیں مُؤْتَفِكَةٌ کہا جاتا ہے اور قرآن مجید میں ان بستیوں کو جن کو گناہ کے کام کرنے پر الٹ دیا گیا تھا مُؤْتَفِكَاتٌ کہا ہے۔ جیسے وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ (۶۹: ۹) اور وہ الٹنے والی بستیوں نے گناہ کے کام کئے تھے۔

جھوٹ بھی چونکہ اصلیت اور حقیقت سے پھرا ہوا ہوتا ہے اسی لئے اس پر بھی اِفْكٌ کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ (۲۴: ۱۱) جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تمہیں لوگوں میں سے ایک جماعت ہے

= وَقِيْلِهٖ۔ واؤ عاطفہ ہے قِيْلِهٖ مضاف مضاف الیہ (قِيْلَ قول ہی کی طرح ہے اور مصدر ہے اور اس کے مرادف ہے اس کا عطف الساعۃ پر ہے یعنی اللہ کو قیامت کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا علم ہے کہ اے میرے رب مکہ کے یہ کافر ایمان نہیں لاتے

بعض کے نزدیک یہ مجرور ہے اور حرف قسم مضمر ہے اور تقدیر کلام ہے وَ اُقْسِمُ بِقِيْلِهٖ معنی یہ ہوں گے مجھے اس کے (یعنی رسول کے) یہ کہنے کی قسم کہ اے رب یہ قوم ایمان نہیں لاتی۔ جواب قسم محذوف ہے ای لَنَنْصُرَنَّهٗ ہم ضرور اس کی (یعنی رسول کی) مدد کریں گے:

= يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ یہ مقولہ ہے۔ قِيْلِهٖ کی تعریف: اے میرے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔

۴۳: ۸۹ = فَاصْفَحْ: ف سببیہ ہے اِصْفَحْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر صَفْحٌ باب فتح مصدر۔ تو درگذر کر۔ تو اعراض کر۔ صَفْحٌ مصدر کے معنی ترک ملامت اور عفو کے ہیں مگر یہ عفو سے زیادہ بلیغ ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (۲: ۱۰۶) تو تم معاف کردو اور درگذر کرو یہاں تک خدا اپنا دوسرا حکم بھیجے: اس میں عَفْوٌ کے بعد صَفْحٌ کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ بعض اوقات انسان عفو یعنی درگذر تو کر لیتا ہے لیکن صَفْحٌ سے کام نہیں لیتا۔ یعنی کسی سے اس قدر درگذر کرنا کہ اسے مجرم ہی نہ گردانا جائے۔

= وَقُلْ سَلٰمٌ۔ اور کہو سلام ہے تم پر۔ اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱:۔ اگر اِصْفَحْ سے مراد اس قدر درگذر کرنا کہ دوسرے کو مجرم ہی نہ گردانا جائے، مراد لیا جائے تو قُلْ سَلٰمٌ سے مراد ہوگا کہ ان کے لئے سلامتی اور ہدایت کی دعا مانگتے رہا کیجئے۔ عنقریب ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور حقیقت حال جان لیں گے اگر حق کو قبول نہ کیا تو اپنی سزا پائیں گے اور اگر قبول کر لیا تو فردوس بریں کے دروازے ان پر کھول دیئے جائیں گے: (تفسیر ضیاء القرآن)

۲:۔ اگر اصفح سے مراد اعراض کرنا لیا جائے تو مطلب ہوگا:
اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سرکش لوگ گمراہ ازلی ہیں نہیں مانیں گے ان سے اعراض کیجئے اور سلام کہئے۔ سلام کرنا محاورہ ہے رخصت کرنے اور علیحدہ ہونے سے: اس کو سلام رخصت کہتے ہیں

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ: ان کو ابھی معلوم ہو جائے گا۔ یعنی موت ہر شخص کے قریب ہے مرتے ہی سب نیک و بد کا نتیجہ سامنے آجائے گا: (تفسیر حقانی)

= سَوْفَ، عنقریب، جلد۔ سَوْفَ افعال مضارع پر داخل ہو کر ان کو مستقبل کے معنی کے ساتھ خاص کر کے حال سے علیحدہ کر دیتا ہے:

يَعْلَمُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب: وہ عنقریب ہی جان لیں گے (اور اپنے اعمال نیک و بد کا بدلہ پالیں گے)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۴۴) سُوۡرَۃُ الدُّخَانِ مَکِّیَّۃٌ (۶۴)

۴۴: ۱ = حٰمٓ : حروف مقطعات ہیں :
= وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ . واؤ قسمیہ ہے الکتٰبِ موصوف المبینِ صفت ۔ اسم فاعل واحد مذکر ابانۃ (افعال) مصدر ۔ کھلا ہوا ۔ ظاہر کرنے والا ۔ موصوف و صفت مل کر المقسم بہٖ الکتٰب ای القراٰن ۔
= اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ ۔ یہ جواب قسم ہے یا یہ المقسم بہٖ کی صفت ہے اور جواب قسم اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ہے ۔
اِنَّا ۔ اِنَّ اور ضمیر جمع متکلم نَا سے مرکب ہے ۔ اِنَّ (تحقیق ، بیشک ، یقیناً) حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے ۔ خبر کی تحقیق و تاکید مزید کے لئے آتا ہے ۔
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ بے شک اس (کتاب) کو ہم نے ہی نازل کیا ہے نہ یہ انسانوں اور جنوں میں سے کسی فرد واحد کی تصنیف ہے اور نہ دانشوروں کے کسی بورڈ نے باہمی مشوروں سے اس کا مسودہ تیار کیا ہے ۔
فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ یہ اس کی دوسری صفت ہے اوّل یہ کہ یہ کتاب یعنی قرآن حکیم ہماری طرف سے نازل شدہ ہے کسی اور کا اس میں نہ عمل و دخل ہے ۔ دوم یہ کہ یہ قرآن مجید ایک برکت والی رات میں نازل کیا گیا ہے ۔
یہ برکت والی رات کونسی ہے ۔ جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ اس سے لیلۃ القدر مراد ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۔ (۹۷: ۱) تحقیق ہم نے اس کو (یعنی قرآن مجید کو) شب قدر میں نازل کیا اس رات کی برکتیں کچھ تو آگے اس سورۃ میں بیان کی گئی ہیں مثلاً سورۃ القدر ساری کی ساری اس کی برکات پر مشتمل ہے اور کئی دیگر برکات اور جگہ قرآن مجید میں مذکور ہیں ۔
= اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۔ جملہ مستانفہ ہے (نیا مضمون شروع ہوتا ہے) اس میں یہ حکمت

بیان کی گئی ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو کیوں نازل فرمایا۔ فرمایا ہماری شان یہ ہے کہ ہم ہروقت خبردار کردیا کرتے ہیں (ترجمہ ضیاء القرآن) یعنی ہماری شان یہ ہے کہ ہم آنے والے مصائب وآلام سے بروقت آگاہ کردیا کرتے ہیں تاکہ جو ان سے بچنا چاہے وہ اپنا بچاؤ کرلے:

وانزلنٰہ لان من شاننا الانذار والتحذیر من العقاب (الکشاف المدارک)

منذرین. جمع مذکر اسم فاعل حالت نصب بوجہ خبر کُنَّا۔ انذارٌ (افعال) مصدر ڈرانے والے، خبردار کرنے والے، متنبہ کرنے والے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا (۷۸: ۴۰) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے خبردار کردیا ہے،

(اللہ تعالیٰ کا یہ انداز اس کی غایت شفقت وکرم سے ہمیشہ بندوں کی ہی مصلحت کے لئے ان کو عواقب امور سے مطلع اور متنبہ کرنے کے لئے ہوتا ہے)

۴۴: ۴ = فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ. یہ اس رات کی دوسری خصوصیت اور برکت ہے کہ ہر اہم کام کا اس رات فیصلہ کیا جاتا ہے:

فِیْهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب لیلۃ مبارکۃ کی طرف راجع ہے: یُفْرَقُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب: فَرْقٌ باب نصر۔ مصدر۔ وہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل الگ الگ بیان کردی جاتی ہے:

كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ۔ كُلُّ مضاف اَمْرٍ حَكِيْمٍ: موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر یُفْرَقُ کا مفعول مالم یسم فاعلہ۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اس رات ہر امر حکیم فیصل کیا جاتا ہے فَرْقٌ مادہ سے جملہ مشتقات میں الگ الگ ہونے یا الگ الگ کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً آیت ہذا میں ہر امر حکیم کے فیصل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس رات ہر حکمت کی بات جو اگلے سال کے دوران وقوع پذیر ہونے والی ہوتی ہے بیان کی اور ظاہر کی جاتی ہے۔ یعنی جو حوادث دنیا میں ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں (جیسا کہ کسی کا مرنا۔ کسی کا امیر ہونا۔ کسی کا بیمار ہونا۔ تندرست ہونا۔ قحط وارزانی کا ہونا۔ سلطنت وحکومت کا تغیر وتبدل ہونا وغیرہ بمعہ ہر ایک کی جملہ تفاصیل کے) بارگاہ قدس سے ملائکہ مدبرات عالم پر ظاہر اور واضح کئے جاتے ہیں۔

فَرْقٌ باب ضرب ونصر سے جدا کرنا۔ تمیز کرنا۔ واضح کرنا۔ صاف بیان کرنا۔

سمندر کو پھاڑنا۔ جیسا کہ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ (۲: ۵۰) اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا۔ تَفَرُّقٌ باب تفعل سے جماعت کا بکھر جانا۔ تفریق باب تفعیل سے جُدا جُدا کرنا۔ وغیرہ۔ قرآن کو الفرقان کہا گیا ہے کہ حق و باطل میں تمیز کرنے والا ہے۔ اور الفاروق حق و باطل میں امتیاز قائم کر دینے والا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے

حَكِيْمٌ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ پُر از حکمت، لان کل مایفعلہ اللہ مشتمل علی انواع الحکم الباھرۃ۔ اللہ تعالیٰ جو کام کرتے ہیں وہ روشن حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے۔

بعض کے نزدیک حکیم سے مراد محکم، تغیر و تبدل سے بالاتر ہے ای محکم لا تغییر فیہ ولا تبدیل۔

۴۴: ۵ = اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا۔ ہر حکم ہماری جانب سے جاری ہوتا ہے (ترجمہ ضیاء القرآن) یعنی یہ فیصلے میری بارگاہِ جلالت واقدس سے صادر ہوتے ہیں اور جو فیصلہ ہماری بارگاہِ جلالت سے صادر ہوگا یقیناً وہ خیر و برکت کا حامل ہوگا، عدل اور احسان کا آئینہ دار ہوگا۔ اس رات مبارک میں جو فیصلے کئے جاتے ہیں ان کی عظمتِ شان کے اظہار کے لئے اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا کے الفاظ ذکر کئے گئے ہیں۔

امام رازی رح اَمْرًا کے منصوب ہونے کی دو وجہیں ذکر فرمائی ہیں۔ اِنَّ نُصِبَ علی الاختصاص کہ مخصوص ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا۔ یا یہ حال ہے ذوالحال اَنْزَلْنٰهُ کی ضمیر فاعل ہوگی یا مفعول۔

فائدہ لیلۃ مبارکۃ کو فیصل ہونے والے امور کو پہلے اَمْرٍ حَكِيْمٍ فرمایا کہ وہ پُر از حکمت اور محکم اور تغیر و تبدل سے بالاتر ہیں پھر ان امور کی اہمیت و عظمت کو چند در چند زیادہ بتانے کے لئے فرمایا کہ وہ امور ہماری طرف سے صادر کئے جاتے ہیں، ہمارے علم اور تدبر کے مطابق ہوتے ہیں۔

= اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ۔ یہ بدل ہے جملہ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ سے۔ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ بے شک ہم ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے قبل جملہ رسولوں کو بھیجنے والے ہیں۔

مُرْسِلِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر اِرْسَالٌ (افعال) مصدر۔ بھیجنے والے۔

۴۴: ۶ = رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ: مفعول لہٗ۔ (تیرے پروردگار کی طرف سے) بطور رحمت کے

مطلب یہ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پروردگار نے تجھے اور تیرے سے قبل جملہ پیغمبروں کو بمقتضائے رحمت بمعہ کتب الہیہ کے اپنے بندوں کی طرف بھیجا کہ تیرے اور تجھ سے قبل پیغمبروں کے ذریعہ اپنے بندوں کو عواقب امور سے مطلع اور متنبہ کردے۔

== السَّمِیْعُ ، بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ اسمار حسنیٰ میں سے ہے۔ جب یہ حق تعالیٰ کی صفت واقع ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ : ایسی ذات جس کی سماعت ہر شے پر حاوی ہو۔

== اَلْعَلِیْمُ ، بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے عِلْمٌ سے اسمار حسنیٰ میں سے ہے قرآن مجید میں اس کا استعمال بیشتر اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہی میں ہوا ہے

۴۴ : ۷ == رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا : بدل ہے رَبِّکَ (آیۃ ۶ متذکرۃ الصدر) سے مَا موصولہ بَیْنَہُمَا مضاف مضاف الیہ ان دونوں کے درمیان ھُمَا تثنیہ غائب ہے اس کا مرجع سمٰوٰت و الارض ہے

== اِنْ کُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۔ اِنْ شرطیہ ہے۔ مُوْقِنِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب بوجہ خبر کان۔ اِیْقَانٌ (افعال) مصدر ایمان لانے والے۔ یقین رکھنے والے۔ یہ جملہ شرط ہے جواب شرط محذوف ہے۔ یا اس کی ایسی توضیح کی جا سکتی ہے :

مشرکین اپنے منہ سے کہتے تھے کہ اللہ زمین و مافیہا کا مالک ہے (۲۳ : ۸۴، ۸۵) وہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے (۲۳ : ۸۶ - ۸۷) ہر چیز کی بادشاہت اسی کے ہاتھ میں ہے (۲۳ : ۸۸ - ۸۹) فرمایا اگر تمہیں یقین اور ایمان ہے تو حقیقت یہی ہے کہ وہ رَبُّ السمٰوٰت والارض و ما بینہما ہے ،

۴۴ : ۸ == لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ : جملہ مستانفہ ہے ما قبل پر مبنی۔ یعنی جب یہ بات واضح ہو گئی کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کا مالک اور پروردگار وہی ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہے وہ سمیع و علیم ہے اس کا ہر فیصلہ اس کی رحمت کا مظہر ہے تو اب یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہی اور صرف وہی عبادت کا سزاوار ہے اور زندہ کرنا اور مارنا اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

== رَبُّکُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ : ای وھو ربکم ..... الخ اور وہی تمہارا رب ہے، اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا رب ہے رَبُّ مضاف اٰبَآء موصوف الاولین صفت ، موصوف و صفت مل کر مضاف ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ

مل کر ربُّ (مضاف)، کا مضاف الیہ۔

۴۴: ۹ = بَلْ ھُمْ فِیْ شَکٍّ یَّلْعَبُوْنَ: بَلْ اضراب کا ہے یعنی یہ لوگ محض زبانی کلامی اللہ رب العزت کو ربّ اور خالق و مالک مانتے ہیں حقیقت اس کے الٹ ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ شکوک و شبہات کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ زندگی کو لہو و لعب سمجھ رکھا ہے خدا کو ماننا یا نہ ماننا ان کے نزدیک چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔

یَلْعَبُوْنَ۔ مضارع معروف جمع مذکر غائب لَعِبٌ باب سمع مصدر وہ استہزار کرتے ہیں۔

۴۴: ۱۰ = فَارْتَقِبْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِرْتِقَابٌ (افتعال) مصدر، انتظار کرنا۔ راہ دیکھنا۔ تو انتظار کر! خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

= یَوْمَ: روز، دن۔ منصوب بوجہ مفعول فیہ۔

= تَاْتِیْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب، اِتْیَانٌ (باب ضرب) وہ آئے گی۔ ب تعدیہ کے صلہ کے ساتھ تَاْتِیْ ب۔ وہ لائے گی! مؤنث کا صیغہ سماء کے لئے استعمال ہوا ہے

= دُخَانٍ مُّبِیْنٍ: موصوف وصفت، صاف و ظاہر دُھواں۔ صریح دھواں۔ آسمان صاف و ظاہر دھواں لائے گا۔ یعنی آسمان پر صاف نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔ (یہ دھواں قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے)

۴۴: ۱۱ = یَغْشٰی مضارع واحد مذکر غائب غَشْیٌ و غَشَیَانٌ (باب سمع) مصدر وہ چھا جائے گا۔ وہ ڈھانک لے گا۔ غِشَاوَۃٌ ڈھکنا۔ پردہ، جیسے وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ (۲: ۷) اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے واستغشوا ثِیَابَھُمْ (۷۱: ۷) اور انہوں نے اپنے اوپر کپڑے لپیٹ لئے۔

یَغْشَی النَّاسَ وہ (دھواں) لوگوں کو لپیٹ میں لے لیگا۔

= ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ: ھٰذَا۔ یعنی آسمانی دھوئیں کا لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لینا ایک دردناک عذاب ہوگا۔ یا جملہ سے قبل فقالوا کا لفظ محذوف ہے اور معنی ہے کہ: وہ کہہ اٹھیں گے یہ ایک دردناک عذاب ہے:

۴۴: ۱۲ = رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۰ ای یقولون ربنا ..... الخ وہ کہہ اٹھیں گے:

اِکْشِفْ امر کا صیغہ واحد حاضر۔ کَشْفٌ (باب ضرب) مصدر کھولنا۔ اٹھا دینا۔ دُور کرنا

(اے ہمارے رب یہ عذاب ہم سے دور کر دے۔

اَلْعَذَابَ: وہ عذاب جس کا ذکر ہو رہا ہے۔ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ۔ ہم ایمان لاتے ہیں اس کی دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یہ کہ ہم سے عذاب کو ہٹالے ہم ایمان لے آتے ہیں۔ یا ہم ایمان لے آتے ہم سے عذاب کو دور کر دے۔

۱۳:۴۴ = اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی۔ اَنّٰی اسم ظرف ہے زمان و مکان دونوں کے لئے آتا ہے ظرف زمان ہو تو بمعنی متیٰ (جب، جس وقت)۔ ظرف مکان ہو تو بمعنی اَیْنَ (جہاں، کہاں) اور استفہامیہ ہو تو بمعنی کَیْفَ (کیسے۔ کیونکر) آتا ہے۔

اَلذِّکْرٰی نصیحت کرنا۔ ذکر کرنا۔ یاد۔ پند۔ موعظت۔ یہ ذَکَرَ یَذْکُرُ (باب نصر) کا مصدر ہے۔ کثرت ذکر کے لئے ذکریٰ بولا جاتا ہے یہ ذکر سے زیادہ بلیغ ہے۔ یہاں مراد ایمان ہے۔ ایمان کو ذکریٰ سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں ایمان پیدا ہوتا ہے اسے علم بیان میں تسمیۃ الشیٔ باسم سببہ کہتے ہیں۔

اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی ان کے لئے ایمان کیونکر، یہ استفہام انکاری ہے مطلب یہ کہ ان کے لئے ایمان نہیں ہے (اس چھوٹی سی بات پر ایمان ان کے نصیب میں کہاں یہ اس سے بڑھ کر نشانیاں دیکھ چکے ہیں اور ایمان نہیں لائے)

= وَقَدْ جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ۔ جملہ حالیہ ہے: حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس کھول کر بیان کرنے والا پیغمبر رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیا۔ (لیکن انہوں نے اس کی نصیحت کو نہ مانا اور نہ ایمان لاتے)

= ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ۔ ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے (پھر) اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر جَآءَھُمْ پر ہے۔ تَوَلَّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ انہوں نے پشت پھیری۔ انہوں نے منہ موڑا۔

تَوَلِّیٌ کا تعدیہ جب بلاواسطہ ہوتا ہے تو اس کے معنی کسی سے دوستی رکھنے کسی کام کو اٹھانے اور والی وحاکم ہونے کے ہوتے ہیں۔ مثلاً وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْھُمْ (۵:۵۱) اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے اور وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْھُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۲۴:۱۱) اور جس نے ان میں سے اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اس کو بڑا عذاب ہوگا۔

اور فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ (۴۷:۲۲)

(۱اے منافقو! تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو:
اور جب عَنْ کے ساتھ متعدی ہوتا ہے تو خواہ عَنْ لفظوں میں مذکور ہو یا پوشیدہ ہو تو منہ پھیرنے اور نزدیکی چھوڑنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ آیت زیر نظر میں ہے۔

= وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ؛ اس کے مندرجہ ذیل دو معنی ہو سکتے ہیں۔

(۱) وَقَالُوْا تَارَةً مُعَلَّمٌ وَ تَارَةً مَجْنُوْنٌ ؛ کبھی مُعَلَّم کہتے ہیں کہ اس کو رومی غلام تعلیم دیتا ہے یا بتاتا ہے اور کبھی مجنون کہتے ہیں۔ مُعَلَّمٌ اسم مفعول واحد مذکر تَعْلِیْمٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سکھایا ہوا۔

(۲) وَقَالُوْا بَعْضُهُمْ مُعَلَّمٌ وَ بَعْضُهُمْ مَجْنُوْنٌ: بعض اسے مُعَلَّم کہتے ہیں کہ اسے کوئی دوسرا بتاتا ہے اور بعض اسے مجنون کہتے ہیں۔

۴۴: ۱۵ = کَاشِفُوا الْعَذَابِ - کَاشِفُوْنَ جمع مذکر قیاسی ہے کَاشِفٌ سے کَاشِفُوْا اصل میں کَاشِفُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ کَاشِفُوْا مضاف اَلْعَذَابِ مضاف الیہ۔ عذاب کو دور کرنے والے ؛ باب ضرب سے کَشْفٌ کے معنی کھولنا۔ ظاہر کرنا ؛ برہنہ کرنا۔ ضرر کو دفع کرنا۔ کے ہیں۔ باب ضرب سے یہ متعدی مستعمل ہے لیکن باب سمع سے لازم آتا ہے بمعنی شکست کھانا۔

= قَلِیْلًا ای زمانًا قلیلًا تھوڑی سی مدت کے لئے۔

= اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ: تم (پھر کفر کی طرف) لوٹ جانے والے ہو۔ یعنی لوٹ جاؤ گے۔
عَائِدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ عَوْدٌ (باب نصر) مصدر۔ لوٹ کر آنے والے ؛ پھر کر آنے والے۔ پلٹنے والے۔

یعنی ہم اس عذاب کو کچھ عرصہ کیلئے کم کر دیں گے! لیکن تم ایمان لانا تو کجا تم تو پھر لوٹ کر اسی کفر و شرک کی طرف آجاؤ گے۔

آیت ۱۲ میں مشرکین (مکہ کے مشرکین، قریش و دیگر مشرکین) نے دعا کی تھی رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ہ اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اول تو ایمان تمہارے نصیب ہی میں کہاں ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر نشانیاں تمہارے پاس آچکیں مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث من اللہ ہو کر تم کو دعوت الی الحق دینا۔ لیکن تم ایمان نہ لائے۔ بلکہ اس کو معلم و مجنون کہا۔ پھر بھی ہم اس عذاب کو کچھ عرصہ کے لئے کم کر دیں گے لیکن تم اپنی فطرت سے مجبور ہو تم

کفر و شرک کی طرف ہی لوٹنے والے ہو۔

فائدہ:- ابتدارِ سورۃ سے مختلف اسالیب سے خداوند تعالیٰ نے اپنا رب السمٰوٰت والارض ہونا۔ موجودہ اور گذشتہ نسلوں کا پروردگار ہونا۔ اپنا سمیع و علیم ہونا۔ اپنا خالق و مالک ہونا اور اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہونا، زندگی اور موت پر قادر ہونا۔ بیان کرکے مشرکین مکہ کو متنبہ کیا ہے کہ باوجود اس کی لاتعداد کرمفرمائیوں کے تم صرف زبانی دکلامی اس کی وحدانیت، الوہیت اور ربوبیت کا دعویٰ کرتے رہتے ہو جو درحقیقت تم نے ان تمام باتوں کو کھیل سمجھ رکھا ہے اب تم غور سے سُن لو۔ کہ ہم تم کو ایک ایسے عذاب سے دوچار کریں گے جو آسمانی دھوئیں کی شکل میں ہوگا تم میں سے ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور اس کی شدت سے تم چلا اٹھو گے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ۔ ایمان تو خیر تمہارے نصیب میں کیا ہوگا ہم ازراہ تلطف اس عذاب کو کچھ مدت کے لئے کم کردیں گے لیکن تم پھر کفر و شرک کی طرف لوٹنے والے ہو۔

صاحب تفسیر ضیار القرآن رقمطراز ہیں:۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا۔ تو اہل مکہ اور گرد و نواح میں بسنے والوں کو قحط نے آلیا۔ نوبت بایں جا رسید کہ مردار اور کتے کھا کھا کر گذارہ کرنے لگے، اپنے چھوٹے بڑے بتوں کے سامنے بڑی درد مندانہ التجائیں کیں لیکن سب بے سود۔ آخر ابوسفیان بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ آپ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے آپ کی قوم بھوک سے ہلاک ہوگئی ہے آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے نجات بخشے۔

فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقوا الغیث۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور بارش برسنے لگی:

یہ آیات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں ان میں قحط شدید کی آمد کی اطلاع دی گئی پھر اس قحط سے مجبور ہوکر مشرکین کے رویہ میں جو تبدیلی آنے والی تھی اس کا ذکر کیا گیا۔ انّٰى لَهُمُ سے بتادیا گیا کہ ان کا یہ کہنا (انا مؤمنون) محض وقتی مجبوری کے باعث تھا ورنہ جب انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن تعلیمات اور روشن معجزات کے باوجود ایمان قبول نہیں کیا تو اب اتنی سی بات سے وہ ہدایت کیسے قبول کرسکتے ہیں؟

إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ... الخ سے بتادیا کہ ان سے وہ عذاب ایک عرصہ کے لئے

ٹال دیا جائے گا لیکن وہ اپنی کرتوتوں سے باز نہیں آئیں گے۔

آیات کی یہ تفسیر جو بخاری سے منقول ہے اس کو ان احادیث سے متعارض کہنا جن میں دخان علامت قیامت کے ضمن میں مذکور ہے قطعاً درست نہیں۔ بے شک قیامت سے پہلے بھی دھواں ظاہر ہو گا۔ جیسے حدیث میں مذکور ہے وہ دھواں علامات قیامت میں سے ہو گا۔ اور یہ الگ واقعہ ہے جس کا ذکر ان آیات میں ہے۔ اس لئے قطعاً کوئی تعارض نہیں ہے جیسے بعض حضرات کو غلط فہمی ہوئی ہے؛

۴۴: ۱۶ = یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى۔ یَوْمَ مفعول فعل مقدر کا۔ ای اُذْکُرْ یَوْمَ: نَبْطِشُ مضارع جمع متکلم بَطْشٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم سختی سے پکڑیں گے بَطْشٌ، سختی اور قوت کے ساتھ پکڑنے کو کہتے ہیں اَلْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى موصوف وصفت سخت پکڑ۔ مضبوط گرفت۔ موصوف وصفت مل کر مفعول فعل نبطش کا۔ وہ دن یاد کرو جب ہم پوری شدت سے پکڑیں گے؛

یا جملہ یَوْمَ نبطش الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى بدل ہے جملہ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ کا۔ سخت پکڑ کے دن سے مراد قیامت کا دن۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد یوم بدر ہے۔ اول الذکر زیادہ صحیح ہے۔

= اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ (اس دن) ہم بدلہ لینے والے ہوں گے۔ یعنی اس روز ہم پورا پورا بدلہ لیں گے مُنْتَقِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ اِنْتِقَامٌ (افتعال) مصدر۔ بدلہ لینے والے۔ انتقام لینے والے۔

۴۴: ۱۷ = وَلَقَدْ فَتَنَّا۔ واؤ عاطفہ لام تاکید کا: قَدْ کے دو فائدے ہیں:۔

۱:۔ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی دیتا ہے۔

۲:۔ ماضی کو زمانہ حال کے قریب کر دیتا ہے۔ فَتَنَّا ماضی جمع متکلم فِتْنَةٌ باب ضَرَبَ مصدر۔ آزمانا۔ آزمائش میں ڈالنا۔ اور تحقیق ان سے قبل ہم نے ماضی قریب میں قوم فرعون کو آزمایا تھا۔

فَتَنٌ کے اصل معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے اس لئے کسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ (۵۱: ۱۳) جس دن ان کو آگ میں (ڈال کر) عذاب دیا جائے گا۔ نفس عذاب پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے مثلاً ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ (۵۱: ۱۴)

اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔
قرآن مجید میں فتنہ اور اس کے مشتقات کو مختلف معانی کے لئے استعمال کیا گیا
= قَبْلَهُمْ۔ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مشرکین مکہ کی طرف راجع ہے جن کا ذکر اوپر ہو رہا ہے۔
= رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ: عظیم الشان رسول (رسولٌ کی تنوین تعظیم کے لئے ہے) كَرِيْمٌ كَرَمٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بزرگ، بڑا، عزت والا، شان والا۔ یہاں مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔
۴۴: ۱۸ = اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ۔ اَنْ مفسّرہ ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کا فرعون اور اس کی قوم کے پاس آنا قول کے معنی کو بھی متضمن ہے یعنی وہ ان کے پاس آیا اور فرعون سے کہا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو۔
اَدُّوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تَادِيَةٌ (تفعیل) مصدر، جس کے معنی ادا کرنے یا حوالہ کرنے کے ہیں۔ ادی یا ادو مادّہ۔
الاداء کے معنی یکبارگی اور پورا پورا حق دینا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ (۲: ۲۸۳) پس امانت دار کو چاہئے کہ صاحب امانت کی امانت کو ادا کردے۔ یا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (۴: ۵۸) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے حوالہ کردیا کرو۔
= عِبَادَ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل اَدُّوْا کا۔ اللہ کے بندے: مراد یہاں بنی اسرائیل ہیں جو فرعون کے تحت ملک مصر میں غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔
= اَمِيْنٌ۔ اَمْنٌ اور اَمَانَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اور اسم مفعول کا بھی۔ کیونکہ فعیل کا وزن دونوں میں مشترک ہے۔ امانت دار، معتبر، امانت والا۔
= اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ۔ واؤ عاطفہ، اَنْ مفسّرہ، لَا تَعْلُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ عُلُوٌّ (باب نصر) مصدر بمعنی بلند ہونا۔ غالب آنا۔ بلند کرنا۔ متکبر ہونا۔ سرکشی کرنا۔ (اور یہ بھی کہا کہ) کہ تم اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو۔
= اٰتِيْكُمْ: اٰتِيْ بِ۔ مضارع واحد متکلم۔ اِتْيَانٌ (افعال) مصدر۔ میں لایا ہوں۔
كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں تمہارے پاس لایا ہوں۔ اٰتِيْ اسی مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر حاضر بھی آتا ہے۔ آنے والا۔ اور جب اس کا تعدیہ باء کے ساتھ ہو تو معنیٰ

لانے والا

= سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ: موصوف وصفت سُلْطَانٌ بمعنی بُرہان، سند، دلیل۔ قوت، زور قرآن مجید میں اکثر بمعنی حجت و دلیل آیا ہے۔ مُبِیْنٍ ظاہر۔ کھلا۔ روشن، مطلب یہ کہ میں اپنے ساتھ تمہارے پاس اپنی رسالت کی روشن دلیل لایا ہوں۔

۴۴: ۲۰ = عُذْتُ۔ ماضی واحد متکلم عُذْتُ اصل میں عَوَذْتُ تھا۔ عَوْذٌ باب نصر مصدر سے۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا گیا۔ الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا، پھر واؤ کی رعایت سے عین کو ضمہ دیا۔ میں نے پناہ لی۔ میں نے پناہ پکڑی میں نے پناہ مانگی۔

= وَرَبِّکُمْ ای وبربکم۔ (میں نے پناہ لے لی ہے) اپنے رب کی اور تمہارے رب کی۔

= اَنْ تَرْجُمُوْنِ۔ اَنْ مصدریہ۔ تَرْجُمُوْنِ اصل میں تَرْجُمُوْنَنِیْ تھا۔ تَرْجُمُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر رَجْمٌ (باب نصر) مصدر۔ سنگسار کرنا۔ نون وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ کہ تم مجھے سنگسار کرو، تَرْجُمُوْنِ سے مراد پتھر مارنا بھی ہے اور بدکلامی کرنا بھی۔ رَجْمٌ باب نصر پتھر برسانا۔ الرِّجَامُ پتھر کو کہتے ہیں۔ لیکن استعارہ کے طور پر رَجْمٌ کا لفظ جھوٹے گمان۔ توہم، سب وشتم، اور کسی کو دھتکارنا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے رَجْمًا بِالْغَیْبِ (۱۸:۲۲) یہ سب غیب کی باتوں میں اٹکل کے تکے چلاتے ہیں یا فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ (۳۸:۷۷) تو بہشت سے نکل جا کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔

۴۴: ۲۱ = اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ۔ اِنْ شرطیہ۔ لَمْ تُؤْمِنُوْا مضارع نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو۔ جملہ شرط۔

= فَاعْتَزِلُوْنِ۔ جملہ جواب شرط فَ جواب شرط کے لئے۔

اِعْتَزِلُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر اِعْتِزَالٌ (افتعال) مصدر۔ نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف تم مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ یعنی اگر تمہارا مجھ پر ایمان نہیں ہے تو تم دور ہٹ جاؤ، میرا راہ نہ روکو، تاکہ میں اپنی قوم کو لے جاؤں۔

۴۴: ۲۲ = اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ خبر کی تاکید اور تحقیق مزید کے لئے آتا ہے اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ هٰۤؤُلَآءِ۔ اسم اَنَّ۔ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ موصوف وصفت مل کر خبر۔ تحقیق یہ مجرم لوگ ہیں۔

مُجۡرِمُوۡنَ : اسم فاعل جمع مذکر مُجۡرِمٌ واحد۔ اِجۡرَامٌ (افعال) مصدر سے۔ گنہ گار، مجرم،

۴۴: ۲۳ = فَاَسۡرِ بِعِبَادِیۡ لَیۡلًا : ای فقال اللہ ان کان الامر کذلک فَاَسۡرِ بِعِبَادِیۡ لَیۡلًا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو میرے بندوں کو لے کر راتوں رات چل نکلو۔ اس میں ان کان الامر کذلک جملہ شرط محذوف ہے۔ فَاَسۡرِ میں فَ جواب شرط ہے اور اَسۡرِ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِسۡرَاءٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی رات کو سفر کرنے کے ہیں بَ کے تعدیہ کے ساتھ بمعنی کسی کو لے کر رات کے وقت چلنا۔ یا کسی کو رات کے وقت لیجانا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا (۱۷: ۱) بِعِبَادِیۡ بَ تعدیہ کے لئے ہے۔ عِبَادِیۡ مضاف مضاف الیہ۔ میرے بندے۔ لَیۡلًا رات کو، مفعول فیہ۔ پاک ہے وہ ذات جو ایک رات میں اپنے بندے کو مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔

= اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ : تمہارا ضرور تعاقب کیا جائے گا: ای یتبعکم فرعون و جنودہ اذا علموا بخروجکم۔ یہ علت ہے اسر بعبادی کی۔ یعنی جب وہ تمہارے نکل جانے کی خبر پائیں گے تو فرعون اور اس کی فوج ضرور تمہارا تعاقب کرے گی۔

مُتَّبَعُوۡنَ اسم مفعول جمع مذکر مُتَّبَعٌ واحد اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر۔ مُتَّبَعٌ وہ شخص جس کا پیچھا کیا جائے۔ یا جس کی پیروی کی جاتے۔ اس جگہ اول الذکر مراد ہے:

۴۴: ۲۴ = وَاتۡرُکِ الۡبَحۡرَ رَھۡوًا واؤ عاطفہ، اُتۡرُکۡ فعل امر واحد مذکر حاضر، تَرۡکٌ (باب نصر) مصدر۔ تو چھوڑ۔ اَلۡبَحۡرَ دریا۔ دریائے قلزم مراد ہے جسے حضرت موسیٰ اور اس کی قوم نے پار کیا تھا۔ رَھۡوًا یہ رَھَا یَرۡھُوۡا (باب نصر) سے مصدر ہے جس کے معنی دریا کے تھمنے کے آتے ہیں۔ یعنی پار ہو کر دریا کو اسی ہیئت میں ساکن رہنے دیجئے، دریا پھٹ کر کھلے کشادہ رستے بن گئے تھے اور راستوں کے دونوں طرف دریا کے آر پار پانی پہاڑ کی طرح تھم کر کھڑا ہو گیا تھا۔ خدا کا حکم ہوا کہ اسے اسی طرح راستوں میں بٹا ہوا اور ساکن رہنے دیجئے اپنے عصا سے یا کسی اور طریقے سے یہ پاٹ پُر کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ اس ڈر سے کہ مبادا فرعون اور اس کی قوم تمہیں آنہ لے۔ بلکہ راستے کھلے رہنے دیں تاکہ فرعون اور اس کی قوم تمہارے تعاقب میں ان راستوں پر دریا میں داخل ہو جائے اور جب وہ سارے دریا کی زد میں آجائیں تو خدا تعالیٰ

پانی کوچالو کر دے، رستے ختم ہو جائیں اور فرعون وجنودہٗ اس میں غرق ہو جائیں۔
== اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ۔ جُنۡدٌ لشکر، فوج۔ جُنُوۡدٌ جمع۔ مُغۡرَقُوۡنَ
اسم مفعول جمع مذکر۔ اِغۡرَاقٌ (افعالٌ) مصدر۔ غرق کئے ہوئے۔
تحقیق وہ لوگ ایک ایسی فوج ہیں جو غرق کی جانیوالی ہے:
۴۴: ۲۵ == کَمۡ تَرَکُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ:
کَمۡ دو طرح استعمال ہوتا ہے
۱:۔ سوالیہ۔ استفہام کے لئے آتا ہے، کتنی مقدار۔ کتنی تعداد، کتنی دیر۔ اس صورت میں
اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے یہ تمیز کبھی مذکور ہوتی ہے مثلاً کَمۡ دِرۡهَمًا
عِنۡدَكَ، تیرے پاس کتنے درہم ہیں۔ اور کبھی محذوف ہوتی ہے جیسے کَمۡ لَبِثۡتَ ای
کَمۡ زَمَانًا لَبِثۡتَ۔ تو کتنی مدت ٹھہرا۔
۲:۔ کَمۡ خبریہ: جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اس کی تمیز ہمیشہ مجرور
ہوتی ہے مثلاً کَمۡ آھلکنا ھا۔ ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر دیا۔ اور
کبھی تمیز سے پہلے مِنۡ آتا ہے جیسے کَمۡ مِنۡ قَرۡیَةٍ اَهۡلَکۡنٰهَا (۷: ۴)۔ کتنی ہی بستیاں
ہوں گی کہ ہم نے ان کو تباہ کر دیا۔
تَرَکُوۡا جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف، تَرۡكٌ (باب نصر) مصدر، انہوں نے
چھوڑا۔ ضمیر فاعل فرعون اور اس کی قوم یا لشکر جو قلزم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب میں
غرق ہو گئے تھے ان کی طرف راجع ہے
کَمۡ تَرَکُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ: کتنے ہی باغات اور چشمے وہ (غرق ہونے
کے بعد) چھوڑ گئے۔
عُیُوۡنٍ، عَیۡنٌ کی جمع۔ چشمے / نہریں۔
۴۴: ۲۶ == وَّزُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیۡمٍ۔ ای وکم من زروع ومقام کریم
ترکوا۔ کتنے ہی کھیت اور عمدہ مکانات وہ پیچھے چھوڑ گئے۔ زُرُوۡعٍ زَرۡعٌ کی جمع۔ کھیت
کھتان۔ زَرۡعٌ (باب فتح) مصدر۔ کھیتی اگانا۔
مَقَامٍ کَرِیۡمٍ موصوف وصفت کَرِیۡمٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر:
کَرۡمٌ (باب کَرُمَ) مصدر سے۔ معظم۔ شاندار۔ باعزت:
۴۴: ۲۷ == وَّنَعۡمَةٍ کَانُوۡا فِیۡهَا فٰکِهِیۡنَ: ای وکم من نعمۃ ترکوا۔

اور کتنی ہی نعمتیں (آرام کے سامان) انہوں نے چھوڑے۔ جن میں وہ مزے اڑایا کرتے تھے۔

فٰکِهِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فاکِهَةٌ واحد: فکَاهَةٌ اسم مصدر، بمعنی ہنسی مذاق خوش طبعی۔ فٰکِهِیْنَ ۔ ہنسی مذاق کی باتیں کرنے والے۔ مزے اڑانے والے۔

۴۴: ۲۸ = کَذٰلِكَ : ای الامر کذلك ۔ یہ قصہ ایسے ہی واقع ہوا۔ (حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی دریائے قلزم کے پار گذر گئے۔ اور فرعون اور اس کا لشکر اسی دریا میں غرق ہو گئے)

= اَوْرَثْنٰهَا : اَوْرَثْنَا ماضی جمع متکلم اِیْرَاثٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ بمعنی وارث بنانا۔ میراث میں دینا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث مفعول اوّل۔ کا مرجع وہ نعمتیں اور چیزیں ہیں جو فرعون اور اس کا لشکر پیچھے چھوڑ کر غرق ہو گئے تھے۔

= قَوْمًا اٰخَرِیْنَ : موصوف وصفت مل کر مفعول ثانی۔

اور ہم نے وہ نعمتیں اور سامانِ عشرت دوسرے لوگوں کو میراث میں دے دیا۔

قَوْمًا اٰخَرِیْنَ کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:۔

۱:۔ اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔

۲:۔ اس سے مراد وہ قبطی لوگ ہیں جو غرق ہونے والے لوگوں کے بعد ان چیزوں کے وارث بنے

۴۴: ۲۹ = مَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ : ماضی منفی واحد مؤنث غائب بُكَاءٌ مصدر باب ضرب) نہ روئی۔ بمعنی نہ روئے ان پر۔

= عَلَیْهِمْ : میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع فرعون اور وہ لوگ ہیں جو اس کے ہمراہ غرق ہو گئے تھے۔

= مُنْظَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب بوجہ خبر کَانُوْا۔ مُنْظَرٌ واحد۔ مہلت دیئے گئے۔ مہلت یافتہ۔ اور نہ انہیں (مزید) مہلت دی گئی۔

۴۴: ۳۰ = نَجَّیْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ تَنْجِیَةٌ (تفعیل) مصدر۔ ن ج و مادہ۔ ہم نے نجات دی۔ ہم نے بچایا۔

= اَلْعَذَابِ الْمُهِیْنِ موصوف وصفت، ذلیل وخوار کرنے والا عذاب۔

مُهِیْنٌ اسم فاعل۔ واحد مذکر اِهَانَةٌ (افعال) مصدر۔ مَهِیْنٌ ذلیل وخوار، حقیر۔ مَاءٍ مَّهِیْنٍ حقیر پانی، ناپاک پانی، یعنی نطفہ۔

یہاں اَلْعَذَابِ الْمُهِیْنِ سے مراد فرعون کا ظلم واستبداد ہے، بنی اسرائیل کے لڑکوں کا قتل کرنا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دینا۔ بنی اسرائیل کو غلام بنا کر ان سے

حقارت آمیز کام لینا۔ ان کو محنت و مشقت میں ان کی استعداد سے بڑھ کر دبائے رکھنا۔ وغیرہ
۴۴:۳۱ == مِنْ فِرْعَوْنَ۔ العذاب سے بدل ہے بحذفِ مضاف ای من عذاب فرعون۔
== عَالِيًا۔ سرکش۔ متکبر، جبر کرنے والا۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ منصوب بوجہ خبر کان عُلُوٌّ باب نصر مصدر۔ علو۔ مادّہ۔
== مِنَ الْمُسْرِفِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اسراف (افعال) مصدر۔ حدِّ اعتدال سے آگے بڑھنے والے۔ بیہودہ صرف کرنے والے۔ حدّ حلال سے حرام کی طرف بڑھنے والے، شر اور فساد میں آگے بڑھنے والے۔ یہ یا تو كَانَ کی خبر ثانی ہے ای کان متکبرا مغرقا فی الاسراف۔ یا عالیًا میں ضمیر مستتر سے حال ہے۔ ای کان متکبرًا فی حال اغراقہ فی الاسراف:
۴۴:۳۲ == قَدِ اخْتَرْنٰهُمْ۔ قَدْ بمعنی تحقیق اِخْتَرْنَا ماضی جمع متکلم اِخْتِيَارٌ (افتعال) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تحقیق ہم نے پسند کیا ان کو۔ ہم نے ان کو برتری دی (لبعض اموریں)
== عَلٰى عِلْمٍ۔ علم کی بناء پر۔ علم کی رُو سے۔ یعنی ہم کو علم تھا کہ وہ اس کے مستحق ہیں۔ یا ہم جانتے تھے کہ بعض احوال میں وہ کج رد ہو جائیں گے دانستہ طور پر۔
== عَلَى الْعٰلَمِيْنَ: اہل عالم پر، مطلب یہ کہ۔ ان کے زمانہ کے لوگوں پر۔ یا عَلٰى تعلیل کے لئے ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے۔ ہم نے ان کو (بنی اسرائیل کو) ان کے علم کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دی۔
۴۴:۳۳۔ اٰتَيْنٰهُمْ: اٰتَيْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہم نے ان کو دیا۔ ہم نے ان کو بخشا۔ اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر۔
== اَلْاٰيٰتِ۔ نشانیاں۔ اٰية کی جمع۔ یہ لفظ مادّہ ای ی سے تَاَيِّىْ (تفعل) مصدر سے مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز پر ٹھہرنے اور تثبت حاصل کرنے کے ہیں۔ اور اٰيَةٌ کا لفظ بلند عمارت پر بھی بولا جاتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ (۲۶: ۱۲۸) کہ تم پُرفضا مقام پر بے کار نشان تعمیر کرتے ہو۔ اور قرآن کے ہر اس حصہ کو جو کسی حکم پر دال ہو اٰية کہا جاتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ سورۃ ہو یا اس کی ایک فصل یا کئی فصلیں اور ہر اس کلام کو جو لفظی اعتبار سے دوسرے سے الگ ہو اٰية کہہ دیا جاتا ہے اسی کے

اعتبار سے سورتوں کی آیات کو آیات کہا جاتا ہے جن کے ذریعہ سورۃ شمار کی جاتی ہے :
آیات سے فکری دلائل بھی مراد لئے جاتے ہیں کہ لوگ اپنے مراتب علمیہ کے اعتبار سے ان کی معرفت میں مختلف درجات رکھتے ہیں۔

اسی معنی میں فرمایا ہے۔
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (۲۹ : ۴۹) بلکہ یہ اہل علم کے نزدیک واضح دلائل ہیں اور ہمارے ان دلائل سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بے انصاف ہیں۔
(اٰیۃ کی مزید وضاحت کے لئے ملاحظہ ہو المفردات للراغب اصفہانی رح) :
آیت ہذا میں آیات سے مراد وہ معجزات اور نشانیاں ہیں جو وقتاً فوقتاً بنی اسرائیل کو عطا ہوئیں مثلاً دریا کے پانی کو ان کے گذرنے کے لئے پھاڑ دینا اور الگ الگ بارہ راستے بنا دینا۔ میدان تیہ میں ان پر ابر کا سایہ کر دینا۔ من و سلویٰ کا نازل فرمانا وغیرہ وغیرہ "
= مَا فِيْهِ ؛ مَا موصولہ ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر مَا موصولہ کی طرف راجع ہے ، جس میں۔ جن میں۔
= بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۔ موصوف وصفت۔ صریح آزمائش۔ اِخْتِبَارٌ ظَاهِرٌ کھلی آزمائش (بیضاوی) تفسیر الماجدی میں ہے۔ بَلَآءٌ کے عام متداول معنی یہی لئے جا سکتے ہیں کہ ان نشانات کے ذریعہ سے خوب آزمائش اور تجربہ ہو گیا۔ اَيَشْكُرُوْنَ اَمْ يَكْفُرُوْنَ ۔ کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں یا ناشکری کرتے ہیں۔
بَلٰٓؤٌا۔ آزمائش نعمتوں کے ذریعے سے بھی کی جا سکتی ہے اور تکالیف کے ذریعے بھی نعمتوں کے ذریعہ جیسا کہ آیت ہذا میں ہے اور تکالیف کے ذریعہ بھی۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ (۲ : ۴۹) (اور ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے نجات دی۔ (وہ لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی۔
۴۴ : ۳۴ = اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بفعل ہے بمعنی تحقیق۔ بے شک ، یقیناً : هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع مذکر مؤنث ، یہ لوگ مراد مشرکین مکہ ہیں۔ گفتگو ان کی ہو رہی تھی۔

ان کو کفر سے باز آنے کی تلقین کیجارہی تھی بیچ میں فرعون اور اس کی قوم کا ذکر نصیحۃً آگیا کہ وہ بھی دنیاوی جاہ وجلال اور دنیاوی نعمتوں میں مستغرق ہوکر یکماں تعصب وہٹ دھرمی قبول حق سے انکار ہی کرتے رہے۔ پھر ان کا کیا انجام ہوا۔ مشرکین مکہ کو اس انجامِ بد سے باخبر کر کے سبق سکھنے کے لئے اس کا ذکر ہوا۔

اس ضمنی بحث کے بعد پھر ان سے خطاب ہے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ بے شک یہ لوگ (کفار مکہ) یہ کہتے ہیں:۔

۴۴: ۳۵ — اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى۔ اِنْ نافیہ، هِيَ ای العاقبۃ او نهایۃ الامر عاقبت یا کسی امر کا انجام۔ اختتام۔ مَوْتَتُنَا مضاف مضاف الیہ۔ مل کر موصوف اَلْاُوْلٰى صفت پہلی موت۔ ہماری پہلی موت،

صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔

اَلْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى سے مراد پہلی موت۔ پہلی موت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کوئی دوسری موت بھی ہو۔ قال الاسنوی فی التمهید الاول فی اللغۃ ابتداء الشئ ثم قد یکون له ثان وقد لا یکون۔ اسنوی اپنی کتاب التمہید میں لکھتے ہیں کہ لغت میں "اوّل" شے کی ابتدار کو کہتے ہیں کبھی اس کے بعد دوسرا ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

مطلب یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں قیامت اور عذاب جہنم سے ڈراتے رہتے ہیں۔ پہلی دفعہ جب موت کا پیالہ پئیں گے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندگی کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا۔ اور اس کے بعد نہ کوئی زندگی ہوگی نہ کوئی حشر نشر،

یا مَوْتَةَ الْاُوْلٰى سے مراد موت کی وہ کیفیت ہے جو اس دنیاوی حیات سے قبل تھی جس کی طرف اشارہ ہے وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ (۲: ۲۸) درآنحالیکہ تم بے جان تھے تو اس نے تم کو زندہ کیا۔ پھر تم کو مارے گا۔ پھر وہی تم کو زندہ کرے گا۔

اور مطلب ان کے کہنے کا یہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے خاتمہ پر وہی پہلی موت کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ یعنی یہ ساری مخلوق معدوم ہوجائے گی۔ اور کوئی حشر ونشر کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔

لیکن اول الذکر تاویل زیادہ صحیح ہے۔ قرآن مجید میں اسی سورۃ میں ہے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى (۴۴: ۵۶) (جنت میں متقین) پہلی دفعہ مرنے کے سوا

موت کا مزہ نہیں چکھیں گے (موت کا ذائقہ بعد از حیات ہی ہو سکتا ہے نہ کہ قبل از موت)

= مُنْشَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب مُنْشَرٌ واحد اِنْشَارٌ (افعال) مصدر۔ اٹھائے گئے، زندہ کئے گئے یعنی دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے جانے والے۔

یعنی مرنے کے بعد ہم کو زندہ کر کے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

۴۴ : ۳۶ = فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ ۔ جملہ جواب شرط ہے اور آئندہ جملہ شرطیہ ہے ای اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آؤ۔

اِئْتُوْا بِ ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ب تعدیہ ہے۔

۴۴ : ۳۷ = اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۔ یعنی قوت و شوکت اور کثرت میں یہ لوگ قوم تبع سے بہتر ہیں یا قوم تبع ان سے بہتر ہے یہ استفہام انکاری تقریری ہے یعنی یہ لوگ قوم تبع سے بہتر نہیں بلکہ قوم تبع ان سے بہتر تھی۔

تُبَّعٌ یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا۔ جیسے مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون تھا۔ اور روم کے بادشاہ کا قیصر، فارس کے بادشاہ کسریٰ کہلاتے تھے۔ بعض کے نزدیک آخری تبع کا نام تبع اسعد ابو کریب بن ملیک کرب تھا۔

= وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے جیسے عاد و ثمود وغیرہ۔

= اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۔ بے شک وہ گنہگار تھے۔ یہ اس علت کا بیان ہے جو تباہ کرنے کی مقتضی تھی۔ هو تعليل لا هلا كهم (روح البیان)

مُجْرِمِيْنَ بمعنی کاملین فی الاجرام والاثام ۔ لفظ مجرم اسم فاعل ہے لیکن صفت مشبہ کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

۴۴ : ۳۸ = وَمَا خَلَقْنَا میں مَا نافیہ ہے اور وَمَا بَيْنَهُمَا میں مَا موصولہ ہے۔

= لٰعِبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر لَعِبٌ وَلَعِبٌ (باب سمع) مصدر۔ کھیلنے والے۔ بے فائدہ کام کرنے والے۔ ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسے فضول کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ محض بیکار و عبث پیدا نہیں کیا۔

۴۴ : ۳۹ = مَا خَلَقْنٰهُمَآ ۔ مَا نافیہ۔ ای مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا ۔ یعنی یہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان جملہ مخلوق کو کسی مصلحت اور حکمت کی بنیاد پر پیدا کیا ہے:

= اِلَّا بِالْحَقِّ : استثنار مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو)
حق کے اظہار کے لئے۔ یعنی توحید کو ثابت کرنے اور اطاعت کو واجب کرنے کے لئے تاکہ فرماں بردار کو ثواب اور نافرمان کو عذاب دیا جائے۔

۴۴: ۴۰ = یَوْمَ الْفَصْلِ : یَوْمَ منصوب بوجہ عمل اِنَّ، یَوْمَ مضاف اَلْفَصْلِ مضاف الیہ
فیصلے کا دن۔ قیامت کا دن۔ حق کو باطل سے جُدا کرنے کا دن۔ الفَصْلِ (باب ضرب) مصدر۔ ایک چیز کو دوسری چیز سے علیٰحدہ کرنا۔ ممیز کرنا، فاصلہ کرنا۔

یہاں بمعنی فصل الحق عن الباطل والمحق عن الباطل بالجزاء او فصل الشخص عن احبابہٖ و ذوی قرابتہ۔ یعنی جس دن حق اور باطل میں تمیز کی جائے گی سچوں اور جھوٹوں کو الگ کیا جائے گا۔ یا لوگوں کو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے جُدا کیا جائے گا۔

= مِیْقَاتُھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میقات اسم ظرف زمان۔ مقرر وقت، ان کا مقرر وقت۔

= اَجْمَعِیْنَ۔ سب کے سب: ھُمْ کی تاکید کے لئے آیا ہے۔ وہ سب کے سب، ان سب کا۔

۴۴: ۴۱ = یَوْمَ لَا یُغْنِیْ۔ بدل من یوم الفصل۔ یوم الفصل سے بدل ہے۔
لَا یُغْنِیْ مضارع منفی۔ واحد مذکر غائب۔ اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ کام نہیں آئے گا۔
= مَوْلًی۔ وَلْیٌ (لفیف مفروق، باب حسب یحسب) مصدر سے اسم مفعول و اسم فاعل ہر دو طرح مستعمل ہے۔ اسم مفرد ہے اس کی جمع مَوَالٍ ہے۔ بمعنی آقا۔ آزاد کردہ غلام، غلام کا آزاد کرنے والا۔ مددگار۔ انعام دینے والا۔ جس کو انعام دیا جائے۔ ساتھی۔ دوست، رفیق، پڑوسی، حلیف، پیرو۔ قاضی۔

لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَوْلًی۔ کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آسکے گا:
شَیْئًا ذرا بھر بھی۔ کچھ بھی۔ کسی قسم کا فائدہ خواہ عطار منفعت کی شکل میں ہو یا دفع مضرت کی صورت میں۔

= وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ۔ مضارع منفی مجہول مذکر غائب۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی یعنی نہ کوئی اس دن کسی کی کسی طرح مدد کرسکے گا اور نہ ہی کوئی بیرونی مدد آئے گی: (ابن کثیر)
ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب بلحاظ معنی مولیٰ (اول الذکر) کے لئے ہے۔ الضمیر لمولی الاد

باعتبار المعنی (بیضاوی) لعض کے نزدیک کفار کے لئے ہے جیساکہ ضمیر جمع مذکر غائب میقاتھم
میں ہے :

۴۴ : ۴۲ == اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰہُ (استثناء متصل) ای لا یمنع من العذاب الا
من رحمہ اللہ تعالیٰ و ذلك بالعفو عَنْہُ و قبول الشفاعۃ فیہ۔ یعنی کوئی بھی
عذاب سے بچ نہیں سکیگا سوائے اس کے کہ جس پر اللہ رحم فرمائے گا۔ معافی دے کر اور
اس کے حق میں شفاعت قبول فرماکر (روح المعانی) یا۔ لکن من رحمہ اللہ تعالیٰ
فانہ ید فع عنہ العذاب و ینصر (الجزائری) لیکن جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائیگا
اس پر سے عذاب بھی ہٹایا جاسکے گا اور اس کی امداد بھی کی جا سکے گی :

== اَلْعَزِیْزُ۔ عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ کے
اسماء حسنیٰ سے ہے :

== الرَّحِیْمُ۔ رَحْمَۃٌ سے بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اسمار الحُسنیٰ سے ہے
بڑا مہربان۔ نہایت رحم والا۔

۴۴ : ۴۳ == شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ۔ مضاف مضاف الیہ، تھوہر کا درخت ،، شَجَرَتَ
منصوب بوجہ عمل اِنَّ۔ ای اسم اِنَّ۔ جمع ہے شَجَرَۃ کی لیکن بمعنی واحد مؤنث آیا ہے
درخت۔ مختلف نسخوں میں شجرۃ ہی تحریر ہے۔

الزَّقُّوم۔ تھوہر۔

۴۴ : ۴۴ == طَعَامُ الْاَثِیْمِ : خبر اِنَّ۔ طَعَامُ الْاَثِیْمِ مضاف مضاف الیہ
اَلْاَثِیْمُ اِثْمٌ (باب ضرب) مصدر سے : بروزن فعیل بمعنی فاعل۔ گنہگار، عاصی
یہاں مراد الکافر ہے اور جنس کافر کے لئے مستعمل ہے۔ بیشک زقوم کا درخت ہر بڑے
گنہگار (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا۔

۴۴ : ۴۵ == کَالْمُھْلِ۔ کاف تشبیہ کا ہے مُھْلٌ تلچھٹ، وہ چیز جو مائع کی تہ میں
بیٹھ جاتی ہے گار (فیروز اللغات اُردو) پگھلی ہوئی دھاتیں (فیروز اللغات عربی اُردو)
روغن زیتون کی تلچھٹ (قاموس القرآن) المعدن المذاب (پگھلی ہوئی دھات)
کالفضۃ والحدید والنحاس والذھب مثلاً چاندی، لوہا، تانبا۔ سونا۔
القطران الرقیق رقیق سیّال مادّہ۔ دُرْدِیّ الزیت۔ روغن زیتون کی تلچھٹ
(المعجم الوسیط)

= كَالْمُهْلِ : معالقہ کے اندر ہے ، اگر وقف كَالْمُهْلِ کے بعد کیا جائے تو ترجمہ ہوگا۔
بے شک زقوم کا درخت بڑے گنہگار (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا (جو صورت میں ایسا برا ہوگا) جیسے تیل کی تلچھٹ۔

اور اگر وقف الاثیم پر کیا جاتے تو ترجمہ ہوگا :-
وہ جو تلچھٹ کی مانند ہوگا (یعنی زقوم کا کھانا) پیٹ میں ایسا کھولے گا (جیسے سخت گرم پانی کھولتا ہے)

= يَغْلِيْ : مضارع واحد مذکر غائب غَلْيٌ (باب ضرب) مصدر، وہ کھولتا ہے، وہ کھولیگا غَلْيٌ کھولنا۔ جوش مارنا۔

۴۴ : ۴۶ = اَلْحَمِيْمِ ۔ نہایت گرم پانی۔ اسی اعتبار سے گہرے دوست کو بھی حمیم کہتے ہیں۔ جیسے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ (۴۰: ۱۸) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا۔ اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔

۴۴ : ۴۷ = خُذُوْهُ : امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب، اس کو پکڑو۔ ای یقال للزبانیۃ خذوہ :.... جہنم کے فرشتوں سے کہا جائے گا۔ پکڑو اس کو۔
= فَاعْتِلُوْهُ : فَ عاطفہ ہے اِعْتِلُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر عَتْلٌ باب نصر، ضرب، مصدر سے جس کے معنی چہار طرف سے پکڑ کر زبردستی کھینچنے اور دھکیلنے کے ہیں۔ اور اس زبردستی دھکیلتے اور کھینچتے لے جاؤ۔
= سَوَآءِ اسم مصدر ہے بمعنی استوار یعنی دونوں طرف سے بالکل برابر۔ عین درمیان میں اس کا نہ تثنیہ بنایا جاتا ہے نہ جمع۔
سَوَآءِ الْجَحِيْمِ مضاف مضاف الیہ۔ جہنم کا وسط۔

۴۴ : ۴۸ = ثُمَّ ۔ تراخیٔ وقت کے لئے آیا ہے بمعنی پھر، اس کے بعد۔
= صُبُّوْا : امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، صَبٌّ، باب نصر، مصدر سے۔ تم بہاؤ۔ تم اوپر سے ڈالو۔
= مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ : مِنْ تبعیضیہ ہے۔ عذاب الحمیم مضاف مضاف الیہ۔ پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔
اصل میں انڈیلا تو پانی جائے گا یہاں عین پانی کو عذاب استعمال کر کے مبالغہ کا کام لیا گیا ہے۔

۴۴ : ۴۹ = ذُقْ : امر واحد مذکر حاضر، ذَوْقٌ باب نصر مصدر۔ تو چکھ۔ تو ذائقہ لے۔
(یہاں بطور طنز کے استعمال ہوا ہے)
= اَلْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ : معزز، مکرم۔ ترجمہ :۔ لو چکھو تم تو بڑے معزز اور مکرم ہونا۔

فائدہ : روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل ملعون سے فرمایا کہ مجھے خدا کا حکم ہوا ہے کہ تجھ سے کہہ دوں کہ تیرے لئے دَیل ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔ پھر مکرر کہتا ہوں کہ تیرے لئے خرابی اور افسوس ہے۔ اس پاجی نے اپنا کپڑا آپ کے ہاتھ سے گھسیٹتے ہوئے کہا۔ جا تو اور تیرا رب میرا کیا بگاڑ سکتے ہو۔ اس تمام وادی میں سب سے زیادہ عزت اور تکریم والا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے بدر کے دن دو کمسن بچوں کے ہاتھوں قتل کرایا اور اسے ذلیل کیا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ لے اب اپنی عزت کا اور اپنی تکریم کا اور اپنی بزرگی اور بڑائی کا لطف اٹھا۔ (ابن کثیر)

۴۴ : ۵۰ = هٰذَا۔ ای ھذا العذاب۔ یہ عذاب (جو اب تمہیں مل رہا ہے)
= مَا۔ موصولہ۔ بمعنی الذی۔
= كُنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ : ماضی استمراری جمع مذکر حاضر، جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے۔ اِمْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر۔ جس کے معنی کسی ایسی چیز کی بابت حجت کرنے اور جھگڑنے کے ہیں کہ جس میں شک اور شبہ و تردد ہو۔
۴۴ : ۵۱ = اَلْمُتَّقِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ پرہیزگار لوگ
= مَقَامٍ اَمِيْنٍ موصوف وصفت۔ امن والی جگہ۔
۴۴ : ۵۲ = عُيُوْنٍ عَيْنٌ کی جمع۔ چشمے، نیز بمعنی آنکھیں۔
۴۴ : ۵۳ = يَلْبَسُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب۔ لُبْسٌ (باب سَمِعَ) مصدر وہ پہنیں گے۔ لِبَاسٌ پوشاک۔
= سُنْدُسٍ۔ باریک ریشم، باریک دیبا۔ معرّب ہے۔ فارسی یا ہندی اصل سے ہے
= اِسْتَبْرَقٍ۔ ریشم کا موٹا زرّیں کپڑا۔ دیبا۔
= مُتَقٰبِلِيْنَ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ آمنے سامنے۔ تقابُلٌ (تفاعل) مصدر سے بحالت نصب بوجہ حال۔ درآں حالیکہ آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
۴۴ : ۵۴ = كَذٰلِكَ۔ ای الامر کذلک (بات یونہی ہوگی) او اٰتینا ھم مثل

ذٰلك - ہماری دادودہش ایسی ہی ہوگی (بیضاوی)

= وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ : اور ہم ان کا گوری گوری فراخ آنکھوں والیوں سے بیاہ کردیں گے -

زَوَّجْنٰهُمْ - زَوَّجْنَا ماضی جمع متکلم تَزْوِيْجٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر - هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب - ہم نے ان کو بیاہ دیں - ہم ان کو بیاہ دیں گے (ماضی بمعنی مستقبل) زَوَّجْنَاهُم سے مراد نکاح کرانا نہیں ہے بلکہ جوڑ لگا دینا مراد ہے اسی لئے بِحُوْرٍ باء کے ساتھ ذکر کیا نکاح کرانا مراد ہوتا تو حُوْرًا عِينًا بغیر ب کے کہا جاتا - عربی میں اگر کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرانے کا ذکر کیا جاتا ہے تو زَوَّجْتُهٗ بِفُلَانَةَ نہیں آتا بلکہ زَوَّجْتُهٗ فُلَانَةَ کہا جاتا ہے قرآن مجید میں ہے، زَوَّجْنٰكَهَا (۳۳ : ۲۷) ہم نے تم سے اس (عورت) کا نکاح کردیا

حُوْرٍ حَوْرَاءُ کی جمع ہے نہایت گوری عورت ، وہ خوبصورت عورت جس کی آنکھ کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ ہو۔

= عِيْنٍ عَيْنَاءُ کی جمع فراخ چشم عورتیں -

۵۵:۴۴ = يَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب - دَعْوَةٌ باب نصر، مصدر - وہ طلب کرتے ہیں یا طلب کریں گے -

= بِكُلِّ فَاكِهَةٍ - یعنی پھلوں میں سے جس پھل کو پسند کریں گے . طلب کریں گے

= اٰمِنِيْنَ - اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ نصب بوجہ حال - اَمْنٌ باب سمع مصدر سے محفوظ ہونا - اٰمِنِيْنَ مطمئن ہونا - دل جمع - بے خوف - یعنی ان کو نہ پھلوں کے ختم ہونے کا کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ کسی پھل کے کھانے سے کسی مضرت کا کوئی پہلو ہوگا -

۵۶:۴۴ = لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ - وہ اس میں موت کو نہیں چکھیں گے یعنی ان کو وہاں کبھی موت نہیں آئے گی ، بلکہ ہمیشہ زندہ رہیں گے - ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع یا تو آخرۃ ہے یا جنت ،

= اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى سوائے پہلی موت کے -

صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں :-

اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى - یہ استثناء منقطع ہے یا متصل ہے اور فِيْهَا کی ضمیر آخرت کی طرف راجع ہے (لیکن آخرت میں تو پہلی موت بھی نہیں آئے گی - اس لئے مجازی معنی مراد ہے - کیونکہ مرتے ہی قیامت کے احوال شروع ہو جاتے ہیں - یا جنت کی طرف راجع ہے (لیکن جنت

میں بھی تو پہلی موت نہیں ہوگی۔ اس لئے اس صورت میں بھی مجازی معنی مراد ہوں گے کہ مرتے ہی متقی فوراً جنت کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے گویا اس کی موت ہی جنت کے اندر واقع ہوتی ہے۔

لہٰذا اس جملہ کا ترجمہ ہوگا۔

بجز اس پہلی موت کے جو دنیا میں آچکی ہوگی۔

= وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ: وَقٰى (لفیف مفروق) ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب وَقَايَةٌ باب ضرب مصدر۔ وہ بچا لیگا۔ وہ محفوظ رکھیگا۔ (ماضی بمعنی مستقبل) هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ عَذَابَ الْجَحِيْمِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی وَقٰى کا جہنم کے عذاب سے۔

۴۴: ۵۷ = فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ۔ فَضْلًا منصوب بوجہ مفعول لہٗ ہونے کے ہے۔ یعنی یہ سب عنایات (متذکرہ آیات ۵۱ تا ۵۶) اس کا فضل و احسان ہے نہ کہ بندہ کے افعال کا ثمر یہ محض آپ کے رب کا فضل و کرم ہے۔

= ذٰلِكَ۔ یعنی تیرے رب کا فضل و کرم کا نصیب ہو جانا ہی عظیم کامیابی ہے: یا یہ مکروہات سے نجات اور مقاصد تک رسائی یہی بڑی کامیابی ہے۔

۴۴: ۵۸ = يَسَّرْنٰهُ۔ يَسَّرْنَا ماضی جمع متکلم تَيْسِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے آسان کر دیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے

= بِلِسَانِكَ: تیری زبان میں۔ عربی زبان میں۔

= لَعَلَّهُمْ تاکہ یہ لوگ:

= يَتَذَكَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَذَكُّرٌ (تفعل) مصدر۔ نصیحت پکڑتے ہیں۔ تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

۴۴: ۵۹ = فَارْتَقِبْ: فَ جواب شرط محذوف کے لئے ہے ای وان لم يتذكروا فَارْتَقِبْ۔ ای فَانْتَظِرْ۔ اور اگر وہ نصیحت نہ پکڑیں تو پھر انتظار کرو، اور یہ بھی منتظر ہیں۔ یعنی آپ انتظار کریں اس عذاب کا جو ان پر نازل ہوگا۔ اور وہ آپ کے مبتلائے مصیبت ہونے کے منتظر رہیں۔

اِرْتَقِبْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ ارتقاب (افتعال) مصدر بمعنی انتظار کرنا۔ راہ دیکھنا۔

= اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ: بے شک وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۲۵) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۶۵)

۴۵ : ۱ = حٰمٓ ، حروف مقطعات ہیں۔

۴۵ : ۲ = تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ : تَنْزِیْلٌ بروزن تفعیل مصدر ہے بمعنی اتارنا۔ نازل کرنا۔ الکتٰبُ ای القراٰن۔ مرکب اضافی ہے، اس کتاب یعنی قرآن مجید کا اتارا جانا یا نازل کرنا یا کیا جانا۔ مِنَ اللّٰہِ اللہ کی طرف سے ہے۔

الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔ جو العزیز الحکیم ہے۔ العزیز غالب الحکیم حکمت والا ہے) یعنی غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

۴۵ : ۳ = اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ بے شک آسمانوں اور زمین میں (اللہ کی قدرت و وحدانیت کی) مومنوں کے لئے کثیر نشانیاں ہیں۔ آیت کا یہ ظاہر مطلب بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اور لفظ خلق کو محذوف بھی قرار دیا جاتا ہے یعنی آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں مومنوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

۴۵ : ۴ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ۔ واؤ عاطفہ، جملہ کا عطف خَلْقِکُمْ پر ہے مَا موصولہ یَبُثُّ مضارع واحد مذکر غائب : بَثٌّ (باب نصر) مصدر ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے دابۃ جانور، چلنے والا۔ رینگنے والا۔ پاؤں دھرنے والا۔ اسم فاعل کا صیغہ مذکر اور مؤنث، دونوں کے لئے مستعمل ہے ۃ وحدت کی ہے دَوَابٌّ جمع ہے۔

(تمہاری) اور ان جانوروں کی پیدائش میں جن کو اللہ نے (زمین پر) پھیلا رکھا ہے یقین رکھنے والوں کے لئے بہت سے دلائل ہیں۔

۴۵ : ۵ = وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔ ای وفی اختلاف الیل والنھار۔ اور (اسی طرح) رات دن کے ادل بدل میں موسموں کے گھٹاؤ بڑھاؤ میں۔

= رِزْقٍ سے یہاں مراد بارش ہے کیونکہ بارش پیدائش رزق کا سبب ہے۔

= فَاَحْیَا بِہٖ۔ فَ تعقیب کا ہے بہٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب رِزْقٍ کے لئے ہے (یعنی بارش سے)

== تَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ۔ مضاف مضاف الیہ تصریف بروزن تفعیل مصدر ہے ہواؤں کا ہیر پھیر، ہواؤں کا بدلنا۔ یعنی مختلف جہات میں چلنا۔ اور مختلف حالات میں مختلف صورت میں چلنا۔

ان سب میں اہل عقل کے لئے دلائل ہیں۔

۴۵: ۶ == نَتْلُوْھَا۔ نَتْلُوْ امضارع جمع متکلم ہم پڑھ کر سناتے ہیں۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب، یہاں جمع کے لئے استعمال ہوا ہے اور اس کا مرجع آیات ہے: عَلَیْكَ آپ پر۔ آپ کو، یہ اللہ کی آیات ہیں جو صحیح صحیح طور پر پڑھ کر ہم آپ کو سناتے ہیں۔

== اَیِّ۔ کونسی، جس، کس کس۔ کیا کیا۔ یہ استفہامیہ بھی ہوتا ہے اور شرطیہ بھی۔

== حَدِیْثٍ: بات۔

۴۵: ۷ == وَیْلٌ اسم مرفوع۔ ہلاکت، عذاب، دوزخ کی ایک وادی، عذاب کی شدت، وَیْلٌ اصل میں کلمہ عذاب و ہلاکت ہے: یہ مصدر ہے اور اس سے فعل کا کوئی صیغہ نہیں آتا۔ (اضواء البیان)

== اَفَّاكٍ۔ جھوٹا۔ افك سے مبالغہ کا صیغہ ہے بروزن فعّال۔ اَلْاِفْكُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو۔ اسی بنا پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رُخ چھوڑ دیں مؤتفکۃ کہا جاتا ہے۔

اور آیت شریفہ وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی (۵۳: ۵۳) اور الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا۔ میں مؤتفکۃ سے مراد وہ بستیاں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے مع ان کے بسنے والوں کے الٹ دیا تھا۔

اور جھوٹے کو افاك اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اعتقاد حق سے باطل کی طرف سچائی سے جھوٹ کی طرف اور اچھے کاموں سے بُرے کاموں کی طرف پھرتا ہے۔

== اَثِیْمٌ بھی اثم سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ بمعنی کثیر الاثم بڑا گنہگار ہے۔ اثیم سے قبل حرف عطف محذوف ہے۔

مکذبین کے لئے ویل سورۃ مرسلات میں بھی مذکور ہے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ (۷۷: ۱۵) بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔

۴۵: ۸ == یَسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ۔ وہ اللہ کی آیات کو سنتا ہے۔ یہ افاك اثیم کی

تیسری صفت ہے یا یہ جملہ مستانفہ ہے۔
= تُتْلٰى عَلَيْهِ یہ جملہ اٰيٰتِ اللّٰهِ سے حال ہے یعنی درآں حالیکہ وہ (آیات) اس کے اوپر پڑھی جاتی ہیں۔ تُتْلٰى مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وہ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ تلاوت کی جاتی ہیں۔ تِلَاوَةٌ (باب نصر) مصدر۔ ت ل و۔ مادہ۔
= ثُمَّ۔ حرف عطف ہے مہلت کے ساتھ ترتیب کے اظہار کے لئے آتا ہے عام طور پر التراخی فی الوقت (وقت کی تاخیر کا وقفہ یعنی ترتیب میں ایک شے کا دوسری شے سے کتنے وقفہ کے بعد وقوع ہوا) کے لئے استعمال ہوتا ہے بمعنی پھر، اس کے بعد۔ لیکن بعض دفعہ التراخی فی الرتبہ کے لئے بھی بول لیتے ہیں۔ یہاں اس کا استعمال التراخی فی الرتبہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی وہ افاک ہے اثیم ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اٰيٰت اللہ کو سن کر بھی اپنے اعتقادات باطل پر بھی مُصِر ہے۔
= يُصِرُّ۔ مضارع واحد مذکر غائب اصرارٌ (افعال) مصدر۔ وہ اصرار کرتا ہے وہ مُصر ہے۔
= مُسْتَكْبِرًا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ مغرور۔ غرور کرنے والا۔ اپنے کو بڑا سمجھنے والا سرکشی کرنے والا۔ منصوب بوجہ ضمیر يُصِرُّ سے حال ہونے کے۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا (۳۱ : ۷)
اور جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں
= كَاَنْ : اصل میں یہ لفظ كَاَنَّ ہی تھا کاف حرف تشبیہ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اسی کی طرح اس کا معنوی فائدہ بھی ہے لیکن تخفیف نون کے بعد عمل اور لفظی تصرف ختم ہو گیا۔ اب نہ اسم کو نصب دے سکتا ہے اور نہ خبر کو رفع۔ گویا کہ :
= لَمْ يَسْمَعْهَا۔ لَمْ يَسْمَعْ مضارع نفی جحد بلم۔ واحد مذکر غائب۔ (گویا کہ) اس نے سنا ہی نہیں۔
= فَبَشِّرْهُ۔ ف سببیہ ہے۔ یعنی ف سے پہلے کا کلام بعد والے کلام کی علت ہے: بَشِّرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے تَبْشِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ بشارت۔ اس خبر کو کہتے ہیں جس کو سن کر چہرے پر خوشی کے آثار پیدا ہو جائیں۔ یہاں چہرے پر آثار غم پیدا کرنے والی خبر کو بطور استہزاء بشارت کہا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ تحیۃ بلینھم ضرب وجیع

ان کا آپس کا سلام دردناک ضرب ہے،، مطلب یہ کہ کارزار کی گرمی سے ان کے سلام کی ابتدا ہوتی ہے۔

۴۵ : ۹ = وَاِذَا ۔ واؤ عاطفہ ہے اِذَا ظرف زمان ہے بمعنی جب۔ مفاجاتیہ بھی استعمال ہوتا ہے، بمعنی ناگہاں، اچانک۔ یکایک۔

یہاں دونوں صورتیں ممکن ہیں ۔ پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا۔

اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کا مذاق بناتا ہے ۔

دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا۔

اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو فوراً مذاق بنانے لگتا ہے۔

= اِتَّخَذَھَا۔ اِتَّخَذَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بنالیا۔ اس نے ٹھہرالیا۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب شَیْئًا کی طرف راجع ہے (ہماری آیات میں سے کوئی حصہ)

لیکن روحُ المعانی میں ہے :۔

بادرالی الاستھزاء بالاٰیٰتِ کلھا ولم یقتصر علی الاستھزاء بما بلغہٗ ۔ وہ اپنے استہزاء کو صرف انہیں آیات تک محدود نہیں رکھتا جن کی خبر اس تک پہنچتی ہے بلکہ تمام آیات کے استہزاء میں جلدی دکھاتا ہے ۔ یعنی ساری آیات کو تختۂ استہزاء بناتا ہے ۔

= ھُزُوًا : مصدر، باب فتح، مادہ ھ ز ء ۔ ھ ز ی ۔ بمعنی اسم مفعول ۔ وہ جس کا مذاق اڑایا جائے ۔

= اُولٰٓئِكَ لَهُمْ ۔ یعنی ایسے تمام جھوٹوں کے لئے ۔ یہی ہیں وہ لوگ جن کے لئے ۔

= عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۔ موصوف وصفت ۔ مُهِيْنٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِهَانَةٌ (افعال) مصدر ۔ اہانت آمیز، ذلیل و خوار کرنے والا۔

۴۵ : ۱۰ = مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ : ان کے آگے جہنم ہے (یعنی قیامت کے روز۔ وَرَآئِهِمْ مضاف مضاف الیہ ۔ وَرَآءَ اسم ہے جہت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

صاحب اضواء البیان نے بڑے وثوق سے لکھا ہے کہ اس کے معنی آگے کے ہیں ملاحظہ ہو اضواء البیان جلد ۷ تفسیر آیۃ ہذا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس کا استعمال تقریبًا ہر جہت کے لئے ہوا ہے ۔ مثلاً :۔

ا ۔ بمعنی پیچھے، پس پشت ۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۔ (۸۴ : ۱۰) اور جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

۲:۔ بمعنی آگے: مِنْ وَّرَآئِہِمْ: (آیۃ ہذا)
۳:۔ آگے، پیچھے، ہر طرف سے، وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ مُّحِیْطٌ (۸۵:۲۰) اور خدا ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوتے ہے۔

صاحب تفسیر مظہری رقم طراز ہیں:۔

وَرَآءَ۔ کا ترجمہ:۔ ورے بھی ہے پرے بھی ہے۔ آگے بھی ہے اور پیچھے بھی۔

= لَا یُغْنِی۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب: اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ کام نہ آئے گا: فائدہ بھی نہیں پہنچائیگا۔ دفع نہیں کریگا۔

= مَاکَسَبُوْا مَا موصولہ۔ کَسَبُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ کَسْبٌ باب ضرب انہوں نے کمایا۔ ای ماکسبوا فی الدنیا۔ یعنی جو انہوں نے کمایا تھا دنیا میں۔ یعنی مال و اولاد وہ ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔

= وَلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ۔ واؤ عاطفہ: اور نہ ہی کام آئیں گے وہ جن کو انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا کارساز بنا رکھا تھا۔ مَا موصولہ۔ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ اللہ کو چھوڑ کر جن کو انہوں نے اپنا کارساز بنا رکھا تھا اس میں وہ بت بھی شامل ہیں جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اور وہ پیرو پیشوا جن کی وہ پیروی کیا کرتے تھے۔

= شَیْئًا: کچھ بھی۔ ذرہ برابر بھی۔

۴۵: ۱۱ = ھٰذَا ھُدًی: ھٰذَا۔ ای القرآن۔ یہ قرآن سراسر ہدایت ہے
عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٍ: عَذَابٌ اَلِیْمٌ موصوف وصفت، دردناک عذاب:

رِجْزٌ کے متعلق ضیاء القرآن میں ہے:۔

علامہ ابن منظور اس کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ (ترجمہ) ابواسحٰق کہتے ہیں کہ رجز کا لفظ جو قرآن میں مذکور ہے۔ اس کا معنیٰ ہے ایسا عذاب جو اپنی شدت کے باعث لرزہ خیز ہو۔ اس کے جھٹکے شدید اور لگاتار ہوں:

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ:۔

وہ بدبخت جو از راہِ غرور و تکبر اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں انہیں شدید عذاب سے دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

امام راغب اصفہانی المفردات میں لکھتے ہیں۔

الرِّجْزُ کے اصل معنیٰ اضطراب کے ہیں اور اسی سے رَجَزَ الْبَعِیْرُ ہے جس کے معنی ضعف کے

سبب چلتے وقت اونٹ کی ٹانگوں کے کپکپانے اور چھوٹے قدم اٹھانے کے ہیں۔ اور شعر کے ایک بحر کا نام بھی رِجز ہے جس میں شعر پڑھنے سے زبان میں اضطراب سا معلوم ہوتا ہے۔ لفظ رِجزٌ زلزلہ کی طرح عذاب سے کنایہ ہے

بعض نے اَلِیمٌ کو اَلِیمٍ پڑھا ہے۔ اس طرح یہ رِجزٍ کی صفت ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔ دردناک کپکپاہٹ کا عذاب

۴۵ : ۱۲ = سَخَّرَ ماضی واحد مذکر غائب: تَسْخِیْرٌ (تفعیل) مصدر اس نے بس میں کردیا۔ اس نے تابع کردیا۔ تسخیر کے معنی بس میں کرنے اور کبھی زبردستی کسی خاص کام میں لگادینے کے ہیں۔

= لِتَجْرِیَ: لام تعلیل کا ہے۔ تَجْرِیَ: مضارع واحد مؤنث غائب: جَرْیٌ وجَرْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ جاری ہے، وہ چلتی ہے۔

= اَلْفُلْکُ۔ کشتی، کشتیاں، واحد اور جمع دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

فِیْہِ ای فی البحر تاکہ اس (دریا۔ یا سمندر میں) کشتیاں چلیں۔ بِاَمْرِہٖ ای باذنہٖ اس کے حکم سے۔

= وَ لِتَبْتَغُوْا --- واؤ عاطفہ، لام تعلیل کا۔ تَبْتَغُوْا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِبْتِغَاءٌ (افتعال) مصدر تَبْتَغُوْا اصل میں تَبْتَغُوْنَ تھا۔ نون اعرابی عامل لام تعلیل کے آنے سے گر گیا۔ تاکہ تم تلاش کرو، ڈھونڈو:

= مِنْ فَضْلِہٖ اور تاکہ تم اس کی طرف سے عطا کردہ رزق کی تلاش کرو۔ مِنْ فَضْلِہٖ اس کے فضل میں سے۔ فضل بمعنی بزرگی۔ بخشش، جمع افضالٌ۔ فضل کے اصل معنی زیادتی کے ہیں۔ اس لئے اس کا اطلاق اس مال و دولت پر بھی ہوتا ہے جو بطور نفع انسان کو حاصل ہو" اور خداوند تعالیٰ کے عطیہ پر بھی خواہ وہ دنیوی ہو یا اخروی، کیونکہ وہ انسان کو اس کے استحقاق سے زیادہ دیا جاتا ہے۔

یہاں آیت ہذا میں فضل سے مراد وہی مال و دولت و رزق مراد ہے۔ اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (۶۲ : ۱۰) اور جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر پھر و چلو، اور اللہ کی روزی تلاش کرو

= وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ہ اور تاکہ تم شکر ادا کرو، ولکی تشکروا النعم المترتبۃ علیٰ ذٰلِکَ تاکہ اس تلاش پر مبنی جو نعمتیں حاصل ہوں ان کا تم شکر بجالاؤ۔

۴۵ : ۱۳ == جَمِیْعًا مِّنْهُ : ای ھِیَ جَمِیْعًا مِّنْهُ : یعنی مِنْهُ خبر ہے ھِیَ مبتداء محذوف کی یہ سب کچھ اسی کا عطا کردہ ہے۔
یا یہ حال ہے مَا سے۔ ای سخّر ھٰذہ الاشیاء کائنۃً منہ
== یَتَفَکَّرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب : تَفَکُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ وہ غور کرتے ہیں یعنی زمین و آسمان اور ان کے مابین کی جملہ اشیاء کی تخلیق کے متعلق غور کرتے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی قدرت اور اس کی سلطنت کے حقائق عیاں ہوتے ہیں۔ اور ان کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتا ہے۔
۴۵ : ۱۴ == یَغْفِرُوْا ، امر کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ مَغْفِرَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی کسی کا گناہ معاف کرنا۔ درگذر کرنا۔ معاف کردیں۔ ایمان والوں سے فرمادیجئے کہ وہ معاف کردیں۔ یا درگذر کردیں۔
== لَا یَرْجُوْنَ : مضارع منفی جمع مذکر غائب : رَجَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ اندیشہ کرنا۔ خوف رکھنا۔ امید رکھنا۔ یقین رکھنا۔ جو امید نہیں رکھتے اور خوف نہیں رکھتے،
یعنی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ ان لوگوں سے درگذر کریں یا ان کو معاف کردیا کریں جو ایام اللہ کا یقین نہیں رکھتے۔
== اَیَّامَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَیَّام بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہے اللہ کے دن۔ اللہ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سرکشوں سے انتقام لے اور ان کی بدکرداری کے عوض ان کو عذاب دے۔ یا اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے مخصوص فضل و کرم سے نوازے۔

ابن السکیت نے تصریح کی ہے کہ عرب ایام کو وقائع کے معنی میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلان عالم بایام العرب۔ یعنی وہ عرب کے واقعات و حالات کا عالم ہے۔ یہاں الذین لایرجون ایام اللہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس پر یقین نہیں رکھتے یا ان کو اللہ کے ان وقائع کا ڈر یا اندیشہ نہیں جب وہ اپنے نیک بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازے گا۔ اور بدکرداروں اور مجرموں کو عذاب دے گا۔
اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کو جو ایام اللہ کا اندیشہ نہیں رکھتے معاف کردینے میں یہ مصلحت رکھی ہے کہ قیامت کے روز وہ اپنے بندوں کو خود انعام و اکرام دیگا۔ اور بدکرداروں کو سزا دے گا۔ اگر اس کے نیک بندوں نے اپنے مخالفین سے یہاں اس دنیا میں ہی بدلہ لے لیا۔

توپھر اللہ تعالیٰ ان سے بدلہ نہیں لے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو درگذر کرنے اور معاف کر دینے کا حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدکرداروں کو خود سزا دے۔

یَجْزِیَ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ مضارع منصوب بوجہ عمل لام تعلیل ہے۔ وہ بدلہ دے گا۔

= بِمَا۔ میں ب سببیہ ہے اور ما موصولہ۔ بسبب اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

= کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ماضی استمراری جمع مذکر غائب کَسْبٌ (باب ضرب) مصدر وہ کمایا کرتے تھے۔ وہ کیا کرتے تھے۔

۴۵: ۱۵ = اَسَاءَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِسَاءَۃٌ (افعال) مصدر سوء مادہ۔ کام خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ برا کام انجام دینا۔ برا کرنا۔ برائی کرنا (جس نے) برا کام کیا۔

یہ آیت، سابقہ آیت لِیَجْزِیَ قَوْمًام بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ کی تفسیر ہے۔

۴۵: ۱۶ = اَلْکِتٰبَ۔ ای التورٰیۃ۔

= اَلْحُکْمَ۔ حَکَمَ یَحْکُمُ کا مصدر ہے کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا۔ یہاں بمعنی اللہ کے احکام کا علم۔

= فَضَّلْنٰھُمْ۔ فَضَّلْنَا ماضی جمع متکلم۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، تَفْضِیْلٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے ان کو فضیلت عطا کی۔

= عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ عَالَمِیْنَ جمع عَالَمٌ کی، اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا سب مخلوقات کو عَالَمٌ کہتے ہیں ایسی مخلوق کے تعدد کی بناء پر جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ ای علیٰ عالمی زمانہم۔ ان کے زمانے کے عالمین پر۔

= اَلطَّیِّبٰتِ لذیذ حلال کھانے کی چیزیں۔ جیسے منّ وسلویٰ وغیرہ۔

۴۵: ۱۷ - بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ۔ بَیِّنٰت، کھلی ہوئی دلیلیں۔ روشن اور واضح دلیلیں بَیِّنَۃٌ کی جمع۔ کھول کر بیان کی ہوئی۔ تَبْیِیْنٌ (تفعیل) مصدر سے، اَلْاَمْرِ سے مراد امر دین ہے۔ یعنی امر دین کی واضح دلیلیں واحکام۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان تمام امور کا علم عطا فرمادیا تھا جن کو جاننا اور ان پر عقیدہ رکھنا ضروری تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور بعثت کی نشانیاں بھی بتادی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی یقینی طور پر جانتے اور پہچانتے تھے جتنا کہ اپنی اولاد کو پہچانتے تھے۔

= بَغْیًا : تمیز۔ ضد ، زیادتی ، بَیْنَھُمْ مضاف مضاف الیہ ایک دوسرے کے مابین ۔ باہمی

ترجمہ :۔ اور ہم نے ان کو دین کے بارے میں روشن اور واضح احکام دیدیئے ۔ پس انہوں نے اختلاف نہ کیا مگر بعد اس کے کہ اس کا علم ان کو ہوچکا تھا۔ محض آپس میں ضد کی وجہ سے

یعنی ان کا باہمی اختلاف دین کے احکام سے لاعلمی نہیں تھی بلکہ آپس کی ضد اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کی خواہش تھی۔

= یَقْضِیْ مضارع واحد مذکر غائب قَضَاءٌ مصدر باب ضرب ۔ وہ فیصلہ کر دیگا۔

= یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ یَوْمَ منصوب بوجہ مفعول فیہ ہے۔

= فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۔ فِیْ ۔ بابت ، متعلق۔ مَا موصولہ ۔ کَانُوْا یَخْتَلِفُوْنَ صلہ ۔ فِیْہِ ۔ (جار مجرور ۔ ہٖ ضمیر امر کی طرف راجع ہے ۔ جس امر میں ۔

بے شک تیرا رب قیامت کے دن ان کے درمیان جس امر دین کے متعلق وہ باہمی اختلاف رکھتے تھے اس کا فیصلہ فرمادیگا ۔ یعنی جزاوسزا کی شکل میں عملی فیصلہ کر دیگا۔

۴۵ : ۱۸ = ثُمَّ ۔ تراخی فی الوقت کے لئے ہے پھر۔ اسی بعد از بنی اسرائیل ۔

= جَعَلْنٰکَ ۔ جَعَلْنَا ماضی جمع متکلم۔ جَعْلٌ باب فتح ۔ ہم نے بنایا ۔ ہم نے کیا۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ پھر ہم نے تم کو (قائم) کر دیا

= شَرِیْعَۃٍ ۔ طریقہ ، راستہ۔

المفردات میں ہے :۔

اَلشَّرْعُ : سیدھا راستہ جو واضح ہو۔ یہ اصل میں شَرَعْتُ لَہٗ طَرِیْقًا (واضح راستہ مقرر کرنا) کا مصدر ہے اور بطور اسم کے بولا جاتا ہے ، چنانچہ واضح راستہ کو شَرْعٌ و شِرْعٌ و شَرِیْعَۃٌ کہا جاتا ہے ۔ پھر استعارہ کے طور پر طریق الٰہیہ پر یہ الفاظ بولے جاتے ہیں :۔ ایک دستور ۔ ایک طریق ۔

بعض نے کہا ہے کہ شریعت کا لفظ شریعۃ الماء سے ماخوذ ہے جس کے معنی پانی کے گھاٹ کے ہیں (جہاں لوگ بآسانی بیٹھ کر پانی پی سکتے ہیں ۔ غسل وغیرہ کر سکتے ہیں) اور شریعت کو شریعت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی صحیح حقیقت پر مطلع ہونے سے سیرابی اور طہارت ہوتی ہے "۔

انہی معنی میں بعض حکمار کا قول ہے کہ :۔

کنت اشرب فلا اروی فلما عرفت اللہ تعالیٰ رویت بلا شرب برسیں پیتا رہا

لیکن سیر نہ ہوا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی تو بغیر پینے کے سیری حاصل ہو گئی
شَرِیْعَۃٍ میں تنوین اظہارِ عظمت کے لئے ہے:
= مِنَ الْاَمْرِ۔ ای من امر الدین۔
= فَاتَّبِعْهَا۔ فَ تعلیل کا ہے اِتَّبِعْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع شَرِیْعَۃٍ ہے۔ پس تو اس (شریعت) کی پیروی کر"
اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۴۳:۴۳)
پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رکھو۔
= وَلَا تَتَّبِعْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ اتباع (افتعال) مصدر۔ اور نہ پیروی کر۔
= اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ اَھْوَاء ھَوٰی کی جمع۔ خواہشیں، خیالات۔ مضاف، الذین اسم موصول لَا یَعْلَمُوْنَ صلہ۔ صلہ موصول مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ہوا لَا تَتَّبِعْ کا۔ اور جاہلوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔
جہلاء سے مراد بعض کے نزدیک بنو قریظہ اور بنو نضیر ہیں۔ بعض کے نزدیک رؤسائے قریش ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کرتے تھے کہ اپنے آباء واجداد کے دین کی پیروی کر
۱۹:۴۵ = لَنْ یُّغْنُوْا۔ مضارع منفی تاکید بلَنْ، جمع مذکر غائب۔ اغناءٌ (افعال) مصدر وہ ہرگز دفع نہیں کر سکیں گے۔ ہرگز کسی کام نہ آسکیں گے۔ مضارع منصوب بوجہ عمل لَنْ ہے۔
= مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ کے سامنے۔ اللہ کے مقابلے میں۔
= اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلظّٰلِمِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب: اسم اِنَّ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ خبر۔ تحقیق ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔
اَوْلِیَاءُ جمع وَلِیٌّ کی بمعنی دوست، ساتھی۔
= وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ المتقین اسم فاعل جمع مذکر منصوب اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ متقی لوگ، پرہیزگار لوگ۔ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ پرہیزگار لوگوں کا دوست ہے۔
۲۰:۴۵ = هٰذَا۔ ای القرآن۔ اتباع شریعت۔

= بَصَائِرُ. بَصِیْرَۃٌ کی جمع۔ کھلی دلیلیں۔ ظاہر نصیحتیں۔ دانش و بصیرت،
قرآن مجید میں بَصَائِرُ پانچ دفعہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً۔

۱:۔ قَدْ جَآءَ کُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ (۶: ۱۰۵) (اے محمد ان سے کہہ دو کہ) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے (ان کو آنکھ کھول کر) دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا۔

۲:۔ ھٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَ ھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (۷: ۲۰۳)
یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے دانش و بصیرت اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے:

۳:۔ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ ھٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآئِرَ: (۱۷: ۱۰۲) انہوں نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا اس کو کسی نے نازل نہیں کیا۔ اور وہ بھی تم لوگوں کے سمجھانے کو:

۴:۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَھْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لَّعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ (۲۸: ۴۳) اور ہم نے پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی۔ جو لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۵:۔ ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ ھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ہ (۴۵: ۲۰)
یہ قرآن لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (آیت زیر نظر) ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری۔

متذکرہ بالا آیات میں بصائر. روشن دلیلوں، ظاہر نصیحتوں، دانائی اور بصیرت کی باتوں کے لئے مستعمل ہے۔

اَلْبَصَرُ کے معنی آنکھ کے ہیں۔ قوتِ بینائی کو بھی بصر کہہ لیتے ہیں۔ دل کی بینائی پر بصر اور بصیرت دونوں لفظ بولے جاتے ہیں۔ بصر کی جمع ابصار اور بصیرۃ کی جمع البصار آتی ہے جب حاسۂ بصر کے ساتھ رویت قلبی بھی شامل ہو تو بصیرت ہی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس بصیرت کو ہی دانائی۔ آگہی بھی کہا جاتا ہے۔ یا دل کی آنکھ بھی کہہ سکتے ہیں۔

لسان العرب میں ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا یا بنی ھاشم تصابون فی البصار کم کہ اے بنی ہاشم تمہاری آنکھوں میں

نقص ہے تو انہوں نے جواب دیا وانتم یابنی امیۃ تصابون فی بصائرکم : کہ اے بنی امیہ اور تمہارے دل کی آنکھوں میں نقص ہے :

ھٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ ۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے روشن دلیلیں یا عقل و دانش کی باتیں ہیں وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۔ اور یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے باعث ہدایت و رحمت ہے :

یُوْقِنُوْنَ : مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب اِیْقَانٌ (افعال) مصدر ، وہ یقین رکھتے ہیں

۴۵ : ۲۱ = اَمْ : اَمْ منقطعہ ہے بَلْ کے معنی میں آیا ہے اس کا کوئی خاص مدلول نہیں محض ایک بیان سے دوسرے بیان کی طرف انتقال کے لئے ذکر کیا گیا ہے ۔ یا استفہام انکاری کے لئے ہے (یعنی ان کا یہ خیال درست نہیں ہے :

= حَسِبَ کا فاعل اَلَّذِیْنَ ہے قاعدہ کے مطابق حَسِبَ کے دو مفعول ہونے چاہئیں یہاں صرف ایک مفعول ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ اگرچہ بظاہر ایک مفعول ہے لیکن دو کے قائم مقام ہے نَجْعَلَ کا معنی نُصَیِّرُ ہے ھُمْ اس کا مفعول اول ہے اور کالذین اٰمنوا مفعول ثانی ہے ۔

= سَوَآءً بدل ہے اور کاف مبدل منہ ہے جو یہاں مثل کے معنی میں مستعمل ہوا ہے ۔ سَوَاءً مصدر ہے اور مُسْتَوٍ کے معنی میں استعمال ہوا ہے مَحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ اس کا فاعل ہیں ۔

صاحب ضیاء القرآن فرماتے ہیں :۔

اگرچہ اور بھی اقوال ہیں لیکن زیادہ صحیح اور صاف یہی ترکیب ہے ۔ رع

حَسِبَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب حِسْبَانٌ باب حَسِبَ یَحْسِبُ مصدر ماضی و مضارع ہر دو میں عین کلمہ پر کسرہ ۔ جس کے معنی گمان کرنے اور سمجھ لینے کے ہیں ۔ حَسَبَ یَحْسُبُ ماضی و مضارع ہر دو پر فتح) سے مصدر حُسْبَانٌ آتا ہے جس کے معنی حساب و شمار (حساب کے مطابق سزا) ہیں ۔ یہاں آیۃ ہذا میں اول الذکر تحریر ہے ۔ کیا یہ لوگ سمجھ بیٹھے ہیں ۔

= اَلَّذِیْنَ اسم موصول اِجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ ، صلہ ۔ صلہ اور موصول مل کر فاعل اپنے فعل حَسِبَ کے ساتھ مل کر ۔

= اِجْتَرَحُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ انہوں نے گناہ کمایا ۔ انہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا اِجْتِرَاحٌ (افتعال) مصدر ۔ گناہ کمانا ۔

= السَّیِّئٰاتِ ۔ برے کام، گناہ۔ سَیِّئَۃٌ کی جمع۔
اَنْ نَّجْعَلَہُمْ: اَنْ مصدریہ نَجْعَلَہُمْ۔ نَجْعَلَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ جمع متکلم۔ جَعْلٌ باب فتح مصدر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ہم ان کو بنادیں۔ ہم ان کو کردیں
کَالَّذِیْنَ۔ کاف تشبیہ کا بمعنی مثل۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بہ تحلیل صرفی مفعول ثانی فعل حَسِبَ کا نیز معطوف علیہ جملہ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا۔
سَوَآءً۔ اسم مصدر بمعنی مُسْتَوٍ (برابر)
= مَحْیَاھُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا جینا۔ مَحْیَا۔ مصدر میمی حَیٰوۃٌ سے
= مَمَاتُہُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کا مرنا۔ ان کی موت، مَوْتٌ سے مصدر میمی۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔
ترجمہ ہوگا:
کیا خیال کر رکھا ہے ان لوگوں نے جو ارتکاب کرتے ہیں برائیوں کا۔ کہ ہم بنادیں گے انہیں ان لوگوں کی مانند جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ یکساں ہو جائے ان کا جینا ان کا مرنا (مطلب یہ کہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔)
= سَآءَ۔ فعل ذم ہے۔ یعنی برا ہے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ سُوْءٌ (باب نصر) مصدر سے۔
= مَا یَحْکُمُوْنَ: مَا موصولہ۔ یَحْکُمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب حُکْمٌ باب نَصَرَ مصدر۔ برا غلط فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔
۴۵ : ۲۲ = بِالْحَقِّ، حق کے ساتھ۔ نیز ملاحظہ ہو ۴۵ : ۶ متذکرہ بالا۔
= وَ لِتُجْزٰی۔ واؤ عاطفہ لام تعلیل کا۔ تُجْزٰی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ جَزَآءٌ باب ضرب۔ مصدر۔ وہ بدلہ دی جائے گی۔ اس کو جزاء دی جائے گی۔
= بِمَا کَسَبَتْ: جو کچھ اس نے کمایا۔ جو کچھ اس نے کیا۔
= لَا یُظْلَمُوْنَ، مضارع منفی مجہول۔ جمع مذکر غائب ظُلْمٌ (باب ضرب) مصدر۔ ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ان کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جائے گی۔
۴۵ : ۲۳ = اَفَرَاَیْتَ: میں ہمزہ استفہامیہ ہے ف عاطفہ ہے جس کا عطف جملہ مقدرہ پر ہے پورا کلام اس طرح تھا۔ کیا آپ اس کو ہدایت کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے دیکھ بھی لیا ہے کہ اس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

ارأیت بمعنی اخبرنی بھی استعمال ہوتا ہے ۔ ویسے اس جملہ کا اردو ترجمہ ۔ کیا بھلا تونے (اس شخص کو) دیکھا ہے ۔ اس کا صحیح مطلب ادا کرتا ہے ۔

= اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (جس نے) اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے ۔

اِلٰهَهٗ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی اپنے فعل اتخذ کا ھَوٰىهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول اتخذ کا ۔ ای من اتخذ ھوٰىہُ الٰھَہٗ ۔

= وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ : اور اللہ نے اسے علیٰ علم گمراہ کر دیا ہے ۔

عَلٰى عِلْمٍ فاعل یا مفعول سے حال ہے ای حال من الفاعل او المفعول ۔ (روح البیان)

فاعل سے حال : اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی فطری استعداد کو جانتے ہوئے اسے گمراہ کر دیا ہے اور مفعول سے حال : اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا کیونکہ وہ شخص راہ ہدایت کو جانتے ہوئے بھی گمراہی کی طرف جا رہا تھا ۔ جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ (۴۵:۱۷) متذکرۃ الصدر)

= وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ اور اس (خداوند تعالیٰ) نے اس (گمراہ) کے کانوں پر مہر لگا دی ۔ اس لئے وہ نصیحت نہیں سنتا ۔ اور اس کے دل پر مہر لگا دی اس لئے وہ آیات پر غور نہیں کر رہا ۔

= وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس لئے وہ عبرت کی نظر سے نہیں دیکھتا ۔

= فَمَنْ يَّهْدِيْهِ پھر ایسے شخص کو اللہ کے (گمراہ کر دینے کے) بعد کون ہدایت دے ۔ یہ استفہام انکاری ہے یعنی ایسے شخص کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ۔

= مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۔ ای من بعد اضلالہ (بیضاوی) یعنی اللہ کے اس کو گمراہ کر دینے کے بعد ۔

= اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ہ ہمزہ استفہامیہ ہے ف عاطفہ ہے اس کا عطف محذوف پر ہے ای الا تلاحظون فلا تذکرون ۔ کیا تم دیکھتے نہیں پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے ؛

۴۵ : ۲۴ = قَالُوْا ۔ یعنی منکرین بعث کہتے ہیں ۔

= مَا هِيَ ۔ مَا الْحَيٰوةُ ۔ زندگی کیا ہے مَا استفہامیہ کی صورت میں ۔ اگر مَا نافیہ لیا جائے

تو ترجمہ ہوگا۔ زندگی کچھ نہیں (سوائے ہماری دنیا کی زندگی کے)
= اِلَّا ۔ مگر۔ سوائے۔ حرف استثناء۔
= حَیَاتُنَا الدُّنْیَا۔ حَیَاتُنَا مضاف الیہ مل کر مضاف اَلدُّنْیَا مضاف الیہ۔ ہماری دنیا کی زندگی۔
= نَمُوْتُ ۔ مضارع جمع متکلم۔ مَوْتٌ باب نصر مصدر۔ ہم مرتے ہیں۔ یعنی ہم میں سے بعض مرتے ہیں۔
= نَحْیَا۔ نَحْیٰی مضارع جمع متکلم۔ حَیٰوۃٌ (باب سمع) مصدر۔ ہم جیتے ہیں (یعنی ہم میں سے بعض جیتے ہیں۔
نَمُوْتُ اور نَحْیٰی میں واؤ صرف عطف کے لئے ہے۔ ترتیب یا تعقیب کے لئے نہیں ترجمہ ہوگا۔ اور وہ (منکرین بعث روز قیامت) کہتے ہیں نہیں (کوئی دوسری) زندگی بجز ہماری دنیا کی زندگی کے (یہیں) ہم نے زندہ رہنا اور مرنا ہے۔
= مَا یُھْلِکُنَا۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب، اِھْلَاکٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ہم کو نہیں ہلاک کرتا ہے۔
= اِلَّا الدَّھْرُ۔ اور ہمیں نہیں ہلاک کرتا مگر زمانہ۔
اَلدَّھْرُ (زمانہ) اصل میں مدتِ عالم کو کہتے ہیں یعنی ابتدائے آفرینش سے لیکر اس کے اختتام کا عرصہ۔ چنانچہ آیت کریمہ:۔ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ (۷۶:۱) بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے میں الدَّھْرُ سے یہی معنی مراد ہیں پھر (مجازًا) اس سے طویل مدت لی جاتی ہے برخلاف لفظ "زمان" کے کہ یہ مدت قلیلہ اور کثیرہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔
= بِذٰلِکَ: ب حرف جر ہے ذٰلِکَ ان کا یہ کہنا: مَا یُھْلِکُنَا اِلَّا الدَّھْرُ ۔ مِنْ عِلْمٍ ای عَلٰی علم۔ ای مَا یقولون ذٰلک من علم ویقین ولکن من ظن وتخمین وہ یہ بات علم ویقین کی بنا پر نہیں کہہ رہے بلکہ اپنے خیال اور تخمینے کی بنا پر کہہ رہے ہیں۔
= اِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ان نافیہ ہے اِلَّا حرف استثناء یَظُنُّوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ظَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ وہ گمان کرتے ہیں۔ وہ محض ظن سے کام لے رہے ہیں
۴۵: ۲۵ = تُتْلٰی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب: تِلَاوَۃٌ: (باب نصر) مصدر۔ ت، ل، و، مادہ۔ وہ پڑھی جاتی ہے، وہ تلاوت کی جاتی ہے،

= مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ : مَا نافیہ۔ حُجَّتَهُمْ۔ حُجَّۃٌ منصوب ہے کیونکہ وہ کَانَ خبر ہے کَانَ کا اسم قولہ تعالیٰ اِلَّا اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اس ترکیب کی اور مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ۷:۸۲ : ۲۷ : ۵۶ : ۲۹:۲۹ پر ملاحظہ فرماویں۔

= حُجَّتَهُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ ان کی دلیل۔ حجت کوئی ایسی بات جس سے استدلال کرسکیں :

مشرکوں اور منکروں کے قول کو حجت صرف ان کے خیال کے اعتبار سے فرمایا ورنہ ان کا یہ قول واقع میں کوئی حجت یعنی انکار قیامت کی دلیل نہیں ہے :

= اِلَّا حرف استثناء اَنْ مصدریہ اِئْتُوْا فعل امر۔ جمع مذکر حاضر، اِتْيَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ ات ی مادہ۔ بمعنی آنا۔ ب کے صلہ کے ساتھ بمعنی فعل متعدی۔ لانا۔ تم لے آؤ۔ تم لاؤ۔ اٰبَآئِنَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہمارے باپ دادا۔

= ثُمَّ حرف عطف ہے یہاں تراخی فی الوقت کے لئے استعمال ہوا ہے۔

= اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ میں اِلٰی زائد ہے۔ یا بمعنی لام ہے۔ یعنی لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن۔

= لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ رَیبٌ۔ شک وشبہ۔ رَابَ یُرِیْبُ (باب ضرب) کا مصدر ہے فِیْہِ ای فی یوم القیمۃ۔ فی وقوع القیمۃ

= وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ : لیکن اکثر لوگ (چونکہ کوتاہ نظر ہیں قلیل التفکر ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو) نہیں جانتے۔

۴۵ : ۲۷ = يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ، یَوْمَ مفعول فیہ ہے یَخْسَرُ کا یَوْمَئِذٍ بدل ہے یَوْمَ سے۔ جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز باطل پرست خسارے میں رہیں گے۔

یَخْسَرُ : مضارع واحد مذکر غائب، خُسْرَانٌ (باب سمع) مصدر۔ یَخْسَرُ صیغہ واحد مذکر بمعنی جمع مذکر آیا ہے۔ وہ نقصان اٹھائیں گے۔ وہ گھاٹا پائیں گے :

= مُبْطِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ ابطال (افعال) مصدر سے۔ حق کو جھٹلانے والے۔ باطل پرست۔

۴۵ : ۲۸ = كُلَّ اُمَّةٍ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل ترٰی کا ہر ایک امت

ہر ایک فرقہ۔

= جَاثِیَۃً: اسم فاعل واحد مؤنث: زانو پر بیٹھنے والی۔ زانو پر گرنے والی۔ جثوٌّ، جِثِیٌّ (باب نصر) مصدر۔ یہاں جَاثِیَۃٌ جمع کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے جَمَاعَۃٌ قَائِمَۃٌ۔ جَمَاعَۃٌ قَاعِدَۃٌ بولتے ہیں، ج ث و، یا ج ث ی مادہ۔ تو دیکھے گا کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوا ہوگا۔ اُمَّۃٌ سے حال ہے۔

= تُدْعٰی۔ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پکاری جائے گی۔ اسے پکارا جائے گا، ضمیر نائب فاعل اُمَّۃٌ کی طرف راجع ہے

= کِتٰبِهَا: مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اُمَّۃ کی طرف راجع ہے، اس کی کتاب، اس کا اعمال نامہ۔

= اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ: ای فیقال لہم: الیوم ..... الخ تُجْزَوْنَ۔ مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر، جَزَاءٌ باب ضرب مصدر تم بدلہ دیئے جاؤ گے تم جزا دیئے جاؤ گے۔ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو تم کیا کرتے تھے۔

۴۵: ۲۹ = هٰذَا كِتٰبُنَا۔ یہ ہماری کتاب ہے، یہ ہمارا نوشتہ ہے، یعنی یہ تمہارے اعمال نامے ہیں جو ہمارے حکم سے لکھنے والے فرشتوں نے لکھے ہیں۔

= یَنْطِقُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ نُطْقٌ (باب ضرب) مصدر۔ جو (یعنی ہمارا نوشتہ) بولتا ہے۔ یا بیان کرتا ہے۔ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ۔ تمہارے بارے میں سچ سچ:

= كُنَّا نَسْتَنْسِخُ: ماضی استمراری جمع متکلم اِسْتِنْسَاخٌ (استفعال) مصدر۔ نَسْخٌ مادہ۔ ہم محفوظ رکھا کرتے تھے۔ نُسْخَۃٌ وہ کتاب جس سے نقل کیا جائے اِسْتِنْسَاخٌ ایک تحریر سے دوسری تحریر نقل کرنا۔ اِنْسَاخٌ (افعال) لکھوانا۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ہم لکھوالیا کرتے تھے۔

۴۵: ۳۰ = اَمَّا۔ یہ حرف شرط ہے اور تفصیل اور تاکید کا حرف بھی ہے اس کے شرط کا حرف ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد حرف فاء کا آنا لازم ہے جیسے کہ:۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ (۱۷: ۷۱) تو جن کے (اعمال کی) کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی۔ وہ اپنی کتاب خوش خوش ہو ہو کر پڑھیں گے۔ یا فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ (۱۰۱: ۶-۷) تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند

عیش میں ہوگا۔

موجودہ آیت کا ترجمہ ہوگا:

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا (رَحْمَتِہٖ بمعنی جَنَّتِہٖ ہے)

گذشتہ آیت میں سزا اور جزا کو مجمل طور پر بیان کیا گیا اس آیت میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے"

= ذٰلِكَ۔ یعنی مؤمنین کا رحمتِ حق میں ادخال۔

= اَلْفَوْزُ الْمُبِيْنُ۔ موصوف وصفت۔ کھلی کامیابی۔ صاف صاف ہر ایک آمیزش سے پاک، صریح کامیابی۔ اَلْفَوْزُ کے معنی سلامتی کے ساتھ خیر حاصل کرنے کے ہیں۔

اَلْمُبِيْنُ: کھلی ہوئی۔ صاف ظاہر۔ صریح۔

۴۵: ۳۱ = وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: میں واؤ عاطفہ ہے۔ اَمَّا حرفِ شرط اور جو لوگ کفر کرتے رہے۔ جملہ شرط ہے۔ اس کے بعد جواب اَمَّا محذوف ہے۔ ای فَيُقَالُ لَهُمْ۔ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ: میں ہمزہ استفہامیہ ہے فاء حرفِ عطف ہے اس سے قبل معطوف علیہ محذوف ہے؛ ای اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلِيْ فَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ: کیا میرے پیغمبر تمہارے پاس نہیں آتے تھے۔ اور پھر کیا میری آتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں۔

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ: میں استفہام انکاری ہے یعنی انکار نفی ہے جو مفید اثبات ہے۔ انکار کی نفی اثبات ہے۔

= فَاسْتَكْبَرْتُمْ: پھر تم (سن کر) تکبر کیا کرتے تھے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ استکبار (استفعال) مصدر۔ مطلب یہ کہ۔ سن کر بھی تم نے ان کو ماننے اور ان پر یقین کرنے میں تکبر سے کام لیا۔

= وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ: قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ موصوف وصفت۔ منصوب بوجہ خبر کان۔ گنہ گار لوگ۔ مجرم لوگ۔ جرم کرنے والے لوگ: ای کنتم قوما عادتہم الاجرام۔ تم تھے ہی ایسی قوم جن کی عادت ہی کفر وجرم کرنے کی تھی۔

۴۵: ۳۲ = وَاِذَا۔ واؤ عاطفہ اور اذا شرطیہ ہے بمعنی جب۔ اِذَا قِيْلَ ..... لَا رَيْبَ فِيْهَا۔ جملہ شرط ہے۔ اور قُلْتُمْ مَا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ .... الخ جواب شرط ہے

= مَا نَدۡرِیۡ ۔ مضارع منفی جمع متکلم دِرَايَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم نہیں جانتے الدرایۃ اس معرفت کو کہتے ہیں جو کسی حیلہ یا تدبیر سے حاصل کی جائے۔ دری مادہ
= اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ۔ اِنۡ نظن ۔ اِنۡ نافیہ ہے نَظُنُّ مضارع جمع متکلم۔ ظَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ ہم خیال نہیں کرتے۔ اِلَّا استثناء متصل۔ ظَنًّا کی تنوین تحقیر کے لئے ہے یعنی حقیر سا گمان۔ خفیف سا وہم۔ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا محض ایک خیال سا تو ہم کو بھی لگتا ہے۔

مُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِسۡتِيۡقَانٌ (استفعال) مصدر یقین کرنے والے بحالت جری۔ اور ہم کو یقین نہیں۔

اَلظَّنُّ ۔ قرآن مجید میں شک (یا وہم وگمان) کے معنی میں بھی آیا ہے اور یقین کے معنی میں بھی۔ امام راغب اصفہانی المفردات میں رقمطراز ہیں۔

اَلظَّنُّ کسی چیز کی علامات سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے اسے ظَنٌّ کہتے ہیں۔ جب یہ علامات قوی ہوں تو ان سے علم کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر جب نسبت کمزور ہو تو وہ نتیجہ وہم کی حد سے آگے تجاوز نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ نتیجہ قوی ہو جائے اور علم کا درجہ حاصل کرلے یا اسے علم کے درجہ میں فرض کرلیا جائے تو اس کے بعد اَنَّ یا اَنۡ استعمال ہوتا ہے مگر جب وہ ظن کمزور ہو اور وہم کے درجہ سے آگے نہ بڑھے تو پھر اس کے ساتھ صرف اَنۡ استعمال ہوتا ہے جو کسی قول یا فعل کے عدم کے ساتھ مختص ہے چنانچہ آیات اَلَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ (۲: ۴۶) جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں۔۔۔۔۔ میں ظن کا لفظ علم ویقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اور آیت وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ (۲۱: ۸۷) اور ذاالنون (کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصّے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم اس پر قابو نہیں پاسکیں گے ۔ میں بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہاں ظن بمعنی وہم لینا بہتر ہے۔

اور علامہ زرکشی نے برہان میں لکھا ہے کہ:۔
قرآن مجید میں اس فرق کو سمجھنے کے لئے کہ کہاں ظنّ کا استعمال یقین کے معنی میں ہے اور کہاں وہم کے معنی میں ہے۔ دو ضابطے ہیں۔

۱:۔ جہاں ظن کی تعریف آئی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے وہاں یقین مراد ہے اور جہاں اس کی مذمت واقع ہے اور اس پر عقاب کی دھمکی دی گئی ہے وہاں شک کے معنی مراد ہیں۔

۲:۔ ہر وہ ظنّ جس کے بعد اَنْ خفیفہ ہوگا وہاں شک کے معنی ہوں گے، جیسے کہ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓی اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا (۴۸: ۱۲) بات یہ ہے کہ تم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پیغمبر اور مومن اپنے اہل و عیال میں کبھی لوٹ کر آنے کے ہی نہیں۔

اور ہر وہ ظن کہ جس کے ساتھ اَنَّ مشدّدہ متصل ہوگا بمعنی یقین ہوگا۔ جیسے ارشاد ہے اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ (۶۹: ۲۰) بلاشبہ مجھے یقین تھا کہ مجھ کو ملنا ہے میرا حساب۔

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن جلد چہارم از مولانا عبد الرشید نعمانیؒ۔

۴۵: ۳۳ = بَدَا۔ ماضی واحد مذکر غائب بَدْوٌ بَدَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ کھلم کھلا ظاہر ہو گیا۔

= سَيِّاٰتُ۔ جمع سَيِّئَةٌ کی۔ برائیاں۔ برے کام۔ گناہ۔ قباحتیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا۔ یعنی دنیا میں جو برے عمل انہوں نے کئے تھے ان کی برائیاں یا سزا ان کے سامنے آجائے گی؛ ان پر ظاہر ہو جائے گی۔

= حَاقَ بِهِمْ۔ حَاقَ ماضی واحد مذکر غائب۔ حَيْقٌ (باب ضرب) مصدر اس نے گھیر لیا۔ وہ الٹ پڑا۔ وہ نازل ہوا۔ حَاقَ بِهِمْ اس نے ان کو گھیر لیا۔

= مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ مَا اسم موصول۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَا موصولہ ہے۔ مراد جزاء۔ عذاب، كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ: ماضی استمراری جمع مذکر غائب اِسْتِهْزَاءٌ (استفعال) مصدر بمعنی مذاق اڑانا۔ ہلکا سمجھ کر ہنسی اڑانا حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔

۴۵: ۳۴ = وَقِيْلَ۔ واؤ عاطفہ۔ قِيْلَ۔ ای قِيْلَ لَهُمْ: ان سے کہا جائیگا ماضی مجہول بمعنی مستقبل۔ واحد مذکر غائب قَوْلٌ (باب نصر) مصدر ہے قِيْلَ کا

= اَلْيَوْمَ۔ آج کے دن۔ (مراد یوم قیامت) ۔ اَلْيَوْمَ .... يُسْتَعْتَبُوْنَ مقولہ

= تَنْسٰکُمْ مضارع جمع متکلم نِسْیَانٌ (باب سمع) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ہم تم کو بھول جائیں گے۔ ہم تم کو فراموش کردیں گے۔ ہم تم کو بھولے بسرے کی طرح بالکل چھوڑ دیں گے۔

= کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا: کَ حرف تشبیہ مَا موصولہ نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا اس کا صلہ۔ جس طرح تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا۔

یَوْمِکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ لِقَآءَ کا۔

یہ مصدر کی اضافت اپنے ظرف کی طرف ہے فیکون المعنٰی: کما نسیتم لقاء رَبِّکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا۔ اس کے معنی ہیں۔ جس طرح تم نے آج کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو ہونے کو بھلا رکھا تھا۔

= وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ۔ واؤ عاطفہ، مَاْوٰکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ مَاْوٰی اسم ظرف مکان۔ اَوِیٌّ (باب ضرب) مصدر۔ ٹھکانا۔ پناہ گاہ۔ رہنے کی جگہ۔ جملہ مَاْوٰکُمُ النَّارُ کا عطف اَلْیَوْمَ پر ہے۔ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اسی طرح وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ معطوف ہے جس کا عطف الیوم پر ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں ہے۔

۴۵/۳۵ = ذٰلِکُمْ۔ ای ذلک العذاب لکم۔ تمہارا یہ عذاب:

= بِاَنَّکُمْ ب سببیہ ہے اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ بے شک تم

= اِتَّخَذْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر۔ اتخاذ (افتعال) مصدر۔ تم نے بنا رکھا تھا۔ تم نے اختیار کر رکھا تھا۔

= اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا۔ اٰیٰتِ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مفعول فعل اتخذتم کا۔ ھُزُوًا مصدر۔ باب فتح۔ بمعنی اسم مفعول۔ یعنی۔ وہ جس کا مذاق اڑایا جائے۔

ترجمہ:۔ یہ عذاب تم پر بدیں سبب ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو تم نے ہدف مذاق بنا رکھا تھا۔

= وَغَرَّتْکُمْ۔ واؤ عاطفہ۔ غَرَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب غُرُوْرٌ (باب نصر) مصدر دھوکہ دینا۔ فریب میں مبتلا کرنا۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول۔ اور ضمیر فاعل اَلْحَیٰوۃُ الدنیا کی طرف راجع ہے۔ الحیٰوۃ الدنیا موصوف وصفت۔ دنیوی زندگی،۔

ترجمہ ہوگا۔ اور دنیوی زندگی نے تم کو فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ (یعنی تم دنیا کی زندگی اور اس کی عیش سامانیوں میں ہی ڈوب گئے تھے اور آخرت کو اور اللہ تعالیٰ کے حضور جواب

دہی اور اپنے اعمال کی جزا و سزا کو بالکل بھول گئے تھے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے!

؎ بدنیا نہ بندد دل ہر کہ مرد است ۔ کہ ایں دنیا سراپا رنج و درد است

بروبارے بگورستاں گذر کُن ۔ کہ ایں دنیا حریفاں را چہ کرد است

= فَالْیَوْمَ: پس آج کے دن، یعنی آج قیامت کے دن۔

= لَا یُخْرَجُوْنَ مضارع منفی مجہول۔ جمع مذکر غائب، اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر۔ وُہ باہر نہیں نکالے جائیں گے۔

= مِنْهَا۔ ای مِنَ النَّارِ۔

= وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ۔ واؤ عاطفہ ہے جملہ کا عطف الیوم پر ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تاکید و تخصیص کے لئے ہے، لَا یُسْتَعْتَبُوْنَ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب ہے اِسْتِعْتَابٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔

ترجمہ: اور ان سے اللہ کو راضی کرنے کی خواہش نہیں کی جائے گی۔

استعتاب (استفعال) اعتابٌ (مادہ ع ت ب) سے مشتق ہے اِعْتَابٌ (باب افعال) متعدی۔ بمعنی رضامند کرنا۔ ازالۂ ناراضگی کرنا۔ طلب اعتاب ہے۔ سو وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ کا مطلب ہوا کہ: اور نہ ان سے (اللہ کی) ناراضگی دور کرنے کی طلب کی جائے گی (کہ اے واصلینِ جہنم اللہ کے آگے عاجزی و توبہ کر کے اس کی ناراضگی کو دور کر لو۔ کیونکہ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہو گا۔ عمل کا وقت بیت چکا ہو گا۔ جزاء و سزا کا وقت شروع ہو چکا ہو گا)

فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ میں خطاب سے غیبت کی طرف عدول ان سے اظہار بیزاری کے لئے ہے۔ اردو زبان اس طرز بیان سے ناآشنا ہے۔

صاحب تفہیم القرآن لکھتے ہیں:۔

یہ آخری فقرہ اس انداز میں ہے جیسے کوئی آقا اپنے کچھ خادموں کو ڈانٹنے کے بعد دوسروں سے خطاب کر کے کہتا ہے۔ کہ اچھا اب ان نالائقوں کی یہ سزا ہے۔

فائدہ:۔ اوپر مباحث روحانیہ کا ذکر کر کے سورۃ کو اگلی دو آیات میں حمد باری تعالیٰ پر ختم کیا گیا ہے۔

۴۵:۳۶ = فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ: لِلّٰهِ میں لام اختصاص کا ہے۔ اَلْحَمْدُ کو اللہ

کے ساتھ مختص کیا گیا ہے:

اَلْحَمْدُ میں الف لام استغراق کا ہے یعنی ہر قسم کی تعریف وثناء صرف اور صرف اللہ ہی کو سزاوار ہے: اَلْحَمْدُ مبتدا لِلّٰہِ اس کی خبر۔ خبر کو تاکید کے لئے مقدم لایا گیا ہے

= رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ اللہ تعالیٰ کی صفت میں ہے۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ماقبل سے بدل ہے۔ لفظ رَبِّ کی تکرار تاکید کے لئے ہے

۴۵ : ۳۷ = وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : واؤ عاطفہ ہے لَهٗ میں لام تخصیص وحصر کے لئے ہے اور لَهٗ کی تقدیم نے اس میں مزید تاکید پیدا کر دی ہے

یعنی کبریائی صرف اسی ایک خدائے وحدہٗ لاشریک کی ہے کوئی اور اس میں شریک نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔

اَلْکِبْرِیَاۗءُ اسم مصدر۔ ہر ایک کی اطاعت سے بالاتر ہونا۔ سب پر فوقیت اور بزرگی رکھنا۔ (لغات القرآن) العظمۃ والملك (عظمت وسلطنت) ابن الاثیر۔

اس جملہ کی تشریح میں امام راغب اصفہانی رح لکھتے ہیں۔

اور آسمانوں اور زمین میں اس کے لئے بڑائی ہے اور اس کا ثبوت اس حدیث قدسی سے بھی ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَلْکِبْرِیَاۗءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَصَمْتُہٗ۔ کبریائی میری ردا ہے اور عظمت میری چادر ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک میں میرے ساتھ مزاحم ہوگا تو میں اس گردن توڑ دوں گا۔

اور قرآن میں ہے:۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاۗءُ فِي الْاَرْضِ (۱۰ : ۷۸) وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اس سے ہم کو پھیر دو۔ اور اس ملک میں تم دونوں کی سرداری ہو جائے۔ ایک شاعر نے کہا ہے:۔

مرا اورا رسد کبریا و منی - کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

= اَلْعَزِیْزُ غالب، زبردست، قوی۔ عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے

= اَلْحَکِیْمُ: حکمت والا۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ ہر دونوں اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

حٰمٓ (۲۶)

سورۃ الاحقاف سورۃ مُحَمَّد،
الفتح، الحجرات، ق، الذاریٰت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۴۶) سورۃ الاحقاف مَکِّیَّۃٌ (۳۵)

حٰمٓ: تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ

۴۶: ۱ = حٰمٓ ۔ حروف مقطعات ہیں ۔
۴۶: ۲ = ملاحظہ ہو آیت ۴۵: ۲ متذکرۃ الصدر ۔
۴۶: ۳ = مَا خَلَقۡنَا : میں مَا نافیہ ہے
= اِلَّا بِالۡحَقِّ ۔ استثناء مفرغ ۔ بِالۡحَقِّ ۔ حق کے ساتھ ۔ حق پر ۔ مبنی بر حقیقت وحکمت
= وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ موصوف وصفت ۔ معین وقت ۔ موصوف و صفت مل کر مضاف الیہ مضاف محذوف کا ۔ ای بتقدیر اجل مسمّی یعنی ایک معین وقت پر قرار پانا۔

اَجَلٍ وقت مقررہ ۔ مُسَمًّی اسم مفعول ۔ واحد مذکر ۔ تَسۡمِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے مقرر کردہ ۔ نامزدہ ۔ نام لیا ہوا ۔ (نام رکھنے سے چیز متعین ہو جاتی ہے اَجَلٍ مُّسَمًّی ایسا وقت جو مقرر ہو چکا ۔ جس کی مدت متعین کی جا چکی ہو ۔ اور اَجَلٍ مُّسَمًّی معطوف ہے جس کا عطف الحق پر ہے ۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو مبنی بر حق وحکمت اور ایک معین مدت کے لئے پیدا کیا ہے ۔

= وَ الَّذِیۡنَ : الآیۃ ، جملہ حالیہ ہے ۔
= عَمَّا ۔ مرکب ہے ۔ عن حرف جار ۔ اور مَا موصولہ ہے اُنۡذِرُوۡا ، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۔ اِنۡذَارٌ (افعال) مصدر ۔ وہ ڈرائے گئے ۔ ان کو ڈر سنایا گیا ۔ (جس چیز سے یا جس عذاب سے ان کو ڈرایا جاتا ہے وہ اسی سے اعراض کرتے ہیں ۔ روگردانی کرتے ہیں ۔

مَا مصدریہ بھی ہو سکتا ہے ای والذین کفروا معرضون عن الانذار ۔ وہ جو کافر ہیں وہ عذاب کے ڈراوے سے لاپرواہی برتتے ہیں ۔

= مُعْرِضُوْنَ ، اسم فاعل جمع مذکر اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر سے :
۴۶/۴ = قُلْ : ای قل یا محمد ۔صلّی اللّٰہ علیہ وسلم۔
= اَرَاَیْتُمْ ۔ ہمزہ استفہامیہ، تنبیہ کے طور پر آیا ہے ۔ رَاَیْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔
رُؤْیَۃٌ (باب فتح) مصدر رای مادہ ۔ کیا تم نے دیکھا ۔ اخبرونی : یعنی مجھے بتاؤ تو سہی
بھلا تم نے غور سے دیکھا ۔ اسی طرح اَلَمْ تَرَ ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا ۔ کیا تجھے نہیں معلوم؟
یا ھَلْ ترٰی ۔ کیا تمہارا یہ خیال نہیں کہ ۔
= مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ : ما موصولہ ہے تَدْعُوْنَ ۔جمع مذکر حاضر،
دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر ۔ تم پکارتے ہو، تم پوجا کرتے ہو۔
قُلْ : فعل امر، کفار سے مندرجہ ذیل سوال پوچھنے کا ارشاد ہوا ہے۔
۱:۔ ان سے پوچھئے : کیا جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو (خدا سمجھ کر) بھلا تم نے کبھی ان کو
(غور سے) دیکھا ہے ۔
۲:۔ ان سے پوچھئے : جو انہوں نے زمین سے پیدا کیا ہے مجھے بھلا کبھی تو دکھاؤ ۔
اَرُوْنِیْ اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ن وقایہ ۔ی ضمیر
متکلم ۔ تم مجھے دکھاؤ ۔
مَاذَا ۔ ما استفہامیہ ہے اور ذا موصول ۔ یا اگر کلمہ مَاذَا واحد لیا جائے تو ماذا
استفہامیہ بمعنی جو ہوگا ۔
۳:۔ ان سے پوچھئے :۔ اَمْ لَھُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ کیا آسمانوں (کی تخلیق) میں
ان کا کچھ حصہ ہے :
۴:۔ ان سے پوچھئے :۔ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَا، لاؤ میرے پاس کوئی
کتاب جو اس سے پہلے (یعنی قرآن مجید سے قبل) اتری ہو (جس میں من دون اللہ کی
پوجا کرنے یا اس کو خالق و معبود ٹھہرانے کی سند ہو)
اِیْتُوْنِیْ تم میرے پاس لاؤ ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ اِیْتَانٌ مصدر (باب
ضرب) بصلہ ب ۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۔
۵:۔ ان سے پوچھئے ۔ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ ۔ ای اَوْ ایتونی باَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ
میرے پاس کوئی (دوسرا) علمی ثبوت ۔ اَثٰرَۃٍ وہ روایت یا تحریر جس کا اثر باقی رہ گیا ہو
= اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ : اگر تم سچے ہو ۔ اوپر متذکرۃ الصدر عبارت جواب شرط

اور جملہ ہذا شرط۔ شرط کو مؤخر اور جواب شرط کو مقدم لایا گیا ہے

۴۶: ۵ == مَنْ: استفہامیہ ہے کون؟ اَضَلُّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے؛ زیادہ بے راہ۔ زیادہ گمراہ۔ مَنْ استفہام انکاری ہے یعنی اس سے زیادہ کوئی گمراہ نہیں ہے۔

مِمَّنْ: مِنْ حرف جار اور مَنْ موصولہ سے مرکب ہے۔ یَدْعُوْ مضارع واحد مذکر غائب: دَعْوَۃٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پکارتا ہے۔ وہ پوجا کرتا ہے۔

یَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ صلہ ہے اپنے موصول کا اور ضمیر فاعل عائد ہے مَنْ موصولہ کی طرف۔ اور یَدْعُوْا کا مفعول محذوف ہے ای یدعو معبودًا من دون اللّٰہ ترجمہ ہوگا۔ اور کون زیادہ گمراہ ہو سکتا ہے اس (بدبخت) سے جو اللہ کو چھوڑ کر (دوسروں) کی پوجا کرتا ہے۔

== مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ: مَنْ موصولہ۔ لَا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اس کا صلہ۔ اور اس میں ضمیر فاعل مَنْ اسم موصول کی طرف راجع ہے۔

لَا یَسْتَجِیْبُ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِسْتِجَابَۃٌ مصدر (باب استفعال) وہ جواب نہ دے سکے گا۔

== اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ ای ما دامت الدنیا جب تک دنیا باقی ہے۔ قیامت تک

== وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ میں ھُمْ معبودان باطل کی طرف راجع ہے اور ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب معبودانِ باطل کی پوجا کرنے والوں کی طرف راجع ہے۔

وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ جملہ حالیہ ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:۔

ای اضل ممن یدعوا من دون اللہ اصنامًا ویطلب منھا ما لا تستطیعہ الی یوم القیمۃ وھی غافلۃ عما یقول لا تسمع ولا تبصر ولا تبطش لانھا جماد حجارۃ صُمٌّ۔

یعنی اس آدمی سے زیادہ گمراہ اور کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتا ہے اور ان سے ایسی چیز مانگتا ہے جو وہ قیامت تک نہیں دے سکتے۔ اور جو وہ کہہ رہا ہے اس سے وہ غافل ہیں۔ نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ پکڑتے ہیں کیونکہ وہ بے جان پتھر ہیں جو بالکل بہرے ہیں معبودان باطل ہیں جمادات، نباتات، جانور، ستارے یا سیارے بھی ہو سکتے

ہیں جو اپنے پوجنے والوں کی پکار نہ سن سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں :

اور اس میں وہ انسان اور فرشتے بھی شامل ہیں جو کہ اپنے اپنے فرائض منصبی میں مشغول و مصروف ہیں اور ان کو ان باطل پرستوں کی پوجا اور پکار کی خبر ہی نہیں۔

= وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ - واؤ عاطفہ ہے اِذَا ظرف زمان ہے حُشِرَ ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب ، اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے۔ یعنی قیامت کے روز۔

= كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاءً - كَانُوْا میں ضمیر فاعل معبودان باطل کی طرف راجع ہے : اور لَهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب معبودان باطل کی پوجا کرنے والوں کی طرف راجع ہے اَعْدَاءً كَانُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مطلب یہ کہ جب حشر کے روز لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو یہی معبودان اپنے پجاریوں کو فائدہ پہنچانے کی بجائے ضرر پہنچانے کا باعث بنیں گے :

= وَكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۔ اور معبودانِ باطل اپنے پجاریوں کی پوجا سے انکار کر دیں گے .

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ كَانُوْا کی ضمیر فاعل پجاریوں کے لئے ہو اور هِمْ معبودانِ باطل کے لئے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا :۔

اور معبودان باطل کے پجاری قیامت کے دن اپنے باطل معبودوں کی پوجا کرنے سے انکار کر دیں گے کہ ہم تو ان کی پوجا نہیں کیا کرتے تھے۔

۴٦ : ۷ = وَاِذَا - اوپر ۴٦ : ٦ ملاحظہ ہو۔

= تُتْلٰى : مضارع واحد مؤنث غائب تِلَاوَةٌ باب نصر ، مصدر۔ وہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

= اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ ؛ اٰيٰتُنَا مضاف ، مضاف الیہ : ہماری آیات ، بَيِّنٰتٍ جمع ہے بَيِّنَةٌ کی بمعنی روشن۔ واضح۔ کھلی ، آیات کی صفت ہے۔ ہماری روشن اور واضح آیات۔

= لِلْحَقِّ - سچی بات کو۔ حق کی بابت۔ حق سے مراد آیات ہیں۔ كَفَرُوْا کے ساتھ صراحۃً للحق کہنے سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ آیات حق اور سچ ہیں۔ اور یہ لوگ بلاشبہ کافر، گمراہ اور حق کے منکر ہیں۔

= لَمَّا جَآءَهُمْ میں مبادرت اور عدم تدبر کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ حق کی بات یعنی آیات

بینات جوں ہی ان کو پہنچیں تو انہوں نے بغیر سوچے سمجھے اور بغیر غور کئے فوراً کہہ دیا کہ یہ (آیات بینات یعنی قرآن) صریح جادو ہے۔

جاءَ میں ضمیر فاعل حق کی طرف راجع ہے۔

= ھٰذَا۔ ای القراٰن (الخازن) الحق

= سِحْرٌ مُّبِیْنٌ: موصوف وصفت، کھلا جادو۔ صریح جادو۔ صاف دعیاں جادو۔

۴۶: ۸ = اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ۔ اَمْ بطور حرف اضراب استعمال ہوا ہے۔ انتقال من حکایۃ شناعتھم السابقۃ الیٰ حکایۃ ما ھو اشنع منھا۔

ان کے ایک قبیح امر سے دوسرے کی طرف انتقال جو پہلے قبیح امر سے بھی قبیح تر ہے، یہ بَلْ (حرف اضراب) کی وہ صورت ہے کہ بَلْ سے ماقبل کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے مابعد کو اس حکم اور زیادہ کر دیا جاتے۔

مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ (۲۱: ۵) بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ خیالاتِ پریشان ہیں بلکہ اس نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے۔

مطلب یہ کہ ایک تو قرآن کو خیالاتِ پریشاں کہتے ہیں پھر مزید اسے افتراء بتاتے ہیں۔ پھر اس پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ (نعوذ باللہ) آپ کو شاعر سمجھتے ہیں۔

= اِنِ افْتَرَیْتُهٗ میں اِنْ شرطیہ ہے اِفْتَرَیْتُ ماضی واحد متکلم اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔ معنی یہ کہ:۔

اگر اس کو میں نے از خود گھڑ لیا ہے (اور اللہ کی طرف اس کو منسوب کر دیا ہے)

اَلْفَرْیُ (باب نصر) کے معنی چمڑے کے سینے اور درست کرنے کے لئے اسے کاٹنے کے ہیں۔ اور اِفْرَاءٌ (افعال) کے معنی اسے خراب کرنے کے لئے کاٹنے کے ہیں افتراء (باب افتعال) کا لفظ اصلاح وفساد دونوں کے لئے آتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال فساد کے لئے ہی ہوتا ہے، اسی قرآن مجید میں جھوٹ، شرک، ظلم کے موقعوں پر استعمال کیا گیا ہے۔

= لَا تَمْلِكُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر حاضر مِلْكٌ (باب ضرب) تم اختیار نہیں رکھتے ہو، مطلب یہ کہ:۔ اگر میں نے اس قرآن مجید کو از خود گھڑ لیا ہے اور اللہ کے نام

منسوب کر دیا ہے تو اس افترار بر اللہ کی طرف سے مجھ پر جو عذاب آئے گا اس کو تم میرے اوپر سے دفع کرنے کی بالکل قدرت نہیں رکھتے۔ پھر میں کیوں ایسا کر کے اللہ کا عذاب اپنے اوپر لوں۔

= هُوَ ۔ ای اللّٰہ ۔ اَعْلَمُ ۔ عِلْمٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ وہ خوب جاننے والا ہے۔

= بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ : بِ بمعنی کو، مَا موصولہ۔ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ اس کا صلہ، فیہ کی ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَا ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو۔ (ضیاء القرآن)

مَا مصدریہ بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں فیہ کی ضمیر الحق یا القرآن کی طرف راجع ہے اور ترجمہ ہوگا: وہ خوب جانتا ہے جو جو باتیں تم قرآن کے باب میں بنارہے ہو (ماجدی)

وہ باتیں کیا تھیں؟ کافروں کی وحی من اللہ کے متعلق بدگوئی۔ آیات اللہ کی بابت طعن، ان کو کبھی جادو کہنا اور کبھی من گھڑت قرار دینا۔

تُفِیْضُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر اِفَاضَۃٌ (افعال) مصدر۔ جس کا استعمال جب باتوں کے متعلق ہوتا ہے تو باتوں میں خوض کرنے اور مشغول ہونے کے معنی ہوتے ہیں

تُفِیْضُوْنَ قرآن مجید میں دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ دوسرا استعمال: اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ (۱۰:۶۱) جب تم کسی (عمل) میں مصروف ہوتے ہو۔ (ف ی ض) مادہ

فَاضَ الْمَاءُ کے معنی کسی جگہ سے پانی کا اچھل کر بہ نکلنا کے ہیں۔ آنسوں کے بہنے کے لئے بھی آیا ہے مثلاً تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ (۵:۸۳) تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

پانی کے اوپر سے نیچے گرانے کے معنی میں بھی آیا ہے مثلاً اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ ۔ کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ۔

اور عرفات سے واپسی کے متعلق ارشاد ہے۔ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ (۲:۱۹۸) جب تم عرفات سے واپس ہونے لگو۔

= کَفٰی بِہٖ ۔ کَفٰی ماضی واحد مذکر غائب کِفَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر کافی ہونا کَفٰی بِہٖ ۔ وہی کافی ہے۔ کَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا بطور گواہ اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ یعنی اس کی گواہی دوسروں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

کَفٰی بِہٖ یہ فاعل کا قائم مقام ہے۔ یعنی اللہ کافی ہے شَهِیْدًا حال ہے،

= بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؛ ۔ متعلق بہ یا متعلق کفیٰ ہے ۔

فائدہ: اللہ کی شہادت نبی کریم اور منکرین کے متعلق یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق و بلاغ اور مخالفین کے کذب و انکار کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے ۔

= وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ جملہ حالیہ ہے اور حال یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے والوں اور ایمان لانے والوں کے لئے غفور اور رحیم ہے ۔ وہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

۴٦ : ۹ = قُلْ ۔ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= مَا كُنْتُ بِدْعًا ۔ بِدْعًا كُنْتُ کی خبر ہے اس لئے منصوب ہے ۔ بِدْعًا نیا ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اسم فاعل اور اسم مفعول کے معنی میں آتا ہے ۔ چنانچہ بعض نے اول معنی میں بمعنی مُبْدِعٌ لیا ہے یعنی نئی باتیں کہنے والا اور بعض نے دوسرے معنی میں بمعنی مَبْدَعٌ لیا ہے یعنی نیا بھیجا ہوا ۔ کہ جس سے پہلے کوئی پیغمبر نہ آیا ہو ۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ۔ ای قل لهم ۔ یا نبی اللہ : ما کنت اول رسول ارسل الی البشر بل قد ارسل اللہ قبلی جمیع الرسل الی البشر فلا وجہ لاستبعادکم رسالتی واستنکارکم ایاها لان اللہ ارسل قبلی رسلاً کثیرۃً ۔

= وَمَا أَدْرِيْ ۔ مضارع منفی واحد متکلم دِرَايَةٌ (باب ضرب) مصدر ، میں نہیں جانتا

= مَا يُفْعَلُ بِيْ ۔ میں مَا موصولہ بھی ہو سکتا ہے جو میرے ساتھ کیا جائے گا ۔ اور مَا استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے ۔ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا ۔ يُفْعَلُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب ۔

آیت وَمَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا ۔ اس کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں ۔

ابن جریر اور متعدد محققین کے مطابق یہ دنیا کے احوال کے متعلق ہے اور بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ یہ آخرت کے متعلق ہے ۔

= اِنْ أَتَّبِعُ ۔ میں ان نافیہ ہے أَتَّبِعُ مضارع صیغہ واحد متکلم ہے اِتِّبَاعٌ (افتعال) مصدر ۔ میں پیروی نہیں کرتا ہوں ۔ میں اتباع نہیں کرتا ہوں ۔

= مَا يُوْحٰى ۔ مَا موصولہ ۔ يُوْحٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِيْحَاءٌ

(افعال) مصدر۔ صلہ۔ (سوائے اس کے کہ) جو (میری طرف) وحی کی جاتی ہے یعنی سوائے اس کے کہ جو پیغام بذریعہ وحی مجھے دیا جاتا ہے۔

= نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ موصوف و صفت۔ نَذِيْرٌ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر، مُبِيْنٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِبَانَةٌ ۔ ظاہر۔ ظاہر کرنے والا۔ صاف صاف،

۴۶: ۱۰ = اَرَاَيْتُمْ : کیا تم نے دیکھا۔ کیا تم نے غور کیا۔ اَخْبِرُوْنِيْ بھلا مجھے بتاؤ تو مجھے بتاؤ تو سہی۔

= اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اس میں عبارت مقدرہ ہے اصل عبارت کچھ یوں ہوگی!

اَرَاَيْتُمْ مَاذَا تَكُوْنُ حَالُكُمْ اِنْ كَانَ الْقُرْاٰنُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ اى عليہ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اَنْتُمْ وَلَمْ تُؤْمِنُوْا اَلَسْتُمْ ظٰلِمِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (خطوط زدہ عبارت مقدرہ ہے)

مَاذَا تَكُوْنُ حَالُكُمْ (جواب شرط محذوف) اِنْ كَانَ الْقُرْاٰنُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ جملہ شرط۔ واؤ عاطفہ ہے اور جملہ كَفَرْتُمْ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ میں واؤ حالیہ ہے فَاٰمَنَ میں فَ تعقیب کا ہے وَاسْتَكْبَرْتُمْ میں واؤ حالیہ ہے اَنْتُمْ وَلَمْ تُؤْمِنُوْا جملہ حالیہ ہے وَلَمْ تُؤْمِنُوْا کا عطف اِسْتَكْبَرْتُمْ پر ہے۔

اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔

بھلا مجھے بتاؤ تو، تمہارا کیا حال ہوگا۔ اگر یہ قرآن اللہ کی جانب سے ہوا اور تم اس سے انکار ہی کرتے رہے۔ حالانکہ گواہی دے چکا ہے۔ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس پر کہ یہ منزل من اللہ ہے اور پھر وہ ایمان بھی لے آیا۔ اور تم تکبر اور غرور میں رہے اور ایمان نہ لائے کیا تم ظالم نہ ہوئے؟ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

= اِنْ كَانَ میں اِنْ شرطیہ كَانَ حرف مشبہ بالفعل كَانَ کا اسم (القرآن) محذوف"

فَائِدَة : (۱) شَهِدَ شَاهِدٌ میں شاہد کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

بعض کے نزدیک یہ آیت عبداللہ بن سلام کے متعلق نازل ہوئی ہے لیکن اس دوسرے

گروہ کا اعتراض ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے تھے اس کے جواب میں اول الذکر کا موقف ہے کہ یہ آیت مدنی ہے بعد میں مکی سورۃ میں شامل کی گئی بعض کہتے ہیں کہ آیت کا نزول اس مباحثہ کے سلسلہ میں ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے کیا تھا۔ اس صورت میں شاہد سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں گے اور **مثلہٖ** سے مراد ہوگی **توریت**: اور شہادت سے مراد ہوگی توریت کی وہ صراحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق اللہ نے کردی تھی۔ توریت کے اندر وہ مضامین ہیں جو قرآن کی تصدیق کر رہے ہیں۔

مِثْلِہٖ میں لفظ **مثل** زائد ہے اور **مِثْلِہٖ** کی ضمیر قرآن مجید کی طرف راجع ہے۔ یا اگر لفظ مثل زائد نہیں ہے تو عربی کے اسلوب بیان میں مثل کا اطلاق بنفسہٖ اسی ذات پر جائز ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ **مثلك لا یفعل ھذا** (تیرے جیسا شخص یہ فعل نہیں کرتا) ای **لا ینبغی لك انت ان تفعلہ** مطلب یہ کہ تیری شان کے لائق نہیں کہ تو یہ فعل کرے۔ تو یہ فعل نہیں کرتا۔

لہٰذا یہاں **مثلہٖ** سے مراد **علیٰ ھذا القراٰن** ہے۔ معنی ہوئے۔ **وشھد شاھد من بنی اسرائیل علیٰ ان ھذا القراٰن وحی منزل حقًا من عند اللّٰہ**۔ حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ یہ گواہی دے چکا ہے کہ یہ قرآن سچ مچ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

= **لَا یَھْدِیْ**: مضارع منفی واحد مذکر غائب **ھدایۃ** (باب ضرب) مصدر وہ ہدایت نہیں کرتا۔

= **اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ**۔ موصوف و صفت مل کر مفعول فعل **لَا یَھْدِیْ** کا۔ ظالم لوگوں کو۔

۴۶: ۱۱ = **اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا**۔ میں اشارہ سرداران قریش، رؤسا یہود اور کفار مکہ کی طرف ہے۔

= **لِلَّذِیْنَ**۔ **ای فی شانھم** ان کے متعلق۔ ان کی بابت۔

= **لَوْ کَانَ خَیْرًا**۔ **ای لو کان ھذا الدین او ھٰذا القراٰنُ خیرًا**۔ اگر یہ دین یا قرآن حق ہوتا، بہتر چیز ہوتا۔ **خیرًا** خبر ہے **کان** کی، جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ **مَا سَبَقُوْنَا اِلَیْہِ**: جواب شرط۔ (یہ) ہم پر اس دین کی طرف بڑھنے میں سبقت نہ

لے جاتے۔

= اِذْ : جب ، اسم ظرف زمان ہے اذ کبھی مفاجات یعنی کسی بات کے اچانک واقع ہونے کے لئے کبھی آتا ہے اور کبھی تعلیل یعنی کسی چیز کی علت اور سبب بیان کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ (۴۳: ۳۹) اور کچھ فائدہ نہیں تم کو آج کے دن جبکہ تم ظالم ٹھیر چکے۔ یعنی تمہارے ظلم کے سبب آج تم کو نفع کچھ بھی نہیں ہو سکتا: آیت ہذا میں اِذْ تعلیل کے لئے آیا ہے اِذْ لَمْ یَھْتَدُوْا بِہٖ : کیونکہ قرآن سے ان کو ہدایت نصیب ہوئی (تو اب یہ کہیں گے)

= لَمْ یَھْتَدُوْا بِہٖ ۔ لَمْ یَھْتَدُوْا مضارع منفی جحد بلم ۔ صیغہ جمع مذکر غائب اِھْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر ۔ انہوں نے ہدایت نہ پائی۔ بِہٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع دین یا قرآن ہے۔

= فَسَیَقُوْلُوْنَ ۔ فَ سببیہ ہے۔ تو یہ اب کہیں گے (یعنی پہلا کلام اس کلام کا سبب ہے اور یہ کلام ہدایت یاب نہ ہونے کا نتیجہ ہے) ظہور عناد اور گمراہی اسی بات کے کہنے کا سبب ہے

= ھٰذَا ۔ ای القرآن۔

= اِفْکٌ قَدِیْمٌ ۔ موصوف صفت : پرانا جھوٹ۔

۴۶: ۱۲ = وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰی ۔ واؤ حالیہ ہے مِنْ قَبْلِہٖ خبر مقدم کِتٰبُ مُوْسٰی ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر ؛ حالانکہ اس سے قبل کتابِ موسیٰ (توراۃ) آچکی تھی۔ (امام اور رحمت بن کر) مِنْ قَبْلِہٖ میں ضمیر ہٗ کا مرجع القرآن ہے۔

= اِمَامًا وَّرَحْمَۃً حال ۔ بصورت امام ورحمت ، امام بن کر اور رحمت بن کر۔

امام (ام م مادہ) وہ ہے جس کی اقتدار کی جائے۔ خواہ وہ انسان ہو کہ اس کے قول وفعل کی اقتدار کی جائے۔ یا کتاب وغیرہ ہو۔ اور خواہ وہ شخص جس کی پیروی کی جائے حق پر ہو یا باطل پر ہو۔ اس کی جمع اَئِمَّۃٌ (افعلۃ) ہے۔

رَحْمَۃً ۔ رحمت بن کر۔ یعنی اس شخص کے لئے رحمت بن کر جو اس پر ایمان لایا اور اس کے احکام پر عمل کیا

= ھٰذَا ۔ ای القرآن ۔

= کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ : موصوف وصفت ، مُصَدِّقٌ اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ تَصْدِیْقٌ (تفعیل) مصدر سے ۔ تصدیق کرنے والی۔ سچا بتانے والی ، یعنی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توریت کی تصدیق کرتی ہے یا جمیع کتب سماوی جو اس سے قبل اللہ کی طرف سے اس کے فرستادہ رسولوں پر نازل ہوئیں ان کی تصدیق کرتی ہے ،،

= لِسَانًا عَرَبِیًّا۔ کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ میں کِتٰبٌ کی ضمیر سے حال ہے ای حال کونہ بلسانٍ عربیٍّ دراں حالیکہ وہ زبان عربی میں ہے۔ جو دیگر زبانوں سے افضل ترین زبان ہے۔ بمصداق ارشاد ربانی: لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (۲۶: ۱۹۴: ۱۹۵) تاکہ تم (لوگوں کو) نصیحت کرتے رہو فصیح عربی زبان میں۔ اور قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ (۳۹: ۲۸) یہ قرآن عربی ہے جس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

= لِيُنْذِرَ۔ لام تعلیل کا ہے يُنْذِرَ مضارع معروف (منصوب بوجہ عمل لام) صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ تاکہ وہ ڈرائے (نافرمانی کے نتیجۂ بد سے) ضمیر فاعل کتاب یا اللہ یا رسول کسی کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔

= اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ موصول وصلہ مل کر مفعول فعل يُنْذِرَ کا۔

= وَبُشْرٰى۔ واؤ عاطفہ، بُشْرٰى فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای و لِيُبَشِّرَ بُشْرٰى اور تاکہ خوشخبری دیوے (محسنین کو)

= اَلْمُحْسِنِيْنَ ہ اِحْسَانٌ سے اسم فاعل جمع مذکر، نیکی کرنے والے۔ یہاں مُحْسِنِيْنَ بمقابلہ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا آیا ہے۔ اول الذکر سے مراد کفار اور ثانی سے مراد مومنین ہیں

۴۶: ۱۳ = اِسْتَقَامُوْا ماضی جمع مذکر غائب، اِسْتِقَامَةٌ (استفعال) مصدر۔ وہ قائم رہے۔ وہ ثابت قدم رہے۔ استقامت کے معنی راستہ کے خط مستقیم کی طرح سیدھا ہونے کے ہیں۔ بالکل سیدھا راستہ، تشبیہ کے طور پر راہِ حق کو بھی صِرَاطِ مستقیم کہا گیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہ (۱: ۵) ہم کو سیدھے راستہ پر چلا۔

= فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ: یعنی مرنے کے بعد ان کو کوئی خوف نہ ہوگا۔

= وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ اور نہ کسی مرغوب شے کے فوت ہونے کا ان کو غم ہوگا۔

لَا يَحْزَنُوْنَ: مضارع منفی جمع مذکر غائب حُزْنٌ (باب سمع) مصدر، نہ وہ غمگین ہوں گے اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ (۴۱: ۳۰)

۴۶: ۱۴ = اُولٰٓئِكَ: اسم اشارہ۔ جمع مذکر۔ مشارٌ الیہم وہ اصحاب ہیں جن میں مندرجہ

بالا اوصاف ہوں گے:

(۱) قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ۔

(۲) ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

== جَزَآءً: مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا۔ ای یُجْزَوْنَ جَزَاءً ان کو بدلہ دیا جائے گا۔

== بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥ ب سببیہ۔ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥ ماضی استمراری جمع مذکر غائب۔ بہ سبب ان اعمال کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

۴۶: ۱۵ == وَصَّیْنَا: ماضی جمع متکلم۔ تَوْصِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے حکم دیا (وصیت کا فاعل جب اللہ تعالیٰ ہو تو اس کا معنی فرض کرنا اور حکم دینا ہوتا ہے، و ص ی مادہ۔ الوصیۃ واقعہ پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنے کے ہیں وصیت کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے وَوَصّٰی بِھَآ اِبْرٰھِیْمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ (۲: ۱۳۲) اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی۔ نصیحت، حق بات کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے مثلاً وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۱۰۳: ۳) اور آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے"

== اَلْاِنْسَانَ کے متعلق دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ ال عہد کا ہے اور اس سے مراد ایک خاص انسان یعنی حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ دوسرا یہ کہ الانسان میں الف لام جنس کا ہے خواہ آیت کا نزول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں ہی ہوا ہو۔

== بِوَالِدَیْہِ: اپنے والدین کے ساتھ۔ یعنی ماں باپ ہر دو کے ساتھ۔

== اِحْسَانًا۔ یہ وصینا کا مفعول ثانی ہے (الانسان) مفعول اول ہے لہٰذا منصوب ہے اِحْسَانٌ نیکی کرنا۔ بروزن (افعال) مصدر ہے۔ اِحْسَانٌ دو معنوں میں آتا ہے ایک غیر کے ساتھ بھلائی کرنے کے لئے جیسا کہ اس آیت میں ہے:

دوسرے کسی اچھی بات کے معلوم کرنے اور نیک کام کے انجام دینے کے لئے جیسے اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ (۳۲: ۷) جس نے ہر چیز کو بہت اچھی طرح انجام دیا (پیدا کیا)

== حَمَلَتْہُ: حَمَلَتْ ماضی واحد مؤنث غائب: ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اُس (عورت) نے اس (انسان) کو اٹھایا۔ یعنی پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ حَمْلٌ بوجھ، پیٹ کا

بچہ، حمّال بوجھ اٹھانے والا۔ حَامِلَۃ بوجھ اٹھانے والی۔ پیٹ میں بچہ رکھنے والی۔

= کُرْھًا۔ تکلیف سے، ناگواری کے ساتھ برداشت کرکے۔ بحالت ناگواری، حال ہے

= وَضَعَتْہُ: وَضَعَتْ ماضی واحد مؤنث غائب وضع (باب فتح) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اس (عورت) نے اس (الانسان) کو جنا۔

= حَمْلُہٗ۔ اس کا حمل میں رہنا۔ مضاف مضاف الیہ (حمل کی مدت)

= فِصٰلُہٗ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا دودھ چھڑانا۔ (پیدائش سے دودھ چھڑانے تک کی مدت)

= ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا۔ تیس مہینے۔

= حَتّٰی۔ حرف جر ہے اور انتہاء غایت کے لئے آتا ہے۔ جب تک، یہاں تک اس سے قبل فعل محذوف ہے ای اِسْتَمَرَّتْ حَیَاتُہٗ وہ زندہ رہا حتّٰی کہ ادھیڑ عمر کو پہنچا اور اس کی قوت وعقل پختہ ہو گئی۔

= اِذَا بَلَغَ۔ بَلَغَ۔ ماضی واحد مذکر غائب وہ پہنچا۔ بُلُوْغٌ اور بَلَاغٌ (باب نصر) مصدر سے جس کے معنی انتہائی مقصد اور انتہا تک پہنچنے کے ہیں خواہ وہ مقصد ومنتہیٰ کوئی مقام ہو یا وقت یا کوئی اور شے۔

= اَشُدَّہٗ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بَلَغَ کا۔ اَشُدَّ قوت وتمیز اور عقل کا پختگی کو پہنچنا۔ مکمل ہوجانا۔

مطلب یہ ہے کہ وہ جیتا رہا یہاں تک کہ جب وہ عقل وقوت کی پختگی کو پہنچ گیا۔ اور چالیس برس کا ہو گیا۔

= رَبِّ۔ ای یا ربّی۔ اے میرے رب، اے میرے پروردگار۔

= اَوْزِعْنِیْٓ۔ فعل امر۔ واحد مذکر حاضر، اِیْزَاعٌ (افعال) مصدر، جس کے معنی کسی چیز پر جما دینے اور الہام کرنے کے ہیں۔ نِ وقایہ، اور یؔ ضمیر واحد متکلم کے لئے۔

تو مجھے توفیق عطا فرما۔ تو میری قسمت میں کردے۔

اَلْوَزْعُ کے معنی روکنے اور منع کرنے کے ہیں۔

المفردات میں ہے:۔

وَزَعْتُہٗ عَنْ کَذَا۔ کے معنی کسی آدمی کو کسی کام سے روک دینا کے ہیں ......

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ۔ اے پروردگار مجھے

توفیق عنایت کر کہ جو احسان تو نے مجھ پر کئے ہیں ان کا شکر کروں۔

بعض نے اَوْزِعْنِیْ کے معنی اَلْهِمْنِیْ کئے ہیں۔ یعنی مجھے شکر گذاری کا الہام کر۔ مگر اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ مجھے شکر گذاری کا اس قدر شیفتہ بنا دے کہ میں اپنے نفس کو تیری ناشکری سے روک لوں۔

اور یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ (۴۱:۱۹) جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے تو سب ترتیب وار کر لئے جائیں گے۔ اس میں یُوْزَعُوْنَ سے مراد انہیں عقوبت کے طور پر روک لینا ہے۔

== اَنْ۔ مصدریہ ہے اَشْكُرَ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ کہ میں تیرا شکر ادا کروں:

== تَرْضٰهُ۔ تَرْضٰی۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ رِضًی (باب سمع) مصدر سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تو اس سے راضی ہو۔ تو اس کو پسند کرے۔

== اَصْلِحْ لِیْ۔ اَصْلِحْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِصْلَاحٌ (افعال) مصدر (میرے لئے) صلاحیت پیدا کر دے (میری اولاد میں) یعنی میری اولاد کو بھی توفیق خیر دے اور محل صالحیت بنا دے۔

== وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (اور بے شک میں تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں اس جملہ میں وَاِنِّیْ مُسْلِمٌ سے زیادہ انکساری ہے۔

۴۶:۱۶ == اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر۔ اس میں الانسان کی طرف اشارہ ہے اور جمع کا صیغہ اس لئے لایا گیا ہے کہ الانسان سے مراد جنسِ انسان ہے جو اوصاف بالا سے متصف ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں۔

== نَتَقَبَّلُ: مضارع جمع متکلم تَقَبُّلٌ (تفعّل) مصدر۔ ہم قبول کریں گے؛

== اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا: صاحب تفسیر مظہری اس جملہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

اَحْسَنَ: فعل مباح حَسَنٌ (اچھا) تو ضرور ہوتا ہے لیکن اس سے ثواب نہیں ملتا اور آیت میں وہ اعمال مراد ہیں جن کا ثواب دیا جائے گا۔ اس لئے ان اعمال کو اَحْسَنَ (بہت اچھے) فرمایا۔ یا دوسروں کے اعمال سے ان کے اعمال کو بہتر قرار دے کر قبول کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس وقت صفت کی اضافت موصوف کی جانب ہوگی، یعنی ہم ان کے وہ اعمال قبول کرتے ہیں جو دوسروں سے بہتر ہوتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں ہے :۔
ولا یلزم منہ ان لا یتقبل منہم الاعمال الحسنۃ بل یکون فیہ اشارۃ الی ان کل اعمالہم احسن عند اللہ (اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اعمال حسنہ قبول نہیں کئے جائیں گے بلکہ اس میں اشارہ ہے کہ ان کے سارے اعمال اللہ کے نزدیک احسن ہیں

تفسیر جلالین میں ہے :۔
اَحْسَنَ بمعنی حَسَنَ اور یہی راجح ہے، مطلب یہ کہ جو فعل ان کا اچھا ہے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور جو سیئہ (برا) ہے اس سے درگذر کیا جائے گا۔

= وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ۔ نَتَجَاوَزُ : مضارع جمع متکلم تَجَاوُزٌ (تفاعل) مصدر۔ بمعنی درگذر کرنا۔ (تجاوز کرنا) اور ہم ان کی برائیوں سے درگذر کریں گے۔

= فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۔ ای ہم فی جملۃ اصحاب الجنۃ واعدادہم۔ یعنی وہ جملہ اہل جنت میں سے ہوں گے ان کا شمار جنتیوں میں ہوگا

= وَعْدَ الصِّدْقِ، وَعْدَ مصدر منصوب بوجہ مفعول۔ الصِّدْقِ سچ، صداقت مضاف مضاف الیہ۔ سچ کا وعدہ، سچا وعدہ۔ (سچی بات، یعنی نیکیوں کی جزاء اور برائیوں سے درگذر) وعد الصدق سے قبل عبارت محذوف ہے ای ننجز لہم وعد الصدق ہم نے پورا کردیا ان کے ساتھ سچا وعدہ۔ یعنی مومنوں کے نیک کام کی جزاء دیں گے اور ان کی برائیوں سے درگذر کریں گے۔

= الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ جو ان سے کیا جاتا تھا۔ (دنیا میں) یہ وعد الصدق کی تعریف ہے۔ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ ماضی استمراری مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔

۴۶: ۱۷ = وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ ۔ آیات ۱۵۔۱۶۔ میں بندۂ مومن کا کردار ادا کیا گیا کہ وہ اپنے رب کا اطاعت گذار اور اپنے والدین کا فرمانبردار ہوتا ہے جن گوناگوں نعمتوں سے اسے سرفراز کیا جاتا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا رہتا ہے۔

اب ایسے شخص کا کردار بیان کیا جارہا ہے جسے آخرت پر ایمان نہیں اور اپنے خالق سے روگرداں ہے اپنے ماں باپ کا گستاخ ہے۔ انہیں بات بات پر جھڑکتا ہے اگر وہ اس کی اصلاح احوال کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ان کا مذاق اڑاتا ہے ان کو احمق اور بیوقوف سمجھتا ہے (جب وہ اسے اللہ تعالیٰ کے وعدۂ حق یعنی حیات بعد الممات، اعمال نیک کی جزاء اور اعمال بد کی سزا۔ بہشت اور دوزخ کی بات کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ کچھ

نہیں محض پہلے لوگوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں) تفسیر حقانی

= وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ -

الذی بمعنی الذین ہے اور اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو اپنے والدین کا نافرمان اور کج بحث ہے۔ الذی بمعنی الذین کی مثالیں کلام عرب اور قرآن مجید میں متعدد ملتی ہیں جیسے کہ سورۃ البقرہ میں ہے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ○ (۲: ۱۷) بِنُوْرِهِمْ اور تَرَكَهُمْ میں ضمیر هِمْ جمع مذکر غائب اور يُبْصِرُوْنَ میں ضمیر جمع مذکر غائب سے صریحاً ثابت ہے کہ اَلَّذِيْ سے مراد اَلَّذِيْنَ ہے۔ ایسی اور کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔

= اُفٍّ۔ ہُوں۔ اصل میں اُفٌّ ہر قسم کے میل کچیل (جیسے ناخن کا تراشہ وغیرہ) کو کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے کسی چیز کے متعلق گرانی اور نفرت کے اظہار کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اصمعی کا بیان ہے کہ اُفٌّ کان کا میل ہے اور تُفٌّ ناخن کا۔ کسی چیز سے گھن ظاہر کرتے وقت اُف کہا جاتا ہے چنانچہ اس معنی میں یہ کثرت سے بولا گیا کہ ہر اذیت رساں چیز کے بارے میں اہل عرب اس کا استعمال کرنے لگے۔ یہ یا تو اسم فعل ہے یا اسم صوت جو تنگ دلی اور گرانی کو بتاتا ہے۔ افسوس ہے تم دونوں پر

اَتَعِدٰنِنِيْ۔ تم دونوں مجھے وعدہ دیتے ہو۔ ڈراتے ہو یا دھمکی دیتے ہو۔ تَعِدَانِ مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر۔ نَ اول تثنیہ کا اور دوسرا نَ وقایہ کا ہے اور یِ ضمیر واحد متکلم۔ کیا تم دونوں مجھے (اس بات پر) ڈراتے ہو کہ قبر سے دوبارہ زندہ کر کے نکالا جاؤں گا اس میں استفہام سوالیہ نہیں بلکہ انکاریہ توبیخیہ ہے۔ اف کہنے کی وجہ کو ظاہر کر رہا ہے

= وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ۔ واؤ حالیہ ہے جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اس کے بعد عبارت محذوف ہے ای ولم یرجع بعد ان مات۔ مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں آئی

قَدْ خَلَتْ ماضی کے ساتھ قَدْ تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ خَلَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ خُلُوٌّ (باب نصر) مصدر۔ وہ گذر گئی۔ یہاں جمع کے لئے آیا ہے۔ گذر گئیں۔

= اَلْقُرُوْنُ: قَرْنٌ کی جمع۔ زمانے، صدیاں، جماعتیں۔ قومیں۔ یہاں قومیں مراد ہیں

ترجمہ:۔ اور حال یہ ہے کہ مجھ سے پہلے گئی قومیں مٹ گئیں اور موت کے بعد کوئی بھی واپس نہیں آئی :

= وَ هُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ ۔ جملہ حالیہ ہے اللّٰہ مفعول ہے یَسْتَغِیْثٰنِ کا۔ یَسْتَغِیْثٰنِ فعل مضارع تثنیہ مذکر غائب ، استغاثت (استفعال) مصدر۔ فریاد کرنا۔ در آں حالیکہ وہ دونوں اللہ سے (نالائق اولاد کے کفر والحاد سے گھبرا کر) فریاد کر رہے ہوتے ہیں (کہ اللہ کرے ان کا لڑکا راہِ حق اختیار کرے اور بعث بعد الموت پر ایمان لے آئے)

= وَيْلَكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیری کم بختی ، ارے اے کمبخت ، اٰمِنْ ، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ، اِیْمَانٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تو ایمان لے آ۔ ای اٰمن باللّٰه والبعث بعد الموت ۔ یعنی اللہ پر اور بعث بعد الموت پر ایمان لے آ۔

وَيْلَكَ اٰمِنْ سے قبل و یقولان لولد هما (اور کہتے ہیں اپنے لڑکے سے) محذوف ہے۔

= اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ سے مراد وعدۂ بعث بعد الموت ہے۔

= فَيَقُوْلُ ۔ ای فیقول ذٰلك الولد العاق المنكر للبعث وہ نافرمان منکر بعث بعد الموت لڑکا جواب دیتا ہے۔

= مَا هٰذَا ۔ ما نافیہ ہے هٰذا کا اشارہ اسی بعث بعد الموت اور عذاب آخرت کی طرف ہے۔ ای ان الذی تعدا ننی ایاہ من البعث بعد الموت۔ جس بعث بعد الموت کا تم مجھ کو ڈراوا دے رہے ہو وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

= اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ اِلَّا حرف استثناء مگر، سوائے اس کے کہ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَسَاطِیْر اسطورة کی جمع۔ کہانیاں۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں۔ وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے اسطورہ کہلاتی ہے۔ یہ وعدۂ آخرت و عذاب آخرت کچھ بھی نہیں سوائے پہلے لوگوں کی من گھڑت باتوں کے۔

۴۶ : ۱۸ = اُولٰٓئِكَ ۔ اسم اشارہ جمع مذکر۔ مشارٌ الیہم وہ لوگ ہیں جو نافرمان اور بعث بعد الموت کے منکر ہیں۔ جن کا ذکر والذی قال لوالدیه اف لکما ...... الآیۃ میں اوپر مذکور ہوا ہے

= حَقَّ ماضی واحد مذکر غائب حَقٌّ باب ضرب، نصر، مصدر کسی چیز کا ثابت ہونا۔ یقینی ہونا۔ یہاں بمعنی حق ہوا۔ ثابت ہوا۔ ثابت ہو کر رہا۔

= اَلْقَوْلُ۔ وھو قولہ تعالیٰ لابلیس۔ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَ مْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ (۳۸: ۸۴: ۸۵)
حق یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ کہ میں تجھ سے اور جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

= فِيْ اُمَمٍ۔ فِيْ بمعنی متعلق۔ اُمَمٍ جمع اُمَّۃ کی۔ گذشتہ کافر امتوں کے بارے میں
اَلْقَوْلُ فِيْ اُمَمٍ۔ وعدۂ عذاب جنّ وانس کی ان امتوں کی بابت جو ان سے قبل گذر چکیں۔

ترجمہ ہوگا:۔
یہی وہ لوگ ہیں جن پر وہ وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا۔ جو ان سے قبل جنوّں اور انسانوں کی امتوں کی بابت تھا۔

= قَدْ خَلَتْ ؛ جو گذر چکیں۔ نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۷ متذکرہ بالا۔

= مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ یہ اُمَمٍ کا بیان ہے۔

= اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ۔ بے شک یہ خسارہ پانے والے ہیں۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع وہی لوگ ہیں جن کی طرف اُولٰٓئِكَ میں اشارہ ہے۔

۴۶: ۱۹ = وَلِكُلٍّ۔ ای لکل واحد من الفریقین المذکورین، مذکورہ بالا ہر دو فریقین میں سے ہر ایک کے لئے۔

وہ دونوں فریقین کون سے ہیں:۔

۱:۔ فریق اوّل : مذکورہ فی آیت : اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ :
فریق دوم:۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ :

یا ۲:۔ فریق اول:۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔۔۔۔۔۔
فریق دوم:۔ اَلَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ ۔۔۔۔۔

= مِمَّا۔ مرکب مِنْ بیانیہ اور مَا موصولہ سے۔ ای من الذی عملوہ من الخیر والشرّ
ترجمہ:۔ اور جو (اچھے یا برے) اعمال انہوں نے کئے اس کے مطابق ان میں سے ہر ایک کے لئے

درجات (مرتبے) ہوں گے :

= وَلِيُوَفِّيَهُمْ واؤ عاطفہ ہے لام تعلیل کا۔ يُوَفِّيَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب : ضمیر فاعل اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے توفیت (تفعیل) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب كُلّ کے لئے ہے (یہ درجہ بندی اس لئے کہ) وہ ان کو (ان کے اعمال کا) پورا پورا بدلہ دے۔ اَعْمَالَهُمْ مفعول ثانی ہے يُوَفِّيَ کا۔ لہٰذا منصوب ہے

= وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے درآں حالیکہ ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا، یعنی نہ کسی کے ساتھ نیک کام کے ثواب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ برے کام کی سزا میں زیادتی برتی جائے گی :

۴٦: ۲۰ = وَيَوْمَ : واؤ عاطفہ ہے يَوْمَ مفعول فعل محذوف کا۔ ای اذکر الیوم اور یاد کرو اس دن کو جس دن کہ ۔ یا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے :

= يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ۔ يُعْرَضُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ عَرْضٌ (باب ضرب) مصدر (جمع کے معنی میں) پیش کئے جاویں گے عَلَى النَّارِ ای علی الجہنم۔ جس دن کافر لوگ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے :

= اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ : اس سے قبل جملہ قیل لہم محذوف ہے۔ ان سے کہا جائے گا۔ طَيِّبٰتِكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری لذت کی چیزیں، تمہاری نعمتیں تم لے چکے ہو اپنی نعمتوں کا لطف،

اس معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ (۴: ۱۹) تم ان کو اپنے گھروں میں نہ روک رکھو کہ اس طرح مہر وغیرہ کی کچھ رقم ان سے واپس لے لو۔

= اِسْتَمْتَعْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر استمتاع (استفعال) مصدر۔ تم کام میں لائے۔ تم نے فائدہ اٹھایا۔ بِهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب طَيِّبٰت کی طرف راجع ہے، تم ان (نعمتوں) سے اپنی دنیا کی زندگی میں لطف لے چکے ہو۔

= فَالْيَوْمَ۔ پس آج کے دن، پس آج۔

= تُجْزَوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، جَزَآءٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم جزاء دیئے جاؤ گے۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے۔

= عَذَابَ الْهُوْنِ : اسم۔ ذلت، رسوائی۔ خواری، رسوائی وذلت کا عذاب

یعنی وہ عذاب جس میں تمہاری ذلت و تحقیر ہے۔
= بِمَا۔ میں باءِ سببیہ ہے اور مَا مصدریہ یعنی باطل طور پر بڑا بننے اور اللہ کی اطاعت سے خارج ہونے کی وجہ سے۔
= كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ہ ماضی استمراری۔ جمع مذکر حاضر، اِسْتِكْبَارٌ (استفعال) مصدر۔ تم گھمنڈ کیا کرتے تھے۔ تم تکبر کیا کرتے تھے۔
= وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ہ اور بوجہ اس کے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔
تَفْسُقُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر فُسُوْقٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی خدا کے فرمان سے باہر ہونا۔ نافرمانی کرنا۔ فسق کرنا۔
۴۶: ۲۱ = وَاذْكُرْ۔ واؤ عاطفہ اُذْكُرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ذِكْرٌ باب نصر۔ مصدر۔ تو یاد کر۔ تو ذکر کر۔ تو ذکر سنا۔
= اَخَا عَادٍ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اُذْكُرْ کا۔ تو یاد کر، قوم عاد کے بھائی (ہود) کو۔ یا تو ذکر سنا (ان کو یعنی کفار مکہ کو، خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) قوم عاد کے بھائی ہودؑ کا
= اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ۔ اِذْ۔ جب۔ ظرف زمان، اَنْذَرَ ماضی واحد مذکر، غائب اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ اس نے ڈرایا۔ قَوْمَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اَنْذَرَ کا، جب اس نے اپنی قوم (والوں) کو ڈرایا۔
= بِالْاَحْقَافِ۔ ای فی الاحقاف، احقاف میں۔ یعنی جو احقاف میں رہتی تھی الاحقاف حِقْفٌ کی جمع ہے۔ حِقْفٌ ریت کے اس ٹیلے کو کہتے ہیں جو مستطیل ہو اور مرتفع ہو لیکن قدرے منحنی ہو۔ قوم عاد کا مرکزی مقام ارضِ احقاف ہے یہ حضر موت کے شمال میں اس طرح واقع ہے کہ اس کے شرق میں عمان اور شمال میں "ربع خالی" ہے جسے صحرائے اعظم الدَّھْنَا بھی کہتے ہیں گو "ربع خالی" آبادی کے لائق نہیں تاہم اس کے اطراف میں کہیں کہیں آبادی کے قابل کچھ کچھ زمین ہے خصوصاً اس حصہ میں جو حضر موت سے نجران تک پھیلا ہوا ہے اگرچہ اس وقت وہ بھی آباد نہیں ہے اور بجز ریت کے ٹیلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ تاہم قدیم زمانے میں اسی حضر موت اور نجران کے درمیانی حصہ میں "عاد ارم" کا مشہور قبیلہ آباد تھا۔ جس کو خدا نے اس کی نافرمانی کی پاداش میں آندھی کا عذاب بھیج کر نیست و نابود کر دیا تھا۔

= وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ جملہ معترضہ ہے۔
خَلَتْ ملاحظہ ہو آیت ۱۷۔ متذکرہ بالا۔

النُّذُرُ جمع ہے نَذِيْرٌ کی۔ ڈرانے والے یعنی پیغمبر۔ بَيْنَ بمعنی بیچ، درمیان اسم ظرف مکان ہے مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ۔ يَدَيْهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا اپنے مضاف بَيْنِ کا۔ پھر یہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے مِنْ حرف جار کے۔ لفظی معنی ہوں گے اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے۔ یہاں بمعنی من قبلہ آیا ہے۔ بمعنی اس سے پہلے۔ یعنی حضرت ہود علیہ السلام سے پہلے جیسے حضرت نوح علیہ السلام وغیرہ۔

مِنْ خَلْفِهٖ۔ خَلْفِهٖ مضاف مضاف الیہ۔ من حرف جار۔ اس کے پیچھے۔ اس کے بعد حضرت ہود کے بعد جیسے حضرت صالح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام وغیرہم۔

مطلب یہ کہ حضرت ہود علیہ السلام سے پہلے بھی (اپنی اپنی امتوں کو) ڈرانے والے گذر چکے تھے۔ اور ان کے بعد بھی گذرے۔

= اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ۔ اَلَّا اَنْ مفسرہ اور لام نہی سے مرکب ہے:
اَنْ مفسرہ ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنی پائے جائیں، لفظی طور پر یا معنوی طور پر۔ یہاں پر عبارت یوں ہے۔

اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ۔ اِنْذَارٌ میں قول کے معنی معنوی طور پر موجود ہیں۔ جب اس نے اپنی قوم کو جوارض احقاف میں تھی یہ کہتے ہوئے ڈرایا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

= اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ میں تمہارے متعلق ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

يَوْمٍ عَظِيْمٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ عَذَابَ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل اَخَافُ کا۔ یعنی اگر اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرو گے، تو مجھے تمہارے متعلق یوم عظیم کے عذاب کا ڈر ہے کہ تم اس دن کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس کی مصیبت بہت بڑی ہو گی۔

۴۶: ۲۲ = اَجِئْتَنَا۔ ہمزہ استفہامیہ ہے جِئْتَ ماضی واحد مذکر حاضر۔

مجیی (باب ضرب) مصدر نا ضمیر جمع متکلم کیا تو ہمارے پاس (اس ارادے سے)
اجئتنا میں استفہام (سوالیہ نہیں) تقریری ہے۔
= لِتَأْفِكَنَا۔ لام تعلیل کا ہے تَأْفِكَ مضارع منصوب بوجہ عمل لام واحد حاضر
افکٌ (باب ضرب) مصدر سے۔
قاموس میں ہے کہ اَفَكَ باب ضرب، سمع، دونوں سے آتا ہے اور مصدر افك الف کے کسرہ اور فتحہ اور فار کے سکون اور حرکت سے جھوٹ بولنے کے معنی ہیں آتا ہے اور اَفَكَ عَنْهُ۔ یعنی جب عَنْ کے صلہ کے ساتھ آئے تو معنی ہوں گے پھیرنے بدلنے، اور مراد سے محروم کرنے کے۔

امام راغب کہتے ہیں کہ اِفك کا استعمال ہر اس شے کے متعلق ہوتا ہے جو اپنے اصلی رُخ سے پھیر دی گئی ہو اسی بنا پر ہواؤں کو جو اپنے اصلی رُخ چلنے کا چھوڑ دیں مُؤتفکات کہتے ہیں۔ اور اعتقاد حق سے باطل کی طرف اور سچائی سے جھوٹ کی طرف اور اچھے اعمال سے بُرے اعمال کی طرف پلٹنے کے لئے اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ بولا گیا ہے آیۃ شریفہ ہذا (آیت ۲۲) (کافروں نے کہا کہ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دے) میں افاك کا استعمال ان کے اعتقاد کے اعتبار سے ہوا ہے کیونکہ وہ اپنے اعتقاد باطل میں دعوتِ توحید کو حق سے برگشتگی سمجھتے تھے۔
= بِمَا تَعِدُنَا: میں مَا موصولہ ہے۔ تَعِدُ واحد مذکر حاضر نا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ وَعْدٌ باب ضرب، مصدر، جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے یا جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے۔ یہاں وعید کے معنی مراد ہیں۔ پس لے آؤ ہم پر عذاب کو جس کا تم ہمیں ڈرا وا دیتے ہو۔
= اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۔ اگر تم سچے ہو۔ جملہ شرط ہے۔ جواب شرط مقدم، ای فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا۔
۴۶: ۲۳ = قَالَ۔ ای قَالَ هُوْدٌ۔
= اَلْعِلْمُ۔ یعنی عذاب کے وقت کا علم۔
= وَاُبَلِّغُكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ بِهٖ۔ اور میں تو جو (احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں۔ اُبَلِّغُكُمْ۔ اُبَلِّغُ مضارع واحد متکلم تَبْلِيْغٌ (تفعيل) مصدر كُمْ ضمير مفعول جمع مذکر حاضر میں تم کو پہنچاتا ہوں مَا موصولہ اُرْسِلْتُ مضارع مجہول واحد متکلم ہے اِرْسَالٌ (افعال) مصدر میں بھیجا گیا ہوں بِهٖ بِ کے صلہ کے ساتھ معنی جو مجھے دیکر بھیجا گیا،

ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مَا کی طرف راجع ہے۔
= اَرٰىكُمْ۔ اَرٰى مضارع واحد متکلم رُؤْيَةٌ (باب فتح) مصدر۔ میں دیکھتا ہوں
کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ میں تمہیں دیکھتا ہوں۔ میں تمہیں پاتا ہوں۔
= قَوْمًا۔ لوگ، جماعت۔
= تَجْهَلُوْنَ: مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر جَهْلٌ (باب سمع) مصدر سے
جس کے معنی نادان ہونے، نہ جاننے اور جہالت کرنے کے ہیں۔
جَهْلٌ کی تین قسمیں ہیں۔
ا:۔ نفس انسانی کا علم سے خالی ہونا۔ یہ اس کے اصل معنی ہیں۔
۲:۔ کسی چیز کے متعلق اس بات کا اعتقاد رکھنا جو اس میں نہ ہو۔
۳:۔ کسی چیز کا اس طرح پر کرنا جس طرح کرنے کا حق نہ ہو۔ خواہ اس چیز کے متعلق صحیح اعتقاد
رکھے یا غلط۔ جیسے قصداً نماز چھوڑ دینا۔
جاہل کا اکثر ذکر تو بر سبیل مذمت ہی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی بغیر مذمت کے بھی ہوتا ہے
جیسے يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ: (۲: ۲۷۳) نہ مانگنے کی وجہ سے
ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے۔
وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ہ لیکن میں تم کو ایسے لوگ پاتا ہوں کہ
تم نری جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ (کہ ایک تو توحید کو قبول نہیں کرتے۔ پھر اپنے منہ سے بلا
مانگتے ہو پھر مجھ پر اس کی فرمائش کرتے ہو۔
۴۶: ۲۴ = فَلَمَّا رَاَوْهُ۔ فَلَمَّا۔ پھر جب: رَاَوْ ماضی جمع مذکر غائب، رُؤْيَةٌ
(باب فتح) مصدر۔ رَاَوْا اصل میں رَاَيُوْا تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے
بدلا۔ اب الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے الف کو حذف کر دیا۔ رَاَوْا ہو گیا۔ انہوں نے
دیکھا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب بِمَا تَعِدُنَا میں مَا کی طرف راجع ہے۔
= عَارِضًا۔ ابر، بادل۔ عَرْضٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ عَارِضٌ
وہ بادل جو فضا کے عرض میں پھیلتا اور نمایاں ہوتا ہے۔ منصوب بوجہ حال ہونے کے۔
یا بوجہ تمیز ہونے کے۔
= مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ: مُسْتَقْبِلَ اسم فاعل واحد مذکر استقبال
(استفعال) مصدر۔ سامنے آنے والا۔ مضاف۔

أَوْدِيَتِهِمْ : مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ مُسْتَقْبِلَ کا۔
اَوْدِيَةٌ جمع ہے وَادِی کی۔ نالے۔ وادیاں۔ ان کی وادیوں کی طرف بڑھتا ہوا۔ ان کی وادیوں کے مقابل آتا ہوا۔ دیکھا۔
= مُمْطِرُنَا۔ مُمْطِرٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِمْطَارٌ (افعال) مصدر۔ مطو مادہ۔ بارش کرنے والا۔ مینہ برسانے والا۔ مضاف۔ نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہمارا مینہ برسانے والا۔ ہمارے لئے مینہ برسانے والا۔
قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ کہنے لگے یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسانے والا ہے۔
مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ : اور مُمْطِرُنَا ہر دو میں اضافت لفظیہ ہے (روح المعانی، بیضاوی) اضافتِ مجازیہ غیر معترفہ ہے (کشاف)
= بَلْ هُوَ سے قبل کلام مقدرہ ہے ای قَالَ هُوْدٌ بَلْ هُوَ : قال اللہ رَادًّا علیھم (الخازن) بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصحیح کے لئے آیا ہے۔ یعنی حضرت ہودؑ نے اپنی سرکش قوم کے اس قول پر کہ یہ افق سے امنڈتا ہوا جو بادل ہماری وادیوں کی جانب بڑھتا آرہا ہے ہمارے لئے مینہ لایا ہے ؛ فرمایا (نہیں نہیں۔ ایسا نہیں بارش لانیوالا بادل تو کہاں) بلکہ یہ تو وہی چیز ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے۔
= مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ۔ مَا موصولہ اِسْتَعْجَلْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ سے اِسْتِعْجَالٌ (استفعال) مصدر بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مَا کی طرف راجع، جس کے جلدی آنے کے لئے تم مُصر تھے۔ عجلت چاہتے تھے۔
= رِيْحٌ۔ یہ مَا ہُوَ سے بدل ہے فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ صفت ہے رِيْحٌ کی یہ وہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ یا یہ خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے۔ ای هِيَ او هُوَ رِيْحٌ ..... الخ۔
۴٦ : ٢۵ = تُدَمِّرُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ تَدْمِيْرٌ (تفعیل) مصدر وہ ہلاک کردیگی وہ تباہ کردے گی۔ وہ اکھاڑ کر رکھ دے گی۔
تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا۔ (یہ دوسری صفت ہے ریح کی) وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کردے گی۔

= فَاَصْبَحُوْا ۔ ای فجاءتھم الریح فدمرتھم فاصبحوا ۔ یعنی پس آندھی آئی اور اس نے ان کو تباہ کرکے رکھ دیا اور وہ ایسے ہوگئے ..... کہ

ف تعقیب کا ہے اصبحوا ماضی جمع مذکر غائب، وہ ہوگئے ۔ انہوں نے صبح کی ۔ افعال ناقصہ میں سے ۔ اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر سے ۔

= لَا یُرٰی ۔ مضارع منفی مجہول ۔ واحد مذکر غائب : نہیں دکھائی دیتا تھا ۔ یہ حکایتِ حالِ ماضی ہے ۔ فعل مضارع جو کسی گذشتہ بات کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کی بجائے استعمال کیا جائے ۔

= اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ سوائے ان کے گھروں (کچھ دکھائی نہ دیتا تھا)

= کَذٰلِکَ ۔ ای مثل ذلک الجزاء الفضیع اس سخت قبیح اور ذلت آمیز سزا کی طرح ۔

= نَجْزِیْ ۔ مضارع جمع متکلم جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر و اسم ۔ ہم بدلہ دیتے ہیں ۔ جزاء ہر بدلہ کو کہتے ہیں اچھا ہو یا بُرا ۔

= اَلْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ۔ موصوف صفت مل کر مفعول ہے نَجْزِیْ کا، مجرم لوگ، گنہگار لوگ ۔

= ۴۶ : ۲۶ = وَلَقَدْ ، واؤ عاطفہ لام تاکید کا ۔ قَدْ ماضی پر آئے تو تحقیق کے معنی دیتا ہے ۔ اور بے شک :

= مَکَّنّٰھُمْ : ماضی جمع متکلم تمکین (تفعیل) مصدر ۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (قوم عاد) ہم نے ان کو جماؤ عطا کیا ۔ ہم نے ان کو اقتدار دیا ۔ مَکِنَۃٌ بمعنی آشیانہ ۔ مکنات جمع مَکُنَ مَکَانَۃً (باب کرم) اس نے حاکم کے پاس عزت پائی ۔ مرتبہ حاصل کیا ۔ اِمْکَانٌ (افعال) بااقتدار ہونا ۔ قابو پانا ۔ کسی جگہ قدرت حاصل کرنا ۔ تَمْکِیْنٌ (تفعیل)، جماؤ عطا کرنا ۔ توانا و بااقتدار بنا دینا ۔

= فِیْمَا ۔ میں مَا موصولہ ہے اور فیہ میں ضمیر واحد مذکر غائب اس اسم موصول کی طرف راجع ہے اِنْ نافیہ ہے اور ہم نے ان کو ان باتوں میں قدرت دے رکھی تھی کہ تم کو اُن باتوں میں قدرت نہیں

= مَا اَغْنٰی عَنْھُمْ ..... مِنْ شَیْءٍ وہ ان کے ذرا کام نہ آسکے ۔

= اِذْ ، ظرف زمان ہے یہاں تعلیل کے لئے استعمال ہوا ہے بمعنی کیونکہ ۔

= كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ - ماضی استمراری جمع مذکر غائب جَحْدٌ وجُحُوْدٌ باب فتح، مصدر بمعنی انکار کرنا۔ (کیونکہ وہ انکار کیا کرتے تھے)

= حَاقَ - ماضی واحد مذکر غائب (حَيْقٌ باب ضرب) مصدر بمعنی گھیر لینا۔ نازل ہونا۔ هِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، حَاقَ بِهِمْ اس (عذاب) نے ان کو گھیرے میں لے لیا۔

= مَا - مَا موصولہ ہے۔

= كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ - ماضی استمراری جمع مذکر غائب بِهٖ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب مَا کی طرف راجع ہے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، جس کا وہ استہزاء کیا کرتے تھے

۴۶: ۲۷ = وَلَقَدْ اوپر آیت ۲۶ ملاحظہ ہو۔

= مَا حَوْلَكُمْ : مَا موصولہ ہے حَوْلَكُمْ مضاف مضاف الیہ، تمہارے اردگرد: تمہارے آس پاس۔

خطاب اہل مکہ سے ہے یعنی اے اہل مکہ تمہارے آس پاس کی کئی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں مثلاً قوم ثمود کی بستی حجر۔ قوم لوط کی بستی سدوم وغیرہ۔ بستیوں کو ہلاک کرنے سے مراد ہے بستی کے بسنے والے۔

= مِنَ الْقُرٰى میں مِنْ تبعیضیہ ہے تمہارے آس پاس کی بعض بستیاں۔

= صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ - صَرَّفْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم تَصْرِيْفٌ (تفعیل) مصدر پھیر پھیر کر سمجھانا۔ تَصْرِيْفُ الْكَلَامِ۔ بات کو پھیر پھیر کر بیان کرنا۔ طرح طرح سے گفتگو کا بیان کرنا۔ اَلْاٰيٰتِ۔ نشانیاں۔ باتیں۔ ہم نے پھیر پھیر کر باتیں سمجھائیں۔ یعنی بار بار دلائل دیکر اسی سے تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ ہے۔ ہواؤں کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹانا۔ اور اسی معنی میں کلام باری تعالیٰ ہے وَصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ (۲۰: ۱۱۳) اور اس میں (قرآن مجید میں) ہم نے طرح طرح کے ڈراوے بیان کر دیئے ہیں۔

= لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ - تاکہ وہ باز آجائیں۔ لَعَلَّ تعلیل کے لئے۔ یعنی اس لئے کہ...

ای لکی یرجعوا عما ھم فیہ من الکفر والمعاصی الی الایمان والطاعۃ

یعنی کفر و معاصی سے ہٹ کر ایمان و اطاعت کی طرف آجاویں۔

ضمیر فاعل جمع مذکر غائب ان لوگوں کے لئے ہے جن کی بستیوں کو کفر و معاصی سے باز نہ آنے پر تباہ کر دیا گیا تھا۔

۴۶ : ۲۸ == فَلَوْلَا : ای فَهَلْ لَا۔ کیوں نہ۔ لَوْلَا کا استعمال ڈانٹنے اور توبیخ کرنے کے لئے آیا ہے جیسے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے لَوْلَا جَاۗءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ (۲۴ : ۱۳) یہ (افتراء پرداز) اپنی بات (کی تصدیق) کے لئے چار گواہ کیوں نہ لائے۔

== نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا۔ نَصَرَ ماضی واحد مذکر غائب، (یہاں جمع کے معنی میں آیا ہے) نَصْرٌ (باب نصر) مصدر۔ انہوں نے مدد کی۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے بتوں کو معبود بنا رکھا تھا اَلَّذِيْنَ اسم موصول اِتَّخَذُوْا اصلہ فاعل فعل نصر کا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ متعلق اٰلِهَةً اور اٰلِهَةً مفعول ہے اِتَّخَذُوْا کا۔ اور قُرْبَانًا مفعول لہ فعل اِتَّخَذُوْا کا۔

قُرْبَانًا۔ لِلتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ۔ جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (۳۹ : ۳) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔

ترجمہ آیت :۔ اللہ کو چھوڑ کر جن کو انہوں نے حصول قرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا۔ انہوں نے ان کی کیوں نہ مدد کی۔

== بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ۔ بَلْ حرف اضراب ہے مطلب یہ کہ مدد کرنا تو در کنار بلکہ وہ ان سے غائب ہو گئے۔ (ان سے کھو گئے)

== ضَلُّوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ضَلَالٌ وَّضَلَالَةٌ (باب ضرب) مصدر وہ گم ہو گئے۔ وہ کھو گئے۔ وہ غائب ہو گئے۔ صیغہ فاعل معبودان باطل کی طرف راجع ہے (ای الذین اتخذوا من دون اللہ الٰھۃ اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے جن کو معبود بنا رکھا تھا)۔ عَنْهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب معبودان باطل کے پجاریوں کی طرف راجع ہے۔

== وَذٰلِكَ۔ واؤ عاطفہ ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر۔

مشارٌ الیہ۔ (۱) ضلال الٰھتھم عنھم (ان سے ان کے معبودانِ باطل کا غائب ہو جانا) (روح المعانی)

۲:۔ قولھم انھا تقربھم الی اللہ تعالیٰ وتشفع لھم عندہٗ : ان کا یہ قول کہ ان کے معبودانِ باطل اللہ کے ہاں تقرب کا باعث بنیں گے اور اس کے پاس ان کی شفاعت کریں گے۔ (الخازن)

۳؂۔ امتناع نصرۃ الھتھم وضلالھم عنھم ان کے معبودانِ باطل کا ان سے غائب ہوجانا اور ان کی امداد کو نہ پہنچنا (المدارک)

۴؂۔ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود قرار دینا (مظہری)

= اِفْکُھُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ ان کا جھوٹ۔ ای اثر افکھم ان کے جھوٹ کا اثر ان کے جھوٹ کا نتیجہ۔

= وَمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ : واؤ عاطفہ ما مصدریہ۔ کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ : ماضی استمراری جمع مذکر غائب۔ وہ افترار کیا کرتے تھے۔ ای افتراء ھم ان کی بہتان بازی کا نتیجہ۔ اِفْتِرَاءٌ بروزن افتعال) بہتان باندھنا۔

یہ تھا ان کے جھوٹ اور بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

(ترجمہ مودودی)

۴۶:۲۹ = وَاِذْ : اس سے قبل اُذْکُرِ الْوَقْتَ محذوف ہے : ای وَاذْکُرِ الْوَقْتَ اِذْ ..... اور یاد کرو وہ وقت جب .....

= صَرَفْنَا۔ ماضی جمع متکلم صَرْفٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم نے پھیرا۔ ہم نے متوجہ کیا۔ اِلَیْکَ تیری طرف،

= نَفَرًا۔ اسم جمع ہے دس سے کم تعداد کی جماعت کو نَفَرٌ کہتے ہیں، صرف آدمیوں کے لئے بولا جاتا ہے عورتوں یا کسی دوسری مخلوق کے لئے نہیں بولا جاتا۔

ترجمہ آیت :۔ اور یاد کرو وہ وقت یا اس واقعہ کو جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا۔

مولانا مودودی اس واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں :۔

اس آیت کی تفسیر میں جو روایات حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت زبیر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور حضرات حسن بصریؒ، سعید بن جبیرؒ، زر بن حبیش، مجاہد، عکرمہ اور دوسرے بزرگوں سے منقول ہیں وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ جنوں کی پہلی حاضری کا یہ واقعہ جس کا اس آیت میں ذکر ہے بطنِ نخلہ میں پیش آیا تھا۔ اور ابن اسحاق، ابونعیم اصفہانی اور واقدی کا بیان ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مایوس ہو کر مکہ معظمہ کی طرف واپس ہوئے تھے راستہ میں آپ نے نخلہ میں قیام کیا وہاں عشار یا فجر یا تہجد کی نماز میں آپ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے کہ جنوں

کے ایک گروہ کا ادھر سے گذر ہوا وہ آپ کی قرأت سننے کے لئے ٹھہر گیا۔
اس کے ساتھ ساتھ تمام روایات اس بات پر بھی متفق ہیں کہ اس موقع پر جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں آئے تھے نہ آپ نے ان کی آمد کو محسوس کیا تھا۔ بلکہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے آپ کو ان کے آنے اور قرآن سننے کی خبر دی تھی۔ (تفہیم القرآن جلد ۴)
= یَسْتَمِعُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِسْتِمَاعٌ (افتعال) مصدر۔ بمعنی سننا۔
یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ ای لاجل استماع القراٰن۔ (قرآن سننے کے لئے)
= فَلَمَّا۔ پس جب۔
= حَضَرُوْہُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اس جگہ کے لئے ہے جہاں قرآن پڑھا جارہا تھا یعنی جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں قرآن کی تلاوت ہو رہی تھی۔
= قَالُوْٓا۔ ایک دوسرے سے کہنے لگے۔
= اَنْصِتُوْا۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اِنْصَاتٌ (افعال) مصدر جس کے معنی خاموشی کے ساتھ کان لگا کر سننے کے ہیں۔ یعنی تم سب خاموشی کے ساتھ کان لگا کر سنو!
= فَلَمَّا۔ پس جب۔
= قُضِیَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب، جب قرأت ختم کر دی گئی۔
= وَلَّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب تَوْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر منہ پھیر کر چل دینا یعنی جب قرأت ختم ہوگئی تو وہ واپس اپنی قوم کی چل دیئے۔
= مُنْذِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ ڈرانیوالے۔
بحالت نصب ای داعین لھم الی الایمان و مخوفین لھم المخالفۃ
اپنی قوم کو ایمان کی طرف دعوت دیتے ہوئے اور مخالفت کی صورت میں ڈراتے ہوئے
منصوب بوجہ حال ہے۔
۴۶: ۳۰ = یَھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ راہنمائی کرتا ہے حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف۔ یہاں حق سے مراد صحیح عقائد ہیں اور طریق مستقیم سے مراد عملی احکام۔
۴۶: ۳۱ = اَجِیْبُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ اِجَابَۃٌ (افعال) مصدر تم قبول کرو۔ تم مان لو۔
= دَاعِیَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی طرف بلانے والا۔ دَاعِیْ اسم فاعل

واحد مذکر دُعَاءٌ باب نَصَرَ مصدر۔ بلانے والا، پکارنے والا۔ منصوب بوجہ اَجِیْبُوْا کا مفعول ہونے کے۔

= وَاٰمِنُوْا بِہٖ۔ واؤ عاطفہ اٰمِنُوْا امر جمع مذکر حاضر، اِیْمَانٌ (افعال) مصدر بہٖ میں، ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع داعی ہے اور اس پر ایمان لے آؤ۔

= یَغْفِرْ لَکُمْ۔ یَغْفِرْ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر، واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔ خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔

= مِنْ ذُنُوْبِکُمْ۔ میں مِنْ تبعیضیہ ہے ذُنُوْبِکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے گناہ ذُنُوْبٌ جمع ہے ذَنْبٌ کی۔ تمہارے گناہوں میں سے بعض (گناہ بخش دیگا مطلب یہ کہ اللہ تمہارے وہ گناہ بخش دے گا جن کا تعلق حق اللہ سے ہوگا۔ اور حقوق العباد ایمان لانے سے معاف نہیں ہوتے۔

= وَیُجِرْکُمْ۔ واؤ عاطفہ۔ یُجِرْ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر، واحد مذکر غائب اِجَارَۃٌ (اِفْعَالٌ) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، تم کو بچائے گا۔

ج و ر : مادہ کے حروف ہیں۔ اَلْجَارُ پڑوسی، ہمسایہ، ہر وہ شخص جس کی سکونت کا دوسرے کے قرب میں ہو وہ اس کا جَارٌ کہلاتا ہے۔ ہمسائے کا حق عقلاً و شرعاً بہت بڑا سمجھا گیا ہے اسی لئے ہر وہ شخص جس کا حق بڑا ہو یا وہ کسی دوسرے کے حق کو بڑا سمجھتا ہو اُسے اس کا جَارٌ کہہ دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ (۹ : ۶) اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو۔ اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ (۲۳ : ۸۸) اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔

= عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ موصوف وصفت۔ درد ناک عذاب، اَلِیْمٌ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے دکھ دینے والا۔ درد ناک۔

۴۶ : ۳۲ = وَمَنْ: واؤ عاطفہ مَن شرطیہ ہے۔ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ جملہ شرط ہے۔ اور فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ۔ جواب شرط ہے۔

= لَا یُجِبْ مضارع منفی واحد مذکر غائب ہے مضارع مجزوم بوجہ عمل مَنْ شرطیہ اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کریگا۔

= فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ۔ اس میں ف جواب شرط کا ہے لَيْسَ فعل ناقص واحد مذکر غائب۔ وہ نہیں ہے۔ مُعْجِزٍ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِعْجَازٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ عاجز کرنے والا۔ تھکا دینے والا۔ تو وہ زمین پر خدا کو عاجز نہیں کر سکے گا (کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دینا چاہے اور وہ اس کی دسترس سے بچ نکلے۔
= اُولٰٓئِكَ: یعنی جو لوگ اللہ کے داعی کے کہنے کو نہ مانیں گے
= ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ: موصوف وصفت کھلی گمراہی۔
۴٦: ۳۳ = اَوَلَمْ يَرَوْا۔ ہمزہ استفہامیہ انکاریہ ہے واؤ حرف عطف جس سے قبل معطوف علیہ محذوف ہے۔ ای اَلَمْ يَعْلَمُوْا وَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہیں جانتے اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔
لَمْ يَرَوْا مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ جمع مذکر غائب رُؤْيَةٌ (باب فتح) مصدر یہاں رؤیت سے مراد رؤیت قلبی ہے ای اَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْا: کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔ کیا ان کو علم نہیں۔
= اَنَّ تحقیق۔ بے شک۔ یقیناً۔ حرف تحقیق ہے اور حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے
= وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ۔ واؤ عاطفہ مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ واحد مذکر غائب۔ عِيٌّ (باب سمع) مصدر۔ عَيِيَ عَيِيَ ماضی، يَعْيٰى مضارع۔ عاجز ہونا کامیاب نہ ہونا۔ اِعْيَاءٌ (اِفْعَالٌ) تھک جانا۔ تھکا دینا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ (۵۰: ۱۵) کیا ہم پہلی تخلیق سے تھک گئے ہیں۔
= بِخَلْقِهِنَّ میں ب سببیہ ہے یا تعلیلیہ ہے خَلْقِهِنَّ مضاف مضاف الیہ وہ ان (سماوات وارض) کے پیدا کرنے سے تھک نہیں گیا۔
= بِقٰدِرٍ۔ قَادِرٍ۔ محل رفع میں ہے کیونکہ اَنَّ کی خبر ہے۔ بِ زائدہ ہے
= اَنْ مصدریہ ہے۔ کہ۔

ترجمہ ہوگا:۔
کیا انہوں نے نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔

يُحْيِيَ: مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب: اِحْيَاءٌ (افعال) مصدر۔ یہاں اَنْ مصدریہ کے آنے سے بمعنی مصدر بھی ہے یعنی وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے
اَلْمَوْتٰى - مُردے - واحد مَيِّتٌ -
= بَلٰى - ہاں - کیوں نہیں - حرف جواب ہے۔ (حرف ایجاب چھ ہیں۔ نَعَمْ، بَلٰى اَجَلْ، جَيْرِ۔ اِنَّ اور اِيْ۔ یہ حروف تصدیق بھی کہلاتے ہیں) بَلٰى کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے واسطے آتا ہے۔
٤٦: ٣٤ = يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ (ملاحظہ ہو آیت ٢٠ متذکرۃ الصدر)
= اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ - اس جملہ سے قبل فَيُقَالُ لَهُمْ مقدر ہے۔ یعنی جب کافر لوگ آگ کے سامنے لائے جائیں گے۔ تو ان سے کہا جائے گا اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ (کیا یہ حق نہیں ہے) هٰذَا کا اشارہ عذاب دوزخ کی طرف ہے یعنی ان سے کہا جائیگا کیا یہ دوزخ کا عذاب حق نہیں ہے؟ امر واقعی نہیں ہے؟
= قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا۔ وہ کہیں گے کہ ہمیں ہمارے رب کی قسم ضرور سچ اور حق ہے واؤ قسمیہ ہے رَبِّنَا مضاف مضاف الیہ۔ ہمیں اپنے پروردگار کی قسم۔
= قَالَ - ای قَالَ اللّٰهُ لَهُمْ -
= فَذُوْقُوْا - فَ سببیہ ہے یعنی فَ سے پہلے کا مضمون فَ کے بعد والے مضمون کا سبب ہے۔ دوزخ کا حق ہونا۔ باوجودیکہ وہ دنیا میں اس کا انکار کرتے رہے تھے عذاب کا مزہ چکھنے کا سبب ہوگا۔
ذُوْقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ذَوْقٌ (باب نصر) مصدر۔ ذَوْقٌ و ذَائِقَةٌ مزہ۔ ذَائِقٌ اسم فاعل واحد مذکر مزہ چکھنے والا۔ ذُوْقُوْا کا استعمال اہانت اور توبیخ کو ظاہر کر رہا ہے۔
= بِمَا میں بِ سببیہ ہے اور مَا موصولہ۔
= كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ: ماضی استمراری جمع مذکر حاضر۔ تم کفر کیا کرتے تھے۔
پس چکھو عذاب کا مزہ اس کفر کے باعث جو تم کیا کرتے تھے۔
٤٦: ٣٥ = فَاصْبِرْ۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کافروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیجئے:

ان سے انتقام کا ارادہ نہ کیجئے کیونکہ انہیں اپنے کئے پر دوزخ کے عذاب کا تو مزہ چکھنا ہی ہوگا
= کَمَا، کَ حرف تشبیہ. مَا موصولہ۔ جیساکہ (ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا تھا)
= اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ: اولوا العزم مضاف مضاف الیہ عزم والے صاحب عزم۔ مِنْ تبعیضیہ۔ پیغمبروں میں سے بعض جو اولوالعزم تھے۔
اُولُوا بمعنی والے۔ جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا۔ بحالت جرّ ونصب اُولِی ہوگا۔
اولوا العزم کون سے پیغمبر تھے علماء کے اس مسئلہ میں مختلف اقوال ہیں اور تفصیلات کسی مستند تفسیر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔
= وَلَا تَسْتَعْجِلْ واوٌ عاطفہ لَا تستعجل فعل نہی واحد مذکر حاضر، استعجال استفعال مصدر تو جلدی نہ کر۔ تو عجلت نہ کر، لَا تَسْتَعْجِلْ کا مفعول محذوف ہے۔
ای لَا تستعجل لھم العذاب اور ان کے عذاب پانے کے لئے جلدی نہ کیجئے
= كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ ای يَوْمَ يَرَوْنَ (العذاب) مَا يُوْعَدُوْنَ (يحسبوا) كَاَنَّهُمْ لَمْ يَلْبَثُوْا (فی الدنيا) اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ جس دن وہ عذاب کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا تو خیال کریں گے جیسے کہ وہ نہیں ٹھہرے تھے دنیا میں مگر دن کی فقط ایک گھڑی۔
يَوْمَ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے یا یہ يَرَوْنَ کا مفعول فیہ ہے مَا موصولہ يُوْعَدُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب وَعْدٌ باب ضَرَبَ۔ مصدر یعنی جس کا ان سے وعدہ عذاب کیا جا رہا ہے (يحسبوا) وہ خیال کریں گے كَاَنَّهُمْ میں كَاَنَّ حرف مشابہ بفعل ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب كَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب"
= لَمْ يَلْبَثُوْا۔ مضارع مجزوم نفی جحد بَلَمْ۔ جمع مذکر غائب، لَبْثٌ (باب سمع) مصدر وہ نہیں ٹھہرے وہ نہیں رہے۔
= بَلٰغٌ۔ پہنچا دینا۔ کافی ہونا۔ قرآن مجید میں یہ لفظ بمعنی تبلیغ آیا ہے۔ بَلٰغٌ خبر ہے اس کا مبتداء محذوف ای ھٰذَا ابلغٌ ای ھٰذَا الْقُرْاٰنُ بَلٰغٌ مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى خَلْقِهٖ یہ قرآن مجید اللہ کی طرف سے اس کی خلقت کی طرف (بہترین) تبلیغ (پیغام پند و نصائح کا پہنچا دینا) ہے۔ اس معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ (۲۱: ۱۰۶) تحقیق عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں

(خدا کے حکموں کی) تبلیغ ہے۔
بَلٰغٌ بمعنی تبلیغ ای فعال بمعنی فعیل عربی زبان میں اکثر آیا ہے جیسے بَلَّغَہٗ بَلٰغًا
ای تَبْلِیْغًا۔ کَلَّمَہٗ کَلَامًا ای تکلیمًا۔ طلقھا طلاقًا سَرَّحَھَا سَرَاحًا۔
== فَھَلْ یُھْلَكُ۔ سوال انکاری ہے۔ یعنی سوائے نافرمان لوگوں کے عذاب سے کوئی ہلاک
نہیں کیا جائے گا۔
ھَلْ حرف استفہام ہے بمعنی کیا۔ یُھْلَكُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِھْلَاكٌ
(افعال) مصدر۔
چونکہ ھَلْ یہاں بطور استفہام انکاری آیا ہے لہٰذا ترجمہ وہ ہوگا جو اوپر دیا گیا ہے
== اَلْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ موصوف وصفت۔ فاسق لوگ۔
صاحب تفسیر الماجدی رقمطراز ہیں۔
"الفٰسِقُوْنَ یہاں مراد محض گنہگار ہی نہیں بلکہ دائرہ اسلام سے خارج رہنے والے کافر مراد
ہیں۔ جن پر تبلیغ حق کا کوئی اثر ہی نہ ہوا۔ فاسق کا اصطلاحی مفہوم اسے کافر سے ممتاز کرنے
والا تو بہت بعد کا ہے قرآن مجید میں وہ اپنے وسیع و عمومی مفہوم میں آیا ہے۔ یعنی مطلق نافرمان
کے مرادف"
اَلْفٰسِقُوْنَ یعنی نصیحت پذیری یا طاعت سے خارج ہو جانے والے۔ (مظہری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۴۷) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ (۳۸)

۴۷ : ۱ = اَلَّذِيْنَ : اسم موصول جمع مذکر۔ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صلہ۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔

= وَصَدُّوْا واؤ عاطفہ ہے صَدُّوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ صَدٌّ وَصُدُوْدٌ (باب نصر) مصدر بمعنی روکنا۔ اور صَدَّ کا مفعول محذوف ہے ای غَيْرَهُمْ اور دوسروں کو (خدا کے راستہ سے) روکا۔

= اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ ای اضل اللّٰہ اعمالھم اَضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب اس نے برباد کردیا۔ اس نے گمراہ کردیا۔ اس نے بھکایا۔ اَعْمَالَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اَضَلَّ کا مفعول۔ اس (اللّٰہ) نے ان کے اعمال کو برباد کردیا۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ... مبتدا۔ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ خبر۔

۴۷ : ۲ = وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مبتدا۔ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ خبر۔ درمیانی جملہ مِنْ رَّبِّهِمْ معترضہ ہے وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ خبر ثانی۔

= مَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ میں مَا موصولہ ہے نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اس کا صلہ ہے (اور ایمان لائے اس پر) جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ یعنی قرآن :

فَائِدَہ : اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اگرچہ اس میں تمام وہ امور داخل ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے خاص طور پر اس شریعت پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی (بواسطہ قرآن) ایمان لانا لازم قرار دیا۔ اس سے شریعتِ محمدیہ پر ایمان لانے کی عظمت کا اظہار اور اس امر کی صراحت کرنی مقصود ہے کہ اس شریعت پر ایمان لانے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی اور اصل ایمان یہی ہے۔ تمام

ایمانیات اس میں داخل ہیں (مظہری)

= وَھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ۔ واؤ عاطفہ ہے ھُوَ ای القراٰن، اَلْحَقُّ ثابت، قائم واجب، لازم۔ جائز۔ باطل کی ضد ہے جیساکہ اوپر مذکور ہوا۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔

= کَفَّرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تکفیر (تفعیل) مصدر بمعنی دور کرنا۔ معاف کرنا۔ ساقط کردینا۔ گناہ مٹا دینا۔ معاف کردینا۔ دوسرے مفعول پر عَنْ آتا ہے جیساکہ آیت ہذا میں۔ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ۔ ای کفر سیئاتھم عنھم۔ وہ ان کی برائیوں کو ان سے دور کردے گا عَنْھُمْ میں ھُمْ ضمیر مفعول ثانی ہے سیئٰات مفعول اوّل۔

سَیِّاٰتِھِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی برائیاں۔ ان کے گناہ۔ سَیِّئٰات جمع سیئۃ

= اَصْلَحَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِصْلَاحٌ (افعال) مصدر اس نے اصلاح کی۔ (متعدی بطور فعل لازم بھی آتا ہے۔ بمعنی وہ سنور گیا۔ وہ نیک ہوگیا۔ جیسے ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِہٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (۶:۵۴) پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہوجائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے) متعدی کی اور مثال:۔ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَھُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ۔ (۲:۱۸۲) اور اگر کسی وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔

= بَالَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول اَصْلَحَ کا۔ ان کا حال۔ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ۔ تو ان کے حالات درست رکھے گا دشمنوں پر فتح عنایت کریگا۔ گناہوں سے بچنے اور طاعتِ الٰہیہ کی توفیق عطا کرے گا۔

۴۷:۳ = ذٰلِکَ۔ یعنی کافروں کی گمراہی اور تکفیر اور مومنوں کی اصلاحِ احوال۔

= بِاَنَّ۔ میں ب تعلیلیہ ہے اَنَّ حرف تحقیق۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔

= اَلْبَاطِلَ جھوٹی بات، اَلْحَقَّ دینِ حق، یا اَلْبَاطِلُ سے مراد شیطان اور الحق سے قرآن ہے۔

= یَضْرِبُ اَمْثَالَھُمْ (اللہ) ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ ان کے حالات بیان کرتا ہے

= یَضْرِبُ۔ مضارع واحد مذکر غائب ضَرْبٌ مصدر سے جس کے معنی مارنا۔ ضرب لگانا۔ اور بیان کرنا کے ہیں۔ بیان کرنے کے معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا (۲:۲۶)

خدا اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی مثال بیان فرمائے،
۴:۴۷ = لَقِيْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، لِقَاءٌ لُقِيٌّ (باب سمع) مصدر۔ تم ملے۔ تم مقابل ہوئے۔ لِقَاءٌ کے معنی کسی کے سامنے آنے اور اسے پالینے کے ہیں اور ان دونوں معنی میں سے ہر ایک پر الگ الگ بھی بولا جاتا ہے اور کسی چیز کا حِسّ اور بصیرت سے ادراک کر لینے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ۔ (۳:۱۴۳) اور تم موت (شہادت) کے آنے سے پہلے اس کی تمنا کیا کرتے تھے۔ یا آیت لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ (۱۸:۶۲) ہمارے اس سفر سے ہم کو (سخت) تکان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس سفر سے ہم کو بہت تھکان ہو گئی ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمْ: پس جب ملو۔ جب تم آمنے سامنے آؤ۔ جب تمہارا مقابلہ ہو۔

= اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ اسم موصول صلہ کے ساتھ مل کر مفعول لَقِيْتُمْ کا۔

= فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔ ضَرْبَ مصدر مضاف، الرِّقَابِ جمع رَقَبَةٌ کی گردنیں ـــ مضاف الیہ۔ اصل میں عبارت تھی فَاضْرِبُوا الرِّقَابَ ضَرْبًا فعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مصدر کو مضاف لایا گیا ہے اور اس کی اضافت مفعول (الرقاب) کی طرف کر دی گئی ہے۔ پھر جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ (ان کے مقابلہ میں میدانِ کارزار میں آجاؤ) تو ان کی گردنیں اڑا دو۔

= حَتّٰى۔ انتہاء غایت کے لئے۔ یہاں تک کہ:

= اَثْخَنْتُمُوْهُمْ۔ اَثْخَنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اِثْخَانٌ (افعال) مصدر، واؤ اشباع هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تم ان کو خوب قتل کر چکے۔ تم ان کو خوب قتل کر چکو۔

ثَخُنَ الشَّيْءُ (باب کرم) کے معنی ہیں کسی چیز کا گاڑھا ہو جانا اس طرح کہ بہنے سے رک جائے۔ چنانچہ اسی سے بطور استعارہ کہا جاتا ہے اَثْخَنْتُهٗ ضَرْبًا وَ اِسْتِخْفَافًا میں نے اسے اتنا مارا پیٹا کہ وہ اپنے مقام سے حرکت نہ کر سکا۔ لہٰذا حَتّٰى اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کر چکو تو......

اِذَا یہاں شرطیہ ہے فَشُدُّوا الْوَثَاقَ میں فَ جواب شرط کے لئے ہے بمعنی تب۔ شُدُّوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ شَدٌّ (باب ضرب و نصر) مصدر۔ تم مضبوط باندھو

شِـدَّۃٌ کا استعمال مضبوط باندھنے کے لئے بھی ہوتا ہے اور بدن کے بارے میں بھی اور نفس کی قوتوں سے متعلق بھی اور عذاب کے واسطے بھی۔

اَلْوَثَاقَ اسم۔ بندھن۔ بندش، جکڑ، اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗٓ اَحَدٌ (۸۹: ۲۶) اور نہ کوئی ویسا جکڑ نا جکڑے گا۔ اور اسی مادہ و ث ق سے اَلْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی (۲: ۲۵۶) ایسا مضبوط عقد ایمان یا وسیلہ جو ناقابل شکست ہو اور اس کے ذریعے سے اللہ کی رضامندی حاصل ہو جائے۔

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ۔ یعنی پھر قتل سے رک جاؤ اور گرفتار کر لو۔ اور مضبوطی کے ساتھ باندھ لو تاکہ بھاگ نہ جائیں۔

= فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ۔ ف تعقیب کا ہے اِمَّا بمعنی اگر، یا، یہ اِنْ اور مَا۔ سے مرکب ہے اور مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کبھی شک کے لئے۔ کبھی ابہام کے لئے کبھی اختیار دینے اور کبھی اباحت بتانے اور کبھی تفصیل بیان کرنے کے واسطے آتا ہے یہاں اختیار دینے اور اباحت بتانے کے لئے آیا ہے۔

مَنًّا مصدر ہے (باب نصر) احسان جتانا جیسے اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ (۲: ۲۶۲) جو لوگ اپنا مال خدا کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو اس خرچ کا کسی پر احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے۔

یا۔ مَنًّا بلا عوض قیدیوں کو آزاد کر دینے کے لئے آتا ہے جیسا کہ آیت زیر مطالعہ میں۔

بَعْدُ۔ پیچھے۔ بعد میں ظرف زمان ہے قَبْلُ کی ضد ہے۔ اضافت اس کو لازمی ہے جب بغیر اضافت کے آئے گا تو ضمہ پر مبنی ہوگا۔ یا اس پر دو زیر ہوں گے جیسے بَعْدُ بَعْدًا مِنْۢ بَعْدُ۔ قرآن مجید میں بَعْدًا نہیں آیا ہے۔

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ ای فَاِمَّا تَمُنُّوْنَ عَلَیْھِمْ مَنًّا بَعْدُ پس اس کے بعد یا تو قیدیوں کو بلا عوض آزاد کر دو۔ اَوْ تُفَادُوْنَھُمْ فِدَآءً۔ یا ان کو فدیہ لیکر چھوڑ دو۔

= حَتّٰی حسب بالا انتہاء غایت کے لئے ہے اور یہاں فَشُدُّوا الْوَثَاقَ سے متعلق ہے

= تَضَعَ: مضارع منصوب (بوجہ عمل حَتّٰی) واحد مؤنث غائب۔ وَضْعٌ (باب فتح) مصدر۔ حتی کہ وہ رکھ دے، وہ ڈال دے۔ (اپنے ہتھیار)

== اَوْزَارَهَا ۔ اَوْزَارٌ جمع ہے وِزْرَۃٌ کی بمعنی ہتھیار، یہاں اَوْزَارٌ سے مراد ہتھیار ہیں۔ مجازاً گناہ کو بھی بوجھ کے معنوں میں لے لیتے ہیں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے اَوْزَارٌ مضاف ہے مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ہے تَضَعُ کا اور بدیں وجہ اَوْزَارَ منصوب ہے۔

حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۔ ای اذا لقیتم الکفار فاضربوا اعناقہم حتیٰ اذا اثخنتموھم قتلاً فاسروھم و شدوا الوثاق الی ان تضع الحرب اوزارھا۔ جب کفار سے تمہاری مڈبھیڑ ہوجائے تو ان کی گردنیں اڑا دو حتیٰ کہ جب خوب خوب قتل کر چکو تو ان کے باقی ماندہ افراد کو اسیر (قیدی) بنالو اور مضبوطی سے جکڑ لو۔ حتیٰ کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے (یعنی دشمن ہتھیار ڈال دے اور لڑائی بند ہوجائے) اضواء البیان۔ الیسر التفاسیر، تفسیر حقانی،،

== ذٰلِكَ ۔ خبر ہے جس کا مبتداء محذوف ہے ای الامر ذٰلِكَ۔ یعنی ان کے متعلق حکم یہی ہے۔ یا اس سے قبل فعل محذوف ہے ای افعلوا بھم ذٰلِكَ یعنی ان (دشمنوں کے) ساتھ ایسا ہی کرو۔

== وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ جملہ شرط ہے لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ جواب شرط۔

لَانْتَصَرَ لام جواب شرط کے لئے ہے اِنْتَصَرَ ماضی واحد مذکر غائب ہے اِنْتِصَارٌ (افتعال) مصدر۔ بمعنی مدد طلب کرنا۔ ظالم سے انتصار کے معنی اس سے انتقام لینے یا اس کو سزا دینا ہے یا اس سے بدلہ لینا ہے یہاں یہی مؤخر الذکر معنی مراد ہیں یعنی اگر اللہ چاہتا تو کافروں سے (خود ہی) انتقام لے لیتا یعنی تمہارے جہاد کے بغیر ہی ان کو ہلاک کر دیتا۔

== وَ لٰكِنْ واؤ عاطفہ ہے لٰكِنْ اگرچہ حرف عطف کا کام دیتا ہے لیکن جب اپنے ماقبل کے جملہ میں پیدا شدہ ابہام کو دور کرنے کے لئے آئے اور دوسرے جملہ کے ساتھ آئے تو استدراک کا فائدہ دیتا ہے پھر یہ عاطفہ نہ ہوگا۔ اگرچہ واؤ عاطفہ کے ساتھ آسکتا ہے جیسا کہ آیت زیر غور۔

یا اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ (۴۳: ۷۶)

مؤلف لبسیط کا قول ہے: جب لٰكِنْ واؤ کے ساتھ آئے۔ تو عطف کیلئے آتا ہے

توجملہ کا عطف جملہ پر ہوجاتا ہے مثلاً صورت مذکورہ میں۔

وَ لٰکِنْ کے بعد عبارت مقدرہ ہے ای ولکن امرکم بالقتال وشرعہ لکم لحکمۃ ھی ان یبلو بعضکم ببعض ای یختبرکم من یقاتل منکم ومن لا یقاتل والمؤمن یقتل فیدخل الجنۃ والکافر یقتل فیدخل النار۔

لیکن اس نے تم کو قتال کا حکم کیا اور اسے تمہارے لئے حکمت پر مبنی ایک قانون بنادیا۔ کہ تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائے اور تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے کون مقاتلہ کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔ مؤمن اس مقاتلہ میں مارا جائے تو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور کافر مارا جائے تو واصل جہنم ہوگا:

وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جملہ شرط اور اگلا جملہ جواب شرط ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے وہ (اللہ) ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

لَنْ یُّضِلَّ۔ مضارع منفی منصوب تاکید بلن۔ صیغہ واحد مذکر غائب اِضْلَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ ہرگز اکارت نہیں کرے گا۔ وہ ہرگز رائیگاں نہیں کرے گا۔

اَعْمَالَھُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر لَنْ یُّضِلَّ کا مفعول، ان کے اعمال۔

۴۷: ۵ = سَیَھْدِیْھِمْ س مضارع پر داخل ہوکر اسے مستقبل قریب کے لئے خاص کردیتا ہے یَھْدِیْ کی ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے ھِمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب الذین قتلوا فی سبیل اللہ کی طرف راجع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستہ پر چلائے گا۔

وَ یُصْلِحُ بَالَھُمْ۔ واؤ عاطفہ یُصْلِحُ مضارع واحد مذکر غائب اِصْلَاحٌ (افعالٌ) مصدر۔ ان کی حالت درست کردیگا۔

۴۷: ۶ = عَرَّفَھَا لَھُمْ۔ عَرَّفَ ماضی واحد مذکر غائب تَعْرِیْفٌ (تفعیلٌ) مصدر اس نے اس سے تعارف کرادیا۔ اس نے اس کی پہچان کرائی۔ اس نے اس کی تعریف کی۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب الجنۃ کی طرف راجع ہے

امام راغب لکھتے ہیں کہ عَرَّفَہٗ کے معنی خوشبودار کرنے کے بھی آتے ہیں جنت کے بارے میں جو یہ ارشاد ہورہا ہے عَرَّفَھَا لَھُمْ اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ حق تعالیٰ نے جنت کو اہل جنت کے لئے خوشبودار اور مزین کردیا ہے:

فَائِدَہ :۔ سَیَھْدِیْھِمْ۔ ان کو سیدھے راستے پر چلائے گا۔
اس میں اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو اب کس بات کی ہدایت ہوگی؟ مختلف مفسرین نے مختلف طریقے پر اس کی تفسیر کی ہے۔
صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں!
اس کا جواب یہ ہے کہ :۔ ہاں ہوگی! منکر و نکیر کے سوال و جواب کی۔ سعادت اور دار الخلد کے منازل طے کر کے حقیقی منزل تک پہنچنے کی، مدارک التنزیل میں بھی یہی آیا ہے
ضیاء القرآن میں ہے :۔
یعنی جنت اور رضائے الٰہی کی ذی شان منزل تک انہیں رسائی حاصل ہو جائے گی۔ راہ کی رکاوٹیں دور کر دی جائیں گی۔ فاصلے سمٹ کر رہ جائیں گے۔
تفسیر الماجدی میں ہے :۔
سَیَھْدِیْھِمْ :۔ یعنی ان کے منزل مقصود تک پہنچنے تک ہر قدم پر ان کی راہنمائی اور دستگیری ہوتی رہے گی۔
مولانا مودودی لکھتے ہیں۔
رہنمائی کرنے سے مراد ظاہر ہے کہ اس مقام پر جنت کی طرف رہنمائی کرنا ہے :
۴۷: ۷ = اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ : اِنْ شرطیہ ہے۔ تَنْصُرُوْا مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ)، جمع مذکر حاضر، اَللّٰہَ مفعول فعل تَنْصُرُوْا کا۔
یَنْصُرْکُمْ جوابِ شرط۔ یَنْصُرْ مضارع مجزوم بوجہ جوابِ شرط۔ صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔
اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا، یعنی اگر تم اللہ کے دین اور اس کے رسول کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے دشمنوں کے خلاف فتح دے گا اور دین و دنیا کے امور میں تمہاری مدد کرے گا۔
= وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ۔ واؤ عاطفہ یُثَبِّتْ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَثْبِیْتٌ (تفعیل) مصدر۔ جمائے رکھیگا۔ ثابت قدم رکھیگا۔ اَقْدَامَکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مفعول یُثَبِّتْ کا۔ اور وہ تم کو ثابت قدم رکھے گا۔
۴۷: ۸ = وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ واؤ عاطفہ اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر۔ کَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب صلہ اپنے موصول کا۔ اور جنہوں نے کفر کیا۔ اور جو کافر ہیں :۔

جملہ شرط ہے۔
= فَتَعْسًا لَّهُمْ ف جواب شرط کے لئے تَعْسًا مصدر (باب فتح ضرب) سے آتا ہے۔ لغات القرآن - باب سمع سے آتا ہے۔ المفردات ، بمعنی ہلاکت، خواری، گر پڑنا، ٹھوکر لگنا۔ اصل میں اس کے معنی ٹھوکر کھا کر اوندھے منہ گرنا اور پھر اٹھ نہ سکنا کے ہیں۔
فَتَعْسًا لَّهُمْ - سو ان کے لئے ہلاکت ہے۔
مختلف علماء کے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔
۱:۔ حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا۔ ان کے لئے اللہ کی رحمت سے دوری ہے۔
۲:۔ ابوالعالیہ نے ترجمہ کیا ہے سُقوط۔ یعنی مغلوبیت، گراوٹ۔
۳:۔ ضحاک نے کہا۔ ناکامی۔
۴:۔ ابن زید نے کہا پراگندگی۔
۵:۔ فراء نے کہا تَعْسًا مصدر ہے اور یہ جملہ دعائیہ ہے۔
۶:۔ بعض علماء نے کہا کہ اس کا معنی ہے۔ دنیا میں ٹھوکر کھانا آخرت میں دوزخ میں گرنا
= وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ اور وہ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔
۴۷:۹ = ذٰلِكَ: ای الضلال والتعس - یہ بربادی اور خواری۔
= بِاَنَّهُمْ میں ب سببیہ ہے یہ (بربادی و خواری) اس لئے کہ انہوں نے .....
= كَرِهُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب كَرَاهَةٌ (باب سمع) مصدر۔ انہوں نے ناپسند کیا۔
= مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا، یعنی قرآن،
= فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۔ اَحْبَطَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِحْبَاطٌ (افعالٌ) مصدر۔ اس نے اکارت کر دیا (ان کے اعمال کو)
حبط اعمال کی تین اقسام ہیں۔
۱:۔ ایمان نہ ہونے کے باعث دنیا کے تمام اچھے کام مثلاً حُسنِ معاشرت، پاکیزہ اخلاق وغیرہ آخرت میں بالکل بے نتیجہ ہیں۔
۲:۔ انسان میں ایمان موجود ہے لیکن جو اعمالِ خیر سر انجام دیئے وہ لوجہ اللہ نہیں تھے اس لئے اکارت ہوئے۔
۳:۔ اعمالِ صالحہ تو موجود ہیں لیکن اس کے مقابل اس کثرت سے گناہ کئے کہ اعمال صالحہ

بے اثر ہو کر رہ گئے اور گناہوں کا پلّہ بھاری رہا۔

۴۷ : ۱۰ = اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ أ استفہام انکاری ہے ف عاطفہ کا عطف جملہ محذوف پر ہے۔ ای: اقعدوا فی اماکنھم فلم یسیروا فی الارض۔ کیا وہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور زمین میں (یا اپنے ملک میں) چلے پھرے نہیں؟

لَمْ یَسِیْرُوْا مضارع نفی حجد بلم۔ جمع مذکر غائب ضمیر فاعل کا اہالیان مکہ کی طرف اشارہ ہے سَیْرٌ (باب ضرب) مصدر کیا وہ چلے پھرے نہیں؟

= فَیَنْظُرُوْا۔ ای فلم ینظروا۔ اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔ الجملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔

= دَمَّرَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَدْمِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے اکھاڑ مارا اس نے ہلاکت ڈال دی۔ اس نے تباہی ڈال دی۔

= اَمْثَالُهَا۔ مضاف مضاف الیہ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب عاقبۃ کے لئے ہے یا عقوبۃ عاقبۃ کے لئے۔

یعنی کافروں (مکہ کے کافروں کی) کی عاقبت بھی ایسی ہی ہوگی (کیونکہ کفر جو علتِ ہلاکت و بربادی ہے وہ ان میں اور ان میں مشترک ہے۔ اَمْثَالُهَا میں مشابہت صرف وقوعِ عذاب کے لحاظ سے ہے نہ کہ نوعیتِ عذاب کے لحاظ سے ہے۔ (الماجدی)

۴۷ : ۱۱ = ذٰلِكَ: ای نصر المؤمنین وسوء عاقبۃ الکافرین۔ مسلمانوں کی فتحیابی اور کافروں کی زبوں حالی۔

= بِاَنَّ اللّٰهَ۔ ب سببیت کی ہے اَنَّ حرف تحقیق ہے اور حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ اَللّٰهُ اسم اَنَّ اور منصوب بوجہ عمل اَنَّ ہے۔ باقی جملہ خبر ہے اَنَّ کی۔

= مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ مَوْلٰی مضاف، الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صلہ و موصول مل کر مضاف الیہ۔ ایمان والوں کا مولیٰ۔

مَوْلٰی اسم مفرد۔ مَوَالِی جمع، دوست، مددگار، کارساز، حمایتی، آقا۔ وَلِیٌّ (حسِبَ یَحْسَبُ) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے اس کی جمع مَوَالِی ہے مَوْلٰی اسم فاعل و اسم مفعول ہر دو طرح مستعمل ہے نیز ملاحظہ ہو ۴۴ : ۴۱۔ متذکرۃ الصدر۔

ترجمہ ہوگا:۔

یہ اس لئے کہ جو مومن ہیں ان کا خدا کارساز ہے (اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں ہے)

۴۷ : ۱۲ = يَتَمَتَّعُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب، تَمَتُّعٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ وہ فائدہ حاصل کرتے ہیں (دنیا میں) وہ مزے اڑا لیتے ہیں۔

= كَمَا : كَ حرف تشبیہ ہے اور مَا مصدریہ سے مرکب ہے۔ جیسا کہ (کھاتے ہیں چوپائے)

= تَأْكُلُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب الْاَنْعَامُ چوپائے، مولیشی، بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، اونٹ، مولیشی کو اس وقت تک اَنْعَامٌ نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ ان میں اونٹ شامل نہ ہوں۔ یہ نَعَمٌ کی جمع ہے۔

= مَثْوًى ظرف مکان ہے۔ مفرد۔ مَثَاوِیْ جمع۔ ٹھکانہ۔ دراز مدت تک ٹھہرنے کا مقام قیام گاہ۔ فرودگاہ۔ ثَوٰی يَثْوِیْ ثَوَاءٌ، ثَوِیٌّ (باب ضرب) مصدر، ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ اترنا (قیام کے لئے)

۴۷ : ۱۳ = وَ كَاَيِّنْ۔ واؤ عاطفہ ہے كَاَيِّنْ اصل میں كَاَيٍّ تھا۔ قرآنی اصطلاح میں تنوین کو بصورت نون لکھا گیا۔ كَاَيِّنْ ہمیشہ خبری صورت میں مستعمل ہے، مبہم کثیر تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ ابہام کو دور کرنے کے لئے اس کے لئے بطور تمیز کوئی لفظ مذکور ضرور ہوتا ہے عموماً ممیز لفظ مِنْ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ (۳ : ۱۴۶) اور بکثرت پیغمبروں کی معیت میں بہت سے اللہ والوں نے (کافروں سے) جہاد کیا۔ اس مثال میں كَاَيِّنْ نے کثیر تعداد کو ظاہر کیا۔ لیکن کس کی یہ بات مبہم تھی جب اس کے بعد مِنْ نَّبِيٍّ آیا۔ تو ابہام دور ہو گیا" اور معلوم ہو گیا کہ وہ کثیر تعداد پیغمبروں کی تھی

كَاَيِّنْ ہمیشہ آغاز کلام میں آتا ہے۔ اس سے پہلے حرف جر نہیں آتا۔ اس کی خبر ہمیشہ مرکب ہوتی ہے مفرد کبھی نہیں ہوتی۔

قرآن مجید میں كَاَيِّنْ ہر جگہ بصورت خبر آیا ہے۔ بہت، بکثرت، نیز ملاحظہ ہو ۳ : ۱۴۶۔

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت سی بستیاں

هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ۔ هِيَ ضمیر واحد مؤنث غائب قَرْيَةٍ کی طرف راجع ہے۔ اَشَدُّ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ سخت تر، قوی تر، قُوَّةً اسم تمیز، (از روئے قوت) قَرْيَتِكَ، تیری بستی، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف الَّتِيْ اسم موصول واحد مؤنث اَخْرَجَتْكَ صلہ اپنے موصول کا، صلہ اور موصول مل کر،

صفت ہوئے اپنے موصوف کی۔ موصوف اور صفت مل کر مفضل علیہ۔
وہ بستیاں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے جس نے آپ کو نکال دیا تھا بڑھ چڑھ کر تھیں
قَرْيَةٍ سے مراد اہل قریہ ہیں۔ مضاف کو حذف کر دیا گیا اور مضاف الیہ پر مضاف کے
احکام جاری کر دیئے گئے۔
اَلَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ: اَلَّتِيْ اسم موصول واحد مؤنث قَرْيَةٌ کے لئے آیا ہے
اور اسی بناء پر اَخْرَجَتْ ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ استعمال ہوا ہے مراد یہاں
بستی کے بسنے والے ہیں جنہوں نے آپ کو وطن سے نکال دیا تھا۔
اَهْلَكْنٰهُمْ: اَهْلَكْنَا۔ ماضی جمع متکلم اِهْلَاكٌ افعال مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول
جمع مذکر غائب۔ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔
فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ۔ نَاصِرَ منصوب بوجہ عمل لاَ ہے، سو کوئی ان کا مددگار
نہ ہوا۔ یہاں بستیوں کی بجائے اہل بستی مذکور ہوئے ہیں۔ اس لئے جمع کا صیغہ استعمال
ہوا ہے۔
۴۷: ۱۴ = اَفَمَنْ كَانَ۔ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے فَ کا عطف
جملہ مقدرہ پر ہے۔ مَنْ موصولہ ہے۔
= عَلٰى بَيِّنَةٍ۔ بيّنة۔ کھلی دلیل۔ واضح دلالت کو بیّنہ کہتے ہیں۔ خواہ دلالت
عقلی ہو یا محسوسہ۔ بَيِّنَاتٌ جمع ہے۔
= كَمَنْ کاف تشبیہ اور مَنْ موصولہ سے مرکب ہے اس شخص کی طرح جو کہ....
= زُيِّنَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب تَزْيِيْنٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ سنوارا گیا
اسے مزین کیا گیا۔ وہ اچھا کر کے دکھلایا گیا۔
= سُوْءُ عَمَلِهٖ۔ سُوْءُ برائی۔ برا کام، گناہ۔ عیب۔ سَوْءٌ۔ سَاءَ
يَسُوْءُ (باب نصر) مصدر سے اسم ہے۔ مضاف، عَمَلِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر
مضاف الیہ۔ اس کے عملوں کی برائی۔ اس کی بداعمالی۔
= وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ۔ واؤ عاطفہ۔ اِتَّبَعُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔
انہوں نے اتباع کیا۔ انہوں نے پیروی کی۔ اَهْوَآءَهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر
مفعول اِتَّبَعُوْا کا۔ اَهْوَآءٌ جمع ہے هَوًى کی۔ خواہشیں۔ اِتَّبَعُوْا اور....
اَهْوَاءَ هُمْ: میں ضمیر جمع مذکر غائب مَنْ کے معنی کے اعتبار سے استعمال کی گئی
ہے۔

مَنْ گو لفظاً واحد ہے لیکن معنیٰ یہاں بطور جمع مراد ہے ۔

ترجمہ :۔ بھلا جو لوگ اپنے رب کے واضح راستے پر ہوں ۔کیا وہ اُن اشخاص کی طرح ہو سکتے ہیں جنہیں (شیطان کی طرف سے) ان کی بداعمالیاں اچھی کر کے دکھائی گئی ہوں اور جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی ۔ الجواب : لَیْسُوْا سَوَاءً وَ لَا مُمَاثَلَۃَ بَیْنَھُمَا اَبَدًا (وہ ہرگز یکساں نہیں ہو سکتے اور ان میں کبھی بھی مماثلت نہیں ہو سکتی)

۴۷: ۱۵ = مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۔مبتداء فِیْھَا اَنْھٰرٌ ۔۔ ۔۔۔ وَمَغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ : خبر ۔

کَمَنْ ھُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ ۔خبر جس کا مبتدا محذوف ہے ای اَمَنْ ھُوَ فِیْ ھٰذَا النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ الدَّآئِمِ کَمَنْ ھُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ ۔

مَثَلُ الْجَنَّۃِ مضاف مضاف الیہ ۔اس جنت کی مثال ۔ اگر مَثَلُ مرفوع مذکور ہے اور اس کے بعد کَمَثَلِ نہیں آیا ۔ تو صرف آیت ۲ : ۲۱۴ میں مشبہ یعنی تشبیہی قصہ مراد ہے ۔ باقی آیات میں مَثَلُ کا معنیٰ ہے صفت ۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر مَثَلُ کا اطلاق اس حال یا صفت یا قصہ پر ہونے لگا جس میں کوئی عجیب ندرت اور پُرشکوہ عظمت ہو مثلاً لِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی (۱۶ : ۶۰) اللہ کی عجیب شان عالی ہے ۔ یا مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ ۔۔۔ (آیت زیر مطالعہ) جنت کی عجیب نادر حالت اور صفت ،، (لغات القرآن جلد پنجم ص ۳۱۶)

اَلَّتِیْ اسم موصول واحد مؤنث ، وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ (جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے) صلہ ۔ موصول وصلہ مل کر اَلْجَنَّۃِ کی صفت ۔ یہ جملہ مُبتدا ہے

ترجمہ :۔ جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی صفت (کیفیت) یہ ہے !

= فِیْھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الجنۃ ہے ۔

= غَیْرِ اٰسِنٍ ۔ اٰسِنٍ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۔ سخت بدبودار ، اَسَنٌ وَّاُسُوْنٌ (باب ضرب ونصر) مصدر (پانی کا سڑا ہوا ہونا ۔ بدبودار ہونا ۔ غَیْرُ اٰسِنٍ ۔ ایسا پانی جس کا مزہ اور بُو کبھی نہ بگڑے ۔

= لَمْ یَتَغَیَّرْ ۔ مضارع نفی جحد بلم ۔ مجزوم بوجہ عمل لَمْ ۔ صیغہ واحد مذکر غائب تَغَیُّرٌ (تفعّلٌ) مصدر ۔ کبھی نہ بگڑے !

== لَذَّۃٍ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، یعنی لذیذ۔ اس کا مذکر لَذٌّ آتا ہے۔ یا یہ مصدر ہے اور مضاف محذوف ہے ای ذَاتَ لَذَّۃٍ (لذت والی۔ یا بطور مبالغہ لذیذ کو لذت فرما دیا۔ یعنی سراسر لذت ہی لذت، نہ اس کی بُو ناگوار ہوگی جیسے دنیوی شراب کی ہوتی ہے نہ نشہ اور خمار ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

== شٰرِبِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ شَارِبٌ واحد۔ شُرْبٌ (باب سَمِعَ) مصدر پینے والے۔

== عَسَلٍ مُّصَفًّی۔ موصوف وصفت، نہایت صاف شہد جس میں نہ موم کی آمیزش ہوگی نہ کسی اور چیز کی۔

== وَلَھُمْ میں واؤ عاطفہ ہے۔

== کَمَنْ ھُوَ: میں کَ تشبیہ کا ہے مَنْ موصولہ ہے۔ کَمَنْ ھُوَ میں مَنْ لفظ کے لحاظ سے مفرد ہے اس لئے ھُوَ ضمیر مفرد راجع کردی گئی ہے لیکن معنی کے لحاظ سے مَنْ جمع ہے اس لئے سُقُوْا کی ضمیر جمع لوٹائی گئی ہے۔

خَالِدٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ خُلُوْدٌ باب نصر مصدر۔ ہمیشہ رہنے والا۔ سدا رہنے والا۔ کیا ایسے لوگ جو سدا رہنے والی نعمتوں میں رہنے والے ہیں ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

== وَسُقُوْا۔ میں واؤ حالیہ ہے۔ اور عاطفہ بھی ہو سکتی ہے۔ سُقُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ سَقْیٌ (باب ضرب) مصدر۔ ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ، جمع مذکر غائب ان لوگوں کے لئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوں گے۔ ان کو پلایا جائے گا۔

== مَآءً حَمِیْمًا۔ موصوف صفت مل کر مفعول ثانی فعل سُقُوْا کا۔ کھولتا ہوا پانی، حَمِیْمٌ سخت گرم پانی کو کہتے ہیں۔ اسی اعتبار سے قریبی دوست کو بھی حمیم کہتے ہیں کیونکہ اپنے دوست کی حمایت بہت جلدی گرمی پکڑتا ہے۔

== فَقَطَّعَ فَ عاطفہ ہے۔ قَطَّعَ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَقْطِیْعٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ضمیر فاعل مَآءً کی طرف راجع ہے۔

== اَمْعَآءَ ھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَمْعَاءٌ جمع ہے مِعًی ومِعْیٌ کی۔ بمعنی آنتیں اَمْعَآءَ مفعول ہے قَطَّعَ کا۔ اور ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے جو کہ معنًی جمع ہے۔

= یَسْتَمِعُ: مضارع واحد مذکر غائب اِسْتِمَاعٌ (افتعال) مصدر۔ وہ سنتا ہے وہ کان لگاتا ہے۔ یہاں لفظی طور پر ضمیر واحد مذکر استعمال ہوئی ہے لیکن معنًی یہ جمع کے لئے ہے۔ جیسا کہ بعد کی عبارت سے ظاہر ہے مثلاً آگے چل کر ان کے لئے خَرَجُوْا اور قَالُوْا استعمال ہوا ہے۔

= اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر۔

= اُوْتُوا الْعِلْمَ: صلہ۔ اُوْتُوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ دیئے گئے۔ ان کو دیا گیا۔ اَلْعِلْمَ مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔

ترجمہ:۔ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ: تو پوچھتے ہیں اہل علم سے (ان سے جن کو علم دیا گیا)

= مَاذَا۔ مَا حرف استفہام ہے اور ذَا فصل کے لئے تاکہ مَا نافیہ اور مَا استفہامیہ میں امتیاز ہو جائے۔ کیا چیز۔ کیا ہے۔

= قَالَ۔ میں ضمیر فاعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے۔ ای ماذا قال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= اٰنِفًا۔ اَلْاَنْفُ کے اصل معنی ناک کے ہیں، مجازاً کسی شے کے سرے اور اس کے بلند تر حصہ کو بھی اَنْفٌ کہتے ہیں۔ چنانچہ پہاڑ کی چوٹی کو اَنْفُ الْجَبَلِ کہتے ہیں۔ حمیّت و غضب اور عزت و ذلت کو بھی انف کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ ایک شاعر نے کہا ہے:۔

اِذَا غَضِبَتْ تِلْكَ الْاُنُوْفُ لَمْ اُرْضِهَا۔
وَلَمْ اَطْلُبِ الْعُتْبٰى وَلٰكِنْ اَزِيْدُهَا۔

اور جب وہ ناراض ہوں گے تو میں انہیں راضی نہیں کروں گا بلکہ ان کی ناراضگی کو اور بڑھاؤں گا۔

اور متکبر کے متعلق کہا جاتا ہے:۔ شَمَخَ فُلَانٌ بِاَنْفِهٖ۔ فلاں نے ناک چڑھائی اور تَرِبَ اَنْفُهٗ۔ وہ ذلیل ہوا۔

اِسْتَاْنَفْتُ الشَّیْءَ۔ کے معنی کسی شے کے سرے اور مبدا کو پکڑنے اور اس کا آغاز کرنے کے ہیں۔ اور اسی سے ارشاد ہے: مَاذَا قَالَ اٰنِفًا: انہوں نے ابھی ابھی (شروع میں) کیا کہا تھا (المفردات)

= اُولٰئِكَ اسم اشارہ۔ یہ لوگ۔
= طَبَعَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے مہر لگادی۔ اس نے بند لگادیا۔ اس نے چھاپ بٹھیہ لگادیا۔ اس نے کندہ کردیا۔ طَبْعٌ (باب فتح) مصدر۔

فَائِدَۃٌ: یہ ان کفار ومنافقین ومنکرین اہل کتاب کا ذکر ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آکر بیٹھتے تھے اور آپ کے ارشادات یا قرآن مجید کی آیات سنتے تھے مگر چونکہ ان کا دل ان مضامین سے دور تھا جو آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوتا تھا اس لئے سب کچھ سن کر بھی وہ کچھ نہ سنتے تھے اور باہر نکل کر مسلمانوں سے پوچھتے تھے کہ ابھی ابھی آپ کیا فرما رہے تھے (تفہیم القرآن) یا وہ استہزاءً ایسے سوال کرتے تھے۔
۴۷: ۱۷ = اِھْتَدَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اِھْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر۔ انہوں نے ہدایت پائی۔ اِھْتَدَوْا کا لفظ جہاں قرآن مجید میں آیا ہے وہاں امور اخرویہ میں ہدایت پانا مراد ہے اِھْتِدَاءٌ کا استعمال کبھی ہدایت طلب کرنے یا اس کے لئے کوشش کرنے نیز کسی ہدایت یافتہ کی پیروی کرنے کے متعلق بھی ہوتا ہے۔ اس باب میں ہدایت حاصل کرنے کے لئے اپنے اختیار سے کوشش کرنا کے معنی پائے جاتے ہیں۔
اگرچہ لغت کے اعتبار سے ھُدًی اور ھدایۃ میں کوئی فرق نہیں مگر ھُدًی کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہدایت فرمانے کے لئے استعمال کیا ہے یعنی ہدایت کی جو نسبت اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے ہے اس کے لئے ھُدًی کا لفظ مخصوص ہے جیسے کہ قرآن مجید میں آیا ہے قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی (۲: ۱۲۰) فرما دیجئے کہ خداوند تعالیٰ کی ہدایت ہی (اصل) ہدایت ہے۔
= زَادَھُمْ: ماضی واحد مذکر غائب ضمیر فاعل اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔ زِیَادَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ اس نے زیادہ دیا۔ اس نے بڑھادیا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اس نے ان کو زیادہ دیا۔ اس نے ان کو بڑھایا۔ اس نے ان کو مزید ہدایت بخشی۔
= وَاٰتٰھُمْ تَقْوٰھُمْ۔ اور ان کو ان کے تقویٰ کی توفیق بخشی۔ یا توفیق دیتا ہے ھُمْ ضمیر مفعول ہے تَقْوٰھُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا تقویٰ۔
۴۷: ۱۸ = فَھَلْ یَنْظُرُوْنَ۔ استفہام انکاری ہے اَلسَّاعَۃُ سے مراد روز قیامت

ہے۔ بَغْتَۃً۔ اچانک۔ یکایک، مزید تشریح کے لئے ملاحظہ ہو (۶:۴۳:۶۶)
پس کیا یہ لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے۔
= فَقَدْ جَاءَ اَشْرَاطُهَا۔ ف عاطفہ، قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے اَشْرَاطُهَا مضاف مضاف الیہ اَشْرَاط۔ جمع ہے اس کی واحد شَرَطٌ ہے جس کے معنی علامت کے ہیں۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب اَلسَّاعَۃ کی طرف راجع ہے قیامت کی نشانیاں۔

الشرط وہ معین حکم جس کا وقوع کسی دوسرے امر پر معلق ہو اسے شرط کہتے ہیں وہ دوسرا امر اس کے لئے بمنزلہ علامت کے ہوتا ہے اس کی جمع شَرَائِط ہے۔
عربی میں شُرَطٌ پولیس کو بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بھی ایسی علامت لگا لیتے ہیں جس سے ان کی پہچان ہو سکتی ہے۔

فَقَدْ جَاءَتْ اَشْرَاطُهَا۔ سو بے شک اس کی نشانیاں (وقوع میں) آچکی ہیں۔ اشراط یا شرط کا استعمال قرآن مجید میں صرف اسی آیت میں ہوا ہے۔
= فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ۔ تقدیر کلام یوں ہے فَاَنّٰى لَهُمْ ذِكْرٰىهُمْ اِذَا جَاءَتْهُمْ۔ ذِكْرٰىهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر۔ اَنّٰى خبر مقدم۔ لَهُمْ متعلق خبر۔ جملہ اَنّٰى لَهُمْ ذِكْرٰىهُمْ جواب شرط ہے جو شرط سے مقدم آیا ہے۔ اِذَا جَاءَتْهُمْ جملہ شرط مؤخر۔
ترجمہ ہوگا: تو جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہوئی تو ان کو سمجھنا کہاں میسر ہوگا۔
(ترجمہ و نحو از تفسیر بیان القرآن)

یعنی اگر قیامت یک لخت آگئی تو ان کی توبہ کیا ہوگی؟ ان کو توبہ و استغفار کا تو موقعہ ہی نہ ملیگا۔ جب قیامت آہی گئی تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اس وقت توبہ و استغفار یا دِ خدا ان کو کچھ نفع نہ دے گا۔
ذِكْرٰى مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ (باب نصر) بمعنی ذکر، یاد کرنا۔ نصیحت پکڑنا نصیحت۔ ذِكْرٰى کثرتِ ذکر کے لئے بولا جاتا ہے یہ ذِكْرٌ سے زیادہ بلیغ ہے
۴۷: ۱۹ = فَاعْلَمْ۔ پس آپ جان رکھیں۔ یا۔ یقین رکھیں۔ (اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فَ سببیہ ہے۔ یعنی جب آپ کو مومنوں کا خوش نصیب ہونا اور کافروں کا بدنصیب ہونا معلوم ہوگیا ہے تو آپ کو اللہ کی وحدانیت اور

نفس کی اصلاحِ احوال اور اعمال کا جو علم حاصل ہو گیا ہے اس پر جمے رہئے قیامت کے دن یہی علم آپ کے لئے مفید ہو گا۔

اِعْلَمْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ عِلْمٌ باب سمع مصدر۔ تو جان لے۔

= اِسْتَغْفِرْ امر واحد مذکر حاضر، اِسْتِغْفَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ تو بخشش مانگ۔ تو معافی مانگ۔

فَائِدَہ: اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ سے معصوم تھے کسی گناہ کا ارتکاب آپ سے ممکن ہی نہ تھا۔ لیکن بندہ کی عبادت اللہ رب العزت کی جلالت وعظمت کے مقابلہ میں بہرحال قاصر ہے (عبادت کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟) اسی لئے حکم ہوا کہ اپنے کو حق عبادت ادا کرنے سے قاصر سمجھتے ہوئے استغفار کیجئے اور آپ کی امت کو بھی آپ کی پیروی کرنی چاہئے۔

= وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ اور مؤمنوں کے لئے بھی اور مومنات کیلئے بھی۔ اَلْمُؤْمِنٰت کا عطف مؤمنین پر ہے: ای وللمؤمنٰت۔

= مُتَقَلَّبَكُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ اسم ظرف مکان۔ تَقَلُّبٌ (تفعّلٌ) مصدر سے۔ گھومنے پھرنے کی جگہ۔ یعنی مشاغلِ دنیوی میں جہاں جہاں تم گھومتے پھرتے رہو

= مَثْوٰىكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے ٹھہرنے کا مقام۔ مَثْوٰى اسم ظرف مکان مَثَاوِی جمع۔ ٹھکانا۔ مدت دراز تک ٹھہرنے کا مقام۔ فرودگاہ۔ ثَوٰى يَثْوِى (باب ضرب) ثَوَاءٌ ثَوِیٌّ۔ مصدر۔ متعدی بنفسہ بھی ہے ای ثَوَی المکانَ اور ثَوٰى بالمکانِ۔ دونوں کا مطلب وہ اس جگہ ٹھہرا۔ ہو گا۔

مطلب: مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام احوال کو جانتا ہے تمہاری کوئی حالت اس سے پوشیدہ نہیں اس لئے اس سے ڈرتے رہو

٤٧: ٢٠ = وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ۔ ای یقول المؤمنون الصادقون حرصًا علی الجهاد لما فیہ من الثواب الجزیل هلا انزلت سورة یؤمر فیها بالجهاد۔ اور جو سچے اور صادق ایمان والے ہیں وہ جہاد کے ثواب عظیم کے مدنظر دفور شوق سے کہتے ہیں کہ کوئی ایسی سورت کیوں نہیں نازل ہوتی جس میں صریحًا جہاد کا حکم دیا گیا ہو۔

لَوْلَا تحضیضیہ ہے اُبھارنے اکسانے کے لئے) نیز ملاحظہ ہو (۶: ۴۳)

= سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ ۔ موصوف وصفت، محکمۃ اسم مفعول واحد مؤنث محکم کی گئی۔ مضبوط کی ہوئی۔ یعنی وہ آیت جو معنیٰ مراد پر صریح دلالت کرے۔ اِحْكَامٌ۔ (افعال) مصدر سے۔

= ذُكِرَ۔ ماضی مجہول۔ واحد مذکر غائب۔ ذکر کیا گیا ہو۔ ذِكْرٌ (باب نصر) مصدر۔

= فِيْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع سُوْرَةٌ ہے

= اَلْقِتَالُ۔ ذُكِرَ کا مفعول مالم یسم فاعلہ۔ ای الجہاد۔

ذکر فیہا القتال۔ ای امر فیہا بالجہاد جس میں جہاد کا حکم دیا گیا ہو

= الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔ موصول وصلہ مل کر رَاَيْتَ کا مفعول۔ تو دیکھے ایسے لوگوں کو جن کے دلوں میں مرض ہے۔ مَرَضٌ سے مراد ضعف فی الدین۔ ایمان کی کمزوری ہے۔ انفاق کا مرض۔ ایسے ہی معنوں میں دوسری جگہ آیا ہے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (۲: ۱۰) ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا۔ پس خدا نے ان کا مرض اور زیادہ کردیا۔ یہاں آیت زیر مطالعہ میں نفاق کا مرض مراد ہے۔

= يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ جملہ حالیہ ہے بایں حال کہ وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہو اَلْمَغْشِيِّ اسم مفعول واحد مذکر۔ غَشْيٌ باب سمع مصدر۔ غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيًا بے ہوشی طاری ہونا۔ غشو مادہ (ناقص وادی)

المغشی بروزن مفعول اصل میں مَغْشُوْيٌ تھا ماضی غَشِيَ مضارع يَغْشٰى اسم فاعل (رَاضِيٌ کی تعلیل عرفی کے بعد رَاضٍ ہوا) کی موافقت سے واؤ کو یاء کیا یَ کو یَ میں مدغم کیا اور ماقبل کے ضمہ کو یَ کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا۔ مَغْشِيٌّ ہوگیا۔ ایسے ہی رَضُوٌ (ناقص وادی) باب سمع سے اسم مفعول مَرْضِيٌّ ہوگا

الْمَغْشِيِّ بے ہوش، جس پر بیہوشی طاری ہو۔

مِنَ الْمَوْتِ موت کی (غشی) موت کی (بیہوشی)

= فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف۔ یہاں وقف کی

مندرجہ ذیل علامات کو مدّنظر رکھیں۔

○ یہ وقفِ تام کی علامت ہے۔ یہاں بات پوری ہوجاتی ہے یہاں ٹھہرنا چاہئے۔

ج۔ یہ وقفِ تام کی علامت ○ پر ج کی علامت ہے یہ وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

قف۔ اس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کا ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

۱۔ بعض علماء نے ج پر وقف کیا ہے اس صورت میں جملہ فَاَوْلٰی لَهُمْ کا ربط سابقہ کلام سے ہے اس صورت میں فَاَوْلٰی لَهُمْ میں سببیہ ہے یعنی بہ سبب اس بات کے کہ جہاد کے وجوب میں جب کوئی آیت محکمہ نازل ہوئی تو منافقین جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا ان پر موت کی سی غشی کا عالم طاری ہوگیا لہٰذا ایسے لوگوں کے لئے اَوْلٰی (ہلاکت، بربادی) ہے یہ وَیْلٌ (ہلاکت و بربادی) سے افعل التفضیل کا صیغہ بمعنی سخت بربادی، سخت ہلاکت) بنایا گیا ہے۔ پہلے وَیْلٌ میں قلب کیا گیا یعنی عین کلمہ کو لام کلمہ اور لام کلمہ کو عین کلمہ بنایا گیا۔ وَلْیٌ ہوگیا۔ پھر افعل کے وزن پر اولیٰ بنایا گیا۔

۲۔ لغات القرآن میں ہے:۔ اَوْلٰی زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ قریب۔ ولی سے جس کے معنی پے درپے واقع ہونے کے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے قریب ہونے کے معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے اس کا صلہ جب لام واقع ہو تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے۔ اس صورت میں خرابی اور بربادی سے زیادہ قریب ہونے یا اس کے زیادہ مستحق ہونے کے ہوں گے۔

چنانچہ اصمعی نے اَوْلٰی لَهُمْ کا یہ معنی لکھا ہے کہ:۔ معناہ قاربہ مَا یُهْلِکُہٗ یعنی اس کو ہلاک کرنے والی چیز قریب ہوگئی۔

ثعلب کہتے ہیں:۔ لَمْ یَقُلْ اَحَدٌ فِیْ اَوْلٰی اَحْسَنَ مِمَّا قَالَ الْاِصْمَعِیْ یعنی اولیٰ کی تحقیق میں اصمعی کا قول نہایت پسندیدہ ہے۔

بربادی و ہلاکت کے معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی (۷۵: ۳۴) تیرے لئے بربادی ہی بربادی ہے۔

۲۔ اگر وقف ج پر کیا جاوے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ تو طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

علیحدہ جملہ ہوگا۔ اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں

۱:۔ طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ : خبر ہے جس کا مبتدا محذوف ہے ای اَمْرُھُمْ طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ۔ ان کو چاہیئے کہ فرمانبرداری کریں اور اچھی بات کہیں (تفسیر حقانی، بیضاوی) یہاں قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کو موصوف و صفت لیا گیا ہے۔

۲:۔ ان کی اطاعت اور بات چیت (کی حقیقت) معلوم ہے۔

(طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مبتدا، مَعْرُوْفٌ خبر) بیان القرآن، الماجدی، المظہری)

۳:۔ طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ خَیْرٌ لَّھُمْ : طاعۃ وقول معروف مبتدا۔ خَیْرٌ لَّھُمْ خبر۔ فرمانبرداری کرنا اور اچھی بات کہنا ان کے لئے بہتر تھا۔ (کشاف، مدارک)

۴:۔ اگر وقف قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ (قف) پر کیا جائے تو عبارت ہوگی۔

فَاَوْلٰی لَھُمْ طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

اس صورت میں بھی مختلف اقوال ہیں:۔

۱:۔ اَوْلٰی بمعنی اَحَقَّ وَاَلْیَقَ۔ یعنی زیادہ مناسب وزیادہ صحیح۔ اس صورت میں طَاعَۃٌ مبتدا موخر ہوگا۔ اور یہ خبر مقدم۔ ای الطاعۃ اولٰی لہم و الیق بہم یعنی اطاعت ان کے لئے زیادہ مناسب تھی۔ (ضیاء القرآن)

۲:۔ اَوْلٰی۔ افعل التفضیل، مبتدا۔ و (لہم) صلتہ و اللام بمعنی الباء و (طاعۃ) خبر کانہ قیل: اولٰی بہم من النظر الیک نظر المغشی علیہ من الموت طاعۃ وقول معروف (روح المعانی) آپ کی طرف ایسے آدمی کی نظر سے دیکھنا جس پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہو اس سے اطاعت اور قول معروف بہتر تھا۔ یعنی یہ ان کے لئے بہتر تھا کہ وہ ایسے حکم کی اطاعت کرتے اور اس کے حق میں اچھے کلمات منہ سے نکالتے۔

۴۷: ۲۱ = طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ اوپر ملاحظہ ہو۔

= فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ۔ پھر جب بات پکی ہوگئی۔ یعنی جب کفار سے جہاد کی ٹھن گئی۔

عَزَمَ ماضی واحد مذکر غائب عَزْمٌ (باب ضرب) مصدر سے ہے۔ بطور فعل لازم استعمال ہوا ہے۔ لیکن عَلٰی کے صلہ کے ساتھ بمعنی کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا۔

فعل متعدی آتا ہے:۔

= اِذَا۔ جب، اس وقت، ناگہاں، ظرفِ زمان ہے: زمانۂ مستقبل پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی زمانہ ماضی کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا (۶۲: ۱۱) اور جب انہوں نے سودا بکتا یا تماشہ ہوتا دیکھا تو منتشر ہو کر اس کی طرف چل دیئے۔

اور اگر اِذَا قسم کے بعد واقع ہو تو پھر زمانہ حال کیلئے آتا ہے جیسے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى۔ (۵۳: ۱) قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے۔

اِذَا اکثر و بیشتر تو شرط ہی ہوتا ہے مگر مفاجات یعنی کسی چیز کے اچانک پیش آجانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۲۰: ۲۰) اور وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ جملہ شرط ہے اس کا جواب فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ جواب شرط ہے۔ جب جہاد کی بات پکی ہو گئی تو اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہتے (یعنی جہاد کی انتہائی رغبت کا جو انہوں نے اظہار کیا اگر وہ اس میں سچے ثابت ہوتے) تو ان کے لئے بہتر تھا۔ لہ اس کی مثال: اذا جاء الشتاء فلوجئتنی لکسوتك۔

بعض کے نزدیک شرط کی جزا محذوف ہے اور تقدیر کلام یوں ہے فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ كَرِهُوْا۔ جب جہاد کی بات پکی ہو گئی (یعنی جب جہاد فرض ہو گیا اس کی تیاریاں شروع ہو گئیں اور مقابلہ و مقاتلہ کی بات ٹھن گئی) تو وہ حکم جہاد کو ناگوار سمجھنے لگے۔ اس صورت میں فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔ علیحدہ کلام ہے فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ جملہ شرط ہے اور لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ جواب شرط ہے۔ اگر وہ اللہ سے سچے رہتے (یعنی رغبتِ جہاد کو سچ کر دکھاتے) تو ان کے لئے یہ الصدق (سچ کر دکھانا) بہتر ہوتا۔

صَدَقُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ صِدْقٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ انہوں نے سچ کر دکھایا (اگر وہ) سچ کر دکھاتے۔

۴۷: ۲۲ = فَهَلْ عَسَيْتُمْ خطاب اَلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ سے ہے غائب سے حاضر کی طرف التفات، تشدید و توبیخ کے لئے ہے کہ تمہارے دلوں میں

جو نفاق کا مرض ہے اس کی وجہ سے نہ صرف تم اللہ سے بلند بانگ دعووں میں سچے ثابت نہ ہو سکے بلکہ تم سے اس سے پست تر کردار کا اندیشہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے یا تم لوگوں کے حاکم بن گئے تو زمین میں فساد برپا کر دو گے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے! (تفہیم القرآن)

ھَلْ: حرف استفہامیہ ہے۔ عَسٰی بمعنی عنقریب ہے، شتاب ہے، ممکن ہے توقع ہے، اندیشہ ہے۔ کھٹکا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رح اپنی تفسیر الاتقان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں عَسٰی فعل جامد ہے غیر منصرف ہے اس کی گردان نہیں آتی (قرآن مجید میں عَسٰی صیغہ واحد مذکر غائب و عَسَیْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر استعمال ہوا ہے اور بس)

اور اسی بنا پر ایک جماعت کا دعویٰ ہے کہ یہ حرف ہے اس کے معنی پسندیدہ بات میں "اُمید" کے اور ناپسندیدہ بات میں اندیشہ اور کھٹکے کے ہیں۔ اور یہ دونوں معنی اس آیت میں جمع ہیں۔ عَسٰی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (۲: ۲۱۶) اور توقع ہے کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں۔ اور خدشہ ہے کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ بری ہو تمہارے حق میں۔

ابن فارس کا بیان ہے کہ عَسٰی قرب اور نزدیکی کے لئے آتا ہے جیسے کہ: قُلْ عَسٰٓی اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ (۲۷: ۷۲) تو کہہ کیا بعید ہے جو تمہاری بیٹھ پر پہنچ چکی ہو۔

اور کسائی نے کہا ہے کہ ہر وہ جگہ جہاں قرآن مجید میں عَسٰی خبر کے لئے آیا ہے بصیغہ واحد آیا ہے جیسا کہ آیت سابقہ میں اور اس کے معنی ہوں گے عسی الامر ان یکون کذا (یعنی توقع ہے کہ معاملہ یوں ہو) اور جہاں استفہام کے لئے آیا ہے بصیغہ جمع ہوتا ہے، جیسے فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ (آیت زیر مطالعہ) پھر تم سے یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے۔ (مزید بحث کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن جلد چہارم)

عَسَيْتُمْ: توقع ہے اندیشہ ہے۔ قاضی شوکانی لکھتے ہیں:۔

کہ اس پر حرف استفہام (یعنی ھَلْ) کو امر متوقع کے ثبوت کے لئے داخل کیا ہے یعنی یہ بتلانا ہے کہ یہ بات ہو کر رہے گی۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ۔ پھر تم سے یہ بھی اندیشہ ہے کہ۔ یا تم سے متوقع ہے کہ...

(عَسَیْتُمْ اہل حجاز کی لغت کے مطابق ہے ورنہ بنی تمیم ضمیر کو عسٰی کے ساتھ نہیں ملاتے)
اس کی خبر اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ہے۔ شرط اِنْ تَوَلَّیْتُمْ جملہ معترضہ ہے مابین عسٰی اور اَنْ تُفْسِدُوْا کے۔

= تَوَلَّیْتُمْ ماضی صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر۔ و ل ی مادہ کے حروف سے باب تفعل سے مندرجہ ذیل معانی میں آتا ہے۔

۱۔ دوستی کرنا۔ رفیق ہونا۔ جیسے كُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ (۲۲:۴) جس کے بارہ میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو بھی اسے دوست رکھے گا تو وہ اس کو گمراہ کر دے گا۔

۲۔ منہ پھیرنا۔ پیٹھ پھیرنا۔ اعراض کرنا۔ جیسے وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا (۹:۷۴) اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو خدا ان کو دکھ دینے والا عذاب دے گا۔ اس معنی میں یہ اکثر عَنْ کے صلہ کے ساتھ متعدی ہوگا۔ عَنْ خواہ لفظوں میں مذکور ہو یا پوشیدہ ہو۔

۳۔ متولی ہونا۔ حاکم ہونا۔ والی ہونا۔ جیسے فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ۔ (آیت ہذا زیر مطالعہ ۲۲:۴۷) پھر تم سے یہ بھی اندیشہ ہے یا تم سے متوقع ہے کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو۔

اور اگر عَنْ مقدر مانا جائے تو ترجمہ ہوگا۔

پھر تم سے یہ بھی اندیشہ ہے یا تم سے متوقع ہے کہ اگر تم (اسلام سے) منہ موڑ گئے یا پھر گئے تو ملک میں خرابی کرنے لگو۔

= اَنْ تُفْسِدُوْا: اَنْ مصدریہ ہے کہ تم (دنیا میں یا ملک میں) فساد مچاؤ۔

= وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ۔ واؤ عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ اَنْ تُفْسِدُوْا پر ہے۔ اس آیت میں خطاب اَلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ سے ہے یہ التفات ضمائر زجر و توبیخ کی تاکید کے لئے ہے۔

تُقَطِّعُوْا مضارع صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ نون اعرابی اَنْ کے عمل سے گر گیا۔ تَقْطِیْعٌ (تفعیل) مصدر۔ تم کاٹو گے۔ تم توڑو گے۔ تم پارہ پارہ کرو گے۔ تم ٹکڑے ٹکڑے کرو گے۔ اَرْحَامَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ہے تُقَطِّعُوْا کا۔ تمہارے قرابت دار۔ تمہاری قرابتیں۔ اَرْحَام رِحْمٌ کی جمع ہے۔ رِحْم عورت کے پیٹ کی

وہ جگہ ہے جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے مجازاً اقرابت کے معنی میں مستعمل ہے کیونکہ اہل قرابت بالواسطہ یا بلاواسطہ ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔

۴۷: ۲۳ = اُولٰئِكَ۔ متذکرہ بالا مخاطبین کی طرف اشارہ ہے۔ التفات ضمائر غصہ ونفرت کے اظہار کے لئے ہے درجۂ خطاب سے گراوٹ کے طور پر حاضر کے بجائے غائب کی ضمیر کا استعمال کیا گیا ہے۔ مبتدا ہے اور اگلا اَلَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ اس کی خبر ہے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

= فَاَصَمَّھُمْ : ف عاطفہ اَصَمَّ ماضی واحد مذکر غائب اِصْمَامٌ (افعال) مصدر اس نے بہرہ کر دیا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جو اُولٰئِكَ کی طرف راجع ہے پھر اس نے ان کو بہرہ کر دیا (کہ حق کی بات نہیں سن سکتے)۔

= وَاَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ واؤ عاطفہ اَعْمٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِعْمَاءٌ (افعال) مصدر۔ جس کے معنی نابینا کر دینے کے ہیں۔ یہاں چشم بصیرت کا کھود دینا مراد ہے اَبْصَارَھُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اَعْمٰی کا مفعول۔ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا (کہ چشم حقیقت بیں سے محروم ہو گئے)

فَائِدَہ: وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے لے کر آیت وَاَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ

آیت ۲۳ تک خطاب ایک ہی گروہ سے ہے لیکن ان کی نیت اور اعمال وافعال کے پیشِ نظر ان کو کبھی صیغہ غائب سے یاد کیا ہے کبھی حاضر سے یہ التفاتِ ضمائر حسبِ حال ان کے اعمال وافعال کے ہے۔

اوّلاً عام بات ہو رہی تھی اور فرمایا کہ اہل ایمان کہتے ہیں کہ کوئی نئی سورت جہاد کے بارے میں کیوں نازل نہیں ہوتی جس میں صریحاً جہاد کا حکم ہو کیونکہ مسلمان کفار کی زیادتیوں سے تنگ آگئے تھے۔ اور ان کے جور وستم کے سلسلہ میں اینٹ کا جواب پتھر کی صورت میں ان کو دینے کا حکم نہ تھا۔ اس لئے وہ حکم الٰہی کا بڑی بے تابی سے انتظار کر رہے تھے کہ جہاد کا حکم ہو تو اپنے تن، من، دھن کی قربانی دے کر دنیا و آخرت کی نعمتیں لوٹیں۔ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کہ ان کے دل منافقت کی مرض میں مبتلا تھے ظاہراً وہ مؤمنین صادقین سے بھی بڑھ چڑھ کر اپنے شوقِ جہاد کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کا حکم صریح الفاظ میں آہی گیا تو اہل ایمان نے شکر الٰہی بجالایا۔ لیکن منافقین کی حالت

دیکھنے کے لائق تھی ان کے حواس باختہ اور اوسان خطا ہو گئے یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان پر موت کی غشی کا عالم طاری ہے۔

ان کی اس زبوں حالی اور بزدلی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے غائب کے صیغہ سے حاضر میں التفات کرکے ان کو خطاب کرکے کہا۔ بزدلو! یہ ہے تمہارے بلند بانگ دعووں کی حقیقت تمہارا وہ جوش وخروش کدھر گیا۔ تمہاری وہ بڑھکیں کیا ہو گئیں تم تو ایسے ناقابل اعتبار اور جھوٹے ہو کہ تمہاری کسی بات پر بھی یقین نہیں کیا جا سکتا۔ تم سے کیا بعید ہے کہ اگر تمہیں کل کو حاکم بنا دیا جائے تو بجائے عدل وانصاف کے تم زمین میں فساد برپا کردو۔ اور اپنوں ہی کے گلے کاٹنے لگو۔ یہ خطاب صیغہ حاضر میں ان منافقین کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حقارت اور ان سے ناپسندیدگی کے اظہار کے لئے کیا گیا اور ان کی زجر وتوبیخ کے لئے

اظہارِ نفرت کے بعد سلسلۂ کلام پر پہلے کی طرح صیغہ غائب میں شروع کر دیا گیا۔ کہ یہ منافق لوگ ایسے ہیں کہ ان کی نیتوں، اعمال وافعال اور گفتار وکردار کی حقیقت کے مدنظر اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ان کی آنکھوں کو نورِ بصیرت سے محروم کر دیا اور ان کے کانوں کو آوازِ حق سننے سے عاری کر دیا کہ اپنے اعمال کی پاداش میں وہ ان نعمتوں سے استفادہ ہی نہ کر سکیں۔

۴۷: ۲۴ = اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ: أ ہمزہ استفہامیہ فَ کا عطف جملہ محذوف پر ہے لَا یَتَدَبَّرُوْنَ مضارع منفی صیغہ جمع مذکر غائب تَدَبُّرٌ تَفَعُّلٌ مصدر اَلْقُرْاٰنَ اسم مفعول واحد مذکر۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔ (یعنی کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، قرآن کے اندر جو نصیحتیں ہیں اور تنبیہات ہیں۔ ان کو تلاش نہیں کرتے۔ اگر تفحص اور تلاش سے کام لیتے تو حق ان پر واضح ہو جاتا۔ یہ استفہام انکاری توبیخی ہے۔ (تفسیر المظہری)

= اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ اَمْ حرفِ عطف بمعنی یا ہے یعنی کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا کرتے ہیں مگر ان کے دلوں پر قفل لگنے سے کچھ سمجھ نہیں پاتے۔

یا اَمْ بمعنی بَلْ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہو گا:

یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے نہ صرف یہ بلکہ مزید برآں ان کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔

اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا: کی تشریح میں صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں

یہ استعارہ بالکنایہ ہے قلب کو خزانے سے تشبیہ دی اور ہر خزانہ کا مقفل ہونا لازم نہیں تو مناسب ضرور ہے مشبہ بہ کی مناسبات کو مشبہ کے لئے ثابت کیا ہے پھر اقفال کی قلوب کی طرف اضافت کی گئی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ دلوں پر جو قفل پڑے ہیں وہ یہ مستعمل قفل نہیں ہیں بلکہ غیر معمولی تالے ہیں جو قلوب کے مناسب ہیں (یعنی غفلت کے تالے ہیں لوہے پیتل وغیرہ کے نہیں)

گویا بصورت کنایہ یہ بات بتائی کہ ان کے اندر استعداد ہی نہیں ہے ان کے دل نصیحت پذیری کی قابلیت ہی نہیں رکھتے۔ اگر بالفرض قرآن میں یہ غور بھی کریں تب بھی سمجھ نہیں پائیں گے"

۴۷: ۲۵ = اِرْتَدُّوْا ماضی جمع مذکر غائب اِرْتِدَادٌ (افتعال) مصدر۔ جس کے معنی جس راستہ سے آیا اسی راستہ سے واپس جانے کے ہیں ۔ وہ لوٹ گئے ۔ وہ اُلٹے پھرے:

= اَدْبَارِهِمْ مضاف مضاف الیہ اَدْبَارٌ جمع دُبُرٌ واحد۔ ان کی پیٹھیں دُبُر: پیٹھ، پشت، پچھلا حصہ۔ اِرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ وہ پیٹھ دے کر پھر گئے ۔ انہوں نے راہِ ارتداد اختیار کیا۔

= تَبَيَّنَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب. تَبَيُّنٌ (تفعّل) مصدر۔ جس کے معنی ظاہر ہونے اور واضح ہو جانے کے ہیں ۔

بیان کی دو صورتیں ہوتی ہیں ۔

ایک تو خود دلالتِ حال ۔ کہ صورت بہ بیں حالت مپرس:

دوسرے آزمائش کے ذریعہ کسی چیز کا کھلنا اور واضح ہوجانا ۔ خواہ آزمائش بذریعہ نطق ہو یا کنایۃً یا اشارۃً ۔

= سَوَّلَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَسْوِيْلٌ (تفعیل) مصدر جس کے معنی نفس کا اس چیز کو کہ جس پر وہ حریص ہے مزین کرنا اور بری کو اچھی شکل میں پیش کرنے کے ہیں۔ سَوَّلَ لَهُ الشَّيْطٰنُ ۔ ای اغواہ وزین لہ وسَهَّلَ لَهٗ ان يفعل الشئ ۔ شیطان نے اس کو گمراہ کیا اور اس کو مزین کرکے دکھایا۔ اور کسی کام کا کرنا سہل کردیا۔ سَوَّلَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ كَذَا: اس کے نفس نے اس کو مزین کر دیا اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

لِیْ نَفْسِیْ (۲۰: ۹۶) اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) اچھا بنایا تھا
== وَاَمْلٰی لَھُمْ: واؤ عاطفہ اَمْلٰی۔ ماضی واحد مذکر غائب اِمْلَاءٌ (افعال) مصدر۔ جس کے معنی مہلت دینے کے ہیں۔ ڈھیل دینے اور لمبی امیدیں دلانے کے ہیں۔ اور اس نے ان کو لمبی لمبی امیدیں دلائیں۔ (جھوٹی امیدوں کے خوشنما قلعے کھڑے کر دیئے) اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَمْلَیْتُ لَھَا (۲۲: ۴۸) اور بہت سی بستیاں ہیں کہ میں ان کو مہلت دیتا رہا۔

۴۷: ۲۶ == ذٰلِكَ: ارتداد: جس کے متعلق اوپر مذکور ہوا۔ اس کی طرف اشارہ ہے نہ ہی املاء اور نہ ہی تسویل کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کیونکہ اگلا آنے والا قول ان دونوں میں سے کسی کا بھی سبب نہیں بن سکتا۔

یہ مبتدا ہے اور اگلا جملہ خبر۔

== بِاَنَّھُمْ میں بار سببیہ ہے اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ قَالُوْا کا فاعل منافقین ہیں جو مرتد ہو گئے تھے۔

مطلب یہ کہ اس ارتداد کی وجہ یہ ہے کہ یہ منافقین لوگ (یعنی مرتدین) کہتے ہیں
== لِلَّذِیْنَ کَرِھُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ۔ الذین اسم موصول اور اگلا جملہ اس کا صلہ۔ مَا نَزَّلَ اللّٰہُ سے مراد القرآن ہے مطلب یہ ہے کہ یہ منافقین مرتدین ان لوگوں سے جن پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا نزول ناگوار گذرتا ہے۔ کہتے ہیں (ان کارہین سے مراد یہودیوں کے قبائل بنو قریظہ اور بنو نضیر ہیں جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر برحق نازل ہوا ہے،، حسد کی آگ میں جل رہے تھے کہ یہ کلام ربانی ان میں سے کسی ایک پر کیوں نازل نہیں ہوا)
== سَنُطِیْعُکُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ۔ یہ مقولہ ہے مرتدین کا۔ سَ مضارع قریب کے لئے ہے۔ نُطِیْعُ مضارع جمع متکلم اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر
== فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ۔ بعض باتوں میں مثلاً جنگ کی صورت میں مسلمانوں کے ساتھ عدم تعاون وغیرہ۔ اس کی تشریح ارشاد الٰہی سے ہوتی ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ (۵۹: ۱۱) کیا تم نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا.

جو اپنے کافر بھائیوں سے جو اہل کتاب ہیں کہا کرتے ہیں کہ اگر تم جلا وطن کئے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ چل نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کا کہا نہ مانیں گے اور اگر جنگ ہوئی تو تمہاری مدد کریں گے۔

= وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ۔ واؤ عاطفہ اِسْرَارَهُمْ مضاف مضاف الیہ اِسْرَارٌ بروزن افعال مصدر ہے بمعنی چھپانا۔ سرگوشیاں کرنا۔ کوئی بات چھپا کر کرنا۔ اور اللہ ان کے خفیہ باتیں کرنے کو جانتا ہے، انہوں نے سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ خفیہ طور پر کہا لیکن اللہ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے اور اس نے اسے فاش کر دیا۔

الکشاف میں ہے قالوا ذٰلك سِرًّا فيما بينهم فافشاه الله عليهم انہوں نے یہ بات خفیہ طور پر ایک دوسرے سے کہی اللہ نے اسے ان پر راز کو فاش کر دیا۔

۴۷ : ۲۷ = فَكَيْفَ۔ فَ ترتیب کا ہے کیف حرف استفہام۔ یہ استفہام تعجبی ہے، پس تعجب ہے ان کا کیا حال ہوگا اور بچنے کی یہ کیا تدبیر کریں گے، ای کیف حالھم او حیلتھم۔ فکیف خبر ہے جس کا مبتدار محذوف حالھم ہے۔

= اِذَا۔ جب۔ اسوقت۔ ظرف زمان ہے۔

= تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ تَوَفَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب اس نے اٹھایا اس نے قبض کیا۔ تَوَفِّيْ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس (فرشتوں کی جماعت) نے اِن کو اٹھالیا۔ یا ان کی جانیں قبض کریں۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ پس کیا حال ہوگا ان کا جس وقت فرشتے ان کی جانیں قبض کریں گے۔

= يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ۔ (درآں حالیکہ) وہ ان کو ان کے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگا رہے ہوں گے۔ جملہ اَلْمَلٰٓئِكَةُ سے حال ہے۔

۴۷ : ۲۸ = ذٰلِكَ یہ مار پٹائی۔ یہ درگت۔

= بِاَنَّهُمْ ب سببیہ ہے

= مَا موصولہ ہے اَسْخَطَ اللّٰهَ اَسْخَطَ ماضی واحد مذکر غائب اِسْخَاطٌ (افعال) مصدر۔ جس کے معنی غصہ دلانے اور بیزار کرنے کے ہیں۔

ان کی یہ مار پٹائی اس لئے ہوگی کہ انہوں نے دنیا میں اس امر کی پیروی کی جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنا تھا۔

= کَرِھُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب کَرَاھَۃٌ مصدر (باب سمع) انہوں نے ناپسند کیا انہوں نے بُرا سمجھا۔ انہوں نے کراہت کی۔

رِضْوَانَہٗ مضاف مضاف الیہ اس کی رضامندی کو۔ اس کی خوشنودی کو۔

رضوانٌ۔ رَضِیَ یَرْضٰی (باب سمع) کا مصدر ہے

المفردات میں ہے۔ رَضِیَ (س)، رَضًا راضی ہونا۔ واضح رہے کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے راضی ہونا یہ ہے کہ جو قضائے الٰہی سے اس پر وارد ہو وہ اُسے خوشی سے برداشت کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندے پر راضی ہونے کے معنیٰ یہ ہوتے ہیں کہ اسے اپنے اوامر بجالانے والا اور منہیات سے رکنے والا پائے۔

اَلرِّضْوَانُ۔ رضائے کثیر یعنی نہایت خوشنودی کو کہتے ہیں چونکہ سب سے بڑی رضا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اس لئے قرآن پاک میں خاص کر رضائے الٰہی کے لئے رضوان کا کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

رِضْوَانَہٗ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔

= فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ فَ ترتیب کے لئے ہے اَحْبَطَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِحْبَاطٌ (افعال) مصدر سے۔ اس نے اکارت کردیا۔

حَبْطِ عمل کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ ایمان نہ ہونے کے باعث دنیا کے تمام اچھے اعمال مثلاً حُسنِ مُعاشرت، پاکیزہ اخلاق وغیرہ آخرت میں بے نتیجہ ہیں۔

۲۔ انسان میں ایمان موجود ہے۔ لیکن اعمالِ خیر جو اس نے سرانجام دیئے وہ لوجہ اللہ نہیں تھے اس لئے اکارت ہوئے۔

۳۔ اعمال صالحہ تو موجود ہیں لیکن اس کے مقابل گناہ اس کثرت سے کئے کہ اعمالِ صالحہ بے اثر ہو کر رہ گئے اور گناہوں کا پلّہ بھاری ہو گیا۔

۴۷: ۲۹ = اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ۔ میں اَمْ منقطعہ ہے کلام سابق سے اعراض پر دلالت کر رہا ہے۔ اور استفہام انکاری ہے مَرَضٌ سے مراد نفاق ہے۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یہ خیال کرتے ہیں۔

= اَنۡ لَّنۡ یُّخۡرِجَ اللّٰہُ اَضۡغَانَھُمۡ : اَنۡ مصدریہ ہے لَنۡ یُّخۡرِجَ مضارع منفی تاکید بلَنۡ صیغہ واحد مذکر غائب اَضۡغَانَھُمۡ مضاف مضاف الیہ ۔ اَضۡغَانٌ جمع ہے ضِغۡنٌ کی بمعنی سخت کینہ اور دل کی خفگی ۔چھپا ہوا کینہ، الاضغان (باب افعال) کپڑا یا اسلحہ وغیرہ پہن کر اس میں مستور ہو جانا۔

ترجمہ : کہ اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ عداوتوں کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا۔ (ان کے دلوں کے اندر کے چھپے ہوئے کینہ کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا)

۴۷ : ۳۰ = لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ : لام تاکید کے لئے ہے اَرَيۡنَا ماضی جمع متکلم اِرَاءَةٌ (افعال) بمعنی دکھانا کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول اوّل۔ ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول ثانی، ہم ان لوگوں کو آپ کو دکھادیں (یعنی اگر ہم چاہیں تو آپ کو ان لوگوں سے اچھی طرح آگاہ کر دیں اور ان کی مفصل واقفیت مہیا کر دیں۔ تاکہ آپ ان کے نشانات وعلامات سے ان کو پہچان جائیں۔

= فَلَعَرَفۡتَهُمۡ۔ ف ترتیب کا ہے۔ لام تاکید کا۔ عَرَفۡتَ ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو پہچان لے۔ تو جان لے۔ ھُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، اُن کو۔

= بِسِيۡمٰهُمۡ : مضاف مضاف الیہ۔ ان کا چہرہ، ان کی نشانی۔ سِيۡمَا کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔ یہ اصل میں وَسۡمٰی تھا۔ واو کو فاء کلمہ کی بجائے عین کلمہ کی جگہ رکھا گیا۔ تو سِوۡمٰی ہو گیا۔ پھر واؤ ساکن اور ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو ی کیا۔ سِيۡمٰی ہو گیا۔ پھر علامات اور نشانات سے آپ ان کو پہچان لیں۔

= وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِيۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ۔ واؤ عاطفہ لام تاکید کا ہے تَعۡرِفَنَّ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تاکید با نون ثقیلہ۔ مَعۡرِفَةٌ (باب ضرب) مصدر ھُمۡ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر غائب۔ تو ان کو ضرور پہچان لے گا۔

لَحۡنِ الۡقَوۡلِ مضاف مضاف الیہ، لحن اسم مفرد۔ لہجہ۔ انداز آواز۔ ایک حدیث میں ہے۔ اِقۡرَءُوا الۡقُرۡاٰنَ بِلُحُوۡنِ الۡعَرَبِ، قرآن کو عربی لہجہ میں پڑھا کرو لَحۡنٌ و لَحَنٌ و لُحُوۡنٌ و لَحَانَةٌ اعراب میں غلطی کرنا لَحَنَ فِيۡ كَلَامِهٖ (باب فتح) کلام میں اعرابی غلطی کی۔ غلط بولا۔ اور باب فتح ہی سے لَحَنَ فِيۡ قِرَاءَتِهٖ اس نے گا کر پڑھا۔ اس نے گفتگو میں تعریض کی، یعنی ایسی گفتگو کی کہ الفاظ بظاہر کسی دوسرے معنی پر دلالت کر رہے ہوں اور مراد کچھ اور ہو۔

تصریح چھوڑ کر بطور تعریض کلام کرنا اکثر ادباء کے نزدیک فنِ بلاغت کے لحاظ سے مستحسن اور کلام کی خوبیوں میں شمار ہوتا ہے۔ شاعر نے کہا ہے:

وَخَيْرُ الْحَدِيْثِ مَا كَانَ لَحْنًا

(بہتر کلام وہ ہے جو تعریض میں ہو)

اَلْحَنَ النَّاسِ گانے اور پڑھنے میں سب سے فوق۔ اور اَلْحَنُ کا مطلب زیادہ واقف اور ہوشیار بھی ہے۔

اور حدیث پاک میں آیا ہے لَعَلَّ اَحَدُكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ شاید تم میں سے بعض آدمی دلیل پیش کرنا زیادہ جانتے ہوں۔

آیت ہذا میں لہجہ اور انداز کلام مراد ہے (از لغات القرآن و المفردات)

= وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ۔ اور اللہ جانتا ہے تمہارے اعمال کو اور ان نیتوں کو ان اعمال کے پیچھے کارفرما ہیں۔

= وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ: واؤ عاطفہ لام تاکید کے لئے نَبْلُوَنَّ مضارع معروف تاکید بانون ثقیلہ۔ صیغہ جمع متکلم بَلَاءٌ مصدر باب نصر۔ ہم ضرور آزمائیں گے۔ ہم ضرور جانچ کریں گے تمہاری كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ (تمہاری)

= نَعْلَمَ۔ مضارع منصوب بوجہ عملِ حَتّٰى۔ جمع متکلم۔ تاکہ ہم جان لیں۔

حَتّٰى نَعْلَمَ کی وضاحت فرماتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں:۔

یعنی جس طرح وجود سے پہلے ہم کو معلوم تھا کہ آئندہ ایسا ہوگا۔ اسی طرح امتحان کے بعد ہم علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا نَعْلَمَ کا معنی ہے نُمَيِّزَ، یعنی ہم چھانٹ دیں۔ الگ الگ کردیں۔ (علم سبب ہے اور تمیز یعنی الگ الگ کردینا اس کا نتیجہ۔ سبب بول کر اس کی جگہ مسبب یعنی نتیجہ مراد لیا ہے)

= اَخْبَارَكُمْ مضاف مضاف الیہ، تمہاری خبریں۔ تمہارے احوال۔ تمہارے صحیح احوال نَبْلُوَا ہم تمہارے صحیح احوال کی جانچ کریں یا نَبْلُوَ بمعنی نُظْهِرَ۔ ہم تمہارے احوال کو ظاہر کردیں۔

فَائِدَہ: اگرچہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم قبل از وجود ویسا ہی ہے جیسا کہ وجود کے بعد۔ لیکن جو علم قبل الوجود ہے اس پر احکام مرتب نہیں ہوتے اور امتحان کے بعد جو علم

ہوتا ہے وہ حادث بھی ہے اور اس پر احکام بھی مرتب ہوتے ہیں۔

= صَدُّوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ صَدٌّ وصُدُوْدٌ (باب نصر) مصدر انہوں نے روکا۔ صُدُوْدٌ (فعل لازم) رکنا۔ روگردانی کرنا۔ منہ موڑنا۔ صَدٌّ (فعل متعدی)

= شَاقُّوْا ؛ ماضی جمع مذکر غائب۔ شِقَاقٌ وَمُشَاقَّۃٌ (مفاعلۃ) مصدر۔

= الرَّسُوْلَ ؛ مفعول واحد مذکر غائب۔ انہوں نے رسول کی مخالفت کی۔ وہ رسول کے مخالف ہوئے۔ ش ق ق مادہ۔

= مِنْۢ بَعْدِ مَا ۔ مِنْ حرف جار، مَا موصولہ۔ اگلا جملہ اس کا صلہ۔

= تَبَیَّنَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَبَیُّنٌ (تفعل) مصدر بمعنی ظاہر ہونا واضح ہونا اَلْھُدٰی اسم ومصدر ہدایت ، انبیاء۔ اللہ کی کتابیں ، صحیفے ، دلائل فطریہ۔ براہین عقلیہ ، ایمان یہ سب بجائے خود ہدایت بھی ہیں اور ہادی بھی۔ یہ فعل تبیین کا فاعل ہے۔ بعد اس کے کہ کھل چکی ان پر راہِ ہدایت۔

= لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ ۔ لَنْ یَّضُرُّوْا مضارع منصوب نفی تاکید بَلَنْ ۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ اَللّٰہَ مفعول (یہ سب یعنی کفر کرنے والے۔ راہ ہدایت سے روکنے والے، اور رسول کی مخالفت کرنے والے) اللہ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

یَضُرُّوْا ضَرٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ بمعنی نقصان پہنچانا۔ ضرر پہنچانا۔

= وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ ؛ واؤ عاطفہ سَ مستقبل قریب کے لئے۔

یُحْبِطُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب (ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے اِحْبَاطٌ (افعال) مصدر وہ باطل کر دے گا۔ وہ بیکار کر دے گا۔ وہ ضائع کر دے گا۔

اَعْمَالَھُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ مل کر یُحْبِطُ کا مفعول۔ ان کے اعمال کو،

۴۷ : ۳۳ = لَا تُبْطِلُوْا ۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، اِبْطَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تم ضائع نہ کرو۔ تم باطل نہ کرو۔

۴۷ : ۳۴ = وَھُمْ کُفَّارٌ ؛ جملہ حالیہ ہے۔ درآں حالیکہ وہ کافر ہی تھے۔ یعنی بحالت کفر۔

= فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ۔ فَ عاطفہ ترتیب کے لئے ہے۔ لَنْ یَّغْفِرَ مضارع منفی (منصوب) تاکید بَلَنْ ۔ تو اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔

۴۷ : ۳۵ = فَلَا تَھِنُوْا ۔ ف عاطفہ۔ لَا تَھِنُوْا : فعل نہی جمع مذکر حاضر وَھْنٌ

(باب ضرب) مصدر، بمعنی سستی کرنا۔ کمزور ہونا۔ بودا ہوجانا۔ تم بودے نہ ہوجاؤ۔ تم بزدل نہ بنو۔

= وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ۔ اَلسَّلْمِ۔ صلح۔ اسم ہے، مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور نہ صلح کے لئے پکارو۔ یعنی صلح کی استدعامت کرو۔

اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ ای وَلَا تَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ۔

= وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے۔ اَلْاَعْلَوْنَ غالب۔ بلند مرتبہ۔ اَعْلٰى کی جمع ہے۔ اصل میں اَعْلَيُوْنَ تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح۔ یَ کو الف سے بدلا گیا۔ اجتماع ساکنین الفؔ اور واوؔ کی وجہ سے الف کو حذف کردیا گیا۔ فتحہ کو باقی رکھا گیا۔ تاکہ وہ حذف الف پر دلالت کرے۔ (لغات القرآن)

جملہ کا ترجمہ ہوگا:۔ حالانکہ تم ہی غالب رہوگے،

= وَلَنْ يَّتِرَكُمْ واوٗ عاطفہ۔ لَنْ يَّتِرَكُمْ مضارع منفی منصوب تاکید بلن۔ صیغہ واحد مذکر غائب (ضمیر فاعل کا مرجع اللّٰہ ہے) وَتْرٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی کم کرنا كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ ہرگز تمہارے اعمال (کے اجر میں) کمی نہیں کرے گا۔

اَلْوَتْرُ اَلْوِتْرُ اَلتِّرَةُ کے معنی کینہ کے ہیں۔ اور وَتَرْتُهٗ (باب ضرب) ہے جس کے معنی ہیں کسی کو تکلیف پہنچانا یا اس کا حق کم کرنا۔

اَلتَّوَاتُرُ۔ کسی چیز کا یکے بعد دیگرے متواتر آنا۔ جَآءُوْا تَتْرًا۔ (وہ یکے بعد دیگرے کچھ وقفے کے بعد آئے۔

قرآن مجید میں ہے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا (۲۳: ۴۴) پھر ہم پے در پے پیغمبر بھیجتے رہے۔

اضواء البیان میں ہے:۔

(وَلَنْ يَّتِرَكُمْ: اصلہ من الوتر وھو الفرد۔ فاصل قولہ: لن يترکم لن يفردکم ويجردکم من اعمالکم بل يوفيکم ايّاھا۔

اس کی اصل الوتر سے ہے یعنی فرد (ایک فرد) ارشادِ الٰہی لن يترکم سے مراد ہے کہ وہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا اور تمہیں تمہارے اعمال (کے اجر سے) خالی ہاتھ نہیں رکھیگا۔ بلکہ ان کا پورا پورا اجر عطا کرے گا۔

۴۷: ۳۶ = اِنَّمَا۔ بے شک، تحقیق۔ سوائے اس کے نہیں۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے

اور مَا کافّہ ہے جو حصر کے لئے آتا ہے اور اِنَّ کو عملِ لفظی سے روک دیتا ہے۔
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الحیٰوۃ الدنیا موصوف وصفت مل کر اِنَّ کا اسم۔
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ خبر اول و ثانی اِنَّ کی۔
اِنَّ کے عمل کی وجہ سے الحیٰوۃ پر نصب ہونے چاہئے تھی لیکن مَا کافّہ کی وجہ سے اِنَّ کے عمل لفظی کو روک دیا گیا ہے۔
لَعِبٌ اس مادہ کی اصل لُعَابٌ ہے جس کے معنی منہ سے بہنے والی رال کے ہیں اور لَعَبَ يَلْعَبُ لَعْبًا (باب فتح) کے معنی لعاب بہنے کے ہیں لیکن لَعِبَ (باب سمع) سے فُلَانٌ يَلْعَبُ۔ لَعِبَ کے معنی بغیر صحیح مقصد کے کوئی کام کرنے کے ہیں۔ چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ (۲۹: ۶۴) اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اس طرح آیت ہذا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ کا ترجمہ ہوگا۔
تحقیق یہ دنیا کی زندگی بے مقصد محض کھیل اور تماشا ہے۔
= لَهْوٌ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے ہٹائے اور باز رکھے یہ لَهَوْتُ بِكَذَا اور لَهَيْتُ عَنْ كَذَا سے اسم ہے جس کے معنی ہیں کسی مقصد سے ہٹ کر بے سُود کام میں لگ جانے کے ہیں۔ پھر ہر وہ چیز جس سے کچھ لذت اور فائدہ حاصل ہو اُسے بھی لہو کہہ دیا جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ (۲۱: ۱۷) اگر ہم چاہتے کہ کھیل بنائیں تو ہم اپنے پاس سے بنا لیتے۔
محاورہ ہے اَلْهَاهُ كَذَا یعنی اسے فلاں نے اہم کام سے مشغول رکھا۔ اور قرآن مجید میں ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (۱۰۲: ۱) لوگو تم کو کثرتِ مال وجاہ و اولاد کی خواہش نے غافل کر دیا ہے۔
= وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا۔ اِنْ شرطیہ ہے۔ یہ جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ جواب شرط ہے۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ گے۔ وَتَتَّقُوْا فعل مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ)، جمع مذکر حاضر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ اور اگر تم پرہیزگار رہو یعنی اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے رہو اور ممنوعات سے بچتے رہو۔

== یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ : اُجُوْرَکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل یُؤْتِ کا۔ اُجُوْرٌ جمع اَجْرٌ کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان اور تقویٰ کا اجر آخرت میں عطا فرمائے گا۔

== وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ : جملہ کا عطف جملہ سابقہ یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ پر ہے اور اَمْوَالَکُمْ میں اضافتِ استغراقی ہے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ صدقات وخیرات کی شکل میں تم سے سارا مال طلب نہیں کرے گا۔

صاحب تفسیر مظہریؒ رقمطراز ہیں :۔

اللہ تم سے سارا مال طلب نہیں کرے گا۔ بلکہ ایک حقیر قلیل حصّہ (یعنی چالیسواں حصّہ) بلکہ اس سے بھی کم حصّہ طلب کرے گا جیسے ۱۲۰ بکریوں میں سے صرف ایک بکری۔ لہٰذا تم کو غم نہیں کرنا چاہئے۔ ابن عیینہ نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔ رفتارِ آیت بھی اسی مطلب کی مؤیّد ہے کیونکہ ایمان وتقویٰ کی ترغیب اور دنیوی زندگی کی مذمت سے بیوقوفوں کے دماغ میں یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنے راستہ میں ہمارا سارا مال صرف کرانا چاہتا ہے۔ اس خیال کو دور کرنے کے لئے فرمایا۔ اللہ تمہارا سارا مال طلب نہیں کریگا

۴۷ : ۳۷ == اِنْ یَّسْئَلْکُمُوْهَا۔ جملہ شرط ہے اِنْ شرطیہ یَسْئَلْ مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ)، واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر واؤ اشباع کا ہے ھَا ضمیر مفعول ثانی واحد مؤنث غائب جو اموال کی طرف راجع ہے اگر وہ تم سے اُسے (یعنی مال کو) طلب کرے۔

== فَیُحْفِکُمْ : فَ عاطفہ ہے یُحْفِ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ مقدرہ۔ واحد مذکر غائب اِحْفَاءٌ (افعال) مصدر۔ ح ف و مادّہ۔

یُحْفِ اصل میں یُحْفِیْ تھا۔ اِنْ کے عمل سے یْ ساکن ہو گیا۔ یْ اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ یْ کی رعایت سے فَ کو کسرہ دیا گیا۔ یُحْفِ ہو گیا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ پھر تم کو مانگنے پر تنگ کرے۔ تم سے مانگنے پر اصرار کرے۔ تم سے مانگنے میں زیادتی کرے۔

اِحْفَاءٌ۔ کسی کام میں زیادتی کرنا۔ مثلاً اَحْفٰی شَارِبَہٗ۔ اس نے اپنی لبوں کے بال بہت زیادہ تراشے۔ اور اَحْفَی السُّوَالَ اس نے بار بار سوال کیا۔

امام راغب لکھتے ہیں :۔ اصل میں یہ (یعنی اِحْفَاءٌ) اَحْفَیْتُ الدَّابَّۃَ

سے ہے جس کے معنی گھوڑے یا اونٹ کو زیادہ چلا کر اس کے سُم یا پاؤں کو گھسا ہوا کر دینے کے ہیں "

اَلْحَفِیُّ۔ نیکوکار۔ نہایت مہربان۔ قرآن مجید میں ہے:۔

اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا (١٩: ٧) بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔

اور اَلْحَفِیُّ بمعنی کسی چیز کا اچھی طرح جاننے والا بھی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا (٧: ١٨٧) یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو "

= تَبْخَلُوْا جواب شرط ہے اِنْ يَّسْئَلْكُمُوْهَا جملہ شرطیہ ہے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَبْخَلُوْنَ تھا نون عامل کی وجہ سے حذف ہو گیا۔

تم بخل کرنے لگو۔ تم کنجوسی کرنے لگو گے۔ مال و متاع کو اس جگہ خرچ کرنے سے روک رکھنا جہاں خرچ کرنا چاہئے اس کا نام بخل ہے یہ جُود کے بالمقابل ہے۔

بخل کی دو قسمیں ہیں۔

ایک یہ کہ خود مناسب جگہ خرچ نہ کرنا اور دوسرے غیر کو بھی خرچ کرنے سے روک دینا یہ اور بھی قابل مذمت ہے۔ قرآن مجید میں ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ۔ (۴: ٣٧) جو لوگ کہ خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم دیتے ہیں۔ (اس میں دونوں قسم کا بخل مذکور ہے)۔ آیت کا ترجمہ ہو گا:۔

اگر وہ تم سے تمہارے (سارے) مال طلب کرے اور اس پر سختی سے اصرار کرے تو تم بخل کرنے لگو۔ تم کنجوسی کرو گے:

= وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ واؤ عاطفہ، يُخْرِجْ کی ضمیر فاعل اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے وہ نکال دیتا ہے۔ وہ ظاہر کر دیتا ہے یا کر دے گا۔ يُخْرِجْ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے

اَضْغَانَكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول يُخْرِجْ کا۔ اور (یوں) وہ ظاہر کر دے تمہاری ناگواریوں کو۔

اَضْغَانٌ جمع ضِغْنٌ کی ہے۔ صاحب تاج العروس اس کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

قَدْ ضَغِنَ اِلَیْہِ مَالَ وَاشْتَاقَ وَحقد۔ اس لفظ کے تین معنی ہیں۔ کسی چیز کی طرف مائل ہوتا۔ کسی چیز کا شوق دل میں پیدا ہونا۔ اور کینہ ولغض "
اس آیت میں اگر روئے سخن منافقین کی طرف ہو تو پھر اس کا معنی ہوگا کہ تمہارے دلوں میں اسلام کے بارے میں جو بغض وعناد ہے جسے تم بڑی مہارت سے چھپائے ہوئے ہو وہ ظاہر ہوجائے گا۔
اور اگر اس سے مراد اہل ایمان ہیں تو پھر اس سے مراد محبت ہوگی کیونکہ ہر شخص صدیق اکبر نہیں ہوا کرتا کہ اپنے محبوب کریم کے اشارۂ ابرو پر اپنے گھر کا سارا اثاثہ اٹھا کر لے آتے اور اس کے قدموں پر ڈھیر کردے۔ بعض لوگوں کو مال سے محبت ہوتی ہے وہ کسی حد تک قربانی کے لئے آمادہ ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں سارا مال خرچ کرنے کا حکم دیا جائے اور اس پر اصرار کیا جائے تو بعض لوگ دولت سے اپنے اس لگاؤ کو چھپا نہیں سکتے۔
ضغن کے یہ متعدد معانی ہیں، محل اور موقع کی مناسبت سے اس کا معنی متعین کیا جائے گا۔ (ضیاء القرآن)

۴۷: ۳۸ = ھٰاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ۔ ھَا حرف تنبیہ ہے اَنْتُمْ مبتدا، اور ھٰٓؤُلَآءِ خبر ہے ھَا تنبیہ کو مکرر تاکید کے لئے لایا گیا ہے دیکھو تم وہ لوگ ہو
= تُدْعَوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر حاضر دُعَآءٌ (باب نصر) مصدر تم پکارے جاتے ہو، تم بلائے جاتے ہو یا بلائے جاؤ گے۔
= لِتُنْفِقُوْا۔ لام تعلیل کے لئے ہے تُنْفِقُوْا مضارع منصوب (بوجہ لام تعلیل) جمع مذکر حاضر۔ اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر۔ کہ تم (اپنے مال) خرچ کرو۔
= فَمِنْکُمْ مَنْ یَّبْخَلُ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ اور مَنْ موصولہ۔ یَبْخَلُ اس کا صلہ۔ پس تم میں سے بعض وہ ہیں جو بخل کرنے لگتے ہیں (یعنی فرض کردہ مصارف از قسم زکوٰۃ وغیرہ میں بھی بخل کرتے ہیں)
= یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ۔ ای یَبْخَلُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ بَخِلَ یَبْخَلُ (باب سمع) فعل لازم۔ بخیل ہونا، کنجوس ہونا۔ بَخِلَ عَلَیْہِ، بَخِلَ عَنْہُ کسی سے بخل کرنا۔ (متعدی)
ترجمہ:۔ جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنی جان سے بخل کررہا ہوتا ہے۔
مَنْ یَّبْخَلُ جملہ شرط اور فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ جوابِ شرط۔

== وَاللّٰہُ الغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اور اللہ تعالیٰ تو غنی ہے (کسی کا محتاج نہیں) بلکہ تم (اس کے) محتاج ہو۔ وہ غنی ہے اسے اپنی ذات کے لئے کچھ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی راہ میں کچھ خرچ کرنے کے لئے تم سے کہتا ہے تو وہ اپنے لئے نہیں بلکہ تمہاری ہی بھلائی کے لئے کہتا ہے۔

== وَاِنْ تَتَوَلَّوْا۔ واو عاطفہ ہے اس جملہ کا عطف وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا پر ہے اِنْ شرطیہ ہے تَتَوَلَّوْا مضارع مجزوم (بوجہ عمل اِنْ) جمع مذکر حاضر ہے، تَوَلِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ تتولوا اصل میں تَتَوَلَّوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا تَوَلِّیٌ کا تعدیہ جب بنفسہٖ ہوتا ہے تو اس کے معنی دوستی رکھنے، امداد کرنے اور دوسر کا کام سر انجام دینے کے ہوتے ہیں اور جب اس کا تعدیہ بواسطہ عَنْ ہوتا ہے خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً تو روگردانی کرنے، منہ پھیرنے اور دور ہونے کے آتے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (٦٠: ١٣)

اے مومنو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن سے خدا تعالیٰ غصہ ہوا ہے، میں تعدیہ بنفسہٖ ہے۔ اس لئے یہاں دوستی اور امداد کرنے کے معنی ہوں گے، اور باقی تین جگہ جہاں یہ صیغہ آیا ہے تعدیہ بذریعہ عَنْ ہے جو لفظوں میں مذکور نہیں ہے۔ مقدر اور پوشیدہ ہے

اِنْ تَتَوَلَّوْا جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ یَسْتَبْدِلْ ...... جواب شرط ہے

== یَسْتَبْدِلْ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط واحد مذکر غائب۔ استبدالٌ (استفعال) مصدر وہ تمہاری جگہ لے آئیگا۔ تمہارے عوض بنا دیگا۔

ترجمہ:۔ وہ تمہارے عوض دوسری قوم لے آئیگا۔

== ثُمَّ۔ یہ ما قبل کے مرتبہ سے بُعد کے لئے آیا ہے للتراخی فی الرتبۃ۔

ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے: (یعنی وہ ایمان وتقویٰ سے روگردانی کرنے والے نہ ہوں گے: بلکہ ان کی طرف رغبت رکھنے والے ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۴۸) سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱۱)

۴۸: ۱ = اِنَّا۔ بے شک ہم۔ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اِنَّ اور ضمیر جمع متکلم نَا سے مرکب ہے۔ تحقیق ہم۔

= فَتَحْنَا: ماضی جمع متکلم فَتْحٌ (باب فتح) مصدر۔ ہم نے کھولا۔ ہم نے فتح دی اَلْفَتْحُ کے معنی کسی چیز سے بندش اور پیچیدگی کو زائل کرنے کے ہیں اور یہ ازالہ دو قسم پر ہے:۔

(۱) جس کا آنکھ سے ادراک ہو سکے۔ جیسے فَتَحَ الْبَابَ: اس نے دروازہ کھولا اور جیسے فَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ (۱۲: ۶۵) اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا۔

(۲) جس کا ادراک بصیرت سے ہو۔ جیسے فَتَحَ الْهَمَّ (یعنی ازالۂ غم) اس کی بھی چند قسمیں ہیں:۔

(ا) ایک وہ جس کا تعلق دنیوی زندگی سے ہو۔ جیسے مال وغیرہ دے کر غم واندوہ اور فقر وفاقہ واحتیاج کو زائل کرنا جیسے کہ قرآن مجید میں ہے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ (۶: ۴۴) پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو جو ان کو دی گئی تھی فراموش کر دیا۔ تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یعنی ہر چیز کی فراوانی کر دی۔

(ب) علوم ومعارف کے دروازے کھولنا۔ جیسا کہ آیۂ زیر مطالعہ کہ بعض نے کہا ہے یہ فتح مکہ اور صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے علوم ومعارف اور ان ہدایات کے دروازے کھولنا مراد ہے جو کہ ثواب اور

مقاماتِ محمودہ تک پہنچنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔
الفتح کا استعمال اور کئی معانی میں آتا ہے۔ یہاں اتنا ہی کافی ہے۔
= فَتْحًا مُّبِیْنًا: موصوف وصفت مل کر فتحنا کا مفعول۔ ایک ظاہر اور کھلی وصریح فتح۔
۴۸: ۲ = لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ۔ تاکہ اللہ آپ کو معاف کر دے۔
صاحب تفسیر مظہری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:۔
" لِیَغْفِرَ۔ یہ فتح کی علت غائی (یعنی نتیجہ اور مقصد) ہے۔ کافروں سے جہاد شرک کو مٹانے اور دین کو بلند کرنے کی کوشش، ناقص نفوس کو شروع میں زور اور قوت کے ساتھ کامل بنانا۔ (یعنی کافروں پر بزور مسلمانوں کا غالب آنا) تاکہ آئندہ آہستہ آہستہ اختیار کے ساتھ درجۂ کمال تک پہنچ سکیں اور کمزور مسلمانوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے رہا کرانا۔ ان تمام امور کا نتیجہ اور غایت مغفرت ہی ہے۔
بعض علماء کے نزدیک لِیَغْفِرَ کا لام (غایت کے لئے نہیں ہے بلکہ) لامِ کَیْ ہے جس کا ترجمہ ہے تاکہ۔ مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے لئے مغفرت کے ساتھ تکمیل نعمت اور فتح ہو جائے۔
بعض کے نزدیک فَاشْکُرْ فعل محذوف ہے اور لِیَغْفِرَ کا تعلق اسی سے ہے یا فَاسْتَغْفِرْ محذوف ہے اور لام کا اسی سے تعلق ہے۔"
= مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ مَا موصولہ تَقَدَّمَ اس کا صلہ تَقَدَّمَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ جو پہلے گذر چکا۔ تَقَدُّمٌ (تفعُّل) مصدر جس کے معنی اصل میں تو قدم بڑھانے کے ہیں اور اسی اعتبار سے آگے بڑھنے اور پہلے ہونے اور سابق میں گذرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے
= وَمَا تَاَخَّرَ مَا موصولہ۔ تَاَخَّرَ اس کا صلہ۔ تَاَخُّرٌ (تفعل) مصدر سے واحد مذکر غائب اور جو پیچھے ہوا۔ جو بعد میں ہونے والے ہیں۔
آیت کا ترجمہ:۔
تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔

فائدہ: پیغمبروں سے شرعی گناہ سرزد نہیں ہوتے وہ شرعی گناہوں سے معصوم

ہوتے ہیں یہاں مراد عرفانی گناہ ہیں جو اگر عوام الناس سے سرزد ہوں تو ان کو کوئی تنبیہ نہیں لیکن پیغمبروں اور ولیوں سے سرزد ہو جائیں تو فہمائش من جانب اللہ ہوتی ہے۔ الیسرُ التفاسیر میں ہے:-

و ھو من باب حسنات الابرار سیئات المتقین

= وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ۔ اس جملہ کا عطف جملہ لیغفرلک اللہ پر ہے۔ اور مکمل فرما دے اپنے انعامات کو آپ پر۔

ای یتم نعمتہ علیک باعلاء الدین وانتشارہ فی البلاد وغیر ذٰلک مما افاضہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من النعم الدینیۃ والدنیویۃ (روح المعانی)

یعنی آپ پر اپنی نعمتیں مکمل فرمائے۔ دین کی سربلندی اور دور دراز ممالک میں اس کے پھیل جانے سے اور اس کے علاوہ جو دینی اور دنیوی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں رع

= وَيَهْدِيَكَ اس جملہ کا عطف بھی جملہ لیغفر لک اللہ پر ہے۔ یَہْدِیْ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (مضارع منصوب بوجہ عمل لام) ھِدَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ ک ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ تجھے ہدایت کرے، یعنی تجھے ہدایت پر قائم رکھے۔

= صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا موصوف وصفت مل کر مفعول ثانی یَہْدِیْ کا اور تاکہ تم کو سیدھے راستہ پر چلائے۔

= وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا جملہ ہذا کا عطف بھی لیغفر لک اللہ پر ہے ک ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر نَصْرًا عَزِيْزًا موصوف صفت مل کر مفعول ثانی نَصْرًا عَزِيْزًا۔ ایسی مدد (نصرت) کہ آپ ہمیشہ غالب رہیں گے اور کسی قسم کی کمزوری رونپذیر نہ ہوگی۔

ترجمہ: اور تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبردست نصرت فرمائے۔

صاحب تفسیر مظہری وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ کی تفسیر میں ایک شبہ اور اس کے ازالہ میں رقمطراز ہیں:-

ایک شبہ: ینصُرَ کا عطف لیغفر پر ہے اور مغفرت فتح پر مرتب ہے (یعنی فتح پہلے اور مغفرت اس کے بعد ہے) خواہ اس کو جہاد اور کوشش کا نتیجہ قرار دیا جاتے یا کہ شکر اور استغفار کا سبب، بہرحال مغفرت کا ترتب فتح پر ہوگا۔ اور چونکہ ینصر کا عطف

یَغۡفِرَ پر ہے اس لئے ضروری ہے کہ نصرت کا ترتب بھی فتح پر ہو (یعنی فتح کے بعد نصرت کا وقوع ہو) مگر معاملہ برعکس ہے۔ نصرت فتح پر مقدم ہے کیونکہ سبب فتح نصرت ہے:
ازالہ شبہ:۔ اگر فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے تو ظاہر ہے کہ صلح بتعمیل حکم خداوندی ہوئی اور تعمیل حکم خداوندی نزول نصرت کا سبب ہے۔
اور اگر فتح سے مراد فتح مکہ ہو تو آئینہ میں فتح کا وعدہ ہوگا اور وعدہ نصرت کا سبب ہے اور نصرت فتح پر مقدم ہے۔

= ھُوَ ای اللّٰہُ۔

= السکینۃ۔ تسکین، تسلی خاطر۔ اطمینان۔ سکون سے بروزن فعیلۃ مصدر ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسے کہ عَزِیۡمَۃٌ ہے جو عَزَمَ یَعۡزِمُ کا مصدر ہے اور بطور اسم بمعنی ارادہ کی پختگی۔ مستقل مزاجی ہے۔

سید محمد مرتضیٰ زبیدی لکھتے ہیں:۔
سکینہ وہ اطمینان اور سکون، چین، قرار ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے قلب میں اس وقت نازل فرماتا ہے جب کہ وہ ہولناکیوں کی شدت سے مضطرب ہوجاتا ہے پھر اس کے بعد جو کچھ بھی اس پر گذرے وہ اس سے گھبراتا نہیں ہے۔ یہ اس کے لئے زیادتی ایمان، یقین میں قوت اور استقلال کو ضروری کر دیتا ہے: اسی وجہ سے حق سبحانہ نے "یوم الغار"۔ اور یوم حنین"۔ جیسے قلق واضطراب کے مواقع پر اپنے رسول اور مومنین پر اس کے نازل ہونے کی خبر دی ہے۔ یوم الغار کے موقع پر فرمایا:۔
فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلَیۡہِ (۹: ۴۰) اور یوم حنین کے موقع پر فرمایا:۔
فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَعَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (۹: ۲٦)
تفسیر مظہری میں ہے کہ:۔
سکینہ سے مراد ہے اللہ کے حکم کی تعمیل پر ثبات اور اطمینان۔ یعنی مسلمانوں کے دلوں کو اس مقام پر ثبات و اطمینان فرمایا جہاں دلوں میں تردد پیدا ہوجاتا اور قدم ڈگمگاتے لگتے ہیں

= لِیَزۡدَادُوۡا: لام تعلیل کا ہے یَزۡدَادُوۡا مضارع منصوب (بوجہ عمل لام)۔ جمع مذکر غائب"، اِزۡدِیَادٌ (افتعال) مصدر۔ تاکہ بڑھ جائیں، قوی ہوجائیں۔

= اِیۡمَانًا۔ تمیز۔ از روئے ایمان:
تاکہ اپنے پہلے ایمان کے ساتھ ان کے عقیدہ کا جماؤ اور دل کا اطمینان اور بڑھ جائے

یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے سکینہ عطا فرمانے کے بعد اپنے پہلے ایمان میں پختگی اور ثابت قدمی میں اور بڑھ جائیں۔

اسی مضمون کی اور آیات بھی قرآن مجید میں موجود ہیں مثلاً (۱) وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا - (۸:۲) اور جب انہیں اس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ وغیرہ۔

فَائِدَہ: تفسیر حقانی میں لِیَزْدَادُوْا کے تحت مندرج ہے:

علماء کی ایک جماعت اس آیت سے استدلال کر کے یہ کہتی ہے کہ ایمان کم وزیادہ ہوتا ہے۔ مگر محققین جن میں امام اعظم ابو حنیفہ بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے وہ کیفیت زیادہ یا کم نہیں ہوتی پھر آیات و احادیث میں جو زیادہ ہونا آیا ہے اس سے علم الیقین و عین الیقین مراد ہے یا باعتبار اس کے کہ جس پر ایمان لایا یعنی پہلے دو باتوں پر ایمان لایا تھا پھر تیسری نازل ہوئی اس پر بھی ہوا۔ چنانچہ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اس بارے میں بعض آثار بھی نقل کئے ہیں۔

تفسیر ماجدی کے حاشیہ میں مندرج ہے:

لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ: یعنی خاص اس سکینت قلب کے پیدا ہو جانے سے اہل ایمان کے قلب میں اور زیادہ انشراح اور ان کے نور باطنی میں اور زیادہ نورانیت پیدا ہو گئی اور ایمان استدلالی و برہانی کے ساتھ ساتھ ایمان عیانی بھی نصیب ہو گیا۔ فیحصل لهم الایمان العیانی والایمان الاستدلالی البرهانی (روح المعانی) طاعت میں یہ خاصہ بھی ہے کہ ہر نئے امر اطاعت سے نور ایمان میں ترقی ہوتی رہتی ہے

اور یہ جو ہمارے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ الایمان لایزداد ولاینقص: (ایمان میں نہ کمی ہوتی ہے نہ زیادتی) سو اس سے ان کی مراد ذات ایمان یا نفس ایمان سے ہے جو قابل تجزی نہیں ہے۔ باقی اس کے اوصاف و آثار میں کمی بیشی تو روزمرہ کا مشاہدہ ہے اور وہی یہاں مراد ہے۔

صاحب تفسیر اضواء البیان رقمطراز ہیں۔

والحق الذی لا شک فیه ان الایمان یزید وینقص کما علیه اهل السنة والجماعة (اور حق بات یہ ہے جس میں کوئی شک نہیں کہ ایمان بڑھتا ہے

اور کم ہوتا ہے جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے ،،

ہر دو گروہ نے آیت کا ترجمہ اپنے اپنے طور پر کیا ہے !

== وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ واؤ عاطفہ اور لِلّٰهِ میں لام تملیک کے لئے ہے یعنی آسمان اور زمین کے تمام لشکر اسی کے زیر فرمان ہیں۔ اسی کے تسلط میں ہیں ان آسمانوں اور زمین کے لشکر کے متعلق فرمایا وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا (۹ : ۴۰) اور اس کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے۔ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ (۷۴ : ۳۱) اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اگرچہ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا سے مراد سب نے فرشتے لئے ہیں مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ان لشکروں میں صرف فرشتے ہی ہوں فرشتوں کے علاوہ اور بے شمار لشکر زمین و آسمان موجود ہیں۔ جو ہمیں نظر نہیں آتے اور نہ ہی ہم ان کو دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی نوعیت اور ان کا شمار ہمارے حد حساب سے باہر ہے اور ان کو صرف وہی اللہ ہی جانتا ہے ۔

مطلب یہ کہ صلح حدیبیہ اس وجہ سے نہیں کی گئی تھی کہ مسلمانوں کی نفری تعداد میں کم تھی۔ یا ساز و سامان میں مسلمان کافروں سے کم تھے کیونکہ اگر یہ وجہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ جس کے تسلط میں ارض و سما کے بے شمار لشکر ہیں جو ہمارے علم و نظر سے بالاتر ہیں ان کو بروئے عمل لا کر وہ کفار کو تباہ و برباد کر سکتا تھا۔ لیکن یہ اس کے علم و حکمت کا تقاضا تھا کہ ایسے ہو۔ اس کی حکمت بھی اسی کو معلوم ہے منجملہ اس کے ایک یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس سے اپنے نیک بندوں کا امتحان لینا بھی مقصود ہو کہ کیسے ثابت قدم رہتے ہیں۔

عَلِيْمًا حَكِيْمًا دونوں كَانَ کی خبر ہیں

۴۸ : ۵ == لِيُدْخِلَ ۔ میں لام تعلیل کا ہے يُدْخِلَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب۔ اِدْخَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تاکہ وہ داخل کرے۔ اس کا تعلق لِيَزْدَادُوْٓا سے ہے۔

اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔ معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول فعل يُدْخِلُ کا۔ جَنّٰتٍ مفعول فیہ اسی فعل کا۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ صفت جَنّٰتٍ کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔ حال ہے الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ سے هَا ضمیر واحد مؤنث غائب

جَنّٰتٍ کی طرف راجع ہے۔

= وَ یُکَفِّرَ۔ اس کا عطف لِیُدْخِلَ پر ہے واوٗ عاطفہ ہے۔ یُکَفِّرَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام مقدرہ) واحد مذکر غائب۔ تَکْفِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ دور کردے۔ وہ ساقط کردے۔

= سَیِّئَاتِہِمْ: مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل یُکَفِّرُ کا۔ ان کے گناہ۔ ان کی برائیاں۔

یُدْخِلَ اور یُکَفِّرَ کی ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

تاکہ (اللہ) مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور تاکہ وہ ان کے گناہ دور کردے

= ذٰلِکَ۔ یہ ادخال جنت وتکفیر سیّئات۔

= فَوْزًا عَظِیْمًا۔ موصوف وصفت مل کر کَانَ کی خبر: الفوز کے معنی سلامتی کے ساتھ خیر یا مراد حاصل کرنے کے ہیں وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی ہی کامیابی ہے۔

اَلْفَائِزُوْنَ۔ مراد کو پہنچنے والے۔ مراد کو پالینے والے۔

۴۸ : ۶ = وَیُعَذِّبَ: واوٗ عاطفہ۔ یعذب کا عطف بھی یُدْخِلَ پر ہے: کیونکہ یہ بھی عطاء سکینہ کی علت کا جزو ہے (جب مومنوں نے صلح حدیبیہ اور دوسرے امور میں اللہ کے حکم کی تعمیل کی تو منافقوں اور مشرکوں نے اہل ایمان کے دین پر طنز کیا۔ اور مسلمانوں کو غضب آلود کردیا۔ اور اللہ کے متعلق بدگمانی کی اور یہی سبب ہوگیا ان پر اللہ کے عذاب نازل ہونے کا)

= اَلْمُنٰفِقِیْنَ: منافق کی جمع ہے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے، دورُخی کرنے والے۔ یعنی زبان وعمل سے بظاہر مسلمان اور دل سے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے والے نَافِقَاءُ و نُفَقَۃٌ گوہ کا بھٹ جس کے کم از کم دو منہ ہوتے ہیں ایک دہانے سے گوہ داخل ہوتی ہے اور شکاری اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ دوسرے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے (تبریزی) نفاق اور منافقت اصطلاح قرآنی میں اسی دورُخی کا نام ہے بظاہر آدمی زبان سے مومن ہونے کا اقرار کرتا ہے اور دکھاوٹ کی

نمازیں پڑھتا ہے لیکن دل میں کافر رہتا ہے اور اسلام کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے ایسے آدمی کو عرف شریعت میں منافق کہا جاتا ہے لیکن اگر عقیدہ مومنانہ ہو اور عمل کافرانہ تو دوزخی کی یہ بھی ایک شکل ہوتی ہے ایک دروازے سے آدمی اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے اور دوسرے راستہ سے خارج ہوتا نظر آتا ہے لیکن قرآنی اصطلاح میں ایسے آدمی کو منافق نہیں کہا جاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہا جاتا ہے۔ (شرح عقائد نسفی)

نَفَقَ الشَّیْءُ وہ چیز چلی گئی۔ کسی چیز کے چلے جانے کی مختلف صورتیں ہیں:

۱:۔ ختم ہوجانا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ جیسے نَفِقَتِ الدَّرَاهِمُ۔ روپیہ سب خرچ ہو گیا کچھ باقی نہیں بچا۔ اس کا مصدر نَفَقٌ ہے باب سمع ہے۔

۲:۔ مرجانا۔ جیسے نَفَقَتِ الدَّابَّةُ گھوڑا مرگیا اس کا مصدر نُفُوْقٌ ہے اور باب نصر ہے۔

۳:۔ چیزوں کا خوب لین دین ہونا، مال خوب بکنا، بازار کا پُر رونق ہوجانا۔ اس کا مصدر نَفَاقٌ ہے اور باب نصر ہے۔

نَفَقَةٌ خرچ۔ خرچ کی جانیوالی چیز۔ اِنْفَاقٌ (اِفعال) خرچ کرنا۔ فقیر ہوجانا سب مال ختم ہوجانا۔

= الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ۔ یہ جملہ منافقین اور منافقات اور مشرکین ومشرکات کی تعریف ہے۔ یعنی جو اللہ کے بارے میں بڑے بُرے گمان رکھتے ہیں۔

الظَّآنِّيْنَ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے ظَآنٌّ کی جمع ہے بحالت نصب وجر

ظَنٌّ ایک کثیر المعانی لفظ ہے ہر معنی اپنے موقع ومحل کے مطابق لیا جائے گا

ظَنٌّ بمعنی خیال۔ اٹکل، گمان، تخمینی بات، علم، یقین، شک وغیرہ وغیرہ۔

ظَنٌّ وہ اعتقاد راجح ہے کہ جس میں اس کے خلاف پائے جانے کا احتمال ہو۔

یہ ظَنَّ يَظُنُّ (باب نصر) سے کبھی مصدر ہوکر استعمال ہوتا ہے اور کبھی اسم ہوکر جب بمعنی اسم ہو تو اس کی جمع ظُنُوْنٌ آتی ہے

علامہ جلال الدین سیوطی رح اپنی تفسیر الاتقان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:۔

ظَنٌّ کے اصل معنی اعتقاد راجح کے ہیں۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ (۲: ۲۳۰) اگر وہ دونوں گمان غالب رکھتے ہوں کہ خداوندی

ضابطوں کو قائم رکھ سکیں گے۔

اور کبھی یقین کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جیساکہ ارشاد ہوتا ہے اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ (۲: ۴٦) جن کو یقین ہے کہ ان کو ملنا ہے اپنے رب سے۔

ابن ابی حاتم وغیرہ نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ قرآن مجید میں ہر جگہ ظنّ کا استعمال یقین ہی کے معنی میں ہے لیکن اس کلیہ کا بہت سی ان آیات میں کہ جہاں یہ بمعنی یقین مستعمل نہیں ہوا ہے تسلیم کرنا مشکل ہے جیساکہ پہلی ہی آیت ہے!

اور زرکشی نے برہان میں کہا ہے کہ قرآن مجید میں اس فرق کو سمجھنے کے لئے کہ کہاں ظنّ کا استعمال یقین کے معنی میں ہے اور کہاں شک کے معنی میں؟ دو ضابطے ہیں۔ (۱) جہاں ظنّ کی تعریف آئی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے وہاں یقین مراد ہے اور جہاں اس کی مذمت واقع ہوئی ہے اور اس پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے وہاں شک کے معنی ہوں گے۔

(۲) ہر وہ ظنّ جس کے بعد اَنْ خفیفہ ہوگا وہاں شک کے معنی ہوں گے جیسے بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤی اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا (۴۸: ۱۲) بلکہ تمہیں شک تھا کہ رسول اور مؤمنین اپنے اہل و عیال میں اب لوٹ کر ہی نہیں آئیں گے۔ اور ہر وہ ظنّ جہاں اس کے ساتھ اَنَّ مشدّدہ متصل ہوگا وہاں بمعنی یقین ہوگا۔ جیسے کہ ارشاد ہے اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ (٦۹: ۲۰)۔ بے شک مجھے یقین تھا کہ مجھ کو ملنا ہے میرا حساب: اور وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ۔ (۷۵: ۲۸) اور یقین جانا کہ اب آیا وقت جدائی کا۔ چنانچہ بجائے ظَنَّ کے اَیْقَنَ اَنَّهُ الْفِرَاقُ۔ کی قرات بھی مروی ہے۔

اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مشدّدہ چونکہ تاکید کے لئے وضع کیا گیا ہے اس لئے وہ یقین کے موقع پر آتا ہے اور خفیفہ میں چونکہ یہ بات نہیں اس لئے وہ شک کے موقع پر استعمال ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ مشدّدہ کا استعمال علم میں ہوا کرتا ہے جیسے فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۴۷: ۱۹) سو یقین رکھ کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کے۔ اور مخففہ کا حسبان و گمان کرنے میں چنانچہ ارشاد ہے کہ:۔

وَحَسِبُوْۤا اَنْ لَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ (۵: ۷۱) اور انہوں نے گمان کیا کہ کچھ خرابی نہ ہوگی!

راغب نے اس قاعدہ کو بیان کرکے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط (۹: ۱۱۸)

اور انہوں نے یہ یقین کرلیا کہ اللہ سے خود اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے؛ میں یہ ضابطہ نہیں چلتا۔ کیونکہ یہاں باوجود اَنْ خفیفہ کے یقین کے معنی ہیں۔

لیکن اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہاں اَنْ کا اتصال مَلْجَاَ سے ہے جو کہ اسم ہے اور امثلہ سابقہ میں اس کا اتصال فعل سے تھا۔

اس جواب کو برہان میں نقل کرکے لکھا ہے کہ اس ضابطہ کو ہاتھ سے نہ دو کیونکہ یہ اسرارِ قرآن میں سے ہے (ماخوذ از لغات القرآن تفصیل کے لئے وہاں ملاحظہ ہو)

= ظَنَّ السَّوْءِ۔ اللہ کی بابت بہت بُرا بُرا ظن رکھنے والے۔ یا گمان رکھنے والے مثلاً یہ کہ اللہ اپنے رسول اور اہل ایمان کی مدد نہیں کرے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو صحیح و سلامت نہیں لوٹیں گے۔ جیسا کہ آگے چل کر آیت ۱۲ میں ہے بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا : (بلکہ تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ پیغمبر اور ایمان والے کبھی پھر کر اپنے اہل وعیال کی طرف نہیں آئیں گے۔

= عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ۔ یہ جملہ دعائیہ ہے اور اللہ کے متعلق بُرا گمان رکھنے والوں کے لئے بددعا ہے۔ انہیں پر بُری گردش پھرے۔

دَآئِرَةٌ مصدر ہے دَارَ يَدُوْرُ (باب نصر۔ دور مادہ) کا اسم فاعل کے وزن پر۔ یا یہ اسم فاعل بھی ہو سکتا ہے اسی باب سے دَوَرَانٌ مصدر بھی ہے دَارَ يَدُوْرُ کا۔

دَائِرَةٌ خط محیط (سرکل) کو کہتے ہیں۔ یہ دَارَ يَدُوْرُ دَوَرَانٌ سے ہے۔ جس کے معنی چکر کاٹنا کے ہیں۔ پھر مصیبت، گردشِ زمانہ کو بھی دَائِرَةٌ کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے زمانہ کو الدَّوَارِيُّ کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی گردشیں بھی انسان پر گھومتی رہتی ہیں۔ چنانچہ شاعر نے کہا ہے۔

وَالدَّهْرُ بِالْاِنْسَانِ دَوَارِيٌّ ، کہ زمانہ انسان کو گھمارہا ہے

قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے:۔

نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ (۵: ۵۲) ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر

زمانہ کی گردش نہ آجائے دَائِرَۃٌ کی جمع دَوَائِرُ آتی ہے، جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَائِرَ عَلَیْھِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ (۹: ۹۸) اور تمہارے حق میں مصیبتوں کے منتظر ہیں انہیں پر بُری مصیبت (واقع) ہو۔ یعنی تباہی اور بربادی انہیں ہر طرف سے اس طرح گھیرلے جیسا کہ کوئی شخص دائرہ کے اندر ہوتا ہے اور ان کے لئے اس بربادی سے نکلنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔

= غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ۔ غَضِبَ ماضی بمعنی مستقبل۔ واحد مذکر غائب۔ غَضَبٌ (باب سمع مصدر۔ غَضِبَ عَلَیْہِ۔ غضب ناک ہونا۔ غَضَبٌ اسم فعل۔ سخت غصہ۔ بہت غصہ ہونا۔ انتقام کے لئے دل کے خون میں جوش آکر گردن کی رگیں پھول جانا اور آنکھیں سرخ ہوجانا۔ گویا بدن کے اندر ایک آگ بھڑک اُٹھنا۔ لیکن اللہ کے غضب سے مراد۔ انتقام۔ سخت عذاب دینا۔ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ۔ اللہ ان پر غضب ناک ہوا۔ غصہ ہوگا۔ (الماجدی)

= وَلَعَنَہُمْ۔ لَعَنَ ماضی واحد مذکر غائب۔ لَعْنٌ باب فتح مصدر۔ اس نے لعنت کی، وہ لعنت کرے گا۔ وہ رحمت سے دور کردے گا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر وہ ان کو رحمت سے دور کردے گا۔ (ایضًا)

= وَاَعَدَّ لَہُمْ جَہَنَّمَ۔ واؤ عاطفہ۔ اَعَدَّ ماضی واحد مذکر غائب، اِعْدَادٌ (افعال) مصدر۔ اِعْدَادٌ۔ عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں اس اعتبار سے اِعْدَادٌ کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار کرنے کے ہیں کہ شمار کی جاسکے جَہَنَّمَ: دوزخ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔ اور اس نے ان کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

= وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔ سَآءَتْ ماضی واحد مؤنث غائب، ضمیر واحد مؤنث غائب جہنم کے لئے ہے۔ سَوْءٌ باب نصر مصدر سے۔ وہ بُری ہے۔ مَصِیْرًا بوجہ تمیز کے منصوب ہے۔ اسم ظرف مکان۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۴۸: ۷ = وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (ملاحظہ ہو آیت ۴ متذکرۃ الصدر) عَزِیْزًا غالب، زبردست، قوی۔ عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

فَائِدَہ: علامہ مودودی تفہیم القرآن میں رقمطراز ہیں۔
یہاں اس مضمون کو ایک دوسرے مقصد کے لئے دوہرایا گیا ہے۔ آیت نمبر ۴ میں اسے اس غرض کے لئے بیان کیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلہ میں لڑنے کا کام اپنے مافوق الفطرت لشکروں سے لینے کے بجائے مؤمنین سے اس لئے لیا ہے کہ وہ ان کو آزمانا چاہتا ہے (جو امتحان میں ثابت قدم رہے ہوں)
اور یہاں اس مضمون کو دوبارہ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو سزا دینا چاہے تو اس کی سرکوبی کے لئے وہ اپنے بیشمار لشکروں میں سے جس کو چاہے استعمال کر سکتا ہے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنی تدبیروں سے اس کی سزا کو ٹال سکے۔
۴۸: ۸ = شَاهِدًا۔ گواہ، حاضر ہونے والا۔ بتانے والا۔ شَهَادَةٌ و شُهُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، منصوب بوجہ حال کے ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ہے، کیونکہ آپ قیامت میں امت کے گواہ ہوں گے۔ اور دنیا میں تعلیم ربانی کے تبلانیوالے ہیں۔
= مُبَشِّرًا۔ خوشخبری دینے والا۔ تَبْشِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، اس کا اصل ماخذ بَشَرَةٌ ہے۔ جس کے معنی ہیں کھال کی بالائی سطح۔ اور اندرونی سطح کو اَدَمَۃٌ کہتے ہیں۔ انسان کو بشر اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی کھال ظاہر ہوتی ہے۔ دوسرے حیوانات کی طرح اون یا بالوں میں چھپی ہوئی نہیں ہوتی۔ اسی سے بَشَارَةٌ و بُشْرٰی (بمعنی مژدہ و خوشخبری) ماخوذ ہے کیونکہ دل خوش کن خبر سننے سے انسان کے جسم میں خون کا دوران ہوتا ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس کے چہرہ پر اثر پڑتا ہے اور چہرہ کی جلد چمکنے لگتی ہے پس بَشَّرْتُ زَيْدًا کے معنی ہوئے میں نے زید کو ایسی خوشخبری سنائی کہ جس کے سننے سے اس کے چہرہ کی کھال چمک گئی (المفردات)
مُبَشِّرٌ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی سے ہے اور وہ بشارت دینے والے ہیں ان کے لئے جو خدا کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے۔ اور خدا کے امتحان میں پورے اُترے۔
= نَذِيْرًا۔ صفت مشبہ، منصوب، نکرہ، ڈرانے والا۔ نافرمانوں کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا۔ یہ بھی آپ کے اسماء گرامی میں سے ہے۔ قرینہ کی وجہ سے بعض

جگہ ڈرانیوالا سے مراد پیغمبر ہے مثلاً ھٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی (۵۳:۵۶) یہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اگلے ڈرانیوالوں میں سے ایک ڈرانے والے ہیں۔

ہر سہ شَاھِدًا۔ مُبَشِّرًا۔ نَذِیْرًا۔ حال ہیں کَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) سے

۴۸:۹ == لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ میں لام تعلیل کا ہے۔ یعنی آپ کا رسول بناکر بطور شاہد، مبشر، نذیر بھیجنا بدیں وجہ تھا۔ کہ اے لوگو! تم ایمان لاؤ تُؤْمِنُوْا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِیْمَانٌ (افعال) مصدر سے۔ نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہوگیا۔ وَرَسُوْلِہٖ ای وَ بِرَسُوْلِہٖ اور اس کے رسول پر (بھی ایمان لاؤ) اس کا عطف جملہ سابقہ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ پر ہے۔

== وَتُعَزِّرُوْہُ،، اس جملہ کا عطف بھی جملہ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ پر ہے اور اسی طرح اگلے دو جملوں کا عطف بھی اسی جملہ پر ہے۔

تُعَزِّرُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہوگیا تَعْزِیْرٌ (تفعیل) مصدر بمعنی ادب اور تعظیم کے ساتھ مدد کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب (تاکہ) تم اس کی مدد کرو۔ اس کو قوت دو۔

تعزیر کے معنی شرعی حد سے کم سزا دینے کے بھی آتے ہیں لیکن درحقیقت یہ معنٰی بھی اول معنی ہی کی طرف لوٹتے ہیں کیونکہ تعزیر دینے کا مقصد ہوتا ہے ادب سکھانا۔ اور ادب سکھانا بھی مدد کرنے میں داخل ہے گویا اس صورت میں انسان کی مدد اس طرح کی ہے کہ جو چیز اس کے لئے مضر ہے اس سے اس کو روکا جا رہا ہے جس طرح کہ پہلی صورت میں مدد کی شکل یہ ہوتی ہے کہ جو چیزیں اس کو نقصان پہنچائیں ان کا قلع قمع کیا جائے۔

بعض کے نزدیک یہ حروف اضداد میں سے ہے۔ اور بمعنی التعظیم والتعذیب ہے ای انہ من حروف الاضداد یاتی بمعنی التعظیم والتعذیب : لہذا التعزیر بمعنی سزا۔ تنبیہ، سرزنش، واحد مؤنث اور تعزیرات جمع مستعمل ہے،،

از تعزیراتِ پاکستان (یعنی پاکستان میں فوجداری قانون کی سزائیں) ایک مشہور قانونی کتاب ہے)

== وَتُوَقِّرُوْہُ۔ تُوَقِّرُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی عامل کے سبب گر گیا۔ تَوْقِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سے۔ جس کے معنی تعظیم کرنا اور ادب رکھنا کے ہیں۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب، اور تاکہ تم اس کی توقیر کرو، اس کا ادب کرو،،

= وَتُسَبِّحُوْہُ ۔ اور تاکہ تم اس کی تسبیح بیان کرو، اس کی پاکی بیان کرو،
= بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا : صبح کے وقت اور شام کے وقت ۔ (یعنی صبح وشام ہر وقت) منصوب بوجہ مفعول فیہ ۔

فَائِدَہٌ : علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ تُعَزِّرُوْہُ اور تُوَقِّرُوْہُ میں ضمیر مفعول کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے یہاں وقف تام ہے ۔ اور تُسَبِّحُوْا سے نیا سلسلہ کلام شروع ہوتا ہے اور یہاں مفعول کا مرجع اللہ کی ذات ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو،

اور امام بغوی اور بعض دیگر علماء اسی طرف گئے ہیں ۔ لیکن مفسرین کے ایک دوسرے گروہ نے تمام ضمیروں کا مرجع اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے ان کے نزدیک ایک ہی سلسلہ کلام میں ضمیروں کے دو الگ الگ مرجع قرار دینا جب کہ اس کے لئے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے درست نہیں معلوم ہوتا ۔

علامہ زمخشری رح لکھتے ہیں الضمائر للہ عزّوجلّ (ہر سہ مفعولی) ضمائر اللہ عزوجل کے لئے ہیں : علامہ مودودی بھی اسی زمرہ میں ہیں ۔

۴۸ : ۱۰ = یُبَایِعُوْنَکَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب مُبَایَعَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر بیع مادہ ۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ وہ (جو) تیری بیعت کر رہے تھے یا کرتے ہیں
= اِنَّمَا : اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور مَا کافہ سے مرکب ہے ، بے شک ، تحقیق ، سوائے اس کے نہیں ۔
= نَکَثَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ نَکْثٌ مصدر (باب ضرب ونصر) بمعنی (عہد) توڑنا ۔ فسخ کرنا ۔ (کمبل یا سوت) ادھیڑنا ۔ یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وہ عہد کو اپنے نفس کے نقصان کے لئے ہی توڑتا ہے ۔ یعنی اس کی عہد شکنی کا وبال اسی کی جان پر ہوگا ۔

ای فلا یعود ضرر نکثہ الا علیہ ۔

= اَوْفٰی ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِیْفَاءٌ (افعال) مصدر ۔ (اور جس نے) ایفاء وعدہ کیا ۔ عہد کو پورا کیا ۔ یعنی بیعت کے وعدہ پر قائم رہا ۔
= مَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ ۔ اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ۔
فَائِدَہٌ : عَلَیْہُ کے اعراب کے متعلق مختلف اقوال مفسرین نے بیان

کئے ہیں ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عَلَیْہُ ۔ اس پر۔ اس کے اوپر۔ عَلٰی حرف جر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور، عَلَیْہُ کی ہا پر واؤ کو حذف کرنے کے بعد ضمہ اس لئے رہنے دیا گیا کہ اللہ کا لفظ پُر کر کے پڑھا جاوے۔ اصل میں ضمیر ھُوَ تھی (لغات القرآن)

۲۔ علامہ آلوسی اس کے اعراب کے متعلق دو وجوہات بتاتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ اس خاص موقعہ پر اس ذات کی بزرگی اور جلالتِ شان کا اظہار مقصود تھا۔ جس کے ساتھ عہد استوار کیا جا رہا تھا۔ اس لئے عَلَیْہِ کی بجائے عَلَیْہُ مناسب تھا

۲۔ یہ کہ عَلَیْہُ میں ہٗ دراصل ھُوَ کی قائم مقام ہے اور اس اصلی اعراب ُ ہی تھا نہ کہ ِ۔ لہٰذا یہاں اصلی اعراب کو باقی رکھنا وفائے عہد کے مضمون سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔" (تفہیم القرآن)

۳۔ جمہور نے اسے عَلَیْہُ (ہا کے ضمہ کے ساتھ) پڑھا ہے۔ (روح المعانی)

== فَسَیُؤْتِیْہِ ۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے۔ سَیُؤْتِیْ ۔ سَ مستقبل قریب کے لئے ہے یُؤْتِیْ ۔ مضارع واحد واحد مذکر غائب اِیْتَاءٌ (افعالٌ) مصدر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، وہ اس کو دیتا ہے۔ وہ اس کو عنقریب دے گا۔

== اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ موصوف وصفت، عظیم اجر، یعنی بہشت، جنت، مفعول یُؤْتِیْ کا

۴۸: ۱۱ == سَیَقُوْلُ ۔ سَ ۔ مستقبل قریب کے لئے یَقُوْلُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہاں جمع کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی المخلفون کے لئے۔

== اَلْمُخَلَّفُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر تَخْلِیْفٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ پیچھے رہے ہوئے

== اَلْاَعْرَابُ : گنوار، بدّو۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد عرب ہے اور اعراب دراصل اسی کی جمع ہے جو صحرانشینوں کا علم قرار پا گیا ہے۔

لیکن مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس میں تصریح کی ہے کہ اعراب بادیہ نشین عربوں کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد نہیں ہے۔ جمع اعاریب آتی ہے۔

قاضی شوکانی تفسیر فتح القدیر میں سورۃ براءۃ میں رقمطراز ہیں:۔

کہ اعراب وہ ہیں جو صحراؤں میں سکونت گزیں ہوں۔ اس کے خلاف عرب کے مفہوم میں

وسعت ہے کیونکہ اس کا استعمال ان تمام انسانوں کے لئے عام ہے جو ریگستان کے باشندے ہوں خواہ وہ صحراؤں میں بستے ہوں یا آبادیوں میں رہتے ہوں۔ اہل لغت کا بیان یہی ہے اور اسی بناء پر سیبویہ نے کہا ہے کہ اَعراب صیغہ جمع تو ہے مگر لفظ عرب کی جمع کا صیغہ نہیں ہے اہل لغت کا بیان ہے کہ اہل لغت رجل عربی اس شخص کو کہتے ہیں جس کا نسب عرب کی طرف ثابت ہوتا ہے اور جس طرح مجوس مجوسیؐ اور یھود یھودیؐ کی جمع ہے اسی طرح عَرَب، عَرَبی کی جمع ہے جب کسی اعرابی سے یا عربی کہا جاتا ہے تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتا لیکن اگر کسی عربی سے یا اعرابی کہہ دیا جائے تو وہ طیش میں آجاتا ہے ایسا کیوں؟ کہ جو عرب کے شہروں کے متوطن ہیں وہ عربی ہیں اور جو بادیہ نشین ہوں وہ اعرابی ہیں مہاجرین و انصار چونکہ سب کے سب عرب ہیں اس لئے ان کو اعراب کہنا جائز نہیں۔ (لغات القرآن)

حضرت ابن عباس اور مجاہد نے فرمایا۔ اعراب سے مراد قبائل عقار، مزنیہ، جہنیہ، نخعی اور اسلم کے بدوی ہیں جب حدیبیہ کے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ تو قریش سے لڑائی کا ڈر ان کے دلوں میں پیدا ہو گیا کیونکہ ان کے خیال میں مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور مسلمان کمزور تھے (اور ان کی شکست لازم تھی) اس لئے ساتھ جانے سے انہوں نے گریز کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو ٹال دیا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان صحیح طور پر لوٹ آئے تو انہوں نے ساتھ نہ جانے کی معذرت کرلی۔

= شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ شَغْلٌ (باب فتح) مصدر مصروف و مشغول کرنا۔ دھندے میں لگائے رکھنا: مطلب یہ کہ ہمارے مال اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا۔ اور ہمیں فرصت نہ دی۔ کیونکہ اور کوئی آدمی ان کی دیکھ بھال کرنے والا گھروں میں موجود نہ تھا۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ اَمْوَالُنَا مضاف مضاف الیہ۔ ہمارے مال اَهْلُوْنَا مضاف مضاف الیہ ہمارے اہل و عیال۔ اَهْلُوْ اصل میں اَهْلُوْنَ تھا۔ اَهْلٌ کی جمع بحالت رفع، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔

= اِسْتَغْفِرْ لَنَا: اِسْتَغْفِرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِسْتِغْفَارٌ (استفعال) مصدر تو معافی مانگ۔ تو بخشش مانگ۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ ہمارے لئے

= بِاَلْسِنَتِهِمْ۔ ب حرف جار اَلْسِنَتِهِمْ: مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ اپنی

زبانوں سے۔

= مَا لَیْسَ: مَا موصولہ ہے لَیْسَ فعل ناقص واحد مذکر غائب۔ نہیں ہے۔ جو (ان کے دلوں میں) نہیں ہے۔

= قُلْ۔ ای قُلْ یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے۔

= مَنْ۔ استفہامیہ انکاریہ ہے۔ کون ہے؟ کوئی ہے؟ یعنی کوئی نہیں۔

= یَمْلِكُ مضارع واحد مذکر غائب، مِلْكٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ وہ اختیار رکھتا ہے۔ مِلْكٌ کے معنی زیر تصرف چیز پر ہر قسم کا کنٹرول اور ہر قسم کا عمل دخل ہو۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا (۷ : ۱۸۸) فرما دیجئے۔ میں اپنے فائدے اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ شَیْئًا۔ کوئی چیز، کچھ بھی۔ اسم مفعول واحد مذکر۔

فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔ جملہ استفہام انکاری ہے کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟ یعنی کوئی تمہیں اللہ کی مشیت اور فیصلہ کے مقابلہ میں نہیں بچا سکتا۔ خواہ وہ فیصلہ تمہارے نفع کا ہو یا نقصان کا۔ یہ جملہ جوابِ شرط ہے اور شرط سے مقدم زور کلام کے لئے لایا گیا ہے۔

(مثلاً ہم کہتے ہیں کہ اگر تم نے یہ کام کیا تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔ لیکن اگر مخاطب کو زور دیکر کہنا مقصود ہو تو ہم کہیں گے کہ:۔ میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا اگر تم نے یہ کام کیا تو!)

= اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا۔ اگر وہ تم کو نقصان پہنچانا چاہے (یا کوئی نفع پہنچانا چاہے) یہ جملہ شرط ہے۔

ضَرًّا۔ نقصان۔ ضرر۔ مثلاً قتل، شکست، مال کی تباہی یا عیال کی ہلاکت، یا عذابِ آخرت۔ وغیرہ۔ نفع۔ مثلاً فتحیابی، مال و دولت میں اضافہ، برکت، اہل و عیال کی خیر و عافیت، آخرت کی سُرخروئی، وغیرہ۔

= بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا۔ بَلْ حرف اضراب ہے۔ ای لَیْسَ الْاَمْرُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ: بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا: بات یوں نہیں جس طرح تم کہتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے (حدیبیہ نہ جانے اور پیچھے رہ جانے میں) تمہارا کیا مقصد تھا۔ (تم اصل میں مکہ والوں کے ڈر کی وجہ سے اُن سے مخالفت لینے کی

ہمت نہیں رکھتے تھے۔

خَبِيْرًا۔ باخبر۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے منصوب بوجہ خبر کَانَ ہے۔

۴۸ : ۱۲ = بَلْ ظَنَنْتُمْ: بَلْ حرف اضراب ظَنَنْتُمْ ماضی جمع مذکر۔ ظَنٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ تم نے خیال کیا۔ تم نے یقین جانا۔

بات صرف یہی نہیں تھی کہ تم کو تمہارے اموال و اہل وعیال نے مشغول رکھا یا تم اہل مکہ سے لڑنے سے کتراتے تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ تم نے یہ یقین بھی کر رکھا تھا (کہ رسول اور اس کے ہمراہی مومن کبھی لوٹ کر اپنے گھروں کو نہیں آئیں گے۔

= اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا۔ اَنْ مصدریہ۔ يَنْقَلِبَ مضارع منفی تاکید بلن۔ صیغہ واحد مذکر غائب (یہاں جمع کے لئے استعمال ہوا ہے) منصوب بوجہ عمل لَنْ۔ اِنْقِلَابٌ (انفعال) مصدر بمعنی لوٹنا۔ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ اَبَدًا ہمیشہ، زمانہ مستقبل غیر محدود۔ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے! تاکید کے لئے آیا ہے۔

= زُيِّنَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ تَزْيِيْنٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ سنوارا گیا۔ مزین کیا گیا۔ وہ اچھا دکھایا گیا۔ تَزْيِيْنٌ سنوارنا۔ آراستہ کرنا۔ زینت دینا۔

= ذٰلِكَ۔ ای ظَنُّهُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا: ان کا یہ ظن کہ رسول اور اس کے ہمراہی مومن کبھی لوٹ کر اپنے گھروں کو نہیں آئیں گے:

= وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور تم نے بڑے بڑے گمان کئے تھے۔ یعنی تم نے خیال کیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی مشرکوں کا لقمہ بن جائیں گے اسی طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بُرے بُرے گمان کر رکھے تھے

= وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا موصوف و صفت مل کر کَانَ کی خبر۔

بُوْرًا ہلاک ہونے والے۔ بَائِرٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہلاک ہونے والے ہیں جو شخص حیران و پریشان ہو کہ نہ کسی کا کہنا سنے نہ کسی کی طرف متوجہ ہو ایسے شخص کے لئے عرب بولتے ہیں رَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ اور ایسی قوم کو کہتے ہیں قَوْمٌ حُوْرٌ بُوْرٌ۔ پس جیسے حُوْرٌ حَائِرٌ کی جمع ہے ایسے ہی بُوْرٌ بَائِرٌ کی جمع ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ بُوْرٌ مصدر ہے اور واحد اور جمع دونوں کی صفت میں بولا

جاتاہے چنانچہ رَجُلٌ بُوْرٌ اور قَوْمٌ بُوْرٌ بولتے ہیں۔
صاحب ضیاء القرآن حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔
علامہ جوہری "لفظ بُور کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اَلْبُوْرُ۔ الرجل الفاسد الھالك الذی لاخیر فیہ۔ یعنی بُور اس شخص کو کہتے ہیں جو فاسد اور تباہ حال ہو جس میں نیکی اور بھلائی چنانچہ عبداللہ بن الزبعری جب مشرف باسلام ہوئے تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔

یا رسول الملیك ان لسانی راتق ما فتقت اذا انا بُوْرٌ۔

یعنی اے مالک الملک کے رسول جب میں گمراہ اور تباہ حال تھا اس وقت میری زبان نے جو چاک کئے اب میں ان کو سینا اور رفو کرنا چاہتا ہوں"۔
یہ مؤنث کی صفت بھی واقع ہوتا ہے، کہتے ہیں امرأۃ بُوْرٌ تباہ حال عورت جمع کے لئے بھی قَوْمٌ بُوْرٌ ای ھلکیٰ۔ یعنی اجڑی ہوئی قوم۔ اس کے بعد جوہری لکھتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے کہ بُور جمع ہے اس کا واحد بائر ہے۔ مثل حَائِلٌ وحُوْلٌ۔ لیکن اخفش نے اس کی تردید کی ہے۔

۴۸:۱۳ = وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ مَنْ شرطیہ اور جملہ شرط ہے لَمْ يُؤْمِنْ مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب اور جو ایمان نہیں لایا اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

= فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا۔ جملہ جواب شرط ہے فَ جواب شرط کے لئے اَعْتَدْنَا۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم اِعْتَادٌ (افعال) مصدر۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے
= سَعِيْرًا: بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے دھکتی ہوئی آگ، دوزخ سَعْرٌ (باب فتح) مصدر سے: بمعنی (آگ یا جنگ) بھڑکانا۔

فَائِدَة: آیت ان مخلفین کے متعلق ہے جو ایمان کا دعویٰ رکھنے کے باوجود کسی نہ کسی بہانے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرہ کے لئے نہیں گئے تھے"۔
مولانا مودودی حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:۔
یہاں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صاف الفاظ میں کافر اور ایمان سے خالی قرار دیتا ہے جو اللہ اور اس کے دین کے معاملہ میں مخلص نہ ہوں اور آزمائش کا وقت آنے پر دین کی خاطر اپنی

جان اور مال اور اپنے مفاد کو خطرے میں ڈالنے سے جی چراجائیں، لیکن یہ خیال رہے کہ یہ وہ کفر نہیں ہے جس کی بنا پر دنیا میں کسی شخص یا گروہ کو خارج از اسلام قرار دیا جاتے بلکہ یہ وہ کفر ہے جس کی بنا پر آخرت میں وہ غیر مؤمن قرار پائے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جن کے بارے میں یہ نازل ہوئی تھی خارج از اسلام قرار نہیں دیا تھا اور نہ اُن سے وہ معاملہ کیا جو کفار سے کیا جاتا ہے۔

۴۸: ۱۴ == لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ لِلّٰهِ میں لام استحقاق کا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف اللہ ہی کو سزاوار ہے۔

== لِمَنْ یَّشَآءُ۔ یعنی کسی کی مغفرت کرنا یا کسی کو سزا دینا صرف اور صرف اس کی مشیت پر منحصر ہے اس پر نہ مغفرت واجب ہے اور نہ سزا دینا لازم ہے۔

== غَفُوْرًا۔ بہت بخشنے والا۔ مبالغہ کا صیغہ ہے منصوب بوجہ کان کی خبر ہونے کے ہے۔

== رَحِیْمًا، بڑا مہربان۔ نہایت رحم والا۔ رَحْمَۃٌ سے بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے

۴۸: ۱۵ == سَیَقُوْلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب (یہاں جمع کے معنی میں آیا ہے) سَ مستقبل قریب کے لئے ہے۔

== اَلْمُخَلَّفُوْنَ۔ ملاحظہ ہو ۴۸: ۱۱۔ مراد وہ لوگ ہیں جو کسی نہ کسی بہانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قافلہ کے ساتھ عمرہ کے لئے نہیں نکلے تھے۔ جو سفر بعد میں صلح حدیبیہ پر منتج ہوا۔

== اِذَا جب۔ اِنْطَلَقْتُمْ ماضی (بمعنی مستقبل)، جمع مذکر حاضر۔ انطلاق (افتعال) مصدر۔ جب تم روانہ ہوگے۔ جب تم چلو گے۔

== مَغَانِمَ۔ جمع مَغْنَمٌ واحد، وہ چیزیں جو مفت حاصل کی جائیں دشمن سے ہوں یا کسی اور سے۔ الغنم بمعنی بکریاں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے ومن البقر والغنم حرمنا علیہم شحومھما (۶: ۶) اور گائیوں اور بکریوں سے ان دونوں کی چربی ہم نے اُن پر حرام کردی تھی۔

الغنم کے اصل معنی ہیں کہیں سے بکریوں کا ہاتھ لگنا اور ان کو حاصل کرنا۔ پھر یہ لفظ ہر اس چیز پر بولا جانے لگا جو دشمن یا غیر دشمن سے حاصل ہو، مال غنیمت:

قرآن مجید میں ہے:۔
فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا (۸: ۶۹) جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اُسے کھاؤ کہ تمہارے لئے حلال طیّب ہے۔
مَغَانِمُ جمع مَغْنَمٌ کی۔ قرآن مجید میں ہے فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ (۴: ۹۴) سو خدا کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔
اِلٰی مَغَانِمَ۔ اِلٰی حرف جار مَغَانِمَ مجرور۔ بوجہ غیر منصرف ہونے کے اس کے آخر میں کسرہ نہیں آتا۔ بجائے کسرہ کے فتح آتا ہے (سبب منع صرف "جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہے جیسے مَسَاجِدُ ومَقَاصِدُ وغیرہ)
= لِتَاْخُذُوْھَا۔ لام تعلیل کا ہے مضارع جمع مذکر حاضر (نون اعرابی عمل لام سے گر گیا ہے) اَخْذٌ (باب نصر) مصدر بمعنی لینا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع مغانم ہے۔ تاکہ تم ان کو حاصل کرو، ان پر قبضہ کرلو
= ذَرُوْنَا نَتَّبِعْکُمْ، یہ مقولہ سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ کا
ذَرُوْنَا۔ ذَرُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر وَذْرٌ (باب سمع، فتح) مصدر۔ بمعنی چھوڑ دینا۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ تم ہم کو چھوڑ دو۔
= نَتَّبِعْکُمْ، مضارع مجزوم بوجہ جواب امر۔ صیغہ جمع متکلم۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اتباع (افتعال) مصدر۔ ہم تمہارے پیچھے چلیں۔ ہم تمہارے ساتھ چلیں۔
= یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ۔ یہ جملہ حال ہے المخلفون سے یہ چاہتے ہوئے کہ وہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔
اَنْ مصدریہ ہے یُبَدِّلُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ صیغہ جمع مذکر غائب تَبْدِیْلٌ (تفعیل) مصدر۔ کہ وہ بدل ڈالیں۔ کہ وہ بدل دیں۔

فَائِدَہ: جہنیہ، مزنیہ اور دیگر قبائل دیہاتی جو مدینہ شریف کے مضافات میں آباد تھے اور جنہوں نے سفر حدیبیہ میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا تھا گذشتہ آیت میں اصل وجہ اس کی بتادی گئی ہے (آیت ۲)
اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایک اور ہونے والے واقعہ سے اپنے رسول مکرم کو مطلع فرما رہے ہیں:۔ اے حبیب! عنقریب جب تم ایک دوسرے سفر جہاد پر روانہ ہونے لگوگے

جہاں کامیابی کے امکانات بالکل روشن ہیں خطرات کم اور مال غنیمت کے حصول کی توقع بہت زیادہ ہے یہ موقع پرست لوگ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپنے ایمانی جوش اور جذبۂ جہاد کا زور شور سے کریں گے اور اس جہاد میں شمولیت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے ان کا مقصد تلافیٔ مافات نہیں ہوگا بلکہ محض اموال غنیمت کے حصول کے لئے اپنے جذبات جاں نثاری کا مظاہرہ کریں گے، چنانچہ حکم ہوتا ہے قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا...... از ضیاء القرآن)

اللہ کے فرمان سے مراد یہ فرمان ہے کہ خیبر کی مہم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف انہی لوگوں کو اجازت دی جائے گی جو حدیبیہ کی مہم پر آپ کے ساتھ گئے تھے اور بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے خیبر کے اموال کی غنیمت انہی کے لئے مخصوص فرما دیئے تھے جیساکہ اگلی آیت ۱۸ میں بصراحت ارشاد ہے (تفہیم القرآن)

= قُلْ: ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

لَنْ تَتَّبِعُوْنَا: مضارع نفی بتاکید لَنْ صیغہ جمع مذکر حاضر، ضمیر مفعول جمع متکلم ای لَا تَتَّبِعُوْنَا فانہ نفی فی معنی النہی للمبالغۃ۔ مبالغہ کے لئے نفی کو نہی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے یعنی تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے، یا نہیں جا سکتے۔

= کَذٰلِکُمْ: کاف تشبیہ کا ذا اسم اشارہ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ خطاب کے لئے ہے، یہ۔یہی۔ جملہ کا مطلب ہے۔

یوں ہی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا ہے

= مِنْ قَبْلُ۔ قَبْلُ ظرف زمان بھی ہے اور ظرف مکان بھی لیکن یہاں تقدم زمانی کے لئے ہی قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے، یہ بَعْدُ کی ضد ہے اضافت اس کو لازمی ہے جب بغیر اضافت کے آئیگا تو ضمہ پر مبنی ہوگا۔ جیسے مِنْ بَعْدُ مِنْ قَبْلُ۔ جب مضاف الیہ موجود ہو تو پھر کسرہ کے ساتھ آسکتا ہے مثلاً وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ...... (۲۱: ۲۵)

فَائِدَہٗ: کَذٰلِکُمْ قَالَ اللّٰہُ مِنْ قَبْلُ: کی تشریح میں علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:۔

" یعنی جیسا میں نے تم سے کہا ہے کہ تم لوگ ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے ایسا ہی وحیِ

غیر متلوّ (یعنی الہام نبوت) کے ذریعے اللہ نے پہلے ہی فرمادیا ہے کہ خیبر کا مال غنیمت صرف شرکار حدیبیہ کے لئے ہے دوسروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

مولانا مودودی فرماتے ہیں:۔

ہر شخص کو یہ بات صاف نظر آرہی تھی کہ قریش سے صلح ہو جانے کے بعد اب خیبر کے ہی نہیں بلکہ تیما اور فدک اور وادی القریٰ اور شمالی حجاز کے دوسرے یہودی بھی مسلمانوں کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور یہ ساری بستیاں پکے پھل کی طرح اسلامی حکومت کی گود میں آگریں گی اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان آیات میں پیشگی مطلع فرمادیا کہ اطراف مدینہ کے یہ موقع پرست لوگ ان آسان فتوحات کو دیکھ کر ان میں حصہ بٹالینے آکھڑے ہوں گے مگر تم ان کو صاف جواب دیدینا کہ تمہیں ان میں حصہ لینے کا موقعہ ہرگز نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ یہ ان لوگوں کا حق ہے جو خطرات کے مقابلے میں سرفروشی کے لئے آگے بڑھے تھے۔" (تفہیم القرآن)

= فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا: فَ تعقیب کا ہے سَ مستقبل قریب کے لئے۔ پھر وہ کہیں گے۔

بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصحیح کے لئے آیا ہے یعنی بات یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ساتھ لیجانے سے منع کر رکھا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو۔

= بَلْ۔ حرف اضراب، یہ مخلفین کے قول بَلْ تَحْسُدُونَنَا سے اعراض ہے مطلب یہ کہ ان کا یہ کہنا کہ مسلمان ہم سے حسد کرتے ہیں درست نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ (مخلفین) لوگ اصل بات کو سمجھتے ہی کم ہیں

كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ ماضی استمراری کا صیغہ ہے لیکن یہاں حال کے معنی میں مستعمل ہے لَا يَفْقَهُونَ مضارع منفی جمع مذکر غائب فِقْهٌ (باب سمع) مصدر سے، اَلْفِقْهُ کے معنی علم حاضر سے علم غائب تک پہنچنے کے ہیں۔ اور یہ علم سے اخص ہے۔ علم فقہ احکام شریعت کے جاننے کا نام ہے

بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ۔ یعنی بات یہ نہیں جو اعراب کہتے ہیں (بَلْ تَحْسُدُونَنَا) بلکہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ اللہ کی طرف سے ان کے لئے کیا مفید ہے اور کیا ضرر رساں؟ (تفسیر مظہری)

= اِلَّا قَلِيلًا ط مگر تھوڑی سی سمجھ، یعنی دنیوی امور کی، مستثنیٰ منہ فقہٌ ہے
۴۸: ۱۶ = قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ (بجائے ضمیر غائب کے) دوبارہ مخلفین کا لفظ صراحۃ کے ساتھ ذکر کرنے سے مذمت میں قوت پیدا کرنا اور تخلف کی سخت ترین قباحت ظاہر کرنا مقصود ہے۔

= سَتُدْعَوْنَ - سَ مستقبل قریب کے لئے تُدْعَوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ دُعَاءٌ (باب نصر) عنقریب تم بلائے جاؤ گے (جہاد کرنے کے لئے)

= اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ، بَاْسٍ شَدِيْدٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ اُولِيْ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت قَوْمٍ کی۔

اُولِيْ والے (بحالت نصب وجر) اُولُوْا بحالت رفع جیسے اُولُوا الْعَزْمِ)

بَاْسٍ - لڑائی۔ دبدبہ۔ جنگ کی شدت، اصل میں تو اس کے معنی سختی اور آفت کے کے ہیں مگر لڑائی اور دبدبہ کے معنی میں کثرت سے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ، سخت جنگجو قوم، سخت لڑنے والے لوگ، سخت جنگی دبدبہ رکھنے والے لوگ۔

= تُقَاتِلُوْنَهُمْ: تُقَاتِلُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر۔ مُقَاتَلَةٌ (مفاعلۃ) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، تم ان سے لڑو گے، تم ان سے جنگ کرو گے:

= اَوْ - یا۔ خواہ، یہاں تک، مگر، جبکہ، کیا۔ اگرچہ۔ یہاں بمعنی "یہاں تک کہ" ہے

= يُسْلِمُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِسْلَامٌ (افعال) مصدر، وہ مطیع ہو جائیں گے مطلب یہ کہ تمہیں ان سے اس وقت تک لڑنا ہو گا کہ وہ اسلام کے مطیع ہو جائیں۔ ع

= فَاِنْ تُطِيْعُوْا - ف تعقیب کا ہے اِنْ شرطیہ۔ تُطِيْعُوْا جمع مذکر حاضر بحث مضارع اصل میں تُطِيْعُوْنَ تھا۔ اِن شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔ اِطَاعَةٌ (افعال) مصدر۔ پس اگر تم اطاعت کرو گے، جملہ شرط ہے۔

= يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا۔ جملہ جواب شرط ہے۔ يُؤْتِ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اَجْرًا حَسَنًا موصوف وصفت مل کر مفعول فعل يُؤْتِ کا۔ تو اللہ تم کو اچھا بدل (یعنی جنت) عطا کرے گا۔

= وَاِنْ تَتَوَلَّوْا - واؤ عاطفہ اِنْ شرطیہ تَتَوَلَّوْا مضارع جمع مذکر حاضر

تَوَلِّيٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ تَتَوَلَّوْا ۔ اصل میں تَتَوَلَّوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا۔ تَوَلِّيٌ کا تعدیہ اگر بنفسہٖ ہو تو بمعنی دوستی رکھنا یا مدد کرنا ہے۔

اور اگر تعدیہ بواسطہ عَنْ آئے خواہ لفظاً یا تقدیراً تو بمعنی روگردانی کرنا، منہ پھیرنا ہوگا۔ یہاں تعدیہ عَنْ مقدرہ سے ہے اور اگر تم روگردانی کروگے۔

= كَمَا ۔ کاف تشبیہ کے لئے ہے اور مَا موصولہ ہے بعد میں آنے والا جملہ اس کا صلہ ہے۔

= تَوَلَّيْتُمْ : ماضی جمع مذکر حاضر، (تَوَلِّيٌ) مصدر۔ تم پھر گئے۔ تم نے منہ موڑا۔ تم نے روگردانی کی۔ تھی

= مِنْ قَبْلُ : قبل ازیں۔ (یعنی حدیبیہ کو جانے کے وقت جیسے تم نے روگردانی کی

= يُعَذِّبْكُمْ ۔ يُعَذِّبْ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط، تَعْذِيْبٌ (تفعیل) مصدر كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر (تو) وہ تم کو عذاب دے گا۔

= عَذَابًا اَلِيْمًا : موصوف وصفت مل کر يُعَذِّبْ کا مفعول۔ دردناک عذاب

=

فَائِدَہ : اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ : اس سے کونسی قوم مراد ہے اس میں مختلف اقوال ہیں:۔

جمہور محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس قوم کے ساتھ معاملہ کرنے میں دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری تھا۔ قتال یا اسلام، یا تو ان سے جنگ کرتے رہو یا وہ اسلام لے آئیں۔ تیسری بات نہیں ہوسکتی، ان سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔ یہ حکم صرف عرب کے مشرکوں اور مرتد ہوجانے والے مسلمانوں کے لئے خاص تھا۔ اہل روم اور دوسرے عجمیوں کے لئے تین صورتیں تھیں۔ جنگ، یا اسلام، یا جزیہ۔

زہری اور مقاتل کا قول ہے کہ بنی حُنَیفہ یعنی اہل یمامہ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھی تھے، مراد ہیں۔ اکثر اہل تفسیر کا یہی قول ہے۔ اور بیضاوی نے اسی کو ترجیح دی ہے مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حاشیہ تفسیر ضیاء القرآن۔

۴۸ : ۱۷ = اَعْمٰى : اندھا۔ عَمًى سے جس کے معنی بینائی کے مفقود ہوجانے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے بینائی دل کی جاتی رہے یا آنکھوں کی دونوں کے لئے

عَمٰی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

= حَرَجٌ ۔ تنگی۔ مضائقہ۔ گناہ۔ اصل میں تو حَرَجٌ کے معنی کسی چیز کے مجتمع ہونے کی جگہ کے ہیں اور ایک جگہ جمع ہونے میں چونکہ تنگی کا تصور موجود ہے اس لئے تنگی اور گناہ کو حرج کہا جاتا ہے۔

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ اندھے پر کوئی گناہ نہیں مطلب یہ کہ جو اندھا ہو (یا اسے کوئی اور صحیح عذر مانع ہو) تو اس کے لئے جہاد میں شریک نہ ہونے پر کوئی گناہ نہیں ہے :

= اَلْاَعْرَجِ ۔ لنگڑا۔ ع رج مادہ عُرُوْجٌ (باب سمع) مصدر، بمعنی ہموار زمین پر ایسے چلنا جیسے کوئی شخص سیڑھیاں چڑھ رہا ہو۔ عَرِجَ یَعْرَجُ مستقل طور پر لنگڑا ہونا اسی مصدر سے باب نصر سے بمعنی اوپر چڑھنا آتا ہے جیسے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ (۷۰: ۴) جس کی طرف روح (الامین) اور فرشتے چڑھتے ہیں۔

= وَمَنْ ..... وَرَسُوْلَہٗ جملہ شرط یُدْخِلْہُ ..... الْاَنْھٰرُ ۔ جوابِ شرط۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۔ جنّٰتٍ کی تعریف ہے

= وَمَنْ یَّتَوَلَّ ۔ واؤ عاطفہ۔ مَنْ یَّتَوَلَّ جملہ شرط ہے یَتَوَلَّ مضارع مجزوم (بوجہ جوابِ شرط)، واحد مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ اصل میں یَتَوَلّٰی تھا۔ تعدیہ بہ عَنْ مقدرہ ہے اور جو روگردانی کرے گا۔ یُعَذِّبْہُ عَذَابًا اَلِیْمًا جملہ جواب شرط اس کو وہ (اللہ) دردناک عذاب دیگا۔

۴۸: ۱۸ = لَقَدْ ۔ لام تاکید کا ہے قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے اور ماضی ہی کے ساتھ تقریب کا فائدہ دیتا ہے یعنی اس کو زمانہ حال سے نزدیک بنا دیتا ہے۔ سو لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ تحقیق اللہ راضی ہوا ہے۔

= عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یہاں مومنین سے مراد وہ مؤمنین ہیں جو بیعتِ رضوان میں شامل تھے۔

= اِذْ ۔ ظرف زمان۔ جب، جس وقت۔

= یُبَایِعُوْنَکَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب مُبَایَعَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر، وہ بیعت کرتے ہیں۔ وہ بیعت کر رہے تھے (مضارع بمعنی ماضی۔ اَلْبَیْعُ کے معنی بیچنے اور شِرَاءٌ کے معنی خریدنے کے ہوتے ہیں لیکن یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے معنی میں استعمال

ہوتے ہیں مثلاً شِرَاءٌ بمعنی بیع۔ وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ اور اس کو تھوڑی سی قیمت یعنی معدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا۔ اور حدیث شریف میں ہے لَا یَبِیْعَنَّ اَحَدُکُمْ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ کوئی اپنے بھائی کی خرید پر خرید نہ کرے بَایَعَ السُّلْطَانَ اس نے بادشاہ کی بیعت کی۔ یعنی اس قلیل مال کے عوض جو بادشاہ عطا کرتا ہے اس کی اطاعت کا اقرار کرنا۔ اس اقرار کو بیعت یا مبایعت کہا جاتا ہے۔

اس بیعت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (۹ : ۱۱۱) تحقیق خدا نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض ان کے لئے بہشت (تیار کی) ہے۔

اور اسی آیۃ میں آگے چل کر فرمایا۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ (۹:۱۱۱) توجو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس پر خوش ہو جاؤ اور اس بیع کی تفصیل سورۃ ہذا (الفتح) میں مذکور ہے فرمایا لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ یقیناراضی ہوگیا اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کررہے تھے

فَائِدَہ : اس آیت لقد رضی اللہ ... الخ) کی وجہ سے اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں اس آیت سے مقصود مومنوں کی تعریف اور مدح ہے اور گذشتہ کلام سے ایفاء بیعت پر برانگیختہ کرنا مقصود تھا۔

= تَحْتَ الشَّجَرَۃِ۔ مضاف مضاف الیہ، درخت کے نیچے۔ الشجرۃ کو معرفہ اس لئے لایا گیا ہے کہ اس سے مراد خاص درخت ہے جس کے نیچے بیعت لی گئی تھی اور جو لبعد میں لوگوں میں اس قدر اہمیت پکڑ گیا کہ حضرت نافع مولیٰ ابن عمر کی روایت کے مطابق لوگ اس کے پاس جا جا کر نمازیں پڑھنے لگے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے لوگوں کو ڈانٹا اور اس درخت کو کٹوا دیا۔ (طبقات ابن سعد) لیکن متعدد روایات اس کے خلاف بھی ہیں "۔ (تفہیم القرآن)

فَائِدَہ صاحب تفسیر ضیاء القرآن اس آیت کی تشریح میں رقمطراز ہیں:۔

اہل علم آیت کی بلاغت پر غور فرمائیں کہ رَضِیَ ماضی کا صیغہ استعمال کیا اور یُبَایِعُوْنَ مضارع کا۔ رَضِیَ کا صیغہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔ رضا وخوشنودی کی دولت سرمدی سے مالامال کردیا۔ اور یُبَایِعُوْنَ مضارع ذکر کرنے میں لطف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی یہ ادا اتنی پسند اور محبوب ہے کہ اسے ماضی کے حوالے نہیں کیا جاسکتا بعیت کا وہ ایمان افروز منظر تو اب بھی نگاہوں میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں آپ کے جاں نثار ذوق وشوق سے دوڑے چلے آرہے ہیں اور بعیت کر رہے ہیں۔ یہ سہانا منظر اور اس کی ایمان پرور یاد ہمیشہ حال ہی رہیگی۔ ماضی کی داستان نہیں بنے گی۔

= مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَا موصولہ ہے اور فِیْ قُلُوْبِهِمْ اس کا صلہ۔ یعنی یقین صبر، اور وفا کے جذبات، ما فی قلوبھم من الیقین والصبر والوفاء۔ (طبری، مجمع البیان)

= اَلسَّكِيْنَةَ : اطمینان، تسلّی خاطر۔ نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ۴۸ : ۴)

= اَثَابَهُمْ۔ اَثَابَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِثَابَۃٌ (افعال) مصدر۔ ثوب مادہ۔

ثَوْبٌ کا اصل معنی کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آنے کے ہیں یا غور وفکر سے جو حالت مقدرہ اور مقصود ہوتی ہے اس تک پہنچ جانے کے ہیں ثَابَ فُلَانٌ اِلٰی دَارِهٖ۔ فلاں اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ یا ثَابَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ، میری سانس میری طرف لوٹ آئی۔

غور وفکر سے حالتِ مقدرہ مقصود تک پہنچ جانے کے اعتبار سے کپڑے کو ثَوْبٌ کہا جاتا ہے کیونکہ سوت کاتنے سے غرض کپڑا بننا ہوتا ہے لہٰذا کپڑا بن جانے پر گویا سوت اپنی حالتِ مقصودہ کی طرف لوٹ آتا ہے، یہی معنی ثواب العمل کا ہے

الثواب۔ انسان کے عمل کی جو جزاء انسان کی طرف لوٹتی ہے اسے ثواب کہا جاتا ہے اس تصور پر کہ وہ جزاء گویا عین عمل ہی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (۹۹ : ۷) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ میں جزاء کو نفسِ عمل کو ہی قرار دیا ہے اس لئے یہاں يَرَ جَزَاءَهٗ نہیں کہا حالانکہ مراد یہی ہے۔

گو لغوی طور پر ثواب کا لفظ خیر اور شر دونوں قسم کی جزاء پر بولا جاتا ہے لیکن اکثر

اور متعارف استعمال نیک اعمال کی جزار پر ہے چنانچہ فرمایا:۔
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ه (۳: ۱۹۵) (یہ) خدا کے ہاں سے بدلہ ہے اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔
ثَوَابٌ بمعنی بدلہ۔ انعام، عوض میں جو چیز پہنچے، جزا، ثواب، اَثَابَهُمْ اس نے ان کو بدلہ دیا۔ اس نے ان کو عطا کیا۔ اس نے ان کو انعام دیا۔
= فَتْحًا قَرِيْبًا۔ موصوف وصفت مل کر مفعول اَثَابَ کا۔ اس فتح سے مراد فتح خیبر ہے۔ جو صفر ۷ھ میں ہوئی۔ ترجمہ:۔ اور ان کو عنقریب آنے والی فتح دی۔
۴۸: ۱۹ = وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً۔ واو عاطفہ، مغانم كثيرة موصوف وصفت مل کر مفعول ثانی اَثَابَ کا۔ مَغَانِمَ پر تنوین بوجہ غیر منصرف ہونے کے نہیں آئی (ملاحظہ ہو آیت متذکرۃ الصدر) منصوب بوجہ فَتْحًا قَرِيْبًا کے معطوف ہونے کے ہے اور بہت سی نعمتیں بھی دے گا جن کو وہ لیں گے (يَأْخُذُوْنَهَا۔ اس میں ضمیر فاعل مومنون کی طرف راجع ہے۔ اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مَغَانِمَ كَثِيْرَةً کی طرف راجع ہے) ان مغانم سے مراد خیبر کی فتح اور اس کے اموالِ غنیمت ہیں۔
(اور یہ انعام صرف ان مؤمنوں کے لئے مخصوص تھا جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے)
= عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ كَانَ کی خبر، زبردست، حکمت والا۔
۴۸: ۲۰ = تَأْخُذُوْنَهَا۔ تَأْخُذُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر اَخْذٌ (باب نصر) مصدر۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جو مغانم کی طرف راجع ہے۔
تم ان (غنیمتوں) کو لوگے۔ حاصل کروگے۔ ان غنیمتوں کا اشارہ ان اموالِ غنیمت کی طرف اشارہ جو خیبر کے بعد دوسری فتوحات کے سلسلہ میں مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔
= فَعَجَّلَ۔ ف ترتیب کا ہے عَجَّلَ ماضی واحد مذکر غائب تعجیل (تفعیل) مصدر اس نے جلدی کی۔ اس نے جلدی دیدی۔ عجلت بمعنی شتابی، جلدی
= هٰذِهٖ۔ اس سے فتح خیبر مراد ہے (تفسیر مظہری)
اس سے مراد صلح حدیبیہ ہے جس کو سورۃ کے آغاز میں فتح مبین قرار دیا گیا ہے (تفہیم القرآن)
هٰذه ای مغانم خیبر۔ (روح المعانی)
هٰذه کا مشار الیہ صلح حدیبیہ ہے۔ قاله ابن عباس۔
عجل لكم صلح الحديبية۔ (ضياء القرآن)

فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ۔ پس اس نے سردست تم کو یہ دے دی۔ (صلح حدیبیہ یا فتح خیبر اور اس کے اموال غنیمت)

= وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ: واؤ عاطفہ، كَفَّ ...... عَنْ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ كَفٌّ (باب نصر) مصدر عَنْ کے صلہ کے ساتھ كَفَّ عَنْ (کسی کام سے) باز رکھنا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اَيْدِيَ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مفعول اول كَفَّ کا۔ اور لوگوں کے ہاتھوں کو باز رکھا تم سے۔ یعنی مخالفین کو تم پر حملہ آور ہونے سے روکا۔ اس میں مختلف اقوال ہیں:۔

۱:۔ اہل خیبر اور ان کے حلیف بنی اسد، غطفان وغیرہ جب وہ اہل خیبر کی مدد کو آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رُعب (خوف) ڈال دیا۔ اور وہ پلٹ گئے

۲:۔ مجاہد کا قول ہے کہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے اہل مکہ کو کوئی معاندانہ اقدام کرنے سے روک دیا۔

۳:۔ الطبری کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے حدیبیہ یا خیبر کی طرف خروج سے اگرچہ مسلمانوں کی پوزیشن مدینہ میں ظاہراً کمزور تھی لیکن یہودی مسلمانوں کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھا سکے (روح المعانی)

۴:۔ جمہور کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ قریش مکہ باوجود مسلمانوں کی جنگی حالت تشویشناک حد تک کمزور ہونے کے ان پر حملہ آور ہونے یا ان کو لڑائی میں الجھانے سے باز رہے۔

= وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ: واؤ عاطفہ، اس جملہ کا عطف محذوف پر ہے جو الکف کی علت ہے ای فعل ما فعل من التعجیل والکف لتکون نافعۃ لھم واٰیۃ لھم۔ بعض کے نزدیک واؤ زائدہ ہے

لام تعلیل کا ہے تَكُوْنَ مضارع واحد مؤنث غائب۔ كَوْنٌ (باب نصر) مصدر ضمیر فاعل برائے التعجیل والکف ہے۔ اٰيَةً نشانی۔ (خدا کی) قدرت کا نمونہ،

ترجمہ:۔ اور اس تعجیل والکف کی غرض یہ تھی کہ یہ مومنوں کے لئے (خدا کی) قدرت کا نمونہ بن جائے:

= وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا: اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔ موصوف وصفت مل کر مفعول يَهْدِيَ کا۔ اور تاکہ وہ تم کو

سیدھے راستہ پر چلائے۔

۴۸: ۲۱ == وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھَا۔ وَاُخْرٰی کا عطف فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِہٖ میں ھٰذِہٖ پر ہے ای فعجل لکم ھذہ المغانم و مغانم اُخْرٰی یعنی اُس نے تم کو فوری طور پر یہ اموال غنیمت عطا کئے اور (ان کے علاوہ) اور اموالِ غنیمت بھی ہیں

== لَمْ تَقْدِرُوْا: مضارع منفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ قَدْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ قابو پانا۔ قبضۂ قدرت میں رکھنا۔ قادر ہونا۔ عَلَیْھَا میں ضمیر ھَا واحد مؤنث غائب کا مرجع (مغانم) اُخْرٰی ہے اور دوسری غنیمتیں جو ابھی تمہارے قبضۂ قدرت میں نہیں آئیں۔

ان مغانم اخریٰ سے کونسی فتوحات و اموال غنیمت مراد ہیں اس کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:۔

۱:۔ اس سے مُراد ملک فارس و روم کے فتوحات اور اموال غنیمت ہیں (ابن عباسؓ، حسن، مقاتل)

۲:۔ اس سے مراد فتح مکہ ہے (قتادہ)

۳:۔ اس سے مراد فتح حنین ہے (عکرمہ)

۴:۔ آئندہ حاصل ہونے والی ہر فتح مُراد ہے۔ (مجاہد)

== قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا۔ اَحَاطَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِحَاطَۃٌ (افعال) مصدر۔ اس نے گھیر لیا۔ اس نے قابو میں کرلیا۔ احاطہ کرنے کے معنی ہیں کسی شے پر اس طرح چھا جانا کہ اس سے فرار ممکن نہ ہو۔ قَدْ ..... بِھَا۔ ای حفظھا لکم حتی تفتحوھا و منعھا من غیرکم حتی تاخذوھا (الخازن) اللہ نے ان کو اپنی حفاظت میں لے رکھا ہے یہاں تک کہ تم ان کو فتح کرلو اور ان کو غیروں سے بچا رکھا ہے یہاں تک کہ تم ان کو پالو۔

یا احاطہ سے مراد علمی احاطہ ہے یعنی اللہ کا علم ان کو محیط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو تم سے فتح کرانا چاہتا ہے۔

مولانا مودودی لکھتے ہیں:۔

اغلب یہ ہے کہ اس سے مراد فتح مکہ ہے اور یہی رائے قتادہ کی ہے اور اسی کو

ابن جریر نے ترجیح دی ہے۔

ارشاد الٰہی کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ:۔

ابھی تو مکہ تمہارے قابو میں نہیں آیا ہے مگر اللہ نے اسے گھیرے میں لے لیا ہے اور حدیبیہ کی اس فتح کے نتیجے میں وہ بھی تمہارے قبضہ میں آجائے گا۔

== وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرًا۔ (اور اس کے لئے یہ مشکل نہیں کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۸: ۲۲ == وَلَوْ۔ واؤ عاطفہ لَوْ شرطیہ ہے اگر، قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کفار اہل مکہ تم سے لڑتے اور تم سے صلح نہ کرتے تو پشت پھیر کر بھاگ جاتے۔

== لَوَلَّوُا جواب شرط ہے وَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَوْلِيَةٌ (تفعیلٌ) مصدر پیٹھ دے کر بھاگنا اَلْاَدْبَارَ۔ جمع دُبُرٌ کی پیٹھیں۔ پیچھے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اَلْاَدْبَارَ مفعول ہے وَلَّوْا۔ تو وہ پیٹھیں دے کر بھاگ جاتے۔

== لَا يَجِدُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب وَجْدٌ (باب ضرب، سمع) مصدر پانا۔ حاصل کرنا۔ پھر وہ نہ پاتے۔

== وَلِيًّا۔ وَلِيٌّ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ بمعنی محافظ۔ مددگار۔ حامی، بچانے والا منصوب بوجہ مفعول۔

== نَصِيْرًا۔ صیغہ صفت، نَصْرٌ سے بچانے والا، مدد کرنے والا۔ بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہے۔ وَلِيًّا کا معطوف ہے۔

فَائِدَہ: مطلب یہ ہے کہ حدیبیہ میں جنگ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے نہیں روکا تھا کہ وہاں مسلمانوں کے شکست کھا جانے کا امکان تھا بلکہ اس کی مصلحت کچھ دوسری ہی تھی جسے آگے کی آیتوں میں بیان کیا جا رہا ہے (آیات ۲۴: ۲۵) اگر وہ مصلحت نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس مقام پر جنگ ہو جانے دیتا تو پھر بھی یقیناً کفار ہی کو شکست ہوتی اور مکہ مکرمہ اسی وقت فتح ہو جاتا۔ (تفہیم القرآن)

۴۸: ۲۳ == سُنَّةَ اللّٰهِ۔ ای سَنَّ اللّٰهُ سُنَّةً۔ اللہ تعالیٰ نے (یہ) دستور اختیار کر رکھا ہے (جلالین، تفسیر حقانی)

== اَلَّتِىْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ۔ جو قبل ازیں جاری رہا ہے (گذشتہ امتوں میں)

اور وہ طریقہ یا دستور کیا تھا۔ کہ اللہ اور اللہ کے اولیاء اور انبیاء ہمیشہ اللہ کے دشمنوں پر غالب ہی رہیں گے۔ جیساکہ اور جگہ اللہ نے فرمایا ہے :۔
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۔(۵۸ : ۲۱) اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ بلاشبہ میں اور میرے پیغمبر غالب آکر رہیں گے۔ اور فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (۵ : ۵۶) بیشک خدا کا لشکر ہی غلبہ پانے والا ہے۔ اور اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵۸ : ۲۲) خوب سن لو کہ خدا ہی کا لشکر فلاح پانے والا ہے۔

اَلَّتِيْ اسم موصول واحد مؤنث ۔ اگلا جملہ اس کا صلہ ہے

قَدْ خَلَتْ ۔ قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کا معنی دیتا ہے اور ماضی کو ماضی قریب بنا دیتا ہے۔ خَلَتْ ماضی واحد مؤنث غائب خُلُوٌّ (باب نصر) مصدر وہ گذر گئی وہ گذر چکی ہے

مِنْ قَبْلُ (اس سے) پہلے ۔ نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۵ مذکورۃ الصدر
یہ اللہ کا دستور گذشتہ امتوں میں بھی جاری تھا۔

= لَنْ تَجِدَ ۔ مضارع منفی تاکید بلن ۔ وُجُوْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ اور تو اللہ کے دستور میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا۔

۴۸: ۲۴ = بَطْنِ مَكَّةَ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ بَطْن بمعنی پیٹ ۔ یہاں مراد وادی مکہ ۔ مکہ کے قریب ، مکہ کی سرحد کے پاس ہے۔

= مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ : مِنْ حرف جر۔ اَنْ مصدریہ ۔ اَظْفَرَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِظْفَارٌ (افعال) مصدر بمعنی کامیابی دینا۔ فتحمند کرنا۔ فیروزمند کرنا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اس نے تم کو ان پر ظفریاب کرنے کے بعد
كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ ۔ ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا تھا۔

اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۔ جملہ مضاف الیہ ہے بَعْدَ کا

= بَصِيْرًا خبر ہے كَانَ کی ۔ اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے تھے دیکھ رہا تھا۔

فَائِدَة : صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں :۔ اگرچہ حدیبیہ کے مقام پر باقاعدہ

لڑائی کی نوبت نہیں آئی تھی۔ لیکن کفارِ مکہ کے کئی جتھے اپنے بغضِ باطن سے مجبور ہو کر مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ مکہ کے اسّی شوریدہ سر پوری طرح مسلّح ہو کر جبل تنعیم سے اترے۔ تاکہ بے خبری میں لشکرِ اسلام پر دھاوا بول دیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ حملہ کرتے ہم نے ان کو محاصرہ میں لے لیا اور گرفتار کر لیا لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا۔

اسی طرح ایک دفعہ عکرمہ بن ابی جہل نے پانچ سو آدمیوں کو ساتھ لے کر لشکرِ اسلام پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کا ایک دستہ ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا لیکن وہ دم دبا کر بھاگ نکلے اور مکہ کی گلیوں میں جا کر پناہ لی۔

اس قسم کے کئی واقعات ہوئے جن سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے تھے اور صلح کی کوششیں ناکام ہو سکتی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی صورت حال پیدا نہ ہونے دی اور کفار کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہیں بھی یہ حوصلہ بخشا کہ تم کو ان کی اشتعال انگیزیوں سے برافروختہ ہو کر ان پر حملہ نہ کر دو۔

٤٨: ٢٥ = هُمْ ضمیر شان، جمع مذکر غائب، وہ۔ وہی۔ اشارہ اہل مکہ کی طرف ہے اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر، باقی جملہ اس کا صلہ، هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ یعنی وہ اہل مکہ ہی ہیں جنہوں نے کفر کیا۔

= وَصَدُّوْكُمْ۔ واؤ عاطفہ، صَدُّوْا ماضی جمع مذکر غائب صَدٌّ دَصُدُوْدٌ (باب نصر) مصدر یعنی روکنا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اور انہوں نے تم کو روکا۔

= عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: عَنْ حرفِ جر۔ المسجد الحرام موصوف وصفت حرمت والی مسجد یعنی کعبہ، یعنی کعبہ کا طواف کرنے سے روکا۔

= وَالْهَدْیَ۔ واؤ عاطفہ، الْهَدْیَ منصوب ہے، کہ اس کا عطف صَدُّوْكُمْ میں ضمیر منصوب پر ہے ای وَصَدُّوا الْهَدْیَ اسم معرف باللام، قربانی کا جانور جو ماہ حُرم میں حَرَم کے اندر ذبح ہونے کے لئے بھیجا جاتا ہے

= مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ۔ جملہ الهدی سے حال ہے مَعْكُوْفًا بوجہ حال منصوب ہے۔ مَعْكُوْفًا۔ عَكْفٌ باب ضرب ونصر، مصدر سے بمعنی روکے رکھنا۔ روکا ہوا۔ اِعْتِكَافٌ مسجد میں عبادت کے لئے رکے رہنا۔

اَنْ مصدریہ ہے یَبْلُغَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ صیغہ واحد مذکر غائب: بُلُوْغٌ باب نصر مصدر بمعنی پہنچنا۔ مَحِلَّہٗ مضاف مضاف الیہ۔ مَحِلَّ اسم ظرف مکان۔ قربانی کی جگہ۔

= لَوْ لَا۔ امتناعیہ ہے۔ لَوْ حرفِ شرط اور لَا نافیہ سے مرکب ہے اگر نہ ہوتے نیز ملاحظہ ہو (۶: ۴۳) جواب لَوْلَا محذوف ہے۔ یعنی اگر نا معلوم مومن مرد اور عورتوں کا تمہارے ہاتھوں پامال ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ مکہ پر حملہ کی اجازت دیدیتا۔

= لَمْ تَعْلَمُوْنَهُمْ: نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر حاضر ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (رجال و نساء کے لئے۔ تغلیب المذکر علی المؤنث کی وجہ سے صیغہ جمع مذکر لایا گیا) لَمْ تَعْلَمُوْهُمْ صفت ہے رِجَالٌ وَنِسَاءٌ کی۔

= اَنْ تَطَئُوْهُمْ اَنْ مصدریہ تَطَئُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی اَنْ کے عمل سے ساقط ہو گیا۔ وَطْأٌ (باب سمع) مصدر و ط ا۔ مادہ۔ بمعنی کسی چیز کو پاؤں تلے روندنا۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب رِجَالٌ وَنِسَاءٌ کے لئے ہے تاکہ تم ان کو پامال کر دو گے، یا روند ڈالو گے۔

اس معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْأً۔ (۷۳: ۶) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے۔

= فَتُصِیْبَكُمْ ف سببیہ ہے تُصِیْبَ مضارع منصوب واحد مونث غائب اِصَابَةٌ (افعال) مصدر۔ ضمیر فاعل مَعَرَّةٌ کی طرف راجع ہے كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اور بدیں سبب تم کو بدنامی پہنچے (ان کی وجہ سے)

= مَعَرَّةٌ گناہ۔ تکلیف، دکھ، مضرت، بدی، عیب، بری بات، سختی، (ع ر ر مادہ)

اِعْتَرَّ۔ (باب افتعال سے) بغیر سوال کئے بخشش کے لئے آنا۔ قرآن مجید میں ہے وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ (۲۲: ۳۶) اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں کو اور بغیر سوال کئے بخشش کے لئے آنیوالوں کو بھی کھلاؤ۔

= مِنْهُمْ۔ ان کی وجہ سے۔ ھُمْ کی ضمیر رجال مومنون و نساء مؤمنات کی طرف راجع ہے۔

= بِغَیْرِ عِلْمٍ ۔ اس کا تعلق یا تو اَنْ تَطَؤُھُمْ سے ہے یعنی لاعلمی میں تم ان کو روندڈالوگے۔ یا اس کا تعلق فَتُصِیْبَکُمْ مِنْھُمْ مَّعَرَّۃٌ سے ہے یعنی بے علمی میں ان کی پامالی کی وجہ سے تم کو گناہ پہنچ جائے۔

= لِیُدْخِلَ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ لام تعلیل کا ہے علت محذوف ہے یعنی مکہ میں زبردستی داخل ہونے کی ممانعت ،

آیت کا مطلب یوں ہوگا :۔

اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ مکہ میں وہ مومن مرد اور عورتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے تمہارے ہاتھوں لاعلمی میں پامال ہوجائیں گے اور ان کی طرف سے تمہیں یوں بدنامی پہنچے گی تو اللہ تعالیٰ تمہیں زبردستی مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دیدیتا۔ لیکن اس نے زبردستی داخل ہونے کی ممانعت اس لئے کردی کہ وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کردے (اس ادخال رحمت میں مومن مرد اور عورتوں کا پامالی سے بچ جانا۔ مسلمانوں کا مومنین کو پامال کرنے کی بدنامی سے بچ جانا اور کفار کی کثیر تعداد کا بعد میں ایمان لے آنا شامل ہے

= لَوْ : حرف شرط۔ اگر۔

= تَزَیَّلُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ تَزَیُّلٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر جس کے معنی پراگندہ اور متفرق ہونے کے ہیں۔ یعنی اگر وہ ایک طرف ہوتے یا جدا ہوجاتے، اگر وہ مسلمان کافروں سے الگ ہوتے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَزَیَّلْنَا بَیْنَھُمْ (۱۰:۲۸) تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے

= لَعَذَّبْنَا ۔ لام جواب شرط کے لئے ہے۔ عَذَّبْنَا ماضی جمع متکلم تو ہم عذاب دیتے

= مِنْھُمْ ۔ ای من اھل مکۃ ۔ اہالیانِ مکہ میں سے جو کافر تھے ان کو دردناک عذاب دیتے۔

= عَذَابًا اَلِیْمًا ۔ موصوف و صفت ، مفعول مطلق ، دردناک عذاب ۔

فَائِدَہٗ : اللہ تعالیٰ کو اپنے نیک بندوں کا اتنا پاس ہے کہ ان کی موجودگی کی وجہ سے ساری بستی والوں کو بچا لیتا ہے گو بستی والے ان اللہ کے بندوں کو دکھ ہی کیوں نہ دیتے ہوں۔

۴۸ : ۲۶ = اِذْ ظرفِ زمان ہے یہ فعل محذوف کا مفعول ہے ای اُذْکُرْ

اِذْ - وہ وقت یاد کرو جب۔
یا یہ لَعَذَّبْنَا کا ظرف ہے۔ جب یعنی تو ان میں سے جو کافر تھے ہم ان کو دردناک عذاب دیتے۔ جب ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت جاہلیہ کو جگہ دی (اور رسول اللہ اور ان کے صحابیوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔
ای لعذبنا ھم اذ جعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ۔
حمیۃ الجاھلیۃ (ایسر التفاسیر)
= جَعَلَ، ماضی واحد مذکر غائب، جَعْلٌ (باب فتح) مصدر۔ اس نے بنایا۔ اس نے کیا۔ اس نے جگہ دی۔ اس نے ٹھیرایا۔
امام راغب لکھتے ہیں کہ:۔
جَعَلَ ایک ایسا لفظ ہے کہ تمام افعال کے لئے عام ہے یہ فَعَلَ، صَنَعَ اور اس قسم کے تمام افعال سے اَعَمْ ہے اس کا استعمال پانچ طرح پر ہوتا ہے۔
۱:۔ صَارَ۔ طَفِقَ (ہو گیا، لگا) کی جگہ استعمال ہوتا ہے اور اس وقت متعدی نہیں ہوتا۔ جیسے جَعَلَ زَیْدٌ یَقُوْلُ کَذَا۔ زید یوں کہنے لگا۔
۲:۔ اَوْجَدَ: (اس نے ایجاد کیا۔ اس نے پیدا کیا) کی بجائے آتا ہے۔ اس صورت میں اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے فرمایا وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۔ (۶ : ۱) اور اندھیرے اور روشنی بنائی۔
۳:۔ ایک شے کو دوسری شے سے پیدا کرنا اور بنانا۔ جیسے فرمایا جَعَلَ لَکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا۔ (۴۲ : ۱۱) اسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے۔
۴:۔ بمعنی تصییر۔ یعنی کسی شے کو ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا۔ جیسے فرمایا۔ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (۲ : ۲۲) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔
۵:۔ کسی چیز کے متعلق کسی بات کا تجویز کرنا۔ خواہ وہ حق ہو یا باطل۔ حق کی مثال اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ (۲۸ : ۷) ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے پھر اسے پیغمبر بنا دیں گے۔
باطل کی مثال:۔ اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ۔ (۱۵ : ۹۱) یعنی قرآن کو

(کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

یہاں اس آیت میں بمعنی بنالیا۔ ٹھہرالیا ہے۔

= اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے مراد اہل مکہ ہیں۔

= اَلْحَمِيَّةَ : کد۔ ضد۔ قوت غضبیہ جب جوش میں آتے اور بڑھ جائے تو حمیت کہلاتی ہے۔ خودداری جو تکبر و نخوت کی بناء پر ہو۔ الحمی (ح م ی مادہ) وہ حرارت جو گرم جواہر جیسے آگ، سورج وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے اور وہ بھی جو کہ بدن میں قوت حارہ سے پیدا ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ (۹: ۳۵) جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا۔

صاحب الیسر التفاسیر اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں:۔

ای لعذ بناھم اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ وھی الانفۃ المانعۃ من قبول الحق ولذا منعوا الرسول وا صحابہ من دخول مکۃ وقالوا کیف یقتلون ابناءنا ویدخلون بلادنا واللات والعزی ما دخلوھا۔

(تو ہم ان کو عذاب دیتے جب کفار نے اپنے دلوں میں حمیت جاہلیہ کو جگہ دی جو تکبر و نخوت پر مبنی وہ ضد ہے جو قبول حق سے مانع ہوتی ہے اور جس کی بناء پر کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا اور کہا کہ انہوں نے ہماری اولاد کو قتل کیا ہے اور ہمارے ملک میں زبردستی گھس آئے ہیں لات اور عزیٰ کی قسم وہ ہرگز اس میں (یعنی مکہ میں) داخل نہیں ہوں گے)

= حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ مضاف مضاف الیہ مل کر جَعَلَ کا مفعول یہ بدل ہے الْحَمِيَّةَ سے۔ یعنی زمانہ جاہلیت کی سی ضد۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (بصورت اِذْ بمعنی مفعول فعل محذوف) آیت کا ترجمہ ہو گا:۔

جب کفار نے اپنے دلوں میں ضد کو جگہ دی اور ضد بھی جاہلیت کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور اہل ایمان پر اپنی سکینت نازل فرمائی (اور انہوں نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور جنگ پر قدرت رکھنے کے باوجود لڑائی سے باز رہے)''

سکینہ کے لئے ملاحظہ ہو ۴۸: ۴ متذکرۃ الصدر۔

= اَلْزَمَهُمْ ۔ اَلْزَمَ ماضی واحد مذکر غائب اِلْزَامٌ (افعال) مصدر بمعنی لگادینا۔ لازم کردینا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔
اس نے ان پر لازم کردیا۔ اس نے ان پر جما دیا۔ اس نے ان کو استقامت بخشی (کَلِمَۃَ التقوی پر)
= کَلِمَۃَ التَّقْوٰی ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی اَلْزَمَ کا۔ کلمۃ التقوی کے متعلق مختلف اقوال ہیں:۔
۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجاہدؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ، عکرمہؒ، سدی وغیرہ اور اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ہے
۲۔ عطا بن رباح نے کہا کہ اس سے مراد ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
۳۔ عطار خراسانی کے نزدیک اس سے مراد ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
۴:۔ زہری نے کہا کہ اس سے مراد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(مآل سب کا ایک ہی ہے کہ کلمہ توحید مراد ہے)
کلمۂ توحید ہر تقویٰ کی بنیاد اور سبب ہے، کلمہ تقویٰ سے مراد اہل تقویٰ کا کلمہ، اَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی یعنی ان کو کلمۂ تقویٰ پر جمائے رکھا اور حمیت جاہلیت کو ان سے دور کردیا۔
= کَانُوْا ۔ میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب کا مرجع رسول کریم اور مومنین ہیں۔
= اَحَقَّ بِھَا ۔ اَحَقَّ اسم تفضیل، اور فاعل دونوں کے معنی میں آتا ہے۔ بڑا حق دار زیادہ مستحق، ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کلمۃ التقوی کی طرف راجع ہے۔
= وَ اَھْلَھَا ۔ عطف تفسیری ہے۔ اس کے حقدار۔ اس کے قابل۔ اس کے سزاوار۔
= عَلِیْمًا ۔ خبر کَانَ ۔ بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ عِلْمٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۴۸ : ۲۷ = لَقَدْ ۔ لام تاکید کا۔ قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کا فائدہ دیتا ہے اور ماضی قریب کے معنی دیتا ہے:

= صَدَقَ اللّٰہُ ۔ صَدَقَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ صِدْقٌ (باب نصر) مصدر۔ اس نے سچ کر دکھایا۔ اس نے سچ کہا۔ صَدَقَ کا تعدیہ کبھی دو مفعول کی طرف بھی ہوتا ہے جیسے آیت ہذا میں۔ نیز اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ (۳ : ۱۵۲) اور اللہ سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ۔

= بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ۔ سچ سچ ، صداقت و یقین کے ساتھ۔ بلا کذب ، حق ضد ہے باطل کی ،

مطلب یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خواب اللہ تعالیٰ نے دکھایا تھا وہ سچ تھا اور وقوع کے عین مطابق ۔ یعنی یہ خواب ایسے ہی عملاً وقوع پذیر ہوگا جیسا کہ خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وہ درست فرمایا تھا اور خواب بالکل حقیقت کے مطابق تھا اور ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

(کلام اللہ میں صیغہ ماضی استعمال ہوا ہے لیکن مراد اس سے مستقبل ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کا قول زمانہ مستقبل کے متعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ فی الواقع ہو چکا ہے)

ترجمہ:۔ اللہ نے سچ دکھایا ہے اپنے رسول کو خواب۔

= لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔ لام تاکید کا ہے تَدْخُلُنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ جمع مذکر حاضر، اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔ موصوف وصفت مل کر مفعول ہے تَدْخُلُنَّ کا۔ تم ضرور داخل ہو گے مسجد حرام میں۔ (یہ وعدہ اگلے سال ذوالقعدہ ۷ھ میں پورا ہوا۔ یہ عمرہ عُمْرَۃُ الْقَضَاء کے نام سے مشہور ہے)

لَتَدْخُلُنَّ ..... الخ تفسیر مظہری میں ہے:۔

۱:۔ ابن کیسان نے کہا کہ یہ رسول اللہ کا قول تھا جس کو اللہ نے نقل کیا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب ان الفاظ میں بیان فرمایا تھا کہ تم لوگ کعبہ میں داخل ہو گے۔

۲:۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خواب کے فرشتہ کا قول ہو جو اللہ نے نقل کر دیا۔

۳:۔ سید قطب فی ظلال القرآن میں رقمطراز ہیں:۔

ولکنّ اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ یؤدب المؤمنین بادب الایمان وھو یقول لھم : لتدخلن المسجد الحرام ...... ان شاءَ اللّٰہُ ... فالدخول واقع حتم ، لان اللّٰہ اخبر بہ ۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین

ایمان کے ادب وآداب سکھاتے ہوئے ان سے فرماتا ہے۔
"تم ضرور داخل ہوگے مسجد حرام میں ..... مشیت ایزدی سے،" اور داخل ہونے کا وقوعہ حتمی ہوگا۔ کیونکہ اس کی خبر دینے والا خود اللہ تعالیٰ ہے۔"
لَتَدْخُلُنَّ سے لے کر وَلَا تَخَافُوْنَ تک خواب کا بیان ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا۔
= اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کا فقرہ غور طلب ہے :
۱:۔ اِنْ شک کے لئے استعمال ہوتا ہے ؛ اور یہ اللہ کا کلام ہے اس میں شک کا کیا دخل ؟ یہاں اِنْ کا معنی اِذْ ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تم مسجد حرام میں داخل ہوگے۔ اِنْ بمعنی اِذْ کا استعمال عام ہے ۔ صاحب لسان لکھتے ہیں :۔
وتجیئُ اِنْ بمعنی اِذْ ضرب قوله : اتقوا الله وذروا ما بقی من الربٰو ان کنتم مؤمنین (۲: ۲۷۸) بمعنی اذ کنتم مؤمنین ۔ یعنی اللہ سے ڈرو باقی سود چھوڑ دو جب کہ تم ایمان لا چکے ہو۔ اس آیت میں بھی اِنْ بمعنی اِذْ ہے
۲:۔ اگرچہ اِنْ شک کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے لیکن اس جگہ بطور ادب اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے ، لَتَدْخُلُنَّ کے محاذ سید قطب کا قول بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کا استعمال ادب وآداب سکھانے کے لئے ہوا ہے اسی ادب کو ملحوظ رکھنے کا ایک دوسری آیت میں بھی حکم دیا گیا ہے ۔فرمانِ الٰہی ہے
وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (۱۸: ۲۳، ۲۴) اور کسی کام کی نسبت نہ کہنا کہ میں اسے کل کر دوں گا۔ مگر انشاء اللہ کہہ کر۔ یعنی اگر خدا نے چاہا تو (کر دوں گا)
۳:۔ صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کا فقرہ یہاں ذکر کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا اس دفعہ مکہ نہ جانا اس لئے نہیں کہ کفار بہت طاقتور تھے اور مسلمان ان کی قوت سے خائف تھے تو واپس چلے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ وہ واپس چلے جائیں کیونکہ اس میں وہ حکمتیں تھیں جن کو اللہ تعالیٰ تو جانتا تھا لیکن تم نہیں جانتے تھے (اسی آیت میں آگے چل کر فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا سے اسی کی طرف اشارہ ہے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ جملہ معترضہ ہے

= اٰمِنِیْنَ اٰمِنٌ کی جمع ہے بحالت نصب۔ اسم فاعل جمع مذکر اَمْنٌ (باب سمع) مصدر۔ مطمئن، دل جمع، بے خوف، لَتَدْخُلُنَّ کے ضمیر فاعل سے حال ہے۔

= مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ۔ مُحَلِّقِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر تَحْلِیْقٌ (تفعیل) مصدر، سر منڈانے والے۔ اصل لغت میں حَلَقَہٗ کا معنی ہے اس کا حلق کاٹ دیا۔ توسیع استعمال کے بعد حلق کا معنی ہوا بال کاٹنا۔ پھر عرف عام میں بال مونڈنے کا معنی ہوگیا۔ اور باب تفعیل سے بال منڈوانے کا ترجمہ ہوگیا۔ لیکن کبھی لازم بھی آتا ہے جیسے حَلَقَ الطَّائِرُ پرندہ گول دائرہ بناکر چکر کاٹ کر اڑا۔ اس لئے حلقہ آدمیوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو دائرہ بناکر بیٹھی ہو۔

رُءُوْسَکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے سر، تمہارے اپنے سر، مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ اپنے سروں کو منڈاتے ہوئے۔

= مُقَصِّرِیْنَ۔ اس کا عطف محلقین پر ہے۔ مُقَصِّرِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر، منصوب، تَقْصِیْرٌ (تفعیل) مصدر، کم کرنے والے۔ بال کترنے والے، واؤ عاطفہ بمعنی "یا" ہے یا (اپنے بالوں کو) کتراتے ہوئے۔ یہ بھی ضمیر فاعل لَتَدْخُلُنَّ سے حال ہے۔

= لَا تَخَافُوْنَ۔ مضارع منصوب جمع مذکر حاضر، تم نہیں ڈرو گے۔ تم بے خطر ہو گے۔ خَوْفٌ (باب فتح) مصدر۔ یہ بھی ضمیر لَتَدْخُلُنَّ سے حال ہے

= فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا۔ اس جملہ کا عطف صَدَقَ پر ہے فَ عاطفہ عَلِمَ فعل مَا اسم موصول۔ لَمْ تَعْلَمُوْا مضارع نفی جحد بلم، صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول فعل عَلِمَ کا۔ پس جس بات کو تم نہ جانتے تھے۔ اس نے اس کو جان لیا عَلِمَ میں ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے۔

= مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ۔ مِنْ حرف جار۔ دُوْنِ: بمعنی ورے۔ سوائے، غیر۔ جو کسی کے نیچے ہو۔ دُوْنَ کہلاتا ہے" یہ ظرف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ مضاف، ذٰلِكَ۔ اسم اشارہ بمعنی اس، وہ۔ واحد مذکر۔ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ۔ اس سے ورے۔ اس سے پہلے۔ ای من قبل دخولکم الحرم تمہارے مسجد حرام میں داخل ہونے سے قبل۔

= فَتْحًا قَرِيْبًا موصوف وصفت مل کر مفعول جَعَلَ کا۔ مراد اس سے فتح خیبر ہے یا صلح حدیبیہ (الخازن) پس اس نے دخول مسجد حرام سے قبل ہی ایک ایسی فتح عطا کردی جو قریب ہے۔

۲۸:۴۸ = هُوَ: ضمیر شان، جو اللہ کی طرف راجع ہے جملہ مابعد اس کی تفسیر ہے

= دِيْنِ الْحَقِّ۔ دینِ اسلام۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ دِيْنِ الْحَقِّ ای بِدِيْنِ الْحَقِّ۔

= لِيُظْهِرَهٗ۔ لام تعلیل کا۔ يُظْهِرَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب۔ اِظْهَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ بمعنی غالب کرنا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جو دین الحق کی طرف راجع ہے۔ کہ اس (دین حق یعنی دین اسلام) کو غالب کر دے

= عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ ای علی الادیان کلھا۔ یعنی تمام (دوسرے) دینوں پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ تمام مذاہب پر غالب کر دے۔ جو مذہب (گذشتہ زمانے میں) حق تھے۔ یعنی اللہ کی طرف سے آئے تھے) ان کو منسوخ کر دینے کے لئے اور جو مذہب باطل تھے ان کے غلط ہونے کو دلائل اور براہین سے ثابت کرنے کے لئے یا کبھی نہ کبھی کسی زمانہ میں مسلمانوں کو ان پر غلبہ عطا کرنے کے لئے۔

= وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ واؤ عاطفہ كَفٰى ماضی واحد مذکر غائب كِفَايَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ کفایۃ کے معنی اس عمل کے ہیں جس میں کسی کی حاجت روائی اور مقصد رسانی کی گئی ہو۔ اس کا استعمال متعدی بھی ہوتا ہے اور لازم بھی کبھی متعدی بیک مفعول ہوتا ہے۔ جیسے کفانی قلیل من المال (مجھے تھوڑا سا مال کافی ہوگیا۔ اور کبھی متعدی بدو مفعول ہوتا ہے۔ جیسے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ۔ (۳۳ : ۲۵) اور اپنے اوپرے لی اللہ نے مومنوں کی جنگ یا۔ اور اللہ مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا۔

یعنی مسلمانوں کو غزوہ احزاب میں مشرکین کے مقابلہ میں عمومی طور پر جنگ کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم ہی ایسے اسباب پیدا کر دیئے جو کفار کی ہزیمت اور بے نیل ومرام واپسی کا سبب بنے۔

اور جب كَفٰى لازم مستعمل ہو تو خلافِ قیاس فاعل پر تاکید اتصالِ

اسنادی کے لئے باء کا اضافہ کیا جاتا ہے اور ایک اسم صفت فاعل سے حال کے طور پر اس عمل سے مشتق کرکے جس کے متعلق کفایت کا اثبات مقصود ہو لے آیا جاتا ہے خواہ فاعل خالق ہو یا مخلوق! جیسے کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا (آیت زیر مطالعہ ۲۸:۴۸) اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ اور کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا (۱۴:۱۷) آج تو اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔

شَہِیۡدًا فاعل (اللہ) سے حال ہے۔

مطلب یہ کہ فتح مکہ کے وعدہ حق ہونے پر۔ یا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اللہ کی شہادت کافی ہے۔ یہ مسجد حرام میں داخلے کے وعدہ کی تاکید ہے۔

۲۹:۴۸ = مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ مُحَمَّدٌ مبتدا۔ رَسُوۡلُ اللّٰہِ۔ اس کی خبر ہے۔

یہ جملہ مستانفہ ہے۔ رَسُوۡلُ اللّٰہِ کے الفاظ جملہ اوصافِ جمیلہ وخصائل حمیدہ پر مشتمل ہے وَھُوَ مُشۡتَمِلٌ عَلٰی کُلِّ وَصۡفٍ جَمِیۡلٍ (ابن کثیر)

= وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗ: واؤ عاطفہ ہے الذین معہ صلہ موصول مل کر مبتدا۔ (اور وہ جو اُن کے ساتھ ہیں)

= اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ۔ وہ کفار کے مقابلہ میں طاقتور اور شجاع ہیں۔ خبر مبتدا کی۔ یہاں سے اَلَّذِیۡنَ مَعَہٗ (یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات کا بیان شروع ہوتا ہے۔

اَشِدَّآءُ۔ شَدِیۡدٌ کی جمع ہے۔ زور آور، بہادر، طاقت ور،

تاج العروس میں ہے:۔

الشدۃ النجدۃ وثبات القلب۔ والشدید الشجاع والقوی من الرجال والجمع الاشداء۔ الشدۃ قوت اور دل کی محکمی کا نام ہے اور.... الشدید شجاع اور طاقتور مرد کو کہتے ہیں اس کی جمع اَشِدَّآءُ ہے

عَلَی الۡکُفَّارِ۔ کافروں کے مقابلہ میں۔

= رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ: رُحَمَآءُ رَحِیۡمٌ کی جمع۔ بڑے نرم دل۔ بڑے مہربان، یعنی آپس میں بڑے رحمدل اور مہربان ہیں۔

= تَرٰىہُمۡ: مضارع واحد مذکر حاضر، ھُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع

اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ ہے: تَرٰی تو دیکھے گا۔ تو دیکھتا ہے۔
= رُکَّعًا: جمع ہے رَاکِعٌ کی ضمیر ھُمْ سے حال ہے۔ رکوع کی حالت میں۔ رکوع کرنے والے۔
= سُجَّدًا۔ جمع ہے سَاجِدٌ کی یہ بھی ھُمْ ضمیر سے حال ہے۔ رکوع کی حالت میں۔ رکوع کرنے والے۔

مطلب یہ کہ توان کو اکثر رکوع کرتے ہوئے یا سجدہ کرتے ہوئے یعنی نماز کی حالت میں دیکھے گا۔
= یَبْتَغُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب ابتغاء (افتعال) مصدر۔ وہ طلب کرتے ہیں۔ وہ ڈھونڈتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔
= فَضْلًا: اسم فعل (حالتِ نصب) رحمت، مغفرت، بخشش، مہربانی، فضل کے اصل معنی زیادتی کے ہیں"۔ اس لئے اس کا اطلاق اس مال ودولت پر بھی ہوتا ہے جو کہ بطور نفع آدمی کو حاصل ہو۔ اور خداوند تعالیٰ کے عطیہ پر بھی خواہ وہ دُنیوی ہو یا اُخروی ہو کیونکہ وہ آدمی کو اس کے استحقاق سے زیادہ دیا جاتا ہے: یہاں منصوب بوجہ یبتغون کے مفعول ہونے کے ہے۔
= رِضْوَانًا۔ رَضِیَ یَرْضٰی (باب سمع) کا مصدر ہے رضا۔ کثیر یعنی بڑی رضامندی اور نہایت خوشنودی کو رِضْوَان کہتے ہیں۔ چونکہ سب سے بڑی رضا اللہ کی رضا ہے اس لئے قرآن مجید میں رضوان کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا ہے وہ رضاء الٰہی کے لئے مخصوص ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:۔

صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت سے نماز پڑھنا اور اکثر رکوع وسجود کی حالت میں پایا جانا دکھاوے کے لئے یا کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں ہے بلکہ خاص اللہ کے لئے اور اس کے فضل اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔
= سِیْمَاھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی علامت، ان کی نشانی۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ کی طرف راجع ہے۔

سِیْمَا اصل میں وُسْمٰی تھا۔ واؤ کو فاء کلمہ کی بجائے عین کلمہ کی جگہ رکھا گیا تو سِوْمٰی ہو گیا۔ پھر واؤ کو ساکن اور ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء کر لیا گیا۔ تو سِیْمٰی ہو گیا۔

صحابہ کی پیشانیوں پر سِیمَا (نشانی - علامت) سے مراد وہ گٹا نہیں جو عام طور پر پیشانی پر نمودار ہو جاتا ہے بلکہ اس سے مراد نور باطن ہے جو اُن کے چہروں پر نمایاں ہوتا ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ (۵۵ : ۴۱) گنہگار اپنی نشانیوں سے ہی پہچانے جائیں گے اور پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے۔

سِیْمَاھُمْ مبتدا۔ فِیْ وُجُوْھِھِمْ اس کی خبر ہے۔

= مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ مِنْ جار۔ سجدوں کے اثر کی وجہ سے۔ اَثَرٌ کے حقیقی معنی تو نشان اور علامت کے ہیں مجازًا نشانِ قدم کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا (۱۸ : ۶۴) تو وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے۔

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ان کے نشان بوجہ تاثیرِ سجدہ سجدہ کے ان کے چہروں سے نمایاں ہیں۔

= ذٰلِکَ۔ اشارہ ہے ان صفات کی طرف جو اوپر مذکور ہوئیں - اشارۃ الی ما ذکر من نعوتھم الجلیلۃ (روح المعانی) ذٰلِکَ مبتدا ہے۔ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ اس کی خبر ہے یہ اس صورت میں ہے جب آیت میں وقف التوراۃ پر کیا جائے ترجمہ ہو گا:۔ یہی ہیں ان کی صفات تورات میں۔

مَثَلُھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مَثَلُ اسم مفرد ہے اَمْثَالٌ جمع ہے۔ مَثَلٌ وہ قول ہے جو دوسرے قول کے مشابہ ہو اور ایک سے دوسرے کی حالت کھل جائے۔ گویا دوسرے کی تصویر اول کے ذریعہ سے نظر کے سامنے آجائے۔

مَثَلُ قرآن مجید میں مختلف جگہ مختلف معانی میں آیا ہے۔

۱:۔ جس جگہ مَثَلُ مرفوع کے بعد کَمَثَلِ بھی آیا ہے یعنی ممثل اور ممثل بہ دونوں مذکور ہیں تو مَثَلُ سے مراد صفت اور حالت ہے جیسے مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا (۲ : ۱۷)

۲:۔ اگر لفظ مَثَلُ مرفوع مذکور ہے اور اس کے بعد کَمَثَلِ نہیں ہے تو صرف آیت وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ (۲ : ۲۱۴) میں شبہ یعنی تشبیہی قصہ مراد ہے باقی آیات میں مَثَلُ کا معنی صفت ہے۔

۳:۔ اگر مَثَلُ منصوب ہے خواہ اس کے بعد کمثل ہے یا نہیں بہر حال مَثَلُ سے مراد صفت اور حالت ہے جیسے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ (۳ : ۵۹) اور وَاضْرِبْ لَھُمْ مَثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (۱۸ : ۴۵)

۴:۔ اگر مَثَلٍ مجرور مع تنوین کے ہے تو وہ نادر معنی مراد ہے جو ندرت میں کہاوت کی طرح ہو گیا ہے جیسے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ (۱۷ : ۸۹) صرف آیت وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا (۲۵ : ۳۳) میں مثل کا معنی ہے اعتراض، سوالِ عجیب۔

۵:۔ اگر مَثَلِ مجرور بغیر تنوین کے ہو تو ہر جگہ صفت مُراد ہے۔ جیسے مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا۔ (۲ : ۱۷)

۶:۔ اگر مَثَلٌ مرفوع مع تنوین کے ہو تو تشبیہی قصہ مراد ہے جیسے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ (۲۲ : ۷۳)

۷:۔ اگر اَلْمَثَلُ معرف باللام ہو اور ایسا صرف دو جگہ ہے۔ تو مثل سے مراد ہے عظیم الشان صفت جیسے وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی (۱۶ : ۶۰)

(ماخوذ از لغات القرآن)

مَثَلُھُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ کی طرف راجع ہے ان کی صفت ان کی حالت۔ ان کا وصف۔

آیت میں معانقہ کی وجہ سے مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں:۔

۱:۔ وقف۔ اَلتَّوْرٰىۃِ پر کیا جائے اس صورت میں ذٰلِکَ مبتدا ہو گا اور مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ اس کی خبر۔ ترجمہ ہو گا:۔ یہی ہیں ان کی صفات توراۃ میں

۲:۔ اَلتَّوْرٰىۃِ پر وقف ہو گا تو وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کا تعلق اگلے کَزَرْعٍ سے ہو گا۔ مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ مبتدا، اور کَزَرْعٍ ۔۔۔ اس کی خبر مطلب یہ ہو گا۔ اور انجیل میں ان کی حالت یا صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی نشوونما۔ روئیدگی و بالیدگی کھیتی کے پودے کی طرح ہو گی:

۳:۔ اس کی تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ:۔

آیت میں وقف اَلْاِنْجِیْلِ پر کیا جائے۔ تو ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ

وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ پر جملہ ختم ہوگا۔ اور اس کا عطف مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ پر ہوگا مثلھم فی التوراۃ خبر اول ہوگی ذٰلِكَ کی، اور مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ خبر ثانی ہوگی ترجمہ یوں ہوگا:۔

یہی ہیں ان کی صفات و اوصاف توراۃ میں اور انجیل میں۔

اس صورت میں جملہ كَزَرْعٍ جملہ مستانفہ ہوگا۔ اور اس سے قبل کلام محذوف ہے ای هُمْ اَوْ مَثَلُهُمْ كَزَرْعٍ ..... الخ یعنی وہ (صحابہ) یا ان کی حالت ایک کھیتی کی مانند ہے کہ ..... الخ

۴:۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذٰلِكَ مبہم اشارہ ہو اور كَزَرْعٍ اس کی تفسیر ہو

= كَزَرْعٍ۔ کاف تشبیہ کا ہے زَرْعٍ۔ کھیتی۔ کھیتی کرنا۔ کھیتی اگانا۔ زَرَعَ يَزْرَعُ۔ (باب فتح) کا مصدر۔ اس کھیتی کی مانند۔ جو فصل زمین سے اگتی ہے اسے زرع کہتے ہیں۔

= اَخْرَجَ۔ اس نے نکالا۔ ماضی واحد مذکر غائب اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر۔

= شَطْأَهٗ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اَخْرَجَ کا۔ شَطْءٌ دانہ کے اندر سے جو سب سے پہلے سوئی پھوٹتی ہے اسے شَطْأٌ کہتے ہیں۔ وَرَقَةٌ اَوَّلَ مَا يَبْدُءُ (فصل کا پھلا پتہ جو نمودار ہوتا ہے)۔ اس کی جمع شُطُوْءٌ و اَشْطَاءٌ ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب زَرْعٍ کی طرف راجع ہے۔

= فَاٰزَرَهٗ۔ ف تعقیب کا ہے اٰزَرَ ماضی واحد مذکر غائب مُؤَازَرَةٌ (مفاعلۃ) مصدر سے۔ جس کے معنی کمر مضبوط کرنے اور قوی کرنے، معاونت کرنے کے ہیں۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع شَطْأَهٗ ہے اور ضمیر فاعل زَرْعٍ کی طرف راجع ہے، پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا۔

= فَاسْتَغْلَظَ: ماضی واحد مذکر غائب اِسْتِغْلَاظٌ (استفعال) مصدر پھر وہ موٹی ہوئی۔ اَلْغِلْظَةُ (غین کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ) کے معنی موٹاپا یا گاڑھا پن کے ہیں یہ دِقَّةٌ کی ضد ہے اصل میں یہ اجسام کی صفت ہے۔ لیکن كَبِيْرٌ اور كَثِيْرٌ کی طرح بطور استعارہ اور معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے بمعنی سخت مزاجی مثلاً وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً (۹: ۱۲۳) چاہئے کہ وہ تم میں سختی محسوس کریں۔ یا بمعنی شدید۔ جیسے: ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ:

(۳۱:۲۴) پھر ہم ان کو عذاب شدید کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے۔
اِسْتَغْلَظَ۔ کے معنی موٹا اور سخت ہونے کو تیار ہو جانا ہیں اور کبھی موٹا اور سخت ہو جانے پر بولا جاتا ہے جیسے آیت ہٰذا۔ وہ موٹی ہوئی۔ (ای شَطْاُہٗ)
== فَاسْتَوٰی۔ یہاں فار عاطفہ ہے اِسْتَوٰی ماضی واحد مذکر غائب، وہ (شَطْـُٔہٗ۔ سوئی) سیدھی کھڑی ہوئی۔ وہ سنبھل گئی، اِسْتَوٰی کا استعمال جب عَلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنی استقرار (ٹھیرنا) اور ارتفاع (بلند ہونا۔ چڑھنا) کے ہوتے ہیں۔
== عَلٰی سُوْقِہٖ۔ عَلٰی حرفِ جرّ، سُوْقِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، اپنے تنہ پر۔ سُوْق جمع سَاقٌ واحد، پنڈلیاں۔ (کھیتی کی) نالیاں، اس کے تنے۔ اس کی جڑیں۔
== یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ۔ یُعْجِبُ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِعْجَابٌ (افعال) مصدر۔ تعجب میں ڈالتا ہے۔ پسند آتا ہے۔ بھلا لگتا ہے۔
زُرَّاع۔ جمع زَارِعٌ کی جو اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے زَرْعٌ سے بمعنی کاشتکار۔ کھیتی کرنے والا۔ کسان، یہ شَطْأٌ سے حال ہے۔
اپنے کاشت کرنے والوں کو اپنی قوت، سختی، عظمت اور حُسنِ منظرۃ کی وجہ سے تعجب میں ڈالتا ہے۔ یعنی وہ اس میں اتنی خوبیاں پاکر بہت خوش ہوتے ہیں۔

فَائِدَۃ: اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تنہا مبعوث فرمایا۔ جیسے کاشتکار بیج زمین میں بوتا ہے، بعد میں صحابہ نے حضور علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا رفتہ رفتہ تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اسلام ایک تناور درخت بن گیا۔ اور نہایت مضبوط ہو گیا۔ کہ مخالفت کی تیز و تند آندھیاں بھی اسے گزند نہیں پہنچا سکتیں۔
== لِیَغِیْظَ۔ لام تعلیل کا ہے۔ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عروج۔ ان کی ہمہ جہت ترقی و استقامت، اسلام کی رات دگنی دن چوگنی ترقی اور اس کی عظمت واشاعت اس لئے خداوند تعالیٰ نے نصیب فرمائی تاکہ صحابہ کی عزیمت خوش نصیبی اور بخت یاوری سے کفار کو غصہ اور غضب کی آگ میں جلائے۔
== یَغِیْظَ۔ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب۔ غَیْظٌ (باب ضرب) مصدر۔

= بِہِمْ۔ میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ صحابہ کرام کی طرف راجع ہے۔ ای الَّذِیْنَ مَعَہٗ۔

= مِنْھُمْ: میں مِنْ بیانیہ ہے تبیین کے لئے آیا ہے مُراد الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہے۔ وہ سب کے سب"

جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (۲۲: ۳۰) تو اسب کے سب، بتوں کی پلیدی سے بچو۔ اگر منہم میں مِنْ کو تبعیضیہ لیا جائے تو لازم آئے گا کہ بعض بتوں کی پلیدی سے بچو اور بعض کی پوجا کرتے رہو۔

یہاں بھی اس آیت میں (۴۸: ۲۹) میں من تبیین کے لئے ہے اور اس سے مقصود وعدۂ مغفرت اور اجر عظیم کا الذین امنوا وعملوا الصّٰلحٰت کے ساتھ مخصوص کرنا ہے۔

ھِمْ ضمیر کا مرجع وہی ہے جو بِہِمْ میں ہے۔

= مَغْفِرَۃً اور اجرًا عظیمًا موصوف وصفت مل کر مفعول ہیں فعل وَعَدَ کے۔ دونوں پر تنوین اظہار عظمت کے لئے ہے یعنی بڑی مغفرت اور عظیم اجر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۸،۲)

۴۹ : ۱ = لَا تُقَدِّمُوْا ۔ فعل نہی ۔ جمع مذکر حاضر، تَقْدِيْمٌ (تفعيل) مصدر بمعنی آگے بڑھنا۔ آگے بھیجنا۔ تم آگے مت بڑھو، تم پہل مت کرو۔

= بَيْنَ : بیچ ۔ درمیان ، اسم ظرف مکان۔ جب بَيْنَ کی اضافت اَيْدِيْ ۔ یا يَدَيْ کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں ۔ جیساکہ آیت ہذا میں ہے۔ بَيْنَ ۔ مضاف يَدَيِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر بَيْنَ کا مضاف الیہ۔ اللہ کے دونوں ہاتھوں کے سامنے۔ اللہ کے سامنے۔

= وَرَسُوْلِهٖ ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ تم اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل مت کیا کرو

فَائِدَہ: صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں کہ:۔

یہاں ایک چیز غور طلب ہے۔ وہ یہ کہ لَا تُقَدِّمُوْا متعدی ہے لیکن اس کا مفعول مذکور نہیں ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ اگر کسی چیز کو ذکر کر دیا جاتا تو صرف اس کے بارے میں خلاف ورزی ممنوع ہوتی۔ مفعول کو ذکر نہ کر کے بتادیا کہ کوئی عمل ہو کوئی قول ہو۔ زندگی کے کسی شعبہ سے اس کا تعلق ہو اس میں اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد سے انحراف ممنوع ہے۔

نیز اگر مفعول ذکر کر دیا جاتا تو سامع کی توجہ ادھر ہی مبذول ہو جاتی، اس کو ذکر نہ کر کے بتادیا کہ تمہاری تمام تر توجہ لَا تُقَدِّمُوْا کے فرمان پر مرکوز ہونی چاہیئے۔

= وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ واؤ عاطفہ اِتَّقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اتقاءٌ (افتعال) مصدر بمعنی ڈرنا۔ پرہیز کرنا۔ اَللّٰهَ مفعول ۔ تم اللہ سے ڈرو۔ تم اللہ سے ڈرتے رہا کرو

۴۹ : ۲ = لَا تَرْفَعُوْا ۔ فعل نہی ۔ جمع مذکر حاضر، رَفْعٌ (باب فتح) مصدر۔ تم بلند نہ کرو

تم اونچی مت کرو،

== اَصْوَاتَكُمْ - مضاف مضاف الیہ - تمہاری آواز- اپنی آواز-

== فَوْقَ - اسم ظرف - اوپر- بلند-

== لَا تَجْهَرُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، جَهْرٌ (باب فتح) مصدر- اَلْجَهْرُ کے معنی کسی چیز کا حاسۂ سمع یا بصر میں افراط کے سبب پوری طرح ظاہر اور نمایاں ہونے کے ہیں۔

چنانچہ حاسۂ بصر یعنی نظروں کے سامنے کسی چیز کے ظاہر ہونے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ رَاَيْتُهٗ جَهْرًا میں نے اسے کھلم کھلا دیکھا- قرآن مجید میں ہے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (۲: ۵۵) جب تک ہم خدا کو سامنے نمایاں طور پر نہ دیکھ لیں۔ تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور حاسۂ سمع کے سبب ظاہر ہونے یا نمایاں ہونے کے فرمایا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (۲۰: ۷) تم پکار کر بات کہو وہ تو چھپے ہوئے بھید اور نہایت پوشیدہ بات تک کو جانتا ہے۔ كَجَهْرِ میں كَ تشبیہ کا ہے جَهْر زور سے بات کرنا۔ دیکھنے یا سننے میں کسی چیز کا کھلم کھلا ظاہر ہونا

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ: اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو (اسی طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو۔

== اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ: اَنْ مصدریہ ہے اور یہ جملہ ممانعت کی علت ہے۔ تَحْبَطَ مضارع واحد مؤنث غائب حَبْطٌ (باب سمع) مصدر۔ جس کے معنی مٹنے اور اکارت ہو جانے کے ہیں۔ مبادا تمہارے اعمال برباد ہو جائیں =

== وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ہ یہ جملہ حالیہ ہے فاعل تَحْبَطَ سے۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

== يَغُضُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب غَضٌّ (باب نصر) مصدر۔ وہ نیچی رکھتے ہیں وہ پست رکھتے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے، قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ۔ (۲۴: ۳۰) مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔

== اُولٰٓئِكَ - اسم اشارہ جمع مذکر- ای الذین یغضون اصواتھم عند رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ یعنی وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔

== اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى۔ اِمْتَحَنَ۔ ماضی واحد مذکر غائب

امتحان (افتعال) مصدر۔ محن مادّہ۔ اس نے جانچ لیا۔ اس نے آزما لیا۔ آزمانے کے معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَامْتَحِنُوْهُنَّ (۶۰ : ۱۰) تو تم ان کی آزمائش کر لو۔
اس صورت میں ترجمہ ہو گا :۔
اللہ نے ان کے دل تقویٰ کے لئے آزما لئے ہیں : (ترجمہ فتح محمد جالندھری)
:۔ اخفش لکھتے ہیں :۔
اِمْتِحَانٌ (باب افتعال) سے ہے اس کے لغوی معنی ہیں چمڑے کو کھلا کرنا۔
اس مفہوم کے پیش نظر آیت کا ترجمہ ہو گا کہ :۔
ہم نے ان کے دلوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے کشادہ اور وسیع کر دیا ہے۔
:۔ علامہ زمخشری لکھتے ہیں :۔
جب کوئی شخص کسی چیز کا خوگر اور عادی ہو جائے اور اسے اس کی خوب مشق کرا لی جائے تو عرب کہتے ہیں امتحن فلان لامر کذا (فلاں اس کام کا عادی یا خوگر ہو گیا) یعنی اب وہ اس امر کو بآسانی سنبھال سکتا ہے اور اس میں کسی ضعف یا کمزوری کو محسوس نہیں کرتا۔
:۔ عربی میں ہے :۔
امتحن الفضۃ۔ اس نے چاندی کو تپا کر صاف کیا۔
اس صورت میں ترجمہ ہو گا :۔
اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے خالص کر لیا ہے۔
= لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ لام تخصیص کے لئے ہے۔ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ کی تنوین اظہار عظمت کے لئے ہے۔ یعنی بڑی مغفرت اور بہت بڑا اجر۔
۴۹ : ۴ = اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ : اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلَّذِيْنَ اسم موصول يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ صلہ۔ موصول الذین اسم اِنَّ۔ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ خبر اِنَّ۔
يُنَادُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مناداۃ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ وہ تم کو پکارتے ہیں۔ مِنْ ابتدائیہ وَرَآءِ اصل میں

مصدر ہے جس کو لبطور ظرف استعمال کیا جاتا ہے۔ آڑ، حد فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا ۔ پیچھے ہونا۔ چاروں طرف ہونا۔ علاوہ اور سوا ہونا۔

یہاں آیت ہٰذا میں بمعنی باہر ہے اور مضاف ہے۔ الحجرات مضاف الیہ۔

الحجرات بروزن فُعُلَتٌ حُجْرَۃٌ کی جمع ہے جیسے ظلمات جمع ہے ظُلْمَۃٌ کی اور غُرُفٰتٌ جمع ہے غُرْفَۃٌ کی۔ حجرہ۔ گھر، خلوت خانہ جس کی چاردیواری ہو

ترجمہ ہوگا۔

بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر ناسمجھ ہیں

فَائِدَہ : صاحب تفسیر ضیاء القرآن لکھتے ہیں :۔

اسلام سے پہلے خطۂ عرب جہالت و ناشائستگی کا گہوارہ تھا۔ مکہ جیسے مرکزی شہر میں گنتی کے چند آدمیوں کے سوا ساری آبادی نوشت وخواند سے قاصر تھی۔ تہذیب و معاشرت کے آداب سے یہ لوگ بالکل کورے تھے۔ صحرانشین بدوؤں کی حالت اور بھی ناگفتہ بہ تھی۔ اس آیت کریمہ میں بھی وہ آداب سکھائے جارہے ہیں جن کا بارگاہِ رسالت میں ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔

ایک دفعہ بنی تمیم کا وفد جو ستر اسّی نفوس پر مشتمل تھا مدینہ طیبہ آیا۔ اس وفد میں زبرقان بن بدر، عطارد بن حاجب اور قیس بن عاصم ان کے سردار بھی تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ سرورِ عالم اپنے حجرہ مبارکہ میں قیلولہ فرمارہے تھے۔ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تک انتظار کو اپنی شان کے خلاف سمجھا اور باہر کھڑے ہوکر آوازیں دینے لگے یا محمّد اخرج علینا۔ حضور کا نام نامی لے کر کہنے لگے کہ ہمارے پاس باہر آئیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو ان لوگوں نے شیخی بگھارتے ہوئے کہا۔ یا محمد ان مدحنا زین وان شتمنا شین ونحن اکرم العرب ۔ یعنی ہم جس کی مدح کرتے ہیں اسے مزیّن کر دیتے ہیں اور جس کی مذمّت کرتے ہیں اس کو معیوب بنا دیتے ہیں۔ ہم تمام عربوں سے اشرف ہیں۔

سچے نبی نے فرمایا :۔

کذبتم بل مدح اللہ تعالیٰ زین وشتمہ شین واکرم منکم یوسف بن یعقوب ابن اسحاق بن ابراھیم (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

اے بنی تمیم تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدح باعث زینت ہے اور اس کی ہی مذمت باعث تحقیر ہے اور تم سے اشرف اور معزز حضرت یوسف ہیں پھر انہوں نے کہا کہ ہم مفاخرت کے لئے آئے ہیں۔ چنانچہ پہلے ان کا خطیب عطارد بن حاجب کھڑا ہوا اور اپنے قبیلے کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اور اپنی فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ثابت بن قیس کو اس کا جواب دینے کا حکم دیا۔ مکتب نبوت کا یہ تلمیذ ارشد جب لب کشا ہوا تو اُن کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ سہم کر رہ گئے۔

اس کے بعد ان کا شاعر زبرقان بن بدر کھڑا ہوا۔ اور اپنی قوم کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھ ڈالا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت حسّان رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا۔ حضرت حسّان نے فی البدیہہ ان کے مفاخر کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اور اسلام کی صداقت اور حضور کی عظمت کو اس انداز میں بیان فرمایا کہ ان کافروں کا غرور خاک میں مل گیا اور اقرع کو تسلیم کرنا پڑا کہ نہ ہمارا خطیب حضور کے خطیب کا ہم پلہ ہے اور نہ ہمارا شاعر دربار رسالت کے شاعر سے کوئی مناسبت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان پر خصوصی کرم فرمایا اور ان کے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیا۔ اور وہ سارے کے سارے مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام و اکرام سے انہیں مالا مال کر دیا۔

اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین اس وفد کے سردار تھے۔

۴۹ : ۵ = وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ:
جوابِ شرط۔ واو عاطفہ ہے لَوْ حرفِ شرط۔ حَتّٰى حرف جر ہے اِلٰی کی طرح انتہار غایت کے لئے آتا ہے۔ بمعنی تک، جب تک، یہاں تک، یہ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اَنْ مقدرہ کی وجہ سے مضارع منصوب ہو جاتا ہے جیسا کہ آیت ہذا میں ہے۔ (مضارع تَخْرُجَ منصوب ہے)

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى (۲۰ : ۹۱) جب تک حضرت موسیٰ ہمارے پاس واپس نہیں آئیں گے ہم تو اس (کی پوجا) پر قائم رہیں گے۔

لَكَانَ میں لام جواب شرط کے لئے ہے۔ كَانَ فعل ناقص الصَّبْرُ اسم کان محذوف
خَيْرًا۔ خبر کان کی۔

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب وفد کے ارکان کی طرف راجع ہے جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باہر سے پکارا تھا۔

= وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اور اللہ بڑا غفور اور رحیم ہے اسی لئے اُس نے اثم کو سزا نہیں دی بلکہ صرف نصیحت کردی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہ کرنے والوں اور بے ادبی کرنے والوں کو تنبیہ کردی کیونکہ یہ بے ادب لوگ بے عقل اور جاہل ہیں۔

۴۹ : ۶ = اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ۔ جملہ شرط ہے فَتَبَيَّنُوْا جواب شرط ہے
اِنْ حرفِ شرط ہے فَاسِقٌ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ فِسْقٌ فُسُوْقٌ (باب نصر وضرب) مصدر۔ بدکردار۔ دوستی سے نکل جانیوالا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا۔ بدچلن۔ شریعت کی اصطلاح میں حدودِ شریعت سے نکل جانیوالا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانیوالا۔ فَسَقَتِ الرُّطَبَةُ عَنْ قِشْرِهَا۔ کھجور اپنے چھلکے سے باہر نکل آئی۔ اسی سے فاسق بنایا گیا ہے کیونکہ وہ بھی خیر سے باہر نکل آتا ہے
نَبَاٍ۔ خبر۔ ایسی خبر کہ جس کے دور رس نتائج نکل سکتے ہوں (ن ب ء مادہ)
فَتَبَيَّنُوْا ف جواب شرط کے لئے ہے تبینوا فعل امر جمع مذکر حاضر، تَبَيُّنٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ تم تحقیق کرلو۔ تم کھول لو۔

= اَنْ مصدریہ ہے۔ کہ۔ یہ کہ۔ بمعنی كَيْلَا (مبادا) کہ۔ (ایسا نہ ہو) کہ

= تُصِيْبُوْا۔ مضارع منصوب جمع مذکر حاضر، اِصَابَةٌ (اِفْعَالٌ) مصدر صوب مادہ۔ تم پہنچاؤ۔ تم جا پڑو۔ قَوْمًا۔ قوم۔ گروہ۔ برادری۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے۔

= بِجَهَالَةٍ۔ جَهِلَ يَجْهَلُ (باب سمع) کا مصدر، بمعنی نادانی، بے علمی
اَنْ تُصِيْبُوْا۔ ای کیلا تصیبوا بالقتل والسبی۔ مطلب یہ کہ تم لاعلمی میں کسی گروہ کو جس کے خلاف تم کو کوئی خبر پہنچی ہو اسے قتل کردو یا کوئی دوسری گزند پہنچاؤ

فَائِدَہ : یہ آیت اکثر مفسرین کے مطابق ولید بن عقبہ بن ابی مُعَیط کے بارہ میں

نازل ہوئی جس کو بنی المصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا گیا لیکن اُس نے اس قبیلہ کو ملے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ قبیلہ کے لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکاری ہیں اور اس کے قتل کرنے کے درپے ہیں جس پر قبیلہ کی سرکوبی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ روانہ کرنے کا ارادہ فرمایا کہ اس دوران بنی المصطلق کے سردار حارث بن ضرار (اُمّ المؤمنین حضرت جویریہؓ کے والد) حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے تو ولید کو دیکھا تک ہی نہیں اس لئے ان کے انکار اور ولید کے قتل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

= فَتُصْبِحُوْا۔ ف تعقیب کا ہے تُصْبِحُوْا مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ عامل کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔ اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر۔ افعال ناقصہ میں سے ہے پھر تم ہو جاؤ۔

= مَا فَعَلْتُمْ: مَا موصولہ ہے فَعَلْتُمْ صلہ۔ جو تم نے کیا۔

= نٰدِمِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ نکرہ۔ نادم، پشیمان،۔

کشاف میں ہے:۔

الندم ضرب من الغم وهو ان تغتم على ما وقع منك تتمنى انه لم يقع منك۔ ندامت ایک خاص قسم کا غم ہے وہ یہ کہ تو ایسی بات پر غمزدہ ہو جس کا تجھ سے ارتکاب ہوا ہے اور جس کے متعلق تمہارا یہ خیال ہے کہ کاش میں نے یہ کام نہ کیا ہوتا۔

۴۹: ۷ = وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اس کا عطف ماقبل پر ہے واؤ عاطفہ۔ اِعْلَمُوْٓا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ عِلْمٌ (باب سمع) مصدر۔ تم جان لو۔ تم (اچھی طرح) ذہن نشین کر لو۔ تم خوب جان لو، اَنَّ بمعنی یقیناً۔ بے شک، رَسُوْلَ منصوب بوجہ عمل اَنَّ۔ اور خوب جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے فارجعوا الیه واطلبوا رأیه۔ پس ہر امر میں اس کی طرف رجوع کرو، اور اس کی رائے طلب کرو، اوقدروا حق قدرہ اور اس کی کماحقہٗ قدر کرو، (اس کی قدر اس امر کی مقتضی ہے کہ اس کی ہر تدبیر کو تسلیم کیا جاوے کیونکہ وہ وحی یا الہام من اللہ ہے اور تمہارے لئے اس میں خیر ہی خیر ہے)

= لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ جملہ شرط۔ لَعَنِتُّمْ جواب شرط

لَوْ حرفِ شرط یُطِیْعُ مضارع واحد مذکر غائب اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اگر وہ اکثر اُمور میں تمہاری بات مانیں لَعَنِتُّمْ لام جواب شرط کا عَنِتُّمْ ماضی جمع مذکر حاضر عَنَتٌ (باب سمع) مصدر۔ بمعنی دشواری میں پڑنا۔ تم دشواری میں پڑجاؤ۔ عَنَتٌ بمعنی دشواری میں پڑنا (فیروز اللغات) دشواری میں پڑنا مصیبت سے ہلاک ہوجانا۔ گناہ کرنا۔ (المنجد) مشقت، تباہی، بربادی، مجازاً زنا۔ (قاموس القرآن) معجم الوسیط میں ہے عَنِتَ فُلَانٌ: وقع فی مشقۃ وشدۃ مشقت اور دشواری میں پڑنا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے:۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ (۹: ۱۲۸) تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئے ہیں کہ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے۔

اَلْعَنَتُ۔ الخطاء والزنیٰ ۔قال تعالیٰ: ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْکُمْ۔ (۴: ۲۵) یہ (لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی) اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو۔

فَائِدَہ: آیت نمبر ۶ میں حکم ہوا تھا کہ اگر کوئی شریر فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو پیشتر اس کے کہ اس پر کوئی قدم اٹھایا جائے اس کی تحقیق کرلیا کرو مبادا کہ تم لاعلمی میں ایسی کاروائی کرگذرو جس پر بعد میں پشیمانی ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب ولید بن عقبہ کی زبانی بنی المصطلق کے مرتد ہونے کی خبر سُنی تو فرطِ جوش میں بعض نے ان کے خلاف کاروائی کا مشورہ دیا۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان کا مشورہ نہ مانا۔ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دستہ دے کر روانہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی فرمادی کہ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ تحقیق کے بعد ہی کوئی مناسب قدم اٹھائیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موقعہ پر حالات کو ولید بن عقبہ کے بیان کے اُلٹ پایا اور واپس آکر دربار رسالت میں اطلاع دی۔

چنانچہ اس پر ارشادِ الٰہی ہوتا ہے کہ حبیب اللہ کا رسُول تمہارے درمیان موجود ہے اور پیچیدہ گتھی کو سلجھا سکتا ہے اور تم سے زیادہ انجام وعواقب کا صحیح اندازہ لگاسکتا ہے تو تمہیں اپنی صلاح یا مشورہ دینے کی بجائے اس کے حکم اور فیصلہ پر اٰمَنَّا

وصدّقنا کہنا چاہئے کیونکہ اگر تم اپنی بات منوانے پر اصرار کروگے تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی ایسی دشواری میں پڑ جاؤ کہ جس سے نکلنا دشوار ہو جائے (آیت ۷)
بنی مصطلق کے مسئلہ پر چونکہ صحابہ کرام کا مشورہ اور غصہ کسی ذاتی رنج یا مفاد کے لئے نہ تھا بلکہ صرف اللہ کے دین کی حمایت کے لئے تھا اس لئے اس ابہام کو دور کرنے کے لئے کہ بنی مصطلق پر غصہ کرنے والے اور فوجی کاروائی کا مشورہ دینے والے صحابہ کرام کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں ارشاد ہوتا ہے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ... ... الخ یعنی تم نے جو تأمل اور تحقیقِ خبر سے کام نہیں لیا یہ قابل ملامت نہیں ہے کیونکہ تم کو ایمان سے محبت اور کفر سے نفرت ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و فسوق اور عصیان سے بغض پیدا کردیا ہے۔
= حَبَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب تَحْبِیْبٌ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی دوست بنانا محبوب کر دینا۔ اس نے محبت ڈال دی۔ اس نے پیارا کر دیا۔ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ۔ اس نے ایمان کو تمہارے نزدیک محبوب بنا دیا۔
= زَیَّنَہٗ: زَیَّنَ ماضی واحد مذکر غائب تَزْیِیْنٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ مزین کرنا۔ اس نے آراستہ کر دیا۔ اس نے زینت دی۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الایمان ہے۔
= کَرَّہَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ تکریہ (تفعیل) مصدر (اس کے دوسرے مفعول پر اِلیٰ آنا ضروری ہے) کَرَّہَ اِلَیْکُمْ۔ اس نے تمہارے لئے ناگوار بنا دیا۔ اس نے تمہاری نظر میں مکروہ کر دیا۔ (کفر کو تمہاری نظر میں ناگوار کر دیا)
= اَلْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ: دونوں کا عطف الکفر پر ہے۔ الفسوق پر الف لام تعریف کے لئے ہے۔ فسوق بمعنی گناہ اور العصیان نافرمانی، گناہ۔ حکم عدولی۔ اطاعت کی ضد ہے۔ اصل میں عَصیٰ یَعْصِیْ کا مصدر ہے لیکن بطور اسم یعنی حاصل مصدر کے زیادہ مستعمل ہے۔
= اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ: جملہ معترضہ ہے۔ اُولٰٓئِکَ اسم اشارہ جمع مذکر مُشَارٌ اِلَیْہِ۔ وہ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کی محبت بھر دی اور کفر و نافرمانی سے ان کو متنفر کر دیا۔
رَاشِدُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر، رَشَدٌ و رُشْدٌ (باب نصر) مصدر۔ راہ یافتہ

بھلائی پانیوالے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں:۔

الرشد: الاستقامۃ علی طریق الحق مع تصلّب فیہ ۔ من الرشدۃ وھی الصخرۃ۔ رُشد طریقِ حق پر استقامت کو کہتے ہیں جس میں پختگی اور سختی ہو یہ رشدہ سے مشتق ہے جس کا معنی چٹان ہے۔

۴۹: ۸ = فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً۔ فَضْلًا و نعمتً مفعول لہٗ ہیں حَبَّبَ، زَیَّنَ، کَرَّہَ کے۔ یعنی اللہ کی طرف سے تحبیب، تزئین، عکرمیہہ، اس کے فضل اور نعمت کے لئے تھی۔ یعنی فضل و نعمت کی وجہ سے تھی۔

بیضاوی لکھتے ہیں:۔

فضلا من اللہ و نعمۃ تعلیل لکرّہ اوحبب وما بینھما اعتراض۔ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ و نعمۃ تعلیل ہے کرّہ کی یا حبّب کی اور دونوں کے مابین جملہ جملہ معترضہ ہے۔

= وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۔ اور اللہ مومنین کے احوال کو خوب جانتا ہے اور حکیم مسلمانوں پر فضل و انعام (کا مصلحت شناس ہے) بتوفیق اسباب کرتا ہے۔

۴۹: ۹ = وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ ۔۔۔ اقْتَتَلُوْا۔ جملہ شرط ہے فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا جوابِ شرط۔ اِنْ شرطیہ۔ طَآئِفَتٰنِ تثنیہ ہے طَآئِفَۃٌ کا۔ گروہ، جماعت۔ کچھ لوگ، بعض لوگ،

ایک اور ایک سے زائد سب کو کہتے ہیں۔ طَوْفٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔

= اِقْتَتَلُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب اقتتال (افتعال) مصدر۔ انہوں نے قتال کیا۔ وہ آپس میں لڑ پڑے:

= فَاَصْلِحُوْا۔ ف جواب شرط اَصْلِحُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِصْلَاحٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تم صلح کرادو۔ تم ملاپ کرادو،

= فَاِنْۢ بَغَتْ۔ ف عاطفہ۔ اِنْ شرطیہ بَغَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب بَغْیٌ (باب ضَرَبَ) مصدر۔ اس نے سرکشی کی، اس نے بغاوت کی، وہ سرکشی کرے۔ یا بغاوت کرے۔ وہ زیادتی کرے۔

= اِحْدٰىهُمَا۔ ان دونوں میں سے ایک، ان دونوں میں سے کوئی ایک،
= عَلَى الْاُخْرٰى۔ دوسرے پر۔ دوسرے کے خلاف۔ دوسرے کے مقابلہ میں
جملہ شرطیہ ہے۔
= فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ: جملہ جواب شرط ہے۔ ف جواب شرط کا ہے۔
قَاتِلُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، مُقَاتَلَةٌ (مفاعلة) مصدر۔ تم لڑو۔
اَلَّتِیْ تَبْغِیْ (اس سے) جو زیادتی کرتا ہے۔ تَبْغِیْ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث
غائب۔ بَغْیٌ باب ضرب، مصدر۔
= حَتّٰی یہاں تک، انتہائے غایت کے لئے۔
= تَفِیْءَ۔ مضارع واحد مؤنث غائب فَیْءٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی اچھی حالت
کی طرف رجوع کرنا۔ پھرنا۔ وہ رجوع کرے۔ وہ پھر آئے۔ وہ لوٹ آئے۔
یہاں تک کہ وہ پھر آئے (اللہ کے حکم کی طرف)
= فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ۔ فَ تعقیب کا ہے۔
فَآءَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ جملہ شرط۔ فَ جواب شرط کے لئے۔ اَصْلِحُوْا
جملہ جواب شرط۔ بس اگر وہ لوٹ آئے تو عدل و انصاف کے ساتھ ان دونوں کے
درمیان صلح کرادو۔
= وَاَقْسِطُوْا۔ واؤ عاطفہ۔ اَقْسِطُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِقْسَاطٌ (افعال)
مصدر۔ اور انصاف سے کام لو۔ انصاف کرو،
اِقْسَاطٌ کے اصل معنی ہیں حقدار کا حصہ حقدار کو دینا۔ چونکہ انصاف اسی چیز کا نام
ہے اس لئے اس کے معنی انصاف کے لئے جاتے ہیں۔
قِسْطٌ (مجرد) کا معنی ہے۔ ظلم کرنا۔ ناانصافی کرنا۔ اور اس معنی میں قرآن مجید
میں آیا ہے:۔
وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ (۷۲: ۱۴) اور یہ کہ ہم میں سے بعض
مسلمان ہیں اور بعض ظالم (بے راہ، نافرمان) ہیں۔ لیکن یہاں اس آیت میں اَقْسِطُوْا
باب افعال سے ہے اور باب افعال کے خواص میں سے سلب ماخذ کی خاصیت بھی
ہے اس لئے اس باب سے بمعنی ظلم کو دور کرنا یعنی انصاف کرنا مستعمل ہے۔
= اَلْمُقْسِطِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب، اِقْسَاطٌ (افعال) مصدر

انصاف کرنے والے ۔

۴۹: ۱۰ = اَخَوَيْكُمْ، مضاف مضاف الیہ۔ اَخَوَيْ دو بھائی۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تمہارے دو بھائی۔ تثنیہ کا صیغہ خصوصیت کے ساتھ اس لئے استعمال کیا کہ اختلاف کم سے کم دو آدمیوں میں ہی ہوتا ہے (اس سے زائد کی نفی نہیں ہوتی)

= وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ یعنی اس کے حکم کے خلاف نہ کرو۔

= لَعَلَّكُمْ۔ شاید کہ تم۔ اس امید پر کہ تم۔ لَعَلَّ حرفِ ترجی ہے بمعنی شاید کہ۔ امید ہے کہ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حاکمانہ، شاہانہ طرز کلام کے مطابق یہ لفظ تعلیل وتحقیق کے لئے استعمال کیا ہے (قاموس القرآن)

= تُرْحَمُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ رَحْمَةٌ (باب سمع) مصدر۔ تم پر رحم کیا جائے۔

۴۹: ۱۱ = لَا يَسْخَرْ: فعل نہی واحد مذکر غائب سَخَرٌ باب سمع مصدر۔ ب اور مِنْ کے صلہ کے ساتھ۔ مذاق بنانا۔ ٹھٹھا کرنا۔ (چاہئے کہ نہ تمسخر اڑائے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا۔

= عَسٰى۔ ممکن ہے۔ ہوسکتا ہے۔

= اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ۔ اَنْ مصدریہ۔ يَكُنَّ مضارع جمع مؤنث غائب كَوْنٌ باب نصر، مصدر۔ وہ ہوں گی، وہ ہوں، خَيْرًا افعل التفضیل کا صیغہ ہے بہتر۔ بوجہ خبر يَكُنَّ منصوب ہے۔ يَكُنَّ میں ضمیر جمع مؤنث غائب ان عورتوں کی طرف راجع ہے جن کا تمسخر اڑایا جا رہا ہو اور مِنْهُنَّ میں ان عورتوں کی طرف جو تمسخر اڑا رہی ہوں

= لَا تَلْمِزُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، لَمْزٌ (باب ضرب ونصر) مصدر۔ تم عیب مت لگاؤ۔ تم عیب چینی مت کرو۔

اَنْفُسَكُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے اپنے اشخاص کی یعنی آپس کی، ایک دوسرے کی اعیب جوئی مت کرو، اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ (۹: ۵۸) اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ تقسیم صدقات میں تم پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔

= وَلَا تَنَابَزُوْا۔ واؤ عاطفہ، لَا تَنَابَزُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر تَنَابُزٌ (تفاعُلٌ) باہم چڑ مقرر کرنا۔ آپس میں بُرا نام نکالنا۔ اور ایک دوسرے کو چڑانا اور

بُرے نام سے پکارنا۔ اور تم ایک دوسرے کو بُرے نام سے مت پکارو۔
= بِالْاَلْقَابِ : مضاف مضاف الیہ۔ القاب کے ساتھ۔ القاب جمع ہے لقب کی اصلی نام کے علاوہ انسان کا جو دوسرا نام ہو اسے لقب کہتے ہیں۔
اسم عَلَم (اصلی نام) اور لقب میں فرق صرف یہ ہے کہ عَلَم میں معنی کی رعایت نہیں ہوتی لیکن لقب میں معنی کا لحاظ ہوتا ہے۔
لقب کی دو قسمیں ہیں:۔
۱:۔ ایک وہ جو عزت وشرف کے لحاظ سے ہو جیسے بادشاہوں کے لقب ہوتے ہیں
۲:۔ دوم یہ کہ بطور چڑانے کے رکھ دیا جائے۔ آیت ہذا میں دوسرے ہی قسم کے لقب مُراد ہیں۔ یعنی ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے نام نہ ڈالو۔
= بِئْسَ۔ بُرا ہے۔ فعل ذم ہے اس کی گردان نہیں آتی۔ بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا بروزن فَعِلَ (باب سمع) سے۔ عین کلمہ کی اتباع میں اس کی فاء کو کسرہ دیا گیا۔ پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا بِئْسَ ہو گیا۔
= اَلْاِسْمُ الْفُسُوْقُ ! موصوف وصفت۔ بُرا نام۔ عیب دار نام، مثلاً یہودی کافر، فاسق۔ ایمان کے بعد گناہ کا نام لگنا ہی بُرا ہے۔
= لَمْ یَتُبْ۔ مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ واحد مذکر غائب تَوْبٌ (باب نصر) مصدر (اور جس نے) توبہ نہ کی: ای من لم یتب عما نہی عنہ، اور جس نے توبہ نہ کی اس سے جس سے اس کو منع کیا گیا (تو ایسے لوگ ہی ظالم ہیں)۔
۴۹: ۱۲ = اِجْتَنِبُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر۔ اِجْتِنَابٌ (افتعال) مصدر۔ تم پرہیز کرو تم بچو، تم اجتناب کرو۔ اَلْجَنْبُ اصل میں پہلو کو کہتے ہیں اس کی جمع جُنُوْبٌ ہے۔ قرآن مجید میں ہے قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ (۳: ۱۹۱) جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اور اسی سے وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ (۴: ۳۶) بمعنی قریبی ساتھی۔ دوست کے ہیں۔ اور دوری کے معنی میں اسی آیۃ (۴: ۳۶) میں ہے اَلْجَارِ الْجُنُبِ اجنبی یعنی دور کا ہمسایہ۔
= اَلظَّنِّ۔ تہمت۔ شک، اٹکل، انسان کے دل میں جو بات آئے اور اس کے صحیح اور غلط ہونے کے دونوں پہلو ہوں اُسے ظنّ کہتے ہیں۔ آیت ہذا میں تہمت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ قاموس القرآن از قاضی زین العابدین میں ہے:۔ کہ کہیں

ظن کا استعمال تہمت کے لئے ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے:
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ (اے ایمان والو! بہت تہمتیں لگانے سے بچو درحقیقت بعض تہمت گناہ ہے)
اور حدیث میں آیا ہے: اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ۔ (تہمت لگانے سے بچو کیونکہ تہمتیں لگانا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے)

(نیز ملاحظہ ہو ۶:۴۸)

= کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ بہت گمان کرنے سے بچو۔ یا پرہیز کرو۔
= اِثْمٌ۔ گناہ واحد۔ اٰثَامٌ جمع۔ اِثْمٌ واَثَمٌ واَثَامٌ (باب سمع) مصدر گناہ کرنا۔ ناجائز کام کرنا۔ اِثْمٌ وہ فعل یا عمل جو ثواب سے روکنے یا پیچھے رکھنے والا ہو
= وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ اس جملہ کا عطف سابقہ جملہ اجتنبوا پر ہے لَا تَجَسَّسُوْا فعل نہی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تَجَسُّسٌ تَفَعُّلٌ مصدر تم جاسوسی نہ کرو۔ تم کھوج مت لگاؤ۔ جَسٌّ بہ نسبت حَسٌّ کے خاص ہے کیونکہ حَسٌّ کے معنی ہیں ہر اس چیز کا پہچاننا جو بذریعہ حس معلوم ہو سکے۔ اور جَسٌّ کے معنی ہیں ایک خاص حالت کا پتہ چلانا۔
= وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔ اس کا عطف بھی جملہ سابقہ اِجْتَنِبُوْا پر ہے لَا یَغْتَبْ فعل نہی واحد مذکر غائب۔ اِغْتِیَابٌ (افتعال) مصدر۔ غیبت کرنا۔ پس پشت برا کہنا۔ بَعْضُکُمْ بَعْضًا تم میں سے کا بعض، تم میں سے کوئی کسی کی۔ بَعْضُکُمْ مضاف۔ مضاف الیہ۔ فاعل۔ بَعْضًا مفعول۔ اور تم میں سے کوئی دوسرے کی چغلی یا غیبت بھی نہ کرے۔
= اَیُحِبُّ الف استفہام انکاری ہے، یُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِحْبَابٌ (افعال) مصدر۔ کیا کوئی پسند کرتا ہے۔ یا پسند کرے گا؟ بمعنی نہیں کرے گا یعنی تم میں سے کوئی پسند نہیں کرے گا۔
= اَنْ یَّاْکُلَ۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ یَاْکُلُ مضارع منصوب واحد مذکر غائب
= لَحْمَ اَخِیْہِ۔ اخیہ مضاف مضاف الیہ مل کر (لَحْمَ) مضاف کا مضاف الیہ پھر مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل یَاْکُلَ کا۔
= مَیْتًا۔ مردہ۔ اخ سے حال ہے (کیا پسند کرے گا تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ مَیْتًا لَحْمَ سے بھی حال ہو سکتا ہے۔

= فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ فَ ترتیب کا ہے (مابعد کی ترتیب ماقبل پر) كَرِهْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ ابمعنی مستقبل) كَرْهٌ (باب سمع) مصدر۔ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع اکل لحم یا میت ہے۔ اس سے تو تم ضرور نفرت کروگے۔

= وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ واؤ عاطفہ، جملہ کا عطف جملہ محذوف پر ہے۔ جیسے کہ کہا گیا ہو امتثلوا مَا قيل لكم واتقوا الله۔ جو کچھ تم سے کہا گیا ہے اس کو اختیار کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو

= اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ ان حرف مشبہ بالفعل (خبر کی تاکید وتحقیق مزید کے لئے آتا ہے) اللّٰهَ اسم اِنَّ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ خبر۔ یہ جملہ ہر جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے منع کیا گیا ہے اس کی تعلیل ہے۔ یعنی جو اللہ سے ڈرا۔ اوامر پر عمل کیا اور نواہی سے اجتناب کیا۔ اور اپنی کوتاہی یا زیادتی سے توبہ کی تو بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے۔

۴۹ : ۱۳ = مِنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى۔ ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے ای من اٰدم وحواء علیهما السلام فالکل سواء فی ذٰلك فلا وجه للتفاخر بالنسب یعنی سب کو آدم اور حوا سے پیدا کیا۔ اس میں سب ایک برابر ہیں اور نسب میں کسی کے لئے کوئی وجہ تفاخر نہیں ہے۔

= وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ۔ شُعُوْبٌ جمع ہے شَعْبٌ کی۔ اور شعوب وہ الجمع العظیم ہے جن کا انتساب ایک ہی اصل کی طرف ہو۔ شعب سے قبیلے پھوٹتے ہیں پھر شاخ در شاخ سلسلہ کثرت سے قلت کی طرف چلا جاتا ہے،

عرب میں قبیلہ کی تدریجی تقسیم کثرت سے قلت کی طرف ترتیب حسب ذیل ہے (۱) پہلے شعب، (۲) پھر قبیلہ (۳) پھر عمارہ (۴) پھر بطن (۵) پھر فخذ (۶) پھر فصیلہ۔ ابو اسامہ نے تصریح کی ہے کہ یہ طبقے انسانی خلقت کی ترتیب پر ہیں۔ شعب، سب سے عظیم تر ہے۔ شعب الراس (جہاں دماغ کے چاروں حصے جڑتے ہیں) سے مشتق ہے پھر قبیلہ اپنے اجتماع کی بنا پر قبیلۃ الراس (کھوپڑی کا وہ حصہ جو شاخ در شاخ ہوتا ہے) سے پھر عمارۃ ہے جس کے معنی سینہ کے ہیں۔ پھر بطن (پیٹ) ہے پھر فخذ (ران) ہے پھر فصیلہ ہے جس کے معنی پنڈلی کے ہیں۔

پھر عرب کے قبیلوں کی تقسیم یوں کی گئی ہے۔ شعب (خزیمہ) قبیلہ (کنانہ) عمارۃ (قریش) بطن (قصی) فخذ (ہاشم) فصیلہ (العباس)

= لِتَعَارَفُوْا ۔ شعوب اور قبائل وغیرہ بنانے کی علت ہے ۔ یہ اس لئے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو“
= اَكْرَمَكُمْ : اَكْرَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے مضاف ۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۔ تم میں سے زیادہ با عزت ۔ زیادہ معزز ۔
= اَتْقٰكُمْ ۔ اَتْقٰی اسم تفضیل کا صیغہ ہے مضاف، كُمْ مضاف الیہ ۔ تم میں سے زیادہ متقی ۔ ای ھو الذی اتقٰکم ۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے ۔
= عَلِيْمٌ : ای بکم و باعمالکم تمہیں اور تمہارے اعمال کو جانتا ہے ۔ خَبِيْرٌ بباطن احوالکم ۔ تمہارے اندرونی حالات سے باخبر ہے ۔
۴۹ : ۱۴ = اَلْاَعْرَابُ : گنوار، بدو ۔ اعراب وہ ہیں جو کہ صحراؤں میں سکونت گزیں ہوں ۔ اس کے برخلاف لفظ عرب کے مفہوم میں وسعت ہے کیونکہ اس کا استعمال ان تمام انسانوں کے لئے عام ہے جو ریگستانِ عرب میں رہتے ہوں خواہ وہ صحراؤں میں بستے ہوں یا آبادیوں کے باشندے ہوں ۔

اہل لغت کا بیان یہی ہے اور اسی پر سیبویہ نے کہا ہے کہ اعراب صیغہ جمع تو ہے مگر لفظ عرب کی جمع کا صیغہ نہیں ہے ۔
= لَمْ تُؤْمِنُوْا : مضارع نفی جحد بلم ۔ تم ایمان نہیں لاتے ۔
= اَسْلَمْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ ہم مسلمان ہوئے ۔ اِسْلَامٌ (افعال) مصدر ۔
= لَمَّا ۔ حرف جازم ہے ۔ لَمْ کی طرح فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے ۔
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۔ اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ۔ نیز ملاحظہ ہو (۲ : ۲۱۴) اس جملہ کا عطف لَمْ تُؤْمِنُوْا پر ہے
= وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ جملہ شرط ہے ۔ تُطِيْعُوْا : مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، اِطَاعَةٌ (افعالٌ) مصدر ۔ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دونوں مفعول ہیں تُطِيْعُوْا کے ۔ رَسُوْلَهٗ مضاف ۔ مضاف الیہ ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے ۔
= لَا يَلِتْكُمْ مِنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۔ جملہ جواب شرط ہے ۔ لَا يَلِتْ مضارع منفی مجزوم بوجہ جوابِ شرط، صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اَلْتٌ (باب ضَرَبَ) مصدر بمعنی حق

کم کرکے دینا۔ کام کے ثواب یا اجر میں کمی کرنا۔ ال ت مادّہ۔ شَیْئًا: مفعول فعل لَا یَلِتْکُمْ کا۔ وہ تم کو کم نہ دیگا۔ وہ تمہارے حق میں کمی نہ کرے گا۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَمَا اَلَتْنٰھُمْ مِّنْ عَمَلِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ؛ (۵۲: ۲۱) اور ہم ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔ یعنی ثواب میں کمی نہ کریں گے۔

۴۹: ۱۵ = ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا۔ ثُمَّ تراخی زمانی کے لئے ہے۔ پھر ازاں بعد لَمْ یَرْتَابُوْا۔ مضارع نفی جحد بلم۔ جمع مذکر غائب اِرْتِیَابٌ (افتعال) مصدر۔ وہ شک میں نہ پڑے۔

= جٰھَدُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ مُجَاھَدَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ انہوں نے جہاد کیا۔ جہاد کا مفعول مقدر ہے۔ مفعولہ مقدر۔ ای العدو او النفس والھویٰ۔ یعنی دشمن۔ یا نفس اور خواہشات۔

= اُولٰٓئِكَ۔ اسم اشارہ جمع مذکر، جو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف ہیں۔

= الصّٰدِقُوْنَ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ صَادِقٌ کی جمع بحالت رفع۔ صِدْقٌ سے۔ سچ بولنے والے۔ سچے مرد۔ دعوائے ایمان میں سچے۔

۴۹: ۱۶ = قُلْ۔ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ: ہمزہ استفہام کے لئے۔ تُعَلِّمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر تَعْلِیْمٌ (تفعیل) مصدر۔ کیا تم سکھاتے ہو۔ کیا تم خبر دیتے ہو۔ کیا تم آگاہ کرتے ہو

= بِدِیْنِکُمْ۔ دِیْنِکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ بِ حرفِ جار۔ اپنے دین کے متعلق۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ ..... عَلِیْمٌ۔ دونوں جملے حالیہ ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔

۴۹: ۱۷ = یَمُنُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ مَنٌّ باب نصر مصدر۔ وہ احسان جتلاتے ہیں۔ وہ احسان رکھتے ہیں۔

= اَنْ اَسْلَمُوْا۔ اَنْ مصدریہ ہے اَسْلَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب کہ وہ اسلام لائے۔ کہ وہ مسلمان ہوتے۔

= لَا تَمُنُّوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، مَنٌّ باب نصر مصدر۔ تم احسان مت جتلاؤ تم احسان مت رکھو۔ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ۔ ای لا تمنوا علی باسلامکم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان مت جتلاؤ۔

= بَلْ۔ حرف اضراب ہے۔ یعنی تمہارا مجھ پر کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی دولت بخشی، ہدایت بخشی۔

اَنْ ھَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ۔ اَنْ مصدریہ ہے ھَدٰی ماضی واحد مذکر غائب ھِدَایَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔

= اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ جملہ شرط ہے۔ جواب شرط محذوف ہے ای فللّٰہ المنة علیکم۔ اگر تم سچی بات کرتے ہو تو اللہ کا تم پر احسان ہے (کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت بخشی)

ـــہ شکر خدا کن کہ موفق شدی بخیر۔ زانعام وفضلِ او، معطل نہ گذاشتت
منت منہ کہ خدمت سلطان میکنی۔ منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھے نیکی کی توفیق دی ہے
اور اس نے تجھے اپنے انعام واحسان سے محروم نہیں رکھا۔
یہ احسان مت جتلا کہ تو بادشاہ کی خدمت کر رہا ہے۔
بلکہ اس کا احسان سمجھ کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کا موقع دیا ہے۔

۴۹: ۱۸۔ بَصِیْرٌ۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل۔ دیکھنے والا۔ جاننے والا۔

فَائِدَہ: آیات ۱۴ تا ۱۸ میں ان بدوی قبائل کا ذکر ہے جو اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر محض اس خیال سے مسلمان ہو گئے تھے کہ وہ مسلمانوں کی ضرب سے محفوظ رہیں گے۔ اور اسلامی فتوحات کے فوائد سے بھی متمتع ہوں گے یہ لوگ حقیقت میں سچے دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ محض زبانی اقرارِ ایمان کر کے محض مصلحةً اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرا لیا تھا۔ اور ان کی اس باطنی حالت کا راز اس وقت افشا ہو جاتا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر طرح طرح کے مطالبے کرتے تھے۔ اور اپنا حق اس طرح جتاتے تھے کہ گویا انہوں نے اسلام قبول کر کے آپ پر بڑا احسان کیا ہے روایات میں متعدد قبائلی گروہوں کے اس رویہ کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً مزنیہ، جہنیہ اسلم، اشجع، غفار وغیرہ وغیرہ۔ خاص طور پر بنی اسد بن خزیمہ کے متعلق ابن عباس اور سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ خشک سالی کے زمانہ میں وہ مدینہ آئے

اور مالی مدد کا مطالبہ کرتے ہوئے بار بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم بغیر لڑے بھڑے مسلمان ہوئے ہیں۔ ہم نے اس طرح جنگ نہیں کی جس طرح فلاں فلاں قبیلوں نے جنگ کی ہے۔

اس سے ان کا صاف مطلب یہ تھا کہ اللہ کے رسول سے جنگ نہ کرنا اور اسلام قبول کر لینا ان کا ایک احسان ہے جس کا معاوضہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے ملنا چاہیئے۔ اطراف مدینہ کے بدوی گروہوں کا یہی وہ طرز عمل ہے جس پر ان آیات میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس تبصرہ کے ساتھ سورۃ توبہ کی آیات ۹۰ تا ۱۱۰، اور سورۃ الفتح آیات ۱۱-۱۷ کو ملا کر پڑھا جائے تو بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے

(تفہیم القرآن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سورة قٓ مكيّة (۴۵)

== قٓ ۔ حروف مقطعات میں سے ہے۔

== وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ واوٗ قسمیہ ہے القراٰن المجید موصوف صفت۔ جواب قسم محذوف ہے۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں!

۱۔ انك جِئْتَهُمْ مُنْذِرًا بالبعث ۔ بے شک آپ ان کے پاس آئے ہیں ان کو حشر کے دن جی اُٹھنے سے ڈرانے کے لئے۔ (ابوحیان)

(۲)۔ وقیل تقدیرہ : لَتُبْعَثُنَّ ۔ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے!

۳۔ وقیل ھو : قد علمنا ما تنقص الارض منھم ؛ ہم خوب جانتے ہیں جو زمین ان کے جسموں کو (کھا کھا کر) گھٹاتی ہے۔ (الاخفش)

۴۔ وقیل ھو : ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے (ابن کیسان)

۵۔ اہل کوفہ کے نزدیک اگلی متصل آیت جواب قسم ہے۔ وغیرہ وغیرہ

المجید ۔ صفت مشبہ معرفہ۔ **مجد** (باب نصر) مصدر۔ بزرگ ہونا۔ شریف ہونا۔ (اونٹوں کا) بہت چارہ والی چراگاہ میں چرنا۔ اور مجدت الابل) وسیع اور بڑے سبزہ زار میں اونٹ پہنچ گئے۔ عرب کہتے ہیں فی کل شجر نار و استمجد المرخ والعفار۔ ہر درخت میں آگ ہے لیکن مرخ اور عفار سب سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور اس کے معنی میں کثرت اور وسعت کا مفہوم غالب ہے

عرف عام میں وسعتِ کرم اور رفعتِ عزت کے معنی میں ہو گیا۔ اللہ وسیع الفضل ہے کثیر الخیر ہے۔ سب سے بڑھ کر بزرگ ہے۔ رفیع الشان ہے۔ اس لئے مجید ہے۔ قرآن مجید میں تمام مکارم دینویہ واخرویہ کو حاوی ہے۔ (راغب)

۵۰ : ۲ == بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ : بَلْ حرف اضراب ہے

یعنی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو ان کی طرف اس واسطے بھیجا تھا کہ آپ حشر کے روز دوبارہ جی اٹھنے اور حساب وکتاب اور سزا وجزار کے متعلق ان کو ڈرائیں لیکن ان بدقسمت لوگوں نے صرف آپ کے ڈراوے سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا بلکہ مزید براں اس پر تعجب میں پڑ گئے کہ یہ ڈرانے والا ان میں سے کیسے آگیا۔ یہ ان کی طرح کھاتا ہے اور ان کی طرح پیتا ہے اور ان کی طرح چلتا ہے پھر یہ ہی خاص طور پر نبوت کے لئے قابل کیوں سمجھا گیا کیوں نہ کوئی فرشتہ اس مقصد کے لئے بھیجا گیا وغیرہ وغیرہ

مُنْذِرٌ اسم فاعل واحد مذکر اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ ڈرانے والا۔

= فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ: فَ تفسیر کے لئے ہے یہ کافروں کے تعجب کا بیان ہے۔ هٰذَا۔ اشارہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کے لئے منتخب کرنے کی طرف۔

۵۰: ۳ = ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا۔ ای ونبعث اذا متنا وکنا ترابا۔ کیا ہم دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے جب ہم مر گئے ہوں گے۔ اور مٹی بن چکے ہوں گے (یہ کفار کے انکار اور ان کے انکار کی دوسری وجہ تھی)

= ذٰلِكَ۔ ای البعث بعد الموت

= رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ موصوف وصفت بَعِيْدٌ۔ ای بعید عن الاوھام او العادۃ او امکان یعنی یہ واپسی (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا) وہم وگمان سے بالاتر، خرق العادت اور ناممکنات میں سے ہے۔

۵۰: ۴ = قَدْ عَلِمْنَا: قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ تحقیق ہمیں علم ہے۔ ہم جانتے ہیں۔

= مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ: مَا موصولہ، باقی جملہ اس کا صلہ، تَنْقُصُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ نَقْصٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ کم کرتی ہے۔ وہ گھٹاتی ہے۔

= مِنْهُمْ۔ ای من اَجْسَامِهِمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کے جسموں اور جسدوں سے۔ ھم ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کافرون ہیں۔ یعنی ہم جانتے ہیں کہ مرنے والوں کے جسموں کو کھا کر مٹی ان کو مٹی بنا دیتی ہے تو اس کے ذرات کہاں کہاں ہیں۔ ان کو اکٹھا کرنا اور پھر زندہ کر کے اٹھانا ہمارے لئے دشوار نہیں ہے۔

= كِتٰبٌ حَفِيْظٌ، موصوف وصفت۔ حَفِيْظٌ۔ حِفْظٌ سے بروزن فعیل بمعنی فاعل۔ حفاظت رکھنے والا۔ اور بمعنی مفعول مَحْفُوْظٌ ہے یہاں محفوظ مراد لیا گیا ہے۔ ایسی کتاب جو ہر قسم کے

دستِ تصرف سے باہر ہے، یہاں بمعنی لوح محفوظ ہے:

۵۰: ۵ == بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ: بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کی حالت کو برقرار رکھتے ہوئے اس پر مابعد کو اور زیادہ کرنے کے لئے۔ یعنی ایک تو وہ پہلے ہی تعجب اور تردّد میں تھے کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول منجانب اللہ ہونے کا مدعی ہے اور بعث بعد الموت سے بھی انکاری تھے۔ اب مزید یہ کہ جب نبوت اپنے صریح معجزات سے ثابت ہو چکی تو فوراً اس کی تکذیب کرنے لگے۔ معجزات سے ثابت شدہ نبوت کی تکذیب اس کے انکار سے بڑھ کر ہے جو چیز قطعی دلائل سے ثابت ہو اس کا انکار بہت ہی بعید از عقل ہے، الْحَقِّ سے مراد قرآن کریم بھی ہو سکتا ہے۔ لَمَّا حرف ظرف بمعنی جب۔ جَآءَ کا ضمیر فاعل الحق کی طرف راجع ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب منکرین کافرین کے لئے ہے۔

== فَهُمْ میں فَ ترتیب کا ہے۔

== اَمْرٍ مَّرِيْجٍ۔ موصوف وصفت۔ مَرِيْجٍ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مرج مادہ۔ الجھی ہوئی بات، سخت الجھن۔ المرج کے اصل معنی خلط ملط کرنے اور ملا دینے کے ہیں۔ اَمْرٍ مریج۔ گڈمڈ اور پیچیدہ معاملہ۔ غُصْنٌ مَّرِيْجٌ باہم گتھی ہوئی ٹہنی۔

اور مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ (۵۵:۱۹) اس نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں اور جگہ فرمایا مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (۵۵: ۵) آگ کے شعلے سے۔ یہاں مَارِجٍ کے معنی آگ کے مخلوط شعلے کے ہیں جو دھوئیں سے خلط ملط ہو۔

۵۰: ۶ == اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا۔ ہمزہ استفہامیہ انکاریہ ہے اور فَ عاطفہ سے قبل کلام مقدرہ ہے۔ ای اَعَمُوْا فَلَمْ يَنْظُرُوْا۔ کیا وہ اندھے ہیں اور انہوں نے نہیں دیکھا ہے۔

لَمْ يَنْظُرُوْا۔ مضارع نفی جحد بلم جمع مذکر غائب! انہوں نے نہیں دیکھا۔

== بَنَيْنٰهَا۔ بَنَيْنَا۔ ماضی جمع متکلم بِنَآءٌ (باب ضرب) مصدر۔ ب ن ی مادہ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع السمآء ہے۔ ہم نے اس کو (کس طرح) بنایا ہے۔

== زَيَّنّٰهَا۔ زَيَّنَّا ماضی جمع متکلم تزئینٌ تفعیل مصدر۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب برائے السَّمَآءِ ہے ہم نے اس کو مزین کیا ہے، ہم نے اس کو زینت بخشی۔

== لَهَا۔ ای فیھا۔

== فُرُوْجٍ: فَرْجٌ کی جمع۔ شگاف۔ دراڑیں۔ سوراخ۔ اور اس میں کہیں دراڑ تک نہیں، اَلْفَرْجُ کے معنی دو چیزوں کے درمیان شگاف کے ہیں جیسے دیوار میں شگاف، یا دونوں ٹانگوں کے درمیان کی

کشادگی۔ اور کنایہ کے طور پر فرج کا لفظ شرم گاہ پر بولا جاتا ہے اور کثرتِ استعمال کی وجہ سے اسے حقیقی معنی سمجھا جاتا ہے قرآن مجید میں ہے وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (۲۴: ۳۱) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

۵۰: ۷ = وَالْاَرْضَ معطوف علی موضع السماء ای فلم یروا الارض اور کیا انہوں نے (اپنے نیچے) زمین کو نہیں دیکھا۔ (تفسیر حقانی، جلالین)

= مَدَدْنٰهَا۔ مَدَدْنَا، ماضی جمع متکلم مَدٌّ (باب نصر) مصدر۔ لمبائی کے رُخ کسی چیز کے کھینچنے یا بڑھانے کو کہتے ہیں۔ اسی سے مدتِ دراز کو مُدَّةٌ کہتے ہیں۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب الارض کی طرف راجع ہے۔ ہم نے اس کو پھیلا دیا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (۲۵: ۴۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرا رب سائے کو کس طرح دراز کر کے پھیلا دیتا ہے۔

= اَلْقَيْنَا: ماضی جمع متکلم اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی ڈالنا۔ لِقَاءٌ۔ باب سمع کے معنی ہیں کسی کے سامنے آنا۔ اسے پالینا۔ باب افعال (اِلْقَاءٌ) سے اس کے معنی ہیں کسی چیز کو اس طرح ڈالدینا کہ وہ دوسرے کو سامنے نظر آئے۔ پھر عرف میں مطلق کسی چیز کو پھینک دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اَلْقَيْنَا۔ ہم نے ڈالا۔ ہم نے رکھا۔ ہم نے رکھ دیا۔

= فِيْهَا۔ ای فی الارض۔ زمین پر۔

= رَوَاسِيَ رس و مادہ سے راسیۃٌ کی جمع ہے رَسَا الشَّیْءُ رُسُوًّا (باب نصر) مصدر بمعنی کسی چیز کے کسی جگہ پر ٹھہرنے اور استوار ہونے کے ہیں۔ اور باب افعال سے بمعنی ٹھہرانے اور استوار کر دینے کے ہیں۔ رَوَاسِيَ گڑے ہوئے پہاڑ۔

یہاں پہاڑوں کو بوجہ ان کے ثبات اور استواری کے رَوَاسِيَ کہا گیا ہے جیسا کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں فرمایا وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا (۷۹: ۳۲) اور پہاڑوں کو (اس میں یعنی زمین میں گاڑ کر) پھیلا دیا۔

اسی طرح معنی ثبات کے اعتبار سے پہاڑوں کو اَوْتَادٌ (وَتَدٌ کی جمع بمعنی میخ) فرمایا ہے جیسے وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا (۷۸: ۵) اور (کیا ہم نے) پہاڑوں کو (اس کی یعنی زمین کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا)۔

= اَنْۢبَتْنَا۔ ماضی جمع متکلم اِنْۢبَاتٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ ہم نے اگایا۔ نباتات، پودے، سبزی اگی ہوئی بوٹیاں۔

= مِنْ كُلِّ زَوْجٍ۔ ہر قسم کا سبزہ۔ یہاں زوج کا معنی جوڑا نہیں بلکہ نوع ہے ای من کل

نوع من النبات/ من کل صنف من اصناف النبات ۔
= بَھِیْجٍ ۔ رونق ۔ تروتازہ، شگفتہ، دل کو لبھانے والی ۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ یہ زَوْجٍ کی صفت ہے ۔
بَھْجَۃٌ ۔ رونق ۔ تازگی، خوبی، خوش رنگی، فرحت، مسرت کو کہتے ہیں ۔
۵۰، ۸ = تَبْصِرَۃً وَّ ذِکْرٰی ہر دو مفعول لہٗ ہیں بصیرت کے لئے اور یاد دہانی کے لئے تَبْصِرَۃً ۔ دکھلانا ۔ سمجھانا ۔ بروزن تفعلۃٌ باب تفعیل کا مصدر ہے ۔ تَبْصِیْرٌ اور تَبْصِرَۃٌ دونوں آتے ہیں جیسے تَقْدِیْمٌ وَتَقْدِمَۃٌ اور تَذْکِیْرٌ وَتَذْکِرَۃٌ ۔
ذِکْرٰی نصیحت کرنا ۔ ذکر کرنا ۔ یاد، موعظت ۔ پند، باب نصر سے مصدر ہے ۔ کثرت ذکر کے لئے بولا جاتا ہے یہ ذکر سے زیادہ بلیغ ہے ۔
= لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۔ لام حرف جار کلّ مجرور، مضاف، عَبْدٍ مُّنِیْبٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ ۔ کُلّ لفظاً واحد ہے اور معنی کے لحاظ سے جمع ہے اس لئے اس کا استعمال دونوں طرح ہے تذکیر وتانیث اس میں برابر ہے ۔ کُلّ دو طرح کا ہوتا ہے مجموعی اور افرادی ۔ کلّ افرادی ہمیشہ نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جس کا ترجمہ ہوتا ہے ۔ ہر ایک، جیسے آیت زیر مطالعہ میں لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ہر اس بندے کے لئے جو بار بار اللہ کی طرف لوٹنے والا ہو ۔ یا بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔
کُلّ مجموعی معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یا اس ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف راجع ہوتی ہے اس وقت مجموعہ افراد پر دلالت کرتا ہے ۔ ترجمہ ہوتا ہے سب، پورا اوّل کی مثال کُلُّ الْقَوْمِ، پوری قوم، سب قوم، دوم کی مثال فسجد الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ ۔ (۳۸: ۷۲)
کبھی کُلّ بمعنی بعض آتا ہے جیسے ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا (۲: ۲۶۰) بعض پہاڑوں پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو ۔
کُلّ کا مضاف ہونا ضروری ہے اگر مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو محذوف مانا جائے گا جیسے کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ہ (۲۱: ۳۳) سب (یعنی سورج، چاند، ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں ۔
= مُنِیْبٍ ؛ اسم فاعل واحد مذکر، مجرور ۔ اللہ کی طرف خصوص سے رجوع کرنے والا ۔ اِنَابَۃٌ (افعال) مصدر ۔ نوبٌ مادہ ۔ (باب نصر) مصدر سے بمعنی بار بار لوٹنا ۔

۵۰:۹ == مَآءً مُّبٰرَكًا: مَآءً مفعول ہے نَزَّلْنَا کا۔ موصوف، مُبٰرَكًا صفت مبارک کثیر النفع پانی، برکت والا پانی، مَآءً سے یہاں مراد بارش کا پانی ہے جو اوپر سے برستا ہے
== بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مَآءً کی طرف راجع ہے یعنی پھر ہم نے اس پانی سے زمین میں باغ اگائے۔
== جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ۔ جَنّٰتٍ (جَنَّةٌ کی جمع، باغ) حَبَّ (بمعنی دانہ، غلہ اناج) دونوں فعل اَنْۢبَتْنَا کے مفعول ہیں۔ ہم نے اگایا۔ باغات کو، کھیتی کے غلہ کو،
== حَبَّ الْحَصِيْدِ۔ حَبَّ بمعنی دانہ، غلہ وغیرہ۔ حَصِيْد بروزن فعیل بمعنی مفعول صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ کھیتی کٹی ہوئی۔ جڑ سے کٹا ہوا۔

حَبَّ الحصید میں اضافت حَبَّ کی الحصید کی طرف اضافت عام الی الخاص ہے جیسے حق الیقین عین الیقین میں ہے یعنی وہ غلہ جو کاٹا جاتا ہے جیسے گیہوں وغیرہ۔ مراد یہ ہے کہ جو غلہ بویا جاتا ہے پھر (کاٹ کر) غذائی کام میں لایا جاتا ہے۔ چونکہ غلہ کا اصل مقصد اور کامل نفع یہی ہے کہ اس کو کاٹ کر غذائی کام میں لایا جائے اس لئے حب کی الحصید کی جانب خاص طور پر اضافت کردی گئی ہے۔ یا مضاف الیہ کا موصوف محذوف ہے۔ جیسے مسجد الجامع یعنی مسجد للصلوٰۃ الجامع۔ اس تاویل پر حبَّ الحصید کا مطلب ہوگا حب الزرع الحصید یعنی قابلِ حصاد کھیتی کا غلہ۔
== وَالنَّخْلَ۔ اَنْۢبَتْنَا کا مفعول سوم۔ اور کھجور کے درخت۔
== بٰسِقٰتٍ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث غائب۔ بَاسِقَةٌ واحد بُسُوْقٌ (باب نصر) مصدر (درخت کا) لمبے تنے والا، اور لمبی شاخوں والا ہونا۔ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ ای النخیل الطوال العالیات کھجوروں کے درخت جو لمبے اور اونچے چلے گئے ہوں۔
== لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب النخل کے لئے ہے طَلَعَ طَلْعٌ طُلُوْعٌ و مَطْلَعٌ (باب نصر) کے معنی آفتاب کے طلوع ہونے کے ہیں اور طلوع آفتاب کی مناسبت سے طلع النخل کا محاورہ استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی درخت خرما کے غلاف کے ہیں جس کے اندر اس کا خوشہ ہوتا ہے (راغب)، طَلْعٌ پھل وہ جگہ جہاں سے پھل نمودار ہوتا ہے (مظہری) لَهَا طَلْعٌ ھو ثمرھا ما دام فی وعائہ۔ یہ اس کا پھل ہے جب تک وہ اس کے گابھے میں رہے (کلمات القرآن) طَلْعٌ کھجور کے درخت کا گابھا۔ شگوفہ، (فیروز اللغات) طَلْعٌ خوشہ، گابھا، گچھا۔ درخت خرما کا پہلا شگوفہ جو باہر نکلتا ہے طلع کہلاتا ہے (لغات القرآن) یہ موصوف ہے اور اس کی

صفت نَضِیْدٌ ہے۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی اسم مفعول نَضِیْدٌ بمعنی مَنْضُوْدٌ۔ نضدٌ باب (ضرب) مصدر۔ سامان کو ترتیب سے رکھنا۔ ڈھیر لگانا۔ ترتیب سے چننا۔ یہاں بمعنی تہ برتہ ترتیب سے گندھا ہوا پھل۔ اس سے مراد پھلوں یا شگوفوں کی کثرت۔

صاحب الیسر التفاسیر لکھتے ہیں:

ای لھا طلع منضد متراکب لبعضہ فوق لبعض۔ گچھے ترتیب سے ایک دوسرے پر تہ درتہ چڑھے ہوئے۔

لھا طلع نضید یہ جملہ حال ہے النخل سے۔

۵۰: ۱۱ = رِزْقًا لِّلْعِبَادِ: رزقًا مفعول لہٗ ہے انبتنا کا۔ یعنی پیدا کرنے کی اصل غرض یہ ہے

= وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف اَنْبَتْنَا بِهٖ پر ہے بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَآءً ہے ای احیینا بذٰلك الماء بلدۃ میتا۔ موصوف وصفت مل کر اَحْیَیْنَا کا مفعول۔ اور اس پانی سے ہم نے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ یعنی جہاں کوئی سبزہ اور روئیدگی نہ تھی اس کو سرسبز و شاداب بنا دیا۔

= كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ: مبتدا خبر۔ جیسے مثل زَیْدٌ اَخُوْكَ۔ كَذٰلِكَ۔ کاف تشبیہ واقع موقع مثل ہے۔ ذٰلِكَ سے مراد احیاءِ بلدۃ میتہ ہے۔ کذلك الخروج۔ یعنی ان خروج الناس احیاء من قبورھم بعد الموت کخروج النبات من الارض بعد عدمہ موت کے بعد لوگوں کا قبروں سے زندہ نکال لانا ایسے ہی ہے جیسا کہ عدم کے بعد زمین سے سبزہ اگا دینا (اضواء القرآن)

۵۰: ۱۲ = قَبْلَهُمْ: ای قبل قریش۔ قریش کفار مکہ سے قبل۔

= اَصْحٰبُ الرَّسِّ: مضاف مضاف الیہ۔ الرّسّ ایک کنویں کا نام ہے جو مدین کے قریب ہے یہ کنویں والے کون تھے۔ اس کے متعلق مختلف مگر غیر مستند روایات ہیں خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ یہ ایک قوم تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کی پاداش میں ہلاک کر دیا تھا۔

= ثَمُوْدُ: ای قوم ثمود۔ اس قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ حضرت صالح اور ان کی اونٹنی کا حال قرآن مجید میں تفصیلاً مذکور ہے قوم نے حضرت صالح کے سمجھانے کے باوجود اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اس طرح عذاب الٰہی کے مستوجب ہوئے۔

۵۰: ۱۳ = وَعَادٌ ۔۔۔ اس جملہ کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے۔

عَادٌ: عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا اور ان کے بھائی ہُود علیہ السلام کی نافرمانی میں ہلاک ہوئے

= اِخْوَانُ لُوْطٍ: مضاف مضاف الیہ۔ حضرت لوط کے بھائی بندوں نے بھی ان کی تکذیب کی

اور اس پاداش میں ہلاک کر دیئے گئے۔ قوم لوط کا سب سے بڑا گناہ لواطت تھی یعنی ہم جنسوں سے خلاف فطرت بدفعلی کرنا۔

۵۰:۱۴ == وَاَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ: اس کا عطف آیت نمبر ۱۲ پر ہے۔
اور اَیْکَہ کے رہنے والے اور قوم تُبَّع نے بھی حق کو جھٹلایا۔ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ مضاف مضاف الیہ۔ ایکہ کے لوگ، ایکہ کے رہنے والے۔ یہ کم تولنے کے گناہ میں ملوث تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پند و نصائح کی تکذیب میں دھر لئے گئے اور ہلاک کر دیئے گئے۔

== وَقَوْمُ تُبَّعٍ: مضاف مضاف الیہ۔ اور تبع کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ تُبَّع یمن کے بادشاہوں میں سے ایک حِمیَری بادشاہ تھا۔ یہ قوم آتش پرست تھی یہ تبع بعد میں اسلام لایا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی۔

== کُلٌّ۔ یعنی ہر ایک شخص نے یا ہر امت نے یا سب نے پیغمبروں کی تکذیب کی۔ چونکہ ایک پیغمبر کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے اس لئے کَذَّبَ الرُّسُلَ بصیغہ جمع فرمایا ہے یا یوں کہا جائے کہ ان میں سے کوئی بھی اللہ کی توحید پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ سب کے سب توحید ہی کے منکر ہے اس لئے پیغمبروں کے منکر بدرجہ اولیٰ تھے (نیز ملاحظہ ہو ۵۰:۸ متذکرۃ الصدر)

== کَذَّبَ الرُّسُلَ۔ کَذَّبَ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَکْذِیْبٌ (تفعیل) مصدر جھٹلانا الرُّسُلَ۔ رَسُوْلٌ کی جمع ہے

== فَحَقَّ: ف ترتیب کا۔ حَقَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ حَقٌّ (باب ضَرَبَ نَصَرَ) مصدر۔ ثابت ہونا۔ واجب ہونا۔ محقق ہونا۔

== وَعِیْدِ۔ وَعِیْدِیْ۔ میرا عذاب۔ میرا وعدۂ عذاب۔ جس میں ان تکذیب کرنے والے کافروں کو مبتلا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

فَحَقَّ وَعِیْدِ۔ پس پورا ہو گیا میرا عذاب کا وعدہ۔

۵۰:۱۵ == اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ۔ اس میں ہمزہ انکاری ہے اور ف عاطفہ تعقیبیہ، ہے اس کا عطف اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ پر ہے۔ اور کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ سے آخر تک معترضہ جملے ہیں (مظہری) نیز ملاحظہ ہو ۴۶:۳۳

== عَیِیْنَا۔ ماضی جمع متکلم عِیٌّ (باب سمع) مصدر سے جس کے معنی تھکنے اور عاجز ہونے کے ہیں۔ ہم تھک گئے۔ ہم عاجز آگئے۔ تو کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے سے تھک گئے (نہیں)

== بَلْ۔ حرف اضراب ہے یعنی وہ پہلی بار پیدا کرنے میں ہماری قدرت کے منکر نہیں بلکہ ھُمْ فِیْ

لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ یہ لوگ از سرِ نو پیدا کرنے کے بارہ میں شبہ میں ہیں۔
لَبْسٌ اس کے اصل معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں اور قرآن مجید میں اکثر ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن اور معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور قرآن مجید میں بھی مستعمل ہے مثلاً وَ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ (۶:۹) اور جو شبہ وہ (اب) کرتے ہیں اسی شبہ میں انہیں ہم پھر ڈال دیں گے اور وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ۔ (۲:۴۲) تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ مت ملاؤ۔
یہاں آیت ہذا میں لَبْسٌ بمعنی شبہ اور شک ہے۔

۵۰ : ۱۶ ـــ وَ لَقَدْ واؤ عاطفہ، لام تاکید کا۔ قَدْ ماضی کے ساتھ تاکید کے معنی دیتا ہے لَقَدْ بلاشبہ، تحقیق، بے شک،

ـــ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ؛ مَا موصولہ۔ باقی جملہ اس کا صلہ تُوَسْوِسُ مضارع واحد مؤنث غائب۔ وَسْوَسَةٌ (فَعْلَلَةٌ) مصدر جس کے معنی بری بات کے جی میں ڈالنے کے ہیں وہ وسوسہ ڈالتی ہے وہ خیال ڈالتی ہے۔ نَفْسُهٗ مضاف مضاف الیہ اس کا نفس، ہٗ ضمیر الانسان کی طرف راجع ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں اس کا نفس جو وسوسے ڈالتا ہے۔

ـــ اَقْرَبُ اِلَيْهِ۔ اَقْرَبُ قُرْبٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ قریب، زیادہ نزدیک۔ اِلَيْهِ میں ضمیر واحد مذکر غائب الانسان کے لئے ہے۔

ـــ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ، مضاف مضاف الیہ۔ حَبْل بمعنی رسّی۔ وَرِيْدٌ گردن کی رگ، شہ رگ جس میں جان بھرتی ہے اس کے کٹنے سے موت ہے۔ چونکہ رگ بھی ہیئت میں رسی سے ملتی جلتی ہے اس لئے شہ رگ کو حَبْلُ الْوَرِيْد کہتے ہیں۔
یہ اضافت بیانیہ ہے جیسے يَوْمُ الجمعۃ۔ گلے کے دائیں بائیں دو رگیں ہیں جن کا تعلق اور اتصال دل کی رگ سے ہے ان دونوں کو ورید کہا جاتا ہے ورید کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ دونوں سر سے اتر کر گردن کی طرف آتی ہیں۔

۵۰ : ۱۷ ـــ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ۔
اِذْ سے قبل فعل اُذْكُرْ محذوف ہے۔ یعنی یاد کرو جب۔ [یا اُذْكُرِ الْاَمْرَ اِذْ اس امر کو (بات) کو یاد کرو جب) يَتَلَقّٰى مضارع واحد مذکر غائب تَلَقِّيٌ تفعل مصدر بمعنی ملاقات کرنا سامنے سے کسی چیز کو لے لینا۔ پالینا۔ یہاں لے لینے یا پالینے سے مراد لکھ کر کسی چیز کو لے لینا یا محفوظ کر لینا ہے۔ اسی سے المتلقیان اسم فاعل تثنیہ۔ دو (لکھ کر) پالینے والے۔ مراد وہ دو فرشتے جو الانسان کے دائیں بائیں تعینات ہیں اس کے اقوال و افعال کو لکھنے کے لئے۔

علامہ پانی پتی اس آیت کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ:۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ، جب لینے والے دو فرشتے جو انسان پر مقرر ہیں انسان کے عمل و قول کو لے لیتے ہیں یَتَلَقّٰی کا مفعول محذوف ہے۔ یعنی آدمی کے قول و عمل کو لے لیتے ہیں اور حفاظت کے ساتھ اس کو لکھ لیتے ہیں۔

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۔ جار مجرور کا تعلق قَعِيدٌ سے ہے اور قَعِيدٌ اَلْمُتَلَقِّيَانِ سے بدل ہے اور عن الیمین کے بعد قَعِيدٌ محذوف ہے یعنی ایک فرشتہ دائیں طرف بیٹھا رہتا ہے اور ایک بائیں طرف بیٹھا رہتا ہے۔

(بعض کے نزدیک قعید محذوف نہیں ہے بلکہ قعید مذکور کا تعلق عن الیمین سے بھی ہے اور عَنِ الشمال سے بھی۔ اور جو الفاظ فعیل کے وزن پر آتے ہیں ان کا اطلاق واحد پر بھی ہوتا ہے اور کثیر پر بھی، جیسے کہ آیت: وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ۔ میں ظهیر باوجود مفرد ہونے کے الملئکۃ کی خبر ہے کیونکہ بروزن فعیل ہے)

قَآئِمٌ کی ضد قَاعِدٌ آتا ہے بیٹھنے والا۔ اور قعید کا معنی ہے جم کر بیٹھنے والا۔ مجاہد نے کہا ہے کہ قعید کا معنی ہے گھات میں لگا ہوا۔ اِذْ يَتَلَقّٰی کا تعلق اذکُرْ محذوف سے ہے یا اَقْرَبُ سے ہے۔ آخری صورت میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ ہم تو حبل الورید سے بھی زیادہ قریب ہیں ہم کو فرشتوں کے لکھنے اور محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہم تو ان چیزوں کو بھی جانتے ہیں جو فرشتوں سے بھی زیادہ پوشیدہ ہیں لیکن تقاضائے حکمت ہے اور قیامت کے دن فرشتوں کی شہادت پیش کر کے کافروں پر حجت قائم کرنی ہے اس لئے اعمال نامے لکھنے پر فرشتوں کو مامور کیا ہے۔

عَنِ الْيَمِينِ دائیں طرف کو عن الشمال بائیں جانب کو قعید صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر۔ جم کر بیٹھنے والا، ہم نشین، نگرانی کرنے والا۔

۵۰ : ۱۸ ــــ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ: مضارع منفی واحد مذکر غائب لَفْظٌ باب ضرب) مصدر وہ منہ سے نہیں نکالتا ہے۔ مِنْ قَوْلٍ کوئی بات لفظ مصدر متعدی بنفسہٖ ولواسطۂ ب۔ کوئی چیز منہ سے باہر پھینکنا۔ لَفَظَ بِالْكَلَامِ۔ اس نے منہ سے کوئی بات نکالی۔

لَفْظٌ بات۔ تَلَفُّظٌ بات کہنا۔

ــــ لَدَيْهِ۔ لَدٰی اسم ظرف مضاف۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کے پاس اس کے نزدیک۔ ضمیر کا مرجع الانسان ہے۔

ــــ رَقِيبٌ۔ نگہبان، محافظ، فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

== عَتِیْدٌ. تیار، عِتَادٌ سے جس کے معنی ضرورت سے پہلے کسی چیز کے ذخیرہ کر لینے کے ہیں۔
بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ اور کبھی بمعنی مفعول آتا ہے چنانچہ آیت ہذا میں بمعنی فاعل استعمال ہوا ہے
یعنی وہ منہ سے کوئی بات نکالنے نہیں پاتا کہ اس کے پاس ایک نگہبان تیار رہتا ہے (کتابت کے لئے)
سورۃ ہذا میں آگے چل کر ۵۰:۲۳ میں فرمایا وَقَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ۔ اور اس کا
ساتھی (فرشتہ) کہیگا کہ یہ (اعمال نامہ) میرے پاس تیار ہے یہاں عتید بمعنی مفعول آیا ہے؛
راغب لکھتے ہیں کہ:

اَلْعَتِیْد - المُعِدُّ وَ المُعَدُّ۔ عتید کے معنی ہیں تیار کرنے والا۔ تیار کردہ شدہ۔

۵۰:۱۹ == سَکْرَۃُ الْمَوْتِ مضاف مضاف الیہ۔ سکرۃ بے ہوشی، مدہوشی، موت کی سختی
جو آدمی پر چھا جاتی ہے۔ اور اس کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔

== بِالْحَقِّ: ب تعدیہ کے لئے ہے بالحقّ جَآءَتْ کا مفعول بہ ہے۔ موت کی بیہوشی
حقیقت لے کر آئے گی۔ دنیا کی ہر چیز بے اصل اور بے حقیقت ہے مرنے کے بعد جو احوال
اور واقعات پیش آئیں گے وہ مبنی بر حقیقت اور محقق ثابت ہیں۔

== ذٰلِكَ: یعنی یہ موت اور اس کے بعد کی حقیقتیں۔ مَا موصولہ اگلا جملہ اس کا صلہ مِنْهُ
میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب موت کے لئے ہے۔

تَحِیْدُ۔ مضارع واحد مذکر حاضر حَیْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ کنارہ کرنا۔ مڑنا۔ کُنْتَ
مِنْهُ تَحِیْدُ۔ جس سے تو کنارہ کیا کرتا تھا۔ اور بھاگا کرتا تھا۔

یہاں خطاب مطلق انسان سے نہیں ہے بلکہ ایک فاسق و فاجر شخص سے ہے۔ حیل مادّہ

۵۰:۲۰ == وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ واو عاطفہ نُفِخَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب نَفْخٌ باب نصر
مصدر۔ پھونکا گیا۔ یا پھونکا جائے گا (بمعنی مستقبل) اس سے مراد نفخہ دوم ہے یعنی نفخۃ
البعث۔ اسی معنی میں آیت وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ
یَنْسِلُوْنَ (۳۶:۵۱) اور آیت وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (۱۸:۹۹) میں
استعمال ہوا ہے۔ اور قیامت کے دن (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا۔

== ذٰلِكَ: مضاف الیہ جس کا مضاف محذوف ہے ای وقت ذٰلك النفخ اس صور
کے پھونکنے کا وقت یوم الوعید ہوگا۔ ذٰلِكَ کا اشارہ مصدر نفخ کی طرف ہے۔

== یَوْمُ الْوَعِیْدِ مضاف مضاف الیہ۔ وعید کا دن۔ عذاب کا دن۔

۵۰:۲۱ == مَعَهَا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کُلُّ نَفْسٍ کے لئے ہے (ہر نفس کے ساتھ)

یہ جملہ مَعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيْدٌ حال ہے كُلُّ نَفْسٍ سے دراں حالیکہ ایک (فرشتہ) ہانکنے والا اور ایک فرشتہ) بطور گواہ اس کے ساتھ ہوگا۔

== سَائِقٌ۔ ہانکنے والا۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر سَوْقٌ (باب نصر) مصدر۔

== شَهِيْدٌ۔ گواہ۔ یہاں اس کا استعمال بطور گواہ ہی آیا ہے۔ شرع کی اصطلاح میں شَهِيْدٌ وہ ہے جو کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو۔ حق تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بھی شہید آیا ہے اس وقت اس کے معنی ہوں گے وہ ذات جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو

۵۰ : ۲۲ == لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا ... الجملة استئاف مبنی علی سوال نشأ مما قبلہ کانہ قیل: فماذا یکون بعد النفخ ومجیٔ کل نفس معها سائق وشهید ؟ فقیل یقال للکافر الغافل ...... نیا جملہ ہے جو پہلے مضمون سے ایک نئے سوال پر مبنی ہے جیسا کہ کہا جاوے صور پھونکنے اور ہر شخص کے بمعیت سائق و شہید (میدان قیامت میں) آنے کے بعد کیا ہوگا ؟

جواب ہوگا کہ ہر کافر غافل یا ہر شخص سے (خطاب عام ہونے کی صورت میں) یہ کہا جاوے گا۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا ...... حَدِيْدٌ۔

لَقَدْ تحقیق کے معنی میں ہے كُنْتَ ای کنت فی الدنیا فی غفلة من هٰذا

== مِنْ هٰذَا۔ یعنی جو کچھ تو نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

== كَشَفْنَا۔ ماضی جمع متکلم۔ كَشْفٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم نے دور کر دیا۔ ہم نے اٹھا دیا ہم نے کھول دیا۔

== غِطَاءَكَ مضاف مضاف الیہ الغطاء کے اصل معنی طباق وغیرہ کی قسم کی چیز کے ہیں جو کسی چیز پر بطور سرپوش کے رکھی جائے۔ جیسا کہ غِشَاءٌ لباس وغیرہ کی قسم کی چیز کو کہتے ہیں جسے کسی دوسری چیز کے اوپر ڈالا جائے۔ بطور استعارہ غطاء کا لفظ (پردہ) جہالت وغیرہ پر بولا جاتا ہے جیسا کہ آیت ہذا میں ہے۔ تیرا پردہ۔ تیری آنکھوں پر پڑا ہوا پردہ۔

== فَبَصَرُكَ۔ ف ترتیب کا ہے۔ بَصَرُكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیری نظر۔ تیری آنکھ۔

== اَلْيَوْمَ : آج۔ حَدِيْدٌ تیز۔ لوہا۔ لوہے کو بھی کہتے ہیں اور تیز ہر وہ چیز جو کہ بذاتہ باریک ہو۔ خواہ باعتبار خلقت کے خواہ باعتبار معنی کے۔ حَدِيْدٌ کہلاتی ہے اس صورت میں یہ حَدَّةٌ سے ہے جس کے معنی تیز ہونے کے ہیں۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے

ترجمہ: ہم نے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے (آج تو ہر چیز اس کے اصلی تناظر میں دیکھ سکتا ہے)

فائدہ : اور جَآءَتْ (آیات ۱۹ : ۲۱) نُفِخَ (آیت ۲۰) اور کَشَفْنَا (آیت ۲۲) تمام صیغے ماضی کے ذکر کئے گئے ہیں حالانکہ یہ واقعات مستقبل میں پیش آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ واقعات یقینی ہیں ضرور پیش آئیں گے، ایسے موقع پر ماضی کا صیغہ استعمال کرنے سے اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ یہ واقعات اتنے یقینی الوقوع ہیں کہ گویا ان کا وقوع ہو ہی گیا۔

۵۰ : ۲۳ == وَقَالَ قَرِیْنُهٗ واؤ عاطفہ ہے قَرِیْنُهٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا ساتھی، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع وہ شخص ہے جس سے لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ میں خطاب ہے۔

== قَرِیْنٌ : ق ر ن مادہ۔ باب افتعال سے الاقتران کے معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے کسی معنی میں باہم مجتمع ہونے کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے اَوْجَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ : (۴۳ : ۵۳) یا یہ ہوتا کہ فرشتے جمع ہوکر اس کے ساتھ آتے۔

وہ آدمی جو دوسرے کا ہم پلہ ہو بہادری، قوت اور دیگر اوصاف میں اُسے اس کا قِرْن کہا جاتا ہے اور ہم پلہ یا ہمسر کو قرین بھی کہتے ہیں چنانچہ محاورہ ہے فُلَانٌ قِرْنُ فُلَانٍ اَوْقَرِيْنُهٗ فلاں اس کا ہم عمر یا ہمسر ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ (۳۷ : ۵۱) کہ میرا ایک ہم نشین تھا۔ آیت ہذا میں بھی قرین بمعنی ساتھی ہے اس ساتھی سے کون مراد ہے۔ بعض مفسرین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ساتھی سے مراد وہ فرشتہ ہے جسے آیت نمبر ۲۱ میں بطور گواہ فرمایا گیا ہے وہ کہے گا کہ اس شخص کا اعمال نامہ میرے پاس تیار ہے کچھ دوسرے مفسرین نے لکھا ہے کہ ساتھی سے مراد وہ شیطان ہے جو دنیا میں اس شخص کے ساتھ لگا ہوا تھا وہ عرض کرے گا کہ یہ شخص جس کو میں نے اپنے قابو میں کرکے جہنم کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ اب آپ کی خدمت میں حاضر ہے مگر سیاق وسباق سے زیادہ مناسبت رکھنے والی تفسیر وہی ہے جو قتادہ اور ابن زید سے منقول ہے کہ ساتھی سے مراد ہانک کر لانے والا فرشتہ ہے اور وہی عدالت الٰہی میں پہنچ کر عرض کرے گا کہ یہ شخص جو میری سپردگی میں تھا سرکار کی پیشی میں حاضر ہے (تفہیم القرآن)

== هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ، هٰذَا کا اشارہ یا تو شخص کی طرف ہے یا اعمال نامہ کی طرف مَا موصوفہ بمعنی شئے ہے لَدَيَّ مضاف مضاف الیہ مل کر مَا کی صفت، (میرے پاس) — عَتِيْدٌ مَا موصوفہ کی صفت بمعنی تیار ہے، حاضر ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے

۵۰ : ۲۴ == اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ۔ ای قیل القیا فی ...... الخ۔

اَلْقِيَا فعل امر حاضر تثنیہ مذکر۔ اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر۔ تم دونوں ڈال دو، كُلَّ مضاف كَفَّارٍ عَنِيْدٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اَلْقِيَا کا۔

كَفَّارٍ مبالغہ کا صیغہ، بڑا کافر، عَنِیْدٍ عناد رکھنے والا۔ مخالف، ضدی۔

علامہ ناصر بن عبد السید مطرزی نے لکھے ہیں کہ: عنید اس شخص کو کہتے ہیں جو حق کو جانتے پہچانتے ٹھکرائے۔ یہ عُنُوْدٌ سے ہے جس کے معنی راستہ سے اِدھر اُدھر ہٹ جانے کے ہیں بروزن فعیل بمعنی فاعل صفت مشبہ کا صیغہ ہے اس کی جمع عُنُدٌ ہے۔

آیت کا ترجمہ ہوگا: (اور حکم ہوگا) ہر کافر ضد رکھنے والے کو تم دونوں جہنم میں ڈال دو۔

اَلْقِیَا امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

۱:۔ خلیل اور اخفش کہتے ہیں کہ فصحاء عرب واحد کے لئے بھی بسا اوقات تثنیہ کا صیغہ استعمال کر لیتے ہیں جس طرح ایک دوست کے لئے خَلِیْلِیْ کے بجائے خَلِیْلَیَّ (تثنیہ) عام مروج ہے۔

امرؤ القیس اپنے ایک رفیق سفر کو مخاطب کر کے کہتا ہے:۔

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل

اے میرے دوست ذرا ٹھہرو تاکہ ہم اپنے محبوب اور اس کی منزل کو یاد کر کے کچھ آنسو بہالیں۔

یہاں قِفْ کی بجائے قِفَا تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

۲:۔ بعض نے کہا ہے کہ اَلْقِیَا تثنیہ کا صیغہ نہیں ہے بلکہ اصل میں امر تاکید با نون خفیفہ تھا (اَلْقِیَنْ) اب یہ نون بدل کر الف ہو گیا۔

۳:۔ یہ خطاب صرف اس قرین سے نہیں جس نے آیت سابقہ میں ھٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ کہا تھا بلکہ یہ حکم ان دونوں فرشتوں کے لئے ہے (سَائِقٌ وَّشَہِیْدٌ) جو مجرم کو عدالت میں لاکر پیش کریں گے لہٰذا تثنیہ کا صیغہ قاعدہ کے مطابق ہے۔ یا یہ فرشتے جہنم کے داروغہ فرشتوں میں سے کوئی دو ہیں جن کو یہ حکم دیا جائے گا۔

۴:۔ مخاطب حقیقت میں کوئی ایک فرشتہ ہے لیکن بصیغہ تثنیہ ذکر کرنے سے تثنیہ فعل مراد ہے اور تکرار فعل برائے تاکید ہوتی ہے لہٰذا تکرار واحد یعنی مخاطب واحد کو بصیغہ تثنیہ ذکر کرنے سے بھی تاکید فعل ہو گئی۔

۵۰ : ۲۵ = مَنَّاعٍ۔ مَنْعٌ باب فتح سے مبالغہ کا صیغہ، بہت منع کرنے والا۔ بہت روک رکھنے والا۔ نیکی کے کام سے یا مال کے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے۔ لِلْخَیْرِ میں خیر سے مراد نیکی بھی ہے اور مال بھی۔ خیر سے بہت روکنے والا۔

= مُعْتَدٍ: اسم فاعل واحد مذکر حد سے بڑھنے والا۔ اصل میں معتدی تھا۔ اعتداء (افتعال) مصدر سے ؟ حدود حق سے ہٹ جانا۔ تجاوز کرنا۔ اس میں عَدْوٌ کا مفہوم ہے دل سے اگر ایک دوسرے

کی طرف سے ہٹ جائے تو عُدْوَانٌ اور عَدْوٌ ہے اسی سے عَدُوٌّ اور مُعَادِیْ بمعنی دشمن ہے اور ظلم و تعدی میں، تعدی بمعنی دوسرے کی طرف تجاوز کرنا۔

= مُرِیْبٍ - اسم فاعل واحد مذکر اِرَابَةٌ (افعال) مصدر۔ ریب مادہ۔ متردد بنا دینے والا متردد کرنے والا، بے چین کر دینے والا۔ آیت ہذا میں بمعنی تردد (شک) کرنے والا ہے۔ قرآن میں باقی ہر جگہ بے چین کر دینے والا۔ متردد بنا دینے والا ترجمہ ہوگا۔

۵۰: ۲۶ = فَاَلْقِیٰهُ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اَلَّذِیْ کی طرف راجع ہے

عَنِیْدٍ۔ مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ۔ مُعْتَدٍ۔ مُرِیْبٍ۔ اور شرک سب کُلَّ کَفَّارٍ کی تشریح ہیں ہے

۵۰: ۲۷ = قَالَ قَرِیْنُهٗ، قرین سے مراد یہاں شیطان ہے جو دنیا میں اس شخص کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اور یہ بات بھی انداز بیان ہی سے مترشح ہوتی ہے کہ وہ شخص اور اس کا شیطان دونوں خدائی عدالت میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ حضور یہ ظالم میرے پیچھے پڑا ہوا تھا اور اسی نے آخر مجھے گمراہ کر کے چھوڑا۔ اس لئے سزا اس کو ملنی چاہیئے اور شیطان جواب میں کہتا ہے کہ سرکار میرا اس پر کوئی زور نہیں تھا۔ کہ یہ سرکش نہ بننا چاہتا ہو اور میں نے اسے زبردستی سرکش بنا دیا ہو یہ کمبخت تو خود نیکی سے نفور اور بدی پر فریفتہ تھا۔ اسی لئے انبیاء کی کوئی بات اسے پسند نہ آئی اور میری ترغیبات پر یہ پھسلتا چلا گیا۔

= مَآ اَطْغَیْتُهٗ۔ ماضی منفی واحد متکلم اِطْغَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی شرارت اور سرکشی میں ڈالنا ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع وہ کافر شخص ہے، میں نے اس کو سرکشی میں نہیں ڈالا تھا۔ (طغو ی مادہ)

= ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ: موصوف و صفت، پرلے درجے کی گمراہی۔

۵۰: ۲۸ = قَالَ: ای قَالَ اللّٰهُ۔ اللہ کہے گا۔

= لَا تَخْتَصِمُوْا: فعل نہی جمع مذکر حاضر اختصام (افتعال) مصدر، تم جھگڑا مت کرو

= لَدَیَّ۔ لَدٰی اسم ظرف مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میرے سامنے، میرے روبرو۔

= وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ۔ واؤ حالیہ اور جملہ حالیہ ہے اور جھگڑا کرنے کی ممانعت کی علت ہے۔

قَدْ: ماضی سے پہلے تحقیق کا معنی دیتا ہے اور زمانہ کو ماضی قریب کر دیتا ہے:

قَدَّمْتُ ماضی کا صیغہ واحد متکلم تَقْدِیْمٌ تفعیل) مصدر۔ اگر تقدیم کے بعد باء آجائے تو وقت

سے پہلے کسی کام کا حکم دینے یا وقت سے پہلے اطلاع دینے کے معنی ہوتے ہیں تا کہ وقت آنے سے پہلے اطلاع پانے والا کام کرلے ۔

آیت ہذا میں بھی یہی مراد ہے کہ میں نے یوم جزار آنے سے پہلے دنیا میں ہی پیغمبروں کی زبانی اور کتابوں میں خوف آگیں اطلاع بھیج دی تھی اور پہلے ہی حکم دیدیا تھا کہ تیاری کرلو۔

ترجمہ: میں پہلے ہی تمہارے پاس وعیدِ عذاب بھیج چکا تھا۔

اگر تقدیم کے بعد باءنہ آئے تو پہلے سے کرنے، پہلے سے بھیجنے، پیش کرنے اور پہلے زمانے میں کر چکنے کے معنی ہوتے ہیں مثلاً یٰلَیۡتَنِیۡ قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ (۸۹ : ۲۴) کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کے لئے کچھ پہلے ہی بھیج دیا ہوتا۔

۵۰ : ۲۹ == مَا یُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ ۔ مَا یُبَدَّلُ مضارع منفی مجہول واحد مذکر غائب۔ تَبۡدِیۡلٌ (تفعیل) مصدر۔ بدلا نہیں جاتا (میرا حکم اٹل ہوتا ہے اور مستقل ہوتا ہے بدلا نہیں جاتا)

== بِظَلَّامٍ ۔ ب حرف جار، ظَلَّامٍ مجرور (ظلم کرنے والا) مبالغہ کا صیغہ ہے لیکن یہاں مبالغہ ظلم کی نفی مراد نہیں بلکہ نفسِ ظلم کی نفی ہے۔ آیت کا ترجمہ ہوگا۔

(اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں)

== هَلِ امۡتَلَئۡتِ ؛ هَلۡ حرف استفہام ہے امۡتَلَئۡتِ ماضی واحد مؤنث حاضر، اِمۡتِلَاءٌ (افتعال) مصدر بمعنی بھر جانا۔ پُر ہو جانا۔ کیا تو پُر ہو گئی ہے کیا تو بھر گئی ہے ۔

== وَ تَقُوۡلُ : تَقُوۡلُ مضارع واحد مؤنث غائب قَوۡلٌ (باب نصر) مصدر اور وہ کہے گی!

== هَلۡ مِنۡ مَّزِیۡدٍ ۔ اس کے متعلق علمار کے دو قول ہیں اول یہ کہ هَلۡ استفہام انکاری ہے هَلِ امۡتَلَئۡتِ کے جواب میں جہنم کہے گی کیا ابھی اور بھی ہیں میں تو یارب العزت بھر گئی ہوں میرے اندر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جو بھری ہوئی نہ ہو۔ اب میرے میں اور گنجائش نہیں ہے

دوم یہ کہ یہ استفہام زیادتی کی طلب کو ظاہر کر رہا ہے ، یعنی جہنم کہے گی یارب کچھ اور بھی ہے لایا جائے میں حاضر ہوں۔

فَائِدَہ: بعض مفسرین اور علمار نے لکھا ہے کہ اللہ اور دوزخ کے درمیان سوال وجواب حقیقی نہیں ہیں بلکہ بطور تخیل وتصویر بیان کیا ہے لیکن اس بیکار تاویل کی ضرورت نہیں ہے حقیقی سوال وجواب مراد لینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ جل شانہٗ انسانی اجزار کو

جس طرح ناطق بنا دے گا اسی طرح دوزخ کو ناطق بنا دیگا یہ بھی اُسی کے اختیار میں ہے۔ قرآن مجید میں ہے
وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ
(۴۱: ۲۱) اور وہ اپنے چمڑوں یعنی اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی وہ کہیں گے
جس خدا نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے ہم کو بھی قوت گویائی بخشی۔

۵۰: ۳۱ = وَاُزْلِفَتِ: واؤ عاطفہ اُزْلِفَتْ ماضی مجہول جمع مؤنث غائب اِزْلَافٌ (اِفْعَالٌ)
مصدر۔ جملہ کا عطف یا تو نُفِخَ فِي الصُّوْرِ پر ہے یا وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ ... پر ہے
جہنمیوں کے ذکر کے بعد ان لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی زہد و تقویٰ اور
احکام خداوندی کی تعمیل میں گذار دی۔ اِزْلَافٌ بمعنی قریب لانا۔ جنت متقیوں کے قریب لائی
گئی یعنی لائی جائے گی (ماضی بمعنی مستقبل)

= غَيْرَ بَعِيْدٍ: موصوف محذوف ہے ای غَيْرَ مَكَانٍ بَعِيْدٍ۔ اَوْ غَيْرَ زَمَانٍ بَعِيْدٍ:
یہ لفظ قرب کی مزید تاکید کے لئے لایا گیا ہے اگرچہ اُزْلِفَتْ کا لفظ بھی قرب پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ
محاورہ میں بولا جاتا ہے کہ فلاں مکان قریب ہے دور نہیں۔

۵۰: ۳۲ = هٰذَا: اشارۃ الی الجنۃ۔ جنت کی طرف اشارہ ہے هٰذَا صیغہ مذکر اَلْجَنَّةُ
مؤنث کے لئے استعمال ہوا ہے جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے فَلَمَّا رَاَى الشَّمْسَ بَازِغَةً
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ (۶: ۷۹)

= مَا تُوْعَدُوْنَ مَا موصول تُوْعَدُوْنَ صلہ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب وَعْدٌ
(باب ضرب) مصدر۔ بمعنی وعدہ کرنا۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

= اَوَّابٍ: بہت رجوع کرنے والا۔ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اَوْبٌ (باب نصر)
مصدر۔ بمعنی لوٹنا۔ اٰبَ اِلَى اللّٰهِ: توبہ کرنا۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ:۔
اَوَّابٌ: هُوَ الَّذِيْ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوْبُ ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوْبُ: اوّاب وہ ہے
جو گناہ کرتا ہے پھر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے
حضرت ابن عباس اور عطاء نے اَوَّابٌ کا ترجمہ پاکی بیان کرنے والا کیا ہے جیسے کہ
آیت يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ (۳۴: ۱۰) میں اَوِّبِيْ کا ترجمہ ہے تسبیح کر، یعنی اللہ کی پاکی بیان کر
ضحاک نے اس کا معنی بکثرت توبہ کرنے والا کیا ہے۔
یہاں اپنے تمام اقوال و افعال میں حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور
اس کا مطیع ہونا مراد ہے۔

== حَفِيۡظٍ نگہبان، حفاظت کرنے والا۔ حِفۡظٌ (باب سمع) مصدر سے بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے۔ قتادہ نے کہا ہے کہ اللہ نے اپنے جن حقوق کا اس کو امین بنایا ہے ان کی حفاظت کرنے والا۔

۵۰: ۳۳ == مَنۡ خَشِيَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ : جو بن دیکھے رحمٰن سے ڈرتا ہے (رحمٰن اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے) یہ جملہ یا تو اَوَّابٍ حَفِيۡظٍ سے بدل ہے یا اس کی صفت کہ اَوَّابٍ حَفِيۡظٌ وہ شخص ہے جو کہ بن دیکھے خداوند تعالیٰ سے ڈرے۔

== وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِيۡبٍ : یہ بھی اَوَّابٍ کی صفت ہیں ہے اور جو قلب منیب لے کر آیا ہے قَلۡبٌ مُّنِيۡبٌ موصوف وصفت مُنِيۡب اسم فاعل واحد مذکر اِنَابَةٌ (اِفۡعَالٌ) مصدر نَوۡبٌ مادہ۔ اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنے والا۔ ہر طرف سے لوٹ کر اللہ کی طرف مڑنے والا۔ بار بار اللہ کی طرف لوٹنے والا۔ خلوص دل کے ساتھ اللہ سے توبہ کرنے والا۔

۵۰: ۳۴ == اُدۡخُلُوۡهَا : امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِدۡخَالٌ (افعال) مصدر۔ تم داخل ہو جاؤ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب الجنۃ (آیت نمبر ۳۱) کی طرف راجع ہے۔
اُدۡخُلُوۡهَا سے قبل يُقَالُ لَهُمۡ محذوف ہے، ان سے کہا جائے گا۔ خطاب المتقین سے جن کی صفات اوپر مذکور ہوئی ہیں۔

== بِسَلٰمٍ۔ سلامتی کے ساتھ۔ ہر مکروعذاب سے محفوظ اور زوال نعمت سے بے خطر۔ یا یہ کہ تمہارے داخلہ پر جنت کے فرشتے سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو) سے تمہارا خیر مقدم کریں گے۔

== ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ : ای ذلك يوم ابتداء الخلود۔ یہ بقاء خلد کی ابتداء کا دن ہوگا اس دن سے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہو گے۔

۵۰: ۳۵ == مَا يَشَآءُوۡنَ مَا موصولہ۔ يَشَآءُوۡنَ مضارع جمع مذکر غائب صلہ۔ مَشِيَّةٌ (باب فتح) مصدر وہ چاہتے ہیں یا وہ چاہیں گے۔

== فِيۡهَا ای فی الجنۃ۔ جنت میں۔

== وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ، واؤ عاطفہ لَدَيۡنَا مضاف مضاف الیہ۔ ہمارے پاس) مَزِيۡدٌ زیادہ، زیادتی۔ زیادۃ سے مصدر میمی۔ یہ جملہ سابقہ جملہ سے حال ہے اور حال یہ ہے کہ ہمارے پاس (ان کے لئے) اس سے بھی زیادہ ہے۔

۵۰: ۳۶ == وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ، واؤ عاطفہ ہے۔ كَمۡ دو طرح آتا ہے :
ا۔ سوالیہ۔ استفہام کے لئے آتا ہے، کتنی مقدار، کتنی تعداد کتنی دیر۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب

ہوتی ہے کبھی مذکور ہوتی ہے جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں اور کبھی محذوف ہوتی ہے جیسے قَالَ كَمْ لَبِثْتَ (۲:۲۵۹) ای کم زَمَانًا لبثت ۔ تو کتنی مدت ٹھہرا۔
۲:۔ خبریہ ۔ جو مقدار بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے جیسے كَمْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا: ہم نے بہت سی بستیوں کو برباد کر دیا۔ کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے جیسے وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا (۷:۴) یا آیت ہذا۔ كَمْ مِنْ قَرْنٍ کتنی ہی قوموں کو، بہت سی قوموں کو۔

= قَبْلَهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ یا قَوْمِكَ محذوف ہے؛
= قَرْنٍ ای قَوْمًا مقترنین فی زمن واحد ۔ وہ لوگ جو ایک ہی زمانہ میں رہتے ہوں قومیں۔ كَمْ مِنْ قَرْنٍ بہت سی قوموں کو،
= هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ : هُمْ اوّل سے مراد وہ قومیں جن کو اہل مکہ سے قبل ہلاک کیا گیا۔ اور هُمْ دوم سے مراد کفار مکہ ہیں۔ اَشَدُّ افعل التفضیل کا صیغہ، بہت سخت، بہت طاقتور بہت بڑھ کر۔
= بَطْشًا: ازروئے طاقت وسختی وقوت، اسم تمیز ہے۔
= نَقَّبُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب تَنْقِيْبٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ بمعنی گھومنا گشت لگانا۔ نَقْبٌ مصدر (باب نصر) دیوار میں سوراخ کرنا۔ نقابۃ (باب نصر) مصدر سے فی کے صلہ کے ساتھ۔ گھومنا۔ چکر لگانا۔

فنقبوا فی البلاد ۔ ساروا فی الارض وطوفوا فیہا حذرا الموت، موت سے بچنے کے لئے ملکوں میں گھومتے رہے اور چکر لگاتے رہے ف تعقیب کے لئے ہے
= هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ: هَلْ استفہامیہ انکاریہ ہے مَحِيْصٍ اسم ظرف مکان۔ پناہ گاہ۔ کیا عذاب الٰہی سے انہیں کوئی پناہ گاہ ملی ۔؟

۵۰:۳۷ = ذٰلِكَ ۔ اشارہ ہے ان کے ہلاک ہونے کی طرف ۔ یا جو مضمون اس سورت میں بیان ہوا ہے اس کی طرف ۔
= لَذِكْرٰى ۔ لام تحقیق کے لئے ہے ۔ ذِكْرٰى پند ونصیحت، عبرت ۔
= قَلْبٌ ۔ سے مراد یہاں قلب سلیم ہے ۔ جو حقائق پر غور کرے اور صرف سطحی نظر سے نہ دیکھے پھر غور کے بعد اس سے نصیحت پکڑے؛
= اَلْقَى السَّمْعَ ۔ اَلْقٰى ماضی واحد مذکر غائب اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر اس نے ڈالا۔

اَلْقَی السَّمْعَ: ای اصغیٰ الیٰ ما یتلیٰ علیہ من الوحی۔ جو وحی اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنتا ہے۔ گوش ہوش سے سنتا ہے۔

= وَھُوَ شَھِیْدٌ: ای حاضر بذ ھنہ لیفھم معانیہ اور اپنے ذہن کو حاضر رکھے تاکہ اس کے معانی سمجھ سکے (بیضاوی)

یہ سورت اس شخص کے لئے عبرت و موعظت ہے جس کے پاس قلب سلیم ہو یا قرآن کو بحضور قلب سنے۔ یا شھید بمعنی شاھد ہے یعنی کانوں سے سن کر دل اس کی گواہی دے اور تصدیق کرے۔ ظاہر قرآن سے نصیحت اندوز ہو اور اس کی تنبیہات سے اثر پذیر ہو (تفسیر مظہری)

۵۰: ۳۸ = مَا مَسَّنَا: مَا نفی کا ہے مَسَّنَا میں مَسَّ فعل ماضی واحد مذکر غائب مَسٌّ (باب نصر) مصدر سے دکھ پہنچانا۔ لاحق ہونا۔ لگ جانا۔ چھو جانا۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ اس نے ہم کو نہیں چھوا۔ وہ ہم کو نہیں پہنچا۔

= لُغُوْبٌ: مصدر۔ تھکنا۔ نیز اسم مصدر۔ تھکان۔ لغب (باب فتح، سمع، کرم) بمعنی سخت تھک گیا۔ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ اور ہم کو ذرا بھی تھکان نہیں ہوئی۔

۵: ۳۹ = سَبِّحْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَسْبِیْحٌ (تفعیل) مصدر۔ تو تسبیح کر، تو پاکی بیان کر، تو عبادت کر،

= بِحَمْدِ رَبِّكَ۔ ب حرف جار حَمْدِ مجرور۔ مضاف رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر حمد کا مضاف الیہ، اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی پاکی بیان کر)

= قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مضاف مضاف الیہ مل کر قَبْلَ کا مضاف الیہ سورج کے طلوع سے قبل۔ قَبْلَ بوجہ ظرفیت (مفعول فیہ) منصوب ہے۔

= وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ای وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ: اور تسبیح کر اپنے رب کی غروب آفتاب سے پہلے۔ ترکیب جملہ سابقہ کے مطابق۔

۵۰: ۴۰ = وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْہُ واؤ عاطفہ ہے مِنْ تبعیضیہ مِنَ الَّیْلِ مفعول فیہ ہے فعل محذوف کا۔ ای وَسَبِّحْہُ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْہُ اور رات کے کچھ وقت میں بھی اس کی پاکی بیان کر۔ پس اس کی پاکی بیان کر۔

= وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ۔ ای وَسَبِّحْہُ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ۔ اَدْبَارَ فعل محذوف سبحہ کا مفعول فیہ ہے دُبُرٌ کی جمع بمعنی بیٹھیں۔ پیچھے کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور سجدوں (نمازوں) کے بعد بھی اس کی تسبیح کر۔

فَائِدَہ: آیات ۳۹ : ۴۰ میں تسبیح سے مراد نماز پڑھنا ہے تسبیح قبل طلوع الشمس سے مراد نماز فجر ہے تسبیح قبل الغروب سے مراد نماز ظہر وعصر ہے **مِنَ الَّیْلِ** سے مراد نماز مغرب وعشاء ہے اور **اَدْبَارَ السُّجُوْدِ** سے مراد نوافل ہیں جو فرائض کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔

۵۰ : ۴۱ = **اِسْتَمِعْ**: امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، **استماع (افتعال)** مصدر۔ تو سُن۔ تو کان لگاکر سُن، کا مفعول المستمع لہٗ (جس کو سنا جائے) محذوف ہے ای استمع نداء المنادی۔ ایک منادی کرنے والے کی ندار (پکار) کو سُن، یہ خطاب عام ہے اور ہر سننے والے کو غور سے سننے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔

= **یَوْمَ**: جس دن۔ منصوب بوجہ مفعول فیہ، **یُنَادِ** مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ **مُنَادَاۃٌ** (مفاعلۃ) مصدر سے۔ وہ پکارے گا۔ **الْمُنَادِ** اسم فاعل واحد مذکر، ندائٌ باب نصر۔ اصل میں یہ المنادی تھا۔ یاء کو بحالت رفع ساقط کر دیا گیا۔ منادی کرنے والا۔ ندار کرنیوالا۔ پکارنے والا۔

ترجمہ ہوگا: (اے مخاطبین) گوشِ ہوش سے سنو، پکارنے والے کی ندار کو جس دن وہ قریب سے پکاریگا یعنی ہر ایک سننے والا یوں محسوس کریگا اور اس طرح صاف طور پر آواز کو سُنے گا گویا پکارنے والا کسی قریب مکان سے پکار رہا ہے۔

یہ منظر اس دن کا ہے جب حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور مردے قبروں سے زندہ ہوکر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۵۰ : ۴۲ = **یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَۃَ بِالْحَقِّ**۔ **یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ** بدل ہے **یَوْمَ یُنَادِیْ** سے۔ **الصَّیْحَۃَ**۔ چیخ۔ کڑک، ہولناک آواز، نعرہ، چنگھاڑ۔ **صَاحَ یَصِیْحُ** (باب ضرب) کا مصدر ہے اور بمعنی حاصل مصدر بھی آتا ہے۔ **صَیْحَۃٌ** بروزن **فَعْلَۃٌ** یہ صیاح کے ایک مرتبہ وقوع میں آنے کو بتاتا ہے اور صیاح صوتِ شدید (سخت عذاب) کو کہتے ہیں۔ یہاں الصیحۃ سے مراد حضرت اسرافیل کی آواز یا وہ آواز جو اُن کے صور پھونکنے سے پیدا ہوگی مراد ہے۔

= **بِالْحَقِّ**۔ **بِالْیَقِیْنِ**: یعنی جس دن سب لوگ یقینی طور پر آوازۂ حشر سُن لیں گے اور انہیں کوئی شک وشبہ نہیں رہیگا کہ یہ واقعی آوازۂ حشر ہے۔

= **ذٰلِکَ**۔ ای **ذٰلِکَ الْیَوْمُ**۔ وہ دن۔

= **یَوْمُ الْخُرُوْجِ**: مضاف مضاف الیہ، (قبروں سے) باہر نکل آنے کا دن، یوم قیامت کا نام ہے۔

۵۰ : ۴۳ = **اَلْمَصِیْرُ**: اسم ظرف ومصدر میمی۔ لوٹنے کی جگہ، لوٹنا۔ **صَارَ یَصِیْرُ** سے

۵۰: ۴۴ = يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا: یہ يَوْمَ يُنَادِي سے بدل ہے وہ دن جب ان کے اوپر سے زمین پھٹ جائے گی۔ تشقق مضارع واحد مؤنث غائب تَشَقُّقٌ (تفعل) مصدر سے۔ بمعنی پھٹ جانا۔ شگافتہ ہونا۔ اصل میں تتشقق تھا۔ ایک تا کو حذف کر دیا گیا ہے۔ وہ پھٹ جائے گی۔ یعنی زمین پھٹ جائے گی۔

سِرَاعًا۔ ھو حال من الضمیر المجرور فی قولہ: عَنْهُمْ: ای تشقق الارض عنہم فی حال کونہم مسرعین الی الداعی دھو الملك الذی ینفخ فی الصور، یدعو الناس الی الحساب والجزاء۔ اور یہ عنہم میں ضمیر مجرور هُمْ سے حال ہے۔ مطلب یہ کہ زمین ان کے اوپر سے پھٹ جائے گی۔ درآں حالیکہ وہ پکارنے والے کی طرف تیز تیز بھاگ رہے ہوں گے۔ اور وہ پکارنے والا فرشتہ ہوگا جو صور پھونکیگا۔ اور لوگوں کو حساب و کتاب اور جزا۔ و سزا کے لئے پکارے گا۔ (اضواء البیان)

= قیامت کے روز لوگوں کا قبروں سے نکلنا اور محشر کی طرف تیز تیز دوڑنے کے متعلق قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات ہیں جیسے يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ (۷۰: ۴۳) اس دن یہ قبروں سے نکل کر (اس طرح دوڑیں گے جیسے (شکاری) شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ)، دوڑتے ہوئے، جلدی کرتے ہوئے سَرِيْعٌ کی جمع جو کہ سُرْعَةٌ (باب فتح) مصدر سے جس کے معنی جلدی کرنا کے ہیں بروزن فعیل بمعنی فاعلٌ ہے۔

= ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ۔ ای ذٰلك علینا حشر یسیر۔ ذٰلِكَ: اسم اشارہ مراد اس سے یہ یک دم سب کا قبروں سے زندہ ہو کر نکل آنا ہے۔ عَلَيْنَا ہمارے لئے حَشْرٌ يَسِيْرٌ موصوف و صفت حَشْرٌ لوگوں کا اکٹھا کرنا حَشَرَ يَحْشُرُ (باب نصر) کا مصدر ہے يَسِيْرٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر يُسْرٌ مادہ۔ آسان، سہل، ترجمہ:۔ یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کر لینا ہے۔

عَلَيْنَا کا ذکر يَسِيْرٌ سے پہلے اظہار خصوصیت کے لئے ہے حشرِ اموات اسی کے لئے آسان ہو سکتا ہے جو بذاتِ خود عالم و قادر ہو۔ اور کسی کام میں مشغولیت دوسرے کاموں سے اس کو غافل نہ بنا سکے اور ایسی ذات صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔

۵۰: ۴۵ = اَعْلَمُ خوب جاننے والا۔ علم سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

= جَبَّارٍ۔ سرکش، جبر کرنے والا۔ زبردست دباؤ والا۔ جبر سے مبالغہ کا صیغہ خدا تعالیٰ

کے اسمارِ حسنٰی میں سے ہے مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ۔ آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں
= فَذَكِّرْ: امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَذْكِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ تو یاد دلا، تو سمجھا
تو نصیحت کر، بِالْقُرْاٰنِ قرآن کے ذریعے سے۔
= مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ۔ مَنْ موصولہ يَخَافُ وَعِيْدِ صلہ۔ موصول اپنے صلہ کے ساتھ
مل کر مفعول ذَكِّرْ کا۔
يَخَافُ مضارع واحد مذکر غائب خَوْفٌ باب فتح مصدر۔ ڈرتا ہے۔ وَعِيْدِ
مصدر مضاف مجرور، اصل میں وَعِيْدِىْ تھا۔ میرا عذاب، میری طرف سے ڈراوا۔
ترجمہ:۔ آپ نصیحت کرتے رہئے اس قرآن سے ہر اس شخص کو جو میرے عذاب سے
ڈرتا ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۵۱) سورۃ الذّٰرِیٰت مَکِّیَّۃ (۶۰)

۵۱ : ۱ == وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا۔ واؤ قسمیہ ہے جملہ قسمیہ ہے۔ ذَرْوٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے۔ ذَرْوٌ بمعنی اڑنا۔ اڑانا۔ پراگندہ کرنا۔ جدا کرنا بکھیرنا۔ الذّٰرِیٰتِ ای الریاح التی تذدر التراب..... ہوائیں جو مٹی یا بادلوں وغیرہ کو ادھر ادھر اڑاتی ہیں۔ ذَرْوٌ۔ ہوا کی صفات میں سے مشہور صفت ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاَصْبَحَ ھَشِیْمًا تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ۔ (۱۸ : ۴۵) پھر وہ چورا چورا ہو گئی کہ ہوائیں اسے اڑاتی پھرتی ہیں۔ ذَرْوًا مفعول مطلق۔

بعض کے نزدیک الذّٰرِیٰت سے مراد عورتیں یا ملائکہ اور دوسرے (سماوی یا ارضی) اسباب ہیں جو روئے زمین پر مخلوق کو پھیلاتے ہیں۔

ترجمہ ہوگا:۔ قسم ہے بکھیرنے والیوں کی جو اڑا کر بکھیرتی ہیں۔ یعنی قسم ہے ان ہواؤں کی جو خاک وغیرہ اڑاتی ہیں۔

۵۱ : ۲ == فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا: ف عاطفہ ہے اَلْحٰمِلٰتِ اٹھانے والیاں۔ الحاملۃ کی جمع ہے حَمْلٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے معطوف ہے اس کا عطف الذّٰرِیٰت پر ہے، اس سے قبل واؤ قسمیہ مقدرہ ہے وِقْرًا قائم مقام مصدر کے ہے۔ جیسے کہتے ہیں ضَرَبْتُہٗ سَوْطًا۔ یا مفعول بہٖ ہے۔ وِقْرًا بمعنی بوجھ۔

اضواء البیان میں ہے:۔

وَقْرًا۔ ای ثقلا من الماء یعنی پانی کا بوجھ: اس معنی کے لحاظ سے الحملٰت وقرًا (پانی کا بوجھ اٹھانے والیاں) سے مراد سحاب یعنی بادل ہے۔ قرآن مجید میں بادلوں کی صفت الثقال۔ (بوجھل۔ ثقیل کی جمع) بیان فرمائی گئی ہے جیسے وَیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (۱۳: ۱۲) اور بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ ترجمہ:۔ پھر قسم ہے ان بادلوں کی جو بارش کے پانی کا بوجھ

اٹھائے ہوتے ہیں۔

بعض نے الحٰمِلٰت سے مراد السُّفُنُ کشتیاں لیا ہے جو لوگوں کا اور ان کے مال و متاع کا بوجھ اٹھائے پانی پر تیرتی پھرتی ہیں۔

بعض نے الحٰمِلٰتِ وِقرًا سے ہوائیں ہی مراد لیا ہے وجہ ظاہر ہی ہے (پانی کا بوجھ بادلوں کی صورت میں اٹھائے پھرتی ہیں۔

۳:۵۱ = فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۔ اس کا عطف بھی الذّٰرِیٰتِ پر ہے۔ الجٰرِیٰتِ چلنے والیاں جَرْیٌ باب ضرب مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔ چلنے والیاں۔ پانی کی طرح آرام سے چلنے والیاں۔ اکثر اہل علم نے اس سے مراد کشتیاں ہی لیا ہے یُسْرًا منصوب بوجہ مصدر محذوف کی صفت کے ہے تقدیر یوں ہے جَرْیًا ذَا یُسْرٍ۔ آرام سے سہل سہل چلنا۔ الجٰرِیٰتِ یُسْرًا ای السُّفُنُ تَجْرِیْ فِی الْمَاءِ جَرْیًا سَھْلًا۔ کشتیاں جو پانی میں سہل سہل چلتی ہیں۔

الجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۔ اور قسم ہے کشتیوں کی جو.....

۴:۵۱ = فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۔ اس کا عطف بھی الذریت پر ہے۔ المُقَسِّمٰتِ ۔ تَقْسِیْمٌ (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے۔ تقسیم کرنے والیاں۔ اَمْرًا منصوب بوجہ مفعول بہ ہونے کے۔ کہا جاتا ہے قَسَمَ الرِّزْقَ اس نے رزق تقسیم کیا۔ اَمْرًا واحد آیا ہے لیکن مراد اس سے امور (جمع) ہے

المقسّمٰتِ امرًا ۔ تقسیم کرنے والیاں مختلف چیزوں کو، یا کاموں کو، مراد یہاں فرشتے ہیں۔ جو رزق بارش وغیرہ لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں۔

فَائِدَہ: مفسرین کا اختلاف ہے کہ یہ چار چیزیں کیا ہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ چاروں مختلف چیزیں ہیں۔ ذٰریٰت سے مراد ہوائیں۔ حٰمِلٰت سے مراد بادل۔ جٰرِیٰت سے مراد کشتیاں اور مقسّمٰت سے مراد ملائکہ ہیں۔ بعض کے نزدیک چاروں سے مراد ایک ہی چیز اس کی صفات مختلفہ کے لحاظ سے مراد ہے۔

پھر اس میں بھی دو قول ہیں:۔

بعض کہتے ہیں کہ ان سب سے مراد ہوائیں ہیں۔ ذٰریٰت وہ ہوائیں جو غبار اڑاتی ہیں جن سے اخیر میں بادل پیدا ہوتے ہیں۔ حٰمِلٰت سے مراد وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے بادل لئے پھرتی ہیں۔ اور جٰرِیٰت یُسْرًا: وہ ہوائیں جو پانی برسنے کے وقت نرم نرم چلا کرتی ہیں۔ اور مقسّمٰتِ امرًا سے مراد وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھیلا کر بارش کو تقسیم کرتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے

مراد ملائکہ ہیں جو ان خدمات پر مامور ہیں۔

۵۱: ۵ = اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل حرف تحقیق ہے بمعنی تحقیق بے شک، یقیناً۔ مَا موصولہ۔ تُوْعَدُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر سے صلہ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے موصول وصلہ مل کر اسم اِنَّ۔ لَصَادِقٌ لام تاکید صَادِقٌ سچا۔ صِدْقٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ یہ اِنَّ کی خبر ہے بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے۔ یہ آیت جواب قسم ہے۔

۵۱: ۶ = وَاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الدِّیْنَ اسم اِنَّ۔ لَوَاقِعٌ اِنَّ کی خبر، اَلدِّیْنَ منصوب بوجہ اسم اِنَّ۔ دَانَ یَدِیْنُ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔ بمعنی جزار و سزا۔ شریعت۔ حکم ماننا۔ اطاعت کرنا۔ مگر اس کا استعمال اطاعت اور شریعت کی پابندی کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور بے شک اعمال کی جزار و سزا واقع ہو کر رہے گی۔

۵۱: ۷ = وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ۔ داؤ قسم کی ہے اَلسَّمَآءِ منصوب بوجہ عمل واؤ قسمیہ ہے موصوف ذَاتِ الْحُبُكِ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت السماء کی۔ قسم ہے آسمان کی جس میں راستے ہیں۔ حُبُكٌ جمع ہے حِبَاكٌ کی جیسے مِثَالٌ کی جمع مُثُلٌ ہے بمعنی ریت کے ٹیلے کا راستہ، یا حَبِیْكَةٌ کی جیسے طریقۃ کی جمع طُرُقٌ ہے بمعنی ستاروں کے درمیان کا راستہ بیضاوی نے اس کا مطلب لیا ہے۔

ذات الطرائق والمراد اما الطرائق المحسوسۃ التی ھی مسیر الکواکب او المعقولۃ التی یسلکھا النظار وتتوصل بھا الی المعارف۔ راہوں والا۔ راہوں سے مراد ہیں محسوس راستے، یعنی ستاروں کی گذرگاہ یا عقلی راستے جس پر اہل بصیرت چل کر معرفت کے مقام پر پہنچتے ہیں۔

۵۱: ۸ = اِنَّكُمْ کفار مکہ کو خطاب ہے۔

= لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ: لام تحقیق کے لئے فِیْ حرف جار قول مُخْتَلِفٍ موصوف وصفت مل کر مجرور۔ تحقیق تم قیامت کے بارے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یا قرآن کے بارے میں مختلف اقوال رکھتے ہو۔ کوئی قیامت کے آنے میں شک کرتا ہے کوئی اس کو محال خیال کرتا ہے کوئی اس سے بالکل انکار کرتا ہے، کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہتا ہے کوئی جادوگر کہتا ہے اور کوئی دیوانہ خیال کرتا ہے۔ اور کوئی قرآن مجید کو داستانِ پارینہ بتاتا ہے کوئی اسے خود ساختہ بتاتا ہے۔

۵۱: ۹ = یُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ۔ یُؤْفَكُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِفْكٌ (باب ضرب)

مصدر۔ وہ پھیرا جاتا ہے وہ بھٹکایا جاتا ہے۔ عَنْہُ میں ضمیر واحد مذکر غائب یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے یا قرآن مجید کی طرف، مَنْ موصولہ اُفِكَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب وہ پھیرا گیا۔

صاحب قاموس لکھتے ہیں۔ رجل مأفوك مصروف عن الحق الی الباطل: یعنی جو شخص حق سے منہ موڑ کر باطل کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اسے مافوک کہتے ہیں۔ اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ:۔

جو شخص حق قبول کرنے سے منہ موڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق اس کی دستگیری نہیں کرتی اور اُسے گمراہی کی ڈگر پر دوڑنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔

۵۱: ۱۰ = قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ۔ خَرّٰصُوْنَ: اٹکل دوڑانے والے۔ جھوٹ بکنے والے، خَرْصٌ (باب نصر) مصدر سے: مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر ہے خراصٌ واحد۔ الخرص۔ پھلوں کا اندازہ لگانا۔ اندازہ کئے ہوئے پھلوں کو خرص کہتے ہیں۔ جو بمعنی مخروص ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ خَرْصٌ بمعنی کِذْبٌ بھی آتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ اِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ (۴۳:۲۰) (یہ تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں) میں بعض نے کہا ہے کہ یَخْرُصُوْنَ بمعنی یکذبون ہے یعنی وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ آیت زیر مطالعہ کے معنی۔ "اٹکل کرنے والے ہلاک ہوں" اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو، یا جھوٹے ہلاک ہو جائیں،، آئے ہیں۔ (کفار کے لئے بد دعا ہے)

۵۱: ۱۱ = اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ۔ الذین اسم موصول۔ اگلا جملہ اس کا صلہ۔ غَمْرَۃٍ غَمْرٌ کا اصلی معنی کسی چیز کے اثر و نشان کو مٹا دینا ہے۔ کثیر پانی کو بھی غَمْرٌ کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی اپنی بہنے کی جگہ کو چھپا دیتا ہے۔ چونکہ جہالت بھی جاہل کو بالکل ڈھانپ دیتی ہے اور لوگوں کی آنکھوں سے اسے اوجھل کر دیتی ہے اس لئے اسے بھی غمرۃ کہا جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے فَذَرْھُمْ فِیْ غَمْرَتِھِمْ (۲۳: ۵۴) تو ان کو ان کی غفلت میں ہی رہنے دے۔

غَمَرَاتٌ کے معنی شدائد در سختیاں بھی ہے کیونکہ وہ بھی انسان پر ہجوم کر کے اسے بدحواس کر دیتی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے فِیْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ (۶:۹۳) (جب) موت کی سختیوں میں = سَاھُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ سَھْوٌ (باب نصر) مصدر بمعنی غافل ہونا۔ سَاھُوْنَ بے خبر، غافل، بھولنے والے۔ سَاھُوْنَ اصل میں سَاھِیُوْنَ تھا (بروزن فاعلون) یٰ مضموم ماقبل مکسور، ضمہ یٰ پر ثقیل ہوا۔ نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ اب واؤ اور یٰ دو ساکن جمع ہوئے یٰ کو حذف کر دیا۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔ غفلت سے جو خطا ہو اسے سہو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں:۔

ایک یہ کہ انسان سے ایسی چیزیں سرزد ہوں جو اس خطا کو کھینچتی اور پیدا کرتی ہیں جیسے دیوانہ کسی انسان کو گالی دے۔ دوسرے یہ کہ اس سے ایسی چیزیں سرزد ہوئیں جو اس خطا کو پیدا کرتی ہیں جیسے وہ شخص کہ جس نے شراب پی اور پھر اس سے کوئی برائی بغیر اس برائی کے ارادہ کئے ظہور میں آئی۔ تو پہلی خطا تو اس کو معاف ہے اور دوسری پر ماخوذ ہوگا۔ اور دوسری طرح کی خطا پر حق تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے۔ جیسے آیت ہذا۔ فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ: یا۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰتِہِمْ سَاھُوْنَ ٥ (۱۰۷: ۵)۔ پہلی آیت کا ترجمہ۔ غفلت میں بھول رہے ہیں۔ دوسری آیت کا ترجمہ۔ جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔

۵۱: ۱۲ = یَسْئَلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب سُؤَالٌ (باب فتح) مصدر۔ وہ پوچھتے ہیں۔ (طلب علم کے لئے نہیں بلکہ بطور استہزاء)

= اَیَّانَ: کب، (متیٰ کے معنی کے قریب) کسی شے کا وقت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے بعض لوگ اس کی اصل اَیَّ اَوَانٍ بمعنی کونسے وقت بتاتے ہیں۔ الف کو حذف کر کے واؤ کو یا کیا گیا پھر یَ کو یِ میں ادغام کر دیا۔ اَیَّانَ ہو گیا۔

= یَوْمُ الدِّیْنِ۔ مضاف مضاف الیہ، جزا و سزا کا دن، قیامت کا دن۔

۵۱: ۱۳ = یَوْمَ ھُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ۔ ای قیل لھم جوابًا یقع یوم الدین یوم ھم علی النار یفتنون: جوابًا ان سے کہا جائے گا۔ یَوْمُ الدِّیْنِ (روز جزا) اس دن واقع ہوگا (یا وہ دن ہوگا) جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے: یَوْمَ بوجہ مفعول فیہ منصوب ہے

= یُفْتَنُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر غائب فَتْنٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی عذاب دینا دکھ دینا۔ آزمائش میں ڈالنا۔

عرب کہتے ہیں فتنت الذَّھَبَ ای اَحْرَقْتُہٗ لتختبرہٗ یعنی جب تو سونے کو پرکھنے کے لئے آگ میں جلائے تو کہا جاتا ہے فتنت الذھب۔ آیت میں یُفْتَنُوْنَ اسی معنی میں مستعمل ہے یعنی جس روز انہیں آگ میں تپایا جائے گا۔

۵۱: ۱۴ = ذُوْقُوْا فِتْنَتَکُمْ: ذُوْقُوْا امر جمع مذکر حاضر۔ ذَوْقٌ (باب نصر) مصدر۔ تم چکھو فِتْنَتُکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ فَتْنٌ مصدر۔ اگرچہ بمعنی سونے کو آگ میں اس کا کھوٹا کھرا معلوم کرنے کے لئے گھلانا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کسی انسان کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۳ متذکرۃ الصدر) اور اس کا اطلاق نفس عذاب پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ آیت ہذا میں فِتْنَتَکُمْ: تمہاری شرارت کا مزہ، یعنی عذاب کا مزہ۔۔ اپنے عذاب کا مزہ چکھو

هٰذَا الَّذِیْ میں ھٰذَا کا اشارہ عذاب (فتنۃ) کی طرف اشارہ ہے۔
= کُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ: ماضی استمراری جمع مذکر حاضر استعجال (باب استفعال) مصدر۔ کسی چیز کا جلدی ہونے کی چاہت کرنا۔ بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب اس چیز کے لئے ہے جس کا جلدی ہو نا وہ چاہا کرتے تھے (یعنی عذاب)

ترجمہ ہوگا۔ یہی ہے وہ جزاء و سزا جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے۔
۵۱: ۱۵ = اوپر منکرین کا مآل بیان ہوا اب مومنین کے انعام و اکرام کا ذکر ہے۔
= عُیُوْنٍ: جمع ہے عَیْنٌ کی بمعنی چشم یا چشمہ۔ قرآن مجید میں اس لفظ کا استعمال انہی دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ گو وہ بہت سے مختلف معانی میں مستعمل ہے

امام راغب کے نزدیک اس کے اصل معنی آنکھ کے ہیں۔ اور دیگر معانی میں اس کا استعمال بطور استعارہ ہے چنانچہ ان کے خیال میں چشمہ کو جو عَیْن کہتے ہیں وہ اسی تشبیہ کی بناء پر کہتے ہیں کہ جس طرح آنکھ سے قطراتِ اشک ابلتے ہیں اسی طرح چشمہ سے پانی ابلتا ہے
۵۱: ۱۶ = اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ: جملہ حالیہ ہے درآں حالیکہ وہ لے رہے ہوں گے جو ان کا پروردگار ان کو عطا کرے گا۔ اٰخِذِیْنَ اسم فاعل صیغہ جمع مذکر منصوب اَخْذٌ (باب نصر) مصدر سے۔ لینے والے۔ مَا موصولہ۔ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ۔ اس کا صلہ۔ موصول اور صلہ مل کر اٰخِذِیْنَ کا مفعول۔
= قَبْلَ ذٰلِكَ: ای فی الدنیا۔
= مُحْسِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، احسان (افعال) مصدر۔ فرائض سے زیادہ ادا کرنے والے ہر قسم کی خوبی پیدا کرنے والے۔

اعمال میں احسان دو طرح کا ہوتا ہے
۱۔ کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا۔ اور اپنے حق سے کم لینا۔
۲۔ اپنے اعمال میں خوبی پیدا کرنا۔ یعنی فرض سے آگے بڑھ کر مستحبات کو بھی ادا کرنا۔ جو چیز واجب نہ ہو اور اس میں کچھ نہ کچھ شرعی خوبی ہو اس کو بھی ادا کرنا۔

احسان بمعنی (۱) کے مفعول پر اِلٰی یا باء آتا ہے جیسے اَحْسِنْ اِلٰی زَیْدٍ زید سے بھلائی کر اور بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (۶: ۱۵۱) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو
اور احسان بمعنی (۲) متعدی بنفسہٖ ہے مفعول پر کوئی حرف جر نہیں آتا۔ جیسے اَحْسِنِ الْوُضُوْءَ۔ اچھی طرح سے وضو کرو (یہ آیت متقین کی صفت میں ہے)

۵۱: ۱۷ = کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ : قَلِیْلًا ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے بمعنی تھوڑا حصہ۔ مَا زائدہ تاکید کے لئے ہے ای کانوا یھجعون قلیلا من الیل وہ رات کا تھوڑا حصہ سویا کرتے تھے۔ (یعنی رات کا اکثر حصہ جاگ کر خدا کی عبادت کیا کرتے تھے) کانُوْا یھجعون۔ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اور یھجعون مضارع جمع مذکر غائب ھُجُوْعٌ (بلب فتح) مصدر بمعنی رات کو سونا۔ ھَاجِعٌ رات کو سونے والا۔ یہ جملہ تعریف ہے المتقین کی۔

۵۱: ۱۸ - اَسْحَارِ۔ سَحَرٌ کی جمع ہے صبح کا وقت۔ صبح کے اوقات

ھُمْ ضمیر محسنین کے لئے ہے یَسْتَغْفِرُوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب۔ استغفار (استفعال) مصدر وہ معافی مانگا کرتے تھے۔ یہ آیت بھی المتقین کی صفت ہے۔

۵۱: ۱۹ = فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ : یہ چوتھی صفت ہے المتقین کی۔ واوٗ عاطفہ ہے۔ اَمْوَالِھِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے مال میں، سائل اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر سُؤَالٌ (باب فتح) مصدر۔ مانگنے والا۔ سوال کرنے والا۔

اَلْمَحْرُوْم : اسم مفعول واحد مذکر، وہ مسلمان رشتہ دار، جس کا میراث سے حصہ نہ نکلتا ہو۔ بدنصیبی کی وجہ سے نادار۔ تنگ دست جس کی کمائی نہ ہو۔ سوال نہ کرنے والا۔ حیا سے نہ مانگنے والا۔ جس کو حیا نے سوال سے روک دیا ہو۔

مادہ حرم کے لئے روک، منع، بازداشت کا مفہوم لازم ہے۔ تمام مشتقات میں یہ مفہوم مشترک ہے کَرُمَ سے لازم اور ضَرَبَ سے متعدی۔ اور سمع سے کبھی لازم اور کبھی متعدی۔ آتا ہے۔

زید بن اسلم نے کہا کہ محروم سے وہ شخص مراد ہے جس کے (باغوں کے) پھلوں پر یا کھیتی پر یا مویشیوں کے بچوں پر کوئی (آسمانی یا زمینی) آفت آگئی ہو۔ (اور باغ کھیت یا جانور تباہ ہو گئے ہوں)۔ محمد بن کعب قرظی نے بھی یہی کہا اور اس معنی کے ثبوت میں آیت اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ۔ (۵٦: ٦٦-٦۷) پڑھی۔

۵۱: ۲۰ = اَلْمُوْقِنِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ مجرور اِیْقَانٌ (افعال) مصدر۔ اہل ایمان اہل توحید۔ اہل یقین، یقین کرنے والے۔ ی ق ن حروف مادہ۔

۵۱: ۲۱ = وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ واو عاطفہ، جملہ کا عطف فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ پر ہے۔ اور خود تمہاری ذات میں بھی (اللہ کی نشانیاں ہیں)

= اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ : اَ استفہامیہ ہے ف عاطفہ کا عطف محذوف پر ہے ای اَلَا تَنْظُرُوْنَ

فَلَا تُبْصِرُوْنَ (العین البصیرۃ) کیا تم نہیں دیکھتے ہو اور پھر کیا تم چشم بصیرت سے نہیں دیکھتے ہو
۵۱: ۲۲ == وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ۔ اور تمہارا رزق آسمان میں ہے۔ یعنی اس کی تقدیر (اس کی تقسیم و مقدار مقرر کرنا) اور تعین (معین کرنا۔ کوٹہ مقرر کرنا۔ الاٹ کرنا) آسمان پر ہوتی ہے۔ آسمان سے مراد اوپر کی جہت جس سے مقصود تقدیر و مشیت الٰہی ہے۔ تقدیری باتوں اور مشیتی اسباب کو آسمانی کہا کرتے ہیں۔ شرف و فوقیت کے لحاظ سے۔

== وَمَا تُوْعَدُوْنَ: واؤ عاطفہ، مَا تُوْعَدُوْنَ موصول و صلہ مل کر جملہ معطوف ہے جس کا عطف رِزْقُکُمْ پر ہے یعنی جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے جنت و دوزخ، خیر و شر سب اوپر سے ہے۔

۵۱: ۲۳ == فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ ف عطف اور ترتیب کے لئے ہے واؤ قسمیہ رَبِّ السَّمَآءِ مضاف مضاف الیہ واؤ عاطفہ، الارض معطوف جس کا عطف السَّمَآءِ پر ہے پس قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی۔

== اِنَّہٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب کے مرجع کی بابت مختلف اقوال ہیں۔
یہ جو کچھ اوپر بیان ہوا۔ یعنی قیامت، عذاب و ثواب، رزق وعدہ وعید، وغیرہ ہو سکتا ہے۔
یا اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن مجید۔ یا دین۔ یا جو کچھ ابتدار سورت سے یہاں تک مذکور ہوا۔

== لَحَقٌّ: لام تاکید کا۔ حق سچ (ای ما ذکرناہ من اول السورۃ الی ھنا الحق۔ جو کچھ ہم نے ابتدار سورۃ سے یہاں تک بیان کیا ہے سچ ہے۔

== مِثْلَ: طرح۔ مَا موصولہ۔ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ۔ جملہ ما موصولہ کا صلہ۔ تَنْطِقُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نُطْقٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم بولتے ہو۔
بعینہٖ اسی طرح جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔ پس پروردگار آسمان و زمین کی قسم یہ بات ایسے ہی حق ہے جس طرح کہ تمہارا بولنا۔

۵۱: ۲۴ == ھَلْ اَتٰکَ۔ ھَلْ استفہامیہ اَتٰی ماضی واحد مذکر غائب اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، کیا تیرے پاس آئی۔ کیا تیرے پاس پہنچی۔

== حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ۔ حَدِیْثُ بات، خبر، قصہ، مضاف ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ مضاف مضاف الیہ مل کر، مضاف الیہ حدیث کا۔ (حضرت) ابراہیم کے مہمانوں کی خبر۔
ضَیْفِ اصل میں مصدر ہے لہٰذا واحد جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ مہمانوں کی تعداد

زیادہ سے زیادہ گیارہ اور کم سے کم تین بتائی گئی ہے۔
= الْمُکْرَمِیْنَ : اسم مفعول جمع مذکر۔ کَرُمٌ (باب کَرُمَ) مصدر۔ بمعنی باعزت ہونا۔ شریف ہونا
المکرمین۔ معززین۔
۵۱: ۲۵ = اِذْ۔ اسم ظرف زمان۔ جب۔
= فَقَالُوْا : میں ف تعقیبیہ کا ہے بمعنی تو۔
= سَلٰمًا : مفعول مطلق ہے ای فَقَالُوا نُسَلِّمُ عَلَیْكَ سَلٰمًا۔ ہم آپ کو سلام عرض کرتے ہیں
= قَالَ سَلٰمٌ : ای قال ابراھیم : وعلیکم سلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواباً فرمایا
اور آپ پر بھی سلام ہو،
= قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ ، موصوف و صفت۔ مُنْکَرُوْنَ اسم مفعول : جمع مذکر۔ نُکْرٌ (باب سمع)
مصدر۔ ناآشنا۔ غیر معروف ، انجان ، شناخت میں نہ آئے ہوئے۔
اس جملہ کی دو صورتیں ہیں۔
ایک یہ کہ یہ جملہ حضرت ابراہیم نے کہا دل میں کہ یہ لوگ اجنبی معلوم دیتے ہیں (انہ علیہ السلام قالہ
فی نفسہ) دوم یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمانوں سے دریافت کرنے کے لئے ان سے کہا ہو
(قال لھم فی للتعرف انتم قوم منکرون) : انہوں نے تعارفاً کہا۔ آپ اجنبی معلوم دیتے ہیں جیسے
ہم انجان ملاقاتی سے کہہ دیتے ہیں کہ معاف کرنا میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔
۵۱: ۲۶ = فَرَاغَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ : ف عطف اور ترتیب کے لئے ہے۔ رَاغَ ماضی واحد مذکر
غائب۔ رَوْغٌ (باب نصر) مصدر بمعنی چپکے سے کسی چیز کی طرف ہونا۔ خفیہ داؤ گھات لگانا۔
یعنی وہ چپکے سے اپنے اہل خانہ کی طرف گیا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَرَاغَ اِلٰٓی اٰلِھَتِھِمْ (۳۷ : ۹۱) وہ (حضرت ابراہیم علیہ
السلام) چپکے سے گھات لگا کر ان کے بتوں کی طرف گئے۔
= فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ، ف ترتیب کی ہے۔ عِجْلٍ بچھڑا۔ گائے کا بچہ، موصوف
سَمِیْنٍ ، فربہ ، موٹا تازہ ، سمین (باب سمع) مصدر سے بروزن فعیل صفت مشبہ ہے
اس کی جمع سمان ہے۔ صفت اپنے موصوف کی، موٹا تازہ بچھڑا لایا (بھنا ہوا)
۵۱ ـ ۲۷ = فَقَرَّبَہٗٓ اِلَیْھِمْ : ف عاطفہ ترتیب کا ہے قَرَّبَ ماضی واحد مذکر غائب۔
تقریب ، تفعیل ، مصدر۔ پھر ان کے نزدیک کر دیا۔ یعنی ان کے قریب رکھ دیا۔ ہٗ ضمیر
مفعول واحد مذکر غائب عجل سمین کے لئے ہے ، اِلَیْھِمْ میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب

مہمانوں کے لئے ہے۔

= اَلَا تَاْ كُلُوْنَ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے لَا تَاْكُلُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر حاضر۔ اَكْلٌ (باب نصر) مصدر، آپ کھاتے کیوں نہیں۔

۵۱: ۲۸ = فَاَوْجَسَ: ف عاطفہ سببیہ ہے اَوْجَسَ ماضی واحد مذکر غائب، اِیْجَاسٌ (افعال) مصدر بمعنی دل میں محسوس کرنا۔ قلب میں پوشیدہ آواز پانا۔ اس نے محسوس کیا۔

= خِیْفَةً: خوف، ڈر، خاف یخاف کا مصدر ہے (از باب فتح) بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہے۔

= قَالُوْا۔ یعنی مہمانوں نے کہا۔

= لَا تَخَفْ فعل نہی واحد مذکر حاضر خَوْفٌ باب فتح مصدر۔ تو نہ ڈر۔ خوف مت کہا۔

= بَشَّرُوْهُ۔ ماضی جمع مذکر غائب تبشیر (تفعیل) مصدر۔ خوش خبری دینا۔ ہ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب، جس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ان مہمانوں نے حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی۔

= بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ: غلام علیم: موصوف وصفت۔ صاحب علم بیٹے کی۔

فائدہ: قبائلی زندگی میں ایک دستور تھا کہ اگر مہمان ضیافت قبول کرلیتا۔ تو سمجھا جاتا کہ اس کا آنا خیر سے ہوا ہے لیکن اگر وہ کھانا کھانے سے انکار کردے تو سمجھ لیا جاتا کہ کسی بُری نیت سے یہاں آیا ہے۔ جب فرشتوں نے کھانا کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک گونہ خوف، خدشہ محسوس ہونے لگا۔

مہمانوں نے صورتِ حال بھانپ لی اور میزبان کی تسلی کے لئے کہا کہ خوف مت کھائیے ہم اللہ کے فرستادہ ہیں اور حضرت لُوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے حضرت ابراہیم کو ایک بیٹے کی خوشخبری دی خداوند کریم کی طرف سے۔ یہ فرزند ارجمند جو خدا نے عنایت فرمایا حضرت اسحٰق علیہ السلام تھے۔

۵۱: ۲۹ = اَقْبَلَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اقبال (افعال) مصدر۔ وہ سامنے آئی وہ متوجہ ہوئی۔ اس کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں۔

اول یہ کہ حضرت سارہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ) قریب کسی جگہ ایسے زاویہ میں بیٹھی تھیں جہاں سے وہ مہمانوں کی نظر سے تو اوجھل تھیں لیکن ان کی گفتگو سن رہی تھیں بیٹے کی بشارت پر وہ سامنے آئیں یا ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔ دوم یہ کہ وہ وہیں پاس ہی تھیں بیٹے کی بشارت پر

مہمانوں کی طرف متوجہ ہوئیں۔ سورۃ ہود (۱۱: ۶۹ تا ۷۶) میں یہ واقعہ تفصیل سے آیا ہے آیت (۱۱: ۷۱) میں ہے وَامْرَاَتُہٗ قَائِمَۃٌ فَضَحِکَتْ ..... اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی ہنس پڑی۔
اس صورت میں اَقْبَلَتْ فِیْ صَرَّۃٍ کے معنی ہوں گے وہ لگی چلّانے جیسا کہا جاتا ہے اقبل یشتمنی وہ مجھے گالیاں دینے لگا۔

= اِمْرَاَتُہٗ: اس کی عورت، اس کی زوجہ، اس کی بیوی ۔ مراد اس سے حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم ہیں۔

= فِیْ صَرَّۃٍ ۔ ص ر ر مادہ ۔ ہردو باب نصر، مصدر صَرٌّ، باب ضرب صَرٌّ وصَرِیْرٌ سے ہے۔ پہلی صورت میں اس کے معنی انسانوں کی جماعت جو باہم ملی جلی ہوئی ہو گویا وہ کسی تھیلی میں باندھ دیئے گئے ہوں۔ لیکن یہ معنی یہاں مراد نہیں ہیں ۔ دوسری صورت میں اس کے معنی ہیں چیخ ۔ شدت الصوت، اور یہی معنی یہاں مراد ہیں۔

سورۃ ہود (۱۱۔ ۷۱) میں اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ وَامْرَاَتُہٗ قَائِمَۃٌ فَضَحِکَتْ اور اس کی بی بی (جو پاس) کھڑی تھیں ہنس پڑی۔ یہاں فِیْ صَرَّۃٍ آیا ہے چیختی ہوئی آئی ۔
مطلب چیخنے سے شدت الصوت ہے ۔ یہ دونوں صورتیں متضاد نہیں ہیں۔ حضرت سارہ کو اپنی ضعیف العمری اور بانجھ پن کا شدت سے احساس تھا۔ (ان کی عمر اس وقت ۹۰ سال کی بیان ہوئی ہے) جب انہوں نے بیٹے کی خوشخبری سنی ۔ تو فرحت وانبساط کا احساس بھی اتنا ہی شدید تھا۔ ان دونوں احساسات کی موجودگی میں مافی الضمیر کا اظہار کچھ ایسی ہی صورت میں ہو سکتا ہے جس میں ہنسی خوشی اور شدت الصوت کا آمیزہ ہو۔ لہٰذا یہاں فی صرۃ کا معنی بولتی، پکارتی جو مولانا اشرف علی تھانوی نے اختیار کیا ہے زیادہ صحیح ہے
صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں:۔
صَرَّۃٍ کے معنی ہیں آواز اور چیخنے کے، مگر مراد کھل کھلا کر ہنسنا ہے ۔

فِیْ صَرَّۃٍ الجار والمجرور موضع حال میں ہے ۔

= فَصَکَّتْ: ف عاطفہ ترتیب کے لئے ہے صَکَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب صکٌّ (باب نصر) مصدر بمعنی کوٹنا۔ زور زور سے پیٹنا۔ اس نے پیٹ لیا۔

وَجْہَھَا۔ مضاف مضاف الیہ ۔ وَجْہٌ چہرہ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب اپنا چہرہ، اور اپنا چہرہ پیٹ لیا۔

= وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ: واؤ عاطفہ قَالَتْ واحد مؤنث غائب ماضی معروف ۔ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۔ معطوف علیہ معطوف تقدیر کلام ہے وَقَالَتْ اَنَا عَجُوْزٌ وَّعَقِیْمٌ ۔

عَجُوزٌ: بڑھیا۔ عجز الانسان: انسان کا پچھلا حصہ، تشبیہ کے طور پر ہر چیز کے پچھلے حصے کو عجز کہہ دیا جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَةٍ (۵۴: ۲۰) جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے۔

عجز کے اصل معنی کسی چیز سے پیچھے رہ جانا یا اس کے ایسے وقت میں حاصل ہونا کے ہیں جبکہ اس کا وقت نکل چکا ہو۔ لیکن عام طور پر یہ لفظ کسی کام کے کرنے سے عاجزرہ جانے پر بولا جاتا ہے اور یہ القُدرۃ کی ضد ہے قرآن مجید میں ہے اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب (۵: ۳۱) مجھ سے ایسا بھی، اتنا بھی نہ ہوسکا کہ اس کوے کے برابر ہوتا۔

بڑھیا کو عجوز اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ بھی اکثر امور سے عاجز ہوجاتی ہے عجوز کی جمع عجائز اور عجز ہے۔

= عَقِيمٌ اع ق م، مادہ، العقیم اصل میں اس خشکی کو کہتے ہیں جو کسی چیز کا اثر قبول کرنے سے مانع ہو۔ چنانچہ محاورہ ہے عَقِمَتۡ مَفَاصِلُهٗ اس کے جوڑ خشک ہوگئے۔

العقیم: (بانجھ) وہ عورت جو مرد کا مادہ قبول نہ کرے چنانچہ کہا جاتا ہے عقمت المرأۃ او الرحم عورت بانجھ ہوگئی یا رحم خشک ہوگیا۔

وَقَالَتۡ عَجُوزٌ عَقِيمٌ: اور کہنے لگی (میں بچہ کیسے جنوں گی) ایک بڑھیا۔ دوسرے بانجھ (ہوں) قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے اِذۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الرِّيۡحَ الۡعَقِيۡمَ (۵۱: ۴۱) جب بھیجی ہم نے ہوا اُن پر جو خیر سے خالی تھی۔

۵۱: ۳۰ = قَالُوۡا۔ یعنی مہمانوں نے کہا۔

= كَذٰلِكِ۔ كَ تشبیہ کا ذٰلِكِ اسم اشارہ، مشارالیہ: کہ تیرے ایک بیٹا ہوگا۔

كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ۔ تیرے پروردگار نے ایسے ہی فرمایا تھا۔ ہم اللہ کی جانب سے تجھے خبر دے رہے ہیں

= اَلۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ: یعنی صفت میں حکیم ہے (اس کی صنعت پر حکمت ہے)

اَلۡعَلِيۡمُ: یعنی وہ ماضی کو بھی جانتا ہے اور مستقبل سے بھی واقف ہے۔ اس لئے اس کا قول سچا اور فعل محکم (ناقابل شکست) ہے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا)

أَنْوَارُ البَيَان

فِي حَلِّ

لُغَاتُ القُرآن

حصہ چہارم

تالیف

علی محمد پی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل کمشنر (ریٹائرڈ)

الناشر

مکتبہ سید احمد شہید

۱۰۔ الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَنْوَارُ الْبَیَان

فِی حَلِّ

لُغَاتُ الْقُرْآن

حصہ چہارم

تالیف

علی محمد ایڈیشنل کمشنر ریٹائرڈ

النّاشر

مکتبہ سیّد احمد شہید رحمہ اللہ

١٠- الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

دُعا کی درخواست

بصد حسرت یہ بات لکھی جا رہی ہے کہ
مؤلف انوار البیان فی حلِ لغات القرآن
جلد ثالث ورابع کی طباعت کے وقت
دار آخرت کی طرف رحلت کر چکے ہیں
تمام قارئین سے درخواست ہے کہ جب بھی
اس کتاب کا مطالعہ کریں تو مؤلف
جناب چوہدری علی مُحمّد رحمۃ اللہ علیہ
کے لئے ضرور بالضرور دعاءِ مغفرت کریں کہ
اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعی جمیلہ قبول فرمائے اور
دار آخرت میں جنت الفردوس نصیب فرمائے

آمین
یارب العالمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ فَمَاخَطۡبُکُمۡ

(۲۷)

سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ ۔ الطُّوۡرُ ۔ النجم ۔ القَمَر
الرحمٰن ۔ الوَاقِعَة ۔ اَلۡحَدِیۡد

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

۵۱: ۳۱ = قَالَ - ای قال ابراهیم لما ذهب عنه الروع وجاء ته البشریٰ ولما علم انهم ملٰئکة - جب ابراہیم (علیہ السلام) کا ڈر جاتا رہا اور ان کو خوشخبری بھی مل گئی - اور ان کو معلوم ہوگیا کہ وہ مہمان فرشتے ہیں تو کہنے لگے (نیز ملاحظہ ہو ۱۱: ۷۴)

= فَمَا خَطْبُكُمْ: مَا استفہامیہ ہے خَطْبُكُمْ مضاف مضاف الیہ خَطْبٌ مصدر - خَطَبَ یَخْطُبُ (باب نصر) کا اسی باب سے خُطْبَةٌ وَخِطَابَةٌ بھی مصدر آئے ہیں - بمعنی وعظ کہنا - تقریر کرنا - حاضرین کے روبرو خطبہ پڑھنا - کہتے ہیں خَطَبَ الْقَوْمَ اس نے قوم سے خطاب کیا -

اَلْخَطْبُ مصدر - حالت کو کہتے ہیں - مَا خَطْبُكَ تمہاری کیا حالت ہے، تمہارا کیا حال ہے تمہارا کیا مدعا ہے - تم کو اس پر کس نے اکسایا - ویسے تو الخطب ہر کام کو کہتے ہیں بڑا ہو یا چھوٹا - لیکن عام طور پر کسی بڑے ناپسندیدہ معاملہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے:

مَا خَطْبُكُمْ - تمہارا کیا مدعا ہے - تمہارا کیا مقصد ہے آنے کا -

= اَلْمُرْسَلُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر، بھیجے ہوئے، فرستادگان، (اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو تمہارا مدعا کیا ہے -)

۵۱: ۳۲ = اُرْسِلْنَا: ماضی مجہول جمع متکلم - اِرْسَالٌ (افعال) مصدر - ہم بھیجے گئے ہیں

= قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ - موصوف وصفت - مجرمین اسم فاعل جمع مذکر، مجرم، گنہگار، جرائم پیشہ لوگ، مراد حضرت لوط کی قوم ہے، جو ایسے گندے افعال میں مبتلا تھے کہ اس سے پہلے کسی نے بھی ویسے گندے عمل نہیں کئے تھے - یہ لوگ لواطت کے بانی تھے - راہزن اور لٹیرے تھے اور مجمع عام کے روبرو بے حیائی کے کام کرتے تھے -

۵۱: ۳۳ = لِنُرْسِلَ - لام تعلیل کا ہے نُرْسِلَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) جمع متکلم - اِرْسَالٌ (افعال) مصدر تاکہ ہم برسائیں - تاکہ ہم بھیجیں - عَلَیْهِمْ ان پر، قوم مجرمین پر -

= حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ: مٹی سے بنے ہوئے پتھر - کنکر، وہ مٹی جو پتھر بن گئی ہو - مٹی کی قید اس وجہ سے لائی گئی کہ یہ توہم دور ہو جائے کیونکہ بعض لوگ اولے کو بھی پتھر کہتے ہیں -

= مُسَوَّمَةً: اسم مفعول واحد مؤنث تَسْوِیْمٌ (تفعیل) مصدر - مُسَوَّمَةً صفت ہے حِجَارَةً کی - سَوْمٌ کا معنی ہے کسی چیز کی طلب میں جانا - اور طلب، کبھی صرف دوسرا جزو ملحوظ

ہوتا ہے۔ جیسے یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ: (۲: ۴۹) تم کو سخت تکلیفیں دیتے تھے، دیتی چاہتے تھے۔ یا وہ تمہارے لئے سخت تکلیفیں تلاش کرتے تھے، کبھی جانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے سُخْتُ الْاِبِلَ فِی الْمَرْعٰی۔ میں نے چراگاہ میں چرنے کے لئے اونٹوں کو بھیج دیا۔ یا جیسے قرآن مجید میں ہے وَمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ (۱۶: ۱۰) اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ یا چرنے کے لئے بھیجتے ہو۔

اس مادہ سے سُوْمَةٌ، سِیْمَةٌ، سِیْمَا علامت یا نشان ہے۔ قرآن مجید میں ہے:۔
سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (۴۸: ۲۹) کثرت سجود سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔

مُسَوَّمَةً (بمعنی نشان زدہ کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔
ایک یہ کہ جو پتھر مسرفین کی ہلاکت کے لئے مخصوص کئے گئے تھے وہ دوسرے پتھروں سے بعض نشانوں اور علامات سے ممیز کئے گئے تھے۔

دوم: ہر پتھر پر اس شخص کا نام تھا جو اس سے ہلاک ہونا مقدر ہو چکا تھا۔

سوم:۔ یہ پتھر دنیاوی پتھروں سے مختلف النوع تھے۔

= عِنْدَ رَبِّكَ۔ عِنْدَ ظرف مکان ہے۔ گو ظرف زمان بھی مستعمل ہے جیسے عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ: یہ بمعنی قرب۔ رائے، فیصلہ، مہربانی بھی آتا ہے یہاں بمعنی نزدیک، مضاف ہے، اور رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر عِنْدَ کا مضاف الیہ۔ تیرے رب کے نزدیک:

= مُسْرِفِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اِسْرَافٌ (افعال) مصدر۔ حدِ اعتدال یا حدِ مقررہ سے آگے بڑھنے والے۔ یعنی بیہودہ صَرف کرنے والے۔ لواطت کرنے والے۔ حدِ حلال سے حدِ حرام کی طرف بڑھنے والے، بدکاری میں حد سے بڑھنے والے۔

آیت ۳۲ تا ۳۴ کا ترجمہ ہوگا۔
وہ بولے ہم کو گنہگار لوگوں کی طرف (قوم لوط کی طرف) بھیجا گیا ہے کہ ہم ان پر مٹی کے پتھر برسائیں جو آپ کے رب کی طرف سے حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے نامزد ہو چکے ہیں۔

۵۱: ۳۵ = فَاَخْرَجْنَا۔ پھر ہم نے نکال دیا۔ فَ فصیحہ کا ہے۔ اَخْرَجْنَا ماضی جمع متکلم اخراجٌ (افعال) مصدر ضمیر جمع متکلم، اللہ کے لئے ہے اس جملہ سے قبل کچھ عبارت محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے۔
کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ فرشتوں کی گفتگو ختم ہوئی اور وہ حضرت لوط علیہ

السلام کا قصہ سورۃ ہود ۱۱ آیات ۷۷ تا ۸۳، سورۃ الحجر (۱۵) آیات ۶۱ تا ۷۷، اور سورۃ عنکبوت (۲۹) آیات ۳۳ تا ۳۵ میں ملاحظہ فرما دیں۔ یہاں سورۃ ہذا میں صرف اس آخری وقت کا ذکر کیا جارہا ہے جب اس قوم پر عذاب نازل ہونے والا تھا۔

ارشاد ہوتا ہے:۔

پھر ہم نے (یعنی عذاب کے نازل ہونے سے قبل) ان سب لوگوں کو نکال لیا جو اس بستی میں مومن تھے۔

= مَنْ: موصولہ ہے۔ جو۔

= فِیْهَا: میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب حضرت لوط علیہ السلام کی بستیوں کے متعلق ہے بستیوں کا ذکر اگرچہ پہلے نہیں کیا گیا لیکن رفتارِ کلام سے معلوم ہوتا ہے۔

= مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مِنْ بیانیہ ہے، بمعنی جو، جتنے، پس جتنے وہاں مؤمن (ایمان دار) تھے ہم نے ان کو وہاں سے نکال لیا۔ مومنوں سے مراد حضرت لوط پر ایمان لانے والے ہیں

۵۱: ۳۶ = فَمَا: ف عاطفہ، اور مَا نافیہ ہے اور (ہم نے) نہ (پایا)....

= فِیْهَا: هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، حضرت لوط علیہ السلام کی بستیوں کی طرف راجع ہے

= غَیْرَ بَیْتٍ: ایک گھر کے سوا۔ فَمَا وَجَدْنَا .... الآیۃ اور ہم نے اس میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔

فائدہ آیت ۳۵ میں لفظ المؤمنین آیا ہے اور آیہ ہذا میں المسلمین آیا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک مسلم سے مراد وہ شخص ہے جو دل سے نہیں بس صرف زبانی (ظاہری) طور پر اسلام قبول کرلے اور مومن اس کو کہیں گے جو سچے دل سے ماننے والا ہو۔

اگرچہ قرآن مجید میں مسلم اور مؤمن کے الفاظ اکثر انہی معانی میں آئے ہیں۔ لیکن کئی مقامات ایسے بھی ہیں جہاں یہ الفاظ دونوں معانی کو متضمن ہیں۔ (مزید تشریح کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد پنجم سورۃ الحجرات (۴۹) حاشیہ نمبر ۳۱)

تفسیر مظہری میں ہے، پہلے ان کو مؤمن فرمایا پھر مسلم۔ کیونکہ ہر مؤمن مسلم ہوتا ہے۔

۵۱: ۳۷ = وَتَرَكْنَا فِیْهَا اٰیَةً: واؤ عاطفہ، تَرَكْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَرْكٌ (باب نصر) مصدر، ہم نے چھوڑا۔ فِیْهَا ای فی الْقُرٰی (ان) بستیوں میں

اٰیَةً: منصوب بوجہ مفعول فعل ترکنا کے: (نشانی)

ترجمہ۔ پھر ہم نے ان (بستیوں) میں ایک نشانی چھوڑدی (جو درد ناک عذاب سے ڈرتے ہوں)
نشانی سے مراد بحیرۂ مُردار ہے جس کا جنوبی علاقہ آج بھی ایک تباہی کے آثار پیش کررہا ہے
== یَخَافُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب۔ خَوْفٌ (باب فتح مصدر) وہ خوف کھاتے ہیں، وہ ڈرتے ہیں۔
== اَلْعَذَابَ الْاَلِیْمَ: موصوف و صفت مل کر مفعول یَخَافُوْنَ کا۔ دردناک عذاب
۵۱: ۳۸ == وَفِیْ مُوْسٰی: ای وجعلنا فی موسٰی اٰیۃ: جملہ ہذا کا عطف جملہ وَتَرَکْنَا فِیْھَا اٰیَۃً پر ہے اور ہم نے موسٰی کے واقعہ میں بھی ایک نشانی باعبرت رکھی ہے۔
== اِذْ: اسم ظرف زمان ہے (گو اسم ظرف مکان بھی مستعمل ہے) بطور حرف مفاجات بھی مستعمل ہے بمعنی جب۔
== سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ: موصوف و صفت، سلطان کے معنی حجت، دلیل، برہان کے ہیں جو یہاں مراد ہے۔ گو اس کا استعمال، زور، وقوت: اور سند کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔
مبین: بمعنی ظاہر۔ کھلی، کھلی دلیل یا برہان بمعنی معجزہ بھی ہے، یہاں اشارہ ہے ان معجزات کی طرف جو حضرت موسٰی علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ نے عطا کرکے فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ مثلاً عصا، یدبیضا۔ قحط، سمندر میں راستے بنا دینا وغیرہ۔
۵۱: ۳۹ == فَتَوَلّٰی۔ میں فَ عبارتِ مقدرہ پر دال ہے۔ یعنی حضرت موسٰی فرعون کے پاس تشریف لے گئے: اور اسے حق کی دعوت دی۔ مگر اس نے دعوت کو ٹھکرادیا۔ اور سننے سے منہ پھیر لیا۔
تَوَلّٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر۔ اس نے منہ موڑا۔ اس نے پیٹھ پھیری۔ اس نے (ایمان لانے سے) اعراض کیا۔
== بِرُکْنِہٖ۔ رکن بمعنی آسرا۔ قوت، زور، کسی شے کی وہ جانب جس کا آسرا لیا جائے۔
مضاف مضاف الیہ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ فرعون کی طرف راجع ہے اور قوت سے مراد اس کی ذاتی قوت ہے اس کا لشکر، اس کی فرمانبردار رعایا ہوسکتی ہے۔
بِرُکْنِہٖ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔
۱۔ بَ۔ تعدیہ کی ہوسکتی ہے اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے کہ اس نے اپنے لشکر جرار اپنے اعوان و انصار یا اپنی ذاتی طاقت سے مغرور ہوکر حضرت موسٰی کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا۔
۲۔ بَ مصاحبت کی بھی ہوسکتی ہے۔ اس صورت میں معنی ہوں گے: اس نے اپنے لشکر اپنے

اعوان و انصار اور اپنی قوم سمیت حضرت موسیٰ کی دعوت کو سننے سے منہ پھیر لیا۔
۳:۔ رُکن سے مراد اگر اس کی ذاتی قوت لی جائے تو مطلب ہوگا کہ اس نے اپنی ذاتی قوت کے بل بوتے پر حضرت موسیٰ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

ای ثنی عطفہ واعرض عن الایمان اس نے (غرور سے) گردن اور ایمان لانے سے انکار کر دیا۔

یا جیسے قرآن مجید میں انسان کی ایسی ہی حالت کو یوں بیان فرمایا ہے :۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ (۱۷: ۸۳) اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں تو روگرداں ہو جاتا ہے اور اپنا پہلو پھیر لیتا ہے۔

= وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ہ ای وقال فرعون ھو (ای موسیٰ) ساحر او مجنون اور فرعون نے کہا کہ موسیٰ بڑا جادوگر ہے یا مجنون ہے۔

ابو عبیدہ نے کہا کہ اس جگہ اَوْ بمعنی واؤ کے ہے یعنی موسیٰ جادوگر اور پاگل ہے، ظاہر یہ ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے معجزات صادر ہوتے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہا۔ اور چونکہ اس بیمار کور بصیرت والی عقل میں حضرت موسیٰ کی دعوتِ توحید نہیں آئی تھی اس لئے آپ کو پاگل کہنے لگا۔ اس کے دونوں کلاموں میں تضاد تھا۔ کیونکہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام مجنون تھے تو ساحر کیسے ہو گئے ساحر تو دانشمند ہوتا ہے اور اگر دانشمند تھے تو مجنون کیسے ہو گئے؟

بیضاوی نے لکھا ہے کہ :۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو دیکھ کر فرعون نے آپ کو آسیب زدہ کہا۔ پھر سوچنے لگا کہ ان افعال کے اظہار میں موسیٰ کے اپنے اختیار اور کوشش کو دخل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو جادوگر ہے اور اگر بے اختیار ہے تو پاگل ہے۔

کانہ جعل ما ظھر علیہ من الخوارق منسوبًا الی الجن وتردد فی انہ حصل ذلک باختیارہ وسعیہ او بغیرھما فان کان باختیارہ فھو ساحر وان کان بغیرہ فھو مجنون۔ (بیضاوی)

۵۱: ۴۰ = فَاَخَذْنٰهُ ف ترتیب کا ہے اَخَذْنَا ماضی جمع متکلم۔ اَخْذٌ (باب نصر) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم نے اس کو پکڑ لیا۔

= وَجُنُوْدَهٗ۔ واؤ عاطفہ جُنُوْدٌ جمع جُنْدٌ کی، بمعنی فوج۔ لشکر: اس کا عطف ہٗ ضمیر مفعول پر ہے۔ ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑا۔

= فَنَبَذْنٰهُمْ : ف عاطفہ، نَبَذْنَا ماضی جمع متکلم نَبْذٌ (باب ضرب) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع فرعون اور اس کا لشکر ہے۔ اور ہم نے ان کو پھینک دیا۔ یا ڈال دیا
= فِی الْیَمِّ: جار مجرور، ای فی البحر، دریا میں ،یعنی ہم نے ان کو پکڑ کر دریا میں پھینک کر غرق کر دیا۔

= وَهُوَ مُلِیْمٌ : جملہ حالیہ ہے مُلِیْمٌ اسم فاعل واحد مذکر اِلَامَۃٌ (افعال) مصدر۔ ملامت یا لوم کا مستحق، ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جاوے۔ لوم، مادہ۔ لَامَ وَلُمْتُہٗ (باب نصر) لَوْمًا کے معنی کسی کو برے فعل کے ارتکاب پر برا بھلا کہنے اور ملامت کرنے کے ہیں۔ لَائِمٌ ملامت کرنے والا۔ مَلُوْمٌ ملامت کیا ہوا۔ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ (۵: ۵۴) اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ اور فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ (۲۳: ۶) ان سے مباشرت کرنے میں انہیں ملامت نہیں ہے۔

وَهُوَ مُلِیْمٌ اور وہ کام ہی ملامت کے قابل کرتا تھا۔

۵۱: ۴۱ = وَفِیْ عَادٍ: اس کا عطف بھی وَتَرَکْنَا فِیْهَا پر ہے ای وترکنا فی ھلکۃ قوم عاد اٰیَۃً: یعنی قوم عاد کی ہلاکت وتباہی میں بھی ہم نے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی چھوڑی ۔
= الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ: موصوف وصفت مل کر اَرْسَلْنَا کا مفعول۔ وہ آندھی جو خیر وبرکت سے خالی ہو۔

عَقِیْم. بانجھ عورت کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ ہوا ہے جو خیر وبرکت سے خالی ہو نہ تو بادلوں کو اڑا کر لائے اور نہ درختوں کو بار آور کرے: نہ اس میں رحمت کا کوئی شائبہ ہو۔
وھی التی لا تلقح سحابا ولا شجرا ولا رحمۃ فیھا ولا برکۃ ولا منفعۃ (قرطبی) نیز ملاحظہ ہو ۵۱: ۲۹)

۵۱: ۴۲ = مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ۔ مَا نافیہ ہے۔ تَذَرُ مضارع واحد مؤنث غائب (ضمیر فاعل الریح العقیم کی طرف راجع ہے) وہ نہیں چھوڑتی ہے۔ وَذْرٌ (باب فتح) مصدر۔ اس کا صرف مضارع اور امر استعمال ہوتا ہے۔ اَتَتْ مضارع واحد مؤنث غائب اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر وہ آئی۔ وہ پڑی۔ عَلَیْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع شَیْءٍ۔ وہ جس شے پر پڑتی اسے نہ چھوڑتی۔
= اِلَّا حرف استثناء۔ مگر
= جَعَلَتْهُ ، جَعَلَتْ ، ماضی واحد مؤنث غائب: ضمیر فاعل کا مرجع الرِّیْحُ ہے ہٗ ضمیر مفعول

واحد مذکر غائب شئی کے لئے ہے۔
== کَالرَّمِیْمِ۔ ک تشبیہ کا ہے رمیم۔ استخوان بوسیدہ، گلی ہوئی ہڈی۔ رِمَّۃٌ (جس کے معنی ہڈیوں کے بوسیدہ ہوجانے کے ہیں) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے اس کی جمع اَرِمَّاءُ ہے اور رِمَامٌ ہے۔
اِلَّا جَعَلَتْہُ کَالرَّمِیْمِ: مگر یہ کہ اسے بوسیدہ ہڈیوں کی طرح ریزہ ریزہ کردیتی
۵۱: ۴۳ == وَفِیْ ثَمُوْدَ: وفی عاد کی طرح اس کا عطف بھی وترکنا فیھا پر ہے (آیت ۳۷) ای وترکنا فی قصۃ ثمود اٰیۃً: یعنی قوم ثمود کے قصہ میں بھی ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانی چھوڑی۔
== اِذْ قِیْلَ لَھُمْ۔ جب ان سے (یعنی قوم ثمود سے) کہا گیا تھا۔ تَمَتَّعُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر تَمَتُّعٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ تم فائدہ اٹھالو، تم برت لو، تم مزے اڑالو،
== حَتّٰی حِیْنٍ۔ حَتّٰی حرف انتہاء غایت (فی الزمان) کے لئے ہے، حین وقت، زمانہ، مدت
ترجمہ: جب ان سے کہا گیا تھا کہ تم ایک خاص وقت تک مزے کرلو۔

فَائِدَہ: مفسرین میں اس امر پر اختلاف ہے کہ اس سے مراد کونسی مدت ہے حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ اس سے اشارہ سورۃ ہود کی اس آیت کی طرف ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ثمود کے لوگوں نے جب حضرت صالح کی اونٹنی کو ہلاک کرڈالا تھا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو خبردار کردیا گیا تھا کہ تین دن تک تم مزے کرلو، اس کے بعد تم پر عذاب آجائے گا (ھود ۱۱: ۶۱)
بخلاف اس کے حضرت حسن بصری کا خیال ہے کہ یہ بات حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی دعوت کے آغاز میں کہی تھی اپنی قوم سے اور اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر تم توبہ اور ایمان کی راہ اختیار نہ کروگے تو ایک خاص وقت تک ہی تم کو دنیا میں عیش کرنے کی مہلت نصیب ہوگی۔ اور اس کے بعد تمہاری شامت آجائے گی:
ان دونوں تفسیروں میں دوسری تفسیر ہی زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ بعد کی آیت فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّھِمْ (پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی) یہ بتاتی ہے کہ جس مہلت کا یہاں ذکر کیا جارہا ہے وہ سرتابی سے پہلے دی گئی تھی اور انہوں نے سرتابی اس تنبیہ کے بعد کی۔ اس کے برعکس سورۃ ھود والی آیت میں تین دن کی جس مہلت کا ذکر کیا گیا ہے وہ ان ظالموں کی طرف سے آخری اور فیصلہ کن سرتابی کا ارتکاب ہوجانے کے بعد کی گئی تھی (تفہیم القرآن)

۵۱ : ۴۴ == فَعَتَوْا ۔ ف تفصیل کے لئے ہے عَتَوْا ماضی جمع مذکر غائب عُتُوٌّ (باب نصر) مصدر بمعنی اطاعت سے اکڑنا۔ تکبر کرنا۔ اور حد سے بڑھ جانا۔ مگر انہوں نے تکبر اور غرور کے ساتھ (اپنے رب کے حکم کی تعمیل سے) سرتابی کی۔

== فَاَخَذَتْهُمُ : ف عطف سببی کا ہے۔ اَخَذَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ضمیر فاعل کا مرجع الصعقۃ ہے هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب، پس صاعقہ نے ان کو آلیا۔

== الصّٰعِقَةُ : امام راغب رح لکھتے ہیں :۔

الصاعقۃ اور الصاقعۃ دونوں کے تقریبًا ایک ہی معنی ہیں۔ یعنی ہولناک دھماکہ، لیکن صَقْعٌ کا لفظ اجسام ارضی کے متعلق استعمال ہوتا ہے اور صَعْقٌ اجسام علوی کے بارے میں۔

بعض اہل لغت نے کہا ہے کہ صاعقۃ تین قسم پر ہے :۔

اول :۔ بمعنی موت اور ہلاکت ، جیسے فرمایا فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (۳۹ : ۶۸) تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب مرجائیں گے ؛ یا فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ (۵۱ : ۴۴) سو ان کو موت نے آپکڑا۔

دوم ۔ بمعنی عذاب جیسے فرمایا کہ فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ : (۴۱ : ۱۳) میں تم کو مہلک عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر وہ (عذاب) آیا تھا۔

سوم ۔ بمعنی آگ اور بجلی کی کڑک، جیسے فرمایا ۔ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ (۱۳ : ۱۳) اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے ۔

لیکن یہ تینوں چیزیں دراصل صَاعِقَةٌ کے آثار سے ہیں کیونکہ اس کے اصل معنی تو فضاء میں سخت آواز کے ہیں۔ پھر کبھی تو اس آواز سے صرف آگ ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی وہ آواز عذاب اور کبھی موت کا سبب بن جاتی ہے ۔ یعنی دراصل وہ ایک ہی چیز ہے اور یہ سب چیزیں اس کے آثار میں سے ہیں۔

== وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۔ جملہ حالیہ ہے در آں حالیکہ وہ دیکھ رہے تھے ، یعنی دیکھ رہے تھے اور اس کی مدافعت میں کچھ نہ کر رہے تھے ۔

تفسیر کبیر رازی میں ہے کہ :۔

بمعنی تسلیمہم وعدم قدرتھم علی الدفع کما یقول القائل للمضروب یضربك فلان وانت تنظر : اس کا مطلب ہے کہ ہتھیار ڈال دینا اور مدافعت کی قدرت نہ رکھنا :

جیساکہ کوئی مضروب سے کہے کہ وہ تمہیں پیٹ رہا ہے اور تم کھڑے دیکھ رہے ہو؟ ۔ یعنی مدافعت میں کچھ بھی نہیں کر رہے) مضروب کی بے بسی کی انتہاء ہے۔ اسی معنی میں قرآن مجید میں اور جگہ فرمایا فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (۲: ۵۵)

۵۱: ۴۵ — فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ : ف عاطفہ. مَا نافیہ۔ اِسْتَطَاعُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب: اِسْتِطَاعَةٌ (استفعال) مصدر۔ وہ نہ کر سکے۔ ان سے نہ ہو سکا۔ اُن چیزوں کا تمام وکمال پایاجانا جن کی وجہ سے فعل سرزد ہو سکے استطاعت کہلاتا ہے۔ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ ۔ پھر وہ نہ تو اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ (۲۱: ۴۳) وہ نہ تو آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ یا اور جگہ فرمایا۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (۳: ۹۷) جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھے۔ طوع مادہ۔ طَوْعٌ کی ضد كُرْهٌ ہے جس کو فعل مکمل کرنے کے اسباب مہیا ہوں اس کو مستطیع کہیں گے۔ اس کی ضد عاجز ہے یعنی جس کو تمام اسباب میں سے چند مہیا ہوں اور چند مہیا نہ ہوں۔

— وَمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ، واوٌ عاطفہ، مَا نافیہ، كَانُوْا فعل ناقص مُنْتَصِرِيْنَ خبر كَانُوْا کی: اور نہ (ہم سے) انتقام لے سکے یا مقابلہ کر سکے یا اپنی مدد کر سکے:

مُنْتَصِرِيْنَ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ اِنْتِصَارٌ (افتعال) مصدر۔ اس کے دو معنی ہیں

۱:۔ انتصر من عدوّہ ای انتقم من عدوہ ۔ اس نے اپنے دشمن سے بدلہ لے لیا۔ یعنی انتقام لے لیا۔

۲:۔ اِنْتَصَرَ عَلٰى خَصْمِهٖ اِسْتَظْهَرَ ۔ وہ اپنے حلیف پر غالب آیا۔ اس پر قابو پالیا۔

پہلی صورت میں آیت کا مطلب ہوگا۔ کہ ہم نے ان پر اپنا عذاب مسلط کیا اور وہ لوگ جنہیں اپنی طاقت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ ان میں سکت نہ رہی کہ وہ ہم سے انتقام نہ لے سکے۔

دوسری صورت میں معنی ہوگا:۔

کہ وہ ہم پر غالب نہ ہو سکے اور اپنی قوت سے ہمارے بھیجے ہوئے عذاب کو ٹال نہ سکے

۵۱: ۴۶ — وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ : واوٌ عاطفہ اور قوم نوح کا عطف فاخذتہم یا فنبذنٰهُمْ کی ضمیر پر ہے ای واهلكنا قوم نوح ۔

مِنْ قَبْلُ ؛ قَبْلُ بَعْدُ کی ضدّ ہے یہ اسم ظرف زمان کبھی استعمال ہوتا ہے اور اسم ظرف مکان بھی۔ قبل کو بعد کی طرح اضافت لازمی ہے، جب بغیر اضافت کے آئیگا تو ضمّہ پر

مبنی ہوگا۔ جیسا کہ آیت ہذا میں۔

اور اضافت کے ساتھ جیسے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ: مِنْ قَبْلُ ای من قبل هٰؤلاء المهلكين ان ہلاک ہونے والوں سے پہلے۔ یعنی فرعون، عاد، ثمود کی قوموں سے پہلے ہم نے قوم نوح کو ان کی سرکشی، کفر و فسق کی وجہ سے ہلاک کیا۔

= إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ: یہ علت ہے قوم نوح کی ہلاکت کی، قَوْمًا فٰسِقِيْنَ موصوف وصفت مل کر كَانُوْا کی خبر ہے:

فٰسِقِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر، بحالتِ نصب۔ فَاسِقٌ کی جمع۔ بمعنی شریعت کی حدود سے نکل جانے والے۔ کافر اور نافرمان لوگ،

فَائِدَه: آخرت کے بارے میں تاریخی دلائل پیش کرنے کے بعد اب پھر اس کے ثبوت میں آفاقی دلائل پیش کئے جا رہے ہیں۔

= وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا۔ ای بنینا السماء مفعول کو فعل سے پہلے لایا گیا ہے هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب السماء کی طرف راجع ہے۔ بنینا ماضی جمع متکلم۔ بَنٰى يَبْنِيْ بِنَاءً (باب ضرب) مصدر۔ ہم نے بنایا۔

= بِاَيْدٍ: قوت سے، طاقت سے، یہاں بِاَيْدٍ يَدٌ کی جمع نہیں ہے بلکہ اٰدَ يَئِيْدُ (باب ضرب) کا مصدر ہے اَدٌ بھی اس کا مصدر ہے بمعنی مضبوط ہونا۔ سخت ہونا۔ اسی مادہ ای د سے باب تفعیل اَيَّدَ يُؤَيِّدُ تَاْيِيْدٌ بمعنی قوت دینا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:۔

اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (۵: ۱۱۰) میں نے تمہیں روح القدس سے تقویت دی۔

اور فرمایا:۔

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (۳: ۱۳) اللہ جسے چاہتا ہے اپنی نصرت سے بہت زیادہ تقویت بخشتا ہے۔

صاحب اضواء البیان لکھتے ہیں کہ:۔

فمن ظنّ انها جمع يدٍ فی هذه الاٰية فقد غلط غلطاً فاحشاً والمعنى: والسمآء بنينها بقوة:

ترجمہ ہوگا:۔ اور آسمان کو ہم نے اپنی قوت سے بنایا۔

= مُوْسِعُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اِیْسَاعٌ (افعال) مصدر۔ وسع مادہ، طاقت ومقدرت رکھنے والے، وسعت والے۔ مقدور والے۔

فَائِدہ :-

صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں کہ:۔

اصل الفاظ ہیں اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ: مُوْسِعٌ کے معنی طاقت ومقدرت رکھنے والے کے بھی ہوسکتے ہیں۔ اور وسیع کرنے والے کے بھی۔

پہلے معنی کے لحاظ سے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یہ آسمان ہم نے کسی کی مدد سے نہیں بلکہ اپنی طاقت اور زور سے بنایا ہے۔ اور اس کی تخلیق ہماری مقدرت سے باہر نہ تھی۔ پھر یہ تصور تم لوگوں کے دماغ میں آخر کیسے آگیا کہ ہم تمہیں دوبارہ پیدا نہ کرسکیں گے۔

دوسرے معنی کے لحاظ سے مطلب یہ ہے :۔

کہ اس عظیم کائنات کو بس ہم ایک دفعہ بنا کر نہیں رہ گئے بلکہ مسلسل اس میں توسیع کر رہے ہیں اور ہر آن اس میں ہماری تخلیق کے نئے نئے کرشمے رونما ہو رہے ہیں۔ ایسی زبردست خلّاق ہستی کو آخر تم نے اعادۂ خلق سے عاجز کیوں سمجھ رکھا ہے۔

۵۱: ۴۸ = وَالْاَرْضَ ای وفرشنا الارض۔ اور ہم نے زمین کو بچھایا۔ فرشنا ماضی جمع متکلم فَرْشٌ وفِرَاشٌ (باب ضرب) مصدر (قالین یا بستر) بچھانا (گھر کو) فرش لگانا ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ الارض کی طرف راجع ہے۔

= نِعْمَ: کلمۂ مدح ہے۔ اہل نحو کہتے ہیں کہ جس طرح بِئْسَ فعل ذم ہے اسی طرح نِعْمَ فعل مدح ہے لیکن نِعْمَ (ماضی واحد مذکر غائب) اور نِعْمَتْ (ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب) کے علاوہ اس سے ماضی اور مضارع کا کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا۔ بہر حال نحویوں کی اصطلاح میں نِعْمَ فعل ہے۔

امام راغب اصفہانی رح لکھتے ہیں :۔

نِعْمَ کلمۂ مدح ہے جو بِئْسَ فعل ذم کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے، قرآن مجید میں آیا ہے نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (۸: ۴۰) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے اور وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ (۵۱: ۴۸) اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا (دیکھو ہم) کیا خوب بچھانے والے ہیں۔"

= اَلْمَاهِدُوْنَ، اسم فاعل جمع مذکر۔ مَهْدٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی (بستر) بچھانا۔

= زَوْجَیْنِ : وہ دو شکلیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نقیض یا نظیر ہو۔ جوڑا۔ زَوْجٌ کا تثنیہ بحالت نصب وجر ہے۔

روح المعانی میں ہے :۔

زوجین ای نوعین ذکرًا او انثیٰ۔ یعنی دو صنف مذکر و مؤنث۔

مجاہد نے کہا ہے کہ :۔

یہ متضادات و متقابلات کی طرف اشارہ ہے۔ مثلاً رات اور دن، آسمان اور زمین، سیاہ وسفید۔ ہدایت وضلالت، بلندی و پستی۔ وغیرہ۔

= لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ :۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ اس کا اسم۔ شاید تم۔ تَذَکَّرُوْنَ : مضارع جمع مذکر حاضر۔ تَذَکُّرٌ (تفعل) مصدر۔ تم نصیحت پکڑو، تم سمجھ جاؤ۔ تم جان لو (کہ تعدد ممکنات کی خصوصیت ہے۔ واجب بالذات ہر تعدد اور انقسام سے پاک ہے۔ اس کا وجود ناقابل عدم ہے اور اس کی قدرت ہر کمزوری اور عجز سے پاک ہے) (تفسیر مظہری)

۵۱ : ۵۰ = فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ۔ اس سے قبل عبارت مقدرہ ہے۔ ای قُلْ یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے کہو۔ فَفِرُّوْٓا ...... الخ :

فَفِرُّوْٓا میں ف سببیت کی ہے یعنی ممکنات کے احوال اور واجب کی خصوصیت کو سمجھنے اور جاننے کا تقاضا ہے کہ تم ہر چیز سے منہ موڑ لو اور بھاگو اور اللہ ہی کی طرف اپنا رُخ کرلو، فِرُّوْٓا فعل امر۔ جمع مذکر حاضر۔ فِرَارٌ (باب ضرب) مصدر تم بھاگو!

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :۔

ففروا من کل شیٔ الی اللّٰہ بالتوجہ والمحبۃ والاستغراق وامتثال الاوامر ہر چیز سے منہ موڑ لو اور اللہ ہی کی طرف اپنا رُخ کرلو۔ اسی کی محبت میں ڈوب جاؤ اور اسی کے احکام کی تعمیل میں غرق ہوجاؤ۔

مدارک التنزیل میں ہے :۔

ففروا من الشرک الی الایمان باللّٰہ او من طاعۃ الشیطٰن الی طاعۃ الرحمٰن او مما سواہ الیہ۔ پس بھاگو شرک سے ایمان باللہ کی طرف اور شیطان کی پیروی سے رحمٰن کی اطاعت کی طرف اور اس کے سوا سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف۔

= مِنْہُ : میں ضمیر ہٗ واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔ بعض نے منہ کی ضمیر کا مرجع عذاب

اور غضب بتایا ہے لیکن پہلا زیادہ صحیح ہے۔

۵۱:۵۱ = وَ لَا تَجْعَلُوْا۔ واؤ عاطفہ لَا تَجْعَلُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر اور مت بناؤ مت ٹھہراؤ۔

= اِلٰهًا۔ اسم مفعول۔ جس کی بندگی کی جائے وہ الٰہ ہے خواہ وہ معبود برحق ہو یا معبود باطل۔

= اٰخَرَ۔ دوسرا۔ اِلٰهًا کی صفت ہے (کوئی) دوسرا معبود، اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود مت بناؤ۔ یعنی واجب الوجود ہونے میں یا استحقاقِ معبودیت میں، یا مقصود اصلی اور محبوب ذاتی ہونے میں کسی کو اس کا شریک مت بناؤ۔

= اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ: اس جملہ کی تکرار تاکید کے لئے ہے یا پہلے جملہ میں خواص کو حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے سوا نہ کسی سے محبت کریں نہ اپنا رُخ کسی اور کی طرف کریں۔

اور اس جملہ میں عوام کو حکم دیا گیا ہے کہ شرک اور گناہوں اجتناب کریں۔ کلام کی رفتار بھی اسی مفہوم پر دلالت کررہی ہے۔ یعنی ہر چیز سے اگر تم فرار نہیں کر سکتے تو کم از کم عبادت اور تعمیل احکام خداوندی میں تو کسی کو شریک نہ قرار دو۔ (تفسیر مظہری)

۵۱:۵۲ = كَذٰلِكَ: ای الا مر مثل ذٰلك۔ وذٰلك اشارۃ الی تکذیبھم الرسول وتسمیتہ ساحرًا اومجنونًا۔ ثم فسّر ما اجمل بقولہ: مَا اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ...... الخ، بات اس طرح ہے ذٰلِكَ کا اشارہ (گذشتہ رسولوں کی قوموں کا) اپنے رسول کی تکذیب اور اسے ساحر یا مجنون کا نام دینے کی طرف ہے۔

پھر اس اجمال کی تفسیر ارشادِ باری تعالیٰ مَا اَتَى الَّذِيْنَ ..... میں آتی ہے:

= مَا اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ: مَا نافیہ ہے اَلَّذِيْنَ اسم موصول جمع مذکر۔ مِنْ قَبْلِهِمْ اس کا صلہ۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب قریشِ مکّہ کی طرف راجع ہے ترجمہ ہو گا۔ نہیں آیا ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول۔

= اِلَّا حرف استثناء۔ مگر۔

= قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ: ای قالوا ھو ساحر اومجنون ؛ مگر انہوں نے (یہی) کہا کہ یہ جادوگر ہے یا پاگل:

۵۱:۵۳ = اَتَوَاصَوْا بِهٖ۔ ہمزہ استفہامیہ انکار اور تنبیہ کے لئے آیا ہے۔ تَوَاصَوْا مضارع۔ جمع مذکر غائب، تَوَاصِيٌ (تفاعل) مصدر۔ بمعنی ایک دوسرے کو نصیحت کرنا وصیت کرنا۔ کہہ مرنا۔ بِهٖ میں ضمیر ہٗ کا مرجع ان کا وہ قول کہ رسول یا تو ساحر ہے یا مجنون

ترجمہ ہوگا۔
کیا ان کے اگلے اپنے پچھلوں کو یہی وصیت کرتے چلے آئے تھے ؟ ۔
== بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ : بَلْ حرف اضراب ہے۔ ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصدیق کے لئے آیا ہے۔ نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ لوگ فطرتًا سرکش و نافرمان تھے۔
== طَاغُوْنَ = اسم فاعل جمع مذکر طغیان (باب فتح) مصدر بمعنی سرکش ، نافرمان ، معصیت میں حد سے بڑھ جانا ، سمندر کا جوش مارنا۔ طَاغِیٌ کی جمع بحالت رفع ہے۔
مطلب : نہیں یہ نہیں کہ ان کے اگلے پچھلوں کو وصیت کرتے چلے آئے تھے بلکہ دراصل یہ لوگ فطرتًا ہی سرکش و نافرمان و باغی تھے۔
۵۱ : ۵۴ == تَوَلَّ ۔ امر واحد مذکر حاضر ، تَوَلِّیٌ (تفعّل) مصدر ، ولی مادّہ ، تو منہ پھیر لے ، تو توجہ ہٹالے ۔ تَوَلِّیٌ کا تعدیہ جب بلاواسطہ ہوتا ہے تو اس کے معنی کسی سے دوستی رکھنے ، کسی کام کو اٹھانے ، والی و حاکم ہونے کے ہیں۔ جیسے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (۵ : ۵۱) جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے وہ ان ہی میں سے ہے اور وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ (۲۴ : ۱۱) اور جس نے اٹھایا بڑی بات کو ان میں سے) اور فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ (۴۷ : ۲۲) پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم والی ہو۔
اور جب اس کا تعدیہ عَنْ کے ساتھ ہوتا ہے خواہ عَنْ لفظوں میں مذکور ہو یا پوشیدہ ہو تو منہ پھیر لینے اور نزدیکی چھوڑ دینے کے معنی آتے ہیں۔ جیساکہ آیت ہٰذا میں ہے ۔
عَنْهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب کا مرجع وہ لوگ ہیں جن کا آیت سابقہ میں ذکر ہوا۔
== مَلُوْمٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر ، مجرور ، لَوْمٌ مادّہ ۔ ملامت زدہ ، ملامت کیا ہوا۔ مَا اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۔ یعنی جب آپ ان کو بقدر امکان دعوت دے چکے اور اپنی طاقت کے مطابق کوشش کر چکے تو اب ان کی طرف سے روگردانی اور اعراض سے آپ قابل ملامت قرار نہیں دیئے جا سکتے۔
۵۱ : ۵۵ == وَذَكِّرْ ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر ، تَذْكِيْرٌ (تفعیل) مصدر ۔ تو یاد دلا۔ تو سمجھا۔ تو نصیحت کر ، واؤ یہاں بمعنی البتہ ہے۔
== الذِّكْرٰى ۔ ذَكَرَ يَذْكُرُ (باب نصر) کا مصدر ہے ۔ نصیحت کرنا۔ ذکر کرنا۔ پند موعظت ۔ (صیغہ مؤنث)
== فَاِنَّ میں ف تعلیل کا ہے بمعنی کیونکہ ۔

= تَنْفَعُ مضارع واحد مؤنث غائب نفع (باب فتح) مصدر وہ نفع دیتی ہے ۔ وہ فائدہ دیتی ہے سود مند ہوتی ہے ۔

= وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ: البتہ قطع نظر ان سے (ہو سکے اپنے مشن کی تکمیل میں) آپ نصیحت کرتے رہئے کیونکہ نصیحت ایمان لانے والوں کے لئے سود مند ہوگی:

۵۱: ۵۶ = وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اصل میں يَعْبُدُوْنَنِيْ تھا نون وقایہ ی متکلم ضمیر مفعول ۔ کہ وہ میری عبادت کریں ۔ واؤ عاطفہ مَا نافیہ، الاحرف استثناء لام تعلیل کی ؛

۵۱: ۵۷ = مَا اُرِيْدُ ، مضارع منفی، واحد متکلم ۔ اَرَادَ يُرِيْدُ اِرَادَةٌ (افعال) مصدر ر ود ماده ۔ میں نہیں چاہتا ہوں ، میں طلب نہیں کرتا ہوں ۔

= مِنْ رِّزْقٍ ۔ مِنْ بیانیہ ہے ، میں ان سے کوئی رزق طلب نہیں کرتا ہوں ۔

= وَمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۔ واؤ عاطفہ ۔ مَا اُرِيْدُ مضارع منفی واحد متکلم ۔ اَنْ مصدریہ يُطْعِمُوْنِ ۔ ای يُطْعِمُوْنَنِيْ ۔ اور نہ میں یہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں (جیسا کہ اور جگہ فرمایا وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (۶: ۱۴) اور وہی (سب کو) کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا ۔

۵۱: ۵۸ = اَلرَّزَّاقُ ۔ رزق دینے والا ۔ روزی دینے والا ۔ رزق سے بروزن فعّال مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ امام خطابی کا بیان ہے کہ رزاق وہ ذات ہے جو رزق کا متکفل ہے اور ہر جان قیام کے لئے جس قدر قوت کی ضرورت ہے اس کی بہم پہنچانے والی ہے اس لفظ کا اطلاق بجز ذات باری تعالیٰ کے جائز نہیں ہے ۔

= ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔ ذُو بمعنی والا ۔ صاحب ، اسم ہے ۔ اور اسماء ستہ مکبّرہ میں سے ہے یعنی ان چھ اسموں میں سے ہے کہ جب ان کی تصغیر نہ ہو اور وہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کو پیش کی حالت میں واؤ زبر کی حالت میں الف اور زیر کی حالت میں یا ، آتی ہے جیسے ذُو ذَا ۔ ذِيْ ۔ یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے ۔ اور اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے ۔ ضمیر کی طرف نہیں ۔ اور اس کا تثنیہ بھی آتا ہے اور جمع بھی ۔

= ذُو الْقُوَّةِ ۔ مضاف ، مضاف الیہ ، قوت والا ۔

الْمَتِيْنُ ۔ مَتِيْنٌ ۔ صیغہ صفت مشبہ مفرد ۔ مضبوط ۔ محکم ، ریڑھ کی ہڈی کے دائیں بائیں حصہ کو ماتن کہا جاتا ہے اسی سے مَتُنَ فعل بنا لیا گیا جس کے معنی ہیں اس کی پشت قوی اور مضبوط ہوگئی ۔ اس کے اعتبار سخت اور مضبوط ہو گئے مَتِيْنٌ مضبوط پشت والا ۔ توسیع استعمال کے بعد اس کا

معنی ہوگیا قوی، مضبوط۔

المتین کی دو صورتیں ہیں۔

۱:۔ یہ القوۃ کی صفت ہے موصوف و صفت مل کر ذُو کا مضاف الیہ، زبردست قوت والا۔

۲:۔ یہ خبر ہے اس کا مبتدا۔ ھُوَ محذوف ہے ای ھُوَ الْمَتِیْنُ۔ وہ نہایت قوی و محکم ہے:

یہ آیت عدم ارادۂ رزق وقوت کی علت ہے:

۵۱: ۵۹ == فَاِنَّ: ف عاطفہ اِنَّ حرف تحقیق ہے: بے شک، یقینًا، تحقیق،

== لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا۔ لام اختصاص کا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر۔ صلہ۔ جنہوں نے ظلم کیا۔ جنہوں نے اپنے رسول کی تکذیب کی!

== ذَنُوْبًا۔ اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ذَنُوْبٌ اصل میں بڑے ڈول کو کہتے ہیں جس سے کنویں سے پانی نکالا جاتا ہے۔ عربوں کی عادت تھی کہ کنوؤں اور کھائیوں کا پانی ڈول سے تقسیم کیا کرتے تھے۔ ڈول کے ذریعہ پانی تقسیم کرنے میں الراجز کا شعر ہے۔

لنا ذنوب ولکم ذنوب : فان ابیتم فلنا القلیب۔

(ہمارے تمہارے درمیان پانی کی تقسیم) ایک ڈول تمہارا اور ایک ڈول ہمارا ہے۔

اگر تم یہ نہیں مانتے تو ساری کی ساری کھائی (یا کنواں) ہماری ہے۔

اس سے ذنوب لیعنی الدلو (ڈول) کا اطلاق نصیب یعنے حصہ پر ہونے لگا۔

== اَصْحَابِھِمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کے ساتھی۔ ان کے ہم مشرب۔ یعنی وہ گذشتہ زمانہ کے لوگ جنہوں نے اپنے رسول کی نافرمانی کی اور ان کی تکذیب کے مرتکب ہوئے:

ھِمْ کی ضمیر قریش مکہ کی طرف راجع ہے۔

اضواء القرآن میں ہے:۔

معنی الآیۃ الکریمۃ۔ فان للذین ظلموا بتکذیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذنوبًا ای نصیبا من عذاب اللہ مثل ذنوب اصحابھم من الامم الماضیۃ من العذاب لما کذبوا رسلھم۔ تحقیق ان ظالموں کے لئے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی خدا کے عذاب سے ویسا ہی حصہ ہے جیسا کہ ان کے ساتھیوں یا ہم مشربوں کا تھا جو گذشتہ امتوں میں اپنے رسولوں کی تکذیب کے مرتکب ہوئے۔

== لَا یَسْتَعْجِلُوْنَ: مضارع منفی جمع مذکر غائب استعجال (استفعال) مصدر۔ جلدی مچانا۔ کسی چیز کے جلد واقع ہونے کی طلب کرنا۔ اصل لا یستعجلوننی وہ مجھ سے (اس عذاب

کے آجانے کی) جلدی طلب نہ کریں ۔ (یہ عذاب تو ان کے نصیب میں ہو چکا۔ اور اپنے وقت پر آکر رہے گا) کافر جو کہتے تھے متی ھذا الوعد ان کنتم صدقین یہ ان کو اس کا جواب ہے،

۵۱ : ۶۰ == وَيْلٌ عذاب، ہلاکت، تباہی ، دوزخ کی ایک وادی کا نام۔ عذاب کی شدت

== يُوعَدُونَ : مضارع مجہول جمع مذکر غائب - وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ ان کو وعید دی جا رہی ہے ، ان سے وعدہ عذاب کیا جا رہا ہے ۔

== يَوْمِهِمُ : مضاف مضاف الیہ۔ ان کا دن ، مراد یوم قیامت ہے ۔

ترجمہ پس تباہی ہے ان کے لئے جنہوں نے کفر کیا اس دن سے جس کا (ان سے) وعدہ کیا گیا ہے یا۔ جس کی ان کو وعید دی گئی ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۵۲) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ مَکِّیَّۃ (۷۶)

۵۲: ۱ = وَالطُّوْرِ۔ واؤ قسمیہ ہے الطُّوْر سے مراد طور سینا ہے جو مدین کا ایک پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سنا تھا۔ قسم ہے طور کی :

۵۲: ۲ = وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ۔ واؤ عاطفہ ہے کِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ موصوف وصفت مل کر معطوف الطّور کا۔ اور قسم ہے کتب کی جو لکھی ہوئی ہے۔

مَسْطُوْرٍ اسم مفعول واحد مذکر۔ لکھا ہوا۔ لکھی ہوئی، سَطْرٌ قطار کو کہتے ہیں خواہ کسی کتاب کی ہو۔ کیونکہ حروف ایک دوسرے کے بعد ترتیب سے ایک قطار میں لکھے جاتے ہیں۔ یا درختوں کی ہو یا آدمیوں کی۔ سَطَرَ فُلَانٌ کَذَا، کے معنی ہیں ایک ایک سطر کر کے لکھنا :

۵۲: ۳ = فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ متعلق مسطور ہے : رَقٍّ۔ الرِّقَّۃُ۔ (باریکی) اور دِقَّۃٌ کے معنیٰ ایک ہی معنی ہیں۔ لیکن رِقَّۃٌ بلحاظ کناروں کی باریکی کے استعمال ہوتا ہے اور دِقَّۃ بلحاظ عمق کے بولا جاتا ہے۔ پھر اگر رقت کا لفظ اجسام کے متعلق استعمال ہو تو اس کی ضد صفاقت آتی ہے۔ جیسے ثَوْبٌ رَقِیْقٌ (باریک کپڑا) اور ثَوْبٌ صَفِیْقٌ (موٹا کپڑا) اور دل کے متعلق استعمال ہو تو اس کی ضد قساوت آتی ہے مثلاً نرم دل کے متعلق کہا جاتا ہے فُلَانٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ اور اس کے بالمقابل سخت دل کو قَسِیُّ الْقَلْبِ کہیں گے :

الرَّقُّ کے اصلی معنی کھال یا چمڑا کے ہیں۔ قدیم زمانہ میں جب کہ کاغذ سازی کی صنعت ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں تھی۔ حسب ضرورت پائدار کاغذ نایاب تھا اس لئے دستور یہ تھا کہ کھال کو رگڑ رگڑ کر خوب باریک اور مصفی بنالیا جاتا تھا۔ اور اس میں چمک سی پیدا ہو جایا کرتی تھی۔ اور ایسی تیار شدہ کھال پر آسمانی صحائف، قیمتی دستاویزات اور شاہی فرمان لکھے جاتے تھے۔

= مَنْشُوْرٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر نَشْرٌ (باب ضرب، نصر، سَمِعَ) مصدر۔ مَنْشُوْرٍ کھلا ہوا۔ کشادہ، پھیلا یا ہوا۔ یہاں کھلا ہوا سے مراد یہ ہے کہ سب کے لئے کھلا ہوا جس کا جی چاہے پڑھے۔ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ۔ کھلے اوراق میں لکھا ہوا۔

ترجمہ آیات ۲: ۳ : اور قسم ہے اس کتاب کی جو کھلے ورق پر لکھی ہوئی ہے۔

یہاں اس سے مراد قرآن مجید یا جملہ کتب آسمانی ہیں۔

۵۲: ۴ = وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ : واؤ عاطفہ ہے البیت المعمور موصوف وصفت، اس کا عطف والطور پر ہے اور قسم ہے بیت معمور کی۔ المعمور اسم مفعول واحد مذکر عَمْرٌ و عِمَارَۃٌ (باب نصر) مصدر۔ آباد کیا ہوا۔ البیت المعمور آباد گھر، اس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد آسمانی کعبہ ہے جو معراج کی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا تھا اور جو ہمارے کعبہ کے عین مقابل جہت میں واقع ہے المعمور کی صفت دونوں گھروں پر صادق آئی ہے آسمانی کعبہ اگر فرشتوں اور ان کی عبادت سے آباد ہے اور پُر نور ہے۔ تو بیت الحرام بھی طائفین اور راکعین وساجدین سے مزیّن اور معمور ہے۔

اور قسم ہے بیت معمور کی،

۵۲: ۵ = وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ : اس کی بھی وہی ترکیب ہے جو البیت المعمور کی ہے اور قسم ہے بلند چھت کی

= وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ۔ اس کی ترکیب بھی ویسی ہی ہے جیسے آیت سابقہ کی۔ اور قسم ہے البحر المسجور کی۔ المسجور اسم مفعول واحد مذکر سَجْرٌ (باب نصر) مصدر۔ (پانی کا دریا کو) بھرنا۔

البحر سے کونسا سمندر مراد ہے بعض کے نزدیک اس سے مراد دنیوی سمندر ہی ہے جسے ہم دیکھتے اور جانتے ہیں۔ بعض نے اس سے مراد وہ سمندر لیا ہے جس پر عرش عظیم ہے۔ ابوداؤد نے حضرت احنف بن قیس سے ایک طویل حدیث بیان کی ہے ۔۔

اسی طرح المسجور سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ مسجور۔ بمعنی مملو، پُر۔ بھرا ہوا۔ جیسے کہتے ہیں سجرت الاناء بالماء میں نے برتن کو پانی سے بھر دیا

۲:۔ مسجور بمعنی مُوْقَدٌ۔ بھڑکایا ہوا، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ سمندر کو قیامت کے دن بھڑکا کر آتش دوزخ میں اضافہ کیا جائے گا۔ قرآن مجید میں ہے ثم فی النار یسجرون۔ (۴۰: ۷۲) پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ اور جگہ فرمایا وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (۸۱: ۶) اور جس وقت دریا آگ میں جائیں گے:

خواجہ حسن بصری رح نے اس کے معنی یہ کئے ہیں :۔ جب دریا آگ سے بھڑکا دیئے جائیں گے

۳:۔ حضرت ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ مسجور بمعنی محبوس ہے روکا ہوا۔ کہ سمندر کو قدرتِ خداوندی نے روک رکھا ہے کہ وہ تمام زمین پر نہیں بہتا ورنہ سب کو غرق کر دیتا۔ چنانچہ حدیث

شریف میں ہے مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَالْبَحْرُ يَسْتَاْذِنُ رَبَّهٗ اَنْ يُّغْرِقَ بَنِيْ اٰدَمَ: کوئی دن بھی ایسا نہیں آتا جب کہ سمندر اپنے رب سے بنی آدم کو غرق کر دینے کی اجازت نہ چاہتا ہو۔

مذکورہ بالا اقوال سے قوی قول یہ ہے کہ المسجور بمعنی مُوْقَدٌ (بھڑکایا ہوا) ہے

۵۲: ۷ = اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۔ یہ جملہ جواب قسم ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل عَذَابَ اسم اِنَّ (عَذَابَ مضاف، رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ عَذَابَ کا۔ لام تاکید کا وَاقِعٌ خبر)

قسم ہے طُوْر کی، قسم ہے کتاب مسطور کی، قسم ہے البیت المعمور کی، قسم ہے سقف مرفوع کی، قسم ہے البحر المسجور کی، کہ آپ کے رب کا عذاب یقیناً آکر رہے گا۔

وَاقِعٌ اسم فاعل واحد مذکر: وَقْعٌ (باب فتح) مصدر۔ لازمی ہو جانے والا۔

۵۲: ۸ = مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۔ مَا نافیہ، مِنْ زائدہ ہے تاکید کے لئے لایا گیا ہے دَافِعٍ اسم فاعل واحد مذکر۔ دفع کرنے والا۔ ٹالنے والا۔ ہٹانے والا۔ اُسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ یہ اِنَّ کی خبر ثانی ہے یا وَاقِع کی صفت۔ یہ جملہ معترضہ بھی ہو سکتا ہے۔

۵۲: ۹ = يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا : يَوْمَ مفعول فیہ ہے تَمُوْرُ مضارع واحد مؤنث غائب: مَوْرٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی بھرنا۔ تیز چلنا۔ وہ تیز چلتی ہے یا چلیگی۔ وہ پھٹ جائے گی۔ وہ لرزے گی۔ مَوْرًا مفعول مطلق تاکید کے لئے لایا گیا ہے

اہل لغت کہتے ہیں کہ کبھی آگے بڑھے کبھی پیچھے ہٹے۔ اور اس طرح جھولے جس طرح کہ تیز جھکڑ میں لمبی کھجوریں جھومتی ہیں۔ تو اس حالت کو بیان کرنے کے لئے مَارَ يَمُوْرُ کے لفظ استعمال کئے جاتے ہیں مقصد یہ بتانا ہے کہ وسیع و عریض آسمان جس کو اپنے مقام سے بال برابر کبھی سرکتے نہیں دیکھا گیا کبھی اضطرابی حرکت اس میں رونما نہیں ہوئی وہ اس روز ایک معمولی اور ہلکی چیز کی مانند ڈول رہا ہو گا۔ جھول رہا ہو گا۔

جس دن آسمان بڑی بُری طرح تھرتھرا رہا ہو گا:

۵۲: ۹-۱۰ = وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ واؤ عاطفہ، تَسِيْرُ مضارع واحد مؤنث غائب سَيْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ سَيْرًا۔ مفعول مطلق تاکید کے لئے۔ اور پہاڑ بُری طرح اڑتے پھریں گے۔

۵۲: ۱۱ = فَوَيْلٌ ف فصیحت کے لئے ہے وَيْلٌ بربادی، ہلاکت (ملاحظہ ہو ۵۱: ۶۰)

= يَوْمَئِذٍ اسم ظرف زمان۔ منصوب مضاف، اِذٍ مضاف الیہ۔ اس روز، اس دن، ای اذا وقع ذٰلِكَ جب یہ واقعات وقوع پذیر ہوں گے۔

= مُكَذِّبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالتِ جر تکذیبٌ (تفعیل) مصدر، جھٹلانے والے، تکذیب کرنے والے۔

پس اس روز تکذیب کرنے والوں کے لئے بربادی ہوگی۔

۵۲: ۱۲ = اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ: الذین اسم موصول جمع مذکر، یَلْعَبُوْنَ صلہ فِيْ خَوْضٍ جار مجرور مل کر متعلق یَلْعَبُوْنَ ہ جو تفریح طبع کے لئے فضول باتوں میں لگے رہتے ہیں خَوْضٌ (باب نصر) اصل میں اترنے اور اس کے اندر چلے جانے کو کہتے ہیں ۔ بطور استعارہ کسی کام میں مشغول رہنے پر بولا جاتا ہے ۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال فضول کاموں میں لگے رہنے پر ہوا ہے: واذا رایت الذین یخوضون فی ایٰتنا فاعرض عنھم (۶: ۶۸) اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بے ہودہ بکواس کر رہے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ۔

یَلْعَبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب لَعِبٌ (باب سمع) مصدر ۔ وہ کھیلتے ہیں، استہزاء کرتے ہیں

۵۲: ۱۳ = يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۔ یَوْمَ مفعول فیہ ۔ یُدَعُّوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب: وہ دھکے مار کر ہنکائے جائیں گے، وہ نہایت سختی سے دھکیلے جائیں گے۔ دَعٌّ (باب نصر) مصدر بمعنی سختی سے دھتکارنا۔ دَعًّا مفعول مطلق، یَوْمَ یُدَعُّوْنَ بدل ہے یَوْمَ تَمُوْرُ سے

۵۲: ۱۴ = هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۔ آیت سے قبل وَقِيْلَ لَهُمْ عبارت مقدرہ ہے ان سے کہا جائے گا، یہی ہے وہ آگ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے

۵۲: ۱۵ = اَفَسِحْرٌ هٰذَآ ۔ ہمزہ استفہام انکاری توبیخی ہے فَ تعقیب کا ہے یعنی دنیا میں تم وحی و معجزات کو سحر کہا کرتے تھے ۔ اب حقیقت سامنے آگئی ہے تو تمہارے خیال میں کیا یہ بھی جادو ہے

ای یقال لھم ذٰلک: یعنی ان سے یہ کہا جائے گا......

= اَمْ ۔ بمعنی یا ۔ لَا تُبْصِرُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر حاضر اِبْصَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تم نہیں دیکھتے ہو ۔ یعنی یا کیا تم کو یہ آگ دکھائی نہیں دیتی جس طرح دنیا میں تم کو معجزات دکھائی نہیں دیتے تھے۔

= اِصْلَوْهَا: فعل امر، جمع مذکر حاضر صَلِيٌّ (باب سمع) مصدر بمعنی آگ میں جلنا اور اس میں جا پڑنا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، النَّار کے لئے ہے ۔ تم اس میں جا پڑو۔ تم اس کے اندر چلے جاؤ۔

= اِصْبِرُوْا ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر صَبْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم صبر کرو۔

= اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۔ اَوْ حرف عطف ہے ۔ اکثر تخییر کے معنی میں آتا ہے یعنی دو چیزوں میں سے

ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار دیا ریا)۔

لَا تَصْبِرُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر، تم صبر نہ کرو، مطلب یہ کہ تم اب نار جہنم میں جلنے پر صبر سے کام لو یا بے صبری سے تمہارے لئے دونوں برابر ہیں۔ اب تو تمہیں تمہارے کرتوتوں کی سزا ہر صورت میں بھگتنا ہوگی۔

= سَوَاءٌ : مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی دونوں چیزیں تمہارے لئے برابر ہیں سَوَاءٌ خبر ہے مبتدا محذوف کی ای صبرکُمْ وترکہ سواءٌ؛

= تُجْزَوْنَ : مضارع مجہول جمع مذکر حاضر جَزَآءٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی بدلہ دینا اور کافی ہونا۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے، تم جزا دیے جاؤ گے۔

= مَا موصول۔ كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اس کا صلہ۔ جو تم کیا کرتے تھے۔ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ سواء کی تعلیل ہے؛

= فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ہ دونوں میں تنوین تعظیم کے لئے ہے ای جنّٰتٍ عَظِيْمَةٍ و نَعِيْمٍ عَظِيْمٍ یعنی عظیم الشان جنتیں اور عالی قدر راحتیں۔

۵۲: ۱۸ = فٰكِهِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب۔ فٰكِهٌ واحد فَكَاهَةٌ اسم مصدر۔ مزہ اڑانے والے۔ فَاكِهَةٌ بمعنی اسم فاعل ہے بمعنی ظریف۔ ہنس ہنس کر باتیں کرنے والا دوستوں سے ہنسی کرنے والا۔ اور خوب ٹھٹھے لگانے والا۔ بہت زیادہ ہنس مکھ، نصب بوجہ حال ہونے کے ہے۔

= بِمَا۔ ب سببیہ مَا مصدریہ ای فٰكِهِيْنَ بِاِيْتَاءِهِمْ رَبُّهُمْ : اپنے رب کی عطا (دین) پر مزے اڑاتے ہوئے۔

= اٰتٰهُمْ : اٰتٰى ماضی واحد مذکر غائب اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ دینا۔ عطا کرنا۔ الشئ کسی کو کوئی چیز دینا هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ المتقین کے لئے ہے

= وَوَقٰهُمْ۔ واؤ عاطفہ، جملہ کا عطف اٰتٰهُمْ پر ہے۔ وَقٰى ماضی واحد مذکر غائب وِقَايَةٌ (باب ضرب) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان کو بچالیگا۔ محفوظ رکھیگا۔ هُمْ کا مرجع المتقین ہے۔ وہ (ان کا رب) ان کو بچالیگا۔

= عَذَابَ الْجَحِيْمِ، مضاف مضاف الیہ مل کر وَقٰى کا مفعول ثانی۔ مَا مصدریہ کی صورت میں (وَوَقَايَتِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ) ترجمہ ہوگا۔ اور اپنے رب کی طرف سے عذاب دوزخ سے بچاؤ پر مزے اڑاتے ہوئے۔

۲۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا طَعَامًا وَّشَرَابًا هَنِيْٓــًٔا تم خوش گوار کھانے کھاؤ اور خوش مزہ مشروب پیو۔ اس صورت میں یہ مفعول بہٖ کی صفت ہو گا۔

هَنِيْٓءٌ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے کھانے پینے میں دشواری نہ ہو اور کھانے کے بعد معدے میں گرانی نہ ہو۔

= بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ ب سببیہ مَا موصولہ اور كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، صلہ۔ بسبب ان اعمال کے جو تم کرتے رہے تھے۔

۵۲ : ۲۰ = مُتَّكِــِٕيْنَ ، اسم فاعل جمع مذکر۔ منصوب بوجہ كُلُوْا یا وَقٰهُمْ یا اٰتٰهُمْ کی ضمیر جمع مذکر غائب سے حال ہونے کے مُتَّكِئٌ واحد اِتِّكَاءٌ (افتعال) مصدر، تکیہ لگائے ہوئے۔ پیچھے سے گاؤ تکیہ سے سہارا لگائے ہوئے۔

= سُرُرٍ۔ سَرِيْرٌ کی جمع ہے۔

راغب لکھتے ہیں : سَرِيْرٌ یعنی جس پر سرور سے بیٹھا جائے کیونکہ یہ ارباب نعمت ہی کے پاس ہوتا ہے۔ اس کی جمع اَسِرَّةٌ بھی آتی ہے یہاں مَصْفُوْفَةٍ کا موصوف آیا ہے

= مَصْفُوْفَةٍ۔ سُرُرٍ کی صفت ہے صفوں کی صورت میں رکھے ہوئے۔

= زَوَّجْنٰهُمْ۔ زَوَّجْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَزْوِيْجٌ (تفعیل) مصدر ہم نے ان کو بیاہ دیں۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اس کا مرجع المتقین ہے جن کا ذکر چلا آرہا ہے۔

= حُوْرٍ۔ حوریں۔ حَوْرَاءُ کی جمع ہے حَوْرَا نہایت ہی گوری عورت کو کہتے ہیں۔

= عِيْنٍ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں۔ زنانِ فراخ چشم، عَيْنَاءُ کی جمع ہے جس کے معنی بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی کے ہیں۔ یہ مؤنث کے لئے مستعمل ہے مذکر کے لئے اَعْيُنُ ہے جس کا مطلب ہے ایسا شخص جس کی آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ ہوں۔

۵۲ : ۲۱ = وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ الموصول، مبتدا۔ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ اس کی خبر۔ وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ جملہ معترضہ، اَلْحَقْنَا بِهِمْ کی تعلیل کے لئے۔ یا یہ معطوف ہے اور اس کا عطف الذین اٰمنوا پر ہے۔

- بِاِيْمَانٍ متعلق اتباع۔

= مَا اَلَتْنٰهُمْ۔ ماضی منفی جمع متکلم۔ اَلَةٌ۔ اَلْتٌ۔ اِيْلَاتَةٌ و اِلَاتَةٌ (باب ضرب) مصدر ـــــ حَقَّهٗ حق کو کم کر کے دینا۔ ہم ان کا حق ان کو کم کر کے نہیں دیں گے۔ ہم ان کے حق میں کوئی کمی نہیں کریں گے :

اگر مَا موصولہ لیا جائے تو ترجمہ ہوگا: بے شک جو پرہیزگار ہیں باغوں اور نعمتوں میں چین کرتے ہوں گے ان چیزوں سے جو ان کو ان کے رب نے عطا کیں اور ان کا رب ان کو عذابِ دوزخ سے بچا دے گا۔
(آیات ۱-۱۸) تفسیر حقانی۔

فَائِدَہ: اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بھی داخل فرمائے گا اور انہیں عذاب جہنم سے بچا لیگا۔ اس کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عذاب دوزخ سے بچنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر موقوف ہے ورنہ انسان کے اعمال تو اس قابل ہی نہیں کہ دوزخ سے بچنے کی ضمانت بن سکیں؛ ہم جو نیک اعمال کرتے ہیں ان میں بھی ایسی ایسی خامیاں اور کمزوریاں پائی جاتی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے قبول نہ فرمائے تو ان کی حیثیت ایک کھوٹے سکے سے زیادہ نہ ہوگی۔ یہ تو صرف اس کی مہربانی ہے کہ وہ ہماری ناقص عبادتوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں جہنم سے بچالے۔
(ضیاء القرآن)

= **كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا** - اى قيل لهم: كُلُوا وَاشْرَبُوا......

كُلُوا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اَكْلٌ (باب نصر) مصدر۔ اصل میں اُءْكُلُوا تھا۔ تم کھاؤ
اَكْلٌ کے حقیقی معنی کھانے کے ہیں۔ مجازاً مندرجہ ذیل معانی میں استعمال ہوتا ہے

۱۔ آگ کا لکڑی کو بالکل جلا دینا۔ اَكَلَتِ النَّارُ الْحَطَبَ۔ آگ نے ایندھن کو کھالیا۔

۲۔ کسی کی غیبت کرنا۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (۴۹:۱۲) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یعنی غیبت کرے

۳۔ ناجائز طور پر کسی کا مال لے لینا۔ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (۴:۲۹) آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ لو۔

= **وَاشْرَبُوا** - واؤ عاطفہ، اِشْرَبُوا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر شُرْبٌ (باب سمع) مصدر تم پیو۔

= **هَنِيئًا** - هَنَاءٌ مصدر (باب فتح، نصر، ضرب) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے پاکیزہ، خوش مزہ،
اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا اَكْلًا شُرْبًا هَنِيئًا۔ تم مزے لے لے کر خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ اس صورت میں بطور مفعول مطلق ہوگا۔ کیونکہ مصدر کی صفت میں آیا ہے۔

= هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب آیت ہذا میں ہر جگہ الذین آمنوا کے لئے ہے

ترجمہ ہوگا۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت ایمان میں ان کے پیرو ہوئی تو ان کے ساتھ ان کی ذریت کو بھی ہم ملا دیں گے

= ذُرِّيَّةٌ کے اصل معنی چھوٹی اولاد کے ہیں مگر عرف میں مطلق اولاد پر یہ لفظ بولا جاتا ہے اصل میں یہ لفظ جمع ہے لیکن واحد جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ (۳:۳۴) ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے۔

اس کے استقاق کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ یہ ذَرْءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پیدا کرنے اور پھیلانے کے ہیں۔ اور اس کی ہمزہ متروک ہو گئی ہے۔ جیسے رَوِيَّةٌ اور بَرِيَّةٌ میں۔ قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ (۷:۱۷۹) اور ہم نے پیدا کئے جہنم کے لئے۔

۲۔ اس کی اصل ذُرْءِيَّةٌ بروزن فُعْلِيَّةٌ ہے۔

۳۔ یہ ذَرٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی بکھیرنے کے ہیں۔ ذَرٌّ (باب نصر) مصدر سے بمعنی (اللہ کا اپنے بندوں کو زمین میں) پھیلا دینا۔

ذُرِّيَّةٌ کی جمع ذُرِّيَّاتٌ ہے قرآن مجید میں ہے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ (۲۵:۷۴) اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

آیت کا ترجمہ ہوگا۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی (راہ) ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو بھی ان (کے درجے تک پہنچا دیں گے، اور ان کے (یعنی مومنین کے) اعمال میں سے کچھ (اجر) کم نہ کریں گے۔

= كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ: یہ جملہ ماقبل کی تعلیل ہے، ہر شخص اپنے اپنے اعمال میں اسیر ہے۔ ای کل انسان مرھون ای محبوس او اسیر بکسبہ الباطل۔ ہر شخص اپنے اعمال باطل کے عوض مرہون ہے جب تک ان اعمال باطل سے ان کی سزا پاکر، یا اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات سے ان کی مغفرت پاکر اپنے آپ کو اس رہن سے فک نہیں کرا لیتے وہ اس میں محبوس رہیگا۔ (اور متذکرہ بالا) رعائتی نعمت حاصل کرنے کا مستحق نہ ہوگا۔

بہر کیف اس میں ایمان کا ہونا شرط ہے : خداوند تعالیٰ کا اس اولاد کو اس رہن سے خلاص ہونے کے بعد رفعت درجات عطا کر کے ان کے آباء کے ساتھ ملا دینا محض اس کا تفضّل ہے اور احسان ہے

= بِمَا میں ب سببیہ ہے مَا موصولہ کَسَبَ صلہ ؛

= رَهِيْنٌ. گروی۔ گرفتار۔ پھنسا ہوا۔ رھن سے جس کے معنی گروی ہونے کے ہیں۔ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی مفعول۔ مَرْهُوْنٌ ہے۔

۵۲: ۲۲ = وَ اَمْدَدْنٰهُمْ۔ اَمْدَدْنَا ماضی بمعنی مستقبل۔ صیغہ جمع متکلم۔ امدادٌ افعال مصدر۔ امداد کرنا۔ بوقت ضرورت یا حسب خواہش دینا۔ وقتاً فوقتاً دینا۔

اَمْدَدْنٰهُمْ ای زدنٰهُم فی وقت بعد وقت (المدارک) هُمْ ای الاٰباء والابناء من سکان الجنۃ۔ یعنی جنت میں بسنے والے آباء و اجداد اور ان کی اولاد۔ (السیر التفاسیر) جن کو فضل الٰہی سے جنت میں باہم ملا دیا جائے گا

= مِمَّا۔ مرکب ہے مِنْ حرف جار اور ما موصولہ ہے۔

= يَشْتَهُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِشْتِهَاءٌ (افتعال) مصدر (جس کی) وہ خواہش کریں گے۔ (جسے) وہ چاہیں گے۔

ترجمہ :۔ اور ہم وقتاً فوقتاً انہیں میوے اور گوشت جسے وہ پسند کریں گے بافراط دیتے رہیں گے

۵۲: ۲۳ = يَتَنَازَعُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب تَنَازُعٌ (تفاعُلٌ) مصدر۔ باہم (بطور تفریح) چھین جھپٹ کریں گے۔ ایک لے گا دوسرا دے گا (لغات القرآن)

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا. ای یتعاطون و یتناول بعضہم من بعض کاسًا (اضواء البیان) تعاطی کوئی چیز کسی کو پکڑانا۔ تَنَاوَلَ۔ ہاتھ بڑھا کر کسی چیز کو لے لینا۔ (الفرائد الدریہ) باہم ملاطفت و محبت کے جذبہ سے سرشار کسی کو شراب کا پیالہ پکڑانا اور اسے لے لینے پر اصرار کرنا۔ اور دوسری طرف سے ازراہ تلطف و تعطف قبول کرتے ہوئے لے لینا۔ اپنی کثرت میں یہ چھینا جھپٹی کا منظر پیش کرتا ہے۔ لہٰذا يَتَنَازَعُوْنَ کا استعمال لینے کی بنا پر بھی اور دینے کی بنا پر بھی ہوتا ہے۔

تنازعٌ باہم نزاع کرنا۔ جھگڑنا۔ ایک دوسرے سے چھیننا۔ اختلاف کرنا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ (۱۸: ۲۱) اس وقت لوگ دن کے بارے میں باہم جھگڑنے لگیں گے :

= كَاْسًا منصوب بوجہ مفعول ہے۔ شراب سے بھرے ہوئے پیالے۔ برتن میں بھرے مشروب کو كَاْسٌ کہا جاتا ہے اور برتن کو بھی۔ كَاْسٌ مفرد، مؤنث سماعی ہے اس کی جمع كُؤُوْسٌ و كَاْسَاتٌ ہے۔

= فِيْهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جنّة ہے

= لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ: لا نفی جنس کے لئے ہے قاعدہ ہے اگر لا نفی جنس نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے کہ اسم کو خواہ نصب بلا تنوین دیں۔ جیسے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ (۲: ۱۹۷) حج کے دنوں میں نہ عورت سے رغبت کرے نہ گناہ۔ خواہ رفع تنوین دیں۔ جیسے يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ (۲: ۲۵۴) وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ یاری۔ یہی دوسری صورت آیت زیر مطالعہ میں اختیار کی گئی ہے۔ معنی ہوں گے: جس کے پینے سے نہ ہذیان رسائی ہو گی نہ کوئی گناہ کی بات۔

= لَغْوٌ (باب نصر، سمع، فتح مصدر ہے لَغْوٌ کے معنی بے معنی بات کے ہیں جو کسی شمار میں نہ ہو۔ بے سوچ سمجھ کر کی جائے، بک بک کرنا۔ بکواس کرنا۔ قرآن مجید میں ہے۔ لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ۔ (۴۱: ۲۶) اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو،

= فِيْهَا۔ ای فی شُرْبِهَا۔ اس کے پینے میں۔ یعنی شراب کے پینے میں۔

= تَاْثِيْمٌ (تفعیل) مصدر۔ گنہگاری۔ گناہ میں ڈالنا۔ گناہ کی باتیں۔

لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ: ای لا یتکلمون فی اثناء الشرب بلغو الحدیث ولا یفعلون ما یؤثم بہ فاعلہ اس کے پینے کے دوران نہ تو یاوہ گوئی کی نوبت آئے گی اور نہ وہ ایسے فعل کا ارتکاب کریں گے جس کے کرنے والے پر گناہ لازم آئے۔

۵۲: ۲۴ = يَطُوْفُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب طَوْفٌ وطَوَافٌ (باب نصر) چکر لگاتے رہیں گے: خدمت کے لئے تیار رہیں گے۔

= غِلْمَانٌ۔ غُلَامٌ کی جمع ہے۔ الغلام اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی مسیں بھیگ چکی ہوں۔ لڑکا جو بھرپور جوانی میں ہو۔ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں آیا ہے هٰذَا غُلٰمٌ یہ تو نہایت حسین لڑکا ہے۔

= لَهُمْ میں لام تخصیص کا ہے یعنی جوان کے ہی مملوک ہوں گے۔ مشترک خادم نہیں ہوں گے: هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اہل بہشت کے لئے ہے۔

= كَاَنَّهُمْ۔ كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب: كَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب۔

كَاَنَّ چار معانی کے لئے مستعمل ہے۔

۱ۓ عموماً تشبیہ کے لئے بکثرت یہی استعمال ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی صرف اسی معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے (الا) کَاَنَّ تشبیہ کے لئے ہو تو خبر کا جامد ہونا ضروری ہے جیسے کَاَنَّهٗ هُوَ (۲۷ :۴۲) یہ تو گویا ہوبہو وہی ہے ‘‘

۲:۔ شک اور ظن کو ظاہر کرنے کے لئے۔ یعنی متکلم اپنا گمان ظاہر کرنا چاہتا ہے: جیسے کَاَنَّكَ بالشتاء مُقْبِلٌ ؛ میرا گمان ہے کہ تم جاڑا ساتھ لے کر آؤ گے: یعنی سردی کے زمانے میں واپس آؤ گے:

۳ۓ تحقیق کے لئے جیسے کَاَنَّ الْاَرْضَ لَيْسَ بِهَا هِشَامٌ : یعنی انّ الارض لیس بِهَا هشام۔

۴:۔ تقریب کے لئے جیسے کانك بالدنیا لَمْ تکُنْ ۔ عنقریب تم دنیا سے چلے جاؤ گے گویا تم دنیا میں موجود نہیں ہو۔

== لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۔ موصوف وصفت۔ لُؤْلُؤٌ موتی اس کی جمع لَآلِیُ ہے۔ مَكْنُوْنٌ اسم مفعول واحد مذکر، كَنَّ اور كُنُوْنٌ (باب نصر) مصدر، چھپایا ہوا۔ صاف، محفوظ۔

۵۲: ۲۵ == اَقْبَلَ : ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب۔ اِقْبَالٌ (افعال) مصدر۔ وہ متوجہ ہوگا۔ وہ رُخ کرے گا۔

== يَتَسَآءَلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَسَاؤُلٌ (تفاعل) مصدر، باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ دنیا میں جو خوف اور دکھ تھا باہم اس کا تذکرہ کریں گے (ابن عباس)

۵۲: ۲۶ == قَالُوْٓا : ماضی بمعنی مستقبل، وہ کہیں گے:

== اِنَّا كُنَّا قَبْلُ : اس سے پہلے دنیا میں ہم:

== مُشْفِقِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب بوجہ كُنَّا کی خبر کے۔ ڈرنے والے۔ اِشْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ مشفِقٌ واحد۔ باب افعال، شَفَقٌ کا معنیٰ ہے غروب آفتاب کے وقت روشنی کا تاریکی سے اختلاط۔ اسی لئے جو محبت خوف کے ساتھ مخلوط ہو اس کو شفقت کہتے ہیں۔ باب افعال سے اشفاق کا معنی ہوگا۔ ایسی محبت کرنا جس میں خوف بھی لگا ہوا ہو۔ کیونکہ مشفق ہمیشہ مشفق علیہ کو محبوب سمجھتا ہے اور اسے تکلیف نہ پہنچنے سے ڈرتا ہے، ماں کا بچے کی بابت ڈرتے رہنا کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔

باب افعال سے اس کی دو صورتیں ہیں :۔

۱:۔ اگر مِنْ کے واسطہ سے متعدی ہو تو اس میں خوف کا پہلو زیادہ ہوتا ہے جیسے وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُوْنَ ٥ (۲۱:۴۹) اور وہ قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں

۲:۔ اگر اس کے بعد عَلٰی یا فِی مذکور ہو تو محبت کے معنی کا زیادہ ظہور ہوگا ۔

آیت کا ترجمہ ہو گا۔

کہیں گے ہم بھی اس سے پہلے (دنیا میں) اپنے اہل خانہ پر (اپنے انجام کے بارے میں) سہمے رہتے تھے۔ (ضیاء القرآن)

۵۲ : ۲۷ = مَنَّ اللّٰهُ ۔ مَنَّ ماضی واحد مذکر غائب مَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ اس نے بڑا احسان کیا۔ یعنی ہم کو توفیق دی۔ ہماری مغفرت کردی، اور رحم فرمایا۔ مَمْنُوْنٌ احسان مند

= وَقٰىنَا ۔ وَقٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ وِقَايَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ نا ضمیر مفعول جمع متکلم ۔ اس نے ہم کو بچا لیا ۔

= عَذَابَ السَّمُوْمِ مضاف الیہ مل کر وَقٰی کا مفعول ثانی،

السَّمُوْم ۔ لو۔ تیز بھاپ ۔ وہ گرم ہوا جو زہر (سم) کا سا اثر کرے ؛ سموم کہلاتی ہے یہ مؤنث ہے اس کی جمع سمائم ہے۔ یا دسموم ۔ وہ ہوا جو عرب کے صحراؤں میں چلتی ہے اور زہر کا اثر رکھتی ہے۔

ترجمہ ۔ اور اس نے ہم کو گرم لو (زہر کی سی اثر والی لو) سے بچا لیا ۔

۵۲ : ۲۸ = مِنْ قَبْلُ ۔ ای من قبل هٰذَا ؛ اس سے قبل۔

= كُنَّا نَدْعُوْهُ ۔ ماضی استمراری جمع متکلم دُعَاءٌ دَعْوَةٌ (باب نصر) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۔ ہم اس سے دعا کیا کرتے تھے، یعنی عذاب دوزخ سے بچنے کی دعا مانگا کرتے تھے یا اس کی ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

= اَلْبَرُّ : احسان کرنے والا۔ نیک سلوک کرنے والا۔ بِرٌّ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بَرٌّ (بمعنی زمین اور جنگل) کے معنی میں چونکہ وسعت کا تصور موجود ہے اس لئے اس سے بِرٌّ کا اشتقاق ہوا۔ جس کے معنی خوب نیکی کرنے کے ہیں ۔ چنانچہ بِرٌّ کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے جیسے اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (آیت ہذا) بیشک وہی ہے بڑا احسان کرنے والا مہربان ۔ اور کبھی بندہ کی طرف جیسے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ (۱۹:۱۴) (اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا) چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوگا تو اس کے معنی ثواب عطا کرنے کے ہوں گے اور جب بندہ کے لئے آئیگا تو اطاعت کرنے کے معنی ہوں گے ؛

بَرِّ والدین سے مراد ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے اسی کی ضد ہے۔
بَرٌّ نیکی، بَرٌّ وابْرَارٌ نیکوکار، اچھا سلوک کرنے والا۔ اچھا سلوک کرنے والا۔ هُوَ بَارٌّ وَبَرٌّ بِوَالِدَيْهِ وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا ہے۔
= الرَّحِيْمُ: رَحْمَةٌ سے بروزن فَعِيْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے نہایت رحم والا۔ بڑا مہربان، اس کی جمع رُحَمَاءُ ہے
۵۲: ۲۹ = فَذَكِّرْ۔ اس میں ف سببیہ ہے پہلا کلام تذکیر کی علت ہے اللہ کی طرف سے وعدہ اور وعید کو پورا کرنا وعظ اور نصیحت کے حکم کا سبب ہے۔
ذَكِّرْ امر واحد مذکر حاضر، تَذْكِيْرٌ تَفْعِيْلٌ مصدر۔ تو یاد دلا۔ تو سمجھا، تو نصیحت کر
= فَمَا اَنْتَ ...... الخ۔ اس میں فاء تعلیلیہ ہے یعنی آپ لوگوں کو نصیحت کیجئے کیونکہ آپ اللہ کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون۔ مَا نافیہ ہے۔
= بِنِعْمَتِ رَبِّكَ۔ بِ ملابست (مصاحبت کے لئے ہے۔ (کے ساتھ)
یا یہ قسم کے لئے ہے لیکن اقرب یہ ہے کہ بِ سببیہ ہے (روح المعانی)
نعمۃ مضاف، رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ نعمۃ مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور حرف جار بِ کا۔ آپ کے رب کی نعمت کے سبب سے۔
= بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ، ب زائدہ ہے تاکید کے لئے ہے۔
ترجمہ ہوگا:۔
کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل کے سبب سے نہ کاہن ہیں نہ مجنون ہیں۔
کاہن اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو تخمینے سے ماضی کے خفیہ واقعات کی خبر دیتا ہو۔ اور عَرَّاف اسے کہتے ہیں جو آئندہ کے متعلق خبر دیتا ہو۔ ان دونوں پیشوں کی بنا چونکہ ظن پر ہے جس میں صواب و خطا کا احتمال پایا جاتا ہے اس لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اوكاهنا فصدقه بما قال فقد كفر بما انزل على ابى القاسم (صلى الله عليه وسلم) (حدیث شریف)
جو شخص عراف یا کاہن کے پاس جاکر ان کے قول کی تصدیق کرے تو اس نے جو ابوالقاسم (یعنی مجھ پر) اتارا گیا اس کے ساتھ کفر کیا۔
= مَجْنُوْن: اسم مفعول واحد مذکر۔ جمع مجانین۔ دیوانہ
۵۲: ۳۰ = اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ۔ اَمْ حرف اضراب بَلْ کے معنی میں ہے یعنی وہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن اور مجنون کہتے تھے۔جس کی نفی خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں کردی۔ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ۔ بلکہ وہ مزید براں آپ کو شاعر بھی کہتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم اس کے حق میں زمانے کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں۔ یعنی حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

مطلب یہ کہ آپ شاعر ہیں جس طرح اور شاعر زہیر، نابغہ وغیرہ مر گئے اور ان کے ساتھ ان کا کلام بھی مر گیا۔ اور ان کے بہی خواہ اور ثناخوان بھی ختم ہو گئے۔ یہ بھی مر جائیں گے اور ان کے ساتھ ان کا کلام اور ان کے ساتھی ختم ہو جائیں گے: ضمیر جمع مذکر غائب کفار مکہ کی طرف راجع ہے۔

= نَتَرَبَّصُ۔ مضارع جمع متکلم تَرَبُّصٌ (تفعل) مصدر بمعنی انتظار کرنا۔ ہم انتظار کرتے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ ـ (۲ : ۲۲۸) مطلقہ عورتوں کو چاہئے کہ انتظار کریں

= رَيْبَ الْمَنُوْنِ: مضاف مضاف الیہ مل کر نتربص کا مفعول۔

رَيْبٌ باب ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی شک اور گمان میں ڈالنے کے ہیں۔ رَيْبٌ استعمال اس شک یا گمان کے متعلق ہوتا ہے جس کی حقیقت بعد میں اس کے برخلاف منکشف ہو جائے۔ اور چونکہ زمانہ کی گردشوں کی تعیینِ اوقات میں بھی شک ہوتا ہے کہ خدا جانے کب گردش کا وقت آجائے اس لئے جب زمانہ کے ساتھ ریب کا استعمال ہوگا تو گردش کے معنی ہوں گے:

اَلْمَنُوْنِ: مَنَّ يَمُنُّ مَنٌّ وَمِنَّةٌ (باب نصر) سے ہے جس کے معنی رسّی کاٹنا ہیں اسی کاٹنا کی نسبت سے موت کو بھی المنون کہتے ہیں کیونکہ یہ عمر کو قطع کرتی ہے۔ اسی لحاظ سے مَنٌّ بمعنی زمانہ بھی ہے کہ تعداد ایام کو کم اور زندگی کو قطع کرتا ہے۔

رَيْب کا استعمال جب زمانہ کے ساتھ ہوگا تو مراد گردشِ زمانہ یا حوادثِ زمانہ ہوں گے اور زندگی کا سب سے بڑا حادثہ یا گردش انسان کی موت ہے، حادثہ موت میں ریب یعنی شک سے مراد یہ نہیں کہ موت کے وقوع میں شک وشبہ ہے بلکہ اس لحاظ سے ریب کہا جاتا ہے کہ اس کے تعین اوقات میں انسان متردّد رہتا ہے کہ خدا جانے کب اس کا وقت آجائے۔

لہٰذا ریب المنون کے معنی یہاں حادثہ موت کے ہیں۔ یعنی کافر کہتے ہیں کہ یہ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) ایک شاعر ہیں ہم ان کی موت کا انتظار کر رہے ہیں جس کے بعد ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو دوسرے شعراء کا ہوتا ہے یعنی موت کے بعد لوگ ان کو اور ان کے کلام کو

بھول جائیں گے ۔

۵۲: ۳۱ = قُلْ ای قل لھم یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے۔

= تَرَبَّصُوا ۔ امر، جمع مذکر حاضر، تَرَبُّصٌ (تفعل) مصدر۔ تم انتظار کرو،

= اَلْمُتَرَبِّصِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ بحالت جر۔ مُتَرَبِّصٌ واحد۔ انتظار کرنے والے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

اے میرے نبی ! ان بے سر و پا امیدیں باندھنے والوں سے کہہ دو، بڑی اچھی بات ہے کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کروں گا ۔ وقت خود ہی فیصلہ کردے گا کہ کون حق پر تھا اور کون گمراہ تھا۔ کامیابیاں کس کے قدم چومتی ہیں اور عذاب الٰہی کس پر نازل ہوتا ہے۔

(تفہیم القرآن)

۵۲: ۳۲ = اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا: اَمْ ۔ کیا۔ تَاْمُرُهُمْ ۔ تَاْمُرُ مضارع واحد مؤنث غائب، اَمْرٌ (باب نصر) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ ہیں ۔ اَحْلَامُهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی عقلیں ۔ اَحْلَامٌ حِلْمٌ کی جمع جس کے معنی بردباری کے ہوتے ہیں اور چونکہ بردباری عقل کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے حِلْمٌ کے معنی عقل کے بھی لیتے ہیں گویا مسبب بول کر سبب مراد لیتے ہیں

اور جگہ قرآن مجید میں اَحْلَامٌ بمعنی خواب بھی آیا ہے مثلاً قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ (۱۲: ۴۴) انہوں نے کہا کہ یہ تو پریشان سے خواب ہیں۔

بِهٰذَا ۔ میں اشارہ کفار مکہ کی مختلف و متضاد باتوں کی طرف ہے یعنی کبھی کہنا کہ کاہن ہے پھر کہنا کہ مجنون ہے اور کبھی کہنا کہ یہ شاعر ہے وغیرہ وغیرہ۔

ترجمہ ہوگا:۔

کیا ان کی عقلیں ان (متضاد اقوال) کا ان کو حکم دے رہی ہیں ۔؟

= اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ : یا یہ لوگ ہی شریر ہیں ۔ یہاں اَمْ بمعنی بَلْ بطور حرف اضراب آیا ہے ۔ یعنی یہ نہیں کہ یہ اقوال وہ کسی سمجھ یا عقل کی بنا پر کہہ رہے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ہی طَاغُوْنَ ہیں۔ طَاغُوْنَ نافرمان ۔ سرکش ۔ شریر، معصیت میں حد سے بڑھ جانے والے۔ طُغْيَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ طَاغِی کی جمع ۔

۵۲: ۳۳ = اَمْ يَقُوْلُوْنَ : میں اَمْ استفہام انکاری کے لئے ہے ۔

= تَقَوَّلَہٗ ۔ تَقَوَّلَ ماضی واحد مذکر غائب، تَقَوُّلٌ (تفعل) مصدر ۔ تَقَوَّلَ عَلَیْہِ الْقَوْلَ کسی کے خلاف جھوٹ گھڑنا۔ کسی پر جھوٹ تھوپنا۔ تَقَوَّلَ اس نے جھوٹ گھڑ لیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع قرآن ہے اس نے اس کو جھوٹ گھڑ لیا۔ اس نے اس کو (خود) بنالیا۔

اور جگہ قرآن مجید ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۔ (۴۴:۶۹) اور اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنالاتے۔

= بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ؛ ان کا یہ کہنا (تَقَوَّلَہٗ کہنا) صحیح نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ دشمنی اور فرطِ عناد کی وجہ سے یہ لوگ ایمان ہی نہیں لاتے۔ اور اس قسم کی باتیں بناتے ہیں۔

۵۲ : ۳۴ = فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِہٖٓ جملہ جواب شرط ہے شرط سے قبل لایا گیا ہے ف جواب شرط کے لئے ہے یَاْتُوْا مضارع جمع مذکر غائب اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ پس وہ لے آئیں۔ بِحَدِیْثٍ مِّثْلِہٖٓ اس جیسا کلام، ہٗ کا مرجع قرآن ہے

= اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۔ صٰدِقِیْنَ ، صِدْقٌ سے اسم فاعل جمع مذکر، بحالتِ نصب بوجہ خبر کَانَ ۔ سچے، سچ بولنے والے۔

۵۲ : ۳۵ = اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ ۔ اَمْ استفہام انکاری کے لئے آیا ہے۔ خُلِقُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب خَلْقٌ (باب نصر) مصدر کیا وہ پیدا کئے گئے۔ کیا وہ بنائے گئے۔

مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ بغیر کسی خالق کے ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ۔ مراد اس سے یہ ہے کہ کیا بغیر رب خالق کے یہ پیدا ہو گئے۔ ایسا ناممکن ہے کیونکہ حادث جو پہلے معدوم تھا بغیر محدث (یعنی پیدا کرنے والے کے) پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔

۲۔ وہ بغیر کسی وجہ کے پیدا کئے گئے ہیں یعنی عبادت پر مامور کئے جانے کے بغیر اور بلا سزا و جزا کے مقصد کے یونہی بیکار پیدا کیا گیا ہے۔ کہ ان پر احکام شرعی نافذ نہ ہوں نہ ان کو اعمال کا اچھا یا برا بدلہ حشر میں نہ دیا جائے گا۔

۳۔ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بغیر مادے کے پیدا ہو گئے ہیں حالانکہ اس کا ان کو اقرار تھا اور ہونا بھی چاہئے اور سب کو اقرار ہے کہ انسان منی کے قطرہ سے بنایا گیا ہے، پس پس جیسا وہ جانتے ہیں تو سمجھ لیں کہ ایک قطرہ میں سے بعض کو قلب اور بعض کو دماغ اور بعض کو جگر اور بعض کو ہڈی اور بعض کو پٹھا بنا دیا۔ اور پھر کس نے یہ کاریگری اس میں کی ہے

اسی خدا ائے قادر مطلق نے کہ جس کا کوئی شریک ومددگار نہیں۔ پس وہ قادر مطلق بارِ دگر بھی اس کو پیدا کر سکتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

== اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ: یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ اَمْ بطور استفہام انکاری ہے۔

۵۲:۳۶ == اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ استفہام انکاری ہے۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا؟ نہیں یہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَنْ خَلَقَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ: (۴۳: ۸۷) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو کہہ دیں گے خدا نے (۳۹: ۳۸)۔

بَلْ: اضراب کے لئے ہے یعنی ماقبل کے ابطال کے لئے اور مابعد کے اقرار کے لئے۔ یعنی ان کا یہ کہنا باطل اور محض زبانی وکلامی ہے کہ ان کو اور آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا اس پر کوئی یقین ہی نہیں۔

== لَا یُوْقِنُوْنَ۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب: اِیْقَانٌ (افعال) مصدر۔ وہ یقین نہیں کرتے ہیں۔

۵۲:۳۷ == دونوں جگہ اَمْ استفہام انکاری ہے

== عِنْدَھُمْ: عِنْدَ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کے پاس، ان کے نزدیک۔ جیسے وَاِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ (۲: ۲۱۷) اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا (جو یہ کفار کرتے ہیں) خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے

== اَلْمُصَیْطِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مُصَیْطِرٌ واحد یہ لفظ اصل میں مسیطر تھا س کو ص سے بدل دیا گیا۔ جیسے سراط کو صراط کہا جاتا ہے سَیْطَرَۃٌ مصدر ہے۔ جس کے معنی ہیں کسی کام پر مقرر ہونا۔ ذمہ دار ہونا۔ اس لئے مُسَیْطِرٌ یا مُصَیْطِرٌ کا ترجمہ ہوا۔ ذمہ دار نگران، سطر مادہ۔

۵۲:۳۸ == اَمْ استفہام انکاری ہے۔ سُلَّمٌ سیڑھی، زینہ۔ سیڑھی کے ذریعہ چونکہ آدمی سلامتی کے ساتھ اوپر پہنچ جاتا ہے اس لئے اس کا نام سُلَّمٌ ہوا۔ اس کی جمع سَلَالِمُ اور سَلَالِیْمُ ہے

== یَسْتَمِعُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب۔ استماع (افتعال) مصدر۔ سننا۔ کان لگا کر سننا باب افتعال کے خواص میں سے تصرّف کی خاصیت ہوتی ہے یعنی تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا۔ سو

یہاں اس کا مطلب ہوگا۔ وہ کان لگا کر یعنی کوشش کر کے سُن آتے ہیں۔ (ملاء اعلیٰ کی باتیں آسمان کی باتیں، کلام اللہ)

فِیْہِ: ای صاعدین فیہ۔ اس سیڑھی پر چڑھ کر یا چڑھتے ہوئے یہ ھِ (محذوف) فاعل لیستمعون سے حال ہے لیستمعون کا مفعول محذوف ہے۔ ای کلام الملٰئکۃ۔

روح البیان میں یَسْتَمِعُوْنَ فِیْہِ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

فیہ متعلق محذوف ھو حال من فاعل یستمعون۔ ای یستمعون صاعدین فی ذلک السلم و مفعول یستمعون محذوف ای الیٰ کلام الملٰئکۃ فیہ محذوف سے متعلق ہے جو لیستمعون کے فاعل سے حال ہے یعنی اس سیڑھی پر چڑھتے ہوئے یا چڑھ کر کان لگا کر (چوری چھپے) سُن لیتے ہیں۔ لیستمعون کا مفعول محذوف ہے ای کلام الملٰئکۃ یعنی فرشتوں کا کلام۔ (یا آسمان کی باتیں یا اللہ کا کلام)

اَیْسَرُ التفاسیر میں ہے اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيْهِ ای اُلھم مرقی الی السماء یرقون فیہ فیسمعون کلام الملٰئکۃ فیأتون بہ و یعارضون الرسول فی کلامہ۔ کیا ان کے پاس آسمان پر جانے کی کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ فرشتوں کی باتیں سن لیتے ہیں۔ اور آکر رسول (مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) کی کلام کی مخالفت کرتے ہیں اور اس پر اعتراض کرتے ہیں۔

== فَلْيَاْتِ..... یہ جملہ جواب شرط ہے اس سے قبل جملہ شرطیہ محذوف ہے یعنی اگر ایسا ہے (کہ ان کے پاس آسمانوں پر چڑھنے کے لئے کوئی زینہ ہے جس کے ذریعہ یہ اوپر چڑھ کر وہاں جو قضاوقدر کے فیصلے ہوتے ہیں انہیں سُن پاتے ہیں تو فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ تو ان میں سے ایسی باتیں سُن پا لینے والا اس پر روشن اور واضح دلیل پیش کرے۔

فَ جواب شرط کا ہے لِیَاْتِ بِ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب: چاہئے کہ وہ لائے، اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔

== مُسْتَمِعُهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ مستمع اسم فاعل واحد مذکر استماع (افتعال) مصدر خوب سننے والا۔ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔

== سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ: موصوف وصفت۔ سُلْطَانٌ برہان، دلیل۔ سند۔ قوت، زور یہاں مراد سند ہے۔ مُبِیْنٌ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِبَانَۃٌ (افعال) مصدر۔ کھلا ہوا۔ ظاہر۔ ظاہر کرنے والا۔

۵۲: ۳۹ = اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ : اَمْ منقطعہ انکار اور زجر و توبیخ کے لئے آیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی بے عقلی اور حماقت بیان فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ عقل کے اندھوں نے کیا بودی اور بے ڈھبی تقسیم کر رکھی ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کئے ہیں اور اللہ کے لئے بیٹیاں۔ حالانکہ اگر ان کے ہاں بیٹیاں پیدا ہو جائیں تو شرم کے مارے منہ نہیں دکھاتے عجب ذہنیت ہے کہ جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں وہ اللہ کے حصے میں ڈال دیتے ہیں۔

فَائِدَہ:۔ اوپر مشرکین کو صیغہ غائب سے خطاب کیا جا رہا ہے اس آیت میں اَمْ منقطعہ کے زجر و توبیخ کی شدت کے اظہار کے لئے صیغۂ حاضر استعمال ہوا ہے یعنی اللہ کی طرف سے ان کی حماقت اور سفیہ العقلی کو ان کے ذہن نشین کرانے کے لئے سامنے لا کھڑا کر کے ان سے بلاواسطہ خطاب کیا کہ تم بڑے ہی بے وقوف ہو جو ایسی تقسیم کو اختیار کرتے ہو۔ اگلی ہی آیت میں پھر حاضر سے غیبت کی طرف التفات مزید زجر و توبیخ میں شدت پیدا کرنے کے لئے ہے کہ چلو ہٹو میری نظر سے دور ہو جاؤ۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ بالمواجہ تم سے کلام کیا جائے۔

= لَهُ میں ضمیر واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔

۵۲: ۴۰ = اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا۔ یہاں پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کی طرف رجوع ہے (آیت نمبر ۳۱ کے بعد) اور کفار سے نفرت کی بنا پر مخاطب سے غائب کی طرف التفات ہے۔ (ملاحظہ ہو آیت نمبر ۵۲: ۳۹ متذکرہ بالا)

کیا تبلیغ کے سلسلہ میں آپ نے ان سے کسی اجر کا مطالبہ کیا ہے۔ اَمْ یہاں بھی استفہامیہ انکار کے لئے ہے۔

= فَهُمْ میں فَ سببیہ ہے ای لِاَجْلِ ذٰلِكَ (اور) اس وجہ سے وہ ......

= مَغْرَمٍ۔ اَلْغُرْمُ وَالْغَرَامَةُ سے مصدر میمی ہے۔ اَلْغُرْمُ (مفت کا تاوان، جرمانہ) وہ مالی نقصان جو کسی قسم کی خیانت یا جنایت (جرم) کا ارتکاب کئے بغیر انسان کو اٹھانا پڑے۔ غَرِمَ كَذَا غُرْمًا وَ مَغْرَمًا فلاں نے نقصان اٹھایا۔ اُغْرِمَ فُلَانٌ غَرَامَةً اس پر تاوان پڑ گیا۔

قرآن مجید میں ہے وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا (۹: ۹۸) جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُسے تاوان سمجھتے ہیں۔

= مُثْقَلُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر اِثْقَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ گراں بار۔ بوجھ سے

دبے ہوئے۔ کہ وہ تاوان کے بوجھ کے نیچے دبے ہوتے ہیں ۔

۵۲ : ۴۱ == اَمْ : استفہام انکاری کے لئے ہے

== اَلْغَیْبُ سے مراد کیا ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں :۔

ا:۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک الغیب سے مراد لوح محفوظ ہے کہ جس میں تمام غائبات کا اندراج ہوتا ہے فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ کہ جہاں سے وہ لکھ لیتے ہیں ۔ بیضاوی کا بھی یہی قول ہے

۲:۔ قتادہ نے کہا ہے کہ یہ جواب ہے کافروں کے قول کا ۔ کافروں نے کہا تھا کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۔ اللہ نے اس کا جواب دیا ۔ کیا ان کو علم غیب ہے کہ (حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے پہلے مرجائیں گے اور ان کا کوئی نشان باقی نہ رہیگا اس صورت میں فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ کا ترجمہ ہوگا ۔ جس کی بنا پر وہ فیصلہ دے رہے ہیں ۔

يَكْتُبُوْنَ بمعنی يَحْكُمُوْنَ ہے ۔

۵۲ : ۴۲ == اَمْ استفہامیہ ۔ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۔ يُرِيْدُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ۔ اِرَادَةٌ (باب افعال) مصدر ۔ وہ ارادہ رکھتے ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں ۔ كَيْدًا چالاکی ۔ فریب داؤ پیچ ۔ تدبیر (اچھی ہو یا بُری) كَادَ يَكِيْدُ (باب ضرب) مصدر منصوب بوجہ مفعول ہے جملہ کا ترجمہ ہوگا : کیا یہ کوئی داؤ کرنا چاہتے ہیں (آپ کے خلاف یا دین کے خلاف)

يُرِيْدُوْنَ میں ضمیر فاعل کفار مکہ کے لئے ہے جو اپنے چوپال یا ندوہ میں بیٹھ کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یا اس کے دین کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے ۔ ان ہی کفار کے متعلق ارشاد ہے کہ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ آخر یہی کفار خود اپنے ہی داؤں میں آنے والے ہیں ۔

فَالَّذِيْنَ میں فَ انجام کار کو ظاہر کرنے کے لئے ہے ۔ الذین کفروا موصول وصلہ مل کر مبتداء ، بمعنی کافر لوگ جو اسلام اور داعیٔ الی الاسلام کے خلاف بُری تدبیریں کیا کرتے تھے ۔ هُمْ ضمیر کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے ۔ الْمَكِيْدُوْنَ مبتدار کی خبر ہے ۔

المکیدون ۔ اسم مفعول جمع مذکر ۔ المکید واحد كَيْدٌ (مادّہ) مغلوب اور ہلاک ہونے والے ۔ مکر کی سزا میں گرفتار ۔ داؤں میں پھنسنے والے ۔

۵۲ : ۴۳ == اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۔ اَمْ استفہام انکاری کے لئے ہے ۔

== سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ : اس کی دو صورتیں ہیں :۔

ا:۔ اگر عَمَّا جو کہ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے اس میں مَا مصدریہ ہے تو ترجمہ ہوگا :

اللہ تعالیٰ اس کی شرکت سے پاک ہے جسے وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۵۲:۴۴ == وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا .... الآیۃ۔ میں واوٗ حالیہ ہے اور جملہ مابعد ماقبل سے حال ہے، اور ہٹ دھرمی اور ایمان و ایقان کے فقدان کی وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ اگر آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھ لیں تو یہ کہیں گے یہ تو بادل ہے تہ بر تہ۔

اِنْ يَّرَوْا ۔ اِنْ شرطیہ ہے يَرَوْا مضارع مجزوم جمع مذکر غائب رُؤْيَةٌ (باب فتح) مصدر۔ اگر وہ دیکھ لیں۔

كِسْفًا جمع كِسْفَةٌ مفرد۔ اَكْسَافٌ و كُسُوْفٌ جمع الجمع ٹکڑے، كَسَفَ (باب ضرب) متعدی بھی ہے اور لازمی بھی۔ كَسَفَ الثَّوْبَ کپڑا کاٹ دیا۔ یا پھاڑ دیا۔ كَسَفَ الشَّمْسُ سورج گرہن ہو گیا۔ تمام قرآن مجید میں كِسْفًا یا كِسَفًا جہاں کہیں آیا ہے بمعنی جمع و مفرد پڑھا گیا ہے ماسوائے اس آیت کے کہ یہاں بمعنی مفرد پڑھا جاتا ہے۔

== سَاقِطًا اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ سُقُوْطٌ (باب نصر) مصدر سے گرنے والا۔ منصوب بوجہ حال ہونے کے۔ گرتا ہوا۔ تنوین تفخیم (عظمت) کے لئے ہے ای كِسْفًا عَظِيْمًا۔ ایک بڑا ٹکڑا۔

== يَقُوْلُوْا۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ صیغہ جمع مذکر غائب، وہ کہیں گے۔

== سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۔ ای هٰذَا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۔ سَحَابٌ بادل ۔ موصوف مَرْكُوْمٌ اسم مفعول واحد مذکر، رَكْمٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی کسی چیز کو ایک دوسرے کے اوپر لگا کر ڈھیر کر دینے کے ہیں، جس طرح ریت کا ٹیلہ ہوتا ہے۔ تہ بر تہ گاڑھا بادل۔ بادل جب سخت گھنا اور تاریک ہو تو اسے سحاب مرکوم کہتے ہیں۔ مرکوم صفت ہے سحابٌ کی۔

مشرکوں نے کہا تھا کہ۔ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (۲۶: ۱۸۷) ہم پر آسمان سے عذاب کا ایک ٹکڑا گرا دو۔ اگر تم سچے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر ان پر اوپر سے عذاب کا کوئی ٹکڑا آبھی جائے تو یہ اس کو تہ بر تہ بادل قرار دیں گے۔ جیسے قوم عاد نے جب سامنے سے بادل آتا دیکھا تھا تو کہا تھا کہ۔ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا (۴۶: ۲۴) کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہیگا۔ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (ایضًا) (نہیں) بلکہ (یہ) وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے یعنی آندھی

جس میں درد دینے والا عذاب بھرا ہوا ہے:

۵۲:۴۵ = ذَرْهُمْ۔ ذَرْ: امر واحد مذکر حاضر، وَذْرٌ (باب سمع، فتح، مصدر بمعنی چھوڑنا۔ اس کا صرف مضارع یا امر استعمال ہوتا ہے هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب تو ان کو چھوڑ۔ پس ان کو چھوڑ دو)

قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۷:۱۸۶) اور وہ ان (گمراہوں) کو چھوڑے رکھتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں۔

= حَتّٰى يُلٰقُوْا۔ حَتّٰى وقت کی انتہا کے اظہار کے لئے ہے۔ یہاں تک۔
يُلٰقُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل حَتّٰى۔ جمع مذکر غائب، مُلَاقَاةٌ (مفاعلة) مصدر۔ (حتی کہ) وہ پالیں۔ وہ مل جائیں۔ لقی مادہ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ (۷:۴۰) یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے۔

= يَوْمَهُمُ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر يُلٰقُوْا کا مفعول۔

= الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُوْنَ: متعلق يَوْمَ، فِيهِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع يَوْمَ ہے

= يُصْعَقُوْنَ، مضارع مجہول۔ جمع مذکر غائب: صَعِقٌ (باب سمع) مصدر۔ صاعقہ کے اصل معنی فضا میں سخت آواز کے ہیں۔ پھر کبھی (۱) اس آواز سے صرف آگ ہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ارشاد ہے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ (۱۳:۱۳) اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ (۲) اور کبھی یہ عذاب کا باعث بنتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (۴۱:۱۳) میں تم کو مہلک عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر وہ عذاب آیا تھا۔ اور (۳) کبھی یہ موت اور ہلاکت کا سبب بنتی ہے جیسا کہ فرمایا فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (۳۹:۶۸) تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب کے سب مرجائیں گے۔

اور جگہ آیا ہے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ (۵۱:۴۴) سو تم کو موت نے آپکڑا۔ گویا صاعقہ (فضا میں ہولناک آواز) کبھی صرف آگ ہی پیدا کرتی ہے (بجلی کی کوندکی صورت میں) اور کبھی وہ آواز عذاب اور موت کا سبب بن جاتی ہے۔

اکثر علماء کے نزدیک يُصْعَقُوْنَ بمعنی يَمُوْتُوْنَ ہے ترجمہ آیت کا یوں ہوگا:۔

پس اے نبی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس میں یہ مار گرائے جائیں گے۔ (ترجمہ مودودی)

الیسر التفاسیر میں ہے وھو یوم موتھم یہ ان کی موت کا دن ہے۔

۵۲: ۴۶ = يَوْمَ لَا يُغْنِي: بدل ہے يَوْمَهُمُ سے۔ یعنی وہ دن جب ان کی فریب کاری ان کے کسی کام نہ آئے گی۔

لَا يُغْنِي مضارع منفی واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ کام نہ آئے گا۔ فائدہ نہیں پہنچائے گا، دفع نہیں کرے گا:

= كَيْدُهُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کی چال۔ ان کی تدبیر، ان کی فریب کاری:

= شَيْئًا: یہ مفعول مطلق ہے یعنی کسی قسم کا فائدہ (مفعول بہ نہیں ہے)

= وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ يُنْصَرُونَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب: نَصْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔

۵۲: ۴۷ = لِلَّذِينَ ظَلَمُوا سے عام ظالم مراد ہیں یا مخصوص افراد۔ دونوں قول صحیح ہیں

= عَذَابًا دُونَ ذٰلِكَ یعنی مرنے سے پہلے دنیا میں ہی عذاب ان پر آجائے گا:

جیساکہ سورۃ السجدہ میں ہے وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۳۲: ۲۱) اور ہم ان کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا مزہ بھی چکھائیں گے شاید کہ وہ (ہماری طرف) لوٹ آئیں)

يَوْمَ يُصْعَقُونَ (آیت نمبر ۴۵) کے بارہ میں مختلف اقوال کے لحاظ سے آیت ہذا میں دُونَ ذٰلِكَ کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں۔

(۱) مثلاً حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک اس سے مراد بدر کے دن کافروں کا مارا جانا ہے

(۲) مجاہدؒ کے نزدیک بھوک اور ہفت سالہ قحط مراد ہے۔

(۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سے عذاب قبر مراد ہے۔ (تفسیر مظہری)

ذٰلِكَ کا اشارہ عذاب یوم فِيهِ يُصْعَقُونَ کی طرف ہے۔

۵۲: ۴۸ = اِصْبِرْ امر واحد مذکر حاضر۔ صَبْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ تو صبر کر تو استقلال سے رہ۔ تو اپنے آپ کو روکے رکھ۔

= لِحُكْمِ رَبِّكَ: میں لام تعلیل کی ہے تو اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کر:

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں :۔
۱:۔ آپ اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کریں۔ یعنی صبر کے ساتھ انتظار کرو۔
۲:۔ آپ کے رب نے جو آپ کو حکم دے رکھا ہے صبر و استقامت کے ساتھ اس پر ڈٹے رہو
مطلب یہ ہے کہ ان کفار کے ساتھ معاملہ میں آپ کو بڑی محنت کرنا پڑے گی یا کہ پڑ رہی ہے بڑے بڑے دکھ سہنے پڑیں گے۔ بڑی مصیبتیں برداشت کرنا ہوں گی مگر آپ صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اپنا کام پوری دلجمعی سے سرانجام دیتے رہیں آخرکار فتح و کامرانی آپ ہی کی ہو گی اور آپ بغیر کسی گزند کے فتحیاب ہوں گے کیونکہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔
= ۳:۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کے عذاب کا حکم دے رکھا ہے آپ وقوع عذاب تک صبر کریں۔
= فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا: ای فی حفظنا۔ ہماری حفاظت میں، ہماری نگہداشت میں زجاج رح نے کہا ہے کہ :۔ آپ ایسے مقام پر ہیں کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں اور آپ کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یہ لوگ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکیں گے۔ خلاصہ یہ کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں۔ اَعْيُنٌ، عَيْنٌ کی جمع ہے نا جمع متکلم کی ضمیر اظہار عظمت کے لئے ہے اور جمع متکلم کے لحاظ سے اَعْيُنٌ کو بھی بصیغہ جمع استعمال کیا۔
یا یوں کہا جائے کہ اَعْيُنٌ کو بصورت جمع مبالغہ کے لئے ذکر کیا اور یہ بتایا ہے کہ ہمارے پاس آپ کی حفاظت کے بہت سے اسباب ہیں (تفسیر مظہری)
= حِيْنَ ۔ وقت، زمانہ، مدت۔ اس کی جمع اَحْيَانٌ ہے تَقُوْمُ مضارع واحد مذکر حاضر۔ قیام (باب نصر) مصدر۔ تو کھڑا ہو وے۔ تو اٹھے۔ تو کھڑا ہوتا ہے، تو اٹھتا ہے حِيْنَ تَقُوْمُ جس وقت تو اٹھے۔
حِيْنَ تَقُوْمُ۔ ای من ای مکان قُمْتَ او من مَنَامِكَ؛ او الی الصلوٰۃ
(جب بھی) جب کسی مجلس میں سے یا کسی بھی مقام (بیضاوی)
(جب بھی) جب کسی مجلس سے یا مقام سے تو اٹھے یا اپنی نیند سے (بیدار ہو) یا نماز کے لئے کھڑا ہو۔
مطلب یہ کہ آپ جب بھی کسی کام کے لئے کھڑے ہوں یا کسی مجلس سے اٹھیں تو اپنے رب کی پاکی بیان کیا کریں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے۔ جسے ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے:۔

من جلس فی مجلس وکثر فیہ لغطہ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ (جو کسی مجلس میں بیٹھتا ہے اور خوب گپیں ہانکتا ہے لیکن اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہتا ہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ ...... الخ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں جو اس سے گناہ ہوئے بخش دیتا ہے:

۵۲ : ۴۹ = وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ: ای فسبحہ من الیل وادبار النجوم۔ اور اس کی تسبیح کیجئے رات کے کسی حصہ میں اور اس وقت بھی جب ستارے ڈوب رہے ہوں۔

مِنْ تبعیضیہ ہے۔ رات کا بعض حصہ۔ رات کو تسبیح سے مراد ہے کہ نماز پڑھو۔ مقاتل رحؒ نے کہا کہ اس سے مغرب اور عشار کی نماز مراد ہے، میں کہتا ہوں بظاہر تہجد مراد لینا اچھا ہے آیت میں نماز شب کا خصوصی ذکر اس لئے کیا کہ رات کی عبادت نفس پر بڑی شاق گذرتی ہے اور دکھاوے کا شبہ نہیں ہوتا۔ (تفسیر مظہری)

= اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ط اِدْبَارٌ بروزن افعالٌ مصدر ہے۔ پیٹھ پھیرنا۔ ای وقت ادبار النجوم من اخر الیل اخیر شب تاروں کے ڈھلنے کے وقت۔ غیبتہا بضوء الصبح صبح کی لو سے ستاروں کا ماند پڑجانا اور گم ہوجانا (روح المعانی) اذا غربت او خفیت جب ستارے ماند پڑجائیں یا غروب ہوجائیں۔ (بیضاوی)

ادبار النجوم کے وقت کی تسبیح سے مراد فجر کی نماز کی دو سنتیں ہیں۔ ای رکعتا الفجر فجر کی دو سنتیں (روح المعانی) او صلاۃ الفجر (مدارک التنزیل)

اِدْبَارَ النُّجُوْمِ۔ میں اِدْبَارَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۵۳) سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۶۲)

۵۳ : ۱ = وَالنَّجْمِ : واؤ قسمیہ ہے۔ اِذَا۔ جب، جس وقت، ناگہاں۔ ظرف زمان ہے زمانہ مستقبل پر بھی دلالت کرتا ہے کبھی زمانہ ماضی کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا (۶۲ : ۱۱) اور جب ان لوگوں نے سودا بکتا یا سودا ہوتے دیکھا تو جھٹک کر اِدھر اُدھر چل دیئے۔

اور اگر اِذَا قسم کے بعد واقع ہو تو پھر زمانہ حال کے لئے آتا ہے جیسا کہ آیت زیر غور میں ہے۔ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (۵۳ : ۱) اور قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے۔ جب وہ غائب ہو جائے۔

= هَوٰى ماضی واحد مذکر غائب هوی مادہ سے مصدر۔ هَوِيٌّ هَ کی فتح سے باب ضرب سے بمعنی (ستارہ کا طلوع ہونا۔ اور مصدر هُوِيٌّ (ھ کے ضمہ سے) باب ضرب سے بمعنی (ستارہ کا) غروب ہونا مستعمل ہے۔ چونکہ ہر دو مصادر میں هَوٰى يَهْوِىْ (ماضی اور مضارع) کی ایک ہی صورت ہے لہٰذا هَوٰى بمعنی (ستارہ کا) طلوع ہونا یا غروب ہونا ہر دو طرح جائز ہے اور دونوں معانی بھی ایک ہی صیغہ میں لئے جا سکتے ہیں یعنی (ستارہ کا) طلوع و غروب ہونا۔

الهَوٰى (باب سمع) کے معنی خواہشات نفسانی کی طرف مائل ہونے کے ہیں اور جو نفسانی خواہش میں مبتلا ہو اسے بھی هَوِيٌّ کہہ دیتے ہیں کیونکہ خواہشات نفسانی انسان کو اس کے شرف و منزلت کے مقام سے گرا کر مصائب میں مبتلا کر دیتی ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى: قسم ہے تارے کی جب وہ طلوع ہو یا غروب ہو جائے، النجم مقسم بہ ہے۔

اَلنَّجْم کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱)۔ جمہور کا قول ہے کہ اس سے مراد ستارہ ہے پھر اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔
۱۔ بعض کے نزدیک یہ کوئی خاص ستارہ نہیں بلکہ جنس مراد ہے یعنی ہر ایک ستارہ ۔
۲۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ثریا ستارہ ہے کلام عرب میں **النجم** بول کر یہی مراد لیتے ہیں ۔
۳۔ بعض کا خیال ہے کہ اس سے مراد شعریٰ ستارہ ہے قرآن مجید میں ہے وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى (۵۳:۴۹) اور یہ کہ وہی شعریٰ کا مالک ہے :
۴۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے زہرہ مُراد ہے،
بہرکیف ایک ستارہ خاص ہو یا عام مگر ستارہ مراد لینا ایک قول ہے ۔
(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد زمین پر پھیلنے والی بیلیں ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ہے **وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ** (۵۵ : ۶) اور بیلیں اور درخت (ہر دو) سجدہ کر رہے ہیں۔
(۳) تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو ظلماتِ عالم میں روشنی دینے کے سبب بطور استعارہ کے ستارہ کہنا بہت ہی ٹھیک ہے :
(۴) چوتھا قول یہ ہے کہ:۔ النجم سے مراد قرآن شریف ہے تنجیم کے معنی ہیں تفرق اور قرآن مجید ٹکڑے ٹکڑے یعنی تھوڑا تھوڑا ہو کر نازل ہوا ہے ۔
اب نجم کے کوئی معنی ہی لے لو مگر **اِذَا هَوٰى** (جب کہ وہ جھکے) سے اسی کے مناسب معنی مراد لئے جائیں گے ۔ ستاروں کا جھکنا طلوع و غروب جو خدا کی شانِ جبروت بتاتا ہے ۔ زمین کی وہ بوٹیاں جن کو درخت نہیں کہتے ان کا جھکنا وہی جھکنا ہے جو ہوا سے سربسجود ہو کر اس کی شانِ یکتائی بتایا کرتی ہیں۔ قرآن کا جھکنا اس کا اوپر سے نازل ہونا ہے ۔ رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جھکنا رکوع و سجود کرنا ہے۔ جو خدا کے نزدیک ایک عمدہ حالت ہے اور آپ کا جھکنا ذات باری تعالیٰ کی طرف منازلِ قربت طے کرنا ہے ۔
(۵) پانچواں قول یہ ہے کہ بعض عرفاء (صوفیہ) کے نزدیک **النجم** کے معنی بندہ کا دل ہے جو ظلمات ہیولانیہ میں خدا تعالیٰ کا چمکتا ستارہ ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، تو اس میں اور بھی روشنی آجاتی ہے جس سے وہ حق اور باطل میں تمیز کرنے پر بخوبی قادر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر حقانی)
۵۳:۲ = مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى : یہ جواب قسم ہے اور مَا نافیہ ہے

= ضَلَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ضَلَالٌ باب ضرب مصدر سے۔ متعدد معنی میں مستعمل ہے:۔
مثلاً بمعنی گمراہ ہونا۔ بہکنا۔ راہ سے دور جا پڑنا۔ کھو جانا۔ ضائع ہو جانا۔ گم ہونا ہلاک ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔
سیدھے راستہ سے روگردانی کو ضلال کہتے ہیں۔ یہ ہدایت کی ضد ہے راستہ سے روگردانی دانستہ ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ؛ اس کو ضلال کہتے ہیں افعال و اقوال اور عقائد کی غلطی کے لئے ضلال ہی مستعمل ہے۔ جب کہ غوایۃً خاصتاً اعتقادی غلطی کو کہتے ہیں۔
مَا ضَلَّ نہیں بھٹکا وہ۔ وَمَا غَوٰی اور نہ وہ کسی اعتقادی غلطی کا مرتکب ہوا ہے
غَوٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ غَیٌّ باب ضرب مصدر سے مَا غَوٰی وہ گمراہ نہیں ہوا۔ وہ اعتقاد میں نہیں بھٹکا۔ وہ نہیں بہکا۔ اَغْوٰی بمعنی گمراہ کرنا۔
مدارک التنزیل میں ہے:۔
الفرق بین الضلال والغیّ ان الضلال ھو ان لا یجد السالک الیٰ مقصدہٖ طریقاً اصلاً۔ والغیّ ان لا یکون لہ طریق الیٰ مقصدہٖ مستقیم
ضلال اور غی میں فرق یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد کا صحیح راستہ نہ پائے اور غوایۃ یہ ہے کہ اس کے مقصد کی طرف کوئی سیدھا راستہ نہ ہو۔
= صَاحِبُکُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ تمہارا صاحب، تمہارا ساتھی، تمہارا رفیق۔
صاحب صرف اس ساتھی کو کہا جاتا ہے کہ جس کی رفاقت اور سنگت بکثرت ہو۔
یہاں کُمْ کا خطاب کفار کی جانب ہے اور صاحب سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
راغب رح نے لکھا ہے کہ:۔
یہاں صاحب کہہ کر کفار کو اس امر پر تنبیہ کرنا ہے کہ تم ان کے ساتھ رہ چکے ہو، ان کا تجربہ کر چکے ہو۔ اور ان کے ظاہر و باطن کو پہچان چکے ہو۔ اور پھر بھی تم نے ان میں کوئی خرابی یا دیوانگی نہیں پائی۔
۵۳: ۳ = مَا یَنْطِقُ مضارع منفی واحد مذکر غائب نَطْقٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ نہیں بات کرتا ہے۔ وہ نہیں کلام کرتا ہے۔

= عَنِ الْهَوٰى : عَنْ حرف جار۔ الْهَوٰى مجرور۔ اسم ومصدر (باب سمع) اس کے معنی خواہشاتِ نفسانی کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔ ناجائز نفسانی خواہش، ناجائز رغبت۔ عَنِ الْهَوٰى۔ اپنی ذاتی خواہش کی بنا پر۔

وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اور نہ وہ اپنی خواہشِ نفس سے کوئی بات کرتا ہے یہ جملہ مستانفہ ہے اور جملہ سابقہ کی دلیل ہے اور تقدیر کلام یوں ہے وکیف یضل او یغوی وھو لا ینطق عن الھوٰی۔ وہ کیسے گمراہ ہوسکتا ہے یا بہک سکتا ہے جب کہ وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کرتا ہی نہیں۔

= اِنْ هُوَ: میں ان نافیہ ہے هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن ہے

= اِلَّا حرف استثناء وَحْيٌ ای وحی الٰھی موصوف يُوْحٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وحیٌ کی صفت۔ ای وَحْيٌ يُوْحٰى من اللہ تعالیٰ۔ یہ جملہ، جملہ سابقہ مَا ینطق عن الھوٰی کی تاکید کے لئے ہے۔

جملہ کا مطلب :۔ ما القران اوالذی ینطق بِہٖ الا وحی یوحیہ اللہ الیہ۔ قرآن یا جو ارشاد فرماتے ہیں وہ ماسوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے اور کچھ نہیں (بیضاوی)

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا مطلب فرماتے ہیں :۔

ان کا ارشاد خالص وحی ہے جو ان کو بھیجی جاتی ہے۔ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ اس جملہ میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو یہ ثابت کرتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے اجتہاد سے کلام نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کی تائید اس جملہ سے ہو رہی ہے

فَائِدَہ : بعض کے نزدیک هُوَ کا مرجع صرف قرآن مجید ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ جو بات بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زبانِ مبارک سے نکلتی ہے وہ سب وحی ہے اور وحی کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ جب معانی اور کلمات سب منزل من اللہ ہوں اُسے وحی جلی کہتے ہیں۔ جو کہ قرآن مجید کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے (اسے وحی ناطق بھی کہتے ہیں)

۲:۔ اور جب معانی کا نزول تو منجانب اللہ ہو لیکن ان کو الفاظ کا جامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خود پہنایا ہو اسے وحی خفی یا غیر متلوّ کہا جاتا ہے جیسے احادیث طیّبہ (ضیاء القرآن)

۵۳: ۵ = عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی۔ عَلَّمَ فعل، شَدِیْدُ الْقُوٰی فاعل ہٗ ضمیر مفعول اوّل القراٰن محذوف مفعول ثانی، ایک بڑے طاقتور (فرشتہ) نے ان کو تعلیم قرآن کی،،

ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

شَدِیْدُ الْقُوٰی۔ شَدِیْدٌ سخت مستحکم، پکا، مضبوط، شَدٌّ سے بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے ــــ مضاف، الْقُوٰی جمع قُوَّۃٌ واحد طاقتیں۔ سخت اور مضبوط قوتوں والا

اس سے مراد عام مفسرین کے نزدیک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کو قرآن سکھایا۔

فَائِدَہ:۔ اس آیت سے لے کر لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی آیت ۱۶ تک کی تفسیر میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ ایسی روایات بھی موجود ہیں کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ عہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ان آیات کے بارے میں اختلاف رہا ہے

جہاں تک آیات کی نصوص کا تعلق ہے ان سے دونوں مفہوم اخذ کئے جا سکتے ہیں اور کوئی ایسی حدیث مرفوع بھی موجود نہیں جو ان آیات کے مفہوم کو متعین کر دے۔ ورنہ ایسے ارشاد نبوی کی موجودگی میں ایسا اختلاف سرے سے رونما ہی نہ ہوتا۔

اسی طرح بعد میں آنے والے علماء ان آیات کے بارے میں دو گروہوں میں منقسم ہیں اپنی دیانتدارانہ تحقیق کی روشنی میں ہمیں یہ حق تو پہنچتا ہے کہ ان دو قولوں میں سے کوئی ایک قول اختیار کر لیں لیکن ہمیں یہ حق ہرگز نہیں پہنچتا کہ دوسرے قول کے قائلین کے بارہ میں ہم کسی بدگمانی کا شکار ہوں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

مزید تشریح و وضاحت یا ہر دو فریقین کے دلائل مستند تفاسیر میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں ہم نے ذیل میں عام مفسرین کی رائے کو اختیار کیا ہے،،

عام مفسرین کے نزدیک شَدِیْدُ الْقُوٰی سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ اور جگہ ارشاد ربانی ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۝ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ۝ (۸۱: ۱۹: ۲۰) کہ یہ (قرآن) ایک معزز قاصد کا لایا ہوا ہے جو قوت والا ہے، مالکِ عرش کے ہاں عزت والا ہے (قاصد یعنی حضرت جبرائیل کو ذِیْ قُوَّۃٍ بیان فرمایا۔

۵۳: ۶ = ذُوْ مِرَّۃٍ، مضاف مضاف الیہ، صاحب مِرَّۃٍ۔ مِرَّۃٍ خوش منظری

خوبصورتی وبزرگی، اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور جس طرح رسُولِ لبشری (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اعلیٰ انسانی قوتوں کے حامل، انتہائی حسین وجمیل، اور بہترین علوم وکمالات کے ساتھ متصف تھے، اسی طرح اس آیت میں رسولِ ملکی (حضرت جبرائیل) کو بھی ایسی صفات کا حامل فرمایا گیا ہے کہ وہ خوش منظر، خوبصورت وبزرگ اور شدید القویٰ فرشتہ ہے جس نے بحکم الٰہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی۔ (کما حقق ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ — (قاموس القرآن)

اَمْرَرْتُ الْحَبْلَ کے معنی رسّی بٹنے کے ہیں اور بٹی ہوئی رسّی کو مَرِیْر یا مُمَرٌّ کہا جاتا ہے اسی سے فُلَانٌ ذُوْ مِرَّۃٍ کا محاورہ ہے جس کے معنی طاقت ور اور توانا کے ہیں ذُوْ مِرَّۃٍ یعنی طاقتور (راغب)

مِرَّۃٍ اصل میں رسی کو بٹنے اور بل دے کر پختہ کرنے اور مضبوط بنانے کے ہیں اس لئے ذُوْ مِرَّۃٍ کا معنی طاقت ور اور زور آور کیا گیا ہے۔ یہ لفظ ذہنی اور جسمانی دونوں قوتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی لئے حکیم اور دانا کو بھی ذُوْ مِرَّۃٍ کہتے ہیں۔

قرطبیؒ لکھتے ہیں:۔

وقال: قطرب: تقول العرب لکل جزل الرائ حصیف العقل ذومرّۃٍ

عرب ہر عمدہ رائے والے اور پختہ عقل والے کو ذُوْ مِرَّۃٍ بولتے ہیں۔

شدید القویٰ سے حضرت جبرائیل کی جسمانی قوتوں کا بیان ہے اور ذو مرّۃ سے ان کی دانشمندی اور عقل کا بیان ہے۔

= فَاسْتَوٰی۔ ف عاطفہ، استویٰ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے قصد کیا اس نے قرار پکڑا۔ وہ سنبھل گیا۔ وہ چڑھا۔ وہ سیدھا بیٹھا۔ اِسْتِوَاءٌ (افتعال) مصدر۔ یہاں بمعنی سیدھا بیٹھا۔

اللہ تعالیٰ کے استوار علی العرش کے سلسلہ میں — استواء کا ترجمہ اکثر محققین نے تمکن واستقرار۔ یعنی قرار پکڑنے اور قائم ہونے سے کیا ہے، مطلب یہ کہ تختِ حکومت پر اس طرح قابض ہونا کہ اس کا کوئی حصّہ اور کوئی گوشہ حیطۂ اقتدار سے باہر نہ ہو۔ اور نہ قبضہ وتسلط میں کسی قسم کی کوئی مزاحمت اور گڑبڑ ہو۔ غرض سب کام اور انتظام درست ہو۔

۵۳: ۷ = وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی واؤ حالیہ ہے هُوَ کا مرجع جبرائیل ہے۔ اُفُقِ الْاَعْلٰی موصوف وصفت اُفُق اس کنارے کو کہتے ہیں جہاں زمین اور آسمان

آپس میں ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اَعْلٰی بمعنی بلند۔ مطلب یہ کہ:۔ پھر وہ سیدھا بیٹھا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا۔ (یہاں اونچا کنارہ وہ ہوگا جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے)

۵۳: ۸ == ثُمَّ: التراخی فی الوقت کے لئے ہے۔ یعنی پھر

== دَنَا: ماضی واحد مذکر غائب دُنُوٌّ (باب نصر) مصدر۔ وہ نزدیک ہوا۔ وہ قریب ہوا اسی سے ہے دُنْیَا۔ یعنی عالمِ دُنیا۔ جو افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ بہت نزدیک۔ دَنَا کا فاعل جبرائیل ہے۔

== فَتَدَلّٰی۔ فَ عاطفہ، تَدَلّٰی: ماضی واحد مذکر غائب تَدَلِّیٌ تَفَعُّلٌ) مصدر وہ اتر آیا۔ وہ نزدیک ہوا۔ تَدَلّٰی کا معنی کسی بلند چیز کا نیچے کی طرف اس طرح لٹکنا کہ اس کا تعلق اپنی اصلی جگہ سے بھی قائم رہے۔ جب ڈول کو کنویں میں لٹکایا جاتا ہے اور اس کی رسی لٹکانے والے نے پکڑ رکھی ہو تو کہتے ہیں اَدْلٰی دَلْوًا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اصل التدلّٰی: النزولُ الی الشیٔ حتی یقرب منه۔ کہ اس کا اصل معنی ہے کسی چیز کی طرف اترنا یہاں تک کہ اس کے نزدیک ہوجائے۔

اس صورت میں آیت کا مفہوم ہوگا:۔

کہ جبرائیل جو اپنی اصلی صورت میں اپنے چھ سو پروں سمیت شرقی افق پر نمودار ہوئے تھے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بالکل قریب ہوگئے۔

دَنٰی کی طرح تَدَلّٰی کا فاعل بھی جبریل ہے۔

۵۳: ۹ == فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ۔ اس میں کان کا اسم محذوف ہے، تقدیر کلام یوں ہے فَكَانَ مقدار ما بینھما قاب قوسین۔ کان فعل ناقص مقدار (اسم کان محذوف) قَابَ قوسین خبر کان۔

قَابَ (ق و ب مادہ) سے معنی کمان کے درمیان والے حصہ کو کہتے ہیں۔ مقبض (مٹھ) سے لے کر ایک گوشہ کمان تک کے فاصلہ کے ہیں۔ اور قوس کی طرف اضافت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی ایک قوس کی مقدار یا فاصلہ۔

القوس: قطعة من الدائرة۔ دائرہ کے کسی حصہ کو قوس کہتے ہیں۔ القوس عام طور پر اس آلہ کو کہتے ہیں جس سے تیر پھینکے جاتے ہیں۔ اٰلة علی هیئة هلال ترمی بها السهام۔ ہلال کی شکل کا آلہ جس سے تیر پھینکے جاتے ہیں۔

قَابَ قَوْسَيْنِ دو قوس کی مقدار۔ یعنی ایک کمان ۔
لغات القرآن میں اس کی تشریح یوں کی گئی ہے :۔
قَابَ : اندازہ۔ مقدار۔ یا کمان کے قبضہ سے نوک تک کا فاصلہ ۔یعنی آدھی کمان کی لمبائی۔ (تاج ، صحاح ، راغب ،معجم)

اہل عرب کسی مسافت کا اندازہ کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولتے تھے ۔ مثلاً کمان برابر۔ ایک نیزے کے برابر۔ ایک کوڑے کے برابر۔ ہاتھ برابر۔ بالشت برابر۔ انگلی برابر وغیرہ۔ آیت میں لفظی قلب کردیا گیا ہے اصل میں قَابَيْ قَوْسٍ تھا یعنی کمان کے دو قاب برابر۔ ایک کمان کے دو قاب ہوتے ہیں ۔یعنی وسطی قبضہ سے دونوں طرف کے حصے برابر ہوتے ہیں ۔ دو قاب پوری کمان کے برابر ہو گئے ۔(معجم القرآن)

صاحب منتہی الارب نے بھی آیت میں لفظی قلب نقل کیاہے۔ لیکن قَابَ کے عام معنی (اندازہ و مقدار بھی لکھا ہے ۔ محلی نے بھی مقدار ترجمہ کیا ہے .... مسکین علم اہل تفسیر نے لکھاہے کہ نہ قلب مکانی کی ضرورت ہے نہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ قرار دینے کی۔ کیونکہ اس جگہ کلام کی بنا اہل عرب کے رواج اور دستور پر ہے ۔ عرب میں جب دو شخص گہری دوستی اور ایک روح دو قالب ہونے کا پیمان باندھتے تھے تو ہر ایک اپنی کمان نکال کر لاتا تھا پھر دونوں کمانوں کو اس طرح ملادیا جاتا تھا کہ دونوں قبضے مل جاتے تھے ،گوشے مل جاتے تھے تانت مل جاتی تھی۔ گویا دونوں کمانیں جُڑ کر ایک ہو جاتی تھیں۔ پھر دونوں سے ملا کر ایک تیر پھینکا جاتا تھا۔ مطلب یہ ہوتا تھا کہ ،ہم دونوں ان دونوں کمانوں کی طرح ایک ہو گئے ....

اس صورت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان فاصلہ ثابت ہوگا جتنا دو کمانوں کو جوڑنے کے بعد دونوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی بالکل فاصلہ نہ رہے گا۔ دونوں کا بالکل متصل ہونا سمجھا جائے گا ۔ (واللہ اعلم)

= اَوْ اَدْنٰى ۔ اس جگہ اَوْ بمعنی یا (تشکیہ) نہیں ہے بلکہ اَوْ بمعنی بَلْ ہے جیسے کہ آیت وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۔ (۳۷ : ۱۴۷) اور ہم نے ان کو ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ (لوگوں) کی طرف (پیغمبر بناکر) بھیجا۔

اَدْنٰى ۔ افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر اَقْصٰى کے مقابلہ میں آتا ہے ۔ بہت نزدیک ۔قریب تر،

۵۳ : ۱۰ == فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى . فَ عاطفہ اَوْحٰى ماضی واحد مذکر غائب ضمیر فاعل یہاں بھی جبریل کی طرف راجع ہے ۔ پس اس نے وحی کی :

اِلٰى عَبْدِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے ۔ یعنی جبرائیل امین نے اللہ تعالیٰ کے بندے کی طرف وحی کی مَآ اَوْحٰى جو وحی کی : (مَا موصولہ ہے جو اس نے وحی کی) بعض نے پہلے اَوْحٰى کا فاعل جبرئیل اور دوسرے اَوْحٰى کا فاعل اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے اس وقت آیت کا ترجمہ ہوگا :۔

جبریل نے اللہ تعالیٰ کے بندے کو وحی کی جو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل پر وحی کی :

۵۳ : ۱۱ == مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۔ الفؤاد (ف ء د مادہ) بمعنی دل ۔ اس کی جمع اَفْئِدَةٌ ہے : مَا (دوسرا) موصولہ ہے ۔ رَاٰى ماضی واحد مذکر غائب اس کا صلہ ۔ موصول وصلہ مل کر مَا كَذَبَ کا مفعول ۔ جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جبرئیل کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا تو دل نے اس کی تصدیق کی ! کہ آنکھیں جو کچھ دیکھ رہی ہیں یہ ایک حقیقت ہے یہ واقعی جبرئیل ہے جو اپنی اصلی صورت میں نظر آرہا ہے نظر کا فریب نہیں ہے ۔ نگاہوں نے دھوکہ نہیں کھایا ۔ کہ حقیقت کچھ اور ہو ۔ اور نظر کچھ اور آرہا ہو ۔

۵۳ : ۱۲ == اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۔ ۔ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے فَ عاطفہ ہے کلام کی تقدیر یوں ہے اَتُكَذِّبُوْنَهٗ فَتُمَارُوْنَهٗ ۔ تُمَارُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر مُمَارَاةٌ مُفَاعَلَةٌ مصدر سے : (م ر ی ۔ مادّہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ کیا تم اس کو جھٹلاتے ہو اور اس سے جھگڑا کرتے ہو ۔ یعنی جس چیز کو وہ دیکھنے کا دعویٰ کر رہے ہیں تمہیں اس کا انکار یا تکذیب نہیں کرنا چاہئے ۔ اور نہ ہی جھگڑنا چاہئے ۔

قرآن مجید میں اور جگہ ہے فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا (۱۸ : ۲۲) تم ان کے معاملہ میں مت جھگڑنا ۔ مت گفتگو کرنا ۔

تُمَارُوْنَ ۔ مِرَاءٌ سے مشتق ہے مِرَاءٌ کا معنی جھگڑا کرنا ۔ مری الناقۃ دودھ نکالنے کے لئے اونٹنی کے تھن سہلانا ۔ باہم جھگڑنے والے بھی اپنے مخالف کی دلیلوں کو نکلوانا چاہتے ہیں ۔ اس لغوی معنی کی مناسبت سے مِرَاءٌ کا معنی ہوگیا جھگڑا کرنا ۔

(تفسیر مظہری)

عَلٰی مَا یَرٰی۔ اس چیز کے متعلق جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے مَا موصولہ اور یرٰی بمعنی رأی العین آنکھوں سے دیکھنا (رازی)

یرٰی صیغہ مضارع کا استعمال ماضی کے استحضار اور حکایت کے لئے

۵۳:۱۳ == وَلَقَدْ رَاٰہُ واؤ عاطفہ قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے لام تاکید مزید کے لئے۔ (انہوں نے تو اسے دوبارہ بھی دیکھا ہے) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

== نَزْلَۃً اُخْرٰی۔ موصوف وصفت ای مَرَّۃً اُخْرٰی دوسری مرتبہ۔ منصوب بوجہ مصدر ہے۔ کلام کی تقدیر یوں ہے وَلَقَدْ رَاٰہُ نَازِلًا نَزْلَۃً اُخْرٰی۔ اور اس نے تو اس کو دوبارہ بھی نازل ہوتے دیکھا ہے یا دوسری

۵۳:۱۴ == سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی اس ترکیب میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف کی گئی ہے سِدْرَۃ بیری کا درخت مُنْتَھٰی انتہاء، اختتام، آخری سرحد۔ آخری کنارہ۔ انتہاء سے مصدر میمی۔ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی بیری کا وہ درخت جو مادی جہان کی آخری سرحد پر ہے۔ یہ کیسا درخت ہے اس کی حقیقت کیا ہے اس کی شاخوں، پتوں اور پھلوں کی نوعیت کیا ہے ہمیں ان کی ماہیت کا علم نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ اعمال خلق پہنچنے کی یہ آخری حد ہے انتہائی حد ہے۔ یہاں پہنچ کر یہ اعمال ملائکہ سے لے لئے جاتے ہیں اور اوپر سے احکام اتر کر یہاں تک پہنچتے ہیں اور یہاں سے ملائکہ لے کر نیچے اترتے ہیں۔ گویا یہ مقام احکام الٰہی کے نزول اور اعمال خلق کے عروج کی آخری حد ہے۔ جو کچھ پرے ہے وہ غیب ہے۔

۵۳:۱۵ == عِنْدَھَا ھا ضمیر واحد مؤنث غائب سدرۃ کے لئے ہے اس کے پاس ہی۔

== جَنَّۃُ الْمَاْوٰی۔ جَنَّۃُ مضاف اَلْمَاْوٰی مضاف الیہ ماْوٰی، اَوٰی یَاْوِیْ کا مصدر۔ بمعنی قیام کرنا۔ سکونت پذیر ہونا۔ اور اسم ظرف بمعنی مقام، سکونت، ٹھکانا ہے باب افعال سے اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْوَاءٌ بمعنی کسی کو جگہ دینا۔ ٹھکانا دینا۔ یا رہنے کا مقام دینا۔ اَلْمَاْوٰی معرف باللام قرآن مجید میں صرف تین جگہ آیا ہے۔ اور ہر جگہ مصدری معنی ہے۔

جَنَّةُ الْمَاْوٰى قیام کرنے کی جنت ، اس جنت کو جنت الماویٰ کیوں کہتے ہیں علمائے کرام نے اس کی متعدد توجیہات کی ہیں ۔
۱: شہدار کی روحیں یہاں تشریف فرما ہیں ۔
۲: جبرائیل اور دوسرے ملائکہ کی یہ رہائش گاہ ہے ۔
۳: اہل ایمان کی روحیں یہاں ٹھہرتی ہیں ۔ وَاللّٰهُ تعالیٰ اَعْلَمُ ۔

۵۳ : ۱۶ == اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۔ اِذْ اسم ظرف مکان ہے یَغْشٰی مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ غَشْيٌ وَ غَشْيَانٌ (باب سمع) مصدر سے ہے بمعنی چھا جانا ڈھانپ لینا۔ یہاں مضارع بمعنی حکایتِ حال ماضی آیا ہے یعنی ایک گذشتہ بات کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کے بجائے استعمال ہوا ہے اس میں استمرار غشیان کو بھی ظاہر کیا گیا ہے یعنی جس وقت کا ذکر ہے غشیان کا عمل جاری تھا ۔ لہٰذا اس کا ترجمہ اکثر یہ کیا گیا ہے کہ اس وقت تجلی اس کو ڈھانپتے چلی جارہی تھی ، اس وقت سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا ۔ (تفہیم القرآن)
جبکہ اس سدرہ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں کہ لپٹ رہی تھیں (تفسیر ماجدی)
جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ۔ (ضیار القرآن) جبکہ سدرۃ کو چھپا رکھا تھا جس چیز نے کہ چھپا رکھا تھا ۔ (تفسیر حقانی)

== مَا يَغْشٰى ۔ یہ یَغْشٰی اوّل کا فاعل ہے
فاعل کی نعت و صفت بیان نہیں کی گئی ۔ اس کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں ۔
(۱) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے یا کسی اور صحابی سے روایت ہے کہ جس طرح کوّے کسی درخت کو گھیر لیتے ہیں اسی طرح اس وقت سدرۃ المنتہیٰ پر فرشتے چھا رہے تھے (ابن کثیر)
(۲) وفی حدیث : رَاَيْتُ عَلٰى كُلِّ وَرَقَةٍ مِنْ وَرَقِهَا مَلَكًا قَائِمًا يُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالٰى ۔ (روح المعانی) میں نے اس کے ہر پتے پر ایک فرشتے کو کھڑا دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہا تھا ۔
(۳) وقيل يَغْشَاهَا الْجَمُّ الْغَفِيْرُ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَهَا (مدارک التنزیل) اور کہتے ہیں :۔ کہ اس کو فرشتوں کے ایک جمّ غفیر نے ڈھانپ رکھا تھا جو اللہ کی عبادت کر رہے تھے ۔

۴؎ وقالَ مجاهد و ابراهیم: یغشا ھا جراد من ذھب (روح المعانی)
اور مجاہد و ابراہیم کا قول ہے کہ اُسے یعنی سدرۃ المنتہیٰ کو سونے کی ٹڈیوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔

۵؎ انوار و تجلیات کے ہجوم نے سدرۃ کو ڈھانپ رکھا تھا۔ ان انوار و تجلیات کو بیان کرنے کے لئے نہ تو لغت میں کوئی لفظ موجود ہے اور نہ اس کی حقیقت کو سمجھنے کی کسی میں طاقت ہے:۔ (ضیاء القرآن)

۶؎ واخرج عبد بن حمید عن سلمۃ قال: استأذنت الملئکۃ الرب تعالیٰ ان ینظروا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لھم فغشیت الملئکۃ السدرۃ لینظروا الیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (روح المعانی)
عبد بن حمید نے حضرت سلمہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ:۔
فرشتوں نے اللہ سے اجازت چاہی کہ وہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کریں ان کو اجازت مل گئی۔ سو فرشتے سدرہ پر لپٹ گئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر سکیں۔

۵۳: ۱۷ = مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی: مَا نافیہ ہے زَاغَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ زَیْغٌ (باب ضرب) مصدر۔ بہکنا۔ کج ہونا۔ راہِ راست سے بہک جانا۔ ان کی آنکھ (اپنے نصب العین سے نہ ہٹی۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا (۳: ۸) اے ہمارے پروردگار! جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر۔
وَمَا طَغٰی۔ واؤ عاطفہ مَا نافیہ ہے طَغٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ طُغْیَانٌ (باب نصر، سمع) مصدر۔ اور نہ وہ حد سے نکل گئی۔ جب نگاہ اپنی حد سے گذر جاتی ہے تو بہک جاتی ہے۔ اسی طرح جب پانی اپنی حد سے متجاوز ہوتا ہے تو طغیانی آجاتی ہے۔ یہاں طَغٰی کا استعمال اسی اعتبار سے ہے:۔
علامہ مودودی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔
ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال تحمل کا یہ حال تھا کہ ایسی زبردست تجلیات کے سامنے بھی آپ کی نگاہ میں کوئی چکاچوند پیدا نہ ہوئی اور آپ پورے

سکون کے ساتھ ان کو دیکھتے رہے۔

دوسری طرف آپ کے ضبط اور یکسوئی کا کمال تھا کہ جس مقصد کے لئے بلایا گیا تھا اُسی پر آپ نے اپنی نگاہ اور اپنے ذہن کو مرکوز کئے رکھا۔ اور جو حیرت انگیز مناظر وہاں تھے ان کی طرف آپ نے نگاہ ہی نہ اٹھائی۔

۵۳ : ۱۸ = لَقَدْ رَاٰی : لام تاکید کے لئے ہے قَدْ ماضی سے قبل تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ یقیناً انہوں نے دیکھی۔

= مِنْ تبعیضیہ ہے۔

= اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی۔ اٰیٰتِ مضاف رَبِّہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف ۔ اَلْکُبْرٰی۔ کِبَرٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث، یہ سارا جملہ رَاٰی کا مفعول ہے۔

آیت کا ترجمہ ہ۔ یقیناً انہوں نے اپنے رب کی (قدرت کی کتنی ہی) بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

اٰیاتِ کبریٰ سے مراد عالم ملکوت کی وہ عجیب و غریب چیزیں ہیں جن کا مشاہدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر معراج پر جاتے ہوئے اور واپسی کے دوران میں کیا جیسے براق سمٰوٰت، انبیاء، فرشتے ۔ سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماوٰی وغیرہ۔

۵۳ : ۱۹ = اَفَرَاَیْتُمْ۔ علامہ پانی پتی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں ہ

اَفَرَأَیْتُمْ میں استفہام انکاری ہے اور تنبیہی ہے اور محذوف جملہ پر اس کا عطف ہے۔ اصل کلام اس طرح تھا۔ کیا تم نے اپنے معبودوں کو دیکھا اور کیا لات اور عُزّٰی اور تیسری ایک اور دیوی منات کا غور سے مشاہدہ کیا۔ (بھلا اللہ تعالیٰ کی عظمت وجبروت اور اس کی زمین و آسمان میں سلطنت وسطوت کے سامنے ان حقیر و ذلیل بتوں کی بھی کوئی حیثیت ہے۔

لات، عزّٰی، منات کے متعلق صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں :۔

لات، قتادہ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ ثقیف کا بُت تھا۔ جس کا استھان طائف میں تھا۔ بنو ثقیف اس کے بڑے معتقد تھے۔ جب ابرہہ کا لشکر کعبے کو گرانے کے قصد سے مکہ جاتے ہوئے طائف سے گذرا تو انہوں نے اسے رہبر مہیا کئے اور دیگر سہولتیں بہم پہنچائیں تاکہ وہ ان کے معبود لات کے استھان کو منہدم نہ کر دے۔

عُزّٰی ۔ اس کا ماخذ عزت ہے یہ اَعِزّٰی کی تانیث ہے سوق عکاظ کے قریب وادیٔ نخلہ میں خراض نامی ایک بستی تھی، عُزّٰی کا مندر اس جگہ تھا۔ بنو غطفان اس کی پوجا کیا کرتے تھے بعض کے نزدیک یہ بنی شیبان کی دیوی تھی جو بنی ہاشم کے حلیف تھے، قریش اور دوسرے قبائل اس کی زیارت کو آتے تھے قربانی کے جانور یہاں لاکر ذبح کیا کرتے تھے اور نذرانہ چڑھاتے تھے۔ تمام دوسرے بتوں سے اس کی تکریم وعزت کیا کرتے تھے۔

منٰوۃ ۔ اس کا مندر قدید کے مقام پر تھا جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان بحر احمر کے کنارے ایک آبادی ہے یثرب کے اوس اور خزرج کے علاوہ بنو خزاعہ بھی اس کے معتقد تھے۔ کعبہ کی طرح اس کا حج بھی کیا جاتا قربانی کے جانور بھی اس کے لئے ذبح کئے جاتے۔ حج کعبہ سے فارغ ہونے کے بعد جو لوگ اس کا حج کرنا چاہتے وہ وہیں سے لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ کے نعرے لگاتے ہوئے قدید کی طرف چل پڑتے۔

اگرچہ ان بتوں کے مخصوص مندر مختلف مقامات پر تھے جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں۔ لیکن ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ انہی ناموں کے بُت کعبے میں بھی رکھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے بتوں کے ساتھ ساتھ ان کی بھی وہاں پوجا پاٹ کی جاتی تھی۔

علامہ ابو حیان اندلسی رح نے بحر محیط میں اسی رائے کو ترجیح دی ہے اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ اُحد کے میدان میں ابو سفیان نے بڑے فخر وناز سے کہا تھا کہ :-

لنا العزّٰی ولا عُزّٰی لکمْ ؛

کہ ہمارے پاس تو عزّٰی دیوی ہے اور تمہارے پاس کوئی عُزّٰی نہیں۔

نیز اَفَرَاَیْتُمْ میں خطاب کی ضمیر کا مرجع قریش مکہ ہیں۔

ان بتوں کی پوجا کرنے والوں کا یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے (معاذ اللہ) اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور یہ بُت جنیات کا مسکن ہیں اور یہ جنیات بھی اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ بعض کا یہ خیال تھا کہ یہ بُت فرشتوں کے ہیکل ہیں اور فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (نعوذ باللہ من ذلك)

۵۳ : ۲۰ == مَنٰوۃَ ۔ اَللّٰتَ ، وَالْعُزّٰی منصوب بوجہ مفعول رَأَیْتُمْ کے ہیں

۵۳ : ۲۱ == اَلذَّکَرَ ۔ مرد۔ نر۔ واحد اس کی جمع ذُکُوْرٌ وَ ذُکْرَانٌ ہے

اَلْاُنْثٰی مادہ۔ عورت ، ہمزہ استفہامیہ ہے۔

۵۳ : ۲۲ == تِلْكَ ۔ یعنی یہ نر کا تمہارے لئے ہونا اور مادہ کا اللہ کے لئے ہونا۔

== اِذًا ۔ حرف جزا ہے۔ بمعنی تب، اس وقت، اصل میں یہ اِذَنْ تھا۔ وقف کی صورت

میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں۔
= قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ۔ موصوف وصفت ، بہت بھونڈی تقسیم، نہایت غیر منصفانہ تقسیم، بہت ناقص، ضِیْزٰی ۔ ضَازَ یَضِیْزُ (باب ضرب) کا مصدر بھی ہو سکتا ہے اجوف یائی ہے ۔ اور مہموز العین (باب فتح) سے بھی۔ ضَازَ یَضَازُ کا مصدر ضِیْزٰی ہو گا۔ معنی دونوں کے قریب قریب ایک ہی ہیں ۔ لہٰذا ضیزی ہر دو صورت میں مصدر بھی ہے اور صیغہ صفت بھی۔

۵۳: ۲۳ = اِنْ ھِیَ : میں اِنْ نافیہ ہے ھِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب کا اشارہ اصنام کی طرف ہے۔جن کی کفار پوجا کیا کرتے تھے۔
= سَمَّیْتُمُوْھَا ۔ سمیتم ماضی جمع مذکر حاضر تَسْمِیَۃٌ (باب تفعیل) مصدر سے واؤ اشباع کا ہے ۔ اور ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اصنام کے لئے ہے جنہیں وہ پوجا کرتے تھے۔

یہ محض نام ہی نام ہیں جو تم نے رکھ لئے ہیں۔ ورنہ ان میں حقیقت کچھ بھی نہیں ہے علامہ راغب آیت مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَا کے تحت لکھتے ہیں۔

در کچھ نہیں پوجتے ہو سوائے اس کے کہ محض نام ہیں جو تم نے رکھ لئے ہیں" اس کا معنٰی یہ ہے کہ۔ جن ناموں کا تم ذکر کرتے ہو ان کے مسمیات نہیں ہیں بلکہ یہ اسماء ایسے ہیں جو بغیر مسمّٰی کے ہیں کیونکہ ان ناموں کے اعتبار سے بتوں کے بارے میں جو وہ اعتقاد رکھتے ہیں اس کی حقیقت ان میں پائی ہی نہیں جاتی۔
= اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ ۔ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے یہ فاعل ہیں فعل سَمَّیْتُمْ کے
= بِھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب الاصنام کے لئے ہے۔ سُلْطٰنٍ سند، برھان۔ دلیل۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی،
= اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ ای مَا یتبعون وہ پیروی نہیں کر رہے۔
= اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَھْوَی الْاَنْفُسُ : سوائے (۱) گمان کی (۲) اور جسے ان کے نفس چاہتے ہیں۔
= وَلَقَدْ : واؤ حالیہ ہے۔ جملہ حالیہ ہے بمعنی : حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ اَلْھُدٰی ۔ ای القرآن۔

۵۳ : ۲۴ = اَمْ استفہام انکاری کے لئے ہے الْاِنْسَان سے مراد یا تو کافر ہے یا عام انسان۔ پہلی صورت میں مفہوم ہوگا
ان کفار نے ان بتوں سے جو طرح طرح کی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں یہ محض دھوکہ اور فریب ہے ان کی یہ توقعات کبھی بھی پوری نہ ہوں گی۔
دوسری صورت میں مفہوم ہوگا:۔
ایسا نہیں ہوا کرتا کہ انسان جو چاہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کے اذن سے ہو رہا ہے اور عالمِ آخرت میں جو کچھ ہوگا اس کے حکم سے ہوگا۔
= مَا تَمَنّٰی ما موصولہ تَمَنّٰی اس کا صلہ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَمَنِّیٌ (تفعل) مصدر۔ بمعنی چاہنا۔ تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔ جس کی وہ تمنا کرتا ہے۔
۵۳ : ۲۵ = لِلّٰهِ: میں لام اختصاص کا ہے۔ اَلْاٰخِرَةُ: قیامت، آخرت، اَلْاُوْلٰی جہاں آخرت کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے وہاں اس سے مراد عالمِ دنیا ہے کیونکہ وہ آخرت سے پہلے ہے۔ پس اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے آخرت اور دنیا۔
۵۳ : ۲۶ = كَمْ اسم مبنی ہے اور صدرِ کلام میں آتا ہے۔ مبہم ہونے کی وجہ سے تمیز کا محتاج ہے یہ عدد سے کنایہ کے لئے آتا ہے اور دو قسم پر ہے۔ استفہامیہ۔ خبریہ۔ استفہامیہ قرآن مجید میں نہیں آیا۔ استفہامیہ اگر آئے تو اس کا مابعد تمیز بن کر منصوب ہوتا ہے۔ اور اس کے معنی کتنی تعداد یا مقدار کے ہوتے ہیں جیسے كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ۔ تو نے کتنے آدمیوں کو پیٹا۔
جب خبریہ ہو تو اپنی تمیز کی طرف مضاف ہو کر اسے مجرور کر دیتا ہے اور کثرت کے معنی دیتا ہے۔ یعنی کتنے ہی۔ جیسے كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ میں نے کتنے مردوں کو پیٹا۔
اس میں کبھی اس کی تمیز پر مِنْ جارہ داخل ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے: كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا۔ (۷ : ۴) اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں۔ اور كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲ : ۲۴۹) بسا اوقات کتنی ہی چھوٹی جماعتوں نے بڑی جماعتوں پر خدا کے حکم سے فتح حاصل کی ہے۔ یا۔ كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً (۲۱ : ۱۱) اور ہم نے بہت سی بستیاں جو کہ ستمگار تھیں ہلاک کر ڈالیں۔

كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں (جن کی...
..... الآیۃ۔

= لَا تُغْنِيْ مضارع واحد مؤنث غائب۔ اِغْنَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ وہ نفع نہیں دے سکے گی۔ وہ کام نہ آئے گی۔

= شَيْئًا: کچھ بھی۔ اِلَّا حرف استثناء

= اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ میں اَنْ مصدریہ ہے۔ يَاْذَنَ مضارع واحد مذکر غائب۔ منصوب بوجہ عمل اَنْ ۔ اِذْنٌ (باب سمع) مصدر (مگر بعد اس کے) کہ اللہ) شفاعت کی) اجازت دے۔

= لِمَنْ يَّشَآءُ ، جس کے لئے وہ چاہے۔ یعنی جس فرشتے کو شفاعت کرنے کی یا جس آدمی کے لئے شفاعت کرنے کی اجازت دے۔

= وَيَرْضٰى ۔ واؤ عاطفہ، یَرْضٰی مضارع واحد مذکر غائب ۔ رِضًى (باب سمع) مصدر۔ اور اس کے لئے شفاعت کو پسند کرے ؛

۵۳ : ۲۷ = اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔ فاعل۔

= لَيُسَمُّوْنَ ۔ لام تاکید کا۔ يُسَمُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَسْمِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ نامزد کرتے ہیں۔ (افعل)

= اَلْمَلٰٓئِكَةَ : فرشتوں کو ۔ مفعول اوّل۔

= تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۔ مضاف مضاف الیہ تَسْمِيَةَ نام رکھنا بروزن تفعلۃ باب تفعیل سے مصدر ہے اُنْثٰی عورت کا سا (نام رکھنا) مفعول ثانی

ترجمہ ہوگا۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کے سے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

۵۳ : ۲۸ = وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۔ ضمیر فاعل يُسَمُّوْنَ سے حال ہے ا بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب تسمیۃ کے ذکر کے متعلق ہے وضمیر بہ للمذکر من التسمیۃ (روح المعانی) حالانکہ ان کو اس بات کا (فرشتوں کو عورتوں کے نام سے نا کرنے کا) علم نہیں۔ یعنی ان کو اس حقیقت کا علم ہی نہیں یہ محض اپنے آباء واجداد تقلید میں وہ اس ظن پر قائم ہیں کہ ملائکہ مؤنث ہیں اور خدا کی بیٹیاں ہیں۔

== اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ : اِنْ نافیہ ہے۔ الظَّنَّ مستثنیٰ منقطع۔ یہ صرف ظنّ (بے اصل، بے دلیل خیالات) پر چل رہے ہیں۔ جو تقلید آباء سے حاصل ہوا ہے

== اِنَّ الظَّنَّ ...... الخ۔ جملہ معترضہ ہے اور کافروں کے اتباعِ ظن کرنے کی قباحت کو اس میں ظاہر کیا گیا ہے۔

== لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا۔ اور ظنّ حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دیتا۔ یعنی ظنّ حق کا بدل نہیں ہو سکتا۔ (نیز ملاحظہ ہو آیت ۲۶ متذکرۃ الصدر)

۵۳ : ۲۹ == فَاَعْرِضْ۔ میں ف عاطفہ ہے جب ان مشرکوں کی جہالت و خفّتِ دانش معلوم ہو گئی اور یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہدایت پر چلنے کی بجائے وہ اپنے بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں تو آپ بھی ان کی طرف سے روگردانی کر لیجئے کیونکہ ایسوں کو سمجھانا اور حق کی دعوت دینا بے کار ہے۔

اَعْرِضْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔ تو منہ پھیرلے تو کنارہ کر لے۔

== مَنْ تَوَلّٰى۔ مَنْ موصولہ ہے تَوَلّٰى ماضی واحد مذکر غائب تَوَلِّيٌ (تفعل) مصدر۔ اس نے منہ موڑا۔ اس نے پیٹھ پھیر دی۔

== عَنْ ذِكْرِنَا۔ یہاں ذکر سے مراد قرآن، یا ایمان یا اللہ کی یاد ہے۔

== وَلَمْ يُرِدْ۔ واؤ عاطفہ، لَمْ يُرِدْ فعل مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اور نہیں خواہش رکھتا وہ۔

== اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ اِلَّا حرف استثناء الحیٰوۃ الدنیا موصوف، صفت۔ مل کر مستثنیٰ۔ منصوب بوجہ مستثنیٰ منقطع کے۔

۵۳ : ۳۰ == مَبْلَغُهُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ مَبْلَغٌ بُلُوْغٌ سے اسم ظرف پہنچنے کی جگہ۔ ان کی علمی انتہاء۔ ان کے علم کی آخری حد۔ ان کی انتہائی رسائی۔

بُلُوْغٌ سے مصدر میمی بھی ہے۔ بمعنی پہنچنا۔

== بِمَنْ میں مَنْ موصولہ ہے ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب رَبَّكَ کی طرف راجع ہے۔

یہ آیت امر بالاعراض کی تعلیل ہے۔

۵۳ : ۳۱ == وَلِلّٰهِ۔ میں واؤ عاطفہ ہے اور لام تخصیص کا ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے۔

= لِيَجْزِيَ لام تعلیل کا ہے یعنی اس نے پیدا کیا اس عالم کو جزار اور سزا دینے کی غرض سے۔ يَجْزِيَ مضارع واحد مذکر غائب۔ منصوب بوجہ لام تعلیل۔ جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی جزار دینا۔ بدلہ دینا۔ سزا دینا۔ وہ معاوضہ یا بدلہ جو مقابلہ سے مستغنی کردے۔ خیر کے بدلہ میں خیر شر کے بدلہ میں شر جزار کہلاتا ہے۔

یہاں ترجمہ ہوگا:۔

تاکہ وہ سزا دے (برابر بدلہ دے) بدکار کو۔

= اَلَّذِيْنَ اسم موصول جمع مذکر اَسَآءُوْا (جنہوں نے بُرا کام کیا) اَسَآءُوْا: ماضی جمع مذکر غائب۔ اِسَاءَةٌ (باب افعال) مصدر۔ انہوں نے بُرا کیا۔

= بِمَا میں ب سببیہ ہے مَا موصولہ ہے عَمِلُوْا اس کا صلہ۔ بہ سبب اس فعل کے جو انہوں نے کیا۔

= اَحْسَنُوْا. ماضی جمع مذکر غائب اِحْسَانٌ (افعال) مصدر۔ انہوں نے بھلائی کی انہوں نے نیک کام کیا۔

= بِالْحُسْنٰى بَ تعدیہ کا ہے۔ اچھا بدلہ۔ نیک بدلہ۔ عمدہ جزار فُعْلٰى کے وزن پر حُسْنٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے: اور جنہوں نے نیک کام کئے ان کو عمدہ بدلہ دے۔

۵۳: ۳۲ = يَجْتَنِبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِجْتِنَابٌ (افتعال) مصدر سے: وہ بچتے ہیں۔ وہ پرہیز کرتے ہیں۔

= كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ بڑے بڑے گناہ۔ يَجْتَنِبُوْنَ کا مفعول ہے

= اَلْفَوَاحِشَ۔ بے حیائی کی باتیں۔ ناشائستہ باتیں۔ فَاحِشَةٌ کی جمع۔ يجتنبون کا مفعول ثانی،

گناہ کبیرہ کے بارے میں متعدد روایات ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:۔

ہر وہ کام جس سے کتاب و سنت کی صریح نص سے منع کیا گیا ہو۔ یا اس کے لئے کوئی شرعی حد مقرر ہو یا جس کی سزا جہنم بتائی گئی ہو یا جس کے مرتکب کو لعنت کا مستحق قرار دیا گیا ہو۔ یا جس پر عذاب کے نزول کی خبر دی گئی ہو ایسی تمام باتیں گناہ کبیرہ ہیں۔

ان کے علاوہ جو دوسرے گناہ ہیں انہیں صغیرہ گناہ کہا جاتا ہے مگر یاد رہے کہ گناہِ صغیرہ پر اصرار اور شریعت کے کسی فرمان کا استخفاف اور تحقیر کا شمار بھی کبیرہ گناہوں

میں ہوتا ہے (ضیاء القرآن)

= اِلَّا اللَّمَمَ اِلَّا حرف استثناء لَمَمْ چھوٹے گناہ۔ وہ گناہ جن کا شاذ و نادر ارتکاب ہو۔ مستثنیٰ۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔

اللَّمَمْ کے اصلی معنی ہیں معصیت کے قریب جانا۔ کبھی اس سے صغیرہ گناہ بھی مراد لئے جاتے ہیں۔

محاورہ ہے۔ فُلَانٌ یَفْعَلُ کَذَا لَمَمًا وہ کبھی کبھار یہ کام کرتا ہے آیت ہذا میں لفظ لَمَمْ مشتق ہے اَلْمَمْتُ بِکَذَا سے۔ جس کے معنی کسی چیز کے قریب جانا کے ہیں۔ یعنی ارادہ کرنا مگر مرتکب نہ ہونا۔ (مفردات راغب)

لَمَمْ سے مراد وہ گناہ ہے جو آدمی سے کبھی کبھی صادر ہو جاتے مگر وہ ان پر جما ہوا نہ رہے بلکہ توبہ کرلے۔ گناہ اس کا معمول نہ بن جائے۔ عادت نہ ہو جائے۔ کبھی کبھی صادر ہو جائے (تفسیر مظہری)

آیت اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ

آیت اَلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا..... کا بدل ہے۔ یا صفت ہے یا عطف بیان ہے۔ مضارع کا صیغہ اس لئے بیان کیا گیا ہے تاکہ اجتناب کے تجدد اور استمرار پر دلالت کرے، وہ ہمیشہ گناہوں سے اجتناب کرتے رہتے ہیں (ضیاء القرآن)

اِلَّا اللَّمَمَ استثناء متصل بھی ہو سکتا ہے اور استثناء منقطع بھی۔

ا:۔ اگر لَمَمْ سے مراد چھوٹے گناہ لئے جائیں مثلاً نامحرم پر پہلی نظر۔ آنکھ کا اشارہ۔ بوسہ یعنی زنا سے کم درجہ کا گناہ۔ تو اِلَّا اللَّمَمَ استثناء متصل ہوگا۔

۲:۔ اگر لَمَمْ سے مراد بے ارادہ نظر پڑ جانا۔ گناہ کا خیال آنا۔ لیکن اس کے ارتکاب کے لئے عملی قدم نہ اٹھانا وغیرہ ہو تو یہ استثناء منقطع ہوگا۔ بیضاوی وکشاف وجلالین وغیرہ نے استثناء منقطع ہی لکھا ہے۔

= وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔ وَاسِعُ اسم فاعل واحد مذکر۔ مضاف المَغْفِرَةِ مضاف الیہ۔ غَفَرَ یَغْفِرُ (باب ضرب) کا مصدر۔ بمعنی کسی گناہ کا معاف کر دینا۔

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وسیع مغفرت والا۔ جس کے گناہ معاف کرنا چاہیگا بغیر توبہ کے بھی معاف کردے گا خواہ وہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا تھا۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرُ جَمًّا۔ وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا

اے اللہ اگر تو معاف کر دے گا تو بہت گناہ معاف کر دے گا۔ تیرا کونسا بندہ گناہ پر نہیں اُترا۔ (یعنی گناہ کا مرتکب نہیں ہوا)

= اِذْ: اسم ظرف زمان۔ جب۔

= اَنْشَاَکُمْ: اس نے تم کو پیدا کیا۔ اس نے تمہاری پرورش کی۔ اَنْشَاَ ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر اِنْشَاءٌ (افعال) مصدر۔

= اَعْلَمُ۔ اگرچہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے لیکن تفضیلی معنی مراد نہیں۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی تم کو پیش آنے والے واقعات وحالات سے واقف تھا مگر اللہ سب سے بڑھ کر واقف کار تھا۔ کیونکہ کوئی انسان بھی اپنی پیدائش سے پہلے اپنی زندگی کے احوال سے واقف نہیں ہو سکتا۔

= اَجِنَّۃٌ: بچے جو پیٹ میں ہوں جَنِیْن کی جمع ہے، جَنِیْن پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں۔ جَنِیْن بروزن فعیل بمعنی مفعولٌ ہے یعنی چھپا ہوا۔

اَلْجَنِیْنُ قبر کو بھی کہتے ہیں۔ فعیل بمعنی فاعل چھپانے والی۔

= لَا تُزَکُّوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر، تزکیۃ (تفعیل) مصدر بمعنی مال کی زکوٰۃ لینا یا دینا۔ خودستائی کرنا۔ لَا تُزَکُّوْا (تم خودستائی نہ کرو)

نفس انسانی کے تزکیہ کی دو صورتیں ہیں:۔

۱:۔ بذریعہ فعل۔ یعنی اچھے اعمال کے ذریعہ اپنے آپ کو درست کر لینا۔ یہ پسندیدہ اور محمود طریقہ ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (۸۷:۱۴) (وہ بامراد ہوا جس نے اپنے آپ کو سنوار لیا) میں اسی تزکیۂ عملی کا ذکر ہے۔ یہاں تزکّٰی باب تفعل سے بمعنی باب تفعیل اپنے آپ کو سنوارنے کے معنی میں آیا ہے۔

۲:۔ بذریعہ قول۔ جیسے ایک عادل اور متقی شخص کا دوسرے شخص کا تزکیہ کرنا۔ اور اس کی خوبی کی شہادت دینا۔

لیکن یہی طریقہ اگر انسان خود اپنے حق میں برتے تو بُرا ہے۔ آیت ہذا فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ (سو مت بولو اپنی ستھرائیاں یعنی اپنی خودستائی مت کرو) میں اللہ جل شانہٗ نے اسی تزکیہ سے ممانعت فرمائی ہے کیونکہ اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننا عقلاً شرعاً کسی

بھی طرح زیبا نہیں ہے ۔

= اَعْلَمُ ۔ اوپر ملاحظہ ہو۔

= مَنْ ۔ موصولہ ہے ۔ اِتَّقٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے جو ڈرا ۔ جس نے پرہیزگاری اختیار کی ۔

۵۳:۳۳ = اَفَرَاَیْتَ استفہام تعجبی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کیا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا ۔

= اَلَّذِیْ تَوَلّٰی ۔ اَلَّذِیْ اسم موصول واحد مذکر ہے تَوَلّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر ہے ۔ تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر سے ۔ اس نے منہ موڑا ۔ اس نے پیٹھ پھیر دی ۔ وہ پھر گیا ۔ جس نے حق کی طرف سے پشت پھیر لی ۔

فَائِدَہ : ۱:۔ جمہور کے نزدیک اس شخص سے مراد ولید بن مغیرہ ہے ، ولید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو گیا تھا لیکن بعض مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تم نے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ۔ اور ان کو گمراہ سمجھنے لگا ۔ ولید نے کہا کہ مجھے اللہ کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ۔ ایک شخص بولا ۔ اگر تم باپ دادا کے مذہب کی طرف لوٹ آؤ تو میں تم کو اتنا مال دوں گا ۔ اور اگر اللہ کا عذاب تم پر آیا تو تمہاری جگہ میں اس کو اپنے اوپر برداشت کر لوں گا ۔ ولید شرک کی طرف لوٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا ۔

۲:۔ ابن جریر نے بحوالہ ابن زید بیان کیا ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو گیا کسی نے اس کو غیرت دلائی کہ تونے بزرگوں کے دین کو چھوڑ دیا ۔ اور ان کو گمراہ سمجھا اور دوزخی قرار دیا ۔ مسلمان ہونے والے نے کہا کہ مجھے اللہ کے عذاب کا ڈر ہے ۔ غیرت دلانے والے نے کہا کہ تو مجھے کچھ مال دیدے تجھ پر جو عذاب آئے گا میں برداشت کر لوں گا ۔ اس شخص نے اس کو کچھ مال دے دیا ۔ اس شخص نے کچھ اور مانگا اس نے کچھ اور بڑھا دیا ۔ مانگنے والے نے ایک تحریر لکھ دی ۔ اور گواہی بھی اس پر ثبت کر دی ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

۳:۔ سدی کا بیان ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی جو بعض باتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھا اور بعض امور میں مخالف ۔

۴:۔ محمد بن کعب قرظی کا قول ہے کہ:۔
اس آیت کا نزول ابوجہل کے بارے میں ہوا۔ ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو اچھے اخلاق کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس قول کے باوجود ایمان نہ لایا۔ تھوڑا دینے کا یہی مطلب ہے کہ کسی قدر حق کا اس نے اقرار کیا۔ اور اَکْدٰی سے مراد ہے ایمان نہ لانا۔ (تفسیر مظہری)

۵۳: ۳۴ = وَاَعْطٰی قَلِیْلًا واؤ عاطفہ ہے۔ اَعْطٰی قَلِیْلًا معطوف۔ اور اس نے تھوڑا مال دیا۔ یعنی مشرک نے ولید کو کچھ مال دیا۔ اور باقی کے دینے میں بخل کر گیا۔ انکاری ہوگیا = اَکْدٰی ماضی واحد مذکر غائب اَکْدَاءٌ (افعال) مصدر جس کے معنی زمین کے پتھر کی طرح سخت نکلنے کے ہیں۔ اِکْدَاءٌ اصل میں کُدْیَۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی زمین کے سخت ہونے کے ہیں۔

عرب کہتے ہیں حَفَرَ فَاَکْدٰی اذا بلغ الیٰ کدیۃ ای صلابۃ فی الارض فلم یمکنہ الحفر۔ جب زمین کھودتے وقت پتھریلی چٹان آجائے اور مزید کھدائی ناممکن ہوجائے تو کہتے ہیں حَفَرَ فَاَکْدٰی۔ اس نے زمین کھودی اور نیچے سے چٹان نکل آئی یہاں آیت ہذا میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تھوڑا سا مال دے کر باقی کی ادائیگی منقطع کر دی۔

۵۳: ۳۵ = اَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ ؛ ہمزہ استفہام انکاری ہے کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے (یعنی نہیں ہے)۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ولید بن مغیرہ ہے یا وہ شخص جس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ایسر التفاسیر میں ہے۔

ای یعلم ان غیرہ یتحمل عنہ العذاب والجواب لا ؛ (کیا وہ جانتا ہے کہ کوئی دوسرا اس پر سے عذاب کو اٹھائے گا اور اس کا جواب ہے ''نہیں'')

اَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ۔ اَرَأَیْتَ کا مفعول ثانی ہے۔ مفعولِ اوّل اسم موصول الَّذِیْ ہے۔

= فَھُوَ یَرٰی۔ میں فَ سببیہ ہے۔ یعنی کیا اس کو غیب کا علم ہے جس کی وجہ سے وہ جانتا ہے یا دیکھتا ہے کہ میں اگر کچھ مال دیدوں گا تو وہ شخص میرے اوپر سے شرک کا عذاب اٹھا کر اپنے اوپر لاد لیگا۔

۵۳: ۳۶ = اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ۔ اَمْ معنی ہمزہ استفہامیہ ہے ای اَلَمْ يُنَبَّأْ۔ لَمْ يُنَبَّأْ مضارع مجہول نفی جحد بلم۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَنْبِئَةٌ (تفعیل) مصدر ن ب ء مادہ۔ خبر دینا۔ کیا اس کو خبر نہیں دی گئی۔

= بِمَا: میں بَ تعدیہ کا ہے۔ مَا موصولہ ہے۔

= صُحُفِ۔ صحیفے، کتابیں۔ اوراق، صَحِيفَةٌ کی جمع ہے۔ یہ جمع نادر ہے کیونکہ فعیلۃ بروزن فُعُلٌ نہیں آتی۔ ندرت اور قیاس میں اس کی مثال۔ سَفِينَةٌ (واحد) کی جمع سُفُنٌ ہے۔

ترجمہ۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں ہیں۔

۵۳: ۳۷ = وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِيْ وَفّٰى۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ای وَبِمَا فِيْ صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ الَّذِيْ وَفّٰى اور جو باتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ہیں جس نے احکام کی پوری پوری بجا آوری کی تھی۔

وَفّٰى، ماضی واحد مذکر غائب تَوْفِيَةٌ (تفعیل) مصدر بمعنی کسی کام کو پورا پورا کرنا و، ف، ی، مادہ۔ اَلْوَافِيْ مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ (۱۷: ۳۵) اور جب تم (کوئی چیز) ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ مکمل اور پورا پورا بھرا کرو۔

اَلَّذِيْ وَفّٰى اسم موصول وصلہ مل کر صفت ہے ابراھیم کی۔ کہ انہوں نے خداوند تعالیٰ کے احکام کی پوری پوری تعمیل کی تھی۔ بیٹے کو ذبح کرنے کے بلاچوں وچرا تیار ہوگئے۔ آتش نمرود میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اپنے پروردگار کے احکام مخلوق تک پہنچائے اور اس سلسلے میں طرح طرح کی تکالیف لوگوں کے ہاتھوں سے اٹھائیں وغیرہ وغیرہ۔

۵۳: ۳۸ = آیت سے قبل عبارت مقدرہ ہے، وقیل ماذا فی صحف موسٰی وابراھیم؟ فقیل ھو:... اور سوال ہے کہ (حضرت) موسیٰ وابراہیم (علیہما السلام) کے صحیفوں میں کیا ہے؟ جواب ہے: یہ کہ ....

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی بوجھ اٹھانے والا شخص دوسرے (کے گناہ)

کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اَلَّا اَنْ اور لَا سے مرکب ہے۔ اَنْ کی دوسری صورتوں کے
علاوہ ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ اَنْ مخففہ ہے جو شروع میں ثقیلہ تھا پھر خفیف کرلیا گیا
یہ کسی شے کی تحقیق اور ثبوت کے معنی دیتا ہے۔ ہٗ ضمیر شان جو اَنَّ کا اسم ہے محذوف ہے
کلام ہوگا:۔ اَنَّہٗ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ تحقیق شان یہ ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے
والا شخص ......

۳۹:۵۳ = (۲) وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے
جس کی وہ کوشش کرتا ہے جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا (۴۶:۴۱) جو نیک کام کرے گا تو اپنے لئے اور جو بُرے کام کریگا
تو ان کا ضرر اسی کو ہوگا:

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ لِلْاِنْسَانِ میں لَامْ بمعنی عَلٰی ہے یعنی انسان کے لئے
صرف اُسی کا بُرا عمل ضرر رساں ہوگا۔ اس مطلب پر یہ آیت سابقہ آیت کی تفسیر ہوجائیگی
اور عطف تفسیری ہوگا۔

۴۰:۵۳ = (۳) وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی اور یہ کہ بیشک انسان کی کوشش جلدی
دیکھی جائے گی۔

سَعْیَہٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی سَعْیْ۔ اس کی کوشش۔ سَعٰی یَسْعٰی اس نے
ارادہ کیا۔ اس نے قصد کیا۔ وہ دوڑا۔ اُس نے کوشش کی۔ اس نے نیت کی، سَوْفَ
عنقریب، یُرٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ دیکھا جائے گا۔ یعنی اس کے عمل کا
مقصد معلوم ہوجائے گا (کیونکہ اعمال کے بار آور ہونے کی اوّلیں شرط خُلُوصِ نیّت ہے)

۴۱:۵۳ = ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی۔ پھر اس کو اس کا پورا بدلہ دیا جائیگا
ثُمَّ حرف عطف ہے۔ ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پھر، ازاں بعد
یعنی پہلے اس کی سعی کو دیکھا جائے گا اس کی نیّت اور ارادہ کو معلوم کیا جائے گا۔ پھر اس
پر مترتب جزا وسزا پوری پوری دی جائے گی:

یُجْزٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ اس کا نائب فاعل الانسان ہے
ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع سعی ہے۔ ای لِسَعْیِہٖ اس کی کوشش کے عوض،
اَلْجَزَآءَ الْاَوْفٰی۔ موصوف وصفت مل کر یُجْزٰی کا مفعول۔ اَلْاَوْفٰی وَفَاءٌ
سے اسم تفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہے بہت پورا۔ بالکل پورا۔

ترجمہ :-

پھر (اس) انسان کی اس سعی کے عوض بالکل پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

اور دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے :۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ (۲۱ : ۴۷)

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو لاموجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں ''

۵۳ : ۴۲ = ۴ - وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى : اور یہ کہ بے شک (ہر چیز کی) انتہاء تیرے رب تک (ختم) ہے مُنْتَهٰى انتهاءٌ سے مصدر میمی ہے۔

۵۳ : ۴۳ = ۵ - اور یہ کہ بیشک وہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے خوشیوں اور مسرتوں کو دے کر ہنسانا اور غم و اندوہ میں مبتلا کر کے رُلانا اسی کے بس میں ہے۔

اَضْحَكَ ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب۔ اس نے ہنسایا یا وہ ہنساتا ہے اِضْحَاكٌ (افعال) مصدر سے۔ اور اَبْكٰى ماضی بمعنی مستقبل صیغہ واحد مذکر غائب اِبْكَاءٌ (افعال) مصدر سے اس نے رُلایا یا وہ رُلاتا ہے۔

۵۳ : ۴۴ = ۶ - وَاَنَّهٗ اَمَاتَ وَاَحْيَا - اور بے شک وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اَمَاتَ ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب - اِمَاتَةٌ (افعال) مصدر اس نے مار ڈالا۔ اس نے مارا۔ وہ مارتا ہے یا مارے گا۔

اَحْيَا۔ ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب اِحْيَاءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے زندہ کیا۔ اس نے جلایا۔ وہ زندہ کرتا ہے۔ وہ جِلاتا ہے۔

۵۳ : ۴۵ = ۷ - وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى - اور یہ کہ بے شک اسی نے پیدا کیا یا وہی پیدا کرتا ہے جوڑے کو۔ ایک نر اور ایک مادہ :

لغات القرآن میں الزوجین کے معنی یوں درج ہیں :-

وہ دو شکلیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نظیر ہو یا نقیض ہو۔ جوڑا۔ زَوْجٌ کا تثنیہ بحالت نصب و جر۔

آیۃ شریفہ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ ( ) اور ہر چیز کے بنائے

جوڑے "۔ میں بعض نے زوجین کے معنی نر اور مادہ کے لئے ہیں اور بعض نے مرکب کے۔ اور صحیح و راجح معنی صنفوں اور قسموں کے ہیں۔ یعنی ہر شے کی ہم نے دو قسمیں کی ہیں اور قسم سے مراد مقابل ہے یعنی ہر شے میں کوئی نہ کوئی صفت ذاتی یا عرضی ایسی ہے جس سے دوسری شے جس میں اس صفت کی ضد اور نقیض ملحوظ ہے اس کے مقابل شمار کی جاتی ہے۔ جیسے آسمان و زمین، جوہر و عرض، گرمی سردی۔ چھوٹی بڑی، خوشنما بدنما۔ سفیدی اور سیاہی۔ روشنی اور تاریکی۔ وغیرہ وغیرہ۔

قاموس القرآن میں ہے:

دو قسمیں، میاں بیوی۔

صاحب الیسر التفاسیر لکھتے ہیں۔

ای الصنفین الذکر والانثیٰ من سائر الحیوانات۔ یعنی تمام حیوانات کو دو قسموں میں پیدا کیا۔ ایک نر اور مادّہ۔

مزید وضاحت کے لئے ملاحظہ ہو مفردات القرآن:

۵۳: ۴۶ = مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى۔ ایک قطرہ منی سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے (مادّہ کے رحم میں) یہ تشریح ہے تخلیقِ حیوانات کی۔

نطفۃ اصل میں تو اس کے معنی ہیں آبِ صافی کے۔ لیکن اس سے مراد مرد کی منی لی جاتی ہے۔ تُمْنٰی مضارع واحد مؤنث غائب۔ مَنْیٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ ٹپکائی جاتی ہے۔ وہ ڈالی جاتی ہے

۵۳: ۴۷ = ۸- وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى۔ اور تحقیق یہ کہ اسی کے ذمہ دوسری بار پیدا کرنا ہے۔

عَلَيْهِ جار مجرور۔ اس کے ذمہ۔ عَلٰی کا لفظ وجوب و لزوم کے معنی پر دلالت کر رہا ہے۔ اور اللہ پر کوئی بات لازم نہیں ہے اس لئے عَلٰی کا حقیقی معنی مراد نہیں ہے بلکہ وعدے کو پختہ کرنا مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور ضرور دوبارہ تخلیق کریگا۔

اَلنَّشْاَةَ الْاُخْرٰى، موصوف و صفت۔ دوسری بار مُردہ سے زندہ کرنا۔ دوسری تخلیق، قیامت کے روز مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا۔

۵۳: ۴۸ = ۹- وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى۔ اور یہ کہ بے شک وہی غنی کرتا ہے اور مُفلس بناتا ہے۔ اَغْنٰی ماضی (بمعنی حال) واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (اِفْعَالٌ)

مصدر۔ وہ غنی کرتا ہے وہ دولت مند بناتا ہے "۔

اَقْنٰى : ماضی (بمعنی حال) واحد مذکر غائب اِقْنَاءٌ (افعال) مصدر سے : اِقْنَاءٌ کے معنی ذخیرہ کیا ہوا مال جو باقی رہ سکے) دینے کے ہیں۔ اس اعتبار سے اِقْنَاءٌ کے معنیٰ ذخیرہ کیا ہوا مال دینا۔ لیکن باب افعال کے خواص میں سے ایک خاصیت سلب ماخذ بھی ہے، اس اعتبار سے اَقْنٰى کا مطلب سلب قُنیہ ہے یعنی فقیر بنا دینا ہوگا۔ سیاقِ آیات کے لحاظ سے یہی معنی مناسب معلوم ہوتے ہیں۔ اَقْنٰى ای اَفْقَرَ۔

۵۳ : ۴۹ = ۱۰ ۔ وَاَنَّهٗ رَبُّ الشِّعْرٰى اور یہ کہ وہی الشعری کا رب ہے، الشعری ایک مشہور ستارے کا نام ہے عرب کی ایک قوم کا یہ معبود تھا۔

۵۳ : ۵۰ = ۱۱ ۔ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَ نِ الْاُوْلٰى ۔ اور یہ کہ بے شک اس نے عادِ اوّل کو ہلاک کیا۔ عادِ اُولیٰ سے مراد قدیم قوم عاد ہے جس کی طرف حضرت ھود علیہ السلام بھیجے گئے تھے یہ قوم جب حضرت ہود کی تکذیب اور نافرمانی کی پاداش میں عذاب میں مبتلا کی گئی تھی تو صرف وہ لوگ بچے تھے جو ان پر ایمان لائے تھے ان کی نسل کو تاریخ میں عاد ثانیہ یا عاد اُخریٰ کہتے ہیں۔

۵۳ : ۵۱ = ۱۲ ۔ وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰى : ای انہ اہلك ثمود فما ابقیٰ ۔ اور یہ کہ بے شک اس نے ثمود کو بھی ہلاک کر ڈالا۔ پھر کسی کو نہ چھوڑا۔

ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی جس کو ایک گرجدار چیخ سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ (ثمود کو حقیقت میں عاد ثانیہ کہا جاتا ہے) تفسیر مظہری ؒ

ثمود کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (۴۱ : ۱۷) اور جو ثمود تھے ان کو ہم نے سیدھا راستہ دکھایا تھا مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنا پسند کیا تو ان کے اعمال کی سزا میں ایک سخت کڑک نے آپکڑا۔

فَمَآ اَبْقٰى ف ای نتیجۃ ۔ مَا نافیہ، اَبْقٰى ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِبْقَاءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے باقی نہ چھوڑا ۔ (یعنی کافروں میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا سب کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔

۵۳ : ۵۲ = (۱۳) وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۔ اس آیت کا عطف آیتِ مذکورہ بالا

وَ اَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَ انِ الْاُوْلٰى : پر ہے ای و اَنَّهٗ مِنْ قَبْلُ اَهْلَكَ قَوْمَ نُوْحٍ : اور یہ کہ بے شک اسی نے اس سے قبل قوم نوح کو ہلاک کیا۔

اس آیت میں قوم نوح کی ہلاکت کی کیفیت نہیں دی گئی۔ لیکن اور جگہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ (۲۵: ۳۷) اور ہم نے قوم نوح (علیہ السلام) کو (بھی ہلاک کیا) جب انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

مِنْ قَبْلُ ۔ ای من قبل ذٰلك اس سے پیشتر، قوم عاد و ثمود کی ہلاکت سے قبل۔

= كَانُوْا هُمْ : کَانُوْا میں ضمیر فاعل اور هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع قوم نوح ہے۔

= اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى : دونوں افعل التفضیل کے صیغے ہیں۔ بمعنی زیادہ ظالم، زیادہ سرکش، زیادہ حد سے بڑھ جانے والے۔ زیادہ نافرمان۔ یعنی وہ (قوم نوح) عاد اور ثمود سے بھی زیادہ ظالم اور نافرمان تھے۔

۵۳ : ۵۳ = ۱۴ : وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۔ اس کا عطف بھی وَ اَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَ انِ الْاُوْلٰى پر ہے۔ اور اَهْوٰى بمعنی فاعل۔ جملہ موضع حال میں ہے ان کی ہلاکت کی کیفیت کو واضح کرنے کے لئے۔ اِهْوَاءٌ (افعال) ھوی مادہ سے، بمعنی فضاء میں لے جاکر نیچے دے مارنے کے ہیں۔ اور یہ کہ بے شک اس نے ہلاک کیا (حضرت لوط کی) اوندھی بستیوں کو کہ فرشتوں نے ان کو اوپر اٹھایا پھر اس کے نچلے حصہ کو اوپر اور اوپر کے حصہ کو نیچے کرکے زمین پر پٹک دیا۔

ای الملك رفع قراهم ثم اهواها تهوی الی الارض منقلبة اعلاها اسفلها۔ روح المعانی۔

یا المؤتفكة کا ناصب اَهْوٰى ہے۔ ای اسقطها الی الارض بعد ان رفعها الی السماء ۔ بستیوں کو بلندی پر لے جاکر نیچے زمین پر دے پٹکا (ایضاً)

المؤتفكة ۔ اسم فاعل واحد مؤنث منصوب اِيْتِفَاكٌ (افتعال) مصدر۔ اِفْكٌ مادہ۔ الٹی ہوئی۔ منقلب۔ مراد حضرت لوط علیہ السلام کی بستیاں جو بحیرہ مُردار کے ساحل پر آباد تھیں۔ اور جن کی تخت گاہ یا سب سے بڑا شہر سدوم، یا سندوم تھا۔

حضرت لوط علیہ السلام کا حکم نہ ماننے اور ظلم ولواطت سے باز نہ آنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی زمین کا تختہ الٹ دیا اور اوپر سے کنکریلے پتھروں کی بارش کردی۔

المؤتفکۃ واحد صرف اسی آیت میں قرآن مجید میں آیا ہے اور بطور جمع المؤتفکات قرآن مجید میں دو جگہ آیا ہے سورۃ توبہ (۹ : ۷۰) اور سورۃ الحاقۃ (۶۹ : ۹)

۵۳ : ۵۴ = فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع .... المؤتفکۃ ہے۔ پس چھا گیا ان پر جو چھا گیا۔ لفظ مَا کا ابہام عظمتِ عذاب اور تباہی کی ہولناکی پر دلالت کر رہا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو ۵۳ : ۱۶ متذکرۃ الصدر۔

۵۳ : ۵۵ = فَبِاَيِّ میں فَ عاطفہ سببیہ ہے۔ ایّ استفہامیہ انکاریہ ہے۔ کونسی، کس کس = الآءِ جمع ہے اِلیٰ کی۔ جس کے معنی نعمت کے ہیں۔ الآءِ نعمتیں۔ احسانات،

= تَتَمَارٰى۔ مضارع واحد مذکر حاضر، تَمَارِیٌ (تفعل) مصدر سے، تو شک کرتا ہے یا کریگا۔ تو جھٹلاتا ہے یا جھٹلائے گا۔ تو جھگڑا کرتا ہے یا کرے گا۔

تَتَمَارٰى صیغہ واحد مذکر حاضر میں خطاب کس کو ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں

۱:۔ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ہے لیکن مراد تمام عوام الناس ہیں

۲:۔ یہ خطاب ہر شخص سے ہے، اے سننے والے تو اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائیگا۔

۳:۔ بعض نے کہا ہے کہ آیت میں مخاطب ولید بن مغیرہ ہے (ملاحظہ ہو آیات ۳۳ تا ۳۷ متذکرۃ الصدر)

مطلب یہ ہے کہ اے انسان! اقوام عاد، وثمود، و نوح کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک وبرباد کردیا۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں شک کرتے تھے۔ کہ یہ صرف اللہ رب العالمین کی عطا کردہ نہیں بلکہ ان کی عطار میں وہ بت بھی شریک ہیں جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اسی لئے جب پیغمبران الٰہی نے ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے پیغمبروں سے جھگڑا شروع کردیا۔ تو کیا اے سامع تو بھی اسی کوتاہ نظری کا شکار ہوگیا اور اپنے لئے وہی انجام چاہیگا جو اقوام مذکورہ بالا کا ہوا۔

۵۳ : ۵۶ = هٰذَا۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل اقوال ہیں:۔

۱:۔ هٰذَا کا مشارٌ الیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں۔ اس صورت میں آیت کا معنی ہوگا۔ کہ پیغمبر اسلام بھی پہلے ڈرانے والوں کی طرح ہیں۔

۲:۔ قرآن کریم، یعنی یہ قرآن کریم بھی پہلی آسمانی کتابوں کی طرح ڈرانے والا ہے۔

۳:۔ یہ واقعات جو تمہیں سنائے گئے ہیں ایک تنبیہ ہیں پہلے آئی ہوئی تنبیہات میں سے
= نَذِیْرٌ: صفت مشبہ مرفوع۔ نکرہ۔ واحد۔ ڈرانے والا۔ اس کی جمع نُذُرٌ
اَلنُّذُرِ الْاُوْلٰى میں اَلْاُوْلٰى (بمعنی پہلی، اگلی، اَوَّلٌ کا مؤنث) کو بصیغہ مؤنث لانے کی وجہ یہ ہے کہ النذر سے مراد جماعت ہے:

علماء کی اکثریت نے اس کے وہ معنی لئے ہیں جو کہ (۳) میں مذکور ہیں۔ جلالین میں ہے من النذر الاولى ای من جنسهم۔

۵۳: ۵۷ = اَزِفَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اَزْفٌ (باب سمع) مصدر وہ آپہنچی۔ ازف کے اصل معنی تنگیٔ وقت کے ہیں۔ چونکہ تنگیٔ وقت کا مطلب وقت کا قریب آلگنا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال قریب آلگنے میں ہونے لگا۔

= اَلْاٰزِفَةُ، اَزْفٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث۔ نزدیک آلگنے والی۔ قریب آلگنے والی جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہو گیا ہو۔ مراد قیامت ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ (۴۰: ۱۸) اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ۔

۵۳: ۵۸ = لَهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب اَلْاٰزِفَةُ کی طرف راجع ہے
= كَاشِفَةٌ۔ كَشْفٌ سے۔ (باب ضرب) سے مصدر اسم فاعل واحد مؤنث: کھولنے والی۔ ظاہر کرنے والی۔ کاشفۃ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ۃ مبالغہ کے لئے لائی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی قیامت کے وقت کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ جیساکہ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے
لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ (۷: ۱۸۷) اس کے وقت پر اسے کوئی نہ ظاہر کریگا بجز اس (اللہ) کے۔

۵۳: ۵۹ = اَفَمِنْ: استفہام انکاری ہے، اَ استفہامیہ فَ حرف عطف، اس کا عطف محذوف پر ہے۔ مِنْ حرف جار۔ یا اَفَمِنْ سوال بطور زجر ہے۔
= هٰذَا الْحَدِيْثِ: ای القرآن هٰذَا اسم اشارہ الحدیث (بات کلام) مشارٌ الیہ۔ اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور۔ مِنْ حرف جر۔ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ یہ قرآن اور اس کی تعلیمات۔
= تَعْجَبُوْنَ۔ مضارع۔ جمع مذکر حاضر، عَجَبٌ (باب سمع) مصدر۔ تم تعجب کرتے ہو۔

تم اچنبھا کرتے ہو۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ: کیا تم اس قرآن وحی الٰہی، کلام الٰہی سے اور اس میں مشمولہ پند و نصائح سے انکار کرتے ہوئے تعجب کرتے ہو۔ (تعجبون انکارًا۔ روح المعانی)

تَضْحَكُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر۔ ضِحْكٌ (باب سمع) مصدر سے۔ تَضْحَكُوْنَ (استهزاء) اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے تم لوگ ہنستے ہو۔ وَلَا تَبْكُوْنَ (حزنًا علیٰ ما فرطتم فی شانه وخوفًا من ان یحیق بکم ما حاق بالامم المذکورة۔

اور نہیں روتے ہو تم اس کی شان میں کوتاہی کے ارتکاب کے غم میں اور اس خوف سے کہ کہیں وہ عذاب جس نے مذکورہ بالا امتوں کو گھیر لیا تھا۔ تمہیں بھی نہ آگھیرے:

(روح المعانی)

٥٣: ٦١ = وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ: جملہ اسمیہ تبکون کے فاعل سے حال ہے۔

سٰمِدُوْنَ کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں:۔

اہل لغت نے اس کے دو معنی بیان کئے ہیں۔

۱:۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ اور ابو عبیدہ نحوی کا قول ہے کہ یمنی زبان میں سُمُوْد کے معنی گانے بجانے کے ہیں اور آیت کا اشارہ اس طرف ہے کہ کفار مکہ قرآن کی آواز کو دبانے اور لوگوں کی توجہ دوسری طرف ہٹانے کے لئے زور زور سے گانا شروع کر دیتے تھے۔

۲:۔ حضرت ابن عباس اور مجاہد نے بیان کئے ہیں کہ۔

السمود البَرْطَمَةُ وهی رفع الرأس تکبرًا۔ کانوا یمرّون علی النبی صلّی اللّٰه علیه وسلم غَضَابًا مبرطمین۔ یعنی سمود تکبر کے طور پر سر نیوڑھانے کو کہتے ہیں۔ کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب گذرتے تو غصے کے ساتھ منہ اوپر اٹھاتے ہوئے نکل جاتے تھے۔

راغب اصفہانی نے مفردات میں بھی یہی معنی بیان کئے ہیں —— اور اس معنی کے لحاظ سے سامدون کا مفہوم قتادہ نے غافلون اور حضرت سعید بن جبیر نے معرضون بیان کیا ہے (تفہیم القرآن جلد پنجم سورۃ النجم آیت ٦١)

٥٣: ٦٢ = فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۔ ف ترتیب امر کے لئے ہے کلام ماقبل پر

یہ امر مترتب ہوا کہ تمام اہلِ ایمان اور اہلِ کفر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں اور اس کی بندگی بجا لائیں۔

= اُسْجُدُوْا : فعل امر جمع مذکر حاضر، سُجُوْدٌ (باب نصر) مصدر۔ تم سجدہ کرو، لِلّٰهِ میں لام حرفِ جرّ استحقاق کے لئے ہے۔ یا اختصاص کے لئے ہے۔ اللہ ہی کو،

= وَاعْبُدُوْا۔ واؤ عاطفہ، اُعْبُدُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، عِبَادَةٌ (باب نصر) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ کا مرجع اللہ ہے۔ محذوف ہے۔ اور اسی کی عبادت کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۵۴) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۵)

۵۴ : ۱ == اِقْتَرَبَتْ : ماضی واحد مؤنث غائب اِقْتِرَابٌ (افتعال) مصدر وہ قریب آگئی۔ وہ نزدیک ہوگئی۔

== السَّاعَةُ : گھڑی، وقت، رات یا دن کا کوئی سا وقت۔

اہلِ عرب اس کا استعمال وقت ہی کے معنی میں کرتے ہیں چاہے ذرا سی دیر کے لئے ہی ہو قرآن مجید میں الساعۃ کا لفظ جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہے اس سے القیامۃ ہی مُراد ہے

== اِنْشَقَّ : ماضی واحد مذکر غائب انشقاق (انفعال) مصدر۔ وہ پھٹ گیا۔ وہ شق ہوگیا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۸۴ : ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

۵۴ : ۲ == وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا ۔ واوٗ حالیہ ہے اس کے بعد لٰكِنْ حَالُهُمْ مقدر ہے (کلام یوں ہوگی)

وَ لٰكِنْ حَالُهُمْ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا ۔ ولیکن ان کا حال یہ ہے کہ اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں۔

مطلب یہ کہ قیامت کی گھڑی آلگی اور چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا۔ (قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے) اور انہوں نے ایسا ہوتے دیکھ بھی لیا۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا ان کی حالت تو یہ ہے کہ اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے بھی ہیں تو (اپنی ہٹ دھرمی کے باعث جو کہ ان کی سرشت میں ہے) مُنہ موڑ لیتے ہیں۔

اِنْ شرطیہ ہے يَرَوْا مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) جمع مذکر غائب، يُعْرِضُوْا مضارع مجزوم۔ جمع مذکر غائب (بوجہ جواب شرط) اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر۔

== وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ : اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے يَقُوْلُوْا مضارع جمع مذکر غائب

غائب: سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ یَقُوْلُوْا کا مقولہ ہے ھٰذَا (مبتدا محذوف) کی خبر ہے۔

= مُّسْتَمِرٌّ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِسْتِمْرَارٌ (استفعال) مصدر سے۔ اس کے متعدد معانی لئے جا سکتے ہیں:۔

۱:۔ یہ مِرَّۃٌ سے ماخوذ ہے جس کا معنی قوت ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ان کا جادو بڑا زور والا ہے زمین پر ہی نہیں آسمانی چیزوں پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔

۲:۔ یہ بمعنی ذَاھِبٌ ہے جب کوئی چیز آئے اور گذر جائے تو اہل عرب کہتے ہیں مَرَّ الشیئُ واستمرَّ چیز آئی اور گئی۔ یعنی بے بنیاد، بے حقیقت اور آنی جانی،

۳:۔ یہ استمرار سے ہے بمعنی مستقل، پیہم۔

۴:۔ بعض کے نزدیک مستمر کا لفظ مرارت (تلخی) سے مشتق ہے۔ یعنی تلخ جادو، بدمزہ جادو

۵۴: ۳ = کَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ: ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی۔

کَذَّبُوْا۔ اِتَّبَعُوْا۔ بالفاظ ماضی ذکر کرنے سے اس بات پر تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ یہ کافروں کی پرانی عادت ہے (کہ وحی کو چھوڑ کر اتباعِ شہوات کرتے ہیں)

کَذَّبُوْا۔ ای کذبوا النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی انہوں نے معجزہ دیکھ کر بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی۔

وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ۔ جملہ معطوف اَھْوَآءَھُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اتبعُوْا کا۔ اَھْوَآء جمع ھَوٰی کی خواہشات، خیالات۔

= کُلُّ اَمْرٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدار

= مُّسْتَقِرٌّ: اسم فاعل واحد مذکر، اِسْتِقْرَارٌ (استفعالٌ) مصدر۔ قرار پکڑنے والا۔ ٹھیرنے والا۔ کُلُّ اَمْرٍ کی خبر، ہر معاملہ قرار پکڑنے والا ہے۔ یعنی یہ سلسلہ لامتناہی نہیں آخرکار ایک انجام پر پہنچ کر ٹھہر جائے گا۔ قرار پکڑے گا۔

انسان کے اعمال بد اس کو آخرکار جہنم میں لیجائیں گے اور اعمال حسنہ اپنے کرنے والوں کو بہشت میں لے جائیں گے۔

ای وکل من الخیر والشر مستقر باھلہ فی الجنۃ او فی النار۔

(ایسر التفاسیر)

تفہیم القرآن میں یوں لکھا ہے:۔

یہ سلسلہ بے نہایت نہیں چل سکتا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حق کی طرف بلاتے رہیں اور تم ہٹ دھرمی کے ساتھ اپنے باطل پر جمے رہو اور ان کا حق پر ہونا اور تمہارا باطل پر ہونا کبھی ثابت نہ ہو۔ تمام معاملات آخرکار ایک انجام کو پہنچ کر رہتے ہیں۔ اسی طرح تمہاری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشمکش کا بھی لامحالہ ایک انجام ہے جس پر یہ پہنچ کر رہے گی ایک وقت لازماً ایسا آنا ہے کہ جب علی الاعلان یہ ثابت ہوجائے گا کہ وہ حق پر تھے اور تم سراسر باطل کی پیروی کر رہے تھے۔

اسی طرح حق پرست اپنی حق پرستی کا اور باطل پرست اپنی باطل پرستی کا نتیجہ بھی ایک دن ضرور دیکھ لیں گے۔

۵۴:۴ = وَلَقَدْ : واؤ عاطفہ لام تاکید کا۔ اور قَدْ ماضی سے قبل آنے پر تحقیق کا فائدہ دیتا ہے جَآءَهُمْ۔ ای الیٰ اهل مكة۔ اہل مکہ کے پاس پہنچ چکی ہیں۔

= اَلْاَنْبَآءُ۔ خبریں۔ حقیقتیں۔ نَبَأٌ کی جمع ہے جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظنِ غالب حاصل ہو۔ اسے نبأ کہتے ہیں۔ جس خبر میں یہ باتیں موجود نہ ہوں اس کو نبأ نہیں بولتے کیونکہ کوئی خبر اس وقت تک نبأ کہلانے کی مستحق نہیں جب تک کہ وہ شائبہ کذب سے پاک نہ ہو۔ جیسے وہ خبر جو تواتر سے ثابت ہو۔ یا جس کو اللہ اور رسول نے بیان کیا ہو۔

یہاں اَلْاَنْبَآءُ سے مراد وہ خبریں ہیں جو قرآن مجید میں بیان ہوئیں۔

الأنبآء سے قبل مِنْ تبعیضیہ بھی ہو سکتا ہے اور بیانیہ بھی۔

ولقد جآءهم من الانباء۔ ای ولقد جاء فی القرآن الیٰ اهل مكة اخبار القرون الخالية او اخبار الاخرة۔ تحقیق قرآن میں اہل مکہ کے پاس سابقہ امتوں کی خبریں کہ کس طرح ان کے کفر و شرک کے اصرار پر ان پر تباہی اور بربادی نازل کردی گئی اور آخرت کے متعلق خبریں کہ اہل کفر و شرک کس کس عذاب الیم میں دھرے جائیں گے۔ ——— پہنچ چکی ہیں۔

= مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ۔ مَا موصولہ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ما موصولہ ہے (ایسی خبریں) کہ جن میں .....۔

مُزْدَجَرٌ: مصدر میمی یا اسم ظرف مکان ہے اِزْدِجَارٌ مصدر سے باب افتعال، زَجْرٌ مادہ۔ جھڑکی یا جھڑکنے کا اور روکنے کا مقام۔ یہ لفظ اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا تاء کو

دال سے بدل دیا گیا۔ ازدجر کا معنی ہے طرد کہ صائحا بہٖ ۔بلند آواز سے کسی کو کسی کام سے روکنا۔ بازرکھنا۔ جھڑکنا ؛ یعنی یہ واقعات انہیں سختی سے منع کرتے تھے کہ تم گمراہی کی یہ روش چھوڑ دو۔

باب افتعال سے اِزْدِجَارٌ لازم بھی ہے یعنی رُک جانا اور باز رہنا۔ اور متعدی بھی بمعنی روک دینا۔ باز رکھنا۔ لیکن باب انفعال سے اِنْزِجَارٌ لازم آتا ہے بمعنی رُک جانا۔ ٹھہر جانا۔

مَافِیْہِ مُزْدَجَرٌ۔ جن میں کافی عبرت ہے، کافی تنبیہ ہے۔

آیت کا مطلب ؛ ان لوگوں (اہل مکہ) کے پاس (گذشتہ اقوام کی یا آخرت میں ان کے ساتھ سلوک کی) خبریں اتنی پہنچ چکی ہیں (قرآن مجید کے ذریعہ) جن میں کافی (اور زوردار) تنبیہ موجود ہے۔

۵۴ : ۵ = حِکْمَۃٌ ؛ یہ آیت سابقہ میں جو مَا ہے (جو فعل جَآءَ کا فاعل ہے) اس کا بدل ہے ؛

= بَالِغَۃٌ۔ صفت ہے حِکْمَۃٌ کی ، پہنچی ہوئی ، پہنچنے والی۔ بُلُوْغٌ (باب نصر) سے مصدر۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث ہے (اَیْمَانٌ بَالِغَۃٌ (۶۸ : ۳۹) تاکید میں انتہا کو پہنچی ہوئی قسمیں۔ حِکْمَۃٌ بَالِغَۃٌ ۔حکمت اور دانائی میں انتہا کو پہنچی ہوئی بات، سراسر دانائی۔

= فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ؛ مَا نافیہ بھی ہوسکتا ہے اور استفہامیہ انکاریہ بھی تُغْنِ مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ کام آنا۔ کفایت کرنا۔

تُغْنِ اصل میں تُغْنِیْ تھا۔ عامل کے سبب ی حذف ہو گئی ہے (لغات القرآن)

اصلہ تغنی لم تکتب الیاء بعد النون اتباعًا لرسم المصاحف (تفسیر حقانی)

اصل میں تغنی تھا رسم مصحف کے اتباع میں نونؔ کے بعد یؔ نہیں لکھی جاتی۔

نُذُرٌ مصدر (باب نصر) ڈرانا۔ بمعنی اِنْذَارٌ (باب افعال) ۔ یا نُذُرٌ جمع ہے نَذِیْرٌ بمعنی مُنْذِرٌ کی۔ ڈرانیوالے۔ یعنی پیغمبران علیہم السلام

مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کا یا ڈرانے کا ان کو کیا فائدہ ہوا۔ یعنی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

۵۴ : ۶ = فَتَوَلَّ عَنْھُمْ ؛ فَ سببیہ ہے اور عدم اغنار اس کا سبب ،، پس، تَوَلَّ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَوَلِّیٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ تو پھر آ۔ تو ہٹ آ۔ تو منہ پھیر لے ۔خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ۔

اگر تَوَلِّیٌ کا تعدیہ بلاواسطہ ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں کسی سے دوستی رکھنا۔ مثلاً

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (۵: ۵۱) اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔
یا والی و حاکم ہونا: مثلاً: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ (۴۷: ۲۲) پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم والی ہو۔
یا کسی کام کو اٹھانا۔ مثلاً، وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ (۲۴: ۱۱) اور جس نے اٹھایا اس بڑی بات کو۔

اور اگر عَنْ کے ساتھ متعدی ہو۔ خواہ عن لفظوں میں موجود ہو یا پوشیدہ ہو تو منہ پھیرنے اور نزدیکی چھوڑنے کے معنی آتے ہیں۔ جس طرح کہ یہاں آیت ہذا میں استعمال ہوا ہے،
پھر منہ پھیرنے کی بھی دو صورتیں ہیں۔
۱۔ وہاں سے ٹل جانا۔
۲۔ توجہ نہ کرنا۔
عَنْهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اہل مکّہ کے لئے ہے۔
پس آپ ان سے منہ موڑ لیں۔ ان سے گفتگو نہ کریں۔ ان کی طرف توجہ نہ کریں۔
صاحب تفسیر حقانی رحمہ رقمطراز ہیں:۔
اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ جنگ کے موقعہ پر آپ ان سے جنگ نہ کریں۔ اور سزا کے موقعہ پر ان کو سزا نہ دیں۔ پھر اس کو آیت السیف سے (آیت جہاد) منسوخ قرار دینا زائد بات ہے،

فَائِدَہ:۔ یہاں تک پچھلا کلام تمام ہوگیا۔ اور اسی لئے قرار کے نزدیک وقف لازم ہے۔

= يَوْمَ: فعل محذوف کا مفعول فیہ ہے ای اذکر یوم اذا... یاد کرو اس دن کو کہ جب....
= يَدْعُ مضارع واحد مذکر غائب دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ پکارتا ہے یا پکارے گا۔
يَدْعُ مادہ دعوا (ناقص واوی) سے مشتق ہے۔ اصل میں يَدْعُوْ تھا۔ واو پر ضمہ دشوار تھا۔ اس کو گرا دیا گیا۔ يَدْعُ رہ گیا۔
= اَلدَّاعِ: اسم فاعل واحد مذکر۔ بحالتِ رفع وجر۔ دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر پکارنے والا۔ بلانے والا۔ دعا کرنے والا۔ دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ واؤ بعد کسرہ کے

طرف میں واقع ہو کر دَاعِیُ ہوا۔ اب یؔ پر ضمہ دشوار تھا۔ اس کو گرادیا۔ اب ی اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوگئے۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ دَاعٍ ہو گیا۔ الدَّاعِ میں الف لام معرفہ کا ہے۔ یہاں الداع سے مراد حضرت اسرافیلؑ ہیں جو صخرۂ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر قیامت کے دن پکاریں گے۔

= شَیْءٍ نُّکُرٍ: موصوف وصفت۔ اتنی بُری چیز کہ اس کی مثل معلوم نہ ہو۔ انتہائی مکروہ ہونے کی وجہ سے لوگ اسے جاننا بھی گوارہ نہ کریں۔ مراد یہاں قیامت کا دن ہے یا میدانِ قیامت، ای ساحۃ موقف القیامۃ۔ میدان محشر۔

۵۴: ۷ = خُشَّعًا۔ عاجزی کرنے والے۔ خشوع کرنے والے۔ خَاشِعٌ کی جمع جو خُشُوْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے، یہ یخرجون میں ضمیر ھُمْ کا حال ہے۔ اس لئے منصوب ہے:

= یَخْرُجُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب خُرُوْجٌ (باب نصر) مصدر سے، سب نکل کھڑے ہوں گے۔ سب نکل آئیں گے۔

= اَجْدَاثِ۔ جمع ہے جَدَثٌ کی بمعنی قبریں۔

= کَاَنَّھُمْ۔ کَاَنَّ حرف مشابہ بالفعل۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب۔

= جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ موصوف وصفت جَرَادٌ ٹڈیاں۔ اسم جنس، جَرَادَۃٌ اس کا واحد ہے بمعنی ٹڈی۔ مُنْتَشِرٌ پراگندہ۔ بکھرنے والا۔ بکھرنے والا۔ انتشار (افتعال) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر۔ بکھری ہوئی ٹڈیاں۔ گویا کہ وہ ٹڈیوں کے دل ہیں جو بکھر رہے ہیں۔

سورۃ القارعہ میں ارشاد ہے:۔

یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (۱۰۱: ۴) جس دن لوگ پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے پر مردوں کا زندہ ہو کر بعجلت قبروں سے باہر نکل آنے اور موج درموج اور قطار در قطار اس جمِّ غفیر کا میدان محشر کی طرف لبرعت دوڑ پڑنے کو فراش المبثوث اور جراد منتشر سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۵۴: ۸ = مُھْطِعِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مُھْطِعٌ واحد۔ اِھْطَاعٌ

(افعال) مصدر۔ سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے۔ مُهْطِعٌ عاجزی اور ذلت کی وجہ سے نظر نہ اٹھانے والا۔ بلانے والے کی طرف خاموشی سے چلا جانیوالا۔
مُهْطِعِيْنَ بوجہ فاعل يَخْرُجُوْنَ سے حال ہونے کے منصوب ہے۔
ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ٥
(۳۶: ۵۱) اور جس وقت صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

فَائِدَة: يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ: الآیۃ قبروں سے زندہ ہوکر میدان محشر میں آنے کا حکم سب کے لئے ہوگا۔ لیکن کفار اپنے گناہوں کی وجہ سے سخت عذاب میں ہوں گے۔ اور جب وہ داعیٔ محشر کی پکار پر دوڑ رہے ہوں گے تو ماحول کی سختی سے عاجز ہوکر پکاریں گے هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ یہ تو بڑا ہی سخت دن ہے۔
= يَوْمٌ عَسِرٌ موصوف وصفت۔ عَسِرٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ (باب ضرب، نصر) مصدر۔ دشوار، سخت، مشکل،
آیت نمبر ۹ سے چل کر (ولقد جاء ھم من الانبآء آیت ۴ متذکرۃ الصدر) کی تفصیل میں اقوام سابقہ کی پانچ ایسی اقوام کا حال بیان ہوا ہے جو اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوگئیں ان میں سے قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوط، اور فرعونیوں کی بربادی کا ذکر ہے۔
= كَذَّبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب،
= قَبْلَهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اہل مکہ ہیں، جن کا اوپر ذکر معجزۂ شق القمر دیکھ کر ایمان لانے سے انکار کرنے کے سلسلہ میں ہوا ہے۔
= عَبْدَنَا: مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا بندہ۔ مراد حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔
= وَازْدُجِرَ: واؤ عاطفہ۔ اُزْدُجِرَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اِزْدِجَارٌ (افتعال) مصدر سے۔ جس کے معنی جھڑکنے اور ڈانٹنے ڈپٹنے کے ہیں۔ وہ جھڑکا گیا۔ اس کی ڈانٹ ڈپٹ کی گئی۔ بعض نے اُزْدُجِرَ کے معنی آسیب زدہ کے کئے ہیں۔
اُزْدُجِرَ کا عطف مَجْنُوْنٌ پر ہے یعنی کافروں نے یہ بھی کہا کہ نوح جنات کی جھپٹ

میں آگیا ہے اور کسی جن نے مخبوط الحواس بنا دیا ہے۔
یا اس کا عطف قَالُوْا پر ہے یعنی نوح علیہ السلام کو قوم والوں نے دیوانہ کہا اور طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ اور جھڑکیاں بھی دیں۔
۵۴: ۱۰ = فَدَعَا رَبَّهٗ ۔ یعنی جب سینکڑوں برس سمجھانے پر کوئی بھی ایمان نہ لایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آگئی کہ جس کے نصیب میں ایمان لانا تھا وہ لے آئے اب آئندہ کوئی بھی ایمان نہ لائے گا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے درخواست کی کہ میں ان کی حرکتوں سے تنگ آچکا ہوں اب تو ہی میری مدد کر۔
= فَانْتَصِرْ: ف سببیہ ہے۔ پس اس لئے۔ اِنْتَصِرْ امر واحد مذکر حاضر۔ اِنْتِصَارٌ (افتعال) مصدر سے، تو مدد کر، تو (میری) مدد کر، تو بدلہ لے۔
۵۴: ۱۱ = فَفَتَحْنَا۔ ف عاطفہ سببیہ ہے۔ پس ہم نے کھول دیئے۔
= بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ موصوف و صفت، مُنْهَمِرٍ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِنْهِمَارٌ (انفعال) مصدر۔ خوب برسنے والا۔ موسلا دھار برسنے والا۔ پانی کے ریلے کی طرح برسنے والا۔

پھر ہم نے (ان پر) پانی کے ریلوں سے آسمان کے دروازے کھول دیئے۔
۵۴: ۱۲ = وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا: واؤ عاطفہ فَجَّرْنَا ماضی جمع متکلم۔ تَفْجِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی پھاڑنا۔ عُيُوْنًا تمیز۔ عُيُوْن عَيْنٌ کی جمع بمعنی چشمے، اور ہم نے زمین کو ازروئے چشموں کے جاری کر دیا۔ یعنی ہم نے زمین کو چشمے ہی چشمے ہی بنا دیا۔
مطلب یہ کہ زمین سے اتنے چشمے پیدا کر دیئے کہ پوری زمین چشمہ ہو گئی۔
= فَالْتَقَى الْمَآءُ: اِلْتَقٰى ماضی واحد مذکر غائب اِلْتِقَاءٌ (افتعال) مصدر وہ مل گیا۔ وہ مقابل ہوا۔ اس کی مڈھ بھیڑ ہوئی۔
اَلْمَآءُ سے مراد ماء السماء و مَاءُ الارض ہے آسمان کا پانی اور زمین کا پانی اَلْمَاءُ کا اطلاق ایک پانی پر بھی ہوتا ہے اور ایک سے زیادہ پر بھی۔ یہاں دوسرا معنیٰ مراد ہے۔ یعنی پھر دونوں پانی مل گئے۔
= عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ: علیٰ حالٍ: اَمْرٍ بمعنی کام، معاملہ، حالت، حکم، امر کا لفظ تمام اقوال و افعال کے لئے عام ہے چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِلَيْهِ

يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ (۱۱: ۱۲۳) اسی کی طرف رجوع ہے سب کام کا۔ یہاں امر اپنے عمومی معنی میں مستعمل ہے۔

= قَدْ قُدِرَ: قَدْ ماضی سے قبل تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ قُدِرَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ قَدْرٌ (باب ضرب، نصر) مقرر کردیا گیا۔ ازل میں مقرر کردیا گیا۔ مقدر کردیا گیا۔

عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۔ یعنی اس امر کے مطابق جو اللہ نے ازل میں مقدّر کر دیا تھا قُدِرَ رزق کی تنگی کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰىهُ اللّٰهُ (۶۵: ۷) اور جس کے رزق میں تنگی ہو تو جتنا اس کو خدا نے دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔

۵۴: ۱۳ = حَمَلْنٰهُ: ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر کا مرجع حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ حَمْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ لادنا۔ چڑھانا۔

ہم نے اس کو چڑھالیا۔ ہم نے اس کو سوار کرلیا۔

= عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ۔ اَلْوَاح جمع لوح کی بمعنی تختی۔ مضاف الیہ، ذَاتِ مضاف۔ ذَاتِ اَلْوَاحٍ تختوں والی۔ تختوں سے بنائی ہوئی۔

دُسُرٍ۔ دِسَارٌ کی جمع، میخیں۔ اور میخوں سے بنی ہوئی۔ یعنی ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایک تختوں اور میخوں سے بنی ہوئی (کشتی) پر سوار کر دیا۔

۵۴: ۱۴ = تَجْرِيْ۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ جَرْيٌ وجَرَيَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی تیز گذرنا۔ پانی کی طرح بہنا۔ اس کا فاعل کشتی ہے (ذات الواح) یعنی جو چلتی ہے۔ جو بہتی ہے۔ جو جاری ہے؛

= بِاَعْيُنِنَا، ای بحفظنا۔ ہماری نظروں کے سامنے، ہماری حفاظت میں۔ ضمیر تَجْرِيْ سے حال ہے۔

= جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ۔ ای فعلنا ذلك جزاء لنوح لانه نعمة كفروها فان كل نبى نعمة من الله (بیضاوی) ہم نے یہ اس شخص کا بدلہ لینے کے لئے کیا جو ایک نعمت تھا جس نعمت کی بے قدری کی گئی۔ کیونکہ ہر نبی اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہوتا ہے۔ (حضرت نوحؑ بھی اپنی قوم کے لئے اللہ کی نعمت تھے لیکن اس نعمت کا قوم کی طرف سے کفران کیا گیا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو طوفان میں غرق کردیا اور نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کرکے بچالیا۔

جَزَاءً (باب ضرب) مصدر ہے۔ جزا دینا۔ بدلہ دینا۔ خیر کے بدلے خیر اور شر کے بدلے میں شر "جزاء" کہلاتا ہے۔ یہاں جزاء بطور مفعول لہٗ مستعمل ہے لہٰذا منصوب آیا ہے۔

۵۴ : ۱۵ == وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع سفینہ ہے۔ یعنی اس سفینہ کو ہم نے عبرت دلانے کے لئے باقی رکھا۔ چنانچہ جزیرہ میں یا جُودی پر وہ کشتی مدت دراز تک موجود رہی یہاں تک کہ اس وقت کے دور اول کے بعض لوگوں نے بھی اس کو دیکھا تھا۔ (تفسیر مظہری)

یا یہ جنس سفینہ کے لئے ہے۔ یا واقعہ کے لئے ہے یعنی قوم نوح کو بطور عبرت غرق کردینا اور نوح اور ان کے مومن ساتھیوں کو بچالینے کا واقعہ۔

== اٰیَۃً۔ نشانی، حکم خداوندی، پیغامِ الٰہی۔ دلیل، معجزہ، آیت اصل معنی کے لحاظ سے ظاہری نشانی کو کہتے ہیں۔ اسی اعتبار سے قرآن مجید کی آیت کو آیت کہتے ہیں کہ وہ گویا کلام ختم ہوجانے کی نشانی ہے، علامت ہے۔ بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہے۔

== فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ ھَلْ سوالیہ ترغیبی ہے یعنی استفہام سے طلب خبر مقصود نہیں ہے بلکہ عبرت اندوزی پر آمادہ کرنا۔ اور نصیحت پذیری کی ترغیب دینا مقصود ہے

مُدَّكِرٍ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر اِدِّكَارٌ (افتعال) مصدر سے اور ذکر مادہ سے مشتق ہے۔ اصل میں اِذْتِكَارٌ تھا۔ افتعال کے فا کلمہ میں جب ذال واقع ہو تو تا کو دال میں بدل دیتے ہیں پس اذتکار سے اذدکار بنا۔ اور اسم فاعل کی صورت مُذْدَكِرٌ ہوگئی۔ تَ کو دَال سے بدل لینے کے علاوہ دو صورتیں یہ بھی جائز ہیں۔

۱۔ ذال کو دال سے بدل کر ادغام کردیا جائے۔ اس صورت میں اِدِّكَارٌ مصدر۔ (افتعال) اور مُدَّكِرٍ اسم فاعل ہوگا (جیسا کہ آیت ہذا میں ہے)

۲۔ دال کو ذال سے بدل کر ادغام ہو۔ اس صورت میں مصدر اِذِّكَارٌ اور اسم فاعل مُذَّكِرٌ ہوگا۔

مُدَّكِرٌ نصیحت حاصل کرنے والا۔ عبرت پکڑنے والا

۵۴ : ۱۶ == نُذُرِ۔ اصل میں نُذُرِیْ تھا۔ نُذُرٌ اور اِنْذَارٌ دونوں مصدر ہیں در ہم معنی ہیں۔ جیسے اِنْفَاقٌ و نَفَقَۃٌ اور یقین و اِيْقَانٌ۔

نُذُرِیْ۔ میرا ڈرانا۔ استفہام عذاب کی عظمت اور اس کی ہولناکی کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔

۵۴ : ۱۷ = يَسَّرْنَا. ماضی جمع متکلم۔ تَيْسِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ ہم نے آسان کر دیا
= لِلذِّكْرِ : جار ومجرور۔ پند ونصیحت کے لئے ذِكْرٌ۔ ذَكَرَ يَذْكُرُ (باب نصر) کا مصدر ہے۔ نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۵۔ متذکرۃ الصدر۔

۵۴ : ۱۸ = كَذَّبَتْ عَادٌ۔ ای كذبت عادٌ هُوْدًا علیہ السلام۔ عاد نے بھی اپنے (پیغمبر) ہود علیہ السلام کی تکذیب کی۔
نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۶ متذکرۃ الصدر۔

۵۴ : ۱۹ = رِيْحًا صَرْصَرًا۔ موصوف وصفت مل کر اَرْسَلْنَا کا مفعول۔ صَرْصَرًا ہوائے تند۔ سخت ٹھر۔ سناٹے کی ٹھنڈی ہوا۔
= فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ۔ فِيْ حرف جر يَوْمِ (مجرور) مضاف۔
نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔
نَحْسٍ سخت منحوس۔ مُسْتَمِرٌّ اسم فاعل واحد مذکر اِسْتِمْرَارٌ (استفعال) مصدر مسلسل نحوست والا۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ دن اتنی مدت تک قائم رہا جب تک کہ ان کو ہلاک نہیں کر دیا گیا۔ یا مستمر کا مطلب ہے انتہائی تلخ، بدمزہ۔

۵۴ : ۲۰ = تَنْزِعُ مضارع واحد مؤنث غائب، نَزْعٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی ہیں کسی چیز اپنی جگہ سے اکھاڑنے اور کھینچ لینے کے۔ یعنی وہ (لوگوں کو) جڑوں سے اکھاڑ پھینکتی ہے (بعض نے آندھی کے زور سے ہوا میں اڑ جانا مراد لیا ہے۔

امام راغب رح لکھتے ہیں :۔
اِنَّا اَرْسَلْنَا .... تَنْزِعُ النَّاسَ (آیت ۱۹ : ۲۰) ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی وہ لوگوں کو اس طرح اکھاڑ ڈالتی تھی۔
میں تَنْزِعُ النَّاسَ کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہوا اپنی تیزی کی وجہ سے لوگوں کو ان کے ٹھکانے سے نکال باہر پھینکتی تھی۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے :۔
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (۳ : ۲۶) اور تو جس کو بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے :
تَنْزِعُ النَّاسَ وہ لوگوں کو اس طرح اکھڑے ڈالتی تھی
= كَاَنَّهُمْ : گویا وہ سب : نیز ملاحظہ ہو ۵۴ : ۷ متذکرۃ الصدر۔

= اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ: اَعْجَازُ مضاف نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔ اَعْجَازُ جڑیں، تنے۔ عَجُزٌ کی جمع جس کے معنی جسم کے پچھلے حصے کے آتے ہیں۔ درختوں کا چونکہ پچھلا حصہ جڑ ہی ہے اس اعتبار سے اَعْجَازُ نَخْلٍ کے معنی درختوں کی جڑوں کے ہیں۔ مُنْقَعِرٍ اسم فاعل واحد مذکر۔ انعقار (انفعال) مصدر سے، ق ع ر مادّہ۔ درخت کا جڑ سے اکھڑ جانا۔ مُنْقَعِرٍ جڑ سے اکھڑا ہوا۔

قَعْرٌ: تہہ، پیندا۔ گڑھا۔ فارسی کا شعر ہے۔

درمیانِ قعرِ دریا بندم کردۂ — بعد می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔

بعید القعر گہری سوچ والا آدمی۔

اعجاز نخل منقعر: مُڈھ سے اکھڑے ہوئے درختوں کی جڑیں۔

۵۴: ۲۱ = فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ۔ پس دیکھ لو کیسا (دردناک) تھا میرا عذاب اور کیسی (صحیح) تھی میری تنبیہ۔ نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۶ متذکرۃ الصدر۔

۵۴: ۲۲ = ملاحظہ ہو آیت ۱۵ متذکرۃ الصدر۔

۵۴: ۲۳ = كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ۔ ثمود۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن جلد چہارم

قوم ثمود نے بھی ڈرانے والوں (پیغمبرانِ الٰہی) کو جھٹلایا۔

۵۴: ۲۴ = فَقَالُوْٓا: پس انہوں نے کہا

= اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ۔ اَ استفہامیہ ہے۔ بَشَرًا۔ بشر، انسان، آدمی منصوب بوجہ فعل مضمر۔ جو اس کی وضاحت کرتا ہے (ای نتبعہ) مِنَّا جار مجرور مل کر بَشَرًا کی صفت ہے، وَاحِدًا اس کی صفت ثانی ہے۔

تقدیر کلام یوں ہے۔ اَنَتَّبِعُ بَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا۔

= نَتَّبِعُهٗ۔ مضارع جمع متکلم اتباع (افتعال) مصدر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول۔ ہم اس کی پیروی کریں، ہم اس کا اتباع کریں۔

ترجمہ یوں ہوگا۔

کیا ایک ایسا انسان جو ہم میں سے ہے (اور) اکیلا ہے۔ ہم اس کی پیروی کریں۔

استفہام انکاری ہے وجوہِ انکار یہ ہیں۔

(۱) بشر ہونا۔ یعنی انسان ہونا ان کے نزدیک اتباع کے مناسب نہ تھا۔

(بشرًا کو نکرہ مزید تحقیر کے لئے لایا گیا ہے)
۲:۔ پھر بشر کا ہم میں سے ہی ہونا جس کے پاس ہم پر فوقیت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔
۳:۔ اس کا اکیلا ہونا اور اس کے ساتھ جماعت کثیرہ کا نہ ہونا۔
ان کے نزدیک یہ بھی اس کی کسرِ شان کا باعث تھا۔

= اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ۔ ای ان نتبعہٗ انا اذا لفی ضَلٰلٍ و سُعُرٍ
اگر ہم نے اس کا اتباع کر لیا) تب تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے:
ضَلٰلٍ۔ گمراہی۔ بھٹکنا۔ راہ سے دور جا پڑنا۔ کھو جانا۔
سُعُرٍ۔ حق سے دوری (وہب) جنون (فراء) عرب نَاقَۃٌ مَسْعُوْرَۃٌ اس
اونٹنی کو کہتے ہیں جو بے مہار خود بخود سرگرداں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی ہو۔
قتادہ نے کہا کہ سُعُرٍ کا معنی ہے دُکھ، دشواری، عذاب۔ سُعُرٍ مفرد بھی ہوسکتا ہے
اور سَعِیْرٌ کی جمع بھی۔ اصل میں سَعْرٌ کے معنی آگ بھڑکانے کے ہیں۔ جب انسان
کے دماغ میں گرمی اٹھتی ہے تو وہ پاگل ہو جاتا ہے۔ سُعُرٍ کا استعمال سودا اور جنون
کے معنوں میں اسی اعتبار سے ہے۔
۵۴ : ۲۵ = ءَ اُلْقِیَ۔ ءَ استفہامیہ انکاریہ ہے، اُلْقِیَ اِلْقَاءٌ سے مصدر (باب افعال)
ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے وہ ڈالا گیا۔ نازل کیا گیا۔ اَلْقٰی عَلَیْہِ الْقَوْلَ کسی کو
کوئی قول املا کرانا۔
= اَلذِّکْرُ۔ وحی۔
ترجمہ آیت:۔
کیا ہم سب میں سے وحی صرف اس پر ہی اتاری گئی (یعنی یہ نہیں ہوسکتا)
= بَلْ: حرف اضراب ہے یہاں ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصدیق کے لئے
آیا ہے یعنی یہ صحیح کہ ہم میں سے وحی صرف اسی پر نازل ہوئی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے
کہ یہ شخص کذاب اور شیخی خور ہے
= کَذَّابٌ اَشِرٌ: کَذَّابٌ۔ کَذِبٌ (باب ضرب) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے
بہت بڑا جھوٹا۔ اَشِرٌ۔ اَشَرٌ (باب سمع) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بڑائی
مارنے والا۔ بہت اترانے والا۔

۵۴ : ۲۶ = سَیَعْلَمُوْنَ سَ مستقبل قریب کے لئے ہے۔ وہ عنقریب کل ہی جان لیں گے۔ کل سے مراد۔ مرنے کے فوراً بعد یا عذاب آتے ہی۔ غَدًا کل مراد قیامت کا دن یا عذاب کا دن۔

۵۴ : ۲۷ = اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَۃِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اونٹنی برآمد کرنے والے۔ اونٹنی بھیجنے والے۔ مُرْسِلُوْا اصل میں مُرْسِلُوْنَ تھا۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اضافت کی وجہ سے نَ ساقط کر دیا گیا ہے۔ النَّاقَۃَ۔ اونٹنی۔

= فِتْنَۃً۔ مفعول لہٗ۔ اِمْتِحَانًا۔ بطور امتحان۔ بطور آزمائش،

= لَھُمْ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب ثمود کی طرف راجع ہے۔

= فَارْتَقِبْھُمْ، اِرْتَقِبْ، فعل امر واحد مذکر حاضر۔ ارتقاب (افتعال) مصدر سے بمعنی انتظار کرنا۔ راہ دیکھنا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ پس تو ان (کے انجام) کا انتظار کر

= وَاصْطَبِرْ: واؤ عاطفہ، اِصْطَبِرْ فعل امر واحد مذکر حاضر تو صبر کر۔ اصطبار (افتعال) یہ اصل میں اصتبار تھا۔ ت کو ط سے بدل دیا گیا۔

فَائِدَہ: قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ اگر پتھر کی چٹان کے اندر سے ایک دس ماہ کی گابھن سرخ رنگ کی اونٹنی برآمد کر دو تو ہم تمہاری پیروی کر لیں گے۔ خداوند تعالیٰ نے ان کے مطالبہ کے مطابق ویسی ہی اونٹنی برآمد کر دی۔ لیکن ان کے امتحان کی خاطر چند شرائط عائد کر دیں۔

کہ اونٹنی اللہ کی زمین پر کھلی جہاں چاہے پھرتی رہے گی۔ کوئی آدمی اس کی مزاحمت نہیں کرے گا۔

اور یہ کہ جہاں سے قوم ثمود کے افراد اور ان کے مویشی وغیرہ پانی پیتے تھے وہاں پانی کی وارہ بندی کر دی گئی۔ کہ ایک دن اونٹنی وہاں پانی پیا کرے گی اور ایک دن قوم ثمود اور ان کے مویشی وغیرہ۔ کوئی ایک دوسرے کی باری میں گڈمڈ نہیں کرے گا۔ ان شرائط کے خلاف اقدام کرنے پر قوم پر سخت عذاب نازل کیا جائے گا۔

کچھ مدت تک یہ صورت حال جاری رہی اور قوم کے کسی شخص کو خلاف ورزی کی ہمت نہیں ہوئی۔ آخر کار اپنی قوم کے ایک من چلے سردار قدار بن سالف کو انہوں نے

انگیخت دی جس پر شقی میں آکر اُس نے تنبیہاتِ الٰہی کو پس پشت ڈال کر اونٹنی کی کوچیں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: کہ تمہارے لئے تین دن کی مہلت ہے اس کے بعد تم موردِ عذاب ہو گے۔ چنانچہ وعدہ کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو ایک خوفناک چنگھاڑ نے آلیا۔ اور وہ روندی ہوئی باڑ کی طرح بھُس ہو کر رہ گئے۔

۵۴: ۲۸ = وَ نَبِّئْهُمْ۔ واؤ عاطفہ، نَبِّئْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (یہ خطاب حضرت صالح علیہ السلام سے ہے) تَنْبِئَةٌ (تفعیل) مصدر سے۔ نبأ حروف مادّہ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ کا مرجع قوم ثمود ہے۔ ان کو تنبیہ کر دے۔ ان کو خبردار کر دے

= اَنَّ الْمَاءَ: بے شک، تحقیق، یقیناً، حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ یہاں اَلْمَاءَ اسم اَنَّ ہے اور منصوب ہے قِسْمَةٌ اسم مصدر۔ و مصدر ہے حصہ بانٹنا۔ ہر ایک کا حصہ جُدا کرنا۔ اَنَّ کی خبر ہے اور مرفوع ہے

جملہ کا ترجمہ ہوگا۔

اور انہیں آگاہ کر دیجئے کہ پانی ان کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے۔

= كُلُّ شِرْبٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ شِرْبٌ پانی پینے کی باری، پانی کا ایک حصہ شُرْبٌ (باب سمع) مصدر سے۔ اسم ہے۔ اس کی جمع اَشْرَابٌ ہے۔

اسی سلسلہ میں دوسری جگہ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (۲۶: ۱۵۵)

(حضرت صالح نے) کہا دیکھو یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اس کی پانی پینے کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری۔ كُلُّ شِرْبٍ پانی کی ہر باری۔

= مُحْتَضَرٌ: اسم مفعول واحد مذکر احتضار (افتعال) مصدر۔ (ح ض ر مادّہ) مراد پانی کی وہ باری جس پر سب حصہ دار موجود ہوں، پانی کی ہر باری پر باری والا حاضر ہوگا۔ ای یحضر من کانت نوبتہ فاذا کان یوم الناقۃ حضرت و شربہا و اذا کان یومہم حضروا شربوا۔ (الخازن) جس کی باری ہوا کرے گی وہ حاضر ہوا کریگا جب اونٹنی کا دن ہوگا اپنی باری پر وہ حاضر ہوگی اور جب ان کا دن ہوگا تو وہ اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے:

۵۴: ۲۹ = فَنَادَوْا۔ ای فارسلنا الناقۃ وکانوا علی ھذہ الوتیرۃ

من القسمة فملوا ذلك وعزموا علیٰ عقر الناقۃ فنادوا لعقرھا۔
پس ہم نے اونٹنی کو بھیجا اور وہ پانی کی تقسیم کے اسی طریقہ پر چلتے رہے پھر وہ اکتا گئے۔ اور اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا عزم کرلیا۔ پس انہوں نے اس کی کونچیں کاٹنے کے لئے پکارا۔ نَادَوْا ماضی جمع مذکر غائب نداء (مفاعلۃ) مصدر۔ انہوں نے پکارا۔

= صَاحِبَهُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ اپنے ایک رفیق کو، اپنے ایک ساتھی کو
= فَتَعَاطٰی ۔ فَ تعقیب کا ہے۔ تَعَاطٰی ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَعَاطِیٌ ۔ (تفاعل) مصدر سے۔ اس نے ہاتھ بڑھایا۔ اس نے دست درازی کی، اس نے پکڑا۔ اس نے ہاتھ چلایا۔ (لغات القرآن)

(کام کو) کرنے لگنا۔ اس میں مشغول ہونا۔ (فیروز اللغات)

پس وہ کام کو کرنے لگ پڑا۔

= فَعَقَرَ : فَ ترتیب کا۔ عَقَرَ ۔ اس نے کونچیں کاٹ دیں۔ یعنی اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔

اور دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ فَعَقَرُوْهَا : انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ (۱۱: ۶۵) : (۲۶ : ۱۵۷) : (۹۱ : ۱۴) کیونکہ قدار بن سلف کا فعل قوم کی رضامندی یا ان کے تعاون ہی سے تھا۔ اس لئے تمام قوم ذمہ دار ٹھہرائی گئی۔

۵۴ : ۳۰ = ملاحظہ ہو آیت ۱۶ متذکرۃ الصدر۔

= ۵۴ : ۳۱ = فَكَانُوْا میں فَ سببیہ ہے۔ پس وہ ہو گئے۔

= كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ : كَ تشبیہ کے لئے ہے هَشِيْمٌ صفت مشبّہ، مضاف مجرور بمعنی اسم مفعول۔ هَشْمٌ (باب ضرب) مصدر سے، بمعنی توڑنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا هَشِيْمٌ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا۔ ریزہ ریزہ کیا ہوا۔ سوکھے ہوئے جھانکڑ۔ چورا چورا کیا ہوا المحتظر مضاف الیہ۔ اسم فاعل واحد مذکر احتظار (افتعال)، مصدر۔ اپنے لئے باڑ بنانیوالا۔ حظیرۃ لکڑیوں کا بنایا ہوا باڑہ۔

ترجمہ ہوگا۔

تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ۔

اَلْحَظْرُ (باب نصر) کسی چیز کو احاطہ یا باڑ میں جمع کرنا۔

۵۴:۳۲ = ملاحظہ ہو آیت ۱۵ متذکرۃ الصدر۔
۵۴:۳۳ = كَذَّبَتْ بِالنُّذُرِ۔ پیغمبروں کی تکذیب کی، نُذُرٌ جمع نَذِيْرٌ کی بمعنی ڈرانے والے۔ (یعنی پیغمبر) مُنْذِرٌ کے معنی میں۔
۵۴:۳۴ = اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ: ہم نے ان پر بھیجے۔ یعنی ہم نے ان پر برسائے۔
= حَاصِبًا: بادِ سنگ بار۔ پتھروں کا مینہ، منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔
حَاصِبٌ اس ہوا کو کہتے ہیں جو چھوٹے سنگریزوں کو اٹھا کرلے جاتی ہے اور برساتی ہے۔ حَصْبَاءُ چھوٹے سنگریزوں کو کہتے ہیں۔ حَاصِبٌ پتھر پھینکنے والے کو بھی کہتے ہیں اس صورت میں ترجمہ ہوگا:
ہم نے ان پر پتھر برسانے والے کو بھیجا۔
= نَجَّيْنٰهُمْ: ماضی جمع متکلم۔ تنجیۃ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے نجات دی۔ ہم نے بچالیا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع اٰلَ لُوْطٍ ہے۔
= بِسَحَرٍ۔ ب بمعنی فِيْ۔ یعنی سحر کے وقت۔ اخیر شب میں۔
۵۴:۳۵ = نِعْمَةً اسم منصوب نکرہ۔ انعام واحسان۔ منصوب بوجہ علت کے۔ اپنی طرف سے انعام واحسان کرنے کی وجہ سے: انعام واکرام دینے کے لئے۔ یعنی ہم نے متعلقین لوطؑ کو اخیر شب کے وقت بچالیا۔ اپنی طرف سے انعام واکرام واحسان کرکے۔
= كَذٰلِكَ: کاف تشبیہ کا۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر، مشارٌ الیہ۔ آلِ لوط کا پتھروں کے مینہ سے بچالیا جانا۔
= نَجْزِىْ۔ مضارع جمع متکلم۔ جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم بدلہ دیتے ہیں۔ ہم صلہ دیتے ہیں۔
= مَنْ موصولہ بمعنی اَلَّذِىْ جو (اللہ کی نعمت کا) شکر کرتا ہے۔
۵۴:۳۶ = وَلَقَدْ: واؤ عاطفہ لام تاکید کا۔ قَدْ ماضی سے قبل تحقیق کا فائدہ دیتا ہے اور ماضی قریب کے زمانہ کو ظاہر کرتا ہے۔
= اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا: اَنْذَرَ ماضی واحد مذکر غائب اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی ڈرانا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع قوم لوط ہے۔
= بَطْشَتَنَا، مضاف مضاف الیہ۔ بَطْشٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی سختی سے پکڑنا اور اس سے قبل (عذاب آنے سے پہلے) وہ (حضرت لوطؑ) ان کو (قوم لوط کو) ہماری

پکڑ سے ڈراچکا تھا۔ پکڑ سے مراد عذاب ہے۔
== فَتَمَارَوْا: ماضی جمع مذکر غائب تَمَارِیٌ (تفاعل) مصدر۔ جس کے معنی شک کرنے اور باہم جھگڑنے کے ہیں۔ انہوں نے جھگڑا کیا۔ انہوں نے شک کیا۔
== بِالنُّذُرِ۔ یہاں نُذُرِ بطور مصدر بمعنی ڈراوا مستعمل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضرت لوط ؑ کو جھوٹا قرار دیا۔ اور عذاب کا جو خوف انہوں نے دلایا تھا اس میں شک کرنے لگے اور جھگڑنے لگے۔

۵۴: ۳۷ == وَلَقَدْ: ملاحظہ ہو آیت ۲۲ متذکرۃ الصدر۔
== رَاوَدُوْهُ۔ ماضی جمع مذکر غائب مُرَاوَدَةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ پھسلانا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ انہوں نے اس کو پھسلایا۔

رود حروف مادہ ہیں۔ الرَّوْدُ کے اصل معنی نرمی کے ساتھ کسی چیز کی طلب میں بار بار آمد و رفت کے ہیں۔ اسی معنی میں فعل رَاوَدَ و اِرْتَادَ آتا ہے۔ اسی سے رَائِدٌ ہے جس کے معنی ہیں وہ شخص جسے پانی اور چارہ کی تلاش کے لئے قافلہ سے آگے بھیجا جائے۔

اسی سے یعنی رَادَ یَرُوْدُ سے اَلْاِرَادَةُ ہے جس کے معنی کسی چیز کی طلب میں کوشش کرنے کے ہیں۔ اور ارادہ اصل میں اس قوت کا نام ہے جس میں خواہش، ضرورت، اور آرزو کے جذبات ملے جلے ہوں۔ پھر اس سے مراد دل کا کسی چیز کی طرف کھنچنے کے لئے بولا جاتا ہے جو کہ ارادہ کا مبدأ ہے اور کبھی صرف منتہی کے معنی مراد ہوتے ہیں یعنی محض فیصلہ کے لئے۔ جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے استعمال ہو تو منتہیٰ کے معنی مراد ہوتے ہیں یعنی کسی کام کا فیصلہ۔ تزوج نفس کا معنی مراد نہیں ہوتا کیونکہ ذاتِ باری تعالیٰ خواہشاتِ نفسانی سے منزّہ و مبرّا ہے۔ لہذا اَرَادَ اللّٰهُ كَذَا کے معنی ہوں گے اللہ تعالیٰ نے فلاں کام کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا (۱۷:۳۳)
کہہ دیجئے کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا فیصلہ کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے۔

اور کبھی ارادہ بمعنی امر کے آتا ہے مثلاً:۔
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۲:۱۸۵) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے (یعنی آسان کاموں کا حکم دیتا ہے اور ایسے امور کا حکم نہیں دیتا کہ جس سے تم سختی میں مبتلا ہو جاؤ۔)

اَلْمُرَاوَدَةُ (مفاعلة) یہ بھی رَادَ یَرُوْدُ سے ہے اور اس کے معنی ارادوں میں باہم اختلاف اور کشیدگی کے ہیں۔ یعنی ایک کا ارادہ کچھ ہو اور دوسرے کا کچھ ہو۔
رَاوَدْتُ فُلَانًا عَنْ کَذَا: کے معنی کسی کو اس کے ارادہ سے پھسلانے کے ہیں پھسلانے کی کوشش کرنا کے ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:۔
هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي (۱۲: ۲۶) اس نے مجھے میرے ارادہ سے پھیرنا چاہا
تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ (۱۲: ۳۰) وہ اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کے درپے ہے یعنی اسے اس کے ارادہ سے پھسلانا چاہتی ہے۔
سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ (۱۲: ۶۱) ہم اس کے باپ کو اس سے پھیرنے کی کوشش کریں گے۔ یعنی اُسے آمادہ کریں گے کہ وہ برادر یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔
(راغب اصفہانی، فی المفردات)
وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ: اور انہوں نے حضرت لوط (علیہ السلام) کو اپنے مہمانوں کو بُرے مطلب کے لئے ان کے سپرد کرنے کے ارادہ سے پھسلانا چاہا۔
= فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ۔ ف تعلیل کا ہے۔ طَمَسْنَا ماضی جمع متکلم۔ طَمْسٌ (باب ضرب) مصدر۔ جس کے معنی مٹا دینا یا بے نور کر دینا ہے۔
جب طمس کا استعمال نجم، قمر، بصر، کے ساتھ ہو تو بے نور اور روشنی زائل ہو جانے کے معنی ہوں گے۔ مثلاً قرآن مجید میں اور جگہ ہے:
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ (۷۷: ۸) جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے یعنی ان کی روشنی زائل کر دی جائے گی:
مٹانے یا بگاڑنے کے معنی میں ہے:۔
مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَا (۴: ۴۷) پیشتر اس کے کہ ہم ان کے چہروں کو بگاڑ دیں اور ان کو ان کی پیٹھوں کی طرف پھیر دیں۔
امام راغب اصفہانی رح نے آیت شریفہ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ (۳۶: ۶۶) میں دونوں معنی جمع کر دیئے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔
یعنی ہم آنکھوں کی روشنی کو اور ان کی صورت و شکل کو مٹا دیں جس طرح سے نشان مٹایا جاتا ہے۔

آیت ہذا میں بے نور کر دینے کے معنی ہوں گے ،،
ان کے اس فعل کی وجہ سے ہم نے ان کی آنکھوں کو بے نور کر دیا۔
اَعْيُنَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر طمسنا کا مفعول۔ ان کی آنکھوں کو (بے نور کردیا)

= فَذُوْقُوْا - ای قلنا لهم ... (اور ہم نے ان سے کہا) لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔ نُذُر بطور مصدر مستعمل ہے

۵۴ : ۳۸ = صَبَّحَهُمْ : صَبَّحَ ماضی - واحد مذکر غائب تَصْبِيْحٌ (تفعیل) مصدر - بمعنی صبح سویرے کسی پر آن پڑنا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع قومِ لوط ہے۔ جو مورد عتاب ہوئی تھی۔ صَبَّحَ کا فاعل عذاب مستقر ہے۔

= بُكْرَةً دن کا اوّل حصہ - یہ صبح سے مخصوص تر ہے - یعنی صبح سویرے اول النہار میں بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔

= عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ موصوف وصفت مل کر صَبَّحَ کا فاعل۔ مستقر اسم فاعل واحد مذکر استقر (باب استفعال) مصدر بمعنی قرار، یعنی قرار پکڑنے والا - ٹھہرنے والا۔ یعنی وہ عذاب جو مرنے کے بعد بھی قائم رہا۔ دنیا میں عذاب سنگ باری - اس کے بعد عذاب قبر، پھر دوامی عذاب دوزخ ،

آیت کا ترجمہ ہو گا۔
پس صبح سویرے اول النہار ایک لازوال عذاب نے انہیں آلیا۔

۵۴ : ۳۹ = ملاحظہ ہو آیت ۳۷ متذکرۃ الصدر - آیت کی تکرار حقیقت میں ازسر نو
۵۴ : ۴۰ = ملاحظہ ہو آیت ۱۵ متذکرۃ الصدر - تنبیہ ہے نصیحت پذیری پر - اور ترغیب ہے عبرت اندوزی کی ۔

۵۴ : ۴۱ = اٰلَ فِرْعَوْنَ : مضاف مضاف الیہ - آل فرعون کا ذکر کیا ہے فرعون کا ذکر نہیں کیا - کیونکہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ اصل فرعون ہی تھا اس لئے اس کے ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی ۔

= النُّذُرُ - جمع نَذِيْرٌ کی ڈرانے والے - مراد یہاں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون اور ان کے ساتھی ہیں - بعض علماء کے نزدیک وہ معجزات مراد ہیں جو فرعون اور فرعونیوں کو ڈرانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پیش کئے - النذر فاعل ہے جاءَ کا

== كَذَّبُوْا: میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب آل فرعون کے لئے ہے۔
== بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا- ب حرف جار- اٰيٰتِنَا مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف كُلِّهَا مضاف مضاف الیہ مل کر صفت اپنے موصوف کی ، ہماری تمام آیات کو،

فَائِدَہ : آیات سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ ۹ احکام ہیں وہ یہ ہیں
ا:۔ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دو۔
۲:۔ چوری نہ کرو۔
۳:۔ زنا نہ کرو۔
۴:۔ جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو۔
۵:۔ کسی بے قصور کو حاکم کے پاس قتل کرانے کے لئے نہ لے جاؤ۔
۶:۔ جادو نہ کرو۔
۷:۔ سود نہ کھاؤ۔
۸:۔ کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ۔
۹:۔ جہاد کے معرکہ سے پشت نہ پھیرو۔

اور ایک خاص حکم یہودیوں کے لئے یہ تھا کہ ہفتہ کے دن (کی حرمت) میں حد سے تجاوز نہ کرو (یعنی ہفتہ کے دن کی حرمت قائم رکھو۔ اس دن دنیاوی کاروبار نہ کرو (تفسیر المظہری)

== فَاَخَذْنٰهُمْ - ف سببیہ اَخَذْنَا ماضی جمع متکلم۔ اَخْذٌ (باب نصر) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ پس اس تکذیب کے سبب ہم نے ان کو پکڑا۔
== اَخْذَ- مفعول مطلق۔ (سخت) پکڑ۔ اَخْذٌ مصدر سے کبھی لینے کے معنی آتے ہیں اور کبھی پکڑنے کے۔ یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

اور اَخْذَ مضاف ہے اور عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ مضاف الیہ۔
عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ موصوف صفت۔ عزیز غالب۔ زبردست وقوی ، مشتاق، دشوار شاہ مصرو اسکندریہ کا لقب۔
عِزَّةٌ (باب ضرب) مصدر سے فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے اَخْذَ کا مضاف الیہ ہے:

مُقْتَدِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اقتدار (افتعال) مصدر۔ ہر طرح کی قدرت والا صاحب اقتدار۔

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ: پھر ہم نے ان کو ایک زبردست صاحب اقتدار کی پکڑ پکڑا۔

۵۴: ۴۳ = اَكُفَّارُكُمْ: استفہام انکاری ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مسلمانوں کے لئے ہے۔ یعنی اے مسلمانو!۔ اور کفار سے مراد قبیلہ قریش ہے۔ یعنی اے مسلمانو! کیا یہ قبیلہ قریش کے تمہارے یہ کافر۔

= اُولٰٓئِكُمْ۔ اُولٰٓءِ اسم اشارہ جمع قریب، مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے کُمْ خطاب لاحق کرکے اُولٰٓئِكُمْ بولا جاتا ہے۔ مشار الیہم قوم نوح۔ عاد و ثمود، قوم لوط اور آل فرعون ہے۔

= خَيْرٌ۔ بمعنی قوت۔ تعداد۔ رتبے میں بہتر۔

اَمْ۔ حرف عطف ہے۔ یا۔ کیا۔ استفہام کے معنی دیتا ہے لَكُمْ میں خطاب اہل مکہ ہے (یعنی اے کفار اہل مکہ۔ کیا تمہارے لئے۔

= بَرَآءَةٌ۔ (ب ر ء مادہ) بَرِئَ يَبْرَاُ (باب سمع) سے مصدر، بمعنی خلاصی پانا۔ (قرض وغیرہ سے) بری ہونا۔ (بیماری سے) صحت پانا۔ چھٹکارا پانا۔ بیزاری۔ بے زار ہونا۔

اصل میں اس کے معنی ہر اس چیز سے جس کا پاس رہنا بُرا لگتا ہو چھٹکارا پانے کے ہیں۔ جیسے بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (۹: ۱) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے۔ یا۔ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۹: ۳) اللہ مشرکوں سے بیزار ہے۔

چھٹکارا پانے کے معنی میں جیسے بَرَأْتُ مِنَ الْمَرَضِ۔ مجھے مرض سے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ یعنی میں تندرست ہو گیا۔

= الزُّبُرِ جمع ہے زَبُوْرٌ کی بمعنی کتابیں۔ آسمانی کتابیں۔

فِی الزُّبُرِ صفت ہے بَرَآءَةٌ کی (ای براءۃ مکتوبۃ فی الاوراق او الکتب السماویۃ المنزلۃ علی الانبیاء السابقین (تفسیر حقانی) یعنی ایسی معافی جو کتب سماویہ میں مکتوب ہے جو کتب پچھلے پیغمبروں پر آسمان سے نازل ہوئیں۔

آیت کا مطلب ہو گا: یا کیا تمہارے لئے آسمانی کتابوں میں (اللہ کی طرف سے) معافی

لکھی ہوئی ہے کہ تم میں سے کوئی اگر پیغمبروں کی تکذیب بھی کرے گا یا کفر کا ارتکاب کریگا تب بھی اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔

۵۴ : ۴۴ == اَمْ یَقُوْلُوْنَ ، یا کیا یہ لوگ کہتے ہیں۔ اس میں ضمیر فاعل کفار مکہ کے لئے ہے۔ ای اَمْ یَقُوْلُوْنَ کفار قریش (الیسر التفاسیر) کیا کفار قریش کہتے ہیں

== جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ: موصوف وصفت۔ جمیع۔ سب۔ سارے۔ جَمْعٌ سے بروزن فعیل بمعنی مفعول۔ بمعنی مجموع ہے ایک جماعت، جتھا۔ ہم ایک ایسا جتھا ہیں مُنْتَصِرٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر، بدلہ لینے والا۔ یعنی ایسا جتھا جو (اپنے خلاف کسی زیادتی کا) بدلہ لے سکتا ہے، مراد مضبوط۔ طاقتور، انتصار (افتعال) مصدر

علامہ پانی پتی اس کی تشریح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یعنی مضبوط، محفوظ ہیں کوئی ہم تک پہنچنے کا ارادہ بھی نہیں کر سکتا۔ یا دشمنوں سے ہم انتقام لیتے اور غالب آتے ہیں کوئی ہم پر غالب نہیں آسکتا۔

یا یہ مطلب ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

چونکہ لفظ جمیع واحد تھا اس لئے اس کی صفت منتصرٌ بھی بصیغہ واحد ذکر کی اس کے علاوہ آیات کو جن الفاظ پر ختم کیا گیا اس کا تقاضا بھی یہی تھا۔

۵۴ : ۴۵ == سَیُھْزَمُ۔ س مستقبل قریب کے لئے آیا ہے یُھْزَمُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب، ھزیمۃ (باب ضرب) مصدر۔ شکست دیئے جائیں گے۔ ان کو شکست ہوگی۔

== الجَمْعُ۔ جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ جماعت، فوج۔ جَمَعَ یَجْمَعُ (باب فتح) کا مصدر ہے۔ الٓ معرفہ کا ہے۔ مُراد وہ جتھہ یا جماعت جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ ہیں۔ وہ عنقریب شکست دیئے جائیں گے۔

== یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ: یُوَلُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب تولیۃ (تفعیل) مصدر الدُّبُرَ: اَدْبَارٌ جمع یُوَلُّوْنَ کا مفعول ہے۔ پیٹھ دے کر بھاگیں گے۔

۵۴ : ۴۶ == بَلْ۔ حرف اضراب ہے۔ بَلْ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ حکم ماقبل کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کر دیا جائے۔ یہی صورت یہاں مُراد ہے ارشاد الٰہی ہے کہ:۔

ان کفار کی ہزیمت اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا ہی ان کی ناکامی اور بے آبروئی کے لئے

کافی نہیں بلکہ اصل عذاب تو قیامت کے دن آنے والا ہے۔ جس کا وقت مقرر ہے اُسے آگے پیچھے نہیں کیا جا سکتا۔

ای لیس ھذا تمام عقوبتھم بل الساعۃ موعد عذابھم و ھذا من طلائعتہ (روح المعانی)

اس (عذاب) سے ان کی سزا تمام نہیں ہوئی بلکہ قیامت ان کے عذاب کے وعدہ کا وقت ہے یہ موجودہ (عذاب) تو محض اس کا پیش خیمہ ہے۔

= وَالسَّاعَۃُ واؤ عاطفہ، اَلسَّاعَۃُ روز قیامت، یا عَذَابُھَا (جلالین) اس دن کا عذاب۔

= اَدْھٰی: دَاھِیَۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ بہت بڑی بلا۔ یا آفت بہت سخت مصیبت۔ جس کو کسی طرح بھی دفع کرنا ممکن نہ ہو۔

= اَمَرُّ: بہت تلخ، بہت کڑوا۔ مَرَارَۃٌ سے جس کے معنی کڑوا اور تلخ کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ۔

۵۴ : ۴۷ = فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ۔ ملاحظہ ہو آیت ۲۴ متذکرۃ الصدر۔

۵۴ : ۴۸ = یَوْمَ : فعل محذوف کا مفعول ای اُذْکُرْ یَوْمَ۔ یاد کرو وہ دن کہ جس روز۔

= یُسْحَبُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ سَحْبٌ (باب فتح) مصدر۔ وہ گھسیٹے جائیں گے۔

= عَلٰی وُجُوْھِھِمْ۔ اپنے منہ کے بل۔ وُجُوْہٌ جمع وَجْہٌ کی بمعنی منہ،

= ذُوْقُوْا۔ اس سے قبل عبارت یقال لھم مقدر ہے۔ ان سے کہا جائے گا (آگ لگنے کا) مزہ چکھو۔

ذُوْقُوْا فعل امر۔ جمع مذکر حاضر، ذَوْقٌ (باب نصر) مصدر۔ تم چکھو۔

۵۴ : ۴۹ = اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ۔ ای انا خلقنا کل شیءٍ بِقَدَرٍ (بے شک ہم نے ہر چیز کو بنایا ہے اندازہ سے۔ (حاشیہ تفسیر الکشاف)

روح المعانی میں ہے:۔

اِنَّا خَلَقْنَا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ (بالقدر) ہم نے ہر چیز پیدا کی۔ اسے ایک اندازے سے پیدا کیا۔

صاحب تفسیر المظہری اس آیت کی تشریح میں رقمطراز ہیں:۔
تقدیر کے مسئلہ پر قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مباحثہ کیا تھا۔ ان کی تردید کے لئے یہ آیت بطور جملہ معترضہ ذکر کردی گئی۔
مُسلم اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کچھ قریشی مشرک تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑا کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اس وقت یہ آیات اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ سے كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ تک نازل ہوئی۔ قدر سے مراد تخلیق سے پہلے اندازہ کرلینا ہے یا قدر سے مراد ہے امر مقدر جو لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور ہر چیز کی پیدائش سے پہلے اللہ کو اس کا علم ہے۔ وہی اس شئ کی حالت اور (پیدائش) کے وقت سے واقف ہے۔
حسن نے کہا کہ قدرِ خداوندی سے مراد ہے ہر چیز کا وہ خاص اندازۂ تخلیق جو اللہ کی حکمت کا مقتضا رہے اور اس چیز کو ویسا ہی ہونا چاہیئے''
۵۴ : ۵۰ ــــــ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ۔ ای وَمَا امرنا اذا اردنا خلق شئ الا امرة واحدۃً فیتم وجود الشئ بسرعۃ کلمح البصر (ایسر التفاسیر)
جب ہم کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم صرف ایک دفعہ ہی حکم دیتے ہیں اور وہ چیز آنکھ جھپکنے میں مکمل ہو کر وجود میں آجاتی ہے۔
امر کے تحت کسی چیز کو پیدا کرنا، اُسے معدوم کرنا، یا دوبارہ موجود کرنے کا حکم بھی شامل ہے
حضرت ابن عباس رضؓ نے اس آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے:۔
قیامت آجانے کا ہمارا حکم سرعت میں ایسا ہوگا جیسے پلک جھپکنا'' اس مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح بیان کیا ہے۔
وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ (۱۶ : ۷۷) قیامت کا حکم اتنا تیز ہوگا جیسے پلک جھپکنا یا اس سے بھی تیز۔
کلمح بالبصر میں ک تشبیہ کا ہے لَمْحٌ کے معنی بجلی کی چمک کے ہیں۔ رَاَیْتُ لمحۃ البرق۔ میں نے اسے بجلی کی چمک کی طرح ایک جھلک دیکھا۔ لَمْحِ بِالْبَصَرِ: آنکھ کے جھپکنے کی طرح۔
۵۴ : ۵۱ ــــــ وَلَقَدْ: واؤ عاطفہ، لام تاکید کا اور قَدْ تحقیق کے لئے۔
ــــــ اَشْيَاعَكُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ اَشْيَاعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی، تمہارے طریقہ والے

تمہارے ساتھ والے، یعنی تم سے پہلے لوگ جو کفر میں تمہاری طرح تھے ہم نے ان کو غارت کردیا
= فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔ (نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۵ متذکرۃ الصدر)
= وَ كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ: واؤ عاطفہ۔ کل شئی مضاف مضاف الیہ مل کر بتدار فَعَلُوْهُ (ہ ضمیر واحد مذکر غائب) جملہ فعلیہ متعلق شَيْءٍ، فِي الزُّبُرِ خبر۔ اور ہر وہ شے جو وہ کر چکے ہیں وہ (ان کے) اعمال ناموں میں (لکھی جاچکی) ہے۔
الزُّبُرُ۔ زبور۔ کی جمع ہے بمعنی کتابیں۔ اوراق، (اعمال نامے) یا زبر سے مراد لوح محفوظ ہے یعنی ہر فعل و عمل لوح محفوظ میں درج ہے۔
۵۴ : ۵۳ = كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ۔ ای کل صغیر وکل کبیر ہر چھوٹی چیز اور ہر بڑی چیز۔ یعنی مکلفین کا ہر چھوٹا بڑا عمل یا تمام چھوٹی بڑی مخلوق اور اس کی مدّتِ زندگی
مُسْتَطَرٌ اسم مفعول واحد مذکر استطارٌ (افتعال) مصدر۔ سطر مادہ۔
مُسْتَطَرٌ۔ لکھا ہوا۔ مطلب یہ کہ ہر چھوٹی بڑی چیز، اعمال نامے لکھنے والے فرشتوں کے صحیفوں میں یا لوح محفوظ میں مرقوم ہے۔ یہ سابق جملہ کی تاکید و تائید ہے۔
۵۴ : ۵۴۔ المتقین۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ پرہیزگار لوگ،
= فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ۔ یعنی پرہیزگار لوگ جو زیورِ ایمان اور اعمالِ صالح سے مُزین ہوں گے۔ مرنے کے بعد باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ (یہ جنّت جسمانی ہے۔ تفسیر حقانی)
نَهَرٍ۔ اسم جنس ہے اس سے مراد جنت کی نہریں ہیں۔
۵۴ : ۵۵ = فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ مضاف مضاف الیہ۔ موصوف۔ (مقعد) کی اضافت صفت (صِدْقٍ) کی طرف۔
مَقْعَدٌ اسم ظرف مکان، قُعُوْدٌ (باب نصر) مصدر سے۔ بیٹھنے کی جگہ۔
صِدْقٌ۔ سچائی۔ راستی، نام نیک، ثنا، سچی بات،
صَدَقَ يَصْدُقُ (باب نصر) کا مصدر ہے۔ اس کے معنی لغت میں سچ کہنے اور سچ کر دکھانے کے ہیں اور چونکہ یہ ذکرِ خیر کا سبب ہے اس لئے مجازاً۔ نامِ نیک اور ذکرِ خیر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
علامہ پانی پتیؒ تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں۔
مَقْعَدِ صِدْقٍ۔ یعنی ایسا مقام جہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی اور نہ گناہ۔ (سچائی کا مقام)

اس سے مراد جنت ہے۔
ظاہر میں کوئی برائی ہو نہ باطن میں کوئی نقص" ایسے فعل کو صدق کہا جاتا ہے۔
مندرجہ ذیل آیات میں یہی معنی مراد ہیں:۔
۱:۔ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ (۵۴: ۵۵)
۲:۔ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (۱۰: ۲)
۳:۔ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔ (۱۷: ۸۰)
لغوی نے لکھا ہے کہ:۔
امام جعفر صادق نے فرمایا:۔ آیت میں اللہ نے مقام کی صفت صدق کے لفظ سے کی ہے
پس اس مقام پر اہل صدق ہی بیٹھیں گے۔
فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ بدل ہے جَنّٰتٍ سے۔
== عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ: یہ یا تو فی مقعد صدق سے بدل ہے یا یہ اس کی صفت ہے۔
مَلِیْكٍ موصوف۔ مَلِكٌ سے صفت کا صیغہ برائے مبالغہ، بہت بڑا بادشاہ
مُقْتَدِرٍ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ اقتدار (افتعال) مصدر سے۔
ہر طرح کی قدرت والا۔ با اقتدار۔ صفت۔
مطلب آیت کا ہوگا:۔
یعنی اللہ کے پاس جو تمام چیزوں کا مالک اور حکمران ہے اور ہر شے پر قادر ہے کوئی شے اس کی قدرت سے خارج نہیں۔ قرب خداوندی بے کیف ہے۔ دانش وفہم کی رسائی سے بالاتر ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی کا پردۂ بصیرت ہٹا دے تو اس کو قرب خداوندی کا وجدان ہو جاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)
فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ عمدہ مقام میں خداوند تعالیٰ کے ہاں رہیں گے یہ جنت روحانی ہے جو متقین میں سے خاص ابرار و احرار کا حصہ ہے مرنے کے بعد ان کی روح حظیرۃ القدس (جنت) کی طرف عالم بالا میں محبوب اصلی کے پاس جا کر آرام پاتی ہے تختِ رب العالمین کی داہنی طرف بیٹھنے سے یہی مراد ہے۔
اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنی اس بارگاہِ قدس میں کاش اپنے ابرار کی صف میں جگہ دیدے۔ وما ذلك علی اللہ بعزیز (تفسیر حقانی)

مراد اصحٰب الیمین (یا اصحٰب المیمنہ) ہیں جن کا ذکر سورۃ الواقعہ (۵۶: ۲۷، ۳۸، ۹۰، ۹۱) میں آیا ہے ان کو اصحاب المیمنہ بھی کہا گیا ہے:
ان سے مُراد وہ خوش نصیب ہیں جو روزِ محشر عرشِ الٰہی کے داہنی جانب ہُوں گے ان کا اعمالنامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سورۃ الرحمٰن مَدَنِيَّة (۵۵) (۷۸)

۵۵ : ۱ = الرَّحْمٰنُ : رحمت سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت رحمت کرنے والا بڑا بخشش کرنے والا۔ بڑا مہربان۔ نیز سورۃ الفاتحہ میں ”بسم اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کی تشریح میں ملاحظہ ہو۔

۵۵ : ۲ = عَلَّمَ الْقُرْاٰن : جملہ فعلیہ، اس نے قرآن کی تعلیم دی۔

۱۔ اَلرَّحْمٰنُ مبتدا ہے۔ اور جملہ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اس کی خبر۔

۲۔ اَلرَّحْمٰن خبر ہے اس کا مبتدا محذوف ہے۔ ای اَللّٰہُ الرَّحْمٰنُ

۳۔ اَلرَّحْمٰنُ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے ای اَلرَّحْمٰنُ رَبُّنَا۔

الرحمٰن کے بعد جملہ علم القرآن جملہ مستانفہ ہے۔

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ میں مفعول اول محذوف ہے تقدیر کلام ہے عَلَّمَ النَّبِیَّ الْقُرْاٰنَ یا جِبْرِئِیْلَ۔ یا اَلْاِنْسَانَ۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تعلیم دی۔ یا جبریل کو یا انسان کو۔

= خَلَقَ الْاِنْسَانَ، بعض کے نزدیک الانسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ نے حضرت آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے تھے۔

بعض نے الانسان سے جنس انسان مُراد لی ہے۔ یعنی اللہ نے حضرت انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا، لکھنا، سمجھنا، سمجھانا۔ اور فہم و ادراک عطا کیا کہ دوسرے جانوروں سے ممتاز ہوگیا۔ اور وحی کو برداشت کرنے اور حاملِ قرآن بننے کے قابل ہوگیا

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ الانسان سے مراد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہوں اور البیان سے مراد قرآن مجید ہو۔ قرآن تمام لوگوں کے لئے راہنما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح دلیل ہے۔ اس میں ازل سے ابد تک تمام چیزوں کا

بیان ہے۔

ابن کیسان نے کہاہے کہ اس صورت میں آخری دونوں جملے پہلے جملہ کی تفصیل اور بیان قرار پائیں گے...... اسی لئے حرف عطف دونوں کے درمیان نہیں لایا گیا اور یہ تمام جملے اَلرَّحْمٰن کے اخبار مترادفہ ہوں گے۔

۵۵: ۴ = عَلَّمَہٗ۔ میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے = اَلْبَیَانَ مفعول ثانی عَلَّمَ فعل کا۔ بولنا۔ مصدر ہے۔ کسی چیز کے متعلق کھولنے اور واضح کرنے کا نام "بیان" ہے۔ بیان۔ نطق سے عام ہے اور نطق خاص ہے اور کبھی جس چیز کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے چنانچہ کلام اوّل معنی ہی کے اعتبار سے بیان کہلاتا ہے چنانچہ کلام اول معنی کے اعتبار سے ہی بیان کہلاتا ہے کیونکہ وہ معنی مقصود کو کھولتا اور ظاہر کردیتا ہے۔ اور مجمل ومبہم کلام کی شرح کو دوسرے معنوں کے اعتبار سے بیان کہتے ہیں ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ (۳: ۱۳۸) یہ لوگوں کے لئے بیان ہے۔ اول معنی کی مثال ہے اور ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ (۷۵: ۱۹) ہمارے ذمہ اس کا بیان کرنا ہے، دوسرے معنی کی مثال ہے اور عَلَّمَہُ الْبَیَانَ (اس کو بیان سکھایا) دونوں معنی کی مثال بن سکتا ہے (لغات القرآن)

۵۵: ۵ = اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ، ای الشمس والقمر یجریان بحسبان۔ الشمس والقمر مبتدا۔ یجریان خبر (محذوف) بحسبان جار مجرور مل کر متعلق خبر۔

حُسْبَانٍ (باب نصر) مصدر ہے بمعنی حساب لگانا۔ شمار کرنا۔ جیسے طُغْیَانٌ رُجْحَانٌ، غُفْرَانٌ، کُفْرَانٌ)، مطلب یہ کہ سورج اور چاند ایک (سوچے سمجھے) حساب کے مطابق (چل رہے ہیں)۔

۵۵: ۶ = وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ اور بیلیں (بے تنے کے پودے) اور درخت (تنے والے پودے) (اسی کے حکم سے) سجدہ ریز ہیں۔

اَلنَّجْمُ کے متعلق مختلف اقوال ہیں:-

بعض علماء کا قول ہے کہ:-

(۱) اَلنَّجْمُ سے مراد نباتات کی وہ قسم ہے جس کا تنا نہ ہو جیسے بیلیں وغیرہ۔ اور اَلشَّجَرُ سے مراد وہ قسم ہے جس کا تنا ہو۔

(۲) مقیدہ کا قول ہے کہ:۔

النجم سے مراد آسمان کے ستارے ہیں اور اس پر وہ سورۃ الحج کی یہ آیت دلیل لاتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط (۲۲: ۱۸)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور بہت سے انسان خدا کو سجدہ کرتے ہیں ۔

رُوحُ المعانی میں ہے کہ:۔

والمراد بالنجم النبات الذی ینجم ای یظهر و یطلع من الارض ولا ساق له ...... اقترانه بالشجر یدل علیه۔ النجم سے مراد وہ سبزی یا نباتات ہے جو زمین سے اُگتی اور نکلتی ہے اور اس کا تنا نہیں ہوتا۔ شجر کے ساتھ اس کا ذکر کرنا اس کی دلیل اور قرینہ ہے۔

بیضاوی کا یہی قول ہے ۔

= یَسْجُدَانِ: مضارع تثنیہ مذکر غائب: سُجُوْدٌ (باب نصر) سے مصدر۔ وہ دونوں سجدہ کرتے ہیں ۔

بیلوں اور درختوں کے سجدہ کرنے سے مراد ان کے سایہ کا سربسجود ہونا ہے:

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:۔

يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ہ (۱۶: ۴۸) جن کے سائے دائیں سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں۔ (یعنی) خدا کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں ۔

یا اس سے مراد ان کا ہر طرح سے خدا کا تابع فرمان ہونا ہے ۔ ان کا اگنا، بڑھنا پھل دینا۔ سوکھ جانا۔ بالارادہ نہیں بلکہ بلا ارادہ بلاچون وچرا۔ قانون الٰہی کے پابند ہیں

اگر النجم کے معنی ستارے لئے جائیں تو ان کے سجدہ کرنے سے مراد ان کا طلوع و غروب ہے یا ان کا کائنات میں ایک متعینہ نظام کے تحت گردش کرنا ہے ۔

۵۵: ۷ = وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا۔ ای خلق السَّمَآءَ و رفعها۔ آسمان کو پیدا کیا اور اسے بلند کیا (علی الارض) زمین کے اوپر۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے نیچے تھا پھر

اسے بلند کر دیا۔ بلکہ اسے پیدا ہی ایسا کیا۔ یا دَفَعَ السَّمَآءَ آسمان کو بلند کیا یعنی بلندیوں پر قائم کیا۔

ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع السَّمَآءَ ہے اور السّماء بوجہ مفعول منصوب ہے۔

= وَضَعَ واحد مذکر غائب وَضْعٌ (باب فتح) مصدر اس نے قائم کیا۔ اس نے رکھا

= اَلْمِیْزَانَ۔ اسم مصدر۔ تول۔ اسم آلہ، ترازو، مجازی معنی عدل و انصاف، قانونِ عدل قواعدِ عدل۔

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں :۔

ای شرع العدل و امربہ۔ اللہ تعالیٰ نے عدل کا قانون بنایا اور اس پر عمل کرنے کا حکم فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ بالعدل قامت السموت والارض زمین و آسمان عدل پر قائم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور اس میں آباد ہر چیز کو اس طرح آباد کیا جیسے اس کی بقاء اور نشوونما کے لئے مناسب تھا۔

علامہ مودودی المیزان کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔

قریب قریب تمام مفسرین نے یہاں میزان (ترازو) سے عدل مُراد لیا ہے اور میزان قائم کرنے کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے اس پورے نظام کو عدل پر قائم کیا ہے۔ یہ بے حد و حساب تارے اور سیارے جو فضا میں گھوم رہے ہیں، یہ عظیم الشان قوتیں جو اس عالم میں کام کر رہی ہیں اور یہ لاتعداد مخلوقات اور اشیاء جو اس جہان میں پائی جاتی ہیں۔ ان سب کے درمیان اگر کمال درجہ کا عدل و ازن قائم نہ کیا گیا ہوتا تو یہ کارگاہ ہستی ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چل سکتی تھی۔

خود اسی زمین پر کروڑوں برس سے ہوا اور پانی اور خشکی میں جو مخلوقات موجود ہیں ان ہی کو دیکھ لیجئے۔ ان کی زندگی اسی لئے تو برقرار ہے کہ ان کے اسبابِ حیات میں پورا پورا عدل اور توازن پایا جاتا ہے ورنہ ان اسباب میں ذرا سی بھی بے اعتدالی پیدا ہو جائے تو یہاں زندگی کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ (تفہیم القرآن)

۸:۵۵ = اَلَّا تَطْغَوْا۔ اَلَّا۔ اَنْ اور لَا سے مرکب ہے۔ اَنْ یا تو مصدریہ ہے اس صورت میں لَا تَطْغَوْا مضارع منفی جمع مذکر حاضر ہے۔ طُغْیَانٌ (باب سمع و نصر) مصدر سے۔ تم زیادتی نہ کرو، تم سرکشی نہ کرو۔ تم حد سے نہ بڑھو۔

ترجمہ آیت ہوگا : اور اللہ نے میزان قائم کر دی تاکہ تم حق سے تجاوز نہ کرو، یا۔ اَنْ مفسرہ ہے

اور لَا تَطْغَوْا صیغہ نہی جمع مذکر حاضر ہے۔

ترجمہ:۔ اور اس نے میزان عدل قائم کردی (اور حکم دیا ہے کہ) تم وزن میں حق سے تجاوز نہ کرو۔

۵۵: ۹ = اَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ اَقِيمُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اقامۃ (افعال) مصدر سے تم قائم کرو۔ تم درست رکھو۔

اَلْقِسْطِ۔ عدل۔ انصاف۔ حصہ جو انصاف کے ساتھ دیا جائے۔ القسط اسم مصدر ہے یعنی وزن کو انصاف کے ساتھ ٹھیک رکھو۔

= لَا تُخْسِرُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اِخْسَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ تم مت گھٹاؤ مطلب یہ کہ چونکہ تم ایک متوازن کائنات میں رہتے ہو جس کا سارا نظام عدل پر قائم ہے اس لئے تمہیں بھی عدل پر قائم ہونا چاہئے۔ جس دائرے میں تمہیں اختیار دیا گیا ہے اس میں اگر تم بے انصافی کروگے اور جن حق داروں کے حقوق تمہارے ہاتھ میں دیئے گئے ہیں اگر تم ان کے حق مارو گے۔ تو یہ فطرت کائنات سے تمہاری بغاوت ہوگی۔ اس کائنات کی فطرت ظلم و بے انصافی اور حق ماری کو قبول نہیں کرتی۔ یہاں ایک بڑا ظلم تو درکنار ترازو میں ڈنڈی مار کر اگر کوئی شخص خریدار کے حصے کی ایک تولہ بھر چیز بھی مار لیتا ہے تو میزانِ عالم میں خلل برپا کردیتا ہے۔ (تفہیم القرآن)

۵۵: ۱۰ = وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا۔ ای وضع الارض۔ وضع ماضی واحد مذکر غائب۔ وَضْعٌ (باب فتح) مصدر، بمعنی نیچے رکھنا۔ اسی سے مَوْضِعٌ رکھنے کی جگہ، جس کی جمع مَوَاضِع ہے اسی سے وضع کا لفظ وضع حمل اور بوجھ اتارنے کے لئے آتا ہے لیکن اسی مادہ (وض ع) سے بمعنی خلق اور ایجاد (یعنی پیدا کرنا) بھی آیا ہے۔ چنانچہ وضع البیت کے معنی مکان بنانے کے آتے ہیں۔

مثلاً اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ (۳: ۹۵) تحقیق پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور اسی سے آیت ہذا میں بمعنی پیدا کرنا یا بچھانا آیا ہے۔ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ: اور اسی نے مخلوق کے لئے زمین بچھائی (پیدا کی) اسی مادہ سے اور معنی بھی مشتق ہیں۔

= اَلْاَنَامِ۔ بمعنی الحیوان کلہ (ابن عباس) تمام جاندار بمعنی الانس والجن (حسن) انسان اور جن۔ بہتوں نے اسی کو ترجیح دی ہے کیونکہ بظاہر اس جگہ (آیت ہذا) جن اور انس

ہی مراد ہیں کیونکہ خطاب انہی دونوں کو کیا گیا ہے اور آگے چل کر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ میں یہی دونوں نوعین مخاطب ہیں

ترجمہ ہوگا:۔

اور اس نے جن وانس کے لئے زمین کو (پیدا کیا اور اس کی جگہ پر) رکھ دیا۔

۵۵: ۱۱ = فِیْھَا۔ ای فِی الْاَرْضِ

= فَاکِھَۃٌ ف ک ہ مادہ سے بروزن فاعل اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ جس کی جمع فواکہ ہے۔ ۃ آخر میں مبالغہ کی ہے۔ فَکِہٌ ظَرِیْفٌ اور ہنس ہنس کر باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔

ابن کیسان نے فَاکِھَۃٌ سے وہ بے شمار نعمتیں مراد لی ہیں جو لذت کے لئے کھائی جاتی ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ ہر قسم کے میوہ جات پر بولا جاتا ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ کھجور اور انار کے علاوہ باقی میوہ جات کو فاکھۃ کہا جاتا ہے اور انہوں نے ان دونوں کو اس لئے مستثنیٰ کیا ہے کہ قرآن مجید میں ان دونوں کو فاکھۃ پر عطف کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ جیسے فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ (۵۵:۶۸) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فاکھۃ کے غیر ہیں

= وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ ۔ واؤ عاطفہ۔ النخل موصوف (کھجور) ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت۔

اکمام جمع اس کا واحد کِمٌّ ہے۔ کِمٌّ اس غلاف کو کہتے ہیں جو کلی یا پھل پر لپیٹا ہوا ہو۔ یہ قدرتی طور پر پھلوں پر چڑھا ہوا ہوتا ہے تاکہ اس کا نرم گودا ضائع نہ ہو جائے کھجور کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اسی طرح کیلے کے پھل پر پہلے ہر ایک تہ پر غلاف ہوتا ہے۔ ازاں بعد ہر ایک پھلی پر ایک موٹا چھلکا ہوتا ہے اسی طرح اور کئی میووں پر غلاف ہوتا ہے۔

اَلْکُمَّۃُ ایک طرح کی گول ٹوپی جو سر پر پہنی جاتی ہے۔

وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔ اور کھجوریں غلافوں والی

= وَالْحَبُّ۔ اس کا عطف فاکھۃ پر ہے اور اس (زمین) میں اناج ہے۔

الحَبُّ ۔ اناج کے دانہ کو حَبٌّ یا حَبَّۃٌ کہتے ہیں۔ مثلاً گندم، جو۔ یا دیگر اناج اور

غلّہ کے دانے ۔ یہ موصوف ہے اور ذُوا العَصْفِ اس کی صفت ہے ۔

ذُوا العَصْفِ مضاف مضاف الیہ ۔ العَصْف بمعنی بھُس ، بھوسا ۔ چھلکا ۔ جو دانے کے اوپر لپٹا ہوتا ہے ۔ کھیت کے پتے ۔

تفسیر کبیر میں اس کے حسب ذیل معانی لکھے ہیں :۔

۱:۔ بھوسہ جو ہمارے مویشی کھاتے ہیں ۔

۲:۔ اس پودے کے پتے جس کے ڈنٹھل ہوں اور اس ڈنٹھل کے اطراف وجوانب میں پتے ہوں ۔ جیسے کہ خوشے کے اوپر کے پتے ہوتے ہیں ۔

۳:۔ کھائے ہوئے پھل کا چھلکا ۔ (ملاحظہ ہو سورۃ الفیل)

عَصْفٌ جمع ہے اس کا واحد عَصْفَۃٌ و عُصَافَۃٌ ہے ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا : (۷۷ : ۲) پھر زور پکڑ کر جھکڑ ہو جاتی ہیں ۔ یہاں عَصْفٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی جھکڑ کے ہے ۔ جو اس زور سے چلتا ہے کہ چیزوں کو توڑ پھوڑ کر بھوسا بنا دے ۔

وَالْحَبُّ ذُوا الْعَصْفِ : اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے ۔

= اَلرَّيْحَانُ ۔ روح ۔ یا ری ح مادہ سے ہے ۔ جو اس کو اجوف واوی (روح) خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک اس کی اصل ریْوَحَانُ ہے ۔ اس میں ادغام کر کے تخفیف کی گئی ہے ۔ بایں دلیل کہ اس کی تصغیر رویحین پر ہے ۔

اور جو اسے اجوف یائی (ری ح) سے لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ شَیْطَان کے وزن پر ہے اور اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا ۔ بایں دلیل کہ اس کی جمع ریاحین ہے جیسے شیطان اور شیاطین ہیں ۔

ریحان ہر لگنے والی خوشبودار چیز کو کہتے ہیں ۔ رزق (روزی) کے معنی بھی ہیں یعنی کھانے کا اناج ۔ ایک اعرابی سے پوچھا گیا کہ کہاں جا رہے ہو ۔ تو اس نے جواب دیا کہ اَطْلُبُ مِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ میں اللہ کے رزق کی تلاش میں ہوں ۔

۵۵ : ۱۳ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : فَ سببیہ ہے اور ایّ استفہامیہ ہے ۔ اور استفہام کا مقصد ہے :۔

۱:۔ اٰلَآء کو مؤکد کرنا ۔

۲:۔ تکذیب آلآء کو رد کرنا۔ کیونکہ آلآء کا ذکر نعمتوں کے اقرار اور منعم کے شکر کا مقتضی ہے اور نعمتوں کی تکذیب کی نفی کر رہا ہے۔ اسی طرح ناشکری پر وعید (اور شکر پر) وعدہ نعمتوں کے اقرار و شکر کا موجب ہے:

حاکم نے بوساطت محمد بن منکدر حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم نے ہمارے سامنے سورۃ الرحمٰن آخر تک تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ میں تم لوگوں کو خاموش دیکھ رہا ہوں۔ ایسا کیوں ہے؟ تم سے بہتر تو جن تھے جب اور جتنی بار میں نے ان کے سامنے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھی ہر بار انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کا انکار نہیں کر سکتے تیرے ہی لئے ہر طرح کی حمد ہے (ولا بشئی من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد (تفسیر مظہری)

= آلآءِ۔ جمع ہے اس کا واحد اِلیٰ ہے اس کا معنی ہے النعم نعمتیں (لسان العرب)

امام راغب لکھتے ہیں:۔

آلآءِ کا واحد اَلًی و اِلًی ہے جس طرح اٰناءٌ کا واحد آنا و اِنًی آتا ہے (مفردات)

نیز راغب نے بھی آلآءِ کا ترجمہ نعمتیں کیا ہے۔ آیت وَ اذْكُرُوْا آلآءَ اللهِ (۷ : ۷۴) کا ترجمہ کیا ہے: پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔

المنجد میں اَلْاَلِیُ اَلْاَلٰی الألی (جمع آلآء) بمعنی نعمت، مہربانی، فضل لکھا ہے۔

علامہ مودودی نے آلآء پر تفصیلی بحث کی ہے جسے درج ذیل کیا جاتا ہے اصل میں لفظ آلآء استعمال ہوا ہے جسے آگے کی آیتوں میں بار بار دہرایا گیا ہے اور ہم نے مختلف مقامات پر اس کا مفہوم مختلف الفاظ سے ادا کیا ہے:

اس لئے آغاز میں ہی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس لفظ میں کتنی وسعت ہے اور اس میں کیا کیا مفہومات شامل ہیں۔

آلآء کے معنی اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالعموم نعمتوں کے بیان کئے ہیں تمام مترجمین نے بھی یہی اس کا ترجمہ کیا ہے اور یہی معنی حضرت ابن عباس رضہ حضرت قتادہ اور حضرت حسن بصری رح سے منقول ہیں۔ سب سے بڑی دلیل اس معنی کے صحیح ہونے کی یہ ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنوں کے اس قول کو نقل فرمایا ہے کہ وہ اس آیت کو

سن کر بار بار لا بشیٔ من نعمك ربنا نکذّب کہتے تھے۔

لہٰذا زمانۂ حال کے محققین کی اس رائے سے ہمیں اتفاق نہیں ہے کہ اٰلآء نعمتوں کے معنی میں سرے سے ہوتا ہی نہیں۔

دوسرے معنی اس لفظ کے قدرت اور عجائبِ قدرت یا کمالاتِ قدرت ہیں

ابن جریرؒ طبری نے ابن زید کا قول نقل کیا ہے کہ:۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا کے معنی ہیں فَبِاَیِّ قدرۃ اللہ۔ ابن جریر نے خود بھی آیات ۳۷، ۳۸ کی تفسیر میں اٰلاء کو قدرت کے معنی میں لیا ہے امام رازی نے بھی آیات ۱۴-۱۵-۱۶ کی تفسیر میں لکھا ہے: یہ آیات بیان نعمت کے لئے نہیں بلکہ بیان قدرت کے لئے ہیں۔ اور آیات ۲۲، ۲۳ کی تفسیر میں وُہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے عجائب قدرت کے بیان میں ہے نہ کہ نعمتوں کے بیان میں

اس کے تیسرے معنیٰ ہیں۔ خوبیاں، اوصافِ حمیدہ اور کمالات و فضائل۔

اس معنی کو اہل لغت اور اہل تفسیر نے بیان نہیں کیا ہے مگر اشعارِ عرب میں یہ لفظ کثرت سے اس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ نابغہ کہتا ہے:

ھم الملوك و ابناء الملوك لھم ۔ فضل علی الناس فی الآلاء و النعم

(وہ بادشاہ اور شہزادے ہیں۔ ان کو لوگوں پر اپنی خوبیوں اور نعمتوں میں فضیلت حاصل ہے)

مُہَلْہَلْ اپنے بھائی کُلَیْب کے مرثیہ میں کہتا ہے:۔

الحزم و العزم کان من طبائعہ ۔ ما کلُّ آلائہ یا قومُ اُحصیھا

حزم اور عزم اس کے اوصاف میں سے تھے۔ لوگو! میں اس کی ساری خوبیاں بیان نہیں کر رہا ہوں؛

فضالہ بن زید العدوانی غریبی کی برائیاں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

غریب اچھا کام بھی کرے تو بُرا بنتا ہے اور: وتحمد آلاء البخیل المدرھم

مالدار بخیل کے کمالات کی تعریف کی جاتی ہے:

اَجْدَعْ ھمدانی اپنے گھوڑے کمیت کی تعریف میں کہتا ہے کہ:۔

ورضیت آلاء الکمیت فمن یبع ۔ فرسًا فلیس جوادنا بمباع

(مجھے کمیت کے عمدہ اوصاف پسند ہیں اگر کوئی شخص کسی گھوڑے کو بیچتا ہے تو بیچے ہمارا گھوڑا بکنے والا نہیں ہے:

حماسہ کا ایک شاعر جس کا نام ابو تمام نے نہیں لیا ہے وہ اپنے ممدوح

ولید بن ادہم کے اقتدار کا مرثیہ لکھتا ہے :۔

اذا ما امرؤ اثنیٰ بالآءِ میّتٍ : فلا یبعد اللّٰہ الولید بن ادھما

فما کان فراحًا اذا الخیر مسّہ : ولا کان منّانًا اذ ھو انعما

ترجمہ :۔ جب بھی کوئی شخص مرنے والے کی خوبیاں بیان کرے : تو خدا نہ کرے کہ ولید بن ادہم اس موقع پر فراموش ہو۔

اس پر اچھے حالات آتے تو پھولتا نہ سماتا تھا۔ اور کسی پر احسان کرتا تھا تو جتاتا نہ تھا :

طرفہ ایک شخص کی تعریف میں کہتا ہے :۔

کامل یجمع الآءَ الفتیٰ ۔ نَبَہٌ سید ساداتٍ خِضَمٌ

وہ کامل اور جوانمردی کے اوصاف کا جامع ہے ۔ شریف ہے سرداروں کا سردار، دریا دل

ان شواہد و نظائر کی روشنی میں ہم نے لفظ اٰلاء کو اس کے وسیع معنی میں لیا ہے اور ہر جگہ موقع محل کے مطابق اس کے جو معنی مناسب تر نظر آئے ہیں وہی ترجمے میں درج کر دیئے ہیں۔ لیکن بعض مقامات پر ایک ہی جگہ اٰلاء کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں اور ترجمے کی مجبوری سے ہم کو اس کے ایک ہی معنی اختیار کرنے پڑے ہیں کیونکہ اردو زبان میں کوئی لفظ اتنا جامع نہیں ہے کہ وہ ان سارے مفہومات کو بیک وقت ادا کر سکے۔ مثلاً اس آیت ۱۳ میں زمین کی تخلیق اور اس میں مخلوقات کی رزق رسانی کے بہترین انتظامات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن اٰلاء کو جھٹلاؤ گے۔ اس موقع پر آلاء صرف نعمتوں کے ہی معنی میں نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کی قدرت کے کمالات اور اس کی صفاتِ حمیدہ کے معنی میں بھی ہے۔ یہ اس کی قدرت کا کمال ہے کہ اُس نے اِس کُرۂ خاکی کو اس عجیب طریقے سے بنایا کہ اس میں بے شمار اقسام کی زندہ مخلوقات رہتی ہیں اور طرح طرح کے پھل اور غلے اس کے اندر پیدا ہوتے ہیں اور یہ اس کی صفاتِ حمیدہ ہی ہیں کہ اس نے ان مخلوقات کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ یہاں ان کی پرورش اور رزق رسانی کا بھی انتظام کیا اور انتظام بھی اس شان کا کہ ان کی خوراک میں نری غذائیت ہی نہیں ہے بلکہ لذتِ کام و دہن اور ذوقِ نظر کی بھی ان گنت رعاتیں ہیں۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے صرف ایک کمال کی طرف بطور نمونہ اشارہ کیا گیا ہے کہ کھجور کے درختوں میں پھل کس طرح غلافوں میں لپیٹ کر پیدا کیا جاتا ہے اس کی ایک مثال کو نگاہ میں رکھ کر ذرا دیکھئے کہ کیلے، انار، سنترے، ناریل اور دوسرے پھلوں

کی پیکنگ میں آرٹ کے کیسے کیسے کمالات دکھائے گئے ہیں۔ اور یہ طرح طرح کے غلے اور دالیں اور حبوب جو ہم بے فکری کے ساتھ پکا پکا کر کھاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو کیسی کیسی نفیس بالوں اور خوشوں کی شکل میں پیک کر کے اور نازک چھلکوں میں لپیٹ کر پیدا کیا جاتا ہے۔

(تفہیم القرآن)

= تُكَذِّبٰنِ : مضارع تثنیہ مذکر حاضر۔ تَكْذِيْبٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ تم دونوں جھٹلاتے ہو۔ یا۔ تم دونوں جھٹلاؤ گے۔

یہاں مخاطب جن و انس ہیں اس لئے تثنیہ کا صیغہ لایا گیا ہے بعض کے نزدیک خطاب انسان سے ہے اور واحد کی بجائے تثنیہ کا صیغہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے اس کی مثال قرآن مجید میں اور جگہ ملتی ہے۔ مثلاً:

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ (۵۰: ۲۴) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔ یہاں تثنیہ کا صیغہ تائید کے فائدہ کے لئے آیا ہے۔

فَائِدَہ:- یہ آیت اس سورت میں ۳۱ بار دہرائی گئی ہے۔ تفسیر حقانی میں اس کی وضاحت میں تحریر ہے:۔

شعرائے عرب بلکہ عجم چند اشعار مختلف المضامین کے بعد ایک بند بطور مسدس یا مخمس کے ایک اشتراک خاص ملحوظ رکھ کر مکرر لایا کرتے ہیں، جس سے اس مضمون کی خوبی دوبالا ہو جاتی ہے اور سامع کی طبیعت جو کسی قدر غافل ہو جاتی ہے اس پر ایک کوڑا سا تنبیہ کرنے کے لئے پڑ جاتا ہے۔

اسی طرح اس سورت میں وہ بند فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ہے جو ہر ایک جاں بخش مضمون کے بعد مکرر آکر مطالب میں جان ڈال دیتا ہے۔ اس بات کا لطف انہیں کو زیادہ آتا ہے جو کہ مذاقِ سخن سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں۔ عبارت کا دلکش ہونا بھی اثر کلام میں بڑی تاکید کرتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

اس طرح سورۃ القمر میں جملہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ چار دفعہ اور سورۃ المُرْسَلٰتِ میں جملہ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ دس مرتبہ دہرایا گیا ہے۔

۵۵: ۱۴ = صَلْصَالٍ بجتی ہوئی مٹی۔ کھنکھناتی ہوئی مٹی۔ وہ خشک مٹی کہ جب اس پر

انگلی ماری جائے تو بجنے اور کھنکھنانے لگے، صلصال کہلاتی ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں کہ:۔

صلصال اصل میں خشک چیز کے بجنے کا نام ہے اسی سے محاورہ ہے صَلَّ الْمِسْمَارُ (کھونٹی بجی)

بعض نے کہا ہے کہ صلصال سڑی ہوئی مٹی ہے۔ یہ عرب کے محاورہ صَلَّ اللَّحْمُ سے ماخوذ ہے۔ (گوشت سڑ گیا۔)

= كَالْفَخَّارِ: ک تشبیہ کا ہے اس کا واحد فَخَّارَةٌ ہے، مٹکوں کو کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ٹھوکا لگانے سے اس طرح زور سے بولتے ہیں جیسے کوئی بہت زیادہ فخر کر رہا ہو۔ یہ الفخر (باب نصر) سے مصدر ہے۔ جس کے معنی ان چیزوں پر اترانے کے ہیں جو انسان کے ذاتی جوہر سے خارج ہوں۔ مثلاً مال وجاہ وغیرہ۔ فاخر اسم فاعل ہے اور فخور وفخیر مبالغہ کے صیغے ہیں۔

فَائِدَہ:۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف الفاظ مذکور ہیں کہیں ارشاد ہے:۔

۱:۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ (۳: ۵۹)
بے شک (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کا حال (حضرت) آدم (علیہ السلام) کا سا ہے: اس نے مٹی سے اس کو پیدا کیا۔

۲:۔ کہیں فرمایا ہے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (۳۷: ۱۱) بیشک ہم نے (جنتی خلقت بنائی ہے) اس کو چپکتے گارے سے بنایا ہے۔

۳:۔ کہیں فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ (۱۵: ۲۶) اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے

۴:۔ پھر ارشاد ہوتا ہے:۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ (۵۵: ۱۴) اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا۔

درحقیقت ان الفاظ میں اختلاف نہیں ہے بلکہ مطلب ایک ہی ہے۔ کیونکہ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے اوّل مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس میں پانی ملا تو طِيْنٍ لَّازِبٍ ہوئی یعنی اس میں چپک پیدا ہوئی اس کے بعد حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہلائی۔ کہ سیاہ ہو گئی اور

سڑ گئی۔ پھر جب خشک ہوئی صلصال کالفخار سے موسوم ہوئی۔ کہ ٹھیکری کی طرح کھن کھن بجنے لگی

۵۵: ۱۵ = اَلْجَانَّ۔ جن، سانپ۔ جِنٌّ کی جمع ہے جس طرح ابوالبشر (سارے انسانوں کے باپ) کا نام آدم ہے اسی طرح ابوالجن (جنوں کے باپ) کا نام جَانٌّ ہے۔ جن مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔ کھاتے پیتے اور مرتے جیتے رہتے ہیں۔

= خَلَقَ۔ ای اللہ خلق، مبتدا، خبر، اللہ نے پیدا کیا۔

= مَارِجٍ۔ آگ کی لپٹ، بھڑکتا ہوا شعلہ، جس میں دھواں نہ ہو۔ مَرْجٌ چراگاہ اور اس میں جانوروں کو چھوڑ دینا ہے۔ جہاں گھاس بکثرت ہو اور جانور اس میں مگن ہو کر چرتے پھریں اور آیت مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ (۵۵: ۱۹) اس نے دو دریا چھوڑ دیئے (رواں کئے) جو آپس میں ملتے ہیں۔

اَلْمَرَجُ کے معنی اصل میں خلط ملط کرنے اور ملا دینے کے ہیں اور اَلْمُرُوْجُ کے معنی اختلاط اور مل جانے کے ہیں۔ اور اسی سے آیت شریفہ ہے۔ فَهُمْ فِيْ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ (۵۰: ۱۵) وہ ایک غیر واضح (یعنی خلط ملط یا گڈمڈ) معاملہ میں ہیں۔ اور یہی گڈمڈ کی سی کیفیت آگ کی لپٹ میں ہے کہ شعلہ جب اوپر کو اٹھتا ہے تو متعدد آگ کے دھارے آپس میں الجھے ہوئے اوپر کو اٹھتے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان جانوروں میں اختلاط ہوتا ہے جو ایک چراگاہ میں آزادی سے گھومتے پھرتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں علیحدہ ہوتے چرتے پھرتے ہیں۔

اسی طرح مرج البحرین ہے کہ دونوں پانی باہم ملتے ہوئے بھی باہم اپنی علیحدہ علیحدہ حیثیت قائم رکھتے ہیں۔

امام راغبؒ نے مارج کے معنی آگ کا شعلہ جس میں دھواں ہو۔ کئے ہیں۔ لیکن اکثر علماء نے اس سے مراد آگ کا وہ شعلہ مراد لیا ہے جس میں دھواں نہ ہو۔

= مِنْ نَّارٍ۔ بدل ہے مِنْ مَّارِجٍ کا۔ آگ کا بھڑکتا ہوا شعلہ۔

۵۵: ۱۶ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کے کن کن عجائبات قدرت کو جھٹلاؤ گے، اگرچہ یہاں نعمت کا پہلو بھی موجود ہے لیکن موقع کی مناسبت سے اٰلَآء کے معنی عجائب قدرت زیادہ موزوں ہے۔

فَائِدَہ: اس سورۃ میں جہاں جہاں فبای اٰلآء ربکما تکذبٰن آیا ہے تفہیم القرآن میں دیئے گئے معنی کو ملحوظ رکھا گیا ہے:

۵۵: ۱۷ = رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ : یہ مبتدار محذوف کی خبر ہے ای ھو رب المشرقین ورب المغربین۔ وہ دو مشرقوں اور دو مغربوں کا پروردگار ہے۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ:۔

جاڑے میں آفتاب اور جگہ سے اور گرمیوں میں اور جگہ سے طلوع ہوتا ہے اس ظاہر فرق کے لحاظ سے مشرقین یعنی دو مشرق کہتے ہیں۔ اسی طرح دونوں موسموں میں غروب بھی دو جگہ ہوتا ہے اس لئے مغربین یعنی دو مغرب کہے جاتے ہیں۔ ورنہ ہر روز آفتاب کا طلوع و غروب اور جگہ سے ہوتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ه (۷۰ : ۴۰) مشرقوں اور مغربوں کا رب۔

۵۵ : ۱۸ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ه پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہاں بھی اگرچہ موقع ومحل کے لحاظ سے اٰلآء کا مفہوم "قدرت" زیادہ نمایاں محسوس ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ہی نعمت اور صفات حمیدہ کا پہلو بھی اس میں موجود ہے

۵۵ : ۱۹ = مَرَجَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے چھوڑا۔ اس نے مخلوط کیا۔ اس نے چلایا۔ اس نے رواں کیا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۵۵ : ۱۵) متذکرۃ الصدر۔

= اَلْبَحْرَيْنِ : دو سمندر۔ بحر کا تثنیہ۔ بحالت نصب وجر۔ اور سورۃ الفرقان میں ان دو سمندروں کا ذکر یوں ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۲۵ : ۵۳) اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا۔ (مخلوط کیا) ایک کا پانی شیریں ہے پیاس بجھانے والا۔ اور دوسرے کا کھاری کڑوا۔ (چھاتی جلانے والا) اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی۔

مولٰنا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر بیان القرآن میں مثالاً ذکر کرتے ہیں اراکان سے چاٹگام تک ملے جلے چلتے ہیں۔ ایک کا پانی سفید ہے اور ایک کا سیاہ۔ سیاہ میں سمندر کی طرح تلاطم آتا ہے مگر سفید ساکن رہتا ہے۔ کشتی سفید پانی میں چلتی ہے اور دونوں کے درمیان ایک دھاری سی چلی گئی ہے۔ سفید کا پانی میٹھا ہے اور سیاہ کا کڑوا۔

مولانا دریاآبادی اپنی تفسیر ماجدی میں لکھتے ہیں:۔

ماہرین فن کا بیان ہے کہ سطح زمین کے نیچے پانی کے دو مستقل نظام جاری ہیں۔ ایک سلسلہ

آب شور کا ہے جو کہ سمندروں سے ظاہر ہوتا ہے۔
دوسرا سلسلہ آبِ شیریں کا ہے جو عموماً دریاؤں، کنوؤں، جھیلوں سے نکلتا ہے۔
عام مشاہدہ سے بھی پایا جاتا ہے کہ زمین کے نیچے کھاری اور میٹھے پانی کے دھارے میلوں تک ساتھ ساتھ موجود ہیں اور بعض جگہ ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک کنوئیں کا پانی میٹھا اور دوسرے کا کھارا نکل آتا ہے اسی طرح ایک سطح پر پانی کھارا ہے تو چند فٹ نیچے جاکر میٹھا پانی آجاتا ہے اور اس کے برعکس بھی۔

= یَلْتَقِیٰنِ: مضارع تثنیہ مذکر غائب التقاء (افتعال) مصدر۔ وہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں ملتے ہیں۔

۵۵: ۲۰ = بَیْنَھُمَا۔ ای بین البحرین۔ دونوں دریاؤں کے درمیان
= بَرْزَخٌ: روک۔ اوٹ۔ دو چیزوں کے درمیان کی حد۔ موت سے حشر تک کے عالم کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔
= لَا یَبْغِیٰنِ۔ مضارع منفی تثنیہ مذکر غائب بَغْیٌ (باب ضَرَبَ) مصدر وہ دونوں اپنے حدود سے آگے نہیں بڑھتے۔ یعنی اپنی درمیانی حد فاصل سے تجاوز کر کے آپس میں مل نہیں جاتے بلکہ قریب قریب اور متصل بہنے کے باوجود اپنی علیحدہ حیثیت قائم رکھتے ہیں۔

۵۵: ۲۱ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے۔

۵۵/۲۲ = اَللُّؤْلُؤُ، ل ء ل ء حروف مادہ۔ موتی۔ لَآلِئُ۔ جمع، تَلَاْلُؤٌ (تفعلل) رباعی مجرد۔ مصدر۔ تَلَاْلَاَ الشَّیْءُ کے معنی کسی چیز کے موتی کی طرح چمکنے کے ہیں۔
= مَرْجَانُ۔ چھوٹے موتی، مونگا۔ م ر ج حروف مادہ

۵۵/۲۳ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ: پس اے جن وانس تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔ یہاں بھی اگرچہ آلاء میں قدرت کا پہلو نمایاں ہے لیکن نعمت اور اوصاف حمیدہ کا پہلو بھی مخفی نہیں ہے (مودودی)

۵۵: ۲۴ = وَلَهٗ واؤ عاطفہ لام تملیک کا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع الرحمٰن ہے جس کا ذکر پہلے چلا آرہا ہے۔
= اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ۔ موصوف وصفت۔ جَوَارِ جمع جَارِیَۃٍ کی جس کے معنی کشتی کے ہیں۔ جو جَرْیٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے بمعنی چلنے والی

چونکہ کشتی سطح آب پر چلتی ہے اسی لئے جَارِیَۃ کہلاتی ہے جاریۃ کی جمع جَارِیَات بھی ہے
اَلْمُنْشَئٰتُ : اسم مفعول جمع مونث۔ اَلْمُنْشَأَۃُ واحد۔ اِنْشَاءٌ (افعال) مصدر
سطح سمندر سے اونچی کی ہوئی کشتیاں، یادہ کشتیاں جن کے بادباں اونچے ہوتے ہیں۔
نَشْأٌ ونَشَاءَۃٌ (باب فتح، کرم) سے بمعنی پیدا ہونا ہے۔ اِنْشَاءٌ (افعال) پیدا کرنا
پرورش کرنا۔ اوپر ابھارنا ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (۱۳: ۱۲)
اور بھاری بھاری بادل اٹھاتا ہے یا پیدا کرتا ہے۔
= کَالْاَعْلَامِ : ک تشبیہ کا۔ اَعْلَام پہاڑ عَلَمٌ کی جمع۔ عَلَمٌ اصل میں اس علامت کو
کہتے ہیں جس کے ذریعہ کسی شے کا علم ہو سکے۔ جیسے نشانِ راہ کے پتھر۔ فوج کا علم۔ اسی اعتبار سے
پہاڑوں کا نام بھی اَعْلَام ہو گیا۔
ترجمہ:۔ اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے
ہوتے ہیں۔
۵۵: ۲۵ = فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کے
کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے۔ یہاں اٰلَاءِ میں نعمت واحسان کا پہلو نمایاں ہے، اس کی
قدرت اور صفات حسنہ کا پہلو بھی موجود ہے۔
۵۵: ۲۶ = كُلُّ مَنْ۔ كُلُّ مضاف مَنْ موصولہ مضاف الیہ۔ ہر ایک، ہر کوئی۔
= عَلَيْهَا : میں ھا ضمیر واحد مونث غائب کا مرجع وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ میں
الارض ہے (آیت نمبر ۱۰)
= فَانٍ۔ اسم فاعل۔ واحد مذکر۔ فَنِيَ (باب سمع) فَنِيَ (باب فتح) وفَنَاءٌ مصدر
فنا ہو جانا۔ معدوم ہو جانا۔ فَانٍ اصل میں فَانِيٌ تھا۔ یٌ پر ضمہ دشوار تھا۔ اسے گرادیا
اب ی اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوتے، ی اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ فَانٍ ہو گیا
فنا ہو جانیوالا۔ معدوم ہو جانے والا۔ فَانٍ خبر ہے كُلُّ مَنْ کی۔
۵۵: ۲۷ = يَبْقٰى، مضارع واحد مذکر غائب بَقَاءٌ (باب سمع) مصدر۔ باقی رہیگا۔ فنا
نہ ہونا۔
= وَجْهُ رَبِّكَ۔ وَجْهُ مضاف، رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر وَجْهُ کا مضاف الیہ
اس کے اصل معنی چہرہ کے ہیں جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ (۵: ۶) اپنے منہ اور ہاتھ دھو لیا کرو۔ اور چونکہ استقبال کے وقت سب سے پہلے

انسان کا چہرہ سامنے نظر آتا ہے۔ اس لئے کسی چیز کا وہ حصہ جو سب سے پہلے نظر آئے اسے وجہ کہہ لیتے ہیں وَجْهَ النَّهَارِ۔ دن کا اول حصّہ۔

وَجْهُ بمعنی ذات ہے جیساکہ آیت ہذا میں:

اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے۔ باقی رہ جائے گی یا جیسے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (۲۸: ۸۸) اس کی ذات پاک کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

= ذُوالْجَلَالِ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ہے وَجْهُ کی۔ (اللہ کی ذات جو صاحب جلال ہے۔ جلال۔ بزرگی، عظمت، بلند مرتبہ ہونا۔ جَلَّ يَجِلُّ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔ جَلَالَةٌ کے معنی عظمت قدر، یعنی بلند مرتبہ ہونے اور جَلَالٌ کے معنی عظمتِ قدر کی انتہا کے ہیں۔ اسی لئے یہ اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے چنانچہ یہ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صرف اُسی کو کہا جاتا ہے دوسروں کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

= وَالْاِكْرَامِ اس کا عطف الجلال پر ہے۔ اللہ کی ذات صاحب جلال و صاحب اکرام ہے۔ اکرام باعظمت ہونا دوسرے کو عزت دینا۔ اور اس پر کرم کرنا۔ بروزن افعال مصدر ہے۔ اکرام کے دو معنی آتے ہیں

۱:۔ یہ کہ دوسرے پر کرم کیا جائے۔ یعنی اس کو ایسا نفع پہنچایا جائے جس میں کسی طرح کا کھوٹ نہ ہو۔

۲:۔ یہ کہ جو چیز عطا کی جائے وہ عمدہ چیز ہو۔

آیت ذوالجلال والاکرام میں لفظ اکرام میں دونوں معنی پائے جاتے ہیں کرم کا لفظ قرآن مجید میں جہاں بھی آیا ہے وہاں احسان و انعام الٰہی مُراد ہے۔

۵۵: ۲۸ = فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن کمالات جھٹلاؤ گے!

۵۵: ۲۹ = يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کوئی آسمانوں میں ہے یا زمین میں اُسی کا سوالی ہے۔ یعنی فرشتے، جنّات، اور انسان سب اپنی اپنی حاجتیں اللہ سے ہی مانگتے ہیں۔ رزق، صحت، عافیت، توفیق عبادت، مغفرت اور نزول تجلیات

وبرکات کے اسی سے طلب گار ہوتے ہیں۔

اگر مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے سب مخلوق مراد لی جائے تو اس صورت میں سوال سے مراد وہ حالت وکیفیت ہوگی جو احتیاج پر دلالت کرتی ہے خواہ زبان سے اس کا اظہار کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

= كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ: جملہ مستانفہ ہے كُلَّ يَوْمٍ مضاف مضاف الیہ بمعنی كل وقت من الاوقات و لحظة من اللحظات۔ ہر وقت، ہر لحظہ۔ كُلَّ يَوْمٍ۔ منصوب بوجہ ظرفیت کے ہے۔ تقدیر کلام ہے هو ثابت فی شان كل يوم وہ ہر وقت کسی نہ کسی دھندے میں لگا رہتا ہے۔ شان۔ دھندا۔ فکر، حال۔ کسی اہم معاملہ یا حال کو خواہ برا ہو یا بھلا۔ شان کہتے ہیں۔ اس کی جمع شؤون ش ون حروف مادہ

۵۵ : ۳۰ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی اوصاف حمیدہ کو جھٹلاؤ گے۔

۵۵ : ۳۱ = سَنَفْرُغُ لَكُمْ۔ س مستقبل قریب کے لئے ہے نَفْرُغُ مضارع جمع متکلم فَرَاغٌ (باب نصر) مصدر۔ ہم قصد کریں گے۔ ہم فارغ ہوں گے۔ ہم متوجہ ہوں گے۔ (حساب کی طرف)

اَلْفَرَاغُ شغل کی ضد ہے۔ اور فُرُوْغًا (باب نصر) مصدر بمعنی خالی ہونا ہے۔ فَارِغٌ خالی۔ قرآن مجید میں ہے۔ فَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا (۲۸ : ۱۰) اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے صبر ہوگیا۔ یعنی خوف کی وجہ سے گویا عقل سے خالی ہو چکا تھا۔

اور بعض نے فٰرِغًا کا معنی اس کی یاد کے سوا باقی چیزوں سے خالی ہونا بھی کئے ہیں جیساکہ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ (۹۴ : ۷) جب تم (اور کاموں سے) فارغ ہوا کرو تو عبادت میں محنت کیا کرو۔

آیت ہذا کا مطلب ہے کہ:۔

(اے جن وانس) ہم عنقریب (اوقات مقررہ کے مطابق فارغ ہوکر اپنے وقتِ مقررہ پر تمہاری بازپرس کے لئے) متوجہ ہوا چاہتے ہیں۔

= اَلثَّقَلٰنِ، مادہ ثقل سے مشتق ہے ثقل کے معنی بوجھ کے ہیں اور ثَقَلٌ اس بوجھ کو کہتے ہیں جو سواری پر لدا ہوا ہو۔ سو ثَقَلٰنِ کا لفظی ترجمہ ہوگا:۔ دو لدے ہوئے بوجھ

دو بھاری چیزیں۔ دو بوجھل خلقتیں (مراد جن و انسان) جن اور انسان کو ثقلان اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ زمین پر بھاری بوجھ ہیں۔

۲۔ یا اس لئے کہ گراں قدر و گراں منزلت ہیں۔

۳۔ یا اس لئے کہ یہی خود تکلیف شرعیہ سے گراں بار ہیں۔

آیت کا ترجمہ ہوگا۔

اے جن و انس ہم عنقریب ہی تمہارے (حساب و کتاب کے) فارغ (خالی) ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

عنقریب ہم تم سے باز پرس کرنے کے لئے فارغ ہوئے جاتے ہیں۔ (مودودی)

۵۵:۳۲ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ: (پھر دیکھ لیں گے کہ) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاتے ہو۔

۵۵:۳۳ = یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ: یا حرف ندا ہے مَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ منادیٰ۔ مَعْشَرَ الْجِنِّ مضاف مضاف الیہ۔ الانس کا عطف الجن پر ہے ای ومعشر الانس، معشر اسم مفرد ہے۔ بڑا گروہ۔ اس کی جمع مَعَاشِرُ ہے۔ اے گروہِ جنّ و انس۔

= اِنِ اسْتَطَعْتُمْ۔ اِنْ شرطیہ ہے استطعتم ماضی جمع مذکر حاضر، اِسْتِطَاعَۃٌ (استفعال) مصدر (ماضی بمعنی حال ہے) تم کر سکتے ہو، تم سے ہو سکتا ہے۔ تم میں استطاعت ہے

= اَنْ تَنْفُذُوْا۔ اَنْ مصدریہ ہے تَنْفُذُوْا مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) جمع مذکر حاضر۔ نُفُوْذٌ (باب نصر) مصدر۔ تم نکل بھاگو۔ تم باہر چلے جاؤ۔

= مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَقْطَارٌ جمع قُطْرٌ کی بمعنی جانب یا طرف،

= اُنْفُذُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر، نُفُوْذٌ (باب نصر) مصدر۔ (تو) نکل بھاگو،

= لَا تَنْفُذُوْنَ: لانافیہ، تَنْفُذُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر، تم نہیں بھاگ سکو گے، تم نہیں نکل سکو گے۔

= اِلَّا بِسُلْطٰنٍ: اِلَّا حرف استثناء۔

سُلْطَانٍ۔ زور، قوت، حجت، برہان، سند،

ترجمہ آیت کا یوں ہے: اے گروہِ جن و انس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے

نکل جاؤ۔ تو نکل جاؤ۔ سلطان کے سوا تم نکل سکتے ہی نہیں۔

ارض و سماء کے اطراف و اکناف سے نکل بھاگنے کی کئی صورتیں ہیں :۔ مثلاً۔

۱:۔ قیامت کے روز فرشتے آسمانوں سے اتریں گے اور تمام خلائق کو گھیرے میں لے لیں گے جب جن و انس ان کو دیکھیں گے تو وہ گھیرے سے باہر بھاگنے کی کوشش کریں گے لیکن جدھر بھی جائیں گے اپنے آپ کو بے بس اور گھرا ہوا پائیں گے۔

۲:۔ قیام قیامت کے وقت لوگ بازاروں میں ہوں گے کہ فرشتوں کو آتا دیکھ کر بھاگنے لگیں گے لیکن فرشتے ان کو گھیرے میں لے کر ان کا فرار ناممکن بنا دیں گے۔

۳:۔ بعض کے نزدیک یہ موت سے فرار کے وقت کا منظر ہے لوگ موت سے بھاگیں گے لیکن فرشتے ان کو گھیر لیں گے

۴:۔ یا یہ کہ لوگ زمین اور آسمانوں میں یہ جاننے کے لئے کہ ان میں کیا ہے ادھر ادھر نکلنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

جن و انس کی بیچارگی اور ناکامی کی وجہ طاقت و قوت اور سند من اللہ کا نہ ہونا ہے ایسا وہ طاقت ہی سے کر سکتے ہیں جو ان کے پاس ہے ہی نہیں کیونکہ اس کا منبع ذاتِ الٰہی ہے اور جب تک اس کی طرف سے توفیق نہ ہو جن و انس کی کامیابی ناممکن ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ سُلْطٰنٍ سے مراد سند، اجازت، حُجّت و بُرہان ہے۔

چنانچہ تاج العروس میں ہے کہ :۔

سُلْطٰن کے معنی حجت و برہان کے ہیں اسی معنی میں ارشاد الٰہی ہے :۔

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ : (نہیں نکل سکتے بدون سند کے)

البتہ اس کی قوت اور اس کی سند اگر کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ ان حدبندیوں سے باہر نکل سکتا ہے کما ان النبی صلّی اللہ علیہ وسلم نفذ ببدنه لیلۃ المعراج من السمٰوٰت السبع الی سدرۃ المنتھٰی۔

یعنی جس طرح نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شبِ معراج میں اپنے جسم اطہر کے ساتھ ساتوں آسمانوں سے پار سدرۃ المنتہیٰ تشریف لے گئے۔

علامہ پانی پتی لکھتے ہیں :۔

بعض اہل علم کا قول ہے کہ تنبیہ، تخویف اور باوجود کامل قدرت رکھنے کے درگذر کرنا اور معاف کر دینا یہ سب کچھ اللہ کی نعمت ہے اور عقلی معراج اور تمام ترقیات اور ایسے اسباب

ترقیات کہ ان کے ذریعے سے لوگ آسمانوں سے بھی اوپر پہنچ جائیں۔ ان کا شمول بھی الآء اللہ میں سے ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۵ : ۳۴ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے

۵۵ : ۳۵ = يُرْسَلُ، مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِرْسَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر چھوڑا جائے گا۔ بھیجا جائے گا۔

= شُوَاظٌ۔ شعلہ۔ بے دھوئیں کی آنچ، اسم ہے۔ يُرْسَلُ کا مفعول مالم یُسَمّ فاعلہٗ۔

= مِنْ نَّارٍ۔ جار مجرور۔ شُوَاظٌ کی صفت ہے۔ شواظ من نار آگ کا شعلہ

= وَ نُحَاسٌ۔ واؤ عاطفہ نُحَاسٌ معطوف۔ اس کا عطف شواظ پر ہے۔ اس کے معنی میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) دھواں۔ (مدارک، خازن، جلالین، معالم)

(۲) پگھلا ہوا تانبہ۔ المھل بمعنی تلچھٹ پگھلا ہوا تانبہ۔ (مجاہد۔ قتادہ)

(۳) بغیر دھوئیں کے لپٹ، چونکہ لپٹ کا رنگ تانبڑا ہوتا ہے رنگ میں مشابہت کی وجہ سے لپٹ کو نحاس کہا جاتا ہے (راغب)

(۴) وہ لال چنگاریاں جو لوہا لال کر کے پیٹنے کے وقت نکلتی ہیں۔ آگ (قاموس)

عموماً اہل تفسیر نے اس کا ترجمہ دھواں کیا ہے۔

= لَا تَنْتَصِرٰنِ۔ مضارع منفی تثنیہ مذکر حاضر، اِنْتِصَارٌ (افتعال) مصدر تم (دونوں) کوئی مدد نہ لے سکو گے (یعنی تم اس کو دفع نہ کر سکو گے۔ اِنْتِصَارٌ بمعنی مدد طلب کرنا۔ مدد لینا۔ ظالم سے انتصار کے معنی اس کو سزا دینا اور اس سے انتقام لینا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ (۴۲ : ۴۱) اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے۔

۵۵ : ۳۶ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟

علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں :۔

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ موجباتِ عذاب سے ڈرانا بھی ایک نعمت خداوندی ہے اس لئے موجبات عذاب سے اجتناب لازمی ہے اور فرمانبردار اور نافرمان کے معاوضہ میں (ثواب وعذاب کا) امتیاز بھی اللہ کی نعمت ہی ہے اس لئے نافرمانی سے گریز ضروری ہے ۔

۵۵: ۳۷ = فَاِذَا فَ عطف کا ہے ۔ اِذَا حرف شرط ہے اِنْشَقَّتِ، ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مؤنث غائب انشقاق (انفعال) مصدر ۔ اور جب آسمان پھٹ جائے گا (نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ۸۴:۱) یہ جملہ شرطیہ ہے ۔

= فَكَانَتْ وَرْدَةً ف جواب شرط کے لئے كَانَتْ (ماضی بمعنی مستقبل) واحد مؤنث غائب کا مرجع السماء ہے ۔ كَوْنٌ (باب نصر) مصدر ۔ وَرْدَةً منصوب بوجہ خبر كَانَ کے ۔ بمعنی سُرخ (جیسا چہرہ ۔ سفید مائل بسُرخی ۔ سرخ (گلاب کی طرح) وَرْدَةً بطور اسم جنس بمعنی گلاب کا پھول یعنی سُرخ)، فَكَانَتْ وَرْدَةً جملہ جواب شرط ہے ۔

= كَالدِّهَانِ ۔ کاف تشبیہ کا ہے دِهَانٌ جمع دُهْنٌ کی یا اَدْهِنَةٌ کی بمعنی تیل کی تلچھٹ ۔ بعض کے نزدیک یہ دُهْنٌ کی جمع ہے جیسے رُمْحٌ وَرِمَاحٌ ہے اور اس کے معنی تیل کے ہیں ۔ كَالدِّهَانِ صفت ہے وَرْدَةً کی ۔ وقوع قیامت کے وقت آسمان کی کیفیت بیان کی جارہی ہے ۔ یا كَالدِّهَانِ خبر دوم ہے كَانَتْ کی ۔

اس صورت میں معنی ہوں گے ۔

آسمان کا رنگ سرخ گلاب کی طرح ہوجائے گا اور تیل کی طرح پگھل جائے گا ۔ اِذَا کی جزا محذوف ہے ۔ یعنی جب آسمان پھٹ کر سرخ گلاب کی طرح ہو جائے گا تو وہ کیسا ہولناک منظر ہو گا ۔

۵۵: ۳۸ = فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے ۔

۵۵: ۳۹ = فَيَوْمَئِذٍ : ای یوم اذ تنشق السماء حسبما ذکر ۔ یعنی جس دن حسبِ ذکر بالا آسمان پھٹ جائے گا ۔

= لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖ اِنْسٌ وَّلَا جَاۗنٌّ ۔ (اس روز) کسی انسان وجن سے اس کے جرم کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا ۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رح اپنی تفسیر مظہری میں اس آیت کی شرح میں

لکھتے ہیں :۔

یعنی یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے یہ کام کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو پہلے ہی اس کا علم ہوگا۔ اور اعمال ناموں والے فرشتے اعمال لکھ ہی چکے ہوں گے اور عذاب والے فرشتے دیکھتے ہی پہچان لیں گے۔ ہاں اعمال کی بازپرس ہوگی یعنی یہ پوچھا جائے گا کہ جب تم کو ممانعت کردی گئی تھی تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور جب کرنے کا حکم دیدیا گیا تھا تو ایسا کیوں نہیں کیا۔ اس وضاحت کے بعد اس آیت میں اور آیت فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۵: ۹۲: ۹۳) میں تضاد پیدا نہیں ہوتا۔

ترجمہ :۔ تیرے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور بازپرس کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔

۵۵: ۴۰) = پھر تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو۔

۵۵: ۴۱ = يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ۔ يُعْرَفُ : مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ عِرْفَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ اَلْمُجْرِمُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر اِجْرَامٌ — (اِفْعَالٌ) مصدر۔ جرم کرنے والے۔ گناہ کرنے والے۔ نائب فاعل۔ گنہگار لوگ پہچانے جائیں گے۔

= بِسِيْمٰهُمْ : بٖ حرفِ جر۔ سِيْمَا هُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ سیما کے معنی نشانی۔ اور علامت کے ہیں۔ یہ اصل میں وَسْمٰی تھا۔ واؤ کو فاء کلمہ کی بجائے ع کلمہ کی جگہ رکھا گیا۔ تو سِوْمٰی ہوا۔ پھر واؤ ماقبل مکسور واؤ کو یار کرلیا گیا اور سِيْمٰی ہوگیا۔ ان کا چہرہ، ان کی نشانی، اس صورت میں اس کا مادہ وس م ہے

مادّہ س وم سے السیماء کے معنی علامت کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے :۔

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (۴۸: ۲۹) کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔

ع

= فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ف ترتیب کا ہے يُؤْخَذُ فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب (اَخْذٌ) (باب نصر) مصدر۔ ب تعدیہ کی ہے۔ اَخَذَ بٖ کے ساتھ اور بغیر ب کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَخَذْتُ الخطام وَاَخَذْتُ بِالْخِطَامِ : میں نے نکیل سے (اونٹ) کو پکڑا

نَوَاصِيْ جمع ہے اس کا واحد نَاصِيَةٌ ہے۔ پیشانیاں، پیشانیوں کے بال

واؤ عاطفہ ہے اَلْاَقْدَامِ معطوف جس کا عطف نَوَاصِیْ پر ہے۔ اَقْدَام جمع ہے قَدَمٌ کی بمعنی پاؤں۔

ترجمہ:۔ گنہگاران کے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر ان کو ان کی پیشانی کے بالوں سے اور ٹانگوں سے پکڑ لیا جاتے گا۔ گے

۵۵: ۴۲ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ (اس وقت) تم اپنے رب کی کون کون نعمتوں کو جھٹلاؤ

۵۵: ۴۳ = هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ .... ای یُقَالُ لَهُمْ: هٰذِهٖ جَهَنَّمُ ......الخ

= بِهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جہنم ہے۔

۵۵: ۴۴ = یَطُوْفُوْنَ: یہ آیت حال ہے اَلْمُجْرِمُوْنَ سے (آیت ۴۳ سے)

جمع مذکر غائب مضارع معروف طَوْفٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ طواف کریں گے: وہ گھومیں گے وہ چکر لگائیں گے۔ بَیْنَهَا میں ها ضمیر واحد مؤنث جہنم کے لئے ہے

= وَحَمِیْمٍ اٰنٍ واؤ عاطفہ۔ حمیم اٰنٍ موصوف وصفت۔ نہایت گرم پانی۔ گہرے دوست کو بھی حَمِیْم کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔ مگر سخت گرم پانی کے لحاظ سے اس کی جمع حَمَائِم اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَحِمَّاءُ۔

دوست کے معنی میں حَمِیْمٌ قرآن مجید میں آیا ہے وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا (۷۰: ۱۰) اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں حال نہ ہوگا۔

اٰنٍ صفت ہے حَمِیْمٌ کی اسم فاعل کا صیغہ اِنًی سے جس کے معنی سخت کھولنے اور پکنے کے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ (۸۸: ۵) ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔

۵۵: ۴۵ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ: پھر تم اپنے رب کی کون کون سی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

۵۵: ۴۶ = وَلِمَنْ خَافَ۔ واؤ عاطفہ لام استحقاق کا ہے مَنْ موصولہ۔ اور اس کے لئے ہے جو ڈرا۔

= مَقَامَ۔ مصدر میمی بمعنی کھڑا ہونا۔ اس صورت میں اس کے دو مفہوم ہوں گے:۔

ا:۔ یہ کہ جو لوگ ہر وقت اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ ان کا رب ان کی نگرانی کر رہا ہے وہ ان کے افعال واقوال سے پوری طرح باخبر ہے وہ ڈرتے ہیں کہ کوئی ایسی بھول نہ ہو جائے جس کے باعث ان کا رب ان سے ناراض ہو جائے

۲:۔ یہ کہ وہ لوگ جو اپنے رب کی جناب میں کھڑے ہونے سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں۔

اگر مقام اسم ظرف لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ:۔

وہ لوگ جو اس جگہ سے ہر وقت خائف و لرزاں رہتے ہیں جہاں کھڑا کر کے ان سے حساب لیا جائے گا۔

= جَنَّتَانِ: دو جنتیں، اور یہ مبتدا ہے لِمَنْ خَافَ اس کی خبر۔

۵۵: ۴۷ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ: تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

یہاں سے آخر تک اٰلَآءِ کا لفظ نعمتوں کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے اور قدرتوں کے معنی میں بھی اور ایک پہلو اس میں اوصاف حمیدہ کا بھی ہے۔

۵۵: ۴۸ = ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ۔ ذَوَاتَا ذَاتٌ کا تثنیہ بحالت رفع ہے۔ والیاں۔ صاحب مضاف، اَفْنَانٍ یہ یا تو فَنَنٌ کی جمع ہے (بروزن فَعَلٌ) بمعنی شاخیں یا فَنٌّ (فَعْلٌ) کی جمع ہے بمعنی نوع، قسم، رنگا رنگ۔

علامہ ابو حیان بحر المحیط میں اول الذکر کو اولیٰ سمجھتے ہیں کیونکہ اَفْعَالٌ (افنان) کے وزن پر فَعَلٌ (فَنَنٌ) کی جمع بہ نسبت فَعْلٌ (فَنٌّ) کی اسی وزن (افعال) پر جمع کے زیادہ مستعمل ہے علماء کی اکثریت کی یہی رائے ہے۔ مضاف الیہ ہے۔

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ (شاخوں والیاں) یہ جنتان کی صفت ہے۔ یعنی پھلے پھولے ہرے بھرے خزاں، گرمی و سردی سے محفوظ۔

۵۵: ۴۹ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ پھر تم (اے گروہ جن و انس) اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے۔ نیز ملاحظہ ہو آیت متذکرۃ الصدر۔

۵۵: ۵۰ = فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ۔ ان دونوں جنتوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ عَيْنٌ اصل معنی آنکھ کے ہیں جو کہ بطور مؤنث مستعمل ہے اس کے معانی چشمہ، ندی، وغیرہ بطور استعارہ استعمال ہوتے ہیں۔

۵۵: ۵۱ = فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ ملاحظہ ہو آیت ۵۵: ۴۷ متذکرۃ الصدر۔

۵۵: ۵۲ = فِيْهِمَا۔ ضمیر هِمَا تثنیہ مذکر مؤنث غائب جَنَّتٰنِ کے لئے ہے۔

= مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ من حرف جر۔ كُلّ فَاكِهَة مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ فَاكِهَةٍ بمعنی ہر قسم کے میوے (نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۱۔ متذکرۃ الصدر۔

= زَوْجٰنِ۔ زوج کا تثنیہ۔ زَوْجٰنِ قسم قسم، وہ دو شکلیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نظیر ہو

یا نقیض ہو۔

ترجمہ :۔

اور ان دونوں باغوں میں ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی (ایک وہ جسے تم جانتے ہو اسے دیکھا اور چکھا بھی ہوگا۔ دوسرے وہ جو تمہارے لئے جو تمہارے لئے بالکل نئی ہوگی

۵۵ : ۵۳ = ملاحظہ ہو آیت نمبر ۵۳ متذکرۃ الصدر۔

۵۵ : ۵۴ = مُتَّكِئِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر اِتِّكَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تکیہ لگانے والے تکیہ لگائے ہوئے۔ منصوب بوجہ حال ہونے کے خَائِفِيْن سے آیت (۴۶)

دراں حالیکہ وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (مَنْ خَافَ جمع کے معانی میں ہے)

= فُرُشٍ ۔ فِرَاشٌ کی جمع بمعنی بستر، بچھونا۔ فَرَشٌ وفِرَاشٌ مصدر (باب نصر، ضرب) اَلْفَرَشُ کے اصل معنی کپڑے کو بچھانے کے ہیں ۔ لیکن بطور اسم کے ہر اس چیز کو جو بچھائی جائے فَرَشٌ وفِرَاشٌ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (۲ : ۲۲) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ آیت زیر غور کا ترجمہ ہوگا۔

ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہوں گے۔

= بَطَائِنُهَا : مضاف مضاف الیہ۔ بَطَائِنُ بِطَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی استر، کپڑے کا باطنی حصہ جو جسم سے ملا رہے۔ یہ بَطْنٌ سے مشتق ہے یہ ظَهْرٌ کی ضد ہے اوپر کی جانب کو ظہر اور اندر کی جانب کو بطن بولتے ہیں ۔

کپڑے کے اوپر کے حصے کو ظہارۃ کہتے ہیں اور اندرونی نیچے کے حصہ کو جو جسم سے ملا رہے جیسے استر وغیرہ اسے بطانۃ کہتے ہیں۔

البطن کے اصل معنی پیٹ کے ہیں اور اس کی جمع بطون ہے ۔ ہر اس چیز کو جس کا حاسۂ بصر سے ادراک ہو سکے اسے ظاہر اور جس کا حاسۂ بصر سے ادراک نہ ہو سکے۔ اسے باطن کہا جاتا ہے ۔

ھا ضمیر واحد مؤنث غائب فُرُشٍ کے لئے ہے ان بستروں کے استر۔

= اِسْتَبْرَقٍ ۔ ریشم کا زریں موٹا کپڑا۔ دیبا۔

بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۔ یہ صفت ہے فُرُشٍ کی، ان بستروں کے استر ریشم کے

موٹے کپڑے کے ہوں گے۔
== وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ۔ واؤ عاطفہ۔ جنا الجنتین مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا دَانٍ اس کی خبر۔
جَنَا ج ن ی مادہ سے مشتق ہے جَنِيْتُ (باب ضرب) جَنْيًا الثَّمَرَةَ وَاجْتَنَيْتُهَا۔ میں نے درخت سے پھل توڑا۔ جَنَا وجَنیٰ اسم ہے بمعنی اسم مفعول مجنی) یعنی درختوں سے چنے جانے والے اور توڑے جانے والے پھل۔ یعنی جنت کے درختوں سے پھل توڑنا آسان ہوگا دشوار نہ ہوگا۔
دَانٍ۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ جھکنے والا نزدیک۔ دُنُوٌّ (باب نصر) مصدر۔ اسی سے دُنْیَا ہے جو اسم تفضیل ہے بمعنی بہت قریب۔
اسی معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (۷۶: ۱۴) اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے
۵۵: ۵۵ == فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ ملاحظہ ہو آیت ۴۷ متذکرۃ الصدر۔
۵۵: ۵۶ == فِيْهِنَّ: میں ضمیر جمع مؤنث غائب یا تو جنتوں کے محلات کے لئے ہے یا جنت کی جملہ نعمتوں کے لئے۔ ان باغات میں جو محلات اور مکانات ان جنتیوں کے لئے بنائے گئے ان میں ایسی عورتیں ہوں گی جو شرم و حیا کا پیکر ہوں گی ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی"
== قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ، مضاف مضاف الیہ۔ قٰصِرٰت اسم فاعل جمع مؤنث۔ قَاصِرَةٌ واحد قَصْرٌ باب ضرب مصدر۔ نظر روکنے والیاں۔ پاک دامن عورتیں۔ وہ عورتیں جن کی نظر اپنے شوہروں سے ہٹ کر دوسروں پر نہ پڑے۔
قَصَرَ الْبَصَرَ۔ کے معنی ہیں نظر کو روکنا۔ نظر کو سمیٹنا۔ الطرف نگاہ۔ اسم فاعل کی اضافت اپنے مفعول کی طرف کی گئی ہے۔
== لَمْ يَطْمِثْهُنَّ مضارع نفی تاکید بَلَمْ۔ صیغہ واحد مذکر غائب هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب ازواج کی طرف راجع ہے، جس پر قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ دال ہے۔ طَمْثٌ باب ضرب مصدر کے معنی۱۔

۱:۔ دم حیض، حیض کا خون،
۲:۔ کسی عورت کی بکارت کو ضائع کرنا۔ طَمَثَ الْمَرْاَةَ اس مرد نے عورت کی بکارت زائل کردی اور مَا طَمِثَ النَّاقَةَ جَمَلٌ۔ اس اونٹنی کو کسی اونٹ نے بھی نہیں چھوڑا

۳۔ الجماع یا المسّ (چھونا)
لَمْ یَطْمِثْ میں ضمیر فاعل انس اور جان کی طرف راجع ہے۔
= قَبْلَهُمْ میں بھی ضمیر کا مرجع انس اور جان ہیں جن کو بہشت میں ایسی ازواج ملیں گی
ترجمہ یوں ہوگا:۔
(ان باغات کے) محلات میں اور مکانات میں نگاہ نیچے رکھنے والی عورتیں ہوں گی جن سے کسی انسان یا کسی جن نے ان کے اپنے سے پہلے (نہ تو) جماع کیا ہوگا (اور نہ ہی چھوا ہوگا)

۵۵: ۵۷ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ ملاحظہ ہو آیت ۱۳ متذکرۃ الصدر

۵۵: ۵۸ = كَاَنَّهُنَّ ۔ كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب كَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب۔ اَلْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۔خبر۔ گویا کہ وہ سب یاقوت اور مونگا ہیں یہ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ کی صفت ہے۔

۵۵: ۵۹ = فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۳ متذکرۃ الصدر۔

۵۵: ۶۰ = هَلْ ۔ حرف استفہام ہے ۔ اِلَّا سے پہلے آئے تو مَا نافیہ کے معنی دیتا ہے
ترجمہ آیت از مولانا فتح محمد جالندھری ۔
نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔
یا استفہام انکاری کے طور پر۔ جیسے نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور کیا ہے (تفسیر حقانی)
= جَزَآءُ الْاِحْسَانِ ۔ مضاف مضاف الیہ نیکی کا بدلہ ۔ الاِحْسَان نیکی کرنا۔ اِفْعَالٌ کے وزن پر اِحْسَانٌ مصدر ہے ۔
اس کے دو معنی ہیں ۔
ایک غیر کے ساتھ بھلائی کرنا۔
دوم ۔کسی اچھی بات کا معلوم کرنا۔ اور نیک کام کا انجام دینا۔
صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں:۔
یعنی دنیا میں نیک کام کرنے کا آخرت میں بدلہ اچھا ہی ہوگا۔
بغوی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ ..... تلاوت فرمائی ۔ پھر ارشاد فرمایا:۔
جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کے

کے رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

جس کو میں نے توحید کی نعمت عطا کی اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔

روح المعانی میں بھی احسان سے مراد التوحید ہی لیا ہے۔ لکھتے ہیں وقیل المراد ما جزاء التوحید الا الجنۃ توحید کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔

۵۵ : ۶۱ == فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ ملاحظہ ہو آیت ۱۳ متذکرۃ الصدر۔

۵۵: ۶۲ == مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۔ دُوْنِهِمَا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور مِنْ حرف جار۔ جَنَّتٰنِ مبتدا۔ مِنْ دُوْنِهِمَا خبر۔

دُوْنَ بمعنی ورے۔ سوائے۔ غیر۔ جو کسی سے نیچا ہو۔ جو کسی چیز سے قاصر، یا کوتاہ ہو

هِمَا ضمیر تثنیہ (مذکر، مونث) غائب۔ ان دونوں جنتوں کے لئے ہے جن کا ذکر آیت ۴۶ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ میں مذکور ہے۔

اور ان دونوں باغوں کے سوا یا ان دونوں باغوں سے کم تر درجہ میں دو اور باغ ہیں

۵۵ : ۶۳ == فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ ملاحظہ ہو آیت ۱۳ متذکرۃ الصدر۔

۵۵ : ۶۴ == مُدْهَاۗمَّتٰنِ اسم فاعل تثنیہ مونث اِدْهِيمَامٌ (افعیلال)۔ مصدر واحد مُدْهَامَّةٌ ۔ دو گہری سبز (جنتیں)، ادھیمام کے اصل معنی بہت زیادہ سیاہ ہونا کے ہیں۔ چونکہ انتہائی سرسبز و شاداب باغ سیاہی مائل ہوتا ہے اس لئے یہ تعبیر کی گئی یہ جَنَّتٰنِ کی صفت ہے۔

۵۵ : ۶۵ == فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۳ متذکرۃ الصدر۔

۵۵ : ۶۶ == فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۔ عَيْنٰنِ موصوف نَضَّاخَتٰنِ صفت، صفت موصوف مل کر مبتدا۔ فیھما اس کی خبر۔

عَيْنٰنِ دو چشمے۔ نَضَّاخَتٰنِ تثنیہ مبالغہ۔ نَضَّاخَةٌ واحد۔ دو ابلتے ہوئے جوش زن (چشمے)، جن کا پانی کبھی بند نہ ہو۔ نَضْخٌ (باب فتح)، مصدر۔ بمعنی پانی چھڑکنا۔ بہت جوش زن ہونا۔

۵۵ : ۶۷ == فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : ملاحظہ ہو آیت ۱۳ مذکورہ بالا۔

۵۵ : ۶۸ == فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۔ ترکیب بمطابق آیت مذکورہ بالا فَاكِهَةٌ میوے۔ نَخْلٌ کھجوریں رُمَّانٌ انار۔

۵۵: ۶۹ == فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : ملاحظہ ہو آیت نمبر ۴ متذکرۃ الصدر

۵۵: ۷۰ == فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۔ موصوف وصفت مل کر مبتدا۔ فِيْهِنَّ اس کی خبر خَيْرٰتٌ نیکیاں ۔ بھلائیاں ، خوبیاں ۔ نیک عورتیں ۔ خَيْرَةٌ کی جمع ہے۔

بعض کے نزدیک اس آیت میں خَيْرٰتٌ اصل میں خَيِّرٰتٌ ہے جس کی تخفیف کرلی گئی ہے کیونکہ خیر کا استعمال جب افعل التفضیل کے معنی میں ہو تو اس کی جمع نہیں آتی۔ خَيِّرٰتٌ خَيِّرَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی اس عورت کے ہیں جو خیر کے ساتھ مخصوص ہو۔

حِسَانٌ حسین ، خوبصورت ، نفیس ، عمدہ ، حَسَنٌ ۔ حَسِيْنٌ ۔ حَسَنَةٌ واحد

ترجمہ:۔ ان میں نیک سیرت ۔ حسین عورتیں ہوں گی :

۵۵: ۷۱ == فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : ملاحظہ ہو آیت ۴ متذکرہ بالا۔

۵۵: ۷۲ == حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ : جملہ یا خیرات سے بدل ہے۔ یا حُوْرٌ مبتدا ہے اور اس کی خبر فِيْهِنَّ محذوف ہے ای فیھن حور مقصورات فی الخیام۔ مقصورات فی الخیام حال ہے حُوْرٌ سے : دراں حالیکہ وہ خیموں میں مقیم ہوں گی ؛ یا یہ صفت ہے حُوْرٌ کی ، حوریں خیموں میں بیٹھی ہوئی۔

ترجمہ:۔

حوریں ہوں گی خیموں میں بیٹھی ہوئی۔

حُوْرٌ ۔ حَوْرَاءُ کی جمع فَعْلَاءُ فُعْلٌ کے وزن پر ، نہایت گوری عورتیں ۔ جن کی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت گہری ہو۔

مقصورات اسم مفعول ۔ جمع مؤنث قَصْرٌ (باب نصر) مصدر ۔ چھپائی ہوئی عورتیں ، پردہ نشین ، یا وہ عورتیں جنہوں نے اپنی نگاہ کو اپنے شوہروں تک روک رکھا ہوگا اور کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گی۔

اسم مفعول بمعنی اسم فاعل ۔ (قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ)

اَلْخِيَامِ خَيْمَةٌ کی جمع ہے۔

۵۵: ۷۳ == ملاحظہ ہو آیت ۴ متذکرۃ الصدر۔

۵۵: ۷۴ == لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ : ملاحظہ ہو آیت نمبر ۵۶ مذکورہ بالا

۵۵: ۷۵ == فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ : ملاحظہ ہو آیت ۴ متذکرۃ الصدر۔

۵۵: ۷۶ == مُتَّكِئِيْنَ اسم فاعل ۔ جمع مذکر ۔ بحالت نصب ، اِتِّكَاءٌ (افتعال) مصدر۔

تکیہ لگائے ہوئے یہ منصوب بوجہ حال کے ہے جس کا ذوالحال محذوف ہے جس کی طرف قبلھم میں ضمیر ھِمْ دلالت کرتی ہے۔

= رَفْرَفٍ - قالین - تکیے۔

زمخشری لکھتے ہیں:۔

دیبا وغیرہ کا باریک خوش رنگ کپڑا ہے۔ موصوف، خُضْرٍ، سبز، ہرے، اَخْضَرُ اور خَضْرَاءُ کی جمع ہے۔ رَفْرَفٍ کی صفت ہے۔

= عَبْقَرِيٍّ - علامہ سید مرتضیٰ زبیدی تاج العروس من جواہر القاموس میں لکھتے ہیں کہ:۔

عبقر بادیہ میں ایک موضع ہے جہاں بہت جنات ہیں۔ چنانچہ مثل ہے کَاَنَّھُمْ جِنُّ عَبْقَرٍ گویا وہ عبقر کے جنات ہیں۔

لبید کا شعر ہے:۔

ومن فاد من اخوانھم وبینھم : کھول وشبان کجنۃ عبقر

بعد میں ہر چیز کو کہ جس سے اس کی مہارت یا خوبیٔ صنعت اور قوت کی بناء پر تعجب ہوتا ہو اسے عبقر کی طرف منسوب کرنے لگے:۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:۔

عبقر جنوں کی ایک بستی ہے جس کی طرف ہر نادر چیز کو انسان ہو یا حیوان یا کپڑا منسوب کردیا جاتاہے اسی واسطے حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آیا ہے:

فَلَمْ اَرَی عبقریا مثلہٗ۔ میں نے ان جیسا عجیب و غریب کسی کو نہیں دیکھا۔

قاموس میں ہے کہ:۔

خاص قسم کا بچھونا اور فرش، وہ چیز جس میں کمال ہو۔

تاج العروس میں ہے۔

دبیز فرش۔ دیبا۔ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یہاں بطور موصوف آیا ہے۔ حِسَانٍ صفت ہے عبقریٍّ کی، خوبصورت، حسین،

۵۵:۷۷ = فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ ملاحظہ ہو آیت ۱۳ مذکورہ بالا۔

۵۵:۷۸ = تَبٰرَكَ ۔ وہ بہت بڑا برکت والا ہے۔ تَبَارُكٌ سے جس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اس فعل کی گردان نہیں آتی۔ صرف ماضی کا ایک صیغہ مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے،

اِسْمُ رَبِّكَ ۔ رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ اِسْمُ مضاف کا۔ تیرے رب کا نام۔

= ذِی الْجَلٰلِ مضاف مضاف الیہ ۔ ذُوْ بمعنی والا۔ صاحب، اسم ہے اس کے ذریعہ اسمائے اجناس وانواع سے موسوم کیا جاتا ہے اسماء ستہ مکبّرہ میں سے ہے یعنی ان چھ اسموں میں سے ہے کہ جب ان کی تصغیر نہ ہو اور وہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کو رفع کی حالت میں واؤ زبر کی حالت میں الف اور زیر کی حالت میں یٓ آتی ہے جیسے ذَا ذُوْ ذِیْ، ہمیشہ مضاف ہوکر ہی استعمال ہوتا ہے اور اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے ضمیر کی طرف نہیں ۔ اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جمع بھی۔

ذِی الْجَلٰلِ صاحب جلال ۔ بمعنی عظمت وبزرگی، یہ جَلَّ يَجِلُّ کا مصدر ہے جَلَالٌ کے معنی عظمتِ قدر کے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سے مخصوص ہے۔

= وَالْاِكْرَامِ ۔ واؤ عاطفہ الاکرام معطوف اس کا عطف الجلال پر ہے ای وذی الاکرام ۔ بمعنی باعظمت ہونا۔ دوسرے کو عزت دینا اور اس پر کرم کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔

اکرام کے دو معنی آتے ہیں ۱۔ ایک یہ کہ دوسرے پر کرم کیا جائے یعنی اس کو نفع ایسا پہنچایا جائے کہ جس میں کھوٹ نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ جو چیز عطا کی جائے وہ عمدہ چیز ہو۔

ذُوالجلال والاکرام میں لفظ اکرام دونوں معنی پر مشتمل ہے۔ کرم کا لفظ جہاں بھی قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی صفت میں آیا ہے وہاں احسان واکرام الٰہی مراد ہے۔

ذی الجلال والاکرام رَبِّ کی صفت ہے اس لئے بحالت زیر آیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

(۵۶) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۹۶)

۵۶: ۱ == اِذَا وَقَعَتِ: اِذَا ظرفیہ ہے جس میں شرط کے معنی شامل ہیں۔ جب۔ وَقَعَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ وُقُوْعٌ (باب فتح) مصدر۔ ماضی بمعنی مستقبل ہے (جب) قائم ہوجائے گی۔ جب واقع ہوگی۔ جب بپا ہوجائے گی۔

== اَلْوَاقِعَۃُ: اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث وَقْعٌ وُقُوْعٌ (باب فتح) مصدر لازمی ہونے والی۔ لازمی وقوع پذیر ہونے والی۔ بعض کے نزدیک یہ بھی قیامت کا ایک نام ہے جیسے الطَّامَّۃُ (۷۹: ۳۴) آفت۔ اَلصَّاخَّۃُ (۸۰: ۳۳) وہ چیخ جو کانوں کو پھوڑ دے۔ یعنی اپنی سختی کے باعث بہرا کردے۔ اَلْاٰزِفَۃُ (۴۰: ۱۸) نزدیک آلگنے والی، جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہوگیا ہو، اَلْقَارِعَۃُ (۱۰۱-۱) کھڑکھڑانے والی۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ جملہ شرطیہ ہے۔ جب واقع ہونے والی وقوع پذیر ہوجائیگی۔

۵۶: ۲ == لَیْسَ فعل ناقص، نہیں ہے۔ لِوَقْعَتِہَا لام حرف جار وَقْعَۃِ مصدر مجرور۔ مضاف، ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب (کا مرجع الواقعۃ ہے) مضاف الیہ۔ اس کے واقع ہونے میں۔

== کَاذِبَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث نکرہ بمعنی حاصل مصدر۔ جھوٹ۔ اس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔

اس معنی میں اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے وَاِنَّ السَّاعَۃَ لَاٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا (۴۰: ۵۹) بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

۵۶: ۳ == خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ خبر مبتدا محذوف کی: ای ھی۔

وقال بعض العلماء تقدیرہ:

خَافِضَۃٌ اقواما کانوا مرتفعین فی الدنیا و، انعۃ اقواما کانوا۔

منخفضین فی الدنیا (اضواء البیان)

پست اور ذلیل کرنے والی۔ جو دنیا میں مغرور تھے۔ ان لوگوں کو بلند کرنے والی جو کہ دنیا میں منکسر المزاج تھے۔

مطلب یہ کہ قیامت کی گھڑی پست کرنے والی ہوگی بہت سے دنیا کے سربلندوں کو جو خدا تعالیٰ سے غافل اور اس کے منکر اور اس کے احکام کی پابندی نہ کرنے والے تھے اور بلند کرنے والی ہوگی بہت سے لوگوں کو جو دنیا میں نیک اور خدا تعالیٰ کے فرماں بردار تھے لیکن پست و ذلیل سمجھے جاتے تھے۔

خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ صفت ہے الواقعۃ کی، خَافِضَۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث غائب خَفْضٌ باب ضرب مصدر بمعنی پست کرنا۔ پست ہونا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۶: ۲۱۵) اور مومنوں میں سے جو تمہارے پیرو کار ہوگئے ہیں ان پر اپنے (تواضع اور شفقت کے) پر نیچے کردے (پھیلادے) رَافِعَۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث رَفْعٌ (باب فتح) مصدر بمعنی بلند کرنا۔ اوپر اٹھانا

۵۶: ۴ = اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا: یہ جملہ بدل ہے اذا وقعت الواقعۃ سے رُجَّتْ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ رَجٌّ (باب نصر) مصدر۔ وہ ہلائی گئی، وہ جنبش دی گئی۔ رَجًّا مفعول مطلق۔ جب وہ (زمین) خوب ہلائی جائے گی۔ (ماضی بمعنی مستقبل)

۵۶: ۶ = وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے، بُسَّتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ بَسٌّ (باب نصر) مصدر بمعنی خلط ملط کرنا۔ اجزاء کا باہم دگر ملادینا ریزہ ریزہ کرنا۔

عربی کا قاعدہ ہے کہ جب فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے تو فعل کو واحد لاتے ہیں۔ اور جمع مکسر کا حکم (یعنی جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے) مؤنث غیر حقیقی کا حکم ہے اس کے لئے مذکر کا صیغہ بھی لایا جاسکتا ہے اور مؤنث کا بھی۔

چنانچہ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا میں چونکہ "جِبَالُ" جمع مکسر ہے اس لئے اس کے لئے واحد مؤنث کا صیغہ لایا گیا۔ لہٰذا یہاں بُسَّتْ کے ترجمہ میں صیغہ جمع کے معنی لینا چاہئیں یعنی جب پہاڑ ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے: بَسًّا مفعول مطلق ہے تاکید کے لئے لایا گیا ہے

۵۶: ۶ = فَكَانَتْ۔ فَ سببیہ ہے پس بسبب اس کے۔ فکانت ای فکانت

الْجِبَالُ۔ پس پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے:

= هَبَاءً۔ اسم مفرد (ھ ب و۔ مادّہ) باریک خاک، باریک ذرّات، جو سورج کے رُخ پر کواڑ کے سوراخوں سے نظر آتے ہیں۔ کانت کی خبر ہے۔

قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے:۔

فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا۔ (۲۵:۲۳) اور ہم اُن کو اڑتی ہوئی خاک کر دیں گے۔

= مُنْبَثًّا اسم فاعل واحد مذکر، پراگندہ۔ اصل میں مُنْبَثِثٌ تھا۔ یا یہ اسم مفعول ہے۔ اس صورت میں یہ مُنْبَثَثٌ ہے ث کو ث میں ادغام کر دیا گیا ہے، اِنْبِثَاثٌ (انفعال) مصدر۔ بکھر جانا، پھیل جانا۔ منتشر ہونا۔ پراگندہ ہونا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (۱۰۱: ۴) جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے:

۵۶: ۷ = وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً۔ واؤ عاطفہ، اَزْوَاجًا زَوْجٌ کی جمع، جوڑا۔ یہاں اس کے معنی گروہ، صنف، جماعت کے ہیں۔ اور تم تین اقسام ہیں یا گروہ میں ہو جاؤ گے، یہاں كَانَ بمعنی صَارَ مستعمل ہے۔ ایسے ہی آیت وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۲:۳۵) اور اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے میں كَانَ بمعنی صَارَ استعمال ہوا ہے۔

اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً موصوف و صفت مل کر کُنْتُمْ کی خبر

۵۶: ۸ = فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ یہ جملہ شرطیہ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ کا جملہ جزائیہ ہے

جواب اذا ھو قولہ: فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ فالمعنی اذا قامت القیامۃ و حصلت ھذہ الاحوال العظیمۃ ظھرت منزلۃ اصحب المیمنۃ واصحٰب المشئمۃ (اضواء البیان)

اذا کا جواب شرط خداوند تعالیٰ کا قول فاصحب المیمنۃ ہے۔ مطلب یہ کہ جب قیامت وقوع پذیر ہو گی اور یہ احوال عظیمہ (زمین کا یکبارگی ہلا دیا جانا۔ پہاڑوں کا ریزہ ریزہ کر دیا جانا۔ اور ان کا پراگندہ غبار بن کر رہ جانا اور لوگوں کا تین گروہوں میں تقسیم ہو جانا) واقع ہوں گے۔ تو اصحاب المیمنہ اور اصحاب المشئمہ کی قدر و منزلت عیاں ہو گی،

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ۔ ف عاطفہ ہے۔ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ مَا۔ استفہامیہ ہے (کون ہوں گے وہ؟ ان کی کیا حالت ہو گی؟ اور ان کی کیا صفت ہو گی؟)

یا استفہامیہ برائے تعجب ہے (کیا ہی ان کی شان ہوگی) مَا مبتدا ثانی ہے اور اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ اس کی خبر، یہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر مبتدا اول (اصحب المیمنۃ) کی خبر ہوا۔

۵۶ : ۹ = وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ۔ اور ایک گروہ بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی ان کی خستہ حالی ہوگی؟ اور اس کی ترکیب وہی ہوگی جو ۵۶ : ۸ میں ہے

۵۶ : ۱۰ = وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ : (اور تیسرا گروہ) آگے والے تو آگے والے ہی ہیں۔ واؤ عاطفہ السبقون مبتدا۔ السّٰبِقُوْنَ (ثانی) اس کی خبر، اور سابقون آگے نکل جانے والے ہیں۔ یا دوسرا السبقون پہلے کی نعت ہے۔ سَابِقُوْنَ ؛ آگے بڑھنے والے، آگے پہنچنے والے آگے نکل جانے والے، سبقت لیجانے والے۔ صیغہ جمع مذکر سابق کی جمع سَبْقٌ (باب ضرب ونصر) مصدر۔

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

اول السابقون میں الف لام جنسی ہے اور دوسرے السابقون میں الف لام عہد کا ہے یعنی سابقین وہی سابقین ہیں جن کے حال وکمال ومآل سے تم واقف ہو۔ یا یہ مطلب ہے، کہ سابقین وہی لوگ ہیں جو جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

السبقون کے متعلق متعدد اقوال ہیں :۔

۱:۔ اسلام، اطاعت، قرب خداوندی کی طرف سبقت کرنے والے۔

۲:۔ گروہ انبیاء ایمان اور اطاعتِ خداوندی میں سب کے پیشوا۔

۳:۔ جو ہجرت میں سبقت کرنے والے تھے۔ وہی آخرت میں بھی پیش رو ہوں گے (ابن عباس)

۴:۔ وہ انصار اور مہاجر مراد ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی۔ (ابن سیرین رح)

۵:۔ دنیا میں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں سبقت کی۔ وہی جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہوں گے۔ (ربیع بن انس)

۶:۔ پانچوں نمازوں کی طرف پیش قدمی کرنے والے مراد ہیں۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

ان تمام اقوال کا حاصل یہ ہے کہ السابقون سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

۵۶ : ۱۱ = اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ ای السَّابِقُوْنَ۔ مبتدا۔ اَلْمُقَرَّبُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ تَقْرِیْبٌ (تفعیل) مصدر۔ قریب کئے ہوئے، زیادہ عزت والے۔ مبتدا کی

خبر، وہی تو مقرب لوگ ہیں۔

فَائدہ: ان مذکورہ بالا تینوں اصناف میں سب سے بلند درجہ السّٰبِقُوْنَ کا ہے۔ لیکن سب سے اخیر ان کا ذکر اس لئے آیا ہے کہ انہیں کے فضائل و درجات سب سے اول بیان کرنا مقصود تھا اس صورت میں اتصال ہوگیا۔

پہلے صرف اختصاراً ہر سہ اصناف کا ذکر ہوا۔ اب تفصیلاً ان کے فضائل مذکور ہونگے السّٰبِقُوْنَ آیت ۱۱ سے ۲۶ تک اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ آیت ۲۷ سے ۴۱ تک، اور اَصْحٰبُ الشِّمَالِ آیت ۴۱ سے آیت ۵۶ تک۔

۵۶:۱۲ = فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ جملہ خبر ثانی ہے اُولٰٓئِکَ کی یا یہ ضمیر المقربون سے حال ہے۔ جَنّٰتِ کی اضافت النعیم کی طرف مکان کی اضافت ما فیہ کی طرف ہے وہ نعمت بھری جنتوں میں ہوں گے۔ نعیم بمعنی نعمت۔ راحت، عیش،

۵۶:۱۳ = ثُلَّۃٌ: انبوہ کثیر، بڑی جماعت۔ اصل میں ثلۃ لغت میں اون کے گھبے کو کہتے ہیں کثرتِ اجتماع کی مناسبت سے انبوہ کثیر کے لئے بھی ثُلَّۃٌ کا استعمال ہوتا ہے

= اَوَّلِیْنَ۔ اَوَّلُ کی جمع ہے۔ اگلے۔ پہلے، اس سے کون مراد ہیں؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

اکثر اہل تفسیر کا قول ہے کہ:۔

ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ سے مراد وہ تمام امتیں ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت تک گذریں۔ اور قلیل من الاٰخرین سے مراد امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔

بعض کے نزدیک اولین سے مراد صدر اول کے مسلمان یعنی تینوں قرون، صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین۔ رضی اللہ عنہم۔

تفسیر حقانی میں ہے:۔

ابن سیرینؒ کا قول ہے کہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ (آیت ۱۳) وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ (آیت ۱۴) میں اسی امت خیر الامم کے اولین و آخرین مراد ہیں۔ کہ اس کے اولین یعنی خیر القرون کے لوگوں میں سابقین بہت ہیں اور پچھلوں میں جو خیر القرون کے بعد کا زمانہ ہے ان میں کم۔ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے میری امت کا بہترین قرن میرا قرن ہے

پھر وہ لوگ ہیں جو میرے قرن والوں کے متصل ہیں۔ پھر وہ لوگ جو قرنِ دوم کے متصل ہیں؛ .... الخ

ثُلَّۃٌ مبتدا، قَلِیْلٌ معطوف (جس کا عطف ثلۃ پر ہے) عَلٰی سُرُرٍ اس کی خبر ہے۔

۵۶:۱۶ = سُرُرٍ جمع ہے سَرِیْرٌ کی، بمعنی تخت، چارپائی، پلنگ وغیرہ موصوف، مَوْضُوْنَۃٍ صفت، اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث، وَضْنٌ (باب ضرب) مصدر سے سونے کے پتروں اور تاروں سے بنے ہوئے۔ جڑاؤ، (محلی)، زرہ کی کڑیوں کی طرح بنے ہوئے (بغوی)

قطار در قطار رکھے ہوئے (ضحاک)، سونے کے تاروں سے گھنی بناوٹ والے، جواہرات سے جڑے ہوئے (عام اہل تفسیر)

۵۶:۱۶ = مُتَّکِئِیْنَ: اسم فاعل۔ جمع مذکر بحالت نصب۔ اِتِّکَاءٌ (افتعال) مصدر تکیہ لگائے ہوئے، تکیہ لگانے والے۔ عَلَیْھَا ای عَلٰی سُرُرٍ (پلنگوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے)

= مُتَقٰبِلِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب۔ تَقَابُلٌ (تفاعل) مصدر آمنے سامنے (بیٹھے ہوں گے)

متکئین، مُتقبلین دونوں حال ہیں ضمیر فی الخبر عَلٰی سُرُرٍ سے۔

۵۶:۱۷ = یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ جملہ مستانفہ ہے، یَطُوْفُ مضارع واحد مذکر غائب طَوْفٌ، طَوَافٌ (باب نصر) مصدر۔ چکر لگائیں گے، چکر لگا رہیں گے۔ یعنی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔

عَلَیْھِمْ میں ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان جنتیوں کے لئے ہے جو سابقون میں سے ہوں گے۔

وِلْدَانٌ۔ جنت کے غلمان، مُخَلَّدُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر۔ اس کا واحد مُخَلَّدٌ۔ تَخْلِیْدٌ (تفعیل) مصدر۔ خَلَدٌ ایک قسم کی بالیاں ہیں مُخَلَّدٌ وہ جس کو بالیاں پہنائی ہوئی ہوں۔ یعنی ایسے غلمان جن کو بالیاں پہنا رکھی ہوں گی۔

یا یہ اَلْخُلُوْدُ سے ہے جس کے معنی فساد کے عارضہ سے پاک ہونے اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہنے کے ہیں اور جب کسی چیز میں عرصہ دراز تک فساد و تغیر پیدا نہ ہو اہل عرب اسے خلود کے ساتھ متصف کرتے ہیں اس لحاظ سے مُخَلَّدٌ اسے کہیں گے جس میں عرصہ

درازتک تغیر و فساد نہ ہو۔ اسی بنا، پرجس شخص میں باوجود بڑی عمر کے بڑھاپا نہ آئے اسے مُخَلَّدٌ کہا جاتا ہے یہاں آیت ہذا میں ایسے لڑکے مُراد ہیں جو کہ ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے ان کی عمر ہمیشہ ایک ہی حالت میں ٹھہری رہے گی!

۵۶ : ۱۸ == بِاَكْوَابٍ ۔ ای يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ بِاَكْوَابٍ ..... الخ (ہاتھوں میں) آبخورے ..... لئے (جنتیوں میں خدمت کی خاطر) گردش کرتے رہیں گے۔

اَكْوَابٌ كُوْبٌ کی جمع بمعنی کوزہ، پیالہ۔ ایسا برتن جس کا دستہ (ہینڈل) اور ٹونٹی نہ ہو

== اَبَارِيْقَ : اِبْرِيْقٌ کی جمع بمعنی آفتابہ۔ ایسا برتن کہ جس کا دستہ اور ٹونٹی ہو۔ غیر منصرف اس لئے کہ باوجود کہ اَكْوَابٌ کا معطوف ہے اس کے آخر میں تنوین نہیں آئی۔

== وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۔ واؤ عاطفہ۔ كَاْسٍ معطوف اس کا عطف بھی اکواب پر ہے یا اَبَارِيْقَ پر۔ بمعنی شراب سے بھرا ہوا جام، (شراب پینے کا برتن۔ مَعِيْنٍ مَعْنٌ (باب نصر) مصدر سے، فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی جاری مَعَنَ : پانی کا بہنا۔ پانی کا جاری ہونا۔ پانی کو جاری کرنا۔ اِمْعَانٌ باب افعال سے پانی کا جاری ہونا۔ زمین کا سیراب ہونا۔ یہاں مراد شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی

۵۶ : ۱۹ == لَا يُصَدَّعُوْنَ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب تَصَدِيْعٌ (تفعیل) مصدر بمعنی سردرد ہونا۔ سر کا چکرانا۔ نہ ان کو دردِ سر ہوگا۔ ان کے سر نہیں چکرائیں گے صَدْعٌ (باب فتح) مصدر سے بمعنی پھاڑنا۔ دو ٹکڑے کر دینا، الگ الگ کر دینا۔ (باب تفعّل) تَصَدُّعٌ سے بمعنی منتشر ہونا۔

== عَنْهَا ای بسببها ۔ اس کی وجہ سے، اس کے سبب سے۔

== وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ، لَا يُنْزِفُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب، اِنْزَافٌ (افعال)، مصدر..... وہ بے ہوش اور خبطی نہ ہوں گے۔ اِنْزَافٌ (افعال)، وَنَزْفٌ (باب ضرب) بمعنی مست و بیہوش ہو جانا۔

۵۶ : ۲۰ == وَفَاكِهَةٍ ، واؤ عاطفہ، فَاكِهَةٍ اس کا عطف اَكْوَابٍ پر ہے اور وہ غلمان جنتیوں کی پسند کے میوے لئے ان کی خدمت میں گردش کر رہے ہوں گے۔

== مِمَّا : مرکب ہے مِنْ تبعیضیہ اور مَا موصولہ سے

== يَتَخَيَّرُوْنَ ، مضارع جمع مذکر غائب، تَخَيُّرٌ (تفعّل) مصدر سے پسند کرنا انتخاب کرلینا۔ خَارَ يَخِيْرُ (باب ضرب) سے مصدر خِيَرَةٌ وَخَيْرٌ اختیار کرنا۔

اگر دوسرے مفعول پر عَلٰی ہو تو فضیلت دینے کے معنی ہوں گے۔ مثلاً خَارَ الرَّجُلَ عَلٰی غَیْرِہٖ۔ اس نے اس آدمی کو دوسروں پر فضیلت دی۔

۵۶:۲۱ = وَلَحْمِ طَیْرٍ واؤ عاطفہ، لَحْمِ طَیْرٍ مضاف مضاف الیہ۔ لحم کا عطف اکواب پر ہے یعنی غلمان بہشت بہشتیوں کے لئے مرغوبِ خاطر پرندوں کا گوشت بھی لئے ہوئے ہوں گے۔

= مِمَّا۔ حسب بیان آیت ۲۰ مذکورہ بالا۔

= یَشْتَهُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِشْتِهَاءٌ (افتعال) مصدر۔ وہ خواہش رکھتے ہوں گے۔ وہ چاہیں گے۔

۵۶:۲۲ = وَحُوْرٌ عِیْنٌ : واؤ عاطفہ، حُوْرٌ حَوْرَاءُ کی جمع نہایت گوری عورتیں ـــ موصوف۔ عِیْنٌ عَیْنَاءُ کی جمع بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں۔ زنانِ فراخِ چشم۔ صفت۔ حُوْرٌ کا عطف وِلْدَانٌ پر ہے (آیت نمبر ۱۷)

یعنی وہاں جنتیوں کے لئے گوری اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (خدمت کے لئے) ہوں گی۔

۵۶:۲۳ = كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ۔ کَ تشبیہ کے مبالغہ کے لئے آیا ہے اللؤلؤ (ل ء ل ء مادہ) موتی۔ موصوف، المکنون اسم مفعول واحد مذکر۔ کَنٌّ (باب فتح) بمعنی (لڑکی کو) نظروں سے چھپانا۔ صفت۔ جو مثل (آبدار، غیر مس شدہ) چھپائے ہوئے موتی کے (ہوں گی)

۵۶:۲۴ = جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : جَزَاءً مفعول لہٗ فعل محذوف۔ ای یفعل بھم ذٰلك کلہ جزاء باعمالھم۔ جزاء مفعول لہٗ فعل محذوف کا۔ یعنی یہ سب کچھ ان کے لئے اس لئے کیا گیا کہ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے۔

بِمَا میں بَ سببیہ ہے مَا موصولہ کانوا یعملون ماضی استمراری جمع مذکر غائب بہ سبب اس عمل کے جو وہ کیا کرتے تھے یا (دنیا میں کرتے رہے تھے)

۵۶:۲۵ = لَغْوًا۔ لَغَا يَلْغُوْا (باب نصر) کا مصدر ہے۔ ادل فول بکنا، بغیر سمجھے بوجھے بولنا۔ بے ہودہ واہیات بکواس کرنا۔ یہاں بطور مفعول استعمال ہے

= تَاْثِیْمًا : بروزن تفعیل مصدر ہے گناہ کی باتیں کرنا۔ گناہ میں ڈالنا۔ یہاں بطور مفعول استعمال ہوا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:۔
(وہاں بہشت میں) ان کو بے ہودہ کلام اور گناہ کی باتیں سننے میں نہ آئیں گی۔ وہ ایسا کلام نہیں سنیں گے۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذَّابًا (۷۸: ۳۵) وہاں نہ تو بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (خرافات)

۵۶: ۲۶ == اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا۔ اِلَّا حرف استثناء۔ قِيْلًا بمعنی قَوْلًا۔ مصدر ہے یہاں بطور مفعول استعمال ہوا ہے۔ سَلٰمًا بدل ہے قِيْلًا سے۔ سَلٰمٌ بمعنی سلامتی۔ سلام۔ یہ سَلِمَ يَسْلَمُ (باب سمع) کا مصدر ہے۔ اس کے معنی عیوب و آفات سے سلامت رہنے ان سے چھٹکارا پانے اور بری ہونے کے ہیں۔

ترجمہ:۔
نہیں سنیں گے وہاں کوئی بکواس اور نہ کوئی گناہ کی بات مگر صرف ایک بول سلام" "سلام"

۵۶: ۲۷ == وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ۔ ملاحظہ ہو آیت ۸ متذکرہ بالا
اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ۔ دائیں ہاتھ والے۔ ان کو اصحٰب الیمین یا اصحٰب المیمنۃ کہنے کے متعلق مندرجہ ذیل اقوال ہیں:۔
۱:۔ یہ لوگ رب العزت کے تخت کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے۔
۲:۔ ان کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
۳:۔ ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر بہشت میں لے جایا جائے گا۔
۴:۔ ان کی روحیں حضرت آدم کی دائیں جانب تھیں۔ اجب حضرت آدم کی پشت سے ان کی ساری نسل برآمد کی گئی تھی۔ ان کے دو گروہ بنا دیئے گئے تھے ایک گروہ دائیں طرف جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ یہ جنتی ہے۔
مندرجہ بالا صورتوں میں یہ یمین سے مشتق ہے جس کا معنی دایاں (ہاتھ یا جانب) ہے،
۵:۔ اگر یہ یمن سے ماخوذ لیا جائے۔ جس کا معنی برکت والا ہے تو مراد ہوگا وہ لوگ جن کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذری ہو۔

۵۶: ۲۸ == فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ۔ اس سے پہلے هُمْ (ابتداء) محذوف ہے فِيْ

سِدْرٍ اس کی خبر۔

سِدْرٍ موصوف مَخْضُوْدٍ اس کی صفت۔ سِدْرٍ بیری کے درخت کو کہتے ہیں امام راغب لکھتے ہیں:۔

سِدْرٌ ایسا درخت ہے جو کھانے میں ناکافی ہوتا ہے اسی لئے ارشاد ہوتا ہے وَ اَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ۱۶:۳۴ (اور جھاؤ اور کچھ بیر تھوڑے سے) اور چونکہ اس کے کانٹے جھاڑ کر اس کے ذریعہ سایہ حاصل کیا جاتا ہے اس لئے یہ ارشاد الٰہی فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ میں یہ جنت کے سایہ اور اس کی مثال قرار دیا گیا ہے کہ سایہ حاصل کرنے کے لئے بہت کافی ہوتا ہے۔

= مَخْضُوْدٍ: اسم مفعول واحد مذکر، خَضْدٌ (باب ضرب) مصدر سے، جس سے کانٹا دور کیا گیا ہو۔ بے خار۔ یہ صفت ہے اپنے موصوف سِدْرٍ کی۔ یعنی بیری کا درخت جس کا کانٹا دور کیا گیا ہو۔

مراد یہ ہے کہ اصحٰب الیمین جنت کے ایسے باغات میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہوں گی۔

۲۹:۵٦ = وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ: واؤ عاطفہ، طَلْحٍ کا عطف سِدْرٍ پر ہے طَلْحٍ ایک بڑا درخت۔ کیلا۔ مَنْضُوْدٍ اسم مفعول واحد مذکر۔ تہ برتہ، نَضْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ تہ برتہ کیا ہوا۔ اور وہاں ایسا کیلا ہوگا جس پر پھلیوں کے گنجان گچھے لٹک رہے ہوں گے۔ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ موصوف صفت۔

۳۰:۵٦ = وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ: واؤ عاطفہ، ظِلٍّ سایہ (موصوف) مَمْدُوْدٍ اسم مفعول واحد مذکر (باب نصر) مَدٌّ مصدر سے (صفت) ظِلٍّ کا عطف بھی سدر پر ہے (اور وہاں) لمبے لمبے سائے ہوں گے۔

۳۱:۵٦ = وَ مَآءٍ مَّسْکُوْبٍ۔ موصوف وصفت اس کا عطف بھی سِدْرٍ پر ہے مسکوب اسم مفعول واحد مذکر، سَکْبٌ (باب نصر) مصدر۔ پانی کا بہنا، بڑی بڑی بوندوں کے ساتھ بہیم بارش کا ہونا۔ (اور وہاں) آبِ رواں ہوگا۔ یا۔ پانی کی آبشاریں ہوں گی۔

۳۲:۵٦ = وَفَاکِهَةٍ كَثِيْرَةٍ واؤ عاطفہ، فاکهة کثیرة موصوف وصفت، بکثرت پھل۔ اس کا عطف بھی وَسِدْرٍ پر ہے (اور وہاں) پھل بکثرت ہوں گے۔ پھلوں کی بہتات ہوگی۔

۵۶:۳۳ = لَا مَقْطُوْعَةٍ: لَا نافیہ مَقْطُوْعَةٍ اسم مفعول واحد مؤنث۔ نہ ختم ہونے والے۔ یعنی ایسے پھل یا میوے جو موسمی نہیں ہوں گے بلکہ ہر وقت درختوں پر موجود رہیں گے: (اور وہاں) نہ ختم ہونے والے پھل ہوں گے۔

= وَلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ اور نہ ان کے توڑنے سے کسی کو منع کیا جائے گا۔ (کیونکہ توڑنے سے وہ پھل ختم نہ ہوں گے بلکہ ان کی جگہ فوراً دوسرا پھل اسی طرح پختہ وہمہ صفت موصوف لگ جائے گا۔ یہ صفت ہے فاکھۃ کی۔

۵۶:۳۴ = وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ: موصوف وصفت۔ فُرُشٍ، فَرْشٌ وفِرَاشٌ کی جمع ہے۔ بچھونا۔ بستر، فرش، فَرْشٌ وفِرَاشٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی بچھانا۔ اور فَرْشٌ بمعنی بچھونا۔ یا سواری کا جانور، مصدر بمعنی مفعول آیا ہے۔ بچھونا (بستر) جس پر سویا جائے۔ اور سواری کا جانور جس پر سواری کی جائے۔

مَرْفُوْعَةٍ اسم مفعول واحد مؤنث رَفْعٌ (باب فتح) مصدر۔ بلند، اوپر اٹھایا ہوا اور وہاں بلند وارفع بستر ہوں گے، بلندی خواہ اونچائی کے لحاظ سے یا قدر ومنزلت کے حساب سے

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ آیت ہذا میں فرشوں سے مراد عورتیں ہیں یہ مرد کے تلے بچھتی ہیں۔ اس لئے لبطور استعارہ ان کو فرش سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان کے بلند ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ بلند تختوں پر ہوں گی۔ یا یہ کہ حسن وخوبی میں بلند قدر ہوں گی۔

جیسا کہ سورۃ یٰسٓ میں آیا ہے۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ (۳۶ : ۵۶) وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں تلے تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہوں گے۔

اس تفسیر کی تائید اگلی آیت سے ہوتی ہے۔

۵۶:۳۵ = اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً۔ اَنْشَاْنَا ماضی جمع متکلم اِنْشَآءٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی پیدا کرنا۔ پرورش کرنا۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب اِنْشَآءً مفعول مطلق فعل کی تاکید کے لئے

هُنَّ کی ضمیر کا مرجع کیا ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱:۔ قال بعض العلماء ھو راجع الیٰ قولہ: فرش مرفوعۃ، قال لان المراد بالفرش النسآء۔ والعرب تسمی المراۃ لباسًا وازارًا وفراشًا ونعلاً۔ هُنَّ کی ضمیر کلام الٰہی فرش مرفوعۃ میں فرش کی طرف راجع ہے

فرش سے مراد عورتیں ہیں، عرب عورت کو لباس، ازار، فراش، نعل بھی نام دیتے ہیں

۲:۔ وقال بعض العلماء: ھو راجع الیٰ غیر مذکور۔ انہ راجع الیٰ لنساءٍ لم یذکرن ولکن ذکر الفراش دل علیھن۔ لانھن یتکئن علیھا مع ازواجھن۔

اور بعض کے نزدیک اس کا مرجع غیر مذکور ہے کہتے ہیں اس کا مرجع عورتیں ہیں جس کی طرف فرش کا ذکر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان بچھونوں پر وہی اپنے شوہروں کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھیں گی۔ (اضواء البیان)

علامہ پانی پتی بھی کچھ یوں ہی لکھتے ہیں:۔

فرماتے ہیں:۔ اگر فرش سے مراد عورتیں ہوں تو ھُنَّ کی ضمیر فرش کی طرف راجع ہوگی؛ اگر فرش سے مراد عورتیں نہ ہوں تو مرجع مذکور نہ ہوگا۔ کیونکہ سیاق کلام سے سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ اس سے مراد عورتیں ہی ہوسکتی ہیں۔

اقوال مذکورہ بالا کی روشنی میں عورتوں سے مراد ہے جنتیوں کی دنیا کی بیویاں جو بہشت میں ہوں گی۔اور حوریں۔

مولنٰا دریابادیؒ لکھتے ہیں:۔

یہاں یہ بتایا کہ جنت کی عورتوں کی (اور اس میں حوریں بھی داخل ہوگئیں اور اس دنیا کی جنتی بیویاں بھی داخل ہوگئیں) بناوٹ ایک خاص قسم کی ہوگی!

مولانا فتح محمد جالندہری اس آیت کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا۔ اس صورت میں ھُنَّ کی ضمیر کا مرجع جنت کی حوریں ہے۔

پیر کرم شاہ صاحب اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہاں اہل جنت کی نیک بیویوں کا ذکر فرمایا جارہا ہے۔ یعنی جب وہ جنت میں داخل ہوں گی تو ان کی خلقت بالکل بدلی ہوئی ہوگی۔ اگرچہ دنیا میں وہ خوش شکل نہ تھیں، مرتے وقت وہ بالکل بوڑھی ہوگئی تھیں لیکن جب جنت میں داخل ہوں گی تو بھرپور جوانی ہوگی، مُجَسَّمِ حُسن ورعنائی ہوں گی۔ اور کنواری بنا کر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

حدیث شریف میں اس آیت کی یہی تفسیر مذکور ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عرض کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

یاام سلمۃ ھن اللواتی قبضن فی الدنیا عجائز شمطًا، عمشًا رمصًا

جعلھن اللہ بعد الکبر اترابا علیٰ میلاد واحد فی الاستواء:

اے ام سلمہ! ان سے مراد وہی بیویاں ہیں اگرچہ وفات کے وقت وہ بالکل بوڑھی تھیں ان کے بال سفید تھے۔ ان کی بینائی کمزور تھی، آنکھیں میلی کچیلی رہتی تھیں۔ لیکن جب وہ جنت میں داخل ہوں گی تو ساری ہم عمر ہوں گی۔

اس صورت میں ھُنَّ کا مرجع وہ دنیاوی بیویاں ہیں جو جنت میں داخل ہوں گی۔

= اِنْشَاءً مصدر کو فعل کے بعد فعل کی خصوصیت کو اجاگر کرنے کے لئے تاکیدًا لایا گیا ہے یعنی ہم نے ان کو ایک خاص اٹھان پر اٹھایا۔ (تفسیر حقانی)

ہم نے ان کی بیویوں کو حیرت انگیز طریقے سے پیدا کیا۔ (ضیاء القرآن)

۳۶:۵۶ = فَجَعَلْنٰهُنَّ ای فَصَیَّرْنٰهُنَّ۔ پس ہم نے ان کو بنادیا۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔

= اَبْکَارًا: مفعول ثانی۔ کنواریاں۔ بِکْرٌ کی جمع۔

= عُرُبًا: سہاگ والیاں۔ پیار دلانے والیاں، محبوبائیں۔ عَرُوْبٌ کی جمع جو کہ بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کے معنی اس عورت کے ہیں جو اپنے نازو انداز کی وجہ سے اپنے شوہر کی محبوبہ ہو۔ تیز فراست کی بنا پر اس کی مزاج شناس بھی ہو۔

ہنس مکھ عورت، اپنے مرد سے محبت رکھنے والی اور اس کا اظہار کرنے والی۔ اپنے خاوند پر عاشق (لسان العرب)

= اَتْرَابًا۔ ہم عمر عورتیں۔ تِرْبٌ کی جمع۔

عُرُبًا، اَتْرَابًا بھی جَعَلْنَا کے مفعول ہیں۔ ہر سہ: اَبْکَارًا، عُرُبًا، اَتْرَابًا ھُنَّ سے حال بھی ہو سکتے ہیں۔

ترجمہ ہوگا:

پس ہم نے بنادیا ان کو بایں حالیکہ وہ کنواریاں، محبت کرنے والیاں اور ہم عمر ہوں۔

۳۸:۵۶ = لِاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ: اس کا تعلق اَنْشَاْنَا سے ہے یا جَعَلْنَا سے۔ یا مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ ای ھُنَّ لِاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ:

۳۹:۵۶ = ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ: ثُلَّۃٌ کے لئے ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۳ متذکرۃ الصدر:

۴۰:۵۶ = مِنَ الْاٰخِرِیْنَ، متاخرین میں سے، بعد میں آنیوالے لوگوں میں سے

مِنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ دونوں صورتوں میں امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لوگ مراد ہیں۔ یعنی اسی امت کے متقدمین میں سے بہت سے لوگ اور اسی امت کے متاخرین میں سے بہت سے لوگ ان اصحب الیمین میں شامل ہوں گے۔

علامہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ابو العالیہ، مجاہد، عطاء بن ابی رباح اور ضحاک نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے۔ نیز ملاحظہ ہو آیات ۱۳، ۱۴، متذکرۃ الصدر۔

۵۶ : ۴۱ = وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ۔ شمال جانب شمال، بائیں طرف اسم ہے۔ اَشْمُلُ وشُمُلٌ اس کی جمع ہے۔ آیت ہذا کا عطف آیت ۲۷ پر ہے اور جو بائیں طرف والے ہیں۔

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ: میں مَا استفہامیہ ہے یا استفہامیہ برائے تعجب ہے (ملاحظہ ہو آیت ۸ مذکورہ بالا۔ اَصْحٰبُ الیمین کے متعلق آیت ۲۷ کے تحت مختلف اقوال درج کئے گئے ہیں کہ ان کو اصحب الیمین کیوں کہا گیا ہے۔ شمال: یمین کی ضد ہے، لہٰذا اصحاب الیمین کے خلاف وصفات رکھنے والے اصحاب الشمال ہوں گے۔

۵۶ : ۴۲ = فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ: یہ ھُمْ (مبتدا محذوف) کی خبر ہے۔ سَمُوْم لو۔ تیز بھاپ، وہ گرم ہوا جو زہر کا سا اثر کرے۔ سَمٌّ بمعنی زہر۔ سَمُوْم مؤنث ہے: اس کی جمع سَمَائِم ہے۔ حَمِيْم نہایت گرم پانی، گہرا دوست۔ دوست کو جو حمیم کہتے ہیں وہ اس لئے کہ وہ بھی دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔

ترجمہ ہو گا:۔

وہ جھلستی ہوئی لو اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

۵۶ : ۴۳ = وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ اس آیت کا عطف آیت سابقہ پر ہے۔ يَحْمُوْم، اسم ہے۔ بہت کالا دھواں۔ يَحْمُوْم بروزن یفعول۔ حَمَمٌ سے مشتق ہے ابن کیسان نے کہا ہے یہ دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

ترجمہ:۔ وہ نہایت سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے۔

۵۶ : ۴۴ = لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ۔ یہ ظِلٌّ کی صفتیں ہیں۔ بَارِد۔ بُرْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ ٹھنڈا۔ نہ (دوسرے سایوں کی طرح) ٹھنڈا۔ كَرِيْم۔ خوش منظر۔ (الیسر التفاسیر) مرضی کے مطابق ٹھنڈی وکشادہ (روح المعانی) آرام دہ (ضیاء القرآن)

جو سودمند نہ ہو اور نہ دیکھنے میں اچھا ہو۔ (تفسیر مظہری) دونوں ظلّ کی صفت ہیں۔

کَرِیْمٍ۔ الکرم (ابابِ کرم) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے الغات القرآن میں ہے:۔ امام راغب نے لکھا ہے:۔

کَرَمٌ اللہ کی صفت بھی ہے، انسان کی بھی، فرشتے کی بھی، قرآن کی بھی اور دوسری چیزوں کی بھی، اور سب کے معانی میں اختلاف ہے:۔

۱:۔ اللہ کے کرم سے مراد ہے مخلوق پر اس کا احسان و انعام، مخلوق پر احسان کرتا ہے پیہم نعمتوں سے نوازتا ہے

۲:۔ آدمی کے کرم سے مُراد ہے اخلاق پسندیدہ۔ خصائل حمیدہ، کردار کی خوبی۔ اور ہر ذاتی شرف، آدمی کریم ہے یعنی اچھے کردار کا مالک ہے اس کے اندر محاسن ہیں شرف ہے بزرگی ہے۔

۳:۔ ملائکہ کے کریم ہونے کے معنی ہیں دربارِ الٰہی میں ان کی عزت و حرمت، و بزرگی، جیسے کِرَامًا کَاتِبِیْنَ: عزت والے فرشتے جو انسانوں کے اعمال نامے لکھتے ہیں

۴:۔ قرآن کریم۔ یا کتابِ کریم۔ عزت و شرف والا قرآن یا کتاب،

۵:۔ رسُولِ کریم۔ بزرگی والا پیغام بر۔ (جبرائیل)

۶:۔ قولِ کریم۔ نرم، اچھی بات، عاجزانہ کلام،

۷:۔ باقی اشیاء میں سے جس چیز کی صفت کریم ہو گی اس سے مراد ہو گا اس چیز کا اچھی صفات سے متصف ہونا۔ جیسے زَوْجٍ کَرِیْمٍ ہر عمدہ قسم، مقام کریم، عمدہ مقام۔

۵۶: ۴۵ = قَبْلَ ذٰلِکَ: اس سے قبل، دنیا میں۔

= مُتْرَفِیْنَ۔ اِتْرَافٌ (افعال) مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر بحالتِ نصب مُتْرَفٌ واحد۔ نازپروردہ۔ آسودہ حال لوگ۔

۵۶: ۴۶ = کَانُوْا یُصِرُّوْنَ۔ ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، اِصْرَارٌ افعال مصدر۔ وہ اصرار کیا کرتے تھے۔ وہ اڑے رہتے تھے۔

= اَلْحِنْثِ الْعَظِیْمِ: موصوف وصفت۔ حِنْثٌ گناہ، جھوٹی قسم، گناہِ عظیم یعنی شرک، جھوٹی قسمیں۔ یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان کو دوبارہ زندہ کر کے نہ اٹھایا جائے گا۔ (آیات ۴۷، ۴۸ میں ان کی بعض قسمیں مذکور ہیں)

۵۶: ۴۷ = وَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ۔ ماضی استمراری کا صیغہ جمع مذکر غائب جس کا مرجع

اَصْحٰبُ الشمال ہے جیساکہ اوپر ان کا بیان چلا آرہا ہے اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ:

= اَئِذَا ۔ میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے اِذَا ظرف زمان ہے ،

= تُرَابًا وَّعِظَامًا منصوب بوجہ خبر كُنَّا ۔ تُرَابٌ خاک، مٹی، اصل میں تراب خود زمین کا نام ہے۔ عِظَامٌ عَظْمٌ کی جمع ۔ ہڈیاں ۔

= ءَ استفہام انکاری ۔ لَمَبْعُوْثُوْنَ ۔ لام تاکید کا مَبْعُوْثُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر، دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے ہوئے ۔ بَعْثٌ (باب فتح) مصدر بمعنی دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا بھیجنا ۔

۵۶ : ۴۸ = اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ : اَ ہمزہ استفہامیہ انکاریہ ہے واؤ عاطفہ ہے جس کا عطف جملہ محذوف پر ہے ای ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ وَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۔ کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ہمارے اولین باپ دادا بھی ۔ جملہ استفہام انکاریہ ہے۔

اٰبَآؤُنَا مضاف مضاف الیہ ہمارے آباؤ اجداد ۔ باپ دادے ، اَلْاَوَّلُوْنَ ہم سے پہلے ، ہمارے اگلے ۔ اسلاف ،

آیت ۴۷ میں اَئِذَا مِتْنَا اور ءَاِنَّا میں ہمزہ استفہامیہ کے تکرار کے متعلق اور آیت ۴۸ میں واؤ عاطفہ پر ہمزہ استفہامیہ داخل کرنے کے متعلق بیضاوی میں ہے ۔

ہمزہ کا تکرار بعث سے مطلقاً انکار کی دلیل ہے یعنی اگر ہمزہ کو دوبارہ نہ لایا جاتا تو انکا بعث محض مٹی اور ہڈیوں کے دوبارہ جی اٹھنے پر محدود رہ جاتا یا میت کے مٹی اور ہڈیاں ہونے تک ۔ بعث کے متعلق انکار کے لئے ہمزہ استفہامیہ انکاریہ کو دوبارہ لایا گیا ہے ۔ ایسے ہی اَوَ اٰبَآؤُنَا میں ہمزہ کو واؤ عاطفہ سے قبل لایا گیا ۔ گویا کہ انہوں (منکرین بعث) نے کہا ہو کہ ہمیں اس سے انکار ہے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جاویں گے ۔ اور ہمارے باپ دادا کا دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جانا تو اس سے بھی زیادہ قابل انکار ہے ۔

۵۶ : ۴۹ = قُلْ ، (یعنی ان کے انکار کی تردید میں اور حق کی صداقت میں ان منکرین سے کہئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۔ منصوب بوجہ عمل اِنَّ ۔ اگلے ، پچھلے ۔

= لَمَجْمُوْعُوْنَ ۔ لام تاکید کا مَجْمُوْعُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر ۔ جَمْعٌ (باب فتح) مصدر ۔ اکٹھے کئے گئے (اکٹھے کئے جائیں گے) اس کا تعلق آیت ۴۹ ، سے ہے : ای اِنَّ

الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۔ بے شک پہلے اور پچھلے (سب) اکٹھے کئے جائیں گے

= اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۔ اى لِوَقْتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ: ایک یوم معلوم کے وقتِ مقررہ پر۔ اِلٰى بمعنی لام ہے۔

مِيْقَاتِ کسی کام کے لئے مقررشدہ وقت یا جگہ ۔ مثلاً ۔ میقاتِ احرام یعنی احرام کے شروع ہونے کی مقررہ حد (یا جگہ) کہ اس حد سے آگے بغیر احرام کے جانا جائز نہیں مِيْقَاتِ يَوْمٍ میں اضافہ بحذف مِنْ ہے ۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ (خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ) چاندی کی انگوٹھی ۔ یوم معلوم موصوف وصفت ہے، مراد قیامت کا دن ہے۔

۵۶ : ۵۱ = ثُمَّ ۔ حرف عطف ہے ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے بمعنی پھر۔

= اِنَّكُمْ: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، بے شک تم، یہاں خطاب اہلِ مکہ سے ہے ۔ یا خطاب عام ہے ہر گمراہ اور جھٹلانے والے سے ۔

= الضَّآلُّوْنَ ۔ اى الضَّآلُّوْنَ عن الهدٰى ۔ راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ ضَلَالٌ (باب ضرب، مضاعف) مصدر بمعنی گمراہ ہو جانا۔ بہکنا۔ راہ سے دور جا پڑنا۔ گم ہونا۔ ہلاک ہونا۔ ضائع ہونا۔

= الْمُكَذِّبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ تَكْذِيْبٌ (تفعيل) مصدر ۔ جھٹلانے والے۔ تکذیب کرنے والے۔ مراد مُكَذِّبُوْنَ بِالْبَعْثِ: دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے۔

۵۶ : ۵۲ = لَاٰكِلُوْنَ: لام تاکید کا ہے ۔ اٰكِلُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ اَكْلٌ باب نصر۔ مصدر۔ کھانے والے۔

= مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ: پہلا مِنْ ابتدائیہ ہے دوسرا مِنْ بیانیہ ہے (بیضاوی)، مِنْ شَجَرَةِ الزَّقُّوْمِ کی بجائے مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ کہہ کر عبارت میں زور پیدا کیا گیا ہے ۔ اور شجر کو نکرہ لا کر اس کی تنقیص کی ہے۔

ترجمہ آیات ۵۱ : ۵۲ ۔

پھر تم اے گمراہ ہونے والو! اے جھٹلانے والو تم ضرور بالضرور (حکماً) تھوہر کے درخت کو کھاؤ گے۔

۵۶ : ۵۳ = فَمَالِئُوْنَ ۔ ف عاطفہ ہے مَالِئُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ مَلْأٌ (باب فتح) مصدر ۔ م ل ء حروفِ مادہ ۔ بمعنی بھرنا۔ اَلْمَلَأُ: اس جماعت کو کہتے ہیں جو کسی امر پر

مجتمع ہو تو نظروں کو ظاہری حسن وجمال سے اور نفوس کو ہیبت وجلال سے بھر دے۔
سردار۔ مَالِئُوْنَ۔ تم بھرنے والے ہوگے: تم بھر دگے (اس کو کھاکر)
= مِنْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب شجر کے لئے ہے جو اسم جنس ہے اور مذکر ومؤنث ہر دو طرح استعمال ہوتا ہے جیسے کہ اگلی آیت میں عَلَيْهِ میں ضمیر ہ واحد مذکر غائب شجر کی طرف راجع ہے۔
= الْبُطُوْنَ۔ بَطْنٌ کی جمع۔ پیٹ، بطن، منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے
= فَشٰرِبُوْنَ۔ فَ عاطفہ، شٰرِبُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ شُرْبٌ (باب سمع) مصدر۔ پینے والے (ہوگے) یا پیو گے۔
= شُرْبَ الْهِيْمِ: شُرْبَ مفعول۔ اسم مصدر۔ مضاف، الْهِيْمِ مضاف الیہ جمع اَهْيَمُ واحد مذکر۔ اور هَيْمَاءُ واحد مؤنث کی، هُيَامٌ۔ اونٹ کا مرض استسقاء جس سے وہ پانی پی پی کر مرجاتا ہے۔
الھیم ان اونٹوں کو کہتے ہیں جن کو استسقاء کا مرض لگا ہوا ہو، فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ: تم اس طرح (پیٹ بھر بھر کر) پیو گے جیسا کہ استسقاء کے مریض اونٹ پیتے ہیں
۵۶:۵۶ = هٰذَا یہ۔ یعنی زہریلی لو۔ کھولتا ہوا پانی (آیت ۴۲) سیاہ دھوئیں کا سایہ (آیت ۴۳) زقوم کا درخت کھانے کو (آیت ۵۲) اس پر کھولتا ہوا پانی (آیت ۵۴)
= نُزُلُهُمْ: مضاف مضاف الیہ۔ نُزُلٌ مہمانی کا کھانا۔ ضیافت کا طعام۔ نُزُلُهُمْ ان کی مہمانی کا کھانا۔
= يَوْمَ الدِّيْنِ: مضاف مضاف الیہ۔ جزا وسزا کا دن۔ یعنی قیامت، يَوْمَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔

یہاں اَصْحٰبُ الشِّمَالِ کے عذاب کا بیان ختم ہوا۔

۵۶:۵۷ = لَوْلَا کیوں نہیں۔ ای هَلَّا۔ جب لَوْلَا اس معنی میں آئے تو اس کے بعد متصلاً فعل کا آنا ضروری ہے جیسے آیت ہذا۔ یا۔ لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا (۲۸:۴۷) تو نے ہماری طرف پیغمبر کیوں نہ بھیجا۔ یا۔ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ (۲:۱۱۸) خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا۔
= تُصَدِّقُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر تَصْدِيْقٌ (تفعیل) مصدر، تم تصدیق کرتے ہو۔ تم سچ مانتے ہو۔ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ: پھر تم کیوں سچ نہیں مانتے ہو۔ یعنی

جب تم کچھ نہ تھے تو تم کو اس نے پیدا کیا۔ پھر تم دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی تصدیق کیوں نہیں کرتے

۵۶ : ۵۸ == اَفَرَءَيْتُمْ: ہمزہ استفہامیہ ہے ف عاطفہ اس کا عطف جملہ محذوف پر ہے۔ رَاَيْتُمْ بمعنی عَلِمْتُمْ: مطلب ہے کیا بھلا تم جانتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم ہے؟ بھلا بتاؤ تو۔ بھلا دیکھو تو۔ بھلا تم نے غور سے دیکھا ہے؟

== مَا تُمْنُوْنَ: مَا موصولہ، تُمْنُوْنَ جملہ فعلیہ، صلہ اپنے موصول کا۔ موصول وصلہ مل کر ارءیتم کا مفعول۔ تُمْنُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، اِمْنَاءٌ (افعال)، مصدر بمعنی منی ٹپکانا۔ نطفہ ڈالنا۔ بھلا دیکھو تو جو تم (جماع کے وقت عورتوں کے رحم میں) منی ٹپکاتے ہو یا نطفہ ڈالتے ہو،

۵۶ : ۵۹ == ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ۔ ءَ استفہامیہ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جو مَا موصولہ آیت ۵۸ کی طرف راجع ہے۔ تَخْلُقُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر خَلْقٌ (باب نصر) مصدر۔ تم پیدا کرتے ہو؟ کیا تم اس کو (انسان کی صورت میں) پیدا کرتے ہو۔

== اَمْ: یا (ہم پیدا کرنے والے ہیں)۔ یقیناً تم تخلیق بشر نہیں کرتے ہم ہی کرتے ہیں)

۵۶ : ۶۰ == قَدَّرْنَا ماضی جمع متکلم۔ تقدیر (تفعیل) مصدر سوچ سمجھ کر غور کر کے اندازہ کیا۔ ہم نے مرنے کو تمہارے درمیان اندازہ کر دیا۔ ٹھہرا دیا موت تمہارے درمیان حساب کے ساتھ مقرر کر دی کوئی اس کو کم وبیش نہیں کر سکتا۔

== مَسْبُوْقِيْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر سَبْقٌ (باب نصر) مصدر پیچھے چھوڑے گئے یعنی جن کو پیچھے چھوڑ کر دوسرے آگے بڑھ جائیں سبقت لے جائیں۔ مراد عاجز

نَحْنُ کو قَدَّرْنَا سے پہلے لانا مفید حصر ہے اور مفید اختصاص ہے یعنی موت کی تقدیر و توقیت ہمارا ہی کام ہے جیسے تخلیق صرف ہمارا ہی فعل ہے اور کوئی اسے نہیں کر سکتا

وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ جملہ حالیہ ہے۔ بحالیکہ کوئی ہم سے موت کے معاملہ میں سبقت نہیں رکھتا۔ اور ہم مغلوب نہیں ہیں۔ کوئی ہم پر غالب نہیں ہے یا یہ جملہ معترضہ ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا۔ کہ کوئی ہم کو عاجز نہیں کر سکتا کہ موت سے بھاگ جائے یا وقت موت کو بدل دے۔ (تفسیر مظہری)

۵۶ : ۶۱ == عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ۔ اَنْ مصدریہ ہے نُبَدِّلَ مضارع معروف جمع متکلم۔ تَبْدِيْلٌ (تفعیل)، تمہارے عوض میں لے آئیں۔ یعنی تمہاری جگہ اور تم جیسے آدمی پیدا کر دیں۔ اَمْثَالَكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری طرح کے۔ تم جیسے، تمہاری مثل

علامہ پانی پتی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں :۔
یہ قَدَّرْنَا کے فاعل سے حال ہے یعنی ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقدر کر دیا ہے اور ہم اس امر پر قادر ہیں کہ تمہاری جگہ تمہارے عوض دوسروں کو لے آویں۔
یا قَدَّرْنَا سے اس کا تعلق ہے اور علیٰ بمعنی لام (یعنی لام علت) کے ہے اور علیٰ علت ہے اَنْ قَدَّرْنَا کی۔ یعنی ہم نے موت کو تمہارے لئے مقدر کر دیا ہے اس لئے کہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئیں۔
یا مَسْبُوْقِیْنَ سے اس کا تعلق ہے یعنی ہم مغلوب نہیں ہیں کہ تمہارے عوض تمہاری جگہ دوسروں کو لانے کی ہم کو قدرت نہ ہو۔
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امثال بمعنی مقام و مکان نہ ہو بلکہ اس کا معنیٰ ہو صفت و حالت یعنی ہم اس امر سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری حالت اور صفت کو بدل دیں۔ اور مرنے کے بعد تم کو ان احوال میں پیدا کریں جن کو تم نہیں جانتے۔ یعنی ثواب و عذاب،
مثل بمعنی صفت۔ دوسری آیت میں آیا ہے فرمایا۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ (١٣ : ٣٥) جس باغ کا جنتیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ ...... الخ۔
= وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ : واؤ عاطفہ نُنْشِئَكُمْ۔ نُنْشِئُ مضارع جمع متکلم اِنْشَاءٌ (افعال) مصدر كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ہم تم کو پیدا کر دیں یا ہم تم کو پیدا کر دیں گے۔ فِيْ ای فی الھیئۃ و الحالۃ مَا موصولہ لَا تَعْلَمُوْنَ صلہ۔ یعنی ہم تم کو ایسی ہیئت و حالت میں پیدا کر دیں کہ جن کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔
٥٦ : ٦٢ = النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى موصوف و صفت، پیدائش اول (یعنی کس طرح ایک جرثومۂ حقیر سے تمہارا آغاز ہوا اور کن مختلف مدارج سے گذار کر تمہیں ایک مکمل انسان بہمہ صفت موصوف بنایا۔
= فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ہ لَوْلَا۔ ھَلَّا۔ کیوں نہیں۔ نیز ملاحظہ ہو آیت ٥٧ متذکرہ بالا
= تَذَكَّرُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر حاضر، تَذَكُّرٌ (تفعل) مصدر۔ تم نصیحت پکڑتے ہو۔ تم دھیان رکھتے ہو۔ پھر تم کیوں نہیں نصیحت پکڑتے، پھر کیوں تم سبق نہیں لیتے (کہ جو ذات تمہاری نشاۃ اولیٰ پر قادر ہے وہ تمہارے مرنے کے بعد نشاۃ اُخریٰ پر بھی قدرت رکھتا ہے تو
٥٦ : ٦٣ = اَفَرَاَيْتُمْ ملاحظہ ہو آیت ٥٨ متذکرۃ الصدر۔ و آیت (٢ : ٤٤) بھلا دیکھو

بھلا تم نے (غور) سے دیکھا ہے۔
= مَا تَحْرُثُوْنَ: مَا موصولہ تَحْرُثُوْنَ جمع مذکر حاضر، حَرْثٌ (باب نصر) مصدر بمعنی بونا۔ صلہ۔ جو تم بوتے ہو۔ حَرْثٌ کھیتی، حاصل مصدر۔

فائدہ آیت ٥٧ سے لے کر آیت ٧٤ تک دلائل حشر و توحید بیان فرمائے ہیں آیت ٥٧ سے ٦٢ تک انسان کی پیدائش کے متعلق بیان ہے۔
فرمایا۔ انسان کی تخلیق و تصویر میں مطلقاً خدا تعالیٰ ہی کو قدرت ہے۔
پھر فرمایا۔ وہ اگر نشأۃ اولیٰ پر قادر ہے تو نشأۃ ثانیہ اس ہی کے ہاتھ میں ہے آیت ٦٣ سے لے کر ٦٧ تک کھیتی اور نباتات کے اگانے اور اس کو پھول و پھل سے بارآور کرنے کے متعلق ہے۔ آیت ٦٨ سے ٧٠ تک پانی کے متعلق آیت ٧١ سے ٧٤ تک آگ کے متعلق بیان کرکے فرمایا فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ:

٥٦: ٦٤ = ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ جملہ استفہامیہ انکاری ہے تَزْرَعُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر زَرْعٌ (باب فتح) مصدر سے، تم اگاتے ہو، ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مَا موصولہ کے لئے ہے۔
حَرْثٌ دانہ کو زمین میں بکھیرنا۔ بونا۔ زَرْعٌ: زمین میں بکھرے ہوئے یا بوئے ہوئے دانہ کو اگانا۔ اس کی پرورش کرکے اس کو بڑھانا۔ اور اس کی غایت تک اس کو پہنچانا۔ آدمی کا کام محض بونا ہے اور اس کو اگانا۔ اس کی پرورش کرنا خدا تعالیٰ کے اختیار و قدرت میں ہے
= اَمْ بمعنی بَلْ۔ یعنی بوئے ہوئے دانہ کو اگانا۔ پرورش کرکے اس کی غایت تک لے جانا ہماری قدرت میں ہے اس کی زراعت تم نہیں کرتے۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا: ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (٨٠: ٢٤-٣٢)
انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے۔ بے شک ہم ہی نے پانی برسایا۔ پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا۔ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ۔ اور میوے اور چارہ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے

چارپایوں کے لئے بنایا۔

= الزّٰرِعُوْنَ، اسم فاعل جمع مذکر زَرْعٌ (باب فتح) مصدر سے۔ کھیتی کرنے والے۔

۵۶: ۶۵ = لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا۔ لَوْ حرف شرط نَشَآءُ مضارع جمع متکلم مَشِيَّةٌ (باب فتح) مصدر۔ ہم چاہیں۔ نَشَآءُ کا مفعول محذوف ہے ای لَوْ نَشَآءُ تَحْطِيْمَ ذٰلِكَ الزَّرْعِ اگر ہم اس کھیتی کو چورا چورا کرنا چاہیں۔ یہ جملہ شرطیہ ہے لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا جواب شرط ہے۔ لام جواب شرط کے لئے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر الزرع کے لئے ہے۔ حُطَامًا ریزہ ریزہ چورا چورا۔ روندن۔ جو چیز چورا چورا ہوکر ریزہ ریزہ ہوجائے اور روندی جانے لگے اسے حطام کہتے ہیں یہ حَطْمٌ باب ضرب سے مشتق ہے۔ حَطْمٌ روندنا۔ توڑنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے۔

اُدْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ (۲۷: ۱۸) اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) اور اس کا لشکر تم کو روند ڈالے۔

اور جگہ بمعنی بھڑ کائی ہوئی آگ آیا ہے جیسے :۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ۔ (۱۰۴: ۵: ۶) اور آپ کو کیا سمجھائے کہ الحطمۃ کیا ہے وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

حُطَامًا مفعول ثانی ہے جَعَلْنَا کا۔

= فَظَلْتُمْ۔ اصل ظَلِلْتُمْ تھا۔ چونکہ دو لاموں کا اکٹھا ہونا ثقیل تھا اور پھر کسرہ میں اور بھی ثقل تھا۔ تو لام اول کو ساقط کر دیا گیا اور ظاء اپنے فتحہ پر باقی رہا۔

ظَلَّ بمعنی صِرْتُمْ۔ تم ہوگئے۔ تم سارا دن لگے رہو۔ تم برابر لگے رہو۔ ظَلَّ میں اکثر دن کا مفہوم پایا جاتا ہے جیسے کہ بَاتَ میں رات کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

ظَلْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ ظَلٌّ وظُلُوْلٌ (باب سمع) مصدر سے۔

= تَفَكَّهُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تفکّہٌ (تفعل) مصدر۔

مختلف علماء نے اس کے مختلف معانی کئے ہیں :

۱:۔ بیضاوی کہتے ہیں کہ تفکہ طرح طرح کے میووں سے نُقل کرنے کو کہتے ہیں۔ اور بطور استعارہ نُقل مجلس کے لئے باتیں بنانے کو بھی تفکہ کہتے ہیں۔

۲:۔ عطاء، کلبی، مقاتل اور فراء نے یہاں تعجب کے معنی کئے ہیں۔

۳:۔ مجاہد، حسن بصری، قتادہ نے اس کا ترجمہ تَنْدَمُوْنَ کیا ہے یعنی تم نادم ہونے لگو۔

۴:۔ عکرمہ نے باہم ملامت کرنے اور الاہنا دینے کے معنی کئے ہیں۔
۵:۔ کسائی نے تصریح کی ہے کہ تفکہ مافات پر افسوس کرنے کو کہتے ہیں۔
یہ لغت اضداد میں سے ہے۔ اہل عرب تفکہ کا استعمال تنعّم اور علیش کوشی کے لئے بھی کرتے ہیں۔غم اور تاسّف کے لئے بھی۔
۶:۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ تَفَکَّہ بروزن تفعّل ہے یہ تَاَثَّمَ کی طرح ہے جس کے معنی اثم کو دور کر دینے یعنی گناہ سے علیحدہ ہو جانے کے ہیں۔ پس تفکہ کے معنی ہوئے اس نے "فاکہہ" کو دور کر دیا یعنی وہ میووں کے مزہ سے جدا ہو گیا۔ اور جو شخص کہ نادم و غمگین ہوتا ہے اس کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ مزوں سے دور رہتا ہے۔
تَفَکَّهُوْنَ اصل میں تتفکھون تھا ایک تار حذف ہو گئی۔

آیت کا مطلب یہ ہے:۔
اگر ہم چاہیں کہ کھیتی کو چورا چورا بنا دیں وہ نہ تمہاری خوراک بن سکے نہ تمہارے چوپایوں کا چارہ پھر تم کفِ افسوس ملتے رہ جاؤ۔

وقال بعض العلماء: تفکھون بمعنی تتندمون علیٰ ما خسرتُمْ من الانفاق علیہ کقولہ تعالیٰ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْہِ عَلٰی مَآ اَنْفَقَ فِیْهَا (۱۸:۴۲)
بعض علماء نے کہا ہے کہ:۔
تفکھون کے معنی ہیں جو کچھ اس نے اس کھیتی پر خرچ کیا تھا اور اس کے چورا چورا ہونے پر جو وہ خرچ ضائع ہو گیا اس پر نادم ہونا اور کف افسوس ملنا۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے الآیۃ (۱۸:۱۴۲)
ترجمہ:۔ جو کچھ اس نے (اپنے باغ پر) خرچ کیا تھا (اس کے ضائع ہونے پر) کف افسوس ملتا رہ گیا۔
۵۶:۶۶ ــــ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ، یہ جملہ اور اگلا جملہ تفکھون کے فاعل سے حال ہے۔
ای قائلین انا لمغرمون۔ لام تاکید کا ہے مُغْرَمُوْنَ اسم مفعول جمع مذکر اِغْرَامٌ (افعال) مصدر۔ غرم مادّہ۔ تاوان زدہ۔ اَلْغُرْمُ (مفت کا تاوان یا جرمانہ) وہ مالی نقصان جو کسی جرم یا خیانت کا ارتکاب کئے بغیر انسان کو اٹھانا پڑے۔ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (ہائے) ہم مفت کے تاوان میں پھنس گئے۔
اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔
فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ (۵۲:۴۰) کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔
جو تکلیف یا مصیبت انسان کو پہنچتی ہے اسے غرام کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ

عذابھا کان غراما (۲۵: ۶۵) کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔

۵۶: ۶۷ = بل نحن محرومون۔ بل حرف اضراب ہے ماقبل کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ یعنی (ہائے) ہم مفت میں تاوان میں پھنس گئے اور نہ صرف اپنے خرچ کردہ مال پر بھی گھاٹے میں رہ گئے بلکہ بالکل ہی محروم ہوگئے۔

۵۶: ۶۸ = افرءیتم :.... الخ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۵۸ متذکرۃ الصدر۔

۵۶: ۶۹ = ءانتم : ہمزہ استفہامیہ۔ ام بمعنی یا ہے کیا تم.... یا ہم نازل کرنے والے ہیں

۵۶: ۷۰ = لو نشاء جملہ شرطیہ ہے۔ جعلنہ اجاجا جواب شرط۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب المزن کی طرف راجع ہے۔ اجاجا مفعول ثانی جعلنا کا سخت گرم اور سخت کھاری پانی اج ج مادہ۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

ھذا عذب فرات وھذا ملح اجاج (۲۵: ۵۳) ایک کا پانی شیریں ہے پیاس بجھانے والا۔ اور دوسرے کا کھاری چھاتی جلانے والا۔

یہ اجاج، اجیج النار (شعلہ نار یا اس کی شدید تپش اور حرارت) واججتھا وقد اجت (میں نے آگ بھڑکائی اور وہ بھڑک اٹھی) وغیرہ محاورات سے ماخوذ ہے

= فلولا : فھلا۔ پھر کیوں نہیں۔ ف سببیہ ہے۔ نیز ملاحظہ ہو آیت ۵۷ متذکرۃ الصدر

= تشکرون : مضارع جمع مذکر حاضر۔ شکر (باب نصر) مصدر سے۔ تم شکر کرتے ہو تم احسان مانتے ہو۔

۵۶: ۷۱ = افرءیتم : ملاحظہ ہو آیت ۵۸ متذکرۃ الصدر۔

= التی تورون : التی اسم موصول واحد مؤنث، تورون صلہ۔ مضارع صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ایراء (افعال) مصدر سے۔ تم سلگاتے ہو۔ تم روشن کرتے ہو۔ ایراء کے معنی چقماق سے آگ نکالنے کے ہیں۔

واریت کذا۔ کے معنی کسی شے کو چھپانے کے ہیں۔ جیسے کہ کلام پاک میں آیا ہے

قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوءتکم (۷: ۲۶) ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے۔

بطور فعل لازم تواری بمعنی چھپ جانا ہے۔ جیسے کہ آیت حتی توارت بالحجاب (۳۸: ۳۲) یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔

اور وَرِیَ یَرِیْ وَرْیٌ - چقماق کا آگ دینا۔ گویا اس میں آگ کے پوشیدہ ہونے کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ وری حروفِ مادّہ

۵۶ : ۷۲ = ءَ اَنْتُمْ میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ کیا؟

= اَنْشَاْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر، اِنْشَاءٌ (افعال) بمعنی پرورش کرنا۔ پیدا کرنا۔ (کیا، تم نے پیدا کیا۔

= شَجَرَتَهَا، مضاف مضاف الیہ۔ شَجَرَةٌ درخت۔ واحد مؤنث ہے۔ اس کی جمع شَجَرَاتٌ آتی ہے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اُس کا درخت۔ یعنی وہ آگ جس کو تم سلگاتے ہو اس کا درخت۔ (عرب دو لکڑیوں کو رگڑ کر آگ سلگاتے تھے ایک لکڑی کو دوسری لکڑی کے اوپر رکھتے تھے اور اس طرح رگڑ کر آگ برآمد کرتے تھے اوپر والی لکڑی کو زَنْدٌ اور نیچے والی کو زَنْدَہ کہتے تھے۔

شَجَرَتَهَا۔ اس آگ کا درخت یعنی مرخ اور عفار۔ مرخ کو اوپر سے رگڑتے تھے دونوں لکڑیاں ہری ہوتی تھیں۔ دونوں کے رگڑنے سے پانی نکل آتا تھا اور آگ روشن ہو جاتی تھی

= اَمْ - بمعنی یا۔

= اَلْمُنْشِئُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر اِنْشَاءٌ (افعال)، مصدر سے۔ پیدا کرنے والے پرورش کرنے والے۔

۵۶ : ۷۳ = جَعَلْنٰهَا - میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب النار کے لئے ہے۔

= تَذْكِرَةً : یاددہانی، نصیحت، یاد کرنے کی چیز، بروزن تفعلۃ بابِ تفعیل کا مصدر ہے جَعَلْنَا کا مفعول ثانی۔ وَمَتَاعًا فائدہ اور تمتع کی چیز۔ اسبابِ خانہ، جمع اَمْتِعَةٍ - کَلَامٌ کے وزن پر۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ جَعَلْنَا کا مفعول ثالث۔

= اَلْمُقْوِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر۔ مجرور۔ اَلْمُقْوِیْ واحد۔ اِقْوَاءٌ (افعال)، مصدر قِوَاءٌ یا قُوَّةٌ ماخذ۔ اس لفظ کے ترجمہ میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے:

حضرت علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

مُقْوِیْنَ کا ترجمہ کیا گیا ہے مسافر، یہ لفظ قِوَاءٌ سے مشتق ہے قواء کا معنی ہے ویران، بیابان - جہاں کوئی عمارت نہ ہو۔ آبادی سے دور۔ سو مسافروں کو بہ نسبت اہل اقامت آگ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ درندوں اور جنگلی جانوروں سے حفاظت کے لئے وہ اکثر اوقات رات کو آگ روشن رکھتے ہیں (کہیں ٹیلے یا پہاڑی پر) آگ جل رہی ہو تو مسافروں کو راستہ

مل جاتا ہے پھر سردی کی وجہ سے ان کو تاپنے کی اور جسم کو سینکنے کی بھی زیادہ ضرورت پڑتی ہے اسی لئے مسافروں کے لئے فائدہ رساں ہونے کا ذکر کیا۔ اکثر اہل تفسیر نے مُقْوِیْن کا یہی ترجمہ کیا ہے۔

ترجمہ :۔ ہم نے ہی اس کو مسافروں کے لئے نصیحت اور فائدہ مند چیز بنایا۔

۵۶ : ۷۴ = فَسَبِّحْ اس میں ف سببیہ ہے سَبِّحْ فعل امر واحد مذکر حاضر، تَسْبِیْحٌ (تفعیل) مصدر۔ پس تو تسبیح پڑھ۔ تو پاکی بیان کر، تو عبادت کر۔

= بِاسْمِ رَبِّکَ اس میں لفظ اِسْمِ زائد ہے اور مراد ہے ذات، یعنی اپنے رب کی پاکی بیان کر۔ ب بھی زائدہ ہے کیونکہ فعل تسبیح بغیر ب کے متعدی ہے۔

۵۶ : ۷۵ = فَلَآ اُقْسِمُ۔ ف تعقیب کا ہے۔ سو، پس، لَآ اُقْسِمُ اس میں متعدد اقوال ہیں:۔

۱:۔ لا مزیدہ تاکید کے لئے ہے۔ کلام کو پرزور بنانے کے لئے اس کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی میں پختہ قسم کھاتا ہوں۔ جیسا کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتَابِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ (۵۷ : ۲۹) تاکہ اچھی جان لیں اہل کتاب کہ وہ خدا کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے۔

۲:۔ بعض عالموں کا کہنا ہے: کہ لَا اُقْسِمُ سے علیحدہ ہے۔ اس سے کافروں کی نفی مراد ہے کافر قرآن کو جادو، شعر، کہانت کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

۳:۔ بعض کے نزدیک لَا نفی کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب حقیقت الامر واضح ہے قسم کھانے کی کوئی ضرورت نہیں فَلَآ اُقْسِمُ پس میں قسم نہیں کھاتا۔ مجھے قسم کھانے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

= بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ : ب حرف جر۔ مواقع النجوم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ مَوَاقِعِ اترنے کی جگہیں، ڈوبنے کی جگہیں۔ اسم ظرف جمع (مَوْقِعٌ واحد) وُقُوْعٌ (باب فتح) مصدر سے۔

قسم ہمیشہ کسی اہم چیز کی کھائی جاتی ہے۔ اہمیت وعظمت جلال کی ہو یا قدر وقیمت کی ہو یہاں آیت ہذا میں یا تو ان اوقات کی قسم کھائی گئی ہے جب پچھلی رات ستارے گوشۂ مغرب میں اترتے ہیں۔ کہ یہ وقت عبادت گذاروں کے لئے ایک خاص لذت وکیفیت کا ہوتا ہے اور اللہ

تعالیٰ کی طرف سے محبت وبرکت کا خصوصی نزول ہوتا ہے۔
یا ستاروں کی منزلوں کی قسم کھائی ہے (یہاں مصطلحہ منزلیں مراد یعنی ضروری ہیں) کہ ان سے بھی اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامل اور قدرت عظیمہ کا اظہار ہوتا ہے۔
اور اگر نجوم سے مراد آیات اللہ لی جائیں تو بمواقع النجوم سے مراد انبیاء علیہم السلام کے قلوب صافیہ ہوں گے۔ یا ان کے قلوب پر آیاتِ کلام الٰہی کا اترنا مراد ہوگا۔ (قاموس القرآن)
= وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر شان لام تاکید کا قَسَمٌ موصوف۔ عَظِيْمٌ صفت: مل کر اِنَّهٗ کی خبر، لَوْ تَعْلَمُوْنَ جملہ معترضہ ہے، اور اگر تم سمجھو تو بے شک یہ ایک بہت بڑی قسم ہے۔
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ واؤ عاطفہ، اِنَّهٗ میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (ضمیر شان) لام تاکید کے لئے لَوْ حرف شرط۔ لو تعلمون جملہ شرطیہ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ عَظِيْمٌ جواب شرط۔
یہاں کلام یوں ہوگا۔
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی بابرکت قرآن ہے
۵۶: ۷۷ = اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ: اِنَّهٗ (ملاحظہ ہو آیت ۷، متذکرۃ الصدر) لام تاکید کا ہے كَرِيْمٌ۔ بزرگ، بڑا۔ عزت والا۔ كَرُمَ (باب کرم) سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر۔
۵۶: ۷۸ = فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ۔ کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے جو کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اس کی تفسیر میں بعض نے کہا ہے کہ کتب مکنون سے مراد لوح محفوظ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد قرآن کا عند اللہ محفوظ ہونے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (۱۵: ۹) اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (المفردات راغب)
مَكْنُوْنٌ اسم مفعول۔ واحد مذکر۔ كَنٌّ (باب فتح) مصدر سے بمعنی چھپانا۔ جسم کو دھوپ سے، لڑکی کو نظر سے، راز کو دل میں۔ قرآن مجید میں ہے بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ۔ (۳۷: ۴۹) محفوظ انڈے: لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (۵۲: ۲۴) چھپائے ہوئے موتی اَلْكِنُّ ہر وہ چیز جس میں کسی چیز کو محفوظ رکھا جائے۔ كَنَنْتُ الشَّيْءَ وَكُنًّا کسی شی کو

کنّ میں محفوظ کر دینا۔ کِنٌّ کی جمع اَکْنَانٌ ہے

یہ قرآن کریم کی صفت دوم ہے (پہلی صفت کَرِیْمٌ اوپر مذکور ہو چکی)

۵۶ : ۷۹ == لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ، لَا یَمَسُّ فعل مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ نہیں چھوتا۔ مَسٌّ (باب فتح) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع القرآن ہے۔

اَلْمُطَهَّرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، تَطَهُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ خوب پاک وصاف رہنے والے۔ اصل میں مُتَطَهِّرُوْنَ تھا۔ ت کو ط سے بدل کر ادغام کر دیا گیا۔

ترجمہ:۔ اس کو بغیر پاک وصاف لوگوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔ یہ تیسری صفت ہے قرآن کریم کی۔

۵۶ : ۸۰ == تَنْزِیْلٌ ، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے: اتارنا۔ تنزیل اور انزال میں یہ فرق ہے کہ تنزیل میں ترتیب وار اور یکے بعد دیگرے تفریق کے ساتھ اتارنا ملحوظ ہوتا ہے۔ اور انزال عام ہے ایک دم کسی شے کے اتارنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور یکے بعد دیگرے ترتیب سے اتارنے کے لئے بھی۔

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ: رب العلمین کی طرف سے ترتیب وار نازل ہوا ہے۔ یہ قرآن مجید کی چوتھی صفت ہے۔

جملہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ مع اگلی تین صفات کے جوابِ قسم ہے:

۵۶ : ۸۱ == اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ ف عاطفہ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ هٰذَا الْحَدِیْثِ سے مراد قرآن کریم ہے۔

پھر کیا اس کلام (یعنی قرآن) کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو۔ اس کے ساتھ لاپرواہی برتتے ہو۔ اس کو نظر انداز کرتے ہو۔

== اَنْتُمْ خطاب اہل مکہ سے ہے۔

== مُدْهِنُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ اِدْهَانٌ (افعال) مصدر۔ مادہ دھن سے مشتق ہے۔ الدُّهْنُ بمعنی تیل، چکناہٹ۔ جمع اَدْهَانٌ۔

بعض نے کہا ہے کہ دِهَانٌ کے معنی تلچھٹ کے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (۵۵ : ۳۷) تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا۔

اِدْهَانٌ کے اصل معنی ہیں چکنا کرنا۔ تیل لگانا۔ مجازاً اس کا اطلاق فریب کاری

چکنی چپڑی مگر اصول اور عقیدہ سے گری ہوئی باتیں کرنے پر ہوتا ہے۔
قرآن مجید میں ہے:۔
وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ :(۹:۶۸) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں گے۔ یعنی اگر آپ ان کی خاطر اپنے بعض اصول و عقائد کو جو انہیں ناپسند ہیں چھوڑ کر ان کے ساتھ نرمی اور رواداری کا سلوک کریں تو یہ بھی اپنی مخالفت میں نرمی اختیار کرلیں گے۔

مُدْهِنُوْنَ کی تشریح کرتے ہوئے علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔
مُدْهِنُوْنَ ۔ اِدْهَانٌ کا لغوی معنی ہے نرم کرنے کے لئے تیل کا استعمال ۔ مجازاً اخلاق اور معاملات کو بظاہر نرم کرنا۔ پھر اس لفظ کا استعمال بمعنی نفاق ہونے لگا۔ تو آیت هٰذا وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ میں یہی نفاق و الامعنیٰ مراد ہے۔
قاموس میں ہے:۔
دَهَنَ نفاق کیا۔ مداہنت اور ادھان (باب مفاعلۃ وافعال) جو بات دل میں ہے اس کے خلاف ظاہر کرنا۔ پھر تکذیب کرنے والے اور جھٹلانے والے کو مُدْهِن کہا جانے لگا۔ خواہ وہ منافقت نہ کرے۔ اور تکذیب و کفر کو نہ چھپائے۔ بغوی نے اس کی صراحت کی ہے۔
حضرت ابن عباس رضؓ نے مُدْهِنُوْنَ کا ترجمہ کیا ہے جھٹلانے والے، اور مقاتل بن حیان نے کہا کہ مُدْهِنُوْنَ انکار کرنے والے۔

۵۶:۸۲ = وَ تَجْعَلُوْنَ ، میں واؤ عاطفہ ہے اور اس کا عطف مُدْهِنُوْنَ پر ہے۔
رِزْقَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول تجعلون کا اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ الجملہ مفعول ثانی اور تم نے اپنی روزی بنالی کہ تم جھٹلایا کرو، (تفسیر حقانی) رزق بمعنی حصّہ، نصیب۔ ترجمہ اس صورت میں ہوگا:
قرآن کریم سے تم اپنا حصہ اور نصیب تکذیب کو قرار دیتے ہو (تفسیر مظہری)

۵۶:۸۳ = فَلَوْلَا ۔ ای هَلَّا ۔ کیوں نہیں ۔
= اِذَا ۔ ظرف زمان ۔ جب، جس وقت
= بَلَغَتْ ماضی واحد مؤنث غائب ۔ بُلُوْغٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پہنچی،
= اَلْحُلْقُوْمَ ۔ حلق ۔ گلا ۔ حَلَاقِيْمُ جمع ۔ بَلَغَتْ کا مفعول ہے ۔ بَلَغَتْ کا فاعل محذوف ہے ای النَّفْسُ وَ الرُّوْحُ ۔ ترجمہ:۔ بھلا جب روح (یا جان) گلے میں آپہنچتی ہے ۔

۵۶: ۸۴ = وَاَنْتُمْ: میں واؤ حالیہ ہے اور جملہ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ حال ہے بَلَغَتْ کے فاعل سے۔ حِیْنَئِذٍ مرکب اضافی ہے حِیْنَ مضاف اور اِذْ مضاف الیہ سے یعنی اس وقت۔ اَنْتُمْ سے مراد ہے میت کے لواحقین جو جان کنی کی حالت میں مبتلا مرنے والے کے ارد گرد بیٹھے ہوتے ہیں۔

= تَنْظُرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ نَظْرٌ (باب نصر) مصدر۔ تم دیکھتے ہو۔ تم دیکھو گے مطلب یہ کہ مرنے والا مر رہا ہوتا ہے اور تم بے لبسی کی حالت میں اس کو مرتے دیکھ رہے ہوتے ہو۔

۵۶: ۸۵ = وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ۔ اَقْرَبُ قُرْبٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ۔ قریب تر، زیادہ نزدیک۔ مِنْکُمْ خطاب ہے، ان سے جو مرنے والے کے گرد اس کو نزع کی حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ اِلَیْہِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ہے وہ مریض جو کہ نزع کی حالت میں ہے۔

بیضاوی نے لکھا ہے۔

عبر عن العلم بالقرب الذی ھو اقوی سبب الاطلاع: علم کو قرب سے تعبیر کیا ہے کیونکہ قرب ہی علم کا سب سے قوی ذریعہ ہے۔

بغوی نے کہا ہے:۔

ہم اس کی حالت کو جاننے، اس پر قدرت رکھتے ہیں اور اس کو دیکھنے میں تم سے قوی تر ہیں۔

بعض علماء کے نزدیک قرب خدا سے مراد اللہ کے فرشتوں کا قریب الموت آدمی سے قرب ہے جو روح کو قبض کرتے ہیں۔ اور ماحول کے آدمیوں کی نسبت اس آدمی کے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

جملہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ: حال ہے تَنْظُرُوْنَ کے فاعل سے۔

۵۶: ۸۶ = فَلَوْلَا۔ یہ تکرار پہلے لَوْلَا کی تائید کے لئے آیا ہے۔

= اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ جملہ شرطیہ ہے اس کا جواب محذوف ہے۔

غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ۔ صاحب لسان العرب لکھتے ہیں:۔

الدین ۔ الذل ۔ والمدین: اَلْعَبْدُ والمدینۃ الامۃ المملوکۃ، کانھما

اذلهما العمل۔
یعنی دین کا معنی سرافگندی اور تابعداری ہے غلام کو مدین اور کنیز کو مدینہ کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں اپنے مالک کے حکم کے سامنے سرافگندہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے حکم سے اسے سرتابی کی مجال نہیں ہوتی، (ضیاء القرآن)
غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ۔ ای غیر مملوکین۔ کسی کے تابع فرمان اور تابع حکم نہ ہونا۔ غیر مدینین کے معنی غیر محاسبین وغیر مجزیین۔ یعنی جن کا اللہ کے ہاں نہ محاسبہ ہوگا نہ جزا وسزا ان کو ملے گی۔
اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو یا تمہارا عقیدہ ہے کہ تم کسی کے تابع فرمان نہیں ہو اور نہ ہی بعد الموت تمہارا حساب کتاب ہوگا اور نہ ہی تمہارے اعمال کی جزا وسزا ہوگی (تو پھر کیوں تم مرنے والے کی روح کو لوٹا نہیں دیتے۔)
== تَرْجِعُوْنَهَا۔ ترجعون مضارع جمع مذکر حاضر رَجْعٌ (باب ضرب) مصدر ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب۔ کا مرجع النفس الروح ہے۔ تم اس کو لوٹا دیتے ہو۔ تم اس کو پھیر لاتے ہو۔
آیات کی ترتیب کچھ یوں ہوگی! اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ (و) اِنْ کُنْتُمْ (فی ذٰلِکَ) صٰدِقِیْنَ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الرُّوْحُ الْحُلْقُوْمَ تَرْجِعُوْنَهَا۔ اگر تم کسی کے تابع فرمان نہیں ہو کسی کا تم پر حکم نہیں چلتا تم اپنی من مانی کر سکتے ہو اور تم یہ ایمان رکھتے ہو کہ مرنے کے بعد نہ تمہارا حساب ہوگا اور نہ تمہیں تمہارے کئے کی سزا وجزاء ملیگی اور اگر تم اس میں حق پر ہو تو پھر ایک قریب المرگ (ساقی) جس کی جان حلق تک آگئی ہو تو کیوں اس کی جان کو واپس اس کے جسم میں لوٹا نہیں دیتے۔ کیوں اس وقت کمال بے بسی میں اسے تک رہے ہوتے ہو اور حال یہ ہے کہ ہم تمہاری نسبت اس مرنے والے کے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں اور اس کی کیفیت سے تمہارے سے زیادہ باخبر ہوتے ہیں۔ لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔
دوسرا لَوْلَآ پہلے لَوْلَآ کی تائید میں ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ جملہ شرطیہ ہے اور فَلَوْلَآ تَرْجِعُوْنَهَا جواب شرط ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ذیلی شرط ہے اور پہلی شرط کا جواب ہی اس شرط کا جواب ہے۔
۵۶ : ۸۸ == اس آیت سے لے کر آخر تک متذکرہ بالا میت کے مرنے کے بعد کا حال بیان ہوتا ہے = فَاَمَّآ فَ بمعنی پس۔ پھر۔ اَمَّا۔ سو۔ لیکن۔ حرف شرط ہے۔ کبھی حرف تفصیل

ہوتا ہے۔ جملے اور دو شیئوں میں ایک کے معنی دیتا ہے جیسے اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا (۱۲:۴۱) تم دونوں میں سے ایک تو (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے) اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔ (اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا۔)

کبھی اَمَّا ابتدا۔ کلام کے لئے آتا ہے جیسے اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتٰبِہٖ:

= اِنْ۔ حرف شرط ہے اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ جملہ شرط ہے۔ فَرَوْحٌ ای فَلَہٗ رَوْحٌ جواب شرط ہے۔ فَاَمَّا کا جواب ہے۔

اِنْ کَانَ میں ضمیر واحد مذکر غائب المتوفی کے لئے ہے۔

= اَلْمُقَرَّبِیْنَ۔ نزدیک کئے ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر اوپر آیت ۱۰-۱۱ میں ہوا

۵٦:۸۹ = فَرَوْحٌ۔ ف جواب شرط کے لئے ہے ای فلہ روح (باب نصر، سمع) سے مصدر ہے بمعنی فیض، راحت، رحمت، رَوِحَ یَرْوَحُ (باب سمع) وسیع وکشادہ ہونا۔

راغب نے اس کے معنی تنفس یعنی سانس لینے کے کئے ہیں اور لکھا ہے کہ رَوْحٌ سے وسعت تصور پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے قصعۃ روحاء یعنی وسیع پیالہ۔ اور ارشاد الٰہی ہے ۔ لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ (مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے) یعنی اللہ کی رحمت اور کشائش سے کیونکہ یہ بھی رَوْحٌ کا ایک جزو ہے۔ بات یہ ہے کہ چونکہ تنفس باعث فرحت وسبب رحمت ہے اور اسی کے ذریعے خوشبو کا احساس ہوتا ہے اس لئے فرحت وتازگی، آسائش، خوشبو، نسیم کی خنکی اور خوش آئند ہوا کے لئے اس کا استعمال عام ہے۔

چنانچہ امام بغوی نے مجاہد سے راحت کے اور سعید بن جبیر سے فرحت کے اور ضحاک سے مغفرت اور رحمت کے معنی نقل کئے ہیں۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں مجاہد سے رَوْحٌ کے معنی جنت اور ہوائے خوش آئند کے روایت کئے ہیں۔ (لغات القرآن)

= وَرَیْحَانٌ۔ واؤ عاطفہ ریحان بمعنی خوشبودار پودا یا پھول۔ نازبُو۔ روزی۔ رزق، ہر اگنے والی خوشبودار شے۔ معطوف ہے اس کا عطف رَوْحٌ پر ہے۔

= وَجَنَّتُ نَعِیْمٍ واؤ عاطفہ۔ جنت نعیم مضاف مضاف الیہ۔ نعمت وراحت کی جنت۔

پس جو شخص مقربین میں سے ہوگا۔ اس کے لئے راحت ہوگی، فراغت کی روزی اور نعمت وراحت کی جنت

۵۶ : ۹۰ = وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور اگروہ ہوا داہنے والوں سے (اور جو شخص دائیں طرف والوں سے ہوگا۔ یہ اصحٰب الیمین وہی لوگ ہوں گے جو اوپر آیات ۸ ۔ ۲۷ میں مذکور ہوئے ۔ جملہ شرطیہ ہے اس کا جواب اگلا جملہ ہے ۔

۵۶ : ۹۱ = فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۔ ف جواب شرط کے لئے ہے۔ ف کے بعد یُقَالُ محذوف ہے ۔

لفظی ترجمہ ہوگا:

اصحاب الیمین کی طرف سے تجھ پر سلامتی ہو ۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں :۔

۱:۔ اس متوفی سے کہا جائے گا تیرے دوسرے بھائیوں (اصحٰب الیمین) کی طرف سے تجھ پر سلامتی ہو

۲:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فرشتہ اللہ کی طرف سے اس کو سلام کہے گا۔ اور خبر دے گا کہ تو اصحٰب الیمین میں سے ہے ۔ اس صورت میں اَنْتَ مبتدار محذوف ہے اور مِنْ اصحٰب الیمین اس کی خبر ہے ۔

۳:۔ یا خطاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف سے (یعنی اصحاب الیمین کی طرف) رنج و غم سے سلامتی ہے۔ ان کا ایسا عمدہ حال ہوگا کہ جس کو دیکھ کر آپ کو رنج و غم نہ ہوگا ۔

۵۶ : ۹۲ = وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۔ جملہ شرطیہ ہے ۔ اور جو اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں، بہکوں میں ۔ (ترجمہ شاہ عبدالقادر) یہ مکذبین اور ضالین وہ ہوں گے جو اوپر آیت ۹ اور ۴۱ میں اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ اور اصحاب الشمال بیان ہوئے ہیں ۔

اَلْمُكَذِّبِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر تکذیب (تفعیل) مصدر سے جھٹلانے والے ۔

الضَّآلِّيْنَ : اسم صفت و اسم فاعل جمع مذکر ۔ ضَلَالٌ باب سمع وضرب) مصدر بمعنی کج راہ ہونا دین سے پھرنا ۔ حق راستہ سے پھرنا ۔ بھٹکنا ۔ اس کا واحد ضَالٌّ ہے بمعنی کج راہ ۔ بھٹکا ہوا ۔ راہ بھولا ۔ حیران ۔ بے خبر ۔

۵۶ : ۹۳ = فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۔ ای فلہ نُزُلٌ ۔ فَ جواب شرط کے لئے نُزُل مہمانی کا کھانا ۔ طعام ضیافت ۔ حَمِيْم نہایت گرم پانی من حمیم ای کائن من حمیم جو کھولتے ہوئے سخت گرم پانی پر مشتمل ہوگا ۔ (نیز ملاحظہ ہو آیت ۵۴ متذکرہ بالا ۔

مطلب ہے ان مکذبین ضالین کے لئے نہایت سخت گرم پانی پینے کو ملیگا ۔

۵۶ : ۹۴ = وَ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ واؤ عاطفہ ، تصلیۃ جحیم مضاف مضاف الیہ ۔ تَصْلِيَةٌ بروزن

تفعلۃ (باب تفعیل کا مصدر ہے - نماز پڑھنا - درود پڑھنا - ایندھن کا آگ میں جلانا - لکڑی کا آگ میں تپا کر سیدھا کرنا - یہاں دوزخ کی آگ میں جلنا مراد ہے ۔

جحیم - دوزخ ۔ دہکتی آگ ، جحمٌ (باب سمع) مصدر سے مشتق ہے آگ کا زور سے بھڑکنا - جہنم کے سات طبقوں میں سے ایک کا نام ہے ۔

تَصْلِیَۃُ کا عطف نُزُلٌ پر ہے - ای ولہ تصلیۃ جحیم اور اس کے لئے دوزخ کی آگ میں جلنا ہے۔

۵۶ : ۹۵ = اِنَّ ھٰذَا - بے شک یہ۔

۱:۔ یعنی جو کچھ اس سورت میں جو کچھ ذکر ہوا ہے (روح المعانی)

۲:۔ قریب المرگ لوگوں کی یہ مذکورہ حالت (تفسیر مظہری)

= حَقُّ الْیَقِیْنِ ۔ اَلْحَقُّ ھُوَ الْیَقِیْنُ ۔

۱:۔ حق اور یقین مترادف (ہم معنی) الفاظ ہیں ایسے مترادف الفاظ کی اضافت کو اضافۃ المترادفین کہتے ہیں - (دو ہم معنی الفاظ کی اضافت) اور یہ مبالغہ کے لئے آتی ہے ، جیسے کہتے ہیں کہ ھٰذَا یقین الیقین وصواب الصواب بمعنی نہایت ہی یقینی ، نہایت ہی نیک کام نہایت ہی درست اور درست بات ، (روح المعانی)

۲:۔ کسی شے کی اضافت اپنی ہی طرف (دونوں الفاظ کے اختلاف کے باوجود) عربی کا اسلوب ہے قرآن مجید اور عربی کلام میں اکثر مستعمل ہے۔

مثلاً قرآن مجید میں ہے مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ - کہ حبل اور الورید ہم معنی ہیں - یا مَکْرَ السَّیِّئِ - (۳۵:۴۳) کہ مکر اور السیئ دونوں ہم معنی ہیں ۔ (اضواء البیان)

آیت کا مطلب ہے کہ :

تحقیق یہ (مذکورہ بالا بیان) یقیناً صحیح یعنی حق الیقین ہے ۔

۵۶ : ۹۶ = فَسَبِّحْ - ف ترتیب کا ہے سَبِّحْ فعل امر واحد مذکر حاضر تَسْبِیْحٌ (تفعیل) مصدر تو تسبیح بیان کر، تو پاکی بیان کر، تسبیح اصل میں ہر اس چیز سے جو اس کے کمال و جلال کے شایان شان نہیں پاکی ہے۔

= بِاسْمِ - میں ب کو اسم پر جو کہ مفعول ہے داخل کیا گیا - حالانکہ فعل فَسَبِّحْ بذاتِ خود فعل متعدی ہے - اور اس کے بغیر عبارت فَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ کے بھی وہی معنی ہیں جو فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ کے ہیں ۔ اس کی وضاحت قرآن مجید کی اس آیت سے

ہوتی ہے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (۸۷ : ۱) اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کرو:
لیکن مفعول پر ب تعدیہ کا داخل کرنا قرآن مجید میں اکثر آیا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (۱۹ : ۲۵) اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ
اس کے بھی وہی معنی ہیں جو وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ جِذْعَ النَّخْلَةِ کے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۵۷) سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّۃٌ (۲۹)

۵۷: ۱ = سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط سَبَّحَ ماضی واحد مذکر غائب تَسْبِیْحٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے پاکی بیان کی، اس نے تسبیح کی۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

اس جگہ (یعنی سورۃ الحدید) اور سورۃ حشر اور سورۃ صف میں سَبَّحَ بصیغہ ماضی اور سورۃ جمعہ میں اور سورۃ تغابن میں یُسَبِّحُ بصیغہ مضارع ذکر کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ مخلوق کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی پاکی کا اظہار ہمہ وقت ہے (ماضی و مضارع کے صیغوں میں ماضی، حال، مستقبل تمام زمانوں کا ذکر آگیا ہے۔) حالات اور اوقات کی تبدیلی سے اس میں اختلاف نہیں ہوتا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں بصورت مصدر ذکر کرنا اس ہمہ وقت تسبیح پر واضح طور پر دلالت کرتا ہے (کیونکہ مصدر کی کسی زمانے کے ساتھ خصوصیت نہیں ہوتی۔ مصدر سے حدث استمراری معلوم ہوتا ہے)

فعل یسبح خود ہی متعدی ہے کیونکہ تسبیح کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو برائی سے دور کرنا اور پاک کرنا ہے۔ سَبَّحَ کا معنی ہے دور ہو گیا۔ چلا گیا۔

کبھی اس کے مفعول پر لام بھی آجاتا ہے جیسے نَصَحْتُہٗ اور نَصَحْتُ لَہٗ دونوں طرح سے مستعمل ہے۔ مفعول پر اس جگہ لام لانے سے اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ مخلوق کی تسبیح خالص اللہ کے لئے ہے۔ (لِلّٰہِ)

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی ساری مخلوق عقل والی ہو یا محروم از عقل (گویا اس جگہ مَا کا لفظ ذوی العقول کو بھی شامل ہے)

بعض نے کہا ہے کہ مَا سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے تسبیح کا صدور ہو سکتا ہو۔

اور بعض اہل علم کے نزدیک جمادات وغیرہ (جو تسبیح کلامی و قولی سے فطرتاً محروم ہیں) کی تسبیح حالی مراد ہے یعنی یہ ساری چیزیں دلالت کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر برائی (اور نقص و عجز) سے پاک ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ (جماد ہو یا نامی باشعور ہو یا بے شعور ہو ذی عقل ہو یا محروم از عقل) تمام موجودات میں اس کی نوع کے مناسب زندگی اور علم موجود ہے جیسا کہ ہم نے سورۃ بقرۃ کی آیت وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (۲:۷۴) کی تفسیر میں وضاحت کردی ہے

پس ہر چیز کی تسبیح مقامی ہے گو ہم اس کلام کو نہ سمجھیں،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (۱۷:۴۴)

== وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ: جملہ حالیہ ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

۵۷:۲ == لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لام تخصیص کے لئے ہے اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔

== يُحْيٖ مضارع واحد مذکر غائب اِحْيَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہی زندگی دیتا ہے۔ یا جان ڈالتا ہے۔

== يُمِيْتُ واحد مذکر غائب: اِمَاتَةٌ (افعال) مصدر وہی موت دیتا ہے یا وہی زندگی سلب کر لیتا ہے۔

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ خبر ہے اس کا مبتدا محذوف ہے ای هُوَ يحيي ويميت

== وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ واؤ عاطفہ ہے هُوَ مبتدا۔ قَدِيْرٌ۔ خبر۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ متعلق خبر۔

۵۷:۳ == اَلْاَوَّلُ۔ ہر چیز سے پہلا۔ کوئی اس سے پہلے نہیں، ہر موجود چیز کو نیستی سے ہستی میں لانے والا وہی ہے۔

== اَلْاٰخِرُ ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا۔ ہر چیز اپنی ذات کے اعتبار سے فنا پذیر ہے اللہ تعالیٰ کا وجود اصل ہے جو قابل زوال نہیں۔

== الظَّاهِرُ ہر چیز سے بڑھ کر اس کا ظہور ہے۔ یہ ظُهُوْرٌ سے جس کے معنی ظاہر ہونے بلند جگہ پر ہونے اور قابو پانے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔

اسماء الٰہی میں الظاھر سے مراد وہ ذات عالی ہے جو ہر شے سے اوپر ہو اور ہر چیز پر غالب ہو۔

== اَلْبَاطِنُ سب سے چھپا ہوا۔ بَطْنٌ وبُطُوْنٌ سے واحد مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے جو غیر محسوس ہو اور آثار وافعال کے ذریعہ سے اس کا ادراک کیا جائے۔ اس کی حقیقت

ذات سب سے مخفی ہے:
= وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ: اور وہی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے
الازہری نے کہا ہے کہ:-
اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بمعنی العالم لما ظهر وبطن۔ جو ظاہر ہے اور پوشیدہ ہے اس جاننے والا۔
بغوی نے لکھا ہے کہ:-
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا کہ:-
اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آخر کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے ایسے ہی اوّل کا علم بھی اسی کو ہے (یعنی مبدأ اور منتہا۔ دونوں کا علم اس کو ایک جیسا ہے) اور جیسے باطن کا علم ہے ویسا ہی ظاہر کا علم ہے (یعنی وہی عالم الغیب والشہادۃ ہے) ظاہر اور پوشیدہ سب اس کے علم میں برابر ہے (تفسیر مظہری)
۵۷: ۴ = هُوَ الَّذِي: وہی تو ہے جس نے ......
= ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے۔ پھر۔
= اِسْتَوٰى: ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِسْتِوَاءٌ (افتعال) مصدر سوی حروف مادّہ۔
استویٰ علیٰ سواری پر جم کر بیٹھنا۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر وہ تخت حکومت پر متمکن ہوا۔
اس استوار علی العرش کی کیفیت کیا ہے؟ صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں:-
یہ آیت متشابہات میں سے ہے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ اس کی مراد کی تشریح نہ کی جائے کہ استویٰ علی العرش کا کیا مطلب ہے؟ کیا مُراد ہے؟ اس کو اللہ ہی کے سپرد کر دیا جائے۔
یعنی یہ ان متشابہات میں سے ہے کہ جن کی تشریح نہ شارح نے کی ہے نہ اپنی مراد بیان کی ہے؟ اور نہ قیاس کو اس میں دخل ہے (تفسیر مظہری)
اِسْتَوٰى کے متعلق لغات القرآن میں ذرا تفصیلی بحث ہے جو قاری کے فائدے کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔
استویٰ۔ اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا۔ وہ سنبھل گیا۔ وہ چڑھا۔ وہ سیدھا بیٹھا۔ اِسْتِوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب،
اِسْتِوَاءٌ کے جب دو فاعل ہوتے ہیں تو اس کے معنی دونوں کے مساوی اور برابر ہونے کے آتے ہیں۔ جیسے لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ (۵: ۱۰۰) برابر نہیں ناپاک اور پاک، اور اگر فاعل دو نہ ہوں تو سنبھلنے، درست ہونے، اور سیدھے رہنے کے معنی آتے ہیں جیسے فَاسْتَوٰى

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی (۵۳: ۶) پھر وہ سیدھا بیٹھا اور وہ آسمان کے کنارے پر تھا۔
اور وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰی (۲۸: ۱۴) جب پہنچ گیا اپنے زور پر اور سنبھل گیا۔ اس صورت میں استواء کے معنی میں کسی شے کا اعتدال ذاتی مراد ہے۔
اور جب اس کا تعدیہ عَلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنی چڑھنے، قرار پکڑنے اور قائم ہونے کے آتے ہیں جیسے وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ (۱۱: ۴۴) اور وہ کشتی جودی پر جا ٹھہری اور جیسے لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ (۴۳: ۱۳) اور تاکہ تم اس کی پیٹھ پر جا بیٹھو۔
اور جب اس کا تعدیہ اِلٰی کے ساتھ ہو تو اس کے معنیٰ قصد کرنے اور پہنچنے کے ہوتے ہیں جیسے ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ (۲: ۲۹) پھر قصد کیا آسمان کی طرف،
اللہ تبارک وتعالیٰ کے استوار علی العرش کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن و حدیث میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں بھی بیان کئے گئے ہیں اور مخلوق کے اوصاف میں بھی ان کا ذکر ہوا ہے۔ جیسے حی۔ سمیع۔ بصیر، کہ یہ الفاظ اللہ عزوجل کے لئے بھی استعمال کئے گئے ہیں اور بندے کے لئے بھی۔ لیکن دونوں جگہ اس کے استعمال کی حیثیت بالکل جداگانہ ہے۔
کسی مخلوق کو سمیع و بصیر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے پاس دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان موجود ہیں۔ اب یہاں دو چیزیں ہوئیں ایک تو وہ آلہ جو سننے اور دیکھنے کا مبدأ اور ذریعہ ہے یعنی کان اور آنکھ۔ دوسرا اس کا نتیجہ اور غرض و غایت۔ یعنی وہ خاص علم جو آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے سے حاصل ہوتا ہے پس جب مخلوق کو سمیع و بصیر کہا جائے گا تو اس کے حق میں یہ مبدأ اور غایت دونوں چیزیں معتبر ہوں گی۔ جن کی کیفیات ہم کو معلوم ہیں لیکن یہی الفاظ جب اللہ عزوجل کے متعلق استعمال کئے جائیں گے تو یقیناً ان سے وہ مبادی اور کیفیات جسمانیہ مراد نہیں لئے جا سکتے جو مخلوق کے خواص میں داخل ہیں۔ اور جن سے جناب باری عز اسمہٗ قطعاً منزہ ہیں۔ البتہ یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ سمع و بصر کا مبدأ و معاد اس ذات اقدس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اور اس کا نتیجہ یعنی وہ علم جو رویت و سمع سے حاصل ہوتا ہے اس کو بدرجہ کمال حاصل ہے۔
رہا یہ کہ وہ مبدأ کیسا ہے اور دیکھنے اور سننے کی کیا کیفیت ہے تو ظاہر ہے کہ اس سوال کے جواب میں بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کا دیکھنا اور سننا مخلوق کی طرح نہیں ہے، غرض اسی طرح اس کی تمام صفات کو سمجھنا چاہیئے کہ صفت باعتبار اپنے اصل مبدأ اور غایت

کے ثابت ہے مگر اس کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ کسی آسمانی شریعت نے کبھی انسان کو اس پر مجبور کیا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ان حقائق میں غور و خوض کر کے جو اس کی عقل و ادراک کی دسترس سے باہر ہیں بے کار اپنے عقل و دماغ کو پریشان کرے۔

اسی اصول پر **استواء علی العرش** کو بھی سمجھ لیجئے۔ کہ عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں اور استوار کا ترجمہ اکثر محققین نے تمکن و استقرار یعنی قرار پکڑنے اور قائم ہونے سے کیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تختِ حکومت پر اس طرح قابض ہو کہ اس کا کوئی حصہ اور کوئی گوشہ حیطۂ اقتدار باہر نہ ہو۔ اور نہ قبضہ و تسلط میں کسی قسم کی کوئی مزاحمت اور گڑبڑ ہو۔ غرض سب کام اور انتظام درست ہو۔

اب دنیا میں بادشاہوں کی تخت نشینی کا ایک تو مبدأ اور ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت یا غرض و غایت۔ یعنی ملک پر پورا تسلط اور اقتدار اور نفوذ و تصرف کی قدرت حاصل ہونا۔

سو حق تعالیٰ کے استوار علی العرش میں یہ حقیقت اور غرض و غایت بدرجہ کمال موجود ہے کہ تمام مخلوقات اور ساری کائنات پر پورا پورا تسلط و اقتدار اور مالکانہ و شہنشاہانہ تصرف اور نفوذ بے روک و ٹوک اسی کو حاصل ہے

آیت شریفہ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ۔ پھر قرار پکڑا عرش پر اڑھاتا ہے رات پر دن کو کہ وہ اس کے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا ہوا۔ اور آفتاب ماہتاب اور ستارے (سب) اس کے حکم کے تابع ہیں۔ اور آیت شریفہ: ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ (۱۰: ۳) پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا ہے کام کی، کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اس کی اجازت کے بعد۔ سے بخوبی اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے

رہا استوار علی العرش کا مبدأ اس کی ظاہری کیفیت و صورت، پس دیگر صفات سمع و بصر کی طرح یقیناً اس کی کوئی ایسی صورت ہو ہی نہیں سکتی کہ اس میں مخلوق کی صفت اور حدث کا ذرا سا بھی شائبہ ہو۔ پھر وہ کیونکر اور کس طرح اس کی کیفیت کے لئے اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (۴۲: ۱۱) نہیں ہے اس طرح کا سا کوئی۔ اور ہمارا کیا مایۂ علمی کہ اس کی کیفیت بیان کر سکیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ؁ وہ تو جو کچھ لوگوں

کے آگے پیچھے ہے سب جانتا ہے مگر لوگ اپنے علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں (ترجمہ) استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت عقل میں نہیں آسکتی۔ اس کا اقرار ایمان ہے اور انکار کفر ہے۔

قاضی ابو العلاء صاعد بن محمد نے کتاب الاعتقاد میں امام ابو یوسف کی روایت سے امام ابو حنیفہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:۔

(ترجمہ) کسی کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی ذات کے متعلق ذرا بھی زبان کھولے بلکہ اسی طرح بیان کرے جس طرح کہ خود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے لئے بیان فرمایا ہے اپنی رائے سے کچھ نہ کہے۔ (بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو رب ہے سارے جہان کا،،

سچ ہے:۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
ودز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم

= یَلِجُ۔ مضارع واحد مذکر غائب وُلُوْجٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ داخل ہوتی ہے اسی سے وَلِیْجَةٌ بمعنی گہرا دوست یا اندرونی دوست ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً (۹: ۱۶)

اور خدا اور اس کے رسول اور مؤمنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔

مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ (جو زمین میں داخل ہوتا ہے) سے مراد پانی۔ نباتات کے تخم خزانے، مردوں کی لاشیں وغیرہ۔

مَا یَخْرُجُ مِنْهَا۔ (اور جو اس سے باہر نکلتا ہے۔ مثلاً کھیتی، گھاس، پودے۔ بخارات کانیں۔ اور قیامت کے دن مُردے بھی اسی سے زندہ ہو کر برآمد ہوں گے۔

وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ (جو چیز آسمان سے اترتی ہے) جیسے بارش، فرشتے، برکات، اللہ کے احکام وغیرہ۔

وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا۔ (اور جو آسمان میں چڑھتی ہے) جیسے، بخارات، ملائکہ۔ بندوں کے اعمال، لوگوں کی روحیں وغیرہ۔

یَعْرُجُ مضارع واحد مذکر غائب عُرُوْجٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ اُوپر

چڑھتا ہے۔

= وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو" اللہ تعالیٰ کی معیت بے کیف ہے نہ جسمانی ہے نہ زمانی ہے نہ مکانی، ناقابل بیان ہے

۵۷: ۵ = وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۔ اور اللہ کی طرف ہی سب امور لوٹائے جائیں گے۔

صاحب تفسیر حقانی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

عالم سفلی سے لے کر عالم علوی تک اور جسمانی سے لے کر روحانی تک جن کے کاروبار اسباب پر مبنی ہیں سب اسباب اسی مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرتے ہیں یعنی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اور تمام کائنات کا وہی مرکز اصلی ہے۔ سب کا میلان اسی طرف ہے۔

ہمہ رو سوئے تو بود وہمہ سو روئے تو بود۔

" مگر بہیمیت کے ظلمات اور رسم و رواج کی تقلید کے پتھر اس کے راستے میں حائل ہو کر اس کو اس طرف جانے سے روک دیتے ہیں انہیں کے دور کرنے کو انبیاء علیہم السلام اور کتابیں بھیجی جاتی ہیں"

تُرْجَعُ مضارع مجہول واحد مؤنث غائب رَجْعٌ (باب ضرب) مصدر، بمعنی لوٹانا۔ اور ر ج ع مادہ سے رُجُوْعٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی لوٹنا۔ (فعل لازم آتا ہے) یہاں تُرْجَعُ۔ رَجْعٌ سے آیا ہے۔

جملہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آیت ۲ کے شروع میں بھی آیا ہے اور یہاں اس کا تکرار ہے وہاں آغاز آفرینش کا ذکر کر کے یہ آیت ذکر کی تھی اور دوبارہ اب یہاں انجام امور کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے گویا آیت آغاز و انجام دونوں کی تمہید ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۷: ۶ = يُوْلِجُ ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِيْلَاجٌ (افعال) مصدر۔ وہ داخل کرتا ہے يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ ۔ (وہی داخل کر دیتا ہے رات کو دن میں) یعنی رات کو گھٹا کر دن کو بڑھاتا ہے اور دن کو گھٹا کر رات کو لمبا کرتا ہے۔

یا اس سے مراد یہ ہے کہ رات ہوتی ہے چاروں طرف اندھیرا غالب ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ رات کی تاریکی کم ہوتی جاتی ہے اور دن کی آمد آمد ہو جاتی ہے حتیٰ کہ رات بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اور دن کی بادشاہت ہو جاتی ہے۔ پھر دن کی روشنی آہستہ آہستہ ماند پڑتی جاتی ہے اور رات کا تسلط ہوتا جاتا ہے تاآنکہ دن مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور رات کا غلبہ ہو جاتا ہے

= ذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ جو سینوں میں ہے۔ یعنی دلوں کا بھید، سینوں کے

پوشیدہ راز۔

ذَاتُ ۔ ذُوْ کا مؤنث ہے اس کی جمع ذَوَاتٌ ہے اور یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

صُدُوْر جمع ہے صَدْرٌ کی، سینہ، وہ خوب جانتا ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے

۵۷: ۷ = اٰمِنُوْا ۔ فعل امر۔ جمع مذکر حاضر، اِیْمَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ تم ایمان لاؤ۔

اٰمِنُوْا اَمْنٌ (باب سمع) مصدر سے بمعنی بے خوف ہوجانا۔۔ نڈر ہوجانا ہے۔ مثلاً اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ (۷: ۹۹) کیا یہ لوگ خدا کے داؤں کا ڈر نہیں رکھتے۔

= وَاَنْفِقُوْا واؤ عاطفہ اس کا عطف اٰمِنُوْا پر ہے۔ اور تم خرچ کرو۔

اَنْفِقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر سے۔ تم خرچ کرو،

= مِمَّا : مرکب ہے مِنْ تبعیضیہ اور مَا موصولہ سے۔ اس میں سے جو۔۔۔۔۔

= جَعَلَکُمْ ۔ جَعَلَ ماضی واحد مذکر غائب جَعْلٌ (باب فتح) مصدر سے۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اس نے (اللہ نے) تم کو بنایا، اس نے تم کو کیا۔

= مُسْتَخْلَفِیْنَ ، اسم مفعول جمع مذکر اِسْتِخْلَافٌ (استفعال) مصدر سے۔ جانشین بنائے ہوئے۔ خلف مادہ۔

مطلب یہ ہے کہ اس مال کا کچھ حصہ جس میں تصرف کرنے کے لئے اللہ نے تم کو اپنا قائم مقام بنایا ہے اس کی راہ میں خرچ کرو، تمام مال پیدا کیا ہوا تو اللہ ہی کا ہے۔ وہی مالک بھی ہے۔

یا یہ مطلب ہے کہ پچھلے گذشتہ لوگوں کا قائم مقام اللہ نے تم کو بنایا ہے۔ پہلے وہ مالک اور متصرف تھے۔ اب ان کی جگہ تم ہو اور آئندہ تمہاری جگہ اس مال کی ملکیت اور تصرف کا اختیار دوسروں کو ہوگا۔

جَعَلَکُمْ مُسْتَخْلَفِیْنَ کہہ کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر آمادہ کرنا اور برانگیختہ کرنا مقصود ہے۔

۵۷: ۸ = مَا لَکُمْ ۔ تم کو کیا عذر ہے۔ تم کیسے ہو، تم کو کیا ہوگیا ہے۔ تمہارے لئے کیا سبب ہے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَا لَکُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (۵۷: ۱۰) اور

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو۔
اور دوسری جگہ ہے :۔
وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ : (٢٥: ٧) اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھانا کھاتا ہے۔
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے :
= وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ: جملہ حالیہ ہے۔ حالانکہ رسول تم کو تمہارے رب پر ایمان لانے کے لئے (برابر) بلارہا ہے۔
لِتُؤْمِنُوْا میں لام تعلیل کا ہے یہ اصل میں تُؤْمِنُوْنَ تھا (مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (اِیْمَانٌ مصدر سے) نون اعرابی عامل کی وجہ سے گر گیا۔
= وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ واؤ عاطفہ ہے اور جملہ حالیہ ہے اور اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور وہ تم سے عہد بھی لے چکا ہے ای وقبل ذلك قد اخذ الله میثاقکم حین اخرجکم من ظهر اٰدم علیہ السلام بان الله ربّکم لا اله لکم سواہٗ۔
اور اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے تم سے عہد لے رکھا تھا جب اس نے تم کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے برآمد کیا۔ (اور کہا کہ) اللہ تعالیٰ ہی تمہارا رب ہے اور اس کے سوا تمہارا کوئی رب نہیں۔
قرآن مجید میں ہے :۔
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا (٧: ١٧٢) (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے۔
مِيْثَاقَكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ دونوں مل کر اَخَذَ کا مفعول۔ تمہارا میثاق، پختہ عہد۔ قول و قرار جس پر قسم کھائی گئی ہو۔
وَثِقَ يَثِقُ وُثُوْقٌ (باب ضرب) مصدر اعتماد کرنا۔ مطمئن ہونا۔ اَلْوَثَاقُ وَالْوِثَاقُ اس زنجیر یا رسی کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو کس کر باندھ دیا جائے۔
اور اَوْثَقَهٗ (باب افعال) زنجیر میں جکڑنا۔ رسی سے کس کر باندھنا۔
مِيْثَاقٌ وہ عہد جو قسموں یا شرطوں سے جکڑ کر کیا گیا ہو۔ بمعنی پختہ و مضبوط عہد۔
قرآن مجید میں ہے :۔
وَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ (٨٩: ٢٦) اور نہ کوئی ایسا جکڑنا جکڑے گا۔

= اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ہ جملہ شرط ہے اور جواب شرط محذوف ،
۱۔ اگر تم ایمان لانا چاہتے ہو تو تردد میں مت پڑو اور بغیر کسی تردد کے ایمان لے آؤ (الیسر التفاسیر)
۲۔ تم جو اپنے خیال میں اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہو۔ اگر تم واقعی مؤمن ہو تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔ (تفسیر مظہری)

۵۷: ۹ = يُنَزِّلُ مضارع واحد مذکر غائب تَنْزِيْلٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر - وہ نازل کرتا ہے
= عَلٰى عَبْدِهٖ اپنے بندہ پر۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
= اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ : موصوف و صفت مل کر يُنَزِّلُ کا مفعول کھلی اور واضح آیات ، یعنی قرآن
= لِيُخْرِجَكُمْ : لام تعلیل کا ہے تاکہ : يُخْرِجَ مضارع (منصوب بوجہ عمل لام) واحد مذکر غائب اِخْرَاجٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، يُخْرِجَ میں ضمیر فاعل کا مرجع اللہ یا اس کا بندہ - دونوں ہو سکتے ہیں۔
= الظُّلُمٰتِ - یعنی کفر و جہالت ، ظلمٰت بمعنی اندھیرے ۔
= اَلنُّوْرِ- یعنی ایمان یا علم۔
= لَرَءُوْفٌ ۔ لام تحقیق ، بے شک - رَءُوْفٌ مہربان، شفقت کرنے والا۔ رَأْفَةٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ بمعنی بہت رحم کرنا۔ بہت مہربان ہونا۔ بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

۵۷: ۱۰ = وَمَا لَكُمْ اور تم کو کیا ہوا ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو ۵۷: ۸ متذکرہ بالا۔
= اَلَّا مرکب ہے اَنْ مصدریہ اور لا نفی سے۔ کہ (تم) نہیں (خرچ کرتے ہو) لا زائدہ بھی ہو سکتا ہے ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔
اور تمہیں کیا عذر ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے۔
= وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ جملہ حالیہ ہے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت خدا ہی کی ہے ۔ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مضاف مضاف الیہ آسمانوں کی اور زمین کی وراثت یعنی ملکیت۔
میراث کا لفظ قرآن میں دو دفعہ استعمال ہوا ہے اور دونوں جگہ اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کی نسبت سے آیا ہے ۔
دوسری جگہ فرمایا۔ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۳: ۱۸۰) وِرَاثَةٌ اِرْثٌ اور تُرَاثٌ مصدر ہیں باب حَسِبَ سے ۔ وِرَاثَةٌ اور اِرْثٌ کا اصل معنی ہے

بغیر بیع وشرار اور بلا ہبہ وغیرہ کسی کی طرف کسی مالی ملکیت کا دوسرے کی جانب منتقل ہونا۔

اسی مناسبت سے میت کے متروکہ مال کو جو میت کے بعد اس کے اقربار کے پاس منتقل ہوکر آتا ہے میراث کہا جاتا ہے۔

لیکن اس معنی کے علاوہ دو معنی اور بھی ہیں، جن کے لئے وراثت کے مختلف صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔

۱:۔ بلا عوض اور بغیر مشقت کسی چیز کا مالک ہو جانا جس طرح مؤمنین صالحین جنت کے وارث ہوں گے اس صورت میں ایک کی ملکیت دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی بلکہ ابتداءً بلا انتقال ملکیت حاصل ہوتی ہے

۲:۔ علم یا کتاب کا وارث ہونا۔ اس صورت میں مال کی ملکیت نہیں ہوتی نہ منقولہ نہ ابتدائی، بلکہ ایک کا علم اس کے بعد دوسرے کو ملتا ہے یعنی جو علم یا دستور اسلاف کا تھا اخلاف اس کے حامل ہو جاتے ہیں جیسے العُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ علماء انبیاء کے علم کے حامل ہوتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ:۔

اَنْتَ اَخِيْ وَوَارِثِيْ۔ تم میرے بھائی اور میرے علم کے حامل ہو۔

اور قرآن مجید میں آیا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (۳۵:۳۲) پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کر لیا

اللہ کے وارث ہونے کا معنی ہے مالک حقیقی ہونا۔ اللہ سارے عالم کا وارث ہے۔ یعنی مالک حقیقی ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ کے وارث ہونے کا مطلب ہے کہ:۔ ہر چیز کا ظاہری باطنی، صوری، حقیقی اختیار اللہ کو ہونا اور کسی دوسرے کا کسی طرح مالک نہ ہونا۔ کیونکہ ہر چیز کی ظاہری ملکیت بھی اللہ ہی کی طرف لوٹے گی؛

وَرِثَ عَنْهُ اور وَرِثَهٗ دونوں طرح مستعمل ہے۔ اِيْرَاثٌ (افعال) تَوْرِيْثٌ (تفعیل) وارث بنانا۔ کسی کو ورثہ میں شریک بنانا تَوَارُثٌ (تَفَاعُلٌ) باہم وراثت کی طلب

= لَا يَسْتَوِيْ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب: استواءٌ (افتعال) مصدر۔ وہ برابر نہیں ہے۔ وہ برابر نہیں ہو سکتا۔

= مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ۔ اس جملہ کے بعد ایک اور جملہ محذوف ہے عبارت کچھ یوں بنے گی۔ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ

(وَ مَنْ اَنْفَقَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ)
تم میں سے وہ شخص جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور جنگ کی اور وہ شخص جس نے فتح کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی، برابر نہیں ہے۔ برابر نہیں ہو سکتا۔
اَنْفَقَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِنْفَاقٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے بمعنی خرچ کرنا۔
اَلْفَتْحُ سے مراد فتح مکہ ہے۔ بعض کے نزدیک صلح حدیبیہ مراد ہے۔
= اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر۔ وہ۔ مراد ہیں وہ اصحاب جنہوں نے فتح مکہ سے قبل راہ حق میں خرچ کیا اور جنگ کی۔
= اَعْظَمُ افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر۔ عَظَامَۃٌ (باب کرم) مصدر سے بمعنی بہت بڑا۔ دَرَجَةً تمیز۔ یعنی ازروئے درجہ کے۔ بلحاظ درجہ کے۔
= كُلًّا۔ سب، سارے۔ كُلُّهُمْ ہر ایک، كُلٌّ لفظاً واحد ہے اور معنًی جمع اس لئے اس کا استعمال دونوں طرح ہے مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے كُلٌّ کا مضاف ہونا ضروری ہے۔ اگر مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو محذوف مانا جائے گا۔ جیسے وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ (۲۱:۷۲) اور سب کو نیک بخت کیا۔
اور وَكُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ (۲۱:۸۵) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ یہاں آیت ہذا میں كُلًّا۔ ای وَعَدَ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْهُمْ۔
كُلًّا منصوب بوجہ مفعول ہے۔ اور مضاف ہے هُمْ مضاف الیہ محذوف۔
اَلْحُسْنٰى افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث صفت ہے۔ اس کا موصوف محذوف ہے ای المثوبۃ الحسنٰی۔
عبارت کچھ یوں ہو گی:
وَكُلًّا مِّنْهُمْ وَعَدَ اللّٰهُ الْمَثُوْبَةَ الْحُسْنٰى، (ویسے تو) ان سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اچھے اور عمدہ ثواب یا اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔
۵۷:۱۱ = مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ، مَنْ استفہامیہ ذَا اسم اشارہ واحد مذکر اَلَّذِيْ اسم موصول۔ يُقْرِضُ اللّٰهَ اس کا صلہ۔ کون ہے وہ شخص جو دے اللہ کو قرض،
= قَرْضًا حَسَنًا۔ قَرْضًا مفعول مطلق موصوف، حَسَنًا صفت، قرض حسنہ۔
بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ قرض حسنہ کی مندرجہ ذیل صفات ہونی چاہئیں۔
۱۔ حلال مال ہو۔

۲:۔ اعلیٰ درجہ کی چیز ہو۔
۳:۔ خود کو بھی اس کی اشد ضرورت ہو
۴:۔ پوشیدہ طور پر دے۔
۵:۔ احسان نہ جتائے۔
۶:۔ اذیت نہ پہنچائے۔
۷:۔ مقصد رضائے الٰہی ہو۔
۸:۔ جتنا بھی خرچ کرے اسے تھوڑا خیال کرے

= فَيُضٰعِفَهٗ ۔ ف جواب استفہام کے لئے ۔جملہ جواب استفہام ہے اور مضارع منصوب اسی وجہ سے ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع قَرْضًا حَسَنًا ہے۔ یُضٰعِفَ مضارع منصوب واحد مذکر غائب مُضَاعَفَةٌ (مفاعلۃ) مصدر وہ بڑھاکر دیتا ہے۔ یا بڑھاکر دے۔

ترجمہ:۔ تاکہ اس کو بڑھادے ۔بڑھا کر دے

= وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ؛ واؤ عاطفہ، لَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب قرض دہندہ کے لئے ہے۔ اَجْرٌ كَرِيْمٌ موصوف وصفت۔ كَرِيْمٌ كَرَمٌ سے (باب کرم) سے مصدر۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے باعزت اجر۔

مطلب یہ کہ چند در چند بڑھاکر دینے کے علاوہ مزید باعزت شاندار اجر ملیگا۔

۵۷: ۱۲ = يَوْمَ: فعل محذوف کا مفعول ہے ای اُذْكُرْ يَوْمَ ۔ یاد کر اس دن کو جب...

= يَسْعٰى. مضارع واحد مذکر غائب ۔ سَعْيٌ (باب فتح) مصدر۔ دوڑتا ہوا۔ یا تیزی سے چل رہا ہوگا۔

= بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ بَيْنَ مضاف ہے اور اس کی اضافت اَيْدِىْ کی طرف ہے۔ اَيْدِىْ مضاف الیہ مضاف ہے هِمْ مضاف الیہ۔ ان کے ہاتھ، بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ان کے سامنے ان کے قریب۔

= اَيْمَانِهِمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اَيْمَانٌ جمع ہے يَمِيْنٌ کی، دایاں ہاتھ اَيْمَانٌ مجازًا بمعنی قسمیں بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۔(۶ : ۱۰۹) اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں۔ کسی معاہدہ میں معاہدہ کو پکا کرنے کے لئے فریقین قسم کھاکر ایک دوسرے کے ہاتھ پر

ہاتھ مارتے ہیں اسی فعل سے یمین بمعنی حلف مستعار لیا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا۔

یاد کرو وہ دن جب تو مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھے گا کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہوگا۔

== بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ ..... اس سے پہلے وتقول لھم الملئکۃ (فرشتے ان سے کہیں گے) عبارت مقدرہ ہے، خوشخبری ہے تم کو آج کے دن ؛

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ..... ای لکم جنّٰتٌ .... الخ تمہارے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

== خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ جنّٰتٌ سے حال ہے، درآں حالیکہ تم ان میں ہمیشہ رہو گے۔

== اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ : موصوف وصفت ۔ بڑی کامیابی ۔

٥٧ : ١٣ == يَوْمَ ۔ ای اذکر یوم ۔ وہ دن یاد کر۔

== اُنْظُرُوْنَا ۔ امر جمع مذکر حاضر، نَظَرٌ (باب نصر) مصدر ۔ ضمیر مفعول جمع متکلم۔ تم ہمارا انتظار کرو۔ ہمارے لئے ذرا ٹھہرو۔ ذرا ہمارے لئے توقف کریں۔

النَّظَرُ کے معنی کسی چیز کو دیکھنے یا اس کا ادراک کرنے کے لئے آنکھ یا فکر کو جولانی دینے کے ہیں۔ پھر کبھی اس سے محض غور و فکر کرنے کا معنی مراد لیا جاتا ہے اور کبھی اس معرفت کو کہتے ہیں جو غور و فکر کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

غور و فکر کے معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے :۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (١٠ : ١٠١) (ان کفار سے) کہو کہ دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے ؟

اس آیت کے معنی میں خواص کے نزدیک وہ بصیرت ہوگی جو غور و فکر کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

کسی کی طرف نظر کرنے سے اس پر احسان و لطف کرنا بھی مراد ہوتا ہے جیسے کہ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (٣ : ٧٧) ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ۔ ان کی طرف نظرِ کرم سے دیکھیگا

آیت زیر نظر میں بھی نظر کے یہ معنی لئے گئے ہیں اُنْظُرُوْنَا : ہماری طرف نظرِ شفقت کیجئے۔

= نَقْتَبِسْ مضارع مجزوم جمع متکلم۔ مجزوم بوجہ جواب امر۔ اِقْتِبَاسٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر سے۔ ہم روشنی حاصل کریں۔

اَلْقَبَسُ آگ کا شعلہ یا اس کی چنگاری جو شعلہ سے لی جائے۔ قرآن مجید میں ہے:

اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ۔ (۲۷ : ۷) یا سلگتا ہوا انگارہ تمہارے پاس لاتا ہوں۔ اِقْتِبَاسٌ بڑی آگ سے کچھ آگ لینے کے ہیں۔ مجازاً علم و ہدایت کی طلب پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

اِقْتِبَاسٌ۔ کسی کے کلام سے چن چھانٹ کر کچھ حصہ اخذ کرنا۔

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ: ہماری طرف نظرِ شفقت کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔

= قِیْلَ۔ کہا جائے گا۔ یعنی وہ مومن جن سے منافقین نور حاصل کرنے کی التجا کریں گے ان سے کہیں گے یا فرشتے ان منافقین سے کہیں گے۔

= اِرْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ: اِرْجِعُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ رُجُوْعٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم واپس جاؤ وَرَآءَكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ وَرَآءَ اصل میں مصدر ہے جس کو بطور ظرف استعمال کیا جاتا ہے۔ آگے، پیچھے، چاروں طرف سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، جملہ ہذا کا مطلب ہے تم اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ۔

پیچھے سے مراد ہے:۔

۱:۔ من حیث جئتم من الظلمۃ جس تاریکی سے تم آئے ہو۔

۲:۔ المکان الذی قسم فیہ النور۔ وہ جگہ جہاں نور تقسیم ہوتا ہے

۳:۔ الدُّنْیَا دنیا کہ وہاں جا کر نیک کام کر کے نور کے حصول کا استحقاق مہیا کرو۔

= فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا: ف ترتیب کا ہے التمسوا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، التماسٌ (افتعال) مصدر۔ تم تلاش کرو۔ تم طلب کرو،

اَللَّمْسُ (باب نصر) مَسٌّ کی طرح۔ اس کے معنی بھی اعضاء کی بالائی کھال کے ساتھ کسی چیز کو چھو کر اس کا ادراک کر لینے کے ہیں۔ پھر مطلق کسی چیز کی طلب کرنے کے معنی میں آتا ہے اَلْمِسُهٗ فَلَا اَجِدُهٗ۔ میں اسے تلاش کرتا ہوں مگر وہ ملتا نہیں۔

نُوْرًا مفعول ہے اِلْتَمِسُوْا کا۔ پس (وہاں) نور کو تلاش کرو۔

= فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ، فَ ترتیب کا ہے۔ ضُرِبَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ کھڑا کیا گیا۔ بنایا گیا۔ قائم کیا گیا۔ بِسُوْرٍ میں بَ زائدہ ہے۔ ضُرِبَ سُوْرٌ ایک دیوار کھڑی

کردی جائے گی ۔

بَیْنَهُمْ ای بین الفریقین ۔ دونوں فریقوں کے درمیان ۔ یعنی مؤمنین اور منافقین کے درمیان ۔ لَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب سُوْرٌ کے لئے ہے یا باب کے لئے ، جو اس کے اندر والی جانب ہوگی ، اس میں (یعنی وہاں) رحمت ہوگی کیونکہ جنت اس سے متصل ہے ۔

= وَظَاهِرُهٗ اور اس کی باہر کی طرف ۔

مِنْ قِبَلِهِ ۔ قِبَل طرف ، سمت ، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب سُوْرٌ یا بَابٌ کے لئے ہے اس کے اُس طرف عذاب ہوگا ۔ کیونکہ اس سے دوزخ متصل ہے ۔

۵۷ : ۱۴ = يُنَادُوْنَهُمْ ۔ يُنَادُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مُنَادَاةٌ (مفاعلۃ) مصدر ۔ وہ پکاریں گے ۔ ندا کریں گے ۔ ضمیر فاعل منافقین کے لئے ہے ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب : مؤمنین کے لئے ہے ۔ یعنی منافقین مؤمنین کو پکاریں گے (دیوار کے باہر کی طرف سے)

= اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے انکاریہ ہے ۔ لَمْ نَكُنْ مضارع نفی جحد بَلَمْ صیغہ جمع متکلم ۔ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے ۔

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مظہری میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں جب دیوار حائل ہو گئی اور منافق تاریکی میں رہ جائیں گے تو دیوار کے پیچھے سے منافقوں نے پکار کر کہا ۔ کیا تمہارے ساتھ دنیا میں ہم نمازیں نہیں پڑھتے تھے ۔ اور روزے نہیں رکھتے تھے ۔ مومن اس کے جواب میں کہیں گے ۔ کیوں نہیں ۔ تم ہمارے ساتھ تھے ۔ اور نمازیں پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے لیکن نفاق اور کفر کر کے اور خواہشات و معاصی میں مبتلا رہ کر تم نے خود اپنے آپ کو ہلاک کیا ۔ اور تم انتظار کرتے رہے کہ مومنوں پر تباہی کا چکر آجائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں ۔ اور اس طرح تم سکھ اور چین سے ہو جاؤ ۔

= فَتَنْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر ، فتنۃ (باب ضرب) مصدر سے ۔ تم نے آزمائش میں ڈالا تم نے گمراہ کیا ۔ اَنْفُسَكُمْ مضاف مضاف الیہ ۔ اپنے نفسوں کو ۔ اپنے آپ کو ۔

= تَرَبَّصْتُمْ : ماضی جمع مذکر حاضر ، تَرَبُّصٌ (تفعل) مصدر سے ۔ تم نے انتظار کیا ۔ (مسلمانوں کے برے دنوں کا)

= اِرْتَبْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر ، اِرْتِيَابٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر ۔ تم شک میں پڑے ۔ یعنی تم دین میں یا اس عذاب میں جس کی وعید تم کو سنائی گئی تھی شک کیا کرتے تھے ۔

= وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ ۔ واؤ عاطفہ غَرَّتْ فعل ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۔ كُمْ

ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اَلْاَمَانِیُّ فاعل ۔ غَرَّتْ غُرُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے ۔اس نے دھوکہ دیا۔ اس نے فریب دیا۔

اَمَانِیُّ اُمْنِیَّۃٌ کی جمع ہے جھوٹی آرزوئیں ۔خیالات کے اندازے ؛ امیدیں ٹھہرائی ہوئیں بے بنیاد تمنائیں ۔ جیسے مسلمانوں پر مصائب وشدائد کا نزول ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور اس کے بعد دین اسلام کا خاتمہ ۔ ایہ جھوٹی امیدیں تھیں جن پر یہ منافقین دنیا میں سہارا لگائے رہے۔

= حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ ۔ اَمْرٌ سے مراد یہاں موت ہے ۔

= اَلْغَرُوْرُ ؛ غَرُوْرٌ (باب نصر مصدر سے بمعنی فریب دینا ۔فریب) مبالغہ کا صیغہ ہے ۔بہت دھوکہ دینے والا۔ بہت فریب دینے والا۔ دھوکے کی ٹٹی ،شیطان ، دنیا یا مال وجاہ یا خواہش نفسانی اور ہر وہ چیز جو انسان کو فریب میں مبتلا کر دے ۔

مغرور۔جھوٹی تمناؤں میں پڑا ہوا۔ اپنے متعلق دھوکہ کھایا ہوا۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور تم کو دھوکہ دینے والے (شیطان) نے اللہ کے متعلق دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔

۵۷ : ۱۵ = فَالْیَوْمَ ۔ف ترتیب کے لئے ہے ۔ الیوم آج کے دن ۔

= مِنْکُمْ میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر منافقین کے لئے ہے ۔

= فِدْیَۃٌ ؛ بدل ۔عوض۔

یعنی اے منافقو! آج کے دن نہ تم سے معاوضہ لیا جائے گا ۔

= وَلَا مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۔ اور نہ ان سے فدیہ لیا جائے گا جنہوں نے (علی الاعلان) کفر کیا۔یعنی جو چٹے ننگے کافر تھے یعنی جنہوں نے منافقوں کی طرح مسلمان ہونے کا زبانی دعویٰ بھی نہیں کیا تھا۔

= وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ ؛ واؤ عاطفہ، مَاْوٰی ٹھکانہ ۔رہنے کی جگہ ۔ اَوٰی یاْوِیْ اُوِیٌّ (باب ضرب) مصدر سے ۔ مَاْوٰی اسم ظرف مکان ہے ۔ مَاْوٰکُمْ مضاف مضاف الیہ تمہارا ٹھکانہ۔ یہاں کُمْ سے مراد منافقین اور صریحًا کافر ہیں کیونکہ دونوں کے لئے بخشش اور مغفرت نہیں ہے۔

النَّارُ۔آگ یعنی دوزخ ۔

= ھِیَ مَوْلٰکُمْ ۔ ھی النَّارُ۔ مولیٰ ساتھی ، رفیق اس کی جمع مَوَالِیْ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ (اب) یہی آگ یا یہی دوزخ تمہاری رفیق ہوگی۔ یہ طعن کے طور پر کہا گیا ہے جیساکہ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ (۱۸: ۲۹) اور اگر (یہ ظالم) فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوتے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا اور (جو) مونہوں کو بھون ڈالے گا۔

= وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۔ اور وہ واقعی برا ٹھکانہ ہے۔ بِئْسَ برا ہے۔ فعل ذم ہے اس کی گردان نہیں آتی۔

مَصِیْرٌ یہ صَارَ یَصِیْرُ (باب ضرب) کا مصدر بھی ہے اور اسم ظرف مکان بھی۔ لوٹنا۔ لوٹنے کی جگہ، قرارگاہ۔ ٹھکانا۔ اور وہ (النار) واقعی بُرا ٹھکانہ ہے۔

۵۷ : ۱۶ = اَلَمْ یَاْنِ ہمزہ استفہامیہ لَمْ یَاْنِ مضارع نفی جحد بَلَمْ (مجزوم) واحد مذکر غائب۔ اَنْیٌ اِنْیٌ۔ اِنًی۔ (باب ضرب) مصادر۔ یَاْنِ اصل میں یَاْنِیْ تھا۔ حرف جازم لَمْ کے آنے سے یَاْنِ ہوگیا۔ کیا وقت نہیں آیا۔

اَنَی التَّرَحِیْلُ کوچ کا وقت آگیا۔ اَنَی الْحَمِیْمُ۔ گرم پانی، اپنی آخری حدِ حرارت پر پہنچ گیا۔ یعنی کھولنے لگا۔ اسی لئے اٰنٍ کا معنی ہے کھولتا ہوا پانی، اٰنَ الْاَمْرُ کام کا وقت آگیا

= اَنْ تَخْشَعَ۔ اَنْ مصدریہ ہے تَخْشَعَ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب خُشُوْعٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی گڑگڑانا۔ عاجزی و فروتنی کرنا۔ عاجزی سے جھک جانا۔ کہ وہ عاجزی سے جھک جائیں۔

= قُلُوْبُهُمْ، مضاف مضاف الیہ قُلُوْبٌ۔ فعل تَخْشَعَ کا فاعل ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب الذین اٰمنوا کی طرف راجع ہے، کہ عاجزی سے جھک جائیں ان کے دل۔

= لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ ذکر اللہ سے مراد۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر و اذکار یا قرآن مجید۔

= وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ واؤ عاطفہ مَا اسم موصول نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ صلہ۔ الحقّ کے معنی ہیں مطابقت و موافقت،

اس کا استعمال مختلف طرح پر ہوتا ہے اور منجملہ دیگر استعمال کے اُس ذات کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو اپنی حکمت کے اقتضاء کی بناء پر کسی شے کی ایجاد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کو اسی لئے حق کہا جاتا ہے۔ ارشاد ہے ۔

وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ۔ اور پھیرے جائیں گے اللہ کی طرف جو اُن کا

مالک حق ہے یہاں حق سے مراد اگر اللہ لیا جائے تو جملہ کا ترجمہ ہوگا:
اور وہ جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے یعنی قرآن۔
۲۔ حق کا دوسرا استعمال:۔
وہ قول یا فعل جو اسی طرح پر واقع ہوا ہو جس طرح پر کہ اس کا ہونا ضروری ہے اور اسی مقدار اور اسی وقت میں ہو کہ جس مقدار اور جس وقت میں اس کا ہونا ضروری اور واجب ہے۔ چنانچہ قولِ حق اور فعلِ حق اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ولٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ : لیکن یہ بات میری طرف سے ثابت ہوگئی کہ مجھ کو دوزخ بھرنی ہے۔ اس صورت میں یہاں الحق کے معنی ہوں گے:۔ سچ بات، سچ دین۔ اور ترجمہ آیت کا ہوگا:۔
اور جو اترا سچا دین۔ (شاہ عبدالقادر دہلوی)
ہر دو صورتوں میں مَا نَزَلَ مِنَ الحق سے مراد قرآن مجید لیا جا سکتا ہے۔ اس جملہ کی علت ذکر اللہ (بمعنی قرآن مجید) پر ہے اس کو عطف احد الوصفین علی الاخر کہا جاتا ہے (بیضاوی) ھذ اعطف الشی علیٰ نفسہ مع اختلاف اللفظین (اضواء البیان)
= وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ ۔ وَلَا يَكُوْنُوْا کا عطف تَخْشَعَ پر ہے۔ لَا يَكُوْنُوْا فعل نہی جمع مذکر غائب کا صیغہ بمعنی وہ نہ ہو جائیں۔
كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ کاف تشبیہ کا ہے اَلَّذِيْنَ اسم موصول۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اس کا صلہ جن کو کتاب دی گئی۔ یعنی یہودی اور عیسائی،
= مِنْ قَبْلُ ۔ ای من قَبْلِهِمْ ان سے پہلے۔ قَبْلُ پہلے۔ آگے۔ بَعْدُ کی ضد ہے۔
اضافت اس کو لازمی ہے۔ جب بغیر اضافت کے آئے گا تو ضمہ پر مبنی ہوگا۔
وَلَا يَكُوْنُوْا .... اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی۔
= فَطَالَ ۔ ف بمعنی پھر۔ طَالَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب طُوْلٌ (باب نصر) مصدر دراز ہوگیا۔ لمبا ہوگیا۔
= اَلْاَمَدُ ۔ مدّت۔ زمانہ۔ زمان اور امد کے لفظ میں صرف اتنا فرق ہے کہ اَمَدٌ کا استعمال باعتبار غایت یعنی کسی چیز کی مدت ختم ہونے کے لحاظ سے ہوتا ہے اور زمان کا لفظ مبدأ اور غایت دونوں کے لحاظ سے عام ہے یعنی شروع زمانہ کے بتانے کے لئے بھی اور انتہائی زمانہ بتانے کے لئے بھی، فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ پھر ان پر طویل زمانہ گذر گیا۔ یعنی ان کے اور ان کے پیغمبروں کے درمیان ہے:

= فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ: فَ تعلیل کا ہے۔ قَسَتْ ماضی واحد مؤنث غائب قَسْوَةٌ (باب نصر) مصدر۔ پس ان کے دل سخت ہوگئے۔ اَلْقَسْوَةُ کے معنی سنگ دل ہونے کے ہیں یہ اصل میں حَجَرٌ قَاسٍ سے ہے۔ جس کے معنی سخت پتھر کے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے:۔

فَطَالَ الْاَمَدُ عَلَیْهِمْ فطال الزمانُ بینهم وبین انبیاءهم وَبَدَّلُوا کتاب الله الذی بایدیهم واشتروا به ثمنًا قلیلاً ونبذوه وراء ظهورهم واقبلوا علی الآراء المختلفة والاقوال المؤتفکة وقلدوا الرجال فی دین الله واتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابًا من دون الله فعند ذلك قست قلوبهم فلا یقبلون موعظة ولا تلین قلوبهم بوعد ولا وعید؛

ان کے اور ان کے پیغمبروں کے درمیان مدت مدید گذر گئی اور انہوں نے اللہ کی کتاب کو جو اُن کے پاس تھی بدل ڈالا۔ اور اسے حقیر قیمت پر بیچ ڈالا۔ اور اس کے پند ونصائح کو پسِ پشت ڈال دیا۔ مختلف آراء اور اقوال کو اپنا لیا۔ اللہ کے دین میں لوگوں کی پیروی شروع کر دی۔ اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا رب بنالیا۔ اس پر ان کے دل پتھر جیسے سخت ہوگئے۔ کہ نہ موعظت قبول کر سکیں، اور نہ وعدہ وعید سے نرم ہو سکیں۔

= وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اکثر ان میں سے فاسق ہیں فَسَقَ فُلَانٌ۔ کے معنی کسی شخص کے دائرہ شریعت سے نکل جانے کے ہیں۔ عام طور پر فاسق کا لفظ اس شخص کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو احکام شریعت کا التزام اور اقرار کرنے کے بعد تمام یا بعض احکام کی خلاف ورزی کرے۔

۵۷: ۱۷ = اِعْلَمُوْا۔ امر، جمع مذکر حاضر، عِلْمٌ (باب سمع) مصدر۔ تم جان لو۔

آیت کا ترجمہ ہے:

جان لو کہ اللہ ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔

یہ تمثیلاً ارشاد فرمایا کہ:۔

جس طرح اللہ کے حکم سے ایک بے آب و گیاہ اور بنجر زمین ابر رحمت سے گل و گلزار میں تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح اس کا ذکر اور اس کی کتاب پر عمل ابر کا سا کر کے سخت سے سخت تر قُلُوب کو خشوع و خضوع کا گہوارہ بنا دیتا ہے۔

اور اس سے یہ بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے کے بعد

زندہ کر دیتا ہے اسی طرح محشر میں مردہ مخلوقات کو دوبارہ زندہ کر دے گا:

= قَدْ بَيَّنَّا۔ قَدْ تحقیق کے معنی میں آیا ہے بَيَّنَّا ماضی جمع متکلم تَبْيِيْنٌ (تفعیلٌ) مصدر۔ بیان کرنا۔ کھول کر بیان کرنا۔ تحقیق ہم نے بیان کر دیا ہے۔

= لَعَلَّكُمْ۔ لَعَلَّ حروف مشبہ بالفعل۔ كُمْ اس کا اسم۔ شاید تم۔ امید ہے کہ تم۔

= تَعْقِلُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ عَقْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم سمجھتے ہو

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ: امید ہے کہ تم سمجھ جاؤ گے۔ شاید تم سمجھ لو۔ (یعنی ہم نے یہ آیات جو اس مذکورہ بالا جملہ میں کھول کر بیان کیں۔ تاکہ تم ان کو سمجھ سکو، ان پر عمل کرو۔ اور نتیجۃً سعادت دارین حاصل کر سکو)

۵۷: ۱۸ = اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الْمُصَّدِّقِيْنَ اسم اِنَّ۔ واؤ عاطفہ الْمُصَّدِّقٰتِ معطوف جس کا عطف الْمُصَّدِّقِيْنَ پر ہے يُضٰعَفُ خبر اِنَّ۔ اَلْمُصَّدِّقِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب الْمُصَّدِّقُ واحد تَصَدُّقٌ (تفعل) مصدر۔ اصل میں اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ تھا۔ تاء کو صاد سے بدل کر ص کو ص میں ادغام کیا خیرات دینے والے۔

= اَلْمُصَّدِّقٰتِ اسم فاعل جمع مؤنث منصوب (اسم اِنَّ) اَلْمُصَّدِّقَةُ واحد۔ تَصَدُّقٌ (تفعل) مصدر۔ یہ بھی اصل میں مُتَصَدِّقٰتِ تھا۔ تا کو ص میں بدل کر ص کو ص میں مدغم کیا۔ خیرات دینے والیاں۔

= يُضٰعَفُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ مُضَاعَفَةٌ (مفاعلة) مصدر۔ دوگنا کیا جائے گا۔

= لَهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب۔ اَلْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ کی طرف راجع ہے

ترجمہ یوں ہوگا۔

بے شک خیرات کر دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو خوشدلی سے قرض دیا۔ ان کو دوچند دیا جائے گا۔

= وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ واؤ عاطفہ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور ان کو عمدہ اجر ملیگا۔

اَجْرٌ كَرِيْمٌ موصوف وصفت (نیز ملاحظہ ہو آیت ۱۱ متذکرہ بالا۔

۵۷: ۱۹ = وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ قلے

وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ط ....

اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان (کے اعمال) کا صلہ ہوگا۔ اور ان (کے ایمان) کی روشنی

(فتح محمد جالندہری)

صِدْقٌ (باب نصر) سے مصدر ہے جس کے معنی لغت میں سچ کہنے اور سچ کر دکھانے کے ہیں۔ صِدِّیْقٌ صِدْقٌ سے بروزن فِعِّیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔بہت سچا

امام راغب رح لکھتے ہیں :۔

صدّیق وہ ہے جس سے کثرت سے صدق ظاہر ہو اور وہ کبھی جھوٹ نہ بولے

بعض نے کہاہے کہ جس سے سچائی کی عادت ڈالنے کے سبب جھوٹ بن ہی نہ آتا ہو۔

اَلشُّھَدَآءُ شہید کی جمع ہے۔ شہید کے معنی ہیں:۔

۱:۔ موجود، حاضر، شاہد، نگران،

۲:۔ اللہ کی راہ میں جان دینے والا۔

اس آیت کی تشریح میں مولانا مودودی رقمطراز ہیں :۔

اس آیت کی تفسیر میں اکابر مفسرین کے درمیان اختلاف ہے :

ابنِ عباس رض، مسروق، ضحاک، مقاتل بن حیان وغیرہ کہتے ہیں کہ :۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ پر ایک جملہ ختم ہوگیا ہے اس کے بعد وَالشُّھَدَآءُ سے ایک الگ مستقل جملہ ہے :۔

اس تفسیر کے لحاظ سے آیت کا ترجمہ ہوگا کہ :۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی صدیق ہیں اور شہداء کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کا اجر اور ان کا نور ہے ۔

بخلاف اس کے مجاہد اور متعدد دوسرے مفسرین اس پوری عبارت کو ایک ہی جملہ مانتے ہیں ۔ اور ان کی تفسیر کے لحاظ سے ترجمہ وہ ہوگا اوپر ہم نے متن میں کیا ہے (مولانا جالندہری کا ترجمہ تقریباً وہی ہے جو مودودی صاحب کا ہے)

دونوں تفسیروں کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ پہلے گروہ نے شہید کو مقتول فی سبیل اللہ کے معنی میں لیا ہے اور یہ دیکھ کر کہ ہر مؤمن اس معنی میں شہید نہیں ہوتا۔ انہوں نے والشھداءُ عند ربھم کو ایک الگ جملہ قرار دیا ہے ۔ مگر دوسرا گروہ شہید کو مقتول فی سبیل اللہ کے معنیٰ

میں نہیں بلکہ حق کی گواہی دینے والے کے معنی میں لیا ہے اور اس لحاظ سے ہر مومن شہید ہے۔ ہمارے نزدیک یہی دوسری تفسیر قابل ترجیح ہے اور قرآن و حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(۱) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (۲ : ۱۴۳) اور اسی طرح ہم نے تم کو ایک متوسط امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

(۲) هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (۲۲ : ۷۸) اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔

(۱) حدیث میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے یہ فرماتے سنا۔

مؤمنوا امتی شھداء ،، میری امت کے مومن شہید ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الحدید کی یہی آیت تلاوت فرمائی۔ (ابن جریر)

(۲) ابن مردویہ نے اسی معنی میں حضرت ابو الدرداء سے یہ روایت نقل کی ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من فرّ بدینہ من ارضٍ مخافۃ الفتنۃ علیٰ نفسہ ودینہٖ کتب عند اللّٰہ صدیقًا فاذا مات قبضہ اللّٰہ شہیدًا۔ ثمّ تلا ھٰذہ الاٰیۃ

جو شخص اپنی جان اور اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لئے کسی سرزمین سے نکل جائے وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جب وہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ شہیدوں کی حیثیت سے اس کی روح کو قبض فرماتا ہے،،

یہ بات فرمانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت مبارکہ پڑھی۔

= اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ، وہی صاحب دوزخ ہیں۔ وہی دوزخی ہیں۔ جملہ کی ترکیب حصر پر دلالت کر رہی ہے اور صاحب الجحیم ہونا بتا رہا ہے کہ دوزخ سے وہ جدا نہیں ہوں گے اس لئے اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

۵۷ : ۲۰ = اِعْلَمُوْٓا امر جمع مذکر حاضر، عِلْمٌ (باب سمع) مصدر تم (اچھی طرح) جان لو

== اَنَّمَا : بے شک، تحقیق، بجز اس کے نہیں ۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ مَا کافہ ہے حصر کے معنی دیتا ہے اور اَنَّ کو عمل سے روکتا ہے ۔

خوب جان لو کہ دنیاوی زندگی بجز لعب ولہو ...... کے کچھ نہیں :

لَعِبٌ : کھیل، کھود ۔ بازی ، باب سمع سے مصدر ہے اس کا ماخذ لُعَابٌ ہے بمعنی بہتا ہوا تھوک، یعنی رال ۔ لَعْب کے معنی ہیں رال ٹپک پڑنا ۔ اکثر کھیلنے کھودنے والے اور بے شعور بچوں کی رال بہا کرتی ہے ۔ نیز رال بہنے میں قصد اور ارادہ کو دخل نہیں ہوتا ۔ اس لئے بیہودہ کام ، بے مقصد حرکت اور کھیل کود پر لَعِبٌ کا اطلاق کیا جاتا ہے ۔

== لَهْوٌ کھیل ۔ غفلت ۔ باب نصر سے مصدر ہے ۔ لَهْوٌ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے ہٹائے اور باز رکھے ۔ دل بہلاوہ ۔

== زِيْنَةٌ ۔ ظاہری سجاوٹ، زیبائش، آرائش ۔ وغیرہ، اسم ہے ۔

== تَفَاخُرٌ ۔ فَخْرٌ سے بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے ۔ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ تمہاری باہمی خود ستائی ۔ بڑائی مارنی ، اترانا ۔ فخر کرنا ۔

== تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۔ مال اور اولاد کی کثرت پر باہم مقابلہ کرنا ۔ تَكَاثُرٌ بروزن تفاعلٌ مصدر ہے بمعنی دولت وجاہ ، عزت و مرتبہ ، مال و اولاد کی کثرت پر باہم جھگڑنا ۔ مقابلہ کرنا ۔

== كَمَثَلِ غَيْثٍ ای مثلها كمثل غَيْثٍ ۔ دنیاوی زندگی کی مثال (اس) بارش کی (یا کھیتی) کی طرح ہے ۔ غَيْثٍ کے لفظی معنی مینہ کے ہیں ۔ اس جگہ اس سے مراد کھیتی ہے اسے علم بیان میں تسمیۃ الشئ باسم سببہ کہتے ہیں ۔

== اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ۔ اَعْجَبَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِعْجَابٌ (افعال) مصدر سے اس نے خوش کیا ۔ اس کو بھایا ۔ اس کے اصل معنی اچنبھے میں ڈالنے کے ہیں ۔ اور مجازاً بھانے اور خوش لگنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔

الْكُفَّارَ کھیتی کرنے والے ، الْكُفْرُ کے اصل معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں اور رات کو بھی کافر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی تمام چیزوں کو چھپا لیتی ہے اسی طرح کاشتکار بھی چونکہ زمین میں بیج کو چھپاتا ہے اسی لئے اسے بھی کافر کہا جاتا ہے ۔

كُفْرٌ یا کفران نعمت سے ہے یعنی نعمت کی ناشکری کرکے اسے چھپانے کے ہیں ۔

== نَبَاتُهٗ ، مضاف مضاف الیہ ۔ نبات روئیدگی ۔ پیداوار ، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع غیث ہے

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ : جس (کھیتی) کی ہریالی کاشتکار کے دل کو خوش کرتی ہے
= ثُمَّ : تراخی فی الوقت کے لئے۔ پھر۔
= يَهِيْجُ : مضارع واحد مذکر غائب هَيْجٌ (باب ضرب) مصدر۔ خشک ہوجاتی ہے سوکھ جاتی ہے۔ يَوْمٌ هَيْجٌ لڑائی یا بارش یا ابر یا آندھی کا دن۔ هَائِجَةٌ وہ زمین جس کی کھیتی یا گھاس سوکھ گئی ہو۔
ثُمَّ يَهِيْجُ پھر کسی آفت یا حادثہ کی وجہ سے وہ خشک ہو جاتی ہے (تفسیر مظہری)
= فَتَرٰىهُ ف تعلیل کا۔ تَریٰ تو دیکھتا ہے یا دیکھے گا: ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع غیثٍ ہے۔
= مُصْفَرًّا۔ اسم مفعول واحد مذکر، اِصْفِرَارٌ (اِفْعِلَالٌ) مصدر۔ صفر مادہ زرد، پیلا پڑا ہوا۔
= ثُمَّ : پھر۔ يَكُوْنُ حُطَامًا: ای صَارَ حُطَامًا: پھر وہ ہو جاتے ریزہ ریزہ۔ چورا۔ روندن۔ جو چیز چورا چورا ہو کر ریزہ ریزہ ہوجائے اور روندی جانے لگے حُطَامٌ کہلاتی ہے۔
حَطْمٌ (باب ضرب) مصدر سے مشتق ہے بمعنی توڑ ڈالنا۔
= وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ : یعنی دنیوی حیات کے جو احوال اوپر بیان ہوئے جنہوں نے ان کی طرف توجہ دی دنیا میں اور ان سے سبق حاصل کرکے آخرت کا بندوبست نہ کیا اس کے نتیجے کے طور پر ان کے لئے سخت عذاب ہوگا۔
= وَ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ۔ اور جنہوں نے دنیوی زندگی کی بے ثباتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی سرعت زوال اور قلیل المنفعت چیزوں سے اعراض کیا اور اخروی زندگی کی طلب میں مشغول رہے ان کے لئے اللہ کی مغفرت اور خوشنودی ہو گی!
وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ : من اقبل علیها ولم یطلب بها الاٰخرة و مغفرةٌ ورضوانٌ لمن اعرض عنها وقصد بها الاٰخرة (روح البیان)
= وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا میں مَا نافیہ ہے اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ اور نہیں ہے دنیوی زندگی مگر متاعِ فریب، نرا دھوکہ ہی دھوکہ۔
۵۷ : ۲۱ = سَابِقُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ سِبَاقٌ و مُسَابَقَةٌ (مفاعلة) مصدر دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانا۔ یہاں خطاب جمیع الناس سے ہے، یعنی اے

لوگو! ایمان خوف اور امید اور اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی تیزی سے بڑھو۔

= وَجَنَّةٍ۔ واؤ عاطفہ جنّة معطوف جس کا عطف مغفرة پر ہے۔

= عَرْضُهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جَنَّةٍ ہے۔
جس کا عرض (طول کی ضد) یا عرض بمعنی وسعت ہے۔ مبتدا۔

= كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ک تشبیہ کا ہے۔ آسمان اور زمین کے عرض کی مانند مبتدا کی خبر۔ جملہ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ صفت ہے جَنَّةٍ کی

ارشاد ہے: کہ جنت کا پھیلاؤ آسمان اور زمین کی طرح ہے!

سدی نے کہا ہے کہ:

اس سے مراد چوڑائی ہے جو طول کے مخالف جہت کو ہوتی ہے یعنی سات آسمانوں اور سات زمینوں کو اگر برابر کر کے ملا دیا جائے تو جنت کا عرض اس کے برابر ہوگا۔

(متن میں السمآء اور الارض واحد آیا ہے یعنی آسمان اور زمین کے پھیلاؤ کے برابر) جب جنت کا عرض اتنا ہے تو اس کی لمبائی کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ طول تو عرض سے بڑا ہوتا ہی ہے:

= اُعِدَّتْ، ماضی مجہول واحد مؤنث غائب اِعْدَادٌ (افعال) مصدر وہ تیار کی گئی ہے اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ یہ جملہ صفت ثانی ہے جَنَّةٍ کی۔

= ذٰلِكَ۔ یعنی وعدۂ جنت و مغفرت، فَضْلُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ یہ اللہ کا فضل ہے یعنی یہ مغفرت اور جنت میں داخل کرنا اللہ کی مہربانی ہے۔ اللہ جس کو چاہیگا اپنی مہربانی سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ پر کسی کا وجوبی حق نہیں ہے۔

= يُؤْتِيْهِ، يُؤْتِیْ مضارع واحد مذکر غائب، اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر جس کا مرجع فضل ہے۔ وہ اُسے دیتا ہے۔

= مَنْ يَّشَآءُ: مَنْ موصولہ يَشَآءُ صلہ۔ جس کو وہ چاہتا ہے۔

۵۷: ۲۲ = مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ۔ مَا نافیہ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے، اَصَابَ ماضی واحد مذکر غائب اِصَابَةٌ (افعال) مصدر بمعنی وہ آپڑا۔ وہ آپہنچا۔ اُس نے پالیا۔ مُصِيْبَةٍ اسم فاعل واحد مؤنث۔ آپہنچنے والی۔ تکلیف، غم، مصیبت اس کی جمع مصائب ہے: ترجمہ:۔ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت ...

= فِي الْاَرْضِ زمین میں۔ زمین میں مصیبت مثلاً قحط یا کوئی دوسری آفت:
= وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۔اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور نہ پڑتی ہے کوئی مصیبت تمہاری اپنی جانوں میں مثلاً بیماری وغیرہ۔
= اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ : مگر وہ ایک میں لکھی ہوتی ہے۔ کتٰب سے مراد لوح محفوظ ہے
= مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۔ مِنْ حرف جار قَبْلِ اسم ظرف زمان۔ مجرور۔ مضاف، اَنْ مصدریہ۔ نَبْرَاَهَا ماضی جمع متکلم۔ بَرْءٌ (باب نصر) مصدر ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع مُصِيْبَةٍ ہے۔ مضاف الیہ۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ تمہاری جانوں پر مگر یہ کہ ہمارے پیدا کرنے سے پیشتر ہی وہ ایک کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوتی ہے۔
بَرْءٌ (باب نصر) بمعنی پیدا کرنا۔ نیست سے ہست میں لانا۔
اسی سے ہے اَلْبَارِئُ ۔ پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔
بُرْءٌ ۔ بَرَاءٌ ۔ تَبَرِّیٌ ۔ کسی مکروہ شے سے چھٹکارا حاصل کرنا۔ خلاصی پانا، بیزار ہونا۔
= اِنَّ ذٰلِكَ ۔ یعنی باوجود کثرت مصائب کے ان کو تفصیل کے ساتھ لوحِ محفوظ میں لکھ دینا اللہ کے لئے آسان ہے
= يَسِيْرٌ ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر، يُسْرٌ ۔ مصدر۔ آسان، سہل۔
۵۷ : ۲۳ = لِكَيْلَا تَاْسَوْا ۔ لام تعلیل کا۔ کَیْ ناصب فعل بمعنی اَنْ : کہ۔ لَا تَاْسَوْا مضارع منفی منصوب بوجہ عمل اَنْ) جمع مذکر حاضر، اَسًی (باب سمع) مصدر سے تاکہ تم غم نہ کرو۔
= عَلٰى مَا فَاتَكُمْ : مَا موصولہ ہے فَاتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ فَوْتٌ (باب نصر) مصدر۔ فَاتَهُ الْاَمْرُ کسی کام کا نہ ہونا اور ہاتھ سے نکل جانا۔ مَا فَاتَكُمْ جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔ جو تمہارے ہاتھ نہ آئے۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر
= وَلَا تَفْرَحُوْا ۔ واؤ عاطفہ، لَا تَفْرَحُوْا ۔ مضارع منفی منصوب بوجہ عمل اَنْ ۔ تاکہ تم نہ اتراؤ۔ جمع مذکر حاضر، اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔
= بِمَآ اٰتٰىكُمْ ، ب حرف جر۔ ما موصولہ اٰتٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِیْتَاءٌ ۔

(افعال) مصدر - اس نے دیا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

ترجمہ:

تاکہ جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس پر تم غم نہ کھاؤ اور جو اس (اللہ) نے تم کو دیا ہے اس پر اتراؤ نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ:

یہاں دنیا میں جو بھی رنج و راحت پیش آتا ہے سب نوشتۂ تقدیر ہے۔ جو مصیبتِ ارضی از قسمِ قحط، وبار یا بدامنی ہے یا جو مصیبت خود تمہاری ذات پر پڑتی ہے، مثلاً تنگدستی، اولاد و احباب کی فوتیدگی وغیرہ یہ سب زمین پر آنے سے پہلے یا تم پر وارد ہونے سے بیشتر دفتر قضاء و قدر میں تحریر ہوتی ہے۔ یہ تم کو اس لئے سنا دیا تاکہ تم کسی بات کے ہاتھ سے نکل جانے پر غم مت کرو۔ اور نہ کسی نعمت پر اتراؤ اور یہ سمجھ بیٹھو کہ یہ تمہاری محنت و تدبیر کا پھل ہے اور نہ بخل کرو۔

= كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ: كُلَّ لفظاً واحد ہے اور معنی کے لحاظ سے جمع۔ ہمیشہ مضاف استعمال ہوتا ہے نیز ملاحظہ ہو (۵۷ : ۱۰) متذکرہ بالا۔ مختال مضاف الیہ اسم فاعل واحد مذکر اِخْتِيَالٌ (افتعال) مصدر سے خیل مادہ۔ ناز سے چلنے والا۔ اترانے والا۔ مغرور۔ متکبر۔ فَخُورٍ مضاف الیہ۔ فَخْرٌ (باب فتح) مصدر سے۔ بڑا شیخی خور۔ بڑا اترانے والا۔ كُلَّ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔

ترجمہ:

خدا کسی اترانے والے اور شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔

۵۷ : ۲۴ = اَلَّذِيْنَ ...... بِالْبُخْلِ۔ یہ مُخْتَالٍ فَخُورٍ کی نعت میں ہے يَبْخَلُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ بُخْلٌ (باب سمع) مصدر سے جو بخل کرتے ہیں۔

بُخْلٌ کے معنی۔ بخل کرنا۔ کنجوسی کرنا۔ مال و متاع کو ایسی جگہ خرچ کرنے سے روک رکھنا جہاں خرچ کرنا چاہئے۔

بُخل کی دو قسمیں ہیں:۔

۱:۔ ایک یہ کہ خود مناسب جگہ خرچ نہ کرنا۔

۲:۔ دوسرے یہ کہ دوسروں کو اس خرچ کرنے سے بھی روک دینا۔ یہ اور بھی زیادہ قابلِ مذمت ہے

آیت ہذا میں دونوں قسم کے بخل مذکور ہیں۔

بُخْلٌ سے بَاخِلٌ بخل کرنے والا۔ اور بَخِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بخل کرنے والا جیسے الرَّاحِمُ (رحم کرنے والا) اور الرَّحِیْمُ (بہت رحم کرنے والا)

= وَمَنْ یَّتَوَلَّ، واؤ عاطفہ مَنْ شرطیہ۔ یَتَوَلَّ مضارع واحد مذکر غائب، تَوَلِّیٌ، (تَفَعُّلٌ) مصدر سے۔ اور جو منہ موڑے گا۔ اعراض کرے گا۔ یعنی جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اعراض کرے گا۔

= فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ فَ جواب شرط کے لئے ہے ھُوَ الْغَنِیُّ تو وہ اللہ اس کے اعراض سے (یعنی اس کے راہ میں خرچ نہ کرنے سے) بے پرواہ ہے۔

اَلْحَمِیْدُ۔ محمود فی ذاتہ۔ یعنی وہ بذاتہٖ مستحق حمد ہے کوئی اس کی حمد کرے یا نہ کرے

= بِالْبَیِّنٰتِ۔ روشن دلیلوں کے ساتھ۔ دلائل ومعجزات کے ساتھ۔

= وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الْکِتٰبَ۔ اور ان کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ حق کا باطل سے، عمل صالح کا عمل فاسد سے اور حلال کا حرام سے امتیاز ہو جائے۔

= وَالْمِیْزَانَ۔ اس کا عطف الکتٰب پر ہے۔ یعنی ہم نے ان رسولوں کے ساتھ میزان بھی اتارا۔ عدل وانصاف کے لئے۔

= لِیَقُوْمَ النَّاسُ: لام تعلیل کا ہے یہ جملہ علت ہے کتاب اللہ اور میزان کے نازل کرنے کی۔ قِسْطٌ بمعنی عدل وانصاف۔ والمعنٰی: لتقوم حیاتھم فیما بینھم علٰی اساس العدل۔ (ایسر التفاسیر) تاکہ ان کی باہمی زندگی عدل وانصاف کی بنیادوں پر قائم ہو سکے؛ تاکہ لوگ عدل کریں اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ (تفسیر مظہری)

= وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ: اور ہم نے لوہا (بھی) اتارا۔ لوہے کے نازل کرنے سے مراد ہے اس کا پیدا کرنا کہ زمین میں سے کانوں سے برآمد کیا جاتا ہے۔

= فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ: میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الحدید ہے۔ بَاْسٌ شَدِیْدٌ موصوف وصفت۔ بَاْسٌ بمعنی لڑائی۔ دبدبہ۔ سختی، جنگ کی شدت، اس میں شدید ہیبت ہے جنگ کی سختی ہے، کیونکہ جنگ میں شدت آلاتِ حرب سے ہی پیدا ہوتی ہے اور آلاتِ حرب لوہے سے بنائے جاتے ہیں۔

وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور اس میں لوگوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ مثلاً آلات صنعت وحرفت وغیرہ۔

فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۔ یہ جملہ حدید سے حال ہے۔ اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت جنگ کے سامان اور لوگوں کے فائدے ہیں ۔

= وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ اس کا عطف جملہ محذوف پر ہے : عبارت تقدیر کلام کچھ یوں ہے :۔
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ (لیستعملوہ)

وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ : اور ہم نے لوہا پیدا کیا۔ تاکہ وہ (یعنی لوگ) اسے استعمال کریں اور تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کون اس کی اور اس کے رسول کی غائبانہ مدد کرتا ہے۔

لِیَعْلَمَ لام تعلیل کا ہے یہ جملہ علت ہے لوہا پیدا کرنے کی : یَعْلَمَ مضارع منصوب بوجہ عمل لام تعلیل کے

= بِالْغَیْبِ ۔ یَنْصُرُ کے فاعل سے حال ہے۔

= اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ : جملہ معترضہ ہے۔ ماقبل کی تائید کے لئے لایا گیا ہے۔
یعنی دراصل اللہ کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے وہ خود قویّ عزیز ہے ، یہ جو فرمایا۔
لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ۔ یہ محض امتحان لینے کے لئے ہے کہ کون دین اسلام کی بقاء و اشاعت کے لئے کہاں تک کوشش کرتا ہے ۔

قَوِیٌّ ۔ قُوَّةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے ۔ زبردست ، بڑی قوت والا ۔
عَزِیْزٌ : عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ غالب ، زبردست ، گرامی قدر۔

۵۷ : ۲۶ = جَعَلْنَا : ماضی جمع متکلم ۔ جَعْلٌ (باب فتح) مصدر سے۔ بمعنی ہم نے رکھا ہم نے بنایا۔ ہم نے ٹھیرایا ۔ ہم نے کیا ۔ ہم نے مقرر کیا ۔

امام راغب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں :۔

جَعَلَ ایسا لفظ ہے جو تمام افعال کے لئے عام ہے ۔ یہ فَعَلَ ، صَنَعَ اور اس قسم کے عام الفاظ سے اَعَمّ ہے ۔

= ذُرِّیَّتِهِمَا ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ذُرِّیَّة اولاد ۔ هِمَا ضمیر تثنیہ مؤنث / مذکر غائب ان دونوں کی اولاد ۔

آیت کا ترجمہ ہے ۔

اور ہم نے (حضرت) نوح (حضرت) ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ اور ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے کو (وقتاً فوقتاً جاری) رکھا۔
(ترجمہ فتح محمد جالندہری)

کتاب مثلاً توریت (حضرت موسیٰ پر) انجیل (حضرت عیسیٰ پر) زبور (حضرت داؤد پر)
= فَمِنْهُمْ : پس ان میں سے بعض، مِنْ تبعیضیہ ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ذُرِّيَّتِهِمَا ہے (ان دونوں کی اولاد ہے) یا وہ لوگ جن کی ہدایت کے لئے پیغمبروں کو بھیجا گیا تھا۔
= مُهْتَدٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اھتداء (افتعال) مصدر۔ ھُدًی مادہ۔ ہدایت پانے والے۔ ہدایت یافتہ۔
= فٰسِقُوْنَ اسم فاعل واحد مذکر۔ فِسْقٌ (باب ضرب ونصر) مصدر بدکردار۔ راستی سے نکل جانے والے۔ اللہ کے نافرمان۔ شریعت کی اصطلاح میں: حدودِ شریعت سے نکل جانے والے۔
۵۷ : ۲۷ = ثُمَّ ۔ پھر (تراخی فی الوقت)
= قَفَّيْنَا ۔ ماضی جمع متکلم۔ تَقْفِيَةٌ (تفعیل) مصدر بمعنی پیچھے بھیجنا۔ پیچھے کہہ دینا۔ اس کا مادہ قَفَا ہے۔ قُفَا کے معنی گردن اور سر کا پچھلا حصّہ (گدی) قُفُوٌّ، قُفُوٌّ کے معنی کسی کے پیچھے چلنا۔ پیروی کرنا۔ اس معنی میں مجرّد (باب نصر) سے مستعمل ہے۔
تَقْفِيَةٌ دو مفعول چاہتا ہے۔ دونوں مفعولوں پر کبھی حرفِ جرّ نہیں ہوتا۔ جیسے کہ ... قَفَيْتُ زَيْدًا عَمْرًا ۔ میں نے زید کو عمر کے پیچھے بھیجا۔
کبھی مفعول دوئم پر ب آتا ہے۔ جیسے کہ آیت ہذا میں: ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا، ہم نے ان کے قدموں کے نشان پر (یعنی بالکل ان کے پیچھے پیچھے) اپنے رسول بھیجے
اور کبھی مفعول اول حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۔ ہم نے (پیغمبروں کے پیچھے) عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ آیت زیر غور۔
= اٰثَارِهِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اٰثَارٌ جمع ہے اَثَرٌ کی، نقش قدم۔ اُن کے نشانات قدم۔ اُن کے نشانات،
= وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۔ واؤ عاطفہ جَعَلْنَا ماضی جمع متکلم فِىْ حرفِ جار اَلَّذِيْنَ اسم موصول۔ جمع مذکر۔ اِتَّبَعُوْا ماضی جمع مذکر غائب صلہ اپنے موصول کا۔ دونوں مل کر مضاف الیہ۔ قُلُوْبِ مضاف کے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور اِتَّبَعُوْهُ میں ہٗ ضمیر مفعول فعل اتبعوا کی۔ رَاْفَةً ورَحْمَةً : ہر دو مفعول فعل جَعَلْنَا کے۔ ترجمہ:
اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں اس کی (حضرت عیسیٰ کی) پیروی کی نرمی اور مہربانی

رکھ دی۔

= وَرَھْبَانِیَّۃَ نِ ابْتَدَعُوْھَا۔ اور رھبانیۃ اُسے انہوں نے خود ایجاد کرلیا تھا۔ ای وابتدعوا رھبانیۃ۔ (رُوح المعانی)

= مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ۔ ہم نے اُسے (یعنی رہبانیۃ کو) ان پر واجب نہیں کیا تھا۔ یہ جملہ مستانفہ ہے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب : رھبانیۃ کے لئے ہے۔ اور ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب حضرت علیٰی کے پیروکاروں کے لئے ہے (الذین اتبعوہُ)

کتب علٰی۔ فرض کرنا۔ واجب ٹھہرانا۔

= اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰہِ۔ یہ استثناء منقطع ہے بلکہ طلب رضائے الٰہی کو ہم نے واجب کیا تھا۔

اِبْتِغَاءٌ (افتعال) کے وزن پر مصدر ہے۔ تلاش کرنا۔ چاہنا۔

رِضْوَانٌ رَضِیَ یَرْضٰی کا مصدر ہے۔ رضا مندی۔ خوشنودی۔

رَھْبَانِیَّۃَ۔ رَھِبَ یَرْھَبُ رَھْبٌ (باب سمع) کا مصدر سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب خوف اور ڈر ہے۔ یعنی وہ مسلک یا طرز زندگی جو خوف اور ڈر پر مبنی ہو۔

امام راغبؒ کے مطابق اس کا مطلب ہے:۔

فرطِ خوف سے عبادات وریاضات میں حد درجہ غلو کرنا۔

علامہ پانی پتیؒ کے نزدیک رہبانیت ہے انتہائی عبادت وریاضت۔ لوگوں سے قطع تعلق، مرغوبات وخواہشات کا ترک اور اس حد تک ترک کہ مُباح کو بھی چھوڑ دیا جائے دن بھر روزہ۔ رات بھر عبادت، نکاح سے لاتعلقی، دائمی تجرّد۔

لسان العرب میں ہے:۔

رہبانیت: دنیا کے مشاغل کو ترک کردینا۔ اس کی لذتوں کو نظر انداز کردینا۔ اہل دنیا سے عزلت گزینی۔ اپنے آپ کو طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا کردینا۔ ان میں سے بعض لوگ اپنے آپ کو خصّی کردیا کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کردیتے تھے۔

= فَمَا رَعَوْھَا حَقَّ رِعَایَتِھَا۔ مَا نافیہ ہے۔ رَعَوْا ماضی جمع مذکر غائب رِعَایَۃٌ (باب فتح) مصدر سے۔ بمعنی نباہ کرنا۔ دھیان کرنا۔ نگہداشت کرنا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع رھبانیۃ ہے۔

پھر وہ نباہ نہ سکے جیسا کہ اس کے نباہنے کا حق تھا۔

= فَاٰتَیْنَا۔ ف پس اٰتَیْنَا ماضی جمع متکلم اِیْتَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ہم نے دیا۔ ہم نے بخشا۔ ہم نے عطا کیا۔

= اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ جولوگ ایمان لائے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام پر صحیح طور پر ایمان لائے۔ اور رہبانیت کے تقاضوں کو پورا کیا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وصیت کے مطابق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مفعول ہے اٰتَیْنَا کا۔

= مِنْھُمْ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب کا مرجع وہ لوگ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اتباع کا دعویٰ کرتے تھے۔

= اَجْرَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا اجر۔

= وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ہ اور ان میں سے اکثر فاسق وفاجر تھے۔کہ انہوں نے ترکِ دنیا کو حصول مال وجاہ کا ذریعہ بنالیا۔ راہِ اعتدال سے بھٹک گئے۔ اور فسق و فجور کی غلاظتوں میں ڈوب گئے۔

= یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ۔

اٰمَنُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اَلَّذِیْنَ ہے اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (حضرت موسیٰ اور حضرتِ عیسٰی علیہما السلام پر)

اِتَّقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم ڈرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو وَاٰمِنُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِیْمَانٌ (افعال) مصدر، تم ایمان لاؤ بِرَسُوْلِهٖ اس کے رسول پر (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) یہ جملہ امر ہے۔ جواب امر میں فرمایا۔

= یُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ۔ وہ تم کو اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے عطا کرے گا۔

ایک اجر حضرت عیسٰیؑ پر ایمان لانے کا اور دوسرا اجر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لانے کا۔

كِفْلَيْنِ۔ دو حصے۔ كِفْلٌ واحد۔ كِفْلٌ اس حصہ اور نصیب کو کہتے ہیں جو کافی ہو" (یعنی جو ماسوا سے بے نیاز کردے) یہاں مراد دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

= وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ۔ اور تم کو ایسا نور دے گا جو کہ اس کی روشنی میں تم چلوگے۔

= وَ يَغْفِرْ لَكُمْ اور تم کو بخش دے گا۔

يُؤْتِ ۔ يَجْعَلْ ۔ يَغْفِرْ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر ہیں ۔

۵۷: ۲۹ = لِئَلَّا يَعْلَمَ: میں لَا نافیہ زائدہ ہے معنی ہے لِيَعْلَمَ۔ لام علّت کا ہے یعنی یہ دوہرا ثواب، یہ نور کی عطائیگی اور یہ بخشش اس لئے ہے تاکہ اہل کتاب (اچھی طرح) جان لیں

اَلَّا مرکب ہے اَنْ مصدریہ اور لَا نافیہ سے ۔ کہ نہیں۔

= يَقْدِرُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب قُدْرَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ قدرت نہیں رکھتے۔

= وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ۔ جملہ کا عطف اَلَّا يَقْدِرُوْنَ پر ہے اَنَّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اَلْفَضْلَ اسم اَنَّ بِيَدِ اللّٰهِ خبر۔

= يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اَنَّ کی خبر ثانی۔

= وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے ۔ جملہ معترضہ ہے

مضمونِ ما قبل کی تائید کے لئے لایا گیا ہے ؛

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (۲۸)

اَلْمُجَادَلَۃُ ، اَلْحَشْرُ ، اَلْمُمْتَحِنَۃُ ،
اَلصَّفُ ، اَلْجُمُعَۃُ ، اَلْمُنٰفِقُوْنَ ،
اَلتَّغَابُنُ ، اَلطَّلَاقُ ، اَلتَّحْرِیْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۵۸) المجادلۃ مَدَنِیَّۃٌ ۲۲

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا

۵۸ : ۱ == قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ، قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کا معنی دیتا ہے اور ماضی کے ساتھ ہی تقریب کا فائدہ بھی دیتا ہے یعنی اس کو زمانۂ حال کے قریب بنا دیتا ہے۔

بے شک اللہ نے سن لیا ہے (قول کو)

== قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ ، قَوْلَ مفعول فعل سَمِعَ کا اَلَّتِیْ اسم موصول واحد مؤنث تُجَادِلُ فعل مضارع واحد مؤنث غائب۔ مُجَادَلَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ جھگڑا کرنا۔ باہم جھگڑنا۔ كَ ضمیر واحد مؤنث حاضر ، — صلہ ۔ موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر مضاف الیہ اس عورت کا قول جو آپ سے تکرار کر رہی تھی۔

== فِیْ زَوْجِهَا ۔ اپنے خاوند کے بارے میں۔

== وَ تَشْتَكِیْ واؤ عاطفہ ، تَشْتَكِیْ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ معطوف ، جس کا عطف تجادلك پر ہے۔ وقیل حال من فاعلہ ای تجادلك وھی متضرعۃ الی اللّٰہ تعالٰی (۱۲ تفسیر حقانی)

اِشْتِكَاءٌ (افتعال) مصدر بمعنی گلہ شکوہ کرنا۔ شکایت کرنا ۔ وَتَشْتَكِیْ اِلَی اللّٰهِ تعالٰی اور وہ اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔

جملہ حالیہ بھی ہو سکتا ہے۔

== وَ اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۔ جملہ سابقہ کی طرح یہ جملہ بھی حالیہ بھی ہو سکتا ہے۔

تَحَاوُرَ کُمَا : مضاف مضاف الیہ۔ تم دونوں کو باہم سوال وجواب، تم دونوں کی باہم گفتگو۔
تَحَاوُرٌ (تفاعُلٌ) مصدر ہے۔ کُمَا تثنیہ مذکر حاضر۔ تم دونوں کی۔
= اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ : یہ ما قبل کی تعلیل ہے کیونکہ بے شک وہ سمیع وبصیر ہے۔
سَمِیْعٌ سَمْعٌ سے۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کی سماعت ہر شے پر حاوی ہے
بَصِیْرٌ بمعنی فَاعِلٌ بروزن فعیل۔ دیکھنے والا۔
۲:۲۸ = اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِنْ نِّسَآئِھِمْ۔ موصول وصلہ مل کر مبتدا۔
مَا ھُنَّ اُمَّھَاتِھِمْ۔ مبتدا کی خبر۔ بکسر التاء علی انہ خبر او بضمہا علی اللغۃ التمیمیۃ ۱۲ (تفسیر حقانی)
مَا نافیہ حجازی استعمال ہوا۔ لیس کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے
یُظٰھِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ظَھْرٌ مادہ سے۔ بمعنی پشت سے۔ باب مفاعلہ سے
منجملہ دیگر معانی کے ایک یہ بھی ہے کہ:۔
مرد عورت سے کہے کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ۔ (تو میرے لئے ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت) اس کو مرد کا عورت سے ظہار کرنا کہتے ہیں۔
بعض کے نزدیک مرد کا عورت سے ظہار کرنا ظہر بمعنی پشت سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ ظہر بمعنی عُلُوٌّ سے لیا گیا ہے جس سے مراد چڑھنا ہے یعنی مرد جو اپنی بیوی پر چڑھتا ہے اس کو اپنی ماں پر چڑھنے سے تشبیہ دے رہا ہے زمانہ جاہلیت میں ایسا کرنا سخت طلاق کے مترادف تھا۔ اور مرد کے ایسا کہنے سے طلاق ہو جاتی تھی۔
شروع زمانہ اسلام میں بھی اس کو طلاق ہی قرار دیا جاتا تھا۔ لیکن سورۃ مجادلہ کی ابتدائی آیات (۱۔ تا ۶۔) نازل ہونے پر اس کی شرعی صورت یہ ہو گئی کہ ظہار کرنے سے بیوی مرد پر حرام ہو جاتی تاآنکہ اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے اس ظہار سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔
یُظٰھِرُوْنَ۔ وہ ظہار کرتے ہیں۔
مِنْکُمْ۔ تم میں سے۔ توبیخ للعرب لانہ کان من ایمان اھل جاھلیتھم دون سائر الامم (مدارک التنزیل) یہ عربوں کے لئے بطور ملامت ہے کیونکہ دوسری امتوں سے الگ یہ (ظہار کرنا) خاصۃً زمانہ جاہلیت میں ان کے ایمان میں سے تھا۔
= اِنْ اُمَّھَاتُھُمْ اِنْ نافیہ ہے۔ امھاتھم مضاف مضاف الیہ۔ وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔
= اِلَّا الّٰٓئِیْ۔ اِلَّا حرف استثناء اَلّٰٓئِیْ اسم موصول جمع مؤنث۔ وَلَدْنَھُمْ صلہ

وَلَدْنَ ماضی جمع مؤنث غائب وَلَادَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

ترجمہ:۔

نہیں ہیں ان کی مائیں مگر وہ جنہوں نے ان کو جنا ہے۔

== لَیَقُوْلُوْنَ۔ لام تاکید کا ہے یَقُوْلُوْنَ جمع مذکر غائب۔ وہ کہتے ہیں۔

== مُنْکَرًا۔ اسم مفعول۔ بری بات۔ وَزُوْرًا۔ واؤ عاطفہ زُوْرًا زُوْرٌ اور اِزْوِرَارٌ سے ہے جس کے معنی انحراف کے ہیں۔ چونکہ جھوٹ بولنا حق سے منحرف ہونا ہے اس لئے اس کو زُوْرٌ کہا جاتا ہے۔ زُوْرًا مفعول ثانی ہے یَقُوْلُوْنَ کا۔

بے شک یہ لوگ بہت بُری بات اور جھوٹ کہتے ہیں۔

== عَفُوٌّ بہت معاف کرنے والا۔ خداوند تعالیٰ کا اسم صفت عَفْوٌ (باب نصر) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

== غَفُوْرٌ بہت بخشنے والا۔ غُفْرَانٌ (باب نصر) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے

۵۸: ۳ == وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ مبتدا۔ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ۔ ای فعلیھم تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ خبر۔

== ثُمَّ۔ تراخی مدت کے لئے۔ پھر۔ کچھ مدت کے بعد۔

== یَعُوْدُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب عَوْدٌ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ لوٹیں۔ وہ رجوع کریں۔ عَوْدٌ لِمَا قَالُوْا کے علماء نے مختلف معانی لئے ہیں۔

۱:۔ بعض کے نزدیک لام بمعنی عَنْ ہے یعنی اپنے پہلے قول سے لوٹ جاتے ہیں۔ یعنی حرام کر لینے کے قول سے لوٹ کر حلت کے خواستگار ہوتے ہیں۔

۲:۔ بیضاوی رح نے لکھا ہے لام بمعنی اِلٰی ہے یعنی اپنے قول کی تلافی کر طرف لوٹ آتے ہیں

۳:۔ فراء نے کہا ہے کہ لام بمعنی فِیْ ہے عَادَ فُلَانٌ لِمَا قَالَ کے دو معنی ہیں۔ فلاں شخص اپنی کی ہوئی بات میں لوٹ آیا، یا کہی ہوئی بات کے خلاف کرنے لگا اور اس کو توڑنے لگا۔

۴:۔ ثعلب نے کہا ہے کہ:۔ جس کو انہوں نے حرام کر لیا تھا اس کو حلال کرنے کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

مَا قَالُوْا سے مراد ہوگی وہ بات جس کے لئے لفظ ظہار کہا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَنَرِثُہٗ مَا یَقُوْلُ (۱۹: ۸۰) یہاں یَقُوْلُ سے مراد کہنا نہیں ہے بلکہ وہ مال مراد

ہے جس کے متعلق وہ کہتا ہے۔

اس میں اور بھی اقوال ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو کام انہوں نے کیا تھا اس پر پشیمان ہو کر پہلی حالت کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں۔

علامہ پانی پتی رح نے ترجمہ کیا ہے:۔

اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں۔ پھر اپنی کی ہوئی بات کی تلافی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے ذمے ایک بردہ آزاد کرنا ہے۔

تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مضاف مضاف الیہ۔ **تَحْرِيْرٌ** بروزن تفعیل مصدر ہے آزاد کرنا۔

رَقَبَةٍ گردن۔ جان۔ غلام، رَقَبَۃٌ اصل میں گردن کا نام ہے پھر جملہ بدن انسانی کے لئے استعمال ہونے لگا اور عرف عام میں یہ غلاموں کا نام پڑ گیا جس طرح کہ الفاظ رَاسٌ ظَھْرٌ کا استعمال سواریوں کے لئے کیا جانے لگا۔ رَقَبَۃٌ کی جمع رِقَابٌ ہے:۔

= مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا۔ قَبْلِ مضاف اَنْ مصدریہ یَتَمَآسَّا مضارع تثنیہ مذکر غائب۔ تَمَاسٌّ (تفاعلٌ) مصدر۔ مَسٌّ مادہ۔ دونوں کے ایک دوسرے کو مس کرنے سے پہلے:

امام شافعی کے نزدیک یہاں مس کرنے سے مراد ہے جماع کرنا۔ اور امام اعظم کے نزدیک ہر قسم کا لگاؤ مراد ہے۔ جماع ہو یا صرف ہاتھ سے چھونا۔ یا باشتہار صنفی شرمگاہ کو دیکھنا

= ذٰلِكُمْ، مبتدا۔ ذَا اسم اشارہ ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر خطاب کے لئے ہے بمعنی یہ۔ یہی۔ مراد ذٰلِكُمْ سے کفارہ کا حکم ہے۔ کُمْ سے خطاب نزول آیت کے وقت حاضر مومنوں سے ہے یا۔ ان سے اور امت کے سارے مومنین سے ہے۔

= تُوْعَظُوْنَ بِهٖ: خبرہ واللام فی لما قالوا متعلق بیعودون وما مصدریۃ ویمکن ان تجعل بمعنی الذی ونکرۃ موصوفۃ، وقیل اللام بمعنی فی۔ وقیل بمعنی الی وقیل فی الکلام تقدیم وتاخیر۔ تقدیرہ ثم یعودون فعلیھم تحریر رقبۃ لما لما قالوا فصیام شھرین ای فعلیہ صیام شھرین۔ ۱۲ (حقانی)

تُوْعَظُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، وَعْظٌ (باب ضرب) مصدر۔ بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب حکم کفارہ کے لئے ہے۔ اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے۔

۵۸: ۴ = فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ، فَ تعقیب کا ہے مَنْ موصولہ، لَمْ يَجِدْ صلہ۔ اس کا مفعول محذوف ہے ای فمن لم یجد رقبۃً۔ پھر جس کو غلام میسر نہ ہو۔

= فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ای فعلیہ صیام شہرین متتابعین۔ تو اس کے ذمہ لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں۔

ف تعقیب کا ہے صِيَامُ مضاف شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔

مُتَتَابِعَيْنِ: اسم فاعل تثنیہ مذکر تَتَابُعٌ (تفاعل) مصدر سے۔ بمعنی پے درپے لگاتار۔

شَهْرَيْنِ، دو مہینے، شَهْرٌ سے تثنیہ کا صیغہ۔

= فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ۔ ای فمن لم یستطع صیام شہرین متتابعین۔ پھر جو طاقت نہ رکھے دو مہینوں کے لگاتار روزوں کی۔

= فَاِطْعَامُ۔ ای فعلیہ اطعام ستین مسکینا۔ تو اس کے ذمہ ہے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

= وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: كٰفِرِيْنَ: ای الذین یتعدونھا ولا یعملون بھا واطلق الکافر علی متعدی الحدود تغلیظا بزجرہ ونظیر ذٰلِكَ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (۳:۹۷) یعنی وہ لوگ جو حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے ان لوگوں کو کافر اس لئے کہا گیا ہے کہ ان کو سختی سے باز رکھا جائے جس طرح ومن کفر.... میں کفر سے مراد حقیقی کفر نہیں بلکہ زجر وتوبیخ کے لئے انکار کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (روح المعانی، ضیاء القرآن)

= تِلْكَ اسم اشارہ ہے مفرد مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے (یہاں جمع کے لئے آیا ہے) اصل میں اسم اشارہ تِیْ ہے لام اس پر زیادہ کیا گیا ہے كَ حرف خطاب ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ سے مراد احکام مذکورہ ہیں (یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔

ذٰلِكَ۔ یہ۔ اسم اشارہ ہے۔ واحد مذکر، یعنی یہ کفارہ کا متبادل حکم:

ومحلہ النصب بفعل معلل بقولہ لِتُؤْمِنُوْا۔ اوالرفع علی الابتداء (تفسیر حقانی)

= لِتُؤْمِنُوْا۔ لام تعلیل کا ہے تُؤْمِنُوْا اصل میں تُؤْمِنُوْنَ تھا۔ لام علت کے عمل سے نون گر گیا ۔۔۔ (یہ حکم اس لئے بیان کیا گیا کہ تم اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لے آؤ)

یہاں ایمان سے مراد احکام شرعیہ پر عمل ہے جیسے کہ آیت وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ (۲ : ۱۴۳) میں ایمان سے مراد نماز ہے۔

۵۸ : ۵ = يُحَادُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مُحَادَّةٌ (مفاعلۃ) مصدر سے وہ مخالفت کرتے ہیں۔

= كُبِتُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ كَبْتٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی زمین پر گرادینا۔ دشمن کو ذلیل وخوار کرنا۔ وہ ذلیل کئے جائیں گے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَائِبِيْنَ (۳ : ۲۷) (یہ خدا نے) اس لئے (کیا) کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انہیں ذلیل و مغلوب کردے۔ کہ (جیسے آئے تھے ویسے ہی) ناکام واپس جائیں۔

= يَوْمَ : اُذْكُرْ فعل محذوف کا مفعول ہے۔ یاد کرجس دن۔

= يَبْعَثُهُمْ : مضارع واحد مذکر غائب بَعْثٌ (باب فتح) مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ (جس دن) وہ ان کو اٹھائے گا۔ (یعنی دوبارہ زندہ کرکے ان کو اٹھا کھڑا کرے گا قیامت کے دن)

= يُنَبِّئُهُمْ مضارع واحد مذکر غائب تَنْبِئَةٌ (تفعیل) مصدر، وہ بتادے گا۔ وہ خبر دیدے گا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

= اَحْصٰهُ اللّٰهُ۔ اَحْصٰى ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِحْصَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی شمار کرنا۔ گننا۔ محفوظ کرلینا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَا عَمِلُوْا ہے اِحْصَاءٌ (افعال) حَصَا سے مشتق ہے جس کے معنی کنکری کے ہیں۔ چونکہ عرب شمار کے لئے کنکریوں کا استعمال کرتے تھے اس لئے شمار کرنے اور محفوظ کرنے کے لئے اِحْصَاءٌ بولا جانے لگا۔

اَحْصٰى افعل التفضیل کا صیغہ بھی ہے بمعنی خوب گننے والا۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَاَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْا اَمَدًا (۱۸ : ۱۲) دونوں جماعتوں میں سے ان کے غار میں رہنے کی مدت کو بہتر کون جاننے والا ہے۔

= وَنَسُوْهُ جملہ حالیہ ہے جبکہ وہ اسے بھلا چکے تھے۔

= وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ: جملہ اعتراض تذییلی ہے اللہ تعالیٰ کا ان کے

اعمال کو بخوبی گن کر محفوظ کر لینے کی تائید میں لایا گیا ہے شَهِيْدٌ بمعنی شاہد یعنی وہ ہر شے پر مطلع ہے کوئی شے اس سے غائب نہیں۔

۵۸: ۷ = اَلَمْ تَرَ، ہمزہ استفہامیہ ہے لَمْ تَرَ مضارع نفی حجد بلم (مجزوم) بمعنی اَلَمْ تَعْلَمْ کیا تو نہیں جانتا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

= مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ، مَا ہر دو جگہ موصولہ ہے یعنی آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے کلی ہے یا جزئی سب سے اللہ تعالیٰ واقف ہے۔

= مَا يَكُوْنُ : میں مَا نافیہ ہے يَكُوْنُ یہاں فعل تامہ ہے۔ اس کو خبر کی ضرورت نہیں ہے نہیں ہوتا ہے۔

جملۃ مستانفۃ مقررۃ لما قبلھا عن سعۃ علمہ یکون من کان التامۃ و قرئ تکون من التاء اعتبارًا التانیث النحوی وان کان غیر حقیقی ۱۲ (حقانی)

= مِنْ نَّجْوٰى ۔ میں مِنْ زائدہ ہے نجوٰی اسم نکرہ مضاف ثَلٰثَةٍ مضاف الیہ نَجْوٰى سرگوشی راز کی بات کرنا۔ کانا پھوسی۔ تَنَاجِي کا اسم مصدر ہے۔

بقول زجاج نحوی کے نَجْوٰى نَجْوَةٌ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ اونچی زمین جو دوسری زمینوں سے ممتاز ہو۔

آہستہ اور راز سے کہی ہوئی بات بھی چونکہ غیر کے سننے سے محفوظ ہو جاتی ہے اس لئے وہ نجوٰی کے مشابہ ہے کہ وہ آس پاس کی زمینوں سے جدا ہوتی ہے۔

نجوٰی کا استعمال بطور صفت بھی ہوتا ہے جیسے قَوْمٌ نَجْوٰى. سرگوشی کرنے والے لوگ۔ قرآن مجید میں ہے وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى (۱۷: ۴۷) اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں (قاموس القرآن)

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ: کہیں نہیں ہوتی سرگوشی تین کی۔

= اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ: مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے۔

= وَلَا خَمْسَةٍ: ای ولا نَجْوٰى خَمْسَةٍ (اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ) اور کہیں نہیں ہوتی سرگوشی پانچ کی کہ وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔

= وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ، اور خواہ اس سے کم کی سرگوشی ہو۔ یعنی تین سے کم کی۔

= وَلَآ اَكْثَرَ یا (اس سے) زیادہ کی یعنی پانچ سے زیادہ کی۔

معطوف علی العدد و یقرأ بالرفع علی الابتداء او منصوب علی ان لا لنفی الجنس ۱۲ (حقانی)

== اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ: مگر وہ (اللہ) ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کو ان کے مشورے کی خبر ہوتی ہے۔

۵۸ : ۸ == نُھُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب نَھْیٌ (باب فتح) مصدر۔ ان کو منع کیا گیا۔ وہ روکے گئے۔ نَھْی عَنْ کے صلہ کے ساتھ بمعنی روکنا۔ منع کرنا۔

== یَتَنٰجَوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب۔ تَنَاجِیٌ (تفاعل) مصدر۔ وہ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں۔ مُنَاجَاۃٌ (مفاعلۃ) چپکے چپکے کان میں بات کہنا۔ اللہ سے اپنی دلی مراد عرض کرنا۔

== اَلْعُدْوَانِ (ظلم و ستم) زیادتی۔ یہ عَدَا یَعْدُوْا کا مصدر ہے جو باب نصر سے آتا ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔

وہ عُدوان کہ جس کی ابتدار کرنی ممنوع ہے وہ اس آیت میں مراد ہے۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(۵:۲) اور آپس میں مدد کرو نیک کام اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر۔ لیکن جو عدوان کہ بدلہ کے طور پر ہو اور جس کا اُس شخص کے ساتھ برتنا روا ہے کہ جو اس کی پہل کر چکا ہے۔ وہ اس آیت میں مراد ہے:

فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ: تو زیادتی نہیں مگر بے انصاف لوگوں پر۔

بعض علماء سے نقل ہے کہ عُدْوَانُ کے معنی ہیں کہ بُری طرح حد سے بڑھ جانا۔ خواہ یہ بات قوت (استعداد) میں ہو یا فعل میں یا حال میں۔ اور اسی معنی میں ارشاد ہے۔

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا (۴ : ۳۰) اور جو کوئی یہ کام کرے زیادتی سے تو ہم ڈالیں گے اس کو آگ میں۔

== مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ رسول کی نافرمانی۔ مَعْصِيَۃ مصدر میمی ہے اور اسم ہے۔ نافرمانی کرنا۔ نافرمانی۔ عِصْیَانٌ بھی مصدر ہے (باب ضرب) عَصَا۔ لاٹھی۔ عِصْیَانٌ کا ماخذ عَصَا ہی ہے۔ جس کے پاس لاٹھی (قوت) ہوتی ہے وہ دوسرے کی نافرمانی کرتا ہی ہے۔ گویا عصیان کے معنی ہوتے۔ لاٹھی کے بل پر کسی کی نافرمانی کرنا۔ توسیع استعمال کے بعد نافرمانی کو عصیان کہا جانے لگا۔

آیت کا ترجمہ ہوگا۔ کیا آپ نے (اے رسول) ان کو نہیں دیکھا کہ جن کو کانا پھوسی

سے منع کردیا تھا۔ پھر بھی وہ اس سے باز نہیں آتے اور گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے لئے مخفی مشورے کرتے ہیں۔ (ترجمہ تفسیر حقانی)

= وَاِذَا واوَ عاطفہ، اِذَا ظرف زمان۔ جب

= حَیَّوْکَ۔ حَیَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَحِیَّۃٌ (تفعیل) مصدر۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، انہوں نے تجھ کو سلام کیا۔ وہ تجھ کو سلام کرتے ہیں۔ (ح ی ی حروفِ مادہ)

= لَمْ یُحَیِّکَ۔ لَمْ یُحَیِّ مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ اس نے تجھ کو (ان کلمات سے) سلام نہ کیا۔

بِمَا میں مَا موصولہ اور بِہٖ میں ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع مَا موصولہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جب کفار آپ سے ملتے ہیں تو ایسے کلمات سے آپ کو دعا سلام کرتے ہیں کہ جن سے اللہ سلام نہیں بھیجتا۔ مثلاً السلام علیکُم کی بجائے اَلسَّامُ علیکم کہنا جس کے معنی ہیں تم پر اللہ کی مار ہو۔

= فِیْ اَنْفُسِھِمْ۔ فِیْ حرف جر۔ اَنْفُسِھِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، اپنے دلوں میں۔ یا فِیْ مَا بَیْنَھُمْ۔ آپس میں۔

= لَوْلَا: ای ھَلْ لَا کیوں نہیں۔

= حَسْبُھُمْ۔ ان کو بس ہے، ان کو کافی ہے۔ حَسْبُ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔

= یَصْلَوْنَھَا، یَصْلَوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ صَلْیٌ (باب سمع) مصدر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ کا مرجع جہنم ہے۔ جس میں وہ داخل ہوں گے۔ یا یَصْطَلُوْنَ بِھَا۔ وہ اس میں جلیں گے۔

= فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ۔ فَ۔ پس، پھر۔ بِئْسَ فعل ذم ہے۔ اس کی گردان نہیں آتی بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا۔ بروزن فَعِلَ (سمع) سے۔ عین کلمہ کی اتباع میں اس کے فار کلمہ کو کسرہ دیا گیا۔ پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کردیا گیا۔ بِئْسَ ہو گیا۔ بِئْسَ بُرا ہے۔

اَلْمَصِیْرُ: صَیْرٌ سے اسم ظرف و مصدر میمی۔ لوٹنے کی جگہ۔ لوٹنا۔ یہاں بطور ظرف مستعمل ہے

۵۸: ۹ = اِذَا تَنَاجَیْتُمْ، اِذَا شرطیہ ہے یا اسم ظرف زمان، ہے، ماضی

جمع مذکر حاضر، تَنَاجِیْ (تفاعُلٌ) مصدر۔ تم نے سرگوشی کی۔ یا جب تم سرگوشی کرو۔
= فَلَا تَتَنَاجَوْا۔ ف جواب شرط کے لئے۔ لَا تَتَنَاجَوْا فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر، (تو تم) سرگوشی مت کرو۔ کانا پھوسی نہ کرو، تَنَاجِیْ (تفاعل) مصدر
= تَنَاجَوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر، تم سرگوشی کیا کرو۔ یہاں نجویٰ سے مراد مشورہ ہے یعنی جب رازدارانہ بات کرنا ہی ہو تو نیکی اور پرہیزگاری کے متعلق مشورہ کیا کرو۔
= اَلْبِرّ: مصدر ہے بمعنی نیکی کرنا۔ بھلائی کرنا۔ نیکوکاری۔ اعتقادی وعملی دونوں قسم کی نیکیاں اس میں شامل ہیں۔
= اَلتَّقْوٰی۔ پرہیزگاری۔ بچنا۔ تقویٰ اسم ہے اِتَّقٰی سے۔ لغت میں تو تقویٰ کے معنی ہیں نفس کو اس چیز سے بچانا اور حفاظت میں رکھنا کہ جس کا خوف ہو۔ لیکن کبھی کبھی خوف کو تقویٰ سے اور تقویٰ کو خوف سے بھی موسوم کر لیتے ہیں۔ جس طرح کہ سبب بول کر مسبب اور مسبب بول کر سبب مراد لے لیتے ہیں۔
اور عُرفِ شرع میں تقویٰ نفس کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام ہے جو گناہ کی طرف لیجائے۔
= اِتَّقُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر، اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم ڈرو۔ تم پرہیزگاری اختیار کرو، اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ تم اللہ سے ڈرو۔
= اَلَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ: اَلَّذِیْ اسم موصول۔ باقی جملہ اس کا صلہ۔ اِلَیْہِ اِلٰی انتہاء غایت۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔
تُحْشَرُوْنَ مضارع مجہول۔ جمع مذکر حاضر، حَشْرٌ (باب نصر) مصدر۔ تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ تم جمع کئے جاؤ گے۔
۵۸: ۱۰ = اِنَّمَا۔ بے شک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور مَا کافہ ہے جو حصر کے لئے آتا ہے اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے۔
= اَلنَّجْوٰی۔ سرگوشی، کانا پھوسی۔ (نیز ملاحظہ ہو آیت، متذکرہ بالا) اِنَّ کا اسم ہے
= مِنَ الشَّیْطٰنِ خبر اِنَّ۔ بے شک سرگوشی ایک شیطانی فعل ہے۔ النَّجْوٰی میں ال عہد کا ہے۔ مراد اس سے التناجی بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول ہے۔
= لِیَحْزُنَ۔ خبر دوم۔ لام علت کا ہے۔ تاکہ۔ یَحْزُنَ مضارع واحد مذکر غائب (منصوب بوجہ عمل لام) حُزْنٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ غمگین کرتا ہے۔ لِیَحْزُنَ تاکہ وہ

غمگین کر دے ۔ یہ خبر دوم ہے اِنَّ کی :

خبر اٰخر لا نما النجویٰ والاول من الشیطانِ ۱۲ (حقانی)

== اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ موصول وصلہ مل کر مفعول ہے یَحْزُنَ کا۔ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ۔ یعنی ایمان والوں کو۔

== وَ لَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا - جملہ حالیہ ہے واؤ حالیہ لَیْسَ (نہیں ہے) فعل ناقص ۔ ماضی واحد مذکر غائب اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے ۔ لَیْسَ کا اسم کافروں کی سرگوشی یا شیطان ہے ۔ ضَآرِّھِمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کو نقصان پہنچانے والا۔ ان کو ضرر پہنچانے والا۔

ضَآرٌّ ضَرٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر "مضاف ہے" ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ بِضَآرِّھِمْ خبر ہے۔ شَیْئًا کچھ بھی۔

مطلب یہ کہ:۔

حال یہ ہے کہ کافروں کی سرگوشی یا شیطان ایمان والوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ بغیر اللہ کے حکم کے ۔

== فَلْیَتَوَكَّلْ - ف کا عطف محذوف پر ہے لیتوکل امر کا صیغہ واحد مذکر غائب یہاں بمعنی جمع (المؤمنون) کے لئے آیا ہے ۔ چاہئے کہ بھروسہ رکھیں ۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - ای وعلی اللہ لاعلیٰ غیرہ یجب ان یتوکل المؤمنون ۔ مومنوں کو چاہئے کہ صرف اللہ پر نہ کہ کسی غیر پر توکل اور بھروسہ رکھیں" (ایسر التفاسیر)

۵۸: ۱۱ == اِذَا قِیْلَ لَكُمْ ...... فِی الْمَجٰلِسِ، جملہ شرطیہ ہے

== تَفَسَّحُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ تَفَسُّحٌ (تفعّل) مصدر بمعنی کھل کر بیٹھنا۔ اور کشادگی و فراخی کرنا۔ تم کشادگی کرو۔ کھل کر بیٹھو،

اَلْفَسْحُ وَالْفَسِیْحُ کے معنی وسیع جگہ کے ہیں۔ فَسَّحْتُ مَجْلِسَہٗ میں نے اس کے لئے مجلس میں، محفل میں جگہ کردی تو وہ اس میں کھل کر بیٹھ گیا۔

== فَافْسَحُوْا - ف جواب شرط کے لئے ہے ۔ اِفْسَحُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ فَسْحٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی وسعت سے بیٹھنا۔ اور کھل کر رہنا۔ تو تم کھل جاؤ۔ جوابِ شرط ہے۔

= یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ : جوابِ امر۔ خدا تم کو فراخی دے گا۔ یَفْسَحِ مضارع مجزوم بوجہ جوابِ امر۔ واحد مذکر غائب ؛ فَسْحٌ (باب فتح) مصدر ۔ اللہ تمہارے لئے کشادگی کردیگا تمہارے لئے جگہ کشادہ کردے گا۔

= وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا۔ پہلا جملہ شرطیہ ہے دوسرا جملہ جواب شرط ہے۔ اُنْشُزُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نَشْزٌ (باب نصر، ضرب) مصدر۔ اٹھ کھڑا ہونا۔ یعنی جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ۔ تو کھڑے ہو جایا کرو۔

= یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ۔ یَرْفَعِ مضارع مجزوم بوجہ جوابِ امر۔ اللہ بلند کرے گا ان لوگوں کو جو تم میں سے ایماندار ہیں ۔ بوجہ یرفع کا مفعول ہونے کے الذین محل نصب میں ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ الذین اٰمنوا منکم پر ہے یرفع کا مفعول ثانی ہے ۔

اُوْتُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر ، وہ دیئے گئے ، ان کو دیا گیا۔ اَلْعِلْمَ مفعول ۔

اور وہ جن کو علم دیا گیا۔

دَرَجٰتٍ ۔ منصوب بوجہ تمیز ہونے کے ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ :۔ اگر تم کو کہا جائے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان داروں کو اور وہ جنہیں علم دیا گیا بلحاظ درجات کے بلند فرمائے گا۔

= وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ : مَا موصولہ، تَعْمَلُوْنَ صلہ۔ اللّٰہُ مبتدا، خبیر۔ خبر۔ موصول وصلہ مل کر متعلق خبر۔

۵۸:۱۲ = اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ جملہ شرطیہ ہے. نَاجَیْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر، مُنَاجَاۃٌ (مُفَاعلۃٌ) مصدر۔ الرَّسُوْلَ مفعول ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ترجمہ:۔ جب تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رازدارانہ بات کان میں کرنا چاہو۔

= فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً۔ فَ جواب شرط کے لئے۔ قَدِّمُوْا امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، تَقْدِیْمٌ (تفعیل) مصدر سے۔ تم آگے بھیجو۔ تم پہلے ادا کردو (صدقہ)

بَیْنَ ۔ درمیان ۔ بیچ ۔ جدائی ، ملاپ ، اسم ظرف مکان ہے۔ دو چیزوں کے درمیان

اور بیچ کو بتانے کے لئے اس کی وضع عمل میں آئی ہے۔
منجملہ دیگر استعمال کے اس کا استعمال بَیْنَ یَدَیْ اور بَیْنَ اَیْدِیْ آتا ہے
پہلے کے لغوی معنی ہیں دونوں ہاتھوں کے درمیان۔ اور دوسرے کے معنی ہاتھوں کے درمیان
مطلب دونوں کا ہے آگے۔ سامنے۔ قریب۔ ایسی صورت میں بین کی اضافت
ایدی۔ یا یدی کی طرف ہوتی ہے۔
بَیْنَ کا استعمال یا تو وہاں ہوتا ہے جہاں مسافت پائی جائے۔ جیسے بین
البلدین۔ (دو شہروں کے درمیان) یا جہاں دو یا دو سے زیادہ کا عدد موجود ہو۔ جیسے
بین الرجلین۔ اور بین القوم (قوم کے درمیان)
بین مضاف ہے نجوٰکم مضاف مضاف الیہ مل کر یدی کا مضاف الیہ۔
یدی مضاف، یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر بین کا مضاف الیہ۔
ترجمہ آیت کا ہوگا:۔
تو بات کرنے سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دیدیا کرو۔
= ذٰلِکَ: یعنی نجویٰ سے قبل صدقہ کا دینا۔ مبتدا، خَیْرٌ لَّکُمْ خبر۔ وَاَطْھَرُ خبر بعد خبر
اطہر افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ بمعنی پاکیزہ۔ زیادہ پاک، طَھَارَۃٌ سے۔ یہ تمہارے
لئے بہتر اور زیادہ پاکیزگی والی بات ہے۔
= فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا۔ جملہ شرطیہ۔ اور لم تجدوا کے بعد اس کا مفعول محذوف ہے
عبارت کچھ یوں ہوگی۔
فَاِنْ لَّمْ تجدوا شیئًا مَا تتصدقون بہ اور اگر تمہیں کوئی چیز میسر نہ آسکے
جسے تم صدقہ میں دے سکو۔
= فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (فی ترخیص المناجاۃ من غیر صدقۃ) فَ جواب
شرط کے لئے ہے۔ جملہ جوابِ شرط ہے۔
تو اللہ تعالیٰ بغیر صدقہ کے مناجات کی رخصت دینے میں غفور اور رحیم ہے
غفور۔ غفرانٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت بخشنے والا۔
۵۸:۱۳ = ءَ اَشْفَقْتُمْ۔ ہمزہ استفہامیہ، اشفقتم ماضی جمع مذکر حاضر، اشفاق
(افعال) مصدر۔ اشفاقٌ عَلٰی کے صلہ کے ساتھ کسی کی خیر خواہی کے لئے اس پر تکلیف
آنے سے ڈرنا۔ کیونکہ مشفِق ہمیشہ مشفَق علیہ کو محبوب سمجھتا ہے اور اسے تکلیف پہنچنے

سے ڈرتا رہتا ہے۔ جب یہ فعل حرف مِنْ کے واسطہ سے متعدی ہو تو اس میں خوف کا پہلو زیادہ ہوتا ہے۔ ترسیدن از کسے، کسی سے ڈرنا۔

= اَنْ تُقَدِّمُوْا ۔ اَنْ مصدریہ ہے۔ تُقَدِّمُوْا مضارع منصوب۔ جمع مذکر حاضر

= بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ: ملاحظہ ہو آیت ۱۲ ، متذکرۃ الصدر۔

ترجمہ ہوگا۔

کیا تم اس سے کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات دیا کرو ڈر گئے ہو ؟۔

= فَاِذْ . ف عاطفہ، اِذْ (ظرفیہ للماضی) پھر جب۔

= لَمْ تَفْعَلُوْا مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، پھر جب تم ایسا نہ کر سکے یا تم نے ایسا نہ کیا۔ (یعنی مفلسی کے ڈر کی وجہ سے تم نے صدقہ نہیں دیا)

= وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ۔ جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے: اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا۔ اور اللہ نے تمہیں اسے ترک کرنے کی رخصت دیدی ہے۔

= فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۔ ف سببیہ ہے۔ پس بایں سبب تلافیٔ مافات کے لئے پابندی کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔

اِذْ بمعنی اِنْ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ جملہ جواب شرط ہوگا مطلب یہ ہے کہ:۔

اگر تم نے ماضی میں ایسا نہیں کیا تو اس کوتاہی کے تدارک کے لئے اب نماز کی ادائیگی، ایتائے زکوٰۃ، اطاعتِ خداوندی و اطاعت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پابندی کرو

۵۸: ۱۴ = اَلَمْ تَرَ: استفہام انکاری ہے۔ نفی کا انکار موجب اثبات ہوتا ہے۔ اس لئے اَلَمْ تَرَ کا مطلب ہوا۔ تو نے دیکھا۔ تو نے دیکھا ہے۔

= اَلَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ اَلَّذِيْنَ اسم موصول تَوَلَّوْا اس کا صلہ۔ قَوْمًا مفعول تَوَلَّوْا کا۔ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ صفت قَوْمًا کی۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب قَوْمًا کی طرف راجع ہے۔

تَوَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَوَلِّيْ (تفعّل) مصدر

تَوَلِّيْ کا تعدیہ جب بلا واسطہ ہوتا ہے تو اس کے معنی:۔

ا۔ کسی سے دوستی رکھنے۔

۲:۔ کسی کام کو اُٹھانے۔
۳:۔ والی و حاکم ہونے کے ہوتے ہیں:۔
۱:۔ کی مثال۔ قرآن مجید میں ہے:۔
وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ: (۵:۵۱) جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی رکھے وہ اُن ہی میں سے ہے:۔
۲:۔ کی مثال:۔ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ (۲۴:۱۱) اور جس نے کہ اٹھایا اس بڑی بات کو۔
۳:۔ کی مثال:۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ (۴۷:۲۲) پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم والی ہو۔

اور جب عَنْ کے ساتھ متعدی ہو خواہ لفظوں میں مذکور ہو یا مُستتر (محذوف) ہو تو منہ پھیرنے اور نزدیکی چھوڑنے کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے:۔
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ: (۷:۷۹)
پھر اس نے ان سے منہ موڑا۔ اور کہا کہ اے میری قوم میں نے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا۔
یہاں سورۃ ہذا میں تَوَلَّوْا بمعنی دوستی رکھنا ہے۔
یعنی کیا تو نے دیکھا نہیں (تو نے دیکھا ہے) ان لوگوں کی طرف جو دوستی کرتے ہیں اس قوم سے کہ جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔

= مَا هُمْ مِنْكُمْ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلَّذِيْنَ تَوَلَّوْا کی طرف راجع ہے اور مِنْكُمْ میں ضمیر كُمْ جمع مذکر حاضر اَلَمْ تَرَ کے مخاطب کی طرف راجع ہے۔
= وَلَا مِنْهُمْ۔ جُمْلَةٌ مُسْتَانفة اوحال من فاعل تولوا ۱۲ (حقانی) مِنْهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب قومًا غضب اللّٰهُ علیهم کی طرف راجع ہے مطلب یہ کہ:۔
یہ منافقین نہ تو پورے پورے تم میں سے ہیں۔ کیونکہ دین اور دوستی میں یہودیوں کے ساتھ ہیں۔ اور نہ یہ پورے پورے یہودیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ ظاہر میں یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

= وَ يَحْلِفُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ حَلْفٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔ وہ قسمیں کھائیں گے۔ اس کا عطف تَوَلَّوْا پر ہے مضارع کا صیغہ تکرار حلف پر دلالت

کرتا ہے ۔
= عَلَى الْكَذِبِ - جھوٹ پر۔
= وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ : جان بوجھ کر۔
آیت کا ترجمہ ہوا۔
اور جان بوجھ کر جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ جملہ حالیہ ہے۔ دراں حالیکہ وہ جانتے ہیں (کہ جو وہ کہہ رہے ہیں جھوٹ ہے)
۵۸ : ۱۵ = اَعَدَّ ، ماضی واحد مذکر غائب اِعْدَادٌ (افعال) مصدر بمعنی تیار کرنا۔ اِعْدَادٌ یہ عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں۔ اس اعتبار سے اِعْدَادٌ کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار کرنے کے ہیں کہ وہ شمار کی جا سکے۔
اَعَدَّ اس نے تیار کیا ہے۔ اس نے تیار کر رکھا ہے ۔
= اِنَّهُمْ : اِنَّ حرف مشبہ بالفعل هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب : بے شک وہ سب لوگ ۔
= سَآءَ فعل ذم ہے سَوْءٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بُرا ہے۔
= مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ مَا موصولہ ۔ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ صلہ ۔ جو وہ کیا کرتے تھے، بے شک وہ بُرے کام کیا کرتے تھے۔
۵۸ : ۱۶ = اِتَّخَذُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر۔ انہوں نے ٹھہرا لیا۔ انہوں نے اختیار کر لیا۔
= اَيْمَانَهُمْ : مضاف مضاف الیہ ۔ اپنی قسموں کو ۔ اَيْمَانٌ جمع ہے اس کا واحد يَمِيْنٌ ہے ۔ يَمِيْنٌ کے معنی اصل میں تو داہنے ہاتھ کے ہیں ، معاہدہ کرنے والا حلیف جو دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے یمین حلف کے معنی میں اسی فعل سے مستعار لیا گیا ہے
= جُنَّةً سپر، ڈھال ۔ آڑ، پردہ ، جُنَنٌ جمع ہے ۔ جَنٌّ سے مشتق ہے چونکہ ڈھال سے جسم کو چھپایا جاتا ہے اس لئے اس کو جُنَّۃٌ کہتے ہیں ۔
انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (اپنے بچاؤ کے لئے)
= فَصَدُّوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب ۔ صَدٌّ وَصُدُوْدٌ (باب نصر) مصدر سے

پھر خدا کی راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں۔
= عَذَابٌ مُّهِيْنٌ: موصوف و صفت۔ مُهِيْنٌ اسم فاعل واحد مذکر اِهَانَةٌ (افعال) مصدر۔ ذلیل وخوار کرنے والا۔
۵۸: ۱۷ = لَنْ تُغْنِيَ مضارع نفی تاکید بلن (منصوب بوجہ عمل لَنْ) صیغہ واحد مؤنث غائب اِغْنَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے بمعنی کام آنا۔ کفایت کرنا۔ وہ ہرگز کفایت نہیں کرے گی۔ وہ ہرگز کام نہیں آئے گی۔
لَنْ تُغْنِيَ کا فاعل اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ہے ان کے مال اور ان کی اولاد
ان کا مال اور ان کی اولادیں ہرگز کچھ کام نہ آئیں گی اللہ کے مقابلہ میں۔
= اُولٰٓئِكَ۔ اسم اشارہ بعید جمع مذکر۔ وہی لوگ۔ وہ لوگ، اَصْحٰبُ النَّارِ مضاف مضاف الیہ۔ دوزخی۔ جہنمی۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اولٰئِكَ ہے۔
وہی لوگ جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
= فِيْهَا۔ میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النار ہے
= خٰلِدُوْنَ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے خُلُوْدٌ (باب نصر) مصدر۔ ہمیشہ رہنے والے
۵۸: ۱۸ = يَوْمَ۔ مفعول فیہ۔ جس دن۔
= يَبْعَثُهُمْ۔ يَبْعَثُ فعل مضارع واحد مذکر غائب۔ بَعْثٌ (باب فَتَحَ) مصدر بمعنی بھیجنا۔ اٹھانا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب وہ ان کو (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے گا
= جَمِيْعًا سب کو۔
= فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ۔ فَ تعقیب کا ہے يَحْلِفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب، حَلْفٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ قسمیں کھائیں گے۔ لَهٗ اس کے سامنے۔ پھر اس (خدا) کے سامنے وہ قسمیں کھائیں گے۔ ای قائلین واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔ یعنی ہم مشرک نہیں تھے۔
= كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ، کاف تشبیہ کا ہے۔ لَكُمْ تمہارے سامنے۔
یعنی جیسا کہ وہ اب تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تم سے ہیں کافر یا غیرمسلم نہیں ہیں۔
= وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ واؤ عاطفہ۔ يَحْسَبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب حُسْبَانٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ گمان کریں گے۔ وہ خیال کریں گے۔ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ

کہ ان کا کچھ کام بن گیا ہے۔ وہ کچھ نفع میں رہے ہیں۔ کہ جلبِ منفعت اور دفع مضرت میں ان کو کچھ حاصل ہوا ہے۔ کہ وہ کچھ حاصل کر رہے ہیں۔

= اَلَآ ؛ جان لو، سن رکھو، خبردار ہو جاؤ۔ یہ حرف تنبیہ اور استفتاح (یعنی کلام کے شروع کرنے کے لئے) ہے۔

کبھی یہ عرض کے لئے استعمال ہوتا ہے (یعنی کسی چیز کو نرمی سے طلب کرنا) جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کر دے۔

اور کبھی تحضیض یعنی کسی چیز کے سختی کے ساتھ مطالبہ کے لئے بھی آتا ہے جیسے کہ فرمایا اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ کیا تم نہیں لڑو گے ان لوگوں سے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انہی نے تم سے پہلے چھیڑ کی۔

جب یہ تنبیہ اور استفتاح کے لئے آتا ہے تو جملہ اسمیہ و فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور جب عرض و تحضیض کے لئے آتا ہے تو صرف افعال کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے خواہ وہ افعال لفظاً مذکور ہوں یا تقدیراً۔

= اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کو تخصیص کے لئے لایا گیا ہے بیشک یہی وہ لوگ ہیں جو بہت جھوٹے ہیں۔ (اور ان کے انتہائی جھوٹے ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ خدا جو عالم الغیب ہے اس کے سامنے بھی یہ جھوٹ بولیں گے)

۵۸ : ۱۹ = اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ ؛ ماضی واحد مذکر غائب اِسْتِحْوَاذٌ (استفعال) مصدر۔ بمعنی قابو میں کر کے ہانکنا (شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے۔

= فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔ ف سببیہ ہے اَنْسٰى ماضی واحد مذکر غائب اِنْسَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر بمعنی بھلا دینا هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

ذِكْرَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مفعول ثانی اَنْسٰى کا۔ پس اس نے (یعنی شیطان نے) ان کو اللہ کی یاد بھلا دی۔

= حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؛ مضاف مضاف الیہ۔ حِزْبٌ گروہ، جماعت، ٹولہ، اَحْزَابٌ جمع۔ شیطان کا گروہ۔

= اَلَآ ؛ ملاحظہ ہو آیت ۱۸ متذکرۃ الصدر۔

= اَلْخٰسِرُوْنَ۔ خُسْرٌ و خُسْرَانٌ ؛ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، نقصان اٹھانے

والے۔ گھاٹا پانے والے۔ زیاں کار۔

۵۸: ۲۰ = یُحَادُّوْنَ ۔ وہ مخالفت کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آیت ۵ متذکرۃ الصدر۔

= اَلْاَذَلِّیْنَ ۔ یہ اَذَلّ کی جمع ہے ذِلَّۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ ذلیل، زیادہ کمزور، اذلین۔ سب سے زیادہ ذلیل یا بے قدر لوگ۔

۵۸: ۲۱ = کَتَبَ اللّٰہُ ۔ اللہ نے لکھ دیا ہے۔ اللہ نے فیصلہ دے دیا ہے۔ اللہ نے یہ فیصلہ لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔

= لَاَغْلِبَنَّ ۔ مضارع بالام تاکید و نون ثقیلہ۔ صیغہ واحد متکلم۔ غَلَبَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے، میں ضرور غالب ہوں گا۔

= وَرُسُلِیْ ۔ واؤ عاطفہ، رُسُلِیْ مضاف مضاف الیہ۔ میرے رسول، میرے پیغمبر فعل محذوف۔ اور میرے رسول بھی ضرور غالب رہیں گے۔

یا ترجمہ یوں ہوگا۔ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

= قَوِیٌّ ۔ قُوَّۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے واحد مذکر، زبردست، توانا۔ خدا تعالیٰ کا اسم صفت ہے۔

ایسا طاقت ور کہ کوئی اس کی مشیت میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔

= عَزِیْزٌ ۔ غالب، زبردست، قوی۔ ایسا غالب کہ کوئی اس پر غلبہ نہیں پا سکتا۔

عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر، بمعنی فَاعِلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے

۵۸: ۲۲ = لَا تَجِدُ ۔ مضارع منفی۔ واحد مذکر حاضر وُجُوْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ تو نہیں پائے گا۔

= قَوْمًا ۔ لا تَجِدُ کا مفعول یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ جملہ صفت ہے قَوْمًا کی لیعنی ایسے لوگ جو اللہ پر اور روز قیامت پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں۔

= یُوَادُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔ قَوْمًا کی صفت ثانی،

ترجمہ ہوگا:۔

آپ ایسی کوئی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

یا یہ جملہ قَوْمًا سے حال ہے۔ اور ترجمہ یوں ہے:۔

جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے

دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے ۔ (مولانا فتح محمد جالندہری)

یُوَآدُّوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب ۔ وِدَادٌ مُوَادَّۃٌ (مفاعلۃ) دوستی کرنا ۔ دوستی رکھنا ۔

= مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ مَنْ موصول ۔ حَآدَّ اللّٰہَ اس کا صلہ ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب مُحَادَّۃٌ (مفاعلۃ) مصدر بمعنی لڑنا ۔ دشمن رکھنا ۔ مخالفت کرنا ۔ ناراض کرنا ۔

= وَرَسُوْلَہٗ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔

مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ، میں اگرچہ مَنْ بصیغہ واحد استعمال ہوا ہے لیکن مراد اس سے جمع کی ہے ۔ یعنی سارے ایسے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں

= لَوْ: اگر، خواہ ۔

= اٰبَآءَ ھُمْ ۔ یہ کَانُوْا کی خبر ہے ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کے باپ ۔

= اَوْ اَبْنَآءَ ھُمْ ۔ اَوْ ۔ یا ۔ اَبْنَآءَ ھُمْ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کے بیٹے ۔

= اِخْوَانَھُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ ان کے بھائی ۔

= عَشِیْرَتَھُمْ مضاف مضاف الیہ ان کے کنبے کے لوگ ۔

= اُولٰٓئِكَ ۔ اسم اشارہ لبعید ۔ جمع مذکر ۔ وہی لوگ ، وہ لوگ ، مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کے دشمنوں سے دوستی نہیں رکھتے ۔ اُولٰٓئِكَ مبتدا ہے ۔

= فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ: یہ خبر ہے مبتدا کی ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان تحریر کردیا ہے ۔ ثبت کردیا ہے ۔ راسخ کردیا ہے ۔

= وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ یہ خبر ثانی ہے اُولٰٓئِكَ کی ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔ اَیَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب ۔ تَاْیِیْدٌ (تفعیل) مصدر ۔ بمعنی مدد کرنا ۔

ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ اس نے ان کی مدد کی ۔

بِرُوْحٍ مِّنْہُ: اپنے نور سے ۔ اپنی رُوح سے ۔

رُوح کے علماء نے مختلف معانی مراد لئے ہیں ۔

۱: سدی نے کہا ۔ ایمان مُراد ہے

۲: ربیع نے کہا کہ قرآن اور وہ استدلالات جو قرآن میں مذکور ہیں ۔

۳: بعض کے نزدیک اللہ کی رحمت مراد ہے ۔

۴: بعض کے نزدیک جبرائیل مُراد ہے ۔

۵م۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد نور، یا اللہ کی مدد ہے۔
== وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ یہ خبر سوم ہے اُولٰٓئِكَ کی۔ اور وہ ان کو داخل کرے گا بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں
== خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اسم فاعل جمع مذکر۔ خُلُوْدٌ (باب نصر) ہمیشہ رہنے والے سدا رہنے والے۔
فِيْهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب جَنّٰتٍ کی طرف راجع ہے وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔
== رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ یعنی ان کی اطاعت کی وجہ سے وہ اللہ ان سے راضی ہوگا اور اللہ کی طرف سے عطائے ثواب پر وہ اس (اللہ سے) راضی ہوں گے۔
== اُولٰٓئِكَ۔ اسم اشارہ بعید جمع مذکر۔ وہی لوگ، وہ لوگ، اشارہ ہے اس قوم کی طرف جو اللہ پر کامل ایمان اور آخرت پر بھی ایمان رکھتی ہے۔
(شروع آیت ہذا)
== حِزْبُ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کی جماعت۔ اللہ کا گروہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۵۹) سُوۡرَۃُ الۡحَشۡرِ مَدَنِیَّۃٌ (۲۴)

۵۹ : ۱ = سَبَّحَ : ماضی واحد مذکر غائب تَسۡبِیۡحٌ (تفعیل) مصدر۔ یہاں فعل ماضی بمعنی مضارع آیا ہے۔ پاکی بیان کرتی ہے اللہ کی ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ بعض جگہ بصیغہ مضارع آیا ہے جیسے سورۃ ہذا کی آخری آیت (۵۹ : ۲۴) سورۃ الجمعہ (۶۲ : ۱) سورۃ التغابن (۶۴ : ۱) وغیرہ۔ صیغہ مضارع دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے صاحب اضواء البیان نے لکھا ہے:۔

التسبیح اصل میں مادہ سبح سے ہے سباحۃ وتسبیح میں مادہ مشترک ہے ان کے معانی میں بھی اشتراک ہے سباحۃ فی الماء (پانی میں تیرنا) تیرنے والے کو پانی میں ڈوبنے سے بچاتا ہے اسی طرح اللہ کی تسبیح اور تنزیہہ کرنے والا شرک سے نجات پاتا ہے (نیز ملاحظہ ہو ۵۷ : ۱)

= اَلۡعَزِیۡزُ۔ غالب، زبردست، عِزَّۃٌ سے بروزن فعیل بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے

= اَلۡحَکِیۡمُ : حکمت والا۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ حکمت والا۔

۵۹ : ۲ = اس آیت اور مابعد کو سمجھنے کے لئے اس کے پس منظر کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے اس کا ذکر بھی ضروری ہے۔

یہ سورۃ غزوۃ بنونضیر کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ بنی نضیر فلسطین کے باشندے تھے ۱۳۲ء میں رومیوں کی سخت روی کی وجہ سے یہودیوں کے چند قبائل جن میں بنی نضیر اور بنو قریظہ شامل تھے فلسطین کو چھوڑ کر یثرب میں آکر آباد ہوگئے۔ بنی نضیر مدینہ میں قباء کے قریب مشرقی جانب آکر آباد ہوگئے تھے۔ اس وقت مدینہ میں عرب قبائل میں سے بنی اوس اور بنی خزرج ممتاز قبائل تھے یہ دونوں یہودی قبائل بنی نضیر اور بنو قریظہ اوس کے حلیف بن گئے

اور بنی اوس اور بنی خزرج کی باہمی لڑائیوں میں اول الذکر کا ساتھ دیتے رہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے ہر دو عرب قبائل اور مہاجرین کو ملا کر ایک برادری بنائی اور مسلم معاشرہ اور یہودیوں کے درمیان واضح شرائط پر ایک معاہدہ طے کیا۔ لیکن یہودی قبائل اور خاص کر بنی نضیر ہمیشہ منافقانہ رویہ اختیار کئے رہے یہاں تک کہ ۴ھ میں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قتل کی سازش کی جس کا بروقت آپ کو علم ہو گیا۔ جس پر آپ نے ربیع الاول ۴ھ میں انہیں الٹی میٹم دے دیا۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر یہاں سے نکل جائیں۔

لیکن جب انہوں نے لڑائی کی ٹھان لی تو مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا جس پر وہ ملک شام اور خیبر کی طرف نکل گئے۔ بنی نضیر کو یہ گھمنڈ تھا کہ یہودی اور عرب قبائل کی مدد سے وہ مسلمانوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ لیکن خدائی طاقت کے سامنے علیٰ رغم التوقع بہت جلد ان کو ہار مان کر اپنی بستی کو چھوڑ کر چلے جانا پڑا۔ یہ سورۃ اسی جنگ بنی نضیر پر تبصرہ ہے۔

= هُوَ الَّذِىٓ اَخۡرَجَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ دِيَارِهِمۡ۔

مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ میں مِنۡ حرف جار اھل الکتب مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ (مِنۡ تبعیضیہ ہے) جار مجرور مل کر متعلق اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا۔ الذین کفروا موصول وصلہ مل کر مفعول اخرج کا۔ اخرج صلہ ہے الذی اسم موصول کا۔ یہ صلہ موصول مل کر نعت ہوئے هُوَ کی۔

مِنۡ دِيَارِهِمۡ: مِنۡ حرف جار دِيَارِهِمۡ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ ترجمہ ہوگا۔

وہی ذات ہے (یعنی اللہ) جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ هِمۡ ضمیر جمع مذکر غائب کفار یہود (بنی نضیر) کی طرف راجع ہے

= لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ۔ لام توقیت کے لئے ہے یعنی وقت بتانے کے لئے بمعنی عِنۡدَ بوقت۔ جیسے کہ الوضوء واجبٌ لکل صلوٰۃ ای عند کل صلوٰۃ ہر نماز کے وقت وضو کرنا واجب ہے:

لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ کے متعلق مولانا مودودی تحریر فرماتے ہیں ہ

اصل الفاظ ہیں لِاَوَّلِ الْحَشْرِ۔ حَشْرٌ کے معنی ہیں منتشر افراد کو اکٹھا کرنا۔ یا بکھرے ہوئے افراد کو جمع کر کے نکالنا۔ اور لِاَوَّلِ الْحَشْرِ کے معنی ہیں پہلے حشر کے ساتھ یا پہلے حشر کے وقت۔ یا موقعہ پر۔

اب رہا یہ سوال کہ اس جگہ اول حشر سے مراد کیا ہے؟

تو اس میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک اس سے مراد بنو نضیر کا مدینہ سے اخراج ہے اور اس کو ان کا پہلا حشر اس معنی میں کہا گیا ہے کہ ان کا دوسرا حشر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔ جب یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالا گیا۔ اور آخری حشر قیامت کے روز ہوگا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اس سے مراد مسلمانوں کی فوج کا اجتماع ہے جو بنو نضیر سے جنگ کے لئے ہوا تھا۔ اور لاول الحشر کے معنی یہ ہیں:۔

کہ ابھی مسلمان ان سے لڑنے کے لئے جمع ہی ہوئے تھے اور کشت و خون کی نوبت ہی نہ آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ جلاوطنی کے لئے تیار ہو گئے۔

بالفاظِ دیگر یہاں یہ الفاظ باوّل وھلۃ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں (محاورہ ہے لقیتہ باول وھلۃ۔ میں نے اس سے سب سے پہلے ملاقات کی،

شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے "در اوّل جمع کردنِ لشکر"

اور شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ ہے "پہلے ہی بھیڑ ہوتے"،

ہمارے نزدیک یہ دوسرا مفہوم ہی ان الفاظ کا متبادر مفہوم ہے"

اس کے علاوہ اس بارہ میں علماء کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں:۔

= مَا ظَنَنْتُمْ: میں مَا نافیہ ہے ظننتم ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ظَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ خطاب مسلمانوں سے ہے۔ تم کو تو گمان بھی نہ تھا۔ تم تو خیال تک نہ کرتے تھے۔ تمہیں کوئی یقین نہ تھا۔

ظَنٌّ خیال کرنا۔ گمان کرنا۔ اٹکل کرنا۔ یقین کرنا۔

= اَنْ يَّخْرُجُوْا: اَنْ مصدریہ ہے يَخْرُجُوْا مضارع منصوب۔ جمع مذکر غائب۔ خُرُوْجٌ (باب نصر) مصدر۔ کہ وہ (اپنے گھروں سے) نکل جائیں گے۔ ضمیر فاعل بنی نضیر کی طرف راجع ہے:۔

= وَ ظَنُّوْا واؤ عاطفہ، ظَنُّوْا ماضی جمع مذکر غائب ظَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ ان کو گمان تھا ان کو یقین تھا۔ (یعنی بنی نضیر کو)

= اَنَّھُمْ۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، بیشک وہ سب

= مَانِعَتُھُمْ حُصُوْنُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ۔ حُصُوْنُھُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے قلعے مبتدا۔ مَانِعَتُھُمْ مضاف مضاف الیہ مانعۃ اسم فاعل واحد مؤنث، مَنْعٌ (باب فتح) مصدر۔ بچانے والی۔ حفاظت کرنے والی۔ خبر۔ مِنَ اللّٰہِ متعلق خبر۔

وہ خیال کرتے تھے کہ تحقیق ان کے قلعے ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے

= فَاَتٰھُمُ اللّٰہُ۔ فَ بمعنی لیکن۔ مگر۔ پھر، اَتٰی ماضی واحد مذکر غائب اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ آیا۔ وہ پہنچا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اِتْیَانٌ کے معنی آنا ہیں خواہ کوئی بذاتہ آئے۔ یا اس کا حکم پہنچے یا اس کا نظم ونسق وہاں جاری ہو۔

پھر آپہنچا اللہ ان پر۔ یعنی اللہ کا عذاب ان پر آپہنچا۔

= مِنْ حَیْثُ مِنْ حرف جر ہے۔ حَیْثُ اسم ظرف مکان ہے، جہاں۔ جس جگہ مبنی بر ضمہ ہے۔ جہاں سے۔

= لَمْ یَحْتَسِبُوْا۔ مضارع نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر غائب۔ اجتناب (افتعال) مصدر (جہاں سے) انہوں نے گمان بھی نہ کیا تھا۔

= وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ فَاَتٰھُمُ اللّٰہُ پر ہے قَذَفَ ماضی واحد مذکر غائب۔ قَذْفٌ (باب ضرب) مصدر۔

اَلْقَذْفُ کے معنی دور پھینکنا کے ہیں۔ پھر بُعد کے معنی کے اعتبار سے دور دراز منزل کو مَنْزِلٌ قَذَفٌ کہا جاتا ہے (منزل بعید) مجازاً قذف کا استعمال عیب لگانے اور برا بھلا کہنے کے لئے بھی ہوتا ہے۔

یہاں اس کے معنی ہیں اس نے پھینکا۔ اس نے ڈالا۔

= یُخْرِبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِخْرَابٌ (افعال) مصدر۔ وہ خراب کرتے ہیں وہ اجاڑتے تھے، وہ ڈھاتے تھے۔

= بِاَیْدِیْھِمْ ب حرف جر۔ اَیْدِیْھِمْ مضاف مضاف الیہ۔ اپنے ہاتھوں سے، اپنے ہاتھوں کے ساتھ۔

= وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ اس کا عطف سابقہ جملہ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ پر ہے اور وہ

اجاڑ رہے تھے۔ یا۔ ڈھا رہے تھے (اپنے گھروں کو) مسلمانوں کے ہاتھوں سے۔
دونوں جملے حال ہیں۔
صاحبِ تفسیر مظہری یُخْرِبُوْنَ .... وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں۔
اِخْرَابٌ کا معنی ہے کسی چیز کو بیکار کرکے اور برباد کرکے چھوڑنا۔
تخریب کی صورت یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا تھا۔ کہ جو چیزیں چاہیں (سوائے اسلحہ کے) اونٹوں پر لاد کر لے جائیں۔ انہوں نے اسی بنیاد پر اپنے گھر ڈھا کر دروازہ کی چوکھٹیں اور لکڑی کے تختے نکالے اور اونٹوں پر لے گئے۔ اور جو حصہ باقی رہا وہ مسلمانوں نے ڈھا دیا۔
ابن زید نے کہا کہ:۔
انہوں نے ستون اکھاڑے۔ چھتیں توڑیں۔ دیواروں میں نقب لگائے لکڑیاں تختے یہاں تک کہ کیلیں بھی اکھاڑ لیں اور مکانوں کو ڈھا دیا۔ تاکہ مسلمان ان میں نہ رہ سکیں۔
قتادہ نے کہا کہ:۔
مسلمان بیرونی جانب سے اپنی طرف کے حصہ کو اور یہودی اندرونی جانب سے مکانوں کو ڈھا رہے تھے۔
حضرت ابن عباس رض نے فرمایا:۔
کہ مسلمان جب کسی گھر پر قابض ہوتے تھے تو اس کو گرا دیتے تھے تاکہ لڑائی کا میدان وسیع ہو جائے اور یہود گھروں میں نقب لگا کر پشت کی طرف سے دوسرے مکانوں میں چلے جاتے اور پشت والے مکانوں میں قلعہ بند ہو کر خالی کئے ہوئے مکانوں پر پتھر برساتے تھے تاکہ جو مسلمان وہاں داخل ہو چکے ہوں وہ زخمی ہو جائیں۔ یہی مطلب ہے آیت یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ کا۔
= فَاعْتَبِرُوْا۔ اِعْتَبِرُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِعْتِبَارٌ (افتعال) مصدر تم عبرت پکڑو۔
= یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔ یَا اشارہ۔ اُولِی الْاَبْصَارِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مشار الیہ اے آنکھوں والو۔ آنکھیں یعنی بصیرت کی آنکھیں۔
۵۹: ۳ = لَوْلَا۔ مرکب ہے لَوْ شرطیہ اور لَا نافیہ سے۔ اگر نہ ہوتا۔

= اَنْ مصدریہ ہے۔ کہ۔
= کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ (کہ) لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف۔ کَتَبَ عَلٰی۔ کسی چیز کو کسی چیز پر فرض کرنا۔ واجب کر دینا۔ ضروری کر دینا۔

جیسے اور جگہ فرمایا ہے۔

کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ (۶: ۵۴) تمہارے رب نے اپنی ذات (مبارک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔

= اَلْجَلَاءَ: جلا وطنی، جلا وطن ہونا۔ اجڑنا۔ ملک بدر ہونا۔ جَلَا یَجْلُوْ (باب نصر) کا مصدر ہے منصوب بوجہ مفعول ہے۔ مادہ جلو ہے۔ الجلو کے اصل معنی ہیں کسی چیز کا نمایاں طور پر ظاہر ہونا۔ جلوہ دکھانا۔

جملہ لَوْلَا..... اَلْجَلَاءَ شرطیہ ہے۔ اگلا جملہ جواب شرط ہے۔

= لَعَذَّبَہُمْ۔ لام جواب شرط کا ہے۔ عَذَّبَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان کو ضرور عذاب دیتا۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ انہیں دنیا میں کسی اور طریقہ سے عذاب دیتا۔ مثلاً قتل وقید کی سزا۔ جیسا کہ بنی قریظہ کے ساتھ کیا۔

= وَلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ: یہ ایک الگ جملہ ہے اس کا تعلق لَوْلَا کے جواب سے نہیں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر وہ عذاب دنیا (قتل وقید) سے بچ بھی گئے تو آخرت کے عذاب دوزخ سے نہیں بچیں گے۔ جو اس عذاب دنیا کے سوا ان کو ملیگا۔

۵۹: ۴ = ذٰلِکَ: یعنی وہ عذاب جو ان پر نازل ہوا یا نازل ہوگا۔

= بِاَنَّہُمْ: ب سببیہ ہے یہ بسبب اس امر کے کہ انہوں نے۔

= شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔

شَآقُّوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ شقاق ومشاقۃ (مفاعلۃ) مصدر بمعنی مخالفت، ضد مقابلہ۔ اپنے دوست کی شق کو چھوڑ کر دوسری شق میں ہونا۔ شق بمعنی طرف،

= مَنْ۔ شرطیہ ہے۔ جو۔

= یُّشَآقِّ۔ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) واحد مذکر غائب؛ مشاقۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ اصل میں یُشَاقِقُ تھا۔ ق کو ق میں ادغام کیا گیا (اور جو) مخالفت کرتا ہے (اللہ کی)

مَنْ يُّشَاقِّ اللّٰهَ جملہ شرط ہے۔

= فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے اللّٰهَ منصوب بوجہ عمل اسم اِنَّ ہے۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر اِنَّ۔

ترجمہ:۔

تو اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

٥٩: ٥ = مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ ۔ مَا شرطیہ قَطَعْتُمْ ۔ ماضی جمع مذکر حاضر قَطْعٌ (باب فتح) مصدر۔ تم نے کاٹا۔ مِنْ لِّيْنَةٍ میں مِنْ بیانیہ ہے۔

لِيْنَةٍ لَوْنَ سے مشتق ہے اس کی جمع اَلْوَان آتی ہے۔

بعض کے نزدیک لین سے مشتق ہے۔ علماء نے لینۃ کے مختلف معانی بیان کئے ہیں

١:۔ بعض نے کہا کہ ہر قسم کے کھجور کے درختوں کو لینہ کہتے ہیں۔ اس میں عجوہ کے درخت شامل نہیں ہیں۔ یہ قول عکرمہ اور قتادہ کا ہے۔ زاذان کی روایت میں حضرت ابن عباس کا بھی یہی قول آیا ہے۔

٢:۔ زہری نے کہا کہ:۔

عجوہ اور برنیہ کے علاوہ دوسرے تمام اقسام کے کھجور کے درختوں کو الوان کہا جاتا ہے؛

٣:۔ مجاہد اور عطیہ نے کہا کہ:۔

بغیر تحقیق کے ہر کھجور کے درخت کو لینہ کہا جاتا ہے۔

٤:۔ سفیان نے کہا کہ:۔

کھجور کے اعلیٰ درختوں کو لینہ کہتے ہیں۔

٥:۔ مقاتل نے کہا کہ:۔

لینہ ایک قسم کا کھجور کا درخت ہے جس کے پھل کو لون کہا جاتا ہے یہ رنگ میں بہت زرد (اور اتنا شفاف) ہوتا ہے کہ اندر کی گٹھلی باہر سے دکھائی دیتی ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ جملہ شرط ہے۔

= اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا ۔ جملہ ہذا کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے اور یہ جملہ بھی شرطیہ ہے۔

تَرَكْتُمُوْهَا میں تَرَكْتُمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تَرْكٌ (باب نصر) مصدر سے واؤ اشباع کا ہے هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب لینۃ کے لئے ہے؛

قَائِمَةً : بوجہ تمیز منصوب ہے۔ اُصُوْلِهَا مضاف مضاف الیہ ان کی جڑیں

ترجمہ:۔

یا ان کو ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا۔

= فَبِاِذْنِ اللّٰهِ یہ جملہ جواب شرط ہے۔

= وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

۱:۔ واؤ کا عطف عبارت مقدرہ پر ہے۔ ای لِيُعِزَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ (یہ تمہارا اللہ کے اذن پر کھجوروں کے درختوں کو کاٹنا یا ان کو اُن کی جڑوں پر قائم رہنے دینا اس لئے ہے کہ وہ مومنوں کی عزت افزائی کرے اور نافرمانوں کو رُسوا کرے)

۲:۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ یعنی تمہارا درختوں کو کاٹنا یا ان کو کھڑا رہنے دینا اللہ کے حکم سے تھا۔ اس کا مقصد نافرمانوں کو رسوا کرنا تھا۔

لِيُخْزِيَ میں لام تعلیل کا ہے۔ مضارع منصوب بوجہ جواب شرط ۔ اِخْزَاءٌ (افعال) مصدر۔ رُسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ (تاکہ وہ رسوا کردے)

۵۹ : ۶ = وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ : واؤ عاطفہ، ما موصولہ، مبتدائ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ صلہ۔ اس کے بعد اگلا جملہ مبتدا کی خبر ہے۔

اَفَآءَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِفَاءَةٌ (افعال) مصدر۔ اس نے لوٹایا۔ اس نے ہاتھ لگوایا۔ اس نے فئی میں عطا کیا۔ ف ی ء مادہ۔ فَاءَ يَفِيْئُ (باب ضرب) فَيْئٌ لوٹنا (کسی چیز کی طرف) (سایہ کا) ہٹ جانا۔ فیئ کے اصل معنی کسی اچھی حالت کی طرف لوٹنا کے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ (۴۹ : ۹) یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے پس جب وہ رجوع لائے : جو مال غنیمت بلا مشقت حاصل ہو وہ بھی فئے کہلاتا ہے۔

علامہ ناصر بن عبد السید المطرزی المغرب میں رقمطراز ہیں۔

غنیمت وہ مال ہے جو بحالتِ جنگ کفار سے بزور شمشیر حاصل کیا جائے اس کا پانچواں حصہ نکال کر بقیہ چار حصے غانمین یعنی مجاہدین کا حق ہے۔ اور فئی وہ مال ہے جو کفار سے جنگ کے بعد حاصل ہو جیسے خراج ۔ یہ عام مسلمانوں کا حق ہے،،

مَآ اَفَآءَ سے مراد بنو نضیر کا مال و اسباب مُراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فئے میں دلوایا۔ یہ مال خالص آپ کی ملکیت تھا۔ اور فئے میں اس طرح کی ملکیت آپ ہی

کی خصوصیت تھی۔

اَلْفِئَۃُ اسی مادہ سے مشتق ہے۔ اَلْفِئَۃُ اس جماعت کو کہتے ہیں جس کے افراد تعاون اور تعاضد کے لئے ایک دوسرے کی طرف لوٹ کر آئیں۔

مِنْہُمْ میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب بنو نضیر کے لئے ہے۔ منہم سے مراد مِنْ اَمْوَالِہِمْ ہے۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ جو مال بنو نضیر کے اموال میں سے اللہ نے اپنے رسول کو فیٔ میں عطا کیا۔

صاحب تفسیر ضیاء القرآن رقمطراز ہیں۔

اَفَاءَ کا لفظ بڑا معنی خیز ہے اَفَاءَ کا معنی ہے کسی چیز کو لوٹا دینا، واپس کر دینا۔ سایہ کو بھی فیئ کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی پلٹ کر واپس آتا ہے۔ یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ہر چیز جس کو اللہ نے پیدا کر دیا ہے اس کے حق دار اس کے فرماں بردار بندے ہیں اصل میں ہر چیز انہی کی ملکیت ہے نافرمان لوگ جو بعض چیزوں پر قبضہ جما لیتے ہیں یہ ان کا قبضہ مخالفانہ ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے ان چیزوں کو غاصب لوگوں سے لے کر ان کے اصل حقداروں تک پہنچا دیتا ہے۔

یہاں بھی بنی نضیر کے جو املاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے ہیں۔ وہ حقیقتاً یہودیوں کے نہ تھے انہوں نے انہیں غصب کیا ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے غاصبانہ قبضہ کو ختم کر کے اپنے رسول کریم کو واپس دیدیئے ہیں جو ان کے حقیقی حقدار تھے۔

علامہ آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی لکھتے ہیں:۔

فیہ اشعار بانہا کانت حریۃ بان تکون لہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما وقعت فی ایدیہم بغیر حق فارجعہا اللہ تعالیٰ الیٰ مستحقہا (روح المعانی)

علامہ ابوبکر عربی نے احکام القرآن میں بھی اسی حقیقت کو بیان کیا ہے اور افاء کا کلمہ یہاں استعمال کرنے کی یہی حکمت ذکر کی ہے۔

= فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ یہ جملہ خبر ہے مبتدار کی:

تو اس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے تھے۔ اور نہ اونٹ۔ مَا نافیہ ہے۔ اَوْجَفْتُمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اِیْجَافٌ (افعال) مصدر۔ وجف مادہ، سواری کو

دوڑانا اور تیز کرنا۔ عَلیٰ کے صلہ کے ساتھ۔ کسی کے خلاف سواری کو تیز کر کے حملہ کرنا۔ مِنْ خَیْلٍ یعنی گھوڑے۔ اصل میں خَیْل گھوڑوں کا نام ہے مجازاً سواروں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے وَلَا رِکَاب اور نہ ہی اونٹ یا اونٹوں پر سوار ہو کر۔

= وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ

لٰکِنْ حرف عطف ہے۔ کلامِ سابق سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کے لئے بھی آتا ہے لیکن اس صورت میں یہ واؤ عاطفہ کے ساتھ آتا ہے اور حرف عطف نہیں بلکہ حرف استدراک کا فائدہ دیتا ہے یعنی اس وہم کو دور کرنے کے لئے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہو۔ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔

لٰکِنْ (نون کے سکون کے ساتھ) بھی حرف استدراک ہے۔ لیکن یہ اسم پر عمل نہیں کرتا۔ لٰکِنَّ کی مثال: وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا (۲:۱۰۲) اور (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے اور لٰکِنْ کی مثال:۔

الٰکِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (۱۹:۳۸) مگر ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں۔

یُسَلِّطُ مضارع واحد مذکر غائب تَسْلِیْطٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ وہ مسلّط کرتا ہے وہ قابو یافتہ کر دیتا ہے۔

سوال: پیدا ہوتا ہے کہ بنی نضیر کے مال کو مال فیئ کہنا اور یہ فرمانا کہ اس پر تمہارے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑے صحیح نہیں۔ اس لئے کہ بنی نضیر کا کئی روز تک محاصرہ رہا لوگ مرے کھپے بھی۔ آخر وہ جلاوطنی پر راضی ہو گئے تھے۔ لہٰذا اس مال کو غنیمت کہنا چاہئے اس کا جواب یہ ہے کہ:۔

یہ بنی نضیر مدینے سے صرف دو میل کے فاصلہ پر آباد تھے۔ ان کے خلاف کچھ زیادہ سامان سفر اور تیاری کی ضرورت نہ ہوئی

پاپیادہ جا کر محاصرہ کر لیا گیا۔ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سوار تھے۔ یعنی جس طرح جنگوں میں محنتیں اور تکلیفیں اٹھا کر فتح ہوتی ہے اس میں اس قدر تکلیف اٹھانی نہ پڑی گویا کہ مال مفت ہاتھ آ گیا اس لئے اس کو مال فے کہا گیا۔

(تفسیر مظہری)

۵۹: ۷ = مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی... یعنی اہلِ قری کا جو مال اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ اہل قری میں بنی نضیر بھی شامل ہیں اور دوسری بستیوں والے بھی۔

یہ جملہ سابق جملہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ کا بیان ہے اس لئے دونوں کے درمیان حرف عطف ذکر نہیں کیا گیا (معطوف اور معطوف علیہ الگ الگ ہوتے ہیں اس لئے اگر حرف عطف لایا جاتا تو سابق وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ میں مراد دوسرا مال ہوتا اور اس جملہ میں دوسرا مال مراد ہوتا۔) البتہ اس جملہ میں عام اہل قری مراد ہیں خواہ بنی نضیر ہوں یا دوسری بستیوں والے۔ (تفسیر مظہری)

امام رازی رح لکھتے ہیں:۔

لَمْ یدخل العاطف علیٰ ھذہ الجملۃ لانھا بیان لِلْاُوْلٰی۔ موجودہ جملہ پر حرف عطف داخل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ یہ جملہ اولیٰ کا بیان ہے۔ (تفسیر کبیر)

حضرت ابن عباس رضؓ نے اہلِ قریٰ کی تفصیل میں فرمایا:۔

بنی قریظہ، بنی نضیر، اہلِ فدک، مسکانِ خیبر اور عرینہ کی بستیاں مراد ہیں۔

من اھل القریٰ۔ ای من اموال اھل القریٰ۔ بستیوں میں بسنے والوں کے اموال میں سے۔

ترجمہ ہوگا:۔

بستیوں میں رہنے والوں کے اموال سے جو مال اللہ نے اپنے رسول کو پلٹا دیا ہے یا عطا کیا ہے جملہ میں مَا موصولہ ہے۔ اَفَآءَ اللّٰهُ اس کا صلہ۔ فَلِلّٰهِ اس کی خبر۔

= فَلِلّٰهِ۔ سو وہ اللہ کے لئے ہے۔

اللہ کے لئے ہونے کا یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ کا کوئی الگ حصہ مقرر کیا گیا ہے کیونکہ دنیا و آخرت سب اللہ ہی کی ہے بلکہ اس مال کی نسبت جو اپنی طرف کی اس سے اس مال کا بابرکت ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ قول حسن، قتادہ، عطاء، ابراہیم نخعی، عامر، شعبی، اور عام فقہاء و مفسرین کا ہے بعض کے نزدیک اللہ کا حصہ کعبہ کی اور دوسری مساجد کی تعمیر میں خرچ کیا جائے گا (اللہ کا حصہ الگ ہونے کا یہی مطلب ہے۔ (تفسیر مظہری)

یوں تو سب کچھ اللہ کا ہے مگر یہاں اللہ کا مال کہنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ نے

اپنے بندوں کی مخصوص حاجتوں کے لئے خزانہ بنا رکھا ہے اس تقدیر پر یہ کہنا کہ فللّٰہ کا لفظ تبرکاً مذکور ہے بے فائدہ بات ہے۔ (تفسیر حقانی)

= وَلِلرَّسُوْلِ: (اور رسول کے لئے)

= وَلِذِی الْقُرْبٰی (اور قرابت داروں کے لئے)

= وَالْیَتٰمٰی (اور یتیموں کے لئے)

= وَالْمَسٰکِیْنِ (اور مسکینوں کے لئے)

= وَابْنِ السَّبِیْلِ (اور مسافروں کے لئے)

ان سب کا عطف لفظ اللہ پر ہے اور مَا موصولہ (مبتدا) کی خبر ہیں۔

= کَیْ: تعلیل تقسیم مالِ فئ کے لئے آیا ہے۔ تاکہ۔

= لَا یَکُوْنَ: میں ضمیر واحد مذکر غائب مَا اَفَاءَ اللّٰہُ کے لئے ہے۔ ای کی لا یکون الفیئُ۔

= دُوْلَۃً۔ دُوْلَۃٌ اور دَوْلَۃٌ دونوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں۔ دَالَ یَدُوْلُ (باب نصر) کا مصدر۔ وہ شیَ جو لوگوں پر بدل بدل کر آتی رہے۔ آج کسی کے پاس ہو تو کل کسی کے پاس۔ مال وغلبہ پر اسی لئے اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

حکومت، گورنمنٹ، ریاست کو بھی دولت کہتے ہیں۔ مثلاً دولت اسلامیہ پاکستان دول حروف مادہ ہیں اسی سے قرآن مجید میں باب مفاعلہ سے آیا ہے: وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ (۳: ۱۴۰) اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

= اَلْاَغْنِیَاءُ غَنِیٌّ کی جمع۔ غِنَاءٌ (باب نصر) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مالدار۔ دولت مند لوگ۔

جملہ ہذا کا ترجمہ ہوگا:۔

تاکہ جو لوگ دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے۔

= وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ۔ واؤ عاطفہ ہے مَا موصولہ ہے اٰتٰی ماضی واحد مذکر غائب اِیْتَاءٌ (افعال) سے مصدر اس نے دیا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اور رسول تم کو جو دے۔ اس کو لے لو۔

= وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ۔ واؤ عاطفہ ما موصولہ۔ نَھٰی ماضی واحد مذکر غائب

نَهٰکُمْ (باب فتح) مصدر بمعنی روکنا، منع کرنا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۂ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع مَا موصولہ ہے۔

اور جس سے وہ تمہیں روکے یا منع کرے۔

= اِنْتَهُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر اِنْتِهَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تم رک جاؤ، تم باز رہو۔ انتهاء کے معنی اس کی نہایت کو پہنچنے یعنی رک جانے کے ہیں۔

= اِتَّقُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر اتقاء (افتعال) مصدر وق ی مادّہ۔ تم ڈرو، تم خوف کرو۔ تم پرہیزگاری اختیار کرو، اللهَ منصوب بوجہ مفعول ہے یعنی تم اللہ سے ڈرتے رہا کرو،

= شَدِيْدُ الْعِقَابِ؛ شَدِيْد، سخت۔ پکا، شدٌّ (باب نصر) سے مصدر بروزن (فعیل) صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

الْعِقَابِ، مار۔ عذاب، سزا۔ عقوبت، سزا دینا۔ عَاقَبَ يُعَاقِبُ (مفاعلة) سے مصدر ہے۔ عِقَابٌ، عَقُوْبَةٌ، مُعَاقَبَةٌ، تینوں الفاظ عذاب کے لئے مخصوص ہیں

عذاب اور عقاب میں فرق یہ ہے کہ:۔

عقاب سزا کے استحقاق کو بتلاتا ہے۔ چنانچہ عقاب کو عقاب اسی لئے کہتے ہیں کہ مرتکبِ جرم، جرم کے عقب ہی میں اس کا مستحق ہوتا ہے۔

اور عذاب: استحقاق اور بغیر استحقاق دونوں طرح ہو سکتا ہے۔ عقاب کے اصل معنی پیچھے ہو لینے کے ہیں۔ اس اعتبار سے عقاب وہ سزا ہوئی جو کہ جرم کے پیچھے دی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا ترجمہ "پاداشِ جرم" کرنا چاہیئے۔

شدید العقاب، مضاف مضاف الیہ۔ عذاب کا سخت، سخت عقاب والا اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ۔ میں موصوف کی اضافت موصوف کی طرف ہے۔

بعض نے ایسی اضافت سے اختلاف کیا ہے ان کے نزدیک موصوف صفت کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کی جگہ مستعمل نہیں ہو سکتی۔

مسجد الجامع میں بظاہر موصوف کی صفت کی طرف اضافت ہے مگر یہاں حقیقت میں موصوف محذوف مانا گیا ہے۔ یعنی یہ الفاظ اصل میں یہ تھے۔ مسجد الوقت الجامع اسی طرح ان کے نزدیک صفت کی اضافت موصوف کی طرف نہیں ہو سکتی۔

ملاحظہ ہو:۔

۱:۔ عربی زبان کی گرامر مؤلف ڈبلیو۔ رائٹ۔ ۱۹۷۹ء جلد دوم صفحہ ۲۲۱۔

۲:۔ کتاب النحو مؤلف حافظ عبد الرحمٰن باب مجرورات۔

۳:۔ اساس عربی مؤلف محمد نعیم الرحمٰن پیرا ۲۷۵ تا ۲۷۷۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اَللّٰہَ اسم اِنَّ اور شَدِیْدُ الْعِقَابِ اس کی خبر ہے۔

۵۹: ۸ = لِلْفُقَرَآءِ الْمُھٰجِرِیْنَ۔ لام تملیک کا ہے۔ الفقراء المھجرین۔ موصوف صفت۔ مہاجر حاجت مند۔ یعنی ایسے مہاجر جو غریب حاجتمند اور نادار تھے۔

الذین اسم موصول، اخرجُوا سلہ۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب، جو نکالے گئے

= یَبْتَغُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب ابتغاء (افتعال) مصدر۔ وہ ڈھونڈھتے ہیں۔ وہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔

= فَضْلًا: بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہے،

بمعنی روزی۔ رزق، فضل۔ جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ (۱۷: ۱۲) تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو = الفضل کے معنی کسی چیز کے اقتصاد (متوسط درجہ) سے زیادہ ہونے کے ہیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے۔

۱:۔ محمود، جیسے علم وحلم وغیرہ کی زیادتی۔

۲:۔ مذموم: جیسے غصہ کا حد سے بڑھ جانا۔

لیکن عام طور پر الفضل اچھی باتوں پر بولا جاتا ہے اور الفضول بری باتوں پر۔

= رِضْوَانًا، مفعول ثانی" یَبْتَغُوْنَ کا۔ اور اس کی رضامندی۔

= الصّٰدِقُوْنَ، اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ سچے۔ سچ بولنے والے۔ راست باز، سچے لوگ

الذین اخرجوا سے لے کر آخر آیت تک مہاجر حاجتمندوں کی نعت میں ہے۔

للفقراء المھاجرین کے متعلق علماء کے کئی اقوال ہیں:۔ مثلاً:۔

۱:۔ للفقراء المھاجرین بدل ہے اور لذی القربیٰ والیتمٰی والمسٰکین مبدل منہ ہے (زمخشری)

۲:۔ للفقراء المھجرین بدل ہے اور والیتٰمی والمسٰکین سے بدل ہے اور الیتمیٰ والمساکین وابن السبیل مبدل منہ ہے۔ ذی القربیٰ مبدل منہ میں داخل نہیں ہے۔ (امام شافعی)

۳:۔ للفقراء المھٰجرین ۔ ذی القربیٰ والیتمیٰ وَ المسٰکینَ سے بدل ہے لِلرَّسُوْلِ سے بدل نہیں ہے ۔ علامہ پانی پتی رحہ۔ علامہ موصوف آگے رقمطراز ہیں:۔

للفقراء میں الف لام عہد کا ہے اور معہود وہی لوگ ہوں گے جن کا ذکر اوپر کر دیا گیا یعنی ذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین ۔ پس یہ بدل الکل من الکل ہے ۔

میرے نزدیک فقراء مہاجرین اور وہ لوگ جو آگے ذکر کئے گئے ہیں ان تمام مؤمنوں کو شامل ہیں جو قیامت تک آنے والے ہیں خواہ زردار ہوں یا نادار۔ جن لوگوں کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے یعنی ذی القربیٰ وغیرہ وہ بھی انہی لوگوں کی ذیل میں داخل ہیں اس صورت میں فقراء مہاجرین وغیرہ عام قرار پائیں گے اور پہلے جن کا ذکر آچکا ہے وہ خاص مانے جائیں گے اور یہ صورت بدل الکل من البعض کی ہو جائے گی ۔"

۴:۔ للفقراء المھاجرین بدل ہے لذی القربیٰ سے۔ اس کا عطف لذی القربیٰ پر نہیں ہے (بیضاوی)

صاحب تفسیر حقانی فقراء مہاجرین کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

للفقراء المھٰجرین... الخ کہ یہ ان فقراء مہاجرین کو ملنی چاہیئے کہ جو اللہ کے لئے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتے ہیں جب عرب میں اسلام کا چرچا ہوا اور اس آفتاب کی کرنیں اس سرزمین پر پڑیں تو مکہ اور دوسری جگہوں کے لوگ مسلمان ہونا شروع ہوئے مگر جہاں کوئی مسلمان ہوا اس پر اس کی قوم کی طرف سے مصیبتیں آئیں اور مار دھاڑ شروع ہوئی۔ اس لئے گھر بار) وطن چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے آتے تھے اب ان کے پاس بجز صبر و فاقے کے اور تھا کیا۔؟ ان کو مہاجرین کہتے تھے اس لئے ان پر ترحّم دلاتا ہے کہ ان کو بھی دو۔ ان کی فکر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رہتی تھی ۔ ارشاد باری ہے کہ یہ لوگ صرف یہی بات نہیں کہ ہجرت کر کے چلے آئے ہیں بلکہ ینصرون اللہ ورسولہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اسلام کا لشکر جرار جس نے بڑے بڑے گردن کشوں کو سیدھا کر دیا۔ انہی لوگوں کا تھا۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ سچے لوگ ہیں۔

۹:۵۹ = وَالَّذِيْنَ..... خَصَاصَةٌ یہ معطوف ہے اور اس کا معطوف علیہ للفقراء المھاجرین ہے ۔ بتایا یہ جا رہا ہے کہ اموال فَیْ کے حق دار صرف مہاجرین ہی نہیں بلکہ یہ لوگ بھی ہیں جن کا ذکر اس آیت میں کیا جا رہا ہے۔ اور یہ انصار ہیں۔

= وَالَّذِیْنَ: واؤ عاطفہ ہے الذین اسم موصول جمع مذکر۔ تَبَوَّءُو الدَّارَ صلہ
= تَبَوَّءُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ تَبَوُّءٌ (تفعل) مصدر۔ ب و ء مادہ۔ انہوں نے ٹھکانہ بنالیا۔ تَبَوَّءَ کہتے ہیں نَزَلَ وَاَقَامَ کہیں اترنا۔ اور وہاں اقامت گزیں ہوجانا۔ (لسان العرب)

المفردات میں ہے:۔
اَلْبُوَاءُ کے اصل معنی کسی جگہ کے اجزار کا مساوی ہونا (ساز گار و موافق ہونا) کے ہیں مَکَانٌ بُوَاءٌ اس مقام کو کہتے ہیں جو اس جگہ پر اترنے والے کے سازگار اور موافق ہو۔ اور بَوَّأْتُ لَہٗ مَکَانًا میں نے اس کے لئے جگہ کو ہموار اور درست کیا۔
قرآن مجید میں اور جگہ ارشاد ہے:۔
وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ (۱۰: ۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی۔
= اَلدَّارَ۔ ای دارالسلام (مدینہ منورہ) اَلَّذِیْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ جو دار (ہجرت یعنی مدینہ منورہ) میں مقیم ہیں۔ الدَّارَ مفعول ہے تَبَوَّءُوْا کا۔
= وَالْاِیْمَانَ: واؤ عاطفہ ہے اَلْاِیْمَانَ ایک دوسرے فعل کا مفعول ہے۔ ای اخلصوا الایمان اور جو مخلص الایمان ہیں۔ عربی زبان میں بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ دو چیزوں سے پہلے ایک فعل ذکر کیا جاتا ہے جس کا تعلق ان دو میں سے ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دوسری چیز کے لئے مناسب حال فعل مقدر مان لیا جاتا ہے۔ مثلاً علفتھا تبنا وماء باردًا۔ میں نے اس کو چارہ کے لئے بھوسہ ڈالا اور ٹھنڈا پانی۔ بھوسہ تو علفتھا کا مفعول بن سکتا ہے لیکن ٹھنڈا پانی چارہ تو نہیں کہ کھلایا جائے۔ اس کے لئے تو پلانے کا فعل ہونا چاہئے اس لئے کہتے ہیں کہ اصل یوں ہے:۔ عَلَفْتُھَا تبنًا وَاَسْقَیْتُھَا مَآءً بَارِدًا میں نے اسے بھوسا (بطور چارہ) کھلایا اور ٹھنڈا پانی پلایا۔ (ضیاء القرآن)
= مِنْ قَبْلِھِمْ: ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مہاجرین کی طرف راجع ہے۔
= یُحِبُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب احباب (افعال) مصدر۔ وہ پسند کرتے ہیں وہ محبت کرتے ہیں۔ وہ دوست رکھتے ہیں۔ الذین سے موضع حال میں ہے
= فِیْ صُدُوْرِھِمْ: ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب فاعل یحبون کی طرف راجع ہے ان کے سینوں میں۔ ان کے اپنے سینوں میں۔

= حَاجَۃً: حاجت، ضرورت، خواہش، غرض۔ اس کی جمع حاجات و حوائج ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:۔

مدینہ منورہ کے مکین مؤمن اپنے دلوں میں حاجت ہی نہیں پاتے جو مہاجرین کو دیا گیا ہے

یہ استغنار کا بلند مقام ہے کہ اموالِ فیٔ مہاجرین کو تقسیم ہوا اور انصار ان مہاجرین کے لئے اپنے دلوں میں اس قدر محبت محسوس کریں کہ وہ اس مال کی چاہت سے بہت بلند ہو کر شانِ استغنائی کا مظاہرہ کریں۔

= مِمَّآ اُوْتُوْا۔ مِمَّا۔ مِنْ اور مَا موصولہ سے مرکب ہے۔ اُوْتُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی دینا۔ یعنی اس مال کے بارہ میں جو ان کو (یعنی مہاجرین کو تقسیم ہوا) ان (انصار) کے دلوں میں خلش تک نہ ہے۔

= یُؤْثِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ ایثار (افعال) مصدر۔ وہ ترجیح دیتے ہیں وہ دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں، وہ دوسروں کے لئے ایثار کرتے ہیں۔

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وہ اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں۔

= لَوْ: اگرچہ، خواہ، بِهِمْ: میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان انصار کی طرف راجع ہے جن کا ذکر ہو رہا ہے۔

= خَصَاصَۃٌ: احتیاج۔ بھوک، تنگی، فاقہ، حاجت، محتاج ہونا۔ باب سمع سے خَصَّ یَخَصُّ کا مصدر ہے۔

وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَۃٌ: اگرچہ خود ان کو اس چیز کی شدید حاجت ہو

= مَنْ جو شخص، جو، (شرطیہ)

= یُوْقَ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وِقَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ یُوْقَ اصل میں یُوْقٰی تھا۔ و ق ی مادہ۔

= شُحَّ۔ خود غرضی، کنجوسی، بخل، حرص۔

امام راغب رحمہ لکھتے ہیں:۔

کہ شُحّ وہ بخل ہے جس میں حرص ہو اور عادت بن گیا ہو۔ اردو میں خود غرضی کا لفظ موزوں ہے۔ یہ مصدر ہے اور اس کا فعل باب سمع۔ ضرب۔ نصر، تینوں سے آتا ہے

وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا۔ جملہ شرط ہے۔

= فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ: فَ جواب شرط کے لئے ہے جملہ جواب شرط ہے

تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شُحّ سے بچ جائے کیونکہ انسان کا از خود اس بیماری سے بچنا مشکل ہے اور ناممکن ہے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ جس کو شح سے بچالیا گیا یعنی جس پر اللہ نے کرم فرمایا اور وہ اس مذموم خصلت سے بچالیا۔ وہی بچ سکتا ہے۔

۵۹ : ۱۰ == جَآءُوْا : ماضی جمع مذکر غائب وہ آئے۔ مَجِیْءٌ (باب ضرب) مصدر

== بَعْدِ هِمْ : مضاف مضاف الیہ۔ ھم ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع مہاجرین والنصار ہیں۔ یعنی مہاجرین والنصار کے بعد۔ ان سے وہ صحابہ کرام مراد ہیں جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور وہ تمام مؤمن بھی مراد ہیں جو صحابہ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

== سَبَقُوْنَا : سَبَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ سَبْقٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی سبقت لے جانا۔ آگے نکل گئے۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم وہ ہم سے آگے نکل گئے۔ وہ ہم سے سبقت لے گئے۔

== غِلًّا : کینہ، حسد۔ بغض، غَلَّ یَغِلُّ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔ کسی کے متعلق دل میں کینہ رکھنا۔ غلل مادہ۔

اس مادہ سے باب افعال سے اغلال بمعنی خیانت کے ساتھ متصف ہونا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:۔

وَمَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ (۳ : ۱۶۱) اور کبھی نہیں ہو سکتا کہ پیغمبر (خدا) خیانت کریں۔

اَلْغَلَلُ۔ کے اصل معنی کسی چیز کو اوپر اوڑھنے یا اس کے درمیان میں چلے جانے کے ہیں۔ اسی سے غَلَلٌ اس پانی کو کہا جاتا ہے جو درختوں کے درمیان بہہ رہا ہو۔ لہٰذا غُلٌّ (طوق) خاص کر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی کے اعضاء کو جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جاتا ہے۔ اس کی جمع اَغْلَالٌ آتی ہے۔ اور غَلَّ فُلَانٌ کے معنی ہیں اسے طوق سے باندھ دیا گیا۔

جیسے قرآن مجید میں ہے:۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ (۶۹ : ۳۱) اسے پکڑو اور طوق پہنا دو۔

== لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ایمان والوں کے لئے۔ ان کے متعلق جو ایمان والے ہیں۔ مراد اس سے

وہ مہاجرین و انصار ہیں جو ان کے آنے والوں سے پہلے ایمان لائے۔

= رَءُوْفٌ رَأْفَةٌ سے بروزن فَعُوْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مہربان، شفقت کرنیوالا۔

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ..... اس کا عطف للفقراء المہاجرین پر ہے۔

اس آیت سے بتادیا کہ اموال فیٔ میں مہاجرین و انصار کے علاوہ یہ لوگ بھی حقدار ہیں۔ یہ وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک آئیں گے۔

۵۹: ۱۱ = آیت ۱۱، ۱۲ کا پس منظر صاحب ضیاء القرآن تحریر فرماتے ہیں۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی نضیر کے درمیان کشیدگی بڑھ رہی تھی اور کسی وقت بھی جنگ چھڑ جانے کا امکان تھا۔ اس وقت وہاں کے منافقوں نے جن کے سرغنہ عبد اللہ بن ابی اور ابن نبتل تھے۔ کہلا بھیجا کہ مسلمانوں سے ڈرو نہیں ان کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ تم اکیلے نہیں ہو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ ضرورت پڑی تو ہم دو ہزار مسلح بہادروں کا لشکر لے کر ہم تمہارے ساتھ آملیں گے تمہیں جلا وطن ہونے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کے ماننے سے صاف انکار کردو۔ اور اگر تم کو مدینہ چھوڑنا ہی پڑا تو تم تنہا مدینہ نہیں چھوڑوگے بلکہ ہم تمہارے ساتھ ہی اس شہر کو چھوڑ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتادیا کہ یہ منافق جھوٹ بک رہے ہیں اگر جنگ شروع ہوئی تو یہ لوگ ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے۔ بالفرض والمحال ان بزدلوں نے میدان جنگ میں آنے کی جسارت کی بھی تو تمہیں دیکھتے ہی بھاگ جائیں گے، اور اگر بنی نضیر کو مدینہ چھوڑنا پڑا تو یہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ چنانچہ بعینہٖ اسی طرح ہوا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔

= اَلَمْ تَرَ: ہمزہ استفہامیہ لَمْ تَرَ نفی حجد بلم، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ کیا تو نے نہیں دیکھا

= اَلَّذِیْنَ نَافَقُوْا۔ موصول وصلہ۔ نافقوا ماضی جمع مذکر غائب منافقۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ انہوں نے دورخی کی۔ انہوں نے منافقت کی، انہوں نے کفر کو دل میں چھپایا۔ اور اسلام کو ظاہر کیا۔ الذین نَافَقُوْا منافق لوگ۔

کیا تو نے منافقوں کو نہیں دیکھا۔ ان منافق لوگوں سے مراد عبد اللہ بن ابی اور اس کے گروہ کے لوگ ہیں۔

= یَقُوْلُوْنَ صیغۃ المضارعۃ للدلالۃ علیٰ استمرار قولھم۔ مضارع کا صیغہ ان کے استمرار قول پر دلالت کرتا ہے اور لاخوانہم میں لام تبلیغ کے لئے ہے (روح المعانی)

= لِاِخْوَانِہِمْ: لام حرف جر۔ اِخْوَانِہِمْ مضاف مضاف الیہ۔ اخوان جمع اَخٌ کی۔

بھائی۔ ان کے بھائیوں۔ اپنے بھائیوں کو، یعنی جو کفر میں اور موالات و دوستی کے لحاظ سے ان کے بھائی ہیں۔
= مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ، اہل کتاب میں سے، یعنی یہود بنی نضیر اور بنی قریظہ۔
آیت کا ترجمہ ہوگا:۔
کیا تم نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر بھائیوں سے کہتے رہتے ہیں ......
= لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ :..... لَنَنْصُرَنَّکُمْ یہ یقولون کا مقولہ ہے۔
اللام فی قولہ عزوجل لئن اخرجتم موطئۃ للقسم وقولہ سبحانہٗ وتعالیٰ لنخرجن معکم جواب القسم۔ ای و اللّٰہ لئن اخرجتم من دیارکم قسرًا لنخرجن معکم من دیارنا البتۃ ونذھبن فی صحبتکم اینما ذھبتم۔ (روح المعانی)
لئن اخرجتم میں لام موطئۃ للقسم (قسم کی راہ ہموار کرنے کے لئے) ہے اور قولہ سبحانہٗ لنخرجن معکم جواب قسم ہے۔
یعنی خدا کی قسم اگر تم اپنے گھروں سے مجبورًا نکالے گئے تو ہم بھی ضرور بالضرور تمہارے ساتھ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور جہاں تم جاؤ گے ہم بھی تمہاری معیت میں وہاں چلے جائیں گے۔
اخرجتم ماضی مجہول جمع مذکر حاضر، اخراج (افعال) مصدر۔ تم نکالے گئے۔
لنخرجن لام جواب قسم یا جواب شرط۔ نَخْرُجَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ جمع متکلم۔
= لَا نُطِیْعُ: مضارع منفی جمع متکلم۔ ہم ہرگز نہیں مانیں گے۔ اطاعۃ (افعال) مصدر
= فِیْکُمْ ای فی شَاْنِکُمْ: تمہارے بارے میں۔
= اَحَدًا، مفعول لَا نُطِیْعُ کا۔ اَبَدًا ہرگز، کبھی بھی۔ ہمیشہ۔
= وَ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ۔ یہ دوسرا مقولہ ہے۔ واؤ عاطفہ ہے اِنْ شرطیہ ہے
= ماضی مجہول جمع مذکر حاضر۔ مقاتلۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ اگر تم سے لڑائی گئی۔
جملہ شرط ہے اور لَنَنْصُرَنَّکُمْ جملہ جواب شرط ہے۔ لام تاکید کا ہے۔ نَنْصُرَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ۔ جمع متکلم۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ ہم ضرور ہی تمہاری مدد کریں گے۔
= یَشْھَدُ، مضارع واحد مذکر غائب شَھَادَۃٌ (باب فتح) مصدر۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے (اور خدا) شاہد ہے۔ (اور خدا) گواہ ہے۔

= لَكٰذِبُوْنَ ۔ لام تاکید کا ہے کاذبون اسم فاعل جمع مذکر، جھوٹے۔ لَکٰذِبُوْنَ ہ بالکل جھوٹے۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ہ خدا گواہی دیتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں :
یہ ان کے وعدوں کی اجمالاً تکذیب ہے ان کے دعووں کی الگ الگ تفصیلی تکذیب اگلی آیت میں آرہی ہے۔

٥٩ : ١٢ = لَئِنْ اُخْرِجُوْا ۔ اگر ان کو نکالا گیا یعنی یہودیوں (بنی نضیر وغیرہ) کو، جملہ شرط ہے لَا يَخْرُجُوْنَ جملہ جواب شرط ہے۔ اس میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب عبد اللہ بن ابی وغیرہ کی طرف راجع ہے۔

وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۔ حسب سابق یہ بھی شرط و جواب شرط ہے اور قُوْتِلُوْا کی ضمیر نائب فاعل اور هُمْ ضمیر مفعول بھی یہودیوں کے لئے ہے اور لا ینصرون کی ضمیر فاعل عبد اللہ بن ابی وغیرہ کے لئے ہے۔

= وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ واؤ عاطفہ لام تاکید کا۔ اِنْ حرف شرط۔ اگر انہوں نے ان کی مدد کی۔ یعنی عبد اللہ بن ابی وغیرہ نے یہودیوں کی مدد کی، جملہ شرط ہے۔

= لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ جواب شرط ہے۔ لام تاکید کا۔ صیغہ جمع مذکر غائب مضارع تاکید با نون ثقیلہ۔ تَوْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ ضرور ہی بیٹھ کریں گے : بیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ اَلْاَدْبَارَ، جمع دبر کی بمعنی بیٹھ۔

= ثُمَّ ۔ ای بعد ذلك ۔

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ، ای ثم لا ینصرون المنافقون کالیھود سواء (الیسر التفاسیر) پھر یہودیوں کی طرح منافقین کی بھی مدد نہیں کی جائے گی ۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پھر منافقین طرح یہودیوں کی بھی کوئی مدد نہ کی جائے گی ۔

٥٩ : ١٣ = لَاَ ۔ لام بے عمل کی ایک قسم ہے یہ لامِ ابتدار مفتوح، مضمونِ جملہ کی تاکید کے لئے آتا ہے ۔

باتفاقِ اہل لغت اس کا استعمال دو جگہ صحیح ہے ۔

(الف) مبتدا پر جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً (٥٩ : ١٣) آیۃ زیر مطالعہ) البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے۔

(ب) اِنَّ کی خبر پر خواہ اسم ہو۔ جیسے اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ (١٤ : ٣٩) یا

فعل مضارع ہو جیسے اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ (۱۶: ۱۲۴) یا ظرف ہو جیسے اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳۶: ۳)

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن باب اللام - ۲، الاتقان فی علوم القرآن از علامہ جلال الدین سیوطی رح حصہ اول نوع چالیس)

فَائِدَہ: لَاْ یہ ان کلمات میں سے ہے جو موافق رسم الخط قرآن مجید لکھنے اور پڑھنے میں اور طرح ہیں۔ جیسے :-

لَاْاِلَى الْجَحِيْمِ - (۳۷: ۶۸) = لَاِلَى الْجَحِيْمِ:

لَاْاَوْضَعُوْا (۹: ۴۷) = لَاَوْضَعُوْا:

لِشَاْيٍ (۱۸: ۲۳) لِشَیْءٍ۔

قرآن مجید میں ایسے کلمات ۲۲ رہیں۔

= اَشَدُّ - نہایت سخت - شِدَّۃٌ سے جس کے معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

= رَهْبَةً ؛ ڈر، رعب، ایسا رعب جس میں بچاؤ کا خیال اور اضطراب موجود ہو۔ رَهْبَتْ کہلاتا ہے رَهِبَ يَرْهَبُ (سمع) کا مصدر۔ بوجہ تمیز کے منصوب ہے۔

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

البتہ ازروئے رعب وخوف تم ان کے دلوں میں بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ سخت ہو

یعنی تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں خدا سے بھی زیادہ ہے تمہارے ڈر سے وہ بظاہر زبان سے تو ایمان لے آتے ہیں لیکن دلوں میں ان کے کفر رہتا ہے اور اللہ ان کے باطنی کفر کو جانتا ہے مگر وہ اللہ سے نہیں ڈرتے اور دل سے ایمان نہیں لاتے۔

= ذٰلِكَ - یعنی اللہ کی نسبت تم لوگوں سے ان کا زیادہ خوف زدہ ہونا۔

= بِاَنَّهُمْ ؛ ب سببیہ ہے۔ یہ اللہ کی بہ نسبت تمہارا ڈر ان کے دلوں میں بوجہ اس بات کے ہے کہ :۔ اَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ - ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں - بے عقل ہیں۔

۵۹: ۱۴ = لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ - مضارع منفی جمع مذکر غائب مقاتلۃ (مفاعلۃ) مصدر كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم سے نہیں لڑیں گے - جَمِيْعًا - اکٹھے مل کر، یا کسی عزم

اور متفرق راسئے پر جمع ہو کر یا جم کر بالمواجہہ نہیں لڑیں گے:۔

لَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ میں ضمیر فاعل ہر دو کفار و منافقین کے لئے استعمال ہوئی ہے۔

= اِلَّا حرفِ استثناء۔ مگر: (اگر لڑیں گے بھی تو....)

= فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَۃٍ۔ فِیْ حرف جار قُرًی مُّحَصَّنَۃٍ موصوف وصفت، یہ جمع قَرْیَۃٌ کی۔ بستیاں۔ محصّنۃ حَصَّنَ یُحَصِّنُ تَحْصِیْنٌ (تفعیل) جگہ کو مضبوط بنانا بستی کو دیوار سے گھیرنا) سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث ہے یعنی قلعہ کی طرح دیوارو سے گھیر کر بنائی ہوئی بستیاں۔ اس کا مادہ حصن ہے۔ تَحَصَّنَ (تفعّل) بمعنی قلعہ بند ہونا حِصْنٌ جمع حُصُوْنٌ قلعے، مضبوط جگہیں، گڑھیاں، حِصَانٌ عمدہ گھوڑا۔

= وَرَاءِ جُدُرٍ۔ مضاف مضاف الیہ، وَرَآءِ۔ اوٹ، آڑ، وَرَآء اصل میں مصدر ہے جس کو بطور ظرف استعمال کیا جاتا ہے۔ ظرف زمان ظرف مکان دونوں کے لئے آتا ہے آگے، پیچھے۔ ہر طرف، سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جُدُرٍ جمع ہے جِدَارٌ کی، بمعنی دیوار۔

یعنی اگر یہ کفار اور منافقین مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت بھی کریں گے تو قلعہ بند ہو کر یا دیواروں کی اوٹ لے کر لڑیں گے بالمواجہہ لڑنے کی ہمت ان میں نہیں ہے

= بَاْسُھُمْ مضاف مضاف الیہ۔ بَاْسٌ لڑائی، عدم جامعیت، باہمی مناقشت، بَاْسُھُمْ بَیْنَھُمْ شَدِیْدٌ ان کا آپس میں کا اختلاف بہت سخت ہے۔

= تَحْسَبُھُمْ مضارع واحد مذکر حاضر، حِسْبَانٌ (باب حَسِبَ، سَمِعَ) سے مصدر تو گمان کرتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان کو خیال کرتا ہے جَمِیْعًا۔ ای مُتَّفِقٌ۔

= وَقُلُوْبُھُمْ شَتّٰی جملہ حالیہ ہے۔ شَتّٰی طرح طرح۔ جُدا جُدا۔ متفرق، مختلف پراگندہ۔ بعض کے نزدیک یہ لفظ مفرد ہے اور بعض نے اسے شَتِیْتٌ کی جمع بیان کی ہے (حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں)

= ذٰلِکَ۔ یہ پراگندگیٔ خیال۔ باہمی اختلاف و مناقشت،

= بِاَنَّھُمْ۔ ب سببیہ ہے یعنی باہمی یہ عدم اتفاق اس لئے ہے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں۔ اور حق و باطل میں امتیاز نہیں کر سکتے۔

۵۹:۱۵ = کَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ قَرِیْبًا: اس سے قبل مبتدا محذوف ہے

ای مَثَلُهُمْ : (مثل یھود بنی النضیر فی ترك الایمان و محاربة الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم) کمثل الذین ...... وَبَالَ اَمْرِهِمْ : یعنی یہود بنی نضیر کی ترک ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ لڑائی کی مثال ویسی ہی ہے جیسے ان سے کچھ ہی پہلے والے لوگوں کی تھی۔

یہ پہلے والے لوگ کون مراد ہیں ؟

مجاہد کا قول ہے کہ:۔

ان سے مراد وہ مشرکین ہیں جو بدر میں مسلمانوں سے لڑے تھے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ :۔

بنو قینقاع کے یہودی مراد ہیں ۔ یہ لوگ حضرت عبد اللہ بن سلام کے قبیلہ والے تھے ۔ انہوں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول یا عبادۃ بن صامت وغیرہ سے معاہدہ کر رکھا تھا۔ یہ قوم یہود میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔

انہوں نے (یعنی پہلے والے لوگوں نے) اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا۔ (بنو قینقاع شوال ۲ھ میں مسلمانوں کے ہاتھوں شکست کے بعد جلا وطن کر دیئے گئے تھے۔ یہ ان کے کئے کا مزا دنیا میں ان کو ملا۔) ارشاد ہوتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ای فی الاٰخرة آخرت میں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے ۔

= وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۔ امرھم مضاف مضاف الیہ مل کر وبال (مضاف) کا مضاف الیہ وَبَالَ مفعول ہے ذَاقُوْا کا۔ لہٰذا منصوب ہے، معنی ہے سختی، ناگواری۔ بداعمالی کی سزا۔ اَمْرِهِمْ ان کا کردار۔ ان کا فعل، ان کا کام ۔

۵۹ : ۱۶ = كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اس آیت میں خبر کا مبتدا محذوف ہے ۔ عبارت یوں ہو گی مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ : ان کی مثال شیطان کی سی مثال ہے۔

مَثَلُهُمْ کی ضمیر یہاں منافقوں کے لئے ہے جب کہ سابقہ آیت میں یہود بنی نضیر کے لئے تھی۔ بعض نے کہا کہ ہر دو جگہ ہر دو فریق کے لئے ہے ۔

= اِذْ قَالَ ...... الخ۔ شیطان کا کردار ہے جس کی مثال دی گئی ہے یعنی وہ انسان سے کہتا ہے کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا۔ تو کہنے لگا مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں ہے، مجھے خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے ۔

اسی طرح مدینہ کے منافقین بھی یہود بنی نضیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف

جھوٹی باتوں کے گھمنڈ پر ابھارتے رہتے تھے۔ اور جب ان پر آپڑی تو بجائے ان کی مدد کرنے کے ان کو بُرا بھلا کہنے لگے۔

= بَرِیْٓءٌ۔ بیزار، بے تعلق، بے گناہ، بَرَاءَۃٌ (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع بَرِیْئُوْنَ ہے۔

= اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَخَافُ مضارع واحد متکلم خَوْفٌ (باب سمع) مصدر۔ میں ڈرتا ہوں اَللّٰهَ مفعول اَخَافُ کا۔ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت اَللّٰهَ کی۔ میں خدائے رب العٰلمین سے ڈرتا ہوں۔

۱۷:۵۹ = آیت ۱۵ از متذکرۃ الصدر میں فرمایا کہ :۔

شیطان دنیا میں انسان کو بہکاتا ہے اور ورغلاتا ہے اور جب اس کے بہکاوے میں آکر انسان گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو انسان سے الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کب تم کو ایسا کرنے پر اکسایا تھا۔ مجبور کیا تھا۔ میں تو خدائے رب العالمین ڈرتا ہوں۔ اور میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں کہ دوسروں کو گناہ کرنے پر مجبور کردوں۔ یہ بھی اس کا جھوٹ ہے اور دکھاوا ہے کیونکہ خدا کا خوف شیطان کی سرشت میں ہے ہی نہیں۔

سو اس آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ :۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خٰلِدَیْنِ فِیْهَا۔ پھر ان دونوں کا (یعنی شیطان کا اور جس کو اس نے بہکایا تھا) یہ انجام ہوگا کہ وہ دونوں دوزخ میں ہوں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے

كَانَ فعل ناقص عَاقِبَتَهُمَا مضاف مضاف الیہ مل کر كَانَ کی خبر مقدم لہٰذا منصوب ہے اَنَّ حرف مشبہ بالفعل هُمَا اسم اَنَّ فِی النَّارِ اس کی خبر۔ جملہ انهما فی النار موضع رفع میں كَانَ کا اسم مؤخر۔ خٰلِدَیْنِ فِیْهَا جملہ حالیہ ہے۔ (دراں حالیکہ وہ دونوں دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے)

عاقبتهما خبر كان مقدم وان مع اسمها وخبرها ای فی النار فی موضع الرفع علی الاسم وخٰلِدَیْنِ حَالٌ (مدارک التنزیل)

عاقبتهما ان دونوں کا انجام۔ انهما بے شک وہ دونوں۔ یعنی شیطان اور اس کا پیروکار۔

= وَ ذٰلِكَ: یعنی ان دونوں کا دوزخ میں ہونا۔ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ۔ مضاف مضاف الیہ اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

۵۹: ۱۸ = اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تم ڈرو اَللّٰہَ مفعول فعل اِتَّقُوْا کا۔ تم پرہیزگاری اختیار کرو، تم اللہ سے ڈرو۔

= لِتَنْظُرْ: امر کا صیغہ واحد مؤنث غائب نَظْرٌ (باب نصر) مصدر۔ نَفْسٌ جان شخص، ہر جان کو چاہئے کہ وہ دیکھے۔ لِ۔ لام امر ہے۔

= مَا قَدَّمَتْ: مَا موصولہ۔ قَدَّمَتْ ماضی واحد مؤنث غائب: تَقْدِیْمٌ (تفعیل) مصدر بمعنی آگے بھیجنا۔ مقدم کرنا۔ سامنے ہونا۔ سامنے لانا۔ جو اس نے آگے بھیجا ہے، آگے سے مراد روز قیامت ہے۔ یعنی ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اس نے دنیا وی زندگی میں آخرت کے لئے کیا کمایا ہے۔

= لِغَدٍ۔ لِ۔ ظرف کو ظاہر کرنے کے لئے۔ غَدٍ۔ فردا۔ کل آئندہ، مجازاً روز قیامت لِغَدٍ روز قیامت کے لئے۔

۵۹: ۱۹ = وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ: ۔ لَا تَكُوْنُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ تم مت ہو جاؤ۔
كَالَّذِيْنَ: کَ تشبیہ کا ہے اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر نَسُوا اللّٰہَ صلہ الذین کا نَسُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب نِسْیَانٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ بھول گئے۔ اللّٰہَ منصوب بوجہ مفعول۔ جو اللہ کو بھول گئے۔

= فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ: فَ ترتیب کا۔ اَنْسٰی ماضی واحد مذکر غائب اِنْسَاءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے بھلا دیا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (مفعول اول) اَنْفُسَهُمْ اَنْفُس۔ نَفْسٌ کی جمع۔ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی اَنْسٰی کا۔

ترجمہ ہوگا:۔

پھر اس نے بھلائے ان کو ان کے جی (ترجمہ شاہ عبد القادرؒ)

یعنی ان لوگوں کو جو اللہ کو بھول گئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا بنا دیا کہ وہ اپنے آپ ہی کو بھول گئے۔ اور اصلاحِ عمل اور تہذیبِ اخلاق ظاہری و باطنی سے محروم رہ گئے۔

= اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ: اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کو تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ وہی لوگ ہیں وہی فاسق۔ فَاسِقُوْنَ فَاسِقٌ کی جمع ۔ فُسُوْقٌ سے اسم فاعل جمع مذکر۔ نافرمان، شریعت کی حد سے نکل جانے والے۔

۵۹: ۲۰ = لَا يَسْتَوِىْ۔ لا نافیہ ہے يَسْتَوِىْ صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف۔

استواء (افتعال) مصدر، برابر نہیں ہے۔
= اَلْفَائِزُوْنَ: فَائِزٌ کی جمع۔ فَوْزٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر۔ کامیابی حاصل کرنے والے۔ کامیاب۔

٥٩: ٢١ = لَوْ: حرف شرط۔ اگر
= لَرَاَیْتَہٗ: لام جواب شرط کے لئے۔ رَاَیْتَ ماضی واحد مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع جَبَلٍ ہے۔
= خَاشِعًا، دب جانے والا۔ عاجزی کرنے والا۔ فروتنی کرنے والا۔ خُشُوْعٌ (باب فتح) مصدر سے۔ اسم فاعل واحد مذکر
= مُتَصَدِّعًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ تَصَدُّعٌ (تفعل) مصدر۔ بمعنی ٹکڑے ٹکڑے، شگافتہ، صَدْعٌ کا لفظ پھٹنے، کھلنے، شگافتہ ہونے اور الگ ہو جانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لئے صَدْعٌ شگاف کو اور آدمیوں کی ایک ٹکڑی اور گروہ کو کہتے ہیں زمین کو پھاڑ کر سبزہ نکلتا ہے اس لئے سبزہ کو صَدْعٌ کہا جاتا ہے۔
قرآن مجید میں ہے:۔
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (٨٦: ١٢) قسم ہے سبزہ والی زمین کی۔ یا قسم ہے زمین کی جو پھٹ جاتی ہے (کہ اس میں سے پھوٹ آتے ہیں درخت اور کھیتی۔
خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا ہر دو حال ہیں۔
یعنی تو دیکھتا ہے کہ وہ خدا کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔
= مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ۔ مِنْ حرف جار۔ خَشْیَۃِ اللّٰہ مضاف مضاف الیہ۔ خَشْیَۃٌ خوف ڈر، ہیبت۔ خشیۃ اس خوف کو کہتے ہیں جس میں تعظیم بھی شامل ہو۔ یہ بات اکثر حالات میں جس کا ڈر ہو اس کے علم سے ہوتی ہے۔ اسی بناء پر آیت شریفہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا: (٣٥: ٢٨) اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں جو عالم ہیں۔ .... میں علماء کو خشیت سے مخصوص کیا گیا ہے۔
= تِلْکَ الْاَمْثَالُ: تِلْکَ اسم اشارہ واحد مؤنث الامثال مشار الیہ، بمعنی مثالیں
= نَضْرِبُھَا: مضارع جمع متکلم ضَرْبٌ مصدر سے ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع الامثال ہے۔ ہم بیان کرتے ہیں ان کو۔
ضَرَبَ کے اصل معنی ہیں مارنا۔ ہاتھ سے ہو یا پاؤں سے ہو یا کسی آلہ سے، ضَرْبٌ

الدَّرَاهِمِ ٹھپہ لگانا۔ ضَرْبٌ فِي الْاَرْضِ: زمین پر چلنا، ضَرْبُ الْخَيْمَةِ خیمہ لگانا۔ ضَرْبُ الذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ ذلت اور فقیری کو خیمہ کی طرح محیط اور مسلط کر دینا۔

ضَرْبُ الْمَثَلِ ماخوذ ہے ضَرْبُ الدَّرَاهِمِ سے یعنی کسی چیز کو اس طرح بیان کرنا کہ دوسرے پر اس کا اثر پڑ سکے۔

= لَعَلَّهُمْ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اس کا اسم۔ شاید وہ سب لوگ۔

= يَتَفَكَّرُوْنَ ه مضارع جمع مذکر غائب تَفَكُّرٌ (تفعّل) مصدر بمعنی غور کرنا۔ لَعَلَّ کی خبر۔ شاید کہ وہ غور کریں۔ امید ہے کہ وہ غور کریں گے۔ تاکہ وہ غور کریں۔

آیت ہذا کی تشریح میں صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں:۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ ...... الخ بعض اہل تفسیر کے نزدیک آیت میں ایک تمثیل ہے یعنی اللہ اگر پہاڑ میں قوت تمیز پیدا کر دیتا اور پھر اس وقت اس پر قرآن اتارتا۔ تو پہاڑ عاجزی سے دب جاتا۔ اور خوف سے پھٹ جاتا اور عظمت قرآن سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (۲:۷۴) باوجودیکہ پہاڑ نہایت سخت اور ٹھوس باوزن ہیں۔ لیکن ان کو خوف ہوتا کہ وہ تعظیم قرآن پوری طرح جیسا کہ حق ہے ادا نہ کر پائے اس وجہ سے پارہ پارہ ہو جاتے لیکن کافر انسان جو صاحب علم و عرفان ہے قرآن کے اندر جو نصیحتیں اور عبرتیں ہیں ان کو جانتا پہچانتا ہے پھر بھی سنی ان سنی کر دیتا ہے۔ (بالکل اثر نہیں ہوتا)

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جمادات اور نباتات بظاہر بے شعور اور عدیم الحس ہیں لیکن وہ اپنے خالق کا شعور رکھتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے دریافت کرتا ہے کہ:۔

کیا تیرے اوپر کوئی بندۂ خدا اللہ کو یاد کرتا ہوا گذرا؟

نوٹ از مترجم تفسیر مظہری:۔

صحیح تحقیق یہ ہے کہ قدمائے یونان جو جمادات و نباتات کو بے حس اور بے شعور کہتے ہیں وہ غلط ہے موجودہ سائنس نے نباتات میں تو شعور ثابت کر دیا اور عنقریب جمادات کا حساس ہونا بھی ظاہر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ وَاِنْ مِّنْ

شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِیۡحَهُمۡ (۱۷: ۴۴) یہ تسبیح مقالی ہے حالی نہیں ہے یہ مراد نہیں کہ ہر شے تخلیقاً اپنے خالق کے بے عیب ہونے پر دلالت کررہی ہے ہر مصنوع اپنے صانع پر دال ہے یہ مطلب صراحتِ آیت کے خلاف ہے کیونکہ آیت کا آخری جزء بتارہا ہے کہ انسان تسبیح اشیاء کو نہیں سمجھتا۔ اب اگر تسبیح سے تسبیح حالی مراد لی جائے اور اس کا یہ مطلب مراد لیا جائے کہ ہر مخلوق اپنے خالق و فاطر کے بے عیب ہونے پر فطرۃً دلالت کررہی ہے تو اس تسبیح اشیاء سے تو یونانی کافر بلکہ جاہل بے علم بھی واقف تھے اور ہیں۔ پھر نفیٔ تفقہ کے کچھ معنی نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ تسبیح مقالی ہی مراد ہے مگر ہر چیز کی نوعی زبان جُدا جُدا ہے جس کو ہر نوع کے افراد ہی سمجھتے ہیں۔ پہاڑ پہاڑ کی بولی سمجھتا ہے اور پانی پانی کی بات سمجھتا ہے اور انسان ان کی بولی نہیں سمجھتے۔ معجزۂ نبوت اس سے مستثنیٰ ہے۔

عام انسان اسی بولی کو سمجھتے ہیں جو مخارج حروف اور ادتا د الصوت کی مرہون ہے اور اسی کو ۵۰ کلام اور مقال کہتے ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد فرمانا بالکل صحیح ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے کہتا ہے کہ .... وغیرہ اور سچ فرمایا اللہ نے: یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (۵۹: ۲۴)

۵۹: ۲۲ = هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ هُوَ ضمیر شان ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ مسند الیہ کی تعظیم و بڑائی پر دلالت کرتی ہے اس طرح کہ پہلے اس کا ذکر مبہم طریقہ سے کر کے پھر اس کی تشریح کی جائے

اللّٰه مسند الیہ باقی کا جملہ مسند اس کی صفت ہے۔ اَلَّذِیۡ اسم موصول باقی جملہ اس کا صلہ۔ لَا ناصبہ (اپنے اسم کو نصب دیتا ہے) اِلٰهَ اس کا اسم اِلَّا حرفِ استثناء۔

وہ اللہ ہے ایسی ذات کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے۔

= اِلٰهَ معبود۔ بروزن فعال بمعنی اسم مفعول مَاۡلُوۡهٌ ہے۔ ہر قوم کے نزدیک جس کی بندگی کی جائے وہ الٰہ ہے خواہ وہ معبود برحق ہو یا معبود باطل۔

= عٰلِمُ الۡغَیۡبِ: مضاف مضاف الیہ۔ غیب کا علم رکھنے والا۔ غیب کا علم جاننے والا

= وَالشَّهَادَةِ۔ ای وعالم الشهادة اور جاننے والا ہے ہر ظاہر اور مشاہدہ میں آنے والی چیز کا۔ شهادة۔ شَهِدَ یَشۡهَدُ کا مصدر ہے۔ لیکن اسم ہو کر بھی استعمال ہوتا ہے

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ ہر باطن وظاہر کا جاننے والا۔ ہر موجود و معدوم، مخفی وظاہر کا علم رکھنے والا۔

= اَلرَّحْمٰنُ بڑا مہربان، بہت بخشش کرنے والا۔ چونکہ اس لفظ کے معنی بجز ذاتِ باری تعالیٰ کے اور کسی پر صادق نہیں آتے کیونکہ اسی کی رحمت سب پر عام ہے اس لئے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لئے اس کا استعمال نہیں ہوتا۔

علمائے عربیت کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے یا نہیں اور عربی ہونے کی صورت میں یہ مشتق ہے یا غیر مشتق۔

مُبرّد اور ثعلب جو عربیت اور لغت کے امام ہیں وہ اس طرف گئے ہیں کہ یہ عبرانی لفظ ہے اگر اس کو عبرانی لفظ مان لیا جائے تو اس صورت میں یہ لفظ اللہ کی طرح ذاتِ باری کا عَلَم ہوگا۔ قرآن مجید میں یہ لفظ ۵۳ جگہ مذکور ہے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا استعمال بطور صفت نہیں بلکہ بطور عَلَم ہُوا ہے

= الرَّحِیْم: بڑا مہربان۔ نہایت رحم والا۔ رَحْمَۃٌ سے بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع رُحَمَاءُ ہے۔ اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کے علاوہ غیر کے لئے بھی ہوتا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں رَءُوْفٌ رَّحِیْم کہا گیا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن)

۵۹: ۲۳ = هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: ملاحظہ ہو آیت ۵۹: ۲۲ متذکرۃ الصدر۔

= اَلْمَلِكُ: اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے اسم معرفہ، بادشاہ۔ جو چاہے کرے۔ اور اس کے فعل پر کسی کو مجال اعتراض نہ ہو۔ اسم نکرہ کوئی بادشاہ۔ کوئی حاکم۔

= اَلْقُدُّوْسُ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت پاک بہت برکت والا۔ بروزن فُعُول (بضم ف) پر کلام عربی میں صرف چار لفظ آئے ہیں۔

۱۔ قُدُّوْسٌ: بہت پاک، برکت والا۔

۲۔ سُبُّوْحٌ: پاک و برتر۔ اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔

۳۔ ذُرُّوْحٌ: (ایک اڑنے والا زہریلا کیڑا۔ سپینی مکھی)

۴۔ فُرُّوْجٌ: بہت خوش، اور ان کو بھی بفتح ف پڑھنا جائز ہے باقی اس وزن پر جتنے لفظ آئے ہیں سب بفتح ف آئے ہیں۔

= اَلسَّلٰمُ: ذو سلامۃ من النقائص یعنی ہر قسم کی خامیوں سے محفوظ، بعض نے

کہاہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آلام ومصائب سے بچاتا ہے۔
= اَلْمُؤْمِنُ: اسم فاعل واحد مذکر اِیْمَانٌ مصدر۔ امن دینے والا۔ یا المصدق لرسلہ باظھار معجزاتہ علیہم۔ اپنے پیغمبروں سے معجزات کا اظہار کراکے ان کی رسالت کی تصدیق فرماتا ہے۔
= اَلْمُھَیْمِنُ، اسم فاعل واحد مذکر ھَیْمَنَۃٌ مصدر۔ نگران۔ اس کا اصل ااُمَنَ فھو مُؤَامِنٌ ہے دوسرا ہمزہ یاء سے اور پہلا ہمزہ "ہ" سے بدل دیا گیا۔ اس طرح مُھَیْمِنٌ بن گیا۔
= اَلْعَزِیْزُ۔ عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی فَاعِلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے غالب (جو مغلوب نہ ہو) زبردست، قوی۔
= اَلْجَبَّارُ: المصلح امور خلقہ المتصرف فیہم بمافیہ صلاحہم۔ یعنی اپنی مخلوقات کے امور کو درست کرنے والا۔ اور اس میں ویسا تصرف کرنے والا جس میں ان کی فلاح اور بہبود ہوتی ہے اس صورت میں یہ جبرٌ سے مشتق ہوگا۔ (ضیاء القرآن)
سرکش، زبردست دباؤ والا۔ خود اختیار۔ جَبْرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (لغات القرآن)
جَبَّارٌ ذات باری تعالیٰ کے لئے وصفِ مدح ہے اور انسانوں کے حق میں صفت ذم ہے"

(خازن لبغدادی)
= اَلْمُتَکَبِّرُ: اسم فاعل واحد مذکر تَکَبُّرٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ سربلندی اور عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا۔
تکبر دو طرح کا ہوتا ہے:۔
۱:۔ فی نفسہٖ کسی میں خوبیاں اور صفاتِ حسنہ سب سے زائد ہوں۔
۲:۔ واقع میں تو صفاتِ حسنہ سے خالی ہو اور مدعی ہو کمالِ صفات کا۔
اوّل محمودٌ ہے اور دوسرا مذموم اور قبیح ہے۔
تکبر کی بدترین قسم یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے سرکشی کرے اور خودسر بن جائے (المفردات)
= سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ سُبْحَانَ مصدر ہے بمعنی تسبیح (پاکی بیان کرنا) نصب نیز مفرد کی طرف اضافت اس کو لازم ہے۔ خواہ مفرد اسم ظاہر ہو جیسے سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) اور سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی: (پاک ہے وہ ذات جو لے گیا رات کے وقت) یا اسم ضمیر

جیسے سُبْحَانَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ ؛ (اس کے لائق نہیں ہے کہ اس کے اولاد ہو)

اَللّٰہِ مجرور بوجہ مضاف الیہ ہونے کے۔

= عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؛ مرکب ہے عَنْ حرف جار اور مَا موصولہ سے۔ جس چیز سے یُشْرِکُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب اِشْرَاکٌ (افعال) مصدر۔ صلہ ہے موصول کا۔ جس چیز کو وہ اس کا (یعنی اللہ کا) شریک بناتے ہیں۔

یعنی اللہ پاک ہے اس چیز سے جس کو وہ (اس کا) شریک بناتے ہیں۔

۵۹ : ۲۴ = اَلْخَالِقُ ؛ پیدا کرنے والا۔ بنانے والا۔ خَلْقٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔

= اَلْبَارِئُ ؛ نکال کھڑا کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ بَرْءٌ (باب نصر) مصدر سے جس کے معنی بنانے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ بَارِئ اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے بَرَأَ یَبْرَأُ کا استعمال پیدا کرنا کے معنی میں ہوتا ہے اس اعتبار سے بَارِئ۔ خَالِق کے ہم معنی ہوگا۔

لیکن آیت ہذا (ھو الخالق البارئ المصوّر وہی اللہ ہے بنانے والا۔ نکال کھڑا کرنے والا۔ صورت کھینچنے والا) سے پتہ چلتا ہے کہ خالق اور بارئ دو علیحدہ علیحدہ صفتیں ہیں۔ اوران دونوں میں باہم فرق ہے۔ البتہ ہم معنی ماننے کی صورت میں باری کو خالق کی تاکید سمجھا جا سکتا ہے۔

علامہ آلوسی رح لکھتے ہیں:۔

کہ باری وہ ہے جس نے مخلوق کو تفاوت اور اجزاء و اعضاء کے عدم تناسب سے بری پیدا کیا۔ یعنی یہ نہیں کیا کہ ایک ہاتھ تو بہت چھوٹا اور پتلا ہو اور دوسرا بہت موٹا اور بڑا۔ اسی طرح خاصیتوں اور شکلوں اور نیز خوبی اور برائی میں ایک دوسرے سے ممتاز فرمایا۔ پس اس اعتبار سے باری خاص ہے اور خالق عام۔ (روح المعانی)

یعنی خالق کے معنی ہیں صرف پیدا کرنے والا۔ اور بارئ کے معنی خاص صفت پر پیدا کرنے والا۔

= اَلْمُصَوِّرُ. اسم فاعل واحد مذکر تَصْوِیْرٌ (تفعیل) مصدر سے صورت بنانے والا۔ پیدا کرنے والا۔

= لَہٗ ؛ میں لام استحقاق کا ہے۔ اسی کے لئے ہیں۔

= اَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۔ موصوف وصفت، خوبصورت نام ۔
= یُسَبِّحُ : مضارع واحد مذکر غائب۔ تَسْبِیْحٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ اس کی تسبیح پڑھتا ہے ۔ اس کی پاکی بیان کرتا ہے ۔ اس کے پاک ہونے کا اقرار کرتا ہے
= مَا : موصولہ۔
= فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس کا صلہ۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہے ۔
= وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ جملہ معترضہ تذییلی ہے۔ ما قبل کی تاکید و تعظیم کے لئے آیا ہے ۔
= اَلْحَکِیْمُ : حکمت والا۔ بروزن (فعیلٌ) صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ کیونکہ اصل حکمت و دانائی اسی کی ہے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۶۰) سورۃ الممتحنۃ مَدَنِیَّۃٌ (۱۳)

۱:۔ لَا تَتَّخِذُوۡا: فعل نہی جمع مذکر حاضر، اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر۔ تم مت بناؤ۔ تم مت پکڑو۔

= عَدُوِّیۡ: مضاف مضاف الیہ۔ میرے دشمن۔ مفعول فعل لَا تَتَّخِذُوۡا کا

= عَدُوَّکُمۡ: مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے دشمن۔ مفعول ثانی فعل لَا تَتَّخِذُوۡا کا۔

= اَوۡلِیَآءَ: مفعول ثالث لَا تَتَّخِذُوۡا کا۔ وَلِیٌّ کی جمع۔ دوست، ساتھی۔

اے ایمان والو! نہ بناؤ میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اپنے دوست۔

عَدُوٌّ اگرچہ مفرد ہے لیکن اس کا اطلاق مفرد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے۔ مثلاً اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ وَذُرِّیَّتَہٗۤ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَھُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ (۱۸: ۵۰)

کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

= تُلۡقُوۡنَ اِلَیۡھِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ۔ تُلۡقُوۡنَ مضارع جمع مذکر حاضر اِلۡقَاءٌ (اِفۡعَالٌ) مصدر تم ڈالتے ہو، تم اظہار کرتے ہو۔

بِالۡمَوَدَّۃِ: مودۃ مصدر ہے ودد مادہ سے اسی معنی میں اور مصادر بھی ہیں جیسے وُدٌّ۔ وِدَادٌ، مَوۡدَدَۃٌ، مَوۡدُوۡدَۃٌ باب سمع محبت کرنا۔ خواہش کرنا۔ یہاں بمعنی محبت، دوستی کے آیا ہے۔ وَدٌّ، وَدِیۡدٌ، وَدُوۡدٌ۔ دوست بہت محبت کرنے والا۔

جملہ تلقون الیھم بالمودۃ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں،۔

۱:۔ یہ لَا تتخذوا کی ضمیر سے حال ہے

۲:۔ یہ اولیآء کی صفت ہے۔

۳:۔ یہ کلام مستانفہ ہے۔ نیا جملہ ہے پہلے کلام سے اس کا کوئی ربط نہیں ہے

بالمودۃ میں باء زائدہ برائے تعقیب بھی ہوسکتی ہے اور ثابتہ بھی ہوسکتی ہے۔

پہلی صورت میں القاء بالمودۃ کے معنی اظہار المودۃ ہو گا۔ یعنی تم ان سے محبت کا اظہار کرتے ہو
دوسری صورت میں یہ بَ تعدیہ کے لئے ہوگی اور مودۃ تلقون کا مفعول ہو گا۔
اس کا مفہوم وہی ہو گا جو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔
اور اگر بَ سببیت کے لئے ہے تو اس وقت تلقون کا مفعول محذوف ماننا پڑیگا۔
عبارت یوں ہو گی:۔

تلقون الیھم اخبار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بسبب المودۃ التی بینکم وبینھم (کشاف) یہاں القاء ارسال کے معنی میں ہے یعنی تم رسول کی خبریں ان کافروں کو بھیجتے ہو اس محبت کی وجہ سے جو تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ہے (ضیاء القرآن)

= وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۔ واؤ حالیہ ہے قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی میں ہے۔ اور تحقیق وہ انکار کرتے ہیں اس حق سے (یعنی قرآن مجید سے) جو تمہارے پاس آیا ہے۔
الحق سے مراد قرآن مجید ہے (تفسیر مظہری) دین حق ہے (حقانی) اس سے مراد اسلامی عقیدہ وشریعۃ ہے ای الاسلام عقیدۃ وشریعۃ (الیسر التفاسیر)

اگر جملہ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ کو لَا تَتَّخِذُوْا کی ضمیر سے حال لیا جائے تو یہ جملہ بھی ضمیر لا تتخذوا سے حال ہو گا حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آیا ہے یہ لوگ بالتحقیق اس سے انکار کر چکے ہیں۔

= يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ (من المکۃ او من دیارکم) وہ ملک بدر کر چکے ہیں رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو اور تم کو بھی۔ یہ جملہ حال ہے فاعل کفروا سے۔
= اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۔ اَنْ مصدریہ ہے یہ جملہ تعلیل ہے اخراج الرسول واخراج المؤمنین کی وَاَنْ تؤمنوا، تعلیل لیخرجون ای یخرجونکم لایمانکم:
مطلب یہ ہے کہ:۔

کفار مکہ نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو اور تم کو مکہ سے محض اس لئے نکالا ہے کہ تم اللّٰہ پر جو تمہارا پروردگار ہے ایمان لائے ہو۔

= اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۔ اِنْ شرطیہ ہے جِهَادًا جہاد کے لئے۔ جہاد، اللّٰہ کی راہ میں لڑنا۔ محنت، کوشش، جَاهَدَ يُجَاهِدُ مُجَاهَدَةً (باب مفاعلۃ) اور جہاد مصدر۔ بوجہ مفعول لہٗ منصوب ہے۔
= فِيْ سَبِيْلِيْ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میری راہ میں۔

== اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ : ابتغاء چاہنا۔ تلاش کرنا۔ بروزن افتعال مصدر ہے بوجہ مفعول لہٗ منصوب ہے۔

مَرْضَاتِيْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میری رضاجوئی کے لئے، میری خوشنودی کے لئے میری رضامندی کے لئے۔

جملہ اِنْ كُنْتُمْ .... مَرْضَاتِيْ شرط ہے جس کی جزاء محذوف ہے اور کلام سابق لاتتخذوا اس پر دلالت کر رہا ہے۔

یا یہ جملہ شرط مؤخر ہے اور جواب شرط مقدم ہے یعنی عبارت یوں ہے:۔

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ فَلَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ۔ (تفسیر الخازن)

== تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ۔ تسرون مضارع جمع مذکر حاضر اسرارٌ (افعال) مصدر۔ تم چھپاتے ہو۔ تم پوشیدہ رکھتے ہو، تم چوری چھپے ان سے دوستی کی باتیں کرتے ہو

صاحب تفسیر منیار القرآن اس آیت کی تفسیر میں حاشیہ میں لکھتے ہیں:۔

تسرون الیھم ...... الخ یہ تلقون سے بدل بھی ہو سکتا ہے لیکن مناسب یہ ہے کہ اس کو کلام مستانفہ بنایا جائے۔ اس کے دونوں مفہوم ہو سکتے ہیں:۔

ای تفضون الیھم بمودتکم سرًّا۔ یعنی تم انہیں چپکے چپکے اپنی محبت اور دوستی کا یقین دلاتے ہو۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ:۔

تسرون الیھم اسرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبب المودۃ۔ کہ تم باہمی دوستی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راز ان تک پہنچاتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہاری ساری حرکتوں کو اچھی طرح جانتا ہے تم لاکھ چھپانے کی کوشش کرو۔ اس علیم و خبیر سے نہیں چھپا سکتے۔

== وَاَنَا اَعْلَمُ۔ جملہ حالیہ ہے اَعْلَمُ عِلْمٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے میں خوب جاننے والا ہوں۔

== بِمَا اَخْفَيْتُمْ۔ ب تعدیہ یا زائدہ ہے مَا موصولہ ہے اَخْفَيْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر اِخْفَاءٌ (افعال) مصدر۔ صلہ۔

جو تم نے چھپایا۔ جو تم چھپاتے ہو۔

= مَا اَعْلَنْتُمْ ، مَا موصولہ۔ اَعْلَنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اعلان (افعال) مصدر اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ جو تم اعلان کرتے ہو۔ جو تم نے ظاہر کیا۔

= وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ : واؤ عاطفہ، مَنْ شرطیہ یفعلہ مضارع مجزوم بالشرط۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر۔ محبت کا چوری چھپے اظہار'' کے لئے ہے۔ جملہ شرط ہے۔

= فَقَدْ ضَلَّ۔ ف جواب شرط کے لئے ہے قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کا فائدہ دیتا ہے۔ اور ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں کر دیتا ہے ضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب، ضَلَالٌ؛ (باب ضرب) مصدر۔ وہ گمراہ ہوا۔ وہ بھٹکا۔ وہ راہ راست سے دور جا پڑا۔ یہاں ضَلَّ بطور فعل متعدی بمعنی اَضَلَّ آیا ہے۔

= سَوَاءٌ کے معنی وسط کے ہیں۔ سَوَاءٌ وسِوًی و سُوًی اسے کہا جاتا ہے جس کی نسبت دونوں طرف مساوی ہو سَوَاءٌ وصف بن کر بھی استعمال ہوتا ہے اور ظرف بھی لیکن اصل میں یہ مصدر ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے :۔

فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (۳۷: ۵۵) دوزخ کے وسط میں۔

سَوَاءَ السَّبِيْلِ۔ راستہ کا درمیانی حصہ۔ سیدھا راستہ، صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہو کر ضَلَّ کا مفعول بہٖ ہے۔ قَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔ تو وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔ اس نے راہِ راست کو کھو دیا۔

ان آیات کا نزول اس وقت ہوا تھا جب مشرکین مکہ کے نام حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا خط پکڑا گیا تھا۔

قصہ یہ ہے کہ :۔

جب مشرکین مکہ کے لوگوں نے (قریش نے) صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور تیاری شروع کر دی۔ مگر چند مخصوص صحابہ کے سوا کسی کو نہ بتایا کہ آپ کس مہم پر جانا چاہتے ہیں۔

اتفاق سے اسی زمانہ میں مکہ معظمہ سے ایک عورت آئی جو کہ پہلے بنی عبد المطلب کی لونڈی تھی اور پھر آزاد ہو کر گانے بجانے کا کام کرنے لگی اس نے آکر حضور علیہ السلام سے اپنی تنگ دستی کی شکایت کی اور کچھ مالی مدد مانگی۔ آپ نے بنی عبد المطلب سے اپیل کر کے اس کی حاجت پوری کی۔ جب وہ مدینہ سے جانے لگی تو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اس سے ملے اور اس کو چپکے سے ایک خط بعض سرداران قریش کے نام دیا اور دس دینار بھی دیئے تاکہ وہ راز فاش

نہ کردے اور یہ خط چھپاکر ان لوگوں کو دے دے ابھی وہ مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمادیا۔ آپ نے فوراً حضرت علی، حضرت زبیر حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کے پیچھے بھیجا۔ اور حکم فرمایا کہ تیزی سے جاؤ۔ روضہ خاخ کے مقام پر (مدینہ سے ۱۲ میل بجانب مکہ) تم کو ایک عورت ملے گی جس کے پاس مشرکین مکہ کے نام حاطب کا ایک خط ہے جس طرح بھی ہو یہ خط حاصل کرو، اگر وہ دیدے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر نہ دے تو اسے قتل کر دینا۔

یہ حضرات جب اس مقام پر پہنچے تو وہ عورت موجود تھی انہوں نے اس سے خط مانگا اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے انہوں نے تلاشی لی مگر کوئی خط نہ ملا۔ آخر کو انہوں نے کہا کہ خط ہمارے حوالہ کردو ورنہ ہم برہنہ کرکے تیری تلاشی لیں گے۔

جب اس نے دیکھا کہ اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اپنی چوٹی میں سے نکال کر وہ خط دیدیا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ کھول کر پڑھا گیا تو اس میں قریش کے لوگوں کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر چڑھائی کی تیاری کر رہے ہیں مختلف روایات میں مختلف الفاظ نقل ہوئے ہیں مگر مدعا سب کا یہی ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے دریافت فرمایا یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیے میں نے جو کچھ کیا ہے اس بنا پر نہیں کیا ہے کہ میں کافر و مرتد ہوگیا ہوں اور اسلام کے بعد اب کفر کو پسند کرنے لگا ہوں۔

اصل بات یہ ہے کہ میرے اعزہ و اقرباء مکہ میں مقیم ہیں میں قریش کے قبیلہ کا آدمی نہیں ہوں بلکہ بعض قریشیوں کی سرپرستی میں وہاں آباد ہوا ہوں مہاجرین میں سے دوسرے جن لوگوں کے اہل عیال مکہ میں ہیں ان کو تو ان کا قبیلہ بچا لیگا مگر میرا کوئی قبیلہ وہاں نہیں ہے جسے کوئی بچانے والا و اس لئے میں نے یہ خط اس خیال سے بھیجا تھا کہ قریش پر میرا ایک احسان رہے جس کا لحاظ کرکے وہ میرے بال بچوں کو نہ چھیڑیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب کی یہ بات سن کر فرمایا کہ

قَدْ صَدَقَكُمْ : حاطب نے تم سے سچی بات کہی ہے"

یعنی ان کے اس فعل کا اصل محرک یہی تھا اسلام سے انحراف اور کفر کی حمایت کا جذبہ اس کا محرک نہ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے! کہ میں

اس منافق کی گردن ماردوں! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے!
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
اس شخص نے جنگِ بدر میں حصہ لیا ہے تمہیں کیا خبر؟ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کو ملاحظ فرماکر کہہ دیا ہو کہ "تم خواہ کچھ بھی کرو میں نے تم کو معاف کیا"،
یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں"،
یہ ان کثیر التعداد روایات کا خلاصہ ہے جو کہ متعدد معتبر سندوں سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، احمد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، طبری۔ ابن ہشام، ابن حبّان اور ابن ابی حاتم نے نقل کی ہیں = (تفہیم القرآن)

۶۰ : ۲ = اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ : اِنْ شرطیہ۔ یَثْقَفُوْا مضارع مجزوم بالشرط صیغہ جمع مذکر غائب ثَقْفٌ (باب سمع) مصدر۔ بمعنی کسی چیز کو پانا۔ اور اس پر کامیاب ہونا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اگر وہ تم پر کامیاب ہو جائیں۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں۔
اصل میں ثقفٌ کے معنی ہیں کہ کسی شے کا ادراک کرلینا نیز اس کے کرنے اور انجام دینے میں مہارت اور حذاقت کے پائے جانے کے ہیں۔ اور اسی لئے نظر کی مشاقی کی بدولت کسی چیز کو نگاہ سے پالینے کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔
پھر مجازاً الغیر اس کے کہ مہارت اور حذاقت ملحوظ ہو صرف پانے اور ادراک کرنے کے لئے بولنے لگے۔ قرآن مجید میں ہے:۔
وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ (۲: ۱۹۱) اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو۔
= یَکُوْنُوْا۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط، جمع مذکر غائب، وہ ہو جاویں۔
= اَعْدَآءً: یَکُوْنُوْا کی خبر۔ عَدُوٌّ کی جمع۔ دشمن۔
= وَیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ: واؤ عاطفہ۔ یَبْسُطُوْا مضارع (مجزوم بوجہ جواب شرط) جمع مذکر غائب۔ بَسْطٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی کشادہ کرنا۔ فراخ کرنا۔ بَسَطَ یَدَہٗ اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔
اَیْدِیَھُمْ: اَیْدِیَ ۔ جمع یَدٌ کی۔ مضاف۔ ھُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل یَبْسُطُوْا کا۔ اور بڑھائیں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ، دست درازی کریں گے؛

== وَاَلْسِنَتَهُمْ : اس کا عطف اَیْدِیَھُمْ پر ہے ای ویبسطوا الیکم السنتھم۔ اور بڑھائیں گے تمہاری طرف اپنی زبانیں۔ یعنی زبان درازی کریں گے۔

== بِالسُّوْٓءِ۔ برائی کے ساتھ۔

ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوٓء کا عطف یکونوا لکم اعدآء پر ہے۔ یہ جملہ یا تو جواب شرط ہے اور معنی ہوگا:

اگر وہ تم پر قابو پالیں گے (تو تمہارے دشمن ہوجائیں گے) اور ایذار کے لئے تم پر دست درازی اور زبان درازی کریں گے؛

یا یہ عطف تفسیری ہے یعنی یہ جملہ ان کی عداوت کی تفسیر کرتا ہے یعنی ان کی عداوت یہ ہوگی کہ:۔

وہ تم پر دست درازی کریں گے یعنی قتل کریں گے اور ماریں گے: اور تم سے زبان درازی کریں گے یعنی گالیاں دیں گے اور برائی کریں گے۔

بِالسُّوْٓءِ کا تعلق صرف والسنتھم سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور اَیْدِیَھُمْ وَاَلْسِنَتَھُمْ دونوں سے بھی۔

== وَوَدُّوْا: واؤ عاطفہ، اس کا عطف یکونوا اعدآء پر ہے، اور یہ بھی اِنْ شرطیہ کی جزاء ہے۔ اِنْ کی وجہ سے ماضی بمعنی مستقبل ہے۔ اور صیغہ ماضی استعمال کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان کی طرف سے گویا یہ فعل واقع ہو ہی گیا اور تمہارے کافر ہونے کی تمنا جو وہ کریں گے وہ حاصل ہو ہی گئی۔

وَدُّوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے وُدٌّ اور مَوَدَّۃٌ (باب سمع) مصدر وہ تمنا کریں گے۔ وہ دل سے چاہیں گے۔ لَوْ حرفِ تمنا ہے۔ کاش۔

== لَوْ تَکْفُرُوْنَ۔ کاش تم کافر ہوجاؤ۔

۶۰ : ۳ == لَنْ تَنْفَعَکُمْ۔ مضارع منفی تاکید بلن واحد مؤنث غائب۔ نَفْعٌ (باب فتح) مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تمہارے کام نہیں آئے گی: یا نہیں آتی ہے وہ تم کو نفع نہیں دیتی یا نہیں دے گی۔

== اَرْحَامُکُمْ: ارحام جمع رِحْمٌ کی۔ رِحْم عورت کے پیٹ کا وہ حصہ جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مجازاً قرابت کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے کیونکہ اہل قرابت ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ اَرْحَامُکُمْ:

تمہاری قرابتیں۔

= یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ: مضاف مضاف الیہ۔ یَوْمَ منصوب بوجہ مفعول فیہ ہونے کے: قیامت کے دن۔

= یَفْصِلُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ فَصْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ فیصلہ کرے گا۔ یعنی قیامت کے دن تمہارا فیصلہ کرے گا۔ تم کو الگ الگ کردے گا۔ مؤمنوں کو جنت میں اور مشرکوں کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ پھر آج اللہ اور اس کے رسول کے حق کو ترک کرکے تم مشرکوں کے دوست کیوں بنتے ہو۔

= مَا تَعْمَلُوْنَ۔ مَا موصولہ۔ تَعْمَلُوْنَ صلہ۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔

= بَصِیْرٌ۔ بَصَرٌ (باب کرم و سمع) مصدر۔ بٖ کے صلہ کے ساتھ بمعنی دیکھنا۔ جاننا۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل دیکھنے والا۔ جاننے والا۔

۶۰: ۴ = قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ:

قَدْ ماضی پر آئے تو تحقیق کا معنی دیتا ہے اور ماضی کو زمانہ حال کے قریب کر دیتا ہے۔

اُسْوَةٌ، اَلْاُسْوَةُ وَالْاِسْوَةُ: (قُدْوَةٌ و قِدْوَةٌ کی طرح) اسم ہے۔ انسان کی اس حالت کو کہتے ہیں جس میں وہ دوسرے کا متبع ہوتا ہے خواہ وہ حالت اچھی ہو یا بری۔

ھی اتباع الغیر علی الحالۃ التی یکون علیھا حسنۃ او قبیحۃ (اضواء البیان)

سرور بخش ہو یا تکلیف دہ۔

اسی لئے آیت ہذا میں اسوۃ کی صفت حسنۃ لائی گئی ہے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۳۳: ۲۱)

عربی میں کہتے ہیں کہ:۔

تَاَسَّيْتُ بِهٖ۔ میں نے اس کی اقتدار کی۔ اُسْوَةٌ مادہ اسی و سے مشتق ہے اور قرآن مجید میں صرف تین جگہ استعمال ہوا ہے۔ دو جگہ سورت ہذا میں ملا آیت ۴: و ۶) اور آیت ۳۳-۲۱ میں۔ اُسْوَةٌ کا ترجمہ: نمونہ۔ نمونۂ عمل۔ اقتدار، پیروی۔

اُسْوَةٌ اسم ہے كَانَتْ کا۔ حَسَنَةٌ اس کی صفت ہے، فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ اس کی خبر۔ یا ابراہیم اسوۃ کی صفت بعد صفت ہے۔ لَكُمْ خبر ہے كَانَتْ کی۔ یا فِيْ ابراہیم خبر بعد خبر ہے (پہلی خبر لَكُمْ ہے ہے)

= وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ: واؤ عاطفہ ہے الَّذِيْنَ اسم موصول جمع مذکر جس کا عطف ابراہیم پر ہے
مَعَهٗ اس کے ساتھ۔ صلہ اپنے موصول کا۔ جو اس کے ساتھ تھے۔ جو اس کے ساتھی تھے۔
مَعَهٗ سے کون مراد ہے ؟

والظاھر ان المراد بالذین معہ علیہ السلام اتباعہ المؤمنون (روح المعانی) لکن قال الطبری وجماعۃ: المراد بھم الانبیاء الذین کانوا قریبا من عصرہ علیہ وعلیھم السلام ظاھرًا۔

الذین معہٗ سے مراد (حضرت ابراہیم) علیہ السلام کے مومن پیروکار ہیں۔ لیکن طبری اور ایک جماعت کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ انبیاء ہیں جو ان کے قریب کے ماضی کے زمانہ (ماضی) میں تھے (علیہ وعلیہم السلام)

= اِذْ۔ ظرف زمان ہے اور اذ قالوا لقومھم..... سے مراد "وقت وجودھم" (ان کے وجود یا زندگیوں کا زمانہ) ہے۔

اِذْ قَالُوْا یعنی جب حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم کے کافروں سے کہا (لِقَوْمِهِمْ)

= اِنَّا بُرَآءُ ...... وَحْدَهٗ یہ قَالُوْا کا مقولہ ہے۔

بُرَآءُ۔ ظَرِيْفٌ ظُرَفَاءُ کے وزن پر بَرِيْءٌ کی جمع ہے بَرَاءَةٌ مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بیزار۔ لاتعلق۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۹: ۱)
(اے اہل اسلام اب) خدا اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکوں سے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا بیزاری (اور جنگ کی تیاری) ہے۔ (مادہ ب ر ء م)

= مِنْكُمْ۔ اِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ: ہم بیزاری کرتے ہیں یا ہم بیزار ہیں تم سے، تمہاری ذات سے، تمہارے دستور زندگی سے، تمہارے افعال و کردار سے۔

= وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ واؤ عاطفہ ہے۔ مِمَّا مرکب ہے، مِنْ حرف جار اور مَا موصولہ سے۔ تَعْبُدُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، عبادۃ (باب نصر) مصدر تم عبادت کرتے ہو۔ تم پوجتے ہو۔ یہ مَا موصولہ کا صلہ ہے۔ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا۔ (اور ہم بیزار ہیں ان سے (بھی) اللہ کو چھوڑ کر جن کی

تم پرستش کرتے ہو (مثلاً بت، ستارے وغیرہ)

= کَفَرْنَا: ماضی جمع متکلم کُفْرٌ (باب نصر) مصدر۔ ہم نے انکار کیا۔ ہم نے کفر کیا۔

= بِکُمْ۔ بٌ تعدیہ کا ہے کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

کَفَرْنَا بِکُمْ: ہم تم سے (قطعاً) انکار کرتے ہیں۔ یعنی ہم تم سے، تمہارے افعال و کردار سے، تمہارے رنگ ڈھنگ سے، تمہارے دستور زندگی سے اور تمہارے معبودانِ باطل سے۔ سب سے قطعاً لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

= بَدَا۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ بَدْوٌ۔ بَدَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ ظاہر ہوگیا۔ کھلم کھلا آشکار ہوگیا۔

= اَلْعَدَاوَۃُ: عداوت، دشمنی، دل سے تعلق اور وابستگی کا منقطع ہو جانا۔

= وَالْبَغْضَاءُ۔ بغض، حقارت، نفرت، مصدر ہے، حُبٌّ کی ضد ہے۔

= اَبَدًا: ہمیشہ، زمانہ مستقبل غیر محدود۔

= حَتّٰی: حرف جار ہے، انتہار غایت کے لئے آیا ہے

= تُؤْمِنُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تُؤْمِنُوْنَ تھا۔ عامل کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ اِیْمَانٌ (افعال) مصدر۔ تم ایمان لے آؤ۔ حتیٰ کہ تم ایمان لے آؤ۔

= وَحْدَہٗ۔ مصدر منصوب، مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ یعنی ذات و صفات میں یکتا۔ تنہا۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ۔ یعنی یہ عداوت تمہارے کفر و شرک میں پڑے رہنے تک ہے۔ ایمان لانے کے بعد بغض و عداوت، محبت و الفت میں بدل جائے گی۔

= اِلَّا۔ حرف استثناء ہے فِیْ اِبْرٰھِیْمَ مستثنیٰ منہ ہے مضاف محذوف ہے ای فی قولِ ابراھیم۔

اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ لا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ مستثنیٰ ہے۔

پورا کلام اس طرح ہوگا۔

قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْ قَوْلِ اِبْرٰھِیْمَ اِلَّا قَوْلَہٗ لِاَبِیْہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ۔ تمہارے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے ابراہیم کے قول (و فعل و زندگی) میں سوائے ان کے اس قول کے اپنے باپ کے ساتھ کہ میں ضرور تمہارے لئے بخشش مانگوں گا

= اَسْتَغْفِرَنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ صیغہ واحد متکلم اِسْتِغْفَارٌ (استفعال)

مصدر۔ میں معافی چاہوں گا۔ میں بخشش چاہوں گا۔

= وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ۔ یہ جملہ قول مستثنیٰ کا تکملہ ہے اور اَسْتَغْفِرَنَّ کے فاعل سے حال ہے۔ مِنْ شَيْءٍ میں مِنْ زائدہ ہے اور شَيْءٍ مفعول محل نصب میں ہے۔

اور حال یہ ہے کہ میں خدا کے سامنے تیرے بارے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا (یعنی میں صرف بخشش کی دعا ہی کر سکتا ہوں اس سے زیادہ مجھے کچھ اختیار نہیں۔ معاف کرنا نہ کرنا میرے بس میں نہیں ہے)

= رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا۔۔۔۔۔۔ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ: یہ کلام مستانفہ ہے اور مفعول ہے ای قَالُوْا رَبَّنَا۔۔۔۔۔۔ الخ او امر من اللّٰہِ للمؤمنین بان یقولوا یا یہ مؤمنوں کے لئے اللہ کا حکم ہے کہ یوں کہیں۔ رَبَّنَا۔۔۔۔۔۔ الخ (بیضاوی)

تَوَكَّلْنَا ماضی جمع متکلم تَوَكُّلٌ (تفعّل) مصدر۔ ہم نے بھروسہ کیا۔ ہم نے اعتماد کیا عَلٰی کے صلہ کے ساتھ۔

= اَنَبْنَا: (اِلٰی کے صلہ کے ساتھ) ماضی جمع متکلم اِنَابَةٌ (افعال) مصدر بمعنی رجوع ہونا اِلَيْكَ اَنَبْنَا۔ ہم تیری طرف رجوع ہوئے۔ ن ب و مادّہ۔

= اَلْمَصِيْرُ۔ اسم ظرف مکان ومصدر صیر مادّہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانہ، قرارگاہ۔

۶۰: ۵ = رَبَّنَا: مناجات کو محکم کرنے اور درخواستِ رحم میں مزید قوت پیدا کرنے کے لئے رَبَّنَا کا دوبارہ ذکر کیا گیا۔

= لَا تَجْعَلْنَا۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر جَعْلٌ (باب فتح) مصدر۔ تو ہم کو نہ بنا تو ہم کو نہ کر۔

= فِتْنَةً۔ ایک کثیر المعانی لفظ ہے۔ فَتَنَ کے اصل معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو سکے۔ اس لحاظ سے کسی انسان کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے قرآن مجید میں ہے يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ (۵۱: ۱۳) جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔

آیت زیر غور میں اس کے مندرجہ ذیل معانی ہو سکتے ہیں:۔

۱:۔ ہم کو کافروں کے ظلم وستم کا تختۂ مشق نہ بنا۔

۲:۔ کافروں کو ہم پر مسلّط نہ کر۔ کہ وہ ہم کو دکھ دے سکیں۔

۳:۔ ہم کو کافروں کا آزمائش کا مقام نہ بنا۔ فِتْنَۃً بوجہ مفعول منصوب ہے۔
= اِغْفِرْ لَنَا۔ اِغْفِرْ واحد مذکر امر معروف۔ غَفْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ تو بخش دے تو معاف کردے۔
غَفْرٌ اصل میں ایسے لباس پہنا دینے کو کہتے ہیں جو ہر قسم کی گندگی اور میل سے محفوظ رکھ سکے۔
مغفرت الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو عذاب سے محفوظ رکھے۔ اسی اعتبار سے غَفْرٌ کا استعمال معاف کردینے اور بخش دینے کے معنی میں ہوتا ہے
محاورہ ہے اِغْفِرْ ثَوْبَكَ فِي الْوِعَاءِ۔ اپنے کپڑوں کو صندوق میں ڈال کر چھپا دو"
= اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ: زبردست، حکمت والا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۵۹: ۲۴)
۶۰: ۶ = لَكُمْ: ای یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے۔
= فِيْهِمْ۔ فی ابراھیم ومن معہ (حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کے دستور زندگی میں اور اعتقاد وعمل میں۔
= لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ یہ بدل ہے لَكُمْ سے۔ یعنی ان لوگوں کے لئے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی پیشی اور اس کے ثواب کا نیز روز قیامت کے آنے کا یقین رکھتے ہیں۔
يَرْجُوا۔ مضارع واحد مذکر غائب رِجَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ امید رکھتا ہے وہ اندیشہ رکھتا ہے۔ وہ ڈرتا ہے۔
اَللّٰهَ بحالت مفعول منصوب ہے۔ اسی طرح اَلْيَوْمَ منصوب ہے۔
= وَمَنْ يَّتَوَلَّ۔ واؤ عاطفہ۔ مَنْ شرطیہ، جملہ شرط ہے۔
يَتَوَلَّ مضارع مجزوم بالشرط۔ اصل میں يَتَوَلّٰى تھا۔ تَوَلِّيٌ (تفعّل) مصدر سے اور جو منہ موڑے گا۔ اعراض کرے گا۔ روگردانی کریگا۔ یعنی جو پیغمبروں کی پیروی سے روگردانی کریگا۔
= فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۔ جملہ جواب شرط ہے۔ یعنی جو پیغمبروں کی پیروی سے روگردانی کرے گا (تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا) کیونکہ اللہ بالکل بے نیاز اور اپنی ذات میں محمود ہے

اَلْغَنِیُّ: صفت مشبہ کا صیغہ ہے الف لام تعریف کا ہے۔ بے نیاز، غیر محتاج۔
اَلْحَمِیْدُ، حَمْدٌ سے بروزن فعیل، صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی مفعول یعنی مَحْمُوْدٌ صفت کیا گیا۔ ستودہ۔ تعریف کیا ہوا۔

٦٠: ٧ = عَسَی اللّٰهُ۔ عَسٰی: امید ہے، عنقریب ہے، اندیشہ ہے، کھٹکا ہے، جب اس کا استعمال اللہ کے لفظ کے ساتھ ہو تو بمعنی امید ہے۔ توقع ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ٤٧: ٢٢)

= اَنْ: مصدریہ ہے۔ یَجْعَلَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ:
= عَادَیْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، مُعَادَاۃٌ (مفاعلۃ) مصدر، تم نے دشمنی کی، تم نے عداوت رکھی۔
= مِنْهُمْ: میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کفار مکہ کی طرف راجع ہے
= مَوَدَّۃً: محبت، دوستی، (ملاحظہ ہو ٦٠: ١۔ متذکرۃ الصدر) فعل یجعل کا مفعول عَسَی اللّٰهُ فاعل۔ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً خبر ہے

فَائِدَہ:
جب آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ.... .... الخ نازل ہوئی تو جو مسلمان ہجرت کرکے مدینہ چلے آئے تھے انہوں نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے کافر عزیز و اقارب سے جو مکہ میں مقیم تھے قطع تعلق کر لیا۔

اگرچہ وہ بڑے صبر کے ساتھ اس پر عمل پیرا تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں اور قریب ترین عزیزوں سے قطع تعلق کرلینا کتنا صبر آزما کام ہے؟ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب تمہارے یہی رشتہ دار مسلمان ہوجائیں گے اور آج کی دشمنی کل کو پھر محبت و الفت میں بدل جائے گی۔

آیت کا مطلب ہے کہ کفار مکہ میں سے جن اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ اللہ کے حکم کی بجا آوری میں تم نے تعلقات توڑ لئے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تعلقات کو بحال کردے۔ اور یہی ہوا۔ اس بشارتِ خداوندی کے چند ہی ہفتے بعد مکہ فتح ہوگیا اور ماسوائے چند ایک کے مسلمانوں کے سب عزیز و اقارب مشرف باسلام ہوگئے۔ اور ان کی باہمی قرابت پھر بحال ہوگئی۔

شاہ عبد القادر رح نے اس جملہ کا ترجمہ یوں کیا ہے «امید ہے کہ کردے اللہ تم میں

اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں دوستی"!

= وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ جملہ معترضہ تذییلی ہے۔
کلام سابقہ میں جو بشارت دی گئی تھی اس میں جو اس کی صفات کارفرما ہیں ان کی تقویت کے لئے یہ جملہ بیان ہوا۔

قَدِیْرٌ۔ قدرت والا۔ زبردست، قدرۃ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے
غَفُوْرٌ: بہت بخشنے والا۔ غُفْرَانٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔
رَحِیْمٌ نہایت رحم والا۔ رَحْمَۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے اس کی جمع رُحَمَآءُ ہے۔

۶۰: ۸ = لَا یَنْھٰکُمُ مضارع منفی واحد مذکر غائب نَھْیٌ (باب فتح) مصدر۔ منع کرنا۔ روکنا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، وہ تم کو منع نہیں کرتا ہے۔
= لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ: مضارع مجزوم نفی جحد بلم۔ مقاتلۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول۔ جمع مذکر حاضر۔ وہ تم سے نہیں لڑے۔
= اَنْ تَبَرُّوْھُمْ: اَنْ مصدریہ تَبَرُّوْا مضارع جمع مذکر حاضر، اصل میں تَبَرُّوْنَ تھا۔ اَنْ کے عمل سے نون اعرابی ساقط ہوگیا۔ بِرٌّ وبَرٌّ (باب سمع) مصدر۔ تم نیکی کرتے ہو ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ کہ تم ان کے ساتھ احسان کرتے رہو۔
= وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے تُقْسِطُوْا ای وان تقسطوا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِقْسَاطٌ (افعال) مصدر۔
اِلَیْھِمْ۔ جار مجرور۔ ان کی طرف۔ ان سے، (اور یہ کہ) تم ان سے انصاف سے پیش آؤ
ق س ط مادہ۔

قَسْطٌ و قُسُوْطٌ مصدر سے (باب ضرب) بمعنی بے انصافی کرنا۔ اسی سے قرآن مجید میں ہے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَھَنَّمَ حَطَبًا (۷۲: ۱۵) اور جو گنہگار ہوئے وہ دوزخ کا ایندھن بنے۔

اسی مادہ سے مصدر قِسْطٌ وَاَقْسَطُ (باب ضرب) سے اور (باب نصر) سے۔ بمعنی انصاف کرنا ہے۔ اسی سے قرآن مجید میں ہے وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (۴۹: ۹) اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے آیت زیر غور میں اسی معنی میں آیا ہے۔ ترجمہ آیت یوں ہوگا! "جن لوگوں نے تم سے دین

کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔

= اَلْمُقْسِطِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ انصاف کرنے والے نیکی کرنے والے ۔ بھلائی کرنے والے۔

۶۰ : ۹ = ظَاهَرُوْا : ماضی جمع مذکر غائب مُظَاهَرَةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ انہوں نے مدد کی، انہوں نے معاونت کی ۔ انہوں نے پشتیبانی کی ۔

= اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ، عَنِ الَّذِیْنَ میں اَلَّذِیْنَ (اسم موصول) سے بدل ہے ۔ یعنی اللہ تو ان سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین میں تم سے لڑے ۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ۔ اور تمہارے نکالنے پر اور لوگوں کی مدد کی ۔

اَنْ مصدریہ ہے تَوَلَّوْهُمْ ۔ تَوَلَّوْا مضارع جمع مذکر حاضر ہے ۔ اصل میں تَتَوَلَّوْنَ تھا ۔ ایک تاء حذف ہو گئی تَوَلَّوْنَ ہو گیا اَنْ کے عمل سے نون اعرابی گر گیا ۔ تَوَلَّوْا رہ گیا ۔ تَوَلِّیٌ (تفعّل) مصدر ۔

= وَ مَنْ یَّتَوَ لَّهُمْ : مَنْ شرطیہ ہے جملہ شرطیہ ہے ۔ یَتَوَلَّ مضارع مجزوم بوجہ شرط واحد مذکر غائب ۔ تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر اصل میں یَتَوَلّٰی تھا ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ اور جو ان سے دوستی کرے گا

= فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ فَ جواب شرط کے لئے اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر هُمْ ۔ پس وہی لوگ ظالم ہیں ۔

ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام پر نہ رکھنا ۔ خواہ کمی یا زیادتی کر کے یا اسے اس کے صحیح وقت یا اصلی جگہ سے ہٹا کر ۔

یہاں دین اسلام میں مسلمانوں سے لڑنے والوں کے ساتھ دوستی کرنے والوں کو ظالم کہا گیا ہے کہ انہوں نے ان سے بجائے عداوت کے دوستی اختیار کی ، یا انہوں نے اس طرح عذاب کو اپنے اوپر لاگو کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔

۶۰ : ۱۰ = اِذَا : جب ظرف زمان ہے یہاں پر شرط کے معنی کے لئے آیا ہے ۔

= مُهٰجِرٰتٍ ۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث مُهَاجَرَةٌ (مفاعلۃ) مصدر ہے ۔ ہجرت کرنے والیاں ۔ یہ اَلْمُؤْمِنٰتُ سے حال ہے یعنی بحالت ہجرت یا مہاجر ہو کر آئیں ۔

= فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۔ فَ جواب شرط کا ۔ اِمْتَحِنُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِمْتِحَانٌ

(افتعال) مصدر۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ توان کا امتحان کرلو۔

= اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ۔ جملہ معترضہ ہے اَعْلَمُ افعل التفضیل کا صیغہ عِلْمٌ سے۔ خوب جاننے والا۔ بہتر جاننے والا۔ بٌ تعدیہ کے لئے ہے۔ اِيْمَانِهِنَّ مضاف، مضاف الیہ۔ (اللہ ان کے ایمان کو بہتر جانتا ہے)

= فَاِنْ: فَ تعقیب کے لئے ہے اِنْ شرطیہ ہے۔ پھر اگر۔

= عَلِمْتُمُوْهُنَّ۔ عَلِمْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ عِلْمٌ مصدر سے۔ تم جان لو۔ تم کو معلوم ہو جائے۔ واؤ اشباع کا ہے ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب ہے (مفعول اول) مُؤْمِنٰتٍ مفعول ثانی، عَلِمْتُمْ کا۔ ایمان والیاں۔

= فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ: فَ جواب شرط کے لئے۔ لَا تَرْجِعُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر رَجْعٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی واپس کرنا۔ واپس پھیر دینا۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ تومت واپس کرو ان کو۔

= لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ: یہ علت ہے ان کو واپس کفار کی طرف نہ کرنے کی۔ کیونکہ وہ عورتیں کافروں کے لئے حلال نہیں ہیں۔ اور نہ وہ ان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ ضمیر ھُمْ کفار کے لئے ہے اور ھُنَّ مہاجر مومن عورتوں کے لئے ہے حِلٌّ (باب ضرب) مصدر سے۔

= وَاٰتُوْهُمْ: واؤ عاطفہ، اٰتُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ ایتاءٌ (افعال) مصدر۔ بمعنیٰ دینا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع ان مومن مہاجر بیویوں کے کافر خاوند ہیں جو وہ پیچھے چھوڑ آئیں۔

= مَا اَنْفَقُوْا۔ مَا موصولہ اَنْفَقُوْا اس کا صلہ۔ موصول وصلہ مل کر اٰتُوْا کا مفعول ثانی جو انہوں نے خرچ کیا۔ یعنی جو ان کے مشرک کافر خاوندوں نے مہر یا وظیفہ وغیرہ کی صورت میں ان مومنات مہاجرات پر خرچ کیا تھا۔

اَنْفَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر۔ جو انہوں نے خرچ کیا۔

= وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ۔ جواب شرط مقدم اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ: شرط مؤخر، یعنی جب تم ان عورتوں کے مہر دے چکو تو ان عورتوں سے نکاح کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

لَا جُنَاحَ کوئی حرج نہیں، کوئی گناہ نہیں۔ لَا نفی جنس کا ہے اس کے عمل سے جُنَاحَ

منصوب ہے۔

اَنْ مصدریہ تَنْکِحُوْا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نِکَاحٌ (باب ضرب) مصدر ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ تم ان (عورتوں) سے نکاح کرلو۔

اِذَا ظرف زمان شرطیہ آیا ہے۔ جب۔

اٰتَیْتُمُوْھُنَّ۔ اٰتَیْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ تم نے دیا۔ واؤ اشباع کا ہے ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ تم نے ان عورتوں کو ادا کر دیا تم نے ان کو دیا۔ (جب تم ان کو ان کے مہر دے چکو)

= اُجُوْرَھُنَّ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی اٰتَیْتُمْ کا۔ ان کے حق، ان کے مہر

= لَا تُمْسِکُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اِمْسَاکٌ (افعال) مصدر۔ تم نہ روک رکھو۔

= عِصَمِ الْکَوَافِرِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عِصَمٌ جمع عِصْمَۃٌ کی۔ اس کے اصل معنی رسی کے ہیں یہاں اس سے مراد عقدِ نکاح ہے۔ نکاح کے بندھن جیسے عقدِ موالات عقد نکاح وغیرہ۔

کَوَافِرِ۔ کافرہ یا کافر و کافرہ دونوں کی جمع ہے یہاں بمعنی "کافر عورتیں" ہے۔

لَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۔ اور نہ روکے رکھو کافر عورتوں کے نکاح کی بندھنیں یعنی اپنی کافر بیویوں کو اپنے نکاح کے بندھنوں میں مت جکڑے رکھو۔ ان کو اپنے نکاح میں قائم رہنے پر اصرار مت کرو۔ تم اپنی کافر بیویوں کو اپنے نکاح میں مت روکے رکھو

= وَاسْئَلُوْا۔ واؤ عاطفہ اِسْئَلُوْا۔ سُؤَالٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تم مانگ لو

= مَا اَنْفَقْتُمْ مَا موصولہ۔ اَنْفَقْتُمْ صلہ۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِنْفَاقٌ، (اِفْعَالٌ) مصدر۔ جو تم نے خرچ کیا۔

= وَلْیَسْئَلُوْا واؤ عاطفہ لِیَسْئَلُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر غائب اور مانگ لیں۔ یعنی کافر لوگ مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا۔

= یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ: ای الذی یحکم بینکم جسے وہ تمہارے میں صادر فرماتا ہے

۶۰ : ۱۱ = وَاِنْ فَاتَکُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ اِلَی الْکُفَّارِ۔ جملہ شرطیہ ہے اِنْ شرطیہ۔ فَاتَکُمْ فَاتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، فَوْتٌ (باب نصر) مصدر۔ اَلْفَوْتُ کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا۔ کسی چیز کا انسان سے اتنی دور ہو جانا کہ اس کا حصول اس کے لئے دشوار ہو۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ شَیْءٌ بمعنی

اَحَدٌ ہے تذلیل اور تحقیر کے لئے لفظ شئ استعمال ہوا ہے۔
ترجمہ ہوگا۔
(اے مسلمانو!) اگر تمہاری بیبیوں میں کوئی عورت تم سے دور (تم کو چھوڑ کر کفار کی طرف چلی جائے اور اس کی واپسی کی کوئی امید نہ ہو)
= فَعَاقَبْتُمْ : فَ تعقیب کا۔ پھر۔ عاقبتم۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر معاقبۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ تمہاری نوبت آئے۔ تمہاری باری آئے۔
فَعَاقَبْتُمْ فجاءت عقبتکم ونوبتکم من اداء المھر بان ھاجرت امراۃ الکافر مسلمۃ الی المسلمین ولزمھم اداء مھرھا (روح البیان، کشاف، بیضاوی)
پھر تمہاری نوبت مہر ادا کرنے کی آئے کہ کافر عورت مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے اور ان پر اس کا مہر ادا کرنا لازم ٹھہرے۔
= فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَھَبَتْ اَزْوَاجُھُمْ۔ جملہ جواب شرط ہے فَ جواب شرط ہے تو ادا کرو ان کو جن کی عورتیں جاتی رہی ہیں۔
= مِثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا۔ مِثْلَ۔ مانند۔ مشابہ، مَا موصولہ۔ اَنْفَقُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب انفاق (انفعال) مصدر۔ جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا (ان عورتوں پر جو کفار کے پاس چلی گئی تھیں)
= وَاتَّقُوا اللّٰہَ: واؤ عاطفہ۔ اِتَّقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اتقاءٌ (افتعالٌ) مصدر اللّٰہَ منصوب بوجہ مفعول۔ اور ڈرو اللہ سے۔
= اَلَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ۔ (جس پر تم ایمان لائے ہو) اَلَّذِیْ اسم موصول باقی جملہ اس کا صلہ۔ بِہٖ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔
مُؤْمِنُوْنَ اِیْمَانٌ (افعالٌ) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ ایمان والے۔
۶۰: ۱۲ = یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ یا حرفِ ندا۔ النبیُّ منادیٰ ہے۔ جب منادیٰ پر الف لام داخل ہو تو مذکر میں اَیُّھَا اور مؤنث میں اَیَّتُھَا یَا کے ساتھ بڑھایا جاتا ہے جیسے کہ مذکر کی صورت میں یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ (آیت ہذا) اور مؤنث کی صورت میں یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ (۸۹: ۲۷) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ اے نبی۔
= اِذَا، ظرف زمان۔ شرطیہ۔ اِذَا جَآءَكَ ..... الخ جملہ شرطیہ ہے

= جَآءَكَ ۔ تیرے پاس آئے۔ یہاں جَآءَ بمعنی صیغہ جمع ہے۔ جب تیرے پاس آئیں
= یُبَایِعْنَكَ ۔ مضارع جمع مؤنث غائب مُبَایَعَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ وہ عورتیں بیعت کریں۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ تیری۔

جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں۔ یُبَایِعْنَكَ حال ہے اَلْمُؤْمِنٰتُ سے۔

= عَلٰی اس بات پر
= اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ ۔ اَنْ مصدریہ ہے لَا یُشْرِكْنَ مضارع منفی جمع مؤنث غائب اِشْرَاكٌ (افعال) مصدر۔ وہ شریک قرار نہیں دیں گی۔
بِاللّٰهِ شَیْئًا ۔ اللہ کے ساتھ کسی کو۔
= وَلَا یَسْرِقْنَ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ (لَا یُشْرِكْنَ) پر ہے۔ لَا یَسْرِقْنَ مضارع منفی جمع مؤنث غائب اور نہ وہ چوری کریں گی۔
= وَلَا یَزْنِیْنَ ۔ اس کا عطف بھی لَا یُشْرِكْنَ پر ہے اور نہ زنا کریں گی۔
مضارع منفی جمع مؤنث غائب زِنَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے۔
= وَلَا یَقْتُلْنَ مضارع منفی جمع مؤنث غائب قَتْلٌ (باب نصر) مصدر سے۔
اور وہ قتل نہ کریں گی۔ ماقبل کی طرح اس کا عطف بھی لَا یُشْرِكْنَ پر ہے۔
= اَوْلَادَهُنَّ ۔ "مضاف مضاف الیہ" اپنی اولاد کو
= وَلَا یَاْتِیْنَ مضارع منفی جمع مؤنث غائب اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ بِ کے صلہ کے ساتھ۔ بمعنی وہ نہیں کریں گی۔ وہ نہیں لائیں گی۔ اس جملہ کا عطف بھی لَا یُشْرِكْنَ پر ہے۔
= بِبُهْتَانٍ ۔ مفعول ہے بوجہ حرف جر مجرور ہے۔ ایسا صریح جھوٹ کہ جس کو سُن کر سننے والا حیران وششدر رہ جائے۔
= یَفْتَرِیْنَهٗ ۔ یَفْتَرِیْنَ مضارع جمع مؤنث غائب اِفْتِرَاءٌ (افتعال) مصدر هٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع بہتان ہے۔ جس کو وہ خود گھڑ رہی ہوں۔ اس صورت میں یہ یَاْتِیْنَ کی ضمیر جمع مؤنث سے حال ہے۔ یا جسے انہوں نے خود گھڑا ہو (اس صورت میں یہ بُهْتَانٌ کی نعت ہے)
= بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ ۔ بَیْنَ کے معنی درمیان، بیچ، جُدائی، ملاپ، دو چیزوں کے

درمیان وغیرہ ہیں۔
لیکن جب اس کی اضافت اَیْدِیْ یا اَرْجُلِ کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں۔ یہاں بَیْنَ مضاف ہے اور اس کی اضافت ایدیھن کی طرف اَیْدِیْهِنَّ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہے بَیْنَ کا۔
اسی طرح اَرْجُلِهِنَّ کی صورت ہے لہٰذا اس کا معنی ہوگا۔ روبرو، سامنے، دیدہ دانستہ۔
جملہ کا ترجمہ ہوگا:۔
اور وہ کوئی دیدہ دانستہ، خود ساختہ بہتان نہ باندھیں گی!
= وَلَا يَعْصِيْنَكَ ۔ واؤ عاطفہ، لَا يَعْصِيْنَكَ مضارع منفی جمع مؤنث غائب۔ عِصْيَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اور وہ نافرمانی نہیں کریں گی۔ اس جملہ کا عطف بھی لَا يُشْرِكْنَ پر ہے
= فِيْ مَعْرُوْفٍ ۔ معروف احکام میں۔ نیکی کے امور میں۔ یعنی وہ کسی (شرعی) نیکی کرنے میں اور گناہ اور بدی سے باز رہنے میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔
= فَبَايِعْهُنَّ ۔ ف جواب شرط کے لئے ہے بَايِعْ امر واحد مذکر حاضر هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ مُبَايَعَةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ تو ان عورتوں کو بیعت کرلے یہاں مبایعت کا بیعت قبول کرنے اور عہد لینے اور معاہدہ کے معنی میں استعمال مجازاً ہے۔
= وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۔ جملہ سابقہ کا معطوف ہے اِسْتَغْفِرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِسْتِغْفَارٌ (استفعال) مصدر۔ تو بخشش مانگ۔ تو مغفرت کی دعا کر۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ ان کے لئے۔ اَللّٰهَ مفعول ثانی۔ تو ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کر۔
= اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ اَللّٰهَ اسم اِنَّ منصوب، غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ خبر (مرفوع)
۶۰ : ۱۳ = لَا تَتَوَلَّوْا ۔ فعل نہی، جمع مذکر حاضر۔ تَوَلِّيٌ (تفعّل) مصدر، دوست مت رکھو۔ دوستی نہ کرو۔
= قَوْمًا ۔ منصوب بوجہ مفعول۔ اس قوم سے۔
= غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع قَوْمًا ہے۔

جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ جن پر اللہ غصہ ہوا۔ قَوْمًا کی نعت ہے۔ قوم سے مراد یا تو یہودی ہیں یا عام کافر مراد ہیں۔

= قَدْ یَئِسُوْا۔ ماضی پر داخل ہوکر قَدْ تاکید کا فائدہ دیتا ہے یَئِسُوْا ماضی جمع مذکر غائب یَاْسٌ (باب سمع) مصدر۔ تحقیق وہ ناامید ہوگئے (آخرت سے) یہ بھی قَوْمًا کی نعت ہے۔

= کَمَا یَئِسَ۔ کَمَا مرکب ہے کَ تشبیہ اور مَا موصولہ سے اور بعد کو آنے والا جملہ مَا کا صلہ ہے۔

یَئِسَ۔ ماضی واحد مذکر غائب (اوپر ملاحظہ فرمائیں یَئِسُوْا آیت ہذا)

یعنی جس طرح کافر لوگ قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کے دوبارہ جی اٹھنے اور ان کے ثواب وعذاب پانے کی امید نہیں رکھتے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی جن پر اللہ کا عذاب نازل ہوا آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۶۱) سُوْرَۃُ الصَّفّ مَدَنِیَّۃ (۱۴)

۶۱ : ۱ = سَبَّحَ لِلّٰہِ۔ سبّح ماضی واحد مذکر غائب تَسْبِیْحٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے پاکی بیان کی۔ تَسْبِیْحٌ بمعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔

= مَافِی السَّمٰوٰتِ مَا موصولہ فِی السَّمٰوٰتِ اس کا صلہ۔ جو کوئی چیز آسمانوں میں ہے (نیز ملاحظہ ہو ۵۷ : ۱)

= اَلْعَزِیْزُ۔ غالب۔ زبردست، عِزَّۃٌ سے (فعیل) کے وزن پر بمعنی فاعل۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

= اَلْحَکِیْمُ : حکمت والا۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

۶۱ : ۲ = لِمَ یہ لفظ مرکب ہے لام تعلیل اور مَا استفہامیہ سے۔ مَا کے الف کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا ہے۔ کیوں۔ کس وجہ سے۔ کس لئے۔

= مَالَا تَفْعَلُوْنَ، مَا موصولہ۔ لَاتَفْعَلُوْنَ صلہ۔ جو تم کرتے نہیں۔

۶۱ : ۳ = کَبُرَ مَقْتًا۔ کَبُرَ ماضی، واحد مذکر غائب۔ کِبْرٌ و کُبْرٌ (باب کرم) مصدر۔

عربی زبان میں جس لفظ کا اصلی مادہ کَ بَ رَ سے مرکب ہوتا ہے اس کے مفہوم میں بڑائی کے معنی ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن بڑائی کی نوعیت جدا جدا ہوتی ہے۔ جیسے اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ (۱۳ : ۹) مرتبہ اور عظمت میں بڑائی۔

اَصَابَہُ الْکِبَرُ (۲ : ۲۶۶) عمر میں بڑائی۔ پیری، بڑھاپا۔

فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ (۲ : ۲۱۹) گناہ میں بڑائی۔ وغیرہ

مَقْتًا۔ بغض، عناد، غصہ، بیزاری، (باب نصر) سے مصدر ہے۔ بوجہ تمیز منصوب ہے ازروئے بیزاری، ازروئے ناپسندیدگی۔

= اَنْ تَقُوْلُوْا۔ اَنْ مصدریہ تَقُوْلُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ۔ جملہ اَنْ تَقُوْلُوْا بتاویل مصدر فاعل ہے۔

= عِنْدَ اللّٰہِ۔ متعلق کَبُرَ ہے۔ (یہ اَنْ تَقُوْلُوْا سے پہلے ہے مصنف کی غلطی سے ایسا ہوا)

= مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ مَا موصولہ لَا تَفْعَلُوْنَ، صلہ ہے۔ جو تم نہیں کرتے۔ ترجمہ ہوگا:۔

تمہاری وہ بات جو تم عملاً نہیں کرتے اللہ کے نزدیک بڑی ناپسندیدہ ہے:

۶۱:۴ = صَفًّا: قطار، صف۔ یہ اصل میں صَفَّ یَصُفُّ (باب نصر) کا مصدر ہے جس کے معنی قطار باندھنے کے آتے ہیں اور خود قطار کے معنی میں بھی بطور اسم مستعمل ہے صَفٌّ قطار، صف، جس کی جمع صُفُوْفٌ ہے۔ صَافٌّ اسم فاعل۔ صف یا قطار باندھنے والا۔ جمع صَافُّوْنَ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ (۳۷: ۱۶۵) اور ہم ہی ہیں قطار باندھنے والے۔

= كَاَنَّهُمْ۔ كَاَنَّ حرف مشبہ بفعل، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب گویا وہ (ہیں)

= بُنْيَانٌ: عمارت، یہ واحد ہے۔ جمع نہیں کیونکہ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ میں بُنْيَانٌ کی صفت بھی مذکر ہے جمع ہوتی تو صفت مؤنث ہوتی۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ بُنْيَانٌ، بُنْيَانَةٌ کی جمع ہے جیسے شَعِيْرٌ شَعِيْرَةٌ کی اور تَمْرٌ تَمْرَةٌ کی۔ اور نَخْلٌ نَخْلَةٌ کی اور اس قسم کی جمع کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں۔

= مَرْصُوْصٌ: رَصٌّ (باب نصر) سے مصدر۔ اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر ہے رَصٌّ عمارت کو خوب بھینچ ہوئی بنانا۔ مَرْصُوْصٌ سیسہ پلایا ہوا۔ مضبوط، ایسی عمارت کہ اس کے اجزاء کا باہم اتنا پیوستہ ہو جانا کہ خلا بالکل نہ رہے۔

صَفًّا حال ہے يُقَاتِلُوْنَ کے ضمیر فاعل سے۔

فِيْ سَبِيْلِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَللّٰہُ ہے۔ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ یہ بھی يُقَاتِلُوْنَ کے ضمیر فاعل سے حال ہے

۶۱:۵ = وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى۔ کلام مستانفہ ہے واؤ عاطفہ۔ اس سے قبل کلام محذوف ہے۔ ای اذکر الوقت اِذْ قَالَ مُوْسٰى (یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرو وہ وقت جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔

یا۔ اذکر لھٰؤلاء المعرضین عن القتال وقت قول موسیٰ لقومہ۔
ان دشمنانِ دین سے قتال پر اعتراض کرنے والوں کو وہ وقت یاد کراؤ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا

= یٰقَوْمِ .... رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ۔ یہ قال کا مقولہ ہے۔

لِمَ۔ کیوں، کس لئے (ملاحظہ ہو آیت ۶۱:۲ متذکرۃ الصدر)

تُؤْذُوْنَنِیْ، مضارع جمع مذکر حاضر، اِیْذَاءٌ (افعال) مصدر۔ نون وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم ہے۔ تم مجھے ستاتے ہو۔ تم مجھے ایذا دیتے ہو۔

= وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ۔ جملہ حالیہ ہے ان کے انکار کی تاکید کے لئے آیا ہے۔ قَدْ تحقیق کے معنی میں اور مضارع کا استعمال استمرار کے لئے ہے۔

= فَلَمَّا فَ تعقیب کا ہے لَمَّا حرف شرط ہے لَمَّا زَاغُوْا جملہ شرط ہے اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ جملہ جزائیہ ہے۔ بعض کے نزدیک لَمَّا حرف شرط نہیں ہے بلکہ اسم ظرف ہے حِیْنَ کا ہم معنی۔

= زَاغُوْا ماضی جمع مذکر غائب زَیْغٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ پھر گئے۔ وہ کج ہو گئے وہ بہک گئے۔

= اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ۔ اَزَاغَ ماضی واحد مذکر غائب اِزَاغَۃٌ (افعال) مصدر قُلُوْبَھُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مفعول فعل اَزَاغَ کا۔ اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔

= وَ اللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔ جملہ معترضہ تذییلی۔ مضمون ماسبق کی تاکید کے لئے۔ یعنی کج رووں کے دلوں کو ٹیڑھا کر دینا۔ اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت یاب نہیں کرتا۔

اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔ موصوف و صفت مل کر لَا یَھْدِیْ کا مفعول۔

= وَاِذْ قَالَ عِیْسٰی۔ اس کا عطف اذ قال موسیٰ پر ہے اور یاد کرو وہ وقت جب عیسیٰ نے کہا۔

= یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ...... اِسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اور قَالَ کا بیان ہے۔

= مُصَدِّقًا۔ حال مؤکدہ۔ اس میں عامل رَسُوْلُ ہے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ

مِنَ التَّوْرٰىةِ۔ ای مصدقا لما تقدمنی من التوراۃ۔ میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے (موجود) ہے۔

= مَا بَيْنَ يَدَيَّ۔ مَا موصولہ۔ بين يدىّ مضاف مضاف الیہ مل کر صلہ، بين يدى ای قبلی۔ میرے سے پہلے) الیسر التفاسیر (نیز ملاحظہ ہو بین ایدیھن ۶۰: ۱۲)

= مُبَشِّرًا۔ یہ بھی حال ہے۔ یعنی اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں بحالیکہ میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو میرے سے پہلے موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آنے والا ہے۔

= اِسْمُهٗٓ اَحْمَدُ: اِسْمُهٗ مضاف مضاف الیہ ہٗ کی ضمیر کا مرجع رسول ہے۔ جس کا نام احمد ہے۔ یہ رسول کی نعت ہے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے)

= فَلَمَّا۔ ف تعقیب کا ہے لَمَّا بمعنی حِيْنَ اسم ظرف زمان ہے۔ پھر جب، پس جب

= اَلْبَيِّنٰتِ۔ کھلی نشانیاں، روشن دلائل، بَيِّنَةٌ کی جمع ہے۔

= سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ موصوف وصفت۔ کھلا جادو۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ: لفظی ترجمہ ہوگا:۔ پس جب وہ آیا اُن کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے

فَائِدَہ:۔

۱:۔ جَآءَ کی ضمیر فاعل اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف راجع ہے تو هُمْ ضمیر کا مرجع بنی اسرائیل ہیں۔

اور اگر جَآءَ کی ضمیر فاعل کا مرجع اَحْمَدُ (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے تو هُمْ سے مراد کفار قریش ہوں گے۔

اول الذکر کی صورت میں بینات سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات ہوں گے مثلاً مردوں کو زندہ کرنا۔ مادر زاد اندھوں بینا کرنا وغیرہ۔

مؤخر الذکر کی صورت میں ان سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہوں گے: مثلاً شق القمر، اور سب سے بڑھ کر دوامی معجزہ قرآن کریم پیش کرنا۔

۲:۔ اسی طرح قَالُوْا سے مراد اول الذکر میں بنی اسرائیل ہوں گے اور دوسری صورت میں کفار مکہ

۳:۔ هٰذَا سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام کی صورت میں ان کے معجزات یا ان کی ذات،

اور دوسری صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا ان کی ذات مبارکہ۔

۴: هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔

بیضاوی لکھتے ہیں:۔ الاشارة الیٰ ما جاء به او الیه وتسمیته سحرًا للمبالغة (الکامیں) اشارہ ہے ان بینات کی طرف جو وہ لائے یا ان کی ذات کی طرف ان کو یعنی ان کی کھلی ہوئی نشانیوں کو یا ان کی ذات کو سحر، بیان کرنا مبالغہ کے لئے ہے۔

۶۱: ۷ = وَمَنْ ۔واؤ عاطفہ، مَنْ استفہامیہ ہے۔

= اَظْلَمُ ظُلْمٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے زیادہ ظالم ۔زیادہ حق سے تجاوز کرنے والا

= مِمَّنْ۔ مرکب ہے مِنْ حرف جار اور مَنْ اسم موصول سے۔ اس سے جو....

= اِفْتَرٰى : ماضی واحد مذکر غائب افتراءٌ (افتعال) مصدر سے جس کے معنی ہیں بہتان باندھنا۔ اِفْتَرٰى اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان باندھا۔

= الكَذِبَ ۔جھوٹ کا۔ اِفْتَرٰى کا مفعول ہے۔

آیت کا ترجمہ ہوگا۔

اور اس سے بڑھ کر بھی کوئی ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

= وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ : جملہ حالیہ ہے۔ حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے

هُوَ سے مُراد وہ شخص جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے۔

يُدْعٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب دَعْوَةٌ باب نصر مصدر۔ اس کو بلایا جاتا ہے

= وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ : اور اللہ ایسے ظالم (ناحق شناس) لوگوں کو ہدایت یاب نہیں کرتا۔ یہ جملہ مضمون سابق کی تاکید کے لئے آیا ہے۔

۶۱: ۸ = يُرِيْدُوْنَ .... بِاَفْوَاهِهِمْ ۔ یہ جملہ ان کے افترار کی غرض وغایت بیان کرتا ہے۔

يُرِيْدُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب اِرَادَةٌ (افعال) مصدر وہ چاہتے ہیں۔

لِيُطْفِئُوْا یہاں اَنْ مقدرہ ہے لام زائدہ تاکید کے لئے آیا ہے۔ کلام یوں ہوگا:

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا۔ يُطْفِئُوْا مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ مقدرہ، جمع مذکر غائب اِطْفَاءٌ (افعال) مصدر۔ کہ وہ بجھا دیں۔

طَفِئَتِ النَّارُ کے معنی آگ بجھ جانے کے ہیں اور اَطْفَاتُهَا (افعال)، کے معنی پھونک سے بجھا دینے کے ہیں۔ ط ف ء مادہ؛

= نُوْرَ اللّٰہِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کا نور۔ اللہ کے دین کی روشنی، اللہ کا دین، اس سے مراد قرآن مجید اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو سکتے ہیں۔

= بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ بؔ استعانت کی ہے۔ اَفْوَاهِهِمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کے منہ بِاَفْوَاهِهِمْ۔ اپنے منہ سے (پھونک مار کر)

اَفْوَاهٌ فَمٌ کی جمع ہے۔ فَمٌ اصل میں فُوْهٌ تھا ہ کو گرا کر واؤ کو م سے بدل دیا گیا۔

= وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ جملہ حالیہ ہے اَللّٰهُ مبتدا۔ مُتِمُّ نُوْرِهٖ اس کی خبر۔ مُتِمُّ اسم فاعل واحد مذکر۔ مضاف، اِتْمَامٌ (افعال) مصدر سے۔ پورا کرنے والا۔ کامل کرنے والا۔ نُوْرِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مُتِمُّ کا مضاف الیہ۔ حال یہ ہے کہ اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے۔

= لَوْ : خواہ۔ لَوْ متصلہ ہے۔ یعنی کافروں کی خوشی ہو یا نہ ہو دونوں برابر ہیں۔

= کَرِهَ : ماضی واحد مذکر غائب کَرَاهَةٌ (باب سمع) مصدر۔ ناپسند کرنا۔ بُرا جاننا۔ نفرت کرنا (منکرین بڑے بُرا مانا کریں۔ خواہ کافر اس کو سخت ناپسند کریں)۔

۶۱ : ۹ = هُوَ الَّذِیْ۔ وہ ذات ہے۔ جس نے،

= اَلْهُدٰی۔ ای القرآن۔

= دِیْنِ الْحَقِّ۔ اس کا عطف الهدٰی پر ہے ای و بدین الحق۔ دینِ حق، دینِ الٰہی اسلام۔ ملّتِ حنفیہ۔

= لِیُظْهِرَهٗ۔ لام تعلیل کا۔ یُظْهِرَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) اِظْهَارٌ (افعال) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع دین حق ہے۔ یُظْهِرَ کی ضمیر فاعل اللّٰهُ کی طرف راجع ہے۔ تاکہ وہ اس کو غالب کر دے۔

= الدِّیْنِ کُلِّهٖ ؛ ای جمیع الادیان المخالفۃ۔ اسلام کے مخالف جملہ دین۔

= وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ؛ مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔

۶۱ : ۱۰ = هَلْ ؛ حرف استفہام ہے، مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل کے معنی کے لئے مخصوص کر دیتا ہے۔ کیا ؟ تحقیق بمعنی قَدْ کے لئے بھی آتا ہے۔

= اَدُلُّکُمْ عَلٰی۔ اَدُلُّ مضارع واحد متکلم دَلَالَةٌ (باب نصر) مصدر۔ عَلٰی۔ ۔ صلہ کے ساتھ۔ کسی طرف رہنمائی کرنا۔ بتانا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، کیا میں

تم کو بتاؤں یا آگاہ کروں ۔ یا تمہاری راہنمائی کروں ۔

== تُنْجِیْکُمْ : تُنْجِیْ مضارع واحد مؤنث غائب اِنْجَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر ۔ نجات دینا ۔ نجات پانا ۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر ۔ وہ تم کو نجات دے ، وہ تم کو بچالے ۔ یا ۔ بچالیگی ن ، ج ، و ، مادہ ۔

۶۱ : ۱۱ == تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ مضارع واحد مؤنث غائب اِیْمَانٌ (اِفعالٌ) مصدر ۔ تم ایمان لاؤگے یا لاتے ہو ۔ اللہ کے ساتھ ۔

== وَتُجَاهِدُوْنَ واؤ عاطفہ ۔ تُجَاهِدُوْنَ صیغہ جمع مذکر مضارع معروف ۔ مُجَاهَدَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر ۔ بمعنی دشمن کی مدافعت میں مقدور بھر کوشش و طاقت صرف کرنا ۔ تم جہاد کرتے ہو ۔

جہاد کی تین قسمیں ہیں ۔

۱ ۔ ظاہری دشمن سے جہاد ۔

۲ ۔ شیطان سے جہاد ۔

۳ ۔ نفس سے جہاد ۔

تُجَاهِدُوْنَ کا عطف تُؤْمِنُوْنَ پر ہے ۔

جملہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔۔۔۔۔۔ وَاَنْفُسِكُمْ استیناف بیانیہ ہے ۔ جیساکہ کہا جائے مَا هٰذِهِ التِّجَارَةُ ؟ دُلَّنَا عَلَيْهَا ۔ اور جواب میں کہا جاتے : تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔۔۔ الخ

ہر دو مواقع پر (تؤمنون و تجاھدون) مضارع بمعنی امر ہے ۔

پوچھا جاتے وہ کونسی تجارت ہے جو ہمیں عذاب الیم سے نجات دے گی ؟ اور جواب دیا جائے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے ۔

== ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ان کنتم تعلمون جملہ شرط ہے شرط مؤخر ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ جواب شرط مقدم ہے ۔

ذٰلِكُمْ ، ذَا اسم اشارہ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر خطاب کے لئے ہے ، یہ ریہی ، اس میں ایمان باللہ ایمان بالرسول وجہاد فی سبیل اللہ مشارٌ الیہ ہے ۔

خَيْرٌ افعل التفضیل کا صیغہ ہے ۔ یعنی خواہشات کی پیروی کرنے اور جان ومال کو راہ خدا میں خرچ نہ کرنے سے بہتر ہے ۔

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ : اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو تو سمجھو اور یہ تجارت کرو اس کو نہ چھوڑو۔

٦١:١٢ = يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ : جواب شرط ہے اور شرط محذوف ہے۔
کلام یوں ہوگا۔

اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (الخازن)

جب تم ایسا کروگے تو (اللہ) تمہارے گناہ معاف کردے گا (تفسیر مظہری)

يَغْفِرْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) واحد مذکر غائب، وہ بخشش دیگا۔ وہ معاف کردیگا

ذُنُوْبَكُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ ذُنُوْبٌ جمع ذَنْبٌ کی۔ تمہارے گناہ۔

= وَيُدْخِلْكُمْ : واؤ عاطفہ۔ اس کا عطف يَغْفِرْ لَكُمْ پر ہے مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط ہے
اور تم کو داخل کرے گا۔

= جَنّٰتٍ منصوب بوجہ مفعول فیہ ہے۔ جنتوں میں، باغات میں۔

= تَحْتِهَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ ھا ضمیر کا مرجع جَنّٰتٍ ہے۔ تَحْتَ نیچے۔ یہ فَوْقٌ کی ضد ہے اسم ظرف مکان۔ ان کے نیچے

= مَسٰكِنَ طَيِّبَةً : موصوف وصفت، عمدہ مکان۔ منصوب بوجہ معطوف ہونے جَنّٰتٍ کے۔

مَسَاكِنَ جمع ہے مَسْكَنٌ کی بمعنی گھر، مکان، منزلیں۔ سُکُوْنٌ سے اسم ظرف مکان ہے۔

= جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ عدن کے باغات۔ عَدْن سات جنتوں میں ایک کا نام ہے۔ اسم عَلَم ہے۔

بعض کے نزدیک، یہ جنّت کی صفت ہے۔ اور جنّت عدن موصوف صفت ہے یعنی دائمی طور پر بسنا۔ ایسے باغات میں جہاں دائمی طور پر، سدا بسنا ہوگا۔

= ذٰلِكَ یعنی گناہوں کی مغفرت اور جنت میں داخلہ،

= اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ موصوف وصفت۔ بہت بڑی کامیابی۔

٦١:١٣ = وَاُخْرٰى۔ تقدیر کلام یوں ہے وَيُعْطِيْكُمْ اُخْرٰى اے يعطيكم نِعْمَةً اُخْرٰى
اور وہ تمہیں ایک اور نعمت عطا کرے گا۔

اُخْرٰى منصوب بوجہ يُعْطِيْكُمْ کے مفعول ثانی ہونے کے، نعمۃً کی صفت ہے

= تُحِبُّوْنَهَا : ای التی تحبونها۔ جسے تم پسند کروگے۔

= نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ : خبر ہیں مبتدار محذوف کی۔ ای ھی نصر من اللّٰہ یعنی وہ نعمتِ اُخریٰ اللہ کی مدد ہے اور جلد فتح یابی۔

= وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور (اے رسول) آپ ایمان والوں کو بشارت دیدیجئے۔

صاحب تفسیر مظہری اس جملہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

"وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ : یعنی آپ قریبی فتح اور نصرت کی جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے مسلمانوں کو بشارت دیدیجئے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے پہلے امر کا صیغہ یعنی قُلْ محذوف ہے اور بَشِّرْ کا عطف قُلْ پر ہے (اس صورت میں امر کا عطف امر پر ہوگا) یا بَشِّرْ کا عطف تُؤْمِنُوْنَ پر ہو۔ کیونکہ تؤمنون بظاہر خبر ہے لیکن امر مُراد ہے۔

اب مطلب اس طرح ہوگا!

اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مومنوں کو فتح کی بشارت دیجئے"

۶۱:۱۴ = كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ۔ كُوْنُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر كَوْنٌ (باب نصر) مصدر۔ تم ہو جاؤ۔ تم بن جاؤ۔ اَنْصَارَ۔ منصوب بوجہ كُوْنُوْا کی خبر کے ہے نَصِيْرٌ کی جمع ہے۔ جیسے شَرِيْفٌ کی جمع اَشْرَافٌ ہے۔ مضاف ہے اللّٰہ مضاف الیہ

ترجمہ:۔

تم اللہ کے مددگار بن جاؤ۔ بعض نے اس کا ترجمہ کیا ہے:۔

تم اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ (الخازن، مدارک التنزیل، علامہ پانی پتی"

علامہ مودودی اَنْصَارَ اللّٰهِ کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اللہ کا مددگار اس لئے نہیں کہا گیا کہ اللہ رب العالمین معاذ اللہ کسی کام کے لئے اپنی کسی مخلوق کی مدد کا محتاج ہے بلکہ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ زندگی کے جس دائرے میں اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو کفر و ایمان اور طاعت و معصیت کی آزادی بخشی ہے اس میں وہ لوگوں کو اپنی قوتِ قاہرہ سے کام لے کر بجبر مؤمن و مطیع نہیں بناتا بلکہ اپنے انبیاء اور اپنی کتابوں کے ذریعے سے ان کو راہِ راست دکھانے کے لئے تذکیر و تعلیم اور تفہیم و تلقین کا طریقہ اختیار کرتا ہے اس تذکیر و تعلیم کو جو شخص برضا و رغبت قبول کرے وہ مؤمن ہے۔ جو عملاً مطیع و فرمانبردار بن جائے وہ مسلم و قانت اور عابد ہے۔ اور

جو خداترس کا رویہ اختیار کرلے وہ متقی ہے۔ جو اسی تذکیر و تعلیم کے ذریعے سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے لگے وہ محسن ہے اور اس سے مزید ایک قدم آگے بڑھ کر جو اسی تذکیر و تعلیم کے ذریعے سے بندگانِ خدا کی اصلاح اور کفر و فسق کی جگہ اللہ کی اطاعت کا نظام قائم کرنے کے لئے کام کرنے لگے اسے اللہ تعالیٰ خود اپنا مددگار قرار دیتا ہے :

ـــ کَمَا۔ مرکب ہے کَ تشبیہ اور مَا موصولہ سے :۔

ای انصروا دین اللّٰہ مثل نصرۃ الحواریین لما قال لھم عیسٰی (من انصاری الی اللّٰہ) فقالوا (نحن انصار اللّٰہ) اوکونوا انصار اللّٰہ کما کان الحواریون انصار عیسٰی حین قال لھم من انصاری الی اللّٰہ (شوکانی)

یعنی اللہ کے دین کی حواریوں کی طرح مدد کرو کہ جب ان سے حضرت عیسیٰ نے کہا (کون ہے اللہ کی راہ میں میرا مددگار) تو انہوں نے کہا (ہم ہیں اللہ کے مددگار) یا: اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسے کہ حواریون حضرت عیسیٰ کے مددگار بن گئے تھے جب اس نے ان سے کہا کون ہے اللہ کی راہ میں میرا مددگار۔

حواریون کی تشریح میں علامہ مودودی رح تحریر فرماتے ہیں :۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے لئے بائبل میں عموماً لفظ "شاگرد" استعمال کیا گیا ہے لیکن بعد میں ان کے لئے "رسول" کی اصطلاح عیسائیوں میں رائج ہوگئی۔ اس معنی میں نہیں کہ وہ خدا کے رسول تھے بلکہ اس معنی میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو اپنی طرف سے مبلّغ بنا کر اطرافِ فلسطین میں بھیجا کرتے تھے۔

اس کے مقابلہ میں قرآن کی اصطلاح "حواری" ان دونوں مسیحی اصطلاحوں سے بہتر ہے اس لفظ کا اصل حَوْرٌ ہے جس کے معنی سفیدی کے ہیں دھوبی کو بھی حواری کہتے ہیں کیونکہ وہ کپڑے کو دھو کر سفید کر دیتا ہے۔ خالص اور بے آمیز چیز کو بھی حواری کہا جاتا ہے۔ جس آٹے کو چھان کر بھوسی نکال دی گئی ہو اُسے حُوَّارَی کہا جاتا ہے۔ اسی معنی میں خالص دوست اور بے غرض حامی کیلئے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

ابن سیدہ کہتا ہے ہر وہ شخص جو کسی کی مدد کرنے میں مبالغہ کرے وہ اس کا حواری ہے (لسان العرب)

امام راغب اصفہانی رح لکھتے ہیں :۔

اَلْحَوْرُ (باب نصر) کے اصل معنی پلٹنے کے ہیں خواہ وہ پلٹنا بطور ذات کے ہو،

یا بلحاظ فکر کے۔
اور آیت کریمہ اِنَّہٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ (۸۴:۱۴) اور وہ خیال کرتا تھا کہ (خدا کی طرف) پھر کر نہیں آئے گا میں لَنْ یَّحُوْرَ سے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا مُراد ہے۔ اسی سے مِحْوَرٌ اس لکڑی کو کہتے ہیں جس پر چرخی گھومتی ہے۔
اور اسی سے المحاورۃ ہے ایک دوسرے کی طرف کلام کو لوٹانا۔ اسی سے تَحَاوُرٌ (تبادلہ گفتگو) ہے۔
قرآن مجید میں ہے وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا (۵۸:۱) اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ اور حُوْرٌ عِیْنٌ (۵۶:۲۲) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ میں حُوْرٌ (اَحْوَرُ۔ حَوْرَاءُ کی جمع) حُوْرٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی بقول بعض آنکھ کی سیاہی میں تھوڑی سی سفیدی ظاہر ہونے کو کہتے ہیں۔
کہا جاتا ہے اِحْوَرَّتْ عَیْنُہٗ اس کی آنکھ بہت سیاہی اور سفیدی والی ہے اور یہ آنکھ کا انتہائی حسن سمجھا جاتا ہے۔
= فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ: فَاٰمَنَتْ میں فَ تعقیب کا ہے اٰمَنَتْ ماضی واحد مونث اِیْمَانٌ (افعال) مصدر کا مرجع طَآئِفَۃ ہے:
مِنْ تبعیضیہ ہے۔ بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت۔ یعنی بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت (حضرت عیسیٰ پر) ایمان لے آئی۔
طَآئِفَۃ طَوْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث ہے۔ گروہ، جماعت، بعض لوگ، کچھ لوگ، ایک اور ایک سے زائد سب کو طائفہ کہتے ہیں۔
علامہ شہاب الدین خفاجی رح فرماتے ہیں کہ:
تحقیق مقام یہ ہے کہ طائفہ اصل میں اسم فاعل مؤنث ہے طَوَافٌ سے جس کے معنی دوران (چکر لگانے، گھومنے) یا احاطہ (گھیر لینے) کے ہیں۔
= وَکَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ اور ایک جماعت کافر رہی
= اَیَّدْنَا: ماضی جمع متکلم تَاْیِیْدٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر، ہم نے قوت دی، ہم نے مدد کی۔
= عَدُوِّھِمْ: مضاف مضاف الیہ۔ ان کے دشمن۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی طرف راجع ہے۔ یعنی (حضرت عیسیٰ پر) ایمان لانے والوں کے دشمن

(جو کافر رہے تھے)

= فَاَصْبَحُوْا: فَ تعقیب کا ہے اَصْبَحُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر۔ جس کے معنی صبح کرنے کے ہیں۔ اَصْبَحُوْا: افعال ناقصہ میں سے ہے۔ وہ ہو گئے۔

= ظَاهِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب) ظُهُوْرٌ (لصبلہ عَلٰی) غالب ہونے والے۔ تو وہ غالب ہو گئے۔

علامہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ پر فَاٰمَنَتْ کا، اور فَاَيَّدْنَا کا، اور فَاَصْبَحُوْا کا عطف فَ کے ذریعے سے ہے اور فَ محض تعقیب بلا مہلت پر دلالت کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد بلا تاخیر ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کر دیا۔ پھر ایمان لانے کے فوراً بعد اللہ نے مؤمنوں کی تائید کر دی اور کافروں پر ان کو غالب کر دیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حواریوں کے قول کے بعد بلا تاخیر مؤمنوں کا کافروں پر غلبہ ہو گیا۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک کافروں کا مؤمنوں پر غلبہ رہا۔ اور بعثت محمدی کے بعد مؤمن لوگ کافروں پر غالب آگئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۶۲) سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱)

۶۲ : ۱ = یُسَبِّحُ ، مضارع واحد مذکر غائب تَسْبِیْحٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ پاکی بیان کرتا ہے۔ تسبیح کرتا ہے۔ مضارع کا صیغہ استمرار کے لئے ہے۔

= لِلّٰہِ : لام استحقاق کا ہے۔ اللہ مفعول لہٗ ہے ،

= مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ مَا موصولہ ہے ،

ترجمہ ہو گا:۔

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (ہر وقت) اللہ کی تسبیح کرتی رہتی ہے۔ نیز ملاحظہ ہو آیت (۵۷ : ۱)

= اَلْمَلِكِ : (بادشاہ)

= اَلْقُدُّوْسِ : (بہت پاک) جملہ نقائص سے مُنَزَّہ قُدْسٌ سے مبالغہ کا صیغہ

= اَلْعَزِیْزِ۔ (غالب)

= اَلْحَکِیْمِ (دانا۔ حکمت والا)

یہ تمام اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی صفات ہیں اور اسی نسبت سے مجرور ہیں۔

۶۲ : ۲ = بَعَثَ : ماضی واحد مذکر غائب بَعْثٌ (باب فتح) مصدر۔ اس نے بھیجا

= اَلْاُمِّیّٖنَ ، اُمِّیٌّ کی جمع بحالت جرّ ، اُمِّیٌّ جو نہ لکھ سکے نہ کتاب پڑھ سکے (ان پڑھ) ، بے پڑھا لکھا۔ اُمِّیّٖنَ سے مراد اہل عرب ہیں جو اکثر ان پڑھ تھے۔

= رَسُوْلًا : پیغمبر۔ بَعَثَ کا مفعول ہے

= مِّنْهُمْ : ای من جملتہم ومثلہم۔ یعنی انہی میں سے کا ایک ، انہیں جیسا (اُمّی) ، یہ رَسُوْلًا کی صفت ہے۔

= یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ : یہ دوسری صفت ہے رَسُوْلًا کی۔ پڑھ کر سناتا ہے

(اُمِّيّٖنَ کو) اس (اللہ) کی آیات، یہ تیسری صفت ہے رَسُوْلًا کی۔
يَتْلُوْا مضارع واحد مذکر غائب! تِلَاوَةٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پڑھ کر سناتا ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے۔
= وَ يُزَكِّيْهِمْ: اس کا عطف يَتْلُوْا پر ہے۔ يُزَكِّيْهِمْ مضارع واحد مذکر غائب تَزْكِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ اور وہ پاکیزہ کر دیتا ہے ان کو هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب یہ رَسُوْلًا کی صفت چہارم ہے۔
= وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ: اس کا عطف بھی يَتْلُوْا پر ہے اور سکھاتا ہے وہ ان کو (اللہ کی) کتاب اور حکمت (دانائی کی باتیں) یہ رَسُوْلًا کی صفت پنجم ہے
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ: هُمْ مفعول اول فعل يُعَلِّمُ کا الکتٰب (ای القراٰن) مفعول ثانی وَ الْحِكْمَةَ مفعول ثالث،
= وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔
واؤ عاطفہ ہے اِنْ مخففہ ہے (نون ثقیلہ سے مخفف ہے۔ اِنَّ کا اسم محذوف ہے۔ عبارت یوں ہوگی!
وَ اِنَّهُمْ كَانُوْا ..... الخ۔ مِنْ قَبْلُ۔ قَبْلُ مضاف ہے جس کا مضاف الیہ محذوف ہے۔ ای من قبل ارسال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لَفِيْ میں لام فارقہ ہے ترجمہ ہوگا:
اور بلاشبہ یہ لوگ (بعثت محمدی سے) پہلے صریح گمراہی میں پڑے تھے۔
۶۲: ۳ = وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ اس کا عطف يُعَلِّمُهُمْ کی ضمیر پر ہے اور مِنْهُمْ کی ضمیر جمع مذکر غائب اُمِّيُّوْنَ کی طرف راجع ہے۔ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو امیین میں سے ہیں نہ صرف ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی یہی تعلیم دیتے ہیں اور یہ دوسرے لوگ بھی اول لوگوں میں سے ہی ہیں۔ (مِنْهُمْ) یعنی انہی کے ہم مذہب اور انہی کی راہ پر چلنے والے ہیں۔
اٰخَرِيْنَ سے کون مراد ہیں اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں
۱:۔ عکرمہ اور مقاتل نے کہا کہ اٰخَرِيْنَ سے مراد تابعین ہیں۔
۲:۔ ابن زید نے کہا کہ:۔
وہ تمام لوگ مراد ہیں جو قیامت تک حلقہ اسلام میں داخل ہونے والے ہیں" ابن

نجیح کی روایت میں مجاہد کا بھی یہی قول آیا ہے۔ لیکن
۳۔ عمرو بن سعید بن جُبیر اور لیث کی روایت میں مجاہد کا قول یوں آیا ہے کہ اس سے مراد عجمی لوگ ہیں۔
== لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ : لَمَّا حرف جازم ہے اور لَمْ کی طرح فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اس کو جزم دیتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی میں کردیتا ہے۔
یَلْحَقُوْا مضارع مجزوم بوجہ عمل لمّا۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ لُحُوْقٌ (باب سمع) مصدر۔ بِھِمْ میں بَ الصاق کے لئے ہے (حرف جار ہے) ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور جو امیّون کی طرف راجع ہے۔
ترجمہ ہوگا۔
جو ابھی تک ان سے آکر نہیں ملے۔ یہ آخَرِیْنَ کی صفت ہے۔
لَمَّا کا استعمال مندرجہ ذیل آیت میں اسی معنی میں آیا ہے۔ وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (۴۹:۱۴) اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔
== وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ : اور وہ غالب حکمت والا ہے۔
۶۲ : ۴ == ذٰلِکَ اسم اشارہ، اس کا مشارٌ الیہ بعثتِ رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) تعلیم رسُول۔ تزکیۂ گمراہان۔
== یُؤْتِیْہِ۔ مضارع واحد مذکر اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ وُہ دیتا ہے۔ وُہ عطا کرتا ہے۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع فَضْل ہے۔ مَنْ موصولہ، یَشَآءُ اس کا صلہ۔ جسے وُہ چاہتا ہے۔
== وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ : جملہ معترضہ تذیلی ہے ما سبق کی تائید کے لئے ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ بڑے فضل کا مالک ہے۔
ذُوْا مضاف الفضل العظیم موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اللّٰہ کی صفت۔
== مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا۔
حُمِّلُوْا ماضی جمع مذکر غائب تَحْمِیْلٌ (تفعیل) مصدر۔ ان پر لادا گیا۔ ان سے اٹھوایا گیا۔ یعنی ان کو تورات کا علم دیا گیا اور اس پر عمل کرنے کا اُن کو مکلف بنایا گیا۔

ضمیر نائب فاعل حُمِّلُوْا، اَلَّذِیْنَ کی طرف راجع ہے۔ التوراۃ مفعول فعل حُمِّلُوْا کا
ثُمَّ التراخی فی الوقت کے لئے ہے۔ لَمْ یَحْمِلُوْا، مضارع مجزوم نفی جحد بلم
حَمْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (پھر انہوں نے اس پر
عمل نہ کیا اور اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

کَ تشبیہ کا ہے۔ مَثَلِ الْحِمَارِ۔ مضاف مضاف الیہ۔

اَسْفَارًا جمع سِفْرٌ کی بمعنی کتابیں۔ یَحْمِلُ کا مفعول اوّل۔ یَحْمِلُ اَسْفَارًا
یہ صفت ہے الحمار کی، جو کتابیں اٹھائے پھرتا ہے۔

= بِئْسَ: بُری ہے۔ بُرا ہے۔ فعل ذم ہے۔ اس سے گردان نہیں آتی۔ بِئْسَ
اصل میں بَئِسَ تھا۔ بروزن فَعِلَ (باب سمع) سے عین کلمہ کی اتباع میں اس کے
ف کلمہ کو کسرہ دیا گیا۔ پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا بِئْسَ ہو گیا۔

= مَثَلُ الْقَوْمِ مضاف مضاف الیہ۔ (اس) قوم کی مثال۔

= اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ۔ اَلَّذِیْنَ اسم موصول اگلا جملہ اس کا صلہ (جنہوں نے)
اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔

بُری ہے مثال اس قوم کی جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔

القوم سے مُراد یہودی ہیں اور اٰیٰتِ اللّٰہِ سے مُراد تورات کی وہ آیات جو رسولُ اللہ
صلی اللہُ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔

۶۲:۶ = قُلْ: ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔

= یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ: یَا حرف ندار ہے جو قریب، بعید، اوسط، سب کی ندار کے لئے
موضوع ہے۔

اَیُّھَا وَاَیَّتُھَا پر اکثر وبیشتر یہی حرف ندار آتا ہے۔ ندار میں جب منادیٰ پر الَ
داخل ہو تو مذکر میں اَیُّھَا اور مؤنث میں اَیَّتُھَا بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہاں منادیٰ الذین
(اسم موصول) ہے۔

= ھَادُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب ھَوْدٌ (باب نصر) مصدر بمعنی پشیمان ہونا۔
حق کی طرف لوٹنا۔ یہودی ہونا۔ یہاں مُراد یہودی ہوئے۔ بچھڑے کی پوجا سے توبہ کی تھی
اس لئے یہود کہلائے۔ قرآن مجید میں ان لوگوں کو جنہوں نے یہودیت قبول کر لی تھی خواہ
وہ بنی اسرائیل تھے یا نہیں اَلَّذِیْنَ ھَادُوْا کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے جبکہ جہاں

بنی اسرائیل کو خطاب کیا گیا ہے وہاں الفاظ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ استعمال ہوئے ہیں۔

= اِنْ زَعَمْتُمْ ...... مِنْ دُوْنِ النَّاسِ ؕ جملہ شرط ہے اِنْ نافیہ زَعَمْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ زَعْمٌ (باب نصر) مصدر۔ تم نے سمجھا۔ تم نے دعویٰ کیا۔

= اَنَّکُمْ بے شک تم۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

اَوْلِیَآءُ لِلّٰہِ: اللہ کے دوست، اللہ کے پیارے۔

یہاں اَوْلِیَاءُ لِلّٰہِ میں اللہ نے اولیاء کی اضافت اپنی طرف نہیں کی اور اولیاء اللہ کی بجائے اَوْلِیَاءُ لِلّٰہِ استعمال کیا ہے تاکہ مدعیٔ ولایت اور وہ جسے اللہ نے اپنی ولایت کے لئے مختص کر دیا ہو' فرق واضح ہو جائے۔

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ ۔ مِنْ حرف جار۔ دُوْنِ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر۔ یہ اِنَّ کے اسم کی ضمیر کی طرف راجع ہے اور اس سے حال ہے۔

ترجمہ ہوگا۔

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے! اے لوگو! جو یہودی ہوگئے ہو اگر تم سمجھتے ہو کہ لوگوں کو چھوڑ کر (صرف) تم ہی اللہ کے پیارے ہو .....

= فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ: جملہ جواب شرط ہے فَ جواب شرط کے لئے ہے۔ تَمَنَّوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، تَمَنِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ اَلْمَوْتَ مفعول بہ۔ تو موت کی تمنا کرو، موت کی آرزو کرو،

یعنی تم جو کہتے ہو کہ صرف ہم ہی اللہ کے دوست ہیں اور یہ کہ اللہ کے بیٹے اور لاڈلے ہیں اور یہ کہ صرف وہی جنت میں داخل ہو سکے گا جو یہودی ہوگا تو اس دنیا کی صعوبتوں سے رہائی پانے کے لئے کیوں نہیں موت کی التجا کرتے کہ جلد ہی اگلے جہاں کو جا کر جنت میں داخل ہو کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کر سکو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

والذی نفس محمد بیدہ لو تمنوا الموت ما بقی علی ظہرھا یہودی الا مات۔

اس ذات کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو ان میں سے ایک بھی زندہ نہ رہتا۔ (ضیاء القرآن)

= اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ جملہ شرطیہ ہے جس کا جواب شرط محذوف ہے ای ان کنتم صدقین فتمنوا الموت اذا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو موت کی آرزو کرو۔

۶۲: ۷ = وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا، لَا يَتَمَنَّوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب تَمَنِّیٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر ہٗ ضمیر مفعول (جس کا مرجع الموت ہے) واحد مذکر غائب۔ اَبَدًا ہمیشہ زمانہ مستقبل غیر محدود۔ وہ اس کی کبھی بھی خواہش نہیں کریں گے۔ وہ اس کی کبھی بھی تمنا نہیں کریں گے۔

= بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ۔ بِ سببیہ ما موصولہ۔ قَدَّمَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ تَقْدِيْمٌ (تفعیل) مصدر بمعنی آگے بھیجنا۔

اَيْدِيْهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے ہاتھ۔ بسبب اس کے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ (یعنی ان کے اعمال جن پر آخرت میں سزا و جزا مترتب ہوگی۔ ای لبسبب مَا قدموا من الکفر والتکذیب (الخازن) یعنی بسبب کفر و تکذیب کے اعمال کے جو انہوں نے آخرت کے لئے کمائے ہیں۔

= عَلِيْمٌ۔ عِلْمٌ سے بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خوب جاننے والا۔

۶۲: ۸ = قُلْ: ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

= تَفِرُّوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر۔ فِرَارٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم بھاگتے ہو۔ تم فرار ہوتے ہو۔

= مِنْهُ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الموت ہے۔ ای من الموت

= فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ: ف زائدہ ہے مُلٰقِيْكُمْ اِنَّ کی خبر ہے۔ مُلَاقِیْ اسم فاعل واحد مذکر۔ مضاف، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ۔ تم کو پہنچنے والا۔ تم کو پالینے والا۔ ملاقاۃ (مفاعلۃ) مصدر۔

یعنی موت جس سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ ضرور تم کو آلے گی۔

= ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ ثُمَّ تراخی فی الوقت کے لئے پھر۔ تُرَدُّوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ رَدٌّ (باب نصر) مصدر۔ تم پھیرے جاؤ گے تم لوٹائے جاؤ گے۔

اِلٰى نہایت غایت کے لئے۔ کی طرف۔

= فَيُنَبِّئُكُمْ : فَ تعقیب کا ہے يُنَبِّئُ فعل مضارع واحد مذکر غائب تَنْبِئَةٌ (تفعیلٌ) مصدر۔ وہ خبر دیدے گا۔ وہ بتادے گا۔
= بِمَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ : ب الصاق کے لئے ہے مَا موصولہ كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ماضی استمراری۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ وہ خبر دیگا اس چیز کی جو تم کیا کرتے تھے۔
۶۲: ۹ = اِذَا۔ جب، ظرف زمان ہے لبطور شرط آیا ہے اِذَا نُوْدِیَ للصلوٰۃِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ جملہ شرط ہے۔
نُوْدِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب نِدَاءٌ وَمُنَادَاةٌ (مُفاعلۃ) مصدر، بمعنی بلانا۔ کسی کام پر لوگوں کو بلانا۔ ن د ی مادّہ۔ شرلعیت میں نداء الصَّلوٰۃِ نماز کی اذان کے لئے مخصوص ہے۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل آیا ہے۔
= مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ جیم اور میم کے ضمہ کے ساتھ اور جیم کے ضمہ اور میم کے سکون کے ساتھ۔ دونوں طرح استعمال ہے۔ بمعنی اجتماع۔
= فَاسْعَوْا۔ فَ جواب شرط کا ہے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ جملہ جواب شرط ہے۔
اِسْعَوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر، سَعْیٌ (باب فتح) مصدر بمعنی تیز روی۔ تو تم دوڑو۔ تم تیزی سے چلو۔
= ذِكْرِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کے ذکر کی طرف، یعنی نماز کی طرف جیسا کہ فَاِذَا قضیت الصَّلوٰۃُ سے ظاہر ہے۔
= وَذَرُوا الْبَيْعَ : واوٌ عاطفہ، ذَرُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ وَذْرٌ (باب سمع فتح) مصدر اَلْبَيْعَ خرید وفروخت، اور چھوڑ دو خرید وفروخت کو، جملہ معطوف ہے۔ ذَرُوْا کا عطف اِسْعَوْا پر ہے۔
= ذٰلِكُمْ : یعنی کاروبار کا چھوڑ کر نماز جمعہ کی طرف جلدی سے چل پڑنا۔ جواب شرط مقدم
= اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ شرط مؤخر۔ اگر تم کو سمجھ ہو۔ اگر تم کو (اس کی صحیح) سمجھ ہے
۶۲: ۱۰ = فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلوٰۃُ۔ فَ عاطفہ، اِذَا۔ جب۔ ظرف زمان، شرطیہ۔
قُضِيَتْ : ماضی مجہول واحد مؤنث غائب قَضَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ نماز ادا کرنا ق۔ ض۔ ی۔ مادّہ۔
پھر جب نماز ادا ہو چکے۔ جملہ شرط ہے۔
= فَانْتَشِرُوْا۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے اِنْتَشِرُوْا : فعل امر، جمع مذکر حاضر،

اِنْتِشَارٌ (اِفْتِعَالٌ) مصدر۔ تم منتشر ہو جاؤ۔ تم الگ الگ ہو جاؤ، تم بکھر جاؤ۔
عربی میں لوگوں کے انتشار کا مطلب ان کا پھیل کر اپنے اپنے کام میں لگ جانا ہے۔
جملہ جواب شرط ہے۔
== وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ۔ واؤ عاطفہ۔ اِبْتَغُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔
ابتغاء (افتعال) مصدر۔ تم تلاش کرو۔
مِنْ تبعیضیہ ہے۔ فَضْلِ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کا فضل،
فضل سے کیا مراد ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ زمین پر پھیل جانے سے مراد دنیا کمانے کے لئے پھیلنا نہیں ہے۔ بلکہ بیمار کی عیادت، کسی جنازہ کی شرکت اور اللہ کی رضا کی خاطر دوست کی ملاقات کے لئے جانا ہے۔
۲۔ بعض نے خدا داد روزی اس کا مطلب لیا ہے
۳۔ بعض نے اس سے علم حاصل کرنا مراد لیا ہے

فضل اللہ کی تلاش کے لئے پھیل جانا وجوبی نہیں ہے بلکہ اباحت کے لئے ہے
اس جملہ کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے اور یہ بھی جواب شرط میں ہے:
== وَاذْكُرُوا اللّٰہَ كَثِيْرًا۔ یہ بھی جملہ معطوفہ ہے اور جواب شرط میں ہے۔
یعنی نہ صرف زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا رزق تلاش کرو بلکہ ہر حال میں اللہ کو ہرگز نہ بھولو اور اسے ہر وقت اور کثرت سے یاد کیا کرو، ذکر اللہ کو محض نماز تک مخصوص اور محدود نہ رکھو۔ بلکہ ہر وقت دوسرے دنیاوی کام کرتے وقت بھی اللہ کو یاد کیا کرو
اُذْكُرُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ذِكْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ كَثِيْرًا صفت ہے موصوف محذوف ہے۔ ای ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ مفعول مطلق ہے۔
== لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم، بمعنی کَیْ۔ تاکہ
== تُفْلِحُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر حاضر اِفْلَاحٌ (افعال) مصدر۔ تم فلاح پاؤ۔ تم فلاح پاؤ گے۔

۶۲: ۱۱ == وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا جملہ شرط۔ تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا مفعول اول و مفعول ثانی رَاَوْا کے۔
رَاَوْا ماضی جمع مذکر غائب رُؤْيَةٌ (باب فتح۔ رای مادہ) مصدر۔ رَاَوْا

اصل میں رَاَیُوْا تھا۔ ی متحرک ما قبل اس کا مفتوح ی کو الف سے بدلا۔ اب الف اور واوٗ دو ساکن جمع ہو گئے۔ الف کو حذف کر دیا۔ انہوں نے دیکھا۔

= اِنْفَضُّوْا اِلَیْھَا: جملہ جواب شرط ہے۔ اِنْفَضُّوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اِنْفِضَاضٌ (انفعال) مصدر۔ وہ متفرق ہو گئے۔ ف ض ض مادہ۔

الفض کے معنی کسی چیز کو توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنے کے ہیں۔ جیسے فَضَّ خَتْمَ الْکِتٰبِ خط کی مہر کو توڑ دیا۔

اسی سے انفض القوم کا محاورہ مُستعار ہے جس کے معنی متفرق و منتشر ہو جانے کے ہیں۔ آیت ہذا میں اس کے معنی ہیں:۔

اور جب یہ لوگ کوئی سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں:۔ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ (۳: ۱۵۹) تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

اِلَیْھَا: میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع لَھْوًا ہے۔

= تَرَکُوْکَ قَآئِمًا۔ جملہ جواب شرط ہے۔ تَرَکُوْا ماضی جمع مذکر غائب تَرْکٌ (باب نصر) مصدر۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آیت ہذا میں اُنہی سے خطاب ہے۔

قَآئِمًا۔ تَرَکُوْکَ کی ضمیر مفعول سے حال ہے۔

= قُلْ: ای قُلْ یا محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

= مَا عِنْدَ اللّٰہِ: مَا موصولہ۔ عِنْدَ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ۔ عِنْدَ ظرف مکان ہے لیکن جب زمان کی طرف مضاف ہو تو ظرف زمان بھی ہوتا ہے۔ مثلاً عِنْدَ الصُّبْحِ۔ صبح کے قریب۔ اس پر حروف جر میں سے مِنْ کے علاوہ اور کوئی حرف نہیں آتا۔ عِنْدَ اللّٰہِ صلہ ہے مَا موصولہ کا۔

= خَیْرٌ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ بہتر۔ زیادہ اچھا۔ یہ خبر ہے مَا موصولہ کی

فالیہ سبحانہ وتعالیٰ اسعوا ومنہ عزوجل اطلبوا الرزق۔

پس اسی ذات سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف شتاب چلو۔ اور اسی ذات عزوجل سے رزق طلب کرو۔

= وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔ اور اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۶۳) سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّۃٌ ( )

۶۳: ۱ = اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ - جملہ شرط ہے۔ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ - جواب شرط۔

اِذَا - جب - اشرطیہ۔ جَآءَكَ میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر معرف باللام۔ نفاق کرنے والے مرد۔ دورُخی کرنے والے۔ یعنی زبان وعمل سے بظاہر مسلمان اور دل سے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے والے۔ یہ نافقاء ونفقۃ سے ہے جس کے معنی ہیں گوہ (جنگلی چوہا) کا بھٹ، جس کے کم ازکم دو منہ ہوتے ہیں ایک دہانے سے گوہ اسمیں داخل ہوتی ہے تشکاری اس طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے (زبیدی) ——— اصطلاح قرآنی میں نفاق اور منافقت اسی دورُخی کا نام ہے بظاہر زبان سے آدمی مومن ہونے کا اقرار کرتا ہے اور دکھاوے کی نمازیں بھی پڑھتا ہے لیکن دل میں کافر رہتا ہے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے ایسے آدمی کو عرفِ شریعت میں منافق کہا جاتا ہے۔

لیکن اگر عقیدہ مؤمنانہ ہو اور عمل کافرانہ تو دورخی کی ایک یہ بھی شکل ہوتی ہے ایک دروازے سے آدمی اسلام کے دائرے میں داخل ہوتا ہے اور دوسرے راستہ سے خارج ہوتا ہوا نظر آتا ہے لیکن قرآنی اصطلاح میں ایسے آدمی کو منافق نہیں کہا جاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہا جاتا ہے (شرح عقائد نسفی)

قَالُوْا میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب المنافقون کی طرف راجع ہے نَشْھَدُ مضارع جمع متکلم شھادۃ (باب سمع) مصدر سے۔ ہم گواہی دیتے ہیں۔

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ میں لام تاکید کا ہے۔ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ بے شک آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

== وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۔ اور اللہ تعالیٰ بھی جانتا ہے کہ آپ بلاشبہ اس کے رسول ہیں ۔جملہ معترضہ ہے کلام سابق کی تاکید کے لئے ہے ۔

== وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ، المنافقین اسم اِنَّ لَكٰذِبُوْنَ اس کی خبر۔جملہ اسمیہ ہوکر فعل يَشْهَدُ کا مفعول ۔ اَللّٰهُ فاعل ، فعل فاعل ، مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ لام تاکید کے لئے ہے ۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ منافق جھوٹے ہیں (یعنی زبان سے جو کہہ رہے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن ان کے دل میں ان کا اعتقاد بالکل اُلٹ ہے وہ دل کی بات صحیح طور پر نہیں بیان کر رہے)

۶۳ : ۲ == اِتَّخَذُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر سے انہوں نے اختیار کیا ۔ انہوں نے اختیار کر لیا۔ انہوں نے ٹھہرالیا۔ انہوں نے بنالیا۔

== اَيْمَانَهُمْ : مضاف مضاف الیہ ان کی قسمیں (جو وہ اپنے جھوٹ کی تائید میں کھاتے ہیں)

جُنَّةً ۔ ڈھال ۔ آڑ ، پردہ ، جُنَنٌ جمع ۔ جَنٌّ (باب نصر) مصدر ۔ بمعنی کسی چیز کا حواس سے چھپ جانا ۔ چونکہ ڈھال سے بدن کو چھپایا جاتا ہے اس لئے اس کو جُنَّة کہتے ہیں

اسی مصدر سے جَنَّةٌ بمعنی جنت ۔ باغ ، بہشت ہے ۔کیونکہ باغات کے درخت زمین کو چھپائے ہوئے ہوتے ہیں ۔ اور اسی مصدر سے جِنَّةٌ بمعنی جنون دیوانگی ہے کہ عقل کو چھپا دیتی ہے اور اسی سے جِنٌّ بمعنی جِنّ ہے کہ عام مخلوق سے پوشیدہ اور غائب رہتے ہیں ۔

یہاں جُنَّةً اِتَّخَذُوْا کا مفعول ثانی ہے یہ جملہ مستانفہ ہے اور منافقین کی دروغ گوئی اور اس پر جھوٹی قسمیں کھانے کے بیان میں آیا ہے ۔

== فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ فَ ترتیب کا ہے صَدُّوْا ماضی جمع مذکر غائب صُدُوْدٌ (باب ضرب و نصر) رکنا ۔ اعراض کرنا ۔ عَنْ حرف جار سَبِيْلِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ۔ پس وہ اللہ کی راہ سے اعراض کرتے رہتے ہیں ۔

صُدُوْدٌ مصدر لازم ہے بمعنی رکنا ۔ اعراض کرنا ۔ اس صورت میں ترجمہ وہی ہوگا جو اوپر تحریر ہے ۔ لیکن اگر فعل صَدُّوْا مصدر صَدٌّ (باب نصر) سے ہو تو یہ فعل متعدی ہوگا ۔ کیونکہ صَدٌّ بمعنی روکنا اور باز رکھنا ہے ۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا ۔

وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے اور باز رکھتے ہیں ۔

= سَآءَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب سَوْءٌ (باب نصر) مصدر ۔ یہ فعل ذم ہے ۔ بُرا ہے بمعنی بِئْسَ آیا ہے ۔
= مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ، مَا موصولہ اس سے اگلا جملہ اس کا صلہ ۔ بُرا ہے (ان کا یہ فعل) جو وہ کرتے تھے، یا کیا کرتے تھے ۔
٦٣: ٣ = ذٰلِكَ : یعنی نفاق اور اسلام سے روگردانی، جھوٹی قسموں کو بچاؤ کا ذریعہ بنا لینا ۔
اشارة الیٰ ما ذکر من حالهم فی النفاق والکذب والاستجنان بالایمان الفاجرة (روح المعانی)
یہ اشارہ ہے ان کے نفاق اور تکذیب کی طرف اور جھوٹی قسموں کو بچاؤ کا ذریعہ بنانے کی طرف ۔
= بِاَنَّهُمْ ب سببیہ ہے انّ حرف مشبہ بالفعل ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ سب لوگ ۔
= اٰمَنُوْا ۔ وہ ایمان لائے ۔ وہ ایمان دار ہو گئے (بظاہر مؤمنوں کے سامنے ایمان کا اقرار کرنے پر)
= ثُمَّ كَفَرُوْا ۔ پھر وہ کافر ہو گئے (کلماتِ کفریہ کہہ کر یا اپنے ساتھیوں کے پاس تخلیہ میں پہنچ کر جہاں وہ اپنے اصلی اعتقاد کا برملا اظہار کیا کرتے تھے)
قرآن پاک میں ہے :۔
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (٢: ١٤)
اور جب اپنے شیاطینوں میں جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں (پیروانِ محمد سے تو) ہم محض ہنسی مخول کیا کرتے ہیں ۔
= فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۔ ف سببیہ ۔ ای بسبب نفاقهم هٰذا (ان کے اس نفاق کی وجہ سے) ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ۔ حَتّٰى يَمُوْتُوْا عَلَى الْكُفْرِ یہاں تک کہ وہ کفر کی حالت میں مر جائیں ۔
طُبِعَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب طَبْعٌ (باب فتح) مصدر ۔ مہر کر دی گئی، بندش کر دی گئی ۔
= فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۔ ف ترتیب کے لئے ۔ یعنی اس مہر لگانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اب کچھ سمجھتے ہی نہیں ۔ لَا يَفْقَهُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب فِقْهٌ مصدر ۔ باب سمع

بمعنی سمجھنا

۶۳ : ۴ = وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ جملہ شرط۔ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ جواب شرط۔ اِذَا شرطیہ (جب)، رَاَیْتَ میں ضمیر واحد مذکر حاضر عام مخاطب کے لئے ہے (جب اے مخاطب تو ان کو دیکھے) یا خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ جب (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان کو دیکھیں۔

تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ۔ تُعْجِبُ مضارع واحد مؤنث غائب اِعْجَابٌ (افعال) مصدر۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، وہ تجھے تعجب میں ڈال دے۔ وہ تجھے بھلی لگے۔ وہ تجھے خوشنما لگے۔ اَجْسَامُهُمْ ان کے جسم، ان کے ڈیل ڈول۔

= وَاِنْ یَّقُوْلُوْا۔ جملہ شرطیہ ہے اور اگر وہ گفتگو کریں۔

= تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ جواب شرط۔ تو تُو توجہ سے ان کی بات سُنے۔ تَسْمَعْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) واحد مذکر حاضر۔ سَمْعٌ (باب سمع) مصدر

= كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ لِقَوْلِهِمْ میں ضمیر مجرور هِمْ سے حال ہے۔ حالانکہ وہ دیوار کے سہارے کھڑی ہوئی لکڑیاں ہیں (عقل سلیم اور علم و معرفت سے خالی اور کھوکھلی۔

كَاَنَّ حرف مشابہ بفعل ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب كَاَنَّ کا اسم۔ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ موصوف و صفت مل کر اس کی خبر۔ حال یہ ہے کہ وہ سب گویا دیوار کے سہارے کھڑی ہوئی لکڑیاں ہیں۔

خُشُبٌ خَشَبٌ کی جمع جیسے بُدْنَةٌ کی جمع بُدْنٌ ہے (وہ گائے یا اونٹ کہ جس کی حج کے موقعہ پر مکہ میں قربانی کی جاتے) موصوف

مُسَنَّدَةٌ صفت اسم مفعول واحد مؤنث تَسْنِیْدٌ (تفعیل) مصدر۔ دیوار کے سہارے لگائی ہوئی۔ یعنی جس سے پشت کا سہارا لگایا جائے۔ اَسْنَادٌ جمع سِنَادٌ قوی الجثہ دراز قامت اِسْنَادٌ (افعال) کسی بات کی طرف نسبت کرنا۔ تَسْنِیْدٌ (تفعیل) لکڑی کو دیوار وغیرہ کے سہارے لگا دینا۔

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ گویا وہ سب دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں۔ اچھی لکڑی عموماً فرنیچر اور چھت کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے ان منافقین کی یہ حالت ہے کہ یہ اس لکڑی کی مانند ہیں جو دیکھنے میں تو بڑی اچھی، جاذب نظر، دیرپا رہنے والی معلوم دیتی ہے اور ہر دیکھنے والے کے دل کو لبھاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اندر سے

کھوکھلی اور بالکل بیکار اور ناکارہ ہے اس میں کسی اور کے بوجھ کا سہارا بننا تو کجا خود اپنے بوجھ کو اٹھا رکھنے سے عاری ہے اسے چھت کے نیچے کھڑا کرنے کی ضرورت پڑے تو دیوار کے ساتھ سہارا دیتے ہوتے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ذرا کسی بیرونی یا اندرونی دباؤ کی وجہ چھت میں جنبش ہوئی اس کو یوں محسوس ہوا کہ گویا ساری قیامت اسی پر ٹوٹ پڑنے لگی ہے۔

اسی طرح یہ منافقین ظاہری شکل وصورت میں تو نہایت حسین ڈیل ڈول کے ہیں اوپرلے درجے کے باتونی اور چرب زبان ہیں زبانی کلامی اپنی عقل و دانش اور شجاعت و مردانگی کے قصے سنا سنا کر سامعین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے لیکن درحقیقت پرلے درجے کے بے جان، بزدل، علم و معرفت سے بالکل خالی اور نرے کھوٹے سکے ہیں نکمے بے فائدہ۔

= يَحْسَبُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب حُسْبَانٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ وہ گمان کرتے ہیں۔

= كُلَّ صَيْحَةٍ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہر چیخ، ہر کڑک، ہر ہولناک آواز۔ صَيْحَةٌ صَاحَ يَصِيْحُ کا مصدر ہے اور بمعنی حاصل مصدر بھی آتا ہے۔

اصل میں لکڑی کے چرنے یا کپڑے کے پھٹنے سے جو زور کے چرانٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے اس آواز کے نکلنے کو الصیاح کہتے ہیں۔ صیحۃ اسی سے ہے اور چونکہ زور کی آواز سے آدمی گھبرا اٹھتا ہے اس لئے بمعنی گھبراہٹ اور عذاب کے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے

= عَلَيْهِمْ : اپنے خلاف، یعنی ہر اونچی آواز کو اپنے اوپر پڑنے والی خیال کرتے ہیں۔

چونکہ اپنی اندرونی کمزوری اور اپنے اندر دل کے چور یعنی نفاق کو وہ جانتے ہیں اس لئے جب کسی کو اونچا بولتے سنتے ہیں یا کسی بھاگ دوڑ کی آواز ان کے کانوں میں آتی ہے تو وہ گھبرا اٹھتے ہیں شاید ان کے خلاف ہی نہ ہو۔ جیسے کہاوت ہے ،، چور کی ڈاڑھی میں تنکا

= هُمُ الْعَدُوُّ ۔ یہی (منافق) ہیں جو (پکے) دشمن ہیں (مسلمانوں کے)

= فَاحْذَرْهُمْ : ف سببیہ۔ بِسَبَبِ ذٰلِكَ یا بایں سبب، لہذا۔ اس لئے۔

اِحْذَرْ : فعل امر واحد مذکر حاضر، حَذَرٌ (باب سمع) مصدر۔ تو بچارہ۔ (اگر خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) یا خطاب مسلمانوں سے ہے۔ اے مسلمانو! ان (منافقین) سے بچتے رہو۔ اس صورت میں اِحْذَرْ (واحد کا صیغہ) بمعنی اِحْذَرُوْا ہوگا۔

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا منافقین ہیں۔

== قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ: اللہ کی ان پر لعنت ہو۔ خدا ان کو غارت کرے، ان پر اللہ کی مار ہو اللہ ان کو ہلاک کرے۔

یہ بد دعائیہ فقرہ ہے جس میں ان کی مذمت بھی ہے اور زجر و توبیخ بھی۔

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

بظاہر یہ بد دعا ہے اور خود اپنی ذات سے منافقوں پر لعنت کرنے کی طلب ہے لیکن حقیقت میں مسلمانوں کو لعنت اور بد دعا کرنے کی تعلیم ہے۔

== اَنّٰى۔ اسم ظرف ہے زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ ظرف زمان ہو تو بمعنی مَتٰى (جب)، ظرف مکان ہو تو بمعنی اَیْنَ (جہاں، کہاں) اور استفہامیہ ہو تو بمعنی کَیْفَ۔ کیسے، کیونکر، ہوتا ہے۔

یہاں اَنّٰى بمعنی کَیْفَ اظہار تعجب کے لئے ہے کہ اتنی روشن دلیلوں کے باوجود وہ حق سے روگرداں ہیں۔

== یُؤْفَكُوْنَ: مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ اِفْكٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ پھیرے جاتے ہیں۔

اَلْاِفْكُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو، اسی بنا پر ان ہواؤں کو جو اپنا اصلی رُخ چھوڑ دیں مُؤتفکۃ کہتے ہیں۔

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ۔ خدا ان کو غارت کرے، یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں یہ کیسے بہکائے جاتے ہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو ۹ : ۳۰)

جھوٹ بھی چونکہ اصلیت اور حقیقت سے پھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس پر بھی افک کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ (۲۴ : ۱۱) جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی لوگوں سے ایک جماعت ہے۔

۶۳ : ۵ == وَاِذَا۔ واؤ عاطفہ ہے اِذَا ظرف زمان (شرطیہ)۔ جب۔

== تَعَالَوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَعَالِیٌ (تفاعل) مصدر۔ تَعَال کے اصل معنی ہیں کسی کو بلند جگہ کی طرف بلانا۔ پھر عام بلانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

تم آؤ۔ ع ل ی۔ ع ل و۔ مادہ کے حروف ہیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا: جملہ شرط ہے۔

= یَسْتَغْفِرْ۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امرای تَعَالَوْا۔ واحد مذکر غائب اِسْتِغْفَارٌ۔ (استفعال) مصدر۔ وہ معافی مانگیں گے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ امر تَعَالَوْا کے جواب میں ہے۔ یعنی آؤ تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لئے مغفرت طلب فرماتے۔

= لَوَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَلْوِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ ل ی ی مادہ۔ وہ نیوڑاتے ہیں۔ گھماتے ہیں۔ لہراتے ہیں۔ اکڑاتے ہیں۔ یہ تمام علامت غرور کی ہے۔

۔مجرد لَوٰی یَلْوِیْ کا معنی بھی موڑنا۔ لہرانا۔ دوہرا کرنا ہے۔ باب تفعیل میں لاکر اس فعل میں زیادتی اور مبالغہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ باب ضرب سے اس مادہ کے افعال لازم بھی آتے ہیں۔ اور متعدی بھی۔

صلات کے اختلاف سے مفہوم میں بہت اختلاف ہوجاتا ہے۔

مثلاً لوَیَ الغلام (لڑکا بیس سال کا ہوگیا) لَوَی الْحَبْلَ (رسی کو دوہرا کیا) لَوٰی رَأْسَہٗ (اس نے سر کو موڑ لیا) وغیرہ وغیرہ۔

لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ جملہ جواب شرط ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا...... کا جواب ہے۔ تو وہ سر ہلا دیتے ہیں۔

= یَصُدُّوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب۔ صَدٌّ (باب نصر) مصدر۔ وہ باز رہتے ہیں۔ وہ اعراض کرتے ہیں۔

= وَھُمْ مُسْتَکْبِرُوْنَ۔ واؤ حالیہ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ جس کا مرجع منافقین ہے جن کا ذکر اوپر ہو رہا ہے۔

مُسْتَکْبِرُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ تکبر کرنے والے۔ غرور کرنے والے۔ اِسْتِکْبَارٌ (استفعال) مصدر سے۔ جملہ حالیہ ہے یَصُدُّوْنَ کے فاعل سے۔

۶۳: ۶ = سَوَآءٌ۔ برابر ہے۔ اسم مصدر۔ بمعنی استواء۔ یعنی دونوں طرف سے بالکل برابر ہونے کے۔ نہ اس کا تثنیہ بنایا جاتا ہے نہ جمع۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر الاتقان میں لکھتے ہیں۔ جلد اوّل نوع ۴۰۔

سَوَاءٌ بمعنی مستوی (برابر) آتا ہے۔ لہٰذا کسرہ کے ساتھ قصر اور فتحہ کے ہمراہ مدّ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ قصر کی مثال:۔ قولہٗ تعالیٰ مَکَانًا سُوًی (۲۰:۵۸)

جگہ برابر یعنی صاف اور ہموار۔ سِوًی۔ سین کے کسرہ کے ساتھ۔ ابوجعفر۔ نافع ابن کثیر، ابوعمرو نے پڑھا ہے۔ باقی قراء نے اسے سُوًی سین کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے)

اور مذکر کی مثال ہے قولہٗ تعالیٰ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ (۲:۶) انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو۔

سَوَآءٌ وسط کے معنی میں بھی آتا ہے اس صورت میں بھی فتحہ کے ساتھ اس کو مذکر کے پڑھتے ہیں جیسے قولہ تعالیٰ: فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (۳۷: ۵۵) میں ہے (دوزخ کے وسط میں)

= عَلَيْهِمْ۔ عَلٰى حرف جار هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور۔ ان پر۔

= اِسْتَغْفَرْتَ۔ ماضی واحد مذکر حاضر اِسْتِغْفَارٌ (اِسْتِفْعَالٌ) مصدر۔ خواہ تو بخشش مانگے۔ اصل میں ءَ استغفرت تھا (حسب تصریح شوکانی) پہلی ہمزہ استفہام (جو یہاں تسویہ کے معنی میں تھی) حذف کردی گئی۔ کیونکہ آیت میں اَمْ اس کے معنی پر دلالت کرنے کے لئے موجود ہے اور حسب تصریح ابوحیان ہمزہ تسویہ باقی ہے اور دوسری ہمزہ جو کہ ہمزۂ وصل تھی۔ وہ محذوف ہے۔

= اَمْ۔ خواہ۔

= لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر حاضر۔ (خواہ) تو بخشش نہ مانگے

= لَنْ يَّغْفِرَ۔ مضارع نفی تاکید بلَنْ واحد مذکر غائب۔ ہرگز نہیں بخشے گا۔

= اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ موصوف وصفت مل کر مفعول فعل لَا يَهْدِيْ کا۔

بیشک اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں بخشتا۔ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

۶۳:۷ = هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب جس کا مرجع الْفٰسِقِيْنَ (آیت ۶ متذکرۃ الصدر) ہے

= اَلَّذِيْنَ اسم موصول جمع مذکر۔

= يَقُوْلُوْنَ: صلہ۔ یہی ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں۔

= لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا۔ یہ مقولہ ہے ان لوگوں کا جو اوپر مذکور ہوئے۔

لَا تُنْفِقُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر، اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر۔ مت خرچ کرو عَلٰى پر۔ اوپر۔ (ان کے لئے) مَنْ موصولہ ہے عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اس کا صلہ عِنْدَ نزدیک، قریب، پاس، منزلت میں قریب۔ یہاں اسم ظرف مکان مستعمل ہے

مضاف ہے۔
= رَسُوْلِ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مل کر عِنْدَ کا مضاف الیہ۔
ترجمہ ہوگا:۔
جو قدر و منزلت میں اللہ کے رسول کی قربت میں ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو۔
= حَتّٰی۔ حرفِ جر ہے انتہاء غایت کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ۔
= یَنْفَضُّوْا۔ مضارع منصوب۔ جمع مذکر غائب۔ انفضاضٌ (افعلال) مصدر نفض مادہ۔ وہ منتشر ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ (خود بخود) منتشر ہو جائیں۔ بھاگ جائیں۔ چھوڑ کر چلے جائیں (نیز ملاحظہ ہو ۶۲: ۱۱)
= وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔۔۔۔۔۔ لَا یَفْقَھُوْنَ ہ جملہ حالیہ ہے
اور اللہ تعالیٰ فاسقین کی اس بڑھ کے مقابلہ میں کہ جو رسول کریم کی معیت میں ہیں ان پر خرچ کرنا بند کر دو یہاں تک کہ یہ خود بخود چھوڑ کر چلے جائیں۔ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا خرچ کریں گے اور کیا بند کریں گے۔ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے تو کلی طور پر اس کی ملکیت ہیں۔ ان میں وہ اپنی مشیت اور مرضی کے مطابق تصرف کا اکیلا ہی حق رکھتا ہے کسی اور کا اس میں کوئی عمل و دخل نہیں۔ لیکن یہ منافق سمجھ ہی نہیں رکھتے۔
وَاوَ حالیہ ہے لِلّٰہِ میں لام تملیک کا ہے اور اَلْمُنٰفِقِیْنَ بوجہ عمل لٰکِنَّ منصوب ہے
لَا یَفْقَھُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب، فِقْہٌ مصدر ہے (باب سمع)
وہ نہیں سمجھتے:
۶۳: ۸ = لَئِنْ لام تاکید کے لئے ہے اِنْ شرطیہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ جملہ شرط ہے
اگر ہم لوٹ کر گئے مدینہ کو۔
= رَجَعْنَا ماضی جمع متکلم رُجُوْعٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم لوٹے۔ ہم واپس ہوئے
= لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ۔ جملہ جواب شرط ہے۔ لَیُخْرِجَنَّ میں لام جواب شرط کا ہے۔ یُخْرِجَنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ صیغہ واحد مذکر غائب اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر۔ نکال دے گا۔
اَلْاَعَزُّ۔ عِزٌّ سے باب ضرب مصدر افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر۔ زیادہ زور والا۔ زیادہ عزت والا۔ یُخْرِجَنَّ کا فاعل ہے مِنْھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب

کا مرجع المدینۃ ہے۔

اَلْاَذَلَّ۔ ذِلَّۃٌ (باب ضرب) مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر۔ زیادہ ذلیل۔ زیادہ کمزور۔ یُخْرِجَنَّ کا مفعول ہے۔

ترجمہ ہوگا۔

اور (منافق) کہتے ہیں اگر لوٹ کر گئے مدینہ میں تو عزت والے ذلیلوں کو وہاں سے نکال دیں گے یا جو عزت والا (قوت وغلبہ والا) ہوگا۔ وہ ذلت والے کو (یعنی کمزور کو) مدینہ سے نکال باہر کر دے گا۔

= وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ جملہ حالیہ ہے۔ حالانکہ حقیقت میں عزت (اور غلبہ اور قوت) تو اللہ اور اس کے رسول اور مؤمنین ہی کو حاصل ہے۔

اَلْعِزَّةُ اس حالت کو کہتے ہیں جو انسان کو مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے۔

عَزَّ یَعِزُّ (باب ضرب) کا مصدر ہے اور بطور اسم بھی استعمال ہوتا ہے۔

۶۳: ۹ = تُلْهِكُمْ۔ تُلْهِ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث اِلْهَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی غافل کر دینا۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تم کو غافل کر دے۔ لَا تُلْهِكُمْ (وہ تم کو غافل نہ کر دے) صیغہ نہی ہے۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ (۱۰۲: ۱) لوگو تم کو کثرت مال وجاہ اور اولاد کی خواہش نے غافل کر دیا

ل، ہ، و۔ مادہ۔ سے مشتق ہے اَللَّهْوُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے غافل کر دے۔ باز رکھے۔ ہٹائے۔

= مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ۔ مَنْ شرطیہ یَفْعَلْ مضارع (مجزوم بوجہ شرط) صیغہ واحد مذکر غائب۔ جس کسی نے ایسا کیا۔

= فَاُولٰٓئِكَ ف جواب شرط کے لئے ہے۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید جمع مذکر۔ پس وہی لوگ۔

= اَلْخٰسِرُوْنَ خُسْرٌ وَخُسْرَانٌ سے اسم فاعل جمع مذکر۔ گھاٹا پانے والے، نقصان اٹھانے والے۔ زیاں کار۔

۶۳: ۱۰ = اَنْفِقُوْا۔ فعل امر جمع مذکر حاضر اِنْفَاقٌ (افعال) مصدر۔ تم خرچ کرو۔

= مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ۔ رَزَقْنَا ماضی جمع متکلم رِزْقٌ (باب نصر) مصدر۔ کُمْ ضمیر

مفعول جمع مذکر حاضر،
اور خرچ کر لو اس رزق میں سے جو ہم نے تم کو دیا۔
= مِنْ قَبْلِ۔ اس سے پہلے۔
= اَنْ يَّاْتِيَ۔ اَنْ مصدریہ، يَاْتِيَ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب
کہ آجائے۔
= اَحَدَ كُمُ۔ اَحَدَ مفعول فعل يَاْتِيَ کا۔ مضاف۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ
کہ آجائے تم میں سے کسی ایک کو موت:
= فَيَقُوْلَ۔ ف جواب امر کے لئے۔ يَقُوْلَ مضارع منصوب بوجہ عمل فَ جو جواب
امر او ھو انفقوا میں واقع ہوئی ہے۔ تو پھر کہنے لگے۔
= رَبِّ۔ ای یا رَبِّيْ۔
= لَوْلَآ۔ حرف تحضیض ہے جس کا معنی فعل پر ابھارنا۔ برانگیختہ کرنا ہے۔ کیوں نہ
= اَخَّرْتَنِيْٓ: اَخَّرْتَ ماضی واحد مذکر حاضر۔ تَاْخِيْرٌ (تفعیل) مصدر بمعنی دیر کرنا
ڈھیل دینا۔ نَ وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم۔ تو نے مجھ کو ڈھیل دی۔ تو نے
مجھے مہلت دی۔
= اِلٰٓى اَجَلٍ۔ اِلٰى حرف جار اَجَلٍ مجرور۔ اَجَلٍ۔ موت، مدت، مہلت۔
موصوف۔ قَرِيْبٍ صفت، نزدیک، کچھ، تھوڑی، اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ تھوڑی سی
مدت تک۔
= فَاَصَّدَّقَ۔ ف علّت کا ہے لَوْلَآ کے جواب میں واقع ہے۔ تاکہ۔
اَصَّدَّقَ مضارع منصوب (بوجہ عمل فاء جو لَوْلَآ کے جواب میں واقع ہو کر اَنْ کا سا
عمل کرتی ہے۔ صیغہ واحد متکلم۔ تَصَدُّقٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ بمعنی خیرات دینا
صدقہ دینا۔ تاکہ میں خیرات کر لیتا۔
= وَاَكُنْ۔ واؤ عاطفہ (اس کا عطف فَاَصَّدَّقَ پر ہے) اَكُنْ اصل میں اَكُوْنَ تھا
مضارع واحد متکلم۔ اور میں ہو جاتا۔
= مِنَ الصّٰلِحِيْنَ نیک لوگوں میں سے۔
٦٣:١١ = وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ ..... واؤ عاطفہ لَنْ يُّؤَخِّرَ مضارع نفی تاکید
بلَنْ صیغہ واحد مذکر غائب، تَاْخِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر۔ اور اللہ مہلت نہیں دیتا

نَفْسًا ۔اسم مفرد بمعنی جان، مراد شخص (منصوب بوجہ مفعول فعل یُؤَخِّرَ کے ۔کسی شخص کو
= اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا : جب اس کی موت آجاتی ہے۔جب اس کا وقت آجاتا ہے ۔جب اس کی موت کا وقت آجاتا ہے ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث نَفْسًا کے لئے ہے۔
= وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے ہو۔
یہ عدم تأخر کی تاکید میں ارشاد فرمایا۔
اَوَّلًا یہ کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو اس میں وہ تاخیر و تعجیل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ محض تمہارے کہنے کی باتیں ہیں کہ اگر مہلت مل جائے تو نیک اعمال کر کے صالحین میں داخل ہو جائیں گے۔

اگر بالفرض مہلت مل بھی جائے تو تم پھر وہی کچھ کرو گے جو کرتے چلے آئے ہو۔ اسی مضمون میں اور جگہ ارشاد ہے :۔

(۱) وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ (۱۴ : ۴۴)

اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کرو جب ان پر عذاب آجائے گا۔ تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑی سی مدت مہلت عطا کر تاکہ ہم تیری دعوت (توحید) کو قبول کریں اور تیرے پیغمبروں کی اتباع کریں (تو جواب ملے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تم (اس حال سے کہ جس میں تم ہو) زوال (اور قیامت کو حساب اعمال) نہیں ہوگا۔

۲:۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا (۲۳ : ۹۹ : ۱۰۰) (یہ لوگ اسی طرح غفلت میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائیگی تو وہ کہیگا کہ اے میرے پروردگار! مجھے پھر دنیا میں واپس بھیجدے تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں ۔ ہرگز نہیں یہ ایک (ایسی) بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہے (اور اس پر یہ عمل نہیں کرے گا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٦٤) سورة التغابن مَدَنِيَّةٌ (١٨)

٦٤: ١ = يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ، (ملاحظہ ہو ٥٧: ١-و ٦٢: ١)
اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں۔
= لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ اَلْمُلْكُ بادشاہت۔ اَلْحَمْدُ (الْ استغراق کا ہے یعنی ہر قسم کی تعریف) تعریف۔ لَهٗ میں لام تملیک کا ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔ لَهٗ دونوں جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تقدیم مفید حصر ہے۔ یعنی اللہ ہی کے لئے ہر تعریف ہے اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔
= وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ: جملہ ھذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا لَهٗ کی ضمیر واحد مذکر سے حال ہے۔ درآں حالیکہ وہ ہر شے پر قادر ہے
٦٤: ٢ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ: جملہ مستانفہ ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔
= فَمِنْكُمْ كَافِرٌ، فَ تعقیب کا ہے۔ یعنی پیدائش کے بعد کچھ لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ، خلق کی تشریح اور تفصیل ہے۔
كَافِرٌ مبتدا، مِنْكُمْ مِنْ تبعیضیہ ہے كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، خبر۔ اسی طرح وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ اس جملہ کا عطف جملہ ماقبل پر ہے۔ مُؤْمِنٌ مبتدا۔ مِنْكُمْ خبر۔
خدا نے تم کو سب صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا پھر ان صلاحیتوں کو غلط یا صحیح انداز سے استعمال کر کے تم میں سے کوئی کافر ہو گئے اور کوئی مومن بن گئے۔
= وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ اَللّٰهُ مبتدا، بَصِيْرٌ خبر، بِمَا تَعْمَلُوْنَ متعلق خبر۔ اور اللہ تعالیٰ (خوب) دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔
٦٤: ٣ = بِالْحَقِّ: حق کے ساتھ۔ بہمہ وجوہ ٹھیک ٹھاک:

= صَوَّرَکُمْ : فعل ماضی واحد مذکر غائب تَصْوِیْرٌ (تفعیلٌ) مصدر۔ بمعنی صورت بنانا کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اس نے تمہاری صورت کھینچی، اس نے تمہاری شکل بنائی۔

= فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ فَ تعقیب کا ہے اَحْسَنَ ماضی واحد مذکر غائب اس نے اچھا بنایا۔ اِحْسَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ صُوَرَکُمْ : مضاف مضاف الیہ۔ صُوَرَ جمع ہے صُوْرَۃٌ کی، منصوب بوجہ مفعول ہونے کے۔ پھر اس نے تمہاری صورتوں کو اچھا بنایا۔

= اَلْمَصِیْرُ : اسم ظرف مکان صَیْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ لوٹنے کی جگہ،

۶۴:۴ = مَا تُسِرُّوْنَ : مَا موصولہ۔ تُسِرُّوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِسْرَارٌ (افعال) مصدر۔ جو تم پوشیدہ رکھتے ہو، جو تم چھپاتے ہو۔

= وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ تُعْلِنُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِعْلَانٌ (افعال) مصدر۔ اعلان کرنا۔ آشکارا کرنا ظاہر کرنا۔

= وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ اَللّٰہُ مبتدا۔ باقی جملہ اس کی خبر۔ یہ جملہ معترضہ تذییلی ہے، اور اللہ کی صفات جو اوپر مذکور ہوئیں۔ ان کی تائید میں آیا ہے۔ عَلِیْمٌ۔ عِلْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے (خوب جاننے والا)۔ عُلَمَاءُ، جمع۔ بِ حرف جار ہے ذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ متعلق خبر۔

علامہ پانی پتی رح رقمطراز ہیں۔

یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ : یعنی اللہ تمہارے اسرار اور ان خیالات سے واقف ہے جو تمہارے سینوں کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جو چیز معلوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے خواہ وہ کُلّی ہو یا جُزئی اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ کیونکہ ہر چیز سے اس کی نسبت (یعنی تخلیقی تعلق و نسبت) ایک جیسی ہے۔

قدرت کا علم سے پہلے ذکر اس لئے کیا کہ کائنات اپنے خالق پر براہِ راست دلالت کرتی ہے اور کائنات کا استحکام تخلیقی اور ہر حکمتِ بناوٹ اللہ کے علم کی دلیل ہے۔ علم کا دوبارہ ذکر درحقیقت مکرر وعید ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی نافرمانی

اور خلافِ رضا عمل کرتے ہیں۔

۶۴: ۵ = اَلَمْ يَأْتِكُمْ۔ اَ ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ لَمْ يَأْتِ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب اتیانٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی آنا۔ آجانا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، خطاب کفار مکہ یا تمام اہلِ مکہ سے ہے۔ کیا تمہارے پاس نہیں آئی۔ (اے اہل مکہ یا اے کفار مکہ)

= نَبَؤُ اسم مرفوع ۔خبر۔ اطلاع ۔ مضاف ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اسم موصول و صلہ جنہوں نے کفر کیا۔

= مِنْ قَبْلُ ۔ای مِنْ قَبْلِكُمْ۔ تم سے پہلے ۔متعلق صلہ ۔ اسم موصول وصلہ مل کر مضاف الیہ نَبَؤُ کا۔ کیا نہیں پہنچی تم کو خبر ان لوگوں کی جنہوں نے تم سے قبل کفر اختیار کیا (مثل قوم نوحؑ و قوم ہودؑ قوم صالحؑ وغیرہ)

= فَذَاقُوْا۔ فَ ترتیب کا ہے یعنی وہ خبر یہ ہے کہ انہوں نے کفر اختیار کیا اور اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والا انجام بھی انہوں نے چکھ لیا۔

ذَاقُوْا ماضی جمع مذکر غائب ذَوْقٌ (باب نصر) مصدر۔ انہوں نے چکھا۔ انہوں نے چکھ لیا۔

= وَبَالَ اَمْرِهِمْ۔ اَمْرِهِمْ مضاف، مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ وَبَالَ مضاف کا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل ذَاقُوْا کا۔

وَبَالٌ کسی کام کا انجام بَد۔ وہ بوجھ اور سختی جو کسی کام کے انجام کے طور پر مترتب ہو۔ الوبیل۔ وہ طعام جو معدہ پر گراں گذرے۔ الوابل وہ بارش جو موٹی موٹی بوندوں والی ہو۔ پس چکھ لیا انہوں نے اپنے فعل کے انجام کا ضرر (اس دنیا میں)

= وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: اور (آخرت میں) ان کے لئے ہے دردناک عذاب عَذَابٌ اَلِيْمٌ موصوف وصفت۔

۶۴: ۶ = ذٰلِكَ لیعنی عذاب جو انہوں نے اس دنیا میں بھگتا اور عذاب جو وہ آخرت میں بھگتیں گے۔

= بِاَنَّهٗ۔ ب سببیہ ہے اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ بے شک یہ (عذاب دنیا وعذاب آخرت) اس سبب سے ہے۔

= كَانَتْ تَاْتِيْهِمْ۔ ماضی استمراری صیغہ واحد مؤنث غائب (بمعنی جمع مذکر)

ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان کے پاس آئے تھے یا آیا کرتے تھے رُسُلُھُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل فعل کَانَتْ تَاْتِیْ کا۔ ان کے رسول۔ ان کے پیغمبران، یعنی خدا کے ارسال کردہ پیغمبر جو ان کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

= بِالْبَیِّنٰتِ۔ ب تعدیہ کے لئے ہے اَلْبَیِّنٰتِ معجزات دو اضح دلائل۔ واضح اور روشن دلائل لے کر آتے تھے۔

= فَقَالُوْٓا فَ عاطفہ، اس کا عطف کَانَتْ تَاْتِیْھِمْ پر ہے تو یہ (لوگ) کہتے۔ یا۔ تو انہوں نے کہا۔

= اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا (یہ ان کا مقولہ ہے) ہمزہ استفہامیہ۔ بَشَرٌ مبتدا۔ یَھْدُوْنَنَا اس کی خبر۔ یَھْدُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ کیا آدمی ہم کو ہدایت کریں گے۔

= فَکَفَرُوْا ف ترتیب کا ہے، نتیجۃً انہوں نے انکار کیا (اپنے پیغمبروں کا)

= وَتَوَلَّوْا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور انہوں نے منہ موڑ لیا۔ روگردانی کی۔ تَوَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر۔ بمعنی منہ موڑنا۔ پشت پھیرنا

= وَاسْتَغْنَی اللّٰہُ۔ یہ جملہ، جملہ ماقبل کا معطوف ہے اِسْتَغْنٰی ماضی واحد مذکر غائب اِستغناء (استفعال) مصدر۔ اس نے بے پرواہی کی، یعنی اللہ نے ان کے ایمان اور ان کی طاعت سے بے پرواہی کا اظہار فرمایا۔

= وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ، جملہ معترضہ تذییلی ہے صفت مذکورہ ماقبل کی تائید کے لئے آیا ہے۔ اَللّٰہُ مبتدا۔ غَنِیٌّ خبر اول حَمِیْدٌ خبر ثانی،

غَنِیٌّ غِنَاءٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ واحد مذکر ہے۔ مالدار۔ بے نیاز، بے پرواہ، غیر محتاج۔ اللہ تعالیٰ کا اسم صفت ہے۔

حَمِیْدٌ بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی مفعول۔ ای مَحْمُوْدٌ، جو اپنی ذات میں ہی مستحق حمد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

۶۴: ۷ = زَعَمَ ماضی واحد مذکر غائب زَعْمٌ (باب نصر) مصدر۔ زَعْمٌ اصل میں ایسی بات نقل کرنے کو کہتے ہیں جس میں جھوٹ کا احتمال ہو اس لئے قرآن مجید میں یہ لفظ ہمیشہ اسی موقع پر آیا ہے جہاں کہنے والے کی مذمت مقصود ہو چنانچہ فرمایا۔ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا (۶۴: ۷) آیت ہذا، کفار یہ زعم کرتے ہیں اور بَلْ زَعَمْتُمْ

(۱۸ : ۴۸) مگر تم یہ خیال کرتے ہو۔

اور اسی مادہ (ز ع م) سے زَعَامَۃٌ سے بِ کے صلہ کے ساتھ بمعنی مال وغیرہ کا ضامن بننا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے :۔

وَ اَنَا بِہٖ زَعِیْمٌ (۱۲ : ۷۲) اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

= اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا۔ اَنْ مخفف ہے اَنَّ سے۔ بے شک۔ لَنْ یُّبْعَثُوْا مضارع منفی مجہول تاکید بہ لَنْ۔ ان کو (ہرگز موت کے بعد دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا نہیں جائے گا۔ بَعْثٌ (باب فتح) مصدر سے۔

= قُلْ ۔ ای قُلْ لَھُمْ یا رسول اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

= بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ، بَلٰی کا استعمال دو جگہ پر ہوتا ہے۔

۱۔ ایک تو نفی ما قبل کی تردید کے لئے جیساکہ آیت زیرِ غور میں ہے۔ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا ان لن یبعثوا قل بلٰی و ربی لتبعثن (کافروں کا خیال ہے یا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہرگز وہ نہیں اٹھائے جائیں گے تو کہہ دے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ اس استفہام کے جواب میں آئے جو نفی پر واقع ہو۔ جیسے

(۱) استفہام حقیقی جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ (کیا زید کھڑا نہیں) اور جواب میں کہا جائے بَلٰی :

(۲) استفہام توبیخی، جیسے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ۝ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ۝ (۷۵ : ۳ : ۴) کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں بلکہ ہم قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں۔

(۳) یا استفہام تقریری ہو۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا : (۷ : ۱۷۲) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں! (تو ہی ہے) ہم گواہ ہیں

(نیز ملاحظہ ہو ۳ : ۷۶)

= وَرَبِّیْ۔ واؤ حرف جر ہے لیکن یہاں بطور واؤ قسم مستعمل ہے۔ یہ صرف اسم ظاہر پر آتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ (خدا کی قسم) وَالتِّیْنِ (قسم ہے انجیر کی۔

رَبِّیْ مضاف مضاف الیہ۔ میرا رب وَرَبِّیْ (مجھے) اپنے رب کی قسم۔

فَائِدَہ :-

بعث بعد الموت پر قرآن مجید میں رب کی قسم تین دفعہ کھائی گئی ہے!

۱:- آیت ہذا : قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ (۶۴ : ۷)

۲:- وَیَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (۱۰ : ۵۳)

اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ سچ ہے کہہ دو ہاں خدا کی قسم سچ ہے۔

۳:- وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ (۳۴ : ۳) اور کافر کہتے ہیں کہ قیامت (کی گھڑی) ہم پر نہیں آئے گی! کہہ دو! کیوں نہیں (آئیگی) میرے رب کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی۔

= لَتُبْعَثُنَّ مضارع مجہول بلام تاکید و نون ثقیلہ جمع مذکر حاضر، بَعْثٌ (باب فتح) مصدر بمعنی بیدار کرنا۔ زندہ کرنا۔ مردہ کو زندہ کرکے دوبارہ اٹھانا۔ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے یہ جواب قسم ہے (وَرَبِّیْ کے جواب میں)

= ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ۔ ثُمَّ تراخی فی الوقت کے لئے ہے۔ بمعنی پھر۔ ازاں بعد۔ لَتُنَبَّؤُنَّ مضارع مجہول بلام تاکید و نون ثقیلہ، صیغہ جمع حاضر۔ تمہیں بتایا جائے گا۔ تمہیں خبر دی جائیگی تَنْبِئَةٌ (تفعیل) مصدر بمعنی آگاہ کرنا۔ خبر دینا۔ بتلانا۔ یعنی تمہارے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور ان پر جزا و سزا ملے گی۔ یہ جملہ بعث بعد الموت کی تاکید کے لئے آیا ہے۔

= وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ، واؤ عاطفہ، ذٰلِكَ : یعنی یہ دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا اور اعمال کا محاسبہ کرنا۔

یَسِیْرٌ۔ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر۔ ی س ر مادہ۔ آسان، سہل، ذٰلِكَ مبتدا۔ یَسِیْرٌ اس کی خبر، عَلَى اللّٰهِ متعلق خبر۔

۶۴ : ۸ = فَاٰمِنُوْا: فَ شرط محذوف کی طرف دلالت کر رہا ہے۔ ای اذا کان الامر کذلك۔ یعنی حب حشر اور قبروں سے اٹھایا جانا اور اعمال کا محاسبہ ضروری اور یقینی ہے۔ فَاٰمِنُوْا تو ایمان لاؤ۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِیْمَانٌ (افعال) مصدر یمن مادہ۔ تم ایمان لاؤ۔

= اَلنُّوْرِ۔ ای القراٰن۔

= وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ: جملہ معترضہ تذییلی ہے۔ ایمان باللہ و ایمان

بالرسول وایمان بالقرآن کے متعلق حکم کی تعمیل میں جو تم کرتے ہو۔ اللہ تمہارے ان اعمال سے باخبر ہے۔

۶۴: ۹ = یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ یوم فعل مقدرہ (اُذْکُرُوْ) کا مفعول ہے۔ یاد کرو وہ دن جب وہ تم کو اکٹھا کرے گا۔

= لِیَوْمِ الْجَمْعِ۔ لام تعلیل کے لئے ہے یَوْمَ الْجَمْعِ مضاف مضاف الیہ جَمَعَ یَجْمَعُ (باب فتح) کا مصدر ہے۔ جمع ہونے کا دن، جمع کرنے کا دن۔ اکٹھا کرنے کا دن۔ مراد اس سے روز قیامت ہے جب ملائکہ اور جن وانس اگلے پچھلے سب محاسبہ اور جزا وسزا کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

= ذٰلِكَ ای ذٰلك الیوم یہ دن۔ یَوْمُ التَّغَابُنِ۔ یوم تغابن ہوگا۔ روز قیامت کو یوم تغابن کہا گیا ہے۔

= تَغَابُنِ۔ غ ب ن مادہ سے ثلاثی مجرد کے ابواب غَبَنَ یَغْبِنُ باہمی معاملہ میں پوشیدہ طور پر اپنے ساتھی کا حق مارنا) اور غَبِنَ یَغْبَنُ (رائے وغیرہ میں کسی کو دھوکہ دینا۔ کند ذہن ہونا) غَبْنٌ مصدر بمعنی غفلت، بھول، اپنے حق سے محروم رہ جانا۔ ایک شخص کا کسی دوسرے شخص کو کسی غیر محسوس طریقے سے کاروبار میں یا باہمی معاملہ میں نقصان پہنچانا)
اسی مادہ سے ابواب ثلاثی مزید فیہ میں تغابن (تفاعل) سے جس کے خواص میں سے ایک خاصیت اشتراک ہے یعنی کسی کام کے کرنے میں دو یا دو سے زیادہ اشخاص موجود ہوں۔ جس میں ہر ایک بطور فاعل بھی شامل ہو اور بطور مفعول بھی۔ اس صورت میں تغابن کا مطلب ہوگا:۔

دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔

منتہی الارب میں اسے یوں بیان کیا ہے:۔

در زیاں افگندن لبعض مر بعض را۔ اور یوم تغابن کے متعلق لکھتے ہیں:۔

" روز قیامت است بداں سبب کہ اہل جنت اہل دوزخ را درزیاں وغبن انداز ندؔ "

اور غیاث اللغات میں ہے:۔

" یک دیگر را درزیاں افگندن "

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اپنی تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں

یَوْمُ التَّغَابُنِ سُود و زیاں والا دن۔

تفہیم القرآن میں لکھا ہے :۔

" تَغَابُنٌ: بعض لوگوں کا بعض لوگوں کے ساتھ غبن والا معاملہ کرنا۔ ایک شخص کا دوسرے شخص کو نقصان پہنچانا۔ اور دوسرے کا اس کے ہاتھوں نقصان اٹھانا۔ یا ایک کا حصہ دوسرے کو مل جانا اور اس کا اپنے حصہ سے محروم رہ جانا۔ یا تجارت میں ایک فریق کا خسارہ اٹھانا اور دوسرے فریق کا نفع اٹھالیجانا۔ یا کچھ لوگوں کا کچھ لوگوں کے مقابلہ میں ضعیف الرائے ہونا۔

مدارک التنزیل میں ہے :۔

وھو مستعار من تغابن القوم فی التجارۃ وھو ان یغبن بعضھم بعضًا لنزول السعداء منازل الاشقیاء التی کانوا ینزلونھا لوکانوا سعداء ونزول الاشقیاء منازل السعداء التی کانوا ینزلونھا لو کانوا اشقیاء — کما ورد فی الحدیث :

ترجمہ :۔ اور یہ محاورہ " تغابن القوم فی التجارۃ" سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں بعض لوگوں کا بعض لوگوں سے تجارت میں غبن کا معاملہ کرنا۔ نیکو کاروں کا بدکاروں کی جگہیں لے لینا جو بدکاروں کو ملتیں اگر وہ نیک ہوتے اور بدکاروں کا نیکو کاروں کی جگہیں لے لینا جو نیکو کاروں کے نصیب میں ہوتی اگر وہ بدکار ہوتے۔ حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے — ان ہی معانی میں صاحب " ایسر التفاسیر" لکھتے ہیں۔

" ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ : ای لیغبن المؤمنون الکفرین باخذ ھم منازل الکفار فی الجنۃ واخذ الکفار منازل المؤمنین فی النار۔

مومن لوگ کفار سے غبن کا معاملہ کریں گے جنت میں واقع ان کی جگہیں لے کر اور اہل کفار دوزخ میں واقع مومنین کی جگہیں لے کر۔"

= وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ۔ واؤ عاطفہ مَنْ شرطیہ يُؤْمِنْ مضارع مجزوم بوجہ جوابِ شرط۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا۔ جملہ شرطیہ

= وَيَعْمَلْ صَالِحًا : اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے واؤ عاطفہ يَعْمَلْ مضارع مجزوم بوجہ شرط۔ واحد مذکر غائب صَالِحًا سے قبل عَمَلًا محذوف ہے ای وَيَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا۔ عَمَلًا مفعول مطلق صَالِحًا اس کی صفت بمعنی نیک "

صالح۔ اور جو نیک کام کریگا۔

= یُکَفِّرْ عَنْہُ، مضارع مجزوم بوجہ جوابِ شرط۔ واحد مذکر غائب تَکْفِیْرٌ (تفعیل) مصدر عَنْ کے صلہ کے ساتھ (خدا) اس کے گناہ معاف کردیگا۔

سَیِّئَاتِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول یُکَفِّرْ عَنْہُ کا۔ سَیِّئَات جمع سَیِّئَۃٌ کی۔ گناہ۔ مضاف، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَنْ موصولہ شرطیہ ہے۔ اس کے گناہ

= یُدْخِلْہُ مضارع واحد مذکر غائب اِدْخَالٌ (افعال) مصدر۔ ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ اس کو داخل کرے گا۔

= تَحْتِہَا۔ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے نیچے۔ مراد جنتوں کے نیچے، باغوں کے نیچے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جَنّٰتٍ ہے؛

= خٰلِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا۔ جملہ حالیہ ہے۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اسم فاعل جمع مذکر بحالتِ نصب، خُلُوْدٌ (باب نصر) مصدر سے

فِیْہَا ای فِی الجنۃ۔

اَبَدًا ظرف زمان ہے جو مستقبل میں نفی و اثبات کی تاکید کے لئے آتا ہے مثلاً لَا اَفْعَلُہٗ اَبَدًا میں اس کو ہرگز نہیں کروں گا۔

= ذٰلِکَ ای ما ذکر من تکفیر السیّئاتِ و ادخال الجنۃ۔ گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخلہ کے متعلق جو مذکور ہوا ہے۔

= اَلْفَوْزُ الْعَظِیْمُ: موصوف وصفت۔ بڑی کامیابی۔

۶۴: ۱۰ = وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ موصول اور صلہ مل کر مبتدا۔ اُولٰٓئِکَ ..... الخ سارا جملہ اس کی خبر ہے۔

اور جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اس آگ میں ہمیشہ رہا کریں گے اور (وہ) برا ٹھکانا ہے۔

"جزا و سزا کی دونوں آیات (۶۴: ۹، ۱۰) تغابن کی تفصیل ہیں۔ یا۔ یَوْمُ الْجَمْعِ میں جو سب کو جمع کیا جائے گا اس کی اصل غرض و مقصد کا اظہار اور دونوں فریقوں کے الگ الگ نتیجہ کا بیان ہے۔" (تفسیر مظہری)

۶۴: ۱۱ = مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ۔ مَا نافیہ ہے اَصَابَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مِنْ تبعیضیہ مُصِیْبَۃٍ اسم فاعل واحد مؤنث اِصَابَۃٌ (افعال) مصدر سے بمعنی

پہنچا مُصِيْبَةٍ پہنچنے والی۔ تکلیف۔ مصیبت، نہیں پہنچتی کوئی مصیبت۔

= وَ مَنْ يُّؤْمِنْ م بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ۔ واؤ عاطفہ، مَنْ موصولہ، شرطیہ۔ يَهْدِ قَلْبَهٗ، جملہ جواب شرط ہے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے (اللہ) اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔ یعنی اس کے دل کو صبر و رضا کی راہ دکھا دیتا ہے۔

يَهْدِ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ هِدَايَةٌ (باب ضرب) مصدر سے۔

= وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ واؤ عاطفہ، اَللّٰهُ مبتدا، عَلِيْمٌ اس کی خبر، بِكُلِّ شَيْءٍ ب حرف جار۔ كُلِّ شَيْءٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خبر۔ اور اللہ ہر بات کو جانتا ہے۔

۶۴: ۱۲ = فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ: جملہ شرطیہ ہے ف سببیہ ہے (ایمان و اطاعت کے امر کا پہنچنا روگردانی کا سبب ہے۔ اِنْ شرطیہ بمعنی اگر، تَوَلَّيْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر تَوَلِّيْ (تفعّل) مصدر۔ بمعنی منہ پھیرنا۔ پھر جانا۔ روگردانی کرنا۔

اگر تم نے منہ موڑا۔ اگر تم پھر گئے۔

= فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ ف جواب شرط کے لئے ہے اور سابقہ جملہ کا جواب شرط ہے۔

اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ موصوف و صفت، اَلْبَلٰغُ پہنچا دینا۔ کافی ہونا۔ مصدر ہے اور قرآن مجید میں یہ لفظ بمعنی تبلیغ آیا ہے۔

اَلْمُبِيْنُ اِبَانَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ بمعنی ظاہر کرنے والا۔
اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ وہ تبلیغ جو تمام امور کو مفصل طور پر صاف صاف بیان کر دے

جملہ شرطیہ کے بعد جواب کی علت محذوف ہے۔ ای فلا باس علیہ۔

ترجمہ یوں ہوگا:۔

اگر تم نے (اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت سے روگردانی کی۔ تو اس کا (اللہ کے رسول پر) کوئی ضرر نہیں۔ کیونکہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف تبلیغ مبین تھی (جو وہ بطریق احسن فرض ادا کر چکے)

۶۴: ۱۳ = اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: یہ جملہ حکم ایمان و اطاعت کی علت ہے۔ (اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کی اطاعت کرو اس لئے کہ) وہی اللہ ہے اس کے سوا

قابل عبادت کوئی نہیں)

= فَلْيَتَوَكَّلْ: امر کا صیغہ واحد مذکر غائب تَوَكُّلٌ (تفعُّلٌ) مصدر۔ پس چاہیئے کہ بھروسہ کرے (یہاں جمع کے صیغہ کے معنی میں آیا ہے: پس چاہیئے کہ بھروسہ کریں مومن لوگ:

عَلَى اللّٰهِ کا تعلق فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ سے ہے۔ تقدیم حصر کا فائدہ دیتی ہے۔ خاص اللہ پر ہی مومن لوگوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔

فائدہ

ترمذی اور حاکم نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا:۔

اہل مکہ میں سے کچھ مرد مسلمان ہوگئے اور انہوں نے ہجرت کرنے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن ان کے اہل وعیال نے ان کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانے کی اجازت دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ ہم نے تمہارے مسلمان ہونے کا تو صبر کرلیا۔ لیکن اب تمہاری جدائی ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے، بیوی بچوں کی اس التجا کو انہوں نے مان لیا اور ہجرت کا ارادہ ترک کردیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

= اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ: اِنَّ حرف تحقیق اور حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے خبر کی تاکید وتحقیق مزید کے لئے آتا ہے

عَدُوًّا بالنصب اسم اِنَّ۔ اور مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ اس کی خبر (تفسیر حقانی)

مِنْ تبعیضیہ ہے ان میں سے بعض۔

ترجمہ ہوگا:۔

مسلمانو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں۔

= فَاحْذَرُوْهُمْ: ف سببیہ اِحْذَرُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، حَذَرٌ (باب سمع) مصدر۔ کسی خوف کی بات سے ڈرنا۔ بچنا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب پس تم ان سے بچو۔ (یعنی ان کا کہنا نہ مانو کہ ان کی وجہ سے، ہجرت چھوڑ بیٹھو)

= وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا۔ واؤ عاطفہ، اِنْ شرطیہ۔ تَعْفُوْا اصل میں تَعْفُوْنَ تھا۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی گر گیا۔ عَفْوٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی معاف کرنا۔ درگذر کرنا۔ اور اگر تم معاف کردو

درگذر کرو۔

تَصْفَحُوْا اصل میں تَصْفَحُوْنَ تھا اِنْ شرطیہ کے عمل سے نون اعرابی حذف ہوا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے صَفْحٌ (باب فتح) مصدر۔ تم درگذر کرو۔

تَغْفِرُوْا اصل میں تَغْفِرُوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی گر گیا مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے غَفْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم بخشو، تم معاف کر دو

یہ جملہ شرط ہے اس کے بعد جواب شرط محذوف ہے۔

علامہ آلوسی رح لکھتے ہیں کہ۔

اس کے بعد کا جملہ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہی جواب کے قائم مقام ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھی وہی معاملہ فرمائیگا جو تم ان (اپنے ازواج و اولاد) کے ساتھ کروگے۔ اور تم پر اپنا فضل کرے گا۔ کیونکہ وہ عزوجل بڑا غفورٌ اور رحیم ہے

علامہ پانی پتی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ:۔

ترمذی اور حاکم نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا:۔

جب وہ لوگ مدینہ پہنچ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو انہوں نے دیکھا کہ (ان سے پہلے ہجرت کرکے آنے والے) کچھ لوگ دینی مسائل سیکھ چکے ہیں۔ یہ دیکھ کر ان کو اپنے اہل و عیال پر غصہ آیا اور انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنے اہل وعیال کو سزا دیں۔ کیونکہ بیوی بچوں ہی نے ان کو ہجرت سے روک رکھا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا.... الخ۔ یعنی اگر تم ان کا قصور معاف کردو گے اور ان سے درگذر کروگے اور ان کی خطا بخش دوگے تو اللہ بھی تم کو معاف فرمائے گا اور تم پر مہربانی کرے گا کیونکہ اللہ ہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۶۴: ۱۵ = اِنَّمَا: بے شک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور مَا کافہ ہے۔ جو کہ حصر کے لئے آتا ہے اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے

= اَمْوَالُكُمْ (مضاف مضاف الیہ) تمہارے مال۔

= وَاَوْلَادُكُمْ: (مضاف مضاف الیہ) تمہاری اولادیں۔ اسم اِنَّ

= فِتْنَةٌ۔ اس کی خبر۔

بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولادیں (تمہارے لئے) آزمائش ہیں

الفتن کے دراصل معنی سونے کو آگ میں ڈالنے اور گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہوجائے اس لحاظ سے کسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے یَوْمَ ھُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ (۵۱:۱۳) جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔

اور آزمائش اور امتحان لینے کے معنی میں بھی آیا ہے مثلاً وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا (۲۰:۴۰) اور ہم نے تمہاری کئی بار آزمائش کی،

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو مفردات القرآن، امام راغب،

= وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ اس سے قبل عبارت محذوف ہے، یعنی اس آزمائش کے باوجود جس نے اللہ کی محبت اور اس کی اطاعت کو دنیاوی اموال واولاد پر ترجیح دی اس کے لئے اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔

ای واللّٰہ عندہ اجر عظیم لمن اٰثر محبۃ اللّٰہ تعالٰی وطاعتہ علی محبۃ الاموال والاولاد (روح المعانی)

فائدہ: آیت ۱۴ میں اہل وعیال کی عداوت کے اظہار کے موقعہ پر اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ فرمایا یعنی مِنْ تبعیضیہ ذکر کیا کہ تمہاری ازواج اور اولاد میں سے بعض (سارے نہیں) تمہارے دشمن ہیں لیکن دنیاوی مال واولاد کو سب کو بلا استثناء باعث فتنہ فرمایا۔ کیونکہ یہ سب آزمائش ہیں۔

۶۴:۱۶ = فَاتَّقُوا اللّٰہَ میں ف سببیہ ہے۔ یعنی اوپر جو آیات ۱۴، ۱۵ میں ازواج و اولاد دنیاوی معاملات بیان ہوتے ہیں ان سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

= مَا اسْتَطَعْتُمْ: مَا موصولہ اِسْتَطَعْتُمْ: اس کا صلہ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ استطاعۃ (افتعال) مصدر تم سے ہو سکے۔ تم کر سکو۔

مَا اسْتَطَعْتُمْ جو تم سے ہو سکے، جو تم کر سکو۔ جہاں تک تم سے ہو سکے، جہاں تک تم کر سکو،

ترجمہ ہوگا:۔

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہا کرو، ڈرتے رہو۔

= وَاسْمَعُوْا۔ واؤ عاطفہ اِسْمَعُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ سَمْعٌ باب سَمِعَ) مصدر اور (اس کا حکم) سنو۔
= وَاَطِيْعُوْا۔ واؤ عاطفہ، اَطِيْعُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِطَاعَۃٌ (اِفْعَالٌ) مصدر اور (اس کی) اطاعت کرو۔
= وَاَنْفِقُوْا۔ واؤ عاطفہ اَنْفِقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْفَاقٌ (اِفعال) مصدر اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو،
= خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
۱۔ اگر خَيْرًا اور لِاَنْفُسِكُمْ ایک ساتھ پڑھے جاویں تو اس صورت میں یہ جملہ اوامر متذکرہ بالا کے جواب میں كَانَ مقدرہ کی خبر ہے۔
ترجمہ ہوگا:۔
پس جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرو، اور (اس کے احکام کو) سنو (اور بجالاؤ) اور (اس کی) اطاعت کرو۔ اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا
۲۔ خَيْرًا مصدر محذوف کی صفت بھی ہوسکتی ہے ای اَنْفِقُوْا اِنْفَاقًا خَيْرًا اس صورت میں انفاقًا مفعول **مطلق** اور خَيْرًا اس کی صفت ہوگی۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اچھا خرچ (یعنی اپنی قیمتی شے خرچ کرو یا دل کھول کر خرچ کرو)
۳۔ خَيْرًا بمعنی مَالًا بھی ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں یہ اَنْفِقُوْا کا مفعول بہ ہوگا
ترجمہ ہوگا:۔
اور (اس کی راہ میں اپنا قیمتی مال) خرچ کرو،
خَيْرٌ بمعنی مال اور جگہ بھی آیا ہے مثلاً وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (۱۰۰: ۸) اور وہ مال کی سخت محبت کرنے والا ہے۔
نوٹ:۔ نمبر ایک والی صورت زیادہ راجح ہے۔
= وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ۔ جملہ شرط ہے۔ مَنْ موصولہ يُوْقَ اس کا اصل يُوْقَ مضارع مجہول واحد مذکر غائب وِقَايَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ یہ اصل میں يُوْقٰى تھا بوجہ شرط يُوْقَ ہوا۔ بمعنی بچایا گیا۔ بچالیا گیا۔

شُحَّ : امام راغب لکھتے ہیں کہ:۔
شُحّ وہ بخل ہے جس میں حرص ہو اور عادت بن گیا ہو۔ خود غرضی،
یہ مصدر ہے اور اس کا فعل باب ضرب، نصر، عَلِمَ تینوں سے آتا ہے۔ یہاں مضاف ہے
اور نَفْسِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا مضاف الیہ ہے۔
اور جو شخص اپنے طبعی بخل سے بچا لیا گیا۔
== فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ : جملہ جواب شرط ہے ف جواب شرط ہے۔
اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید۔ جمع مذکر۔ وہی لوگ۔
الْمُفْلِحُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر، اِفْلَاحٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ فلاح پانے والے۔ کامیاب لوگ۔

۶۴ : ۱۷ == اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ : جملہ شرط ہے اِنْ شرطیہ۔ اگر: تُقْرِضُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر، اِقْرَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ بمعنی قرض دینا۔ اَللّٰہَ مفعول فعل تُقْرِضُوْا کا یہ اصل میں تُقْرِضُوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔
اگر تم اللہ کو قرض دو۔
قَرْضًا حَسَنًا۔ قَرْضًا مفعول مطلق۔ موصوف حَسَنًا صفت، قَرْضًا کی یعنی اچھا عمدہ۔ خوب۔ ہر لحاظ سے پسندیدہ،
== يُضٰعِفْهُ لَكُمْ۔ جملہ جوابِ شرط ہے۔ يُضٰعِفْ مضارع مجزوم (بوجہ جوابِ شرط) واحد مذکر غائب مُضَاعَفَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع قَرْضًا ہے۔ وہ اس کو بڑھا دے گا۔ دگنا کر دے گا۔ وہ اس کو بڑھا کر دے گا
لَكُمْ تم کو، تمہارے لئے۔
یعنی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ چاہے گا اجر عطا فرمائے گا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲: ۲۶۱) جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک

میں سودا نہ ہوں۔ اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے اور وہ بڑی ہی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

= وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔

= وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ: اور اللہ شکور اور حلیم ہے۔

شَكُوْرٌ: وہ بندہ جو اطاعت الٰہی اور اس کی عبادت کی بجا آوری کے ذریعے جو کہ اس پر مقرر کی گئی ہے حق تعالیٰ کی شکر گذاری میں خوب کوشاں ہو۔

اور شَكُوْرٌ کا جب اللہ تعالیٰ کی صفات میں استعمال ہوگا تو اس کے معنی بڑے قدردان یعنی تھوڑے کام پر بہت بڑا ثواب دینے والے کے ہوں گے۔

شَكُوْرًا۔ شَكَرَ يَشْكُرُ کا مصدر ہے شُكْرٌ و شُكْرَانٌ بھی مصدر ہے۔

حَلِيْمٌ۔ حِلْمٌ سے (باب كَرُمَ) مصدر بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے حِلْمٌ بمعنی جوش غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنا۔ یعنی بُردباری اور تحمل کرنا۔

حَلِيْمٌ: سزا دینے میں جلدی نہ کرنے والا۔ بُردبار۔ تحمل والا۔ باوقار۔ یہ اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ کیونکہ اصل حلم اُسی کا ہے۔

۶۴:۱۸ = عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ یعنی اس کے علم سے کوئی شے مخفی نہیں جس چیز کا لوگ مشاہدہ کرتے ہیں اور جو چیز لوگوں کے علم سے پوشیدہ ہے اللہ سب کو جانتا ہے۔

یا یہ مطلب ہے کہ:۔

جو چیز اس وقت موجود ہے اس کو بھی خدا جانتا ہے اور جو چیز پہلے ہو چکی یا آئندہ ہونے والی ہے۔ سب سے خدا تعالیٰ واقف ہے۔

= اَلْعَزِيْزُ۔ ہر شے پر غالب، جس کی قدرت بھی کامل ہے اور علم بھی ہمہ گیر۔ عِزَّةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اَلْحَكِيْمُ: حِكْمَةٌ سے بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ حکمت والا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے کیونکہ اصل حکمت اسی کی حکمت ہے۔

....

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۶۵) سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۲)

۶۵:۱ = یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ: یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ میں صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نداء کی گئی ہے لیکن چونکہ آپ پیشوا، اُمّت ہیں اس لئے آپ کو نداء کرنا ساری امت کو نداء کرنا ہے گویا حکم طلاق کے مخاطب صرف آپ ہی نہیں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ ساری امت کو بھی خطاب ہے جیسا کہ طَلَّقْتُمْ میں صیغہ جمع مذکر حاضر ظاہر کرتا ہے۔

اِذَا ظرف زمان ہے شرطیہ آیا ہے!

طَلَّقْتُمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تَطْلِیْقٌ (تفعیل) مصدر۔ جب طلاق دو۔ طلاق دینے سے مراد طلاق دینے کا ارادہ کرنا ہے ارادۂ فعل کی تعبیر فعل سے کی: جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ (۱۶:۹۸) یعنی جب تم قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو پڑھنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھ لیا کرو۔

النِّسَآءَ میں الف لام عہد کا ہے۔ تمہاری عورتیں، تمہاری اپنی عورتیں۔ طلقتم کا مفعول ہے۔

یہ جملہ شرط ہے۔ ترجمہ:-

اے پیغمبر! (آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو۔ یا طلاق دینے لگو: (یعنی طلاق دینے کا ارادہ کرو۔

= فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ۔ یہ جملہ جواب شرط ہے فَ جواب شرط کے لئے۔ طَلِّقُوْا۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، تطلیق (تفعیل) مصدر ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب اس کا مرجع النسآء ہے

لعدتھن: میں لام عاقبت کا ہے یعنی عورتوں کو طلاق دو تو اس کے

نتیجے میں عدت لازم ہے۔

عِدَّتِہِنَّ مضاف مضاف الیہ ان کی عدّت۔ کہ طلاق کے بعد وہ عدّت شروع کریں۔ یعنی ایسے موقعہ پر طلاق دو کہ اس موقعہ سے لے کر وہ اپنی عدّت شمار کر سکیں۔

(متفقہ صورت یہ ہے کہ حیض سے پہلے طہر کی حالت میں طلاق دی جائے)

عِدَّۃٌ و عَدٌّ بروزن فِعْلَۃٌ بمعنی معدودٌ ہے جیسے کہ طِحْنٌ بمعنیٰ مَطْحُوْنٌ۔ اور اسی بناء پر انسانوں کی گنی ہوئی جماعت کو عِدَّۃٌ کہتے ہیں اور عورت کی عدت بھی اسی معنی میں ہے یعنی اس کے گنے ہوئے دن۔ عورت کی عدت سے مراد وہ ایام کہ جن کے گذر جانے پر اس سے نکاح کرنا حلال ہو جاتا ہے

= وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ: واؤ عاطفہ، اَحْصُوْا امر جمع مذکر حاضر ہے۔ اِحْصَاءٌ (افعال) مصدر سے بمعنی گننا۔ شمار کرنا۔ اَلْعِدَّۃَ مفعول ہے فعل اَحْصُوْا کا۔

اور عدت شمار کرتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عدت کے بعد بھی تم رجوع کر لو یا عدت گزرنے سے پہلے عورت کسی اور مرد سے نکاح کر لے کیونکہ یہ دونوں امر ناجائز ہیں)

= وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ۔ واؤ عاطفہ اتقوا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِتِّقَاءٌ۔ (افتعال) مصدر۔ تم ڈرو، تم ڈرتے رہو اَللّٰہَ، اللہ سے۔ رَبَّکُمْ: ای اَلَّذِیْ رَبُّکُمْ؛ جو کہ تمہارا رب (پروردگار) ہے (یعنی عدت کو طول دینے اور عورتوں کو ضرر پہنچانے کے لئے ایسا نہ کرو) اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے۔ اللہ صفت ربوبیت کو امر کی تاکید میں اور اتقاء کے وجوب میں مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے:

= لَا تُخْرِجُوْھُنَّ فعل نہی جمع مذکر حاضر اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ اس کا مرجع مطلقہ عورتیں ہیں۔ مت نکالو ان کو (اپنے گھروں سے)

= مِنْ بُیُوْتِہِنَّ مِنْ حرف جار۔ بُیُوْتِہِنَّ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ ان کے (اپنے) گھروں سے۔ گھروں سے مراد وہ گھر ہیں جن میں طلاق کے وقت وہ عورتیں رہتی ہوں۔

= وَلَا یَخْرُجْنَ۔ واؤ عاطفہ لَا یَخْرُجْنَ فعل نہی کا صیغہ جمع مؤنث غائب

اور نہ وہ عورتیں (خود) باہر نکلیں۔

= اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔ اِلَّا حرف استثناء، مُستثنیٰ منہ محذوف ہے لہٰذا یہ استثناء مفرغ ہے۔ یعنی ان کو اپنے گھروں سے کسی وقت باہر نہ نکالو! ہاں اگر وہ کھلی ہوئی بے حیائی کا کام کریں (تو نکال دو)۔

اَنْ مصدریہ ہے یَاْتِیْنَ مضارع کا صیغہ جمع مؤنث غائب ہے اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر بِ حرف جار فَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ موصوف وصفت مل کر مفعول یاتین کا مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بےحیائی کا کام۔

فَاحِشَةٍ بے حیائی۔ زنا۔ بدکاری۔ فُحْشٌ سے اسم مصدر۔ موصوف مُّبَيِّنَةٍ اسم فاعل، واحد مؤنث۔ صفت۔ بمعنی تفصیل کرنے والی۔ بہت زیادہ روشن، ظاہر، عیاں۔

= وَ تِلْكَ ؛ واوٗ عاطفہ، تِلْكَ اسم اشارہ لبعید واحد مؤنث۔ معنی احکام مذکورہ بالا

= وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ۔ واوٗ عاطفہ، مَنْ شرطیہ، یَتَعَدَّ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَعَدِّیٌ (تفعّلٌ) مصدر عدو مادہ۔ اور جو حدود الٰہیہ سے تجاوز کرے گا:

= فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ۔ جملہ جواب شرط۔ تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔

= لَا تَدْرِيْ۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر، دَرْیٌ (باب ضرب) مصدر۔ (دِرَایَةٌ بھی مصدر ہے) دری مادّہ۔ تو نہیں جانتا۔ یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہو سکتا ہے اور ہر مخاطب سے بھی۔

لَا تَدْرِيْ صیغہ واحد مؤنث بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں اس کا فاعل نَفْسٌ (جان) ہوگا۔

= لَعَلَّ ؛ حرف مشبہ بالفعل ہے ترجّی (امید یا خوف پر) دلالت کرنے کے لئے اس کی وضع ہے۔ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

بمعنی امید کہ۔ شاید کہ۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ۱۱ : ۱۲ : متذکرہ الصدر۔

= يُحْدِثُ مضارع واحد مذکر غائب اِحْدَاثٌ (افعال) مصدر۔ وہ پیدا کردے۔

= بَعْدَ ذٰلِكَ اس کے بعد۔ یعنی طلاق دینے کے بعد۔

= اَمْرًا؛ اس کی جمع اُمُوْر آتی ہے۔ بات۔ نئی بات، اَمْرًا۔ لَا تَدْرِيْ کا

مفعول ہے۔

یعنی اے مخاطب تو اس امر کو نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ اس کے بعد پیدا کرے گا۔

یہ جملہ واحصوا العدۃ ولا تخرجوھن کی علت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرد کے دل میں عورت سے نفرت ہے وہ اس کو اپنے سے جدا کر رہا ہے لیکن ممکن ہے کہ شوہر کے دل میں اللہ تعالیٰ عورت کی محبت پیدا کر دے اور وہ ملاپ کا خواستگار ہو جائے (اس لئے عدت کی پوری گنتی محفوظ رکھو)

۶۵ : ۲ == فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ جملہ شرط ہے ف تعقیب کا ہے۔ اذا ظرف زمان ہے اور شرطیہ آیا ہے۔

بَلَغْنَ ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب۔ بُلُوْغٌ ومَبْلَغٌ (باب نصر) مصدر بمعنی پہنچنا۔ اَجَلَهُنَّ مضاف مضاف الیہ مل بَلَغْنَ کا مفعول۔

پھر جب وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ یعنی جب وہ اپنی عدت پوری کرلیں۔ بَلَغْنَ اور اَجَلَهُنَّ کی ضمیریں ان مطلقات کی طرف راجع ہیں جن کو رجعی طلاق دی گئی ہو۔

== فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ۔ جواب شرط۔ اَمْسِكُوْهُنَّ فعل امر جمع مذکر حاضر۔ اِمْسَاكٌ اِفْعَالٌ مصدر۔ بمعنی روکنا۔ روک لینا۔ رکھ لینا۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ اَوْ بمعنی یا۔ خواہ۔ وغیرہ حرف عطف ہے۔ فَارِقُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مُفَارَقَةٌ (مفاعلۃ) مصدر بمعنی جدا کرنا۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔

بِمَعْرُوْفٍ: ب حرف جر مصاحبت کے لئے۔ مَعْرُوْفٍ مجرور۔ اسم مفعول واحد مذکر مَعْرِفَةٌ وعِرْفَانٌ (باب ضرب) مصدر سے، بمعنی اچھا کام۔ اچھی بات، دستور کے مطابق

اس جملہ میں بھی هُنَّ کی ضمیر کا مرجع بھی مطلقہ عورتیں ہیں جن کو رجعی طلاق دی گئی ہو۔

آیت کا ترجمہ یوں ہوگا۔

پھر جب وہ اپنی عدت پوری کرلیں تو یا ان کو دستور کے مطابق (زوجیت میں) رکھ لو یا دستور کے مطابق چھوڑ دو۔

== وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ۔ یہ نیا جملہ ہے۔ اَشْهِدُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِشْهَادٌ (افعال) مصدر۔ اور تم گواہ کرلیا کرو، گواہ کرلو، گواہ بنالو۔ یعنی رجعت یا فرقت پر دو گواہ بنالو۔ تاکہ جھگڑا ختم ہو جائے۔

ذَوَىْ عَدْلٍ۔ ذَوَىْ۔ ذُوْ کا تثنیہ بحالت نصب وجر۔ مضاف عَدْلٍ مضاف الیہ۔ دو صاحب عدل (گواہ) مِنْكُمْ، مِنْ تبعیضیہ ہے۔ تم میں سے کوئی دو۔

== وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ: واو عاطفہ، اَقِيْمُوا فعل امر، جمع مذکر حاضر، اِقَامَةٌ (افعال) مصدر۔ تم قائم کرو، تم درست رکھو (شہادت کو) یعنی شہادت پر قائم رہو، لِلّٰهِ: اللہ کے لئے یعنی تمہاری شہادت کسی دنیاوی غرض اور لالچ کے لئے نہیں ہونی چاہیئے بلکہ محض اللہ کے واسطے شہادت دو۔

== ذٰلِكُمْ۔ یہ اسم اشارہ ہے۔ یہی۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر خطاب کے لئے ہے یہ اشارہ شہادت دینے کی طرف ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ یہ اشارہ وقوعِ طلاق کے متعلق جو اوپر احکام بیان ہوئے ہیں ان کی طرف ہے۔ مثلاً عدت کا شمار۔ عدت کے دوران گھر سے باہر نہ نکلنا۔ عدت کے بعد امساک بالمعروف یا مفارقت بالمعروف اور اقامۃ الشہادۃ۔

ذٰلِكُمْ مبتداء يُوْعَظُ فعل مجہول مضارع واحد مذکر غائب مَنْ موصولہ مع اپنے صلہ کے مفعول مالم یسم فاعلہ۔ اور مبتداء کے بعد سارا جملہ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

یہ نصیحت کی باتیں اس کو سمجھائی جاتی ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔

== وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ جملہ شرط۔ اور جو اللہ سے ڈرے گا۔

يجعل له مخرجا۔ جواب شرط۔ تو وہ اس کے لئے مخلصی کی صورت بھی نکال دے گا۔ مخرجًا۔ اسم ظرف مکان خروجٌ (باب نصر) مصدر۔ نکلنے کی جگہ، خلاصی کا راستہ۔

== وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ: اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور یہ بھی جوابِ شرط ہے۔ وہ اس کو رزق دیتا ہے (اس میں ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے اور ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مَنْ يتق الله میں مَنْ کی طرف راجع ہے) مِنْ حرف جار اور حَيْثُ (بمعنی جہاں، جس جگہ) اسم ظرف مکان مبنی برضمہ ہے۔

مِنْ حَيْثُ ایسی جگہ سے، جہاں سے۔ لَا يَحْتَسِبُ مضارع منفی مجزوم (بوجہ جوابِ شرط) صیغہ واحد مذکر غائب اِحْتِسَابٌ (افتعال) مصدر۔ (جہاں سے) وہ گمان بھی نہیں کرتا

علامہ ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں کہ:۔

رفتار آیت حضرت عوف کے قصہ کے موافق ہے اور سیاقِ عبارت کے مناسب

حکم عام ہے (یعنی مورد خاص اور حکم عام) اور جملہ معترضہ ہے۔ جملہ سابق حکم کی تائید کر رہا ہے۔ اس صورت میں آیت کا مطلب اس طرح ہو گا۔

جو مرد اللہ سے ڈرتا ہے اللہ کو بلا قصور نہیں ستاتا اور ظلم نہیں کرتا۔ اگر عورت کی بدزبانی بدمزاجی اور نافرمانی کی وجہ سے طلاق دے دے۔ اور یہ طلاق حیض کی حالت میں کبھی نہ ہو بلکہ طہر کی حالت میں دی گئی ہو اور عورت کی عدت لمبی کر کے اس کو ضرر پہنچانا بھی مقصود نہ ہو (کہ جب عدت کے ختم ہونے کا وقت آجائے تو رجوع کر لے اور پھر طلاق دیدے اور پھر ختم عدت کے وقت رجوع کرلے اور پھر طلاق دیدے) اور عورت کو ایام عدت میں گھر سے نہ نکالے اور اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز نہ کرے تو اللہ اس کے لئے گناہ سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس بدزبان عورت، بدمزاج، نافرمان عورت کے بدلے فرمانبردار، نیک، پرہیزگار، بی بی عنایت فرما دیتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

اسی طرح جو عورت اللہ سے ڈرے اور خاوند کی حق تلفی نہ کرے بدزبانی سے پیش نہ آوے بے وجہ طلاق کی خواستگار نہ ہو بلکہ شوہر اگر اس کو دکھ پہنچاتا ہو تو صبر کرے اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرے تو اللہ اس کے لئے راہ نجات نکال دیتا ہے اور اس کو بیگمان طریقہ سے رزق عطا فرماتا ہے اور ظالم و بدمزاج شوہر کے بجائے نیک حق شناس شوہر مرحمت فرما دیتا ہے،،

فائدہ: بغوی نے بروایت مقاتل بیان کیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کے ہاتھ (دشمن کی کچھ) بکریاں اور سامان لگ گیا۔ وہ بکریاں اور سامان لے کر اپنے والد کے پاس واپس آگئے۔ حضرت عوف نے خدمتِ گرامی میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا اور دریافت کیا کہ کیا یہ چیزیں میرے لئے حلال ہیں جو بیٹا لے کر آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں (حلال ہیں) اس پر یہ آیت نازل ہوئی)

= وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے) جملہ شرط ہے فَهُوَ حَسْبُهٗ جواب شرط ہے (تو وہ اس کو بس ہے، اس کو کافی ہے)

حَسْبُهٗ مضاف مضاف الیہ۔ ہٗ ضمیر مَنْ کی طرف راجع ہے اور هُوَ کا مرجع اللہ ہے

حَسْبٌ: حَسَبَ يَحْسُبُ (باب نصر) کا مصدر ہے بمعنی فاعل آیا ہے، بس ہے کافی ہے)

اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔

وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰہُ (۸ : ۶۲) اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ (یعنی خدا تمہارے لئے کافی ہے۔ اور وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ (۲ : ۲۰۶) اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کر تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے سو ایسے کو (بطور سزا) جہنم ہی کافی ہے۔

= اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ اَللّٰہَ اسم اِنَّ بَالِغُ اَمْرِہٖ اِنَّ کی خبر (اَمْرِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ بَالِغُ مضاف، بَالِغُ بُلُوْغٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ پہنچنے والا، پا لینے والا۔

ترجمہ ہوگا:۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے کام تک پہنچ کر رہتا ہے یعنی پورا کر کے رہتا ہے کوئی اس کو تکمیل ارادہ سے نہیں روک سکتا۔

= قَدْرًا: بمعنی اندازہ، طاقت، گنجائش، فراخی (قاموس) آیت میں وقتی اندازہ یعنی مقررہ وقت مُراد ہے (بیضاوی)

قَدَرَ یَقْدِرُ (باب ضرب) سے قَدْرٌ (مصدر) بمعنی اندازہ کرنا۔ اندازہ لگانا۔ قَدَرَ یَقْدُرُ (باب نصر) قَدْرٌ بمعنی کسی چیز پر قادر ہونا۔ اس کی طاقت رکھنا۔ اور اسی مصدر سے باب ضرب و نصر سے بمعنی خدا کا رزق تنگ کرنا ہے۔

آیت ہذا میں بمعنی کسی چیز کا اندازہ مقرر کرنا۔ وقت مقرر کرنا ہے:

ترجمہ ہوگا:۔

۱:۔ اور خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے (مولانا فتح محمد جالندھری و تفسیر حقانی)

۲:۔ خدا نے ہر چیز کا وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی تغیر و تبدل ممکن نہیں ہے (بیضاوی، روح المعانی)

(۳) مقرر کر رکھا ہے اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ (ضیاء القرآن)

۴:۔ طلاق، عدت وغیرہ کی بابت ایک حد۔ ایک وقت مقرر۔ ایک اندازہ کر رکھا ہے۔ (ایسر التفاسیر)

۶۵ : ۴ = اَلّٰٓئِیْ۔ اسم موصول، اَلَّتِیْ کی جمع (وہ سب عورتیں) جو۔ جنہوں نے

= یَئِسْنَ، ماضی جمع مؤنث غائب یَاْسٌ (باب سمع) مصدر۔ یَئِسَ ماضی واحد مذکر غائب

یَئِسْنَ مضارع واحد مذکر غائب ی ء س مادہ مایوس ہونا، ناامید ہونا۔ یَئِسْنَ (جو) ناامید ہوگئی ہوں
= اَلْمَحِیْضِ ۔ اسم ظرف زمان (وقت حیض) ظرف مکان (مقام حیض) مصدر۔ (حیض آنا)
یا بمعنی حیض۔ وہ فاسد خون جو مخصوص زمانہ اور مخصوص حالت میں تندرست جوان غیر حاملہ عورت کے رحم
سے نکلتا ہے۔ مَحَاضٌ بھی مصدر ہے اس سے افعال باب ضرب سے آتے ہیں۔
= مِنْ نِّسَآئِکُمْ مِنْ تبعیضیہ ہے نِسَآئِکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری عورتوں میں سے
بعض۔
= اِنِ ارْتَبْتُمْ جملہ شرط۔ اِنْ شرطیہ، اِرْتَبْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر اِرْتِیَابٌ (افتعال)
مصدر۔ ریب مادہ۔ اگر تم شک میں پڑو، اگر تمہیں کچھ شک ہو۔
= فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ جواب شرط۔ اَشْھُرٌ شَھْرٌ کی جمع۔ مہینے۔ تو ان کی
عدت کی میعاد تین مہینے ہے۔
= وَالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ واؤ عاطفہ، الّٰٓئِیْ اسم موصول لَمْ یَحِضْنَ مضارع نفی جحد بلم صیغہ
جمع مؤنث غائب۔ صلہ۔ الّٰٓئِیْ کا۔ دونوں مل کر مبتدا۔ خبر محذوف ای فعدتھن کذلک ان کی
عدت بھی اسی طرح ہوگی۔
= وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیاں۔ اُولَاتُ اُولُوا کی مؤنث ذَاتٌ کی جمع علیٰ غیر اللفظہ
مضاف۔ الاحمال۔ حَمْلٌ کی جمع مضاف الیہ، مبتدا۔
= اَجَلُھُنَّ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان عورتوں کی مدت مقررہ۔ مبتدا۔
= اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ اَنْ مصدریہ یَضَعْنَ مضارع منصوب جمع مؤنث غائب
وَضْعٌ (باب فتح) مصدر۔ کہ جن لیں۔ یا ان کے بچہ پیدا ہو جائے، ان کا وضع حمل ہو جائے۔
خبر اپنے مبتدا کی۔ اور سارا جملہ خبر ہے اُولَاتُ الْاَحْمَالِ کی۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور حاملہ (مطلقہ، بیوہ) عورتیں تو ان کی عدت وضع حمل ہے۔
= وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ۔ جملہ شرط ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے یعنی جو شخص احکام خداوندی
(کی تکمیل اور پابندی میں) اللہ سے ڈرتا رہتا ہے۔
= یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا۔ جواب شرط۔ یُسْرًا۔ آسانی، سہولت (منصوب بوجہ
مفعول ہونے کے)
یعنی اللہ اس کے لئے امور دنیا و آخرت آسان کر دیتا ہے۔ اس کو بھلائی اور نیکی کی

کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ مِنْ بمعنی فِیْ اَمْرِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے کام میں۔

۶۵:۵ = ذٰلِکَ: اسم اشارہ واحد مذکر، بمعنی احکام متذکرہ بالا۔

= اَمْرُ اللّٰہِ، مضاف مضاف الیہ مل کر مشارٌ الیہ، یہ جو کچھ عدت اور اس کی تفصیل کے متعلق اوپر مذکور ہوا ہے یہ اللہ کا حکم ہے۔

= اَنْزَلَہٗ ۔ اَنْزَلَ میں فاعل اللہ ہے ہٗ ضمیر مفعول اَمر کی طرف راجع ہے جو اس نے (تمہاری طرف) نازل کیا ہے۔

= وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ ۔ جملہ شرطیہ ہے (ملاحظہ ہو آیت نمبر ۴ متذکرۃ الصدر)

= یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ جملہ جواب شرط ہے یُکَفِّرْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب تَکْفِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ وہ دور کر دے گا۔ وہ زائل کر دے گا۔ سَیِّاٰتِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی برائیوں کو/اس کے گناہوں کو۔

= وَیُعْظِمْ لَہٗ اَجْرًا ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے یہ بھی شرط کے جواب میں ہے — یُعْظِمْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) واحد مذکر غائب۔ اِعْظَامٌ (افعال) مصدر۔ وہ بڑھا دے گا۔ ہٗ ضمیر مفعول لہٗ واحد مذکر غائب۔ اَجْرًا مفعول ثانی، اور اس کے اجر کو بڑا کرے گا۔

۶۵:۶ = اَسْکِنُوْھُنَّ ۔ فعل امر حاضر اسکان (افعال) مصدر۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب۔ ان کو رہنے بسنے دو۔ ان کو ٹھہراؤ۔ ان کو سکونت مہیا کرو۔ سکونٌ اصل تو حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کا استعمال رہنے بسنے میں بھی ہوتا ہے

= مِنْ حَیْثُ: حَیْثُ، جہاں، جس جگہ۔ ظرف مکان ہے مبنی بر ضمہ ہے۔ مِنْ یا تو تبعیضیہ ہے یعنی اپنے رہنے والے بعض مکانوں میں ان کو بھی ٹھہراؤ۔ یا مِنْ زائدہ ہے۔ جہاں تم سکونت رکھتے ہو ان کو بھی وہاں ٹھیراؤ۔ سکونت دو، ان کو رکھو، بساؤ۔

= سَکَنْتُمْ: جہاں تم خود سکونت پذیر ہو۔

= مِنْ وُّجْدِکُمْ اپنی طاقت کے مطابق، اپنے مقدور کے موافق وُجْدِکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ وُجْد۔ طاقت، وسعت، وجد سے مالی حالت یا مقدور مراد ہے۔ اور غِنیٰ (تونگری) کو وُجْد اور جدۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مِنْ حرف جار وُجْدِکُمْ مجرور۔

= وَلَا تُضَآرُّوْھُنَّ ۔ واؤ عاطفہ۔ لَا تُضَآرُّوْا جمع مذکر حاضر فعل نہی مُضَارَّۃٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ بمعنی تنگ کرنا۔ ستانا۔ رنج پہنچانا۔ ھُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب اور ان کو مت

تنگ کرو، ان کو ایذامت دو"۔

== لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ لام تعلیل کا ہے تُضَيِّقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر تَضْيِيْقٌ۔ (تفعیل) مصدر۔ تنگ کرنا۔ ضَيَّقَ عَلٰى۔ تنگ کرنا۔ سختی کرنا۔ تاکہ تم ان کو تنگ کرو، اصل میں تُضَيِّقُوْنَ تھا نون اعرابی لام کے عمل سے ساقط ہوگیا

ترجمہ:۔ اور ان کو تنگ کرنے کے لئے یا ستانے کے لئے ایذاء مت پہنچاؤ۔

وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ۔ جملہ شرط ہے۔ اور اگر وہ حمل سے ہوں۔ حاملہ ہوں۔ حمل والیاں ہو۔ ملاحظہ ہو۔ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ آیت نمبر ۴ متذکرۃ الصدر۔

== فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ جواب شرط۔ انفقوا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، انفاق (افعال) مصدر اَنْفَقَ عَلٰى۔ کسی پر خرچ کرنا۔ تو ان پر خرچ کرو۔

== حَتّٰى۔ انتہاء غایت کے لئے۔ حتیٰ کہ۔ یہاں تک کہ۔

== يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ يَضَعْنَ مضارع منصوب۔ جمع مؤنث غائب وَضْعٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی رکھنا۔ اتار دینا۔ الگ کرنا۔ پیدا کردیں۔ بچہ کو جنم دے چکیں۔ حَمْلَهُنَّ مضاف مضاف الیہ۔ اپنا حمل۔ حتی کہ ان کا وضع حمل ہوجائے۔

== فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ جملہ شرطیہ اَرْضَعْنَ ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب اِرْضَاعٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی دودھ پلانا۔ عورت کا بچے کو اپنی چھاتی سے دودھ پلانا اور پستان چوسانا اور اگر وہ تمہارے بچے کو (نوزائیدہ کو) اپنی چھاتیوں سے دودھ پلادیں۔

== فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ۔ جواب شرط۔ ف جواب شرط کے لئے۔ اٰتُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی دینا۔ هُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث غائب: تو تم ان عورتوں کو دو (ادا کرو)

اُجُوْرَهُنَّ مضاف مضاف الیہ، اٰتُوْا کا مفعول ثانی، تو ادا کرو ان عورتوں کو ان کی اجرتیں۔ اُجُوْرٌ جمع اَجْرٌ کی، بمعنی حق، اجرت، عورت کے مہر کے لئے بھی آتا ہے

== وَاْتَمِرُوْا۔ واؤ عاطفہ۔ اْتَمِرُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ایتمار (افتعال) مصدر جس کے اصل معنی حکم بجالانا کے ہیں۔ اور تَشَاوُرٌ (تفاعل) یعنی باہم مشورہ کرنے کو بھی ایتمار کہا جاتا ہے۔ کیونکہ مشورہ میں بھی ایک دوسرے کا حکم قبول کیا جاتا ہے چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ (۲۸: ۲۰) شہر کے رئیس تمہارے بارے میں مشورہ

کرتے ہیں۔

بَیۡنَکُمۡ مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے آپس میں۔ تمہارے درمیان۔

بِمَعۡرُوۡفٍ، معروف۔ دستور۔ (نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ۲ متذکرہ بالا)

اور (بچے کے بارے میں) پسندیدہ طریق کے مطابق (یا دستور کے مطابق) ایک دوسرے کی بات کو قبول کرو۔

= وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ: واؤ عاطفہ، جملہ شرط۔ تَعَاسَرۡتُمۡ ماضی جمع مذکر حاضر، تَعَاسُرٌ (تفاعل) مصدر۔ بمعنی آپس کے معاملہ میں تنگی پیدا کرنا۔ دشواری پیدا کرنا۔ باہم ایک دوسرے کو تنگ کرنا۔ عُسۡرٌ مادہ۔ اَلۡعُسۡرُ کے معنی تنگی اور سختی کے ہیں یہ یُسۡرٌ (آسانی، فارغ البالی) کی ضد ہے۔ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ اور اگر تم باہم ضد اور نا اتفاقی کرو گے، ایک دوسرے کے لئے دشواری پیدا کرو گے۔

= فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰی۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے، جملہ جواب شرط ہے۔ فَسَتُرۡضِعُ سَ: جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ تُرۡضِعُ مضارع واحد مؤنث غائب اِرۡضَاعٌ (افعال) مصدر۔ (اس کو) دودھ پلائے گی:

لَهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب بچے کے باپ کے لئے ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور اگر تم باہم ضد اور نا اتفاقی کرو گے تو (بچے کو) اس کے (باپ کے) کہنے سے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

اُخۡرٰی (کوئی) دوسری عورت اٰخَرُ وَاٰخِرٌ، دونوں کی مؤنث اُخۡرٰی آتی ہے۔

۶۵: ۷ = لِیُنۡفِقۡ۔ فعل امر واحد مذکر غائب اِنۡفَاقٌ (افعال) مصدر۔ چاہیئے کہ وہ ایک مرد خرچ کرے۔

= ذُوۡ سَعَةٍ۔ مضاف مضاف الیہ۔ صاحب وسعت، صاحب طاقت، صاحب مال خوش حال۔

مِنۡ سَعَتِهٖ، مضاف مضاف الیہ، اس کی وسعت، اس کی طاقت، مِنۡ حرف جار سَعَتِهٖ مجرور۔ اپنی وسعت کے مطابق۔ اپنی گنجائش کے مطابق۔

ترجمہ ہوگا۔

چاہیئے کہ خرچ کرے صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق۔ (یعنی اگر وہ صاحب مال ہے

تواسے کھلے دل سے بچے پر خرچ کرنا چاہئے :
وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ ۔ اور جس پر اس کا رزق تنگ کردیا گیا ہو، جملہ شرط ہے ۔ قَدَرَ عَلٰی (اللہ کا کسی پر) رزق تنگ کرنا ۔ قَدْرٌ (باب ضرب ونصر) مصدر۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ (۸۹ : ۱۶) اور جب (دوسری طرح وہ آزماتا ہے کہ اس پر روزی کو تنگ کردیتا ہے ..... ۔
= فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۔ تو وہ خرچ کرے اس میں سے جو اللہ نے اسے دیا ہے جملہ جواب شرط ہے۔ اس میں فَ جواب شرط کے لئے ہے لام تاکید کا اور يُنْفِقْ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط۔ لِيُنْفِقْ امر واحد مذکر غائب تواسے چاہئے کہ وہ خرچ کرے :
= مِمَّا مرکب ہے مِنْ تبعیضیہ اور مَا موصولہ سے اٰتٰىهُ اللّٰهُ صلہ ما موصولہ کا۔ جو اللہ نے اسے دیا ہے یعنی مفلس حسب استطاعت کچھ بھی خرچ کرے گا کافی ہوگا۔
= لَا يُكَلِّفُ ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب تَكْلِيفٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ تکلیف نہیں دیتا ہے ۔ وہ مامور نہیں کرتا ہے ۔
= نَفْسًا ۔ بوجہ مفعول منصوب ہے ۔ کسی جان کو۔
= اِلَّا ۔ حرف استثنار مَآ اٰتٰىهَا مَا موصولہ اٰتٰىهَا اس کا صلہ۔
اٰتٰى ماضی واحد مذکر غائب هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب : نفس کی طرف راجع ہے مگر اس قدر کہ جتنا اس کو دیا ہے ۔
= سَيَجْعَلُ ، سَ مضارع سے قبل اس کو مستقبل کے لئے مخصوص کردیتا ہے يَجْعَلُ مضارع واحد مذکر غائب، وہ کردے گا۔
= بَعْدَ عُسْرٍ : مضاف مضاف الیہ۔ دشواری ، تنگی ، سختی ، مشکل۔ يُسْرٍ کی ضد ہے مصدر ہے باب سمع اور کَرُمَ سے :
= يُسْرًا ۔ منصوب بوجہ مفعول ہے ۔ اسم نکرہ ۔ بمعنی آسانی ، سہولت ، فراخی ، فراغت باب سمع ، مصدر ۔ بمعنی آسان ہونا۔
سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۔ اللہ سختی کے پیچھے آسانی پیدا کردیگا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے :۔
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (۹۴ : ۵-۶) تحقیق مشکل کے

ساتھ آسانی ہے۔ تحقیق مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

مطلب آیت ہذا کا یہ ہے کہ اگر کسی وقت غربت اور تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑے تو گھبراؤ نہیں جی لگا کر محنت کرو، صبر کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ وہ تمہیں بہت جلد خوشحال اور متمول کر دے۔ (ضیاء القرآن)

۶۵ : ۸ = وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ۔ واؤ عاطفہ۔ كَاَيِّنْ بہت بکثرت، مِنْ تمیز، بہت سی بستیاں۔ (نیز ملاحظہ ہو ۳ : ۱۴۶)

عَتَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ عُتُوٌّ (باب نصر) مصدر۔ ع ت و، مادہ اس نے سرکشی کی، اس نے سرتابی کی، اس نے نافرمانی کی، وہ سرتابی میں حد سے گزر گئی یہاں یہ مؤنث کا صیغہ جمع کے معنی میں بستیوں کے لئے آیا ہے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ (۷ : ۷۷) اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی۔

= رَبِّهَا: مضاف مضاف الیہ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب بستیوں کے لئے ہے:

= وَرُسُلِهٖ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ ای وَعَتَتْ عَنْ اَمْرِ رُسُلِهٖ: اور اس (خدا) کے رسولوں کے حکم سے (بھی) سرکشی کی،

= فَحَاسَبْنٰهَا۔ ف تعلیل کی ہے۔ بدیں وجہ۔ حَاسَبْنَا ماضی جمع متکلم مُحَاسَبَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) مصدر۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب، (بستیوں کے لئے ہے)، ہم نے ان کا حساب لیا۔ ہم نے ان کا محاسبہ کیا۔

= عَذَّبْنٰهَا۔ عَذَّبْنَا ماضی جمع متکلم تَعْذِيْبٌ (تفعیل) مصدر بمعنی عذاب دینا۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب (بستیوں کے لئے) عَذَابًا مفعول مطلق موصوف، نُكْرًا صفت، سخت، شدید، اور ہم نے ان کو سخت سزا دی۔

۶۵ : ۹ = فَذَاقَتْ: فَ عاطفہ یا ترتیب کا ہے۔ پس چکھ لیا (ان بستیوں نے یعنی ان بستیوں کے رہنے والوں نے)

وَبَالَ اَمْرِهَا۔ اپنے فعل کے انجام کا ضرر۔ (نیز ملاحظہ ہو ۶۴ : ۵)

= وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا۔ كَانَ افعال ناقصہ سے ہے عَاقِبَةُ مضاف اَمْرِهَا مضاف مضاف الیہ۔ مل کر عَاقِبَةُ کا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر كَانَ کا اسم۔ خُسْرًا اس کی خبر۔ اور ان کے کام کا انجام نرا خسارہ ہی رہا۔

لبعض کے نزدیک فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِھَا کا تعلق عذاب دنیا سے ہے اور وَکَانَ عَاقِبَۃُ اَمْرِھَا خُسْرًا۔ کا عذاب آخرت سے۔

بعض اہل تفسیر نے لکھا ہے:۔

کہ آیت کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے، اصل عبارت یوں ہے کہ:۔

ہم نے دنیا میں ان کو بھوک، قحط، طرح طرح کے مصائب میں گرفتار کیا اور آخرت میں ان کی حساب فہمی سختی کے ساتھ کریں گے اور انجام کار ان کو خسارہ ہی ہوگا۔

لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک سب جگہ آخرت کا حساب اور عذاب ہی مراد ہے ماضی کے صیغے اس لئے استعمال کئے کہ یہ حساب و عذاب یقیناً ہوگا اس کا ہونا قطعی اور اتنا یقینی ہے کہ گویا ہو گیا۔ (تفسیر مظہری)

۶۵: ۱۰ = اَعَدَّ۔ ماضی واحد مذکر غائب اِعْدَادٌ (افعال) مصدر، بمعنی کسی چیز کو اس طرح تیار کرنا کہ وہ شمار کی جا سکے۔ اس نے تیار کیا۔ لَھُمْ میں ضمیر ھُمْ جمع مذکر غائب بستیوں میں رہنے والوں کے لئے ہے۔

= عَذَابًا شَدِیْدًا۔ عَذَابًا مفعول بہٖ موصوف، شَدِیْدًا صفت، سخت عذاب

فَائِدَہ:

اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا۔ (آخرت میں بھی اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے ترجمہ مولنا حقانی رح)

مخاطبین کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ تم نے بستیوں کے مکینوں کا حال سُنا کہ کس طرح ان کی رب سے سرکشی اور اس کے رسول کی نافرمانی ان کے سخت محاسبہ اور شدید عذاب پر منتج ہوئی اور ان کا انجام خُسران یعنی گھاٹا ہی رہا۔

اب بتایا جا رہا ہے کہ یہ تو نتیجہ انہوں نے اپنی کرتوتوں کا اس دنیا میں دیکھ لیا آخرت میں عذاب شدید ان کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

= فَاتَّقُوا اللّٰہَ میں ف سببیہ ہے۔ پس بایں وجہ اِتَّقُوا اللّٰہَ اللہ سے ڈرو۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اتقاء (افتعال) مصدر سے پس ڈرو اللہ سے۔

یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ: یا حرف ندا۔ اُولِیْ۔ والے۔ جمع ہے۔ اس کا واحد نہیں آتا۔ بعض ذُوْ کو اس کا واحد بتاتے ہیں اُولُوْا بحالت رفع اور اُولِیْ بحالت نصب یا جر ہوگا۔

یہاں اُولِی منادیٰ ہے۔ اور مفعول بہٖ آتا ہے۔ لہٰذا منصوب ہے یہ مضاف ہے اور اَلْبَابُ جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی عقلیں۔ مضاف الیہ ہے۔

یٰاُولِی الْاَلْبَابِ: اے عقلمندو۔ اے دانشمندو۔

فَائِدَہٗ۔ اَلْاَلْبَاب پر معانقہ (∴) ہے اور اٰمَنُوْا پر بھی، معانقہ کی صورت میں اَلْاَلْبَابِ پر بھی وقف کرسکتے ہیں اور اٰمَنُوْا پر بھی۔ لیکن اَلْاَلْبَابِ پر معانقہ کے اشارہ کے ساتھ صلے کا اشارہ ہے جو الوصل اولیٰ کا اختصار ہے یعنی یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے آگے اٰمَنُوْا پر اشارہ قف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ لہٰذا یہاں اٰمَنُوْا پر وقف کرنا بہتر ہے۔ اس صورت میں عبارت یوں آئے گی:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ تو اس صورت میں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بدل ہوگا فَاتَّقُوا اللّٰهَ کا۔ یعنی اے ارباب دانش جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو۔ اُولِی الْاَلْبَابِ سے مقصود الذین اٰمَنُوْا ہے (مراد وہ مؤمن جو نزول قرآن کے بعد ایمان لائے)

= قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا۔ قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کا فائدہ دیتا ہے۔ اور فعل کو زمانۂ حال کے قریب کر دیتا ہے۔

ذِكْرًا۔ ای القراٰن۔

= رَسُوْلًا: اس سے قبل فعل محذوف ہے: ای وارسل رَسُوْلًا: رَسُوْلًا مفعول بہٖ ہے

= یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ۔ یَتْلُوْا۔ مضارع واحد مذکر غائب تلاوۃٌ (باب نصر) مصدر وہ تلاوت کرتا ہے وہ پڑھتا ہے۔ یہ رَسُوْلًا کی صفت ہے ای الذی یتلوا علیکم:

= اٰیٰتِ اللّٰهِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول یتلُوْا کا۔ موصوف ہے اس کی صفت مُبَیِّنٰتٍ ہے (اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث) تفصیل کرنے والیاں، بہت زیادہ روشن یہ صفت ہے اٰیٰتٍ کی:

ترجمہ ہوگا:

اور اپنا پیغمبر بھی بھیجا۔ جو تمہارے سامنے خدا کی واضح المطالب آیات پڑھ کر سناتا ہے

= لِیُخْرِجَ۔ لام علت کا۔ یُخْرِجَ: مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) صیغہ واحد مذکر غائب اخراجٌ (افعال)، مصدر۔ تاکہ وہ نکال لے آئے۔ یخرج کا فاعل اللہ بھی ہوسکتا ہے اور رسول بھی۔

= اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ صلہ وموصول مل کر یُخْرِجَ کا مفعول ۔
= مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ اندھیروں سے روشنی کی طرف ۔ کفر کی تاریکیوں سے ایمان کی روشنی میں ۔
= وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ ۔ مَنْ شرطیہ ، جملہ شرطیہ ۔ یُؤْمِنْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) صیغہ واحد مذکر غائب وَیَعْمَلْ صَالِحًا اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے یَعْمَلْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب شرط) صیغہ واحد مذکر غائب صٰلِحًا مفعول مطلق (محذوف) کی صفت ہے ۔ ای عَمَلًا صٰلِحًا اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا :
= یُدْخِلْہُ مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط صیغہ واحد مذکر غائب ادخالٌ (افعال) مصدر ۔ ضمیر فاعل واحد مذکر غائب اللہ کی طرف راجع ہے ۔ اور ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مَنْ شرطیہ کی طرف راجع ہے (تو) خدا اس کو داخل کرے گا ۔
= خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا : یُدْخِلہ کی ضمیر مفعول سے حال ہے فِیْھَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب جَنّٰتٍ کی طرف راجع ہے ۔
خٰلِدِیْنَ جمع کا صیغہ بلحاظ معنی آیا ہے ۔ اگرچہ اس کا مرجع یُدْخِلْہُ میں ضمیر مفعول ہٗ واحد مذکر ہے ۔
= قَدْ اَحْسَنَ قَدْ تحقیق ۔ اَحْسَنَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِحْسَانٌ (افعال) مصدر ۔ تحقیق اس نے اچھا بنایا ۔ اس نے اچھا کیا ۔ اس نے احسان کیا ۔
= رِزْقًا تمیز کی وجہ سے منصوب ہے ۔
ترجمہ ہوگا :۔
بے شک خدا نے اس کو خوب رزق دیا ہے ۔
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا ۔ یہ جملہ یا تو یُدْخِلْہُ کی ضمیر مفعول سے حال ہے یا خٰلِدِیْنَ کی ضمیر جمع مذکر غائب سے حال ہے ۔
۶۵ : ۱۲ = اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۔ اَللّٰہُ مبتدا ۔ اَلَّذِیْ اسم موصول واحد مذکر ۔ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اپنے موصول کا ۔ صلہ وموصول مل کر خبر اپنے مبتدا کی ۔ خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے ۔
= وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔ ای وخلق من الارض مثلھن ۔ مِنْ بیان جنس کے لئے ہے ۔ مِثْلَھُنَّ مضاف مضاف الیہ ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث

غائب سَمٰوٰتٍ کی طرف راجع ہے۔ اور زمین بھی اس نے ان کی مانند بنائی یا پیدا کی)
مِثْلَهُنَّ سے کیا مُراد ہے اس میں مختلف اقوال ہیں۔
۱:۔ مِثْلَهُنَّ ۔فی العدد (خازن، بیضاوی، جلالین) یعنی سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں۔
۲:۔ وقیل الارض واحدۃ الا ان الاقالیم سبعۃ ۔کہتے ہیں کہ زمین ایک ہے لیکن مشتمل بر ہفت اقالیم ہے (مدارک التنزیل)
۳:۔ مِثْلَهُنَّ فِي الْخَلْقِ : یعنی اپنی خلقت کے لحاظ سے ساتوں آسمان اور زمین ایک ہی قسم کے مادہ سے بنائے گئے ہیں۔
۴:۔ تفہیم القرآن میں مِثْلَهُنَّ پر ایک نوٹ اس طرح دیا گیا ہے:

انہیں کی مانند کا مطلب یہ ہے کہ:۔

جیسے متعدد آسمان اس نے بنائے ہیں ویسی ہی متعدد زمینیں بھی بنائی ہیں۔ اور "زمین کی قسم سے" کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ زمین جس پر انسان رہتے ہیں اپنی موجودات کے لئے فرش اور گہوارہ بنی ہوئی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کائنات میں اور زمینیں بھی تیار کر رکھی ہیں جو اپنی آبادیوں کے لئے فرش اور گہوارہ ہیں بلکہ بعض مقامات پر قرآن میں یہ اشارہ بھی کر دیا گیا ہے کہ جاندار مخلوقات صرف زمین پر ہی نہیں ہیں بلکہ عالم بالا پر بھی پائی جاتی ہیں۔ (مثال کے طور پر ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد چہارم الشوریٰ آیت ۲۹ حاشیہ ۵۰)

بالفاظ دیگر آسمان میں یہ جو بیشمار تارے اور سیارے نظر آتے ہیں یہ سب ڈھنڈار پڑے ہوئے نہیں ہیں بلکہ زمین کی طرح ان میں بھی بکثرت ایسے ہیں جو اُن میں دنیائیں آباد ہیں۔

قدیم مفسرین میں سے صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے مفسر ہیں جنہوں نے اس دور میں اس حقیقت کو بیان کیا تھا جب آدمی اس کا تصور تک کرنے کے لئے تیار نہ تھا کہ کائنات میں اس زمین کے سوا کہیں اور بھی ذی عقل مخلوق بستی ہے:

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد ۵ سورۃ الطلاق آیت ۱۲۔ حاشیہ ۲۳ ۔ اور روح المعانی تفسیر سورۃ الطلاق آیت ۱۲)

== يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ۔ یتنزل مضارع واحد مذکر غائب تَنَزُّلٌ (تفعل) مصدر۔ نازل ہوتا ہے، اترتا ہے۔
اَلْاَمْرُ۔ حکم، معاملہ، کام۔ یہاں مراد احکام خداوندی ہیں۔

يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ. مطلب یہ ہے کہ انہی سات آسمانوں میں اور زمین میں خدائے عزوجل کا حکم اور اس کی قضا و قدر نافذ العمل رہتی ہے، ای یجری امر اللہ تعالیٰ و قضاءہٗ وَقَدَرُہٗ (روح المعانی)

= لِتَعْلَمُوْا ۔ لام تعلیل کا ہے تَعْلَمُوْا مضارع جمع مذکر حاضر، عِلْمٌ باب سمع مصدر نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہوگیا ہے۔ تاکہ تم جان لو۔

= اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَنَّ تحقیق، بے شک، یقیناً حرف مشبہ بالفعل ہے اللّٰهَ اسم اَنَّ قَدِيْرٌ خبر۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ متعلق خبر۔ یہ جملہ مجموعاً تَعْلَمُوْا کا مفعول ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

= وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور (یہ) کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اپنے احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے۔

اَحَاطَ ماضی واحد مذکر غائب احاطۃ (افعال) مصدر۔ اس نے گھیر لیا۔ اس نے قابو میں کر لیا۔ عِلْمًا بوجہ تمیز منصوب ہے۔

اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اللّٰهَ اسم اَنَّ قَدْ اَحَاطَ اس کی خبر بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا متعلق خبر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۶۶) سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّةٌ (۱۲)

۶۶ : ۱ ـــ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ یا حرفِ ندا۔ النَّبِیُّ مُنادیٰ : منادیٰ اگر معرف باللام ہو تو اَیُّهَا کو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان لاتے ہیں۔ جیسے یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ یٰٓاَیَّتُهَا الْمَرْاَةُ۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

== لِمَ : یہ مرکب ہے لام تعلیل اور مَا استفہامیہ سے مَا کے الف کو تخفیفاً ساقط کردیا گیا ہے۔ کیوں۔ کس لئے۔ کس وجہ سے۔

== تُحَرِّمُ۔ مضارع واحد مذکر حاضر۔ تَحْرِیْمٌ (تفعیل) مصدر۔ تو حرام کرتا ہے

ـــ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔ مَا موصولہ اَحَلَّ ماضی واحد مذکر غائب اِحْلَالٌ (افعال) مصدر۔ اس نے حلال کیا۔

ترجمہ:۔

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے آپ ان کو کیوں حرام کرتے ہیں؟

== تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ، تَبْتَغِیْ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تو تلاش کرتا ہے، تو ڈھونڈھتا ہے، تو چاہتا ہے۔

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ : اَزْوَاجِكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ مَرْضَاتَ مضاف کا۔

مَرْضَاةَ مصدر میمی و اسم مصدر۔ پسند کرنا۔ رضامند ہونا۔ پسندیدگی، خوشنودی رضامندی۔

• ترکیب آیت کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

۱۔ تُحَرِّمُ میں ضمیر فاعل سے حال ہے۔ یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اپنی بیویوں کی خوشنودی کی تلاش میں آپ اس چیز کو جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر رکھی ہے (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتے ہیں؟

۲۔ یہ جملہ مستانفہ ہے "آپ چاہتے ہیں اپنی بیویوں کی خوشنودی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

علامہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:۔

یا یہ جملہ مستانفہ ہے جس میں تحریم کا سبب بیان کیا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ: یعنی آپ سے یہ بات ہو گئی کہ اللہ نے جس چیز کو آپ کے لئے حلال کر دیا تھا آپ نے اس کو قسم کھا کر اپنے لئے حرام کر لیا۔ اللہ آپ کی اس بات کو معاف کرنے والا ہے۔

رَحِیْمٌ: یعنی اللہ نے آپ پر رحمت کی کہ خود ساختہ تحریم سے نکلنے کا راستہ اس نے آپ کو بتا دیا اور آپ سے مؤاخذہ نہیں کیا اور آپ کو ناجائز کام سے بچانے کے لئے اظہار ناگواری کر دیا۔" (تفسیر مظہری)

۳۔ یا یہ جملہ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ جملہ مفسرہ ہے اور یہ تُحَرِّمُ کی تفسیر ہے اور ازواج کی خوشنودی مقصودِ تحریم ہو۔

۴۔ یہ استفہام انکاری ہے اور اس سے قبل ہمزہ استفہامیہ محذوف ہے ای اَتَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ کیا آپ اپنی بیویوں کی رضامندی ڈھونڈتے ہیں؟ یعنی کیا اس حرام کرنے میں اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو؟ یعنی ایسا نہ کرو یہ ایک قسم کی ناپسندیدہ بات ہے (تفسیر حقانی)

فائدہ:۔ اکثر مفسرین کے مطابق علامہ آلوسی رح بھی تحریم کا مفہوم امتناع ہی بیان کرتے ہیں۔ والمراد بالتحریم الامتناع (روح المعانی) مطلب یہ کہ آپ ایک حلال چیز کو استعمال کرنے سے کیوں اجتناب کرتے ہیں۔

== وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ علامہ آلوسی رح لکھتے ہیں۔

فِیْهِ تَعْظِیْمُ شانہ صلی اللہ علیہ وسلم لان ترك الاولیٰ بالنسبۃ الی مقامہ السامی الکریم یعد کالذنب وان لم یکن فی نفسہ کذلک وان عتابہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الا لمزید الاعتناء بہ:

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں تعظیم شان ہے کہ آپ کے مقام عالی و مقام کریم کی نسبت سے

ترکِ اولیٰ کو بھی گناہ کی مانند لیا گیا اگرچہ فی نفسہٖ ایسا نہ تھا۔ اور آپ پر عتاب نہیں تھا۔ بجز اس کے کہ مزید اعتناء کی وجہ سے تھا۔

۲:۲۶ = قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کا کھول دینا بھی فرض کر دیا ہے۔ (ترجمہ حقانی)

قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی دیتا ہے اور فعل کو زمانہ حال کی طرف قریب کر دیتا ہے۔

فَرَضَ لَكُمْ تم پر فرض کر دیا ہے۔ فرض کرنا عموماً علیٰ کے صلہ کے ساتھ آتا ہے نہ کہ لام کے ساتھ اس کی تشریح علامہ پانی پتی رح یوں کرتے ہیں:۔

لام انتفاع کے لئے آتا ہے (اور علیٰ ضرر کے لئے) اور اس جگہ نفع کا مفہوم مقصود ہے کیونکہ کفارہ واجب کرنے سے یہ فائدہ ہو جاتا ہے کہ خود ساختہ تحریم حلت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور قسم شکنی کا گناہ دور ہو جاتا ہے۔ کفارہ وہی ہے جس کا ذکر سورۃ مائدہ میں کر دیا گیا ہے۔

سورۃ مائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ (۵: ۸۹)

(خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کے خلاف کرو گے) مواخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا۔ یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور اسے توڑ دو) اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو)

تَحِلَّةَ مصدر ہے حَلَّلَ کا۔ یہاں فَرَضَ لَكُمْ کے بطور مفعول مستعمل ہے لہٰذا منصوب ہے۔ تَحِلَّةَ کا وزن تفعلۃ ہے جو باب تفعیل کا دوسرا وزن ہے جیسے کَرَّمَ سے تَكْرِيْمٌ و تَكْرِمَةٌ اور كَمَّلَ سے تَكْمِيْلٌ و تَكْمِلَةٌ دونوں وزن آتے ہیں۔ یہ بھی حَلَّلَ تَحْلِيْلٌ کا دوسرا مصدر ہے۔ بمعنی گرہ کھولنا۔ کھول ڈالنا۔ حلال کرنا۔

جملہ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ ...... اَيْمَانِكُمْ کا مطلب ہوا کہ خدا تعالیٰ نے تم لوگوں کی قسموں کی گرہ کشائی کا کفارہ بیان کر دیا ہے جس کو ادا کر کے گرہ کشائی فرض کر دی گئی ہے۔

پس قسم کھا کر جو گرہ تم نے ڈال لی تھی اس کے کھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ کفارہ ادا کرو اور پابندی سے آزادی حاصل کرو۔

= اَیْمَانِکُمْ: مضاف مضاف الیہ مل کر تَحِلَّۃَ (مضاف) کا مضاف الیہ، اپنی قسموں کی گرہ کشائی

= وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ اللہ تمہارا رفیق و کارساز ہے۔

وَلِیَ یَلِیْ وَلْیٌ (باب حَسِبَ یَحْسِبُ) سے اسم فاعل کا صیغہ وَالٍ، وَلِیٌّ ہے۔

اَلْوَلْیُ وَالْوِلَاءُ وَالتَّوَالِیْ کے اصل معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا اس طرح یکے بعد دیگرے آنا کہ ان کے درمیان کوئی ایسی چیز نہ آئے جو کہ ان میں سے نہ ہو۔ پھر استعارہ کے طور پر قرب کے معنی میں استعمال ہونے لگا ہے خواہ وہ قرب بلحاظ مکان یا نسب یا بلحاظ دین۔ دوستی یا نصرت کے ہو یا بلحاظ اعتقاد کے۔

اَلْوَلِیُّ وَالْمَوْلٰی دونوں کبھی اسم فاعل یعنی مَوَالٍ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور کبھی اسم مفعول یعنی مَوَالِیْ کے معنی میں آتے ہیں۔ وَلِیٌّ (جمع اولیاء) کے معنی محبت کرنے والا دوست، مددگار، کارساز، حلیف، تابع، کام کا منتظم وغیرہ ہیں۔ اسم فاعل کے معنی کے استعمال کی صورت میں کہیں گے اَللّٰہُ وَلِیُّکَ اللہ تیرا حافظ و نگران ہے اور اسم مفعول کی صورت میں کہیں گے اَلْمُؤْمِنُ وَلِیُّ اللّٰہِ مومن اللہ کا فرمانبردار ہے۔ یا جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ (۳:۶۸) اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے۔ اور اسم مفعول کی صورت میں فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ (۶۶:۴) اور اگر پیغمبر (کی ایذاء) پر باہم اعانت کرو گے تو خدا ان کا حامی اور دوست دار ہے

= وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ: اور وہ دانا اور حکیم ہے۔

اَلْعَلِیْمُ: عِلْمٌ سے بروزن فَعِیْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اسماء الٰہی میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال اکثر اللہ تعالیٰ کی صفت ہی میں ہوا ہے۔

اَلْحَکِیْمُ: حکمت والا۔ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے حکمۃ مصدر۔

صاحب تفسیر حقانی تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہارا رفیق و کارساز ہے وہ جانتا ہے کہ اس میں تمہیں دقت اور تنگی پیش آئے گی اور ہمیشہ کے لئے ایک مباح چیز امت میں حرام سمجھی جائے گی۔ اور یہ اصول شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ حکیم و علیم ہے کسی چیز کو ممنوع اور حرام قرار دینا اس کے عواقب امور پر نظر کر کے اسی کا کام ہے پھر جس کو وہ حرام نہ بنائے تم بھی حرام نہ بناؤ۔

۳:٦٦ = وَاِذْ واؤ عاطفہ ہے اِذْ فعل اُذْکُرْ (محذوف) سے موضع نصب میں ہے۔ اور یاد کرجب .....

= اَسَرَّ اِلٰی۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِسْرَارٌ (افعال) مصدر۔ اس نے چھپا کر کہا۔ اس نے آہستہ بات کی۔ اس نے رازدارانہ بات کی۔

= اَزْوَاجِہٖ مضاف مضاف الیہ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع النّبِیُّ ہے اپنی بیویوں (میں سے) ایک سے۔

= حَدِیْثًا۔ بات، احادیث جمع۔

= فَلَمَّا شرط۔

= نَبَّاَتْ بِہٖ۔ نَبَّاَتْ ماضی واحد مؤنث غائب، تَنْبِئَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ اس عورت نے خبر دیدی۔ بات بتادی۔ اطلاع دی۔ بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مؤنث غائب حَدِیْثًا کے لئے ہے۔

یعنی جب اس بیوی نے وہ بات جو اس سے رازدارانہ کہی گئی تھی آگے بیان کردی یعنی کسی دوسری کو بات بتادی۔

= وَاَظْھَرَہُ اللہُ عَلَیْہِ واؤ عاطفہ اَظْھَرَ ماضی واحد مذکر غائب اظہار (افعال) مصدر بمعنی ظاہر کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع یا تو حَدِیْث ہے (یعنی وہ بات جو کہ رازدارانہ بتائی گئی تھی) یا اس راز دارانہ بات کو آگے کسی کو بتادینے کا فعل ہے۔ عَلَیْہِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع النبیّ ہے۔ اور اللہ نے اس کو نبی پر ظاہر کردیا۔

= عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۔جملہ جواب شرط ہے۔ عَرَّفَ ماضی واحد مذکر غائب۔ضمیر فاعل کا مرجع النبیّ ہے تعریف (تفعیل) مصدر۔ اس نے جتلایا۔ آپ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے (اس بیوی کو) کچھ بتلادیا۔ یعنی اس میں سے جو اللہ نے آپ پر ظاہر کیا۔ کچھ اس بیوی کو جتلادیا۔ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ اور (اس میں سے) کچھ سے اعراض کیا یعنی کچھ نہ بتایا۔

= فَلَمَّا: شرط۔ پس جب ....

= نَبَّاَھَا۔ نَبَّاَ ماضی واحد مذکر غائب تنبئۃ (تفعیل) مصدر ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب جس کا مرجع وہ بیوی جس نے راز دارانہ بات آگے بتادی تھی اور جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ظاہر کردہ بات میں سے کچھ جتلائی تھی۔ بِہٖ ضمیر واحد مذکر

رازدارانہ بات کے لئے ہے۔

= قَالَتْ جوابِ شرط: تو اس (بیوی) نے کہا۔

= مَنْ اَنْبَاَكَ ۔ مَنْ استفہامیہ۔ اَنْبَاَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِنْبَاءٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی خبر دینا۔ تبلانا۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر جس کا مرجع بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ هٰذَا یہ بات۔ آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی ہے۔

= قَالَ ۔ ای قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

= نَبَّاَنِیَ ۔ اس نے مجھے بتایا۔ اس نے مجھے آگاہ کیا۔ نَبَّاَ ماضی واحد مذکر غائب تَنْبِئَةٌ (تفعیل) مصدر۔ نْ وقایہ یْ ضمیر واحد متکلم۔

= اَلْعَلِیْمُ: عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خوب جاننے والا۔ بڑے علم والا۔

= اَلْخَبِیْرُ خَبَرٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ۔ خبردار۔ دانا۔

۶۶:۴ = اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ جملہ شرط ہے۔ جس کا جواب محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے۔ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فهو الواجب۔ اگر تم دونوں بیبیاں اللہ کے حضور توبہ کرلو تو یہ تمہارے لئے واجب ہے۔

= فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۔ فَ تعلیلیہ ہے۔ دل کی کجی موجب ہے گناہ کی اور گناہ کے بعد توبہ واجب ہے۔ قَدْ ماضی پر داخل ہوکر تحقیق کے معنی دیتا ہے اور فعل کو حال کے قریب تر لے آتا ہے۔

= صَغَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب صَغْوٌ صَغْیٌ (باب نصر، وفتح) جھک جانا جھک پڑنا۔ مائل ہوجانا۔ کیونکہ تمہارے دل (سیدھی راہ سے) ہٹ ہی گئے ہیں۔

صاحب تفہیم القرآن تحریر فرماتے ہیں:۔

اصل الفاظ ہیں فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا صَغْوٌ عربی زبان میں مڑجانے اور ٹیڑھا ہوجانے کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح نے اس جملہ کا ترجمہ کیا ہے: "ہر آئینہ کج شدہ است دلِ شما"، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رح کا ترجمہ ہے "کج ہوگئے ہیں دل تمہارے"۔

حضرات عبد اللہ بن مسعودؓ، عبد اللہ بن عباس رضؓ، سفیان ثوری رح اور ضحاک نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے زاغت قلوبکما تمہارے دل راہ راست سے ہٹ گئے ہیں۔

امام رازی رح اس کی تشریح میں کہتے ہیں۔ عدلت و مالت عن الحق و ھو حق

الرسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم حق سے ہٹ گئے ہیں اور حق سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔

اور علامہ آلوسی رح کی تشریح یہ ہے:۔

مالت عن الواجب من موافقتہ صلی اللہ علیہ وسلم بحب ما یحبہ و کراھۃ ما یکرھہ الیٰ مخالفتہ یعنی تم پر واجب تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ پسند کریں اسے پسند کرنے میں اور جو کچھ ناپسند کریں اُسے ناپسند کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کریں۔ مگر تمہارے دل اس معاملہ میں آپ کی موافقت سے ہٹ کر آپ کی مخالفت کی طرف مڑ گئے ہیں " (تفہیم القرآن جلد ششم)

= وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ۔ جملہ شرطیہ۔ تَظَاهَرَا۔ مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، اصل میں تتظاهران تھا۔ ایک تاء حذف ہو گئی اور نون اعرابی اِنْ شرطیہ کے آنے سے ساقط ہو گیا۔

اگر تم دونوں (بیبیاں) آپ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی۔ آپ کے خلاف ایکا کرو گی۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو گی۔ تَظَاهُرٌ (تفاعل) مصدر۔

= فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ۔ جملہ جواب شرط۔ (تو خوب جان لو) کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار اور ساز گار ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو ۲:۶۶ متذکرۃ الصدر)

مَوْلٰی کا معنی یہاں ناصر ہے اور تمام کے لئے یہی معنی درست ہے۔

لامانع من ان یکون المولیٰ فی الجمیع بمعنی الناصر (روح المعانی)

یعنی اللہ تعالیٰ بھی حضور کا مددگار ہے جبریل اور صالح المؤمنین بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ہیں۔

صالح بظاہر واحد ہے لیکن اس سے مراد جنس ہے جس کا قلیل اور کثیر سب پر اطلاق ہوتا ہے۔

بعض کا یہ قول ہے کہ اصل میں صالحون جمع تھا۔ اضافت کی وجہ سے نؔ گر گیا۔ صالحُ المؤمنین ہو گیا۔ لیکن یہاں واؤ کا تلفظ بھی نہیں کیا جاتا اس لئے کاتبان قرآن نے واؤ کی کتابت بھی ترک کر دی اور صالح المؤمنین لکھنے پر اکتفا کیا۔ اس قسم کے شواہد قرآن کریم میں بکثرت موجود ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۱ میں وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ مکتوب ہے اصل میں وَيَدْعُوْ ہے لیکن چونکہ واؤ کا تلفظ نہیں ہے اس لئے کتابت بھی ترک کر دی گئی

صالح ۔ نیک ، اچھا ، بھلا ۔ صَلَاحٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ صَالِحُ المؤمنین اضافتِ عہدی ہے مراد اس سے انبیاء علیہم السلام ہیں ۔
ذھب غیر واحد الیٰ ان الاضافۃ للعھد فقیل: المراد بہ الانبیاء علیہم السلام ۔(روح المعانی)۔
لیکن بعض کے نزدیک اس سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ہیں ، بعض کے نزدیک حضرت ابوبکر اور بعض کے نزدیک حضرت عمر اور بعض کے نزدیک اس سے مراد جملہ خلفاء اربعہ ہیں ۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
اور بعض نے کہا ہے کہ صالح المؤمنین سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین اور اعوان اور آپ کے گرداگرد جمع ہونے والے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اور ساتھی ہیں ۔
بعض نے اس سے مراد مخلص مومن لئے ہیں جو منافق نہیں ہیں :۔ واللہ اعلم :۔
ظَهِيرٌ : پشتیبان ۔ یاور ، مددگار ۔ مظاھرۃ (مفاعلۃ) مصدر سے بروزن فعیلٌ بمعنی فَاعِلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔
سید مرتضیٰ زبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں :۔
ظَهِيرٌ بروزن اَمِيرٌ بمعنی معین ومددگار ہے واحد اور جمع دونوں میں اس کا استعمال یکساں ہے اور ظہیر کی جمع اس لئے نہیں بنائی کہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دونوں میں مذکر ومؤنث اور جمع کا استعمال یکساں طور پر ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :۔
اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲۶: ۱۶) بلاشبہ ہم دونوں رب العالمین کے فرستادہ ہیں ۔
اور وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ (۶۶: ۴)
اگر فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ پر وقف کیا جائے تو اگلے جملہ میں جِبْرِيْلُ مبتدا ۔ اور وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ دونوں معطوف جن کا عطف جبریل پر ہوگا ۔ اور ظہیر سب کی خبر ۔ اور بَعْدَ ذٰلِكَ متعلق خبر۔
۶۶: ۵ــــ عَسٰى ۔ افعال مقاربہ میں سے ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے ۔ اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے ۔ عَسٰى امید کے واسطے آتا ہے اور خبر کے قرب کے لئے وضع کیا گیا ہے اس کی خبر کے ساتھ اکثر اَنْ آتا ہے یہ فعل غیر منصرف ہے اور ماضی کے سوا اس سے کوئی صیغہ نہیں آتا ۔

اس کے معنی پسندیدہ بات میں امید کے اور ناپسندیدہ بات میں اندیشہ اور کھٹکے کے ہیں مثلاً قرآن مجید میں ہے :۔

وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (۲: ۲۱٦) اور توقع ہے کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور اندیشہ ہے کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ بُری ہو تمہارے حق میں۔

(نیز ملاحظہ ہو ۴۷: ۲۲)

عَسٰى رَبُّهٗ ۔ عَسٰى فعل مقاربہ، رَبُّهٗ اس کا فاعل (اس کا اسم) اَنْ يُّبْدِلَهٗ ..... جملہ اس کی خبر ہے۔

= اِنْ طَلَّقَكُنَّ جملہ شرطیہ۔ عَسٰى رَبُّهٗ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا ...... الخ جواب شرط۔ اَزْوَاجًا مفعول يُبْدِلَ کا بدیں وجہ منصوب ہے۔

خَيْرًا و مُسْلِمٰتٍ ...... ایکارًا صفات ہیں اَزْوَاجًا کی اور بوجہ صفت ہونے اپنے موصوف کی اَزْوَاجًا کی مطابقت میں منصوب ہیں۔

رَبُّهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے۔ اِنْ شرطیہ طَلَّقَكُنَّ ۔ طَلَّقَ ماضی واحد مذکر غائب تطلیق (تفعیل) مصدر بمعنی طلاق دینا كُنَّ ضمیر مفعول جمع مؤنث حاضر۔ اس نے تم کو طلاق دی۔ وہ تمہیں طلاق دیدے۔ اَنْ مصدریہ۔ يُبْدِلَهٗ ۔ يُبْدِلَ مضارع واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اِبْدَالٌ (افعال) مصدر۔ وہ اس کو (تمہارے) بدلہ میں دیگا۔

= اَزْوَاجًا (منصوب بوجہ مفعول) بیبیاں زَوْجٌ کی جمع۔ اصل میں ازواج جوڑے کو کہتے ہیں۔ حیوانات کے جوڑے میں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک کو زَوْج کہتے ہیں۔

= خَيْرًا ۔ ازواجًا کی صفت ہے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ مِنْكُنَّ جار مجرور۔ تم میں سے بہتر۔ مُسْلِمٰتٍ مُسْلِمَةٌ کی جمع اِسْلَامٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، فرمانبردار۔

مُؤْمِنٰتٍ مُؤْمِنَةٌ کی جمع اِيْمَانٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث ایمان والیاں۔ ایماندار

قٰنِتٰتٍ قَانِتَةٌ واحد۔ قُنُوْتٌ (باب نصر) مصدر سے ق ن ت مادہ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث، خشوع اور خضوع کرنے والیاں۔ قُنُوْتٌ کے معنی ہیں عاجزی اور خشوع کے ساتھ فرمانبرداری میں لگے رہنا۔ تٰئِبٰتٍ ۔ تَوْبَةٌ (باب نصر) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث، توبہ کرنے والیاں۔

عٰبِدٰتٍ، عِبَادَۃٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث، پوجنے والیاں، عبادت کرنے والیاں
سٰئِحٰتٍ ۔ سیاح مادّہ (س ی ح) (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل جمع مونث۔ لسائحو کے اصل معنی سیاحت کرنے والے ہیں۔

مفسرین کے اس کی مراد کی تعیین میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) بعض کے نزدیک اس سے مراد روزہ دار ہیں۔
(۲) بعض کے نزدیک اس سے مراد طلبا، علوم دینیہ ہیں۔
(۳) بعض نے اس سے مراد زاہد اور پارسائے ہیں۔ جو دنیا کی زندگی مسافرانہ طریقہ سے گذارتے ہیں اور آخرت کی زندگی کو اصل سمجھتے ہیں اور کن فی الدنیا کانک غریب اوعابر سبیل پر عامل ہیں لیکن اکثریت نے اس سے مراد روزہ رکھنے والے ہی لیا ہے اسی طرح آیت ہذا میں روزہ رکھنے والیاں ہی مراد لیا ہے جیساکہ (۹: ۱۱۲) میں السائحون کا ترجمہ روزہ رکھنے والے ہی کیا ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو المفردات، قاموس القرآن از قاضی زین العابدین۔

= ثَيِّبٰتٍ ۔ ثوبٌ (باب نصر) کے اصل معنی ہیں کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آنا۔ ثَيِّبة بیوہ یا مطلقہ عورت کو کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ بھی خاوند سے جُدا ہو کر گویا اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آتی ہے۔

= اَبْكَارًا ۔ بِكْرٌ کی جمع ہے بِكْرٌ کنواری لڑکی کو کہتے ہیں۔ کنواریاں۔

الفائدہ ۔ آیات ۱۔ ۵ میں امہات المؤمنین کی ازدواجی زندگی کے تین واقعات بیان ہوئے ہیں۔

پہلا واقعہ آیات ۱۔ ۲ میں مذکور ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بیویوں کی خوشنودی کی خاطر کسی ایسی چیز کو اپنے لئے ممنوع قرار دے دیا جو شرعاً حلال تھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا کرنا پیغمبر دین کے لئے زیبا نہیں لہٰذا حکم فرمایا کہ کفارہ ادا کرکے قسم توڑ دی جائے

دوسرے واقعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ محترمہ سے کوئی رازکی بات کہی تھی اور تنبیہ فرمائی کہ آگے کسی کو نہ بتانا۔ لیکن انہوں نے ازواج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی سے یہ راز افشاء کر دیا اس کی بابت اللہ نے آپ کو مطلع فرما دیا آپ نے اس زوجہ محترمہ سے جس سے رازدارانہ بات کہی تھی اس امر کی شکایت کی انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کیسے علم ہوا آپ نے فرمایا کہ خداوند علیم وخبیر نے مطلع فرمایا ہے،

دونوں بیویوں کی سرزنش فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ تم دونوں خدا سے اپنے کئے پر توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم نے ایسا نہ کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایکا کر لیا تو تم ان کا کچھ نہ بگاڑ

سکو گی۔ان کی مدد کے لئے خداوند تعالیٰ، جبریل، صالح المومنین، اور ملائکہ کی نصرت ہر وقت موجود ہے (آیات ۳، ۴)

تیسرے واقعہ کا اشارہ آیت نمبر ۵ میں ہے اس کے پسِ منظر میں کئی عوامل ہیں منجملہ ان کے چند یہ ہیں:۔

۱۔ پہلا واقعہ جو اوپر مذکور ہوا۔

۲۔ دوسرا واقعہ جو ابھی اوپر آیا ہے۔

۳۔ بیبیوں کی طرف سے وسعت نفقہ کی درخواست۔

۴۔ حضرت زینب کی طرف سے تین بار ہدیہ کا واپس کرنا۔اور ہر مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ میں اضافہ کرنا۔

۵۔ ازواج مطہرات کا قدرتی طور پر نسوانی فطرت کے زیر اثر ایک دوسری سے رشک و رقابت

۶۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت کہ جب آپ نے حالات کے تحت اپنی ازواج مطہرات سے کنارہ کشی کی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ننگی چٹائی پر استراحت فرما ہیں جس کی وجہ سے پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں

جب ان حالات مذکورہ بالا کے پیشِ نظر آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ کے لئے کنارہ کشی کی تو ان کی تادیب میں آیت ۵ نازل ہوئی۔ ۲۹ دن گذر جانے پر حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر کہا۔آپ کی قسم پوری ہو گئی ہے اور مہینہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس دوران امہات المومنین نے آیت شریفہ میں مندرجہ تنبیہات کے پیش نظر اپنے کئے پر ندامت کا اظہار کیا اور پھر کبھی ایسی بات کا صدور نہ ہوا۔(نیز ملاحظہ ہو سورت الاحزاب آیت نمبر ۳۳، ۲۸، ۳۴)

۶۶: ۶ = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ یا حرف نداء ہے الذین آمنوا موصول وصلہ مل کر منادیٰ اے ایمان والو۔اے مومنو! (نیز ملاحظہ ہو ۶۶: ۱۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ)

= قُوْٓا۔ فعل امر معروف جمع مذکر حاضر۔ لفیف مفروق وقایۃ مصدر (باب ضرب) قِ امر معروف واحد مذکر حاضر۔ یہ تَقِيْ مضارع معروف سے بنایا گیا ہے۔ علامت مضارع کو شروع سے اور ی حرف علت کو آخر سے گرا دیا گیا ہے قِ رہ گیا۔

گردان فعل امر حاضر یوں ہو گی۔

قِ۔ قِيَا۔قُوْا۔قِيْ، قِيَا، قِيْنَ۔اسم فاعل واقٍ۔ وِقَايَةٌ وقاءٌ کے معنی ہیں کسی چیز کو مضر اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچانا۔ و،ق،ی مادہ تقویٰ بھی اسی مادہ سے مشتق ہے

قُوْا۔ تم بچاؤ۔

= اَنْفُسَکُمْ (اپنی جانوں کو) مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ اور اَھْلِیْکُمْ (اپنی اہل و عیال کو) مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر دونوں قُوْا فعل امر کے مفعول اوّل۔ نَارًا مفعول ثانی۔ (اپنی جانوں کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

= وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ: نَارًا کی صفت۔

وَقُوْدُھَا مضاف مضاف الیہ، وَقُوْدُ ایندھن جس سے آگ جلائی جائے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَارًا ہے۔ (جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں)

= عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ۔ یہ بھی صفت ہے نَارًا کی۔ (اس پر بے رحم اور زبردست فرشتے مقرر ہیں۔

علیھا ملٰئکۃ۔ ای انھم مو کلون علیھا۔ ان کو نار جہنم پر پہرہ دار مقرر کیا گیا ہے

غِلَاظٌ: غلیظ کی جمع، سخت دل۔ بے رحم۔ شداد، شدید کی جمع، سخت، زبردست مضبوط۔ یہ فرشتوں کی صفت ہے۔

دوزخ کے فرشتوں کو زبانیۃ کہا جاتا ہے چنانچہ اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ۔ (٩٦: ١٨) ہم بھی اپنے مؤکلان دوزخ کو بلائیں گے۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ۔ مَلٰٓئِکَۃٌ کی صفت ہے۔ لَا یَعْصُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ عِصْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ نافرمانی نہیں کرتے۔ اَللّٰہَ اسم مفعول فعل لَا یَعْصُوْنَ کا۔ لہٰذا منصوب ہے مَا موصولہ عائد محذوف ای لا یعصون اللّٰہ الذی امرھم بہ۔ یعنی اللہ جس کا انہیں حکم دیتا ہے وہ اس کے بجالانے میں نہ نہیں کرتے

= وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ: یہ جملہ ملائکہ کی صفت ثانی ہے۔ واو عاطفہ ہے مَا موصولہ یُؤْمَرُوْنَ اس کا صلہ۔ موصول و صلہ مل کر یَفْعَلُوْنَ کا مفعول۔ مضارع مجہول جمع مذکر غائب اَمْرٌ (باب نصر) مصدر۔ اور وہ وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

٦٦: ٧ = لَا تَعْتَذِرُوْا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اِعْتِذَارٌ (افتعال) مصدر۔ تم بہانے مت بناؤ۔ تم عذر مت کرو۔ تم معذرت مت کرو۔ عذر کے معنی ہیں انسان کا کسی ایسی بات کو تلاش کرنا جو اس کے گناہوں کو مٹادے۔

= اَلْیَوْمَ: اسم ظرف زمان۔ آج کے دن، یعنی قیامت کے دن۔ یہ کفار سے اس وقت کہا جائے گا جب ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ یقال لھم ھذا عند دخولھم النار۔

= تُجْزَوْنَ : مضارع مجہول جمع مذکر حاضر جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے تم جزا دیئے جاؤ گے۔
= مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ، مَا موصولہ کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ ماضی استمراری۔ جو تم کیا کرتے تھے (دنیا میں)
۸:۶۶ = تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ ۔ تُوْبُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر تَوْبَۃٌ (باب نصر) مصدر، اللہ کے سامنے توبہ کرو۔
= تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ۔ تَوْبَۃً مفعول مطلق موصوف نَصُوْحًا (خالص) اس کی صفت،
مفسرین نے نَصُوْحًا کے مختلف معانی لکھے ہیں :۔
۱:۔ نَصُوْحٌ نِصَاحَۃٌ سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں سینا۔ (کپڑے کے ٹکڑوں کو جوڑ دینا) گناہوں کی وجہ سے دین اور تقویٰ میں شگاف پڑ جاتا ہے (یہ اس شگاف کو جوڑ دیتی ہے)
۲:۔ نصوح مبالغہ کا صیغہ ہے نصح (باب فتح) سے مشتق ہے۔ نُصْحٌ کا معنی ہے قول و عمل سے اپنے ساتھی کی خیر خواہی۔ حقیقت میں ناصح تائب کی صفت ہوتی ہے۔ توبہ کے ساتھ نصوح کا صیغہ کہنا مجازًا بطور مبالغہ ہے۔ یا
۳:۔ نُصْحٌ کا معنی خُلُوْصٌ ہے عَسَلٌ نَاصِحٌ ۔ خالص شہد۔ خالص توبہ۔ یعنی ریا اور دکھاوے سے اور طلب شہرت سے خالص توبہ۔
۴:۔ بغوی نے لکھا ہے کہ عمرو نے کہا کہ توبۂ نصوح یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کرلے۔ پھر گناہ کی طرف دوبارہ نہ لوٹے۔
۵:۔ حسن نے کہا کہ توبۂ نصوح یہ ہے کہ آدمی پچھلے گناہوں پر پشیمان ہو اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلے۔
۶:۔ کلبی نے کہا کہ زبان سے استغفار کرنا۔ دل سے پشیمان ہونا۔ اور اعضاء کو گناہ سے روک دینا توبۂ نصوح ہے۔ وغیرہ۔
= عَسٰی رَبُّکُمْ امید ہے کہ تمہارا پروردگار (نیز ملاحظہ ہو ۵:۶۶)
= اَنْ مصدریہ۔ یُکَفِّرَ ۔ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب۔ تکفیرٌ (تفعیل) مصدر، وہ دور کردے۔ وہ ساقط کردے۔ سَیِّاٰتِکُمْ مضاف مضاف الیہ، تمہاری برائیاں۔ سیئات۔ جمع ہے سیئۃ کی۔ برائی۔
وَیُدْخِلَکُمْ : واؤ عاطفہ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے (مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ)

اِدْخَالٌ (افعال) مصدر۔ اور وہ تم کو داخل کردے۔

= یَوْمَ یا تو یُدْخِلَکُمْ کا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے یا فعل اُذْکُرْ محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

= لَا یُخْزِیْ۔ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِخْزَاءٌ (افعال) مصدر، وہ ذلیل نہیں کرے گا وہ رسوا نہیں کرے گا۔ وہ خوار نہیں کرے گا۔

اَلنَّبِیَّ مفعول فعل لا یخزی کا۔ ال عہد کا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ۔ اس جملہ کا عطف النبی پر ہے (جس روز اللہ نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا۔

= نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ہر دو جملہ موضع حال میں ہیں۔

ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا اور وہ کہہ رہے ہوں گے، اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہم سے درگذر فرما۔ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اس آیت کی تشریح میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔

ذیل میں صاحب تفہیم القرآن کی تشریح نقل کی جاتی ہے۔

" اس آیت کو سورۃ الحدید کی آیات ۱۲-۱۳- کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل ایمان کے آگے آگے نور کے دوڑنے کی یہ کیفیت اس وقت پیش آئے گی جب وہ میدان حشر سے جنت کی طرف جا رہے ہوں گے وہاں ہر طرف گھپ اندھیرا ہو گا جس میں وہ سب لوگ ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے جن کے حق میں دوزخ کا فیصلہ ہو گا۔ اور روشنی صرف اہل ایمان کے ساتھ ہو گی جس کے سہارے وہ اپنا راستہ طے کر رہے ہوں گے اس نازک موقع پر تاریکیوں میں بھٹکنے والے لوگوں کی آہ و فغاں سن سن کر اہل ایمان پر خشیت طاری ہو رہی ہو گی اور اپنے قصوروں اور اپنی کوتاہیوں کا احساس کر کے انہیں اندیشہ لاحق ہو گا کہ کہیں ہمارا نور بھی نہ چھن جائے اور ہم ان بدبختوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے نہ رہ جائیں اس لئے وہ دعا کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے قصور معاف فرما دے اور ہمارے نور کو جنت کے پہنچنے تک ہمارے لئے باقی رکھ۔

ابن جریر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ:۔ کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ان کا نور اس وقت تک باقی رکھا جائے

اور اُسے بجھنے نہ دیا جائے۔ جب تک وہ پل صراط سے بخیریت نہ گذر جائیں۔

حضرت حسن بصری رح اور حضرت مجاہدؒ اور ضحاک رح کی تفسیر بھی قریب قریب یہی ہے۔ ابن کثیر رح نے ان کا قول یہ نقل کیا ہے کہ:۔

"اہل ایمان جب دیکھیں گے کہ منافقین نور سے محروم رہ گئے ہیں تو وہ اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے تکمیلِ نور کی دعا کریں گے"

اَتْمِمْ۔ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اِتْمَامٌ (افعال) مصدر۔ تو پورا کر دے۔

٦٦: ٩ = جَاهِدِ الْكُفَّارَ۔ جَاهِدْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، مُجَاهَدَةٌ (مفاعلة) مصدر تو جہاد کر، تو لڑائی کر، مجاهدة کے معنی دشمن کی مدافعت میں مقدور بھر کوشش و طاقت صرف کرنا۔

جہاد کی تین قسمیں ہیں:۔

١:۔ ظاہری دشمن سے جہاد۔

٢:۔ شیطان سے جہاد۔

٣:۔ اپنے نفس سے جہاد۔

یہاں جہاد نمبرا، مراد ہے۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ (٦١: ١١) اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو، یہاں تینوں قسموں کا جہاد مُراد ہے۔

الْكُفَّارَ مفعول بہٖ وَالْمُنٰفِقِیْنَ مفعول ثانی۔ (جہاد کرو کفار اور منافقین سے)

= وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ: واؤ عاطفہ اُغْلُظْ: امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ غِلْظَةٌ (باب نصر) مصدر بمعنی سختی کرنا۔ کسی کے خلاف تندخو ہونا، عَلَیْهِمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع الکفار و المنفقین ہیں۔

مَاْوٰىهُمْ: مضاف مضاف الیہ مَاْوٰى اسم ظرف و مصدر۔ قیام کرنا۔ رہنا۔ سکونت پذیر ہونا۔ مقام، سکونت، ٹھکانا، اَوٰى یَاْوِیْ۔ ماضی و مضارع (باب ضرب) اُوِیٌّ بھی مصدر ہے اگر صلہ میں اِلٰی ہو تو پناہ پکڑنے اور فروکش کا معنی ہوگا۔ لیکن اگر اس کے بعد لام آئے تو مہربانی اور رحم کرنے کے معنی ہوں گے۔ باب افعال سے اٰوٰى یُؤْوِیْ اِیْوَاءٌ متعدی ہے بمعنی کسی کو جگہ دینا۔

مَاْوٰىهُمْ ان کا ٹھکانا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع الکفار و المنٰفقین ہے۔

بِئْسَ الْمَصِيْرُ: بِئْسَ فعل ذم ہے اس کی گردان نہیں آتی۔ اصل میں بَئِسَ تھا۔ بروزن سَمِعَ عین کلمہ کے اتباع میں اس کے فا کلمہ کو کسرہ دیا گیا پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر لیا گیا بِئْسَ ہو گیا۔

اَلْمَصِيْرُ اسم ظرف لوٹنے کی جگہ، صَارَ يَصِيْرُ سے نیز صار یصیر کا مصدر بھی (مصدر میمی) بمعنی لوٹنا۔ بِئْسَ الْمَصِيْرُ بری جگہ ہے لوٹنے کی۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ۔ ضَرَبَ فعل اَللّٰهُ فاعل۔ مَثَلًا مفعول اول۔ اِمْرَاَتَ نُوْحٍ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اِمْرَاَتَ لُوْطٍ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، ہر دو مفعول اول فعل ضرب کے، مفعول اول کو مؤخر اس لئے کیا گیا کہ وہ اور اس کی تفسیر متصل رہیں اور ان کے معنی کی وضاحت بھی ساتھ ہی رہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِمْرَاَتَ نُوْحٍ وَامْرَاَتَ لُوْطٍ بدل ہے مَثَلًا سے۔

ضَرَبَ کا معنی ایک چیز کو دوسری پر مارنا ہے۔ مختلف اعتبارات سے یہ لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) فَضَرْبَ الرِّقَابِ (۴۷:۴) ان کی گردنیں اڑا دو۔

(۲) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ (۴:۱۰۱) اور جب تم سفر کو جاؤ۔ اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور (آخر کار) ذلت ان سے چپٹا دی گئی۔ وغیرہ ذٰلک۔

ضَرْبُ الْمَثَلِ کا محاورہ ضَرْبُ الدَّرَاهِمِ (دراہم کو ڈھالنا) سے ماخوذ ہے اور اس کے معنی ہیں کسی بات کو اس طرح بیان کرنے کے کہ اس سے دوسری بات کی وضاحت ہو

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ متعلق مَثَلًا۔

آیت کا ترجمہ ہو گا:۔

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ جملہ مستانفہ ہے اور ضرب المثل (نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال) کی تفسیر ہے۔

عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ موصوف وصفت (وہ دونوں عورتیں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے ماتحت تھیں یعنی ان کی بیویاں تھیں)

فَخَانَتٰهُمَا، خَانَتَا ماضی تثنیہ مؤنث غائب خِیَانَۃٌ (باب نصر) مصدر۔ ان دو عورتوں نے خیانت کی۔ **ھُمَا** ضمیر مفعول تثنیہ مذکر غائب ان دو مردوں کی، یعنی ان ہر دو عورتوں نے اپنے خاوندوں سے بے وفائی کی، دغا کی۔

فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْھُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ فَ تعقیب کا۔ لَمْ یُغْنِیَا مضارع نفی جحد بلم صیغہ تثنیہ مذکر غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ دونوں (مرد) کام نہ آسکے۔ وہ دونوں (مرد) دفع نہ کرسکے۔ عَنْھُمَا میں ھُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب کے لئے ہے (یعنی وہ دونوں عورتیں)

مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ (کے عذاب) سے۔ اللہ کے مقابلہ میں۔

شَیْئًا کچھ بھی۔

تو وہ اللہ کے مقابلہ میں ان دونوں عورتوں کے کچھ کام نہ آسکے، (یعنی ان کو عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے)

وَقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ۔ ای وقیل لھما ادخلا۔ اور ان دونوں عورتوں کو کہا گیا (دونوں کو حکم دیا گیا) تم دونوں عورتیں داخل ہوجاؤ جہنم میں۔

الدّٰخِلِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ داخل ہونے والوں کے ساتھ۔

۶۶: ۱۱ = وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ۔ اس کی ترکیب بھی آیت نمبر ۱۰۔ مذکورہ بالا کی طرح ہے۔

اِمْرَاَتَ فِرْعَوْنَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ فرعون غیر منصرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

اِذْ قَالَتْ: ظرف لمحذوف ای وضرب اللّٰہ مثلا للذین اٰمنوا حال امرأت فرعون اذ قالت :۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں (کی تسلی) کے لئے مثال کے طور پر فرعون کی بی بی کا حال بیان فرمایا ہے کہ جب اس نے کہا۔

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب آگئے **تو اس سے متاثر** ہوکر حضرت آسیہ (فرعون کی بیوی) ایمان لے آئیں۔ فرعون کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے اسے طرح طرح کے عذاب دینے شروع کردیئے۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت آسیہ رضی کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ جب ان کو اس کا علم ہوا تو اپنی مناجات میں اپنے رب سے دعا کی۔

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ۔۔۔۔۔۔۔۔ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

(تفسیر مظہری و تفسیر الیسر التفاسیر)

رَبِّ ۔ ای یَا رَبِّیْ: اے میرے پروردگار۔

اِبْنِ۔ فعل امر، واحد مذکر حاضر، بِنَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ تو بنا، تو تعمیر کر دے

عِنْدَكَ: اپنے پاس۔ قریبا من رحمتك۔ اپنی رحمت کے قریب۔ اللہ کی ذات مکان سے پاک ہے۔

نَجِّنِیْ۔ نَجِّ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تَنْجِیَۃٌ (تفعیل) مصدر ن ج و مادہ۔ نِیْ ضمیر مفعول واحد متکلم۔ تو مجھے نجات دے۔

وَ عَمَلِہٖ ۔ اور اس کے عمل سے ای وھو الکفر وعبادۃ غیر اللہِ تعالیٰ۔ یعنی فرعون کا عمل اس کا کفر اور غیر اللہ کی عبادت ہے۔ یا فرعون کے عمل سے مراد اس کی آسیہ کو ایذا رسانی ہے۔

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ یعنی ان لوگوں سے نجات دے جنہوں نے کفر و معصیت کر کے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اللہ کے بندوں کو عذاب دیتے ہیں اور ان پر ظلم کرتے ہیں مطلب یہ کہ ان قبطیوں سے نجات دے جو فرعون کے تابع ہیں۔

اس قصہ کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے کہ فرعون نے ایک بڑا پتھر حضرت آسیہ کے اوپر ڈال دینے کا حکم دیا۔ حسب الحکم جب ان پر ڈالنے کے لئے ایک عظیم پتھر لایا گیا تو انہوں نے کہا۔ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ دعا کرنی تھی کہ انہوں نے اپنا موتی کا گھر جنت میں دیکھ لیا اور روح بدن سے پرواز کر گئی۔ جب پتھر ان پر ڈالا گیا تو نعش بے جان تھی، پتھر کے نیچے دبنے کی کوئی اذیت ان کو نہ پہنچی،

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْ۔ واؤ عاطفہ، مریم ابنت عمران معطوف جس کا عطف امرات فرعون پر ہے ای وضرب اللہ مثلا للذین اٰمنوا مریم ابنت عمران اور اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے مومنوں کی تسلی کے لئے مثال مریم بنت عمران کی۔

اَلَّتِیْ اسم موصول واحد مؤنث: جس نے،

اَحْصَنَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب۔ اِحْصَانٌ (افعال) مصدر بمعنی عصمت و عزت کی حفاظت، اس عورت نے محافظت کی،

فَرْجَھَا: مضاف مضاف الیہ۔ اپنے فرج کی، اَلْفَرْجُ وَالْفُرْجَۃُ کے معنی دو چیزوں کے درمیان شگاف کے ہیں۔ جیسے دیوار میں شگاف، یا دونوں ٹانگوں کے درمیان کی کشادگی، اور کنایہ کے طور پر فرج کا لفظ شرم گاہ پر بولا جاتا ہے اور کثرت استعمال کی وجہ سے اسے حقیقی معنی سمجھا جاتا ہے

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ (۲۳: ۵) اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

شگاف کے معنوں میں قرآن مجید میں ہے وَمَا لَھَا مِنْ فُرُوْجٍ (۵۰: ۶) اور اس میں کوئی شگاف تک نہیں۔

اَلَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا: جس نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا۔

فَنَفَخْنَا فِیْہِ۔ فَ عاطفہ، بمعنی پس، پھر، تو۔ نَفَخْنَا ماضی جمع متکلم: نَفْخٌ (باب نصر) مصدر فیہ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب کا مرجع فرج ہے۔ پھر ہم نے اس میں پھونک دیا۔ مطلب یہ ہے ہمارے حکم سے جبریل علیہ السلام نے پھونک ماردی۔

بندوں کے تمام افعال کا خالق اللہ ہی ہے اور اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے پھونکا تھا پھونک کا خالق اللہ ہی تھا۔ اس لئے پھونکنے کی نسبت بجائے جبریل کے اپنی طرف کردی۔

مِنْ رُّوْحِنَا۔ اخفش کے نزدیک مِنْ زائد ہے۔ بغیر کسی توسط کے اللہ نے روح کو پیدا کیا پس تخلیق روح کا تعلق براہ راست اللہ سے ہوا۔

مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اس کے فرج میں اپنی روح کو پھونک دیا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ روح فی الواقع فرج میں ہی پھونکا جائے یا گریبان پر پھونکا جائے اور اس کا اثر شرم گاہ تک پہنچ کر حمل پر منتج ہو۔ حضرت عیسٰی کی پیدائش ایک معجزہ ہے جس میں طبعیاتی جزئیات کو کوئی دخل نہیں پس خدا کی طرف سے اللہ کی خلق کردہ روح جسم میں حضرت مریم کے پھونک دی اور وہ حاملہ ہو گئی۔

فَائِدَہ:

آیت ہذا میں حضرت مریم علیہا السلام کی چند صفات مذکور ہوئی ہیں۔

۱۔ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا۔ اس نے اپنی شرم گاہ کی محافظت کی،

۲۔ وَصَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّھَا: اپنے رب کا کلام برحق سمجھتی تھیں

۳۔ وَصَدَّقَتْ) بِکُتُبِہٖ اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھیں۔

۴۔ وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ: اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں

صَدَّقَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب تصدیق (تفعیل) مصدر اُس نے تصدیق کی۔ اسس نے سچ مانا۔

بِکَلِمٰتِ رَبِّھَا۔ کَلِمٰت جمع کلمۃ کی بمعنی احکام۔ اس کے دیگر معانی بھی قرآن مجید میں آئے ہیں۔ کلمات مضاف رَبِّھَا مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ، اپنے رب کے احکام

مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ اَلْقٰنِتِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ معرّف باللّام قُنُوْتٌ (باب نصر) مصدر بمعنی خضوع اور عاجزی کرنا۔ قَانِتٌ خضوع اور عاجزی کرنے والا۔ خضوع کے ساتھ اطاعت کرنے والا۔ فرماں بردار۔ اطاعت کے فرائض کو ادا کرنے والا۔

اور وہ اطاعت کرنے والوں میں سے تھیں۔

حدیث مرفوع میں ہے کہ:۔

کل قنوت فی القرآن فھو الطاعۃ (رواہ احمد فی مسندہٖ)

قرآن مجید میں ہر قنوت (سے مراد) طاعت ہے۔ اس لئے قَانِتٌ ہو یا قَانِتَاتٌ ہو یا قَانِتُوْنَ ہو۔ یا اس کا ماضی یا مضارع اس کے معنی میں اطاعت کا مفہوم ضرور ہوگا خواہ قرینے کو دیکھ کر یا شان نزول کے تحت کوئی بھی ترجمہ کیا جائے۔

اسی لئے امام راغب رح نے المفردات میں لکھا ہے کہ:۔

قُنُوْتٌ کے معنی ہیں۔ اطاعت مع الخضوع ؛

تمت بالخیر :

بسم الله الرحمٰن الرحيم

تبارك الذى (۲۹)

الملك ، القلم ، الحاقة ، المعارج
نوح ، الجن ، المزمل ، المدثر
القيامة ، الدهر ، المرسلٰت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(٦٧) سُوۡرَۃُ الۡمُلۡکِ مَکِّیَّۃٌ (٣٠)

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ

٦٧: ١ = تَبٰرَکَ: ماضی واحد مذکر غائب تَبَارُکٌ (تفاعلٌ) مصدر۔ وہ بہت برکت والا ہے، وہ بڑی برکت والا ہے، مخاطب کا تَبَارَکْتَ بھی آتا ہے صرف ماضی کا صیغہ مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے آتا ہے اسی لئے بعض لوگ اسے اسم فعل بتاتے ہیں۔

البرکۃ کے معنی کسی شے میں خیرِ الٰہی ثابت ہونا کے ہیں۔ آیت ہذا میں تنبیہ کی ہے کہ وہ تمام خیرات جن کو لفظ تبارک کے تحت ذکر کیا ہے ذات باری تعالیٰ ہی کے ساتھ مختص ہے

اَلَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ۔ اَلَّذِیۡ اسم موصول۔ الملک مبتدا، بِیَدِہٖ خبر، دونوں مل کر موصول کا صلہ اور یہ سارا جملہ مل کر فاعل ہے تَبٰرَکَ کا۔

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں (دارین کی) بادشاہت ہے۔

= وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ واؤ عاطفہ، جملہ کا عطف صلہ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ پر ہے۔

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نِ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

نِ ۔ نون قطنی، جس حرف پر تنوین (یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش) ہو اور اس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو اس تنوین کو نون مکسور سے بدل کر پڑھیں گے۔ قرآن مجید میں ایسے کئی مقامات پر چھوٹا سا نون بھی لکھا ہوا ہوتا ہے اس نون کو نونِ قطنی کہتے ہیں۔

الذی اسم موصول خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ اس کا صلہ، صلہ موصول مل کر خبر مبتدا محذوف کی

ای ھوالذی ....

لِيَبْلُوَكُمْ: لام تعلیل کا۔ يَبْلُوَ مضارع منصوب بوجہ عمل لام، واحد مذکر غائب بَلَاءٌ (باب نصر) مصدر تاکہ وہ آزمائش کرے۔ تاکہ وہ چھانٹ چھانٹ کر الگ الگ کردے كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر (مفعول اول) اَيُّ استفہامیہ، مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ اَحْسَنُ افعل التفضیل کا صیغہ، بہت اچھا۔ عَمَلًا تمیز (ازروئے عمل) اَحْسَنُ عَمَلًا خبر مبتدا کی۔ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ جملہ مفعول دوم ہے فعل يَبْلُوَ کا۔

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

جس نے پیدا کیا موت اور زندگی کو تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ: واؤ عاطفہ هُوَ مبتدا۔ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ: معطوف علیہ ومعطوف مل کر خبر مبتدا کی۔ اور وہ بڑا زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔

۶۷: ۳ — اَلَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ یہ جملہ یا تو هُوَ مبتدا محذوف کی خبر ہے یا الْغَفُوْرُ (آیت سابقہ) کی خبر ہے۔

طِبَاقًا کے منصوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ کی صفت ہے کیونکہ یہ مصدر ہے اس لئے جمع کی صفت واقع ہو سکتی ہے۔

طِبَاقًا۔ طبق برطبق، تہ برتہ۔ یعنی بے ہنگم اور بکھری ہوئی صورت میں نہیں بلکہ ایسی عمدگی سے ترتیب دیئے گئے کہ ایک دوسرے کے اوپر منطبق نظر آتے ہیں۔

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ، تَفٰوُتٍ بروزن (تفاعل) مصدر ہے بمعنی بے ضابطگی، فرق، فَوْتٌ سے مشتق ہے اختلاف اوصاف کے معنی دیتا ہے گویا ایک کا وصف دوسرے سے فوت ہوگیا یا دونوں میں سے ہر ایک سے دوسرے کا وصف جاتا رہا۔

اگر مَا نافیہ ہے تو ترجمہ ہوگا:۔

تو رحمان کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں کوئی فرق نہیں پائے گا۔

اور اگر مَا استفہام انکاری ہے تو ترجمہ ہوگا:۔

کیا تونے رحمن کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں کوئی فرق دیکھا۔؟

پورا جملہ۔ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ حال ہے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ کا:

مِنْ تَفٰوُتٍ مَا نافیہ کی صورت میں مِنْ زائدہ ہے یا تبعیضیہ ہے۔

مِنْ حرف جار ہے مختلف معانی کے لئے مستعمل ہے۔

۱:۔ ابتدائیہ بمعنی سے ۔ اس معنی کے لئے مِنْ کا استعمال بکثرت ہے مثلاً اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ (۲۷:۳۰) یا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۱۷: ۱) وغیرہ۔

۲:۔ تبعیضیہ: جیسے مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ (۲: ۲۵۳) وغیرہ

۳:۔ بیانِ جنس کے لئے۔ یہ اکثر مَا یا مَهْمَا کے بعد آتا ہے۔ جیسے مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ (۳۵: ۲) اور مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ (۷: ۱۳۲) اور کبھی مَا و مَهْمَا کے بغیر بھی آتا ہے جیسے یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ۔ (۱۸: ۳۱)

۴:۔ تعلیلیہ: یعنی حکم کی علت اور سبب بیان کرنے کے لئے جیسے مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا (۷۱: ۲۵)

۵:۔ بدلیہ بمعنی بجائے ۔ بمقابل ۔ جیسے اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ: ای بدل الاٰخرة۔

۶:۔ تجاوز کے لئے۔ عَنْ کا مرادف، جیسے فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (۳۹: ۲۲) یعنی اللہ کی یاد کو چھوڑ کر جن کے دل سخت پڑ گئے ہیں۔

۷:۔ باء کا مرادف " جیسے یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ۔(۴۲: ۴۵)

۸:۔ فِیْ کا مرادف جیسے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ (۶۲: ۹) جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے۔

۹:۔ عِنْدَ کا مرادف۔ جیسے لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا۔ (۵۸: ۱۷) یہ قول ابو عبیدہ کا ہے عام علماء کے نزدیک اس جگہ مِنْ بدلیہ ہے۔

۱۰:۔ عَلٰی کا مرادف: جیسے وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ (۲۱: ۷۷) یعنی عَلَى الْقَوْمِ

۱۱:۔ مِنْ فارقہ ۔ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنے کے لئے۔ یہ مِنْ دو متضاد چیزوں میں سے اول پر نہیں دوسری پر آتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ (۲: ۲۲۰) یہ قول ابن مالک کا ہے

۱۲:۔ زائدہ ۔ عموم کا معنی پیدا کرنے کے لئے جیسے مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ (۶۷: ۳)

۱۳- رُبَمَا کا مترادف : یہ قول صرف سیرافی اور ابن خروف، اور ابن طاہر کا ہے، قرآن مجید میں اس کی کوئی مثال نہیں۔

۱۴- غایت کے لئے : جیسے رَاَیْتُہٗ مِنْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ : میں نے اس کو اس جگہ تک دیکھا۔ اس مثال میں مِنْ بمعنی اِلٰی ہے :

فَارْجِعِ الْبَصَرَ : یہ شرط محذوف کی جزاء ہے یعنی اگر تمہارا خیال ہو کہ بار بار دیکھنے سے آسمانوں کی تخلیق میں کچھ عدم تناسب دکھائی دے گا تو پھر دیکھ لو۔ (تفسیر مظہری)

فَ جواب شرط کے لئے ہے اِرْجِعْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ رُجُوْعٌ (باب نصر) مصدر تو لوٹا۔ پھر (نگاہ) لوٹا کر دیکھ لو۔

هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۔ هَلْ استفہام تقریری ہے۔ مِنْ زائدہ ہے یا تبعیضیہ ہے فُطُوْر۔ اسم فعل، رخنہ، عیب، شگاف، اَلْفَطْرُ (باب نصر، ضرب) مصدر۔ کے اصل معنی کسی چیز کو (پہلی مرتبہ) طول میں پھاڑنے کے ہیں۔ اَفْطَرَ هُوَ فُطُوْرًا۔ روزہ افطار کرنا۔ اِنْفِطَارٌ پھٹ جانا۔ آیت ہذا میں فطور بمعنی شگاف یا خلل ہے۔ بھلا تجھ کو کوئی شگاف نظر آتا ہے۔

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ۔ اس جملہ کا عطف فَارْجِعْ پر ہے اور تثنیہ (یعنی لفظ كَرَّتَيْنِ جو كَرَّةٌ کا تثنیہ ہے) تکثیر کے لئے ہے۔ صرف دو دفعہ دیکھنا مراد نہیں ہے بلکہ بار بار دیکھنا مراد ہے پھر بار بار نگاہ ڈالو۔

= يَنْقَلِبْ : مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِنْقِلَابٌ (انفعال) مصدر۔ وہ (نگاہ تیری طرف) لوٹے گی

خَاسِئًا : خَسْأٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، بمعنی درماندہ، ذلیل وخوار، تھک کر رہ جانے والا۔ دھتکارا ہوا۔ عربی میں ہے خَسَأْتُ الْكَلْبَ فَخَسَأَ میں نے کتے کو دھتکارا پس وہ دور ہو گیا۔

کسی کو دھتکارنے کے لئے عربی میں اِخْسَأْ کہا جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے :۔ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ (۲۳: ۱۰۸) اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور میرے ساتھ کلام نہ کرو، اسی سے خَسَأَ الْبَصَرُ کا محاورہ ہے جس کے معنی ہیں نظر درماندہ ہو کر منقبض ہو گئی۔ (خ س ء۔ حروف مادہ)

خَاسِئًا حال ہے يَنْقَلِبْ کے فاعل اَلْبَصَرُ سے :

= وَهُوَ حَسِيْرٌ۔ یہ جملہ بھی اَلْبَصَرُ کا دوسرا حال ہے حَسِيْرٌ تھکا ہوا۔ درماندہ،

حَسِيْرٌ (باب فتح) مصدر سے جس کے معنی ہیں تھکنا، عاجز ہونا۔ بروزن (فعیلٌ) صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی فَاعِلٌ بھی ہوسکتا ہے یعنی تھکنے والا۔ عاجز، اور بمعنی مفعول بھی یعنی تھکا ہوا اور درماندہ۔

۶۷: ۵ = وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ: واؤ عاطفہ لَقَدْ میں لام تاکید کا اور قَدْ ماضی پر داخل ہوکر تحقیق کا فائدہ دیتا ہے اور فعل ماضی کو حال سے قریب کردیتا ہے زَيَّنَّا ماضی جمع متکلم تَزْيِيْنٌ (تفعیل) مصدر۔ ہم نے زینت دی۔ ہم نے سنوارا۔ ہم نے آراستہ کیا۔ السَّمَآءَ موصوف الدُّنْيَا صفت، موصوف وصفت مل کر زَيَّنَّا کا مفعول الدُّنْيَا۔ دَانِيَةٌ اور دَنِيَّةٌ کا اسم تفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ اول صورت میں اس کے معنی بہت قریب اور نزدیک کے ہیں اور دوسری صورت میں بہت ذلیل اور بہت حقیر کے معنی ہیں۔ اس کی جمع دُنًى ہے جیسے کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ اور صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ ہے۔ جب دنیا کا استعمال آخرت کے مقابلہ میں ہوتا ہے تو اس کے معنی اول اور پہلے کے ہوتے ہیں اور جب قُصْوٰی کے مقابلہ میں ہوتا ہے تو اس کے معنی زیادہ قریب کے ہوتے ہیں۔

اَلسَّمَآءَ الدُّنْيَا نیچے والا آسمان جو دوسرے آسمانوں سے زمین کے سب سے زیادہ قریب ہے بِمَصَابِيْحَ۔ ب حرف جر مصابیح جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہے اور بوجہ غیر منصرف ہونے کے مفتوح ہے جیسے مَسَاجِدُ۔ مَصَابِيْحُ بمعنی چراغ۔ جمع ستاروں کو چراغ اس لئے کہا گیا کہ وہ بھی چراغوں کی طرح روشن وتاباں ہیں۔

ترجمہ ہوگا۔

اور ہم نے قریب کے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے روشن وآراستہ کر رکھا ہے

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ۔ جملہ معطوف ہے جَعَلْنَا کا عطف زَيَّنَّا پر ہے: هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع مَصَابِيْحَ ہے جَعَلْنَا کا مفعول اوّل ہے اور رُجُوْمًا مفعول ثانی ہے۔ رُجُوْمًا آلات سنگ باری رَجْمٌ کی جمع ہے رَجْمٌ اصل میں مصدر ہے اور جس چیز کے لئے سنگسار کیا جائے اس کے لئے بطور اسم مستعمل ہے۔

فَائِدَہ: مطلب آیت کا یہ ہے کہ شیاطین جب ملائکہ کی باتیں چوری چھپے سننا چاہتے ہیں تو ان کے مارنے کے لئے ستاروں کو ہم نے آتشیں پتھر بنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ستارے اپنی جگہ سے ہٹ کر شیطانوں پر پتھروں کی طرح برستے ہیں بلکہ ان سے مجسم شعلے پھوٹ کر

شیطانوں پر برستے ہیں ۔

وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۔ اَعْتَدْنَا کا عطف زَيَّنَّا پر ہے لَهُمْ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع الشیاطین ہے ۔ عَذَابَ السَّعِيْرِ مضاف الیہ مل کر اَعْتَدْنَا کا مفعول ہے ۔

السَّعِيْرِ ۔ دہکتی ہوئی آگ ۔ دوزخ ، سَعْرٌ (باب فتح مصدر ۔ بمعنی آگ بھڑکانا ۔ سے بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے دہکتی ہوئی آگ ۔ دوزخ

مطلب یہ کہ وہ شیاطین جو ملائکہ کی باتیں چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں ان کو شہاب ثاقب کی شکل میں ستاروں سے سنگباری ہوتی ہے ۔ اور آخرت میں ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

۶۷ : ۶ == وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۔ عَذَابُ جَهَنَّمَ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا ۔ للذین کفروا بربھم خبر مقدم ۔ جھنم غیر منصرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔ جملہ حالیہ ہے یا جملہ معترضہ تذییلی ہے ۔ اور وہ برا ٹھکانا ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو (۹:۶۶)

۶۷ : ۷ ۔۔ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا ۔ اِذَا ظرف زمان ہے (شرطیہ) جب ، جسوقت ،

اُلْقُوْا ماضی مجہول ۔ جمع مذکر غائب ۔ اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر ۔ بمعنی ڈالنا ۔ فِيْهَا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب کا مرجع جہنم ہے ۔ یعنی جب کافروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا ۔

سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا ۔ جواب شرط ۔ لَهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جہنم ہے لَهَا حال ہے شَهِيْقًا سے جو سَمِعُوْا کے مفعول ہونے کے منصوب ہے ۔ شَهِيْقًا نکرہ تھا اس لئے حال کو اس سے پہلے مقدم کر دیا ۔ (تفسیر المظہری)

شَهِيْقٌ گدھے کی آواز ۔ یعنی گدھے جیسی آواز جہنم کی آگ سے نکلتی ہوئی سنیں گے یہ آگ کی آواز ہوگی یا ان لوگوں کی جو ان داخل ہونے والوں سے پہلے جہنم میں جا چکے ہوں گے یا خود ان کی ہوگی ۔ (المظہری)

وَهِيَ تَفُوْرُ ۔ یہ جملہ لَهَا کی ضمیر سے حال ہے یا فِيْهَا کی ضمیر سے حال ہے هِيَ ای جہنم ۔ تَفُوْرُ : مضارع واحد مؤنث غائب ۔ فَوْرٌ (باب نصر) مصدر سے بمعنی اچھلنا ۔ جوش مارنا ۔ فَوْرٌ کا استعمال آگ کے ، ہنڈیا کے اور غصہ کے جوش مارنے اور ابلنے کے لئے ہوتا ہے ۔

٦٧: ٨ = تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ، مِنَ الْغَيْظِ کا تعلق تَمَيَّزُ سے ہے اور پورے جملے میں تَفُوْرُ کے فاعل (یعنی جہنم) کی حالت بیان کی ہے۔

تَكَادُ مضارع واحد مؤنث غائب تَمَيُّزٌ (تفعّل) مصدر اصل میں تَتَمَيَّزُ تھا۔ ایک ت حذف ہوگئی۔ ایک دوسرے سے جُدا ہونا۔ پھٹ جانا۔ (قریب ہے کہ) پھٹ جائے صاحب اضواء البیان لکھتے ہیں:۔

اثبات ان للنار حسًا و ادراکًا وارادۃً والقران اثبت للنار انها تغتاظ وتبصر وتتکلم و تطلب المزید کما قال ھُھُنَا۔ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ۔ وقال: اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا۔ (۲۵: ۱۲) جب وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوشِ (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے۔

وقال: يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ: (۵۰: ۳۰) اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ کہیگی کچھ اور بھی ہے۔

غَيْظ کے معنی سخت غصہ کے ہیں۔ یعنی وہ حرارت جو انسان اپنے دل کے دورانِ خون کے تیز ہونے پر محسوس کرتا ہے۔

اگر غیظ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے انتقام لینا مراد ہوتا ہے جیسے فرمایا وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ٥ (۲۶: ۵۵) اور یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ یعنی وہ اپنی مخالفانہ حرکتوں سے ہمیں انتقام پر آمادہ کر رہے ہیں۔

اور تغیظ کے معنی اظہار غصہ کے ہیں، جو کبھی ایسی آواز کے ساتھ ہوتا ہے جو سنائی دے۔ جیسا کہ آیۃ ہذا زیر مطالعہ۔

ترجمہ ہوگا:۔

تو وہ اس کے جوشِ غضب اور اس کے چیخنے اور چلانے کو سنیں گے۔

= كُلَّمَا: یہ لفظ مرکب ہے كُلَّ اور مَا سے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ كُلَّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے۔ اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے۔ اکثر كُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے آیت ہذا وغیرہ۔ جب، جب بھی۔

اُلْقِيَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی ڈالنا۔ اُلْقِيَ وہ

ڈالا گیا۔
فِیْھَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جہنم (آیت ۶) کے لئے ہے۔
= فَوْجٌ : گروہ، لشکر، فوج۔ مراد یہاں کفار کی جماعتیں ہے۔
سَاَلَھُمْ خَزَنَتُھَا۔ سَاَلَ کا فاعل خَزَنَۃٌ ہے جو خازنٌ کی جمع ہے بمعنی داروغہ، نگہبان۔ چوکیدار، خزانچی، یہ مضاف ہے ھَا مضاف الیہ، اس کا مرجع بھی جہنم ہے ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب فَوْجٌ کے لئے ہے۔
اَلَمْ یَاْتِکُمْ: استفہام تقریری ہے۔ لَمْ یَاْتِ مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، کیا تمہارے پاس نہیں آیا۔؟
نَذِیْرٌ، بمعنی جمع ہے جیسا کہ اگلا جملہ اِنْ اَنْتُمْ..... سے ظاہر ہے یا یہ مصدر ہے اور مضاف الیہ ہے۔ جس کا مضاف محذوف ہے ای اَھْلُ اِنْذَارٍ (ڈرانے والے)
مطلب یہ کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے نہیں آئے تھے (یعنی پیغمبر)
۶۷:۹ — قَالُوْا۔ ماضی بمعنی مستقبل۔ یعنی وہ لوگ جن سے سوال کیا جائے گا کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے رسول نہیں آئے تھے۔ وہ جواب میں کہیں گے۔
بَلٰی۔ ہاں۔ الف اس میں اصلی ہے بعض کہتے ہیں کہ زائد ہے۔ اصل میں بَلْ تھا۔ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تانیث کے لئے ہے کیونکہ اس میں امالہ ہوتا ہے،
بَلٰی کا استعمال دو جگہ پر ہوتا ہے:
۱:۔ ایک تو نفی ماقبل کی تردید کے لئے جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ۔ (۶۴:۷) کافر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے تو کہہ دے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا۔
۲:۔ دوسرے یہ کہ اس استفہام کے جواب میں آئے جو نفی پر واقع ہے خواہ استفہام حقیقی ہو۔
جیسے الیس زید بقائم (کیا زید کھڑا نہیں ہے) اور جواب میں کہا جائے بَلٰی۔
یا استفہام توبیخی، جیسے ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامہ بلٰی قادرین علٰی ان نسوی بنانہ (۷۵: ۳،۴) انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں ہم قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں۔
یا استفہام تقریری ہو جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی ج شَھِدْنَا (۷: ۱۷۲)
کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں (تو ہی ہے) ہم گواہ ہیں۔

قَدْ جَآءَ نَا نَذِيْرٌ: یہ جملہ بَلٰی کے مفہوم کی تاکید کے لئے ہے
فَكَذَّبْنَا: فَ بمعنی لیکن۔ لیکن ہم نے نذیر کو جھٹلایا۔ جھوٹا قرار دیا۔
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور ہم نے کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ یعنی (اے ڈرانے والو!) نہ ہی تمہیں اللہ نے بھیجا۔ اور نہ ہی کوئی چیز نازل کی۔ (اس سے انہوں نے اللہ کے رسولوں اور اس کی نازل کردہ کتب سے انکار کر دیا)
اِنْ اَنْتُمْ: میں ان نافیہ ہے۔ تم لوگ خود ہی گمراہی صریح میں پڑے ہوئے ہو۔
۶۷: ۱۰ = وَقَالُوْا: اس کا عطف گذشتہ قَالُوْا پر ہے اور یہ کلام کفار کا دوزخ پر مامور فرشتوں سے ہے۔

لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ۔ لَوْ شرطیہ، جملہ شرطیہ ہے مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ: جواب شرط
اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ مضاف۔ مضاف الیہ۔ اہل دوزخ۔ (نیز ملاحظہ ہو ۶۷: ۵ متذکرۃ الصدر)
اگر ہم خدا کے عذاب سے ڈرانے والے پیغمبروں کی بات گوش ہوش سے سن لیتے اور عقل سے کام لیتے ہوئے اس پر عمل کرتے تو آج ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔
۶۷: ۱۱ = فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ: قَالُوْا پر عطف تفسیری ہے یعنی انہوں نے اپنے جرم کا ایسے وقت اعتراف کیا جب اعتراف غیر مفید تھا۔ اعتراف (افتعال) کا معنی ہے پہچاننے کے بعد اقرار کرنا۔ اور (ذنب) گناہ سے مراد ہے کفر۔ ذَنْب چونکہ اصلاً مصدر ہے اور مصادر میں باعتبار اصل جمع نہیں ہوتی اس لئے ذنب کو بصورت جمع ذکر نہیں کیا۔
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ سُحْقًا مفعول مطلق ہے اور مصدر ہے اس کا فعل محذوف ہے ای فَاَسْحَقَهُمُ اللّٰهُ سُحْقًا: اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ یہ جملہ بددعائیہ معترضہ ہے (تفسیر المظہری)۔
سُحْقٌ (باب سمع) مصدر، دور کرنا۔ دفع کرنا۔ سُحْقٌ سے سحیق بروزن فعیل بمعنی فاعل بمعنی دور، بعید۔ ۲۲: ۳۱ میں مستعمل ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الذین موصول ـ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ صلہ۔ بالغیب متعلق یخشون۔ مغفرۃ مبتدا۔ واَجْرٌ كَبِيْرٌ معطوف اس کا عطف مغفرۃ پر ہے لَهُمْ خبر مقدم ہے اِنَّ کی۔ اور موصول وصلہ مل کر اسم اِنَّ
يَخْشَوْنَ مضارع جمع مذکر غائب خَشْيَةٌ (باب سمع) مصدر۔ بمعنی ڈرنا۔ وہ ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ہے يَخْشَوْنَ کا۔

بِالْغَیْبِ : ڈرتے ہیں اس عذاب سے جو ابھی تک ان پر نہیں آیا یا ظاہر نہیں ہوا۔ یا تنہائی میں ڈرتے ہیں، یا اللہ کو دیکھے بغیر اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اَجْرٌ کَبِیْرٌ ۔ موصوف وصفت۔ بڑا ثواب، جس کے مقابلہ میں ہر لذت ہیچ ہو۔

۶۷: ۱۳ = وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۔ کلام مستانفہ ہے اَسِرُّوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر، اِسْرَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر تم چھپاؤ، تم چھپا کر کہو۔

اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ۔ اَوْ بمعنی یا ۔ اِجْهَرُوْا فعل امر حاضر۔ جمع مذکر۔ جَهْرٌ (باب فتح) مصدر۔ تم زور سے کہو۔ تم کھلم کھلا کہو، تم بلند آواز سے کہو۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا تَکْتُمُوْنَ ۔ (۲۱:۱۱۰) جو بات پکار کر کی جائے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو اس سے بھی واقف ہے۔

اَسِرُّوْا اَوِاجْهَرُوْا ۔ دونوں امر کے صیغے ہیں لیکن امر بمعنی خبر ہے یعنی تمہارا چپکے چپکے باتیں کرنا اور بلند آواز سے بولنا دونوں علم الٰہی میں برابر ہیں۔

پہلے کفار کا ذکر غائبانہ تھا اب اس آیت میں تہدید کے طور پر غائب سے حاضر کی طرف کلام کو موڑ کر روئے خطاب کافروں کی طرف کر دیا گیا ہے

= اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ بے شک وہ دلوں کی بات بھی (خوب) جانتا ہے یعنی زبان پر لانے سے پہلے ہی وہ ان باتوں کو جانتا ہے نہ اس کو بلند آواز سے بولنے کی ضرورت ہے نہ آہستہ آہستہ کہنے کی۔ یہ مساواتِ (سابقہ) یعنی بلند آواز یا آہستہ بولنے کا اس کے نزدیک برابر ہونا اس کی یہ علت ہے کہ وہ تو بولنے سے قبل ہی اس بات کا علم رکھتا ہے۔ اس لئے بلند آواز سے بولنا یا آہستہ بولنا سب اس کے نزدیک برابر ہے۔

۶۷: ۱۴ = اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ اَلَا خبردار ہو جاؤ، جان لو، اس رکھو، ذہن نشین کر لو،

یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱:۔ یَعْلَمُ فعل با فاعل مَنْ خَلَقَ موصول اور صلہ مل کر یَعْلَمُ کا مفعول۔ ترجمہ ہوگا:۔ اللہ جانتا ہے جس کو اس نے پیدا کیا۔ اس صورت میں اَلَا حرف تنبیہ ہے۔

۲ ۔ مَنْ خَلَقَ فاعل ہے یَعْلَمُ فعل ۔ مفعول محذوف ۔ ای من خلق یعلم **ما** خلق جس نے پیدا کیا وہ جانتا ہے اس نے کیا پیدا کیا۔ اس صورت میں اَلَا حرف استفہام ہے بہر حال کلام سابق کی یہ تاکید ہے۔

وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ: یہ جملہ خَلَقَ کی ضمیر فاعل سے حال ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز تک رسائی رکھتا ہے۔ خواہ وہ چیز ظاہر ہو یا پوشیدہ۔

لَطِيْفٌ صیغہ صفت مشبہ حالت رفع۔ باریک بین۔ دقیقہ رس۔ امور دقیقہ کو جاننے والا۔ دقتِ نظر اور حسن تدبیر سے کام لینے والا۔ بندوں پر مہربان۔ نیکیوں کی توفیق دینے والا

کسی جسم کے لطیف ہونے کے معنی ہیں نازک ہونا۔ باریک ہونا۔

کسی بات کے لطیف ہونے کے معنی ہیں باریک ہونا دقیق ہونا۔

کسی حرکت کے لطیف ہونے کے معنی ہیں سبک ہونا۔ ہلکا ہونا۔ لُطْفٌ نرمی، لطف الٰہی اس کی رحمت۔

خَبِيْرٌ، خبردار۔ دانا۔ خبیر بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ اور قرآن مجید میں یہ صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے ہی مستعمل ہے۔

۶۷: ۱۵ = هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا: الارض مفعول اول۔ فعل جعل کا ذَلُوْلًا مفعول ثانی، لَكُمْ متعلق فعل۔

ذَلُوْلًا صیغہ صفت مشبہ، ذُلُلٌ جمع: ذُلٌّ و ذِلٌّ مصدر۔ پست، نرم، ہموار مطیع۔ یعنی اللہ نے تمہارے لئے زمین کو ایسا بنادیا کہ تم آسانی کے ساتھ اس میں چل پھر سکو،

جَعَلَ بسیط ایک مفعول چاہتا ہے اس وقت بمعنی خلق ہو گا، جعل مرکب دو مفعول کو چاہتا ہے اس وقت بمعنی صَيَّرَ ہو گا۔ پہلی صورت میں ذَلُوْلًا حال ہوگا الارض سے۔

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا۔ فَ ترتیب کے لئے ہے ای لترتیب الامر بالمشی۔ اِمْشُوْا فعل امر۔ جمع مذکر حاضر، مَشْيٌ باب ضرب مصدر، بمعنی چلنا۔ تم چلو پھرو۔

مَنَاكِبِهَا۔ مضاف مضاف الیہ، نکب مادہ سے منکب بمعنی کندھا۔ (جمع مناکب بمعنی کندھے) استعارہ کے طور پر زمین کے راستوں پر بولا جاتا ہے جیسے کہ آیت ہذا میں۔

اور یہ زمین کے لئے بطور استعارہ ایسے ہی استعمال ہوا ہے جیسا کہ آیت کریمہ مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ ط (۳۵: ۴۵) تو روئے زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا۔ میں ظہر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

حسن، مجاہد، کلبی، مقاتل کا قول ہے۔

مناکب الارض سے مراد زمین کے راستے، گھاٹیاں، کنارے، اطراف ہیں۔ کس لئے کہ انسان کے مناکب بھی اس کے بدن کے کنارے، جوانب ہیں۔ اس مناسبت سے زمین

کے کناروں اور جوانب اور راستوں کو بھی مناکب کہنے لگے۔

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ۔ واؤ عاطفہ، كُلُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، اَكْلٌ (باب نصر) مصدر۔ کھاؤ۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ رِزْقِهٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی دی ہوئی روزی سے

صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں :۔

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ای اُطْلُبُوْا: یعنی خدا داد نعمت کی طلب کرو، کھانے سے مراد طلب کرنا۔ اور رزق سے مراد ہے نعمت خداوندی۔

وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ: جملہ مستانفہ ہے، اِلَيْهِ میں ضمیر ہٖ واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔ النُّشُوْرُ (باب نصر) مصدر ہے، بمعنی جی اٹھنا۔ یعنی جزار وسزا کے لئے دوبارہ زندہ ہوکر اٹھ کھڑا ہونا۔ مطلب ہے کہ روز قیامت دوبارہ زندہ ہوکر قبروں سے اُٹھ کر اسی ہی کی طرف جانا ہے۔

۶۷:۱۶ = ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے استفہام انکاری ہے، یعنی نڈر نہ ہونا چاہئے۔ اَمِنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر، اَمْنٌ (باب سمع) مصدر۔ تم امن میں ہوئے تم مطمئن ہوگئے۔ تم نڈر ہو گئے۔

مَنْ اسم موصول۔ فِي السَّمَآءِ۔ صلہ۔ مَنْ محل نصب میں ہے بوجہ اَمِنْتُمْ کے مفعول ہونے کے، کیا تم نڈر ہوگئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے۔

اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ: اَنْ مصدریہ۔ يَخْسِفَ مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب۔ خَسْفٌ باب ضرب مصدر۔ بمعنی دھنسنا۔ دھنسا دینا۔ کہ وہ تم کو دھنسا دے۔ خَسْفٌ فعل لازم بھی ہے اور متعدی بھی، بمعنی دھنسنا یا دھنسانا۔ خَسْفٌ سے بطور استعارہ۔ ذلت بھی مراد ہوتی ہے۔ مثلاً تَحَمَّلَ زَيْدٌ خَسْفًا: زید نے ذلت برداشت کی۔ خُسُوْفٌ (چاندگرہن) بھی اسی مادہ خَسْفٌ سے مشتق ہے۔

فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ۔ اِذَا مفاجات (ناگہاں، اچانک) کے لئے ہے۔ اور تَمُوْرُ کا معنیٰ ہے ہلنے لگے۔ زمین میں زلزلہ آجائے۔ یعنی اچانک زمین میں لرزہ پیدا ہوجائے (اور اللہ کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دے۔ (تفسیر مظہری)

(اور) کیا تم اس بات سے امن میں ہو گئے ہو کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور یکایک تمہارے دھنسانے کے لئے زمین ہلنے اور لرزنے لگے، جیسا کہ زلزلے کے وقت ہوتا ہے زمین ہل کر پھٹ جاتی ہے اور آدمی اور بڑے بڑے مکانات اندر سما جاتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

صاحب روح المعانی اور علامہ عبداللہ یوسف علی نے اِذا کو مفاجات کی بجائے ظرفیت کے لئے بمعنی جب، جسوقت، لیاہے۔ اور اس صورت میں اَنْ یَّخْسِفَ ...... تَمُوْرُ کا ترجمہ ہوگا
کہ وہ تم کو زمین میں دھنسادے جب کہ وہ زلزلے کی صورت میں پھٹی پڑتی ہو۔
تَمُوْرُ۔ مضارع واحد مؤنث غائب مَوْرٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی پھرنا، تیز چلنا۔ وہ لرزتی ہے وہ پھرتی ہے، وہ جنبش کرتی ہے، وہ پھٹتی ہے۔

٦٧: ١٧ == اَمْ اَمِنْتُمْ میں اَمْ بمعنی ھَلْ (استفہامیہ) ہے اور استفہام انکاری ہے یعنی نہیں ہونا چاہئے۔
اَمِنْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر اَمْنٌ (باب سمع) مصدر (ملاحظہ ہو ٦٧: ١٦ متذکرۃ الصدر)
== یُّرْسِلَ: مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب اِرْسَالٌ (افعال) مصدر وہ بھیجے، وہ بھیج دے۔
== حَاصِبًا: (منصوب بوجہ مفعول فعل یُرْسِلَ کا) حَصْبٌ (باب ضرب ونصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ کنکریاں اڑانے والی تیز ہوا۔ بادِ سنگ بار، سخت آندھی، حَصْبَاءُ کنکریاں۔ حَصَبٌ کنکر۔ ایندھن۔ جیسے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (۲۱: ۹۸) تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہوں گے
== فَسَتَعْلَمُوْنَ فَ عاطفہ سَ مضارع پر داخل ہوکر اس کو خالص مستقبل کے معنی میں کردیتا ہے تو تمہیں معلوم ہوجائے گا۔
اس کا عطف کلام سابق کے مضمون پر ہے یعنی میں تم کو ڈراتا ہوں اور جب تم خود عذاب کو دیکھ لوگے تو تمہیں معلوم ہوجائے گا۔
کَیْفَ نَذِیْرِ: کیف حرف استفہام ہے بمعنی کیسا، کس طرح، کیونکر۔
نَذِیْرٌ اصل میں نَذِیْرِیْ تھا۔ (مضاف مضاف الیہ) ی ضمیر واحد متکلم ساقط ہوگئی۔ کسرہ ی کے حذف ہوجانے کی دلیل ہے۔ میرا ڈرانا۔ نَذِیْرِ یہاں بطور مصدر مستعمل ہے بمعنی اِنْذَارٌ
٦٧: ١٨ == وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ: قَبْلِهِمْ میں هِمْ ضمیر کا مرجع کفار مکہ ہیں۔ پہلا کلام خطابی ہے اور اب یہ کلام بصورتِ غائب، یہ التفاتِ ضمائر کفار مکہ کی مسلسل روگردانی کے پیش نظر نفرت اور ناگواری کے اظہار کے لئے اختیار کیا گیا ہے،
والالتفات الی الغیبۃ لابراز الاعراض عنہم (روح المعانی)
اَلَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ سے مراد وہ قومیں ہیں جو کفار مکہ سے قبل ہو گذریں اور جنہوں نے

پیغمبروں کو جھٹلایا، مثلاً قومِ نوح قوم عاد، قوم ثمود وغیرہ۔
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ سے قبل جملہ مقدرہ ہے " تم خود دیکھ لو،، میرا انکار کیسا تھا" اس کی ترکیب نحوی مثل کیف کان نذیر ہے۔
لغات القرآن میں جمل، روح المعانی کے حوالہ سے نکیر کی تشریح یوں تحریر ہے۔
نکیر، مصدر بمعنی انکار اصل میں نکیری تھا۔ انکار سے مراد ان آیات میں زبانی یا دلی انکار نہیں بلکہ ان کی حالت کو برعکس اور مخالف حالت سے بدل ڈالنا مراد ہے یعنی — تغییر الضد بالضد مثلاً زندگی کو موت سے آبادی کو ویرانی سے بدل ڈالنا۔ (جمل)
کسی سخت، ہیبت ناک، دشوار مصیبت میں مبتلا کر دینا ہی اللہ کی طرف سے انکار کرنے کا معنی ہے (روح المعانی)
۶۷ : ۱۹ = اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ ہمزہ استفہامیہ واؤ عاطفہ جس کا عطف کلام مقدرہ پر ہے ای اغفلوا ولم ینظروا...... کیا وہ بھول گئے اور اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا۔
طَيْرٌ طَائِرٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ کی صَحْبٌ جمع ہے۔ اور راکِبٌ کی جمع رَکْبٌ ہے۔
ابو عبیدہ اور مطرب کا بیان ہے کہ لفظ طیر واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے جیسے آیت ہذا میں بمعنی جمع آیا ہے۔ اور آیت شریفہ فیکون طیرًا باذن اللہِ (۳:۴۹) تو وہ ہو جاوے اڑتا ہوا (جانور) پرندہ اللہ کے حکم سے۔ میں طیر کا اطلاق واحد پر ہوا ہے۔
ابن الانباری نے کہا ہے کہ طیر جمع ہی ہے اور اس کی تانیث بہ نسبت تذکیر کے زیادہ مستعمل ہے اور واحد کے لئے طیر نہیں بلکہ طائر ہے
فَوْقَهُمْ مضاف مضاف الیہ، ان کے اوپر۔
صٰٓفّٰتٍ۔ پرا باندھے، صف بستہ، پر کھولے ہوئے صَفٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔ صَافَّةٌ کی جمع ہے۔
= وَيَقْبِضْنَ واؤ عاطفہ يَقْبِضْنَ مضارع جمع مونث غائب، قَبْضٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ (پر) سمیٹتے ہیں۔ اس کا عطف صٰٓفّٰتٍ پر ہے۔
ہر دو صٰٓفّٰتٍ ویَقْبِضْنَ: حال ہیں الطَّيْر سے۔
ترجمہ ہوگا: کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا بحالیکہ وہ (اڑنے میں) پروں کو

کھولتے اور بند کرتے ہیں۔

مَا يُمْسِكُهُنَّ۔ مَا نافیہ، يُمْسِكُهُنَّ مضارع منفی واحد مذکر غائب هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب، اِمْسَاكٌ (افعال) مصدر بمعنی —— روکے رکھنا، تھامے رکھنا۔ هُنَّ کا مرجع الطیر ہے۔ یہ جملہ مستانفہ بھی ہو سکتا ہے اور يَقْبِضْنَ کے ضمیر فاعل سے حال بھی۔

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ یعنی فضا میں پرندوں کو ان کی فطرت کے خلاف (کہ بھاری چیز ہمیشہ فضا میں زمین کی طرف گرتی ہے) صرف رحمٰن ہی روکے رکھتا ہے۔

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ: یعنی وہ صرف پرندوں کو ہی ہوا میں اڑنے میں ان کی نگہبانی نہیں کرتا بلکہ کائنات میں ہر عجیب وغریب مخلوق کی تخلیق اور تدبیر سے واقف ہے۔

٦٧ : ٢٠ = اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ: اَمَّنْ مبتدا ر هٰذَا اس کی خبر، اَلَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ هٰذَا سے بدل۔ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ صفت ہے جُنْدٌ کی۔ مشارٌ الیہ، جُنْدٌ سے مراد غیر اللہ کی مدد ہے۔ (مدارک التنزیل)

اَمَّنْ: اَمْ بمعنی کیا، خواہ، بھلا، مَنْ استفہامیہ سے مرکب ہے، استفہام انکاری ہے جُنْدٌ فوج، واحد، جُنُوْدٌ جمع۔ مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کو چھوڑ کر، خدا کے سوا۔ خدا سے ورے، خدا کے مقابلہ میں۔

ترجمہ از شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ،،

بھلا وہ کون ہے جو فوج ہے تمہاری، مدد کرے گی تمہاری، رحمان کے سوا۔
مطلب یہ کہ تمہارا کوئی لشکر یا فوج نہیں کہ رحمان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکے۔

اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ: اِنْ نافیہ ہے۔ غُرُوْرٍ (باب نصر) مصدر بمعنی فریب، فریب دینا۔ کچھ نہیں کافر لوگ مگر محض دھوکہ میں پڑے ہوتے ہیں۔

٦٧ : ٢١ = اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ۔ اَمَّنْ مبتدا، هٰذَا اس کی خبر، اَلَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ بدل ہے هٰذَا سے۔

بھلا وہ کون ہے جو روزی دے گا تم کو اگر وہ رکھ چھوڑے (یعنی روکے رکھے) اپنی روزی استفہام انکاری ہے، مراد یہ کہ اگر پروردگار اپنی روزی کو بندے سے روک دے، تو اس کے مقابلہ میں کوئی نہیں جو بندے کو روزی دے سکے۔

اِنْ شرطیہ ہے، اَمْسَکَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِمْسَاکٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی روکے رکھنا۔ روکنا۔ اگر وہ روکے رکھے اپنے رزق کو،

بَلْ حرف اضراب ہے، پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اس کے مابعد کو اس حکم پر اور زیادہ کردیا گیا ہے یعنی کافرین نہ صرف شیطان کی طرف سے فریب و دھوکے میں ہیں بلکہ مزید برآں اس فریب خوردنی میں بڑھتے جاتے ہیں۔

لَجُّوْا۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، لجاج ولجاجۃ (باب سمع وضرب) مصدر۔ بمعنی اڑے رہنا۔ لجاج کسی ممنوع فعل پر اڑے رہنے کو کہتے ہیں،،

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ٥

(۲۳: ۷۵) اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیفیں ان کو پہنچ رہی ہیں وہ دور کردیں تو بھی وہ اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور) بھٹکتے (پھیریں)

= عُتُوٍّ: شرارت، سرکشی، نافرمانی، عَتَا يَعْتُوْا (باب نصر) سے مصدر ہے۔ جس کے معنی اطاعت سے اکڑنے، تکبر کرنے اور حد سے بڑھ جانے کے ہیں۔

وَنُفُوْرٍ، واؤ عاطفہ اس کا عطف عُتُوّ پر ہے۔ نُفُوْرٌ (باب نصر وضرب سے مصدر ہے) بمعنی بھاگنا، دور ہونا۔ حق سے دور ہونا۔ (تباعد عن الحق) خازن

۶۷: ۲۲ = اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى: ہمزہ استفہامیہ ہے۔ فَ ترتیب کا ہے۔ مَنْ موصولہ مبتدا، ہے يَمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ صلہ۔ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ ضمیر فاعل یمشی سے حال ہے۔

يَمْشِيْ مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ، مَشْيٌ باب ضرب مصدر سے، وہ چلتا ہے۔

مُكِبًّا اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، اِكْبَابٌ (افعال) مصدر سے، سرنگوں، اوندھا یعنی رستہ کی دشواری ونشیب وفراز کی وجہ سے چلتے چلتے ٹھوکر کھاکر گر پڑتا ہے منہ کے بل؛

اَهْدٰى، هِدَايَةٌ سے (باب ضرب) مصدر سے، افعل التفضیل کا صیغہ، بمعنی زیادہ ہدایت یافتہ، یہ مبتدا، کی خبر ہے۔

اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ: اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے تعلیل نحوی تقریبًا وہی ہے جو جملہ سابقہ کی ہے۔ سَوِيًّا سیدھا۔ درست، صحیح، بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ

کا صیغہ ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں۔

سَوِیٌّ اس کو کہاجاتا ہے جو مقدار اور کیفیت دونوں حیثیت سے افراط وتفریط سے پاک ہو۔ محفوظ ہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا: (۱۹: ۱۰) تین رات تک بھلا چنگا۔ اور دوسری جگہ فرمایا۔

مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ (۲۰: ۱۳۵) کون ہیں سیدھی راہ والے۔ اور رَجُلٌ سَوِیٌّ وہ ہے جس کے اخلاق بھی اور خلقت بھی افراط وتفریط کے اعتبار سے معتدل ہوں۔

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ، موصوف و صفت، سیدھا راستہ،

آیت کا ترجمہ ہوگا۔

بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر پڑتا ہے وہ زیادہ سیدھے راستہ پر ہے (یا ہدایت یافتہ ہے) یا وہ جو سیدھے راستہ پر مسلسل چل رہا ہو۔ برابر چل رہا ہو۔

۶۷: ۲۳ = قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ: مذکورہ بالا دونوں آیات: اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ اور اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ یَرْزُقُكُمْ میں صراحت فرمائی تھی کہ کافروں کا کوئی حمایتی نہ ان کی مدد کرسکتا ہے اور نہ ان کو رزق دے سکتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر نصرت اور رزق کون عطا کرتا ہے؟

اس سوال مقدرہ کے جواب میں فرمایا۔

کہ تم کو نصرت اور رزق وہی عطا فرماتا ہے جس نے تم کو پیدا کیا تاکہ تم اس کو پہچانو اور اس کی عبادت کرو۔ (تفسیر مظہری)

اَنْشَاَ ماضی واحد مذکر غائب اِنْشَآءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے پیدا کیا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، تم کو،

اَلسَّمْعَ کان، سننا۔ اَلْاَبْصَارَ (آنکھیں) بَصَرٌ کی جمع۔ اَلْاَفْئِدَةَ (دل) فُؤَادٌ کی جمع۔ السَّمْعَ اصل میں مصدر ہے۔ اور مصدر کی جمع (اصل وضع کے اعتبار سے) نہیں آتی۔ اس لئے السمع کو بصورت مفرد ذکر کیا۔ لیکن البصر اور الفؤاد کی یہ حالت نہیں (یہ مصدر نہیں ہیں) اس لئے الابصار، الافئدۃ کو بصورت جمع ذکر کیا۔

ہر سہ السمع، الابصار، الافئدۃ منصوب بوجہ مفعول جعل کے ہیں

قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ہ قلیلاً صفت مشبہ بحالت نصب بوجہ مفعول۔ تھوڑا۔ قِلَّةٌ (باب ضرب)

مصدر۔ اگر یہاں مراد تھوڑا شکر لیا جائے تو یہ مفعول مطلق ہوگا۔ اور اگر اس کا مطلب "کم وقت میں" لیا جائے تو یہ مفعول فیہ ہوگا۔ دونوں صورتوں میں موصوف محذوف ہوگا۔

مَا لفظاً زائدہ ہے اور معنی مفہوم قلت کی تاکید ہے۔

بہت ہی تھوڑے وقت میں شکر کرتے ہو، قلّتِ شکر سے مجازاً نفیِ شکر ہے۔ بالکل شکر نہیں کرتے، یا کسی وقت بھی شکر نہیں کرتے،

تَشْكُرُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر حاضر شُكْرٌ (باب نصر) مصدر، تم شکر کرتے ہو۔

۶۷: ۲۴ = قُلْ : امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ قَوْلٌ (باب نصر) مصدر۔ تو کہہ۔ یہ لفظاً یہاں زائد ہے اور معنًی تاکید کے لئے مفید ہے۔

هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ : یہ جملہ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ سے بدل ہے

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ : یہ جملہ ذَرَاَكُمْ کے فاعل (یعنی اللہ) سے حال ہے۔

ذَرَاَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ذَرْءٌ (باب فتح) مصدر۔ اس نے پیدا کیا۔ اس نے پھیلایا۔ اس نے بکھیرا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ اس نے تم کو پیدا کیا۔ اس نے تم کو پھیلایا۔

تُحْشَرُوْنَ ہ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر حَشْرٌ (باب نصر) مصدر۔ تم جمع کئے جاؤ گے۔ تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَيَقُوْلُوْنَ : واؤ عاطفہ، يَقُوْلُوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب، وہ کہتے ہیں یعنی کافر عُتوّ اور نفور کی بنا پر مسلمانوں سے سوال کرتے ہیں: پوچھتے ہیں حجت کے طور پر۔

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ : اَلْوَعْدُ سے مراد وعدۂ حشر ہے۔ یعنی کافر پوچھتے ہیں کہ وعدۂ حشر کب پورا ہوگا؟

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ : اِنْ شرطیہ ہے یہ جملہ شرطیہ ہے۔ جوابِ شرط محذوف ہے

ای ان کنتم صدقین فیما تخبرونه من مجئ الساعة والحشر فبینوا وقته

۶۷: ۲۶ = قُلْ : (تو کہہ دے) یعنی جب کفار یہ سوال کریں تو آپ یہ جواب دیں۔

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اِنَّمَا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور مَا کافہ سے مرکب ہے مَا کافہ حصر کے لئے آتا ہے۔ اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے، بے شک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں۔

اَلْعِلْمُ ای علم وقت الساعة قیامت کے وقوع کے وقت کا علم۔

یعنی قیامت کب اور کس وقت وقوع پذیر ہوگی؟ اس کا ٹھیک ٹھیک علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ مرکب توصیفی ہے، واضح طور پر ڈرانیوالا۔ خبردار کرنے والا۔

۶۷: ۲۷ = فَلَمَّا رَاَوْہُ۔ فَ ترتیب کا ہے۔ پھر، لَمَّا: یہاں بطور کلمہ ظرف مستعمل ہے اور شرط کے لئے آیا ہے۔ بمعنی جب،۔

رَاَوْہُ: ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اور ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الوعد (آیت ۲۵ میں مذکور ہے) الوعد سے مراد روز حشر، وقت وقوع حشر، حشر کے دن کا عذاب۔

زُلْفَۃً: ای قریبا منہم، اپنے قریب ہی، اپنے پاس ہی، یہ رَاَوْہُ میں ہُ ضمیر مفعول سے حال ہے

پھر جب وہ اسے اپنے قریب ہی پائیں گے یا دیکھیں گے۔

فَلَمَّا رَاَوْہُ زُلْفَۃً جملہ شرط ہے۔

سِیْٓئَتْ وُجُوْہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا: جواب شرط۔ سِیْٓئَتْ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب سَوْءٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی غمگین کرنا۔ بُرا سلوک کرنا۔ س و ء مادہ۔ اسی مادہ سے باب افعال سے اَسَاءَ یُسِیْءُ اِسَاءَۃٌ خراب کرنا، بگاڑنا۔

وُجُوْہٌ مفعول مالم یسم فاعلہ، مضاف، الذین کفروا صلہ وموصول مل کر مضاف الیہ کافر لوگوں کے چہرے،،

سِیْٓئَتْ وُجُوْہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ ای اَسَآءَ ھَا اللّٰہُ فتغیرت بالا سواد والکابۃ وَالْحُزْنِ (ایسر التفاسیر) اللہ تعالیٰ ان کے چہرے بگاڑ دے گا اور وہ حشر کے روز متواتر تاریکی میں ٹھوکریں کھانے اور افتاں وخیزاں چلنے سے بگڑ جائیں گے (افمن یمشی مکبا علیٰ وجھہٖ اَھْدٰی ...... کی طرف اشارہ ہے)

اکثر مفسرین نے اس کا ترجمہ صیغہ ماضی معروف میں کیا ہے۔ کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے

وَ قِیْلَ: ای وقیل لھم اور (ان کافروں سے) کہا جائے گا۔ قِیْلَ کا عطف سِیْٓئَتْ پر ہے

ھٰذَا کا اشارہ عذاب آخرت کی طرف ہے۔

کُنْتُمْ بِہٖ تَدَّعُوْنَ: کنتم تدّعون ماضی استمراری جمع مذکر غائب اِدِّعَاءٌ افتعال مصدر۔ تم دعا کیا کرتے تھے، تم آرزو کیا کرتے تھے، تم مانگا کرتے تھے۔

۶۷: ۲۸ = قُلْ: ای قل یا محمد لمشرکی مکۃ الذین یتمنون ھلاکک (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ کے کافروں کو جو آپ کی موت کے متمنی ہیں کہہ دو۔

اَرَاَیْتُمْ: کیا تم نے دیکھا۔ یہ محاورہ بمعنی اَرُوْنِیْ (بھلا مجھے دکھاؤ تو) یا اَخْبِرُوْنِیْ

بھلا مجھے بتاؤ تو) استعمال ہوتا ہے۔

اِنْ اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا۔ اِنْ حرف شرط ہے اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ جملہ شرطیہ ہے۔ وَمَنْ مَّعِیَ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ جملہ شرط ہے اَوْ حرفِ عطف رَحِمَنَا جملہ شرط جس کا عطف جملہ اول پر ہے۔

اَھْلَکَنِیْ۔ اَھْلَکَ ماضی واحد مذکر غائب اھلاک (افعال) مصدر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم اگر وہ (یعنی اللہ) مجھے ہلاک کردے۔

وَمَنْ مَّعِیَ مَنْ موصولہ، مَعِیَ صلہ۔ اور ان کو جو میرے ساتھی ہیں (یعنی مؤمن)

فَمَنْ یُّجِیْرُ الْکَافِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ: جواب شرط۔ یُجِیْرُ مضارع واحد مذکر غائب اِجَارَۃٌ (افعال) مصدر۔ کون پناہ دے گا جور مادہ۔ جارٌ پڑوسی، پناہ دینے یا لینے والا۔ جَوْرٌ ظلم۔ زیادتی۔

عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ موصوف صفت، درد ناک عذاب،،۔

یعنی کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا۔ جملہ استفہامیہ انکاریہ ہے۔ جواب شرط میں۔

قُلْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِہٖ۔ ای قل یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ھُوَ (یعنی اللہ) اَلرَّحْمٰنُ: یعنی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کفار سے فرما دیجئے کہ وہ اللہ جس کے اختیار میں ہماری ہلاکت یا پناہ ہے وہ بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

(ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع آیت مندرجہ بالا ان اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ... الخ میں اَللّٰہ ہے اٰمَنَّا بِہٖ (ہم اسی پر ایمان رکھتے ہیں ۔)

وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا (اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں) یہ دونوں جمع الرَّحْمٰن کی صفت ہیں۔ یا ھُوَ ضمیر شان ہے۔ اور اٰمنا بہٖ وعلیہ توکلنا خبر ہے الرحمٰن کی۔

ضمیر شان کا فائدہ یہ ہے کہ مخبر عَنْہُ (الرحمٰن) کی تعظیم اور بڑائی پر دلالت کرتی ہے اس طرح کہ پہلے اس کا مبہم طریقہ سے ذکر کر کے پھر اس کی تشریح کی جائے۔

عَلَیْہِ کو توکلنا سے مقدم ذکر کرنا حصر پر دلالت کرتا ہے (اسی پر ہمارا بھروسہ ہے) حصر کا مفہوم ھُوَ الرَّحْمٰن سے بھی مستفاد ہوتا ہے مبتدا اور خبر جب دونوں معرفہ ہوں تو مفید حصر ہوتے ہیں۔ (وہی رحمٰن ہے) اس جملہ سے اس کی تائید ہوتی ہے گویا یہ جملہ سابق دونوں جملوں کی تاکید کررہا ہے۔ حقیقت میں اس آیت کا مفہوم نتیجہ ہے ان دلائل کا جو پہلے بیان کئے گئے ہیں اور اسی پر مؤمنوں اور کافروں کے آئندہ حکم کی بنا ہے اسی لئے اگلے جملے میں فَ سببیت کی لائی گئی ہے

(تفسیر المظہری)

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ ف سببیت کی ہے (جیسا کہ ابھی اوپر گذرا) س مضارع پر داخل ہوکر اس کو خالص مستقبل کے معنی میں کردیتا ہے اور مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے ۔ ترجمہ ہوگا۔

پس تم کو جلد معلوم ہوجائے گا کہ کون صریح گمراہی میں پڑا ہوا ہے ۔

مَنْ استفہامیہ محل نصب میں ہے کیونکہ تَعْلَمُوْنَ کا مفعول ہے۔

٦٧ : ٣٠ — اَرَءَيْتُمْ : ملاحظہ ہو ٦٧ : ٢٨ متذکرۃ الصدر۔

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا ۔ اِنْ شرطیہ جملہ شرطیہ ہے ۔

اَصْبَحَ : ماضی واحد مذکر غائب افعال ناقصہ میں سے ہے ۔ اِصْبَاحٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ اس نے صبح کی ۔ اس کو صبح ہوئی ۔ ہوگیا۔

مَآؤُكُمْ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ تمہارا پانی، یعنی وہ پانی جو تمہارے استعمال کے لئے تمہیں مہیا کیا جاتا ہے ۔ جیسے پینے کا پانی / فصلوں کی آبپاشی کے لئے مطلوبہ پانی۔

غَوْرًا : غَوْرٌ مصدر ہے بمعنی فاعل ۔ غَوْرٌ کے معنی ہیں پانی کا زمین کے اندر گھس جانا۔ کسی چیز کا اندر کی طرف چلے جانا ۔ (باب نصر)

یہاں آیت ہذا میں غَوْرٌ (مصدر) بمعنی غَآئِرٌ زمین میں گھس کر خشک ہوجانے والا پانی، جو ہاتھ یا ڈول وغیرہ کی دسترس سے باہر ہوگیا ہو۔

نشیبی جگہ یا گڑھا کو بھی غَوْرٌ کہتے ہیں۔

غَوْرًا بوجہ خبر اَصْبَحَ کے منصوب ہے۔

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ : جملہ جواب شرط ہے فَ جواب شرط کے لئے ۔

مَنْ استفہامیہ انکاریہ ۔ کون ؟ کوئی بھی نہیں۔

مَآءٍ مَّعِيْنٍ : موصوف وصفت ، جاری پانی ،

مَعِيْنٍ صیغہ صفت بروزن فعیلٌ بمعنی جاری ۔ مَعْنٌ مصدر ۔ جاری ہونا ۔ جاری کرنا ۔ گھاس کا سیراب ہونا۔

بعض کے نزدیک مَعِيْنٍ میں میم زائد ہے عین کا معنی ہے ظہور ۔ وہ جاری پانی جس کو سامنے ہونے کی وجہ سے ہر کوئی دیکھ لے ۔ کہیں جھاڑیوں اور جنگلوں میں چھپا ہوا نہ ہو معین کہلاتا ہے ۔ بغوی ؒ نے اس کے معنی لکھے ہیں : بالکل سامنے ، جس کو آنکھیں دیکھ سکیں اور

اور ہاتھوں اور ڈولوں سے اس کو لیا جا سکے۔
(اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۶۸) سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَکِّیَّۃٌ (۵۲)

۶۸: ۱ = نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ہ نٓ : حروف مقطعات میں سے ہے۔
وَالْقَلَمِ میں واؤ قسمیہ ہے اَلْقَلَمِ مقسم علیہ۔ قسم ہے قلم کی۔
وَمَا یَسْطُرُوْنَ : اس کا عطف القلم پر ہے مَا موصولہ یَسْطُرُوْنَ اس کا صلہ دونوں مل کر مقسم علیہ۔ اور قسم ہے (اس کی) جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔
۶۸: ۲ = مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ۔ جملہ جوابِ قسم ہے باء ثانیہ زائدہ ہے تاکید نفی کا فائدہ دیتی ہے۔ مَجْنُوْنٌ خبر ہے مَا کی۔ اور پہلی باء ملابست کے لئے ہے۔ اور جار مجرور خبر کی ضمیر سے موضع حال میں ہے۔ یعنی فضل خدا کی موجودگی میں آپ دیوانہ نہیں ہیں۔
نِعْمَتٍ سے مراد نبوت، شرافت، کمال فہم و عقل، عظمت مرتبہ، علوم اور دوسرے مکارم ہیں۔ بغوی رح نے لکھا ہے کہ کافر کہتے تھے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ (۱۵: ۶) اے وہ شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تو تو دیوانہ ہے۔ کافروں کے اس قول کے جواب میں آیت مذکورہ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ...... الخ نازل ہوئی۔ چونکہ کفار کا انکار شدید اور قوی تھا ان کے قول کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ کو قسم کے ساتھ مؤکد کیا اور خبر (مجنون) پر باء کو داخل کر کے نفی کو محکم کر دیا۔
وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۔ یہ آیت بھی جواب قسم میں ہے۔
لَاَجْرًا لام تاکید کے لئے ہے اَجْرًا میں تنوین عظمتِ اجر کو ظاہر کر رہی ہے۔
مَمْنُوْنٍ اسم مفعول واحد مذکر مَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ م ن ن حروف مادہ کم کیا ہوا۔ قطع کیا ہوا۔ غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۔ یعنی اجر نہ کم ہوگا نہ منقطع اور ختم ہوگا۔ یعنی اے حبیب آپ نے نبوت

کے بارگراں کو جس خوبی سے اٹھایا ہے اور احکام رسالت کو جس تندہی وخوش اسلوبی سے لوگوں کے اذہان اور دلوں میں راسخ کر دیا ہے اس کا اجر آپ کو ہمیشہ ہمیشہ ملتا رہیگا اور کبھی منقطع نہ ہوگا۔

اور اگر مِنَّتٌ (بھاری احسان سے مشتق ہے تو معنی ہو سکتے ہیں کہ:۔

آپ کے لئے وہ اجر مقدر ہے جس کے لئے آپ کسی کے منت کش احسان نہیں ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خاص اپنی جناب سے آپ کو اجر دے گا۔

۶۸ : ۴ = وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اور بے شک آپ عظیم خلق کے مالک ہیں۔ یہ جملہ بھی جواب قسم میں سے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں کیونکہ آپ ایسی ایذا رساں اور توہین آمیز باتیں برداشت کر لیتے ہیں جو کہ دوسرے لوگ برداشت نہیں کر سکتے۔

اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

اللہ کے راستہ میں جو دکھ مجھے دیا گیا وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ خلق عظیم سے مراد دین عظیم ہے یعنی دین اسلام ہے اس سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب مجھے کوئی مذہب نہیں ہے (تفسیر مظہری)

۶۸ : ۵ — فَسَتُبْصِرُ، فَ اور سَ کے لئے ملاحظہ ہو ۶۷ : ۲۹ متذکرۃ الصدر۔

تُبْصِرُ مضارع واحد مذکر حاضر اِبْصَارٌ (افعال) مصدر۔ عنقریب تو (بھی) دیکھ لیگا۔

وَ یُبْصِرُوْنَ اور وہ (یعنی کافر لوگ بھی) دیکھ لیں گے۔

اس آیت کا ربط اگلی آیت سے ہے۔

۶۸ : ۶ — بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ: اس میں بَ زائدہ ہے اور اَلْمَفْتُوْنُ، فُتُوْنٌ مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر، فتنہ میں ڈالا ہوا۔ فتنہ میں پڑا ہوا۔ دیوانہ، فرلفیتہ، مصیبت زدہ، آزمایا ہوا۔ فَتَنَ یَفْتِنُ (باب ضرب) فُتُوْنٌ و فتنۃ مصدر۔

اَیُّکُمُ اَیُّ استفہامیہ، مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ، تم میں سے کون؟

ترجمہ:۔ تم میں سے کون دیوانہ (مجنون) ہے۔

۶۸ : ۷ — اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔ ھُوَ ضمیر فصل ہے ملاحظہ ہو گرامر عربی مؤلفہ ڈبلیورائٹ حصہ دوم۔

یعنی اللہ بخوبی واقف ہے کہ کون اس کے راستہ سے بہکا ہوا ہے (تفسیر مظہری)

اَعْلَمُ: عِلْمٌ سے (باب سمع) سے مصدر۔ افعل التفضیل کا صیغہ، بمعنی خوب جاننے والا۔ بہتر جاننے والا۔ جلالین میں ہے کہ اَعْلَمُ بمعنی عَالِمٌ ہے۔

مَنْ موصولہ ہے ضَلَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ضَلَالٌ (باب ضرب) مصدر وہ گمراہ ہوا۔ وہ بہکا۔ وہ راہ سے دور جا پڑا۔ سبیلہ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے راستہ سے ہ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ربّ ہے۔

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور وہ بخوبی جانتا ہے راہِ ہدایت پانے والوں کو،

مُهْتَدِيْنَ: اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ بحالت نصب، مھتدی کی جمع اِهْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر۔ ہدایت پانے والے۔

۶۸: ۸ = فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ف سببیہ ہے۔ یعنی جب یہ بات کھل گئی کہ آپ ہدایت پر ہیں اور آپ کو جھوٹا قرار دینے والے بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو اب ان کے کہنے پر نہ چلئے۔

لَا تُطِعْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر، اطاعۃ (افعال) مصدر۔ تو اطاعت مت کر۔ تو کہا مت مان۔

اَلْمُكَذِّبِيْنَ اسم فاعل صیغہ جمع مذکر۔ تکذیب (تفعیل) مصدر سے، جھٹلانے والے۔

= وَدُّوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب، وَدٌّ و مَوَدَّةٌ (باب سمع) مصدر۔ انہوں نے دل سے چاہا۔ انہوں نے تمنا کی، اسی سے الوُدُوْدُ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت محبت کرنے والا۔ ثواب دینے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

وَدُّوْا کا فاعل آیت سابقہ میں المکذبین ہے۔

لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ۔ لَوْ حرف شرط۔ لَوْ تُدْهِنُ جملہ شرط ہے۔ ف جواب شرط کے لئے ہے۔ فَيُدْهِنُوْنَ جملہ جواب شرط۔ شرط و جواب شرط مل کر وَدُّوْا کا مفعول ہے

تُدْهِنُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِدْهَانٌ (افعال) مصدر بمعنی تدھین یعنی چکنا کرنے اور تیل ڈالنے کے ہیں۔ دُهْنٌ بمعنی تیل۔ مگر مراد اس سے مدارات، ملائمت اور سستی لی جاتی ہے۔

يُدْهِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِدْهَانٌ (افعال) مصدر۔ تیل ڈالنا۔ مکھن لگانا، نرمی کرنا ڈھیل دینا۔

ترجمہ: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر تم نرمی کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں گے۔

۶۸ : ۱۰ = وَلَا تُطِعْ: واؤ عاطفہ لَا تُطِعْ فعل نہی واحد مذکر حاضر، اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر۔ تو اطاعت نہ کر، تو کہنے میں نہ آ۔

كُلَّ: ہر۔ تمام، سب، مضاف

حَلَّافٍ۔ هَمَّازٍ۔ مَشَّاءٍ۔ مَنَّاعٍ، مُعْتَدٍ۔ اَثِيْمٍ، عُتُلٍّ۔ زَنِيْمٍ۔ مضاف الیہ، یعنی ان صفات کے مالک سب لوگ، یہ تمام لَا تُطِعْ کے مفعول ہیں یعنی ان تمام لوگوں کی اطاعت نہ کر، ان کے کہنے میں نہ آ۔

حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ۔ حَلَّافٍ بڑا قسمیں کھانے والا۔ حَلْفٌ سے بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

مَهِيْنٍ۔ ذلیل و خوار۔ حقیر، مَهَانَۃٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر، حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ بہت قسمیں کھانے والا حقیر و ذلیل شخص،

۶۸ : ۱۱ = هَمَّازٍ۔ هَمْزٌ مصدر (باب نصر، ضرب) سے۔ بڑا عیب گو، عیب جو، طعن کرنے والا۔ بطور طعن آنکھ سے اشارہ کرنا۔ هَمْزُ الشَّيٰطِيْنِ شیطانی وسوسہ۔ هامز عیب چین، چغل خور،

مَشَّاءٍ۔ بہت چلنے والا۔ مَشْيٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔

بِنَمِيْمٍ: بَ تعدیہ کا۔ نمیم مصدر و اسم۔ چغلی کھانا۔ مَشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ وہ شخص جو بڑی تندہی اور زور شور سے اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر چغلی کھاتا پھرے۔

۶۸ : ۱۲ = مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ۔ مَنَّاعٍ مَنْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔ نیکی سے بہت منع کرنے والا ہر کارِ خیر سے روکنے والا۔

مُعْتَدٍ اِعْتِدَاءٌ سے (باب افتعال سے مصدر اسم فاعل سے صیغہ واحد مذکر۔ حد سے آگے بڑھنے والا اصل میں مُعْتَدِیٌ تھا۔ اعتداءٌ حدودِ حق سے ہٹ جانا۔ تجاوز کرنا۔ اسی سے تَعَدِّیٌ دوسرے کی طرف تجاوز کرنا۔

اَثِيْمٍ۔ اِثْمٌ (باب سمع مصدر سے)، بروزن فعیل بمعنی فاعل گنہگار۔ اِثْمٌ (مصدر) بمعنی بُرا کام کرنا۔ ناجائز کام کرنا۔ گناہ کرنا۔

۶۸ : ۱۳ = عُتُلٍّ۔ یہ عَتْلٌ مصدر سے صفت کا صیغہ ہے بمعنی سخت مزاج۔ گردن کش اجڈ، شوکانی کے نزدیک عُتُلٍّ وہ ہے جو جسم کا مضبوط اور اخلاق کا خراب ہو۔

عبدالرحمٰن بن غنم رض سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔
عُتُلٌ: جو جسم کا مضبوط ہو، صحت مند ہو بڑا کھانے پینے والا ہو، جسے کھانے پینے کو ملتا ہے۔ لوگوں پر بہت ظلم کرتا ہو اور توند اس کی بڑی ہو۔
بَعْدَ ذٰلِكَ یعنی متذکرہ بالا صفات کے علاوہ (وہ زنیم بھی ہے)
زَنِيْمٌ ، الزَّنِيْمُ : یا مُزَنَّمٌ : اسے کہتے ہیں جو کسی قوم سے نسبتی تعلق تو نہ رکھتا ہو لیکن اس کے ساتھ یونہی ملحق ہو۔ جیسے کہ زنمتا الشَّاۃِ یعنی گوشت کے دو زائد ٹکڑے جو بکری کے گلے یا کان سے نیچے لٹک رہے ہوں
زَنِيْمٌ دَعِيٌّ (جمع ادعیاء) بمعنی لے پالک ، غیر باپ کی طرف منسوب کو بھی کہتے ہیں اور دَعِیٌّ وہ شخص ہے جو کہ تم اس کو بیٹا بنا لو۔ یا وہ جو حرامی ہونے میں متہم ہو۔
اس سلسلہ میں تین کافروں کا نام لیا جاتا ہے جن میں مندرجہ بالا صفات کے علاوہ زنیم کی بھی صفت پائی جاتی تھی۔ مثلاً:۔

۱:۔ ولید بن مغیرہ کہ وہ ۱۸ سال کا تھا جب اس کے باپ نے اس کے بیٹے ہونے کا اقرار کیا اس کے گلے میں ایک لٹکاؤ بھی تھا جس سے اس کی شناخت ہو جاتی تھی۔
۲:۔ اخنس بن شریق کہ اصل میں ثقفی تھا لیکن اس کا شمار بنی زہرہ میں سے کیا جاتا تھا۔
۳:۔ اسود بن عبد یغوث۔

اکثر کے نزدیک شخص مذکور سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔
علامہ پانی پتی فرماتے ہیں :۔
میں کہتا ہوں کہ شاید زنیم ہونے کی صفت مذکورہ بالا قبائح سے زیادہ بری تھی اسی لئے تو چند قبائح کا ذکر کرنے کے بعد زنیم کو ذکر کیا۔ یعنی مذکورہ بالا قبائح کے علاوہ وہ زنیم بھی ہے۔
۶۸ : ۱۴ ـــ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ : اَنْ مصدریہ ہے اس سے قبل لام تعلیل محذوف ہے ای لان کان ذا مال .... الخ : یعنی اس وجہ سے اس کا کہنا نہ مان لینا کہ وہ مالدار اور بیٹوں والا ہے ذا مال خبر ہے کَانَ کی ، وَبَنِيْنَ اس کا عطف ذَامَالٍ پر ہے اور یہ خبر دوم ہے کَانَ کی۔
۶۸ : ۱۵ ـــ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا ، جملہ شرط ہے قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ جواب شرط ہے تُتْلٰى مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ تِلَاوَةٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پڑھی جاتی ہے اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یعنی جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (یعنی قرآن مجید کی آیات)

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ۔ مضاف مضاف الیہ، اَسَاطِیْرُ کہانیاں، من گھڑت لکھی ہوئی باتیں، اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے۔

اَلْاَوَّلِیْنَ اَوَّلٌ کی جمع۔ بحالت نصب، پہلے لوگ، اگلے لوگ۔

۶۸: ۱۶ = سَنَسِمُہٗ: س مضارع پر داخل ہوکر مستقبل قریب کے معنی میں کر دیتا ہے (ملاحظہ ہو ۶۷: ۲۹) نَسِمُ مضارع واحد متکلم وَسْمٌ باب ضرب مصدر سے اصل میں نَوْسِمُ تھا مثال واوی وَعَدَ یَعِدُ کی طرح وَسَمَ یَسِمُ ہے مصدر بمعنی داغ لگانا۔ نشان بنانا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ہم اس کو داغ لگادیں گے۔

عَلَی الْخُرْطُوْمِ: جار مجرور۔ خُرْطُوْمٌ سونڈ۔ تھوتھنی، ہاتھی کی سونڈ۔ خنزیر کی تھوتھنی، کو خرطوم کہتے ہیں یہاں مراد ناک ہے۔ نفرت کے اظہار کے لئے خرطوم استعمال ہوا ہے یعنی ہم عنقریب ہی اس کی ناک کو داغ دیں گے۔

کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ کی ناک بڑی اور بے ڈول ہونے کی وجہ سے ہاتھی کی سونڈ جیسی تھی بدر کی لڑائی میں کسی انصاری کی تلوار سے اس کی ناک پر چرکا لگا باوجود علاج کے اچھا نہ ہوا ایک داغ ہوگیا۔ اور آخر اسی مرض میں سخت تلخی اٹھاکر سیدھا جہنم میں گیا۔ (تفسیر حقانی)

۶۸: ۱۷ = اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ۔ بَلَوْنَا ماضی جمع متکلم۔ بَلَاءٌ و بَلْوٌ (باب نصر) مصدر جس کا معنی آزمانے کے ہیں ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ ہیں۔ ہم نے ان کو آزمایا ہم ان کو آزما رہے ہیں۔

کفار مکہ کی اس آزمائش کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱:۔ علامہ پانی پتی لکھتے ہیں۔

اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ یعنی قحط اور بھوک سے ہم نے اہل مکہ کی آزمائش کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے لئے بد دعا کی تھی کہ الٰہی ان پر زمانہ یوسف جیسا قحط ڈال دے تو اللہ نے ان کو قحط میں مبتلا کر دیا۔ یہاں تک کہ لوگ مردار اور ہڈیاں کھاگئے۔

(تفسیر مظہری)

۲:۔ صاحب روح المعانی رقمطراز ہیں۔

انا بلونٰھم: ای اصبنا اھل مکۃ ببلیۃ وھی القحط بدعوۃ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا پر ہم نے ان پر بلا یعنی قحط نازل کر دیا۔

۳۔ صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں کہ:۔
اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو یہ فراخ دستی اور عیش و آرام دے رکھے ہیں یہ ان کی آزمائش ہے۔ (تفسیر حقانی)

۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی رح لکھتے ہیں
ہم نے جو اہل مکہ کو سامان عیش دے رکھا ہے، جس پر یہ مغرور ہو رہے ہیں تو ہم نے ان کو آزمائش میں ڈال رکھا ہے (کہ دیکھیں یہ نعمتوں کے شکر میں ایمان لاتے ہیں یا ناشکری و بے قدری کرتے ہیں) بیان القرآن وغیرہ

= كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ک تشبیہ کا مَا موصولہ اور اس کے بعد آنے والا جملہ اس کا صلہ الجنّۃ میں الف لام عہد کا ہے یعنی جس کا متکلم اور مخاطب کو علم ہو، یعنی یہ خاص باغ تھا جس کا علم کفار مکہ اور دیگران کو تھا۔
ہم نے ان کی آزمائش کر رکھی ہے جیسا کہ ہم نے باغوالوں کی آزمائش کی تھی، (مولنا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)
باغ کے متعلق مولانا ممدوحؒ رقم طراز ہیں:۔
یہ باغ بقول حضرت ابن عباس رض حبشہ میں تھا۔ اور بقول سعید بن جبیر رض یمن میں تھا کذا فی الدر۔ اور یہ قصہ اہل مکہ کو معلوم تھا۔ اور جن باغ والوں کا یہ قصہ ہے ان کے باپ کا اپنے وقت میں معمول تھا کہ ایک بڑا حصہ باغ کے پھل کا مساکین میں صرف کیا کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارا باپ احمق تھا کہ اس قدر آمدنی مسکینوں کو دے دیتا تھا اگر یہ سب گھر آوے تو کس قدر فراغت ہو۔ چنانچہ ان آیتوں میں ان کا بقیہ قصہ مذکور ہے۔

اِذْ اَقْسَمُوْا۔ اِذْ ا ظرفیہ ہے بمعنی جب، جس وقت،
اَقْسَمُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب۔ اِقْسَامٌ (افعال) مصدر۔ انہوں نے قسمیں کھائیں۔
یعنی ہم نے اصحٰب الجنۃ کو قحط میں اس وقت مبتلا کیا جب انہوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ: کہ صبح ہوتے ہی (مسکینوں کو اطلاع ہونے سے پہلے ہی) ہم باغ کے پھل توڑ لیں گے۔

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ: جوابِ قسم، لام تاکید کا۔ يَصْرِمُنَّ مضارع تاکید بانون ثقیلہ جمع مذکر غائب۔ صَرْمٌ (باب نصر) مصدر بمعنی کاٹنا۔ توڑنا۔ (پھل) کاٹنا۔ (کھیتی) کاٹنا۔ صَرِيْمٌ کٹا ہوا غلہ، صَارِمٌ کاٹنے والا۔ کاٹ دینے والا

ھَا ضمیر مفعول جس کا مرجع الجنۃ ہے۔

مُصْبِحِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصبی۔ صبح کے وقت کو پانے والے۔ صبح کرنے والے۔ اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر سے۔ یَصْرِمُنَّ کے فاعل سے حال ہے۔

۶۸:۱۸ — **وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ**: مضارع منفی جمع مذکر غائب، استثناء (استفعال) مصدر۔ حکایت حال ماضی (فعل مضارع جو کسی گذشتہ بات کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کی بجائے استعمال کیا جائے) انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ ثنی مادّہ۔

اَقْسَمُوْا کے فاعل سے حال ہے یا یہ علیحدہ جملہ مستانفہ ہے۔

۶۸:۱۹ — **فَطَافَ عَلَیْھَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ** ف سببیہ۔ طَافَ ماضی واحد مذکر غائب طَوْفٌ (باب نصر) مصدر۔ جس کے معنی کسی چیز کے گرد پھرنے کے ہیں۔ پھر گیا۔ پھیرا کر گیا۔

عَلَیْھَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب الجنۃ کے لئے ہے۔

طَائِفٌ، طَوْفٌ سے اسم فاعل واحد مذکر، پھیرے والا۔ پھیرا کرنے والا۔ جو شخص حفاظت کے لئے گھروں کے گرد چکر لگاتا ہے اس کو بھی طائف کہتے ہیں۔

یہاں مراد لُو کا جھونکا ہے جس نے جلا کر باغ کو سیاہ کر دیا۔

فَطَافَ عَلَیْھَا طَائِفٌ کا لفظی ترجمہ ہوگا۔

پس چکر لگا گیا اس (باغ) پر ایک چکر لگانے والا۔ یعنی رات کو اس باغ پر ایک جھونکا لُو کا تباہی پھیر گیا۔

= **وَھُمْ نَائِمُوْنَ**: جملہ حالیہ ہے دراں حالیکہ وہ سو رہے تھے۔

۶۸:۲۰ = **فَاَصْبَحَتْ**: ف نتیجہ کی ہے اَصْبَحَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر سو ہو گئی۔ مؤنث کا صیغہ الجنۃ کے لئے آیا ہے، یعنی (باغ) ہو گیا

اصبحت ای صارت۔

کَالصَّرِیْمِ: کاف تشبیہ کا۔ الصَّرِیْمِ کٹا ہوا۔ ٹوٹا ہوا۔ صَرْمٌ سے جس کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مفعول یعنی مصرومٌ ہے۔ اصل معنی تو صَرِیْم کے یہی ہیں کٹا ہوا۔ ٹوٹا ہوا۔ جدا کیا ہوا۔ پھر چونکہ صبح رات سے کٹی ہوئی ہے اور رات صبح سے کٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے کبھی صریم کا استعمال صبح کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی رات کے معنی میں۔ اسی طرح اس ذرہ ریگ کو صریم کہا جاتا ہے جو تودہ ریگ سے جدا ہو گیا ہو۔ چنانچہ الصریم کی تفسیر میں یہ سارے قول بیان کئے گئے ہیں۔ کہ باغ سوکھ کر ایسا سفید ہو گیا جیسے کہ دن ہوتا ہے یا جل کر

اتنا سیاہ ہوگیا جیسی کہ رات ہوتی ہے۔ یا اس طرح ٹوٹ ٹوٹ کے ذرہ ذرہ ہوگیا کہ جس طرح ذرہ ہائے ریگ تودۂ ریگ سے اڑ کر منتشر ہو جاتے ہیں۔

۲۱:۶۸ = فَتَنَادَوْا: فَ عطف کا۔ پھر۔ تَنَادَوْا ماضی جمع مذکر غائب تَنَادِیٌ (تفاعُلٌ) مصدر سے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی۔ (ندا کی) انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا۔ جملہ معطوف ہے جس کا عطف اَقْسَمُوْا پر ہے دونوں جملوں کے درمیان کلام معترضہ ہے، جو اس باغ پر جو گذری اس کا بیان ہے۔

مُصْبِحِیْنَ۔ اِصْبَاحٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ صبح کرنے والے یعنی انہوں نے صبح کے وقت ایک دوسرے کو پکارا۔

۲۲:۶۸ = اَنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِکُمْ۔ اَنْ مصدریہ۔ اِغْدُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، غُدُوٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ بمعنی تم سویرے چلو۔

اُغْدُوْا (فعل امر) فعل ناقص ہے عَلٰی حَرْثِکُمْ اس کی خبر ہے۔ یعنی صبح سویرے اپنی کھیتی پر پہنچ جاؤ۔ یہ جملہ جواب شرط ہے اور شرط سے مقدم آیا ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ صَارِمِیْنَ۔ جملہ شرط ہے۔ صَارِمِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر بحالت نصب کاٹنے والے۔

ترجمہ ہوگا:۔

اگر تم اپنی کھیتی کو کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر پہنچ جاؤ۔

۲۳:۶۸ — فَانْطَلَقُوْا۔ ف عاطفہ۔ اِنْطَلَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اِنْطِلَاقٌ (افتعال) مصدر۔ پس وہ چلے۔

وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ۔ جملہ حالیہ ہے یَتَخَافَتُوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب تَخَافُتٌ (تفاعل) مصدر۔ خفیہ چپکے چپکے آپس میں بات کہنا۔

پھر وہ باہم چپکے چپکے یہ کہتے ہوئے چلے۔

۲۴:۶۸ — اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْکُمْ مِّسْکِیْنٌ۔ اَنْ بمعنی کہ، یہ کہ، اَنْ مفسرہ ہے

فَائِدَہ:۔ اَنْ مفسرہ ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنی پائے جائیں خواہ کہنے کے معنی پر اس فعل کی دلالت لفظی ہو جیسے کہ اَوْحَیْنَا اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ۔ (۲۳: ۲۷) پھر ہم نے اس کو حکم بھیجا یہ کہ تو کشتی بنا۔

یا دلالتِ معنوی جیسے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا (۳۸:۶) اور ان میں سے کئی پنچ چل کھڑے ہوئے کہ چلو۔
یعنی ان کے اٹھ کر چلنے کا مطلب گویا یہ کہنا ہے کہ تم بھی چلو۔ اور آیت زیرِ غور میں ہے اَنْ سے قبل فعل یتخافتون آیا ہے۔ بمعنی وہ چپکے چپکے کہتے تھے۔
لَا یَدْخُلَنَّهَا۔ مضارع نفی تاکید بانون ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع الجنۃ ہے۔ اَلْیَوْمَ آج۔ عَلَیْکُمْ تمہارے پاس۔
ترجمہ ہوگا:۔
کہ آج کوئی مسکین (محتاج) تمہارے پاس باغ میں ہرگز داخل نہ ہووے۔
۶۸: ۲۵ = وَغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ۔ واؤ عاطفہ۔ غَدَوْا ماضی جمع مذکر غائب غُدُوٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ صبح کے وقت چلے۔ غُدُوٌّ صبح کے وقت سفر کرنا۔ غَدَاۃٌ صبح کا وقت۔ تڑکا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ (۱۸: ۲۸) اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں۔ ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔
اور جگہ فرمایا:۔
یُسَبِّحُ لَهٗ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (۲۴: ۳۶) (اور) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں
= حَرْدٍ۔ اس کے معانی میں مختلف اقوال ہیں۔ لیکن عام فہم اور موقع محل کے مطابق وہ معانی قابل ترجیح ہیں جو کہ صاحب ضیاء القرآن نے اختیار کئے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔
حَرْدٌ کا معنی قصد اور ارادہ ہے یعنی انہوں نے جو یہ ارادہ کیا تھا کہ آج کسی غریب کو باغ میں ہم داخل نہیں ہونے دیں گے اور باغ کا پھل کاٹ لائیں گے وہ یہ خیال کر رہے تھے کہ جو ارادہ اور قصد ہم نے کیا ہے ہم اس کو عملی جامہ پہنانے کی قدرت رکھتے ہیں۔
قٰدِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ قُدْرَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے، قدرت رکھنے والے۔ یہ غَدَوْا کی خبر ہے۔ حَرْدٍ متعلق بہ قٰدِرِیْنَ ہے۔
۶۸: ۲۶ — فَلَمَّا: فَ تعقیب کا ہے۔ لَمَّا۔ جب، (حرف ظرف) پھر، جب،
رَاَوْهَا۔ رَاَوْا ماضی جمع مذکر غائب رُؤْيَةٌ (راٰی، یَرٰی) باب فتح مصدر سے راٰی مادہ رَاَوْا اصل میں رَاَیُوْا تھا۔ ی متحرک ماقبل اس کا مفتوح اس کو الف سے بدلا۔ اب الف اور

داؤ دو ساکن جمع ہوتے الف کو حذف کر دیا۔ سَاَوْاہو گیا۔ انہوں نے دیکھا۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث۔ الجنۃ کے لئے ہے۔

پھر جب انہوں نے اس کو (یعنی اپنے باغ کو) دیکھا۔ قَالُوْا کہنے لگے .....

لَضَآلُّوْنَ: لام تاکید کا ہے ضَآلُّوْنَ، گمراہ۔ بہکے ہوئے۔ راہ بھولے ہوئے، ضَلَالٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ہم ضرور راہ بھول گئے ہیں۔

۶۸: ۲۷ — بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ؕ بَلْ حرف اضراب ہے۔ ماقبل کی نفی اور مابعد کی تائید کے لئے آیا ہے۔ نہیں نہیں ہم راستہ نہیں بھولے (باغ وہی ہے) بلکہ ہم اس کے پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔

۶۸: ۲۸ — قَالَ اَوْسَطُهُمْ، مضاف مضاف الیہ۔ ان میں سے کا درمیانہ۔ اس سے مراد یا تو ان کا منجھلا بھائی ہے یا بمعنی اَعْقَلُهُمْ ہے ان میں سب سے زیادہ عقلمند۔ زیرک،

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ: جملہ استفہام تقریری ہے ہمزہ استفہامیہ۔ لَمْ اَقُلْ مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد متکلم۔ کیا میں نے تم کو نہیں کہا تھا۔

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ: لَوْلَا۔ کیوں نہیں؛ تُسَبِّحُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب، تَسْبِيْحٌ (تفعیل) مصدر۔ تم تسبیح کرتے ہو۔ تم پاکی بیان کرتے ہو۔

یہاں آیت زیر غور میں مراد ہے تم انشاء اللہ کہتے ہو۔ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ۔ تم انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے۔ یہاں انشاء اللہ کہنے کو تسبیح قرار دیا ہے اس لئے کہ انشاء اللہ کہنے میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس بات کا اقرار ہوتا ہے کہ اللہ کی مشیت کے بغیر کسی کو کسی بات پر قدرت نہیں ہوتی (یہی تسبیح کا مفہوم ہے)

ابو صالح نے کہا ہے کہ وہ لوگ انشاء اللہ کہنے کے موقع پر سبحان اللہ کہا کرتے تھے اسی لئے انشاء اللہ کی جگہ تسبّحون کہا ہے۔

۶۸: ۲۹ : قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ۔ بولے ہمارا رب پاک ہے۔ اس جملہ میں اس امر کا اقرار ہے کہ اللہ ظالم ہونے سے پاک ہے یعنی وہ ظالم نہیں ہے۔

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۔ (بلکہ) ہم ہی ظلم کرنے والے ہیں۔ یعنی ہم نے مسکینوں کا حق رکھ کر اپنے اوپر) ظلم کیا۔

۶۸: ۳۰ — اَقْبَلَ۔ ماضی واحد مذکر غائب اقبال (افعال) مصدر اس نے رُخ کیا: اَقْبَلَ عَلٰى وَ اِلٰى: وہ متوجہ ہوا۔ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ: وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے

یَتَلَاوَمُوْنَ ہ مضارع جمع مذکر غائب تَلَاوُمٌ (تفاعُلٌ) مصدر سے ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔ یَتَلَاوَمُوْنَ اَقْبَلَ کے مفعول اور فاعل سے حال ہے۔ جیسے بولا جاتا ہے لَقِیَہٗ رَاکِبَیْنِ وہ اسے اس حالت میں ملا کہ وہ دونوں سوار تھے۔

یہاں ترجمہ ہوگا:۔ وہ ایک دوسرے کو ملامت کرتے باہم متوجہ ہوئے ۔

۶۸ : ۳۱ ــــ یٰوَیْلَنَا : یَا کلمہ ندار۔ وَیْلَنَا مضاف مضاف الیہ۔ وَیْلٌ ہلاکت، موت، بدبختی۔ جہنم میں ایک کنوئیں کا نام۔ وَیْلَنَا۔ کلمہ حسرت وندامت ہے، بمعنی ہائے ہماری موت! ہائے ہماری بدبختی۔ ہائے افسوس :

طٰغِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ طُغْیَانٌ (باب نصر، سمع) مصدر سے، طَغٰی یَطْغٰی اس نے سرکشی کی ۔ اس نے سر اٹھایا ۔ اس نے حد سے تجاوز کیا۔ پانی کا حد سے نکل جانا طغیانی کہلاتا ہے

طٰغِیْنَ ۔ سرکش، حد سے نکلنے والے ۔ شریر، طاغی کی جمع ۔

۶۸ : ۳۲ == عَسٰی رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْھَا۔ عَسٰی بمعنی ممکن ہے۔ توقع ہے، امید ہے، اندیشہ ہے۔ فعل جامد ہے ۔ اس کی گردان نہیں آتی، صرف فعل ماضی مستعمل ہے رَبُّنَا مضاف مضاف الیہ۔ ہمارا رب ، عَسٰی رَبُّنَا۔ امید ہے کہ ہمارا رب ۔ ۔ ۔ ۔ یا ہمیں اپنے رب سے امید ہے کہ ..... اَنْ مصدریہ۔ خَیْرًا افعل التفضیل کا صیغہ، مِنْھَا میں ھَا ضمیر کا مرجع الجنۃ ہے:

امید ہے کہ ہمارا رب بدلے میں ہمیں اس (باغ) سے بہتر (باغ) عطا کرے :

اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۔ اِنَّا بے شک ہم۔ اِلٰی انتہار رغبت کے لئے ہے راغِبُوْنَ جمع ہے رَاغِبٌ کی۔ رَغْبَۃٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے رغبت کرنے والے۔ یہاں صفت مشبہ کے مفعول میں استعمال ہوا ہے اور دوام کا مفہوم ادا کرتا ہے ،،

رغبت رجوع کے معنی کو بھی متضمن ہے ۔لہٰذا ترجمہ ہوگا:۔

ہم اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یعنی ہم اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں اور رب العزت کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اپنے ظالم ہونے کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے کئے پر نادم ہیں۔ ہمیں اپنی سرکشی کا بھی اعتراف ہے اور اب ہم سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف دوامی طور پر رجوع کرتے ہیں،،

لہٰذا امید ہے کہ رب تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرتے ہوئے اس سوختہ باغ سے بہتر ہمیں کوئی دوسرا باغ عطا فرما دے گا۔

اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ علت ہے انعام الٰہی کی کہ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْھَا۔

= كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۔ اَلْعَذَابُ: مبتدا مؤخر، كَذٰلِكَ اس کی خبر مقدم: ك تشبیہ کا
ذٰلِكَ: وہ (عذاب) جس کا اوپر ذکر ہوا۔ جو باغ والوں کو ان کی سرکشی کے بدلے میں ملا۔
مطلب یہ ہے کہ جو باغی ہوتا ہے اس کو ہم ایسا عذاب دیتے ہیں (اور آخرت کا عذاب اس دنیاوی عذاب سے بہت سخت ہے)

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ: لَوْ حرف تمنائی ہے کاش وہ اسے جانتے، لَوْ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے اور لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جملہ شرطیہ۔ اس صورت میں گذشتہ کلام کا مفہوم ہی جزار پر دلالت کرتا ہے جدید جزار کی ضرورت نہیں۔ ای ما فَعَلُوْا ذٰلِكَ۔ اگر وہ جانتے تو ایسا کام کیوں کرتے،

۶۸: ۳۴ = جَنّٰتِ النَّعِيْمِ مضاف مضاف الیہ۔ راحت کے باغ۔ یعنی ایسے باغ جن کے اندر آسائش کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

النَّعِيْم اسم معرفہ، نعمت، راحت، عیش،

۶۸: ۳۵ = اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ۔ کیا ہم فرمانبرداروں کا حال مجرموں جیسا کردیں گے؟ استفہام انکاری ہے۔ مسلمانوں کے برابر مجرموں کو قرار دینے کا انکار ہے جس سے مسلمانوں پر مجرموں کی فضیلت کا انکار بطریق اولیٰ مستفاد ہوتا ہے، اس جملہ کا عطف جملہ محذوف پر ہے۔ اصل کلام یوں تھا:۔

کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں پر فضیلت نہیں دیں گے؟ اور کیا مسلمانوں کو مجرموں کی طرح کردیں گے؟

۶۸: ۳۶ = مَا لَكُمْ: تم کو کیا ہوا ہے۔ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے ہو؟
اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔
وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ط
(۲۵: ۷) اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ہ كَيْفَ، حرف استفہام ہے، بمعنی کیسے، کس طرح؟ کیونکر
تَحْكُمُوْنَ: مضارع جمع مذکر حاضر۔ حُكْمٌ (باب نصر) مصدر سے تم حکم کرتے ہو، تم فیصلہ کرتے ہو؟ آیت کا ترجمہ:۔
تم کو کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کر رہے ہو،

۶۸: ۳۷ = اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ہ اَمْ حرف عطف ہے۔ بمعنی یا۔

خواہ، کیا۔ استفہام کے معنی دیتا ہے۔ کبھی بمعنی بَلْ : یعنی بلکہ۔ اور کبھی بمعنی ہمزہ استفہام آتا ہے۔ اور کبھی زائدہ ہوتا ہے۔

یہاں اَمْ منقطعہ ہے۔ یعنی پہلی بات سے اعراض ہے اور بمعنی بَلْ ہے۔ یعنی اگر تمہارے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا کہ یہ بات بعید از عقل ہے کہ مسلمانوں اور مجرموں کو ایک ہی طرح کا کردیں۔ تو کیا تمہارے پاس اور کوئی نقلی دلیل ہے؟ یعنی کوئی آسمانی کتاب جو تمہارے خیال کی تائید میں ہو۔

کِتٰبٌ بمعنی آسمانی کتاب، منزل من اللہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ

فِیْهِ ای فی ذٰلِكَ الکتٰبِ۔ اس کتاب میں۔

تَدْرُسُوْنَ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، دَرْسٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تم پڑھتے ہو۔

۶۸ : ۳۸ = اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ :

اِنَّ محل مفعول میں ہے اس لئے بالکسر نہیں ہونا چاہئے بلکہ اَنَّ بالفتح ہونا چاہئے عبارت کو اصل میں یوں ہونا چاہئے اَنَّ لَكُمْ فِیْهِ مَا تَخَیَّرُوْنَ (بفتح ھمزۃ اَنْ وَ ترك اللام فی خبرھا) جب لام کو تخیرون پر لایا گیا تو ہمزہ مکسور ہوگیا۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ قولٌ محذوف ہے یعنی تم اس کتاب میں یہ قول پڑھتے ہو۔

کلام یوں ہوا۔ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ قَوْلَ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ،، یا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم یہ قول پڑھتے ہو۔ تمہارے لئے وہاں (آخرت میں) وہی چیزیں ہوں گی جنہیں تم پسند کروگے۔

فِیْهِ میں ضمیر ہٖ روز قیامت کے لئے ہے۔ الضمیر لیوم القیامۃ (روح البیان)

تَخَیَّرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ تَخَیُّرٌ (تفعل) مصدر۔ تم پسند کرتے ہو۔ تم پسند کروگے۔ تم اختیار کروگے!

۶۸ : ۳۹ = اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ اَمْ حرف عطف بمعنی یا۔ کیا۔ عَلَیْنَا۔ ہم پر (لازم) اَیْمَانٌ : یَمِیْنٌ کی جمع بمعنی قسم، عہد، بَالِغَةٌ بُلُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ پہنچی ہوئی۔ پہنچنے والی، اَیْمَانٌ بَالِغَةٌ، موصوف وصفت، تاکید میں انتہا کو پہنچی ہوئی قسمیں۔

اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ : اس کی دو صورتیں ہیں :۔

۱۔ اس کا تعلق بَالِغَۃٌ سے نہیں ہیں بلکہ فعل محذوف سے ہے یعنی ایسے عہد جو قیامت تک ہم پر لازم رہیں اس کی ذمہ داری سے ہم اس وقت تک سبکدوش نہ ہوں جب تک کہ قیامت کے دن تمہارے فیصلہ کے مطابق فیصلہ نہ ہو جائے۔

۲۔ یا بَالِغَۃٌ سے تعلق ہے۔ یعنی قیامت کے دن تک پہنچنے والے عہد (تفسیر المظہری)

اِنَّ لَکُمۡ لَمَا تَحۡکُمُوۡنَ ہ لفظ اَیۡمَانٌ سے قسم کا مفہوم پیدا ہوتا تھا۔ یہ جملہ اس کا جواب (یعنی محل مفعول میں) ہے۔ یعنی کیا ہم نے قسم کھائی ہے کہ جو تم فیصلہ کرو گے وہی تم کو ضرور ملیگا (تفسیر المظہری) (نیز ملاحظہ ہو ۶۸ : ۳۸ متذکرۃ الصدر)

مولانا اشرف علی تھانوی رح اپنی تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں :

اَمۡ لَکُمۡ اَیۡمَانٌ عَلَیۡنَا بَالِغَۃٌ اِنَّ لَکُمۡ لَمَا تَحۡکُمُوۡنَ : کیا ہمارے ذمے کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں اور وہ قسمیں قیامت تک باقی رہنے والی ہوں (جن کا یہ مضمون ہو) کہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جو تم فیصلہ کر رہے ہو۔

۶۸ : ۴۰ = سَلۡھُمۡ : سَلۡ فعل امر واحد مذکر حاضر سُؤَالٌ (باب فتح) مصدر۔ تو سوال کر تو پوچھ لے۔ تو دریافت کر لے۔ تو مانگ لے : س ء ل حروف مادہ۔ ھُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع مشرکین ہے۔ سلھم ای المشرکین (مدارک التنزیل)

اَیُّھُمۡ۔ اَیُّ استفہامیہ ہے، مضاف ہے۔ ھُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان میں سے کون ؟

ذٰلِکَ : کا اشارہ اس عہد و پیمان کی طرف ہے جو اوپر آیت ۳۹ میں مذکور ہوا۔

زَعِیۡمٌ : ضامن، ذمہ دار۔ زَعَامَۃٌ (باب فتح، نصر) مصدر سے جس کے معنی ضامن بننا یا کفیل ہونا۔

سَلۡھُمۡ اَیُّھُمۡ بِذٰلِکَ زَعِیۡمٌ : (ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان (مشرکین) سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس بات کا ضامن ہے یا اس کی ذمہ داری لیتا ہے کہ ان کا اللہ سے کوئی عہد و پیمان ہے کہ ان کو وہی ملیگا جس کو وہ چاہیں گے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاَنَا بِہٖ زَعِیۡمٌ (۱۲ : ۷۲) اور میں ہی اس کا ضامن ہوں :

۶۸ : ۴۱ = اَمۡ لَھُمۡ شُرَکَآءُ ۔ اَمۡ بمعنی کیا۔ شُرَکَآءُ : شریک، ساجھی، شریک کی جمع وہ معبودانِ باطل جن کو مشرکین اُلوہیت میں خدا کا شریک سمجھتے تھے، یعنی کیا کافروں کو قیامت

دن مومنوں کے ہم رتبہ بنا دینے والے شرکاء الوہیت ہیں؟

فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ: جملہ جواب شرط میں ہے شرط محذوف ہے یعنی اگر ہیں تو لے آئیں اپنے ان شرکاء کو۔ لِیَاْتُوا فعل امر جمع مذکر غائب اِتْیَانٌ (افعال) مصدر سے۔ پس لے آویں۔ تو لے آویں:

اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ: اگر وہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں۔ یہ جملہ شرط ہے اس کا جملہ جزائیہ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ ہو سکتا ہے یا گذشتہ کلام جو جزاء پر دلالت کر رہا ہے اس کے لئے کافی سمجھا گیا ہے اس جگہ جملہ شرطیہ کی جزاء کی ضرورت نہیں ہے:

فَائِدَہ:- مندرجہ بالا آیات ۳۳ تا ۴۱ میں منکرین اسلام اور متقین کی جزاء و سزا کا حال بیان کیا گیا ہے۔ آیت ۳۳ میں اصحاب الجنۃ باغ والوں کا حال بیان کرکے فرمایا۔ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ: اور آیت نمبر ۳۴ میں متقین کو عطار ہونے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ: اس کو سن کر کفار مکہ نے کہا کہ جب خدا نے دنیا میں مسلمانوں سے بڑھ کر ہم کو مال و دولت دیا ہے تو آخرت میں بھی ان سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم برابر تو ضرور دے گا۔

اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس دعوے کا مفصل طور پر رد فرمایا ہے:۔

۱:۔ فرمایا کہ تمہارے پاس اس بات کا کہ تم کو متقین سے بڑھ کر یا ان کے برابر انعامات دیئے جائیں گے کوئی عقلی ثبوت نہیں۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ (آیات ۳۵: ۳۶)

۲:۔ کسی عقلی ثبوت کے علاوہ تمہارے پاس کوئی نقلی ثبوت بھی تو نہیں۔ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ: اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ (۳۷: ۳۸)

۳:۔ پھر نقلی و عقلی ثبوت تو کجا ہے تمہارے پاس تو کسی کا کوئی وعدہ یا وعید بھی تو نہیں ہے کہ تم کو تمہارے کہنے کے مطابق دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ضامن پیش کرو، اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ (آیات ۳۹: ۴۰)

۴:۔ اگر یہ بھی نہیں تو تمہارا سہارا وہ معبودانِ باطل ہی ہو سکتے ہیں جن کو تم خدا کی خدائی میں

شریک سمجھتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ قیامت کے دن وہ تمہارے معاون و مددگار ہوں گے: تو جاؤ ان کو لے آؤ۔ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكَآءُ فَلۡيَاۡتُوۡا بِشُرَكَآئِهِمۡ اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ (آیت نمبر ۴۱)، ظاہر ہے کہ اس میں بھی وہ ناکام و نامراد رہیں گے:

۶۸: ۴۲ — يَوۡمَ يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ۔ يَوۡمَ منصوب بوجہ مفعول اُذۡكُرۡ محذوف ہے اُذۡكُرۡ يَوۡمَ: یاد کرو وہ دن جب ...... يُكۡشَفُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب، كَشۡفٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ کھول دیا جائے گا۔ سخت شدت ہوگی: سَاقٍ بمعنی پنڈلی۔

يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ سے کیا مُراد ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں:

۱۔ ای يُكۡشَفُ عَنۡ اقبل الامر۔ (بیضاوی، روح البیان) جب حقیقۃ الامر سے پردہ ہٹا دیا جائے گا۔

۲۔ کنایۃ عن شدۃ ھول القیامۃ۔ کلمات القرآن، تفسیر و بیان، حسنین محمد مخلوف)

۳۔ پنڈلی کے کشف سے مراد ہے میدان حشر میں نور الٰہی کی ایک خاص جھلک ایک مخصوص پرتو اندازی۔ وغیرہ۔

اکثر مفسرین نے اس سے مراد روز حشر کی ہولناک اور کرب عظیم کی صورت حالات ہی لیا ہے۔ جب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو عرب کہتے ہیں شَمَّرَتِ الۡحَرۡبُ عَنۡ سَاقِهَا۔ جنگ نے اپنی پنڈلی سے تہبند اوپر اٹھا لیا۔ راجز کا شعر ہے

قَدۡ كَشَفَتۡ عَنۡ سَاقِهَا فَشُدُّوۡا وجدّت الحرب بکم فجدّوا

(اے بہادرو!) لڑائی نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی ہے۔ تو سب زور سے حملہ کرو۔

جنگ زوروں پر ہے اب تم بھی سنجیدگی سے داد شجاعت دو۔

جس سال قحط انتہا کو پہنچ جائے تو اس کا ذکر یوں کرتے ہیں:

فی سنۃ قد کشفت عن ساقھا۔ یہ اس سال کی بات ہے کہ جس نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی۔

صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں:۔

اس محاورہ کے مطابق آیت کا مطلب ہوگا۔ روز قیامت جب حالات بڑے تکلیف دہ اور ہولناک ہو جائیں گے اور ہر شخص جلال خداوندی سے لرزہ براندام ہوگا چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی، دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے اس وقت لوگوں کے ایمان یا کفر، خلوص یا نفاق کو

آشکارا کرنے کے لئے انہیں حکم دیا جائے گا کہ آؤ سب اپنے رب کو سجدہ کرو، جن کے دلوں میں ایمان اور اخلاص ہوگا وہ فوراً سربسجود ہو جائیں گے۔ لیکن کافر اور منافق بہت زور لگائیں گے کہ سجدہ کریں اور خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں مگر ان کی کمر اکڑ جائے گی بڑی کوشش کے باوجود وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ اس رسوائی پر ان کی آنکھیں جھک جائیں گی۔ سب کے سامنے ان کے کفر اور نفاق کو ظاہر کر دیا گیا۔ ان کے کھوکھلے دعووں کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا ذلت و رسوائی کی گرد ان کے چہروں پر پڑ رہی ہو گی؛

وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ۔ جملہ عاطفہ ہے اس کا عطف يُكْشَفُ پر ہے۔ يُدْعَوْنَ مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر غائب دَعْوَةٌ (باب نصر) مصدر سے، وہ بلائے جائیں گے۔

السُّجُوْدِ۔ سَجَدَ يَسْجُدُ (باب نصر) کا مصدر ہے بمعنی سجدہ کرنا۔ سر زمین پر رکھنا۔ فروتنی کرنا۔ السجود بمعنی نماز بھی آیا ہے۔ جیسے: وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ: (۵۰:۴۰) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس (کے نام) کی تنزیہہ کیا کرو۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ: يَوْمَ کے جواب میں ہے۔ لا یستطیعون مضارع منفی جمع مذکر غائب اِسْتِطَاعَةٌ (استفعال) مصدر، ان میں (ایسا کرنے کی) طاقت نہ ہوگی۔ یعنی وہ اس روز سجدہ نہ کر سکیں گے، کیونکہ دنیا میں انہوں نے کبھی خدائے بزرگ و برتر کے سامنے سجدہ کیا ہی نہ تھا حالانکہ ان کو متواتر سجدہ کے لئے بلایا جاتا رہا تھا۔ لا یستطیعون کی ضمیر فاعل کل اہل دعوت کی طرف راجع نہیں ہے۔ بلکہ بعض کی طرف لوٹتی ہے یعنی وہ بعض اہل ایمان جو نماز بالکل نہیں پڑھتے تھے یا پڑھتے تو تھے مگر خلوص کے ساتھ نہیں۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ: جملہ ضمیر يُدْعَوْنَ سے حال ہے۔ خَاشِعَةً ذلیل ہونے والی خوار۔ دبی جانے والی۔ خُشُوْعٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔

اَبْصَارُهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ان کی آنکھیں۔ یعنی شرم و ذلت کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھکی جا رہی ہوں گی۔

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ: تَرْهَقُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب: رَهْقٌ (باب سمع) مصدر۔ بمعنی کسی چیز کا کسی چیز پر زبردستی چھا جانا اور اس کو پا لینا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ جملہ ماسبق کی طرح یہ جملہ بھی حالیہ ہے۔

وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ: کافروں اور منافقوں کے متعلق ذکر چلا آرہا ہے۔ قیامت کے روز جب شدت کرب کے ماحول میں سب کو سجدہ کیلئے

کہا جائے گا تو جو لوگ خلوص دل سے اللہ کے حضور دنیا میں سجدہ ریزی کرتے رہے تھے۔ وہ فوراً سجدہ میں چلے جائیں گے۔ لیکن کفار اور منافقین کی کمریں تختہ بن جائیں گی اور وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔

یہاں (وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ ..... الخ میں) یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ دنیا میں بحالت خیر و عافیت جب بھی سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے (یہ انکار کر دیتے تھے یا اگر سجدہ کرتے تھے تو دکھاوے کی خاطر یا طوعاً و کرہاً)

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السجود ای فی الدنیا وَهُمْ سَالِمُوْنَ معافون فی ابدانہم ولا یسجدون تکبرًا وکفرًا باللہ ربہم ولیشرعہا (ایسر التفاسیر)

یعنی دنیا میں جب کہ وہ جسمانی طور پر بخیر و عافیت تھے سجدوں کے لئے بلائے جاتے تھے تو تکبر کی بنا پر یا اپنے پروردگار سے تکفیر کی بنا پر انکار کر دیتے تھے (السجود بمعنی نماز بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ ابھی اوپر گذرا۔

كَانُوا يُدْعَوْنَ ماضی استمراری مجہول جمع مذکر غائب کا صیغہ دَعْوَةٌ (باب نصر) مصدر سے بلائے جایا کرتے تھے۔ بلائے جاتے تھے،

وَهُمْ سَالِمُوْنَ: جملہ حال ہے كَانُوا يُدْعَوْنَ کی ضمیر سے۔

۶۸: ۴۴ == فَذَرْنِي: ف سببیہ ہے ذَرْ فعل امر، واحد مذکر حاضر، وَذْرٌ (باب سمع، فتح) مصدر سے۔ تو چھوڑ دے۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ تو مجھے چھوڑ دے۔ اس کی ماضی نہیں آتی۔

وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ: واؤ عاطفہ مَنْ موصولہ محل نصب میں ہے۔ اس کا عطف ی ضمیر مفعول واحد متکلم پر ہے۔ يُكَذِّبُ مضارع واحد مذکر غائب تَكْذِيبٌ (تفعیل) مصدر۔

هٰذَا اسم اشارہ قریب، واحد مذکر۔ اَلْحَدِيثِ: ای القرآن، اور (چھوڑ) اس کو جو اس قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اس کو جھٹلاتا ہے۔ یعنی ایسوں سے نمٹنے کی فکر میں مت پڑ ان سے نمٹنا میرا کام ہے۔

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ: س مضارع پر داخل ہو کر فعل کو مستقبل کیلئے خاص کر دیتا ہے اور اس کو زمانہ حال سے قریب کر دیتا ہے۔ بمعنی اب، ابھی، قریب، عنقریب:

نَسْتَدْرِجُ مضارع جمع متکلم اِسْتِدْرَاجٌ (استفعال) مصدر سے۔ دَرَجَةٌ زینہ کی سیڑھیاں تَدَرُّجٌ (تفعّل) درجہ بدرجہ چڑھنا۔ نَسْتَدْرِجُ ہم درجہ بدرجہ پکڑ لیں گے

ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب مَنْ کی طرف راجع ہے۔ اور لفظ مَنْ اگرچہ مفرد ہے لیکن معنی کے لحاظ سے جمع ہے اس لئے جمع کی ضمیر کا مرجع اس کی طرف صحیح ہے۔

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ : ہم عنقریب ہی ان کو رفتہ رفتہ (عذاب میں) گرفتار کرلیں گے :

مِنْ حَيْثُ مِنْ حرف جر ہے۔ حَيْثُ اسم ظرف مکان ہے مبنی بر ضمہ ہے بدیں وجہ حَيْثُ ضمہ کے ساتھ آیا ہے۔

ایسی جگہ سے، جہاں سے۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ایسی جگہ سے جسے وہ جانتے ہی نہیں۔ ایسے طریقہ سے کہ انہیں معلوم تک نہ ہو۔

۶۸ : ۴۵ — وَاُمْلِیْ لَهُمْ۔ اُمْلِیْ میں ڈھیل دوں گا۔ میں مہلت دوں گا، میں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ اِمْلَاءٌ (افعال)، مصدر۔ مہلت دینا۔ ڈھیل دینا۔

اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ : كَيْدِیْ مضاف مضاف الیہ، كَيْدٌ مکروفریب، خفیہ حیلہ۔ خفیہ تدبیر۔ كَيْدٌ (باب ضرب) سے مصدر بھی ہے، حیلہ کرنا۔ تدبیر کرنا۔ مکروفریب کرنا۔ یہ لفظ اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور برے معنوں میں بھی۔ مگر عام طور پر برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

چنانچہ اچھے معنوں میں قرآن مجید میں آیا ہے:

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ (۱۲ : ۷۶) اسی طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کردی"، اور برے معنوں میں فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ (۳۷ : ۹۸) غرض انہوں نے ان کے ساتھ چال چلنی چاہی اور ہم نے انہیں زیر کردیا۔

مَتِيْنٌ، صفت مشبہ۔ واحد مذکر، مضبوط۔ محکم، ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں کو مَتْن کہا جاتا ہے اسی سے مَتُنَ فعل بنا لیا گیا بمعنی اس کی پشت قوی ہوگئی اور مضبوط ہوگئی۔ مَتِيْنٌ مضبوط پشت والا۔ توسیع استعمال کے بعد متین کا معنی ہوگیا قوی، محکم،

اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد عذاب ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ كَيْدٌ سے مراد ڈھیل دینا ہے اور مہلت دینا ہے جو کہ آخرکار موجب عذاب بنتی ہے، جیسے فرمایا: اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا : (۳ : ۱۷۸) (نہیں بلکہ) ہم ان کو مہلت اس لئے دیتے ہیں کہ وہ زیادہ گناہ کرلیں۔ (المفردات)

۶۸ : ۴۶ — اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا۔ اَمْ حرف عطف، کیا۔ یا اَمْ منقطعہ بمعنی بَلْ :

ای بل تسئلھم۔ تسئل مضارع واحد مذکر حاضر، سؤال (باب فتح) مصدر۔ ھم ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ تو ان سے سوال کرتا ہے۔ تو ان سے مانگتا ہے۔

اَجْرًا: اجرت، معاوضہ (تبلیغ احکام الٰہی کے لئے)

فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ف عاطفہ سببیہ۔ مَغْرَمٍ اسم مصدر مجرور، تاوان۔ اَلْغُرْمُ مفت کا تاوان یا جرمانہ، وہ مالی نقصان جو کسی قسم کی خیانت یا جرم کا ارتکاب کئے بغیر انسان کو اٹھانا پڑے۔

مُثْقَلُوْنَ: اِثْقَالٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر۔

کہ بدیں سبب وہ تاوان کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو ۵۲:۴۰۔

۶۸:۴۷ = اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ اَمْ حرف عطف۔ یا۔ کیا۔ (استفہام کے لئے آتا ہے) الغیب سے یہاں مراد لوح محفوظ یا امور غیبیہ ہیں۔

مطلب یہ کہ:۔

کیا ان کے پاس لوح محفوظ یا امور غیبیہ کا علم ہے۔

فَهُمْ: ف عاطفہ ہے۔ يَكْتُبُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب کِتَابَۃٌ (باب نصر) مصدر وہ لکھتے ہیں۔ يَكْتُبُوْنَ ای ینقلون منہ و یحکمون، اور وہ اس سے نقل کرتے ہیں۔ اور فیصلہ کرتے ہیں۔

جملہ استفہامیہ انکاریہ ہے یعنی ان کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

۶۸:۴۸ = فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ۔ یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان مشرکین کی ایذا رسانی پر صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ابھی ڈھیل دے رکھی ہے۔ ان کے لئے اس تکلیف دہی کے بدلے جو سزا مقدر ہو چکی ہے اس کے لئے جلدی نہ کریں ڈھیل کے بعد ان کی ضرور گرفت ہوگی۔ اور ان کو اپنے کئے کی سزا پوری پوری ملے گی۔ آپ اس فیصلہ خداوندی پر صبر کریں اور انتظار کریں۔

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ واؤ عاطفہ ہے لَا تَكُنْ فعل نہی واحد مذکر حاضر کَوْنٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تو مت ہو۔ آپ مت ہو دیں۔ ک تشبیہ صَاحِبِ الْحُوْتِ مضاف مضاف الیہ۔ مچھلی والا۔ مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔

مطلب یہ کہ آپ حضرت یونس علیہ السلام کی طرح تنگ دلی اور عجلت پسندی کا اظہار مت کریں۔

علامہ پانی پتی رح اپنی تفسیر مظہری میں اس آیت کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں !
وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ۔ تنگ دلی اور عجلت پسندی میں (حضرت) یونس کی طرح نہ ہو جاویں۔

حضرت ابن مسعود کے مطابق حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں چالیس رات رہے پھر پتھریوں کی تسبیح کی آواز سن کر اندھیروں کے اندر ہی پکار اٹھے۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ :
(اگلی آیت میں اسی نداء کا بیان ہے)

— اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ — اَلْحُوْتِ م پر م علامت وقف ہے یہ علامت وقف لازم کی ہے جہاں ضرور ٹھیرنا چاہئے۔ اس سے اگلا جملہ الگ جملہ ہے لہٰذا اِذْ کا تعلق وَلَا تَكُنْ نہی سے نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق اُذْكُرْ فعل محذوف سے ہے وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ پر بات ختم ہو گئی ہے۔ کہ جس طرح حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کے عذاب میں عجلت پسندی کی تھی، آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ایسا خیال دل میں نہ لادیں۔ ان کفار اور مشرکین کی کرتوتوں پر عذاب ان کا مقدر بن چکا ہے جلد یا بدیر ان کو مل کر رہے گا۔ (آیات ۴۴ ۴۵ متذکرۃ الصدر)

اِذْ نَادٰى ... ای اُذْكُرْ اِذْ نَادٰى (بلکہ) یاد کرو جب اس (حضرت یونس علیہ السلام) نے جب کہ وہ غم و اندوہ سے بھرا ہوا تھا (اپنے پروردگار کو) پکارا۔
اِذْ اسم ظرف ہے نَادٰى ماضی واحد مذکر غائب نِدَآءٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ اس نے پکارا۔ یہاں پکارنے سے مراد حضرت یونس کا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ کر خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنا ہے۔
ترجمہ:۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور بیشک میں قصوروار ہوں۔

(ملاحظہ ہو ۲۱ : ۸۷)

وَهُوَ مَكْظُوْمٌ جملہ حالیہ ہے ضمیر نَادٰى سے هُوَ کی ضمیر کا مرجع حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ مَكْظُوْمٌ اسم مفعول واحد مذکر كَظْمٌ (باب ضرب) مصدر سے، غم آگیں، غم کی وجہ سے دم گھٹا ہوا۔ كَاظِمٌ غم کو پی جانے والا۔ غصہ کو روک لینے والا۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (۳ : ۱۳۴) اور غصہ کو روکنے والے ہیں
كَظْمٌ کے اصل معنی ہیں سانس کا رک جانا۔ برتن کا بھر جانا۔ جب انسان رنج و غم سے بھر جائے

تو اس کو بھی کَاظِمٌ کہتے ہیں۔

بھرنے کے معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے:۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ (۴۰ : ۱۸)

اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آ رہے ہوں گے:

حضرت یونس علیہ السلام کن کن غموں سے اور صدموں میں گھٹ رہے تھے، مولانا عبدالماجد دریاآبادی رحمہ اپنی تفسیر ماجدی میں یوں فرماتے ہیں:۔

۱:۔ ایک رنج قوم کے ایمان نہ لانے کا۔

۲:۔ وقت پر عذاب موعود کے ٹل جانے کا

۳:۔ بلا اذنِ صریح اپنے مقام سے چل پڑنے کا۔

۴:۔ شکمِ ماہی میں محبوس ہو جانے کا۔

۶۸ : ۴۹ = لَوْلَا۔ امتناعیہ ہے بمعنی اگر نہ ہوتا۔ لَوْ شرطیہ اور لَا نافیہ سے مرکب ہے، نیز ملاحظہ ہو ۲ : ۱۱۸ - و ۱۱ : ۱۲ -

لَوْلَا اَنْ تَدَارَكَهٗ نِعْمَةٌ کے متعلق صاحب تفسیر مظہری رقمطراز ہیں:

لَوْلَا امتناعیہ ہے اور تَدَارَكَ ماضی کا صیغہ اَدْرَكَ کا ہم معنی ہے نِعْمَةٌ اس کا فاعل ہے اور نعمۃ اگرچہ مؤنث ہے۔ اور تَدَارَكَ مذکر ہے مگر فعل اور فاعل میں ہٗ ضمیر کی وجہ سے فصل ہو گیا ہے اس لئے اس فعل کو مذکر لایا گیا ہے،

یا تَدَارَكَ فعل مضارع منصوب ہے، اصل میں تَتَدَارَكَ تھا۔ تفاعل کی تاء کو حذف کر دیا گیا۔ اس وقت حال ماضی کی حکایت ہو گئی اور اَنْ کی وجہ سے مضارع بمعنی مصدر ہو جائے گا۔

اوّل صورت میں ترجمہ ہو گا:۔

اگر نہ پہنچ گئی ہوتی اس کو رب کی طرف سے نعمت۔

اور دوسری صورت میں ترجمہ یوں ہو گا:۔

اگر نہ ہوتا نعمتِ رب کا پہنچنا۔

تَدَارَكَهٗ۔ تَدَارَكَ ماضی واحد مذکر غائب تَدَارُكٌ (تفاعل) مصدر (بمعنی اَدْرَكَ) جس کے معنی (تَدَارُكٌ کے) پانے اور ایک دوسرے تک پہنچنے کے ہیں۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اس نے اس کو پا لیا۔ وہ اس تک پہنچ گیا۔ تَدَارُكٌ کا استعمال

زیادہ تر فریادرسی اور نعمت کے پہنچنے کے متعلق ہوتا ہے۔

نِعْمَةٌ بمعنی رحمت:

مِنْ رَّبِّهٖ صفت رحمت ہے یعنی اگر اللہ کی طرف سے اس پر رحمت نہ ہوتی اور توفیقِ توبہ نہ ملتی اور توبہ قبول نہ ہوجاتی تو ..... تفسیر مظہری۔

جملہ لَوْلَآ ..... مِنْ رَّبِّهٖ شرط ہے۔

لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ جملہ جواب شرط ہے نُبِذَ فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب نَبْذٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی پھینکنا۔ وہ ضرور پھینک دیا جاتا۔

اَلْعَرَاءِ۔ چٹیل میدان۔ جس میں نہ گھاس ہو نہ درخت ہو نہ عمارتیں۔ ہموار میدان جس میں کوئی اوٹ نہ ہو۔

وَهُوَ مَذْمُوْمٌ: جملہ حالیہ ہے۔ اور اس حال میں وہ مذموم ہوتا (یعنی اس کی مذمت کی جاتی)

۶۸:۵۰ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ جملہ معطوف ہے جس کا عطف جملہ مقدرہ پر ہے ای فتدارکته نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ (لیکن) اللہ کی طرف سے اس کی رحمت اس تک آپہنچی اور اسے توفیقِ توبہ نصیب ہوئی اور وہ (توبہ) مشرف بقبولیت ہوئی پس اس کے پروردگار نے اسے منتخب فرمالیا۔

فَاجْتَبٰهُ میں ف عاطفہ ہے اور تعقیب کا ہے اِجْتَبٰى ماضی واحد مذکر غائب اجتباءٌ (افتعال) مصدر بمعنی چن لینا۔ انتخاب کرلینا۔ پسند کرلینا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع یونس علیہ السلام ہیں۔

رَبُّهٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا پروردگار۔

اَلصّٰلِحِيْنَ۔ نیک مرد، نیک لوگ، کاملین، صَلَاحٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے سو اس نے اس کو نیک اور صالحین، کاملین میں شامل کرلیا۔ مراد یہ کہ نبیوں میں شامل کرلیا۔ (خازن)

فَائِدَہ: سورۃ ہذا کی آیات ۴۸ تا ۵۰ اور سورۃ صٓفّٰت کی آیات ۳۷: ۱۴۰ تا ۱۴۷ کے مدنظر واقعہ یوں بنتا ہے:

جب کشتی منجدھار میں پھنس گئی تو اس وقت کے رواج کے مطابق ملاحوں نے قرعہ اندازی کی کہ کس کی وجہ سے کشتی ایسی حالت میں دوچار ہوگئی ہے، جب تین بار متواتر قرعہ حضرت

یونس علیہ السلام کے نام نکلا تو انہوں نے آپ کو دریا میں پھینک دیا۔ اور ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا اس وقت ان کی حالت یہ تھی کہ وہ اپنے کئے پر اپنے کو ملامت کر رہے تھے (٣٧:١٤٢، تفسیر ماجدی)

اس وقت اگر آپ اپنے پروردگار کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک اسی کے پیٹ میں رہتے یعنی ان کو مچھلی کے پیٹ سے نکلنا نصیب نہ ہوتا اور وہ اسی کی غذا بنا دیئے جاتے (٣٧:١٤٣، ١٤٤) لیکن حضرت یونس جو صدموں اور غموں سے بھرے بیٹھے تھے تو سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں سے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (٢١:٨٧ اور ٦٨:٤٨)

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل دست گیری نہ کرتا اور ان کی پکار کو شرف قبولیت نہ بخشتا تو ان کو چٹیل میدان میں ایسی حالت میں پھینک دیا جاتا کہ صبر نہ کرنے اور اپنی قوم کو چھوڑ کر بغیر اذنِ خدا چلے آنے پر مورد مذمت ہوتے۔ (٦٨:٤٩)

لیکن اللہ کی طرف سے اس کی رحمت اُن تک آن پہنچی اور توفیقِ توبہ نصیب ہوئی اور توبہ مشرف بہ قبولیت ہوئی اور اس نے ان کو مضمحل اور مریض کی حالت میں چٹیل میدان میں ڈال دیا اور ان پر ایک بیلدار درخت اگا دیا۔ (٣٧: ١٤٥، ١٤٦)

ان کو (اپنے انعامات کے لئے) منتخب کر لیا۔ اور صالحین و کاملین میں شامل کر لیا۔ (٦٨:٥٠)

اور ان کو ایک لاکھ آبادی یا اس سے بھی زیادہ کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیج دیا (٣٧:١٤٧)

٦٨: ٥١ = وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: واؤ عاطفہ، اِنْ مخففہ ہے اِنَّ سے بمعنی تحقیق۔ يَكَادُ مضارع واحد مذکر غائب كَوْدٌ (باب سمع) مصدر۔ قریب ہے۔ كَادَ يَكَادُ اگرچہ افعال تامہ ہیں۔ لیکن استعمال میں ان کے بعد کوئی دوسرا فعل ضرور ہوتا ہے جس کے واقع ہونے کے قرب کو كَادَ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً كَادَ اَنْ يَّقُوْمَ۔ قریب تھا کہ وہ کھڑا ہو جائے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا صلہ موصول مل کر فاعل فعل يَكَادُ کا۔

لَيُزْلِقُوْنَكَ لام تاکید کا ہے۔ يُزْلِقُوْنَ مضارع معروف اِزْلَاقٌ (افعال) مصدر بمعنی پھسلا دینا۔ گرا دینا۔ اِزْلَاقٌ بِالْبَصَرِ غضب ناک نظر سے گھور کر دیکھنا۔ زَلَقٌ صاف چکنی زمین۔ زَلَقٌ مجرد (باب نصر) بھی اِزْلَاقٌ کے معنی میں آتا ہے كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، لَمَّا ظرفیت کا ہے اَلذِّكْرَ ای اَلْقُرْاٰنَ۔

آیت کا ترجمہ ہو گا:۔
تحقیق کافر لوگ جب (آپ سے) قرآن حکیم سنتے ہیں تو غضبناک نظروں گھور کر آپ کو دیکھتے ہیں (گویا آپ کے قدم اکھاڑ دیں گے)

۶۸: ۵۱ = وَيَقُولُونَ اِنَّهٗ لَمَجْنُونٌ ہ جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اِنَّهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے۔ لام تاکید کا ہے اور کہتے ہیں تحقیق یہ تو دیوانہ ہے۔

۶۸: ۵۲ = وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ: جملہ حالیہ ہے۔ حال یہ ہے کہ یہ قرآن تمام دنیا کے لئے صرف نصیحت ہے۔

مَا نافیہ هُوَ کا اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مشار الیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہو۔ کیونکہ آپ سارے جہان کے لئے پیغام ہدایت دینے والے اور ناصح ہیں۔

اس صورت میں ذِكْرٌ اگرچہ مصدر ہے لیکن بطور مبالغہ بمعنی اسم فاعل ہے جیسے زَيْدٌ عَدْلٌ زید انصاف ہے یعنی اتنا انصاف کرنے والا ہے گویا خود مجسم انصاف ہے

....

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۶۹) سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ (۵۲)

۶۹: ۱ = اَلْحَاۤقَّۃُ: حق ہونے والی، ثابت ہونے والی۔ حَقٌّ باب ضرب، نصر، مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث یہاں روزِ قیامت مُراد ہے۔ قیامت کو الحاقۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا واقع ہونا ایک مسلمہ حقیقت اور اٹل صداقت ہے۔ مبتدا ہے:

۶۹: ۲ — مَا الْحَاۤقَّۃُ: مَا استفہامیہ ہے۔ کیا ہے وہ ہو کر رہنے والی۔ اصل میں مَا ھِیَ تھا۔ جس صورت میں یہ مبتدا کی خبر ہے اگرچہ اصل میں مَا ھِیَ ہونا چاہئے تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا لیکن قیامت کی ہولناکی اور عظمتِ شان کو ظاہر کرنے کے لئے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر بمعہ استفہام لایا گیا ہے۔

۶۹: ۳ = وَمَاۤ اَدْرٰىكَ استفہام انکاری ہے مَا بمعنی مَنْ ہے کون ہے؟ اَدْرٰىكَ اَدْرٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ دری مادہ۔ یُدْرِیْ فعل مضارع كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر مَاۤ اَدْرٰىكَ تجھے کون بتلائے۔ تجھے کون خبردار کرے۔ مَاۤ اَدْرٰىكَ۔ وَمَا یُدْرِیْكَ، تم نہیں سمجھتے۔ (المنجد)

کیا تم کو معلوم ہے، کس چیز نے تم کو بتلایا۔ تم کو کیا معلوم؟

یحییٰ بن سلام کہتے ہیں:۔

کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں مَاۤ اَدْرٰىكَ ماضی کے صیغہ سے آیا ہے آخر اسی چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا گیا ہے اور جہاں کہیں مَا یُدْرِیْكَ مضارع کا صیغہ آیا ہے وہاں وہ بات آپ سے مخفی رکھی گئی ہے۔

مَا الْحَاۤقَّۃُ: کیسی ہولناک ہے قیامت، جملہ استفہامیہ ہے جو قیامت کی ہولناکی کو ظاہر کر رہا ہے۔ یعنی قیامت بڑی ہولناک چیز ہے۔

٦٩:۴ ـــ ثَمُوْدُ: ثمود یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم۔ عَادٌ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم:
بِالْقَارِعَۃِ: اقوامِ صالح اور ہود نے، قیامت کی تکذیب کی،
اَلْقَارِعَۃُ: کھٹکھٹا دینے والی ساعت۔ یعنی قیامت جو ہر چیز کی پھوڑ توڑ، شکست و ریخت اور انتشار و پراگندگی کی وجہ سے لوگوں کے کانوں پر چوٹ لگائے گی: اس جگہ بھی ضمیر کی بجائے اسمِ ظاہر کو استعمال کیا گیا ہے۔ مگر ایسا مرادف لفظ لایا گیا ہے جو کہ شدت ہول میں زیادتی کو ظاہر کر رہا ہے۔

یہ جملہ سابقہ جملوں کے ساتھ مل کر بتا رہا ہے کہ قیامت کو نہ ماننا اور اس کی تکذیب کرنا ہلاکت و تباہی کا موجب ہے۔ اَلْقَارِعَۃُ قَرْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے واحد مؤنث کھٹکھٹانے والی۔ قَارِعُ الْبَابِ۔ دروازہ کھٹکھٹانے والا۔
٦٩: ۵ ـــ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَۃِ: یہ جملہ كَذَّبَتْ پر معطوف ہے۔ فَاَمَّا میں فاء سببیہ ہے اور اَمَّا سے مجمل کی تفصیل کی گئی ہے۔
اصل کلام یوں تھا۔
ثمود اور عاد نے قیامت کی تکذیب کی اس لئے تباہ کر دیئے گئے۔ ثمود تو طاغیہ کی وجہ سے ہلاک ہوئے (اور عاد کو سخت ٹھنڈی یا سخت شور انگیز ہوا سے ہلاک کر دیا گیا۔ آیت ٦)
اُهْلِكُوْا۔ ماضی مجہول جمع مذکر غائب اھلاكٌ (افعال) مصدر سے۔ وہ ہلاک کئے گئے۔
بِالطَّاغِيَۃِ۔ سخت کڑک سے۔ طاغیۃ غیر معمولی چیز سے بالاتر۔ قتادہ نے یہی فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔
صورت یہ ہوئی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک چیخ اتنی بلند ماری کہ سب مر کر رہ گئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آسمان کی طرف سے ایک ایسی چیخ پیدا ہوئی تھی جس میں ہر تڑک ہر کڑک اور ہر زمینی چیز کی آواز تھی۔ جس سے سینوں کے اندر دل پارہ پارہ ہو گئے۔
اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ:۔
طَاغِيَۃٌ، عَافِيَۃٌ کی طرح مصدر ہے طُغْيَانٌ کا ہم معنی ہے یعنی ثمود اپنے طغیان (گناہوں میں حد سے آگے بڑھ جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ اس صورت میں باء سببیہ ہوگی۔ پیغمبر کی تکذیب کی، اونٹنی کو قتل کیا۔ وغیرہ۔
یہ بھی کہا گیا ہے کہ طاغیۃ میں تا مبالغہ کی ہے بڑا سرکش، اس سے مراد حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل قذار بن سالف ہے۔

یہ بھی ایک قول ہے کہ :۔

طاغیۃ میں تاء تانیث ہے اور) اس سے مراد وہ جماعت ہے جس نے اونٹنی کے قتل پر اتفاق کیا اور قدار کو اس فعل پر آمادہ کیا تھا۔ یہی جماعت پوری قوم کی تباہی کا سبب بنی تھی۔

یہ تاویل یعنی طاغیۃ کو مصدر کہنا یا جماعت مراد لینا یا صرف قدار مراد لینا اور تاء کو مبالغہ کے لئے قرار دینا آئندہ آیت کے مناسب نہیں ہے کیونکہ آئندہ آیت میں فرمایا ہے :۔

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ کہ عاد کو طوفانی ہوا سے ہلاک کیا گیا (یعنی ذریعۂ ہلاکت بیان فرمایا ہے باعث ہلاکت بیان نہیں فرمایا۔ پس طاغیۃ سے مراد بھی ذریعۂ ہلاکت یعنی ہولناک چیخ ہونی چاہئے۔

(تفسیر مظہری)

۶:۶۹ == وَاَمَّا عَادٌ اور رہے عاد (یعنی جہاں تک عاد کا تعلق ہے) فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ: موصوف و صفت تو وہ ہلاک کئے گئے ریح صرصر سے۔ صَرْصَرٌ سناٹے کی ہوا۔ عَاتِيَةٍ۔ صفت ثانی ریح صَرْصَرٍ کی۔ عُتُوٌّ (ع ت و حروف مادہ) (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ عُتُوٌّ کے معنی ہیں حد سے بڑھ جانا (قاموس) حد سے گذر جانا (المنجد) حکم عدولی کرنا (المفردات) گستاخ، متکبر، (الفرائد الدریہ)

قاضی شوکانی لکھتے ہیں :۔

عاتیۃ وہ جو اطاعت سے گردن تابی کرے۔ گویا وہ فرشتگانِ ہوا سے سرکشی کر رہی تھی، ان کی اطاعت نہیں کرتی تھی۔ اور وہ اس کے تیز و تند ہونے کے باعث اس کے تھامنے پر قابو نہ پاتے تھے یا عاد کے خلاف اس نے سرکشی کی تھی کہ وہ اس کو روک نہ سکے بلکہ الٹا اس نے ہی ان کو تباہ کر ڈالا۔ (لغات القرآن)

آیت کا ترجمہ ہوگا :۔

رہے عاد تو ان کو نہایت تیز و تند آندھی کے ذریعہ ہلاک کر دیا گیا۔

۷:۶۹ == سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ: جملہ مستانفہ ہے سخّر ماضی واحد مذکر غائب تَسْخِيْرٌ (تفعیل) مصدر بمعنی زبردستی کسی کو خاص کام میں لگا دینا۔ کسی کو مقرر کرنا۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع ریح صرصر ہے۔ اس نے یعنی اللہ نے اس (طوفان۔ باد تند و تیز) کو ان پر مسلط کر دیا۔

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ: سات راتیں اور آٹھ دن۔ یہ ہوا بدھ کے روز صبح سے شروع ہوئی اور اگلے بدھ کی شام کو تھمی (تفسیر حقانی)

حُسُوْمًا: یہ حَسَمَ یَحْسِمُ کا مصدر بھی ہوسکتا ہے جس کے معنی ہیں :۔
ا:۔ جڑ سے کاٹ دینا ۲: زخم کو مسلسل داغ دینا۔
اور یہ (حُسُوْمًا) حَاسِمٌ کی جمع بھی ہوسکتا ہے جیسے شَاهِدٌ کی جمع شُهُوْدٌ ہے اس صورت میں یہ حَسَمَ یَحْسِمُ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے ، بمعنی
ا:۔ جڑ سے کاٹ دینے والے۔
۲:۔ لگاتار، مسلسل، پیہم۔
مجاہد اور قتادہ نے اسی معنی میں لیا ہے۔
مطلب یہ کہ یہ طوفان متواتر سات رات اور آٹھ دن قوم عاد پر مسلط رہا۔ اور ان کی تباہی و بربادی کرتا رہا۔
فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى ۔ ف عاطفہ، تَرٰی مضارع واحد مذکر حاضر، رُؤْيَةٌ (ر ء ی حروف مادہ) باب فتح) مصدر۔ حال ماضی کی حکایت ہے۔ (فعل مضارع کو کسی گذشتہ بات کو بیان کرنے کے لئے ماضی کے بجائے استعمال کرنا) تو تُو دیکھتا) مخاطب عام ہے کوئی ہو۔ القوم سے مراد قوم عاد۔ فیھا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب کا مرجع مذکورہ لیل ونہار ہے صَرْعٰى ، صَرْعٌ (باب فتح) مصدر سے۔ صَرِيْعٌ (اسم مفعول) کی جمع ہے۔ زمین پر پڑے ہوئے۔ مَصْرُوْعٌ مرگی کا مریض۔ صَرْعٰى ۔ یا تو تَرٰی کا دوسرا مفعول ہے یا القوم سے حال ہے۔
آیت کا ترجمہ ہوگا۔
(اگر تو اے مخاطب اس وقت موجود ہوتا) تو تُو دیکھتا قوم عاد کو ان دنوں میں (زمین پر) گرے پڑے :۔
كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۔ یہ جملہ بھی القوم سے حال ہے كَ حرف تشبیہ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ بے شک وہ لوگ ، اَعْجَازُ نَخْلٍ : مضاف مضاف الیہ۔ اعجاز۔ تنے ۔ جڑیں ۔ عَجْزٌ کی جمع ہے۔
نَخْلٍ کھجور کا درخت۔
خَاوِيَةٍ افتادہ۔ گری ہوئی۔ کھوکھلی۔ خَوَاءٌ (باب سمع ، (خ و ی حروف مادہ) جگہ یا مکان کا خالی ہونا۔ اور باب ضرب سے بھی بمعنی خالی ہونا ہے ای خَوٰی بَطْنُهٗ مِنَ الطَّعَامِ اس کا پیٹ طعام سے خالی ہوگیا۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے یہ نَخْلٍ کی صفت ہے،

گویا وہ کھوکھلی کھجور کے مڈھ (جڑیں) ہیں۔

۶۹: ۸ == فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ - استفہام انکاری ہے مخاطب کو اقرار پر آمادہ کیا جا رہا ہے
یعنی کوئی بھی باقی نہیں۔ بَاقِيَةٍ صفت ہے موصوف مقدرہ کی ای من نفس باقیۃ۔ کیا تو ان
میں سے کوئی جان باقی دیکھتا ہے؟ کیا تمہیں ان کا کوئی فرد نظر آتا ہے۔

۶۹: ۹ == وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ۔ واؤ عاطفہ ہے بالخاطئۃ
ب تعدیہ کا ہے۔ اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔

۱۔ فِرْعَوْنُ۔

۲۔ مَنْ قَبْلَهٗ

۳۔ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ فاعل ہیں فعل جَآءَ..بِ کے۔

جَآءَ (باب ضرب) فعل لازم ہے۔ بِ کے صلہ کے ساتھ فعل متعدی ہو جاتا ہے جَآءَ
بمعنی وہ آیا۔ اور جَآءَ بِ وہ لایا۔ خَاطِئَةٍ گناہ۔ گنہگار۔ خَطِئَ يَخْطَأُ کا مصدر بھی ہے
اور اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث بھی۔

جَآءَ بِالْخَاطِئَةِ اس نے گناہ کیا۔ مَنْ موصولہ ہے۔ اور قَبْلَهٗ مضاف مضاف الیہ
مل کر مَنْ کا صلہ۔ اور جو اس سے پہلے گزر چکے۔ یعنی فرعون سے پہلے۔

اَلْمُؤْتَفِكٰتُ: اسم فاعل جمع مؤنث المؤتفکۃ واحد۔ اِئْتِفَاكٌ (افتعال) مصدر
(اف ك مادہ) الٹی ہوئی منقلب، مراد حضرت لوط ؑ کی قوم کی بستیاں جو بحیرۂ مردار کے ساحل
پر آباد تھیں۔ اور جن کی تخت گاہ یا سب سے بڑا شہر سدوم تھا۔

حضرت لوط علیہ السلام کا حکم نہ ماننے اور ظلم و لواطت سے باز نہ آنے کی وجہ سے اللہ نے
ان کی زمین کا تختہ الٹ دیا اور اوپر سے کنکریلے پتھروں کی بارش کی:

آیت کا ترجمہ ہوگا۔

اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جو الٹی ہوئی بستیوں میں رہتے تھے (سب نے)
گناہ کا ارتکاب کیا۔

۶۹: ۱۰ == فَعَصَوْا۔ فَ عاطفہ اس جملہ کا عطف جَآءَ پر عطف تفسیری ہے (کیونکہ یہ جملہ
جَآءَ بِالْخَاطِئَةِ کی تفصیل بیان کرتا ہے)

عَصَوْا ماضی جمع مذکر غائب مَعْصِيَةٌ وعِصْيَانٌ (باب ضرب۔ عصی مادہ)
مصدر سے بمعنی نافرمانی کرنا۔ عَصَوْا اصل میں عَصَيُوْا تھا۔ یا متحرک ماقبل اس کا مفتوح

اس لئے یاء کو الف سے بدلا گیا۔ اجتماع ساکنین سے الف گر گیا۔ عَصَوْا رہ گیا۔
رَسُوْلَ رَبِّهِمْ مفعول ہے عَصَوْا کا۔
ترجمہ ہوگا:۔
پس انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ (یعنی ہر قوم نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی۔ ای فعصٰی کل امۃ رسولھم (روح المعانی)
فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً: ای فاخذھم اللہ ف سببیہ ہے۔ بدیں سبب اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔
اَخْذَةً مفعول مطلق۔ موصوف،
رَّابِيَةً صفت۔ رُبُوٌّ (باب نصر) مصدر بمعنی بڑھنا۔ اور زائد ہونا۔ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔
ترجمہ ہوگا:۔
بدیں سبب اللہ نے ان کو نہایت سختی اور شدت کے ساتھ پکڑا۔
٦٩ : ١١ = اِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَآءُ ۔ اِنَّا مبتدا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور نا ضمیر جمع متکلم سے مرکب ہے۔ تحقیق ہم نے۔ تحقیق ہم۔ حَمَلْنٰكُمْ مبتدا کی خبر۔ لَمَّا طَغَى الْمَآءُ ظرف حَمَلْنٰكُمْ کا۔
فِي الْجَارِيَةِ ای فی سفینۃ نوح علیہ السلام:
لَمَّا بمعنی جب۔ طَغٰی ماضی واحد مذکر غائب طُغْيَانٌ باب نصر و سمع) مصدر سے وہ حد سے نکل گیا۔ (جب نگاہ اپنی حد سے گذر جاتی ہے تو بہکنے لگتی ہے اور جب پانی اپنی حد سے متجاوز ہوتا ہے تو طغیانی آجاتی ہے) یہاں مراد ہے: جب پانی ہر چیز سے اونچا ہو گیا تھا۔
الجاریۃ۔ کشتی۔
ترجمہ ہوگا:۔
جب پانی حد سے گذر گیا تھا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر لیا تھا۔

فَائِدَة: حَمَلْنٰكُمْ میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے اس سے مراد تمہارے اسلاف ہیں۔ کیونکہ تم اس وقت اپنے اسلافِ اعلیٰ کی پشتوں میں تھے۔ تو جب تمہارے اسلاف کو کشتی میں سوار کیا تو گویا تمہیں کشتی میں سوار کیا۔

= لِنَجْعَلَهَا تَذْكِرَةً : ۔ لِنَجْعَلَهَا ۔ لام تعلیل کا ہے۔ نَجْعَلَ فعل مضارع جمع متکلم۔ جَعْلٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ ہم بنا دیں۔ ہم کر دیں ۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب، مراد اس سے وہ فعل ہے جس سے مؤمنوں کو نجات نصیب ہوئی اور کافر ہلاک ہو گئے۔

الضمیر للفعلۃ وھی نجاۃ المؤمنین واغراق الکفرۃ ۔ الکشاف ؛ ضمیر نجات المؤمنین واغراق الکفرین کے فعل کی طرف راجع ہے۔

فرّاء نے لکھا ہے کہ ضمیر الجاریۃ (السفینۃ) کے لئے ہے۔

صاحب الیسر التفاسیر کا بھی یہی قول ہے۔ لکھتے ہیں :۔

وقولہٗ لنجعلھا لکم تذکرۃ : ای لنجعل السفینۃ تذکرۃ لکم و موعظۃ وعبرۃ

تذکرۃ، یاددہانی، نصیحت، یاد کرنے کے قابل چیز، عبرت، موعظت، بروزن تفعلۃ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اور فعل نجعل کا مفعول ثانی ہے۔

ترجمہ ہو گا :۔

تاکہ ہم اس کو (یعنی اس واقعہ کو) تمہارے لئے یادگار بنا دیں۔

وَتَعِيَهَا : واؤ عاطفہ، تَعِيَ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وَعْيٌ (باب ضرب) مصدر سے هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع وہی ہے جو نجعلھا میں هَا کا ہے جس کی اوپر بحث ہوئی ہے (اور تاکہ اس کو) وہ یاد رکھے۔

اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ، موصوف و صفت، اُذُنٌ کان مجازاً اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو کان لگا کر سنے۔ اور سن کر مانے۔ وَاعِيَةٌ اسم فاعل، واحد مؤنث۔ وَعْيٌ باب ضرب مصدر۔ یاد رکھنے والے۔ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ یاد رکھنے والے کان۔ وِعَاءٌ برتن کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز بھری جاتی ہے یا رکھی جاتی ہے۔

ترجمہ ہو گا :۔

اور تاکہ یاد رکھنے والے اس کو یاد رکھیں۔ (سمجھیں اور غور کریں)

علامہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :۔

کان سننے اور یاد رکھنے کا ذریعہ ہے اس لئے یادداشت کا فاعل کان کو قرار دیا۔ ورنہ حقیقت میں یاد رکھنے والا دل یا نفس ہے۔ یا کان سے مراد کانوں والے (یعنی اصحابِ اُذُن) مضاف (اصحاب) کو حذف کر کے مضاف الیہ (کان) کو اس کے قائم مقام کر دیا۔

(اول مجاز فی الاسناد ہے اور دوسرا مجاز لغوی یا مجاز فی الحذف)

۶۹: ۱۳ = فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ: ف عاطفہ، اِذَا ظرف زمان ہے، پھر جب۔ نُفِخَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ نَفْخٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی پھونکنا۔ پھونک مارنا۔ نَفِيْخٌ۔ ڈھولچی، وہ شخص جس کے ذمہ پھونکنے کی خدمت ہو۔ نَفْخَةٌ ایک بار پھونک مارنا۔ الصُّوْرُ نرسنگھا۔ سینگ، سناخ۔ وہ چیز کہ جس کو حضرت اسرافیل علیہ السلام خلق کو مارنے اور جلانے کے لئے پھونکیں گے۔ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔

ترجمہ ہوگا۔ پھر جب صور میں ایک بار پھونک ماردی جائے گی۔

فائدہ:۔ آیات ۵: ۲۰، ۳۶: ۵۱، ۱۸: ۹۹، میں نُفِخَ سے مراد نفخہ دوم ہے آیت ۳۹: ۶۸: وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ میں نفخہ اول مراد ہے اور اسی آیت میں ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى میں نفخہ دوم مراد ہے آیت زیر مطالعہ ۶۹: ۱۳ میں نفخہ اول مراد ہے آیت ۲۳: ۱۰۱ مختلف فیہ ہے۔

حضرت ابن مسعودرض نے فرمایا کہ نفخہ دوم مراد ہے۔

سعید بن جبیرح کی روایت میں حضرت ابن عباس رض کے نزدیک نفخہ اول مراد ہے اور عطار کی روایت میں حضرت ابن عباس رض کے نزدیک نفخہ دوم مراد ہے۔ (لغات القرآن)

۶۹: ۱۴ = وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ۔ جملہ معطوف ہے اور اس کا عطف نُفِخَ پر ہے حُمِلَتْ ماضی واحد مؤنث غائب حَمْلٌ (باب ضرب) مصدر۔ اٹھانا۔ وہ اٹھائی گئی (وہ اٹھائی جائے گی) یعنی زمین اور پہاڑوں کو ان کی جگہ سے اٹھالیا جائے گا۔

دُكَّتَا: ماضی مجہول تثنیہ مؤنث غائب۔ دَكٌّ (باب نصر) مصدر سے، بمعنی ریزہ ریزہ کرنا۔ ڈھا کر برابر کرنا۔ کوٹ کر ہموار کرنا۔ اصل میں دَكٌّ نرم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ نرم زمین ہموار اور ریزہ ریزہ ہوتی ہے اسی لئے اسی مناسبت سے اس کی مصدر کے معنی مقرر ہوئے

تمام زمین کو واحد لایا گیا ہے اور تمام پہاڑوں کو واحد؛ یا گیا ہے۔ لہٰذا زمین اور پہاڑوں کے لئے تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اور جگہ آسمانوں اور زمین کو علیحدہ علیحدہ واحد لاکر دونوں کے لئے تثنیہ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت (۲۱: ۳۰) اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے ان دونوں کو جدا جدا کر دیا۔

دَكَّةً مفعول مطلق موصوف وَاحِدَةً صفت، اسم فاعل واحد مؤنث۔ ایک ہی بار میں،

یعنی زمین اور پہاڑوں کو یکبارگی اٹھا کر کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا:

۶۹: ۱۵ == فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ۔ ف تعقیب کا ہے یَوْمَئِذٍ ظرف وَقَعَتْ کا پس اس روز وقوع پذیر ہو جائے گی وقوع پذیر ہونے والی۔ یعنی قیامت برپا ہو جائیگی

الواقعۃ: وَقُعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث وَقْعٌ (باب فتح) مصدر۔

۶۹: ۱۶ == وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَہِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاہِیَۃٌ۔ واوٗ عاطفہ۔ انشقت کا عطف وَقَعَتْ پر ہے یَوْمَئِذٍ ظرف ہے وَاہِیَۃٌ کا۔

اِنْشَقَّتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب انشقاق (انفعال) مصدر سے جس کا معنی شق ہو جانا۔ پھٹ جانا۔ اور (اس روز) آسمان پھٹ جائے گا۔

فَہِیَ میں ہِیَ ضمیر کا مرجع السمآء ہے واہیۃ وَہْیٌ (باب ضرب، فتح، سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، بمعنی کمزور، بوسیدہ۔ پھٹا ہوا۔ وَہْیٌ کے معنی مشک پھٹ جانا۔ رسی کا بند کمزور اور ڈھیلا ہو جانا۔ ابر کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ گر پڑنا۔ کمزور ہو جانا۔ دیوار کا گرنے کے قریب ہو جانا ہے۔

فَہِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاہِیَۃٌ: پس وہ (یعنی آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا۔

۶۹: ۱۶ == وَالْمَلَکُ عَلٰٓی اَرْجَآئِہَا۔ جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ پر ہے۔ اَلْمَلَکُ سے مراد فرشتوں کی جنس ہے کوئی خاص فرشتہ مراد نہیں اَرْجَآئِہَا مضاف مضاف الیہ اَرْجَآء رَجًا کی جمع ہے یعنی کنارے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع السماء ہے اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے۔

صاحب ضیاء القرآن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

وہ فرشتے جو آج اپنے قیام، رکوع، سجود، سے آسمان کے چپہ چپہ کو مزین کئے ہوتے ہیں جب آسمان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا تو وہ صفیں باندھ کر کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے۔

وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ فَوْقَہُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ: اس جملہ کا عطف بھی سابقہ جملہ کی طرح فیومئذ وقعت الواقعۃ پر ہے۔

فَوْقَہُمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کے اوپر۔ فَوْقَہُمْ۔ ای فوق الملئکۃ الذین ہم علی الارجاء او فوق الثمٰنیۃ ہے۔ (بیضاوی) یعنی قیامت کے دن آٹھ فرشتے اطراف آسمان پر مقیم ملائکہ کے اوپر یا اپنے اوپر اللہ کے عرش کو اٹھائے ہوتے ہوں گے۔

ثَمٰنِیَۃٌ اسم عدد۔ آٹھ۔ یہاں آٹھ فرشتے مراد ہیں۔

(آیت کا) مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر تشریف فرما ہو گا۔ اور فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے منزہ اور پاک ہیں کہ وہ کسی مکان میں سما سکیں۔ عرش کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے ہے کہ اس نسبت سے عرش کی شان بلند ہو۔ نیز یہ مقام اللہ تعالیٰ کی خصوصی تجلیات کی جلوہ گاہ ہے۔ کائنات علوی و سفلی میں جس قسم کے تصرفات ہو رہے ہیں جن تدبیروں کا ظہور ہو رہا ہے ان سب کا مرکزیہ مقام ہے جسے عرش کہا جاتا ہے جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھ کر اپنے فرائض جہانبانی انجام دیتا ہے اسی طرح عالم وجود میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا منبع اور مصدر یہ مقام ہے اس لئے اسے عرش یعنی تختِ الٰہی کہا گیا ہے (ضیاء القرآن)

لغات القرآن میں منجملہ دیگر توضیحات کے یہ بھی تحریر ہے:۔

امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ کتاب الاسماء والصفات میں لکھتے ہیں:۔

مفسرین کے اقوال یہی ہیں کہ عرش سے مراد تخت ہی ہے اور یہ ایک جسمِ مجسم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اٹھائے رکھیں اور اس کی تعظیم اور طواف کے ذریعے عبادت کو بجالائیں۔ جس طرح کہ زمین میں اس نے ایک گھر پیدا فرمایا اور بنی آدم کو حکم دیا کہ اس کا طواف کریں۔ اور نماز میں اس کی طرف منہ کیا کریں۔ (لغات القرآن ج ۴ لفظ عرش کے محاذ)

۱۸:۶۹ == یَوْمَئِذٍ: یَوْمَ اسم ظرف منصوب، مضاف اِذْ مضاف الیہ، اسی دن، اسی روز، ایسے واقعات کے دن۔

تُعْرَضُوْنَ۔ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر، عَرْضٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ جس کے معنی ہیں، سامنے ہونا۔ ظاہر و آشکار کرنا۔ تم پیش کئے جاؤ گے۔ تم روبرو لائے جاؤ گے۔ تم سامنے کئے جاؤ گے۔

(یہ پیشی نفخۂ بعث کے بعد ہوگی۔ خطاب تمام آدمیوں سے ہے یعنی اے انسانو! اس روز حساب کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہیں جانا ہوگا۔)

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ۔ مضارع منفی واحد مؤنث غائب، خَفَاءٌ (باب سمع) مصدر سے نہیں چھپی رہے گی تم سے۔ خَافِيَةٌ خَفَاءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ چھپنے والی پوشیدہ ہونے والی۔ بھید۔

مترجمین نے حسب ذیل اس کے ترجمے کئے ہیں۔

ا:۔ تم میں سے کسی کا راز نہ چھپ سکیگا۔ (ترجمہ) تم سے کوئی شخص مخفی نہ رہ سکیگا نہ کوئی بات

مخفی رہے گی۔ (تفسیر) ۔ تفسیر حقانی)

۲۔ تمہاری کوئی پوشیدہ حرکت بھی چھپی نہ رہ سکے گی۔ (تفسیر مظہری)

۳۔ تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا۔ (تفہیم القرآن، ضیاء القرآن)

۴۔ ای لا تخفی منکم سریرۃ من السرائر التی تخفونھا۔ (کوئی بھید جسے تم چھپائے رکھتے تھے وہ بھی پوشیدہ نہیں رہیگا) الیسر التفاسیر۔

۵۔ وقیل معناہ لا یخفی منکم یوم القیامۃ ماکان مخفیا فی الدنیا۔ (الخازن)

اس کا معنی یہ ہے کہ جو بات دنیا میں تم پر مخفی تھی قیامت کے روز وہ بھی مخفی نہ رہیگی۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیاں تو جھگڑا کرنے اور معذرتوں کے لئے ہوں گی اور تیسری پیشی کے وقت اعمالنامے ہاتھوں میں نمودار ہو جائیں گے۔ کوئی دائیں ہاتھ لینے والا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔ (تفسیر مظہری)

۶۹:۱۹۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ف ترتیب کا ہے بمعنی پھر، اَمَّا حرف شرط تفصیلیہ ہے بمعنی لیکن، یا۔ سو۔ مَنْ مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔ اُوْتِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ كِتٰبَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اُوْتِیَ کا۔ بِ تعدیہ کا۔ یَمِیْنِهٖ مضاف مضاف الیہ۔ دایاں ہاتھ۔ پس جو دیا جائے گا یا دیا گیا، اپنا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں۔ جملہ شرطیہ ہے:۔

= فَیَقُوْلُ۔ ف جزائیہ ہے۔ جملہ جزائیہ ہے، پس وہ کہیگا۔

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ۔ یہ فعل یَقُوْلُ کا مقولہ ہے۔

هَآ۔ عربی میں تین طرح آتا ہے۔

۱۔ اسم فعل، یعنی اسم بمعنی فعل امر، لے۔ لو۔ اس وقت الف کو ممدودہ پڑھنا بھی جائز ہے اور دونوں شکلوں میں اس کے بعد کبھی کَ خطاب تمام حالات میں آتا ہے جیسے هَاكَ هَاكِ هَاكُمَا هَاكُمْ۔ هَاكُنَّ۔

کبھی نہیں آتا اگر ممدودہ کے بعد کَ خطاب نہ ہو تو ہمزہ کے اعراب کو تذکیر، تانیث افراد، تثنیہ، جمع، مختلف احوال کو ظاہر کرنے کے لئے بولتے رہتے ہیں۔

مثلاً واحد مذکر میں هَاءَ واحد مؤنث میں هَاءِ۔ تثنیہ مذکر و مؤنث میں هَاؤُمَا هَاؤُنَّ اور جمع مذکر میں هَاؤُمْ کہا جاتا ہے یہ آخری لفظ قرآن مجید میں آیت ہذا میں استعمال ہوا ہے

ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ : لو میرا اعمالنامہ پڑھو،
۲:۔ ھَا کی دوسری صورت ضمیر واحد مؤنث غائب متصل ہے۔ جو بحالت نصب و جر مستعمل ہے۔
جیسے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰىھَا (۹۱ : ۸) اول ضمیر منصوب اور آخری دونوں مجرور ہیں
۳:۔ ھَا تثنیہ کے لئے، یہ چار طرح مستعمل ہے
(ا) اسم اشارہ قریب پر آتی ہے جیسے کہ ھٰذَا ۔ ھٰذَانِ ۔ ھَاتِیْ ھَاتَانِ ھٰٓؤُلَآءِ
(ب) اس ضمیر مرفوع پر آتی ہے جس کی خبر اسم اشارہ ہو جیسے ھَآ اَنْتُمْ اُولَآءِ
(اَنْتُمْ ضمیر مرفوع مبتدا، اور اُولَآءِ خبر)
(ج) ندا کی صورت میں اَیُّ کی لغت ہوتی ہے جیسے یَآ اَیُّھَا الرَّجُلُ ۔ اَیُّھَا السَّاحِرُ
(د) اگر حرف قسم حذف کر دیا گیا ہو اور اللہ کی قسم کھانا ہو تو لفظ اَللّٰہُ پر ھَا کو لے آتے ہیں
اور اللہ کی ہمزہ کو باقی رکھتے ہیں یا حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے ھَا اَللّٰہُ ۔ ھَا للّٰہُ
اِقْرَءُوْا ۔ فعل امر جمع مذکر حاضر قِرَاءَۃٌ (باب فتح و نصر) مصدر۔ تم پڑھو، تم پڑھ لیا کرو
کِتٰبِیَہْ ۔ کِتٰبِیْ مضاف مضاف الیہ۔ میری کتاب، میرا اعمالنامہ۔ ۃ، ھاءِ سکتہ
ساکنہ جو عمومًا حالتِ وقف میں ماقبل کی حرکت کے اظہار کے لئے آتی ہے۔ کِتٰبِیَہْ اسم
مفعول ہے اِقْرَءُوْا کا۔
۶۹ : ۲۰ == ظَنَنْتُ ماضی واحد متکلم ظَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ میں نے یقین کیا۔ میں نے
جانا۔
== اِنِّیْ ، بے شک میں۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور ی ضمیر واحد متکلم سے مرکب ہے۔
== اَنِّیْ ، بے شک میں۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اور ی ضمیر واحد متکلم سے مرکب ہے :
== مُلٰقٍ ۔ مُلَاقَاۃٌ (مفاعلۃ) مصدر سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے
اصل میں مُلَاقِیٌ تھا۔ پہنچنے والا۔ پانے والا۔ مضاف،
== حِسَابِیَہْ : حِسَابِیْ مضاف، مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ، میرا حساب ۃ
وقف کی ہے ملاحظہ ہو کِتٰبِیَہْ، آیت ۶۹ : ۱۹ ۔ متذکرۃ الصدر۔
مُلٰقٍ حِسَابِیَہْ : اپنے حساب کو، (یعنی اپنے اعمال کی سزا و جزا) پالینے والا۔
۶۹ : ۲۱ == فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ۔ فَ تعقیب کا یا ترتیب کا ہے۔ ھُوَ سے مراد
وہ شخص ہے جسے اس کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ لا دیا گیا ہو۔
عِیْشَۃٍ زندگانی ۔ گزران، عَاشَ یَعِیْشُ (باب ضرب) کا مصدر ہے، جس کے

معنی جینے کے ہیں۔ موصوف ہے۔

رَّاضِيَةٍ: رِضًی۔ رُضًی (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے، پسندیدہ، من بھاتی، خوش، صفت، هُوَ مبتدار فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ اس کی خبر،

ترجمہ:۔

پس وہ شخص پسندیدہ زندگی بسر کرے گا:

۶۹:۲۲ = فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ: یہ مبتدار کی خبر کے بعد دوسری خبر ہے، بلند مرتبہ باغوں میں عَالِيَةٍ عُلُوٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔

۶۹:۲۳ = قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ: قُطُوفٌ جمع ہے قِطْفٌ کی، قُطُوفٌ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ، قَطْفٌ مصدر۔ (باب ضرب) بمعنی پھل توڑنا درخت سے، قِطْفٌ (ق کی کسرہ سے) وہ پھل جو درخت سے توڑے جائیں یعنی خود گرے ہوئے نہ ہوں (خواہ توڑ لئے گئے ہوں یا توڑے نہ گئے ہوں مگر توڑے جانے کے قابل ہوں)

آیت میں وہ پھل مراد ہیں جو اہلِ جنت بیٹھے کھڑے توڑ سکیں گے)،

هَا ضمیر واحد مؤنث غائب جنۃ کے لئے ہے قُطُوفُهَا سے مراد قُطُوفُ اَثْمَارِهَا ہے یعنی ان باغوں کے پھل ہیں۔

دَانِيَةٌ: دُنُوٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے نزدیک، جھکی ہوئی۔ جھکنے والی۔ لٹکی ہوئی۔ لٹکنے والی۔

ان باغوں کے پھل جھکے ہوں گے۔

۶۹:۲۴ = كُلُوا وَاشْرَبُوا: ای قیل لھم كُلُوا وَاشْرَبُوا۔ ان سے کہا جائیگا کھاؤ اور پیو۔ هُوَ کی ضمیر (آیت ۲۱ متذکرۃ الصدر) اگرچہ واحد کی ہے اور كُلُوا وَاشْرَبُوا جمع کے صیغے ہیں۔ لیکن معنی کے لحاظ سے هُوَ جمع ہے۔ اس لئے كُلُوا وَاشْرَبُوا کہنا صحیح ہے اس صورت میں یہ جملہ هُوَ کی خبر ہو گی:

ممکن ہے کہ جملہ مستانفہ ہو۔

هَنِيْئًا: هَنَاءٌ (باب فتح و نصر، ضرب) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے: خوش مزہ۔ پاکیزہ۔ هَنَاءٌ مصدر بمعنی خوراک کا خوشگوار ہونا۔ هَنِيْئًا ضمیر كُلُوا سے حال ہے۔ خوشگواری کے ساتھ بغیر کسی تکلیف کے کھاؤ پیو۔ مزے لے لے کر کھاؤ پیو۔ یا یہ مفعول مطلق کی صفت ہے اور کلام یوں ہے كُلُوا وَاشْرَبُوا اَكْلًا وَّشُرْبًا

هَنِيْئًا۔

بِمَآ اَسْلَفْتُمْ۔ ب بمعنی مقابلہ ہے یہ وہ بَ ہے جو عوض میں دی جانی والی چیزوں پر داخل ہوتی ہے مثلاً قولہٗ تعالیٰ۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (۱۶:۳۲) تم لوگ اپنے نیک اعمال کے عوض جنت میں داخل ہوجاؤ۔

اس بَ کو سببیت کے لئے اس لئے قرار نہیں دیا کہ جو چیز معاوضہ میں ملا کرتی ہے وہ کبھی مفت میں بھی دیدی جاتی ہے لیکن مسبب کا بدون سبب کے پایا جانا ناممکن ہے (الاتقان حصہ اول چالیسویں نوع)۔ مَا موصولہ: اَسْلَفْتُمْ صلہ۔

اَسْلَفْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ اِسْلَافٌ (افعال) مصدر۔ تم آگے بھیج چکے۔ تم پہلے کرچکے۔ مَا سَلَفَ جو پہلے ہوچکا۔ اَسْلَاف پہلے لوگ (سَلَفٌ کی جمع) آباء واجداد۔ جو پہلے گذر چکے:

بِمَآ اَسْلَفْتُمْ بعوض (اعمال صالحہ کے) جو تم پہلے (یعنی دنیا میں) کرچکے۔

= اَلْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ۔ موصوف وصفت، اَلْخَالِيَةِ: خُلُوٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث بمعنی گذرنے والی۔ گذشتہ۔ گذشتہ ایام (ہیں)، دنیا کے اندر۔ خالی وہ زمانہ یا مکان جس کو کوئی بھرنے والا نہ ہو۔ خالی زمانہ، وہ زمانہ جس میں اہل زمانہ باقی نہ رہے ہوں۔ باقی نہ رہنے کے لئے گزر جانا لازم ہے۔ اس لئے خالی کا معنی ہوگیا ماضی،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ (۳:۱۴۴) اس سے پہلے پیغمبر گذر چکے۔

۶۹:۲۵ = فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ: بِشِمَالِهٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی بائیں طرف اس کے بائیں ہاتھ میں۔ (نیز ملاحظہ ہو ۶۹:۱۹ متذکرۃ الصدر)۔

فَيَقُوْلُ۔ میں فَ تعقیب کی ہے۔ جس پر وہ (اپنے اعمال بد اور ان کا بُرا انجام دیکھ کر) کہے گا۔

يٰلَيْتَنِيْ۔ یا، حرف ندا، منادیٰ محذوف (یعنی اے قوم) لَيْتَ حرف مشبہ بالفعل: اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ تمنا کے لئے مستعمل ہے۔ کاش! نِيْ۔ اسم ہے: يٰلَيْتَنِيْ: کاش مجھے۔

= لَمْ اُوْتَ: مضارع مجہول نفی جحد بلم: صیغہ واحد متکلم۔ اِيْتَاءٌ (افعال)، مصدر۔ اُوْتَ اصل میں اُوْتِيَ تھا۔ لَمْ کے عمل سے یَ حذف ہوگئی۔ اور مضارع ماضی کے معنی میں تبدیل ہوگیا۔ كِتٰبِيَهْ: ہ ساکنہ۔ (دیکھو متذکرۃ الصدر) كِتَابِيْ میرا اعمال نامہ، میری کتاب!

ترجمہ ہو گا:۔

اے قوم کاش مجھے میرا اعمال نامہ نہ ہی دیا جاتا۔

۶۹: ۲۶ = وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَہْ: اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ لَمْ اَدْرِ مضارع نفی حجد بلم۔ اَدْرِ اصل میں اَدْرِیْ تھا۔ لَمْ کے آنے سے ی حذف ہو گئی۔

لَمْ اَدْرِ نفی حجد بلمْ مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ دِرَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی کسی چیز کے متعلق جاننے اور معلوم کرنے کے ہیں۔ وَلَمْ اَدْرِ اور میں جانتا ہی نہ ہوتا اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا۔

مَا حِسَابِیَہْ، مَا استفہامیہ ہے حِسَابِیَہْ میں ہ ساکنہ ہے جیسا کہ اوپر آیت ۱۹ میں مذکور ہوا۔ جملہ ہذا لَمْ اَدْرِ کا مفعول ہے اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا کیا حساب ہے۔

۶۹: ۲۷ = یٰلَیْتَھَا۔ یا، حرف ندا۔ منادیٰ محذوف۔ لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل، ھَا اسم اے قوم کاش وہ..... ھَا سے مراد وہ نفخہ یا دنیاوی زندگی کے بعد موت ہے یا زندگی کے بعد عدم کی حالت ہے۔

کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ: کَانَتْ ماضی واحد مؤنث غائب، کَوْنٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ ہو گئی وہ ہو گئی ہوتی۔ (ماضی تمنائی) کَانَتْ کا اسم فاعل یٰلَیْتَھَا کی ھَا ہے یعنی دنیاوی زندگی کے بعد موت یا عدم کی حالت،

اَلْقَاضِیَۃَ۔ اسم فاعل واحد مؤنث، قَضَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی فیصلہ کرنا۔ طے کرنا۔ آخری قطعی حکم اور قطعی عمل: آیت ہذا میں عملی قضاء مراد ہے! یعنی ختم کر دینے والی ایسی موت جس کے بعد زندگی نہ ہو۔ کام تمام ہو جائے۔ اَلْقَاضِیَۃَ خبر ہے کَانَتْ کی لہٰذا منصوب ہے

یٰلَیْتَھَا کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ: ای کاش دنیاوی زندگی کے بعد موت، ہی کام تمام کر دینے والی ہوتی (نہ میں دوبارہ زندہ ہوتا نہ اعمال نامہ دیکھنے کی نوبت آتی)

۶۹: ۲۸ = مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ۔ مَا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ انکاریہ بھی کیا کام آیا مال۔ یعنی کام نہ آیا۔

اَغْنٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ کام آیا۔ اس نے غنی بنا دیا۔ اس نے دولت دی۔

مَالِیَہْ میں ہ سکتہ کی ہے۔ دیکھو ۶۹: ۱۹ مذکورہ بالا)

مَالِیَ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میرا مال۔ میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔ مال میرے کسی کام آیا (یعنی نہیں آیا)

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ: هَلَكَ ماضی واحد مذکر غائب هَلْكٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ مر گیا۔ وہ جاتا رہا۔ عَنِّيْ حرف جار۔ ن وقایہ ی ضمیر متکلم مجرور۔ مجھ سے۔ سُلْطٰنِيَهْ ہ سکتہ کی، سُلْطَانِيْ مضاف مضاف الیہ۔ میری حکومت، میری سلطنت، میری وہ حجتیں جو میں دنیا میں پیش کیا کرتا تھا۔ اور میری سلطنت مجھ سے جاتی رہی۔ میرا اقتدار مجھ سے جاتا رہا۔

۶۹: ۳۰ = خُذُوْهُ۔ خُذُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر اَخْذٌ (باب نصر) مصدر بمعنی پکڑ لینا۔ ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ای قیل خذوہ۔ کہا جائے گا یا حکم ہوگا۔ اس کو پکڑ لو۔

= فَغُلُّوْهُ ف عاطفہ ہے غُلُّوْا فعل امر جمع مذکر حاضر۔ غَلٌّ (باب نصر) مصدر۔ اَلْغَلَلُ کے اصل معنی کسی چیز کو اوپر اوڑھنے یا اس کے درمیان میں چلے جانے کے ہیں۔ اسی سے غَلَلٌ اس پانی کو کہا جاتا ہے جو درختوں کے درمیان سے بہہ رہا ہو۔ غُلٌّ (طوق) خاص کر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی کے اعضاء جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جاتا ہے اس کی جمع اغلال آتی ہے۔ غُلُّوْا طوق پہنادو۔ ہاتھ پاؤں اور گردن میں قید ڈال دو، ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہے۔

۶۹: ۳۱ = ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے یعنی پھر، اس کے بعد،

صاحب تفسیر مظہری تحریر فرماتے ہیں،۔

اس جگہ اور اس کے بعد ثُمَّ کے لفظ سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ہر آئندہ مصیبت پچھلی مصیبت سے بہت زیادہ سخت ہوگی۔ (اوّل گرفتاری، اس کے بعد ہاتھ پاؤں کی گردن سے بندش اس کے بعد جہنم میں داخلہ بہت سخت ہوگا۔)

اَلْجَحِيْمَ: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ، جَحْمٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی آگ کا (سخت) بھڑکنا یہ فعل صَلُّوْهُ کا مفعول ہے مفعول کو فعل سے پہلے حصر کے لئے لایا گیا ہے۔

صَلُّوْهُ: صَلُّوْا فعل امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر۔ تَصْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر سے: جس کے معنی آگ میں داخل کرنے کے ہیں ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب، پھر اس کو سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دو،

۶۹: ۳۲ = ثُمَّ پھر (نیز ملاحظہ ہو ۶۹: ۳۱ متذکرۃ الصدر۔

سِلْسِلَةٍ زنجیر، واحد۔ سَلَاسِلُ جمع زنجیریں۔

= ذَرْعُهَا، مضاف مضاف الیہ۔ اس کا طول، اس کی درازی۔ اس کا ناپ۔ ذَرْعٌ (باب فتح) مصدر سے جس کے معنی پیمائش کرنے اور ناپنے کے آتے ہیں۔

ذِرَاعًا: ذِرَاعٌ واحد۔ اَذْرُعٌ (جمع) بازو، ہاتھ سمیت کہنی تک کا حصہ (اردو میں بھی

اس ماپ کو ہاتھ بھی کہتے ہیں مثلاً دو ہاتھ لمبا۔)

فَاسْلُكُوْهُ : ف زائد ہے اُسْلُكُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، سُلُوْكٌ (باب نصر) مصدر سے سَلَكَ يَسْلُكُ چلنا۔ داخل ہونا۔ داخل کرنا۔ اسی سے سِلْكٌ لڑی، تار۔ اور لاسلکی (بلا تار) ہے اور اسی سے مَسْلَكٌ طریقہ دین ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب:

ترجمہ ہوگا:۔

پھر ستر ہاتھ لمبے زنجیر میں اس کو جکڑ دو۔

۶۹: ۳۳ = اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ: یہ جملہ عذاب مذکور کی علت ہے یہ عذاب اسے اس لئے دیا جائے گا کیونکہ وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

۶۹: ۳۴ = وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اس کا عطف آیت سابقہ پر ہے: لَا يَحُضُّ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ حَضٌّ (باب نصر) مصدر سے جس کا معنی ہے کسی کو کسی کام کے لئے آمادہ کرنا ہے۔ ترغیب دینا یا ابھارنا ہے۔

عَلٰى حروف جر میں سے ہے۔ کثیر المعانی ہے۔ یہاں اس کے معنی "کے لئے" ہیں

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ مضاف مضاف الیہ (مجرور)

ترجمہ ہوگا:۔

اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی (کسی دوسرے کو) ترغیب دیتا تھا۔

۶۹: ۳۵ = فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ف سببیہ ہے یعنی بہ سبب اس بات کے کہ وہ نہ عظمت والے اللہ پر ایمان رکھتا تھا اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی کسی کو ترغیب دیتا تھا (از خود کھانا کھلانا تو درکنار) آج کے دن اس کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

اَلْيَوْمَ بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔ هٰهُنَا حرف هَا حرفِ تنبیہ ہے هُنَا اسم ظرف یہاں۔ اس جگہ۔ حَمِيْمٌ دوست: مددگار۔ یار۔

۶۹: ۳۶ = وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور نہ ہی (اس کے لئے یہاں) کھانا ہوگا سوائے غِسْلِيْن کے۔

غِسْلِيْنٍ۔ غُسْلٌ مصدر سے (باب ضرب)

(۱) زخموں کا دھوون یعنی کافر دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والا پانی۔ پیپ۔

(۲) دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے

(۳) ای صدید اھل النار الخارج من بطونھم لاکلھم شجرۃ الغسلین۔

غسلین کا درخت کھانے پر دوزخیوں کے پیٹ سے نکلنے والی پیپ :

۶۹ : ۳۷ : لَا یَاْکُلُهٗ میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع غسلین ہے۔ لَا یَاْکُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ استثنار مفرغ ہے (یعنی وہ استثنار جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) یعنی خطا کاروں کے سوا اس کو کوئی نہ کھائے گا۔

خَاطِئُوْنَ ۔ گنہگار، خَطْأٌ (باب سمع) مصدر۔ (خ ط ء مادہ) بمعنی چوک جانا۔ گناہ کرنا اَلْخَطَاءُ کے معنی صحیح جہت سے عدول کرنے کے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں :۔

۱:۔ کوئی ایسا کام بالارادہ کرے جس کا ارادہ بھی مناسب نہ ہو۔ یہ خطاء تام ہے جس پر مواخذہ ہوگا : اس معنی میں فعل خَطِئَ یَخْطَاُ خِطْأً بولا جاتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (۱۷ : ۳۱) کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت جرم ہے

۲:۔ ارادہ تو اچھا کام کرنے کا ہو لیکن غلطی سے بُرا کام سرزد ہوجائے۔ اس صورت میں کہا جائے گا اَخْطَاَ یُخْطِئُ اِخْطَاءً فَهُوَ مُخْطِئٌ (باب افعال)

۳: غیر مستحسن فعل کا ارادہ کرے لیکن اتفاق سے مستحسن فعل سرزد ہوجائے۔ اس صورت میں فعل تو درست ہے لیکن ارادہ غلط ہے لہٰذا اس کا قصد مذموم ہوگا مگر فعل بھی قابل ستائش نہیں ہے :۔

خَاطِئُوْنَ بالارادہ گناہ کرنے والے کو کہتے ہیں خِطْأٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بالارادہ گناہ کا ارتکاب کرنے والے۔ (المفردات)

۶۹ : ۳۸ = فَلَآ اُقْسِمُ ۔ میں لَا نفی کا بھی ہو سکتا ہے جس کی دو صورتیں ممکن ہیں :

۱:۔ بات صاف ظاہر ہے قسم کھا کر پختہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲:۔ لا کا تعلق کلام محذوف سے ہے یعنی کافر جو یہ کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قرآن کی نسبت خدا کی طرف غلط کی ہے۔ یہ خود شاعر اور کاہن ہے اور حشر ونشر کچھ نہ ہوگا۔ یہ باتیں سچ نہیں ہیں میں قسم کھاتا ہوں۔ (تفسیر مظہری)

جمہور مفسرین کے نزدیک لَآ اُقْسِمُ میں لَا تاکید کا ہے۔

لغات القرآن میں ہے :۔

اُقْسِمُ میں قسم کھاتا ہوں۔ اِقْسَامٌ (افعال) سے جس کے معنی قسم کھانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ یہ دراصل قَسَامَةٌ سے ماخوذ ہے۔ قسامت وہ قسمیں ہیں جو اولیاء مقتول پر تقسیم کی جاتی ہیں :۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔

۱:۔ اپنی ذات مقدسہ کی ؛

۲:۔ اپنے افعال حکیمانہ کی ۔

۳:۔ اپنی مخلوق کی ۔

مخالفین قرآن پر جو اعتراض کرتے ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قسمیں کیوں کھائیں ۔ یہ اعتراض طرح طرح کی رنگ آمیزیوں کے ساتھ مختلف طور پر دہرایا جاتا رہتا ہے لیکن قسم کی حقیقت اور تاریخ پر ذرا غور وفکر کی زحمت گوارہ کی جائے تو یہ عقدہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

اصل میں قسم کا استعمال ابتداءً اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی اہم واقعہ بیان کیا جاتا تو اس کی صحت اور تصدیق کے لئے کسی شخص کی گواہی پیش کی جاتی یہی طریقہ جب بڑھنے لگا تو انسان کے علاوہ حیوانات وجمادات کی شہادت بھی معرض ثبوت میں آنے لگی ۔ مثلاً ہم خود اپنی زبان میں کہتے ہیں " در ودیوار اس بات پر شاہد ہیں"، آسمان وزمین اس پر گواہ ہیں ۔ اس نے جنگ میں جس طرح جانبازی کے جوہر دکھائے میدانِ جنگ اس کی گواہی دے سکتا ہے وغیرہ، وغیرہ۔ عربی زبان میں اس کی ہزاروں مثالیں ہیں ۔ اس قسم کی شہادتوں سے اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ چیزیں زبان حال سے اس کی شاہد ہیں ۔ یعنی اگر ان میں ذرا بھی بولنے کی سکت ہوتی تو ضرور کہہ اٹھتیں کہ ہاں یہ واقعہ سچ ہے، یہی طریقہ آگے چل کر قسم کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔

چنانچہ خود قرآن مجید میں بھی شہادت کا لفظ قسم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

سورۃ منافقون میں ارشاد ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً ؕ (۶۳ : ۱-۲)

منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک تو اس کا رسول ہے لیکن خدا شہادت دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔

آیت مذکورہ میں منافقین کے الفاظ میں قسم کا کوئی لفظ مذکور نہیں ہے صرف

شہادت کا لفظ استعمال ہوا ہے قرآن مجید نے اس شہادت کو قسم قرار دیا ہے اس کا اثر یہ ہے کہ آج بھی ہم اپنی زبان میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں " اللہ جانتا ہے ، خدا گواہ ہے ، خدا شاہد ہے "

عربی زبان نے جب وسعت اختیار کی تو بعض حروف قسم کے ساتھ خاص ہو گئے جیسے واؤ ب ۔ ت ۔ وَ اللهِ ۔ بِاللهِ ۔ تَاللهِ ۔ کہیں صاف لفظ قسم ہوتا ہے اور کبھی لَا کے ساتھ آتا ہے جیسے لَا اُقْسِمُ ۔ اور کبھی جملہ پر لام لاکر قسم کھائی جاتی ہے جیسے لَعَمْرُكَ (۱۵: ۷۲)

اب قسم کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے :۔

ایک یہ ہے کہ جب کوئی چیز بیان کی جائے اور اس کے ثبوت پر کوئی شہادت پیش کی جائے چاہے وہ شہادت ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح کی ہو، بزبان حال ہو یا بزبان قال۔

دوم یہ کہ کسی چیز کی توثیق و اثبات کے لئے کسی عظیم الشان شے یا کسی عزیز چیز کی قسم کھائی جائے

یہ دوسرے معانی قسم کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی ہیں جو بعد میں چل کر پیدا ہو گئے ۔ جہاں جہاں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے لئے قسم کا لفظ آیا ہے وہ پہلے معنی کے لحاظ سے آیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت کثرت سے شمس و قمر، لیل و نہار، ابر و باد، کوہ و صحرا، چرند، پرند، دریا اور سمندر غرض جابجا مظاہر قدرت کی نسبت آیت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی نشانی کے ہیں جن چیزوں کو اکثر مواقع پر آیات کے لفظ سے تعبیر کیا ہے انہی کی جابجا قسم بھی کھائی ہے جس کے صاف معانی یہ ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس کے وجود اور عظمت و شان پر شہادت دے رہی ہیں اور اس کی قدرت پر گواہ ہیں ۔

یہ بھی خیال رہے کہ قسم، یمین ، حلف، عام لوگ ان تینوں کو ہم معنی خیال کرتے ہیں جس کی بنا پر بڑی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ ان سب الفاظ کے معانی اور مفہوم بالکل جُدا جُدا ہیں قسم کے معنی ہیں کسی چیز کی صحت اور تصدیق کے لئے گواہی پیش کرنا ۔ قرآن مجید میں جو قسمیں مذکور ہیں ان سب کے یہی معنی ہیں کہ جن چیزوں پر قسم کھائی گئی ہے وہ خدا کے وجود پر اس کی قدرت اور شان پر اور اس کی عظمت و اقتدار پر شہادت دے رہی ہیں ۔

سورۃ فجر میں ارشاد ہے :۔

وَالْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ه هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ه (۸۹: ۱-۵) (فجر دس راتیں جفت و طاق اور رات جب چلنے پر ہو ان سب باتوں میں صاحب عقل کے لئے قسم ہے) یعنی یہ سب چیزیں عقل مند کے نزدیک خدا کے وجود اور اس کی قدرت پر زبان حال سے گواہی دے رہی ہیں ۔ یمینٌ کے معنی ہاتھ کے ہیں یہ لفظ عموماً

معاہدات کی توثیق کے لئے استعمال ہوتا ہے گویا دوسرے معاہد کو ضامن دینا ہوتا ہے۔

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

والیمین فی الحلف مستعارٌ فی الید اعتبارًا بما یفعله المعاهد و المحالف غیرہ - معاہدہ کرنے والا اور حلیف جو دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے یمین حلف کے معنی میں اسی فعل سے مستعار لیا گیا ہے :

یمین کا لفظ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کہیں استعمال نہیں فرمایا۔

حلف کا لفظ ان دونوں لفظوں سے وسیع ہے، لیکن اس کے مفہوم میں ذمہ داری و ذلت شامل ہے۔ اور اس کا استعمال بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح آجکل عوام قسمیں کھاتے ہیں اسی وجہ سے قرآن مجید میں حلاف کے لئے مهین کا لفظ (قابل اہانت) استعمال کیا گیا ہے ارشاد باری ہے :-

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (۶۸: ۱۰) اور تو کہنا مان ہر قسمیں کھانے والے بے قدر کا یہ لفظ جہاں آیا ہے منافقین کی زبان سے آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے لئے کہیں بھی استعمال نہیں فرمایا ہے۔

(ا) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو اپنی ذات پاک کی قسمیں کھائی ہیں وہ یہ ہیں:-

۱:- قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ (۱۰: ۵۳) کہہ دو کہ ہاں خدا کی قسم یہ سچ ہے۔

۲:- قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ (۶۴: ۷) کہہ دو ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

۳:- فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ (۱۹: ۶۸) تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان کو جمع کردیں گے اور شیطانوں کو بھی۔

۴:- فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ - (۱۵: ۹۲) تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان سے ضرور بازپرس کریں گے:

(۵) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ (۴: ۶۵) تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہوں گے:

۶:- فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ (۷۰: ۴۰) پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی!

(ب) اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کے علاوہ اپنے فعل کی قسم کھائی ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہے

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰھَا وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰھَا ۔ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰھَا (۹۱: ۵-۷)
قسم ہے آسمان کی جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا۔ اور انسان کی اور اس کی جس نے اس کے اعضاء کو درست بنایا۔
(ج) اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مفعول (مخلوق) کی قسم بھی کھائی ہے، جیسے
۱:۔ وَ النَّجْمِ اِذَا ھَوٰی (۵۳: ۱) قسم ہے تارے کی جب غائب ہونے لگے۔
۲:۔ وَ الطُّوْرِ۔ (۵۲: ۱) قسم ہے (کوہِ) طور کی۔
۳:۔ وَ کِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ (۵۲: ۲) اور قسم ہے کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔ وغیرہ ذلک
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:۔
(۱) التبیان فی اقسام القرآن، مصنفہ علامہ ابن قیم رحؒ
(۲) امعان فی اقسام القرآن ″ علامہ حمید الدین فراہی۔
(۳) الاتقان فی علوم القرآن حصہ دوم نوع ۶۷: مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحؒ
== بِمَا تُبْصِرُوْنَ: مَا موصولہ، تُبْصِرُوْنَ صلہ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِبْصَارٌ (افعال) مصدر۔ تم دیکھتے ہو!
۶۹: ۳۹ == وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ: اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔
اور ان چیزوں کی) جن کو تم نہیں دیکھ سکتے:
آیات ۳۸: ۳۹ میں اول الذکر سے مراد وہ چیزیں ہیں جو صفات خداوندی کی مظہر ہیں۔ اور جن کو عقل یا چہرہ کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔
مؤخر الذکر سے مراد وہ صفات و ذوات مراد ہیں جن کی حقیقت نہ دانش و فہم سے نظر آتی ہیں نہ آنکھوں سے۔
ایک قول یہ بھی ہے کہ اول سے مراد اجسام اور دوسرے سے ارواح۔
یا اوّل سے مراد انسان اور دوسرے سے مراد جنّ و ملائکہ،
یا اوّل سے مراد ظاہری اور دوسرے سے باطنی نعمتیں۔
یا اوّل سے مراد وہ علم ہے جس کو اللہ نے ملائکہ، جنّ و انس پر ظاہر کر دیا ہے اور دوسرے سے مراد وہ خصوصی علم ہے جس سے اور کوئی واقف نہیں ہے۔
۶۹: ۴۰ == اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ جملہ جواب قسم ہے اِنَّ (حرف تحقیق، حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے) لام تاکید کی، اور جملہ اسمیہ، تینوں جواب قسم کی تاکید میں آئے ہیں"

قَوْلُ ۔ بات ۔ کہنا (مصدر یا مفعول) مضاف رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ ۔ بے شک یہ (قرآن) معزز رسول کا قول (کلام) ہے

۶۹ : ۴۱ = وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ : یہ جملہ، جملہ سابقہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ کی تاکید کے لئے آیا ہے ،، اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے ۔

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ہ قَلِيْلًا میں نصب مصدریت (مفعول مطلق) کی بنا پر ہے یا ظرفیت (مفعول فیہ) کی بناء پر اور مَا زائدہ تاکید قلت کے لئے ہے یعنی بہت ہی کم نہ ہونے کے برابر۔

تفسیر ماجدی میں ہے :۔

قَلِيْلًا ۔ یہ قلت دونوں جگہ عدم کے معنی میں ہے و قلیل یعبر به عن النفی (اور قلیل نفی سے تعبیر کی گئی ہے (راغب)

القلۃ فی معنی العدم قلت عدم کے معنی میں آیا ہے (الکشاف)

والعرب یقولون قلما یاتینا یریدون لا یاتینا ۔ عرب قلما یاتینا (وہ بہت ہی کم ہمارے پاس آتا ہے) کہہ کر مراد یہ لیتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس نہیں آتا ،، (تفسیر کبیر)

تفسیر مظہری میں ہے :۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ قلیل ایمان سے مراد نفی ایمان ہے یعنی بالکل ایمان نہیں رکھتے ہو ، جیسے اس شخص سے تم کہو جو تمہاری ملاقات کو نہیں آتا کہ آپ تو بالکل کم ہی ہم سے ملاقات کرتے ہیں یعنی نہیں کرتے :

مندرجہ بالا تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ ہو گا :۔

(لیکن تم ایمان ہی نہیں رکھتے ۔

تُؤْمِنُوْنَ ۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِيْمَانٌ (افعال) مصدر ۔ تم ایمان رکھتے ہو

۶۹ : ۴۲ — وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ، جملہ ھذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے ۔

کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو تخمینے سے ماضی کے خفیہ واقعات کی خبر دیتا ہے چونکہ اس فن کی بنا ظن پر ہے جس میں صواب و خطاء کا احتمال پایا جاتا ہے لہذا اسے کفر سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ہ (لیکن) تم غور ہی نہیں کرتے ، لیکن تم لوگ بہت ہی کم دھیان

دیتے ہو (راغب)

۶۹: ۴۳ = تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ ای ھو تنزیل من رب العالمین ھُوَ مبتدا۔ تنزیلٌ اس کی خبر۔ من رب العلمین متعلق خبر۔

تنزیل بروزن تفعیل مصدر بمعنی اسم مفعول ہے۔ یعنی وہ قرآن اتارا ہوا ہے رب العالمین کی طرف سے :

۶۹: ۴۴ = وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا: واؤ عاطفہ، لَوْ حرف شرط تَقَوَّلَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَقَوُّلٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے۔ اس نے بنالیا۔ اس نے گھڑلیا۔ اس نے باندھ لیا۔

تقوّلٌ کے معنی اپنے دل سے گھڑ کر دوسرے کی طرف سے کہہ دینا۔

اَقَاوِيْل جمع اقوال کی جو جمع ہے قَوْل کی، بمعنی بات جیسے ابابیت جمع ہے ابیات کی جو جمع ہے بَيْتٌ کی۔ تقول کی مناسبت سے یہاں اقوال سے مراد بھی اقوال المفتراۃ (من گھڑت اقوال) لیا جائے گا۔

ترجمہ ہوگا:۔

اگر وہ گھڑ کر بعض باتیں ہماری طرف منسوب کرتا۔

۶۹: ۴۵ = لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ جملہ جواب شرط ہے۔ یمین سے مراد دایاں ہاتھ ہے یا اس کا معنی طاقت بھی ہے :

پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

توہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے،

دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا:۔

توہم اس کو پوری قوت سے پکڑ لیتے۔

۶۹: ۴۶ = ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۔ ثُمَّ عاطفہ تراخیٔ وقت کے لئے بمعنی پھر، لام تاکید کا قَطَعْنَا ماضی جمع متکلم قَطْعٌ (باب فتح) مصدر سے، ہم کاٹ دیتے مِنْهُ الْوَتِيْنَ اس کی زندگی کی رگ، دل کی رگ۔

لسان العرب میں ہے:۔

الوتین عرق فی القلب اذا انقطع مات صاحبہ ، دل کی رگ جب وہ کٹ جائے تو انسان فوراً مر جائے۔

ترجمہ ہوگا:۔ توپھر ہم اس کے دل کی رگ کاٹ دیتے۔

۶۹ : ۴۷ = فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ۔ مَا نافیہ ہے مِنْكُمْ خطاب عام ہے ای ایھا الناس اے لوگو! مِنْ اَحَدٍ میں مِنْ زائدہ ہے اَحَدٍ مبتدا، حَاجِزِيْنَ اس کی خبر۔ (احد لفظاً واحد لیکن معنی جمع آیا ہے اس لئے حاجزین کو جمع لایا گیا ہے
عَنْهُ ای عن ھذا الفعل وھو القتل۔ اس سے مراد یہ فعل یعنی وتین کا کاٹ دینا اور صاحب رگ کو مار ڈالنا۔)
ترجمہ ہوگا:
پھر تم میں سے کوئی ان کو اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا۔ (ترجمہ مولانا اشرف علیؒ)
حَاجِزِيْنَ : حَجْزٌ (باب نصر، ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بمعنی روکنے والے۔
الحجز کے معنی دو چیزوں کے درمیان روک اور حدّ فاصل بنانے کے ہیں۔ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے
وجعل بین البحرین حاجزًا (۲۷ : ۶۱) اور (کس نے) دو دریاؤں کے درمیان اوٹ بنادی
۶۹ : ۴۸ — وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ : انہٗ میں ضمیرہٗ واحد مذکر غائب قرآن مجید کے لئے ہے لام تاکید کا۔ تذکرۃ بروزن (تفعلۃ) باب تفعیل کا مصدر ہے یاددہانی، نصیحت، یاد رکھنے کی چیز۔
مُتَّقِيْنَ اتقاءٌ (افتعال) سے مصدر۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ بحالت جر۔ پرہیزگار لوگ
تَقْوٰی اسم مصدر۔ بمعنی نفس کو خوف کی چیز سے بچانا۔ اور شرع کی اصطلاح میں گناہ کی بات سے نفس کی حفاظت کو تقوٰی کہتے ہیں۔
۶۹ : ۴۹ — وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ : واؤ عاطفہ اِنَّا بے شک ہم۔ لام تاکید کا۔ نَعْلَمُ مضارع جمع متکلم۔ عِلْمٌ باب سمع مصدر سے اَنَّ حرف تحقیق، حرف مشبہ بالفعل میں سے ہے بمعنی بے شک، مِنْ تبعیضیہ ہے مُكَذِّبِيْنَ تکذیب (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر۔ جھٹلانے والے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ بعض تم میں سے جھٹلانے والے ہیں۔
۶۹ : ۵۰ = وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ : واؤ عاطفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل بے شک، ہٗ کا مرجع قرآن مجید ہے لام تاکید کا۔ اور بے شک یہ قرآن باعث حسرت ہوگا کفار کے لئے۔
۶۹ : ۵۱ = وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ لام تاکید کا ہے حَقُّ الْيَقِيْنِ: صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے حق صفت ہے اور یقین موصوف ہے۔ مطلب اِنَّهُ الْيَقِيْنُ

الْحَقُّ: یعنی ایسا یقین جو سراسر حق ہے جس میں باطل کی ذرا ملاوٹ تک نہیں۔
یہاں حق کی یقین کی طرف اضافت تاکید اور زیادتِ توضیح کے لئے ہے۔
بغوی نے لکھا ہے۔ اضافت الیٰ نفسہٖ ہے یقین اور حق دونوں ایک ہیں لیکن لفظ دو ہیں

۶۹: ۵۲ — فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ: فَ ترتیب کا ہے پس، فَسَبِّحْ: امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پس تو تسبیح بیان کر اپنے رب کی جو بڑے شان والا ہے

فائدہ: حق الیقین۔ حقیقت اگرچہ بذات خود ایک یقینی امر ہے لیکن انسانی قویٰ وادراک کے لحاظ سے اس کے مختلف مدارج ہیں۔ جہاں تک انسان کسی امر کو اپنی عقل وفہم اور متعلقہ شہادت کی بناء پر یقینی قرار دیتا ہے اسے علم الیقین کہتے ہیں۔ کہ اس کو حقیقت کی موجودگی کا علم کی بناء پر یقین ہو گیا ہے پھر جب اس حقیقت کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے عین الیقین کہیں گے۔
لیکن ہمارا علم جو شہادت اور فہم وادراک پر مبنی ہو وہ کسی حد تک غلطی سے مبرا وبالاتر نہیں ہے۔
اور نہ ہی ہماری چشم دید نی۔ کہ اکثر آنکھ بھی دھوکہ کھا سکتی ہے اس لئے عین الیقین بھی نقائص سے مبرا نہیں ہے ان ہر دو سے بالاتر حق الیقین ہے۔

اس کی بنیادی مثال یوں ہو سکتی ہے کہ ایک شخص نے دریا کی ہیئت وکیفیت کو کتابوں میں پڑھا اور لوگوں سے سنا تو اس کو دریا کے متعلق علم الیقین ہو گیا۔ پھر جب وہ دریا پر پہنچا اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کی روانی کو ساحل دریا پر اس کے پانی کے عمل ودخل کو اس کی وسعت کو دیکھا اس کا علم الیقین عین الیقین میں بدل گیا لیکن اس کے باوجود اس کے ذہن سے بعض باتوں کے متعلق ابہام وتردد نہ گیا وہ دریا میں اتر گیا تو اس کے جملہ شکوک رفع ہو گئے اس نے حق الیقین کو پالیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۴۴)

۷۰: ۱ — سَاَلَ سَائِلٌ: سَاَلَ ماضی واحد مذکر غائب سُؤَالٌ (باب فتح) مصدر (بمعنی سوال کرنا، دریافت کرنا، مانگنا، طلب کرنا۔ سَائِلٌ اسی مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ سوال کرنے والا، پوچھنے والا۔ سَاَلَ سَائِلٌ کسی پوچھنے والے نے پوچھا۔

بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ۔ ب بمعنی عَنْ ہے۔ جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (۲۵: ۵۹) تو اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کرلو۔

عَذَابٍ وَّاقِعٍ موصوف وصفت دونوں مل کر مفعول ثانی سَاَلَ کے، مفعول اول محذوف ہے ای سَاَلَ اللّٰهَ سَائِلٌ کسی (یا ایک) سوال کرنے والے نے اللہ سے سوال کیا

وَاقِعٍ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر وُقُوْعٌ باب فتح مصدر سے بمعنی نازل ہونے والا۔

فائدہ: اس سورت کا شان نزول یہ ہے جسے نسائی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ عذاب کا سوال کرنے والا نضر بن حارث ابن کلدہ کافر تھا۔ سورۃ الحاقۃ سن کر اس سنگدل نے ازراہ تمسخر کہا کہ اگر یہ حق ہے تو یہ عذاب ضرور ہم پر آئے اور اسی طرح سے اور سیاہ باطن لوگ بھی تمسخر کرتے تھے۔ ان کے فکر میں قیامت کا آنا ایک امر محال تھا۔ اس لئے اس انکار کے طور پر سوال کرتے تھے اس پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی جس میں اس دن کی ہیبت ناک کیفیت اور اس عذاب کا آنا مذکور ہے جو کسی تدبیر سے ٹالے نہیں ٹلے گا۔

سائل نضر بن حارث تھا مگر اس ذلیل کا نام نہیں لیا گیا کیونکہ وہ اس قابل نہ تھا۔ یا یہ کہ قرآن میں یہ عادت نہیں کہ معائب میں کسی کا نام لیا جائے۔ (تفسیر حقانی)

۷۰: ۲ = لِلْكٰفِرِيْنَ: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

۱:۔ یہ عذاب کی دوسری صفت ہے یعنی وہ عذاب جو کافروں پر نازل ہونے والا ہے۔

۲:۔ یہ وَاقِعٍ سے متعلق ہے یعنی کافروں پر نازل ہونے والا۔
۳:۔ یہ سوال محذوف کا جواب ہے، سوال ہوگا کہ کن لوگوں پر واقع ہوگا تو سوال کا یہ جواب ہوگا کہ کافروں پر واقع ہوگا۔
اور لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ عذاب کی صفت ہوگا یا جواب کے دائرہ میں آئے گا (مظہری)
لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ - مِّنَ اللّٰهِ - چونکہ اللہ کا ارادہ عذاب سے متعلق ہو جائے گا اس لئے خدا کی طرف سے اس عذاب کو دفع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ (مظہری)
۷۰: ۳ = مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ: مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ہے اللہ کی۔ اللہ اور ذی المعارج بحالت جر ہیں بوجہ بہ حرف جار کے عمل کے:
المعارج: عروج (باب نصر) مصدر سے اسم آلہ جمع کا صیغہ ہے اس کا مفرد مَعْرَجٌ اور مِعْرَاجٌ ہے بمعنی سیڑھی، اَلْعُرُوْجُ کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں جیساکہ اگلی آیت ۴ میں تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ ..... الخ آیا ہے۔ (فرشتے اور روح اس کی طرف اس دن چڑھ رہے ہوں گے)
لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ کا ترجمہ ہوگا:۔
جس کو اللہ ذی مراتب کی طرف سے کوئی دفع نہیں کرسکتا۔ اللہ کو ذی المعارج اس لئے کہا کہ جملہ درجاتِ عالیہ اسی کے ہاتھ میں ہیں جس کو چاہے عطا کرے۔ اور یہ بھی کہ وہ خود بلند مرتبوں والا ہے اس تک پہنچنے کے لئے ایمان و اعمال و خلوص کی سیڑھیاں درکار ہیں:
۷۰: ۴ = تَعْرُجُ، مضارع واحد مؤنث غائب عُرُوْجٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ چڑھتی ہے وہ چڑھے گی۔
الرُّوْحُ: سے مراد کون ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔
اکثریت کے نزدیک اس سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جیساکہ آیت ہذا میں ہے اور کئی جگہوں پر بھی اسی معنی میں قرآن مجید میں آیا ہے مثلاً نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (۲۶: ۱۹۳) اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے۔
شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اس کے علاوہ آٹھ اور معانی ذکر کئے ہیں۔
(۱) امر۔ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (۴: ۱۷۱) اور اس کا امر ہے۔
(۲) وحی۔ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ (۱۶: ۲) اتارتا ہے فرشتے وحی دے کر۔
(۳) قرآن۔ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ (۴۲: ۵۲) ہم نے وحی کی تیری طرف قرآن کی اپنے

حکم سے :

۴:۔ رحمت ۔ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۔ (۵۸:۲۲) اور ان کی مدد کی اپنی رحمت سے

۵:۔ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ : (۵۶:۸۹) پس زندگی ہے اور روزی ہے ۔ رُوْح کو اکثر نے ر کی زبر سے پڑھا ہے لیکن بعض نے ضمہ سے بھی پڑھا ہے ۔

۶:۔ ایک عظیم المرتبت فرشتہ : يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ (۷۸ : ۳۸) جس دن کھڑا ہو فرشتہ روح نامی

۷:۔ ایک خاص فرشتوں کا لشکر۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا (۹۷ :۴) اترتے ہیں فرشتے اور ان کا خاص لشکر اس میں۔

۸:۔ روح بدن ۔جان ۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ (۱۷ : ۸۵) اور تجھ سے پوچھتے ہیں جان کے متعلق ۔

اِلَيْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے یعنی اللہ کی طرف چڑھ کر جائیں گے یا چڑھتے ہیں ۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں :۔

یہ سارا مضمون متشابہات میں سے ہے جس کے معنی متعین نہیں کئے جا سکتے ، ہم نہ تو فرشتوں کی حقیقت کو جانتے ہیں نہ ان کے چڑھنے کی کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں نہ یہ بات ہمارے ذہن کی گرفت میں آسکتی ہے کہ وہ زینے کیسے ہیں جن پر فرشتے چڑھتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ تصور کر سکتے ہیں کہ وہ کسی خاص مقام پر جلوہ افروز ہے کیونکہ اس کی ذات زمان ومکان کی قید سے منزّہ ہے ۔

(تفہیم القرآن جلد ششم)

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ .... اَلْفَ سَنَةٍ جملہ مستانفہ ہے اور معارج کی بلندیوں اور طوالت کے بیان میں آیا ہے ۔ استئناف لبیان ارتفاع تلك المعارج وبُعْدِ مَدَارِهَا (بیضاوی)

ترجمہ ہوگا :۔

فرشتے اور رُوح (ان زینوں پر) خدا کی طرف ایک دن میں چڑھتے ہیں (اور) اس دن کی مقدار (دنیا کے) پچاس ہزار سالوں کے برابر ہے ۔

مِقْدَارُهٗ مضاف مضاف الیہ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب يَوْمٍ کے لئے ہے :

فائدہ :۔ یہاں ایک دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر بتائی گئی ہے اور سورۃ حج میں (۲۲: ۴۷) ایک دن کی مقدار ایک ہزار سال بتائی گئی ہے ۔ یہ کوئی مقررہ پیمانہ نہیں ہے محض انسان کو یہ بات ذہن نشین کرانے کے لئے ہے کہ دنیاوی پیمانے انسان کی اپنی محدود رسائی

ذہن کی پیداوار ہیں جو قدرت کے پیمانوں کے آگے ہیچ ہیں۔

۷۰: ۵ = فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ف سببیہ ہے اِصْبِرْ فعل امر واحد مذکر حاضر صَبْرٌ (باب ضرب) مصدر سے تو صبر کر۔ صَبْرًا مفعول مطلق موصوف، جَمِيلًا صفت۔ جَمِيلٌ بروزن فعیل جَمَالٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ خوب، خوب تر۔

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ سوال کرنے والے نے استہزاءً پوچھا تھا اور نہ قیامت کے روز جزاء وسزا پر تو اس کا اعتقاد نہیں تھا۔ لیکن جواب میں بتا دیا گیا کہ عذاب فی الواقع آنے والا ہے کافروں پر اور اس کے آنے کو کوئی روک نہیں سکے گا اس لئے اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ ان کی کرتوتوں پر صبر کیجئے یہ سب اپنے کیفر کردار کو ضرور پہنچیں گے

۷۰: ۶ = اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع عذاب ہے۔ بَعِيْدًا۔ بُعْدٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ وہ عذاب کو امکان سے بعید یا عقل سے دور جانتے ہیں ان کے خیال میں عذاب کا احتمال اگر آتا بھی ہے تو ضعیف ہوتا ہے۔

۷۰: ۷ = وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا: واو عاطفہ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے نَرٰى مضارع جمع متکلم رُؤْيَةٌ (باب فتح) مصدر سے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع عذاب ہے اور ہم عذاب کو قریب الوقوع دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ جو چیز آنے والی یقینی ہو تو وہ قریب ہی ہے۔

بَعِيْدًا۔ قَرِيْبًا دونوں ضمیر مفعول ہٗ سے حال ہیں۔

۷۰: ۸ = يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ۔ يَوْمَ بوجہ قَرِيْبًا کی ظرفیت کے منصوب ہے تقدیر کلام یوں ہے:۔

وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ اور ہم اس (عذاب) کو قریب ہی دیکھ رہے ہیں۔ اس روز آسمان (پگھل کر) تانبے جیسا ہو جائے گا۔

كَالْمُهْلِ: ک تشبیہ کا ہے مُهْلِ پگھلا ہوا تانبا۔ یا اور کوئی دھات، تیل کی تلچھٹ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

كَالْمُهْلِ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ (۴۴: ۴۵) جیسے پگھلا ہوا تانبا پیٹوں میں کھولے گا۔

اَلْمُهْلُ کے اصلی معنی حلم وسکون کے ہیں اور مَهَلَ فِىْ فِعْلِهٖ کے معنی ہیں اس نے سکون سے کام لیا۔ اور اَمْهَلْتُهٗ کے معنی کسی کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کے ہیں۔

چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (۸۶: ۱۷) تو تم

کافروں کو مہلت دو۔ پس چند روز ہی مہلت دو۔

۷۰ : ۹ = وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور پہاڑ اون کی طرح ہو جائیں گے۔

۷۰ : ۱۰ = وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا: یہ جملہ بھی معطوف ہے اس کا عطف بھی آیت نمبر ۸ پر ہے اور کوئی دوست کسی دوست کا حال نہیں پوچھے گا۔

۷۰ : ۱۱ = يُبَصَّرُوْنَهُمْ : مضارع مجہول جمع مذکر غائب تَبْصِيْرٌ (تَفْعِيْل) مصدر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول۔ وہ ان کو دکھائے جائیں گے۔ ان کا ایک دوسرے سے تعارف کرایا جائے گا۔ يُبَصَّرُوْنَ ای يَتَعَارَفُوْنَ (جلالین)

يُبَصَّرُوْنَهُمْ ہر دو حمیم۔ حَمِيْمًا (فاعل و مفعول سے حال ہے۔

فائدہ:۔ حَمِيْمًا پر وقف "صلے" ہے جو الوصل اولیٰ (ملا کر پڑھنا بہتر ہے) کا اختصار ہے اور يُبَصَّرُوْنَهُمْ پر وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہئے۔ لہٰذا یبصرونھم کا تعلق آیت نمبر ۱۰ سے ہے۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ۔ جملہ مستانفہ ہے۔ مجرم چاہے گا..... يَوَدُّ مضارع واحد مذکر غائب۔ مودۃ (باب سمع) سے مصدر۔ بمعنی پسند کرنا۔ خواہش کرنا۔ آرزو کرنا۔ چاہنا۔

المجرم ای المشرک؛

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ۔ لَوْ حرف تمنا، کاش، يَفْتَدِيْ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ افتداء (افتعال) مصدر۔ افتدٰی مِنْ کسی چیز سے بچنا۔ اور افتدیٰ ..... ب۔ فدیہ دینا۔ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ۔ کاش وہ عذاب سے بچ جائے اپنے بیٹوں کو فدیہ میں دے کر؛

عَذَابِ يَوْمِئِذٍ۔ يَوْمِ اسم ظرف المجرور۔ مضاف: اِذٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر عذاب (مضاف) کا مضاف الیہ۔ اس دن کے عذاب سے، ب حرف جار بمعنی بدلے میں۔ بَنِيْهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ اپنے بیٹوں کے بدلہ میں۔

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

کاش وہ بچ سکے اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹوں کو بدلہ میں دے کر۔

المجرم فاعل يَوَدُّ فعل لَوْ يَفْتَدِيْ ..... ببنیہ جملہ مفعول ہوگا۔

لَوْ بمعنی اَنْ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔
مشرک چاہے گا کہ وہ اپنے بیٹوں کو بدلہ میں دے کر اس دن کے عذاب سے بچ جائے۔
۷۰: ۱۲ = وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی بیوی کو بدلہ میں دے کر۔
وَاَخِيْهِ اور اپنے بھائی کو بدلہ میں دے کر۔

صاحبتہٖ واخیہ کا عطف بِبَنِيْهِ پر ہے

۷۰: ۱۳ = وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُؤْوِيْهِ۔ اس کا عطف بھی ببنیہ پر ہے اور (کہ وہ بچ جائے اس دن کے عذاب سے) اپنے خاندان کو فدیہ میں دے کر۔ جو خاندان اسے (مشکل میں) پناہ دیتا تھا۔
فصیلتہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ایک جدی گھرانہ۔ ایک دادا کی اولاد۔
تُؤْوِيْهِ: تؤوی۔ مضارع واحد مؤنث غائب ایواء (افعال) مصدر۔ اوی مادہ بمعنی ٹھکانا دینا۔ جگہ دینا۔ پناہ دینا۔ اسی مادہ سے (باب ضرب) سے اَوْیٌ یا اِوِیٌّ اُوِیٌّ و مَأْوًى بمعنی کسی جگہ پر نزول کرنا یا پناہ حاصل کرنا ہے۔
۷۰: ۱۴ = وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا: مَنْ موصولہ ہے فِى الْاَرْضِ اس کا صلہ۔ یا سارے (جن والنس) جو زمین پر ہیں۔ مَنْ کا عطف بھی بنیہ پر ہے۔ اور چاہے گا کہ زمین پر جو جن وانس بستے ہیں وہ سب فدیہ میں دے کر اس دن کے عذاب سے بچ جائے۔
ثُمَّ يُنْجِيْهِ: ثُمَّ حرف عطف ہے ینجی مضارع واحد مذکر غائب۔ اِنْجَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا فاعل الافتدار محذوف ہے؛ پھر یہ افتدار اس کو بچالے۔
۷۰: ۱۵ = كَلَّا: جمہور کے نزدیک یہ حرف بسیط ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک یہ کَ تشبیہ اور لا نافیہ سے مرکب ہے حالت ترکیب میں کَ اور لَ کے انفرادی معنی باقی نہ رہے اس لئے لام کو مشدد کیا گیا۔
كَلَّا۔ یعنی مذکورہ بالا تمام چیزوں کو اپنے عوض میں دے کر عذاب سے بچ جائیگا: یہ ہرگز نہ ہوگا۔

سیبویہ، خلیل، مبرد، زجاج اور اکثر بصری ادیبوں کے نزدیک كَلَّا کے معنی صرف ردع اور روکنے کے ہیں۔ (خواہ بطور زجر و توبیخ کے ہو یا بطور تربیت اور ادب آموزی کے) اسی لئے ان علماء کے نزدیک قرآن مجید کے تمام ۳۳ مقامات میں جس جس جگہ كَلَّا آیا ہے ہر جگہ كَلَّا پر وقف کرنا جائز ہے، اور بعد کو آنے والا کلام نئے سرے سے شروع

ہوتا ہے بعض لوگ تو یہاں تک قائل ہیں کہ چونکہ کفار مکہ سخت سرکش تھے اور تہدید آمیز کلام انہیں کے لئے زیادہ نازل ہوا ہے اور کَلَّا کے معنی بھی تہدید اور زجر کے ہیں اس لئے جن سورتوں میں کَلَّا آیا ہے ان کی اکثر آیات کو مکّی ہی سمجھنا چاہئے۔

اِنَّهَا لَظٰی: انها ۔بے شک وہ۔ بیشک بات یہ ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ھا ضمیر واحد مؤنث غائب (ضمیر قصہ) لَظٰی ۔ اِنَّ کی خبر۔

ھا ضمیر اس نار کی طرف راجع ہے جو معنیً لفظ عذاب سے معلوم ہو رہی ہے۔ لَظٰی اسم علم ہے اس صورت میں اس سے مراد دوزخ میں دوسرے درجے کے دوزخ کا نام ہے۔ مصدر بھی ہو سکتا ہے بمعنی آگ بھڑکنا۔ اسم مصدر بھی۔ بمعنی بغیر دھویں کے اٹھتا ہوا شعلہ، لپٹ، بھڑک یعنی ایسی آگ جس میں شعلے بھڑک رہے ہوں گے۔

مطلب یہ کہ بے شک وہ ایسی آگ ہوگی جو بھڑک رہی ہوگی اور شدت التہاب کا یہ اثر ہوگا۔ کہ دھویں کے بغیر ہوگی!

۷۰: ۱۶ = نَزَّاعَةً لِلشَّوٰی ۔ اِنَّ کی خبر ثانی، مصدر کا صیغہ ہے نَزْعٌ (باب ضرب) مصدر۔ سخت کھینچنے والی۔ اتار دینے والی۔ ادھیڑ دینے والی۔

تنزع الشئ کے معنی کسی چیز کو اس کی قرار گاہ سے کھینچنے کے ہیں قرآن مجید میں ہے تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ہ (۵۴ : ۲۰) وہ لوگوں کو اس طرح اکھیڑے ڈالتی تھی گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔

اسی مادہ ن ز ع سے تنازع (تفاعل) باہم خصومت کرنا۔ باہم ایک دوسرے کو کھینچنا کے ہیں۔

شَوٰی کے مختلف معانی ہیں۔

کلیجہ، منہ کی کھال۔ سر کی کھال۔ اطراف بدن (یعنی بدن کے وہ حصے جن پر ضرب لگنے سے موت واقع نہیں ہوتی)، مثلاً ہاتھ، پاؤں وغیرہ،

شَوٰی ۔ شَوَاةٌ کی جمع ہے جیسے نَوٰی نَوَاةٌ کی جمع ہے۔

اس کے مختلف معانی کے لحاظ سے علماء نے اس کے مختلف معانی کئے ہیں۔

ا:۔ سر کی کھال اتار دینے والی۔ (مجاہد)

۲:۔ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کو اکھاڑ کر جدا کر دینے والی۔

۳:۔ ہڈیوں سے گوشت اتار دینے والی۔

(ابراہیم بن مہاجر)
۴:- پٹھوں کو کھینچ لینےوالی (ابن عباس رض)
۵:- انسان کے گوشت اور پوست کو ہڈیوں سے ادھیڑ لینےوالی۔ وغیرہ
۷۰: ۱۷ــــ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ۔ تَدْعُوْا مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب
دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پکارے گی۔ وہ بلائے گی۔ وہ پکارتی ہے وہ بلاتی ہے
(زبان حال سے یا زبان قال سے) واللہ اعلم بالصواب۔
مَنْ موصولہ اَدْبَرَ صلہ۔ صلہ اور موصول مل کر مفعول تَدْعُوْا کا۔
اَدْبَرَ ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب ادبارٌ (افعال) مصدر۔ اس نے پیٹھ
پھیری۔ یعنی دوزخ کی آگ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے دنیا میں حق سے منہ موڑا تھا
اِلَىَّ یا مشرک اِلَىَّ یا منافق، ادھر آ اے مشرک ادھر آ اے منافق۔
وَ تَوَلّٰى کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ تَوَلّٰى ماضی واحد مذکر غائب تَوَلِّیٌّ (تفعل)
مصدر۔ اور جس نے پیٹھ پھیری۔ یا منہ موڑا۔
۷۰: ۱۸ــــ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى: اس کا عطف بھی مَنْ اَدْبَرَ پر ہے واؤ عاطفہ ہے
جمع ای جمع مال الدنیا۔ اور دنیا کا مال اکٹھا کیا۔
فَاَوْعٰى میں فاء تعقیب کا ہے اَوْعٰى ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِیْعَاءٌ
(افعال) مصدر سے۔ جس کے معنی مال و اسباب کو کسی چیز میں محفوظ کر رکھنے کے ہیں۔
وَجَمَعَ فَاَوْعٰى: اور (دوزخ کی آگ اس کو بھی پکارے گی) جس نے دنیا کا مال اکٹھا کیا
پھر محفوظ کر کے اسے بند کر لیا اور جہاں اسے خرچ کرنا چاہئے تھا وہاں خرچ نہ کیا۔
اَلْوِعَاءُ۔ کے معنی بوری یا تھیلہ کے ہیں جس میں دوسری چیزیں اکٹھی کر کے رکھی جاتی
ہیں اس کی جمع اَوْعِیَۃٌ ہے
قرآن مجید میں ہے:۔
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاءِ اَخِيْهِ ۔(۱۲: ۷۶) پھر اپنے بھائی کے شلیتے میں سے
اس کو نکال لیا۔ وَعْیٌ مادہ۔
۷۰: ۱۹ــــ هَلُوْعًا: هَلَعٌ (باب سمع) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔
علماء تفسیر نے اس کے کئی معانی لئے ہیں:۔
بہت بے صبرا۔ تھوڑدلا۔ ناجائز چیز کی حرص کرنے والا۔ سخت کنجوس۔ تنگ دل

عکرمہ نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضہ سے ھَلُوْعًا کا مطلب پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ھُوَ کما قال اللّٰہُ تعالیٰ :
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا۔ آیات ۲۰ر ۲۱ر سورۃ ہذا۔
اس کا مطلب وہی ہے جو ان آیات کا ہے۔

ھَلُوْعًا : اَلْاِنْسَانُ سے حال ہے یعنی بحالت ھلع پیدا کیا گیا ہے!

علامہ پانی پتی رح فرماتے ہیں :-

بہر حال انسان پیدائشی طور پر صفت ھلع کے ساتھ متصف ہے۔ اگر بالفعل متصف کہا جائے گا تو یہ آیت حال مقدرہ ہو گی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ آدمی کے اندر خصلت ھلع پیدا کی گئی ہے جو اس خصلت کا سرچشمہ ہے تو اس صورت میں یہ آیت حال محققہ ہو گی۔ بہر حال کلام سابق کی علت اس آیت میں بیان کی گئی ہے! (تفسیر مظہری)

۷۰ : ۲۰ —— اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا : اِذَا ظرف زمان ہے بمعنی جب، مَسَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مَسٌّ (باب نصر) مصدر سے ۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب الانسان کے لئے۔

الشَّرُّ جس سے سب کو نفرت ہو وہ شر ہے جیسے غریبی۔ فاقہ، بیماری، مصیبت، وغیرہ یہ خیر کی ضد ہے۔ ہر وہ چیز جو سب کو پسند ہو خیر ہے ۔ مثلاً مال و دولت، صحت، اولاد، کشائش رزق وغیرہ۔

جَزُوْعًا : جَزْعٌ (باب سمع) مصدر سے (بمعنی گھبرا جانا) بروزن فعول صفت مشبہ کا صیغہ ہے گھبرا جانے والا۔ اضطراب کرنے والا۔

امام راغب المفردات میں رقم طراز ہیں :-

اَلْجَزْعُ ۔ بے صبری ۔ قرآن مجید میں ہے : سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا (۱۴ : ۲۱) اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ۔ ہمارے حق میں برابر ہے۔ یہ حزن سے خاص ہے کیونکہ جزعٌ خاص کر اس غم کو کہتے ہیں کہ انسان جس چیز کے درپے ہو وہ اس سے پھر جائے اور اس سے قطع تعلق کرلے۔

جَزُوْعًا ھَلُوْعًا کی طرح حال ہے!

۷۰ : ۲۱ = وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا : اس کا عطف آیت سابقہ پر ہے۔

مَنُوْعًا، جَزُوْعًا کی طرح حال ہے مَنُوْعًا مَنْعٌ سے باب فتح سے مصدر۔ مبالغہ کا صیغہ ہے بہت روکنے والا۔ بڑا کنجوس۔

۷۰:۲۲ — اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۔ اِلَّا استثنائیہ متصلہ ۔ اَلْمُصَلِّيْنَ مستثنیٰ ۔ الْاِنْسَانَ (آیت ۱۹)
مستثنیٰ منہ ۔ الانسان میں الف لام جنس ہے یا استغراقی ہے ۔ لفظ انسان اگرچہ مفرد ہے ،
لیکن معنوی اعتبار سے جمع ہے اسی لئے اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ میں اِلَّا استثنائیہ متصلہ آیا ہے ۔ ومثلہ
قولہ تعالیٰ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
(۱۰۳ : ۱-۳) اضواء البیان ۔
مولانا پانی پتی تحریر فرماتے ہیں ۔
مُصَلِّیْ سے مراد کامل مومن ہے جیسے آیت وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (۲:۱۴۳)
میں ایمان سے مراد نماز ہے ۔ کیونکہ مومن کے مراتب میں چوٹی کا درجہ نماز ہی ہے ۔ یہی مومن کی معراج
اور دین کا ستون ہے ۔ (تفسیر مظہری)
۷۰:۲۳ — اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۔ یہ المصلین کی صفت ہے جو اپنی
نمازوں میں مداومت اور استقامت کرتے ہیں ای لا یقضونها ابداً ما داموا احیاءً
جب تک زندہ رہتے ہیں نماز قضا نہیں کرتے ۔ (الیسر التفاسیر)
حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث مرفوعاً مذکور ہے :۔
اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَلَوْ قَلَّ : اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل اس
پر استقامت ہے خواہ وہ عمل چھوٹا ہی کیوں نہ ہو ۔"
حضرت عقبہ رض نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نماز میں دائیں بائیں اور پیچھے نہیں
دیکھتے ۔
احمد اور ابوداؤد ، نسائی ۔ دارمی نے حضرت ابوذر رض کی روایت نقل کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔
کہ بندہ جب تک نماز کے اندر ادھر ادھر نہیں دیکھتا ۔ تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ برابر اس
کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب بندہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف
سے توجہ ہٹا لیتا ہے ۔
الانسان الھلوع کی مستثنیات کی یہ پہلی صفت ہے یعنی جو لوگ اپنی نمازوں
کو استقامت و مداومت اور توجہ سے پڑھتے ہیں وہ الانسان الھلوع کی جنس سے مستثنیٰ ہیں
۷۰:۲۴ — وَالَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۔
۷۰:۲۵ — لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ :

یہ متذکرہ بالا مستثنیات کی دوسری صفت ہے اور وہ لوگ بھی جنس الانسان ھلوعا سے مستثنیٰ ہے جن کے اموال میں سائل اور محروم کے لئے ایک متعین حصّہ ہے جیسے زکوٰۃ اور مقررہ صدقات۔ یا وہ مال جو انسان قربت الٰہی کے حصول کے لئے یا اپنے سے غریب و نادار لوگوں کو ازراہ ہمدردی وقتاً فوقتاً دیتا رہتا ہے اور اس مقصد کے لئے اپنے اموال سے ایک معیّن رقم کا استعمال اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے۔

محروم سے مراد وہ شخص ہے جو ازحد ضرورتمند ہونے کے باوجود بھی کسی کے آگے دستِ سوال دراز کرنے سے ہچکچاتا ہو۔

۷۰ : ۲۶ — وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۔ یہ مستثنیات کی تیسری صفت ہے جو روزِ جزار کی تصدیق کرتے ہیں۔

يُصَدِّقُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب تَصْدِيْقٌ (تفعیل) مصدر سے۔ وہ تصدیق کرتے ہیں۔ وہ سچا مانتے ہیں۔

۷۰ : ۲۷ = وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ : یہ مستثنیات کی صفت چہارم ہے۔ مُشْفِقُوْنَ اِشْفَاقٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ ڈرنے والے۔ اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

۷۰ : ۲۸ — اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۔ یہ جملہ معترضہ تذیلی ہے۔ جملہ سابقہ میں عَذَابِ رَبِّهِمْ کی وضاحت میں اس کی شدت اور ہمہ گیری کو ذہن نشین کرانے کے لئے آیا ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل (حرفِ تاکید) عَذَابَ اسم اِنَّ (منصوب) مضاف رَبِّهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ عَذَابَ کا۔ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ اِنَّ کی خبر۔ مَاْمُوْنٍ اَمْنٌ (باب سمع) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر کا صیغہ۔

یعنی ایسا عذاب جس کا اندیشہ برابر لگے رہنا چاہئے۔ اس کی طرف سے نڈر ہوکر نہ بیٹھنا چاہئے۔ ناقابل بے خوفی، خطرناک۔

ان کے رب کا عذاب بے خطر چیز نہیں کیونکہ اس کو روکنے اور دفع کرنے کی کسی میں قدرت نہیں۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ (۶۷ : ۱۶) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر (بےخوف) ہو

۷۰ : ۲۹ — وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ہ مستثنیات کی پانچویں صفت ہے اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں :

فُرُوْجِھِمْ مضاف مضاف الیہ۔ فُرُوْجٌ جمع ہے فَرْجٌ کی اَلْفَرْجُ وَالْفُرْجَۃُ کے معنی دو چیزوں کے درمیانی شگاف کے ہیں۔ جیسے اَمْرٌ کی جمع اُمُوْرٌ ہے۔

جیسے دیوار میں شگاف یا دونوں ٹانگوں کے درمیان کی کشادگی۔ کنایہ کے طور پر فرج کا لفظ شرم گاہ پر بولا جاتا ہے اور کثرت استعمال کی وجہ سے اسے حقیقی معنی سمجھا جاتا ہے۔

بمعنی شگاف قرآن مجید میں ہے وَمَا لَھَا مِنْ فُرُوْجٍ (۵۰ : ۶) اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔

اور دوسری جگہ آیا ہے :۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ (۷۷ : ۹) اور جب آسمان پھٹ جائے۔ یہاں فُرِجَتْ بمعنی اِنْشَقَّتْ ہے

حٰفِظُوْنَ ہ حِفْظٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ حَافِظٌ کی جمع۔ نیز اس کی جمع حُفَّاظٌ بھی ہے۔ نگہبانی کرنے والے حفاظت کرنے والے۔ نگاہ رکھنے والے۔

مطلب یہ کہ اپنی شرمگاہوں کو ایسی جگہوں اور ایسے طریق سے استعمال کرنے سے باز رہتے ہیں جہاں سے شرع نے منع کر رکھا ہے۔ اگلی آیت میں اس کی تفصیل ہے۔

۷۰ : ۳۰ — اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ : یعنی اپنی شرم گاہوں کو بجز اپنی بیویوں کے اور لونڈیوں کے جنہیں مردوں کے دائیں ہاتھوں نے ملکیت میں لیا بچائے رکھتے ہیں۔

یہ استثناء مفرغ ہے یعنی اس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہیں (لیکن یہ استثناء مفرغ تو کلام منفی میں ہوتا ہے اور یہ کلام مثبت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بظاہر یہ کلام مثبت ہے لیکن حقیقت میں منفی ہے) حفظ کے اندر نفی کا معنی ہے یعنی وہ لوگ اپنی شرم گاہوں کو اپنی بیویوں کے علاوہ استعمال نہیں کرتے۔

اَوْ بمعنی یا۔ مَا بمعنی مَنْ ہے۔ آدمی ذِی عَقْل ہوتا ہے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور ذِی عَقْل کے لئے عربی میں مَنْ آتا ہے مَا نہیں آتا۔ لیکن یہاں مَا آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کفر کی دنیوی سزا دینے کے لئے شریعت نے باندی غلام کو جانور قرار دیا ہے اسی لئے ان کی خرید و فروخت اور ان سے خدمت لینی جائز رکھی ہے (تفسیر مظہری)

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ: کے لفظی معنی ہیں۔ وہ جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہیں محاورہ میں اس سے مراد شرعی مملوکہ، غلام اور کنیزیں ہیں جن کا اب مدت دراز سے ہندوستان بلکہ دنیا کے اکثر ملکوں میں کہیں وجود نہیں ہے۔ اسیران جنگ کا معاملہ ہمیشہ ایک اہم اور دشوار رہا ہے۔ یعنی یہ کہ جو مرد اور عورتیں شکست خوردہ غنیم کے ہاں سے گرفتار ہو کر آئیں ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے؟ انہیں کہاں اور کیسے رکھا جائے کسی نے اس کا حل جبری مزدوری یا بیگار کو نکالا۔ کسی نے کچھ اور۔

لیکن ہماری شریعت اسلامیہ نے یہ حکم دیا کہ بجائے اس کے کہ ایک بڑی آبادی کا بار حکومت پر ڈالا جاتے اس تعداد کو افراد پر تقسیم کیا جائے اور ہر فرد اس نووارد کو اپنے خاندان کا ایک جزء بنائے اس سے کام ہر قسم کا لے۔ یقیناً لے لیکن اس کے آرام کا بھی ہر طرح خیال رکھے اور ان میں جو عورتیں ہوں ان سے ہم بستری کا حق بھی حاصل ہے اس کا قیدی ہو کر آنا یہ خود اعلانِ نکاح کا قائم مقام ہے اس کے ہوتے ہوئے مزید کسی ایجاب وقبول اور شاہدین کی ضرورت نہیں اور یہ لوگ آسان شرائط پر اپنی آزادی ہر وقت خرید سکتے ہیں (شرائط کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ملے گی) بلکہ ان کے آزاد کرنے کی فضیلیں، اور اس کے لئے طرح طرح کی ترغیبات خود قرآن مجید میں ہی درج ہیں اور حدیث میں تو اور زائد ہیں۔

حیرت ہے کہ ایسے سیدھے اور شریفانہ، حکیمانہ قانون سے شرمانے اور اسے غیروں سے چھپانے کی ضرورت تجدد زدہ مسلمان محسوس کرتے ہیں شاید اس لئے کہ ان کا ذہن معاً انگریزی کے لفظ اور ان ساری سختیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو اس لفظ کے تخیل کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں تو غلاموں اور غلام زادوں نے بارہا بادشاہتیں کی ہیں اور امراء تو ان میں کثرت سے ہوئے ہیں۔ اور دینی حیثیت سے بڑے بڑے علماء فقہاء وائمہ فن ان میں تابعین کے زمانہ سے ہی پیدا ہونے لگے تھے۔ کنیز کے حقوق بیوی سے کمتر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا ادا کرنا بھی قدرۃً سہل ہے (تفسیر ماجدی ۴: ۳ حاشیہ نمبر ۴۲۹)

= فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۔ غَيْرُ حرف استثناء مَلُوْمِيْنَ مستثنیٰ۔ (غیر کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے) مَلُوْمِيْنَ لَوْمٌ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول (بحالتِ جر) جمع مذکر کا صیغہ ہے بمعنی ملامت کئے گئے۔ ملامت زدہ۔

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ای فانهم علٰی ترك الحفظ غير ملومين تو وہ اس ترک حفظ پر سزا وار ملامت نہیں۔ یعنی اپنی شرمگاہوں کو اپنی بیویوں اور کنیزوں سے محفوظ

نہ رکھنا اور شرعی طور پر ان سے قربت کرنا جائز ہے اور قابل مذمت فعل نہیں ہے۔

۷۰: ۳۱ = فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ جملہ شرطیہ ہے فَ عاطفہ، مَنْ شرطیہ (بمعنی جمع) جس نے۔ (جنہوں نے)، اِبْتَغٰى۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ابتغاء (افتعال) مصدر سے۔ اس نے چاہا۔ اس نے تلاش کیا۔

وَرَآءَ اصل میں مصدر ہے اس کا معنی ہے آڑ۔ حدّ فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا۔ پیچھے ہونا علاوہ۔ سوا۔ ہونا۔ فصل اور حد بندی پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے سب معنی میں مستعمل ہے۔

ذٰلِكَ سے مراد اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ کسی اور سے یا کسی غیر مقام میں اپنی شرمگاہوں کو استعمال کرنا ہے۔

وَرَآءَ ذٰلِكَ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اِبْتَغٰى کا مفعول۔

= فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ۔ فَ جواب شرط اور جملہ جواب شرط ہے۔

اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اُولٰٓئِكَ ہے ضمیر کو تاکید کے لئے اور تخصیص کے لئے لایا گیا ہے۔

اَلْعٰدُوْنَ حد سے گذرنے والے۔ حد سے بڑھنے والے۔ حد سے نکلنے والے۔ عَدْوٌ۔ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ عَادٌ کی جمع بحالت رفع۔

ترجمہ ہوگا:۔ سو وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔

(نیز ملاحظہ ہو ۲۳: ۵-۶-۷)

۷۰: ۳۲ = وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ه

الانسان الھلوع کے مستثنیات کی چھٹی صفت ہے۔ اور جو اپنی امانتوں اور اقرار کا پاس کرتے ہیں۔

رٰعُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے رِعَايَةٌ وَرَعْیٌ (باب فتح) مصدر سے اَلرَّعْیُ اصل میں حیوان یعنی جاندار چیز کی حفاظت کو کہتے ہیں خواہ غذا کے ذریعہ ہو جو اس کی زندگی کی محافظ ہے یا اس سے دشمن کو دفع کرنے کے ذریعہ ہو۔

اور رَعَيْتُهٗ کے معنی کسی کی نگرانی کرنے کے ہیں اور اَرْعَيْتُهٗ کے معنی ہیں میں نے اس کے سامنے چارہ ڈالا۔ اور رِعْیٌ چارہ یا گھاس کو کہتے ہیں اور مَرْعٰى (ظرف مکان) چراگاہ اور گھاس یا چارہ ہے۔

قرآن مجید میں ہے اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا (۷۹: ۳۱) اس میں سے

اس کا پانی اور چارہ نکالا۔

اور رِعَایَۃٌ بمعنی حفاظت اور نگہداشت ہے۔

قرآن مجید میں ہے:۔

فَمَا رَعَوْھَا حَقَّ رِعَایَتِھَا۔ (۵۷:۲۷) لیکن جیسے اس کی نگہداشت کرنی چاہئے تھی انہوں نے نہ کی۔

اور رَعَی الْاَمِیْرُ رَعِیَّتَہٗ رِعَایَۃً: اپنی رعایا پر سیاست رانی کرنا۔

رَاعُوْنَ، رَاعِیْ کی جمع ہے بحالت رفع ہے۔ اصل میں رَاعِیُوْنَ تھا۔ ی مضموم ماقبل مکسور ی کا ضمہ ع کو دیا۔ یا اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے ی ساقط کر دی گئی۔ رَاعُوْنَ ہوگیا۔ نگہداشت رکھنے والے۔ نگرانی کرنے والے۔

نیز ملاحظہ ہو ۲۳:۸ ۔ متذکرۃ الصدر۔

۷۰:۳۳ = وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِشَھٰدٰتِہِمْ قَآئِمُوْنَ ۔ یہ الانسان الھلوع کے زمرہ سے جو مستثنٰی ہیں ان کی ساتویں صفت ہے۔ اور وہ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں

۷۰:۳۴ = وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ ۔ یہ مستثنیات کی آٹھویں صفت ہے۔ اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

علامہ پانی پتی رح رقمطراز ہیں:۔

"یعنی نماز کے اوقات، ارکان، سنن، اور مستحبات کی نگہداشت کرتے ہیں۔ کسی (ضروری رکن یا سنت کو یا وقت) کو فوت نہیں ہونے دیتے۔

نماز کا تذکرہ دو جگہ آیا ہے:۔

شروع میں اور یہاں آخر میں اور دونوں جگہ تذکرہ کا طریقہ جدا جدا ہے۔ تکرار ذکر بتا رہا ہے کہ دوسرے ارکانِ اسلام کے مقابلہ میں نماز کو اہمیت حاصل ہے"

یُحَافِظُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ محافظۃ (مفاعلۃ) مصدر۔ وہ پابندی کرتے ہیں۔ وہ نگرانی رکھتے ہیں۔

نیز ملاحظہ ہو ۲۳:۹ ۔ متذکرۃ الصدر۔

۷۰:۳۵ = اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ : اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر، مراد موصوفین اوّل تا ہشتم، مذکورہ بالا جو الانسان الھلوع سے مستثنٰی ہیں۔

فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ۔ ھُمَا خبران ۔ یہ دونوں اُولٰٓئِكَ کی خبریں ہیں۔ (مدارک)

یہی لوگ باغہائے بہشت میں عزت واکرام سے ہوں گے:

مُكْرَمُوْنَ اِكْرَامٌ (افعال) مصدر سے اسم مفعول (بحالت رفع) جمع مذکر کا صیغہ ہے

۷۰: ۳۶ — فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ف سببیہ۔ مَا استفہامیہ لام حرف جر۔ الذین کَفَرُوْا موصول وصلہ مل کر، مجرور۔ قِبَلَكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیری جانب

مُهْطِعِيْنَ : صاحب قاموس نے لکھا ہے۔ هَطَعَ هَطُوْعًا و هَطْعًا۔ تیزی کے ساتھ کسی کی طرف رُخ کرکے دوڑتے ہوئے اپنی نظر کو کسی چیز پر جمائے ہوئے آیا۔ اور کسی روکاوٹ کی پرواہ نہ کی۔ یعنی هطع ثلاثی مجرد کو باب فتح سے قرار دیا گیا ہے اور اس کا مصدر هَطْعٌ و هُطُوْعٌ ہے۔ لیکن مُهْطِعِيْنَ مصدر اِهْطَاعٌ (باب افعال) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ اَهْطَعَ کا معنی ہے گردن بڑھائی سر اٹھایا۔

مهطعین حال ہے الذین کفروا سے۔

ترجمہ ہو گا:۔

پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے (یا کیا وجہ ہے کہ کافر لوگ) گردن بڑھائے سر اٹھائے تیری طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔

بغوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:۔

کافروں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہو کر کلام مبارک سنتی تھی مگر استہزا اور تکذیب کرتی تھی ان کو تنبیہ کرنے کے لئے اس آیت کا نزول ہوا۔ اور اللہ نے فرمایا کہ۔ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ آپ کے پاس بیٹھے آپ کو دیکھتے (اور کلام سنتے) ہیں مگر فائدہ حاصل نہیں کرتے۔

اکثر مفسرین نے حروف کی کمی بیشی کے ساتھ آیت کا یہی مطلب لیا ہے۔ لیکن علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں کہ:۔

(جو ہدایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے کفار کے سامنے تھی) اور آپ کے کھلے معجزے بھی اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ رہے تھے پھر باوجود ان تمام باتوں کے وہ بھاگ جاتے تھے۔ اور ٹولیاں ٹولیاں ہو کر دائیں بائیں کترا جاتے تھے جیسے اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ (۷۴: ۴۹) (ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے روگرداں ہیں) یہاں بھی اس طرح فرمایا ہے کہ ان کفار کو کیا ہو گیا ہے یہ نفرت کرکے کیوں تیرے پاس سے بھاگے جا رہے ہیں۔ کیوں دائیں بائیں سرکتے جاتے ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ وہ

متفرق طور پر اختلاف کے ساتھ ادھر ادھر ہو رہے ہیں۔

صاحب اضواء البیان اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

ای بال اولئك الکفار المنصرفین عنك متفرقین ..... وکذلك هنا فهم متفرقون عنه صلی اللہ علیہ وسلم جماعات من کل جهة عن الیمین وعن الشمال ...... کقوله تعالیٰ فمالهم عن التذکرة معرضین۔ ان کفار کو کیا ہو گیا ہے کہ ٹولے ٹولے ہو کر آپ کے پاس سے کھسک جاتے ہیں ..... اور اس طرح وہ ہر طرف سے دائیں بائیں سے گروہوں کی صورت میں آپ سے الگ ہو جاتے ہیں۔

۷۰: ۳۷ = عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ۔ جمع عِزَۃٌ کی (بحالت نصب) الگ الگ ٹولے۔

قاموس میں ہے:۔

عِزَۃٌ بروزن عِدَۃٌ آدمیوں کا گروہ۔ عزون جمع (بحالت رفع)

عِزِیْنَ کا نصب بوجہ الذین کفروا سے حال ہونے کے ہے۔ عن الیمین وعن الشمال متعلق بہ مهطعین۔ (یعنی کوئی گروہ دائیں سے چلا آرہا ہے اور کوئی گروہ بائیں سے چلا آرہا ہے)

۷۰: ۳۸ = اَیَطْمَعُ: ہمزہ استفہامیہ۔ انکاریہ ہے۔ یعنی ان کو یہ طمع نہ کرنا چاہئے۔ یَطْمَعُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب طَمَعٌ (باب فتح) مصدر سے۔ وہ امید رکھتا ہے۔ وہ لالچ رکھتا ہے، وہ خواہش رکھتا ہے۔

کُلُّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ۔ مضاف مضاف الیہ ہر آدمی مِنْهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب الذین کفروا کی طرف راجع ہے کیا ان میں سے ہر آدمی یہ امید رکھتا ہے

اَنْ مصدریہ۔ یُدْخَلَ مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب منصوب بوجہ عمل اَنْ:

جَنَّۃَ نَعِیْمٍ۔ جَنَّۃَ مفعول یُدْخَلَ کا۔ مضاف نعیم مضاف الیہ۔ نعمت وراحت راحت ونعمت کے باغ۔ یہ مفعول ہے یَطْمَعُ کا۔

۷۰: ۳۹ = کَلَّا ہرگز نہیں۔ نیز ملاحظہ ہو ۷۰: ۱۵ متذکرۃ الصدر۔

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ۔ ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔ یعنی کیا ان میں سے ہر ایک کو طمع ہے کہ وہ جنت نعیم میں داخل کیا جائے گا؟ یہ ہرگز نہ ہو گا کس لئے کہ ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے کہ اس کو وہ بھی جانتے ہیں۔ یعنی منی سے جو کہ نہایت ہی حقیر ہے پھر اس عالم قدس میں بغیر اس کے کہ آثار بہیمیہ کو قوائے روحانیہ وملکوتیہ، ایمان واعمال صالحہ سے

جلا دے کر مٹا ندے کس طرح سے جا سکتا ہے۔

ابن کثیر نے اس کی تائید میں امام حسن بصری رح کا قول نقل کیا ہے ہ

سچ ہے کہ گندہ انسان جب تک ایمان اور عمل صالح سے نورانیت اور پاکیزگی نہ حاصل کرلے محض مال اور دنیادی حشمت وجاہ کی وجہ سے اس عالم قدس تک نہیں پہنچ سکتا وہ پاک جگہ ناپاکوں کے لئے نہیں ہے۔

۷۰ : ۴۰ = فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ o

۷۰ : ۴۱ = عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۔ ای اذا کان الامر کذلك کما ذکرنا من ان خلقہم مما یعلمون وھو النطفۃ القذرۃ فلا اقسم برب المشارق والمغارب۔ جب بات یہ ہے کہ جیسا ہم نے بیان کیا کہ ان کی تخلیق ایک ایسی چیز سے کی گئی ہے جسے وہ جانتے ہیں یعنی گندے نطفے سے تو ہم مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتے ہیں ۔ (یعنی اپنی ذات کی) کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ان سے بہتر لوگ بدل کر لے آئیں۔

واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف جملہ سابقہ محذوف پر ہے لا زائدہ ہے تاکید کے لئے آیا ہے (نیز ملاحظہ ہو ۷۶: ۳۸ متذکرۃ الصدر۔

لَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ جملہ قسمیہ ہے اور انا لَقٰدِرُوْنَ جوابِ قسم عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ متعلق قٰدِرُوْنَ:

اُقْسِمُ مضارع واحد متکلم اِقْسَامٌ (افعال) مصدر، میں قسم کھاتا ہوں۔

بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقوں کے پروردگار کی مشارق جمع ہے مشرق کی، سورج کے طلوع ہونے کی جگہ۔ سال کے ۳۶۵ دنوں میں سورج کے نکلنے کی جگہ موسم کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے اس لئے ان ساری جگہوں کے لئے لفظ جمع کا استعمال کیا گیا ہے یہی وجہ مغارب کے استعمال کی ہے ۔ سورج کے غروب ہونے کی جگہیں۔

لَقٰدِرُوْنَ لام تاکید کا ہے قَادِرُوْنَ قُدْرَةٌ (باب ضرب و نصر و سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ ہم قدرت رکھنے والے ہیں۔

اُقْسِمُ میں صیغہ واحد آیا ہے اور اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ میں صیغہ جمع کا استعمال اپنی عظمت اور بزرگی اور قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے۔

اَنْ مصدریہ۔ نُبَدِّلَ مضارع جمع متکلم (منصوب بوجہ عمل اَنْ) تبدیل (تفعیل) مصدر سے بمعنی بدلے میں لانا۔ عوض میں لے آنا۔

خَيْرًا۔ ای خَلْقًا خَيْرًا مِّنْهُمْ : تو ہم لے آئیں ان کے بدلے میں (ایسی خلقت) جو ان سے بہتر ہو۔

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ یہ جملہ دوسرا جواب قسم ہے یا قٰدِرُوْنَ سے حال ہے۔ اور ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں۔

مَسْبُوْقِيْنَ عاجز، وہ لوگ جن پر سبقت کر لی جائے۔ سَبْقٌ (باب ضرب، نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ جمع مذکر۔ بحالت جر و نصب ہے۔ سَبْقٌ کے اصل معنی ہے چلنے میں آگے نکل جانا۔

۷۰ : ۴۲ = فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا : فَ عاطفہ ہے بمعنی پس، سو، تو۔ ذَرْ فعل امر حاضر۔ واحد مذکر۔ وَذْرٌ (باب سمع فتح) مصدر سے تو چھوڑ دے (اس کی ماضی نہیں آتی۔ مضارع کے صیغہ میں قرآن مجید میں ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ (۲: ۲۴۰) اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے۔

هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب : تو ان کو چھوڑ دے۔

يَخُوْضُوْا۔ مضارع مجزوم جمع مذکر غائب۔ خَوْضٌ (باب نصر) مصدر سے وہ مشغول ہوں۔ وہ مشغول رہیں۔ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر ہے۔

يَلْعَبُوْا : مضارع۔ جمع مذکر غائب۔ لَعِبٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ کھیلتے رہیں۔ وہ کھیل میں پڑے رہیں۔ آپ ان کو رہنے دیں کہ خرافات میں لگے رہیں۔ اور کھیل کود میں مشغول رہیں۔

حَتّٰى حرف جر ہے۔ یہاں انتہاء غایت کے لئے ہے اور بمعنی اِلٰی آیا ہے۔ یہاں تک کہ يُلٰقُوْا يَوْمَهُمْ۔ يُلٰقُوْا مضارع۔ جمع مذکر غائب منصوب۔ مُلَاقَاةٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ (یہاں تک کہ) وہ پالیں (یا مل جائیں) اپنے (اس) دن کو (یعنی حشر کے دن کو) يَوْمَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر يُلٰقُوْا کا مفعول۔

اَلَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ہ موصول وصلہ مل کر يَوْمَ کی صفت يُوْعَدُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب : وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ (جس کا) ان کو وعدہ دیا جاتا ہے یا۔ ان کو وعید دی جاتی ہے۔ یعنی وعید عذاب حشر۔ کیونکہ قیامت کا دن مومنوں کے لئے

وعید کا دن نہیں ہے۔

۷۰: ۴۳ = یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا۔ یَوۡمَ بدل ہے یَوۡمَهُمُ سے
سِرَاعًا مِّنَ الۡاَجۡدَاثِ حال ہے یَخۡرُجُوۡنَ کے فاعل سے۔

سِرَاعًا دوڑتے ہوئے۔ جلدی کرتے ہوئے، بمعنی فاعل دوڑنے والے، جلدی کرنے والے
سَرِیۡعٌ کی جمع سُرۡعَةٌ سے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے
جس طرح کَرِیۡمٌ کی جمع کِرَامٌ ہے۔ اَلۡاَجۡدَاثِ جمع، جَدَثٌ واحد۔ بمعنی قبر۔

= کَاَنَّهُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ۔ یہ جملہ بھی یَخۡرُجُوۡنَ کے فاعل سے حال ہے۔
کَاَنَّهُمۡ۔ کَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل هُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب کَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب ''
نُصُبٍ اسم مفرد، اَنۡصَابٌ جمع بمعنی بُت، جھنڈا، نشان۔

یُوۡفِضُوۡنَ، مضارع جمع مذکر غائب۔ اِفَاضَةٌ (افعال) سے مصدر۔ وہ دوڑیں گے
وف ض مادہ۔ اصل میں الایفاض (افعال) کے معنی کسی کے دفضہ (چمڑے کا ترکش)
کو اٹھا کر اس طرح تیزی سے بھاگنے کے ہیں کہ اس سے جھنکار کی آواز پیدا ہو۔ لہٰذا تیز روی کے
معنی میں آتا ہے۔

نُصُبٍ کے مختلف معانی کی وجہ سے اس آیت کی تفسیر بھی مختلف طور پر
مفسرین نے کی ہے مثلاً

(۱) جس طرح دنیا میں اپنے بتوں اور خیالی معبودوں کی طرف دوڑتے ہیں اسی طرح قبروں سے
نکل کر میدان حشر میں رب العلمین کی طرف دوڑیں گے۔

(۲) قیامت کے دن قبروں سے نکل کر تختِ رب العالمین کی طرف اسی طرح دوڑیں گے جیسا کہ
کوئی شرط میں نشان گڑے ہوئے تک جلد جلد دوڑتا ہے۔

(۳) کلبی نے نصب کا ترجمہ عَلَمۡ کیا ہے یعنی جس طرح لشکری اپنے جھنڈے کی طرف لپکتے
ہیں اسی طرح یہ حشر کے دن محشر کی طرف لپکیں گے۔

(۴) علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

جس دن خدا انہیں بلائے گا اور یہ میدان محشر کی طرف جہاں انہیں حساب کے لئے کھڑا
کیا جائے گا اس طرح لپکتے ہوئے جائیں گے جس طرح دنیا میں کسی بُت یا علم کو یا تھان
کو اور چلے کو چھونے اور ڈنڈوت کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے
جاتے ہیں۔

۷۰ : ۴۴ = خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۔ خَاشِعَةً منصوب ہے کیونکہ ضمیر یُوْفِضُوْنَ سے حال ہے اور اَبْصَارُهُمْ مرفوع ہے کیونکہ یہ خَاشِعَةً کا فاعل ہے خَاشِعَةً ذلیل ہونے والی۔ ذلیل وخوار۔ خُشُوْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہو رہی ہوں گی۔

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ یہ جملہ بھی یُوْفِضُوْنَ سے حال ہے، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔
تَرْهَقُ مضارع واحد مؤنث غائب رَهْقٌ (باب سمع) مصدر، جس کے معنی کسی چیز کا دوسری چیز پر زبردستی چھا جانے کے ہیں۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔
اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ (۱۰ : ۲۶) اور ان کے چہروں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۔ ذٰلِكَ مبتدا۔ اَلْيَوْمُ ...... الخ اس کی خبر۔

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ماضی استمراری مجہول جمع مذکر غائب وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر ان کو وعید دی جاتی تھی۔ یعنی یہ ہے دن جس کا ان سے وعدۂ عذاب کیا جا رہا تھا۔
یہ جملہ معترضہ ہے۔ ماقبل کی اہمیت کو ذہن نشین کرانے کے لئے آیا ہے۔
سورۃ القمر میں اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۔ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ (۵۴ : ۶ تا ۸)
(آپ بھی ان کی پرواہ نہ کریں) جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائیگا تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ اس بلانے والے کی طرف دوڑتے جاتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۷۱) سُوۡرَۃُ النُّوۡحِ مَکِّیَّۃٌ (۲۸)

۷۱: ۱ — اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ : صاحب تفسیر مظہری رحؒ لکھتے ہیں :۔
آغاز کلام میں اِنَّ (تحقیقیہ) لانے سے واقعہ کی اہمیت کو ظاہر کرنا مقصود ہے ۔ اِلٰی قَوۡمِہٖ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ کی رسالت صرف آپ کی قوم تک محدود تھی ۔ تمام انسانوں کے لئے عمومی نہ تھی ۔

اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ میں اَنۡ تفسیریہ ہے کیونکہ ارسال کے اندر قول کا معنی پوشیدہ ہے (اَنۡ مفسرہ ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنی پائے جائیں خواہ کہنے کے معنے پر اس فعل کی دلالت لفظی ہو یا معنوی) یعنی یہ کہنے کے لئے بھیجا ۔ اس لئے اَنۡ اَنۡذِرۡ قول مخفی کی تشریح ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اَنۡ مصدریہ ہو اور قُلۡنَا محذوف ہو یعنی ہم نے نوح سے کہا کہ اپنی قوم کو عذاب سے ڈراؤ ۔

مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ : مِنۡ حرف جر ۔ قَبۡلِ مضاف اگلا جملہ مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور : اَنۡ مصدریہ ہے ۔ اس سے پہلے کہ ان کو دردناک عذاب پہنچے ۔

۷۱: ۲ — قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۔ قَالَ یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا ۔

لَکُمۡ میں لام تقویت کے لئے ہے یا تعلیل کے لئے ۔ ای لاجل لفعکم (تمہارے فائدہ کے لئے)

یٰقَوۡمِ اصل میں قَوۡمِیۡ تھا ۔ یؔ کو حذف کیا گیا ہے نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ موصوف اور صفت ۔ صاف صاف کھول کھول کر ڈر سنانے والا ۔

۷۱: ۳ — اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ اَنۡ مصدریہ ۔ جملہ متعلق نذیر ہے یعنی حضرت نوح

علیہ السلام نے نذیر کی حیثیت سے اپنی قوم سے کہا کہ:۔
۱:۔ اللہ کی عبادت کرو۔
۲:۔ اور اس سے ڈرو۔
= اِتَّقُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر، اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے۔ تم ڈرو، تم پرہیزگاری اختیار کرو)
۳:۔ اور میری اطاعت کرو، یعنی میں جو توحید اور طاعتِ الٰہی کی بابت تمہیں حکم دے رہا ہوں اس کو مانو۔
اَطِیْعُوْنِ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر سے نَ وقایہ ہے اور یَ ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔
۷۱:۴ = یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی: جواب امر میں ہے متذکرہ بالا تینوں احکام کے جواب میں۔
یَغْفِرْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) واحد مذکر غائب، مَغْفِرَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ تمہیں بخش دے گا۔
(۱) مِنْ تبعیضیہ بھی ہو سکتا ہے، وہ تمہارے بعض گناہ معاف کر دے گا، یعنی وہ گناہ جن کا تعلق اس کی اپنی ذات سے ہے۔ عوام الناس سے نہیں۔
(۲) یا مِنْ زائدہ ہے وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔
وَیُؤَخِّرْکُمْ۔ جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ یُؤَخِّرْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب، تَاْخِیْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تمہیں مہلت دے گا۔
اَجَلٍ مُّسَمًّی موصوف وصفت۔ اسم مفعول واحد مذکر تَسْمِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے مدتِ مقررہ۔ معیّنہ، تعین کیا ہوا۔
ترجمہ ہو گا:۔
اور (موت کے) وقت مقررہ تک تم کو مہلت عطا کرے گا۔
= اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ: حقیقت یہ ہے کہ خدا کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَجَلَ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ۔ اَجَلَ منصوب بوجہ

عملِ اَنْ :

لَا یُؤَخَّرُ : فعل نہی مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب ، تَاخِیْرٌ مصدر سے ، اس میں تاخیر نہیں کی جائے گی :

لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ کاش تم (یہ حقیقت) جانتے ہوتے ۔

۷۱ : ۵ = قَالَ ۔ یہاں کلام میں اختصار کیا گیا ہے پورا کلام یوں تھا کہ :

نوح (علیہ السلام) نے تبلیغ کی ۔ قوم نے تکذیب کی ، نوح (علیہ السلام) برابر دعوت دیتے رہے مگر قوم انکار پر اڑی رہی ۔ آخر نوح (علیہ السلام) نے کہا (تفسیر مظہری)

فَائِدَہٌ : صاحب ضیاء القرآن یوں رقمطراز ہیں :۔

حضرت نوح علیہ السلام منصبِ رسالت پر فائز ہونے کے بعد اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے ۔ آپ کو برا بھلا کہا جاتا ۔ طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ، افتراء و بہتان کے طوفان اٹھائے جاتے ، حتیٰ کہ آپ کو مار مار کر لہولہان کر دیا جاتا ۔ آپ پہروں بیہوش پڑے رہتے ۔ آپ کو کسی مکان میں بند کر دیا جاتا ۔

لیکن اس جور و جفا کے باوجود یہ اللہ کا پیغمبر ان ناہنجاروں کی اصلاح میں لگا رہا ۔ اور بارگاہِ الٰہی میں ان کے لئے دعائیں مانگتا رہا ۔ اور شب و روز ان کو تبلیغ بھی کرتے رہے ۔ عام اجتماعوں میں بلند آواز سے انہیں وعظ فرماتے اور جب اپنی خلوت گاہوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ وہاں جا کر رازدارانہ طور پر اور چپکے چپکے ان کو گمراہیاں چھوڑنے کی تلقین کرتے اور یہ سلسلہ جاری رہا ۔ سالوں نہیں بلکہ نو صدیاں بیت گئیں ۔ اور ان میں حق پذیری کے آثار نمایاں نہ ہوئے ۔ بلکہ ان کی ہٹ دھرمی اور تعصب میں روز بروز اضافہ ہوتا ہی چلا گیا ۔

جب آپ کو ان کے ایمان لانے کی امید نہ رہی تو آپ نے اپنے پروردگار کے حضور میں اپنی روداد الم بیان کرنی شروع کی ۔

عرض کرتے ہیں الٰہی ! ان کو سمجھانے میں میں نے دن رات ایک کر دیا کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔ لیکن جتنا میں ان کو حق کی طرف کھینچتا ہوں اتنا ہی وہ اس سے دور بھاگتے ہیں اور ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے :

رَبِّ اصل میں یَا رَبِّیْ تھا ۔ شروع سے حرف نداء اور آخر سے ی ضمیر واحد متکلم حذف ہو کر رَبِّ رہ گیا ۔

= لَیۡلًا وَّ نَهَارًا۔ دونوں دَعَوۡتُ کے ظرف ہیں۔ رات اور دن۔

۷۱ : ۶ = فَلَمۡ یَزِدۡهُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا۔ ف بمعنی لیکن: لَمۡ یَزِدۡ مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ زِیَادَۃٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی بڑھانا هُمۡ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب دُعَآءِیۡ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل: اِلَّا فِرَارًا استثناء مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) فِرَارًا مفعول ثانی دَعَوۡتُ کا۔

ترجمہ ہوگا۔

لیکن میری دعوت نے ان میں زیادتی نہ کی مگر فرار کی، یعنی میری دعوت نے ان پر اور تو کوئی اثر نہ کیا سوائے اس کے کہ وہ مجھ سے دور بھاگتے رہے۔

۷۱ : ۷ = وَاِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ: واؤ عاطفہ ہے کُلَّمَا یہ لفظ مرکب ہے کُلَّ اور مَا سے۔ اس ترکیب میں لفظ کُلَّ ظرفیت کی وجہ سے ہمیشہ منصوب رہتا ہے۔ بمعنی وقت کے۔ اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے۔ کُلَّمَا جب بھی، جس وقت بھی۔

لِتَغۡفِرَ میں لام سببیہ ہے۔ بمعنی تاکہ۔ تَغۡفِرَ۔ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) واحد مذکر حاضر۔ غَفۡرٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ لَهُمۡ ان کو"

ترجمہ:۔ "تاکہ تو ان کو بخش دے۔ یا معاف کر دے۔

(۱) جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ (تو لگے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے)

(۲) وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَهُمۡ (اور لگے اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹنے)

(۳) وَاَصَرُّوۡا۔ (اور ضد کرنے لگے)

(۴) وَاسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا۔ (اور بڑا گھمنڈ کرنے لگے)

یہ چاروں جملے کُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ کے جواب میں ہیں۔

اَصَابِعَهُمۡ: مضاف مضاف الیہ۔ مفعول جَعَلُوۡا کا۔ اَصَابِعَ جمع اِصۡبَعٌ کی اپنی انگلیاں۔

اِسۡتَغۡشَوۡا۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب اِسۡتِغۡشَآءٌ (استفعال) مصدر بمعنی اپنے اوپر پردہ ڈال لینا۔ اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹ لینا۔ غشو، غشی مادہ۔ غَشِیَہٗ، غِشَاوَۃً وَغِشَآءً: اس کے پاس اس چیز کی طرح آیا جو اسے چھپائے۔ غِشَاوَۃٌ (اسم) پردہ جس سے کوئی چیز ڈھانپ دی جائے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وَعَلٰۤی اَبۡصَارِهِمۡ

غِشَاوَۃٌ (۲: ۷) اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور وَتَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النَّارُ۔ (۱۴: ۵۰) اور ان کے چہروں کو آگ لپٹ رہی ہوگی :

اَصَرُّوْا ماضی جمع مذکر غائب اِصْرَارٌ (انعال) مصدر۔ انہوں نے ضدکی۔ انہوں نے اصرار کیا۔

اِسْتَکْبَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِسْتِکْبَارٌ (استفعال) مصدر بمعنی گھمنڈ کرنا۔ تکبر کرنا اِسْتِکْبَارًا مفعول مطلق تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور بڑا گھمنڈ کرنے لگے :

۷۱: ۸ —— ثُمَّ حرف عطف ہے، ماقبل سے مالبعد کے متأخر ہونے پر دلالت کرتا ہے خواہ یہ متاخر ہونا وقتی لحاظ سے ہو (تراخی فی الوقت) خواہ رتبہ (ترتیب) کے لحاظ سے (التراخی فی الرتبہ) بصورت اوّل اس کے معنی ہوں گے پھر، اس کے بعد۔ صورت دوم میں اس سے بھی بڑھ کر، معنی ہوں گے ۔

صورت اول کی مثال :۔

وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (۲: ۲۸) اور تم بے جان تھے تو اس نے تم کو جان بخشی، پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹ جاؤ گے۔

صورت دوم کی مثال :۔

• حضرت علی کا شعر ہے :۔

فَعَارٌ ثُمَّ عار ثمّ عار – شقاء المرء من اکل الطعام۔

(شرم کی بات ہے بہت شرم کی بات ہے بہت ہی شرم کی بات ہے : کہ آدمی کھانا کھا کر بیمار ہو جائے)

صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں :۔

لفظ ثُمَّ کا اس جگہ استعمال دعوت کے مختلف طریقوں پر دلالت کرتا ہے کیونکہ سرّی دعوت سے جہری دعوت زیادہ سخت ہوتی ہے ۔ اور صرف سرّی یا صرف جہری دعوت سے سرّی اور جہری دعوتوں کا مجموعہ زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اس طرح ہر ترتیبی صورت اول صورت سے بعد کو آتی ہے۔

= جِھَارًا۔ جَھَرَ یَجْھَرُ (باب فتح) کا مصدر ہے۔ پکارنا۔ بلند آواز کرنا۔ کھلم کھلا برملا۔ مصدر۔ موضع حال میں ہے ای مُجَاھِرًا۔

ترجمہ ہوگا۔

پھر میں نے ان کو کھلم کھلا بھی بلایا۔

۷۱:۹ = اَعْلَنْتُ ۔ ماضی واحد متکلم اِعْلَانٌ (افعال) مصدر۔ میں نے کھلم کھلا کہا۔ میں نے اعلانیہ کہا۔

اَسْرَرْتُ : ماضی واحد متکلم۔ اسرارٌ (افعال) مصدر۔ میں نے پوشیدہ طور پر کہا اِسْرَارًا مفعول مطلق تاکید کے لئے آیا ہے۔ اور ان کو بہت چپکے چپکے بھی کہا۔

۷۱:۱۰ = فَقُلْتُ فَ حرف عطف ہے۔ سو میں نے (ان سے) کہا۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ : امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر استغفار (استفعال) مصدر۔ تم مغفرت مانگو، تم بخشش چاہو۔

رَبَّكُمْ (مضاف مضاف الیہ) اپنے رب سے۔

= غَفَّارًا۔ غُفْرَانٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد۔ مبالغہ کا صیغہ بہت بخشنے والا۔ منصوب بوجہ کان کی خبر کے ہے۔ کیونکہ وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے۔

۷۱:۱۱ = يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا۔ يُرْسِلْ. مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) وصل کی وجہ سے مکسور ہے۔ اِرْسَالٌ (افعال) مصدر سے۔ وہ بھیجے گا۔

السَّمَآءَ ابر۔ بارش، آسمان، یہاں بمعنی ابر آیا ہے۔ يُرْسِلْ کا مفعول ہے۔

مِدْرَارًا ۔ دَرٌّ و دُرُوْرٌ (باب ضرب ونصر) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت آنسو بہانے والی آنکھ۔ بہت بارش برسانے والا بادل۔ مِدْرَارًا حال ہے السَّمَآءَ سے لہٰذا منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا۔

تاکہ تم پر بہت برسنے والا بادل بھیجے۔

۷۱:۱۲ = وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔

يُمْدِدْ مضارع مجزوم (بوجہ جواب امر) واحد مذکر غائب۔ اِمْدَادٌ (افعال) مصدر وہ بڑھائے گا۔ وہ مدد کرے گا۔

بَنِيْنَ : اِبْنٌ کی جمع بحالت جر۔ بیٹے۔ مطلب یہ کہ تمہارے مال و اولاد کو بہت کردیگا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ اور تمہیں باغات دے گا۔ يَجْعَلْ مضارع مجزوم بوجہ جواب امر۔ واحد مذکر غائب جَعْلٌ (باب فتح) مصدر۔ کردے گا۔ بنادے گا۔

۷۱ : ۱۳ــــ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ : مَا استفہامیہ، لام حرف جر، تمہیں کیا ہو گیا ہے، نیز ملاحظہ ہو ۷۰ : ۳۵)

لَا تَرْجُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر حاضر، رَجَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ تم امید نہیں رکھتے ہو مفسرین کے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ رَجَاءٌ بمعنی اعتقاد ہے۔ یعنی تم اپنے اعتقاد میں اللہ کی عظمت کو نہیں جانتے۔ (ابن عباس مجاہد)

۲۔ رَجَاءٌ بمعنی خوف ہے۔ یعنی کیا تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے۔ (کلبی)

۳۔ کیا تم اللہ کا حق نہیں پہچانتے اور اس کی نعمت کا شکر نہیں کرتے۔ (حسن بصری)

۴۔ تم کو اپنی عبادت میں اس بات کی امید نہیں کہ ہم جو خدا کی تعظیم کرتے ہیں خدا اس کا ثواب بھی دے گا۔ (ابن کیسان)

۵۔ کیا اپنی عبادت میں تم کو اس امر کی امید نہیں ہے کہ خدا تمہاری عبادت کی قدر دانی کریگا

۶۔ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کیوں نہیں رکھتے امید اللہ سے بڑائی کی۔ (شاہ عبد القادر دہلوی رح)

وَقَارًا۔ اسم و مصدر۔ عزت و عظمت، توقیر و تعظیم کرنا۔

۷۱ : ۱۴ــــ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔ جملہ حال ہے لَكُمْ کی ضمیر جمع مذکر حاضر سے اور اَطْوَارًا حال ہے خَلَقَكُمْ کی ضمیر جمع مذکر حاضر سے۔

ترجمہ ہو گا۔

حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح کا پیدا کیا ہے۔

اَطْوَارًا طَوْرٌ کی جمع ہے۔ طرح طرح۔ طرح طرح کی شکل کے بھی ہو سکتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اول توحید کی دعوت دی اس کے بعد اس کے ثبوت میں چند دلائل دیئے۔ جن میں سے ایک یہ کہ۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔ کہ اس نے تم کو طرح سے بنایا۔ کہ تم اول نطفہ تھے پھر علقہ ہوئے پھر مضغہ ہوئے۔ پھر انسان بنے۔

یا یہ کہ کسی کو امیر کسی کو غریب کسی کو خوبصورت کسی کو بدصورت بنایا۔ پھر سب کا ڈھانچہ ایک ہے مگر صورتیں جُدا جُدا۔ یہ نہ مادّہ بے شعور کا کام ہے نہ طبیعت کی کاریگری کا۔ آخر کوئی علیم و خبیر ہے کہ جس نے یہ بڑا کام کیا ہے۔ یہ بڑی مستحکم دلیل ہے۔ جو انسان ہی سے متعلق ہے۔

مفسرین کے اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ مثلاً۔

۱:۔ اطوار یعنی نطفۃ ثم علقۃ ثم مضغۃ ای طورا بعد طور الیٰ اتمام الخلق (ابن عباس) یعنی پہلے نطفہ کی حالت پھر علقہ (جمے ہوئے خون کا ٹکڑا)۔ پھر مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) یعنی کئی مرحلوں سے گذار کر مکمل صورت میں پیدا کیا۔

۲:۔ وقیل اطوارًا۔ صبیا ناً ثم شبانًا۔ ثم شیوخًا وضعفاء یعنی پہلے بچے کی حالت، پھر جوانی پھر بڑھاپا اور ضعیف العمری۔

۳:۔ وقیل اطوارًا۔ ای انواعًا صحیحًا وسقیمًا وبصیرًا وضریرًا وغنیا وفقیرًا۔ یعنی مختلف انواع واقسام کی صورت میں۔ کوئی صحت مند، کوئی بیمار، کوئی بینا کوئی نابینا۔ کوئی غنی کوئی فقیر (قرطبی)

۷۱: ۱۵ = اَلَمْ تَرَوْا۔ الف استفہامیہ لَمْ تَرَوْا مضارع نفی جحد بلم۔ صیغہ جمع مذکر حاضر کیا تم نے نہیں دیکھا۔ استفہام حقیقی نہیں ہے مجازی بمعنی تعجب ہے۔

كَيْفَ حرف استفہام ہے بمعنی کیسے، کیونکر، کس طرح،

طِبَاقًا: تہ بہ تہ۔ کئی پرت ہونا۔ اوپر تلے۔ منزل بہ منزل۔ طِبَاقًا بوجہ حال ہونے کے منصوب ہے بمعنی ذات طباق تھا۔ ذات کو حذف کرکے طباقًا قائم مقام کردیا۔

ترجمہ ہوگا۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمان اوپر تلے کیسے بنائے ہیں۔

۷۱: ۱۶ = فِيهِنَّ سِرَاجًا۔ هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع السَّمٰوٰتِ ہے۔

سِرَاجًا۔ چراغ۔ دیا۔ مجازًا ہر روشن چیز کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ آفتاب کو یہاں سراجًا کہا گیا ہے۔

نُورًا و سِرَاجًا۔ القمر اور الشمس سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں

۷۱: ۱۷ = وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا۔ اَنْبَتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِنْبَاتٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی اگانا۔ كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ نَبَاتًا مفعول مطلق۔ اسم منصوب ہے۔

یہاں اَنْبَتَكُمْ (باب افعال) کی رعائت سے موضع مصدر میں لایا گیا ہے ای بمعنی اِنْبَاتًا۔ (الخازن)

ترجمہ ہوگا۔

اور اللہ نے تم کو زمین سے اگایا۔

فَائِدَہ:۔ اگانے سے مراد ہے پیدا کرنا۔ روئیدگی کا لفظ پیدائش کے لفظ سے زیادہ حدوث (کسی ایسی چیز کا وجود میں آنا جو پہلے نہ ہو) کے مفہوم کو ظاہر کر رہا ہے اس لئے اَنْشَاَکُمْ کی بجائے اَنْبَتَکُمْ فرمایا ہے۔ (تفسیر مظہری)

فَائِدَہ (۲) انبات من الارض (زمین سے اگایا جانا) دو طرح سے ہے:۔

۱:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا لہٰذا آپ کی نسل بھی ایک طرح سے مٹی ہی سے پیدا کی گئی۔

۲:۔ انسان نطفہ منی سے پیدا ہوتا ہے اور منی زمین کی غذاؤں سے بنتی ہے اور وہ غذائیں زمین سے اگتی ہیں۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ انسان کو خاک سے اگایا گیا (تفسیر حقانی وغیرہ)

فَائِدَہ: (۳) "اللہ نے تم کو اگایا" میں ضمیر پر اکتفاء کرنے کے بجائے (لفظ اللہ) اسم ظاہر پر فرمایا کیونکہ محبوب کا نام لذت آفریں ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۱: ۱۸ = ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ۔ ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے یعنی پھر۔ اس کے بعد۔ یُعِیْدُ مضارع واحد مذکر غائب اِعَادَۃٌ (افعال) بمعنی لوٹا دینا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ وہ تم کو پھر اسی میں لوٹا دے گا۔ فیھا میں ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض ہے۔

وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ یُخْرِجُ مضارع واحد مذکر غائب اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر۔ باہر نکال لانا۔ اِخْرَاجًا مفعول مطلق تاکید کے لئے اور پھر تم کو باہر نکال کھڑا کریگا۔

فَائِدَہ: پہلے اَنْبَتَکُمْ کی تاکید نَبَاتًا سے کی تھی اب یخرجکم کی تاکید کے لئے اخراجًا فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ تخلیق اول کی طرح حشر بھی یقینی ہے۔

۷۱: ۱۹ = بِسَاطًا۔ الارض سے حال ہے (اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لئے بصورت بستر بنایا) بساطًا اسم ہے۔ بچھونا۔ فرش، ہر پھیلی ہوئی چیز کو بساط کہتے ہیں۔ چنانچہ وسیع زمین کا نام بھی بساط ہے۔ بَسَطَ یَبْسُطُ (باب نصر) بَسْطٌ مصدر۔ بمعنی کشادہ کرنا

۷۱: ۲۰ = لِتَسْلُکُوْا لام تعلیل کا ہے تاکہ۔ تَسْلُکُوْا مضارع کا صیغہ جمع مذکر

حاضر، منصوب بوجہ عمل لام سُلُوْکٌ (باب نصر) مصدر بمعنی چلنا پھرنا۔ داخل ہونا مِنْهَا ای من الارض۔ سُبُلًا مفعول فیہ۔ سبیل کی جمع بمعنی راستے۔ موصوف، فِجَاجًا صفت۔ بمعنی کھلا، کشادہ کرنا۔

ترجمہ ہوگا۔

تاکہ تم اس کے کھلے اور کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔

۷۱ : ۲۱ = رَبِّ۔ ای یَا رَبِّیْ؛

اِنَّهُمْ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے افراد کی طرف راجع ہے

عَصَوْنِیْ، عَصَوْا ماضی جمع مذکر غائب مَعْصِيَةٌ وَعِصْيَانٌ (باب ضرب) مصدر سے انہوں نے نافرمانی کی۔ انہوں نے اطاعت نہ کی، انہوں نے کہنا نہ مانا۔

عَصَوْا اصل میں عَصَيُوْا تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح ی کو الف سے بدلا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا گیا۔ عَصَوْا ہوگیا۔ ن وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم انہوں نے میرا کہنا نہ مانا۔

وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا : واؤ عاطفہ، اِتَّبَعُوْا فعل با فاعل مَنْ موصولہ، مفعول اتبعوا کا۔ لَمْ یَزِدْهُ ..... الخ صلہ

اِتَّبَعُوْا ماضی جمع مذکر غائب اتباع (افتعال) مصدر۔ انہوں نے اتباع کی۔ انہوں نے کہا مانا۔

لَمْ یَزِدْهُ : مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب زیادۃ (باب ضرب) مصدر ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اس نے اس کو فائدہ نہ دیا۔

اِلَّا حرف استثناء خَسَارًا مستثنیٰ۔ گھاٹا۔ ٹوٹا۔ ضمیر واحد مذکر غائب مذکور ہے مگر مراد قوم کے سارے رؤسا ہیں۔

ترجمہ ہوگا۔

اور انہوں نے (میری قوم نے) پیروی کی یا کہا مانا ان لوگوں کا جن کے مال اور اولاد نے ان کا کچھ نہ بڑھایا (یعنی کچھ نفع نہ دیا) سوائے ٹوٹے کے۔

مطلب یہ کہ چاہیے تو یہ تھا کہ مال کی فراوانی اور اولاد کی کثرت پر وہ محسنِ اعظم (یعنی اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتے اور اپنے گناہوں پر نادم ہوکر اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور برائیوں سے بچتے نیکیاں بجالاتے۔ اس طرح آخرت کے لئے نفع کماتے۔ لیکن ہوا یہ کہ

وہ اور گھمنڈ اور تکبر میں ڈوب گئے۔ مال و اولاد کو اپنی کوششوں کا ثمرہ خیال کرنے لگے اور اس کے رسول کی مخالفت میں اور تیز ہو گئے اور اس طرح بجائے نفع کے الٹا اخروی خسارے اور محرومی کا سودا اپنے پلّے باندھ لیا۔ ساری قوم بھی بجائے رسول کے اتباع کرنے کے ایسے مال دار رئیسوں کے پیچھے لگ گئی۔

۷۱ : ۲۲ = وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا۔ جملہ کا عطف مَنْ لَّمْ يَزِدْ پر ہے۔ مَنْ گو لفظاً مفرد ہے لیکن معنی کے لحاظ سے جمع ہے یا اس کا عطف اتبعوا پر ہے۔

مکروا کی ضمیر فاعل کا مرجع رؤسا قوم نوح ہیں (جلالین) یا سرداروں اور نچلے طبقے کے منکرین ہر دو گروہوں کے لئے ہے۔ سرداروں کی طرف سے مکر یہ تھا کہ وہ لوگوں کو حضرت نوح علیہ السلام کو دکھ پہنچانے اور کفر کرنے پر ابھارتے تھے اور نچلے طبقے کا مکر یہ تھا کہ وہ حضرت نوح کو دکھ پہنچاتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے یہی ان کی تدبیر تھی جس کو مکر کہا گیا ہے

مَكَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب مَكْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ انہوں نے چال چلی انہوں نے خفیہ تدبیر کی۔ مصدر بمعنی دھوکہ دینا۔ فریب کرنا۔ کسی کو سزا دینے کی خفیہ تدبیر کرنا

مَكْرًا كُبَّارًا۔ مَكْرًا مفعول مطلق، فعل کی تاکید کے لئے آیا ہے۔

كُبَّارًا كِبَرٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔ بہت بڑا۔

ترجمہ اور وہ بہت بڑی چالیں چلے۔

۷۱ : ۲۳ = وَقَالُوْا۔ ای وقال الرؤساء۔ یعنی انہوں نے آپس میں کہا۔

لَا تَذَرُنَّ : فعل نہی تاکید با نون ثقیلہ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ (باب فتح وسمع) مصدر۔ تم ہرگز نہ چھوڑیو۔ یعنی ان کی پوجا کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۷۰ : ۴۲)

= اٰلِهَتَكُمْ، مضاف مضاف الیہ۔ تمہارے معبود۔ اپنے معبودوں کو۔ اِلٰهٌ کی جمع

وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۔ اور ہرگز نہ چھوڑو ودّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نہ نسر کو۔ (بھی ہرگز نہ چھوڑنا)

ودّ، سواع، یغوث، یعوق وغیرہ حضرت نوح کی قوم کے چند بتوں کے نام تھے۔ جو کہ دوسرے بتوں سے ممتاز تھے۔ ان کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے خصوصیت کے ساتھ نام لئے ورنہ اٰلِهَتَكُمْ میں بطور عموم ان کا ذکر بھی آ گیا تھا۔

۷۱ : ۲۴ = وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا۔ واؤ عاطفہ، قَدْ ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے اور فعل کو زمانہ حال کے قریب کر دیتا ہے۔ اَضَلُّوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب اِضْلَالٌ

(افعال) مصدر سے۔ انہوں نے گمراہ کیا۔ انہوں نے بہکا دیا۔ اس میں ضمیر فاعل قوم نوح کے سرداروں کی طرف راجع ہے یا بتوں کی طرف راجع ہے بہکانے کی نسبت بتوں کی طرف مجازی ہے بت گمراہی کا سبب ہیں وہ گمراہ نہیں کرتے، ان کے ذریعہ شیطان نے گمراہ کیا تھا۔ جیسا کہ آیت رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ (۱۴:۳۶) میں گمراہ کرنے کی نسبت بتوں کی طرف مجازی ہے۔

كَثِيْرًا: ای خَلْقًا كَثِيْرًا۔ ترجمہ ہوگا:۔

اور (اے پروردگار) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ جملہ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا حالیہ ہے اور اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا: واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف انهم عَصَوْنِیْ پر ہے یا جملہ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا پر ہے۔

لَا تَزِدْ فعل نہی واحد مذکر حاضر زِيَادَةٌ (باب ضرب) مصدر تو زیادہ نہ کر۔ تو مت بڑھا الظّٰلِمِيْنَ ظلم کرنے والے۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے۔ اِلَّا ضَلٰلًا مستثنیٰ مفرغ۔ ضلال گمراہی۔ ہلاکت۔

ترجمہ:۔ اور تو نہ بڑھا ظالموں کو مگر گمراہی میں (یعنی ان ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھادے (تاکہ جلدی عذاب کا مزہ چکھیں۔)

فَائِدَہ:۔ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بد دعا کسی بے صبری کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ یہ اس وقت آپ کی زبان مبارک سے نکلی تھی جب صدیوں تک تبلیغ کا حق ادا کرنے کے بعد وہ اپنی قوم سے مایوس ہو چکے تھے اور وحی الٰہی خود ان ظالموں کے قبول اسلام نہ کرنے سے مطلع کر چکی تھی سورۃ ہود میں ارشاد الٰہی ہے:۔

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (۱۱:۳۶) اور نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لاچکے (لاچکے) ان کے سوا اور کوئی ایمان نہ لائے گا۔ تو جو یہ کام کر رہے ہیں ان کی وجہ سے غم نہ کھاؤ۔

ایسے ہی حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعون اور قوم فرعون کے لئے یہ بد دعا کی تھی۔ وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ

اَمۡوَالًا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِکَ رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤی اَمۡوَالِہِمۡ وَ اشۡدُدۡ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡا حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ۔ (۱۱: ۸۸)

اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بہت سا) سازوبرگ اور مال وزر دے رکھا ہے اے پروردگار اس کا مآل یہ ہے کہ تیرے رستے سے گمراہ کردیں۔ اے پروردگار ان کے مالوں کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا۔

قَالَ قَدۡ اُجِیۡبَتۡ دَّعۡوَتُکُمَا فَاسۡتَقِیۡمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیۡلَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ (۱۱: ۸۹) (خدا نے) فرمایا۔ کہ تمہاری دعا قبول کرلی گئی ہے تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے راستے پر نہ چلنا۔

فائدہ نمبر ۲۔ بعض نے ضلال کے معنی ہلاکت کے لئے ہیں جیسے آیت ان المجرمین فِیۡ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ (۵۴: ۴۷) میں ضلال سے تباہی مراد ہے۔

فَائِدَہ ۳: صاحب تفسیر حقانی نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے (وہ بت ستمگاروں کو (یعنی اپنے پرستاروں کو تباہی کے سوا اور کچھ نہیں دیا کرتے۔

۷۱: ۲۵ = مِمَّا خَطِیۡٓئٰتِہِمۡ اُغۡرِقُوۡا۔ مِمَّا۔ مِنۡ سببیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے مَا زائدہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے خَطِیۡٓئٰتِ مضاف ھِمۡ مضاف الیہ۔ جمع ہے خطیئۃ کی بمعنی گناہ، تقصیر، خطا۔ ھِمۡ ضمیر جمع مذکر غائب ان کی خطائیں۔ ان کی تقصیریں۔ ان کے گناہ۔

اُغۡرِقُوۡا: ماضی مجہول۔ جمع مذکر غائب۔ اُغۡرِقُوۡا۔ اغراق (افعال) مصدر سے وہ غرق کئے گئے وہ ڈبو دیئے گئے۔ بوجہ اپنی خطاؤں کے ڈبو دیئے گئے وہ۔

فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا۔ ف عاطفہ ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن میں ہے:۔

جہاں ترتیب اور تعقیب بتانا مقصود ہو یعنی یہ کام پہلے کام کے بعد ہوا اور اس کے بعد فوراً ہوا۔ تو یہ ف استعمال ہوتی ہے۔ یعنی ان کے غرق ہونے کے بعد۔

فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا۔ کہ انہیں معاً آگ میں ڈال دیا گیا۔ اسی سے اہلسنت عذاب قبر پر

استدلال کرتے ہیں..... الخ

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں:۔

ہم کہتے ہیں یہ توجیہات مجازی ہیں اصل کلام میں حقیقت ہے ؛ خواہ مخواہ حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار احادیث ہیں کہ عذاب قبر کا ثبوت ملتا ہے اجماع سلف صالحین بھی اسی پر ہے .... اس کے بعد آپ نے چند احادیث نقل فرمائی ہیں:۔

= نَارًا مفعول فیہ آگ میں (یعنی عذاب قبر میں)۔

فَلَمْ یَجِدُوْا: ف عاطفہ ہے لَمْ یَجِدُوْا فعل مضارع نفی حجد بلم۔ جمع مذکر غائب: انہوں نے نہ پایا۔ لَهُمْ اپنے لئے۔

لَمْ یَجِدُوْا میں ضمیر فاعل اور لَهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب قوم نوح کے لئے ہے۔

اَنْصَارًا منصوب بوجہ مفعول ہونے لَمْ یَجِدُوْا کے۔ پھر انہوں نے اپنے لئے کوئی مددگار اللہ کے سوا نہ پایا (کہ ان کو اللہ کے عذاب سے بچاتے)

انصار جمع نصیر اور نَاصِرٌ کی۔ قرآن مجید میں جہاں مہاجرین و انصار کا ذکر ہے وہاں انصار سے مراد انصار مدینہ ہیں۔ جو نصرتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسی لقب سے سرفراز کئے گئے

۷۱: ۲۶ = رَبِّ۔ ای یَا رَبِّیْ:

لَا تَذَرْ۔ فعل نہی واحد مذکر حاضر (نہ چھوڑ) نیز ملاحظہ ہو: ۷۰: ۴۲)

عَلَى الْاَرْضِ۔ میں الارض کا الف لام عہدی ہے مخصوص زمین یعنی وہ زمین جس میں قوم نوح آباد تھی۔ مطلب یہ کہ اس قوم کی زمین پر کسی کافر کو چلتا پھرتا نہ چھوڑ۔

مِنَ الْكٰفِرِیْنَ، میں مِنْ تبعیضیہ نہیں ہے بیانیہ ہے بیان جنس کے لئے ہے جیسے اور جگہ آیا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (۲۲: ۳۰) تو بتوں کی پلیدی سے بچو۔

یہاں بھی آیت زیر مطالعہ میں من الکفرین سے کافروں کی جنس مراد ہے اور کافروں سے مراد بھی وہ کافر مراد ہیں جن کی طرف حضرت نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

دَیَّارًا۔ بسنے والا۔ گھومنے اور چلنے پھرنے والا۔

دَوْرٌ (باب نصر) مصدر سے بمعنی گھومنا۔ چلنا پھرنا۔ دَیَّارٌ دَوْرٌ سے فَیْعَالٌ کے وزن پر اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے اصل دَیْوَارٌ تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دی پھر واؤ کو ی سے

بدل دیا۔ یَ کو یَ میں مدغم کیا۔ دَیَّارٌ ہوگیا۔ گھومنے، چلنے پھرنے والا۔

دَیَّارٌ ان اسمار میں سے ہے جو فعل منفی کے بعد آکر عموم کا فائدہ دیتے ہیں۔ یعنی کسی ایک کافر کو بھی زمین پر چلتا پھرتا نہ چھوڑ۔ (ابن کثیر)

۷۱ : ۲۷ = اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ ..... الخ یہ بددعا کی وجہ ہے۔

اِنْ تَذَرْهُمْ جملہ شرطیہ ہے یُضِلُّوْا عِبَادَكَ جوابِ شرط۔ اِنْ شرطیہ بمعنی اگر۔ تَذَرْ مضارع مجزوم بوجہ عمل اِنْ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ وَذْرٌ (باب سمع، فتح) مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۷۰ : ۴۲) یُضِلُّوْا مضارع مجزوم (بوجہ جوابِ شرط) جمع مذکر غائب اضلال (افعال) مصدر۔ وہ بھٹکا ئیں گے وہ بہکا دیں گے۔ یا بھٹکاتے رہیں گے۔ بہکاتے رہیں گے۔ عِبَادَكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیرے بندے۔ تیرے بندوں کو،

وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔ جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے واؤ عاطفہ ہے۔

لَا يَلِدُوْا مضارع منفی (مجزوم) جمع مذکر غائب وِلَادَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ نہیں جنیں گے۔ وہ نہیں پیدا کریں گے۔

اِلَّا حرف استثنا۔ فَاجِرًا مستثنیٰ فُجُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، بدکار، فسق و فجور کرنے والا۔

كَفَّارًا۔ بڑا کافر، مبالغہ کا صیغہ۔ یعنی وہ نہیں پیدا کریں گے مگر ایسی اولاد جو کہ بڑی فاسق و فاجر اور بڑی ناشکر گذار ہوگی۔

۷۱ : ۲۸ = رَبِّ۔ ای یارَبِّی اے میرے پروردگار۔

اغْفِرْ: امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، غَفْرٌ (باب ضرب) مصدر تو معاف کردے، تو بخش دے

= لِیْ مجھے۔

وَلِوَالِدَیَّ اور میرے والدین کو۔ مضاف مضاف الیہ۔ وَالِدَیْنِ تثنیہ ی ضمیر واحد متکلم اضافت کی وجہ سے نون گرا کر ی کو ی میں ادغام کردیا وَالِدَیَّ ہوگیا۔ جیسے یَدَیَّ میرے دونوں ہاتھ، وَالِدَیَّ۔ میرے دونوں والدین۔ یعنی ماں اور باپ وَلِمَنْ۔ مَنْ موصولہ۔ بمعنی اور وہ جو مُؤْمِنًا حالیہ (مومن ہوکر)

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور مومن مردوں کو وَالْمُؤْمِنَاتِ اور مومن عورتوں کو۔

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ واؤ عاطفہ، لَا تَزِدْ فعل نہی واحد مذکر حاضر، زِيَادَةٌ (باب ضرب)

مصدر اور نہ بڑھا۔ اور نہ زیادہ کر۔

الظّٰلِمِیْنَ: ظالم لوگ، ظلم کرنے والے۔ ناانصاف، منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے

اِلَّا تَبَارًا۔ مستثنیٰ مفرغ۔ تَبَارًا ای ھلاکًا حال ہے ظٰلِمِیْنَ سے، اور نہ بڑھا ظالموں کو مگر بربادی اور ہلاکت یعنی ظالم لوگوں کے لئے اور تباہی بڑھا دے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۷۲) سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ مَکِّیَّۃٌ (۲۸)

۷۲: ۱ — قُلۡ ای قُلۡ یا مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اُوۡحِیَ اِلَیَّ: اُوۡحِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ اِیۡحَاءٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی وحی کرنا۔ وحی بھیجنا۔ اشارہ کرنا۔ اِلَیَّ۔ اِلٰی حرف جار اور یؔ صیغہ واحد متکلم سے مرکب ہے۔ میری طرف،

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وحی کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے:

اَنَّہٗ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ۔ جملہ نائب فاعل ہے اُوۡحِیَ اِلَیَّ کا۔ اَنَّہٗ میں اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے ہٗ ضمیر شان اس کا اسم اور باقی جملہ استمع نفر من الجن اس کی خبر ہے۔

اِسۡتَمَعَ واحد مذکر غائب استماعٌ (افتعال) مصدر۔ اس نے غور سے سنا۔ اس نے اچھی طرح متوجہ ہو کر سنا۔ اس نے کان لگا کر سنا۔

نَفَرٌ۔ اسم جمع۔ جماعت۔ گروہ، متعدد افراد کی ٹولی۔ نَفَرٌ تین سے دس تک کی جماعت کو کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ کے لئے بھی اس کا استعمال جائز ہے۔ نَفَرٌ و نُفُوۡرٌ (باب ضرب) جانوروں کا بدک کر یا ڈر کر بھاگنا۔ نفرت کرنا۔ جماعت کی صورت میں جنگ وغیرہ کے لئے نکلنا۔

مِنَ الۡجِنِّ: مِنۡ تبعیضیہ ہے۔ جنوں میں سے (ایک گروہ)

ترجمہ ہوگا۔

کہ جنوں میں سے ایک گروہ نے (مجھ سے قرآن پڑھتے) سنا ہے

فَائِدَہ:۔ اَلۡجِنُّ ایک مخلوق ہے جو انسانوں کی نگاہ سے پوشیدہ رہتی ہے:

یہ جَنَّ وجُنُونٌ سے مشتق ہے اس کا واحد جِنِّیٌّ اور مؤنث جِنِّیَۃٌ ہے۔ جَنَّ (باب نصر) بمعنی رات کا تاریک ہونا (کسی شے کو) چھپا لینا یا کسی چیز کا حواس سے چھپ جانا۔ جَنَّ الشَّیْءَ کے معنی ہیں اس نے اس شی کو چھپا دیا۔ جَنَّ عَلَیْہِ الَّیْلُ (۶:۷۷) رات نے اس کو (اپنی) تاریکی میں چھپا لیا۔ اَلْجَنِیْنُ اس بچے کو کہتے ہیں جو ماں کے پیٹ میں چھپا ہوتا ہے اور الجنین قبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ میت کو چھپا لیتی ہے جَنَانٌ قلب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ سینہ میں چھپا ہوتا ہے۔ الْجُنَّۃُ زرہ، بکتر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ جسم کو چھپا لیتا ہے اسی طرح ڈھال کو بھی الجُنَّۃ کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی جسم کو اپنے پیچھے چھپا لیتی ہے۔ اسی طرح اَلْجَنَّۃُ اس باغ کو کہتے ہیں کہ جس کے درخت اس کی زمین کو ڈھانپ لیں۔ پاگل پن کو جُنُوْنٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتا ہے، لہٰذا جن اس مخلوق کو کہتے ہیں جو انسانی نگاہ سے پوشیدہ رہے۔

قوم کے بڑے آدمی کو بھی جنّ کہتے ہیں کیونکہ لوگوں نے اس کے گرد حلقہ باندھ کر اسے چھپا رکھا ہوتا ہے (لسان)

وحشی کو بھی جنّ کہتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں سے چھپا رہتا ہے (لسان)

تیز طرار آدمی کو بھی جن کہتے ہیں (لین)

جنّ اور مخلوقات کی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہے ان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے قرآن مجید میں ہے :۔

وخلق الجان من مارج من نّارٍ (۵۵:۱۵) اور اس نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

لیکن ان کی تخلیق کی تفصیلی کیفیت سے ہم کو آگاہی نہیں ہے اور ہماری طرح یہ بھی احکام شرعیہ کے مکلف ہیں۔ ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ بھی ہے اور ان میں نیک و بد بھی ہیں۔

امام راغب رح فرماتے ہیں کہ :۔

لفظ جن کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے۔

ایک بمقابلہ انسان ان تمام روحانیوں کے لئے جو حواس سے پوشیدہ ہیں۔ اس صورت میں فرشتہ اور شیاطین بھی اس میں آجاتے ہیں۔ پس ہر فرشتہ جنّ ہے اور ہر جنّ فرشتہ نہیں ہے اور اسی طرح ابو صالح نے کہا ہے کہ سب فرشتے جن ہیں اور بعض کا قول ہے کہ نہیں بلکہ جنّ روحانیوں کی ایک قسم ہیں کیونکہ روحانیوں کی تین قسمیں ہیں :۔ (۱) اخیار۔ یعنی نیک ہی نیک

یہ فرشتے ہیں۔

۲۔ اشرار یعنی سرتاسر بد۔ یہ شیاطین ہیں۔

۳۔ اوسط۔ یعنی درمیانی۔ ان میں نیک بھی ہیں اور بد اور شریر بھی، یہ جن ہیں۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی: قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ سے لے کر وَ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ (یعنی ہم میں حکم بردار بھی ہیں اور بے انصاف بھی) اس بات کو بتلا رہا ہے۔

تمام اربابِ مذاہب کے نزدیک جو کسی آسمانی مذہب کے قائل ہیں جن کا وجود مسلّم ہے لیکن بعض دانش فروشوں نے ان کے ماننے سے انکار کر دیا ہے حالانکہ عقلاً کوئی وجہ نہیں ہے انکار کی۔ سوائے اس کے کہ ان کا وجود ہماری نظروں سے اوجھل ہے اور ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ لیکن کسی چیز کا ہم کو نظر نہ آنا یا اس کی کیفیت کا ہمیں معلوم نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل کب ہے۔

قرآن مجید و احادیث متواترہ کے نصوص حب صراحت کے ساتھ جن کے وجود کو ثابت کر رہے ہیں۔ اور بہت سی حدیثوں میں روایتِ جن کا ذکر بھی ہے تو پھر کسی مسلمان کو جن کے ماننے سے انکار کرنے کے کیا معنیٰ؟

قادیانیوں نے قرآن مجید میں جہاں جہاں جن کا ذکر ہے اس سے مراد انسان ہی لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو جگہ جگہ ایسی تاویلیں کرنی پڑیں کہ ان کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آنے لگتی ہے اتنا نہیں سمجھتے کہ قرآن مجید میں ان کی پیدائش شعلۂ آتش سے بیان کی گئی ہے تو کیا انسان بھی آتش سے پیدا کئے گئے ہیں۔ حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق صاف تصریح ہے خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ (۳: ۵۹) (اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا) پھر یہ آگ سے پیدا شدہ انسان کون سے آدم کی نسل سے ہیں۔

حافظ الحدیث قاضی بدر الدین شبلی حنفی المتوفی ۷۶۹ ھ کی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان۔ جنوں کے حالات میں ایک مستقل اور مفصل تصنیف ہے۔ (از لغات القرآن)

حضرت پیر کرم شاہ صاحب اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں لکھتے ہیں۔

کتب احادیث میں جنات کی حاضری کے بارے میں متعدد روایات ہیں۔ محدثین کی تحقیق یہ ہے کہ جنات چھ مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ مطہرہ میں حاضر ہوئے ہیں۔

پہلی حاضری وہ ہے کہ جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے، صحیح روایت کے مطابق یہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چند صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے تھے یہ جگہ مکہ سے دو رات کی مسافت پر ہے یہاں زمانہ جاہلیت میں میلے لگا کرتے تھے خرید و فروخت ہوتی تھی اور ارد گرد کے سارے قبائل وہاں جمع ہوتے تھے۔ نخلہ کے مقام پر صبح کا وقت ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور سورۃ اقرأ یا سورۃ طٰہٰ کی تلاوت ہو رہی تھی کہ جنات کے ایک گروہ کا ادھر سے گذر ہوا سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی آواز جب انہوں نے سنی۔ تو وہاں رک گئے بڑی خاموشی اور توجہ سے اس کو سنتے رہے اس کلام پاک کے سننے سے ان کے دل کی کایا پلٹ گئی غفلت کے پردے چاک ہو گئے اور نور ایمان سے ان کے سینے روشن ہو گئے، دولت ایمان سے مالامال ہو کر جب وہ اپنے قبیلہ میں پہنچے تو انہوں نے ان کو بھی بتایا کہ ہمارے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا اور ہم نے کفر اور شرک سے توبہ کر لی ہے تمہارے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ تم جن گمراہیوں میں مبتلا ہو ان سے برأت کا اظہار کرو اور اس رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کر لو۔

اللہ تعالیٰ نے ان جنات کی آمد، قرآن کریم کو غور سے سننے اور پھر اس کو اپنے قبیلہ میں جا کر بیان کرنے کے سارے حالات بذریعہ وحی اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بنا دیئے اور حکم دیا کہ آپ سب لوگوں میں اس کا اعلان کر دیں۔

= فَقَالُوْٓا فَ کا عطف محذوف پر ہے۔ ای لما رجعوا الی قومھم فقالوا۔ جب وہ واپس اپنی قوم میں گئے تو انہوں نے کہا..... الخ

قُرْاٰنًا عَجَبًا: موصوف و صفت بوجہ سمعنا کے مفعول ہونے کے منصوب ہے، عجبًا مصدر ہے اس کو صفت کے صیغہ میں مبالغہ کے لئے لاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ:

ہم نے ایک قرآن سنا ہے جو نہایت نادر اور عجیب ہے۔

۷۲ : ۲ = یَهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ۔ یہ جملہ قرآن کی صفت ہے۔ یَهْدِیْ مضارع معروف واحد مذکر غائب ھدایۃ (باب ضرب) مصدر سے۔ یہ ہدایت کرتا ہے رہنمائی کرتا ہے الرُّشْد، بھلائی۔ نیک راہ۔ راستی، راہ راست۔

فَاٰمَنَّا بِهٖ فَ تعلیل کا ہے۔ اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم اِیْمَانٌ (افعال) مصدر سے۔ بِهٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن ہے۔ سو (اس لئے) ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے۔

وَلَنْ نُّشْرِكَ ۔ واؤ عاطفہ ۔ اس کا عطف اٰمنّا بہٖ پر ہے ۔ لَنْ نُّشْرِكَ مضارع منفی تاکید بلن ۔ صیغہ جمع متکلم اشراك (افعال) مصدر ۔ ہم ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے ۔
اَحَدًا (کسی کو) منصوب بوجہ مفعول ہونے لَنْ نُّشْرِكَ کے ۔

۷۲ : ۳ = وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا ۔ واؤ عاطفہ، اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر شان (اسم اَنَّ) جس کا مرجع رب ہے اور تعالیٰ جَدُّ رَبِّنَا اس کی خبر
تَعَالٰى ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَعَالِیٌّ (تفاعل) مصدر ۔ وہ بلند و برتر ہے ۔
باب تفاعل کی ایک خاصیت تکلف ہے لیکن یہاں اس کا استعمال تکلف کے لئے نہیں بلکہ مبالغہ کے لئے آیا ہے ۔
جَدُّ رَبِّنَا ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ جَدُّ کا ۔ ہمارے رب کی بزرگی و عظمت
مجاہد، عکرمہ، قتادہ نے بھی جدّ کے معنی (بزرگی و عظمت) کئے ہیں ۔
حضرت انس کا قول ہے ؛ ۔

کان الرجل اذا قرأ بقرۃ وال عمران جدّ فینا ۔ (جب کوئی آدمی سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو ہم میں اس کا مرتبہ بڑھ جاتا ۔ اس قول سے بھی مجاہد کی تفسیر کی تائید ہوتی ہے ۔ لیکن سدّی نے جدّ کا معنے امر اور حسن نے غنا یعنی بے نیازی ۔ حضرت ابن عباس نے قدرت اور ضحاک نے فعل، قرطبی نے نعمتیں اور اخفض نے حکومت اور اقتدار بیان کیا ہے ۔

آیت کا ترجمہ ہوگا ؛ ۔
اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے ۔

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۔ مَا نافیہ ہے اِتَّخَذَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اتخاذ (افتعال) مصدر بمعنی اختیار کرنا ۔ پسند کرنا ۔ صَاحِبَةً ساتھ رہنے والی، جورو، بیوی ۔ صحبۃ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے منصوب بوجہ اِتَّخَذَ کے مفعول ہونے کے ہے ۔
وَلَدًا، اسم جنس، نکرہ ۔ (منصوب بوجہ مفعول ہونے کے) کوئی بچہ ایک ہو یا چند ۔ (ایک سے زیادہ) لڑکا ہو یا لڑکی ۔
مطلب یہ ہے کہ نہ اس کی بیوی اور نہ کوئی اولاد ۔ یہ جملہ اِنَّ کی خبر دوم ہے
۷۲ : ۴ = وَاَنَّهٗ ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى ....الخ پر ہے واؤ حرف عطف

انّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر شان واسم انّ باقی جملہ اس کی خبر، ہٗ ضمیر کا مرجع سَفِیۡهُنَا ہے
كَانَ يَقُوۡلُ: ماضی استمراری صیغہ واحد مذکر غائب۔
سفیهنا مضاف مضاف الیہ۔ سفیہ سے مراد نادان ہے یا بقول قتادہ ومجاھد اس سے مراد ابلیس ہے اذ لیس فوقہٗ سفیہٌ کہ اس سے بڑھ کر کوئی نادان اور جاہل نہیں ہے
بیضاوی اور خازن نے بھی اس سے مراد ابلیس ہی لیا ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد سرکش جنات ہیں اور سَفِیۡهُنَا کا ترجمہ ہوگا۔
ہم میں سے کا جاہل ونادان۔
شَطَطًا۔ یہ مصدر ہے (باب نصر وضرب) اس کے اصل معنی افراطِ بُعد کے ہیں۔ یعنی حد سے زیادہ دور ہونے کے ہیں اور چونکہ حد سے بڑھنا جور وستم ہے اس لئے اس معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اسی لئے اس بات کو جو حق سے دُور ہو شطط کہتے ہیں۔ اور جگہ قرآن پاک میں آیا ہے
فَاحۡكُمۡ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَلَا تُشۡطِطۡ (۳۸: ۲۲) تو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی سے کام نہ لیجئے گا۔
آیت ہذا کا ترجمہ ہوگا:۔
اور یہ کہ ہم میں سے بعض بے وقوف (ایسے بھی ہو گزرے) ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اور دور از حق باتیں بنایا کرتے تھے (یعنی یہ کہ اللہ کے بیوی بچے ہیں)
۷۲ : ۵ = وَاَنَّا ظَنَنَّا۔ اس کا عطف بھی جملہ وانہٗ تعالیٰ جد ربنا پر ہے ظننا ماضی جمع متکلم ظَنٌّ (باب نصر) سے مصدر۔ ہم سمجھے ہوتے تھے۔ ہمارا گمان تھا۔
اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ اَنۡ مصدریہ بمعنی "کہ" لن تقول مضارع منفی تاکید بلن منصوب صیغہ واحد مؤنث غائب۔
كَذِبًا۔ صفت ہے موصوف محذوف کی۔ ای قولًا كذبًا۔ جھوٹی بات۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور ہم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ انسان اور جن اللہ پر جھوٹی بات نہیں بنایا کرتے۔
۷۲ : ۶ وَاَنَّهٗ اور یہ کہ ..... مِنَ الۡاِنۡسِ میں مِنۡ تبعیضیہ ہے انسانوں میں سے بعض کچھ آدمی۔
يَعُوۡذُوۡنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب عَوۡذٌ ومَعَاذٌ (باب نصر) مصدر، پناہ طلب کرتے تھے۔ مِنَ الۡجِنِّ میں بھی مِنۡ تبعیضیہ ہے، جنات میں سے چند مردوں کی رِجَالٌ

رَجُلٌ کی جمع۔ مرد۔

مطلب:۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے بعض مرد بعض جنات مردوں کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ف تعقیب کی زَادُوْا ماضی، جمع مذکر غائب اس میں ضمیر فاعل کا مرجع رجال من الانس ہے زیادۃ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب جس کا مرجع رجال من الجن ہے۔ انہوں نے ان کو زیادہ کیا۔ انہوں نے ان کو بڑھایا۔

رَهَقًا۔ سرکشی، تکبر، سر چڑھنا۔ ستم، زیادتی۔ زبردستی۔ رهق یرهق (سمع) سے مصدر ہے۔ اصل میں اس کے معنی ایک شے کے دوسری شے پر چھا جانے کے ہیں اور چونکہ اس کا نتیجہ تباہی ہے۔ اس لئے تباہ ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور آیت ہذا میں اس کے معنی سرکشی و تکبر کے مراد ہیں۔

ترجمہ:۔

پس بڑھادیا انہوں نے (یعنی بنی آدم نے) ان کو (جنات کو) از راہ تکبر و غرور یعنی بنی آدم کے اس فعل سے جنات مردوں کا غرور اور تکبر اور بڑھ گیا۔

فائدہ:۔ کان الرجل من العرب اذا امسٰی فی وادقفر وخاف علٰی نفسہ نادیٰ باعلٰی صوتہ یا عزیز ھذا الوادی اعوذ بك من السفہاء الذین فی طاعتك یریدالجن وکبیرھم فاذا سمعوا بذلك استکبروا۔ وقالوا اسدنا الجن والانس (روح المعانی)

یعنی:۔ اہل عرب میں سے کسی کو اگر کسی غیر آباد بیابان وادی میں رات پڑ جاتی اوا سے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوتا تو وہ بلند آواز سے پکارتا اے اس وادی کے سردار! میں ان تمام ظالموں و جاہلوں سے جو تیری اطاعت میں ہیں (یعنی جن اور ان کے کبائر) تیری پناہ مانگتا ہوں"

جب جن یہ پکار سنتے تو وہ اور غرور و نخوت سے بھر جاتے اور کہتے کہ ہم جنوں اور انسانوں سب کے سردار بن گئے ہیں۔

۷۲ : ۷ ــــ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ: واو عاطفہ، اَنَّهُمْ میں اَنَّ حرف مشبہ

بالفعل ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، بے شک وہ سب لوگ ھُمْ ضمیر کا مرجع بنی آدم ہیں۔
ظَنُّوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے گمان کیا۔ انہوں نے خیال کیا۔ انہوں نے سمجھا
کَمَا میں كَ تشبیہ کے لئے ہے اور مَا موصولہ ہے اور ظَنَنْتُمْ اس کا صلہ۔ جیساکہ
تم نے سمجھ رکھا تھا جیساکہ تم نے خیال کیا۔ تُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر کا مرجع وہ جنّ ہیں کہ
جن کو مخاطب کر کے قرآن سن کر آنے والے جنات اپنے تاثرات بیان کر رہے تھے: وہ بتا
رہے تھے کہ انسانوں نے بھی وہی سمجھ رکھا تھا جو اے جنات تم نے سمجھ رکھا تھا۔ یعنی اللہ
کسی کو رسول مبعوث نہیں کرے گا۔

اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا: اَنْ مصدریہ۔ لَنْ يَّبْعَثَ مضارع منصوب
نفی تاکید بلن۔ وہ ہرگز نہیں اٹھائے گا۔ وہ ہرگز نہیں بھیجے گا (رسول بناکر) کسی کو بھی
منصوب بوجہ مفعول ہے۔ کہ اللہ کسی کو بھی رسول بناکر نہیں بھیجے گا۔

۷۲: ۸ = وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ واؤ حرف عاطفہ، اَنَّا حرف مشبہ بفعل نا ضمیر جمع متکلم
بے شک ہم۔

= لَمَسْنَا السَّمَآءَ۔ لَمَسْنَا ماضی جمع متکلم لَمْسٌ باب نصر، ضرب) مصدر۔
ہم نے ٹٹولا۔ ہم نے ڈھونڈا۔ ہم نے قصد کیا۔ اور باب مفاعلۃ سے معنی عورت سے جماع
کرنے کے آتا ہے مثلاً قرآن مجید میں آتا ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ (۵: ۶) یا تم نے عورتوں
سے مباشرت کی ہو۔

(ایک قرأت میں لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ بھی آیا ہے)

لَمْسٌ کے اصل معنی مَسٌّ کی طرح اعضاء کی بالائی کھال کے ساتھ کسی چیز کو چھو کر
اس کا ادراک کر لینے کے ہیں۔

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹول ڈالا۔ ٹٹول دیکھا۔

فَوَجَدْنٰهَا۔ ف ماقبل کے انجام کے لئے بمعنی تو۔ ھَا ضمیر کا مرجع السماء ہے۔
توہم نے اس کو پایا۔

مُلِئَتْ: ماضی مجہول واحد مونث غائب مَلْءٌ (باب فتح) مصدر بمعنی بھرنا۔
حَرَسًا شَدِيْدًا۔ موصوف وصفت، حَرَسٌ۔ پاسبان۔ چوکیدار۔ حَارِسٌ کی جمع
خَدَمٌ یا خَرَمٌ کی طرح اسم جمع ہے۔
شَدِيْدًا۔ مضبوط۔ زبردست، شُهُبًا شِهَابٌ کی جمع ہے یعنی ستاروں سے ٹوٹ کر

نکلنے والا آگ کا شعلہ۔ حَرَسًا اور شُهُبًا بوجہ تمیز منصوب ہیں۔

مطلب یہ کہ ہم نے آسمان کو قوی نگرانوں سے یعنی ان ملائکہ سے جو آسمان تک پہنچنے سے روکتے ہیں ٹوٹنے والے شعلوں سے بھرا ہوا پایا:۔

۷۲ : ۹ = وَ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ واؤ عاطفہ، اَنَّا تحقیق ہم ۔ یہ کہ ہم كُنَّا نَقْعُدُ ماضی استمراری صیغہ جمع متکلم قُعُوْدٌ (باب نصر) مصدر۔ ہم بیٹھتے تھے۔ ہم بیٹھا کرتے تھے۔

مِنْهَا: مِنْ حرف جار ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور۔ کا مرجع السماء ہے مَقَاعِدَ جمع مَقْعَدٌ کی۔ بیٹھنے کی جگہ۔ اسم ظرف مکان نقعد کا مفعول۔ قُعُوْدٌ (باب نصر) مصدر۔

اور یہ کہ ہم (پہلے) تو آسمانوں کے بعض ٹھکانوں میں (بیٹھنے کی جگہوں پر) سننے کیلئے بیٹھ جایا کرتے تھے۔

فَمَنْ ۔ ف عاطفہ، مَنْ شرطیہ جو کوئی۔

يَسْتَمِعْ ۔ مضارع مجزوم، مکسور بالوصل۔ واحد مذکر، استماع (افتعال) مصدر۔ معنی سننے کے لئے کوشش کرنا۔

اَلْاٰنَ: اب، اسم ظرف زمان ہے مبنی بر فتحہ، ال بعض کے نزدیک تعریف کا ہے زائدہ اور بعض کے نزدیک لازم۔

يَجِدْ: مضارع مجزوم واحد مذکر غائب وَجْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ پاتا ہے وہ پائے گا۔

شِهَابًا رَّصَدًا ۔ موصوف وصفت۔ شہاب انگارہ۔ وہ چمکدار شعلہ جو بھڑکتی ہوئی آگ میں سے نکلتا ہے۔ فضاء میں جو تارا ٹوٹا ہوا نظر آتا ہے۔

رَصَدًا : چوکیدار۔ نگہبان، گھات، رَصَدَ يَرْصُدُ (باب نصر) کا مصدر ہے جس کے معنی گھات لگانے اور نگاہ رکھنے کے ہیں۔ مصدر مذکور اسم فاعل اسم مفعول دونوں کے معنی میں مستعمل ہے نیز تثنیہ واحد، جمع سب کے لئے آتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں لفظ رَصَدَ استعمال ہوا ہے ان سب کا احتمال ہے۔

۷۲ : ۱۰ = وَ اَنَّا ۔ اور یہ کہ۔

لَا نَدْرِیْ مضارع منفی جمع متکلم دِرَايَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہم نہیں جانتے تھے

اور ہم اس سے پہلے واقف نہ تھے کہ .....

اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۔ ہمزہ استفہامیہ۔ شرٌّ مفعول مالم یسم فاعلہٗ (نائب فاعل)

اُرِيْدَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ بَ (حرفِ جر) الصاق کے لئے۔ مَنْ موصولہ فِي الْاَرْضِ اس کا صلہ۔

تقدیر کلام یوں ہے:

أبحراستِ السماء ورمی الشهاب اريد شرٌّ بمن فی الارض۔

کیا آسمانوں کی نگہبانی میں اور آگ کے انگاروں کی بوچھاڑ سے زمین والوں کو کوئی عذاب دینا مقصود ہے ؟

رَشَدًا : رَشَدَ يَرْشُدُ باب نصر کا مصدر ہے جس کے معنی راہ پانے کے ہیں راہ یابی۔ بھلائی، راستی، نیکی، بہتری، یا ان کا پروردگار ان سے کوئی بہتری کرنا چاہتا ہے

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

اچھائی ہو یا برائی۔ خیر ہو یا شر، سب اللہ کے ارادہ سے ہوتی ہے اور اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ لیکن ادب کا تقاضا تھا کہ ارادۂ شر کی نسبت صراحۃً خدا کی طرف نہ کی جاتے اور ارادۂ خیر کا فاعل صراحۃً اللہ کو قرار دیا جائے اسی لئے "شر" کے ساتھ لفظ اُرِيْدَ بصیغۂ مجہول اور "شر" کے ساتھ اَرَادَ بصیغۂ معروف ذکر کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:۔

کہ پروردگار عالم جب کسی بات کا حکم جاری کرتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے ملائکہ سُبْحَانَ اللهِ کہتے ہیں۔ پھر ان سے متصل آسمان والے سبحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ اس نچلے آسمان والوں تک تسبیح کی نوبت آتی ہے۔

عرش کو اٹھانے والے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ دوسرے بتاتے ہیں اسی طرح آسمانوں والے باہم پوچھتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ بات اس آسمان تک پہنچتی ہے (مسلم۔ از مظہری)

یہاں آسمان دنیا کے نیچے مختلف ٹھکانوں پر جنات اس گھات میں چھپ کر بیٹھے ہوتے کہ کوئی بات ملائکہ سے یہ بھی سن لیں۔ جب یہ کوئی بات ملائکہ سے سن پانے میں کامیاب ہوجاتے تو اسے اپنے دیگر جنات کو نیچے کی طرف منتقل کر دیتے۔ تاآنکہ وہ بات

ان کے سب سے نیچے زمین پر موجود جنات تک پہنچ جاتی جو آگے اپنے دوست کاہنوں اور ساحروں کو دے دیتے۔ اور یہ کاہن اور ساحر اس میں مبالغہ کر کے اور کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر انسانوں سے بیان کر دیتے۔ ایسی باتوں میں جھوٹ اور سچ کا عجیب اختلاط ہوتا۔

یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تک کاہنوں اور ساحروں نے اپنایا ہوا تھا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو جنات نے دیکھا کہ عالم بالا میں یکلخت ایک عظیم تبدیلی آ گئی ہے جونہی وہ آسمان کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہر طرف سخت گیر پہرے دار متعین پاتے اور ہر طرف ان پر شہابوں کی بارش ہونے لگتی۔

جنات باہمی مشورہ کے لئے اکٹھے ہوئے کہ ان جدید انتظامات کی وجہ معلوم کریں۔ کہنے لگے کہ یا تو اہل زمین پر عذاب نازل کرنے کے انتظامات ہو رہے ہیں اور اس پر دگرام کو صیغہ راز میں رکھنے کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی نبی مبعوث فرمانے والا ہے تاکہ ان خفتہ بخت انسانوں کو بیدار کر کے انہیں راہ ہدایت پر گامزن کرے۔

اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے متعدد دستے تشکیل دیئے گئے کہ روئے زمین پر گشت لگائیں اور اس کی وجہ معلوم کریں۔ انہیں میں سے ایک گروہ جو تہامہ کی چھان بین کے لئے مقرر ہوا تھا نخلہ کے پاس سے اس وقت گذرا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ وہاں ہی سماع قرآن کا واقعہ پیش آیا۔

اس سارے قصے میں تمام تفصیلات کا تعلق غیر مرئی اور حواس انسانی کی دسترس سے بالاتر واقعات سے ہے۔ اس لئے بعض اس پر یقین کرنے میں تامل کرتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اس کائنات کی ماہیت کا انسان کو علم ہے ہی کیا۔ ہزاروں صدیوں سے وہ اس کو سمجھنے کی کدوکاوش میں ہے لیکن ہنوز وہ اس بچے کی طرح ہے جو ایک بحر بے کراں کے کنارے کنکریوں سے کھیل رہا ہے اور اس کے سامنے سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں بے حد وحساب موتیوں کے خزانے چھپے پڑے ہیں۔

جب ہمارے علم ناقص کی یہ حالت ہے تو ہمیں خالق کائنات کے فرمودات پر بلا چون و چرا یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں رہ جاتا۔

۷۲ : ۱۱ = وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور یہ کہ ہم میں سے بعض نیک بھی ہیں۔

علامہ پانی پتی رح لکھتے ہیں۔

صالحون سے مراد ہیں وہ جنات جو گذشتہ انبیاء اور آسمانی کتابوں پر خصوصاً تورات

پر ایمان رکھتے تھے۔

وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ : دُوْنَ فَوْقَ کی نقیض ہے ظرف ہو کر استعمال ہوتا ہے بمعنی جو کسی کے نیچے ہو۔ دُوْنَ مضاف ذٰلِكَ مضاف الیہ۔ اور بعض ہم میں سے اس درجہ سے نیچے ہیں۔ یعنی صالحین کے درجے سے نیچے ہیں صالح نہیں ہیں۔ اس کے سوا ہیں۔ فتنہ پرور، شرارتی، فسادی و گمراہ ہیں۔

كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا۔ طَرَائِقَ جمع ہے طریقۃ کی۔ راہیں۔ طریقے۔ آسمان کے طبقے۔ یہاں اس آیت میں مسلک، مشرب نیز درجات کا اختلاف مراد ہے۔

قِدَدًا جمع ہے قِدَّةٌ کی۔ مختلف راہیں۔ جدا جدا ارادے رکھنے والے لوگ، یا گروہ کنا طوائق قددا۔ ای کنا ذوی طرائق قددا۔ ہمارے بھی کئی مسلک ہیں، ہم بھی کئی متفرق راستوں پر گامزن ہیں۔

۷۲ : ۱۲ = وَ اَنَّا ظَنَنَّا۔ اور یہ کہ اب ہم سمجھ گئے

اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ۔ اَنْ مصدریہ لَنْ نُّعْجِزَ مضارع منفی منصوب تاکید بہ لن۔ صیغہ جمع متکلم۔ اَللّٰهَ مفعول۔ ہم زمین پر بھی اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

هَرَبًا مصدر موضع حال میں ہے بمعنی ھاربین منھا اور نہ ہی ہم بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔ هَرْبٌ (باب نصر) بھاگنا۔

۷۲ : ۱۳ = لَمَّا کلمہ ظرف۔ جب۔

اَلْهُدٰى۔ ای القرآن۔

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَ سببیہ، مَنْ شرطیہ۔ يُؤْمِنْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب اِيْمَانٌ (افعال) مصدر سے جملہ شرطیہ ہے پس جو اپنے رب پر ایمان لاتا ہے

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا۔ فَ جواب شرط کے لئے ہے بَخْسًا۔ بَخْسٌ (باب سمع) کے معنی کوئی چیز ظلماً کم کرنا کے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ (۱۱ : ۱۵) اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ اَلْبَخْسُ وَالْبَاخِسُ حقیر اور ناقص چیز۔

آیت ہذا میں بَخْسًا مصدر بمعنی اسم مفعول ہے تو نہ اس کو گھاٹے کا خوف ہے

وَلَا رَهَقًا، جملہ کا جملہ سابقہ پر ہے۔ اور نہ اس کو ظلم کا ڈر ہے۔ رَهَقًا سرکشی، تکبر

سر چڑھنا۔ ستم، ظلم، زیادتی، زبردستی، یہاں مصدر بمعنی مفعول ہے نیز ملاحظہ ہو ۷۲ : ۶
اَلْمُسْلِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اَلْمُسْلِمُ فرماں بردار۔ مسلمان۔
اَلْقَاسِطُوْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مذکر۔ قَاسِطٌ واحد۔ اگر قِسْطٌ و اَقْسَطٌ (باب ضرب و نصر) مصدر سے آئے تو اس کے معنی ہوں گے انصاف کرنے والا۔ اور اگر مصدر قَسْطٌ و قُسُوْطٌ سے (باب ضرب) سے آئے تو اس کے معنی ہوں گے ظلم کرنے والا۔ ناانصافی کرنے والا۔ یہاں چونکہ القاسطون کے مدمقابل اَلْمُسْلِمُوْنَ آیا ہے لہٰذا یہ مصدر قَسْطٌ و قُسُوْطٌ (باب ضرب) سے بمعنی ظلم کرنے والا، کج روی کرنے والا ہوگا۔

اسی مادہ (قسط) سے باب افعال سے اسم فاعل اَلْمُقْسِطُ کا مطلب ہے انصاف کرنے والا۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (۴۹: ۹) بے شک خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فَمَنْ اَسْلَمَ ۔۔ ف بمعنی سو، پس، مَنْ شرطیہ۔ جملہ شرطیہ ہے پس جنہوں نے اسلام قبول کیا (مَنْ بمعنی جمع آیا ہے۔ جیسا کہ اُولٰٓئِکَ سے ظاہر ہے)

فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوْا رَشَدًا : جملہ جواب شرط۔ ف جواب شرط کے لئے ہے۔
اُولٰٓئِکَ اسم اشارہ جمع مذکر تحروا ماضی جمع مذکر حاضر۔ تَحَرِّیٌ (تفعل) مصدر جس کے معنی عمدہ اور مناسب ترین رائے کو ڈھونڈھنے اور اچھی چیز کا قصد کرنے کے ہیں قصد کیا۔

رَشَدًا واحد مذکر اسم مفعول۔ راستی، بھلائی، نیکی، راہِ حق، رَشَدَ یَرْشُدُ (باب نصر) کا مصدر ہے جس کا معنی راہ راست پانا۔ راہِ راست تلاش کرنا۔ یا ڈھونڈھنا ہے۔ تو انہوں نے راہ حق تلاش کرلی۔ یہ جملہ سابقہ جملہ سے جواب شرط ہے۔

۷۲ : ۱۵ = وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ واؤ عاطفہ، اَمَّا حرف شرط۔ اَمَّا الْقَاسِطُوْنَ جملہ شرطیہ ہے اور جو کج روی کرنے والے ہیں۔

فَکَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۔ ف جواب شرط کے لئے کَانُوْا فعل ناقص ماضی جمع مذکر غائب، ضمیر فاعل اسم کانوا حَطَبًا اس کی خبر، جملہ جواب شرط ہے۔ تو وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز میں قرآن سن کر آنے والے جن استماع قرآن اور اپنے تاثرات کا جو ذکر اپنے قبیلہ کے جنوں سے بیان کر رہے ہیں جو کہ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا سے

(آیت نمبرا) شروع ہوا تھا۔ یہاں ختم ہوگیا۔ بعد کا قصہ بیان نہیں فرمایا کہ مخاطب جنوں کی جماعت ایمان لائی یا نہیں۔ احادیث سے ثابت ہے کہ لائی۔ ان جملوں میں جنوں کی زبانی کلام بیان کرکے کفار مکہ کو سمجھانا مقصود ہے،

۷۲ : ۱۶ ـــــ وَاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ اس جملہ کا عطف اَنَّهُ اسْتَمَعَ (آیت نمبر۱ مذکرہ بالا) پر ہے۔

تقدیر کلام ہے: اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ ...... وَاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا ...... اَنْ مخففہ ہے جو اَنَّ ثقیلہ سے مخفف ہوکر اَنْ بن گیا ہے اَنْ کا اسم جو ضمیر شان ہے محذوف ہے۔ یعنی اَنَّهُ .... لَوْ حرفِ شرط۔ اِسْتَقَامُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ استقامۃ۔ (استفعال) مصدر۔ قائم رہنا۔ سیدھا رہنا۔ ثابت قدم رہنا۔

الطریقۃ۔ اللہ کا پسندیدہ راستہ، یعنی دین اسلام۔

مطلب یہ کہ:۔

میرے پاس اس بات کی بھی وحی ہے کہ اگر جن وانس دینِ اسلام پر قائم رہیں گے ...... یہ جملہ شرطیہ ہے اگلا جملہ اس کی جزاء ہے۔

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا۔ جملہ سابقہ سے جوابِ شرط ہے لام تاکید کا ہے۔ اَسْقَيْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ اِسْقَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی پلانا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ مَآءً مفعول ثانی، غَدَقًا صفت اپنے موصوف مَآءً کی۔ اَلْغَدَقُ کے معنی بہت زیادہ اور افراط کے ہیں۔ اصل میں یہ باب سمع سے مصدر ہے بمعنی پانی کا بہت ہونا۔ مبالغہ کے طور پر "بہت پانی،، کے معنی میں آتا ہے۔

تو ہم ان کو پانی کی ریل پیل سے سیراب کردیں گے۔ (مال واولاد کھیتی باڑی، تندرستی، عافیت کو مَآءً غَدَقًا سے تعبیر کرنا عرب کا محاورہ ہے)

۷۲ : ۱۷ ـــــ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ لام علت کا ہے۔ نَفْتِنَ مضارع منصوب جمع متکلم۔ فِتْنَةٌ وَ فُتُوْنٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی امتحان لینا۔ آزمائش میں ڈالنا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب فِيْهِ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع فراوانی (مَآءً غَدَقًا) ہے تاکہ ہم ان کی آزمائش کریں۔ ای نختبرھم ایشکرون ام یکفرون (ایسر التفاسیر، اضواء البیان بیضاوی، مظہری)

لعض کے نزدیک هُمْ کی ضمیر کا مرجع جنوں کے لئے ہے لیکن جمہور کے نزدیک اصح

یہی ہے کہ یہ کفار مکہ کے لئے ہے جیسا کہ استقاموا (آیت نمبر ۱۶) میں ہے۔

وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ واؤ عاطفہ ہے مَنْ شرطیہ یُعْرِضْ مضارع مجزوم واحد مذکر۔ غائب اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر بمعنی روگردانی کرنا۔ اعراض کرنا۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور جس نے اپنے رب کی یاد سے منہ موڑا۔ جملہ شرطیہ ہے۔

یَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا۔ یہ جملہ جواب شرط ہے۔ یَسْلُکْ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب ضمیر فاعل رب کی طرف راجع ہے۔ سَلْکٌ وَ سُلُوْکٌ (باب ضرب) مصدر سَلَکَ فعل لازم ماضی۔ وہ چلا۔ متعدی اس نے چلایا۔ اس نے داخل کیا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جو مَنْ کی طرف راجع ہے۔

عَذَابًا صَعَدًا۔ موصوف وصفت صَعَدٌ مصدر ہے مصدر کو موصوف کی صفت میں مبالغہ کے لئے لائے ہیں۔

صَعَدًا سخت، شاق، کہ جو معذب کے اوپر چھا جائے۔

ترجمہ:۔ وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا۔

بعض کے نزدیک عَذَابًا صَعَدًا سے پہلے حرف جار فِیْ محذوف ہے۔ اس صورت میں عبارت یَسْلُکْہُ فِیْ عَذَابٍ ہونی چاہئے لیکن بعض کے قول کے مطابق سَلَکْتُ فُلَانًا فِیْ طَرِیْقِہٖ کی بجائے سَلَکْتُ فُلَانًا طَرِیْقًا بھی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یَسْلُکْہُ فِیْ عَذَابٍ کی بجائے یسلکہ عذابًا بھی درست ہے۔ صَعَدًا کا اعراب اپنے موصوف کے مطابق ٹھیک ہے۔ (ملاحظہ ہو المفردات)

۷۲ : ۱۸ = وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ اس جملہ کا عطف جملہ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا پر ہے یعنی یہ بھی میری طرف وحی کیا گیا کہ مسجدیں یعنی وہ مقامات جو نماز کے لئے بنائے جاتے ہیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں (اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک قرار دینے کے لئے نہیں ہیں)

اَنَّ حرف مشبہ بالفعل المساجد اس کا اسم اور لِلّٰہِ اس کی خبر ہے المساجد بوجہ عمل اَنَّ منصوب ہے۔

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ف سببیہ ہے لَا تَدْعُوْا فعل نہی۔ جمع مذکر حاضر دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر۔ تم پکارو مت۔ تم نہ پکارو۔ اَحَدًا۔ (کوئی) ایک۔ لَا تَدْعُوْا کا مفعول۔

۷۲ : ۱۹ = وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ۔ اس کا عطف بھی جملہ اَنْ لَّوِ

استقاموا پر ہے یعنی اور مجھے یہ بھی وحی کی گئی ہے کہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کھڑا ہوتا ہے۔

اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر شان و اسم اَنَّ۔ باقی جملہ اس کی خبر۔

لَمَّا ظرف زمان۔ جب، عَبْدُ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ۔ اللہ کا بندہ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

یَدْعُوْ مضارع واحد مذکر غائب۔ دَعْوَۃٌ (باب نصر) مصدر۔ عبادت کرنا۔ پکارنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع اللّٰہ ہے۔ یَدْعُوْہُ حال ہے قَامَ کے فاعل سے

کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا یہ جملہ لَمَّا کے جواب میں ہے کَادُوْا ماضی جمع مذکر غائب کَوْدٌ (باب سمع) مصدر۔ راغب اور سیبویہ کے نزدیک (باب سمع و نصر) دونوں سے آتا ہے۔ کَادَ افعال مقاربہ میں سے ہے فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔

کَادَ اگر بصورت اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنیوالا فعل واقع ہی نہیں ہوا۔ قریب الوقوع ضرور تھا۔ جیسے یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ (۲: ۲۰) قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لیجائے۔ یعنی بجلی کی چمک نے ان کی آنکھوں کی بینائی کو اچک نہیں لیا تھا لیکن اچک لینے کے قریب تھی۔

اور اگر بصورت نفی ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع ہو گیا لیکن عدم وقوع کے قریب تھا۔ جیسے فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ۵ (۲: ۷۱) انہوں نے (بڑی مشکل سے) اس (گائے) کو ذبح کیا۔ اور وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ یعنی انہوں نے گائے تو ذبح کر دی لیکن ذبح نہ کرنے کی حد تک پہنچ گئے تھے۔

کَوْدٌ کے معنی ارادہ اور خواہش بھی ہے مثلاً قرآن میں ہے اَکَادُ اُخْفِیْھَا (۲۰: ۱۵) میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں۔

یَکُوْنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ کَوْنٌ (باب نصر) وہ ہوں گے۔ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ قریب ہے کہ وہ ہو جائیں گے۔ عَلَیْہِ اس پر

لِبَدًا: لِبَدٌ۔ لِبْدَۃٌ کی جمع ہے۔ لِبَدٌ کا اصل معنی ہے ایسی جماعتیں جن میں کچھ لوگ اوپر ہوں کچھ نیچے۔ (ٹھٹ کے ٹھٹ) ہجوم۔ بھیڑ، جماعت در جماعت۔

علامہ پانی پتی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

حسن، قتادہ، ابن زید نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ توحید کی دعوت دینے کے لئے جب

اللہ کا بندہ کھڑا ہوا تو جن وانس سب کے سب دعوتِ توحید کو باطل کرنے کے لئے اکٹھے ہوگئے وہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے تھے مگر اللہ کا فیصلہ تھا کہ وہ اپنا نور پورا (پھیلا) کر رہے گا۔ اور تمام دشمنوں کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیابی عطا فرمائے گا۔

بیضاوی لکھتے ہیں ۔

یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ مجتمعین لابطال امرہٖ، وہ اس کے گرد ٹھٹ کے ٹھٹ لگادیتے اس کی بات کو جھٹلانے کے لئے۔

۷۲: ۲۰ = اَدْعُوْا رَبِّیْ ۔ اَدْعُوْا مضارع واحد متکلم دَعْوَۃٌ (باب نصر) مصدر۔ میں پکارتا ہوں۔ رَبِّیْ مضاف مضاف الیہ۔ میرا رب، اپنے رب کو،

ترجمہ ہ۔ آپ کہہ دیں میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں۔ یعنی صرف اسی کی عبادت کرتا ہوں۔

لَا اُشْرِکُ ۔ مضارع منفی واحد متکلم۔ میں شریک نہیں ٹھہراتا۔

اَحَدًا کسی کو۔ مفعول لَا اُشْرِکُ کا۔

۷۲: ۲۱ = لَا اَمْلِکُ: مضارع منفی واحد متکلم مِلْکٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ میں مالک نہیں ہوں۔ میں اختیار نہیں رکھتا ہوں۔

ضَرًّا ۔ مصدر ہے ضَرَّ یَضُرُّ (باب نصر) سے بمعنی ضرر پہنچانا۔ میں اختیار نہیں رکھتا تمہیں ضرر پہنچانے کا۔

وَلَا رَشَدًا ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ رَشَدًا مصدر ہے رَشَدَ یَرْشُدُ (باب نصر) سے بمعنی راہ راست پر چلنا۔ اور نہ (میں اختیار رکھتا ہوں تمہارے) راہِ راست پر چلنے کا۔

۷۲: ۲۲ = لَنْ یُّجِیْرَنِیْ ۔ لَنْ یُّجِیْرَ مضارع منفی تاکید بَلَنْ (منصوب) صیغہ واحد صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اِجَارَۃٌ (افعال) مصدر، نَ وقایہ یَ ضمیر واحد متکلم۔ کوئی مجھے ہرگز نہ بچا سکے گا۔

وَلَنْ اَجِدَ ۔ واؤ عاطفہ لَنْ اَجِدَ مضارع منفی تاکید بلن (منصوب) وُجُوْدٌ (باب ضرب) مصدر۔ اور نہ ہی میں ہرگز پاسکوں گا۔

مِنْ دُوْنِہٖ ۔ مِنْ حرف جار۔ دُوْنِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مجرور۔ اس کے سوا

= مُلْتَحَدًا : اسم ظرف مکان بروزن مفعول اِلْتِحَادٌ (افتعال) مصدر۔ پناہ کی جگہ۔ یا مصدر میمی ہے باب افتعال سے بمعنی پناہ۔ جملہ میں اِنْ عَصَیْتُہٗ مقدر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ

اگر میں نے اس کی (اللہ کی) نافرمانی کی تو میں اس کے سوا ہرگز پناہ نہ پاسکوں گا۔

لَحْدٌ و لُحْدٌ زمین کے اندر بغلی گڑھا (جو قبر میں کھودا جاتا ہے)

۷۲:۲۳ == اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۔ بَلٰغٌ مصدر (باب نصر) سے جس کے معنی پہنچا دینا۔ یا کافی ہونے کے ہیں ۔ قرآن مجید میں بمعنی تبلیغ آیا ہے یا کافی کے معنی میں جیسے کہ :۔ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ۔ (۲۱ : ۱۰۶) اس میں کفایت ہے عبادت کرنے والی جماعت کے لئے ۔ (لغات القرآن)

آیت زیر غور کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :۔

۱:۔ اِلَّا استثنائیہ نہیں ہے بلکہ اِنْ شرطیہ اور لَا نافیہ سے مرکب ہے ۔ معنی ہوں گے ان لا ابلغ بلاغًا لن اجد من دونه ملتحدًا ۔ اگر میں اخدا کے احکام وپیغام کی کما حقہٗ) تبلیغ نہیں کروں گا تو اس کے سوا مجھے کہیں بھی پناہ نہیں ملیگی۔ (حقانی) اس میں اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ جملہ شرطیہ ہوگا۔ اور لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا جواب شرط۔ (جزاء کو شرط سے قبل لایا گیا ہے)

۲:۔ حسن اور مقاتل نے اس طرح مطلب بیان کیا ہے کہ میں نہ خیر کا مالک ہوں نہ شر کا نہ ہدایت کا۔ ہاں تبلیغ احکام اور پیام رسانی کا فرض خدا کی طرف سے مجھ پر ہے : مطلب یہ ہے کہ اِلَّا استثنائیہ نہیں بلکہ لٰكِنْ کے معنی میں ہے ۔ (مظہری)

۳:۔ قولہٗ تعالیٰ : الا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ای لا املك لكم ضرًّا ولا رشدًا الا بَلٰغا من اللّٰهِ ورسٰلٰته فانی ابلغكم عنه ما امرنی به وارشدكم الی ما ارسلنی به من الهدی والخير والفوز (ايسر التفاسير)

نہ میرے ہاتھ میں تمہاری برائی ہے اور نہ راہ پر لانا میرے ہاتھ میں) سوائے اللہ کی طرف سے احکام کی تبلیغ کے (اور کچھ نہیں ہے) پس میں جو وہ حکم دیتا ہے تم تک پہنچا دیتا ہوں اور ہدایت وبھلائی اور نجات کے متعلق (تمہارے لئے) جو احکام وہ مجھے دیتا ہے میں ان کی طرف تمہاری راہنمائی کرتا ہوں ۔

وَرِسٰلٰتِهٖ واؤ عاطفہ رِسٰلٰتِهٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا عطف بَلٰغًا پر ہے اور اس کے پیغام (کا تم تک پہنچانا)۔

== وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، واؤ عاطفہ، اس کا عطف جملہ محذوف پر ہے مَنْ شرطیہ یَعْصِ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب۔ اصل میں یَعْصِیْ تھا۔ شرط کی وجہ سے

مجزوم ہے عِصْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی نافرمانی کرنا۔
وَرَسُوْلَہٗ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے :۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ۔
فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ۔ جملہ جواب شرط ہے ۔ پس اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔
خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ۔
لفظ مَنْ کی رعایت سے یَعْصِ اور لَہٗ کی مفرد ضمیریں لائی گئیں اور معنی کے لحاظ سے لفظ خلدین بصورت جمع ذکر کیا گیا ہے ۔
خٰلِدِیْنَ خُلُوْدٌ سے بحالت نصب اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ۔ ہمیشہ رہنے والے، جملہ من یعص اللّٰہ کی ضمیر فاعل سے حال ہے ۔
۷۲ : ۲۴ = حَتّٰٓی : حرف جار ہے انتہاء وقت کے اظہار کے لئے آتا ہے ۔ اس کے متعلق دو قول ہیں :۔
ا:۔ یہ یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (لوگ اس پر جھمگٹا کرنے لگتے ہیں) کے متعلق ہے تقدیر کلام یوں ہے ۔
انھم یتظاھرون علیہ بالعداوۃ حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ من یوم بدر و فتح مبین او یوم القیامۃ او وقت الموت فحینئذ یَعْلَمُوْنَ مَنْ ھُوَ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ۔
وہ اس کے خلاف یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے جیسے یوم بدر، فتح مبین، یوم قیامت یا وقت موت پس اس وقت وہ جان لیں گے کہ کس کی مدد کمزور ہے اور گنتی میں کون کم ہے ۔
۲:۔ یہ محذوف کے متعلق ہے مثلاً کہا جائے ۔ الکفار لا یزالون علی ما ھم علیہ حتی اذا کان کذا و کذا ۔
(کافر لوگ جس بات پر وہ ہیں وہ اس پر اڑے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس عذاب کو دیکھ لیں گے)
اس کی نظیر سورۃ مریم کی آیت ہے ۔ حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ

وَاِمَّا السَّاعَۃَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ ھُوَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا (۱۹: ۷۵) یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب اور خواہ قیامت تو اس وقت جان لیں گے کہ مکان کس کا بُرا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے (اس میں اذا شرطیہ ہے اور فَسَیَعْلَمُوْنَ اس کا جواب ہے)۔

آیت زیر مطالعہ میں بھی اذا رأوا مایوعدون جملہ شرطیہ ہے اور فسیعلمون ....الخ اس کا جواب؛

مَا یُوْعَدُوْنَ: مَا موصولہ یُوْعَدُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب اس کا صلہ جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا: مَنْ استفہامیہ ہے بمعنی کون؟ اَضْعَفُ۔ ضُعْفٌ (باب نصر) مصدر۔ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ کمزور، نَاصِرًا۔ نَصْرٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، منصوب بوجہ تمیز ہونے کے ہے۔ ازراہ مددگار۔ یعنی مددگاروں کی حیثیت سے کون زیادہ کمزور ہے۔ کس کی مدد کمزور ہے۔

وَاَقَلُّ عَدَدًا: جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اَقَلُّ، قِلَّۃٌ (باب ضرب) مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے بمعنی کم سے کم۔

عَدَدًا بلحاظ تعداد کے۔ گنتی میں۔

القلۃ والکثرۃ بلحاظ اصل وضع کے صفات عدد میں سے ہیں جیسا کہ عِظَمٌ وصِغَرٌ صفات اجسام سے ہیں بعدہٗ کثرت وقلت اور عظم وصغر میں سے ہر ایک دوسرے کی جگہ بطور استعارہ کے استعمال ہونے لگا۔ چنانچہ قلیل عرصہ، قلیل نفع۔ مقدار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

۷۲: ۲۵ = قُلْ اِنْ اَدْرِیْ۔ اِنْ نافیہ ہے اَدْرِیْ فعل مضارع واحد متکلم دِرَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ میں نہیں جانتا ہوں۔ مجھے خبر نہیں۔

اَقَرِیْبٌ، میں ہمزہ استفہامیہ ہے آیا قریب ہے قَرِیْبٌ خبر مقدم ہے اور ما توعدون مبتدا مؤخر۔ یا قَرِیْبٌ از قسم فعل مشبہ اور ما توعدون اس کا فاعل ہے۔

مَا تُوْعَدُوْنَ مَا موصولہ توعدون مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر وَعْدٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ صلہ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس وعدہ سے مراد دنیوی عذاب یا قیامت ہے۔

= اَمْ۔ حرف عطف ہے بمعنی یا۔

یَجْعَلُ مضارع واحد مذکر غائب جَعْلٌ باب فتح مصدر، وہ مقرر کرتا ہے، وہ مقرر کردیگا اس نے مقرر کردی ہے۔ لَهٗ میں ضمیر ہٗ کا مرجع ما تُوْعَدُوْنَ ہے

اَمَدًا: مدت، حد، انتہار اس کی جمع اٰمَادٌ ہے۔ اَمَدًا مدت مقرر کرنا ترجمہ ہوگا۔

یا میرے رب نے اس عذاب (یا قیامت) کی (لمبی) مدت مقرر کردی ہے۔

اَمَدًا منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہے۔

صاحب تفہیم القرآن اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں:۔

انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے وہ یہ کہ اوپر کی بات سن کر مخالفین نے طنز اور مذاق کے طور پر سوال کیا کہ وہ وقت جس کا ڈراوا آپ دے رہے ہیں آخر کب آئے گا؟

اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ:۔

ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اس وقت کا آنا تو یقینی ہے مگر اس کے آنے کی تاریخ مجھے نہیں بتائی گئی یہ بات اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے کہ آیا وہ جلدی آنے والا ہے یا اس کے لئے ایک طویل مدت مقرر کی گئی ہے۔

۷۲:۲۶ = عٰلِمُ الْغَیْبِ مضاف مضاف الیہ۔ غیب کا جاننے والا۔ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ھو عالم الغیب۔

= فَلَا یُظْهِرُ ف ترتیب کا ہے۔ لَا یُظْهِرُ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِظْهَارٌ (افعال) مصدر سے۔ وہ ظاہر نہیں کرتا ہے، وہ واقف نہیں کرتا ہے۔

غَیْبِهٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کا غیب، یعنی اپنے غیب کو، اپنے غیب کی باتوں کو اَحَدًا۔ منصوب بوجہ مفعول۔ کسی کو بھی۔ وہ اپنی غیب کی باتوں کو ظاہر نہیں کرتا ہے

فائدہ غیب کیا ہے اس کے متعلق علامہ پانی پتی رقم طراز ہیں:۔

غیب سے مراد ہے وہ چیز جو ابھی تک نہیں آئی۔ جیسے معاد (عالم آخرت) کی خبریں۔ یا وہ چیز جو موجود ہونے کے بعد معدوم ہو گئی ہو جیسے آغاز آفرینش کی اطلاعات اور وہ گزشتہ واقعات جو صفحات تاریخ پر بھی موجود نہیں۔ یا غیب سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ اسماء اور صفات جو بندوں کو معلوم نہیں اور کسی دلیل سے بھی ان کا پتہ نہیں ملتا۔ لیکن جن صفات و اسماء پر برہان

قائم اور دلیل موجود ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کا ناقابل زوال ہونا۔ اس کا واحد ہونا اس کے اندر صفات کمال کا موجود ہونا۔ اور صفات نقص وزوال سے اس کا پاک ہونا۔ تو یہ چیزیں عالم شہادت کی ہوگئیں۔ ان کا شمار غائب میں نہیں ہے کیونکہ ان کے دلائل موجود ہیں اسی طرح حدوث عالم (وقوع عالم) کا مسئلہ بھی غیبی مسئلہ نہیں ہے بلکہ عالم شہادت کا ہے کیونکہ عالم کا تغیر پذیر ہونا محسوس ہے اور تغیر حدوث پر دلالت کرتا ہے، ان تمام اقسام غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔

۷۲ : ۲۷ــــ ۲ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى - اِلَّا حرف استثناء ہے۔ مَنْ موصولہ، اِرْتَضٰى صلہ صلہ موصول مل کر مستثنیٰ ۲ اَحَدًا (آیۃ متذکرہ بالا) مستثنیٰ منہ۔ (ای احدًا من مخلوقاتہ) ارتضیٰ ماضی و احد مذکر غائب ارتضاء (افتعال) مصدر سے۔ جس کے معنی راضی ہونا پسند کرنا کے ہیں۔ یعنی ماسوا اس کے جس کو وہ پسند کرے۔ جس پر وہ راضی ہو۔

مِنْ رَّسُوْلٍ متعلق من ارتضیٰ۔ اس کا بیان ہے۔

اور کسی کو اپنے غیب پر آگاہ نہیں کرتا۔ ماسوائے اس رسول کے جس کو وہ پسند فرمائے۔

مدارک التنزیل میں ہے :

الامن ارتضیٰ من رسول۔ ای الا رسولًا قد ارتضاہ لعلم لبعض الغیب، سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ غیب کے کسی امر پر آگہی کے لئے پسند فرمائے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے

رسول خواہ انسانوں میں سے ہوں خواہ فرشتوں میں سے ہوں جسے خدا جتنا چاہتا ہے بتلا دیتا ہے بس وہ اتنا ہی جانتے ہیں۔

فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا: فاء عاطفہ ہے یعنی جب اپنے کسی برگزیدہ و مرتضیٰ رسول کو غیب کا کوئی علم عطا کرتا ہے تو وہ اس رسول کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے۔

يَسْلُكُ - مضارع واحد مذکر سُلُوْكٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ مقرر کرتا ہے وہ چلاتا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ۱۷ متذکرۃ الصدر۔

مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ، مِنْ حرف جار بَيْنِ مضاف يَدَيْهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ بین کا۔

جب بین کی اضافت اَيْدِيْ کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے

ہوتے ہیں۔ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ اس کے سامنے کی طرف سے۔

وَمِنْ خَلْفِہٖ واؤ عاطفہ، مِنْ حرف جار خَلْفِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور اور اس کے پیچھے کی طرف سے۔

رَصَدًا۔ چوکیدار، نگہبان، محافظ۔ رَصَدَ یَرْصُدُ (باب نصر) کا مصدر ہے جس کے معنی نگاہ رکھنے اور گھات لگانے کے ہیں۔ مصدر مذکور اسم فاعل، اسم مفعول دونوں کے معنی میں مستعمل ہے نیز واحد تثنیہ جمع سب کے لئے آتا ہے

فائدہ:۔ مقاتل وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ کسی پیغمبر کو مبعوث فرماتا تھا تو ابلیس فرشتہ کی شکل میں نمودار ہوکر اس پیغمبر کو (کچھ اپنی طرف سے) اطلاع دیدیا کرتا تھا اس کی روک کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے مقرر کر دیئے جو شیطانوں کو مار بھگاتے تھے۔ اور حامل وحی فرشتہ کے پاس بھی نہیں آنے دیتے تھے اب اگر شیطان فرشتہ کی شکل میں اس پیغمبر کے پاس آتا تھا تو یہ ملائکہ پیغمبر سے کہہ دیتے تھے یہ شیطان ہے اس سے احتیاط رکھو۔ اور اگر اصل فرشتہ آتا تھا تو بتا دیتے تھے کہ یہ اللہ کا فرستادہ ہے:۔

(تفسیر مظہری)

۲۸:۷۲ لِیَعْلَمَ۔ لام حرفِ علت یَعْلَمَ۔ مضارع۔ (منصوب بوجہ عمل لام علت) صیغہ واحد مذکر غائب (باب سمع) مصدر۔ تاکہ وہ جان لے۔

فائدہ: یوں تو ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے سے ہے یہاں جاننے سے مراد ہے علمی تعلق کا کسی موجود کے سامنے ظاہر ہونا۔ یہی مراد آیت لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ میں ہے (۵:۹۴) (تاکہ معلوم کرے اللہ کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے) شیاطین سے حفاظت کرنے کے لئے ملائکہ کو مامور کرنے کی یہ علت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ حفاظتِ وحی کے بعد اللہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ پیغمبروں نے اپنے رب کے پیام بلاکم و بیش پہنچا دیئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ پیغمبر اللہ کے پیام کو بغیر تبدیل و تغیر اور آمیزش کے پہنچا سکیں اسی غرض کے لئے اللہ نے حفاظتِ وحی کے لئے فرشتوں کو مقرر کر دیا ہے۔

(تفسیر مظہری)

— اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ۔ اَنْ مخففہ ہے اَنَّ ثقیلہ سے مخفف کیا گیا ہے۔ قَدْ ماضی پر داخل ہوکر تحقیق کا فائدہ دیتا ہے۔

اَبْلَغُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِبْلَاغٌ (افعال) مصدر۔ انہوں نے پہنچایا۔ انہوں نے پہنچا دیا۔

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ: رِسٰلَةَ کی جمع ہے بمعنی پیغام، مضاف، رَبِّهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر رِسٰلٰتِ کا مضاف الیہ۔ ان کے رب کا پیام۔

ترجمہ ہوگا:۔

کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیئے۔

اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ۔ اَنْ مخففہ اَنَّ سے۔ اَنَّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ اس کا اسم ضمیر محذوف ہے جو ضمیر شان ہے۔ قَدْ ابلغوا ..... اس کی خبر ہے۔

فَائِدَہ مولانا دریابادی اپنی تفسیر ماجدی میں رقمطراز ہیں:۔

لِيَعْلَمَ کی ضمیر فاعل کس کی جانب راجع ہے؟ اس پر بہت قیل وقال ہوئی ہے لیکن راقم آثم کو اپنے بعض اکابر کے اتباع میں وہی ترکیب مناسب معلوم ہوئی جو یہاں اختیار کی گئی ہے۔

یحتمل ان یکون الضمیر عائدًا الی اللہ عزوجل وھو قول حکاہ ابن الجوزی فی زاد المسیر۔ (ابن کثیر)

ای لیعلم اللہ (مدارک) وھو اختیار اکثر المحققین (کبیر) اَبْلَغُوْا سے مراد وہی جماعت انبیاء ہے ای الرسل (معالم، المدارک) بعض نے فرشتے بھی مراد لئے ہیں۔"

ترجمہ یوں ہوگا:۔

تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیامات پہنچا دیئے۔"

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر حقانی)

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ۔ یہ جملہ يَسْلُكُ کے ضمیر فاعل سے حال ہے۔ اَحَاطَ ماضی واحد مذکر غائب احاطۃ (افعال) مصدر۔ اس نے گھیر لیا۔ اس نے احاطہ کر لیا۔ اس نے قابو میں کر لیا۔ احاطہ کرنے کے معنی ہیں کسی شے پر اس طرح چھا جانا کہ اس سے

فرار ممکن نہ ہو۔

مَا لَدَيْهِمْ مَا موصولہ۔ لدی پاس، نزدیک۔ اسم ظرف، مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ دونوں مل کر صلہ اپنے موصول کا۔ جو ان کے پاس ہے، ان کی ہر چیز ان کے سب حالات، ان کے سب کام،

ترجمہ ہوگا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ (حال یہ ہے کہ) ان کے تمام حالات اس کے قبضہ میں ہیں اور ان کی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور یہ بھی لِيَعْلَمَ کے فاعل سے حال ہے۔ اَحْصٰى ماضی واحد مذکر غائب اِحْصَاءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے گن لیا۔ اس نے گن رکھا ہے۔ كُلَّ شَيْءٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اَحْصٰى کا۔

عَدَدًا منصوب بوجہ تمیز۔ بمعنی شمار کی رُو سے۔ تعداد کے لحاظ سے۔ اور اس نے ہر شے کا شمار کر رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷۳) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃ (۲۰)

۷۳ : ۱ = یٰاَیُّھَا ۔ یَا حرف ندا۔ اَیُّھَا بمعنی کونسا، جس، کس کس، کیا کیا؟ یہ استفہامیہ بھی ہوتا ہے۔ اور شرطیہ بھی، صفت بھی واقع ہوتا ہے۔ بحالت ندا، اَیُّ، اَیَّۃُ منادیٰ معرف باللام کو حرف ندا سے ملاتا ہے۔ ھَا حرف تنبیہ ہے جو اَیُّ اَیَّۃُ اور اپنے مابعد کے اسم معرف باللام کے درمیان فصل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ندا میں جب منادیٰ پر الف لام داخل ہو تو مذکر میں اَیُّھَا اور مؤنث میں اَیَّتُھَا کو یَا حرف ندا کے ساتھ بڑھا دیا جاتا ہے مذکر کی مثال آیت ھٰذا۔

مؤنث کی مثال :۔ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ (۸۹ : ۲۷) اے اطمینان پانے والی روح۔

یٰاَیُّھَا : اے :

الْمُزَّمِّلُ : منادیٰ۔ تَزَمُّلٌ (تفعّل) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے اصل میں اَلْمُتَزَمِّلُ تھا ت کو ز میں مدغم کیا گیا۔ کپڑے میں لپٹنے والا۔

۷۳ : ۲ = قُمِ الَّیْلَ ۔ قُمْ ۔ قَوْمٌ ۔ قَوْمَۃٌ وَقَامَۃٌ (باب نصر) مصدر سے فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے بمعنی تو کھڑا ہوا کر، نماز (نفل) پڑھا کر۔ الَّیْلَ مفعول فیہ، رات بھر ساری رات۔

= اِلَّا قَلِیْلًا ۔ اِلَّا حرف استثناء قَلِیْلًا مستثنیٰ۔ ای یُسرًا منہ، اس سے تھوڑا کم۔

۷۳ : ۳ = نِصْفَہٗ : مضاف مضاف الیہ۔ اس کا نصف۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الَّیْلَ کی طرف راجع ہے۔ نصفہٗ بدل ہے مِنَ الَّیْلِ سے، بدیں وجہ منصوب ہے۔

اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا - اَوْ بمعنی یا۔ مِنْهُ ای من نصف اللیل، نصف رات سے۔ اُنْقُصْ فعل امر، واحد مذکر حاضر نَقْصٌ (باب نصر) مصدر۔ تو کم کر، قَلِيْلًا مفعول اُنْقُصْ کا تھوڑا سا کم۔ یا اس سے تھوڑا سا کم کرو، یعنی نصف شب سے بھی تھوڑا سا کم۔

۷۳ : ۴ = اَوْ زِدْ عَلَيْهِ۔ اَوْ بمعنی یا۔ زِدْ فعل امر، واحد مذکر حاضر، زِيَادَةٌ (باب ضرب) مصدر سے۔

عَلَيْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب نصف لیل کی طرف راجع ہے۔ یا نصف شب سے کچھ بڑھا دیا کرو،

آیات ۳ : ۴ کا مطلب یہ ہوا کہ ساری رات کی بجائے کچھ کم وقت عبادت کیا کرو نصف شب یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ط واؤ عاطفہ رَتِّلْ فعل امر واحد مذکر حاضر، تَرْتِيْلٌ (تفعیل) مصدر سے۔ تَرْتِيْلًا مصدر تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف قُمِ الَّيْلَ پر ہے ترتیل کا معنی ہے الفاظ کا منہ سے درستی کے ساتھ بسہولت ادا کرنا۔ آہستہ آہستہ واضح اور صاف طور پر پڑھنا۔

الترتیل: ہو التوقف والترسل والتمہل والافہام وتبیین القراٰۃ حرفًا حرفًا (الخازن)

ترتیل سے مراد ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ آہستہ آہستہ پڑھنا۔ بغیر جلدی کے اطمینان سے پڑھنا۔ سوچ سمجھ کر پڑھنا اور قرأت میں ایک ایک حرف کو واضح طور پر ادا کرنا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ:۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا:۔

لا تنثرہ نثر الدقل ولا تھزہ ھز الشعر قفوا عند عجائبہ وحرکوا بہ القلوب ولا یکن ھم احد کم اٰخر السورۃ (روح المعانی)

جس طرح تم جلدی جلدی ردی کھجوریں پھینکتے چلے جاتے ہو اور بال کاٹتے چلے جاتے ہو ایسا نہ کرو۔ جب کوئی نادر نکتہ آئے تو ٹھہر جاؤ اپنے دل کو اس کی اثر انگیزی سے متحرک کرو، تمہیں اس سورۃ کو جلدی جلدی ختم کرنے کی فکر نہ ہو۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا : ای فی اثناء ما ذکر من القیام، یعنی اثنا رقیام میں

۷۳: ۵ == اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا: اِنَّا مرکب ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل سے اور نا ضمیر جمع متکلم سے۔ بے شک ہم۔

سَنُلْقِیْ: س مضارع پر داخل ہوکر مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے۔ نُلْقِیْ مضارع جمع متکلم القاء (افعال) مصدر سے۔ ہم عنقریب ڈالنے والے ہیں آپ پر ایک بھاری بات کا بوجھ۔

قَوْلًا ثَقِیْلًا: موصوف و صفت مشبہ، بھاری بات، مراد قرآن مجید۔ بعض کے قول کے مطابق قَوْلًا ثَقِیْلًا سے مراد ہے نماز شب کا حکم، کیونکہ نماز شب نفس کے لئے بہت گراں ہے۔ اس تفسیر پر یہ جملہ سابق جملہ کی تاکید اور ضمیمہ ہے اور سَنُلْقِیْ میں سَ استقبال کے لئے نہیں ہے صرف تاکید کے لئے ہے۔

لغات القرآن میں اس سے مراد دعوت و تبلیغ اسلام لیا ہے۔

۷۳: ۶ == اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل نَاشِئَةَ الَّیْلِ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً اس کی خبر نَاشِئَةً (منصوب بوجہ عمل اِنَّ) مصدر بروزن اسم فاعل۔ رات کو خواب سے بیدار ہوکر اٹھ کھڑا ہونا۔ ن، ش، ء مادہ۔ اَلنَّشْاُ وَ النَّشْاَۃُ کسی چیز کو پیدا کرنا۔ اور اس کی پرورش کرنا قرآن مجید میں ہے:۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَۃَ الْاُوْلٰی (۵۶: ۶۲) تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے۔

آیت زیر مطالعہ کا ترجمہ ہوگا:۔

کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے۔ یہاں ناشئۃً کے معنی نماز کے لئے اٹھنے کے ہیں هِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب ناشئۃ الیل کی طرف راجع ہے اَشَدُّ نہایت سخت شدۃ سے جس کے معنی سخت اور قوی کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ہے وَطْاً اسم ہے۔ تکلیف، مشقت، دشواری۔ وطء حروف مادہ

مفردات راغب میں ہے:۔

وَطُؤَ الشَّیْءُ فَهُوَ وَطِیْءٌ کے معنی کسی چیز کے پامال ہونے کے ہیں الوطاء ہر وہ شے جو پاؤں کے نیچے روندی جائے۔ جیسے فراش وغیرہ۔ وطاتُہٗ برجلی وطاءً و وطئۃً کسی چیز کو پاؤں کے نیچے روندنا۔

وَطْاً منصوب بوجہ تمیز کے ہے۔ از روئے نفس کشی

وَاَقْوَمُ قِيلًا ۔ جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اَقْوَمُ ۔ قِيَامٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے جس کا معنی راست ہونے اور اعتدال پر رہنے کے بھی آتے ہیں، سب سے سیدھا، سب سے معتدل ۔

قِيلًا منصوب بوجہ تمیز کے ہے وَاَقْوَمُ قِيلًا اور وہ یعنی قیامِ لیل بات کرنے کے لحاظ سے یعنی ذکر کرنے یا دعا مانگنے کے لحاظ سے بھی بہت موزوں اور درست ہے ۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل سَبْحًا موصوف اسم اِنَّ طَوِيلًا صفت لَكَ فِي النَّهَارِ اس کی خبر۔

سَبْحًا یہ سَبَحَ يَسْبَحُ (باب سمع) کا مصدر ہے جس کے معنی مشغول ہونا، تیزی سے تیرنا۔

امام راغب فرماتے ہیں:-

سَبْحٌ کے معنی پانی اور ہوا میں تیز گذرنے کے ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ دن کے وقت ضروری کاموں کی تکمیل، تبلیغ، اور دعوت دین کے لئے آپ کو مصروفیت رہتی ہے رات فراغت کا وقت ہوتا ہے اس لئے آپ کو رات کو نماز پڑھنی چاہئے ۔ گویا کہ جملہ گذشتہ حکم کی علت ہے (تفسیر مظہری)

۷۳ : ۸ = وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ واؤ عاطفہ ہے جملہ کا عطف قُمِ الَّيْلَ پر ہے اُذْكُرْ فعل امر واحد مذکر حاضر، ذِكْرٌ (باب نصر) مصدر، تو یاد کر، اِسْمَ مضاف رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ ۔مل کر اِسْمَ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فعل اُذْكُرْ کا۔ اپنے رب کا نام لیا کر۔

وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلًا ہ جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے تبتل فعل امر واحد مذکر حاضر تبتلٌ (تفعّلٌ) مصدر سے، جس کے معنی سب سے الگ ہوکر اللہ کے لئے عبادت اور نیت کے خالص کرنے کے ہیں۔ یعنی تو اخلاص نیت اور عبادت میں سب سے منقطع ہو جا۔ مصدر تَبْتِيلًا (مفعول مطلق) کو تاکید کے لئے لائے ہیں۔

قاعدہ کے مطابق مفعول مطلق فعل کے باب سے تبتلًا ہونا چاہئے تھا لیکن کیونکہ بَتَّلَ تَبَتَّلَ دونوں ہم معنی ہیں اس لئے باب تفعیل کا مصدر ذکر کر دیا۔ تاکہ توافی کی رعایت ہوجائے ۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ اس کی دو صورتیں ہیں :-

ا۔ یہ جملہ خبر ہے اس کا مبتدار محذوف ہے۔ کلام یوں ہوگا ھُوَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ:
۲۔ یہ جملہ مبتداء ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اس کی خبر ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ لَا۔ لا، نہی ہے اِلٰہَ کا نصب لَا کے عمل سے ہے۔ اِلَّا حرف استثناء ہے ھُوَ مستثنیٰ۔ ماسوار الوہیت کی نفی کا ذکر ہے۔ یعنی اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ یہ خدا کی صفت ہے۔

فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ف سببیہ ہے اِتَّخِذْ فعل امر واحد مذکر حاضر، اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر ہے۔ تو بنالے۔ تو پکڑ رکھ۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع اللّٰہ ہے۔
وَکِیْلًا۔ وَکْلٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے منصوب بوجہ مفعول کے ہے بمعنی کارساز مددگار۔ نگہبان، ذمہ دار۔

مطلب یہ کہ اللہ کی الوہیتِ منفردہ اس کے کارساز ہونے کی علت ہے جب اللہ ساری مخلوق کا رب ہے اور الوہیت میں منفرد ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ تمام معاملات اسی کے سپرد کردیئے جائیں۔

۷۳: ۱۰ = وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ واؤ عاطفہ ہے ما موصولہ ہے۔ یقولون مضارع جمع مذکر غائب صلہ۔ اپنے موصول کا۔
مطلب یہ ہے کہ جو یہ کافر خرافات بکتے ہیں۔ تم کو شاعر۔ کاہن، ساحر، مجنون وغیرہ کہتے ہیں تم اس پر صبر کرو۔

وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا، واؤ عاطفہ اُھْجُرْ فعل امر واحد مذکر حاضر، ھَجْرٌ باب نصر مصدر۔ بمعنی چھوڑ دینا۔ دور رہنا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ جَمِیْلٌ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی بہتر، خوب تر۔ عمدہ۔

مطلب یہ کہ ان سے عمدگی کے ساتھ کنارہ کش ہوجاؤ۔ اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کردو
۷۳: ۱۱ = ذَرْنِیْ۔ ذَرْ فعل امر واحد مذکر حاضر، وَذْرٌ (باب فتح، سمع) سے مصدر۔ جس کے معنی چھوڑ دینے کے ہوتے ہیں۔ ن وقایہ ی ضمیر مفعول واحد متکلم کی ہے۔ تو مجھے چھوڑ دے
وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ۔ واؤ عاطفہ، المکذبین اسم فاعل۔ جمع مذکر بحالت نصب۔ بوجہ مفعول، تکذیب (تفعیل) مصدر سے۔ المکذبین کا عطف ذَرْنِیْ پر ہے یا المکذبین مفعول معہٗ ہے (مدارک التنزیل)
اُولِی النَّعْمَۃِ موصوف وصفت مل کر صفت ہے المکذبین کی۔ مال دار،

آیت کا ترجمہ ہو گا:۔
آپ مجھے اور (ان) جھٹلانے والے مالداروں کو (اپنی حالت پر) چھوڑ دیجئے۔
وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا: اس کا عطف ذَرْنِي پر ہے۔ واؤ عاطفہ، مَهِّلْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَمْهِيلٌ (تفعیل) مصدر سے۔ بمعنی مہلت دینا۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع المکذبین ہے قَلِيلًا ای زمانا قلیلاً تھوڑی سی مدت کے لئے۔ تھوڑی سی مہلت۔
ترجمہ ہو گا:۔
اور آپ ان کو تھوڑی سی مہلت دیں۔ یعنی آپ تھوڑا سا انتظار کریں ان کو سزا ملنے ہی والی ہے۔
يَقُولُونَ میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب اور وَاهْجُرْهُمْ میں ضمیر هُمْ مفعول جمع مذکر غائب اور المکذبین اولی النعمۃ سے مراد کفار مکہ اور سرداران قریش ہیں۔
مقاتل بن حیان نے کہا ہے کہ آیت وَذَرْنِي...... الخ کا نزول مقتولین بدر کے بارے میں ہوا۔ کچھ ہی مدت گذری تھی کہ وہ بدر کی لڑائی میں مارے گئے۔ یا اس سے مراد دنیاوی زندگی کی مہلت ہے۔
۷۳: ۱۲ = إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ای ان لدینا للکفرین فی الاخرۃ انکالا وجحیما۔ تحقیق آخرت میں ہمارے پاس کافروں کے لئے بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔
إِنَّ حرف تحقیق ہے لَدَيْنَا مرکب ہے لَدٰی (اسم ظرف) پاس، نزدیک، مضاف اور نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ سے۔ ہمارے پاس۔
أَنكَالًا۔ نِكْلٌ کی جمع ہے جس کے معنی سخت قید اور آہنی لگام کے ہیں۔ بیڑیاں۔
جحیما جحمٌ سے (باب سمع) بروزن فعیل بمعنی فاعل، دہکتی ہوئی آگ۔ أَنكَالًا اور جحیما منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہیں۔
۷۳: ۱۳ = وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ذَا بمعنی صاحب بحالت نصب مضاف، غُصَّةٍ مضاف الیہ۔ دونوں مل صفت طعاما کی۔
غُصَّةٍ کسی چیز کا حلق میں پھنسنا۔ وہ ہڈی جو حلق میں پھنس جائے یہاں مراد درخت زقوم یا ضریع یا غسلین جو دوزخیوں کی خوراک ہو گی۔

اور (ہمارے پاس ان کے لئے) ایسی خوراک ہے جو حلق میں پھنس جانے والی ہے نہ نیچے اترے نہ باہر نکل سکے۔ ای ذا غصۃ یاخذ بالحلق لا ھو نازل ولا ھو خارج۔

وعذابًا الیمًا۔ یہ جملہ بھی معطوف ہے اس کا عطف جحیمًا پر ہے یا طعامًا پر ہے اور ہمارے پاس ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ان لدینا ...... الیمًا۔ حکم سابق کی علت ہے یعنی ان جھٹلانے والے دولت مندوں سے نپٹنے کا کام تم ہم پر چھوڑ دو کیونکہ ان کے لئے ہمارے پاس بھاری بیڑیاں، بھڑکتی ہوئی آگ حلق میں پھنسنے والا کھانا۔ اور دردناک عذاب الیم ہے۔

حکم سابق کی علت (مظہری) تعلیل للامر (بیضاوی)

۷۳ : ۱۴ == یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ، یَوْمَ ظرف زمان ہے جس میں کسی فعل کا وقوع ہوتا ہے اس سے پہلے لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا میں فعل کا معنی موجود ہے۔

مدارک التنزیل میں ہے۔

یَوْمَ منصوبٌ بمافی لدینا من معنی الفعل (مکذبین کے لئے یہ بیڑیاں، یہ بھڑکتی ہوئی آگ یہ حلق میں پھنس جانے والی خوراک اور یہ دردناک عذاب، ہم نے اس دن کے لئے رکھا ہوا ہے (یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ الخ) جس دن زمین اور پہاڑ لرز جائیں گے الخ

تَرْجُفُ مضارع واحد مؤنث غائب رَجْفٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ لرزے گی۔ وہ کانپنے لگے گی۔ وہ کانپے گی۔

وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّهِیْلًا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور پہاڑ ریت کے بہتے ٹیلے ہو جائیں گے۔

کَانَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ کَوْنٌ (باب نصر) مصدر سے افعال ناقصہ سے ہے اَلْجِبَالُ اس کا اسم کثیبًا مَّهِیْلًا اس کی خبر۔ کثیبًا الرمل المجتمع ریت کا ٹیلہ۔ (موصوف) مھیلًا۔ رَمْلًا سَائِلًا متناثرًا۔ ایسی ریت کا ڈھیر جو کہ ہوا کے جھونکوں سے یا کوئی ٹھوکر لگنے سے پانی کی طرح بہنے لگتا ہے (صفت کثیبًا کی)

مَهِیْلًا اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر۔ ھَیْلٌ باب ضرب مصدر سے ریگ رواں ریگ سیال اصل میں مَهْیُوْلٌ تھا۔ واؤ کو حذف کر کے ی کو ساکن کیا (تفسیر حقانی)

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، یہ خطاب مکہ کے المکذبین اُولی النعمۃ سے ہے۔

شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ۔ ای لیشھد یوم القیامۃ بما صدر منکم من الکفر والعصیان (روح المعانی) جو کفر و نافرمانی تم سے صادر ہوتی ہے قیامت کے روز وہ اس کی گواہی دے گا۔

شَاھِدًا۔ گواہ ، حاضر ہونے والا۔ شہادت دینے والا۔ بتانے والا۔ شھادۃ وشھود (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمار گرامی میں سے ہے کیونکہ آپ قیامت میں امت کے گواہ اور دنیا میں تعلیم ربانی کے بتانے والے ہیں۔

شَاھِدًا صفت ہے رَسُوْلًا کی۔

کَمَا۔ ک تشبیہ اور ما موصولہ سے مرکب ہے۔ کہ جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا

اَرۡسَلۡنَاۤ یہ مصدر محذوف کی صفت ہے یعنی تمہاری طرف رسول کو بھیجنا ایسا ہی ہے جیسا فرعون کے پاس رسول کو بھیجا تھا۔

۷۳ : ۱۶ = فَعَصٰی۔ فَ تعقیب کا ہے عَصٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب عصیان باب ضرب مصدر۔ اس نے نافرمانی کی۔ اس نے کہا نہ مانا۔ اس نے اطاعت نہ کی۔

الرَّسُوْلَ۔ پیغمبر، رسول۔ یہاں مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا۔ ف سببیہ ہے اَخَذْنَا ماضی جمع متکلم اَخْذٌ (باب نصر) مصدر ہم نے پکڑا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع فرعون ہے۔

اَخْذًا مفعول مطلق (پکڑ) موصوف، وَبِیْلًا۔ وَبُلَ یَوْبُلُ وَبْلٌ و وَبُوْلٌ (باب کرم) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ سخت، ناخوشگوار یہ صفت ہے اَخْذٌ کی۔ ہم نے اس کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔

۷۳ : ۱۷ = فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ۔ ف بمعنی پس، پھر۔ کَیْفَ حرف استفہام ہے بمعنی کیسے۔ کس طرح۔ کیونکر۔

تَتَّقُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر بمعنی ڈرنا، پرہیز کرنا بچنا۔ پھر تم کیسے بچ سکو گے (خطاب کفار مکہ سے ہے)

اِنْ کَفَرْتُمْ۔ اِنْ شرطیہ کَفَرْتُمْ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر کُفْرٌ باب نصر مصدر۔ بمعنی انکار کرنا۔

یَوْمًا۔ ای عَذَابَ یَوْمٍ۔ اس صورت میں یَوْمًا کا تعلق تتقون سے ہے یَوْمًا مضاف الیہ ہے اور لفظ عذاب مضاف۔ مضاف کو حذف کرکے کے بعد مضاف الیہ کو اس کی جگہ کردیا اور اسی کا اعراب دیدیا۔ (مظہری)

ترجمہ ہوگا۔

(اے کفار مکہ جب فرعون کو حضرت موسیٰ کی نافرمانی کی پاداش میں غرق کر دیا گیا اور وہ واصل بہ جہنم ہو گیا) تو پھر تم اس روز کے عذاب سے کیسے بچ سکتے ہو۔

یَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا: یہ جملہ یَوْمًا کی صفت ہے اور یجعل کا فاعل بھی یَوْمًا ہی ہے۔

فائدہ: یَجْعَلُ کی نسبت یَوْمًا کی طرف مجازی ہے۔ حقیقت میں اس روز بچوں کو بوڑھا بنانے والا تو خدا تعالیٰ ہی ہے لیکن روز قیامت کو بچوں کو بوڑھا بنانے والا قرار دینا بطور مبالغہ ہے۔

اصل کلام یوں ہے:۔

یومًا یجعل اللّٰہ فیہ الولدان شیبًا۔ جس روز کہ اللہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ (تفسیر مظہری)

اَلْوِلْدَانَ: وَلَدٌ کی جمع۔ بچے، بچیاں، لڑکے، لڑکیاں۔

شِیْبًا۔ بوڑھے۔ (بوجہ مفعول منصوب ہے) اَشْیَبُ کی جمع ہے جیسے اَبْیَضُ کی جمع بِیْضٌ ہے۔ یہ جملہ یَوْمًا کی صفت ہے۔

۷۳:۱۸ — اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِہٖ۔ منفطر۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ انفطارٌ (انفعال) مصدر۔ پھٹ جانے والا۔ یعنی پھٹ جائے گا۔ (اسم فاعل بمعنی مستقبل)

فَطْرٌ مصدر۔ مجرد ثلاثی) بمعنی ہست سے نیست کرنا۔ عدم سے وجود میں لانا۔ پیدا کرنا۔ لغوی لحاظ سے فَطْرٌ کے مفہوم میں پھاڑنے کے معنی ضرور ہونا چاہئیں۔ کیونکہ لغت میں فَطْرٌ کے معنی ہیں پھاڑنا۔ عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں لانا یعنی پیدا کرنا۔ اسی مناسبت سے اس کا مفہوم قرار پایا۔

بہٖ میں ب سببیہ ہے اور ہ ضمیر واحد مذکر غائب یَوْمًا کے لئے ہے یعنی آسمان اس روز (اس کی شدت سے) پھٹ جائے گا۔

یا ب بمعنی فِیْ ہے: اس روز میں آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ جملہ یَوْمًا کی

صفت ثانیہ ہے۔

وَكَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۔ كَانَ افعال ناقصہ میں سے ہے وَعْدُهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم كَانَ۔ هٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللّٰه ہے۔

وَعْدُهٗ اس کا وعدہ یعنی وعدۂ عذاب

مَفْعُوْلًا ۔ خبر ہے كَانَ کی۔ کیا ہوا۔ ہو گیا ہوا۔

مطلب یہ ہے کہ:۔

خدا کا وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہیگا۔ یہ جملہ يَوْمًا کی صفتِ ثالثہ ہے۔ ان دونوں جملوں کا عطف اول جملہ پر بغیر حرفِ عطف کے ہوگا۔ جیسے خلق الانسان ہ علمہ البیان۔(۵۵: ۳-۴) کا عطف علم القرآن پر بغیر حرف عطف کے ہے۔

۷۳: ۱۹ — اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل هٰذِهٖ اس کا اسم۔ تَذْكِرَةٌ اس کی خبر۔ هٰذِهٖ۔ ای ایات القرآن۔ الایات الناطقۃ بالوعید (مدارک التنزیل) عذاب کے متعلق آیات۔ اٰیات الموعدۃ۔ (بیضاوی) وعدۂ عذاب کے متعلق آیات۔

تَذْكِرَةٌ ۔ نصیحت، یاددہانی۔ بروزن تفعلۃ باب تفعیل کا مصدر ہے بے شک یہ قرآنی آیات، یا یہ قرآن ایک نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔ پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف آنے کا راستہ اختیار کرے۔ سَبِيْلًا بوجہ مفعول منصوب ہے۔

۷۳: ۲۰ — اِنَّ و اَنَّ ۔ تحقیق۔ بے شک، یقینا، یہ دونوں حرف تحقیق ہیں اور حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں۔ خبر کی تاکید و تحقیق مزید کے لئے آتے ہیں۔ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

تَقُوْمُ ۔ مضارع واحد مذکر حاضر، قِيَامٌ (باب نصر) تو کھڑا ہوتا ہے۔ تو اٹھتا ہے (نماز کے لئے)۔

اَدْنٰى ۔ دُنُوٌّ ۔ (باب نصر) سے افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہے بمعنی زیادہ قریب زیادہ نزدیک۔ زیادہ کم۔

یہ جب اَكْبَرُ کے مقابلہ میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے معنی اَصْغَرَ یعنی دوسرے کی بہ نسبت چھوٹے اور کم کے آتے ہیں جیسے وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ (۵۸: ۷) اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ۔ اور جب خیر کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنیٰ

اَرْذَل کے یعنی بہت گھٹیا کے ہوتے ہیں۔ جیسے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ (۲: ۶۱) بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں لیتے ہو۔
اور جب اَقْصٰی کے مقابلہ میں آتا ہے تو اس کے معنی زیادہ قریب اور زیادہ نزدیک کا ہوتا ہے جیسے ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ (۳۳ : ۵۹) یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ جلد پہچانی جایا کریں۔ اَدْنٰی واحد مذکر اَدَانٍ جمع۔ دُنْیَا واحد مؤنث دُنًی۔ جمع مؤنث۔
مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ مِنْ حرف جار ثُلُثَیْ (دو تہائی) ثُلُثٌ کا تثنیہ بحالتِ جر۔ نون تثنیہ اضافت کے سبب سے حذف ہو گیا۔ ثُلُثَیْ مضاف الَّیْلِ مضاف الیہ۔ رات کا دو تہائی۔
اَنَّکَ تَقُوْمُ ...... الجملہ مفعول ہے فعل یَعْلَمُ کا۔
وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ ہر دو کا عطف اَدْنٰی پر ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الیل کے لئے ہے۔ رات کا نصف، رات کا ایک تہائی۔
وَطَآئِفَۃٌ۔ اس کا عطف تقوم کے ضمیر فاعل پر ہے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے اَلَّذِیْنَ مَعَکَ موصول وصلہ۔
ترجمہ ہو گا:۔
بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں ان میں سے ایک گروہ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب۔ اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہیں۔
طَآئِفَۃٌ۔ گروہ۔ جماعت۔ بعض لوگ، کچھ لوگ، ایک اور ایک سے زائد سب طائفہ کہلاتا ہے۔ طَوْفٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے
وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ۔ جملہ معطوف ہے اس کا عطف رَبَّکَ پر ہے۔
یُقَدِّرُ۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَقْدِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ اندازہ رکھتا ہے۔ بجائے ضمیر کے اسم ظاہر (لفظ اللہ) کو ذکر کیا۔ یعنی اللہ ہی مقدار شب و روز سے واقف ہے تم ان کی واقعی مقدار سے ناواقف ہو۔ اس وقت گھڑی یا کوئی دوسرا آلہ وقت شناسی کا نہ تھا
اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ۔ اَنْ مصدریہ۔ لَنْ تُحْصُوْا، مضارع نفی تاکید بہ لن صیغہ جمع مذکر اِحْصَاءٌ (افعال) مصدر سے احاطہ کرنا۔ شمار کرنا۔ یہاں احصاء کے معنی اوقات کا شمار گھڑیوں کا گننا۔ اور ضبط اوقات مراد ہے۔
ہُ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب ہے جس کا مرجع تقدیر لیل و نہار ہے۔ یا اس میں اَنْ

مخففہ ہے اَنَّ ثقیلہ سے ۔ کہ ضمیر شان محذوف ہے ۔
کلام یوں ہے :۔
علم انه لا یصح منکم ضبط الاوقات (کشاف)
ترجمہ :۔ اس کو علم ہے کہ تم صحیح طور پر رات دن کے اوقات کا اندازہ نہ کر سکو گے ۔
وقیل : کان الرجل یصلی اللیل کله مخافة ان لا یصیب ما امر الله به من القیام (الخازن)
یعنی بعض لوگ ساری ساری رات نماز میں کھڑے رہتے اس خوف سے کہ شاید ابھی وہ وقت پورا نہیں ہوا جو منشار الٰہی ہے ۔
فَتَابَ عَلَيْكُمْ : میں فَ سببیہ ہے تَابَ ماضی واحد مذکر غائب تَوْبٌ وتَوْبَةٌ (نصر) مصدر ۔ بمعنی توبہ کرنا ۔ پھر آنا ۔ باز آنا ۔ جب اس کا استعمال علیٰ کے صلہ کے ساتھ آتے تو اس کا معنی توبہ قبول کرنا ، معاف کرنا ہوتا ہے ۔
ترجمہ ہوگا :۔
پس بدیں سبب اس نے مہربانی کی تم پر ۔ (نصف وثلث شب کی قید اٹھا دی)
فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ : فَ سببیہ ہے ۔ پس بہ سبب نصف شب و ثلث شب کی قید اٹھ جانے کے اب جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن (تہجد میں) پڑھ لیا کرو ۔
اِقْرَءُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ قراءةٌ (نصر، فتح) مصدر سے تم پڑھو ، تم پڑھ لیا کرو ۔
مَا تَيَسَّرَ : مَا موصولہ ۔ تَيَسَّرَ اس کا صلہ ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ تَيَسُّرٌ (تفعّل) مصدر ۔ جس کے معنی آسان ہونا کے ہیں ۔ جتنا آسان ہو ۔
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۔
علامہ پانی پتی تحریر فرماتے ہیں :۔
عَلِمَ کا فاعل الله ہے اور اَنْ مخففہ ہے اور فاقرءوا کی تکرار تاکید کے لئے ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرا فاقرءوا پہلے فاقرءوا کی تاکید نہیں ہے بلکہ جو نئی مصلحت مقتضی تخفیف تھی اس کے بیان کے لئے ہے ۔ اسی لئے حکم کو اس پر متفرع کیا ہے ۔ (جدا فرمایا ہے (مظہری)
مِنْ تبعیضیہ ہے ۔
ترجمہ :۔ اس نے جانا کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوں گے :۔

وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۔
اور (بعض) دوسرے لوگ زمین میں سفر کے لئے نکلیں گے ۔
ضَرْبٌ فِی الْاَرْضِ ۔ زمین پر چلنا ۔ پھرنا ۔ سفر کرنا ۔ یعنی زمین پر مختلف مقامات و ممالک کا سفر کریں گے ۔
یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ ۔ جملہ یَضْرِبُوْنَ کی ضمیر فاعل سے حال ہے ۔ یَبْتَغُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ابتغاء (افتعال) مصدر ۔ بمعنی ڈھونڈھنا ۔ تلاش کرنا ۔ طلب کرنا ۔
فَضْلِ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ ۔ اللہ کا فضل ، مراد تجارتی نفع ، علم ، ثواب ، روزی ، رزق
اللہ کے فضل کی تلاش میں ۔ اللہ کا فضل ڈھونڈتے ہوئے ۔
وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ اور بعض دوسرے اللہ کی راہ میں لڑیں گے بھی یعنی جہاد کے لئے ۔
یُقَاتِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ۔ مقاتلۃ و قتال مصدر سے بمعنی لڑائی کرنا جنگ کرنا ۔ قتال کرنا ۔
فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ ۔ ای فاقرءوا ما تیسر من القراٰن ۔ (او پر ملاحظہ ہو) یعنی بیمار لوگ ، طالب علم ، طالب تجارت ، حج کو جانیوالے ۔ متلاشیان رزق ، جہاد کو جانے والے قیام شب (دو ثلث رات ، نصف شب ، اس کا نصف ، اس کا ثلث) کی سنت کو ادا نہیں کر سکیں گے ۔ لہٰذا ایک مخصوص حصہ شب بیداری ختم کر دی گئی ۔ اب جس قدر آسان ہو اتنا حصہ شب جاگ لیا کرو ، اور جتنا قرآن مجید آسانی سے اس وقت پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو ۔
وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور (فرض) نماز ادا کیا کرو ۔ اَقِیْمُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اقامۃ (افعال) مصدر سے جس کا معنی ٹھہرنے اور قائم کرنے ، درست رکھنے کے ہیں ۔ یعنی نماز کو مداومت کے ساتھ پڑھا کرو ۔ جملہ کا عطف فاقرءوا پر ہے ۔
وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ اس جملہ کا عطف بھی سابقہ جملہ کی طرح فَاقْرَءُوْا پر ہے اٰتُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اِیْتَاءٌ (افعال) مصدر سے ۔ تم دو ۔ تم دیا کرو ۔ یعنی فرض زکوٰۃ ادا کیا کرو ۔
وَ اَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ط یہ جملہ بھی معطوف ہے اس کا عطف بھی حسب بالا جملہ سابقہ فَاقْرَءُوْا پر ہے اور اللہ کو قرض حسنہ دیا کرو ۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے زکوٰۃ کے علاوہ

دوسرا صرف خیر ہے جیسا کہ رشتہ داروں سے سلوک، مہمان نوازی۔

حضرت پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے اس سے عام اطاعتِ الٰہیہ مراد ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ کو اچھے طریقہ پر ادا کرنا مراد ہو لفظ اَقْرِضُوا قَرْضًا حَسَنًا۔ میں حَسَنًا اس امر پر دلالت کر رہا ہے اور معاوضہ دینے کے وعدہ کی طرف طبائع کو مائل کرنا مقصود ہے۔

اَقْرِضُوا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِقْرَاضٌ (افعال) مصدر سے تم قرض دو اللہ کو اللہ مفعول اَقْرِضُوا کا۔ قَرْضًا مفعول ثانی حَسَنًا صفت ہے قَرْضًا کی۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ۔ جملہ مبتدا ہے۔ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اس کی خبر۔ مَا موصولہ ہے۔ مِنْ خَيْرٍ میں مِنْ تبعیضیہ نہیں ہے بلکہ بیان جنس کے لئے ہے جو نیکی۔ جونسی نیکی۔

تُقَدِّمُوا مضارع جمع مذکر حاضر، تَقْدِيْمٌ (تفعیل) مصدر۔ تم آگے بھیجو گے تم آگے بھیجو۔ اصل میں تُقَدِّمُوْنَ تھا۔ ن اعرابی عامل کے سبب ساقط ہو گیا۔ لِاَنْفُسِكُمْ اپنی جانوں کے لئے۔ اپنے لئے۔

ترجمہ ہوگا۔

اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے (یعنی قیامت کے روز کے لئے)

تَجِدُوْهُ: مضارع جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب سے ساقط ہے۔ تم پاؤ گے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع خَيْرٍ ہے یعنی تم اس نیکی کو اللہ کے ہاں پاؤ گے۔

هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا: اَعْظَمَ۔ اَجْرًا دونوں تجدوا کے مفعول ثانی ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ هُوَ ضمیر فصل ہے۔ اور اَجْرًا بوجہ تمیز کے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں (جا کر) بہتر اور بڑے اجر کی چیز پاؤ گے۔

اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ: امر جمع مذکر حاضر، استغفارٌ (استفعال) مصدر۔ تم مغفرت مانگو اللہ سے۔ تم اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: بے شک اللہ تعالیٰ قصوروں کو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

فَائِدَہ: آخرت کے لئے نیکیاں کرنے کی تلقین کر کے بتایا کہ محض اپنی نیکیوں پر اعتماد اور بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہو۔ کیونکہ آدمی کی کوئی نیکی قصور سے خالی نہیں ہوتی۔ کتنی بڑی نیکی ہی سرزد ہو بارگاہ خداوندی کے شایانِ شان نہیں ہوسکتی جب تک اس کے ساتھ اپنی عاجزی، قصور اور حقارت کا اقرار شامل نہ ہو۔

لہٰذا نیکی کرتے ہوئے بھی اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتے رہو۔ بے شک وہی قصوروں کو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ تھوڑے عمل کا بھی بہت بڑا ثواب دینے والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

(۷۴) سُوۡرَةُ الۡمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۵۶)

۷۴ : ۱ = يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ: يٰۤاَيُّهَا. اے. نیز ملاحظہ ہو ۷۳ : ۱۔
اَلۡمُدَّثِّرُ: تَدَثُّرٌ (تفعّل) مصدر سے۔ اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اصل میں مُتَدَثِّرٌ تھا ت کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کیا۔ اس کے معنی کپڑا اوڑھنے والے کے ہیں۔ دِثَارٌ اوپر پہننے کا کپڑا، چادر، کمبل۔ اَلۡمُدَّثِّرُ کمبل اوڑھنے والا۔
يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ۔ اے کمبل اوڑھنے والے۔ اے جس نے کمبل اوڑھ رکھا ہے۔
المدثّر سے بالاتفاق جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر آپ کو اس لقب سے کیوں ملقب کیا گیا۔ اس کے جواب میں مفسرین نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔
۱: دثار سے مراد ظاہری کمبل لینے والے اصحاب کا قول ہے:۔
(۱) فرشتہ کو دیکھ کر دہشت ہوئی تھی۔ اور اس سے سردی محسوس ہوئی تھی جس لئے کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ اس حالت میں تھے کہ یہ سورۃ نازل ہوئی اور اسی حالت میں محبت سے خطاب کیا گیا۔
(۲) کفار قریش نے جمع ہوکر لوگوں کو آپ سے بدگمان کرنے کے لئے لفظ ساحر تجویز کیا۔ اور پکار دیا۔ تو اس سے آپ کو رنج ہوا۔ اور طبع مبارک پر کسل طاری ہوا جس لئے کپڑا اوڑھے پڑے ہوئے تھے کہ اسی حالت میں مخاطب کرکے فرمایا:۔

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو

(۳) آپ کپڑا اوڑھے سو رہے تھے کہ اسی حالت میں یہ سورت نازل ہوئی جس میں جتلایا جاتا ہے کہ کپڑا منہ سے اتار اور نیند سے ہوشیار ہو اور منصبِ نبوت پر قائم یعنی آمادہ ہو۔
۲ — ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ ظاہری کپڑا اوڑھنا مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ:۔

۱:۔ یہ کہ اے نبوت و رسالت کی چادر اوڑھنے والے کھڑا ہو۔ جیسا کہ کہتے ہیں البسہ اللہ لباس التقویٰ و زینہ برداء العلم (اللہ نے اس کو تقویٰ کا لباس پہنایا اور علم کی چادر سے مزین کیا۔

۲:۔ کپڑا اوڑھنے سے آدمی مخفی ہوجاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اے خلوت و گوشہ نشینی کی چادر اوڑھنے والے کب تک تو مخفی رہیگا کھڑا ہو اور لوگوں کو متنبہ کر۔ اس لئے کہ دنیا گناہوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔

۳:۔ یہ کہ اے خلق عظیم و رحمت عالمین کی چادر اوڑھنے والے اس لباس کو پہن کر چپ کیوں بیٹھے ہو کھڑے ہوجاؤ اور لوگوں کو متنبہ کرو، دین حق کی منادی کرو۔

(از تفسیر حقانی)

۷۴:۲ ۔۔۔ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ قُمْ۔ قِیَامٌ (باب نصر) مصدر سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر تو کھڑا ہوجا۔ تو اٹھ کھڑا ہو۔ اپنے بستر سے اُٹھ کھڑے ہوجاؤ۔ یا عزم اور حوصلہ کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ۔

فَاَنْذِرْ۔ ف یہاں شرط کا فائدہ دیتا ہے۔ گویا کلام یوں ہے۔

حَذِّرْهُمْ من عذاب ربك ان لم یؤمنوا۔ (الخازن)

اگر وہ ایمان نہیں لائے تو ان کو اپنے رب کے عذاب سے ڈراؤ۔

اَنْذِرْ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی ڈرانا۔ ڈر سنانا۔

انذار متعدی بدو مفعول ہے ایک مُنْذَرٌ (اسم مفعول) دوسرا منذر بہ (مفعول بہ) یہاں ان دونوں میں سے کوئی بھی مذکور نہیں ہے۔ وھو متعد لمفعولین المنذرُ باسم المفعول والمنذر بہ ولم یذکر ھنا واحد منھما۔ (اضواء البیان)

کلام یوں ہے:۔

فانذرھم بعذاب ربك یہاں ھم سے مراد کفار قریش سے ہے (الخازن، مدارک التنزیل)

یا یہ عامۃ الناس سب کے لئے ہے۔ صاحب اضواء البیان لکھتے ہیں:۔

وقد یکون للجمیع ای لعامۃ الناس کما فی قولہ تعالیٰ:۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا (۱۰:۲)

کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا۔ کہ لوگوں کو ڈر سنا دو۔

۷۴: ۳ == وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ، تفسیر مظہری میں ہے:۔
اس جگہ اور اس کے بعد میں آنے والے جملوں میں (یعنی فَطَهِّرْ اور فَاهْجُرْ میں) ف جزائیہ ہے۔
اصل کلام یوں تھا:۔
کہ کچھ بھی ہو، کسی بھی حال میں ہو اپنے رب کی بڑائی کا اظہار کرو۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رَبَّكَ فعل محذوف کا مفعول ہو اور فَكَبِّرْ اس کی تاکید ہو اور اس سے استمرار مقصود ہو (یعنی بہیم اللہ کی بڑائی کا اظہار کرو۔
كَبِّرْ۔ فعل امر واحد مذکر حاضر تکبیر (تفعیل) مصدر۔ بڑائی بیان کرنا۔
علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں:۔
تکبیر کا معنی ہے حدوث (کسی ایسی چیز کا وجود میں آنا جو پہلے نہ ہو) اور ہر زوال و نقصان کی علامات سے اللہ کو برتر قرار دینا۔ وجوب وُجود اور الوہیت وعبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ بنانا۔ کسی ممکن سے کسی طرح ذات اور اوصاف اور افعال میں اس کو مشابہ نہ ماننا۔ صرف اسی کے اندر اوصافِ کمال تسلیم کرنا۔ اور دوسروں کے اوصاف کو ناقص اوصاف جاننا۔" (تفسیر مظہری)
۷۴: ۴ == وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ واؤ عاطفہ ثِيَابَكَ مضاف مضاف الیہ۔ تیرے کپڑے ثِيَابٌ ثَوْبٌ کی جمع ہے ثَوْبٌ کے معنی کپڑے کے ہیں، یہ آیت جوامع الکلم میں سے ہے۔ ۱:۔ ثیاب سے مراد ظاہری کپڑے کے ہیں۔ اور اس سے مراد نفس بھی ہے: (راغب)
۲:۔ اس سے مراد دل بھی ہے:۔ جو روح کا قالب ہے (روح البیان)
۳:۔ اس سے مراد اخلاق بھی ہیں جن کا تعلق مخلوق سے ہے اور اس سے مراد اعمال بھی ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے يُحْشَرُ الْمَرْءُ فی ثوبه الذین مات فیهما ای عمله الخبیث والطیب (روح البیان) انسان قیامت کے دن انہی کپڑوں میں اٹھیگا جن میں کہ وہ فوت ہوا۔ یعنی اپنے نیک و بد اعمال کے ساتھ:
۴:۔ اور اس سے مراد اہل وعیال بھی ہیں۔ والعرب تسمّی الاھل ثوبًا ولباسًا اور اہل عرب اپنے اہل وعیال کو ثوب اور لباس کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (۲: ۱۸۷) عورتیں تمہارا لباس ہیں

اور تم ان کا لباس ہو۔

اور ابن سیرین اور ابن زید نے کہا ہے کہ اس آیت میں کپڑوں کو ہی پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فَطَهِّرْ میں ف جزائیہ ہے ملاحظہ ہو ۷۴ : ۳ - متذکرہ بالا۔

طَهِّرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے تَطْهِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ بمعنی پاک کرو۔

۷۴ : ۵ = وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ واؤ عاطفہ۔ الرُّجْزَ۔ پلیدی، گناہ، عذاب، بُت لغوی لکھتے ہیں۔ رُجز سے مراد اوثان یعنی بُت ہیں۔ بعض کا قول ہے رِجْسٌ (پلیدی) سے ہے بوجہ ہم مخرج ہونے کے سؔ اور زؔ کو ایک دوسرے کی جگہ لے آتے ہیں بعض کا قول ہے کہ رُجْز (ر کے پیش کے ساتھ) بمعنی بت۔ اور رؔ کی زیر کے ساتھ بمعنی نجاست و معصیت ہے۔

ف جزائیہ ہے (ملاحظہ ہو ۷۴ : ۳ مذکورہ بالا) اُهْجُرْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ هجر باب نصر مصدر۔ بمعنی چھوڑ دینا۔ دور رہنا۔ اور بتوں سے (حسب سابق) دور رہیے

۷۴ : ۶ —— وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ۔ واؤ عاطفہ، لا تمنن فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ مَنٌّ (باب نصر) مصدر۔ سے۔ بمعنی احسان کرنا —— تو احسان نہ رکھ۔ تو احسان نہ کر۔

تَسْتَكْثِرُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اِسْتِكْثَارٌ (استفعال) مصدر تو زیادہ چاہتا ہے۔ زیادہ چاہتے ہوئے۔ ضمیر فاعل لا تمنن سے حال ہے۔ تو کسی پر احسان نہ کر درآنحالیکہ اس کے عوض زیادہ کی امید رکھے۔

۷۴ : ۷ —— وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ۔ اصل کلام تھا وَاصْبِرْ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ۔ حکم صبر کی تکرار تاکید کے لئے ہے۔ یا اقسام صبر کے گوناگوں ہونے کے زیر اثر۔ علماء کے اس بارے میں اقوال ہیں۔

(۱) اللہ کی خوشنودی اور ثواب کی طلب میں اس کی طاعت، حکم، ممانعت اور مصائب پر صبر کرو

(۲) تم کو جو دکھ دیا جائے اس پر صبر کرو۔ (مجاہد)

(۳) تم پر عرب و عجم کے مقابلہ کا جو بار عظیم پڑا ہے اس بار کو اٹھانے میں صبر کرو،

(۴) قضاء خداوندی پر اللہ کے لئے صابر رہو۔

۷۴ : ۸ —— فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ۔ ناقور۔ صور، یہ لفظ نَقْرٌ سے بنا ہے

نَقْرٌ کا مطلب ہے آواز پیدا کرنا۔ اصل معنی ہے کسی چیز کو اتنا کھٹکھٹانا کہ آخر اس میں سوراخ ہو جائے۔ پرندے کی چونچ کو منقار اسی مناسبت سے کہتے ہیں:

فَاِذَا میں ف سببیہ ہے۔ گویا مطلب ہوا کہ کافروں کے دکھ پر صبر کرو ان کے سامنے ایک سخت ترین دن آرہا ہے جس میں تم کو صبر کا اچھا نتیجہ ملیگا۔

ترجمہ:۔ پھر جب کہ ناقور پھونکا جائے گا۔ اذا شرطیہ، جملہ شرطیہ ہے۔

۷۴: ۹ = فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ۔ ف جزائیہ ہے۔ ذٰلِكَ میں اشارہ وقتِ نقر (صور پھونکنے کے وقت) کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مبتدا ہے اور یومئذ اس سے بدل ہے یَوْمٌ عَسِیْرٌ مبتدا کی خبر ہے۔ علی الکافرین متعلق بہ عَسِیْرٌ ہے۔

یَوْمٌ عَسِیْرٌ موصوف صفت ہے۔ عَسِیْرٌ عُسْرَۃٌ سے (باب نصر و ضرب) مصدر بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے سخت، تنگ، بھاری، مشکل۔

غَیْرُ یَسِیْرٍ: غَیْرُ حرف استثنا ہے اس کا مستثنیٰ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے:

یَسِیْرٌ یُسْرٌ یَسَرٌ (باب سمع) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، بمعنی سہل، آسان، غیر یسیر تاکید ہے عَسِیْرٌ کی۔ یہ کافروں کے لئے وعید مزید ہے یہ کافروں کے لئے دنیا کی عسرت کی طرح نہیں ہوگی کہ اس کے بعد یُسر کی امید کی جائے۔

ترجمہ ہوگا:۔

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن (یعنی روز قیامت) کافروں پر بڑا مشکل ہوگا۔ دنیاوی مشکل کی طرح نہ ہوگا کہ اس مشکل کے بعد آسانی کی امید کی جا سکے۔

۷۴: ۱۱ — ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا۔ ذَرْ فعل امر واحد مذکر حاضر، وَذْرٌ (باب سمع فتح) مصدر سے۔ بمعنی چھوڑ دینا۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے تو مجھے چھوڑ دے۔

واؤ عاطفہ بمعنی مع ہے۔ مَنْ موصولہ ہے اور خَلَقْتُ صلہ ہے۔

مطلب یہ کہ:۔ تو مجھے اور (معہ اس کے) جس کو میں نے پیدا کیا (اپنے اپنے حال پر) چھوڑ دے میں خود ہی اس سے نپٹ لوں گا۔

وَحِیْدًا۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں:۔

۱:۔ یہ ذَرْنِیْ کے مفعول سے حال ہے، مجھے اس کے لئے چھوڑ دو۔ میں تمہاری طرف سے اس کے لئے کافی ہوں۔

۲:۔ یہ خَلَقْتُ کے فاعل سے حال ہے۔ میں نے تنہا خود بغیر کسی شریک کے پیدا کیا اس کو

۱۳۔ خَلَقْتُ کا مفعول محذوف ہے ای خلقتہٗ اور وَحِیْدًا اس مفعول کی ضمیر سے حال ہے۔ میں نے شرارت میں اس کو یکتا پیدا کیا۔

۱۴۔ وحید وہ شخص ہوتا ہے جس کا نسب کسی باپ سے نہ ملتا ہو۔ ولید بھی حرامی تھا۔ بغوی نے بیان کیا ہے کہ:۔

ولید کا خطاب قوم میں وحید تھا۔ اللہ نے بھی بطور استہزاء اور استخفاف کے اس کو وحید فرمایا۔

۷۴ : ۱۲ = وَ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا۔ موصوف وصفت مل کر مفعول ثانی جعلت کا۔ مَمْدُوْدًا۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب، مَدٌّ (باب نصر) مصدر سے بڑھایا گیا۔ بڑھنے والا مال۔ جیسے کھیتی باڑی، تجارت، مویشی۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور اس کو بڑھنے والا مال مہیا کیا۔

۷۴ : ۱۳ — وَبَنِيْنَ شُهُوْدًا۔ اس جملہ کا عطف سابقہ جملہ پر ہے۔ بَنِيْنَ شُهُوْدًا موصوف وصفت مل کر جعلت لہ کا مفعول ہے۔

بَنِيْنَ اِبْنٌ کی جمع ہے بحالتِ نصب، بیٹے۔ شُهُوْدًا جمع ہے شَاهِدٌ کی جیسے سجود جمع ہے سَاجِدٌ کی۔ حاضرین، موجودین۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور پاس رہنے والے بیٹے دیئے۔

۷۴ : ۱۴ = وَ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا۔ مفعول مطلق مصدر۔

مطلب یہ کہ:۔ میں اس کے لئے ریاست، جاہ وحشمت کا سامان فراہم کیا کہ کا کوئی رئیس اس کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اس کے ہم قوم اُسے ”ریحانۂ قریش“، ”قریش کا گلِ خنداں“ کہا کرتے، یہ آپ کو وحید بن وحید یگانہ خلف یگانہ کے متکبرانہ الفاظ سے ملقب کیا کرتا۔

۷۴ : ۱۵ — ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ۔ ثُمَّ تراخی فی المرتبۃ کے لئے ہے یعنی اس کو اس قدر دیا ہے پھر بھی وہ اس پر مزید کا طمع رکھتا ہے۔

يَطْمَعُ۔ مضارع واحد مذکر غائب طَمَعٌ باب سمع مصدر سے۔ وہ لالچ کرتا ہے۔ وہ امید رکھتا ہے۔

اَنْ اَزِیْدَ: اَنْ مصدریہ ہے۔ اَزِیْدَ مضارع واحد متکلم۔ زیادۃ باب ضرب مصدر سے۔ بمعنی زیادہ کرنا۔ کہ میں اس کو اور بھی زیادہ دوں۔ اَزِیْدَ منصوب بوجہ عمل اَنْ۔

۷۴: ۱۶ = کَلَّا: ہرگز نہیں۔ حرف ردع میں سے ہے۔ (ردع بمعنی روکنا باز رکھنا۔)

اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا۔ یہ حرف ردع کَلَّا کی علت ہے۔ کیونکہ وہ ہماری آیات کا مخالف ہے اس لئے ہم اس کو مزید نہیں دیں گے۔ (ناشکری اور آیاتِ الٰہیہ کی مخالفت سے نعمت کا زوال ہوتا ہے اور ترقی رک جاتی ہے۔

عَنِيْدًا۔ عناد رکھنے والا۔ راستے سے ادھر ادھر ہٹ جانے والا۔ عُنُوْدٌ (باب ضرب، کرم) بروزن فعیل بمعنی فاعل۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے منصوب بوجہ خبر کَانَ ہے ضدی۔ سرکش، جانتے بوجھتے حق کی مخالفت کرنے والا۔

فَائِدَہ: آیات نمبر ۱۱ تا ۲۶ ولید بن مغیرہ المخزومی کے بارے میں نازل ہوئی تھیں خداوند تعالیٰ نے اس کو دنیاوی نعمتیں وافر عطا کر رکھی تھیں۔ جسمانی ومالی عنایات کے لحاظ سے مکہ میں اس کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ مال ودولت جاہ وحشمت، آل واولاد، غرضیکہ ہر قسم کی نعمتیں اسے میسر تھیں۔ تمام اہل مکہ اس کی عزت کیا کرتے تھے۔ اور اس کی ہر بات کو وقعت دی جاتی تھی۔ دل سے اگرچہ وہ جانتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کلام کی تبلیغ کر رہے ہیں وہ حق ہے اور منجانب اللہ ہے۔ لیکن اپنی ناک کو اونچا دکھانے کے لئے جانتے ہوئے بھی وہ آیاتِ الٰہیہ کا مخالف تھا۔ اور دوسروں کو بھی کلام الٰہی کی مخالفت کی تلقین کیا کرتا تھا۔ اور اپنے صلاح ومشورہ سے اشاعتِ اسلام میں روڑے اٹکانے کی ترکیبیں بتایا کرتا تھا۔

چنانچہ ایک مجلس میں جو اس امر کے لئے منعقد کی گئی تھی کہ جو لوگ مکہ سے باہر کے زیارتِ کعبہ کے لئے آتے ہیں وہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کریں۔ تو ان کو کیا جواب دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ جوابات میں اختلاف پایا جائے

ولید بن مغیرہ جو ان کا پنچ بنا کر بیٹھا تھا کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تم لوگوں نے کسی مجنون کی، کسی کاہن کی، کسی شاعر کی، کسی دروغ گو کی کوئی علامت پائی؟ سب نے کہا کہ نہیں! تو آخر وہ کیا ہے؟ ولید نے کہا۔ پھر دل ہی دل میں کچھ غور کیا۔ پھر نظر اٹھائی اور منہ بگاڑ کر

کہا کہ بس وہ جادوگر ہے اور کچھ نہیں! تم نے دیکھ لیا کہ وہ اپنے کلام سے میاں بیوی۔ باپ، اولاد اور بھائیوں میں جُدائی ڈال دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ آیات ۱۵ ، ۱۶ کے مطابق اس دن سے ولید کا کاروبار، ماند پڑ گیا۔ زراعت و تجارت کی ترقی رک گئی اور خسارے کا چکر چلنے لگا۔

۷۴ : ۱۷ — سَأُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا۔ سَ مضارع پر داخل ہو کر اس کے معنی مستقبل قریب کے کر دیتا ہے۔ اُرْهِقُ مضارع واحد متکلم اِرْهَاقٌ (افعال) مصدر بمعنی کسی ناگوار کام کرنے پر انسان کو مجبور کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع ولید بن مغیرہ ہے۔

صَعُوْدًا بڑی چڑھائی، سخت گھاٹی۔ دوزخ میں ایک پہاڑ کا نام۔ منصوب بوجہ اُرْهِقُ کے مفعول ثانی کے۔

اصل میں صَعُوْدٌ اس گھاٹی کو کہتے ہیں کہ جس کی چڑھائی سخت ہو، جو سختیاں اور دشواریاں پیش آتی ہیں ان کے لئے یہ لفظ بطور مثال مستعمل ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آیت سَأُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا کی تشریح میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

وہ دوزخ میں آگ کا ایک پہاڑ ہے ولید کو اس پر چڑھنے کا حکم ہوگا۔ جب وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھیگا تو ہاتھ پگھل جائے گا۔ جب اٹھائے گا تو دوبارہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے گا اور جب اس پر اپنا قدم رکھیگا تو قدم بھی پگھل جائے گا پھر جب وہ قدم اٹھائے گا تو پھر وہ اپنی اصلی حالت پر ہو جائے گا۔ (بغوی)

ترجمہ ہوگا:

ہم عنقریب اسے صعود پر چڑھائیں گے (ترجمہ فتح محمد جالندھری)

میں ابھی اُسے جھنڈے پر چڑھاتا ہوں (حقانی)

میں اسے مجبور کر دوں گا کہ وہ کٹھن چڑھائی چڑھے۔ (ضیاء القرآن)

۷۴ : ۱۸ — اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ۔ فَكَّرَ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَفْكِيْرٌ (تفعیل) مصدر اس نے سوچا۔ اس نے غور کیا۔ اس نے تامل کیا۔

وَقَدَّرَ: واؤ عاطفہ، قَدَّرَ، ماضی واحد مذکر غائب۔ تَقْدِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے اندازہ کیا۔ اس نے بات طے کر لی۔ (کہ قرآن کے متعلق کیا کہے) یہ جملہ ولید کے عناد کا بیان اور اس کے استحقاقِ عذاب کی علت ہے۔

۷۴:۱۹ — فَقُتِلَ ۔ قُتِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب قَتْلٌ (باب نصر) مصدر ۔ بمعنی مار ڈالنا۔ قُتِلَ وہ مار ڈالا گیا۔ یعنی وہ مارا جائے یہ بددعائیہ جملہ ہے۔ لیکن اللہ کے کلام میں بددعا کے معنی حقیقی نہیں۔ بددعا سے مراد کلام الٰہی میں ایجاد قتل ہوتا ہے یعنی اللہ نے ان کے لئے قتل کیا جانا مقرر کردیا۔ یا رحمتِ خدا سے ان کو دور کردیا گیا۔

قرآن مجید میں قُتِلَ لبطور بددعائیہ کلمہ کے دو جگہ آیا ہے۔ ایک آیت ہذا ہیں۔ دوسرا آیت قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ۔ (۸۵:۴) ہیں۔ مارے جائیں کھائیاں کھودنے والے۔

كَيْفَ قَدَّرَ۔ کیف کا استفہام انکاری اور زجری ہے اس کے اندازہ لگانے پر استہزار اور تعجب ہے (یعنی اللہ سوال نہیں کررہا ہے اس کو سب کچھ معلوم ہے سوال استفہامی وہ کرتا ہے جس کو وہ شئے معلوم نہ ہو۔

۷۴:۲۰ — ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۔ یہ جملہ تاکیدی ہے اور لفظ ثُمَّ تراخی فی الرتبہ کو ظاہر کرتا ہے ۔ (اس پر) مزید اللہ کی مار ہو کیسا بُرا اندازہ لگایا اس نے

۷۴:۲۱ — ثُمَّ نَظَرَ۔ ثُمَّ تراخی فی الوقت کے لئے ہے (درمیانی مہلت وقت کی ہے رتبہ کی نہیں) ثُمَّ نَظَرَ کا عطف فَکَّرَ اور قَدَّرَ پر ہے یعنی سوچا اور غور کیا قرآن کے بارہ میں۔

ثُمَّ نَظَرَ ای فی امر القراٰن مرۃً بعد اخرٰی (بیضاوی) یعنی قرآن کے متعلق دوبارہ غور کیا۔

۷۴:۲۲ — ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ: ثُمَّ تراخی فی الوقت کے لئے ہے بمعنی پھر، عَبَسَ ماضی واحد مذکر غائب عَبَسٌ وعُبُوْسٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی ترش رو ہونے اور تیوری چڑھانے کے ہیں۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی

وَبَسَرَ۔ واؤ عاطفہ، بَسَرَ ماضی واحد مذکر غائب بُسُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے جس کے معنی منہ بنانا اور ترش رو ہونے کے ہیں ۔ اور اس نے منہ بنایا۔ بَسَرَ عَبَسَ کی تاکید میں آیا ہے

۷۴:۲۳ — ثُمَّ اَدْبَرَ۔ ثُمَّ مطابق آیت بالا متذکرۃ الصدر۔ اَدْبَرَ ماضی واحد مذکر غائب اِدْبَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے پھر اس نے پیٹھ موڑی

وَاسْتَكْبَرَ۔ استکبر ماضی واحد مذکر غائب اِسْتِكْبَارٌ (استفعال) مصدر سے اس نے غرور کیا۔ اس نے گھمنڈ کیا۔

۷۴ : ۲۴ = فَقَالَ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ، اور کہنے لگا یہ نہیں ہے مگر جادو جو سینہ بسینہ (پہلے سے) چلا آرہا ہے،

ف تعقیب بلا مہلت ہے۔ (من غیر مھلۃ) یعنی اس نے سرداری اور مال کے غرور میں آکر بلاتوقف کہہ دیا۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ

الفاء للدلالۃ علی انہ لما خطرت ھذہ الکلمۃ ببالہ تفوہ بھا من غیر تلبث و تفکر (بیضاوی) ف اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ جب یہ کلمہ اس کے ذہن میں آیا تو اس نے بلاتوقف اور تفکرا سے بول دیا۔ اِنْ نافیہ ہے۔ هٰذَا سے مراد کلام الٰہی ہے (القرآن) ہے۔

یؤثر: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اَثَرٌ (باب نصر) مصدر (وہ نقل کیا جاتا ہے) وہ منقول ہے۔ یعنی روایۃً ایک دوسرے سے چلا آرہا ہے۔

۷۴ : ۲۵ = اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ اِنْ نافیہ۔ ھو (ای القرآن) قَوْلُ الْبَشَرِ۔ مضاف مضاف الیہ۔ بشر کا کلام، انسان کا کلام،

یہ جملہ اول کی تاکید میں ہے اسی وجہ سے اس کو اس پر عطف نہیں کیا گیا۔

فَائِدَہ :- ولید بن مغیرہ کی ان حرکات و سکنات کو صاحب ضیاء القرآن یوں تحریر فرماتے ہیں

آخری اعلان سے پہلے ایک مرتبہ پھر رعونت سے مجمع پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر اس کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں پھر وہ منہ بسورتا ہے، چہرے کو کرخت بناتا ہے پھر غرور تکبر سے منہ پھیر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ، کہ یہ جادو ہے اور اس کتاب کالانے والا جادوگر ہے

پھر لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کہ یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اس کا رواج قدیم زمانے سے چلا آتا ہے ہر زمانے کے جادوگر اپنے شاگردوں کو اس کی تعلیم دیتے آئے ہیں :

۷۴ : ۲۶ — سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ: سَ مضارع پر داخل ہو کر مستقبل قریب کے معنی پیدا کرتا ہے۔

اُصْلِيْهِ۔ اُصْلِیْ مضارع واحد متکلم۔ اِصْلَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی آگ میں ڈالنا۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب سَقَرَ جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے بوجہ معرفہ و تانیث غیر منصرف ہے لہٰذا منصوب ہے۔ میں اس کو عنقریب ہی جہنم کی آگ میں ڈالوں گا۔

۷۴ : ۲۷ = وَمَا اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ واؤ عاطفہ مَا استفہامیہ اَدْرٰىكَ اَدْرٰى

ماضی واحد مذکر غائب ۔ اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر دَرْیٌ مادہ (مجرد باب ضرب سے آتا ہے) لَکَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، تم کو کون بتائے یا تم کو کیا معلوم کہ سقر کیا ہے۔ جملہ استفہامیہ سقر کی عظمت کو بیان کررہا ہے۔

۷۴ : ۲۸ = لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ۔ لَا تُبْقِیْ فعل نہی واحد مؤنث غائب اِبْقَاءٌ (افعال) مصدر، وہ باقی نہیں چھوڑتی۔

لَا تَذَرُ۔ واحد مؤنث غائب فعل نہی مضارع وَذْرٌ سے (اس فعل کی ماضی مستعمل نہیں ہوتی) اور نہ وہ چھوڑتی ہے نہ وہ چھوڑے گی۔ مطلب یہ کہ جو چیز اس میں ڈالی جائے گی اس کو باقی نہیں چھوڑتی (سقر) ہلاک کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔

۷۴ : ۲۹ = لَوَّاحَۃٌ لِّلْبَشَرِ۔ (ھی مبتدا محذوف) لَوَّاحَۃٌ خبر۔ للبشر متعلق خبر۔ لواحۃ صیغہ مبالغہ ہے لَوْحٌ مادہ۔ پیاس کی شدت، تختہ، ظہور۔ تَلْوِیْحٌ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی رنگ کا بگاڑ دینا۔ گرمی سے سوختہ کردینا۔ جھلسا دینا۔ بَشَرٌ جمع بَشَرَۃٍ کی۔ کھال کی ظاہری سطح کو کہتے ہیں۔

انسان کو بشر اسی لئے کہتے ہیں کہ اور حیوانوں میں تو کسی کی کھال اون سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے اور کسی کی بالوں سے مگر انسان کی کھال سب حیوانات کے خلاف کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ لفظ بشر کا استعمال واحد، جمع دونوں کے لئے یکساں طور پر ہوتا ہے: ہاں تثنیہ میں بَشَرَیْنِ آیا ہے۔ جیسے فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا (۲۳ : ۴۷) کہنے لگے کہ کیا ہم ان اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں۔

قرآن مجید میں انسان کے ظاہری جسم اور جثہ کو "بشر" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے

۱:۔ لواحۃ کا معنی ظاہر لے کر اور بشر کا معنی آدمی لے کر حسن بصری اور ابن کیسان نے آیت کا ترجمہ کیا ہے، دوزخ آدمی کے سامنے نمایاں ہوگی یا ظاہر ہوگی۔ اسی طرح کا معنی آیت: وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ (۲۶ : ۹۱) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی" میں آیا ہے۔

۲:۔ لیکن لواحۃ کا معنی رنگ بگاڑ دینے والی، گرمی کی وجہ سے جھلسا دینے والی اور بشر کا معنی کھال کی بیرونی سطح لے کر جمہور نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

(وہ دوزخ یعنی سقر) آدمی کی کھال کو جھلسا دینے والی ہوگی، (کلام کے سیاق و سباق میں یہی معنی بہتر ہیں)

۷۴ : ۳۰ = عَلَیْہَا تِسْعَۃَ عَشَرَ: اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ یتسلط علی اھلھا

تسعۃ عشر ملکا (کشاف) اس (جہنم یعنی سقر) کے دوزخیوں پر اللہ نے انیس فرشتے (مقرر) مسلط کر رکھے ہیں۔

عَلَیْهَا میں ھا ضمیر کا مرجع سقر ہے۔ تسعۃ عشر اسم عدد جس کا معدود محذوف ہے یعنی فرشتے۔

تِسْعَةَ عَشَرَ دو کلمات سے مرکب ہے اور دونوں جزء میں سے ہر ایک مبنی بر فتح ہے۔

۷۴ : ۳۱ —— وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً، واؤ عاطفہ ما نافیہ ہے اَصْحٰبَ النَّارِ مضاف مضاف الیہ مل کر جعلنا کا مفعول ہے، اِلَّا حرف استثناء مَلٰٓئِكَةً مستثنیٰ اور ہم نے دوزخ پر داروغے فرشتوں کو ہی رکھا ہے۔

= عِدَّتَهُمْ : مضاف مضاف الیہ، ان کی تعداد، فِتْنَةً آزمائش : اور ان کی تعداد کافروں کے لئے ہم نے آزمائش بنائی ہے۔

= لِيَسْتَيْقِنَ لام تعلیل کے لئے ہے۔ يَسْتَيْقِنَ مضارع منصوب واحد مذکر غائب استیقان (استفعال) مصدر بمعنی واضح طور پر جان لینا۔ یقین کے ساتھ جان لینا۔ یقین کا معنی ہے کسی بات کی قطعیت پر انسانی فہم کا قائم ہو جانا۔ چونکہ یقین علم حصولی کی صفت ہوتا ہے، اس لئے ملائکہ اور انسان کے علم کی صفت تو ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے علم کو موصوف بہ یقین نہیں کہا جا سکتا

لِيَسْتَيْقِنَ، تاکہ وہ واضح طور پر جان لیں (یعنی کافر لوگ)

= اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ۔ الذین اسم موصول جمع مذکر، اُوْتُوا ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِيْتَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ دیئے گئے۔ ان کو ملا۔ الکتٰبَ اسم مفعول۔ جن کو کتاب دی گئی اہل کتاب، یعنی یہود و نصاریٰ۔

وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا واؤ عاطفہ، يَزْدَادَ مضارع منصوب۔ واحد مذکر غائب اِزْدِيَادٌ (افتعال) مصدر۔ تاکہ بڑھ جائے۔ زیادہ ہو جائے۔

اِيْمَانًا مفعول مطلق۔ اور تاکہ ایمان والوں کا ایمان بڑھے۔

وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ : واؤ عاطفہ، لَا يَرْتَابَ مضارع منفی منصوب واحد مذکر غائب اِرْتِيَابٌ (افتعال) مصدر بمعنی شک میں پڑنا۔

اور تاکہ اہل کتاب اور ایمان دار شک میں نہ پڑیں۔

وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ : واؤ عاطفہ لام تعلیل کا مَرَضٌ سے مراد نفاق ہے۔ اور تاکہ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کافر لوگ یہ کہیں۔۔۔

مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۖ ماذا کیا چیز ہے۔ کیا ہے یہ۔
مَا ذَا کی لفظی ساخت میں اختلاف ہے۔ کوئی اس کو مرکب کہتا ہے کوئی بسیط۔ اور بسیط کہنے والوں میں سے بعض قائل ہیں کہ مَا ذَا پورا اسم جنس ہے یا موصول ہے الذی کا ہم معنی۔ یا پورا حرف استفہام ہے جیسے مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (۲: ۲۱۹) اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کونسا مال خرچ کریں۔ کہہ دیں جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ (قرأت غیر ابو عمر)
مرکب کہنے والے کہتے ہیں کہ مَا ذَا مرکب ہے مَا استفہام اور ذا موصول سے۔ یا مَا استفہامیہ اور ذَا زائدہ سے۔ مَثَلًا: بیان، عجیب خبر، مثال۔

فَائِدَہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے دوزخ کے کارکن فرشتے بنائے ہیں اور ان کی تعداد کو کافروں کے لئے فتنہ بنایا ہے تاکہ:
۱:۔ لیستیقن ...... اوتوا الکتٰب: تاکہ اہل کتاب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین کامل ہو۔
۲:۔ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ ..... اور تاکہ ایمان والوں کا ایمان اور زیادہ ہو جائے۔
۳:۔ وَلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ ...... اور تاکہ اہل کتاب اور ایمان داروں کو آخرت کے بارے میں شک نہ ہو۔
۴:۔ وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ .... اور تاکہ جن کے دلوں میں شک ہے اور منکر ہیں یہ کہیں کہ اس مثل یعنی بیان سے اللہ تعالیٰ نے کیا ارادہ کیا ہے۔ یعنی وہ اس میں نکتہ چینی کرکے اور زیادہ گمراہ ہوں۔
اس لئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔
كَذٰلِكَ کاف حرف تشبیہ ذٰلِكَ اسم اشارہ۔ یعنی اس طرح يُضِلُّ واحد مذکر غائب مضارع اِضْلَالٌ (افعال) مصدر۔ وہ گمراہ کرتا ہے۔ جُنُوْدٌ جمع ہے جُنْدٌ کی بمعنی لشکر۔ فوجیں۔
وَمَا هِیَ: مَا نافیہ ہے۔ هِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع سقر ہے۔
ذِكْرٰی مصدر ہے ذكر یذکر کا۔ کثرت ذکر کے لئے ذکرٰی بولا جاتا ہے یہ ذکر سے

زیادہ بلیغ ہے۔ یہ محض انسان کی نصیحت کے لئے ہے۔

۷۴ : ۳۲ ـــ کَلَّا : جمہور کے نزدیک یہ حرف بسیط ہے اور تعلب نحوی کے نزدیک مرکب ہے کاف تشبیہ اور لا نافیہ سے۔ حالت ترکیب میں ک اور لا کے انفرادی معنی باقی نہ رہے اسی لئے لام کو مشدد کر دیا گیا ہے ؛

سیبویہ، خلیل، مبرد، زجاج اور اکثر بصری ادیبوں کے نزدیک کَلَّا کے معنی حرف ردع (روکنا، بازداشت) اور روکنے کے ہیں (خواہ بطور زجر و توبیخ یعنی گھُرکی یا سرزنش کے ہو یا بطور تربیت اور ادب آموزی کے ہو) اسی لئے ان علماء کے نزدیک قرآن مجید کے ان تمام ۳۳ مقامات میں جس جس جگہ کَلَّا آیا ہے وہاں کَلَّا پر وقف کرنا جائز ہے اور بعد کو آنے والا کلام نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔

ابوحاتم نے اس کو استفتاحیہ (آغاز کلام میں آنے والا) بتایا ہے ابوحیان اور زجاج نے بھی اس میں ابوحاتم کی پیروی کی ہے۔

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن، الاتقان فی علوم القرآن حصہ اول،

علامہ پانی پتی رح لکھتے ہیں:۔

کَلَّا : منکروں کے لئے اس لفظ سے بازداشت کی گئی ہے۔ یا منکروں کے نصیحت پذیر ہونے کا انکار ہے اگرچہ واقع میں یہ پیام نصیحت ہے۔

جلالین میں ہے : کَلَّا برائے استفتاح بمعنی اَلَا (خبردار، یاد رکھو۔

وَالْقَمَرِ : واؤ قسمیہ ہے اور القمر مقسم بہ ہے۔ قسم ہے چاند کی۔

۷۴ : ۳۳ ـــ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ : واؤ قسم کے لئے ہے الیل مقسم بہ ہے اِذْ بمعنی جب ظرف زمان اَدْبَرَ ماضی واحد مذکر غائب۔ ادبار (افعال) مصدر۔ بمعنی پیٹھ پھیرنا۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ ڈھلے۔

۷۴ : ۳۴ = اَسْفَرَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اسفار (افعال) مصدر۔ بمعنی روشن ہونا۔ اور قسم ہے صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔

۷۴ : ۳۵ = اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۔ یہ جملہ جواب قسم ہے۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب سقر کی طرف راجع ہے لام تاکید کے لئے ہے۔ اِحْدَى الْكُبَرِ ۔ مضاف مضاف الیہ۔ بڑی بلاؤں میں سے یا مصیبتوں میں سے کی ایک۔ الْكُبَرِ جمع ہے کبریٰ کی، بے شک یہ

(سقر) بہت بڑی بلاؤں میں سے ایک بلا ہے ۔

۷۴ : ۳۶ — نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۔ انسان کے ڈرانے کو، نذیرًا حال ہے انہا کی ضمیر واحد مؤنث سے لہذا منصوب ہے ۔

۷۴ : ۳۷ — لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ لِمَنْ شَآءَ بدل ہے للبشر سے یعنی تم میں سے دونوں فریقوں کے لئے نذیر ہے ایک فریق وہ جو خیر و طاعت میں آگے بڑھنا چاہتا ہے دوسرا وہ فریق جو کہ شر اور گناہ میں پڑا رہنا چاہتا ہے ،

مطلب یہ کہ تم کو سقر کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اب تم میں سے جس کا جی چاہے اس سے ڈر کر بھلائی اور نیکی کے راستہ پر آگے بڑھے یا برائیوں میں پھنس کر پیچھے رہ جائے ۔

ان یتقدم ۔ انْ مصدریہ یتقدم مضارع منصوب بوجہ عمل انْ صیغہ واحد مذکر غائب تقدم (تفعل) مصدر آگے بڑھنا ۔ اَوْ بمعنی یا ۔ يَتَاَخَّرَ ای اَنْ يَّتَاَخَّرَ انْ مصدریہ یتاخر فعل مضارع منصوب بوجہ عمل انْ صیغہ واحد مذکر غائب ۔ تاخُّر (تَفَعُّل) مصدر بمعنی پیچھے رہنا ۔

۷۴ : ۳۸ — كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۔ كُلُّ نَفْسٍ مضاف مضاف الیہ سب جانیں ، تمام اشخاص ، ہر کوئی ، ہر شخص ، بِمَا میں بِ سببیہ ہے مَا موصولہ كَسَبَتْ اس کا صلہ ۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۔ كَسْبٌ باب ضرب مصدر ۔ اس نے کمایا ۔

رَهِيْنَةٌ گروی ، یہ رھین کی تانیث نہیں ہے کیونکہ نحو کا یہ قاعدہ ہے کہ جب فعیل مفعول کے معنی میں ہو تو مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے صفت آتی ہے اگر یہ رھین بمعنی مرھون ہوتا تو یہاں اس کو مؤنث ذکر کرنے کی حاجت نہ ہوتی ، بلکہ یہ شتیمۃ کی طرح مصدر ہے ۔ اس کا مطلب رہن ، گروی ہونا ہے (ضیاء القرآن)

آیت کا مطلب ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلہ میں گروی ہے ۔

تفسیر حقانی میں ہے :۔

رھینۃ اسم بمعنی الرھن کالشتیمۃ بمعنی الشتم ہے ۔

۷۴ : ۳۹ — اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۔ استثناء متصل ہے چونکہ مستثنیٰ متصل (اصحٰب) اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہے لہذا منصوب ہے ۔ (کلام موجب وہ ہے جس میں نفی نہی استفہام نہ ہو ۔)

اصحب الیمین ۔ مضاف مضاف الیہ دائیں ہاتھ والے ، مراد وہ اشخاص جن کو اعمال نامے

دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے یا وہ گروہ جو قیامت کے روز اللہ کے عرش کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔ اگر یمین یمن سے ہے جس کے معنی برکت اور خیر و بہتری کے ہیں تو اس سے اہل خیر اور نیکوکار/ایماندار لوگ مراد ہیں۔

۷۴: ۴۰ ـــ یہاں اختتام آیت ۳۹ پر ہے اور لفظ جَنّٰتٍ (آیت ۴۰) پر معانقہ ہے
۷۴: ۴۱ ـــ اگرچہ جَنّٰت پر وقف کی علامت ہے لیکن آیت ۴۰ پر بھی وقف کیا جا سکتا ہے۔ اگر پہلی علامتِ معانقہ پر وقف کیا جائے تو آیت ۳۹ کا ترجمہ "سوائے اصحاب یمین کے" پر جملہ ختم ہو جائیگا۔ اور فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ اکٹھا پڑھا جائے گا۔ اور جَنّٰتٍ ظرف مکان یَتَسَآءَلُوْنَ کا ہوگا۔ اور فِیْ جَنّٰتٍ سے قبل ھُمْ محذوف ہوگا اور آیت ۴۱ اس کے ساتھ ہی پڑھی جائے گی۔ اور کلام یوں ہوگا:۔

ھُمْ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ وہ باغوں میں مجرموں سے پوچھیں گے

اور اگر دوسری علامت معانقہ پر وقف کیا جائے تو فی جَنّٰتٍ کا ربط جملہ ماسبق سے ہوگا۔ اور کلام یوں ہوگا۔ الا اصحٰب الیمین فی جنت سوائے اصحاب یمین کے جو جنتوں میں ہوں گے اس صورت میں یتساءلون عن المجرمین جملہ حالیہ ہوگا۔ جو اصحاب یمین کی کیفیت بیان کر رہا ہے

آیت ۳۸ تا ۴۲ کا بار بط ترجمہ یوں ہوگا۔

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے سوائے اصحب الیمین کے کہ وہ باغہائے بہشت میں ہوں گے اور گنہگاروں سے پوچھتے ہوں گے۔

یَتَسَآءَلُوْنَ بمعنی یَسْئَلُوْنَ ہے (قرطبی)

۷۴: ۴۲ ـــ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ: یہ سوال ہے اصحاب الیمین کا مجرمین سے۔ مَا استفہامیہ ہے۔ سَلَکَ ماضی واحد مذکر غائب۔ سَلْکٌ مصدر (باب نصر) سے جس کے معنی چلانے اور داخل کرنے کے ہیں۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔

کس نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔ یا کون تم کو دوزخ میں لایا۔ سَقَرَ: جیساکہ اوپر بیان ہوا۔ دوزخ کا ایک نام ہے بوجہ علمیت و تانیث غیر منصرف ہے

۷۴: ۴۳ ـــ قَالُوْا۔ یعنی اہل دوزخ (المجرمین) کہیں گے:۔

۱:۔ لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ لَمْ نَکُ مضارع نفی جحد بلم (مضارع مجزوم بوجہ عمل لَمْ)۔ نَکُ اصل میں نَکُوْنَ تھا۔ ہم نمازی نہ تھے۔

۲:۔ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ۔ نُطْعِمُ مضارع جمع متکلم اِطْعَامٌ (افعال)

مصدر کھانا کھلانا۔ اور مسکینوں کو کھانا نہ کھلایا کرتے تھے۔

۴۵:۷۴ ب ــــ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ۔ نَخُوضُ مضارع جمع متکلم۔ خَوْضٌ (باب نصر) مصدر۔ مشغلہ کرنا۔ ہم باتوں کا مشغلہ کیا کرتے تھے۔ خَوْضٌ کا اصل معنی ہے پانی میں گھسنا اور چلنا۔ قرآن مجید میں اکثر قابل ذم کام کو مشغلہ بنانے کے معنی میں اس لفظ کا استعمال ہوا ہے وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ (۶ : ۶۸) اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ۔

۴۶:۷۴ ــــ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور ہم روز قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے۔

۴۷:۷۴ ــــ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ۔ حَتّٰى یہاں تک کہ۔ اَتٰىنَا اَتٰى ماضی واحد مذکر غائب اِتْيَانٌ (افعال) مصدر۔ نَا ضمیر جمع متکلم وہ ہمارے پاس آ پہنچا۔ اَلْيَقِيْنُ۔ ای الموتُ۔ باجماع جمہور المفسرین۔ بمعنی موت۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آ پہنچی۔

۴۸:۷۴ ــــ فَمَا تَنْفَعُهُمْ ف سببیہ ہے۔ مَا تَنْفَعُ مضارع منفی واحد مؤنث غائب نَفْعٌ (باب فتح) مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ پس (بدیں سبب) ان کو نفع نہ دیگی۔

شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ مضاف مضاف الیہ۔ سفارش کرنے والوں کی سفارش۔ شَفَاعَةٌ شَفَعَ يَشْفَعُ سے (باب فتح) مصدر۔ یعنی سفارش کرنا۔ شَافِعِيْنَ شَفَاعَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، سفارش کرنے والے۔

۴۹:۷۴ ــــ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ف بمعنی پھر، مَا استفہامیہ ہے پھر ان کو کیا ہو گیا ہے۔

عَنِ التَّذْكِرَةِ۔ جار مجرور، اَلتَّذْكِرَةِ ای القرآن) جار مجرور مل کر متعلق مُعْرِضِيْنَ۔ مُعْرِضِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب، اِعْرَاضٌ (افعال) مصدر سے اعراض کرنے والے، رخ موڑنے والے۔ اجتناب کرنے والے:

معرضین نصب علی الحال کقولک مالک قائماً: اس کا نصب بوجہ حال ہے جیسا کہ کہتے ہیں مَا لَكَ قَائِمًا۔ تو کیوں کھڑا ہے۔

ترجمہ ہو گا:۔

پھر ان کو کیا ہو گیا ہے جو نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

۵۰:۷۴ ــــ كَاَنَّهُمْ۔ كَاَنَّ۔ حرف مشابہ بفعل۔ اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے

لہذا ھُمۡ کَانَ کا اسم اور حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَۃٌ اس کی خبر۔
حُمُرٌ حِمَارٌ کی جمع ۔ گدھے مستنفرۃ اسم فاعل واحد مؤنث استنفار (استفعال) مصدر سے، بدک کر بھاگنے والے۔ نفر مادہ۔ نفارٌ (باب ضرب) دوڑنا۔ دور ہوجانا۔ نفورٌ بھاگنے والا۔ کانھمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَۃٌ گویا کہ وہ بدک کر بھاگنے والے گدھے ہیں ۔
۷۴ : ۵۱ — فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَۃٍ ۔ جملہ حُمُرٌ سے حال ہے فَرَّتۡ ماضی واحد مؤنث غائب فِرَارٌ و مَفَرٌّ (باب ضرب) مصدر۔ وہ بھاگی ۔ فِرَارٌ خوف سے بھاگنا: ڈر کر بھاگنا۔ قَسۡوَرَۃٍ شیر۔ جمع قَسَاوِرُ ق س ر مادہ ۔ شیر کے ڈر سے بھاگے جارہے ہیں ۔
۷۴ : ۵۲ — بَلۡ یُرِیۡدُ کُلُّ امۡرِیٴٍ مِّنۡھُمۡ اَنۡ یُّؤۡتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَۃً : بَلۡ یہاں ابتدائیہ ہے اور محض انتقالِ مضمون کے لئے لایا گیا ہے کلام سابق سے اعراض مقصود نہیں
اہل تفسیر نے بیان کیا ہے کہ کفار قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر تم سچے ہو تو ہم میں سے ہر شخص کے سرہانے صبح کو ایک کھلی چٹھی برآمد ہونا چاہئے جس میں لکھا ہو کہ آپ خدا کے رسول ہیں آپ کے کہنے پر عمل کرنا ضروری ہے ۔
اَنۡ مصدریہ ہے یُّؤۡتٰی مضارع مجہول واحد مذکر غائب ایتاء (افعال) مصدر بمعنی دینا۔ صُحُفًا۔ صحیفہ کی جمع ہے بمعنی صحیفے، کتابیں، نوشتے، اوراق، صحف بوجہ مفعول منصوب ہے، اور موصوف ہے اس کی صفت منشرۃ ہے، صحیفہ کی جمع صحف نادر ہے کیونکہ فعیلۃ کی جمع فُعُلٌ نہیں آتی ۔ ندرت اور قیاس میں اس کی مثال سفینۃ کی جمع سُفُنٌ ہے
مُّنَشَّرَۃً صفت ہے صُحُفًا کی اسم مفعول ہے واحد مؤنث ہے ۔ تَنۡشِیۡرٌ (تفعیل) مصدر سے ۔ کھلی ہوئی، پھیلی ہوئی۔

ترجمہ ہوگا :۔

بلکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں

یہی مضمون ایک اور جگہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔
وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ (۱۷ : ۹۳) اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کوئی کتاب دلاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں ۔
۷۴ : ۵۳ — کَلَّا : ہرگز نہیں ۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ ان کے اس ارادہ پر سرزنش ہے کہ ہمیں کھلی چٹھی ہر ایک کو مل جائے ، فرمایا یہ ہرگز نہ ہوگا۔ کس لئے کہ ہر ایک میں اس سے مخاطب ہونے

کی قابلیت واہلیت ہی نہیں ہے۔

بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَۃَ۔ بَلْ حرف اضراب ہے مطلب یہ کہ ان کا قرآن مجید سے اعراض اوران کی یہ طلب کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک کھلا پروانہ اللہ کی جانب سے جاری ہو معقول وجوہ پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان کی محض ہٹ دھرمی ہے بات اصل میں یہ ہے کہ ان کو آخرت کا اندیشہ ہی نہیں ہے۔

لَا یَخَافُوْنَ: مضارع منفی جمع مذکر غائب خَوْفٌ باب فتح مصدر سے، وہ نہیں ڈرتے۔ ان کو خوف ہی نہیں ہے۔ ان کو اندیشہ ہی نہیں ہے۔

۷۴: ۵۴ — کَلَّا۔ کلمہ ردع۔ (بازداشت، روکنا، جھڑکی، سرزنش) ہے ان کی بے باکی پر۔ ایک بازداشت ہے۔ یا گذشتہ کلاً کی تاکید ہے۔

اِنَّہٗ تَذْکِرَۃٌ: میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن مجید ہے۔ تذکرۃ یادداشت نصیحت، یاد کرنے کی چیز۔ اللہ تعالیٰ کی جلالی وجمالی صفات اور رحمت و عذاب کا اس میں ذکر ہے۔

۷۴: ۵۵ — فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَہٗ: ف سببیہ ہے مَنْ جو شخص، شَآءَ ماضی واحد مذکر غائب۔ مَشِیْٓئَۃٌ (باب فتح) سے مصدر۔ بمعنی چاہنا۔ ارادہ کرنا۔ ذَکَرَ ماضی واحد مذکر غائب ذِکْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ اس نے یاد کیا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن ہے۔ پس جس کا جی چاہے اسے یاد رکھے، یعنی اس سے نصیحت حاصل کرے۔

۷۴: ۵۶ — وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ۔ واؤ حالیہ ہے مَا یَذْکُرُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ ذِکْرٌ (باب نصر) مصدر سے جس کے معنی ہیں ذکر کرنا۔ یاد کرنا۔ بیان کرنا پند و نصیحت حاصل کرنا۔ قبول کرنا۔

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ استثناء مفرغ ہے (اس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے)

مطلب یہ کہ یہ قرآن مجید ایک نصیحت ہے جو چاہے اس کو حاصل کرے۔ لیکن نصیحت چاہنے والے کا نصیحت حاصل کرنا محض اور صرف اس کی اپنی مشیت پر مبنی نہیں ہے بلکہ مشیت ایزدی اور اس کی کرم نوازی پر منحصر ہے۔ نصیحت کا پالینا تبھی ممکن ہوگا جب اللہ بھی چاہیگا۔

وھذا تصریح بان افعال العباد بمشیۃ اللہ عزوجل بالذات او بالواسطۃ (روح المعانی) یہ صریحاً ظاہر ہے کہ بندوں کے افعال بالذات یا بالواسطہ اللہ عزوجل کی مشیت سے وابستہ ہیں۔

(نصیحت پذیر ہونے کی چاہت کرنے والے) کسی وقت نصیحت پذیر نہیں ہوسکتے مگر اسی وقت

جب کہ خدا ان کی مشیت اور نصیحت پذیری کا ارادہ کرے ؛ یہ آیت صراحتہً دلالت کررہی ہے کہ انسانی اعمال وافعال اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ سے وابستہ ہیں ۔ (تفسیر مظہری)

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۷۶ : ۳۰) اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے ۔

یہ اس لئے کہ بندے کی مشیت خواہ کتنی ہی عقل و فہم پر مبنی ہو وہ محدود اور نقائص ومعائب سے مبرّا نہیں ہوسکتی ۔ اور اس علیم وحکیم کی مشیت کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے عقل کا تقاضا یہی ہے کہ وہ دانا تے کل کے تابع رہے ۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۔ هُوَ ای اللّٰهُ ۔

اَهْلُ ۔ والا ۔ والے ۔ وہ سب لوگ اھل کہلاتے ہیں جن کو مذہب یا نسب یا دونوں کے علاوہ اور کسی قسم کا کوئی رشتہ یا تعلق مثلاً ایک گھر یا ایک ہی شہر میں رہنا بسنا یا کسی مخصوص صفت اور پیشہ میں شریک ہونا ۔ غرض کسی خاص صفت سے منسوب ہونا یا متصف ہونا ۔ ایک سلسلہ میں منسلک کردے ۔ کسی چیز کا مستحق یا سزاوار ہونا ۔

عربی میں بولتے ہیں فُلَانٌ اَهْلٌ لِكَذَا ۔ فلاں اس کا مستحق اور سزاوار ہے ۔

ترجمہ ہوگا ۔

وہی اس قابل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی اس لائق ہے کہ بخش دے ؛

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۷۵) سُوۡرَۃُ الۡقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۲ (۴۰)

۷۵ : ۱ —— لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ، لَا زائدہ ہے اور کلام کو مزین و آراستہ کرنے اور مزین کرنے کے لئے لایا گیا ہے ،

بعض کے نزدیک کفار کے انکار قیامت کا رد ہے ۔ عرب جب کہتے ہیں : لَا وَاللّٰہِ لَا افعل فَلَا ردٌّ لکلام قد مضٰی و فائدتہا توکید القسم فی الرّدّ۔ یعنی لَا سے پہلے کلام کا رد و ابطال مقصود ہوتا ہے ۔ اور بعد میں قسم اٹھائی جاتی ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ قسم متوکد ہو جائے ۔ (ضیاء القرآن)

اُقۡسِمُ مضارع واحد متکلم اقسام (افعال) مصدر سے ، جس کے معنی قسم کھانا کے ہیں ۔ میں قسم کھاتا ہوں ۔ (نیز ملاحظہ ہو ۶۹ : ۳۸)

بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ : روز قیامت کی ۔

۷۵ : ۲ = وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ، اور قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی ، اَلنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ موصوف و صفت ۔ اللَّوَّامَۃِ ۔ لَامَ یَلُوۡمُ لَوۡمٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ بہت ملامت کرنے والی ۔

النفس اللوّامۃ سے کیا مراد ہے ۔ اس میں مختلف اقوال ہیں ۔

ا ۔ النفس اللوّامۃ میں لام جنسی ہے ہر نفس مراد ہے (کافر ہو یا مؤمن ، نیک ہو یا بد) فرّاء نے کہا ہے کہ ہر شخص نیک ہو یا بد قیامت کے دن اپنے آپ کو ملامت کرے گا ۔ اگر اس نے اچھے کام کئے ہوں گے تو نفس سے کہیگا ۔ اس سے زیادہ تو نے نیکی کیوں نہیں کی ! اور بدی کی ہو گی تو کہے گا کہ تو نے برے کام کیوں کئے ۔ (فرّاء)

۲۔ اس سے کافر مراد ہے ہر کافر قیامت کے دن اپنے نفس کو بُرا کہیگا کہ دنیا میں حقوق اللہ کی ادائیگی میں اس نے قصور کیوں کیا۔ (مقاتل) قتادہ اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے

۳۔ نیک ہو یا بد، مؤمن ہو یا کافر۔ آیت میں ہر شخص مراد ہے کیونکہ کسی شخص کو سکھ پر قرار ہے نہ دکھ پر، خیر ہو یا شر ہر شخص اپنے کو بُرا ہی کہتا ہے (سعید بن جبیر، عکرمہ)

۴۔ نفسِ لوامہ مومن کا نفس ہے جو ہر وقت جو ہر وقت اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں پر اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہے خواہ کتنی ہی نیکی کرے۔ کہتا ہے کہ اس سے زیادہ کیوں نہ کی (حسن بصری، مجلی)

۵۔ صوفیائے کرام کہتے ہیں کہ نفس سرکش کو نفسِ امارہ کہتے ہیں جو امر کا مبالغہ ہے کیونکہ وہ ہر وقت برے کاموں کا حکم کرتا رہتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی یاد میں کوشاں ہوجاتا ہے تو مولیٰ کریم کی خصوصی توجہ اور جذبے سے اس پر اس کے عیوب و نقائص منکشف ہوجاتے ہیں اس پر وہ پشیمان ہوتا ہے اور اپنے آپ کو بُرا بھلا کہتا ہے اس نفس کو نفس لوّامہ کہتے ہیں اور جب وہ ہر ماسوائے اللہ سے قطع تعلق کرلیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اس کا دل مطمئن ہوجاتا ہے تو اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔

فائدہ یہاں دو قسمیں کھائی گئی ہیں لیکن مقسم بہٖ محذوف ہے ای لَتُبْعَثُنَّ کہ تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔

۷۵ : ۳ — اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ۔ استفہام انکاری و توبیخی ہے، یَحْسَبُ مضارع معروف واحد مذکر غائب حُسْبَانٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ خیال کرتا ہے وہ گمان کرتا ہے، اس کو ایسا نہ کرنا چاہئے۔

اَلْاِنْسَانُ : میں الف لام جنس کا ہے اس سے جنس انسان مراد ہے جس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو منکر بعث و حشر تھا۔

یا الف لام عہدی ہے اور کوئی معین شخص مُراد ہے۔ بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی۔ عدی خاندان زہرہ کا حلیف اور اخنس بن شریق ثقفی کا داماد تھا عدی اور اخنس کے سلسلہ میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔ الٰہی مجھے میرے برے ہمسائے سے محفوظ رکھ۔

بات یہ ہوئی کہ عدی نے خدمت گرامی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اے محمد (صلی اللہ

علیہ وسلم) مجھے بتاؤ قیامت کب ہوگی؟ اس کے کیا احوال ہوں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قیامت کی کیفیت بتائی تو وہ کہنے لگا کہ اگر میں قیامت کو دیکھ بھی لوں تو بھی تمہاری بات کی تصدیق نہیں کرونگا اور نہ تمہیں سچا جانوں گا۔ کیا خدا ہڈیوں کو اکٹھا کردے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر مظہری)

اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ اَلَّنْ مرکب ہے اَنْ مخففہ اَنَّ سے اور لَنْ نافیہ سے۔ لَنْ نَّجْمَعَ مضارع منصوب نفی تاکید بلن۔ صیغہ جمع متکلم جَمْعٌ (باب فتح) مصدر سے ہم ہرگز جمع نہیں کریں گے۔

عِظَامَہٗ۔ عِظَامٌ عَظْمٌ کی جمع ہڈیاں (بحالت مفعول) مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ مضاف الیہ اس کی ہڈیاں۔

ترجمہ ہوگا:۔

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے۔

۷۵:۴ — بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ - کیوں نہیں ہم قدرت رکھتے ہیں کہ ہم اس کی پور پور درست کردیں (نیز ملاحظہ ہو ۳:۷۶)

بَلٰی حرف جواب ہے اور کلامِ مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے لئے آتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

۱:۔ کلام استفہام سے خالی ہو۔ جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ۔ (۷:۶۴) جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے:

۲:۔ یہ کلام استفہامی ہو۔ خواہ استفہام حقیقی ہو جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰی:

خواہ توبیخی ہو جیسے آیت زیرِ غور۔ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ اور جواب میں کہا جائے گا بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ۔

قٰدِرِیْنَ منصوب بوجہ نجمع کے فاعل کے حال سے ہے۔ ای نجمعہا قادرین .... قٰدِرِیْنَ قَدْرٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب) بمعنی قدرت رکھنے والے۔

اَنْ نُّسَوِّیَ۔ اَنْ مصدریہ۔ نُسَوِّیَ مضارع منصوب بوجہ عمل اَنْ، جمع متکلم تَسْوِیَۃٌ

تفعیل) مصدر۔ ہم درست کردیں گے: ہم درست کردیں۔
بَنَانَهٗ: بَنَانُ (مفعول فعل نُسَوِّیَ کا) مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کی انگلیوں کے پورے انگلیوں کے سرے: بَنَانَةٌ کی جمع جس طرح تَمْرَةٌ کی جمع بحذف ۃ تَمْرٌ ہے۔
۷۵: ۵ — بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ۔ بَلْ عاطفہ ہے اس کا عطف یَحْسَبُ پر ہے (استفہام کے تحت ہے) اس کو سوالیہ بھی کہا جا سکتا ہے اور تحقیقیہ بھی کیونکہ سابق سائل یا سوال سے اعراض (اور دوسری بات کو بیان کرنے کی طرف مائل ہونا) درست ہے (یعنی یہ دوسرا انسان پہلے انسان سے غیر ہوگا تو سائل اوّل سے اعراض ہو جائے گا۔ اور اگر سائل وہی ہو مگر اس کے سوال سے اضراب اور دوسرے مسئلہ کا بیان ہوگا۔ (تفسیر مظہری)
لِيَفْجُرَ میں لام زائدہ ہے اور اَنْ ناصبہ مقدرہ ہے ای اَنْ يَّفْجُرَ۔ اَمَامَهٗ مضاف مضاف الیہ میں اَمَامَ ظرف ہے۔ ای لیفجر فیما یستقبل،
يَفْجُرَ مضارع منصوب۔ واحد مذکر غائب فُجُوْرٌ باب ضرب مصدر۔ بمعنی دین کی پردہ دری یعنی نافرمانی کرنا۔
اَلْفَجْرُ کے معنی ہیں کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا اور شق کرنا۔ کہتے ہیں فَجَرْتُهٗ فَانْفَجَرَ میں نے پانی کو پھاڑ کر بہایا پس وہ بہہ گیا۔
قرآن مجید میں ہے فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۲: ۶۰) (حضرت موسیٰ نے لاٹھی ماری) تو پھر اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ صبح کو فجر اس لئے کہا جاتا ہے کہ صبح کی روشنی بھی رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے۔
لِيَفْجُرَ کہ وہ دین کی پردہ دری کرتے ہوئے علی الاعلان گناہ کرتا پھرے۔ اَمَامَهٗ اس کے آگے اس کے سامنے۔ ظرف زمان بمعنی اس کے مستقبل میں۔ اَمَامٌ قُدَّامٌ کی طرح ہے اسم بھی ہوتا ہے اور ظرف بھی۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے۔
روح المعانی میں ہے:۔

وھو یرید لیدوم علیٰ فجورھا فیما بین یدیہ من الاوقات وفیما یستقبل من الزمان۔ یعنی وہ چاہتا ہے کہ زندگی کے آئندہ اوقات میں بھی وہ دین کی پردہ دری کرتا رہے
۷۵: ۶ — يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ۔ یہ اس کی دین کی پردہ دری کی ڈھٹائی کی تفسیر ہے۔ استہزاءً پوچھتا ہے اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ، اَيَّانَ (کب) خبر مقدم ہے

اور یَوْمُ الْقِيَامَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر۔
۷۵: ۷ — فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ: ف جواب کا ہے۔ یہ آیت اور اگلی دو آیات انسان کے سوال اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ کے جواب میں ہیں۔
بَرِقَ ماضی واحد مذکر غائب بَرَقٌ (باب سمع) مصدر سے، جس کے معنیٰ نظر کے متحیر اور خیرہ ہونے کے ہیں۔ بَرْقٌ کے معنی بجلی کے ہیں اور اسی اعتبار سے اس کے معنی چمکنے کے آنے لگے لیکن جب آنکھ کے ساتھ اس کا استعمال ہو تو اس کے معنی خوف سے پتلیوں کے پھرنے اور نظر کے خیرہ ہونے کے آتے ہیں۔
ترجمہ ہوگا۔ پھر جب نظر چندھیا جائے گی۔
۷۵: ۸ — وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور چاند گہنا جائے گا: خَسَفَ ماضی واحد مذکر غائب خُسُوْفٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ جس کے معنی چاند گرہن کے ہیں اور جب چاند گہنا جائیگا بے نور ہو جائے گا۔ سورج گرہن کو کسوف کہتے ہیں۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔
۷۵: ۹ — وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ: اس جملہ کا عطف بھی جملہ اِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ پر ہے
اور جب سورج اور چاند اکٹھے کر دیئے جائیں گے؛ یعنی دونوں بے نور اور سیاہ کر دیئے جائیں گے یہی ان کے اجماع کا مطلب ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ کشش ثقل کا جو قانون اس عالم میں کارفرما ہے اور جس کے ماتحت نظام شمسی کے ثوابت و سیارات اپنے اپنے مقامات پر پختگی کے ساتھ موجود ہیں یہ ختم ہو جائے گا اور چاند سورج کے ساتھ جا ملے گا؛
اَيْنَ الْمَفَرُّ۔ کافر کا مقولہ ہے:۔
اَيْنَ۔ کہاں۔ ظرف ہے۔ جس طرح مَتٰى سے زمان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اسی طرح اَيْنَ سے مکان دریافت کیا جاتا ہے۔
الْمَفَرُّ مصدر میمی ہے، فرار، بھاگنا۔ الفرار۔ خوف سے بھاگنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے
ترجمہ ہوگا:۔
کہاں ہے بھاگ، کہاں ہے بھاگ کر جانے کی جگہ:
۷۵: ۱۱ — كَلَّا لَا وَزَرَ: نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔ حرف ردع ہے۔ یہاں طلب مفر سے بازداشت ہے، معنی۔ نہیں نہیں (وہاں)، بھاگ جانے کی کوئی جگہ نہیں ہے:
وَزَرَ۔ اسم منصوب، پناہ گاہ۔ زمخشری نے لکھا ہے:۔
لاوزر ای لا ملجأ وكل ما التجأت اليه من جبل او غيره وتخلصت به

فھو وزرك۔ لَاوَزَرَ کے معنی ہیں لَامَلْجَأَ (کوئی پناہ گاہ نہیں) ہر وہ چیز جس کو تو طلب کرے پناہ کے طور پر خواہ وہ پہاڑ ہو یا کچھ اور جس کے دامن میں تو پناہ اور خلاصی پائے وہ تیرے لئے وَزَرٌ ہے۔

وَزَرٌ کا ماخذ وِزْرٌ ہے جس کا معنی ہے بوجھ۔

۷۵:۱۲ــــ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ، اِسْتِقْرَارٌ (استفعال) سے اسم مفعول واحد مذکر (اسم ظرف مکان) واحد) ٹھہرایا ہوا۔ قرار یافتہ شدہ، ٹھہرنے کی جگہ ــــ مبتدا۔ اِلٰى رَبِّكَ اس کی خبر، يَوْمَئِذٍ متعلق خبر،

رَبِّكَ میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور تخصیص کے معنی کے لئے لائی گئی ہے۔ صرف آپ کے ربّ کے پاس ہی اس روز ٹھکانہ ہوگا

۷۵:۱۳ ــــ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ۔ يُنَبَّؤُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب تَنْبِئَةٌ (تفعیل) مصدر۔ اسے بتا دیا جائے گا۔ اسے خبر دی جائے گی۔ ن ب ء مادہ۔

يَوْمَئِذٍ۔ يَوْمَ اسم ظرف، منصوب، مضاف اِذٍ مضاف الیہ، اس دن، ایسے واقعات کے دن۔ مفعول فیہ (اس روز) اس دن انسان کو بتادیا جائے گا۔

بِمَاقَدَّمَ وَاَخَّرَ۔ ب، ساتھ، متعلق، مَا موصولہ قَدَّمَ اس کا صلہ، واؤ عاطفہ اَخَّرَ معطوف جس کا عطف مَاقَدَّمَ پر ہے۔ قَدَّمَ ماضی واحد مذکر غائب۔ تَقْدِيْمٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے آگے بھیجا۔ اَخَّرَ ماضی واحد مذکر غائب تَاْخِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ اس نے پیچھے چھوڑا۔ ترجمہ:۔ اس روز انسان کو بتا دیا جائے گا (ہر اس عمل کے متعلق جو اس نے آگے بھیجا اور جو وہ پیچھے چھوڑ آیا۔

۷۵:۱۴ ــــ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ: بَلْ حرفِ اضراب، الانسانُ مبتدا۔ بَصِيْرَةٌ اس کی خبر، عَلٰى نَفْسِهٖ متعلق خبر، لبصیرۃ کی تاء مبالغہ کے لئے ہے جیسے اَلْعَلَّامَةُ میں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:۔

دنیوی زندگی کے اعمال فقط یاد دہانی سے ہی اسے نظر آجائیں گے اطلاع دینے کی بھی ضرورت ہی نہ ہو گی:۔

ترجمہ ہو گا:۔

(انسان کو بِمَاقَدَّمَ وَاَخَّرَ پر متنبہ کرنے کی بھی ضرورت ہی نہیں) وہ خود ہی اپنے آپ کو (اعمال کے

تناظریں) خوب دیکھنے اور جاننے والا ہے۔

۷۵: ۱۵ —— وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ: واؤ وصلیہ، لَوْ بمعنی اگرچہ۔ خواہ۔ اَلْقٰى۔ ماضی واحد مذکر غائب (ضمیر فاعل الانسان کی طرف راجع ہے) اِلْقَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر بمعنی ڈالنا۔

مَعَاذِيْرَ جمع مَعْذِرَةٌ واحد۔ مصدر بمعنی عذر۔ معذرت۔ عُذْرٌ اور عُذُرٌ ایسی بات جس سے قصور پر گرفت نہ ہو۔

عذر تین طرح کا ہوتا ہے:۔

۱۔ ارتکاب جرم سے انکار کر دینا۔

۲۔ ارتکاب جرم کی کوئی ایسی وجہ بیان کرنا جس سے جرم کی سزا سے بچ جائے۔

۳۔ اقرار جرم کے بعد آئندہ جرم نہ کرنے کا وعدہ کرنا۔ اس تیسری شق کو توبہ کہا جاتا ہے۔

وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ۔ ای ولوجاء بکل معذرۃ ماقبلت منہ (جلالین) خواہ وہ تمام عذرات پیش کرے وہ قبول نہیں کئے جائیں گے۔

خواہ وہ زبان سے ہزار بہانے بنائے۔ (ضیاء القرآن)

مَعَاذِيْرَ میں نصب بوجہ مفعول ہونے کے ہے اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے

۷۵: ۱۶ ——

فَائِدَۃٌ: بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت نزول وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوتا تھا کہ نازل شدہ آیات کا کوئی حصہ چھوٹ نہ جائے اس لئے دوران نزول میں چپکے چپکے لبوں کو حرکت دیتے رہتے تھے۔ اس کی ممانعت میں اللہ تعالیٰ نے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ .... ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ بطور جملہ معترضہ ارشاد فرمایا بات کرتے وقت اگر مخاطب بھی بولنے لگے تو متکلم اس سے کہتا ہے ذرا خاموش رہو میری بات نہ کاٹو، پوری بات سن لو، پھر تم کو بولنے کا حق ہے یہ درمیانی کلام بطور ہدایت بول کر متکلم پھر اصل مدعا پر کلام شروع کر دیتا ہے یہاں قیامت کا بیان چل رہا تھا اس جملہ معترضہ کے بعد پھر وہی سلسلہ کلام جاری ہے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ۔ لَا تُحَرِّكْ، فعل نہی واحد مذکر حاضر تَحْرِيْكٌ (تفعیل) مصدر بمعنی حرکت دینا۔ چلانا۔ تو زبان نہ چلا۔ بِهٖ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے والضمیر للقرآن لدلالۃ سیاق الاٰیۃ نحو انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ای لاتحرک

بالقرآن لسانك عند القاء الوحی من قبل ان یقضی الیك وحیہٗ (روح المعانی) ضمیر قرآن کے لئے ہے جیسا کہ آیت کا سیاق دلالت کر رہا ہے۔ جیسے انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر (میں ہے یعنی القاء وحی کے وقت اس کے مکمل ہو جانے سے قبل قرآن کے (یاد رکھنے کے لئے اس کے) ساتھ ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیتے رہو۔

لِتَعْجَلَ بِہٖ ۔ لام علت کا ہے۔ تَعْجَلَ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، عَجَلٌ (باب سمع) مصدر سے منصوب بوجہ عمل لام۔ کہ تو جلدی کرے بِہٖ اس کو یاد کرنے کی، ضمیرہٖ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ قرآن کے لئے ہے۔

اسی مضمون میں اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْكَ وَحْیُہٗ (۲۰ : ۱۱۴) اور قرآن کی وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے قرآن کے (پڑھنے کے) لئے جلدی نہ کیا کرو۔

۷۵ : ۱۷ — اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ ۔ عَلَیْنَا ہمارے ذمہ ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کے لئے ہے۔ ای ان علینا جمعہ فی صدرك بحیث لا یذھب علیك شیٔ من معانیہ یعنی قرآن کا تمہارے سینہ میں اس طرح جمع کر دینا کہ اس کے معانی سے کوئی شے بھی تم سے مخفی نہ رہ جائے یہ ہمارا ذمہ ہے۔

وَقُرْاٰنَہٗ ۔ اس کا عطف جَمْعَہٗ پر ہے دونوں منصوب بوجہ عمل اِنَّ ہیں قرآن مصدر ہے بمعنی پڑھنا۔ یہ اللہ کی کتاب کا خاص نام ہے جو کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی کسی دوسری آسمانی کتاب کا نام قرآن نہیں ہے۔

قرآن کی وجہ تسمیہ کے متعلق متعدد اقوال ہیں :

پروفیسر عبدالرؤف کے مطابق قرآن کہنے کی وجہ صرف قرأت اور تلاوت ہے اللہ کی کتاب عموماً جہر کے ساتھ نمازیں۔ دینی محافل میں، مدارس میں اور دوسری تقریبات میں پڑھی جاتی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ میں ایک شاعر نے کہا تھا۔

ضحوا باشمط عنوان السجود بہ۔ یقطع اللیل تسبیحا وقرانا۔

لوگوں نے ایک ایسی پکی عمر والے سردار کو ذبح کر دیا جس کی پیشانی پر سجدے کا نشان تھا جو راتیں تسبیح اور تلاوت میں کاٹ دیتا تھا۔

آیت زیر مطالعہ میں تو ویسے ہی صاف ظاہر ہے کہ جمع قرآن سے قرات قرآن الگ چیز ہے مطلب یہ ہے کہ :۔
قرآن کا تمہارے سینہ میں جمع کرنا اور پھر اس کا تمہاری زبان پر رواں کرنا ہمارے ذمہ ہے
۷۵: ۱۸ — فَاِذَا : فَ تعقیب کا ہے اِذَا ظرف زمان ہے ۔ پس جب :
قَرَاْنٰهُ ۔ قَرَاْنَا ۔ ماضی جمع متکلم ۔ قَرْءٌ ، قِرَاءَةٌ اور قُرْاٰنٌ مصادر (باب نصر و فتح) سے بمعنی پڑھنا ۔ تلاوت کرنا ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب قرآن کے لئے ہے ۔
مفسرین نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے ۔
۱۔ جب ہم قرآن تمہارے سینہ میں جمع کردیں تو تم اس پر عمل کرو (حضرت ابن عباس)
۲۔ جب ہم قرآن کو بیان کردیں تو ہمارے بیان کے موافق تم اس پر عمل کرو (منتہی الارب)
۳۔ جب ہم (بوساطت جبرائیل) قرآن پڑھیں تو تم اس کو کان لگا کر سنو، (محلی و محمود آلوسی)
اسی محلی اور آلوسی رح کے ترجمہ کو اکثر مفسرین نے لکھا ہے ۔
فَاتَّبِعْ : فَ تعقیب کا ہے اِتَّبِعْ : فعل امر واحد مذکر حاضر اتباعٌ (افتعال) مصدر تو پیروی کر، تو اتباع کر، قُرْاٰنَهٗ مضاف مضاف الیہ (منصوب بوجہ مفعول) اسی کی قرات کی
۷۵: ۱۹ — ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ : ثُمَّ تراخی فی الوقت کے لئے ہے ۔ پھر ازاں بعد
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل بَيَانَ اسم اِنَّ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ
پھر اس کی وضاحت اور اظہار مطالب ہمارا ذمہ ہے ۔ ہٗ کا مرجع قرآن ہے ۔

فائدہ :

خدائے پاک نے اپنے وعدے کو سچا کردیا قرآن مجید کو ایک جگہ مجتمع بھی کرادیا اس لئے کہ ٹکڑے ٹکڑے اور سورتیں سورتیں ہوکر نازل ہوا ہے اب سب یکجا ترتیب کے ساتھ موجود ہے اور آپ کے سینہ میں جمع بھی کرادیا ۔ آپ پورے قرآن مجید کے حافظ تھے اور آپ کی برکت سے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حافظ تھے ۔ اور بعدہٗ اُمت میں بھی آج تک لاکھوں حافظ ہیں ایک ایک حرف اور زیر زبر پر حاوی ہیں ۔

یہ عہد آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی مذہبی کتاب کی بابت نہ دیکھا گیا اور نہ سنا گیا اور قیامت تک یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہیگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ اور یہ ایک کھلا ہوا معجزہ ہے جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے دل ہو سمجھے :

۷۵ : ۲۰ ـــــ کلام معترضہ ختم ہوا اب پھر قیامت اور اس کی نسبت انسانی طبائع کا تعلق بیان فرمایا جا رہا ہے۔

کَلَّا : ہرگز نہیں۔ ردع عن انکار البعث : (انکار حشر پر بازداشت ہے) (مدارک)

ای لیس الامر کما تزعمون انہ لا بعث ولا جزاء (الیسر التفاسیر)
بات یہ نہیں جیسا کہ تم خیال کرتے ہو کہ نہ حشر ہوگا نہ جزا ہوگی

علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں :۔
کَلَّا سے بازداشت کی گئی ہے خواہ انکار حشر پر یا فجور پر یا بے کار عذر پیش کرنے پر۔

بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ : بَلْ حرف اضراب ہے تُحِبُّوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اِحْبَابٌ (افعال) مصدر۔ تم پسند کرتے ہو۔ تم محبت کرتے ہو۔ تم دوست رکھتے ہو۔

اَلْعَاجِلَةَ ، عَجْلٌ وَعَجَلَةٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے جلد ملنے والی۔ دنیا اور دنیا کی آسودگی مراد ہے :

مطلب یہ ہے کہ بات یوں نہیں کہ نہ کوئی حشر و نشر ہوگا نہ جزا و سزا۔ بلکہ تم ہی ہو کہ دنیا پر ریجھ گئے ہو۔

۷۵ : ۲۱ ـــــ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ واؤ عاطفہ، تَذَرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر وَذْرٌ مصدر سے تم چھوڑ دیتے ہو اَلْاٰخِرَةَ مفعول فعل تَذَرُوْنَ کا۔ اور آخرۃ کو تم نے چھوڑ رکھا ہے،

۷۵ : ۲۲ ـــــ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۔ وُجُوْهٌ مبتدا، نَاضِرَةٌ اس کی خبر، اور يَوْمَئِذٍ خبر کا ظرف۔ نَاضِرَةٌ و نَضْرٌ وَنَضَارَةٌ (باب نصر، سمع، کرم) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ بمعنی تروتازہ، پُر رونق،

وُجُوْهٌ : مبتدا ہے یہاں یا تو مضاف الیہ کو حذف کر دیا گیا ہے یعنی اہل قرب کے چہرے یا صفت محذوف ہے، یعنی بہت سے چہرے : کیونکہ وُجُوْهٌ نکرہ ہے اور جب تک اس میں کوئی تخصیص نہ ہو مبتدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یا تو مضاف الیہ کو محذوف مانا جائے گا یا صفت مخصّصہ کو۔

یا یوں کہا جائے کہ وُجُوْهٌ سے وُجُوْهٌ مِّنْهُمْ مراد ہے یعنی انسانوں کے کچھ چہرے ہوں گے (اس وقت وُجُوْهٌ خبر ہوگا اور مِنْهُمْ مبتدا۔ یا مِنْهُمْ ظرف اور وُجُوْهٌ اس کا فاعل)

۷۵ : ۲۳ ـــــ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۔ نَاظِرَةٌ خبر اِلٰى رَبِّهَا متعلق خبر، نَاظِرَةٌ

نَاظِرَۃٌ باب ضرب و سمع) مصدر سے ۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث بمعنی دیکھنے والی ۔

ترجمہ آیات ۲۲ ، ۲۳ — کئی چہرے (یا اہل قرب کے چہرے) ترو تازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ۔

۷۵ : ۲۴ — وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَۃٌ : واؤ عاطفہ ہے وُجُوْہٌ (اہل قرب کے چہرے کے بالمقابل کافروں کے چہرے یا کچھ چہروں کے مقابل میں کچھ اور چہرے) مبتدا ر بَاسِرَۃٌ اس کی خبر۔ یومئذ متعلق خبر،

بَاسِرَۃٌ اداس ، بے رونق ، پریشان ، بَسْرٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۔ اصل میں بَسْرٌ کے معنی ہیں وقت سے پہلے کسی چیز کے متعلق جلدی کرنے کے ہیں یہاں وقت سے پہلے اداس ہونا۔ اور تیور بگڑ جانا مراد ہے، مجازاً اس کے معنی ترش رو ہونے اور منہ بگاڑنے کے بھی آتے ہیں ۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور کئی چہرے یا کافروں کے چہرے اس روز اداس اور بے رونق ہوں گے ۔

---

۷۵ : ۲۵ — تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِھَا فَاقِرَۃٌ ۔ یہ جملہ بَاسِرَۃٌ کی صفت ہے تَظُنُّ مضارع واحد مؤنث غائب ۔ ظَنٌّ (باب نصر) مصدر سے ۔ وہ گمان کرتی ہے وہ خیال کرتی ہے اَنْ مصدریہ یُفْعَلَ مضارع مجہول (منصوب بوجہ عمل اَنْ) بِھَا میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب وجوہ باسرۃ کے لئے ہے۔

فَاقِرَۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث ، یہ اگرچہ اسم فاعل مؤنث ہے لیکن غالباً ان اسماء کی جگہ اس کا استعمال ہوتا ہے جو موصوف سے بے نیاز ہیں ۔اور بغیر کسی ذات کے اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے دَاھِیَۃٌ (آفت ، بلا) دَاھِیَۃٌ (ہوشیار ، چالاک ، عیار مرد و عورت) اسی لئے منتہی الارب میں اس کا ترجمہ بلا و سختی لکھا ہے اور محلیؒ نے فقرات ظہر، یعنی پشت کے مہرے توڑ دینے والی مصیبت لکھا ہے ۔

ترجمہ ہوگا:۔

(وجوہ باسرہ) خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ سلوک ہوگا (ضیاء القرآن)
خیال کرتے ہوں گے کہ ان پر کوئی کمر توڑ مصیبت ڈالی جائے گی (تفسیر حقانی)
اور سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے (تفہیم القرآن)

۷۵ : ۲۶ —— کَلَّا ۔ یہ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ سے بازداشت ہے
علامہ پانی پتی لکھتے ہیں :۔
یہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے سے بازداشت ہے ۔ گویا یوں کہا گیا ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے سے باز رہو ۔ موت کو یاد کرو، موت کے وقت دنیا ختم ہو جائے گی ۔ اور غیر فانی آخرت سامنے آجائے گی ۔

—— اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ : اِذَا شرطیہ ہے اور اِلٰی رَبِّكَ ...... جزاء ہے بَلَغَتْ ماضی واحد مؤنث غائب بُلُوْغٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ پہنچی ، بَلَغَتْ کا فاعل نَفْسٌ محذوف ہے التَّرَاقِیَ تَرْقُوَۃٌ کی جمع ہے بمعنی ہنسلی ۔ ہنسلی کی ہڈیاں ۔ ہنسلی کی ہڈیوں تک جان کا آجانا موت کا قریب آجانا ہے ۔

۷۵ : ۲۷ —— وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے قِیْلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ قَوْلٌ (باب نصر) مصدر اور کہا جائے گا یعنی پاس والے لوگ کہیں گے مَنْ استفہامیہ ہے بمعنی کون ؟
رَاقٍ رَقْیٌ وَرُقْیَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے جادو ٹونہ کرنے والا ۔ دم کر کے پھونکنے والا ۔ جھاڑ پھونک کرنے والا ۔

ترجمہ ہوگا :۔
اور (لوگ) کہیں گے ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ۔

۷۵ : ۲۸ —— وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ : اس کا عطف بھی جملہ بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ پر ہے ظَنَّ ماضی واحد مذکر غائب ظَنٌّ (باب نصر) مصدر سے ۔ اس نے جان لیا ۔ اس کو یقین ہو گیا ۔ ضمیر فاعل مرنے والے کی طرف راجع ہے ۔ اور مرنے والے کو یقین ہو گیا کہ اب آیا وقت جدائی کا ۔
ظَنٌّ بمعنی گمان کرنا ۔ خیال کرنا ۔ اٹکل کرنا ۔ بھی آتا ہے ۔

۷۵ : ۲۹ —— وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۔ یہ جملہ بھی معطوف ہے اور اس کا عطف بھی حسبِ سابق ہے ۔ اِلْتَفَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب اِلْتِفَافٌ (افتعال) مصدر ۔ لفٌّ مادہ بمعنی لپٹ جانا ۔ منضم ہو جانا ۔ سَاقٍ : پنڈلی ۔
یعنی جب ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جائے گی (اور آدمی کو اس کے ہلانے کی طاقت نہیں ہوگی)

۷۵ : ۳۰ — اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ یہ جملہ، جملہ شرطیہ کا جواب ہے۔
الْمَسَاقُ مبتدا۔ اِلٰی رَبِّکَ اس کی خبر، یَوْمَئِذٍ ظرف، خبر کو حصر کے لئے مقدم لایا گیا ہے۔ یعنی اس روز اللہ ہی کی طرف مرنے والے کا رجوع ہوتا ہے۔ اللہ ہی جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے کسی اور کی طرف مردے کی واپسی نہیں ہوتی۔

۷۵ : ۳۱ — فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔ لَا صَدَّقَ ماضی منفی واحد مذکر غائب۔ تَصْدِیْقٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ اس نے تصدیق نہیں کی۔ اس نے سچ نہ مانا۔ یعنی اس نے رسول یا قرآن کی تصدیق نہیں کی۔ یا مال کی زکوٰۃ نہیں دی۔

وَلَا صَلّٰی اور نہ ہی اس نے فرض کردہ نماز ادا کی۔

فَلَا صَدَّقَ کا عطف اَیَحْسَبُ کے مضمون پر ہے کیونکہ استفہام سے مراد ہے زجر (اور کسی چیز پر زجر کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ چیز واقع ہو چکی ہو۔ اسی لئے اس پر زجر کی جاتی ہے) تو گویا مطلب اس طرح ہوگا۔

انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں نہیں جوڑیں گے اور اس کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائیں گے۔ اسی لئے نہ وہ تصدیق کرتا ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے۔

صَدَّقَ وصَلّٰی کی ضمیریں الانسان کی طرف راجع ہیں۔

کلام کی رفتار بتا رہی ہے کہ آیت میں عدی بن ربیعہ مراد ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ۷۵ : ۳۔ لیکن لغوی کے نزدیک ابوجہل مراد ہے یہ تعین شخصی اس وقت مراد ہوگی اگر الْاِنْسَانُ کے الف لام کو ال عہدی قرار دیا جائے لیکن اگر الف لام جنسی ہو تو عدی، ابوجہل (اور ان جیسے سب انسان) الانسان میں داخل ہوں گے (تفسیر مظہری)

۷۵ : ۳۲ — وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی بلکہ اس نے تکذیب کی (رسول کی) اور (آپ پر ایمان لانے سے) منہ پھیر لیا۔

تَوَلّٰی ماضی واحد مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ اس نے منہ موڑا۔ اس نے پیٹھ پھیری۔ تَوَلِّیٌ کا تعدیہ جب بلاواسطہ ہوتا ہے تو اس کے معنی کسی سے دوستی رکھنے، والی یا حاکم ہونے کے ہوتے ہیں جیسے کہ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (۵ : ۵۱) اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے تو وہ انہی میں سے ہے، اور جب عَنْ کے ساتھ متعدی ہو خواہ عَنْ لفظوں میں مذکور ہو یا پوشیدہ ہو تو منہ پھیرنے اور نزدیکی چھوڑنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا اَنْتَ بِمَلُوْمٍ (۵۱ : ۵۴) تو ان سے اعراض کرو

تم کو (ہماری طرف سے) کوئی ملامت نہ ہوگی ۔

۷۵: ۳۳ ـــ یَتَمَطّٰی ۔ مضارع واحد مذکر غائب تَمَطِّیٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے ۔ غرور سے اکڑتا ہوا ۔ ناز سے مٹکتا ہوا ۔ ذَھَبَ کے فاعل سے حال ہے ۔

۷۵: ۳۴ ـــ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۔ اَوْلٰی افعل التفضیل کا صیغہ ہے (جملہ بد دعائیہ ہے) زیادہ لائق ۔ زیادہ قریب ۔ زیادہ مستحق ۔ ولی سے ، جس کے معنی پے در پے اور مسلسل واقع ہونے کے ہیں اور اسی لحاظ سے قریب ہونے کے معنی میں آیا ہے ۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (۳۳: ۶) پیغمبر مومنوں پر ان کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں ۔ اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں

جب اَوْلٰی کا صلہ لام واقع ہو (جیسا کہ آیت زیر مطالعہ میں) تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے اس صورت میں برائی اور خرابی سے زیادہ قریب اور اس کے زیادہ مستحق ہونے کے معنی ہوں گے ۔

سو اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی کے معنی ہوں گے : تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے ،، گذشتہ کلام میں یَتَمَطّٰی تک الانسان کا ذکر بصیغہ غائب تھا ۔ یہاں خطاب کی ضمیر نفرت اور حقارت کے اظہار کے لئے لائی گئی ہے ۔

۷۵: ۳۵ ـــ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی : ثُمَّ یہاں تراخی فی الرتبہ کے لئے آیا ہے ایسے موقع پر معنی ہوتے ہیں ۔ اس سے بھی بڑھ کر ، یعنی تیرے لئے اس سے بھی بڑھ کر خرابی اور بربادی ہو ۔

اسی معنی میں حضرت علی کا شعر ہے ۔

نَعَارٌ ثُمَّ عَارٌ ثُمَّ عَارٌ ۔ شِقَاءُ الْمَرْءِ مِنْ اَکْلِ الطَّعَامِ :

شرم کی بات ہے بہت شرم کی بات ہے بہت ہی شرم کی بات ہے ۔ کہ آدمی کھانا کھا کر بیمار ہو جائے

۷۵: ۳۶ ـــ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ، جملہ استفہامیہ انکاریہ ہے

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ : ملاحظہ ہو ۷۵: ۳ متذکرۃ الصدر ۔ کیا انسان خیال کرتا ہے اَنْ مصدریہ بمعنی کہ ۔ یُتْرَکَ مضارع مجہول (منصوب بوجہ عمل اَنْ) تَرْکٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ چھوڑ دیا جائے گا ۔ سُدًی ۔ بے قید ، مہمل ۔ کہ نہ کسی بات پر مامور ہو اور نہ کسی چیز سے اسے روکا جائے ۔ اِسْدَاءٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی مہمل چھوڑ دینے کے ہیں ۔ اسم ہے واحد اور جمع دونوں کے لئے مساوی طور پر استعمال ہوتا ہے ۔

سُدًی ۔ بے کار چھوڑے ہوئے اونٹ ۔ شتر بے مہار ۔ سُدًی ۔ یُتْرَکَ کی ضمیر نائب فاعل سے حال ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ کیا انسان یہ سوچتا ہے کہ اس کو یوں ہی بے کار چھوڑ دیا جائے گا نہ کسی کام کا حکم دیا جائے گا اور نہ کسی فعل سے منع کیا جائے گا۔ حالانکہ انسان کی پیدائش کی غرض ہی پابندی امر و نہی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (۵۱ : ۵۶) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔

۷۵ : ۳۷ — اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى : جملہ مستانفہ ہے، انسان کے خیالِ بالا کے ابطال کے لئے آیا ہے۔ اَ ، ہمزہ استفہامیہ ہے۔ لَمْ يَكُ مضارع نفی جحد بلم کیا وہ نہیں تھا۔

نُطْفَةً فعل لَمْ يَكُ کے فاعل سے حال ہے ایک نطفہ کی حالت میں۔ نطفہ مائع چیز کا وہ قطرہ جو بوقت مجامعت مرد کے آلہ تناسل سے اچھل کر عورت کے رحم میں ٹپک جاتا ہے۔ اس کی جمع نُطَافٌ ہے۔

مِنْ مَّنِيٍّ نطفہ کی صفت، منی کا قطرہ،

يُّمْنٰى مضارع مجہول واحد مذکر غائب، جو ٹپکایا جاتا ہے جو ٹپکایا گیا۔ اس میں ضمیر نائب فاعل منی کی طرف راجع ہے۔

ترجمہ ہو گا:۔

کیا وہ نہیں تھا (ابتدا میں) منی کا ایک (حقیر) قطرہ جو (رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے

۷۵ : ۳۸ — ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً : ای صار المنی قطعۃ دم جامد بعد اربعین يَوْمًا (مدارک التنزیل۔ پھر وہ منی ایک منجمد خون کا لوتھڑا بن گئی۔

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۔ فَ تعقیب کا۔ سَوّٰى ماضی واحد مذکر غائب۔ تَسْوِيَةٌ (تفعیل) مصدر سے، جس کے معنی بلندی یا پستی میں برابر بنانے کے ہیں۔ پھر اس نے پورا پورا بنایا۔ ای فخلق اللہ منہ بشرًا سویا۔ (مدارک)۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس لوتھڑے سے ایک مکمل انسان پیدا کیا۔

۷۵ : ۳۹ — فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ ، پھر اس انسان کا زوج (دو ہم نظیر شکلوں کا جوڑا) بنایا۔

الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ، مرد اور عورت۔ یہ زوجین کا بدل ہے۔

۷۵ : ۴۰ — اَلَيْسَ ذٰلِكَ : اَ : ہمزہ استفہامیہ اقراری ہے۔ یعنی قادر ہے۔ لَيْسَ

ماضی کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ اَلَیْسَ کیا وہ نہیں ہے۔ اس سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول، اس سے مشتق نہیں ہوتے۔ اس لئے یہ غیر منصرف کہلاتا ہے افعال ناقصہ میں سے ہے اور ماضی کا معنی رکھتا ہے۔

ذٰلِکَ ای ھوالذی فعل ھذا وانشأ الاشیاء اول مرۃ۔ وہ ذات کہ جس نے یہ سب کچھ بنایا۔ اور ہر چیز کو اول مرتبہ نیست سے ہست کر دیا۔ خدائے پاک ذات خالق کائنات،

ع

۔ اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی۔ اَنْ مصدریہ۔ یُحْیِیَ مضارع واحد مذکر غائب یہاں مضارع بمعنی مصدر ہے۔ زندہ کرنے پر۔

اَلْمَوْتٰی۔ مَیِّتٌ کی جمع ہے۔ مُردے۔

ترجمہ ہوگا:۔

تو کیا ایسی ذات اس پر قدرت نہیں رکھتی کہ مُردوں کو زندہ کردے؟

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ بَلٰی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۷۶) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَکِّیَّۃٌ (۳۱)

۷۶ : ۱ ـــ ھَلْ اَتٰی : استفہام تقریری ہے ھَلْ بمعنی قَدْ ہے ۔ بیشک آچکا ہے بے شک گذر چکا ہے ۔ عَلَی الْاِنْسَانِ ۔ انسان سے عام انسان مراد ہے یا حضرت آدم علیہ السلام۔

اگلی آیت میں الانسان کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اسے نطفہ امشاج سے پیدا کیا۔ امام فخر الدین رازی نے دونوں جگہ الانسان سے مراد عام انسان لیا ہے (اضواء القرآن)

ـــ حِیْنٌ : طائفۃ محدودۃ من الزمان الممتد الخیر المحدودۃ (بیضاوی) طویل ولا محدود زمانہ کا ایک محدود حصہ :

الدَّھْر : طویل غیر محدود زمانہ

ـــ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا جملہ محل نصب میں ہے اور الانسان سے حال ہے لَمْ یَکُنْ مضارع نفی جحد بلم ۔ وہ نہیں تھا ۔ شَیْئًا موصوف مَذْکُوْرًا ۔ ذِکْرٌ سے اسم مفعول ۔ صفت شئی کی۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ :۔

انسان پر ایک ایسا وقت گذرا ہے کہ اس وقت نہ یہ دنیا میں موجود تھا نہ اہل دنیا میں اس کا تذکرہ تھا ۔ کوئی انسان کے نام سے واقف نہ تھا ۔

۷۶ : ۲ ـــ نُطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ (موصوف وصفت نطفۃ قطرۂ منی)

اَمْشَاج ۔ مَشَجَ یَمْشُجُ مَشْجٌ (باب نصر) بمعنی ملانا ۔ خلط ملط کرنا سے مشتق ہے اَمْشَاج بمعنی مخلوط یہ جمع ہے اور نطفہ کی صفت استعمال ہوا ہے نطفہ اگرچہ لفظاً واحد لیکن معنیً اس بناء پر جمع لیا گیا ہے کہ اس میں مرد و عورت کا نطفہ (پانی) مخلوط ہوتا ہے ۔

اور ہر نطفہ اجزار، خواص، رقت، قوام کے لحاظ سے مختلف و منفرد ہوتا ہے

نَبْتَلِيْهِ: مضارع جمع متکلم اِبْتِلَاءٌ (افتِعَالٌ) مصدر سے ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے، ہم اس کی آزمائش کریں۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

۱:۔ یہ خَلَقْنَا کے فاعل سے حال ہے والمراد مریدین ابتلائه واختبارہٗ بالامر والنھی (مدارک التنزیل، روح المعانی)

اور مراد ہماری اس کی آزمائش اور امتحان اوامر و نواہی کا مکلف بنانے کے بعد لینا تھا۔

۲:۔ یہ معلول ہے جس کی علت الانسان کو نطفہ امشاج سے پیدا کرنا ہے لام علت محذوف ہے۔ ای خلقنہ لنختبرہ بالامر والنھی تاکہ اوامر و نواہی کے ذریعہ اس کی آزمائش کریں۔ (تفسیر خازن)

اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (۶۷: ۲) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے

فَجَعَلْنٰهُ۔ ف سببیہ ہے ای بسبب ذٰلک (جلالین) ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر الانسان کے لئے ہے۔ ہم نے اس کو بنایا۔

سَمِيْعًا بروزن (فعیل) صفت مشبہ کا صیغہ ہے سننے والا۔ اسماء حسنیٰ میں سے ہے جب یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی صفت واقع ہو تو اس کے معنی ہیں ایسی ذات جس کی سماعت ہر شے پر حاوی ہو۔

بَصِيْرًا۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے بمعنی دیکھنے والا۔

ترجمہ ہوگا:۔

بے شک ہم نے انسان کو ایک نطفہ مخلوط سے پیدا کیا۔ تاکہ ہم اس کی آزمائش کریں بدیں وجہ ہم نے اس کو سنتا اور دیکھتا بنا دیا۔

۷۶: ۳ —— اِنَّا هَدَيْنٰهُ۔ هَدَيْنَا ماضی جمع متکلم هِدَايَةٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی ہدایت یاب کرنا۔ راستہ بتا دینا۔ ہدایت کرنا۔ بھلائی برائی کے حصول کے فطری راستے بتا دینا۔ یہاں اس کا مطلب ہے ہم نے اس کو حق کا راستہ بتا دیا۔

ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے۔

السَّبِیْلَ: منصوب بوجہ مفعول ھَدَیْنَا کے۔ والسبیل الطریق السوی سیدھا راستہ، راہِ حق۔

اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوْرًا: اِمَّا بمعنی اگر، یا۔ شَاکِرًا شُکْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ شکر گذار، احسان مند۔

کَفُوْرًا۔ کُفْرَانٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر۔ بڑا ناشکرا۔ بڑا احسان فراموش۔

شَاکِرًا اور کَفُوْرًا کے انتصاب میں متعدد اقوال ہیں۔

۱:۔ دونوں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر سے حال ہیں۔

۲:۔ کلام یوں ہے: انا ھدینٰہ السبیل لیکون اما شاکرًا واما کفورًا۔ ہم نے اس کو راہ حق بتادی اب چاہے وہ شکر گذار بنے یا چاہے احسان فراموش بنے۔ عربی میں کہتے ہیں:۔

قد نصحت لك ان شئت فاقبل وان شئت فاترك میں نے تجھے نصیحت کردی ہے اب چاہے قبول کر یا چھوڑ دے۔

۳:۔ اِمَّا مرکب ہے اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے۔ ای بینا لہ الطریق ان شکر وان کفر۔ ہم نے اس کو سیدھا راستہ بتادیا ہے اگر وہ شکر گذار ہوتا ہے یا وہ انکار کرتا ہے (یہ اس کی مرضی ہے)

۷۶:۴ ــــ اَعْتَدْنَا ماضی جمع متکلم اِعْتَادٌ (افعال) مصدر ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

سَلٰسِلَا: سِلْسِلَۃٌ کی جمع ہے زنجیریں۔ بعض کے نزدیک یہ جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہے اور یہ قائم مقام دو اسباب منع صرف کے ہے۔ اسی لئے غیر منصرف ہے اور بدیں وجہ اس پر تنوین نہیں آئی

اَغْلٰلًا۔ غُلٌّ کی جمع۔ طوق، ہتھکڑیاں۔ غُلّ اس شے کو کہتے ہیں جس سے قید کیا جائے اور اس میں اعضا باندھ دیئے جائیں۔

ــــ سَعِیْرًا دھکتی ہوئی آگ۔ دوزخ۔ سَعْرٌ سے جس کے معنی آگ بھڑکانے کے ہیں۔ بروزن فعیلٌ بمعنی مفعول ہے۔

سَلٰسِلَا و اَغْلٰلًا۔ و سَعِیْرًا منصوب بوجہ مفعول فعل اَعْتَدْنَا کے ہیں

۷۶: ۵ — اَلْاَبْرَارَ: نیک لوگ، بَرٌّ یا بَارٌّ کی جمع۔ (باب ضرب، سمع) مصدر، بمعنی نیک ہونا۔ راست باز ہونا۔ بِرٌّ (باب نصر، ضرب) اچھا سلوک کرنا۔ اطاعت کرنا اَلْبَرُّ بَحْرٌ کی ضد ہے۔ (اور اس کے معنی خشکی کے ہیں) پھر وسعتِ معنی کے لحاظ سے اس سے البِرُّ کا لفظ مشتق کیا گیا ہے جس کے معنی وسیع پیمانے پر نیکی کرنا کے ہیں اس کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے جیسے اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (۵۲:۲۸) بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔ اور کبھی بندہ کی طرف جیسے بَرَّ الْعَبْدُ رَبَّهٗ (یعنی بندے نے اپنے رب کی خوب اطاعت کی)

چنانچہ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی ثواب عطا کرنے کے ہوتے ہیں اور جب اس کی نسبت بندہ کی طرف ہو تو اطاعت اور فرمانبرداری کے ہوتے ہیں اَبْرَارٌ سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو اپنے ایمان میں سچے اور اپنے رب کے فرمانبردار ہیں

يَشْرَبُوْنَ: مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب شُرْبٌ (باب سمع) مصدر، وہ پئیں گے

مِنْ كَاْسٍ: كَاْسٍ شربت (کوئی بھی پینے والی چیز، پانی وغیرہ) سے بھرے ہوئے برتن کو کہا جاتا ہے۔ مثلاً شَرِبْتُ كَاْسًا طَيِّبَةً میں نے پاکیزہ پیالہ پیا۔ یعنی پیالہ میں پاکیزہ شربت پیا۔

مِنْ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱:۔ مِنْ ابتدائیہ ہے یعنی ابرار پینے کی چیزیں پینے کے برتن سے پئیں گے۔

۲:۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پینے سے پینے کی چیز مراد ہو اس وقت مِنْ زائدہ ہوگا۔

۳:۔ مِنْ تبعیضیہ ہے یعنی کچھ شربت پئیں گے۔

۴:۔ مِنْ بیانیہ ہے۔ سوال ہے کہ کیا پئیں گے جواب ہوگا شربت پئیں گے۔

— كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۔ كَانَ فعل ناقص مِزَاجُ مضاف اسم کان هَا مضاف الیہ (ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع كَاْسٍ ہے) كَافُوْرًا۔ اس کی خبر مَزَاجٌ مصدر ہے۔ باہم ملانا۔ ملا کر یک ذات کرنا۔ ملاوٹ، ملاوٹ کے بعد جو ایک جدید کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو بھی مزاج کہتے ہیں۔ مَزَجَ يَمْزُجُ (باب نصر) مِزَاجٌ باہم پانی سے ملانا۔ ترجمہ ہوگا:۔

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی:

فائدہ : سوال پیدا ہوتا ہے کہ کافور نہ تو پینے والی چیز ہے اور نہ ہی اس کا ذائقہ مرغوب ہے تو بہشت کے اس مشروب کو خصوصی طور پر کافور کیوں بیان کیا گیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ:۔

۱۔ بہشت کی نعمتیں دنیوی نعمتوں سے کئی گنا بہتر ہوں گی۔ ان کو اس دنیا کے نام سے بیان کرنا محض انسان کو سمجھانے کے لئے ہے

۲۔ کافور سے مراد یہ بھی لی جاسکتی ہے کہ ٹھنڈک اور سکون آوری میں وہ بہشتی مشروب کافور کی مانند ہوگا

۳۔ سکون مشروب کے پینے سے اور اس کی خوشبو سے حاصل ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ اس کو پیتے وقت کافور کی سی خوشبو آئے گی۔

۷۶ : ۶ — عَیْنًا بعض کے نزدیک کافور بہشت میں ایک چشمے کا نام ہے اس صورت میں عَیْنًا۔ کَافُوْرًا سے بدل ہے۔

اس صورت میں مطلب ہو گا:۔

کہ وہ مشروب جو ابرار لوگ بہشت میں پئیں گے اس میں چشمہ کافور کا شربت بھی شامل ہوگا

یَشْرَبُ بِھَا۔ اس کی تشریح میں علامہ پانی پتی رح رقمطراز ہیں۔

با ر زائدہ ہے۔ اس کو پئیں گے۔ یا۔ یشرب لذت کے معنی کو متضمن ہے اور یَلْتَذُّ کے مفعول پر بَ آتی ہے اس لئے یشرب کے مفعول پر بھی بَ لائی گئی ہے۔ یا ممزوجًا محذوف ہے بِھَا اس سے متعلق ہے۔ یا۔ باء ابتدائیہ کے معنی میں ہے اس سے پئیں گے عِبَادُ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر یشرب کا فاعل، جسے اللہ کے بندے پئیں گے۔

— یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا۔ یُفَجِّرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ تَفْجِیْرٌ (تفعیل) مصدر وہ بہا کرلے جائیں گے۔ وہ اس (چشمہ میں سے کاٹ کر) نکال کرلے جائیں گے۔

الفجر کے معنی کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنے اور شق کر دینے کے ہیں۔ فَجَّرْتُہٗ فَانْفَجَرَ: میں نے پانی کو پھاڑ کر بہایا پس وہ بہہ گیا۔

صبح کو فجر کہا جاتا ہے کیونکہ صبح کی روشنی بھی رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب عَیْنًا کے لئے ہے تَفْجِیْرًا مفعول مطلق، مصدر کو تاکید کے لئے

لایا گیا ہے۔ یعنی اللہ کے بندے جنت کے اندر اپنے مکانوں اور محلات میں اوپر نیچے جہاں چاہیں گے اشارہ سے لے جائیں گے بلندی یا پستی یا اس قسم کی کوئی اور چیز اس میں رکاوٹ نہ بن سکے گی۔

٧٦ : ٧ — یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ جملہ مستانفہ ہے جس میں ابرار کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ان اعمال حسنہ اور اخلاق حمیدہ کا بیان ہے جن کی وجہ سے ان کو جنت کی مذکورہ بالا نعمتیں عطا ہوں گی۔

یُوْفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِیْفَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ پوری کرتے ہیں۔ وفی مادہ۔ اَلْوَافِیْ مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں۔

النَّذْرِ۔ بطور اسم، بمعنی منت بطور مصدر بمعنی منت ماننا۔ نذر کا لغوی معنی ہے غیر واجب چیز کو اپنے اوپر واجب کر لینا۔

النذر کی تشریح کرتے ہوئے فقہاء کرام لکھتے ہیں۔

النذر ھو ایجاب المکلف علیٰ نفسہ من الطاعات مالم یوجبہ لم یلزمہ۔ یعنی کسی مکلف (عاقل بالغ مومن کا) اپنے اوپر کسی ایسی چیز کا (نیکی اور عبادت کا) واجب کر لینا۔ کہ اگر وہ خود اس کو لازم کرے تو یہ اس پر لازم نہ ہو۔

گویا ابرار کی پہلی صفت یہ ہوگی کہ وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔

وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا ؛ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے کَانَ فعل ناقص شَرُّہٗ (مضاف مضاف الیہ) اسم کَانَ۔

مُسْتَطِیْرًا۔ اِسْتِطَارٌ (استفعال) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر صفت ہے یَوْمًا کی۔ یَوْمًا سے مراد روز قیامت ہے۔

مادہ ط ی ر سے مشتق ہے بمعنی پھیلا ہوا۔ عام۔ طَیَرَانٌ کا اصل معنی ہے اڑنا مجازاً کبھی اس سے سرعت رفتار مراد ہوتی ہے۔ جیسے فَرَسٌ مُطَارٌ تیز رفتار گھوڑا۔ کبھی منتشر ہونا۔ اور پھیلنا۔ جیسے غُبَارٌ مستطار پھیلا ہوا غبار۔ اِسْتَطَارَ الْحَرِیْقُ : آگ بہت پھیل گئی۔ اِسْتَطَارَ الْفَجْرُ۔ صبح کی روشنی بہت پھیل گئی۔ اسی مادہ سے ہے طَائِرٌ بمعنی پرندہ۔ طَیَّارَۃٌ۔ بمعنی ہوائی جہاز۔ اور مَطَارٌ ہوائی اڈہ، ایرپورٹ

شَرُّہٗ (مضاف مضاف الیہ) اس کا شر۔ اس کی برائی۔ اس کی ہولناکی۔

یعنی قیامت کے روز آسمان پھٹ جائیں گے۔ آسمان خاک ہو کر اڑ جائیں گے۔ پہاڑ ریزہ

دیزہ ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع یَوْمًا ہے۔

یہ ابرار کی دوسری صفت ہوگی۔ کہ وہ ڈرتے ہیں اس دن سے کہ جس کا شر ہر سو پھیلا ہوا ہوگا

۷۶: ۸ —— وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ يُطْعِمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب: اِطْعَامٌ (افعال) مصدر۔ وہ کھانا کھلاتے ہیں۔

عَلٰى حُبِّهٖ اس کی محبت پر۔ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔ اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت میں۔

مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۔ مسکینوں کو یتیموں کو، اسیروں کو، (ہر سہ منصوب بوجہ مفعول ہونے فعل یطعمون کے) اسیر بمعنی قیدی۔ یہ ابرار کی تیسری صفت ہے، خوبی ہے

۷۶: ۹ —— اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔ جملہ حالیہ ای قائلین اِنَّمَا.... یہ کہتے ہوئے: ہم تمہیں کھلاتے ہیں اللہ کی رضاء کے لئے۔ ہم نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کسی شکر کے متمنی ہیں۔

لِوَجْهِ اللّٰهِ۔ لام (حرف جر) تعلیل کا۔ وَجْهِ مضاف بمعنی رضاء اللہ مضاف الیہ اللہ کی رضا کی خاطر۔

لَا نُرِيْدُ۔ فعل نہی۔ جمع متکلم۔ اِرَادَةٌ (افعال) مصدر۔ ہم نہیں چاہتے ہیں۔

شُكُوْرًا۔ شَكَرَ يَشْكُرُ کا مصدر ہے بمعنی شکر کرنا۔ شکر گذاری۔

۷۶: ۱۰ —— اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا۔ اطعام کی پہلی علت لوجہ اللہ تھی۔ یہ دوسری علت ہے گویا حرف عطف اور حرف جر کو حذف کرکے لِوَجْهِ اللّٰهِ پر عطف کر دیا گیا ہے۔

اصل کلام یوں تھا۔

نُطْعِمُكُمْ طَمَعًا وَّخَوْفًا مِّنَ اللّٰهِ یعنی اللہ کی خوشنودی اور ثواب کی طلب میں اور اللہ کے عذاب اور غضب کے خوف سے ہم تم کو کھانا کھلاتے ہیں۔

مِنْ رَّبِّنَا کا معنی ہے مِنْ عَذَابِ رَبِّنَا یعنی ہم اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں

يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا۔ يَوْمًا منصوب بوجہ مفعول فیہ ہونے کے یا بوجہ ظرفیت کے " یہ عذاب اس دن ہوگا" یا اس دن کے عذاب سے" جو عبوس اور قمطریر ہوگا۔ عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا دونوں بوجہ يَوْمًا کی صفت کے منصوب ہیں۔

عَبُوْسًا: منہ بنانے والا۔ تیوری چڑھانے والا۔ ترش رو، سخت، منہ بگاڑ دینے والا۔

عَبَسَ دَعُبُوْسٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ قرآن پاک میں یہ یَوْمًا کی صفت واقع ہوا ہے۔ علامہ احمد فیومی نے مصباح میں لکھا ہے کہ:۔

علبس الیوم کے معنی ہیں دن کے سخت ہونے کے۔ اس اعتبار سے یوم عبوس کے معنی سخت دن کے ہیں۔

اور قاموس میں یَوْمًا عَبُوْسًا کی تشریح میں لکھا ہے:

ای کریھًا تعبس منہ الوجوہ۔ ایسا مکروہ دن کہ جس سے منہ بگڑ جائیں۔

علامہ خازن نے تصریح کی ہے کہ:

یوم کو جو عبوس سے موصوف کیا ہے یہ مجاز ہے جس طرح کہ نھارہ صائم بولتے ہیں اور اس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے کہ جس نے اس دن کا روزہ رکھا ہے۔

غرض مطلب یہ ہوا کہ اس دن میں لوگوں کے چہرے اس کے ہول اور شدت سے بگڑ جائیں گے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ:۔

چونکہ اس دن میں سختی اور شدت ہے اس لئے اس کو عبوس سے موصوف کیا گیا ہے

قَمْطَرِيْرًا : مصیبت اور رنج کا بہت طویل دن۔ (یعنی روز قیامت)، اصل محاورے میں قَمْطَرَتِ النَّاقَۃُ اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹنی دُم اٹھا کر ناک چڑھا کر، منہ بنا کر مکروہ شکل اختیار کرلے۔ اس معنی کی مناسبت سے ہر مکروہ، بُرے، رنج دہ دن کے لئے استعمال ہونے لگا۔

اصل مادہ قطر ہے م زائدہ ہے۔ جملہ سابقہ کی طرح یہ جملہ بھی حالیہ ہے۔

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

ہم ڈرتے ہیں اس روز کے اللہ کے عذاب سے جو بڑا ترش اور سخت ہے۔

۷۶:۱۱ــــ فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ۔ ف سببیہ ہے، وَقٰی (وہ بچالے گا) ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ وَقَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ وقی مادہ۔

یہاں اگرچہ فعل ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور واقعہ کا تعلق مستقبل سے ہے: مستقبل کی تعبیر ماضی کے صیغہ سے اس لئے کردی ہے کہ گویا ایسا ہو ہی گیا۔

ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع اَلْاَبْرَارُ ہے۔ جن کا اوپر ذکر چلا آرہا ہے: مطلب یہ کہ:۔ بہ سبب اس کے کہ وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور مسکینوں، یتیموں،

اور اسیروں کو خدا کی رضا کی خاطر اور روز قیامت کی سختی کے خوف سے کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کسی شکرگذاری اور اجر کی خواہش نہیں رکھتے اللہ ان کو روز قیامت کے شر سے بچائے گا۔

شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ : ذٰلِكَ اسم اشارہ الیوم مشار الیہ دونوں مل کر شَرَّ مضاف کا مضاف الیہ۔ اس دن کے شر سے۔ جملہ فعل وَقٰی کا مفعول ہے شَرَّ سے مراد اس دن کی سختیاں

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۔ واؤ عاطفہ لَقّٰى ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب تَلْقِيَةٌ (تفعیل) مصدر۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اور ان کو عطا کرے گا۔

اصل میں لَقّٰى کا مطلب ہے کسی کی طرف کسی چیز کو پھینکنا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے :۔

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ (۶۷ : ۸) جب بھی اس میں کوئی جتھا پھینکا جائیگا اس لئے تلقیۃ کا مطلب ہے پھینکنا۔ لیکن اللہ کی طرف سے تَلْقِيَةٌ کا مطلب ہے وحی، عطاء

نَضْرَةً اسم منصوب۔ ترو تازگی۔ رونق (چہرہ کی)

چنانچہ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے :

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (۷۵ : ۲۲) کئی چہرے اس دن ترو تازہ ہوں گے، لَقّٰى کا مفعول ثانی۔

سُرُوْرًا۔ خوشی۔ جو خوشی کہ اندر چھپ رہی ہو اس کا نام سُرُوْر ہے۔ لَقّٰى کا مفعول سوم ہے۔

اس آیت سے لے کر آیت ۲۱ تک ان انعامات کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عالم آخرت میں عطا فرمائے گا۔

۷۶ : ۱۲ — وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا۔ واؤ عاطفہ، جَزٰى ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ بدلہ دے گا۔ وہ جزا دے گا۔

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (مفعول اول) ان کو۔ بَ سببیہ۔ مَا موصولہ۔ صَبَرُوْا اصلہ اور وہ ان کو صبر کے بدلہ میں عطا کرے گا۔ جَنَّةً : جنت۔ مفعول دوم۔ وَحَرِيْرًا اور ریشمی لباس مفعول سوم۔ حریر۔ ریشم (اسم ہے)

۷۶ : ۱۳ — مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ۔ جملہ حال ہے۔ جَزٰىهُمْ کی ضمیر مفعول هُمْ سے۔ مُتَّكِئِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُتَّكِئٌ واحد۔ اِتِّكَاءٌ (افتعال) مصدر۔ تکیہ لگائے ہوئے۔ پیچھے کو گاؤ تکیہ سے سہارا لگائے ہوئے۔ فِيْهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جنۃ ہے الْاَرَآئِكِ اریکۃ کی جمع۔ بہت سے تخت۔ اَرِيْكَةٌ

اس تخت کو کہتے ہیں جو مزین ہو اور جس پر پردہ لگا ہوا ہو۔

لَا يَرَوْنَ فِيهَا۔ لَا يَرَوْنَ، مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ وہ نہیں دیکھیں گے۔ وہ نہیں پائیں گے۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب (مفعول فیہ) کا مرجع جنۃ ہے

شَمْسًا مفعول دوم۔ سورج بمعنی سخت گرمی۔

وَلَا زَمْهَرِيرًا۔ مفعول سوم۔ زَمْهَرِيرٌ۔ سخت ٹھنڈ۔ مطلب یہ کہ۔ وہاں جنت میں نہ سخت گرمی ہو گی اور نہ سخت ٹھنڈ ہو گی بلکہ وہاں کی ہوا معتدل اور خوشگوار ہو گی۔

جملہ محل نصب میں ہے اور ھُمْ ضمیر مفعول سے حال ہے۔ یا متکئین کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔

۷۶: ۱۴ــــ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا: اس جملہ کا عطف جملہ ماقبل پر ہے۔ اور اُسی طرح یہ بھی حال ہے۔ دَانِيَةً۔ دُنُوٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے بمعنی قریب، نزدیک، جھکنے والی، لٹکنے والی۔ ظِلَالُهَا مضاف مضاف الیہ۔ ان کے سائے جنت کے (باغوں کے) سائے۔

ترجمہ ہو گا۔

اور جنت کے باغوں کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے۔

وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا: اس کا عطف دَانِيَةً پر ہے جیسے فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا (۶: ۹۷) میں جعل کا عطف فَالِقُ پر ہے۔ یا دَانِيَةً کے ذوالحال سے حال ہے اور ذوالحال کی طرف راجع ہونے والی ضمیر محذوف ہے یعنی ذُلِّلَتْ لَهُمْ (تفسیر مظہری)

ذُلِّلَتْ ماضی مجہول۔ واحد مؤنث غائب۔ تَذْلِيلٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ پست کردی گئی۔ وہ مسخر کردی گئی۔ وہ تابع کردی گئی۔

قُطُوفُهَا۔ قُطُوفٌ۔ جمع قِطْفٌ کی۔ مضاف مضاف الیہ۔ ھا کا مرجع جنت کے پھل ہیں۔

قَطْفٌ مصدر۔ درخت سے پھل توڑنا۔ قِطْفٌ وہ پھل جو درخت سے توڑے جائیں۔ (خواہ توڑے گئے ہوں یا توڑے نہ گئے ہوں۔ توڑے جانے کے قابل ہوں) یہاں وہ پھل مراد ہیں جو اہل جنت کھڑے بیٹھے توڑ سکیں گے۔

تَذْلِيلٌ (تفعیل) مصدر ہے۔ بطور مفعول مطلق برائے تاکید استعمال ہوا ہے۔ ذِلٌّ

صعوبت کی ضد ہے۔ مطلب یہ کہ جنت کے باغوں کے پھلوں کا حصول ان کے لئے آسان بنا دیا جائے گا۔

۷٦ : ۱۵ - وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ واؤ عاطفہ ہے یہ بیانِ سابق کا تتمہ ہے جنتیوں کے لئے رہنے سہنے اور میووں اور پھلوں کے علاوہ سامان خورد ونوش بھی شاہانہ ہوگا۔

يُطَافُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب اِطَافَةٌ (افعال) مصدر۔ دور چلایا جائیگا

عَلَيْهِمْ اُن پر۔ یا اُن میں۔ یعنی بہشتیوں میں۔

اٰنِيَةٍ. جمع اِنَاءٌ کی جیسے اَكْسِيَةٌ جمع ہے كِسَاءٌ کی (کمبل) یا اَغْطِيَةٌ. جمع ہے غِطَاءٌ کی، (پردہ)

مِنْ بیانیہ ہے۔ فِضَّةٍ۔ چاندی۔ یعنی چاندی کے بنے ہوئے برتن۔

مطلب ہے کہ خورد ونوش کی چیزیں چاندی کے بنے ہوئے برتنوں میں مہیا کی جائیں گی!

وَاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۔اس جملہ کا عطف جملہ ماقبل پر ہے۔ اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے۔

اَكْوَاب جمع ہے كُوْبٍ کی اس آبخورے یا پیالے کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اَلْكُوْبَةُ اس ڈگڈگی کو کہتے ہیں جو تماشہ کے وقت مداری بجاتے ہیں۔

كَانَتْ قَوَارِيْرَا صفت ہے اَكْوَابٍ کی، قَوَارِيْرَا جمع ہے قَارُوْرَةٌ کی شیشہ۔ شیشے کا برتن، گلاس ہو یا صُراحی یا کچھ اور۔ چاندی کے قوارير ہونے کا مطلب یہ ہے کہ چاندی کی سفیدی اور شیشے کی طرح صفائی ان برتنوں میں ہوگی۔

كَانَتْ اگر فعل تام ہے تو قَوَارِيْرَا حال ہوگا یعنی وہ کوزے بنے ہوئے ہیں اور مثل بلور کے ہیں اور كَانَتْ فعل ناقص لیا جائے تو قَوَارِيْرَا اس کی خبر ہوگا۔ یعنی وہ کوزے صفائی بلوری جام کی طرح ہیں (تفسیر مظہری)

۷٦ : ۱٦ - قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ یہ جملہ بدل ہے پہلے قَوَارِيْرَا کا جو آیت ۱۵ میں آیا ہے

قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۔ یہ جملہ صفت ہے قواريرا کا۔

قَدَّرُوْا ماضی کا صیغہ۔ جمع مذکر غائب۔ تَقْدِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع قواريرا ہے۔ وہ (یعنی اہل جنت کے خادم) پینے والوں کی خواہش کے بقدر دیں گے۔

تَقْدِيْرًا مفعول مطلق ہے اور تاکیدًا لایا گیا ہے۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا ۔ واؤ عاطفہ، اس کا عطف جملہ يُطَافُ عَلَيْهِمْ پر ہے ۔ يُسْقَوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب سَقْيٌ (باب ضرب) مصدر ۔ اور وہ پلائے جائیں گے ۔ یعنی ان کو پینے کے لئے دیا جائے گا ۔

فِيهَا ای فی الجنۃ ۔

كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا : (ایسی شراب کے) جام جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی زنجبیل، سونٹھ، جنت میں ایک چشمہ کا نام ۔ نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ۵ متذکرۃ الصدر ۔

۱۸:۷۶ ـــ عَيْنًا فِيهَا : اگر زنجبیل کو چشمہ کا نام کہا جائے تو عَيْنًا اس سے بدل ہوگا ورنہ كَأْسًا سے بدل ہوگا ۔ اور مضاف محذوف ہوگا ۔

تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ۔ اس چشمہ کا نام سلسبیل ہے جو مشروب آسانی کے ساتھ حلق میں اترجائے اور خوش گوار ہو وہ سلسبیل ہے سَلْسَلَ سَلْسَالًا و سَلْسَبِيلًا آسانی اور خوش گواری کے ساتھ حلق میں اترگیا ۔

۱۹:۷۶ ـــ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۔ اس جملہ کا عطف بھی يُطَافُ عَلَيْهِمْ پر ہے ۔

يَطُوْفُ مضارع واحد مذکر غائب، طَوْفٌ (باب نصر) مصدر چکر لگاتے رہیں گے، ان کی خدمت کے لئے گھومتے ہونگے ۔

وِلْدَانٌ جمع وَلَدٌ واحد بچے، جنت کے غلمان ۔ مُخَلَّدُوْنَ، تَخْلِيْدٌ (تفعیل) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ جمع مذکر: سدا رہنے والے، یعنی نہ مریں گے اور نہ بوڑھے ہوں گے ۔

اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۔ اس میں پہلا جملہ شرط ہے اور دوسرا جملہ جواب شرط ہے ۔

جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں ۔ حَسِبْتَهُمْ ۔ حَسِبْتَ ماضی واحد مذکر حاضر، حِسْبَانٌ (باب حَسِبَ يَحْسِبُ) مصدر بمعنی گمان کرنا ۔ خیال کرنا ۔ سمجھنا ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ تونے ان کو جانا ۔ تونے ان کو خیال کیا ؛ تو ان کو سمجھے یا خیال کرے ۔

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۔ موصوف و صفت، بکھرے ہوئے موتی، لُؤْلُؤٌ اکی جمع لَآلِیُ ہے ۔ مَنْثُوْرٌ ۔ نَثْرٌ (باب ضرب ، نصر) مصدر سے اسم مفعول واحد

مذکر ہے ۔ بکھرا ہوا۔ لؤلؤا منثورا ھم ضمیر مفعول سے حال ہے

۷۶ : ۲۰ ۔۔۔ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ ۔ واؤ عاطفہ رایتَ ماضی واحد مذکر حاضر رَاَیْتَ فعل متعدی ہے لیکن یہاں ظاہر یا مقدر اس کا مفعول مذکور نہیں ہے لہٰذا قائم مقام فعل لازم کے ہے ۔

ثَمَّ بمعنی وہاں ۔ وہیں ، اس جگہ ۔ اسم اشارہ ہے مکان بعید کے لئے آتا ہے اور باعتبار اصل کے ظرف ہے ۔ یہاں رایت کے ظرف مکان کے طور پر آیا ہے بمعنی وہاں ۔ یعنی جنت میں ۔

اِذَا کی مختلف صورتیں ہیں :۔

۱:۔ یہ ظرف زمان ہے ۔ (زجاج ۔ ریاشی)

۲:۔ یہ ظرف مکان ہے (مبرد ، سیبویہ)

(۳) اکثر وبیشتر اِذَا شرط ہوتا ہے ۔

مفسرین نے تینوں معنوں میں اس کا استعمال کیا ہے ۔

۱۔ ظرف زمان : اور جب تو وہاں (کی نعمتیں) دیکھے گا ۔ تو تجھ کو وہاں بڑی نعمت اور شاہی سازوسامان نظر آئے گا ۔ (تفسیر حقانی)

۲:۔ ظرف مکان ۔ اور جدھر بھی تم وہاں دیکھو گے تمہیں نعمتیں ہی نعمتیں اور وسیع مملکت نظر آئیگی (تفسیر ضیاء القرآن)

۴:۔ اذا شرطیہ ۔ اور اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھے بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے (تفسیر ماجدی)

مطلب یہ کہ جنت میں نعمتیں ہی نعمتیں نظر آئیں گی اور ایک وسیع مملکت ہو گی جو خداوند کریم نے اپنے ایک ایک بندے کو دیدی ہے

نَعِیْمًا ۔ اسم منصوب ۔ کثیر نعمت ، مُلْکًا بادشاہی ، سلطنت (باب ضرب سے مصدر بھی ہے) مُلْکًا کا عطف نَعِیْمًا پر ہے اور کَبِیْرًا صفت ہے مُلْکًا کی ۔ بڑی وسیع مملکت ۔

۷۶ : ۲۱ ۔۔۔ عٰلِیَھُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۔ عٰلِیَھُمْ ان کے اوپر کی پوشاک ۔ جو چیز اوپر رہے اور بالا ہو وہ عالی ہے ۔ اوپر کی پوشاک میں بھی چونکہ یہ بات موجود ہے اس لئے وہ بھی عالی ہے اور یہاں اس لفظ سے یہی معنی مراد ہیں ۔ عَالِیٌ

مضاف (بمعنی فوق) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ عَالِیَ منصوب بوجہ ظرفیت کے ہے (ای فوق)، ھُمْ کی ضمیر کا مرجع اہل جنت ہیں نہ کہ ان لڑکوں کے لئے ہے جو اہل جنت کی خدمت کے لئے دوڑے پھر رہے ہوں گے (تفہیم القرآن جلد ششم فٹ نوٹ نمبر ۳۳ زیر آیت ۲۱۔ سورۃ الدھر)

ثِیَابُ ثَوْبٌ کی جمع ہے کپڑے۔ لباس

سُنْدُسٍ۔ باریک ریشم، باریک دیبا۔ خُضْرٌ سبز، ہرے۔ اَخْضَرُ، خَضْرَاءُ کی جمع (اَفْعَلُ فَعْلَاءُ فُعْلٌ کے وزن پر)

اِسْتَبْرَقٌ ریشم کا زریں موٹا کپڑا۔ دیبا۔

ثِیَابُ خُضْرٌ مبتدا مؤخر۔ عٰلِیَھُمْ خبر مقدم ہے:

ثِیَابُ سُنْدُسٍ مضاف مضاف الیہ۔ خُضْرٌ صفت ہے ثِیَابُ کی، واو عاطفہ (سندس مبتدا مؤخر (عٰلِیَھُمْ خبر مقدم)

ترجمہ ہو گا:۔

ان (اہل جنت) کے اوپر لباس ہو گا سبز باریک ریشم کا۔ اور ریشم کے زرین موٹے کپڑے کا

وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ۔ واؤ عاطفہ، حُلُّوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب تحلیۃ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی زیور پہنانا۔ ان کو زیور پہنایا گیا۔ ان کو آراستہ کیا گیا۔

حَلْیٌ زیور۔ (واحد) حُلِیٌّ (جمع۔ جیسے ثَدْیٌ کی جمع ثُدِیٌّ ہے (بمعنی پستان)

حُلُّوْا ماضی بمعنی مستقبل ہے ان کو پہنائے جائیں گے۔ وہ پہنائے جائیں گے۔

اَسَاوِرَ۔ سِوَارٌ کی جمع۔ کنگن، پہنچیاں، منصوب بوجہ مفعول ہونے کے،

مِنْ فِضَّةٍ میں مِنْ بیانیہ ہے۔ چاندی کی بنی ہوئی۔ چاندی کی،

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

آیت ۱۸-۳۱ میں ہے یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ (ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے)

صاحب تفہیم القرآن اس فرق کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:۔

سورۃ الکہف ۳۱ میں فرمایا گیا ہے ویحلون فیھا من اساور من ذھب۔ اور یہی مضمون سورۃ الحج ۲۲ آیت ۲۳ اور سورہ فاطر ۳۵-۳۳) میں بھی ارشاد ہوا ہے ان سب آیتوں کو ملا کر دیکھا جائے تو تین صورتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ کبھی وہ چاہیں گے تو سونے

کے کنگن پہنیں گے۔ اور کبھی چاہیں گے تو چاندی کے کنگن پہنیں گے دونوں چیزیں ان کے حسب خواہش موجود ہوں گی۔

دوسرے یہ کہ سونے اور چاندی کے کنگن وہ بیک وقت پہنیں گے کیونکہ دونوں کو ملا دینے سے حُسن دوبالا ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ جس کا جی چاہے گا سونے کے کنگن پہنیگا اور جو چاہے گا چاندی کے کنگن استعمال کرے گا۔ (تفہیم القرآن جلد ششم سورۃ الدھر فٹ نوٹ نمبر ۲۴)

وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے سَقٰی ماضی (بمعنی مستقبل) واحد مذکر غائب سَقْیٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی پلانا۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع اہل جنت ہے۔

رَبُّهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ شَرَابًا طَهُوْرًا موصوف صفت منصوب بوجہ مفعول فعل سَقٰی۔ اور ان کا پروردگار ان کو شَرَابًا طَهُوْرًا پلائے گا۔

شَرَابًا طَهُوْرًا کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

علامہ بیضاوی لکھتے ہیں:۔

ان اقوال سے بہتر وہ قول ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہاں شراب کی ایک اور خاص قسم مراد ہے جو دونوں مذکورہ اقسام (متصف بہ مزاج کافور و متصف بہ مزاج زنجبیل) سے اعلیٰ ہے اسی کو عطا فرمانے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے اور اسی کو شراب طہور فرمایا ہے کیونکہ اس کو پینے والا تمام حسّی لذتوں کی طرف میلان اور غیر اللہ کی رغبت سے پاک ہو جاتا ہے صرف جمالِ ذات کا معائنہ کرتا ہے اور دیدار الٰہی سے لطف اندوز ہوتا ہے اور یہ صدیقین کے درجہ کی انتہا ہے اور ابرار کے ثواب کا اختتام ہے:

۷۶: ۲۲ —— اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً: اِنَّ حرفِ تحقیق هٰذَا اسم اشارہ جس کا مشارٌ الیہ وہ نعمتیں اور فیوض ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔ جو ابرار کو ان کے اعمال صالحہ کے بدلے میں جنت میں ان کو دیئے جائیں گے۔ هٰذَا۔ اسم کان لَكُمْ جَزَآءً خبر کان۔ جملہ سے قبل عبارت قِيْلَ لَهُمْ محذوف ہے۔

یعنی اہل جنت سے کہا جائے گا یہ تھی تمہاری جزاء اور تمہاری دنیاوی کوششوں ایمان اور عمل صالح اور محبت الٰہی کا بدلہ جو تمہارے لئے پہلے سے تیار تھا۔

وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے كَانَ فعل ناقص

سَعْیُکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ اسم کَانَ مَشْکُوْرًا اس کی خبر۔ اور کہا جائے گا: تمہاری کوششیں مقبول ہوئیں۔

مَشْکُوْرًا کا معنی مقبول، پسندیدہ، ستائش کے لائق۔ قابل ثواب:

۷۶:۲۳ ــــ نَزَّلْنَا۔ ماضی جمع متکلم تَنْزِیْل (تفعیل) مصدر۔ بطور مفعول مطلق تاکیدًا لایا گیا ہے، مراد یہ کہ قرآن مجید کو ہم نے آیت آیت کر کے نازل کیا۔

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مراد یہ ہے کہ آیت آیت کر کے نازل کیا یک دم مجموعہ نازل نہیں کیا۔ نَحْنُ مسند الیہ (مبتدا) ہے نَزَّلْنَا خبر فعلی ہے۔ جملہ کو اِنَّا سے شروع کیا ہے نَزَّلْنَا خود جمع متکلم ہے لیکن نَحْنُ کا اس پر اضافہ کر کے فاعل کی طرف فعل کی اسناد کو مکرر کر دیا۔ یہ طرز کلام کلام کو بہت مؤکد کر دیتا ہے اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ تفریق کے ساتھ قرآن کو نازل کرنے میں حکمت اور مصلحت ہے (ایک دم مجموعہ نازل کرنے سے وہ مصلحت اور فائدہ حاصل نہیں ہوتا) پھر فعل کی نسبت اپنی طرف کرنے سے اختصاص کا بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے (کہ ہم نے ہی نازل کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں یہ فعل ہمارا ہی ہے) اور حکیم کا فعل پُر از حکمت ہوتا ہے۔ (خدا حکیم ہے اس کا یہ فعل حکمت سے خالی نہیں)

۷۶:۲۴ ــــ فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ ف سببیہ ہے (ف سے پہلے کا کلام بعد والے حکم کا سبب ہے۔ یعنی جب تم نے نیکوں اور بدوں کا حال جان لیا۔ اور جزاء و سزا کی تاخیر کا سبب بھی جان لیا۔ تو کافروں کی طرف سے پہنچنے والے دکھ پر صبر کرو۔ کافروں کو عذاب دینے کی جلدی مت کرو۔ کافروں پر فتح یاب ہونے میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس سے رنجیدہ نہ ہو اور جب تم جانتے ہو کہ قرآن خدا نے ہی نازل کیا ہے تو اس کے تشریعی احکام پر صبر کرو۔

اِصْبِرْ فعل امر واحد مذکر حاضر، صَبْرٌ (باب ضرب) مصدر۔ تو صبر کر۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ: واؤ عاطفہ، لَا تُطِعْ فعل نہی واحد مذکر حاضر۔ اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر تو اطاعت نہ کر۔ تو حکم نہ مان۔

مِنْهُمْ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ ہیں۔

اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا۔ اٰثِمًا: اِثْمٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ گناہ کرنے والا۔ گنہگار۔ اَوْ بمعنی یا۔ کَفُوْرًا کُفْرٌ (باب نصر) مصدر

صفت مشبہ منصوب۔ ناشکرا۔ ناشکر گذار۔ کافر۔ مراد وہ کافر جو کفر کی طرف بلانے والا ہے)

فائدہ:- اَوْ بمعنی یا کے استعمال سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اٰثِم یا کفور کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے یعنی اختیار دیا گیا ہے کہ تم آثم اطاعت مت کرو یا کفور کی اطاعت مت کرو، دونوں میں سے کسی ایک کی اطاعت مت کرو۔ یعنی ایک کا کہنا مت مانو دوسرے کا مانو،

اس شبہ کا ازالہ یہ ہے کہ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا دونوں نکرہ ہیں جو تحت النفی عموم کا فائدہ دیتا ہے اس لئے ممانعت میں عموم کا فائدہ دیا جا رہا ہے یعنی کوئی گناہ کی دعوت دے یا کفر کی یا دونوں کی تم کسی کی اطاعت مت کرو اگر بجائے اَوْ کے آیت میں واوٗ ہوتا تو یہ مطلب ہو جاتا کہ اس شخص کی اطاعت مت کرو جو تم کو اثم اور کفر دونوں کی دعوت دیتا ہو اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ تنہا آثم یا صرف کفر کی دعوت دیتا ہو کی اطاعت نہ کرو۔ (تفسیر مظہری)

اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا دونوں لَا تُطِعْ کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں

۷۶: ۲۵ — وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ واوٗ عاطفہ اُذْكُرْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ ذِكْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ جس کے معنی یاد کرنے یا ذکر کرنے کے ہیں اِسْمَ رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر اُذْكُرْ کا مفعول۔ اپنے رب کے نام کا ذکر کر: یہاں ذکر سے مراد نماز پڑھنا ہے۔ ای وَصَلِّ لِرَبِّكَ اپنے رب کی نماز پڑھ۔ بُكْرَةً دن کا اول حصہ۔ یا اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔ اَصِيْلًا شام۔ عصر و مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ دن کا پچھلا حصہ۔ اس سے مراد ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا منصوب بوجہ مفعول فیہ ہونے کے یا بوجہ اُذْكُرْ کے ظرف ہونے کے۔

۷۶: ۲۶ — وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ۔ واوٗ عاطفہ، مِنْ تبعیضیہ ہے اور رات کے بعض حصہ میں۔ فَاسْجُدْ میں فَ زائدہ ہے اور اَمَّا شرطیہ ہے جو مقدر ہے۔ اصل کلام یوں ہے۔ وَاَمَّا مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ (تفسیر مظہری)

اُسْجُدْ فعل امر، واحد مذکر حاضر، سُجُوْدٌ (باب نصر) مصدر۔ تو سجدہ کر۔ یہاں سجدہ سے مراد نماز پڑھنا ہے۔ یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔

وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔ سَبِّحْ فعل امر واحد مذکر حاضر، تَسْبِيْحٌ (تفعیل) مصدر

ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع ربّ ہے تو اس کی تسبیح بیان کر۔ تو اس کی پاکی بیان کر۔
لَیۡلًا مفعول فیہ۔ رات کو، رات کے دوران۔
طَوِیۡلًا۔ لمبا۔ طویل۔ دراز، طُوۡلٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ یہاں طَوِیۡلًا مصدر محذوف کی صفت ہے۔ یعنی تَسۡبِیۡحًا طَوِیۡلًا۔ مراد اس سے آدھی رات یا اس سے کچھ کم و بیش ہے۔ (تفسیر مظہری)
تسبیح سے مراد نماز شب ہے۔ مدارک التنزیل میں ہے:۔
ای تھجد لہٗ ھزیعًا طویلًا من الیل ثلثیہ او نصفہ او ثلثہ۔ اس کے لئے تہجد کی نماز پڑھ۔ رات کے طویل حصہ میں اس کا دو تہائی یا نصف یا اس کا ایک تہائی حصہ۔
۷۶: ۲۷ ــــ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمًا ثَقِيۡلًا
اِنَّ حرف تحقیق ہے۔ خبر کی تحقیق و تاکید مزید کے لئے آتا ہے۔ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔
هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ اسم اِنَّ۔ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ جملہ فعلیہ خبر اِنَّ۔ يُحِبُّوۡنَ مضارع جمع مذکر غائب اِحۡبَابٌ (افعال) مصدر۔ وہ پسند کرتے ہیں۔ وہ دوست رکھتے ہیں۔ وہ محبت رکھتے ہیں۔
اَلۡعَاجِلَةَ: جلد ملنے والی۔ دنیا اور دنیا کی آسودگی مراد ہے۔ عَجَلٌ اور عَجَلَةٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے

ترجمہ:۔
بے شک یہ لوگ جلد آنے والی (یعنی دنیا) کو پسند کرتے ہیں۔
وَ يَذَرُوۡنَ ...... اس کا عطف يُحِبُّوۡنَ ...... پر ہے۔ اور یحبون کی طرح اِنَّ کی خبر ہے
يَذَرُوۡنَ جمع مذکر غائب وَذۡرٌ (باب سمع) مصدر سے بمعنی چھوڑ دینا۔ اس مصدر سے صرف مضارع اور امر کے صیغے آتے ہیں۔ اور چھوڑ دیتے ہیں۔ وَرَآءَ هُمۡ مضاف مضاف الیہ ان کے آگے یا پس پشت۔
يَوۡمًا: يَذَرُوۡنَ کا مفعول۔ موصوف ثَقِيۡلًا صفت يَوۡمًا کی۔

ترجمہ:۔
اور اپنے پس پشت چھوڑ دیتے ہیں بھاری دن کو۔
يَوۡمٌ کو ثقیل اس لئے کہا گیا ہے کہ اس دن معاملہ بہت سخت ہوگا: گویا وہ دن

سخت اور بھاری ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یہ جو مکہ کے کافر لوگ ہیں یہ سب کچھ دنیا کے لئے کرتے ہیں اور اسی کے ہی خواہاں ہیں۔ اور آخرت کو انہوں نے بھلا رکھا ہے اس لئے آپ ان کے کہنے پر نہ چلیں۔ گویا یہ پورا جملہ کفار کی اطاعت کی ممانعت کی علت ہے۔

۷۶ : ۲۸ — نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ۔ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے۔ ھُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب کا مرجع کفار مکہ ہیں۔

وَشَدَدْنَا اَسْرَھُمْ: اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ شَدَدْنَا ماضی جمع متکلم شَدٌّ (باب نصر وضرب) مصدر سے جس کا معنی مضبوط باندھنے کے ہیں۔ اَسْرَھُمْ مضاف مضاف الیہ ان کی جوڑ بندی، ان کی قید کی بندش (حاصل مصدر)

اَلْاَسْرُ کے معنی قید میں جکڑ لینے کے ہیں یہ اَسَرْتُ الْقَتَبَ سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں' میں نے پالان کو مضبوطی سے باندھ دیا۔ قیدی کو اسیر اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ رسّی وغیرہ سے باندھا ہوتا ہے۔

آیت ہذا میں " ہم نے ان کی بندش کو مضبوطی سے باندھ دیا" میں اس حکمتِ الٰہی کی طرف اشارہ ہے جو انسان کی ہیئت ترکیبی میں پائی جاتی ہے۔ قدرت الٰہی نے انسان کے مختلف اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ پٹھوں، ریشوں اور رگوں کے ذریعے بڑی پختگی سے جوڑ دیا ہے سب اعضاء اپنے فرائض انجام دیتے رہتے ہیں اس کے باوجود ایک دوسرے سے پیوستہ بھی ہیں۔ ایک دوسرے کی قوت و طاقت کا ذریعہ بھی ہیں ایک دوسرے کا بوجھ بھی اٹھاتے ہوئے ہیں۔ اگر اسی ایک بات پر تم غور کرو تو تمہارے شکوک و شبہات کے بادل سب چھٹ جائیں گے۔ (راغب، ضیاء القرآن)

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَھُمْ تَبْدِیْلًا۔ شِئْنَا کا مفعول محذوف ہے ای اِھْلَاکَھُمْ اَوْ تَبْدِیْلَھُمْ۔

اِذَا بمعنی جب، شِئْنَا کا ظرف۔ شِئْنَا ماضی جمع متکلم مشیئۃ (باب سمع) مصدر، ہم نے چاہا۔ ہم چاہیں۔ اس کا عطف شددنا پر ہے۔ یہ جملہ شرطیہ ہے۔ بَدَّلْنَا اَمْثَالَھُمْ جواب شرط ہے۔ بَدَّلْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم تَبْدِیْلٌ (تفعیل) مصدر ہم نے بدل ڈالا۔ ہم بدل ڈالیں۔ اَمْثَالَھُمْ مضاف مضاف الیہ، ان کی مثالیں، ان جیسے تَبْدِیْلًا مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے

ترجمہ ہوگا:۔

ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ مضبوط کئے ہیں۔ اور جب ہم چاہیں ان کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں۔ (مودودی)

مودودی صاحب تفہیم القرآن کے فٹ نوٹ میں رقم طراز ہیں:

اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا اس جملہ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں:۔

ایک یہ کہ ہم جب چاہیں انہیں ہلاک کر کے ان ہی کی جنس کے دوسرے لوگ ان کی جگہ لا سکتے ہیں۔ جو اپنے کردار میں ان سے مختلف ہوں گے۔

دوسرے یہ کہ ہم جب چاہیں ان کی شکلیں تبدیل کر سکتے ہیں۔ یعنی جس طرح ہم کسی کو تندرست اور سلیم الاعضا بنا سکتے ہیں:۔ اسی طرح ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ کسی کو مفلوج کر دیں کسی کو لقوہ مار جائے اور کوئی کسی بیماری یا حادثہ کا شکار ہو کر اپاہج ہو جائے۔

تیسرے یہ کہ ہم جب چاہیں موت کے بعد ان کو دوبارہ کسی اور شکل میں تبدیل کر سکتے ہیں:

۷۶ : ۲۹ — اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ اِنَّ حرف تحقیق۔ حرف مشبہ بالفعل هٰذِهٖ (یہ سورۃ یا یہ آیات) اسم اشارہ واحد مؤنث (اسم اِنَّ) تَذْكِرَةٌ۔ اِنَّ کی خبر، بروزن تَفْعِلَةٌ باب تفعیل کا مصدر۔ یاد دہانی، نصیحت، یاد کرنے کی چیز،

ترجمہ ہوگا:۔

یہ (آیات یا یہ سورۃ) ایک نصیحت ہے۔(سب کے لئے)

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا: ف عطف کے لئے ہے، بمعنی پس، پھر، مَنْ شرطیہ ہے۔ شَآءَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مشیئۃ (باب سمع) مصدر۔ شَآءَ اصل میں شَيِئَ تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح۔ اس کو الف سے بدلا۔ اس نے چاہا۔ اس نے ارادہ کیا۔ اِتَّخَذَ۔ ماضی واحد مذکر غائب: اتخاذ (افتعال) مصدر بمعنی اختیار کرنا۔ پسند کرنا۔

سَبِيْلًا۔ راستہ۔ راہ۔ سبیل۔ منصوب بوجہ اِتَّخَذَ کے مفعول ہونے کے ہے۔

سبیل کا استعمال ہر اس شے کے لئے ہوتا ہے جس کے ذریعے کسی شے تک پہنچا جا سکے خواہ وہ شے شر ہو یا خیر۔ نیز واضح راستہ بھی اس سے مراد لیا جاتا ہے۔ یہ لفظ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے جیسے وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ اور اگر راستی کا راستہ دیکھیں تو اسے (اپنا) راستہ نہ بنائیں۔ اور بطور مؤنث بھی مستعمل ہے جیسے قُلْ هٰذِهٖ

سَبِيْلِيْ (۱۲: ۱۰۸) کہہ دو میرا راستہ تو یہ ہے ۔

ترجمہ ہوگا:۔

پھر جس نے چاہا اس نے اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اختیار کر لیا۔ یا بس جس کا جی چاہے اپنے رب کے قرب کا راستہ اختیار کرے ۔

۷۶ : ۳۰ ــــ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مَا نافیہ، تَشَآءُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِلَّا حرف استثناء اَنْ مصدریہ ۔ تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے بجز اس کے کہ اللہ خود چاہے ۔ (نیز ملاحظہ ہو ۷۶ : ۲۹ متذکرۃ الصدر)

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا : اِنَّ حرف تحقیق اَللّٰهَ منصوب بوجہ عمل اِنَّ كَانَ کا اسم ہے ۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا كَانَ کی خبر ہیں۔ بے شک اللہ بڑا علیم وحکیم ہے۔

عَلِيْمٌ عِلْمٌ سے بروزن فَعِيْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے خوب جاننے والا۔ واؤ عاطفہ محذوف ہے حَكِيْمًا کا عطف علیمًا پر ہے حَكِيْمًا حِكْمَةٌ سے بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے حکمت والا ۔

۷۶ : ۳۱ ــــ مَنْ يَّشَآءُ : مَنْ موصولہ يَشَآءُ اس کا صلہ اس کا فاعل اَللّٰهُ ہے وہ جسے اللہ چاہتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ مفعول ہے يُدْخِلُ کا۔ اور اس کا فاعل بھی اللہ ہے۔ رَحْمَتِہٖ۔ مضاف مضاف الیہ۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع بھی اللہ ہے

ترجمہ ہوگا:۔

اللہ جسے چاہتا ہے اسے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے ۔

رحمت سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک جنت ہی ہے ۔ (روح المعانی ۔ ایسر التفاسیر، تفسیر مظہری)

کیونکہ آخرت میں جنت ہی محل رحمت ہے ۔ (تفسیر مظہری)

وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا. واؤ عاطفہ، اَلظّٰلِمِيْنَ مفعول فعل محذوف کا ہے ای ویکفا الظلمین اور وہ ظالموں کو دھتکارتا ہے ۔ يَكْفَاُ کا عطف يُدْخِلُ پر ہے ۔

حسب محاورۂ قرآنی سیاق میں ظالم سے مراد کافر ہی ہیں۔ جنہوں نے اپنے ارادہ واختیار سے کام نہ لیا۔

ای الکافرین۔ (مدارک) اے المشرکین (معالم) وھم الکافرون (جلالین)۔

اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا: جملہ حالیہ ہے (ان ظالمین کا حال یہ ہے کہ ان کے لئے اس نے

درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اَعَدَّ ماضی واحد مذکر غائب اِعْدَادٌ (افعال) مصدر۔ اس نے تیار کیا ہے اس نے تیار کر رکھا ہے۔

عَذَابًا اَلِیْمًا۔ موصوف وصفت؛ درد ناک عذاب، دکھ دینے والا عذاب اَلَمٌ یُؤْلِمُ اِیْلَامٌ (افعال) مصدر سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہے۔

عَذَابًا بوجہ اَعَدَّ کے مفعول ہونے کے منصوب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۷۷) سُوۡرَۃُ الۡمُرۡسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۵۰)

۷۷:۱ — وَ الۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا - واؤ قسمیہ- المُرۡسَلٰتِ اسم مفعول جمع مؤنث: اَلۡمُرۡسَلَۃُ واحد - اِرۡسَالٌ (افعال) رَسۡلٌ اونٹ یا بکری بیہم نرم رفتار کو کہتے ہیں۔ اگر یکے بعد دیگرے قطار در قطار ہو کر گھوڑے یا اونٹ آئیں یا آدمی آئیں تو جاءُوا اِرۡسَالًا کہا جاتا ہے۔

آیت ہذا اور اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی قسم کھائی ہے۔ مثلاً

۱: اَلۡمُرۡسَلٰتِ :

۲:۔ اَلۡعٰصِفٰتِ :

۳:۔ اَلنّٰشِرٰتِ :

۴:۔ اَلۡفٰرِقٰتِ :

۵:۔ اَلۡمُلۡقِیٰتِ :

ان چیزوں سے جن کی قسم کھائی گئی ہے کیا مراد ہے؟ اس میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ مثلاً:۔

۱:۔ ان پانچوں چیزوں سے مراد ملائکہ ہیں: (مقاتل)

۲:۔ ان پانچوں چیزوں سے مراد ہوائیں ہیں: (مجاہد، قتادہ)

۳:۔ ان پانچوں چیزوں سے مراد ایک قسم کی چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ متعدد چیزیں مراد ہیں پھر اس میں بھی مختلف اقوال ہیں:۔

۱:۔ بعض کہتے ہیں پہلی چار چیزوں سے مراد ہوائیں ہیں۔ اور پانچویں سے ملائکہ

۲:۔ بعض کہتے ہیں کہ اول دونوں سے مراد ہوائیں ہیں۔ اور اخیر تینوں سے ملائکہ ہیں۔

۳:۔ ان پانچوں چیزوں سے مراد آیات قرآنیہ ہیں۔ (فراء)

۴:۔ یہ بھی احتمال ہے کہ ان پانچوں چیزوں سے مراد نفوس انبیاء ہیں۔
چونکہ جمہور مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ ان سے مراد ہوائیں ہیں لہٰذا ہم یہاں سے ہوائیں مراد لے کر تشریح کریں گے:۔
عُرْفًا۔ نیکی، احسان، بخشش، متواتر، پے درپے۔ عرف کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے۔
ایک بمعنی معروف، یعنی نیکی اور نیک کام۔
دوسرے پے در پے۔
محاورہ ہے جَآءَ الْقَوْمُ عُرْفًا عُرْفًا: یعنی لوگ پے در پے اور لگاتار ایک دوسرے کے پیچھے آئے: اس معنی میں یہ عرف الفرس سے ماخوذ ہے۔ "عرفِ فرس" گھوڑے کے ایال (گردن کے لمبے لمبے بال) کو کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح ایال کے بال لگاتار ایک دوسرے کے پیچھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگوں کی آمد و رفت ہوئی،
آیت والمرسلٰت عُرْفًا میں دونوں معنی کئے گئے ہیں۔ یعنی نیکی اور خوبی کے ساتھ بھیجی ہوئی۔ یا پے درپے بھیجی ہوئی ہوائیں۔
عُرْفًا کے منصوب ہونے کی چار وجہیں ہوسکتی ہیں:۔
۱:۔ مفعول لہٗ ہونے کی بناپر منصوب ہے یعنی اَلْمُرْسَلٰتِ لِاَجْلِ الْعُرْفِ اس صورت میں عُرْف بمعنی خوبی و احسان ہوگا۔
۲:۔ حال ہونے کی وجہ سے یعنی متتابعۃ۔ (پے درپے) یعنی اس حال میں بھیجی گئیں کہ وہ پے درپے تھیں۔
۳:۔ مفعول مطلق ہے بمعنی مصدر۔ اور اِرْسَالًا کے معنی دے بمعنی المرسلٰت اِرْسَالًا اس صورت میں بھی اِرْسَالًا بمعنی لگاتار اور پے درپے ہوگا:
۴:۔ منصوب ہے بنزع خافض (زیر دینے والے حرف کو حذف کرنا) بمعنی المرسلت بالعرف اس صورت میں عرف بمعنی معروف ہوگا۔
آیت کا ترجمہ ہوگا:۔
قسم ہے ان ہواؤں کی جو پے درپے بھیجی جاتی ہیں یعنی وہ ہوائیں جو پیہم چلتی ہیں نرم نرم خوشگوار، روئیدگی میں مدد دینے والی۔ ابر اٹھانے والی۔ بابرکت،
۷۷: ۲ —— فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا۔ ف عاطفہ ہے اس کا عطف اَلْمُرْسَلٰتِ پر ہے

عَصْفًا مصدر کو بطور مؤکد لایا گیا ہے۔

پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو تند و تیز چلتی ہیں۔ عٰصِفٰت جھونکا دینے والی۔ وہ ہوائیں جو تیز و تند چلتی ہیں۔ آندھیاں۔ وہ ہوائیں جو چیزوں کو توڑ کر بھُس بنا دیں کیونکہ عصف بھُس کو کہتے ہیں۔ عَصُفٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔

۷۷: ۳ــــ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا واؤ قسمیہ، النّٰشِرٰتِ نَشْرٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی پھیلانا اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث نَاشِرَۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث۔ (ابر کو) پھیلانے والی اور اس کو اٹھا کر بارش لانیوالی ہوائیں۔ نَشْرًا مصدر کو بطور مفعول مطلق تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

ترجمہ "اور قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادل کو پھیلا کر اٹھا کر بارش لاتی ہیں: اس جملہ کا عطف اَلْمُرْسَلٰتِ پر ہے۔

۷۷: ۴ــــ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ ف عاطفہ، واؤ قسمیہ محذوف۔ اَلْفٰرِقٰتِ فَرْقٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔ اَلْفَارِقَۃُ واحد فَرْقًا مصدر جو کہ بطور تاکید لایا گیا ہے۔ اس کا عطف بھی مُرْسَلٰتِ پر ہے۔

ترجمہ: پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو (بادلوں کو) پارہ پارہ کرنے والی ہیں۔

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا۔ ف عاطفہ واؤ قسمیہ محذوف۔ اَلْمُلْقِیٰتِ اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث۔

بقول ابن کثیر بالاجماع یہاں مراد فرشتوں کی جماعت ہے، جو اللہ کی وحی کو انبیاء تک پہنچانے والے ہیں۔

صاحب ضیاء القرآن نے ان پانچ چیزوں سے ہوائیں مراد لیتے ہوئے یہ ترجمہ کیا ہے:۔

پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو (دلوں میں) ذکر کا القاء کرنے والی ہیں۔ ذِکْرًا مفعول بہ ہے۔

۷۷: ۶ــــ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا۔ اس آیت کی تشریح میں متعدد اقوال ہیں جو کتب تفسیر میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

عُذْرٌ کے معنی ہیں وہ دلیل کہ جس کے ذریعے عذر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور نُذْرًا

بمعنی ڈرانا۔ ہر دو ذِکْرًا سے بدل ہیں ۔

یعنی وہ ذکر جو پہلوں کے لئے الزام اتارنے کے لئے معذرت پیش کرنا اور دوسروں کے لئے اعمال سوء سے بچنے کے لئے ڈرانا ہے ۔ (ملاحظہ ہو لغات القرآن ، روح المعانی تفسیر مظہری وغیرہ)

۷۷ : ۷ ـــ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ : یہ جملہ جوابِ قسم ہے جو آیات متذکرہ بالا میں مذکور ہیں ۔

اِنَّمَا مرکب ہے حرفِ تاکید اور مَا بمعنی اَلَّذِیْ سے ۔ تُوْعَدُوْنَ مضارع مجہول ۔ جمع مذکر حاضر (باب ضرب) مصدر سے (جس کا) تم سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی قیامت)

لَوَاقِعٌ لام تاکید کا ہے وَاقِعٌ وَقْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۔ اِنَّ کی خبر ہے ۔ وہ ضرور وقوع پذیر ہوگی ۔ وہ ضرور آئے گی ۔

۷۷ : ۸ ـــ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۔ فَاِذَا شرطیہ ہے اسی طرح اگلی آیات نمبر ۹ - ۱۰ - ۱۱ میں اِذَا شرطیہ ہے اور سارے جملے شرطیہ ہیں جن کا جواب محذوف ہے "یعنی اس روز اہل جنت اور اہل دوزخ کو جدا جدا کر دیا جائے گا ۔

طُمِسَتْ ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب ۔ طَمْسٌ (باب ضرب و نصر) مصدر ۔ وہ مٹائی گئی ۔ یا بمعنی مستقبل ۔ وہ مٹائی جائے گی ۔ اور وہ ستارے مٹا دیئے جائیں گے ، بے نور کر دیئے جائیں گے ۔

طَمْسٌ کا استعمال متعدی اور غیر متعدی دونوں طرح پر ہوتا ہے ۔ یعنی مٹانے اور محو کر دینے کے معنی بھی آتے ہیں ، اور مٹ جانے اور محو ہو جانے کے بھی ۔

آیت ہذا میں بعض اہل لغت نے اس کے معنی "جب ستارے مٹائے جائیں" لئے ہیں ۔ لیکن ابن سیدہ نے محکم میں تصریح کی ہے کہ نجم ، قمر ، بصر ، کے ساتھ جب طمس کا استعمال ہوگا تو "بے نور ہونے" اور "روشنی زائل ہو جانے" کے معنی ہوں گے ۔ اسی طرح ازہری نے تہذیب اللغۃ میں لکھا ہے کہ طموس الکواکب کے معنی ستاروں کے بے نور ہونے اور روشنی ماند پڑ جانے کے ہیں ۔

اس اعتبار سے آیت ہذا میں ستاروں کا بے نور ہونا اور ماند پڑ جانا مراد ہوگا ۔

۷۷ : ۹ ـــ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ (جملہ شرطیہ ۔ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۸ متذکرہ بالا ۔

فُرِجَتْ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب فَرْجٌ (باب ضرب) مصدر اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔

۷۷: ۱۰ــــ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (جملہ شرطیہ) نُسِفَتْ ماضی مجہول (بمعنی مستقبل) صیغہ واحد مؤنث غائب۔ نَسْفٌ (باب ضرب) مصدر۔ اور آسمان ریزہ ریزہ کرکے بکھیر دیئے جائیں گے

۷۷: ۱۱ــــ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (جملہ شرطیہ) اُقِّتَتْ ماضی (بمعنی مستقبل) مجہول واحد مؤنث غائب۔ تَوْقِيْتٌ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی وقت مقرر کرنا۔ اور جب پیغمبروں (کو اکٹھا کرنے) کا وقت مقرر کیا جائے گا۔

اُقِّتَتْ اصل میں وُقِّتَتْ تھا۔ واؤ مضموم کو ہمزہ سے بدل لیا کیونکہ ہر وہ واؤ جو کہ مضموم ہو اور اس کا ضمہ لازم ہو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ (وقت مادہ)،

ان چاروں جملوں (آیات ۸، ۹، ۱۰، ۱۱) کا جواب شرط "تو اس روز اہل جنت اور اہل دوزخ کو جدا جدا کردیا جائے گا" محذوف ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۷: ۱۲ــــ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ۔ لام حرف جار علت کے لئے ہے اَيِّ استفہامیہ ہے۔ لِاَيِّ يَوْمٍ۔ کس دن کے لئے۔ کون سے دن کے لئے۔

اُجِّلَتْ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب: تَاْجِيْلٌ (تفعیل) مصدر۔ دیر کی گئی ملتوی کیا گیا۔

لِاَيِّ يَوْمٍ کا تعلق اُجِّلَتْ سے ہے یہ استفہام (نامعلوم چیز کو معلوم کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ) مجازاً تعجب اور روز قیامت کی ہولناکی ظاہر کرنے کے لئے ہے یعنی حوادث میں تاخیر کیوں ہے۔ اور ان کے واقع ہونے کا کونسا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

۷۷: ۱۳ــــ لِيَوْمِ الْفَصْلِ۔ لِاَيِّ يَوْمٍ سے بدل ہے یعنی حوادث مذکور کی تاخیر و تعجیل فیصلہ کے دن کے لئے ہے۔

يَوْمِ الْفَصْلِ مضاف مضاف الیہ۔ فیصلہ کا دن۔ جس دن تمام مقدمات و اختلافات کا فیصلہ کردیا جائے گا۔

۷۷: ۱۴ــــ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ مَا استفہامیہ ہے بمعنی کیا۔ کون، کس نے۔

اَدْرٰىكَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر بمعنی واقف کرنا۔

بتانا۔ ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اور کس چیز نے تجھے بتایا کہ یوم الفصل کیا ہے: مطلب یہ کہ تجھے کیا علم کہ یوم الفصل کیا ہے۔ فعل تعجب اظہار تعجب کے لئے ہے تعجب بالائے تعجب یوم الفصل کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ مطلب یہ کہ یوم الفصل عظیم الشان چیز ہے تم کو اس کی حقیقت معلوم نہیں نہ اس کی مثل تم نے کوئی دن دیکھا۔ (مظہری)

۷۷: ۱۵ — وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ وَيْلٌ باوجود نکرہ ہونے کے مبتدا ہے اصل میں مصدر منصوب قائم مقام فعل محذوف کے تھا۔ عدول کر کے اس کو رفع دیا گیا تاکہ اس کے معنی (ہلاکت) کے ثبات اور دوام پر دلالت ہو جائے (مدارک التنزیل والکشاف) مثال اس کی سلام علیکم ہے۔

علامہ پانی پتی لکھتے ہیں:۔

وَيْلٌ مصدر ہے اصل میں اس کا معنی ہے تباہی اور خرابی پیدا ہو جانا۔ یہ جملہ فعلیہ تھا۔ اور وَيْلًا مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب تھا۔ اور فعل محذوف تھا۔ مفعول کی بجائے وَيْلٌ کو بصورت مبتدا، مرفوع لایا گیا۔ تاکہ تباہی اور خرابی کے دوام پر دلالت ہو جائے (کیونکہ فعل سے عدول کر کے جملہ اسمیہ کو ذکر کرنا ثبات و دوام فعل پر دلالت کرتا ہے) یہ جملہ بددعائیہ ہے

يَوْمَئِذٍ اسم ظرف ہے منصوب۔ يَوْمَ مضاف اِذٍ مضاف الیہ۔ اس دن، یہ مبتدا کا ظرف ہے۔ للمکذبین اس کی خبر ہے۔ مکذبین تکذیب (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ جھٹلانے والے۔ یعنی توحید و رسالت، بعث بعد الموت، سزاء وجزاء کی تکذیب کرنے والے۔

۷۷: ۱۶ — اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ۔ الف استفہام انکاری کے لئے۔ لَمْ نُهْلِكْ مضارع نفی جحد بلم کا صیغہ جمع متکلم اِهْلَاكٌ (افعال) مصدر سے، اَلْاَوَّلِيْنَ الاوّل کی جمع۔ اگلے۔ پہلے لوگ۔ کیا ہم نے پہلوں کو غارت نہیں کر دیا تھا۔ (جیسے قوم نوح قوم عاد، قوم ثمود وغیرہ)

۷۷: ۱۷ — ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ۔ ثُمَّ بمعنی پھر، نُتْبِعُ مضارع جمع متکلم اتباع (افعال) مصدر هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ ہم ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں یا بھیج دیں گے۔ اَلْاٰخِرِيْنَ: پیچھے آنے والوں کو، اس سے مراد اہل مکہ کے کفار ہیں جو تکذیب انبیاء کے راستہ پر کفار سلف کی طرح چلتے تھے۔ یعنی ہم پھر ان کفار سلف کے پیچھے ان دوسروں کو چلائیں گے۔ یعنی ان کو بھی ان کی طرح عذاب سے ہلاک کر دیں گے۔

۷۷ : ۱۸ ـــ كَذٰلِكَ ۔ کاف تشبیہ کا۔ ذٰلِكَ کا اشارہ ہے کفار سلف کے ارتکابِ جُرم کی پاداش میں ہلاک ہونا۔

مطلب یہ کہ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ۔

۷۷ : ۱۹ ـــ وَيْلٌ ...... الخ : یعنی اللہ کی وعید کی تکذیب کرنے والوں کے لئے اس روز ویل ہے ۔

۷۷ : ۲۰ ـــ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ : اَ ھمزہ استفہامیہ ہے لَمْ نَخْلُقْ مضارع نفی جحد بلم كُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ کیا ہم نے تم کو پیدا نہیں کیا۔

مَآءٍ مَّهِيْنٍ موصوف وصفت، مَهِيْنٍ هُوْنٌ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر۔ یہ اصل میں مَهْيُوْنٌ تھا۔ بروزن مفعول ۔ حقیر، ذلیل، گندہ مراد یہاں نطفہ منی سے ہے۔ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا ۔ یعنی ضرور کیا ہے

۷۷ : ۲۱ ب ـــ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۔ جملہ کا عطف اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ کے مضمون پر ہے اور فَجَعَلْنٰهُ میں فَ تفسیری ہے تعقیبی نہیں ہے (یعنی جملہ سابقہ کی تفصیل اور تشریح اس جملہ میں ہے ایسا نہیں ہے کہ فعلِ تخیلق کے بعد رحم مادر میں استقرار نطفہ ہوتا ہے)

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ : موصوف وصفت، قَرَارٍ ۔ آرام کی جگہ، ٹھہرنے کی جگہ۔ پانی ٹھہرنے کی جگہ۔ رحم ۔ مكين ۔ عزت والا۔ مرتبہ والا۔ محفوظ جگہ، پختہ اور مضبوط جگہ۔

مکانتہ (باب کرم) مصدر سے ۔ صفت مشبہ کا صیغہ، واحد مذکر، پھر ہم نے رکھ دیا اس کو ایک محفوظ جگہ میں ۔ (رحم مادر میں)

۷۷ : ۲۲ ـــ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک معینہ مدت تک، یعنی ایک اتنے وقت تک جس کی مقدار عرفاً (عام لوگوں کو) معلوم ہے ، یا ایک ایسی مدت تک جو اللہ کو معلوم ہے ۔

قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ موصوف وصفت ۔ ایک معلوم مقدار۔ ایک معلوم مدت۔

۷۷ : ۲۳ ـــ فَقَدَرْنَا ۔ ف تعقیب کا ہے قَدَرْنَا ماضی جمع متکلم ۔ قَدْرٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ پھر ہم نے ایک اندازہ مقرر کیا۔

(یعنی ہم نے ماں کے پیٹ میں رہنے کا، وقت پیدائش کا۔ پیدا ہونے کے بعد اعمالِ زندگی، مدت زندگی، اور رزق کا اور نیک بخت یا بد بخت ہونے کا ایک اندازہ مقرر کردیا۔ (تفسیر مظہری)

= فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ : نِعْمَ فعل ہے اور انشاء (بیان) ومدح (تعریف) کے لئے

آتا ہے اس کی گردان نہیں آتی۔

ترجمہ آیت:۔

(۱) پس ہم کتنے بہتر اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

(۲) ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔ (فتح محمد جالندہری)

(۳) پھر ہم کیا ہی اچھے قادر ہیں۔ (تفسیر حقانی) اَلْقَادِرُوْنَ اندازہ کرنے والے۔

۷۷: ۲۴ —— وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ۔ تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لئے

۷۷: ۲۵ —— اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا۔ استفہام تقریری ہے۔ ہمزہ استفہامیہ لَمْ نَجْعَلْ مضارع نفی حجد بلم۔ صیغہ جمع متکلم۔ جَعْلٌ (باب فتح) مصدر سے: کیا ہم نے نہیں بنایا۔ اَلْاَرْضَ مفعول نَجْعَلْ کا۔ کِفَاتًا مفعول ثانی،

صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ کِفَات جمع کرنے کے مقام کو بھی کہتے ہیں۔ اس صورت میں مطلب بغیر کسی توجیہ کے بالکل واضح ہے۔ کیا ہم نے زمین کو مخلوق کے جمع کرنے کا مقام نہیں بنایا۔ (یعنی ضرور بنایا ہے)

مثل مشہور ہے کہ:۔

المنازل کفات الاحیاء و المقابر کفات الاموات مکان زندوں کو سمیٹنے کے مقام ہیں اور قبریں مردوں کو،

اصل عبارت یوں ہوگی:۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا لِلْخَلْقِ:

۷۷: ۲۶ — اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا۔ اَحْیَاءٌ حَیٌّ کی جمع زندہ لوگ۔ اَمْوَاتًا مَیِّتٌ کی جمع مردہ لوگ:

دونوں خَلْق (محذوف) سے حال ہیں۔ بدیں وجہ منصوب ہیں۔ (مزید تشریح کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر مظہری۔

۷۷: ۲۷ —— وَجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ۔ واؤ عاطفہ ہے جملہ کا عطف جملہ سابقہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ پر ہے فِیْهَا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب اَلْاَرْضَ کے لئے ہے۔ رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ موصوف صفت مل کر جَعَلْنَا کا مفعول:

رَوَاسِیَ جمع ہے رَاسِیَةٌ کی بمعنی بوجھ۔ پہاڑ۔ رَوَاسِیَ کا استعمال ٹھہرے ہوتے پہاڑوں کے لئے ہوتا ہے۔ یہ رُسُوٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز پر قائم

رہنے اور استوار ہونے کے ہیں۔

شٰمِخٰتٍ۔ شُمُوْخٌ (باب فتح) مصدر سے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے، بمعنی بلند، اونچا۔ رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ بلند و بالا پہاڑ جو ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں

وَاَسْقَیْنٰکُمْ مَآءً فُرَاتًا: جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ ماقبل پر ہے اَسْقَیْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم اِسْقَاءٌ (افعال) مصدر، بمعنی سیراب کرنا۔ پلانا۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ مَآءً فُرَاتًا موصوف و صفت مل کر اسقینا کا مفعول ثانی فُرَاتًا فُرُوْتَۃٌ (باب کرم) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ بحالت نصب ہے، بہت شیریں پانی شیریں ہونا۔ لیکن اسی مادہ ف رت سے (باب نصر) سے فَرَتَ یَفْرُتُ مصدر سے معنی ہونگے زناکار اور بدچلن ہونا۔ اور باب سمع سے معنی ہوں گے بیوقوف ہونا۔ اسی سے ہے پیر فرتوت بے وقوف، کمزور رائے والا آدمی۔

۷۷: ۲۸ — وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ، تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کیلئے

۷۷: ۲۹ — اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی مَا کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ: ای قیل لھم انطلقوا: فعل امر جمع مذکر حاضر۔ (ان سے کہا جائے گا) چلو (اب) تم اسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطِلَاقٌ (انفعال) مصدر۔ تم چلو۔ مَا موصولہ، اگلا جملہ اس کا صلہ۔

کُنْتُمْ تُکَذِّبُوْنَ۔ ماضی استمراری جمع مذکر حاضر۔

مطلب یہ کہ منکرین حشر کو کہا جائے گا کہ تم اس کے وقوع پذیر ہونے کی تکذیب کیا کرتے تھے (اب) واقع ہو گئی ہے چلو اور اپنی ہٹ دھرمی کا مزہ چکھو۔

۷۷: ۳۰ = ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۔ ظِلٌّ۔ ضِحٌّ (دھوپ) کی ضد ہے ہر اس جگہ کو جہاں دھوپ نہ پہنچی ہو ظِلٌّ کہتے ہیں۔ اور کبھی ہر اس شے کو جو ڈھانپنے والی ہو ظِلٌّ کہہ دیتے ہیں۔

جمہور اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ ظِلٌّ سے مراد یہاں جہنم کا دھواں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ظِلٌّ سے مراد سایہ ہے۔

علامہ پانی پتی رح لکھتے ہیں کہ:۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آیت میں ظِلٌّ سے مراد خود جہنم کی آگ ہے۔

شُعَبٌ۔ شُعْبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی شاخیں۔ ثَلٰثِ شُعَبٍ تین شاخوں والا سایہ

ذِی مضاف ثَلٰثِ شُعَبٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ظِلٍّ موصوف۔ یہ اول کلام کی تاکید ہے یا اس سے بدل ہے۔ چلو اس سایہ کی طرف جو کہ تین شاخوں والا ہے

۷۷: ۳۱ — لَا ظَلِیْلٍ۔ یہ ظِلٍّ کی صفت ہے یعنی وہ سایہ عرش اور جنت کے سایوں کی طرح (فرحت بخش) نہیں ہے۔

ظَلِیْلٍ گھن کی چھاؤں۔ ٹھنڈا سایہ۔ سایہ دینے والا۔

علامہ آلوسی رح لکھتے ہیں۔

ظلیل صیغہ صفت ہے جو لفظ ظِلٌّ عرب کی عام عادت کے مطابق تاکید کیلئے مشتق ہوا ہے، جس طرح یَوْمٌ اَیْوَمُ (بڑا سخت دن) اور لَیْلٌ اَلْیَلُ المبی اور بھیانک رات ۔م لغات القرآن۔

وَلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ: اس جملہ کا عطف ظَلِیْلٍ پر ہے اور یہ سایہ کی تیسری صفت ہے۔

لَا یُغْنِیْ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ وہ کام نہ آئیگا۔ وہ فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ وہ دفع نہیں کرے گا۔

اَللَّهَبِ (باب سمع) مصدر۔ آگ کا مشتعل ہونا۔ شعلہ آنچ، وہ آگ کے شعلوں کو دفع نہیں کرے گا۔

۷۷: ۳۲ — اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ۔ اِنَّهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب ظِلٍّ کی طرف راجع ہے بشرطیکہ ظِلٌّ سے مراد جہنم لیا جائے۔ ورنہ اس کا مرجع مذکور نہیں ہے۔ گو رفتارِ کلام سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ مرجع جہنم ہے۔

تَرْمِیْ: مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب رَمْیٌ (باب ضرب) مصدر سے وہ پھینکتی ہے۔ وہ پھینکے گی۔

شَرَرٍ۔ شَرَرَةٌ کی جمع۔ چنگاریاں۔ شرارے:

كَالْقَصْرِ: کَ تشبیہ کیلئے۔ اَلْقَصْرِ بمعنی پتھر کا مکان۔ قلعہ، ایک گاؤں۔ وہ (جہنم کی آگ) بڑے بڑے شرارے پھینک رہی ہو گی جیسے محل ہوں۔

۷۷: ۳۳ — كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ: کاف تشبیہ کا۔ اَنَّهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قصر ہے یا شرر ہے۔ جِمٰلَتٌ (موصوف) جمع ہے جَمَلٌ

کی معنی اونٹ صُفْرٌ (صفت) زرد۔ صُفْرَۃٌ سے جس کے معنی زردی کے ہوتے ہیں
بروزن فُعْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ (اَصْفَرُ صَفْرَاءُ صُفْرٌ)
راغب نے لکھا ہے:۔
چونکہ زردی سیاہی سے زیادہ قریب ہوتی ہے اس لئے کبھی صفرۃ کی تعبیر سوداء
(سیاہی) سے بھی کی جاتی ہے۔ چنانچہ حسن بصریؒ نے ارشادِ الٰہی صَفْرَاءُ فَاقِعٌ
لَّوْنُهَا (۲: ۶۹) میں صفراء کی تفسیر سَوْدَاء (سیاہ رنگ والی) سے کی ہے۔
(مفردات)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
جہنم کی آگ کی چنگاریاں تارکول کی طرح سیاہ ہوں گی۔ اونٹ کے رنگ کی سیاہی
زردی مائل ہوتی ہے۔ اس لئے عرب اونٹ کے رنگ کو صُفْرٌ کہتے ہیں۔
قَصْر کے ساتھ تشبیہ مقدار کی بڑھائی میں تھی۔ اور جِمٰلَتٌ صُفْرٌ کے ساتھ تشبیہ
رنگ، کثرت تسلسل، باہم اختلاط اور سرعتِ حرکت میں ہے۔
۷۷: ۳۴ —— وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ: دوزخ کی عذاب کی تکذیب کرنے
والوں کے لئے ہلاکت ہے۔
۷۷: ۳۵ —— هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ هٰذَا مبتدا۔ يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ
اس کی خبر۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ نہ بول سکیں گے۔
لَا يَنْطِقُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ نُطْقٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی
بولنا۔ وہ نہیں بول سکیں گے۔ وہ نہیں بولتے ہیں۔
۷۷: ۳۶ —— وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ۔ وَلَا يُؤْذَنُ کا عطف لَا
يَنْطِقُوْنَ پر ہے۔ یعنی عذر پیش کرنے کی ان کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ معذرت
کرسکیں۔ فَيَعْتَذِرُوْنَ کا عطف لَا يُؤْذَنُ پر ہے۔ یعنی نہ ان کو اجازت ملے گی نہ وہ
معذرت کریں گے۔

فَيَعْتَذِرُوْنَ، لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ کی نفی کا جواب ہی نہیں ہے یعنی عدم
معذرت کی وجہ عدمِ اذن نہیں ہے ورنہ یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ:۔
چونکہ ان کو معذرت پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اس لئے معذرت پیش
نہ کرسکیں گے حقیقت میں ان کے پاس عذر نہ ہوگا۔ اگر اجازت اس کی مل جاتے

تو پیش کر سکیں ۔ (تفسیر مظہری)

لیکن قیامت کے روز ان کے لبوں کو بند کر دیا جائے گا۔ اور ان کو کسی قسم کا عذر بہانہ پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ (ضیاء القرآن)

عذر پیش کرنے کا موقعہ نہ دینا یا اس کی اجازت نہ دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صفائی کا موقع دیئے بغیر ان کے خلاف فیصلہ صادر کر دیا جائے گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جرم اس طرح قطعی طور پر ناقابل انکار حد تک ثابت کر دیا جائے گا کہ وہ اپنی معذرت میں کچھ نہ کہہ سکیں گے یہ ایسا ہی ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ میں نے اس کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیا یا میں نے اس کی زبان بند کر دی تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے اس پر ایسی حجت تمام کی کہ اس کے لئے زبان کھولنے یا کچھ بولنے کا موقع باقی نہ رہا۔ (تفہیم القرآن)

بولنے کی اجازت بھی اس لئے نہ ہوگی کہ کوئی عذر ہی موجود نہ ہوگا۔ جسے وہ پیش کر سکیں

(تفسیر ماجدی)

لَا یُؤْذَنُ ۔ مضارع منفی مجہول جمع مذکر غائب اِذْنٌ (باب سمع) مصدر سے۔ (ان کو) اجازت نہیں دی جائے گی۔

فَیَعْتَذِرُوْنَ ہ فَ تعقیب کا ہے یَعْتَذِرُوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب اِعْتِذَارٌ (افتعال) مصدر سے کہ وہ معذرت کریں۔ وہ معذرت کرتے ہیں۔

۷۷: ۳۷ — وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ، اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی اور ہلاکت ہوگی۔ کیونکہ اپنے ارتکاب جرم کا ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا۔

۷۷: ۳۸ — ھٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ۔ ھٰذَا مبتدا۔ یَوْمُ الْفَصْلِ اس کی خبر۔ ھٰذَا ای یوم القیامۃ۔ یَوْمُ الْفَصْلِ مضاف مضاف الیہ۔ فیصلہ کا دن۔ یعنی اہل جنت اور اہل جہنم کے الگ الگ کر دینے کا دن۔ (نیز ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۳ متذکرۃ الصدر)

= جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ: یہ ھٰذَا کی خبر ثانی ہے۔

علامہ پانی پتی رح لکھتے ہیں :۔

"یہ ھٰذَا کی دوسری خبر ہے یا یوم الفصل کی کہ اجتماعی ہے اور ضمیر محذوف ہے۔ یعنی اس دن ہم نے جمع کیا تم کو۔ یا یوم الفصل ہونے کی علت ہے، یعنی یہ فیصلہ کا دن اس لئے ہے کہ ہم نے تم سب کو جمع کیا ہے۔ یا فَصْل کی تاکید اور بیان ہے"۔

۷۷: ۳۹ — فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ۔ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ جملہ شرط ہے

فَکِیْدُوْنِ : اس کا جواب ہے ۔
کَیْدٌ (باب ضرب) مصدر ہے ، بمعنی مکروفریب کرنا ۔ تدبیر کرنا ۔ مکروفریب اور خفیہ تدبیر کے معنی بھی دیتا ہے ۔
اَلْکَیْدُ کے معنی حیلہ جوئی کے ہیں یہ اچھے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور برے معنوں میں بھی ۔ مگر عام طور پر برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔
اچھے معنوں میں استعمال کی مثال :
جیسے کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ (۱۲ : ۷۶) اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کردی ۔ یہاں آیت زیر غور میں بمعنی تدبیر ، حیلہ ، مکر ، داؤ ہے ۔
کِیْدُوْا : فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۔ نَ وقایہ یٓ ضمیر واحد متکلم محذوف ہے ترجمہ ہوگا :۔
پس اگر تمہارے پاس کوئی داؤ ہے تو میرے خلاف استعمال کرو ۔
۷۷ : ۴۰ ۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۔ عذاب کی تکذیب کرنے والوں کے لئے اس روز تباہی ہوگی ۔
۷۷ : ۴۱ ۔ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ۔ ظلال (سائے) سے مراد حقیقی معنی نہیں ہیں ۔ کیونکہ جنت میں تو سورج ہی نہیں ہوگا ۔ اس لئے سایہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ مطلب یہاں جنت کے گنجان درختوں سے ہے ۔
عُیُوْنٍ سے مراد ایسے چشمے ہیں جو سدا جاری رہیں گے اور جن کا پانی کبھی خراب نہ ہوگا خواہ پانی ہو یا شہد ہو اور دودھ ہو ۔
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ اَلْمُتَّقِیْنَ ۔ اسم اِنَّ ۔ فِیْ ظِلٰلٍ خبر ، وَعُیُوْنٍ کا عطف ظِلٰلٍ پر ہے ۔
۷۷ : ۴۲ ۔ وَفَوَاکِہَ مِمَّا یَشْتَہُوْنَ ۔ واؤ عاطفہ فَوَاکِہَ کا عطف بھی ظِلٰلٍ پر ہے ۔ فَوَاکِہَ جمع فَاکِہَۃٌ کی ۔ منصوب بوجہ غیر منصرف ہے ۔
مِمَّا مرکب ہے مِنْ بیانیہ اور مَا موصولہ سے ۔ یَشْتَہُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب اِشْتِہَاءٌ (افتعال) مصدر ۔ وہ چاہیں گے ۔ وہ پسند کریں گے ۔ صلہ ۔
آیات ۴۱ : ۴۲ کا لفظی ترجمہ ہوگا :۔
بے شک پرہیزگار ٹھنڈی چھاؤں اور چشموں اور دل پسند پھلوں ، میووں میں رہیں گے ،

مطلب یہ کہ پرہیزگار ایسی جنتوں میں ہوں گے جہاں گھنے درخت ہوں گے اور جاری نہریں ہوں گی جن کا پانی کبھی خراب ہونے والا نہ ہوگا۔ ایسے دودھ کے ہوں گے جو کبھی بھی بدمزہ نہ ہوگا۔ ایسی شراب کے ہوں گے جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہوگی اور صاف شدہ شہد کے ہوں گے۔ اور جہاں طرح طرح کے پھل اور میوے ہوں گے جن کا مزہ حسب اشتہاء ہوگا۔

۷۷:۴۳ — كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا ۔ ای یقال لھم کلوا واشربوا ..... الخ ۔ (ان سے کہا جائے گا) کھاؤ پیو۔ مزے لے کر۔

كُلُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اَكْلٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تم کھاؤ۔ واؤ عاطفہ اِشْرَبُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر شُرْبٌ (باب سمع) مصدر سے ہے۔ **هَنِيْٓـًٔا** فعل کُلُوْا کی ضمیر فاعل جمع مذکر سے حال ہے۔ تم بخوشی، بلا تکلف، مزے لے کر۔ (نیز ملاحظہ ہو ۶۹:۲۴)

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ بَ سببیہ ہے مَا موصولہ۔ ان اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ : اِنَّا مرکب ہے اِنَّ حرف تحقیق اور نَا ضمیر جمع متکلم سے۔ تحقیق ہم۔ کَ حرف تشبیہ ہے۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ۔ جس کا مشارٌ الیہ وہ نعمتیں ہیں جو آیات (۴۱، ۴۲، ۴۳) مذکورہ بالا میں بیان ہوئی ہیں۔

نَجْزِىْ مضارع جمع متکلم۔ جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ ہم بدلہ دیتے ہیں۔ ہم جزاء دیتے ہیں۔

مُحْسِنِيْنَ : اِحْسَانٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، منصوب، احسان کرنے والے۔ اپنے فریضہ سے زیادہ ادا کرنے والے۔

اعمال میں احسان دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا اور اپنے حق سے کم لینا۔

۲۔ اپنے اعمال میں خوبی پیدا کرنا یعنی فرض سے آگے بڑھ کر مستحبات کو بھی ادا کرنا۔

جو چیز واجب نہ ہو اور اس میں کچھ نہ کچھ شرعی خوبی ہو اس کو بھی ادا کرنا۔

احسان فی العبادت کی تشریح حدیث میں اس طرح آئی ہے:۔

کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا اس کو دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہ ہو سکے تو یہ سمجھتے رہو

کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے (بخاری و مسلم)

احسان بمعنی اول کے مفعول پر الیٰ یا با آتا ہے جیسے اَحْسِنْ اِلیٰ زَیْدٍ زید سے بھلائی کر۔ یا۔ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔

احسان بمعنی دوئم۔ متعدی بنفسہ ہے۔ مفعول پر کوئی حرفِ جر نہیں آتا۔ جیسے اَحْسِنِ الْوُضُوْءَ۔ اچھی طرح سے وضو کرو۔

آیت ہذا میں متقین اور محسنین کو ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے۔ معطی کی عطا کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے فرمایا کہ "ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

۷۷: ۴۵ —— جنت اور جنت کی نعمتوں کو جھٹلانے والوں کے لئے اس روز (قیامت) میں تباہی و ہلاکت ہے۔

۷۷: ۴۶ —— كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ہ كُلُوْا تم کھاؤ تم کھالو۔ تَمَتَّعُوْا۔ فعل امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تَمَتُّعٌ (تفَعُّلٌ) مصدر سے۔ تم فائدہ اٹھالو۔ تم مزے لے لو۔

قَلِيْلًا۔ ای زمانًا قلیلًا: تھوڑے وقت کے لئے، قلیل عرصہ کے لئے۔ ظرف محذوف کی صفت کی وجہ سے منصوب ہے۔

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ: بلاشک وشبہ ہو تو تم مجرم ہی۔ یہ جملہ تہدید سابق کی علت ہے (یعنی كلوا وتمتعوا قليلًا تھوڑا سا وقت کھاپی لو اور عیش کرلو۔ یہ ایک تہدیدی اور زجر آمیز امر ہے)

اس جملہ کا اطلاق کسی زمانہ پر ہے۔ صاحب کشاف لکھتے ہیں:۔

ويجوز ان يكون كلوا وتمتعوا كلامًا مستانفا خطابًا للمكذبين فی الدنيا

ہوسکتا ہے کہ کلام کلوا وتمتعوا مستانفہ (نیا) ہے۔ اور دنیا میں مکذبین سے خطاب ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا میں چند روز یہاں کی چیزیں کھاپی لو اور عیش وعشرت کرلو آخر مرنے پر یہ سلسلہ ختم ہو ہی جانا ہے: تم بلاشک وشبہ مجرم تو ہو ہی مرنے کے بعد روز قیامت تمہیں اپنے کئے کی پاداش میں سزا بھگتنا ہی ہوگی۔

صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں:۔

سورۃ کے اختتام سے پہلے منکرین قیامت کو جھنجھوڑا جا رہا ہے کہ طرح طرح کے لذیذ کھانے خوب سیر ہوکر کھالو دنیوی عزتیں اور بڑائیاں جو تمہیں حاصل ہیں اور جو عیش وعشرت کا

کا سامان تمہیں میسر ہے اس سے جی بھر کر فائدہ اٹھالو۔ یہ رونق میلہ چند روزہ ہے۔، درحقیقت تم بدترین مجرم ہو صرف مہلت کی مدت گزرنے اور مقررہ گھڑی گذرجانے کی دیر ہے تمہیں اپنا انجام معلوم ہوجائے گا۔

۷۷ : ۴۹ —— وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ : تکذیب کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہی انجام ہے۔

۷۷ : ۴۸ —— وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ۔

ابن منذر نے مجاہد کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے نمائندوں سے کہا کہ ایمان لاؤ اور نماز پڑھو انہوں نے جواب دیا مگر تجبیہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ گالی ہے یعنی بڑی ذلت ہے۔

تجبیہ کا معنی ہے گھٹنوں یا زمین پر ہاتھ رکھنا یا سرنگوں ہونا۔ اس پر مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡ جملہ شرط ہے لَا يَرۡكَعُوۡنَ ۔ اس کا جواب ارۡكَعُوۡا رُكُوۡعٌ (باب فتح) مصدر سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے تم جھکو، تم رکوع کرو۔ لَا يَرۡكَعُوۡنَ : مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ وہ نہیں جھکتے ہیں۔ وہ رکوع نہیں کرتے ہیں۔

آیت کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ شانِ نزول متذکرہ بالا کی بنا پر اس جملہ میں کافروں کی مذمت کی گئی ہے:

۲۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا عطف مجرمون پر ہو اور تفننِ عبارت کے لئے خطاب سے غیبت کی طرف انتقال کیا گیا ہو اس وقت حاصل مطلب یہ ہوگا کہ:۔

تم مجرم ہو۔ تم کو نماز کے لئے بلایا جاتا ہے تم رکوع نہیں کرتے۔

۳۔ یہ بھی احتمال ہے کہ للمکذبین کے مفہوم پر عطف ہو۔ یعنی ان لوگوں کے لئے ویل ہے جنہوں نے تکذیب کی اور جب ان کو نماز کے لئے بلایا جاتا ہے تو نماز نہیں پڑھتے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ہ کے مندرجہ ذیل معانی لکھے گئے ہیں

۱۔ واذا قیل لھم صلوا لا یصلون۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے۔ (مدارک التنزیل۔ الخازن)

۲۔ اللہ کے آگے جھکنے سے مراد صرف اس کی عبادت کرنا مراد ہی نہیں ہے بلکہ اس کے

بھیجے ہوئے رسول اور اس کی نازل کردہ کتاب کو ماننا اور اس کے احکام کی اطاعت کرنا بھی اس میں شامل ہے (تفہیم القرآن)

۳م۔ یعنی جب کفار کو کہا جاتا ہے کہ سرکشی اور نافرمانی کی روش ترک کر دو اور اپنے رب کے حضور میں تواضع اور انکساری اختیار کرو اور اس کے احکام کے سامنے اپنی اکڑی ہوئی گردنیں جھکا دو اور اس کے رسول کے فرمان کو قبول کر لو اور نمازیں پڑھا کرو تو انہیں یہ سچی بات سمجھ میں ہی نہیں آتی اور نماز کو ادا کرنے کے لئے ان کے دل میں شوق ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اِرْكَعُوْا سے مراد پوری نماز ادا کرنا ہے نماز کو رکوع سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بنی ثقیف کو جب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا تو کہنے لگے کوئی ایسی نماز بتائیں جس میں یہ رکوع و سجود نہ ہو۔ ہم رئیسوں کے لئے یوں جھکنا اور پھر منہ کے بل زمین پر گر پڑنا بڑے عیب کی بات ہے (ضیاء القرآن)

۷۷: ۴۹ ــــ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ. تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لئے جو اوامر و نواہی کی تکذیب کرتے ہیں۔

۷۷: ۵۰ ــــ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ: یہ جملہ استفہامیہ انکاریہ ہے۔ بَعْدَهٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔

اَيِّ۔ کونسا۔ کس (پر) اب اس قرآن کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لائیں گے یعنی وہ قرآن جس کے اندر طرح طرح کا لفظی و معنوی اعجاز ہے۔ جس میں کھلے ہوئے دلائل اور روشن براہین ہیں اگر اس پر ایمان نہیں تو پھر کسی دوسری دلیل کو یہ نہیں مانیں گے

حدیث۔ جمع احادیث۔ بات۔ ہر وہ کلام جو انسان تک پہنچ سکے: خواہ بذریعہ سماعت، خواہ بذریعہ وحی۔ عالم خواب میں ہو یا بحالتِ بیداری اُس کو حدیث کہتے ہیں۔

تمت بالخیر بعون اللہ و بفضلہ

۳ر شوال المکرم ۱۴۱۸ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَمّ

النبأ - النّٰزعٰت، عبس، التکویر ، انفطار - مطففین، انشقاق
البروج - الطارق - الاعلیٰ - الغاشیۃ - الفجر، البلد، الشمس
الیل، الضحیٰ، الانشراح، التین، العلق، القدر، البینۃ، الزلزال
العٰدیٰت، القارعۃ، التکاثر، العصر، الھمزۃ، الفیل، القریش، الماعون
الکوثر - الکافرون، النصر، اللّھب، الاخلاص، الفلق، الناس،

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۷۸) سُوۡرَۃُ النَّبَاءِ مَکِّیَّۃٌ (۴۰)

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ؕ

۷۸ : ۱ — عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ : عَمَّا کس چیز سے ۔ یہ اصل میں عَنۡ مَّا تھا نون کا میم میں ادغام کیا گیا ہے۔ کیونکہ نؔ اور مؔ دونوں غنّے میں شریک ہیں ۔ اور مَا کے الف کو اس لئے حذف کیا گیا تاکہ مَا استفہامیہ اور مَا خبریہ میں تمیز باقی رہے۔ جس طرح سے فِیۡمَ اور مِمَّ میں آیات ذیل میں ہوا ہے ۔

۱— فِیۡمَ کی مثال : اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِھِمۡ قَالُوۡا فِیۡمَ کُنۡتُمۡ قَالُوۡا کُنَّا مُسۡتَضۡعَفِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ (۴ : ۹۷)

ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے جب فرشتے قبض کریں گے تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے۔ وہ بولیں گے ہم اس ملک میں بے بس تھے (ترجمہ عبدالماجد دریا بادی رح)

۲— مِمَّ کی مثال :— فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ : (۸۶ : ۵)

تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کاہے سے پیدا ہوا۔

یَتَسَآءَلُوۡنَ : مضارع جمع مذکر غائب تَسَاءُلٌ (تفاعل) مصدر۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے ۔ وہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے ۔

یَتَسَآءَلُوۡنَ میں ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع کون ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں ۔

۱:۔ جمہور کے نزدیک یہ پوچھنے والے یا چرچا کرنے والے کفار تھے۔ اس لئے کہ اس کے بعد کلّا سَيَعۡلَمُوۡنَ اور هُمۡ فِيۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ میں ضمیریں کفار کی طرف پھرتی ہیں اس لئے يَتَسَآءَلُوۡنَ کی ضمیر بھی انہیں کی طرف پھرنی چاہئے۔

۲:۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مسلمان و کفار باہم ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ کفار مسلمانوں پر شبہات پیش کرتے تھے۔ وہ جواب دیتے تھے۔ لہذا ضمیر جمع مذکر غائب ہر دو فریقین کی طرف پھر لوٹتی ہے۔

۳:۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مسلمان و کفار سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے تھے مسلمان اس لئے کہ اور بھی یقین قوی ہو جائے اور کفار تمسخر کی راہ سے یا شکوک و شبہات وارد کرنے کی غرض سے (تفسیر حقانی)۔ اوّل اولیٰ وارجح ہے۔

۷۸ : ۲ — عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ : نَبَأٌ بمعنی خبر۔ عَظِيۡمٌ بہت بڑی۔ اس سے کیا مراد ہے اس میں چند اقوال ہیں۔

۱:۔ اس سے مراد قیامت ہے بمصداق آیت شریفہ: قُلۡ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيۡمٌ اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ (۳۸: ۶۷ ۶۸) کہ وہ ایک بڑی (ہولناک چیز کی) خبر ہے جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے۔

۲:۔ نَبَاِ الۡعَظِيۡمِ سے مراد قرآن شریف ہے۔

۳:۔ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔

جمہور کے نزدیک نبأ العظیم سے مراد قیامت ہے۔ راجح و اولیٰ قول بھی یہی ہے

جملہ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

۱:۔ یہ عَنَّ (اول) سے بدل ہے۔ وہ ایک بہت بڑی (ہولناک چیز کی) خبر کے متعلق پوچھتے ہیں۔

۲:۔ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ سے پہلے فعل يَتَسَآءَلُوۡنَ محذوف ہے۔ اس صورت میں یہ عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ (جملہ استفہامیہ) کا جواب ہوگا۔ سوال یہ تھا کہ یہ کس چیز کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

جواب ہوگا: یہ ایک بہت بڑی (ہولناک چیز کی) خبر کے متعلق پوچھ رہے ہیں

۳:۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دوسرا جملہ بھی استفہامیہ ہو اور حرف استفہام محذوف ہو (أ) کیا یہ نباء عظیم کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ اس صورت میں دوسرا جملہ پہلے

جملہ کی تاکید ہوگا۔

۳: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسرا استفہام پہلے استفہام کی تاکید نہ ہو بلکہ انکاری ہو یعنی کیا یہ سچ مچ ہی نبأ عظیم کے متعلق پوچھ رہے ہیں حالانکہ نبأ عظیم کے متعلق پوچھنا زیبا ہی نہیں ہے کیونکہ اس کی حالت تو کھلی ہوئی ہے۔ اس کی شدتِ وضوح ناقابلِ سوال ہے۔ اس کو تو مان لینا ہی ضروری ہے (ملاحظہ ہو تفسیر مظہری)

۷۸: ۳ — اَلَّذِیْ ھُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ: اَلَّذِیْ اسم موصول باقی جملہ اس کا صلہ ہے۔ موصول وصلہ مل کر نبأ کی صفت ہے۔

ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب یَتَسَآءَلُوْنَ کی ضمیر کی طرح کفار مکہ کی طرف راجع ہے یہ اس صورت میں ہوگا جب کہ سوال استہزائی یا انکاری قرار دیا جائے۔ اس حالت میں نبأ عظیم کے متعلق کفار مکہ کے مختلف ہونے کے یہ معنی ہیں کہ کچھ لوگ نبأ عظیم کی صداقت کے قطعی منکر ہیں اور کچھ تردّد میں پڑے ہیں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یَتَسَآءَلُوْنَ اور ھُمْ کی ضمیریں اہل مکہ کی طرف راجع ہوں۔ اہل مکہ میں کچھ مؤمن تھے اور کچھ کافر نبأ عظیم کے متعلق سوال کرنے والے دونوں گروہ تھے۔ ایک گروہ تصدیق کرتا تھا لیکن زیادتی یقین اور انکشافِ حالات کے لئے سوال کرتا تھا۔

دوسرا گروہ منکر تھا اور محض استہزا کے لئے سوال کرتا تھا۔ (ایضًا)

۷۸: ۴ — کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ: جمہور کے نزدیک کَلَّا حرف بسیط (سادہ غیر مرکب) ہے ثعلب نحوی کے نزدیک مرکب ہے کاف تشبیہ اور لَا نافیہ سے، حالتِ ترکیب میں کَ اور لَا کے انفرادی معنی باقی نہیں رہے اسی لئے لام کو مشدّد کر دیا گیا۔

سیبویہ، خلیل، مبرّد، زجاج، اور اکثر بصری ادیبوں کے نزدیک کَلَّا کے معنی حرف رَدَعْ اور روکنے کے ہیں۔ خواہ زجر د توبیخ کے طور پر ہو یا بطور تربیّت اور ادب آموزی کے۔

اسی لئے ان علماء کے نزدیک قرآن مجید کے تمام ۳۳ مقامات میں جس جس جگہ کَلَّا آیا ہے ہر جگہ کَلَّا پر وقف کرنا جائز ہے۔ لیکن مغنی اللبیب کے مصنف نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا۔ کسائی اور ابو حاتم کا قول ہے کہ کَلَّا اکثر زجر و منع کے لئے آتا ہے اور کبھی دوسرے معنی کے لئے۔ لیکن دوسرے معانی کیا ہوتے ہیں اس کی

تعیین میں اختلاف ہے۔

صغار کے نزدیک کَلَّا اسم ہے اور کسی کلام کو مُسترد کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی حَقًّا کے معنی میں مستعمل ہے یہ کیسے معلوم ہو کہ کَلَّا رَدَعْ اور رَدُّ کے معنی میں استعمال ہوا ہے یا حَقًّا کے معنی میں؟ اس بارہ میں علامہ زرکشی کا قول ہے:۔

اگر وقف کَلَّا پر ہو تو اس وقت رَدَعْ اور ردّ کے معنی میں ہوگا۔ اور اگر کَلَّا سے پہلے وقف ہو اور کَلَّا سے اگلے جملہ کی ابتدا ہو تو اس وقت حَقًّا کے معنی میں ہوگا

جملہ زیر مطالعہ اور جملہ آئندہ (آیت ۵) میں جملہ کی ابتدا کَلَّا سے ہو رہی ہے اور وقف اس سے پہلے ہے اس لئے یہاں کَلَّا بمعنی حَقًّا ہوگا۔ دیکھو ضیاء القرآن)

سَيَعْلَمُوْنَ، میں سَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل کے لئے خاص کر دیتا ہے۔ اور مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے۔

يَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب عِلْمٌ (باب سمع) مصدر سے يَعْلَمُوْنَ کا مفعول محذوف ہے۔ یعنی قیامت کے وقوع پذیر ہونے کو۔

ترجمہ ہوگا:۔

بے شک (یہ لوگ) عنقریب (قیامت کے وقوع پذیر ہونے کی حقیقت کو) جان لیں گے۔

۷۸: ۵ — ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ: ثُمَّ تراخی فی الرتبہ کے لئے آیا ہے پس ضروری وہ بہت جلد قیامت کے وقوع پذیر ہونے کی حقیقت کو جان لیں گے، جملہ کا تکرار مبالغہ کے لئے آیا ہے۔

۷۸: ۶ — اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا: یہاں سے لے کر آیت نمبر ۱۶ تک اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نو (۹) مصنوعات کا ذکر کر کے اپنی توحید پر، قدرتِ حشر پر اور اپنی عطا کی ہوئی نعمتوں کے وجوب شکر پر دلیل ذکر کی ہے تاکہ توحید و عبادت کے داعی کی دعوت کو لوگ مانیں اور اس کا اتباع کریں۔

أ ہمزہ استفہامیہ ہے لَمْ نَجْعَلْ مضارع منفی جحد بلم صیغہ جمع متکلم۔ کیا ہم نے نہیں بنایا۔

اَلْاَرْضَ مفعول اوّل مِهٰدًا مفعول ثانی، جَعَلْنَا کے۔

مِهٰدًا۔ بستر، ہموار میدان۔ اس کی جمع مُهُدٌ ہے۔

ترجمہ ہوگا۔ کیا ہم نے زمین کو (تمہارے رہنے چلنے پھرنے کے لئے) فرش نہیں بنادیا ہے (یعنی ضرور بنادیا ہے) جملہ استفہام تقریری ہے۔ یعنی استفہام کی غرض یہ ہے کہ

مخاطب کو اقرار و عبادت پر آمادہ کیا جائے۔

یا یہ استفہام انکاری ہے اور انکارِ نفی ثبوت کا فائدہ دیتا ہے۔

۷:۷۸ ـــــ وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ ای الم نجعل الجبال اوتادا۔ کیا ہم نے پہاڑوں کو میخیں نہیں بنادیا۔

زمین کی ساخت ایک نہایت پیچیدہ مسئلہ ہے جن مختلف عناصر سے اس کی ترکیب عمل میں لائی گئی ہے وہ اپنی اپنی کیفیات میں مختلف ہیں۔ اپنے حجم میں۔ اپنے وزن میں اپنی مختلف النوع خصوصیات میں ہر عنصر دوسرے عناصر سے مختلف ہے اور ہر ایک کی کششِ ثقل نہ صرف اس کے اپنے جزئیات کو مربوط رکھے ہوئے ہیں بلکہ باہمی تعامل سے ایک عنصر دوسرے عنصر کو اپنے ساتھ جکڑے ہوئے رکھے ہے۔

نتیجتًا زمین نے لکھوکھہا ئے اجزائے ترکیبی اپنے داخلی عمل کے علاوہ خارجی طور پر زمین کی سطح کو ایک ایسی صورت میں قائم و دائم رکھے ہوئے ہیں کہ اس پر بنی نوع انسان اور دوسری ذی روح مخلوقات بس رہی ہے۔ اور چل پھر رہی ہے۔

اسی تناظر میں پہاڑ اپنی ضخامت اور جسامت میں چونکہ باقی اجزاء ترکیبی سے نمایاں ترین ہیں اس لئے خصوصی طور پر ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اَوْتَادًا وَتَدٌ کی جمع ہے بمعنی میخیں۔

۸:۷۸ ـــــ وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۔ اس کا عطف مضارع منفی پر ہے اَزْوَاجًا حال ہے خَلَقْنٰكُمْ کی ضمیر مفعول كُمْ سے۔ اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے پیدا کیا۔

۹:۷۸ ـــــ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۔ واؤ عاطفہ، جَعَلْنَا ماضی جمع متکلم جَعْلٌ (باب فتح) مصدر۔ بمعنی بنانا۔ کرنا۔ پیدا کرنا۔ نَوْمَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر جَعَلْنَا کا مفعول اول: سُبَاتًا مفعول ثانی ہے۔

نَوْمٌ آرام۔ راحت، سکون۔ تکان کا رفع کرنا۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔

السَّبْتُ کے اصل معنی ہیں قطع کرنا۔ اور اسی سے کہا جاتا ہے سَبَتَ السَّيْرَ اس نے تسمہ کو کاٹا۔ سَبَتَ شَعْرَهٗ اس نے اپنے بال مونڈے سَبَتَ اَنْفَهٗ اس نے اس کی ناک کاٹ ڈالی آیت وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا میں سبات

کے معنی ہیں حرکت و عمل کو چھوڑ کر آرام کرنا۔ اور یہ رات کی اس صفت کی طرف اشارہ ہے جو کہ آیت لتسکنوا فیہ (۲۸ : ۷۳) (تاکہ تم رات میں راحت کرو) میں مذکور ہے یعنی رات کو راحت اور سکون کے لئے بنایا ہے۔

ابن الاعرابی نے آیت ہذا میں سبات کو بمعنی قطع کرنے کے لیا ہے گویا جب سو گیا تو لوگوں سے قطع ہو گیا۔

زجاج کہتے ہیں کہ سبات یہ ہے کہ حرکت سے منقطع ہو جائے اور روح بدن میں موجود ہو۔ پس معنی یہ ہیں کہ تمہاری نیند کو تمہارے لئے راحت بنایا۔

اور علامہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں رقم طراز ہیں۔

اور ہم نے نیند کو تمہارے اعمال (بیداری) کو قطع کر دینے والی چیز بنایا تاکہ تمہارے جسمانی اعضا کو سکون و آرام مل جائے

۷۸ : ۱۰ — وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا: اور ہم نے رات کو اوڑھنا بنا دیا۔ الَّيْلَ۔ لِبَاسًا مفعول اول وثانی ہیں جَعَلْنَا کے۔

رات کو لباس اس واسطے کہا کہ یہ پردہ دار ہے اس پردہ میں کوئی برائی کرتا ہے کوئی بھلائی، چور چوری کرتا ہے، زنا کار چھپ کر زنا کرتا ہے عابد و زاہد نماز تہجد اور مراقبہ و ذکر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور نیند کا وقت بھی رات ہی ہے۔ ستر کی وجہ سے رات کو لباس کہنا استعارہ ہے

۷۸ : ۱۱ — وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا: النہار اور معاشا بوجہ مفعول ہونے کے منصوب ہیں۔ مَعَاشًا اسم ظرف زمان بھی ہے۔ بوجہ ظرفیت منصوب ہو سکتا ہے مَعَاشًا مصدر بھی ہے۔ عَاشَ يَعِيْشُ (ضرب) سے۔ زندگی گذارنا۔ معاش۔ ذریعہ زندگی ع ی ش مادہ اور ہم نے دن روزگار کے لئے بنایا۔

۷۸ : ۱۲ — وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا۔ واؤ عاطفہ۔ بنینا ماضی جمع متکلم بَنٰى يَبْنِيْ بِنَاءً (باب ضرب۔ ب ن ی مادہ) مصدر۔ بنانا۔ تعمیر کرنا۔ فَوْقَكُمْ مضاف مضاف الیہ۔ متعلق فعل۔ سَبْعًا اسم عدد مفعول۔ سات (آسمان) موصوف، شِدَادًا۔ صفت، مضبوط، سخت، شَدِيْدٌ کی جمع۔ اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

۷۸ : ۱۳ — وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا: سِرَاجًا چراغ۔ وہ چیز جو بتی اور تیل سے روشن ہوتی ہے۔ مجازاً ہر روشن چیز کو سِرَاجٌ کہا جاتا ہے اور جگہ قرآن مجید میں ہے

وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (۷۱ : ۱۶) اور اس نے سورج کو چراغ ٹھہرایا ہے۔ وَھَّاجًا وَھَجَ یَھِجُ وَھْجٌ (باب ضرب) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت روشن، بھڑکتا ہوا جگمگاتا ہوا۔ مقاتل نے کہا ہے کہ وھج کا معنی ہے ایسی روشنی جس میں گرمی بھی ہو اللہ نے سورج میں نور بھی پیدا کیا اور گرمی بھی۔

آیت ۷۱ : ۱۶ متذکرہ بالا کی روشنی میں آیت زیر مطالعہ میں بھی سراج سے مراد سورج ہے

۷۸ : ۱۴ — وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا : الْمُعْصِرَاتِ اِعْصَارٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے۔ نچوڑنے والیاں، الْمُعْصِرَۃُ واحد۔ مراد وہ ہوائیں جو بادلوں کو دبا کر نچوڑتی ہیں۔ یا وہ ہوائیں جو گرد اڑاتی ہیں جن کے اندر بگولے ہوتے ہیں۔ یا وہ بادل جو بھرا ہوا ہوتا ہے اور برسنے ہی والا ہوتا ہے: حسن بصری کے نزدیک المعصرات سے مراد آسمان ہیں۔ مَآءً ثَجَّاجًا موصوف و صفت مل کر مفعول اَنْزَلْنَا کا، ثَجَّاجًا زور شور کے ساتھ برسنے والا۔ ثَجٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ جس کے معنی زور شور کے ساتھ پانی کے برسنے اور بہنے کے ہیں۔ بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور ہم نے بادلوں کو نچوڑنے والی ہواؤں سے یا بادلوں سے زور شور سے برسنے والا پانی برسایا۔ مَآءً منصوب بوجہ مفعول اَنْزَلْنَا کے ہے۔ ۷۸ : ۱۵-۱۶ — لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا: لام علت کا۔ نُخْرِجَ مضارع منصوب (بوجہ عمل لام) صیغہ جمع متکلم۔ اِخْرَاجٌ (افعال) مصدر۔ بِهٖ میں بٖ سببیہ ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَآءً ہے حَبًّا دانہ، غلہ، اناج۔ گندم اور جو وغیرہ اناج کے دانے کو حب اور حَبَّۃٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع حُبُوبٌ ہے۔ نَبَاتًا گھاس، زمین سے لگنے والی ہر چیز، سبزی جَنّٰتٍ اَلْفَافًا موصوف و صفت اَلْفَافًا بمعنی لپٹے ہوئے، ایک دوسرے سے پیوست، گنجان درخت، یہ لَفٌّ کی جمع ہے جیسے جَذْعٌ کی اَجْذَاعٌ ہے۔ یا لَفِیْفٌ کی جمع ہے جیسے شَرِیْفٌ کی جمع اَشْرَافٌ ہے یا ایسی جمع جس کا کوئی واحد نہیں ہے جیسے اَوْضَاعٌ اگر لَفٌّ کی جمع قرار دیا جائے تو یہ صیغہ جمع الجمع ہوگا۔ کیونکہ لفٌّ۔ لَفَّافَۃٌ کی جمع ہے اگر درخت گھنے ہوں تو ان کو اَلْفَافٌ کہا جاتا ہے جنۃ الفاف

حَبًّا۔ نَبَاتًا۔ جَنّٰتٍ منصوب بوجہ مفعول فعل نُخْرِجَ کے ؛

ترجمہ ہوگا:۔ تاکہ ہم اس سے یعنی اس پانی کے سبب سے غلہ اور گھاس اور گھنے باغ پیدا کریں

۷۸ : ۱۷ — اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ کَانَ مِیْقَاتًا :۔ کفار مکہ وقوع قیامت سے منکر یا متردد تھے، اور اکثر پوچھ گچھ کرتے رہتے تھے۔ اس کا جواب تو آیات ۵، اور ۶، میں

پہلے ہی دیا جا چکا تھا۔ لیکن اتمام حجت کے لئے چند مظاہر قدرت آیات ۶ تا ۱۶ میں لطور ثبوت مذکور ہوتے۔

اب جب قطعی طور پر منکرین دمتردین پر ثابت کردیا گیا کہ جو ذات اقدس تمہاری چند روزہ دنیاوی زندگی کے لئے یہ سازوسامان پیدا کرسکتی ہے وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرکے قیامت کے برپا کرنے پر بھی قادر ہے۔

پھر اس کے بعد چند احوال قیامت کے ارشاد ہوتے ہیں اور منکرین و مومنین کی سزاو جزار کا بیان ہوتا ہے۔

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ - اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ یَوْمَ الْفَصْلِ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ۔ کَانَ مِیْقَاتًا خبر اِنَّ۔

اَلْفَصْلُ، دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری سے اس طرح الگ کرنا کہ درمیان میں فاصلہ ہوجائے۔ اسی سے مَفَاصِلُ (مَفْصَلٌ کی جمع) ہے جس کے معنی جسم کے جوڑ کے ہیں۔ قیامت کو یَوْمَ الْفَصْل اس لئے کہا گیا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ حق کو باطل سے الگ کردے گا۔ لوگوں کے درمیان (انصاف سے) فیصلہ کردے گا۔

— مِیْقَاتًا۔ اسم ظرف زمان) منصوب، مقررہ وقت،

ترجمہ ہوگا:۔

بیشک فیصلہ کا دن مقرر دمعین ہو چکا ہے۔

اور جگہ ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ (۴۴:۴۰) کچھ شک نہیں کہ فیصلے کا دن سب کے اٹھنے کا دن ہے۔

۷۸: ۱۸ — یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا: یہ یَوْمَ الْفَصْلِ سے بدل ہے یا عطف بیان ہے۔ یا مِیْقَاتًا سے بدل ہے یا کَانَ کی دوسری خبر ہے

یُنْفَخُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب نَفْخٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ پھونکا جائے گا۔ سانس، پھونک، جھونکا، غرور،

الصُّوْر۔ نرسنگا۔ سینگ۔ وہ چیز جس کو حضرت اسرافیل علیہ السلام خلق کو مارنے اور جلانے کے لئے پھونکیں گے۔

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا۔ فَ تعقیب کا ہے تَاْتُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر،

اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر۔ تم آؤ گے۔
اَفْوَاجًا: تَاْتُوْنَ کے ضمیر فاعل سے حال ہے، غول کے غول، فوج در فوج۔ ترجمہ ہوگا۔
جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم جوق در جوق چلے آؤ گے۔

۱۹:۷۸ — وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا: آسمان کو کھول دیا جائے گا اور وہ دروازے ہی بن جائے گا، بطور مبالغہ آسمان کو ابواب قرار دیا۔ اَبْوَابًا بوجہ کَانَتْ کی خبر کے منصوب ہے۔

۲۰:۷۸ — وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا۔ سُيِّرَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب تَسْيِيْرٌ (تَفْعِيْلٌ) مصدر بمعنی چلانا۔ (س ی ر حروف مادہ)
اور جب وہ پہاڑ چلائے جائیں گے (یعنی زمین سے اکھاڑ کر فضا میں ذروں کی طرح پھیلا دیئے جائیں گے تو وہ سراب کی مانند (بے حقیقت) ہو جائیں گے کہ جسے آدمی پانی سمجھ کر آگے بڑھتا ہے جب قریب پہنچتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا۔
سَرَابًا بوجہ کانت کی خبر کے منصوب ہے۔

۲۱:۷۸ — اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا۔ رَصَدَ يَرْصُدُ (باب نصر) سے اسم ظرف مکان ہے۔ بمعنی گھات (فیروز اللغات عربی اردو) گھات کی جگہ (لغات القرآن از ندوۃ المصنفین و تفسیر ماجدی)
الرَّصْدُ مصدر بمعنی گھات لگا کر بیٹھنا۔
امام راغب لکھتے ہیں:۔
اَلْمَرْصَدُ گھات لگانے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (۹:۵) اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو اور مِرْصَادٌ بمعنی مَرْصَدٌ آتا ہے لیکن مِرْصَادٌ اس جگہ کو کہتے ہیں جو کہ گھات کے لئے مخصوص ہو۔ قرآن میں ہے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (۷۸:۲۱) بے شک دوزخ گھات میں ہے۔
تو آیت میں اس بات پر بھی تنبیہ ہے کہ جہنم کے اوپر سے لوگوں کا گذر ہوگا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (۱۹:۷۱) اور تم میں سے کوئی (انسان بشر) نہیں جو جہنم سے اوپر ہو کر نہ گذرے۔

آیت ہذا میں مِرْصَادًا بوجہ خبر ہونے کَانَتْ کے منصوب ہے

۷۸: ۲۲ ـــ لِلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا۔ اگر آیت ۲۱ میں جہنم کو فقط کفار کے لئے مراد لیا جائے تو طٰغِیْنَ آیت ۲۱ کے ساتھ آئے گا ای اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلطّٰغِيْنَ: بے شک دوزخ طاغین کی گھات میں ہے۔ اس صورت میں مَاٰبًا بدل ہوگا مِرْصَادًا سے۔

اور اگر آیت ۲۱ میں جہنم کو کفار و مؤمنین دونوں کے لئے مراد لیا جائے تو مَاٰبًا خبر ثانی ہوگی كَانَتْ لِلطّٰغِيْنَ کی، (لوٹنے کی جگہ)

مَاٰبًا مصدر بھی ہے اور اسم ظرف مکان و زمان بھی، یعنی لوٹنا، لوٹنے کی جگہ، لوٹنے کا وقت۔ اَوْبٌ اِيَابٌ بھی مصدر ہیں۔ اٰبَ يَئُوْبُ (باب نصر) اَوَّابٌ اَوَّابِيْنَ اسی سے مشتق ہیں۔ تَاْوِيْبٌ دن کے چلنے کو کہتے ہیں۔

طَاغِيْ جمع طٰغِيْنَ۔ گناہوں میں حد سے بڑھ جانے والے۔ طَغٰى يَطْغٰى طُغْيَانٌ (باب ضرب) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ طٰغِيْنَ بحالت جر و نصب، طَاغُوْنَ بحالت رفع۔

۷۸: ۲۳ ـــ لٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا: جملہ طاغین کی ضمیر مستکن سے حال ہے لہذا منصوب ہے۔

لٰبِثِيْنَ لَبْثٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے: لَبْثٌ۔ لَبَاثٌ و لَبَاثَةٌ بمعنی دیر تک رہنا۔ مدت تک رہنا۔ فِيْهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جہنم ہے۔

اَحْقَابًا۔ حَقْبٌ کی جمع ہے اور بوجہ ظرفیت منصوب ہے۔

حَقْبٌ کتنی مدت کو کہتے ہیں اس میں اسلاف و اہل لغت کا اختلاف ہے۔

مثلاً حقب ۸۰ سال جس کا ہر دن ہزار برس کا۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) حقب ۷۰ خریف کا۔ ہر خریف ۷۰۰ سال کا، ہر سال ۳۶۰ دن کا ہر دن ہزار برس کا۔ (مجاھد)

اسی طرح دوسرے اقوال ہیں۔ لیکن کتنی ہی مدت بیان کی جائے پھر بھی وہ میعاد ختم ہوجائے گی۔ دوامی نہ ہوگی۔ اس لئے مقاتل نے صاف کہہ دیا کہ آیت فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا سے یہ آیت منسوخ ہے۔

لیکن حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :۔
کہ احقاب جمع ہے اور جمع کی کوئی آخری حد نہیں ۔ اس لئے ہر حقب گذرنے کے بعد دوسرا حقب شروع ہو جائے گا اور اس طرح حقب کا سلسلہ ختم نہ ہوگا ۔
امام حسن بصری کی تشریح کے مطابق اس جگہ لفظ احقابًا کی وجہ سے لٰبِثِیْنَ کا مطلب ہوگا ہمیشہ رہنے والے (لغات القرآن) وہ اس میں حقبوں پڑے رہیں گے ۔

۷۸: ۲۴ ـــــ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا : لَا یَذُوْقُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب ذَوْقٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ وہ نہیں چکھیں گے ۔ فِیْهَا ای فی جھنم ۔ بَرْدًا ۔ ٹھنڈک ، شَرَابًا پینے کی چیز ، ہر وہ چیز جس کو چبانا نہ پڑے بلکہ پیا جائے عربی میں اس کے لئے شراب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے ۔

ترجمہ ہوگا :۔
وہ وہاں نہ تو ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا : (یعنی ان کو نہ تو ایسی ٹھنڈک نصیب ہوگی جو جسم کو آرام اور سکون دے ۔ اور نہ کوئی پینے کی چیز ایسی ملے گی جو پُر ذائقہ بھی ہو اور پیاس کو بھی بجھا دے)

۷۸: ۲۵ ـــــ اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ۔ حَمِیْمًا ۔ سخت گرم ، کھولتا ہوا پانی ، غَسَّاقًا پیپ ، کچ لہو ۔ وہ گند کا مادہ جو زخموں سے نکلتا ہے ۔ بہتی پیپ ، اس صورت میں حَمِیْمًا کا استثناء بَرْدًا سے ہے اور غَسَّاقًا کا استثنا شَرَابًا سے ہے ۔
مطلب یہ ہے کہ جب دوزخیوں (طاغین) کو دوزخ کی آگ اندر سے اور باہر سے جلا رہی ہوگی اور وہ ٹھنڈک کے لئے بیتاب ہوں گے تو ان کو ٹھنڈک کی بجائے گرم اور کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا : جو ان پر گرمی کی شدت کو اور تیز کر دے گا ؛
اسی طرح جب ان کو شراب کی طلب ہوگی یعنی پینے کی ایسی چیز جو کہ پر ذائقہ بھی ہو اور ان کی پیاس کو تسکین بھی بخشے تو ان کو پینے کے لئے کچ لہو اور دوزخیوں کے زخموں سے بہتی ہوئی گندی پیپ پینے کو دی جائے گی جو پینے کو اور بھی ناقابل برداشت کر دے گی ۔

آیت ۲۴ میں بَرْدًا وَّ شَرَابًا ۔ یَذُوْقُوْنَ کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور سارا جملہ لٰبِثِیْنَ کے ضمیر جمع مذکر سے حال ہے اور یہی صورت آیت ۲۵ میں حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا کی ہے ۔

٧٨ : ٢٦ — جَزَآءً وِّفَاقًا ۔ موصوف وصفت، جَزَآءً۔ جزاء، بدلہ، معاوضہ وِفَاقًا مصدر (مفاعلۃ) ہے بمعنی موافق، یعنی مصدر بمعنی اسم فاعل ہے جتنا جرم ہے اتنی سزا۔ جَزَاءً فعل محذوف سے مفعول مطلق ہے۔

فرّاء۔ اور اخفش کے نزدیک عبارت یوں تھی ۔

جازینا ھم جزاء وفاقا۔ (ہم نے اُن کو اُن کے جرم کے موافق سزا دی۔

زجاج نے کہا:۔

جوزوا جزاءً وفاقًا اور ان کو ان کے جرم کے موافق سزا دی گئی،

٧٨ : ٢٧ — اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۔ جملہ مستانفہ ہے اور سزاء مذکور کی علت ۔

یعنی ان کو ان کے گناہوں کی پوری پوری سزا دی گئی کیونکہ وہ لوگ تو حساب کی توقع ہی نہ رکھتے تھے ۔

كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ ماضی استمراری جمع مذکر غائب کا صیغہ، رِجَاءً (باب نصر) مصدر سے ۔ وہ یقین نہیں رکھتے تھے ۔ وہ امید نہیں رکھتے تھے۔

٧٨ : ٢٨ — وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۔ كِذَّابًا مصدر ہے تکذیب کا ہم معنی، یہ استعمال عمومی ہے۔ اور انہوں نے ہماری آیات کی پوری پوری تکذیب کی

٧٨ : ٢٩ — وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا : كِتَابًا یا تمیز ہے یا حال ہے اور کتاب مصدر بمعنی مکتوب ہے یا مفعول مطلق ہے ۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ سَوْطًا میں نے اس کو ضرب تازیانہ لگائی ۔

یعنی ہم نے ان کے ہر عمل کا اس طرح احصار کر لیا ہے جیسے تحریر احصار کر لیتی ہے یا كتابًا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ۔ یعنی ہم نے ان کے اعمال کو احاطہ کر لیا ہے اور لوحِ محفوظ میں یا کراماً کاتبین کے اعمال ناموں میں لکھ رکھا ہے ۔

کہا گیا ہے کہ یہ جملہ معترضہ ہے میرے نزدیک یہ وِفَاقًا کی علت ہے جیسے اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا علت ہے جَزَآءً کی،

مطلب یہ ہوگا کہ ہم ان کو اس لئے سزا دیں گے کہ وہ حساب کا انکار اور تکذیب کرتے تھے اور یہ سزا ان کے اعمال کے موافق ہوگی کیونکہ ان کے اعمال اور بیہودگیاں ہم نے لکھ رکھی ہیں ۔ کوئی چیز بغیر لکھے نہیں رہی اس کے مطابق ان کو سزا ہوگی ۔

وَكُلَّ شَيْءٍ: یہ فعل محذوف کا فعل ہے جس کی تشریح آئندہ فعل میں کی گئی ہے یعنی طاغیوں کے ہر عمل اور ہر بیہودگی کو ہم نے گھیر لیا ہے (احاطہ عددی کرلیا ہے) (تفسیر مظہری)

۷۸: ۳۰ — فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا: ف سببیہ ہے اور لبطور التفات (کلام کے رُخ کو موڑنا) طٰغِیْن کو خطاب ہے۔ وقیل الالتفات شاھد علی شدۃ الغضب۔ (التفاتِ ضمائر شدت پر شاہد ہے)

طاغین سے کہا جائے گا کہ: چونکہ ہم نے تمہارے اعمال کا احاطہ کرلیا ہے لہٰذا اب بسبب کفر عن الحساب وتکذیب آیات عذاب کا مزہ چکھو۔

فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا: ہم نہیں زیادہ کریں گے تم پر مگر عذاب کو، ف عاطفہ لَنْ نَّزِيْدَ مضارع نفی تاکید بہ لن۔ صیغہ جمع متکلم۔ ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر، اِلَّا حرف استثناء عَذَابًا مستثنیٰ (تمیز) ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے تم پر مگر عذاب۔

قیل ھذہ الاٰیۃ اشد اٰیۃ فی القراٰن علی اھل النار کلما استغاثوا من نوع العذاب اغیثوا باشد منہ (الخازن)

کہا گیا ہے کہ یہ آیت قرآن میں دوزخیوں کے خلاف سخت ترین آیت ہے جب بھی وہ ایک عذاب سے نجات کے لئے مدد طلب کریں گے ان کی اس عذاب سے زیادہ شدید عذاب سے مدد کی جائے گی۔

۷۸: ۳۱ — **فائدہ:**

اب آیت ہذا سے ان لوگوں کے اوپر خدا کے لطف وکرم کا ذکر ہے جو روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے دربار میں حاضری کا خوف ان کو ہر گناہ سے باز رکھتا تھا۔ (ضیاء القرآن)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا۔ مَفَازًا مصدر بمعنی کامیابی۔

یہ فَوْزٌ سے اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے۔ الفوز کے معنی ہیں سلامتی کے ساتھ خیر حاصل کرلینا۔ مَفَازًا اسم اِنَّ ہے۔ لہٰذا منصوب ہے۔ للمتقین اس کی خبر۔ ضرور پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔

۷۸: ۳۲ — حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا: حَدَآئِقَ باغات حَدِيْقَةٌ کی جمع جس کے

معنی اس باغ کے ہیں جس کے گرد چاردیواری کھینچی ہوئی ہو۔ باغ کا نام حدیقۃ اس مناسبت سے رکھا گیا ہے کہ وہ اپنی ہیئت اور شکل میں حدقہ یعنی آنکھ کی پتلی کے متشابہ ہے جس طرح وہ گھری ہوئی اور بارونق اور باآب وتاب ہوتی ہے۔ اسی طرح حدیقہ ہوتا ہے۔ حَدَائِقَ بدل ہے مَفَازًا سے۔ اَعْنَابًا۔ عِنَبٌ کی جمع ہے بمعنی انگور اور یہ حَدَائِقَ کا معطوف ہے۔

۷۸: ۳۳ — وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا: موصوف صفت ہیں۔ واؤ عاطفہ ہے اور كَوَاعِبَ کا عطف اَعْنَابًا پر ہے۔ كَوَاعِبَ كَاعِبٌ کی جمع۔ نوخیز شباب لڑکیاں جن کے پستان خوب ابھرے ہوئے ہوں۔ اِمْرَأَةٌ كَاعِبٌ ابھرے ہوئے پستانوں والی لڑکی كَعْبُ الرِّجْلِ (ٹخنہ) اس ہڈی کو کہتے ہیں کہ جو پاؤں اور پنڈلی کے جوڑ ہوتی ہے اور اَلْكَعْبَةُ ہر اس مکان کو کہتے ہیں جو ٹخنے کی شکل پر چوکور بنا ہوا ہو۔ اسی سے بیت الحرام کو الکعبۃ کے نام سے پکارا گیا ہے

اَتْرَابًا، ہم سن عورتیں،

امام راغب فرماتے ہیں :-

اَتْرَابٌ (۳۸: ۵۲) کے معنی ہیں: ہم عمر جنہوں نے اکھٹی تربیت پائی ہوگی۔ گویا وہ عورتیں اپنے خاوندوں کے اس طرح مساوی ومماثل یعنی ہم مزاج ہوں گی جیسے سینوں کی ہڈیوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے یا اس لئے کہ گویا زمین پر بیک وقت واقع ہوئی ہیں اور بعض نے یہ بھی وجہ بیان کی ہے کہ وہ اکھٹی ایک ساتھ مٹی میں کھیلتی رہی ہیں۔

ترب مٹی۔ ترائب پسلیاں۔

۷۸: ۳۴ — وَكَاْسًا دِهَاقًا واؤ عاطفہ۔ كَاْسًا دِهَاقًا موصوف وصفت۔ كَاْسًا کا عطف كَوَاعِبَ پر ہے كَاْسٌ اس جام کو کہتے ہیں جو شراب سے پُر ہو، جس جام میں شراب نہ ہو اس کو كَاْسٌ نہیں کہتے۔ دِهَاقًا۔ دَهْقٌ (باب فتح) مصدر سے اسم صفت ہے۔ بھرا ہوا۔ چھلکتا ہوا۔

۷۸: ۳۵ — لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا: یہ جملہ متقین کی ضمیر سے حال ہے فِيْهَا کی ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع

ا:۔ كَاْسًا کی طرف راجع ہے یعنی دینوی شراب پینے کے وقت جس طرح لغو اور بیہودہ باتیں سنی جاتی ہیں جنت کی شراب پیتے وقت وہ نہیں سنی جائیں گی۔

۲؎۔ فیھا کی ضمیر مَفَازًا کی طرف راجع ہے اور مَفَازًا سے مراد ہے حدائق اور جنتیں۔

۳؎۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ھَا ضمیر کا مرجع جنّت ہے۔ وہاں متقین کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ (خرافات)

كِذَّابًا: مصدر۔ منصوب بوجہ مفعول مطلق (رباب تفعیل) کسی کو جھوٹا قرار دینا ۔ جھوٹا سمجھنا۔

۷۸ : ۳۶ — جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا: جَزَآءً اور عَطَآءً دونوں مصدر ہیں اور مفعول مطلق ہیں فعل محذوف کے؛ ای جَازَاهُمْ جَزَآءً واَعْطَاهُمْ عَطَآءً

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

یہ بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے بڑا کافی انعام۔

یہ انعام واکرام چونکہ ان کے اعمال صالحہ کے عوض میں ہے اس لئے اسے جزاء کہا گیا کیونکہ اس میں اس کا فضل واحسان جلوہ نما ہے اس لئے اسے عطاء کہا گیا ہے پھر عطاء کی صفت حِسَابًا ذکر کی گئی ہے۔ قتادہ نے اس کا معنی كَثِيرًا بتایا ہے یُقَالُ اَحْسَبْتُ فُلَانًا۔ ای كثرت له العطاء حتى قال حسبی۔ (کہتے ہیں اَحْسَبْتُ فُلَانًا یعنی میں نے اس کو اس کثرت سے دیا یہاں تک کہ وہ کہہ اٹھا میرے لئے (یہی) کافی ہے)۔ (ضیاء القرآن)

حِسَابًا مصدر ہے لیکن صفت کے قائم مقام ہے۔ ای كَثِيرًا بہت زیادہ

۷۸ : ۳۷ — رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ: جملہ رَبِّ السَّمٰوٰتِ والارض و ما بینھما بدل ہے رَبِّكَ سے الرَّحْمٰنِ بھی ربك سے بدل ہے یا اس کی صفت:

ترجمہ ہوگا:۔

جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان دونوں کے اندر کی سب چیزوں کا جو بڑا رحم وکرم کرنے والا ہے۔

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا۔ یہ جملہ مستانفہ ہے۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ مِلْكٌ (باب ضرب) مصدر۔ وہ اختیار نہیں رکھتے۔

وہ رب السمٰوٰت و الارض وما فیہما ہے اور رحمٰن بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ہیبت اور جبروت بھی ہے کہ کوئی بھی بغیر اذن کے اس سے بات نہیں کر سکتا۔

صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں۔

اور کوئی اپنے استحقاق کی بابت اس سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ جس کو جو کچھ بھی دیا وہ محض فضل ہی فضل ہے، جس کو نہیں دیا وہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ چیز مجھے کیوں نہیں دی۔ کیونکہ اس کو کسی کا دینا نہیں آتا جو وہ اپنا حق جتلائے اور گلہ کرے :

لَا یَمْلِکُوْنَ میں ضمیر فاعل جمع مذکر غائب تمام اہل سمٰوٰت والارض کے لئے ہے اور مِنْهُ کی ضمیر واحد مذکر غائب اللہ کے لئے ہے (مدارک)

خِطَابًا۔ کلام، بات، گفتگو۔ مصدر۔ منصوب بوجہ تمیز۔

۷۸ : ۳۸ — یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا: آیت سابقہ نمبر ۳۷ میں خِطَابًا پر علامت وقف ج ہے جو وقف جائز کی علامت ہے اور یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔ اس صورت میں یَوْمَ ظرف ہے لَا یَتَكَلَّمُوْنَ کا۔ بوجہ ظرفیت منصوب ہے اُس دن۔

یَقُوْمُ مضارع واحد مذکر غائب۔ قیام مصدر (باب نصر) سے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوگا یہاں بمعنی جمع ہے۔ وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

الرُّوْحُ : کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱: اس سے مراد ہے ارواحِ بنی آدم۔

۲: بنی آدم فی انفسہم۔

۳: خدا کی مخلوق میں سے بنی آدم کی شکل کی ایک مخلوق جو نہ فرشتے ہوں ہیں نہ بشر۔

۴: حضرت جبرئیل علیہ السلام

۵: القرآن

۶: جمیع مخلوق کے بقدر ایک عظیم فرشتہ وغیرہ۔ (اضواء البیان)

ا: ابن جریر نے ان جملہ اقوال میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے سے توقف کیا ہے

ب: مودودی، پیر محمد کرم شاہ، صاحب تفسیر مدارک، جمہور کے نزدیک حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

بج : مولانا اشرف علی تھانوی رح کے نزدیک تمام ذی ارواح ۔
مولانا عبدالماجد دریا بادی رح کے نزدیک اس سیاق میں روح سے مراد ذی روح مخلوق لی گئی ہے ۔

یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا کا اکثر نے مطلب لیا ہے کہ الروح ایک صف میں اور ملائکہ ایک صف میں کھڑے ہوں گے : اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ الروح اور فرشتے صف باندہ کر کھڑے ہوں گے :

صَفًّا یہ لَا یَتَكَلَّمُوْنَ کی ضمیر فاعل سے حال ہے صَفَّ یَصُفُّ (باب نصر) کا مصدر ہے جس کے معنی صف باندھنے کے آتے ہیں اور خود قطار کے معنی میں بھی بطور اسم مستعمل ہے۔ صُفُوْفٌ جمع - قطاریں ۔ صف باندھے ۔

لَا یَتَكَلَّمُوْنَ مضارع منفی جمع مذکر غائب تَكَلُّمٌ (تفعل) مصدر۔ وہ بات نہیں کریں گے ۔

اِلَّا۔ استثناء متصل ۔ اے لا یتکلمون احد الا الماذون من الرحمٰن کوئی کلام نہ کرے گا سوائے ان کے جن کو الرحمٰن کی طرف سے اجازت دی گئی ہو گی
اَذِنَ ماضی واحد مذکر غائب اِذْنٌ (باب سمع) مصدر سے اس نے اجازت دی ۔

وَقَالَ صَوَابًا اس کا عطف اَذِنَ پر ہے صَوَابًا ۔ ٹھیک بات ، حق ، راست درست ، خَطَاءٌ کی ضد ہے ۔ اور وہ کہیگا بھی حق بات ، یعنی شفاعت یا شہادت کے سلسلہ میں اجازت پر وہ لگی چپڑی کہے بغیر سچی سچی اور بلا کم و کاست ٹھیک بات کہیگا۔

۷۸ : ۳۹ ـــــ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر۔ مبتداء الیوم الحقّ موصوف و صفت مل کر خبر۔ وہ برحق دن ہے ۔ یا ذٰلِكَ الْيَوْمُ (مذکورہ بالا احوال والادن) اسم اشارہ ۔ و مشارٌ الیہ مل کر مبتدار الحق اس کی خبر، (حق ہی ہے ۔ بلاریب) حقانیت اور صداقت پر یہ دن مبنی مقصود ہے ۔ یعنی الحق خبر ہے۔ اور خبر پر الف لام مفید حصر ہی ہے پس مطلب یہ ہوا کہ قیامت کا دن یقیناً حق ہی ہے (تفسیر مظہری)

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۔ ف سببیہ ہے کیونکہ اللہ تک پہنچانے کا راستہ اختیار کرنے کا سبب قیامت کا برحق ہونا ہے ۔

مَاٰبًا مفعول ہے اِتَّخَذَ کا اور اِلٰى رَبِّهٖ متعلق مَاٰبًا ہے
اِتَّخَذَ ماضی واحد مذکر غائب اِتِّخَاذٌ (افتعال) مصدر۔ اختیار کرنا ۔ مَاٰبًا مفعول

اٰبَ یَؤُوْبُ (باب نصر) مصدر بمعنی لوٹنا۔ اسم ظرف زمان بھی ہو سکتا ہے بمعنی لوٹنے کا وقت۔ اسم ظرف مکان بھی ہو سکتا ہے بمعنی لوٹنے کی جگہ۔ یہاں یہی مُراد ہے۔
مطلب ہے اللہ کے قرب تک پہنچانے والا راستہ، یا لوٹنے کی جگہ سے مراد ہے جنّت۔ (الخازن، جلالین)

پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنالے۔

۷۸: ۴۰ — اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا۔ اَنْذَرْنَا ماضی جمع متکلم اِنْذَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ ہم نے تم کو ڈرایا۔ ہم نے تم کو ڈرسنایا۔

عَذَابًا قَرِيْبًا موصوف و صفت۔ مل کر اَنْذَرْنَا کا مفعول ثانی۔ عذاب قریب اس سے مراد عذاب آخرت ہے۔ کیونکہ جو آنیوالا ہے وہ قریب ہی ہے۔ یا اس سے مراد عذاب قبر ہے اور موت جوتے کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے (تفسیر مظہری)

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ۔ اس کی تفسیر میں علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں:۔

يَوْمَ۔ عَذَابًا کا مفعول فیہ ہے۔ کیونکہ عذاب بمعنی تعذیب (مصدر) ہے مَا قَدَّمَتْ میں مَا یا تو سوالیہ ہے اور قَدَّمَتْ کا مفعول ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہے یا موصولہ ہے اور يَنْظُرُ کا مفعول ہے اور صلہ میں ضمیر محذوف ہے یعنی قَدَّمَتْهُ۔ مطلب یہ ہے کہ ہر شخص قیامت کے دن اپنے اس عمل کو جو پہلے اس نے دنیا میں کر کے بھیجا ہوگا اپنے اعمال نامہ میں دیکھے گا۔ یا اس کا بدلہ آخرت میں دیکھے گا یا قبر میں دیکھے گا۔

اعمال کو بھیجنے کی نسبت ہاتھوں کی طرف اس لئے کی کہ عموماً کام ہاتھ ہی سے ہوتے ہیں۔

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا: واؤ عاطفہ، يَقُوْلُ کا عطف يَنْظُرُ پر ہے۔ لَيْتَ حرف تمنا وطمع ہے۔ گذشتہ کوتاہی پر اظہار تاسف کے لئے آتا ہے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (۲۵: ۲۷) اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۴۶)

۷۹: ۱ — وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا: واؤ قسمیہ ہے۔ النّٰزِعٰتِ مقسم بہا ہے۔ غَرْقًا اسم ہے لیکن بجائے مصدر کے مستعمل ہے یعنی مفعول مطلق من غیر لفظہٖ ہے جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا میں جُلُوْسًا مفعول مطلق من غیر لفظہٖ ہے جواب قسم محذوف ہے:

النّٰزِعٰتِ اسم فاعل جمع مؤنث النازعۃ واحد، نَزْعٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔ کھینچنے والیاں۔ کھینچ کر نکالنے والیاں۔ نَزْعٌ کھینچنا، نکالنا جان نکالنا۔ مُنَازَعَۃٌ (مفاعلۃ) باہم کشیدگی۔ خصومت۔ تَنَازُعٌ (تفاعل) باہم خصومت کرنا۔

غَرْقًا۔ ڈوبنا۔ گہرائی سے شدت کے ساتھ کھینچنا

ترجمہ ہوگا:—

قسم ہے گہرائی میں جاکر شدت کے ساتھ کھینچنے والیوں کی۔

۷۹: ۲ — وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا واؤ عاطفہ ہے۔ واؤ قسمیہ مقدرہ ہے النّٰشِطٰتِ مقسم بہا ہے۔ نَشْطًا مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے جواب قسم محذوف ہے۔

النّٰشِطٰتِ اسم فاعل جمع مؤنث ہے۔ الناشطۃ واحد۔ بند کھولنے والیاں یہ لفظ نَشَطَ الدَّلْوَ۔ ڈول کو آسانی کے ساتھ بغیر تکلیف کے نکال لیا۔ کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ یا نَشَطَ الْحَبْلَ سے ماخوذ ہے یعنی رسی کو اتنا ڈھیلا چھوڑ دیا کہ وہ کھل گئی۔ اور قسم ہے آسانی کے ساتھ گرہ کھولنے والیوں کی۔ (آسانی سے روح قبض کرنے والیوں کی)

۷۹: ۳ — وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا واؤ عاطفہ (واؤ قسمیہ مقدرہ ہے) السّٰبِحٰتِ

مقسم بہا۔
سَبْحًا مفعول مطلق: سَبْحٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث ہے۔ تیرنے والیاں۔ اور قسم ہے تیرنے والیوں کی۔
۷۹: ۴ ـــ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ف عاطفہ، واؤ قسمیہ مقدرہ السّٰبِقٰتِ مقسم بہا۔
سَبْقًا مفعول مطلق سَبْقٌ (باب ضرب، نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے پھر ان کی قسم جو دوڑ کر آگے بڑھنے والیاں ہیں۔
۷۹: ۵ ـــ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا: ف عاطفہ (واؤ قسمیہ مقدرہ ہے) المدبرات مقسم بہا ہے۔ اَمْرًا مفعول بہ ہے۔ اَلْمُدَبِّرٰتِ تدبیر (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث ہے کسی کام کی تدبیر کرنے والیاں۔
پھر ان کی قسم جو (تفویض کئے گئے) امور میں تدبیر و تنظیم کرتی پھرتی ہیں۔
بغوی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک وہ ملائکہ مراد ہیں جن کے سپرد کچھ کام بحکم خدا کئے گئے ہیں اور ان کو انجام دینے کے طریقے اللہ تعالیٰ نے ان کو تعلیم فرما دیئے ہیں:

فائدہ:

آیات ۱ تا ۵ میں مقسم بہا کا ان کے نام کے بجائے ان کے اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔
۱۔ جمہور کے نزدیک ان سے مراد فرشتے ہیں۔ اس صورت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نازعات، ناشطات، سابحات، سابقات، مدبرات، سب صیغے مؤنث کے ہیں حالانکہ فرشتے مؤنث نہیں ہیں۔ بلکہ خدائے پاک نے کفار کو فرشتوں کو مؤنث کہنے میں الزام دیا ہے۔ تنبیہ فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:۔
وجعلوا الملٰئکۃ الذین ھُمْ عباد الرحمٰنِ اِناثًا..... الخ
(۴۳: ۱۹) اور انہوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی اللہ کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں مقرر کیا ہے.....
اس کے متعلق علامہ حقانی فرماتے ہیں:۔
"اس کا جواب یہ ہے کہ عرب کی زبان میں جمع اور جماعات کو بصیغہ مؤنث

تعبیر کرتے ہیں ۔ اور ملائکہ سے اشخاص مراد نہیں بلکہ جماعات مراد ہیں :

ان فرشتوں میں سے نازعات سے وہ فرشتے مراد ہیں جو جان نکالتے ہیں ۔ اور کھینچ کر (جان) نکالنے والے وہ ہیں جو کفار کی جان کنی پر مامور ہیں ۔ کفار کی رُوح عالمِ آخرت کے مصائب سے ڈر کر ان کے بدن میں اِدھر اُدھر تمام اطراف وجوانب میں چھپتی پھرتی ہے ۔ اس لئے وہ ملائکہ بھی ان کے اجسام میں گھس کر ان کی روح کو نکالتے ہیں

اسی طرح ناشطات ، سابحات، سابقٰت ، مدبرات سے مراد بھی ملائکہ ہیں جن کو باعتبار ان کی صفات اور حالات کے مختلف صفات سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

۲:۔ امام حسن بصری رح نے ان سے مراد ستارے لئے ہیں ۔

۳:۔ بعض کے نزدیک ان پانچوں کلمات سے مراد ارواح ہیں ۔

۴:۔ بعض کہتے ہیں کہ ان پانچوں سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں ۔

۵:۔ ابومسلم اصفہانی کہتے ہیں کہ ان پانچوں کلمات سے مراد غازی ہیں ۔
(تفسیر حقانی)

فَائِدَہ:۔

یہ پانچ قسمیں کھائی گئی ہیں لیکن جواب قسم محذوف ہے یعنی لَتُبْعَثُنَّ ۔ کہ تمہیں ضرور دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا ۔

۷۹ : ۶ —— يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ : يَوْمَ منصوب ہے ظرف زمان ہے اور قسم کے جواب محذوف سے متعلق ہے ۔

تَرْجُفُ مضارع واحد مؤنث غائب رَجْفٌ (باب نصر) مصدر سے بمعنی وہ لرزے گی ۔ وہ کانپے گی ۔

الرَّاجِفَةُ رَجْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۔ جب تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی ۔

علامہ آلوسیؒ روح المعانی میں لکھتے ہیں ۔

راجفۃ سے مراد تمام وہ چیزیں ہیں جو ساکن ہیں ۔ اور وہ اس وقت زور زور سے کانپنے اور لرزنے لگیں گی ۔ جیسے زمین ، پہاڑ ۔ وغیرہ ۔

یعنی نفخۂ اولیٰ ہوگا اور نظام کائنات کے درہم برہم ہونے کا حکم صادر ہوگا ۔

تو یوں محسوس ہوگا کہ زبردست زلزلہ کے جھٹکوں سے زمین، پہاڑ، قلعے، مکان اور درخت سب کے سب لرزنے لگیں گے۔

۷۹: ۷ ــــ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ: تَتْبَعُ مضارع واحد مؤنث غائب تَبَعٌ (باب سمع) مصدر سے۔ بمعنی پیچھے چلنا۔ پیچھے پیچھے آنا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الراجفۃ ہے۔

الرَّادِفَةُ: رَدْفٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث پیچھے سوار ہونے والی۔ پیچھے جانے والی۔ تَرَادُف ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ یا سوار ہونا۔ لفظوں کا ہم معنی ہونا۔ مترادف ہم معنیٰ۔

اس کے پیچھے آئے گی ایک اور لرزاہٹ، بھونچال، زلزلہ،

فَائِدَہ:

بعض کے نزدیک ردف سے مراد نفخہ ثانیہ ہے جو پہلے نفخہ کے بعد ہوگا، جس کے بعد سب مردے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں:۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ۔ اس روز کہ لرزنے والی چیزیں لرزیں یعنی زمین اور پہاڑ ہلیں۔ اور تتبعھا الرادفۃ پے در پے لرزے پر لرزہ آئے، یہ نفخ صور اول کے وقت ہوگا۔ کہ زمین ہل جائے گی اور پے در پے لرزے آنے سے یہ تمام دنیا نیست و نابود ہو جائے گی۔

اس کے بعد بار دیگر ہر ایک انسان زندہ ہوگا۔ ابتدائے نفخ صور اول سے لے کر نفخ ثانی تک ایک متصل زمانہ ہے اس لئے اس میں زندہ ہونا صحیح ہوسکتا ہے ورنہ تو صرف نفخ اول صور میں تو کوئی زندہ نہ ہوگا بلکہ زندہ لوگ بھی مر جائیں گے۔ گویا آیت نمبر ٦ اور آیت نمبر ۷ دونوں نفخ صور اول کی کیفیات ہیں۔ نفخ ثانی بعد میں ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ سے مراد وہ ہیبت ناک آواز ہے جو نفخہ اولیٰ کے وقت ہوگی۔ جس سے زمین و آسمان، وحوش و طیور، حیوان و انسان نیست و نابود ہو جائیں گے

اور تتبعھا الرادفۃ سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے (یعنی بار دیگر صور پھونکنا) جس سے تمام حیوان و انسان بارِ دیگر زندہ ہوں گے۔ اور ان دونوں نفخ صور میں بمقدار چالیس برس کا زمانہ ہوگا۔
(تفسیر حقانی، مظہری، خازن)

۷۹ : ۸ — قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ۔ قُلُوْبٌ مبتدا۔ یَوْمَئِذٍ اسم ظرف زمان ہے اور تتبعھا الرادفۃ سے متعلق ہے۔ وَاجِفَۃٌ، قُلُوْبٌ کی صفت ہے اور مبتدا کی خبر۔
(کتنے ہی) دل اس روز ترساں ولرزاں ہوں گے۔ وَاجِفَۃٌ۔ وَجْفٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔
وَجُفٌ۔ وَجِیْفٌ (باب ضرب) کے معنی تیز رفتاری کے ہیں۔ اور اَوْجَفْتُ الْبَعِیْرَ کے معنی ہیں میں نے اونٹ کو تیز دوڑایا۔
قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے:۔
فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ (۵۹ : ۶) کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ۔
مثل مشہور ہے اَوْجَفَ فَاَعْجَفَ: گھوڑے کو تیز دوڑا کر دبلا کر دیا۔
وَجْفُ الشَّیْءِ کسی چیز کا مضطرب ہونا۔ قَلْبٌ وَاجِفٌ. مضطرب دل؛

۷۹ : ۹ — اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ : اَبْصَارُھَا مبتدا، خَاشِعَۃٌ خبر۔ اَبْصَارُھَا ای ابصار صحٰب القلوب (ان کانپتے دل والوں کی آنکھیں) ھَا ضمیر کا مرجع قلوب ہے۔
خَاشِعَۃٌ۔ خُشُوْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے بمعنی ذلیل ہونے والی۔ خوار ہونے والی۔ نیچی ہونے والی۔ ان دل والوں کی آنکھیں ڈر اور ذلت وخواری سے نیچی ہو رہی ہوں گی:

فَائِدَہ — آیات ۸ و ۹ میں مذکور حال کفار و منافقین کا ہوگا۔ اللہ کے نیک بندے اس روز حُزن و غم سے محفوظ ہوں گے۔ ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَ تَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ہ (۲۱: ۱۰۳) ان کو (اس دن کا)

بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے (اور کہیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

فَائِدَہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (آیت ۶) میں نفخۂ اُولیٰ مراد ہے اور تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (آیت ۷) میں الرادفۃ سے مراد نفخہ ثانیہ ہے۔ اور آیات ۸، ۹، میں مذکور مضامین نفخۂ ثانیہ سے متعلق ہیں۔

۷۹: ۱۰ — يَقُوْلُوْنَ: (یعنی کافر آیاتِ بالا متعلقہ وقوعِ آخرت ومَنَاظِرِ آخرت سُن کر استہزاءً) کہتے ہیں۔

ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ: یہ جملہ استفہامیہ انکاریہ ہے، بھلا پھر ہم لوٹائے جائیں گے پہلی حالت کی طرف۔

ءَ ہمزہ استفہامیہ ہے اِنَّا حرف مشبّہ بالفعل ہے یہ اِنَّ حرفِ تحقیق اور حرف مشبہ بالفعل اور نا ضمیر جمع متکلم سے مرکب ہے۔

لَمَرْدُوْدُوْنَ میں لام تاکید کا ہے، مَرْدُوْدُوْنَ۔ رَدٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر ہے۔ واپس پھیرے گئے۔ لوٹائے گئے۔

جب کوئی شخص اسی راستے سے پلٹ جائے جس پر وہ چل کر آیا تھا تو عرب کہتے ہیں رجع فلان فی حافرتہٖ ای طریقۃ التی جاء فیها فحفر۔ یعنی جس راستہ کو وہ پہلے اپنے قدموں سے کھود آیا ہے اور اپنے نقوش پا ثبت کر آیا ہے اسی پر وہ لوٹ گیا۔

الحافرۃ پہلی حالت۔ اُلٹے پاؤں۔ زمین۔ حَفْرٌ سے جس کے معنی زمین کھودنے کے ہیں۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ عرب میں "حَافِرَةٌ" اُلٹے پاؤں لوٹنے اور پہلی حالت پر پلٹنے کے لئے ضرب المثل ہو گیا ہے۔

امام بغوی رح لکھتے ہیں:۔

اور بعض کا قول ہے کہ "حافرۃ" کے معنی روئے زمین کے ہیں جس میں ان کی قبریں کھدتی ہیں۔

۷۹: ۱۱ — ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً: یہ جملہ بھی استفہام انکاری ہے انکار

کے بعد انکار مزید تاکید کے لئے ہے۔

ءَ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ اِذَا ظرفِ زمان ہے زمانۂ مستقبل پر دلالت کرتا ہے اور کبھی زمانۂ ماضی کے لئے بھی آتا ہے جیسے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا (۶۲ : ۱۱) جب انہوں نے سودا بکتا دیکھا یا تماشہ ہوتا دیکھا تو جھٹک کر اسی طرف چل دیئے۔

اور اگر قسم کے بعد واقع ہو تو زمانۂ حال کے لئے آتا ہے جیسے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (۵۳ : ۱) اور قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے۔

كُنَّا ماضی جمع متکلم (بمعنی مضارع۔ ہم ہوں گے۔

عِظَامًا نَّخِرَةً: موصوف وصفت مل کر كَانَ کی خبر۔

عِظَامًا۔ عَظْمٌ کی جمع ہڈیاں۔ جیسے سِهَامٌ سَهْمٌ کی جمع ہے

نَخِرَةً عِظَامًا کی صفت ہے۔ نَخْرٌ (باب سمع) مصدر سے صفت کا صیغہ واحد مؤنث۔ بوسیدہ۔ نخرة: من نخر العظم ای بلی وصار الجوف تمرّ به الریح فیسمع لہٗ نخیر ای صوت (روح المعانی)

جب ہڈی بوسیدہ ہو جائے اس کے اندر کا گودا گل جائے اور وہ خالی ہو جائے اور اس میں سے ہوا گذرنے لگے جس سے نخیر پیدا ہو ایسی ہڈیوں کو عِظَامًا نَّخِرَةً کہتے ہیں۔

۷۹ : ۱۲ —— قَالُوْا۔ اس کا عطف يَقُوْلُوْنَ پر ہے (اور) وہ کہتے ہیں :-

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ۔ تِلْكَ اسم اشارہ واحد مؤنث۔ بمعنی وہ مبتدا ہے۔ اِذًا حرف جزا ہے۔ تب، اس وقت۔

كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ موصوف صفت مل کر مبتدا کی خبر،

ترجمہ ہوگا:-

پھر تو یہ (زندگی کی واپسی) بڑی گھاٹے کی ہوگی (یہ وہ استہزاءً کہتے ہیں)

خَاسِرَةٌ خَسْرٌ وَخُسْرٌ وخُسْرَانٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے گھاٹے والی۔

مندرجہ ذیل وہ مقولے ہیں جو کہ کافر لوگ قیامت کی وقوع پذیری اور

منکرینِ حشر کی حالت زاری کی آیات سُن کر ٹھٹھے کے طور پر کہتے ہیں ۔
۱:۔ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ۔
۲:۔ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۔
۳:۔ تِلْكَ اِذًا کَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۔

۷۹ : ۱۳ ـــ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔ کفار کے استہزائیہ مقولوں کے جواب میں ارشادِ الٰہی ہوتا ہے ؛ فانما ھی زجرۃ واحدۃ ۔ ای لا تحسبوا تلك الکرۃ صعبۃ علی اللہ عزّوجل فانھا سھلۃ ھینۃ فی قدرتہ فما ھی الا صیحۃ واحدۃ (فانما ھی زجرۃ واحدۃ) یرید النفخۃ الثانیۃ (مدارک)
یعنی زندگی کی واپسی کو خدائے عزوجل کے لئے مشکل خیال نہ کرو ؛ کیونکہ اس کی قدرت کاملہ کے لئے یہ بہت ہی سہل اور آسان ہے وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہے
مراد اس سے نفخۃ الثانیہ ہے :

اِنَّمَا : بے شک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں ۔ وہ تو صرف (یہ) ہے
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور مَا کافہ ہے جو حصر کے لئے آتا ہے اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے۔ اور زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ خبر اِنَّ ہے۔
زَجْرَةٌ ۔ زَجْرٌ (باب نصر) مصدر بمعنی ڈانٹنا۔ جھڑکنا، زجر کرنا سے بمعنی ڈانٹ، جھڑک، زجر۔

۷۹ : ۱۴ ـــ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ : فاء عطف کے لئے ہے اور اِذَا مفاجاتیہ ہے۔ (اچانک اور ناگہاں کے معنی میں) ہے۔ اِذَا کے آنے سے هُمْ بِالسَّاهِرَةِ جو جملہ اسمیہ تھا جملہ فعلیہ کی قوت میں ہو گیا۔ اسی لئے اس کا عطف جملہ فعلیہ پر صحیح ہو گیا۔

مطلب یہ ہو گا کہ :۔
دنیا میں یہ ایسی باتیں کہہ رہے ہیں مگر جب یہ زمین کے اوپر ایک میدان میں ہوں گے تو ناگہاں وہ وقت آ ہی جاتے گا۔ اس صورت میں فانما ھی زجرۃ واحدۃ جملہ معترضہ ہو گا، جو معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ جس لرزہ کے یہ منکر ہیں اس کو لانا اللہ کے نزدیک آسان ہے کچھ دشوار نہیں ہے ۔ (تفسیر مظہری)

اَلسَّاهِرَةِ: سَهْرٌ (باب سمع) مصدر سے جس کے معنی نیند اڑ جانے کے ہیں۔ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ مفسرین کے اس کے متعلق کئی اقوال ہیں:۔

۱:۔ سَاهِرَة سفید ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ اس کے موسوم ہونے کی دو وجہیں ہیں ۔ ایک یہ کہ اس پر چلنے والا خوف سے سوتا نہیں۔

دوم یہ کہ اس میں سراب رواں ہوتا ہے یہ عرب کے محاورہ علین ساھرۃ سے ماخوذ ہے۔

تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ زمین کا نام ساہرہ اس لئے پڑا کہ شدتِ خوف کے باعث اس میں انسان کی نیند اڑ جاتی ہے تو وہ زمین کہ جس کے اندر قیامت کے موقع پر کافر جمع ہوں گے نہایت ہی خوف میں ہوں گے لہٰذا اس زمین کا نام ساھرۃ اس بناء پر ہوا۔

(تفسیر کبیر امام رازی رح)

۲:۔ اس سے مراد روئے زمین ہے۔ سب لوگ زمین پر جمع ہو جائیں گے جو سفید ہو گی اور بالکل صاف اور خالی ہو گی جیسے میدے کی روٹی ہوتی ہے اور جگہ ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ ۔۔۔۔ الخ (۱۴: ۴۸) جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین ہو جائے گی۔ اور آسمان بھی بدل جائیں گے اور سب مخلوق اللہ تعالیٰ واحد قہار کے روبرو پیش ہو گی۔

(تفسیر ابن کثیر)

۳:۔ اس کے معنی ہیں کہ لوگ قیامت کے دن موت کی نیند سے فوراً جاگ اٹھیں گے یہ معنی زیادہ مناسب بھی ہیں کیونکہ موت کو خواب سے زیادہ مشابہت ہے اور سھر بیداری کو کہتے ہیں۔ حیات اخروی بیداری اور موت خواب سے بہت مشابہ ہے۔ (تفسیر حقانی)

سورۃ یٰسٓ میں ہے:۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا۔ (۳۶: ۵۲) کہیں گے اے ہے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے (جگا کر) اٹھایا۔

۴:۔ ثوری کہتے ہیں مراد اس سے شام کی زمین ہے۔

(ب) عثمان بن ابو العالیہ کا قول ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس کی زمین ہے:
(ج) وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد بیت المقدس کی ایک طرف کا پہاڑ ہے
(د) قتادہ کہتے ہیں کہ جہنم کو بھی ساھرۃ کہتے ہیں۔
لیکن یہ اقوال سب کے سب غریب ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۷۹: ۱۵ ــــ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى: (قیامت کا ذکر ہو رہا تھا کہ اچانک روئے سخن فرعون کی طرف چلا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کفارِ مکّہ انکار قیامت پر سختی سے ڈٹے ہوئے تھے کسی دلیل سے وہ متاثر نہیں ہو رہے تھے اس لئے ان کے سامنے ایک ایسے شخص کا دردناک انجام پیش کیا جا رہا ہے جو کہ وہ بھی قیامت کا منکر تھا اور اسی وجہ سے وہ سرکشی اور طغیان میں اتنا دور نکل گیا تھا کہ خدائی دعویٰ کیا کرتا تھا۔
انہیں بتایا جا رہا ہے کہ اے میرے رسول کے ساتھ ٹکر لینے والو اور اس کی باتوں کا انکار کرنے والو! تم سے پہلے فرعون جیسے مطلق العنان حکمران نے میرے رسول موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح ٹکر لی تھی وہ بھی ان کی تکذیب کرتا اور قیامت کو تسلیم نہیں کرتا تھا اس کا جو انجام ہوا وہ تم نے بارہا سنا ہے کیا تم اپنے لئے اسی طرح کا انجام پسند کرتے ہو۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

هَلْ استفہامیہ ہے اَتٰى ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِتْيَانٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی آنا۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، کا مرجع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تیرے پاس۔ حَدِيْثُ مُوْسٰى، مضاف مضاف الیہ۔ حدیث ہر وہ بات جو انسان تک پہنچے سماع یا وحی کے ذریعہ اسے حدیث کہا جاتا ہے ـ بات، احادیث جمع ۔ حَدِيْثُ مُوْسٰى۔ موسیٰ کی بات ۔موسیٰ کی خبر۔
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى استفہام تقریری ہے۔ یعنی آپ کے موسیٰ والی خبر آچکی ہے۔ آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی اطلاع آچکی ہے:

۷۹: ۱۶ ــــ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى: اذ ظرف زمان ہے دونوں میں اختلاف کے مدنظر اس کا تعلق حَدِيْثُ سے ہے نہ کہ اَتٰىكَ سے
هٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مُوْسٰى ہے۔
نَادٰى۔ نِدَاءٌ سے (باب افعال) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے
بِ ظرفیت کے لئے ہے۔

اَلْوَادِ الْمُقَدَّسِ : موصوف صفت ۔ مقدس وادی ۔
طُوًى اس کا نام ہے جو اَلْوَادِ کا عطف بیان ہے ۔
ترجمہ ہوگا۔
آپ کے پاس موسٰی سے تعلق رکھنے والی اس وقت کی بات تو آہی چکی ہوگی جب اللہ نے ان کو وادی مقدس (یعنی) طوٰی میں پکارا تھا۔

۷۹ : ۱۷ ۔۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى : یہ جملہ ندار کی تفسیر ہے یا اس سے قبل وَقَالَ محذوف ہے۔ اور (اس سے) کہا کہ فرعون کی طرف جاؤ ..... الخ

طَغٰى ۔ طُغْيَانٌ (باب فتح) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے جب انگاہ اپنی حد سے نکل جاتی ہے تو بہکنے لگتی ہے اور اسی طرح پانی جب اپنی حد سے متجاوز ہوتا ہے تو طغیانی آجاتی ہے۔ طَغٰى کا استعمال ان دونوں معنوں میں اسی اعتبار سے ہے۔

اِنَّهٗ طَغٰى : ای تجاوز الحدّ فی الکفر و الفساد۔ کفر اور فساد میں حد سے نکل گیا ہے۔

طُغْيَانٌ مصدر سے جب فعل واوی ہوتا ہے تو باب نصر سے آتا ہے طَغٰى يَطْغُوْا طُغْيَانًا۔ اور جب فعل یائی ہوتا ہے تو فتح اور سمع دونوں سے آتا ہے طَغٰى يَطْغٰى طُغْيَانٌ وَ طَغِيَ يَطْغٰى طُغْيَانٌ ۔ قرآن مجید میں باب فتح سے آیا ہے
اِنَّهٗ طَغٰى علت ہے جملہ سابقہ کی :
آپ فرعون کے پاس جائیں کیونکہ وہ کفر و فساد میں حد سے بڑھ گیا ہے ۔

۷۹ : ۱۸ ۔ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۔ فَ تعقیب کا ہے قُلْ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر هَلْ استفہامیہ ہے لَكَ متعلق باسم محذوف ہے اَنْ مصدریہ ۔ تَزَكّٰى ۔ تَزَكِّيٌّ (تفعل) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اصل میں تَتَزَكّٰى تھا۔ ایک تاء حذف ہو گئی ۔ تو سنور جائے، تو پاک ہو جائے

تفسیر المدارک میں ہے :۔
هَلْ لك میل (و رغبۃ) الیٰ ان تتطهر من الشرك والعصیان بالطاعۃ والایمان۔ کیا تیری خواہش ہے کہ تو اطاعت اور ایمان کے ذریعے شرک و سرکشی سے

پاک ہو جائے (اپنے آپ کو پاک کرلے)
۷۹: ۱۹ —— وَاَھْدِیَكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَخْشٰی : جملہ معطوف ہے واؤ عاطفہ ہے اَھْدِیَكَ کا عطف تَزَکّٰی پر ہے۔ فَ سببیہ ہے۔
اَھْدِیَكَ ۔ اَھْدِیَ مضارع کا صیغہ واحد متکلم منصوب بوجہ عمل اَنْ جملہ سابقہ ھِدَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر ك ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ میں تجھ کو راہ بتاؤں۔ میں تجھ کو راہ دکھاؤں۔
تَخْشٰی ۔خَشْیَۃٌ (باب سمع) مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو ڈرے
مطلب یہ ہے:۔
اور کیا تجھے اس بات کی خواہش ہے کہ میں تجھے اللہ کی معرفت، عبادت اور توحید کا راستہ دکھاؤں اور نتیجہ میں تو اس کے عذاب سے ڈرنے لگے۔
۷۹: ۲۰ —— فَاَرٰىهُ الْاٰیَۃَ الْکُبْرٰی ۔ فَاَرٰىهُ ف کا عطف محذوف پر ہے ای فذھب وبلغ فارٰہ الاٰیۃ الکبرٰی ۔ (بیضاوی)۔
حضرت موسیٰ گئے اور فرعون کے پاس پہنچے اور اس کو بڑی نشانی دکھائی۔
اَرٰی ۔ اِرَاءَۃٌ (افعال) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس نے اس کو دکھلایا۔
اَلْاٰیَۃَ الْکُبْرٰی صفت موصوف مل کر مفعول ثانی اَرٰی کا۔ بڑی نشانی وھی قلب العصاء حیۃ فانہ کان المقدم والاصل (بیضاوی) اور یہ عصا کا سانپ کی شکل میں تبدیل ہو جانا ہے اور یہ ہی پہلا اور اصل معجزہ تھا۔
یا الاٰیَۃَ الْکُبْرٰی سے مراد ہیں معجزات۔ لیکن تمام معجزات چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت ظاہر کرنے میں ایک ہی معجزہ کی طرح تھے۔ اس لئے بصیغہ واحد ذکر کیا گیا۔ (تفسیر مظہری، بیضاوی)
۷۹: ۲۱ —— فَکَذَّبَ وَعَصٰی ۔ ای فکذب فرعون موسٰی وعصی اللہ بعد ظھور الاٰیۃ (بیضاوی) معجزہ کے اظہار کے بعد بھی فرعون نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو جھٹلایا۔ اور خدا کی نافرمانی کی اس نے کہا نہ مانا۔ اس نے اطاعت نہ کی
۷۹: ۲۲ —— ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰی ۔ ثم تراخی فی الوقت کے لئے ہے۔ پھر۔ اس کے بعد۔ اَدْبَرَ ۔ اِدْبَارٌ (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اس نے

پیٹھ پھیری : دُبُرٌ سے جس کے معنی پیٹھ کے ہیں۔
یَسْعٰی ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ سَعْیٌ (باب فتح) مصدر سے، وہ دوڑتا ہے۔ وہ دوڑے گا: دوڑتا ہوا۔ تدبیریں کرتا ہوا۔ یہاں ضمیر فاعل اَدْبَرَ سے حال ہے پھر روگرداں ہو کر (فتنہ انگیزی میں) کوشاں ہو گیا۔ یا سانپ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر دوڑتا ہوا پیچھے مڑا۔

۷۹ : ۲۳ — فَحَشَرَ فَنَادٰی : ہر دو فاء عاطفہ بمعنی ثُمَّ ہیں۔ فَحَشَرَ ای ثُمَّ حشر (جمع) قومه وجنوده والسحرة (مدارک، خازن)
پھر اس نے اپنی قوم کو، افواج کو اور جادوگروں کو جمع کیا۔
حَشَرَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب حَشْرٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی اکٹھا کرنا۔
فَنَادٰی : ف عاطفہ نَادٰی ماضی واحد مذکر غائب مُنَادَاةٌ وَنِدَاءٌ (مفاعلۃ) مصدر۔ (ن د ی حروف مادہ) بمعنی پکارنا۔ آواز دینا۔ پھر اس نے (ان کو مخاطب کر کے) پکارا۔

۷۹ : ۲۴ — فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ۔ ف عاطفہ، انا ربکم الاعلٰی۔ نادٰی کا بیان ہے۔ (یعنی فرعون نے نداء میں یہ) کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں۔ مجھ سے اوپر کوئی رب نہیں۔
یا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ تمہارے کام کے کرتا دھرتا ہیں میں ان سب سے بڑا ہوں۔ یا اس کلام سے مراد فرعون کی یہ تھی کہ یہ بُت دیوتا ہیں اور میں ان کا بھی دیوتا ہوں۔ اور تمہارا بھی (المدارک، الخازن، المظہری)

۷۹ : ۲۵ — فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ۔ فَ عاقبت کا ہے۔ بمعنی آخر کار۔ نَكَالَ بمعنی تَنْكِيْل فعل محذوف کا مفعول مطلق برائے تاکید ہے بمعنی عبرتناک سزا دینا۔ یعنی اللہ نے اس کو پکڑا اور اس کو سخت عبرت بنا دیا۔ بان اغرقه فی الدنیا ویدخله فی النار فی الاٰخرة (دنیا میں اس کو اللہ نے دریا میں غرق کر دیا اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کریگا۔ (الخازن)
اَلْاُوْلٰی ۔ اَوَّلُ کا مؤنث ہے۔ قرآن مجید میں جہاں آخرة کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہوا ہے وہاں اس سے مراد عالم دنیا ہے کیونکہ وہ آخرت سے پہلے ہے

۷۹ : ۲۶ — اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰی : فِیْ ذٰلِكَ ای فیما

ذکر من قصہ فرعون و ما فَعَل و ما فُعِلَ بہ۔ یعنی جو قصّہ فرعون (اوپر) مذکور ہوا۔ جو اس نے کیا اور جو اس کے ساتھ کیا گیا (روح المعانی)

لام مبالغہ کے لئے ہے۔ عِبْرَةً اسم اِنَّ۔ فِیْ ذٰلِكَ اس کی خبر۔

بے شک اس میں ہر ڈرنے والے کے لئے بڑی عبرت ہے۔

۷۹ : ۲۷ — ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا : (آیت میں کلام کا رُخ بدل کر منکرینِ حشر سے خطاب ہے)

ءَ استفہامیہ ہے اَنْتُمْ مبتدا ہے اَشَدُّ اس کی خبر۔ خَلْقًا تمیز۔ اَلسَّمَآءُ مبتدا، خبر محذوف کی۔ ای اشد (یعنی زیادہ مشکل) یعنی تخلیق کے اعتبار سے تم زیادہ سخت ہو یا آسمان زیادہ سخت ہے۔ یہ استفہام تقریری ہے، یعنی آسمان کی تخلیق زیادہ سخت ہے۔ آسمان سے مراد ہے آسمان مع ان تمام چیزوں کے جو اس کے اندر ہیں کیونکہ مقامِ تفصیل میں زمین اور پہاڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آسمان اور اس کے موجودات کی تخلیق تمہاری تخلیق سے زیادہ سخت ہے۔ تم کائناتِ سماوی کا جزو ہو اور جزء کی تخلیق کل کی تخلیق سے بداہتہً آسان ہوتی ہے پھر دوبارہ تخلیق تو خلقِ اوّل سے سہل ہی ہے۔ (المظہری)

بَنٰهَا۔ جملہ مستانفہ ہے۔ بَنٰی ماضی واحد مذکر غائب بِنَآءٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ اس نے بنایا۔ اس نے تعمیر کیا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب السمآء کے لئے ہے۔

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں

"اللہ نے آسمان کو بنایا ہے۔ یہ جملہ السمآء کی صفت ہے (لیکن جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور السمآء معرفہ ہے اور معرفہ کی صفت معرفہ ہونی چاہئے) اور السماء میں الف لام زائدہ ہے (فرد غیر معین کے لئے ہے) جیسے کہ وَلَقَدْ اَمُرُّ عَلَى اللَّئِيْمِ يَسُبُّنِيْ جملہ ہونے کے باوجود اَللَّئِيْم معرف باللام کی صفت ہے۔ کیونکہ اللئیم سے فرد غیر معین مراد ہے۔ یا اَلَّتِیْ موصول محذوف ہے۔ یعنی وہ آسمان جس کو خدا نے بنایا۔

یا دوسرے جملہ کا پہلے جملہ پر عطف ہے اور حرفِ عطف محذوف ہے دونوں جملوں کو ملانے سے پوری دلیل اس طرح بنتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان

بنایا جس کی تخلیق تمہاری تخلیق سے زیادہ دشوار ہے اور جو اس کی تخلیق پر قدرت رکھتا ہے وہ ایسی چیز کو جو آسمان سے کمزور ہے۔ دوبارہ بنانے پر (بدرجۂ اُولیٰ) قدرت رکھتا ہے؟ (تفسیر مظہری)

۷۹: ۲۸ — رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا۔ سَمْكَهَا مضاف مضاف الیہ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب السَّمَآءَ کے لئے ہے۔ فَ عاطفہ ہے تراخی فی الوقت کے لئے ہے پھر، اس کے بعد۔

السمك چھت کو کہتے ہیں اور سَمَكَهٗ (باب نصر) کے معنی بلند کرنے کے ہیں۔ سَوّٰى ماضی واحد مذکر غائب تَسْوِيَةٌ (تفعیل) مصدر سے بمعنی اس نے پورا پورا بنایا۔ اس نے برابر کیا۔

ترجمہ ہوگا:۔

اس نے اس کی (آسمان کی) چھت کو بلند کیا۔ پھر اس (آسمان) کو درست کیا۔ یعنی اس طرح راست کیا کہ اس میں کوئی شکن کوئی جھول، کوئی تشگاف نہ رہنے دیا

۷۹: ۲۹ — وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا۔ اَغْطَشَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِغْطَاشٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی تاریک ہونا اور تاریک کرنا کے ہیں۔

ضُحًى کے معنی دھوپ کے پھیلنے اور دن کے چڑھنے کے ہیں۔ نیز وقتِ چاشت کو ضُحًى کہتے ہیں۔ وہ وقت جب دھوپ چڑھ جائے۔

ترجمہ ہوگا:۔

اس نے تاریک کیا اس کی رات کو اور ظاہر کیا اس کے دن کو۔ ھَا ہر دو جگہ آسمان کے لئے ہے۔

رات کی سیاہی اور دن کے اجالے کو آسمان کی طرف منسوب کیا کیونکہ اس کا تعلق آفتاب کے طلوع اور غروب سے ہے جو اجرام سماویہ میں سے ہے:

۷۹: ۳۰ — وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا۔ اَلْاَرْضَ (آیت ہذا میں) اور اَلْجِبَالَ آیت ۳۲ میں) منسوب ہیں کیونکہ ان سے قبل ان کے فعل محذوف ہیں۔ ای دَحَى الْاَرْضَ اور اَرْسَى الْجِبَالَ۔ دونوں اپنے فعل محذوف کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ فعل محذوف کی تفسیر (ہر دو جملہ میں) دَحٰهَا

الکشاف میں ہے :۔

ونصب الارض والجبال با ضمار دحیٰ وارسٰی وھو الاضمار علیٰ شریطۃ التفسیر :

الارض اور الجبال کا نصب دحی اور ارسٰی کے اضمار (محذوف ہونا) سے ہے ۔ اور یہ اضمار شرائط تفسیر کے مطابق ہے " (الکشاف)

بَعْدَ ذٰلِكَ یعنی آسمان کی تخلیق کے بعد اور اس کی چھت کو بلند و بالا کرنے اور اس کو راست کرنے کے بعد :

دَحٰهَا ۔ دَحٰی یَدْحُوْا ۔ دَحْوٌ (باب نصر) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر ہے ۔ اس نے پھیلایا ۔ اس نے ہموار کیا ۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث الارض کے لئے ہے یعنی زمین کو ہموار بنایا ۔ پھیلایا ۔ بچھایا ۔

(صاحب تفسیر ماجدی تحریر فرماتے ہیں :۔

دَحٰی کے معنی کسی چیز کو اس کے اصل مقر سے ہٹا دینے کے ہیں ۔ دَحٰهَا ای ازالھا عن مقرھا ۔ اس کو اپنے اصلی مقر سے ہٹا دینا ۔ اس سے گویا اشارہ اس طبیعیاتی حقیقت کی طرف ہو گیا کہ یہ کرۂ ارض کسی اور بڑے سماوی جرم کا ٹکڑا ہے جو اس سے کٹ کر ایک مستقل وجود میں آگیا ہے)

مطلب یہ کہ آسمان اور اس کے متعلقات کی تخلیق کے بعد اس نے کرۂ ارض کو مناسب اطراف میں ۔ مناسب مدارجِ سطح کے لحاظ سے مناسب حدود تک بچھایا یا پھیلایا ۔

فَائِدَہ :۔ زمین اور آسمان کی تخلیق اور ان کی تکمیل میں وقت کی مدت کے لحاظ سے تعین میں علماء کے متعدد اقوال ہیں ۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی کو ملاحظہ کریں ۔

۱ ۔ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا (۴۱ : ۹) اے نبی ! ان سے کہو کیا تم اس خدا سے کفر کرتے ہو اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہراتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنا دیا ۔

۲ ۔ وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ..... الخ (۴۱ : ۱۰) اور ٹھہرائیں

اس میں خوراکیں اس کی چار دن میں ..... الخ .

۳ ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ..... (۲ : ۲۹) وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنایا ..... الخ

۴ ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ ..... الخ (۴۱ : ۱۱) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت محض دھواں تھا۔

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ .... الخ (۴۱ : ۱۲) تب اس نے دو دن کے اندر سات آسمان بنا دیئے۔

۵ ۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ...... الخ (۲۵ : ۵۹)

جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر جا ٹھہرا ..... الخ

۶ ۔ ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا (۷۹ : ۲۷) بھلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰهَا (۷۹ : ۳۰) اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ زمین و آسمان میں سے کس کو پہلے بنایا اور کس کو بعد میں زمین و آسمان کے بنانے میں کل کتنے دن لگے۔

علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔

(۱) علامہ پانی پتی رح تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا۔

بغیر اس کے کہ آسمان کی تخلیق سے پہلے زمین پھیلائی جائے اللہ نے زمین کو پیدا کر دیا پھر براہِ راست آسمان کو بنانے کا ارادہ کیا اور دو روز میں سات آسمانوں کو ٹھیک ٹھیک بنا دیا پھر دو روز میں زمین کو بچھا دیا۔ غرض زمین مع اپنی موجودات کے چار روز میں بنائی گئی ۔

بعض نے کہا ہے کہ بَعْدَ ذٰلِكَ کا معنی ہے مَعَ ذٰلِكَ یعنی اس کے ساتھ ہی اللہ نے زمین کو بچھا دیا۔ جیسے آیت میں آیا ہے عُتُلٍّ م بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (٦٨ : ١٣) سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے۔

بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ لفظ بَعْد اس جگہ حقیقی معنی میں مستعمل ہے اور آیت ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ میں ثُمَّ تراخی زمانی کے لئے نہیں ہے بلکہ بُعدِ مرتبہ کے لئے ہے۔ آسمان و زمین کی تخلیق میں ایک عظیم الشان فرق ہے۔ جیسے آیت ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (٩٠ : ١٧) [پھر وہ ان لوگوں میں بھی داخل ہوا جو ایمان لائے] میں ثُمَّ فرق مرتبہ (یعنی ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی) کو ظاہر کر رہا ہے۔

"تفسیر اول چونکہ سلف کے کلام سے ماخوذ ہے اس لئے اولیٰ ہے۔

(تفسیر مظہری)

(ب) پیر محمد کرم شاہ صاحب اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

لیکن اس کی جو تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے وہ اتنی واضح ہے کہ اس کے بعد کسی اور تاویل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

(ج) حضرت مولانا دریابادی رحمہ اللہ بَعْدَ ذٰلِكَ کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

خوب خیال رکھا جائے کہ اس خاص آیت میں ذکر زمین کی آفرینش کا نہیں صرف اس کے بچھائے جانے کا ہے :

(د) تفہیم القرآن میں لکھا ہے :-

"اس کے بعد زمین کو بچھانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آسمان کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا کی بلکہ یہ ایسا ہی طرز بیان ہے جیسے ہم ایک بات کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ :- "پھر غور طلب بات یہ ہے" اس سے مقصود ان دونوں باتوں کے درمیان واقعاتی ترتیب بیان کرنا مقصود نہیں ہوتا کہ پہلے یہ بات ہوئی اور اس کے بعد دوسری بات بلکہ مقصود ایک بات کے بعد دوسری بات کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے اگرچہ دونوں ایک ساتھ پائی جاتی ہوں۔

اس طرز بیان کی متعدد نظیریں خود قرآن مجید میں موجود ہیں مثلاً سورۃ القلم میں فرمایا

عُتُلٍّ ۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ (۶۸: ۱۳) جفا کار ہے۔ اور اس کے بعد بد اصل۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پہلے وہ جفا کار بنا اور اس کے بعد بد اصل ہوا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جفا کار ہے اور اس پر مزید یہ کہ وہ بد اصل بھی ہے۔

اسی طرح سورۃ البلد میں ہے فَكُّ رَقَبَةٍ ..... ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (۹۰: ۱۷) "غلام آزاد کرے .... پھر ایمان لانے والوں میں ہوا"۔ اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ پہلے وہ نیک اعمال کرے پھر ایمان لائے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اس میں مؤمن ہونے کی صفت بھی ہو۔

اس مقام پر یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ قرآن میں کہیں زمین کی پیدائش کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور آسمان کی پیدائش کا ذکر بعد میں جیسے کہ سورۃ بقرہ آیت ۲۹ میں ہے۔ اور کسی جگہ آسمان کی پیدائش کا ذکر پہلے ہے اور زمین کی پیدائش کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے جیسے کہ ان آیات میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ دراصل تضاد نہیں ہے ان مقامات میں سے کسی جگہ بھی مقصودِ کلام یہ بتانا نہیں ہے کہ کسے پہلے بنایا گیا اور کسے بعد میں بلکہ جہاں موقع محل یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے کمالات کو نمایاں کیا جائے وہاں آسمانوں کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور زمین کا بعد میں اور جہاں سلسلہ کلام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ لوگوں کو ان نعمتوں کا احساس دلایا جائے جو انہیں زمین پر حاصل ہو رہی ہیں وہاں زمین کے ذکر کو آسمانوں کے ذکر پر مقدم رکھا گیا ہے۔

(تفہیم القرآن جلد ششم سورۃ النازعات

حاشیہ نمبر ۱۶۔

۷۹: ۳۱ ــــ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰهَا۔ مَرْعٰهَا مضاف مضاف الیہ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب اَلْاَرْضَ کے لئے ہے مَرْعٰی اسم ظرف مکان ہے۔ رَعْیٌ وَرِعَايَةٌ (باب فتح) مصدر سے بمعنی چراگاہ جانوروں اور انسانوں کی خوراک یعنی گھاس۔ غلہ۔ پھل وغیرہ کو بھی مَرْعٰی کہتے ہیں۔

اصل میں رَعْیٌ کا معنی ہے جاندار کی حفاظت اور اس کو باقی رکھنا: حفاظت کی تین صورتیں ہیں:۔

۱:۔ خوراک کے ذریعہ سے۔

۲:۔ دشمنوں سے حفاظت کرنا۔

۳۔ مناسب انتظام کر کے۔ اچھی سیاست کر کے، حق دار کو اس کا حق دے کر۔ ہر چیز کا اس کے مناسب لحاظ کر کے۔ انہی معانی کا لحاظ رکھتے ہوئے رَاعِیٌ چرواہے کو بھی کہتے ہیں اور حاکم کو بھی اور ہر نگران کو بھی۔ یہاں آیت میں مراد زمین میں پیدا ہونے والی جانوروں اور انسانوں کی خوراک ہے۔ (سیوطیؒ)

مطلب یہ کہ:۔

اللہ تعالیٰ نے زمین سے چشموں وغیرہ کی صورت میں پینے اور آبپاشی کے لئے پانی نکالا اور خوراک کے لئے سبزہ گھاس وغیرہ اگایا۔

۷۹ : ۳۲ ـــــ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا: اَرْسٰی اِرْسَاءٌ (افعال) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اَرْسٰی کے معنی ٹھہرانے اور استوار کرنے کے ہیں۔ لنگر باندھنا، ثابت رکھنا۔ (کھونٹے کا زمین میں) گاڑنا۔

ترجمہ ہوگا۔

اور اس نے (زمین کو ٹھہرانے کے لئے اور استوار رکھنے کے لئے) پہاڑوں کو (اس میں) گاڑ دیا۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پروردگار نے پہاڑوں کو پیدا کر کے زمین پر گاڑ دیا جس سے وہ ٹھہر گئی۔ (ابن کثیر)

پہاڑوں کو معنی ثبات کے اعتبار سے اور جگہ قرآن مجید میں اَوْتَادًا فرمایا (یعنی میخیں) سورۃ النباء آیت ۶-۷ میں ہے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا۔ کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں۔

هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث اَلْجِبَالَ کے لئے ہے۔

۷۹ : ۳۳ ـــــ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ۔ مَتَاعٌ سامان زندگی، برتنے کی چیز، مَتَاعًا مفعول لہٗ۔ لِاَنْعَامِكُمْ لام حرفِ جرّ انعام مجرور۔ مضاف۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ انعام بمعنی مویشی۔ تمہارے مویشی۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے برتنے کے لئے۔

مطلب یہ کہ:۔

زمین سے بذریعہ چشمے یا کنویں کے پانی کا مہیا کرنا اور پہاڑوں کا زمین میں گاڑ کر زمین میں ثبات پیدا کرنا کہ وہ ہلے نہیں یہ سب تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے برتنے کے

لئے ہیں۔

۷۹ : ۳۴ ــــ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْکُبْرٰی۔ علامہ پانی پتی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

فَ سببیہ ہے یعنی جب اس کائنات کی ایجاد سے اللہ کا قادر ہونا ثابت ہوگیا اور قیامت کا امکان ہوگیا اور پھر اللہ تعالیٰ کے خبر دینے سے حشر کا ثبوت بھی ہوچکا تو اب طَآمَّةُ الْکُبْرٰی کا لفظ بول کر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے آنے کا وقت اور اس کے احوال بتا دیئے۔

یہ لفظ اس لئے اختیار کیا کہ (تفصیل بیان کرنے سے پہلے) عنوان سے ہی قیامت کے کچھ احوال معلوم ہوجائیں لغت میں طَمٌّ کے معنی ہیں غلبہ۔ سمندر کو طَمٌّ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ عرب ناقابل برداشت مصیبت کو طامتا کہتے ہیں۔ قیامت کو طَآمَّتا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ حادثۂ قیامت تمام حوادث و مصائب پر غالب ہے: (سب سے بڑی مصیبت ہے۔ الْکُبْرٰی، الطَّآمَّۃُ کی صفت تاکیدی ہے اور اِذَا ظرفیہ ہے (بمعنی جس وقت) لیکن معنی شرط کو متضمن ہے (بمعنی جب بھی)

۷۹ : ۳۵ ــــ یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی۔ یَوْمَ، اِذَا سے بدل ہے۔ یَتَذَکَّرُ۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعّل) مصدر سے وہ نصیحت پکڑے گا، وہ یاد کرے گا۔

مَا موصولہ سَعٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ سَعْیٌ (باب فتح) مصدر۔ اس نے کوشش کی۔

ترجمہ ہوگا:۔

جس دن کہ انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا۔

۷۹ : ۳۶ ــــ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی۔ واؤ عاطفہ بُرِّزَتْ کا عطف جَآءَتْ پر ہے:

لِمَنْ میں لام حرفِ جر ہے (تملیک کے لئے آیا ہے) مَنْ موصولہ ہے یَرٰی۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب رَأْیٌ و رُؤْیَةٌ (باب فتح) مصدر سے بمعنی دیکھنا۔

بُرِّزَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب تَبْرِیْزٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ ظاہر

کردی گئی - یہاں بمعنی مستقبل ہے - یعنی وہ ظاہر کردی جائے گی -
ترجمہ ہو گا:-
اور جب دوزخ کو ہر دیکھنے والے کیلئے ظاہر کر دیا جائے گا (یعنی جس جہنم کا وہ آج تک انکار کرتا رہا تھا وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ظاہر کردی جائے گی (ضیاء القرآن)
مقاتل نے کہا:-
کہ دوزخ کا سرپوش ہٹادیا جائے گا اور کافر اس میں داخل ہو جائیں گے اور مؤمن اس کی پشت پر قائم شدہ پل صراط سے گذر جائیں گے ۔
اِذَا (شرطیہ) کا جواب محذوف ہے - یعنی جس دن قیامت کا دن بپا ہو گا اور انسان اپنے ان اعمال کو جن کے لئے اس نے دنیا میں کوشش کی تھی اور جنہیں وہ بھول چکا تھا اب جب کہ ان کو اپنے نامۂ اعمال میں مندرج پائے گا اور وہ سب اسے یاد آجائیں گے اور جس دن کہ جہنم کو اس کے روبرو کر دیا جائے گا - تو پھر کیا ہو گا ! یہ جواب محذوف ہے -
تقدیر کلام کچھ یوں ہوگی! دخل اھل النار النار واھل الجنۃ الجنۃ - جہنمی جہنم میں داخل ہوں گے اور جنتی جنت میں -
لیکن صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں :-
ظاہر ہے کہ محذوف ماننے کی ضرورت نہیں ہے آئندہ جو تفصیلِ احوال آرہی ہے (فَاَمَّا مَنْ سے لے کر آیت ۴۰ کے اخیر تک) وہی اِذَا کا جواب ہے ۔
صاحب تفسیر حقانی رقمطراز ہیں :-
اِذَا کا جواب فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ...... الخ ہے
المدارک میں ہے :-
فَاَمَّا جواب فَاِذَا ای اِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی فان الامر کذالک
یعنی جب طامۃ الکبریٰ وقوع پذیر ہو گی تو صورت الامر یوں ہو گی :-
۷۹ : ۳۷ —— فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ف ترتیب کا ہے - یعنی ان متذکرہ بالا احوال سے یہ امر مترتب ہو گا کہ :-
اَمَّا شرطیہ ہے بمعنی پس - سو - مَنْ موصولہ - طَغٰی ماضی واحد مذکر غائب طُغْیَانٌ (باب فتح) مصدر سے بمعنی وہ حد سے نکل گیا - اس نے سرکشی کی، اس نے

نافرمانی کی۔

جاوز الحد فکفر (مدارک)

جو معصیت میں حد سے بڑھ گیا یہاں تک کہ کافر ہو گیا (مظہری)

۷۹: ۳۸ — وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا۔ واؤ عاطفہ اٰثَرَ کا عطف طَغٰی پر ہے اٰثَرَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِیْثَارٌ (افعال) مصدر سے ؛ اس نے ترجیح دی۔ اس نے بہتر سمجھا۔ اس نے پسند کیا۔ اس نے اختیار کیا۔

الحَیٰوةَ الدُّنْیَا، موصوف صفت مل کر فعل اٰثَرَ کا مفعول۔ اور (جس نے) دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ ہر دو آیت ۳۷، ۳۸ میں جملے شرطیہ ہیں۔

۷۹: ۳۹ — فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی۔ یہ متذکرہ بالا ہر دو شرطیہ جملوں کا جواب ہے تقدیر کلام یوں ہے:۔

هِیَ الْمَاْوٰی لَهٗ تو بے شک دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ یا اَلْمَاْوٰی میں الف لام مضاف الیہ کے عوض میں آیا ہے۔ ای فان الجحیم هی مَاْوٰهُ:

۷۹: ۴۰ — وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ واؤ عاطفہ ہے جملہ کا عطف کلام سابقہ پر ہے۔ یہ جملہ شرطیہ ہے۔ مَقَامَ مضاف رَبِّهٖ مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ مَقَامَ مصدر میمی و اسم ظرف مکان ہے۔ کھڑا ہونا۔ کھڑے ہونے کی جگہ خَافَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ خَوْفٌ (باب فتح) مصدر۔ اور (قیامت کے دن حساب کے لئے) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا۔

وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی۔ اس جملہ کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے نَهٰی ماضی واحد مذکر غائب نَهْیٌ (باب فتح) مصدر سے۔ اس نے روکا؛ اس نے باز رکھا اَلْهَوٰی اسم مصدر۔ (باب سمع) ناجائز نفسانی خواہش، ناجائز رغبت، اور اس نے نفس کو ناجائز خواہشات سے روکے رکھا۔

۷۹: ۴۱ — فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی۔ تو بے شک جنت اس کے لوٹنے کی جگہ ہوگی (ملاحظہ ہو ۷۹: ۳۹ متذکرۃ الصدر)

مَاْوٰی۔ مصدر اور اسم ظرف مکان۔ قیام کرنا۔ سکونت پذیر ہونا۔ مقام سکونت۔ ٹھکانا۔ اَوٰی یَاْوِیْ (ماضی و مضارع) باب ضرب سے۔ اَوِیٌّ بھی مصدر ہے۔ اگر صلہ میں اِلٰی ہو تو پناہ پکڑنے، ٹھکانا بنانے اور فروکش ہونے کے معنی ہوں گے، جیسے قَالَ

سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ (۱۱: ۴۳) اس نے کہا میں ابھی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا۔ وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔

اگر اس کے بعد لام آئے تو مہربانی اور رحم کرنے کے معنی ہوں گے مثلاً اَوَیْتُ لَہٗ میں نے اس پر رحم کھایا۔

۷۹: ۴۲ — یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا. کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں۔ پوچھتے ہیں۔ دریافت کرتے ہیں۔

اَلسَّاعَۃِ۔ یعنی قیامت۔ اَیَّانَ۔ اسم ظرف زمان مبنی بر فتح۔ مبتدا۔ مُرْسٰھَا مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا کی خبر۔ یہ جملہ سوال کا بیان ہے۔

اَیَّانَ: مَتٰی کے قریب المعنی ہے اور کسی شے کا وقت معلوم کرنے کے لئے آتا ہے۔ بعض لوگ اس کی اصل اَیَّ اَوَانٍ بمعنی "کونسا وقت" بتاتے ہیں۔ الف کو حذف کرکے واؤ کو یاء کیا گیا پھر یَ کو یَ میں ادغام کیا گیا اَیَّانَ ہو گیا۔

مُرْسٰی مصدر میمی ہے اور اِرْسَاءٌ (افعال) مصدر (لازم ومتعدی) سے اسم ظرف زمان ومکان کی ہے۔ اَرْسَا اِرْسَاءٌ بمعنی ٹھیرنا۔ ثابت ہونا۔ (بحری جہاز کو) لنگر انداز کرنا۔ (کھونٹے کو زمین میں) گاڑنا۔ نیز ملاحظہ ہو ۷۹: ۳۲ متذکرۃ الصدر)

ترجمہ:۔

(اے پیغمبر لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کہیں اس کا ٹھکانا بڑا بھی ہے (یعنی کب واقع ہوگی)۔

۷۹: ۴۳ — فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا۔ فِیْمَ۔ میں فِیْ حرف جر ہے اور مَا استفہامیہ ہے۔ حرف جر کے آنے کی وجہ سے اس کے آخر سے الف حذف کر دیا گیا ہے اور فتح کو اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ مَا موصولہ اور مَا استفہامیہ میں امتیاز ہو سکے کیونکہ مَا موصولہ میں الف کو حذف نہیں کیا جاتا۔

فِیْمَا ای فِیْ اَیِّ شَیْءٍ اور یہ خبر ہے مبتدا اَنْتَ کی۔

ذِکْرٰھَا مضاف مضاف الیہ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب السَّاعَۃ کے لئے ہے:

مِنْ ذِکْرٰھَا بیان ہے اَیِّ شَیْءٍ کا۔ سارا جملہ استفہام انکاری ہے بمعنی لَسْتَ فِیْ شَیْءٍ من ذکر وقت القیامۃ (آپ کو قیامت کے آنے کے وقت کا بالکل علم نہیں ہے

ذِكْرٰىهَا بمعنی علم ہے جیساکہ محاورہ ہے لیس فُلَانٌ فِی الْعِلْمِ شَیْءٌ یعنی فلاں شخص کو بالکل علم نہیں ہے۔

۷۹: ۴۴ — اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا۔ مُنْتَهٰی۔ ن ھ ی مادہ سے باب افتعال سے اسم ظرف زمان ہے یا اسم ظرف مکان ہے بمعنی آخری وقت یا آخری حد۔ مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ جس کا مرجع الساعۃ ہے۔ اس کے علم کی آخری حد (بغوی)

یعنی قیامت کے بپا ہونے کے متعلق آخری یعنی فائنل وقت یا حد کا علم تیرے پروردگار پر ختم ہے۔" وہ جب چاہے گا قیامت برپا ہو جائے گی (ضیاء القرآن)

ای منتھٰی علمھا الی اللہ وحدہ لا یعلمھا سواہ (ایسر التفاسیر)

قیامت کے بپا ہونے کا حتمی علم اللہ کے پاس ہے اس کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

یہ جملہ انکار سابق کی علت ہے:

۷۹: ۴۵ — اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا۔ سوال کرنے کی ممانعت جو پہلے کلام سے مستفاد ہوتی تھی اس کی یہ جملہ تاکید کرتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:-

لوگ فضول آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی آپ کو تو اس کا علم ہی نہیں یعنی آپ کو تو اس کے متعلق بتایا ہی نہیں گیا (نہ آپ اس کا دعویٰ کرتے ہیں) اس کا علم تو صرف تیرے اللہ کے پاس ہے آپ کو تو محض اہل خشیت کو شدائد قیامت سے ڈرانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اِنَّمَا، تحقیق، بے شک، سوائے اس کے نہیں، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور مَا کافہ ہے جو حصر کے لئے آتا ہے اور اِنَّ کو عمل لفظی سے روک دیتا ہے۔

مُنْذِرٌ۔ اِنْذَارٌ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے ڈرانے والا۔ مضاف مَنْ موصولہ ہے بمعنی جو،

یَخْشٰی مضارع واحد مذکر غائب۔ خَشْیَةٌ (باب سمع) مصدر سے۔ جو ڈرتا ہے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع السَّاعۃ ہے۔ مَنْ یَّخْشٰهَا مضاف الیہ۔

ترجمہ:-

تحقیق آپ خبردار کرنے والے ہیں ہر اس شخص کو جو اس سے ڈرتا ہے۔

۷۹: ۴۶ — كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا۔ كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب كَانَ کا اسم لَمْ يَلْبَثُوْا اس کی خبر۔

يَوْمَ يَرَوْنَهَا: ظرف زمان لَمْ يَلْبَثُوْا کا۔ يَرَوْنَهَا میں ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع السَّاعَة ہے۔

لَمْ يَلْبَثُوْا مضارع نفی جحد بلم لَبْثٌ باب سمع مصدر۔ وہ نہیں ٹھہرے۔ وہ نہیں رہے۔

ترجمہ ہوگا۔

جس دن کہ وہ (منکرین قیامت) اس کو دیکھ لیں گے (تو یہی سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہیں ٹھہرے مگر..... ای يَظُنُّوْنَ انهم لم يلبثوا فی الدنیا الا (حقانی)

اِلَّا حرف استثناء عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا: مستثنیٰ۔ ضُحٰهَا مضاف مضاف الیہ ہے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع عشیۃ ہے ای عشیۃ یوم اوبکرتہ دن کا پچھلا وقت یا اس کا پہلا وقت۔ عشیۃ دن کے زوال کے وقت سے لے کر غروب تک کا وقت اور الضحیٰ صبح سویرے سے لیکر زوال کے وقت تک۔

اَوْ بمعنی یا۔

مطلب یہ کہ یوم قیامت جس کے متعلق استہزاءً یہ سوال کرتے رہے جب یہ اس دن کو دیکھ لیں گے تو اس کی ہولناکیوں کے پیش نظر دنیا کی زندگی ان کو ایک مختصر سا وقفہ معلوم دے گی اور قیامت کی سختی اور عذاب کا دن ایک طویل اور لامتناہی مدت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۸۰) سُوْرَۃُ عَبَسَ مَکِّیَّۃٌ (۴۲)

۸۰ : ۱ — عَبَسَ وَ تَوَلّٰی : **شانِ نزول** : حضرت ابن ام مکتوم (عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ فہری) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام مکتوم حضرت خدیجہ کے والد خویلد بہن بھائی تھے۔

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکابرِ مکہ عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام، عباس بن عبد المطلب، ابی بن خلف، امیہ بن خلف سے خاموشی کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے اور ان کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ اسی دوران میں ابن ام مکتوم وہاں آئے (جو کہ نابینا تھے) اور کہنے لگے یارسول اللہ! علّمنی مما علّمك اللّٰہُ (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھا دیجئے) ان کو معلوم نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری طرف متوجہ ہیں ان کی اس طرح قطع کلامی پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر کچھ کراہت کے آثار نظر آئے اور آپ نے ترش رو ہو کر ابن ام مکتوم کی طرف سے رُخِ انور موڑ لیا اور جن لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

اس پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی۔

عَبَسَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب عَبْسٌ وعُبُوْسٌ (باب ضرب) مصدر سے جس کے معنی ترش رو ہونا۔ منہ بنانا۔ تیوری چڑھانا کے ہیں۔

امام راغب لکھتے ہیں :۔

دل تنگی سے ماتھے پر بل آجائے۔ نام عبوس ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے :۔

عَبَسَ یَعْبِسُ (باب ضرب) فھو عابسٌ کا استعمال ماتھے پر بل ڈالنے کے لئے ہوتا ہے اور اگر اسی ترش روئی میں دانت بھی ظاہر ہو جائیں تو ہم کلح بولتے ہیں اور اگر منہ

بنانے کا فکر و اہتمام بھی ہو تو اس کے لئے بسر آتا ہے اور اگر تیوری پر بل ڈالنے کے ساتھ غصہ بھی ہو جائے تو پھر لبسل کہا جاتا ہے:

وَتَوَلّٰیٓ۔ واؤ عاطفہ، تولّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعل) مصدر سے، اس نے منہ موڑا۔ اس نے پیٹھ پھیر دی۔ وہ پھر گیا۔ اور حاکم ہونا بھی اس کا معنی آتا ہے۔

۸۰: ۲ — اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی: اَنْ مصدریہ ہے۔ جَآءَهُ الْاَعْمٰی علت ہے جملہ سابقہ کی یعنی مفعول لہٗ ہے۔ اَعْمٰی عَمًى سے (بمعنی بینائی کا مفقود ہو جانا) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے نابینا۔ یہاں مراد عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ہے۔

بینائی دل کی جاتی رہے یا آنکھوں کی دونوں کے لئے عمٰی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ دل کے اندھاپن کے متعلق ارشاد ہے فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَى الْهُدٰى (۴۱: ۱۷) اور ثمود تھے ان کو ہم نے سیدھا راستہ دکھایا مگر انہوں نے ہدایت کے بجائے اندھاپن پسند کیا۔

۸۰: ۳ — وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤى۔ مَا استفہامیہ ہے بمعنی کون۔ یُدْرِیْ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر۔ دری مادہ سے مجرد باب ضرب سے آتا ہے، جیسے مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ (۴۲: ۵۲) تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے۔ باب افعال سے بمعنی بتانا۔ سمجھانا۔ مَا یُدْرِیْكَ تجھے کون بتائے، تمہیں کون سمجھائے۔ تمہیں کون چیز اطلاع دے۔ یعنی تم کو کہاں معلوم۔ تم کو اس کے حال پر کون واقف بنائے۔ مَا استفہامیہ انکاریہ ہے بمعنی نفی کے ہے۔

علامہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں۔

بہر حال اس لفظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عذر مترشح ہے کہ تم واقف نہ تھے۔ اگر نابینا کے حال سے واقف ہوتے تو دوسروں کی طرف متوجہ اور اس کی طرف سے روگرداں نہ ہوتے۔ آیت میں چند وجوہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز موجود ہے۔

۱:۔ آغازِ کلام میں ہی اعراض کے سبب کو بصیغۂ ماضی بیان کیا۔ مخاطب کا صیغہ ذکر نہیں کیا گویا مخاطب کے ذہن کو اس طرف موڑا کہ اس فعل کا صدور تم سے نہیں کسی اور سے ہوا۔ تم ایسے نہیں کہ ایسا کام تم سے صادر ہو۔ اس کی توجیہ اس طرح ہوگی کہ اعمال کا

مدار نیت پر ہے: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت اس کی طرف سے منہ موڑنے کی بالکل نہ تھی بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ شخص تو مومن ہی ہے اگر اس کی تعلیم میں کچھ تاخیر بھی ہو جاتے تو اس کا کچھ نقصان نہ ہو گا نہ اس کی طرف سے انحراف اور چلے جانے کا کوئی اندیشہ ہے: اور قریش کے سردار اپنی طرف سے میرے رُخ کو پھرا دیکھ چلے جائیں گے انتظار نہیں کریں گے اور اگر یہ سردار مسلمان ہو گئے تو ان کے ساتھ بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور دائرہ اسلام وسیع ہو جائیگا۔

انہی مقاصد کے زیر اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ گویا واقعی طور پر ان کی طرف سے روگردانی نہیں کی اگرچہ ظاہری طور پر اس فعل کا وقوع ہو گیا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معذرت بھی اشارۃً بتا دی کہ آپ ناواقف تھے ورنہ ایسا نہ کرتے۔

۳۔ صیغہ غائب سے صیغۂ خطاب کی طرف کلام کا رُخ پھیرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانوس بنانا اور آپ کے دل سے ملال دور کرنا مقصود ہے اور صیغۂ غائب سے جو وہم پیدا ہوتا تھا کہ خدا نے آپ کو ساقط الالتفات سمجھ لیا ہے صیغۂ خطاب سے اس وہم کا ازالہ کر دینا مقصود ہے۔

۴۔ موجب عذر (عدم علم) کی اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صریح تخاطب کے ساتھ بتا رہی ہے کہ آپ سے جو فعل سرزد ہو گیا اس میں آپ معذور تھے۔

مختلف علماء نے اپنی اپنی تاویلات کی ہیں جن کا ما حاصل یہ ہے کہ آپ کا فعل نیک نیتی پر مبنی تھا۔

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ہے تَرَجِّي (امید یا خوف) پر دلالت کرنے کے لئے اس کی وضع ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (۶۵: ۱) (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم شاید خدا اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا کر دے۔ نیز ملاحظہ ہو۔ ۱۱: ۱۲) ہٗ ضمیر فاعل واحد مذکر غائب اَلْاَعْمٰى کے لئے ہے۔

يَزَّكّٰى مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب تَزَكِّيٌ (تَفَعُّلٌ) مصدر۔ اصل میں يَتَزَكّٰى تھا تَ کو زَ میں مدغم کیا گیا ہے معنی پاکیزگی حاصل کرنا۔ پاک ہو جانا

لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ اس کا اسم اس کا مرجع اَلْاَعْمٰی ہے۔ یَزَّکّٰی اس کی خبر، شاید کہ وہ کامل طور پر پاک ہوجاتا۔

۸۰:۴ — اَوْ یَذَّکَّرُ: اَوْ بمعنی یا۔ یَذَّکَّرُ مضارع مرفوع کا صیغہ واحد مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعّل) مصدر، اصل میں یَتَذَکَّرُ تھا۔ ت کو ذ میں مدغم کیا گیا۔ اس کا عطف یَزَّکّٰی پر ہے۔ اور یہ بھی ترجی (لَعَلَّ کے حکم میں داخل ہے۔

فَتَنْفَعَهُ ف جواب تمنّی کے لئے ہے اور ف کے عمل سے مضارع منصوب ہے ہٗ کی ضمیر الاعمٰی کی طرف راجع ہے۔ تَنْفَعَ مضارع واحد مؤنث غائب نَفْعٌ مصدر (باب فتح) وہ اس کو نفع پہنچائے گی: اس میں ضمیر فاعل واحد مؤنث غائب ہے جس کا مرجع الذکریٰ ہے:

الذکرٰی تنبیہ، نصیحت، یاد، ذَکَرَ یَذْکُرُ کا مصدر بھی ہے۔ کثرتِ ذکر کے لئے بھی ذِکْرٰی بولا جاتا ہے۔ یہ ذکر سے زیادہ بلیغ ہے

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

یا وہ نصیحت کی باتیں یا ذکر تا اور غور و فکر کرتا سو اس کو نصیحت نفع دیتی (یعنی اس کثرتِ ذکر سے اس کا حضورِ قلب بڑھ جاتا اور قربِ الٰہی کے درجات حاصل ہوتے

۸۰:۵ — اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی اَمَّا۔ لیکن۔ یا۔ سو۔ حرفِ شرط ہے۔ اور اکثر حالات میں تفصیل کے لئے آتا ہے اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے اس کے شرط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد حرف فاء کا آنا لازم ہے۔ یہاں اس آیت میں یہ تفصیل کے لئے استعمال ہوا ہے۔

مَنْ شرطیہ ہے۔ اِسْتَغْنٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِسْتِغْنَاءٌ (استفعال) مصدر لاپروائی کرنا۔ لیکن جس نے لاپروائی کی۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اس شرط کا جواب فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ہے

۸۰:۶ — فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی۔ ف جوابِ شرط کے لئے ہے تَصَدّٰی مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَصَدِّیٌ تفعّلٌ مصدر سے۔ جس کے معنی کسی شے کے درپے ہونے کے ہیں۔ یا آمنے سامنے ہونے کے۔ صَدٰیٌ آواز بازگشت کو کہتے ہیں، اس اعتبار سے تصدّی کے معنی ہوئے کسی چیز کے اس طرح مقابل ہونے کے جس طرح صدائے بازگشت مقابل ہوتی ہے۔

تَصَدّٰی اصل میں تَتَصَدّٰی تھا۔ ایک تاء حذف کردی گئی ہے ۔

ترجمہ ہوگا۔

آپ اس کی طرف تو متوجہ ہیں آپ اس کے درپے ہیں کہ طہارت اور تزکیہ کا موقع ہاتھ سے نہ جاتا رہے ۔

۸۰ : ۷ ـــ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۔ جملہ حالیہ ہے ۔ حالانکہ اس کے پاکیزہ نہ بننے سے آپ کا کوئی حرج نہیں ۔ واؤ حالیہ مَا نافیہ ہے ۔ اَلَّا مرکب ہے اَنْ شرطیہ اور لَا نافیہ سے ۔ يَزَّكّٰى ۔ مضارع واحد مذکر غائب، وہ پاک ہو جاتا ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو ۸۰ : ۳) متذکرۃ الصدر۔

۸۰ ـ ۸ ـــ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى واؤ عاطفہ ہے ، اَمَّا ملاحظہ ہو ۸۰ : ۳ ـــ متذکرۃ الصدر۔ مَنْ شرطیہ يَسْعٰى مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب سَعْیٌ (باب فتح) تیزی سے چلتا ہوا ۔ دوڑتا ہوا ۔ یہ مَنْ شرطیہ سے حال ہے ۔ اور جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا ۔ یا آئے :

۸۰ : ۹ ـــ وَهُوَ يَخْشٰى ۔ جملہ حالیہ ہے مَنْ سے ۔ اور وہ ڈر رہا ہے ۔ يَخْشٰى مضارع واحد مذکر غائب ، خَشْيَةٌ (باب سمع) مصدر سے :

۸۰ : ۱۰ ـــ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۔ جملہ شرطیہ ہے اور اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى کا جواب ہے ۔ آپ اس سے لاپرواہی برتتے ہیں ۔ تَلَهّٰى مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَلَهِّىٌ (تفعّل) مصدر سے جس کے معنی کھیلنے اور کسی چیز میں وقت گذارنے اور مشغول ہونے کے ہیں ۔ اور جب اس کے صلہ میں عَنْ آتا ہے تو اس کے معنی تغافل کرنے کے ہوتے ہیں ۔

تَلَهّٰى اصل میں تَتَلَهّٰى تھا ۔ ایک تاء گر گئی ۔

ترجمہ ہوگا :۔

سو آپ اس سے لاپرواہی کرتے ہیں ۔

۸۰ : ۱۱ ـــ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ؕ كَلَّا حرفِ ردع و زجر ہے ۔ ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے آئندہ کبھی ایسا نہ کرنا (نیز ملاحظہ ہو ۷۴ : ۳۲)

اِنَّهَا ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ هَا ضمیر واحد مونث غائب اسم اِنَّ ۔ تَذْكِرَةٌ اس کی خبر۔ هَا کا مرجع القرآن ہے تانیث خبر کے اعتبار سے ہے ۔ بے شک قرآن ایک

نصیحت ہے۔
تَذْكِرَةٌ۔ نصیحت، یاددہانی، موعظۃ، یاد کرنے کی چیز،
۸۰: ۱۲ — فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ۔ مَنْ شرطیہ ہے۔ ذَكَرَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ذِكْرٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی یاد کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع قرآن ہے آیت ۱۱ مذکرہ بالا میں ھَا کی تانیث بطور خبر کے تھی (دونوں ضمیریں قرآن کے لئے ہیں)
(بیضاوی)
یعنی جو نصیحت پذیر ہونا اور اللہ کی یاد کرنا چاہے اس کو یاد کرے۔
جملہ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ جملہ سابقہ انہا تذکرۃ اور جملہ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ کے مابین جملہ معترضہ ہے۔
۸۰: ۱۳ — فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ۔ یہ تَذْكِرَةٌ کی صفت ہے صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ موصوف وصفت، مکرم صحیفوں میں لکھا ہوا۔
صُحُفٍ بمعنی صحیفے، کتابیں، اوراق، صَحِيْفَةٌ کی جمع۔
واضح رہے کہ یہ جمع نادر ہے کیونکہ فَعِيْلَةٌ کی جمع صُحُفٌ نہیں آتی۔ ندرت اور قیاس میں اس کی مثال سَفِيْنَةٌ اور سُفُنٌ ہے۔
مُكَرَّمَةٍ، تَكْرِيْمٌ (تفعیل) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث ہے عزت والے۔ قابل ادب، معزز۔
علامہ پانی پتی رحمہ اللہ نے صحف مکرمۃ کی تشریح یوں کی ہے:
صحیفوں سے مراد ہے لوح محفوظ، یا لوح محفوظ کی نقلیں جو فرشتے لکھ لیتے ہیں، یا انبیاء کے صحیفے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ (۲۶: ۱۹٦) اور اس کی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں لکھی ہوتی ہے۔
اور — اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى۔ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى (۸۷: ۱۸-۱۹) یہی بات پہلے صحیفوں میں بھی مرقوم ہے (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔ یا وہ صحیفے مراد ہیں جو کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھ رکھے تھے۔
۸۰: ۱۴ — مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ۔ یہ بھی تَذْكِرَةٌ کی صفات ہیں۔ مَرْفُوْعَةٍ رَفْعٌ و رِفَاعَةٌ (باب فتح) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث، بلند مرتبہ

عالی قدر۔ اللہ کے ہاں عزت والے۔

مُطَهَّرَةٍ۔ یہ بھی تذکرۃ کی صفت ہے تَطْهِيرٌ (تفعیل) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث، ہرطرح کی نسوانی، جسمانی اور نفسانی کثافتوں سے پاک کی ہوئی، یا جنب، بے وضو، حائضہ اور نفساء (نفاس والی عورتوں) کے چھونے سے پاک، جیساکہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (۵۶: ۷۹) اس کو نہیں چھوتے مگر جو پاک کئے گئے ہیں، اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو کہ پاک ہیں۔

۸۰: ۱۵ — بِأَيْدِي سَفَرَةٍ: ای ھذہ کتبۃ ینسخونھا من اللوح المحفوظ (ایسر التفاسیر)

یہ وہ تحریر ہے جسے لوح محفوظ سے نقل کیا ایسے کاتبوں کے ہاتھوں نے جو بڑے بزرگ اور نیکوکار ہیں۔ (ضیاء القرآن)

بِأَيْدِي جار مجرور۔ أَيْدِي سَفَرَةٍ مضاف مضاف الیہ، کاتبوں کے ہاتھوں سے سَفَرَةٍ جمع سَافِرٌ کی۔ جیسے كَتَبَةٌ جمع ہے كَاتِبٌ کی۔ سَفَرَةٍ۔ سَفْرٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی لکھنا۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ اسی مناسبت سے کتاب کو سَفَرٌ کہتے ہیں۔ جس کی جمع اَسْفَار ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے:

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا (۶۲: ۵) مثل اس گدھے کے جو اٹھائے پھرتا ہے کتابیں۔

ابن عباس اور مجاہد کا قول ہے کہ:

سَفَرَةٍ سے مراد ہیں اعمال لکھنے والے فرشتے، یا انبیاء یا وحی کو لکھنے والے لوگ۔

دوسرے علماء کا قول ہے کہ:

سَفَرَةٍ سَفِيرٌ کی جمع ہے سفیر وہ درمیانہ آدمی جو قوم میں باہمی صلح کرانے کے درپے ہوتا ہے۔ یہاں مراد ہیں فرشتے اور انسانوں میں اللہ کے پیغمبر

علامہ پانی پتی فرماتے ہیں:

کہ وحی کے کاتب اور علمائے امت بھی اسی طرح کے سفیر ہیں۔ رسول اور امت کے درمیان ان میں سے ہر ایک سفیر ہے۔

۸۰: ۱۶ — كِرَامٍ بَرَرَةٍ۔ ہر دو سفرۃ کی صفات ہیں اور اسی مناسبت سے منصوب ہیں: — كِرَامٍ۔ كَرِيمٍ کی جمع ہے، باعزت۔ بزرگ:

بَرَرَةٍ ۔ بَرٌّ کی جمع ہے ، نیکوکار۔ بَرَرَةٍ ، اَبْرَارٌ کی نسبت زیادہ بلیغ ہے کیونکہ اَبْرَارٌ بَارٌّ کی جمع ہے۔ اور بَرَرَةٌ بَرٌّ کی۔ اور جس طرح عَدْلٌ (یعنی سرتاپا انصاف) عَادِلٌ سے زیادہ بلیغ ہے اسی طرح بَرٌّ بَارٌّ سے زیادہ بلیغ ہے ۔ قرآن مجید میں یہ فرشتوں کی صفت میں استعمال ہوا ہے۔

۸۰ : ۱۷ — قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ : لفظی ترجمہ ۔ مارا گیا انسان ، غارت ہوا انسان ۔ لعنت ہو انسان پر۔ یہ اللہ کی طرف سے انسان کے لئے بدترین بددعا ہے

(مجاہد کہتے ہیں قرآن مجید میں جہاں بھی قُتِلَ الْاِنْسَانُ آیا ہے وہاں انسان سے مراد کافر ہے ، ضیاء القرآن ۔ یہ جملہ قرآن مجید میں صرف اسی جگہ آیا ہے)

مَا اَكْفَرَهٗ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

۱:۔ یہ استفہام توبیخی ہے۔ ای ای شئ حمله علی الکفر ۔ مدارک التنزیل ، خازن (الیسر التفاسیر) کس شے نے اس کو اس کفر پر ابھارا۔

۲:۔ یہ صیغہ تعجب ہے : ای ما اشد کفرہ وہ (انسان) کیسا ناشکرا ہے ۔ (مدارک التنزیل)

مَا اشد کفرہ باللہ مع کثرۃ احسانه الیہ (الخازن) باوجود اللہ کے احسانات کی کثرت کے (انسان) کتنا ناشکرا ہے اللہ کا ۔

علامہ پانی پتی لکھتے ہیں :۔

یہ (آیت) انسان کے لئے بدترین بددعا ہے ۔ اور تعجب ہے کہ شکرگذاری اور ایمان کے تمام اسباب موجود ہونے کے بعد بھی انسان انتہائی ناشکری کرتا ہے یہ الفاظ انتہائی مختصر ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے انتہائی غضب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری پوری مذمت پر دلالت کر رہے ہیں۔

۸۰ : ۱۸ — مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں۔

اللہ نے اس کو کس چیز سے بنایا۔ یہاں سے ایمان و شکر کے دواعی (اسباب مقتضی) کا بیان ہے ۔ مبدأ تخلیق کا ذکر سب سے پہلے اس لئے کیا کہ تمام نعمتوں سے پہلے اسی کا درجہ (یا زمانہ) ہے ۔

یہ استفہام تقریری ہے یعنی مخاطب کو آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ اقرار کرے کہ اللہ نے اس کو نطفہ سے بنایا ہے ۔ مَا اَكْفَرَهٗ میں جو استفہام ہے اس کا بیان مِنْ

اَیِّ شَیْءٍ سے کیا۔ اس طرح کلام کا اثر زیادہ دل نشین ہوگیا۔ پھر نطفہ سے تخلیق کو بیان کرکے انسان کی حقارت کو ظاہر فرمایا ہے اور یہ خلقی تحقیر تکبر کے منافی ہے۔ (اس لئے انسان کا تکبر بے بنیاد اور نازیبا ہے)

۸۰:۱۹ — مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ (آیت سابقہ) کے استفہام کا جواب ہے۔ یعنی انسان کی قطرۂ منی سے پیدا کیا۔

خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الانسان کے لئے ہے۔ قَدَّرَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَقْدِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ جس کا معنی ہے:۔ سوچ کر، سمجھ کر، غور کرکے اندازہ کرنا۔ ہر پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر چیز کا اندازہ کرنا۔

ترجمہ ہوگا۔

اللہ نے اسے پیدا کیا۔ پھر اس کی ہر چیز اندازہ سے بنائی پھر اس کی تقدیر مقرر کی:

صاحب تفہیم القرآن یوں تشریح فرماتے ہیں۔

یہ ابھی ماں کے پیٹ میں بن ہی رہا تھا کہ اس کی تقدیر طے کردی گئی، اس کی جنس کیا ہوگی۔ اس کا رنگ کیا ہوگا؟ اس کا قد کتنا ہوگا۔ اس کی جسامت کیسی اور کس قدر ہوگی۔ اس کے اعضاء کس حد تک صحیح وسالم اور کس حد تک ناقص ہونگے اس کی شکل وصورت کیسی ہوگی اور آواز کیسی ہوگی۔ اس کے جسم کی طاقت کتنی ہوگی اس کے ذہن کی صلاحیتیں کیسی ہونگی، کس سرزمین، کس خاندان، کن حالات اور کس ماحول میں پیدا ہوگا۔ پرورش اور تربیت پائے گا اور کیا بن کر اٹھے گا۔ اس کی شخصیت کی تعمیر میں موروثی اثرات، ماحول کے اثرات اور اس کی اپنی خودی کا کیا اور کتنا اثر ہوگا۔ دنیا کی زندگی میں یہ کیا کردار ادا کریگا۔ اور کتنا وقت زمین پر اسے کام کرنے کے لئے دیا جائیگا اس تقدیر سے یہ بال برابر بھی ہٹ نہیں سکتا: نہ اس میں ذرّہ برابر ردوبدل کرسکتا ہے، پھر یہ کیسی اس کی جرارت ہے کہ جس خالق کی بنائی ہوئی تقدیر کے آگے یہ اتنا بے بس ہے اس کے مقابلے میں کفر کرتا ہے۔

تفہیم القرآن جلد ششم آیت ۱۹ حاشیہ ۱۲)

علامہ پانی پتی لکھتے ہیں:۔

اوّل اس (انسان) کو ماں کے رحم کے اندر نیست سے ہست کیا۔ اس کے بعد اس کے

لئے ایک اندازہ مقرر کیا۔ یعنی اللہ کے حکم سے مؤکل فرشتوں نے اس کے لئے چار باتیں لکھ دیں

(۱) مقدار عمل۔

(۲) مدتِ زندگی۔

(۳) رزق۔

(۴) شقی یا سعید ہونا۔ جیسا کہ ہم سورۃ المرسلٰت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ نقل کر چکے ہیں۔ اور مسلم و بخاری اس کے ناقل ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر مظہری سورۃ المرسلٰت کی آیات ۲۰ تا ۲۲)

بعض اہل تفسیر نے اس آیت کی تشریح اس طرح کی ہے کہ تقدیر سے اعضاء و شکل بنانا مراد ہے یا حالتِ نطفہ سے تکمیلِ تخلیق تک جتنے احوال جنین پر گذرتے ہیں وہ مراد ہیں۔ ہماری تشریح ان اقوال سے اولیٰ ہے۔

حدیث مذکورہ تفسیر مظہری میں یوں منقول ہے:

حضرت ابن مسعود کی روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں ہر ایک کا تخلیقی قوام ماں کے پیٹ کے اندر چالیس روز تک (بصورتِ) نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت میں بستہ خون رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت میں بصورت لوتھڑا رہتا ہے پھر اللہ اس کے پاس فرشتہ کو چار باتوں کے لئے بھیجتا ہے۔

فرشتہ اس کا (آئندہ) عمل اور مدت زندگی اور رزق اور شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں جان پھونکتا ہے۔ پس قسم ہے خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے بعض لوگ جنت والوں کا کام کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں کا عمل کرتے ہیں اور دوزخ میں چلے جاتے ہیں۔

"بخاری، مسلم، نافع، کسائی کے علاوہ دوسروں نے فَقَدَرْنَا پڑھا ہے:

(فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ: ۷۷: ۲۳۔ سورۃ المرسلٰت) یعنی ہم اس کو ہست کرنے، نیست کرنے کے علاوہ پیدا کرنے پر قادر ہیں"، تفسیر مظہری ۷۷: ۲۳)

۸۰: ۲۰ — ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ: ثُمَّ تراخی زمان کے لئے ہے، پھر، اس کے بعد۔ السَّبِيْلَ فعل محذوف کا مفعول ہے لہٰذا منصوب ہے۔ تقدیر کلام یوں ہو گی:

ثُمَّ يَسَّرَ السَّبِيْلَ يَسَّرَهُ ، ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ۔پھر، ازاں بعد۔
السَّبِيْلَ ۔ راستہ ، راہ ، سبیل اصل میں اس راہ کو کہتے ہیں جو واضح ہو اور اس میں سہولت ہو۔

امام راغب رحؒ لکھتے ہیں :۔

سَبِيْلٌ کا استعمال ہر اس شے کے لئے ہوتا ہے جس کے ذریعے کسی شے تک پہنچا جا سکے ۔خواہ وہ شے شر ہو یا خیر۔ نیز واضح راستہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے یہ لفظ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث بھی ۔

اس کی تذکیر ارشادِ الٰہی ہے :۔

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ (۷ : ۱۴۶)

اور اس کی تانیث : ارشادِ الٰہی ہے :۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ (۱۲ : ۱۰۸) میں ظاہر ہے ۔

يَسَّرَهُ ۔ يَسَّرَ ماضی واحد مذکر غائب تَيْسِيْرٌ (تفعيل) مصدر ۔ اس نے آسان بنا دیا ۔ ای سَهَّلَ لَهٗ (اس کے لئے سہل کر دیا) اس صورت میں ہٗ کا مرجع الانسان ہے اور اگر ہٗ کا مرجع سبیل ہے تو ترجمہ ہوگا :۔

اس نے راستہ کو آسان کر دیا ۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهُ کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں :۔

۱۔ (ا) سبيل الخروج من بطن امه ۔ اپنی ماں کے پیٹ میں سے نکلنے کا راستہ (جننے کے وقت) (ایسر التفاسیر)

(ب) طريق خروجه من بطن امه ۔ (ترجمہ ایضاً) (الخازن)

(ج) سبيل الخروج من بطن امه (ترجمہ ایضاً) (مدارک التنزیل)

۲:۔ (ا) العلم بطريق الحق والباطل (حق و باطل کے راستہ کا علم ۔ خازن)

(ب) بيّن له سبيل الخير والشرّ ۔ خیر اور شر کا راستہ اس کے لئے واضح کر دیا ۔ (مدارک التنزیل)

(ج) پیغمبر بھیج کر اور کتابیں بھیج کر اللہ نے راہِ حق اور اپنے تک پہنچنے کی راہ آسان کر دی تاکہ تکمیل حجت ہو جائے ۔

اسی مضمون پر دلالت کر رہی ہے یہ آیت :۔ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى (۹۲: ۵-۶-۷) توجس نے (خدا کے راستہ میں مال) دیا۔ اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا ہم اس کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے۔

۳۔ وقیل یسر علی کل احد ما خلق له وقدر علیه۔ اللہ نے جو چیز انسان کے لئے پیدا کی اور جس پر اس کو اختیار دیا اس پر عمل کرنا اس کے لئے آسان کر دیا۔ (خازن)

(۴) وقیل السبیل ای الدین فی وضوحه ویسر العمل به۔ اور السبیل سے مراد الدّین ہے جو واضح اور سہل العمل ہے کقوله تعالیٰ: انا ھدینٰه السبیل امّا شاکرًا وّ امّا کفورًا۔ (۷۶: ۳) تحقیق ہم نے اسے راستہ بھی دکھا دیا۔ اب وہ خود شکر گذار ہو خواہ ناشکرا۔

جہاں تک نطفہ قرار پانے سے لے کر شکمِ مادر سے باہر نکلنے تک کے اندازوں کا تعلق ہے اس میں انسان کی ذات ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ حیوانات میں بھی تقریباً یہی عمل کارفرما ہوتا ہے اس لئے السبیل سے مراد سبیل الدین ہے یعنی دنیاوی زندگی کا وہ زمانہ جب انسان احکامِ شریعت کا مکلّف ہوتا ہے اس مدت العمر میں راہِ ہدایت کی نشان دہی خدا نے اپنے فرستادہ پیغمبروں اور آسمانی کتابوں کے ذریعے واضح کر دی سیدھے راستہ پر چلنے والے کے لئے وہ راستہ آسان فرما دیا اور کجرو اور گمراہ کے لئے گمراہی کا راستہ آسان کر دیا۔ زانی کو جس طرح عورتِ فاحشہ کا ملنا آسان کر دیا۔ بخیل کو پیٹ پر پتھر باندھ کر مال و زر جمع کرنا آسان کر دیا اسی طرح باخدا کو رات میں جاگنا اور تہجد پڑھنا آسان کر دیا اور سخی کے لئے مال کا راہِ خدا میں خرچ کرنا آسان کر دیا۔ بزدل کو بھاگنا اور بہادر کو میدانِ جنگ میں کود پڑنا۔ پارسا کو پارسائی تو فاحشہ کو بے حیائی یہ حیاتِ دنیا کا تمام نقشہ اس مختصر جملہ میں ختم کر دیا۔ (تفسیر حقانی)

۸۰: ۲۱ — ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ۔ ثُمَّ حرف عطف ہے۔ پھر۔ اَمَاتَهٗ۔ اَمَاتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِمَاتَةٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی موت دینا۔ مار ڈالنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب الانسان کے لئے ہے۔

ترجمہ:۔ پھر اس (خدا) نے اُسے (انسان کو) موت دی۔

فَاَقْبَرَهٗ۔ فَ تعقیب کا۔ اَقْبَرَ: ماضی واحد مذکر غائب اِقْبَارٌ (اِفْعَالٌ) بمعنی

قبر میں رکھوانا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب پھر اس کو قبر میں رکھوایا۔ یعنی اَمَرَ اَنْ یُّقْبَرَ۔ حکم دیا کہ اس کو قبر میں دفن کیا جائے۔

۸۰: ۲۲ — ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ۔ اَنْشَرَ ماضی واحد مذکر غائب اِنْشَاءٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی زندہ کرنا۔ اٹھا کھڑا کرنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب اَلْاِنْسَانُ کے لئے ہے۔ اِذَا ظرف زمان شَآءَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب: مَشِیَّۃٌ (باب سمع) مصدر سے۔ مشیئۃٌ (ش ی ء مادہ) سے شَآءَ اصل میں شَیِئَ تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح ی کو الف سے بدلا۔ اس نے چاہا۔ اس نے ارادہ کیا، پھر جب وہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔

۸۰: ۲۳ — كَلَّا۔ حرفِ ردع وزجر ہے۔ کافر انسان کے لئے ڈانٹ ہے کہ اسے ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔ یعنی خدا کی متذکرہ بالا قدرتوں اور اس کی گوناگوں نعمتوں کے باوجود اسے متکبر نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اور نہ ہی کفر پر اصرار کرنا چاہئے تھا۔

بعض کے نزدیک كَلَّا بمعنی حَقًّا ہے۔ یعنی حق یہ ہے کہ لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ جو اللہ نے اسے حکم دیا وہ اسے بجا نہ لایا۔

لَمَّا يَقْضِ لَمَّا حرف جازم ہے لَمْ کی طرح فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس کو جزم دیتا ہے۔ اور مضارع کو ماضی منفی میں کر دیتا ہے۔ لَمَّا سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے وہ زمانۂ حال تک ممتد، مسلسل اور مستمر ہوتی ہے (نیز ملاحظہ ہو ۲: ۲۱۴)

يَقْضِ مضارع مجزوم واحد مذکر غائب، قَضَآءٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی پورا کرنا۔ ادا کرنا۔ اصل میں يَقْضِيْ تھا۔ لَمَّا کے داخل ہونے پر يَقْضِ ہو گیا۔ لَمَّا يَقْضِ اس نے پوری طرح ادا نہیں کیا۔ اس نے پورا نہیں کیا۔ اس نے ادا نہیں کیا۔ ضمیر فاعل الانسان کے لئے ہے۔

مَآ اَمَرَهٗ: مَا موصولہ، اَمَرَهٗ اس کا صلہ، صلہ اور موصول مل کر لَمَّا يَقْضِ کا مفعول۔ جس چیز کا اس کو حکم دیا گیا تھا۔ اس نے اس کو پورا نہیں کیا۔ اَمَرَهٗ میں اَمَرَ کی ضمیر فاعل اللہ کے لئے ہے۔ اور ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب الانسان کے لئے ہے۔

۸۰: ۲۴ — فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ (قرآن مجید کا اسلوب بیان یہ ہے کہ

کسی مقصد کے لئے دلائل انفسی کے بعد دلائل آفاقی بیان فرمایا کرتا ہے تاکہ دل میں زیادہ اثر پیدا کرے ۔ یہاں غرورِ انسان کا ابطال کیا تھا اور زیادہ تر مقصود اپنی قدرتِ کاملہ کا اظہار تھا کہ جس میں کسی کو بھی شرکت نہیں جس سے ردِّ شرک اور اثباتِ توحید ظاہر و عیاں تھا۔ اور اس مقصود کے اثبات سے یہ مطلوب تھا کہ وہی خدائے قادر وحدہٗ لاشریک انسان کو مارنے کے بعد بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے اور اس کے اعمال نیک و بد کی جزاء و سزا بھی دے سکتا ہے ؛

اس مقصود کے اثبات کے لئے پہلے پہلے وہ دلائل بیان فرمائے تھے کہ جن سے خود انسان کی پیدائش اور اس کے حالات کا تعلق تھا۔

اب بیرونی دلائل بیان فرماتا ہے ۔ فقال : فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ کہ آدمی اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے اس کو کس طرح پیدا کیا ہے ۔ (تفسیر حقانی)

آیت کا کلام سابق کے مفہوم پر عطف ہے یعنی انسان کو اوّل آغاز خلقت سے آخر حیات تک اپنے اوپر غور کرنا چاہئے ؛ پھر اپنی غذا کو دیکھنا چاہئے کہ ہم نے اس کی غذا کا کیسے بندوبست کیا اور کس طرح اس کو لطف اندوز ہونے کا موقع دیا ۔

فَلْيَنْظُرْ ف عاطفہ لِيَنْظُرْ امر واحد مذکر غائب نَظَرٌ (باب نصر) مصدر سے چاہئے کہ وہ دیکھے ؛

۸۰ : ۲۵ ـــــ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ؛ جملہ مستانفہ ہے اَنَّا تحقیق ہم نے صَبَبْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم صَبٌّ (باب نصر) مصدر سے بمعنی اوپر سے بہانا۔ متعدی ہے ۔

اسی مصدر سے باب ضرب سے بمعنی اوپر سے بہنا (فعل لازم) آیا ہے ۔ لیکن قرآن مجید میں یہ متعدی آیا ہے ۔ صَبًّا مفعول مطلق ۔ مبالغہ کے لئے ۔ ہم نے آسمان سے خوب (مینہ) برسایا ۔

۸۰ : ۲٦ ـــــ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے ۔ پھر، ازاں بعد ۔ شَقَقْنَا ماضی جمع متکلم ۔ شَقٌّ (باب نصر) مصدر ۔ بمعنی پھاڑنا ۔ چیرنا ۔ شَقًّا مفعول مطلق پھر ہم نے زمین کو خوب چیرا ۔ پھاڑا ۔

مطلب یہ ہے کہ زمین کو ہل وغیرہ سے تیار کیا ۔ چیرنے پھاڑنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے کی ہے کہ ہر فعل کا وہی مسبب ہے ۔

۸۰: ۲۷ — فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا۔ ف تعقیب کا ہے۔ اَنْبَتْنَا ماضی جمع متکلم اِنْبَاتٌ (افعال) مصدر سے، پھر ہم نے اگایا۔ فِيْهَا میں ضمیر واحد مؤنث کا مرجع الارض ہے حَبًّا۔ اَنْبَتْنَا کا مفعول ہے۔ اناج، غلّہ، گندم، جو وغیرہ۔ اناج کے دانہ کو حَبٌّ اور حَبَّةٌ کہتے ہیں۔ پھر ہم نے زمین میں سے اناج اگایا۔

۸۰: ۲۷ — عِنَبًا وَّقَضْبًا: واؤ عاطفہ، عِنَبًا معطوف، واؤ عاطفہ قَضْبًا معطوف ہر دو عِنَبًا، قَضْبًا کا عطف حَبًّا پر ہے عِنَبٌ بمعنی انگور۔

امام راغب لکھتے ہیں:

عِنَبٌ انگور کو بھی کہتے ہیں اور اس کے درخت کو بھی۔ اس کا واحد عِنَبَةٌ ہے اور جمع اَعْنَابٌ ہے۔

قَضْبًا کھیرا۔ یا عام سبز ترکاری۔ قَضْبٌ وقَضِيْبٌ دونوں کے معنی ترد تازہ، لیکن درخت کی ترو تازہ شاخوں کو بھی قَضِيْبٌ کہا جاتا ہے۔

۸۰/۲۹ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا اور زیتون اور کھجور کے درخت۔

۸۰-۳۰ — وَحَدَآئِقَ غُلْبًا: اور گھنے باغ، زیتون، نخل (کھجور کے درخت) اور گھنے باغ سب کا عطف حَبًّا پر ہے۔

حَدَآئِقَ جمع حَدِيْقَةٌ واحد۔ وہ باغ جس کی چار دیواری ہو، موصوف۔

غُلْبًا: حَمْرٌ، حَمْرَاءُ حُمْرٌ کے وزن پر اَغْلَبُ غَلْبَاءُ کی جمع ہے صفت بمعنی گھنے، غليظة الشجر، ملتفة۔ گھنے درختوں والا جن کی شاخیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہوں۔

۸۰: ۳۱ — وَفَاكِهَةً وَّاَبًّا: اور پھل (جن کو مزہ کے لئے کھایا جاتا ہے) فقہاء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے فاکہۃ نہ کھانے کی قسم کھالی تو کھجور، انگور، زیتون کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی کیونکہ یہ پھل طاقت کے لئے کھائے جاتے ہیں۔ تنہا مزے کے لئے نہیں کھائے جاتے۔ اسی طرح اس پھل کو کھانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی جس سے مقصود غذاء اور دوا دونوں ہوتے ہیں۔ جیسے انار۔

اَبًّا۔ گھاس، چراگاہ۔ جانوروں کے کھانے کی گھاس اور چارہ۔ فَاكِهَةً وَّاَبًّا کا عطف بھی حَبًّا پر ہے۔ اور ہم نے پھل اور چارہ (بھی) اگائے۔

۸۰: ۳۲ — مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ یہ اَنْبَتْنَا کی علت ہے۔ ان چیزوں کو

کو ہم نے تمہارے لئے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے اگایا ۔
مَتَاعًا منصوب ہے کیونکہ :۔
۱:۔ یہ اَنْبَتْنَا کا مفعول لہٗ ہے ۔
۲:۔ یہ اَنْبَتْنَا کے لئے بطور مصدر مؤکدہ آیا ہے، کیونکہ اشیار کا پیدا کرنا انسان اور حیوان دونوں کے لئے متاع حیات ہے ۔

اَنْعَامِكُمْ : مضاف مضاف الیہ، تمہارے مویشی، بھیڑ، بکری ا گائے، اونٹ مویشی کو اس وقت انعام نہیں کہا جا سکتا جب تک ان میں اونٹ داخل نہ ہوں یہ نَعَمٌ کی جمع ہے جس کے معنی اصل میں تو اونٹ کے ہیں مگر بھیڑ بکری اور گائے بھینس پر بھی بولا جاتا ہے ۔

۸۰: ۳۳ —— فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ : ف ترتیب کا ۔ مابعد کی ماقبل پر ترتیب کی دلالت کرتا ہے اِذَا ظرف زمان ہے زمانۂ مستقبل پر دلالت کرتا ہے گو کبھی زمانہ ماضی کے لئے بھی آتا ہے : جیسے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا (۶۲: ۱۱) اور جب انہوں نے سودا بکتا دیکھا یا تماشہ ہوتا دیکھا تو جھٹک کر اسی طرف چل دیئے ۔ اِذَا اکثر و بیشتر شرط ہی ہوتا ہے، مفاجات کے لئے بھی آتا ہے ۔
آیت ہذا میں بطور ظرف زمان آیا ہے بمعنی جب (شرطیہ)

الصَّآخَّةُ : (ص خ خ مادہ) یہ صَخَّ يَصِخُّ صَخًّا فَهُوَ صَاخٌّ سے ہے جس کے معنی کسی ذی نطق کی آواز کی سختی اور کرخت پن کے ہیں :
پھر جب قیامت کا غل مچے گا ۔ غُل ۔ کان پھوڑ دینے والی چیخ :
ابواسحاق نے کہا ہے کہ :۔
صَاخَّةٌ وہ شور ہے جس میں قیامت برپا ہوگی اور جو کانوں کو پھوڑ ڈالے گا اور بہرا کر دے گا کہ بجز اس آواز کے جو زندہ ہونے کے لئے دی جائے گی اور کوئی چیز سنائی نہ دے گی ۔ (تاج العروس)

الصَّآخَّةُ :
۱:۔ کان بہرا کر دینے والا شور ۔ (ضیاء القرآن)
۲:۔ ای النفخۃ الثانیۃ ۔ صور میں دوسری بار پھونک مارنا ۔ (ایسر التفاسیر)
۳:۔ کان بہرہ کر دینے والی آواز (تفہیم القرآن)

۴۔ کانوں کو بہرا کر دینے والا شور۔ (بیان القرآن)
۵۔ صیحۃ القیامۃ (قیامت کی چیخ (الخازن)
۶۔ الصاخۃ الصیحۃ وسمیت بہا لشدۃ صوتہا کانہا تصخ الاذان (الصاخۃ کو الصیحۃ اس کی آواز کی شدت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ کانوں کو بہرہ کئے دیتی ہے :

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ، جملہ شرطیہ ہے اس کی جزاء محذوف ہے پورا جملہ شرطیہ اِنَّھَا تَذْکِرَۃٌ (آیت ۸۰: ۱۱) سے مربوط ہے۔

اس طرح پورا معنی یوں ہوگا:۔
یہ قرآن ایک یادداشت اور نصیحت ہے۔ جب صور کی آواز آئے گی اس وقت نصیحت قبول کرنے والوں کا حال قبول نہ کرنے والوں کے حال سے جدا ہوگا۔
اختلافِ حال کیا ہوگا؟ اس کا بیان آئندہ آیات: وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ ..... الخ میں کیا گیا ہے (۸۰: ۴۰)

۸۰: ۳۴ — یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ۔ یَوْمَ۔ اِذَا جَآءَتْ سے بدل ہے (جلالین و تفسیر حقانی)

یعنی جس دن کہ ...... یَفِرُّ مضارع واحد مذکر غائب فِرَارٌ (ضرب) مصدر سے وہ بھاگے گا۔ جس دن کہ انسان اپنے بھائی سے (دُور) بھاگے گا

۸۰: ۳۵ — وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ۔ اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے (بھی دور بھاگے گا)
اُمِّہٖ وَاَبِیْہِ کا عطف اَخِیْہِ پر ہے۔

۸۰: ۳۶ — وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ۔ اس کا عطف بھی اَخِیْہِ پر ہے۔ صَاحِبَتِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ صَاحِبَۃٌ، صُحْبَۃٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ ساتھ رہنے والی، بیوی، جورو،
بَنِیْہِ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے بیٹے، ۔

ترجمہ:۔
اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں (یعنی اولاد) سے بھی دور بھاگے گا۔
بھاگنے کی یا تو یہ وجہ ہوگی کہ اس کو اپنا خوف پڑا ہوگا یا اُن کے کفر یا اُن کی بدحالی کی وجہ سے ہر شخص کو اپنے اقرباء سے نفرت اور عداوت ہو جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:۔
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے دو بچوں کی کیفیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی جن کا انتقال اسلام سے پہلے ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ دونوں دوزخ میں ہوں گے: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ سُن کر ناگواری ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے چہرہ پر ناگواری کا اثر دیکھ کر فرمایا اگر تم بھی ان کے مقام کو دیکھ لو تو تم کو بھی اُن سے نفرت ہو جائے گی! (الحدیث رواہ احمد)

۸۰: ۳۷ —— لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ : یہ جملہ سبب ہے قیامت کے روز انسان کے اپنے عزیز و اقارب سے دور بھاگنے کا۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ۔ خبر۔ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ مبتدا۔ يَوْمَئِذٍ اس کا ظرف (تفسیر حقانی)

ہر شخص کی اس روز ایسی حالت ہوگی جو اس کو اوروں کی طرف سے بے پرواہ کر دے گی! (ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہو گی)

لِكُلِّ امْرِئٍ میں لام حرفِ جر ہے علّت کے لئے آیا ہے۔ كُلِّ امْرِئٍ مضاف مضاف الیہ۔ امْرَءٌ بمعنی مرد۔ انسان، شخص۔

اِمْرُءٌ۔ کی ہمزہ بحالت رفع واؤ کی شکل میں اور بحالت نصب الف کی شکل میں اور بحالتِ جر ی کی شکل میں آتی ہے۔ اِمْرِئٍ چونکہ بحالتِ جر ہے اس لئے ہمزہ کو ی کی شکل میں لایا گیا ہے۔

مِنْهُمْ میں ضمیر هُمْ جمع مذکر غائب جملہ مذکورین کے لئے ہے یعنی کہ أَخِيهِ۔ أُمِّهِ۔ أَبِيهِ۔ صَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ۔

يَوْمَئِذٍ۔ يَوْمَ اسم ظرف منصوب: إِذٍ مضاف الیہ، اس دن۔ ایسے واقعات کے دن۔ شَأْنٌ۔ دھندا۔ فکر، حال، کسی اہم معاملہ کو خواہ بُرا ہو یا بھلا شَأْنٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع شُئُوْنٌ ہے۔

يُغْنِيهِ۔ يُغْنِي: مضارع واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ ہٖ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب وہ اس کو مشغول رکھے گا۔ یعنی دوسرے کی خبر نہ لینے دے گا۔ بے پرواہ کر دے گا۔ يُغْنِي میں ضمیر فاعل شان ہے۔

۸۰: ۳۸ —— وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۔ وُجُوْهٌ مبتدا۔ مُسْفِرَةٌ خبر، يَوْمَئِذٍ

متعلق بِمُسْفِرَةٌ :

وُجُوْہٌ - وَجْہٌ کی جمع - چہرے، کئی چہرے، کتنے ہی چہرے، اکثر چہرے۔

یَوْمَئِذٍ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۳۷ متذکرۃ الصدر)

مُسْفِرَۃٌ - اِسْفَارٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ چمک دار۔ روشن ۔ سَفْرٌ کا معنی ہے سرپوش یا پردہ ہٹانا۔ جیسے سفر العمامۃ عن الرأس : سر سے عمامہ ہٹا دیا۔ سَفَرَ باب ضرب، سفر کرنا۔ سِفْرٌ حقائق کو کھول دینے والی کتاب۔ سَفِيْرٌ (اَسْفَارٌ جمع) ایلچی، سفیر۔ جو مُرسِل کی حقیقت اور غرض کو کھول دیتا ہے۔ سَفَرَۃٌ اعمال نامے لکھنے والے فرشتے۔

۳۹:۸۰ — ضَاحِكَۃٌ: ضِحْكٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ جس کا مرجع وُجُوْہٌ ہے ضَاحِكَۃٌ وُجُوْہٌ کی خبر ثانی ہے۔ مُسْفِرَۃٌ خبر اول ہنستے ہوئے۔ خنداں۔

مُسْتَبْشِرَۃٌ - اِسْتِبْشَارٌ (استفعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث شگفتہ، شاداں۔ خوش، ایسی چیز پانیوالے جس سے شگفتگی اور خوشی پیدا ہو جائے یہ وُجُوْہٌ کی خبر ثالث ہے۔

ترجمہ آیات ۳۸ تا ۳۹ ۔

کتنے ہی چہرے اس روز دمکتے، ہنستے، شاداں ہوں گے۔

۴۰:۸۰ — وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَۃٌ : واؤ عاطفہ - وُجُوْہٌ (جمع وَجْہٌ کی) بمعنی چہرے : مبتداء۔

یَوْمَئِذٍ (ملاحظہ ہو آیت ۳۸ مذکورہ بالا) متعلق خبر عَلَيْهَا غَبَرَۃٌ خبر۔ بمعنی خاک، اور وہ اثر جو کسی چیز پر جمی ہوئی خاک دور ہونے کے بعد باقی رہ جاتا ہے۔ مراد یہ کہ غم کے سبب چہروں کا رنگ بگڑ جائے گا۔

ترجمہ ہوگا۔

اور کتنے ہی چہروں پر خاک اس دن پڑی ہوگی۔

۴۱:۸۰ — تَرْهَقُهَا قَتَرَۃٌ ، یہ وُجُوْہٌ آیت نمبر ۴۰ مبتدا کی خبر ثانی ہے ۔

تَرْهَقُ: رَهْقٌ (باب سمع) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے، ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث کا مرجع وُجُوْہٌ ہے۔ وہ خاک ان (چہروں) پر چھا رہی

ہو گی۔ چڑھی آرہی ہو گی۔

رَھْقٌ کے معنی کسی چیز کے دوسری چیز پر زبردستی چھا جانے کے ہیں اور پالینے کے ہیں۔

قَتَرَۃٌ: غبار۔ دھویں کی طرح غبار نما بد رونقی جو چہرے پر چھا جاتی ہے۔
اس کے اصل معنی ہیں کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں۔

کنجوس آدمی گویا کہ دھواں دے کر دوسرے کو بہلا دیتا ہے اس لئے کنجوس اور بخیل کو بھی قَاتِرٌ کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:۔
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا (۲۵: ۶۷) اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اُڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں۔

۸۰: ۴۲ ـــ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ۔ اُولٰٓئِكَ مبتداء۔ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ، خبر۔ وہی لوگ منکر و بدکار ہوں گے۔

كَفَرَةٌ کافر کی جمع اور فَجَرَةٌ فَاجِرٌ کی جمع ہے۔ فُجُوْرٌ کا معنی ہے پھاڑ دینا۔ یعنی دین اور دیانت کو پھاڑ دینا۔ فُجُوْر پرلے درجے کا کفر ہے۔

اَلْكَفَرَةُ موصوف ہے اور اَلْفَجَرَةُ اس کی صفت ہے، موصوف اور صفت مل کر خبر ہے اپنے مبتداء کی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۸۱) سورۃ التکویر مکیّۃ ( )

۸۱: ۱ — اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۔ اِذَا شرطیہ (جب) الشَّمۡسُ فعل محذوف کا فاعل۔ کُوِّرَتۡ اسی فعل محذوف کی تفسیر ہے۔ کُوِّرَتۡ ۔ ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب تَکۡوِیۡرٌ (تفعیل) مصدر سے بمعنی تہ کرکے لپیٹنا۔ سر پر عمامہ باندھنے کے لئے تکویر العمامۃ کے لفظ بولے جاتے ہیں ۔ را کار العمامۃ علیٰ رأسہ اس نے پگڑی کو اپنے سر کے گرد لپیٹا) کیونکہ عمامہ پھیلا ہوا ہوتا ہے اور پھر سر کے گرد اس کو لپیٹا جاتا ہے اسی نسبت سے اس روشنی کو جو سورج سے نکل کر سارے نظام شمسی میں پھیلتی ہے عمامہ سے تشبیہ دی ہے اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کے روز یہ پھیلا ہوا عمامہ سورج پر لپیٹ دیا جائے گا۔ یعنی اس کی روشنی کا پھیلنا بند ہو جائے گا۔

آیت یُکَوِّرُ الَّیۡلَ عَلَی النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ (۳۹ : ۵) وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے میں مطالع شمسی کے تبدیل ہونے سے دن رات کے بڑھنے اور گھٹنے کو تکویر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے کُوِّرَتۡ بمعنی اُظۡلِمَتۡ (تاریک ہو جائے گا) فرمایا ہے اِذَا شرطیہ جہاں جہاں آیا ہے اس کا جواب آیت نمبر ۱۴ (عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ) میں دیا گیا ہے۔

۸۱: ۲ — وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۔ اس کا عطف آیت سابقہ پر ہے۔ اِنۡکَدَرَتۡ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِنۡکِدَارٌ (انفعال) مصدر سے انکدار اس تغیر کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے بکھر جانے سے واقع ہوتا ہے "

ترجمہ آیت کا ہوگا۔ اور جب ستارے بکھر کر بے نور ہو جائیں گے :

الکَدَرُ (مادہ ک د ر) کے معنی کسی چیز میں گدلاپن کے ہیں۔ اور یہ صَفَاءٌ کی ضد ہے۔ الکُدْرَۃُ کے معنی بھی گدلاپن کے ہیں مگر اس کا استعمال خصوصیت کے ساتھ رنگ میں ہوتا ہے اور کَدُوْرَۃٌ کا پانی اور زندگی میں۔

۸۱:۳ — وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ اس کا عطف بھی آیت نمبر۱ پر ہے ترکیب بھی وہی ہے۔
سُیِّرَتْ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ تَسْیِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر۔ وہ چلائی جائے گی وہ (پہاڑ) چلائے جائیں گے۔ سَیْرٌ بمعنی چلنا سیر کرنا۔
الجِبَالُ جمع۔ اَلْجَبَلُ واحد، پہاڑ۔

۸۱:۴ — وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ: اس کا عطف بھی آیت نمبر۱ پر ہے اور ترکیب بھی وہی ہے
العِشَارُ دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں۔ ایسی اونٹنی اہل عرب کے نزدیک ایک نفیس ترین سمجھی جاتی ہے اس کا واحد عُشَرَاءُ ہے۔
علامہ فیومی کے نزدیک اس طرح کے واحد اور جمع کی نظیر صرف نُفَسَاءُ اور نِفَاسٌ ہی ہے اور ان دونوں کے علاوہ تیسری نظیر موجود نہیں ہے۔
عُطِّلَتْ ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب تَعْطِیْلٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر، جس کا مطلب ہے یوں ہی چھوڑ دینا۔ دیکھ بھال نہ کرنا۔ نفع نہ اٹھانا۔ بے کار چھوڑ دینا۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں یوں ہی آوارہ پھریں گی۔

۸۱:۵ — وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ عطف حسب بالا۔
اَلْوُحُوْشُ وَحْشٌ کی جمع، صحرائی جانور، جنگلی جانور، حُشِرَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب حَشْرٌ (باب نصر) مصدر سے، جب جنگلی جانور یک جا کردیئے جائیں گے۔

۸۱:۶ — وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اس کا عطف بھی حسب بالا ہے: ترکیب بھی وہی ہے
اَلْبِحَارُ جمع ہے اَلْبَحْرُ کی بمعنی سمندر، دریا۔ سُجِّرَتْ ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب تَسْجِیْرٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ آگ سے پُر کی گئی، اس کا پانی بہایا گیا۔ وہ خالی کی گئی، وہ پُر کی گئی۔
مصدر تَسْجِیْرٌ بمعنی زور سے بھڑکانا آگ کو، پانی کا بہانا، خالی کرنا۔ پُر کرنا۔
امام فخر الدین رازی رح آیت ہذا وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (جب دریا جھونکے جائیں گے) کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:۔
یہ بالتخفیف بھی پڑھایا گیا ہے اور بالتشدید بھی یعنی سُجِرَتْ اور سُجِّرَتْ بھی اور اس کی

مختلف وجہیں ہیں:۔
یہ اصل میں کلمہ سجرت التنور سے ہے جو تنور جھونکنے اور اس میں آگ بھڑ کانے کے لئے آتا ہے اور کسی چیز میں جب آگ بھڑ کائی جاتی ہے تو کچھ رطوبت جو اس میں ہوتی ہے وہ بھی خشک ہو جاتی ہے تو اس وقت سمندر میں ذرا سا پانی بھی نہیں بچے گا پھر چونکہ حسب تصریح وَ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ پہاڑ چلائے جائیں گے۔اس لئے اس آن سمندر اور زمین انتہائی حرارت اور سوزانی میں ایک شے بن جائیں گے،

اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ان کے اجزا منتشر ہوں اور وہ مٹی کی طرح ہو جائیں۔تو وہ مٹی سمندروں کی تہ میں جا پہنچے اور سطح زمین سمندروں کے ساتھ برابر ہو جائے اور سب مل کر ایک دھکتا ہوا سمندر بن جائے۔

۲:۔ سُجِّرَتْ بمعنی فُجِّرَتْ ہو جو پانی کے رواں ہونے کے لئے آتا ہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ حسب ارشاد: مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ہ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (۵۵:۱۹:۲۰) (چلائے دو دریا مل کر چلنے والے۔ان دونوں میں ہے ایک پردہ جو ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے)،سمندروں کے مابین آڑ ہے)،پس جب اللہ تعالیٰ اس آڑ کو ہٹا دے گا ایک دوسرے میں رواں ہونے لگے گا اور سارے سمندر ایک ہی سمندر بن جائیں گے، کلبی کا یہی قول ہے۔

۳:۔ سُجِّرَتْ بمعنی اوقدت یعنی آگ بھڑ کانے کے ہو۔

قفال نے کہا ہے کہ اس تاویل میں مختلف وجوہ کا احتمال ہے۔

اول یہ کہ:۔جہنم سمندروں کی تہ میں ہو۔ اس طرح سمندر اس وقت تو نہیں دہکتے کہ دنیا کو قائم رکھنا ہے لیکن جب دنیا ختم ہو جائے گی تو حق تعالیٰ شانہٗ آگ کی تاثیر کو سمندروں تک پہنچا دے گا۔اس لئے وہ پورے طور پر کھولنے لگیں گے

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ آفتاب و مہتاب اور ستاروں کو سمندر میں ڈال دے گا تو وہ کھول اٹھیں گے۔

سوم یہ کہ:۔ اللہ تعالیٰ سمندروں میں آتش عظیم پیدا کردیں گے کہ پانی ابل جائیں گے۔

میں (یعنی امام رازی) کہتا ہوں کہ ان تمام وجہوں میں تکلف سے کام لیا گیا ہے ان میں سے کسی کی حاجت ہی نہیں ہے کیونکہ جو ذات تخریب اور قیامت کے قائم کرنے پر قادر ہے یقیناً وہ اس پر بھی قادر ہے کہ سمندروں کے ساتھ جو چاہے کرے ان کو کھولا دے یا ان کے

پانیوں کو آگ کی شکل میں بدل ڈالے بغیر اس کے کہ اُسے ان میں آفتاب و ماہتاب ڈالنے کی حاجت ہو یا ان کے نیچے جہنم کی آگ ہو،، (لغات القرآن)

۸۱: ۷ ـــــ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ: عطف علیٰ آیۃ نمبرا۔

النفوسُ جمع ہے النفس کی اشخاص، لوگ۔ زُوِّجَتْ ماضی مجہول واحد مونث غائب، تَزْوِیْجٌ (تفعیل) مصدر سے۔ اس کا جوڑا ملا دیا جائے گا۔

تزویج کے معنی ہیں ایک شے کا دوسری شے کے جُفت و قرین کر دینا۔ اسی اعتبار سے مرد اور عورت کے عقد کرنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

بیہقی رح نے حضرت نعمان بن بشیر رض کے حوالہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ:۔

آیت اذا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ میں وہ شخص مراد ہیں جو ایک ہی کام کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے دونوں جنت یا دوزخ میں چلے جائیں گے۔

امام راغب رح نے تین قول نقل کئے ہیں۔

۱۔ ہر گروہ کو اس کے گروہ کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دیا جائے گا۔

۲۔ ارواح کو اجساد کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

۳۔ نفوس کو اپنے اعمال کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

۸۱: ۸ ـــــ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ عطف حسب بالا۔ اَلْمَوْءُدَةُ - وَادٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مونث۔ زندہ دفن کی ہوئی،

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عرب کے بعض قبائل مفلسی اور عار کی وجہ سے لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا کرتے تھے کسی کو داماد بنانا باعث عار جانتے تھے لڑکی کمائی تو کر نہیں سکتی تھی اس لئے اس کو کھلانا دشوار تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بروایت عکرمہ مروی ہے کہ گڑھا کھود کر حاملہ عورت اس کے کنارہ پر بیٹھ جاتی تھی اگر لڑکا ہوا تو خیر۔ اگر لڑکی ہوتی تو فوراً گڑھے میں پھینک کر اوپر سے مٹی پاٹ دی جاتی تھی،

ترجمہ:۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں:۔

آیت میں مدفونہ سے سوال کرنے کی غرض یہ ہے کہ دفن کرنے والے کی تذلیل کی جائے

جیسے آیت یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (۵: ۱۱۶) میں نصاریٰ کی تذلیل مقصود ہے۔

یا یوں کہا جائے کہ مَوْءٗدَۃُ کی طرف سوال کی نسبت مجازی ہے یعنی آیت میں مراد اس سے سوال کرنا نہیں بلکہ اس کے متعلق سوال کرنا ہے جیسا کہ آیت اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (۱۷: ۳۴) کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی) میں عہد سے سوال کیا جانا مقصود نہیں بلکہ صاحب عہد سے عہد کے متعلق بازپرس کی جانی مقصود ہے۔

یا مَوْءٗدَۃُ بمعنی وَاٰئِدَۃٌ ہے یعنی دفن کرنے والی سے بازپرس کی جائے گی (اسم مفعول کو بمعنی اسم فاعل بولا جاتا ہے جیسے آیت اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا (۱۹: ۶۱) ہے بیشک اس کا وعدہ نیکو کاروں کے سامنے آنے والا ہے۔

یا الْمَوْءٗدَۃُ سے مراد الموءدۃ لہا (مدفونہ کی ماں اور دائی جن کی سازش سے بچی کو دفن کیا جاتا تھا) ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الوائدۃ والموءدۃ لہا فی النار۔ یعنی وائدہ (دفن کرنے والی دائی) اور موءدۃ لہا جس کی طرف سے دائی جاکر بچی کو دفن کرتی تھی یعنی ماں) دونوں دوزخی ہیں۔

اس حدیث کو ابو داؤد نے اچھی سند کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے اور سوائے مذکورہ بالا تاویل کے کوئی صورت مفہوم حدیث کی صحت کی نہیں ہے

۸۱: ۹ — بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ: کس گناہ کے مارے قتل کی گئی تھی۔

۸۱: ۱۰ — وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اس کا عطف بھی اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پر ہے الصُّحُفُ صحیفۃ کی جمع ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو ۸۰: ۱۳)

نُشِرَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب نَشْرٌ (باب ضرب) مصدر سے، کھولے جائیں گے: یعنی جب اعمال نامے حساب کے لئے کھولے جائیں گے: یا جن کے اعمالنامے ہوں گے ان کو تقسیم کئے جائیں گے۔

۸۱: ۱۱ — وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ۔ كُشِطَتْ۔ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب كَشْطٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی برہنہ کردینا۔ جگہ سے ہٹا دینا۔ گھوڑے کے اوپر سے جھول ہٹا دینا: اونٹ وغیرہ کی کھال اتار دینا۔ کسی چیز کو ہٹا کر لپیٹ دینا۔

یہاں بمعنی آسمانوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر لپیٹ دیا جائے گا۔

۸۱: ۱۲ — وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ: الجحیم: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ: جَحْمٌ کے معنی

آگ کے سخت بھڑکنے کے ہیں۔ جحیم اسی سے مشتق ہے بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے،
امام ابن جریج سے مروی ہے کہ جہنم کے سات طبقے ہیں:

۱:۔ جہنم؛
۲:۔ لظٰی
۳:۔ حطمہ۔
۴:۔ سعیر
۵:۔ سقر
۶:۔ جحیم؛
۷:۔ ہاویہ

سُعِّرَتْ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب تَسْعِیْرٌ (تفعیلٌ) مصدر سے وہ دھکائی گئی، وہ بھڑکائی گئی۔ جب دوزخ کو خوب بھڑکایا جائے گا۔

۱۳:۸۱ —— وَاِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ۔ اُزْلِفَتْ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِزْلَافٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی قریب لانے کے ہیں۔ جب جنت قریب لائی جائے گی:

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ: (۵۰:۳۱) اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی کہ (مطلق) دور نہ ہوگی:

مُزْدَلِفَۃٌ بھی اسی سے ہے: لیلۃ المزدلفۃ (مزدلفہ کی رات) کو اس نام سے اس لئے پکارتے ہیں کہ حجاج عرفات سے لوٹنے کے بعد اس رات منیٰ کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور حدیث میں ہے ازدلفوا الی اللہ برکعتین کہ دو رکعت نماز سے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

۱۴:۸۱ —— عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ۔ آیت ا سے لے کر ۱۳ تک جہاں جہاں اِذَا شرطیہ آیا ہے یہ آیت سب کے لئے جواب ہے۔

اس وقت ہر شخص اپنی کی ہوئی اچھائی یا برائی کو جان لے گا۔ اَحْضَرَتْ ماضی معروف واحد مؤنث غائب احضار (افعال) مصدر سے۔ اس نے حاضر کیا۔ وہ ساتھ لایا۔

۱۵:۸۱ —— فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ: اس میں الفا تفریع کے لئے ہے (تفریع المسائل من الاصل۔ اصل سے استنباط کرکے فروعی مسائل نکالنا

یہاں اس (فا تفریع) کا مطلب یہ ہے کہ:

جب ہم نے احوالِ قیامت کے متعلق آیات نازل کردیں تو (آئندہ کی خبریں دیتے سے ہی)

سمجھ لو کہ یہ اللہ کا کلام ہے اس پر کوئی دروغ بیانی نہیں کی گئی۔ میں قسم کھاتا ہوں
لَا اُقْسِمُ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :۔
۱:۔ لَا زائدہ ہے مطلب ہے اُقْسِمُ میں قسم کھاتا ہوں۔
۲:۔ بعض کے نزدیک لا زائدہ نہیں ہے بلکہ نافیہ ہے تب اس کے معنی یہ ہوں گے کہ میں ان ستاروں کی قسم نہیں کھاتا ہوں کیونکہ غور کرنے والے کے نزدیک خود بخود قرآن کی صداقت ظاہر ہے
۳:۔ لَا اُقْسِمُ : میں لَا کا الف زائدہ ہے اصل میں لَاُقْسِمُ ہے اس صورت میں لام تاکید کا ہوگا۔

بِالْخُنَّسِ : المُقسَمُ بہٖ (جس کی قسم کھائی گئی ہو) خُنَّسٌ (باب ضرب ونصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ جس کے معنی ہیں چھپ جانیوالے، پیچھے ہٹ جانیوالے، پھر جانیوالے رک جانیوالے۔ خَانِسٌ کی جمع۔

۱:۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد سیارے ہیں۔ کیونکہ وہ دن میں چھپ جاتے ہیں اور
۲:۔ بعض کے نزدیک چاند اور سورج کے علاوہ پانچوں سیارے کہ جن کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں مراد ہے۔ یہ پانچ سیارے ہیں۔ مریخ، زحل، عطارد، زہرہ، مشتری، ان کو خمسہ متحیرہ (حیران کر دینے والے سیارے) اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی چال کچھ اس ڈھب کی ہے کہ کبھی یہ مشرق سے مغرب کی طرف چلتے ہیں اور کبھی یہ ٹھٹھک کر الٹے پھرتے ہیں۔ اور کبھی یہ سورج کے قریب آکر غائب رہتے ہیں۔
۳:۔ اور بعض کے نزدیک نیل گائے مراد ہے کیونکہ اس میں بھی پیچھے ہٹ جانے، پھر جانے رکنے اور چھپنے کی صفت موجود ہے

یہ تینوں تفسیریں سلف صحابہ اور تابعین سے مروی ہیں۔ خنّاس بھی اسی سے ہے یہ خَانِسٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے اور شیطان کا لقب بھی ہے

۸۱:۱۶ ـــ الجَوَارِ الْکُنَّسِ یہ دونوں الخنس کی صفت ہیں الجوار جمع ہے جَارِیَۃٌ کی۔ یعنی جاری ہونے والی۔ یعنی سیدھا چلنے والی۔

الْکُنَّسِ کَانِسٌ کی جمع ہے۔ کِنَاسٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا جمع مذکر کا صیغہ ہے کِنَاسٌ ہرن کے رہنے کی جھاڑی کو بھی کہتے ہیں اور اس میں ہرن کے چھپنے کو بھی۔ یہاں چھپنے والے سیارے مراد ہیں۔

بعض کے نزدیک عام ستارے مراد ہیں جو رات کو نکلتے ہیں اور دن کو نمودار نہیں ہوتے
ترجمہ ہر دو آیات کا یہ ہوگا۔ پس میں قسم کھاتا ہوں خُنَّس کی جو الجوار اور الکُنَّس ہیں۔

۸۱: ۱۷ — وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ : واؤ قسمیہ اللیل المقسم بہ ۔ اِذَا ظرف زمان ۔ عَسْعَسَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ عَسْعَسَۃٌ (بر وزن فعللۃ) مصدر سے : یہ کلمہ اضداد میں سے ہے اور اس کے معنی اَقْبَلَ اور اَدْبَرَ دونوں کے ہیں یعنی رات کا اندھیرا چھا جانے کے بھی اور چھٹ جانے کے بھی ۔ اور یہ کیفیت رات کی ابتدا میں بھی ہوتی ہے اور انتہا میں بھی

ترجمہ ہوگا ۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ ڈھلنے لگے یا چھا جائے ۔

۸۱: ۱۸ — وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ واؤ قسمیہ ہے الصبح المقسم بہ ۔ اِذَا ظرف زمان تَنَفَّسَ ماضی واحد مذکر غائب تَنَفُّسٌ (تفعل) مصدر سے جس کا معنی سانس کی آمد و شد ، مطلب ہے کہ اس نے سانس لیا ۔ اس نے دم کھینچا ۔ صبح کے تنفس کا مطلب ہے پو پھٹنا ، قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے ۔

۸۱: ۱۹ — اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ یہ جملہ ہر سہ قسم اول و دوم و سوم کا جواب ہے قسم اوّل : اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۔ قسم دوم وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ : قسم سوم وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ : ۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے ہٗ ضمیر شان واحد مذکر غائب : کا مرجع قرآن حکیم ہے باقی جملہ اِنَّ کی خبر ہے ، لَقَوْلُ میں لام تاکید کا ہے قَوْلُ مضاف رسول کریم موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ ۔ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز رسول کی زبانی ہے ۔ رسولِ کریم سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں ۔ جو اللہ سے اس کا کلام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتے تھے ۔

۸۱: ۲۰ — ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ : اس آیت اور اس سے اگلی آیت میں رسول کریم کی چند صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ رسول کریم بڑا طاقت ور ہے مالک عرش کی جناب میں اس کا رتبہ بڑا بلند ہے اور تمام ملائکہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور ان کی امانت میں کسی کو ادنیٰ واہمہ بھی نہیں ۔

(جب لانے والا ان اوصاف عالیہ سے متصف ہو اور ان مراتب رفیعہ پر فائز ہو تو کون یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس نے اس کلام میں کوئی کمی بیشی کی ہوگی)

ذِیْ قُوَّۃٍ یہ رسول کریم کی دوسری صفت ہے پہلی صفت آیت سابقہ میں کَرِیْمٍ آئی ہے ، رَسُوْلٍ بوجہ مضاف الیہ مجرور ہے چونکہ صفت اعراب میں اپنے موصوف کے تابع ہوتا ہے اس لئے کَرِیْمٍ مجرور آیا ہے ، ذِیْ قُوَّۃٍ مضاف مضاف الیہ مل کر رسولِ کریم کی دوسری

صفت ہے لہٰذا اعراب میں اپنے موصوف رسول کے تابع ہونے کی وجہ سے مجرور ہے:
ذِی قُوَّۃٍ بڑی طاقت والا ۔ بے شک یہ قرآن ایک معزز رسول کی زبانی ہے جو بڑی طاقت والا ہے۔

عِنْدَ ۔ نزدیک، پاس ۔اس کے، ہاں ۔ظرف زمان ظرف مکان دونوں طرح آیا ہے جیسے عِنْدِیْ مَالٌ ۔ امیرے پاس مال ہے / عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ: سورج طلوع ہونے کے قریب ، بطور مضاف استعمال ہوتا ہے۔ عِنْدَ مضاف ذی العرش مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ، اپنے مضاف (عِنْدَ) کا۔

صاحب عرش کے نزدیک ۔ مَکِیْنٍ: کَوْنٌ (باب نصر) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر؛ عزت والا ۔ مرتبہ والا ، جو صاحب عرش یعنی اللہ کے نزدیک بڑی عزت اور مرتبہ والا ہے یہ رسول کی تیسری صفت ہے۔

۸۱: ۲۱ — مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ: اطاعۃ (افعال) مصدر سے ۔ اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر ۔ (طوع مادہ) اطاعت کیا گیا ۔ وہ جس کی دوسرے تابعداری کریں ۔ مراد حضرت جبرائیل جو سید الملائکہ ہیں ۔ اور فرشتے ان کی اطاعت کرتے ہیں ۔ یہ رَسُوْلٍ کی چوتھی صفت ہے۔

ثَمَّ اسم اشارہ ہے مکان بعید کے لئے آتا ہے اور باعتبار اصل کے ظرف ہے بمعنی وہاں ، وہیں ۔ اس جگہ ۔ ای فی السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں (جلالین)

اَمِیْنٍ: امانت دار ۔ معتبر، امن والا ۔ امانۃ باب کرم مصدر سے ، بمعنی امانت دار ہونا ۔ امین ہونا ۔ اور اَمْنٌ باب سمع مصدر بمعنی امن میں ہونا ۔ مطمئن ہونا ۔ محفوظ ہونا سے اسم فاعل کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اور اسم مفعول کا بھی کیونکہ فعیلٌ کا وزن دونوں میں مشترک ہے یہ رسول کی پانچویں صفت ہے اور وہ وہاں کا امین ہے ۔ بڑا اعتماد ہے۔

۸۱: ۲۲ : وَ مَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۔ اس آیت کا عطف انہ لقول رسول کریم پر ہے اور یہ بھی جواب القسم ہے ۔ وھو عطف علی جواب القسم (مدارک التنزیل ۔ وھذا ایضا جواب القسم (جلالین)

واؤ عاطفہ ہے صَاحِبُکُمْ مضاف مضاف الیہ، تمہارا رفیق، تمہارا ساتھی ، اور کُمْ ضمیر کا مرجع کفار مکہ ہیں صاحب سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

یہاں صاحب کہہ کر کفار کو اس امر پر متنبہ کرنا ہے کہ تم ان کے ساتھ رہ چکے ہو ان کا تجربہ کر چکے ہو، ان کے ظاہر و باطن کو پہچان چکے ہو ۔ پھر بھی تم نے ان میں کوئی خرابی یا دیوانگی

نہیں پائی ہے۔

کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا تھا اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمْ بِہٖ جِنَّۃٌ (۳۴: ۸) یا تو اس نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون ہے، یہ آیت زیر مطالعہ اس قول کفار کا رد ہے۔

۸۱: ۲۳ — وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ: اللام جواب قسم محذوف ای و تاللہ لقد رأی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبریل بالافق المبین (تفسیر حقانی) لام جواب قسم محذوف کے لئے ہے یعنی خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو مطلع صاف میں دیکھا۔

رَاٰہُ میں ضمیر فاعل باتفاق علماء رسول کریم کی طرف راجع ہے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب یا تو ذی العرش (خدا) کی طرف راجع ہے یا رسولٍ کریم (جبریل) کی طرف راجع ہے ''

ذی العرش کا مرجع ہونے کے متعلق متعدد اقوال ہیں۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہٗ کی ضمیر جبریل کی طرف راجع ہے۔

روح المعانی میں ہے:۔

ای و باللہ تعالیٰ لقد رأی صاحبکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرسول الکریم جبریل علیہ السلام علیٰ کرسیّ بین السماء والارض بالصورۃ التی خلقہ اللہ تعالیٰ علیھا لہ ستّ مائۃ جناح:

(خدا کی قسم تمہارے رفیق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول کریم یعنی جبریل علیہ السلام کو زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھے دیکھا اس صورت میں کہ جس میں خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اس کے چھ سو پر تھے۔

بالافق المبین موصوف و صفت، روشن اُفق، کنارۂ آسمان۔ آفاق جمع، اُفق اصل میں آسمان کے اس کنارہ کو کہتے ہیں جہاں زمین و آسمان ملے ہوئے ہیں

بعض نے اس کے معنی مطلع آفتاب کے لئے ہیں۔ المبین ابانۃ (افعال) مصدر (بَیْنٌ مادّہ) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر بمعنی ظاہر، کھلا ہوا، ظاہر کرنے والا، مصدر تَبْیِیْنٌ (تفعیل) اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر مُبَیِّنٌ، کھول کر بیان کرنے والا، کھلا ہوا۔

ترجمہ ہو:۔ بے شک انہوں نے (حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس پیغامبر (حضرت جبریل علیہ السلام) کو آسمان کے روشن کنارے پر دیکھا تھا۔ یا دیکھ چکے ہیں،

فائدہ: کافروں کے دل میں شک تھا کہ اگرچہ آپ سچے ہیں اور دیوانہ بھی نہیں ہیں لیکن

ممکن ہے کہ آپ نے جبریل سے کلام نہ سنا ہو اور جبریل کو دیکھا بھی نہ ہو کوئی اور شیطان آکر ان سے کہہ جاتا ہو اور وہ اس کو جبریل سمجھتے ہوں اُن کے اس شک کو رد کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

سورۃ النجم میں بھی اسی مضمون پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی (۱) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی (۲) ....

..... مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (۱۱) (۵۳: ۱ تا ۱۱)

علماء فرماتے ہیں کہ افق الاعلیٰ اور افق المبین ایک ہی جگہ ہے یعنی مشرقی کنارا

۸۱: ۲۴ — وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ: واؤ عاطفہ مَا نافیہ ہے ضَنِيْنٍ، ظَنٌّ (باب ضرب، سمع) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی بخیل، کنجوس، فَيَقْصُرُ فِي تَبْلِيْغِهٖ (کلمات القرآن) یعنی غیب جو اس پر وحی آتی ہے اس کی تبلیغ میں وہ کسی قسم کی کوتاہی یا کمی بیشی نہیں کرتا۔ غیب کے جو حقائق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کھولے جاتے ہیں وہ سب کچھ تمہارے سامنے بلا کم وکاست بیان کردیتا ہے (تفہیم القرآن)

اور وہ وحی پر بخیل نہیں کہ جو چیز ان کو وحی سے معلوم ہو وہ کسی کو نہ پہنچائیں نہ سکھائیں، (مظہری)

۸۱: ۲۵ — وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ۔ اور نہ یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام ہے کہ چوری سے سن کر اپنے دوست کاہن کے دل میں ڈال دیا ہو۔

۸۱: ۲۶ — فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ۔ ف سببیہ ہے اور جملہ استفہام انکاری ہے پس تم کہاں جا رہے ہو۔

مراد یہ ہے کہ:۔

جب وحی کا بھیجنے والا برحق ہے اور وحی لانے والا صادق وامین ہے اور جس پر وحی نازل ہوئی ہے وہ وحی لانے والے کو اچھی طرح جانتا پہچانتا ہے اور وہ نہ شاعر ہے نہ مجنون ہے نہ کاہن ہے تو وہ وحی منزل من اللہ جو ایک سچا اور مستقیم راستہ تبلاتی ہے اور جسے وہ (جس پر یہ وحی نازل ہوئی ہے) بے کم وکاست اس کے ظاہر و باطن مضامین کو واضح طور پر بیان کردیتا ہے تو وحی کے بتائے ہوئے راہِ راست کو چھوڑ کر تم اور کس راستہ پر چل پڑے ہو، ایسا نہ کرو،

۸۱: ۲۷ — اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ: اِنْ نافیہ بمعنی مَا هُوَ ای القرآن اِلَّا حرف استثناء ذِكْرٌ مستثنیٰ مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) کلام غیر موجب (جس میں نفی، نہی، یا کہ استفہام موجود ہو) لہٰذا ذِكْرٌ مرفوع آیا ہے۔

للعلمین میں لام تملیک کا ہے یا تخصیص کا ، سارے جہاں کے لئے،
عَالَمِیْنَ عَالَمٌ کی جمع ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام مخلوق کو خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمانوں میں ہو یا ان کے درمیان، ہمارے علم میں ہو یا باہر، اس کو عَالَم کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لغات القرآن جلد پنجم زیر لفظ عالمین)
ترجمہ ہوگا:۔
نہیں ہے یہ (قرآن) مگر نصیحت اہل جہاں کے لئے۔
ذِکْرٌ : ذکر، پند و نصیحت، بیان، یادداشت،
۲۸:۸۰ — لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ : یہ جملہ العلمین سے بدل ہے اَنْ مصدریہ ہے ۔ يَسْتَقِيْمَ : بتاویل مصدر شَآءَ کا مفعول ہے :
ای لمن شاء منکم الاستقامۃ تم میں سے ان کے لئے جو استقامت کا خواستگار ہو یہ قرآن نصیحت ہے ۔
یستقیم مضارع منصوب (بوجہ عمل اَنْ) واحد مذکر غائب استقامۃ (استفعال) مصدر سے ۔ سیدھا چلنا ، راہ مستقیم پر چلنا ، راہ راست پر چلنا اور اس پر ثابت قدم رہنا :
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ۔ (۴۱:۳۰) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر قائم رہے ۔
صحیح مُسلم میں ہے :۔
سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اسلام کی کوئی ایسی بات کہہ دیجئے کہ آپ کے بعد مجھے اس کے متعلق کسی سے نہ پوچھنا پڑے ۔ فرمایا :۔ کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ ۔ کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔
یہ ق و م سے مشتق ہے اس مادّہ سے کثیر التعداد مشتقات مختلف المعانی میں مستعمل ہے :
۲۹:۸۱ — وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ مَا نافیہ ہے ۔
تَشَآءُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر، مَشِيْئَةٌ (باب فتح) مصدر (ش ی ء مادّہ) مَا تَشَآءُوْنَ تم نہیں چاہو گے ۔ یا نہیں چاہ سکتے بجز اس کے کہ اللہ چاہے اَنْ مصدریہ ہے

ای الّا بمشیۃ اللہ تعالیٰ۔

رَبُّ الْعَالَمِیْنَ مضاف مضاف الیہ، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ جملہ معترضہ تذییلی ہے۔ اللہ کی بڑائی کے لئے لایا گیا ہے۔

صاحب تفسیر ضیاء القرآن رقمطراز ہیں:۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم از خود اس کی خواہش بھی نہیں کر سکتے جب تک کہ توفیق الٰہی دستگیری نہ کرے فہم وخرد کے سارے چراغ بجھے رہتے ہیں۔ راہِ راست پر ایک قدم بھی نہیں اٹھ سکتا۔ اور جب اس کی نظرِ لطف چارہ سازی کرتی ہے تو سب حجاب اُٹھ جاتے ہیں اور ساری روکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں اور انسان پوری یکسوئی کے ساتھ اس منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۸۲) سورۃ الانفطار مکیّۃ (۱۹)

۱:۸۲ — اِذَا: جب، ناگہاں، جبھی، اس وقت۔ ظرف زمان ہے زمانہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی زمانہ ماضی کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَاۨ انْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا (۶۲: ۱۱) اور بعض لوگوں نے جب دیکھا کسی تجارت یا تماشا کو تو بکھر گئے اس طرف۔ اگر قسم کے بعد واقع ہو تو یہ زمانہ حال کے لئے آتا ہے جیسے وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى (۵۳: ۱) اور قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے۔

اِذَا اکثر و بیشتر شرط ہوتا ہے مگر مفاجات (کسی چیز کے اچانک پیش آجانے) کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے یہاں اس آیت میں بمعنی جب (شرطیہ) مستعمل ہے۔

اِنۡفَطَرَتۡ: ماضی واحد مؤنث غائب انفطار (انفعال) مصدر سے۔ وہ پھٹ گئی وہ چیر گئی۔ یہاں ماضی بمعنی مستقبل آیا ہے، جب آسمان پھٹ جائے گا۔

۲:۸۲ — وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ: اِنۡتَثَرَتۡ اِنۡتِثَارٌ (افتعال) مصدر سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ مادہ ن ث ر سے۔ بمعنی جھڑ جانا۔ بکھر جانا۔ پراگندہ ہونا۔ نَثۡرٌ ضد ہے نَظۡمٌ کی۔

كَوَاكِبُ جمع ہے کوکب کی بمعنی ستارے۔ اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔

۳:۸۲ — وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ۔ البحار جمع بَحۡرٌ کی بمعنی دریا، سمندر، بحر اصل میں اس وسیع مقام کا نام ہے جہاں بہت کثرت سے پانی ہو اور اسی اعتبار سے سمندر کو بحر کہتے ہیں۔ سمندر میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک پانی کی کثرت و وسعت اور دوسرے نمکینی اور کھاراپن انہی دونوں مفہوموں کے لحاظ سے کبھی بحر کا استعمال کسی چیز کی زیادتی اور وسعت کے متعلق ہوتا ہے اور کبھی ملاحت اور نمکینی کے سلسلہ میں۔

فُجِّرَتۡ: ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب تفجیر (تفعیل) مصدر سے:

بمعنی پھاڑ دیئے جائیں گے یعنی ایک کا دہانہ دوسرے کی طرف کھول دیا جائے گا اور سب سمندر آپس میں مل جائیں گے۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا (۱۷:۹۱) اور پہاڑ نکالے (بہا دیوے) تو اس کے بیچ میں نہریں بافراط۔

۸۲: ۴ — وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ. بُعْثِرَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب بَعْثَرَةٌ (فعلل۔ رباعی مجرد) مصدر سے، بمعنی الٹ پلٹ کرنا، بکھیرنا۔ سامان کو الٹنا پلٹنا۔ جن علماء کی رائے ہے کہ رباعی وخماسی دو ثلاثی سے مل کر بنتی ہے ان کے خیال میں بُعْثِرَ۔ بُعِثَ اور اُثِيْرَ سے مل کر بنا ہے اور یہ بات کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ بعثرۃ میں دونوں فعلوں کے معنی موجود ہیں پس جس طرح بَسْمَلَ (اس نے بسم اللہ پڑھی) اور هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا) بنا ہے اسی طرح لفظ بَعْثَرَةٌ بَعَثَ اور اِثَارَةٌ سے بن گیا ہے۔

جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی یعنی مُردوں کو از سرِ نو زندہ کر کے قبروں سے اٹھایا جائے گا۔

۸۲: ۵ — عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ یہ جملہ ہائے شرطیہ مذکورہ آیت نمبر ۱ تا ۴ کا جوابِ شرط ہے۔

مَا موصولہ ہے قَدَّمَتْ ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب تَقْدِيْمٌ (تفعیل) مصدر سے جو اس نے آگے بھیجا۔

اَخَّرَتْ ماضی واحد مؤنث غائب تَاْخِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ (جو) اس نے پیچھے چھوڑا

صاحب تفہیم القرآن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ان الفاظ کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں۔ اور وہ سب ہی یہاں مراد ہیں۔

۱:۔ جو اچھا یا بُرا عمل آدمی نے کر کے آگے بھیج دیا۔ وہ مَا قَدَّمَتْ ہے اور جس کے کرنے سے وہ باز رہا وہ مَا اَخَّرَتْ ہے۔

۲:۔ جو کچھ پہلے کیا وہ ما قدمت ہے اور جو کچھ بعد میں کیا وہ ما اخرت ہے یعنی آدمی کا پورا نامۂ اعمال ترتیب وار و تاریخ وار اس کے سامنے آجائے گا۔

۳:۔ جو اچھے یا بُرے اعمال آدمی نے اپنی زندگی میں کئے وہ ما قدمت ہیں اور ان اعمال کے جو آثار و نتائج وہ انسانی معاشرے میں اپنے پیچھے چھوڑ گیا وہ ما اخّرت ہیں۔

۸۲ : ٦ ـــــ یَآیُّهَا الْاِنْسَانُ یا حرف ندا بمعنی اے۔ اَیُّ بحالت ندا۔ منادیٰ معرف باللام کو حرف ندا سے ملاتا ہے ھَا حرف تنبیہ ہے جو اَیُّ اور اپنے بعد کے اسم معرف باللام کے درمیان فصل کے لئے استعمال ہوتا ہے (یہی عمل یَاَیَّتُھَا میں ہے)

اَلْاِنْسَانُ منادیٰ۔ اس سے کس کو خطاب ہے اس میں مختلف اقوال ہیں :۔

۱:۔ انسان سے مراد کافر ہے کیونکہ وہی قیامت کا منکر ہے۔ قیل الخطاب لمنکری البعث : (مدارک التنزیل) خطاب منکرین بعث سے ہے۔

۲:۔ عطا فرماتے ہیں کہ یہ ولید بن مغیرہ کے حق میں ہے۔

۳:۔ کلبی اور مقاتل کہتے ہیں کہ یہ ابن الاسد بن کلدہ بن اسید کافر کے حق میں ہے کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی مگر اس پر خدا نے دنیا میں اس کو سزا نہ دی جس پر وہ اور بھی اترا گیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

۴:۔ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ یہ کافر اور گنہگار مومنوں سب کو شامل ہے، مومن ہی سہی لیکن جب وہ ایک گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو گویا اس کا حال سزا اور جزا کا برپا ہونا نہیں مانتا اور سزا کا اندیشہ دل میں نہیں۔ اور یہ اندیشہ نہ ہونا غرور اور عدالت آسمانی کا انکار ہے۔ (تفسیر حقانی)

مَا غَرَّكَ : مَا استفہامیہ ہے غَرَّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب غُرُوْرٌ (باب نصر) مصدر۔ بمعنی فریب دینا۔ بہکانا، غرور کرنا۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ کس چیز نے تجھے بہکایا، غرور میں ڈالا۔ دھوکہ میں رکھا۔ غافل کیا۔

بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ : ب حرف جر بمعنی عَنْ۔ رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ الکریم صفت ربّ کی۔ بمعنی بزرگ، بڑی عزت والا۔ مخلوق پر احسان وکرم کرنے والا۔ مسلسل و لگاتار نعمتوں سے نوازنے والا۔ صیغہ واحد مذکر صفت مشبّہ ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

اے انسان کس چیز نے تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں غرور میں رکھا :

۸۲ : ۷ ـــــ اَلَّذِیْ خَلَقَكَ۔ الذی اسم موصول خَلَقَ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ اس کا صلہ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ جس نے تجھے پیدا کیا۔ یہ ربّ کی صفت ثانیہ ہے یا الکریم صفت ہے ربّ کی۔ اور اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ اس کی کرم نوازیاں ہیں۔

فَسَوّٰكَ فَ عاطفہ ہے اور سَوّٰكَ کا عطف خلقك پر ہے پھر اس نے تجھ کو برابر کیا پورا پورا بنایا۔ سَوّٰی تَسْوِیَةٌ (تفعیل) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (س و ی مادّہ) تسویہ کے معنی کسی چیز کے پستی یا بلندی میں برابر بنانے کے ہیں۔

یہاں مطلب یہ ہے کہ اس نے تمہارے اعضاء کو درست بنایا اور اس قابل کر دیا کہ وہ اپنے اپنے فرائض بخوبی ادا کر سکیں۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔

فَعَدَلَكَ: فَ عاطفہ ہے اس کا عطف خَلَقَكَ پر ہے عَدَلَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ عَدْلٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے جس کے معنی ہیں برابر کرنا۔ لوٹنا، پھرنا۔

ابو علی فارسی کہتے ہیں کہ عَدَلَكَ کے معنی ہیں کہ تیرے بعض اعضاء کو بعض اعضاء کے ساتھ اس طرح برابر کر دیا کہ سب میں اعتدال آگیا۔

۸۲: ۸ —— فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ - یہ کلام عَدَلَكَ کا بیان ہے اس لئے اس کو کسی کی طرف معطوف نہیں کیا گیا اور دونوں جملوں کے درمیان حرف عطف نہیں لایا گیا۔

صُوْرَةٍ میں تنوین تنکیر ہے اور تنکیر کی تاکید میں مَا کو لایا گیا ہے اور اس جگہ تنکیر مفید تکثیر ہے یعنی جس جس صورت میں چاہا تمہیں جوڑ دیا۔

الذی سے لے کر رَكَّبَكَ تک پورا کلام رَبِّكَ کی دوسری صفت ہے جس سے رب کی ربوبیت کا ثبوت اور کریم کے کرم کی وضاحت ہو رہی ہے اور اس بات پر تنبیہ بھی ہے کہ جو خدا اوّل تخلیق میں ایسے ایسے کام کر سکتا ہے وہ دوسری تخلیق پر بھی قادر ہے اس سے ممانعتِ کفران کی تاکید اور غرور و کفران پر زجر کرنی بھی مقصود ہے کیونکہ جس کی شان ایسی ہو اس کی ناشکری جائز نہیں۔ (تفسیر مظہری)

۸۲: ۹ —— كَلَّا۔ یہ اللہ کے کرم سے فریب خوردہ ہونے سے بازداشت ہے (تفسیر مظہری) یعنی اگر اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازی سے ہماری لغزشوں کی سزا فوری نہیں دیتا اور اپنی نعمتیں باوجود ہماری ناشکری کے اور غرور کے پیہم جاری و ساری رکھتا ہے تو ہمیں کسی قسم کے غرور یا دھوکہ میں مبتلاء نہیں ہونا چاہئے۔

صاحب تفسیر حقانی اس کی تشریح کچھ یوں فرماتے ہیں:۔

کہ کیا جس انسان کو رب کریم نے یہ کچھ دیا یہ اس کے مقابلہ میں شکر گذاری کرتا ہے؟ كَلَّا ہرگز نہیں (مزید ملاحظہ ہو ۷۴: ۳۲)

—— بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ، بَلْ حرفِ اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی

تصحیح کے لئے آیا ہے۔ یعنی ربّ کریم کی کرم نوازیوں کا شکر بجالانا تو کجا بلکہ تم لوگ تو (اے انسان) دین کی تکذیب کرتے ہو۔

الدین سے مراد ہے اسلام یا جزاء وسزاء۔ دین۔ دَانَ یَدِیْنُ (باب ضرب کا مصدر ہے۔

۸۲: ۱۰ —— وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ واؤ حالیہ اِنَّ حرف تحقیق بمعنی بے شک، یقیناً، لَحٰفِظِیْنَ میں لام تاکید کا ہے۔ حافظین، حِفْظٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت نصب، حفاظت کرنے والے۔ نگہبان یہ جملہ حالیہ ہے اور تکذبون کے فاعل سے حال ہے۔

کِرَامًا - کَاتِبِیْنَ - یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ: صفات ہیں حٰفِظِیْنَ کی:

۸۲: ۱۱ —— کِرَامًا بزرگ، عزت والے، باوقار لوگ، کَرِیْمٌ واحد:

کَاتِبِیْنَ کتابۃ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، بزرگ اور معزز لکھنے والے اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کی حفاظت اور اس کے اعمال واقوال کی کتابت پر مامور ہیں۔

۸۲: ۱۲ —— یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ: مَا موصولہ ہے وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

صاحب تفسیر ضیاء القرآن تحریر فرماتے ہیں:۔

ان کا علم ادھورا اور ان کی معلومات ناقص نہیں تمہاری ہر بات تمہارا ہر کام بلکہ اس کے پس پردہ تمہارے جو جذبات اور نیتیں ہیں وہ ان سے بھی باخبر ہیں۔ تم غور کرو کہ ایسے غیر جانبدار، دیانت دار اور ہر بات سے خبردار تمہارے اعمال کا جو ریکارڈ تیار کریں گے اس کو تم کس طرح جھٹلاؤ گے:

۸۲: ۱۳ —— اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، بمعنی تحقیق، الْاَبْرَارَ اس کا اسم فِیْ نَعِیْمٍ اس کی خبر۔ اَلْاَبْرَارَ بَرٌّ و بَارٌّ کی جمع۔ نیک آدمی، نیک لوگ۔

اَلْبَرُّ یہ بَحْرٌ کی ضد ہے (اور اس کے معنی خشکی کے ہیں) پھر معنی وسعت کے اعتبار سے اَلْبِرُّ کا لفظ مشتق کیا گیا۔ جس کے معنی وسیع پیمانے پر نیکی کرنے کے ہیں۔

پھر اس کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے جیسے اِنَّہٗ ھُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ (۵۲: ۲۸) بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے اور کبھی بندہ کی طرف جیسے بَرَّ الْعَبْدُ رَبَّہٗ۔ بندہ نے اپنے رب کی خوب اطاعت کی،

اَلْبِرُّ نیکی دو قسم پر ہے۔ اعتقادی، عملی، آیت کریمہ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا

وُجُوْھَکُمْ .... (۲: ۱۷۷) دونوں قسم کی نیکیوں کے بیان پر مشتمل ہے :

بِرٌّ الْوَالِدَیْنِ کے معنی ماں باپ کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ اور احسان کرنا جیسے وَ جَعَلَنِیْ ، بَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا (۱۹: ۳۲) اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے، اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔

نَعِیْمٍ اسم نکرہ مجرور۔ نعمت ، راحت ، عیش ،

ترجمہ :۔ بے شک نیک لوگ عیش و آرام میں ہوں گے۔

۸۲: ۱۴ — وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ : جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور دونوں جملے الحفظ ، الکتابِ من الثواب والعذاب کے نتیجے کا بیان ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلْفُجَّارَ اسم اِنَّ لَفِیْ جَحِیْمٍ : خبر اِنَّ ، اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔

الفجار۔ فاجِرٌ کی جمع فجور (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، فاجِرٌ دین کا پردہ پھاڑنے والا۔ علی الاعلان گناہ کرنے والا۔ حق سے انحراف کرنے والا۔

الفجر کے معنی ہیں کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا۔ اور شق کردینا۔ صبح کو فجر اس واسطے کہا جاتا ہے کہ صبح کی روشنی رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے (نیز ملاحظہ ہو ۸۲: ۳)

جَحِیْمٍ دوزخ ، سخت بھڑکتی ہوئی آگ ،

۸۲: ۱۵ — یَصْلَوْنَھَا یَوْمَ الدِّیْنِ : یہ جملہ یا تو الجحیم کی صفت ہے یا جملہ مستانفہ ہے۔ سوال مقدر کا جواب ہے۔ جیسے کہا جائے مَا حَالُھُمْ (ان کا کیا حال ہوگا؟) جواب ہوگا : یَصْلَوْنَھَا یَوْمَ الدِّیْنِ (روز جزاء کو وہ اس میں داخل ہوں گے) تفسیر حقانی)

یَصْلَوْنَ مضارع جمع کا صیغہ جمع مذکر غائب ضمیر فاعل کا مرجع الفجار ہے صَلْیٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی بھوننا۔ آگ میں پھینکنا ، بدخواہی کرنا۔ ہلاکت میں ڈالنا۔ دھوکہ دینا خوشامد کرنا۔ داخل کرنا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الجحیم ہے

فجار دوزخ میں داخل ہوں گے۔

یَوْمَ مفعول فیہ اور مضاف ہے الدّین مضاف الیہ ، روز جزاء کو ، قیامت کے دن۔

۸۲: ۱۶ — وَمَا ھُمْ عَنْھَا بِغَآئِبِیْنَ یہ جملہ بھی جحیم کی صفت ہے (تفسیر حقانی)

ایسا دوزخ جس سے وہ کبھی باہر نہ نکلیں گے۔

مَا نافیہ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع الجحیم ہے۔ غَآئِبِیْنَ غِیَابٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ غائب ہونے والے ، چھپ جانے والے۔

پوشیدہ ہونے والے، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب فجار کے لئے ہے۔ اور وہ فاجر لوگ کبھی دوزخ سے غائب نہ ہوں گے۔ یعنی ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ هُمْ ضمیر الفجار کی طرف راجع ہے اس میں الف لام عہد کا ہے اور معہود وہی فجار ہوں گے جو یوم دین کی تکذیب کرتے ہیں یعنی کافر۔ (تفسیر مظہری)

۸۲: ۱۷ ـــ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ اور تجھے کیا پتہ کہ یوم الدین کیا ہے (اور تجھے کیا معلوم کہ روز جزا کیا ہے) مَا استفہامیہ ہے اَدْرٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر سے بمعنی خبردار کرنا، بتانا، واقف کرنا۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر يَوْمُ الدِّيْن مضاف مضاف الیہ، جزار کا دن، روزِ جزار۔

۸۲: ۱۸ ـــ ثُمَّ مَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ پھر تجھے کیا معلوم کہ روز جزار کیا ہے! ثُمَّ حرف عطف بمعنی پھر۔ دوہرے دوہرے سوالات عربی اسلوب بلاغت وخطابت کے مطابق اہمیت خصوصی کے اظہار کے لئے ہیں۔ (تفسیر ماجدی)

یوم الدین کی عظمت شان کو مؤکد کرنے کے لئے جملہ کی تکرار کی گئی ہے (تفسیر مظہری)

۸۲: ۱۹ ـــ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ يَوْمُ بر قرأت ابن کثیر و ابوعمرو مَا يَوْمُ الدِّيْن سے بدل ہے یا هُوَ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

اور بر قرأتِ جمہور يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ میں يَوْمَ الدِّيْن سے بدل ہے یا فعل محذوف کا ظرف ہے۔ یعنی دونوں فریقوں کو اس روز بدلہ ملیگا جبکہ کوئی کسی کے کام کچھ بھی نہ آئے گا۔ یا اُذْكُرْ فعل محذوف ہے یعنی اس روز کو یاد کر جبکہ کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔

یہ لفظ محل رفع میں ہے۔ لیکن چونکہ اس کی اضافت غیر متمکن کی طرف ہو رہی ہے اس لئے منصوب پڑھا جاتا ہے لِنَفْسٍ میں نفس سے مراد کافر ہے۔ (کذا قال مقاتل) (تفسیر مظہری)

وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ط واو عاطفہ اَلْاَمْرُ مبتدار لِلّٰهِ خبر، يَوْمَئِذٍ يَوْمَ اسم ظرف منصوب اِذٍ مضاف الیہ متعلق ہے خبر۔

اَمْرٌ کام، معاملہ، حالت، حکم، اَمْر کا لفظ تمام اقوال وافعال کے لئے عام ہے جیسے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ (۱۱: ۱۲۳) اور تمام امور کا مرجع اسی کی طرف ہے۔

اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

۱:۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (۴۰: ۱۶) آج کس کی بادشاہی ہے؟ خدا کی جو اکیلا (اور) غالب ہے۔

۲:۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ (۲۵: ۲۶) اس دن سچی بادشاہی خدا ہی کی ہو گی۔

۳:۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۱: ۳) انصاف کے دن کا حاکم۔ وغیرہ ذٰلک،

مطلب سب کا یہی ہے کہ ملک وملکیت اس دن صرف خدائے واحد وقہار ورحمٰن ہی کی ہو گی گو آج بھی اسی کی ملکیت ہے وہی تنہا مالک ہے اسی کا حکم چلتا ہے مگر اُس دن وہاں تو کوئی ظاہر داری حکومت اور ملکیت اور امروالا بھی نہ ہوگا۔

- - - - - - - - - - - - - - - -

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۸۳) سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِیۡنَ مَکِّیَّۃٌ (۳۶)

۸۳: ۱ ـــ وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ مُطَفِّفِیۡنَ ۔ کے لئے ویل ہے ۔ وَیل بمعنی ہلاکت عذاب، دوزخ کی ایک وادی، عذاب کی شدّت،

وَیۡلٌ کے کئی معانی ہیں ۔

ا۔ شر اور بدی میں داخل ہونا ۔ دردمند کرنا ۔ مصیبت زدہ بنانا ۔ (ان معانی میں ویل مصدر ہے) افسوس ، سختی ، کلمۂ وعید وزجر ، کلمۂ عذاب ، عذاب ، جہنم کی ایک وادی کا نام ، جہنم کے ایک کنوئیں کا نام ، جہنم کے ایک دروازہ کا نام ، کلمۂ حسرت و ندامت ، وَیۡلَۃٌ رسوائی ، تباہی ، ۔

وَیۡلٌ یا وَیۡلَۃٌ کی اضافت اگر ضمیر کی جانب ہو تو غیبت اور خطاب اور تکلّم کی علامات بدلتی رہتی ہیں اور وَیل پر ہمیشہ نصب رہتا ہے ۔

ہاں یاء متکلم کی جانب اضافت ہو تو یاء کی وجہ سے مجبوراً ویل کے لام کو کسرہ دیا جاتا ہے ۔ نصب کی وجہ علمانے یہ فرض کی ہے کہ ویل اور ویلۃ بصورت اضافت فعل محذوف کے مصدر (یعنی مفعول مطلق) ہوتے ہیں ۔

المطففین ۔ تطفیف (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے ۔ تول ناپ میں کم دینے والے ۔ طفیف تھوڑی چیز ، طُفَافَۃ ناقابل اعتناء چیز ۔

حقوق العباد میں جان بوجھ کر ، دیدہ دانستہ کمی بیشی کرنا ۔ عربی میں اسے تطفیف کہتے ہیں اور اس کے مرتکب کو مطفف خصوصاً لین دین میں زیادہ لینا اور کم دینا تول یا پیمانہ کے ذریعہ سے :

علامہ تشیری رح اور دیگر بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ لفظ (تطفیف) کثیر المعانی ہے پیمائش در تول کی خیانت کو بھی شامل ہے اور اس کے علاوہ ہر قسم کی خیانت اور خست کو بھی۔ آپس کے معاملات میں بھی اور اللہ تعالیٰ کے معاملات میں بھی۔

وَیْلٌ مبتدا اور مطففین اس کی خبر ہے۔

۲:۸۳ — اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ: یہ جملہ مطففین کی صفت ہے۔ یہ لوگ (مطففین) وہ ہیں کہ اگر لوگوں سے اپنا حق ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا ناپتے ہیں۔ اِکْتَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِکْتِیَالٌ (افتعال) مصدر سے، جب وہ پیمانہ سے ناپ کر لیتے ہیں اکتیال کے معنی ہیں پیمانہ سے تول کر لینا۔ اَلْکَیْلُ (باب ضرب) غلہ ناپنا، تولنا۔ کَیْلَ بَعِیْرٍ (۱۲: ۶۵) اونٹ کے بوجھ کے برابر غلہ۔ مکیال المطر بارش ماپنے کا آلہ۔

عَلَی النَّاسِ (جو ان کا حق لوگوں کے ذمہ ہے) بجائے مِنَ النَّاسِ (لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں) کے بجائے علی الناس (لوگوں پر) فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ علی الناس کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں پر ان کا جو حق ہوتا ہے اس کو وہ پورا پورا لیتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ لوگوں پر اپنا حق ٹھونس کر وصول کرتے ہیں۔

یَسْتَوْفُوْنَ: مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب استیفاء (استفعال) مصدر سے۔ وہ پورا پورا لیتے ہیں۔ و ف ی مادہ الوافی مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں۔ اَوْفٰی (وَفَاءٌ باب ضرب) بِعَهْدِهٖ بمعنی اس نے عہد و پیمان کو پورا کیا۔ لیکن قرآن حکیم میں اَوْفٰی (افعال) سے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔ (۲: ۴۰) تم اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ اور میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا۔

آیت کا ترجمہ ہو گا:۔

جو جب لوگوں سے اپنا حق لیتے ہیں تو ٹھوک بجا کر پورا پورا ناپ لیتے ہیں۔

۳:۸۳ — وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اِذَا ظرف زمان ہے بمعنی جب۔

كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ اصل میں كَالُوْا لَهُمْ اَوْ وَّزَنُوْا لَهُمْ تھا۔ دونوں میں حرف جار محذوف ہے۔

كَالُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب كَيْلٌ (باب ضرب) مصدر

ناپنا۔ تولنا۔ لَهُمْ ان کے لئے۔

یعنی جب دوسروں کو تول کر یا ناپ کر دیتے ہیں (ان کے لئے تولتے ہیں) اَوْ حرف عطف وَزَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب وَزْنٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ یا ان کو وزن کر کے دیتے ہیں۔

يُخْسِرُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب اِخْسَارٌ (افعال) مصدر (تو) کمی کر دیتے ہیں۔ یعنی کم دیتے ہیں۔

۸۳: ۴ — اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ۔ جملہ مستانفہ ہے ہمزہ استفہامیہ اور لَا نافیہ ہے۔ اور يَظُنُّ کے ساتھ مل کر اسے مضارع منفی بناتا ہے لَا يَظُنُّ مضارع منفی واحد مذکر (بمعنی جمع مذکر) غائب ظَنٌّ (باب نصر) مصدر سے بمعنی یقین کرنا۔ گمان کرنا۔

اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر لَا يَظُنُّ کا فاعل۔ اس کا مشارٌ الیہ المطففین ہے۔ اَنَّهُمْ میں اَنَّ حرف مشبہ بالفعل هُمْ اسم اِنَّ۔ مَبْعُوْثُوْنَ اس کی خبر۔

مَبْعُوْثُوْنَ بعث (باب ضرب) مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانیوالے۔ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مفعول ہے يَظُنُّ کا۔

ترجمہ ہوگا۔

کیا وہ (ڈنڈی مار۔ ناپ تول میں کمی کرنے والے) خیال (بھی) نہیں کرتے کہ وہ دوبارہ زندہ کر کے (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔

۸۳: ۵ — لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ لام علت کا ہے۔ یعنی یوم عظیم کے حساب کے لئے۔ یا ظرفیہ بمعنی فِیْ ہے یعنی یوم عظیم میں۔ روز قیامت کو یوم عظیم اس لئے قرار دیا کہ اس دن کے واقعات عظیم ہوں گے۔ يَوْمٍ عَظِيْمٍ موصوف صفت، عظیم دن، ایک بڑا دن۔

۸۳: ۶ — يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یہ يَوْمٍ عَظِيْمٍ سے بدل ہے اور غیر متمکن کی طرف اضافت کی وجہ سے مفتوح ہے یعنی وہ دن جس دن لوگ ربّ العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (مظہری) یعنی اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے اس کے حضور کھڑے ہوں گے۔

۸۳: ۷ — كَلَّآ: کلمہ ردع وتنبیہ ہے ای لیس الامر کما زعمتم انہ لاحساب ولاجزاء۔ بات یہ نہیں جیسے تم خیال کرتے ہو کہ کوئی حساب وجزا نہ ہوگی:

تفسیر مظہری میں ہے۔

کَلَّا یہ بجائے خود پورا کلام ہے۔ اور تطفیف مذکور سے بازداشت ہے۔

امام حسن بصری رحمہ نے فرمایا۔

کَلَّا اس جگہ ابتدائیہ ہے بعد والے کلام سے اس کا ربط ہے اور حَقًّا (یقیناً) کا ہم معنیٰ ہے۔

اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ كِتٰبَ الْفُجَّارِ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ لَفِيْ سِجِّيْنٍ اس کی خبر۔ تحقیق فجار کی کتاب سجین میں ہوگی۔ کتاب سے مراد نامۂ اعمال ہے جو کراماً کاتبین اس کام کے لئے ہر شخص پر متعین ہیں اور ہر وقت تیار کرتے رہتے ہیں۔

اَلْفُجَّار۔ فُجُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے الفجر کے معنی ہیں کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا۔ اور فُجُوْر کے معنی ہیں دین کی پردہ دری کرنا۔ یعنی کہ نافرمانی کرنا۔ فَاجِرٌ بمعنی بدکار۔ مُفْرَد ہے۔

سِجِّيْنٌ۔ سِجْنٌ سے مشتق ہے سجن کا معنی ہے۔ حبس۔ قید۔ قاموس میں ہے کہ سجین بروزن سکّین، دوامی سخت قید، اخفش نے کہا کہ سِجِّيْن سجن سے بروزن فِعِّيْلٌ ہے جیسے شِرِّيْبٌ (بہت پینے والا) فِسِّيْقٌ (بڑا فاسق) ایسے ہی سجّین (سخت قید) عکرمہ نے کہا کہ سجّین سے مراد ہے ذلت اور گمراہی حقیقت میں فجار کے مندرجہ کتاب اعمال ان کی قید، ذلت اور گمراہی کے موجب ہیں (یعنی اپنے اعمال کی وجہ سے کافر قید اور گمراہی میں ہوں گے) مگر مجازاً کتٰب کو قید اور ذلت میں قرار دیا۔

احادیث اور آثار میں سے ظاہر ہے کہ سجین اس مقام کا نام ہے جہاں کفار کا رجسٹر ہے، سجین کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کافروں کی روحیں بند کردی جاتی ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۸۳ : ۸ — وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ: اور تمہیں کیا معلوم (یا تمہیں کون چیز سمجھائے) کہ سجّین کیا ہے یہ استفہام سجین کی عظمت اور ہولناکی ظاہر کرنے کے لئے ہے۔

الکشّاف میں سجین کی تشریح یوں کی گئی ہے کتاب جامع ھو دیوان الشرّ دوّن اللّٰہ فیہ اعمال الشیاطین واعمال الکفرۃ والفسقۃ من الجن والانس و ھو کتاب مرقوم بین الکتابۃ۔ یہ ایک جامع کتاب ہے جو ایک دیوان (رجسٹر) ہے (فجار کی برائیوں کا) جسے اللہ نے ترتیب دے رکھا ہے اور جس میں جنّ وانس کے شیاطین کفار اور فاسق لوگوں کے اعمال

درج ہیں۔ وہ واضح تحریر کی ایک کتاب ہے۔

صاحب تفہیم القرآن فرماتے ہیں :-

اصل میں لفظ سجین استعمال ہوا ہے جو سجن (جیل یا قیدخانہ) سے ماخوذ ہے اور آگے اس کی جو تشریح کی گئی ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس سے مراد وہ رجسٹر ہے جو سزا کے مستحق لوگوں کے اعمال نامے درج کئے جاتے ہیں (تفہیم القرآن)

مولانا عبدالحق دہلوی رح اپنی تفسیر حقانی میں فرماتے ہیں کہ :-

سجین مجرموں کا ایک قیدخانہ عالم سفلی میں ہے وہاں دفتر ہے جیسا کہ جیل خانوں میں دفتر ہوتا ہے کہ جب کوئی قیدی آتا ہے تو اس کا اس میں نام لکھ لیا جاتا ہے اس لحاظ سے اس سجین کو دفتر کی جگہ کہنا نامناسب نہیں اور ہے دراصل یہ قیدخانہ۔

اور علیین جس کا ذکر اگلی آیتوں میں آتا ہے یہ عالم بالا میں ایک پُرفضا مقام اور فرحت کی جگہ ہے قیامت تک بد لوگ سجین میں پھر جہنم میں اور نیک لوگ علیین میں پھر جنت میں رہیں گے۔ سجین جہنم کا ابتدائی طبقہ ہے اور علیین جنت کا ابتدائی مقام ہے۔

علامہ پانی پتی فرماتے ہیں :-

(میرے نزدیک) ظاہر یہ ہے کہ سجین کافروں کے روحوں کی قرارگاہ بھی ہے اور ان کے اعمالناموں کا گودام بھی یہی ہے اور کلام میں ایک لفظ محذوف ہے یا تو ما سجین اصل میں ما کتٰبُ سجین تھا۔ یا کتٰبٌ مَّرْقُومٌ اصل میں محلّ کتٰبٍ مَّرْقُومٍ تھا۔

۸۳ : ۹ ——— كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ۔ موصوف و صفت، سجّینٌ بمعنی کتاب جامع۔ رجسٹر، دیوان) کی تشریح ہے۔

مَرْقُوْمٌ : رَقْمٌ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر، لکھا ہوا۔ جلی خط سے لکھا ہوا۔ (نیز ملاحظہ ہو ۸۳ : ۸ متذکرہ بالا) یعنی سجین کیا ہے ایک تحریر کردہ شدہ دفتر ایک لکھی ہوئی کتاب!

۸۳ : ۱۰ ——— وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ حق کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بربادی (خرابی) ہوگی (نیز ملاحظہ ہو ۷۷ : ۱۵)

۸۳ : ۱۱ ——— اَلَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ۔ جملہ المکذبین (آیت نمبر ۱۰ مذکورہ بالا) سے بدل ہے یا اس کی صفت ذم ہے۔ (ان مکذبین کی خرابی ہوگی) جو روز انصاف کو جھٹلاتے ہیں۔

۸۳: ۱۲ ـــــ وَ مَا یُکَذِّبُ بِہٖۤ اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ واؤ عاطفہ مَا نافیہ یکذب مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب، تکذیب (تفعیل) مصدر سے بِہٖ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع یوم الدین ہے۔

اِلَّا کے متعلق علامہ سیوطی الاتقان فی علوم القرآن میں رقمطراز ہیں:

الرُّمانی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اِلَّا کے وہ معنی جو اسے لازم ہیں یہ ہیں کہ وہ جس چیز کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے دوسری چیزوں کو چھوڑ کر اسی کا ہو رہتا ہے مثلاً اگر تم کہو کہ جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا تو اس کلام میں تم نے زید کو نہ آنے کے ساتھ مخصوص کر دیا اور اگر کہا جائے کہ مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ تو اس مثال میں زید ہی آنے کے لئے خاص ہو گیا۔ اسی طرح وَمَا یُکَذِّبُ بِہٖ اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ میں مُعْتَدٍ تکذیب کے لئے خاص ہو گیا یعنی صرف مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ہی یوم الدین کی تکذیب کرتے ہیں۔

کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ میں کُلُّ مضاف مُعْتَدٍ موصوف اَثِیْمٍ صفت، موصوف اور صفت مل کر مضاف الیہ۔

مُعْتَدٍ اِعْتِدَاءٌ (افتعال) مصدر سے: اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ حد سے آگے بڑھنے والا۔ حدودِ حق سے ہٹ جانے والا۔ تجاوز کرنے والا۔ اَثِیْمٍ۔ اِثْمٌ سے (باب سمع) صفت کا صیغہ واحد مذکر ہے۔

علامہ پانی پتی لکھتے ہیں:

یعنی یوم الدین کی تکذیب صرف معتد اثیم ہی کرتا ہے، مُعْتَدٍ وہ شخص جو کہ جہالت اور جاہل آباء واجداد کی پیروی میں حد سے آگے بڑھ گیا ہو، یہاں تک کہ دوبارہ پیدا کرنے پر خدا کو قادر نہ سمجھتا ہو۔

اَثِیْمٍ وہ گنہگار جو خواہشات نفس میں منہمک اور اتنا مشغول ہو کہ مخالفِ خواہش امور کو اس نے پس پشت ڈال دیا ہو اور اس انہماک نفسانی نے اس کو مخالفِ نفس چیزوں کے انکار پر آمادہ کر لیا ہو۔

ترجمہ:۔ اور نہیں جھٹلاتا اُسے (یعنی یوم الدین کو) مگر وہی جو حد سے گذرنے والا گنہگار ہے

۸۳: ۱۳ ـــــ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ۔ پہلا جملہ شرط ہے اور دوسرا جملہ جواب شرط۔ واؤ عاطفہ، اِذَا (شرطیہ) ظرف زمان بمعنی جب، تُتْلٰی مضارع واحد مؤنث غائب۔ تِلَاوَۃٌ مصدر (باب نصر) بمعنی پڑھنا۔ تلاوت کرنا۔ اٰیٰتُنَا مضاف،

مضاف الیہ مل کر مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔ عَلَیۡہِ میں ضمیر ہٗ واحد مذکر غائب مُعۡتَدٍ کی طرف راجع ہے۔ جب اس پر ہماری آیات تلاوت کرکے سنائی جاتی ہیں۔

قَالَ: تو وہ کہتا ہے اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ۔ (یہ تو) پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

اَسَاطِیۡرُ جمع ہے اُسۡطُوۡرَۃٌ کی۔ وہ خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گھڑ کر لکھ دی گئی ہے۔ اسطورہ کہلاتی ہے۔

اَوَّلِیۡنَ جمع ہے اوّلٌ کی، بمعنی پہلے۔ اگلے (لوگ)

۸۳: ۱۴ — کَلَّا۔ ہر معتدا ثیم کے لئے حرف ردع و توبیخ ہے یعنی ہر معتدا ثیم کو اس تکذیب سے اور اس قول (اساطیر الاولین) سے باز رہنے کے لئے سرزنش ہے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

— بَلۡ: حرف اضراب ہے۔ یہاں پر اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے کہ ماسبق برائیاں تو ان میں ہیں ہی لیکن مابعد کی برائیاں اس سے بھی بڑھ کر ہیں یعنی یوم جزاء کی تکذیب اور آیات الٰہی کو اساطیر الاولین کہنا تو ان کے گناہ کے پلڑے میں تھا ہی اب اس سے بڑھ کر ایک اور بدتر گناہ ان کے میزان عمل کو بری طرح متاثر کر رہا ہے ان کے کردہ گناہوں سے ان کے دل زنگ آلود ہوتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ظلمت وعصیاں کے تاریک گڑھوں میں گرتے ہوئے نیچے ہی جا رہے ہیں۔

علامہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

بَلۡ: اس لفظ سے کلام سابق سے اعراض کرکے یہ بات بتائی ہے کہ ادراکِ حق اور باطل کی تمیز کی قابلیت ہی ان کے دلوں میں نہیں ہے (یعنی پہلے صرف یہ کہا گیا تھا کہ وہ یوم جزاء کی تکذیب کرتے ہیں پھر کَلَّا کہہ کر ان کو اس تکذیب سے روکا گیا۔ اس کے بعد کہا گیا کہ یہ لوگ صرف تکذیب ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے دلوں پر بداعمالی کا زنگ چڑھا ہوا ہے اس لئے ادراکِ حق کی قابلیت ہی ان کے دلوں میں نہیں ہے

رَانَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ مَّا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ:

رَانَ۔ رَیۡنٌ (باب ضرب) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس نے زنگ پکڑا۔ وہ زنگ آلود ہوا۔ عَلٰی کے صلہ کے ساتھ۔ وہ غالب آگیا۔ وہ چھا گیا۔ مَا موصولہ کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ۔ اس کا صلہ۔ جو وہ کمایا کرتے تھے۔ یہ جملہ فاعل ہے رَانَ کا۔ یعنی جو (کرتوتیں)

وہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔ ان کے دلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے ان کے دلوں پر چھا گیا۔ ان کے دلوں پر غالب آگیا۔

یَکْسِبُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب کَسْبٌ (باب ضرب) مصدر۔ کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ماضی استمراری۔ وہ کیا کرتے تھے۔ وہ کمایا کرتے تھے۔

۸۳: ۱۵ — کَلَّا: حرف ردع ہے زنگ پیدا کرنے والے گناہوں کے ارتکاب سے باز داشت ہے۔ ان کو ایسا کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ یا کَلَّا بمعنی حَقًّا ہے: بے شک، یقینًا۔

اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل بمعنی تحقیق۔ هُمْ اسم اِنَّ مَحْجُوْبُوْنَ خبر: يَوْمَئِذٍ ظرف ہے مَحْجُوْبُوْنَ کا، عَنْ رَّبِّهِمْ متعلق خبر۔ لَمَحْجُوْبُوْنَ میں لام تاکید کا ہے۔

مَحْجُوْبُوْنَ حَجْبٌ وحِجَابٌ مصدر (باب نصر) سے اسم مفعول کا صیغہ جمع مذکر حَجْبٌ وحِجَابٌ بمعنی روکنا۔ محجوب اوٹ میں رکھا جانے والا۔ دیکھنے سے روک لیا جانے والا ترجمہ ہوگا۔

بے شک یہ لوگ اس روز اپنے رب (کے دیدار) سے روک لئے جائیں گے۔

۸۳: ۱۶ — ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ: ثُمَّ حرف عطف ہے ماقبل سے مابعد کے متأخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ خواہ یہ متاخر ہونا بالذات ہو یا باعتبار مرتبہ کے ہو یا وضع کے لحاظ سے۔ یہاں بلحاظ مرتبہ آیا ہے۔ پھر جہنم میں داخل ہوں گے (جو ان کے لئے دیدار الٰہی کی محرومی سے بڑھ کر عذاب ہوگا) صَالُوْا صَلْیٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔ مضاف ہے اضافت کی وجہ سے نون جمع حذف ہو گیا ہے اصل میں صَالُوْنَ تھا الجحیم مضاف الیہ۔ صَالُوا الْجَحِيْمِ: دوزخ میں داخل ہونے والے۔

۸۳: ۱۷ — ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ، ثُمَّ ملاحظہ ہو سابقہ آیت نمبر ۱۶) ثُمَّ یہاں بلحاظ وضع کے ہے بمعنی پھر۔ يُقَالُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ۔ اور جملہ هٰذَا الَّذِيْ ..... الخ مفعول ہے يُقَالُ کا۔ پھر ان سے کہا جائے گا یہ ہے وہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

۸۳: ۱۸ — كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ: یہ جملہ مستانفہ ہے ابرار کے حال کے بیان کے لئے ہے۔ کَلَّا حرف ردع ہے تکذیب عذاب سے باز داشت کے لئے آیا ہے۔ یا بمعنی حَقًّا (یقینًا) مستعمل ہے۔ مقاتل نے کہا کہ اس جگہ کَلَّا کا مفہوم یہ ہے

کہ جس عذاب میں وہ داخل ہوگا اس پر ایمان نہیں لاتا تھا۔

آیت کا ترجمہ ہوگا۔

بیشک نیکوں کا روزنامچہ علیین میں ہوگا۔

عِلِّیِّیْن ۔ ۱۔ بعض کے نزدیک یہ سب سے جنت کا اعلیٰ مقام ہے جس طرح کہ سجین سب سے بدتر دوزخ کا نام ہے ۔ ملاحظہ ہو آیات ۸۳ : ۷، ۸ متذکرۃ الصدر۔

۲۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ وہاں رہنے والوں کا نام ہے اور عربیت کے لحاظ سے یہی معنیٰ زیادہ قریب ہیں۔ کیونکہ جمع ذوی العقول کے ساتھ مخصوص ہے ۔

۳۔ بعض کہتے ہیں کہ چونکہ یہ ملائکہ کی صفت ہے اس لئے واؤ نون کے ساتھ جمع آئی ہے

۴۔ فراء کا خیال ہے کہ یہ اسم ہے جو جمع کے وزن پر وضع کرلیا گیا ہے مگر اس کے لفظ سے کوئی واحد نہیں آتا۔ جیسے کہ عشرین اور ثلاثین ہیں جو کہ اسم عدد ہیں اور جمع کے وزن پر ہیں مگر جمع نہیں ہیں ۔ کیونکہ عشرین اگر جمع ہوتا تو کم از کم تین عشر یعنی تیس کے لئے بولا جاتا۔ حالانکہ اس کے معنی بیس کے ہیں اسی طرح ثلٰثین اگر ثلٰث کی جمع ہوتا تو اس کے معنی کم از کم نو کے ہوتے حالانکہ اس کے معنی تیس کے ہیں ۔

اور عرب کا دستور ہے کہ جب وہ ایسی جمع بنائیں کہ جس کے واحد اور تثنیہ کا کوئی صیغہ نہ ہو تو وہ مذکر اور مؤنث دونوں میں واؤ نون کے ساتھ بولا کرتے ہیں ۔

علامہ زمخشری نے مندرجہ ذیل اقوال بیان کئے ہیں :۔

۱۔ اس سے مراد یا تو فرشتے ہیں یا بلند مقامات ؛

۲۔ یہ نیکی کے رجسٹر کا نام ہے ۔ کہ جس میں وہ تمام چیزیں مدون ہیں جو کہ فرشتے اور تمام صلحاء جن و انس انجام دیا کرتے ہیں ۔

۳۔ اس کے معنی دوگنی چوگنی بلندی پر بلندی کے ہیں (لغات القرآن)

۴۔ یا یہ ساتویں آسمان پر وہ اعلیٰ مقام ہے جہاں ابرار کی روحیں جمع ہیں ۔

۸۳ : ۱۹ — اور تو کیا جانے کہ علیین کیا ہے، تجھے کیا چیز سمجھائے کہ علیین کیا ہے

۸۳ : ۲۰ — کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۔ ملاحظہ ہو ۸۳ : ۹ متذکرۃ الصدر۔

۸۳ : ۲۱ — یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؛ یہ کتاب (کتاب الابرار کی دوسری صفت ہے ۔

یَشْهَدُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب شُهُوْدٌ (باب سمع) مصدر سے بمعنی حاضر ہونا۔ ای یحضرون المقربون ذلك الکتب ویحفظونه لانه یحمل امانا

لصاحبہ من النار وفوزہ بالجنۃ (تفسیر حقانی، الیسر التفاسیر)
یعنی الملائکۃ المقربون اس کتاب پر حاضر رہتے ہیں اور اس کی (ہر طرح سے) حفاظت کرتے ہیں۔
کیونکہ اس میں اس کے لئے دوزخ سے امان اور جنت کی کامیابی (کے احوال) مندرج ہیں۔
یَشْهَدُہُ ہ میں ہ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کتاب کے لئے ہے،
اَلْمُقَرَّبُوْنَ تقریب (تفعیل) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ جمع مذکر۔ زیادہ عزت والے قریب کئے گئے، قرب پالینے والے۔ قریبی۔

۲۲:۸۳ — اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اِنَّ حرف تحقیق، مشبہ بالفعل۔ اَلْاَبْرَارَ: اسم اِنَّ
لَفِیْ نَعِیْمٍ: اس کی خبر۔ لام تاکید کا۔
نَعِیْمٍ بمعنی نعمت، راحت، عیش،

۲۳:۸۳ — عَلَی الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ: جملہ سابقہ سے حال ہے الارائک جمع اریکۃ کی: وہ مزین تخت جس پر پردہ لٹکا ہوا ہو
يَنْظُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب نَظَرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ دیکھ رہے ہوں گے
وہ نظارے کر رہے ہوں گے۔ (جنت کے عجائبات و مناظر کا) یا جمال الٰہی کا۔ چونکہ یہ (ینظرون) محجوبون کے مقابلہ میں آیا ہے اس لئے قرینہ بھی اسی معنی کو چاہتا ہے (تفسیر ماجدی)

ترجمہ آیات ۲۲: ۲۳۔
بے شک نیک لوگ عیش میں ہوں گے درآنحالیکہ تختوں پر بیٹھے ہوئے جمال الٰہی کا نظارہ کر رہے ہوں گے:

۲۴:۸۳ — تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ: یہ بھی جملہ حالیہ ہے (اور حال ابرار کا یہ ہوگا کہ اے مخاطب تجھے ان کے چہروں پر تازگی دکھائی دے گی۔
تَعْرِفُ مضارع معروف واحد مذکر حاضر مَعْرِفَةٌ وعِرْفَانٌ (باب ضرب) مصدر سے تو پہچانتا ہے، تو پہچانے۔
کسی چیز کی نشانیوں پر غور و فکر کے بعد اس چیز کے ادراک کرنے کا نام معرفت اور ادراک ہے یہ علم سے اخص ہے اور انکار اس کی ضد ہے۔
فُلَانٌ یَعْرِفُ اللّٰہَ (فلاں اللہ کو پہچانتا ہے) بولتے ہیں۔ یَعْلَمُ اللّٰہَ (وہ اللہ کو جانتا ہے) نہیں بولتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا بلکہ آثارِ قدرتِ الٰہی پر تدبر و غور و فکر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک ہوتا ہے اسی طرح ذات باری

تعالیٰ کے لئے "علم" کا لفظ استعمال ہوتا ہے معرفت کا نہیں۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ کَذَا اور یَعْرِفُ کَذَا نہیں کہتے کیونکہ معرفت کا لفظ اس علمِ قاصر کے متعلق ہوتا ہے جس پر غور و فکر کے بعد رسائی ہوتی ہے۔

نَضْرَةَ النَّعِیْمِ مضاف مضاف الیہ، نَضْرَةَ اسم منصوب بوجہ مفعول ہونے فعل تَعْرِفُ کے نَضْرٌ و نَضَارَةٌ مصدر (باب سمع و نصر) نَضْرَةٌ بمعنی تروتازگی۔ رونقِ چہرہ۔ نعیم عیش راحت، خوش حالی۔ نضرۃ النعیم: عیش و راحت کی وجہ سے چہرہ کی تروتازگی۔

۸۳: ۲۵ — یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ یہ جملہ بھی الابرار سے حال ہے اور ان کو پلائی جائے گی خالص شراب:

یُسْقَوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب سَقْیٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ سَاقِیْ شراب پلانے والا۔ رَحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ موصوف صفت، رحیق شراب ناب، اسم جامد ہے وہ شراب صاف جس میں ذرا آمیزش نہ ہو اور جس کے پینے سے بے ہوشی نہ ہو۔ مختوم یہ صفت ہے رحیق کی سربمہر، ختم و ختام (باب ضرب) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر جس پر مہر لگائی گئی ہو۔

۸۳: ۲۶ — خِتٰمُہٗ مِسْكٌ جس کی مہر مشک (کی) ہو گی / یہ رحیق کی دوسری صفت ہے۔

وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (جملہ معترضہ ہے۔ واؤ عاطفہ ہے فِیْ ذٰلِكَ ای لذلك۔ الیٰ ذٰلك۔ یعنی ایسی شراب حاصل کرنے کے لئے۔ فلیتنافس فعل امر واحد مذکر غائب: تَنَافُسٌ (تفاعل) مصدر سے۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر کسی چیز کی حرص کرنا۔ ایک دوسرے سے جلدی کرنا۔ مبادرت کرنا، کسی چیز میں کسی سے جلدی کرنا۔ سبقت کرنا۔ س وصل کی وجہ سے مکسور ہے:

قرطبی نے لکھا ہے:۔

والیٰ ذٰلك فلیتبادر المتبادرون: اس کی طرف تم ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرو۔

الْمُتَنَافِسُوْنَ۔ تَنَافُسٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔
ایک دوسرے سے بڑھ کر حرص کرنے والے۔

ترجمہ ہو گا: پس چاہئے کہ شوق رکھنے والے اس رحیق مختوم کے حاصل کرنے کے لئے

ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی حرص کریں۔

۸۳ : ۲۷ — وَ مِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ اور اس کی آمیزش ہوگی تسنیم سے یہ رحیق مختوم کی ایک اور صفت ہے کہ اس میں تسنیم کو ملایا جائے گا۔ مِزَاجُہٗ مضاف مضاف الیہ۔

مِزَاجٌ و مَمْزَجٌ مصدر (باب نصر سے) بمعنی پانی وغیرہ سے ملانا۔ ملاوٹ کے بعد جو ایک جدید کیفیت ہوتی ہے اس کو بھی مزاج کہتے ہیں۔ یعنی آمیزش، ملاوٹ، جو چیز ملائی جائے مثلاً دودھ میں پانی یا چینی ملائی جائے اس کو بھی مِزَاجٌ کہتے ہیں جیسے موجودہ صورت میں مزاج سے مراد تسنیم ہے یہ مضاف ہے اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب رحیق کے لئے ہے مضاف الیہ

مِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

تسنیم جنت میں ایک چشمے کا نام ہے۔ لغت میں تسنیم اس چیز کو کہتے ہیں جو خوشبو یا ذائقہ کے لئے شربت یا پانی میں ملاتے ہیں۔ جیسے روح گلاب یا روح کیوڑہ بیدمشک وغیرہ

قتادہ کہتے ہیں کہ:۔

لفظ تسنیم کی وضعی ساخت بلندی کے مفہوم کی حامل ہے چونکہ سنام کا معنی ہے اونچی چیز۔ اس لئے سنام اونٹ کے کوہان کو کہتے ہیں۔

۸۳ : ۲۸ — عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ:

عَیْنًا کے منصوب ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱:۔ یہ منصوب بوجہ تسنیم سے حال ہونے کے ہے

۲:۔ اس کا نصب اَمْدَحُ یا اَعْنِیْ فعل مقدرہ کی بنا پر ہے۔

بِهَا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱:۔ بِ بمعنی مِنْ۔ مِنْهَا یعنی اس میں سے پئیں گے

۲:۔ بِ زائدہ ہے۔ معنی ہوں گے۔ اسے مقربین پئیں گے۔

۳:۔ یَشْرَبُ چونکہ یَلْتَذُّ (باب افتعال بمعنی لذید پانا) کے معنی کو متضمن ہے اس لئے اس کے بعد بِهَا لایا گیا ہے یعنی اس شراب سے لذت یاب ہوں گے۔

تفسیر حقانی، تفسیر مظہری، روح المعانی)

ترجمہ:۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقربین پئیں گے۔

فائدہ: آیت مندرجہ بالا سے معلوم ہوا کہ بہشت میں جنتی رحیق (شراب مصفیٰ) پئیں گے اور ابرار کا درجہ چونکہ عام جنتیوں سے بلند تر ہوگا ان کو یہ شراب مصفیٰ تسنیم کی آمیزش

سے زیادہ لذیذ بنا کر پینے کو دی جائے گی: مقربین کا رتبہ ابرار سے بھی اوپر ہے وہ خاص اسی تسنیم کو پیا کریں گے۔

۸۳: ۲۹ ــــ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ:
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ الذین اَجْرَمُوْا موصول وصلہ مل کر اسم اِنَّ: کَانُوْا فعل ناقص ضمیر متصل اس کا اسم۔ یَضْحَکُوْنَ اس کی خبر۔ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا متعلق خبر۔
اَجْرَمُوْا: ماضی جمع مذکر غائب؛ اِجْرَامٌ (افعال) مصدر۔ انہوں نے جرم کیا۔ (یہاں ضمیر فاعل کا مرجع ابوجہل۔ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اور ان کے ساتھی دوسرے مشرکین مکہ ہیں۔
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد ہیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب وحضرت بلال اور ان کے دوسرے ساتھی نادار مسلمان رضی اللہ عنہم اجمعین
یَضْحَکُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب ضِحْکٌ (باب سمع) مصدر سے۔ وہ ہنستے تھے۔ یعنی یہ مجرم لوگ مومنوں کا مذاق اڑانے کے لئے ان سے ہنستے تھے۔

۸۳: ۳۰ ــــ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ، یہ دوسری قبیح حرکت تھی جو کفار مکہ مسلمانوں سے کرتے تھے۔
داؤ عاطفہ ہے اِذَا ظرف زمان بمعنی جب، مَرُّوْا ماضی جمع مذکر غائب مُرُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ گذرتے تھے۔
بِهِمْ: بِ الصاق کا ہے (حرف جار ہے) هِمْ مجرور۔ ضمیر هِمْ مسلمانان مکہ کے لئے ہے۔
یَتَغَامَزُوْنَ: مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب تَغَامُزٌ (تفاعل) مصدر سے وہ آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ وہ آنکھیں مارتے تھے۔ بطور استہزاء اشارے کرتے تھے۔ اور جب کافر مومنوں کی طرف سے گذرتے تھے تو وہ کافر مسلمانوں کی طرف بطور استہزاء اشارے کرتے تھے آنکھوں سے۔

۸۳: ۳۱ ــــ وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰٓی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَکِهِیْنَ۔ یہ کفار مکہ کی تیسری شرارت تھی جو وہ مسلمانوں کے معاملہ میں کرتے تھے۔
داؤ عاطفہ ہے۔ اِذَا ظرفیہ ہے بمعنی جب، جب شرط کے معنوں میں بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں واذا انقلبوا الیٰ اھلھم جملہ شرط ہوگا اور دوسرا جملہ جواب شرط۔

اِنْقَلَبُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِنْقِلَابٌ (انفعال) مصدر۔ وہ لوٹے، وہ پھرے
اَهْلِهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ اَهْلٌ: والا۔ والے۔ وہ سب لوگ اہل کہلاتے ہیں جن کو مذہب یا نسب یا ان دونوں کے علاوہ اور کسی قسم کا کوئی رشتہ یا تعلق ہو مثلاً ایک گھر یا ایک ہی شہر میں رہنا، بسنا، یا کسی مخصوص صنعت یا پیشہ میں شریک ہونا، غرض کسی خاص صفت سے متصف ہونا ایک سلسلہ میں منسلک کردے

هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب:
اَهْلِهِمْ ان کے گھر والے۔
فَكِهِيْنَ فَكِهٌ کی جمع۔ باتیں بناتے ہوئے، اتراتے ہوئے، مذاق اڑاتے ہوئے ــــ اَلْفَكَاهَةُ خوش طبعی کی باتیں، خوش گپیاں۔
فَكِهِيْنَ اِنْقَلَبُوْا کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔
اور جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتے تو خوش گپیاں مارتے، مزے اڑاتے جاتے)۔

۸۳: ۳۲ ــــ وَاِذَا رَاَوْهُمْ جملہ شرطیہ، رَاَوْا ماضی جمع مذکر غائب رُؤْيَةٌ (باب فتح) مصدر۔ اس میں ضمیر فاعل کفار مکہ کے لئے ہے اور هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب (مسلمانوں کے لئے) یعنی جب وہ کافر مسلمانوں کو دیکھتے (یہ جملہ شرطیہ ہے)
قَالُوْا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ جملہ جوابِ شرط ہے، یعنی کفار مکہ کہتے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ یہ مقولہ ہے قَالُوْا کا۔
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع، یہ اِنَّ کا اسم ہے لام تاکید کا ہے ضَآلُّوْنَ۔ ضَلَالٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بمعنی بہکے ہوئے۔ گمراہ۔ راہ بھولے ہوئے۔ اِنَّ کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا:
(جب کافر لوگ مسلمانوں کو دیکھتے) تو کہتے درحقیقت یہی لوگ گمراہ ہیں۔ یہ کافروں کی مسلمانوں کے خلاف جو تھی قبیح حرکت تھی۔

۸۳: ۳۳ ــــ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ۔ جملہ حالیہ ہے۔ قَالُوْا کی ضمیر فاعل سے حال ہے واؤ حالیہ مَا نافیہ ہے اُرْسِلُوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر اِرْسَالٌ (افعال) بمعنی بھیجنا۔ ارسال کرنا۔

حٰفِظِیْنَ حِفْظٌ سے (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت نصب بمعنی حفاظت کرنے والے۔ نگہبانی کرنیوالے:

عَلَیْہِمْ میں ھِمْ ضمیر کا مرجع مسلمان اہلِ ایمان ہیں۔

ترجمہ:۔ حالانکہ یہ ان پر نگہبان بناکر نہیں بھیجے گئے تھے۔

۸۳:۳۴ — فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ : ف عاطفہ ہے بمعنی پس، اَلْیَوْمَ روز قیامت، آج۔ آج کے دن۔ دن۔ یَضْحَکُوْنَ کا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا موصول وصلہ مل کر فاعل یَضْحَکُوْنَ کا۔ اہل ایمان مسلمان۔

مِنَ الْکُفَّارِ۔ کفار سے۔ کفار پر۔ جیسے آیت ۲۹: مذکورہ بالا میں ہے۔

یَضْحَکُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ ضِحْکٌ (باب سمع) مصدر سے۔ وہ ہنستے ہیں وہ ہنسیں گے۔

ترجمہ ہوگا۔ پس آج مؤمن کافروں سے ہنسی کریں گے۔ کافروں پر ہنسیں گے۔

۸۳:۳۵ — عَلَی الْاَرَائِکِ یَنْظُرُوْنَ۔ جملہ یَضْحَکُوْنَ سے حال ہے۔ یعنی جب مومن اپنی مسہریوں پر بیٹھے دیدار خدا کر رہے ہوں گے اور کافروں کو طوق وزنجیر میں بندھا ہوا دوزخ میں دیکھیں گے۔ تو اس روز مومن کافروں پر ہنسیں گے۔

۸۳:۳۶ — ھَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ، ھَلْ حرف استفہامیہ ثُوِّبَ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب تَثْوِیْبٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سے بدلہ دیا گیا

تثویب کا استعمال قرآن مجید میں برے اعمال کی جزاء ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے

ثَوَابٌ۔ انعام، جزاء، بدلہ۔ ثواب۔ ثوب (مادہ) سے مشتق ہے۔ انسان کے اعمال کی جزا کو ثواب کہا جاتا ہے۔

لغوی حیثیت سے گو ثواب کا استعمال اچھے اور برے اعمال دونوں کی جزاء کے لئے ہوتا ہے لیکن عرف میں زیادہ تر یہ نیک اعمال کی جزاء کے لئے مستعمل ہے۔ اور باب تفعیل سے بُرے اعمال کی جزاء کے لئے آیا ہے۔

مَا موصولہ۔ کَانُوْا یفعلون اس کا صلہ۔ جو فعل وہ کیا کرتے تھے۔

ھَلْ (استفہامیہ) کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

ا:۔ یہ استفہام تقریری ہے یعنی کافروں کو اُسی استہزاء کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ دنیا میں

کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

۲۔ اس فقرے میں ایک لطیف طنز ہے چونکہ وہ کفار کارِ ثواب سمجھ کر مومنوں کو تنگ کرتے تھے اس لئے فرمایا گیا کہ آخرت میں مؤمن جنت میں مزے سے بیٹھے ہوئے جہنم میں جلنے والے ان کافروں کا حال دیکھیں گے اور اپنے دلوں میں کہیں گے کہ خوب ثواب انہیں ان کے اعمال کا مل گیا۔ (تفہیم القرآن)

۳۔ هَلْ یہاں سوالیہ نہیں مؤکدہ ہے قَدْ کے معنی میں آیا ہے۔ ترجمہ ہوگا۔ واقعی کافروں کو ان کے کرتوتوں کا خوب بدلہ مل کر رہا۔ (تفسیر ماجدی)

۴۔ یہ سوالیہ ہے جواب محذوف ہے ای هل جوزی الکفار بما کانوا یفعلون من الکفر والشر والفساد۔ کیا کفار کو جو وہ کفر و شر اور فساد کے کام کیا کرتے تھے ان کی جزا مل گئی۔

والجواب نعم۔ نعم : نعم۔ جواب ہوگا ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔

(السیر التفاسیر)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۸۴) سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ مَکِّیَّۃٌ

۸۴:۱ — اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ اِذَا بمعنی جب، اس وقت: ناگہاں ظرف زمان ہے زمانہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے اکثر و بیشتر شرطیہ ہوتا ہے۔ آیت ہذا میں بعض کے نزدیک اِذَا شرطیہ ہے جواب شرط محذوف ہے جس کے مضمون پر آئندہ آیات دلالت کر رہی ہیں۔ یعنی جب ایسا ایسا ہوگا تو انسان اپنی کوشش کو پا لیگا۔ اور اس کے دائیں ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ خوش خوش لوٹے گا۔ اور اگر پیٹھ کے پیچھے سے اس کو اعمال نامہ دیا گیا تو ہلاکت کو پکارے گا۔ (مظہری)

مولانا عبد الحق اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

اِذَا۔ اِذَا کر کے یہ تو بیان فرما دیا کہ جب ایسا ہوگا اور جب ایسا ہوگا۔ مگر یہ نہیں فرمایا کہ جب یہ ہوگا تو کیا ہوگا؟ یعنی اذا شرطیہ کی جزاء یا شرط کا جواب نہیں فرمایا۔ کہ اس کو اہل زبان کے مذاق پر چھوڑ دیا کہ وہ خود سمجھ لیں گے: کہ اس وقت ضرور انسان کا یہ خیال غلط ثابت ہو جائے گا۔ کہ اس کو مر کر کسی دارِ جزاء و سزاء کی طرف جانا نہیں ہے۔ اور اسی لئے بعد میں اس مقصود کی تشریح کر دی جس کو بعض نے جوابِ شرط سمجھ لیا۔ (تفسیر حقانی)

بعض نے کہا ہے کہ:۔

لیست بشرطیۃ بل ھی منصوبۃ باذکر المحذوف: و ھی مبتداء وخبرھا اذا الثانیۃ والواو زائدۃ (ایضًا)

بعض نے کہا ہے کہ یہ شرطیہ نہیں ہے بلکہ اذکر محذوف سے منصوب ہے اور مبتداء ہے جس کی خبر دوسرا اِذَا ہے واؤ زائدہ ہے۔

= انشقت فعل محذوف کی تفسیر ہے جس کا السماء فاعل ہے کلام یوں ہوگا:۔

اِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (جب آسمان پھٹ جائے گا)

اِنْشَقَّتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِنْشِقَاقٌ (انفعال) مصدر سے ۔ جس کا معنی ہے شق ہوجانا۔ پھٹ جانا۔ وہ (آسمان) پھٹ جائے گا۔ (عربی میں السماء مؤنث مستعمل ہے)

۸۴:۲ — وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا واو عاطفہ اَذِنَتْ کا عطف انشقت پر ہے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع السماء ہے ۔

اَذِنَتْ ماضی واحد مؤنث غائب اَذَنٌ (باب سمع) مصدر۔ اَذِنَ لَهٗ ۔ سننا کان لگا کر سننا۔

اِذْنٌ (باب سمع) مصدر سے ۔ اَذِنَ لَهٗ اجازت دینا۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے : اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (۷۸:۳۸) مگر جس کو (خدا) رحمٰن اجازت بخشے۔

آیت زیر مطالعہ میں اَذِنَتْ اَذَنٌ مصدر سے ہے اگرچہ باب ومادہ دونوں کا ایک ہی ہے ۔

وَحُقَّتْ یہ اَذِنَتْ کی ضمیر فاعل سے حال ہے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب حَقٌّ (باب ضرب) مصدر سے حَقَّ عَلٰی واجب ہونا۔ لازم ہونا۔ حَقَّ لَكَ اَنْ تَفْعَلَ تمہارے لئے اس کا کرنا موزوں ہے۔ حُقَّتْ وہ اسی لائق ہے۔ اس کے لئے حق یہی ہے (کہ سنے اور عمل کرے)

ضحاک نے کہا کہ :۔

حُقَّتْ ای حق لها ان تطیع ربّها ۔ اس کے لئے واجب ہے کہ اپنے رب کی اطاعت کرے۔ یعنی جو اسے حکم دیا گیا بلا چوں وچرا بجا لائے ۔

۸۴:۳ — وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ اس کا عطف بھی آیت نمبر ۱ پر ہے مُدَّتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب مَدٌّ (باب نصر) مصدر سے ۔ وہ پھیلا دی گئی ۔ وہ ہموار کردی گئی ۔

ترجمہ ہوگا :۔

اور جب زمین پھیلا دی جائے گی :

۸۴:۴ — وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا ۔ یہ جملہ بھی معطوف ہے جس کا عطف سابقہ جملہ پر ہے اَلْقَتْ ماضی واحد مؤنث غائب اِلْقَاءٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی ڈالنا ۔

نکال ڈالنا۔ دونوں کے ہیں :

مَا موصولہ فیہا۔ اس کا صلہ موصول اور صلہ مل کر مفعول انشقت کا۔ اور وہ (زمین) نکال پھینکے گی جو کچھ اس میں ہے (از قسم مردہ انسان، حیوان، جن، دفینے، خزانے وغیرہ۔ جیساکہ اور جگہ ہے واخرجت الارض اثقالہا (۹۹:۲) جب زمین اپنے بوجھ۔ یعنی دفینے وغیرہ نکال پھینکے گی۔

وَ تَخَلَّتْ : اس کا عطف والقت پر ہے تخلّت ماضی واحد مونث غائب تَخَلِّیٌ (تفعّل) مصدر۔ سے بمعنی خالی ہونا۔ تفعّل کے وزن پر فعل میں تکلف کی خاصیت پائی جاتی ہے لہذا ترجمہ ہوگا ،

اور (زمین) بہ تکلف (اپنی پوری کوشش سے) اپنے مافیہا سے خالی ہوجائے گی (کہ کوئی چیز اندر نہ رہ جائے)

۸۴:۵ — **وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ** اور اپنے رب کا حکم کان لگا کر سنے گی اور اس کو بجالائے گی۔ نیز ملاحظہ ہو ۸۴:۲ متذکرۃ الصدر۔

فائدہ : جن علماء کے نزدیک اِذَا (۸۴: ۱-۳) شرطیہ ہے (اور اسی کا جواب شرط محذوف سمجھا گیا ہے مندرجہ ذیل جواب محذوف نقل ہوا ہے :۔

۱:۔ جواب شرط محذوف ہے۔ تقدیر کلام یوں ہے اذا .... بعثتم جب .... تو تم قبروں سے دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے۔

۲:۔ جواب شرط آیت ۸۴:۶ ہے ای یا یہا الانسان .... الخ

۳:۔ جواب شرط قول ربانی : فَاَمَّا مَنْ .... الخ ہے یہ قول المبرد اور الکسائی کا ہے

۴:۔ جواب شرط فَمُلٰقِیْہِ ہے۔ یہ قول اخفش کا ہے : (تفسیر حقانی)

۸۴:۶ — **یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ** ۔ یا حرف ندا ہے اَیُّھَا جب منادیٰ پر الف لام داخل ہو تو مذکر میں اَیُّھَا اور مونث میں اَیَّتُھَا یاء کے ساتھ بڑھایا جاتا ہے الانسان میں منادیٰ پر چونکہ الف لام داخل ہے اس لئے حرف ندا کے بعد الف لام بڑھادیا گیا ہے یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ ۔ اے آدمی ۔ اے انسان ،

مونث کی مثال ہے۔ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ (۸۹:۲۷) اے اطمینان پانے والی روح۔

الانسان منادیٰ ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں :۔

ا۔ بعض نے کہا ہے کہ الانسان سے مراد نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ اے انسان! یعنی اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ابلاغ رسالت میں اور ارشاد وتعلیم میں جو کوشش بلیغ اور سرگرمی دکھا رہے ہیں آپ اس کا نیک بدلہ ضرور پائیں گے آپ کی کوشش رائیگاں نہیں جاتے گی۔

۲:۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد کافر ابوجہل و ابی بن خلف ہے کہ تمہارا کفر پر اصرار، رسالت کی تکذیب اور دنیا کی طلب آخر رنگ لائے گی اور ہیبت ناک شکل میں قیامت کے روز تیرے سامنے ہو گی!

۳:۔ بعض اس طرف گئے ہیں کہ یہ خطاب سب بنی نوع انسان سے ہے ہر ایک اپنے کئے کا بدلہ ضرور پائے گا۔

اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا: اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بالفعل کَ ضمیر متصل اسم اِنَّ کَادِحٌ اس کی خبر۔ کَدْحًا مفعول مطلق اِلٰى رَبِّكَ متعلق خبر۔

کَادِحٌ۔ کَدْحٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، کسی چیز کے حصول وکسب میں محنت ومشقت اٹھانا۔ کَدْحٌ کہلاتا ہے لغت عرب میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دنیا وآخرت کے سلسلہ میں کسی کام میں کوشاں ہو۔ اس کے دل میں اس کی خواہش بھی ہو اور اس کی یہ کوشش لگاتار جاری رہے ان سب امور کے مجموعہ کو کدح کہتے ہیں۔

امام راغب المفردات میں لکھتے ہیں:۔

الکدح بمعنی کوشش کرنا مشقت اٹھانا ہے،

ترجمہ ہو گا:۔

اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف (پہنچنے میں) خوب کوشش کر رہا ہے۔

آیت ہذا کے ذیل حاشیہ ۵ پر تفہیم القرآن میں تحریر کرتے ہیں۔

یعنی وہ ساری تگ ودو اور دوڑ دھوپ جو تو دنیا میں کر رہا ہے اس کے متعلق چاہے تو یہی سمجھتا رہے کہ یہ صرف دنیا کی زندگی تک ہے اور دنیوی اغراض کے لئے ہے لیکن درحقیقت تو شعوری یا غیر شعوری طور پر (کشاں کشاں) اپنے رب ہی کی طرف جا رہا ہے اور آخر کار تجھے وہیں پہنچ کر ہی رہنا ہے۔

فَمُلٰقِيْهِ: ف بمعنی انجام کار، پس، مُلٰقِيْهِ مضاف مضاف الیہ۔ مُلٰقِیْ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ مُلَاقَاةٌ (مفاعلۃ) مصدر سے۔ ملنے والا۔ پالینے والا۔ پاس پہنچنے والا۔

مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۔ مضاف الیہ، اس کا مرجع ربّ ہے ۔ انجام کار تجھے وہیں پہنچنا ہے۔

۸۴ : ۷ ـــ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۔ ف بمعنی پھر، پس۔ اَمَّا تفصیل کے لئے ہے بمعنی یا ۔ سو ۔ جیسے قرآن مجید میں ہے ۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا (۲ : ۲۶) سو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں تو وہ یہی سمجھیں گے کہ وہ (مثال) یقیناً حق ہے ان کے پروردگار کی طرف سے اور جو لوگ کفر اختیار کئے ہوئے ہیں وہ یہی کہتے رہیں گے کہ اللہ کا اس مثال سے مطلب کیا تھا ؟

مَنْ شرطیہ ہے اور اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ جملہ شرط ہے اُوْتِیَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ایتاءٌ (افعال) مصدر سے وہ دیا گیا۔ اس کو ملا۔ کِتٰبَهٗ مضاف مضاف الیہ اس کی کتاب، اس کا اعمال نامہ۔

یَمِیْنِهٖ اس کا دایاں ہاتھ۔ اس کا سیدھا ہاتھ۔

ترجمہ :۔ پھر جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

۸۴ : ۸ ـــ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔ جملہ جواب شرط ہے ف جواب شرط کے لئے ہے سَوْفَ فعل مضارع پر داخل ہو کر مستقبل کے لئے مختص کر دیتا ہے اور زمانہ حال کے قریب کر دیتا ہے ۔ عنقریب ، اب ہی۔

حِسَابًا یَّسِیْرًا موصوف و صفت مل کر فعل یُحَاسَبُ کا مفعول۔

یَسِیْرًا ۔ یُسْرٌ (باب سمع) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے ۔ آسان سہل۔ اس کا آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔

حضرت امام احمد کی روایت ہے کہ :۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حساب یسیر کیا ہوگا؟ فرمایا اس کا کتابچہ دیکھ کر درگذر کی جائے گی ۔ البتہ جس کی حساب فہمی پوچھ گچھ کے ساتھ کی جائے گی وہ ہلاک ہو جائے گا :

۸۴ : ۹ ـــ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا واؤ عاطفہ، یَنْقَلِبُ مضارع واحد مذکر غائب اِنْقِلَابٌ (انفعال) مصدر سے وہ لوٹے گا۔ قَلْبُ الشَّیْءِ کے معنی کسی چیز کو پھیرنے

اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنے کے ہیں۔ انقلاب کے معنی پھر جانے کے ہیں
انسان کے دل کو قلب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ کثرت سے الٹتا پلٹتا رہتا ہے
اَھْلِہٖ مضاف مضاف الیہ۔ اس کے اہل۔ اپنے لوگ، اپنے اہل۔ اپنے لوگوں سے
مراد آدمی کے وہ اہل وعیال، رشتہ دار، ساتھی جو اسی کی طرح معاف کئے گئے ہوں گے
تفہیم القرآن) نیز ملاحظہ ہو ۸۳:۳۱۔
یَنْقَلِبُ کا عطف یُحَاسَبُ پر ہے،
مَسْرُوْرًا، سُرُوْرٌ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر (بحالت
نصب) خوش کیا ہوا، خوش، اترایا ہوا۔ جو خوشی اندر چھپ رہی ہو وہ سرور ہے (نیز ملاحظہ
ہو ۷۶:۱۱) مَسْرُوْرًا حال ہے مَنْ سے۔
۸۴:۱۰ — وَرَآءَ ظَھْرِہٖ۔ ظَھْرِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف ہے وَرَآءَ
مضاف الیہ کا۔ اس کی پشت کے پیچھے سے۔
وَرَآءَ مصدر ہے لیکن اس کا معنی ہے آڑ، حد فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا، پیچھے
ہونا۔ چاروں طرف ہونا۔ سوا۔ علاوہ۔ فصل اور حد بندی پر دلالت کرتا ہے اس لئے سب معنی
میں مستعمل ہے۔
ظَھْر بمعنی پشت، اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِشِمَالِہٖ
(۶۹:۲۵)، اور جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا۔
اس کی تشریح میں علامہ بیہقی نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ پشت
کے پیچھے کردیا جائے گا۔ اور اعمال نامہ کو وہ بائیں ہاتھ سے لے گا۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَھْرِہٖ جملہ شرط ہے اور اگلا جملہ اس کا جواب
۸۴:۱۱ — فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا۔ جوابِ شرط ہے۔ ف جواب شرط کے لئے ہے
سَوْفَ ملاحظہ ہو ۸۴:۸ مذکورہ بالا۔
یَدْعُوْا مضارع واحد مذکر غائب باب نصر۔ مصدر سے۔ وہ پکارے گا۔ وہ
بلائے گا۔ ثُبُوْرًا۔ مفعول یَدْعُوْا کا۔ باب نصر۔ ثَبَرَ یَثْبُرُ کا مصدر ہے
بمعنی ہلاکت، بربادی۔ موت، تو وہ موت کو بڑا پکارے گا۔
۸۴:۱۲ — وَیَصْلٰی سَعِیْرًا۔ جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے یَصْلٰی مضارع واحد
مذکر غائب صَلْیٌ (باب سمع) مصدر سے وہ داخل ہوگا۔ سَعِیْرًا مفعول فیہ۔ یعنی

دوزخ ہیں۔ سَعِیْرٌ۔ سَعْرٌ (باب فتح مصدر سے جس کا معنی آگ بھڑکانا کے ہیں فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی مفعول ہے۔ بھڑکتی ہوئی آگ، دوزخ :

۸۴ : ۱۳ — اِنَّهٗ كَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۔ یہ جملہ موت کو پکارنے کی علت ہے کیونکہ وہ تو اپنے گھر والوں میں خوشیاں منایا کرتا تھا۔ نہ اللہ کا ڈر تھا نہ حلال وحرام کی تمیز نہ آخرت کی فکر بس عیش وعشرت میں غرق نفسانی خواہشات کا غلام ہو کر دنیاوی رنگ رلیوں میں مگن رہتا تھا۔

اس کے برخلاف اللہ کے نیک بندوں کی حالت مختلف ہوتی تھی۔ قرآن مجید میں ہے قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ (۵۲ : ۲۶) اللہ کے مومن بندے بہشت میں اس کی نعمتوں سے حظ اٹھا رہے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ہم کلام ہو کر وہ کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر میں (خدا سے) ڈرتے رہا کرتے تھے۔

مَسْرُوْرًا۔ خوش۔ نیز ملاحظہ ہو ۸۴ : ۹ متذکرۃ الصدر۔

۸۴ : ۱۴ — اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ۔ تحقیق اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس نے کبھی پلٹ کر جانا ہی نہیں ہے۔

ظَنَّ۔ ظَنٌّ (باب نصر) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس نے خیال کیا۔ اس نے سمجھا۔ اس نے گمان کیا۔

اَنْ مصدریہ لَنْ یَّحُوْرَ مضارع منفی تاکید بلن واحد مذکر غائب حَوْرٌ (باب نصر) مصدر سے بمعنی پلٹنا۔

۸۴ : ۱۵ — بَلٰى۔ ہاں۔ بَلٰى کا استعمال دو جگہ پر ہوتا ہے :۔

۱۔ نفی ماقبل کی تردید کے لئے جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ (۶۴ : ۷) کافر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ تو کہہ دے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا۔

آیت زیر مطالعہ بھی نفی ماقبل کی تردید کے لئے ہے :

۲ :۔ اس استفہام کے جواب میں آئے جو نفی پر واقع ہو خواہ استفہام حقیقی ہو جیسے (الف)، اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَآئِمٍ (کیا زید کھڑا نہیں) اور جواب میں کہا جائے بَلٰى۔ یا استفہام توبیخی ہو جیسے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ (۷۵ : ۳-۴) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی)

ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں۔ (نیز ملاحظہ ہو ۳ : ۷۶)

اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ بَصِیْرًا۔ یہ رجوع (خدا کی طرف پلٹنا) کو ثابت کرنے کی علت ہے یعنی اس کی واپسی خدا کی طرف ضرور ہوگی۔ اللہ اس کو ضرور سزا دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو دیکھ رہا ہے، بخوبی واقف ہے۔ اس کے اعمال کو یوں ہی رائیگاں نہیں چھوڑیگا ضرور انتقام لے گا۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل رَبَّہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ۔ کَانَ بِہٖ بَصِیْرًا۔ اِنَّ کی خبر۔ کَانَ فعل ناقص ضمیر فاعل اس کا اسم بَصِیْرًا اس کی خبر، بہٖ متعلق خبر۔ جملہ محل رفع میں ہے۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع وہ شخص ہے جس کا اعمالنامہ اس کی پشت کی طرف سے دیا گیا۔

۸۴ : ۱۶ — فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ۔ ف عاطفہ ہے لَا زائدہ ہے اُقْسِمُ مضارع واحد متکلم اِقسام (افعال) مصدر سے میں قسم کھاتا ہوں نیز ملاحظہ ہو ۶۹ : ۳۸

الشفق مقسم بہ (جس کی قسم کھائی جائے) الشفق آسمان کی سرخی جو غروب آفتاب کے بعد ہوتی ہے یا وہ سفیدی جو اس سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔

امام راغب رح فرماتے ہیں :۔

سورج کے غروب کے وقت دن کی روشنی کا رات کی سیاہی سے ملنا شفق ہے
میں شفق کی قسم کھاتا ہوں۔

۸۴ : ۱۷ — وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ۔ اس کا عطف الشفق پر ہے۔ اور میں قسم کھاتا ہوں رات کی اور میں قسم کھاتا ہوں اس کی جسے رات اکٹھا کر لیتی ہے۔

مَا موصولہ وَسَقَ اس کا صلہ دونوں مل کر اُقْسِمُ کا مقسم بہ۔ وَسَقَ وَسْقٌ (ضرب) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اس نے سمیٹ کر جمع کر لیا۔

مجاہد کا قول ہے کہ :۔

مَا وَسَقَ کا معنی یہ ہے کہ جس چیز کو رات اپنی لپیٹ میں لے لے اور تاریکی میں چھپالے

سعید بن جبیر نے کہا کہ :۔

رات میں جو کچھ کیا جائے (سب ماوسق میں داخل ہے)

یعنی قسم ہے شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ دیتی ہے یا جن کو

رات اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے یا ان کی جو رات میں کیا جاتا ہے۔

۸۴: ۱۸ — وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ: اس کا عطف بھی آیت نمبرا پر ہے اور میں قسم کھاتا ہوں چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔

اِتَّسَقَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اتساق (افتعال) مصدر سے۔ وہ پورا ہوا وہ مکمل ہوا۔

۸۴: ۱۹ — لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ۔ جملہ جواب قسم ہے۔ لَتَرْكَبُنَّ۔ مضارع معروف بلام تاکید و نون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر حاضر، رکوبٌ (باب سمع) مصدر بمعنی سواری کرنا۔ اس کے اصل معنی تو جانور کی پشت پر سوار ہونے کے ہیں لیکن یہ کشتی پر سوار ہونے کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (۲۹: ۶۵) پھر جب یہ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے ہیں (اور) خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

یہاں آیت زیر مطالعہ میں مجازًا ایک منزل کے بعد دوسری منزل سے گذرنے اور ایک حال سے دوسرے حال سے گذرنے کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے۔

طَبَقًا مفعول فعل لَتَرْكَبُنَّ کا۔ عَنْ طَبَقٍ صفت طَبَقًا کی ہے طَبَقٌ بمعنی طبقہ درجہ، منزل، حال، حالت، طَبَقًا اصل میں مطلقًا اس چیز کو کہتے ہیں جو دوسری چیز کے مطابق ہو اور عرف میں یہ لفظ اس حال کے لئے خاص ہو گیا ہے جو دوسرے حال کے مطابق ہو۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔

ارشادِ الٰہی ہے: لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (تم کو ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچنا ہے یعنی ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف ترقی کرنی ہے۔ دنیا میں جو انسان مختلف حالات کی طرف ترقی کرتا ہے یہ اُن حالات کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ آیت کریمہ۔ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ (۲۲: ۵) تم کو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے۔) فرما کر بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ نیز آخرت میں حشر و نشر، حساب و کتاب، اور پل صراط سے لے کر جنت دوزخ میں ٹھکانا ہونے تک جو مختلف حالات پیش آنے والے ہیں یہ ان کی طرف اشارہ ہے۔

(المفردات)

۸۴: ۲۰ — فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ مَا استفہامیہ ہے پھر ان کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے — علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

اس استفہام سے مقصود ہے انکار اور تعجب کا اظہار۔ وعدۂ ابرار اور وعید فجار جو اوپر گذرا اس سے یہ کلام تعلق رکھتا ہے درمیان میں جملہ فَلَآ اُقْسِمُ بطور معترضہ ذکر کیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ اس کلام کا ربط آیت لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ سے ہو کیونکہ تبدیل احوال سے تبدیل کرنے والے کی ہستی کا پتہ چلتا ہے پھر کیا وجہ کہ اس کو نہیں مانتے۔
(تفسیر مظہری)

۸۴:۲۱ ۔۔۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ جملہ معطوف ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

۸۴:۲۲ ۔۔۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ: بَلْ حرف اضراب ہے حکم ماقبل کو برقرار رکھتے ہوئے حکم مابعد کو حکم ماقبل پر زیادہ کرنے کے لئے آیا ہے یعنی قرآن کو سن کر سجدہ کرنا تو کجا رہا یہ اس سے بدتر عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں یعنی اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کفار الٹا اسے جھٹلاتے ہیں۔

۸۴:۲۳ ۔۔۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ جملہ حالیہ ہے۔ حالانکہ جو انہوں نے اپنے اندر بھر رکھا ہے اللہ اُسے خوب جانتا ہے؛

يُوْعُوْنَ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب اِيْعَاءٌ (افعال) مصدر۔ سادہ وع ی حفاظت کے لئے جمع کرنا۔ بوری یا تھیلا کو جس میں دوسری چیزیں اکٹھی کر کے رکھی جائیں اس کو دعار کہتے ہیں اور اس کی جمع اَدْعِيَةٌ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ (۱۲:۷۶) پھر اس (یوسف) نے اپنے بھائی کے شلیتے سے پہلے ان کے تیلیوں کو دیکھنا شروع کیا۔
(راغب)

۲:۔ اپنے اعمالناموں میں جمع کرتے ہیں (محلی)

۳:۔ چھپاتے ہیں۔ پوشیدہ رکھتے ہیں لم یعنی اپنے دلوں میں (حضرت ابن عباس رض قتادہ کے نزدیک مطلب یہ کہ:۔

یہ کافر لوگ اور کذاب لوگ اپنے سینوں میں کفر و عناد اور عداوتِ حق اور برے ارادوں اور فاسد نیتوں کی جو گندگی لئے پھرتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

۸۴:۲۴ ۔۔۔ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ف سببیہ ہے تکذیب سببِ بشارت ہے ۔۔۔ عذاب سے ڈرانے کی بجائے عذاب کی خوشخبری دینے کا حکم استہزاءً دیا ہے (یعنی ان کے حق میں یہی بشارت ہے)

بَشِّرْ فعل امر واحد مذکر حاضر تَبْشِيْرٌ (تفعیل) مصدر ، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع تکذیب کرنے والے ہیں۔ تو ان کو بشارت (خوشخبری) دیدے :

عَذَابٍ اَلِيْمٍ موصوف صفت دردناک عذاب :

۸۴ : ۲۵ ۔۔۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

استثنا منقطع یا استثنا متصل ہے یعنی اِلَّا کا معنی الکن ہے۔ مطلب یہ کہ ان لوگوں کو بشارت نہ دو جو ان میں سے ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں۔ کیونکہ ان کے لئے اجر لازوال ہے یا غیر ناقص (پورا پورا) ثواب ہے۔ یا بلا منت ثواب ہے۔ یہ استثنار کی عِلَّتُ ہے

مَمْنُوْنٍ ۔ مَنٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر، کم کیا ہوا۔ قطع کیا ہوا۔ غیر ممنون صفت ہے اجرٌ کی جو موصوف ہے کم نہ کیا ہوا۔ غیر منقطع۔

غَيْرُ حرف استثنار ہے اس کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔

ایسا اجر جس میں کبھی کمی نہ کی جائے گی اور نہ کبھی منقطع ہو گا۔

ترجمہ : لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو بے انتہار دوامی اجر ملیگا

- - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - -

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۸۵) سُوۡرَةُ الۡبُرُوۡجِ مَكِّيَّةٌ (۲۲)

۸۵: ۱ — وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ : واؤ قسمیہ، السَّمَآءِ مقسم بہ ونیز موصوف۔
ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ : مضاف مضاف الیہ مل کر صفت السَّمَآءِ کی : برجوں والا۔ برجوں سے کیا مُراد ہے؟ اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں :

۱۔ آسمان کے بارہ حصے۔ ان کا نام بُرج۔ ہر ایک پر ستاروں کا پتہ، حدیں رکھی ہیں حساب کو"
(موضح القرآن از شاہ عبدالقادر ۲۵: ۶۱)
علم نجوم کے جاننے والوں نے ستاروں کے حساب سے آسمان کو بارہ حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے ہر ایک بُرج کی اپنی خصوصیات ہیں جن کے حساب سے ماہرینِ علم نجوم پیشین گوئیاں کرتے ہیں یہ بُرج یہ ہیں :

برج ہا دیدم کہ از مشرق بر آوردند سر
جملہ در تسبیح و در تہلیلِ حق لایموت :
چوں حمل چوں ثور چوں جوزا، و سرطان واسد
سنبلہ، میزان و عقرب و قوس و جدی و حوت :

۲۔ بعض کے نزدیک یہ بروج منازلِ قمر ہیں۔
۳۔ بعض کا خیال ہے کہ بروج بڑے ستاروں کو کہتے ہیں۔ کیونکہ برج کے لغوی معنی ظہور کے ہیں اور جو ستارے روشن اور ظاہر ہوں ان کو بروج کہتے ہیں۔
یہ حضرت ابن عباس رض، و مجاہد و ضحاک، حسن، قتادہ اور سدی کا قول ہے اور یہ معنی مذاق عرب العرباء سے زیادہ چسپاں ہیں۔
۴۔ منہال بن عمرو کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں عمدہ پیدائش
آیت کا ترجمہ ہوگا:
اور قسم ہے آسمان برجوں والے کی :

۸۵:۲ ـــ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۔ واؤ عاطفہ، واؤ قسم محذوف ہے ۔ اور قسم ہے الیوم الموعود کی ۔ موصوف وصفت ۔ وعدہ کئے ہوئے دن کی ۔ یعنی روز قیامت کی ۔

۸۵ : ۳ ـــ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ یہ جملہ بھی عطفیہ ہے ۔ اس کا عطف بھی السمار پر ہے واؤ قسم محذوف ہے ۔ اور قسم ہے شاہد اور مشہود کی ۔

شاهد سے کیا مراد ہے :

لغت میں شاہد کے معنی سامنے ہونے والے کے ہیں ۔ اور پاس آنے والے کے اور گواہی دینے والے کے ۔ لفظ وسیع المعنیٰ ہے اور اس کے کئی معنیٰ ہیں ۔ اس کے متعلق علماء کے متعدد اقوال ہیں ۔

۱ ۔ بعض علماء نے فرمایا کہ شاہد جمعہ کا دن ہے کہ ہر شہر اور ہر مسجد میں آتا ہے اور مشہود عرفہ کا دن ہے کہ تمام بلاد واطراف سے حاجی وہاں حاضر ہوتے ہیں ۔

چونکہ جمعہ ہر ہفتہ میں ایک بار اور عرفہ ہر سال آتا ہے اس لئے ان کو نکرہ لایا گیا ہے اور قیامت کا دن چونکہ ایک ہی ہے اس لئے معرف باللام لایا گیا ہے :

۲ ۔ بعض مفسرین نے ہر ایک مجمع کو جو ذکر الٰہی اور دین کے لئے ہو مشہود اور جماعت کو شاہد بتایا ہے اس میں عیدین وجمعہ و عرفہ بھی شامل ہیں ۔

۳ ۔ بعض علماء نے شاہد اور مشہود میں صرف گواہی کے معنی کا لحاظ کر کے کہا ہے کہ :

شاہد سے مراد حق سبحانہ وتعالیٰ بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ خود اس نے فرمایا ہے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (۴۸ : ۲۸)

(ب) نیز جملہ پیغمبر اور خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ وہ قیامت میں گواہی دیں گے :

(ج) اور سورتوں میں مشہود توحید اور اُمت ہیں ۔

(د) انسان کے اعضاء بھی شاہد ہیں جیسا کہ فرمایا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ (۲۴ : ۲۴) اس صورت میں مشہود انسان کی ذات ہو گی ۔ وغیرہ ۔

فَائِدَة : آیت ۱ تا ۳ : میں جو قسمیں آئی ہیں ان کا جواب محذوف ہے ۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں بیان کی گئی ہیں ۔

۱ ۔ اس کا جواب محذوف ہے لَتُبْعَثُنَّ او نحوہ ۔ یعنی جوابِ قسم لتبعثن (تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے) یا ایسا کوئی اور کلام ۔

۲:۔ بعض نے کہا ہے کہ جواب قسم ہے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ لیکن یہ قول ضعیف ہے۔ کیونکہ قسم کا جواب لغیر لام کے بہت کم آتا ہے۔

۳:۔ بعض کے نزدیک اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ : جوابِ قسم ہے۔

۸۵ : ۴ —— قُتِلَ ۔ فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب ہے قتل کیا گیا۔ مارا گیا، برباد ہوا۔ بددعائیہ جملہ ہے۔ قتل ہو، مارا جائے۔ برباد ہو۔ کلام الٰہی میں بددعا سے مراد ہوتا ہے اللہ نے ان کے لئے قتل کیا جانا مقرر کر دیا۔ یا اللہ کی رحمت سے ان کو دور کر دیا گیا۔

اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ۔ اَصْحٰبُ مفعول مالم یسم فاعلہٗ ۔ مضاف، اَلْاُخْدُوْدِ النَّارِ ۔ موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ۔

اُخْدُوْد ۔ کھائی، خندق۔ اَخَادِيْدُ جمع۔ آگ کی خندق والے لوگ۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے خندقیں کھود کر ان میں آگ جلائی اور اپنا صحیح دین نہ چھوڑنے والوں کو ان میں جھونک دیا۔

فائدہ: اصحاب الاخدود کون تھے اس کے متعلق قرآن حکیم نے صریحًا کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ محض ایک فرقہ مذہب کے دوسرے فرقہ مذہب پر ظلم و استبداد کی وضاحت کے لئے ایک عام مثال کو بیان کر دیا ہے قرونِ وسطیٰ کے یورپ میں ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں اس لئے جب قرآن نے متعین کرنے کی ضرورت کو چنداں اہمیت نہیں دی تو ہمیں اس میں کریدنے کی کیا پڑی ہے۔ پھر بھی محققین نے اس کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے اور اکثریت نے اسے ذونواس کی طرف منسوب کیا ہے ذونواس حمیری خاندان سے یمن کا آخری حکمران تھا۔ مذہب کا یہودی تھا۔ اس نے نجران کے عیسائی مذہب کے پیروکاروں کو جبرًا اپنے دین سے منحرف ہو کر یہودیت قبول کرنے کی کوشش کی اور ان کے انکار پر بڑی بڑی خندقیں کھود کر اس میں آگ بھڑکا کر ان کو اس میں پھینک دیا۔

۸۵ : ۵ —— اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ؛ ذَاتِ الوقود مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ہے النَّارِ کی۔ یعنی ایسی آگ جو ایندھن سے بھڑکائی گئی ہو۔

وَقُوْدٌ بمعنی ایندھن۔ جیسے اور جگہ آتا ہے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲-۲۴) تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔

۸۵ : ۶ —— اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ؛ اِذْ ظرف زمان ہے بمعنی جب، جبکہ، جس وقت

ظرفِ مکان یا حرفِ مفاجات میں بھی مستعمل ہے لیکن حق یہ ہے کہ اِذْ اور اِذَا دونوں اسم ظرف ہیں جن کے لئے ظرفیت لازمی ہے یعنی اکثر مواقع پر مفعول فیہ ہوتے ہیں۔

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اصحب الاخدود ہے۔ یعنی "جب کہ وہ خود"

عَلَيْهَا میں ضمیر هَا واحد مؤنث غائب کا مرجع الاخدود ہے۔

قُعُوْدٌ (باب نصر) مصدر بھی اور قَاعِدٌ کی جمع بھی۔ بیٹھنے والے۔ قُعُوْدٌ اور جُلُوْسٌ میں یہ فرق ہے کہ قُعُوْدٌ کے اندر طولِ مکث کی قید معتبر ہے۔ یعنی قعود کا اطلاق دیر تک بیٹھنے کے لئے ہوتا ہے اور جُلُوْسٌ مطلق بیٹھنا ہے خواہ دیر تک ہو یا جلدی ختم ہو جائے۔

قرآن مجید میں جہاں بھی قُعُوْدٌ آیا ہے یا اس کے مشتقات کا استعمال ہوا ہے وہاں یہی معنی ملحوظ ہیں۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ، جب کہ وہ خود اس پر بیٹھے تھے۔

۸۵: ۷ — وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ: جملہ حالیہ ہے ترجمہ ہوگا۔

درآنحالیکہ جو وہ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

مَا موصولہ يَفْعَلُوْنَ اس کا صلہ۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ متعلق يَفْعَلُوْنَ. شُهُوْدٌ اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے۔ موجودین، حاضرین۔ شَاهِدٌ کی جمع، جیسے سَاجِدٌ کی جمع سُجُوْدٌ

۸۵: ۸ — وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ، واؤ عاطفہ، مَا نافیہ نَقَمُوْا مِنْهُمْ: نَقَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ نَقْمٌ باب ضَرَبَ مصدر۔ نَقَمَ.... مِنْهُ وَعَلَيْهِ: کسی کو کسی چیز کا مجرم گردا ننا۔ ملامت کرنا۔ باب افتعال سے بمعنی انتقام لینا۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور انہوں نے ان کو (یعنی مومنین کو) کسی عیب کا مجرم نہ پایا۔ اِلَّا (حرف استثناء) سوائے اس کے کہ۔

اَنْ يُّؤْمِنُوْا۔ اَنْ مصدریہ۔ يُؤْمِنُوْا مضارع (منصوب بوجہ عمل اَنْ) جمع مذکر غائب۔ اور بتاویل مصدر مفعول ہے فعل نَقَمُوْا کا۔ کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے تھے۔

(چونکہ نَقَمُوْا ماضی ہے اس لئے يُؤْمِنُوْا (مضارع) بھی ماضی کے معنی میں ہے

بِاللّٰهِ جار مجرور۔ اللہ پر۔

مطلب یہ ہے کہ ان مؤمنین کا جن کو آگ کی کھائیوں میں پھینک کر کفار نظارہ کر رہے تھے اور کوئی قصور نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے۔

اَلْعَزِيْزِ (ایسا غالب اور جو اتنا با اقتدار ہے کہ اس کے عذاب کا اندیشہ کیا جاتا ہے)
اَلْحَمِيْدِ (ایسا مستحق حمد محسن کہ اس سے ثواب کی امید کی جاتی ہے) دونوں باری تعالیٰ کی صفات ہیں۔

۸۵: ۹ — اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: یہ بھی باری تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ وہ ذات ہے کہ جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ۔ جملہ معترضہ تذییلی ہے: جملہ سابقہ کی تاکید میں آیا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

۸۵: ۱۰ — اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ، اِنَّ حرف تحقیق حرف مشبہ بالفعل۔ اَلَّذِيْنَ اسم موصول فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اس کا صلہ۔ صلہ موصول مل کر اسم اِنَّ:
ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا اسم اِنَّ کے متعلق۔
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ اِنَّ کی خبر۔ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ: اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے یہ پہلے جملہ کی تاکید ہے۔
فَتَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب فِتْنَةٌ (باب ضرب) مصدر۔ انہوں نے دکھ دیا انہوں نے ایذا دی۔ انہوں نے عذاب دیا۔
فَتَنٌ کے لغوی معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھوٹا کھرا جانچنا۔ یا آگ میں ڈالنا۔
قرآن مجید میں فتنۃ کے لفظ اور اس کے مشتقات کو مختلف معانی کے لئے استعمال کیا گیا ہے مثلاً:
آزمائش کرنا۔ آزمائش میں ڈالنا۔ آفت، مصیبت، فساد۔ ایذا، دکھ عذاب وغیرہ۔
اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ دونوں فَتَنُوْا کے مفعول ہیں۔
ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا۔ ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے۔ لَمْ يَتُوْبُوْا مضارع نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر غائب۔ تَوْبٌ (باب نصر) مصدر۔ پھر توبہ نہیں کی:
فَلَهُمْ: ف بمعنی پھر۔ انجام کار۔ تو۔
عَذَابُ الْحَرِيْقِ: مضاف مضاف الیہ۔ حَرِيْق۔ آگ جلانے والی۔ حَرْقٌ باب نصر، مصدر سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے فَاعِلٌ مَفْعُوْلٌ

دونوں کے معنی دیتا ہے۔ یہاں اس آیت میں معنی آگ مستعمل ہے ۔

ترجمہ ہوگا:۔

بے شک جن لوگوں نے ایذا دی مؤمن مردوں اور مومن عورتوں کو پھر توبہ بھی نہ کی۔ تو ان کے لئے جہنم کا عذاب اور جلانے والا عذاب بھی ہے ۔

۸۵: ۱۱ — اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ : اِنَّ حرف تحقیق، حرف مشبہ بالفعل۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اسم اِنَّ۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ خبر اِنَّ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ صفت جَنّٰتٌ کی ھَا ضمیر کا مرجع جَنّٰتٌ ہے ۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ۔ ذٰلِكَ یعنی باغات اور ان کے نیچے جاری نہروں کا حصول یہ بڑی کامیابی ہے ۔ الفوز الکبیر موصوف وصفت مل کر صفت ذٰلِكَ کی۔

۸۵: ۱۲ — اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ : اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ بَطْشَ مضاف اسم اِنَّ۔ رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ بَطْشَ کا۔ لام تاکید کا شَدِيْدٌ خبر اِنَّ کی۔ بے شک تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہے ۔

فَائِدَہ: اوپر ایمان داروں کو ستانے والوں اور دکھ دینے والوں کے لئے عذاب جہنم اور عذاب حریق کا اور مؤمنوں اور اعمال صالح کرنے والوں کے لئے باغات اور ان میں جاری وساری نہروں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ان کے مترادف اپنی صفات ارشاد فرمائیں۔ کفار کی سزا کے مقابلہ میں فرمایا کہ اس کی گرفت بڑی مضبوط ہے اس سے کسی صورت چھٹکارا انہیں مل سکیگا اور ایمان والوں کی نعمتوں کے مقابلہ میں اپنی چند صفات ارشاد فرمائیں :

۱:۔ اس نے مخلوقات کو پہلی مرتبہ نیست سے ہست کیا۔

۲:۔ اُسی قدرت کاملہ سے وہ مرنے کے بعد نئی زندگی عطا کرے گا۔

۳:۔ وہ غفور اور وُدُود ہے۔

۴:۔ وہ صاحب عرش ہے۔

۵:۔ وُہ مجید ہے۔

۶:۔ وہ فعال لما یرید ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے بلا تکلف کر سکتا ہے۔

۸۵: ۱۳ — اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ : يُبْدِئُ مضارع واحد مذکر غائب اِبْدَاءٌ

(افعال) مصدر سے وہ ایجاد کرتا ہے وہ تخلیق اوّل کرتا ہے۔ ب د ء مادہ۔
اسی مادّہ سے باب افتعال سے: اِبْتِدَاءٌ بمعنی شروع کرنا ہے۔
یُعِیْدُ۔ مضارع معروف واحد مذکر غائب: اِعَادَۃٌ (افعال) مصدر سے لوٹانا۔ اعادہ کرنا۔ دوبارہ پیدا کرنا۔ وہ دوبارہ پیدا کرے گا۔

۸۵: ۱۴ ــــ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ۔ غَفُوْرٌ غُفْرَانٌ سے (باب ضرب) مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بخشنے والا۔ غَافِرٌ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ بخشنے والا۔
وَدُوْدٌ مَوَدَّۃٌ (باب سمع) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ بہت محبت کرنے والا۔ بہت چاہنے والا۔ ثواب دینے والا۔ وُدٌّ محبت کرنا۔ یہ بھی مصدر ہے۔
دونوں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔

۸۵: ۱۵۔ ذُوالْعَرْشِ مضاف مضاف الیہ۔ صاحب عرش، عرش والا۔ تخت والا
اَلْمَجِیْدُ بڑی شان والا۔ یہ دونوں بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔
مَجَدَ یَمْجُدُ مَجْدٌ و مَجَادَۃٌ کے معنی کرم و شرف اور بزرگی میں وسعت اور پہنائی کے ہیں۔ یہ دراصل مَجَدَتِ الْاِبِلُ کے محاورہ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں اونٹوں کا کسی وسیع اور زیادہ چارے والی چراگاہ میں پہنچ جانا:
المجید کے معنی ہیں وہ ذات جو اپنے فضل وکرم سے نوازنے میں نہایت وسعت اور فراخی سے کام لینے والی ہو۔
قرآن کریم کی صفت میں بھی المجید آیا ہے کیونکہ قرآن پاک بھی تمام دنیوی و اخروی مکارم پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جلیل القدر کتاب ہے، چنانچہ اسی سورۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ۔

۸۵: ۱۶ ــــ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ؛ فَعَّالٌ فِعْلٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے بہت کام کرنے والا۔ یعنی جب بھی جس کام کو وہ کرنا چاہے اسے بلا روک ٹوک کر گذرتا ہے کوئی اس کے کام میں مانع نہیں ہو سکتا۔ زبردست کام کرنے والا، خود مختاری سے کام کرنے والا۔
مَا یُرِیْدُ۔ مَا موصولہ یُرِیْدُ مضارع صیغہ واحد مذکر غائب اس کا صلہ اِرَادَۃٌ (افعال) مصدر۔ فَعَّالٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای هُوَ فَعَّالٌ، لِمَا یُرِیْدُ متعلق خبر۔

۸۵: ۱۷ ــــ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ۔ جملہ استفہام تقریری ہے۔ تمہارے پاس لشکروں کا قصہ آ ہی چکا ہے۔

۱۸:۸۵ — فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ: یہ الۡجُنُوۡدِ سے بدل ہے یا جُنُوۡدِ محذوف ہے یعنی فرعون اور ثمود کی فوجوں کا قصہ۔

مطلب یہ کہ فرعون اور ثمود اور اُن کے لشکروں کا حال تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ کفر و عناد میں وہ کس حد تک پہنچ گئے تھے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس کے نتیجے میں ان کے ساتھ کیا بنتی؟ اور خدا کی طرف سے ان پر کیسا عذاب نازل ہوا۔ ایک کو دریا میں غرق کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ اور دوسرے کو ایک زلزلہ نے آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

فَائِدَہ: اوپر آیات ۱۲ تا ۱۶ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی چند صفات ارشاد فرمائیں کہ اس کی گرفت (جب وہ پکڑنا چاہے) نہایت شدید ہے مخلوقات کو اس نے اوّلاً پیدا کیا اور اسے پھر دوبارہ بھی امرنے کے بعد) زندہ کرے گا۔ وہ غفور ہے، ودود ہے صاحب عرش ہے عظیم المرتبت ہے اور یہ کہ جس امر کا وہ ارادہ کرتا ہے اسے کر گذرتا ہے کوئی اس کے ارادہ کی تکمیل میں روکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔

یہ صفات ذہن نشین کرانے کے بعد دو ٹھوس مثالیں بیان ہوئیں۔

ایک فرعون کی کہ وہ اپنے جاہ و حشم کے بل بوتے پر خدائی کا دعویٰ رکھتا تھا لیکن باوجود اتنی کرّ وفر کے ذلیل موت مارا گیا اور اپنے لشکر جرار کے ہمراہ سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا گیا (۱۵:۷۹ تا ۲۶) اور ۷: ۱۳۳ تا ۱۳۶) وغیرہ

دوسری قوم ثمود کی جو کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی یہ ایک زبردست اور پُر شوکت قوم تھی فنِ تعمیر میں یدِ طولیٰ رکھتی تھی پہاڑوں کو تراش کر سر بفلک عمارتیں بنانا ان کا دستور تھا۔ بت پرست اور ستارہ پرست تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی نافرمانی میں ان پر عذاب الٰہی ایک زلزلہ کی صورت میں نازل ہوا اور سوائے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے چند ایمان لانے والوں کے تمام قوم تباہ و برباد ہو گئی۔ (۷: ۷۳ تا ۹۷) وغیرہ

قرآن مجید میں قوم ثمود کی ہلاکت کو کہیں رجفۃ زلزلہ (۷: ۷۸) کہیں صاعقۃ کڑک (۴۱: ۱۷) اور کہیں صیحۃ چیخ (۱۵: ۸۳) سے تعبیر کیا ہے۔

یہ مثالیں یعنی فرعون کی غرقابی اور قوم ثمود کی بربادی اہل مکّہ کے علم میں تھیں۔

کانت قصتھم عند اھل مکۃ مشھورۃ۔ ان کی کہانی اہل مکہ میں مشہور و معروف تھی لہٰذا کفار مکہ کو چاہئے تھا کہ ان سے عبرت حاصل کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ انہوں نے

قرآن کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑی چوٹی کا زور لگاکر تکذیب کا ارتکاب کیا۔

۸۵: ۱۹ — بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کی حالت کو برقرار رکھتے ہوئے مابعد کے حکم کو اس پر اور زیادہ کیا گیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا موصول وصلہ۔ مراد اس سے کفار مکہ ہیں۔ ای من قومک یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (الخازن)

تکذیب جھٹلانا۔ جھوٹ کی طرف منسوب کرنا۔ بروزن تفعیل مصدر ہے۔

فی تکذیب۔ ای فی تکذیب لک وللقرآن کما کذب من کان قبلھم من الامم ولم یعتبروا بمن اھلکنا منھم۔ یعنی آپ کی اور قرآن حکیم کی تکذیب میں اس طرح منہمک ہیں جس طرح ان سے پہلی امتیں (اپنے پیغمبروں اور کتب سماوی کی) تکذیب میں لگی رہتی تھیں۔ لیکن ان میں سے جن (پہلی امتوں) کو ہم نے (ان کے اس فعل پر) ہلاک کر دیا ان سے انہوں نے سبق حاصل نہ کیا اس لئے یہ مکہ والے کافر لوگ پہلی امتوں کے کفار سے سزا کے زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ جو ظواہر و شواہد ان کے سامنے ہیں اُن کے سامنے موجود نہ تھے۔

علامہ پانی پتی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

بلکہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری قوم کے یہ کافر تو نزول عذاب کے گذشتہ اقوام اور سابق امتوں کے مقابلہ میں سزا کے زیادہ مستحق ہیں۔ انہوں نے تو گذشتہ اقوام کی ہلاکت کے قصے سن بھی لئے اور ان کی بربادی کے نشانات بھی دیکھ لئے اس کے باوجود یہ قرآن کی تکذیب میں اس قدر منہمک ہیں کہ پچھلے کافر تکذیب انبیاء میں اتنا انہماک نہیں رکھتے تھے۔ گذشتہ آسمانی کتابیں نہیں تھیں اور قرآن کی عبارت بھی معجزہ ہے۔ تکذیب میں تنوین تعظیم ہے۔

(تفسیر مظہری)

۸۵: ۲۰ — وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ، جملہ حالیہ ہے کفروا کے فاعل سے حال ہے وَرَآءِ مصدر ہے بمعنی آگے ہونا۔ پیچھے ہونا۔ ہر طرف ہونا۔ سوا ہونا۔ وَرَآئِهِمْ ان کے ہر طرف۔

مُحِيْطٌ اِحَاطَةٌ (افعال) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے ہر طرف سے گھیرنے والا۔ ہر طرف سے گرفت میں رکھنے والا۔ ایسا قابو میں رکھنے والا کہ اس سے چھوٹ جانا ناممکن ہو۔ اور حال یہ ہے کہ وہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

۸۵: ۲۱ — بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ۔ بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال

اور مابعد کی تصحیح کے لئے آیا ہے یعنی ان کفار مکہ کی جانب سے قرآن مجید کی تکذیب صحیح نہیں کہ کبھی اس کو کسی کاہن کا کلام کہہ دیا کبھی من گھڑت کلام سے تعبیر کیا اور کبھی یہ کہا کہ یہ کسی شاعر کا کلام ہے یوں نہیں بلکہ یہ تو قرآن بڑی شان والا ہے عظیم المرتبت ہے۔

تفسیر خازن میں ہے:۔

ای کریم شریف، کثیر النفع والخیر لیس ھو کما زعم المشرکون انه شعر وکھانة۔ یعنی کریم ہے، شریف ہے کثیر النفع والخیر اور مشرکین کے زعم کے مطابق نہ تو یہ شاعرانہ کلام ہے اور نہ کسی کاہن کا کلام۔

۸۵: ۲۲ —— فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ صفت ہے لوح کی۔ جو ایسی لوح میں لکھا ہوا ہے جو محفوظ ہے یعنی شیطان کی دسترس اور کمی بیشی سے محفوظ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۸۶) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ( )

۸۶: ۱ — وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ط واوَ قسمیہ، السَّمَآءِ مقسم بہٖ واؤ قسمیہ الطَّارِقِ مقسم بہ۔ السماء معطوف علیہ۔ الطارق معطوف، قسم ہے آسمان کی اور رات کے آنے والے کی۔

الطارق اصل لغت کے اعتبار سے راستہ پکڑنے والا۔ رات کو آنے والا۔ طَرْقٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ رات کا راہ گیر، صبح کا ستارہ، عام استعمال میں رات کو نمودار ہونے والے کو طارق کہتے ہیں۔

۸۶: ۲ — وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ: مَا استفہامیہ، کون، کیا چیز، اَدْرٰىكَ ماضی واحد مذکر غائب اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر سے كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر: تمہیں کیا چیز بتائے۔ تمہیں کون بتائے، تمہیں کون واقف کرے، خبردار کرے۔ تمہیں کیا خبر؟ تمہیں کیا معلوم؟ کہ رات کو نمودار ہونے والا ستارہ کیا ہے؟

۸۶: ۳ — اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ۔ جملہ مستانفہ ہے اور مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ھو النجم الثاقب۔ یہ الطارق کی تشریح ہے جیسے سوال کیا جائے کہ ما الطارق؟ جواب ہوگا ھو النجم الثاقب: ترکیب توصیفی ہے (موصوف وصفت) النجم کوئی ستارہ۔ ال جنسی ہے۔ اور عہدی بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ عرب ثریا کو النجم کہتے ہیں۔ اس صورت میں النجم ثریا ستارہ ہوگا۔ لیکن یہاں ال جنسی ہی مستعمل ہے اور النجم سے کوئی خصوصی ستارہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ کوئی بھی ستارہ ہو۔

الثاقب۔ ثُقُوْبٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ ثُقُوْبٌ کے معنی سوراخ کرنے کے ہیں۔ اندھیرے میں روشنی کی کرن ایسے دکھائی دیتی ہے

گویا اس نے اندھیرے کی دیوار میں سوراخ کر دیا ہے، اس لئے وہ ستارہ جو نہایت چمکدار ہو اور جس کی تیز روشنی اندھیرے کو چیرتی ہوئی دور سے نظر آئے اُسے النجم الثاقب کہتے ہیں۔

لہٰذا آیت ہذا کا مطلب یہ ہوا کہ الطارق ایک نہایت چمکدار ستارہ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صبح کو نمودار ہونے والے ستارے کو الطارق کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ صبح کا پیغام بر بن کر طلوع ہوتا ہے اور بڑی شان و شوکت رکھتا ہے۔

۸۶: ۴ — اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ: یہ جملہ جواب قسم ہے اِنْ نافیہ ہے۔ لَمَّا استثنائیہ ہے گو شرطیہ بھی آتا ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ (۱۷: ۶۷) پھر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر لے جاتا ہے تم منہ پھیر لیتے ہو۔

اور بطور حرف جازم بھی آتا ہے اور لَمْ کی طرح فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دیتا ہے اور ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے کہ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۴۹: ۱۴) اور ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اِلّا بمعنی مگر کا ہم معنی ہے ترجمہ ہوگا:۔

کوئی نفس نہیں مگر اس پر نگران (فرشتہ) مامور ہے:

۸۶: ۵ — فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ط ف سببیہ ہے، نگران فرشتوں کا وجود (اور ہر چھوٹے بڑے عمل کا اندیشۂ اندراج) اس امر کا سبب ہے کہ آدمی اپنے حالات پر غور کرے:

لِيَنْظُرْ فعل امر واحد مذکر غائب (باب نصر) مصدر سے۔ چاہئے کہ وہ دیکھے۔

مِمَّ مرکب ہے مِنْ حرف جار اور مَا استفہامیہ سے اصل میں مِنْ مَا تھا۔ کس چیز سے

خُلِقَ۔ ماضی مجہول واحد مذکر غائب، پیدا کیا گیا۔

پس آدمی خود ہی دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ جملہ مِمَّ خُلِقَ مفعول ہے يَنْظُرْ کا۔

۸۶: ۶ — خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ۔ جملہ مستانفہ ہے، سوالِ مقدر کا جواب ہے۔ دَافِقٍ مَآءٍ کی صفت ہے۔ دَفْقٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ کودنے والا۔ اچھلنے والا۔ پانی کی طرف دَفْق کی نسبت مجازی ہے۔ دَافِقٍ اسم مفعول بھی ہو سکتا ہے (اچھل کر نکالا گیا) جیسے کہ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (۱۰۱: ۷) میں رَاضِيَةٍ (پسند کرنے والی) بمعنی مَرْضِيَّةٍ (پسندیدہ) ہے۔

جب دافق کا معنی یکدم بہنا، سرعت کے ساتھ بہنا۔ اچھل کر تیزی سے گرنا۔

لئے جائیں تو دافق کی نسبت مَآءٍ کی طرف حقیقی ہوگی۔
ترجمہ ہوگا۔
اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے۔
۸۶: ۷ — یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ۔ یخرج میں ضمیر فاعل ماء کی طرف راجع ہے۔ جملہ ماء کی صفت ہے، جو پشت اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔
الصُّلْبِ۔ صُلْبٌ کا معنی ہے مضبوط۔ اور مضبوطی کی وجہ سے ہی (اعضاء انسانی میں سے) پشت کو صُلب کہا جاتا ہے۔ اور مراد اس سے مرد کی پُشت ہے۔
الترائب۔ چھاتیاں۔ ترِیبَۃٌ کی جمع ہے جس کے معنی چھاتی کی ہڈی اور سینہ کی پسلی کے ہیں۔ یہاں مراد عورت کے سینہ کی ہڈیاں ہیں۔
ترجمہ ہوگا:۔
جو پیٹھ اور سینہ کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔
۸۶: ۸ — اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ۔ اِنَّهٗ میں ضمیر ہٗ خالق کی طرف لوٹتی ہے گو لفظاً مذکور نہیں ہے، مگر خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ سے اس کا مفہوم سمجھ میں آرہا ہے۔
اور رَجْعِهٖ میں ضمیر ہٖ کا مرجع الانسان ہے رَجْعِهٖ میں رَجْعٌ (مصدر) مضاف ہے اور ہٖ ضمیر مضاف الیہ ہے۔
لَقَادِرٌ میں لام تاکید کا ہے قَادِرٌ۔ قُدْرَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے زبردست قدرت رکھنے والا۔
ترجمہ ہوگا۔
وہ اس کے لوٹانے پر بھی قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔
۸۶: ۹ — یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ: یَوْمَ سے مراد یوم قیامت ہے۔ اور فعل محذوف اُذْکُرْ کے مفعول ہونے کی وجہ سے یَوْمَ منصوب ہے
تُبْلٰی فعل مضارع مجہول واحد مؤنث غائب۔ وہ آزمائی جائے گی، وہ جانچی جائے گی اس کا امتحان کیا جائے گا۔ بَلَاءٌ۔ بَلْوٌ (باب نصر) مصدر۔ ب ل ی، ب ل و مادہ
صاحب ضیاء القرآن تُبْلٰی کے متعلق اپنی تفسیر کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔
تُبْلٰی کے دو معنی بتائے گئے ہیں۔
۱۔ تُبْلٰی بمعنی تُظْھَرُ۔ یعنی اس دن تمام راز (فاش) ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ کوئی

بات پوشیدہ نہیں رہے گی۔
۲:۔ دوسرا معنی ۔ تُبۡلٰی ۔ تُمۡتَحَنُ ۔ تُخۡتَبَرُ (قرطبی) ان کو پرکھا جائے گا۔ کھوٹا کھرا الگ الگ کردیا جائے گا۔
جن اسرار کو فاش کرنے کا ذکر فرمایا جارہا ہے ان میں وہ باتیں بھی ہیں جن کو صرف کرنے والا تو جانتا تھا لیکن دوسرے لوگوں کو اس کا علم ہی نہ ہوسکا۔ یا علم تو ہوا لیکن اس کے پس پردہ جو نیت کارفرما تھی وہ صیغۂ راز میں رہی اور بعض راز ایسے ہیں کہ جن کا کرنے والے کو بھی علم دنیا میں نہ ہوسکا۔ یعنی جو کام اس نے کئے ہیں اس کے نتائج کیسے نکلے اور ان نتائج کے اثرات کہاں تک اور کب تک موجود رہے یہ ساری باتیں اس روز کھول کر سامنے رکھ دی جائیں گی
اَلسَّرَآئِرُ، سَرِیۡرَۃٌ کی جمع ۔ راز، پوشیدہ باتیں ۔ بھید۔ اسی وزن پر قَبِیۡلَۃٌ کی جمع قَبَآئِلُ ہے۔
ترجمہ ہو گا۔
یاد کرو اس دن کو جب سب راز فاش کردیئے جائیں گے۔
۸۶: ۱۰ — فَمَا لَہٗ مِنۡ قُوَّۃٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۔ ف عاطفہ بمعنی پھر۔ مَا نافیہ۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب الانسان کے لئے ہے۔
مِنۡ قُوَّۃٍ جار مجرور۔ طاقت، زور، پھر نہ تو اس روز انسان کا کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی مددگار (جو اسے عذاب سے بچالے) نَاصِرٍ کا عطف قُوَّۃٍ پر ہے۔
۸۶: ۱۱ — وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۔ جملہ قسمیہ ہے ذَاتِ الرَّجۡعِ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت السَّمَآءِ کی۔ الرَّجۡعِ (باب ضرب) مصدر پھر آنا، لوٹ آنا۔ مینہ، بارش یہاں بطور اسم بمعنی بارش۔ استعمال ہوا ہے ۔ یعنی قسم ہے آسمان بارش والے کی ۔
۸۶: ۱۲ — وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ اس آیت کا عطف آیت سابقہ پر ہے وَالۡاَرۡضِ اور قسم ہے زمین کی۔ ذَاتِ الصَّدۡعِ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ہے اَلۡاَرۡضِ کی
الصَّدۡعِ ۔ صَدَعَ یَصۡدَعُ (باب فتح) مصدر سے بمعنی شگافتہ ہونا۔ پھٹنا، شق ہونا یہاں زمین سے کھیتی کا پھوٹ نکلنا مراد ہے۔ قسم ہے زمین کی جس سے کھیتی پھوٹ نکلتی ہے
۸۶: ۱۳ — اِنَّہٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۔ جملہ جواب قسم ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع القرآن ہے۔ (روح المعانی، الخازن، بیضاوی)
اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر اسم اِنَّ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ اس کی خبر، قَوۡلٌ فَصۡلٌ

موصوف و صفت فَصْلٌ باطل سے حق کو الگ کرنے والا کلام۔
بلاشبہ یہ (قرآن) حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔
۸۶ : ۱۴ — وَ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ یہ قول کی صفت ثانی ہے، هَزْلٌ (باب سمع، ضرب) مصدر ہے بمعنی کھیل کرنا۔ بے ہودگی کرنا۔ یہاں بطور اسم مستعمل ہے بمعنی بیہودہ کھیل۔
اور یہ (کلام) بیہودہ یا کھیل اور دل لگی نہیں ہے۔
۸۶ : ۱۵ — اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا۔ انهم میں هم ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع مشرکین مکہ ہیں۔ (الخازن)
يَكِيْدُوْنَ مضارع، جمع مذکر غائب كَيْدٌ (باب ضرب) مصدر، بمعنی خفیہ تدبیر کرنا۔ كَيْدًا مفعول مطلق (تاکید کے لئے۔)
ای یحتالون بالمکر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك حین اجتمعوا فی دار الندوۃ وتشاوروا فیہ (الخازن)
یعنی جب وہ اپنے چوپال میں جمع ہوتے ہیں اور باہم مشورہ کرتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مکر و فریب کی خفیہ تدبیریں سوچتے ہیں۔
۸۶ : ۱۶ — وَ اَكِيْدُ كَيْدًا۔ اَكِيْدُ مضارع واحد متکلم كَيْدٌ (باب ضرب مصدر) كَيْدًا مفعول مطلق۔ میں بھی خفیہ حیلہ و تدبیر کرتا ہوں۔ یعنی ان کو ڈھیل دیتا ہوں (یعنی ان کو اس راستہ پر چلاتا ہوں کہ بالآخر وہ اپنی سازش میں ناکام رہیں۔ یا ان کو آخرت میں ان کے فریب کی سزا دوں گا)
۸۶ : ۱۷ — فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ۔ ف سببیہ ہے مَهِّلْ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ تَمْهِيْلٌ (تفعیل) مصدر۔ تو مہلت دے۔ یعنی چونکہ میں خود ان سے نپٹ رہا ہوں جب چاہوں گا ان کی کرتوتوں کا ان کو مزہ چکھا دوں گا آپ ان کافروں کو ذرا مہلت دیں ان کی ہلاکت کے لئے بد دعا نہ کریں۔ اور ان کی فوری سزایابی کے لئے پریشان نہ ہوں
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ یہ پہلے حکم مہلت کی تاکید ہے۔ مَهِّلْ اور اَمْهِلْ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ محض تغیر لفظی ہے۔
رُوَيْدًا تھوڑی سی مہلت۔ اسم فعل ہے۔ ابن خالویہ کہتے ہیں یہ اصل میں اِرْدَادًا ہے۔ یہ رُوَيْدًا اس کی تصغیر ہے۔ رُوَيْدًا کے معنی مہلت دینے اور ٹھہرنے کے ہیں کہا جاتا ہے اِمْشِ مَشْيًا رُوَيْدًا۔ آہستہ چل۔ جلدی نہ کر۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الاتقان میں لکھا ہے۔
رُوَیْدًا اسم ہے ہمیشہ مُصَغّر اور مامور بہٖ ہو کر بولا جاتا ہے یہ رَوْدٌ کی تصغیر ہے جس کے معنی مہلت کے ہیں۔

ترجمہ ہوگا:۔
پھر تم ڈھیل دو منکروں کو۔ ڈھیل دو ان کو۔ صبر کرو۔
(ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی رح)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۸۷) سورۃ الاعلیٰ مکیّۃ (۱۹)

۸۷:۱ — سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى: سَبِّحْ فعل امر واحد مذکر حاضر تَسْبِيْحٌ (تفعیل) مصدر سے۔ تو تسبیح کر، تو پاکی بیان کر، تو عبادت کر۔
اِسْمَ مفعول سَبِّحْ کا مضاف رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر اِسْمَ کا مضاف الیہ
اپنے رب کے نام کی۔
اَلْاَعْلٰى صفت ہے رَبّ کی۔ عُلُوٌّ (باب نصر) مصدر سے اور عَلَا يَعْلُوْا کا مصدر ہے۔
ترجمہ ہو گا:۔
(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو۔
بعض علماء کا قول ہے کہ آیت میں اسم سے مراد ذات مسمّٰی ہے جیسے آیت مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ (۱۲:۴۰) جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں (یہاں اسماء سے مراد مسمّٰی ہیں) یعنی بت۔
بعض علماء کے نزدیک لفظ اِسْمَ زائد ہے۔ مراد یہ ہے کہ زبان سے اپنے رب کی پاکی بیان کرو۔

۸۷:۲ — اَلَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى۔ اَلَّذِىْ خَلَقَ موصول وصلہ مل کر ربّ کی صفت ثانی ہے۔
فَسَوّٰى کا عطف اَلَّذِىْ (موصول ماقبل) پر ہے ای والذی فَسَوّٰى (پاکی بیان کرو اس رب کی) کہ جس نے (انسان کو) پیدا کیا۔ اور پھر ٹھیک بنایا۔ (فَسَوّٰى بھی رب کی صفت ہے) یعنی اس نے انسان کو پیدا کیا اور پیدا کر کے یونہی بے ڈول اور

بے کار نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس کو ٹھیک اور درست بھی کیا جس کے لئے جس عضو اور جس قوت کی اور صورت کی حاجت تھی وہی اس کو عطا کی۔

۸۷ : ۳ ــــ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی (یہ بھی ربّ کی صفت ہے) اور رب تعالیٰ وہ ذات ہے کہ پیدا کرنے کے ساتھ ہی اپنی مشیت کے مطابق چیزوں کے اجناس، انواع، افراد، مقادیر، احوال، افعال، رزق اور مدت بقاء کو مقرر کر دیا۔

قَدَّرَ (تَقْدِیْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اس نے سوچ کر۔ غور کر کے اندازہ کیا۔ مثلاً یہ اندازہ کر لیا کہ یہ حیوان تمام عمر میں اس قدر کھائے گا۔ اور اتنے دنوں جئے گا اور اتنے اندازہ کردہ ایام میں اتنی مقرر کردہ خوراک ہضم کرنے میں اس کو قوتِ ہضم کی یہ مقدار ضروری ہو گی۔ اپنی مدت العمر میں اس کو اتنا چلنا پھرنا ہوگا۔ اور اس مسافت کے طے کرنے کے لئے اس کی ٹانگوں اور پاؤں میں اس قدر قوت درکار ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔

فَھَدٰی۔ فَ عاطفہ، ھَدٰی فعل ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھِدَایَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ اس نے رہنمائی کی۔ یعنی اس کی ضروریات کی تحصیل کے لئے اس کی راہنمائی کی۔

مجاھد نے کہا :۔

انسان کو اچھائی برائی، سعادت شقاوت کا راستہ بتا دیا۔ حیوانات کو چراگاہوں کا

۸۷ : ۴ ــــ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی۔ یہ بھی ربّ کی صفت ہے۔ وہ ذات جس نے چارہ نکالا۔

اَلْمَرْعٰی اسم ظرف مکان۔ چراگاہ۔ جانوروں اور انسانوں کی خوراک، یعنی گھاس غلّہ۔ پھل وغیرہ، اصل میں رَعْیٌ کے معنی ہیں جانور کی حفاظت کرنا۔ اس کو باقی رکھنا حفاظت کی تین صورتیں ہیں :۔

۱:۔ خوراک کے ذریعے سے۔

۲:۔ دشمنوں سے نگرانی کر کے۔

۳:۔ مناسب انتظام کر کے۔ اچھی سیاست کر کے، حقدار کو اس کا حق دے کر۔ ہر چیز کا اس کے مناسب لحاظ کر کے۔

اِن ہی معانی کا لحاظ رکھتے ہوئے راعی چرواہے کو بھی کہتے ہیں اور حاکم کو بھی

اور ہر نگران کو بھی۔

۸۷: ۵ — فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی : فَ بمعنی پھر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَلْمَرْعٰی ہے۔

غُثَآءً مفعول ثانی جَعَلَ کا۔ بمعنی سیلاب کا کوڑا اور جھاگ:

هو ما يقذف به السيل على جانب الوادي من الحشيش والنبات:

سیلاب کا کوڑا اور جھاگ، سوکھے سڑے گلے پتے۔ (روح المعانی)

غ ث و۔ حروف مادہ غَثَا يَغْثُوْا (باب نصر) غَثْوٌ مصدر

اَلْغُثَآءُ ہانڈی کی جھاگ، اور وہ کوڑا کرکٹ جسے سیلاب بہا کر لائے۔ یہ ہر اس چیز کے لئے ضرب المثل ہے جسے بوجہ بے سود ہونے کے ضائع ہوتے دیا جائے۔

(المفردات)

اَحْوٰی۔ غُثَآءً کی صفت ہے۔ کالا سیاہ مائل بہ سبزی، سرخ مائل بہ سیاہی۔

ترجمہ ہوگا۔

پھر اس (المرعٰی) کو کالا سیاہ مائل بہ سبزی کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ (اس میں مخلوق خصوصًا حضرت انسان کی انتہا کی طرف کس عمدہ پیرایہ میں اشارہ ہے کہ جس سے غور کرنے والے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ (تفسیر حقانی)

۸۷: ۶ — سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی : سَ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے پھر خود اس کا ایک جزء بن جاتا ہے اسی لئے مضارع میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

نُقْرِئُكَ۔ نُقْرِئُ مضارع جمع متکلم اِقْرَاءٌ (افعال) مصدر کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ ہم آپ کو پڑھا دیا کریں گے۔

اَلْقَرْءُ (ق ر ء مادہ) بمعنی عورت کو حیض آنا کے ہیں۔ مثلاً قَرَءَتِ الْمَرْاَۃُ عورت کو حیض آنا شروع ہوگیا۔ عورت حیض میں آگئی۔ اس کے اصل معنی طہر سے حیض میں داخل ہونے کے ہیں۔ اور چونکہ یہ لفظ طہر اور حیض دونوں کا جامع ہے اس لئے دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو اسم دو چیزوں کے لئے بحیثیت مجموعی وضع کیا گیا ہو وہ ہر ایک پر انفرادًا بھی بولا جا سکتا ہے مثلاً لفظ مائدہ کو دسترخوان اور کھانا دونوں کے مجموعہ کے لئے وضع کیا گیا ہے مگر ہر ایک پر انفرادًا بھی بولا جاتا ہے لہٰذا قُرْءٌ نہ صرف

حیض کا نام اور نہ صرف طُہر کا (بلکہ دونوں کے لئے وضع کیا گیا ہے) اس کی دلیل یہ ہے کہ جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اسے ذَاتَ قَرْءٍ نہیں کہا جاتا اور ایسے ہی حائض جسے متواتر خون آرہا ہو۔ اور نُفَسَاء (صاحب نفاس) کو بھی ذَاتُ قَرْءٍ نہیں کہتے۔ اور آیت کریمہ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ (۲: ۲۲۸) "تین حیض تک اپنے تئیں روکے رکھیں" میں تین مرتبہ طہر سے حالت حیض کی طرف منتقل ہونے کے ہیں۔

بعض اہل لغت کا قول ہے کہ:۔

قَرْءٌ کا لفظ قَرَءَ سے مشتق ہے جس کے معنی جمع کرنے کے ہیں تو انہوں نے زمانۂ طہر کو اور زمانۂ حیض کو جمع کرنے کے معنیٰ کا اعتبار کیا ہے کیونکہ زمانۂ طہر میں خون رحم میں جمع ہوتا رہتا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

اَلْقِرَاءَةُ کے معنی حروف و کلمات کو ترتیل میں جمع کرنے کے ہیں کیونکہ ایک حرف کے بولنے کو قراءت نہیں کہا جاتا۔ اور نہ یہ ہر عام چیز کے جمع کرنے پر بولا جاتا ہے لہٰذا اَجْمَعْتُ الْقَوْمَ کے بجائے قَرَءْتُ الْقَوْمَ کہنا صحیح نہیں ہے (المفردات)

لہٰذا القراءۃ کے معنی ہوئے حروف اور کلمات کو حسنِ تناسب کے ساتھ منظم اور مرتب کرکے ادا کرنا (پڑھنا) اِقْرَاْتُ فُلَانًا كَذَا کے معنی کسی کو کچھ پڑھانے کے ہیں اسی طرح سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى (آیت ہذا) کا ترجمہ ہو گا:۔

ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے۔

فَلَا تَنْسٰى کہ تم بھولو گے نہیں۔ تَنْسٰى نِسْيَانٌ سے (باب سمع) مصدر بمعنی بھولنا۔ فراموش کرنا سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔

لَا تَنْسٰى کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱:۔ مضارع منفی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے تو نہیں بھولے گا۔ یعنی ہم قرآن مجید کو تمہارے یوں ذہن نشین کرائیں گے کہ تم پھر اس کو نہیں بھولو گے۔

۲:۔ فعل نہی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے سٰ کے بعد الف کی زیادتی فواصل آیات کی رعائیت سے کردی گئی ہے۔ ہم اسے تم کو پڑھا دیں گے پس تم اسے نہ بھولنا۔

۸۷: ۷ — اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۔ صاحب تفسیر مظہری اس کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں:

"مگر جس کا فراموش کیا جانا اللہ چاہے وہ تم کو فراموش ہو جائے گا۔"

اور تفسیر جمہور کے موافق اس سے مراد قرآن کا وہ حصہ ہے جس کی تلاوت بھی منسوخ

ہوگئی اور حکم بھی جیسے آیت مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا (۲ : ۱۰۶) ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں) میں فرمایا ہے۔

اِنْسَاءٌ (فراموش کرادینا) بھی نسخ ہی کی ایک قسم ہے اس تشریح کی بناء پر آیت میں دو طرح کا معجزہ ہے:۔

۱:۔ اوّل نسیان بالکل نہ ہونا باوجودیکہ نسیان انسان کے فطری عوارض میں سے ہے

۲:۔ آئندہ ہونے والی چیز کی پہلے خبر دینا (یہ کل تفصیل اس صورت میں ہوگی جب کہ فَلَا تَنْسٰٓى کو فعل منفی قرار دیا جائے) تو استثناء کا معنی یہ ہوگا کہ قرآن کی یادداشت کے مطابق واجب ہے لیکن اگر خدا ہی فراموش کرا دینا چاہے تو آدمی معذور ہے۔ (تفسیر مظہری)

فائدہ :۔ ان آیات سَنُقْرِئُكَ ..... الخ کی تفسیر میں بعض مفسرین یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام جب وحی لاتے تھے تو آپ اس خوف سے کہ کہیں کچھ بھول نہ جاؤں جبریل کے ساتھ ساتھ جلدی جلدی پڑھتے جاتے۔ یہ آپ کے لئے بڑی مشقت تھی اس مشقت کے دور کرنے کو یہ آیات نازل فرمائیں کہ آپ بھول جانے کے اندیشہ کو دل سے نکال دیجئے۔ اس کا یاد کرانا ہمارا کام ہے آپ نہیں بھولیں گے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جس قدر خدا چاہے کہ بشریت کی وجہ سے آپ کو نسیان یا سہو ہو جائے نہ یہ کہ بالکل ذہول ہو جاوے (تفسیر حقانی)

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى یہ جملہ ماقبل کی تعلیل ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے ہٗ ضمیر شان ہے بعد کا جملہ مفسرہ ہے جو ہٗ کی خبر ہے۔

يَعْلَمُ۔ عِلْمٌ (باب سَمِعَ) مصدر سے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔

اَلْجَهْرَ (باب فتح) مصدر بمعنی زور سے کہنا۔ زور سے ظاہر کرنا۔ ظاہر ہونا۔ آشکارا ہونا اصل میں دیکھنے یا سننے میں کسی چیز کا کھلم کھلا ظاہر ہونے کا نام جَهْر ہے۔ یہ يَعْلَمُ کا مفعول اوّل ہے۔

وَمَا يَخْفٰى۔ واؤ عاطفہ، مَا موصولہ يَخْفٰى مضارع واحد مذکر غائب اِخْفَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ بمعنی پوشیدہ ہونا۔ صلہ۔ موصول اور صلہ مل کر مفعول ثانی ہے يَعْلَمُ کا۔

ترجمہ ہو گا۔

بے شک وہ جانتا ہے ہر اُس کو جو ظاہر ہے اور (ہر اس کو) جو پوشیدہ ہے۔

۸۷: ۸ — وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى واؤ عاطفہ ہے۔ نُيَسِّرُكَ کا عطف سَنُقْرِئُكَ پر ہے ہم تیرے لئے آسان بات کو سہل کر دیں گے۔

نُيَسِّرُ فعل مضارع صیغہ جمع متکلم تَيْسِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تیرے لئے ہم سہولت پیدا کر دیتے ہیں یا کر دیں گے۔ يُسْرٌ ضد ہے عُسْرٌ کی۔ آسانی، سہولت۔

اَلْيُسْرٰى۔ واحد مؤنث اسم تفضیل معرف باللام۔ اَلْيَسَرُ واحد مذکر۔ يُسْرٌ مصدر ہے يَسُرَ يَيْسِرُ کا۔ (آسان ہونا۔ آسان (شریعت) یا عملِ جنت، یعنی عمل خیر (ابن عباس رض) آسان طریقہ۔ یعنی وہ عمل جو رضاء الٰہی کے حصول کا سبب ہو۔ (معالم التنزیل)

صاحب تفسیر ضیاء القرآن اس آیت کی تشریح میں حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

حقیقت میں شریعت اسلامیہ کا بنایا ہوا طریقہ بڑا آسان ہے کیونکہ اس کے قوانین فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اس کے صلاحیتوں کی نشو و نما میں بڑے معادن ثابت ہوئے ہیں لیکن بعض لوگ جن کے مزاج بگڑ چکے ہوتے ہیں انہیں اس راہ پر قدم اٹھانا بڑا مشکل معلوم دیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ اس دین کو قبول کرنا آسان بنا دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے اس پر کاربند رہنا آسان بنا دیا ہے اسی لئے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ، آپ کا خلق قرآن تھا۔

۸۷: ۹ — فَذَكِّرْ: فَ سببیہ ہے ذَكِّرْ فعل امر واحد مذکر حاضر، تَذْكِيْرٌ (تفعیل) مصدر۔ تو یاد دلا۔ تو سمجھا۔ تو نصیحت کر، یا۔ تو سمجھاتا رہ۔ تو یاد دلاتا رہ)، تو نصیحت کرتا رہ۔ یعنی جب قرآن اور شریعت کو ہم نے تمہارے لئے آسان کر دیا تو تم اس کے ذریعے سے دوسروں کو ہدایت کرتا رہ۔

اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى۔ اِنْ شرطیہ۔ نَفَعَتْ ماضی واحد مؤنث غائب نَفْعٌ (باب فتح) مصدر بمعنی نفع دینا۔ نفع مند ہونا۔ اصل میں تْ ساکن تھی بعد کو آنے والے لفظ کے ساتھ ملانے کی وجہ سے متحرک ہو گئی۔ لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ: کہ جب

ساکن کو حرکت دی جائے گی تو کسرہ کی حرکت دی جائے گی۔

ترجمہ۔ اگر مفید ہو۔ ماضی شرط کی وجہ سے بمعنی مستقبل ہو گئی:

الذِّکْرٰی (باب نصر) سے مصدر ہے۔ نصیحت کرنا، ذکر کرنا۔ یاد۔ پند، موعظت۔ کثرتِ ذکر کے لئے ذِکْرٰی بولا جاتا ہے یہ ذکر سے زیادہ بلیغ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ:۔

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ان مخاطبین کو کسی قدر بھی نفع ہوجانے کی توقع ہو تو آپ ان کو سمجھاتے رہیئے۔

فَائِدَہ: گذشتہ حکم مضمون جزاء پر دلالت کر رہا ہے اس لئے اس شرط کو جزار کی ضرورت نہیں۔

بعض علمار کا قول ہے کہ بار بار نصیحت کرنے کے باوجود بعض لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہونے کے بعد پھر (حکم تذکیر کے بعد) اس جملہ شرطیہ کو لانے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان کو دکھ میں نہ ڈالیں۔ اور ان بے ایمانوں کی حالت پر افسوس نہ کریں جیسا کہ آیت (۵۰ : ۴۵) میں آیا ہے وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ (آپ ایمان لانے پر ان کو مجبور کرنے والے نہیں ہیں۔

بعض عالموں نے کہا ہے کہ بظاہر یہ شرطیہ کلام ہے لیکن حقیقت میں بے ایمانوں کی مذمت اور نصیحت کے اثر آفریں نہ ہونے کا اظہار ہے (تفسیر مظہری)

۸۷ : ۱۰ — سَیَذَّکَّرُ۔ سین کے لئے ملاحظہ ہو ۸۷ : ۶ متذکرۃ الصدر۔ یَذَّکَّرُ مضارع واحد مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعّل) مصدر۔ یہ اصل میں یَتَذَکَّرُ تھا ت کو ذال میں مدغم کیا۔ یَذَّکَّرُ ہو گیا۔ نصیحت پکڑے گا۔

مَنْ یَّخْشٰی۔ مَنْ موصولہ، یَخْشٰی (صلہ) مضارع واحد مذکر غائب خَشْیَۃٌ (باب سمع) مصدر۔ بمعنی ڈرنا۔ مَنْ یَّخْشٰی جو ڈرتا ہے۔

۸۷ : ۱۱ — وَیَتَجَنَّبُھَا الْاَشْقٰی۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ یَتَجَنَّبُ مضارع واحد مذکر غائب تَجَنُّبٌ (تفعّل) مصدر۔ ھا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع الذِّکْرٰی ہے۔ اور اس کو ترک کرتا ہے۔ اس سے دور رہتا ہے۔ اس سے پرے (ایک طرف) رہتا ہے۔

اَلْاَشْقٰی۔ شَقِیَ یَشْقٰی شِقْوَۃٌ وشَقَادَۃٌ (باب سمع) مصدر سے افعل

التفضیل کا صیغہ ۔ بڑا بدبخت ۔ بڑا بدقسمت ۔
ترجمہ ہوگا:۔
اور اس نصیحت سے تو بدبخت ہی الگ رہتا ہے ۔
۸۷ : ۱۲ ۔۔۔ اَلَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی یہ جملہ صفت ہے اَلْاَشْقٰی کی ۔ جو بڑی آگ میں پڑے گا ۔
یَصْلٰی مضارع واحد مذکر غائب صَلْیٌ (باب سمع) مصدر سے وہ داخل ہوگا ۔ وہ پڑیگا
اَلنَّارَ الْکُبْرٰی ۔ موصوف وصفت مل کر مفعول یَصْلٰی کا ۔ کُبْرٰی کَبِیْرٌ کا مؤنث ہے ۔
۸۷ : ۱۳ ۔۔۔ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔ لَا یَمُوْتُ
فعل مضارع منفی واحد مذکر غائب ۔ مَوْتٌ (باب نصر) مصدر ۔ وہ نہیں مرے گا ۔ فِیْھَا
میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النار ہے ۔
لَا یَحْیٰی مضارع منفی واحد مذکر غائب ۔ حَیَاتٌ (باب سمع) مصدر ، اور نہ جئے گا ۔
یعنی نہ وہ خوشگوار زندگی ہی پائے گا ۔
۸۷ : ۱۴ ۔۔۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۔ قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنیٰ دیتا ہے اور اس کو زمانہ حال سے قریب کر دیتا ہے ۔
اَفْلَحَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِفْلَاحٌ (افعال) مصدر ۔ اس نے فلاح پائی
اس نے کامیابی یا مقصد کو پالیا ۔ وہ مراد کو پہنچا ۔
مَنْ تَزَکّٰی ۔ مَنْ موصولہ ۔ تَزَکّٰی ماضی واحد مذکر غائب تَزَکِّیٌ (تفعّل) مصدر
سے جس کے معنیٰ زکوٰۃ دینے اور پاک ہونے کے ہیں ۔ وہ پاک ہوا ۔ وہ سنور گیا ۔
۸۷ : ۱۵ ۔۔۔ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی : ذَکَرَ کا عطف تَزَکّٰی پر ہے ۔ اور صَلّٰی کا
عطف ذَکَرَ پر ہے :۔
اور جو اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا ۔ پس وہ فلاح پا گیا ۔
۸۷ : ۱۶ ۔۔۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۔ تُؤْثِرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر
اِیْثَارٌ (افعال) مصدر سے تم اختیار کرتے ہو ۔ تم ترجیح دیتے ہو ۔ تم پسند کرتے ہو (نیز ملاحظہ ہو
۷۹ : ۳۸)
بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل سے اعراض اور مابعد کا اقرار ۔ یعنی اے بدبختو (خطاب
کفار مکہ سے ہے) تم نہ تزکیہ کرتے ہو نہ اللہ کی یاد کرتے ہو نہ نماز پڑھتے ہو بلکہ آخرت کی زندگی پر

دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ (تفسیر مظہری)

بَلْ اس کلام مقدرہ سے اعراض ہے جس کی طرف سیاقِ کلام (رفتار کلام، ترتیب کلام) دلالت کر رہا ہے۔ اور جو تم نہیں کر رہے ہو بلکہ تم دنیا کی لذاتِ فانیہ و عاجلہ (جلدی ہاتھ آنے والی) کو آخرت کی نعمتوں پر جو کہ باقی رہنے والی اور بہتر ہیں ترجیح دے رہے ہو۔ (تفسیر حقانی)

ترجمہ ہوگا:۔

بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دے رہے ہو۔

اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا موصوف صفت مل کر مفعول ہے تُؤْثِرُوْنَ کا۔

۸۷: ۱۷ــــ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔ واؤ حالیہ ہے اَلْاٰخِرَۃُ مبتداء خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اس کی خبر۔

جملہ یُؤْثِرُوْنَ کے فاعل سے حال ہے۔ خَیْرٌ۔ اَخْیَرُ کے معنی میں افعل التفضیل کا صیغہ بھی ہے اور اسم بھی۔ اس صورت میں اس کی جمع خِیَارٌ وَاَخْیَارٌ ہوگی!

اَبْقٰی۔ بَقَاءٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اگر یہ لفظ اللہ کی صفت ہوگا تو اس کے معنی سدا باقی رہنے والا کے ہوں گے۔ ورنہ دیر تک رہنے والے کے ہوں گے۔

ترجمہ ہوگا:۔

حالانکہ آخرت (کا گھر) بہتر اور سدا رہنے والا ہے۔

۸۷: ۱۸ــــ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی۔ اِنَّ حرفِ تحقیق، بے شک، ھٰذَا یہ مضمون۔ جو اَفْلَحَ سے چوتھی آیت تک مذکور ہے (تفسیر مظہری و خازن)

۲۔ شروع سے لے کر وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی تک (جریر، ابن ابی حاتم عن ابن زید)

۳۔ قَدْ اَفْلَحَ سے لے کر آخر تک (مدارک التنزیل)

الصُّحُفِ الْاُوْلٰی موصوف وصفت، پہلے صحیفوں میں۔ گذشتہ انبیاء کی آسمانی کتابوں میں۔

۸۷: ۱۹ــــ صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی یہ بدل ہے اَلصُّحُفِ الْاُوْلٰی سے یعنی منجملہ اور آسمانی کتابوں کے حضرت ابراہیم اور حضرت مُوسٰی (علیہما السلام) کے صحیفے بھی تھے ان میں بھی یہی مضمون مذکور ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۸۸) سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۲۶)

۸۸: ۱ — ھَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ؕ ھَلْ استفہام اقراری ہے:
یعنی بے شک تمہارے پاس آگئی۔
یا ھَلْ بمعنی قَدْ بھی ہو سکتا ہے یعنی تحقیق تمہارے پاس آچکی ہے:
اَتٰىكَ ، اَتٰی: اِتْیَانٌ (باب ضرب) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، تیرے پاس آئی۔ آچکی۔ آگئی۔
حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ مضاف مضاف الیہ مل کر اَتٰی کا فاعل۔ حَدِیْثٌ بمعنی بات
اَلْغَاشِیَۃِ۔ غَشْیٌ و غِشَاءٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے ہر چھپا لینے والی۔ ڈھانک لینے والی۔ چھا جانے والی چیز۔ یہ اصل وصفی معنی ہے لیکن مراد قیامت ہے۔ اس لئے کہ اس کی ہولناکیاں سب پر چھا جائیں گی (جلالین، المفردات)
حاصل مطلب یہ کہ لغوی اعتبار سے وصفی معنی تھا۔ کسی چیز کا نام نہ تھا۔ لیکن قرآنی اصطلاح میں قیامت کا علم بن گیا۔

ترجمہ ہوگا:۔
بے شک تمہارے پاس قیامت کی خبر آچکی (اس طرز سے سوال کرنے میں سامع کی پوری توجہ اور آئندہ کلام کو حضورِ دل سے سنوانا مقصود ہے۔
۸۸: ۲ — وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ۔ وُجُوْہٌ۔ وَجْہٌ کی جمع۔ چہرے۔ کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے تنوین لائی گئی ہے، یعنی بہت سے چہرے۔
یا تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہو۔ یعنی کافروں کے چہرے، چہروں سے مراد ہیں چہروں والے۔ ای اصحاب وجوہ:
یَوْمَئِذٍ۔ اس روز۔ اس کا تعلق غاشِیَۃٌ سے ہے یعنی غاشیہ کے دن

بہت سے چہرے:

خَاشِعَۃٌ: خُشُوْعٌ (باب سمع) مصدر سے۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے ذلیل ہونے والی۔ خوار، عاجزی کرنے والی۔ دب جانے والی۔ غم اور حقارت کی وجہ سے ذلیل ترجمہ ہوگا۔

اس روز (قیامت کے دن) بہت سے چہرے ذلیل وخوار ہوں گے۔

۸۸: ۳ ـــ عَامِلَۃٌ، نَاصِبَۃٌ، عَامِلَۃٌ: عَمَلٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث: عمل کرنے والی۔ محنت کرنے والی۔ مشقت کرنے والی۔ (تھکی ہوئی)

نَاصِبَۃٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ عاجز، مصیبت میں مبتلا ہونے والی۔

یہ بھی وُجُوْہٌ مبتدا کی خبر ہے۔ یعنی قیامت کے دن بہت سے چہرے (یا چہرے والے) اپنے دنیاوی اعمال کی وجہ سے ذلیل وخوار ہوں گے اور مشقت سے عاجز اور مصیبت میں مبتلا ہوں گے۔

۸۸: ۴ ـــ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً یہ جملہ بھی وُجُوْہٌ کی خبر ہے (دہکتی ہوئی آگ میں پڑے ہوں گے) تَصْلٰی۔ صَلْیٌ سے (باب سمع) مصدر۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وہ آگ میں پڑیں گے۔ وہ آگ میں داخل ہوں گے: نَارًا حَامِیَۃً موصوف وصفت مل کر تَصْلٰی کا مفعول۔

حَامِیَۃً۔ حَمْیٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث بمعنی دہکتی ہوتی۔ گرم تیز۔

۸۸: ۵ ـــ تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ۔ یہ جملہ بھی وُجُوْہٌ مبتدا کی خبر ہے۔ ان کو کھولتے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔

تُسْقٰی: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب: سَقْیٌ (باب ضَرَبَ) مصدر سے۔ اسے پلایا جائے گا۔ وہ پلائی جائے گی۔ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ موصوف وصفت، سخت ابلتا ہوا چشمہ۔ سخت کھولتا ہوا چشمہ۔

اٰنِیَۃٍ۔ اَنْیٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔ اَنَی الشَّیْءُ اس کا وقت قریب آگیا۔ وہ اپنی انتہا اور پختگی کو قریب پہنچ گئی۔

انَی الْحَمِیْمُ پانی حرارت میں اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔
عَیْنٍ اٰنِیَةٍ : وہ چشمہ جس کا پانی حرارت میں اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہو۔ گرم ابلتا ہوا کھولتا ہوا۔
عَیْنٍ اٰنِیَةٍ : میں عَیْنٍ ا بوجہ عمل مِنْ (حرف جار) مجرور ہے اور اٰنِیَةٍ اپنے موصوف کی مطابقت میں۔
فَائِدَہ: خَاشِعَةٌ، عَامِلَةٌ، نَاصِبَةٌ : اسم فاعل کے صیغے واحد مؤنث ہیں لیکن بمعنی جمع وُجُوْہٌ کے لئے آئے ہیں۔ اسی طرح تَصْلٰی وَ تُسْقٰی واحد مؤنث کے صیغے بمعنی جمع وُجُوْہٌ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔
۸۸ : ۶ — لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ۔ یہ جملہ مستانفہ ہے اہل نار کے حال کے بیان میں۔ حال ان کا یہ ہوگا کہ ان کی خوراک ضریع کے علاوہ کچھ نہ ہوگی۔
ضَرِیْعٍ کے متعلق حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
ضَرِیْع ایک چیز ہے ایلوے (ناگ پھنی خاندان کا ایک پودا) سے زیادہ تلخ، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم : شوک یعنی کانٹے کی طرح ہوگی۔ جب کسی کو کھلائی جائے گی تو نہ اس کے پیٹ میں اترے گی نہ منہ تک اٹھ کر آئے گی۔ (بیچ میں پھنس جائے گی) نہ فربہی پیدا کرے گی اور نہ بھوک کو دفع کرے گی اور اس کے درمیان اس کو (کھولتا ہوا) پانی پلایا جائے گا۔
سعید بن جبیر کا قول ہے کہ ضریع زقوم (تھوہر) ہے۔
مجاہد اور عکرمہ کا قول ہے کہ ایک خاردار گھاس ہوتی ہے قریش اس کو شبرق کہتے ہیں لیکن جب اس کی لکڑی سوکھ جائے تو اسے ضریع کہتے ہیں۔ یہ بدترین خوراک ہے۔
ابن ابی زید نے کہا ہے کہ:۔
دنیا میں جس خاردار خشک جھاڑ میں پتے نہ ہوں وہ ضریع ہے اور آخرت کا ضریع آگ کا جھاڑ ہوگا۔
۸۸ : ۷ — لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ : یہ ضریع کی صفت ہے (جو) نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک دور کرے گا۔

لَا یُسْمِنُ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ اِسْمَانٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ وہ فربہ (موٹا) نہیں کرتا ہے یا کرے گا۔ سَمَنٌ گھی۔ سَمِیْنٌ موٹا۔

واؤ عاطفہ لَا یُغْنِیْ مضارع منفی واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ دفع نہیں کرے گا۔ فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ یعنی نہ وہ بھوک کو دور کرے گا۔

جُوْعٍ ۔ بھوک :

۸۸ : ۸ — وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۔ وُجُوْہٌ۔ مبتدا۔ نَاعِمَۃٌ اس کی خبر۔ یَوْمَئِذٍ خبر کا ظرف۔ بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔

نَاعِمَۃٌ: نُعُوْمٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے خوش، تروتازہ ہشاش بشاش۔

۸۸ : ۹ — لِسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ : لام تعلیل کا نہیں بلکہ بمعنی بَ ہے اور متعلق خبر ہے۔ ای رَاضِیَۃٌ لِسَعْیِهَا۔ (وُجُوْہٌ مبتدا۔ رَاضِیَۃٌ خبر بعد خبر۔ لِسَعْیِهَا متعلق خبر) سَعْیِهَا مضاف مضاف الیہ اس کی سعی۔ اس کی کوشش ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کے لئے ہے :

ترجمہ ہوگا۔ وہ اپنی کاوشوں پر خوش ہوں گے۔ (ضیاء القرآن)

اپنی کوشش سے خوش ہوں گے (تفسیر حقانی) تشریح میں لکھتے ہیں:۔

اپنی دنیاوی کوششوں سے جو انہوں نے اللہ کی راہ میں کی تھیں خوش ہوں گے کہ ہماری کوششیں نیک ثمرہ لائیں۔

انہوں نے اللہ کی اطاعت میں رہ کر دنیا میں جو کوششیں کی تھیں آخرت میں ان کا ثواب دیکھ کر وہ خوش ہوں گے۔

ای لسعیها فی الدنیا راضیۃ فی الاخرۃ حیث اعطیت الجنۃ بعملها

دنیا میں اپنی کوششوں پر آخرت میں خوش ہوں گے جب ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں جنت عطا کی جائے گی۔

۸۸ : ۱۰ — فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۔ ای وجوہ یومئذ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ

یعنی اکثر چہرے قیامت کے روز عالی مرتبہ اور بلند مقام والی جنت میں خوش ہوں گے۔

فِیْ جَنَّۃٍ ۔ خبر وجوہ کی عالیۃ صفت ہے جنت کی۔ بمعنی عالی مرتبہ۔ بلند مقام۔

۸۸ : ۱۱ — لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً : یہ جملہ جنت کی صفت ہے۔ لَا تَسْمَعُ مضارع منفی، واحد مذکر حاضر، تو (اے مخاطب) نہیں سنے گا اس میں کوئی لغویات ھا ضمیر واحد

مؤنث غائب جنۃ کے لئے ہے۔
لَاغِیَۃً مفعول ہے لَا تَسْمَعُ کا۔ لَغَا یَلْغُوْا لَغْوٌ ولَاغِیَۃٌ بروزن فاعِلَۃٌ (باب نصر) مصدر ہے۔ بغیر سمجھے بوجھے بولنا۔ بیہودہ بولنا۔ اول فول بکنا۔ لَغْوٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث بھی ہے۔ بکواس، بیہودہ بات،

۸۸:۱۲ — فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ یہ جملہ بھی جنۃ کی صفت ہے وہاں بہتا چشمہ ہوگا۔

فِیْهَا ای فی جنۃ۔ عَیْنٌ جَارِیَۃٌ موصوف وصفت، عَیْنٌ بمعنی چشمہ عُیُوْنٌ جمع۔ جَارِیَۃٌ جَرْیٌ۔ (باب ضَرَبَ) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، جاری رواں۔ جاریۃ کشتی کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی سطح آب پر چلتی ہے۔

۸۸:۱۳ — فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ، یہ جملہ بھی جنت کی صفت ہے۔ سُرُرٌ جمع ہے سَرِیْرٌ کی۔ اَلسَّرِیْرُ (تخت) وہ کہ جس پر ٹھاٹھ سے بیٹھا جاتا ہے۔ یہ سُرُوْرٌ سے مشتق ہے کیونکہ خوشحال لوگ ہی اس پر بیٹھتے ہیں۔

مَرْفُوْعَۃٌ۔ رَفْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث ہے بلند۔ اوپر اٹھائی ہوئی۔ اور اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔

۸۸:۱۴ و وَاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ، اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے" اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے۔

اَکْوَابٌ جمع کُوْبٌ کی جس کے معنی اس پیالہ کے ہیں جس کا دستہ (کنڈا) نہ ہو مَوْضُوْعَۃٌ۔ وَضْعٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے: (قرینہ سے) رکھے ہوئے۔ اور (اس میں قرینے سے) رکھے ہوئے آبخورے ہوں گے

۸۸:۱۵ — وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ، اس جملہ کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے۔
نَمَارِقُ جمع نُمْرُقَۃٌ واحد۔ بمعنی تکیئے۔ گدّے۔ سہارا لینے کے لئے تکیئے۔ گاؤ تکیئے
مَصْفُوْفَۃٌ، صَفٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث۔ صفوں میں لگے ہوئے، قطار در قطار لگے ہوئے۔

۸۸:۱۶ — وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ۔ زَرَابِیُّ۔ مخمل کے نہالچے۔ زِرْبٌ کی جمع ہے: ایک قسم کا عمدہ کپڑا ہے اور ایک موضع کی طرف منسوب ہے تشبیہ اور استعارہ کے طور پر بمعنی فرش کے بھی آتا ہے۔ قاموس میں ہے۔ زَرَابِیُّ قالیچے اور فرش ہیں۔ یا ہر وہ چیز جو بچھائی جائے۔
بَثٌّ (باب نصر، ضرب) مصدر سے اسم مفعول کا

صیغہ واحد مؤنث پھیلانا۔ غبار اڑانا۔ مَبْثُوْثَۃٌ پھیلا ہوا۔ بکھرا ہوا۔ لمبے چوڑے بچھے ہوئے فرش۔ اصل میں بَثٌّ کے معنی ہیں کسی چیز کو متفرق اور پراگندہ کرنا۔ جیسے بَثَّ الرِّیْحُ التُّرَابَ۔ ہوا نے خاک اڑائی یا فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْۢبَثًّا (۵۶: ۶) پھر وہ منتشر ذرات کی طرح اڑنے لگیں۔ یا کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (۱۰۱: ۴) منتشر پتنگوں کی طرح۔

۸۸: ۱۷ — اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ: علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں:۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب اللہ نے جنت کے او صاف بیان فرمائے تو گمراہ لوگوں کو تعجب ہوا اور انہوں نے اس کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ نازل فرمائی۔

صاحب مدارک نے لکھا ہے کہ آیت وَسُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ تختوں کی بلندی اتنی اتنی ہوگی۔ اور اَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ کی تشریح میں فرمایا کہ وہ بے شمار ہوں گے ان کی گنتی مخلوق نہ کر سکے گی اور تکیوں کا طول اور مسندوں کا عرض حضور نے بیان فرمایا تو کافروں نے تکذیب کردی اور کہنے لگے کہ ان تختوں پر چڑھنا کیسے ممکن ہوگا اور اتنی کثرت سے کوزے اور اتنے لمبے تکیے اور اتنی چوڑی مسندوں کا فرش کیسے ہوگا۔ دنیا میں تو کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ نازل فرمائی۔ اس میں استفہام زجری ہے فَ عطف کے لئے ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے ای یعجبون فَلَا یَنْظُرُوْنَ۔ کیا وہ تعجب کرتے ہیں کیا وہ نہیں دیکھتے .....»

اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ۔ اونٹوں کی طرف کہ کیسے پیدا کئے گئے۔ یعنی کن کن عجیب وغریب خصوصیات کے حامل بنائے گئے۔

منجملہ دیگر خصوصیات کے اتنا لمبا جانور جب بیٹھتا ہے تو دوزانو جھک جاتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اونٹوں کی طرح وہ تخت بھی مومنوں کے بیٹھنے کے لئے جھک سکتے ہیں۔

اَلْاِبِلِ اسم جنس ہے واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے اسی رعایت سے خُلِقَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب لایا گیا ہے۔ خُلِقَتْ خَلْقٌ (باب نصر) مصدر سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ وہ پیدا کی گئی۔

۸۸: ۱۸ — وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ (پھر کیا) وہ

آسمانوں کو (نہیں دیکھتے کہ) کس طرح ان کو بلند کیا گیا ہے (فلکیات کا سارا انظام اس میں آگیا ہے)

۸۸ : ۱۹ — وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۔ کیا یہ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے ہیں۔

نُصِبَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب نَصْبٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی نصب کرنا ۔ کھڑا کرنا۔ گاڑنا۔ كَيْفَ نُصِبَتْ کیسے ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جمے ہوئے ہیں کہ باوجود اتنے طول اور جسامت کے اِدھر اُدھر نہیں جھکتے۔

۸۸ : ۲۰ — وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۔ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح ہمواری کے ساتھ اس کا فرش بچھایا گیا ہے۔

سُطِحَتْ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب سَطْحٌ (باب فتح) مصدر سے وہ بچھائی گئی۔

اَلسَّطْحُ مکان کے اوپر کے حصے یعنی چھت کو کہتے ہیں اور سَطَحْتُ الْبَيْتَ : کے معنی چھت ڈالنے کے ہیں۔ لیکن سَطَحْتُ الْمَكَانَ کے معنی کسی جگہ کو چھت کی طرح ہموار کرنے کے ہیں۔

فَائِدَہ : آیات ۱۷ تا ۲۰ تک سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر یہ لوگ آخرت کی یہ باتیں سن کر کہتے ہیں کہ آخر یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو کیا یہ خود اپنے گرد و پیش کی دنیا پر نظر ڈال کر انہوں نے کبھی نہ سوچا کہ یہ اونٹ کیسے بن گئے؟ یہ آسمان کیسے بلند ہو گیا؟ یہ پہاڑ کیسے قائم ہو گئے؟ یہ زمین کیسے بچھ گئی۔؟ یہ ساری چیزیں اگر بن سکتی تھیں اور بنی ہوئی ان کے سامنے موجود ہیں۔ تو قیامت کیوں نہیں آسکتی؟ آخرت میں ایک دوسری دنیا کیوں نہیں بن سکتی؟ دوزخ اور جنت کیوں نہیں ہو سکتیں" (تفہیم القرآن)

۸۸ : ۲۱ : فَذَكِّرْ ۔ ف ترتیب کا ہے۔ امر مابعد کا ماقبل پر مترتب ہونا۔

ذَكِّرْ : فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَذْكِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے۔ تو یاد دلاتا رہ۔ تو نصیحت کرتا رہ۔ تو سمجھاتا رہ۔ یعنی آپ دلائل متذکرہ بالا کی روشنی میں ان کو سمجھائیں۔ نصیحت کریں:

اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ : تحقیق تم نصیحت کرنے والے ہی ہو۔ یعنی آپ کا کام ان کو

نصیحت کرنا ہے۔ آپ کا ذمہ صرف نصیحت پہنچا دینا ہے ۔ یہ نصیحت کرنے کی علت کا بیان ہے
مُذَكِّرٌ۔ تَذْكِيْرٌ (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ نصیحت کرنے والا۔
یاد دلانے والا۔

۸۸ : ۲۲ — لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ المصیطر۔ المسیطر۔ المسلّطُ علی الشئ لِيُشْرِفَ علیہ و یتعھد احوالہ و یکتب عملہ۔ یعنی وہ شخص جس کو کسی پر مسلط کر دیا جائے تاکہ وہ اس کی نگرانی کرے۔ اس کے احوال کی خبر رکھے اور اس کے اعمال کو لکھتا رہے۔ اُسے مصیطر کہتے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے مَسَيْطَرَةٌ مصدر سے جس کے معنی ہے کسی کام پر مقرر ہونا، ذمہ دار ہونا۔ لہٰذا مصیطر کے معنی ہوئے ذمہ دار۔ مقرر۔ نگران۔

اس آیت میں اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ کے مفہوم کی تاکید ہے یعنی آپ کا ذمہ صرف نصیحت کرنا ہے وہ غور نہ کریں یا نصیحت نہ پکڑیں تو آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔ یہی مطلب آیت وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ (۵۰ : ۴۵) اور آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں) کا ہے۔

۸۸ : ۲۳ — اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ : استثناء منقطع ہے۔ اِلَّا۔ لٰكِنَّ کے معنی میں ہے مَنْ تَوَلّٰى جملہ شرطیہ ہے وَكَفَرَ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ہر دو جملے شرطیہ ہیں اور اگلی آیت جواب شرط میں ہے۔

تَوَلّٰى ماضی واحد مذکر غائب تَوَلِّيٌ (تفعّلٌ) مصدر سے ہے جس کے معنی پیٹھ پھیرنے۔ منہ موڑنے۔ روگردانی کرنے کے ہیں۔

كَفَرَ اس نے (اللہ کا) انکار کیا

ترجمہ ہوگا:۔

لیکن جس نے (ایمان سے) روگردانی کی اور (اللہ کا) انکار کیا۔

۸۸ : ۲۴ — فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ : فَ جواب شرط کے لئے ہے يُعَذِّبُ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تَعْذِيْبٌ (تفعیل) مصدر۔ وہ عذاب دے گا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے۔

اَلْعَذَابَ الْاَكْبَرَ موصوف وصفت مل کر عَذَّبَ کا مفعول۔

ترجمہ ہوگا:۔ تو اللہ اس کو بڑا عذاب دے گا۔

فائدہ ایمان سے روگردانی کرنے والوں کو اور اللہ کا انکار کرنے والوں کو اس دنیا میں بھی کئی قسم کے عذاب ملیں گے مثلاً بھوک، قحط، قتل، بیماری وغیرہ۔ لیکن یہ عذاب، آخرت کے عذاب (یعنی عذاب جہنم) سے دکھ اور تکلیف میں بہت کم درجے کے ہوں گے اور آخرت کا عذاب ان تمام عذابوں سے بہت بڑا اور دردناک ہوگا۔

۸۸ : ۲۵ — اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اِيَابَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ - اِلَيْنَا۔ اس کی خبر۔ اِيَابَ مصدر ہے اٰبَ يَئُوْبُ کا (باب نصر سے) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع وہ لوگ ہیں جو ایمان سے پھر گئے۔ اور اللہ کے منکر ہوئے

ترجمہ:۔

بے شک ان کو پھر کر ہمارے پاس ہی لوٹنا ہے۔

اَوْب اس کا مادہ ہے۔ اَلْاَوْبُ گو اس کے معنی رجوع ہونے کے ہیں لیکن رجوع کا لفظ عام ہے۔ جو حیوان اور غیر حیوان دونوں کے لوٹنے پر بولا جاتا ہے لیکن اَوْبٌ کا لفظ خاص کر حیوان کے ارادۃً لوٹنے پر بولا جاتا ہے۔ اٰبَ، اَوْبًا، اِيَابًا، مَاٰبًا: وہ لوٹ آیا۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا (۷۸:۳۹) جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنائے۔

اَلْاَوَّابُ۔ تَوَّابٌ سے صیغہ مبالغہ ہے۔ یعنی وہ شخص جو معاصی کے ترک اور فعل طاعت سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

قرآن مجید میں ہے:۔ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ۔ (۵۰:۳۲) یعنی ہر رجوع لانے اور حفاظت کرنے والے کے لئے۔

۸۸ : ۲۶ — ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ: ثُمَّ تراخی فی الرتبہ کے لئے ہے، بے شک ان سے حساب لینا ہمارا ذمہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۳۰)

۸۹ : ۱ — وَالْفَجْرِ واؤ قسمیہ ہے الفجر مقسم بہٖ۔
الفَجْرِ سے کیا مراد ہے اس میں کئی اقوال ہیں :۔
۱:۔ الفجر: سے مراد ہر روز کی فجر مراد ہے (ابن عباس، عکرمہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
۲:۔ اس سے مراد نمازِ فجر ہے (عطیہ رض۔
۳:۔ اس سے مراد محرم کے پہلے دن کی فجر مراد ہے۔ اسی سے دنیا کا سال پھوٹتا ہے (قتادہ)
۴:۔ اس سے مراد ماہِ ذوالحجہ کی پہلی تاریخ کی فجر ہے کیونکہ اس سے ذوالحجہ کی دس راتیں (ابتدائی عشرہ) متصل ہے۔ (ضحاک)

۸۹ : ۲ — وَلَيَالٍ عَشْرٍ۔ واؤ عاطفہ ہے جس کا عطف الفجر پر ہے لَيَالٍ عَشْرٍ موصوف وصفت (عددی) مل کر مقسم بہٖ۔ واؤ قسم محذوف۔ اور قسم ہے دس راتوں کی۔ اس سے کون سی دس راتیں مراد ہیں۔ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں۔ رمضان کی آخری دس راتیں۔ محرم کی پہلی دس راتیں۔ تینوں قول ہیں۔

۸۹ : ۳ — وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ: واؤ عاطفہ جس کا عطف حسب جملہ سابقہ الفجر پر ہے۔ واؤ قسم مقدرہ۔ الشفع۔ الوتر مقسم بہٖ اور قسم ہے الشفع کی۔ اور الوتر کی۔

الشفع والوتر کی تشریح میں صاحب تفسیر ضیاء القرآن لکھتے ہیں۔

"اس کے بعد فرمایا: قسم ہے الشفع کی (یعنی جفت کی) اور الوتر (طاق) کی اس کے مصداق کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ ان میں سے مجھے یہ قول پسند ہے کہ شفع سے مراد مخلوق اور وتر سے مراد خالق۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عطیہ، مجاہد، اور دیگر جلیل القدر علماء تفسیر نے اسی کو ترجیح دی ہے اور اس کی تشریح یوں کی ہے کہ ساری مخلوق دو، دو ہے

کفر و ایمان ، ضلالت و ہدایت ، سعادت و شقاوت ، لیل و نہار ، زمین و آسمان ، بحر و برّ ، شمس و قمر ، جنّ و انس ، مذکر و مؤنث ، زندگی اور موت ، عزّت و ذلّت ، علم اور جہالت ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

لیکن اللہ تعالیٰ اپنی تمام شانوں اور صفات میں یکتا ہے ، اور طاق ہے ۔ وہاں زندگی ہے موت نہیں ۔ عزّت ہے ذلّت نہیں ہے ۔ علم ہے جہالت نہیں ہے ۔ قوت ہے ضعف نہیں ہے ۔ اس کی ذات بھی یکتا ہے اور صفات بھی یکتا ہیں ۔

الشفع کے معنی کسی چیز کو اس جیسی دوسری چیز کے ساتھ ملا دینے کے ہیں ۔ اور جفت چیز کو شفع کہا جاتا ہے ۔ الشفاعة کے معنی دوسرے کے ساتھ اس کی مدد یا سفارش کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں ۔ عام طور پر کسی بڑے باعزت آدمی کا اپنے سے کمتر کے ساتھ اس کی مدد کے لئے شامل ہو جانے پر بولا جاتا ہے اور قیامت کے روز شفاعت بھی اسی قبیل سے ہوگی ۔

اَلْوَتْرُ : یہ ضدّ ہے الشفع کی ، الشفع (جفت جو دو پر تقسیم ہو سکے) الوتر (طاق ۔ جو دو پر تقسیم نہ ہو سکے)

فائدہ : الشفع والوتر سے کیا مراد ہے علماء میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے ۔ ہر ایک نے اپنی استعداد کے مطابق اپنی تاویل کو دلائل سے ثابت کرنے کی سعی کی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ تمام معانی ہی مُراد ہوں ۔

۸۹ : ۴ ۔ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ۔ واؤ عاطفہ ، واؤ قسمیہ مقدّرہ ۔ اَلَّیْلِ سے مراد جنسِ شب ہے کوئی رات ہو ۔

مجاہد اور عکرمہ کے نزدیک مزدلفہ کی رات مُراد ہے ۔

اِذَا : بمعنی اس وقت ۔ جس وقت ۔ جب ۔ ظرفِ زمان ہے اور قسم کے بعد واقع ہو تو زمانہ حال کے لئے آتا ہے جیسے یہاں اس آیت زیر مطالعہ میں ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی (۵۳ : ۱) اور قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے ۔ ڈھلنے لگے ۔

یَسْرِ مضارع واحد مذکر غائب ۔ سَرْیٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی رات کو چلنا ۔ شب روی ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

لِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۱۷ : ۱) پاک ہے وہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

یَسْرِ اصل میں یَسْرِیْ تھا۔ یَ کو حذف کیا گیا ہے۔

۸۹ : ۵ — ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ جملہ استفہام تقریری ہے۔ یعنی بے شک اور قَسَمٌ میں تنوین تعظیم کی ہے۔ یعنی بلاشبہ اشیاء مذکورہ کی قسم (عظیم الشان) کافی ہے کیونکہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے وہ بہت بڑی ہیں اللہ کی قدرت کی عجوبہ کاری اور حکمت کی ندرت کا ان سے پتہ چلتا ہے۔

ذِیْ حِجْرٍ۔ مضاف مضاف الیہ (بحالت جر) صاحب عقل، دانا۔ یہ اَلْحَجَرُ سے ہے۔ جس کے معنی سخت پتھر کے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ فَهِیَ کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ط (۲ : ۷۴) گویا وہ پتھر ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت۔ اَلْحَجَرُ وَالتَّحْجِیْرُ کے معنی ہیں کسی جگہ پر پتھروں سے احاطہ کرنے کے۔ کہا جاتا ہے حَجَرْتُهٗ حَجْرًا فَهُوَ مَحْجُوْرٌ اور جس جگہ کے اردگرد پتھروں سے احاطہ کیا گیا ہو اسے حِجْرٌ کہا جاتا ہے۔ اس لئے حطیم کعبہ اور دیار ثمود کو حِجْرٌ کہا گیا ہے۔ وَلَقَدْ کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ (۱۵ : ۸۰) اور (وادی) حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔

اور حِجْرٌ (پتھروں سے احاطہ کرنا) سے حفاظت اور روکنے کے معنی لے کر عقل انسانی کو بھی حِجْرٌ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی انسان کو نفسانی بے اعتدالیوں سے روکتی ہے مثال کے لئے آیت زیر مطالعہ کو پیش رکھیں۔

فائدہ : ان آیات (۸۹ : ۱ تا ۴) کی تفسیر میں مفسرین کے درمیان بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جفت وطاق کے بارے میں تو ۳۶ اقوال ملتے ہیں، بعض روایات میں ان کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب بھی کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے ورنہ ممکن نہ تھا کہ صحابہ اور تابعین اور بعد کے مفسرین میں سے کوئی بھی آپ کی تفسیر کے بعد خود ان آیات کے تعین کرنے کی جرأت کرتا۔ (تفہیم القرآن جلد ششم حاشیہ زیر آیت ۸۹ : ۵)۔

فائدہ آیات ۱ تا ۴ میں مذکور قسموں کا جواب القسم محذوف ہے (۱) لَتُبْعَثُنَّ

ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ (ایسر التفاسیر) (قسم ہے ان چیزوں کی) تم ضرور دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے پھر تم کو تمہارے اعمال سے متنبہ کیا جائے گا۔

۲:۔ جواب قسم مقدر ہے کہ منکروں کو ضرور سزا ہوگی۔

بعض کے نزدیک آیت ۱۴۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ جواب القسم ہے۔ کما فی الجلالین جس پر آئندہ کلام قرینہ ہے جس میں منکرین سابقین کی تعذیب کا ذکر ہے۔

(بیان القرآن)

۸۹: ۶ — اَلَمْ تَرَ: ہمزہ استفہامیہ انکاریہ ہے جب نفی پر داخل ہوتا ہے تو اسے اثبات میں بدل دیتا ہے۔ کیونکہ جب نفی پر داخل ہوا تو نفی کی نفی ہوئی اور نفی کی نفی اثبات ہے۔

لَمْ تَرَ۔ نفی حجد بلم کا صیغہ واحد مذکر حاضر (خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے) کیا تو نے (دل کی آنکھوں سے) نہیں دیکھا۔

ای الم تنظر لعینی قلبك کیف فعل رَبُّكَ ...... الخ (ایسر التفاسیر)

کیا آپ نے اپنے دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ یعنی آپ نے ضرور دیکھا ہوگا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر الاتقان حصہ اول میں رقمطراز ہیں:۔

جب ہمزۂ استفہام "رَاَیْتَ" پر داخل ہوتا ہے تو اس حالت میں رؤیت کا آنکھوں یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آنا ممنوع ہوتا ہے اور اس کے معنی اَخْبِرْنِیْ (مجھے خبر دو۔ مجھے بتاؤ) کے ہوتے ہیں۔

اکثر مفسرین نے اس کا ترجمہ "کیا آپ نے نہیں دیکھا" ہی کیا ہے۔

عَادٍ سے مُراد قوم عاد یا قبیلہ ہے۔ عاد حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص گذرا ہے جس کا سلسلۂ نسب تین واسطوں سے حضرت نوح علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ اس کی نسل بھی اسی نام سے موسوم ہوئی۔ جو طوفانِ نوح کے بعد ملک عرب میں پہلی با اقتدار حکمران قوم تھی۔

۸۹: ۷ — اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ یہ عاد کا عطف بیان ہے اور اس کی وضاحت کرتا ہے یعنی وہ عاد جو قبیلۂ ارم ستونوں والوں سے تھا۔

اِرَمَ کے متعلق لغات القرآن میں ہے:۔

اس کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے لیکن زیادہ قرین صحت یہی ہے کہ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے جو جدّ قبیلہ ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا ہے۔ عرب

بائدہ میں سے عادِ اُولیٰ اسی قبیلہ میں سے شمار کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن عظیم میں بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ میں عاد سے مراد عاد اُولیٰ اور ارم سے ان کا قبیلہ مُراد ہے۔

اِرَمَ۔ یا تو تانیث اور علمیت کی بنا پر غیر منصرف ہے یا علمیت اور عجمیت کی وجہ سے لہٰذا منصوب ہے۔

ذَاتِ الْعِمَادِ مضاف مضاف الیہ۔ستونوں والے۔ عِمَاد جمع ہے عِمَادَۃٌ کی بمعنی ستون۔

علامہ احمد فیومی المصباح میں لکھتے ہیں۔ عماد وہ چیز ہے کہ جس کا سہارا لیا جائے۔ اس کی جمع عَمَدٌ (بالفتحتین) ہے۔ امام راغب بھی یہی معنی لکھتے ہیں چنانچہ اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (۹:۱۰۴) (اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہونگے۔

آیات ۶-۷ کا ترجمہ ہوگا:۔

(اے مخاطب) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے قومِ عاد سے یعنی قومِ ارم ستونوں والی سے کیا کیا۔

تاجُ العُروس میں ہے:۔

آیت شریفہ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ میں بعض نے "ذات العماد" کے معنی دراز قامت بیان کئے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ستونوں والی بلند عمارت والے ہیں۔ اور اس کی جمع عَمَدٌ ہے۔

۸۹: ۸ — اَلَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ: یہ جملہ عاد کی صفت ہے یا اِرَمَ کی صفت ہے۔ چونکہ عاد سے قبیلۂ عاد اور اِرَمَ سے قبیلۂ ارم مراد ہے اس کی رعایت سے اَلَّتِيْ بصیغہ تانیث لایا گیا ہے۔

لَمْ يُخْلَقْ مضارع مجہول نفی جحد بلم۔ نہیں پیدا کیا گیا۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب قبیلۂ عاد یا ارم کے لئے ہے۔

اَلْبِلَادِ۔ بَلَدٌ کی جمع بمعنی شہر یا ملک۔ جس (قبیلہ) کی مثل (دنیا کے) ملکوں میں پیدا نہیں کیا گیا۔

۸۹: ۹ — وَثَمُوْدَ۔ واؤ عاطفہ، ثَمُوْدَ کا عطف عَادٍ پر ہے کیونکہ ایک قبیلہ کا

نام ہے اس لئے تعریف اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے لہذا منصوب آیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ۔ یہ ثمود کی صفت ہے اور دکیا کیا تیرے رب نے، ثمود کے ساتھ جو وادیوں میں پتھروں کو تراشتے تھے۔

ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام ہے۔ فنِ سنگ تراشی اور تعمیر عمارات میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت صالح کی اونٹنی کا واقعہ ان ہی کے ساتھ پیش آیا تھا۔

الذین۔ اسم موصول۔ جمع مذکر۔ جو۔ جو لوگ، وہ سب لوگ؛ وہ سب مرد۔ الذی کی جمع ہے۔ باقی جملہ اس کا صلہ ہے اور سارا جملہ ثمود کی صفت ہے۔

جَابُوْا ماضی جمع مذکر غائب جَوْبٌ (باب نصر) مصدر سے۔ انہوں نے تراشا وہ تراشتے تھے۔

الصَّخْرَ۔ صَخْرَۃٌ کی جمع۔ سخت پتھر۔ اَلْوَادِ۔ اسم مفرد۔ اَلْاَوْدِیَۃُ جمع اصل میں الوادی تھا۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان۔ قتادہ کے نزدیک شام کی ایک وادی (وادی القریٰ) مراد ہے جو کہ مدینہ کے قریب بجانب شام ہے۔ یا وہ پہاڑی وادی مراد ہے جہاں وہ لوگ پتھروں کو تراش کر مکان نما غار بنا کر رہتے تھے۔

۸۹ : ۱۰ — وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ۔ واؤ عاطفہ، فِرْعَوْنَ بوجہ علمیت وعجمیت غیر منصرف ہے اور اس کا عطف بھی عاد پر ہے۔ ای اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ وَّ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ۔ (اے مخاطب) کیا تو نے دیکھا تمہارے رب نے (قوم) عاد سے کیا کیا۔ اور فرعون ذی الاوتاد سے کیا کیا۔

ذی الاوتاد۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فرعون کی صفت ہیں۔ چونکہ فرعون بوجہ معطوف عاد محل جر میں ہے اس کی صفت اعراب میں اس کے مطابق ہوگی۔ لہٰذا ذِیْ بمعنی والا۔ صاحب، بحالت جر ہے۔

اوتاد۔ جمع ہے وَتَدٌ کی بمعنی میخیں۔ ذی الاوتاد بمعنی میخوں والا۔ کی تفسیر میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں۔

۱ :۔ اوتاد۔ لشکروں کو کہتے ہیں۔ کیونکہ حکومت و سلطنت کی یہی میخ ہوتی ہیں۔ یہی ابن عباس کا قول ہے؛

۲ :۔ یہ کہ اس قدر گھوڑے اور خیمے تھے کہ بے شمار میخیں ساتھ چلا کرتی تھیں گھوڑے باندھنے کے لئے اور خیمے گاڑنے کے لئے؛

۳:۔ یہ کہ وہ موذی (فرعون) ایمان والوں کو جو میخا کرتا تھا اس لئے میخیں رکھ چھوڑی تھیں مجاہد اور مقاتل بن حبان نے کہا کہ آدمی کو زمین پر چت لٹاکر ہاتھ پاؤں سیدھے کرکے ان میں میخیں ٹھونک دیتا تھا۔

۸۹: ۱۱ــــ اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ: الذین۔ اسم موصول جمع مذکر۔ جنہوں نے ان سب نے۔ (یعنی عاد وثمود و فرعون نے)

طَغَوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب طغیان (باب نصر، سمع) مصدر۔ سے بمعنی انہوں نے سرکشی کی۔ وہ حد سے گذر گئے۔ جنہوں نے ملکوں میں سرکشی کی حد کردی

یہ جملہ عاد وثمود اور فرعون کی صفت ہے۔

۸۹: ۱۲ــــ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ: ف عاطفہ ہے۔ اور انہوں نے ان ملکوں میں بڑا ہی فساد مچار کھا تھا۔

۸۹: ۱۳ــــ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ: ف سببیہ۔ بسبب ان کی اس سرکشی کے۔

صَبَّ: ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ صَبٌّ مصدر۔ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

پہلی صورت میں بہانے کے معنی ہوں گے۔ اور اس کا فعل باب نصر سے آئیگا۔
دوسری صورت میں بہنے کے معنی ہوں گے۔ اور فعل باب ضرب سے آئے گا۔ قرآن مجید میں یہ متعدی ہی استعمال ہوا ہے۔ اس نے اوپر سے بہایا۔ اس نے اوپر سے ڈالا۔

سَوْطَ عَذَابٍ میں صفت کی اضافت موصوف کی جانب ہے۔ اصل میں عَذَابٌ سَوْطٌ تھا۔ سَوْط کا اصل لغوی معنی ہے مخلوط کردینا۔ کوڑے میں مختلف بل مخلوط ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس کو سوط کہتے ہیں آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں دنیا کا عذاب ایسا ہے جیسے تلوار کے مقابلہ میں کوڑا۔ اسی لئے دنیوی عذاب کو کوڑے سے تشبیہ دی۔

ترجمہ:۔ پس آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ یعنی طرح طرح کا عذاب ان پر نازل کیا۔

۸۹-۱۴ــــ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ: بعض کے نزدیک یہ ان قسموں کا جو آیات ۱ تا ۴ میں مذکور ہیں جواب ہے۔ اس صورت میں درمیانی کلام کلام معترضہ ہوگی۔

ترجمہ ہوگا:۔ قسم ہے (ان چیزوں کی یا امور کی جو آیات ۱ تا ۴ میں مذکور ہیں کہ) بے شک

تیرا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔

صاحب تفہیم القرآن اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

ظالموں اور مفسدوں کی حرکات پر نگاہ رکھنے کے لئے گھات لگائے ہوئے ہونے کے الفاظ تمثیلی اور استعارے کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ گھات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کے انتظار میں اس غرض سے چھپا بیٹھا ہوتا ہے کہ جب وہ زد پر آئے تو اسی وقت اس پر حملہ کردے۔ وہ جس کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کی خبر لینے کے لئے کون کہاں چھپا ہوا ہے انجام سے غافل، بے فکری کے ساتھ وہ اس مقام سے گذرتا ہے اور شکار ہو جاتا ہے۔

یہی صورت حال اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ان ظالموں کی ہے جو دنیا میں فساد کا طوفان برپا کئے رکھتے ہیں۔ انہیں اس کا کوئی احساس ہی نہیں ہوتا کہ خدا بھی کوئی ہے جو ان کی حرکات کو دیکھ رہا ہے وہ پوری بے خوفی کے ساتھ روز بروز زیادہ سے زیادہ شرارتیں کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ حد آجاتی ہے جس سے آگے اللہ تعالیٰ انہیں بڑھنے نہیں دینا چاہتا اسی وقت ان پر اچانک اس کے عذاب کا کوڑا برس جاتا ہے۔

اَلْمِرْصَادِ۔ ظرف مکان۔ مفرد، جمع مراصد۔ گھات لگانے کی جگہ۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ بیشک تیرا رب گھات میں ہے۔ مطلب یہ کہ جس طرح گھات لگا کر کسی مخفی مقام پر بیٹھنے والے سے ادھر سے گذرنے والا دشمن بچ کر نکل نہیں سکتا۔ اور گھات لگانے والے سے دشمن مخفی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح در پردہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے تمام اعمال سے واقف اور باخبر ہے اس سے بچ کر، چھپ کر کوئی شخص راہِ زندگی طے نہیں کرسکتا۔ لَبِالْمِرْصَادِ میں لام تاکید کے لئے ہے۔

۸۹:۱۵ — فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ ، ف حرف عطف ہے اَمَّا حرف شرط ہے۔ اور اکثر حالات میں تفصیل کے لئے آتا ہے۔ اور کبھی تاکید کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور یہاں تاکید کے لئے مستعمل ہے۔

اور جو انسان ہے، لیکن انسان ایسا ہے، مگر انسان ہے کہ ۔۔۔

اِذَا شرطیہ اور مَا زائدہ ہے۔

اِبْتَلٰىهُ۔ اِبْتَلٰى، ماضی واحد مذکر غائب، اِبْتِلَاءٌ (افتعال) مصدر۔ بمعنی آزمانا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ الانسان کے لئے ہے۔ لیکن انسان ایسا ہے کہ

اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے۔

فَاَکْرَمَهٗ ف بمعنی پھر، پس۔ اَکْرَمَهٗ۔ اَکْرَمَ ماضی واحد مذکر غائب اِکْرَامٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب الانسان کے لئے ہے۔ پھر اس کو (آزمائش کے لئے) عزت بخشتا ہے۔

وَنَعَّمَهٗ اور اس کو نعمت عطا کرتا ہے۔

فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ: ف جواب شرط کے لئے ہے۔ اَکْرَمَ ماضی واحد مذکر غائب ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم محذوف۔ تو کہتا ہے کہ اس نے مجھے عزت بخشی (کیونکہ وہ ہمارے اعمال پر خوش ہے)

۸۹ : ۱۶ — وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ۔ اور جب وہ اس کو (اور طرح) آزماتا ہے

فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ۔ اور اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے قَدَرَ ماضی واحد مذکر غائب قَدْرٌ (باب نصر، ضرب) مصدر۔ بمعنی خدا کا کسی کا رزق تنگ کر دینا۔ (جملہ شرطیہ ہے)

فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ: جملہ جواب شرط ہے اَهَانَنِ: ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِهَانَةٌ (افعال) مصدر سے ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (محذوف) اس نے میری اہانت کی۔ اس نے مجھے ذلیل کیا۔

فائدہ:۔

انسان کا یہ حال ہے کہ وہ رات دن حصول دنیا اور اس کی لذات و شہوات میں مشغول ہے۔ اگر دنیا میں دولت و راحت مل گئی تو کہنے لگا میرا خدا مجھ سے خوش ہے جب ہی تو اس نے مجھے عزت دی ہے اور جو تنگ دستی یا تکلیف پیش آگئی تو کہنے لگا کہ خدا ناراض ہے جبھی تو اس نے مجھے ذلیل کر رکھا ہے۔

گویا خداوند تعالیٰ کی رضامندی اور اس کا عزت و اکرام حصول دولت اور راحتِ دنیا پر منحصر جانا۔ اور اس کی ناراضگی اور توہین کو دنیاوی فقر و فاقہ اور تکالیف پر محمول کیا۔ یہ اس کا خیال باطل ہے کیونکہ دنیا کی راحت و نعمت اور اسی طرح افلاس و فقر، بیماری و خواری اس کی آزمائش ہے کہ نعمت و راحت پاکر کیسی شکر گذاری و وفاداری کرتے ہیں اور مصیبت میں کیونکر صبر کرتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

۸۹ : ۱۷ — کَلَّا۔ حرف ردع و زجر (ڈانٹ، جھڑک، اور کسی کام سے روکنے

کے لئے آتا ہے) ہرگز نہیں ۔یعنی جیساکہ انسان نعمت وراحت اور تنگ دستی وتکلیف کو معیار عزت افزائی وتوہین خیال کرتاہے ایسا نہیں ہے ۔

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ : بَلْ حرف اضراب ہے ماقبل کے ابطال اور مابعد کی تصیح کے لئے آیا ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ بات یوں نہیں کہ فقیر رکھ کر اللہ نے تمہاری بے عزتی کرتا ہے بلکہ اس تو تم کو مال عطا فرماکر تم کو نوازا ہے مگر تم یتیم کو نہیں نوازتے اس کی پاسداری نہیں کرتے نہ اس سے محبت کرتے ہو نہ اس پر خرچ کرتے ہو۔

ترجمہ :۔ بلکہ بات یہ ہے کہ) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ۔

فائدہ : تکرمون (آیۃ ۱۷) تَحٰٓضُّوْنَ (آیۃ ۱۸) تَاْكُلُوْنَ (آیۃ ۱۹) اور تُحِبُّوْنَ (آیۃ ۲۰) میں جمع حاضر کے صیغے آئے ہیں اور ان کی ضمیریں الانسان کی طرف راجع ہیں کیونکہ جنس انسان مراد ہے ایک انسان مراد نہیں ہے ۔لیکن لفظ الانسان مفرد ہے اس لئے ابتلٰہُ اَكْرَمَہٗ، نَعَّمَہٗ، یَقُوْلُ (آیۃ ۱۵) کی مفرد ضمیریں بھی اسی کی طرف راجع کی گئی ہیں۔

۸۹ : ۱۸ ۔ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ : اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے لَا تَحٰٓضُّوْنَ مضارع منفی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ مُحَاضَّۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر سے تم باہم ایک دوسرے کو رغبت نہیں دلاتے ہو ۔(اس کا مفعول محذوف ہے)

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ : مسکین کو کھانا کھلانے کی ۔

۸۹ : ۱۹ ۔ اَلتُّرَاثَ ، میراث ، مردے کا مال ۔ اصل میں وِرَاثٌ تھا : واؤ کو ت سے بدل لیا گیا ہے۔

اَكْلًا مفعول مطلق تاکید کے لئے لایا گیا ہے یہ موصوف ہے اور لَمًّا اس کی صفت ہے اور میراث کا سارا مال ہڑپ کر جاتے ہو ۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں :۔

وکان اھل الشرك لا یورثون النساء ولا الصبیان بل یاکلون میراثھم مع میراثھم ۔یعنی مشرکین بچوں اور عورتوں کو ورثہ میں سے کچھ نہ دیتے تھے بلکہ ان کے حصے کو بھی اپنے حصہ کے ساتھ ملاکر ہڑپ کر جاتے تھے ۔

لَمًّا ۔ جَمْعًا ۔ اصل اللمم فی کلام العرب الجمع ۔ یقال لممت الشیٔ المہ لمًّا اذا جمعتہ ۔ ترجمہ : لَمًّا کا معنیٰ ہے جمع کرنا۔ کلام عرب میں لمم کا مادہ

اسی مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ جب تو کسی چیز کو جمع کرے گا اور سمیٹ لے گا تو تو کہیگا لَمَمْتُ الشَّیْئَ اَلُمُّہٗ لَمًّا۔ (تفسیر ضیاء القرآن۔

لَمًّا مصدر ہے۔ لَمَّ یَلُمُّ لَمًّا (باب نصر) اپنا اور دوسروں کا حصّہ کھالینا۔

۸۹: ۲۰ — وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا۔ اس کا عطف بھی جملہ مذکورہ بالا پر ہے حُبًّا۔ مفعول مطلق۔ فعل کی تاکید میں لایا گیا ہے۔ موصوف، جَمًّا اس کی صفت بیحد۔ بہت جی بھر کر۔ مصدر ہے۔ ہر شئے کی کثرت اور زیادتی کے لئے آتا ہے

اور تم دولت سے بیحد محبت کرتے ہو۔

۸۹: ۲۱ — كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا: كَلَّآ حرف ردع اور زجر ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ مذکورہ حرکتوں سے بازداشت ہے۔

مقاتل نے کہا (یہ نفی ہے یعنی) جو حکم ان کو دیا گیا ہے یہ اس کی تعمیل نہیں کریں گے یا بعد والے کلام کی تحقیق کے لئے ہے۔ یعنی جس وعید عذاب اور ان کے حسرت وافسوس کا بیان بعد والی آیات میں کیا گیا ہے اس سے شک کو دور کرنے کے لئے لفظ كَلَّآ استعمال کیا گیا ہے۔

اِذَا۔ ظرف زمان۔ جب۔ دُكَّتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔

دَكٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ دَكٌّ بمعنی ریزہ ریزہ کرنا۔ ڈھاکر برابر کرنا۔ کوٹ کوٹ کر برابر کرنا۔ دَكٌّ اصل میں نرم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں اور چونکہ نرم اور ہموار زمین ریزہ ریزہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اسی مناسبت سے اس کے مصدر کے معنی مقرر ہوئے۔

دَكًّا مصدر منصوب فعل کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے دوسری بار دَكًّا مزید تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

ترجمہ:۔

جب زمین کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

۸۹: ۲۲ — وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا: واؤ عاطفہ جَآءَ کا عطف دُكَّتْ پر ہے۔ صَفًّا صَفًّا اَلْمَلَكُ سے حال ہے۔ اَلْمَلَكُ میں الف لام جنسی ہے یعنی ملائکہ۔

ترجمہ:۔

اور جب تیرا پروردگار جلوہ افروز ہوگا اور فرشتے قطار اندر قطار حاضر ہوں گے:

صَفًّا یہ اصل میں صَفَّ یَصُفُّ (باب نصر) کا مصدر ہے جس کے معنی قطار باندھنے کے آتے ہیں۔ اور خود قطار کے معنی میں بھی لطور اسم مستعمل ہے صَفٌّ بمعنی اسم فاعل صَافٌّ (قطار باندھنے والا) بھی آتا ہے۔ جیسے وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ (۳۷: ۱۶۵) اور ہم جو ہیں سو ہم ہی ہیں قطار باندھنے والے:

۸۹: ۲۳ — وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ: واؤ عاطفہ، جِایْٓءَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ مَجِیْءٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ ج ی ء مادہ۔ جھنم مفعول مالم یسمّ فاعلہٗ۔ فاعل کا قائم مقام ہے۔

یَوْمَئِذٍ۔ اسم ظرف منصوب۔ مضاف۔ اِذ مضاف الیہ۔ اس دن۔ اس جملہ کا عطف بھی دُکَّتِ پر ہے:

اور اس دن جہنم کو سامنے لایا جائے گا۔

یَوْمَئِذٍ اس دن۔ یہ ماقبل کے یَوْمَئِذٍ سے بدل ہے۔

یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ: یَتَذَکَّرُ مضارع واحد مذکر غائب تَذَکُّرٌ (تفعّل) مصدر وہ نصیحت پکڑتا ہے۔ اس کے چند ایک تراجم حسب ذیل ہیں:۔

۱:۔ اس دن انسان سمجھے گا۔ (تفسیر حقانی)

۲:۔ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی۔ (ضیاء القرآن)

۳:۔ اس روز انسان کو سمجھ آوے گی۔ (بیان القرآن)

۴:۔ اس روز انسان کو سمجھ آئے گی (تفہیم القرآن)

۵:۔ ای یتذکر معاصیہ او یتعظ لانہ یعلم قبحھا فیندم علیھا یعنی انسان اپنے گناہوں کو یاد کرے گا یا نصیحت قبول کرے گا: کیونکہ وہ ان گناہوں کی قباحت سے متنبہ ہو جائے گا اور ان پر ندامت محسوس کرے گا:

(بیضاوی)

۶:۔ ای یتعظ الکافر ویتوب: یعنی کافر نصیحت پکڑے گا اور توبہ کرے گا (الخازن)

۷:۔ یتوبُ: توبہ کرے گا۔ (رازی)

مطلب یہ کہ:۔ قیامت کے دن انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا: جو اس نے دنیا میں کئے ہوں گے اور نادم ہوگا۔ کیونکہ اس کو معلوم ہو جائے گا کہ

انبیاء اللہ نے اسے جو خبر دی تھی وہ برحق تھی اور اس کی اپنی سرکشی اور نافرمانی سراسر گمراہی: وہ اپنے کیئے پر توبہ کرنا چاہے گا لیکن بے فائدہ۔

الانسان سے مراد یہاں وہی کافر انسان ہے جو دنیوی سکھ میں رَبِّیٓ اَکْرَمَنِ اور دکھ میں رَبِّیٓ اَھَانَنِ کہا کرتا تھا۔ (آیات ۱۵-۱۶)

وَ اَنّٰی لَہُ الذِّکْرٰی۔ جملہ فاعل یَتَذَکَّرُ سے حال ہے اَنّٰی۔ کیسے، کیونکر اسم ظرف ہے۔ زمان و مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ ظرف زمان ہو تو مَتٰی (کب) کے معنی دیتا ہے اور اگر ظرف مکان ہو تو اَیْنَ (کہاں، جہاں) کے معنی دیتا ہے۔ اور اگر استفہامیہ ہو تو کیف (کیسے، کیونکر) کے معنی دیتا ہے جیسے کہ آیت ہذا میں ہے۔

جملہ استفہام انکاری ہے۔ یعنی اس بعد از وقت ندامت سے اور توبہ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ توبہ کی شرط تو ایمان بالغیب ہے قیامت کے ظہور کے بعد تو غیب نہ رہا سامنے دیکھ کر تو ہر ایک کو ہی ماننا پڑیگا۔

اَلذِّکْرٰی: ذَکَرَ یَذْکُرُ (باب نصر) کا مصدر ہے کثرتِ ذکر کے لئے ذِکْرٰی بولا جاتا ہے یہ ذِکْرٌ سے زیادہ بلیغ ہے نصیحت کرنا۔ ذکر کرنا۔ یاد۔ پند، موعظت، (اب نصیحت پکڑنے یا توبہ کرنے کا کیا فائدہ۔

۸۹: ۲۴ — یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ۔ یہ یَتَذَکَّرُ کی تفسیر ہے۔ کافر انسان دنیا میں اپنے کفر اور سرکشی پر قیامت کے روز ندامت اور حسرت محسوس کرتے ہوئے کیا کہے گا۔

یٰلَیْتَنِیْ ...... لِحَیَاتِیْ مقولہ مفعول ہے یَقُوْلُ کا۔ یعنی وہ یہ کہے گا۔

یَا حرف ندا ہے۔ اے۔

لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ تمنا کے لئے مستعمل ہے کاش! نِیْ اسم۔ اے کاش! میں.....

قَدَّمْتُ۔ ماضی واحد متکلم تَقْدِیْمٌ (تفعیل) مصدر سے۔ میں نے آگے بھیجا میں آگے بھیجتا۔

حَیَاتِیْ۔ مضاف مضاف الیہ۔ میری زندگی۔ میری حیات۔

ترجمہ ہوگا:۔

اے کاش! میں اپنی اس زندگی کے لئے (کچھ) آگے بھیجتا۔

بعض نے لام کو معنی فِیْ لیا ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا:۔
اے کاش میں اپنی (دنیاوی) زندگی میں اعمال صالحہ کر کے پہلے ہی (اس لازوال زندگی کے لئے) آگے بھیجتا۔

۸۹: ۲۵ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ۙ وَّ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ
۸۹: ۲۶ اَحَدٌ۔ سو اس دن نہ کوئی اس کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا اور نہ کوئی اس کے جکڑنے کی طرح (کسی کو) جکڑے گا۔

يَوْمَئِذٍ: اس روز۔ لَا يُعَذِّبُ اور لَا يُوْثِقُ کا ظرف زمان ہے۔ لَا يُعَذِّبُ مضارع منفی صیغہ واحد مذکر غائب۔ اور لَا يُوْثِقُ مضارع منفی واحد مذکر غائب۔
اِيْثَاقٌ (افعال) مصدر۔ وہ نہیں جکڑتا ہے۔ وہ نہیں جکڑے گا۔
عَذَابَهٗ اور وَثَاقَهٗ میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے۔
تفسیر السیر التفاسیر میں لکھا ہے۔
ای لا یعذب مثل عذاب اللہ احد فی قوتہ وشدتہ ولا یوثق احد مثل وثاق اللہ عزوجلّ۔ یعنی قوت اور شدت میں اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔ اور نہ کوئی اللہ عزوجلّ کی جکڑ کی مانند جکڑے گا۔

۸۹: ۲۷ — يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ: اس جگہ يُقَالُ محذوف ہے، یہ جملہ مستانفہ ہے۔ گویا ایک فرضی سوال کا جواب ہے۔ سوال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ کافر کی حالت تو مندرجہ بالا آیات سے واضح ہو گئی۔ مگر مؤمن کی کیا حالت ہوگی؟۔ جواب ہے کہ اس سے کہا جائیگا يٰٓاَيَّتُهَا .... (تفسیر مظہری)
یاء حرف نداء ہے اَیٌّ (مذکر) اَیَّۃٌ (مؤنث) بمعنی اے۔ بحالت ندا۔ منادیٰ معرف باللام کو حرف ندا سے ملاتا ہے۔
هَا حرف تنبیہ ہے جو اَیٌّ اور اَیَّۃٌ اور ان کے بعد کے اسم معرف باللام کے درمیان فصل کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ مذکر صیغہ کی صورت میں اس کی شکل يٰٓاَيُّهَا الرَّجُلُ ہوگی اور مؤنث کی صورت میں يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ (آیت زیر مطالعہ) ہوگی!
نَفْسٌ حی، شخص، (مؤنث آتا ہے) موصوف ہے۔
المطمئنۃ۔ اِطْمِيْنَانٌ (افعیلال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث قطعی سکون پانے والا۔ طمانیت اور اطمینان۔ وہ سکون اور ٹھہراؤ جو مشقت اور کوفت

کے بعد حاصل ہو ایمان کے بعد ایک مرتبہ سکون قلب کا آتا ہے جس کے حصول کے بعد کوئی شبہ اور وسوسہ ہی پیدا نہیں ہوتا جس کو صوفیار کی اصطلاح کے مطابق اگر عین الیقین کا درجہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

علماء نے اس کے کئی معانی بیان کئے ہیں :۔

۱:۔ اللہ کے رب ہونے کا یقین رکھنے والا۔ (مجاہد)

۲:۔ ایمان اور یقین رکھنے والا۔ (حسن بصری)

۳:۔ اللہ کے حکم پر راضی۔ (عطیہ)

۴:۔ اللہ کے عذاب سے محفوظ۔ (کلبی)

۵:۔ اللہ کی یاد سے سکون پانے والا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے :۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (۱۳: ۲۸) اور سُن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ : اے نفسِ مطمئنہ :

۸۹ : ۲۸ — اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ اِرْجِعِيْ فعل امر واحد مؤنث حاضر رُجُوْعٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ تو واپس آ۔ (اپنے رب کی طرف۔

رَاضِيَةً : یہ اِرْجِعِيْ کے فاعل سے حال ہے۔ رِضًى سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، راضی۔ خوش۔

مَرْضِيَّةً ۔ رِضًى سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث : پسند کی ہوئی۔ راضی کی ہوئی۔ خوش کی ہوئی۔

یعنی تو اللہ کی داد و دہش و عنایات پر خوش ہونیوالی۔ اور اللہ کی طرف سے داد و دہش سے خوش کی ہوئی۔ یہ بھی اِرْجِعِيْ کے فاعل سے حال ہے۔

۸۹ : ۲۹ — فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ : ف سببیہ ہے کیونکہ اطمینانِ نفس اور نفس راضیۃً مرضیۃً ہونا ہی خالص عبدیت کے حصول اور باطل الوہیتِ نفسانی کی رسّی سے گلو خلاصی اور شیطانی وسوسوں سے نجات مل جانے کا سبب ہے۔

اُدْخُلِيْ ۔ فعل امر واحد مؤنث حاضر۔ دُخُوْلٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تو داخل ہو جا۔

فِيْ عِبٰدِيْ : میرے بندوں میں۔ (اے نفس مطمئنہ) تو داخل ہو جا میرے بندوں میں

یہ وہی نیک بندے تھے جن میں داخل ہونے کی دُعا حضرت سُلیمان علیہ السلام نے کی تھی۔عرض کیا تھا: وَادۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِكَ فِیۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیۡنَ ٥ (۲۷: ۱۹) اور حضرت یوسُف علیہ السلام نے بھی اِن ہی کے ساتھ شامل ہونے کے لئے عرض کیا تھا۔ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ (۱۲: ۱۰۱)
(تفسیر مظہری)

۸۹: ۳۰ــــ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور میری جنّت میں داخل ہوجا:

- - - - - .... - -

. . . . . - - - - -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵)

۹۰: ۱ — لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ: لَا۔ زائدہ: اُقْسِمُ، مضارع واحد متکلم میں قسم کھاتا ہوں: هٰذَا۔ اسم اشارہ واحد مذکر، اَلْبَلَدِ: مشارٌ الیہ مراد شہر مکہ ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔

۹۰: ۲ — وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ: واؤ حالیہ ہے اور جملہ هٰذَا الْبَلَدِ سے حال ہے۔ حِلٌّ۔ حَلَّ يَحِلُّ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔ بمعنی حلال۔ حلال ہونا۔ اترنا۔ نازل ہونا جائز ہونا۔ بمعنی کسی جگہ اترنے والا بھی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ مَا زِلْتُ حِلًّا بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ میں اس شہر میں ہمیشہ اترنے والا ہوں۔ (المنجد) یعنی میں اس شہر میں ہمیشہ رہنے والا ہوں۔ اس سے محلّہ ہے۔ رہنے کی جگہ۔ اترنے کی جگہ۔ فروکش ہونے کی جگہ۔ شہر کا ایک حصہ جہاں رہائش رکھی جاتی ہو۔

یہاں حِلٌّ بمعنی حَالٌّ۔ بمعنی اسم فاعل آیا ہے۔ رہنے والا۔

اَلْحَلُّ کے اصل معنی گرہ کشائی کے ہیں چنانچہ آیت کریمہ ہے۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ (۲۰: ۲۷) اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ اور حَلَلْتُ کے معنی کسی جگہ پر اترنا اور فروکش ہونا بھی تے ہیں۔ اصل میں یہ حَلُّ الْاَحمال عند النزول سے ہے جس کے معنی کسی جگہ اترنے کے کے لئے سامان کی رسیوں کی گرہ کشائی کے ہیں۔ پھر محض اترنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا ہے۔ لہٰذا حِلٌّ کے معنی کسی جگہ اترنا کے ہیں۔ (المفردات)

مولانا فتح محمد جالندہری اپنے ترجمہ کے آخر میں فوائد کے عنوان کے تحت نمبر ۳۲۹ پر رقمطراز ہیں۔

مفسرین نے حِلٌّ کے معنی حلال بھی کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ خدا نے اس شہر میں مقاتلہ ہمیشہ کے لئے حرام کیا ہے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس میں فتح مکہ کے دن قتال کرنا

جائز کیا تھا۔ اس بناء پر آیت کا ترجمہ یوں ہونا چاہئے۔ کہ تم کو اس شہر میں (قتال) حلال ہونے والا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک زیادہ مناسب یہ ہے کہ حِلٌّ کے معنی حالٌّ یعنی ساکن و نازل لئے جائیں۔ اسی وجہ سے ہم نے ترجمہ کیا ہے "در تم اسی شہر میں رہتے ہو۔ اس صورت میں مکہ معظمہ کی دوسری فضیلتوں میں سے ایک یہ فضیلت بھی اس کی قسم کھانے کا موجب ہو گی کہ وہ حضرت خاتم النبیین کا مسکن تھا۔

۹۰ : ۳ — وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ؛ واؤ عاطفہ ہے۔ وَالِدٍ کا عطف بَلَدِ پر ہے وَالِدٍ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں یا حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ یا ہر والد (کوئی ہو)۔

وَالِدٍ وِلَادَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ باپ۔

وَمَا وَلَدَ: واؤ عاطفہ ہے اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے مَا کا لفظ تنکیر پر دلالت کر رہا ہے اور تنکیر اظہار عظمت کے لئے ہے مَنْ کی جگہ مَا استعمال تعجب کے لئے ہے جیسے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ (۳ : ۳۶) میں مَنْ کی بجائے مَا کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَلَدَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، وِلَادَةٌ (باب ضرب) مصدر سے (جس کا) وہ باپ ہوا۔ مَا وَلَدَ بمعنی اولاد مراد اس سے کل اولاد آدم۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے پیغمبر یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تفسیر مظہری)

۹۰ : ۴ — لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ۔ یہ جواب قسم ہے لام تاکید کا ہے۔ قَدْ فعل ماضی ساتھ تحقیق کے معنی دیتا ہے اور اس جملہ فعلیہ میں جو کہ قسم کے جواب میں آیا ہو تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔ تحقیق ہم نے پیدا کیا۔

الْاِنْسَانَ۔ خَلَقْنَا کا مفعول ہے۔ اس میں الف لام جنس کا ہے (کوئی انسان ہو) یا یہ الْ عہد کا ہے۔ لیکن یہ اس روایت کے بموجب ہو گا۔ کہ یہ آیت ابو الاشد کے متعلق نازل ہوئی۔ اس کا نام اسید بن کلدہ بن الجحی تھا۔ بڑا طاقتور تھا۔ عکاظی چمڑا اپنے پاؤں کے نیچے دبا کر کہتا تھا کہ جو اس چمڑے سے میرے قدم ہٹا دے گا اس کو اتنا انعام ملے گا۔ لیکن کوئی اس کے قدم کو ہٹا نہ سکتا یہاں تک کہ چمڑا کھینچنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تھا اور قدم اپنی جگہ جما رہتا تھا۔

کَبَدٌ بمعنی فضا، ریت کے تودے کا درمیانی حصہ۔ دن کا وسط۔ مصیبت، مشقت۔ اَلْکَبَدُ بمعنی جگر ہے اور اَلْکَبْدُ بطور کَبَدَ یَکْبِدُ کے مصدر کے جگر پر مار کر زخمی کرنا ہے۔

ترجمہ آیت :۔

تحقیق ہم نے انسان کو تکلیف و مشقت (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے۔

اس آیت میں متنبہ کیا گیا ہے کہ انسان کی ساخت ہی اللہ تعالیٰ نے کچھ اس قسم کی بنائی ہے کہ جب تک دین کی گھاٹی پر ہو کر نہ گذرے وہ نہ تو رنج و مشقت سے نجات پا سکتا ہے اور نہ ہی اُسے (حقیقی) چین نصیب ہو سکتا ہے۔

جیساکہ دوسری جگہ فرمایا۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (۸۴: ۱۹) تم درجہ بدرجہ (رتبۂ اعلیٰ پر) چڑھو گے۔ (المفردات)

بعض علماء کے نزدیک مشقت میں پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان پیدائش سے لے کر موت تک کسی نہ کسی مشقت و مصیبت میں گرفتار رہتا ہے خواہ وہ مصیبت اس کی اپنی ذات سے ہو یا دوسروں کے ساتھ معاشی و معاشرتی روابط کے سلسلہ میں پیش آنے والی ہو۔ (نیز ملاحظہ ہو تفسیر حقانی)

۹۰: ۵ — اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ۔ ہمزہ استفہام انکاری ہے

الانسانُ يَحْسَبُ کا فاعل ہے۔ ضمیر فاعل کس کی طرف راجع ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :۔

۱:۔ یہ کہ اگر الانسان میں الف لام جنسی ہے تو ضمیر فاعل عام انسان کی طرف راجع ہو گی اور مطلب یہ ہو گا کہ باوجودیکہ انسان مصائب کش پیدا ہوا ہے سدا کا دکھیا ہے پھر بھی اس پر اس کو یہ غرور کہ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ؛ (کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا)

(تفسیر حقانی، تفسیر مظہری، ضیاء القرآن)

۲:۔ اگر الف لام عہد کا ہے تو ضمیر کا مرجع وہ کافر ہے جو اپنی قوت و طاقت پر گھمنڈ کر رہا ہے یعنی ابو الاشد اسید بن کلدۃ (الخازن، بیضاوی، ایسر التفاسیر)

۳:۔ بعض کے نزدیک ضمیر کا مرجع الولید بن المغیرہ المخزومی ہے۔ (تفسیر الخازن)

يَحْسَبُ مضارع واحد مذکر غائب حُسْبَانٌ (سمع) مصدر سے جس کا معنی ہے خیال کرنا۔

اَنْ مخففہ اصل میں اَنَّ تھا۔

لَنْ يَّقْدِرَ مضارع منفی تاکید بلَنْ۔ قُدْرَةٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ وہ قدرت نہیں رکھتا ہے۔ عَلَيْهِ میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے اَحَدٌ

يَقْدِرَ کی ضمیر فاعل کا مرجع ہے۔ بمعنی کوئی۔
ترجمہ ہوگا:۔
کیاوہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہیں پائے گا۔
علامہ پانی پتی رح لکھتے ہیں:۔
یا اَحَدٌ سے مراد اللہ ہے کہ جس نے ابوالاشد کو اتنی عظیم الشان طاقت وقوت عطا فرمائی تھی کہ اس کا خیال تھا کہ خدا بھی اس سے انتقام لینے کی قدرت نہیں رکھتا۔
اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ مفعول ہے یَحْسَبُ کا۔

۹۰: ۶ — یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا۔ اَھْلَکْتُ ماضی واحد متکلم۔ میں نے ہلاک کردیا۔ میں نے اڑادیا۔ میں نے بہا دیا۔
مَالًا لُّبَدًا۔ موصوف وصفت مل کر مفعول اَھْلَکْتُ کا۔
لُبَدًا۔ مال کثیر۔ لُبَّدً اور لَابِدٌ کا بھی یہی مطلب ہے۔ اصل میں لِبْدٌ اور لِبْدَۃٌ اور لُبْدَۃٌ کا معنی ہے نمدا۔ اور گوند یا پانی وغیرہ سے چپکایا ہوا اون یا نمدہ ہو۔ یا چپکایا ہوا اون سب میں تہ برتہ جمائی جاتی ہے۔ توسیع استعمال کے بعد لُبَدٌ (لُبْدَۃٌ کی جمع جیسے غُرَفٌ غُرْفَۃٌ کی جمع ہے) کثیر مال کو کہنے لگے۔ اتنا کثیر کہ تہ برتہ چڑھ جائے۔

لِبَدًا۔ لَبُوْدٌ اور لَبَدٌ (باب نصر، سمع) ایک جگہ جم کر بیٹھ گیا۔
لِبَدٌ جمع لِبْدَۃٌ واحد۔ ٹھٹ کے ٹھٹ۔ ہجوم، بھیڑ، جماعت در جماعت (لغات القرآن)
لُبَدٌ بہت مال۔ لَبُوْدٌ سے صفت مشبہ۔ جس کے معنی چمٹنا۔ اور بعض احزار کا بعض سے چپکنا ہیں۔ (قاموس القرآن)

فَائِدَہ:۔ یہ نہیں کہا اَنْفَقْتُ مَالًا لُّبَدًا (میں نے ڈھیر سا مال خرچ کردیا) بلکہ کہا اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا۔ (میں نے ڈھیر سا مال ہلاک کردیا۔ یعنی اڑادیا۔ لٹادیا۔ گویا کہنے والے کو اپنی مال ودولت پر کتنا فخر تھا۔ جو زر کثیر اس نے اپنی نشوونمود اور اپنی حفاظت میں بے فائدہ گنوائی۔ اس کی مجموعی دولت کے مقابلہ میں اسے ہیچ معلوم دیتی تھی۔
یَقُوْلُ کی ضمیر فاعل یا تو الانسان کے لئے ہے یا کافر ابوالاشد

کے لئے۔ جملہ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا مفعول ہے یَقُوْلُ کا۔

۹:۷ — اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗٓ اَحَدٌ : (کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں) جملہ استفہامیہ انکاریہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً اسے مال خرچ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ضرور اس سے بازپرس کرے گا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا)۔

لَمْ یَرَہٗٓ اَحَدٌ یہ جملہ مفعول ہے یَحْسَبُ کا۔

لَمْ یَرَ مضارع نفی جحد بلم۔ واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب یا کافر ابوالاشد کے لئے ہے یا عام انسان کے لئے۔

۹۰ : ۸ } اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ۔ (کیا ہم نے نہیں بنائیں اس
۹۰ : ۹ } کے لئے دو آنکھیں اور ایک زبان دو ہونٹ) لَہٗ میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب یَرَہٗ کی طرح یا عام انسان کی طرف راجع ہے یا ابو الاشد کی طرف۔

اَلَمْ نَجْعَلْ استفہام تقریری ہے۔ یعنی ہم نے بنائی ہیں (اس کے لئے)

عَیْنَیْنِ مفعول لہٗ متعلق نَجْعَلْ :

لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ دونوں کا عطف علینین پر ہے۔

آنکھیں انسان کے لئے خارج کے محسوسات و مدرکات کے باب میں سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اور زبان اور ہونٹ مافی الضمیر کے اظہار کا ذریعہ ہیں شاید اسی لئے یہی تین نعمتیں نام کی صراحت کے ساتھ یہاں بیان ہوئیں۔ (تفسیر ماجدی)

ان نعمتوں کے فائدے یوں بیان کئے گئے ہیں :۔

بغوی نے لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم اگر تیری زبان ناجائز چیزوں کے لئے تجھ سے کشاکش کرے تو میں نے اس کے خلاف تیری مدد کے لئے دو ڈھکن تجھے دیئے ہیں تو اس کو ڈھکن میں بند کر دے (اور ناجائز بات زبان سے نہ نکال) اور اگر تیری نگاہ ناجائز چیزوں کے لئے تجھ سے کشاکش کرے، تو تیری مدد کے لئے میں نے دو غلاف تجھے دیدیئے ہیں۔ تو ان غلافوں میں اس کو بند رکھ، اور اگر تیری شرمگاہ ناجائز امور کی طرف تجھے کھینچے تو میں نے تیری امداد کے لئے دو پردے دیدیئے ہیں ان پردوں میں اس کو بند رکھ — (تفسیر مظہری)

۹۰ : ۱۰ — وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ ۔ واؤ عاطفہ، ھَدَیْنَا ماضی جمع متکلم ھِدٰیَۃٌ (باب ضرب) مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ النَّجْدَیْنِ مفعول ثانی ھَدَیْنَا

کا۔ اور ہم نے اسے (حق و باطل کے) دونوں راستے دکھا دیئے۔
النَّجْدَیْنِ۔ اسم تثنیہ منصوب۔ دو روشن راستے۔ یعنی نیکی اور بدی کے راستے
النجد۔ کے لغوی معنی بلند اور سخت جگہ کے ہیں۔
۹۰: ۱۱ — فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ۔ اقْتَحَمَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اقتحام (افتعال) مصدر۔ بمعنی گھس پڑنا۔ بغیر دیکھے بھالے اپنے آپ کو کسی شے میں جھونک دینا۔
عَقَبَۃَ۔ پہاڑ میں چڑھائی کا جو دشوار گذار راستہ ہوتا ہے اس کو عقبۃ کہتے ہیں اس کی جمع عُقَبٌ و عِقَابٌ ہے۔ العقبۃ مفعول ہے اقتحم کا۔
تفسیر مظہری میں اس آیت کی مندرجہ ذیل تشریح کی گئی ہے۔
فَلَا میں لَا بعض کے نزدیک اپنے اصل معنی (نفی) میں نہیں بلکہ ھَلَّا کے معنی میں آیا ہے کیونکہ جب تک تکرار نہ ہو لَا ماضی پر نہیں آتا۔
اس وقت مطلب اس طرح ہوگا۔
کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اس نے مال خرچ کیوں نہیں کیا۔ کہ اس کے ذریعہ سے گھاٹی کو عبور کر لیتا۔ (زندگی کی یا جنت کی یا طاعت کی گھاٹی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں صرف کرنے سے طاعتِ رسول میں صرف کرنا اس کے لئے بہتر ہوتا۔
اور بعض علماء نے کہا ہے کہ لَا اپنے معنی پر ہے لَا کا مدخول اگرچہ لفظاً مکرر نہیں مگر معنوی تعدد ضرور ہے۔ کیونکہ عقبۃ کے مرادی معنی میں تعدد ہے۔ (عقبۃ سے مراد ہے (۱) فَکُّ رَقَبَۃٍ (۲) اور اِطْعَامُ مِسْکِیْنٍ (۳) اور مومن ہونا)
اصل کلام اس طرح تھا۔
فَلَا فَکَّ رَقَبَۃٍ وَلَا اَطْعَمَ مِسْکِیْنًا وَلَا کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ نہ اس نے کسی بردہ کی گلو خلاصی کی نہ مسکین کو کھانا دیا۔ اور نہ مومنوں میں سے ہوا۔
اول الذکر تقدیر پر اس جملہ کا عطف اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا پر ہوگا۔ اور مؤخر الذکر تفسیر پر جواب قسم پر عطف ہوگا۔
مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے انسان کو اوامر و نواہی کے دکھ میں پیدا کیا مگر وہ تعمیل احکام کی گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور نہ اس نے اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کیا۔
یا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ وَلِسَانًا ..... الخ کے مضمون پر عطف ہوگا۔
مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم نے انسان کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ دیئے اور

دو راستے بھی اس کو بتا دیئے مگر وہ طاعت کی راہ میں داخل ہی نہیں ہوا۔ کہ ان نعمتوں کا صرف ان کے مصرف میں ہو جاتا۔ اور منعم کے انعام کا کچھ شکر ہو جاتا

عقبۃ اصل میں پہاڑی راستہ کو کہتے ہیں۔ **اقتحام**۔ گھسنا یہاں مراد ہے۔ اوامر ونواہی کی پابندی کی مشقت برداشت کرنا اور ادار واجب سے عہدہ برآ ہونا۔ کیونکہ گنہگار پر گناہ کرنے کا بار اور اداءِ واجبات کی ذمہ داری پہاڑی گھاٹی کے مشابہ ہے اور فرائض مذکورہ کو ادا کر دینا گھاٹی کو عبور کر لینے سے مشابہت رکھتا ہے۔

ابن زید نے کہا:۔

"اللہ فرماتا ہے: پھر کیوں راہِ نجات پر نہیں چلتا۔ (راہِ نجات کونسی ہے) آئندہ خود ہی اس کو بیان فرما دیا"

۹۰: ۱۲ — **وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ**: **مَا** استفہامیہ۔ کیا چیز۔ کون۔

أَدْرٰىكَ۔ أَدْرٰى ماضی واحد مذکر غائب إِدْرَاءٌ (افعال) مصدر سے بمعنی خبردار کرنا۔ بتانا۔ واقف کرنا۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، کون تجھے بتائے۔ کیا چیز تمہیں خبردار کرے:

مطلب یہ کہ تجھے کیا خبر، تجھے کیا معلوم۔

مَا العقبۃ۔ مَا استفہامیہ: کیا۔ (العقبۃ) کیا ہے۔ تم کیا جانو کہ گھاٹی کیا ہے؟

۹۰: ۱۳ — **فَكُّ رَقَبَةٍ**۔ ای ھی فك رقبۃ۔ فَكٌّ (باب نصر) سے مصدر ہے بمعنی چھڑا دینا۔ آزاد کرنا۔ مضاف۔ رَقَبَةٍ مضاف الیہ۔ کسی گردن کا آزاد کرنا۔ غلام کو آزاد کرنا۔ یا قیمت دے کر آزاد کرانا۔

رَقَبَۃ۔ گردن۔ غلام۔ باندی۔ اس کے اصل معنی گردن کے ہیں پھر اس کو بول کر انسان مراد لیا جانے لگا۔ پھر عرفِ عام میں غلام کا نام پڑ گیا۔ جیسا کہ رأس اور ظہر بول کر مرکوب (جس پر سواری کی جائے) اور سواری مراد لی جاتی ہے۔

مطلب یہ کہ عقبہ غلام آزاد کرانے کو کہتے ہیں۔ غلام آزاد کرنا۔ یتیم اور مسکین کو کھانا کھلانا۔ عقبہ کی تفسیر ہیں۔

۹۰: ۱۴ — **أَوْ إِطْعٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ**۔ أَوْ حرف عطف ہے إِطْعَامٌ کا عطف فَكٌّ پر ہے۔ ای أَوْ هِيَ إِطْعَامٌ..... الخ اطعام (باب افعال) سے مصدر بمعنی کھانا کھلانا۔

فِیْ حرف جر۔ یَوْمٍ مجرور، موصوف۔ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت یَوْمٍ کی۔

مَسْغَبَۃٍ مصدر میمی۔ بھوک، کھانے کی خواہش۔ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ۔ بھوک والے دن میں۔ بھوک کے ہونے کی نسبت یَوْم کی طرف حقیقی نہیں (دن بھوکا نہیں ہوتا) مجازی ہے۔

۹۰ : ۱۵ — یَتِیْمًا : مفعول اِطْعٰمٌ کا۔ موصوف، ذَا مَقْرَبَۃٍ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت یتیماً کی۔

مَقْرَبَۃٍ (مصدر میمی) قرابت داری۔ قربت۔ یَتِیْمًا ذَا مَقْرَبَۃٍ قرابت دار یتیم کو،

۹۰ : ۱۶ — اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ۔ اَوْ حرف عطف۔ (اس کا عطف یتیماً پر ہے) مفلس، نادار۔ موصوف۔ ذَا مَتْرَبَۃٍ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت مِسْكِيْنًا کی مَتْرَبَۃٍ۔ اسم، سخت ناداری۔ ایسی مفلسی جو زمین سے چمٹا دے۔ اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے۔

آیات ۱۲ تا ۱۶ کا ترجمہ یوں ہوگا۔

اور آپ کو کیا معلوم کہ عقبہ کیا ہے۔ وہ کسی غلام کو آزاد کرانا ہے یا بھوک کے (قحط سالی) میں کسی قرابت دار یتیم کو یا سخت نادار (خاک نشین) مسکین کو کھانا کھلانا ہے

۹۰ : ۱۷ — ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ۔

صاحب تفسیر حقانی تحریر کرتے ہیں :۔

ثُمَّ اس مقام پر تراخی ذکر کے لئے ہے۔ یعنی ان سب باتوں کا ذکر کرنے کے بعد میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اُسے ایمان دار بھی ہونا چاہیئے۔

بعض علماء کے نزدیک ثُمَّ اس جگہ تاخیر وقوع کے لئے ہے۔ یعنی کفار کے اعمالِ خیر توقف میں رہتے ہیں۔ اگر اخیر میں ایمان لے آیا تو یہ اعمال مقبول ہو جاتے ہیں ورنہ مردود۔

چنانچہ حکیم بن حزام نے اسلام لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں نے حالتِ کفر میں بہت سے نیک کام کئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے ایمان نے ان سب کو

نیک اور مقبول بنا دیا۔

اولیٰ یہی ہے کہ ثُمَّ تراخی ذکر کے لئے ہے۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا ترجمہ ہوگا۔

پھر وہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے۔ (یعنی بغیر ایمان کے کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی، ایمان جڑ ہے، ایمان ہی بنیاد ہے۔ اعمال صالحہ اس پر عمارت ہے کوئی عمارت بغیر بنیاد کے قائم نہیں رہ سکتی۔

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ اس کا عطف اٰمَنُوْا پر ہے۔ تَوَاصَوْا ماضی جمع مذکر غائب ہے انہوں نے باہم وصیت کی۔ وہ کہہ مرے۔ انہوں نے تاکید کی۔ تَوَاصِیْ (تفاعل) مصدر ہے وہ ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ مَرْحَمَةٌ رَحِمَ يَرْحَمُ (باب سمع) کا مصدر ہے۔ مہربانی کرنا۔ رحم کرنا۔ ترس کھانا۔ وہ ایک دوسرے کو رحم کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

۹۰: ۱۸ — اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر۔ وہ لوگ، وہی لوگ، یعنی اوپر مذکورہ صفات والے۔ مبتدا۔ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا کی خبر۔ المیمنۃ سیدھا ہاتھ۔ دائیں سمت۔ یعنی دائیں سمت والے۔ بابرکت، باسعادت

ترجمہ:۔

وہی لوگ باسعادت اور خوش نصیب ہیں۔

۹۰: ۱۹۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ۔ واؤ عاطفہ، الذین اسم موصول جمع مذکر۔ كَفَرُوْا جمع مذکر غائب۔ كُفْرٌ (باب نصر) مصدر۔ صلہ۔ بِاٰيٰتِنَا متعلق كَفَرُوْا۔ اسم موصول بمعہ اپنے صلہ کے مبتدا۔

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا کی خبر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تخصیص کے لئے لائی گئی ہے۔

اور جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ وہی منحوس (بدبخت) ہیں۔

مَشْئَمَةٌ: (ش ء م، حروف مادہ) بائیں طرف (جلالین)

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ۔ بائیں طرف والے۔

۹۰ : ۲۰ — عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۔ یہ صفت ہے نَارٌ کی، اسم مفعول واحد مؤنث اِلْيصَادٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے ۔ بند کی ہوئی ۔

صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں ۔

مُؤْصَدَةٌ ۔ قرأ الجمهور بالواو وقرئ بالهمزة والمعنی واحد والمراد علیہم نارٌ ابوابها مغلقة ۔ لا تفتح ابداً ۔

(جمہور نے اسے واؤ کے ساتھ پڑھا ہے ہمزہ کے ساتھ بھی اسے پڑھا گیا ہے معنی ہر دو صورت میں ایک ہی ہیں ۔ مراد یہ ہے کہ وہ آگ کے اندر ہوں گے جس کے دروازے بند ہوں گے اور ابد تک نہیں کھولے جائیں گے ۔

صاحب ضیاء القرآن تحریر فرماتے ہیں ۔

جب دروازے کو بالکل بند کر دیا جائے تو اہل عرب کہتے ہیں اوصدت الباب ای اغلقته ۔ یعنی ان کو آگ میں پھینک دیا جائے گا ۔ اور دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور نکلنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۹۱) سورۃ الشمس مکیّۃ (۱۵)

۹۱: ۱ — وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا۔ واؤ قسمیہ، الشمس مقسم بہ۔ قسم ہے آفتاب کی۔ واؤ قسمیہ ضُحٰهَا مضاف مضاف الیہ مل کر مقسم بہ۔

ضُحٰی کے معنی میں متعدد اقوال ہیں۔

۱: طلوع کے وقت آفتاب کی روشنی (مجاہد، کلبی)

۲: ضُحٰی سے مراد پورا دن ہے۔ (قتادہ)

۳: ضُحٰی سے سورج کی گرمی مُراد ہے۔ (مقاتل)

۴: قاموس میں ہے ضَحِیَّۃٌ بروزن عَشِیَّۃٌ دن چڑھ جانا۔ ضحیٰ بغیر مدہ کے اور ضحاءٌ مدہ کے ساتھ قریب دوپہر۔

ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الشمس کی طرف راجع ہے۔

قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی۔

۹۱: ۲ — وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا۔ واؤ قسمیہ اِذَا ظرف زمان۔ جب۔

تَلٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تُلُوٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ ت ل و مادہ) بمعنی پیچھے پیچھے چلنا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الشمس ہے۔

ترجمہ: اور قسم ہے چاند کی جب وہ اس کے (یعنی سورج کے) پیچھے پیچھے چلے۔ (ایسی صورت ہر مہینے کے نصف اول میں ہوتی ہے (تفسیر مظہری)

اصل میں تَلٰی کا استعمال کسی چیز کی متابعت اور پیروی کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور پیروی کبھی جسم کے ذریعے پیچھے پیچھے چل کر ہوتی ہے اور کسی حکم کی اقتداء کرنے سے۔ اس صورت میں اس کے مصدر تُلُوٌّ اور تُلُوٌّ آتے ہیں اور کبھی پیروی پڑھنے اور معنی میں غور کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے لئے تِلَاوَۃٌ کا مصدر استعمال ہوتا ہے۔ آیت شریفہ زیر مطالعہ میں اتباع بر سبیل اقتداء و مرتبہ میں پیچھے ہونا مراد ہے کیونکہ چاند کی روشنی

آفتاب سے لی ہوئی ہے اور وہ آفتاب کا بمنزلہ خلیفہ ہے۔ (لغات القرآن)

۹۱:۳ — وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا۔ واؤ قسمیہ ہے اِذَا ظرف زمان ہے۔ جلّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ضمیر فاعل النہار کی طرف راجع ہے۔ جلّٰی تجلیۃ (باب تفعیل) مصدر سے ہے۔ جس کے معنی ہیں روشن کرنا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب الشمس کے لئے ہے قسم ہے دن کی جب کہ وہ (آفتاب کو) روشن (یعنی نمایاں) کرے:

۹۱:۴ — وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا۔ واؤ قسمیہ اِذَا ظرف زمان۔ یَغْشٰی مضارع واحد مذکر غائب غَشْیٌ (باب سمع) مصدر سے ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الشمس ہے۔ قسم ہے رات کی جب وہ آفتاب کو چھپالے۔ اس پر پردہ ڈال دے۔ ڈھانک دے اس کو۔

۹۱:۵ — وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا۔ واؤ قسمیہ ہے۔ واؤ دوم میں اختلاف ہے کہ قسمیہ ہے یا عاطفہ ہے۔ مَا کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ مَا مصدریہ ہے۔

۲۔ ما موصولہ بمعنی مَنْ ہے۔

بَنٰی ماضی واحد مذکر غائب ہے بِنَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے ہے۔ اس نے بنایا۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع السَّمَآء ہے اس نے آسمان کو بنایا۔

ترجمہ (بصورت ما مصدریہ) اور قسم ہے آسمان کی اور (اس آسمان) کی بناوٹ کی۔ (آسمان کی بناوٹ جو قدرتِ کاملہ کا نمونہ ہے)

ترجمہ: (بصورت موصولہ) اور قسم ہے آسمان کی اور (قسم ہے) اس (آسمان) کے بنانے والے کی۔

۹۱:۶ — وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا: واؤ قسمیہ، واؤ ثانی قسمیہ یا عاطفہ۔ مَا مصدریہ یا موصولہ طَحٰی۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ طَحْیٌ و طَحْوٌ (باب نصر) مصدر بمعنی پھیلانا۔ امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے:۔

اللیث نے کہا ہے کہ طَحْوٌ۔ دَحْوٌ کے ہم معنی ہے جس کے معنی بَسْطٌ یعنی پھیلانے کے ہیں۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض ہے۔

ترجمہ: (بصورت مَا مصدریہ) اور قسم ہے زمین کی اور اس کی فراخی اور کشائش کی۔ (یعنی کیا ہی اس میں وسعت اور کشائش رکھی ہے)

ترجمہ: (بصورت مَا موصولہ) اور قسم ہے زمین کی اور اس کی جس نے اس کو وسعت بخشی

فراخ وکشادہ بنایا۔

۹۱: ۷ ۔ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا - واوٴ قسمیہ۔ نَفْسٍ ۔نفس النسانی، انسانی جان واوٴ ثانی عاطفہ یا قسمیہ ہے۔ مَا مصدریہ یا موصولہ ہے۔ سَوّٰى ماضی واحد مذکر غائب تَسْوِيَةٌ (تفعیل) مصدر سے ۔بمعنی کسی چیز کو بلندی یا پستی میں برابر بنانا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٌ ہے۔

ترجمہ (بصورت مَا مصدریہ کے) اور قسم ہے انسان کی جان کی اور اس کی آراستگی کی۔
.. بصورت مَا موصولہ کے) اور قسم ہے انسانی جان کی اور اس کی کہ جس نے اس کو آراستہ کیا۔

فائدہ: علامہ پانی پتی تحریر فرماتے ہیں:۔
(آیات ۵-۶-۷ میں) اول دوسرا۔ تیسرا واوٴ باتفاقِ علماء واوٴ قسمیہ ہے اور اس کے بعد والے واوٴ میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ بھی قسم کے لئے ہے بہرحال پہلے تینوں واوٴ عطف کے لئے نہیں ہیں۔

۹۱: ۸ ۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا: فَ عاطفہ بمعنی پھر۔ اَلْهَمَ کا عطف سَوّٰى پر ہے۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٍ ہے۔ فُجُوْرَهَا مضاف مضاف الیہ مل کر اَلْهَمَ کا مفعول۔ اسی طرح تَقْوٰىهَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ہے اَلْهَمَ کا۔

اَلْهَمَ ماضی واحد مذکر غائب اِلْهَام (افعال) مصدر سے جس کے معنی کسی چیز کو دل میں ڈال دینے کے ہیں۔
اِلْهَامٌ لَهْمٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نگلنے کے ہیں چونکہ الہام میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بات ڈال دی جاتی ہے اس لئے اس کا نام الہام ہوا۔ اَلْهَمَ کا فاعل محذوف ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔

فُجُوْرٌ۔ مصدر ہے فَجَرَ يَفْجُرُ (باب نصر) سے۔ فجور کا لغوی معنی ہے سوار کا زین سے ایک طرف کو جھک جانا۔ جھوٹ بولنا۔ کسی کو جھوٹا قرار دینا۔ نافرمانی کرنا۔ مرادی معنی ہیں دین کا پردہ پھاڑنا۔ علی الاعلان گناہ کرنا۔ فَجَرَ عَنِ الْحَقِّ ۔حق سے روگردانی کرنا۔
آیت ہذا میں بدکاری اور شریعت کی نافرمانی مراد ہے۔
هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٍ ہے۔

تَقْوٰىهَا مضاف مضاف الیہ۔ تَقْوٰی ۔ اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر سے اسم ہے۔ معنی پرہیز گاری ۔ بچنا۔ لغت میں تقویٰ کے معنی ہیں نفس کا اس چیز سے بچانا اور حفاظت میں رکھنا جس کا خوف ہو۔ لیکن کبھی کبھی خوف کو تقویٰ سے اور تقویٰ کو خوف سے موسوم کرتے ہیں

عُرفِ شرع میں "تقویٰ" نفس کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام ہے جو گناہ کی طرف لے جائے یہ بات ممنوعات کے اجتناب سے حاصل ہوتی ہے مگر اس کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے کہ جب بعض مباحات کو بھی ترک کیا جائے۔

چنانچہ مروی ہے:۔

الحلال بیّن و الحرام بیّن و من وقع حول الحمیٰ فحقیق ان یقع فیہ۔ (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور جو چراگاہ کے ارد گرد چرائے گا تو (اس کے حال کو دیکھتے ہوئے یہ خطرہ ہے) درست معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جائے)

ھا ضمیر نفس کی طرف راجع ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

پھر اس کی نافرمانی کو اور اس کی پارسائی کو اس کے دل میں ڈال دیا۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے سامنے خیر و شر اور اطاعت و معصیت کا راستہ کھول دیا تاکہ خیر و طاعت کو اختیار کرے اور شر و معصیت سے پرہیز کرے۔

۹۱: ۹ — قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا- جمہور کے نزدیک یہ اور اگلا جملہ جواب قسم ہے۔ اور جواب قسم کا لام مقدرہ ہے۔

تقدیر کلام یوں ہے:۔ لَقَدْ اَفْلَحَ ...... الخ- یا زجاج کے مطابق طولِ کلام لام کا عوض ہوا۔ (تفسیر مدارک التنزیل)

بعض علماء کا قول ہے کہ:۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا کے بعد یہ اور اس کے بعد آنے والا جملہ معترضہ ہے اور دونوں فریق (کافر و مومن) کے فرق کو واضح کرنے کے لئے اس کو ذکر کیا گیا۔ اور قسم کا جواب محذوف ہے۔ جس پر آیت كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا دلالت کر رہی ہے۔ کیونکہ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو تباہ کر دیا۔ پس تکذیبِ ثمود کی طرح جب کفار مکہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں

تو ان کو بھی خدا تعالیٰ تباہ کر دے گا: (تفسیر مظہری)
قَدْ ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ : تحقیق وہ فلاح پا گیا۔ بے شک وہ کامیاب ہو گیا۔ یقیناً وہ کامیاب ہوا۔
زَکّٰهَا۔ زَکّٰی ماضی واحد مذکر غائب تَزْکِیَۃٌ (تفعیل) مصدر۔ اس نے سنوارا۔ اس نے پاک کیا۔
زَکّٰی کا فاعل کون ہے؟
اس کی دو صورتیں ہیں۔
۱:۔ اس کا فاعل مَنْ ہے۔ اس صورت میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٍ ہے۔ ترجمہ ہوگا۔
بے شک وہ شخص کامیاب ہوا۔ جس نے (اپنے) نفس کو (گناہوں سے) پاک کر لیا۔
(یہ ترجمہ تفسیر حقانی، تفسیر ضیاء القرآن، مولٰنا فتح محمد جالندہری، الیسر التفاسیر نے اختیار کیا ہے)
۲:۔ زَکّٰی کا فاعل اللّٰہ ہے اور علامہ پانی پتی نے یہی اختیار کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ کامیاب ہوا وہ شخص جس کے نفس کو اللہ نے پاک کر دیا۔ زَکّٰی کا فاعل اللّٰہ ہے اور ھا ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے (مگر مَنْ مذکر ہے اور ھا ضمیر مؤنث ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مَنْ سے واقع میں نفس ہی مراد ہے اور نفس مؤنث ہے)
تفسیر الخازن میں ہے:۔
ای فازت و سعدت نفس زَکّٰهَا اللّٰہ ای اصلحها اللّٰہ وطهّرها من الذنوب ووفقها للطاعۃ۔ کامیاب رہی اور نیک بخت ہوئی وہ جان جس کو اللہ نے پاک کر دیا۔ یعنی اللہ نے اس کی اس کی اصلاح کی اس کو گناہوں سے پاک رکھا اور طاعت کی توفیق بخشی۔
اور تفسیر مدارک التنزیل ہے:۔
ای طهرها اللّٰہ واصلحها اللہ نے اس کو پاک کر رکھا اور اس کی اصلاح کی۔
۹۱ : ۱۰ ۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ خَابَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خَیْبَۃٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ وہ نامراد ہوا۔ وہ خراب ہوا۔ اس کا مطلب فوت ہوا۔
دَسّٰهَا ۔ دَسّٰی۔ تَدْسِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

اس نے خاک میں ملادیا۔ اس نے چھپا دیا۔

دَسّٰهَا۔ دَسَّ اصل میں دَسَّسَ تھا۔ آخری سَ کو الف سے بدل دیا۔ اور تدسیس کے معنی ہیں اخفاء بمعنی چھپانا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ: (۱۶: ۵۹) یا اس کو مٹی میں چھپادے۔ آیت میں ہلاک کرنا مراد ہے کیونکہ ہلاک کرنا چھپانے کو مستلزم ہے،

نیز ملاحظہ ہو آیت ۹ مذکورہ بالا۔

۹۱: ۱۱ — كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰٮهَاۤ۔ ثمود سے مراد قوم ثمود ہے۔ اسی بناء پر کذبت صیغہ واحد مؤنث لایا گیا ہے۔ بِ سببیہ ہے طغوٰىها مضاف مضاف الیہ۔ ان کی سرکشی هَا ضمیر واحد مؤنث غائب قوم ثمود کے لئے ہے۔

طَغۡوٰى۔ طُغۡيَانٌ (باب نصر) مصدر سے اسم ہے جیسے دُعَاءٌ سے دَعۡوٰى ہے۔ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ كَذَّبَتۡ کا مفعول محذوف ہے (یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی نبوت اور ہدایت)

یعنی قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب حضرت صالح اور ان کی نبوت و ہدایت کی تکذیب کی۔

۹۱: ۱۲ — اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰٮهَا۔ اِذۡ ظرف زمان ہے کذبت کا یا طغوٰی کا اِنۡۢبَعَثَ بَعَثَ کی انفعالی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے باب انفعال سے لایا گیا ہے۔ کسی فعل کو رضامندی اور فرمانبرداری سے کرنا۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ انبعاثٌ (انفعال) مصدر سے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اَشۡقٰٮهَا۔ اَشۡقٰى افعل التفضیل کا صیغہ۔ بڑا بدبخت۔ شِقَاوَةٌ سے جس کے معنی بدبختی کے ہیں۔ مضاف، ها ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ کا مرجع قوم ثمود ہے۔ اس قوم کا سب سے بڑا بدبخت

۹۱: ۱۳ — نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا۔ منصوب بوجہ مفعول ہونے کے ہیں۔ فعل محذوف ہے ای فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ذَرُوۡا اَوۡ احۡذَرُوۡا نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا خدا کے رسول نے ان سے (قوم ثمود سے) کہا۔ خدا کی اونٹنی کو اور اس کے پانی پینے کو نہ چھیڑو۔ یعنی نہ تو اس کو کسی قسم کی جسمانی گزند پہنچاؤ اور نہ اس کی پانی پینے کی باری کو چھیڑو۔

سُقْیَا۔ سَقْیٌ سے اسم ہے۔ مضاف، ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ مضاف الیہ اس کا پانی پینا۔ اس کو پانی پلانا۔ اس کے پانی پینے کا انتظام یا طریقہ کار۔

۹۱: ۱۴ — فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا۔ فَ۔ تعقیب کا ہے۔ پس۔ سو، ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ جس کا مرجع حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔ عَقَرُوا ماضی جمع مذکر غائب عَقْرٌ (باب ضرب) مصدر سے۔ عَقْرٌ بمعنی کونچیں کاٹنا۔ کونچیں کہتے ہیں پاؤں کے پٹھوں کو جو پیچھے کی طرف ایڑی کے پاس ہوتے ہیں۔

عرب میں دستور تھا کہ اونٹ کو حلال کرنا ہوتا تو پہلے اس کی کونچیں کاٹتے تاکہ بھاگ نہ جائے۔ پھر اس کو نحر کرتے (یعنی حلال کرتے) ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع ناقۃ (اونٹنی) ہے۔

۹۱: ۱۵ — فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ۔ فَ تعقیب کا ہے دَمْدَمَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب دَمْدَمَۃٌ (فَعْلَلَۃٌ) مصدر سے۔ جس کے معنی ہیں ہلاک کرنا۔ غلبہ ہونا۔ اس نے الٹ مارا۔ اس نے تباہی لا ڈالی۔ اس نے ہلاکت لا ڈالی

عَلَيْهِمْ میں ضمیر مفعول ھِمْ جمع مذکر غائب کا مرجع ثمود کے لوگ ہیں۔

بِذَنْبِهِمْ، بَ سببیہ ہے۔ ذَنْبِهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا گناہ۔

ترجمہ۔

پھر تو ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالا۔

فَسَوّٰهَا۔ فَ تعقیب کا۔ سَوّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَسْوِیَۃٌ (تفعیل) سے مصدر۔ اس نے برابر کر دیا۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب (مفعول) کا مرجع قوم ثمود ہے۔

مطلب یہ کہ "پھر اس نے سب کی تباہی ایک سی کر دی۔ ہلاکت عام کر دی چھوٹا بڑا کوئی نہ بچا۔ (سوائے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے وہ پیروکار جو ان پر ایمان لے آتے تھے۔

۹۱: ۱۵ — وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا۔ عُقْبٰی۔ انجام، بدلہ، عاقبت۔ مضاف، ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع کفار کو سزا دینے کا فعل ہے۔ مضاف الیہ

جملہ حالیہ ہے۔ ای فعل ذٰلک وھو لا یخاف عُقْبٰھا۔ اس نے یہ کیا درآں حالیکہ اسے اس کے انجام کا کوئی ڈر نہ تھا۔

لَا يَخَافُ میں فاعل کی ضمیر کس کی طرف راجع ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ لَا يَخَافُ کی ضمیر فاعل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف راجع ہے یعنی اللہ کو اس تباہی یا قوم ثمود کی بربادی کے انجام کا کوئی اندیشہ نہ تھا۔

۲۔ ضحاک، سدی، کلبی نے کہا کہ لَا يَخَاف کی ضمیر فاعل اَشْقٰی کی طرف راجع ہے اور کلام میں کچھ تقدیم وتاخیر ہے۔ اصل کلام اس طرح تھا۔ اِذَا انْبَعَثَ اَشْقٰهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا۔ یعنی سب سے بڑا بدبخت اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے فوری تیار ہو گیا اور اس کے نتیجہ کی طرف سے اس کو کچھ بھی خوف نہ آیا۔

۳۔ لَا يَخَاف کی ضمیر حضرت صالح علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ کافروں کے ساتھ تم ہلاک نہیں ہو گے۔

لیکن اول معنی زیادہ بہتر اور مناسب ہیں کہ ضمیر اللہ سبحانہٗ کی طرف راجع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۹۲) سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ مَکِّیَّۃٌ (۲۱)

۹۲ : ا ۔ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ، جملہ قسمیہ ہے ۔ اِذَا ۔ ظرف زمان ۔ بمعنی جب ۔
یَغۡشٰی مضارع واحد مذکر غائب ۔ مفعول یَغۡشٰی محذوف ہے ۔
اس کی یہ صورتیں ہوسکتی ہیں ۔

ا ۔ یَغۡشٰی کا مفعول **الشمس** ہے ۔ جیسا کہ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا (۹۱ : ۴) میں آیا ہے :
قسم ہے رات کی جب سورج کو ڈھانپ لے ۔

۲ ۔ یا النَّہَارَ اس کا مفعول ہے ۔ جیسا کہ دوسری آیت میں آیا ہے یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ
رات سورج کو ڈھانپ لے ۔ (۷ : ۵۴)

۳ : یا اس کا مفعول ہے ہر وہ چیز جو رات کے اندھیرے میں چھپائی جاتی ہے جیسے آیت
زیر مطالعہ ۔ قسم ہے رات کی جب وہ (ہر چیز پر) چھا جائے (ترجمہ تفسیر ضیاء القرآن)

۹۲ : ۲ ۔ وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۔ اَلنَّہَارَ کا عطف اَلَّیۡلِ پر ہے ۔
تَجَلّٰی ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَجَلِّیٌّ (تفعّل) مصدر سے ۔ وہ روشن ہوا
ترجمہ :۔ اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوجائے ۔

۹۲ : ۳ ۔ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔
واوٌ قسمیہ ہے ۔ مَا کی آیات (۹۱ : ۵-۶-۷) کی دو صورتیں ہیں ۔

ا ۔ مَا مصدریہ ہے ۔

۲ ۔ یا موصولہ ہے ۔ پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا ، قسم ہے نر و مادہ پیدا کرنے کی
اور دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا ۔ اور قسم ہے اس ذات پاک کی (یعنی اپنی)
کہ جس نے نر و مادہ پیدا کئے ۔

۹۲ : ۴ ۔ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ۔ جواب قسم ہے ۔ اِنَّ حرفِ تحقیق ۔ بے شک :

تحقیق، حرف مشبہ بالفعل۔ سَعْیَکُمْ مضاف مضاف الیہ۔ تمہاری کوشش۔ اسم اِنَّ لَشَتّٰی اس کی خبر۔ لام تاکید کا۔ شَتّٰی۔ طرح طرح ۔جُدا۔ جدا۔ متفرق، مختلف، پراگندہ بعض کے نزدیک یہ لفظ مفرد ہے اور بعض نے اس کو شَتِیْتٌ کی جمع بیان کیا ہے جیسے مَرِیْضٌ کی جمع مَرْضٰی۔

اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی۔ بے شک تمہارے اعمال، تمہاری کوششیں مختلف ہیں کوئی دوزخ سے گلو خلاصی اور مراتبِ جنت و مدارجِ قرب کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ اور کوئی اپنے نفس کو ہلاک کرنے کی۔

۹۲: ۵ — فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی : (یہ اختلاف سعی کی صورتیں بیان ہو رہی ہیں)

جملہ شرطیہ ہے۔ اَمَّا حرفِ شرط۔ بمعنی سو۔ پھر۔ مَنْ شرطیہ جس نے اَعْطٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِعْطَاءٌ (افعال) مصدر۔ اس نے دیا۔ اس نے عطا کیا۔

واوٌ عاطفہ، اِتَّقٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِتِّقَاءٌ (افتعال) مصدر وہ ڈرا۔ اس نے پرہیز کیا۔ اور اس نے پرہیزگاری اختیار کی۔

اتقٰی کا عطف اَعْطٰی پر ہے۔

ترجمہ ہوگا۔ پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا۔ اور پرہیزگاری اختیار کی

۹۲: ۶ — وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۔ واوٌ عاطفہ۔ اس کا عطف فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی پر ہے۔ صَدَّقَ ماضی واحد مذکر غائب تَصْدِیْقٌ (تفعیل) مصدر اس نے سچ مانا۔ اس نے تصدیق کی۔ وہ یقین لایا۔

اَلْحُسْنٰی۔ حُسْنٌ سے بروزن فُعْلٰی افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے اچھی۔ عمدہ بات۔ (یعنی کلمۂ توحید) اور اس نے نیک بات (کلمۂ توحید) کو سچ جانا۔

۹۲: ۷ — فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۔ جملہ جواب شرط ہے ف جواب شرط کے لئے ہے۔ س بمعنی سَوْفَ۔ عنقریب۔ نُیَسِّرُ مضارع جمع متکلم تَیْسِیْرٌ (تفعیل) مصدر سے ہم آسان کر دیتے ہیں۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَنْ ہے یُسْرٰی اسم تفضیل کا صیغہ واحد مؤنث معرف باللام۔ اَیْسَرُ واحد مذکر یُسْرٌ مصدر۔ آسان طریقہ یعنی وہ عمل جو رضائے الٰہی کا موجب ہو۔ تو ہم اس کے لئے سہولت پیدا کر دیں گے۔ اس کو

توفیق دیں گے یُسریٰ کی۔ یعنی ایسے خصائل کی جو اس کو
یُسر اور راحت تک پہنچا دیں گے۔
مطلب یہ ہے کہ ایسے عمل کی توفیق دیں گے جو اللہ کی خوشنودی اور جنت کے
حصول کا ذریعہ ہو گا۔
یہ لفظ یسّر الفرس کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ یسر الفرس کا معنی ہے
اس نے گھوڑے کو زین اور لگام دی۔
۹۲: ۸ — وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى - جملہ عاطفہ اور شرطیہ ہے ف عاطفہ
اور مَنْ شرطیہ ہے۔ بَخِلَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بُخْلٌ (باب سمع) مصدر۔ اس
نے بخل کیا۔ اس نے کنجوسی کی،
واؤ عاطفہ اِسْتَغْنٰى ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب استغناء (استفعال) مصدر
اس نے بے پروائی کی۔ اس کا عطف بَخِلَ پر ہے۔ اور جس نے کنجوسی کی اور (آخرت کی)
پرواہ نہ کی۔
۹۲: ۹ — وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور اس نے سچ بات
کو جھٹلایا۔ كَذَّبَ تکذیب (تفعیل) مصدر سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
۹۲: ۱۰ — فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔ ہم اس کے لئے سہولت پیدا کر دیتے ہیں۔ (ملاحظہ
۹۲: ۷، مذکورہ بالا)
لِلْعُسْرٰى۔ عُسْرٰى، سختی، دشواری۔ سخت چیز، مشکل کام، عُسْرٌ سے بروزن فُعْلٰى
افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ہے اَعْسَرُ صیغہ واحد مذکر۔
جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کلمۂ توحید و رسالت کا انکار کرے اور جھٹلائے تو ہم اس کو
ایسی خصلتوں کی توفیق دیں گے جو اس کو دشواری، شدت، اور دوزخ کی طرف لیجائیں گی
مقاتل نے عُسْرٰى کی تشریح میں کہا۔
بھلائی کے کام کرنا اس کے لئے دشوار ہو جائے گا۔
الیُسْرٰى اور العُسْرٰى کی تفسیر میں علماء کے متعدد اقوال ہیں۔

۱:۔ یُسْرٰى سے مراد جنت ہے اور عُسْرٰى سے مراد دوزخ ہے۔
۲:۔ یُسْرٰى سے مراد خیر ہے اور عُسْرٰى سے مراد شر ہے۔
۳:۔ یُسْرٰى سے مراد طاعت کی طرف مڑنا اور عُسْرٰى سے مراد قبائح کی طرف رجوع کرنا۔

مثلاً بخل سے کام لینا۔ توحید اور رسالت سے انکار کرنا۔

۹۲ : ۱۱ — وَمَا یُغْنِیْ : مضارع منفی واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر۔ کام نہیں آئے گا۔ فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ دفع نہیں کرے گا۔

اِذَا ظرف زمان۔ تَرَدّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَرَدِّیٌ (تفعّل) مصدر نیچے گرنا۔ گڑھے میں گرنا۔ (ردی مادہ) یہاں مراد قبر کے گڑھے میں گرنا یا جہنم کے گڑھے میں گرنا۔ یعنی جب وہ قبر کے گڑھے میں چلا جائے گا۔ مرنے کے بعد تو اس کا مال اوروں کے کام آئے گا اس کے اپنے کسی کام نہ آئے گا اور اگر جہنم میں پہنچ گیا تو یہ مال اس سے عذاب کو دفع نہ کر سکے گا۔

۹۲ : ۱۲ — اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی : اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بالفعل اَلْھُدٰی اسم اِنَّ عَلَیْنَا اس کی خبر۔ تحقیق ہم پر (صرف) رہنمائی کر دینا ہے۔

۹۲ : ۱۳ — وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی۔ لَلْاٰخِرَۃَ معطوف علیہ وَالْاُوْلٰی معطوف۔ دونوں مل کر اسم اِنَّ۔ لَنَا خبر اِنَّ۔ مجموعاً جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور آخرت و دنیا (دونوں) ہمارے ہی بس میں ہیں۔

۹۲ : ۱۴ — فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی۔ فَ سببیہ ہے اللہ کا مالک دارین اور خالق کونین ہونا سبب تخویف ہے۔ نَارًا متعلق اَنْذَرْتُکُمْ ہے اور موصوف ہے تَلَظّٰی اس کی صفت ہے۔ صیغہ واحد مؤنث غائب۔ وہ بھڑکتی ہے۔ وہ شعلہ مارتی ہے۔ تَلَظِّیٌ (تفعل) مصدر سے۔ جس کے معنی آگ کے لپٹیں مارنے، شعلے بلند کرنے اور بھڑکنے کے ہیں۔ یہ اصل میں تَتَلَظّٰی تھا۔ تخفیفاً ایک تاء کو حذف کر دیا گیا۔

ترجمہ:۔ پس میں تم کو بھڑکتی آگ سے ڈراتا ہوں۔

۹۲ : ۱۵ — لَا یَصْلٰھَا اِلَّا الْاَشْقَی۔ لَا یَصْلٰی مضارع منفی واحد مذکر غائب صَلْیٌ (باب سمع) مصدر۔ وہ داخل ہوگا۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَارًا ہے۔ اس آگ میں نہیں کوئی داخل ہوگا۔

اِلَّا الْاَشْقَی ۔ استثناء متصل۔ یعنی سوائے اَشْقٰی (بدبخت) کے کوئی دوامی طور پر اس میں داخل نہیں ہوگا۔

اور اَشْقٰی وہ کافر اور مشرک ہے اَلَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی (اگلی آیت) اس جگہ اَشْقٰی (اسم تفضیل) بمعنی شَقِیٌّ (صفت مشبہ) کے ہے۔ اس لئے کافر بھی اس میں

داخل ہے اور وہ مسلم فاسق بھی جس کی مغفرت نہ کی جائے۔

۹۲: ۱۶ — اَلَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی۔ الذی کذب اسم موصول وصلہ تولّٰی معطوف علٰی تَوَلّٰی۔ دونوں جملے صفت ہیں الاشقٰی کی۔

تولّٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَوَلِّیٌ (تفعّلٌ) مصدر سے۔ پیٹھ پھیرنا۔ روگردانی کرنا۔ جو (دین حق کو) جھٹلاتا رہا۔ اور اس سے منہ موڑے رکھا۔

۹۲: ۱۷ — وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی۔ واؤ عاطفہ۔ سَ بمعنی تحقیق۔ یُجَنَّبُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ تَجْنِیْبٌ (تفعیل) مصدر۔ ایک جانب رکھا جائے گا۔ ایک طرف رکھا جائے گا۔ بچایا جائے گا۔ محفوظ رکھا جائے گا۔ هَا ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع نارًا ہے۔

اَلْاَتْقٰی: وَقْیٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے یہ بھی اَشْقٰی کی طرح بمعنی تَقِیٌّ (صفت مشبہ) آیا ہے۔ اور یُجَنَّبُ کا مفعول مالم یسم فاعلہٗ ہے۔

ترجمہ ہوگا:

اور تحقیق اس آگ سے محفوظ رکھا جائے گا وہ پکا پرہیزگار .....

۹۲: ۱۸ — اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی۔ الذی اسم موصول واحد مذکر یُؤْتِیْ صلہ مَالَهٗ متعلق یُؤْتِیْ۔ یَتَزَکّٰی حال ہے ضمیر فاعل یُؤْتِیْ سے۔ جملہ صفت ہے اَلْاَتْقٰی کی۔

یُؤْتِیْ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِیْتَاءٌ (افعالٌ) مصدر سے۔ وہ دیتا ہے۔

یَتَزَکّٰی مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تَزَکِّیٌ (تفعل) مصدر سے۔ وہ پاک کرتا ہے (کہ وہ پاک ہو جائے)

دونوں آیات کا ترجمہ ہوگا۔

اور تحقیق اس آگ سے وہ پکا پرہیزگار محفوظ رکھا جائے گا جو اپنا مال (خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے کہ وہ پاک رہے۔

۹۲: ۱۹ — وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی۔ جملہ فاعل یُؤْتِیْ سے حال ہے۔ اور (حال یہ ہے کہ) اس پر کسی کا احسان بھی نہیں کہ جس کا بدلہ اسے اتارنا ہو

لِاَحَدٍ کسی کا۔ عِنْدَهٗ میں ضمیر ہٗ واحد مذکر غائب مُؤتی (خرچ کرنیوالا) کی طرف راجع ہے۔

تُجْزٰی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب جَزَاءٌ (باب ضرب) مصدر سے وہ بدلہ دی جائے گی۔ اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ وہ بدلہ ہو گی۔

۹۲: ۲۰ — اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى - یہ یا تو استثناء منقطع ہے۔ بلکہ اپنے رب کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کیا۔

یا استثناء متصل ہے مگر مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔ یعنی وہ کسی غرض کے لئے اور احسان کا بدلہ چکانے کے لئے ایسا نہیں کرتا سوائے اس کے کہ وہ اپنے رب کی مرضی طلب کرتا ہے اور اس کی خوشنودی کا طلب گار ہے۔

اِبْتِغَاءُ (افتعال) مصدر ہے بمعنی چاہنا۔ تلاش کرنا۔ مضاف رَبِّهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ وَجْهِ کا جو مضاف ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوئے اِبْتِغَاءَ کے۔

اَلْاَعْلٰى - عُلُوٌّ سے افعل التفضیل کا صیغہ سب سے برتر، سب سے اعلیٰ، سب سے اوپر، غالب،

ترجمہ ہو گا:-

سوائے (اس کے کہ) اپنے پروردگار اعلیٰ کی خوشنودی کی طلب میں (خرچ کرتا ہے)

۹۲: ۲۱ — وَلَسَوْفَ يَرْضٰى - واؤ عاطفہ۔ لام موطئۃ القسم ہے۔ ای وتاللّٰہ لسوف یرضٰی بما نؤتیہ من الاجر العظیم۔ خدا کی قسم وہ عنقریب اس اجر عظیم پر خوش ہو جائے گا جو اسے دیا جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۹۳) سورۃ وَالضُّحٰی مَکِّیَّۃ (۱۱)

۹۳ : ۱ — وَالضُّحٰی واؤ قسمیہ، الضُّحٰی مقسم بہٖ۔ اس کے معنی ہیں وقتِ چاشت دن چڑھے۔ وہ وقت جبکہ دھوپ چڑھ جائے اور سورج روشن ہو جائے، آفتاب کی روشنی کی قسم۔ (ض ح و مادہ)

۹۳ : ۲ — وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی۔ واؤ قسمیہ اِذَا ظرفِ زمان، بمعنی جب: سَجٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ سُجُوٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ چھا گیا۔ اس نے آرام لیا۔ اس نے قرار پکڑا۔

ابن خالویہ لکھتے ہیں:۔

جب رات میں ہوا تھم جائے اور اس کی اندھیاری خوب بڑھ جائے تو کہا جاتا ہے لَیۡلٌ سَاجٍ۔ اسی طرح جب سمندر تھم جاتا ہے تو بَحۡرٍ سَاجٍ بولتے ہیں۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور قسم ہے رات کی جب اس کا اندھیرا خوب چھا جائے۔ (س ج و مادہ)

۹۳ : ۳ — مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ۔ جواب قسم ہے۔ مَا نافیہ، وَدَّعَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب تَوۡدِیۡعٌ (تفعیل) مصدر۔ بمعنی چھوڑنا۔

تَوۡدِیۡعٌ کے اصل معنی ہیں مسافر کو الوداع کہنا۔ آیت ہذا میں بمعنی چھوڑنا مستعمل ہوا ہے۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔

تیرے پروردگار نے تجھے نہیں چھوڑا۔

وَمَا قَلٰی: واؤ عاطفہ مَا نافیہ۔ قَلٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب قِلٰی اسم مصدر۔ بمعنی سخت نفرت، انتہائی بغض، قَلٰی یَقۡلِیۡ (باب ضرب) اور قَلٰی یَقۡلُوۡا (باب نصر) کے معنی ہیں پھینکنا۔ پھینک دینا۔ قابلِ نفرت چیز یا دشمن کو دل اپنے اندر

جگہ نہیں دیتا۔ باہر نکال کر پھینک دیتا ہے۔
قَلٰی اس نے نفرت کی، وَ مَا قَلٰی اور نہ ہی اس نے (تجھ سے) نفرت کی یا بیزاری کی۔
اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔
وَ قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ: (۲۶: ۱۶۸) اور (لوط علیہ السلام نے) کہا کہ میں تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں۔
۹۳: ۴ — وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ لام جواب قسم کے لئے ہے یا یہ قسم محذوف ہے یا یہ آیت گذشتہ آیت کے جوابِ قسم سے ملحق ہے۔
تفسیر مظہری میں ہے کہ:۔
ممکن ہے یہ آیت گذشتہ آیت سے پیوستہ ہو۔ وابستگی کی وجہ یہ ہے کہ آیت مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی کے ضمن میں یہ بات آگئی ہے کہ اللہ وحی بھیج کر تم کو اپنے ساتھ ملائے رکھیگا۔ تم حبیبِ خدا ہو اور اس سے زیادہ فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اب اس آیت میں بتایا کہ آخرت میں تمہارا درجہ اس سے بڑا ہوگا۔ وہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہوگی۔ تمام انبیاء کی سرداری ہوگی، مقام محمود عطا کیا جائے گا۔ جس پر پچھلے اگلے رشک کریں گے۔
یا آیت کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ دوسری حالت پہلی حالت سے تمہارے لئے بہتر ہوگی اور انجامِ امر آغاز سے اچھا ہوگا۔
وہ آخرت میں آپ کو نعمتیں اس سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ملیں گی۔ آخرت کے لفظی معنی لیکر ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے "آپ کی پچھلی حالت پہلی حالت سے بہتر رہے گی" مراد یہ کہ آپ کی زندگی کا ہر دور اپنے دورِ ماقبل سے بہتر ہی ہوگا۔ (تفسیر ماجدی)
۹۳: ۵ — وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ واؤ عاطفہ، لام ابتدائیہ۔ مؤکدہ ہے مضمون جملہ کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔
ھی لام الابتداء المؤکدۃ لمضمون الجملۃ (کشاف)
یُعْطِیْكَ مضارع واحد مذکر غائب۔ اِعْطَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر وہ تمہیں عطا کرے گا: یُعْطِیْكَ کا دوسرا مفعول اس لئے محذوف ہے کہ کسی نعمت کو ذکر کرنے سے خصوصیت پیدا ہو جاتی اور عمومِ مفعول کا فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

فَتَرْضٰی میں فَ سببیہ ہے۔ بوجہ ان تمام نعمتوں کی عطائیگی کے جو آپ کو دی جائیگی آپ خوش ہو جائیں گے ؛

سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر فعل کو حال کے نزدیک لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عنقریب۔

۹۳:۶ — اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ أَ ہمزہ استفہام انکاری ہے
لَمْ یَجِدْ مضارع نفی جحد بلم۔ نفی کی نفی۔ اثبات۔ گویا اَلَمْ یَجِدْكَ کا مطلب ہوا قَدْ وَجَدَكَ : یَتِیْمًا حال ہے كَ ضمیر مفعول سے۔

لفظی ترجمہ ہوگا:۔

کیا اس نے تمہیں یتیمی کی حالت میں نہیں پایا؟ (مطلب یہ کہ بے شک اس نے تمہیں یتیمی کی حالت میں پایا۔

فَاٰوٰی : فَ تعقیب کا ہے۔ اٰوٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِیْوَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ اس نے جگہ دی۔ اس نے اتارا۔ پھر اس نے (تمہیں) جگہ دی یعنی تمہاری عافیت کا انتظام کیا۔

۹۳:۷ — وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔
ضَآلًّا۔ ضَلَالٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ ناواقف بے خبر۔ حیران، ضَلَّ یَضِلُّ۔ گمراہ ہوا۔ بہکا۔ بھٹکا۔ دور جا پڑا۔ کھو گیا۔ ضائع ہو گیا ہلاک ہو گیا۔

ترجمہ ہوگا:۔

اور آپ کو راستہ سے ناواقف پایا تو سیدھا راستہ دکھا دیا۔

۹۳:۸ — وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی۔ اس جملہ کا عطف کلام سابق پر ہے۔
عَآئِلًا۔ عَیْلٌ وَعَیْلَةٌ (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر تنگ دست، عیالدار۔ نادار، محتاج۔

اَغْنٰی : ماضی واحد مذکر غائب اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر سے۔ اس نے غنی بنا دیا۔

امام راغب لکھتے ہیں۔

ارشاد ہے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی اور تجھ کو فقیر پایا سو غنی کر دیا، یعنی فقر

نفس کو دور کر کے تجھے غنا اکبر عطا کی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غنا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا الغنیٰ عن النفس (کہ اصل غنیٰ تو نفس کی بے نیازی ہے)

۹۳:۹ — فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ. اَمَّا بمعنی لیکن یا سو، حرف شرط ہے اور اکثر حالت میں تفصیل کے لئے آتا ہے اور کبھی تاکید کے لئے بھی۔ یہاں تفصیل کے لئے آیا ہے
لَا تَقْهَرْ فعل نہی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تو نہ دبا۔ تو ظلم نہ کر۔ قَهْرٌ (باب فتح) سے جس کے معنی دوسرے پر غلبہ کرنے، دبانے اور ذلیل کرنے کے ہیں۔
قَهْرٌ کے معنیٰ میں غلبہ اور تذلیل دونوں ایک ساتھ ملحوظ ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک معنی میں علیحدہ علیحدہ بھی استعمال ہوتا ہے۔
چنانچہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (۶: ۱۸) (وہی غالب ہے اپنے بندوں پر) میں محض غلبہ کے معنی میں آیا ہے۔ اور آیت زیر مطالعہ میں محض تذلیل کے معنی میں آیا ہے، کہ یتیم کو ذلیل مت کرو۔
تفسیر الخازن میں ہے۔
ای لا تحقر الیتیم فقد کنت یتیمًا۔ یتیم کی تحقیر مت کرو آپ بھی تو یتیم تھے
یہاں سے اخیر سورۃ تک معترضہ جملے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یتیم اور عائل یعنی نادار ہونے کا ذکر کر کے ذیل میں یتیم اور سائل کے احکام کا ذکر کر دیا
(تفسیر مظہری)

۹۳:۱۰ — وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ: اَمَّا کے لئے آیت بالا ملاحظہ ہو۔
لَا تَنْهَرْ فعل نہی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نَهْرٌ (باب فتح) مصدر سے۔ جس کے معنی سختی کے ساتھ ڈانٹنے اور جھڑکنے کے ہیں۔ تو نہ ڈانٹ۔ یہ بھی جملہ معترضہ ہے۔

۹۳:۱۱ — وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ واؤ عاطفہ، اَمَّا (ملاحظہ ہو ۹۳:۹ مذکورہ بالا) نِعْمَةِ۔ انعامات۔ مضاف، رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر نعمۃ کا مضاف الیہ
حَدِّثْ فعل امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ، تَحْدِيْثٌ (تفعیل) مصدر سے۔ تو بیان کر تو بیان کرتا رہ۔ شکر ادا کر۔ یا۔ کرتا رہ۔
نعمتوں سے کیا مراد ہے؟ تین نعمتیں تو اوپر بیان ہوئیں۔ (۱) یتیمی میں سہارے کا بندوبست (۲) راہ حق کی طلب میں راہ نمائی (۳) تنگ دستی سے خلاصی دلا کر غنی بنا دینا۔

علاوہ ازیں بعض کے نزدیک فَهَدٰی میں ہدایت کی نعمت سے مراد نبوت ہے جو بلاشبہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ان کے علاوہ اور ان گنت نعمتیں جو پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرف سے نشاور کیں ان سب نعمتوں کے شکر ادا کرنے کا حکم ہو رہا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۹۴) سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (۸)

۹۴ : ۱ ــ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ : ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے اور یہ انکار نفی (لم نشرح) کے لئے ہے ۔ انکارِ نفی، اثبات کو مستلزم ہے ۔ گویا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کا مطلب ہوا ۔ شَرَحْنَا لَكَ صَدْرَكَ ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لئے کھول دیا ہے ۔

لَمْ نَشْرَحْ مضارع منفی جحد بلم ۔ جمع متکلم ۔ شَرْحٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ (کیا) ہم نے نہیں کھولا ۔ یا کھول دیا ۔ صَدْرَكَ مضاف مضاف الیہ ۔ تمہارا سینہ ۔

اکثر علماء نے شرح صدر کو شقِّ صدر کے معنی میں لیا ہے حالانکہ عربی زبان کے لحاظ سے شرح صدر کو کسی طرح بھی شقِ صدر کے معنی میں نہیں لیا جا سکتا ۔

علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں رقمطراز ہیں :۔

حمل الشرح علیٰ شق الصدر ضعیف عند المحققین (محققین کے نزدیک اس آیت میں شرح صدر کو شقِ صدر پر محمول کرنا ایک کمزور بات ہے ۔ (تفہیم القرآن)

انشراح صدر سے مراد یہ ہے کہ نبوت سے قبل اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر قسم کے ملحدانہ اور مشرکانہ اعتقادات سے پاک و منزہ تھی اور آپ کا کوئی قول یا فعل شریعت کے خلاف نہ تھا لیکن دل میں اصل حقیقت کے متعلق ایک خلجان اور تردد سا رہتا تھا جو غیر اطمینانی کیفیت پیدا کئے رکھتا تھا ۔ خدا نے تمام حقائق اور سربستہ راز آپ پر عیاں کر دیئے جس پر آپ کی ذہنی گھٹن ختم ہو کر دل کو اطمینان اور سکون آ گیا ۔ نبوت کے بعد آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں ۔ ناسازگار حالات کے مدنظر فرائض نبوت سے عہدہ برآ ہونا دشوار معلوم دیتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان حالات کا خاطر خواہ مقابلہ کرنے طاقت

کہ آپ کو مطمئن کردیا۔ ایسی ہی دشواریوں کے پیش نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِیْ ..... لیکن یہ شرح صدر مانگنے پر ملی اور وہ بن مانگے عطا ہوئی۔

۹۴:۲ — وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ؛ جملہ کا عطف اَلَمْ نَشْرَحْ پر ہے۔
وَضَعْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم وَضْعٌ (باب فتح) مصدر سے۔ ہم نے اتار دیا۔ ہم نے ہلکا کر دیا۔
عَنْكَ متعلق وَضَعْنَا۔ وِزْرَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر وَضَعْنَا کا مفعول۔
وِزْرٌ۔ بوجھ۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ (۶: ۱۶۵) اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔
وِزْر سے مراد وہ امور مباحہ جو احیاناً آپ سے بنابر تصور کسی حکمت کے صادر ہوجاتے تھے اور بعد میں ان کا خلافِ حکمت وخلافِ اولیٰ ہونا ثابت ہوجاتا تھا اور آپ بوجہ علوِّ شان وغایتِ قرب کے جس طرح کوئی گناہ سے مغموم ہوتا ہے ایسے ہی مغموم ہوتے تھے۔ اس میں بشارت ہے ان امور پر مؤاخذہ نہ ہونے کی۔
(کذا فی الدر المنثور عن مجاہد وشریح بن عبید الحضرمی)
ترجمہ:۔ اور کیا ہم نے آپ سے آپ کا (وہ) بوجھ نہیں اتار دیا جو......

۹۴:۳ — اَلَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ یہ جملہ وِزْرٌ کی صفت ہے۔ اَلَّذِیْ اسم موصول اَنْقَضَ صلہ۔ ظَهْرَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر متعلق اَنْقَضَ۔ اَنْقَضَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِنْقَاضٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ اس نے توڑ دی۔ اس نے جھکادی۔
ترجمہ ہوگا۔ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔

۹۴:۴ — وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ؛ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور کیا ہم نے آپ کے ذکر کا آوازہ بلند نہیں کیا۔ یعنی ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔
کیسے بلند کیا۔؟ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اتانی جبریل علیہ السلام وقال ان ربك یقول اتدری کیف رفعتُ ذکرکَ قلتُ اللہ تعالیٰ اَعْلَمُ بہٖ۔ قال اذا ذُکرتُ ذُکرتَ معی۔

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب پوچھتا ہے کہ کیا آپ جانتے

ہیں کہ میں نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند کیا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جبریل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائیگا۔

اور صورت رفع ذکر کی یہ ہے حضرت حسان بن ثابت کا شعر ہے:۔

وضم الالٰہ اسم النبی الیٰ اسمہٖ
اذاقال فی الخمس المؤذن اشھد
وشق لہ من اسمہ لیجلہ۔
فذو العرش محمود وھذا محمد

اللہ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے نبی کا نام ملا دیا ہے۔ جب کہ پانچوں وقت مؤذن اشھد کہتا ہے۔ اور ان کی عزت افزائی کے لئے اپنے ہی نام سے ان کا نام نکالا ہوا ہے۔ پس مالک عرش تو محمود ہے اور وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

علامہ آلوسی رح لکھتے ہیں:۔

(ترجمہ) اور اس سے بڑھ کر رفع ذکر کیا ہو سکتا ہے کہ کلمۂ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملا دیا۔ حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ ملائکہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجا۔ اور مؤمنوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم دیا۔ اور جب بھی خطاب کیا معزز القاب سے مخاطب کیا۔ جیسے یایھا المدثر۔ یایھا المزمل پہلے آسمانی صحیفوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے وعدہ لیا کہ وہ آپ پر ایمان لے آئیں۔

علیٰ ھذا القیاس رفع ذکر کی ہزاروں مثالیں مل سکتی ہیں

۹۴: ۵ — فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل وحرف تحقیق۔ اسم اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ اس کی خبر۔

الْعُسْرِ دشواری، تنگی، سختی، مشکل، یہ یُسْرٌ کی ضد ہے۔ عُسْرٌ مصدر ہے اور اس کا فعل باب سمع اور کَرُمَ سے آتا ہے۔ چونکہ فقیری میں بھی تنگی اور سختی ہوتی ہے اس لئے تنگ دست ہونے میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

عَسِیْرٌ بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی سخت، بھاری، مشکل (۷۴: ۹)

یُسْرًا اسم نکرہ۔ آسانی، سہولت، عُسْرٌ کی ضد ہے۔

ترجمہ:۔ پھر بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔

۹۴: ۶ — اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔

صاحب تفہیم القرآن حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

اس بات کو (یعنی بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے) دو دفعہ دہرایا گیا ہے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری طرح تسلی ہو جائے کہ جن سخت حالات سے آپ گذر رہے ہیں یہ زیادہ دیر تک رہنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے بعد قریب ہی اچھے حالات آنے والے ہیں۔ بظاہر یہ بات تناقض معلوم ہوتی ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی ہو کیونکہ یہ دونوں چیزیں بیک وقت جمع نہیں ہوتیں۔ لیکن تنگی کے بعد فراخی کہنے کی بجائے تنگی کے ساتھ فراخی کے الفاظ اس معنی میں استعمال کئے گئے ہیں کہ فراخی کا دور اس قدر قریب ہے کہ گویا وہ اس کے ساتھ ہی چلا آرہا ہے۔

آیت کی تکرار وعدہ کی تاکید کے لئے آئی ہے۔ (تفسیر ماجدی)

کررہ لتاکید الوعد۔ آیت کی تکرار وعدہ کی تاکید کے لئے آئی ہے۔ (الخازن)

يحتمل ان يكون تكريرًا للجملة السابقة لتقرير معناها۔ (روح المعانی)

ہو سکتا ہے کہ تکرار آیت سابقہ آیت کے معنی کی تائید میں ہو۔

بعض مفسرین نے لغوی باریکیوں میں جاکر اور معانی بھی اخذ کئے ہیں جس کے لئے تفسیر مظہری، روح المعانی، مدارک التنزیل وغیرہ تفاسیر کی طرف رجوع کیا جائے۔

۹۴: ۷ — فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔ اِذَا شرطیہ ہے۔ فَاِذَا فَرَغْتَ جملہ شرطیہ ہے فَ جواب شرط کے لئے ہے اِنْصَبْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، نَصَبٌ (باب سمع) مصدر سے۔ جس کے معنی جدوجہد کرنا ہے۔ اس جگہ عبادت میں جدوجہد کا حکم ہے۔

جب تو (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جائے تو عبادت میں محنت کیا کر۔

حضرت ابن عباس، قتادہ، ضحاک، مقاتل، اور کلبی نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جب فرض نماز یا مطلق نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا کرنے کے لئے محنت کرو، اور رب سے مانگنے کی طرف راغب ہو۔

حسن اور زید بن اسلم نے کہا کہ:۔

جب دشمن سے جہاد کرنے سے فارغ ہو جاؤ تو عبادت کے لئے محنت کرو۔

منصور کی روایت سے مجاہد کا قول منقول ہے کہ جب امور دنیا سے فارغ ہو جاؤ

تو عبادتِ ربّ میں محنت کرو۔

۹۴: ۸ــ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ؛ یہ فَانْصَبْ پر عطف تفسیری ہے یعنی اللہ سے مانگنے کی رغبت کرو دوسرے سے مت مانگو۔

اِلٰی رَبِّکَ فعل محذوف سے متعلق ہے ای فَارْغَبْ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ پس اپنے رب کی عبادت کی طرف اچھی طرح لگ جا۔

اِرْغَبْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ رَغَبَۃٌ (باب سمع) مصدر سے جس کے معنی دل لگانے اور متوجہ ہونے کے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۹۵) سورۃ التّین مَکِّیَّۃٌ (۸)

۹۵ : ۱ — وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۔ واؤ قسمیہ ۔ قسم ہے تین کی اور قسم ہے زیتون کی ۔

التین اور الزیتون سے کیا مراد ہے اس کے متعلق متعدد اقوال ہیں ۔

۱۔ تین سے مراد یہی انجیر ہے جسے تم کھاتے ہو اور زیتون سے مراد یہی زیتون ہے جس کے پھل سے روغن نکالتے ہو ۔ اپنی اپنی افادیت اور خصوصیات کی وجہ سے ممیز ہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کھائی ہے (ابن عباس، مجاہد، حسن بصری، ابراہیم، عطاء، مقاتل، کلبی) ۔

۲۔ تین اور زیتون دو پہاڑ ہیں ۔ (عکرمہ)

۳۔ تین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق آباد ہے اور زیتون مسجد بیت المقدس ہے (قتادہ)

۴۔ اصحاب کہف کی مسجد تین ہے اور ایلیا زیتون ہے (ابو محمد بن کعب)

جمہور کی رائے اس طرف ہی گئی ہے کہ تین اور زیتون وہی عام پھل ہیں جو ہم استعمال کرتے ہیں ۔

۹۵ : ۲ — وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۔ واؤ قسمیہ، طُوۡرِ مضاف، سینین مضاف الیہ اور قسم ہے سینین یا سینار کے طُور کی ۔

طُور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا ۔

سِیۡنِیۡنَ کے متعلق مختلف اقوال ہیں :

۱۔ ضحاک نے سینین کو نبطی لفظ قرار دیا ہے جس کے معنی ہیں خوبصورت ۔ اچھا ۔

۲۔ مقاتل نے کہا ہے کہ جس پہاڑ پر پھل دار درخت ہوں اس کو نبطی زبان میں سینین اور سینار کہتے ہیں ۔

۳۔ عکرمہ کا قول ہے کہ وہ خط جہاں طور واقع ہے اس کو سینین اور سینار کہتے ہیں

۴۔ بعض نے اس کو سریانی لفظ کہا ہے جس کے معنی ہیں گھنے درختوں کا پہاڑ ۔

۵ :۔ کسی نے کہا ہے کہ حبشی لفظ ہے ۔
۶ :۔ کلبی نے کہا ہے کہ اس کا معنی درخت ہے یعنی درختوں والا پہاڑ۔
۷ :۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ ایک خاص پتھر ہوتا ہے اس قسم کے پتھر کوہِ طور کے قریب تھے اس لئے طور کی اضافت سینین کی طرف کردی گئی۔

میرے نزدیک عکرمہ کا قول صحیح تر ہے کہ جس خطے میں کوہ طور واقع ہے اور ترکیب اضافی کے مطابق طُوْرِ سِيْنِيْنَ کا مطلب ہوگا سینین کے خطہ میں واقع کوہِ طور۔ سِيْنِيْنَ بوجہ عجمہ و معرفہ غیر منصرف ہے۔

۹۵ : ۳ ـــ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ : واؤ قسمیہ، هٰذَا اسم اشارہ واحد مذکر۔ اَلْبَلَدِ الْاَمِيْنِ. موصوف و صفت مل کر مشارٌ الیہ۔ اس امن والے شہر کی، یعنی مکّہ مکرمہ کی۔

۹۵ : ۴ ـــ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ : یہ جملہ مذکورہ بالا چاروں قسموں کا جواب ہے اور فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، اَلْاِنْسَانَ سے موضع حال میں ہے لام جواب قسم کے لئے ہے۔ قَدْ ماضی پر داخل ہوکر تحقیق کے معنی دیتا ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔

الانسان سے جنس انسان مراد ہے یعنی حضرت آدم اور ان کی اولاد۔

اَحْسَنَ ۔ اسم تفضیل ۔ بہت خوبصورت، بہت حسین۔

تَقْوِيْمٍ بروزن (تفعیل) مصدر ہے۔ درست کرنا۔ ٹھیک کرنا۔ یعنی شکل و صورت، قد و قامت، عقل و ذہن ۔ قلبی اور روحانی قوتوں میں نہایت اعتدال کے ساتھ اور تسویہ کے ساتھ ۔ ترجمہ ہوگا:۔

بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو (عقل و شکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر

۹۵ : ۵ ـــ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ : ثُمَّ تراخی وقت کے لئے یا تراخی فی الرتبہ کے لئے۔

رَدَدْنَا ماضی جمع متکلم رَدٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ ہم نے لوٹا دیا، ہم نے پھیر دیا۔ ہم نے واپس کر دیا۔ یہاں بمعنی جَعَلْنَا (ہم نے بنا دیا) ہے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے۔

اَسۡفَلَ السّٰفِلِیۡنَ ۔ مضاف مضاف الیہ ۔ (اَسۡفَلُ ۔ اَعۡلٰی کی ضد ہے سب سے نیچا ۔ سُفُوۡلٌ سے جس کے معنی نیچے ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ہے) مل کر رَدَدۡنَا کا مفعول ثانی ہے ۔

اَسۡفَلَ السّٰفِلِیۡنَ کی دو صورتیں ہیں ۔

۱۔ یہ مفعول (ہٗ) سے حال ہے ۔ اس صورت میں تقدیر کلام ہوگا ۔

رَدَدۡنٰہُ حَالَ کَوۡنِہٖ اَسۡفَلَ سَافِلِیۡنَ ۔ ای ارذل ۔ اس حال میں کہ وہ ان سب سے رذیل ترین ہوگا ،

۲۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ مکان کی تعریف ہو ۔ ای رددنٰہ مکانًا اسفل السافلین ہم اس کو (جہنم کی) سب سے نیچی جگہ (کی طرف) پھیر دیں گے ۔

۹۵ : ۶ ــــ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ یہ استثناء متصل ہے کیونکہ نیکوکار مؤمن دوزخ کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے اور نہ بدترین حالت کی طرف انہیں لے جایا جائے گا ۔

فَلَهُمۡ : میں ضمیر ھُمۡ جمع مذکر غائب صالح الاعمال مؤمنوں کے لئے ہے اور ف سببیہ ہے ۔ یعنی بسبب ان کے صالح اعمال کے (ان کو اجر غیر ممنون ملے گا)

اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۔ اَجۡرٌ ۔ بدلہ ، صلہ ۔ ثواب ۔ مزدوری ۔

غَیۡرُ کا استعمال مختلف جگہ مختلف معنوں میں ہوا ہے ۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال چار طور پر ہوا ہے ۔

۱۔ صرف نفی کے لئے ۔ جیسے ھُوَ فِی الۡخِصَامِ غَیۡرُ مُبِیۡنٍ (۴۳ : ۱۸) دلیل پیش کرنے کے وقت ، مناظرہ کرنے کے وقت وہ کھول کر بیان نہیں کر سکتا ۔

۲۔ لفظ اِلَّا کی طرح صرف استثناء کے لئے ۔ جیسے ھَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَیۡرُ اللّٰہِ (۳۵ : ۳) کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے (نہیں ہے)

۳۔ اصل چیز کو باقی رکھتے ہوئے صرف ظاہری شکل و صورت کی نفی کے لئے جیسے کہ :۔

کُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُھُمۡ بَدَّلۡنٰھُمۡ جُلُوۡدًا غَیۡرَھَا : (۴ : ۵۶) جب دوزخیوں کے بدن کی کھال جل جائے گی تو اللہ ان کی کھال کی صورت از سر نو بدل دیگا

۴۔ صورت اور اصل شے سب کی نفی ۔ یعنی کسی شے کی مکمل نفی کر کے دوسری شے کو اس کی جگہ قائم کرنا ۔ جیسے اَغَیۡرَ اللّٰہِ اَبۡغِیۡ رَبًّا (۶ : ۱۶۴) کیا اللہ کو چھوڑ کر

میں کوئی اور رب ڈھونڈوں۔

مَمْنُوْنٍ: مَنٌّ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر۔ کم کیا ہوا۔ قطع کیا ہوا۔ منقطع۔ ختم ہوا ہوا۔ یعنی ان کا اجر نہ کم کیا جائے گا نہ منقطع اور ختم ہوگا:
یا اسی مصدر سے بمعنی احسان کرنا۔ احسان جتلانا۔ یا کم کرتا ہے۔ مَمْنُوْنٌ احسان جتلایا ہوا۔ کم کیا ہوا۔

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر صفت اَجْرٌ کی۔ غَيْرُ کی صورت وہی ہوگی۔ جو اوپر مذکور ہوئی (۱) میں۔ یعنی صرف نفی کی اور اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کا ترجمہ ہوگا وہ ثواب آخرت جو بے حساب ہوگا۔ ہمیشہ رہنے والا ہوگا۔ کبھی کم نہ ہوگا اور احسان جتا کر اس کا مزہ بھی کرکرا نہ کیا جائے گا۔

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ جملہ علتِ استثنار کے مقام میں ہے کہ احسان کو پختہ کر رہا ہے۔

آیات ۴۔ ۵۔ ۶ میں ارشاد خداوندی ہے کہ ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا کیا اور اس میں ہر قسم کی جسمانی اور روحانی طاقتیں ودیعت کردیں۔ پھر جس نے ان سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھایا وہ ضلالت اور رذالت کے گڑھے میں پڑ گئے اور جنہوں نے مشیتِ ایزدی کے مطابق ان سے صحیح فائدہ اٹھایا اور مؤمن بن کر اعمال صالحہ کئے وہ اجر غیر ممنون کے مستحق ٹھہرے۔

۹۵: ۷ — فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ۔ ما استفہامیہ ہے مَا بمعنی مَنْ يُكَذِّبُكَ میں كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ہے۔ اور يُكَذِّبُ میں ضمیر فاعل مَنْ کی طرف راجع ہے۔ بِالدِّيْنِ میں باء سببیہ ہے۔ بَعْدُ ظرف، متعلق بالفعل ہے (بَعْدُ کو اضافت لازمی ہے جب بغیر اضافت کے آئے گا تو ضمہ پر مبنی ہوگا یعنی بَعْدُ آئے گا)

فراء کے نزدیک تقدیر کلام ہے:۔

فَمَنْ يُكَذِّبُكَ (یا محمد) بعد ظهور هذه الدلائل بالدین۔ قیامت یا جزاء کے متعلق ان دلائل کے بعد آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے۔

اَلدِّيْنُ۔ کے معنی ہیں۔ جزاء، اطاعت، شریعت، یوم الدّین، روز قیامت

۹۵: ۸ — اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ: سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم، پھر کیا

اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے۔
اَلَيْسَ ؛ ہمزہ استفہامیہ۔ لَيْسَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب۔ بمعنی نہیں ہے
اس فعل سے ماضی کی پوری گردان آتی ہے۔ لیکن مضارع۔ امر۔ اسم فاعل، اسم مفعول
اس سے مشتق نہیں ہے۔

اَللّٰهُ فاعل۔ اور بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ اس کی خبر۔

اَحْكَمُ۔ حُكْمٌ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ بہتر حکم کرنے والا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(۹۶) سُوۡرَةُ العَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱۹)

۹۶: ۱ — اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ اِقۡرَاۡ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر قِرَاءَةٌ (باب فتح ونصر) مصدر سے تو پڑھ۔ اِقۡرَاۡ کا مفعول محذوف ہے۔ ای اقرأ مایُوۡحیٰ اِلَیۡكَ۔ یعنی پڑھ جو تجھے وحی کیا جاتا ہے۔

بِاسۡمِ رَبِّكَ متعلق بمحذوف، بؔ استعانت کے لئے ہے۔ حرف جار۔ اِسۡمِ مجرور — مضاف، رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مضاف الیہ۔ اپنے رب کے نام کے ساتھ۔

اَلَّذِیۡ خَلَقَ: موصول وصفت مل کر جملہ صفت ہوا رَبِّكَ کی۔

ترجمہ ہوگا۔

پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کچھ) پیدا کیا۔

۹۶: ۲ — خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ جملہ سابقہ کی تفسیر ہے۔ عَلَقٌ عام خون وہ خون جو زیادہ سرخ ہو، یا جما ہوا خون۔ خون کی پھٹکی جو منی سے پیدا ہوتی ہے۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔

۹۶: ۳ — اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ: اِقۡرَاۡ دوبارہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے واؤ حالیہ رَبُّكَ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، اَلۡاَكۡرَمُ صفت، بڑا کریم۔ کَرَمٌ سے جس کے معنی باعزت ہونے اور سخاوت کرنے کے ہیں۔ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔

وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ضمیر اقرار سے حال ہے۔ پڑھ۔ اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔

۹۶: ۴ — اَلَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ۔ اَلَّذِیۡ اسم موصول۔ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ اس کا صلہ دونوں مل کر صفت ثانیہ ہوئی رَبُّكَ کی۔ جس نے قلم کے واسطہ سے علم سکھایا۔

۹۶: ۵ — عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، عَلَّمَ، تَعْلِيْمٌ (تفعیل) مصدر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس نے سکھایا، اس نے علم دیا۔ الانسان مفعول - مَا موصولہ لَمْ يَعْلَمْ مضارع منفی جحد بلم۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ صلہ۔ صلہ موصول مل کر مفعول ثانی عَلَّمَ کا۔ جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

۹۶: ۶ — كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىۙ۔ كَلَّا کے متعلق مختلف اقوال ہیں

۱:۔ كَلَّا بمعنی حَقًّا ہے۔ یہ الکسائی کا مذہب ہے۔

۲:۔ ابن حبان کا قول ہے کہ كَلَّا تنبیہ کے طور پر بمعنی اَلَا آیا ہے جیسا کہ آیت اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (۲: ۱۲) میں ہے۔

۳:۔ علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

جو مشرک حد سے بڑھ کر رسالت کے منکر تھے اور نماز سے روکتے تھے۔ ان کو بازداشت کی گئی ہے اگرچہ اس کا ذکر کلام میں نہیں ہے۔ مگر سیاقِ کلام یا حال اس پر دلالت کر رہا ہے

۴:۔ علامہ بیضاوی رح لکھتے ہیں:۔

ردع لمن كفر بنعمة الله بطغيانه وان لم يذكر لدلالة الكلام عليه۔ ردع اس کے لئے ہے جو سرکشی کرتا ہوا اللہ کی نعمت سے انکار کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا ذکر کلام میں نہیں ہے مگر کلام اس پر دلالت کر رہا ہے۔

اِنَّ حرف تحقیق ہے۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ الْاِنْسَانَ اسم اِنَّ لَيَطْغٰىۙ اس کی خبر۔

يَطْغٰى مضارع کا واحد مذکر غائب طُغْيَانٌ (باب فتح) مصدر سے بمعنی حد سے بڑھنا سرکشی کرنا۔

الْاِنْسَانَ میں اگرچہ الف لام جنسی ہے مگر اس میں بعض افراد کا لحاظ بیشِ نظر ہے مدارک التنزیل میں ہے:۔

نزلت فی ابی جهل الی اٰخر السورة (اس سورۃ کے اخیر تک کلام ابی جہل کے بارہ میں نازل ہوا) لہٰذا بعض کے نزدیک الانسان سے مراد ابوجہل ہے اس لئے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ابوجہل کفر میں اور اللہ تعالیٰ کے مقابل غرور و سرکشی میں حد سے بڑھ رہا ہے۔

بعض نے الانسان سے مراد عام انسان ہی لیا ہے۔

۹۶: ۷ — اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ۔ اَنْ اصل میں لِاَنْ تھا۔ لام تعلیل کا اور اَنْ مصدریہ ہے

لام کو حذف کردیا گیا ہے۔ لِاَنْ (یہ) اس لئے کہ۔ اس بناء پر کہ۔ اس وجہ سے کہ۔ ضمیر فاعل ابوجہل کی طرف راجع ہے یا الانسان کی طرف راجع ہے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب بھی ابوجہل کے لئے ہے یا الانسان کے لئے ہے۔

رَاٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب جس کا معنی دیکھنا ہے لیکن یہاں رؤیۃ بمعنی عِلْمٌ آیا ہے۔ یا دل کی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے۔ آنکھوں سے دیکھنا مراد نہیں ورنہ مرفوع اور منصوب دونوں ضمیروں کا مرجع ایک ہوگا اور یہ ناممکن ہے۔

اِسْتَغْنٰی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب استغناءٌ (استفعال) مصدر سے بمعنی مستغنی ہونا۔ بے نیاز ہونا۔ یہ رَاٰی کا مفعول ثانی ہے۔

اب آیات ۶ و ۷ کا ترجمہ ہوگا:۔

انسان (یا ابوجہل) اللہ کے مقابل غرور اور سرکشی کر رہا ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو بے پرواہ جان رہا ہے۔

۹۶: ۸ — اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ الرُّجْعٰی اس کا اسم۔ اِلٰی رَبِّكَ اس کی خبر۔

رُجْعٰی بروزن بُشْرٰی (باب ضرب) مصدر ہے۔ الرُّجْعٰی میں الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے۔

رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر الانسان کے لئے ہے (بیضاوی، کشاف)

اے طاغی انسان تیری واپسی تیرے ربّ ہی کی طرف ہوگی (وہ تجھے اس طغیان کی سزا دیگا۔

۹۶: ۹ — اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی
۹۶: ۱۰ — عَبْدًا اِذَا صَلّٰی
اَرَاَیْتَ (کیا تونے دیکھا) بمعنی اَخْبِرْنِیْ (تو مجھے بتا) آیا ہے۔ اس میں ہمزۂ اولیٰ محض استفہام کے لئے نہیں ہے بلکہ تقریر وتنبیہ کے لئے ہے۔ رَاَیْتَ کا فاعل ضمیر مستتر ہے یعنی اَنْتَ

اَلَّذِیْ اسم موصول یَنْهٰی عَبْدًا اس کا صلہ۔ (عَبْدًا مفعول فعل یَنْهٰی کا)

یَنْهٰی فعل مضارع واحد مذکر غائب نَهْیٌ (باب فتح) مصدر سے۔ وہ منع کرتا ہے وہ روکتا ہے) موصول اور صلہ مل کر اَرَاَیْتَ کا مفعول ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔ اے مخاطب (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تونے دیکھا بھلا بتاؤ تو

سہی اس شخص کے متعلق جو منع کرتا ہے یا روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

اس میں نماز پڑھنے والے سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور روکنے والا ابوجہل لعین ہے۔ ان العبد المصلی ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناھی ھو اللعین ابوجہل۔ (روح المعانی)

اَلَّذِیْ یَنْھٰی سے مراد ابوجہل ہے اور عبداً سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ (تفسیر مظہری)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم خداوندی کے تحت کعبہ میں نماز پڑھنا شروع کی تو خبر ابوجہل تک پہنچی تو اس نے قریش کے لوگوں سے دریافت کیا تصدیق ہونے پر اس نے آپ کو دھمکایا اور کہا کہ حرم میں اس طریقہ پر عبادت نہ کریں اور کہا کہ اگر میں نے اس طرح حرم کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھ لیا تو گردن پر پاؤں رکھ کر منہ زمین میں رگڑ دوں گا پھر ایسا ہوا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے نماز پڑھتے دیکھ لیا۔ تو وہ آگے بڑھا تاکہ آپ کی گردن مبارک پر پاؤں رکھے مگر یکایک لوگوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان آگ کی خندق تھی جس نے مجھے ان کے قریب نہ جانے دیا۔ (تفہیم القرآن)

۹۶ : ۱۱ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیٓ ۔ بھلا دیکھئے تو اگر وہ ہدایت پر ہے۔
۹۶ : ۱۲ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۔ یا پرہیزگاری کا حکم دیتا ہے۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے اور دونوں جملہ شرطیہ ہیں اور دونوں میں جواب شرط محذوف ہے کلام یوں ہوگا:۔

بھلا بتاؤ تو اگر وہ شخص جس کو نماز پڑھنے سے روکا جارہا ہے ہدایت پر ہے یعنی خود بھی راہ حق پر چل رہا ہے اور دوسروں کو بھی راہ حق پر چلنے کی تلقین کرتا ہے تو کیا یہ دوسرے شخص کے لئے جائز ہے کہ اسے اس فعل سے روکے یا اگر وہ شخص پرہیزگاری کی تبلیغ کرتا ہے تو کیا یہ جائز ہے کہ اسے اس کام سے منع کیا جائے۔

۹۶ : ۱۳ — اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۔ یہ جملہ بھی شرطیہ ہے جس کا جواب شرط محذوف ہے مطلب یہ ہے کہ بھلا بتاؤ تو اگر یہ شخص (جو اللہ کے بندے کو اس نیک کام سے روک رہا ہے) حق کو جھٹلائے یا منہ موڑے (تو کیا اپنے اس فعل کی پاداش سے بچ سکے گا۔

۹۶: ۱۴ ـــ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۔ ہمزہ استفہام انکاری ہے لَمْ يَعْلَمْ مضارع منفی جحد بلم ہے ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ لَمْ يَعْلَمْ کی ضمیر فاعل اس شخص کے لئے ہے جو کہ دوسرے کو ہدایت اور تقویٰ کے کام سے روک رہا ہے یَرٰی کی ضمیر فاعل اللہ کی طرف راجع ہے اس کا مفعول محذوف ہے۔ مراد ہر دو نوں شخص ہیں اللہ ہدایت پر چلنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے اور کاذب سرکش کو بھی دیکھ رہا ہے۔ ہر دو کو اپنے اپنے اعمال کی جزاء وسزا مل کر رہیگی ، یہ جملہ مستانفہ وعیدیہ ہے ۔

۹۶: ۱۵ ـــ كَلَّا ۔ ہرگز نہیں۔ یہ شخص جو دھمکی دیتا ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں گے تو وہ ان کی گردن پاؤں سے دبا دوں گا۔ یہ ہرگز ایسا نہ کر سکے گا۔

ردع للناهي اللعين وزجرلہٗ ۔ (روح المعانی)

منع کرنے والے لعین کی بازداشت اور ڈانٹ کے لئے ہے ۔ یہاں لعین سے مراد ابوجہل ہے

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَہِ ، لام موطئۃ للقسم ہے ای واللہ ۔ اِنْ شرطیہ۔ لَمْ يَنْتَہِ مضارع نفی جحد بلم کا کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ اِنْتِھَاءٌ (افتعال) مصدر سے وہ نہیں رکا۔ وہ باز نہیں آیا۔ يَنْتَہِ اصل میں يَنْتَهِيْ تھا۔ عَمَلِ لَمْ کی وجہ سے ی ساقط ہو گئی۔ خدا کی قسم اگر وہ باز نہ آیا۔

لَنَسْفَعًا ۔ اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ مضارع بلام تاکید جواب شرط کا ہے۔ ن نون تاکید کا صیغہ جمع متکلم ہے۔ قرآن کے رسم الخط کا اتباع کرتے ہوئے اسے لنسفعًا کی صورت میں لکھا گیا ہے ۔ یہ سَفْعٌ (باب فتح) مصدر سے ہے جس کے معنی کسی چیز کو زور کے ساتھ کھینچ کر گھسیٹنے کے ہیں ۔

النَّاصِيَۃِ : اسم نکرہ ، مفرد ۔ پیشانی ، مراد پورا آدمی ۔ (اطلاق جزء علی کل جزء کا اطلاق کل پر) لنسفعًا بالناصیۃ جملہ جواب شرط میں ہے ۔ ہم (اس کو) پیشانی (کے بالوں) سے پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے۔

۹۶: ۱۶ ـــ نَاصِيَۃٍ كَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ : وہ پیشانی جو جھوٹی (اور) خطاکار ہے پیشانی پر جو بال ہوتے ہیں اس کو ناصیۃ کہا جاتا ہے لیکن مراد اس سے پورا شخص بھی لیا جاتا ہے۔ اس لئے آیت کا مطلب ہوگا۔

یہ ناہنجار سراسر جھوٹا اور خطاکار ہے ۔

كَاذِبَۃٍ ۔ كِذْبٌ سے (باب ضرب) مصدر سے ۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے جھوٹی ۔ ۔

خَاطِئَةٍ ۔ خَطَاءٌ (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۔ خطا کار گنہگار ۔

نَاصِيَةٍ بدل ہے اَلنَّاصِيَةِ (آیت ۱۵ مذکورہ بالا) سے ۔

۹۶ : ۱۷ ۔۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۔ فَلْيَدْعُ میں فَ محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے

ترمذی اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا ۔ اور کہنے لگا کہ کیا میں نے اس (نماز) سے منع نہیں کر دیا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جھڑک دیا ۔ وہ کہنے لگا کہ تو خوب جانتا ہے کہ مکہ میں میری چوپال (نشست گاہ، مجلس) سے بڑی کوئی چوپال نہیں (یعنی میرا جتھا بڑا ہے) تو مجھے جھڑکتا ہے ۔ خدا کی قسم! میں اس وادی کو تیرے خلاف اعلیٰ گھوڑوں کے سواروں اور نوجوان پیادوں سے بھر دوں گا ۔ اس پر یہ آیت اتری ۔ (تفسیر مظہری)

روح المعانی میں ہے ۔

ومرّ ابوجهل برسول الله صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم وهو يصلى فقال الم اَنْهٰكَ فاغلظ عليه الصلوٰة والسلام له ۔ فقال اتهدّدنى وانا اكثر اهل الوادى ناديًا ۔

ابوجہل کا گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، بولا : کیا میں نے آپ کو منع نہیں کیا ہوا ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سختی سے جواب دیا ۔ بولا کیا آپ مجھے جھڑکتے ہیں حالانکہ میں وادی کے رہنے والوں میں جتھے کے لحاظ سے سب سے زیادہ کثرت رکھتا ہوں ۔

لِيَدْعُ امر کا صیغہ واحد مذکر غائب دُعَاءٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ چاہئے کہ وہ پکارے ۔ چاہئے کہ وہ بلائے ۔

نَادِيَهٗ ۔ نَادِيَ اسم مضاف، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اپنی مجلس (نشستگاہ ۔ چوپال) کے ساتھیوں کو ۔ نَادِيَ مفعول ہے لِيَدْعُ کا ۔

یعنی : اس کو اگر اپنی چوپال پر اتنا ہی گھمنڈ ہے تو بلا لے اپنی چوپال کو،

۹۶ : ۱۸ ۔۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۔ شرط محذوف کا جواب ہے ۔ سَ جب مضارع پر

داخل ہوتا ہے تو اسے مستقبل قریب کے معنی میں کر دیتا ہے۔
نَدْعُ مضارع جمع متکلم دَعْوَۃٌ (باب نصر) مصدر سے۔ ہم بُلائیں "یا" ہم بلالیں گے
الزَّبَانِیَۃَ: سیاست کے پیادے۔ دوزخ کے فرشتے زبانیۃ۔ عربی زبان میں سیاست کے پیادے۔ یعنی پولیس کے سپاہی کو کہتے ہیں۔ یہ زَبْنِیٌّ کی جمع ہے جو زَبْنٌ (باب ضرب) مصدر سے ماخوذ ہے جس کے معنی دفع کرنا، ہٹانا کے ہیں۔

ترجمہ ہوگا:۔
ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلالیں گے۔ زبانیۃ، قہر الٰہی کے وہ فرشتے ہیں جن کے مقابلہ کی کسی کو بھی طاقت نہیں۔

۹۶: ۱۹ — کَلَّا ۔ ردع لذلك اللعین (روح المعانی)
ای ارتدع ایھا الکافر الکاذب (ایسر التفاسیر) یہ جھڑک ہے ملعون ابوجہل کے لئے۔ اے جھوٹے کافر باز رہ۔ (ایسی بے جا حرکتوں سے باز رہ)
لَا تُطِعْہُ: لَا تُطِعْ فعل نہی واحد مذکر حاضر اِطَاعَۃٌ (افعال) مصدر سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تو اس کی اطاعت نہ کر۔ تو اس کا کہنا مت مان۔ نماز پڑھنا رہ۔ اسے مت چھوڑ۔

یہ جملہ مستانفہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سوال ہوسکتا تھا کہ جب یہ روکتا ہے تو میں کیا کروں؟ اس کا جواب دے دیا کہ اس کی بات مت مانو۔
وَاسْجُدْ۔ یہ لفظاً لَا تُطِعْہُ پر معطوف ہے اور معنوی اعتبار سے لَا تُطِعْ کے معنی کی تاکید ہے۔
واؤ عاطفہ ہے۔ اُسْجُدْ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر سُجُوْدٌ (باب نصر) مصدر سے۔
وَاقْتَرِبْ۔ اس کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے۔ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اِقْتِرَابٌ (افتعال) مصدر سے۔ تو نزدیک ہو۔ تو قربت حاصل کر۔ یعنی نماز کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرو۔

علامہ پانی پتی رقمطراز ہیں:۔
سورۃ الانشقت میں سجدۂ تلاوت کے مبحث میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اس جگہ لفظ اُسْجُدْ اللہ کی طرف سے سجدۂ تلاوت کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ مسلم نے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۸۴ : ۲۱) اور اقرأ (سورۂ زیر مطالعہ) میں سجدہ کیا۔

جمہور کے نزدیک اُسْجُدْ کا عطف جو لَا تُطِعْهُ پر ہے اس لئے اس سجدہ سے مراد نماز ہے۔ جزء بول کر کُل مراد لیا گیا ہے۔ پس یہ نماز پڑھنے کا حکم ہے (سجدہ کا حکم نہیں ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اقرأ میں سجدہ کیا ہے تو آپ کے عمل کا اتباع سُنّت ہے۔ اس سے سجدۂ اقرأ کا مسنون ہونا ثابت ہوتا ہے وجوب نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۵)

۹۷: ۱ — اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ اِنَّا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور ضمیر متکلم نا سے مرکب ہے۔ بے شک۔

اَنْزَلْنٰهُ: اَنْزَلْنَا ماضی جمع متکلم اِنْزَالٌ (افعال) مصدر سے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر جس کا مرجع القرآن ہے اگرچہ معہود اور معلوم ہونے کی وجہ سے اس سے قبل مذکور نہیں ہے (سورۃ کے نازل ہونے کے وقت قرآن کا عام چرچا تھا اور مکہ میں غلغلہ مچا ہوا تھا)
فِيْ متعلق بِاَنْزَلْنَا ہے۔

لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ مضاف مضاف الیہ ہے۔ مل کر اسم ظرف زمان (قدر کی رات کے دوران)

یہ سارا جملہ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ خبر ہے مبتداء کی۔ تحقیق ہم نے اس کو (یعنی قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا۔

لیلۃ القدر کیا ہے۔ قَدْرٌ مصدر ہے بمعنی قدرت، قَدْرٌ (دال کے سکون کے ساتھ) مصدر ہے اور قَدَرٌ (دال کی حرکت کے ساتھ) یہ اسم ہے۔ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔ قدر کے معنی ہیں اندازہ کرنا۔ اور قدر (اسم) کے معنی ہیں شرف و منزلت۔

چنانچہ کہتے ہیں: لِفُلَانٍ قَدَرٌ عِنْدَ فُلَانٍ۔ یعنی فلاں شخص کی فلاں شخص کے نزدیک قدر یعنی عزت ہے۔ سورۃ میں قَدَرٌ دال کی حرکت کے ساتھ آیا ہے لہٰذا معنی قدر و منزلت ہے۔ لیلۃ القدر کا مطلب ہوا۔ قدر و منزلت والی رات،

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں:۔
اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں برس بھر کی آنے والی

باتیں عالم بالا میں مقدر و معین کی جاتی ہیں کسی کا مرنا۔ بیمار ہونا، رزق کی فراخی، عزت و ذلت جو کچھ سال بھر میں اس جہان میں ظاہر ہوگا وہ سب اس رات کو عالم بالا میں مشہور کر دیا جاتا ہے اور ہر کام پر ملائکہ معین کر دیئے جاتے ہیں۔

زہری فرماتے ہیں کہ:۔

اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات نیک بندوں کی خدا تعالےٰ اور عالم بالا کے لوگوں کے نزدیک نہایت قدر و منزلت ہوتی ہے۔

یہ رات ماہ رمضان کے تیسرے عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے بعض کے نزدیک یہ ستائیسویں کی رات ہے۔ اس ایک رات کی عبادت دوسرے دنوں کی ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر درجہ پاتی ہے۔

۹۷: ۲۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ جملہ استفہامیہ ہے۔ مَا استفہامیہ۔ کون۔ کیا چیز۔

اَدْرٰىكَ۔ اَدْرٰى۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر سے کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر۔ اور کیا چیز تمہیں بتائے۔ واقف کرے۔ یا خبردار کرے۔

مَا استفہامیہ بمعنی کیا ہے۔ تو کیا جانے۔

لفظی ترجمہ ہوگا:۔

تجھے کیا چیز خبردار کرے۔ کیا چیز تمہیں بتائے، کہ شب قدر کیا ہے۔؟

۹۷: ۳ ــــ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ مکمل جملہ مذکورہ بالا استفہام کا جواب ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مبتدار۔ باقی جملہ مبتدار کی خبر۔

لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی اس رات کی عبادت ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے

۹۷: ۴ ــــ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ۔ تَنَزَّلُ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔ ایک تار حذف ہو گئی۔

تَنَزَّلُ (تَفَعُّلٌ) مصدر سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (بمعنی جمع) وہ اترتے ہیں۔

وَالرُّوْحُ کا عطف الملٰئکۃ پر ہے (خاص کا عطف عام پر)۔

فِيْهَا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب کا مرجع لیلۃ القدر ہے۔ اترتے ہیں فرشتے

اور روح اس (رات) ہیں۔

اَلرُّوْحُ۔ سے کیا مراد ہے؟

بعض مفسرین کہتے ہیں الروح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو گروہِ ملائکہ کے سردار ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر خاص کیا گیا ورنہ ملائکہ میں یہ بھی شامل تھے۔

بعض کے نزدیک۔ رُوح ایک اور فرشتے کا نام ہے جس کو روح القدس کہتے ہیں۔

بعض علماء کا قول ہے کہ روح سے ایمان داروں کی روحیں مراد ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ۔ ای بامر ربھم۔ اپنے رب کے حکم سے یہ جملہ تنزل سے متعلق ہے

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ ای من اجل کل امر (بیضاوی، کشاف) یعنی ہر اس کام کی غرض سے جو اس رات اگلے سال کے لئے مقدر ہوتا ہے۔

سَلٰمٌ: معانقہ کی وجہ سے اس کی دو صورتیں جائز ہیں۔

۱:۔ وقف سَلٰمٌ سے قبل مِنْ كُلِّ اَمْرٍ پر کیا جاوے۔ اس صورت میں اگلے جملہ کے هِيَ کے ساتھ ملا کر سَلٰمٌ هِيَ پڑھا جائے گا۔ سَلٰمٌ خبر مقدم اور هِيَ مبتدا مؤخر ہوگا۔

بیضاوی اور زمخشری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

۲:۔ وقف سَلٰمٌ کے بعد کیا جاوے۔ اور سَلٰمٌ سے قبل هِيَ محذوف متصور ہو۔ اس صورت میں هِيَ سَلٰمٌ میں ھی مبتدا محذوف اور سَلٰمٌ اس کی خبر ہوگی اس کو بیان القرآن اور بیضاوی میں اختیار کیا گیا ہے۔ یعنی یہ رات سلامتی کی ہے شیطانی آفات اور اس کے مکر و زُور کے مصائب جو ابن آدم کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس رات نیک ایمانداروں کے لئے ان سے سلامتی اور امن ہوتا ہے

مفسرین نے سَلٰمٌ کے اور بھی کئی وجوہات لکھے ہیں۔

۹۷:۵ — هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ هِيَ مبتدا۔ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ اس کی خبر، هِيَ ای لیلۃ القدر۔ یہ رات غروب آفتاب سے لے کر طلوعِ فجر تک رہتی ہے (الیسر التفاسیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۸)

۹۸ : ۱ ـــ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ :

لَمْ يَكُنْ مضارع منفی جحد بلَمْ، فعل ناقص ۔ كَوْنٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ وہ نہ ہوئے ۔

اَلَّذِيْنَ اسم موصول ۔ كَفَرُوْا صلہ ۔ موصول وصلہ مل کر اسم کان ۔ من حرف جار اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مجرور ۔

مُنْفَكِّيْنَ ۔ اِنْفِكَاكٌ (انفعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، باز آنے والے ۔ خبر کانَ کی ۔

اور جگہ قرآن مجید میں ہے فَكُّ رَقَبَةٍ (۹۰ : ۱۳) غلام کا آزاد کرنا ۔ اسی سے ہے فَكُّ الرَّهْنِ : رہن کا فک کرالینا ۔ یعنی کسی رہن شدہ چیز کو چھڑا لینا (رہن کی شرط پوری ہونے پر)

المشرکین کا عطف اھل الکتب پر ہے ۔ مِنْ یہاں تبعیضیہ نہیں بلکہ بیانیہ ہے آیت کا ترجمہ علماء نے یوں کیا ہے :۔

۱ :۔ جو لوگ کافر ہیں یعنی اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے ۔ (مولنا فتح محمد جالندہری)

۲ :۔ جو اہل کتاب اور مشرک کفر کرتے تھے وہ اپنے کفر سے باز رہنے والے نہ تھے ۔ (تفسیر مظہری)

۳ :۔ اھل الکتاب و ھم الیھود والنصاری والمشرکون ھم عباد الاصنام لَمْ یکونوا منفصلین عما ھم علیہ من الدیانۃ ۔ (الیسر التفاسیر)

اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین بُت پرست جس مذہب پر وہ چل رہے تھے اس سے دُور ہٹنے والے نہ تھے۔

۴م۔ کافر لوگ یعنی اہل کتاب اور بُت پرست اپنے باطل مذہب سے دور ہونے والے نہیں تھے۔

حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ: حَتّٰی انتہار غایت کے لئے آتا ہے۔ یہاں تک جب تک،

تَاْتِیَ: مضارع واحد مؤنث غائب اِتْیَانٌ (افعالٌ) مصدر۔ وہ آتی ہے وہ آئے گی۔ وہ آجائے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔

اَلْبَیِّنَةُ۔ الحجۃ الْوَاضِحَةُ۔ واضح دلیل۔ کھلی دلیل۔ وہ آگئی (مستقبل بمعنی ماضی) یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل آجائے یا آگئی۔ (یعنی رسول کریم کی ذاتِ مبارکہ) صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹۸: ۲ ــــ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً:

رَسُوْلٌ بدل ہے البینۃ سے۔

قال الزجاج:۔

رَسُوْلٌ۔ رفع علی البدل من البینۃ: رسولٌ مرفوع ہے کیونکہ البینۃ سے بدل ہے۔ مِنَ اللّٰهِ صفت ہے رَسُوْلٌ کی۔ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔ یہ رَسُوْلٌ کی صفت ثانی ہے رَسُوْلٌ کی یا رَسُوْلٌ سے حال ہے۔

یَتْلُوْا۔ تِلَاوَةٌ (باب نصر) مصدر سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے۔ وہ پڑھتا ہے۔

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً: موصوف و صفت مل کر یَتْلُوْا کا مفعول۔

صُحُفٌ بمعنی صحیفے، کتابیں۔ اوراق، نوشتے، صحیفۃ کی جمع ہے جو شاذ و نادر ہے۔ کیونکہ فَعِیْلَةٌ کی جمع فُعُلٌ پر نہیں آتی۔

قیاس میں اس کی مثال: سَفِیْنَةٌ اور سُفُنٌ ہے۔ قرآن مجید کی ہر ایک سورت ایک صحیفہ ہے۔ جس طرح توریت کے ابواب صحیفے ہیں۔

مُطَهَّرَةً: تَطْهِیْرٌ (تفعیلٌ) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث ہے پاک کی ہوئی۔ پاک۔ یعنی قرآنی صحیفے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہیں اور ان میں عمدہ اور

مستحکم مضامین مندرج ہیں۔

۹۸: ۳ — فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب صُحُفًا کی طرف راجع ہے
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ موصوف صفت۔ قَيِّمَةٌ صیغہ صفت۔ مرفوع۔ مؤنث۔ نکرہ ہے۔
بمعنی درست، سچی، یا معاش اور معاد کو ٹھیک کرنے والی۔

مطلب یہ کہ:۔
گذشتہ آسمانی صحیفے اور کتابیں درست تھیں مستقیم اور انسانی زندگی کی اصلاح
کرنے والی تھیں۔ قرآن مجید ان کا نچوڑ ہے اور ان کے مضامین کو حاوی ہے۔
جملہ صُحُفًا کی صفت ہے یا ضمیر ھا سے حال ہے۔

۹۸: ۴ — وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنَةُ: جملہ مستانفہ ہے۔ واؤ عاطفہ، مَا نافیہ۔ تَفَرَّقَ مضارع صیغہ واحد
مذکر غائب۔ تَفَرُّقٌ (تفعّلٌ) مصدر سے۔ وہ متفرق ہوگیا۔ وہ پھوٹا۔ وہ جُدا
ہوا۔

الَّذِينَ اسم موصول۔ أُوتُوا الْكِتٰبَ صلہ۔ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ فاعل
تَفَرَّقَ کا۔

أُوتُوا ماضی مجہول جمع مذکر غائب اِيتَاءٌ (افعالٌ) مصدر بمعنی دیئے گئے۔
ان کو دی گئی۔ الْكِتٰبَ مفعول ثانی أُوتُوا کا۔
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ۔ جن کو کتاب دی گئی۔ یعنی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)
اِلَّا۔ استثناء مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو)
الْبَيِّنَةُ۔ مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ ملاحظہ ہو آیت نمبر ۱۔ ۲۔
مذکورہ بالا)

ترجمہ ہوگا:۔
اور نہیں بٹے فرقوں میں اہل کتاب مگر بعد اس کے کہ آگئی ان کے پاس روشن دلیل
(یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد ہی رسول پر ایمان لانے کے
متعلق اہل کتاب کے اندر اختلاف پیدا ہوا۔ ورنہ تو آپ کی بعثت سے پہلے تو یہ
آنے والے رسول کی تصدیق پر سب کا اتفاق و اتحاد تھا۔ اور سب بعثتِ نبی کے

منتظر تھے۔ کافروں کے خلاف نبیٔ منتظر کے وسیلے سے فتح کی دعا کیا کرتے تھے اوکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جآءھم ما عرفوا کفروا بہٖ (۲: ۸۹) یعنی وہ پہلے (ہمیشہ) حضور کے وسیلہ سے کفار پر فتح طلب کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے آئے تو انہوں نے نہ پہچانا آپ کے ساتھ کفر کرنا شروع کردیا۔ (ضیاء القرآن)

لیکن جب وہ جانا پہچانا نبی آگیا تو محض حسد وعناد کی وجہ سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگرچہ بعض اہل کتاب کا عقیدہ صفاتِ الٰہیہ کے متعلق درست نہ تھا۔ اللہ کو مخلوق کا باپ قرار دیتے تھے (اور بعض اہل کتاب کا عقیدہ درست تھا) لیکن بعثتِ نبی پر سب کا اتفاق تھا کیونکہ آنے والے نبی کے اوصاف ان کی کتابوں میں بیان کردیئے گئے تھے۔

چونکہ قبل البعثت تصدیق نبی پر صرف اہل کتاب کا اتفاق تھا اور مشرکین اس اتفاق میں شریک نہ تھے۔ اس لئے اس آیت میں صرف اہل کتاب کا ذکر کیا تاکہ جن اہل کتاب نے تصدیق رسول نہیں کی ان کی مزید شناخت ہو جائے۔ (تفسیر مظہری)

۹۸: ۵ —— وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ: یہ سارا جملہ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سے حال ہے۔

ای والحال انھم ما امروا بشیٔ یخالف اصول دینھم بل بشیٔ یطابقھا۔ حال یہ ہے کہ ان کو کسی ایسی چیز کے متعلق حکم نہیں دیا گیا تھا جو ان کے دین کے اصول کے خلاف ہو بلکہ (جو حکم دیا گیا ان کے دین کے اصول کے) مطابق تھا

مَا نافیہ۔ اُمِرُوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ان کو حکم دیا گیا۔

اِلَّا حرف استثناء۔ لِيَعْبُدُوْا میں لام زائدہ ہے اور اَنْ محذوف مقدر ہے ای اِلَّا اَنْ يَّعْبُدُوا اللّٰهَ۔ اور یہ مَآ اُمِرُوْا کا مفعول ہے۔ یعنی ان کو صرف اللہ کا حکم دیا گیا تھا۔

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ یہ يَعْبُدُوْا کی ضمیر فاعل سے حال ہے خالصتہً اس کی اطاعت کی نیت سے۔

مُخْلِصِيْنَ۔ اِخْلَاصٌ (افعال) سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ کسی چیز کو آمیزش سے پاک رکھنے والے۔ الدین۔ اطاعت، شریعت۔

حُنَفَاءَ۔ مُخْلِصِیْنَ کی ضمیر سے حال ہے۔ یک رُخے ہوکر۔ یہ حَنِیْفٌ کی جمع ہے۔ حنیفی، اللہ کی طرف ہونے والے، یعنی دوسرے سب عقائد چھوڑ کر صرف اللہ کے راہِ مستقیم پر چلنے والے۔

مائلین من جمیع العقائد الزائغۃ الی الاسلام۔ (روح المعانی) ٹیڑھے عقائد سے ہٹ کر اسلام کی طرف مائل ہونے والے۔

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ: دونوں کا عطف یَعْبُدُوْا پر ہے دونوں میں نون اَنْ مقدرہ کی وجہ سے ساقط ہوگیا ہے۔

آیت کا ترجمہ ہوگا:۔

اور ان کو کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا سوائے اس کے کہ اللہ کی عبادت کیا کریں۔ خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے یک رُخے ہوکر اور نماز پڑھا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں۔

ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ۔ ذٰلک: ای الذی امروا بہ (الخازن)

جس کا ان کو حکم دیا گیا۔ یعنی

۱۔ خالصۃ اللہ کی اطاعت کی نیت سے اسی کی عبادت کرو۔

۲۔ نماز قائم کیا کرو۔

۳۔ زکوٰۃ دیا کرو۔

یہی دینِ قیّم ہے ــــ قیم بمعنی سچا، صحیح، مستحکم، مضبوط۔

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ: مضاف مضاف الیہ۔ اصل میں موصوف وصفت ہیں۔ القیمۃ میں تاء تانیث کی نہیں ہے بلکہ مبالغہ کی ہے جیسے عَلّامَۃٌ میں۔ دین کو جو اصل میں موصوف ہے صفت کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

القیمۃ۔ التی لا عوج فیھا۔ جس میں کوئی کجی نہ ہو۔

۹۸: ۶ ــــ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ:

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ موصول وصلہ۔ مِنْ بیانیہ، اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ بیان ہے كَفَرُوْا کا۔ الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین۔ اسم اِنَّ۔ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ سارا جملہ خبر ہے اِنَّ کی۔

نَارِ جَهَنَّمَ مضاف مضاف الیہ۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - یہ جہنم میں جانیوالے کافر اہل کتاب وکافر مشرکین، سے حال ہے۔ یعنی جن اہل کتاب اور مشرکوں نے کفر کیا۔ وہ جہنم کی آگ میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فِيْهَا میں ضمیر ھا واحد مؤنث غائب کا مرجع نارِ جہنم ہے۔
اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔ اُولٰئِكَ اسم اشارہ بعید ہے جمع مذکر، مبتدا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تاکید کے لئے لائی گئی ہے۔
شَرُّ الْبَرِيَّةِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتدا کی۔
جس سے سب کو نفرت ہو وہ شرّ ہے۔
الْبَرِيَّةِ۔ مخلوق، خلق۔ بَرْءٌ (باب نصر) مصدر سے فَعِيْلَةٌ کے وزن پر بمعنی مفعول واحد مؤنث ہے۔ بَرْءٌ کے معنی عدم سے وجود میں لانے کے ہیں۔ اسی سے بَارِئُ ہے جو خدا تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ پیدا کرنے والا، نیست سے ہست میں لانے والا۔

۹۸: ۷ — اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اسم اِنَّ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اس کی خبر (نیز ملاحظہ ہو آیت (۶) مذکورہ بالا)
ترجمہ ہوگا:۔
اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے وہی سب خلق سے بہتر ہیں۔

۹۸: ۸ — جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ: جَزَآؤُهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔
(هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اُولٰئِكَ (آیت سابقہ) کی طرف راجع ہے)
عِنْدَ ظرف مکان ہے بمعنی پاس، قریب۔ مضاف، رَبِّهِمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ (اپنے رب کے ہاں) ظرف ہے جس کا تعلق جزاء سے ہے۔
جَنّٰتُ عَدْنٍ: مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا کی خبر۔
عَدْنٍ۔ رہنا۔ بسنا۔ کسی جگہ مقیم ہونا۔ یہ مصدر ہے اور اس کا فعل باب ضرب اور

نصر سے آتا ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ کا معنی ہے۔ رہنے بسنے کے باغات، یعنی وہ جنتیں جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۔ یہ جملہ صفت ہے جَنّٰتٍ کی، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جَنّٰتٍ ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۔ یہ حال ہے جَزَآءُهُمْ کی ضمیر هُمْ سے۔ اَبَدًا تاکید کے لئے ہے۔ یا یہ خٰلِدِیْنَ کا ظرف ہے یعنی ان باغات میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ یہ جَزَآءُهُمْ کی خبر ثانی ہے۔

رَضِیَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ وہ راضی ہوا۔ وہ خوش ہوا۔ رِضًی (باب سمع) مصدر سے۔

امام راغب لکھتے ہیں:۔

اللہ کا بندے سے راضی ہونا یہ کہ اس کو اپنے حکم کا فرماں بردار اور اپنی نہی سے پرہیزگار دیکھے۔ اور یہ کہ جو کچھ اس پر قضاء الٰہی سے جاری ہو وہ اُسے مکروہ نہ سمجھے۔

رَضُوْا ماضی جمع مذکر غائب رِضًی مصدر۔ وہ راضی ہوئے۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ : ذٰلِكَ مبتدا۔ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ اس کی خبر، ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید واحد مذکر۔ اس میں ذٰا اسم اشارہ ہے اور كَ حرف خطاب ہے۔ خَشِیَ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ خَشْیَةٌ (باب سمع) مصدر سے۔ وہ ڈرا۔ اس نے خوف کھایا۔ رَبَّهٗ مضاف، مضاف الیہ مل کر خَشِیَ کا مفعول۔

اپنے رب سے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۹۹) سورۃ الزلزال مدنیۃ (۸)

۹۹ : ۱ ــــ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ اِذَا شرطیہ، زُلْزِلَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، زِلْزَالٌ (فعلال) مصدر سے۔ اَلْاَرْضُ مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ۔ زِلْزَالَهَا میں زلزال مفعول مطلق مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب (جس کا مرجع الارضُ ہے) مضاف الیہ۔ (زلزال مصدر ہے اور اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے)

مطلب یہ کہ مصدر کو مفعول مطلق لانے کا مقصد فعل کی تاکید ہے۔ یعنی حرکت الارض حرکۃ شدیدۃ۔ یعنی زمین شدت کے ساتھ بار بار ہلائی جائے گی۔ جیسے کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا (۵۶: ۴) جب زمین بھونچال سے لرزے گی!

اِذَا شرطیہ۔ ظرف زمان بمعنی جب۔ زلزالٌ ہلانا۔ جھڑ جھڑ دینا۔ زلزلہ میں ڈالنا۔

۹۹ : ۲ ــــ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔

اَثْقَالَهَا: اثقال۔ ثِقْلٌ کی جمع ہے بمعنی بوجھ۔ مضاف۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب جس کا مرجع الارض ہے۔ مضاف الیہ۔ اپنا بوجھ،

جب زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔ بوجھ سے مراد دفینے اور خزانے ہیں۔

۹۹ : ۳ ــــ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۔ اس کا عطف بھی اذا زلزلت پر ہے۔

اَلْاِنْسَانُ سے مراد یا تو جنس انسانی ہے یا کافر لوگ ہیں جیسا کہ بعض علماء کا قول ہے لیکن راجح یہی ہے کہ یہاں مراد جنس انسان ہے۔

کافر لوگ تو متعجب اس لئے ہوں گے کہ ان کو قبروں سے دوبارہ اٹھنے کی امید ہی نہیں تھی اور مؤمن واقعہ کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوتے کہیں گے کہ بے شک یہ وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔

مَالَهَا میں مَا مبتدا اور لَهَا اس کی خبر، اس کو کیا ہو گیا ہے۔ جملہ استفہامیہ قَالَ کا مفعول ہے۔

۹۹:۴ — يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا. یہ جملہ، مذکورہ بالا تینوں جملہ ہائے شرطیہ کا جواب ہے۔ يَوْمَئِذٍ بدل ہے اِذَا سے۔

اَخْبَارَهَا (مضاف مضاف الیہ) مفعول ثانی ہے تُحَدِّثُ کا۔ النَّاسَ مفعول اول محذوف ہے۔ يَوْمَئِذٍ تحدث الناس اخبارها (اس روز زمین لوگوں کو اپنی خبریں سنائے گی۔)

يَوْمَئِذٍ۔ يَوْمَ اسم ظرف منصوب، مضاف، اِذٍ مضاف الیہ۔ اس روز۔ ان واقعات کے دن۔

تُحَدِّثُ مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب: تَحْدِيْثٌ (تفعیل) مصدر سے بمعنی کہنا۔ باتیں کرنا۔ بیان کرنا۔ وہ بتائے گی۔ وہ بیان کرے گی۔

حَدِيْثٌ بات، بیان۔

۹۹: ۵ — بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا: بَ سببیہ، لام بمعنی اِلٰی ہے۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ رَبَّكَ مضاف مضاف الیہ۔ اسم اَنَّ۔ اَوْحٰى لَهَا اس کی خبر۔ یعنی زمین کی تحدیث (خبر دینا) اس سبب سے ہوگا۔ کہ اللہ کی طرف سے اس کو یہی وحی ہی ہو گی۔ (اس کو یہی اشارہ یا اذن ہو گا) یا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کلام قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا کے جواب میں ہو۔ یعنی انسان کے سوال کے جواب میں زمین یہ کہے گی کہ مجھے اللہ کا حکم ہی یوں ملا ہے۔

۹۹: ۶ — يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ۔

يَوْمَئِذٍ۔ پہلے يَوْمَئِذٍ سے بدل ہے۔ بمعنی اس روز۔ ان واقعات کے وقوع کے دن۔

يَصْدُرُ مضارع واحد مذکر غائب صَدْرٌ باب نصر، ضرب) سے مصدر بمعنی لوٹنا۔ مڑنا۔ سینہ پر مارنا۔ پانی پی کر گھاٹ سے واپس ہونا۔ صَادِرٌ چشمہ سے پانی پی کر واپس آنیوالا۔ اسم فاعل وَارِدٌ کی ضد ہے۔

مَصْدَرٌ وہ اسم جس سے تمام افعال اور صفت کے صیغے مشتق ہوتے ہیں۔ اَشْتَاتًا۔ جدا جدا۔ طرح طرح۔ شَتٌّ اور شَتَاتٌ کی جمع ہے۔

اَشْتَاتًا فاعل ہے یَصْدُرُ کے فاعل سے :

لِيُرَوْا ۔ لام تعلیل کا ہے یُرَوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب رُؤْیَۃٌ (باب فتح) مصدر سے کہ ان کو دکھائے جائیں ۔

اَعْمَالَهُمْ ، مضاف الیہ ۔ مل کر یُرَوْا کا مفعول مالم یسم فاعلہٗ ۔

اس روز لوگ مختلف حالتوں میں پھر کر آئیں گے تاکہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں ۔

مطلب یہ کہ حساب کی پیشی کے بعد مقام حساب سے لوگ متفرق طور پر لوٹیں گے کچھ دائیں جانب سے جنت کو جائیں گے اور کچھ بائیں سمت کو دوزخ کی طرف ۔ یہ اس لئے کہ ان کو ان کے اعمال کی جزاو سزا دکھا دی جائے ، یعنی جنت اور دوزخ کے اندر اپنے مقامات پر جا کر اتریں ۔ (تفسیر مظہری)

۹۹ : ۷ — فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (یہاں سے لے کر آخیر سورۃ تک لِيُرَوْا کی تفسیر ہے)

فَ تفسیریہ ہے مَنْ شرطیہ ۔ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ جملہ شرطیہ یَرَهٗ جواب شرط ۔

مِثْقَالَ اسم مفرد ۔ مَثَاقِيْل جمع ۔ ہموزن ، برابر ۔ ثقل مادہ ۔ ثَقِيْلٌ بھاری ۔ وزنی ، مضاف ۔

ذَرَّةٍ ۔ ذرہ ۔ جمع ذَرَّات ۔ چھوٹی چیونٹی ۔ ذرہ کے ہم وزن نیکی ، چھوٹی چیونٹی کے ہم وزن ۔ مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یَعْمَلْ کا مفعول ۔

خَيْرًا ۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کا بدل ۔ ذرّہ کے ہموزن نیکی ۔

پھر جس نے بھی ذرّہ بھر نیکی کی ۔ (جملہ شرطیہ)

يَّرَهٗ : میں ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب جس کا مرجع خَيْرًا ہے ۔ وہ اسے دیکھ لے گا ۔ (جواب شرط)

۹۹ : ۸ — وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے ۔ اور جس نے ذرّہ بھر برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا ۔

ترکیب کے لئے آیت بالا ۹۹ : ۷ ۔ ملاحظہ ہو ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱۰۰) سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۱۱)

۱۰۰:۱ — وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ؕ جملہ قسمیہ ہے۔ واؤ قسم کے لئے ہے۔
العٰدِیٰتِ جمع ہے عَادِیَۃٌ کی۔ اس کا مادہ عدو ہے جس سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث عاددۃ ہے واؤ ماقبل مکسور کو یاء سے بدل دیا عَادِیَۃٌ ہوا۔ جس کی جمع عادیات ہوئی جیسے غَزۡوٌ کی جمع غَازِیَاتٌ (جمع مؤنث غائب کا صیغہ)

ضَبۡحًا۔ کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

۱۔ ضَبۡحًا مصدر ہے منصوب ہے جس کا فعل یَضۡبَحۡنَ (باب فتح) محذوف ہے ای یَضۡبَحۡنَ ضَبۡحًا اور جملہ موضع حال میں ہے۔

۲۔ ضَبۡحًا مفعول مطلق ہے اسم فاعل کی تاکید کے لئے ہے۔

اَلۡعٰدِیٰتِ: تیز دوڑنے والی گھوڑیاں یا گھوڑے۔ عَدۡوٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ہے۔

امام راغب فرماتے ہیں:۔
عَدۡوٌ کے معنی ہیں تجاوز کرنے اور پیوستگی ختم کرنے کے۔ اگر یہ چیز چلنے میں ہو تو اس کو عَدۡوٌ (دوڑنا) کہتے ہیں۔

یہاں عٰدِیٰت سے کیا مراد ہے اس کے متعلق مفسرین کے دو قول ہیں۔

۱۔ حضرت ابن عباس رض، مجاہد، عکرمہ، حسن بصری، کلبی، قتادہ، مقاتل اور ابوالعالیہ کا قول ہے کہ یہ غازیوں کے گھوڑوں کی صفت ہے۔

۲۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اونٹنیاں ہیں۔

ضَبۡحٌ مصدر۔ جس کے معنی ہیں (گھوڑے کا) دوڑنے کے سبب پیٹ سے

آواز نکالنا۔ ہانپنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :۔

چوپاؤں میں سے سوائے کتے اور گھوڑے کے کوئی جانور نہیں ہانپتا۔

سو آیت کا ترجمہ ہوگا :۔

قسم ہے (غازیوں کے) ان گھوڑوں کی جو سرپٹ دوڑنے سے ہانپتے ہیں۔

۱۰۰: ۲ — فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا۔ اس کا عطف آیت نمبر ا پر ہے۔

مُوْرِيٰتِ اسم فاعل جمع مونث۔ مُوْرِيَةٌ واحد۔ اِيْرَاءٌ (افعال) مصدر۔ آگ روشن کرنے والے (کرنے والیاں) مراد وہ گھوڑے جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو ان کے سموں کی آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ دِيَةٌ وہ چیز جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔

اِيْرَاءٌ ۔ لکڑی، پتھر وغیرہ کو رگڑ کر آگ نکالنا۔

قَدْحًا : مصدر ہے (باب نصر سے چقماق کو مار کر آگ نکالنا۔ پتھر پر پتھر مار کر یا لوہے کو مار کر آگ نکالنا۔ یہاں مراد ہے گھوڑے (یا گھوڑیوں) کا نعل وار ٹاپوں کو پتھریلی زمین پر مار کر آگ نکالنا۔

مطلب پھر قسم ہے ان گھوڑوں یا گھوڑیوں کی جن کے نعل جب رات کے وقت تیزی سے چلتے ہیں پتھروں پر کھٹا کھٹ پڑتے ہیں تو آگ چمک اٹھتی ہے۔

۱۰۰: ۳ — فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا۔ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ پھر (قسم ہے) المغیرات کی۔

صُبْحًا ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

پھر قسم ہے (ان کی) جو صبح ہوتے ہی (دشمنوں پر) دھاوا کرتے ہیں۔ المغیرات جمع ہے المغیرۃ کی۔ اغارۃ (افعال) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ٹوٹ پڑنے والے۔ چھاپہ مارنے والے۔

یعنی پھر قسم ہے (غازیوں کے) ان چھاپہ مار گھوڑوں کی جو صبح ہوتے ہی ٹوٹ پڑتے ہیں۔

۱۰۰: ۴ — فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا۔ یہ جملہ بھی معطوف ہے ف کا عطف کلام محذوف

پر ہے۔ ای عَدَوْنَ فَاَثَرْنَ۔ وہ (حملہ کرتے وقت) سرپٹ دوڑتے یا دوڑتی ہیں پھر غبار اڑاتی یا اڑاتے ہیں (گھوڑے)

اَثَرْنَ ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب اِثَارَۃٌ (باب نصر، ضرب) مصدر بمعنی اٹھانا۔ برانگیختہ کرنا۔ اڑانا۔

نَقْعًا: مفعول بہ۔ گرد و غبار، خاک، بِہٖ کی ضمیر دشمن پر چھاپہ مارنے کے وقت کی طرف راجع ہے۔ (بیضاوی) یعنی وہ گھوڑے جو چھاپہ مارنے کے وقت (جوش میں اپنے سموں سے) غبار اڑاتے ہیں۔

فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا۔ ای هَیَّجْنَ فِی الصُّبْحِ غُبَارًا۔ (کلمات القرآن) وہ صبح کے وقت (جب دشمن پر حملہ کرتے ہیں) غبار اٹھاتے ہیں۔

بعض کے نزدیک بِہٖ کی ضمیر دشمن کے مقام کی طرف راجع ہے بِہٖ ای بمکان عدوها۔ (یعنی اپنے دشمن کے مقام پر (غبار اٹھاتی ہیں) (الیسر التفاسیر) پھر ان کی قسم جو صبح میں دھاوے کے وقت بڑے زور سے دوڑنے میں گرد و غبار اٹھاتے ہیں۔

۱۰۰: ۵ — فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا: اس کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے ف حرف عاطفہ وَسَطْنَ ماضی جمع مؤنث غائب وَسْطٌ (باب ضرب) مصدر سے درمیان میں ہونا، درمیان میں بیٹھنا۔ یہاں بمعنی درمیان میں جا گھسنا ہے۔

بِہٖ ای بذلك الوقت۔ او بالعدو او بالنقع۔ اس وقت دشمن کے درمیان گرد و غبار کے اندر (بیضاوی وغیرہ)

جمعًا: حال ہے۔ اکٹھے، جماعت کی جماعت۔ یا یہ وَسَطْنَ کا مفعول ہے اور جَمْعًا سے مراد جموع الاعداء۔ دشمنوں کا گروہ ہے۔

ترجمہ: پھر وہ اسی وقت (دشمن کے لشکر میں) گھس جاتے ہیں۔ (ضیاء القرآن) پھر ان کی قسم جو صبح کے وقت دھاوا کرنے اور غبار اٹھانے کے بعد مخالفوں کے انبوہ میں گھس جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ دھمکی دے کر رہ جاتے ہیں پھر وقت پر نامردی کرتے ہیں۔

دد یہ پانچ وصف جنگی گھوڑوں کے ہیں بالترتیب، لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حج میں جانے والے اونٹوں کے اوصاف ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے

اس بارے میں ایک روایت بھی کرتے ہیں (تفسیر حقانی)

۱۰۰ : ۶ — اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ : یہ جملہ اور آئندہ آنے والے دو جملے متذکرہ بالا جملہ ہائے قسمیہ کے جواب القسم ہیں۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلْاِنْسَانَ اسم جنس۔ بنی نوعِ انسان۔ اسم اِنَّ۔

لَكَنُوْدٌ لام تاکید کا ہے۔ كَنُوْدٌ بمعنی ناشکرا۔ بخیل، نافرمان، اِنَّ کی خبر۔ لِرَبِّهٖ متعلق خبر۔ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

۱۰۰ : ۷ — وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ۔ جملہ ھذا کا عطف ما قبل پر ہے۔

واوٗ عاطفہ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الانسان ہے۔ اسم اِنَّ۔

لَشَهِيْدٌ۔ لام تاکید کے لئے ہے شَهِيْدٌ خبر اِنَّ : عَلٰى ذٰلِكَ متعلق خبر، ذٰلِكَ کا اشارہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر انسان کا بخل، جحود اور نافرمانی کی طرف ہے۔

اور وہ اپنے اس بخل کو دیکھ بھی رہا ہے۔ اس کے اپنے اعمال و اطوار اس کے بخل و ناشکری کے گواہ ہیں۔ یہ جملہ بھی جواب القسم میں ہے۔

۱۰۰ : ۸ — وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ : (ترکیب نحوی کے لئے ملاحظہ ہو آیت سابقہ۔

اَلْخَيْرِ سے یہاں مراد مال و دولت ہے اور مال و دولت سے انسان کی محبت اظہر من الشمس ہے۔ گناہوں کا یہ سیلِ بے پناہ، مظالم کی یہ آندھیاں، مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان یہ خونریز تصادم، سب کے پسِ پردہ دولت کی یہی بے پناہ محبت اور لالچ کارفرما ہے۔

ترجمہ:۔

اور بے شک وہ (یعنی انسان) مال کی محبت میں بہت پکا ہے۔

۱۰۰ : ۹ — اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ۔ اَ ہمزہ استفہامیہ ہے۔ ف کا عطف محذوف پر ہے۔ ای الا ینظر فلا یعلم۔ يَعْلَمُ کا مفعول محذوف ہے ای الوقت۔

تقدیر عبارت ہوگی : الا ینظر فلا یعلم الوقت۔ کیا وہ نہیں دیکھتا ہے پھر نہیں جانتا ہے اس وقت کو (کہ جب ......)

اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ۔ اِذَا ظرفیہ ہے بمعنی جب۔ بُعْثِرَ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب بَعْثَرَةٌ مصدر سے بمعنی کرید کر نکالا جانیوالا۔ الٹ پلٹ کرنا کے ہیں۔
مَا موصولہ فِي الْقُبُوْرِ اس کا صلہ۔ موصول صلہ مل کر بُعْثِرَ کا مفعول مالم یسم فاعلہٗ۔ یہاں مَا موصولہ بمعنی مَنْ ہے جس سے مراد مردہ انسان ہیں جو قبروں میں مدفون ہیں۔
جب جو کچھ قبروں میں ہے کرید کر نکال لیا جائے گا۔ یعنی مردہ انسانوں کو قبروں سے نکال لیا جائے گا۔

بَعْثَرَةٌ : جن علماء کی رائے یہ ہے کہ رباعی اور خماسی۔ دو ثلاثی سے مل کر بنتی ہے ان کے خیال میں بُعِثَ اور اُثِيْرَ سے مل کر بنا ہے اور یہ بات کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ بَعْثَرَةٌ میں دونوں فعلوں کے معنی موجود ہیں۔
پس جس طرح بَسْمَلَ (اس نے بسم اللہ پڑھی) بِسْمِ اور اللہ کے لام سے مرکب ہے اسی طرح لفظ بَعْثَرَةٌ لفظ بعث اور اثارۃ کی راء سے مرکب ہے۔

۱۰۰: ۱۰ — وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ۔ اس کا عطف بھی جملہ سابقہ پر ہے۔ حُصِّلَ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب تَحْصِيْلٌ (تفعیل) مصدر سے۔ جس کے معنی چھلکے سے گودا نکالنے کے ہیں۔
مَا موصولہ فِي الصُّدُوْرِ اس کا صلہ، موصول وصلہ مل کر حُصِّلَ کا مفعول مالم یسم فاعلہ۔ وہ حاصل کیا گیا۔ وہ ظاہر کیا گیا۔
اور جو کچھ سینوں میں ہے اسے ظاہر کیا جائے گا۔ سینوں کے راز آشکارا کر دیئے جائیں گے ۔ (لوگوں کے پوشیدہ افعال، خفیہ ارادے، مخفی نیتیں، سربستہ راز، قلبی جذبات، باطنی کیفیات سب ظاہر کر دیئے جائیں گے)

۱۰۰: ۱۱ — اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ: اِنَّ حرف تحقیق، حرف مشبہ بالفعل، رَبَّهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم اِنَّ ؛ لَخَبِيْرٌ اس کی خبر باقی کلام متعلق خبر۔
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِذَا بُعْثِرَ تا فِي الصُّدُوْرِ جملہ شرطیہ ہو اور اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ۔ جواب شرط۔
اور یہ بھی جائز ہے کہ شرط اور جواب شرط فعل يَعْلَمُ کا مفعول ہو۔
ترجمہ ہوگا :۔ یقیناً ان کا رب ان سے اس دن خوب باخبر ہوگا۔ (اگرچہ

اللہ تعالیٰ آج بھی ان کے حالات سے اچھی طرح واقف ہے لیکن اس روز کی آگاہی اور باخبری کی کیفیت اس روز جداگانہ ہوگی (ضیاء القرآن)

زجاج کا بیان ہے کہ:۔

خَبِیْرٌ سے مراد ہے بدلہ دینے والا۔ سو مطلب یہ ہے کہ ان کا رب اس دن بدلہ دے گا۔ (تفسیر مظہری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۱ سورة القارعة مكّيّة (۱۱)

۱۰۱ : ۱ — اَلْقَارِعَةُ ۔ مبتدا (۱)
۱۰۱ : ۲ — مَا الْقَارِعَةُ : مَا مبتدا ۔ اَلْقَارِعَةُ خبر ۔ مبتدا اور خبر مل کر مبتدأ (۱) کی خبر ۔
۱۰۱ : ۳ — وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ مَا استفہامیہ مبتدا ۔ اَدْرٰىكَ خبر ۔ مَا الْقَارِعَةُ ۔ مَا مبتدا ۔ اَلْقَارِعَةُ خبر ۔ مبتدا اور خبر مل کر اَدْرٰىكَ کا مفعول ثانی (مفعول اول كَ ضمیر واحد مذکر حاضر)

اَلْقَارِعَةُ اسم فاعل واحد مؤنث قَارِعَاتٌ و قَوَارِعُ جمع ۔ مصیبت، بلا، حادثہ ۔ یا ۔ اچانک آجانے والی مصیبت ۔ اصل مادہ قَرْعٌ ہے اس میں (باب فتح) کے معنی ہیں کھٹکھٹانا ۔ مثلاً قَرَعَ الْبَابَ ۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ یا قَرَعَ رَأْسَهٗ بِالْعَصَا ۔ اس کے سر کو لاٹھی سے کھٹکھٹایا ۔ یعنی لاٹھی سر پر ماری ۔ قَرَعَ زَيْدٌ سِنَّهٗ ۔ زید نے اپنے دانت پیسے یعنی پشیمان ہوا ۔
قَرْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث قَارِعَةٌ ہے ۔

ساعت قیامت بھی ناگہاں آجانے والی مصیبت اور حادثہ عظیم ہے اس لئے قیامت کو اَلْقَارِعَةُ کہا گیا ہے ۔ اصل میں یہ صیغہ صفت تھا ۔ پھر قیامت کا وصفی نام بنا دیا گیا ۔

مَا استفہامیہ ہے بمعنی کیا ہے ۔ اَدْرٰىكَ اَدْرٰی ماضی واحد مذکر غائب اِدْرَاءٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی واقف کرنے اور بتانے کے ہیں ۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ۔ مَآ اَدْرٰىكَ ۔ تجھے کون بتائے ۔ تجھے کون خبردار کرے ۔ محاورۃً تجھے کیا معلوم تجھے کیا خبر، تو کیا جانے ۔ (کہ کھٹکھٹا دینے والی چیز کیا ہے)

۱۰۱ : ۴ — يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۔ يَوْمَ ظرف منصوب ہے اس کا فعل محذوف مضمر ہے جس پر اَلْقَارِعَةُ کا لفظ دلالت کر رہا ہے یعنی

وہ ساعت اس روز کھٹکھٹاتے گی جب لوگ اس طرح ہوں گے (یعنی کالفراش المبثوث)

یا لفظ یَوْمَ کا نصب اس وجہ سے ہے کہ اس جگہ جملہ کی طرف مضاف ہے ورنہ اس کو مرفوع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی وہ ساعت ایسا دن ہوگا جس میں لوگ کالفراش المبثوث ہوں گے۔ (تفسیر مظہری)

کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ ک حرف تشبیہ۔ الفراش جمع۔ الفراشۃ واحد پتنگے، پروانے، موصوف،

الْمَبْثُوْثِ۔ بَثٌّ (باب ضرب، نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر، پراگندہ، بکھرے ہوئے۔ صفت۔ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح۔ (جس روز لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے)

۱۰۱: ۵ — وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔

الْعِهْنِ وہ رنگین اون جو مختلف رنگوں میں رنگی ہوئی ہو۔

مَنْفُوْشِ۔ نَفْشٌ (باب نصر) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر ہے دھنکی ہوئی۔

اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے۔

۱۰۱: ۶ — فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ (یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ میں انسانوں کی حالت مجمل بیان کی گئی تھی یہاں سے تفصیل شروع ہے)

یہ جملہ شرطیہ ہے۔ ف بمعنی پھر، اَمَّا حرف شرط ہے اکثر تفصیل کے لئے آتا ہے بمعنی سو ہے۔ مَنْ شرطیہ استعمال ہوا ہے۔ بمعنی جس کا۔

ثَقُلَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ثِقْلٌ (باب کرم) مصدر سے ہے جس کا معنی گراں بار ہونے کے ہیں۔

مَوَازِيْنُهٗ جمع ہے مَوْزُوْنٌ کی یا مِيْزَانٌ کی جو وزن سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ وزن کیا ہوا۔

مَوَازِيْنُ وہ اعمال جو ترازو میں تولے گئے ہوں جو وزن کئے گئے ہوں۔ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جس کا مرجع مَنْ ہے۔

ترجمہ ہوگا۔

پھر تو جس کے اعمال تول میں بھاری ہوں گے:

۱۰۱:۷ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ۔ جواب شرط۔ ف جواب شرط کے لئے ہے۔

عِيْشَةٍ موصوف: زندگی۔ زندگانی، عَاشَ يَعِيْشُ (باب ضرب) کا مصدر ہے۔

رَاضِيَةٍ۔ رِضًى (باب سمع) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ہے: بمعنی پسند کرنے والی۔ پس وہ پسند کرنے والی زندگی میں ہوگا۔

عِيْشَةٍ کی طرف پسند کی نسبت مجازی ہے۔ اصل میں پسند کرنیوالا زندگی والا ہوتا ہے نہ کہ خود زندگی۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ جملہ شرطیہ ہے۔ خَفَّتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ خِفَّةٌ (باب ضرب) مصدر سے بمعنی ہلکا ہونا۔

اور جس کے اعمال کا تول ہلکا ہوگا:

۱۰۱:۹ — فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ جملہ جواب شرط ہے فَ جواب شرط میں ہے۔ اُمُّهٗ مضاف مضاف الیہ۔ اس کی ماں۔ اس کا ٹھکانا۔ مسکن، ماں کو مسکن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اولاد کے سکون کا مقام ماں ہی ہوتی ہے۔

ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع مَنْ ہے۔

هَاوِيَةٌ دوزخ میں ایک درجہ کا نام ہے یہ ایک نہایت ہی گہرا گڑھا ہے جس کی گہرائی خدا ہی کو معلوم ہے۔

پس اس کا ٹھکانا هاوية ہوگا۔

۱۰۱:۱۰ — وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ: واؤ عاطفہ مَا استفہامیہ، هاوية کی ہولناکی کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ هِيَ کی ضمیر هاوية کی طرف راجع ہے۔

مَا هِيَهْ میں ہ سکتہ کے لئے ہے۔ حمزہ نے اس کو وصل کی حالت میں بغیر ہ کے پڑھا ہے اور باقی قراء نے ہ کو ہر حالت میں سکتہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی مَاهِيَهْ وہ کیا ہے۔

۱۰۱:۱۱ — نَارٌ حَامِيَةٌ۔ یہ هَاوِيَةٌ سے بدل ہے۔ یعنی وہ آگ ہے دہکتی ہوئی یا مبتدا محذوف ہے اور نَارٌ اس کی خبر ہے۔ (نَارٌ حَامِيَةٌ۔ موصوف وصفت)

ای ھی نَارٌ حَامِیَۃٌ۔ ھِیَ مبتدا محذوف، نَارٌ حَامِیَۃٌ موصوف صفت مل کر مبتدا کی خبر۔

حَامِیَۃٌ۔ دہکتی ہوئی، جلتی ہوئی حَمْیٌ سے جس کے معنی دہکنے اور گرم ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ اسی سے ہے حَامِیْ حمایت کرنے والا۔ مدافعت کرنے والا۔ دوست: کیونکہ دوست دوست کی مدافعت میں گرمی اور جوش میں آجاتا ہے:

: اللہ اکبر :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛

(۱۰۲) سورۃ التکاثر مکیۃ (۸)

۱۰۲ : ۱ — اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ : اَلْھٰی ماضی واحد مذکر غائب اِلْھَاءٌ (اِفْعَالٌ)
مصدر سے بمعنی زیادہ ضروری چیز سے غافل رکھنا۔
کُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر حاضر۔ تم کو غفلت میں رکھا۔
التکاثر۔ بہتات۔ زیادہ طلبی، دولت وجاہ، عزت ومرتبہ، مال اور اولاد کی کثرت کے لئے باہم جھگڑنا۔
بروزن تفاعل مصدر ہے۔ مال ومتاع کی مزید چاہت وطلب (حرص) نے تم کو غافل کر رکھا۔ باب تفاعل کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت باہمی اشتراک بھی ہے یعنی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے تم نے مال ومتاع کی مزید سے مزید طلب وسعی میں دیگر بہتر اور زیادہ ضروری امور سے غفلت برتی۔
۱۰۲ : ۲ — حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ حتّٰی انتہاء غایت کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ۔
زُرْتُمْ۔ ماضی جمع مذکر حاضر زِیَارَۃٌ (باب نصر) مصدر سے۔ تم نے جا دیکھا۔ تم نے جا زیارت کی۔
اَلْمَقَابِرَ۔ جمع مَقْبَرَۃٌ کی، قبریں۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔
۱۰۲ : ۳ — کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ کَلَّا حرف ردع وزجر ہے۔ کسی امر سے بازداشت (روکنے) اور جھڑک دینے کے لئے ہے۔ یہاں تکاثر سے بازداشت کے لئے ہے مطلب یہ کہ تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیئے۔
سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اسے مستقبل سے حال کی طرف زیادہ قریب کر دیتا ہے

سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ: تم عنقریب جان لوگے،
تَعۡلَمُوۡنَ کا مفعول محذوف ہے یعنی عذاب کے وقت تم جان لوگے کہ اس تکاثر کا انجام کیا ہے؟

۱۰۲: ۴ — ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ۔ ثُمَّ یہاں تراخی رتبہ کے لئے آیا ہے یعنی یہ دوبارہ وعید پہلی دھمکی سے زیادہ سخت ہے۔ اس کو وعید اول کی تاکید وتائید مزید کے لئے لایا گیا ہے۔ تمہیں پھر خبردار کیا جاتا ہے کہ تم قریب ہی اس تکاثر کے انجام کو جان لوگے۔

۱۰۲: ۵ — کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ: کَلَّا یہ ممانعت تکاثر کی تاکید در تاکید کے لئے آیا ہے (تم کو پھر خبردار کیا جاتا ہے)

لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ جملہ شرطیہ ہے تَعۡلَمُوۡنَ کا مفعول محذوف ہے یعنی اس تکاثر وتفاخر کا انجام۔

عِلۡمَ کا نصب بوجہ مصدر ہونے کے ہے۔ اور عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ میں موصوف کی اضافت اس کی صفت کی طرف ہے۔ اگر تم کو (اس انجام کار کا) یقینی علم ہوتا اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔

جواب شرط محذوف ہے یعنی: تو تم اس تکاثر وتفاخر میں وقت ضائع نہ کرتے اور ضروری امور سے غافل نہ رہتے۔

۱۰۲: ۶ — لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ۔ جملہ جواب قسم میں ہے جس کا جملہ قسمیہ محذوف ہے ای وَاللّٰہِ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ۔ خدا کی قسم تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے۔ یعنی تم کو دوزخ ضرور دیکھنا ہوگا۔

(یہ سب کو خطاب ہے یعنی نیک وبد دونوں دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ نیک لوگوں کے لئے یہ محض ایک گذرگاہ ہوگا اور وہ سرعت کے ساتھ گذر جائیں گے اور بدوں کے لئے یہ گھر ہوگا کہ اس میں ہی رہیں گے۔

اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔
وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا (۱۹: ۷۱) اور تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اسے اس پر گذرنا ہوگا۔

لام جواب قسم کا ہے تَرَوُنَّ رُؤۡیَةٌ سے مضارع تاکید بانون ثقیلہ کا صیغہ

جمع مذکر حاضر،

۱۰۲: ۷ — ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ، ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے۔ بمعنی پھر

لَتَرَوُنَّهَا ۔ لام تاکید کا۔ تَرَوُنَّ مضارع تاکید با نون ثقیلہ کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ھَا ضمیر مفعول واحد مؤنث غائب کا مرجع جحیم ہے۔

پھر (یعنی قبروں سے اٹھنے کے بعد، قیامت کے روز) تم اس کو ضرور بالضرور دیکھ لوگے۔

عَيْنَ الْيَقِيْنِ مضاف مضاف الیہ۔ یقین کی آنکھ۔ یہ لَتَرَوُنَّ کا مفعول مطلق ہے علامہ پانی پتی رحمہ لکھتے ہیں:۔

رؤیت اور معائنہ ہم معنی ہیں۔(اس لئے یہاں علم سے مراد ہے مشاہدہ) عین الیقین لَتَرَوُنَّ کا مفعول مطلق ہے اگرچہ دونوں کا مادہ جُداجُدا ہے مگر معنی ایک ہی ہے۔ اس تقریر سے رؤیت کو اس جگہ بمعنی علم قرار دینے کا قول دفع ہوگیا۔

مطلب یہ ہے کہ تم اپنی آنکھوں سے ایسا معائنہ کرلوگے جو یقین کا موجب ہوگا۔ یہی سبب ہے کہ رؤیت اور مشاہدہ سے جو علم حاصل ہوتا ہے اس کو عین الیقین کہا جاتا ہے رؤیتِ چشم حصول علم کا سب سے قوی ذریعہ ہے (تفسیر مظہری)

۱۰۲: ۸ — ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ : ثُمَّ تراخی وقت کے لئے ہے بمعنی پھر۔

لَتُسْئَلُنَّ مضارع مجہول لام تاکید با نون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ تم ضرور پوچھے جاؤ گے۔ تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔

يَوْمَئِذٍ ۔ يَوْمَ اسم ظرف منصوب۔ مضاف اِذٍ مضاف الیہ۔ اس دن، ایسے واقعات کے دن۔

اَلنَّعِيْمِ : اسم معرفہ، مجرور، نعمت، راحت، عیش۔ مراد اللہ تعالیٰ کی جملہ نعمتیں۔

ترجمہ:۔ پھر اس روز تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا:

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حد وحساب ہیں جیسا کہ فرمایا وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ (۱۴: ۳۴) اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو تم ان کو گن نہ سکوگے نعمار ظاہریہ، باطنیہ۔ تندرستی، جسم کے اعضاء کی خوبی۔ رزق، روزی۔ گرمیوں میں ٹھنڈا پانی، سایہ وغیرہ۔ جس سے کوئی فرد بشر خالی نہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار نعمتیں ہیں جن کا بندہ

شکر ادا کر ہی نہیں سکتا۔

اللہ اکبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۰۳) سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۳)

۱۰۳ : ۱ — وَالْعَصْرِ: واؤ قسمیہ ہے اَلْعَصْرِ مقسم بہٖ۔ قسم ہے عصر کی۔

اَلْعَصْرِ سے کیا مراد ہے اس میں علماء کے متعدد اقوال ہیں: مثلاً

(۱) اس سے مراد زمانہ ہے۔ (حضرت ابن عباس رض)

(۲) اس سے مراد رات و دن ہے۔ (ابن کیسان رح)

(۳) اس سے مراد زوال سے غروب آفتاب تک العصر ہے۔ (حسن بصری رح)

(۴) دن کی آخری گھڑی العصر ہے (قتادہ)

(۵) اس سے مراد عصر کی نماز ہے (مقاتل)

(۶) الدھر کلہ (زمانہ مطلقاً) (ایسر التفاسیر)

(۷) الزمن کلہ او جزء منہ (زمانہ مطلقاً یا اس کا کوئی حصہ) اضواء البیان

وغیرہ۔

قسم اس شے کی کھائی جاتی ہے جو قسم کھانے والے کے نزدیک اہم اور عظیم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی قسم کھائی ہے اپنی مخلوق کی یا اپنی صفات کی، وہاں مقسم بہٖ کی عظمت و حکمت کے اظہار کو مدنظر رکھتے ہوئے کھائی ہے لہٰذا متذکرہ بالا مختلف معانی جو علماء نے العصر کے لئے ہیں وہ سب اس تعریف میں صادق آتے ہیں

۱۰۳ : ۲ — اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ: یہ جملہ جواب قسم ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ

بالفعل اَلْاِنْسَانَ اس کا اسم اور لَفِیْ خُسْرٍ اس کی خبر۔

خُسْرٍ۔ گھاٹا۔ ٹوٹا۔ نقصان، خسران۔ اس میں تنوین مفید عظمت ہے۔ کیونکہ خُسْرًا کا معنی ہے اصل پونجی کا ضائع ہوجانا۔ اور انسان۔ اپنی جان، اپنی عمر، اپنا مال ایسے کاموں میں برباد کرتا ہے جو آخرت میں اس کے لئے ہرگز سودمند نہ ہوں گے۔

خُسْرٍ۔ خَسِرَ یَخْسَرُ (باب سمع) کا مصدر ہے۔

۱۰۳: ۳ — اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ اِلَّا حرف استثناء یہ اَلْاِنْسَانَ سے استثناء متصل ہے۔ اور اگر الانسان سے یہاں مراد کافر لئے جاویں تو استثناء منقطع ہے۔

اَلَّذِیْنَ اسم موصول اٰمَنُوْا اس کا صلہ۔ موصول وصلہ مل کر مستثنیٰ۔ اور اَلْاِنْسَانَ مستثنیٰ منہ۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ تینوں جملوں کا عطف اٰمَنُوْا پر ہے اور تینوں اِلَّا کے تحت مستثنیٰ ہیں

تَوَاصَوْا۔ تَوَاصِیٌ (تفاعل) مصدر سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ انہوں نے وصیت کی۔ وہ کہہ مرے۔ انہوں نے تاکید کی۔

چونکہ باب تفاعل کی خاصیت میں سے ایک خاصیت اشتراک بھی اہم خاصیت ہے۔ لہٰذا معنی ہوں گے:۔

اور باہم حق بات کی تلقین کرتے رہے اور صبر کی تاکید باہم کرتے رہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

(۱۰۴) سُوۡرَةُ الۡهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (۹)

۱۰۴:۱ — وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ۔ وَيۡلٌ مبتدا۔ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ اس کی خبر۔

وَيۡلٌ دوزخ کی ایک وادی کا نام ۔ عذاب ، ہلاکت ، عذاب کی شدت۔

لِكُلِّ هُمَزَةٍ ۔ لام حرف جار۔ كُلِّ هُمَزَةٍ مضاف مضاف الیہ مجرور لُمَزَةٍ معطوف: اس کا عطف هُمَزَةٍ پر ہے۔ واؤ عاطفہ محذوف ہے

هُمَزَةٍ صیغہ صفت برائے مبالغہ۔ بڑا عیب گو۔ بہت غیبت کرنیوالا۔ طعن کرنے والا۔

هَمۡزٌ (باب ضرب ونصر) مصدر۔ بطور طعن آنکھ سے اشارہ کرنا۔ چھونا۔ عیب گوئی کرنا۔ دور کرنا۔ مارنا۔ کاٹنا۔ توڑنا۔

اور صرف باب نصر سے، زمین پر پٹکنا۔ هَمۡزُ الشَّيۡطٰنِ شیطانی وسوسہ هَمۡزٌ کی جمع هَمَزَاتٌ ہے۔

مِهۡمَزٌ ۔ مِهۡمَازٌ ۔ سوار کے جوتے کی ایڑی پر جو لوہا نکلا ہوتا ہے اور اس سے گھوڑے کے پہلو پر (تیز چلانے کے لئے) مارتا ہے۔

مِهۡمَزَةٌ (اردو میں مہمیز) کوڑا۔ کوبہ۔ لاٹھی۔ وہ لکڑی جس کے سرے پر کیل لگی ہوتی ہے اور اس سے جانور کے آر چبھوئی جاتی ہے۔

هَمَّازٍ ۔ بڑا عیب گو، (مبالغہ کا صیغہ) هُمَزَةٍ کا ہم معنیٰ ہے:

لُمَزَةٍ ۔ یہ لَمۡزٌ (باب ضرب) مصدر سے صیغہ صفت برائے مبالغہ ہے لَمَّازٌ بھی بمعنی لُمَزَةٍ ہے۔ یعنی عیب چین، غیبت کرنے والا۔ پس پشت برائی

کرنے والا۔

لَمْزٌ کا معنی ہے طعن کرنا۔ چبھونا۔ ابرو اور آنکھ سے بطور طنز اشارہ کرنا۔ اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ۔ (۹: ۵۸) اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ تقسیم صدقات میں تم پر طعن زنی کرتے ہیں۔

ترجمہ ہوگا:۔

ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لئے جو روبرو طعنے دیتا ہے اور پس پشت عیب جوئی کرتا ہے۔

هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں:۔

اصل الفاظ ہیں هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔ عربی زبان میں هَمْزٌ و لَمْزٌ معنی کے اعتبار سے باہم اتنے قریب ہیں کہ کبھی دونوں ہم معنی استعمال ہوتے ہیں اور کبھی دونوں میں فرق ہوتا ہے مگر ایسا فرق کہ خود اہل زبان میں سے کچھ لوگ هَمْزٌ کا جو مفہوم بیان کرتے ہیں کچھ دوسرے لوگ وہی مفہوم لَمْزٌ کا بیان کرتے ہیں اور اس کے برعکس کچھ لوگ لَمْزٌ کے جو معنی بیان کرتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کے قریب هَمْزٌ کے معنی ہیں۔ یہاں چونکہ دونوں لفظ ایک ساتھ آئے ہیں اور هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس لئے دونوں مل کر یہ معنی دیتے ہیں کہ اس شخص کی عادت ہی یہ بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے کسی کو دیکھ کر انگلیاں اٹھاتا اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے کسی کے نسب پر طعن کرتا ہے کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے کبھی منہ در منہ چوٹیں کرتا ہے کبھی کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا ہے اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے لوگوں کے برے نام رکھتا ہے ان پر چوٹیں کرتا ہے اور ان کو عیب لگاتا ہے۔"

= قرآن مجید کی عبارت میں لُّمَزَةِ نِ الَّذِیْ آیا ہے۔ یہ چھوٹا سا نون۔ نون قطنی کہلاتا ہے۔ جس حرف پر تنوین ہو اور اس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو اس تنوین کو نونِ مکسور سے بدل کر پڑھیں گے ایسے مقامات پر چھوٹا سا نون لکھدیا جاتا ہے اس نون کو نونِ قطنی کہتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ

الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ (۱۴: ۱۸) جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا اُن کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ آندھی کے دن اس پر زور کی ہوا چلے (اور) اسے اڑا کرلے جائے۔

۱۰۴: ۲ ــــ نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ۔ یہ جملہ کُلِّ سے بدل ہے۔
یعنی ہر وہ شخص جس نے مال جمع کیا اور اس کو (بار بار) گنا۔
ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب مال کی طرف راجع ہے۔
عَدَّدَ ماضی واحد مذکر غائب تَعْدِیْدٌ (تفعیلٌ) مصدر۔ بمعنی بار بار گننا۔ گن گن کر رکھنا۔

امام ابوجعفر بیہقی نے تاج المصادر میں تعدید کے معنی لکھے ہیں:۔
بڑی تعداد میں مال جمع کرنا۔ نہایت اہتمام سے کسی چیز کا گننا۔
علامہ فیومی نے مصباح میں تصریح کی ہے کہ:۔
عَدَّدَ بالتشدید کا استعمال مبالغہ کے لئے ہوتا ہے۔
امام رازی رح تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:۔
ارشاد الٰہی وَعَدَّدَہٗ کے معنی کئی طرح ہو سکتے ہیں۔

۱:۔ یہ کہ عُدَّۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ذخیرہ کے ہیں چنانچہ اَعْدَدْتُ الشَّیْئَ لِکَذَا۔ اور عَدَّدْتُہٗ کا استعمال ایسے موقع پر ہوتا ہے جب کہ اس غرض کے لئے مال کو روک رکھا ہو اور حوادثِ زمانہ کے خیال سے اس کا ذخیرہ اور اندوختہ کیا جائے۔

۲:۔ یہ کہ عَدَّدَ کے معنی ہیں اس کو خوب گننا اور تشدید کثرت معدود کے لئے آتی ہے جس طرح کہ کہا جاتا ہے فُلَانٌ یُعَدِّدُ فَضَائِلَ فُلَانٍ (فلاں شخص فلاں کی فضیلتوں کو بہت گنتا ہے)

اسی لئے سدّی نے عَدَّدَہٗ کے معنی بیان کئے ہیں کہ۔
اَحْصَاہُ یعنی اس نے خوب شمار کر رکھا ہے اور کہتا ہے یہ بھی میرا ہے یہ بھی میرا ہے غرضیکہ دن بھر اسی مالی مصروفیت میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور رات آتی ہے تو چھپا کر رکھ دیتا ہے۔

۳:۔ یہ کہ عَدَّدَہٗ بمعنی کَثَّرَہٗ ہے یعنی اس کو خوب زیادہ کر لیا۔ محاورہ ہے

فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ عَدَدٌ ۔ یعنی بنو فلاں میں بڑی کثرت ہے ۔
اخیر کی دونوں توجیہوں کا تعلق عدد کے معنی سے ہے اور پہلی کا عُدَّۃٌ کے معنی سے ہے ۔

زجاج نے پہلے معنی ہی کو اختیار کیا ہے ۔
اور ضحاک نے اس کی تفسیر ان لفظوں میں کی ہے ۔ اَعَدَّ مَالَہٗ لِوَرَثَتِہٖ ۔
یعنی اپنے وارثوں کے لئے مال کا اندوختہ کیا ۔ اس تفسیر پر بھی یہ عُدَّۃٌ سے ماخوذ ہے

۱۰۴ : ۳ — یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ ۔ یہ جملہ محل نصب میں ہے اور جَمَعَ کے فاعل سے حال ہے ۔

اَنَّ حرف تحقیق اور حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے مَالَہٗ اسم اَنَّ اَخْلَدَہٗ اس کی خبر ۔

(اَخْلَدَ ماضی کا صیغہ بمعنی مضارع ہے) اَخْلَدَ وہ سدا رہا ۔ اِخْلَادٌ (افعال) مصدر سے جس کا معنی ہمیشہ رہنے کا ہے ۔

ترجمہ ہوگا :۔
وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہیگا ۔ (تفسیر ماجدی)
وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہیگا ۔ کبھی فنا نہ ہوگا کبھی ختم نہ ہوگا ۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

سورۃ الکہف میں صاحب الجنۃ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے ۔
قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِہٖٓ اَبَدًا (۱۸ : ۳۵) کہنے لگا میں خیال نہیں کرتا کہ یہ باغ تباہ ہو ۔

۱۰۴ : ۴ — کَلَّا ۔ حرف ردع و زجر ہے شخص مذکور کے حسبان باطل سے باز داشت کے لئے ۔

علامہ آلوسی رقمطراز ہیں :۔
انا لا اریٰ باسًا فی کون ذلک ردعًا لہ عن کل ما تضمنتہ الجمل السابقۃ من الصفات القبیحۃ ۔

میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ گذشتہ جملوں میں اس شخص کی جو صفات قبیحہ بیان ہوئی ہیں (مثلاً اس کے ہمزہ، لمزہ ہونے کی حیثیت سے کرتوتیں ۔

اس کی ذخیرہ اندوزی، اس کی مال کی محبت اور طولِ آرزو وغیرہ ان سب سے بازداشت کے لئے کَلَّا آیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہیں جیساکہ وہ سوچ رہا ہے یا خیال کر رہا ہے اس کے اعمال کی حشر کے دن بازپرس ہوگی اور اپنے افعال شنیعہ کی سزا اس کو ضرور ملیگی یہ عذاب کس صورت میں ہوگا اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

لَيُنْۢبَذَنَّ ۔ قسم مقدر کا جواب ہے۔ اور لام قسم مقدر کے جواب کے لئے۔
ینبذن ۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب تاکید با نون ثقیلہ۔ نَبْذٌ (باب نصر) مصدر۔ وہ ضرور ہی پھینکا جاوے گا۔

اَلْحُطَمَةِ ۔ اس کے اصل معنی ہیں کسی چیز کو توڑنا۔ ریزہ ریزہ کرنا اور روندنے پر حَطْمٌ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں اور جگہ آیا ہے۔
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ (۲۷ : ۱۸) ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو روند ڈالیں۔

کہا جاتا ہے کہ حَطَمْتُہٗ فَانْحَطَمَ میں نے اسے توڑا چنانچہ وہ چیز ٹوٹ گئی تشبیہ کے طور پر بہت زیادہ کھانے والے کو حُطَمَۃ کہا جاتا ہے۔ دوزخ کو بھی حُطَمَۃ کہتے ہیں کیونکہ دوزخ میں جو چیز بھی ڈالی جائے گی تو اس کی آگ اسے توڑ موڑ دے گی اسی وجہ سے اس کا نام حطمۃ ہوا۔

بہت زیادہ کھانے کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے۔
يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (۵۰ : ۳۰)
اس روز ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے؟

۱۰۴ : ۵ — وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۔ اور تمہیں کیا چیز بتائے کہ حطمہ کیا ہے، تمہیں کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے یہ استفہام سوالیہ نہیں بلکہ جملہ معترضہ ہے اور جہنم کی عظمتِ شان کو بتانے کے لئے ذکر کیا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تم جہنم کی شدت کو نہیں جانتے۔ اس کی شدت ناقابل تصور ہے

۱۰۴ : ۶ — نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ؛ نارُ اللّٰہِ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ ای ھی نار اللّٰہ وہ اللہ کی آگ ہے۔ آگ کی نسبت اللہ کی طرف، نار کی عظمت کو ظاہر کر رہی ہے

اَلْمُوْقَدَةُ : اسم مفعول واحد مؤنث اِیْقَادٌ (افعالٌ) مصدر سے۔ بھڑکائی ہوئی۔ یہ آگ کی صفت ہے یعنی وہ آگ بھڑکائی گئی ہے۔
(فاعل مذکور نہیں ہے کیونکہ اگر فاعل متعین ہو اور فعل ایک ہی فاعل سے مخصوص ہو تو فاعل کو مبہم رکھنا اور ذکر نہ کرنا فعل کی عظمت پر دلالت کرتا ہے)
مطلب یہ ہے کہ سوائے خدا کے اس کو بھڑکانے والا کوئی دوسرا نہیں اور خدا کی لگائی ہوئی آگ کو کو بجھا نہیں سکتا۔ (تفسیر مظہری)
وَقْدٌ وُقُوْدٌ (باب ضرب) آگ بھڑکانا۔ وَقُوْدٌ ایندھن، شعلہ، اِیْقَادٌ (اِفْعَالٌ) بھڑکانا۔

۱۰۴: ۷ — اَلَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ۔ یہ آگ کی صفت ہے۔ یعنی وہ آگ جو دلوں تک پہنچے گی۔
اطلاع اور بلوغ (پہنچنا) دونوں ہم معنی ہیں۔ عرب کا محاورہ ہے اِطَّلَعْتَ اَرْضَنَا۔ تو ہماری زمین تک پہنچ گیا۔

۱۰۴: ۸ — اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ۔ جملہ مستانفہ ہے۔ سوال تھا کہ دوزخی دوزخ سے کیوں نہیں نکلیں گے اور کیوں نہ بھاگ سکیں گے۔ اس سوال کے جواب میں فرمایا دوزخ (اوپر سے) بند ہوگی۔
اِنَّهَا میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب نار اللہ کی طرف راجع ہے۔
عَلَيْهِمْ کا تعلق مُؤْصَدَةٌ سے ہے اور جمع غائب کی ضمیر اس لئے ذکر کی کہ لفظ كُلِّ (آیت نمبرا) معنوی حیثیت سے جمع ہے۔
مُؤْصَدَةٌ اسم مفعول واحد مؤنث اِیْصَادٌ (افعال) مصدر۔ بمعنی بند کی ہوئی۔ وَصْدٌ بننا۔ وَصِیْدٌ اور وَصِیْدَةٌ جانوروں کے لئے پتھروں کا بنایا ہو حظیرہ (باڑہ) لکڑیوں سے بنایا ہوا باڑہ۔
اِیْصَادٌ (افعال) باڑہ بنانا۔ دروازہ بند کرنا۔ قفل لگانا۔ جب کسی دروازے کے کواڑوں کو کھینچ کر بند کر دیا جائے اور کنڈی لگادی جائے اور ان کے دوبارہ ان کے کھلنے کی کوئی صورت نہ رہے تو عرب کہتے ہیں اَوْصَدْتُ الْبَابَ۔ میں نے دروازہ بند کر دیا۔
ترجمہ ہوگا:۔ بے شک وہ آگ ان پر بند کر دی جائے گی۔

۱۰۴:۹ — فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ : لمبے ستونوں کے اندر- اس کا تعلق مُؤْصَدَةٌ سے ہے-
عَمَدٍ - عُمُوْدٌ کی جمع ہے بمعنی ستون- یعنی اس آگ کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں بلند ہوں گے نہ وہ بجھیں گے اور نہ ان دوزخیوں کے درد و الم میں تخفیف ہو گی-
مُمَدَّدَةٍ اسم مفعول واحد مؤنث تَمْدِيْدٌ (تفعیل) مصدر لانبے کئے گئے- لانبے لانبے-

اللہ اکبر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۱۰۵) سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ مَکِّیَّۃٌ (۷)

۱۰۵:۱ — اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ہ جملہ استفہام انکاری ہے جو کہ مفید تقریر ہے۔ کیونکہ نفی کی نفی اثبات ہوتی ہے۔ یا یہ استفہام تقریری ہے بمعنی تَرَیٰ ہے۔ تَرَیٰ میں الف بوجہ جازم (لَمۡ) حذف کر دیا گیا ہے آ: ہمزہ استفہامیہ ہے لَمۡ تَرَ نفی جحد بلم رُؤۡیَۃٌ (رَ اٰی یَرَیٰ باب فتح رائی مادہ) مصدر۔ بمعنی دیکھنا۔ رائے رکھنا۔ خیال رکھنا۔ خیال کرنا۔

محاورۃً بولتے ہیں اَلَمۡ تَرَ۔ کیا تمہیں نہیں معلوم؟ (یہاں علم کو بمعنی رُؤیۃ سے تعبیر کیا گیا ہے)

کَیۡفَ یہ تعجب آگین استفہام ہے اسی لئے مَا فَعَلَ کی جگہ کَیۡفَ فَعَلَ فرمایا۔

اَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ مضاف مضاف الیہ۔ ہاتھی والے۔

فائدہ:۔ باوجودیکہ اَصۡحٰب جمع کا صیغہ ہے الفیل کو مفرد ذکر کیا گیا ہے۔ اسکی وجہ؟

۱۔ ضحاک نے کہا کہ ہاتھی آٹھ تھے اور سب سے بڑے ہاتھی کا نام محمود تھا۔

بعض نے کہا کہ محمود کے علاوہ بارہ ہاتھی تھے۔ الفیل کہہ کر اس سب سے بڑے ہاتھی کی طرف سب کی نسبت کرنا مقصود ہے۔

۲۔ بعض نے کہا کہ مقطع آیات کے توافق کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

۳۔ الفیل۔ اسم جنس ہے اور جمع کے معنی میں آیا ہے۔

ترجمہ ہوگا:۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔

۲:۱۰۵ ـــ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ: ترکیب مطابق آیت نمبر ا (استفہام تقریری)

كَيْدَهُمْ مضاف مضاف الیہ۔ كَيْدَ مصدر و اسم مصدر۔ بُری تدبیر، مکر، چال، فریب، داؤں، چالاکی)۔ اور یہ لفظ حسن تدبیر کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ مثلاً:۔ وَاُمْلِىْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ۔ (۷: ۱۸۳) اور میں انہیں مہلت دیئے جاتا ہوں میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

تَضْلِيْلٍ: بروزن (تفعیل) مصدر ہے۔ بے راہ کرنا۔ غلط کرنا۔ کسی تدبیر کا ناکام ہوجانا۔ کسی کوشش کا بارآور نہ ہونا۔ کسی جدوجہد کا اکارت جانا۔

ترجمہ ہوگا:۔

کیا اس نے ان کے مکروفریب کو (یا بری تدبیروں کو) ناکام نہیں بنا دیا۔

۳:۱۰۵ ـــ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ: وَاَرْسَلَ کا عطف اَلَمْ يَجْعَلْ پر ہے کیونکہ اَلَمْ يَجْعَلْ کا معنی جَعَلَ ہے (اس لئے خبر کا عطف خبر پر ہوگیا۔ (تفسیر مظہری)

اَرْسَلَ فُلَانًا عَلَيْهِ۔ کسی کو کسی پر مسلط کرنا۔ کسی کو کسی کے خلاف مقابلہ کے لئے بھیجنا۔ تسلط جمانے کے لئے ان پر بھیجا۔

طَيْرًا۔ اَرْسَلَ کا مفعول ہے (واحد و جمع) پرندہ۔ (طَيْرٌ جمع اور واحد، مذکر، مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔)

اَبَابِيْلَ یہ طَيْرًا کی صفت ہے، بمعنی جھنڈ کے جھنڈ، پرے کے پرے، چنانچہ اہل عرب بولتے ہیں جاءت الخیل ابابیل من ھھنا وھھنا (ادھر اور ادھر سے سواروں کے پرے کے پرے آئے)

اخفش اور فراء کے نزدیک اس کی واحد نہیں ہے۔ جیسے شماطیط (ٹولی۔ جاءت الخیل شماطیط۔ گھوڑے مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوتے آئے) اور عَبَادِيْدُ (لوگوں کے فرقے، گھوڑوں کے گلے کی واحد نہیں آتی۔ اور کسائی کے قول کے مطابق عِجَّوْلٌ (واحد) عَجَاجِيْل (جمع) کے وزن پر ابابیل کی واحد

اِبُّوْلٌ ہے۔

ترجمہ ہو گا:۔

اور ان پر پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ بھیجے۔

۱۰۵: ۴ — تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۔ یہ جملہ طَیْرًا کی صفت ثانی ہے (اول صفت حسب متذکرہ بالا ابابیل ہے) یعنی وہ پرندے اصحاب فیل پر کنکر والے پتھر مار رہے تھے۔

تَرْمِیْ : مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ رَمْیٌ باب ضرب مصدر سے: جس کے معنی پھینکنے کے ہیں۔ لیکن اس کا استعمال اجسام کے متعلق بھی ہوتا ہے مثلاً پتھر پھینکنا، تیر پھینکنا۔ جیسے کہ اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔(۸: ۱۷) اور (اے محمد) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

اور تہمت لگانے کے معنوں میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے مثلاً:۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ (۲۴: ۴) اور جو لوگ پاکدامن عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں۔

حِجَارَةٌ پتھر۔ حِجْرٌ کی جمع۔

سِجِّیْلٍ ۔ اس میں مفسرین کے مختلف، متعدد اقوال ہیں:۔

۱۔ بعض کہتے ہیں یہ سنگِ گِل کا معرب ہے اور سنگِ گِل (مٹی کا پتھر) وہ ہے جو بھٹی میں پک کر مٹی پتھر بن جاوے۔ جس کو کھنگر کہتے ہیں۔

۲۔ بعض کہتے ہیں کہ اصل میں سجّین تھا۔ نؔ لامؔ سے بدل گیا جس میں اشارہ ہے کہ وہ کنکریاں اور پتھر معمولی کنکر نہ تھے بلکہ عالم غیب میں اس طبقہ کے تھے کہ جہاں ارواحِ کفار کو عذاب دیا جاتا ہے ان کنکریوں کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر پڑتی تھیں پار نکل جاتی تھیں۔

۳۔ بعض کہتے ہیں کہ سجل سے مشتق ہے جس کے معنی لکھنے کے ہیں یا لکھی ہوئی چیز یا دفتر۔ جس میں اشارہ ہے کہ وہ کنکریاں ازل میں ان بدبختوں کے لئے لکھی ہوئی تھیں اور یہ ان کے لئے موت کے پروانے یا وارنٹ تھے ہر کنکری پر

بخطِ غیب جس کو اس جہان کے لوگ پڑھ نہیں سکتے لکھا تھا کہ یہ فلاں بن فلاں کے لئے ہے

تَرْمِیْهِمْ میں ضمیر فاعل طیرًا ابابیل کی طرف راجع ہے اور هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب اصحاب فیل کے لئے ہے۔

۱۰۵ : ۵ ـــــ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۔ فَ سببیہ ہے۔ جَعَلَهُمْ میں ضمیر فاعل واحد مذکر غائب ربّ کی طرف راجع ہے۔ اور هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب اصحب الفیل کے لئے ہے كَ تشبیہ کا ہے۔

العَصْفِ ۔ حضرت ابن عباس کے قول کے مطابق وہ چھلکا ہے جو گیہوں کے دانہ پر ہوتا ہے۔ سورۃ الرحمٰن میں بھی اسی معنی میں آیا ہے:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ (۵۵ : ۱۲) اور (اس میں) اناج ہے جس پر بھس ہوتا ہے۔

مَأْكُوْلٍ : اسم مفعول واحد مذکر اَكْلٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ کھایا ہوا۔ عَصْفٌ کی صفت ہے۔

پس بناڈالا ان کو کھایا ہوا بھوسہ ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۰۶) سورۃ قریش مکیّۃ (۴)

۱۰۶:۱ — لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۔ اس پہلے حرف لام کے متعلق مختلف اقوال ہیں:

۱:۔ عربی زبان کے ماہرین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ یہ عربی محاورے کے مطابق تعجب کے معنی میں ہے۔

مثلاً عرب کہتے ہیں لِزَیۡدٍ وَمَا صَنَعۡنَا بِہٖ یعنی ذرا اس زید کو تو دیکھو کہ ہم نے اس کے ساتھ کیسا نیک سلوک کیا ہے۔ اور اس نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔

پس لِاِیۡلٰفِ کا مطلب یہ ہوا کہ قریش کا رویہ بڑا ہی قابل تعجب ہے کہ اللہ ہی کے فضل کی بدولت وہ منتشر ہونے کے بعد جمع ہوئے اور ان تجارتی سفروں کے خوگر ہوگئے جو ان کی خوشحالی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اور وہ پھر بھی اللہ ہی کی بندگی سے روگردانی کر رہے ہیں۔ یہ رائے اخفش، کسائی، فرّاء کی ہے اور اس رائے کو ابن جریر نے ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

عرب اس لام کے بعد جب کسی بات کا ذکر کرتے ہیں تو وہی بات یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی سمجھی جاتی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے جو شخص کوئی رویہ اختیار کر رہا ہے وہ قابل تعجب ہے۔

۲:۔ بخلاف نمبر (۱) متذکرہ بالا کے خلیل بن احمد، سیبویہ اور زمخشری کہتے ہیں کہ:

یہ لام تعلیل ہے اور اس کا تعلق آگے کے فقرے فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ھٰذَا الۡبَیۡتِ سے ہے۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ یوں تو قریش پر اللہ کی نعمتوں کا کوئی شمار نہیں ہے لیکن کسی اور نعمت پر نہیں تو اسی ایک نعمت کی بناء پر وہ اللہ کی بندگی کریں کہ اُس کے

فضل سے وہ ان تجارتی سفروں کے خوگر ہوئے۔ کیونکہ یہ بذات خود ان پر اس کا بڑا احسان ہے۔ (تفہیم القرآن)

۳:۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لِاِیْلٰفِ کو سابق سورۃ (الفیل) کے آخری حصہ سے وابستہ قرار دیا جائے۔ اس صورت میں دونوں سورتوں کا معنوی ربط اس طرح ہوگا کہ اللہ نے اصحاب فیل کو ہلاک کردیا اور ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح بنا دیا تاکہ گرمی اور جاڑے کے سفر میں قریش کے ساتھ لوگوں کو مانوس بنا دیا جائے یعنی اس کی علت یہ ہے کہ قریش کی پاسداری کے لئے اللہ نے اصحاب فیل کو تباہ کیا۔ تاکہ اس خبر کو سن کر لوگ قریش کی تعظیم اور پاسداری کریں اور اس طرح ہر سفر میں قریش کو امن حاصل ہو۔ اور کوئی ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کرے اسی معنوی تعلق کی وجہ سے کچھ لوگ قائل ہیں کہ سورۃ فیل اور یہ سورت دونوں ایک ہی ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضؓ کے مصحف میں بھی ان دونوں سورتوں میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اس توجیہ پر لا یلف کا لام جَعَلَهُمْ سے متعلق ہوگا" (تفسیر مظہری)

لیکن جمہور صحابہ وغیرہم کے نزدیک یہ ایک الگ سورت ہے ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ (الخازن)

موجودہ عثمانی قرآن کی ترتیب میں یہ سورۃ سورۃ فیل سے علیحدہ ہے اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ بھی موجود ہے (ابن کثیر)

اِیْلٰفِ قُرَیْشٍ مضاف مضاف الیہ۔ یہ اَلْفٌ سے ہے جس کے معنی خوگر ہونے مانوس ہونے۔ پھٹنے کے بعد مل جانے اور کسی چیز کی عادت اختیار کرنے کے ہیں اردو میں الفت اور مالوف کے الفاظ بھی اسی سے ماخوذ ہیں۔ (تفہیم القرآن)

ایلاف (افعال) کے وزن پر مصدر ہے۔ الفت کرنا۔ مانوس رکھنا، ہم آہنگی پیدا کرنا مالوف کرنا (راغب)

اگر لِاِیْلٰفِ کا لام تعجب کے لئے یا جَعَلَهُمْ سے متعلق مانا جائے تو فاء عاطفہ اور سببیہ ہوگی۔ اور اگر لام کو یَعْبُدُوْا سے متعلق کیا جاوے تو ف زائدہ ہوگا!

قریش۔ نضر بن کنانہ کی اولاد کو قریش کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی قبیلہ سے ہیں۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ

بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ۔ قریش کے مالوف کرنے کے سبب میں، قریش کے دلوں میں محبت پیدا کرنے کی بنا پر۔ قریش کے خوگر ہونے کی بنا پر، قریش کے شوق کے لئے

۱۰۶ : ۲ — اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ۔ یہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ سے بدل ہے یعنی ان کا سردیوں اور گرمیوں میں سفر کا خوگر ہونا۔

اٖلٰفِهِمْ مضاف مضاف الیہ۔ ان کا خوگر ہونا۔

رِحْلَةَ: (منصوب بوجہ ظرفیت) مضاف۔

الشِّتَآءِ (جاڑے کا موسم) مضاف الیہ۔

وَالصَّيْفِ۔ واؤ عاطفہ، الصَّيْفِ (گرمی کا موسم) مضاف الیہ۔ رحلۃ مضاف ای و رحلۃ الصیف: یعنی سردیوں اور گرمیوں کے موسم کا سفر،

۱۰۶ : ۳ — فَلْيَعْبُدُوْا۔ فعل امر کا صیغہ جمع مذکر غائب: عِبَادَةٌ (باب نصر) مصدر سے چاہیے کہ وہ عبادت کریں۔

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ هٰذَا اسم اشارہ۔ اَلْبَيْتِ مشارٌ الیہ۔ دونوں مل کر مضاف الیہ رَبَّ مضاف۔ (مفعول فعل لِيَعْبُدُوْا کا) اس گھر کے رب کی،

۱۰۶ : ۴ — اَلَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ: الذی اسم موصول۔ اَطْعَمَهُمْ..... الخ صلہ۔ موصول وصلہ مل کر رَبَّ کی صفت۔

اَطْعَمَهُمْ: اَطْعَمَ ماضی واحد مذکر غائب اِطْعَامٌ (افعال) مصدر سے۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اس نے ان کو کھانا کھلایا۔

جُوْعٍ بھوک،

اٰمَنَ ماضی واحد مذکر غائب اِيْمَانٌ (افعال) مصدر سے جس کے معنی امن دینے کے بھی آتے ہیں۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب۔ اس نے ان کو امن دیا۔

ترجمہ:۔ جس نے ان کو کھانے کو دیا اور خوف سے امن میں رکھا۔

جُوْعٍ۔ خَوْفٍ دونوں کا صیغہ نکرہ۔ بھوک اور خوف کی شدت اور اہمیت کے اظہار کے لئے ہے۔ (الکشاف، تفسیر کبیر)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(۱۰۷) سورۃ الماعون مکیّۃ (۷)

۱:۱۰۷ — اَرَاَیۡتَ : اَ ھمزہ استفہامیہ ہے۔ رَاَیۡتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر رُؤۡیَۃٌ (باب فتح) مصدر سے بمعنی تو نے دیکھا۔

اَرَاَیۡتَ (کیا تو نے دیکھا۔ بھلا تو نے دیکھا) میں الف اولیٰ بلفظ استفہام تقریر و تنبیہ کے لئے ہے محض استفہام کے لئے نہیں ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں :۔

اَرَاَیۡتَ ۔ اَخۡبِرۡنِیۡ (تو مجھے بتا) کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس پر کَ داخل ہوتا ہے اور تَ کو تثنیہ، جمع، تانیث میں اسی کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور تغیر و تبدل کَ پر ہوتا ہے تَ پر نہیں۔ جیسے :۔ قَالَ اَرَاَیۡتَكَ هٰذَا الَّذِیۡ (۶۲:۱۷) قُلۡ اَرَاَیۡتَكُمۡ (۴۰:۶)

بحر مواج میں ہے کہ :۔

یہ استفہام تقریری ہے اور رؤیت بمعنی علم ہے۔ کیا تجھے معلوم ہے؟ کیا تو جانتا ہے؟

= اَلَّذِیۡ : ایک روایت میں مقاتل کا قول ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے متعلق نازل ہوئی۔ بعض نے کہا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ضحاک نے کہا کہ عمرو بن عامر مخزومی کے حق میں نازل ہوئی۔

حضرت ابن عباس کے نزدیک یہ آیت ایک منافق شخص کے حق میں نازل ہوئی ان تمام روایات پر الذی عہدی ہوگا۔ بعض لوگوں نے الف لام جنس کا قرار دیا ہے اَلَّذِیۡ اسم موصول۔ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ صلہ۔ دونوں مل کر مفعول رَاَیۡتَ کا۔

دِیْنِ سے مراد اسلام یا روزِ جزاء ہے۔
بھلا تم نے اس شخص کو جانتے ہو جو روزِ جزاء کو جھٹلاتا ہے۔
یُکَذِّبُ : مضارع واحد مذکر غائب، تَکْذِیْبٌ (تفعیل) مصدر۔ جھٹلانا۔
۱۰۷:۲ — فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ جملہ جواب شرط ہے اور شرط محذوف ہے ای ان لم تعرفه فذلك ..... الخ فَ جزائیہ جواب شرط کے لئے ہے۔
الذی اسم موصول واحد مذکر۔ یدع الیتیم اس کا صلہ، دونوں مل کر ذٰلك کی صفت، یا ذٰلك مبتداء ہے اور باقی اس کی خبر،
(اگر تم اسے نہیں جانتے تو سمجھ لو) یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
یَدُعُّ مضارع واحد مذکر غائب دَعٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ وہ دھکے دیتا ہے اور جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔
یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا (۵۲:۱۳) جس دن ان کو نارِ جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جایا جائے گا۔
۱۰۷:۳ — وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۔ اس جملہ کا عطف جملہ سابقہ پر ہے واؤ عاطفہ لَا یَحُضُّ مضارع منفی واحد مذکر غائب حَضٌّ (باب نصر) مصدر سے۔ جس کا معنیٰ ہے آمادہ کرنا۔ ترغیب دینا۔ ابھارنا۔ وہ ترغیب نہیں دیتا اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
وَلَا تَحَاضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ (۸۹:۱۸) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔
۱۰۷:۴ — فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۔ فویل مبتداء للمصلین اس کی خبر، فَ ترتیب کے لئے ہے۔ یعنی فَ کے ماقبل پر یہ نتیجہ مترتب ہوتا ہے کہ مصلین کے لئے ویل ہے۔
یا فَ سببیہ ہے یعنی ماقبل فَ مابعد فَ کا سبب ہے۔
(لَهُمْ کی جگہ للمصلین فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے مخلوق کے ساتھ معاملات کا ذکر تھا اور اب اس جگہ خدا کے ساتھ معاملہ کرنے کا ذکر ہے)
وَیْلٌ ۔ عذاب، دوزخ کی ایک وادی کا نام، رسوائی، تباہی، ہلاکت، شدّتِ عذاب۔ (وَیْلٌ قرآن مجید میں ۲۷ جگہ آیا ہے)

مُصَلِّیْنَ تَصْلِیَۃٌ (تفعیل) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔
نماز پڑھنے والے :

۱۰۷ : ۵ — اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِہِمْ سَاھُوْنَ : یہ آیت اور اگلی آیت مصلین کی صفت میں ہیں ۔ پہلی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں۔ وقت پر نماز نہیں پڑھتے، رکوع وسجود پورا نہیں کرتے۔ پرواہ نہیں کرتے پڑھ لی تو پڑھ لی نہ پڑھی تو نہ پڑھی ۔ وغیرہ۔

سَاھُوْنَ بے خبر، بھولنے والے، غافل، سَھْوٌ (باب نصر) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ہے۔

یہ اصل میں سَاھِیُوْنَ تھا۔ ی مضموم ماقبل مکسور۔ ضمہ ی پر ثقیل ہوا نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اب واؤ اور ی دو ساکن جمع ہوگئے ی کو حذف کردیا گیا سَاھُوْنَ ہوگیا ۔

۱۰۷ : ٦ — اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ (آیت بالا سے چل کر دوسری صفت ہے) جو ریاکاری کرتے ہیں۔

یُرَآءُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مُرَاءَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر سے ۔ وہ دکھاوٹ کرتے ہیں۔ وہ ریاکاری کرتے ہیں ۔

جنابِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کی خیرات کی اس نے شرک کیا ۔

۱۰۷ : ۷ — وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔ اس کا عطف یُرَاءُوْنَ پر ہے اور برتنے (روزمرہ کے استعمال) کی چیزیں نہیں دیتے۔ (اور وہ ماعون کو روک رکھتے ہیں)

یَمْنَعُوْنَ ۔ مضارع جمع مذکر غائب مَنْعٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ وہ روک رکھتے ہیں۔ وہ نہیں دیتے، وہ منع کرتے ہیں ۔

اَلْمَاعُوْنَ سے کیا مراد ہے اس میں چند اقوال ہیں :۔

۱ :۔ لغت میں ماعون تھوڑی سی چیز کو کہتے ہیں ۔ اور یہاں مراد زکوٰۃ ہے (حضرت علی رض۔ حضرت ابن عمر رض۔ حسن بصری رح۔ قتادہ۔ ضحاک) زکوٰۃ کو ماعون

کہنے کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے مال کی زکوٰۃ تھوڑی سی ہوتی ہے (صرف ڈھائی فیصد)
۲:۔ ماعون سے مراد روزمرّہ کے استعمال کی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ مثلاً کلہاڑی ڈول، ہانڈی وغیرہ (حضرت ابن مسعودرضؓ، حضرت ابن عباس رضؓ)
۳:۔ ماعون سے مراد مستعار لی ہوئی چیز ہے۔ (مجاہد)
۴:۔ ماعون سے مراد وہ معروف چیزیں ہیں جن کا لین دین لوگ آپس میں کرتے ہیں! (عکرمہ)
۵:۔ قطرب نے کہا۔ ماعون شئے قلیل ہے عرب کا محاورہ ہے مَالَهٗ سَعَةٌ وَلَا مَعْنَةٌ نہ اس کے پاس کوئی بڑی چیز ہے اور نہ چھوٹی۔
۶:۔ بعض لوگوں کا قول ہے ماعون وہ چیز ہے جس سے کسی کو روکنا شرعاً حلال نہیں جیسے پانی، نمک، آگ وغیرہ۔
۷:۔ مَاعُوْن لغتِ اضداد میں سے ہے جو چیز کسی مانگنے والے کی مدد کے لئے دیجائے وہ بھی ماعون ہے اور جو روک لی جائے وہ بھی ماعُون ہے۔
۸:۔ اس کے علاوہ ماعون بمعنی بھلائی، حُسنِ سلوک، بارش، پانی، گھر کا سامان، فرمانبرداری، زکوٰۃ وغیرہ بھی مستعمل ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۰۸) سورۃ الکوثر مکیّۃ (۳)

۱۰۸: ۱ ــــ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہ اِنَّا مبتدا۔ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اس کی خبر۔

اَعْطَیْنَا ماضی جمع متکلم اِعْطَاءٌ (اِفْعَالٌ) مصدر سے۔ عطا کرنا۔ دینا۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر، (مفعول اول اَعْطَیْنَا کا)

الکوثر: مفعول ثانی اَعْطَیْنَا کا۔

ترجمہ:۔ تحقیق ہم نے آپ کو (اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کوثر عطا کی۔

الکوثر کے متعلق چند اقوال ہیں:۔

۱:۔ الکوثر جنت کی ایک نہر اور حوض کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی طور پر عطا کی ہے (عن انس مرفوعًا۔ مسلم)

۲:۔ حضرت ابن عمر رض کی مرفوع روایت سے ثابت ہے کہ جنت کے ایک حوض کا نام ہے (معالم التنزیل)

۳:۔ اس سے مراد قرآن ہے (حسن بصری)

۴:۔ اس سے مراد قرآن اور نبوت ہے (عکرمہ)

۵:۔ اس سے مراد عام خیر کثیر ہے: (سعید بن جبیر از ابن عباس رض)

اہل لغت نے لکھا ہے کہ کوثر۔ کثرۃ سے بنا ہے جیسے نَوْفَلٌ۔ نَفْلٌ سے جو چیز تعداد میں کثیر اور مرتبے میں با عظمت ہو اس کو اہل عرب کوثر کہتے ہیں۔

صاحب معجم القرآن نے حضرت ابن عباس رض کے قول کو ترجیح دی ہے۔

علامہ نیشاپوری رح اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:۔

اس آیت میں گوناگوں، مبالغہ ہے:۔ ابتدا اِنَّ سے کی گئی ہے جو تاکید پر دلالت

کرتا ہے پھر ضمیر جمع استعمال کی گئی ہے ۔ جو تعظیم کا مفہوم دیتی ہے ۔
نیز یہاں اعطاء کا استعمال ہوا ہے اِیتَاءٌ کا نہیں اور اعطاء میں ملکیت پائی جاتی ہے ایتاء میں یہ مفہوم نہیں پایا جاتا۔ پھر یہاں ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو تحقیق پر دلالت کرتا ہے ۔یعنی کام ہو گیا ۔ (ضیاء القرآن)
علماء تفسیر نے الکوثر کی تفسیر میں متعدد اقوال ذکر کئے ہیں چند ایک یہ ہیں ۔
۱۔ کوثر سے مراد جنت کی وہ نہر ہے کہ جس سے جنت کی ساری نہریں نکلتی ہیں (ابن عمرؓ)
۲۔ کوثر اس حوض کا نام ہے جو میدان حشر میں ہو گا جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے پیاسوں کو سیراب فرمائیں گے ۔
۳۔ اس سے مراد نبوت ہے ۔
۴۔ اس سے مراد قرآن شریف ہے ۔
۵۔ اس سے مراد دین اسلام ہے ۔
۶۔ اس سے مراد صحابہ کرام کی کثرت ہے ۔
۷۔ اس سے مراد رفع ذکر ہے ۔
۸۔ اس سے مراد مقام محمود ہے
۹۔ اس سے مراد خیر کثیر ہے ۔ (ابن عباس)
۱۰۔ امام جعفر صادق کے نزدیک حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل کا نور ہے
(اقتباس از ضیاء القرآن)

۲:۱۰۸ ـــــ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۔ فَ سببیہ ہے ۔ صَلِّ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَصْلِيَةٌ (تفعیل) مصدر ۔ تو نماز پڑھ ۔
لِرَبِّكَ صَلِّ سے متعلق ہے ۔ اپنے پروردگار کی ۔ لِ حرف تملیک ۔ رَبِّكَ مضاف مضاف الیہ ۔
وَانْحَرْ؛ واؤ عاطفہ، اِنْحَرْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نَحْرٌ (باب فتح) مصدر سے ۔ یعنی اونٹ کو گلے میں نیزہ مار کر ذبح کرنا ۔ تو ذبح کر ۔ تو قربانی کر ۔ تو اسی کے لئے قربانی کر ۔ اِنْحَرْ کا عطف صَلِّ پر ہے ۔
۳:۱۰۸ ـــــ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ط، اِنَّ حرف تحقیق ، مشبہ بالفعل ۔ شَانِئَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر اِنَّ کا اسم ۔ هُوَ تاکید کے لئے ہے

اَلْاَ بْتَرُ۔ خبر اِنَّ کی۔
یا ھُوَ ضمیر فصل ہے اور اَلْاَ بْتَرُ اِنَّ کی خبر ہے۔ خبر پر اَل اور مبتداء خبر کے درمیان ضمیر فصل کا لانا حصر پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی تمہارا دشمن ہی ابتر ہے تم ابتر نہیں ہو۔
یا ھُوَ مبتدا ہے اور اَلْاَ بْتَرُ اس کی خبر۔
شَانِئٌ: شَنْاٌ (باب فتح) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ بمعنی بغض رکھنے والا۔ نفرت کرنے والا۔ بدخواہ، دشمنی رکھنے والا۔
شَانِئٌ کی جمع شُنَّاءٌ اور مؤنث شَانِئَۃٌ ہے۔
اَلْاَ بْتَرُ: دُم کٹا۔ جس کی اولاد نہ ہو۔ جس کا ذکر باقی نہ رہے۔ بَتْرٌ (باب نصر) مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔
بَتْرٌ کاٹنا۔ اَبْتَرَ (اللہ کا کسی کو) بے اولاد کرنا۔
اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَ بْتَرُ، تحقیق تمہارا بدخواہ ہی دُم بریدہ ہے۔ اس کا کوئی نام لیوا نہیں ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۰۹) سورۃ الکٰفِرُوْن مَکِّیَّۃٌ (۶)

۱۰۹:۱ — قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ؕ قُلْ فعل امر، واحد مذکر حاضر، قَوْلٌ (باب نصر) مصدر۔ تو کہہ دے۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) باقی ساری سورت قُلْ کا مقولہ ہے۔

یٰاَیُّھَا حرف ندا ہے الکٰفِرُوْنَ منادیٰ۔ (اے کافرو!)

ابن حاتم نے سعید رضؓ کی روایت بیان کی ہے کہ:۔

ولید بن مغیرہ رضؓ۔ عاص بن وائل، اسود بن عبد المطلب، امیہ بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور کہا کہ تم اس کی پوجا کرو کہ جس کو ہم پوجتے ہیں اور ہم اس کی پوجا کریں جس کو تم پوجتے ہو۔ اس تمام معاملہ میں ہم تم شریک ہو جائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی اور اس میں خاص طور پر خطاب کافروں کی اس جماعت سے ہے۔

۱۰۹:۲ — لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ؕ بیضاوی نے کہا ہے کہ:۔

فان لا۔ لا تدخل الا علی مضارع بمعنی الاستقبال کما ان ما لا تدخل الا علی مضارع بمعنی الحال۔

(لا صرف مضارع پر آتا ہے جو مستقبل کے معنی میں ہو جیسے مَا صرف اس مضارع پر آتا ہے جو بمعنی حال ہو۔)

ترجمہ ہوگا:۔

(اے کافرو) میں عبادت نہیں کروں گا (ان معبودانِ باطل کی) جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

۱۰۹:۳ — وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ اور نہ تم آئندہ عبادت کرنے

والے ہو (چونکہ یہ جملہ لَآ اَعْبُدُ کے مقابل آیا ہے اس لئے یہاں بھی مستقبل کی نفی ہے) جس خدائے وحدہٗ لاشریک) کی میں عبادت کرتا ہوں۔

یہاں لفظ مَا جو بے علم چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے بجائے مَنْ کے (جو اہلِ علم کے لئے استعمال ہوتا ہے) ذکر کیا گیا ہے حالانکہ مَآ اَعْبُدُ میں مَا سے مراد اللہ کی ذات ہے اور اللہ سب سے بڑا عالم ہے اس لئے مَنْ کہنا چاہئے تھا۔ اس کی وجہ یا تو صرف لفظی مطابقت ہے۔ (کہ پہلے مَا تَعْبُدُوْنَ تھا اس کے مطابق یہاں بھی مَآ اَعْبُدُ فرمایا) محض وصفِ معبود ملحوظ ہے۔ بے علم اور ذی علم ہونے کی حیثیت ملحوظ نہیں ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس جگہ مَا مصدریہ ہے موصولہ نہیں ہے۔

۱۰۹: ۴ — وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ اور نہ میں (ماضی میں نہ آئندہ) عبادت کرنے والا ہوں اُن (معبودانِ باطل) کی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

۱۰۹: ۵ — وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ: اور نہ تم عبادت کرنے والے بنوگے اس (خدائے واحد لاشریک) کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں؛

فائدہ (۱) متذکرہ بالا آیات میں تکرار کلام ہے اور عرب کسی کلام میں یا لفظ میں تکرار اس وقت کرتے ہیں جب مخاطب کو سمجھانا اور اس کلام یا لفظ کو مؤکد کرنا ہوتا ہے جس طرح کلام میں اختصار اس وقت کرتے ہیں جب تخفیف اور اعجاز پیش نظر ہوتا ہے پس اس جگہ تکرارِ کلام تاکید کے لئے ہے۔ کلام عرب میں اس قسم کی تاکید نظم ونثر دونوں میں کثیر الاستعمال ہے۔

چنانچہ ایک شعر ہے:۔

نعق الغراب ببین لیلیٰ غدوۃ ؛ کم کم وکم لفراق لیلیٰ ینعق

(جدائی کا کوّا صبح کے وقت لیلیٰ کی جدائی کی خبر دینے کے لئے بولا۔ وہ کب تک، کب تک لیلیٰ کے فراق پر چلاتا رہیگا۔)

فائدہ (۲) ان آیات کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے چوتھی آیت دوسری آیت کی تاکید کر رہی ہے کیونکہ دوسری آیت جملہ فعلیہ ہے جو تجدد اور حدوث پر دلالت کرتا ہے اور چوتھی جملہ اسمیہ ہے جو ثبات اور پختگی پر دلالت کرتا ہے

چوتھی آیت سے دوسری آیت کو مؤکد کر دیا۔
تیسری آیت کی تاکید پانچویں آیت کر رہی ہے۔ کیونکہ الفاظ بالکل یکساں ہیں۔

فائدہ (۳) اس تکرار کا مدعا یہ ہے کہ کفار کو ہمیشہ کے لئے مایوسی ہو جائے کہ مسلمان ان کے کفر کو ایک لمحے کے لئے بھی قبول نہیں کریں گے۔ نیز ان کے بارے میں بتا دیا کہ وہ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے۔

۱۰۹ : ۶ — لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ: دِيْنُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا (مؤخر) لَكُمْ خبر (مقدم) واؤ عاطفہ۔ دِيْنِ اصل میں دِيْنِيْ تھا۔ ی ضمیر واحد متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ یہ مبتدا مؤخر ہے۔ لِيَ خبر مقدم۔ تمہیں تمہارا بدلہ ملیگا اور مجھے میرا بدلہ ملیگا۔

مولانا دریابادی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ توحید پر انعام اور شرک پر عذاب۔ بعض لوگوں نے عجب خوش فہمی سے کام لے کر اس آیت کو اسلام کی رواداری اور مرنجاں مرنج پالیسی کے ثبوت میں پیش کیا ہے کہ اسلام ہر مذہب والے کو اپنی اپنی جگہ پر قائم اور باقی رہنے کی اجازت دی ہے حالانکہ واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

آیت تو اکبر (فرمانروائے ہند) کے نکالے ہوئے مخلوطی دین اور اسی قبیل کی ساری کوششوں کی لاحاصلی اور ناکامی کا اعلان کر رہی ہے۔

دِيْنَ بے شک اردو میں مذہب کے مترادف ہے لیکن عربی میں اس کے یہ معنی صرف ثانوی اور مجازی ہیں۔ اصلی اور اولی معنی جزاء اور بدلہ کے ہی ہیں۔

الدین ھوالحساب - ای لکم حسابکم ولی حسابی۔ (تفسیر کبیر)
جائز ہے کہ یہاں بھی دینکم سے مراد شرک اور دینی سے مراد توحید لی جائے۔
ای لکم شرککم ولی توحیدی۔ (کشاف)

آیت کی ترکیب حصر کے معنی دے رہی ہے یعنی تمہاری جزاء تمہی کو ملے گی نہ کہ کسی اور کو۔ اور میری جزاء مجھی کو ملے گی نہ کہ کسی اور کو۔

یفید الحصر ومعناہ لکم دینکم ولا لغیرکم ولی دینی لالغیری (کبیر)

مُرشِد تھانوی ؒ نے فرمایا ہے کہ سورت میں اہل ضلال سے تبری و مفارقت کی تصریح ہے

اور اسی کا دوسرا نام بغض فی اللہ ہے ۔
علامہ پانی پتی فرماتے ہیں ۔
یہ دونوں جملے خبری ہیں یعنی جس دین پر تم ہو کبھی اس کو نہیں چھوڑو گے اور جس دین پر میں ہوں انشاء اللہ میں بھی اس کو نہیں چھوڑوں گا۔

اللہ اکبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۱۱۰) سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ (۳)

۱۱۰: ۱ — اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۔ اِذَا شرطیہ بمعنی اِذْ ظرفیہ۔ نَصْرُ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ؛
وَالْفَتْحُ : واوَ عاطفہ، الفتح کا عطف نَصْرُ پر ہے ۔جب اللہ کی مدد اور فتح آچکی:
نَصْرٌ مصدر۔ بمعنی مدد۔ اَلنَّصْرُ مدد کرنا۔ مطلوب کے حاصل کرنے میں مدد۔ اور اَلْفَتْحُ مطلوب کا حاصل کرلینا۔
الفتح سے کونسی فتح مراد ہے : اس میں متعدد اقوال ہیں۔
۱۔ اس سے فتح مکہ مراد ہے۔
۲۔ اس سے مراد خیبر کی فتح ہے :
۳۔ جمیع فتوحات مراد ہیں ۔
۴۔ فتوحات غیبیہ و علوم اسرار ملکوتیہ مراد ہیں (تفسیر حقانی)
۵۔ فتح مکہ اور فتح بلاد شرک مراد ہیں ۔ (مدارک)

جمہور کے نزدیک الفتح سے مراد فتح مکہ ہے۔
۲:۱۱۰ ــــ دَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ واؤ عاطفہ
رَاَیْتَ ماضی واحد مذکر حاضر، رُؤْیَۃٌ (باب فتح) مصدر سے رَاَیْتَ کا عطف
جاءَ پر ہے اَلنَّاسَ مفعول فعل رَاَیْتَ کا۔
اگر رُؤْیَۃٌ بمعنی علم لیا جائے تو اَلنَّاسَ اس کا مفعول اوّل اور یَدْخُلُوْنَ
مفعول ثانی ہوگا۔
اور اگر بمعنی دیکھنا لیا جائے تو یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ حال ہوگا اَلنَّاسَ سے
ہر دو صورت میں اَفْوَاجًا فاعل یَدْخُلُوْنَ سے حال ہے۔
اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیا۔
۳:۱۱۰ ــــ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ: جملہ جوابِ شرط ہے فَ جوابِ
شرط کے لئے ہے۔
سَبِّحْ فعل امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ تَسْبِیْحٌ (تَفْعِیْلٌ) مصدر سے۔
تو تسبیح کر۔ تو پاکی بیان کر۔ تو عبادت کر۔
بِحَمْدِ رَبِّکَ محل نصب میں ہے اور حال ہے ای سَبِّحِ اللّٰہَ حَامِدًا لَہٗ
اللہ کی پاکی بیان کر اس کی حمد و ستائش کرتے ہوئے۔
وَاسْتَغْفِرْہُ واؤ عاطفہ، اِسْتَغْفِرْ فعل امر واحد مذکر حاضر اِسْتِغْفَارٌ (استفعال)
مصدر سے بمعنی بخشش مانگنا۔ معافی مانگنا۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب کا مرجع
رَبِّکَ ہے۔ اور اس سے معافی مانگ۔
اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔ یہ جملہ جملہ استغفرہ کی تعلیل ہے۔ کیونکہ توبہ
قبول کرنا اس کی شان ہے۔
کَانَ فعل ناقص۔ اِنَّہٗ اسم کان۔ تَوَّابًا اس کی خبر۔
تَوَّابًا۔ تَوْبَۃٌ (باب نصر) مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے
لغت میں توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے دونوں کو تَوَّابٌ
کہا جاتا ہے۔ بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس لئے
اس کا استعمال اللہ تعالیٰ اور بندہ دونوں کے لئے ہوتا ہے۔
جب بندہ کی صفت میں آئے تو اس کے معنی کثرت سے توبہ کرنے والے بندہ کے

ہوں گے : چنانچہ جب وہ یکے بعد دیگرے گناہوں کو مسلسل ہر وقت چھوڑتے چھوڑتے بالکل تارک الذنوب ہو جاتا ہے تو تَوَّابٌ کہلاتا ہے۔
اور جب اللہ تعالیٰ کی صفت میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی کثرت سے مسلسل بار بار بندوں کی توبہ قبول فرمانے والے کے ہیں۔
قرآن مجید میں جتنی جگہ تَوَّابٌ کا لفظ آیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفت میں آیا ہے۔
ترجمہ ہوگا:۔
بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّھَبِ مَکِّیَّةٌ (۵)

۱۱۱ : ۱ — تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّ تَبَّ ؕ یہ دونوں جملے تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ اور وَّتَبَّ : بددعا کے لئے ہیں۔
تَبَّتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب : تَبٌّ و تَبَابٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی ٹوٹنا۔ یا ٹوٹے میں رہنا۔
یَدَا اصل میں یَدَانِ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نؔ گرا دیا گیا۔ مضاف دونوں ہاتھ۔ اَبِیْ لَھَبٍ مضاف الیہ۔ ابی لہب کے (دونوں ہاتھ)
تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ۔ ابی لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

لغتِ عرب میں یَدٌ کے مختلف معانی ہیں:۔
آیت بَلْ یَدَاہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ (۵: ۶۴) میں بمعنی جود وکرم مستعمل ہے۔ بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ یعنی وہ بڑا صاحبِ جود وسخا ہے، وہ جس طرح اور جتنا چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔
اور آیت وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ (۱۸: ۵۷) میں بمعنی ذات، شخص ہے۔ اور بھول گیا جو اعمال وہ آگے کر چکا۔ وغیرہ۔
وَ تَبَّ واؤ عاطفہ، جملہ ہذا کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ اور وہ ہلاک ہوا۔ وہ ٹوٹ گیا۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ تَبَابٌ مصدر سے بمعنی ہلاک ہونا۔ ٹوٹے میں رہنا۔
تَبَّ کی ضمیر فاعل ابولہب کی طرف راجع ہے۔ آئندہ ابولہب یقینی طور پر ہلاک ہونے والا تھا اس لئے بجائے مستقبل کے ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا۔
۱۱۱: ۲ — مَا اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ: مَا نافیہ۔ اَغْنٰی فعل عَنْہُ متعلق بہ فعل۔ مَالُہٗ اس کا فاعل۔ (معطوف علیہ)
واؤ عاطفہ مَا موصولہ کَسَبَ اس کا صلہ۔ موصول وصلہ مل کر (معطوف)
اَغْنٰی عَنْہُ کَذَا۔ کسی چیز کا کافی ہونا۔ فائدہ بخشنا۔
مَا اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا۔
اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ۔ (۶۹: ۲۸) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔
کہتے ہیں:۔ ھٰذَا مَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا۔ یہ تجھے کوئی فائدہ نہ دیگا۔
اَغْنٰی ماضی کا صیغہ ماضی واحد مذکر غائب۔ اِغْنَاءٌ (افعال) مصدر سے وہ کام آیا۔ اس نے غنی بنا دیا۔ اس نے دولت دی۔ غَنِیٌّ مالدار اَغْنِیَاءُ جمع مالدار لوگ:
کَسَبَ ماضی واحد مذکر غائب۔ کَسْبٌ (باب ضرب) مصدر۔ بمعنی مال کمانا۔ کمائی کرنا۔
یہاں آیت ہذا میں وَمَا کَسَبَ (اور جو اس نے کمایا) سے مراد اولاد ہے، یعنی نہ ہی اس کی اولاد اس کے کام آئی

۱۱۱: ۳ــــ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ: س مستقبل قریب کے لئے ہے یعنی عنقریب۔

یَصْلٰی مضارع واحد مذکر غائب صَلْیٌ (باب سمع) مصدر سے وہ داخل ہوگا۔ ضمیر فاعل ابو لہب کی طرف راجع ہے۔

نَارًا مفعول بہٖ۔ موصوف، ذَاتَ لَهَبٍ: مضاف مضاف الیہ۔ مل کر صفت۔ وہ عنقریب داخل ہوگا آگ شعلہ زن میں۔

ذَاتَ لَهَبٍ۔ ذَاتَ (والی۔ صاحبہ) ذو کا مؤنث مضاف۔ لَهَبٍ شعلہ۔ مضاف الیہ۔ شعلوں والی آگ۔ لَهَبٌ (باب سمع) مصدر۔ بمعنی آگ کا مشتعل ہونا۔

۱۱۱: ۴ــــ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: واؤ عاطفہ، اِمْرَاَةٌ معطوف جس کا عطف ہٗ ضمیر متصل پر ہے۔ اور اس کی جورو بھی (دہکتی ہوئی آگ میں عنقریب داخل ہوگی)

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔ یہ جملہ اِمْرَاَتُهٗ سے حال ہے۔ (جو اس حال میں پھرتی ہے کہ) لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے ہے

حَمَّالَةٌ خوب اٹھانے والی۔ حِمْلٌ سے بروزن فَعَّالَةٌ مبالغہ کا صیغہ واحد مؤنث ہے۔

ایندھن سر پر لئے پھرنے والی۔ ابولہب کی بیوی کی صفت ہے اس کا نام اروی بنت حرب ہے۔ کنیت امِّ جمیل اور لقب عورا۔ (کانی) ہے اپنے بدبخت شوہر کی طرح اس شقیہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت ترین عداوت تھی۔

ایندھن سر پر لئے پھرنے کو بعض نے حقیقت پر محمول کیا ہے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ خسّت کے مارے ایندھن جنگل میں سے خود چن کر لاتی تھی اور کانٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ڈال دیتی تھی تاکہ آتے جاتے چبھیں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ سخن چینی سے استعارہ ہے چونکہ چغل خوری کے سبب قبیلہ میں لڑائی کی آگ بھڑکاتی تھی اس لئے قرآن مجید نے اس کو حمالۃ الحطب کہا ہے۔

الحطب۔ لکڑی، ایندھن۔ ہیزم۔

۱۱۱: ۵ ــــ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ: یہ جملہ حمالۃ کی ضمیر واحد مؤنث سے

حال ہے۔ دراں حالیکہ منج کی رسّی اس کی گردن میں ہے۔

جِيْدِ هَا مضاف مضاف الیہ۔ جید بمعنی گردن۔ جُيُوْدٌ واَجْيَادٌ جمع ہے
هَا ضمیر واحد مؤنث غائب اِمْرَاَتُهٗ کی طرف راجع ہے۔ اس کی گردن۔

حَبْلٌ موصوف مِنْ مَّسَدٍ اس کی صفت۔ موصوف وصفت مل کر مبتدا۔
مؤخر۔ فِيْ جِيْدِ هَا خبر مقدم۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِمْرَاَتُهٗ مبتدا۔ حمالۃ الحطب اس کی خبر۔ فی جید ھا
حمالۃ کی ضمیر سے حال ہے۔

حَبْلٌ۔ رسی۔ عہد، پیمان، اس کے اصل معنی تو رسی کے ہیں لیکن مجازًا
عہدوپیمان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

مَسَدٍ اسم۔ درختِ کھجور کی شاخوں سے نکالے ہوئے ریشے، مُونج۔
مَسْدٌ (باب نصر) رسی بٹنا۔

ابولہب اور اس کی بیوی کا نسب نامہ مختصرًا۔

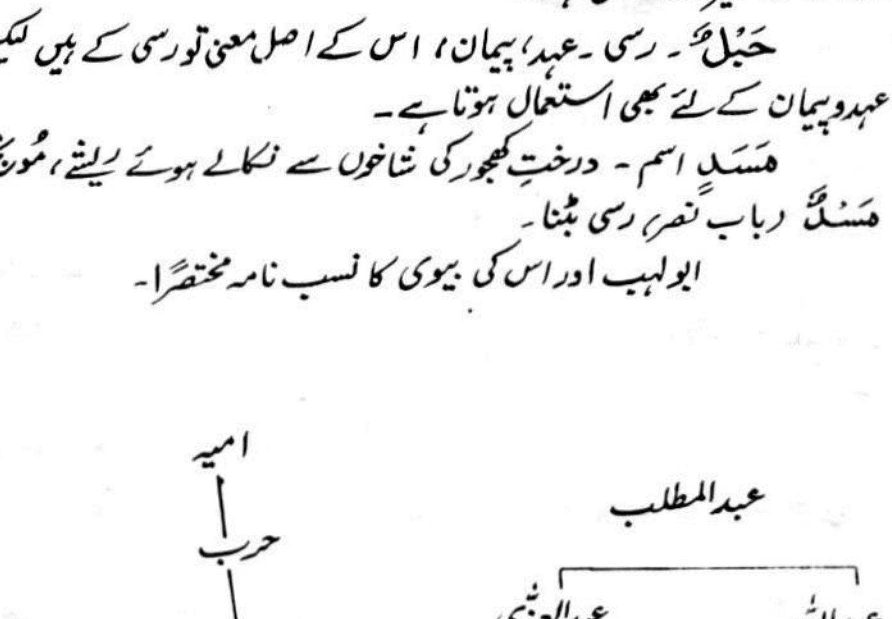

اَللّٰهُ اَكْبَرُ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۱۱۲) سورۃ الاخلاص مَكِّيَّةٌ (۴)

۱۱۲ : ۱ — قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ قُلْ فعل امر واحد مذکر حاضر، ای قُلْ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہہ دے (ان کافروں سے)

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ : هُوَ ضمیر شان مبتداء ہے اور آئندہ جملہ (اللہ احد) اس کی خبر۔ (روح المعانی وتفسیر مظہری)

صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں:۔

هُوَ ضمیر شان مبتداء ہے اور آئندہ جملہ اس کی خبر ہے اس صورت میں مرجع کی ضرورت نہیں ہے۔

یا هُوَ ضمیر ہے اور اس رب کی طرف راجع ہے جس کے اوصاف سوال کرنے والوں نے پوچھے تھے۔

یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کہ میرے رب کے اوصاف جو تم پوچھتے ہو تو وہ اللہ ایک ہے۔ اَحَدٌ بدل ہے اللہ سے۔ یا هُوَ کی دوسری خبر ہے۔

اَحَدٌ اصل میں وَحَدٌ تھا۔ وحد اور واحد دونوں ہم معنی ہیں۔

اگر هُوَ کو ضمیر شان اور اللہ کو مبتداء اور اَحَدٌ کو خبر کہا جائے تو کلام کی صحت ظاہری معنی پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ جزئی حقیقی کا نام ہے اور جزئی حقیقی میں یہ احتمال ہی نہیں ہوتا کہ چند اشخاص پر اس کا اطلاق ہو سکے۔

(مزید بحث کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر مظہری جلد دوازدہم)

ترجمہ ہوگا:۔

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے اللہ یگانہ (یکتا) ہے۔

۱۱۲ : ۲ — اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اَللّٰهُ مبتدا۔ اَلصَّمَدُ خبر۔

صَمَدٌ کے لغت میں دو معنی ہیں:۔

اوّل: قصد وارادہ کرنے کے۔ اس تقدیر پر صمد بمعنی مصمود ہوگا۔ اس لئے کہ فعل بمعنی مفعول زبانِ عرب میں بکثرت مستعمل ہے۔ اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہر ایک کا مقصود ہے۔ ہر کوئی اس کی طرف قصد کرتا ہے۔

دوم: صمد کے معنی ہیں ٹھوس کے کہ اس پر کوئی تغیر نہیں آتا۔ وہ قوی اور مستقل ہے۔ اس تقدیر پر یہ لفظ واجب الوجود کے معنی میں ہے۔

یہ تو لغوی معنی کی تحقیق تھی۔ مگر عرفِ عرب میں یہ لفظ بہت سے معانی میں مستعمل ہے اس لئے مفسرین میں سے ہر ایک نے ایک ایک معنی اختیار کئے ہیں۔

۱۔ یہ وہ جمیع اشیاء کا جاننے والا ہے کس لئے کہ بغیر اس کے حاجت روائی کرنا ممکن نہیں ہے۔

۲۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ اس کے معنی ہیں سردار کے۔ جو سب سے اعلیٰ سردار ہیں

۳:۔ اصم کہتے ہیں کہ صَمَدُ جمیع اشیاء کے خالق کو کہتے ہیں۔

۴:۔ سُدّی کہتے ہیں کہ صَمَدُ اس کو کہتے ہیں کہ جو ہر کام میں مقصودِ اصلی ہو اور اس کی طرف فریاد لے جاتے ہوں۔

۵:۔ حسین بن فضل کہتے ہیں کہ صمد وہ ہے کہ وہ جو چاہے کرے:

۶:۔ صمد: فردِ کامل اور بزرگ کو کہتے ہیں۔

۷:۔ صمد: بے نیاز۔ کہ جس کو کسی کی کسی بات میں حاجت نہ ہو۔

۸:۔ صمد: وہ کہ جس کے اوپر کوئی بالادست نہ ہو۔

۹:۔ صمد: قتادہ کہتے ہیں کہ وہ جو نہ کھائے نہ پیئے۔

۱۰:۔ صمد: وہ جو مخلوق کے فناء ہوجانے کے بعد بھی باقی رہے فنا نہ ہوجائے

۱۱:۔ صمد: وہ ہے کہ جس کو زوال نہ ہو، جیسا تھا ہمیشہ ویسا ہی رہے (حسن بصری)

۱۲:۔ صَمَدُ وہ ہے جو کبھی نہ مرے اور نہ کوئی اس کا وارث بنے (ابی بن کعب)
۱۳:۔ صَمَدُ وہ ہے جو نہ کبھی سوئے نہ بھولے ۔ (یمان ۔ ابومالک)
۱۴:۔ صَمَدُ وہ ہے کہ کوئی دوسرا اس کی صفات سے متصف نہ ہو ۔
۱۵:۔ صَمَدُ وہ ہے جو بے عیب ہو ۔ (مقاتل بن حیان)
۱۶:۔ صَمَدُ وہ ہے کہ جس پر کوئی آفت نہ آئے ۔ (ربیع بن انس)
۱۷:۔ صَمَدُ وہ ہے جو اپنی جمیع صفات اور افعال میں کامل ہو۔
(سعید بن جُبیر)
۱۸:۔ صَمَدُ وہ ہے جو غالب رہے کبھی مغلوب نہ ہو۔ (جعفر صادق)
۱۹:۔ صَمَدُ وہ ہے جو سب سے بے نیاز اور سب سے بے پرواہ ہو۔
(حضرت ابوہریرہ رضہ)
۲۰:۔ صَمَدُ وہ ہے جس کی کیفیت اور ریاضت کرنے سے مخلوق عاجز ہو۔
(ابوبکر ورّاق)
۲۱:۔ صَمَدُ وہ ہے کہ جو کسی کو نظر نہ آسکے ۔
۲۲:۔ صمد وہ ہے جو نہ کسی کو جنے اور نہ کسی نے اس کو جنا ہو ۔
۲۳:۔ صمد وہ ہے وہ بڑا کہ جس کے اوپر کوئی بڑا نہ ہو۔
۲۴:۔ صمد وہ ہے جو زیادتی اور نقصان سے پاک ہو
۲۵:۔ چند اور صفات قرآن مجید میں اسی سورت میں آئی ہیں ۔
(۱) لَمْ يَلِدْ ۔ کہ اس نے کسی کو نہیں جنا ۔ یعنی وہ کسی کا باپ نہیں ہے
(۲) وَلَمْ يُولَدْ : اور وہ کسی سے پیدا بھی نہ ہوا ۔ یعنی کوئی اس کا باپ نہیں
(۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ : وہ اس سے بھی پاک ہے کہ کوئی
اس کا مثل اور ہمسر اور کنبہ وقبیلہ ہو ۔

(تفسیر حقانی سے)

اَللّٰهُ اَحَدُ کہنے کے بعد اَللّٰهُ الصَّمَدُ اور بعد والے جملے کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ اَللّٰهُ اَحَدٌ کے اندر یہ تمام معانی موجود ہیں ہاں ان جملوں کو مزید تاکید کی طرح قرار دیا جاسکتا ہے ۔

۱۱۲: ۳ — لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ مضارع معروف نفی جحد بلم اور مضارع مجہول نفی جحد بلم کا صیغہ واحد مذکر غائب: وِلَادَةٌ (باب ضرب) مصدر بمعنی جننا یہ دونوں جملے الصمد کی تفسیر ہیں۔ یعنی الصمد وہ ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا:

۱۱۲: ۴ — وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اس کا عطف جملہ سابقہ پر ہے۔ واؤ عاطفہ۔ لَمْ يَكُنْ مضارع معروف نفی جحد بلم۔ فعل ناقص۔ اَحَدٌ اسم کان اور اس کی خبر کی دو صورتیں ہیں:۔

۱:۔ یہ كُفُوًا کَانَ کی خبر ہے اور لَهٗ متعلق کَانَ ہے

۲:۔ لَهٗ کَانَ کی خبر ہے اور كُفُوًا حال ہے اَحَدٌ سے ای وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَحَدٌ كُفُوًا۔ مرتبہ میں برابر۔ مساوی القدر۔

فضائل اس سورۃ کے بے شمار ہیں خدا تعالیٰ ہم سب کو نصیب میں فرماتے۔ آمین:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ:
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱۱۳) سُوۡرَۃُ الۡفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ (۵)

۱۱۳ : ۱ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ : قُلۡ فعل امر واحد مذکر حاضر۔ قَوۡلٌ (باب نصر) مصدر سے تو کہہ۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو یوں دعا مانگ) چونکہ قُلۡ کا لفظ اس پیغام کا ایک حصہ ہے جو تبلیغ رسالت کے لئے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی نازل ہوا ہے۔ اس لئے اگرچہ اس ارشاد کے اولین مخاطب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر آپ کے بعد ہر مؤمن بھی اس کا مخاطب ہے۔

اَعُوۡذُ: مضارع کا صیغہ واحد متکلم عَوۡذٌ (باب نصر) مصدر سے۔ جس کے معنی دوسرے سے التجاء کرنے، اس سے متعلق ہونے اور پناہ مانگنے کے ہیں۔ میں پناہ چاہتا ہوں۔

بِرَبِّ الۡفَلَقِ بٍ جار متعلق بِاَعُوۡذُ۔ رَبِّ الۡفَلَقِ مضاف مضاف الیہ۔ صبح کا رب۔ (پروردگار) میں پناہ چاہتا ہوں صبح کے رب کی۔

رب الفلق کی تشریح میں صاحب تفہیم القرآن رقم طراز ہیں۔

فَلَقٌ کے اصل معنی پھاڑنے کے ہیں مفسرین کی عظیم اکثریت نے اس سے مراد رات کی تاریکی کو پھاڑ کر سپیدۂ صبح نکالنا لیا ہے کیونکہ عربی زبان میں فَلَقُ الصبح کا لفظ طلوعِ صبح کے معنی میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور قرآن میں اللہ تعالیٰ کے لئے فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ کا لفظ استعمال ہوا ہے (یعنی وہ جو رات کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح نکالتا ہے (۶ : ۹۶)

اور فلق کے دوسرے معنی خَلَقَ کے بھی لئے گئے ہیں کیونکہ دنیا میں مبنی

چیزیں بھی پیدا ہوئی ہیں وہ بھی کسی نہ کسی چیز کو پھاڑ کر ہی نکلتی ہیں تمام نباتات بیج اور زمین کو پھاڑ کر اپنی کونپل نکالتے ہیں تمام حیوانات یا تو رحمِ مادر سے برآمد ہوتے ہیں یا انڈہ توڑ کر نکلتے ہیں یا کسی اور مانع ظہور چیز کو چیر کر باہر آتے ہیں۔
تمام چشمے پہاڑ یا زمین کو شق کر کے نکلتے ہیں۔ دن رات کا پردہ چاک کر کے نمودار ہوتا ہے بارش کے قطرے بادلوں کو چیر کر زمین کا رخ کرتے ہیں۔
غرض موجودات میں سے ہر چیز کسی نہ کسی طرح کے انشقاق کے نتیجے میں عدم سے وجود میں آتی ہے۔ حتیٰ کہ زمین اور سارے آسمان بھی پہلے ایک ڈھیر تھے جس کو پھاڑ کر ان کو جُدا جُدا کیا گیا۔
كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا (۲۱ : ۳۰) پس اس معنی کے لحاظ سے فَلَق کا لفظ تمام مخلوقات کے لئے عام ہے۔
اب اگر پہلے معنی لئے جاویں تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ:۔
میں طلوعِ صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں۔
اور اگر دوسرے معنی لئے جاویں تو آیت کا مطلب یہ ہوگا:۔
میں تمام مخلوق کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔
اس جگہ اللہ تعالیٰ کا اسم ذات چھوڑ کر اس کا اسمِ صفت ”ربّ“ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ پناہ مانگنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ”رُبّ“ یعنی مالک و پروردگار اور آقا و مربی ہونے کی صفت زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔
پھر رب الفلق سے مراد اگر طلوع صبح کا ربّ ہو تو اس کی پناہ لینے کے معنی یہ ہوں گے کہ:۔
جو ربّ تاریکی کو چھانٹ کر صبحِ روشن نکالتا ہے میں اس کی پناہ لیتا ہوں تاکہ وہ آفات کے ہجوم کو چھانٹ کر میرے لئے عافیت پیدا کر دے۔
اور اگر اس سے مراد ربّ خلق ہو تو معنی یہ ہوں گے۔
کہ میں ساری خلق کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تاکہ وہ اپنی مخلوق کے شر سے مجھے بچالے۔
۱۱۳ : ۲ — مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ : جملہ متعلق بِاَعُوْذُ ہے مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیْ : اس صورت میں ترجمہ ہوگا۔ (میں پناہ چاہتا ہوں

صبح کے پروردگار کی) ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا۔ ای من شرّ کل ماخلق)

یا مَا مصدریہ ہے اور ترجمہ ہوگا:

میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے پروردگار کی) تمام مخلوق کے شر سے۔

(یہ استعاذہ عام ہے۔ بعد کے شرورِ ثلاثہ تخصیص کے لئے ہیں)

۱۱۳: ۳ — وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ جملہ معطوف ہے یعنی خاص کا عطف عام پر ہے۔

شَرِّ غَاسِقٍ مضاف مضاف الیہ۔ تاریک رات کے شر سے۔

غَاسِقٍ غَسْقٌ سے (باب ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ غَسْقٌ رات کا تاریک ہونا۔ غَاسِقٍ تاریک ہونے والا۔ بمعنی تاریک رات۔

اس کے اور معانی بھی ہیں:۔

۱:۔ گرہن کے سبب سیاہ پڑجانے والا چاند۔

۲:۔ غروب آفتاب کے بعد آنے والی تاریکی۔

۳:۔ غروب آفتاب کے بعد آنے والی تاریک رات،

۴:۔ ڈوبنے والا چاند۔

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر چاند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

تعوّذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب:

اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کیونکہ جب یہ ڈوب جاتا ہے تو سخت تاریکی لاتا ہے۔

رات کو آنے والی مصیبتوں سے بچاؤ دشوار ہوتا ہے دشمن کا شب خون۔ چوری، نقب زنی، ڈاکہ اور طرح طرح کے حوادث عموماً رات کی تاریکی میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے عربی ضرب المثل ہے۔

اللیل اخفیٰ للویل۔ رات اپنے اندر ہلاکتوں کو چھپائے رکھتی ہے۔

وَقَبَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، وُقُوْبٌ (باب ضرب) مصدر (حبیب) داخل ہوجائے۔ (حبیب) چھا جائے۔

محلی نے لکھا ہے کہ:۔

الیل اذا اظلم او القمر اذا غاب۔ یعنی اگر غاسق سے مراد رات ہو تو وقب کے معنی ہو گا تاریک ہو جانا۔

اور اگر غاسق سے مراد چاند ہو تو وقب کے معنی ہوں گے۔ ڈوب جانا۔ غائب ہو جانا۔

رات کی نسبت سے قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ: (۱۷: ۷۸) (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سورج کے ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء) اور صبح کو قرآن پڑھا کرو،

ترجمہ ہو گا:۔

اور (خصوصی طور پر پناہ مانگتا ہوں صبح کے پروردگار کی) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔

۱۱۳: ۴ — وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۔ (ملاحظہ ہو آیات مذکورہ بالا ۲ تا ۳)

ترجمہ ہو گا:۔

(اور خصوصی طور پر پناہ مانگتا ہوں صبح کے پروردگار کی) ان کے شر سے جو پھونکیں مارتی ہیں گرہوں میں۔

اَلنَّفّٰثٰتِ جمع نَفَّاثَةٌ کی۔ مبالغہ کا صیغہ ہے جمع مؤنث۔ نَفْثٌ باب ضرب، نصر) مصدر سے۔ خوب دم کرنے والیاں۔ خوب پھونکیں مارنے والیاں۔ نَفْثٌ کے معنی ہیں قدرے تھوک تھوکنا۔

علامہ ابن منظور کہتے ہیں:۔

تھوڑی تھوک تھوکنے کو اَلتَّفل کہا جاتا ہے نَفْثٌ بھی اس سے نیچے کا درجہ ہے جو پھونک مارنے کے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

عُقَدِ جمع ہے عُقْدَةٌ کی جس کے معنی گرہ (گانٹھ) کے ہیں۔ یہاں مراد

وہ گرہیں ہیں جن کو جادوگرنیاں ڈوروں پر افسوں پڑھ کر پھونکنے کے بعد لگایا کرتی ہیں
اسی لئے عربی میں ساحِر کو مُعَقِّدْ بھی کہتے ہیں۔

آیت ھذا میں اَلنَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ سے مراد لبید بن اعصم یہودی کی لڑکیاں ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا۔

۱۱۳: ۵ — وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؛ (ملاحظہ ہو آیات ۲-۳ متذکرہ بالا)
ترجمہ :- (اور میں خصوصی طور پر پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حاسد کے شر سے اس وقت پناہ مانگنے کو فرمایا جب وہ حسد کو عملی جامہ پہنائے کیونکہ اس سے قبل حسد کی آگ خود حاسد کے اندر ہی بھڑکتی رہتی ہے اور اس کی اپنی ذات کے لئے سوہان روح بنی رہتی ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۱۱۴) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (٦)

۱۱۴: ۱ — قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ؛ قُلْ فعل امر واحد مذکر حاضر قَوْلٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ تو کہہ ۔ تم (یوں) کہا کرو ۔ تم (یوں) دعا کیا کرو ۔ خطاب گو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر آپ کے بعد ہر مؤمن اس کا مخاطب ہے ۔

اَعُوْذُ مضارع کا صیغہ واحد متکلم عَوْذٌ (باب نصر) مصدر سے ۔ جس کے معنی دوسرے سے التجا کرنے اور اس سے متعلق ہونے اور پناہ مانگنے کے ہیں ۔ میں پناہ چاہتا ہوں ۔

بِرَبِّ النَّاسِ ۔ بِ جار متعلق بِاَعُوْذُ ہے ۔ رَبِّ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور (میں پناہ مانگتا ہوں) لوگوں کے ربّ (پروردگار) کی ۔

۱۱۴: ۲ — مَلِكِ النَّاسِ ۔ عطفِ بیان ہے رب الناس کا (وہ اسم جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے) یعنی وہ لوگوں کا رب کون ہے ؟ لوگوں کا بادشاہ ۔ (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی) سب انسانوں کے بادشاہ کی ۔

۱۱۴: ۳ — اِلٰهِ النَّاسِ : سب انسانوں کے معبود کی ۔ یہ بھی رب الناس کا عطف بیان ہے ۔

۱۱۴: ۴ — مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ہ متعلق بِاَعُوْذُ ہے اور المستعاذ منہ ہے یعنی وہ جس سے پناہ لینے کی دعا کی جا رہی ہے ۔

شَرّ ۔ بُرائی (خیر کی ضدّ) مضاف اَلْوَسْوَاسِ : مضاف الیہ ۔ یہ موصوف بھی ہے اور الخناس اس کی صفت ہے ۔

اَلْوَسْوَاسِ : بروزن زلزال اسم ہے وسوسہ کا ہم معنی ہے ۔ وسوسہ

اس خفیف آواز کو کہتے ہیں جس کا مفہوم تو دل تک پہنچ جائے اور تلفظ سنائی نہ دے۔ یعنی ذہنی آواز۔

یہاں وسواس سے مراد شیطان ہے یعنی وسوسہ پیدا کرنے والا۔ یا تو اس وجہ سے کہ مبالغۃً مصدر کو بجائے اسم فاعل استعمال کر لیا جاتا ہے یا مضاف محذوف ہے۔ یعنی وسوسہ ڈالنے والا۔

اَلْخَنَّاسِ: یہ الوسواس کی صفت ہے۔ خَنْسٌ و خُنُوْسٌ کا معنی ہے چپکے سے پیچھے ہٹنا۔

شیطان کا طریقہ اور معمول یہ ہے کہ اللہ کی یاد کے وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے اس لئے اس کو خَنَّاس فرمایا۔

الوسواس الخناس کی وضاحت فرماتے ہوئے صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں۔

جب کوئی شخص کسی کو اس کی افتاد طبع کے خلاف کسی کام پر اکساتا ہے تو اس کا پہلا ردعمل شدید ہوتا ہے اور وہ بڑی حقارت سے اس خیال کو جھٹک دیتا ہے۔ ہر وسوسہ انداز اصرار نہیں کرتا بلکہ پیچھے کھسک جاتا ہے بظاہر پسپائی اختیار کرتا ہے پھر موقعہ ملنے پر وہی بات کانوں میں ڈالتا ہے اگر پھر بھی وہ تیوری چڑھائے تو وہ دبک جاتا ہے یہ تسلسل جاری رہتا ہے آہستہ آہستہ اس کا ردعمل کمزور ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ دن آجاتا ہے کہ یہ شخص جس بات پر پہلی بار برافروختہ ہوگیا تھا وہ خود لپک کر اس کی طرف بڑھتا ہے۔

شیطان کا یہی طریقہ ہے کہ وہ انسان کو گمراہ کرتے تھکتا نہیں بلکہ لگاتار اپنی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ کبھی حملہ کرتا ہے کبھی پسپائی اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑے سے بڑے زیرک انسان کو بھی اگر اسے اپنے رب کی پناہ حاصل نہ ہو تو چاروں شانے چت گرا دیتا ہے اس کی ان دونوں چالوں کو وَسْوَاسِ اور خَنَّاسِ کے الفاظ استعمال کر کے بیان کر دیا۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ کا ترجمہ ہوگا۔

بار بار وسوسہ ڈالنے والے بار بار پسپا ہونے والے کے شر سے۔

۱۱۴: ۵ — اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ جو لوگوں کے سینوں کے

اندر وسوسہ پیدا کرتا ہے ۔ یعنی جب اللہ کا ذکر نہ کریں۔
اَلَّذِیْ سے الوسواس کی دوسری صفت بیان کی گئی ہے اس لئے (محلاً) مجرور ہے یا (محلاً) منصوب علی الذم ہے ۔ یا محذوف مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے ۔
یُوَسْوِسُ مضارع معروف واحد مذکر غائب وَسْوَسَۃٌ (رباعی مجرد) مصدر ۔ وہ وسوسہ پیدا کرتا ہے ۔
صُدُوْرِ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ ۔ لوگوں کے سینے، صُدُوْرِ صَدْرٌ کی جمع ہے ۔ بمعنی سینے ۔
۱۱۴ : ۶ — مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :۔
۱:۔ یہ جملہ وَسْوَاسِ کا بیان ہے یا اَلَّذِیْ کا ۔ (مطلب دونوں صورتوں میں ایک ہی ہوگا) یعنی وسوسہ پیدا کرنا جنات کا فعل بھی ہے اور انسانوں کا بھی ۔
اور جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ
(۶ : ۱۱۲) اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن (بہت سے) شیطان، انسان اور جنات (دونوں) میں سے پیدا کر دیئے تھے ۔
خلاصہ یہ کہ اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ جنّ و انس کے شر سے پناہ مانگو ۔
۲:۔ یا مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کا تعلق یُوَسْوِسُ سے ہے ۔ یعنی لوگوں کے سینوں کے اندر جنات اور انسانوں کے معاملات کے متعلق وسوسہ پیدا کرتا ہے ۔
۳:۔ کلبی نے کہا ہے کہ صُدُوْرِ النَّاسِ میں جو اَلنَّاسِ ہے (جملہ) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اسی کا بیان ہے ۔ گویا انسان کا لفظ دونوں کو شامل ہے جنّ کو بھی اور انسان کو بھی ۔
(یعنی انسان جنّ بھی ہوتا ہے اور آدمی بھی)
جنّ پر انسان کا اطلاق اسی طرح کیا گیا جس طرح کہ آیت وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۷۲ : ۶) اور انسانوں میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ وہ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے ۔ میں رجال کا اطلاق جنّ پر کیا گیا ہے ۔

۴۔ یہ بھی جائز ہے کہ مِنَ الْجِنَّةِ بیان ہو اَلْوَسْوَاسِ کا۔ اور النّاس پر عطف ہو۔ اس صورت میں مطلب ہوگا:۔
میں پناہ مانگتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے جنّ شیطان کے شرّ سے اور انسانوں کے شرّ سے ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ:

الحمد لِلّٰہ بعونہ و منہ تعالیٰ آج قرآن مجید کی لغوی وضاحت میری استطاعت کے مطابق مکمل ہوئی یااللہ العالمین اس بندہ ناچیز کی یہ حقیر سی محنت قبول فرما۔

(آمین)

دُعَاءِ خَتْمِ الْقُرْآنِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۝
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا
بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَ بِالْبَآءِ بَرْكَةً وَ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّ
بِالْجِيْمِ جَمَالًا وَ بِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّ بِالْخَآءِ خَيْرًا وَّ بِالدَّالِ دَلِيْلًا
وَ بِالذَّالِ ذَكَاءً وَ بِالرَّآءِ رَحْمَةً وَ بِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّ بِالسِّيْنِ
سَعَادَةً وَّ بِالشِّيْنِ شِفَآءً وَّ بِالصَّادِ صِدْقًا وَ بِالضَّادِ ضِيَآءً وَّ
بِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَ بِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّ بِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّ بِالْغَيْنِ غِنًى
وَّ بِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّ بِالْقَافِ قُرْبَةً وَّ بِالْكَافِ كَرَامَةً وَّ بِاللَّامِ لُطْفًا
وَّ بِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّ بِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّ بِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّ بِالْهَآءِ هِدَايَةً

وَ بِالْيَاءِ يَقِيْنًا ٥ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ٥ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ٥ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَاءَ تَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ
فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ
مَوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ
عَلٰى غَيْرِ مَا اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ الْحَانٍ
اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ
لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ
بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ
بِغَيْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ
وَاٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ
نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ
النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ ٥ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ
الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَعَلَى الصِّرَاطِ

نُورًا وَفِي الْجَنَّةِ رَفِيقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَحِجَابًا وَإِلَى
الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا أَدَاءً
بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبِّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ
الْإِيمَانِ ٥ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ
لُطْفِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ ٥ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ٥